بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اول

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

فہرست کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی

جلد اوّل

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	عرض مترجم	۱
	پیش لفظ	۴
	کتب اربعہ احادیث اور ہم	۶
	کافی اور اس کے مصنف کے متعلق	۶
	مقدمہ	۸
	تبصرے	۲۰
باب ۱	کتاب العقل والجہل	۲۵
باب ۲	فرض علم ووجوب طلب علم وترغیب علم	۶۷
باب ۳	صفت علم وفضیلت علم وعلماء	۷۰
باب ۴	بیان اصناف مردم	۷۳
باب ۵	ثواب عالم ومتعلم	۷۵
باب ۶	صفت علماء	۷۸
باب ۷	عالم کا حق	۸۱
باب ۸	موت علماء	۸۲
باب ۹	مجالسہ علماء اور ان کی صحبت	۸۴
باب ۱۰	عالم سے سوال اور مذاکرہ	۸۶
باب ۱۱	بذل علم	۸۸
باب ۱۲	بغیر علم بات کہنے کی ممانعت	۹۰
باب ۱۳	بغیر علم عمل کرنے والا	۹۲
باب ۱۴	استعمال علم	۹۴
باب ۱۵	علم کو ذریعہ بنانا مال کھانے اور فخر کرنے کا	۹۷
باب ۱۶	عالم پر لزوم حجت اور اس پر سخت گیری	۹۹
باب ۱۷	نوادر	۱۰۱
باب ۱۸	روایت کتب وحدیث وفضیلت کتابت وتمسک بالکتب	۱۰۷
باب ۱۹	تقلید	۱۱۲
باب ۲۰	بدعت ورائے وقیاس	۱۱۳
باب ۲۱	ہر مسئلہ میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا، حلال وحرام اور ہر وہ چیز جس کی طرف انسان محتاج ہے کتاب وسنت میں پائی جاتی ہے	۱۲۳
باب ۲۲	اختلاف حدیث	۱۲۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب ۲۳	اخذ بالسنۃ و شواہد کتاب	۱۴۰
	کتاب التوحید	
باب ۱	حدوث عالم و اثبات المحدث	۱۴۵
باب ۲	اس کا بیان کہ اللہ شے ہے	۱۶۲
باب ۳	وہ نہیں پہچانا گیا مگر اپنی ذات سے	۱۶۷
باب ۴	ادنے معرفت	۱۶۹
باب ۵	باب المعبود	۱۷۱
باب ۶	باب الکون والمکان	۱۷۳
باب ۷	باب النسبت	۱۷۸
باب ۸	کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت	۱۸۰
باب ۹	ابطال رویت	۱۸۴
باب ۱۰	اس وصف کی نہی جو خدا نے اپنے لیے نہیں بیان کیا	۱۹۲
باب ۱۱	نہی جسم و صورت	۱۹۹
باب ۱۲	[illegible] ۔ صفات الذات	۲۰۴
باب ۱۳	تتمہ باب سابق	۲۰۸
باب ۱۴	ارادہ صفات فعل سے ہے اور تمام صفات فعل	۲۱۰
باب ۱۵	حدوث الاسماء	۲۱۵
باب ۱۶	اسماء کے معنی اور ان کا اشتقاق	۲۱۹
باب ۱۷	تتمہ باب سابق ۔ اسمائے اللہ اور اسمائے مخلوق کے معنی میں فرق	۲۲۶
باب ۱۸	تاویل لفظ صمد	۲۲۴
باب ۱۹	حرکت و انتقال	۲۲۷
باب ۲۰	بیان عرش و کرسی	۲۴۲
باب ۲۱	بیان روح	۲۵۳
باب ۲۲	جوامع التوحید	۲۵۵
باب ۲۳	باب النوادر	۲۶۱
باب ۲۴	باب البداء	۲۷۶
باب ۲۵	سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا	۲۸۴
باب ۲۶	باب مشیئت و ارادہ	۲۸۶
باب ۲۷	ابتلاء و اختیار	۲۹۱
باب ۲۸	سعادت و شقاوت	۲۹۱
باب ۲۹	خیر و شر	۲۹۴
باب ۳۰	الجبر والقدر والامر بین الامرین	۲۹۶
باب ۳۱	الاستطاعۃ	۳۰۵
باب ۳۲	بیان و تعریف و لزوم حجت	۳۰۹
باب ۳۳	تتمہ باب سابق	۳۱۲
باب ۳۴	مخلوق پر خدا کی حجتیں	۳۱۳
باب ۳۵	ہدایت من جانب اللہ ہے	۳۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

خالق کون ومکاں کی حمد اور محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام

منظور ہے گزارش احوال واقعی ؎ اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

اب کہ میری عمر کا قدم ۸۱ ویں سال کی منزل میں ہے اپنی زندگی کے اندوست رفتہ دور پر ایک طائرانہ نظر ڈال رہا ہوں ان ۸۱ سال کے اندر کیا کیا ہے کیسی دشوار گزار منزلیں سامنے آئیں۔ ایک طویل داستان ہے جس کا مفصل حال میری سوانح عمری سے معلوم ہو سکے گا۔ اگرچہ چپ گئی حصول تعلیم کے بعد شوق کے بارے میں عزم وارادہ نے جانکاہی اور جگر کاری کا ایک لمبا چوڑا پروگرام میرے شباب کے سامنے رکھا۔ ہمہ گیر طبیعت نے ہر گوشہ پر نظر ڈال کر ہمت کو رفیق کار اور قلم کو واردات قلبی کا آئینہ دار بنا کر تصنیف وتالیف کے وسیع وعریض میدان میں دوڑ لگانی شروع کر دی اور مختلف مضامین کی جستجو اور ارباب علم وفضل کی تحقیقات معلوم کرنے کے شوق میں کتب بینی کے مشغلہ کو جنون کی حد تک پہنچا دیا نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔

تمتع زہر گوشہ یافتم ؎ زہر خرمنے خوشہ یافتم

شوق نے کد وکاوش میں لذت تو پیدا کی مگر بڑی تکلیف کے ساتھ، کتابوں کا ذخیرہ کرنا مجھ جیسے بے سرمایہ آدمی کے لئے آسان کام نہ تھا۔ بہت سی ضرورتوں سے دست کش ہو کر اس شوق کو سال بسال پورا کرتا رہا۔ مختلف گلزاروں سے برسوں کی محنت کے بعد جو پھول جمع کئے تھے ان کے گلدستے بنا کر اہل نظر کے سامنے پیش کرنے کا شوق بھی رہا میرے سامنے ایک تلاطم خیز سمندر تھا جس کے ہولناک گردابوں میں کبھی کبھی ایسا پھنسنا تھا کہ نکلنا دشوار ہو جاتا تھا تخیل کی دنیا میں کتنے چراغ جلے اور بجھ گئے۔ تالیف کی سطح پر کتنے نقشے بنے اور بگڑ گئے۔ نادیدہ راہیں یوں ہی طے ہوتی ہیں۔ ہر کام کی ابتدائی منزلیں یونہی سر پھوڑ اور سینہ توڑ ہوتی ہیں۔ ؎

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکل ہا

یہ خدا کا فضل تھا، حوادث کے سیلاب وافکار وآلام تیز آندھیوں میں میرے ارادوں کے جھنڈے سرنگوں نہ ہوئے اور جو قدم آگے بڑھ گئے تھے وہ پیچھے نہ ہٹے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ۱۹۱۸ء میں اپنے کمیت قلم کو میدان تصنیف وتالیف میں جولان کیا تھا۔

ان ۴۸ سال کی طویل مدت میں آتشِ شوق کی شعلہ فشانی روز بروز بڑھتی ہی چلی گئی جو قلم انگلیوں کی گرفت میں آیا تھا آج تک نہ چھوٹا جس طرح ایک حریص مال اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس فکر میں گزارتا ہے کہ اس کی دولت میں روز بروز اضافہ ہو مجھے بھی یہ دھن تھی کہ تصنیف و تالیف کا وزن بڑھتا ہی جائے اس مشقت آگیں دھن میں نہ معلوم کتنے قلم چلتے چلتے گھس گئے اور کتنے رِم سفید سے سیاہ بن گئے اس کتب بینی اور خامہ فرسائی کے شوق نے راتوں کی نیندیں حرام کر دیں اور دنوں کا چین رخصت کر دیا ؎

شب تاریک و بیم جاں و گرداب چنیں حسال   چہ مے دانند حال ما سبک ساراں ساحلہا

تصنیف کے ساتھ ساتھ ۱۹۴۰ء سے رسالہ نور کے کم از کم ۴۸ صفحات ہر ماہ پُر کرنے کا بار بھی سر پر آیا جس نے اوقات فرصت تنگ سے تنگ تر بنا دیئے۔ محکمہ تعلیم میں ملازمت کی اہم ذمہ داریاں بھی اپنے آہنی پنجوں میں جکڑے چلی آ رہی تھیں ۳۸ سال تک ہندوستان کے شب و روز اسی مشغلے میں گزرتے رہے۔ مئی ۱۹۵۰ء میں جب پاکستان آیا تو اپنے اس دشمن آیام و آسائش شوق کو سایہ کی طرح اپنے ساتھ لایا۔ یہاں بھی نہ دن بدلے نہ راتیں۔ وہی محنت پژوہی، وہی جگر کاوی۔ یہاں آکر ملازمت کا طوق خاردار تو گردن میں نہ تھا۔ لیکن جامعہ امامیہ کی تاسیس و تنظیم کا ایسا بھاری بوجھ سر پر آیا جس سے آج تک چھٹکارہ نہ ملا۔ کئی سال ایسے گزرے کہ اس کے سوا اور کسی کام کی طرف توجہ کرنا دشوار ہو گیا۔ الغرض ؏   جاں بازیاں وہی رہیں میداں بدل گیا

۱۹۱۸ء سے اب ۱۹۷۶ء تک کیا کیا لکھا گیا ایک طولانی داستان ہے مختصر یہ ہے کہ تصانیف کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی ہے اس میں ۸ صفحے سے لے کر ۸۰۰ صفحے تک کی کتاب ہے۔ جب تک ہندوستان میں رہا۔ ادبی اور مذہبی دونوں قسم کی کتابیں لکھی جاتی رہیں لیکن پاکستان میں آکر تمام تر توجہ مذہبی کتابیں لکھنے کی طرف مبذول ہو گئی۔ حدیث کی مشہور کتاب جامع الاخبار کا ترجمہ تحفۃ الابرار کے نام سے ہندوستان ہی میں چھپوا دیا تھا۔ پاکستان میں ترجمہ کی خدمت ۱۹۶۲ء سے شروع ہوئی۔ پہلے مناقب ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے قسطاً قسطاً رسالہ نور میں شائع کرنا شروع کیا۔ جو ستمبر ۱۹۶۴ء تک دو جلدوں میں مکمل ہو گیا۔

اگرچہ اب دماغی قوتیں ایک بڑی حد تک مضمحل ہو چکی تھیں اور پیرانہ سالی کے تبرکات نے اس قابل نہیں رکھا تھا کہ کوئی اہم خدمت انجام دے سکوں۔ مگر شوق کی ستم ظریفی دیکھیئے کہ اس نے ہمت کی تہہ خاکستر چنگاریاں کو ہوا دینی شروع کر دی۔ حوصلہ نے للکارا کہ خبردار قلم ہاتھ سے نہ رکھنا۔ ابھی ایک ضروری کام اور کرنا ہے اصول کافی کا ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے قوم کی اس ضرورت کو بھی پورا کرتے جاؤ۔ اگر زندگی نے مہلت دی تو تمہارے ہاتھوں یہ میدان بھی مار لو گے انشاء اللہ مرنے کے بعد لوگ یہ شعر پڑھا کریں گے ؎

لکھے جب تک لکھے گئے نامے ۔ چل دیئے ہاتھ میں قلم تھامے

افسردہ طبیعت نے عذر کیا اب میرا زور ختم ہو گیا وہ قدم تھک چکے جنھوں نے لمبے چوڑے میدانوں میں دوڑ لگائی تھی جنھوں نے ہولناک خارزاروں کو اپنے تلوؤں سے کچلا تھا اب ان ہاتھوں میں دم نہیں جنھوں نے چھ چھ گھنٹے روزانہ قلم چلایا تھا اور پہاڑ کھود کھود کر نہر نکالا تھا۔ جوش طبیعت پر اوس پڑ گئی ہے اور قوت حافظہ مفلوج ہو کر رہ گئی ہے اتنی دشوار گذار منزل ان تھکے ہارے قدموں بجھی طبیعت اور ٹوٹی ہمت سے کیسے سر ہو گی۔ کاش یہ کام جوانی میں ہوتا تو اس باغ کی بہار ہی کچھ اور ہوتی اس تصنیف کا رنگ ہی نرالا ہوتا۔ اب سوکھے دریا میں سیلاب کہاں، بجھی آگ میں شعلے کہاں، مگر وقتی ضرورت اور اہم دینی خدمت کے پیش نظر اس بار عظیم کو اٹھانا ہی پڑا حسبی اللہ و نعم الوکیل، لرزتے ہاتھوں میں قلم لے کر اول خدا سے پھر چہاردہ معصومین علیہم السلام کی ارواح طیبہ سے طالب امداد ہوا انہی کی تائید پر بھروسہ کر کے ان ایمان افروز و حقیقت آگیں احادیث کا ترجمہ اپنے ذمہ لے لیا۔ سہو و نسیان کا پیکر ہوں اور پیری کی لکد کوب میں پڑا ہوا ہر قدم پر ٹھوکر کھانے کا امکان ہے اہل نظر سے چشم پوشی کی امید۔

یہ ترجمہ نومبر ۱۹۶۴ء رسالہ نور میں شائع ہونا شروع ہوا تھا جنوری ۱۹۶۶ء میں بحمد اللہ جلد اول کا ترجمہ مکمل ہو گیا میں اپنے معبود برحق کا کہاں تک شکریہ ادا کروں کہ اس نے یہ سعادت عظمیٰ میرے نام پر لکھی اور روز حشر میرے لئے ذریعہ بخشش قرار دیا ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

روز قیامت جب سب لوگ اپنا اپنا نامۂ اعمال لئے ہوئے ہوں گے میں اپنا یہ ترجمہ بغل میں دبائے بارگاہ باری میں عرض کروں گا اے خالق برحق اے معبود مطلق تیرا یہ گنہگار دستگار بندہ اپنی بخشش کا ایک ذریعہ لے کر آیا ہے پالنے والے میں نے تیرے پیاروں کی پیاری پیاری باتوں کو ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جو عربی زبان سے نابلد تھے اور جو اپنے ہادیان دین کی حدیثوں سے فیضیاب ہونے کو ترستے تھے لہذا میری اس محنت کے صلہ میں میرے معاصی کو بخش دے مجھے اپنے ان مقدس بندوں کی خدمت میں پہنچا دے جنکی ہدایات کو جنکی احادیث کو میں نے اس کتاب کے ذریعہ سے اہل ایمان کو پہنچایا۔ تیری پاک ذات غفور و رحیم ہے تو ذرہ نواز ہے تیری رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے ؎

رحمت حق بہا نمے جوید ۔ رحمت حق بہانہ مے جوید

ہر ماہ رسالہ نور کی کچھ کاپیاں زیادہ چھپوالی جاتی تھیں جن کی تعداد دو سو سے زائد نہ تھی ترجمہ تمام ہونے کے بعد ان سب شماروں کو کتابی صورت میں لایا گیا خدا کا شکر ہے کہ میری یہ خدمت قوم کو پسند آئی انھوں نے مجھے تحسین و آفرین کے خطوط لکھے۔ میری ہمت افزائی کی اور ہر طرف سے اس کتاب کی طلبی ہوئی جب میں نے یہ دیکھا کہ یہ دو سو نسخے بہت جلد ختم ہونے والے ہیں تو جدید ایڈیشن کی تیاری کی خدا کرے یہ خوشنما کتاب کی صورت میں جلد شائقین تک پہنچ جائے۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔

پیش لفظ

قرآن کریم کے بعد ہماری ہدایات کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ عام و خاص کا علم احادیث معصوم کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوسکتا معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں جانتے کیوں کہ اہل البیت ادری بمافی البیت (گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے) جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہو ان سے بہتر قرآن کا سمجھنے والا کون ہوسکتا ہے اور سوائے معصومینؑ کے دوسرے کے بیان کو وثوق کے ساتھ کیسے مانا جاسکتا ہے۔

صرف قرآن ہماری ہدایت کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ وہ صامت ہے کسی آیت کے غلط مفہوم سمجھنے والے کو وہ ٹوک نہیں سکتا اس کے عمل کی اصلاح نہیں کرسکتا۔ اس لئے پیغمبر صلعم نے قرآن کے ساتھ ایک معصوم گروہ کو کیا ہے جس کا نام اہلبیت و عترت ہے حدیث ثقلین اس پر شاہد ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم ذات جو مکتب من لدن کی سند یافتہ ہو اور جس نے دنیا کے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہ کی ہو، سہو و نسیان سے مبرا ہو قرآن کے ساتھ ساتھ رہے تاکہ گم کردہ راہوں کو صحیح راستہ پر لگائے اور اس کی تعلیم میں کسی وقت بھی غلطی کا امکان نہ ہو اور اس کے عمل میں نادرستی اور ناہمواری آئندہ کے لئے بھی نہ پائی جائے اس کا علم وہبی ہو کسبی نہ ہو صرف یہی ایک صورت ایسی ہے کہ ہر تعلیم قابل قبول ہوسکے۔

جن لوگوں نے اہلبیت کا دامن چھوڑا اور علوم الٰہیہ کو دوسرے دروازے سے لیا۔ وہ فی کل واد یہیمون کا مصداق بن کر رہے اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ اسلام تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگیا اور مزہ یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو قرآن ہی متمسک بتاتا ہے۔ ان ھٰذا لشئی عجاب۔ اگرچہ ابنائے روزگار کی بدتمیزی، تعصب کیشی اور اسلام دشمنی نے ہمارے ائمہ کو علوم دینیہ کے نشر کا اور آیات قرآنی کی صحیح تفسیر بیان کرنے کا موقع نہ دیا اور ان میں سے اکثر کو قید و بند کی تکالیف میں مبتلا رکھا مال و دولت کے پرستاروں اور سلطنت کے ہوا خواہوں کو انکی مخالفت پر ابھارا اور ان کے وقار کو کم کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور تاہم انکی ہدایت کی روشنی لوگوں تک نہ پہنچنے دی۔ خدا کے یہ برگزیدہ بندے کسی حالت میں بھی اپنے فرض سے غافل نہ رہے تیرہ و تار قید خانوں میں بھی تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ چونکہ ان کی مقدس زندگی کا مقصد ہی صرف یہ تھا کہ خلق اللہ کی ہدایت کریں لہٰذا اس راہ میں جن تکالیف کا بھی ان کو سامنا ہوا بخوشی خاطر ان کو برداشت کیا۔ زمانہ کی ظلم پسندی اور ستم ظریفی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جو لوگ ان کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کے لئے آتے تھے ان پر سلطنت کی کڑی نظر ہوتی تھی

ان کو حکومت کا باغی اور غدار قرار دیا جاتا تھا معاشی مراعات ان سے سلب کر لی جاتی تھیں طرح طرح سے ان کو ستایا جاتا تھا۔ انتہا یہ ہے کہ اس منحوس دور میں آئمہ اہلبیت میں سے کسی کا نام لے کر کوئی حدیث نقل کرنا ناقابل معافی جرم تھا اس کے قتل کے لئے تلوار تھی یا زہر کی پڑیا۔ ایسی حالت میں یہ معجزہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ ان ہولناک واقعات کے ہوتے ہوئے بھی ان حضرات کا کلام محفوظ رہا ہمارے آئمہ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے کا موقع حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادق علیہم السلام کو ملا کیوں کہ سلاطین وقت اس زمانہ میں سلطنت کے پیچیدہ مسائل سے دوچار تھے اور سلطنت کا انقلاب رنگ لایا تھا۔

حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام مسجد رسولؐ میں درس دیتے تھے۔ دور دور سے لوگ احادیثؐ سننے کے لئے مدینہ طیبہ میں آتے تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کرنے والے چار ہزار آدمی تھے ان میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری، شعبہ ابو عاصم اور یحییٰ انصاری جیسے لوگ جو سواد اعظم میں آئمہ حدیث سمجھے جاتے ہیں شامل تھے اس عہد مبارک میں چار سو کتب احادیث مدون ہوئیں جن کو اصول اربعمائۃ کہا جاتا ہے دشمنان اہلبیتؑ کے تعصب کی آگیں دور دور پھیلی ہوئیں۔ ان آئمہ سے قسم کھانے والے بہت لوگ تھے بنی امیہ اور بنی عباس کے دور میں شیعوں کے کتب خانے نذر آتش کئے گئے پھر بھی وہ احادیث کا ناپید کنار سمندر تھا جس سے آج تک کتب اربعہ احادیث کا چمنستان تروتازہ ہے یعنی کافی، استبصار، من لایحضرہ الفقیہہ اور تہذیب الاحکام سے شبستان ایمان و عرفان ادب اور ایوان فقہ اہلبیتؑ میں ضیاء جاری ہے۔

زمانہ کی ناسازگاری، سلطنتوں کی انقلابی ہلچل علمائے اسلام کے انتہائی تعصب اور بادشاہان وقت کی عترت رسولؐ سے دشمنی نے مسلمانوں کو ان حضرات کی احادیث سے ایسا ناکارہ بنا دیا کہ لوگوں نے ان کو کسی موضوع پر درخور اعتناء نہ سمجھا کیا یہ سن کر آپ کو تعجب نہ ہوگا کہ ابوہریرہ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے اور جن کا شمار فقرائے صفہ میں تھا اور جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف زیادہ سے زیادہ ڈھائی سال ہی تک حاصل ہوا تھا، ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں جن میں صرف صحیح بخاری میں ۴۴۶ ہیں اور حضرت علیؑ سے کل روایتیں ۵۸۶، اور جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سے کل ۱۹، باقی آئمہ سے صفر محض، صحاح ستہ وغیرہ میں قاتلان حسینؑ اور دیگر بدنام دشمنان اہلبیتؑ تک سے ایک دو نہیں، بہت سی حدیثوں کو نقل کیا گیا ہے لیکن ان معصوم ہستیوں کو احادیث کے ہر سلسلہ میں نظر انداز کر دینا ضروری سمجھا گیا۔

کتب اربعہ احادیث اور ہم

جب رسولؐ اللہ نے قرآن کے ساتھ اہلبیت کو کیا ہے تو ہر شیعہ کا فرض ہے کہ قرآن کے ساتھ احادیث آئمہ کو بھی اپنے گھر میں رکھے۔ کیا ہمارے اس عمل سے رسولؐ خدا اور آئمہ طاہرین خوش ہوں گے کہ ہم ان کی احادیث کو طاق نسیاں پر رکھ دیں اور کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کریں کہ ان حضرات نے ہدایات و ارشادات کے کتنے دروازے ہم پر کھولے ہیں کاش ان کو یہ پتہ ہو تا کہ قرآن کی طرح کتب احادیث کا گھر میں رکھنا بھی باعث رحمت و برکت ہے مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کم از کم چالیس حدیثیں تو اُسے یاد ہوں لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ یاد ہونا تو ایک طرف چالیس حدیثوں کو کسی کتاب میں پڑھا بھی نہیں۔ صرف واعظین و ذاکرین سے سر منبر جو دو چار حدیثیں سن لی جاتی ہیں، حصول سعادت کے لئے انہیں کو کافی سمجھا جاتا ہے حالانکہ مجلس سے باہر آنے کے بعد شاید ہی ان میں سے ایک آدھ یاد بھی رہتی ہو۔

جو حضرات عربی زبان سے ناواقف ہیں وہ یہ عذر کر سکتے ہیں کہ احادیث رسول و آئمہ طاہرین پر ہمارا ایمان ہے لیکن یہ سب ذخیرہ عربی میں ہے لہٰذا ایسی صورت میں ہم ان سے کیوں کر فائدہ حاصل کریں یہ عذر بالکل درست ہے جو بات سمجھ ہی میں نہ آئے اس سے دلچسپی کیسے پیدا ہو۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کتب احادیث کے اُردو ترجمے کی طرف ہمارے علماء نے بہت کم توجہ دی ہے جس طرح قرآن کے متعدد ترجمے ہوئے ہیں احادیث کے بھی ہونے چاہئیں تھے خصوصاً اصول کافی کی دونوں جلدوں کا ترجمہ تو ضرور ہی کرنا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اب تک ایسا نہ ہوا۔ لوگوں نے راقم الحروف کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی لیکن میں کئی سال تک اس لئے ٹالتا رہا کہ اگر مجھ سے بہتر آدمی اس کام کو کر گزرے تو اچھا ہو۔ کئی صاحبان علم کو میں نے خود توجہ دلائی۔ لیکن جب کسی طرف سے صدائے برنخاست ہوئی، مجبوراً یہ اہم خدمت مجھے ادا کرنا پڑی۔ خدا میری اس خدمت کو قبول فرمائے۔

حضرات اہلسنت نے نہ صرف صحاح ستہ کا بلکہ اپنے مذہب کی تمام مشہور کتابوں کا ترجمہ کرا کے چھپوا دیا ہے جن سے عوام الناس تک فائدہ حاصل کر رہے ہیں مگر ہم اپنے علم کلام و حدیث کی مخصوص کتابوں میں سے کسی کا بھی ترجمہ نہ کر پائے حالانکہ اہل علم کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن ایسا ہوا نہیں چونکہ عربی اور فارسی کے جاننے والے روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ لہٰذا شدید ضرورت ہے کہ اپنی خاص خاص کتابوں کے ترجمے جلد از جلد شائع کئے جائیں۔

کافی اور اس کے مصنف کے متعلق

کتب احادیث میں کافی کو ایک خاص درجہ حاصل ہے اس کتاب کے مؤلف رئیس المحدثین العظام رؤس الناہیین

الکرام المحلی بالمجد والاکرام جناب ثقۃ الاسلام شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی الرازی عطر اللہ مرقدہٗ و نور اللہ مضجعہ ہیں۔ جو چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں تھے (۳۲۹ھ - ۹۴۰ء) جناب کلینی علیہ الرحمہ نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے زمانہ غیبت صغریٰ میں ان احادیث کو ۲۰ سال کی مدت میں مدون کیا ۔ بعض اکابر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کافی میں سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث ہیں اس کتاب میں ضعیف روائتیں بھی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرأۃ العقول شرح اصول کافی میں فرمادی ہے یہ قول کہ حضرت حجت نے اس کتاب کے متعلق فرمایا۔ ہذا کاف لشیعتنا (یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے) صحیح نہیں۔ ہمارے کسی عالم نے ایسا نہیں کہا۔ اس میں صحیح موثق ، قوی اور ضعیف ہر طرح کی احادیث ہیں چونکہ کلینی علیہ الرحمہ کو احادیث کی تلاش میں بیس سال تک برابر جابجا جانا پڑا اور جہاں سے جو حدیث ملی اس کو لے لیا۔ لہذا بہت سی احادیث ایسی بھی ان کو ملی ہیں جن کو لوگوں نے بصورت تقیہ بیان کیا۔ لیکن چونکہ اس میں زیادہ تر احادیث صحیح ہیں، لہذا یہ ہماری معتبر کتابوں میں سے کافی کی بہترین شرح مرآۃ العقول عربی میں اور الصافی فارسی میں ہے کافی سے پہلے حدیث کی کوئی اتنی بڑی اور جامع کتاب نہ تھی کافی کے بعد علماء نے ان کتابوں کی طرف رجوع کم کردی۔ اصول کافی جلد اوّل میں صرف مسئلہ امامت کے متعلق ۱۲۷ باب میں احادیث درج کی گئی ہیں ان کو پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ امام منصوص من اللہ کی شان کیا ہوتی ہے۔

شیخ ابو جعفر محمد کلینی ۲۵۰ھ میں رے کے قریہ کلین میں پیدا ہوئے عظمت و شہرت و فن کے لحاظ سے جو درجہ ثقۃ الاسلام جناب کلینی کو حاصل ہوا وہ شیعہ محدثین میں کسی کو نہ مل سکا۔ ان کی کتاب کافی کتب اربعہ میں سب سے اہم خیال کی جاتی ہے ابن اثیر نے ان کو مجدد مذہب امامیہ مانا ہے ان کا کل خاندان جن میں بڑے بڑے علماء تھے۔ قریہ کلین میں آباد تھا ان کی ولادت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی کلینی علیہ الرحمہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے احادیث کو ابواب کی صورت میں مدون کیا۔ وہ نقل احادیث میں اوثق الناس سمجھے جاتے تھے ان کی وفات بغداد میں ہوئی اور باب کوفہ کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ محمد بن جعفر حسینی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ علامہ سید ہاشم بحرینی نے روضۃ العارفین میں نقل کیا ہے کہ ایک ثقہ عالم نے مجھ سے بیان کیا کہ بغداد کے ایک حاکم نے جب کلینی علیہ الرحمہ کی قبر دیکھی تو پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا کہ یہ شیعہ عالم تھے اس نے کہا کہ ان کی قبر کھود ڈالو۔ جب قبر کھودی گئی تو ان کی میت مع کفن بدستور قبر کے اندر موجود تھی اس نے حکم دیا کہ قبر بند کر دو اور اس پر قبہ بنا دو۔

کتاب الشافی ترجمہ اُصول کافی جلد اوّل پر علمائے شیعہ کے

تبصرے

از قلم حقیقت رقم سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان المتکلمین رئیس المحدثین جناب علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل دار العلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ وعمت افاضاتہ

باسمہ سبحانہٗ

مقدمہ

تمہید سرکار ادیب اعظم مدظلہٗ کی نظر انتخاب اس گنہ گار پر پڑی اور حکم دیا کہ الشافی ترجمہ اُصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم کا وعدہ کرلیا۔ باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالت قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرہ کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی عائد کردی کہ یہ مقدمہ آٹھ صفحات سے زائد نہ ہو۔ اس لئے بموجب المامور مجبور والمجبور معذور شدید اختصار سے کام لینا پڑا۔ تاہم بمطابق مالایدرک کلہٗ لایترک کلہٗ اس مقدمہ کو جامع ومانع بنانے اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی عند المطالعہ کرسکیں گے۔ السعی منی والاتمام من اللہ

حدیث کی تعریف لغوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنابر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے محدثین کے نزدیک خبر بھی مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعض اوقات حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (از ہدیۃ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے زور سے زبانی حدیثیں یاد کرکے بیان کیا کرتے تھے۔ مگر مرور ایام سے اس کی تدوین و ترتیب ہوگئی اور اس سلسلے کی ابتداء پہلی صدی ہی میں ہوگئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

فن حدیث کی فضیلت یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشاتین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق و معارف

کا سرچشمہ اور قرآن فہمی کا واحد ذریعہ ہے اور معصوم کی سیرت و کردار انسان کے اخلاق و اطوار معلوم کرنے اور اپنی سیرت و کردار کو ان کے اخلاق و محاسن آداب کے آئینہ میں تشکیل دینے کا سبب ہے انہی حقائق کی بنیاد پر حکماء ربانیین یعنی آئمہ طاہرین اپنے نام لیواؤں کو اس علم شریعت کے حاصل کرنے اس کے پڑھنے پڑھانے اور لکھنے لکھانے کی بہت ترغیب و تحریص دلاتے تھے چنانچہ حضرت صادق آل محمدؐ مفضل سے فرماتے ہیں اکتب وبث علمک فی اخوانک فان مت فاورث کتبک بنیک فانہ یاتی علی الناس زمان هرج لا یانسون الا بکتبهم (اصول کافی ص۲۹ طبع لکھنؤ) لکھو اور اپنے علم کو اپنے بھائیوں میں نشر و اشاعت کرو اور مرتے وقت اپنی اولاد کو کتب کا وارث بناؤ کیونکہ لوگوں پر ایک مشکل دور آئے گا جس میں ان کی کتابوں ہی سے مانوس ہوں گے۔ یہی بزرگوار فرماتے ہیں اکتبوا فانکم لا تحفظون حتی تکتبوا۔ لکھو کیونکہ جب لکھو گے نہیں تو اس وقت تم احادیث کو یاد نہیں رکھ سکتے۔ نیز آنجناب فرماتے ہیں حدیث تاخذه من صادق خیر من الدنیا وما فیھا من ذھب و فضة (بحار الانوار جلد ۱ طبع ایران) یعنی صرف ایک حدیث جو کسی صادق القول شخص سے حاصل کی جائے، تمام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں از قسم طلاء و نقرہ ہے اس سے بہتر و برتر ہے۔ سرکار علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولعمری لقد وجدتها سفینة نجاة مشحونة بذخائر السعادات والفیتها مزینا بالنیرات المنجیة من ظلم الجهالات (الی ان قال) ولم اعثر علی حکمة الا وفیها صفوها ولم اظفر بحقیقة الا وفیها اصلها (بحار الانوار جلد ۱ ص۳) مجھے اپنی زندگی کی قسم میں نے احادیث کو ایسی کشتی نجات پایا ہے جو سعادت کے ذخیروں سے لبریز ہے اور میں نے اسے نور کے میناروں سے اس طرح مزین و معمور پایا ہے جو جہالت کی تاریکیوں سے نجات دینے والے ہیں میں نے کہیں کوئی ایسی بات نہیں پائی ہے جس کا نچوڑ احادیث میں نہ ہو۔

فتنہ انکار حدیث

مگر افسوس ہے کہ بایں ہمہ مسلمانوں میں ہمیشہ سے ایسا گروہ بھی موجود رہا ہے جو نہ صرف یہ کہ حدیث کی افادیت کا منکر ہے بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔ ع

ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ

اس فتنہ کا حجر اساس تو پیغمبر اسلام کے آخری لمحات حیات میں آنجناب کے مطالبہ قلم و دوات کے جواب میں حسبنا کتاب اللہ (بخاری شریف طبع مجتبائی دہلی جلد ۱ ص۲۳، مشکوٰۃ ص۵۴۸ طبع اصح المطابع دہلی) کہہ کر دکھایا گیا تھا اور انہی حسبنا کتاب اللہ کے قائل کے دور خلافت میں حدیث بیان کرنے والوں کے دُرّے لگتے تھے (الفاروق شبلی نعمانی طبع غلام علی اینڈ سنز لاہور ص۲۴۷)۔

یہ نظریۂ فاسدہ اسلام کے مختلف ادوار سے گزر کر مولوی چکڑالوی اور مسٹر پرویز کے وقت خوب برگ و بار لے آیا اب جبکہ اپنے اصلی رنگ و روپ اور حقیقی خد و خال کے ساتھ منظر عام پر ظاہر ہوا ہے تو حسبنا کتاب اللہ

کے قائل بھی چلا اٹھے ہیں اور اس خیال کے ابطال پر متعدد کتب و رسائل لکھ ڈالے ہیں مگر ان حضرات کو کون سمجھائے کہ ع "ایں باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست" اور خود کردہ را علاج نیست ۔ بہر حال اب تقریباً قریباً سب مسلمان اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر احادیث سے انکار کر دیا جائے تو نہ قرآن کے حقیقی مطالب و معنی سمجھ میں آ سکتے ہیں نہ حقائق اسلام معلوم ہو سکتے ہیں اور نہ اصول و فروع مکمل ہو سکتے ہیں آیہ مبارکہ هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۳/۷ سے ظاہر ہے کہ متشابہات قرآنیہ کی تاویل راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں

قرآن کو آسان بتلانے والے حضرات یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن ضرور آسان ہے ۔ مگر جب اس کا بیان پیغمبر اسلام کی زبان فیض ترجمان سے ہو فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۴۴/۵۸ (دخان پ ۲۵ ع ۱۶) اے پیغمبر ہم نے قرآن کو تمہاری زبان پر آسان کیا ہے اس لئے ارشاد قدرت ہے

(نحل پ ۱۴ ع ۱۲) اے رسول! ہم نے یہ قرآن تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں پر واضح کرو کہ خدا نے کیا نازل کیا ہے اور کیا منشائے قدرت ہے اگر تمام اہل زبان یا عربی دان حقائق قرآن کو سمجھ سکتے تو پھر پیغمبر اسلام کی ضرورت ہی کیا تھی ان کا تو وظیفہ ہی یہ تھا یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ (جمعہ) کہ وہ آیات الٰہیہ کی تلاوت کریں ۔ لوگوں کا تزکیہ نفوس کریں اور قرآن و حکمت کی تعلیم دیں ۔ ان حقائق سے واضح و آشکار ہو گیا کہ حقائق و معارف قرآنیہ پیغمبر اسلام سمجھ اور سمجھا سکتے ہیں یا پھر وہ نفوس قدسیہ اس کی اہلیت رکھتے ہیں جو اہلبیت رسولؐ ، جانشین رسولؐ اور وارث علم رسولؐ ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۳۲/۳۵ فاطر ہم نے قرآن کا وارث ان مخصوص لوگوں کو بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے تمام بندوں میں منتخب کر لیا ہے یہ منتخب شدہ آئمہ اہل بیت علیہم السلام ہی ہیں (ینابیع المودۃ طبع بمبئی ارجح المطالب فرائد السمطین کتب اہلسنت) بنا بریں صحیح تعلیم قرآن وہی ہے جو اس خانوادۂ علم و عصمت سے منقول ہو اور صحیح حدیث نبوی بھی وہی ہے جو اس معدن صدق و صفا کے واسطے سے مروی ہو ولقد اجاد من انشد

ووال اناسا قولهم وحديثهم　　روى جدنا عن جبريل، عن البارى

جعفری باش گر خدا خواہی　　ورنہ در ہر طریق گمراہی

اصحاب آئمہ علیہم السلام کا حدیث میں اہتمام

احادیث کی اہمیت اور آئمہ دین کی تعلیم و تلقین کا نتیجہ تھا کہ ان کے اصحاب اطیاب احادیث کے جمع کرنے اور ضبط تحریر میں لانے کے متعلق بہت گہری دلچسپی لیتے تھے اور اس سلسلے میں فوق العادت اہتمام کرتے تھے اس امر کا اندازہ اس بات

سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ صرف حضرت صادق آل محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کرنے والے اور اس چشمۂ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہد علم و فضل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں. جو "اصول اربعمائۃ" کہلاتی ہیں دوسرے اصحاب آئمہ کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا.

اُصول کافی کی جمع و تالیف

جن اصول اربعمائۃ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باقاعدہ طور پر مرتب و مبوّب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارہ میں آئمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ تھے کیونکہ لکھنے والے حضرات قلم دوات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ فوراً اُسے قلم بند کر لیتے. لہذا ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مبوّب کیا جائے اور پورے حسن سلیقہ سے ان کی لآلی آبدار و دُرہائے شہوار کو سلک ترتیب و تہذیب میں پرو دیا جائے. اس عظیم خدمت کے لئے جس بطل جلیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی حاصل ہوئی وہ قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و بلاد المحدثین العظام ثقۃ الاسلام حضرت مولانا الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی اسکنہ اللہ بحبوحۃ دارالسلام کی ذات بابرکات تھی جنہوں نے اپنی عمر گرامی کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۸۷ طبع بمبئی و فوائد مدینہ جلد ۲ ص ۶۵ طبع ایران و کشف المحجۃ لثمرۃ المہجۃ طبع نجف اشرف) صرف کرکے ان اصول اربعمائۃ کی ورق گردانی کرکے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کرکے اور کچھ راویان اخبار سے استفادہ کرکے، غرض کہ اس مدت مدید میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کرکے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم و ملت کے سامنے پیش کی جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرۃ المعارف ہے.

اصول کافی کی بعض خصوصیات

اصول کافی کتب اربعہ کافی، من لا یحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور استبصار میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین ملاذ علماء عاملین اور روشنی چشم شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بناء پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں.

۱. یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی غیبت صغریٰ اور نُوّاب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہذا اگرچہ بنا بر تحقیق اس کتاب کا امام العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کاف لشیعتنا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا. مگر اس کا آنجناب کے مخصوص وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلّم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور اُن کی رشد و ہدایت کے لئے

لکھی جا رہی ہے جو زمانۂ غیبت میں ان کی توجہ کا مرکز بنے گی۔ مگر اس کے باوجود ان کی رد میں نہ ناحیۂ مقدسہ سے کسی توقیع مبارک کا صادر ہونا اور نہ وکلاء امام کا روکنا ٹوکنا۔ اس سے کم از کم ان کی تائید و رضائے سکوتی تو ضرور ہو جاتی ہے اور یہی امر اس کتاب کی وثاقت وجلالت کی قطعی دلیل ہے (کما استدلال العلامہ المجلسی فی المرآۃ ص۳ جلد ۱) انہی حقائق کی بناء پر سید جلیل سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے فتصانیف ھذا الشیخ محمد بن یعقوب و روایات فی زمن الوکلاء المذکورین یجد طریقا الی منقولاتہ (شیخ جلیل محمد بن یعقوب کی تصانیف و روایات کا وکلاء امام علیہ السلام کے دور میں ہونا ان کے منقولات کی تحقیق و وثاقت کی طرف ایک راستہ کھول دیتا ہے۔

۲۔ یہ کتاب پورے بیس سال کی تحقیق و تدقیق و توفیق و تتبع و تفحص اور تلاش و جستجو کے بعد لکھی گئی ہے جیسا کہ ابھی اس کا ذکر اوپر کیا جا چکا۔

۳۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے (الا نادرا) کہ پورا سلسلہ سند ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ محدث محسن فیض کاشانی نے ذکر کیا ہے (الوافی جلد ۱ ص۱۳) وھو التزم فی الکافی ان یذکر فی حدیثہ الا نادرا جمیع سلسلہ السند بینہ وبین المعصوم۔ الخ

۴۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ ہر ہر باب میں اسی کے موافق احادیث درج کی جاتی ہیں اور اخبار متعارضہ درج کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے (روضۃ الجنات ص۵۵۳ طبع اوّل ایران) (الا نادرا)

۵۔ کافی کی احادیث جو کہ سولہ ہزار ایک سو ننانوے (۱۶۱۹۹) (قصص العلماء تنکابنی جلد ۲ ص۱۸۷ و فوائد رضویہ جلد ۲ ص۶۵۷) ہیں مجموعی طور پر برادران اسلامی کی بخاری و مسلم بلکہ تمام صحاح ستہ کی احادیث سے زیادہ ہیں کیونکہ احادیث بخاری و مسلم کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر (۷۲۷۵) ہے اور اگر احادیث مکرّر کو حذف کر دیا جائے تو باقی صرف چار ہزار احادیث رہ جاتی ہیں (مقدمہ ابن الصلاح نہایۃ الدرایہ ص۲۲۵، کشف الظنون جلد اوّل ص۵۴۳-۵۴۴) (علی مانقلہ الشیخ عبد الحسین فی مقدمہ) الی غیر ذلک من خصائص الکبریٰ انہی خصوصیات کی بناء پر بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک فن حدیث میں اصول کافی کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی

عظمت کافی اور نظر علمائے اعلام

علمائے اعلام کی نگاہ میں کافی کی کیا قدر و منزلت ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل چند اقتباسات (ماخوذ از مقدمہ شیخ عبد الحسین المظفر النجفی ص۲۵) اطمینان قلب کی خاطر مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کریں جن سے مقدمہ کی یہ عبارت ماخوذ ہے تصحیح الاعتقاد ص۲۷، بحار الانوار جلد ۸ ص۶۲/۶۸، مرآۃ العقول جلد ۱ ص۳، نہایۃ الدرایہ ص۲۸۔ اصول الاخبار ص۵، لؤلؤۃ البحرین ص۳۲۳ وغیرہ

سے بآسانی ہو سکتا ہے۔

۱۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں الکافی ھو من اجل الکتب الشیعہ واکثرھا فائدۃ (کافی تمام کتب شیعہ سے اجل و ارفع اور سب سے زیادہ مفید ہے (۲) حضرت شہید اوّل شیخ محمد بن مکیؒ اپنے اجازہ میں فرماتے ہیں کتاب الکافی فی الحدیث الذی لم یعمل الامامیہ مثلہ (حدیث میں اصول کافی وہ کتاب ہے کہ ایسی کتاب امامیہ نے نہیں لکھی

۳۔ محقق شیخ علی بن عبد العالی کرکی اپنے اجازہ میں لکھتے ہیں الکتاب الکبیر فی الحدیث المسمی بہ الکافی لیعمل مثلہ وقد جمع ھذا الکتب من احادیث الشرعیہ والاسرار الدینیہ مالا یوجد فی غیرہ (حدیث کی بڑی کتاب کافی جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی یہ کتاب اس قدر احادیث شرعیہ اسرار دینیہ کی جامع ہے جو اس کے علاوہ اور کسی کتاب میں نہیں ملتے (۴) محدث جلیل ملا محسن فیض کاشانی وافی میں رقمطراز ہیں الکافی اشرفھا واوثقھا واتمھا واجمعھا لاشتمال علی الاصول من بینھا وخلوہ من الفضول وشینھا (تمام کتب اربعہ میں سے اشرف و اوثق اتم واجمع کافی ہے کیونکہ یہ علاوہ فروع کے اصول پر بھی مشتمل ہے اور فضول اور باعث عیب باتوں سے خالی ہے (۵) محدث امین استرآبادی فوائد مدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وقد سمعنا من مشائخنا وعلمائنا لم یصنف فی الاسلام کتاب یوازیہ او یدانیہ (ہم نے اپنے اساتذہ اور علماء سے سنا ہے کہ اسلام میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جو کافی کے ہم پایہ ہو۔ (۶) ہمارے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں افادہ فرماتے ہیں کتاب الکافی اضبط الاصول واجمعھا واحسن مؤلفات الفرقۃ الناجیۃ واعظمھا (کتاب کافی تمام کتب سے زیادہ جامع محکم اور متقن ہے اور فرقہ ناجیہ کی تمام کتب سے احسن و اعظم ہے ان حقائق کے بعد یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ان الکافی ھو الکتاب الجامع الاحادیث فی جمیع فنون العقائد والاخلاق والآداب الفقہ وجمیع فنون الاحادیث وقاطبۃ اقسام العلوم الالھیہ والاسرار الربانیہ والمعارف الیقینیہ الخارجہ من بیت العصمۃ والطہارۃ الملکوتیۃ

کافی کے بعض شروح و تراجم

کافی کی عظمت و مقبولیت کا اس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہر دور میں علماء و فضلاء کی توجہ کا مرکز بنی رہی ہے اس کی بے شمار شرحیں اور حواشی موجود ہیں اور متعدد ترجمے ہوئے ہیں۔ بطور نمونہ بعض شروح و تراجم کا یہاں اجمالاً ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) جامع الاحادیث والاقوال لشیخ قاسم بن محمد الجوادی (۲) کتاب الدار المنظوم ومن کلام المعصوم الشیخ علی بن محمد بن الحسن الشہید الثانی (۳) الرواشح السماویہ فی شرح الاحادیث الامامیہ السید محمد باقر داماد (۴) کتاب الشافی شرح اصول الکافی الشیخ خلیل بن الغازی القزوینی (۵) شرح المحدث الامین الاسترآبادی (۶) شرح العالم ملا صالح المازندرانی (۷) شرح الفیلسوف العظیم ملا صدرا شیرازی (۸) الوافی الکافی للعالم الربانی ملا محسن الفیض کاشانی (۹) کشف الکافی الشیخ محمد بن محمد الشیرازی (۱۰) مراۃ العقول فی شرح اخبار الرسول العلامۃ المجلسی قدس

سرہ (۱۱) تحفۃ الاولیاء ترجمہ فارسی الشیخ محمد علی الاردکانی (۱۲) صافی ترجمہ شرح فارسی اصول کافی للشیخ الجلیل القزوینی (۱۳) ترجمہ شرح فارسی الشیخ محمد باقر الکوہکمری (۱۴) ترجمہ اردو بعض اجزائے اصول کافی موسوم بہ القول الشافی مولانا السید ظہور حسن الکھنوی قدس سرہ (۱۵) الشافی ترجمہ کافی الادیب اعظم السید ظفر حسن الامروہوی مدظلہٗ (اسی ترجمہ پر ہم یہ مقدمہ لکھ رہے ہیں، اس پر تبصرہ بعد میں کیا جائے گا)

ایک مشہور اعتراض اور اس کا جواب

عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے مقدمہ کافی میں یہ ادعا کیا ہے کہ انھوں نے اس کتاب میں تمام اخبار و آثار صحیحہ جمع فرمائے ہیں چنانچہ ان کے عین الفاظ یہ ہیں (مقدمہ اصول کافی) الشحب انہ یکون عندک کتاب کاف یجمع من جمیع فنون علم الدین ما یکتفی بہ المتعلم و یرجع الیہ المسترشد و یاخذ منہ من یرید علم الدین و العمل بہ بالآثار الصحیحۃ عن الصادقین علیہما السلام والسنن القائمۃ التی علیہا العمل الخ حالانکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کافی کی سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث میں صرف پانچ ہزار بہتر صحیح ہیں، باقی ایک سو چوالیس حسن اور ایک ہزار ایک سو سولہ موثق اور تین سو دو قوی اور نو ہزار چار سو پچاس ضعیف ہیں (قصص العلماء جلد ا ص ۱۸۷) دریں حالات مؤلف علام کی فرمائش کو کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض متقدمین و متاخرین کی اصطلاح سے عدم واقفیت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ حقیقت حال سے واقف کار جانتے ہیں کہ مؤلف علام کی فرمائش بھی صحیح ہے اور مذکورہ بالا تقسیم بھی درست ہے کہ حدیث صحیح کے بارہ میں متقدمین و متاخرین کی اصطلاح علیحدہ علیحدہ ہے جسے نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ اعتراض پیدا ہوا ہے اس اجمال کو بعد از ضرورت وگنجائش تفصیل یہ ہے کہ ہر خبر دو حال سے خالی نہیں یا متواتر ہوگی یا واحد یعنی اگر کسی خبر کو ہر طبقہ میں اس قدر جماعت کثیر نقل کرے جس کا کذب و افترا پر اتفاق کرنا عادۃً محال ہو تو اس کو خبر متواتر کہا جاتا ہے اور جو خبر ایسی نہ ہو وہ خبر واحد کہلاتی ہے (ہدیۃ المحدثین ص ۲۵ نہایۃ الدرایہ)
اب اس خبر واحد کی متقدمین کے نزدیک صرف دو ہی قسمیں تھیں صحیح اور غیر صحیح۔ خبر صحیح ہر اس حدیث کو کہتے تھے جس کے ساتھ کچھ ایسے قرائن داخلیہ و خارجیہ ہوں جن کی بناء پر اس پر اعتماد و وثوق کیا جا سکے، آئمہ اطہار کے قریب العہد ہونے کی وجہ سے متقدمین کے پاس ایسے قرائن بکثرت تھے کہ جو حدیث اس طرح محفوف بالقرآن نہ ہوتی تھی وہ اسے غیر صحیح سمجھتے تھے چنانچہ محدث جلیل شیخ علی اکبر مروج الاسلام فرماتے ہیں (ہدایۃ المحدثین ص ۲۳)

نزد قدما صحیح اطلاق میشد بر آن حدیثے کی معتضد بود بآنچہ اقتضا می کرد اعتماد ایشان بر آن (یہاں بخوف طوالت ان قرائن کا تذکرہ نہیں کیا جا سکتا) اور متاخرین کے نزدیک اور اس اصطلاح کے بانی سید جلیل احمد بن

طاؤس متوفی ۶۶۳ھ و استاد حضرت علامہ حلّی یا بقول بعض علماء خود علامہ حلّی قدس سرہ ہیں خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات و اطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکور و محذوف ہونے سے ہے نیز ان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار اور ہے۔ ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد و اعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنا بر مشہور پانچ قسمیں ہیں

حدیث صحیح | بدایۃ المحدثین از ص ۳۵ تا ص ۴۵ و نہایۃ الدرایہ) اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک منتہی ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیث حسن | حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہو ممدوح۔ مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیث قوی | اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلہ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح و ذم کے بارہ میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیث موثق | حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ تک منتہی ہو جو اگرچہ صادق اللہجہ اور قابل وثوق ہوں مگر ہوں فاسق العقیدہ (سوائے شیعہ اثنا عشریہ کے باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہوں۔

حدیث ضعیف | اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام شرائط سے خالی ہو اور جو اوپر صحیح و حسن و قوی و موثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (وللاقسام عدیدۃ لیس ھھنا موضع ذکرہا کالخبر المقطوع والمرسل والمجہول وغیرہا)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقۃ الاسلام کلینی کی فرمائش اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی معارض و اختلاف نہیں ہے بلکہ ارباب منطق کی علمی اصطلاح میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند القدماء صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنا بریں اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (ولاسیما عند المؤلف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح فتدبر و تشکر، ولا تکن من الجاھدین۔

ایک ضروری وضاحت | یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق

کافی میں ہر قسم کی صحیح و حسن و قوی، موثق و ضعیف وغیرہ اقسام کی احادیث موجود ہیں مگر اس امر پر تمام علمائے اعلام کا اتفاق ہے کہ اس میں ایک حدیث بھی موضوع و مجہول نہیں ہے اور اس کے متعلق متاخرین کی یہ انتہائی چھان بین بھی محض اس لئے ہے کہ اگر کسی وقت بالفرض کتب اربعہ کی احادیث میں باہم تعارض واضح ہو جائے تو اس کے بل بوتے پر بعض روایات کو دوسری بعض پر ترجیح دی جاسکے ورنہ عدم تعارض کی صورت میں کافی کی تمام احادیث قابلِ اعتماد و عمل ہیں۔ چنانچہ غواص بحار الانوار سرکار علامہ مجلسی نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔ فرماتے ہیں والحق عندی ان وجود الخبر فی امثال تلک الاصول المعتبرۃ مما یوجب جواز العمل به لکن لابد من الرجوع الی الاسانید لترجیح بعضها علی بعض عند التعارض الخ (مرآۃ العقول جلد ۱ صـ۱)

میرے نزدیک حق یہ ہے کہ کسی حدیث کا اصول کافی ایسی معتبرہ کتب میں پایا جانا جواز عمل کے لئے کافی ہے ہاں تعارض کے وقت بعض احادیث کو دوسری بعض پر ترجیح دینے کے لئے سند کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے بعض علماء کا ارشاد ہے:۔

قد اتفق اهل الامامة وجمهور الشیعة علی تفضیل هذا الکتاب والاخذ به والثقة بخبره والاکتفاء باحکامه وهم مجمعون علی الاقرار بارتفاع درجته وعلو قدره علی انه القطب الذی علیه مدار روایات الثقات المعروفین بالضبط والاتقان الی الیوم وعندهم اجل وافضل من جمیع اصول الاحادیث (ماخوذ از مقدمہ مظفری صـ۲۵) یعنی تمام شیعہ خیر البریہ کا اس کتاب کی فضیلت اور اس کے قابلِ عمل و وثوق ہونے پر اتفاق ہے نیز ان کا اس امر پر بھی اجماع ہے کہ اس کتاب کا درجہ تمام کتب احادیث سے اجل و ارفع ہے اور یہ کتاب وہ قطب ہے جس پر قابل اعتماد راوی جو ضبط و اتقان میں مشہور ہیں کی روایات کا دار و مدار ہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

چونکہ کسی کتاب کی حقیقی قدر و قیمت معلوم کرنے کا ایک طریقہ اس کے مصنف و مؤلف کی جلالت بھی ہے اس لئے کافی کی عظمت قدر معلوم کرنے کے لئے اس کے مؤلف علام کی جلالت و نبالت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ویسے بھی وہ اس کے حقدار ہیں کہ ان کے ذکر خیر سے آرزو دل طبقہ کے مشام کو معطر کیا جائے۔

ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمی نے ان الفاظ کے ساتھ ان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ شیخ الامام قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و مفتی طوائف الاسلام و ملاذ المحدثین العظام و مروج المذهب فی غیبة الامام علیه السلام ابو جعفر ثقة الاسلام عطر الله مرقده واسکنه الجنة المحبوره دار السلام شیخ محدثین و رئیس شیعہ واوثق و اثبت الناس در حدیث (الفوائد الرضویہ فی احوال العلماء المذهب الجعفریہ جلد ۲ صـ۲۵۷) آپ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو جعفر اور مشہور لقب ثقۃ الاسلام ہے اس دور میں آج کل کی طرح بے جا القاب کی بہتات نہ تھی بلکہ جو شخص فی الواقع جس لقب کا اہل ہوتا تھا اسے اس لقب سے ملقب کیا جاتا تھا کتب سیر و تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ طوائف اسلام کی نگاہ میں قابل و ثوق و اعتماد اور لائق ہزار احترام و اکرام شخصیت کے مالک تھے

اور ان کا قول و فعل سند سمجھا جاتا تھا اس لئے وہ ثقۃ الاسلام کے جلیل القدر لقب سے یاد کئے جاتے تھے مگر آج تو سہ و تشیب شعباً فکل حزب بما لدیہم فرحون؛ فیما امیر المومنین و منبر والا معاملہ ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی نشو و نما قریہ کلین (بروزن زبیر) میں ہوئی جو کہ رے کے مضافات میں واقع ہے بعد ازاں تکمیل علوم و فنون اسلامیہ کے لئے بغداد کا رخ کیا جو کہ ان دنوں علم و عمل کا گہوارہ تھا وہاں رہ کر بہت سے علماء و فضلاء سے علمی و عملی استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ خود مرجع خلائق بن گئے۔

ثقۃ الاسلام در نظر علمائے اعلام

فریقین کے کتب سیر و تواریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگوار فریقین کے نزدیک صاحب عز و وقار اور عالی مقدار تھے اور اس امر کے ثبوت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ابن اثیر جزری نے جامع الاصول میں ان کو قرن ثالث کا مجدد مذہب لکھا ہے جبکہ قرن دوم کا مجدد حضرت امام رضا علیہ السلام کو لکھا ہے اور قرن چہارم کا سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کو شمار کیا ہے (مخفی نہ رہے کہ مجددیت والا نظریہ ہمارا نہیں بلکہ برادران اسلامی کا ہے وہ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ان اللہ یبعث ھذا الامر علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد ھا فلا تغفل۔ اسی طرح ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں زبیدی نے تاج العروس میں ان کا بہت وقیع الفاظ میں تذکرہ کیا ہے اپنے علمائے کرام میں سے (۱) نجاشی نے اپنی رجال میں ان کا تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ شیخ اصحابنا فی وقتہ بالری و وجھھم وکان اوثق الناس فی الحدیث اثبتھم وہ اپنے وقت میں ہمارے علماء کے رے میں بزرگ رئیس تھے اور حدیث میں سب لوگوں سے زیادہ قابل وثوق و اعتماد تھے (۲) علامہ حلی نے خلاصۃ الرجال میں (۳) شیخ طوسی نے اپنی فہرست میں انہی الفاظ بلکہ ان سے بھی زوردار الفاظ کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے (۴) سید جلیل ابن طاؤس نے کشف المحجہ میں الشیخ المتفق علی ثقتہ و امانتہ محمد بن یعقوب الکلینی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے (۵) مجلسی اوّل مرحوم نے شرح مشیخۃ من لا یحضرہ الفقیہ میں ان کے بارے میں لکھا ہے والحق انہ لم یکن مثلہ فیما رایناہ فی علمائنا وکان تبدیرہ فی اخبارہ فی ترتیب کتابہ لیعرف انہ کان مؤیداً من عند اللہ تبارک و تعالیٰ جزاہ عن الاسلام والمسلمین افضل جزاء المحسنین (حق یہ ہے کہ جس قدر علماء ہم نے دیکھے ہیں ان میں ان کا کوئی مثل و نظیر نہیں ملتا اور جو شخص ان کی کتاب کی احادیث اور ان کے جمع و ترتیب پر غور کرے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بزرگوار مؤید من اللہ تھے) (۶) قاضی نور اللہ شوستری (شہید ثالث علیہ الرحمہ) نے مجالس المومنین میں ان کو رئیس المحدثین الشیخ الحافظ الخ جیسے القاب جلیلہ کے ساتھ یاد کیا ہے (۷) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں ان کے متعلق لکھا ہے۔

الشیخ الصدوق ثقۃ الاسلام مقبول طوائف الانام ممدوح الخاص والعام محمد بن یعقوب الکلینی

(۸) شیخ اسد اللہ شوستری نے اپنی کتاب مقابیس الانوار میں ان کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے

ثقۃ الاسلام وقدوۃ الانام وعلم الاعلام المقدم المعظم عند الخاص والعام الشیخ ابی جعفر محمد بن یعقوب الکلینی الخ

(۹) مولانا السید محمد باقر خوانساری نے روضات الجنات میں بایں طور پر تعارف کرایا ہے: ہو فی الحقیقۃ امین الاسلام وفی الطریقۃ دلیل الاعلام وفی الشریعۃ جلیل قدام لیس فی وثاقتہ لاحد کلام ولا فی مکانتہ عند الائمۃ الانام یہ بزرگوار اسلام کے امین طریقت میں علمائے اعلام کے رہبر اور شریعت میں جلیل القدر پیش رو ہیں اور ان کی وثاقت و رفعت منزلت میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں (۱۰) حضرت شیخ عباس قمی کا کلام قبل ازیں پیش کیا جا چکا۔

ثقۃ الاسلام کے اساتذہ وتلامذہ

جناب ثقۃ الاسلام کے اساتذہ وتلامذہ کی فہرست کافی طویل ہے آپ کے اساتذہ میں بعض وہ بزرگوار بھی شامل ہیں جنھیں آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہے افسوس ہے کہ ہم اختصار کے پیش نظر ان کے اسمائے گرامی پیش کرنے سے معذور ہیں ع والعذر عند کرام الناس مقبول

تالیفات ثقۃ الاسلام

کافی کے علاوہ سرکار ثقۃ الاسلام کی بعض تالیفات قیمہ کا بھی تذکرہ ملتا ہے جیسے کتاب تعبیر الرویا (۲) کتاب الرجال (۳) کتاب الرد علی القرامطہ (۴) کتاب رسائل الائمہ (۵) کتاب ما قیل فی الائمہ من الشعر۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب علاوہ درس و تدریس کے تصنیف و تالیف میں بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر خاص دلچسپی لیتے تھے۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

وفات ومدفن

۳۲۹ھ میں یعنی امام عصر کی غیبت کبریٰ سے ایک سال پیشتر آسمان فضل وکمال کا یہ بدر منیر غروب ہوا اس سال بے شمار ستارے ٹوٹے جس کی وجہ سے وہ سال "عام تناثر النجوم" کے نام سے مشہور ہوا۔ رئیس المحدثین شیخ صدوق کے والد ماجد حضرت شیخ علی بن الحسین بابویہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی نیز حضرت صاحب عصر والزمان کے آخری نائب خاص جناب علی بن محمد سمری کی وفات حسرت آیات بھی اسی سال ہوئی اعلی اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان بغداد میں دریائے دجلہ کے شرقی طرف ایک مسجد کے ساتھ جناب کا مدفن ہے جو آج کل ایک بازار میں واقع ہے جو پل بغداد کی غربی طرف کو عبور کرتے ہوئے بائیں طرف واقع ہے راقم اثم قیام نجف اشرف کے دوران کئی بار بغداد میں آپ کے عتبہ عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ

ثقۃ اسلام کی کرامت

بعض کتب وسیر وتواریخ میں مذکور ہے (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۷۷/۱۸۸ وفوائد رضویہ جلد ۲ ص ۶۵۸ و روضات الجنات وغیرہ) کہ بعض ناصبی حکام وقت نے جب دیکھا کہ لوگ بڑے ذوق وشوق سے حضرات آئمہ اہلبیت کی زیارت پر جاتے ہیں تو ان کی آتش عداوت مشتعل ہوگئی اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مرقد مقدس کو شگافتہ کرنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ اگر شیعہ کا اعتقاد برحق ہے تو

اربعہ کے اَسعد تراجم کی ضرورت تو عرصہ دراز سے ہمدردان دین محسوس کر رہے تھے مگر اس اہم کام کی انجام ہی کی کسی کو توفیق ایزدی شامل حال نہ ہوتی تھی چنانچہ بعض علمائے کرام نے اس کام کو شروع بھی کیا مگر وہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچا کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعادت عظمیٰ کاتبان تقدیر و قدر نے ہمارے بوڑھے مجاہد سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے مقدر میں لکھ دی تھی جو تقریباً نصف صدی سے تقریر و تحریر کے ذریعہ قوم و ملت کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں دو سو سے زائد تصانیف و تالیفات و تراجم ان کے آثار خالدات ہیں اور جامعہ امامیہ کراچی کی تعمیر و ترقی ان کے باقیات الصالحات اور مجلہ نور کراچی ان نگارشات کی منہ بولتی تصویریں ہیں سچ ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞ (۵۷/۲۱ حدید)

زیر نظر ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ اس میں جابجا مفید توضیحات و تشریحات بھی موجود ہیں اور ترجمہ کے ساتھ متن بھی ہے جس سے اس کی افادیت کو چار چاند لگ گئے ہیں اپنی عدیم الفرصتی نے اس امر کی اجازت تو نہ دی کہ اس حسین وادی کی کماحقہ سیر کی جاتی اور اس چشمۂ معانی سے کماحقہ استفادہ کیا جاتا۔ تاہم بعض مقامات باصرہ نواز ہوتے ہیں ؎

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل ✿ کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

اس ترجمہ کی شستگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے خامہ فیض شمامہ کا اثر ہو ؎

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

دعا ہے کہ خداوند کریم ان کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور قوم کو ان کے اس عظیم کارنامے یعنی الشافی ترجمہ اصول کافی کی صحیح قدر و قیمت کرنے اور اس سے صحیح استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بجاہ النبی والہ الطاہرین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الشافی ترجمہ اصول کافی کے متعلق علمائے دین کے گرانقدر تبصرے

از جناب فاضل جلیل عالم نبیل محقق بے عدیل سرکار علامہ مولانا و مقتدانا السید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ صدر الافاضل لکھنوی دامت برکاتہ مقیم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد الک یا من خلق فرزق وانعم فاسبغ حمد الک والاٰن حمد وصلوٰۃ علیک یا ابا القاسم محمد علۃ الکون وسر الوجود، مہبط الوحی والمک وعلی اہل بیتک الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔

دین کے علمی و عملی پہلو وہی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئے رسول اللہ نے حقائق بتائے۔ آپ نے نکات

سمجھائے آپ نے عبادات و معاملات کے حدود و فرائض ارشاد کئے تو دین کی تکمیل ہوئی ۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ خَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

نماز پنجگانہ ، ارکان ، واجبات ، مستحبات ، مکروہات و محرمات ۔

روزہ ماہ رمضان ، حدود و فرائض ، مفطرات و مبطلات ۔

حج ــــــ عمرہ ، طواف ، سعی و جمرات ارکان و حدود

چند موٹے موٹے عنوان ہیں جن کے بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ آنحضرتؐ کی زبانی معلوم ہوا آپؐ کے زمانے میں مسلمان جس طرح کلمہ پڑھتے تھے وہ آپ ہی کا بتایا ہوا تھا ۔ آپؐ کے زمانہ میں لوگوں کی نماز رسول اللہ کی نماز کی پیروی تھی آپ نے فرمایا ۔ نیت کرو ، تکبیر کہو ، سورت پڑھو ، رکوع کرو ، لوگوں نے اس پر عمل کیا ۔ آپؐ نے روزے رکھے اور اس کے قانون وقاعدے بتائے تو لوگوں کو رمضان کی عبادت کی شرعی حیثیت معلوم ہوئی حج وجہاد کی تفصیلات اسی طرح فقہ کا جزو اور دین کا علم قرار پائے ۔

عہد نبوی سے عہد امیرالمومنین ۴۰ھ تک آنحضرتؐ کو دیکھنے والے ، آپؐ کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے آپؐ کے ساتھ جہاد کرنے والے بکثرت موجود تھے یہ لوگ جو کچھ کرتے ہوں گے وہ براہ راست بانی اسلام کی تعلیمات ہوں گی اور اور جن کے عمل اس طریقہ کے خلاف ہوں گے ان کا دین سے تعلق نہ ہوگا یا پھر بے خبر ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہونے والوں کے بعد اصول و فروع ، عقیدہ اور عمل معلوم کرنے کے لئے عام طریقہ تو یہی رہا ہے کہ پہلے مسلمانوں کے طریقوں کو اختیار کیا گیا اور عقلی طور پر مان لیا گیا کہ فلاں صحابی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح نماز پڑھتے تھے لہٰذا ہماری موجودہ نماز کا طریقہ ان کے واسطے سے طریقۂ نماز رسالت مآبؐ ہے ہم جو کلمہ پڑھ رہے ہیں وہ اس لئے سند ہے کہ ہم نے سلمان فارسیؓ کو اسی طرح پڑھتے اور سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سیکھا تھا ۔ بس جہاں سے رسول اللہ کے قول وفعل کے بارے میں کسی دوسرے کا ذکر آیا وہاں سے روایت شروع ہوئی

روایت کے معنی | روی ۔ یروی ، روایۃ ۔ فذہب یذہب کے باب سے تعلق رکھنے والا مصدر ہے ۔ اس کے معنے ہیں اٹھانا ، منتقل کرنا ، نقل کرنا ، کسی بات کا ایک سے دوسرے تک پہنچانا ۔

" دینی نقطۂ نظر اور علماء کے روزمرہ میں روایت کا مطلب ہے :۔ وہ بات جو یکے بعد دیگرے معصوم تک پہنچ جائے ، جو شخص وہ بات نقل ، یا نقل در نقل کرے اسے راوی کہتے ہیں " روایت کی جمع ، " روایات " اور " راوی کی جمع " رواۃ " ہے ۔

محدثین ، علماء حدیث اور علماء روایت نے جو بحث کی ہے اس کا بیان سر دست مقصود نہیں صرف یہ سن لیجئے کہ

کہ علماء اہلِ سنت میں کچھ لوگ روایت سے سنت بھی مراد لیتے ہیں اور کچھ لوگ حدیث موقوف، کچھ کے نزدیک نقل اقوالِ صحابہ بھی روایت ہے

حدیث کے معنے روایت کے بعد دینی گفتگو اور مسائل کے ماخذ یا بحث کے دوران بھی حدیث کا لفظ بکثرت استعمال ہوتا ہے اور میرے ان معروضات سے بھی اسی کا تعلق ہے تو آیئے سرسری طور پر اس لفظ کے لغوی و اصطلاحی معنے بھی کر لیں۔

حدیث ۔ باب بحث ۔ ینصر سے متعلق مادہ ہے اور اس کے معنی ہیں ۔

۱۔ قدیم کی ضد ۔ عدم کے بعد وجود پانے والی چیز، چونکہ کلام بھی آہستہ آہستہ عدم سے وجود میں آتا ہے اس لئے اسے بھی حدیث کہتے ہیں اور عربی روزمرہ میں بیان اور کلام کے معنے میں آج تک مستعمل ہے (لغت)

۲۔ وہ بات یا وہ چیز جو پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ شریعت میں آئی ہو (فقہ)

۳۔ صاحب روایت و محدث کے نزدیک حدیث سے مراد ہے

(الف) وہ کلام جو معصوم کے قول فعل یا تقریر کی حکایت کرے جب معصوم کا قول فعل یا تقریر کی حکایت، فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کو یوں سمجھیے جیسے راوی کہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ قیلولہ فرمایا کرتے تھے یا آنحضرتؐ اپنی داڑھی میں ہمیشہ کنگھی کیا کرتے تھے تو یہ فعل معصوم کی حکایت ہوئی۔

تقریر معصوم کی حکایت کی مثال یہ ہے کہ راوی کہے کہ فلاں شخص نے معصوم کے سامنے نماز پڑھی اور ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے معصوم نے اس عمل کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

اس قسم کی چیزیں روایت، حدیث، خبر، اثر، سنت کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں علمائے حدیث اور حدیث کو سمجھنے والوں نے راویوں کے اعتبار سے اس کے نام رکھے، الفاظ کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی، معانی کے اعتبار سے انہیں تقسیم کیا۔ اب کوئی روایت متواتر ہے کوئی صحیح، کوئی حسن ہے کوئی موثق، کوئی ضعیف، کوئی مرفوع، کوئی غریب ہے کوئی معنعن، الشیخ الحاج علی اکبر نے ہدیۃ المصلین میں حدیث کے اوصاف مشترکہ کے لحاظ سے پچیس قسمیں ہیں

مطالعہ حدیث کی مشکلات اس کے بعد ایک ایک راوی کی ذاتی حیثیت پرکھی اور دیکھی جاتی ہے۔ جس سے روایت کر رہا ہے وہ ایک دوسرے کو جانتا ہے یا نہیں۔ زمانوں میں کتنا فاصلہ یا کتنی قربت ہے جس وقت وہ بات کہی یا دیکھی گئی اس وقت کوئی خاص حالت تو نہ تھی سائل نے معصوم سے سوال کیا۔ تو اس کا مقصد کیا تھا خود راوی کا عقیدہ کیا تھا اس کا کردار کیسا ہے اس کے علم و بصیرت کا کیا حال ہے وہ دوست ہے یا دشمن۔ ان

کا حافظہ کیسا ہے۔ دروغ گو ہے یا نہیں۔

ان مباحث کی طرف اشاروں سے میری مراد یہ ہے کہ فقط قول و فعل معصوم کے بارے میں کسی سے سُن لینا کافی نہیں۔ بلکہ لغت و ادب، صرف و نحو، تاریخ و فقہ، اصول عقائد اور اصول درایت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پھر احادیث کا عام مطالعہ اس کی مشکلات کا علم ہو۔ جب جاکر حدیث پر بحث کرنے کا سوال ہوتا ہے جدید علوم و مسائل پر یوں بحث کرنے کا جس کا دل چاہے بحث کرے۔ مگر حقیقتاً نہ ہر آدمی کی بات سمجھدار آدمیوں کے نزدیک سند ہوتی ہے نہ صاحبانِ فن اسے کوئی حیثیت دیتے ہیں۔ اب قانون ہی دیکھ لیجیے۔ اس علم پر بے شمار کتابیں موجود ہیں آپ بھی اس کا مطالعہ کرسکتے ہیں اور میں بھی انھیں دیکھ سکتا ہوں سوال یہ ہے کہ روم کے قانون سے پاکستان کے دستور تک مطالعہ کر لینے کے بعد ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ جس عدالت میں چاہیں کھڑے ہو کر کسی نکتے کی تشریح کرسکیں؛ نہیں کیونکہ قانون کا تنہا مطالعہ صاحب رائے نہیں بناتا۔ اس کے لئے تاریخ اصول استحقاق، فن بحث علم نظائر، اسالیب استدلال، اس نکتے پر اہلِ کمال کی بحث اور عدالتوں کے فیصلے پیش نظر ہوں اور ماہر اساتذہ نے اسی کی قابلیت کو قابل سند مان کر سند بھی دی ہو۔

تفسیر و فقہ، حدیث اور تمام علوم دین کی یہی حالت ہے ہر علم سے پہلے کچھ مقدمات ہوتے ہیں ان مقدمات و مبادی کی تحصیل کے بعد اصل علم پر بحث و نظر سود مند بھی ہے اور سند بھی ورنہ مطالعہ توسیع نظر کا فائدہ تو دیتا ہے لیکن حق استدلال جداگانہ چیز ہے۔

جمع حدیث کی مشکلات

شیعوں کو دینی مسائل میں ہمیشہ بڑی آسانیاں رہی ہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام ان کے بعد حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ موجود تھے یہ سلسلۃ الذہب اور معصوم کے بعد معصوم کا سلسلہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ۲۶۰ھ / ۸۷۳ء سب کے سامنے ہے حقیقت پسند مسلمان ان حضرات کی موجودگی میں دینی معاملات و احکام میں کسی غیر کی طرف متوجہ نہ ہوسکے۔ ان کا عقلی اور منطقی، مشاہداتی اور واقعاتی تاثر یہ تھا کہ احکام خدا و رسولؐ کے شارح یہی ہیں اس بنا پر جو کچھ پوچھنا ہوتا تھا۔ انہی سے پوچھتے، انہی کو امام الکل فی الکل مانتے رہے ان کے اقوال و افعال مبارکہ لکھتے اور جمع کرتے نقل کرتے اور شیعوں تک پہنچاتے تھے۔

ہر امام کے اصحاب میں متعدد علماء ایسے ہیں جنھوں نے اپنے امام کے ارشادات جمع کئے اور باقاعدہ تالیفات یادگار چھوڑے امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایسے شیعہ علماء کی بہت بڑی تعداد یکجا ہوگئی اور فقط اس زمانے میں چار سو ایسی کتابیں لکھی گئیں جو فن حدیث میں قابلِ فخر اضافہ تھیں۔ محدثین ان کتابوں کو "اصول اربع مأۃ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو اصل کہا جاتا تھا ملوکیتوں کے سیاہی مدوجزر اور شیعہ دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر مشیت ایزدی نے آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پردۂ غیب میں جلوہ نشین ہونے کا حکم دیا۔ امام علیہ السلام بحمدہٖ زندہ صحیح و محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھیئے میری کتاب تاریخ تدوین حدیث)

ڈھائی پونے تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزری؟ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک ہمارے علماء جہاں جاتے وہاں انھیں قتل قید اور جلاوطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا تھا ان کے کتب خانے جلائے جاتے۔ ان کا اثاثہ لوٹا جاتا رہا۔ مگر یہ حضرات کسب علم کے لئے ظلم سہتے رہے اور کام کرتے رہے جس طرح ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس جاتے اور احادیثِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کا ذخیرہ معلوم کرتے اور انھیں پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے لکھاتے رہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

آخر تقریباً $\frac{٢٥٠ھ}{٨٦٤ء}$ میں ایک ایسے مرد مجاہد اور عالم جلیل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلندی نصیب ہوئی جس کی مثال کمیاب ہے رے (موجودہ طہران) کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر علم و علماء کا گھر تھا انہی یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے بڑھ کر ابوجعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء محدثین اسلام نے ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا۔ دشمنوں کی منصوبہ بندیاں ملاحظہ فرمائیں آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت حال تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے کمر ہمت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ کلینی جس طرح ہو سکے تعلیمات محمدؐ و آلِ محمدؐ کو ضائع ہونے سے بچاؤ، جو خدمت تم کر سکتے ہو کرو۔ اٹھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بیس سال کے بعد الکافی مرتب فرمائی۔

الکافی

کتاب "الکافی" فن حدیث کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو "اصول اربع ماۃ" اور سابقین کے ذخیرہ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتابیں مل سکیں۔ ان کو شیوخ روایت حدیث کے سلسلے سے جانچ کر اصول و فروع، عقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا۔ بیس برس کی شب و روز کی محنت کا آج کوئی

کیا اندازہ کرسکتا ہے جبکہ امن کا دور ہے وسائل کی فراوانی، کتب خانوں کی بہتات، کام کرنے کی آزادی ہے۔ علامہ کلینی کا شہر شہر جانا گھر گھر سے کتابیں لانا، قریہ قریہ میں شیوخ کا پتہ معلوم کرنا، اُن سے ملنا فیض اٹھانا احادیث جمع کرنا پھر ان میں سے انتخاب اور پھر ان کی ترتیب ایسا کام ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے جناب حسین علی شیوخ نے چھتیس شیوخ کے نام معلوم کئے ہیں اور بتایا ہے کہ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات سے روایات لئے ہیں۔

تقریباً سولہ ہزار حدیثوں کا یہ مجموعہ فضائل صفات وعقل سے میراث بلکہ ضمیمہ تک اکیس بڑے اور کئی سو ذیلی ابواب پر مشتمل ہے۔ علامہ مرحوم نے بڑے موضوعات کو "کتاب" اور ذیلی عنوانات کو "باب" کے نام سے شروع کیا ہے۔

کتاب العقل سے کتاب الحجۃ کے آخر تک اور کتاب الکفر والایمان سے کتاب العشرہ تک آٹھ کتابوں عنوانات کا مجموعہ "الاصول من الکافی" کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الطہارت سے کتاب الایمان والنذر والکفارات اور کتاب الروضہ کے آخر تک الفروع من الکافی ہے۔

کافی کی خصوصیات کافی چونکہ عہد غیبت صغریٰ اور زمانۂ سفرار اربعہ میں تالیف کی گئی ہے اس لئے سندی حیثیت سے نہایت اہم کتاب ہے اس کے ترک واسناد کی بڑی عظمت ہے تمام علماء امامیہ اس کے خوشہ چین ہیں اور پوری ملت اسلامیہ اس کا احترام کرتی ہے حضرت ثقۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے نقل میں مندرجہ اصول پیش نظر رکھے ہیں۔

۱۔ حدیث کا پورا سلسلہ رواۃ بیان کرتے ہیں یا ماخذ کا حوالہ دیتے ہیں۔

۲۔ موضوع اور مسائل میں عقلی اور منطقی ترتیب قائم کی ہے مثلاً پہلے "عقل" کی اہمیت۔ پھر "علم" کا بیان، اس کے بعد توحید کے مسائل پھر حجت کے مباحث "ایمان وکفر پر محمدؐ و آل محمدؐ کے ارشادات" دعا پر احادیث کا ذخیرہ" قرآن کی فضیلت سے متعلق روایات معاشرتی زندگی کے بارے میں تعلیمات دیں اسی طرح عملی زندگی کے لئے شریعت کے احکام کا ترتیبی بیان ہے۔

۳۔ ہر کتاب اور ہر باب میں احادیث کی ترتیب میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ پہلے ایسی احادیث وارد کرتے ہیں جو مفہوم کے لحاظ سے زیادہ واضح ہوں پھر اس سے مختصر اس کے بعد اس سے زیادہ مختصر۔

۴۔ الٰہیات میں بالکل نئے سوالات اور نئے گوشوں کو عنوان بنایا ہے پھر اس کے ذیل میں آئمہ کے ارشادات کو جمع

۱؎ جناب کلینی رحمتہ اللہ علیہ نے شعبان ۳۲۹ھ میں رحلت فرمائی آپ کے مفصل حالات اور تالیفات کے بارے میں دیکھیے "تاریخ تدوین حدیث اور محدثین شیعہ" طبع راولپنڈی۔

کرلیا ہے جن سے توحید صفات اور اسمار کیفیات و مشیت و قدرت و اختیار جیسے اہم مباحث پر مبسوط مواد یکجا ہو گیا ہے

۵۔ متعارض احادیث بہت کم نقل کی ہیں۔ عنوان کی ذیل میں عموماً ایسی روایات جمع کی ہیں جو موضوع کو روشن اور مدعا کو ثابت کرتی ہیں۔

۶۔ کافی فنی طور پر علم حدیث کی پہلی کتاب ہے جس میں مطالعہ کی وسعت، مسائل کی فراوانی اور ماخذ کو احتیاط سے جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے پھر تنقیح و تحقیق کے لئے عموماً راویوں کے نام لکھ کر مزید تحقیق کی گنجائش بھی رکھی ہے

۷۔ مسلمہ طور پر ہماری کتابوں میں کافی اول درجہ کی کتاب شمار کی جاتی ہے اور سلف نے خلف تک سب اس کا احترام کرتے ہیں اس کی نقل، طباعت اور شرح نویسی تدریس اور تعلیم میں ہمیشہ اہتمام کیا گیا ہے فارسی و عربی میں متعدد شرحیں لکھی جا چکی ہیں جن میں سے کچھ چھپی اور کچھ قلمی ہیں حواشی اور خلاصے جمع بین الکتب الاربعہ کا کام بھی ہو چکا ہے۔

اُردو ترجمہ کافی برصغیر کے مدارس دینیہ میں بھی کافی کی تعلیم عام ہے اور متعدد حضرات علماء نے اس کی شرح اور حاشیہ کی طرف توجہ فرمائی ہے لیکن ہمارے روزمرہ کے مسائل اور حضرات اہلسنت کی طرف سے ہمارے اوپر شدید حملوں کی وجہ سے ہماری مہم اتنی تیز نہ رہی کہ جس طرح مناظرہ کی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کتابیں لکھی گئی ہیں اس طرح حدیث اور خصوصاً کافی کی شرح پر مدتوں پوری توجہ نہ دی جا سکی زاد العالمین جناب مولانا سید محمد تقی صاحب ہرسوی کی ایک ضخیم اُردو تالیف جس کی کم و بیش آٹھ جلدیں نولکشور پریس لکھنؤ سے چھپ چکی ہیں اس کتاب میں احادیث کا متنوع ذخیرہ شاید سب سے زیادہ جمع کیا گیا لیکن یہ کتاب مستقل تالیف ہے۔

اصول کافی کے تراجم و شروح میں خالص اور فقط کافی پر اُردو میں جو کام ہوا ہے وہ نہ تو فہرستوں کے ذریعہ محفوظ ہو سکا نہ اشاعت پذیر ہوا مختلف چیزوں کی چھان بین اور مختلف حضرات کے مضامین سے جو کچھ علم ہوا اس کی تفصیل انشاء اللہ "تاریخ تدوین حدیث" کی دوسری اشاعت میں عرض ہو گی سردست فہرست مختصر حاضر خدمت ہے۔

۱۔ آیۃ اللہ مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ بن السید فرزند علی صاحب قبلہ بارہوی مولود [1] ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء متوفی یکم ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء اپنے عہد کے بہت بڑے مقدس عالم تھے فقہ و حدیث و تفسیر و کلام کے علاوہ منطق و فلسفہ و ہیئت میں یگانۂ روزگار تھے۔ عربی نظم و نثر میں متعدد چیزیں ان سے

---

[1] دیکھئے میری کتاب تذکرہ علماء اسلام خطی۔

یادگار ہیں نواب حامد علی خاں صاحب اعلیٰ اللہ مقامہٗ نے چاہا تھا کہ پوری کافی اور کتب اربعہ کا ترجمہ کیا جائے اس لئے متعدد علماء کو رام پور بلایا۔ جناب مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ کے سپرد کافی کا ترجمہ ہوا۔ لیکن پھر ایک دوسرا منصوبہ بن گیا جس میں صرف کافی کی کتاب الایمان والکفر کا ترجمہ داخل تھا یہ ترجمہ و شرح نواب صاحب رام پور کے حکم سے ۲۷۲ صفحات پر رام پور ہی سے شائع ہوئی۔

۲۔ مولانا ذوالفقار حسنین صاحب قبلہ اپنے ایک مضمون ثقۃ الاسلام کلینی اور کافی" میں لکھتے ہیں ایک صاحب جو حیدرآباد دکن کے رہنے والے تھے یا وہاں ان کا قیام تھا انھوں نے کافی کی کتاب الکفر والایمان کے کچھ ابواب کا اردو میں ترجمہ کیا تھا۔ علامہ مولانا ظہور حسین صاحب نے جب کافی کا اردو ترجمہ شروع کیا تو موصوف نے اپنا ترجمہ بھیج دیا۔ تقریباً پندرہ برس ہوئے جب میں نے اس کو مولانا کے پاس دیکھا تھا ترجمہ مطلب خیز اور اچھا تھا افسوس ہے کہ مترجم صاحب کا نام مجھے معلوم نہیں [1] ص ۱۷۔

۳۔ جناب نواب سید محمد حسین صاحب کوثر کانپوری نے اصول کافی کا بہت بڑا حصہ اردو میں منتقل کر لیا تھا لیکن کتاب العقل والجہل" کتاب العلم "کتاب المعاشرت تین حصے بلا متن [2] شائع ہوئے۔

زیر نظر ترجمہ جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہ العالی نے ایک مدت سے علمی خدمتوں کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے آپ کا ماہنامہ رسالہ "نور" شیعوں کا بہت پرانا محبوب رسالہ ہے اس کے علاوہ مختلف مفید موضوعات پر تقریباً دو سو کتابیں اور کتابچے شائع کئے ہیں جن میں آئمہ معصومین کی سوانح مبارک، ترجمہ کتاب المناقب ابن شہر آشوب کے علاوہ ترجمہ جامع الاخبار خاص طور پر قابلِ ذکر ہے مولانا کا یہ ترجمہ ہمارے یہاں بہت مقبول ہوا اور اس کی اشاعت بھی ایک مرتبہ سے زیادہ ہوئی، مولانا نے اس کے بعد مناقب ابن شہر آشوب کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے دو جلدوں میں کیا۔ پھر اصول کافی کا ترجمہ کیا جو اپنی اہمیت اور وقت کی ضرورت کے لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہے یہ ترجمہ کئی حیثیتوں سے قابلِ قدر ہے۔

۱۔ اردو میں پہلی مرتبہ اصول کافی کا حامل المتن ترجمہ معرض وجود میں آیا۔

۲۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ حدیث کی اس اہم بالشان کتاب پر کیلے ایک بزرگ نے کام کیا۔

---

[1] میرا خیال ہے کہ شاید یہ ترجمہ مولانا سید محمد تقی صاحب سرسوی ہی کا ہو۔ مرتضیٰ

[2] نواب صاحب ماشاء اللہ حیات ہیں آپ ہی کے ارسال کردہ رسائل کتاب العلم و کتاب المعاشرت کے دو جزو میرے پاس محفوظ ہیں۔ انتظامی کانپور میں یہ ترجمہ (۱۳۵۷ھ) میں چھپا۔

۳۔ ترجمے کو ترجمے ہی کے حدود میں رکھا تاکہ مختلف صاحبان نظر اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور بحث و مباحثہ سے کتاب بھاری نہ ہو۔

۴۔ مستند شروح کو سامنے رکھا ہے تاکہ اکابر علماء نے جو افادات فرمائے ہیں وہ بھی سمو دیئے جائیں۔

۵۔ مولانا کا قلم رواں انداز تحریر سادہ و عام فہم ہے حدیث کا معنی خیز ترجمہ کیا ہے لفظی ترجمہ کی پیچیدگی نہیں ہے۔

دعا ہے کہ خداوند عالم جناب مولانا کو تادیر تندرست و باحیات رکھے اور مزید توفیقات سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحق محمد و آل محمد۔

احقر الکونین
سید مرتضیٰ حسین عفی عنہ

از جناب ممتاز الشریعۃ اصدق المتکلمین رئیس المحدثین افقہ الفقہاء اعلم العلماء علامۃ العصر مولانا محمد مصطفیٰ صاحب قبلہ جوہر مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: اما بعد:— حضرت ادیب اعظم جناب ظہیر العلماء مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدیر رسالہ "نور" کی ذات والا صفات محتاج تعارف نہیں کہ موصوف اس سرحد میں قدم رکھ چکے ہیں جو سیکڑوں منزلوں سے آگے ہے بلکہ اس دور کے نام بر آوردہ بننے والے تعارف میں موصوف کی گردش قلم کے محتاج ہیں موصوف کی زندگی افادیت دینیہ اور نشر علوم آل محمد علیہم السلام میں گزری۔ کئی سو کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے والے حضرات موصوف کی مہارت تحریر اور وثاقت علمی کی بقدر سعی تھاہ لگا چکے ہوں گے۔ موصوف کے جہاد قلم کا ایک اور مفید در مفید نتیجہ پیش نظر ہے اور وہ ہے "اصول کافی" کا ترجمہ یہ کتاب شیعی عقائد کی جامع اور مستند کتاب ہے اس کی مدد اور اس کی حدیثوں سے استنباط کر کے علمائے خلف و سلف نے عقائد میں سپرد قلم فرمائیں متکلمین نے اسی کتاب سے استفادہ کیا۔ مورخین نے تصحیح تاریخ میں اس سے مدد لی۔ محدثین نے فن رجال میں اسے سامنے رکھا۔ ارباب ایمان نے اپنی دنیا اور دین کی اصلاح اسی کتاب سے کی اور ارباب عرفان نے اسی کی مدد سے سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی بلندیٔ عرفانی کو سمجھا۔ ان خوبیوں اور نہ جانے کتنے فوائد پر مشتمل یہ کتاب عربی زبان میں تھی اور عوام اس کے مطالب سے بہ وساطت ذاکرین و مقررین و مصنفین فیضیاب ہوتے تھے حضرت ادیب اعظم دام ظلہ کی سعی و کوشش نے آج اس کے مضامین عالیہ کو اردو کا لباس پہنا کر ہاتھوں ہاتھ کر دیا ہے یہ مسلم ہے کہ ایک زبان کے اقوال کا ترجمہ دوسری زبان میں

جامع طریقہ سے ناممکن کے قریب ہے کہیں محاورہ بدل جاتا ہے کہیں ادبی نکتہ نظر سے اوجھل رہ جاتا ہے کہیں اس زبان کے صرف ونحو پر قدرت کاملہ نہ ہونے سے ترجمہ کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے لیکن حضرت ادیب اعظم کے لئے عربی زبان میں مذکورہ بالا خطروں میں سے کسی ایک کی طرف سے تردد کا محل نہیں ہے سب سے عظیم منزل یہ ہے کہ ترجمہ ہے معصومین علیہم السلام کے اقوال کا خواہ کلینی کی جامع کتاب کافی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ میں نے معصوم کے اس ارشاد کو کما حقہٗ سمجھ لیا ہے لہٰذا ممکن ہے کہ ناظرین ترجمہ پڑھتے وقت کبھی کسی مقام پر چونک اٹھیں کہ انھوں نے اس حدیث کا ترجمہ بر سر منبر فلاں ذاکر سے یوں سنا تھا اور اس کتاب میں یہ ہے اس اختلاف کو دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ اقوال معصومین علیہم السلام ہمہ گیر حیثیت رکھتے تھے ان میں نفسیاتی پہلو بھی ہوتا ہے اور عقلی بھی، انفرادی بھی ہوتا ہے اور اجتماعی بھی۔ وعلیٰ ھذا القیاس۔ اسی لئے مختلف شارحین احادیث کی شرحوں میں اختلاف نظر آتا ہے حالانکہ وہ اختلاف نہیں ہے۔ فطرت انسانیہ کے ہر پہلو کی اصلاح کا رُخ ہے یہی مسئلہ ترجمہ میں کام آسکتا ہے بہر حال مولانا نے قوم شیعہ پر یہ احسان فرمایا ہے کہ انھیں براہ راست حقائق و معارف سے روشناس کرا دیا ہے اور اپنے ذخیرہ آخرت کو صد چند و ہزار چند سے بھی آگے بڑھا دیا ہے بڑی غنیمت بات یہ ہے کہ ترجمہ معتبر اور ذمہ دار قلم کے ذریعہ پیش ہوا ہے اور اس منزل میں اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں اس سے آگے مجتہدین کرام کثر اللہ امثالہم کا فریضہ ہے خداوند عالم حضرت ادیب اعظم دام ظلہٗ کا سایۂ عاطفت قوم کے سروں پر دراز رکھے۔ آمین

احقر

محمد مصطفےٰ اعفی عنہٗ

جوھر

۳ر شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ

از جناب مستطاب ملک الناطقین سلطان الواعظین فخر المحققین حضرت ثقۃ الاسلام

علامہ مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ انصاری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہ العالی کا تعارف مجھے اس وقت سے حاصل ہے جب محلہ دربار شاہ ولایت امروہہ میں مجالس عشرۂ اربعین کی خدمت انجام دیا کرتا تھا اور یہ خدمت پندرہ سال انجام دی۔

اسی زمانہ میں آپ کے بلند پایہ مؤلفات سے روشناس ہوتا رہتا تھا ممدوح نے اسی دور میں ایک کتاب ید اللہی طمانچہ تحریر فرما کر محمود احمد عباسی کی کتاب ضرب عباسی کا ایسا مسکت جواب دیا تھا کہ وہ اس طمانچہ کی تاب نہ لا سکا۔

مولانا موصوف دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف و تالیف فرما چکے ہیں پاک و ہند کے علماء متاخرین میں شاید ہی کوئی ایسا مصنف ہو جس کی تصانیف کی تعداد اس حد تک پہنچی ہو۔

۱۹۴۰ء میں رسالہ "نور" بھی موصوف ہی کی ادارت میں دینی خدمات انجام دے رہا ہے اس میں اکثر و بیشتر مضامین آپ ہی کے جواہر ریزے ہوتے ہیں۔

مجالس خوانی کے سلسلے میں جو جو کتابیں آپ نے تحریر فرمائی ہیں عصر حاضر کے ذاکرین ان سے استفادہ کر رہے ہیں اور شائقین مجلس خوانی کے لئے استاد کا درجہ رکھتی ہیں۔

اپنے زمانہ قیام مراد آباد میں موصوف نے جناب صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب جامع الاخبار کا ترجمہ "تحفۃ الابرار" کے نام سے شائع فرمایا تھا جو طالبان عقائد اور اعمال صحیحہ کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔

پاکستان میں تشریف آوری کے بعد آپ نے مناقب شہر آشوب علیہ الرحمہ جیسی بلند علمی کتاب کا ترجمہ فرمایا جو "مجمع الفضائل" کے نام سے دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد آپ کی طبع موزوں نے باوجود پیرانہ سالی ایک ایسے اہم کام کی طرف متوجہ کیا کہ جواں سال علماء بھی اس کی انجام دہی میں اپنے ہمتوں میں ارتعاش پاتے ہیں وہ ہے ترجمہ "اصول کافی" مگر آپ نے حبیب ابن مظاہر کی تاسی میں کمر ہمت باندھی اور رسالہ "نور" میں اس کا ترجمہ شروع کر دیا جو جنوری ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو کر کتابی صورت میں آگیا اور اب فروری ۱۹۶۶ء سے کافی جلد دوم کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔

یہ وہ دینی خدمت ہے جس کا جواب نہیں۔ آج تک ہماری کتب اربعہ کا ترجمہ اردو میں نہ ہو سکا یہ خداوند عالم کا خاص فضل اور خصوصی توفیق ہے کہ اس کا سہرا بھی آپ ہی کے سر رہا۔

آج کل یہ ترجمہ میرے پیش نظر ہے نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے اور لقب ادیب اعظم کی توثیق و تصدیق ہے یہ ترجمہ مع اصل عبارت ہے اور آپ کی علمی صلاحیتوں کا بہترین شاہکار ہے میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریکات صمیمانہ پیش کرتا ہوں اور طول عمر کے لئے دعا کرتا ہوں تاکہ کتب اربعہ کا ترجمہ آپ کے قلم افادت رقم سے مومنین کرام کی خدمت میں پہنچ جائے۔ کافی جلد اوّل کا ترجمہ از سر نو نہایت شاندار طریقہ پر شائع ہو رہا ہے کتابت و طباعت کا بہترین انتظام ہو رہا ہے خداوند کریم مومنین کو ان تبرکات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

جناب مولانا نے جو قلمی خدمات انجام دی ہیں وہ ایک طرف ہے مگر دوسری طرف وہ ایک بنیادی خدمت

دین انجام دی ہے جس کی نظیر پاکستان میں نہیں ہے اور وہ ہے" جامعہ امامیہ مدرستہ الواعظین کراچی" جس کا میں مؤسس ہوں اور مولانا کے مبارک ہاتھوں سے میری اس تاسیس کی تکمیل ہوئی ہے۔

میں نے اور برادرم سید مسیب علی صاحب زیدی نے جب اس جامعہ کی بنیاد کا ارادہ مولانا کی خدمت میں پیش کیا تو آپ اس کے تصور اور اس اہم تعمیری پروگرام کی تکمیل کو ناممکن سا سمجھنے لگے مگر میں نے اور زیدی صاحب نے اپنی مکمل خدمات کا یقین دلایا مگر پھر بھی راضی نہ ہوتے تھے بالآخر قرآن مجید نے تفاؤل کے لئے حامی بھری۔ میں نے باوضو ہو کر تفاؤل کیا تو آیت نکلی۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک

اب کیا تھا مولانا کو راضی ہونا پڑا۔ ورنہ حسب مفاد آیت تمام خدمات کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا چنانچہ میں نے آپ کو صدر اور زیدی صاحب کو سکریٹری تجویز کر کے کام شروع کر دیا اور مومنین کی بروقت توجہ نے اس کی تکمیل کر دی تو اب یہ تعمیری بنیادی یادگار قوم کے سامنے ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

غریق تقصیر
محمد بشیر انصاری بقلمہ

۲۴ رجب ۱۹۶۶ء از فضوی ہاؤس فیڈرل ایریا کراچی۔

از جناب سرکار شریعت مدار فخر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام علّامہ عصر مولانا و مقتدانا محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر و الزمان و پرنسپل دار العلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ و عمت افاضاتہ

شمس الواعظین ادیب اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہ کا وجود ذی جود ملت جعفریہ کے لئے باعثِ صد عز و افتخار ہے جناب موصوف نصف صدی سے زائد عرصے سے بذریعہ تحریر و تقریر قوم و ملت کی جو خدمات جلیلہ انجام دے رہے ہیں وہ عیاں راچہ بیان کی مصداق ہیں۔ تقریباً دو سو چھوٹی بڑی کتب تصنیف و تالیف فرمائی ہیں۔ مجلہ علمیہ ماہنامہ نور کراچی کی علمی نگارشات ان کے علاوہ ہیں جناب مولانا اب زندگی کے اس دور سے گذر رہے ہیں جن میں طبعی تقاضوں کے مطابق ان کو بڑے سکون و آرام کی ضرورت تھی مگر خدمت دین مبین کا جو ولولہ و جذبہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے وہ ان کو راحت و آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا۔

چنانچہ انہوں نے اس پیرانہ سالی کے عالم میں اصولِ کافی ایسی اہم کتاب (جو کہ جناب رسولؐ خدا اور آئمہ ہدیٰ کی مستند احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہے) کے ترجمہ کا بیڑا اٹھایا ہے جو نومبر ۱۹۶۲ء سے بنام الشافی ترجمہ اصولِ کافی بطور ضمیمہ ماہنامہ نور کراچی قوم کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ جہاں برادران اسلامی نے اپنی صحاح ستہ کے متعدد تراجم بلکہ شروح اردو زبان میں شائع کر دیئے ہیں وہاں ہماری قوم کے جمود و خمود کا یہ عالم ہے کہ آج تک ہماری کتب اربعہ میں سے کسی ایک کتاب کا بھی مکمل ترجمہ شائع نہ ہو سکا یہ درست ہے کہ کئی اہلِ علم حضرات نے اصولِ کافی کا ترجمہ شروع کیا۔ مگر وہ اس کی تکمیل کے لئے موفق نہ ہو سکے۔ کما لایخفی علی ارباب الاطلاع والشعور قرائن سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتبان قضا و قدر نے سعادت عظمیٰ ہمارے ادیب اعظم مدظلہ کے حصہ میں لکھ دی تھی سچ ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قلت وقت اور کثرتِ مشاغل نے اس ترجمہ شریفہ کے بالاستیعاب دیکھنے کی سعادت حاصل کرنے کی اجازت تو نہ دی ہاں البتہ اس کے چند مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا چشم بد دور اس ترجمہ کی عمدگی، شائستگی، شستگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو حضرت ادیب اعظم مدظلہ کے قلم فصاحت رقم کا نتیجہ ہے مزید برآں اصل متن کتاب بھی ہمراہ موجود ہے تاکہ اہلِ علم حضرات اصل کتاب کی عبارت سے بھی متمتع ہو سکیں۔ پھر جا بجا مفید توضیحات بھی موجود ہیں جس سے ترجمہ کی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا ہے قوم کو جناب مولانا کا شکر گزار ہونا چاہیئے اور ان کی اس تازہ پیشکش کی کما حقہ قدر و قیمت کرنا چاہیئے اربابِ علم و ایمان کو چاہیئے کہ فرصت اولیٰ میں ماہنامہ نور کراچی کی خریداری قبول فرما کر اس علمی دستاویز کو محفوظ کرنے کا سامان کریں اور ان جواہرات علمیہ سے اپنے دامن مراد کو پُر کریں دعا ہے کہ خداوند عالم بطفیل چہاردہ معصومینؑ حضرت ادیب اعظم

مدظلہ کی صحت وسلامتی کے ساتھ تادیر زندہ رکھے تاکہ وہ اس ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور قوم ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتی رہے۔

این دعا از من از جملہ جہاں آمین باد

از حضرت سرکار محترم قائد ملت خطیب اعظم الحاج علامہ السید محمد صاحب قبلہ دہلوی دامت برکاتہٗ

مجمعۂ علم وعمل حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ دام عزہٗ سے قوم کا کون سا فرد نا واقف ہے آپ کے علمی شاہکار ہیں دو سو سے زیادہ تصانیف ہیں جو مختلف عنوانات سے قوم کے سامنے آچکی ہیں اور عملی شاہکار میں مدرسۃ الواعظین کراچی ہے جو آپ کی سعیٔ ایمانی کا مظہر ہے ۲۵ سال سے رسالہ نور میں آپ کے مضامین عالیہ کی بھرمار ہو رہی ہے حضرت موصوف سے میں زمانۂ طالب علمی سے واقف ہوں اسی زمانہ میں آپ کی ذہانت صدا لگا رہی تھی کہ مدرسہ سے فارغ ہو جاؤں تو اپنے کرشمے دکھاؤں، فراغت مدرسہ کے بعد آپ کی تصانیف کی وہ ریل پیل رہی کہ باخبر مومنین کے مکانات ان سے خالی نہ رہے والمؤمنین والمومنات دونوں فیضیاب رہے دو سو کی گنتی گننا آسان ہے، مگر دو سو کتاب لکھنی اسی شیر دل علامہ کا کام تھا جسے خدا نے تحریر وتقریر دونوں سے ایک ساتھ نوازا ہے اس پر انکسار اور پھر محنت ان جناب کا حصہ ہے آپ کا آخری علمی جہاد ترجمہ اصول کافی ہے جس کے لئے عرصہ سے بڑھتے ہوئے قدم ہٹ رہے تھے لیکن ضرورت زمانہ اور شوق نشر کمالات اہلبیت علیہم السلام نے مجبور کر دیا کہ وہ اس خدمت عظمیٰ کو بجا لائیں۔ ترجمہ کیا اور خوب کیا۔ آخر کتاب کافی قرآن سے زیادہ اہم تو نہ تھی جب اس کے سینکڑوں ترجمے ہو چکے ہیں تو کتاب اللہ کے بعد یہ عترتی کا میدان ترجمہ سے کیوں خالی رہ جاتا۔ حضرت مولانا شمع بن کر آگے بڑھے ہیں آئندہ اگر کسی اور صاحب نے کسی اور زمانہ کی توضیحات کے ساتھ ترجمہ کیا تو اس کی روشنی میں ان کو بے حد آسانی ہوگی قوم کا فریضہ ہے کہ وہ اس انمول جواہر کو سر پر رکھے اور جو مدد کر سکتا ہے اس جہاد میں دریغ نہ کرے "نور" کا خریدار بن جانا ہی اس کی عملی مدد ہے۔

ازجناب سرکار شریعت مدار مقیم پنجاب علامہ مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مدت دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ہماری کتب احادیث خصوصاً کتب اربعہ جن پر ہمارے عقائد و اعمال کا دارومدار ہے زبان اردو میں منظر عام پر آجائیں تاکہ ہمارے ملک کے لوگ بھی حضرات آئمہ طاہرین علیہم السلام کی مقدس اور پاکیزہ تعلیمات سے مستفیض ہوسکیں مگر عدیم الفرصتی اور عوائق دینوی کے باعث کوئی جوان بھی یہ ہمت نہ کرسکا ان طویل اور بسیط کتب کو اردو کا لباس پہنادے۔ مگر حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ مرحوم متولی و منتظم مدرسۃ الواعظین (جامعہ امامیہ) کراچی کی ہمت لائق صد تحسین و آفرین ہے کہ اپنی پیرانہ سالی اور کثیر مشاغل کے باوجود علامہ کلینیؒ کی تالیف منیف یعنی کافی کے ترجمہ کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ جو تقریباً سب کتابوں سے زیادہ مفصل اور جامع ہے۔

آپ اسے باقساط قسطاً قسطاً رسالہ "نور" میں شائع فرمارہے ہیں جو ہر ماہ میری نظر سے گزرتا رہتا ہے ایک ادیب اور وہ بھی ادیب اعظم کے ترجمے کے متعلق میں کیا عرض کرسکتا ہوں کہ وہ کس قدر سلیس بامحاورہ عام فہم اور جامع ہے اس پر طرہ یہ کہ اس کی جلد تکمیل کے لئے آپ نے رسالہ "نور" کے حجم میں بھی اضافہ فرمادیا اور مزید برآں یہ کہ اس رسالہ کی کتابت بھی اس قدر صحیح اور حسین نہیں ہوتی تھی جس قدر صحیح اور حسین کتابت اور طباعت سے یہ ترجمہ مع اصل عبارت کے طبع ہو رہا ہے میری نظر میں ہر شیعہ گھر میں اس رسالہ کا آنا ضروری ہے تاکہ یہ مقدس کتاب ہر گھر میں باقیات الصالحات بن کر موجود رہے اور اس کے ذریعہ اپنے اور بیگانے تعلیمات اہلبیتؑ کے ان بہتے دریاؤں سے سیراب ہوتے رہیں چونکہ احادیث کے مؤلفین نے ہر قسم کی احادیث کو جمع فرمادیا ہے جس میں صحیح حسن، موثق ضعیف، احاد، متواترہ ہر قسم کی احادیث ہیں جس کا صحیح اندازہ اس کے ان راویوں کے سوانح حیات سے ہوسکتا ہے جن کے نام ہر حدیث کے ساتھ درج ہیں علماء کرام نے صرف انہی احادیث کو ماخذ قرار دیا ہے جو قابل اعتماد ثابت ہوتی ہیں اس لئے مجھے توقع ہے کہ اختتام ترجمہ کے بعد ادیب اعظم ایک ضمیمہ اور تتمہ ضرور شائع فرمادیں گے جس سے ناظرین یہ اندازہ کرسکیں گے کہ ان میں کون کون سی احادیث ہیں جو قابل اعتماد ہیں

میری دعا ہے کہ خداوند عالم حضرت ادیب اعظم کا سایہ قوم پر تادیر سلامت رکھے۔

باب اوّل (۱)

کتاب العقل والجہل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ اسْتَنْطَقَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ وَلَا أَكْمَلْتُكَ إِلَّا فِيمَنْ أُحِبُّ، أَمَا إِنِّي إِيَّاكَ آمُرُ وَإِيَّاكَ أَنْهَى وَإِيَّاكَ أُعَاقِبُ وَإِيَّاكَ أُثِيبُ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے قوت گویائی دے کر فرمایا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی۔ پھر فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی۔ میں تجھ کو صرف اس شخص میں کامل کروں گا جس کو میں دوست رکھتا ہوں۔ میں تیرے پختہ ہونے پر امر و نہی کرتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔

توضیح اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مدار تکلیف بشری عقل ہے جب تک عقل پختہ نہ ہو۔ احکام الٰہیہ کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا۔ دوسرے یہاں عقل سے مراد خلق تدبیری نہیں بلکہ تقدیری ہے۔ یعنی بطور استعارہ تمثیلیہ خلق کہا گیا ہے۔ تیسرے عقل صحیح کی تعریف یہ ہے کہ جہاں آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں آگے بڑھے۔ جہاں پیچھے ہٹنے کا حکم ہے وہاں پیچھے ہٹے۔ چوتھے کامل عقل کا مظہر انبیاء و مرسلین اور آئمہ طاہرین ہیں جن کی عقل وقت پیدائش ہی سے کامل ہوتی ہے۔ پانچویں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عقل ہے کیونکہ وہ ذریعۂ معرفت باری تعالیٰ ہے۔ چھٹے یہی عقل وجہ فضیلت ہے تمام مخلوق پر۔

۲۔ حدیث۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى آدَمَ عليه السلام فَقَالَ: يَا آدَمُ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ فَاخْتَرْهَا وَدَعِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: يَا جَبْرَئِيلُ وَمَا الثَّلَاثُ؟ فَقَالَ: الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ وَالدِّينُ فَقَالَ آدَمُ عليه السلام: إِنِّي قَدِ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لِلْحَيَاءِ وَالدِّينِ: انْصَرِفَا وَدَعَاهُ فَقَالَا: يَا جَبْرَئِيلُ إِنَّا أُمِرْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُ كَانَ قَالَ: فَشَأْنَكُمَا وَعَرَجَ.

جب جبرئیل زمین پر آئے تو آدم سے کہا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کے چھوڑنے کا اختیار دوں آدم نے پوچھا وہ تین کیا ہیں جبرئیل نے کہا عقل حیاء و دین ہیں۔ آدم نے کہا میں نے عقل کو لے لیا۔ جبرئیل نے حیاء و دین سے کہا تم واپس جاؤ اور عقل کو چھوڑ دو انہوں نے کہا اے جبرئیل ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ ہیں۔ جہاں کہیں بھی وہ رہے۔ جبرئیل نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیاء اور دین عقل کے ساتھ ہیں اگر عقل نہیں تو پھر انسان کا واسطہ حیاء سے رہتا ہے نہ دین سے خدا کے دین کو چھوڑنا اس کی دلیل ہے کہ عقل رخصت ہو چکی۔

۳۔ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْعَقْلُ؟ قَالَ: مَا عُبِدَ بِهِ الرَّحْمٰنُ وَاكْتُسِبَ بِهِ الْجِنَانُ قَالَ: قُلْتُ: فَالَّذِي كَانَ فِي مُعَاوِيَةَ؟ فَقَالَ: تِلْكَ النَّكْرَاءُ! تِلْكَ الشَّيْطَنَةُ وَهِيَ شَبِيهَةٌ بِالْعَقْلِ وَلَيْسَتْ بِالْعَقْلِ.

کسی نے صادق آل محمد سے پوچھا عقل کی تعریف کیا ہے۔ فرمایا جس سے رحمٰن کی عبادت کی جائے اور جنت کو حاصل کیا جائے پوچھا معاویہ میں کیا چیز تھی۔ فرمایا نکراء، نکراء سے مراد وہ چیز ہے جس سے دور بھاگنا چاہیئے۔ (چالاکی مکاری)

مطلب یہ ہے کہ اگر پیروی حق کی نہ کی جائے تو یہ نشان عقل نہیں۔ بلکہ عقل سی ملتی جلتی ایک چیز ہے جسے عربی زبان میں نکرہ کہتے ہیں جو شخص خدا کی عبادت نہیں کرتا وہ اپنے لئے زاد آخرت مہیا نہیں کرتا۔ اس نے عقل کے تقاضہ کو پورا نہیں کیا۔ عقل اس لئے خدا نے دی ہے کہ اس کی معرفت حاصل کر کے اس کے احکام پر عمل کیا جائے جس نے اس غرض کو پورا نہ کیا۔ اس نے عقل کی بجائے۔ اخوائے

شیطان سے کام لیا۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: صَدِيقُ كُلِّ امْرِىءٍ عَقْلُهُ وَ عَدُوُّهُ جَهْلُهُ.

۴۔ ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہے اور اس کا دشمن اس کی جہالت، یعنی جو کوئی عقل رکھتا ہے پیروی حق کرتا ہے اور اس صورت میں دشمن کی دشمنی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اگر عقل نہیں ہے بلکہ جہالت ہے تو کوئی اسے نفع نہیں پہنچا سکتا

٥ ـ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً لَهُمْ مَحَبَّةٌ وَلَيْسَتْ لَهُمْ تِلْكَ الْعَزِيمَةُ يَقُولُونَ بِهَذَا الْقَوْلِ، فَقَالَ: لَيْسَ أُولَئِكَ مِمَّنْ عَاتَبَ اللهُ، إِنَّمَا قَالَ اللهُ: فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ.

۵ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے کہا، ہمارے پاس ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کو آپ کی محبت تو ہے لیکن وہ بات نہیں جو دوستی کے لائق ہے کیوں کہ انھوں نے اپنے دین کو محکمات قرآن سے علم و یقین و بصیرت کے ساتھ نہیں لیا جس طرح ہم اقرار کرتے ہیں اس طرح نہیں کرتے کیا وہ لوگ مومن ہیں فرمایا یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کی ادب آموزی خدا نے کی ہے اللہ نے ایسے لوگوں سے خطاب نہیں کیا عقلمندوں سے خطاب کرتے ہوئے سورۂ حشر میں فرمایا ہے۔ اے بصیرت والو! عبرت حاصل کرو۔ یعنے یہ لوگ صحیح معنی میں مومن نہیں بلکہ اہل شک ہیں

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَنْ كَانَ عَاقِلاً كَانَ لَهُ دِينٌ وَمَنْ كَانَ لَهُ دِينٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو صاحب عقل ہے اس کا ایمان حقیقی ہے وہ داخل جنت ہوگا

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن الحسن بن عليّ بن يقطين، عن محمّد بن سنان، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنّما يداقّ الله العباد في الحساب يوم القيامة على قدر ما آتاهم من العقول في الدنيا.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم روز قیامت اپنے بندوں سے محاسبہ اسی لحاظ سے کریگا جتنی عقل ان کو دنیا میں دی ہے

٨ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: فُلَانٌ مِنْ عِبَادَتِهِ وَ دِينِهِ وَ فَضْلِهِ؛ فَقَالَ: كَيْفَ عَقْلُهُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ: إِنَّ الثَّوَابَ عَلَى قَدْرِ الْعَقْلِ، إِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ خَضْرَاءَ نَضِرَةٍ كَثِيرَةِ الشَّجَرِ ظَاهِرَةِ الْمَاءِ، وَ إِنَّ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَرَّ بِهِ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَرِنِي ثَوَابَ عَبْدِكَ هَذَا فَأَرَاهُ اللهُ [تعالى] ذَلِكَ، فَاسْتَقَلَّهُ الْمَلَكُ فَأَوْحَى اللهُ [تعالى] إِلَيْهِ: أَنِ اصْحَبْهُ فَأَتَاهُ الْمَلَكُ فِي صُورَةِ إِنْسِيٍّ فَقَالَ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا رَجُلٌ عَابِدٌ بَلَغَنِي مَكَانُكَ وَ عِبَادَتُكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ فَأَتَيْتُكَ لِأَعْبُدَ اللهَ مَعَكَ فَكَانَ مَعَهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: إِنَّ مَكَانَكَ لَنَزِهٌ وَ مَا يَصْلُحُ إِلَّا لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ لَهُ الْعَابِدُ: إِنَّ لِمَكَانِنَا هَذَا عَيْباً فَقَالَ لَهُ: وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: لَيْسَ لِرَبِّنَا بَهِيمَةٌ فَلَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ رَعَيْنَاهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِنَّ هَذَا الْحَشِيشَ يَضِيعُ، فَقَالَ لَهُ [ذَلِكَ] الْمَلَكُ: وَ مَا لِرَبِّكَ حِمَارٌ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ مَا كَانَ يَضِيعُ مِثْلُ هَذَا الْحَشِيشِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى الْمَلَكِ إِنَّمَا أُثِيبُهُ عَلَى قَدْرِ عَقْلِهِ.

٨ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ فلاں شخص اپنی عبادت اور دین و فضل میں ایسا ایسا ہے فرمایا اس کی عقل کیسی ہے میں نے کہا یہ میں نہیں جانتا فرمایا ثواب بقدر عقل ملتا ہے۔ بنی اسرائیل میں ایک عابد اللہ کی عبادت ایسے جزیرہ میں کرتا تھا جو نہایت سرسبز شاداب تھا۔ بکثرت درخت تھے اور صاف و شفاف پانی۔ ایک فرشتہ ادھر سے گزرا۔ کہنے لگا۔ یارب مجھے اس بندے کا ثواب دکھا دے خدا نے دکھا دیا فرشتہ کو بلحاظ عبادت کم معلوم ہوا۔ خدا نے وحی کی کہ تو اس کی صحبت میں جا کر رہ۔ فرشتہ بشری صورت میں اس کے پاس گیا اس نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ایک عابد ہوں مجھ کو پتہ چلا ہے تیرے مکان عبادت کا میں چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ اللہ کی عبادت کروں۔ پس وہ اس کے ساتھ دن بھر رہا۔ صبح کو فرشتہ نے کہا۔ یہ بڑی فرحت کی جگہ ہے عبادت کے لئے بہت موزوں ہے عابد نے کہا ہاں اچھی ہے مگر ایک بات خرابی کی ہے اس نے کہا وہ کیا ہے۔ کہا ہمارے رب کے پاس کوئی چوپایہ نہیں۔ اگر گدھا ہوتا تو ہم چراتے اور یہاں کی گھاس بے کار نہ جاتی۔ خدا نے فرشتہ کو وحی کی کہ ہم اس کو ثواب بقدر اس کی عقل کے دیں گے۔

٩ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُلٍ حُسْنُ حَالٍ فَانْظُرُوا فِي حُسْنِ عَقْلِهِ، فَإِنَّمَا يُجَازَى بِعَقْلِهِ.

۹۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔
جب تم کو کسی شخص کے متعلق اچھی عبادت کا حال معلوم ہو تو یہ دیکھو اس کی عقل کیسی ہے کیونکہ بدلہ عقل کے مطابق دیا جائیگا

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلاً مُبْتَلًى بِالْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ، وَقُلْتُ: هُوَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَقَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَأَيُّ عَقْلٍ لَهُ وَهُوَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ، فَقُلْتُ: لَهُ: وَكَيْفَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ: سَلْهُ هَذَا الَّذِي يَأْتِيهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَإِنَّهُ يَقُولُ لَكَ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا جو وضو اور نماز میں مبتلائے وسواس تھا میں نے کہا وہ مرد عاقل ہے فرمایا۔ وای عقل له وهو یطیع الشیطان اس کے پاس عقل کہاں جو شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا اس سے پوچھو۔ یہ وسواس جو تیرے دل میں پیدا ہوتے ہیں یہ کہاں سے آتے ہیں وہ کہے گا یہ عمل شیطان ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَا قَسَمَ اللَّهُ لِلْعِبَادِ شَيْئاً أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ، فَنَوْمُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ وَإِقَامَةُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ شُخُوصِ الْجَاهِلِ وَلَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيّاً وَلَا رَسُولاً حَتَّى يَسْتَكْمِلَ الْعَقْلَ وَيَكُونَ عَقْلُهُ أَفْضَلَ مِنْ جَمِيعِ عُقُولِ أُمَّتِهِ وَمَا يُضْمِرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي نَفْسِهِ أَفْضَلُ مِنِ اجْتِهَادِ الْمُجْتَهِدِينَ، وَمَا أَدَّى الْعَبْدُ فَرَائِضَ اللَّهِ حَتَّى عَقَلَ عَنْهُ وَلَا بَلَغَ جَمِيعُ الْعَابِدِينَ فِي فَضْلِ عِبَادَتِهِمْ مَا بَلَغَ الْعَاقِلُ وَالْعُقَلَاءُ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ، الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ»

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا نے اپنے بندوں پر عقل سے افضل کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔ عاقل کا سونا۔ جاہل کے جاگنے سے بہتر ہے اس کا مقیم ہونا بہتر ہے۔ جاہل کے سفر حج وغیرہ کرنے سے۔ خدا نے جس رسولؐ کو بھیجا وہ از روئے عقل کامل تھا اس کی عقل افضل ہوتی ہے تمام عابدوں کی عقلوں سے اپنی عبادات کی وجہ سے اور وہ اولو الالباب ہیں جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے۔ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ

۱۲۔ أبو عبداللہ الأشعري ، عن بعض أصحابنا رفعه عن هشام بن الحكم قال: قال لي أبو الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام : يا هشام إنّ الله تبارك و تعالى بشّر أهل العقل و الفهم في كتابه فقال : «فبشّر عباده الّذين يستمعون القول فيتّبعون أحسنه أولئك الّذين هداهم الله و أولئك هم أولو الألباب».

اصل ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ابوالحسن موسے بن جعفر علیہما السلام نے مجھ سے بیان فرمایا۔ کہ اے ہشام خدا اہل عقل فہم کے لئے اپنی کتاب میں فرماتا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولیک الذین ھداھم اللہ واولیک ھم اولوا الالباب۔ (اے محمد) بشارت دے دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر میرا کلام سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور وہ عقلمند ہیں۔

يا هشام : إنّ الله تبارك و تعالى أكمل للنّاس الحجج بالعقول و نصر النّبيّين بالبيان و دلّهم على ربوبيّته بالأدلّة فقال : «و إلهكم إله واحد، لا إله إلّا هو الرّحمن الرّحيم ۝ إنّ في خلق السّماوات و الأرض و اختلاف اللّيل و النّهار و الفلك الّتي تجري في البحر بما ينفع النّاس ، و ما أنزل الله من السّماء من ماء فأحيى به الأرض بعد موتها و بثّ فيها من كلّ دابّة و تصريف الرّياح و السّحاب المسخّر بين السّماء و الأرض، لآيات لقوم يعقلون» .

اے ہشام خدا نے عقول کے ذریعہ سے اپنی حجت کو انسانوں پر تمام کیا اور بیان سے انبیاء کی نصرت اور دلائل سے اپنی ربوبیت کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی اور فرمایا بے شک آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو دریا میں چلتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور آسمان سے جو پانی نازل ہوتا ہے اور اس سے زمین زندہ کی جاتی ہے اور ہر قسم کے چوپائے جو اس پر چلتے پھرتے ہیں اور ہواؤں کا چلنا اور آسمان و زمین کے درمیان بادل کا مسخر ہونا یہ سب ان لوگوں کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

يا هشام قد جعل الله ذلك دليلاً على معرفته بأنّ لهم مدبّراً ، فقال : «و سخّر لكم اللّيل و النهار و الشمس و القمر و النجوم مسخّرات بأمره ، إنّ في ذلك

لآيات لقوم يعقلون ». وقال: «هو الّذي خلقكم من تراب ثمّ من نطفة ثمّ من علقة ثمّ يخرجكم طفلاً ثمّ لتبلغوا أشدّكم ثمّ لتكونوا شيوخاً ومنكم من يتوفّى من قبل ولتبلغوا أجلاً مسمّى ولعلّكم تعقلون » وقال: « إنّ في اختلاف اللّيل والنهار وما أنزل الله من السماء من رزق فأحيى به الأرض بعد موتها و تصريف الرّياح [والسحاب المسخّر بين السماء والأرض] لآيات لقوم يعقلون » وقال: « يحيي الأرض بعد موتها، قد بيّنّا لكم الآيات لعلّكم تعقلون ». وقال: و جنات من أعناب وزرع ونخيل، صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد و نفضّل بعضها على بعض في الأكل، إنّ في ذلك لآيات لقوم يعقلون ». وقال: « ومن آياته يريكم البرق خوفاً وطمعاً وينزّل من السماء ماء فيحيي به الأرض بعد موتها. إنّ في ذلك لآيات لقوم يعقلون ». وقال: « قل تعالوا أتل ما حرّم ربّكم عليكم ألّا تشركوا به شيئاً وبالوالدين إحساناً ولا تقتلوا أولادكم من إملاق، نحن نرزقكم و إيّاهم ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا تقتلوا النفس الّتي حرّم الله إلّا بالحقّ، ذلكم وصّيكم به لعلّكم تعقلون ». وقال: « هل لكم من ما ملكت أيمانكم من شركاء فيما رزقناكم فأنتم فيه سواء تخافونهم كخيفتكم أنفسكم، كذلك نفصّل الآيات لقوم يعقلون

اے ہشام خدا نے ان کو اپنی معرفت کی دلیل قرار دیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مدبر ہے۔ وہ فرماتا ہے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کردیا اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں ان میں عقلمندوں کے لئے خدا کی معرفت کی نشانیاں ہیں یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے پھر علقہ سے۔ پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تمہیں شباب کی منزل تک پہنچاتا ہے پھر تم بڈھے ہوجاتے ہو اور بعض اس سے پہلے مرجاتے ہیں۔ تاکہ تم پہنچو مدت معین تک اور تاکہ تم سمجھو بوجھو خدا مرنے کے بعد زمین کو زندہ کرتا ہے۔ ہم نے اپنی آیات تم سے بیان کردیں تاکہ تم سمجھو۔

اور فرماتا ہے انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور خرمہ کے درخت ہیں ایک تنہ کے اور دو شاخوں کے جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ہم نے ذائقہ میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے یہ نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو سمجھ والی ہیں اور فرمایا اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جو تمہارے لئے امید و بیم کا باعث ہوتی ہے اور آسمان سے

پانی برساتا ہے جس سے زمین مرنے کے بعد زندہ ہو جاتی ہے اس میں آیات ہیں اس قوم کے لئے جو صاحب عقل ہیں۔

اور فرماتا ہے آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا نے تم پر کیا حرام کیا ہے کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بناؤ۔ والدین سے احسان کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دینے والے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بدکاریوں کے قریب نہ جاؤ۔ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی اور بے خطا کسی کی جان نہ لو۔ ہاں حق پر قتل کرو تو ٹھیک ہے۔ میری تم کو یہی ہدایت ہے تاکہ تم عقلمند بنو۔ اور فرمایا۔ آیا۔ تمہارے شریک ہیں تمہارے تمام غلام اور کنیزیں اس چیز میں جو ہم نے تم کو رزق دیا ہے تو کیا تم اس مال کے تصرف میں سب برابر ہو کہ تم ڈرتے ہو کیا تمہیں ان سے ایسا ہی خوف ہے جیسا تمہیں اپنے لوگوں کا حق و حصہ دینے میں خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو) ہم عقلمندوں کے لئے اپنی آیات یونہی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

یعنے جب تم اقرار کرتے ہو اس بات کا کہ تم اس امر پر راضی نہیں ہوتے کہ تمہارے کنیز اور غلام بغیر تمہارے حکم کے تمہارے اس مال میں تصرف کریں جو ہم نے تم کو دیا ہے تو خدا کیوں کر اس بات پر راضی ہوگا کہ اس کے بندے پیروی ظن کر کے اس کے کارخانۂ قدرت میں تصرف کریں جس میں اس نے کسی کا شریک نہیں بنایا۔

یا ہِشامُ : ثُمَّ وَعَظَ أَهْلَ الْعَقْلِ وَ رَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فَقَالَ: «وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ»۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ہشام خدا نے اپنی حجت پوری کرنے کے لئے عقلوں اور پیغمبروں کی ہدایت پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کے بعد عقلوں کو نصیحت کی اور آخرت کی طرف رغبت دلائی۔ اس طرح کہ فرمایا نہیں ہے زندگانی دنیا مگر لہو و لعب، البتہ دار آخرت بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتے ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں۔

یا ہِشامُ : ثُمَّ خَوَّفَ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ عِقَابَهُ فَقَالَ تَعَالَى: «ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ وَ إِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ وَ بِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ»۔ و قال: «إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ»۔

پھر بند کے بعد اس نے ان لوگوں کو ڈرایا جو سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے فرمایا ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اے اہل مکہ تم

گزرتے ہو سفر میں اس طرف سے جہاں قوم لوط کو ہلاک کیا تھا۔ صبح و شام (بہ نظر دیکھتے ہو) تو کیا تم سمجھ سے کام نہ لوگے۔ ہم نازل کرنے والے ہیں اس گاؤں کے باشندوں پر آسمان سے عذاب کیونکہ وہ فاسق ہیں اور ہم نے اس عذاب سے روشن دلیلیں چھوڑی ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل والے ہیں۔

يَا هِشَامُ . إِنَّ الْعَقْلَ مَعَ الْعِلْمِ فَقَالَ : « وَ تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ »

اے ہشام عقل علم کے ساتھ ہے جیسا کہ فرماتا ہے یہ مثالیں ہم نے ان لوگوں کے لئے بیان کی ہیں جو ذی عقل ہیں کیوں کہ ان کو نہیں سمجھتے مگر عقل والے۔

يا هشام ثم ذم الذين لايعقلون فقال: « وإذا قيل لهم اتبعوا ما أنزل الله قالوا بل نتبع ما ألفينا عليه آباءنا أولو كان آباؤهم لا يعقلون شيئاً ولا يهتدون » وقال : « ومثل الذين كفروا كمثل الذي ينعق بما لا يسمع إلا دعاء ونداء صم بكم عمي فهم لا يعقلون » . وقال : « ومنهم من يستمع إليك أفأنت تسمع الصم ولو كانوا لا يعقلون » و قال : « أم تحسب أن أكثرهم يسمعون أو يعقلون إن هم إلا كالأنعام بل هم أضل سبيلا » . وقال : « لا يقاتلونكم جميعاً إلا في قرى محصنة أو من وراء جدر بأسهم بينهم شديد تحسبهم جميعاً وقلوبهم شتى ذلك بأنهم قوم لا يعقلون » . وقال : « وتنسون أنفسكم وأنتم تتلون الكتاب أفلا تعقلون

اے ہشام پھر خدا نے مذمت کی ہے۔ ان لوگوں کی جو عقل نہیں رکھتے فرماتا ہے جب ان سے کہا گیا جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم تو پیروی کریں گے اس کی جس پر ہم نے اپنے آباد اجداد کو پایا ہے اگرچہ ان کے آباد اجداد نے کچھ بھی نہیں سمجھا اور نہ ہدایت پائی۔ اور فرمایا۔ کافروں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ندا کرتے ہیں ان (بکریوں) کو جو آواز کے سوا کچھ نہیں سنتیں۔ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور فرماتا ہے بعض ایسے ہیں کہ اے رسول تمہاری بات سنتے ہیں۔ مگر راہ پر نہیں آتے (پس) تو کیا تم بہروں کو سناتے ہو چاہے وہ عقل نہ رکھتے ہوں اور فرماتا ہے تو کیا تم اے رسول یہ گمان کرتے ہو کہ اکثر لوگ جو تمہاری بات سنتے اور سمجھتے ہیں تو ایسا نہیں وہ چوپاؤں

کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سبیل، زیادہ گمراہ۔ اے ہشام پھر فرماتا ہے یہودی تم سے جنگ نہیں کرتے مگر ایسے قریوں میں جو خندقوں سے محفوظ ہیں یا دیواروں کے پیچھے کیونکہ وہ اپنوں سے بھی بہت ڈرتے ہیں تم ان کو باہم دوست جانتے ہو حالانکہ ان کے اندر اختلاف ہے اور وہ عقل نہیں رکھتے اور فرماتا ہے سورہ بقرہ میں تم اپنے نفسوں کو بھولے جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

يَاهِشَامُ : ثُمَّ ذَمَّ اللهُ الْكَثْرَةَ فَقَالَ : « وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ » وَ قَالَ: « وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللهُ: قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ » و قَالَ : « وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا ، لَيَقُولُنَّ اللهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ».

اے ہشام خدا نے کثرت کی مذمت کی ہے فرماتا ہے اگر تم اس اکثریت کا اتباع کرو۔ جو روئے زمین پر ہے تو وہ تم کو خدا کے راستہ سے گمراہ کر دے گی پھر فرماتا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہہ دو حمد ہے اللہ کے لئے اور اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور خدا نے فرمایا۔ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے کس نے پانی برسایا۔ جس سے مرنے کے بعد زمین کو زندہ کیا گیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہو حمد ہے اللہ کے لئے۔ لیکن ان کے اکثر نہیں سمجھتے۔

يَا هِشَامُ ثُمَّ مَدَحَ الْقِلَّةَ فَقَالَ : « وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ » وَ قَالَ: « وَقَلِيلٌ مَا هُمْ » . قَالَ: « وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ » . و قَالَ « وَ مَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ » . وقَالَ: « وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ » . وقَالَ: « وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ » وقَالَ: « وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَشْعُرُونَ » .

حضرت نے فرمایا۔ اے ہشام خدا نے کثرت کی مذمت نے بعد قلت کی مدح فرمائی ہے۔ فرماتا ہے: میرے شکرگزار بندے کم ہیں (سبا) اور ایمان و عمل صالح رکھنے والے کم ہیں (ص) ایک بندہ مومن جو آل فرعون میں سے تھا کہا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (مومن) اور سورہ ہود میں ہے کہ نوح پر کم لوگ ایمان لائے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے اور ان کے اکثر سمجھ نہیں رکھتے۔

يَا هِشَامُ ثُمَّ ذَكَرَ أُولِي الْأَلْبَابِ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ وَ حَلَّاهُمْ بِأَحْسَنِ الْحِلْيَةِ، فَقَالَ: « يُؤْتِي

الحِكْمَةَ مَنْ يَشاءُ وَ مَنْ يُؤْتَ الحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً وَما يَذَّكَّرُ إِلاّ أُولُو الأَلْبابِ »
و قال: «وَالرّاسِخُونَ فِي العِلْمِ يَقُولُونَ آمَنّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنا وَ ما يَذَّكَّرُ إِلاّ أُولُو الأَلْبابِ ».
و قال: «إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰواتِ وَالأَرْضِ وَ اخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ لَآياتٍ لِأُولِي الأَلْبابِ». وقال:
«أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمىٰ إِنَّما يَتَذَكَّرُ أُولُوا الأَلْبابِ». و قال:
«أَمَّنْ هُوَ قانِتٌ آناءَ اللَّيْلِ ساجِداً وَ قائِماً يَحْذَرُ الآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ إِنَّما يَتَذَكَّرُ أُولُو الأَلْبابِ». وقال: «كِتابٌ أَنْزَلْناهُ إِلَيْكَ مُبارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا
آياتِهِ وَ لِيَتَذَكَّرَ أُولُو الأَلْبابِ». و قال: «وَلَقَدْ آتَيْنا مُوسَى الهُدىٰ، وَ أَوْرَثْنا بَنِي إِسْرائِيلَ
الكِتابَ هُدىً وَ ذِكْرىٰ لِأُولِي الأَلْبابِ». و قال: «وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرىٰ تَنْفَعُ المُؤْمِنِينَ».

اے ہشام پھر خدا نے صاحبان عقل کا ذکر بہترین صورت میں کیا ہے اور بہترین زیور فضل و کمال سے ان کو آراستہ کیا ہے اور فرمایا ہے خدا جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسے حکمت دی گئی ہے اسے خیر کثیر دی گئی اور نہیں ذکر کرتے مگر اولوالالباب اور پھر فرماتا ہے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے رات دن کے بار بار آنے جانے میں صاحبانِ عقل کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ اے رسول تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے وہ اس اندھے کی طرح نہیں جو کچھ نہیں سمجھتا۔ تذکرہ کرنے والے تو صاحبان عقل ہی ہیں جو رات کی تاریکی میں سجود و قیام کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنیوالا ہے اور وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید کرتا ہے۔ کہہ دو اے رسول جو لوگ جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے کیا وہ برابر ہیں۔ بے شک صاحبان عقل ہی تذکرہ کرتے ہیں اور فرمایا۔ اے رسول جو کتاب ہم نے تم پر نازل کی ہے وہ مبارک ہے اور غرض نزول یہ ہے کہ لوگ اس کی آیات میں غور و تامل کریں اور تذکرہ کرتے ہیں اس کا صاحبان عقل، ہم نے موسیٰ کو ہدایت بھری کتاب دی اور وارث بنایا۔ بنی اسرائیل کی اس کتاب کا جو ہدایت و نصیحت ہے عقلمندوں کے لئے ذکر کرو کیوں کہ ذکر نا مومنین کو نفع دیتا ہے۔

يا هِشامُ إِنَّ اللهَ تَعالىٰ يَقُولُ فِي كِتابِهِ: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرىٰ لِمَنْ كانَ لَهُ قَلْبٌ»
يَعْنِي: عَقْلٌ: وَ قالَ: «وَ لَقَدْ آتَيْنا لُقْمانَ الحِكْمَةَ» قال

اے ہشام خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے نصیحت اس کے لیے سود مند ہے جو دل یعنی عقل رکھتا ہے۔ ہم نے لقمان کو حکمت دی (امام نے فرمایا اس سے مراد عقل مندی اور ہوش مندی ہے

یَا هِشَامُ إِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ : تَوَاضَعْ لِلْحَقِّ تَكُنْ اَعْقَلَ النَّاسِ وَ إِنَّ الْكَيِّسَ لَدَى الْحَقِّ يَسِيرٌ، يَا بُنَيَّ إِنَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ عَمِيقٌ، قَدْ غَرِقَ فِيهَا عَالَمٌ كَثِيرٌ فَلْتَكُنْ سَفِينَتُكَ فِيهَا تَقْوَى اللهِ، وَحَشْوُهَا الْإِيمَانَ وَ شِرَاعُهَا التَّوَكُّلَ وَ قَيِّمُهَا الْعَقْلَ وَ دَلِيلُهَا الْعِلْمَ وَ سُكَّانُهَا الصَّبْرَ.

اے ہشام لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، احکام کتاب اللہ کے آگے فروتنی کر تاکہ تو لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہو بے شک عقلمند لوگ خدائے حکیم کے نزدیک کم ہیں (کیوں کہ اکثر لوگوں نے کتاب اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کرلی ہے) اے فرزند دنیا ایک گہرے سمندر کی مانند ہے جس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے پس چاہیے کہ تیری کشتی اس پر شور دریا میں تقویٰ ہو اور متاع کشتی توجہ الی اللہ اور اس کا بادبان توکل علی اللہ ہو۔ اور اس کی کارفرما عقل ہو اور ناخدا علم اور پتوار صبر ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلاً وَ دَلِيلُ الْعَقْلِ التَّفَكُّرُ ، وَ دَلِيلُ التَّفَكُّرِ الصَّمْتُ ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ مَطِيَّةٌ وَ مَطِيَّةُ الْعَقْلِ التَّوَاضُعُ وَ كَفَى بِكَ جَهْلاً أَنْ تَرْكَبَ مَا نُهِيتَ عَنْهُ.

اے ہشام ہر شے کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور دلیل عقل فکر ہے عواقب امور میں اور رہنمائی فکر خموشی میں ہے ہر شے کا ایک مددگار ہے عقل کا مددگار فروتنی ہے کیونکہ تکبر کرنا الذھن مارنا عقلمندی کی راہ سے ہٹا دیتا ہے اور بے عقلی کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ جس چیز سے خدا نے منع کیا ہے تو اسے بجا لائے۔

يَا هِشَامُ مَا بَعَثَ اللهُ أَنْبِيَاءَهُ وَ رُسُلَهُ إِلَى عِبَادِهِ إِلَّا لِيَعْقِلُوا عَنِ اللهِ فَأَحْسَنُهُمْ اسْتِجَابَةً أَحْسَنُهُمْ مَعْرِفَةً ، وَ أَعْلَمُهُمْ بِأَمْرِ اللهِ أَحْسَنُهُمْ عَقْلاً ، وَ أَكْمَلُهُمْ عَقْلاً أَرْفَعُهُمْ دَرَجَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

اے ہشام خدا نے بندوں کی طرف اپنے انبیاء و مرسلین کو اس لئے بھیجا ہے کہ وہ عقلمندی کے ساتھ اللہ سے یعنی قرآن سے علم حاصل کریں اور از روئے استجابت و معرفت امر اللہ میں سب سے بہتر ہوں اور عقلا میں کامل ہوں اور دنیا و آخرت

میں از روئے درجات بلند ہوں۔

یا ہشام اِنّ للہ علی الناس حجتین: حجۃ ظاہرۃ وحجۃ باطنۃ؛ فامّا الظاہرۃ فالرسل والانبیاء والائمۃ علیہم السلام، و امّا الباطنۃ فالعقول.

یا ہشام اِنّ العاقل الذی لایشغل الحلال شکرہ؛ ولایغلب الحرام صبرہ.

اے ہشام عقلمند وہ ہے کہ حلال روزی کی کمی اس کے شکر کو کم نہیں کرتی ہے اور حرام کی زیادتی اس کے صبر کو کم نہیں کرتی یعنی حرام چیزوں کی زیادتی دیکھ کر وہ ان میں تصرف کو روا نہیں رکھتا۔

یا ہشام من سلّط ثلاثا علی ثلاث فکانّما اعان علی ہدم عقلہ: من اظلم نور تفکّرہ بطول املہ، و محا طرائف حکمتہ بفضول کلامہ و اطفأ نور عبرتہ بشہوات نفسہ فکانّما اعان ہواہ علی ہدم عقلہ، و من ہدم عقلہ افسد علیہ دینہ و دنیاہ.

اے ہشام جس نے تین چیزوں کو تین پر مسلط کیا اس نے اپنی عقل کے خراب ہونے میں مدد کی اور جس نے طول عمل سے اپنی فکر کو تاریک کیا اس نے اپنے فضول کلام سے اپنی حکمت کے نوادر کو اپنے سے الگ کیا اور اپنے نورِ غیرت کو بجھا دیا۔ گویا اس نے عقل کی خرابی پر اپنی خواہشوں کی مدد کی اور جس نے اپنی عقل کو خراب کیا اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہ کیا۔

یا ہشام کیف یزکو عند اللہ عملک و انت قد شغلت قلبک عن امر ربک و اطعت ہواک علی غلبۃ عقلک.

اے ہشام کیوں کر پاک صاف رہے گا تیرا عمل، درآنحالیکہ تو نے حکم رب سے دل کو ہٹا لیا ہے اور عقل کے تباہ کرنے میں خواہش نفس کی پیروی کی ہے۔

یا ہشام الصبر علی الوحدۃ علامۃ قوۃ العقل، فمن عقل عن اللہ اعتزل اہل الدنیا

وَالرَّاغِبِينَ فِيهَا وَ رَغِبَ فِيمَا عِنْدَاللهِ وَ كَانَ اللهُ أُنْسَهُ فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَهُ فِي الْوَحْدَةِ وَ غِنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ وَ مُعِزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ.

اے ہشام تنہائی پر صبر کرنا قوت عقل کی علامت ہے جس نے (کتاب) خدا سے علم حاصل کیا تو وہ اہل دنیا اور اس کی طرف رغبت کرنے والوں سے الگ ہو گیا اور خدا کی طرف رجوع کی پس خدا وحشت میں اس کا انیس اور وحدت میں اس کا ساتھی اور مفلسی میں اس کی تونگری اور بغیر قبیلہ اس کے لئے عزت ہوا۔

يَا هِشَامُ نُصِبَ الْحَقُّ لِطَاعَةِ اللهِ، وَلَا نَجَاةَ إِلَّا بِالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةُ بِالْعِلْمِ، وَالْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالتَّعَلُّمُ بِالْعَقْلِ يُعْتَقَدُ، وَلَا عِلْمَ إِلَّا مِنْ عَالِمٍ رَبَّانِيٍّ، وَمَعْرِفَةُ الْعِلْمِ بِالْعَقْلِ.

اے ہشام خدا اپنی کتاب میں کہتا ہے اس کتاب میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس قلب یا عقل ہو لے ہشام حق طاعت خدا میں ہے اور نہیں ہے نجات مگر اطاعت خدا میں اور طاعت ہوتی ہے علم سے اور علم ہوتا ہے حاصل کرنے سے اور حاصل کیا جاتا ہے عقل سے اور نہیں علم لینا چاہیئے مگر عالم ربانی سے اور معرفت علم کا تعلق عقل سے ہے۔

يَا هِشَامُ قَلِيلُ الْعَمَلِ مِنَ الْعَالِمِ مَقْبُولٌ مُضَاعَفٌ، وَكَثِيرُ الْعَمَلِ مِنْ أَهْلِ الْهَوَى وَالْجَهْلِ مَرْدُودٌ

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ رَضِيَ بِالدُّونِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ بِالدُّونِ مِنَ الْحِكْمَةِ مَعَ الدُّنْيَا، فَلِذَلِكَ رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ.

اے ہشام عالم کا قلیل عمل مقبول اور دوچند ہے اور اہل ہوا وجہل کا کثیر عمل بھی مردود ہے۔

اے ہشام عقل مند آدمی حکمت و دانائی پاکر کم سے کم متاع دنیا پر راضی ہو جاتا ہے اور نہیں راضی ہوتا کم خردمندی پر جو زیادتی سامان دنیا کے ساتھ ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعُقَلَاءَ تَرَكُوا فُضُولَ الدُّنْيَا فَكَيْفَ الذُّنُوبَ وَ تَرْكُ الدُّنْيَا مِنَ الْفَضْلِ وَتَرْكُ الذُّنُوبِ مِنَ الْفَرْضِ

اے ہشام دنیا کے سامان کی زیادتی کو عقل مند لوگوں نے ترک کیا۔ پس صدور گناہ ان سے کیوں ہو، ترک دنیا فضیلت ہے اور ترک گناہ فرض۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ نَظَرَ إِلَى الدُّنْيَا وَ إِلَى أَهْلِهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا لَاتُنَالُ إِلَّا بِالْمَشَقَّةِ وَ نَظَرَ إِلَى الْآخِرَةِ فَعَلِمَ أَنَّهَا لَاتُنَالُ إِلَّا بِالْمَشَقَّةِ فَطَلَبَ بِالْمَشَقَّةِ أَبْقَاهُمَا.

اے ہشام عقل مند آدمی نے نظر کی دنیا اور اس کے اہل کی طرف، پس معلوم ہوا کہ دنیا نہیں ملتی مگر مشقت سے اور پھر نظر کی آخرت کی طرف پس معلوم ہوا کہ وہ بھی مشقت سے حاصل ہوتی ہے پس اس نے طلب کیا مشقت کے ساتھ ان دونوں میں زیادہ باقی رہنے والی کو یعنی آخرت کو

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعُقَلَاءَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا وَ رَغِبُوا فِي الْآخِرَةِ، لِأَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّ الدُّنْيَا طَالِبَةٌ مَطْلُوبَةٌ وَ الْآخِرَةَ طَالِبَةٌ وَ مَطْلُوبَةٌ فَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مِنْهَا رِزْقَهُ وَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَتْهُ الْآخِرَةُ فَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ فَيُفْسِدُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتَهُ.

اے ہشام عقل مندوں نے زہد فی دنیا اختیار کیا اور آخرت کی طرف رغبت کی کیونکہ انھوں نے یہ جان لیا کہ دنیا طالبہ اور مطلوبہ ہے اور آخرت بھی طالبہ اور مطلوبہ ہے پس جس نے آخرت کو طلب کیا دنیا اس کی طالب بنی یہاں تک کہ اس کا رزق دنیا سے پورا ہوا اور جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت نے اس کو طلب کیا، جب اس کو موت آئی تو اس کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوئیں

يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ وَ رَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ وَ السَّلَامَةَ فِي الدِّينِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ وَ مَنْ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَغْنَى وَ مَنْ لَمْ يَقْنَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يُدْرِكِ الْغِنَى أَبَداً.

اے ہشام جو چاہتا ہے کہ آرزوؤں سے چھٹکارا ملے اور حسد سے دل دور رہے اور امر دین میں سلامتی حاصل ہو اسے چاہیے کہ اللہ کی طرف رجوع کر کے یہ سوال کرے کہ وہ اس کی عقل کو کامل بنا دے جس کی عقل کامل ہوئی اس نے قناعت کی بقدر کفایت چیز پر اور جس نے قناعت کی اس پر وہ مستغنی ہو گیا اور جس نے بقدر ضرورت اکتفا نہ کی، اس نے استغنا کو کبھی نہ پایا۔

يَا هِشَامُ إِنَّ اللهَ حَكَى عَنْ قَوْمٍ صَالِحِينَ: أَنَّهُمْ قَالُوا: «رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ» حِينَ عَلِمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ تَزِيغُ وَتَعُودُ إِلَى عَمَاهَا وَرَدَاهَا، إِنَّهُ لَمْ يَخَفِ اللهَ مَنْ لَمْ يَعْقِلْ عَنِ اللهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ عَنِ اللهِ لَمْ يَعْقِدْ قَلْبَهُ عَلَى مَعْرِفَةٍ ثَابِتَةٍ يُبْصِرُهَا وَيَجِدُ حَقِيقَتَهَا فِي قَلْبِهِ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ كَذَلِكَ إِلَّا مَنْ كَانَ قَوْلُهُ لِفِعْلِهِ مُصَدِّقاً وَسِرُّهُ لِعَلَانِيَتِهِ مُوَافِقاً، لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ اسْمُهُ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْبَاطِنِ الْخَفِيِّ مِنَ الْعَقْلِ إِلَّا بِظَاهِرٍ مِنْهُ وَنَاطِقٍ عَنْهُ.

اے ہشام خدا نے حکایت کی ہے نیک لوگوں کی بایں طور کہ انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو کج نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہم کو ہدایت کی۔ اے معبود ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بڑا بخشنے والا ہے جب انھوں نے یہ جان لیا کہ قلوب کج ہوتے ہیں اور بے بصری اور ہلاکت کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ سمجھ لیا کہ جس نے اللہ سے عقل حاصل نہیں کی۔ یعنی کتاب خدا سے علم حاصل نہیں کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتا جس نے خردمندی کو کتاب خدا سے حاصل نہ کیا اور اپنے دل میں معرفت پائندہ کو جگہ نہ دی جس سے مدد حاصل کرتا اور حقیقت کو پالیتا، یہ تو وہی کریگا جس کا قول اس کے فعل کی تصدیق کرتا ہو اور ظاہر باطن کے مطابق ہو کیونکہ خدا نے لوگوں کی رہنمائی نہیں کی باطن خفی پر جس سے مراد عقل ہے مگر محکمات قرآن سے یعنی رسول سخن عقل ہے ہدایت فرماتے تھے اور منع کرتے تھے اختلاف اور پیروی ظن سے۔

يَا هِشَامُ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ وَمَا تَمَّ عَقْلُ امْرِئٍ حَتَّى يَكُونَ فِيهِ خِصَالٌ شَتَّى: الْكُفْرُ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونَانِ وَالرُّشْدُ وَالْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولَانِ وَفَضْلُ مَالِهِ مَبْذُولٌ وَفَضْلُ قَوْلِهِ مَكْفُوفٌ وَنَصِيبُهُ مِنَ الدُّنْيَا الْقُوتُ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ دَهْرَهُ، الذُّلُّ أَحَبُّ إِلَيْهِ مَعَ اللهِ مِنَ الْعِزِّ مَعَ غَيْرِهِ وَالتَّوَاضُعُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الشَّرَفِ، يَسْتَكْثِرُ قَلِيلَ الْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِهِ وَيَسْتَقِلُّ كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ مِنْ نَفْسِهِ وَيَرَى النَّاسَ كُلَّهُمْ خَيْراً مِنْهُ وَأَنَّهُ شَرُّهُمْ فِي نَفْسِهِ وَهُوَ تَمَامُ الْأَمْرِ.

اے ہشام امیر المومنین فرمایا کرتے تھے کہ عقل سے بہتر عبادت خدا کی کسی نے نہیں کی۔ آدمی کی عقل کامل نہیں ہوتی جب تک اس میں چند خصلتیں نہ ہوں۔ ۱۔ اس کو کفر و شر سے امن ہو ۲۔ اس سے نیکی اور خیر کی امید ہو ۳۔ ضرورت سے زیادہ مال کو راہ خدا میں

خرچ کرے۔ ۴۔ دنیا سے اس کا حصہ قوت لا یموت ہو۔ ۵۔ علم کی تحصیل سے سیر نہ ہو۔ ۶۔ راہِ خدا میں ذلت اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو اس عزت سے جو غیر سے ملے۔ ۷۔ غیر کا تھوڑا احسان زیادہ جانے اور ۸۔ اپنا احسان دوسرے کے ساتھ کم سمجھے۔ سب کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ان سے بدتر جانے۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ لَا يَكْذِبُ وَ إِنْ كَانَ فِيهِ هَوَاهُ.

عقل مند جھوٹ نہیں بولتا۔ ہر چند خواہش طبع ہو۔

يَا هِشَامُ لَا دِينَ لِمَنْ لَا مُرُوَّةَ لَهُ وَلَا مُرُوَّةَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ وَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ قَدْراً الَّذِي لَا يَرَى الدُّنْيَا لِنَفْسِهِ خَطَراً أَمَا إِنَّ (۱) أَبْدَانَكُمْ لَيْسَ لَهَا ثَمَنٌ إِلَّا الْجَنَّةُ فَلَا تَبِيعُوهَا بِغَيْرِهَا.

اے ہشام جس کے لئے مروت نہیں۔ اس کے لئے دین نہیں۔ اور مروت اسی کے لئے نہیں جس کے پاس عقل نہیں باعتبار قدر و منزلت سب سے بڑا آدمی وہ ہے جو اپنے لئے دنیا کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا۔ آگاہ ہو کر تمہارے ابدان کی قیمت جنت کے سوا کچھ نہیں پس ان کو جنت کے سوا کسی کے بدلہ میں نہ بیچو۔

يا هشام إنَّ أمير المؤمنين عليه السلام كان يقول : إنَّ من علامة العاقل أن يكون فيه ثلاث خصال : يجيب إذا سُئل ، وينطق إذا عجز القوم عن الكلام ، ويشير بالرأي الّذي يكون فيه صلاح أهله ، فمن لم يكن فيه من هذه الخصال الثلاث شيء فهو أحمق .
إنّ أمير المؤمنين عليه السلام قال : لا يجلس في صدر المجلس إلّا رجل فيه هذه الخصال الثلاث أو واحدة منهنّ ، فمن لم يكن فيه شيء منهنّ فجلس فهو أحمق .

اے ہشام! امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے عقل مند کی علامت یہ ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں۔ جب سوال کیا جائے تو جواب دے اور جب قوم عاجز ہو تو بولے اور مشورہ دے ایسی رائے سے جس سے اس کے اہل کی اصلاح ہو جس میں تین خصلتیں نہ ہوں یا ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ وہ احمق ہے امیر المومنین نے فرمایا مجلس کے صدر میں نہ بیٹھے مگر وہ شخص جس میں یہ تین خصلتیں ہوں یا کم سے کم ان میں سے ایک ہو اور جس میں ایک بھی نہ ہو۔ وہ احمق ہے۔

و قال الحسن بن علي عليه السلام : إذا طلبتم الحوائج فاطلبوها من أهلها ، قيل يابن رسول الله ومن أهلها؟ قال : الذين قص الله في كتابه وذكرهم ، فقال : إنما يتذكر أولو الألباب، قال: هم أولو العقول . و قال علي بن الحسين عليه السلام : مجالسة الصالحين داعية إلى الصلاح وآداب العلماء زيادة في العقل و طاعة ولاة العدل تمام العز و استثمار المال تمام المروة و إرشاد المستشير قضاء لحق النعمة و كف الأذى من كمال العقل و فيه راحة البدن عاجلا و آجلا.

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم حاجتوں کو طلب کرو تو اس کے اہل سے طلب کرو کسی نے کہا یابن رسول اللہ اہل کون ہیں فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے کیا ہے کہ اولوالالباب نصیحت حاصل کرتے ہیں اور حضرت نے فرمایا وہ صاحبان عقل ہیں۔

حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا صلاح و دوستی کا سبب ہوتا ہے اور آداب علماء باعث زیادتی عقل ہے اور عادل حکمرانوں کی اطاعت سبب عزت ہے اور اپنے مال کو نفقہ اہل وعیال میں خرچ کرنا مروت ہے اور طالب مشورت کو راہ نیک دکھانا حق نعمت ہے اور ایذا رسانی سے باز رہنا کمال عقل اور راحت بدن ہے جلد یا بدیر۔

یا ہشام إن العاقل لايحدث من يخاف تكذيبه ولايسأل من يخاف منعه ولايعد ما لا يقدر عليه ولايرجو ما يعنف برجائه ولايقدم على مايخاف فوته بالعجز عنه.

اے ہشام عقل مند بات نہیں کرتا اس سے جس کے جھٹلانے سے ڈرتا ہے اور نہیں سوال کرتا اس سے جس کے منع کرنے سے ڈرتا ہے اور جس پر قابو نہ ہو اس کا وعدہ نہیں کرتا اور نہیں امید کرتا اس چیز کی جس کی امید باعث سرزنش ہو اور نہیں قدم اٹھاتا ایسی چیز کی طرف کہ عجز کی بناء پر اس کے فوت ہونے کا خوف ہو۔

- علي بن محمد ، عن سهل بن زياد رفعه قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : العقل غطاء ستير والفضل جمال ظاهر فاستر خلل خلقك بفضلك و قاتل هواك بعقلك ، تسلم لك المودة و تظهر لك المحبة.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا عقل ایک پردہ میں پنہاں ہے اور بخشش مال بخوبی نمایاں ہے پس اپنے خلق کی خرابی کو بخشش سے چھپاؤ اور اپنی بدخواہشوں کو اپنی عقل سے قتل کرتے رہو تمہارے لئے باطنی محبت قائم رہے گی اور لوگوں کی ظاہری دوستی

نمایاں ہوگی

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ فَجَرَى ذِكْرُ الْعَقْلِ وَالْجَهْلِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: اعْرِفُوا الْعَقْلَ وَجُنْدَهُ وَالْجَهْلَ وَجُنْدَهُ تَهْتَدُوا قَالَ سَمَاعَةُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا نَعْرِفُ إِلَّا مَا عَرَّفْتَنَا، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ أَوَّلُ خَلْقٍ مِنَ الرُّوحَانِيِّينَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ نُورِهِ فَقَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ، فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: خَلَقْتُكَ خَلْقاً عَظِيماً وَكَرَّمْتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي، قَالَ: ثُمَّ خَلَقَ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْأُجَاجِ ظُلْمَانِيّاً فَقَالَ لَهُ: أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ: ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ: اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهُ، ثُمَّ جَعَلَ لِلْعَقْلِ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْداً فَلَمَّا رَأَى الْجَهْلُ مَا أَكْرَمَ اللهُ بِهِ الْعَقْلَ وَمَا أَعْطَاهُ أَضْمَرَ لَهُ الْعَدَاوَةَ فَقَالَ الْجَهْلُ: يَا رَبِّ، هَذَا خَلْقٌ مِثْلِي خَلَقْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَقَوَّيْتَهُ وَأَنَا ضِدُّهُ وَلَا قُوَّةَ لِي بِهِ فَأَعْطِنِي مِنَ الْجُنْدِ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ: نَعَمْ فَإِنْ عَصَيْتَ بَعْدَ ذَلِكَ أَخْرَجْتُكَ وَجُنْدَكَ مِنْ رَحْمَتِي قَالَ: قَدْ رَضِيتُ فَأَعْطَاهُ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْداً فَكَانَ مِمَّا أَعْطَى الْعَقْلَ مِنَ الْخَمْسَةِ وَالسَّبْعِينَ الْجُنْدَ:

۱۴۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کی خدمت میں آپ کے دوستوں کی ایک جماعت موجود تھی اور عقل و جہل کا ذکر ہو رہا تھا حضرت نے فرمایا عقل اور اسکے لشکر کو اور جہل اور اس کے لشکر کو پہچانو ہدایت پا جاؤ گے سماعہ نے کہا میری جان آپ پر فدا ہو ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے بتایا ہے حضرت نے فرمایا خدائے عز و جل نے عقل کو پیدا کیا اور وہ روحانیین میں سب سے پہلی مخلوق ہے جس کو اپنے نور سے یمین عرش سے پیدا کیا اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر کہا۔ آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ خدا نے فرمایا میں نے تجھ کو خلقت عظیم کے ساتھ پیدا کیا اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی۔ پھر جہل کو پیدا کیا۔ کھاری دریا سے جو ظلماتی تھا اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گیا

پھر کہا آگے آ۔ وہ آگے نہ آیا۔ خدا نے کہا تو نے تکبر کیا اور اس پر لعن کی۔ پھر خدا نے عقل کے لئے پچہتر خوبیوں کا لشکر عطا کیا۔ جب جہل نے عقل کا یہ عزت و اکرام دیکھا تو عقل کی عداوت اس کے دل میں سما گئی۔ جہل نے کہا اے معبود تو نے میری طرح عقل کو بھی پیدا کیا ہے تو نے اسکو صاحب کرامت و قوت بنا دیا۔ میں اس کی ضد ہوں میرے لئے کوئی قوت نہیں۔ پس جیسا لشکر اسے دیا ہے اپنی رحمت سے مجھے بھی دے۔ خدا نے فرمایا۔ اچھا اگر تو نے اس لشکر کی نافرمانی کی تو میں تجھے اور تیرے لشکر کو اپنی رحمت سے دور کردوں گا۔ اس نے کہا میں راضی ہوں پس خدا نے اسے بھی پچہتر فوجی دیئے۔

الخير وهو وزير العقل وجعل ضدّه الشر وهو وزير الجهل ؛ والايمان وضدّه الكفر ؛
و التصديق و ضدّه الجحود ؛ و الرجاء و ضدّه القنوط ؛ والعدل و ضدّه الجور ؛
و الرضا و ضدّه السخط ؛ والشكر و ضدّه الكفران ؛ والطمع و ضدّه اليأس ؛
والتوكّل و ضدّه الحرص ؛ و الرأفة و ضدّها القسوة ؛ والرحمة وضدّها الغضب ؛
والعلم و ضدّه الجهل ؛ و الفهم و ضدّه الحمق ؛ والعفّة وضدّها التهتك ؛
و الزهد و ضدّه الرغبة ؛ والرفق وضدّه الخرق ؛ والرهبة و ضدّه الجرأة ؛
والتواضع و ضدّه الكبر ؛ والتؤدة وضدّها التسرّع ؛ والحلم و ضدّها السفه ؛
والصمت وضدّه الهذر ؛ والاستسلام وضده الاستكبار ؛ والتسليم وضدّه الشك ؛
والصبر وضدّه الجزع ؛ والصفح و ضدّه الانتقام ؛ والغنى و ضدّه الفقر ؛
والتذكّر وضدّه السهو ؛ و الحفظ و ضدّه النسيان ؛ والتعطّف و ضدّه القطيعة ؛
والقنوع وضدّه الحرص ؛ و المؤاساة و ضدّها المنع ؛ و المودّة وضدّها العداوة ؛
والوفاء و ضدّه الغدر ؛ والطاعة وضدّها المعصية ؛ والخضوع وضدّه التطاول ؛
والسلامة و ضدّها البلاء ؛ و الحبّ و ضدّه البغض ؛ والصدق وضدّه الكذب ؛
والحقّ وضدّه الباطل ؛ والأمانة وضدّها الخيانة ؛ والاخلاص وضدّه الشوب ؛
والشهامة وضدّها البلادة ؛ و الفهم وضدّه الغباوة ؛ و المعرفة وضدّها الانكار ؛

والمداراة وضدها المكاشفة ؛ وسلامة الغيب وضدها المماكرة ؛ و الكتمان وضده الإفشاء ؛ والصلاة وضدها الإضاعة ، والصوم وضده الإفطار ؛ والجهاد وضده النكول ؛ والحج وضده نبذ الميثاق ؛ وصون الحديث وضده النميمة ؛ وبر الوالدين وضده العقوق ؛ والحقيقة وضدها الرياء ؛ والمعروف وضده المنكر ؛ والستر وضده التبرج ؛ والتقية وضدها الإذاعة ؛ والإنصاف وضده الحمية ؛ والتهيئة وضدها البغي ؛ والنظافة وضدها القذر ؛ والحياء وضدها الجلع ؛ والقصد وضده العدوان ؛ والراحة وضدها التعب ؛ والسهولة وضدها الصعوبة ؛ والبركة وضدها المحق ؛ والعافية وضدها البلاء ؛ والقوام وضده المكاثرة ؛ والحكمة وضدها الهواء ؛ والوقار وضده الخفة ؛ والسعادة وضدها الشقاوة ؛ والتوبة وضدها الإصرار ؛ والاستغفار وضده الاغترار ؛ والمحافظة وضدها التهاون ؛ و الدعاء وضده الاستنكاف ؛ والنشاط وضده الكسل ؛ والفرح وضده الحزن ؛ والألفة وضدها الفرقة ؛ والسخاء وضده البخل .

پس عقل کی فوج جن چیزوں سے بنائی گئی وہ یہ ہیں:-

خیر جو وزیر عقل ہے اس کی ضد شر ہے جو وزیر جہل ہے ایمان جس کی ضد کفر ہے۔ تصدیق جس کی ضد انکار ہے امید جس کی ضد مایوسی ہے۔ عدل جس کی ضد ظلم ہے۔ رضا جس کی ضد غصہ ہے شکر جس کی ضد کفران ہے۔ طمع (امور خیر میں زیادتی کی خواہش) اس کی ضد یاس ہے۔ توکل جس کی ضد حرص ہے۔ مہربانی یا نرم دل جس کی ضد سخت دلی ہے۔ رحمت جس کی ضد غضب ہے۔ علم جس کی ضد جہل ہے۔ فہم جس کی ضد حماقت ہے۔ تعفف جس کی ضد تہتک ہے زہد جس کی ضد رغبت ہے خوش خوئی جس کی ضد بد خوئی ہے ڈرنا جس کی ضد جرأت ہے یعنی بدی سے ڈرنا جس کی ضد بے باکی ہے فروتنی جس کی ضد دعویٰ و بزرگی ہے اور فکر و سخن میں آہستگی۔ اس کی ضد جلد بازی ہے اور حلم کی ضد سفاہت ہے اور خاموشی کی ضد ہرزہ گوئی ہے۔ اور قبولیت کی ضد سرکشی ہے۔ تسلیم کی شک ہے، صبر کی ضد بے قراری ہے۔ درگذر کی ضد انتقام ہے۔ استغنا کی ضد فقر ہے۔ تذکر کی ضد سہو ہے حفظ کی ضد نسیان، مہربانی کی ضد قطع تعلق اور قناعت کی ضد حرص ہے۔

محتاجوں سے ہمدردی۔ اس کی ضد ہمدردی کو روک دینا ہی اور محبت کی ضد عداوت ہے اور وفا کی ضد غدر اور طاعت
کی ضد معصیت ہے اور گریہ وزاری کی ضد سرکشی ہے اور سلامتی کی ضد بلا اور محبت کی ضد بُغض ہے اور سچ کی ضد جھوٹ اور حق کی
ضد باطل اور امانت کی ضد خیانت ہے اور بے غرض کہنے کی ضد غرض آلود بات کرنا ہے اور چیزوں کا جلد تصور کرنا اس کی ضد کو
دن بننا ہے۔ فہم کی ضد غبی ہونا ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے اور کسی کی بدی سے چشم پوشی کی ضد اس کا ظاہر کر دینا ہے
حاضر و غائب میں کسی ایک روش پر رہنا اس کی ضد ہے دورنگی ہونا، اور اپنے راز کو چھپانا، اس کی ضد ہے ظاہر کرنا
اور نماز کو ادا کرنا، اس کی ضد غفلت سے پیروی آئمہ کو ضائع کرنا ہے اور روزہ رکھنا اس کی ضد ہے شکم پرستی، جنگ کرنا دشمن دین
سے اس کی ضد ہے حق سے رُوگردانی اور حج کی ضد ہے پیمان الہٰی کو پس پشت ڈالنا اور لوگوں کی باتوں پر نگاہ رکھنا اس کی ضد ہے
چغل خوری اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اس کی ضد ہے ان کی نافرمانی اور حقیقت کی ضد ہے ریا اور معروف کی ضد منکر ہے اور
ستر کی ضد اظہار خوبی اور تقیہ کی ضد ہے اظہار حق بے باکی سے کرنا اور انصاف کی ضد ہے لوگوں کے درمیان تفاوت قائم کرنا۔
بے وجہ اور دشمن سے رضا جوئی جس میں دونوں کے لئے بہتری ہو اس کی ضد زیادہ روی ہے اور پاکیزگی ضد چرک ہے
شرم کی ضد بے شرمی ہے اور میانہ روی کی ضد حد سے گزرنا ہے، راحت کی ضد تعب اور سہولت کی ضد صعوبت اور برکت
کی ضد نحوست، اور عافیت کی ضد بلا اور دوام کی ضد تکاثر۔ ضد حکمت خواہش ہائے بد اور وقار کی ضد سبکی اور سعادت
کی ضد شقاوت، توبہ کی ضد اصرار ہے استغفار کی ضد ہے اغترار باوجود گناہ نعمت ہائے الہٰی کھانا اور نگہداری امر و نہی
کی ضد ہے سہل انگاری اور دعا کی ضد ہے اس سے روگردانی اور نشاط کی ضد ہے کاہلی، خوشی کی ضد حزن ہے الفت کی
ضد فرقت اور سخاوت کی ضد بخل ہے۔

وَلَا تَجْتَمِعُ هٰذِهِ الْخِصَالُ كُلُّهَا مِنْ أَجْنَادِ الْعَقْلِ إِلَّا فِي نَبِيٍّ، أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ أَوْ مُؤْمِنٍ قَدِ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ أَمَّا سَائِرُ ذٰلِكَ مِنْ مَوَالِينَا فَإِنَّ أَحَدَهُمْ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهِ بَعْضُ
هٰذِهِ الْجُنُودِ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ وَ يَنْقٰى مِنْ جُنُودِ الْجَهْلِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَكُونُ فِي الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مَعَ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ، وَ إِنَّمَا يُدْرَكُ ذٰلِكَ بِمَعْرِفَةِ الْعَقْلِ وَ جُنُودِهِ وَ بِمُجَانَبَةِ الْجَهْلِ وَ جُنُودِهِ، وَفَّقَنَا
اللّٰهُ وَ إِيَّاكُمْ لِطَاعَتِهِ وَ مَرْضَاتِهِ.

اجنادِ عقل کی یہ تمام قسمیں نہیں جمع ہوتیں مگر نبی یا وصیِ نبی میں اس مومن میں جس کے ایمان قلبی کا امتحان خدا نے لیا ہو رہے باقی ہمارے موالی تو ان میں سے کوئی ایسا نہیں جس میں جنودِ عقل سے کوئی چیز نہ پائی جاتی ہو مگر جنودِ جہل سے بھی اس میں کچھ ہوگا۔ لہٰذا وہ بلند درجہ میں انبیاء اور اوصیا کے ساتھ ہوگا اور وہ یہ درجہ پائے گا عقل اور اس کے لشکر کی معرفت اور جہل سے دور کر دینے کی بناء پر خدا ہم کو اور تم کو اپنی اطاعت اور مرضی کی توفیق دے۔

۱۵ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعِبَادَ بِكُنْهِ عَقْلِهِ قَطُّ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ.

۱۵ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہیں کلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے بندوں سے ان کی عقل کے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہم گروہِ انبیا کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقلوں کے کلام کریں۔

۱۶ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ قُلُوبَ الْجُهَّالِ تَسْتَفِزُّهَا الْأَطْمَاعُ وَتَرْتَهِنُهَا الْمُنَى وَتَسْتَعْلِقُهَا الْخَدَائِعُ

۱۶ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جہال کے دل ان شکاری جانوروں کی طرح ہیں کہ طمع ان کو اپنی جگہ سے نکالتی ہے اور وہ شیطانی فریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

۱۷ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَكْمَلُ النَّاسِ عَقْلاً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً

۱۷ علی بن ابراھیم نے اپنے والد سے انھوں نے جعفر بن محمد الاشعری سے اور انھوں نے

عبید اللہ الدھقان سے۔ عبید اللہ الدھقان نے دُرست اور دُرست نے ابراھیم بن الحمید سے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کا خُلق اچھا ہے وہی لوگوں میں کامل العقل ہے۔

۱۸ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَتَذَاكَرْنَا الْعَقْلَ وَالْأَدَبَ فَقَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ الْعَقْلُ حِبَاءٌ مِنَ اللهِ، وَالْأَدَبُ كُلْفَةٌ، فَمَنْ تَكَلَّفَ الْأَدَبَ قَدَرَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَكَلَّفَ الْعَقْلَ لَمْ يَزْدَدْ بِذٰلِكَ إِلَّا جَهْلاً.

۱۸ ابوہاشم جعفری سے مروی ہے کہ ہم امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے پس عقل اور عقلمندی کا تذکرہ ہونے لگا۔ حضرت نے فرمایا اے ابوہاشم عقل بخشش الٰہی ہے جو کسی کو کم ملی ہے اور کسی کو زیادہ اور خردمندی اختیاری ہے۔ جو بڑھانا چاہے گا بڑھالے گا اور جو دعوت عقل وفہم کرے گا اور علم کو اپنے سے بلند پایہ انسان سے حاصل نہ کرے وہ جہالت کو بڑھائے گا۔

۱۹ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ لِي جَاراً كَثِيرَ الصَّلَاةِ كَثِيرَ الصَّدَقَةِ، كَثِيرَ الْحَجِّ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ: فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ، كَيْفَ عَقْلُهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ لَهُ عَقْلٌ، قَالَ: فَقَالَ: لَا يَرْتَفِعُ بِذٰلِكَ مِنْهُ.

۱۹ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ دیتا ہے اور بہت حج کرتا ہے۔ فرمایا اے اسحاق اس کی عقل کیسی ہے۔ میں نے کہا اسے عقل نہیں۔ فرمایا۔ تو وہ ان عبادات سے فائدہ نہیں پائے گا۔

۲۰ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ، عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: لِمَاذَا بَعَثَ اللهُ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عليه السلام بِالْعَصَا وَيَدِهِ الْبَيْضَاءِ وَآلَةِ

السِّحْرِ؟ وَبَعَثَ عِيسَى عليه السلام بِآلَةِ الطِّبِّ؟ وَبَعَثَ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ بِالْكَلَامِ وَالْخُطَبِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ لَمَّا بَعَثَ مُوسَى عليه السلام كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ السِّحْرَ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِمَا لَمْ يَكُنْ فِي وُسْعِهِمْ مِثْلُهُ وَ مَا أَبْطَلَ بِهِ سِحْرَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ اللَّهَ

بَعَثَ عِيسَى عليه السلام فِي وَقْتٍ قَدْ ظَهَرَتْ فِيهِ الزَّمَانَاتُ وَ احْتَاجَ النَّاسُ إِلَى الطِّبِّ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِمَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ مِثْلُهُ وَ بِمَا أَحْيَا لَهُمُ الْمَوْتَى وَ أَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ

۲۰ ابو یعقوب بغدادی سے روایت ہے کہ ابن سکیت نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیوں بھیجا خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا اور دیگر چیزیں دے کر جو جادو جیسی تھیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو آلات طب جیسی چیزوں کے ساتھ بھیجا۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا درود ہو ان پر اور تمام انبیاء پر کلام وخطابت کے ساتھ بھیجا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جس زمانہ میں خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا اس زمانہ میں لوگوں پر سحر کا بڑا غلبہ تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے دکھلائی ان کو خدا کی طرف سے ایسی چیز کہ اس کی مثل لانا ان کی طاقت سے باہر تھا ان معجزات سے ان کے سحر زائل ہو گئے اور خدا کی حجت ان پر ثابت ہو گئی اور عیسیٰ کے زمانہ میں طب کا بڑا زور تھا پس خدا نے ان کو وہ چیز دی جو لوگوں کے پاس نہ تھی پس انھوں نے مُردوں کو زندہ کیا اور مبروصوں اور مجذوموں کو اچھا کیا۔ باذن خدا اور اس طرح خدا کی حجت ان پر تمام ہوئی۔

۲۱ وَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فِي وَقْتٍ كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ الْخُطَبَ وَالْكَلَامَ وَأَظُنُّهُ قَالَ: الشِّعْرَ. فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مِنْ مَوَاعِظِهِ وَ حِكَمِهِ مَا أَبْطَلَ بِهِ قَوْلَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ: تَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ قَطُّ فَمَا الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ الْيَوْمَ؟ قَالَ.

فَقَالَ عليه السلام: الْعَقْلُ يُعْرَفُ بِهِ الصَّادِقُ عَلَى اللَّهِ فَيُصَدِّقُهُ وَالْكَاذِبُ عَلَى اللَّهِ فَيُكَذِّبُهُ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ: هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْجَوَابُ.

اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے زمانہ میں جب کہ لوگوں پر خطبوں اور کلام کا بہت زیادہ

اثر تھا۔ پس خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مواعظ دیئے اور اپنا کلام جس نے ان لوگوں کے قول کو باطل کر دیا اور خدا کی حجت ان لوگوں پر قائم کر دی۔ ابن سکیت نے یہ سن کر کہا میں نے آپ جیسا عالم کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہا یہ بھی ارشاد ہو کہ اب خدا کی حجت اس کی مخلوق پر کون ہے۔ فرمایا عقل جس سے پہچانا جاتا ہے اس صادق کو جو اللہ کی طرف سے ہدایت لاتا ہے پس عقل اس کی تصدیق کرتی ہے اور جھوٹے کو پہچان کر اس کی تکذیب کرتی ہے ابن سکیت نے کہا۔ بیشک یہی جواب ہے۔

۲۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِي شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ اللهُ يَدَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْعِبَادِ فَجَمَعَ بِهَا عُقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بِهِ أَحْلَامُهُمْ.

۲۱ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو خدا اپنی رحمت کا ہاتھ لوگوں کے سر پر رکھے گا جس سے ان کی عقلیں درست اور افہام کامل ہوں گے۔

۲۲ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ النَّبِيُّ وَالْحُجَّةُ فِيمَا بَيْنَ الْعِبَادِ وَبَيْنَ اللهِ الْعَقْلُ.

۲۲ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی خدا کے بندوں پر اس کی حجت ہے اور اللہ اور بندوں کے درمیان عقل حجت ہے۔

۲۳ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلاً قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: دِعَامَةُ الْإِنْسَانِ الْعَقْلُ وَالْعَقْلُ مِنْهُ الْفِطْنَةُ وَالْفَهْمُ وَالْحِفْظُ وَالْعِلْمُ، وَبِالْعَقْلِ يَكْمُلُ وَهُوَ دَلِيلُهُ وَمُبْصِرُهُ وَمِفْتَاحُ أَمْرِهِ، فَإِذَا كَانَ تَأْيِيدُ عَقْلِهِ مِنَ النُّورِ كَانَ عَالِماً، حَافِظاً، ذَاكِراً، فَطِناً، فَهِماً، فَعَلِمَ بِذَلِكَ كَيْفَ وَلِمَ وَحَيْثُ، وَعَرَفَ مَنْ نَصَحَهُ وَمَنْ غَشَّهُ، فَإِذَا عَرَفَ ذَلِكَ عَرَفَ مَجْرَاهُ وَمَوْصُولَهُ وَمَفْصُولَهُ وَأَخْلَصَ الْوَحْدَانِيَّةَ لِلَّهِ وَالْإِقْرَارَ بِالطَّاعَةِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ مُسْتَدْرِكاً لِمَا فَاتَ، وَوَارِداً عَلَى مَا هُوَ آتٍ، يَعْرِفُ مَا هُوَ فِيهِ وَلِأَيِّ شَيْءٍ هُوَ هَاهُنَا، وَمِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِ وَإِلَى مَا هُوَ صَائِرٌ، وَذَلِكَ كُلُّهُ مِنْ

تأييد العقل

۲۳ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ستون انسانیت عقل ہے اور خردمندی سے چار چیزیں حاصل ہوتی ہیں اوّل محکمات قرآنی سے باطل اماموں کے عیب بتانا اور دوسرے امامانِ حق کے مرتبہ کو سمجھنا تیسرے اپنی حد کو نگاہ رکھنا متشابہات قرآن وغیرہ میں چوتھے یاد کرنا مسائل دین کا امامانِ حق سے اور عقل سے آدمی کامل ہوتا ہے عقل رہنمائے انسان ہوتی ہے چراغ چشم ہے اور کلید کار بستہ پس عقل کی مدد سے انسان دلائل ربوبیت اور محکماتِ قرآن کا عالم ہوتا ہے اور مسائلِ دین کی حفاظت کرتا ہے اور شناسا امامانِ حق کرتا ہے اور ان کے مرتبہ کا سمجھنے والا ہوتا ہے پس وہ جان لیتا ہے کہ پیغمبر کے بعد اس کی اُمت کا حال کیا ہوا اور کیوں ہوا اور کہاں ہوا اور وہ جانتا ہے کہ کس سے ملے اور کس سے الگ رہے تو اس نے حق کے مجرائے وصول کو پہچان لیا۔ پھر اس نے توحید رب کو خلوص سے لیا اور اس کی اطاعت کا اقرار کیا۔ جب ایسا تو اس نے فوت شدہ چیز کو پالیا اور آنے والی حالت کو سمجھ لیا اور یہ بھی جان لیا کہ وہ کن حالات میں ہے اور کس وجہ سے ہے کہاں سے آیا اور کہاں جا رہا ہے یہ سب بتائید عقل ہے۔

۲۴ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْعَقْلُ دَلِيلُ الْمُؤْمِنِ.

۲۴ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عقل مومن کی رہنما ہے۔

۲۵ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا عَلِيُّ لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ.

۲۵۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا۔ جہالت سے بڑھ کر محتاجی نہیں عقل سے زیادہ مفید تر کوئی چیز نہیں۔

۲۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ. ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَدْبِرْ

فَأَدْبَرَ. فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً أَحْسَنَ مِنْكَ، إِيَّاكَ آمُرُ وَإِيَّاكَ أَنْهَى وَإِيَّاكَ أُثِيبُ وَإِيَّاكَ أُعَاقِبُ.

۲۶ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا - خدا نے عقل کو پیدا کیا۔ پس اس سے کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی۔ پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ اچھی پیدا نہیں کی میں تجھ ہی کو امر و نہی کا حکم دیتا ہوں اور تجھ ہی سے ثواب دوں گا اور تجھ ہی سے عذاب دوں گا۔

۲۷ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: الرَّجُلُ آتِيهِ وَأُكَلِّمُهُ بِبَعْضِ كَلَامِي فَيَعْرِفُهُ كُلَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ آتِيهِ فَأُكَلِّمُهُ بِالْكَلَامِ فَيَسْتَوْفِي كَلَامِي كُلَّهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ عَلَيَّ كَمَا كَلَّمْتُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ آتِيهِ فَأُكَلِّمُهُ فَيَقُولُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ وَمَا تَدْرِي لِمَ هَذَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: الَّذِي تُكَلِّمُهُ بِبَعْضِ كَلَامِكَ فَيَعْرِفُهُ كُلَّهُ فَذَاكَ مَنْ عُجِنَتْ نُطْفَتُهُ بِعَقْلِهِ وَأَمَّا الَّذِي تُكَلِّمُهُ فَيَسْتَوْفِي كَلَامَكَ ثُمَّ يُجِيبُكَ عَلَى كَلَامِكَ فَذَاكَ الَّذِي رُكِّبَ عَقْلُهُ فِيهِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَأَمَّا الَّذِي تُكَلِّمُهُ بِالْكَلَامِ فَيَقُولُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَذَاكَ الَّذِي رُكِّبَ عَقْلُهُ فِيهِ بَعْدَ مَا كَبِرَ فَهُوَ يَقُولُ لَكَ: أَعِدْ عَلَيَّ.

۲۷ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ایک شخص کے پاس آتا ہوں اور اس سے کلام کرتا ہوں۔ تھوڑا سا وہ میرے کل کلام کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور بیان کر دیتا ہے جو کچھ میں نے اس سے بیان کیا۔ دوسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے پوری بات بیان کر دیتا ہوں تب سمجھتا ہے اور تیسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے بیان کرتا ہوں تو وہ اعادہ چاہتا ہے فرمایا: جو بعض کلام سے پوری بات سمجھ جاتا ہے۔ وہ وہ ہے جس کے نطفہ میں عقل خمیر ہے اور دوسرا وہ ہے جس کو عقل ملی ہے بطن مادر میں اور تیسرا وہ ہے جس کو بڑا ہونے پر عقل ملی ہے۔

۲۸ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن بعض من رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: إذا رأيتم الرجل كثير الصلاة كثير الصيام فلا تباهوا به حتّى تنظروا كيف عقله؟

۲۸۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی کو بہت روزہ رکھنے والا پاؤ تو اس پر فخر نہ کرو۔ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی عقل کیسی ہے۔

۲۹۔ بعض أصحابنا، رفعه، عن مفضل بن عمر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يا مفضل لا يفلح من لا يعقل ولا يعقل من لا يعلم وسوف ينجب من يفهم و يظفر من يحلم و العلم جنة والصدق عز والجهل ذل والفهم مجد والجود نجح و حسن الخلق مجلبة للمودة و العالم بزمانه لا تهجم عليه اللوابس والحزم مساءة الظن وبين المرء والحكمة نعمة العالم والجاهل شقي بينهما والله ولي من عرفه و عدو من تكلفه والعاقل غفور والجاهل ختور و إن شئت أن تكرم فلن و إن شئت أن تهان فاخشن ومن كرم أصله لان قلبه و من خشن عنصره غلظ كبده ومن فرط تورط و من خاف العاقبة تثبت عن التوغل فيما لا يعلم و من هجم على أمر بغير علم جدع أنف نفسه و من لم يعلم لم يفهم و من لم يفهم لم يسلم، و من لم يسلم لم يكرم، ومن لم يكرم يهضم ومن يهضم كان ألوم ومن كان كذلك كان أحرى أن يندم.

۲۹۔ مفضل ابن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں فلاح پائے گا وہ جسے عقل نہیں اور نہیں اس کو عقل جس کے پاس علم نہیں۔ جو فہم رکھتا ہے وہ شرافت حاصل کرے گا اور جو حلیم ہے وہ فتح پائے گا۔ علم سپر ہے راستی عزت ہے جہل ذلت ہے اور فہم اور مال سے سخاوت کرنا باعثِ نجات ہے اور حُسن خلق جالب مودت ہے عالم زمانہ پر وسواس شیطانی کا غلبہ نہیں ہوتا اور پختہ کاری یہ ہے کہ لوگوں کی ظاہری حالت سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ اکثر لوگوں کا باطن خراب ہوتا ہے آدمی اور حکمت کے درمیان۔ عالم دانا نعمت ہے اور جاہل شقی ہے ان کے درمیان خدا دوست ہے جس نے اس کی معرفت حاصل کی اور پیروی ظن نہ کی۔ اور دشمن ہے اس کا جس نے اسے رب العالمین نہ سمجھا خردمند بخشنے والا بے ادبی کا ہے اور جاہل فریب دینے والا ہے اگر تو گرامی قدر ہونا چاہتا ہے تو نرمی کر اور اگر چاہتا ہے کہ لوگ تجھے ذلیل سمجھیں تو سختی کر جس کی نسل بزرگ ہوتی ہے اس کا دل نرم ہوتا ہے جس کی ذات بد ہوتی ہے اس کا دل سخت ہوتا ہے جو بولنے میں جلدی کرتا ہے وہ نجات سے دور رہتا ہے جو عافیت اندیش ہے وہ جس چیز کو نہیں جانتا اس سے دور رہنے میں خودداری کرتا ہے اور جو بغیر علم کسی چیز میں دخل دیتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے جو (نہیں جانتا کہ امام حق کون ہے)۔ وہ نہیں سمجھتا اور جو نہیں سمجھتا

وہ شبہات سے محفوظ نہیں رہتا اور جو ایسا نہیں وہ عزا زنہیں عبداللہ کرم ہے اور جو ایسا ہے وہ لوگوں کے درمیان سرزنش کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے وہ ملامت کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے اس کا نتیجہ ندامت ہے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَنِ اسْتَحْكَمَتْ لِي فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ احْتَمَلْتُهُ عَلَيْهَا وَ اغْتَفَرْتُ فَقْدَ مَا سِوَاهَا وَلَا أَغْتَفِرُ فَقْدَ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ، لِأَنَّ مُفَارَقَةَ الدِّينِ مُفَارَقَةُ الْأَمْنِ فَلَا يَتَهَنَّأُ بِحَيَاةٍ مَعَ مَخَافَةٍ، وَ فَقْدُ الْعَقْلِ فَقْدُ الْحَيَاةِ وَلَا يُقَاسُ إِلَّا بِالْأَمْوَاتِ.

۲۰۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جس میں نیک خصلتوں میں سے ایک خصلت بھی پاؤں گا تو میں اپنے خیموں میں شمار کروں گا اس ایک خصلت کی وجہ سے اور معاف کر دوں گا اس کے ماسوا کو اور نہیں معاف کروں گا فقدان عقل کو اور فقدان دین کو کیوں کہ دین سے مفارقت خوف ہے اور اس خوف کے ساتھ زندگی خوش گوار نہیں اور عقل کا نہ ہونا زندگی کا نہ ہونا ہے جس کا قیاس مردوں پر کرنا چاہیے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُحَارِبِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ دَلِيلٌ عَلَى ضَعْفِ عَقْلِهِ.

۲۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، انسان کا اپنے نفس پر مغرور ہونا اس کی عقل کی کمزوری کی دلیل ہے۔

۲۲۔ أَبُو عَبْدِاللهِ الْعَاصِمِيُّ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ أَصْحَابُنَا وَ ذُكِرَ الْعَقْلُ قَالَ: فَقَالَ عليه السلام: لَا يُعْبَأُ بِأَهْلِ الدِّينِ مِمَّنْ لَا عَقْلَ لَهُ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ مِمَّنْ يَصِفُ هَذَا الْأَمْرَ قَوْماً لَا بَأْسَ بِهِمْ عِنْدَنَا وَلَيْسَتْ لَهُمْ تِلْكَ الْعُقُولُ فَقَالَ: لَيْسَ هَؤُلَاءِ مِمَّنْ خَاطَبَ اللهُ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ، وَ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْكَ أَوْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ، بِكَ آخُذُ وَ بِكَ أُعْطِي.

٢٢۔ حسن ابن جہم سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے سامنے عقل کا ذکر آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اہل دین کے لئے وہ لوگ ساقط الاعتبار ہیں جن کو عقل نہیں۔ میں نے کہا۔ ہم شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن میں بظاہر کوئی عیب نظر نہیں آتا، لیکن وہ صاحب عقل نہیں۔ فرمایا تو یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے کہ جب اس نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا۔ آگے آ۔ پس وہ آگے آئی، پھر کہا پیچھے ہٹ، پس وہ پیچھے ہٹی، پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے تجھ سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے میں تیری ہی وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیرے ہی وجہ سے عطا کروں گا۔

٢٣۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ إِلَّا قِلَّةُ الْعَقْلِ قِيلَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ يَرْفَعُ رَغْبَتَهُ إِلَى مَخْلُوقٍ فَلَوْ أَخْلَصَ نِيَّتَهُ لِلهِ لَأَتَاهُ الَّذِي يُرِيدُ فِي أَسْرَعَ مِنْ ذَلِكَ.

٢٣۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر ایمان کے درمیان نہیں ہے فرق مگر قلت عقل کا۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیسے یا بن رسول اللہ۔ فرمایا کبھی بندہ اپنی حاجت کو دوسرے بندہ کی طرف لے جاتا ہے پس اگر اس امر میں اس کی نیت خالص ہوتی ہے اور اللہ کی طرف اس کی رجوع باقی رہتی ہے تو اللہ جلد اس کی حاجت کو بر لاتا ہے۔

٢٤ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ، عن أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: بِالْعَقْلِ اسْتُخْرِجَ غَوْرُ الْحِكْمَةِ وَ بِالْحِكْمَةِ اسْتُخْرِجَ غَوْرُ الْعَقْلِ وَ بِحُسْنِ السِّيَاسَةِ يَكُونُ الْأَدَبُ الصَّالِحُ قَالَ: وَ كَانَ يَقُولُ: التَّفَكُّرُ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ كَمَا يَمْشِي الْمَاشِي فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَ قِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

الف [عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ إِنَّ أَوَّلَ الْأُمُورِ وَ مَبْدَأَهَا وَ قُوَّتَهَا وَ عِمَارَتَهَا الَّتِي لَا يَنْتَفِعُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِهِ الْعَقْلُ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ زِينَةً لِخَلْقِهِ وَ نُوراً لَهُمْ، فَبِالْعَقْلِ عَرَفَ الْعِبَادُ خَالِقَهُمْ

وَأَنَّهُمْ مَخْلُوقُونَ وَأَنَّهُ الْمُدَبِّرُ لَهُمْ وَأَنَّهُمُ الْمُدَبَّرُونَ وَأَنَّهُ الْبَاقِي وَهُمُ الْفَانُونَ، وَاسْتَدَلُّوا بِعُقُولِهِمْ عَلَى مَا رَأَوْا مِنْ خَلْقِهِ، مِنْ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَشَمْسِهِ وَقَمَرِهِ وَلَيْلِهِ وَنَهَارِهِ، أَنَّ لَهُ وَلَهُمْ خَالِقاً وَمُدَبِّراً لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزُولُ وَعَرَفُوا بِهِ الْحَسَنَ مِنَ الْقَبِيحِ وَأَنَّ الظُّلْمَةَ فِي الْجَهْلِ وَأَنَّ النُّورَ فِي الْعِلْمِ فَهٰذَا مَا دَلَّهُمْ عَلَيْهِ الْعَقْلُ.

قِيلَ لَهُ: فَهَلْ يَكْتَفِي الْعِبَادُ بِالْعَقْلِ دُونَ غَيْرِهِ؟ قَالَ: إِنَّ الْعَاقِلَ لِدَلَالَةِ عَقْلِهِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ قِوَامَهُ وَزِينَتَهُ وَهِدَايَتَهُ عَلِمَ أَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّهُ وَعَلِمَ أَنَّ لِخَالِقِهِ مَحَبَّةً وَأَنَّ لَهُ كَرَاهَةً وَأَنَّ لَهُ طَاعَةً وَأَنَّ لَهُ مَعْصِيَةً فَلَمْ يَجِدْ عَقْلَهُ يَدُلُّهُ عَلَى ذٰلِكَ وَعَلِمَ أَنَّهُ لَا يُوصَلُ إِلَيْهِ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَطَلَبِهِ وَأَنَّهُ لَا يَنْتَفِعُ بِعَقْلِهِ إِنْ لَمْ يُصِبْ ذٰلِكَ بِعِلْمِهِ فَوَجَبَ عَلَى الْعَاقِلِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ الَّذِي لَا قِوَامَ لَهُ إِلَّا بِهِ.

۵ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ حُمْرَانَ وَصَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا غِنَاءَ أَخْصَبُ مِنَ الْعَقْلِ وَلَا فَقْرَ أَحَطُّ مِنَ الْحُمْقِ وَلَا اسْتِظْهَارَ فِي أَمْرٍ بِأَكْثَرَ مِنَ الْمَشُورَةِ فِيهِ]

وَهٰذَا آخِرُ كِتَابِ الْعَقْلِ [وَالْجَهْلِ]

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عقل سے حکمت حاصل ہوتی ہے اور حکمت سے عقل اور اچھی نگہبان سے ادب صالح حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تفکر عقل مند کے قلب کی حیات ہے جیسا کہ چلتا ہے چلنے والا تاریکیوں میں نور کے ساتھ خوبی نجات اور کمی درنگ کو لے کر

كِتَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

٥(بَابُ)٥

١٥ فَرْضِ الْعِلْمِ وَ وُجُوبِ طَلَبِهِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ)٥

١۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَلَا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

کتاب فضل علم

فرضِ علم و وجوب طلبِ علم و ترغیبِ علم

باب دوم (٢)

١۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ والہ وسلم نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.

٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: هَلْ يَسَعُ النَّاسَ تَرْكُ الْمَسْأَلَةِ عَمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: لَا.

(۳) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیا یہ درست ہے کہ انسان کو جس چیز کے معلوم کرنے کی ضرورت ہو اس کے متعلق سوال ترک کردے۔ فرمایا نہیں۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوا أَنَّ كَمَالَ الدِّينِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ بِهِ، أَلَا وَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ أَوْجَبُ عَلَيْكُمْ مِنْ طَلَبِ الْمَالِ، إِنَّ الْمَالَ مَقْسُومٌ مَضْمُونٌ لَكُمْ قَدْ قَسَمَهُ عَادِلٌ بَيْنَكُمْ وَضَمِنَهُ وَسَيَفِي لَكُمْ وَالْعِلْمُ مَخْزُونٌ عِنْدَ أَهْلِهِ وَقَدْ أُمِرْتُمْ بِطَلَبِهِ مِنْ أَهْلِهِ فَاطْلُبُوهُ.

۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگو سمجھ لو کہ کمال دین، طلب علم اور اس پر عمل کرنے میں ہے آگاہ ہو کہ علم کا طلب کرنا تمہارے لئے مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے کیونکہ مال تمہارے لئے تقسیم شدہ ہے اور خدا اس کا ضامن ہے یعنی رزق کا وہ تم تک ضرور پہنچے گا اور علم محفوظ ہے اس کے اہل کے پاس اور اس کی طلب کا تم کو حکم دیا گیا ہے پس جو اس کے اہل ہیں (آئمہ طاہرین)۔ ان سے طلب کرو۔

٥۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَلَا وَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے آگاہ ہو کہ اللہ طالبان علم کو دوست رکھتا ہے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ

أبي حمزة قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: تفقهوا في الدين فإنه من لم يتفقه منكم في الدين فهو أعرابي إن الله يقول [في كتابه]: وليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون.

۶۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دینی مسائل کو یاد کرو جو تم میں ایسا نہ کرے گا تو وہ بدوِ عرب کی مانند ہوگا۔ خدا قرآن میں کہتا ہے علمِ دین لوگ حاصل کریں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب وہ ان کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ عذر کریں۔

۷ ـ الحسين بن محمد، عن جعفر بن محمد، عن القاسم بن الربيع، عن مفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: عليكم بالتفقه في دين الله ولا تكونوا أعراباً فإنه من لم يتفقه في دين الله لم ينظر الله إليه يوم القيامة ولم يزك له عملاً.

۷۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے لئے علمِ دین حاصل کرنا لازم ہے اور تم بدوِ عرب نہ بنو کیونکہ وہ علمِ دین حاصل نہیں کرتے تم اِن میں سے نہ بنو جن پر اللہ روزِ قیامت نظرِ رحمت نہ کرے گا اور اس کے لئے کوئی عمل پاکیزہ نہ جانا جائے گا۔

۸ ـ محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج عن أبان بن تغلب، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لوددت أن أصحابي ضربت رؤوسهم بالسياط حتى يتفقهوا.

۸۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ میرے اصحاب کے سروں پر کوڑے مارے جائیں تاکہ وہ علمِ دین حاصل کریں۔

۹ ـ علي بن محمد، عن سهل بن زياد، عن محمد بن عيسى، عمن رواه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال له رجل: جعلت فداك رجل عرف هذا الأمر، لزم بيته ولم يتعرف إلى أحد من إخوانه؟ قال: فقال: كيف يتفقه هذا في دينه؟

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی نے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے آپ کی امامت کو پہچان لیا ہے اور خانہ نشین ہو گیا ہے اپنے بھائیوں میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ فرمایا اس کو علم کیسے حاصل ہوگا۔ درآنحالیکہ معلومات کا دروازہ اس نے اپنے اوپر بند کر لیا۔

باب سوئم (۳)

صفتِ علم وفضیلت علم وعلماء

صِفَةِ الْعِلْمِ وَفَضْلِهِ وَفَضْلِ الْعُلَمَاءِ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ قَدْ أَطَافُوا بِرَجُلٍ فَقَالَ : مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: عَلَّامَةٌ فَقَالَ : وَمَا الْعَلَّامَةُ ؟ فَقَالُوا لَهُ: أَعْلَمُ النَّاسِ بِأَنْسَابِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا وَ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْأَشْعَارِ وَالْعَرَبِيَّةِ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ذَاكَ عِلْمٌ لَا يَضُرُّ مَنْ جَهِلَهُ وَلَا يَنْفَعُ مَنْ عَلِمَهُ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّمَا الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ وَ مَا خَلَاهُنَّ فَهُوَ فَضْلٌ.

۱۔ امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ مسجد میں تھے تو لوگوں کو ایک شخص کے گرد جمع پایا۔ فرمایا۔ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا ہے یہ علامہ ہے فرمایا کیسا علامہ، انھوں نے کہا۔ یہ انساب عرب کا سب سے بہتر جاننے والا ہے اور ان کے وقائع کا عالم ہے اور ایام جاہلیت کے اشعار عربیہ سے واقف ہے حضرت نے فرمایا یہ ایسا علم ہے کہ جس کے نہ جاننے سے کوئی نقصان نہیں اور جاننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں آیات محکمات کے متعلق، فریضہ

عادلہ کے متعلق اور سنتِ قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضلِ الٰہی ہے۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِرْهَماً وَلَا دِينَاراً وَ إِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً، فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ؟ فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

٢۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے۔ پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا۔ اس نے کافی نصیب پالیا۔ پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہلبیت کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر نے امت کے لئے چھوڑا ہے اس کے وارث ہم اہلبیت رسول ہیں جو عادل ہیں جو رد کرتے ہیں غالین کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

٣۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ.

٣۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم دین عطا کرتا ہے

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ تَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ.

٤۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کمال نام ہے علم دین حاصل کرنے، مصیبت پر صبر کرنے اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے کا۔

۵ ۔ محمد بن یحییٰ ، عن احمد بن محمد بن عیسیٰ ، عن محمد بن سنان ، عن اسماعیل بن جابر عن أبي عبد الله علیه السلام قال: العلماء اُمناء ، والأتقیاء حصون والأوصیاء سادة .
وفي روایة اُخریٰ: العلماء منار والأتقیاء حصون والأوصیاء سادة .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے علماء اسرار الٰہیہ کے امانتدار ہیں اور اتقیاء مستحکم قلعے ہیں کہ دشمنوں کے حملوں سے بچاتے ہیں اور اوصیاء سردار اُمت ہیں۔ دوسری روایت میں ہے علماء منار ہدایت ہیں اتقیاء قلعہ ہیں اور اوصیاء سردار ہیں۔

۶۔ أحمد بن إدریس ، عن محمد بن حسّان ، عن إدریس بن الحسن ، عن أبي إسحاق الکندي ، عن بشیر الدّهان قال : قال أبو عبد الله علیه السلام : لا خیر فیمن لا یتفقّه من أصحابنا ، یا بشیر إنّ الرّجل منهم إذا لم یستغن بفقهه احتاج إلیهم فإذا احتاج إلیهم أدخلوه في باب ضلالتهم و هو لا یعلم .

۶۔ بشیر الدہان سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہمارے اصحاب میں بہتری نہیں ہے اس کے لئے جو علم دین حاصل نہیں کرتا۔ اے بشیر جو شخص علم دین حاصل نہیں کرتا وہ دوسروں کی طرف محتاج ہوتا ہے اور جب محتاج ہوتا ہے تو وہ اس کو گمراہی کے دلدل میں داخل کر دیتے ہیں اور پھر وہ کچھ نہیں جانتا۔

۷۔ علي بن محمد ، عن سهل بن زیاد ، عن النوفلي ، عن السکوني ، عن أبي عبد الله علیه السلام عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله : لا خیر في العیش إلّا لرجلین عالم مطاع ، أو مستمع واع .

۷۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیش میں بہتری نہیں ہے مگر دو شخصوں کے لئے ایک وہ جو سنتا ہے اور عمل کرتا ہے دوسرے وہ جو سنتا ہے اور اپنے دل میں محفوظ رکھتا ہے۔

۸۔ علي بن إبراهیم ، عن أبیه ، عن ابن أبي عمیر ؛ و محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمیر ، عن سیف بن عمیرة ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر علیه السلام قال : عالم ینتفع بعلمه

أفضل من سبعين ألف عابد.

٨۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

٩۔ الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن سعدان بن مسلم، عن معاوية بن عمّار قال: قلت لأبي عبدالله ؑ: رجل راوية لحديثكم يبثّ ذلك في الناس و يشدّده في قلوبهم و قلوب شيعتكم و لعلّ عابداً من شيعتكم ليست له هذه الرواية أيّهما أفضل؟ قال: الراوية لحديثنا يشدّ به قلوب شيعتنا أفضل من ألف عابد.

٩۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص آپ کی احادیث کی روایت کرتا ہے اور اس کو لوگوں میں مشہور کرتا ہے اور لوگوں کے اور آپ کے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسرا شخص عابد ہے۔ مگر وہ روایت نہیں کرتا آپ کی احادیث کو۔ ان میں کون افضل ہے۔

فرمایا ہماری احادیث کا روایت کرنے والا۔ اور ہمارے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرنے والا ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

(باب أصناف الناس)

١۔ عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد؛ و محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى جميعاً، عن ابن محبوب، عن أبي أسامة، عن هشام بن سالم، عن أبي حمزة، عن أبي إسحاق السبيعي، عمّن حدّثه ممّن يوثق به قال: سمعت أمير المؤمنين ؑ يقول: إنّ الناس آلوا بعد رسول الله ﷺ إلى ثلاثة: آلوا إلى عالم على هدى من الله قد أغناه الله بما علم عن علم غيره، و جاهل مدّع للعلم لا علم له معجب بما عنده و قد فتنته الدنيا و فتن غيره، و متعلّم من عالم على سبيل هدى من الله و نجا، ثمّ هلك من ادّعى و خاب من افترى.

باب چہارم (۴)

بیان اصنافِ مردم

۱۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ لوگوں نے بعد رسولؐ اللہ تین قسم کے لوگوں کو اپنا والی بنایا۔ ایک وہ عالم جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہے اور اللہ نے اس کو علم غیر سے بے پروا کر دیا ہے دوسرے جاہل مدعی علم جس کے پاس علم نہیں۔ مگر جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر مغرور ہے۔ دنیا نے اسے دھوکا دیا ہے اور اس نے لوگوں کو، تیسرے وہ ہے جو ایسے عالم سے علم حاصل کرتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہے وہ صاحب نجات ہے پس جس نے جھوٹا دعوئے علم کیا وہ ہلاک ہو گیا جس نے افترا پردازی کی وہ نقصان میں رہا۔

٢ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عن أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: النَّاسُ ثَلَاثَةٌ: عَالِمٌ وَ مُتَعَلِّمٌ وَ غُثَاءٌ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ آدمی تین قسم کے ہیں۔ عالم، متعلم اور ہرزہ کار (جو حق و باطل کو نہیں جانتے)

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أُغْدُ عَالِماً أَوْ مُتَعَلِّماً أَوْ أَحِبَّ أَهْلَ الْعِلْمِ وَلَا تَكُنْ رَابِعاً فَتَهْلِكَ بِبُغْضِهِمْ.

۳۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہر صبح کو تین میں سے ایک بنو یا عالم یا متعلم یا اہلِ علم کے دوست، چوتھا مت بنو ورنہ تم ان کی عداوت میں ہلاک ہو جاؤ گے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ وَ غُثَاءٍ، فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ، وَسَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

۴۔ جمیل سے مروی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں:۔ عالم، متعلم اور بیہودہ کار۔ پس ہم عالم ہیں ہمارے شیعہ متعلم اور لوگ بیہودہ کار۔

بَابُ ثَوَابِ الْعَالِمِ وَ الْمُتَعَلِّمِ

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِهِ وَ إِنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

باب پنجم (۵)

ثواب عالم و متعلم

۱۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا۔ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرتا ہے اللہ اس کو جنت کی طرف لے جاتا ہے اور ملائکہ اپنے پروں کو طالب علم کے لئے بچھاتے ہیں کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور آسمان اور زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ دریا

کی مچھلیاں طالب العلم کے لئے استغفار کرتی ہیں۔
اور فرمایا کہ عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور چاندنی رات ہے۔ اور علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں چھوڑتے اپنی امت کے لئے درہم و دینار، بلکہ چھوڑتے ہیں علم دین کو۔ پس جس نے اس کو حاصل کیا، اس نے بڑا نصیبہ پایا۔

توضیح: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نظام سرمایہ داری قائم کرنے دنیا میں نہیں آتے۔ بلکہ علم دین کی تعلیم کے لئے دنیا میں آتے ہیں جو مال خدا نے ان کے اور ان کی اولاد کے بسر اوقات کے لئے مخصوص کیا ہوتا ہے وہ انبیاء کے بعد ان کی اولاد کو ورثہ میں پہنچتا ہے تاکہ وہ ذلت کی زندگی بسر نہ کریں اور دوسروں کے محتاج بن کر اپنی خودداری اور اپنے روحانی اقتدار کو نہ کھو بیٹھیں ہمارے رسولؐ نے جو ترکہ چھوڑا وہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تھا اگر حدیث لانورث ولانورث کو صحیح تسلیم کیا جائے تو رسولؐ نے اپنے باپ کے ترکہ سے ان کی کنیز ام ایمن کو کیسے ورثہ میں پایا اور رسولؐ کے ورثہ میں ازواج نے مکانات کیسے حاصل کئے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ وَلَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ وَعَلِّمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَّمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ.

۲۔ **ترجمہ:** امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ جو تعلیم دیتے ہیں علم کی تم میں سے ان کا اجر ویسا ہی ہے جیسا طالب علم کا ہے اور اس کے لئے فضل خداوندی ہے پس جنہوں نے علم حاصل کیا صاحبان علم سے اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دی جیسا کہ تم کو علماء نے تعلیم دی ہے۔

٣ . عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَلَّمَ خَيْراً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْرِي ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ مَاتَ؟ قَالَ: وَإِنْ مَاتَ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی کو علم دین دیا۔ اس کو عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا۔ میں نے کہا اگر وہ اپنے غیر کو سکھلائے تو فرمایا اگر وہ تمام لوگوں کو سکھاتا رہیگا تو بھی یہی صورت رہیگی ہر ایک کا ثواب اس کو ملے گا۔ میں نے کہا اگر مرد اول مر جائے اور دوسرا اس کی تعلیم لوگوں کو یاد دلائے تو بھی ثواب ملے گا۔ فرمایا تو بھی ثواب ملے گا۔

٤۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً وَمَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو امر دین میں سے کسی ایک چیز کی تعلیم کردے اس کا وہی اجر ہوگا جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے اس کے اجر سے کوئی شے کم نہ ہوگی اور جو گمراہی کی کوئی بات تعلیم دے گا تو اس کا وہی گناہ ہوگا۔ جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے کوئی شے کم نہ ہوگی

٥۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ وَلَوْ بِسَفْكِ الْمُهَجِ وَخَوْضِ اللُّجَجِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَوْحَىٰ إِلَىٰ دَانِيَالَ أَنَّ أَمْقَتَ عَبِيدِي إِلَيَّ الْجَاهِلُ الْمُسْتَخِفُّ بِحَقِّ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّارِكُ لِلِاقْتِدَاءِ بِهِمْ وَأَنَّ أَحَبَّ عَبِيدِي إِلَيَّ التَّقِيُّ الطَّالِبُ لِلثَّوَابِ الْجَزِيلِ اللَّازِمُ لِلْعُلَمَاءِ التَّابِعُ لِلْحُلَمَاءِ، الْقَابِلُ عَنِ الْحُكَمَاءِ.

۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ طلب علم دین میں کیا فائدہ ہے تو البتہ طلب کرتے اس کو جان کے زوال کی صورت میں مصائب کے گرداب میں غوطہ لگانے کی صورت میں خدا نے دانیال پیغمبر کو وحی کی کہ میرا سب سے زیادہ دشمن وہ جاہل ہے جو اہل علم کے حق کو چھپاتا ہے اور ان کی پیروی کو ترک کرتا ہے اور میرا سب سے زیادہ محبوب بندہ ثواب عظیم کا طالب ہے وہ علماء کے ساتھ رہتا ہے حکماء کا تابع ہے اور حکماء کی باتوں کا قبول کرنے والا ہے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَمِلَ بِهِ وَ عَلَّمَ لِلَّهِ دُعِيَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ عَظِيماً فَقِيلَ: تَعَلَّمَ لِلَّهِ وَ عَمِلَ لِلَّهِ وَعَلَّمَ لِلَّهِ.

٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جس نے علم دین کو سیکھا اس پر عمل کیا اور فی سبیل اللہ تعلیم دی تو ملکوت سموات میں وہ بڑی عزت کے ساتھ پکارا گیا اور اس کے لئے کہا گیا کہ اس نے خوشنودی خدا کے لئے عمل کیا اور خوشنودی خدا کے لئے دوسروں کو سکھایا۔

باب ششم (٦)
صفت علماء

(بَابُ صِفَةِ الْعُلَمَاءِ)

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ تَزَيَّنُوا مَعَهُ بِالْحِلْمِ وَالْوَقَارِ وَ تَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُونَهُ الْعِلْمَ وَ تَوَاضَعُوا لِمَنْ طَلَبْتُمْ مِنْهُ الْعِلْمَ، وَلَا تَكُونُوا عُلَمَاءَ جَبَّارِينَ فَيَذْهَبَ بَاطِلُكُمْ بِحَقِّكُمْ.

(١) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علم دین کو حاصل کرو اور حلم و وقار سے اس کو زینت دو اور فروتنی کرو ان کے سامنے جن سے علم طلب کرتے ہو اور جبر پسند عالم نہ بنو ورنہ تمہاری باطل پرستی حق سے تم کو ہٹا دے گی۔

٢۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ» قَالَ: يَعْنِي بِالْعُلَمَاءِ مَنْ صَدَّقَ فِعْلُهُ قَوْلَهُ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فِعْلُهُ قَوْلَهُ فَلَيْسَ بِعَالِمٍ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ آیۂ انما یخشی اللہ الخ کے متعلق کہ مراد وہ علماء ہیں کہ جن کا فعل ان کے قول کے مطابق ہو۔ اور جن کا فعل مطابق قول نہ ہو۔ وہ عالم نہیں۔

٣۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقِّ الْفَقِيهِ: مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللهِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللهِ، وَلَمْ يَتْرُكِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَهُّمٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَفَكُّرٌ.

۳۔ فرمایا امیر المومنین ؑ نے آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ سچا عالم دین کون ہے وہ ہے جو مایوس نہ کرے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے، اور نہ بے خوف بنائے ان کو عذاب خدا سے اور نہ اجازت دے ان کو خدا کی نافرمانی کی۔ اور قرآن کی تلاوت ترک نہ کرے دوسری کتابوں کی طرف رغبت سے۔ آگاہ ہو نہیں ہے نیکی اس علم میں جس میں دانشمندی نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس قرآن میں جس میں تدبر نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں تفکر نہ ہو۔

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَهُّمٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا فِقْهَ فِيهَا، أَلَا لَا خَيْرَ فِي نُسُكٍ لَا وَرَعَ فِيهِ.

ایک دوسری روایت میں ہے نہیں ہے بہتری اس علم میں جس میں فہم نہ ہو۔ نہیں ہے بہتری اس قرأت میں جس میں تدبر نہ ہو۔ نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جو علم دین کی واقفیت کے بغیر ہو اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں پرہیزگاری نہ ہو۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ جَمِيعاً، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْفِقْهِ الْحِلْمَ وَالصَّمْتَ.

۴۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ علم دین کی علامت یہ ہے کہ عالم دین صاحب حلم و خموشی ہے۔

٥۔ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا يَكُونُ السَّفَهُ وَالْغِرَّةُ فِي قَلْبِ الْعَالِمِ

۵۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا سفہ اور غرّہ قلب عالم میں نہیں ہوتے یعنی شیطانی فریب میں عالم نہیں آتا۔

٦۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام: يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ لِي إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ اقْضُوهَا لِي، قَالُوا: قُضِيَتْ حَاجَتُكَ يَا رُوحَ اللهِ، فَقَامَ فَغَسَلَ أَقْدَامَهُمْ فَقَالُوا: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا يَا رُوحَ اللهِ! فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالْخِدْمَةِ الْعَالِمُ، إِنَّمَا تَوَاضَعْتُ هَكَذَا لِكَيْمَا تَتَوَاضَعُوا بَعْدِي فِي النَّاسِ كَتَوَاضُعِي لَكُمْ، ثُمَّ قَالَ عِيسَى عليه السلام: بِالتَّوَاضُعِ تُعْمَرُ الْحِكْمَةُ لَا بِالتَّكَبُّرِ وَ كَذَلِكَ فِي السَّهْلِ يَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِي الْجَبَلِ.

۶۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا میری ایک حاجت ہے اُسے پورا کرو۔ انھوں نے کہا۔ اے روح اللہ ہم ضرور پورا کریں گے پس حضرت اٹھے اور ان کے پیر دھونے لگے انھوں نے کہا۔ اے روح اللہ یہ کام تو ہمارے لئے زیادہ زیبا تھا ہم اس خدمت کے زیادہ حقدار تھے فرمایا۔ میں نے از راہ تواضع کیا ہے تاکہ میرے بعد تم بھی اسی طرح فروتنی اختیار کرو۔ فرمایا تواضع سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ تکبر سے اسی طرح زمین ہموار میں نباتات اُگتی ہے نہ کہ پہاڑ پر۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يقول: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ إِنَّ لِلْعَالِمِ ثَلَاثَ عَلَامَاتٍ: الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالصَّمْتَ، وَلِلْمُتَكَلِّفِ ثَلَاثَ عَلَامَاتٍ: يُنَازِعُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَيَظْلِمُ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ وَيُظَاهِرُ الظَّلَمَةَ.

٧۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم دین کی تین علامتیں ہیں، علم، حلم اور خاموشی اور بہ تکلف عالم بننے والے کی تین علامتیں ہیں۔ معصیت میں اپنے مافوق کے ساتھ جھگڑا کرتا ہے اپنے سے کم پر غلبہ چاہتا ہے اور ظالموں کی مدد کرتا ہے۔

(بَابُ حَقِّ الْعَالِمِ)

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْعَالِمِ أَنْ لَا تُكْثِرَ عَلَيْهِ السُّؤَالَ وَلَا تَأْخُذَ بِثَوْبِهِ وَإِذَا دَخَلْتَ عَلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً وَخُصَّهُ بِالتَّحِيَّةِ دُونَهُمْ وَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا تَجْلِسْ خَلْفَهُ وَلَا تَغْمِزْ بِعَيْنِكَ وَلَا تُشِرْ بِيَدِكَ وَلَا تُكْثِرْ مِنَ الْقَوْلِ: قَالَ فُلَانٌ وَقَالَ فُلَانٌ، خِلَافاً لِقَوْلِهِ وَلَا تَضْجَرْ بِطُولِ صُحْبَتِهِ فَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ النَّخْلَةِ تَنْتَظِرُهَا حَتَّى يَسْقُطَ عَلَيْكَ مِنْهَا شَيْءٌ وَالْعَالِمُ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ.

باب ہفتم (٧)

عالم کا حق

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم کا حق یہ ہے کہ اس سے بہت زیادہ سوال نہ کرو اور اس کا دامن نہ پکڑو۔ اگر وہ مجلس سے اٹھنا چاہے اور جب اس کے پاس جاؤ اور کچھ لوگ اس کے پاس بیٹھے ہوں تو سب کو سلام کرو اور خصوصیت سے

اس کو سلام کرو۔ اس کے سامنے بیٹھو پیچھے نہ بیٹھو اور اپنی آنکھ سے اشارہ نہ کرو اور ہاتھ سے بھی اشارہ نہ کرو اور زیادہ نہ بولو۔ کہ فلاں فلاں نے آپ کے قول کے خلاف یہ کہا ہے اور طول صحبت سے اس کو پریشان نہ کرو۔ عالم کی مثال درخت کی سی ہے کہ تم انتظار کرتے رہو کہ اس سے کوئی شے تمہارے اوپر گرے۔ عالم کا اجر روزہ دار، نماز گذار اور فی سبیل اللہ غازی سے زیادہ ہے۔

(بَابُ فَقْدِ الْعُلَمَاءِ)

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبَّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ فَقِيهٍ .

باب ہشتم (۸)

موت علماء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس کے لئے عالم دین کی موت ہر مومن کی موت سے زیادہ محبوب ہے

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ الْفَقِيهُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مومن عالم دین مر جاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کوئی شے بند نہیں کر سکتی۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَبِقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي

كَانَ يَعْبُدُاللهَ عَلَيْهَا وَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ الَّتِي كَانَ يَصْعَدُ فِيهَا بِأَعْمَالِهِ ، وَثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَايَسُدُّهَا شَيْءٌ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْفُقَهَاءَ حُصُونُ الْإِسْلَامِ كَحِصْنِ سُورِ الْمَدِينَةِ لَهَا.

۳۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی مومن فقیہہ مرجاتا ہے تو ملائکہ اس کے لئے روتے ہیں اور زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر اس نے خدا کی عبادت کی ہو اور وہ آسمان کے دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر کو گئے ہیں اور اس کے مرنے سے اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کوئی شے بند نہیں کرسکتی کیونکہ علمائے دین اسلام کے اسی طرح کے قلعے ہیں جس طرح شہر پناہ والی دیواریں شہر کے گرد ہوتی ہیں۔

٤۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَامِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبُّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ فَقِيهٍ .

۴۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عالم دین کی موت ہے

٥۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَايَقْبِضُ الْعِلْمَ بَعْدَمَا يُهْبِطُهُ وَلٰكِنْ يَمُوتُ الْعَالِمُ فَيَذْهَبُ بِمَا يَعْلَمُ فَتَلِيهِمُ الْجُفَاةُ فَيَضِلُّونَ وَ يُضِلُّونَ وَلَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ .

۵۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ نے علم کو نازل کرنے کے بعد نہیں روکا۔مگر جب کوئی عالم دین مرجاتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنا علم لے جاتا ہے اس کی جگہ لے لیتے ہیں وہ ظن پرست اور باطل نواز جو خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی اصل نہیں ہوتی۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّهُ يُسَخِّي نَفْسِي فِي سُرْعَةِ الْمَوْتِ وَالْقَتْلِ

فِينَا قَوْلُ اللهِ: «أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا» وَهُوَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ.

۶۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تکلیف ہوتی ہے میرے نفس کو سرعت موت اور قتل سے اور ہمارے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ ہم آتے ہیں اور خراب کرتے ہیں اطراف زمین کو اور اس سے مراد ہے علماء کا مرنا۔

(بَابُ مُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَصُحْبَتِهِمْ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ قَوْماً يَذْكُرُونَ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ عَالِماً نَفَعَكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلاً عَلَّمُوكَ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِرَحْمَتِهِ فَيَعُمَّكَ مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْماً لَا يَذْكُرُونَ اللهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ عَالِماً لَمْ يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ كُنْتَ جَاهِلاً يَزِيدُوكَ جَهْلاً وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِعُقُوبَةٍ فَيَعُمَّكَ مَعَهُمْ.

باب نہم (۹)

مجالستہ علماء اور ان کی صحبت

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجالس علماء کو اپنی نظر میں رکھ۔ اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھ، اگر تو عالم ہے تو تجھ کو تیرا علم نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دیں گے اور شاید اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے پاس مت بیٹھو اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھ میں اور جہالت پیدا کر دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے جو تجھے بھی گھیر لے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مُحَادَثَةُ الْعَالِمِ عَلَى الْمَزَابِلِ خَيْرٌ مِنْ مُحَادَثَةِ الْجَاهِلِ عَلَى الزَّرَابِيِّ.

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ عالموں کے ساتھ مزبلوں (کوڑا گھر) پر بیٹھنا بہتر ہے۔ جاہل کے ساتھ مسندوں پر بیٹھنے سے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: قَالَتِ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى: يَا رُوحَ اللَّهِ! مَنْ نُجَالِسُ؟ قَالَ مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ رُؤْيَتُهُ وَ يَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَ يُرَغِّبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ.

۳۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں۔ فرمایا جن کی صورت سے ذکر خدا یاد آئے، جن کی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو جن کے عمل سے آخرت کی طرف رغبت ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مُجَالَسَةُ أَهْلِ الدِّينِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

۴۔ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ اہل دین کے پاس بیٹھنا شرف دنیا و آخرت ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَجْلِسٌ أَجْلِسُهُ إِلَى مَنْ أَثِقُ بِهِ أَوْثَقُ فِي نَفْسِي مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں بیٹھتا ہوں مرد دانا کی مجلس میں جس پر مجھے اعتماد ہو یہ بیٹھنا مجھے پسند آتا ہے۔ اس کی ایک سال کی عبادت سے۔

باب دہم (۱۰)

عالم سے سوال اور مذاکرہ

(بَابُ سُؤَالِ الْعَالِمِ وَ تَذَاكُرِهِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَجْدُورٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَغَسَّلُوهُ فَمَاتَ قَالَ: قَتَلُوهُ أَلَّا سَأَلُوا فَإِنَّ دَوَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ چیچک والا جنب ہوا۔ لوگوں نے اسے نہلا دیا۔ جس سے وہ مر گیا۔ فرمایا انھوں نے اسے قتل کیا۔ کسی عالم سے کیوں نہ پوچھا۔ آگاہ ہو کہ مسائل دین سے نادانی ایک درد ہے جس کی دوا صرف سوال ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالُوا: قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام لِحُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ فِي شَيْءٍ سَأَلَهُ: إِنَّمَا يَهْلِكُ النَّاسُ لِأَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حمران بن اعین سے فرمایا لوگ اس لیے ہلاک ہوتے ہیں کہ وہ سوال نہیں کرتے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ عَلَيْهِ قُفْلٌ وَ مِفْتَاحُهُ الْمَسْأَلَةُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم دین پر تالہ لگا ہوا ہے جس کی کنجی سوال کرنا ہے۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَسَعُ النَّاسَ حَتَّى يَسْأَلُوا وَ يَتَفَقَّهُوا وَ يَعْرِفُوا إِمَامَهُمْ وَ يَسَعُهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تَقِيَّةً .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ معلومات میں وسعت پیدا نہ ہوگی جب تک لوگ پوچھیں گے نہیں علم دین حاصل نہ کریں گے اور اپنے امام کو پہچانیں گے نہیں ان کو چاہیئے کہ بحالت تقیہ بھی جو امام کہیں اس کو لیں۔

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أُفٍّ لِرَجُلٍ لَا يُفَرِّغُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ لِأَمْرِ دِينِهِ فَيَتَعَاهَدَهُ وَيَسْأَلَ عَنْ دِينِهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

۵۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وائے ہو اس شخص پر جو فارغ نہیں بناتا اپنے نفس کو ہر کام سے روز جمعہ امر دین کے لیے تاکہ مسائل دین لوگوں سے پوچھے اور اپنی آخرت کو درست کرے۔ ایک روایت میں بجائے اُفٍّ لِرَجُلٍ کے اُخْرَیٰ لِکُلِّ مُسْلِمٍ ہے

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَيْنَ عِبَادِي مِمَّا تَحْيَى عَلَيْهِ الْقُلُوبُ الْمَيْتَةُ إِذَا هُمُ انْتَهَوْا فِيهِ إِلَى أَمْرِي .

۶۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ رَحِمَ اللهُ عَبْداً أَحْيَا الْعِلْمَ قَالَ : قُلْتُ : وَمَا إِحْيَاؤُهُ ؟ قَالَ : أَنْ يُذَاكِرَ بِهِ

أَهْلَ الدِّينِ وَ أَهْلَ الْوَرَعِ.

۷۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا۔ خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے۔ میں نے کہا اس کی زندگی کیا ہے فرمایا اسے اہلِ دین اور اہلِ ورع کا ذکر کرنا چاہیئے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تَذَاكَرُوا وَ تَلَاقَوْا وَ تَحَدَّثُوا فَإِنَّ الْحَدِيثَ جِلَاءٌ لِلْقُلُوبِ إِنَّ الْقُلُوبَ لَتَرِينُ كَمَا يَرِينُ السَّيْفُ وَ جِلَاؤُهَا الْحَدِيثُ

۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو۔ اور آپس میں بات چیت کرو کہ یہ چیز قلوب میں جلا پیدا کرتی ہے۔ قلوب بھی اسی طرح چمکدار رہتے ہیں جس طرح تلوار کا زنگ دور کرنے سے تلوار اور حدیث اس کو جلا بخشتی ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَةٌ وَ الدِّرَاسَةُ صَلَاةٌ حَسَنَةٌ.

۹۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم ہوتا ہے اور درس کا ثواب مقبول نماز کے برابر ہے

باب یازدہم (۱۱)

بذل علم

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْخُذْ

عَلَى الْجُهَّالِ عَهْداً بِطَلَبِ الْعِلْمِ حَتَّى أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ عَهْداً بِبَذْلِ الْعِلْمِ لِلْجُهَّالِ ، لِأَنَّ الْعِلْمَ كَانَ قَبْلَ الْجَهْلِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا جاہلوں سے عہد طلب علم کا جب تک علماء سے عہد نہیں لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو، کیونکہ علم قبل جہالت ہے

٢۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَمُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ» قَالَ لِيَكُنِ النَّاسُ عِنْدَكَ فِي الْعِلْمِ سَوَاءً.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، مت روگردانی کرو لوگوں سے، فرمایا حضرت نے مراد یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں۔

٣۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: زَكَاةُ الْعِلْمِ أَنْ تُعَلِّمَهُ عِبَادَ اللَّهِ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوٰۃ وہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام خَطِيباً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تُحَدِّثُوا الْجُهَّالَ بِالْحِكْمَةِ فَتَظْلِمُوهَا ، وَلَا تَمْنَعُوهَا أَهْلَهَا فَتَظْلِمُوهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا۔ جہال سے دانائی کی باتیں کرو ورنہ یہ ان پر ظلم ہوگا اور اہل علم کی صحبت سے رو کو مت۔

باب دوازدہم (۱۲)

بغیر علم بات کہنے کی ممانعت

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِاللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ: قَالَ [لِي] أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَنْهَاكَ عَنْ خَصْلَتَيْنِ فِيهِمَا هَلَاكُ الرِّجَالِ: أَنْهَاكَ أَنْ تَدِينَ اللهَ بِالْبَاطِلِ وَ تُفْتِيَ النَّاسَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تم کو دو ایسی خصلتوں سے منع کرتا ہوں جن سے لوگ ہلاک ہو گئے میں نہی کرتا ہوں، احکام دین کی تردید باطل سے نہ کرو۔ اور جو نہیں جانتے اس کے متعلق لوگوں کو فتوے نہ دو۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قَالَ لِي، أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِيَّاكَ وَ خَصْلَتَيْنِ فَفِيهِمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ: إِيَّاكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِرَأْيِكَ أَوْ تَدِينَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۲) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو دو عادتوں سے بچاؤ کہ ان کی وجہ سے لوگ ہلاک ہو گئے اپنی رائے سے فتویٰ نہ دو اور جو بات نہیں جانتے اس میں پیروی ظن نہ کرو۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ وَ لَحِقَهُ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِفُتْيَاهُ.

(۳) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے بغیر علم کے اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کرتے ہیں اور جس نے اس کے فتوے پر عمل کیا ہے اس کا گناہ بھی اسی کے سر آتا ہے۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا عَلِمْتُمْ فَقُولُوا وَمَا لَمْ تَعْلَمُوا فَقُولُوا:

اللهُ أَعْلَمُ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْتَزِعُ الآيَةَ مِنَ القُرْآنِ يَخِرُّ فِيهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو نہیں جانتے اس کے متعلق فتویٰ نہ دو اور کہو اللہ دانا تر ہے ایک آدمی جو متشابہات قرآن کی وہ تفسیر بیان کرتا ہے جو حقیقت سے اتنی دور ہوتی ہے جیسے زمین آسمان سے تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُهُ أَنْ يَقُولَ: اللهُ أَعْلَمُ، وَلَيْسَ لِغَيْرِ الْعَالِمِ أَنْ يَقُولَ ذٰلِكَ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم کو چاہیے کہ جب اس سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہے اللہ بہتر جانتا ہے اور غیر عالم یہ کہنے کا بھی حقدار نہیں کیونکہ اس سے لوگوں کو دھوکا اس کا عالم ہونے کا ہوتا ہے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ: لَا أَدْرِي وَلَا يَقُلْ: اللهُ أَعْلَمُ، فَيُوقِعَ فِي قَلْبِ صَاحِبِهِ شَكّاً وَإِذَا قَالَ الْمَسْؤُولُ: لَا أَدْرِي فَلَا يَتَّهِمُهُ السَّائِلُ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب معلوم نہ ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ میں نہیں جانتا۔ یہ نہ کہے کہ اللہ جانتا ہے ورنہ سائل کے دل میں شک پڑے گا کہ یہ جانتا ہے اور جب کہے گا کہ میں نہیں جانتا تو سائل اس کو متہم نہ کرے گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: أَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَيَقِفُوا عِنْدَ مَا لَا يَعْلَمُونَ

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے۔ فرمایا وقت ضرورت جو جانتے ہوں بیان کریں اور جو نہیں جانتے اس سے رک جائیں۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ [بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ] عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ خَصَّ عِبَادَهُ بِآيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِهِ أَنْ لَايَقُولُوا حَتَّى يَعْلَمُوا، وَلَا يَرُدُّوا مَالَمْ يَعْلَمُوا وَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ : « أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَايَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ » وَ قَالَ : « بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَ لَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ».

٨۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے اپنی کتاب میں دو باتوں کی طرف، ایک بے جانے کچھ نہ کہو (اور) دوسرے جو معلوم نہیں اس کی روایت نہ کرو فرماتا ہے کیا ہم نے ان سے یہ عہد نہیں لیا کہ خدا کے بارہ میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو اور فرمایا بلکہ انھوں نے تکذیب کی اس چیز کی جو ان کے احاطہ علم سے باہر تھی اور جس کی تاویل ان کو نہیں آتی تھی۔

٩ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ : مَا ذَكَرْتُ حَدِيثاً سَمِعْتُهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليهما السلام إِلَّا كَادَ أَنْ يَتَصَدَّعَ قَلْبِي ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله ـ قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا كَذَبَ أَبُوهُ عَلَى جَدِّهِ وَلَا جَدُّهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَمِلَ بِالْمَقَائِيسِ فَقَدْ هَلَكَ وَ أَهْلَكَ وَ مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ هُوَ لَايَعْلَمُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمَ مِنَ الْمُتَشَابِهِ فَقَدْ هَلَكَ وَ أَهْلَكَ.

٩۔ ابن شبرمہ سے مروی ہے کہ میں جب اس حدیث کو یاد کرتا ہوں جس کو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تو میرا قلب کانپ جاتا ہے حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے میرے جد سے اور انھوں نے رسول اللہ سے نقل فرمایا ہے ابن شبرمہ نے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ ان کے باپ نے جھوٹ بولا اور نہ ان کے دادا نے۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے قیاس پر عمل کیا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسرے کو بھی ہلاک کیا اور جس نے ایسی حالت میں فتویٰ دیا کہ نہ ناسخ کو منسوخ سے تمیز کرتا ہے نہ محکم کو متشابہ سے تو وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

باب سیزدہم (۱۳)
بغیر علم عمل کرنے والا

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيقِ لَا يَزِيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ إِلَّا بُعْداً.

۱۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر عقل و فہم کے عمل کرنے والا غلط راستے پر چلنے والے کی مانند ہے کہ جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور رہے گا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حَسَنٍ الصَّيْقَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا يَقْبَلُ اللهُ عَمَلاً إِلَّا بِمَعْرِفَةٍ وَلَا مَعْرِفَةَ إِلَّا بِعَمَلٍ فَمَنْ عَرَفَ دَلَّتْهُ الْمَعْرِفَةُ عَلَى الْعَمَلِ وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ فَلَا مَعْرِفَةَ لَهُ؛ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ.

۲۔میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ نہیں قبول کرتا کسی عمل کو بغیر معرفت کے اور معرفت مفید نہیں بغیر عمل۔ جس کو معرفت ہے تو وہ رہنمائی کرتی ہے عمل کی طرف اور جو عمل نہیں کرتا۔ اس کے لئے معرفت ہی نہیں آگاہ ہو کہ ایمان کا تعلق ہے ایک دوسرے سے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ عَمِلَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے عمل کیا تو اس نے نکوکاری سے زیادہ حصہ کو فاسد کر دیا۔

باب چہاردہم (۱۴)

استعمال علم

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ فِي كَلَامٍ لَهُ : الْعُلَمَاءُ رَجُلَانِ رَجُلٌ عَالِمٌ آخِذٌ بِعِلْمِهِ فَهَذَا نَاجٍ وَ عَالِمٌ تَارِكٌ لِعِلْمِهِ فَهَذَا هَالِكٌ وَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَتَأَذَّوْنَ مِنْ رِيحِ الْعَالِمِ التَّارِكِ لِعِلْمِهِ وَإِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً رَجُلٌ دَعَا عَبْداً إِلَى اللَّهِ فَاسْتَجَابَ لَهُ وَقَبِلَ مِنْهُ فَأَطَاعَ اللَّهَ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَأَدْخَلَ الدَّاعِيَ النَّارَ بِتَرْكِهِ عِلْمَهُ وَ اتِّبَاعِهِ الْهَوَى وَ طُولِ الْأَمَلِ ، أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ طُولُ الْأَمَلِ يُنْسِي الْآخِرَةَ .

۱۔ میں نے سنا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عالم دو شخص ہیں ایک وہ جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل کیا پس وہ نجات پانے والا ہے دوسرے وہ جو اپنے علم کا تارک ہے یہ جہنمی ہے ایسے عالم کی بدبو سے اہل دوزخ کو اذیت پہنچے گی اور اہل دوزخ میں شدید ترین ندامت و حسرت اس شخص کو ہوگی جس نے بندہ کو اللہ کی طرف بلایا اس نے دعوت کو قبول کیا اللہ کی اطاعت کی خدا اس کو تو جنت میں داخل کرے گا اور داعی کو بسبب ترک علم اور ہوا و ہوس کی پیروی اور امیدوں کی درازی کے داخل نار کرے گا۔ خواہشات نفس کی پیروی انسان کو امر حق سے روک دیتی ہے اور امید کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعِلْمُ مَقْرُونٌ إِلَى الْعَمَلِ ، فَمَنْ عَلِمَ عَمِلَ وَمَنْ عَمِلَ عَلِمَ وَالْعِلْمُ يَهْتِفُ بِالْعَمَلِ ، فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ علم ملا ہوا ہے عمل سے جس نے علم حاصل کیا تو اس نے عمل بھی کیا اور جس نے عمل کیا اس نے علم بھی حاصل کیا۔ علم آواز دیتا ہے عمل کو پس اگر عمل نے جواب دیا تو ٹھہر جاتا ہے ورنہ اس سے رخصت ہو جاتا ہے یعنی عمل کے ساتھ علم کی وقعت ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

٢. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَالِمَ إِذَا لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ زَلَّتْ مَوْعِظَتُهُ عَنِ الْقُلُوبِ كَمَا يَزِلُّ الْمَطَرُ عَنِ الصَّفَا.

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے۔ عالم جب اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اس کے وعظ کا اثر لوگوں کے دل سے زائل ہو جاتا ہے جیسے بارش کا صاف پانی چٹان سے۔

٤. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَأَجَابَ ثُمَّ عَادَ لِيَسْأَلَ عَنْ مِثْلِهَا فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: مَكْتُوبٌ فِي الْإِنْجِيلِ لَا تَطْلُبُوا عِلْمَ مَا لَا تَعْلَمُونَ وَلَمَّا تَعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ، فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا لَمْ يُعْمَلْ بِهِ لَمْ يَزْدَدْ صَاحِبُهُ إِلَّا كُفْراً وَلَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللهِ إِلَّا بُعْداً.

۴۔ ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور چند مسائل دریافت کئے۔ آپ نے ان کا جواب دے دیا وہ پھر ویسے ہی سوال کرنے کے لئے آ گیا آپ نے فرمایا انجیل میں ہے کہ جو علم نہیں جانتے اس کو حاصل کرو اور جب جان لو۔ تو اس پر عمل کرو۔ کیونکہ جب علم کے موافق عمل نہیں ہوتا تو صاحب علم کا کفر زیادہ ہوتا ہے اور خدا سے اس کی دوری بڑھ جاتی ہے۔

٥. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بِمَ يُعْرَفُ النَّاجِي؟ قَالَ: مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَأَثْبِتْ لَهُ الشَّهَادَةَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَإِنَّمَا ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ.

۵۔ مفضل بن عمر نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا کہ روز قیامت نجات پانے والے کی پہچان کیا ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے مطابق ہو کہ یہ گواہی ہوگی پیش خدا اور جس کا فعل اس کے قول کے موافق نہیں تو اس کا ایمان عارضی ہوگا۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامٍ لَهُ خَطَبَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ، إِنَّ الْعَالِمَ الْعَامِلَ بِغَيْرِهِ كَالْجَاهِلِ الْحَائِرِ الَّذِي لَا يَسْتَفِيقُ عَنْ جَهْلِهِ، بَلْ قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ أَعْظَمُ وَالْحَسْرَةَ أَدْوَمُ عَلَى هَذَا الْعَالِمِ الْمُنْسَلِخِ مِنْ عِلْمِهِ مِنْهَا عَلَى هَذَا الْجَاهِلِ الْمُتَحَيِّرِ فِي جَهْلِهِ، وَكِلَاهُمَا حَائِرٌ بَائِرٌ، لَا تَرْتَابُوا فَتَشُكُّوا وَلَا تَشُكُّوا فَتَكْفُرُوا وَلَا تُرَخِّصُوا لِأَنْفُسِكُمْ فَتُدْهِنُوا وَلَا تُدْهِنُوا فِي الْحَقِّ فَتَخْسَرُوا وَإِنَّ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَفَقَّهُوا وَمِنَ الْفِقْهِ أَنْ لَا تَغْتَرُّوا، وَإِنَّ أَنْصَحَكُمْ لِنَفْسِهِ أَطْوَعُكُمْ لِرَبِّهِ وَأَغَشَّكُمْ لِنَفْسِهِ أَعْصَاكُمْ لِرَبِّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ يَأْمَنْ وَيَسْتَبْشِرْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يَخِبْ وَيَنْدَمْ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا لوگو جب تم علم حاصل کرلو تو عمل بھی کرو تاکہ ہدایت یاؤ جو عالم اپنے علم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ اس جاہل حائر کی مانند ہے جس کو جہالت سے افاقہ نہیں ہوتا۔ میں نے کتاب خدا میں دیکھا ہے کہ ایسے عالم پر جس سے علم علیحدہ ہو گیا ہو۔ خدا کی بڑی حجت تمام ہوگی اور ہمیشہ حسرت کا شکار رہے گا اور اس کے اہل جو جہالت کی وجہ سے حسرت و یاس میں رہتے ہیں۔ دونوں درماندہ اور جہنمی ہیں۔ شک کو طلب نہ کرو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور خدا کی شکایت نہ کرو۔ کافر ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کو اجازت نہ دو کہ وہ پیروئی ظن کریں ورنہ سہل انکاری کرنے لگو گے اور امر حق میں سہل انکاری سے خسارہ پاؤ گے حق بات یہ ہے کہ علم دین حاصل کرو تاکہ ٹھوکر نہ کھاؤ۔ بے شک تم میں از روئے نفس اخلاص مند وہ ہے جو اللہ کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا ہے اور بدترین انسان وہ ہے جو اپنے رب کی معصیت کرنے والا ہے جو اللہ کی اطاعت کریگا اس کو بشارت دی جاتی ہے کہ وہ امن میں رہیگا جو اللہ کی نافرمانی کریگا وہ ناکام و نادم رہے گا

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْعِلْمَ فَاسْتَعْمِلُوهُ وَلْتَتَّسِعْ قُلُوبُكُمْ، فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا كَثُرَ فِي قَلْبِ رَجُلٍ لَا يَحْتَمِلُهُ، قَدَرَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ، فَإِذَا خَاصَمَكُمُ الشَّيْطَانُ فَأَقْبِلُوا عَلَيْهِ بِمَا تَعْرِفُونَ فَإِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً، فَقُلْتُ وَ مَا الَّذِي نَعْرِفُهُ؟ قَالَ: خَاصِمُوهُ بِمَا ظَهَرَ لَكُمْ مِنْ قُدْرَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ جب تم احادیث کو سنو تو ان پر عمل بھی کرو اور اپنے قلوب میں کشادگی پیدا کرو۔ علم جب کسی شخص میں زیادہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر قابو نہیں پاتا۔ جب شیطان تم سے دشمنی کرے تو جو معرفت تم نے حاصل کی ہے اس کی مدد سے اس کا مقابلہ کرو۔ بیشک شیطان کا مکر کمزور ہے میں نے پوچھا ہم کس چیز کی معرفت حاصل کریں۔ فرمایا اس چیز سے شیطان کا مقابلہ کرو جو تم پر قدرت خدا سے ظاہر ہوتی ہے۔

باب پانزدہم (۱۵)

علم کو ذریعہ بنانا مال کھانے اور فخر کرنے کا

۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ دُنْيَا وَطَالِبُ عِلْمٍ فَمَنِ اقْتَصَرَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَا أَحَلَّ اللهُ لَهُ سَلِمَ، وَمَنْ تَنَاوَلَهَا مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا هَلَكَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ أَوْ يُرَاجِعَ وَمَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ وَعَمِلَ بِعِلْمِهِ نَجَا وَمَنْ أَرَادَ بِهِ الدُّنْيَا فَهِيَ حَظُّهُ.

رسول اللہ نے فرمایا دو حریص سیر نہیں ہوتے طالب دنیا اور طالب علم جس نے مالِ دنیا سے حلال روزی پر قناعت کی۔ اس نے نجات پائی اور جس نے مالِ حرام کھایا۔ وہ ہلاک ہوا لیکن ایسی صورت میں کہ توبہ کرے۔ یا جن کا مال لیا ہے انھیں لوٹا دے۔ البتہ نجات ہو سکتی ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے لیا اور عمل بھی کیا۔ اس نے نجات پائی جس نے دنیا پانے کا ارادہ کیا اسے وہی ملی۔

٢۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ خَيْرَ الْآخِرَةِ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

٢۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کر کے نفع دنیا کا ارادہ کیا۔ آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور جس نے آخرت کی بہتری چاہی۔ خدا نے اس کو دنیا و آخرت میں بہتری عطا کی

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ.

٣۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کر کے نفع چاہا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَالِمَ مُحِبّاً لِدُنْيَاهُ فَاتَّهِمُوهُ عَلَى دِينِكُمْ فَإِنَّ كُلَّ مُحِبٍّ لِشَيْءٍ يَحُوطُ مَا أَحَبَّ (1) وَقَالَ عليه السلام: أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام: لَا تَجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَالِماً مَفْتُوناً بِالدُّنْيَا فَيَصُدَّكَ عَنْ طَرِيقِ مَحَبَّتِي فَإِنَّ أُولَئِكَ قُطَّاعُ طَرِيقِ عِبَادِيَ الْمُرِيدِينَ، إِنَّ أَدْنَى مَا أَنَا صَانِعٌ بِهِمْ أَنْ أَنْزِعَ حَلَاوَةَ مُنَاجَاتِي عَنْ قُلُوبِهِمْ.

٤۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تم کسی عالم کو امور دنیا میں منہمک پاؤ تو امور دین میں اس پر اعتماد نہ کرو۔ ہر محب کو

وہی ملتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کی طرف کہ میرے اور اپنے درمیان ایسے عالم کو قرار نہ دو جو دنیا کا عاشق ہو کیونکہ وہ تم کو میری محبت کے راستے سے روک دے گا یہ لوگ میرے خاص بندوں کے لیے رہزن ہیں کم سے کم جو میں ان کے ساتھ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنی مناجات کی حلاوت کو ان کے دل سے نکال لیتا ہوں۔

۵۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ (ع) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ (ص): الْفُقَهَاءُ أُمَنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يَدْخُلُوا فِي الدُّنْيَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا دُخُولُهُمْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: اِتِّبَاعُ السُّلْطَانِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَاحْذَرُوهُمْ عَلَى دِينِكُمْ.

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقہاء رسولوں کے امین ہیں جب تک کہ دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا دنیا میں ان کے داخلے کی صورت کیا ہے فرمایا سلطان جابر کی پیروی۔ جب وہ ایسا کریں تو تم اپنے دین کو ان سے بچاؤ۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عن أبي جعفر (ع) قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ الرِّئَاسَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَهْلِهَا.

۶۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم کو اس لیے حاصل کیا کہ وہ علماء کی مجلس میں فخر کریں یا جاہلوں کی مجلس میں بحث کریں یا اس غرض سے کہ لوگ اس کی طرف توجہ کریں تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہے ریاست کا سزاوار نہیں ہے مگر علم والا۔

باب شانزدہم (۱۶)

عالم پر لزوم حجت اور اس پر سخت گیری

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ (ع) قَالَ: قَالَ يَا حَفْصُ! يُغْفَرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْباً قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لِلْعَالِمِ

ذَنْبٌ وَاحِدٌ.

۱۔ حفص بن غیاث نے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جاہل کے ستر گناہ عالم کے ایک گناہ سے پہلے معاف کر دیئے جائیں گے (کیونکہ جاہل نہ جان کر گناہ کرتا ہے اور عالم جان بوجھ کر۔

۲۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ ﷺ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَآلِهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيْلٌ لِلْعُلَمَاءِ السُّوءِ كَيْفَ تَلَظّٰى عَلَيْهِمُ النَّارُ؟

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء سوء کے لئے آتش جہنم کے شعلے بری طرح اس کی خبر لیں گے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هٰهُنَا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى حَلْقِهِ ـ لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ.

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب سانس یہاں تک آئے گا اور اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف تو عالم کی توبہ اس وقت قبول نہ ہوگی، پھر یہ آیت پڑھی۔ خدا سے جو لوگ توبہ کریں جو جہالت سے برے کام کرتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ» قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلاً بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلٰى غَيْرِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق پس اوندھے منہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے وہ قریش جنہوں نے بغیر حق امامت کو پایا اور ان کے گمراہ پجاری۔ امام نے فرمایا۔ وہ وہ ہیں جنہوں نے محکمات قرآنی کو پہچانا پھر اس کے بعد پیروی ظن کر کے گمراہی کی باتیں کرنے لگے۔

باب ہفدہم (۱۷)

نوادر

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: رَوِّحُوا أَنْفُسَكُمْ بِبَدِيعِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّهَا تَكِلُّ كَمَا تَكِلُّ الْأَبْدَانُ.

امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ اپنے نفوس کو حکمت و دانائی کی باتوں سے سکون پہنچاؤ کیونکہ یہ نفوس کو (جہالت و نادانی) سے اس طرح ہلکا کردیتی ہیں جسطرح اجسام (بوجھ سے) ہلکے ہوجاتے ہیں۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ! إِنَّ الْعِلْمَ ذُو فَضَائِلَ كَثِيرَةٍ: فَرَأْسُهُ التَّوَاضُعُ وَعَيْنُهُ الْبَرَاءَةُ مِنَ الْحَسَدِ وَأُذُنُهُ الْفَهْمُ وَلِسَانُهُ الصِّدْقُ وَحِفْظُهُ الْفَحْصُ وَقَلْبُهُ حُسْنُ النِّيَّةِ وَعَقْلُهُ مَعْرِفَةُ الْأَشْيَاءِ وَالْأُمُورِ وَيَدُهُ الرَّحْمَةُ وَرِجْلُهُ زِيَارَةُ الْعُلَمَاءِ وَهِمَّتُهُ السَّلَامَةُ وَحِكْمَتُهُ الْوَرَعُ وَمُسْتَقَرُّهُ النَّجَاةُ وَقَائِدُهُ الْعَافِيَةُ وَمَرْكَبُهُ الْوَفَاءُ وَسِلَاحُهُ لِينُ الْكَلِمَةِ وَسَيْفُهُ الرِّضَا وَقَوْسُهُ الْمُدَارَاةُ وَجَيْشُهُ مُحَاوَرَةُ الْعُلَمَاءِ وَمَالُهُ الْأَدَبُ وَذَخِيرَتُهُ اجْتِنَابُ الذُّنُوبِ وَزَادُهُ الْمَعْرُوفُ وَمَاؤُهُ الْمُوَادَعَةُ وَدَلِيلُهُ الْهُدَى وَرَفِيقُهُ مَحَبَّةُ الْأَخْيَارِ.

۲- امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا طالب علم کے لئے کثیر فضیلتیں ہیں، اس کا سر تواضع ہے۔ آنکھ حسد سے دور رہنا ہے اس کا کان مسائل دین کو سمجھنا ہے اس کی زبان سچ ہے حفاظت علم تلاش حق ہے اس کا دل اچھی نیت ہے اس کی عقل اشیاء و امور کی معرفت ہے اس کا ہاتھ رحم ہے اس کا پاؤں زیارت علماء اس کی ہمت سلامتی نفس ہے اس کی حکمت پرہیزگاری ہے اس کی جائے قرار نجات ہے اس کا رہنما عافیت ہے اس کی سواری وفا ہے اس کے ہتھیار نرم گفتگو ہے اس کی تلوار رضائے خدا ہے اس کی کمان ہمدردی ہے اس کی مجلس صحبت علماء ہے اس کا مال ادب ہے اس کا

ذخیرہ گناہوں سے اجتناب ہے اس کا زادِ راہ نیکی ہے اور اس کی آبرو جھگڑے کا ترک کرنا ہے اس کا راہبر ہدایت ہے اس کا رفیق نیکوں کی طرف رغبت ہے۔

٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: نِعْمَ وَزِيرُ الْإِيمَانِ الْعِلْمُ، وَ نِعْمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الْحِلْمُ، وَنِعْمَ وَزِيرُ الْحِلْمِ الرِّفْقُ، وَنِعْمَ وَزِيرُ الرِّفْقِ الصَّبْرُ.

٣- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا۔ ایمان کا اچھا وزیر علم ہے اور علم کا اچھا وزیر حلم ہے اور حلم کا اچھا وزیر لوگوں سے اچھا برتاؤ ہے اور رفق کا وزیر عبرت حاصل کرنا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعِلْمُ؟ قَالَ: الْإِنْصَاتُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ الْإِسْتِمَاعُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ الْحِفْظُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: الْعَمَلُ بِهِ، قَالَ ثُمَّ مَهْ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ نَشْرُهُ.

۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا علم کیا ہے فرمایا خاموش رہنا۔ پوچھا۔ پھر کیا فرمایا کان لگا کر احادیث و آیات کا سننا۔ پوچھا پھر کیا۔ فرمایا ان کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا پوچھا پھر کیا فرمایا ان کا نشر کرنا۔

٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: طَلَبَةُ الْعِلْمِ ثَلَاثَةٌ فَاعْرِفْهُمْ بِأَعْيَانِهِمْ وَ صِفَاتِهِمْ: صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْجَهْلِ وَالْمِرَاءِ، وَ صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْإِسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ وَ صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْفِقْهِ وَالْعَقْلِ، فَصَاحِبُ الْجَهْلِ وَالْمِرَاءِ مُوذٍ مُمَارٍ مُتَعَرِّضٌ لِلْمَقَالِ فِي أَنْدِيَةِ الرِّجَالِ بِتَذَاكُرِ الْعِلْمِ وَ صِفَةِ الْحِلْمِ، قَدْ تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوعِ وَ تَخَلَّى مِنَ الْوَرَعِ فَدَقَّ اللهُ مِنْ هَذَا خَيْشُومَهُ وَ قَطَعَ مِنْهُ حَيْزُومَهُ؛ وَصَاحِبُ الْإِسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ ذُو خِبٍّ وَمَلَقٍ يَسْتَطِيلُ عَلَى مِثْلِهِ مِنْ أَشْبَاهِهِ وَيَتَوَاضَعُ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنْ دُونِهِ فَهُوَ لِحُلْوَانِهِمْ هَاضِمٌ وَ لِدِينِهِ حَاطِمٌ، فَأَعْمَى اللهُ عَلَى هَذَا خُبْرَهُ وَقَطَعَ مِنْ آثَارِ الْعُلَمَاءِ أَثَرَهُ

وَ صَاحِبُ الْفِقْهِ وَالْعَقْلِ ذُو كَآبَةٍ وَ حُزْنٍ وَ سَهَرٍ قَدْ تَحَنَّكَ فِي بُرْنُسِهِ وَ قَامَ اللَّيْلَ فِي حِنْدِسِهِ يَعْمَلُ وَ يَخْشَى وَجِلاً دَاعِياً مُشْفِقاً مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ مُسْتَوْحِشاً مِنْ أَوْثَقِ إِخْوَانِهِ فَشَدَّ اللهُ مِنْ هٰذَا أَرْكَانَهُ وَ أَعْطَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَانَهُ . وَ حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقَزْوِينِيُّ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْقَلُ بِقَزْوِينَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْعَلَوِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ

۵۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے۔ طالبان حق تین قسم کے ہیں میں ان کے ایمان وصفات کو جانتا ہوں۔ ایک گروہ وہ ہے جو علم کو طلب کرتا ہے لوگوں سے جاہلانہ بحث کے لئے، دوسرا گروہ علم حاصل کرتا ہے تکبر و فریب کے لئے اور تیسرا گروہ اس کو حاصل کرتا ہے فقر اور عقل کے لئے۔ پس جاہل اور جھگڑالو لوگوں کو ستانے والا اور ان سے لڑنے والا ہوتا ہے لوگوں کے جلسوں میں صاحبان علم وحلم کا وصف اس لئے بیان کرتا ہے کہ وہ اسکی بُری باتوں پر اعتراض نہ کریں۔ وہ خضوع و خشوع کے لباس میں نظر آتا ہے۔ درآنحالیکہ پرہیزگاری سے خالی ہوتا ہے خدا اس کو ذلیل کرتا ہے اور زبان قطع کرتا ہے۔ صاحبان تکبر و فریب کی دو حالتیں ہیں یا وہ صاحبانِ علم کے سامنے ہرزہ سرائیاں کرتے ہیں اور پرشور شیخیاں مارتے ہیں یا امراء کی چاپلوسی کرکے ان کے حلوے پراٹھے پر ہاتھ مارتے ہیں اور اپنے دین کو برباد کرتے ہیں۔ پس خدا نے ان کی باتوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور اہل علم کے نزدیک ان کی باتوں کو بے اثر بنا دیا۔ جو صاحبان علم دین وعقل ہیں وہ بظاہر رنج و اندوہ میں ہیں۔ راتوں کو بیدار رہنے والے ہیں خوشنودی خدا کے لئے ٹاٹ کا لباس پہنتے ہیں اور تاریکی شب میں عبادت کرتے ہیں اور اس خیال سے کہ عبادت قبول نہ ہو۔ خائف و ترساں رہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ڈرتے ہوئے کہ مبادا ان کی دعا قبول نہ ہو اور اپنے زمانہ کے اہل باطل کو پہچان کر ان سے الگ رہتے ہیں اور اپنے بھائیوں تک پر اعتماد نہیں کرتے ان کی بے وفائی دیکھ کر۔ پس خدا نے اس پرہیزگاری کو دیکھ کر ان کے اصول دین کو مستحکم بنا دیا اور روز قیامت ان کو امان دی۔

الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ رُوَاةَ الْكِتَابِ كَثِيرٌ وَ إِنَّ رُعَاتَهُ قَلِيلٌ وَ كَمْ مِنْ مُسْتَنْصِحٍ لِلْحَدِيثِ مُسْتَغِشٍّ لِلْكِتَابِ، فَالْعُلَمَاءُ يَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّعَايَةِ وَالْجُهَّالُ يَحْزُنُهُمْ حِفْظُ الرِّوَايَةِ فَرَاعٍ يَرْعَى حَيَاتَهُ وَرَاعٍ يَرْعَى هَلَكَتَهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اخْتَلَفَ الرَّاعِيَانِ وَ تَغَايَرَ الْفَرِيقَانِ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، کتاب خدا کے راوی تو بہت ہیں اور قرآن پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ بہت سے خالص سمجھتے ہیں حدیث کو اور غیر خالص جانتے ہیں قرآن کو۔ جب اس کو مخالف حدیث پاتے ہیں پس علماء فکر کرنے ہیں رعایت قرآن میں اور مذمت کرتے ہیں اس کے مخالفوں کی اور جہاں فکر کرتے ہیں۔ روایت کے متعلق پس تابعین دو قسم کے ہیں ایک جاودانی زندگی کا چاہنے والے دوسرے ہلاکت ابدی کے خواستگار (اس لئے یہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے (ایک وہ جو قرآن پر عامل ہیں اور جو حدیث موافق قرآن نہ ہو اس کو ترک کر دیتے ہیں۔ دوسرا گروہ حدیث کو مقدم جانتا ہے چاہے مخالف قرآن ہو۔ جیسے حدیث لانورث ولا نورث۔

٧- اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ حَفِظَ مِنْ أَحَادِيثِنَا أَرْبَعِينَ حَدِيثاً بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِماً فَقِيهاً.

۷۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے ہماری چالیس حدیثیں حفظ کر لیں تو اللہ اس کو روز قیامت عالم اور فقیہہ اٹھائے گا۔

٨- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ » قَالَ : قُلْتُ مَا طَعَامُهُ؟ قَالَ عِلْمُهُ الَّذِي يَأْخُذُهُ ، عَمَّنْ يَأْخُذُهُ؟

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ فلینظر الانسان الی طعامہ (۲۴/ سورہ عبس) کے متعلق فرمایا، راوی نے پوچھا طعام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا۔ اس کا علم جس سے بھی حاصل کرے۔

٩- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْوُقُوفُ عِنْدَ الشُّبْهَةِ خَيْرٌ مِنَ الْاِقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَةِ وَ تَرْكُكَ حَدِيثاً لَمْ تَرْوِهِ خَيْرٌ مِنْ رِوَايَتِكَ حَدِيثاً لَمْ تُحْصِهِ.

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، شبہ کے موقع پر کردار و گفتار سے باز رہنا اس سے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو خطرہ میں

ڈالا جائے۔ اور نقل نہ کرنا ایسی حدیث کا تیرے لئے بہتر ہے اس صورت میں روایت کرنے سے کہ اس کے تمام اجزا اچھی طرح دماغ میں محفوظ نہ ہوں۔

۱۰۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ أَنَّهُ عَرَضَ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام بَعْضَ خُطَبِ أَبِيهِ، حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَوْضِعاً مِنْهَا قَالَ لَهُ: كُفَّ وَاسْكُتْ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَا يَسَعُكُمْ فِيمَا يَنْزِلُ بِكُمْ مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ إِلَّا الْكَفُّ عَنْهُ وَالتَّثَبُّتُ وَالرَّدُّ إِلَىٰ أَئِمَّةِ الْهُدَىٰ حَتَّىٰ يَحْمِلُوكُمْ فِيهِ عَلَى الْقَصْدِ، وَيَجْلُوا عَنْكُمْ فِيهِ الْعَمَىٰ، وَيُعَرِّفُوكُمْ فِيهِ الْحَقَّ، قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ».

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمہارے لئے سزاوار نہیں کچھ کہنا یا کرنا اس امر کے متعلق جس کا تم کو علم نہیں، بہتر ہے کہ اس سے رک جاؤ اور رجوع کرو اس امر کے بارے میں آئمہ ہدیٰ کی طرف کہ وہ تم کو اس میں صحیح راستہ بتائیں گے اور نادانی کو تم پر واضح کر دیں گے اور امر حق کی معرفت کرائیں گے خدا فرماتا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔

۱۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ كُلَّهُ فِي أَرْبَعٍ: أَوَّلُهَا أَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ وَالثَّانِي أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ وَالثَّالِثُ أَنْ تَعْرِفَ مَا أَرَادَ مِنْكَ وَالرَّابِعُ أَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ مِنْ دِينِكَ.

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا میں نے تمام آدمیوں کے علم کو چار صورتوں میں پایا۔ اول یہ کہ تو اپنے رب کی معرفت حاصل کرے دوسرے یہ کہ پہچانے کہ خدا نے تیرے اوپر کیا کیا احسان کئے ہیں تیسرے یہ جانے کہ خدا تجھ سے کیا چاہتا ہے چوتھے یہ جانے کہ کیا باتیں تجھے دین سے خارج کر دیں گی۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ: لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا حَقُّ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ؟ فَقَالَ: أَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَيَكُفُّوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَٰلِكَ فَقَدْ أَدَّوْا إِلَى اللهِ حَقَّهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اللہ کا کیا حق ہے اپنی مخلوق پر، فرمایا۔ وہ کہیں جو جانتے ہیں اور باز رہیں اس سے جو نہیں جانتے۔ ایسی صورت میں وہ اللہ کا حق ادا کریں گے۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عبدالله عليه السلام يقول : اعْرِفُوا مَنَازِلَ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ رِوَايَتِهِمْ عَنَّا.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک لوگوں کے مراتب کا حال معلوم کرنے کے لئے یہ دیکھو کہ وہ ہم سب میں روایت کرنے میں کیسے ہیں کثرت روایت تو نہیں کرتے اور (اپنی طرف سے اس کے معنی تو بیان نہیں کرتے)

۱٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَائِشَةَ الْبَصْرِيِّ رَفَعَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ فِي بَعْضِ خُطَبِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ بِعَاقِلٍ مَنِ انْزَعَجَ مِنْ قَوْلِ الزُّورِ فِيهِ وَلَا بِحَكِيمٍ مَنْ رَضِيَ بِثَنَاءِ الْجَاهِلِ عَلَيْهِ، النَّاسُ أَبْنَاءُ مَا يُحْسِنُونَ وَقَدْرُ كُلِّ امْرِءٍ مَا يُحْسِنُ فَتَكَلَّمُوا فِي الْعِلْمِ تَبَيَّنْ أَقْدَارُكُمْ.

۱۴۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا ہے کہ لوگو جان لو کہ وہ شخص عقلمند نہیں جو اپنے متعلق کسی جھوٹی بات کے کہنے پر خوشی سے اچھل پڑا۔ اور کہنے والے کو سرزنش نہ کرے اور عقلمند و حکیم نہیں وہ شخص جو جاہل کی تعریف پر راضی ہو۔

۱٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ: عُثْمَانُ الْأَعْمَى وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْعِلْمَ يُؤْذِي رِيحُ بُطُونِهِمْ أَهْلَ النَّارِ ، فَقَالَ : أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فَهَلَكَ إِذَنْ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مَا زَالَ الْعِلْمُ مَكْتُوماً مُنْذُ بَعَثَ اللهُ نُوحاً عليه السلام فَلْيَذْهَبِ الْحَسَنُ يَمِيناً وَ شِمَالاً فَوَاللهِ مَا يُوجَدُ الْعِلْمُ إِلَّا هٰهُنَا.

۱۵۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ کے پاس بصرہ کا ایک شخص عثمان نابینا بیٹھا ہوا تھا

اور اس نے کہا کہ حسن بصری کا گمان یہ ہے کہ جو لوگ علم کو چھپاتے ہیں ان کے بدن کی بدبو دوزخیوں کو تکلیف پہنچائے گی حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں مومن آل فرعون جہنمی قرار پایا، کیونکہ وہ علم و ایمان کو چھپاتا تھا۔ جب خدا نے نوحؑ کو مبعوث کیا علم تو (ان کے اوصیا میں) چھپا ہی رہا۔ حسن بصری کے دائیں بائیں جا کر یہ سنا دو کہ یہاں کے سوا (یعنی آئمہ معصومین کے سوا) علم اور کہیں پایا ہی نہیں جاتا۔

باب ہیجدہم (۱۸)

روایت کتب و حدیث و فضیلت کتابت و تمسک بالکتب

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: «الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَيُحَدِّثُ بِهِ كَمَا سَمِعَهُ لَا يَزِيدُ فِيهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ.

۱۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا الذین یستمعون الخ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہماری حدیث کو ویسے ہی بیان کرتا ہے جیسا سنتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے اور نہ کم۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْكَ فَأَزِيدُ وَأَنْقُصُ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مَعَانِيَهُ فَلَا بَأْسَ.

۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت بے کم و کاست کروں۔ لیکن یاد نہیں آتا، فرمایا عمداً تو ایسا نہیں کرتے کہ جو بیان کرتے ہو اس سے لوگوں کو بدگمانی میں ڈالو۔ میں نے کہا نہیں فرمایا یا معنی و مفہوم تو بے کم و کاست بیان کرتے ہو۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۔ وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: إِنِّي أَسْمَعُ الْكَلَامَ مِنْكَ فَأُرِيدُ أَنْ أَرْوِيَهُ كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ فَلَا يَجِيءُ، قَالَ: فَتَتَعَمَّدُ

ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : لَا فَقَالَ : تُرِيدُ الْمَعَانِيَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ فَلَا بَأْسَ

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو الفاظ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے کیا یہ جائز ہے فرمایا کہ اگر معنی میں کوئی کمی وزیادتی نہیں ہوتی اور ہمارے مفہوم کو نہیں بدلتا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

٤۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ ؑ : الْحَدِيثَ أَسْمَعُهُ مِنْكَ أَرْوِيهِ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِيكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ ، قَالَ سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّكَ تَرْوِيهِ عَنْ أَبِي أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ ؑ لِجَمِيلٍ : مَا سَمِعْتَ مِنِّي فَارْوِهِ عَنْ أَبِي

۴۔ میں نے صادق آل محمدؐ سے کہا جو حدیث میں آپ سے سنتا ہوں آپ کے والد ماجد کے نام سے روایت کرتا ہوں اور جو اُن سے سنتا ہوں وہ آپ کے نام سے بیان کر دیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، بات برابر ہے۔ آگاہ ہو جو تم میرے پدر بزرگوار کے نام سے ہماری حدیث نقل کر دیا کرو۔ (از روئے تقیہ) وہ مجھے پسند ہے۔

٥۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ ؑ يَجِيئُنِي الْقَوْمُ فَيَسْتَمِعُونَ مِنِّي حَدِيثَكُمْ فَأَضْجَرُ وَلَا أَقْوَى ، قَالَ : فَاقْرَأْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَوَّلِهِ حَدِيثاً وَمِنْ وَسَطِهِ حَدِيثاً وَمِنْ آخِرِهِ حَدِيثاً

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آپ کی کتاب حدیث سننے کے لئے آتے ہیں اور آپ لوگوں کی کثرت حدیث سے دل تنگ پریشان اور کمزوری محسوس کرنے لگتا ہوں فرمایا حدیث کے تین حصے کر کے انھیں سناؤ۔ پہلے اوّل حصہ پڑھو پھر درمیان پھر آخر۔

٦- عَنْهُ بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: اَلرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا يُعْطِينِي الْكِتَابَ وَلَا يَقُولُ: ارْوِهِ عَنِّي يَجُوزُ لِي أَنْ أَرْوِيَهُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ الْكِتَابَ لَهُ فَارْوِهِ عَنْهُ.

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرنا پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں۔ فرمایا جب تم جان لو کہ یہ اس نے ہم سے لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کرو۔

٧- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيثٍ فَأَسْنِدُوهُ إِلَى الَّذِي حَدَّثَكُمْ فَإِنْ كَانَ حَقّاً فَلَكُمْ وَ إِنْ كَانَ كَذِباً فَعَلَيْهِ.

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچ ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنیوالے کو پہنچے گا۔

٨- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدَنِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْقَلْبُ يَتَّكِلُ عَلَى الْكِتَابَةِ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے دل اعتماد کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث سنو اسے لکھ لو تاکہ اس میں شک نہ رہے۔

٩- اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اُكْتُبُوا فَإِنَّكُمْ لَا تَحْفَظُونَ حَتَّى تَكْتُبُوا.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو تو اسے لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے۔

١٠- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: احْتَفِظُوا بِكُتُبِكُمْ فَإِنَّكُمْ سَوْفَ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهَا.

۱۰۔ عُبَیدِ بن زُرارہ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو حدیث سنو اسے لکھو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو

١١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَيْبَرِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: اكْتُبْ وَبُثَّ عِلْمَكَ فِي إِخْوَانِكَ فَإِنْ مِتَّ فَأَوْرِثْ كُتُبَكَ بَنِيكَ فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانُ هَرْجٍ لَا يَأْنَسُونَ فِيهِ إِلَّا بِكُتُبِهِمْ.

۱۱۔ اگر تم مرنے لگو تو اس کو اپنی اولاد میں بطور میراث چھوڑو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے

١٢- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ الْمُفْتَرِعَ قِيلَ لَهُ: وَمَا الْكَذِبُ الْمُفْتَرِعُ؟ قَالَ: أَنْ يُحَدِّثَكَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ فَتَتْرُكَهُ وَتَرْوِيَهُ عَنِ الَّذِي حَدَّثَكَ عَنْهُ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو کذب و مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کہ کذب و مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی حدیث کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ۔

١٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَعْرِبُوا حَدِيثَنَا فَإِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ.

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ کہ ہم خانوادۂ رسالت اور فصحائے عرب ہیں ہمارے کلام میں تغیر و تبدل نہ ہو۔ اعراب لگانے کے بعد لوگ پڑھنے میں غلطی نہ کریں گے۔

١٤- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: حَدِيثِي حَدِيثُ أَبِي وَحَدِيثُ أَبِي حَدِيثُ جَدِّي وَحَدِيثُ جَدِّي حَدِيثُ الْحُسَيْنِ وَحَدِيثُ الْحُسَيْنِ حَدِيثُ الْحَسَنِ وَحَدِيثُ الْحَسَنِ حَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَدِيثُ رَسُولِ اللهِ وَحَدِيثُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور ان کی حدیث میرے جد حسینؑ کی اور ان کی حدیث حسنؑ کی اور ان کی حدیث امیرالمومنین کی اور ان کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسولؐ کی حدیث خدائے عزوجل کا قول ہے۔

١٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ شَيْنُولَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ مَشَايِخَنَا رَوَوْا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَتِ التَّقِيَّةُ شَدِيدَةً فَكَتَمُوا كُتُبَهُمْ وَلَمْ تُرْوَ عَنْهُمْ فَلَمَّا مَاتُوا صَارَتِ الْكُتُبُ إِلَيْنَا فَقَالَ: حَدِّثُوا بِهَا فَإِنَّهَا حَقٌّ

۱۵۔ یعنی میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ جس جماعت سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں انھوں نے روایت کی ہے امام محمد باقر اور امام جعفر علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا انھوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ملیں۔ پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں فرمایا کرو۔ وہ صحیح کار آمد ہیں۔

باب نوزدہم (۱۹)

تقلید

١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ

أبي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ»؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ مَا أَجَابُوهُمْ وَلٰكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ.

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ نصرانیوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور رہبانوں کو اپنا رب بنا لیا اور اس کا مطلب پوچھا۔ فرمایا نصاریٰ کو ان کے علماء و رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن ان کے علماء نے یہ کیا کہ حلال کو حرام بنایا اور حرام کو حلال، بس انھوں نے اپنے علماء کی تقلید کی۔ اس طرح لاشعوری طور پر ان کی عبادت کی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ أَنْتُمْ أَشَدُّ تَقْلِيداً أَمِ الْمُرْجِئَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَلَّدْنَا وَقَلَّدُوا فَقَالَ: لَمْ أَسْأَلْكَ عَنْ هٰذَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ أَكْثَرُ مِنَ الْجَوَابِ الْأَوَّلِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ الْمُرْجِئَةَ نَصَبَتْ رَجُلاً لَمْ تَفْرِضْ طَاعَتَهُ وَقَلَّدُوهُ وَأَنْتُمْ نَصَبْتُمْ رَجُلاً وَفَرَضْتُمْ طَاعَتَهُ ثُمَّ لَمْ تُقَلِّدُوهُ فَهُمْ أَشَدُّ مِنْكُمْ تَقْلِيداً.

۲۔ محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ ماننے والے ہو یا تمہارے مخالف۔ میں نے کہا انھوں نے بھی تقلید کی، ہم نے بھی تقلید کی۔ حضرت نے فرمایا میرا یہ سوال نہیں میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں۔ حضرت نے فرمایا میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت ان پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انھوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی۔ اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی، پس تقلید کے بارے میں وہ تم سے زیادہ رہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ

دُونِ اللهِ » فَقَالَ: وَاللهِ مَا صَامُوا لَهُمْ وَلَا صَلَّوا لَهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَ حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَاتَّبَعُوهُمْ.

۳۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے اس آیہ کے متعلق (نصاریٰ نے اپنے علماء اور رہبان کو چھوڑ کر اپنا رب بنایا) فرمایا واللہ نصاریٰ نے ان کے لئے روزے رکھے تھے اور نہ نماز پڑھی تھی بلکہ ان کے علماء نے حلال کو ان کے لئے حرام قرار دے دیا تھا اور حرام کو حلال، پس اس امر میں انھوں نے اپنے علماء کا اتباع کیا تھا۔

باب بستم (۲۰)

بدعت ورائے وقیاس

۱۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ جَمِيعاً عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا بَدْءُ وُقُوعِ الْفِتَنِ أَهْوَاءٌ تُتَّبَعُ وَ أَحْكَامٌ تُبْتَدَعُ يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابُ اللهِ يَتَوَلَّى فِيهَا رِجَالٌ رِجَالاً فَلَوْ أَنَّ الْبَاطِلَ خَلَصَ لَمْ يَخْفَ عَلَى ذِي حِجًى وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ لَمْ يَكُنِ اخْتِلَافٌ وَلَكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هَذَا ضِغْثٌ وَ مِنْ هَذَا ضِغْثٌ فَيُمْزَجَانِ فَيَجِيئَانِ مَعاً فَهُنَالِكَ اسْتَحْوَذَ الشَّيْطَانُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ وَنَجَى الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللهِ الْحُسْنَى

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ لوگو فتنوں کی ابتدا خواہشات نفسانی کی پیروی اور اپنی طرف سے ان احکام کی ایجادات سے ہوتی ہے جو کتاب اللہ کے سراسر خلاف ہوتے ہیں اور لوگ لوگوں کو اس میں صاحب تصرف بنا لیتے ہیں پس اگر باطل کی صورت سے سامنے آتا ہے تو صاحبان عقل سے پوشیدہ نہ رہتا اور حق خالص صورت میں ہوتا تو اختلاف پیدا ہی نہ ہوتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ باطل سے لیا جاتا ہے اور کچھ حق سے۔ اور یہ دونوں خلط ملط ہو کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں اس صورت میں شیطان اپنے اولیاء پر غالب آجاتا ہے اور نجات پاتے ہیں باطل سے وہ لوگ جن کے لئے خیت

ایزدی میں بہترین منزلت ہے یعنی جنت۔

٢ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِي أُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

٢۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بدعت میری امت میں ظاہر ہو تو عالم پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی لعنت۔

٣ـ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ أَتَى ذَا بِدْعَةٍ فَعَظَّمَهُ فَإِنَّمَا يَسْعَى فِي هَدْمِ الْإِسْلَامِ.

٣۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صاحب بدعت کے پاس آیا اور اس کی بزرگی کا اقرار کیا تو اس نے اسلام کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔

٤ـ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَى اللَّهُ لِصَاحِبِ الْبِدْعَةِ بِالتَّوْبَةِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُشْرِبَ قَلْبُهُ حُبَّهَا

٤۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا نے صاحب بدعت کی توبہ قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیوں فرمایا اس لئے کہ اس کے دل میں بدعت کی محبت راسخ ہو گئی۔ خدا جانتا ہے کہ وہ ترک بدعت نہیں کرے گا۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ عِنْدَ كُلِّ بِدْعَةٍ تَكُونُ مِنْ بَعْدِي يُكَادُ بِهَا الْإِيمَانُ وَلِيّاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مُوَكَّلاً بِهِ يَذُبُّ عَنْهُ، يَنْطِقُ بِإِلْهَامٍ مِنَ اللَّهِ وَ يُعْلِنُ الْحَقَّ وَ يُنَوِّرُهُ وَ

يَرُدُّ كَيْدَ الْكَائِدِينَ يُعَبِّرُ عَنِ الضُّعَفَاءِ، فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَتَوَكَّلُوا عَلَى اللهِ.

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بدعت پر جو واقع ہوگی میرے بعد تو اس پر جنگ کی جائیگی خدا اور رسول کی طرف مائل کرنے کے لئے اور اس کے لئے ولی ہوگا۔ میرے اہلبیت سے ایک شخص خوبیان دین و متوکل ہوگا دشمنوں کے حملوں کو احکام دین کے متعلق دفاع کریگا امر حق کا اعلان کریگا اور مطابق الہام الٰہی کلام کریگا اور مکاروں کے مکر و فریب کو دفع کریگا ضعیفوں کی طرف سے گفتگو کریگا پس اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو اور اللہ پر توکل کرو۔

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَرَجُلَيْنِ: رَجُلٌ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى نَفْسِهِ فَهُوَ جَائِرٌ عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ مَشْغُوفٌ بِكَلَامِ بِدْعَةٍ، قَدْ لَهِجَ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ فَهُوَ فِتْنَةٌ لِمَنِ افْتَتَنَ بِهِ، ضَالٌّ عَنْ هَدْيِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، مُضِلٌّ لِمَنِ اقْتَدَى بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، حَمَّالُ خَطَايَا غَيْرِهِ، رَهْنٌ بِخَطِيئَتِهِ، وَرَجُلٌ قَمَشَ جَهْلًا فِي جُهَّالِ النَّاسِ، عَانٍ بِأَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ، قَدْ سَمَّاهُ أَشْبَاهُ النَّاسِ عَالِمًا وَلَمْ يَغْنَ فِيهِ يَوْمًا سَالِمًا، بَكَّرَ فَاسْتَكْثَرَ، مَا قَلَّ مِنْهُ خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ، حَتَّى إِذَا ارْتَوَى مِنْ آجِنٍ وَاكْتَنَزَ مِنْ غَيْرِ طَائِلٍ، جَلَسَ بَيْنَ النَّاسِ قَاضِيًا ضَامِنًا لِتَخْلِيصِ مَا الْتَبَسَ عَلَى غَيْرِهِ وَإِنْ خَالَفَ قَاضِيًا سَبَقَهُ لَمْ يَأْمَنْ أَنْ يَنْقُضَ حُكْمَهُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَهُ، كَفِعْلِهِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَإِنْ نَزَلَتْ بِهِ إِحْدَى الْمُبْهَمَاتِ الْمُعْضِلَاتِ هَيَّأَ لَهَا حَشْوًا مِنْ رَأْيِهِ ثُمَّ قَطَعَ بِهِ فَهُوَ مِنْ لَبْسِ الشُّبُهَاتِ فِي مِثْلِ غَزْلِ الْعَنْكَبُوتِ لَا يَدْرِي أَصَابَ أَمْ أَخْطَأَ، لَا يَحْسَبُ الْعِلْمَ فِي شَيْءٍ مِمَّا أَنْكَرَ، وَلَا يَرَى أَنَّ وَرَاءَ مَا بَلَغَ فِيهِ مَذْهَبًا، إِنْ قَاسَ شَيْئًا بِشَيْءٍ لَمْ يُكَذِّبْ نَظَرَهُ وَإِنْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ أَمْرٌ اكْتَتَمَ بِهِ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ جَهْلِ نَفْسِهِ لِكَيْلَا يُقَالَ لَهُ: لَا يَعْلَمُ، ثُمَّ جَسَرَ فَقَضَى، فَهُوَ مِفْتَاحُ عَشَوَاتٍ، رَكَّابُ شُبُهَاتٍ، خَبَّاطُ جَهَالَاتٍ، لَا يَعْتَذِرُ مِمَّا لَا يَعْلَمُ فَيَسْلَمَ، وَلَا يَعَضُّ فِي الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ فَيَغْنَمَ، يَذْرِي الرِّوَايَاتِ ذَرْوَ الرِّيحِ الْهَشِيمَ، تَبْكِي مِنْهُ الْمَوَارِيثُ، وَتَصْرُخُ مِنْهُ الدِّمَاءُ، يُسْتَحَلُّ بِقَضَائِهِ الْفَرْجُ

الْحَرَامَ وَيُحَرِّمُ بِقَضَائِهِ الْفَرْجَ الْحَلَالَ لَامَلِيءٌ بِإِصْدَارِ مَا عَلَيْهِ وَرَدَ وَلَا هُوَ أَهْلٌ لِمَا مِنْهُ فَرَطَ مِنِ ادِّعَائِهِ عِلْمَ الْحَقِّ.

۶ ۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بدتر دشمن دو ہیں ایک وہ کہ خدا نے چھوڑا اس کے کام کو اس پر کہ سلب توفیق کی اس سے کہ وہ امام حق سے بے مکابرہ واختلاف امر حق کو حاصل کرے پس وہ راہ راست سے ہٹ گیا اور اپنے پُر از بدعت کلام کا عاشق بن گیا اور بجائے احکام قرآن اور صحیح دلائل کو لینے کے وہ روزہ و نماز پر فریفتہ ہو کر رہ گیا وہ ایک فتنہ ہے اپنے مریدوں کے لئے اور راہ حق سے ہٹانے والا ہے اپنی زندگی میں ان لوگوں کو جو اس کی بات قبول کریں اور اپنی موت کے بعد بھی۔ اپنی پیروی کرنیوالوں کے لئے وہ دوسروں کے گناہوں کا اٹھانے والا ہے اور اپنے گناہوں میں گرفتار ہے دوسرے وہ قاضی اور مفتی وغیرہ ہے جو جہل مرکب کا شکار ہو کر دوسروں کو جہالت میں پھانستا ہے اور فتنوں کو پھیلانے میں مدد دیتا ہے اور عوام الناس نے جو جاہل ہیں اس کو عالم سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ اس کا ایک دن بھی احکام الٰہیہ کے متعلق شبہ سے خالی نہیں۔ اس کے جہل مرکب کا نشان یہ ہے کہ جلدی جلدی اس نے بہت کچھ حاصل کر لیا اس چیز کو جس کا کم بہتر ہے اس کے زیادہ سے۔ یہاں تک کہ جب وہ آب گندہ سے سیراب ہو گیا اور لاطائل باتوں سے پُر ہو گیا تو قاضی بن بیٹھا اور ضامن بن بیٹھا لوگوں کو شبہات سے نکالنے کا۔ اگر اس نے اپنے سے پہلے کے قاضی کے حکم کی مخالفت کی تو وہ بے خوف نہ ہوا اس سے کہ اس کے بعد آنے والا اس کے حکم کو اس طرح توڑ دے گا جس طرح اس نے اپنے سے پہلے کے حکم کو توڑا ہے اور اگر کوئی سخت مسئلہ سامنے آجاتا ہے تو اپنی رائے سے انٹ سنٹ بیان کرنے لگتا ہے پھر ان نامعقول باتوں پر معاملہ کو ختم کر دیتا ہے اور شبہات کی پردہ پوشی کے لئے حکم لگاتا ہے جس کی مثال مکڑی کے جالا تننے کی ہے نہ اسے یہ پتہ کہ یہ رائے اس کی صحیح ہے یا غلط۔ اور اس کے گمان میں یہ بات نہیں کہ جس سے انکار کیا ہے علم اس میں ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ پیروی ظن اور قیاس آرائی میں پڑا ہوا ہے مذہب اس سے بالکل الگ ہے اگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر بسبب دونوں کے مشابہ ہونے کے تو اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی امر مخفی اس پر تاریک ہو جاتا ہے لیعنی اپنے قیاس کی راہ میں نہیں پاتا تو چھپاتا ہے اس کو اپنے جہالت آگیں علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا۔ پس جسارت کر کے حکم لگاتا ہے اور گتھی بنکہ ہے اندھا پن کی بسیار شبہات کی اور شکوک اوہام سے خبط الحواسی کرتا ہے جو نہیں جانتا اس کے متعلق عذر نہیں کرتا۔ تاکہ گمراہی سے بچے، اور پوری قوت سے علم حاصل نہیں کرتا تاکہ غنیمت علم و دانش حاصل کرے اور احادیث اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے تیز ہوا گھاس کو۔ اس کے غلط حکم دینے سے میراث

روتی ہے اور مظلوموں کے خون جنہیں بہاتے ہیں اس نے اپنے فتوے سے حرام شرمگاہوں کو حلال کر دیا اور اپنے فیصلے سے شرمگاہوں کو حرام بنا دیا۔ جو احکام اس سے صادر ہوئے وہ ان کے لئے برا از علم نہیں، اور علم حق کے متعلق جو کہ ۔۔۔۔ کرتا ہے وہ اس کا اہل نہیں۔

نوٹ:۔ حضرت نے اپنے خطبہ میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ ایک گروہ تو ان صوفی صاحبان کا ہے جو اہلبیت علیہم السلام کے صحیح راستہ سے ہٹ کر اپنا ایک نیا راستہ بنانے والے ہیں بظاہر روزے نماز کے بڑے پابند بن کر اپنے مریدوں کو اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرا کے ان کو گمراہ کر رہے ہیں، دوسرا گروہ ان قاضیوں اور مفتیوں کا ہے جو جہل مرکب کا شکار ہیں وہ مدعی تو اس کے ہیں کہ لوگوں کے شبہات کو زائل کرنے والے ہیں حالانکہ وہ پیروی شیطان کر کے خود جہالت میں مبتلا ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک قاضی یا مفتی دوسرے کے حکم کو توڑ دیتا ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَصْحَابَ الْمَقَايِيسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْمَقَايِيسِ فَلَمْ تَزِدْهُمُ الْمَقَايِيسُ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْداً وَ إِنَّ دِينَ اللّٰهِ لَا يُصَابُ بِالْمَقَايِيسِ.

٧۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انھیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں۔ دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى النَّارِ.

٨۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر جہالت کا راستہ جہنم کی طرف ہے۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فُقِّهْنَا فِي الدِّينِ وَ أَغْنَانَا اللّٰهُ بِكُمْ عَنِ النَّاسِ حَتَّى أَنَّ الْجَمَاعَةَ مِنَّا لَتَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ، مَا يَسْأَلُ رَجُلٌ صَاحِبَهُ، تَحْضُرُهُ الْمَسْأَلَةُ وَيَحْضُرُهُ جَوَابُهَا فِيمَا

مَنَّ اللهُ عَلَيْنَا بِكُمْ فَرُبَّمَا وَرَدَ عَلَيْنَا الشَّيْءُ لَمْ يَأْتِنَا فِيهِ عَنْكَ وَلَا عَنْ آبَائِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا إِلَى أَحْسَنِ مَا يَحْضُرُنَا وَأَوْفَقِ الْأَشْيَاءِ لِمَا جَاءَنَا عَنْكُمْ فَنَأْخُذُ بِهِ؟ فَقَالَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فِي ذٰلِكَ وَاللهِ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ يَا ابْنَ حَكِيمٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ: عَلِيٌّ وَقُلْتُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ لِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ: وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِي الْقِيَاسِ.

(۹) محمد ابن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے علم دین حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پرواہ ہوگئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جاتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دے دیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے۔ لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آبائے طاہرین سے پس ایسے موقع پر جو ہیں آتا ہے اسکے ہر پہلو پر غور کرکے جواب دے دیتے ہیں۔ اے ابن حکیم افسوس کیا یہ صحیح فرمایا اس میں ہلاکت ہے جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا۔ پھر فرمایا۔ خدا لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں۔ یعنی میرا قول ان کے قول سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن عبد الحکم سے کہا۔ واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی۔

۱۰ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام: بِمَا أُوَحِّدُ اللهَ؟ فَقَالَ: يَا يُونُسُ، لَا تَكُونَنَّ مُبْتَدِعاً، مَنْ نَظَرَ بِرَأْيِهِ هَلَكَ، وَمَنْ تَرَكَ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله ضَلَّ، وَمَنْ تَرَكَ كِتَابَ اللهِ وَقَوْلَ نَبِيِّهِ كَفَرَ.

۱۰- یونس بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا امر ہے جس سے وحدانیت باری تعالیٰ کی شناخت کس میں پائی جائے۔ فرمایا اے یونس بدعت پسند نہ بن جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبی کے اہلبیت کو چھوڑ دیا۔ ہلاک ہوا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا وہ کافر ہوا۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: تَرِدُ عَلَيْنَا أَشْيَاءُ لَيْسَ نَعْرِفُهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا سُنَّةٍ فَنَنْظُرُ فِيهَا؟

قَالَ : لَا : أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ لَمْ تُوجَرْ، وَإِنْ أَخْطَأْتَ كَذَبْتَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

(۱۱) راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کیے جاتے ہیں جن کا جواب ہم کو نہ قرآن سے ملتا ہے نہ حدیث میں پس ہم خود ہی غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔ فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا۔ اگر تمہارا قیاس ٹھیک ہوا تو اس کا اجر نہ ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا۔

۱۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا نتیجہ جہنم ہے۔

۱۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّا نَجْتَمِعُ فَنَتَذَاكَرُ مَا عِنْدَنَا فَلَا يَرِدُ عَلَيْنَا شَيْءٌ إِلَّا وَعِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ مُسَطَّرٌ وَذٰلِكَ مِمَّا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْنَا بِكُمْ ، ثُمَّ يَرِدُ عَلَيْنَا الشَّيْءُ الصَّغِيرُ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ فَيَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ وَعِنْدَنَا مَا يُشْبِهُهُ فَنَقِيسُ عَلَى أَحْسَنِهِ ؟ فَقَالَ : وَمَا لَكُمْ وَلِلْقِيَاسِ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِالْقِيَاسِ ثُمَّ قَالَ : إِذَا جَاءَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ فَقُولُوا بِهِ وَإِنْ جَاءَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَهَا . وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ . ثُمَّ قَالَ : لَعَنَ اللهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : قَالَ عَلِيٌّ وَقُلْتُ أَنَا وَقَالَتِ الصَّحَابَةُ وَقُلْتُ ، ثُمَّ قَالَ ، أَكُنْتَ تَجْلِسُ إِلَيْهِ ؟ فَقُلْتُ : لَا وَلٰكِنْ هٰذَا كَلَامُهُ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ فِي عَهْدِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَقُلْتُ : فَضَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ : لَا هُوَ عِنْدَ أَهْلِهِ .

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے۔ سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم سے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ جب ہم ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو آپ کی احادیث کو یاد کرتے ہیں جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے ہم اس کا جواب

ان احادیث میں پالیتے ہیں جو ہمارے پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بعض اوقات کوئی ہلکا سا مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا جواب ان احادیث میں ہم کو نہیں ملتا۔ اور ہم ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں اور دلوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق ہے اسی قیاس کی بنا پر تم سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے۔ پھر فرمایا جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہے تو اسے بیان کرو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھا کرو۔ پھر فرمایا اللہ لعنت کرے ابوحنیفہ پر کہ وہ کہا کرتا ہے علی نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے بہتر ہے پھر فرمایا کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو۔ میں نے کہا نہیں، لیکن یہ جانتا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کا نگہبان ہو کیا رسول اللہ نے لوگوں کو اتنا بتایا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کے لیے کافی ہوتا۔ فرمایا بے شک۔ تنا بتادیا تھا جس کی ضرورت ان کو قیامت تک ہوگی۔ میں نے کہا۔ کیا اس سے کچھ ضائع ہوگیا فرمایا نہیں وہ علم اس کے اہل کے یعنی ہمارے پاس ہے۔

١٤ـ عِدَّةٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ ضَلَّ عِلْمُ ابْنِ شُبْرُمَةَ عِنْدَ الْجَامِعَةِ إِمْلَاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ خَطِّ عَلِيٍّ عليه السلام بِيَدِهِ إِنَّ الْجَامِعَةَ لَمْ تَدَعْ لِأَحَدٍ كَلَاماً ، فِيهَا عِلْمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ، إِنَّ أَصْحَابَ الْقِيَاسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْقِيَاسِ فَلَمْ يَزْدَادُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْداً ، إِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُصَابُ بِالْقِيَاسِ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا کہ ابن شبرمہ کا علم (عہد عباسیہ کا قاضی) ضائع ہوگیا جامعہ سے (صحیفہ فاطمہ) جس کو لکھوایا رسول اللہ نے اور اپنے ہاتھ سے لکھا علی علیہ السلام نے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو۔ اس میں علم حلال و حرام ہے قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور ہوتے چلے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کا دخل نہیں۔

١٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ السُّنَّةَ لَا تُقَاسُ أَلَا تَرَى أَنَّ الْمَرْأَةَ

تَقْضِي صَوْمَهَا وَلَاتَقْضِي صَلٰوتَهَا؛ يَا أَبَانُ ! إِنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيسَتْ مُحِقَ الدِّينُ .

۱۵۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں۔ حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا۔

١٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ ، سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام عَنِ الْقِيَاسِ فَقَالَ : مَالَكُمْ وَالْقِيَاسُ ، إِنَّ اللهَ لَايُسْأَلُ كَيْفَ أَحَلَّ وَكَيْفَ حَرَّمَ .

۱۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا قیاس کے متعلق فرمایا، قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ خدا سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ کسی چیز کو حلال کیوں کیا اور حرام کیوں (سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کی وجہ کیا ہے)

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِلْقِيَاسِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي الْتِبَاسٍ وَمَنْ دَانَ اللهَ بِالرَّأْيِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي ارْتِمَاسٍ . قَالَ: وَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِرَأْيِهِ فَقَدْ دَانَ اللهَ بِمَا لَايَعْلَمُ وَمَنْ دَانَ اللهَ بِمَالَايَعْلَمُ فَقَدْ ضَادَّ اللهَ حَيْثُ أَحَلَّ وَحَرَّمَ فِيمَا لَايَعْلَمُ .

۱۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے، کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الٰہیہ میں قیاس کو راہ دی وہ ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہا۔ اور جس نے عمل آخرت اپنی رائے اور پیروی ظن سے کیا۔ وہ ہمیشہ شبہات میں ڈوبا رہا۔ فرمایا امام جعفر صادق نے کہ امام باقر فرماتے ہیں کہ جو لوگوں کو فتوے دیتا ہے وہ اپنی رائے سے عمل آخرت کرتا ہے اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور جو باوجود جاننے کے ایسا کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے حرام و حلال قرار دینے میں ان چیزوں کے جن کا اس کو علم نہیں۔

١٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن الحسين بن ميّاح ، عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ إبليس قاس نفسه بآدم فقال : خلقتني من نار و خلقته من طين ، و لو قاس الجوهر الّذي خلق الله منه آدم

بالماء لكان ذلك أكثر نوراً وضياءً من النار.

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان نے قیاس کیا اپنے نفس کا نفس آدم پر اور کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے اس نے قیاس کیا آگ کا مٹی پر۔ اگر وہ قیاس کرتا اس جوہر کا جس سے خدا نے آدم کو پیدا کیا تو وہ پاتا اس کو نور اور ضیا میں نار سے بہتر۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ؑ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَقَالَ: حَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يَكُونُ غَيْرُهُ وَلَا يَجِيءُ غَيْرُهُ وَقَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ؑ: مَا أَحَدٌ ابْتَدَعَ بِدْعَةً إِلَّا تَرَكَ بِهَا سُنَّةً.

۱۹۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حلال وحرام کے متعلق پوچھا فرمایا جس کو آنحضرت صلعم نے حلال بتایا ہے وہ قیامت تک حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے اس کے سوا اب کوئی شریعت نہ ہوگی اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس نے شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی۔ اس نے رسول خدا کے طریقہ کو چھوڑ دیا۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَقِيلِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقِيسُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَا تَقِسْ فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ حِينَ قَالَ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ فَقَاسَ مَا بَيْنَ النَّارِ وَالطِّينِ وَلَوْ قَاسَ نُورِيَّةَ آدَمَ بِنُورِيَّةِ النَّارِ عَرَفَ فَضْلَ مَا بَيْنَ النُّورَيْنِ وَصَفَاءَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ.

۲۰۔ ابوحنیفہ نے ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے فرمایا میں نے سنا ہے تم شرع میں قیاس کرتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہاں فرمایا قیاس نہ کیا کرو۔ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے اس نے کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا اگر قیاس کرتا نورانیت آدم کا آگ پر تو دونوں کی نورانیت ظاہر ہو جاتی اور نور کو جو فضیلت نار پر ہے وہ اس سے پوشیدہ نہ رہتی۔

۲۱۔ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ كَذَا وَ كَذَا مَا يَكُونُ الْقَوْلُ فِيهَا؟ فَقَالَ لَهُ: مَهْ، مَا أَجَبْتُكَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، لَسْنَا مِنْ «أَرَأَيْتَ» فِي شَيْءٍ.

۲۱۔ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے اس کا جواب دیدیا۔ اس نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ اس طرح ہوتا تو آپ کا جواب کیا ہوتا۔ فرمایا۔ خاموش۔ میں نے جو جواب دیا وہ وہی ہے جو میں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔ ہم خود اپنی طرف سے نہیں کہتے۔

۲۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلاً قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: لَا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلِيجَةً فَلَا تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ فَإِنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ وَ قَرَابَةٍ وَ وَلِيجَةٍ وَ بِدْعَةٍ وَ شُبْهَةٍ مُنْقَطِعٌ إِلَّا مَا أَثْبَتَهُ الْقُرْآنُ.

۲۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا احکام شریعت میں خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔ ورنہ مومن نہ رہو گے۔ ہر سبب و نسب و قرابت شرک و بدعت و شبہ روز قیامت کام نہ دے گی مگر وہی چیز جو قرآن سے ثابت ہے۔

باب بست و یکم (۲۱)

ہر مسئلہ میں کتاب و سنّت کی طرف رجوع کرنا، حلال و حرام اور ہر وہ چیز جس کی طرف انسان محتاج ہے کتاب و سنّت میں پائی جاتی ہے

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى وَ اللهِ مَا تَرَكَ اللهُ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ حَتَّى لَا يَسْتَطِيعَ عَبْدٌ يَقُولُ لَوْ كَانَ هَذَا أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا وَ قَدْ أَنْزَلَهُ اللهُ فِيهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہر شے کو بیان فرمایا ہے اور جس جس چیز کے بندے محتاج تھے ان میں سے ایک کو بھی نہیں چھوڑا۔ کوئی یہ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ یہ چیز بھی قرآن میں نازل کی جاتی ہے آگاہ ہو کہ خدا نے قرآن میں اس کو ضرور نازل کیا ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَدَعْ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَبَيَّنَهُ لِرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدّاً وَجَعَلَ عَلَيْهِ دَلِيلاً يَدُلُّ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ عَلَى مَنْ تَعَدَّى ذَلِكَ الْحَدَّ حَدّاً

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے کسی ایسی چیز کو قرآن میں نہیں چھوڑا جس کی طرف امت محتاج تھی اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا اور اپنے رسول پر ظاہر کر دیا اور ہر شے کی ایک حد قرار دی اور اس پر ایک دلیل بھی قائم کر دی اور عذاب رکھا اس کے لئے جو اس حد سے تجاوز کرے۔

٣ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَارُونَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا خَلَقَ اللهُ حَلَالاً وَلَا حَرَاماً إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الدَّارِ، فَمَا كَانَ مِنَ الطَّرِيقِ فَهُوَ مِنَ الطَّرِيقِ، وَمَا كَانَ مِنَ الدَّارِ فَهُوَ مِنَ الدَّارِ حَتَّى أَرْشِ الْخَدْشِ فَمَا سِوَاهُ وَالْجَلْدَةِ وَنِصْفِ الْجَلْدَةِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ خدا نے قرار نہیں دیا حلال و حرام کو مگر ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کی ہے گھر کی حد کی طرح پس جو چیز راہ میں ہے وہ داخل خانہ نہیں بلکہ راہ میں ہے اور جو داخل خانہ ہے ظاہر ہے وہ راہ میں نہیں اور جو حدیث کہ خراش کرے اس کی ایسی ہی سزا ہے جیسے جسم کو مجروح کرنے والے کی بقدر زخم ایک تازیانہ یا نصف تازیانہ۔

٤ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَفِيهِ كِتَابٌ أَوْ سُنَّةٌ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ چیز جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے کتاب و سنت میں موجود ہے۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاسْأَلُونِي مِنْ كِتَابِ اللهِ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَهَى عَنِ الْقِيلِ وَالْقَالِ، وَ فَسَادِ الْمَالِ، وَ كَثْرَةِ السُّؤَالِ: فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَيْنَ هٰذَا مِنْ كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «لاَ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ» وَ قَالَ: «وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللهُ لَكُمْ قِيَاماً»[2]، وَ قَالَ: «لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ».

۵۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تمھیں کسی مسئلہ میں خبر دار دہوں مجھ سے پوچھو کتاب اللہ میں کہاں ہے پھر ایک حدیث میں فرمایا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے قیل و قال اور فساد مال اور کثرت سوال سے۔ کسی نے پوچھا یا بن رسول اللہ یہ کتاب خدا میں کہاں ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ان کی زیادہ سرگوشی میں فائدہ نہیں۔ مگر یہ کہ صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ کے لئے ہو یا احسان کرنے کے متعلق یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کے سلسلے میں اور خدا فرماتا ہے کہ اپنا وہ مال جو تمہارے لئے سرمایۂ معاش ہے بے وقوفوں کے حوالے نہ کرو۔ ورنہ وہ تلف کردیں گے خدا فرماتا ہے چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو کہ (بعض چیزیں ایسی ہوں گی) اگر تم پر ظاہر کی گئیں تو تم کو برا معلوم ہوگا۔ (امام علیہ السلام نے تینوں باتوں کا جواب آیات قرآنی سے دے دیا۔)

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا مِنْ أَمْرٍ يَخْتَلِفُ فِيهِ اثْنَانِ إِلاَّ وَ لَهُ أَصْلٌ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنْ لاَ تَبْلُغُهُ عُقُولُ الرِّجَالِ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا امر جس میں دو آدمی اختلاف رکھتے ہوں مگر یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے لیکن لوگوں کی عقول ان تک نہیں پہنچتیں۔

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيْكُمُ الرَّسُولَ صلى الله عليه وآله وَأَنْزَلَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَأَنْتُمْ أُمِّيُّونَ عَنِ الْكِتَابِ وَ مَنْ أَنْزَلَهُ وَعَنِ الرَّسُولِ وَمَنْ أَرْسَلَهُ، عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ طُولِ هَجْعَةٍ[2] مِنَ الْأُمَمِ وَ انْبِسَاطٍ مِنَ الْجَهْلِ وَ اعْتِرَاضٍ

مِنَ الْفِتْنَةِ وَ انْتِقَاضٍ مِنَ الْمُبْرَمِ وَ عَمًى عَنِ الْحَقِّ وَ اعْتِسَافٍ مِنَ الْجَوْرِ وَ امْتِحَاقٍ مِنَ الدِّينِ وَ تَلَظٍّ مِنَ الْحُرُوبِ عَلَى حِينِ اصْفِرَارٍ مِنْ رِيَاضِ جَنَّاتِ الدُّنْيَا وَ يُبْسٍ مِنْ أَغْصَانِهَا وَ انْتِثَارٍ مِنْ وَرَقِهَا وَ يَأْسٍ مِنْ ثَمَرِهَا وَ اغْوِرَارٍ مِنْ مَائِهَا، قَدْ دَرَسَتْ أَعْلَامُ الْهُدَى فَظَهَرَتْ أَعْلَامُ الرَّدَى فَالدُّنْيَا مُتَهَجِّمَةٌ فِي وُجُوهِ أَهْلِهَا مُكْفَهِرَّةٌ، مُدْبِرَةٌ غَيْرُ مُقْبِلَةٍ، ثَمَرَتُهَا الْفِتْنَةُ وَ طَعَامُهَا الْجِيفَةُ وَ شِعَارُهَا الْخَوْفُ وَ دِثَارُهَا السَّيْفُ، مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَقَدْ أَعْمَتْ عُيُونَ أَهْلِهَا وَأَظْلَمَتْ عَلَيْهَا أَيَّامُهَا، قَدْ قَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ وَ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَ دَفَنُوا فِي التُّرَابِ الْمَوْؤُودَةَ بَيْنَهُمْ مِنْ أَوْلَادِهِمْ، يَجْتَازُ دُونَهُمْ طِيبُ الْعَيْشِ وَرَفَاهِيَةُ خُفُوضِ الدُّنْيَا، لَا يَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ ثَوَاباً وَلَا يَخَافُونَ وَاللَّهِ مِنْهُ عِقَاباً، حَيُّهُمْ أَعْمَى نَجِسٌ وَ مَيِّتُهُمْ فِي النَّارِ مُبْلِسٌ فَجَاءَهُمْ بِنُسْخَةِ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى وَتَصْدِيقِ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيلِ الْحَلَالِ مِنْ رَيْبِ الْحَرَامِ ذَلِكَ الْقُرْآنُ فَاسْتَنْطِقُوهُ وَلَنْ يَنْطِقَ لَكُمْ أُخْبِرُكُمْ عَنْهُ إِنَّ فِيهِ عِلْمَ مَا مَضَى وَعِلْمَ مَا يَأْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حُكْمَ مَا بَيْنَكُمْ وَ بَيَانَ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ فَلَوْ سَأَلْتُمُونِي عَنْهُ لَعَلَّمْتُكُمْ.

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف رسولؐ کو بھیجا اور ان پر کتاب حق نازل کی اور تم ان پڑھ تھے نہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ اس کے نازل کرنے والے کو، نہ رسولؐ سے واقف تھے اور نہ اس ذات سے جس نے ان کو رسولؐ بنا کر بھیجا تھا آنحضرتؐ کو اس وقت بھیجا جبکہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ قطع ہو گیا تھا اور غفلت لوگوں پر چھائی ہوئی تھی اور جہالت اور فتنوں کا دور دورہ تھا اور پیغمبروں کے کاموں سے روگردانی اور امر حق میں اضمحلال اور ظلم و جور کی زیادتی اور آتش حرب کی ہر وقت شعلہ فشانی اور دنیا کے باغوں پر زردی چھائی ہوئی ہے اسکی شاخیں سوکھی ہوئی ہیں اس کے پتے بکھرے ہوئے ہیں اس کے پھل مایوسی ہیں اس کا پانی زمین کی تہہ میں گھسا ہوا ہے ہدایت کے نشانات مٹے ہوئے ہیں ہلاکت کے نشانات ابھرے ہوئے ہیں۔ دنیا اپنے اہل کے ساتھ ترش روئی سے منہ چڑھائے ہوئے ہے پیچھے کو جانے والی آگے کو نہ آنے والی۔ اس کے پھل فتنہ ہیں اس کا کھانا مردار ہے۔ اس کا شعار (وہ کپڑا جو نیچے پہنا جاتا ہے) خوف ہے اس کا دثار (جو کپڑا اوپر پہنا جاتا ہے) تلوار ہے اس نے اپنے اہل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور ان کے ایام کو تاریک بنا دیا۔ ان دنیا والوں نے اپنے رحم کو قطع کیا آپس میں خونریزی کی اپنی زندہ لڑکیوں کو زمین میں دبا دیا۔ حالانکہ وہ انہی کی اولاد تھیں انھوں نے دنیا میں عیش و راحت کو طلب کیا اور اللہ سے ثواب کی امید نہ رکھی اور اسکے عذاب سے نہیں ڈرتے تھے یہ ان کے

زندہ اندھے اور ستمگار اور ان کے مردہ دوزخی اور نجات سے ناامید، پس لائے حضرت رسول خدا انکے لیے ایک دستور جو کتب سابقہ میں تھا اور تصدیق کی اس کی جو سامنے ہے یعنے انجیل اور اس قرآن میں تفصیل ہے حرام اور حلال کی پس اسکی صفتوں کو بیان کرو۔ وہ تم سے نہیں بولے گا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اس میں ان چیزوں کا بھی علم ہے جو گزر چکیں اور ان باتوں کا بھی ہے جو آنے والی ہیں قیامت تک اور تمہارے نزاعات کا فیصلہ بھی ہے۔ اور جن باتوں سے تم اختلاف کرتے ہو وہ بھی اگر تم مجھ سے ان باتوں کو دریافت کرو تو میں بتا دوں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ: قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا أَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَ فِيهِ بَدْءُ الْخَلْقِ وَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَ خَبَرُ الْأَرْضِ وَ خَبَرُ الْجَنَّةِ وَ خَبَرُ النَّارِ وَ خَبَرُ مَا كَانَ وَ [خَبَرُ] مَا هُوَ كَائِنٌ، أَعْلَمُ ذَلِكَ كَمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا جاننے والا ہوں۔ اس میں ابتدائے خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں، آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی، اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی، جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اس کی بھی اور میری نظر کے سامنے یہ سب چیزیں ایسی ہی بدیہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے ہے خدا فرماتا ہے اس قرآن میں ہر شے کا بیان ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَ فَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَ نَحْنُ نَعْلَمُهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب اللہ میں جو تم سے پہلے ہے اس کی بھی خبر ہے اور جو تم سے بعد میں ہوگا اس کی بھی اور تمہارے باہمی نزاعات کا فیصلہ بھی ہے اور یہ ہم سب باتیں جانتے ہیں۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرا ، عَنْ سَماعَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسىٰ عليه السلام قالَ : قُلْتُ لَهُ : أَكُلُّ شَيْءٍ فِي كِتابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَوْ تَقُولُونَ فِيهِ ؟ قالَ : بَلْ كُلُّ شَيْءٍ فِي كِتابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله .

۱۰۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا کیا ہر شے قرآن اور سنت نبی میں ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں اس میں ہر شے ، جو آپ کہتے ہیں کیا وہ بھی ہے۔ فرمایا ہر شے کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں ہے۔

باب بست دوم (۲۲)
اختلاف حدیث

((بابُ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ))

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ بْنِ هاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمانِيِّ ، عَنْ أَبانِ بْنِ أَبِي عَيّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلالِيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ سَلْمانَ وَالْمِقْدادِ وَأَبِي ذَرٍّ شَيْئاً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَأَحادِيثَ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله غَيْرَ ما فِي أَيْدِي النّاسِ ، ثُمَّ سَمِعْتُ مِنْكَ تَصْدِيقَ ما سَمِعْتُ مِنْهُمْ وَرَأَيْتُ فِي أَيْدِي النّاسِ أَشْياءَ كَثِيرَةً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَمِنَ الْأَحادِيثِ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْتُمْ تُخالِفُونَهُمْ فِيها وَتَزْعُمُونَ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ باطِلٌ أَفَتَرَى النّاسَ يَكْذِبُونَ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُتَعَمِّدِينَ وَيُفَسِّرُونَ الْقُرْآنَ بِآرائِهِمْ ؟ قالَ : فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقالَ : قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوابَ إِنَّ فِي أَيْدِي النّاسِ حَقّاً وَباطِلاً وَصِدْقاً وَكَذِباً وَناسِخاً وَمَنْسُوخاً وَعامّاً وَخاصّاً وَمُحْكَماً وَمُتَشابِهاً وَحِفْظاً وَوَهَماً وَقَدْ كُذِبَ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلىٰ عَهْدِهِ حَتّىٰ قامَ خَطِيباً فَقالَ : أَيُّهَا النّاسُ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ الْكَذّابَةُ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النّارِ ، ثُمَّ كُذِبَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإِنَّما أَتاكُمُ الْحَدِيثُ مِنْ أَرْبَعَةٍ

لَيْسَ لَهُمْ خَامِسٌ: رَجُلٌ مُنَافِقٌ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ مُتَصَنِّعٌ بِالْإِسْلَامِ لَا يَتَأَثَّمُ وَلَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُتَعَمِّداً فَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ كَذَّابٌ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ وَلَكِنَّهُمْ قَالُوا هَذَا قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَرَآهُ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَأَخَذُوا عَنْهُ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ حَالَهُ وَقَدْ أَخْبَرَهُ اللهُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَوَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ» ثُمَّ بَقُوا بَعْدَهُ فَتَقَرَّبُوا إِلَى أَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَالدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ بِالزُّورِ وَالْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ فَوَلَّوْهُمُ الْأَعْمَالَ وَحَمَلُوهُمْ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ وَأَكَلُوا بِهِمُ الدُّنْيَا وَإِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَالدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللهُ فَهَذَا أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ. وَرَجُلٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ شَيْئاً لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَوَهِمَ فِيهِ وَلَمْ يَتَعَمَّدْ كَذِباً فَهُوَ فِي يَدِهِ يَقُولُ بِهِ وَيَعْمَلُ بِهِ وَيَرْوِيهِ فَيَقُولُ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهَمٌ لَمْ يَقْبَلُوهُ وَلَوْ عَلِمَ هُوَ أَنَّهُ وَهَمٌ لَرَفَضَهُ. وَرَجُلٌ ثَالِثٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئاً أَمَرَ بِهِ ثُمَّ نَهَى عَنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَوْ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَحَفِظَ مَنْسُوخَهُ وَلَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضَهُ وَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ إِذْ سَمِعُوهُ مِنْهُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضُوهُ. وَآخَرُ رَابِعٌ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، مُبْغِضٌ لِلْكَذِبِ خَوْفاً مِنَ اللهِ وَتَعْظِيماً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَمْ يَنْسَهُ بَلْ حَفِظَ مَا سَمِعَ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَ بِهِ كَمَا سَمِعَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَعَلِمَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ فَعَمِلَ بِالنَّاسِخِ وَرَفَضَ الْمَنْسُوخَ فَإِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ الْقُرْآنِ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ وَخَاصٌّ وَعَامٌّ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْكَلَامُ لَهُ وَجْهَانِ: كَلَامٌ عَامٌّ وَكَلَامٌ خَاصٌّ مِثْلُ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَيَشْتَبِهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَدْرِ مَا عَنَى اللهُ بِهِ وَرَسُولُهُ ﷺ. وَلَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْءِ فَيَفْهَمُ وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْأَلُهُ وَلَا يَسْتَفْهِمُهُ حَتَّى أَنْ كَانُوا لَيُحِبُّونَ أَنْ يَجِيءَ الْأَعْرَابِيُّ وَالطَّارِئُ فَيَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَسْمَعُوا وَقَدْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً وَكُلَّ لَيْلَةٍ دَخْلَةً فَيُخَلِّينِي فِيهَا أَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ، وَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَصْنَعْ ذَلِكَ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي، فَرُبَّمَا كَانَ فِي بَيْتِي يَأْتِينِي رَسُولُ اللهِ ﷺ

أَكْثَرَ ذَلِكَ فِي بَيْتِي وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ مَنَازِلِهِ أَخْلَانِي وَأَقَامَ عَنِّي نِسَاءَهُ فَلَا يَبْقَى عِنْدَهُ غَيْرِي وَإِذَا أَتَانِي لِلْخَلْوَةِ مَعِي فِي مَنْزِلِي لَمْ تَقُمْ عَنِّي فَاطِمَةُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ بَنِيَّ، وَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَجَابَنِي وَإِذَا سَكَتُّ عَنْهُ وَفَنِيَتْ مَسَائِلِي ابْتَدَأَنِي فَمَا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَقْرَأَنِيهَا وَأَمْلَاهَا عَلَيَّ فَكَتَبْتُهَا بِخَطِّي وَعَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا وَتَفْسِيرَهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنْسُوخَهَا وَمُحْكَمَهَا وَمُتَشَابِهَهَا وَخَاصَّهَا وَعَامَّهَا وَدَعَا اللَّهَ أَنْ يُعْطِيَنِي فَهْمَهَا وَحِفْظَهَا فَمَا نَسِيتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا عِلْماً أَمْلَاهُ عَلَيَّ وَكَتَبْتُهُ مُنْذُ دَعَا اللَّهَ لِي بِمَا دَعَا وَمَا تَرَكَ شَيْئاً عَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ وَلَا أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ كَانَ أَوْ يَكُونُ وَلَا كِتَابٍ مُنْزَلٍ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَهُ مِنْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ إِلَّا عَلَّمَنِيهِ وَحَفِظْتُهُ فَلَمْ أَنْسَ حَرْفاً وَاحِداً، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَدَعَا اللَّهَ لِي أَنْ يَمْلَأَ قَلْبِي عِلْماً وَفَهْماً وَحُكْماً وَنُوراً فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُنْذُ دَعَوْتَ اللَّهَ لِي بِمَا دَعَوْتَ لَمْ أَنْسَ شَيْئاً وَلَمْ يَفُتْنِي شَيْءٌ لَمْ أَكْتُبْهُ أَ فَتَتَخَوَّفُ عَلَيَّ النِّسْيَانَ فِيمَا بَعْدُ؟ فَقَالَ: لَا لَسْتُ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ النِّسْيَانَ وَالْجَهْلَ.

۱۔ سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیرالمومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان و مقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور حدیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر قرآن کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرات کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں عمداً اور قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں۔

امیرالمومنین نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو، لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب ہے اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص محکم اور متشابہ اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ بولا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جارہا ہے۔ پس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا۔ اس کی جگہ جہنم ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا۔

تمہارے پاس احادیث چار طریقہ سے پہنچی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں، اول مرد منافق سے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں کوئی خرابی سمجھتا ہے اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ بڑا منافق اور جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق

نہ کرتے۔ لیکن انھوں نے تو یہ کہا۔ یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرتؐ کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سُنا ہے لہذا انھوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارے میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کئے ہیں فرماتا ہے جب اے رسولؐ تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم ان کی باتیں سنو، یہ کہ وہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا۔ اب انھوں نے آئمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلانیوالوں سے جاملے اور حکومت ان کے سپرد کردی اور لوگوں کی گردنوں پر انھیں سوار کردیا اور ان سے مل کر خوب خوب مزے اڑائے لوگ تو بادشاہان دنیا کے ساتھ ہو ہی جایا کرتے ہیں۔ مگر وہ جسے خدا بچائے۔ بس یہ چار میں کا ایک گروہ ہے۔

اور دوسرا وہ ہے جس نے رسول اللہ سے کسی بات کو سنا لیکن اس کو پوری طرح یاد نہ رکھ سکا اور وہم کو اس میں دخل دیا اور عمداً جھوٹ نہ بولا پس یہ حدیث اس کے پاس ہے اور وہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور دوسروں سے اس کی روایت بھی کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے حضرت رسول خدا سے ایسا سُنا پس اگر مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ وہ از روئے وہم گمان ایسا کہہ رہا ہے اسے یہ حدیث یاد نہیں تو وہ اس کی بات کو نہ مانتے اور اگر وہ خود جانتا کہ غلط بیانی کر رہا ہے اور مبتلائے وہم ہے تو اس کو خود ہی نہ بیان کرتا۔

اور تیسرا وہ ہے کہ جس نے رسول سے ایک ایسی حدیث کو سُنا جس میں حضرت نے کسی چیز کا حکم دیا تھا اس کے بعد اس کی نہی بھی فرمادی تھی لیکن اسکو اس نہی کا علم نہ ہوا یا۔ نہی سن لی اور امر کا علم نہ ہوا پس اس نے حکم منسوخ کو تو یاد کرلیا اور ناسخ کو یاد نہ رکھا۔ اگر اس کو علم ہوتا کہ یہ حکم منسوخ شدہ ہے تو وہ اس کا بیان ترک کردیتا اور اگر مسلمان یہ جان لیتے کہ یہ منسوخ الحکم حدیث بیان کر رہا ہے تو وہ اس پر عمل ترک کردیتے۔

چوتھا وہ ہے جس نے رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولا۔ اسے جھوٹ سے عداوت ہے وہ اللہ سے خوف کرتا ہے اور رسول کی عظمت ان کے دل میں ہے اور وہ نہیں بھولا اس کو جو رسولؐ سے سنا ہے اور اچھی طرح سے اسے یاد بھی ہے پس جیسا رسولؐ سے سُنا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے نہ کم، وہ ناسخ و منسوخ کا علم رکھتا ہے پس ناسخ پر عمل کرتا ہے اور منسوخ کو ترک کرتا ہے۔

حضرت رسولؐ خدا کے احکام بھی قرآن کی طرح ہیں جو ناسخ بھی ہیں منسوخ بھی، خاص بھی ہیں اور عام بھی، محکم

بھی ہیں اور متشابہ بھی، کبھی رسولؐ کے کلام کی دو صورتیں ہوتی ہیں، کلام عام اور کلام خاص قرآن کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے رسول جو تم کو دیں اسے لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ یہ امر اُن لوگوں پر مشتبہ ہو گیا جنھوں نے نہ جانا اور نہ سمجھا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقصد اس سے کیا ہے۔

اور آنحضرتؐ کے تمام اصحاب ایسے نہ تھے کہ جو سوال کرتے ہوں، اس کے جواب کو سمجھ بھی لیتے ہوں بعض ایسے بھی تھے سوال تو کرتے تھے مگر سمجھنا نہیں چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتے تھے کہ کوئی بدو عرب یا اجنبی مسافر آ جائے اور وہ رسولؐ سے سوال کرے تو حضرت کے جواب کو ہم سنیں (کیونکہ خود بار بار سوال نہیں کر سکتے تھے) اور میرا یہ حال تھا کہ میں دن اور رات میں جب چاہتا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مجھ سے تخلیہ فرماتے اور جو حضرت بیان فرماتے میں اس کو اپنے دل میں جگہ دیتا جاتا۔

اصحاب اس بات کو جانتے تھے کہ آنحضرت میرے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے بسا اوقات یہ عمل میرے گھر میں ہوتا تھا جب حضرت میرے گھر میں تشریف لاتے تو زیادہ وقت خلوت میں گزارتے اور ازواج ہمارے پاس سے ہٹ جاتیں۔ میرے سوا کوئی حضرت کے پاس نہ رہتا اور جب میرے گھر میں خلوت ہوتی تو نہ فاطمہ الگ ہوتیں اور نہ میرا کوئی لڑکا۔ جب میں حضرت سے سوال کرتا تو مجھے جواب دیتے اور جب میں چپ ہو جاتا اور سوالات ختم ہو جاتے تو حضرت ابتدا کرتے۔

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور اسے لکھوایا نہ ہو میں نے اپنے ہاتھ سے اُسے لکھا ہے۔

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور منسوخ اور محکم و متشابہ اور خاص و عام، اور حضرت نے دعا کی کہ وہ مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس چیز کو جو رسولؐ اللہ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا کی۔ آنحضرتؐ نے میرے لئے جو دعا کی آنحضرت کو علم خدا سے جو ملا۔ اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی، حلال سے ہو یا حرام سے امر سے ہو یا نہی سے، طاعت سے ہو یا معصیت سے میں نے اسے سیکھا ہے اور حفظ کیا ہے اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا۔

پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے پُر کر دے۔ میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں

بھولا۔ اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا۔ کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں بھول جاؤں گا۔ فرمایا نہیں۔ مجھے تمہارے متعلق نسیان وجہل کا خوف ہی نہیں ہوتا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزّازِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ ما بالُ أَقْوامٍ يَرْوُونَ عَنْ فُلانٍ وَ فُلانٍ عَنْ رَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله لا يُتَّهَمُونَ بِالْكَذِبِ فَيَجِيءُ مِنْكُمْ خِلافُهُ؟ قالَ: إِنَّ الْحَدِيثَ يُنْسَخُ كَما يُنْسَخُ الْقُرْآنُ.

۲۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے ساتھ رسول اللہ سے جونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم ان راویوں کو دروغ گو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن آپ سے سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتی ہے فرمایا آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حازِمٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام: ما بالِي أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَتُجِيبُنِي فِيها بِالْجَوابِ ثُمَّ يَجِيئُكَ غَيْرِي فَتُجِيبُهُ فِيها بِجَوابٍ آخَرَ؟ فَقالَ: إِنّا نُجِيبُ النّاسَ عَلَى الزِّيادَةِ وَالنُّقْصانِ، قالَ: قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَصْحابِ رَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله صَدَقُوا عَلى مُحَمَّدٍ أَمْ كَذَبُوا؟ قالَ: بَلْ صَدَقُوا، قالَ: قُلْتُ: فَما بالُهُمُ اخْتَلَفُوا؟ فَقالَ: أَما تَعْلَمُ أَنَّ الرَّجُلَ كانَ يَأْتِي رَسُولَ اللّهِ صلى الله عليه وآله فَيَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَيُجِيبُهُ فِيها بِالْجَوابِ ثُمَّ يُجِيبُهُ بَعْدَ ذلِكَ ما يَنْسَخُ ذلِكَ الْجَوابَ فَنَسَخَتِ الْأَحادِيثُ بَعْضُها بَعْضاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ ایک مسئلہ جب میں آپؑ سے پوچھتا ہوں تو آپؑ مجھے اس کا جواب دیتے ہیں، پھر میرا غیر جب آپؑ سے یہی مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں۔ فرمایا، ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کبھی زیادتی کے ساتھ اور کبھی کمی کے ساتھ، میں نے کہا اس بنا

پر کہ آنحضرتؐ نے کم وبیش بیان نہیں کیا اور اصحاب نے ایسا کیا تو انھوں نے رسولؐ کے متعلق سچ کہا یا جھوٹ، فرمایا سچ کہا۔ میں نے کہا جب ان کے بیان میں اختلاف ہے، ایک کہتا ہے رسولؐ نے یہ بیان فرمایا ہے دوسرا کہتا ہے یہ، تو پھر کیا صورت ہوگی، فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ ایک شخص رسولؐ کے پاس آتا ہے اور ایک مسئلہ دریافت کرتا ہے آپ اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد وحی الٰہی اس حکم کو منسوخ کر دیتی ہے اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے اور وہی بات پوچھتا ہے آپ اس کو ناسخ حکم بتلاتے ہیں چونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو جاتی ہے لہٰذا اصحاب کے بیان میں اختلاف ہو جاتا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا زِيَادُ! مَا تَقُولُ لَوْ أَفْتَيْنَا رَجُلاً مِمَّنْ يَتَوَلاَّنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّقِيَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ أَعْلَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: إِنْ أَخَذَ بِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعْظَمُ أَجْراً. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: إِنْ أَخَذَ بِهِ أُوجِرَ وَإِنْ تَرَكَهُ وَاللهِ أَثِمَ.

۴ - ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے مجھ سے کہا، اے زیاد (نام ابو عبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملے میں کہ ہم فتویٰ دیں۔ اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو ایسے امر کا جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسولؐ آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور باعث اجر عظیم،

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔

٥ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَأَجَابَهُ بِخِلاَفِ مَا أَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِخِلاَفِ مَا أَجَابَنِي وَأَجَابَ صَاحِبِي فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلاَنِ قُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ شِيعَتِكُمْ قَدِمَا يَسْأَلاَنِ فَأَجَبْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِغَيْرِ مَا أَجَبْتَ بِهِ صَاحِبَهُ؟ فَقَالَ: يَا زُرَارَةُ! إِنَّ هَذَا خَيْرٌ لَنَا وَأَبْقَى

لَنا وَلَكُمْ وَلَوِ اجْتَمَعْتُمْ عَلى أَمْرٍ واحِدٍ لَصَدَّقَكُمُ النّاسُ عَلَيْنا وَ لَكانَ أَقَلَّ لِبَقائِنا وَ بَقائِكُمْ. قالَ: ثُمَّ قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام: شيعَتُكُمْ لَوْحَمَلْتُمُوهُمْ عَلَى الْأَسِنَّةِ أَوْ عَلَى النّارِ لَمَضَوْا وَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِكُمْ مُخْتَلِفينَ، قالَ: فَأَجابَني بِمِثْلِ جَوابِ أَبيهِ.

۵۔ زرارہ بن اَعیَنْ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا۔ آپ نے میرے جواب کے علاوہ جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اس کو میرے جواب سے علیحدہ جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ۔ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یا بن رسول اللہ یہ دونوں عراقی آپ کے پرانے شیعوں میں سے ہیں ان سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے۔ فرمایا۔ اے زرارہ یہی بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے۔ اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ۔ تو مخالف تم کو مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس۔ کہتے آؤ گے کہ خروج کیجئے۔ اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپؑ کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں کہ جنگ میں نیزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپؑ کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ آپؑ سے مختلف جواب سنیں، پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد ماجد نے دیا تھا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ نَصْرٍ الْخَثْعَمِيِّ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَرَفَ أَنّا لانَقُولُ إِلّا حَقّاً فَلْيَكْتَفِ بِما يَعْلَمُ مِنّا فَإِنْ سَمِعَ مِنّا خِلافَ ما يَعْلَمُ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ ذٰلِكَ دِفاعٌ مِنّا عَنْهُ.

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے۔ مگر حق تو اس کو چاہیئے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانتا ہے۔ اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنی ہے جو حکم خدا کے خلاف ہو تو سمجھ لے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ، عَنْ أَبيهِ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عيسى وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ جَميعاً، عَنْ سَماعَةَ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ رَجُلانِ مِنْ أَهْلِ دينِهِ في أَمْرٍ

كِلاهُما يَرْوِيهِ أَحَدُهُما يَأْمُرُ بِأَخْذِهِ وَالْآخَرُ يَنْهاهُ عَنْهُ ، كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ فَقالَ : يُرْجِئُهُ حَتّى يَلْقى مَنْ يُخْبِرُهُ ، فَهُوَ في سَعَةٍ حَتّى يَلْقاهُ ؛ وَفي رِوايَةٍ أُخْرى: بِأَيِّهِما أَخَذْتَ مِنْ بابِ التَّسْليمِ وَسِعَكَ .

۷۔ روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ دوسرے سے نہی۔ ایسی صورت میں وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اس کو چاہیئے کہ عمل میں تاخیر کرلے۔ یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کردے۔ اس کے ملنے تک تاخیر عمل جائز ہوگی۔

اور ایک اور روایت میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے اس اعتقاد سے کہ امام مفترض الطاعۃ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَديثِ الْعامَ ثُمَّ جِئْتَني مِنْ قابِلٍ فَحَدَّثْتُكَ بِخِلافِهِ بِأَيِّهِما كُنْتَ تَأْخُذُ ؟ قالَ : قُلْتُ : كُنْتُ آخُذُ بِالْأَخيرِ ؛ فَقالَ لي : رَحِمَكَ اللهُ .

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شیعہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا آخر والی پر۔ امام نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (یعنے پہلی روایت بنا بر تقیہ تھی۔)

۹۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مَرّارٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ داوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذا جاءَ حَديثٌ عَنْ أَوَّلِكُمْ وَحَديثٌ عَنْ آخِرِكُمْ بِأَيِّهِما نَأْخُذُ ؟ فَقالَ: خُذُوا بِهِ حَتّى يَبْلُغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَإِنْ بَلَغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَخُذُوا بِقَوْلِهِ قالَ: ثُمَّ قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنّا وَاللهِ لا نُدْخِلُكُمْ إِلّا فيما يَسَعُكُمْ ؛ وَفي حَديثٍ آخَرَ: خُذُوا بِالْأَحْدَثِ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی حدیث ہم سے پہلے اماموں سے پہنچے۔ مثلاً امام زین العابدین سے اور دوسری ان کے بعد والے امام سے (امام محمد باقرؑ) تو ہم کس پر عمل کریں۔ فرمایا عمل

کرو بعد والی پر جب تک کہ زندہ امام سے دوسری حدیث تم تک پہنچے جب یہ زندہ امام سے ملے تو اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم نے بعد والے امام اور زندہ امام کے قول پر عمل کرنے کو اس لئے کہا کہ ہم ہر ضرر کو تم سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور اگر احتمالِ ضرر نہ ہو تو جس پر چاہو عمل کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو تازہ تر حدیث ہو اس پر عمل کرو۔

١٠... مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دَيْنٍ أَوْ مِيرَاثٍ فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَ إِلَى الْقُضَاةِ أَيَحِلُّ ذَلِكَ ؟ قَالَ : مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاغُوتِ وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُحْتاً وَإِنْ كَانَ حَقّاً ثَابِتاً لَهُ لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ».

قُلْتُ : فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ؟

قَالَ : يَنْظُرَانِ [إِلَى] مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَ نَظَرَ فِي حَلَالِنَا وَ حَرَامِنَا وَ عَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَماً فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَعَلَيْنَا رَدَّ وَالرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ.

قُلْتُ : فَإِنْ كَانَ كُلُّ رَجُلٍ اخْتَارَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا فَرَضِيَا أَنْ يَكُونَا النَّاظِرَيْنِ فِي حَقِّهِمَا وَ اخْتَلَفَا فِيمَا حَكَمَا وَ كِلَاهُمَا اخْتَلَفَا فِي حَدِيثِكُمْ؟

قَالَ : الْحُكْمُ مَا حَكَمَ بِهِ أَعْدَلُهُمَا وَ أَفْقَهُهُمَا وَ أَصْدَقُهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَ أَوْرَعُهُمَا وَلَا يَلْتَفِتْ إِلَى مَا يَحْكُمُ بِهِ الْآخَرُ.

قَالَ قُلْتُ : فَإِنَّهُمَا عَدْلَانِ مَرْضِيَّانِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا لَا يُفَضَّلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ

قَالَ فَقَالَ: يُنْظَرُ إِلَى مَا كَانَ مِنْ رِوَايَتِهِمْ عَنَّا فِي ذَلِكَ الَّذِي حَكَمَا بِهِ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِكَ فَيُؤْخَذُ بِهِ مِنْ حُكْمِنَا وَ يُتْرَكُ الشَّاذُّ الَّذِي لَيْسَ بِمَشْهُورٍ عِنْدَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ لَا رَيْبَ

فِيهِ وَ إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَيُتَّبَعُ، وَأَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَيُجْتَنَبُ وَأَمْرٌ مُشْكِلٌ يُرَدُّ عِلْمُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَرَامٌ بَيِّنٌ وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ فَمَنْ تَرَكَ الشُّبُهَاتِ نَجَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَمَنْ أَخَذَ بِالشُّبُهَاتِ ارْتَكَبَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهَلَكَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ.

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ الْخَبَرَانِ عَنْكُمَا مَشْهُورَيْنِ قَدْ رَوَاهُمَا الثِّقَاتُ عَنْكُمْ؟

قَالَ: يُنْظَرُ فَمَا وَافَقَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ خَالَفَ الْعَامَّةَ فَيُؤْخَذُ بِهِ وَ يُتْرَكُ مَا خَالَفَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ وَافَقَ الْعَامَّةَ.

قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْفَقِيهَانِ عَرَفَا حُكْمَهُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ وَجَدْنَا أَحَدَ الْخَبَرَيْنِ مُوَافِقاً لِلْعَامَّةِ وَالْآخَرَ مُخَالِفاً لَهُمْ بِأَيِّ الْخَبَرَيْنِ يُؤْخَذُ؟

قَالَ: مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ فَفِيهِ الرَّشَادُ.

فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنْ وَافَقَهُمَا الْخَبَرَانِ جَمِيعاً.

قَالَ: يُنْظَرُ إِلَى مَا هُمْ إِلَيْهِ أَمْيَلُ حُكَّامُهُمْ وَ قُضَاتُهُمْ فَيُتْرَكُ وَ يُؤْخَذُ بِالْآخَرِ.

قُلْتُ: فَإِنْ وَافَقَ حُكَّامُهُمُ الْخَبَرَيْنِ جَمِيعاً.

قَالَ: إِذَا كَانَ ذَٰلِكَ فَأَرْجِهِ(۲) حَتَّى تَلْقَى إِمَامَكَ فَإِنَّ الْوُقُوفَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ خَيْرٌ مِنَ الِاقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَاتِ.

۱۰۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اصحاب میں سے ایسے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا جو آپس میں جھگڑا کرنے والے تھے۔ قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقدمہ لے گئے شیطان صفت بادشاہ یا غیر عادل قاضی کے

پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے، فرمایا۔ جو حکم بنلئے گا اس کو حق یا باطل میں وہ مقدمہ لے جلئے گا۔ ایک شیطان صفت کے پاس اور جو وہ حکم دے گا وہ رشوت کے تحت ہو گا۔ اگرچہ مدعی کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ شیطان سے لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے کفر کرنے (بچنے) کا حکم دیا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنا محاکمہ شیطان کی طرف لے جائیں۔ حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئیں۔

فرمایا۔ ان دونوں نزاع کرنیوالے شیعوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا معاملہ لے جائیں تم میں سے اس شخص کی طرف جو ہماری حدیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال وحرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ان کو چاہیئے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں اور اگر اس کو قبول نہ کیا تو، توہین کی حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی۔ وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

میں نے کہا۔ اگر دونوں میں سے ہر ایک، ایک ایک آدمی حَکَم انتخاب کرے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارے میں غور کریں گے۔ پھر مختلف ہو ان کا حکم اور آپ حضرات کے بارے میں بھی مختلف ہوں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا ان میں سے اس کے حُکم کو مانا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل ہو اور زیادہ توفیق دیا ہوا ہو اور بیان حدیث میں زیادہ صادق ہو اور زیادہ متقی و پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے کے حُکم کی طرف توجہ نہ کی جائے۔

میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا یہ ہمارے شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کون سی حدیث ہماری ان میں زیادہ مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور جو شاذ ہے اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں۔ اسے چھوڑ دیا جائے کیونکہ جس پر لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہ ہوگا اور امور شریعت تین قسم کے ہیں اوّل وہ کہ جن کی رشد و راستی صراحتہً قرآن و حدیث میں بیان کردی گئی ہے ان پر عمل کیا جائے۔ دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کردی گئی ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔ تیسرے جو مشکل ہیں ان کی صراحت نہیں ان میں اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا، کہ حلال بیان کردیئے گئے وہ واضح ہیں، حرام بیان کردیئے وہ واضح ہیں، رہے ان کے درمیان شبہات، پس جس نے ان کو ترک کیا نجات پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا۔

راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے۔ فرمایا۔ دیکھا جائے گا کہ کونسی حدیث قرآن و سنت کے مطابق اور رائے عامہ کے خلاف ہے جو موافق کتاب و سنت ہوگی اس پر عمل کیا جائے گا۔ اس حدیث کو جو کتاب سنت کے خلاف ہوگی اور رائے عامہ کے موافق۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، میں آپ پر فدا ہوں اگر دو فقیہہ

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر شخص کے لیے خواہش و رغبت ہوتی ہے (بچپن و جوانی میں طلب دنیا کی) اور سستی ہوتی ہے (بڑھاپے میں) پس جس کی سست رفتاری سنت کی طرف ہے اس نے ہدایت پائی اور جس کی بدعت کی طرف ہے۔ وہ گمراہ ہو گیا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ: كُلُّ مَنْ تَعَدَّى السُّنَّةَ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ.

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے درگذر کی سنت پیغمبر سے اور (پیروی ظن و قیاس کی) وہ پلٹا گیا سنت کی طرف سے، یعنی جس کو قدرت ہو اس پر واجب ہے اس روش سے اسے روکے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اَلسُّنَّةُ سُنَّتَانِ: سُنَّةٌ فِي فَرِيضَةٍ الْأَخْذُ بِهَا هُدًى وَتَرْكُهَا ضَلَالَةٌ، وَسُنَّةٌ فِي غَيْرِ فَرِيضَةٍ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ وَتَرْكُهَا إِلَى غَيْرِ خَطِيئَةٍ.

فَقَدْ تَمَّ كِتَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

۱۲۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سنت (ما جاء بہ النبی) کی دو قسمیں ہیں ایک سنت فریضہ (جیسے فرائض یومیہ) کہ اس پر عمل کرنا ہدایت ہے اور اس کا ترک ضلالت، دوسرے غیر فریضہ ہے (نوافل یومیہ) اس پر عمل باعث فضیلت ہے اور ترک کرنا گناہ نہیں۔

ترجمہ کتاب اُصولِ کافی

کتاب التوحید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ کتاب اصول کافی

کتاب التوحید

باب اوّل (۱)

حدوث عالم و اثبات المحدث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّوْحِيْدِ

٥(بَابُ)٥

حُدُوْثِ الْعَالَمِ وَ إِثْبَاتِ الْمُحْدِثِ

ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قَالَ لِيْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ كَانَ بِمِصْرَ زِنْدِيْقٌ تَبْلُغُهُ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَشْيَاءُ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُنَاظِرَهُ، فَلَمْ يُصَادِفْهُ بِهَا وَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُ خَارِجٌ بِمَكَّةَ فَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ مَعَ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فَصَادَفَنَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فِي الطَّوَافِ وَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ الْمَلِكِ وَكُنْيَتُهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ كَتِفَهُ كَتِفَ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: اسْمِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ، قَالَ: فَمَا كُنْيَتُكَ؟ قَالَ: كُنْيَتِيْ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فَمَنْ هٰذَا الْمَلِكُ الَّذِيْ أَنْتَ عَبْدُهُ؟ أَمِنْ مُلُوْكِ الْأَرْضِ أَمْ مِنْ مُلُوْكِ السَّمَاءِ؟ وَأَخْبِرْنِيْ عَنِ ابْنِكَ

عبد إله السماء أم عبد إله الأرض؟ قل ما شئت تخصم قال هشام بن الحكم: فقلت للزنديق: أما ترد عليه
قال: فقبح قولي، فقال أبو عبد الله عليه السلام: إذا فرغت من الطواف فأتنا فلما فرغ أبو عبد الله عليه السلام أتاه
الزنديق فقعد بين يدي أبي عبد الله عليه السلام ونحن مجتمعون عنده فقال أبو عبد الله عليه السلام للزنديق
أتعلم أن للأرض تحتاً وفوقاً؟ قال: نعم، قال: فدخلت تحتها؟ قال: لا، قال: فما يدريك ما تحتها؟
قال: لا أدري إلا أني أظن أن ليس تحتها شيء، فقال أبو عبد الله عليه السلام: فالظن عجز لما لا تستيقن،
ثم قال أبو عبد الله عليه السلام: أفصعدت السماء؟ قال: لا، قال: أفتدري ما فيها؟ قال: لا، قال: عجباً لك
لم تبلغ المشرق ولم تبلغ المغرب ولم تنزل الأرض ولم تصعد السماء ولم تجز هناك فتعرف
ما خلفهن وأنت جاحد بما فيهن وهل يجحد العاقل ما لا يعرف؟ قال الزنديق: ما كلمني بهذا
أحد غيرك، فقال أبو عبد الله عليه السلام: فأنت من ذلك في شك فلعله هو ولعله ليس هو؟ فقال الزنديق
ولعل ذلك، فقال أبو عبد الله عليه السلام: أيها الرجل ليس لمن لا يعلم حجة على من يعلم ولا حجة
للجاهل، يا أخا أهل مصر تفهم عني فإنا لا نشك في الله أبداً، أما ترى الشمس والقمر والليل والنهار
يلجان فلا يشتبهان ويرجعان، قد اضطرا ليس لهما مكان إلا مكانهما فإن كانا يقدران على أن
يذهبا فلم يرجعان؟ وإن كانا غير مضطرين فلم لا يصير الليل نهاراً والنهار ليلاً؟ اضطرا والله
يا أخا أهل مصر إلى دوامهما والذي اضطرهما أحكم منهما وأكبر، فقال الزنديق: صدقت، ثم
قال أبو عبد الله عليه السلام: يا أخا أهل مصر إن الذي تذهبون إليه وتظنون أنه الدهر إن كان الدهر يذهب بهم
لم لا يردهم وإن كان يردهم لم لا يذهب بهم؟ القوم مضطرون يا أخا أهل مصر، لم السماء مرفوعة
والأرض موضوعة لم لا يسقط السماء على الأرض لم لا تنحدر الأرض فوق طباقها ولا يتماسكان
ولا يتماسك من عليها؟ قال الزنديق: أمسكهما الله ربهما وسيدهما، قال: فآمن الزنديق على
يدي أبي عبد الله عليه السلام، فقال له حمران: جعلت فداك إن آمنت الزنادقة على يدك فقد آمن
الكفار على يدي أبيك، فقال المؤمن الذي آمن على يدي أبي عبد الله عليه السلام: اجعلني من تلامذتك
فقال أبو عبد الله عليه السلام: يا هشام بن الحكم خذه إليك وعلمه، فعلمه هشام فكان معلم أهل الشام و

أهلُ مصرَ الايمانَ وحسنتُ طهارتُه حتى رضي بها أبو عبداللہ علیہ السلام

۱۔ علی بن منصور سے مروی ہے کہ ہشام بن الحکم نے بیان کیا کہ مصر میں ایک زندیق (دہریہ) تھا اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی کچھ احادیث سُنیں۔ وہ حضرت سے مناظرہ کرنے مدینہ آیا لیکن ملاقات نہ ہوئی لوگوں نے کہا کہ حضرت مکہ تشریف لے گئے ہیں وہ مکہ آیا۔ ہم طواف میں حضرت کے ساتھ تھے اس زندیق کا نام عبدالملک تھا اور کنیت ابوعبداللہ اس نے حضرت کے شانہ سے شانہ رگڑا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا میرا نام عبدالملک ہے فرمایا۔ تیری کنیت کیا ہے فرمایا۔ ابوعبداللہ۔ حضرت نے فرمایا یہ کون ملک ہے جس کا تو بندہ ہے آیا یہ زمین کے بادشاہوں میں سے ہے یا آسمان کے اور مجھے اپنے بیٹے کے متعلق بتا۔ یہ آسمان کے اللہ کا بندہ ہے یا زمین کے اللہ کا۔ ان دونوں شقوں میں سے جو بھی تو بتلائے گا ملزم قرار پائے گا۔ ہشام ابن الحکم نے اس دہریہ سے کہا تو حضرت کی بات کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ اس کو میرا یہ کہنا بُرا معلوم ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب میں طواف سے فارغ ہوں تو میرے پاس آنا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو زندیق آیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا ہم سب بھی حضرت کے پاس جمع تھے آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ زمین کے لیے تحت و فوق ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے کہا کیا تم زمین کے نیچے گئے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس میں کیا ہے اس نے کہا کہ مجھے علم نہیں۔ مگر میرا گمان یہ ہے کہ اس کے نیچے کچھ نہیں۔ فرمایا تم آسمان پر چڑھے ہو۔ کہا۔ نہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس میں کیا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیسی عجیب بات ہے کہ تم نہ مشرق میں گئے نہ مغرب میں، نہ زمین کے اندر گئے نہ آسمان کے اوپر۔ اور جب تم وہاں سے نہیں گزرے اور تم کو پتہ نہیں کہ کیا کیا وہاں پیدا کیا گیا ہے تو اس صورت میں ان چیزوں سے تمہارا انکار کیسا کیا عقلمند کے لئے جائز ہے کہ جس چیز کو نہیں جانتا۔ اس سے انکار کرے۔

زندیق نے کہا آپ کے سوا اور کسی نے ایسا کلام مجھ سے نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ میں تمہیں شک ہے کہ شاید آسمان و زمین میں کچھ ہو یا نہ ہو۔ زندیق نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے حضرت نے فرمایا اے شخص جو کوئی نہیں جانتا وہ جاننے والے پر حجت تمام نہیں کرتا۔ جاہل کے لئے تو حجت ہی نہیں۔

اے مصری بھائی مجھ سے سمجھ۔ ہم کبھی اللہ کے بارے میں شک نہیں کرتے کیا تم سورج اور چاند اور رات

دن کو نہیں دیکھتے کہ وہ آتے جاتے ہیں۔ ان کی مقررہ حالت میں کوئی اشتباہ نہیں ہوتا۔ وہ جاتے ہیں اور پھر پلٹ آتے ہیں یہ ان کی اضطراری حالت ہے جو ان کی معین جگہ ہے۔ اس سے ہٹ نہیں سکتے۔ انھیں اس پر قدرت نہیں کہ جا کر واپس نہ آئیں۔ اگر غیر مضطر ہوتے تو رات دن نہ بنتی اور دن رات نہ ہوتا۔ اے مصری بھائی یہ دونوں ہمیشہ سے مضطر ہیں۔ پس جس نے انھیں مضطر بنایا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور اور بڑا ہے۔

زندیق نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر ابو عبداللہؑ نے کہا اے مصری بھائی لوگ جس طرف جا رہے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ دہر ہے اگر دہر ان کو لے جاتا ہے تو دہر ان کو لوٹاتا کیوں نہیں اور اگر لوٹاتا ہے تو پھر ان کو مارتا کیوں ہے باقی کیوں نہیں رکھتا اور حرکت تو اس کی ایک جیسی ہے پھر یہ دو متضاد باتیں کیسی (اے مصری بھائی لوگ مضطر ہیں۔ کیوں آسمان کو بلند کیا۔ کیوں زمین کو بچھایا۔

آسمان زمین پر کیوں نہیں گر پڑتا (اگر اس کا کوئی مدبر و منتظم نہیں) اور زمین اپنے طبقات کو لے کر کیوں دھنس نہیں جاتی اگر کوئی مدبر حکیم نہ ہوتا تو یہ زمین و آسمان قائم نہ رہتے اور زمین پر لوگ چل نہ سکتے۔

زندیق نے کہا۔ اللہ دونوں کا رب ان کو روکے ہوئے ہے اور ان کو مضبوط بنایا ہے۔ پس زندیق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لے آیا۔ حمران نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں زنادقہ آپؑ کے ہاتھ پر ایمان لائے اور کفار آپؑ کے پدر بزرگوار کے ہاتھ پر۔

اس مومن نے جو حضرت کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا حضرت سے کہا۔ مجھے آپؑ اپنے شاگردوں میں بنا لیجئے۔ حضرت نے ہشام بن الحکم سے فرمایا۔ ان کو اپنے ساتھ رکھو پس ہشام نے تعلیم دی اور پھر اس نے اہل شام اور اہل مصر کو ایمان کی تعلیم دی اور اس کی پاکیزگی نفس سے حضرت خوش ہوئے۔

۲ ۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَسِّنٍ الْمِيثَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مَنْصُورٍ الْمُتَطَبِّبِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُقَفَّعِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ ابْنُ الْمُقَفَّعِ، تَرَوْنَ هٰذَا الْخَلْقَ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى مَوْضِعِ الطَّوَافِ ـ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ أُوجِبُ لَهُ اسْمَ الْإِنْسَانِيَّةِ إِلَّا ذٰلِكَ الشَّيْخَ الْجَالِسَ ـ يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام ـ فَأَمَّا الْبَاقُونَ فَرَعَاعٌ وَبَهَائِمُ فَقَالَ لَهُ

ابن أبي العوجاء: وكيف أوجبت هذا الاسم لهذا الشيخ دون هؤلاء؟ قال: لأني رأيت عنده ما لم أره عندهم فقال له ابن أبي العوجاء: لا بد من اختبار ما قلت فيه منه، قال: فقال له ابن المقفع: لا تفعل فإني أخاف أن يفسد عليك ما في يدك، فقال: ليس ذا رأيك ولكن تخاف أن يضعف رأيك عندي في إحلالك إياه المحل الذي وصفت، فقال ابن المقفع: أما إذا توهمت علي هذا فقم إليه وتحفظ ما استطعت من الزلل ولا تثني عنانك إلى استرسال فيسلمك إلى عقال[2] وسمه ما لك أو عليك، قال: فقام ابن أبي العوجاء وبقيت أنا وابن المقفع جالسين فلما رجع إلينا ابن أبي العوجاء قال: ويلك يا ابن المقفع ما هذا ببشر وإن كان في الدنيا روحاني يتجسد إذا شاء ظاهرا ويتروح إذا شاء باطنا فهو هذا، فقال له: وكيف ذلك؟ قال: جلست إليه فلما لم يبق عنده غيري ابتدأني فقال: إن يكن الأمر على ما يقول هؤلاء وهو على ما يقولون -يعني أهل الطواف- فقد سلموا وعطبتم وإن يكن الأمر على ما تقولون وليس كما تقولون فقد استويتم وهم، فقلت له: يرحمك الله وأي شيء نقول وأي شيء يقولون؟ ما قولي وقولهم إلا واحدا، فقال: وكيف يكون قولك وقولهم واحدا وهم يقولون: إن لهم معادا وثوابا وعقابا ويدينون بأن في السماء إلها وأنها عمران وأنتم تزعمون أن السماء خراب ليس فيها أحد، قال: فاغتنمتها منه فقلت له: ما منعه إن كان الأمر كما يقولون أن يظهر لخلقه ويدعوهم إلى عبادته حتى لا يختلف منهم اثنان ولم احتجب عنهم وأرسل إليهم الرسل؟ ولو باشرهم بنفسه كان أقرب إلى الإيمان به، فقال لي: ويلك وكيف احتجب عنك من أراك قدرته في نفسك؟ نشوءك ولم تكن وكبرك بعد صغرك وقوتك بعد ضعفك وضعفك بعد قوتك وسقمك بعد صحتك وصحتك بعد سقمك ورضاك بعد غضبك وغضبك بعد رضاك وحزنك بعد فرحك وفرحك بعد حزنك وحبك بعد بغضك وبغضك بعد حبك وعزمك بعد أناتك وأناتك بعد عزمك وشهوتك بعد كراهتك وكراهتك بعد شهوتك ورغبتك بعد رهبتك ورهبتك بعد رغبتك ورجاءك بعد يأسك ويأسك بعد رجائك، وخاطرك بما لم يكن في وهمك وعزوب ما أنت معتقده عن ذهنك وما زال يعدد علي قدرته التي هي في نفسي التي لا أدفعها حتى ظننت أنه سيظهر فيما بيني وبينه.

٥ـ عَنْهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ حِينَ سَأَلَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع) قَالَ: عَادَ ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي إِلَى مَجْلِسِ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) فَجَلَسَ وَهُوَ سَاكِتٌ لَا يَنْطِقُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع): كَأَنَّكَ جِئْتَ تُعِيدُ بَعْضَ مَا كُنَّا فِيهِ فَقَالَ: أَرَدْتُ ذَلِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع): مَا أَعْجَبَ هَذَا! تُنْكِرُ اللهَ وَتَشْهَدُ أَنِّي ابْنُ رَسُولِ اللهِ! فَقَالَ: الْعَادَةُ تَحْمِلُنِي عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ (ع): فَمَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْكَلَامِ؟ قَالَ: إِجْلَالاً لَكَ وَمَهَابَةً مَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِنِّي شَاهَدْتُ الْعُلَمَاءَ، وَنَاظَرْتُ الْمُتَكَلِّمِينَ فَمَا تَدَاخَلَنِي هَيْبَةٌ قَطُّ مِثْلُ مَا تَدَاخَلَنِي مِنْ هَيْبَتِكَ، قَالَ: يَكُونُ ذَلِكَ وَلَكِنْ أَفْتَحُ عَلَيْكَ بِسُؤَالٍ وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: أَمَصْنُوعٌ أَنْتَ أَوْ غَيْرُ مَصْنُوعٍ؟ فَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ: بَلْ أَنَا غَيْرُ مَصْنُوعٍ فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ (ع): فَصِفْ لِي لَوْ كُنْتَ مَصْنُوعاً كَيْفَ كُنْتَ تَكُونُ؟ فَبَقِيَ عَبْدُ الْكَرِيمِ مَلِيّاً لَا يُحِيرُ جَوَاباً وَوَلَعَ بِخَشَبَةٍ كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: طَوِيلٌ عَرِيضٌ عَمِيقٌ قَصِيرٌ مُتَحَرِّكٌ سَاكِنٌ كُلُّ ذَلِكَ صِفَةُ خَلْقِهِ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ: فَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَعْلَمْ صِفَةَ الصَّنْعَةِ غَيْرَهَا فَاجْعَلْ نَفْسَكَ مَصْنُوعاً لِمَا تَجِدُ فِي نَفْسِكَ مِمَّا يَحْدُثُ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ: سَأَلْتَنِي عَنْ مَسْأَلَةٍ لَمْ يَسْأَلْنِي عَنْهَا أَحَدٌ قَبْلَكَ وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ بَعْدَكَ عَنْ مِثْلِهَا، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع): هَبْكَ عَلِمْتَ أَنَّكَ لَمْ تُسْأَلْ فِيمَا مَضَى فَمَا عَلَّمَكَ أَنَّكَ لَا تُسْأَلُ فِيمَا بَعْدُ عَلَى أَنَّكَ يَا عَبْدَ الْكَرِيمِ نَقَضْتَ قَوْلَكَ لِأَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ الْأَشْيَاءَ مِنَ الْأَوَّلِ سَوَاءٌ فَكَيْفَ قَدَّمْتَ وَأَخَّرْتَ؟ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الْكَرِيمِ، أَزِيدُكَ وُضُوحاً أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ مَعَكَ كِيسٌ فِيهِ جَوَاهِرُ فَقَالَ لَكَ قَائِلٌ: هَلْ فِي الْكِيسِ دِينَارٌ فَنَفَيْتَ كَوْنَ الدِّينَارِ فِي الْكِيسِ، فَقَالَ لَكَ: صِفْ لِيَ الدِّينَارَ وَكُنْتَ غَيْرَ عَالِمٍ بِصِفَتِهِ هَلْ كَانَ لَكَ أَنْ تَنْفِيَ كَوْنَ الدِّينَارِ عَنِ الْكِيسِ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع) فَالْعَالَمُ أَكْبَرُ وَأَطْوَلُ وَأَعْرَضُ مِنَ الْكِيسِ فَلَعَلَّ فِي الْعَالَمِ صَنْعَةً مِنْ حَيْثُ لَا تَعْلَمُ صِفَةَ الصَّنْعَةِ مِنْ غَيْرِ الصَّنْعَةِ، فَانْقَطَعَ عَبْدُ الْكَرِيمِ وَأَجَابَ إِلَى الْإِسْلَامِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ وَبَقِيَ مَعَهُ بَعْضٌ.

فَعَادَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ: أَقْلِبُ السُّؤَالَ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع): سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَقَالَ: مَا الدَّلِيلُ عَلَى حَدَثِ الْأَجْسَامِ؟ فَقَالَ: إِنِّي مَا وَجَدْتُ شَيْئاً صَغِيراً وَلَا كَبِيراً إِلَّا وَإِذَا ضُمَّ إِلَيْهِ

مِثْلُهُ صَارَ أَكْبَرَ وَ فِي ذٰلِكَ زَوَالٌ وَ انْتِقَالٌ عَنِ الْحَالَةِ الْأُولىٰ وَلَوْكَانَ قَدِيماً مَازَالَ وَلَاحَالَ لِأَنَّ الَّذِي يَزُولُ وَ يَحُولُ يَجُوزُ أَنْ يُوجَدَ وَ يَبْطُلَ فَيَكُونُ بِوُجُودِهِ بَعْدَ عَدَمِهِ دُخُولٌ فِي الْحَدَثِ وَفِي كَوْنِهِ فِي الْأَزَلِ دُخُولُهُ فِي الْعَدَمِ وَ لَنْ تَجْتَمِعَ صِفَةُ الْأَزَلِ وَالْعَدَمِ وَ الْحُدُوثِ وَ الْقِدَمِ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ عَبْدُالْكَرِيمِ: هَبْكَ عَلِمْتَ فِي جَرْيِ الْحَالَتَيْنِ وَالزَّمَانَيْنِ عَلىٰ مَا ذَكَرْتَ وَاسْتَدْلَلْتَ بِذٰلِكَ عَلىٰ حُدُوثِهَا فَلَوْبَقِيَتِ الْأَشْيَاءُ عَلىٰ صِغَرِهَا مِنْ أَيْنَ كَانَ لَكَ أَنْ تَسْتَدِلَّ عَلىٰ حُدُوثِهِنَّ ؟ فَقَالَ الْعَالِمُ (ع): إِنَّمَا نَتَكَلَّمُ عَلىٰ هٰذَا الْعَالَمِ الْمَوْضُوعِ فَلَوْرَفَعْنَاهُ وَ وَضَعْنَا عَالَماً آخَرَ كَانَ لَاشَيْءَ أَدَلَّ عَلَى الْحَدَثِ مِنْ رَفْعِنَا إِيَّاهُ وَوَضْعِنَا غَيْرَهُ وَلٰكِنْ أُجِيبُكَ مِنْ حَيْثُ قَدَّرْتَ أَنْ تُلْزِمَنَا فَنَقُولُ: إِنَّ الْأَشْيَاءَ لَوْدَامَتْ عَلىٰ صِغَرِهَا لَكَانَ فِي الْوَهْمِ أَنَّهُ مَتىٰ ضُمَّ شَيْءٌ إِلىٰ مِثْلِهِ كَانَ أَكْبَرَ وَفِي جَوَازِ التَّغْيِيرِ عَلَيْهِ خُرُوجُهُ مِنَ الْقِدَمِ كَمَا أَنَّ فِي تَغْيِيرِهِ دُخُولَهُ فِي الْحَدَثِ لَيْسَ لَكَ وَرَاءَهُ شَيْءٌ يَا عَبْدَالْكَرِيمِ فَانْقَطَعَ وَخُزِيَ.

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ الْتَقىٰ مَعَهُ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ شِيعَتِهِ: إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَوْجَاءِ قَدْ أَسْلَمَ فَقَالَ الْعَالِمُ (ع): هُوَ أَعْمىٰ مِنْ ذٰلِكَ لَايُسْلِمُ، فَلَمَّا بَصُرَ بِالْعَالِمِ قَالَ: سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ. فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ (ع): مَاجَاءَ بِكَ إِلىٰ هٰذَا الْمَوْضِعِ ؟ فَقَالَ: عَادَةُ الْجَسَدِ وَ سُنَّةُ الْبَلَدِ وَ لِنَنْظُرَ مَا النَّاسُ فِيهِ مِنَ الْجُنُونِ وَالْحَلْقِ وَ رَمْيِ الْحِجَارَةِ فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ (ع): أَنْتَ بَعْدُ عَلىٰ عُتُوِّكَ وَضَلَالِكَ يَا عَبْدَالْكَرِيمِ فَذَهَبَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ (ع): لَاجِدَالَ فِي الْحَجِّ وَنَفَضَ رِدَاءَهُ مِنْ يَدِهِ وَقَالَ: إِنْ يَكُنِ الْأَمْرُ كَمَا تَقُولُ وَلَيْسَ كَمَا تَقُولُ نَجَوْنَا وَنَجَوْتَ وَ إِنْ يَكُنِ الْأَمْرُ كَمَا نَقُولُ وَ هُوَ كَمَا نَقُولُ نَجَوْنَا وَ هَلَكْتَ، فَأَقْبَلَ عَبْدُالْكَرِيمِ عَلىٰ مَنْ مَعَهُ فَقَالَ: وَجَدْتُ فِي قَلْبِي حَزَازَةً فَرُدُّونِي فَرَدُّوهُ فَمَاتَ لَا رَحِمَهُ اللّٰهُ]

۲۔ مُنصُورِ المُتَطَبِّب سے مروی ہے کہ خبر دی میرے ایک صحابی نے کہ میں اور ابن ابی العوجا اور عبداللہ بن ابی المُقَفَّع مسجد الحرام میں بیٹھے تھے۔ ابن المقفع نے کہا کہ تم اس مخلوق کو دیکھتے ہو اور اشارہ کیا جائے طواف کا اور کہا ان میں سے کوئی سزاوار بلفظ انسانیت نہیں۔ مگر یہ بزرگ جو بیٹھے ہوئے ہیں یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام اور باقی تو ناک کا پانی ہیں اور بہائم صفت۔ ابن عوجا نے کہا۔ تم نے سب کو چھوڑ کر انہی بزرگ کے لئے ایسا

کیوں کہا۔ اس نے کہا جو بات میں ان میں پاتا ہوں دوسروں میں نہیں پاتا۔ ابن ابی العوجاء نے کہا۔ جو تم نے کہا ہے اس کی آزمائش ضروری ہے ابن المقفع نے کہا۔ ایسا نہ کر مجھے ڈر ہے کہ تیرا عقیدہ فاسد نہ ہو جائے اس نے کہا کہ نیز اعتقاد نہیں ہے۔ بلکہ تو اس بات سے ڈرتا ہے کہ تیری رائے میرے نزدیک کمزور ثابت ہو ان کی ان کی اس صفت کے بارے میں جو تو نے بیان کی ہے ابن المقفع نے کہا کہ اگر تیرا ایسا گمان ہے تو اٹھ اور ان کے پاس چل اور غلطی سے حتی المقدور اپنے آپ کو بچا۔

اور امید ہے کہ تو اپنی باگ کو ان کی مجلس میں راہ ہموار سے نہ پھیرے گا اور وہ سونپیں گے تجھ کو دو چیزیں اوّل وہ بندش جو حرکت باسے مانع ہو۔ دوسرے وہ علامت جس سے تو جانے کہ کیا بات تیرے فائدے کی ہے اور کیا نقصان کی۔

ابن ابی العوجاء اٹھ کر چلا گیا اور میں اور المقفع بیٹھے رہے۔ جب لوٹا تو اس نے کہا وائے ہو تجھ پر یہ شخص بشر نہیں فرشتہ ہے جب چاہتا ہے بجسدا اس دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے اور جب چاہتا ہے فرشتوں کی طرح پنہاں ہو جاتا ہے (زنادقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مجردات اپنے افعال میں بدن کی احتیاج نہیں رکھتے اور ہر شے کو جانتے ہیں یہاں تک کہ غیب کو بھی۔ لہذا اس نے اپنا یہی عقیدہ حضرت کے متعلق ظاہر کیا۔)

اس نے کہا کہ یہ کیسے ابن ابی العوجاء نے کہا میں حضرت کے پاس گیا۔ جب میرے سوا کوئی اور نہ رہا تو حضرت نے خود ہی فرمایا۔ اگر وہ امر جس کو زندیق لوگ کہتے ہیں۔ خلاف اس کے ہے جو اہل طواف کہتے ہیں پس اگر تمہاری بات صحیح ہوا اور خدا کا وجود ہوا تو مسلمان نجات پائیں گے اور تم ہلاک ہو گے۔

اور اگر جیسا تم کہتے ہو۔ وہ صحیح ہوا یعنی خدا نہیں ہے اور کسی طرح کی باز پرس نہ ہو گی اور اہل طواف یعنی (مسلمانوں) کا عقیدہ غلط ہوا تو وہ اور تم برابر۔ خدا پرستی نے انھیں کوئی ضرر نہ پہنچایا۔)

میں نے کہا۔ اللہ آپ پر رحم کرے کونسی چیز ہے ——— جو ہم کہتے ہیں اور کونسی چیز ہے جو وہ کہتے ہیں میرا قول اور ان کا قول ایک ہی ہے حضرت نے فرمایا تمہارا اور ان کا قول ایک کیسے ہو جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے معاد ہے ثواب ہے عذاب ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آسمان میں بھی معبود ہے اور آسمان (فرشتوں سے آباد ہے) تم کہتے ہو کہ وہ ویران اور اجاڑ ہے اس میں کوئی بھی نہیں۔

ابن ابی العوجاء نے کہا۔ میں نے حضرت کا یہ کہنا (ثواب و عتاب وغیرہ) غنیمت سمجھا۔ میں نے ان سے کہا اگر ایسا ہی ہے

جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی خدا کا وجود ہے تو وہ اپنی مخلوق کے سامنے کیوں نہیں آتا اور سامنے آ کر اپنی عبادت کی دعوت کیوں نہیں دیتا اس صورت میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا اور وہ ان سے کیوں چھپا اور اپنے رسولوں کو ان کی طرف بھیجا۔ اگر خود ہی یہ کام کرتا تو لوگ اس پر زیادہ ایمان لاتے۔

حضرت نے مجھ سے کہا وائے ہو تیرے اوپر۔ کہاں پوشیدہ ہے مجھ سے وہ ذات جس کی قدرت کو تو اپنے نفس میں دیکھتا ہے۔ تو نہیں تھا اس نے تجھے پیدا کیا اور بچپن سے تجھ کو بڑا کیا اور ضعف کے بعد تجھے قوت دی اور قوت کے ساتھ ضعیف بنایا اور صحت کے ساتھ بیماری دی اور بیماری کے بعد صحت دی اور رضا کے بعد غضب اور غضب کے بعد رضا دی۔ اور خوشی کے بعد غم دیا اور غم کے بعد خوشی اور محبت کے بعد دشمنی، ارادہ کے بعد سستی اور سستی کے بعد ارادہ دیا۔ اور خواہش کے بعد کراہت اور کراہت کے بعد خواہش اور رغبت کے بعد خوف اور خوف کے بعد رغبت اور امید کے بعد مایوسی اور مایوسی کے بعد امید کو دیا اور دل میں ڈالا اس چیز کو جو تیرے وہم میں نہ تھی اور غائب کر دیا تیرے ذہن سے جس کو تو ذہن میں لئے ہوئے تھا اور ہمیشہ شمار کرتا ہے مجھ پر اپنی قدرت سے وہ چیزیں جو میرے نفس میں اس طرح ہیں کہ میں ان کو ہٹا نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ظاہر کرے گا اس چیز کو جو میرے اور اس کے درمیان ہے۔

(حاصل استدلال یہ ہے کہ جب تو نے اپنے نفس میں قدرت کے وہ آثار پائے جو تیری طاقت اور قدرت سے باہر ہیں تو ضرور تو جانے گا کہ کوئی خدائے قادر ہے اور وہ کیوں کر غائب ہو سکتا ہے اس شخص سے جو اس کے آثار سے

دم بھر خالی نہیں۔)

اصل۔ بعض نسخوں میں ابن العوجاء کے سوالات کے سلسلے میں ہے کہ دوسرے روز پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا جو گفتگو تیرے اور ہمارے درمیان ہوئی تھی کیا اس کے اعادہ کے لئے آیا ہے تو اس نے کہا یا ابن رسول اللہ ارادہ تو یہی ہے آپ نے فرمایا کیسی عجیب بات ہے اللہ سے انکار کرتا ہے اور مجھ کو ابن رسول اللہ کہتا ہے اس نے کہا عادت کی بنا پر ایسا کہہ دیا حضرت نے فرمایا پھر تجھے کلام کرنے سے کس چیز نے روکا۔ اس نے کہا آپ کی جلالت شان میری زبان کو کلام کرنے کی اجازت نہیں دیتی میں نے بہت سے علماء کو دیکھا اور ان سے مناظرہ کیا۔ مگر ایسی ہیبت مجھ پر کہیں نہیں چھائی حضرت نے فرمایا۔ ان باتوں کو چھوڑ اور میرے سوال کا جواب دے۔

حضرت نے فرمایا تو کسی کا بنایا ہے یا بنایا ہوا نہیں۔ اس نے کہا میں بنایا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت نے

فرمایا مجھے بتا اگر تو مصنوع ہوتا تو کیسے ہوتا۔ یہ سن کر وہ مبہوت ہو کر رہ گیا اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اس نے ایک لکڑی اٹھائی اور کہنے لگا اس کا طول ہے عرض ہے گہرائی ہے کوتاہی ہے یہ متحرک ہے یہ سوال ہے اس میں یہ سب باتیں اس کی خلقت ہے۔

حضرت نے فرمایا اگر تو نے نہیں جانا ان صفتوں کے غیر کو تو تو اپنے نفس کو مصنوع قرار دے کیونکہ تو نے اپنے نفس میں نہ پایا۔ اس چیز کو جو ان امور سے پیدا ہوتی ہے عبدالکریم نے کہا۔ اس مسئلہ میں ایسا سوال مجھ سے نہ آپ سے پہلے کسی نے کیا ہے اور نہ آپ کے بعد کرے گا۔

حضرتؑ نے فرمایا۔ اے عبدالکریم فرض کر تو نے یہ جان لیا کہ جو کچھ گزر گیا اس کے متعلق تجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا پس تو نے یہ کیسے معلوم کر لیا کہ بعد میں بھی نہ کرے گا اے عبدالکریم تیرا قول ٹوٹ گیا کیونکہ تیرا گمان تو یہ تھا کہ وجود اشیاء اوّل سے برابر ہے پھر تقدم و تاخر کیسا۔ پھر فرمایا اے عبدالکریم میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔

غور کر اگر تیرے پاس تھیلی ہیں جواہرات ہوں، اور ایک کہنے والا کہے کیا اس میں دینار ہیں۔ تو کہے دینار نہیں نہیں ہیں۔ وہ کہے، دینار کی تعریف تو بتا۔ درآنحالیکہ تو اس کی صفت سے واقف نہیں تو کیا تو یہ کہہ دے گا کہ تھیلی میں دینار نہیں۔ اس نے کہا میں یہ نہیں کہہ سکتا حضرتؑ نے فرمایا۔ پس یہ دُنیا جو بہت بڑی اور زیادہ لمبی چوڑی ہے تھیلی سے اور اس میں بہت سی صنعتیں ایسی ہیں جو تیری نہ جانی ہوئی ہیں تو کہ بغیر علم ان سے کیسے انکار کر رہا ہے اس سے جواب نہ بن پڑا اس کے بعض ساتھی تو مسلمان ہو گئے اور بعض اس کے ساتھ رہے۔

تیسرے روز وہ پھر آیا کہنے لگا۔ اب میں سوال بدلتا ہوں۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ جو چاہے پوچھ۔ کیا دلیل ہے اجسام کے حادث ہونے پر، فرمایا میں ہر چھوٹی بڑی چیز کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ جب اس سے اسی جیسی چیز اور بدل جاتی ہے تو وہ پہلے سے بڑی ہو جاتی ہے اس پہلی صورت کے زائل ہونے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنے سے پتہ چلا کہ وہ حادث ہے اگر قدیم ہوتی تو نہ پہلی صورت زائل ہوتی اور نہ اس کی حالت میں تبدیلی واقع ہوتی۔ جو چیز زوال اور تبدیلی رکھتی ہے تو جائز ہے اس کے لئے وہ پائی جائے اور نہ پائی جائے۔ پس جس کا وجود بعد عدم ہو۔

وہ حادث ہے جو ازل میں پیدا ہوا اس کا داخلہ عدم میں لازم، ازل اور عدم حدوث و قدم، دونوں ضد صفتیں ایک چیز میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ عبدالکریم نے کہا۔ فرض کیجئے کہ دونوں حالتوں اور دونوں زمانوں کا جو آپ نے ذکر کیا اور ان کے حدوث پر آپ دلیل لائے۔ میں نے اس کو مان لیا۔ لیکن یہ تو بتلایئے کہ اگر اشیاء اپنی چھوٹی حالت پر باقی

جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی خدا کا وجود ہے تو وہ اپنی مخلوق کے سامنے کیوں نہیں آتا اور سامنے آکر اپنی عبادت کی دعوت کیوں نہیں دیتا اس صورت میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا اور وہ ان سے کیوں چھپا اور اپنے رسولوں کو ان کی طرف بھیجا۔ اگر خود ہی یہ کام کرتا تو لوگ اس پر زیادہ ایمان لاتے۔

حضرت نے مجھ سے کہا وائے ہو تیرے اوپر کہاں پوشیدہ ہے تجھ سے وہ ذات جس کی قدرت کو تو اپنے نفس میں دیکھتا ہے تو نہیں تھا اس نے تجھے پیدا کیا اور بچپن سے تجھ کو بڑا کیا اور ضعف کے بعد تجھے قوت دی اور قوت کے ساتھ ضعیف بنایا اور صحت کے ساتھ بیماری دی اور بیماری کے بعد صحت دی اور رضا کے بعد غضب اور غضب کے بعد رضا دی۔ اور خوشی کے بعد غم دیا اور غم کے بعد خوشی اور محبت کے بعد دشمنی، ارادہ کے بعد سستی اور سستی کے بعد ارادہ دیا۔ اور خواہش کے بعد کراہت اور کراہت کے بعد خواہش اور رغبت کے بعد خوف اور خوف کے بعد رغبت اور امید کے بعد مایوسی اور مایوسی کے بعد امید کو دیا اور دل میں ڈالا اس چیز کو جو تیرے وہم میں نہ تھی اور غائب کر دیا تیرے ذہن سے جس کو تو ذہن میں لئے ہوئے تھا اور ہمیشہ شمار کرتا ہے مجھ پر اپنی قدرت سے وہ چیزیں جو میرے نفس میں جس طرح ہیں کہ میں ان کو ہٹا نہیں سکتا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ظاہر کرے گا اس چیز کو جو میرے اور اس کے درمیان ہے۔

(حاصل استدلال یہ ہے کہ جب تو نے اپنے نفس میں قدرت کے وہ آثار پائے جو تیری طاقت اور قدرت سے باہر ہیں تو ضرور تو جانے گا کہ کوئی خدائے قادر ہے اور وہ کیوں کر غائب ہو سکتا ہے اس شخص سے جو اس کے آثار سے دم بھر خالی نہیں۔)

اصل۔ بعض نسخوں میں ابن العوجاء کے سوالات کے سلسلے میں ہے کہ دوسرے روز پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا۔ جو گفتگو تیرے اور ہمارے درمیان ہوئی تھی کیا اس کے اعادہ کے لئے آیا ہے تو اس نے کہا یا ابن رسول اللہ ارادہ تو یہی ہے آپ نے فرمایا کیسی عجیب بات ہے اللہ سے انکار کرتا ہے اور مجھے ابن رسول اللہ کہتا ہے اس نے کہا عادت کی بنا پر ایسا کہہ دیا حضرت نے فرمایا۔ پھر تجھے کلام کرنے سے کس چیز نے روکا۔ اس نے کہا آپ کی جلالت شان میری زبان کو کلام کرنے کی اجازت نہیں دیتی میں نے بہت سے علماء کو دیکھا اور ان سے مناظرہ کیا۔ مگر ایسی ہیبت مجھ پر کہیں نہیں چھائی حضرت نے فرمایا۔ ان باتوں کو چھوڑ اور میرے سوال کا جواب دے۔

حضرت نے فرمایا تو کسی کا بنایا ہے یا بنایا ہوا نہیں۔ اس نے کہا میں بنایا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت نے

رہیں تو پھر آپ ان کے حدوث پر کیا دلیل لائیں گے۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم ہم گفتگو کر رہے ہیں۔ اس عالم موضوع پر اگر ہم اس کو ہٹا کر دوسرا عالم اس جگہ رکھ دیں تو یہ دلیل حدوث ہوگی۔ لیکن اب میں ایک ایسا جواب دیتا ہوں کہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ یہ تمام اشیاء اگر چھوٹائی کی حالت ہی میں ہمیشہ رہیں تو تمہارے وہم و خیال میں یہ بات ضرور رہے گی کہ جب انہیں کوئی چیز ان سے ملے گی تو یہ پہلے سے بڑی ہو جائیں گی پس ان پر تغیر کا جواز ان کے قدم سے خارج کر دیتا ہے۔ تغیر کا ثابت ہو جانا حادث ہونے کی دلیل ہے اس کے بعد اب کوئی حجت تیرے لئے باقی نہیں رہی پس اس نے بحث کو قطع کیا اور ذلیل ہوا۔

سال آئندہ وہ حرم میں پھر ملا ایک شیعہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ابن ابی العوجاء مسلمان ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا وہ اس طرف سے اندھا ہے اسلام نہیں لائے گا جب وہ حضرت کے سامنے آیا تو کہنے لگا اے میرے سردار اے میرے مولانا، حضرت نے پوچھا تم یہاں کیسے آئے۔ اس نے کہا جسمانی عادت لائی ہے تاکہ (موسم حج میں) اس شہر کے طریقے دیکھوں۔ لوگوں کی مجنونانہ حرکات، ان کا سر منڈانا، کنکریاں پھینکنا۔ دیکھوں۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم تو ابھی اسی سرکشی اور ضلالت پر باقی ہے پس اس نے پھر کلام شروع کیا حضرت نے فرمایا۔ اس وقت بحث مسائل مجھے نہیں ہے بلکہ وجد باری ہے پس جیسا تو کہتا ہے (نہ خدا ہے نہ ثواب نہ عذاب) اور ایسا نہیں ہے جو ہم کہتے ہیں تو نہ ہمیں کھٹکا اور نہ تجھے؟ ہماری بھی نجات اور تیری بھی۔ اگر ایسا ہوا جیسا ہم کہتے ہیں (یعنی خدا ہے اور اعمال کی باز پرس ہونی ہے۔) اور ایسا ہی ہے تو ہم نجات پائیں گے اور تو ہلاک ہوگا یہ سن کر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا میں اپنے دل میں درد پاتا ہوں بس مجھے یہاں سے لے چلو، لوگ لے گئے اور وہ مر گیا اللہ کا رحم اس کے لئے نہیں۔

۲ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ الرَّازِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ بُرْدٍ الدِّينَوَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ[1] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْخُرَاسَانِيِّ خَادِمِ الرِّضَا (ع) قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الزَّنَادِقَةِ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ (ع) وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): أَيُّهَا الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَكُمْ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ أَلَسْنَا وَإِيَّاكُمْ شَرَعاً سَوَاءً، لَا يَضُرُّنَا مَا صَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَزَكَّيْنَا وَأَقْرَرْنَا، فَسَكَتَ الرَّجُلُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): وَإِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَنَا وَهُوَ قَوْلُنَا أَلَسْتُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ وَنَجَوْنَا؟ فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ أَوْجِدْنِي[2] كَيْفَ هُوَ وَأَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّ الَّذِي

ذَهَبْتَ إِلَيْهِ غَلَطٌ هُوَ أَيَّنَ الْأَيْنَ بِلَا أَيْنٍ وَكَيَّفَ الْكَيْفَ بِلَا كَيْفٍ فَلَا يُعْرَفُ بِالْكَيْفُوفِيَّةِ وَلَا بِأَيْنُونِيَّةٍ وَلَا يُدْرَكُ بِحَاسَّةٍ وَلَا يُقَاسُ بِشَيْءٍ.

فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِذاً إِنَّهُ لَا شَيْءَ إِذَا لَمْ يُدْرَكْ بِحَاسَّةٍ مِنَ الْحَوَاسِّ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: وَيْلَكَ لَمَّا عَجَزَتْ حَوَاسُّكَ عَنْ إِدْرَاكِهِ أَنْكَرْتَ رُبُوبِيَّتَهُ وَنَحْنُ إِذَا عَجَزَتْ حَوَاسُّنَا عَنْ إِدْرَاكِهِ أَيْقَنَّا أَنَّهُ رَبُّنَا بِخِلَافِ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ.

قَالَ الرَّجُلُ: فَأَخْبِرْنِي مَتَى كَانَ؟ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي مَتَى لَمْ يَكُنْ فَأُخْبِرَكَ مَتَى كَانَ.

قَالَ الرَّجُلُ: فَمَا الدَّلِيلُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَى جَسَدِي وَلَمْ يُمْكِنِّي فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فِي الْعَرْضِ وَالطُّولِ وَدَفْعِ الْمَكَارِهِ عَنْهُ وَجَرِّ الْمَنْفَعَةِ إِلَيْهِ عَلِمْتُ أَنَّ لِهَذَا الْبُنْيَانِ بَانِياً فَأَقْرَرْتُ بِهِ مَعَ مَا أَرَى مِنْ دَوَرَانِ الْفَلَكِ بِقُدْرَتِهِ وَإِنْشَاءِ السَّحَابِ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَمَجْرَى الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْآيَاتِ الْعَجِيبَاتِ الْمُبَيِّنَاتِ عَلِمْتُ أَنَّ لِهَذَا مُقَدِّراً وَمُنْشِئاً

۳۔ ایک دہریہ امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا حضرت کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اے شخص غور کر اگر تیرا قول سچا ہے (خدا نہیں) حالانکہ جو تم کہتے ہو ایسا نہیں تو تم اور ہم برابر ہیں ہمارے لئے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ نمازیں پڑھنے، روزہ رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے اور خدا کا اقرار کرنے سے، یہ سن کر وہ چپ ہوگیا۔ پھر حضرت نے فرمایا اگر ہمارا کہنا سچا ہوا اور وہ سچ ہی ہے تو کیا تم ہلاک نہ ہوگے اور ہم نجات نہ پائیں گے۔

اس نے حسب عادت کہا۔ اللہ آپ پر رحم کرے۔ اب مجھے بتلائیے وہ کیونکر ہے اور کہاں ہے فرمایا وائے ہو تیرے اوپر جو خیال تو نے کیا ہے وہ غلط ہے وہ تو ہر جگہ کا پیدا کرنے والا ہے خود کسی جگہ میں نہیں، کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے خود کسی کیفیات میں نہیں وہ کیفیت اور مقام سے نہیں پہچانا جاتا۔ ہم نے جب عاجز پایا۔ اپنے حواس سے اس کے ادراک کو یقین کرلیا کہ وہ ہمارا رب ہر شئے سے علیحدہ ہے۔

اس نے کہا۔ جب وہ حواس اور ادراک سے نہیں پہچانا جاسکتا تو وہ لاشئے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر۔ جب تیرے حواس ادراک سے قاصر ہوئے۔ تو تو نے اس کی ربوبیت سے انکار کردیا۔ اور ہم نے جب حواس سے قابل

رہیں تو پھر آپ ان کے حدوث پر کیا دلیل لائیں گے۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم ہم گفتگو کر رہے ہیں۔ اس عالم موضوع پر اگر ہم اس کو ہٹا کر دوسرا عالم اس جگہ رکھ دیں تو یہ دلیل حدوث ہوگی۔ لیکن اب میں ایک ایسا جواب دیتا ہوں کہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ یہ تمام اشیاء اگر چھوٹائی کی حالت ہی میں ہمیشہ رہیں تو ہمارے وہم و خیال میں یہ بات ضرور رہے گی کہ جب ان ۔۔۔ کو کوئی چیز ان سے ملے گی تو یہ پہلے سے بڑی ہو جائیں گی پس ان پر تغیر کا جواز ان کے قدم سے خارج کر ۔۔۔ کیونکہ تغیر کا ثابت ہو جانا حادث ہونے کی دلیل ہے اس کے بعد اب کوئی حجت تیرے لئے باقی نہیں رہی پس اس نے بحث کو قطع کیا اور ذلیل ہوا۔

سال آئندہ وہ حرم میں پھر ملا ایک شیعہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ابن ابی العوجاء مسلمان ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا وہ اس طرف سے اندھا ہے اسلام نہیں لائے گا جب وہ حضرت کے سامنے آیا تو کہنے لگا اے میرے سردار اے میرے مولانا۔ حضرت نے پوچھا تم یہاں کیسے آئے۔ اس نے کہا جسمانی عادت لائی ہے تاکہ موسم حج میں اس شہر کے طریقے دیکھوں۔ لوگوں کی مجنونانہ حرکات، ان کا سر مُنڈانا، کنکریاں پھینکنا، دیکھوں۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم تو ابھی اسی سرکشی اور ضلالت پر باقی ہے پس اس نے پھر کلام شروع کیا حضرت نے فرمایا۔ اس وقت بحث مسائل حج نہیں ہے بلکہ وجود باری ہے پس جیسا تو کہتا ہے (نہ خدا ہے نہ ثواب نہ عذاب) اور ایسا نہیں ہے جو ہم کہتے ہیں تو نہ ہمیں کھٹکا اور نہ تجھے؟ ہماری بھی نجات اور تیری بھی۔ اگر ایسا ہوا جیسا ہم کہتے ہیں (یعنی خدا ہے اور اعمال کی باز پرس ہونی ہے۔) اور ایسا ہی ہے تو ہم نجات پائیں گے اور تو ہلاک ہوگا یہ سن کر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا میں اپنے دل میں درد پاتا ہوں پس مجھے یہاں سے لے چلو۔ لوگ لے گئے اور وہ مر گیا اللہ کا رحم اس کے لئے نہیں۔

۳ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ الرَّازِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ بُرْدٍ الدِّينَوَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاسَانِيِّ خَادِمِ الرِّضَا (ع) قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الزَّنَادِقَةِ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ (ع) وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): أَيُّهَا الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَكُمْ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ أَلَسْنَا وَإِيَّاكُمْ شَرَعاً سَوَاءً، لَا يَضُرُّنَا مَا صَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَزَكَّيْنَا وَأَقْرَرْنَا؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): وَإِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَنَا وَهُوَ قَوْلُنَا أَلَسْتُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ وَنَجَوْنَا؟ فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ أَوْجِدْنِي[2] كَيْفَ هُوَ وَأَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّ الَّذِي

وَاحِداً وَاللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَلَّ صِحَّةُ الْأَمْرِ وَالتَّدْبِيرِ وَائْتِلافُ الْأَمْرِ عَلَى أَنَّ الْمُدَبِّرَ وَاحِدٌ ثُمَّ يَلْزَمُكَ إِنِ ادَّعَيْتَ اثْنَيْنِ فُرْجَةٌ مَا بَيْنَهُمَا حَتَّى يَكُونَا اثْنَيْنِ فَصَارَتِ الْفُرْجَةُ ثَالِثاً بَيْنَهُمَا قَدِيماً مَعَهُمَا فَيَلْزَمُكَ ثَلَاثَةٌ فَإِنِ ادَّعَيْتَ ثَلَاثَةً لَزِمَكَ مَا قُلْتَ فِي الِاثْنَيْنِ حَتَّى تَكُونَ بَيْنَهُمْ فُرْجَةٌ فَيَكُونُوا خَمْسَةً ثُمَّ يَتَنَاهَى فِي الْعَدَدِ إِلَى مَا لَا نِهَايَةَ لَهُ فِي الْكَثْرَةِ، قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ مِنْ سُؤَالِ الزِّنْدِيقِ أَنْ قَالَ: فَمَا الدَّلِيلُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وُجُودُ الْأَفَاعِيلِ دَلَّتْ عَلَى أَنَّ صَانِعاً صَنَعَهَا أَلَا تَرَى أَنَّكَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى بِنَاءٍ مُشَيَّدٍ مَبْنِيٍّ عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ بَانِياً وَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَرَ الْبَانِيَ وَلَمْ تُشَاهِدْهُ، قَالَ: فَمَا هُوَ؟ قَالَ: شَيْءٌ بِخِلَافِ الْأَشْيَاءِ(۲) ارْجِعْ بِقَوْلِي إِلَى إِثْبَاتِ مَعْنًى وَأَنَّهُ شَيْءٌ بِحَقِيقَةِ الشَّيْئِيَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا يُحَسُّ وَلَا يُجَسُّ وَلَا يُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ الْخَمْسِ لَا تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تَنْقُصُهُ الدُّهُورُ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْأَزْمَانُ.

۵۔ ہشام بن الحکم سے حدیث زندیق میں مروی ہے کہ وہ آیا ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام کے پاس۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ تیرا قول تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ دونوں قدیم اور قوی ہیں یا دونوں ضعیف ہیں یا ایک قوی ہے اور دوسرا ضعیف پس اگر دونوں قوی ہیں تو کیوں نہیں دفع کرتا ہر ایک ان میں سے دوسرے کو اور خود صاحب تدبیر نہیں بنتا۔ اور اگر تیرا خیال یہ ہے کہ ایک قوی ہے اور دوسرا ضعیف تو ثابت ہوا کہ ایک ہے جیسا کہ دوسرے کا عجز ظاہر کرتا ہے۔

اگر تو کہے کہ دو ہی ہیں تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ متفق ہیں ہر کام میں یا متفرق ہیں ہر کام میں لیکن جب ہم مخلوق کو ایک نظام کے تحت پاتے ہیں اور آسمان کو گردش میں دیکھتے ہیں اور رات دن اور چاند سورج کو صحیح طریقہ پر اور ایک تدبیر کے تحت کام کرتا دیکھتے ہیں اور ان کے کاموں میں موافقت پاتے ہیں تو ہمیں یقین ہوتا ہے کہ مدبر ایک ہے۔

اگر تو نے دو خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو لازم آئے گا کہ جہان کو ایک جدا کرنے والا ہو تاکہ دو کہلائیں۔ اس صورت میں جدا کرنے والا ان کے درمیان تیسرا قدیم اور ہو جائے گا۔ پس اگر تین کا تو نے دعویٰ کیا تو پھر وہی صورت پیش آئے گی جو میں نے دو کے درمیان کہی پس ان تین کو جدا کرنے والے دو اور ہو جائیں گے اور اس صورت میں پانچ قدیم ہو

پر کبھی فساد ہے کہ دنیا کو انڈے میں داخل کرے۔ سدا تھا لیکہ نہ دنیا کم ہو نہ انڈا ٹوٹے۔ یہ سن کر ہشام خوشی سے اچھل پڑے اور حضرت کے ہاتھ پیر کو بوسہ دیا اور کہا یا ابن رسول اللہ! یہ جواب کافی ہے۔ پس وہ اپنے گھر چلے آئے۔ دوسرے روز دیصانی آیا اور کہنے لگا۔ اے ہشام میں تم کو سلام کرنے آیا ہوں جواب کے تقاضہ کے لئے نہیں۔ ہشام نے کہا۔ جواب بھی حاضر ہے دیصانی یہ جواب سن کر حضرت کے دروازہ پر آیا اور اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی۔ جب وہ بیٹھا تو کہنے لگا اے جعفر بن محمد مجھے میرے معبود کو بتاؤ فرمایا۔ پہلے تیرا نام کیا ہے۔ پس وہ بغیر نام بتلائے چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا تو نے نام کیوں نہ بتایا۔ اس نے کہا اگر میں کہتا عبداللہ تو وہ کہتے یہ اللہ کون ہے جس کا تو بندہ ہے انھوں نے کہا پھر جا اور کہنا میرا نام پوچھے بغیر بتلائیے کہ میرا معبود ہے کون۔ واپس آ کر ایسا ہی کہا اتفاقاً ایک کم سن لڑکے کے ہاتھ میں انڈا تھا آپ نے اس سے فرمایا یہ انڈا مجھے دے دے۔ پھر دیصانی سے فرمایا دیکھ یہ ایک محفوظ قلعہ ہے اس کی موٹی جلد ہے اور موٹی جلد کے نیچے ایک باریک جلد ہے اور اس کے اندر بہتا ہوا سونا ہے اور بہتی ہوئی چاندی ہے لیکن نہ تو سونا چاندی سے ملتا ہے اور نہ چاندی ——— سونے سے ملتی ہے دونوں اپنی اپنی جگہ پر ہیں نہ کوئی اس کے اندر سے نکلا کہ اس کے درستی حال کی خبر دیتا اور نہ اس کے اندر کوئی داخل ہوا کہ اندرونی فساد کی خبر لاتا نہ کسی کو یہ پتہ ہے کہ نر پیدا ہوگا یا مادہ ناگاہ وہ پھٹتا ہے اور اس میں سے مور کے سے نقش و نگار پیروں پر لئے ہوئے ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تیرے نزدیک کوئی مدبر نہیں۔ یہ سن کر اس نے سر جھکا لیا اور پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ امام ہیں اور اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر حجت ہیں اور میں اپنے گذشتہ عقائد سے توبہ کرتا ہوں۔

ه۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الزِّنْدِيقِ الَّذِي أَتَى أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَكَانَ مِنْ قَوْلِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَا يَخْلُو قَوْلُكَ: إِنَّهُمَا اثْنَانِ مِنْ أَنْ يَكُونَا قَدِيمَيْنِ قَوِيَّيْنِ أَوْ يَكُونَا ضَعِيفَيْنِ أَوْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا قَوِيّاً وَالْآخَرُ ضَعِيفاً، فَإِنْ كَانَا قَوِيَّيْنِ فَلِمَ لَا يَدْفَعُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَيَتَفَرَّدُ بِالتَّدْبِيرِ، وَإِنْ زَعَمْتَ أَنَّ أَحَدَهُمَا قَوِيٌّ وَالْآخَرَ ضَعِيفٌ ثَبَتَ أَنَّهُ وَاحِدٌ كَمَا نَقُولُ لِلْعَجْزِ الظَّاهِرِ فِي الثَّانِي، فَإِنْ قُلْتَ: إِنَّهُمَا اثْنَانِ لَمْ يَخْلُ مِنْ أَنْ يَكُونَا مُتَّفِقَيْنِ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ أَوْ مُفْتَرِقَيْنِ[۲] مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، فَلَمَّا رَأَيْنَا الْخَلْقَ مُنْتَظِماً وَالْفَلَكَ جَارِياً وَالتَّدْبِيرَ

جائیں گے۔

ہشام نے کہا زندیق کا سوال یہ تھا کہ وجود خدا پر دلیل کیا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دنیا کی عجیب و غریب چیزوں کا وجود اس کی دلیل ہے کہ ان کا کوئی صانع ہے جس نے ان کو بنایا ہے کیا تم کسی مضبوط عمارت کو دیکھتے ہو تو یہ نہیں سمجھتے کہ ضرور اس کا کوئی بانی ہے اگرچہ تم نے اس کو دیکھا نہ مشاہدہ کیا۔ اس نے پھر کہا وہ ہے کیا فرمایا وہ ایک ذات ہے۔ بخلاف تمام اشیاء عالم کے میں رجوع کرتا ہوں اپنے قول کی طرف اس مفہوم کو ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ایک شے ہے۔ حقیقت الشیئیہ کے ساتھ نہ اس کے جسم ہے نہ صورت۔ وہ محسوس ہوتا ہے نہ حواس خمسہ سے اس کا ادراک ہوتا ہے نہ اوہام اس کو پاتے ہیں نہ گردش دہر اس کو ناقص بناتی ہے۔ نہ زمانے اس میں تغیر پیدا کرتے ہیں

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَفَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ بِخَلْقِ الرَّبِّ الْمُسَخِّرِ وَمُلْكِ الرَّبِّ الْقَاهِرِ وَجَلَالِ الرَّبِّ الظَّاهِرِ وَنُورِ الرَّبِّ الْبَاهِرِ وَبُرْهَانِ الرَّبِّ الصَّادِقِ وَمَا أَنْطَقَ بِهِ أَلْسُنَ الْعِبَادِ وَمَا أَرْسَلَ بِهِ الرُّسُلَ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْعِبَادِ دَلِيلاً عَلَى الرَّبِّ

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عقلمندوں کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ دنیا کی ہر شے اس کی تسخیر میں ہے اب وہ رب قاہر ہے صاحب عظمت و جلال ہے اور اس کی قدرت ظاہر ہے اس کا نور باہر ہے اس کی قدرت کی دلیلیں روشن ہیں اور وہ صادق ہے اس کی قدرت کی دلیلیں اس کے بندوں کی زبانیں ہیں اور رسولوں کا بھیجنا ہے اور جو بندوں پر نازل کیا ہے۔

باب دوم (۲)

اس کا بیان کہ اللہ شے ہے

((بَابُ إِطْلَاقِ الْقَوْلِ بِأَنَّهُ شَيْءٌ))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ التَّوْحِيدِ فَقُلْتُ: أَتَوَهَّمُ شَيْئاً؟ فَقَالَ: نَعَمْ، غَيْرَ مَعْقُولٍ وَلَا مَحْدُودٍ، فَمَا وَقَعَ وَهْمُكَ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ خِلَافُهُ، لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ، كَيْفَ تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ وَهُوَ خِلَافُ مَا يُعْقَلُ وَخِلَافُ مَا يُتَصَوَّرُ فِي الْأَوْهَامِ؟! إِنَّمَا يُتَوَهَّمُ شَيْءٌ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَلَا مَحْدُودٍ.

۱۔ عبدالرحمان بن ابی نجران سے کہا ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے توحید کے متعلق دریافت کیا میں کسی چیز کو اپنے وہم و خیال میں لاؤں، فرمایا، وہ ذات عقل میں آنے والی اور حدود میں محدود ہونے والی نہیں جو چیز تیرے وہم میں آئے وہ اس کے خلاف ہے۔ نہ وہ کسی چیز سے مشابہ ہے نہ اس سے مشابہ کوئی شئے۔ وہم اس کو پا نہیں سکتا اور وہم پائے گا کیسے وہ خلاف ہے اس چیز کے جو عقل میں آئے اور خلاف ہے اس شئے کے جس کا تصور وہم میں ہو جو غیر معقول اور لامحدود ذات ہو وہ وہم میں نہیں آسکتی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ لِلّٰهِ: إِنَّهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ يُخْرِجُهُ مِنَ الْحَدَّيْنِ: حَدِّ التَّعْطِيلِ وَحَدِّ التَّشْبِيهِ.

۲۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا کہنا جائز ہے کہ خدا کوئی شئے ہے۔ فرمایا ہاں دو باتوں سے الگ کر دیا جائے اوّل اس کے غیر یقینی اس کے بندوں سے اسے جدا کیا جائے دوسرے کسی چیز سے اسے تشبیہ نہ دی جائے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ إِنَّ اللهَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِهِ وَ خَلْقَهُ خِلْوٌ مِنْهُ وَ كُلَّمَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ شَيْءٍ فَهُوَ مَخْلُوقٌ مَا خَلَا اللهَ.

۳۔ فرمایا امام باقر علیہ السلام نے اللہ الگ ہے صفات مخلوق سے اور مخلوق جدا ہے اس کے صفات سے ہر وہ چیز جس پر اطلاق شئے ہو وہ مخلوق ہے اللہ کی۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلْقَهُ خِلْوٌ مِنْهُ وَكُلُّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ فَهُوَ مَخْلُوقٌ وَاللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ تَبَارَكَ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ مخلوق سے الگ ہے (یعنی وہ وجود جس کے لئے نہ کوئی صورت ہے نہ جگہ) اور مخلوق اس سے الگ ہے جس پر لفظ شئے بولا جائے وہ اللہ کے سوا ہے اور اس کی مخلوق ہے اور وہ ہر شئے کا خالق ہے پاک ہے وہ اللہ جس کی مثل کوئی نہیں اور وہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلْقَهُ خِلْوٌ مِنْهُ وَكُلُّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ تَعَالَى فَهُوَ مَخْلُوقٌ وَاللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ اپنی مخلوق سے الگ ہے اور مخلوق اس سے جدا ہے اور جس پر لفظ شئے بولا جائے وہ اللہ کے سوا ہے اور اس کی مخلوق ہے وہ ہر شئے کا خالق ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِلزِّنْدِيقِ حِينَ سَأَلَهُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: هُوَ شَيْءٌ بِخِلَافِ الْأَشْيَاءِ ارْجِعْ بِقَوْلِي إِلَى إِثْبَاتِ مَعْنىً وَ أَنَّهُ شَيْءٌ بِحَقِيقَةِ الشَّيْئِيَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا يُحَسُّ وَلَا يُجَسُّ

وَلا يُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ الْخَمْسِ لا تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ وَلا تَنْقُصُهُ الدُّهُورُ وَلا تُغَيِّرُهُ الْأَزْمَانُ ، فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : فَتَقُولُ إِنَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ؟ قَالَ : هُوَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ : سَمِيعٌ بِغَيْرِ جَارِحَةٍ وَ بَصِيرٌ بِغَيْرِ آلَةٍ ، بَلْ يَسْمَعُ بِنَفْسِهِ وَ يُبْصِرُ بِنَفْسِهِ ، لَيْسَ قَوْلِي : إِنَّهُ سَمِيعٌ يَسْمَعُ بِنَفْسِهِ وَ بَصِيرٌ يُبْصِرُ بِنَفْسِهِ أَنَّهُ شَيْءٌ وَالنَّفْسُ شَيْءٌ آخَرُ وَلٰكِنْ أَرَدْتُ عِبَارَةً عَنْ نَفْسِي إِذْ كُنْتُ مَسْؤُولاً وَ إِفْهَاماً لَكَ إِذْ كُنْتَ سَائِلاً ، فَأَقُولُ : إِنَّهُ سَمِيعٌ بِكُلِّهِ لا أَنَّ الْكُلَّ مِنْهُ لَهُ بَعْضٌ وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ إِفْهَامَكَ وَ التَّعْبِيرَ عَنْ نَفْسِي وَلَيْسَ مَرْجِعِي فِي ذٰلِكَ إِلَّا إِلَى أَنَّهُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْعَالِمُ الْخَبِيرُ بِلَا اخْتِلَافِ الذَّاتِ وَلا اخْتِلَافِ الْمَعْنَى .

قَالَ لَهُ السَّائِلُ : فَمَا هُوَ؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : هُوَ الرَّبُّ وَهُوَ الْمَعْبُودُ وَهُوَ اللهُ وَلَيْسَ قَوْلِي : اللهُ إِثْبَاتَ هٰذِهِ الْحُرُوفِ : أَلِفٍ وَلامٍ وَهَاءٍ وَلا رَاءٍ وَلا بَاءٍ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلَى مَعْنًى وَشَيْءٍ خَالِقِ الْأَشْيَاءِ وَ صَانِعِهَا وَ نَعْتِ هٰذِهِ الْحُرُوفِ وَهُوَ الْمَعْنَى سُمِّيَ بِهِ اللهُ وَالرَّحْمٰنُ وَالرَّحِيمُ وَ الْعَزِيزُ وَ أَشْبَاهُ ذٰلِكَ مِنْ أَسْمَائِهِ وَهُوَ الْمَعْبُودُ جَلَّ وَعَزَّ .

قَالَ لَهُ السَّائِلُ : فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ مَوْهُوماً إِلَّا مَخْلُوقاً ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ التَّوْحِيدُ عَنَّا مُرْتَفِعاً لِأَنَّا لَمْ نُكَلَّفْ غَيْرَ مَوْهُومٍ وَلٰكِنَّا نَقُولُ : كُلُّ مَوْهُومٍ بِالْحَوَاسِّ مُدْرَكٍ بِهِ تَحُدُّهُ الْحَوَاسُّ وَ تُمَثِّلُهُ فَهُوَ مَخْلُوقٌ ، إِذْ كَانَ النَّفْيُ هُوَ الْإِبْطَالَ وَالْعَدَمَ ، وَالْجِهَةُ الثَّانِيَةُ : التَّشْبِيهُ إِذْ كَانَ التَّشْبِيهُ هُوَ صِفَةَ الْمَخْلُوقِ الظَّاهِرِ التَّرْكِيبِ وَالتَّأْلِيفِ فَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ إِثْبَاتِ الصَّانِعِ لِوُجُودِ الْمَصْنُوعِينَ وَالِاضْطِرَارِ إِلَيْهِمْ أَنَّهُمْ مَصْنُوعُونَ وَأَنَّ صَانِعَهُمْ غَيْرُهُمْ وَلَيْسَ مِثْلَهُمْ إِذْ كَانَ مِثْلُهُمْ شَبِيهاً بِهِمْ فِي ظَاهِرِ التَّرْكِيبِ وَ التَّأْلِيفِ وَ فِيمَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ مِنْ حُدُوثِهِمْ بَعْدَ إِذْ لَمْ يَكُونُوا وَتَنَقُّلِهِمْ مِنْ صِغَرٍ إِلَى كِبَرٍ وَسَوَادٍ إِلَى بَيَاضٍ وَقُوَّةٍ إِلَى ضَعْفٍ وَأَحْوَالٍ مَوْجُودَةٍ لا حَاجَةَ بِنَا إِلَى تَفْسِيرِهَا لِبَيَانِهَا وَوُجُودِهَا .

قَالَ لَهُ السَّائِلُ : فَقَدْ حَدَّدْتَهُ إِذْ أَثْبَتَّ وُجُودَهُ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَمْ أَحُدَّهُ وَلٰكِنِّي أَثْبَتُّهُ إِذْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ النَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ مَنْزِلَةٌ .

قَالَ لَهُ السَّائِلُ: فَلَهُ إِنِّيَّةٌ وَمَائِيَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا يُثْبَتُ الشَّيْءُ إِلَّا بِإِنِّيَّةٍ وَمَائِيَّةٍ.

قَالَ لَهُ السَّائِلُ: فَلَهُ كَيْفِيَّةٌ؟ قَالَ: لَا، لِأَنَّ الْكَيْفِيَّةَ جِهَةُ الصِّفَةِ وَالْإِحَاطَةِ، لَكِنْ لَابُدَّ مِنَ الْخُرُوجِ مِنْ جِهَةِ التَّعْطِيلِ وَالتَّشْبِيهِ، لِأَنَّ مَنْ نَفَاهُ فَقَدْ أَنْكَرَهُ وَدَفَعَ رُبُوبِيَّتَهُ وَأَبْطَلَهُ، وَمَنْ شَبَّهَهُ بِغَيْرِهِ فَقَدْ أَثْبَتَهُ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ الْمَصْنُوعِينَ الَّذِينَ لَا يَسْتَحِقُّونَ الرُّبُوبِيَّةَ، وَلَكِنْ لَابُدَّ مِنْ إِثْبَاتِ أَنَّ لَهُ كَيْفِيَّةً لَا يَسْتَحِقُّهَا غَيْرُهُ وَلَا يُشَارَكُ فِيهَا وَلَا يُحَاطُ بِهَا وَلَا يَعْلَمُهَا غَيْرُهُ.

قَالَ السَّائِلُ: فَيُعَانِي الْأَشْيَاءَ بِنَفْسِهِ؟ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: هُوَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ يُعَانِيَ الْأَشْيَاءَ بِمُبَاشَرَةٍ وَمُعَالَجَةٍ، لِأَنَّ ذَلِكَ صِفَةُ الْمَخْلُوقِ الَّذِي لَا تَجِيءُ الْأَشْيَاءُ لَهُ إِلَّا بِالْمُبَاشَرَةِ وَالْمُعَالَجَةِ وَهُوَ مُتَعَالٍ نَافِذُ الْإِرَادَةِ وَالْمَشِيئَةِ فَعَّالٌ لِمَا يَشَاءُ.

۶۔ ہشام بن الحکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک زندیق نے سوال کیا کہ خدا کیا ہے۔ فرمایا وہ شے ہے مگر اشیاء کے خلاف۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ وہ شے ہے حقیقت شیئیہ کے ساتھ لیکن نہ اس کا جسم ہے نہ صورت۔ نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ حواس خمسہ اس کا ادراک کرتے ہیں اور نہ اوہام اس کو پاتے ہیں نہ دہر کی گردش اس کو کم کرتی ہے اور نہ زمانے اس میں تغیر پیدا کرتے ہیں۔ سائل نے کہا۔ آپ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ فرمایا بے شک وہ سمیع و بصیر ہے لیکن بغیر کسی عضو کے سنتا ہے اور بغیر کسی آلہ کے دیکھتا ہے ——— اپنے نفس سے دیکھتا ہے، اپنے نفس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ وہ اور شے ہے اور اس کا نفس اور شے ہے بلکہ ارادہ کیا ہے میں نے اظہار کا اس چیز کے جو میرے دل میں ہے جبکہ مجھ سے پوچھا گیا ہے تیرے سمجھانے کے لئے جب تو سوال کر رہا ہے تو میں کہتا ہوں کہ وہ سننے والا کل کے ساتھ، مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ——— اس کل کا کوئی جزء ہے میں نے تو صرف تیرے سمجھانے کیلئے تعبیر کی ہے اس شے سے جو میرے دل میں ہے اور یہ کہ وہ سمیع و بصیر و عالم و خبیر ہے لیکن کوئی صفت اس کی ذات سے الگ نہیں اور نہ کوئی مفہوم اس سے جدا (یعنی اس کی تمام صفات عین ذات ہیں زائد بر ذات نہیں اور وہ سننے یا دیکھنے میں کان یا آنکھ کا محتاج نہیں۔ وہ ایسی ذات ہے جو مخلوق سے بالکل الگ ہے)

ایک سائل نے یہ سوال کیا کہ خدا کیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ رب ہے وہ معبود ہے

وہ اللہ ہے۔ لیکن میری مراد اللہ سے ان حروف کا ثابت کرنا نہیں۔ ا، ل، ہ، اور نہ ر، ب کا، بلکہ میری مراد وہ ذات ہے جو خالق اشیاء اور ان کا صانع ہے اور ان حروف کا ذکر کرنے سے وہ معنی مراد ہیں جن پر لفظ اللہ، رحمٰن، رحیم اور عزیز وغیرہ اس کے اسماء کا اطلاق ہوتا ہے۔ وہ معبود ہے جل و عز۔ دوالالدسائل کا سوال یہ تھا کہ حقیقت ذات کا قائم مقام کون اسم ہے امام نے فرمایا۔ اللہ ہے رب ہے۔ لیکن ان الفاظ کے حروف اس حقیقت اور معنیٰ ذات کو نہیں سمجھاتے، وہ سب کا معبود ہے اس کی ذات کو کوئی نہیں پا سکتا۔

زندیق سائل نے کہا ہم نہیں پاتے موہوم شئے کو مگر مخلوق، (یعنی جب صانع عالم کا تصور اس کے ناموں سے کیا جا سکتا ہے۔ جیسے مفہوم رب سے تو وہ مخلوق ہوگا) حضرت نے فرمایا۔ اگر تو ایسا کہتا ہے تو لوگوں کے لئے حقیقت توحید بیان کرنے کی تکلیف ہم سے ساقط ہو جائے گی کیونکہ غیر موہوم کی مخلوقیت اور اس کے متعلق کے توحید کے بیان کی ہمیں تکلیف ہی نہیں دی گئی۔ یعنی ہمارا کام بیان توحید کے متعلق زیادہ آسان ہو جائے گا۔ کیونکہ استدلال کے لئے ایک اچھا مقدمہ ہمیں مل جائے گا اور وہ حدوث عالم ہے۔ اثبات محدث ہے جو بدیہی ہے کیونکہ عالم غیر موہوم نہیں ہے اور اس سے توحید ثابت ہوگی جو موہوم بالحواس ہو اور اس کا ادراک حواس کے سامنے آئے تو ضرور مخلوق ہے ورنہ اس کے ابطال و عدم ماننا ہوگا۔ دوسرے کسی سے مشابہت ہونا صفت مخلوق ہے اور اس کا مرکب ہونا ظاہر کرتا ہے۔

جب اشیائے عالم کی ترکیب و تالیف ثابت ہوگئی تو ضرور اس مصنوع کا کوئی صانع بھی ہو۔ اجزائے عالم کا اضطرار اس کا ثبوت ہے کہ ان کا صانع ان کا غیر ہے اور وہ ان کی مثل نہیں۔ کیونکہ جو مثل ہوگا وہ ان کا مشابہ ہوگا ظاہری ترکیب و تالیف میں اور ان چیزوں میں جن کا ان کے حدوث سے تعلق ہے جیسے نیست سے اس کا ہست ہونا اور صغر سے کبر کی طرف اور سفیدی سے سیاہی اور ضعف سے قوت کی طرف جانا اور یہ حالات حدوث کے ایسے واضح ثبوت ہیں کہ ان کے متعلق کسی توضیح کی ضرورت نہیں۔

زندیق نے کہا۔ جب آپ نے وجود خدا کو ثابت کیا تو آپ نے اس کو محدود کر دیا حضرت نے فرمایا۔ میں نے محدود نہیں کیا بلکہ اس کے وجود کو ثابت کیا ہے۔ کیونکہ نفی و اثبات کے درمیان اور تو کوئی درجہ ہی نہیں۔

سائل نے کہا۔ جب وجود آپ کے نزدیک ہے تو اس کے لئے اسم مشتق یا جامد بھی ہوگا فرمایا۔ ہر شئے کے لئے اسم مشتق یا جامد ضروری ہے۔

سائل نے کہا اگر اس کا نام شئی ہے (جیسے قادر) تو لامحالہ اس کے لئے کیفیت ماننا پڑے گی فرمایا ایسا نہیں ہے کیونکہ کیفیت توصفت کی ایک صورت ہے اور اس کے لئے احاطہ ضروری ہے اور خدا کے لئے لازم ہے کہ مخلوق سے اس کو جدا کیا جائے۔ اور کسی سے اسے تشبیہ نہ دی جائے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں اس کا انکار لازم آئے گا اور اس کی ربوبیت سے الگ ہونا پڑے گا اور اس کی وحدت کو باطل قرار دینا پڑے گا جس نے خدا کو اس کے غیر سے تشبیہ دی تو اس نے شابہ بنایا۔ ایسے لوگوں سے جو مستحق ربوبیت نہیں ہے خدا کے لئے تو ایسی صفات ہیں جس کا مستحق اس کا غیر نہیں اور نہ اس میں شریک ہے اور ان کو اس کا غیر جانتا ہی نہیں۔

سائل نے کہا جب خدا کی تدبیر اس کی مخلوق سے منقطع نہیں ہوتی تو لامحالہ اس کو تعب و تکان لاحق ہوگی، حضرت نے فرمایا وہ اجل وارفع ہے اس سے کہ اشیاء میں تصرف کرنے سے اسے تکان ہوگی یہ تو مخلوق کی صفت ہے کہ ان کو کام کرنے اور ہاتھ پاؤں ہلانے میں تکان ہوتی ہے وہ اس سے برتر ہے اور اپنے ارادہ اور مشیت کو جاری کرنے والا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا کرنے والا ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيَجُوزُ أَنْ يُقَالَ: إِنَّ اللَّهَ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ يُخْرِجُهُ مِنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ التَّعْطِيلِ وَحَدِّ التَّشْبِيهِ.

۷۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے پوچھا آیا خدا کے لئے یہ کہنا جائز ہے کہ وہ کوئی شئے ہے۔ اس نے کہا ہاں فرمایا اسے تعطیل و تشبیہ کی حدود سے الگ کر۔

باب سوم (۳)

وہ نہیں پہچانا گیا مگر اپنی ذات سے

«(بَابُ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهِ)»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ

السَّكَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اعْرِفُوا اللهَ بِاللهِ وَالرَّسُولَ بِالرِّسَالَةِ وَأُولِي الْأَمْرِ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ عليه السلام "اعْرِفُوا اللهَ بِاللهِ" يَعْنِي أَنَّ اللهَ خَلَقَ الْأَشْخَاصَ وَالْأَنْوَارَ وَالْجَوَاهِرَ وَالْأَعْيَانَ، فَالْأَعْيَانُ: الْأَبْدَانُ وَالْجَوَاهِرُ: الْأَرْوَاحُ وَهُوَ جَلَّ وَعَزَّ لَا يُشْبِهُ جِسْماً وَلَا رُوحاً وَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِي خَلْقِ الرُّوحِ الْحَسَّاسِ الدَّرَّاكِ أَمْرٌ وَلَا سَبَبٌ، هُوَ الْمُتَفَرِّدُ بِخَلْقِ الْأَرْوَاحِ وَالْأَجْسَامِ فَإِذَا نَفَى عَنْهُ الشَّبَهَيْنِ: شَبَهَ الْأَبْدَانِ وَشَبَهَ الْأَرْوَاحِ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ بِاللهِ وَإِذَا شَبَّهَهُ بِالرُّوحِ أَوِ الْبَدَنِ أَوِ النُّورِ فَلَمْ يَعْرِفِ اللهَ بِاللهِ.

ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي رُبَيْحَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: سُئِلَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: بِمَ عَرَفْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: بِمَا عَرَّفَنِي نَفْسَهُ، قِيلَ: وَكَيْفَ عَرَّفَكَ نَفْسَهُ؟ قَالَ: لَا يُشْبِهُهُ صُورَةٌ وَلَا يُحَسُّ بِالْحَوَاسِّ وَلَا يُقَاسُ بِالنَّاسِ، قَرِيبٌ فِي بُعْدِهِ، بَعِيدٌ فِي قُرْبِهِ، فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُقَالُ شَيْءٌ فَوْقَهُ، أَمَامَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُقَالُ لَهُ أَمَامٌ، دَاخِلٌ فِي الْأَشْيَاءِ لَا كَشَيْءٍ دَاخِلٍ فِي شَيْءٍ وَخَارِجٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَا كَشَيْءٍ خَارِجٍ مِنْ شَيْءٍ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَيْرُهُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ مُبْتَدَءٌ.

ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنِّي نَاظَرْتُ قَوْماً فَقُلْتُ لَهُمْ: إِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ بَلِ الْعِبَادُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ!

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا اللہ کو پہچانو انہی اسماء صفات سے جو اس نے خود بیان کیا ہے اور رسول کو پہچانو اس کے معجزات سے اور اولی الامر کو امر بالمعروف اور عدل و احسان سے۔

خدا نے پیدا کیا ہے اشخاص و انوار و جواہر و اعیان کو اور اعیان سے مراد ہیں ابدان و جواہر و ارواح اور صاحب عز و جلال ذات۔ نہ جسم سے مشابہ ہے نہ روح سے اور نہ حساس و دراک، روحوں کے پیدا کرنے میں کسی کو دخل اور نہ طاقت وہ خلق اجسام و ارواح میں اکیلا ہی خالق ہے پس جب اس سے اجسام و ارواح کی مشابہت کو دور کر دیا جائے تو یہ اللہ کی معرفت ہے اور جب اس کو روح بدن و نور سے

مشابہ کر دیا جائے تو پھر اللہ سے معرفت نہ ہوئی۔

امیرالمومنین سے کسی نے پوچھا آپ نے اپنے رب کو کیسے پہچانا۔ فرمایا اس چیز سے جس سے اس نے اپنی ذات کا تعارف کرایا۔ اس نے پوچھا کیسے کرایا۔ فرمایا وہ کسی صورت سے مشابہ نہیں اور نہ حواس سے محسوس ہوتا ہے نہ کسی شے پر اس کا قیاس کیا جاتا ہے وہ باوجود بُعد کے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے دور ہے، ہر شے سے فوق ہے اس سے مافوق کوئی شے نہیں۔ ہر شے سے الگ ہے اس سے آگے کوئی شے نہیں۔ وہ اپنی قدرت سے اشیاء میں داخل ہے لیکن اس چیز کی مانند نہیں جو کسی شے میں داخل ہو وہ اشیاء سے خارج ہے لیکن اس طرح نہیں جیسے کوئی شے کسی چیز سے نکلتی ہے پاک ہے وہ ذات جو ایسی ہے اور غیر اس کا ایسا نہیں ہر شے کی ابتداء ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں نے ایک قوم سے مناظرہ کیا اور کہا کہ اللہ بزرگ تر ہے اس سے کہ اس کے اسماء و صفات کو پہچانا جائے مخلوق کے قیاس پر بلکہ اس کے مخصوص بندے اس کی معرفت رکھتے ہیں فرمایا تم پر رحمتِ خدا ہو۔

باب چہارم (۴)

ادنیٰ معرفت

٥(بَابُ أَدْنَى الْمَعْرِفَةِ)٥

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْهَمْدَانِيِّ جَمِيعاً، عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَى الْمَعْرِفَةِ فَقَالَ: الْإِقْرَارُ بِأَنَّهُ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ وَلَا شِبْهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ وَأَنَّهُ قَدِيمٌ مُثْبَتٌ مَوْجُودٌ غَيْرُ فَقِيدٍ وَأَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۱۔ امام علی نقی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ ادنیٰ معرفت کیا ہے۔ فرمایا اقرار کرنا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

نہ کوئی اس کی نظیر ہے نہ مثل و مانند اور وہ قدیم اور ثابت الوجود اور موجود ہے اور فنا ہونے والا نہیں ہے اور اس کی مثل کوئی شے نہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ طَاهِرِ بْنِ حَاتِمٍ فِي حَالِ اسْتِقَامَتِهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الرَّجُلِ مَا الَّذِي لَا يُجْتَزَءُ فِي مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ بِدُونِهِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: لَمْ يَزَلْ عَالِماً وَسَامِعاً وَبَصِيراً وَهُوَ الْفَعَّالُ لِمَا يُرِيدُ. وَسُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الَّذِي لَا يُجْتَزَءُ بِدُونِ ذَلِكَ مِنْ مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ فَقَالَ: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ لَمْ يَزَلْ عَالِماً سَمِيعاً بَصِيراً.

۲۔ طاہر بن حاتم سے مروی ہے اس نے آئمہ کے بارے میں غلو سے باز آنے کے بعد امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ وہ کیا ہے جس کے بغیر معرفت خالق کافی نہیں۔ حضرت نے لکھا۔ اس کا اقرار کہ وہ ہمیشہ سے عالم ہے سامع ہے بصیر ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اس کا پورا کرنے والا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا وہ کیا ہے جس کے بغیر معرفت کافی نہیں ہے۔ فرمایا۔ اس کا اقرار کہ اس کی مثل کوئی شئے نہیں۔ اور نہ اس سے ملتی جلتی کوئی شے ہے، اور یہ کہ ہمیشہ سے سمیع و بصیر ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ بْنِ بَقَّاحٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَمْرَ اللهِ كُلَّهُ عَجِيبٌ إِلَّا أَنَّهُ قَدِ احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمَا قَدْ عَرَّفَكُمْ مِنْ نَفْسِهِ.

۳۔ ابراہیم بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ انھوں نے فرمایا۔ خدا کا ہر ایک امر عجیب ہے لیکن اس نے تم پر حجت تمام کی ہے اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی ذات کا تعارف تم سے کرا لیا ہے۔

باب پنجم (۵)

باب المعبود

(بَابُ الْمَعْبُودِ)

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَبَدَاللهَ بِالتَّوَهُّمِ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ عَبَدَالإِسْمَ دُونَ الْمَعْنَىٰ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ عَبَدَالإِسْمَ وَالْمَعْنَىٰ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ عَبَدَالْمَعْنَىٰ بِإِيقَاعِ الأَسْمَاءِ عَلَيْهِ بِصِفَاتِهِ الَّتِي وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ فَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبَهُ وَنَطَقَ بِهِ لِسَانُهُ فِي سَرَائِرِهِ وَعَلَانِيَتِهِ فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَقّاً. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً.

۱-۱ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے ذات باری کی عبادت توہم سے کی۔ اس نے کفر کیا۔ (یعنی جس نے یہ خیال کیا کہ اس کا کوئی نام اس کا فرد حقیقی ہے۔ جیسے کوئی اس کو صاحب جسم یا قابل رویت جانے) اور جس نے معنی کو چھوڑ کر صرف نام کو پوجا وہ بھی کافر ہوا (یعنی جس نے یہ سمجھا کہ کوئی اسمار الٰہی سے عین مسمّٰی نہیں ہے) جس نے اسم و معنی دونوں کی عبادت کی اس نے شرک کیا (یعنی جو اسما کو فی نفسہٖ خارج میں موجود سمجھتا ہے۔ جیسے اشاعرہ) پس اس نے اسم و معنی دونوں کی عبادت کی اور جس نے اس کی اس اعتقاد سے عبادت کی کہ اس کے نام ان صفتوں کے ساتھ ہیں جن کا وصف اس نے خود بیان کیا ہے اور اس عقیدے کو اپنے دل میں جگہ دی اور زبان سے ناطق ہوا۔ اس کے خفیہ اور علانیہ امر میں۔ وہ سچے اصحاب امیرالمومنین ہیں ایک روایت میں ہے سچے مومن ہیں۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام، عَنْ أَسْمَاءِ اللهِ وَاشْتِقَاقِهَا، اَللهُ مِمَّا هُوَ مُشْتَقٌّ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا هِشَامُ! اَللهُ مُشْتَقٌّ مِنْ إِلٰهٍ وَالإِلٰهُ يَقْتَضِي مَأْلُوهاً وَالإِسْمُ غَيْرُ الْمُسَمَّىٰ، فَمَنْ عَبَدَالإِسْمَ دُونَ الْمَعْنَىٰ فَقَدْ كَفَرَ وَلَمْ يَعْبُدْ شَيْئاً وَمَنْ

عَبَدَ الِاسْمَ وَ الْمَعْنٰى فَقَدْ كَفَرَ وَ عَبَدَ اثْنَيْنِ وَ مَنْ عَبَدَ الْمَعْنٰى دُونَ الِاسْمِ فَذَاكَ التَّوْحِيدُ أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ، قَالَ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ اسْماً فَلَوْ كَانَ الِاسْمُ هُوَ الْمُسَمّٰى لَكَانَ كُلُّ اسْمٍ مِنْهَا إِلٰهاً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ مَعْنًى يُدَلُّ عَلَيْهِ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ وَ كُلُّهَا غَيْرُهُ، يَا هِشَامُ! الْخُبْزُ اسْمٌ لِلْمَأْكُولِ وَالْمَاءُ اسْمٌ لِلْمَشْرُوبِ وَ الثَّوْبُ اسْمٌ لِلْمَلْبُوسِ وَ النَّارُ اسْمٌ لِلْمُحْرِقِ أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ فَهْماً تَدْفَعُ بِهِ وَ تُنَاضِلُ بِهِ أَعْدَاءَنَا وَالْمُتَّخِذِينَ مَعَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ غَيْرَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ: نَفَعَكَ اللّٰهُ بِهِ وَ ثَبَّتَكَ يَا هِشَامُ، قَالَ هِشَامٌ فَوَاللّٰهِ مَا قَهَرَنِي أَحَدٌ فِي التَّوْحِيدِ حَتّٰى قُمْتُ مَقَامِي هٰذَا.

۲۔ ہشام بن الحکم نے سوال کیا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسماء الٰہیہ کے اشتقاق کے متعلق اور یہ کہ لفظ اللہ کس سے مشتق ہے۔ فرمایا وہ مشتق ہے لفظ الہ سے اور وہ مقتضی مالوہ ہے اور یہ اسم غیر مسمی ہے پس جس نے معنی کو چھوڑ اسم کی عبادت کی اس نے کفر کیا اور کسی کی بھی عبادت نہ کی۔ اور جس نے اسم و معنی دونوں کی عبادت کی۔ اس نے کفر کیا اور دونوں کی عبادت کی اور جس نے معنی کی عبادت کی نہ کہ اسم کی تو یہ توحید ہے۔

حضرت نے فرمایا اے ہشام تم سمجھ گئے۔ میں نے کہا کچھ اور زیادہ واضح کیجئے۔ فرمایا خدا کے ننانوے نام ہیں پس اگر ہر اسم مسمی بن جائے تو ان میں سے ہر نام ایک معبود بن جائے گا۔ لیکن لفظ اللہ سے مراد وہ معنی ہیں جس کی طرف یہ تمام اسماء دلالت کرتے ہیں وہ سب اس کے غیر ہیں، اے ہشام روٹی ایک خوردنی چیز کا نام ہے خود وہ چیز نہیں، پانی نوشیدنی ایک چیز ہے۔ کپڑا پہننے کی چیز ہے۔ آگ جلانے والی ایک چیز کا نام ہے (یہ نام خود وہ شے نہیں بلکہ اس کو بتلانے والے ہیں) اے ہشام اب تو سمجھ گئے اب تم ہمارے دشمنوں کے اعتراضات کو دفع کر سکتے ہو۔ خدا کے سوا غیر کو معبود بنانے والوں کو راہ حق دکھا سکتے ہو۔ میں نے کہا بیشک۔ فرمایا۔ خدا تم کو ان دلائل سے نفع پہنچائے اور ہر معرکہ میں تمہیں ثابت قدم رکھے۔ ہشام نے کہا۔ واللہ اس کے بعد مسئلہ توحید میں کوئی مجھ پر غالب نہ آیا اور میں اپنے مقام پر ثابت قدم رہا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْ قُلْتُ لَهُ: جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ نَعْبُدُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الصَّمَدَ؟ قَالَ فَقَالَ: إِنَّ مَنْ عَبَدَ الِاسْمَ دُونَ الْمُسَمّٰى بِالْأَسْمَاءِ فَقَدْ أَشْرَكَ وَ كَفَرَ وَ جَحَدَ وَلَمْ يَعْبُدْ

شَيْئاً بَلِ اعْبُدِ اللّٰهَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الصَّمَدَ الْمُسَمّٰى بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ دُونَ الْأَسْمَاءِ ، إِنَّ الْأَسْمَاءَ صِفَاتٌ وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ.

۳۔ عبدالرحمٰن بن ابی نجران نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم عبادت کرتے ہیں رحمٰن و رحیم و واحد، واحد و صمد کی، فرمایا جس نے مسمّی کو چھوڑ کر کسی نام کی عبادت کی اس نے شرک و کفر کیا اور کسی چیز کی عبادت نہ کی۔ میں عبادت کرتا ہوں خدائے واحد، واحد و صمد کی۔ جو نام رکھا گیا ہے ان اسمار سے یہ اسمار تو صفات ہیں۔ جن سے اس نے اپنا وصف بیان کیا ہے۔

باب ششم (۶)

باب الکون والمکان

(بَابُ الْكَوْنِ وَالْمَكَانِ)

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلَ نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ أَبَا جَعْفَرٍ ﷷ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ اللّٰهِ مَتَىٰ كَانَ؟ فَقَالَ: مَتَىٰ لَمْ يَكُنْ حَتَّىٰ أُخْبِرَكَ مَتَىٰ كَانَ؟ سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ فَرْداً صَمَداً لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً.

۱۔ نافع نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مجھے بتلایئے۔ خدا کب سے ہے۔ فرمایا۔ وہ کب نہ تھا کہ میں بتاؤں کہ وہ کب سے ہے پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ وہ اکیلا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے بی بی ہے نہ بچے۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ﷷ مِنْ وَرَاءِ نَهَرِ بَلْخٍ فَقَالَ: إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي فِيهَا بِمَا عِنْدِي قُلْتُ بِإِمَامَتِكَ. فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ﷷ : سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَبِّكَ مَتَىٰ كَانَ؟

وَ كَيْفَ كَانَ؟ وَ عَلىٰ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ اعْتِمَادُهُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ؑ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ أَيَّنَ الْأَيْنَ بِلاَ أَيْنٍ وَ كَيَّفَ الْكَيْفَ بِلاَ كَيْفٍ وَ كَانَ اعْتِمَادُهُ عَلىٰ قُدْرَتِهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَنَّ عَلِيّاً وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقَيِّمُ بَعْدَهُ بِمَا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الصَّادِقُونَ وَأَنَّكَ الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ.

۲۔ ایک شخص امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا۔ وراء نہر بلخ سے اور کہنے لگا میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں اگر آپ نے جواب دے دیا تو میں آپ کی امامت کا معتقد ہو جاؤں گا فرمایا جو چاہے پوچھ لے۔ اس نے کہا کہ یہ بتائیے کہ آپ کا رب کب سے ہے اور کیسا ہے اور کس چیز پر سہارا کئے ہوئے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اس نے ہر جگہ والے کو جگہ والا بنایا۔ اس کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ وہ کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ خود صاحب کیفیت نہیں۔ اس کا اعتماد اپنی قدرت پر ہے یہ سن کر وہ شخص اٹھا اور حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد رسول ہیں اور علی وصی رسول ہیں اور رسول اللہ کو جس راہ پر قائم کیا تھا قائم ہیں اور آپ لوگ سچے امام ہیں اور آپ ان کے صحیح جانشین ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَبِّكَ مَتىٰ كَانَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّمَا يُقَالُ لِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ: مَتىٰ كَانَ، إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ كَانَ لَمْ يَزَلْ حَيّاً بِلاَ كَيْفٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كَانَ، وَلاَ كَانَ لِكَوْنِهِ كَوْنُ كَيْفٍ وَلاَ كَانَ لَهُ أَيْنٌ وَلاَ كَانَ فِي شَيْءٍ وَلاَ كَانَ عَلىٰ شَيْءٍ وَلاَ ابْتَدَعَ لِمَكَانِهِ مَكَاناً وَلاَ قَوِيَ بَعْدَ مَا كَوَّنَ الْأَشْيَاءَ وَلاَ كَانَ ضَعِيفاً قَبْلَ أَنْ يُكَوِّنَ شَيْئاً وَ لاَ كَانَ مُسْتَوْحِشاً قَبْلَ أَنْ يَبْتَدِعَ شَيْئاً وَلاَ يُشْبِهُ شَيْئاً مَذْكُوراً وَلاَ كَانَ خِلْواً مِنَ الْمُلْكِ قَبْلَ إِنْشَائِهِ وَلاَ يَكُونُ مِنْهُ خِلْواً بَعْدَ ذَهَابِهِ، لَمْ يَزَلْ حَيّاً بِلاَ حَيَاةٍ وَ مَلِكاً قَادِراً قَبْلَ أَنْ يُنْشِئَ شَيْئاً وَمَلِكاً جَبَّاراً بَعْدَ إِنْشَائِهِ لِلْكَوْنِ، فَلَيْسَ لِكَوْنِهِ كَيْفٌ وَلاَ لَهُ أَيْنٌ وَلاَ لَهُ حَدٌّ وَلاَ يُعْرَفُ بِشَيْءٍ يُشْبِهُهُ وَلاَ يَهْرَمُ لِطُولِ الْبَقَاءِ وَلاَ يَصْعَقُ لِشَيْءٍ بَلْ لِخَوْفِهِ تَصْعَقُ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا، كَانَ حَيّاً بِلاَ حَيَاةٍ حَادِثَةٍ وَلاَ كَوْنٍ مَوْصُوفٍ وَلاَ كَيْفٍ مَحْدُودٍ وَلاَ أَيْنٍ مَوْقُوفٍ عَلَيْهِ وَلاَ مَكَانٍ جَاوَرَ شَيْئاً بَلْ حَيٌّ يُعْرَفُ وَمَلِكٌ لَمْ يَزَلْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْمُلْكُ أَنْشَأَ مَا شَاءَ حِينَ شَاءَ بِمَشِيئَتِهِ لاَ يُحَدُّ وَلاَ يُبَعَّضُ وَلاَ يَفْنىٰ، كَانَ أَوَّلاً بِلاَ

كَيْفَ يَكُونُ آخِراً بِلاَ أَيْنٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، لَهُ الْخَلْقُ وَ الْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ.
وَيْلَكَ أَيُّهَا السَّائِلُ إِنَّ رَبِّي لَا تَغْشَاهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تَنْزِلُ بِهِ الشُّبُهَاتُ وَلَا يَحَارُ مِنْ شَيْءٍ وَلَا يُجَاوِرُهُ شَيْءٌ وَلَا تَنْزِلُ بِهِ الْأَحْدَاثُ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَنْدَمُ عَلَى شَيْءٍ وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى.

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا مجھے بتایئے آپ کا رب کب سے ہے۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر وہ کب نہ تھا میرا رب ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بغیر کسی کیفیت کے زندہ ہے اور اس کے لئے ہونا نہیں ہے۔ وہ ہر کیفیت کا پیدا کرنیوالا ہے اس کے لئے کوئی جگہ نہیں نہ وہ کسی شئے میں ہے نہ وہ کسی شے پر ہے نہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے نہ وہ قوی اشیاء کو پیدا کرنے کے بعد اور نہ کسی شئے کو پیدا کرنے کے بعد کمزور ہوا۔ نہ وہ کسی شے کو پیدا کرنے سے پہلے گھبرایا ہوا تھا اور نہ مذکورہ اشیاء میں سے کسی چیز کے مشابہ ہے نہ وہ پیدا کرنے سے پہلے اپنے ملک سے الگ تھا اور نہ ان کے زوال کے بعد وہ اپنی حکومت سے الگ ہوا۔ بغیر حیات کے تعلق کے وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور صاحب قدرت حاکم رہا قبل اس کے کہ وہ کسی چیز کو پیدا کرے اور پیدا کرنے سے پہلے بھی وہ ملک جبّار رہا۔ اس کے لئے نہ کوئی کیفیت ہے نہ جگہ ہے نہ حد ہے اور اپنی مشابہ چیز سے نہیں پہچانا جاتا اور نہ طول بقا سے وہ بوڑھا ہوتا ہے۔ وہ مضطرب نہیں ہوتا کسی چیز سے بلکہ تمام مخلوق اسی کے خوف سے مضطرب ہوتی ہے وہ حیّ ہے۔ لیکن حیات اس میں پیدا نہیں ہوئی اور نہ وہ ہونے سے موصوف ہے اور نہ کسی کیفیت میں محدود ہے اور نہ کسی جگہ ٹھہرا ہوا ہے اور نہ وہ کوئی جگہ ہے کہ کسی چیز کو جگہ دے۔ وہ حیّ ہے جس کی معرفت حاصل کی جاتی ہے وہ ہمیشگی کے ساتھ مالک ہے اس کی قدرت اور حکومت ہمیشہ رہنے والی ہے اس نے جو چاہا اور جیسا چاہا پیدا کیا اپنے ارادے سے نہ اس کی کوئی حد ہے نہ اس کا کوئی جزو ہے نہ وہ فنا ہونیوالا ہے وہ بغیر کسی تغیر کے اوّل ہے اور بغیر کسی جگہ میں ہونے کے آخر ہے سوائے اس کی ذات کے ہر شئے ہلاک ہونیوالی ہے۔ خلق اور امر کا تعلق اسی سے ہے وہ ذات پاک رب العالمین ہے افسوس اے سائل تجھ پر میرا رب وہ ہے جس کو اوہام نہیں گھیرتے اور شبہات اس کے ساخت قدس میں داخل نہیں ہوتے، حدوث کا اس سے تعلق نہیں اس سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا۔ وہ کوئی کام کر کے نادم نہیں ہوتا نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمانوں میں زمین میں جو ان کے درمیان ہے اور جو زمین کے نیچے ہے۔ سب اسی کا ہے۔

٤ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ: اجْتَمَعَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَأْسِ الْجَالُوتِ(٢) فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ عَالِمٌ -يَعْنُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام- فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ نَسْأَلْهُ فَأَتَوْهُ فَقِيلَ لَهُمْ: هُوَ فِي الْقَصْرِ فَانْتَظَرُوهُ حَتَّى خَرَجَ، فَقَالَ لَهُ رَأْسُ الْجَالُوتِ: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ فَقَالَ: سَلْ يَا يَهُودِيُّ عَمَّا بَدَا لَكَ، فَقَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ رَبِّكَ مَتَى كَانَ؟ فَقَالَ: كَانَ بِلَا كَيْنُونِيَّةٍ كَانَ بِلَا كَيْفٍ، كَانَ لَمْ يَزَلْ بِلَا كَمٍّ وَ بِلَا كَيْفٍ كَانَ لَيْسَ لَهُ قَبْلٌ، هُوَ قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ وَلَا غَايَةٍ وَلَا مُنْتَهَى انْقَطَعَتْ عَنْهُ الْغَايَةُ وَ هُوَ غَايَةُ كُلِّ غَايَةٍ، فَقَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ: امْضُوا بِنَا فَهُوَ أَعْلَمُ مِمَّا يُقَالُ فِيهِ.

۳۔ کچھ یہودی راس الجالوت کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ یہ شخص (امیر المومنین) عالم ہے ہمارے ساتھ ان کے پاس چلو تاکہ ان سے سوال کریں۔ پس وہ آئے۔ ان سے کہا گیا حضرت قصر میں ہیں جب آپ برآمد ہوئے تو راس الجالوت نے کہا ہم آپ سے سوال کرنے آئے ہیں فرمایا۔ جو چاہو پوچھو۔ اس نے کہا میں آپ کے رب کے متعلق پوچھتا ہوں کہ وہ کب سے ہے۔ فرمایا اس کے ہونے کی ابتدا نہیں، نہ اس کے لئے کوئی کیفیت ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے بغیر کسی مدت اور کیفیت کے وہ ہے اور اس کے قبل کوئی نہیں اور پہلے سے پہلے ہے اس کی کوئی حد و انتہا نہیں، انتہا کا تعلق ہی اس سے نہیں، وہ ہر انتہا کی انتہا ہے۔ راس الجالوت نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ چلو یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کے بڑے عالم ہیں۔

٥ـ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتَى كَانَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ لَهُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَمَتَى لَمْ يَكُنْ؟ حَتَّى يُقَالَ: مَتَى كَانَ؟ كَانَ رَبِّي قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ، وَبَعْدَ الْبَعْدِ بِلَا بَعْدٍ وَلَا غَايَةَ وَلَا مُنْتَهَى لِغَايَتِهِ، انْقَطَعَتِ الْغَايَاتُ عِنْدَهُ فَهُوَ مُنْتَهَى كُلِّ غَايَةٍ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَنَبِيٌّ أَنْتَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله. وَ رُوِيَ أَنَّهُ سُئِلَ عليه السلام: أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ سَمَاءً وَ أَرْضاً؟ فَقَالَ عليه السلام: أَيْنَ سُؤَالٌ عَنْ مَكَانٍ، وَ كَانَ اللَّهُ وَلَا مَكَانَ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہودیوں کا ایک عالم امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور

کہنے لگا یہ بتلایئے کہ آپ کا رب کب سے ہے فرمایا تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے۔ وہ کب نہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ وہ کب سے ہے وہ ہر شئے سے پہلے ہے اس سے پہلے کچھ نہیں وہ ہر شئے کے بعد ہے اس کے بعد کوئی نہیں، اس کے لئے انتہا نہیں۔ اس نے کہا کیا آپ نبی ہیں فرمایا وائے ہو تجھ پر۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا۔ ہمارا رب کہاں تھا۔ زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے۔ فرمایا یہ سوال مکان سے ہے اور خدا کے لئے مکان نہیں۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ لِلْيَهُودِ: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيّاً مِنْ أَجْدَلِ النَّاسِ وَأَعْلَمِهِمْ اذْهَبُوا بِنَا إِلَيْهِ لَعَلِّي أَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَأُخَطِّئُهُ فِيهَا فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتَى كَانَ رَبُّنَا؟ قَالَ لَهُ: يَا يَهُودِيُّ إِنَّمَا يُقَالُ: مَتَى كَانَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ فَكَانَ مَتَى كَانَ هُوَ كَائِنٌ بِلَا كَيْنُونِيَّةٍ كَائِنٍ، كَانَ بِلَا كَيْفٍ يَكُونُ، بَلَى يَا يَهُودِيُّ ثُمَّ بَلَى يَا يَهُودِيُّ كَيْفَ يَكُونُ لَهُ قَبْلٌ؟! هُوَ قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا غَايَةٍ وَلَا مُنْتَهَى غَايَةٍ وَلَا غَايَةَ إِلَيْهَا انْقَطَعَتِ الْغَايَاتُ عِنْدَهُ، هُوَ غَايَةُ كُلِّ غَايَةٍ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ دِينَكَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا خَالَفَهُ بَاطِلٌ.

٦۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ راس الجالوت نے کہا کہ مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضرت علی معارف یقینیہ کے سب سے بڑے جاننے والے ہیں۔ میرے ساتھ ان کے پاس چلو تاکہ میں ایک سوال ایسا کروں کہ ان کی خطا ظاہر ہو جائے۔ اس نے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا میں آپ سے ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں فرمایا۔ جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا بتایئے کہ ہمارا رب کب سے ہے فرمایا کب سے ہونا تو اس کے لئے کہا جائے گا جو پہلے نہ ہو۔ وہ تو ہمیشہ سے ہے اس لئے کوئی وقت اور زمانہ نہیں وہ بغیر کسی کیفیت کے ہے۔ ہاں۔ ہاں۔ اے یہودی۔ اس سے پہلے کا کیا تعلق۔ جو قبل سے قبل ہو بغیر کسی انتہا کے اس کے لئے تو حد وانتہا ہے ہی نہیں۔ تمام حدیں اس کے ساحت جلال تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں وہ ہر انتہا کی انتہا ہے یہ سن کر راس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا دین حق ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ باطل ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَكَانَ اللهُ وَلَا شَيْءَ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ وَلَا شَيْءَ، قُلْتُ: فَأَيْنَ كَانَ يَكُونُ؟ قَالَ: وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَاسْتَوَى جَالِساً وَقَالَ: أَحَلْتَ[1] يَا زُرَارَةُ وَ سَأَلْتَ عَنِ الْمَكَانِ إِذْ لَا مَكَانَ.

۷۔ زرارہ نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ اللہ تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا فرمایا ہاں کوئی چیز نہ تھی میں نے کہا پھر وہ کہاں تھا حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے پس سیدھے ہوئے اور فرمایا تو نے غلط خیال کرکے محال بات پوچھی۔ اے زرارہ تو نے مکان کا سوال اس کے لئے کیا جس کے لئے مکان نہیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى حِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؛ مَتَى كَانَ رَبُّكَ؟ قَالَ: وَيْلَكَ إِنَّمَا يُقَالُ: مَتَى كَانَ لِمَا لَمْ يَكُنْ فَأَمَّا مَا كَانَ فَلَا يُقَالُ: مَتَى كَانَ، كَانَ قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ، وَ بَعْدَ الْبَعْدِ بِلَا بَعْدٍ وَلَا مُنْتَهَى غَايَةٍ لِتَنْتَهِي غَايَتُهُ، فَقَالَ لَهُ: أَنَبِيٌّ أَنْتَ؟ فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْهَبَلُ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یہ بتایئے کہ آپ کا رب کب سے ہے فرمایا وائے ہو تجھ پر کب کا سوال تو اس کے لئے ہوگا جو پہلے نہ ہو اور جو پہلے سے ہو۔ اس کے لئے کب کیسا۔ وہ ہر پہلے سے پہلے ہے اور ہر بعد کے بعد ہے اس کی حد و انتہا نہیں وہ ہر انتہا کی انتہا ہے اس نے کہا کیا آپ نبی ہیں۔ فرمایا نہیں فرمایا تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے میں تو غلامان محمدؐ میں سے ایک غلام ہوں۔

باب ہفتم (۷)

باب النسبت

(بَابُ النِّسْبَةِ)

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ

مُحمّدِبنِ مُسلِمٍ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالُوا: انْسِبْ لَنَا رَبَّكَ فَلَبِثَ ثَلاثاً لا يُجِيبُهُمْ ثُمَّ نَزَلَتْ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ إِلَى آخِرِهَا.

وَرَوَاهُ مُحمّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحمّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ.

١۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ یہودی حضرت رسول خدا کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے رب کا نسب نامہ بتلایئے حضرت نے تین دن تک کچھ جواب ان کو نہ دیا۔ پھر سورۂ قل ھو اللہ آخر تک نازل ہوا۔

٢ ـ مُحمّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحمّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَمُحمّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّصِيبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» فَقَالَ عليه السلام: نِسْبَةُ اللهِ إِلَى خَلْقِهِ، أَحَداً صَمَداً أَزَلِيّاً صَمَدِيّاً، لا ظِلَّ لَهُ يُمْسِكُهُ وَهُوَ يُمْسِكُ الأَشْيَاءَ بِأَظِلَّتِهَا، عَارِفٌ بِالْمَجْهُولِ، مَعْرُوفٌ عِنْدَ كُلِّ جَاهِلٍ، فَرْدَانِيّاً؛ لا خَلْقُهُ فِيهِ وَلا هُوَ فِي خَلْقِهِ، غَيْرُ مَحْسُوسٍ وَلا مَجْسُوسٍ، لا تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ، عَلا فَقَرُبَ وَدَنَا فَبَعُدَ، وَعُصِيَ فَغَفَرَ وَأُطِيعَ فَشَكَرَ، لا تَحْوِيهِ أَرْضُهُ وَلا تُقِلُّهُ سَمَاوَاتُهُ، حَامِلُ الأَشْيَاءِ بِقُدْرَتِهِ، دَيْمُومِيٌّ أَزَلِيٌّ لا يَنْسَى وَلا يَلْهُو وَلا يَغْلَطُ وَلا يَلْعَبُ وَلا لإِرَادَتِهِ فَصْلٌ وَفَصْلُهُ جَزَاءٌ وَأَمْرُهُ وَاقِعٌ، لَمْ يَلِدْ فَيُورَثَ وَلَمْ يُولَدْ فَيُشَارَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ.

٢۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قل ھو اللہ احد کے متعلق سوال کیا فرمایا۔ اللہ کی نسبت اس کی مخلوق سے یہ ہے کہ وہ احد صمد ہے سایہ اس کو پکڑتا نہیں، تمام اشیاء کا سایہ اس کے قبضے میں ہے وہ ہر مجہول شے کا جاننے والا ہے اور ہر جاہل کا پہچانا ہوا ہے اکیلا ہے مخلوق اس کے اندر نہیں وہ حواس سے محسوس نہیں ہوتا نہ کسی چیز کے اندر محبوس ہے نگاہیں اس کو ادراک نہیں کرسکتیں باوجود بلندی کے قریب ہے اور باوجود نزدیکی کے دور ہے نافرمانوں کو بخش دیتا ہے۔ اطاعت گزاروں کا شکر گزار ہے اس کی زمین اس پر غالب نہیں نہ آسمان کی گردش اس کو کم نہیں کرتی۔ وہ اپنی قدرت سے ہر شے کا اٹھانے والا ہے ہمیشگی والا ہے ازلی ہے نہ تو بھولتا ہے نہ لہو لعب میں مبتلا ہے اس کے ارادہ میں فصل نہیں۔ اور اس کا فیصلہ اعمال کا بدلہ ہے اس کا ہر امر واقع ہونے والا ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں کہ اس کا وارث ہو۔ وہ کسی کا بیٹا نہیں کہ اس کی دولت میں شریک ہو۔ کوئی اس کا کفو اور ہمسر نہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِمَ أَنَّهُ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ مُتَعَمِّقُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» وَالْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ الْحَدِيدِ إِلَى قَوْلِهِ: «وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ» فَمَنْ رَامَ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ.

۳۔ حضرت علی بن الحسین سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا۔ خدا کے علم میں یہ بات تھی کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو خدا کے بارے میں یہودیوں، زندیقوں اور فلاسفہ کی طرح سوچیں گے لہذا اس نے سورہ قل ہو اللہ احد اور سورۂ حدید کی آیتیں تا وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ سے حدید تک نازل کر دیں پس جس نے اس کے سوا دوسرا اعتقاد رکھا ہلاک ہوا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللَّهِ رَفَعَهُ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ: كُلُّ مَنْ قَرَأَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» وَآمَنَ بِهَا فَقَدْ عَرَفَ التَّوْحِيدَ، قُلْتُ: كَيْفَ يَقْرَؤُهَا؟ قَالَ: كَمَا يَقْرَؤُهَا النَّاسُ وَزَادَ فِيهِ كَذَٰلِكَ اللَّهُ رَبِّي، كَذَٰلِكَ اللَّهُ رَبِّي.

۴۔ امام رضا علیہ السلام سے میں نے دریافت کیا، توحید کے متعلق فرمایا جس نے سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اس نے معرفت توحید حاصل کی۔ میں نے پوچھا اسے کیسے پڑھا جائے۔ فرمایا جیسے لوگ پڑھتے ہیں اور پھر کہے۔ کَذَٰلِكَ اللَّهُ رَبِّي۔ کَذَٰلِكَ اللَّهُ رَبِّي

باب ہشتم (۸)

کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت

(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْكَيْفِيَّةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: تَكَلَّمُوا فِي خَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَتَكَلَّمُوا فِي اللَّهِ فَإِنَّ الْكَلَامَ فِي اللَّهِ

لَا يَزْدَادُ صَاحِبُهُ إِلَّا تَحَيُّراً.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خالق کے متعلق کلام کرو۔ لیکن خدا کے بارے میں نہیں، خدا کے بارے میں کلام کرنے سے آدمی کی حیرت بڑھتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شے کے متعلق کلام کرو سوائے ذات باری کے۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ» فَإِذَا انْتَهَى الْكَلَامُ إِلَى اللهِ فَأَمْسِكُوا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا فرماتا ہے تمہارے رب کی طرف انتہا ہے پس جب کلام کی انتہا رب کی طرف ہو تو خاموش ہو جاؤ۔

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ النَّاسَ لَا يَزَالُ بِهِمُ الْمَنْطِقُ حَتَّىٰ يَتَكَلَّمُوا فِي اللهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ ذٰلِكَ فَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ طرح طرح کی چہ میگوئیاں کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خدا کے بارے میں بھی کلام کرتے ہیں جب تم ایسا کلام سنو تو کہو۔ لا الٰہ الا اللہ۔ وہ ایسا واحد ہے کہ کوئی شے اس کی مثل نہیں

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا زِيَادُ إِيَّاكَ وَالْخُصُومَاتِ فَإِنَّهَا تُورِثُ الشَّكَّ وَتُحْبِطُ الْعَمَلَ وَتُرْدِي صَاحِبَهَا وَعَسَىٰ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالشَّيْءِ فَلَا يُغْفَرُ لَهُ، إِنَّهُ كَانَ فِيمَا مَضَىٰ قَوْمٌ تَرَكُوا عِلْمَ مَا وُكِّلُوا بِهِ وَطَلَبُوا عِلْمَ مَا كُفُوهُ حَتَّى انْتَهَىٰ كَلَامُهُمْ إِلَى اللهِ فَتَحَيَّرُوا حَتَّىٰ أَنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُدْعَىٰ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَيُجِيبُ مِنْ خَلْفِهِ وَيُدْعَىٰ مِنْ خَلْفِهِ فَيُجِيبُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ: حَتَّىٰ تَاهُوا فِي الْأَرْضِ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ، اے زیاد پرہیز کرو مذہبی نزاعات سے کہ یہ شکوک کو پیدا کرنے والی چیز ہے اور صاحب نزاع کو مستحق جہنم بنا دیتی ہے اور کبھی وہ ایسا کلام کرتا ہے کہ جس کو خدا نہیں بخشے گا۔ گزشتہ زمانوں میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ انھوں نے علم کو چھوڑ دیا جس کا جاننا انھیں لازم تھا اور غیر ضروری کو حاصل کیا۔ یہاں تک کہ ان کا مباحثہ ذات باری تک پہنچا جس نے انھیں حیرت میں ڈال دیا یہاں تک کہ اگر کوئی پیچھے سے اس کو پکارے تو جواب آگے سے دیتے ہیں اور جب آگے سے پکارے تو پیچھے سے۔

٥۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمَيَّاحِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ؑ يَقُولُ: مَنْ نَظَرَ فِي اللهِ كَيْفَ هُوَ هَلَكَ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اللہ کی کیفیت پر غور کیا وہ ہلاک ہوا۔

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ: إِنَّ مَلَكاً عَظِيمَ الشَّأْنِ كَانَ فِي مَجْلِسٍ لَهُ فَتَنَاوَلَ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَفُقِدَ فَمَا يُدْرَى أَيْنَ هُوَ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک عظیم المرتبت فرشتہ خدا کے بارے میں غور کرنے لگا پس وہ پتہ نہ چلا سکا کہ خدا کہاں ہے لیجئے آدمی کا کیا ذکر فرشتہ کو بھی حقیقت باری تعالیٰ کا علم نہیں۔

٧۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَ التَّفَكُّرَ فِي اللهِ وَ لَكِنْ إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى عَظَمَتِهِ فَانْظُرُوا إِلَى عَظِيمِ خَلْقِهِ.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے بارے میں تفکر سے بچو۔ لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ اس کی عظمت پر غور کرو تو اس کی عظیم مخلوق کو دیکھو۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ أَكَلَ قَلْبَكَ طَائِرٌ لَمْ يُشْبِعْهُ، وَ بَصَرُكَ لَوْ وُضِعَ عَلَيْهِ خَرْقُ إِبْرَةٍ لَغَطَّاهُ، تُرِيدُ أَنْ تَعْرِفَ بِهِمَا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ؟ إِنْ كُنْتَ صَادِقاً فَهٰذِهِ الشَّمْسُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَمْلَأَ عَيْنَيْكَ مِنْهَا فَهُوَ كَمَا تَقُولُ.

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابن آدمؑ اگر ایک طائر تیرے قلب کو کھالے تو اس کا پیٹ نہ بھرے گا اور اگر ایک سوئی کا ناکہ تیری آنکھ پر رکھ دیا جائے تو وہ اس کو ڈھانپ لے گا تو کیا ان دونوں چیزوں سے نظام سمٰوات والارض کو جاننا چاہتا ہے اگر تو اس ارادہ میں سچا ہے تو یہ سورج اسکی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے اگر تیری آنکھوں میں طاقت ہے تو ذرا نظر جما کر دیکھ لے تو معلوم ہو کہ جیسا تو کہتا ہے ویسا ہی ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْيَعْقُوبِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ يَهُودِيّاً يُقَالُ لَهُ: سُبَخْتُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ رَبِّكَ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ وَإِلَّا رَجَعْتُ قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ، قَالَ: أَيْنَ رَبُّكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَكَانِ الْمَحْدُودِ، قَالَ: وَكَيْفَ هُوَ؟ قَالَ: وَكَيْفَ أَصِفُ رَبِّي بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَخْلُوقٌ وَاللهُ لَا يُوصَفُ بِخَلْقِهِ، قَالَ فَمِنْ أَيْنَ يُعْلَمُ أَنَّكَ نَبِيُّ اللهِ؟ قَالَ: فَمَا بَقِيَ حَوْلَهُ حَجَرٌ وَلَا غَيْرُ ذٰلِكَ إِلَّا تَكَلَّمَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ: يَا سُبَخْتُ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ سُبَخْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ أَمْراً أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ.

۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک یہودی سُبخت نامی حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے جواب دیا تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلا جاؤں گا فرمایا جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا کہ یہ بتلایئے آپ کا رب کہاں ہے۔ فرمایا ہر جگہ ہے کسی مکان میں محدود نہیں۔ پوچھا پھر وہ کس حال میں ہے۔ فرمایا۔ میں اپنے رب کی کیفیت کیونکر بتاؤں۔ کیفیت تو اس کی مخلوق ہے اور مخلوق کے وصف سے

اس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ اس نے کہا پھر کیسے پتہ چلے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ پس کوئی حجر یا مدر ایسا باقی نہ رہا جس نے صاف عربی میں یہ نہ کہا ہو۔ اے سبحت یہ رسول اللہ ہیں یہ سن کر سبخت نے کہا میں نے آج سے زیادہ اس معاملہ میں واضح تر اور کوئی دن نہیں دیکھا۔ پھر اس نے توحید باری تعالیٰ اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی گواہی دی۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَتِيكٍ الْقَصِيرِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَيْءٍ مِنَ الصِّفَةِ فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: تَعَالَى الْجَبَّارُ، تَعَالَى الْجَبَّارُ، مَنْ تَعَاطَى مَا ثَمَّ هَلَكَ.

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے صفت باری تعالیٰ کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ بلند مرتبت ہے خدا۔ بلند مرتبت ہے خدا جس نے اس کی کنہ ذات کو معلوم کرنا چاہا تو وہ ہلاک ہوا۔

باب نہم (۹)

ابطال رویت

(بَابُ فِي إِبْطَالِ الرُّؤْيَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَسْأَلُهُ كَيْفَ يَعْبُدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ وَهُوَ لَا يَرَاهُ؟ فَوَقَّعَ عليه السلام: يَا أَبَا يُوسُفَ، جَلَّ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَالْمُنْعِمُ عَلَيَّ وَعَلَى آبَائِي أَنْ يُرَى. قَالَ: وَسَأَلْتُهُ: هَلْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رَبَّهُ؟ فَوَقَّعَ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرَى رَسُولَهُ بِقَلْبِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ مَا أَحَبَّ.

۱۔ ابو یوسف سے مروی ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ جب بندہ نے اپنے رب کو دیکھا ہی نہیں تو وہ اس کی عبادت کیسے کرے۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ اے ابو یوسف میرا سردار، میرا مولا، میرا آقا، میرا منعم بالاتر ہے اس سے کہ دیکھا جائے۔ میں نے پوچھا کیا معراج میں حضرت رسول خدا نے اپنے رب کو دیکھا تھا

آپ نے جواب میں لکھا کہ خدا نے دکھایا قلب رسول کو اپنے نور عظمت سے جتنا چاہا۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو قُرَّةَ الْمُحَدِّثُ أَنْ أُدْخِلَهُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي ذَلِكَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْأَحْكَامِ حَتَّى بَلَغَ سُؤَالُهُ إِلَى التَّوْحِيدِ فَقَالَ أَبُو قُرَّةَ: إِنَّا رُوِّينَا أَنَّ اللهَ قَسَمَ الرُّؤْيَةَ وَالْكَلَامَ بَيْنَ نَبِيَّيْنِ فَقَسَمَ الْكَلَامَ لِمُوسَى وَ لِمُحَمَّدٍ الرُّؤْيَةَ، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَمَنِ الْمُبَلِّغُ عَنِ اللهِ إِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ؟ «لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ» «وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْماً» «وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ» أَلَيْسَ مُحَمَّدٌ صلی الله علیه وآله؟ قَالَ: بَلَى؛ قَالَ: كَيْفَ يَجِيءُ رَجُلٌ إِلَى الْخَلْقِ جَمِيعاً فَيُخْبِرُهُمْ أَنَّهُ جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ أَنَّهُ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ بِأَمْرِ اللهِ فَيَقُولُ: «لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْماً. وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ» ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا رَأَيْتُهُ بِعَيْنِي وَ أَحَطْتُ بِهِ عِلْماً وَ هُوَ عَلَى صُورَةِ الْبَشَرِ؟ أَمَا تَسْتَحُونَ؟ مَا قَدَرَتِ الزَّنَادِقَةُ أَنْ تَرْمِيَهُ بِهَذَا أَنْ يَكُونَ يَأْتِي مِنْ عِنْدِ اللهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ يَأْتِي بِخِلَافِهِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ

قَالَ أَبُو قُرَّةَ: فَإِنَّهُ يَقُولُ: «وَ لَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى» فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا رَأَى حَيْثُ قَالَ: «مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى» يَقُولُ: مَا كَذَبَ فُؤَادُ مُحَمَّدٍ مَا رَأَتْ عَيْنَاهُ، ثُمَّ أَخْبَرَ بِمَا رَأَى فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى» فَآيَاتُ اللهِ غَيْرُ اللهِ وَقَدْ قَالَ اللهُ: «وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْماً» فَإِذَا رَأَتْهُ الْأَبْصَارُ فَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ الْعِلْمُ وَوَقَعَتِ الْمَعْرِفَةُ فَقَالَ أَبُو قُرَّةَ: فَتُكَذِّبُ بِالرِّوَايَاتِ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِذَا كَانَتِ الرِّوَايَاتُ مُخَالِفَةً لِلْقُرْآنِ كَذَّبْتُهَا وَمَا أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ أَنَّهُ لَا يُحَاطُ بِهِ عِلْماً وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۲۔ صفوان بن یحییٰ سے مروی ہے کہ مجھ سے ابوقرہ نے امام رضا علیہ السلام سے ملنے کی خواہش کی۔ میں نے حضرت سے اجازت چاہی۔ وہ آیا اور اس نے حضرت سے حلال و حرام کے متعلق سوال کیا۔ اس کے بعد توحید کا نمبر آیا۔ اس نے کہا ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے تقسیم کیا۔ رویت اور کلام کو دو نبیوں پر، موسیٰ کو کلام سے مخصوص کیا اور محمد کو رویت سے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا، خدا کی طرف سے جن و انس کی طرف وہ کون بھیجا گیا ہے جس نے یہ خبر دی۔

بینائیاں اس کا ادراک نہیں کرتیں اور از روئے علم اس کا ادراک اور اس کا احاطہ ممکن نہیں اور اس کا مثل کوئی نہیں۔ کیا یہ خبر دینے والے محمدؐ نہیں۔ اس نے کہا وہی ہیں۔ فرمایا کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص تمام مخلوق کی طرف آئے اور کہے کہ میں اللہ کی طرف سے آیا ہوں اور پھر وہ حکم خدا سے لوگوں کو امرِ خدا کی طرف دعوت دے اور کہے۔ وہ ایسا ہے کہ بینائیاں اسے نہیں پاتیں۔ اور علم اس کا احاطہ نہیں کرتے اور وہی یہ بھی کہے کہ بشری صورت پر ہے کیا تم کو حیا نہیں آتی کہ زندیقوں کی طرح حضرت کو نشانۂ ملامت بناؤ اس بات پر کہ وہ کبھی خدا کی طرف سے ایک بات بیان کرتے ہیں اور کبھی اس کے خلاف، ابو قرہ نے کہا کہ خدا ہی تو فرماتا ہے کہ انھوں نے دیکھا اس کو نزلہ اخریٰ میں حضرت نے فرمایا اس کے بعد کی آیت یہ بھی تو ہے کہ جو کچھ محمدؐ نے دیکھا۔ اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں۔ پھر یہ بھی بتایا کہ کیا دیکھا۔ خدا آیتوں میں سے ایک بڑی آیت دیکھی اور آیات الٰہیہ، اللہ کے غیر ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے کوئی از روئے علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا اور جب آنکھیں اسے دیکھ لیں۔ تو علم نے احاطہ کر لیا اور معرفت واقع ہو گئی۔ ابو قرہ نے کہا۔ آپ نے روایت کی تکذیب کی۔

حضرت نے فرمایا۔ جو روایتیں مخالف قرآن ہوں ان کی تکذیب کرتا ہوں اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کوئی علم خدا کا احاطہ نہیں کر سکتا اور یہ کہ بینائیاں اس کو نہیں پا سکتیں اور اس کی مثل کوئی شے نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الرُّؤْيَةِ وَمَا تَرْوِيهِ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَشْرَحَ لِي ذَلِكَ، فَكَتَبَ بِخَطِّهِ: اتَّفَقَ الْجَمِيعُ لَا تَمَانُعَ بَيْنَهُمْ أَنَّ الْمَعْرِفَةَ مِنْ جِهَةِ الرُّؤْيَةِ ضَرُورَةٌ فَإِذَا جَازَ أَنْ يُرَى اللَّهُ بِالْعَيْنِ وَقَعَتِ الْمَعْرِفَةُ ضَرُورَةً ثُمَّ لَمْ تَخْلُ تِلْكَ الْمَعْرِفَةُ مِنْ أَنْ تَكُونَ إِيمَاناً أَوْ لَيْسَتْ بِإِيمَانٍ فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمَعْرِفَةُ مِنْ جِهَةِ الرُّؤْيَةِ إِيمَاناً فَالْمَعْرِفَةُ الَّتِي فِي دَارِ الدُّنْيَا مِنْ جِهَةِ الِاكْتِسَابِ لَيْسَتْ بِإِيمَانٍ لِأَنَّهَا ضِدُّهُ، فَلَا يَكُونُ فِي الدُّنْيَا مُؤْمِنٌ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا اللَّهَ عَزَّ ذِكْرُهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الْمَعْرِفَةُ الَّتِي مِنْ جِهَةِ الرُّؤْيَةِ إِيمَاناً لَمْ تَخْلُ هَذِهِ الْمَعْرِفَةُ الَّتِي مِنْ جِهَةِ الِاكْتِسَابِ أَنْ تَزُولَ وَلَا تَزُولُ فِي الْمَعَادِ فَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى بِالْعَيْنِ إِذِ الْعَيْنُ تُؤَدِّي إِلَى مَا وَصَفْنَاهُ.

۳۔ محمد بن عبید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو مسئلہ رویت اور عامہ اور خاصہ کی روایات کے متعلق لکھا اور اس کی شرح چاہی۔ حضرت نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا کہ مخالفوں کا اس پر اجماع ہے کہ خدا کی معرفت از روئے رویت ضروری ہے اور جب اللہ کو آنکھ سے دیکھنا جائز ہوگا تو اس کی معرفت بھی ضروری ہوگی پس اس قسم کی معرفت یا تو از روئے ایمان ہوگی یا از روئے ایمان نہ ہوگی۔ اگر از روئے رویت یہ معرفت ایمان قرار پائے گی تو جو معرفت اس دنیا میں آثار قدرت کے معائنہ سے حاصل ہوگی وہ ایمان قرار نہ پائے گی کیوں کہ ضد رویت ہے۔ اس صورت میں کوئی مومن دنیا میں پایا ہی نہ جائے گا کیونکہ کسی نے خدا کو نہیں دیکھا اور اگر یہ معرفت از روئے رویت نہ ہوگی تو اس معرفت میں کوئی خرابی پیدا نہ ہوگی جو از روئے اکتساب ہوگی قیامت میں بھی یہ معرفت قائم رہے گی یہ دلیل ہے اس کی کہ خدا آنکھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ کیونکہ آنکھ سے دیکھنا وہی خرابی پیدا کرتا ہے جس کو ہم نے بیان کیا۔

٤ـ وَ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الرُّؤْيَةِ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيهِ النَّاسُ فَكَتَبَ: لَاتَجُوزُ الرُّؤْيَةُ مَالَمْ يَكُنْ بَيْنَ الرَّائِي وَ الْمَرْئِيِّ هَوَاءٌ [لَمْ] يَنْفُذْهُ الْبَصَرُ فَإِذَا انْقَطَعَ الْهَوَاءُ عَنِ الرَّائِي وَالْمَرْئِيِّ لَمْ تَصِحَّ الرُّؤْيَةُ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الِاشْتِبَاهُ لِأَنَّ الرَّائِيَ مَتَىٰ سَاوَى الْمَرْئِيَّ فِي السَّبَبِ الْمُوجِبِ بَيْنَهُمَا فِي الرُّؤْيَةِ وَجَبَ الِاشْتِبَاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ التَّشْبِيهُ لِأَنَّ الْأَسْبَابَ لَابُدَّ مِنِ اتِّصَالِهَا بِالْمُسَبَّبَاتِ.

۴۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو مسئلہ رویت اور اس کے اختلاف کے متعلق بتایا۔ فرمایا۔ نہیں جائز ہے رویت جب تک رائی و مرئی کے درمیان ہوا نہ ہو (روشنی) جو بینائی کو اس چیز تک پہنچائے اگر دیکھنے والے اور دیکھی جانے والی کے درمیان ہوا نہ ہو تو دیکھنا ممکن نہ ہوگا اور شبہات بھی پیدا ہوں گے (کیونکہ یا تو رائی کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہوگی یا مرئی کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے)، اس لئے کہ رائی جب برابر ہوگا مرئی کے اس سبب میں جو ان کے درمیان رویت میں ہے تو اشتباہ لازم ہوگا اور یہ اس لئے ہوگا کہ اسباب اتصال مسببات سے ضروری ہے یعنے جب تک اسباب رویت جہت مکان، رنگ، وجود ہوا وغیرہ) موجود نہ ہوں گے رویت ممکن نہ ہوگی اور اس صورت میں بھی اشتباہات واقع ہوں گے۔

٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَضَرْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! أَيَّ شَيْءٍ تَعْبُدُ؟ قَالَ: اللهَ تَعَالَىٰ، قَالَ: رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: بَلْ لَمْ تَرَهُ الْعُيُونُ بِمُشَاهَدَةِ الْأَبْصَارِ وَلٰكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ، لَا يُعْرَفُ بِالْقِيَاسِ وَلَا يُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ وَلَا يُشْبِهُ بِالنَّاسِ، مَوْصُوفٌ بِالْآيَاتِ، مَعْرُوفٌ بِالْعَلَامَاتِ، لَا يَجُورُ فِي حُكْمِهِ، ذٰلِكَ اللهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ.

٥- راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک خارجی آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو جعفر آپ کس کی عبادت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اللہ کی۔ اس نے کہا کیا آپ نے اسے دیکھا ہے۔ فرمایا۔ ہاں، لیکن ان آنکھوں سے نہیں۔ بلکہ دلوں نے اس کو دیکھا ہے۔ حقائق ایمان کے ساتھ۔ وہ قیاس سے نہیں پہچانا جاتا اور نہ ادراک سے محسوس ہوتا ہے نہ لوگوں سے مشابہ ہے وہ اپنی نشانیوں سے موصوف ہے اور اپنی علامات سے پہچانا ہوتا ہے وہ اپنے حکم میں ظلم نہیں کرتا۔ یہ ہے اللہ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ سن کر یہ کہتا نکلا اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ حِينَ عَبَدْتَهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: وَيْلَكَ مَا كُنْتُ أَعْبُدُ رَبًّا لَمْ أَرَهُ، قَالَ: وَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: وَيْلَكَ لَا تُدْرِكُهُ الْعُيُونُ فِي مُشَاهَدَةِ الْأَبْصَارِ وَلٰكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ.

٦- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین جب سے آپ نے عبادت کی ہے کبھی اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر میں اس رب کی کیوں عبادت کرتا جس کو نہیں دیکھا۔ اس نے کہا کیسا دیکھا۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر یہ آنکھیں اپنی بینائیوں سے اسے نہیں پاتیں لیکن دل اسے دیکھتے ہیں حقائق ایمان کے ساتھ۔

٧ـ أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عاصم ابن حميد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ذاكرت أبا عبدالله عليه السلام فيما يروون من الرؤية فقال : الشمس جزء من سبعين جزءاً من نور الكرسي والكرسي جزء من سبعين جزءاً من نور العرش والعرش جزء من سبعين جزءاً من نور الحجاب والحجاب جزء من سبعين جزءاً من نور الستر فإن كانوا صادقين فليملؤوا أعينهم من الشمس ليس دونها سحاب .

٧۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے رویت سے متعلق روایات کا ذکر کیا فرمایا سورج نور کرسی کے ستر جزوں میں سے ایک جزو ہے اور کرسی نور عرش کے ستر جزوں میں سے ایک جزو ہے اور عرش نور حجاب کے ستر جزوں میں سے ایک جزو ہے پس اگر وہ لوگ سچے ہیں تو جبکہ بادل نہ ہو سورج سے پوری طرح آنکھ ملا کے تو دیکھ لیں۔

٨ـ محمد بن يحيى وغيره ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لما أسري بي إلى السماء بلغ بي جبرئيل مكاناً لم يطأه قط جبرئيل فكشف له فأراه الله من نور عظمته ما أحب .

(في قوله تعالى : لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار) ١٠٣/٦ الانعام

٨۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شب معراج مجھے آسمان کی طرف لے گئے تو جبرئیل نے مجھے ایسی جگہ پہنچایا جہاں جبرئیل کا قدم اس سے پہلے کبھی نہ گیا تھا پس پردہ ہٹایا گیا اور دکھایا خدا نے اپنے نور عظمت کو جس کو اللہ نے چاہا۔

٩ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن أبي نجران ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله : «لا تدركه الأبصار» قال : إحاطة الوهم ، ألا ترى إلى قوله : «قد جاءكم بصائر من ربكم»[٢] ليس يعني بصر العيون «فمن أبصر فلنفسه» ليس يعني من البصر بعينه «ومن عمي فعليها» ليس يعني عمى العيون إنما عنى إحاطة الوهم كما يقال : فلان بصير بالشعر وفلان بصير بالفقه وفلان بصير بالدراهم وفلان بصير بالثياب ، الله أعظم من أن يرى بالعين

٩۔ آیہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے
کہ انسان کا وہم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا کیا تم نے اس آیت پر غور نہیں کیا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ
اس میں بصائر سے مراد بصر عیون نہیں جیسا کہ آگے فرماتا ہے فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ اس سے مراد آنکھ سے دیکھنا نہیں
اور پھر فرمایا وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا اس سے مراد آنکھوں سے اندھا ہونا نہیں بلکہ احاطۂ وہم مراد ہے یعنی دل سے عقل سے
کام لینا۔ جیسے کہا جاتا ہے فلاں شعر میں بصیر ہے فلاں فقہ میں فلاں روپیہ پیسہ میں فلاں کپڑوں میں اللہ کی ذات
اس سے عظیم تر ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھیں

١٠۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ؏ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اللَّهِ هَلْ يُوصَفُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَهُ تَعَالَى: «لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ»؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَتَعْرِفُونَ الْأَبْصَارَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: أَبْصَارُ الْعُيُونِ، فَقَالَ: إِنَّ أَوْهَامَ الْقُلُوبِ أَكْبَرُ مِنْ أَبْصَارِ الْعُيُونِ فَهُوَ لَا تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَوْهَامَ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ کا وصف بیان کیا جائے۔ فرمایا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ کیا تو نے یہ نہیں پڑھا۔ بینائیاں اس کا ادراک نہیں کرتیں وہ بینائیوں کا ادراک کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ آیت پڑھی ہے۔ فرمایا تم نے ابصار کو سمجھا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ بتاؤ ان سے کیا مراد ہے۔ میں نے کہا آنکھوں کا دیکھنا۔ فرمایا قلوب کے اوہام ابصار عیون سے زیادہ بڑے ہیں۔ پس اس کے معنی یہ ہیں کہ اوہام سے اس کا ادراک نہیں ہوتا۔ البتہ وہ ادراک اوہام کرتا ہے۔

١١۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللَّهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ؏: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ أَوْهَامُ الْقُلُوبِ أَدَقُّ مِنْ أَبْصَارِ الْعُيُونِ، أَنْتَ قَدْ تُدْرِكُ بِوَهْمِكَ السِّنْدَ وَالْهِنْدَ وَالْبُلْدَانَ الَّتِي لَمْ تَدْخُلْهَا وَلَا تُدْرِكُهَا بِبَصَرِكَ وَأَوْهَامُ الْقُلُوبِ لَا تُدْرِكُهُ فَكَيْفَ أَبْصَارُ الْعُيُونِ؟

۱۱۔ ابو ہاشم جعفری سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ الخ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابو ہاشم، اوہام قلوب ابصار عیون سے زیادہ لطیف و ادق ہیں۔ تم نے اپنے وہم و خیال سے سندھ و ہندا ور ان شہروں کا ادراک کر لیا جن میں تم نہیں گئے حالانکہ تم نے آنکھ سے ان کا ادراک نہیں کیا۔ پس جب اوہام قلوب ذات باری کا ادراک نہیں کر سکتے تو آنکھوں سے دیکھنے کا تو ذکر ہی کیا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: الْأَشْيَاءُ [كُلُّهَا] لَا تُدْرَكُ إِلَّا بِأَمْرَيْنِ: بِالْحَوَاسِّ وَالْقَلْبِ؛ وَالْحَوَاسُّ إِدْرَاكُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ مَعَانٍ: إِدْرَاكاً بِالْمُدَاخَلَةِ وَإِدْرَاكاً بِالْمُمَاسَّةِ وَإِدْرَاكاً بِلَا مُدَاخَلَةٍ وَلَا مُمَاسَّةٍ، فَأَمَّا الْإِدْرَاكُ الَّذِي بِالْمُدَاخَلَةِ فَالْأَصْوَاتُ وَالْمَشَامُّ وَالطُّعُومُ وَأَمَّا الْإِدْرَاكُ بِالْمُمَاسَّةِ فَمَعْرِفَةُ الْأَشْكَالِ مِنَ التَّرْبِيعِ وَالتَّثْلِيثِ وَمَعْرِفَةُ اللَّيِّنِ وَالْخَشِنِ وَالْحَرِّ وَالْبَرْدِ وَأَمَّا الْإِدْرَاكُ بِلَا مُمَاسَّةٍ وَلَا مُدَاخَلَةٍ فَالْبَصَرُ فَإِنَّهُ يُدْرِكُ الْأَشْيَاءَ بِلَا مُمَاسَّةٍ وَلَا مُدَاخَلَةٍ فِي حَيِّزِ غَيْرِهِ وَلَا فِي حَيِّزِهِ، وَإِدْرَاكُ الْبَصَرِ لَهُ سَبِيلٌ وَسَبَبٌ فَسَبِيلُهُ الْهَوَاءُ وَسَبَبُهُ الضِّيَاءُ فَإِذَا كَانَ السَّبِيلُ مُتَّصِلاً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْئِيِّ وَالسَّبَبُ قَائِمٌ أَدْرَكَ مَا يُلَاقِي مِنَ الْأَلْوَانِ وَالْأَشْخَاصِ فَإِذَا حُمِلَ الْبَصَرُ عَلَى مَا لَا سَبِيلَ لَهُ فِيهِ رَجَعَ رَاجِعاً فَحَكَى مَا وَرَاءَهُ كَالنَّاظِرِ فِي الْمِرْآةِ لَا يَنْفُذُ بَصَرُهُ فِي الْمِرْآةِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سَبِيلٌ رَجَعَ رَاجِعاً، يَحْكِي مَا وَرَاءَهُ وَكَذَلِكَ النَّاظِرُ فِي الْمَاءِ الصَّافِي يَرْجِعُ رَاجِعاً فَيَحْكِي مَا وَرَاءَهُ إِذْ لَا سَبِيلَ لَهُ فِي إِنْفَاذِ بَصَرِهِ، فَأَمَّا الْقَلْبُ فَإِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الْهَوَاءِ فَهُوَ يُدْرِكُ جَمِيعَ مَا فِي الْهَوَاءِ وَيَتَوَهَّمُهُ، فَإِذَا حُمِلَ الْقَلْبُ عَلَى مَا لَيْسَ فِي الْهَوَاءِ مَوْجُوداً رَجَعَ رَاجِعاً فَحَكَى مَا فِي الْهَوَاءِ، فَلَا يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ أَنْ يَحْمِلَ قَلْبَهُ عَلَى مَا لَيْسَ مَوْجُوداً فِي الْهَوَاءِ مِنْ أَمْرِ التَّوْحِيدِ جَلَّ اللَّهُ وَعَزَّ فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَتَوَهَّمْ إِلَّا مَا فِي الْهَوَاءِ مَوْجُودٌ كَمَا قُلْنَا فِي أَمْرِ الْبَصَرِ تَعَالَى اللَّهُ أَنْ يُشْبِهَهُ خَلْقُهُ.

۱۲۔ ہشام بن الحکم نے فرمایا کہ اشیاء کا ادراک دو چیزوں سے ہوتا ہے حواس سے اور قلب سے، اور حواس سے ادراک کی چند صورتیں ہیں۔ یا مداخلت سے یا مس کرنے سے یا نہ دخل سے نہ مس سے۔ جو ادراک مداخلت سے

بیہودہ آوازیں ہیں جو کان میں آتیں یا خوشبوئیں جو ناک میں آئیں یا ذائقہ جو زبان پر کوئی چیز رکھنے سے ہوا اور جو ادراک چھونے سے ہوتا ہے وہ معرفت ہے اشیاء کی۔ بایں طور کہ مربع ہیں یا مثلث، نرم ہیں یا سخت، گرم ہیں یا سرد اور جو بلا دخل و مس ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ آنکھ بغیر دخل و مس اعلام کرتی ہے نہ وہ کسی شے میں داخل ہوتی ہے اور نہ کوئی چیز اس میں، اور ادراک بصر کے لئے سبیل و سبب کا ہونا ضروری ہے، سبیل سے مراد ہے فضا یا ہوا اور سبب سے مراد ہے روشنی جب ہوا متصل ہوا۔ رائی (دیکھنے والا) اور مرئی (دیکھا ہوا) کے درمیان اور روشنی بھی ہو۔ تو آنکھ رنگ شناس کو دیکھتی ہے اور جب آنکھ کو راستہ بڑھنے کا نہیں ملتا تو نگاہ لوٹ آتی ہے اور بیان کرتی ہے اور اپنے پیچھے کا حال جیسے آئینہ کا دیکھنے والا کہ بینائی آئینہ کے اندر نفوذ نہیں کرتی اور جب وہ آگے بڑھنے کی راہ نہیں پاتی۔ تو نظر کرنے والے کی نگاہ لوٹ کر حال بیان کرتی ہے اب رہا دل اس کو ہوا پر غلبہ ہے وہ جو کچھ ہوا میں ہے اس کو ادراک کرتا ہے اور سمجھتا ہے جب دل متوجہ ہوتا ہے اس چیز کی طرف جو ہوا میں نہیں ہے تو لوٹ آتا ہے اور اسی کو بیان کرتا ہے جو فضا میں ہے پس عقلمند کو نہیں چاہیئے کہ اپنے قلب کو متوجہ کرلے اس چیز کو معلوم کرنے کی طرف جو فضا میں موجود ہی نہیں یعنی ذات باری تعالیٰ۔ اور اگر ایسا کرنا چاہے گا تو وہ اسی چیز کا ادراک کرے گا جو فضا میں ہوگی نہ کہ ذات باری کا جو کسی میں نہیں اور نہ اپنی مخلوق سے مشابہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ذات باری تعالیٰ نہ تو حواس سے محسوس ہوتی ہے اور نہ دل اس کی ذات کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے وہ نہ کوئی آواز ہے کہ قوت سامعہ سے اس کا ادراک ہو۔ نہ کھانے پینے کی اشیاء میں سے ہے کہ زبان ادراک کرے نہ وہ چھونے کی چیزوں میں سے ہے کہ قوت لامسہ ادراک کرے اور نہ دل میں اس کی حقیقت آسکتی ہے کیونکہ دل کا تعلق بھی ان ہی چیزوں سے ہے جو فضا میں موجود ہوں۔

باب دھم (۱۰)

اس وصف کی نہی جو خدا نے اپنے لئے نہیں بیان کیا

(باب)

(النَّهْيِ عَنِ الصِّفَةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ تَعَالَى)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ بْنِ عَتِيكٍ الْقَصِيرِ قَالَ: كَتَبْتُ عَلَى يَدَيْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَنَّ قَوْماً بِالْعِرَاقِ يَصِفُونَ اللهَ بِالصُّورَةِ وَبِالتَّخْطِيطِ فَإِنْ رَأَيْتَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ بِالْمَذْهَبِ الصَّحِيحِ مِنَ التَّوْحِيدِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: سَأَلْتَ رَحِمَكَ اللهُ عَنِ التَّوْحِيدِ وَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ قِبَلَكَ فَتَعَالَى اللهُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، تَعَالَى عَمَّا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ الْمُشَبِّهُونَ اللهَ بِخَلْقِهِ الْمُفْتَرُونَ عَلَى اللهِ، فَاعْلَمْ رَحِمَكَ اللهُ أَنَّ الْمَذْهَبَ الصَّحِيحَ فِي التَّوْحِيدِ مَا نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ صِفَاتِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ، فَانْفِ عَنِ اللهِ تَعَالَى الْبُطْلَانَ وَالتَّشْبِيهَ فَلَا نَفْيَ وَلَا تَشْبِيهَ، هُوَ اللهُ الثَّابِتُ الْمَوْجُودُ تَعَالَى اللهُ عَمَّا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ[1] وَلَا تَعْدُوا الْقُرْآنَ فَتَضِلُّوا بَعْدَ الْبَيَانِ.

۱۔ عبدالرحیم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ عراق کی ایک قوم اللہ کی تعریف صورت اور خط و خال سے کرتی ہے آپ مجھے توحید کے بارے میں مذہب صحیح سے مطلع فرمائیں حضرت نے مجھے لکھا۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے تم نے توحید کے متعلق اور پہلے لوگوں کے مذہب کے متعلق سوال کیا ہے ذات باری تعالیٰ اس سے بلند تر ہے کہ کوئی چیز اس کی مثل ہو۔ وہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے اس کا غلط وصف کرنے والے اور مخلوق سے اس کی تشبیہ دینے والے اللہ پر افترا کرنے والوں میں ہے خدا کی رحمت تم پر ہو۔ یہ جان لو کہ توحید کے بارے میں مذہب صحیح وہی ہے جو قرآن نے صفات باری تعالیٰ بیان کی ہیں بطلان اور تشبیہ کو اللہ سے دور رکھو، نہ تو اس کی بیان کردہ صفات کی نفی کرنی چاہیئے اور نہ اسے اس کی مخلوق سے تشبیہ دینی چاہیئے اس کی ذات ثابت و موجود ہے اور بلند تر ہے اس غلط اوصاف سے جن کو لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں قرآن سے تجاوز نہ کرو۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! إِنَّ اللهَ لَا يُوصَفُ بِمَحْدُودِيَّةٍ، عَظُمَ رَبُّنَا عَنِ الصِّفَةِ فَكَيْفَ يُوصَفُ بِمَحْدُودِيَّةٍ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

۲۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے توحید کے متعلق پوچھا۔ فرمایا خدا کی تعریف محدود صورتوں سے نہیں کی جاتی۔ وہ زاید بر ذات صفتوں سے مبّرہ ہے پھر محدودیت سے اس کا کیا تعلق بینائیاں اس کا ادراک نہیں کرتیں۔ وہ ابصار کا ادراک کرتا ہے وہ لطیف و خبیر ہے۔

٣ ـ محمّد بن أبي‌عبدالله ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن الحسين بن الحسن ، عن بكر بن صالح ، عن الحسن بن سعيد ، عن إبراهيم بن محمّد الخزّاز ومحمّد بن الحسين قالا : دخلنا على أبي الحسن الرضا عليه السلام فحكينا له أنّ محمّداً صلى الله عليه وآله رأى ربّه في صورة الشابّ الموفّق في سنّ أبناء ثلاثين سنة وقلنا : إنّ هشام بن سالم وصاحب الطاق والميثمي يقولون : إنّه أجوف إلى السرّة والبقيّة صمد ؟ فخرّ ساجداً لله ثمّ قال : سبحانك ما عرفوك ولا وحّدوك فمن أجل ذلك وصفوك ، سبحانك لو عرفوك لوصفوك بما وصفت به نفسك ، سبحانك كيف طاوعتهم أنفسهم أن يشبّهوك بغيرك ، اللّهمّ لا أصفك إلاّ بما وصفت به نفسك ولا أشبّهك بخلقك ، أنت أهل لكلّ خير ، فلا تجعلني من القوم الظالمين ؛ ثمّ التفت إلينا فقال : ما توهّمتم من شيء فتوهّموا الله غيره ثمّ قال : نحن آل محمّد النمط الأوسط الّذي لا يدركنا الغالي ولا يسبقنا التالي ، يا محمّد إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله حين نظر إلى عظمة ربّه كان في هيئة الشابّ الموفّق وسنّ أبناء ثلاثين سنة يا محمّد عظم ربّي عزّ وجلّ أن يكون في صفة المخلوقين ؛ قال قلت : جعلت فداك من كانت رجلاه في خضرة ؟ قال : ذاك محمّد كان إذا نظر إلى ربّه بقلبه جعله في نور مثل نور الحجب حتّى يستبين له ما في الحجب ، إنّ نور الله منه أخضر ومنه أحمر ومنه أبيض ومنه غير ذلك يا محمّد ما شهد له الكتاب والسنّة فنحن القائلون به.

۳۔ ابراہیم محمد بن الحسین سے مروی ہے کہ ان دونوں نے کہا ہم امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے بیان کیا حضرت رسول خدا نے شب معراج اپنے رب کو ایک کامل نوجوان کی صورت میں دیکھا جس کا سن تیس برس کا تھا اور ہم نے یہ بھی کہا کہ ہشام ابن سالم مومن طاق اور میثمی کہتے ہیں کہ خالی ہے ناف تک اور بقیہ روحانی ہے حضرت سجدہ میں گئے اور فرمایا۔ اے معبود تو پاک ذات ہے لوگوں نے تجھ کو پہچانا نہیں اور تجھے واحد نہ

جانا۔ اسی لیے تیرا وصف غلط بیان کرتے جس طرح تو نے خود اپنا وصف بیان کیا ہے۔ کیسا ملیع بنایا۔ ان کے نفسوں نے ان کو کہ تجھے مشابہ قرار دیا تیرے غیر سے خداوندا میں تیرا وہی وصف بیان کرتا ہوں جو تو نے اپنی ذات کا وصف خود بیان کیا ہے میں تیری مخلوق سے تجھے مشابہ قرار نہیں دیتا۔ تو ہر اچھائی کا اہل ہے پس تو مجھے ظالموں میں سے قرار نہ دے۔ پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ جو ذات تم اپنے خیال میں لیتے ہو وہ اللہ کا غیر ہے۔ پھر فرمایا۔ ہم اولادِ رسولؐ ہیں۔ ہم اُمتِ وسط ہیں غالی ہماری معرفت حاصل نہیں کرسکتا اور پیچھے رہنے والا ہم پر سبقت نہیں کرتا۔ اے محمدؐ آگاہ ہو۔ جب رسول اللہ نے اپنے رب کی عظمت پر نظر کی تو وہ اس وقت ایک کامل نوجوان کی صورت میں تھا۔ جو تیس سال کا ہو۔ اے محمدؐ پاک ہے میرا رب اس سے کہ اس میں مخلوق کی صفت ہو۔ میں نے کہا وہ کون تھا جس کے دونوں پاؤں سبزہ میں تھے۔ فرمایا جب آنحضرت نے اپنے قلب کو دیکھا تو خدا نے ان کے لیے ایک نور کو پیدا کیا جو نور حجاب کی طرح تھا اس سے حجاب کے اندر کی ہر شے روشن ہوگئی۔ یہ نور خدا سبزہ سرخ و سفید وغیرہ تھا۔ اے محمدؐ جو کتاب و سنت میں ہے ہم اسی کی گواہی دیتے ہیں اور اسی کے قائل ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ الْبَرْقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَامِرٍ الْقَصَبَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَنْ يَصِفُوا اللهَ بِعَظَمَتِهِ لَمْ يَقْدِرُوا.

۴۔ فرمایا۔ حضرت علی بن الحسینؑ نے اگر تمام آسمانوں اور زمینوں والے جمع ہو کر خدا کی عظمت کی تعریف کرنا چاہیں تو اس پر قادر نہ ہوں گے۔

٥ ـ سَهْلٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ عليه السلام: أَنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ مَوَالِيكَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي التَّوْحِيدِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: جِسْمٌ، وَمِنْهُمْ يَقُولُ: صُورَةٌ، فَكَتَبَ عليه السلام بِخَطِّهِ: سُبْحَانَ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا يُوصَفُ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، أَوْ قَالَ: الْبَصِيرُ.

۵۔ ابراہیم بن محمد ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ ہم سے پہلے آپ کے دوستوں نے توحید کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں وہ جسم ہے بعض کہتے ہیں وہ صورت ہے۔ حضرت نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے لئے حد نہیں اور جس کا وصف اوصاف مخلوق سے نہیں کیا جاتا۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں۔

٦۔ سَهْلٌ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَتَبَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى أَبِي: أَنَّ اللّٰهَ أَعْلَا وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُبْلَغَ كُنْهُ صِفَتِهِ، فَصِفُوهُ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَكُفُّوا عَمَّا سِوَى ذٰلِكَ

محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرے باپ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ و اجل و اعظم ہے اس سے کہ کوئی اس کی صفت کی حقیقت کو پہنچ سکے پس اس کی وہی تعریف کرو جو اس نے اپنے نفس کی خود کی ہے اس کے سوا تعریف سے بچو۔

٧۔ سَهْلٌ، عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصٍ أَخِي مُرَازِمٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ شَيْءٍ مِنَ الصِّفَةِ فَقَالَ: لَا تُجَاوِزُوا مَا فِي الْقُرْآنِ.

۷۔ مُفَضَّلْ سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا صفات باری تعالیٰ کے متعلق۔ فرمایا قرآن سے تجاوز نہ کرو۔

٨۔ سَهْلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْقَاسَانِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ عليه السلام أَنَّ مَنْ قِبَلَنَا قَدِ اخْتَلَفُوا فِي التَّوْحِيدِ قَالَ: فَكَتَبَ عليه السلام: سُبْحَانَ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا يُوصَفُ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۸۔ محمد بن علی قاسانی سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ ہم سے پہلے لوگوں نے توحید کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ حضرت نے لکھا خدا کے لئے حد نہیں اور نہ صفات مخلوق سے متصف ہے اس کی مثل کوئی شے نہیں وہ سمیع و بصیر ہے۔

۹۔ سَهْلٌ، عَنْ بِشْرِ بْنِ بَشَّارٍ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ علیه السلام أَنَّ مَنْ قِبَلَنَا قَدِ اخْتَلَفُوا فِي التَّوْحِيدِ: فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: [هُوَ] جِسْمٌ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: [هُوَ] صُورَةٌ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: سُبْحَانَ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا يُوصَفُ وَلَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۹۔ بشر سے مروی ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ ہم سے پہلے لوگوں نے توحید میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں وہ جسم ہے بعض کہتے ہیں وہ صورت ہے۔ فرمایا پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف حد سے نہیں کی جاتی، نہ مخلوق کے وصف سے اس کا وصف کیا جاتا ہے اور نہ اس سے کوئی شے مشابہ ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے۔

۱۰۔ سَهْلٌ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ علیه السلام سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ: قَدِ اخْتَلَفَ يَا سَيِّدِي أَصْحَابُنَا فِي التَّوْحِيدِ: مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: هُوَ جِسْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: هُوَ صُورَةٌ فَإِنْ رَأَيْتَ يَا سَيِّدِي أَنْ تُعَلِّمَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا أَقِفُ عَلَيْهِ وَلَا أَجُوزُهُ فَعَلْتَ مُتَطَوِّلًا عَلَى عَبْدِكَ، فَوَقَّعَ بِخَطِّهِ علیه السلام: سَأَلْتَ عَنِ التَّوْحِيدِ وَهَذَا عَنْكُمْ مَعْزُولٌ، اللَّهُ وَاحِدٌ أَحَدٌ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، خَالِقٌ وَلَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، يَخْلُقُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا يَشَاءُ مِنَ الْأَجْسَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَلَيْسَ بِجِسْمٍ وَ يُصَوِّرُ مَا يَشَاءُ وَلَيْسَ بِصُورَةٍ، جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْهٌ، هُوَ لَا غَيْرُهُ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۱۰۔ سہل سے مروی ہے میں نے ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کو ۲۵۵ھ میں لکھا کہ اے میرے سردار ہمارے اصحاب نے توحید کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں وہ جسم ہے بعض کہتے ہیں وہ صورت ہے اگر آپ مجھے تعلیم دیں تو میں اس پر قائم رہوں اور تجاوز نہ کروں اور آپ کے غلام پر آپ کا بڑا احسان ہو۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ تم نے توحید کے متعلق سوال کیا۔ جو صورتیں تم نے بیان کیں تم ان سے الگ ہو۔ اللہ ایک ہے نہ اس نے کسی کو پیدا کیا اور نہ کسی نے اس کو، نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ مانند، وہ خالق ہے مخلوق نہیں، اجسام وغیرہ سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جسم نہیں وہ جیسی صورت

چاہتا ہے بنا دیتا ہے وہ خود صورت نہیں۔ اس کی شنا رہیں بندگی ہے اس کے اسماء میں تقدیس ہے وہ بری ہے اس سے کہ کوئی اس سے مشابہ ہو۔ اس کی مثل کوئی نہیں وہ سمیع و بصیر ہے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللَّهِ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَدْ قَالَ فِي كِتَابِهِ : « وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ » فَلَا يُوصَفُ بِقَدْرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَٰلِكَ.

۱۱۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے سُنا کہ خدا کا وصف بیان نہیں کیا جا سکتا اور کیونکر بیان کیا جائے جبکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ لوگوں نے اس کی تعظیم کا حق ادا نہیں کیا۔ پس جس انداز سے اس کی تعظیم کی جائے گی وہ اس سے کہیں زیادہ ہوگا

۱۲ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، وعن غيره ، عن محمّد بن سليمان ، عن عليّ ابن إبراهيم ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : قال : إنّ الله عظيم رفيعٌ لا يقدر العباد على صفته ولايبلغون كنه عظمته ، لاتدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار وهو اللّطيف الخبير ولايوصف بكيف ولاأين وحيث ، وكيف أصفه بالكيف ؟! وهوالّذي كيّف الكيف حتّى صار كيفاً فعرفت الكيف بما كيّف لنا من الكيف أم كيف أصفه بأين ؟ ! وهوالّذي أيّن الأين حتّى صار أيناً فعرفت الأين بما أيّن لنا من الأين ، أم كيف أصفه بحيث ؟! وهوالّذي حيّث الحيث حتّى صار حيثاً فعرفت الحيث بما حيّث لنا من الحيث ، فالله تبارك وتعالى داخل في كلّ مكان وخارج من كلّ شيء ، لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار ؟ لا إله إلّا هو العليّ العظيم وهو اللّطيف الخبير.

۱۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے۔ بندے اس کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اور نہ اس کی عظمت کی حقیقت تک پہنچ سکتے ہیں بینائیاں اس کو نہیں پاتیں، وہ بینائیوں کا ادراک کرتا ہے وہ لطیف خبیر ہے اس کا وصف کیفیت سے نہیں ہوتا۔ نہ

جگہ اور حیثیت سے اور کیفیت سے۔ اس کی تعریف کیونکر ہو جبکہ وہ کیفیت کا پیدا کرنے والا ہے وہ کیونکر کیفیت سے متعلق ہوگا۔ ہم نے کیف کی معرفت حاصل کی ہے جبکہ اسی نے ہم کو تکییف بہ کیفیت کیا ہے۔

ہم کیونکر موصوف کریں گے اس کو جگہ سے، درآنحالیکہ وہ جگہ کا پیدا کرنے والا ہے اس کو پیدا کرنے کے بعد جگہ کا اطلاق ہوا ہے پس حادث ہے ہم نے جگہ کی معرفت اس وقت حاصل کی کہ اس نے جگہ کو بنایا اور کسی حالت و حیثیت سے ہم اس کو موصوف کیسے کر سکتے ہیں جبکہ ہر حیثیت کو حیثیت اسی نے دی ہے

پس خدا اپنی قدرت سے ہر جگہ میں داخل ہے اور ہر جگہ سے علیحدہ ہے (اس کے لئے نہ کوئی کیفیت ہے نہ مکان نہ حیثیت، وہ ان سب چیزوں کا خالق ہے اور یہ اس کی مخلوق اور حادث ہیں اور مخلوق کا وصف خالق سے نہیں ہو سکتا) خدا کا ادراک بینائیاں نہیں کرتیں۔ البتہ وہ ان کا ادراک کرتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے۔

باب یازدہم (۱۱)

نہی جسم و صورت

٥(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِسْمِ وَالصُّورَةِ)٥

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ يَرْوِي عَنْكُمْ أَنَّ اللهَ جِسْمٌ صَمَدِيٌّ نُورِيٌّ، مَعْرِفَتُهُ ضَرُورَةٌ، يَمُنُّ بِهَا عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ خَلْقِهِ، فَقَالَ عليه السلام: سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، لَا يُحَدُّ وَلَا يُحَسُّ وَلَا يُجَسُّ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَلَا الْحَوَاسُّ وَلَا يُحِيطُ بِهِ شَيْءٌ وَلَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تَخْطِيطٌ وَلَا تَحْدِيدٌ

۱۔ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہشام بن الحکم نے آپ حضرات سے یہ روایت کی ہے کہ خدا جسم ہے صمدی اور نورانی ہے اور اس کی معرفت ضروری ہے اپنی مخلوق میں جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے حضرت نے فرمایا پاک ہے وہ اللہ جسے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے کوئی معبود

اس کے سوا نہیں اس کی کوئی مثل نہیں وہ سمیع و بصیر ہے نہ اس کی کوئی حد ہے نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ تلاش کیا جاتا ہے بینائیاں اور حواس اس کو نہیں پا سکتے۔ نہ کوئی شے اس کا احاطہ کرتی ہے نہ وہ جسم ہے نہ صورت نہ اس کے لئے خط ہے نہ حد۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْجِسْمِ وَالصُّورَةِ، فَكَتَبَ: سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ.
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الرَّجُلَ.

۲۔ حمزہ ابن محمد نے بیان کیا کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا جسم و صورت کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا پاک ہے وہ اللہ جس کی مثل کوئی نہیں۔ نہ وہ جسم ہے نہ صورت۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: جِئْتُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ التَّوْحِيدِ فَأَمْلَى عَلَيَّ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ الْأَشْيَاءِ إِنْشَاءً وَمُبْتَدِعِهَا ابْتِدَاعاً بِقُدْرَتِهِ وَحِكْمَتِهِ، لَا مِنْ شَيْءٍ فَيَبْطُلَ الِاخْتِرَاعُ، وَلَا لِعِلَّةٍ فَلَا يَصِحَّ الِابْتِدَاعُ، خَلَقَ مَا شَاءَ كَيْفَ شَاءَ مُتَوَحِّداً بِذٰلِكَ لِإِظْهَارِ حِكْمَتِهِ وَحَقِيقَةِ رُبُوبِيَّتِهِ، لَا تَضْبِطُهُ الْعُقُولُ، وَلَا تَبْلُغُهُ الْأَوْهَامُ، وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ، وَلَا يُحِيطُ بِهِ مِقْدَارٌ، عَجَزَتْ دُونَهُ الْعِبَارَةُ، وَكَلَّتْ دُونَهُ الْأَبْصَارُ، وَضَلَّ فِيهِ تَصَارِيفُ الصِّفَاتِ، احْتَجَبَ بِغَيْرِ حِجَابٍ مَحْجُوبٍ، وَاسْتَتَرَ بِغَيْرِ سِتْرٍ مَسْتُورٍ، عُرِفَ بِغَيْرِ رُؤْيَةٍ، وَوُصِفَ بِغَيْرِ صُورَةٍ، وَنُعِتَ بِغَيْرِ جِسْمٍ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ.

۳۔ محمد بن زید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ــــــــــــ توحید کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے لکھ کر بھیجا حمد ہے اس خدا کے لئے جو اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اور اس نے اپنی قدرت و حکمت سے چیزوں کو ایجاد کیا، کوئی ایجاد کو باطل قرار نہیں دے سکتا اور نہ اس کے لئے کوئی علت ہے کہ اس کی ابتداء صحیح نہ ہو۔ اس نے جو چاہا پیدا کیا۔ اور وہ اکیلا ہے اور یہ پیدا کرنا اپنی حکمت کے اظہار ...

اپنی ربوبیت کے اعلان اور اس کی حقیقت کے بیان کے لیے سچا تھا۔ عقول اس کو ضبط میں نہیں لاسکتیں، اوہام اس تک پہنچ نہیں سکتے، ابصار اس کا ادراک نہیں کرتے اور کسی مقدار سے اس کا احاطہ نہیں ہوسکتا اور عبارتیں اس کے اوصاف کے بیان سے عاجز ہیں اور بینائیاں اس کے ساحت جلال تک پہنچنے سے تھک گئی ہیں اور صفات کے تغیر وہاں تک جاکر گم ہوگئے ہیں وہ پوشیدہ ہے مگر بغیر کسی پردہ کے اور مستور ہے بغیر کسی روک کے وہ پہچانا ہوا ہے بغیر دیکھے ہوئے وہ وصف کیا جاتا ہے اور بغیر صورت کے اور تعریف کیا جاتا ہے بغیر جسم کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ اور عالی مرتبت ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: وَصَفْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَوْلَ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ الْجَوَالِيقِيِّ وَحَكَيْتُ لَهُ: قَوْلَ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ جِسْمٌ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ، أَيُّ فُحْشٍ أَوْ خَنَاً أَعْظَمُ مِنْ قَوْلِ مَنْ يَصِفُ خَالِقَ الْأَشْيَاءِ بِجِسْمٍ أَوْ صُورَةٍ أَوْ بِخِلْقَةٍ أَوْ بِتَحْدِيدٍ وَأَعْضَاءٍ، تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوّاً كَبِيراً.

۴ - محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بیان کیا قول ہشام بن سالم الجوالیقی کا اور ہشام بن الحکم کا کہ خدا جسم ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مشابہ نہیں کسی چیز سے جو نامعقول ہے اور جس میں مادۂ فساد ہے یعنی حادث و فانی ہے اور عظیم تر ہے ہر اس شخص کے قول سے جو وصف بیان کرتا ہے خالق اشیاء کا جسم اور صورت سے اور اعضاء مخلوق سے یا اس کے لئے حد بندی کرتا ہے یا اعضاء تجویز کرتا ہے پاک ہے اللہ ان تمام باتوں سے اور اس کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

توضیح - اس حدیث میں اور اس سے پہلے بھی ایک حدیث میں ہشام بن سالم اور ہشام بن الحکم کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ جسم تعالیٰ کے قائل تھے۔ لہذا یہ محل نظر ہے کیونکہ یہ دونوں بزرگ امام جعفر صادقؑ کے اصحاب خاص میں سے تھے یا تو ان دونوں نے کسی جگہ بصورت تمثیل ایسا کہا ہوگا یا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے یہ لوگ اس عقیدہ کے ہوں گے یا یہ صورت ہوگی کہ کسی جلسہ میں دونوں نے ایک فرضی نزاع قائم کرکے مخالفوں کے دلائل کو سننا چاہا ہوگا اور پھر اس کا جواب دیا ہوگا یا یہ کہ سننے والے نے ان

کے کلام کو سمجھا نہیں۔ انھوں نے جسم فرض کر کے اس کی تردید میں اقوال بیان کی ہوں گی یا ان کا کلام مخالفین کے کلام سے مخلوط کر دیا گیا ہے یا مخالفوں نے اس عقیدہ کو ان کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے اور اس حدیث کے راوی نے ان مخالفوں سے سن کر امام کے سامنے بیان کیا ہے چنانچہ ان مخالفوں نے ایسے غلط عقیدے زرارہ، مومن طاق اور میثمی کے متعلق بھی لوگوں کے سامنے بیان کئے تھے امام نے مصلحتاً یہ نہ کہا کہ ان لوگوں کے متعلق مخالفوں کا غلط پروپیگنڈا ہے بلکہ اس کے بجائے جو عقیدہ کی صحیح صورت تھی وہ بیان کر دی۔ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے ہشامین کی اس عقیدہ سے برات کے متعلق بہت سی دلیلیں اپنی کتاب شافی میں بیان فرمائی ہیں۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ الرُّخَّجِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَمَّا قَالَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فِي الْجِسْمِ وَهِشَامُ بْنُ سَالِمٍ فِي الصُّورَةِ فَكَتَبَ: دَعْ عَنْكَ حَيْرَةَ الْحَيْرَانِ وَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، لَيْسَ الْقَوْلُ مَا قَالَ الْهِشَامَانِ.

٥۔ محمد بن الفرج سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ہشام بن الحکم اور ہشام ابن سالم کے متعلق لکھا کہ وہ جسم و صورت کے قائل ہیں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ حیران لوگوں کی حیرت کو چھوڑ دو اور شیطان کے متعلق خدا سے پناہ مانگو۔ دونوں ہشام نے جیسا کہا یہ بات نہیں ہے یعنی خدا نہ صاحب جسم ہے نہ صورت۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ ظَبْيَانَ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ يَقُولُ قَوْلًا عَظِيماً إِلَّا أَنِّي أَخْتَصِرُ لَكَ مِنْهُ أَحْرُفاً فَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ جِسْمٌ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ شَيْئَانِ: جِسْمٌ وَفِعْلُ الْجِسْمِ، فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الصَّانِعُ بِمَعْنَى الْفِعْلِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بِمَعْنَى الْفَاعِلِ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وَيْحَهُ أَمَا عَلِمَ أَنَّ الْجِسْمَ مَحْدُودٌ مُتَنَاهٍ وَالصُّورَةَ مَحْدُودَةٌ مُتَنَاهِيَةٌ فَإِذَا احْتَمَلَ الْحَدَّ احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ وَإِذَا احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ كَانَ مَخْلُوقاً قَالَ: قُلْتُ: فَمَا أَقُولُ؟ قَالَ: لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَهُوَ مُجَسِّمُ الْأَجْسَامِ وَمُصَوِّرُ الصُّوَرِ، لَمْ يَتَجَزَّ، وَلَمْ يَتَنَاهَ وَلَمْ يَتَزَايَدْ وَلَمْ يَتَنَاقَصْ، لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ

لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْمَخْلُوقِ فَرْقٌ وَلَا بَيْنَ الْمُنْشِئِ وَالْمُنْشَأِ لَكِنْ هُوَ الْمُنْشِئُ فَرَّقَ بَيْنَ مَنْ جَسَّمَهُ وَصَوَّرَهُ وَأَنْشَأَهُ، إِذْ كَانَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَلَا يُشْبِهُ هُوَ شَيْئاً

۶۔ محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے یونس ابن ظبیان کو کہتے سُنا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ ہشام بن الحکم نے ایک بہت بڑی بات بیان کی ہیں اس کو اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ اس کا گمان یہ ہے کہ اللہ جسم رکھتا ہے اور دلیل یہ بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی حقیقت دو چیزیں ہیں ایک جسم دوسرے فعل جسم۔ پس صانع عالم بمعنی فعل تو ہے نہیں پس لامحالہ بمعنی فاعل ہوگا۔

حضرت نے فرمایا وائے ہو اس پر کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جسم محدود متناہی ہے اسی طرح صورت پس جس کو محدود مان لیا گیا اس کے لئے زیادتی و نقصان بھی ماننا پڑے گا اور جس کے لئے نقصان و زیادتی ہے وہ مخلوق ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا پھر میں کیا کہوں، فرمایا وہ نہ جسم ہے نہ صورت، وہ جسموں کا پیدا کرنے والا اور صورتوں کا بنانے والا ہے نہ وہ صاحب اجزا ہے اور اس کی انتہا ہے نہ کم ہوتا ہے نہ زائد۔ اگر وہ ایسا ہوتا جیسا لوگ کہتے ہیں تو خالق و مخلوق کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا اور نہ پیدا کرنے والے اور پیدا ہونے والے کے درمیان کوئی پیدا کرنے والا ہے، فرق ہے مخلوق کے اور اس کے درمیان جو جسموں کا بنانے والا، صورت گری کرنے والا اور ایجاد کرنے والا ہے کیونکہ وہ نہ کسی چیز سے مشابہ ہے نہ اس سے کوئی شے۔

۷ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ زَعَمَ أَنَّ اللهَ جِسْمٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، عَالِمٌ، سَمِيعٌ، بَصِيرٌ، قَادِرٌ، مُتَكَلِّمٌ، نَاطِقٌ. وَالْكَلَامُ وَالْقُدْرَةُ وَالْعِلْمُ يَجْرِي مَجْرىً وَاحِدٍ، لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مَخْلُوقاً فَقَالَ: قَاتَلَهُ اللهُ أَمَا عَلِمَ أَنَّ الْجِسْمَ مَحْدُودٌ وَالْكَلَامَ غَيْرُ الْمُتَكَلِّمِ مَعَاذَ اللهِ وَأَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تَحْدِيدٌ وَكُلُّ شَيْءٍ سِوَاهُ مَخْلُوقٌ، إِنَّمَا تَكُونُ الْأَشْيَاءُ بِإِرَادَتِهِ وَمَشِيئَتِهِ، مِنْ غَيْرِ كَلَامٍ وَلَا تَرَدُّدٍ فِي نَفَسٍ وَلَا نُطْقٍ بِلِسَانٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ ہشام ابن الحکم کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ

صاحب جسم ہے اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ وہ عالم ہے سمیع و بصیر ہے۔ قادر ہے ناطق ہے متکلم ہے اور کلام و قدرت و علم و قائم مقام ذات واحد کے لئے ہیں ان میں سے کوئی چیز مخلوق نہیں۔ فرمایا اللہ اس کو قتل کرے کیا اسے نہیں معلوم کہ جسم محدود ہوتا ہے اور کلام متکلم کا غیر ہوتا ہے خدا کی پناہ کہ میں اللہ کو اس قول سے بری جانتا ہوں۔ اس کے نہ جسم ہے نہ اس کے لئے حد ہے اس کے سوا ہر شے مخلوق ہے تمام چیزیں اس کے ارادہ اختیار سے پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کے لئے نہ کلام کرنے کی ضرورت ہے نہ اس کے نفس میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور نہ اس کا نطق زبان سے ہے

توضیح۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں ہشام بن الحکم کا یہ عقیدہ صحبت امام جعفر صادق علیہ السلام میں آنے سے پہلے ہوگا۔ راوی نے بعد عقیدہ سے بے خبر ہو کر اس کو بیان کر دیا اور امام علیہ السلام نے جو قاتلہ اللہ فرمایا یہ خبر ماضی سے متعلق ہے نہ حال سے اور ممکن ہے یہ کلام ہشام ابن سالم کے ساتھ کسی بحث میں ہوا اور قاتلہ اللہ کی ضمیر اس قول کے قائل کی طرف ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: وَصَفْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَوْلَ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ وَمَا يَقُولُ فِي الشَّابِّ الْمُوَفَّقِ وَوَصَفْتُ لَهُ قَوْلَ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ.

٨۔ محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ہشام جوالیقی کا یہ قول بیان کیا کہ خدا ایک خوبرو جوان ہے اور ہشام ابن الحکم کا قول بھی بیان کیا فرمایا وہ کسی چیز سے مشابہ نہیں

باب دوازدہم (١٢)

صفات الذّات

(بَابُ صِفَاتِ الذَّاتِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ،

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَبُّنَا وَالْعِلْمُ ذَاتُهُ وَلَا مَعْلُومَ وَالسَّمْعُ ذَاتُهُ وَلَا مَسْمُوعَ وَالْبَصَرُ ذَاتُهُ وَلَا مُبْصَرَ وَالْقُدْرَةُ ذَاتُهُ وَلَا مَقْدُورَ، فَلَمَّا أَحْدَثَ الْأَشْيَاءَ وَكَانَ الْمَعْلُومُ، وَقَعَ الْعِلْمُ مِنْهُ عَلَى الْمَعْلُومِ وَالسَّمْعُ عَلَى الْمَسْمُوعِ وَالْبَصَرُ عَلَى الْمُبْصَرِ وَالْقُدْرَةُ عَلَى الْمَقْدُورِ، قَالَ: قُلْتُ: فَلَمْ يَزَلِ اللهُ مُتَحَرِّكاً؟ قَالَ فَقَالَ: تَعَالَى اللهُ [عَنْ ذٰلِكَ] إِنَّ الْحَرَكَةَ صِفَةٌ مُحْدَثَةٌ بِالْفِعْلِ، قَالَ: قُلْتُ: فَلَمْ يَزَلِ اللهُ مُتَكَلِّماً؟ قَالَ فَقَالَ: إِنَّ الْكَلَامَ صِفَةٌ مُحْدَثَةٌ لَيْسَتْ بِأَزَلِيَّةٍ، كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا مُتَكَلِّمَ

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ خدائے عزوجل ہمارا رب ہمیشہ سے ہے علم اس کی ذات ہے وہ ہمارا جانا ہوا نہیں۔ سمع اس کی ذات ہے وہ سنا ہوا نہیں، بصر اس کی ذات ہے وہ دیکھا ہوا نہیں، قدرت اس کی ذات ہے وہ قدرت دیا ہوا نہیں (یعنی اس کی تمام صفات عین ذات ہیں حدوث کا ان سے تعلق نہیں اس کی صفات ہماری سی نہیں کہ وہ ہماری ذات کو عارض ہوتی ہے) اس نے چیزوں کو پیدا کیا اور وہ معلوم نہیں ہے اور ہمارا علم واقع ہوا پیدا ہونے کے بعد۔ اسی طرح سمع سے مسموع پر اور بصر سے مبصر پر اور قدرت سے مقدور پر وقع العلم علی المعلوم سے مراد یہ ہے کہ وہ متعلق ہوا اس چیز سے جو اس کو معلوم تھی ازل میں اس کا علم اس پر منطبق ہوا۔ وقوع علم علی المعلوم سے مقصود یہ ہے کہ وہ چیز اس کے علم میں حاضر موجود تھی اور اس کا علم متعلق تھا اس شے سے۔

علی وجہ الغیبت اس کا وجود بعد میں ہوا پس تغیر کا تعلق معلوم سے ہے نہ کہ علم سے)، راوی کہتا ہے میں نے کہا تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ متحرک رہا بحرکت فکریہ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا بزرگ و برتر ہے اس سے۔ کیونکہ حرکت ایک صفت حادث ہے فعل کے ساتھ۔ یعنی مخلوق ایک فعل ہے دوسرے فعل کی طرف۔ محتاج حرکت ہے نہ کہ خالق، ورنہ اس میں اور مخلوق میں فرق نہ رہے گا۔

راوی نے کہا تو کیا خدا ہمیشہ کلام کرنے والا رہا ہے فرمایا۔ کلام تو ایک صفت حادث ہے قدیم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرح کلام کرنے والا نہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا شَيْءَ غَيْرُهُ وَلَمْ يَزَلْ عَالِماً بِمَا يَكُونُ، فَعِلْمُهُ بِهِ قَبْلَ كَوْنِهِ كَعِلْمِهِ بِهِ بَعْدَ كَوْنِهِ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدائے عزوجل ہے اور اس کے سوا کوئی شے نہیں وہ ہمیشہ سے عالم ہے پس خلق عالم سے پہلے بھی اس کا علم اس طرح سے تھا جیسا کہ اس کے بعد۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي دُعَاءٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْتَهَى عِلْمِهِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا تَقُولَنَّ مُنْتَهَى عِلْمِهِ فَلَيْسَ لِعِلْمِهِ مُنْتَهًى وَلٰكِنْ قُلْ: مُنْتَهَى رِضَاهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ اس طرح دعا کرنے کے متعلق حمد ہے اس خدا کی جس کا علم انتہا درجہ کا ہے حضرت نے لکھا ایسا نہ کہو۔ اس کے علم کے لئے انتہا کا لفظ کہنا درست نہیں، بلکہ یوں کہو حمد ہے اس خدا کی جس کی رضا انتہا درجہ کی ہے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَكَانَ يَعْلَمُ الْأَشْيَاءَ قَبْلَ أَنْ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ وَكَوَّنَهَا أَوْ لَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ حَتَّى خَلَقَهَا وَأَرَادَ خَلْقَهَا وَتَكْوِينَهَا فَعَلِمَ مَا خَلَقَ عِنْدَ مَا خَلَقَ وَمَا كَوَّنَ عِنْدَ مَا كَوَّنَ؟ فَوَقَّعَ بِخَطِّهِ: لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَالِماً بِالْأَشْيَاءِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَشْيَاءَ كَعِلْمِهِ بِالْأَشْيَاءِ بَعْدَ مَا خَلَقَ الْأَشْيَاءَ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا اور خدائے عزوجل کے متعلق یہ سوال کیا، کیا وہ خلق و تکوین اشیاء سے پہلے ان چیزوں کو جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا اور جب جانتا تو ارادہ ان کی خلق و تکوین کا کیا یا اس وقت علم ہوا جب ان کو پیدا کیا۔ حضرت نے اپنے قلم سے یہ جواب لکھا۔ وہ اشیاء کے متعلق ہمیشہ سے علم رکھنے والا ہے ان کی خلقت سے پہلے بھی اس کا علم اشیاء کے متعلق ویسا ہی تھا جیسا ان کی خلقت کے بعد

٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنَّ مَوَالِيكَ اخْتَلَفُوا فِي الْعِلْمِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً قَبْلَ فِعْلِ الْأَشْيَاءِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَقُولُ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً لِأَنَّ مَعْنَى يَعْلَمُ يَفْعَلُ فَإِنْ أَثْبَتْنَا الْعِلْمَ فَقَدْ أَثْبَتْنَا فِي الْأَزَلِ مَعَهُ شَيْئاً فَإِنْ رَأَيْتَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا أَقِفُ عَلَيْهِ وَلَا أَجُوزُهُ؟ فَكَتَبَ عليه السلام بِخَطِّهِ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرُهُ.

٥ - راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے دوستوں نے اختلاف کیا ہے علم باری تعالیٰ کے متعلق بعض کہتے ہیں وہ ہمیشہ سے عالم قبل فعل اشیاء، بعض کہتے ہیں کہ یہ نہ کہو کہ خدا ہمیشہ سے عالم ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کے معنی ہیں وہ کرتا ہے۔ پس اگر ہم علم کا ازلی ہونا بھی ثابت کریں گے تو اس کے ساتھ کوئی چیز ثابت کرنا ہوگی جس کا اسے علم ہو۔ میں آپ پر فدا ہوں اس کے بارے میں مجھے بتلایئے تاکہ میں اس پر قائم رہوں اور تجاوز نہ کروں حضرت نے اپنے قلم سے مجھے تحریر فرمایا کہ خدائے تبارک و تعالیٰ ہمیشہ سے عالم ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُعَلِّمَنِي هَلْ كَانَ اللهُ جَلَّ وَجْهُهُ يَعْلَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ أَنَّهُ وَحْدَهُ؟ فَقَدِ اخْتَلَفَ مَوَالِيكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ كَانَ يَعْلَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئاً مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا مَعْنَى يَعْلَمُ يَفْعَلُ فَهُوَ الْيَوْمَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا غَيْرُهُ قَبْلَ فِعْلِ الْأَشْيَاءِ فَقَالُوا: إِنْ أَثْبَتْنَا أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ عَالِماً بِأَنَّهُ لَا غَيْرُهُ فَقَدْ أَثْبَتْنَا مَعَهُ غَيْرَهُ فِي أَزَلِيَّتِهِ؟ فَإِنْ رَأَيْتَ يَا سَيِّدِي أَنْ تُعَلِّمَنِي مَا لَا أَعْدُوهُ إِلَى غَيْرِهِ؟ فَكَتَبَ عليه السلام: مَا زَالَ اللهُ عَالِماً تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرُهُ.

٦ - راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آیا۔ خدا مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا علم رکھتا تھا۔ آپ کے شیعہ اس امر میں مختلف عقیدے رکھتے ہیں کہ وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا علم رکھتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یعلم (جانتا ہے) کے معنی یَفْعَلُ (کرتا ہے) ہیں پس وہ آج

(جو قوت خلقت جانتاہے) کہ قبل خلق اشیاء اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پس وہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ اگر ہم یہ ثابت کریں کہ وہ ہمیشہ سے عالم تھا اس بات کا کہ اس کا غیر نہیں تو پھر ہم نے یہ ثابت کیا کہ اس کا غیر ہمیشہ سے اس کے ساتھ ہے پس اے میرے سردار آپ مجھے تعلیم دیں تاکہ میں اس کے سوا دوسرا عقیدہ نہ رکھوں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ خداوند عالم ہمیشہ سے عالم ہے۔

توضیح ۔ اس حدیث میں امام علیہ السلام نے جواب شبہہ بیان نہیں فرمایا صرف حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ سائل کو اس قابلیت کا نہ پایا ہو کہ وہ اس شبہہ کے جواب کو ٹھیک ٹھیک سمجھ سکے یا یہ کہ دوسروں کے سامنے پوری طرح بیان کر سکے یا مخالفین سے کسی ضرر کا اندیشہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب سیزدہم (۱۳)

تتمہ باب سابق

(بَابٌ آخَرُ وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ)

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه‌السلام أَنَّهُ قَالَ فِي صِفَةِ الْقَدِيمِ : إِنَّهُ وَاحِدٌ صَمَدٌ أَحَدِيُّ الْمَعْنَى لَيْسَ بِمَعَانِي كَثِيرَةٍ مُخْتَلِفَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يَزْعُمُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَنَّهُ يَسْمَعُ بِغَيْرِ الَّذِي يُبْصِرُ وَيُبْصِرُ بِغَيْرِ الَّذِي يَسْمَعُ ، قَالَ : فَقَالَ : كَذَبُوا وَأَلْحَدُوا وَشَبَّهُوا تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ ، إِنَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَسْمَعُ بِمَا يُبْصِرُ وَيُبْصِرُ بِمَا يَسْمَعُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَزْعُمُونَ أَنَّهُ بَصِيرٌ عَلَى مَا يَعْقِلُونَهُ قَالَ : فَقَالَ : تَعَالَى اللهُ إِنَّمَا يَعْقِلُ مَا كَانَ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِ وَلَيْسَ اللهُ كَذَلِكَ

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے صفت قدیم کے بارے میں فرمایا کہ وہ واحد

وصمد ہے ایک ہی معنی میں بہت سے معانی نہیں کہ علیحدہ علیحدہ ذاتیں سمجھی جائیں، میں نے کہا عراق کے کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سنتا ہے بغیر اس چیز کے جس سے دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے بغیر اس چیز کے جس سے سنتا ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں ملحد ہیں۔ اور خدا کو مشابہ بنانے والے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے وہ بغیر کسی آلہ کے سمیع و بصیر ہے جس (قدرت) سے وہ سنتا ہے اسی سے دیکھتا ہے۔ میں نے کہا وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس صورت سے بصیر ہے جیسا کہ وہ اس کو سمجھتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا اس سے بلند و برتر ہے جو ان کی عقل میں آتا ہے وہ مخلوق کی صفت ہے اللہ ایسا نہیں۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ فِي حَدِيثِ الزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: أَتَقُولُ: إِنَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: هُوَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ، سَمِيعٌ بِغَيْرِ جَارِحَةٍ وَبَصِيرٌ بِغَيْرِ آلَةٍ، بَلْ يَسْمَعُ بِنَفْسِهِ وَيُبْصِرُ بِنَفْسِهِ، لَيْسَ قَوْلِي: إِنَّهُ سَمِيعٌ بِنَفْسِهِ أَنَّهُ شَيْءٌ وَالنَّفْسُ شَيْءٌ آخَرُ وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ عِبَارَةً عَنْ نَفْسِي إِذْ كُنْتُ مَسْؤُولاً وَإِفْهَاماً لَكَ إِذْ كُنْتَ سَائِلاً، فَأَقُولُ: يَسْمَعُ بِكُلِّهِ لَا أَنَّ كُلَّهُ لَهُ بَعْضٌ لِأَنَّ الْكُلَّ لَنَا لَهُ بَعْضٌ وَلٰكِنْ أَرَدْتُ إِفْهَامَكَ وَالتَّعْبِيرَ عَنْ نَفْسِي وَلَيْسَ مَرْجِعِي فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَّا أَنَّهُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْعَالِمُ الْخَبِيرُ بِلَا اخْتِلَافِ الذَّاتِ وَلَا اخْتِلَافِ مَعْنًى.

۲۔ ہشام بن الحکم نے ایک ملحد کی بات بیان کی کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا آپ کہتے ہیں کہ خدا سمیع و بصیر ہے فرمایا بے شک وہ سمیع و بصیر ہے لیکن سننے والا ہے بغیر کسی عضو کے اور دیکھنے والا ہے بغیر کسی آلہ کے وہ اپنے نفس سے سنتا ہے اور اپنے نفس سے دیکھتا ہے اور یہ میں نے نفس کہا اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ اور ہے اور نفس اور ہے بلکہ میں نے ارادہ کیا اس لفظ اپنے نفس سے کیونکہ مجھ سے سوال کیا گیا ہے اور تیرے سمجھانے کے لئے کیونکہ تو سائل ہے میں کہتا ہوں وہ اپنے کل سے سنتا ہے لیکن وہ یہ کل نہیں جس کے آگے بعض ہو۔ یہ بعض ہمارے لئے ہے میں نے تو یہ تیرے سمجھانے اور اپنے نفس سے اس کو الگ کرنے کے لئے کہا۔ میرا مقصد اس کل سے یہ ہے کہ وہ سمیع و بصیر ہے عالم ہے خبیر ہے بلا اختلاف ذات و اختلاف معنی۔

باب چہاردہم (۱۴)

ارادہ صفات فعل سے ہے اور تمام صفات فعل

(بَابُ)

الْإِرَادَةِ أَنَّهَا مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ وَسَائِرِ صِفَاتِ الْفِعْلِ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَهْوَازِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: لَمْ يَزَلِ اللهُ مُرِيداً؟ قَالَ: إِنَّ الْمُرِيدَ لَا يَكُونُ إِلَّا لِمُرَادٍ مَعَهُ؛ لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً قَادِراً ثُمَّ أَرَادَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کیا اللہ ہمیشہ سے صاحب ارادہ ہے۔ فرمایا مرید کے لئے یہ دیکھنا ہوگا۔ مصداق مراد کیا ہے اللہ ہمیشہ سے عالم و قادر ہے پھر اس نے ارادہ کیا یعنی علم و قدرت بلحاظ مفہوم و مصداق ارادہ سے الگ ہے کیونکہ مصداق علم و قدرت ایک چیز ہے یعنی ذاتِ باری تعالیٰ۔ پس علم و قدرت صفات ذات ہیں اور ارادہ صفات فعل لہٰذا وہ صفت ذات نہیں۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: عِلْمُ اللهِ وَمَشِيئَتُهُ هُمَا مُخْتَلِفَانِ أَوْ مُتَّفِقَانِ؟ فَقَالَ: الْعِلْمُ لَيْسَ هُوَ الْمَشِيئَةَ، أَلَا تَرىٰ أَنَّكَ تَقُولُ: سَأَفْعَلُ كَذَا إِنْ شَاءَ اللهُ، وَلَا تَقُولُ: سَأَفْعَلُ كَذَا إِنْ عَلِمَ اللهُ، فَقَوْلُكَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، دَلِيلٌ عَلىٰ أَنَّهُ لَمْ يَشَأْ، فَإِذَا شَاءَ كَانَ الَّذِي شَاءَ كَمَا شَاءَ، وَعِلْمُ اللهِ السَّابِقُ لِلْمَشِيئَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ علم و مشیئت الٰہی الگ الگ یا متفق ہیں فرمایا علم مشیت نہیں ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تم کہتے ہو بس یہ کام انشاء اللہ کروں گا اور یوں نہیں کہتے کہ اگر اللہ نے جانا تو کروں گا اور یوں بھی نہیں کہتے کہ اگر اللہ نے جانا تو کرونگا یہ دلیل ہے کہ اللہ نے نہیں چاہا۔ جب چاہے گا تو وہی ہوگا جو اس نے چاہا ہے خدا سابق ہے مشیت پر۔

٣. أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِرَادَةِ مِنَ اللهِ وَمِنَ الْخَلْقِ قَالَ: فَقَالَ: الْإِرَادَةُ مِنَ الْخَلْقِ: الضَّمِيرُ وَمَا يَبْدُو لَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفِعْلِ وَأَمَّا مِنَ اللهِ تَعَالَى فَإِرَادَتُهُ إِحْدَاثُهُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُرَوِّي وَلَا يَهُمُّ وَلَا يَتَفَكَّرُ وَهٰذِهِ الصِّفَاتُ مَنْفِيَّةٌ عَنْهُ وَهِيَ صِفَاتُ الْخَلْقِ؛ فَإِرَادَةُ اللهِ الْفِعْلُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ بِلَا لَفْظٍ وَلَا نُطْقٍ بِلِسَانٍ، وَلَا هِمَّةٍ وَلَا تَفَكُّرٍ، وَلَا كَيْفَ لِذٰلِكَ، كَمَا أَنَّهُ لَا كَيْفَ لَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ارادۂ خدا اور ارادۂ خلق سے مطلع فرمائیے فرمایا ارادۂ خلق ضمیر کی آواز ہے جس کے بعد ان سے کوئی فعل ظاہر ہوتا ہے لیکن ارادۂ باری احداث یعنی خلق کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے کیوں کہ اس کا تعلق فکر و رویت سے نہیں، نہ غور و تامل سے، یہ صفات اس سے دور ہیں یہ تو مخلوق کی صفات ہیں اللہ کا ارادہ اس کا فعل ہے وہ کسی چیز سے کہتا ہے کن (ہو جا) پس وہ ہو جاتی ہے۔ کن کہنا نہ لفظ سے تعلق رکھتا ہے نہ زبان کی گویائی سے، نہ ہمت و تفکر سے اور نہ کسی کیفیت سے کیونکہ کیفیت اس کے لئے ہے ہی نہیں۔

٤. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: خَلَقَ اللهُ الْمَشِيئَةَ بِنَفْسِهَا ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ بِالْمَشِيئَةِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پہلے نفس مشیت کو پیدا کیا۔ پھر مشیت سے اشیاء کو پیدا کیا۔

(توضیح: مشیت کے معنی ہیں اللہ کی خواہش اوّل جس کا تعلق وجود نظام عالم سے ہے اور مشیت سے مراد یہاں مصداق مشیت ہے کہ جس کے بغیر مشیت کا تحقق نہیں ہوتا اور وہ پانی ہے جو مادہ میں سب سے پہلی مخلوق ہے۔)

٥ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد البرقي، عن محمّد بن عيسى، عن المشرقي حمزة بن المرتفع، عن بعض أصحابنا قال: كنت في مجلس أبي جعفر عليه السلام إذ دخل عليه عمرو بن عبيد فقال له: جعلت فداك قول الله تبارك وتعالى: «ومن يحلل عليه غضبي فقد هوى» ماذلك الغضب؟ فقال أبو جعفر عليه السلام: هو العقاب يا عمرو إنّه من زعم أنّ الله قد زال من شيء إلى شيء فقد وصفه صفة مخلوق وإنّ الله تعالى لا يستفزّه شيء فيغيره.

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی مجلس میں حاضر تھا کہ عمرو بن عبید (معتزلی) آیا اور کہنے لگا۔ آیہ وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوٰى ۔ میں غضب سے کیا مراد ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اس سے مراد ہے عذاب۔ اے عمر جس نے یہ گمان کیا کہ خدا ایک حالت سے دوسرے حال کی طرف بدلتا ہے اس نے مخلوق کی صفت سے خدا کو متصف کیا خداوند عالم کو کوئی شے برانگیختہ نہیں کرتی کہ اس کی حالت میں تغیر ہو۔

٦ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَكَانَ مِنْ سُؤَالِهِ أَنْ قَالَ لَهُ: فَلَهُ رِضاً وَسَخَطٌ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: نَعَمْ وَلٰكِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَى مَا يُوجَدُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ وَذٰلِكَ أَنَّ الرِّضَا حَالٌ تَدْخُلُ عَلَيْهِ فَتَنْقُلُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ لِأَنَّ الْمَخْلُوقَ أَجْوَفُ مُعْتَمِلٌ مُرَكَّبٌ، لِلْأَشْيَاءِ فِيهِ مَدْخَلٌ، وَخَالِقُنَا لَا مَدْخَلَ لِلْأَشْيَاءِ فِيهِ لِأَنَّهُ وَاحِدٌ وَاحِدِيُّ الذَّاتِ وَاحِدِيُّ الْمَعْنَى فَرِضَاهُ ثَوَابُهُ وَسَخَطُهُ عِقَابُهُ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ يَتَدَاخَلُهُ فَيُهَيِّجُهُ وَيَنْقُلُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ صِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ الْعَاجِزِينَ الْمُحْتَاجِينَ.

۶۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ایک زندیق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ خدا کے لئے خوشنودی ہے اور غصہ ہے حضرت نے فرمایا ہاں ہے۔ لیکن اس کی مثال یہ نہیں جو مخلوق میں ہے رضا یا خوشنودی ایک حالت ہے جو کسی شخص پر طاری ہوتی ہے اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدل دیتی ہے، مخلوق کی شان یہ ہے کہ وہ چیزوں کا اثر قبول کرتی ہے اور ان کے عمل کو اپنے اوپر لیتی ہے اور اجزا سے مرکب ہے اشیاء اس میں داخل ہوتی ہیں اور ہمارا

خالق وہ ہے جس میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی کیونکہ وہ واحد ہے اور ذات کے لحاظ سے یکتا ہے اور معنی کے لحاظ سے یگانہ ہے پس اس کی خوشنودی اس کا ثواب عطا کرنا اور غضب عذاب نازل کرنا ہے بغیر اس کے کہ کوئی شئے اس میں داخل ہو کر اسے ہیجان میں لائے اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرے کیونکہ یہ تو مخلوق اور عاجزوں اور محتاجوں کی صفت ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْمَشِيئَةُ مُحْدَثَةٌ.

۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مشیت باری تعالیٰ یعنی مصداق مشیت عالم حادث اور مخلوق ہوتا ہے۔

ضابطۂ صفات ذات وصفات الفعل

۵ (جُمْلَةُ الْقَوْلِ فِي صِفَاتِ الذَّاتِ وَصِفَاتِ الْفِعْلِ) ۵

إِنَّ كُلَّ شَيْئَيْنِ وَصَفْتَ اللهَ بِهِمَا وَكَانَا جَمِيعاً فِي الْوُجُودِ فَذٰلِكَ صِفَةُ فِعْلٍ؛ وَتَفْسِيرُ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ أَنَّكَ تُثْبِتُ فِي الْوُجُودِ مَا يُرِيدُ وَمَا لَا يُرِيدُ، وَمَا يَرْضَاهُ وَمَا يَسْخَطُهُ، وَمَا يُحِبُّ وَمَا يُبْغِضُ، فَلَوْ كَانَتِ الْإِرَادَةُ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ مِثْلِ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ كَانَ مَا لَا يُرِيدُ نَاقِضاً لِتِلْكَ الصِّفَةِ، وَلَوْ كَانَ مَا يُحِبُّ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ كَانَ مَا يُبْغِضُ نَاقِضاً لِتِلْكَ الصِّفَةِ، أَلَا تَرىٰ أَنَّا لَا نَجِدُ فِي الْوُجُودِ مَا لَا يَعْلَمُ وَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَكَذٰلِكَ صِفَاتُ ذَاتِهِ الْأَزَلِيِّ لَسْنَا نَصِفُهُ بِقُدْرَةٍ وَعَجْزٍ [وَعِلْمٍ وَجَهْلٍ وَسَفَهٍ وَحِكْمَةٍ وَخَطَاءٍ وَعِزٍّ] وَذِلَّةٍ، وَيَجُوزُ أَنْ يُقَالَ: يُحِبُّ مَنْ أَطَاعَهُ وَيُبْغِضُ مَنْ عَصَاهُ وَيُوَالِي مَنْ أَطَاعَهُ وَيُعَادِي مَنْ عَصَاهُ وَإِنَّهُ يَرْضىٰ وَيَسْخَطُ، وَيُقَالُ فِي الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنِّي وَلَا تَسْخَطْ عَلَيَّ وَتَوَلَّنِي وَلَا تُعَادِنِي وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ: يَقْدِرُ أَنْ يَعْلَمَ وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَعْلَمَ وَيَقْدِرُ أَنْ يَمْلِكَ وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَمْلِكَ، وَيَقْدِرُ أَنْ يَكُونَ عَزِيزاً حَكِيماً وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَكُونَ عَزِيزاً حَكِيماً، وَيَقْدِرُ أَنْ

يَكُونَ جَوَاداً وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَكُونَ جَوَاداً، وَيَقْدِرُ أَنْ يَكُونَ غَفُوراً وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَكُونَ غَفُوراً وَلَا يَجُوزُ أَيْضاً أَنْ يُقَالَ: أَرَادَ أَنْ يَكُونَ رَبّاً وَقَدِيماً وَعَزِيزاً وَحَكِيماً وَمَالِكاً وَعَالِماً وَقَادِراً لِأَنَّ هٰذِهِ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ وَالْإِرَادَةُ مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ، أَلَا تَرَىٰ أَنَّهُ يُقَالُ: أَرَادَ هٰذَا وَلَمْ يُرِدْ هٰذَا وَصِفَاتُ الذَّاتِ تَنْفِي عَنْهُ بِكُلِّ صِفَةٍ مِنْهَا ضِدَّهَا، يُقَالُ: حَيٌّ وَعَالِمٌ وَسَمِيعٌ وَبَصِيرٌ وَعَزِيزٌ وَحَكِيمٌ، غَنِيٌّ، مَلِكٌ، حَلِيمٌ، عَدْلٌ، كَرِيمٌ؛ فَالْعِلْمُ ضِدُّهُ الْجَهْلُ، وَالْقُدْرَةُ ضِدُّهَا الْعَجْزُ، وَالْحَيَاةُ ضِدُّهَا الْمَوْتُ، وَالْعِزَّةُ ضِدُّهَا الذِّلَّةُ، وَالْحِكْمَةُ ضِدُّهَا الْخَطَأُ، وَضِدُّ الْحِلْمِ الْعَجَلَةُ وَالْجَهْلُ، وَضِدُّ الْعَدْلِ الْجَوْرُ وَالظُّلْمُ.

ہر دو چیزیں جسے تعریف باری تعالیٰ کی جائے اگر وہ دونوں وجود باری میں جمع ہو سکیں تو صفات فعل ہیں۔

توضیح:- اللہ عزوجل کی صفات دو قسم کی ہیں: ذاتی اور صفاتی، ذاتی وہ ہیں کہ ایک صفت اور اس کی ضد دونوں اس کی ذات میں جمع نہیں ہوتیں مثلاً حیات و موت کہ یہ دونوں اس کی ذات میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ پس حیات اس کی صفت ذاتی ہے اور جو دو صفتیں اس کی ذات میں جمع ہو جائیں۔ وہ صفات فعلی ہیں جیسے رضا و سخط (خوشنودی و غضب)

تفسیر اس جملہ کی یہ ہے کہ تم ثابت کرتے ہو وجود باری کے لئے کہ وہ ارادہ کرتا ہے اور نہیں ارادہ کرتا اور خوش ہوتا ہے اور غضبناک ہوتا ہے اور محبت کرتا ہے اور بغض رکھتا ہے پس اگر ارادہ صفات ذات سے ہوتا، علم و قدرت کی طرح تو یہ کہنا کہ وہ ارادہ نہیں کرتا اس کا توڑنے والا ہوگا۔ یہ کہنا کہ وہ ارادہ کرتا ہے اور اگر یہ کہنا کہ وہ محبت کرتا ہے تو اس کے خلاف یہ نہ کہا جاتا کہ وہ بغض رکھتا ہے کیا تم نہیں غور کرتے کہ ہم اس کے وجود کو عدم علم اور قدرت سے موصوف نہیں کر سکتے کیونکہ علم و قدرت صفات ذات ہیں ہم اس کو موصوف نہیں کرتے قدرت اور علم و جہل اور بے دقوفی و حکمت اور عزت و ذلت سے۔ ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ خدا محبت کرتا ہے اس سے جو اس کی اطاعت کرے اور بغض رکھتا ہے اس سے جو اس کی نافرمانی کرے۔ دوست رکھتا ہے اپنے اطاعت کرنے والے اور دشمن رکھتا ہے اپنے نافرمان کو۔ وہ راضی ہوتا ہے اور غضبناک ہوتا ہے۔ دعا میں کہا جاتا ہے خداوند تو مجھ سے راضی ہو اور مجھ سے ناراض نہ ہو۔ مجھے دوست رکھ اور میرا دشمن نہ بن۔

اور یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ قدرت رکھتا ہے جاننے پر اور نہیں قدرت رکھتا اس پر کہ نہ جانے اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ مالک ہو اور نہیں قدرت رکھتا کہ مالک نہ ہو۔ اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ حکیم و عزیز ہو اور

نہیں قدرت رکھتا اس پر کہ حکیم و عزیز نہ ہو اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ جواد ہو اور نہیں قدرت رکھتا ہے کہ جواد نہ ہو اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ غفور ہو اور نہیں قدرت رکھتا ہے اس پر کہ غفور نہ ہو۔

یہ کہنا جائز نہیں کہ خدا نے ارادہ کیا اس بات کا کہ وہ رب ہو اور قدیم ہو اور عزیز ہو اور حکیم ہو اور مالک و عالم و قادر ہو کیونکہ یہ سب صفات ذات ہیں اور ارادہ صفات افعال سے ہے۔ صفات فعل سے ہے کیا تم غور نہیں کرتے کہ کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ ارادہ کیا اور یہ ارادہ نہ کیا۔ صفات ذات نفی کرتی ہیں ہر اس صفت کی جس کی ضد ہو کہا جاتا ہے خدا حی و عالم و سمیع و بصیر و عزیز و حکیم مالک، حلیم و عادل و کریم ہے پس ضد علم جہل ہے ضد قدرت عاجزی ضد حیات و موت، ضد عزت ذلت، ضد حکمت بے خطا اور ضد حلم جلدی اور جہالت اور ضد عدل ظلم و جور ہے ان کا اس سے تعلق نہیں۔

باب پانزدہم (۱۵)

حدوث الاسماء

(بَابُ حُدُوثِ الْأَسْمَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ اسْماً بِالْحُرُوفِ غَيْرَ مُتَصَوَّتٍ وَبِاللَّفْظِ غَيْرَ مُنْطَقٍ وَبِالشَّخْصِ غَيْرَ مُجَسَّدٍ وَبِالتَّشْبِيهِ غَيْرَ مَوْصُوفٍ وَبِاللَّوْنِ غَيْرَ مَصْبُوغٍ، مَنْفِيٌّ عَنْهُ الْأَقْطَارُ، مُبَعَّدٌ عَنْهُ الْحُدُودُ، مَحْجُوبٌ عَنْهُ حِسُّ كُلِّ مُتَوَهِّمٍ، مُسْتَتِرٌ غَيْرُ مَسْتُورٍ، فَجَعَلَهُ كَلِمَةً تَامَّةً عَلَى أَرْبَعَةِ أَجْزَاءٍ مَعاً لَيْسَ مِنْهَا وَاحِدٌ قَبْلَ الْآخَرِ، فَأَظْهَرَ مِنْهَا ثَلَاثَةَ أَسْمَاءٍ لِفَاقَةِ الْخَلْقِ إِلَيْهَا وَحَجَبَ مِنْهَا وَاحِداً وَهُوَ الِاسْمُ الْمَكْنُونُ الْمَخْزُونُ، فَهَذِهِ الْأَسْمَاءُ الَّتِي ظَهَرَتْ، فَالظَّاهِرُ هُوَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَسَخَّرَ سُبْحَانَهُ لِكُلِّ اسْمٍ مِنْ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ أَرْبَعَةَ أَرْكَانٍ،

فَذَلِكَ اثْنَا عَشَرَ رُكْناً، ثُمَّ خَلَقَ لِكُلِّ رُكْنٍ مِنْهَا ثَلاَثِينَ اسْماً فِعْلاً مَنْسُوباً إِلَيْهَا فَهُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ، الْعَلِيمُ، الْخَبِيرُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَكِيمُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، الْمُقْتَدِرُ، الْقَادِرُ، السَّلاَمُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، [الْبَارِئُ] الْمُنْشِئُ، الْبَدِيعُ، الرَّفِيعُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيمُ، الرَّازِقُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْبَاعِثُ، الْوَارِثُ، فَهَذِهِ الْأَسْمَاءُ وَمَا كَانَ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى حَتَّى تَتِمَّ ثَلاَثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ اسْماً فَهِيَ نِسْبَةٌ لِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ الثَّلاَثَةِ وَهَذِهِ الْأَسْمَاءُ الثَّلاَثَةُ أَرْكَانٌ، وَحُجِبَ الْاسْمُ الْوَاحِدُ الْمَكْنُونُ الْمَخْزُونُ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ الثَّلاَثَةِ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: «قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيّاً مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى»

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے ایک اسم کو حروف سے پیدا کیا لیکن ان حروف کی آواز نہ تھی اور نہ لفظ بولا جاتا تھا اور وجود بغیر جسم تھا اور کسی تشبیہ سے موصوف نہ تھا نہ کسی رنگ میں رنگا ہوا۔ اطراف کی اس سے نفی تھی حدود اس سے دور تھے ہر حس سے پوشیدہ تھا اللہ نے اس کو کلمہ تامہ قرار دیا۔ مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا چیزیں اس اسم سے چونکہ بعد میں پیدا ہوئیں لہٰذا اس کا تعلق ان چیزوں سے نہ تھا، اس کلمہ تامہ کے اس نے ایک ساتھ چار جزو قرار دیئے (ذات و مفہوم ہو و مفہوم، الف ولام و مفہوم، اللہ تعالیٰ ان چیزوں میں تقدم و تاخر نہیں اس سے تین نام ظاہر کیے۔ کیونکہ خلق کو ان کی طرف احتیاج تھی اور ایک کو پوشیدہ رکھا پس یہ اسماء جو ظاہر ہوئے وہ لفظ اللہ سے ظاہر ہوئے اور ان تینوں ناموں کے تابع بنایا چار ارکان کو، پس یہ بارہ رکن ہوگئے۔ پھر ہر رکن سے تیس اسم فعلی پیدا کیے جو منسوب ہیں اسماء کی طرف اور وہ رحمٰن و رحیم و ملک و قدوس و خالق و مصور حی و قیوم نہ اس کو اونگھ ہے نہ نیند، و علیم و خبیر، سمیع و بصیر، حکیم و عزیز و جبار و متکبر، علی و عظیم و مقتدر و قادر و سلام و مومن و مہیمن، بادی و ماشی و بدیع و رفیع، جلیل و کریم و رازق و محی و ممیت و باعث و وارث ہیں یہ اور تمام اسماء حسنیٰ مل کر تین سو ساٹھ ہوتے ہیں جو تین ناموں سے منسوب ہیں اور یہ تین ارکان و حجب ہیں اسم واحد کے جو پوشیدہ ہے ان تین اسماء میں مراد ہے قول باری سے قل ادعوا اللہ ہے حقیقت یہ ہے کہ حدوث اسماء کے متعلق جو اوپر بیان ہوا وہ اسرار الٰہیہ سے ہے جن کو نبی و امام کے سوا دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہہ

سکتے کہ اللہ اسم ذات ہے اس کی حقیقت کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ اس کی حقیقت عقل و وہم و حواس ہر شے سے مستور ہے اس کے علاوہ جو اللہ اس کے اسماء حسنیٰ ہیں ہم اس کی معرفت ان کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

۲ ـ أحمد بن إدريس ، عن الحسين بن عبدالله ، عن محمّد بن عبدالله و موسى بن عمر ؛ والحسن بن عليّ بن عثمان ، عن ابن سنان قال : سألت أبا الحسن الرّضا عليه السلام : هل كان الله عزّ وجلّ عارفاً بنفسه قبل أن يخلق الخلق ؟ قال : نعم ، قلت: يراها ويسمعها؟ قال : ما كان محتاجاً إلى ذلك لأنّه لم يكن يسألها ولا يطلب منها ، هو نفسه ونفسه هو ، قدرته نافذة فليس يحتاج أن يسمّي نفسه ، ولكنّه اختار لنفسه أسماء لغيره يدعوه بها لأنّه إذا لم يدع باسمه لم يعرف ، فأوّل ما اختار لنفسه : العليّ العظيم لأنّه أعلى الأشياء كلّها ، فمعناه الله واسمه العليّ العظيم ، هو أوّل أسمائه ، علا على كلّ شيء .

سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا مخلوق کو خلق کرنے سے پہلے خدا اپنے نفس کا عالم تھا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا وہ اس کو دیکھتا اور سنتا تھا فرمایا۔ وہ اس کا محتاج نہ تھا کہ وہ اپنا نام لے۔ کیوں کہ وہ کسی مشکل میں سوال کرنے والا اور کسی کا طلب گار نہیں۔ اس کا نفس اس کی ذات ہے اور اس کی ذات اس کا نفس ہے اسکی قدرت جاری ہونے والی ہے وہ اس کا محتاج نہیں کہ اس کی ذات کا نام رکھا جائے۔ لیکن اس نے کچھ نام اپنے لئے منتخب کئے ہیں جو اس کی ذات کے غیر ہیں وہ انہی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ کیوں کہ اگر کسی نام سے پکارا نہ جاتا تو اس کی معرفت نہ ہوتی پس سب سے پہلے اس نے اپنا نام علی العظیم رکھا کیوں کہ وہ تمام چیزوں سے اعلیٰ ہے اس کی ذات اللہ ہے علی عظیم اس کا نام ہے وہ اس کا سب سے پہلے نام ہے وہ ہر شئے سے بلند تر ہے۔

٣ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِسْمِ مَا هُوَ ؟ قَالَ : صِفَةٌ لِمَوْصُوفٍ .

۳۔ اور اسی سند کے ساتھ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے سوال کیا کہ اسم کیا ہے۔ فرمایا موصوف کی صفت ۔

٤ ـ محمّد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن بعض أصحابه ، عن بكر بن

من زعم أنّه يعرف الله بحجاب أو بصورة أو بمثال فهو مشركٌ لأنّ حجابه و مثاله و صورته غيره وإنّما هو واحد متوحّد فكيف يوحّده من زعم أنّه عرفه بغيره ، وإنّما عرف الله من عرفه بالله ، فمن لم يعرفه به فليس يعرفه ، إنّما يعرف غيره ، ليس بين الخالق والمخلوق شيء ، والله خالق الأشياء لامن شيء كان ، والله يسمّى بأسمائه وهو غير أسمائه والأسماء غيره .

صالح ، عن علي بن صالح ، عن الحسن بن محمد بن خالد بن يزيد ، عن عبد الأعلى عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اسم الله غيره ، و كلّ شيء وقع عليه اسم شيء فهو مخلوق ما خلا الله فأمّا ما عبّرته الألسن أو عملت الأيدي فهو مخلوق ، والله غاية من غاياه والمغيّى غير الغاية والغاية موصوفة و كلّ موصوف مصنوع وصانع الأشياء غير موصوف بحدّ مسمّى لم يتكوّن فيعرف كينونيّته بصنع غيره ، ولم يتناه إلى غاية إلّا كانت غيره ، لايزلّ من فهم هذا الحكم أبداً ، وهو التوحيد الخالص ، فارعوه وصدّقوه وتفهّموه بإذن الله

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اسم اللہ کا غیر ہے ہر وہ شے جس کے لئے کوئی نام ہو مخلوق ہے سوائے اللہ کے جس کو زبانیں تعبیر کرتی ہیں اور ہاتھ اس میں کام کرتے ہیں وہ مخلوق ہے اس خالق بر حق کا نام اس کے نشانات میں سے ایک نشان ہے اور جس کا نشان ہو وہ نشان سے علیحدہ ذات ہوتی ہے اور نہایت یا نشان موصوف ہوتا ہے اور جو موصوف ہوتا ہے وہ مصنوع ہے اور خالق اشیا غیر موصوف ہے۔ مسمیٰ کی حد میں وہ پیدا نہیں ہوا کہ اس کے ہونے کو غیر کی صنعت سے پہچانا جائے اور اس کے لئے حد و انتہا بھی نہیں کوئی نشان بھی نہیں اور جو ہے وہ اس کا غیر ہے کبھی لغزش نہیں کھائے گا وہ جس نے اس بات کو سمجھ لیا اور یہی توحید ہے خالص توحید، اس کی رعایت کرو، اس کی تصدیق کرو اور باذن خدا اُسے سمجھو جس نے گمان کیا کہ اس نے اللہ کو حجاب یا صورت یا مثال سے پہچانا وہ مشرک ہے کیوں کہ حجاب اور صورت اور مثال اس کے غیر ہیں وہ ذات وحدہٗ لاشریک ہے جس نے اللہ کو اس طرح سے پہچانا اس نے خدا کی معرفت حاصل کی۔ اور جس نے اس طرح نہ پہچانا اس نے خدا کو نہ پہچانا اور اس کے غیر کو پہچانا۔ خالق و مخلوق کے درمیان کوئی شے مشترک نہیں۔ خدا خالق اشیا ہے وہ کسی چیز سے خود نہیں پیدا ہوا۔ اس کے ناموں سے اسے موسوم کیا جاتا ہے لیکن اس کی ذات ناموں سے الگ ہے اور وہ ناموں سے الگ ہے

باب شانزدہم (۱۶)

اسمار کے معانی اور ان کا اشتقاق

٥ (بَابُ مَعَانِي الْأَسْمَاءِ وَاشْتِقَاقِهَا)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ تَفْسِيرِ « بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ » قَالَ : الْبَاءُ بَهَاءُ اللهِ ، وَالسِّينُ سَنَاءُ اللهِ ، وَالْمِيمُ مَجْدُ اللهِ ؛ وَ رَوَى بَعْضُهُمْ : الْمِيمُ مُلْكُ اللهِ ، وَاللهُ إِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ ، الرَّحْمٰنُ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ ، وَالرَّحِيمُ بِالْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً

۱۔عبداللہ بن سنان سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا۔ ب سے بہا یعنی اس کا غالب ہونا مراد ہے اور س سے سنا یعنی اس کی رفعت و عظمت مراد ہے میم سے مجد اللہ یعنی بزرگی خدا اور بعض کے نزدیک بادشاہت خدا مراد ہے اور اللہ ہر شے کا معبود ہے۔ رحمٰن ہے اپنی مخلوق پر اور رحیم ہے خاص کر مومنین پر۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ أَسْمَاءِ اللهِ وَاشْتِقَاقِهَا ، اَللهُ مِمَّا هُوَ مُشْتَقٌّ ؟ فَقَالَ يَا هِشَامُ ؛ اللهُ مُشْتَقٌّ مِنْ إِلٰهٍ وَإِلٰهٌ يَقْتَضِي مَأْلُوهاً وَالْإِسْمُ غَيْرُ الْمُسَمّٰى ، فَمَنْ عَبَدَ الْإِسْمَ دُونَ الْمَعْنىٰ فَقَدْ كَفَرَ وَلَمْ يَعْبُدْ شَيْئاً وَمَنْ عَبَدَ الْإِسْمَ وَالْمَعْنىٰ فَقَدْ أَشْرَكَ وَعَبَدَ اثْنَيْنِ وَمَنْ عَبَدَ الْمَعْنىٰ دُونَ الْإِسْمِ فَذَاكَ التَّوْحِيدُ ، أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : زِدْنِي قَالَ : لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْماً فَلَوْ كَانَ الْإِسْمُ هُوَ الْمُسَمّٰى لَكَانَ كُلُّ اسْمٍ مِنْهَا إِلٰهاً وَلٰكِنَّ اللهَ مَعْنىً يُدَلُّ عَلَيْهِ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ وَكُلُّهَا غَيْرُهُ ، يَا هِشَامُ الْخُبْزُ اسْمٌ لِلْمَأْكُولِ وَالْمَاءُ اسْمٌ

لِلْمَشْرُوبِ وَالثَّوْبُ اسْمٌ لِلْمَلْبُوسِ وَالنَّارُ اسْمٌ لِلْمُحْرِقِ، أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ فَهْماً تَدْفَعُ بِهِ وَتُنَاضِلُ بِهِ أَعْدَاءَنَا الْمُتَّخِذِينَ مَعَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: نَفَعَكَ اللهُ [بِهِ] وَثَبَّتَكَ يَا هِشَامُ، قَالَ: فَوَاللهِ مَا قَهَرَنِي أَحَدٌ فِي التَّوْحِيدِ حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي هٰذَا

۲۔ ہشام بن الحکم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسمائے الٰہیہ اور ان کے اشتقاق کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ہشام اللہ مشتق ہے الٰہ سے (معبود) اور الٰہ کے لئے ضروری ہے کہ عبادت کرنے والا بھی ہو اور اسم مسمٰی کے غیر ہوتا ہے پس جس نے معنی کو چھوڑ کر نام کی عبادت کی اس نے کفر کیا اور کسی چیز کی بھی عبادت نہ کی اور جس نے نام اور معنی دونوں کی عبادت کی اس نے شرک کیا۔ اور دو کی عبادت کی اور جس نے صرف معنی کی عبادت کی تو یہ توحید ہے اے ہشام تم سمجھ گئے۔ میں نے کہا کچھ اور فرمائیے۔ فرمایا اللہ کے ۹۹ نام ہیں۔ اگر ہر نام ایک ذات ہوتا تو ہر نام ایک معبود بن جاتا۔ لیکن اللہ کا ایک مفہوم ہے جو ان سب ناموں پر ایک دلالت کرتا ہے اور وہ مفہوم ان تمام اسماء کا غیر ہے اے ہشام سمجھو، روٹی ایک ماکول چیز کا نام ہے (نام اور روٹی الگ الگ چیزیں ہیں) پانی ایک مشروب چیز کا نام ہے، لباس ایک ملبوس چیز کا نام ہے، آگ ایک جلانے والی چیز کا نام ہے۔ اے ہشام تم سمجھ گئے اب اس دلیل سے ہمارے دشمنوں کو رد کرنا۔ جو اللہ کے ساتھ اس کے غیر کو بھی معبود بنائے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا ہاں خوب سمجھ گیا۔ ہشام کہتے ہیں، واللہ اس مسئلہ توحید میں کوئی مجھ پر غالب نہ آیا اور میں ہر جگہ اپنے مقام پر قائم رہا۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنْ مَعْنَى اللهِ فَقَالَ: اسْتَوْلَى عَلَى مَا دَقَّ وَجَلَّ

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے اللہ کے معنی کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اللہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ غالب ہے ہر دقیق و جلیل چیز پر۔

۴ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ: «اللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ» فَقَالَ: هَادٍ لِأَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَهَادٍ لِأَهْلِ الْأَرْضِ

وَفِي رِوَايَةِ الْبَرْقِيِّ هُدىً مَنْ فِي السَّمَاءِ وَهُدىً مَنْ فِي الْأَرْضِ.

۴۔ عباس بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے یہ آیہ، اللہ نور السموات والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ آسمان و زمین کا ہدایت کرنے والا ہے اور ایک روایت میں ہے، وہ ہدایت ہے آسمانوں اور زمین کے لئے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ» وَقُلْتُ: أَمَّا الْأَوَّلُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ وَأَمَّا الْآخِرُ فَبَيِّنْ لَنَا تَفْسِيرَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا يَبِيدُ أَوْ يَتَغَيَّرُ أَوْ يَدْخُلُهُ التَّغَيُّرُ وَالزَّوَالُ أَوْ يَنْتَقِلُ مِنْ لَوْنٍ إِلَى لَوْنٍ وَمِنْ هَيْئَةٍ إِلَى هَيْئَةٍ وَمِنْ صِفَةٍ إِلَى صِفَةٍ وَمِنْ زِيَادَةٍ إِلَى نُقْصَانٍ وَمِنْ نُقْصَانٍ إِلَى زِيَادَةٍ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ بِحَالَةٍ وَاحِدَةٍ، هُوَ الْأَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْآخِرُ عَلَى مَا لَمْ يَزَلْ [وَ] لَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهِ الصِّفَاتُ وَالْأَسْمَاءُ كَمَا تَخْتَلِفُ عَلَى غَيْرِهِ، مِثْلُ الْإِنْسَانِ الَّذِي يَكُونُ تُرَاباً مَرَّةً وَمَرَّةً لَحْماً وَدَماً وَمَرَّةً رُفَاتاً وَرَمِيماً (۱) وَكَالْبُسْرِ الَّذِي يَكُونُ مَرَّةً بَلَحاً وَمَرَّةً بُسْراً وَمَرَّةً رُطَباً وَمَرَّةً تَمْراً، فَتَتَبَدَّلُ عَلَيْهِ الْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ وَاللهُ جَلَّ وَعَزَّ بِخِلَافِ ذَلِكَ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس قول خدا کے کیا معنی ہیں۔ کہ وہ اول ہے وہ آخر ہے، اول کو تو ہم نے سمجھ لیا لیکن آخر کے معنی بیان فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا "دنیا کی ہر شے ہلاک ہوتی اور متغیر ہوتی ہے، ایک رنگ سے دوسرے رنگ کی طرف، ایک صورت سے دوسری صورت کی طرف، ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف، زیادتی سے نقصان اور نقصان سے زیادتی کی طرف لے جاتی ہے اور رب العالمین کی ذات کو نہ زوال ہے نہ ہوگا اور نہ اس کی صفات و اسماء میں کوئی اختلاف ہے جیسے کہ اس کے غیر میں ہوتا ہے مثل انسان کے جو ایک بار مٹی ہوتا ہے پھر گوشت اور پھر خون، پھر بوسیدہ ہڈی یا جیسے خرما کہ پہلے پھول ہوتا ہے پھر کچا خرما، پھر رطب تمر، اس اختلاف کے ساتھ اس کے نام بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے یہ نہیں"

٦ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْبَانِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ فَقَالَ : الْأَوَّلُ لَا عَنْ أَوَّلٍ قَبْلَهُ وَلَا عَنْ بَدْءٍ سَبَقَهُ ، وَالْآخِرُ لَا عَنْ نِهَايَةٍ كَمَا يُعْقَلُ مِنْ صِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ وَلٰكِنْ قَدِيمٌ أَوَّلٌ آخِرٌ ، لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزُولُ بِلَا بَدْءٍ وَلَا نِهَايَةٍ ، لَا يَقَعُ عَلَيْهِ الْحُدُوثُ وَلَا يَحُولُ مِنْ حَالٍ إِلَىٰ حَالٍ ، خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اوّل و آخر کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اوّل ہے لیکن اس سے پہلے کوئی نہیں، کسی نے ابتدا میں اس پر سبقت نہیں کی۔ وہ آخر ہے مگر اس کی نہایت نہیں، یہ تو مخلوق کی صفت ہے جو ذات قدیم اوّل و آخر ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا نہ اس کا تعلق حدوث سے ہے اور نہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتا ہے وہ ہر شے کا خالق ہے۔

٧ ـ محمّد بن أبي عبدالله رفعه إلى أبي هاشم الجعفري قال : كنت عند أبي جعفر الثاني عليه السلام فسأله رجل فقال : أخبرني عن الربّ تبارك وتعالى له أسماء وصفات في كتابه؟ وأسماؤه وصفاته هي هو؟ فقال أبو جعفر عليه السلام : إنّ لهذا الكلام وجهين إن كنت تقول : هي هو أي أنّه ذو عدد وكثرة فتعالى الله عن ذلك وإن كنت تقول : هذه الصفات والأسماء لم تزل فإنّ «لم تزل» محتمل معنيين فان قلت : لم تزل عنده في علمه وهو مستحقّها ، فنعم ، وإن كنت تقول : لم يزل تصويرها وهجاؤها وتقطيع حروفها فمعاذ الله أن يكون معه شيء غيره ، بل كان الله ولا خلق ، ثمّ خلقها وسيلة بينه وبين خلقه ، يتضرّعون بها إليه ويعبدونه وهي ذكره وكان الله ولا ذكر ، والمذكور بالذكر هو الله القديم الّذي لم يزل . والأسماء والصفات مخلوقات ، والمعاني والمعنيّ بها هو الله الّذي لايليق به الاختلاف ولا الائتلاف ، وإنّما يختلف ويأتلف المتجزّئ ، فلا يقال : الله مؤتلف ولا الله قليل ولا كثير ولكنّه القديم في ذاته ، لأنّ ما سوى الواحد متجزّئ ، والله واحد لامتجزّئ ولا متوهّم بالقلّة والكثرة وكلّ متجزّئ أو متوهّم بالقلّة والكثرة فهو مخلوق دالّ على خالق له . فقولك : إنّ الله قدير

خبّرت أنّه لا يعجزه شيء ، فنفيت بالكلمة العجز وجعلت العجز سواه ؛ و كذلك قولك : عالمٌ إنّما نفيت بالكلمة الجهل وجعلت الجهل سواه و إذا أفنى الله الأشياء أفنى الصورة والهجاء والتقطيع ولايزال من لم يزل عالماً.

فقال الرّجل : فكيف سمّينا ربّنا سميعاً ؟ فقال: لأنّه لايخفى عليه ما يدرك بالأسماع، ولم نصفه بالسمع المعقول في الرأس، و كذلك سمّيناه بصيراً لأنّه لا يخفى عليه مايدرك بالأبصار، من لون أو شخص أو غير ذلك ، ولم نصفه ببصر لحظة العين، و كذلك سمّيناه لطيفاً لعلمه بالشيء اللّطيف مثل البعوضة و أخفى من ذلك ، وموضع النشوء منها ، والعقل والشهوة للسفاد والحدب على نسلها ، وإقام بعضها على بعض ونقلها الطعام والشراب إلى أولادها في الجبال والمفاوز والأودية والقفار ، فعلمنا أنّ خالقها لطيف بلا كيف ، وإنّما الكيفيّة للمخلوق المكيّف ؛ و كذلك سمّينا ربّنا قويّاً لا بقوّة البطش المعروف من المخلوق ولو كانت قوّته قوّة البطش المعروف من المخلوق لوقع التشبيه ولاحتمل الزيادة، وما احتمل الزيادة احتمل النقصان، وما كان ناقصاً كان غير قديم وما كان غير قديم كان عاجزاً ؛ فربّنا تبارك وتعالى لا شبه له ولا ضدّ ولا ندّ ولا كيف ولانهاية ولاتبصار بصر ؛ ومحرّمٌ على القلوب أن تمثّله ، وعلى الأوهام أن تحدّه وعلى الضمائر أن تكوّنه، جلّ وعزّ عن أدات خلقه وسمات بريّته وتعالى عن ذلك علوّاً كبيراً.

۲۰۔ ابوہاشم جعفری سے مروی ہے کہ ایکبار امام محمد تقی علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا۔ کیا کتاب خدا میں اللہ کے اسماء و صفات ہیں اور آیا وہ اس کی ذات ہیں فرمایا اس کے کلام کی دو صورتیں ہیں اگر تمہارا یہ مطلب ہے کہ اسماء و صفات کے ساتھ وہ صاحب عدد و کثرت ہے تو خدا اس سے بلند و برتر ہے اگر مراد یہ ہے کہ یہ اسماء و صفات ازلی نہیں ہیں تو اس کے دو معنی کا احتمال ہے اگر تیری مراد یہ ہے کہ اسماء و صفات اس کے علم سے تھے کہ احادث ہوں گے اور مخلوق ان کے ذریعہ سے خدا کو یاد کرے گی تو ٹھیک ہے اور اگر تیری مراد یہ ہے کہ اسماء کی تصویریں، ان کے ہجے اور ان کے ٹکڑے بھی ہمیشہ سے اللہ کے ساتھ ہیں، تو خدا کی پناہ کوئی چیز جو اس کا غیر ہے اس کے ساتھ نہیں ہو سکتی، خدا تھا اور مخلوق نہ تھی۔ اس نے اسماء کو پیدا کر دیا تاکہ وہ اس کے اور اس کے اسماء کے درمیان وسیلہ بن جائیں لوگ ان کے ذریعہ سے خدا کے سامنے فریاد کریں اور اس کی عبادت کریں اور عبادت کیا

اس کا ذکر، خدا تھا جب کہ اس کا ذکر نہ تھا اور نہ وہ اپنے ذکر سے ذکر کیا ہوا تھا کیونکہ وہ قدیم ہے اور ہمیشہ سے ہے اور اسماء و صفات اس کی مخلوق ہیں اور ان سے مراد ہے وہ اللہ جس کے لئے نہ مختلف ہونا لائق ہے نہ مؤتلف ہونا، کیونکہ الگ ہونا یا ملنا۔ اس چیز کے لئے ہوتا ہے جو صاحب تجزیہ ہو۔ پس یہ نہیں کہا جائے گا کہ خدا مرکب ہے اور نہ یہ کہا جائے گا کہ وہ قلیل یا کثیر ہے بلکہ وہ اپنی ذات میں قدیم ہے واحد کے سوا جو ہے وہ صاحب اجزاء ہے اور اللہ واحد ہے، صاحب اجزاء نہیں اور نہ قلت وکثرت کا اس سے تعلق ہے وہ مخلوق ہے اور اس کی دلیل ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے پس تمہارا یہ کہنا کہ خدا قدیر ہے، یہ اس امر کی خبر دیتا ہے کہ اس کو کوئی شے عاجز نہیں بناتی، پس تم نے قدیر کہہ کر عاجزی کی، اس سے نفی کی اور عجز کو اس سے الگ قرار دیا۔ ایسے ہی جب تم نے عالم کہا تو اس سے جہل کی نفی کی یعنی جہل کو اس سے الگ قرار دیا۔ پس جب فنا کرے گا اشیاء کو تو فنا کریگا اپنے اسماء کی صورتیں، ہجاء و تقطیع کو بھی اور وہ ہمیشہ سے عالم ہے (مطلب یہ ہے کہ سوائے اس کی ذاتِ قدیم کے تمام چیزیں حادث و فانی ہیں۔ خواہ اس کے اسماء ہوں یا ان کی صورتیں)۔

ایک شخص نے کہا ہم اپنے رب کا نام سننے والا کیسے رکھیں۔ فرمایا وہ ایسا سننے والا ہے کہ جو باتیں کانوں سے سنی جاتی ہیں وہ اس پر مخفی نہیں لیکن ہم اس کا وصف ان کانوں سے نہیں کریں گے جو سر میں ہوتے ہیں ایسے ہی ہم اس کا نام بصیر رکھیں گے اس لئے جو بینائیاں جن چیزوں کا ادراک کرتی ہیں رنگ یا وجود وغیرہ اس کی ذات پر مخفی نہیں لیکن ہم اس کا وصف نہ بیان کریں گے ان آنکھوں کے ساتھ جو سر میں ہوتی ہیں ایسے ہی ہم اس کو لطیف کہتے ہیں کیونکہ وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کے متعلق علم رکھتا ہے جیسے مچھر یا اس سے بھی خفی تر کوئی چیز اور اس کی نشو و نما کو اور عقل کو اور اس کی جفتی کھانے کی خواہش کو اپنی نسل پر مہربان ہونے کو اور بعض کا بعض کے ساتھ رہنا سہنا اور کھانے پینے کی چیزوں کو لے جانا اپنی اولاد کے لئے پہاڑوں، جنگلوں، وادیوں اور چٹیل میدانوں میں پس ہم نے جان لیا کہ ہمارا خالق لطیف ہے اس کے لئے کوئی کیفیت نہیں، کیونکہ کیفیت تو مخلوق کے لئے ہوتی ہے پس اسی طرح ہم نے نام رکھا اپنے رب کا قوی لیکن نہ ایسا زور و قوت والا، جیسا مخلوق میں مشہور ہے اگر اس کی قوت مخلوق کی سی قوت ہوتی تو مخلوق سے اس کی تشبیہ ہو جاتی، زیادتی کے احتمال کی بناء پر اور جہاں زیادتی کا احتمال ہوتا ہے وہاں کمی کا بھی ہوتا ہے اور جو ناقص ہوتا ہے وہ غیر قدیم ہوتا ہے اور غیر قدیم عاجز ہوتا ہے ہمارا رب اس سے بلند و برتر ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں، اس کی ضد نہیں، اس کی نظیر نہیں، نہ اس کے لئے کوئی کیفیت ہے اور نہ نہایت، نہ وہ آنکھ سے دیکھتا ہے۔ حرام ہے قلوب

پر اس کی تمثیل بنانا، عقلوں پر اس کی حد قائم کرنا اور انسانی ضمیروں یا دلوں پر کہ اس کی صورت گری کریں۔ خدا کی ذات بزرگ و برتر ہے کہ اس میں مخلوق کے سے آلات و اسباب ہوں اور مخلوق کے سے آثار ہوں، خدا کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ؟ فَقَالَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: حَدَّدْتَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ: اللهُ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُوصَفَ.

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا۔ اللہ اکبر، فرمایا۔ بتاؤ وہ کس سے بڑا ہے اس نے کہا ہر شے سے۔ فرمایا تو نے اس کے لئے حد قائم کر دی، اس نے کہا پھر کیسے کہوں۔ فرمایا۔ یوں کہو کہ اللہ بزرگ ہے اس سے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

۹۔ ورواه محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن مروك بن عبيد، عن جميع ابن عمير قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: أي شيء الله أكبر؟ فقلت: الله أكبر من كل شيء، فقال: وكان ثم شيء، فيكون أكبر منه؟ فقلت: وماهو؟ قال: الله أكبر من أن يوصف.

۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ کس چیز سے بڑا ہے میں نے کہا ہر شے سے، فرمایا جب اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی تو اس وقت ہر شے سے بڑا کیسے ہوا۔ میں نے کہا پھر وہ کیا ہے فرمایا وہ بزرگ و برتر ہے اس سے کہ اس کا وصف بیان کیا جائے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ: أَنَفَةٌ لِلهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سبحان اللہ کے معنی پوچھے، فرمایا اس کو منزہ اور مبرا جاننا ہے ہر اس شے سے جو اس کے لائق نہ ہو۔

۱۱۔ أَحْمَدُبْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى طِرْبَالٍ عَنْ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ» مَا يُعْنَى بِهِ؟ قَالَ تَنْزِيهُهُ.

۱۱۔ ہشام سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سبحان کے معنی پوچھے فرمایا اس کی ذات پاک کو (صفات مخلوق سے) منزہ جاننا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: مَا مَعْنَى الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ إِجْمَاعُ الْأَلْسُنِ عَلَيْهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: «وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ».

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا الواحد کے کیا معنی ہیں فرمایا۔ اس کی وحدانیت پر لوگوں کا اجماع ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے اگر لوگوں سے تم پوچھو گے کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے۔

باب ہفدہم (۱۷)

تتمہ باب سابق

اسمائے اللہ اور اسمائے مخلوق کے معنی میں فرق

«(بَابٌ آخَرُ)»

وَ هُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ
إِلَّا أَنَّ فِيهِ زِيَادَةً وَ هُوَ الْفَرْقُ مَا بَيْنَ الْمَعَانِي
الَّتِي تَحْتَ أَسْمَاءِ اللّٰهِ وَ أَسْمَاءِ الْمَخْلُوقِينَ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْهَمْدَانِيِّ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

بن الحسن العلوي جميعاً عن الفتح بن يزيد الجرجاني عن أبي الحسن عليه السلام قال: سمعته يقول:
وهو اللطيف الخبير السميع البصير الواحد الأحد الصمد، لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد
لو كان كما يقول المشبهة لم يعرف الخالق من المخلوق ولا المنشئ من المنشأ لكنه المنشئ،
فرق بين من جسمه وصوره وأنشأه إذ كان لا يشبهه شيء ولا يشبه هو شيئاً، قلت: أجل جعلني
الله فداك لكنك قلت الأحد الصمد وقلت: لا يشبهه شيء والله واحد والإنسان واحد أليس قد
تشابهت الوحدانية؟ قال: يا فتح أحلت ثبتك الله إنما التشبيه في المعاني، فأما في الأسماء
فهي واحدة وهي دالة على المسمى وذلك أن الإنسان وإن قيل: واحد فإنه يخبر أنه
جثة واحدة وليس باثنين والإنسان نفسه ليس بواحد لأن أعضاءه مختلفة وألوانه مختلفة ومن ألوانه
مختلفة غير واحد وهو أجزاء مجزاة، ليست بسواء، دمه غير لحمه ولحمه غير دمه وعصبه
غير عروقه وشعره غير بشره وسواده غير بياضه وكذلك سائر جميع الخلق، فالإنسان واحد
في الاسم ولا واحد في المعنى والله جل جلاله هو واحد لا واحد غيره لا اختلاف فيه ولا تفاوت
ولا زيادة ولا نقصان، فأما الإنسان المخلوق المصنوع المؤلف من أجزاء مختلفة وجواهر شتى غير أنه
بالاجتماع شيء واحد قلت: جعلت فداك فرجت عني فرج الله عنك، فقولك: اللطيف الخبير
فسره لي كما فسرت الواحد فإني أعلم أن لطفه على خلاف لطف خلقه للفصل، غير أني أحب أن
تشرح ذلك لي فقال: يا فتح؛ إنما قلنا: اللطيف للخلق اللطيف ولعلمه بالشيء اللطيف أو لا
ترى وفقك الله وثبتك إلى أثر صنعه في النبات اللطيف وغير اللطيف ومن الخلق اللطيف و
من الحيوان الصغار ومن البعوض والجرجس وما هو أصغر منها ما لا يكاد تستبينه العيون،
بل لا يكاد يستبان لصغره الذكر من الأنثى والحدث المولود من القديم، فلما رأينا صغر
ذلك في لطفه واهتدائه للسفاد والهرب من الموت والجمع لما يصلحه وما في لجج البحار
وما في لحاء الأشجار والمفاوز والقفار وإفهام بعضها عن بعض منطقها وما يفهم به أولادها
عنها ونقلها الغذاء إليها ثم تأليف ألوانها حمرة مع صفرة وبياض مع حمرة وأنه ما لا تكاد

عيوننا تستبينه لدمامة خلقها لا تراه عيوننا ولا تلمسه أيدينا علمنا أنّ خالق هذا الخلق لطيف لطف بخلق ما سمّيناه بلا علاج ولا أداة ولا آلة وأنّ كلّ صانع شيء فمن شيء صنع والله الخالق اللّطيف الجليل خلق وصنع لا من شيء.

- عليّ بن محمّد مرسلاً عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال: قال: اعلم علّمك الله الخير أنّ الله تبارك وتعالى قديم والقدم صفته الّتي دلّت العاقل على أنّه لا شيء قبله ولا شيء معه في ديموميّته فقد بان لنا بإقرار العامّة معجزة الصّفة أنّه لا شيء قبل الله ولا شيء مع الله في بقائه وبطل قول من زعم أنّه كان قبله أو كان معه شيء وذلك أنّه لو كان معه شيء في بقائه لم يجز أن يكون خالقاً له لأنّه لم يزل معه، فكيف يكون خالقاً لمن لم يزل معه ولو كان قبله شيء كان الأوّل ذلك الشّيء لا هذا وكان الأوّل أولى بأن يكون خالقاً للأوّل ثمّ وصف نفسه تبارك وتعالى بأسماء دعا الخلق إذ خلقهم وتعبّدهم وابتلاهم إلى أن يدعوه بها فسمّى نفسه سميعاً، بصيراً، قادراً، قائماً، ناطقاً، ظاهراً، باطناً، لطيفاً، خبيراً، قويّاً، عزيزاً، حكيماً، عليماً وما أشبه هذه الأسماء فلمّا رأى ذلك من أسمائه الغالون المكذّبون وقد سمعونا نحدّث عن الله أنّه لا شيء مثله ولا شيء من الخلق في حاله قالوا: أخبرونا إذا زعمتم أنّه لا مثل لله ولا شبه له، كيف شاركتموه في أسمائه الحسنى فتسمّيتم بجميعها؟ فإنّ في ذلك دليلاً على أنّكم مثله في حالاته كلّها أو في بعضها دون بعض إذ جمعتم الأسماء الطّيّبة قيل لهم: إنّ الله تبارك وتعالى ألزم العباد أسماء من أسمائه على اختلاف المعاني وذلك كما يجمع الاسم الواحد معنيين مختلفين والدّليل على ذلك قول النّاس الجائز عندهم الشّائع وهو الّذي خاطب الله به الخلق فكلّمهم بما يعقلون ليكون عليهم حجّة في تضييع ما ضيّعوا فقد يقال للرّجل: كلب، وحمار، وثور، وسكّرة، وعلقمة، وأسد، كلّ ذلك على خلافه وحالاته لم تقع الأسامي على معانيها الّتي كانت بنيت عليه؛ لأنّ الإنسان ليس بأسد ولا كلب فافهم ذلك رحمك الله وإنّما سمّي الله تعالى بالعلم[۲] بغير علم حادث علم به الأشياء استعان به على حفظ ما يستقبل من أمره والرّويّة فيما يخلق من خلقه ويفسد ما مضى ممّا أفنى

من خلقه مما لو لم تحضره ذلك العلم ويغيبه كان جاهلا ضعيفا، كما أنا لو رأينا علماء الخلق
إنما سموا بالعلم لعلم حادث إذ كانوا فيه جهلة وربما فارقهم العلم بالأشياء فعادوا إلى الجهل وإنما
سمي الله عالما لأنه لا يجهل شيئا. فقد جمع الخالق والمخلوق اسم العالم واختلف المعنى
على ما رأيت، وسمي ربنا سميعا لا بخرت فيه يسمع به الصوت ولا يبصر به كما أن خرتنا الذي
به نسمع لا نقوى به على البصر ولكنه أخبر أنه لا يخفى عليه شيء من الأصوات، ليس على حد ما
سمينا نحن، فقد جمعنا الاسم بالسمع واختلف المعنى وهكذا البصر لا بخرت منه أبصر كما أنا نبصر
بخرت منا لا ننتفع به في غيره ولكن الله بصير لا يحتمل شخصا منظورا إليه، فقد جمعنا الاسم واختلف
المعنى، وهو قائم ليس على معنى انتصاب وقيام على ساق في كبد كما قامت الأشياء ولكن قائم يخبر
أنه حافظ كقول الرجل: القائم بأمرنا فلان والله هو القائم على كل نفس بما كسبت والقائم
أيضا في كلام الناس: الباقي، والقائم أيضا يخبر عن الكفاية كقولك للرجل: قم بأمر بني فلان
أي اكفهم والقائم منا قائم على ساق، فقد جمعنا الاسم ولم نجمع المعنى، وأما اللطيف فليس
على قلة وقضافة وصغر ولكن ذلك على النفاذ في الأشياء والامتناع من أن يدرك، كقولك
للرجل: لطف عني هذا الأمر ولطف فلان في مذهبه وقوله يخبرك أنه غمض فيه العقل
وفات الطلب وعاد متعمقا متلطفا لا يدركه الوهم فكذلك لطف الله تبارك وتعالى عن أن يدرك
بحد أو يحد بوصف واللطافة منا: الصغر والقلة، فقد جمعنا الاسم واختلف المعنى، وأما
الخبير فالذي لا يعزب عنه شيء ولا يفوته ليس للتجربة ولا للاعتبار بالأشياء فعند التجربة و
الاعتبار علمان ولولاهما ما علم لأن من كان كذلك كان جاهلا والله لم يزل خبيرا بما يخلق والخبير
من الناس المستخبر عن جهل المتعلم، فقد جمعنا الاسم واختلف المعنى، وأما الظاهر
فليس من أجل أنه علا الأشياء بركوب فوقها وقعود عليها وتسنم لذراها ولكن ذلك لقهره
ولغلبته الأشياء وقدرته عليها كقول الرجل: ظهرت على أعدائي وأظهرني الله على خصمي

يُخْبِرُ عَنِ الْفَالِجِ وَالْغَلَبَةِ، فَهَكَذَا ظُهُورُ اللهِ عَلَى الْأَشْيَاءِ. وَوَجْهٌ آخَرُ أَنَّهُ الظَّاهِرُ لِمَنْ أَرَادَهُ وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ أَنَّهُ مُدَبِّرٌ لِكُلِّ مَا بَرَأَ فَأَيُّ ظَاهِرٍ أَظْهَرُ وَ أَوْضَحُ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى، لِأَنَّكَ لَا تَعْدِمُ صَنْعَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ وَفِيكَ مِنْ آثَارِهِ مَا يُغْنِيكَ وَالظَّاهِرُ مِنَّا الْبَارِزُ بِنَفْسِهِ وَالْمَعْلُومُ بِحَدِّهِ، فَقَدْ جَمَعَنَا الْإِسْمُ وَلَمْ يَجْمَعْنَا الْمَعْنَى. وَ أَمَّا الْبَاطِنُ فَلَيْسَ عَلَى مَعْنَى الْإِسْتِبْطَانِ لِلْأَشْيَاءِ بِأَنْ يَغُورَ فِيهَا وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنْهُ عَلَى اسْتِبْطَانِهِ لِلْأَشْيَاءِ عِلْماً وَ حِفْظاً وَ تَدْبِيراً، كَقَوْلِ الْقَائِلِ: أَبْطَنْتُهُ يَعْنِي خَبَّرْتُهُ وَ عَلِمْتُ مَكْتُومَ سِرِّهِ وَالْبَاطِنُ مِنَّا الْغَائِبُ فِي الشَّيْءِ الْمُسْتَتِرُ وَ قَدْ جَمَعَنَا الْإِسْمُ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى، وَأَمَّا الْقَاهِرُ فَلَيْسَ عَلَى مَعْنَى عِلَاجٍ وَنَصَبٍ وَ احْتِيَالٍ وَ مُدَارَاةٍ وَ مَكْرٍ، كَمَا يَقْهَرُ الْعِبَادُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَالْمَقْهُورُ مِنْهُمْ يَعُودُ قَاهِراً وَالْقَاهِرُ يَعُودُ مَقْهُوراً وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا خَلَقَ مُلَبَّسٌ بِهِ الذُّلُّ لِفَاعِلِهِ وَقِلَّةُ الْإِمْتِنَاعِ لِمَا أَرَادَ بِهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَنْ يَقُولَ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ وَالْقَاهِرُ مِنَّا عَلَى مَا ذَكَرْتُ وَ وَصَفْتُ فَقَدْ جَمَعَنَا الْإِسْمُ وَاخْتَلَفَ الْمَعْنَى، وَ هَكَذَا جَمِيعُ الْأَسْمَاءِ وَإِنْ كُنَّا لَمْ نَسْتَجْمِعْهَا كُلَّهَا فَقَدْ يَكْتَفِي الْإِعْتِبَارُ بِمَا أَلْقَيْنَا إِلَيْكَ وَاللهُ عَوْنُكَ وَ عَوْنُنَا فِي إِرْشَادِنَا وَتَوْفِيقِنَا

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ کہتے سنا وہ لطیف و خبیر ہے سمیع و بصیر ہے واحد واحد و صمد ہے لم یلد و لم یولد ہے کوئی اس کا ہمسر نہیں اگر وہ ایسا ہوتا جیسا مشبہ فرقہ کہتا ہے تو انھوں نے خالق کو مخلوق سے الگ کر کے پہچانا ہی نہیں اور نہ پیدا کرنے والے کو پیدا ہونے والے سے جدا کیا، پیدا ہونے والا الگ ہے اس سے جس نے جسم و صورت دی اور پیدا کیا، نہ کوئی شے اس سے مشابہ ہے نہ وہ کسی شے سے، میں نے کہا، آپ نے فرمایا وہ احد و صمد ہے اور نہیں مشابہ اس سے کوئی شے، اللہ واحد ہے انسان واحد ہے کیا وحدانیت میں دونوں مشابہ نہیں۔ فرمایا اے فتح تو نے ایک محال بات بیان کی۔ خدا تجھے ثابت قدم رکھے، تشبیہ کا لفظ بلحاظ معنی کے ہے ورنہ بلحاظ اسماء جو وحدت ہے وہ معرض بحث میں نہیں اور اسم دلیل مسمی ہے اور وہ انسان ہے اگر کہا جائے کہ وہ واحد ہے یعنی جثہ واحدہ ہے وہ نہیں ہے لیکن نفس تو ایک نہیں کیونکہ اس کے مختلف اعضاء ہیں مختلف رنگ ہیں اور مختلف الالوان ہے وہ واحد نہیں ہو سکتا۔ درآنحالیکہ وہ بہت سے اجزاء سے مرکب ہے جو مساوی

نہیں۔ اس کا خون اس کے گوشت سے الگ ایک چیز ہے اور پٹھے اس کی رگوں سے، ایک ایک چیز ہیں اس کے بال اور ہیں اس کی جلد اور اس کی سیاہی، اور ہے اس کی سفیدی اور، یہی حال تمام مخلوق کا ہے۔ بس انسان نام کے لحاظ سے واحد ہے نہ کہ معنی کے لحاظ سے اور خدا لئے بزرگ و برتر واحد ہے نہ کہ اس کا غیر، اس میں نہ کوئی اختلاف ہے نہ فرق، نہ زیادتی نہ کمی، برخلاف اسکے انسان مخلوق و مصنوع اور اجزائے مختلفہ سے مرکب ہے اور مختلف جوہر اس کے اندر ہیں ان کا مجموعہ شئے واحد نہیں کہا جاسکتا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے میری مشکل آسان کی۔ اللہ آپ کی مشکل آسان کرے اب آپ لطیف و خبیر کی تفسیر بھی اسی طرح بیان کیجئے جس طرح لفظ واحد کی بیان کی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ خدا کا لطف خلاف لطف مخلوق ہے۔ تاہم میں آپ سے تشریح چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ اے فتح ہم نے لطیف کہا ہے خلق لطیف کے لحاظ سے اور شئے لطیف کا علم رکھنے کی بنا پر، کیا تم نہیں دیکھتے اس کی صنعت کے آثار کو، نازک نباتات میں اور چھوٹے چھوٹے حیوانوں میں جیسے مچھر اور پسّو یا جوان سے بھی ایسے چھوٹے چھوٹے حیوان ہیں جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ نر ہیں یا مادہ اور مولود و حادث قدیم سے الگ ہیں یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے اس کے لطف کی دلیل ہیں پھر ان کیڑوں کا جفتی پر راغب ہونا اور موت سے بھاگنا اور اپنی ضروریات کو جمع کرنا دریاؤں کے کنڈلوں سے، درختوں کے کھوکھلوں سے، جنگلوں اور میدانوں سے، اور پھر ایک کا دوسرے کی بولی سمجھنا اور ضروریات کا اپنی اولاد کو سمجھانا اور غذاؤں کا ان کی طرف پہنچانا پھر ان کے رنگوں کی ترکیب سرخی و زردی کے ساتھ اور سفیدی سرخی سے ملانا اور ایسی چھوٹی مخلوق کا پیدا کرنا جن کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ ہاتھ چھو سکتے ہیں تو ہم نے جانا کہ اس مخلوق کا خالق لطیف ہے اس نے اپنے لطف سے پیدا کیا بغیر اعضاء و آلات کے، ہر صانع کسی مادہ سے بناتا ہے۔ خدا کو اس کی ضرورت نہیں (وہ کُن کہہ کر پیدا کر دیتا ہے) اور وہ اللہ خالق لطیف و جلیل ہے اس نے بغیر کسی کی مدد کے پیدا کیا ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا (اے راوی) جان تو، خدا تجھے نیکی کی تعلیم دے کہ خدا تبارک و تعالیٰ قدیم ہے اور قدیم ہی وہ صفت ہے جو ایک عقلمند کے لئے رہنمائی کرتی ہے اس بات کی طرف کہ نہ تو قدامت میں کوئی شے اس سے پہلے ہو سکتی ہے اور نہ اس کے بعد، اور ہم پر ظاہر ہوا ان عام لوگوں کے اقرار سے جنھوں نے صفت قدامت کو وسیع معنوں میں استعمال کیا ہے کہ کوئی شے نہ اس کے قبل ہے نہ اس کے ساتھ، اگر بقا میں کوئی شے اس کے ساتھ ہوتی تو پھر اس کے لئے خالق ہونا جائز نہ ہوتا۔ کیونکہ دوسری چیز ہمیشہ اس کے ساتھ ہے۔ اس کا خالق ہونا کیا معنی اور اگر اس سے پہلے ہے تو اس کے لئے خالق ہونا اولیٰ ہوگا نہ کہ بعد والے کے لئے خدا نے اپنے نفس کا وصف بیان فرمایا کچھ اسماء سے اور جب مخلوق کو پیدا کیا

تو آن کو بلایا اور ان سے اپنی عبادت چاہی اور ان کو آزمائش میں ڈالا تاکہ وہ انھیں ان ناموں سے پکاریں پس اس لئے اپنی ذات کا نام رکھا سمیع و بصیر و قادر و قائم و ناطق و ظاہر و باطن، لطیف و خبیر و قوی و عزیز و حکیم و علیم یا جو ان ناموں سے مشابہ ہیں پس جب ہمارے دشمنوں اور جھوٹوں نے یہ نام دیکھے اور ہم کو اس طرح بات کرتے سُنا کہ کوئی شے اس کی مثل نہیں اور نہ مخلوق میں کوئی شے اس کی حالت سے مشابہ ہے تو وہ لوگ کہنے لگے ہمیں یہ بتلایئے جب آپ لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کی مثل کوئی نہیں اور کسی کو اس سے مشابہت نہیں تو پھر اس کے اسمائے حسنیٰ میں دوسرے شریک کیوں ہیں۔ تم نے خدا کے سب ناموں پر اپنے نام رکھ لئے ہیں یہ دلیل ہے اس بات کی کہ تم تمام حالات میں یا بعض حالات میں خدا کی مثل ہو۔ ان سے کہا گیا کہ جو خدا کے نام بندوں پر بولے جاتے ہیں ان کے معنی مختلف ہیں ہر ایک نام کے دو معنی ہوتے ہیں (حقیقی اور مجازی) اور اس کی دلیل لوگوں کی وہ بات چیت ہے جو ان کے درمیان رائج ہے اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا اپنی مخلوق سے اس طرح کہ وہ اس کو سمجھیں تاکہ ان پر حجت ہو اس مفہوم کے متعلق جو انھوں نے اپنی غلط تاویل سے ضائع کیا انسان کے لئے عام طور پر بولا جاتا ہے، شیر ہے کتا ہے گدھا ہے یہ بیل ہے یہ میٹھا پھل ہے وہ کڑوا پھل ہے یہ سب لفظ انسان کے خلاف اور اس کے حالات کے غیر میں جن معانی کے لئے یہ الفاظ بنائے گئے ہیں یہاں معانی میں استعمال نہیں ہوتے بلکہ اس کے مجازی معنی ہیں کیونکہ انسان نہ شیر ہے نہ کتا ہے خدا تم پر رحم کرے۔ اس بات کو سمجھو۔ خدا کا نام عالم ہے لیکن اس کا علم حادث نہیں کہ پہلے نہ ہو اور بعد میں آیا ہو اور اس نے اشیاء کو جانا ہو اور اس علم حادث سے اس نے مدد چاہی ہو اپنے پیش آنے والے معاملات کی حفاظت میں اور غور کرنے میں مخلوق کے خلق کرنے یا جو بنا چکا ہے اس کے مٹانے میں اس علم حادث سے مدد چاہی۔ اگر علم باری تعالیٰ عین ذات نہ ہوتا تو وہ جاہل اور ضعیف قرار پاتا۔ جیسا کہ ہم دنیا کے علماء کو پاتے ہیں کہ وہ عالم کہلاتے ہیں از روئے علم حادث کیوں کہ ان میں جہالت تھی پھر علم ان میں آیا اور بعض اوقات وہ علم ان سے زائل ہو جاتا ہے اور وہ جہل کی طرف لوٹ آتے ہیں اور خدا کے عالم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کسی وقت بھی جہل کا اس سے تعلق نہیں رہتا پس لفظ عالم کا اطلاق اگرچہ خالق و مخلوق دونوں پر ہوتا ہے مگر ان کے درمیان بلحاظ معنی فرق ہے اسی طرح ہمارے رب کا نام سمیع ہے لیکن اس کے لئے سوراخ گوش نہیں جس سے آواز سنی جاتی ہے اور اس سے دیکھا نہیں جاتا جیسے کہ ہمارے کان کا سوراخ جس سے ہم سنتے تو ہیں مگر اس سے دیکھتے نہیں۔ لیکن خدا کے لئے اصوات سے کوئی چیز مخفی نہیں اور جیسے ہمارے سننے کے لئے ایک حد ہے اس کے لئے نہیں، پس سامع کا لفظ اگرچہ خالق و مخلوق دونوں پر بولا جاتا ہے مگر معنی مختلف ہیں اسی طرح سے بصیر ہے کہ اس کے

لئے دیکھنے کو کوئی آنکھ کی پتلی نہیں، جیسے کہ ہم آنکھ کی پتلی سے دیکھتے ہیں اور سوائے دیکھنے کے کسی حاسہ کا کام اس سے نہیں لے سکتے اور اللہ ایسا بصیر ہے کہ اُسے اس کی ضرورت نہیں کہ دیکھنے کے لئے کسی کا وجود اس کے سامنے ہو پس بصر کی صفت تو دونوں جگہ ہے مگر معنی مختلف ہیں اور وہ قائم ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ اپنی پنڈلی پر سختی کے ساتھ کھڑا ہے جیسے تمام چیزیں کھڑی ہوتی ہیں بلکہ قائم کے معنی حافظ کے ہیں جیسے کوئی کہے کہ ہمارا حافظ ہمارے معاملے میں فلاں ہے اللہ کا ہر نفس کے لئے اس کے کسب کا قائم اور قائم کے معنی محاورہ عرب میں باقی کے ہیں اور قائم کے معنی کفایت کرنے والے کے بھی ہیں جیسے تم کہو کہ کھڑے ہو فلاں شخص کے لئے یعنی اس کے کام کو پورا کرو جس کے معنی میں ہم قائم بولتے ہیں وہ ساق پر کھڑے ہونے والے کے ہیں پس لفظ مشترک ہے اور معنی مختلف ہیں۔

اور لطیف سے یہ مراد نہیں کہ وہ کم ہے یا دبلا ہے یا چھوٹا ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مشابہت نہیں ہے اس کو اشیاء سے اور اس کی ذات کا ادراک ممنوع ہے اسی معنی میں ایک شخص کسی سے کہتا ہے باریک ہو گیا یہ امر میرے لئے یعنی پنہاں ہو گئی اس کی حقیقت اور اس طرح بھی بولا جاتا ہے کہ فلاں شخص اپنی راہ روش میں باریک ہو گیا یعنی عقل اس میں ڈوب کر رہ گئی اور جستجو ختم ہو گئی وہ بڑا گہرا اور باریک ہو گیا، عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی پس یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے لطیف ہونے کے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کسی حد سے ادراک نہیں کیا جاتا اور نہ کسی وصف میں محدود ہے ہمارے لحاظ سے لطافت کے معنی چھوٹائی اور کمی کے ہیں خدا کے لئے یہ معنی نہیں، پس اسم ایک ہے اور معنی مختلف ہیں۔

اور خبیر وہ ہے کہ کوئی شے اس سے پوشیدہ نہ ہو اور نہ اس کے قبضہ سے جائے اس کا تعلق نہ تجربہ سے ہے اور نہ مخلوق کی حالت کے اعتبار سے، تجربہ اور اعتبار دو قسم کے علم ہیں اگر وہ نہ ہوں تو علم نہ ہو اور وہ کیونکہ بے تجربہ اور اعتبار والا جاہل ہوگا۔ اللہ ایسا نہیں وہ ہمیشہ سے خبیر ہے یعنی علم رکھنے والا۔ ہر اس چیز کا جس نے پیدا کی ہے اور آدمی کو جو خبیر کہا جاتا ہے وہ اس معنی میں کہ خبر حاصل کرتا ہے دوسروں سے، پس لفظ ایک ہے اور معنی مختلف

اور خدا ظاہر ہے نہ بایں معنی کہ اشیاء عالم پر بلند ہوا سوار ہو کر ان کے اوپر کے حصہ پر اور چڑھ کر ان کی چوٹیوں پر، بلکہ وہ تمام اشیاء پر اپنی قدرت سے غالب آیا ہے محاورہ میں کہا جاتا ہے میں اپنے دشمنوں پر غالب آیا یا خدا نے میرے دشمنوں پر مجھے غالب کیا پس اسی معنی میں ہے ظاہر یعنی غالب ہونا اللہ کا مخلوق پر، ایک وجہ اور بھی ہے کہ وہ غالب ہے ہر اس چیز پر جس کا وہ ارادہ کرے۔ اس پر کوئی شے مخفی نہیں وہ مدبر ہے ہر اس شے کا جس کو اس

نے پیدا کیا ہے پس کون غالب و اظہر ہے اللہ تعالیٰ سے کیونکہ تم اس کی صنعت کو پاؤ گے جہاں کہیں بھی تم ہو اور تمہارے اندر اس کی قدرت کے بے شمار نشان ہیں جن سے تم بے پروا نہیں ہو اور ظاہر کا لفظ ہمارے لئے جس معنیٰ میں بولا جاتا ہے اپنے نفس سے ظاہر ہونا اور ایک حد تک جانا پہچانا ہونا ہے پس لفظ تو ایک ہے مگر معنی مختلف۔

اور خدا کی صفت باطن ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ کسی چیز کے اندر ڈھکا ہوا چھپا ہوا ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اشیاء کے اندرونی حالات کو اپنے علم و حفظ و تدبیر سے جانتا ہے محاورہ میں کہا جاتا ہے یعنی میں اس کے پوشیدہ بھید سے واقف ہو گیا اور ہمارے لحاظ سے باطن کا لفظ کسی شے میں غائب و مستتر چیز کے لئے بولا جاتا ہے پس لفظ ایک ہے اور معنی مختلف۔

اور خدا کا قاہر ہونا۔ تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ اعضاء سے کام لیتا ہے یا اسے تکان محسوس ہوتی ہے یا وہ حیلہ اور مکر سے کام لیتا ہے بندوں میں مقہور قاہر بن جاتے ہیں اور قاہر مقہور بن جاتے ہیں۔ خدا کے لئے ایسا نہیں اس کی تمام مخلوق اپنے خالق کے سامنے ذلیل و مغلوب ہے کسی کی طاقت نہیں کہ اس کے ارادہ کو روک دے اور ایک آن واحد کے لئے اس کی حکومت سے باہر ہو جائے جب وہ کہتا ہے ہو جا پس وہ چیز ہو جاتی ہے اور ہم میں جو قاہر کہلاتے ہیں یہ اوصاف ہم میں نہیں، پس لفظ ایک ہے اور معنی مختلف ہیں یہی صورت تمام اسمائے الٰہیہ کے لئے ہے ہم سب کا ذکر نہیں کرتے صرف چند نام کے متعلق تم کو بتا دیا ہے خدا اپنی ہدایت و توفیق میں تمہاری اور ہماری مدد کرے۔

باب ہیجدہم (۱۸)

تاویل لفظ صمد

٥(بَابُ تَأْوِيلِ الصَّمَدِ)٥

١- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ لَقَبُهُ شَبَابُ الصَّيْرَفِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الصَّمَدُ؟ قَالَ: السَّيِّدُ الْمَصْمُودُ إِلَيْهِ فِي الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ.

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں صمد کے کیا معنی ہیں فرمایا وہ ذات جس کی طرف کم و زیادہ میں لوگوں کی رجوع اور حاجت ہو۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ جابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قالَ: سَأَلْتُ أَباجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَيْءٍ مِنَ التَّوْحِيدِ؛ فَقالَ: إِنَّ اللهَ تَبارَكَتْ أَسْماؤُهُ الَّتِي يُدْعىٰ بِها وَتَعالىٰ فِي عُلُوِّ كُنْهِهِ واحِدٌ تَوَحَّدَ بِالتَّوْحِيدِ فِي تَوَحُّدِهِ، ثُمَّ أَجْراهُ عَلىٰ خَلْقِهِ، فَهُوَ واحِدٌ، صَمَدٌ، قُدُّوسٌ، يَعْبُدُهُ كُلُّ شَيْءٍ وَ يَصْمُدُ إِلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ وَوَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً.

فَهٰذا هُوَ الْمَعْنَى الصَّحِيحُ فِي تَأْوِيلِ الصَّمَدِ، لا ماذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُشَبِّهَةُ: أَنَّ تَأْوِيلَ الصَّمَدِ: الْمُصْمَتُ الَّذِي لاجَوْفَ لَهُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ لايَكُونُ إِلَّا مِنْ صِفَةِ الْجِسْمِ وَاللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مُتَعالٍ عَنْ ذٰلِكَ، هُوَ أَعْظَمُ وَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ تَقَعَ الْأَوْهامُ عَلىٰ صِفَتِهِ أَوْ تُدْرِكَ كُنْهَ عَظَمَتِهِ وَ لَوْ كانَ تَأْوِيلُ الصَّمَدِ فِي صِفَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُصْمَتَ، لَكانَ مُخالِفاً لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ» لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ صِفَةِ الْأَجْسامِ الْمُصْمَتَةِ الَّتِي لا أَجْوافَ لَها، مِثْلِ الْحَجَرِ وَ الْحَدِيدِ وَ سائِرِ الْأَشْياءِ الْمُصْمَتَةِ الَّتِي لاأَجْوافَ لَها، تَعالَى اللهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوّاً كَبِيراً. فَأَمّا ما جاءَ فِي الْأَخْبارِ مِنْ ذٰلِكَ فَالْعالِمُ عليه السلام أَعْلَمُ بِما قالَ وَ هٰذَا الَّذِي قالَ عليه السلام: أَنَّ الصَّمَدَ هُوَ السَّيِّدُ الْمَصْمُودُ إِلَيْهِ هُوَ مَعْنىً صَحِيحٌ مُوافِقٌ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ» وَالْمَصْمُودُ إِلَيْهِ الْمَقْصُودُ فِي اللُّغَةِ قالَ أَبُوطالِبٍ فِي بَعْضِ ماكانَ يَمْدَحُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله مِنْ شِعْرِهِ:

وَبِالْجَمْرَةِ الْقُصْوىٰ إِذا صَمَدُوا لَها ❊ يَؤُمُّونَ قَذْفاً رَأْسَها بِالْجَنادِلِ

يَعْنِي قَصَدُوا نَحْوَها يَرْمُونَها بِالْجَنادِلِ يَعْنِي الْحَصَا الصِّغارَ الَّتِي تُسَمّىٰ بِالْجِمارِ وَقالَ بَعْضُ شُعَراءِ الْجاهِلِيَّةِ:

ماكُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ بَيْتاً ظاهِراً ❊ لِلّٰهِ فِي أَكْنافِ مَكَّةَ يُصْمَدُ

يَعْنِي يَقْصِدُ وَقَالَ ابْنُ الزِّبْرِقَانِ وَ لَا رَهِيبَةَ إِلَّا سَيِّدٌ صَمَدٌ
وَ قَالَ شَدَّادُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فِي حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ
عَلَوْتُهُ بِحُسَامٍ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ خُذْهَا حُذَيْفُ فَأَنْتَ السَّيِّدُ الصَّمَدُ
وَ مِثْلُ هَذَا كَثِيرٌ وَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّيِّدُ الصَّمَدُ الَّذِي جَمِيعُ الْخَلْقِ مِنَ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ إِلَيْهِ يَصْمُدُونَ فِي الْحَوَائِجِ وَ إِلَيْهِ يَلْجَأُونَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَ مِنْهُ يَرْجُونَ الرَّخَاءَ وَ دَوَامَ النَّعْمَاءِ لِيَدْفَعَ عَنْهُمُ الشَّدَائِدَ.

۲- جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے توحید کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اللہ کے تمام نام مبارک جن سے اسے پکارا جاتا ہے وہ اپنی کنہ ذات میں بلند و برتر ہے وہ اکیلا ہے اپنی توحید میں بے مثل ہے پھر اس نے وحدت (مجازی) کو مخلوق کے لئے جاری کیا۔ پس وہ واحد ہے، ہر ایک کی اس کی طرف حاجت ہے وہ پاک ذات ہے ہر چیز اس کی عبادت کرتی ہے اللہ اسی کی محتاج ہے اور اس کا علم ہر شے پر حاوی ہے۔

تاویل صمد کے صحیح معنی یہی ہیں نہ جو مشبہ فرقہ والے بیان کرتے ہیں کہ صمد کے معنی ایسے ٹھوس کے ہیں جو بیچ سے خالی نہ ہو اگر یہ معنی لئے جائیں تو یہ جسم کی صفت ہے اور اللہ اس سے بزرگ و برتر ہے وہ اعظم و اجل ہے اس سے کہ عقول و اوہام اس کی صفات تک پہنچ سکیں اور اس کی عظمت کی حقیقت معلوم کر سکیں۔ اگر صفت باری میں صمد کی تاویل ایسی ٹھوس ہوتی جس میں جوف نہ ہو۔ جیسے پتھر اور لوہا اور تمام ٹھوس چیزیں جن میں جوف نہیں ہوتا تو خدا کی ذات اس سے پاک ہے اور اس کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے تو حقیقی عالم (امام) اس کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے یہ ہے وہ جو امام علیہ السلام نے فرمایا اور لفظ صمد سے مراد ہے وہ سردار جس کی طرف رجوع ہو اور یہ موافق ہے خدا کے اس قول کے کہ اس کی مثل کوئی نہیں بمصمود کے معنی لغت میں بھی اس ذات کے ہیں جس کی طرف قصد کیا جائے ابو طالب نے اسی معنی میں ایک شعر کے اندر مدح رسولؐ کی ہے۔

اور جمرہ کا جب لوگ قصد کرتے ہیں ... تو اس کے اوپر سنگریزے مارتے ہیں

یعنی اس کی طرف قصد کرتے ہیں اور اس کو مارتے ہیں جنادل یعنی چھوٹی کنکریوں سے جس کو جمار (جمرہ) کہتے ہیں۔

شعرائے جاہلیت سے ایک کا شعر ہے:۔

میں نہیں گمان کرتا تھا کہ اللہ کا ظاہر گھر ۔ یا جو اطراف مکہ میں ہے اس کا قصد کیا جائیگا

یعنے یصمدوا کے معنی ہیں لوگ اس کی طرف قصد کریں گے۔

اور ابن الزبرقان نے کہا ہے کہ وہ سردار جس کی طرف رجوع ہو اور شداد بن معاویہ نے حذیفہ بن بدر کے متعلق کہا ہے۔

میں نے تلوار کے زور سے اس کو بلند کر کے کہا ۔ لے اس کو اے حذیفہ تو بے نیاز سردار ہے

ایسی بہت سی مثالیں ہیں جو اس کی دلیل ہے کہ صمد کے معنی یہ ہیں اللہ کی وہ ذات ہے کہ جن اور انسان اپنی اپنی حاجتوں میں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور سختیوں میں اس سے پناہ مانگتے ہیں اس کی رحمت اور اس کی نعمتوں کی برقراری کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس سے التجا کرتے ہیں کہ ان سے مصیبتوں کو دور رکھے۔

باب نوزدہم (۱۹)

حرکت و انتقال

(بَابُ الْحَرَكَةِ وَالْاِنْتِقَالِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ الْخَرَاذِينِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِلُ وَلَا يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يَنْزِلَ، إِنَّمَا مَنْظَرُهُ فِي الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ سَوَاءٌ، لَمْ يَبْعُدْ مِنْهُ قَرِيبٌ وَلَمْ يَقْرُبْ مِنْهُ بَعِيدٌ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى شَيْءٍ بَلْ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ وَ هُوَ ذُو الطَّوْلِ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، أَمَّا قَوْلُ الْوَاصِفِينَ: إِنَّهُ يَنْزِلُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَإِنَّمَا يَقُولُ ذَلِكَ مَنْ يَنْسِبُهُ إِلَى نَقْصٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَ كُلُّ مُتَحَرِّكٍ مُحْتَاجٌ إِلَى مَنْ يُحَرِّكُهُ أَوْ يَتَحَرَّكُ بِهِ، فَمَنْ ظَنَّ بِاللهِ الظُّنُونَ هَلَكَ، فَاحْذَرُوا فِي صِفَاتِهِ مِنْ أَنْ تَقِفُوا لَهُ عَلَى حَدٍّ تَحُدُّونَهُ بِنَقْصٍ أَوْ زِيَادَةٍ أَوْ تَحْرِيكٍ أَوْ تَحَرُّكٍ أَوْ زَوَالٍ أَوِ اسْتِنْزَالٍ أَوْ نُهُوضٍ أَوْ قُعُودٍ

فَإِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ عَنْ صِفَةِ الْوَاصِفِينَ وَنَعْتِ النَّاعِتِينَ وَتَوَهُّمِ الْمُتَوَهِّمِينَ، وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ

۱۔ راوی کہتا ہے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سامنے ان لوگوں کا ذکر آیا جو کہتے ہیں کہ خدا آسمان دنیا کی طرف اُترتا ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہ اُترتا ہے اور نہ اُسے اُترنے کی ضرورت ہے بلحاظ منظر اس کے لئے نزدیک و دور برابر ہے نہ قریب اس سے دور ہے اور نہ بعید اس سے قریب ہے وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ ہر شے اس کی محتاج ہے وہ صاحب قوت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عزیز و حکیم ہے جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ اترتا ہے انھوں نے نسبت دی ہے خدا کو کمی اور زیادتی کی طرف ہر متحرک حرکت دینے والے کا محتاج ہے اور جس کے ساتھ اس کی حرکت ہو، جس نے ایسے بُرے گمان خدا کے متعلق کئے وہ ہلاک ہوا۔ پس خدائی صفات کے بارے میں توقف سے کام لو اس کو محدود نہ کرو کمی اور زیادتی یا ہلانے زوال اور اُترنے، اُٹھنے اور بیٹھنے کی اس سے نسبت نہ دو، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے کی تعریف سے بلند و برتر ہے، تم خدائے عزیز و رحیم پر بھروسہ کرو وہ، وہ ہے۔ اے رسولؐ جس نے تم کو کھڑے دیکھا اور تم کو سجدہ کرنے والوں کی پشتوں میں گردش دی۔

۲۔ وَعَنْهُ رَفَعَهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا أَقُولُ: إِنَّهُ قَائِمٌ فَأُزِيلُهُ عَنْ مَكَانِهِ وَلَا أَحُدُّهُ بِمَكَانٍ يَكُونُ فِيهِ وَلَا أَحُدُّهُ أَنْ يَتَحَرَّكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَرْكَانِ وَالْجَوَارِحِ وَلَا أَحُدُّهُ بِلَفْظِ شَقِّ فَمٍ وَلَكِنْ كَمَا قَالَ [اللهُ] تَبَارَكَ وَتَعَالَى: كُنْ فَيَكُونُ بِمَشِيئَتِهِ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ فِي نَفْسٍ، صَمَداً فَرْداً، لَمْ يَحْتَجْ إِلَى شَرِيكٍ يَذْكُرُ لَهُ مُلْكَهُ وَلَا يَفْتَحُ لَهُ أَبْوَابَ عِلْمِهِ

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ قائم ہے اس حیثیت سے کہ میں ہٹاؤں اس کو اس کی جگہ سے۔ اور نہ میں اس کو محدود کرتا ہوں کسی جگہ میں، اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ حرکت کرتا ہے اپنے اعضاء و جوارح سے یا لب اللہ سے جب وہ کسی شے کے لئے کہتا ہے۔ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اس کے ارادے سے بغیر کسی تردد کے اور صمد و فرد ہے کوئی اس کا شریک اس کے ملک میں نہیں، اور نہ ابواب علم اس پر کھولے جاتے ہیں۔

۳۔ وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ،

عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي بَعْضِ مَا كَانَ يُحَاوِرُهُ: ذَكَرْتَ اللهَ فَأَحَلْتَ عَلَى غَائِبٍ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ: وَيْلَكَ كَيْفَ يَكُونُ غَائِباً مَنْ هُوَ مَعَ خَلْقِهِ شَاهِدٌ، وَ إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ وَيَرَى أَشْخَاصَهُمْ وَ يَعْلَمُ أَسْرَارَهُمْ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ: أَهُوَ فِي كُلِّ مَكَانٍ أَلَيْسَ إِذَا كَانَ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ وَ إِذَا كَانَ فِي الْأَرْضِ كَيْفَ يَكُونُ فِي السَّمَاءِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّمَا وَصَفْتَ الْمَخْلُوقَ الَّذِي إِذَا انْتَقَلَ عَنْ مَكَانٍ اشْتَغَلَ بِهِ مَكَانٌ وَ خَلَا مِنْهُ مَكَانٌ فَلَا يَدْرِي فِي الْمَكَانِ الَّذِي صَارَ إِلَيْهِ مَا يَحْدُثُ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ فِيهِ فَأَمَّا اللهُ الْعَظِيمُ الشَّأْنِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ فَلَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ وَلَا يَشْتَغِلُ بِهِ مَكَانٌ وَلَا يَكُونُ إِلَى مَكَانٍ أَقْرَبَ مِنْهُ إِلَى مَكَانٍ

٣۔ ابن ابی العوجاء نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپ خدا کو غائب کہتے ہیں۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر کیونکر غائب کہا جائے گا وہ جو اپنی مخلوق کے ساتھ موجود ہے اور رگِ گردن سے زیادہ قریب ہے ان کا کلام سنتا ہے اور ان کے وجود کو دیکھتا ہے اور ان کے بھیدوں کو جانتا ہے ابن ابی العوجاء نے کہا کیا ایسا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے پس اگر آسمان میں ہے تو زمین میں کیسے ہوگا اور اگر زمین میں ہے تو آسمان میں کیسے ہوگا۔ حضرت نے فرمایا یہ تو مخلوق کی صفت ہے کہ جب وہ ایک مکان سے منتقل ہو تو دوسرے میں جا رہے اور پہلا مکان اس سے خالی ہو جائے اور اسے یہ خبر نہ رہے کہ پہلے مکان کا کیا حال ہے۔ اور اس میں کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں۔ اس سے کوئی جگہ خالی نہیں اور نہ کسی مکان میں وہ سمایا ہوا ہے اور نہ کوئی جگہ بہ نسبت دوسری جگہ کے اس سے زیادہ قریب ہے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ يَا سَيِّدِي، قَدْ رُوِيَ لَنَا: أَنَّ اللهَ فِي مَوْضِعٍ دُونَ مَوْضِعٍ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى وَأَنَّهُ يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي النِّصْفِ الْأَخِيرِ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَرُوِيَ: أَنَّهُ يَنْزِلُ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَوْضِعِهِ، فَقَالَ بَعْضُ مَوَالِيكَ فِي ذَلِكَ: إِذَا كَانَ فِي مَوْضِعٍ دُونَ مَوْضِعٍ، فَقَدْ يُلَاقِيهِ الْهَوَاءُ وَ يَتَكَنَّفُ عَلَيْهِ وَالْهَوَاءُ جِسْمٌ رَقِيقٌ يَتَكَنَّفُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِقَدْرِهِ، فَكَيْفَ يَتَكَنَّفُ عَلَيْهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ عَلَى هَذَا الْمِثَالِ؟ فَوَقَّعَ عليه السلام: عِلْمُ ذَلِكَ عِنْدَهُ وَ هُوَ الْمُقَدِّرُ لَهُ

بِمَا هُوَ أَحْسَنُ تَقْدِيراً وَ اعْلَمْ أَنَّهُ إِذَا كَانَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَهُوَ كَمَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ وَالْأَشْيَاءُ كُلُّهَا لَهُ سَوَاءٌ عِلْماً وَ قُدْرَةً وَ مُلْكاً وَ إِحَاطَةً.

وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى مِثْلَهُ.

٥(فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ)٥

۴۔ محمد بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا۔ اے میرے سید و سردار میں آپ پر فدا ہوں مجھ سے کہا گیا ہے کہ خدا ایک جگہ ہے دوسری جگہ نہیں وہ عرش پر بیٹھتا ہے اور ہر رات آخر شب میں آسمان دنیا پر اترتا ہے اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ وہ آخر روز عرفہ اترتا ہے اور اپنی جگہ چلا جاتا ہے اس صورت میں ہوا اس سے ضرور ملے گی اور اس کے چار طرف ہو جائے گی کیونکہ ہوا ایک جسم لطیف ہے وہ ہر شے کے گرد ہے پس خدا کے گرد کیسے ہو گی۔ آپ نے جواب میں لکھا ہر شے کا علم اس کے پاس ہے اور اسے ہر شے کا بہترین اندازہ ہے (اسے کسی جگہ جانے کی کیا ضرورت) جب وہ سمار دنیا میں ہو تو ایسا ہی ہے جیسے عرش پر کیونکہ چیزیں سب برابر ہیں بلحاظ علم و قدرت و ملک و احاطہ۔

اور ایسی ہی روایت محمد بن جعفر کوفی نے محمد بن عیسیٰ سے بیان کی ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ» فَقَالَ: هُوَ وَاحِدٌ وَاحِدِيُّ الذَّاتِ، بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ وَبِذَاكَ وَصَفَ نَفْسَهُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ بِالْإِشْرَافِ وَ الْإِحَاطَةِ وَ الْقُدْرَةِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ بِالْإِحَاطَةِ وَالْعِلْمِ لَا بِالذَّاتِ، لِأَنَّ الْأَمَاكِنَ مَحْدُودَةٌ تَحْوِيهَا حُدُودٌ أَرْبَعَةٌ فَإِذَا كَانَ بِالذَّاتِ لَزِمَهَا الْحَوَايَةُ.

٥(فِي قَوْلِهِ: الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى)٥

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو آیت ہے کہ جہاں تین سرگوشی کرتے ہیں وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور

جہاں پانچ ہوتے ہیں وہ اس کا چھٹا ہوتا ہے تو وہ واحد ہے اور یگانہ بالذات ہے اور اپنی مخلوق سے الگ ہے اسی لئے اس نے اپنا وصف یہ بیان کیا وہ ہر شے پر محیط ہے از روئے علم و احاطہ و قدرت کوئی ذرہ آسمان میں ہو یا زمین میں اس سے پوشیدہ نہیں چاہے اس سے بھی چھوٹا ہو یا بڑا۔ وہ اپنے ذاتی علم سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ تمام مقامات محدود ہیں محدود اربعہ اگر خدا بھی اپنی ذات سے احاطہ کرنے والا ہوتا تو وہ بھی حدود اربعہ میں محدود ہو جاتا۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ [مُوسَى] الْخَشَّابِ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوىٰ» فَقَالَ: اسْتَوىٰ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ.

٦۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا معنی ہیں الرحمٰن علی العرش استوی کے، فرمایا وہ ہر شے پر غالب ہے کوئی شے بہ نسبت دوسری شے کے اس سے زیادہ قریب نہیں۔

٧۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَارِدٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوىٰ» فَقَالَ: اسْتَوىٰ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ.

٧۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ الرحمٰن علی العرش استوی کے متعلق پوچھا فرمایا وہ ہر شے پر غالب ہے کوئی بہ نسبت کسی شے کے اس سے زیادہ قریب ہے نہ دور اور وہ سب سے زیادہ قریب ہے ہر شے کے۔

٨۔ وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالىٰ: «الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوىٰ» فَقَالَ: اسْتَوىٰ فِي كُلِّ شَيْءٍ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ، لَمْ يَبْعُدْ مِنْهُ بَعِيدٌ وَلَمْ يَقْرُبْ مِنْهُ قَرِيبٌ، اسْتَوىٰ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

ابن حجاج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت الرحمان الی العرش استوی کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ استوی ہر شے میں کے معنی یہ ہیں کہ کوئی چیز اس سے قریب تر نہ ہو اور نہ اس سے دور ہو ایسی دوری کہ اس سے قریب تر نہ ہو جزو یہ کہ نہ اس سے زیادہ دوری ممکن ہو نہ اس سے زیادہ قریب یہی استوی العرش کے معنی ہیں **توضیح** اس دوری اور نزدیکی اللہ کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی جس طرح ہم کسی دور مقام پر بیٹھنے والے کو آواز نہیں دے سکتے۔ یہ خدا کے لئے نہیں ہے

٩- وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ مِنْ شَيْءٍ أَوْ فِي شَيْءٍ أَوْ عَلىٰ شَيْءٍ فَقَدْ كَفَرَ. قُلْتُ: فَسِّرْ لِي، قَالَ: أَعْنِي بِالْحَوَايَةِ مِنَ الشَّيْءِ لَهُ أَوْ بِإِمْسَاكٍ لَهُ أَوْ مِنْ شَيْءٍ سَبَقَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرىٰ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ مِنْ شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَهُ مُحْدَثاً، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ فِي شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَهُ مَحْصُوراً، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ عَلىٰ شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَهُ مَحْمُولاً.

٥(فِي قَوْلِهِ تَعَالىٰ: وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ)٥

٩۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ کسی چیز سے ہے یا کسی چیز میں ہے یا کسی چیز پر ہے تو اس نے کفر کیا۔ راوی نے کہا ذرا اور وضاحت کیجئے۔ فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی چیز سے گھرا ہوا ہے نہ رکا ہوا ہے اور نہ کسی چیز نے اس پر سبقت کی ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس نے گمان کیا کہ خدا کسی شئے سے ہے اس نے خدا کو حادث سمجھا اور جس نے کہا کسی شئے میں ہے اس نے اسے محدود بنا دیا اور جس نے کہا کسی شئے پر ہے اس نے ایسی چیز بنا دیا جو اٹھائی جائے

١٠- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ أَبُو شَاكِرٍ الدَّيَصَانِيُّ: إِنَّ فِي الْقُرْآنِ آيَةً هِيَ قَوْلُنَا، قُلْتُ: مَا هِيَ؟ فَقَالَ: وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ، فَلَمْ أَدْرِ بِمَا أُجِيبُهُ فَحَجَجْتُ فَخَبَّرْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ: هٰذَا كَلَامُ زِنْدِيقٍ خَبِيثٍ، إِذَا رَجَعْتَ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: مَا اسْمُكَ بِالْكُوفَةِ؟ فَإِنَّهُ يَقُولُ: فُلَانٌ، فَقُلْ لَهُ: مَا اسْمُكَ بِالْبَصْرَةِ؟ فَإِنَّهُ يَقُولُ: فُلَانٌ، فَقُلْ: كَذٰلِكَ اللهُ رَبُّنَا فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ وَفِي الْبِحَارِ إِلٰهٌ وَفِي الْقِفَارِ إِلٰهٌ وَفِي كُلِّ مَكَانٍ إِلٰهٌ، قَالَ: فَقَدِمْتُ فَأَتَيْتُ أَبَا شَاكِرٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: هٰذِهِ

تِلْتَ مِنَ الْحِجَازِ

۱۰۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ابوشاکر الدیصانی نے کہا۔ قرآن میں ایک آیت ہمارے عقیدہ کے موافق ہے میں نے کہا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے (یعنی کئی خدا ہیں) مجھے اس کا جواب نہ بن آیا۔ میں نے اس کا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا۔ فرمایا یہ کلام کسی زندیق خبیث کا ہے جب تم اس کے پاس جاؤ تو کہنا کہ تیرا نام کوفہ میں کیا ہے وہ کہے گا فلاں، پس اس سے پوچھنا بصرہ میں تیرا نام کیا ہے وہ کہے گا فلاں، پس اس سے کہنا۔ ایسا ہی ہمارا رب ہے وہ آسمان میں بھی اللہ ہے اور زمین میں بھی، دریاؤں میں بھی اور جنگلوں میں بھی، اسی طرح ہر جگہ پس میں اس کے پاس پہنچا اور یہ جواب بیان کیا۔ اس نے کہا یہ حجاز سے نقل ہو کر آیا ہے۔

باب بستم (۲۰)

بیان عرش و کرسی

(بَابُ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ)

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ، قَالَ: سَأَلَ الْجَاثَلِيقُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُ الْعَرْشَ أَمِ الْعَرْشُ يَحْمِلُهُ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَامِلُ الْعَرْشِ وَالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ مَا فِيهِمَا وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً»، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ: «وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ» فَكَيْفَ قَالَ ذَلِكَ؟ وَ قُلْتَ: «إِنَّهُ يَحْمِلُ الْعَرْشَ وَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ» فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ الْعَرْشَ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْ أَنْوَارٍ أَرْبَعَةٍ: نُورٍ أَحْمَرَ مِنْهُ احْمَرَّتِ الْحُمْرَةُ وَنُورٍ أَخْضَرَ مِنْهُ اخْضَرَّتِ الْخُضْرَةُ وَ نُورٍ أَصْفَرَ مِنْهُ اصْفَرَّتِ الصُّفْرَةُ وَ نُورٍ أَبْيَضَ مِنْهُ [ابْيَضَّ] الْبَيَاضُ وَ هُوَ الْعِلْمُ الَّذِي

حَمَّلَهُ اللهُ الْحَمَلَةَ وَذٰلِكَ نُورٌ مِنْ عَظَمَتِهِ ، فَبِعَظَمَتِهِ وَ نُورِهِ أَبْصَرَ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَ بِعَظَمَتِهِ وَنُورِهِ عَادَاهُ الْجَاهِلُونَ وَ بِعَظَمَتِهِ وَ نُورِهِ ابْتَغَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ جَمِيعِ خَلَائِقِهِ إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ بِالْأَعْمَالِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْأَدْيَانِ الْمُشْتَبِهَةِ ، فَكُلُّ مَحْمُولٍ يَحْمِلُهُ اللهُ بِنُورِهِ وَعَظَمَتِهِ وَ قُدْرَتِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لِنَفْسِهِ ضَرّاً وَلَا نَفْعاً وَلَا مَوْتاً وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُوراً ، فَكُلُّ شَيْءٍ مَحْمُولٌ وَاللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمُمْسِكُ لَهُمَا أَنْ تَزُولَا وَالْمُحِيطُ بِهِمَا مِنْ شَيْءٍ وَ هُوَ حَيَاةُ كُلِّ شَيْءٍ ، وَ نُورُ كُلِّ شَيْءٍ ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوّاً كَبِيراً .

قَالَ لَهُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَيْنَ هُوَ ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هُوَ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَ فَوْقَ وَ تَحْتَ وَ مُحِيطٌ بِنَا وَ مَعَنَا وَ هُوَ قَوْلُهُ : «مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَمَا كَانُوا» فَالْكُرْسِيُّ مُحِيطٌ بِالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَىٰ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ : «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ» فَالَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ هُمُ الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ حَمَّلَهُمُ اللهُ عِلْمَهُ وَلَيْسَ يَخْرُجُ عَنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ خَلَقَ اللهُ فِي مَلَكُوتِهِ الَّذِي أَرَاهُ اللهُ أَصْفِيَاءَهُ وَأَرَاهُ خَلِيلَهُ عليه السلام فَقَالَ : «وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ» وَ كَيْفَ يَحْمِلُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ اللهَ وَ بِحَيَاتِهِ حَيِيَتْ قُلُوبُهُمْ وَبِنُورِهِ اهْتَدَوْا إِلَىٰ مَعْرِفَتِهِ

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام سے ایک یہودی عالم نے کہا مجھے یہ بتلائیے کہ اللہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہے یا عرش اللہ کو۔ آپؑ نے فرمایا۔ خدائے عزوجل آسمانوں، زمین جو کچھ ان دونوں کے اندر ہے ان سب کی روک تھام کرنے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ آسمانوں اور زمین کو زائل ہونے سے روکنے والا ہے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا روک تھام کرنے والا ہوتا تو یہ کارخانہ کب کا ملیامیٹ ہو چکا ہوتا۔ بے شک خدا حلیم و غفور ہے اس نے کہا مجھے خدا کے اس قول کا مطلب بتلائیے تیرے رب کا عرش اس روز لوگوں کے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے پس کیوں کر موافقت ہوگی آپؑ کے اس قول سے۔ وہ اٹھاتا ہے عرش کو آسمانوں اور زمینوں کو، حضرت نے فرمایا۔ عرش سے مراد مخلوق ہے جس کو خدا نے چار نوروں سے بنایا۔

کیا ہے، سُرخ نور جس سے سرخی پیدا کی اور سبز نور جس سے سبزی پیدا کی اور زرد نور جس سے زردی پیدا ہوئی اور سفید نور جس سے سفیدی پیدا ہوئی یہ وہ علم ہے جس کو بار کیا گیا حاملان عرش پر یعنی تفصیل سے یہ علم ان کو دیا گیا کہ یہ نور اس کا نور عظمت ہے پس اس نے اپنی عظمت و نور سے قلوب مومنین خاص کو بینا کیا اور اسی کے عظمت و نور سے جاہلوں نے اس سے دشمنی کی (اپنی غلط فہمی کی بنا پر) اور اسی کے عظمت و نور سے مخلوقات سماوی وارضی نے اپنے مختلف اعمال سے اور مختلف ادیان سے اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈا پس ہر اٹھایا ہوا جس کو اللہ نے اپنے نور عظمت سے اور اپنی قدرت سے اٹھایا ہے نہ اپنے نفس کے لیے نقصان کی طاقت رکھتا ہے نہ نفع کی نہ زندگی کی نہ حشر و نشر کی۔ پس ہر شے محمول ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے آسمان و زمین کو زائل ہونے سے روکے ہوئے ہے اور ان دونوں کا ایک شے سے احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہ ہر شے کی زندگی ہے اور ہر شے کا نور ہے لوگ جو کچھ غلط بیان کرتے ہیں اس کے بارے میں وہ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔

اس نے کہا مجھے بتائیے اللہ کہاں ہے۔ حضرت نے فرمایا وہ یہاں بھی ہے اور وہاں بھی، اوپر بھی، نیچے بھی، ہمارا احاطہ (علم و قدرت سے) کئے ہوئے ہے اور ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ جہاں تین کی سرگوشی ہے وہ چوتھا ہے۔ جہاں پانچ ہے وہ چھٹا ہے اس سے کم ہوں یا زیادہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہے اور کرسی (مراد علم باری تعالیٰ) احاطہ کئے ہوئے ہے آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو زمین کے نیچے ہے اور زیادہ واضح ہو تو وہ ہر ایک چھپے ہوئے بھید کو جانتا ہے اور یہی مراد ہے خدا کے اس قول سے ، گھیر لیا ہے اس کی کرسی (علم) نے آسمانوں اور زمین کو اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں وہ بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔ حاملان عرش سے مراد وہ علمائے دین ہیں جو علوم الٰہیہ کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ (انبیاء اور آئمہ) اور کوئی شے جو ملکوت خدا میں خلق ہوئی ہے چار مذکورہ بالا نوروں سے خالی نہیں (نور احمر، نور اصفر، نور اخضر اور نور ابیض) یہی ملکوت ہیں جنھیں خدا نے اپنے اصفیا کو دکھایا ہے یہی اپنے خلیل کو دکھائے تھے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت دکھائے تاکہ وہ یقین کرنے والا ہو جائے رہیں اور کیوں کر حاملان عرش، عرش کو اٹھا سکتے ہیں درآنحالیکہ اس کی حیات سے ان کے قلوب میں زندگی آئی ہے اور اسی کے نور سے اس کی معرفت کی طرف ہدایت ہوئی ہے (خلاصہ کلام یہ ہے کہ کرسی سے مراد وہ کرسی نہیں جو ہمارے ذہن میں ہے بلکہ وہ تمام علوم مراد ہیں جن کا تعلق آسمانوں اور زمین کے تمام نظاموں سے ہے بلکہ سوائے انبیاء و اصفیاء دوسرا کوئی ان کا حامل ہو ہی نہیں سکتا۔ اب رہے حاملان کرسی، وہ حاملان علوم عرش قرار نہیں پا سکتے۔ کیونکہ یہ علوم مختص بذات

باسکا تعالیٰ ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ مصطلحات مخصوصہ ہیں جن کا مفہوم انبیاء و اولیاء وآئمہ کے سوا دوسروں کے ذہن میں نہیں آسکتا۔ شہرِ علم اور بابِ علم بھی اسی قسم کی اصطلاحیں ہیں۔

٢ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو قُرَّةَ الْمُحَدِّثُ أَنْ أُدْخِلَهُ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَفَتُقِرُّ أَنَّ اللهَ مَحْمُولٌ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: كُلُّ مَحْمُولٍ مَفْعُولٌ بِهِ مُضَافٌ إِلَىٰ غَيْرِهِ مُحْتَاجٌ وَالْمَحْمُولُ اسْمُ نَقْصٍ فِي اللَّفْظِ وَالْحَامِلُ فَاعِلٌ وَهُوَ فِي اللَّفْظِ مِدْحَةٌ وَكَذٰلِكَ قَوْلُ الْقَائِلِ: فَوْقَ وَتَحْتَ وَأَعْلَىٰ وَأَسْفَلَ وَقَدْ قَالَ اللهُ: «وَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا» وَلَمْ يَقُلْ فِي كُتُبِهِ: إِنَّهُ الْمَحْمُولُ بَلْ قَالَ: إِنَّهُ الْحَامِلُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَالْمَحْمُولُ مَا سِوَى اللهِ وَلَمْ يُسْمَعْ أَحَدٌ آمَنَ بِاللهِ وَعَظَمَتِهِ قَطُّ قَالَ فِي دُعَائِهِ: يَا مَحْمُولُ، قَالَ أَبُو قُرَّةَ: فَإِنَّهُ قَالَ: «وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ» وَقَالَ: «الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ» فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: الْعَرْشُ لَيْسَ هُوَ اللهُ وَالْعَرْشُ اسْمُ عِلْمٍ وَقُدْرَةٍ وَعَرْشٌ فِيهِ كُلُّ شَيْءٍ، ثُمَّ أَضَافَ الْحَمْلَ إِلَىٰ غَيْرِهِ، خَلْقٍ مِنْ خَلْقِهِ، لِأَنَّهُ اسْتَعْبَدَ خَلْقَهُ بِحَمْلِ عَرْشِهِ وَهُمْ حَمَلَةُ عِلْمِهِ وَخَلْقاً يُسَبِّحُونَ حَوْلَ عَرْشِهِ وَهُمْ يَعْمَلُونَ بِعِلْمِهِ وَمَلَائِكَةً يَكْتُبُونَ أَعْمَالَ عِبَادِهِ وَاسْتَعْبَدَ أَهْلَ الْأَرْضِ بِالطَّوَافِ حَوْلَ بَيْتِهِ وَاللهُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ كَمَا قَالَ وَالْعَرْشُ وَمَنْ يَحْمِلُهُ وَمَنْ حَوْلَ الْعَرْشِ وَاللهُ الْحَامِلُ لَهُمْ، الْحَافِظُ لَهُمْ، الْمُمْسِكُ الْقَائِمُ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ وَفَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُقَالُ: مَحْمُولٌ وَلَا أَسْفَلُ قَوْلاً مُفْرَداً لَا يُوصَلُ بِشَيْءٍ فَيَفْسُدُ اللَّفْظُ وَالْمَعْنَىٰ. قَالَ أَبُو قُرَّةَ: فَتُكَذِّبُ بِالرِّوَايَةِ الَّتِي جَاءَتْ أَنَّ اللهَ إِذَا غَضِبَ إِنَّمَا يُعْرَفُ غَضَبُهُ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ يَجِدُونَ ثِقْلَهُ عَلَىٰ كَوَاهِلِهِمْ، فَيَخِرُّونَ سُجَّداً؛ فَإِذَا ذَهَبَ الْغَضَبُ خَفَّ وَرَجَعُوا إِلَىٰ مَوَاقِفِهِمْ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مُنْذُ لَعَنَ إِبْلِيسَ إِلَىٰ يَوْمِكَ هٰذَا هُوَ غَضْبَانُ عَلَيْهِ، فَمَتَىٰ رَضِيَ؟ وَهُوَ فِي صِفَتِكَ لَمْ يَزَلْ غَضْبَانَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَوْلِيَائِهِ وَعَلَىٰ أَتْبَاعِهِ، كَيْفَ تَجْتَرِئُ

أَنْ تَصِفَ رَبَّكَ بِالتَّغْيِيرِ مِنْ حَالٍ إِلَىٰ حَالٍ وَأَنَّهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا يَجْرِي عَلَى الْمَخْلُوقِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ، لَمْ يَزُلْ مَعَ الزَّائِلِينَ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ مَعَ الْمُتَغَيِّرِينَ وَلَمْ يَتَبَدَّلْ مَعَ الْمُتَبَدِّلِينَ وَمَنْ دُونَهُ فِي يَدِهِ وَتَدْبِيرِهِ وَكُلُّهُمْ إِلَيْهِ مُحْتَاجٌ وَهُوَ غَنِيٌّ عَمَّنْ سِوَاهُ

صفوان بن یحییٰ سے مروی ہے کہ ابو قرہ محدث نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لئے امام رضا علیہ السلام سے حاضر ہونے کی اجازت لوں چنانچہ اس نے حاضر ہو کر حلال و حرام کے بارے میں پوچھا پھر اس نے کہا کہ کیا آپ اس کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ نے اٹھایا ہوا ہے یعنی آپ کا اللہ عرش پر ہے اور عرش کو ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں تو اللہ محمول ہوا۔ حضرت نے فرمایا ہر محمول وہ ہے جس پر فعل کا اثر واقع ہو اور وہ اپنے غیر کی طرف منعطف ہو وہ محتاج ہوتا ہے اور محمول ہونا بلحاظ لفظ باعث نقص ہے اور حامل فاعل ہوتا ہے اور بلحاظ لفظ وہ باعث مدح ہوتا ہے جیسے کہ لفظ فوق و تحت و اعلیٰ و اسفل سے نقصان مدح ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کے لئے اسمائے حسنیٰ ہیں تم انہی سے اسے پکارو، اپنی کتابوں میں اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ محمول ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ حامل ہے خشکی و تری میں اور آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روکنے والا ہے محمول تو ماسوائے اللہ کو کہا جاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کی عظمت پر ایمان رکھنے والا ہے کبھی یہ کہتے نہیں سنا گیا کہ اس نے اپنی دعا میں اللہ کو محمول کہہ کر پکارا ہو۔ ابو قرہ نے کہا کہ خدا کہتا ہے تیرے رب کے عرش کو اس دن ان کے اوپر آٹھ اٹھانے والے اٹھائے ہوں گے۔ حضرت نے فرمایا عرش اللہ نہیں ہے عرش نام ہے علم و قدرت الٰہیہ کا جس کے اندر ہر شے ہے خدا نے حمل کی نسبت دی ہے اپنے غیر کی طرف اور وہ اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے کیوں کہ حاملِ عرش کے ساتھ خدا نے اپنی ایک مخلوق سے عبادت چاہی اور اپنی ایک مخلوق کو تسبیح سے مخصوص کیا جو اس کے عرش کے گرد تسبیح کرتے ہیں اور کچھ ملائکہ اعمالِ عباد کو لکھتے ہیں اور اہل ارض سے عبادت چاہی اپنے گھر کے گرد طواف کرنے کی آیہ واللہ علی العرش استوا، ایسا ہی ہے جیسے دوسرے مقامات پر فرمایا والعرش ومن یحوله ومن حول العرش اللہ جو ان کا حامل ہے وہی ان کا روکنے والا اور ہر نفس کا قائم کرنے والا، ہر شے سے مافوق، ہر شے سے بالاتر ہے اسے بجائے حامل کے محمول کیسے کہا جا سکتا ہے نہ اسفل سے اسے نسبت دی جا سکتی ہے ورنہ لفظ اور معنی دونوں فاسد ہو جائیں گے ابو قرہ نے کہا کہ یہ تو اس روایت کی سراسر تکذیب ہے کہ جب خدا کو غصہ آتا ہے تو اس کا وزن حاملانِ عرش کے کندھوں کو محسوس ہونے لگتا ہے اور وہ سجدے میں گر جاتے ہیں جب غصہ ختم ہو جاتا ہے تو عرش کا

وزن ہلکا پڑ جاتا ہے اور وہ اپنے موقف کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ مجھے بتاؤ اللہ تعالیٰ نے جب سے ابلیس پر لعنت کی، اُس وقت سے اب تک وہ اس سے کب راضی ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس وقت سے لے کر اب تک غصہ ہی میں ہے ابلیس پر بھی اور اس کے اولیاء و اتباع پر بھی اور ملائکہ اس کا وزن محسوس کر کے سجدہ ہی میں پڑے ہوئے ہیں اے ابوقرار تو نے کیسے جرأت کی کہ اپنے رب کو موصوف کیا تغیر کے ساتھ یا یں طور کہ وہ ایک حال سے دوسرے کی طرف بدلتا ہے اور مخلوق کی سی باتیں اس میں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے ان تمام باتوں سے وہ بدلنے والوں کے ساتھ بدلتا نہیں، ہر شے اس کے یدِ قدرت و تدبیر کے اندر ہے اور سب اس کے محتاج ہیں اور وہ اپنے ماسوا سے بے پرواہ ہے۔

توضیح اوّل:۔ ابوقرار نے جو حدیث پیش کر کے اعتراض کیا۔ وہ درحقیقت اس کا مطلب سمجھا ہی نہیں حدیث میں غضب سے مراد عذاب کا نازل کرنا ہے اور ملائکہ کا ثقل عرش محسوس کرنا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو نزولِ عذاب کے مقدمات سے آگاہ کیا جاتا ہے اور سجدہ میں جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ خضوع و خشوع کرتے ہیں اللہ کے سامنے بنا بر اس کے عذاب سے خوف کر کے اور جب نزول عذاب ختم ہو جاتا ہے تو ملائکہ جو حاملان عرش ہیں مطمئن ہو جاتے ہیں کیونکہ مقدمات رحمت ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وہ طلبِ رحمت کی طرف رغبت کرتے ہیں امام علیہ السلام نے اس کے اعتراض کو یوں دفع کیا کہ اگر غضب الہٰی کا بوجھ فرشتے محسوس کرتے اور سجدہ میں جاتے تو آدم اور شیطان کے واقعہ سے اب تک حاملان عرش کو سجدہ ہی میں ہونا چاہیئے۔ کیوں کہ خدا کی اس وقت سے آج تک شیطان پر لعنت چلی آرہی ہے اور لعنت سے مراد اس کا غضب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں نے اپنے حالات اور تغیرات کا قیاس خدا پر کر کے آیات و احادیث کے الفاظ کا ظاہری مفہوم مراد لے لیا ہے ہمارے آئمہ نے اپنا فرض سمجھا کہ لوگوں سے الفاظ کی صحیح تاویل بیان کریں تاکہ وہ گمراہی سے محفوظ رہیں۔

توضیح دوئم:۔ اس حدیث میں امام علیہ السلام نے عرش کے جو معنی بیان کئے ہیں وہ اس مفہوم سے جداگانہ ہیں۔ جو اذہان عوام میں مرتکز ہیں عام لوگوں کی نظر کے سامنے مادی اشیاء ہیں اگر کسی چیز کی حقیقت کو مادی مثالوں سے نہ سمجھایا جائے تو دنیا والے اس کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں مثلاً نعمات جنّت میں رطب، عنب، رمّان وغیرہ کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پھل ایسے ہی یا ان سے کچھ بہتر ہوں گے جیسے ہماری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ سیب و انار وغیرہ کچھ اور ہی ہوں گے جنّتی میووں کے متعلق تو یہ ہے کہ :۔

لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔ نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ ان کا تصور کسی کے دل میں آیا ہوگا لیکن کیا ایسی نعمتوں کا کوئی ہلکا سا تصور بھی عرب کے بدوؤں بلکہ مادہ پرست دنیا کے کسی فرد کے دماغ میں آسکتا تھا اور جب لوگوں کی سمجھ میں جنت کے میوے آتے ہی نہیں تو وہ ان کی طرف رغبت کیا کرتے۔ اس لئے لامحالہ حقیقت کو مجاز کے سانچے میں ڈھالا گیا۔

اسی طرح لفظ "صراط" ہے عوام کے ذہن میں وہ ایک پل ہے جس پر سے روز قیامت لوگوں کو گذرنا ہوگا لیکن دوسرا مفہوم اس کا کچھ اور ہے یعنے فضائل چہارگانہ اخلاق کا وسطی خط۔ چونکہ یہ مفہوم اتنا باریک تھا کہ عوام کا کیا ذکر خواص کے ذہن میں نہیں آسکتا تھا۔ لہٰذا صراط کے مجازی معنی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اسی طرح قیامت میں میزان کا نصب ہونا اور اس میں اعمال کا تولا جانا وغیرہ بہت سے الفاظ ہیں ہیں جن کا مفہوم عوام کے نزدیک کچھ اور ہے خواص کے نزدیک کچھ اور، انہی میں لفظ عرش بھی ہے عام لوگ اس کو ایک عظیم الشان نورانی تخت یا آراستہ مسند سمجھتے ہیں خواص کی نظر میں اس لفظ کے مفاہیم کچھ اور ہیں اور ان میں صحیح ترین مفہوم وہ ہے جو امام رضا علیہ السلام نے اس حدیث میں بیان فرمایا۔ عرش بمعنی تخت اگر لیا جائے تو دراصل اس کا مفہوم ایک "علامت" ہوگا۔ یعنی تخت نشان ہے کسی کے رفیع المرتبہ ہونے کا۔ امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق عرش بھی ایک علامت ہے قادر مطلق کے علوشان کی کیونکہ اس سے مراد وہ علم الٰہی ہے کہ جس کو حسب ذیل آٹھ قسم کی مخلوق اٹھائے ہوئے ہے اوّل حاملان عرش یعنے وہ فرشتے جو حاملان کتاب الٰہی ہیں اور آدمؑ اور ان کے اوصیاء، دوسرے نوحؑ اور ان کے اوصیاء تیسرے ابراہیمؑ اور ان کے اوصیاء چوتھے موسیٰؑ اور ان کے اوصیاء پانچویں عیسیٰؑ اور ان کے اوصیاء، چھٹے محمدؐ اور ان کے اوصیاء، ساتویں رضوان اور جنت کے تمام خازن، آٹھویں مالک اور دوزخ کے تمام خازن۔

یہ ہے وہ علم کا خزانہ جس کا نام عرش ہے اور جس کی خازن مذکورہ بالا ہستیاں ہیں یہ مفہوم اس قدر لطیف و دقیق ہے کہ وہبی علم رکھنے والوں کے دوسرے اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا عموماً مجازی معنی کی طرف ہی لوگوں کو متوجہ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ عرش کے مفہوم میں بہت کچھ اختلاف پیدا ہوگیا۔ بعض کے نزدیک وہ عظیم الشان نہایت مستحکم و ٹھوس تخت ہے جس پر خدا بیٹھا ہے اور وہ اس کے بوجھ سے چرچراتا ہے بعض کے نزدیک وہ خدا کی سب سے بڑی مخلوق ہے۔

بعض کے نزدیک وہ نواں آسمان ہے۔

بعض کے نزدیک سب سے اونچا سیارہ ہے۔

بعض کے نزدیک مرکز انوار کائنات ہے۔

بعض کے نزدیک وہ ایک چھت ہے آسمان جیسی کہ جس کے سایہ میں فرشتے رہتے ہیں۔

بعض کے نزدیک عالم امکان کی حد نظر ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ»، فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ، كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ، السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَكُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ وسع کرسیہ السموات والارض کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اے فضیل کرسی میں ہر شے ہے آسمان و زمین ہر شے کرسی میں ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ [بْنِ مَيْمُونٍ] عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ»، اَلسَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَسِعْنَ الْكُرْسِيَّ أَمِ الْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَقَالَ: بَلِ الْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالْعَرْشَ وَكُلَّ شَيْءٍ وَسِعَ الْكُرْسِيُّ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا وسع کرسیہ الخ کے متعلق کیا آسمانوں اور زمین میں کرسی کی گنجائش ہے یا کرسی میں آسمان و زمین کے سمانے کی فرمایا کرسی میں گنجائش ہے آسمان و زمین و عرش کے سمانے کی اس میں گنجائش ہے

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ

بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ» السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَسِعْنَ الْكُرْسِيَّ أَوِ الْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَقَالَ: إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ.

۵۔ زرارہ بن اعین نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے آیت وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ کے بارے میں معلوم کیا کہ کیا زمین و آسمان میں کرسی سما سکتی ہے یا کرسی میں زمین و آسمان سما سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بلکہ کرسی میں سماوات زمین اور عرش اور ہر شے سما سکتی ہے۔ کرسی میں ہر شے کے سمانے کی گنجائش ہے۔ (اس سے مراد قدرتِ خدا ہے)

۶۔ مُحَمَّدٌ [بْنُ يَحْيَى]، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: حَمَلَةُ الْعَرْشِ - وَالْعَرْشُ: الْعِلْمُ - ثَمَانِيَةٌ: أَرْبَعَةٌ مِنَّا وَأَرْبَعَةٌ مِمَّنْ شَاءَ اللَّهُ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حاملانِ عرش (عرش سے مراد علم ہے) آٹھ ہیں چار ہم میں سے ہیں اور چار وہ جن کو اللہ نے چاہا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ پہلے چار سے مراد محمد، علی اور حسنؑ و حسینؑ ہیں اور آخر چار سے مراد نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ ہیں یعنی روزِ قیامت علمِ الٰہی کے حامل آٹھ شخص ہوں گے انہی کے علم کے مطابق لوگوں کے اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ» فَقَالَ مَا يَقُولُونَ؟ قُلْتُ: يَقُولُونَ: إِنَّ الْعَرْشَ كَانَ عَلَى الْمَاءِ وَالرَّبُّ فَوْقَهُ، فَقَالَ: كَذَبُوا، مَنْ زَعَمَ هٰذَا فَقَدْ صَيَّرَ اللَّهَ مَحْمُولًا وَوَصَفَهُ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِ وَلَزِمَهُ أَنَّ الشَّيْءَ الَّذِي يَحْمِلُهُ أَقْوَى مِنْهُ، قُلْتُ: بَيِّنْ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَمَّلَ دِينَهُ وَعِلْمَهُ الْمَاءَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَرْضٌ أَوْ سَمَاءٌ أَوْ جِنٌّ أَوْ إِنْسٌ أَوْ شَمْسٌ أَوْ قَمَرٌ، فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ نَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ رَبُّكُمْ؟ فَأَوَّلُ مَنْ نَطَقَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَام وَالْأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا:

أَنْتَ رَبُّنَا ، فَحَمَّلَهُمُ الْعِلْمَ وَالدِّينَ ؛ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ : هٰؤُلَاءِ حَمَلَةُ دِينِي وَعِلْمِي وَ أُمَنَائِي فِي خَلْقِي وَهُمُ الْمَسْؤُولُونَ ؛ ثُمَّ قَالَ لِبَنِي آدَمَ : أَقِرُّوا لِلّٰهِ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِهٰؤُلَاءِ النَّفَرِ بِالْوِلَايَةِ وَ الطَّاعَةِ ، فَقَالُوا ، نَعَمْ رَبَّنَا أَقْرَرْنَا ، فَقَالَ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ : اشْهَدُوا ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ شَهِدْنَا عَلٰى أَنْ لَا يَقُولُوا غَداً : إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ أَوْ يَقُولُوا : إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ يَا دَاوُدُ ؛ وِلَايَتُنَا مُؤَكَّدَةٌ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے کان عرشہ علی الماء، فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان کا کہنا یہ ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا اور خدا اس پر بیٹھا تھا۔ فرمایا جھوٹے ہیں جس نے ایسا گمان کیا اس نے خدا کو محمول (اٹھایا ہوا) قرار دیا اور مخلوق کی صفت سے خدا کو موصوف کیا اور یہ لازم قرار دیا کہ جو چیز اٹھائی جاتی ہے اٹھانے والا اس سے قوی ہوتا ہے میں نے پھر کہا اس کا مطلب آپ بیان فرمائیں۔ فرمایا خدا نے اپنے دین اور علم کو پانی پہ بار کیا (اس سے معلوم ہوا کہ مادیت میں اوّل مخلوق پانی ہے سب سے پہلے علم اور قدرتِ الٰہی کا اسی سے تعلق ہوا) قبل اس کے کہ زمین و آسمان یا جن و انس یا چاند سورج کو پیدا کرے۔ پس جب خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو اپنے سامنے حاضر کر کے پوچھا کہ بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟ پس سب سے پہلے رسول اللہ گویا ہوئے پھر امیر المومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام نے کہا۔ تو ہمارا رب ہے خدا نے ان کو حامل قرار دیا۔ اپنے علم و دین کا پھر ملائکہ سے فرمایا۔ یہ لوگ میرے علم اور میرے دین کے حامل ہیں اور میری مخلوق ہیں۔ میری طرف سے امین ہیں اور ان سے سوال کیا جائے گا۔ پھر بنی آدم سے فرمایا۔ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرو اور ان لوگوں کی ولایت اور اطاعت کا انھوں نے کہا، بیشک اے اللہ ہمارے رب ہم نے اقرار کیا۔ خدا نے ملائکہ سے فرمایا۔ تم ان پر گواہ ہو۔ ملائکہ نے کہا ہم گواہ ہیں تاکہ یہ لوگ کل کو یہ نہ کہیں کہ ہم ان سے غافل تھے یا یہ کہہ دیں کہ اس سے پہلے ہمارے آبا و اجداد نے شرک کیا تھا اور ان کے بعد ہم ان کی اولاد قرار پائے تو کیا باطل پرستوں کے جرم میں تو ہم کو ہلاک کریگا۔ اے داؤد (راوی) ہماری ولایت بہت زیادہ تاکید کے ساتھ تھی۔

باب بست ویکم (۲۱)

بیان روح

(بَابُ الرُّوحِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الرُّوحِ الَّتِي فِي آدَمَ عليه السلام، قَوْلُهُ: «فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي» قَالَ: هٰذِهِ رُوحٌ مَخْلُوقَةٌ وَالرُّوحُ الَّتِي فِي عِيسَى مَخْلُوقَةٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روح آدم کے متعلق پوچھا جس کے لیے خدا نے فرمایا ہے نفخت فیہ من روحی، یہ روح بھی مخلوق ہے اور وہ روح بھی جو عیسیٰ علیہ السلام میں تھی

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَرُوحٌ مِنْهُ» قَالَ: هِيَ رُوحُ اللهِ مَخْلُوقَةٌ خَلَقَهَا اللهُ فِي آدَمَ وَعِيسَى

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا روح منہ (حضرت عیسیٰ) کے متعلق فرمایا وہ روح مخلوق ہے جس کو اللہ نے آدم و عیسیٰ میں پیدا کیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي» كَيْفَ هٰذَا النَّفْخُ؟ فَقَالَ: إِنَّ الرُّوحَ مُتَحَرِّكٌ كَالرِّيحِ وَإِنَّمَا سُمِّيَ رُوحاً لِأَنَّهُ اشْتَقَّ اسْمَهُ مِنَ الرِّيحِ وَإِنَّمَا أَخْرَجَهُ عَنْ لَفْظَةِ الرِّيحِ لِأَنَّ الْأَرْوَاحَ مُجَانِسَةٌ لِلرِّيحِ وَإِنَّمَا

أَضَافَهُ إِلَى نَفْسِهِ لِأَنَّهُ اصْطَفَاهُ عَلَى سَائِرِ الْأَرْوَاحِ؛ كَمَا قَالَ لِبَيْتٍ مِنَ الْبُيُوتِ: «بَيْتِي» وَلِرَسُولٍ مِنَ الرُّسُلِ: «خَلِيلِي» وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مَخْلُوقٌ مَصْنُوعٌ مُحْدَثٌ مَرْبُوبٌ مُدَبَّرٌ.

۳۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے کہ نفخت فیہ من روحی۔ میں نے جو نفخ کا ذکر ہے وہ نفخ کیوں کر ہوا۔ فرمایا روح ہوا کی طرح متحرک ہے اسی لئے اس کا نام روح رکھا گیا ہے کیونکہ وہ ریح سے مشتق ہے اور یہ اس لئے کہ ارواح ریح کی ہم جنس ہیں اور روح کو اپنے نفس کی طرف نسبت دی ہے۔ کیونکہ اس کا اصطفا (انتخاب) کیا ہے تمام ارواح میں جیسے کہ گھروں میں سے ایک گھر کو رسولوں میں سے ایک رسول کو اپنا گھر اور اپنا خلیل اور اسی کی مثل اور بھی ہیں لیکن یہ سب مخلوق ہیں حادث ہیں پرورش کئے ہوئے ہیں اور ان میں کسی مدبر کی تدبیر کا اثر ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَمَّا يَرْوُونَ أَنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، فَقَالَ: هِيَ صُورَةٌ مُحْدَثَةٌ مَخْلُوقَةٌ وَاصْطَفَاهَا اللهُ وَاخْتَارَهَا عَلَى سَائِرِ الصُّوَرِ الْمُخْتَلِفَةِ، فَأَضَافَهَا إِلَى نَفْسِهِ، كَمَا أَضَافَ الْكَعْبَةَ إِلَى نَفْسِهِ وَالرُّوحَ إِلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: «بَيْتِيَ»، «وَنَفَخْتُ مِنْ رُوحِي».

۴۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں۔ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے فرمایا خدا نے آدم کو حادث مخلوق بنایا ہے اور ان کی صورت کو انتخاب کیا ہے تمام مختلف صورتوں میں سے اور پھر اس کی نسبت اپنی طرف دی جیسے کہ کعبہ کو اپنی طرف نسبت دی اور فرمایا میرا گھر۔ اسی طرح فرمایا۔ میں نے اس میں اپنی روح کو پھونکا۔

باب بست ودوم (۲۲)

جوامع التوحید

(باب جوامع التوحید)

۱ـ محمد بن أبي عبد الله و محمد بن يحيى جميعاً رفعاه إلى أبي عبد الله عليه السلام أنّ أمير المؤمنين عليه السلام استنهض النّاس في حرب معاوية في المرّة الثّانية، فلمّا حشد النّاس قام خطيباً، فقال: الحمد لله الواحد الأحد الصّمد المتفرّد الّذي لا من شيء كان ولا من شيء خلق ما كان قدرة بان بها من الأشياء و بانت الأشياء منه، فليست له صفة تنال ولا حدّ تضرب له فيه الأمثال، كلّ دون صفاته تحبير اللّغات و ضلّ هناك تصاريف الصّفات و حار في ملكوته عميقات مذاهب التّفكير و انقطع دون الرّسوخ في علمه جوامع التّفسير و حال دون غيبه المكنون حجب من الغيوب، تاهت في أدنى أدانيها طامحات العقول في لطيفات الأمور.

فتبارك الله الّذي لا يبلغه بعد الهمم ولا يناله غوص الفطن و تعالى الّذي ليس له وقت معدود ولا أجل ممدود ولا نعت محدود، سبحان الّذي ليس له أوّل مبتدأ ولا غاية منتهى ولا آخر يفنى، سبحانه هو كما وصف نفسه والواصفون لا يبلغون نعته، وحدّ الأشياء كلّها عند خلقه، إبانة لها من شبهه و إبانة له من شبهها، لم يحلل فيها فيقال: هو فيها كائن ولم ينأ عنها فيقال: هو منها بائن ولم يخل منها فيقال له: أين، لكنّه سبحانه أحاط بها علمه و أتقنها صنعه و أحصاها حفظه، لم يعزب عنه خفيّات غيوب الهواء، ولا غوامض مكنون ظلم الدّجى ولا ما في السّماوات العلى إلى الأرضين السّفلى، لكلّ شيء منها حافظ و رقيب و كلّ شيء منها بشيء محيط والمحيط بما أحاط منها.

الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَا يُغَيِّرُهُ صُرُوفُ الْأَزْمَانِ وَلَا يَتَكَأَّدُهُ صُنْعُ شَيْءٍ كَانَ ، إِنَّمَا قَالَ لِمَا شَاءَ : كُنْ فَكَانَ ، ابْتَدَعَ مَا خَلَقَ بِلَا مِثَالٍ سَبَقَ وَلَا تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَكُلُّ صَانِعِ شَيْءٍ فَمِنْ شَيْءٍ صَنَعَ وَ اللهُ لَا مِنْ شَيْءٍ صَنَعَ مَا خَلَقَ وَ كُلُّ عَالِمٍ فَمِنْ بَعْدِ جَهْلٍ تَعَلَّمَ وَاللهُ لَمْ يَجْهَلْ وَ لَمْ يَتَعَلَّمْ ، أَحَاطَ بِالْأَشْيَاءِ عِلْماً قَبْلَ كَوْنِهَا ، فَلَمْ يَزْدَدْ بِكَوْنِهَا عِلْماً ؛ عِلْمُهُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُكَوِّنَهَا كَعِلْمِهِ بَعْدَ تَكْوِينِهَا ، لَمْ يُكَوِّنْهَا لِتَشْدِيدِ سُلْطَانٍ وَلَا خَوْفٍ مِنْ زَوَالٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَلَا اسْتِعَانَةٍ عَلَى ضِدٍّ مُنَاوٍ ، وَلَا نِدٍّ مُكَاثِرٍ ، وَلَا شَرِيكٍ مُكَابِرٍ ، لٰكِنْ خَلَائِقُ مَرْبُوبُونَ وَ عِبَادٌ دَاخِرُونَ.

فَسُبْحَانَ الَّذِي لَا يَؤُودُهُ خَلْقُ مَا ابْتَدَأَ وَلَا تَدْبِيرُ مَا بَرَأَ وَلَا مِنْ عَجْزٍ وَلَا مِنْ فَتْرَةٍ بِمَا خَلَقَ اكْتَفَى ، عَلِمَ مَا خَلَقَ وَخَلَقَ مَا عَلِمَ ، لَا بِالتَّفْكِيرِ فِي عِلْمٍ حَادِثٍ أَصَابَ مَا خَلَقَ ، وَلَا شُبْهَةٍ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيمَا لَمْ يَخْلُقْ ، لٰكِنْ قَضَاءٌ مُبْرَمٌ وَ عِلْمٌ مُحْكَمٌ وَأَمْرٌ مُتْقَنٌ ، تَوَحَّدَ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ خَصَّ نَفْسَهُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَ اسْتَخْلَصَ بِالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ وَ تَفَرَّدَ بِالتَّوْحِيدِ وَالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ وَ تَوَحَّدَ بِالتَّحْمِيدِ وَ تَمَجَّدَ بِالتَّمْجِيدِ وَ عَلَا عَنِ اتِّخَاذِ الْأَبْنَاءِ وَ تَطَهَّرَ وَ تَقَدَّسَ عَنْ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ وَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مُجَاوَرَةِ الشُّرَكَاءِ ، فَلَيْسَ لَهُ فِيمَا خَلَقَ ضِدٌّ وَلَا لَهُ فِيمَا مَلَكَ نِدٌّ وَلَمْ يَشْرَكْهُ فِي مُلْكِهِ أَحَدٌ ، الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْمُبِيدُ لِلْأَبَدِ وَالْوَارِثُ لِلْأَمَدِ ، الَّذِي لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَحْدَانِيّاً أَزَلِيّاً ، قَبْلَ بَدْءِ الدُّهُورِ وَ بَعْدَ صُرُوفِ الْأُمُورِ ، الَّذِي لَا يَبِيدُ وَلَا يَنْفَدُ ؛ بِذٰلِكَ أَصِفُ رَبِّي فَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ، مِنْ عَظِيمٍ مَا أَعْظَمَهُ ، وَ مِنْ جَلِيلٍ مَا أَجَلَّهُ ، وَ مِنْ عَزِيزٍ مَا أَعَزَّهُ ، وَ تَعَالَى عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوّاً كَبِيراً.

وَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ مِنْ مَشْهُورَاتِ خُطَبِهِ ﷺ حَتَّى لَقَدِ ابْتَذَلَهَا الْعَامَّةُ وَ هِيَ كَافِيَةٌ لِمَنْ طَلَبَ عِلْمَ التَّوْحِيدِ إِذَا تَدَبَّرَهَا وَفَهِمَ مَا فِيهَا ، فَلَوِ اجْتَمَعَ أَلْسِنَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَيْسَ فِيهَا لِسَانُ نَبِيٍّ عَلَى أَنْ يُبَيِّنُوا التَّوْحِيدَ بِمِثْلِ مَا أَتَى بِهِ ـ بِأَبِي وَ أُمِّي ـ مَا قَدَرُوا عَلَيْهِ وَلَوْلَا إِبَانَتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ يَسْلُكُونَ سَبِيلَ التَّوْحِيدِ ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ : «لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ» فَنَفَى بِقَوْلِهِ : «لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ» مَعْنَى الْحُدُوثِ وَ كَيْفَ أَوْقَعَ عَلَى مَا أَحْدَثَهُ صِفَةَ الْخَلْقِ

وَالاختِراعَ بِلاأَصْلٍ وَلا مِثالٍ، نَفياً لِقَولِ مَنْ قالَ : إِنَّ الأَشياءَ كُلَّها مُحدَثَةٌ بَعضُها مِن بَعضٍ وَ إِبطالاً لِقَولِ الثَنَوِيَّةِ الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّهُ لايُحدِثُ شَيئاً إِلّا مِنْ أَصْلٍ[1] وَلايُدَبِّرُ إِلّا بِاحْتِذاءِ مِثالٍ، فَدَفَعَ عليه السلام بِقَولِهِ : «لامِنْ شَيْءٍ خَلَقَ ما كانَ» جَمِيعَ حُجَجِ الثَنَوِيَّةِ وَ شُبَهِهِمْ، لِأَنَّ أَكْثَرَ ما يَعْتَمِدُ الثَنَوِيَّةُ فِي حُدُوثِ العالَمِ أَنْ يَقُولُوا لايَخلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ الخالِقُ خَلَقَ الأَشياءَ مِنْ شَيْءٍ أَوْمِنْ لاشَيْءٍ فَقَولُهُمْ مِنْ شَيْءٍ خَطَأٌ وَ قَولُهُمْ مِنْ لاشَيْءٍ مُناقَضَةٌ وَإِحالَةٌ، لِأَنَّ «مِنْ» تُوجِبُ شَيئاً وَ «لاشَيْءَ» تَنفِيهِ، فَأَخرَجَ أَمِيرُالمُؤمِنِينَ عليه السلام هٰذِهِ اللَّفظَةَ عَلىٰ أَبْلَغِ الأَلفاظِ وَأَصَحِّها فَقالَ عليه السلام : لامِنْ شَيْءٍ خَلَقَ ما كانَ، فَنَفىٰ «مِنْ» إِذْ كانَتْ تُوجِبُ شَيئاً وَنَفَى الشَّيْءَ إِذْ كانَ كُلُّ شَيْءٍ مَخلُوقاً مُحدَثاً، لامِنْ أَصْلٍ أَحْدَثَهُ الخالِقُ، كَما قالَتِ الثَنَوِيَّةُ : إِنَّهُ خَلَقَ مِنْ أَصْلٍ قَدِيمٍ فَلا يَكُونُ تَدْبِيرٌ إِلّا بِاحْتِذاءِ مِثالٍ.

ثُمَّ قَولُهُ عليه السلام : «لَيسَتْ لَهُ صِفَةٌ تُنالُ وَلاحَدٌّ تُضرَبُ لَهُ فِيهِ الأَمثالُ، كَلَّ دُونَ صِفاتِهِ تَحبِيرُ اللُّغاتِ» فَنَفىٰ عليه السلام أَقاوِيلَ المُشَبِّهَةِ حِينَ شَبَّهُوهُ بِالسَّبِيكَةِ وَالبَلُّورَةِ وَ غَيرِ ذٰلِكَ مِنْ أَقاوِيلِهِمْ مِنَ الطُّولِ وَالِاستِواءِ وَ قَولِهِمْ مَتىٰ مالَمْ تَعقِدِ القُلُوبُ مِنهُ عَلىٰ كَيفِيَّةٍ وَلَمْ تَرجِعْ إِلىٰ إِثباتِ هَيئَةٍ لَمْ تَعقِلْ شَيئاً فَلَمْ تُثبِتْ صانِعاً ؛ فَفَسَّرَ أَمِيرُالمُؤمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ واحِدٌ بِلاكَيفِيَّةٍ وَ أَنَّ القُلُوبَ تَعرِفُهُ بِلاتَصوِيرٍ وَلا إِحاطَةٍ.

ثُمَّ قَولُهُ عليه السلام : «الَّذِي لايَبلُغُهُ بُعْدُ الهِمَمِ وَلايَنالُهُ غَوصُ الفِطَنِ وَ تَعالَى الَّذِي لَيسَ لَهُ وَقتٌ مَعدُودٌ وَلاأَجَلٌ مَمدُودٌ وَلانَعتٌ مَحدُودٌ» ، ثُمَّ قَولُهُ عليه السلام : «لَمْ يَحْلُلْ فِي الأَشياءِ فَيُقالَ : هُوَ فِيها كائِنٌ وَلَمْ يَنْأَ عَنها فَيُقالَ: هُوَمِنها بائِنٌ» فَنَفىٰ عليه السلام بِهاتَينِ الكَلِمَتَينِ صِفَةَ الأَعراضِ وَالأَجسامِ لِأَنَّ مِنْ صِفَةِ الأَجسامِ التَّباعُدَ وَالمُبايَنَةَ وَ مِنْ صِفَةِ الأَعراضِ الكَونَ فِي الأَجسامِ بِالحُلُولِ عَلىٰ غَيرِ مُماسَّةٍ، وَمُبايَنَةُ الأَجسامِ عَلىٰ تَراخِي المَسافَةِ.

ثُمَّ قالَ عليه السلام : «لٰكِنْ أَحاطَ بِها عِلمُهُ وَ أَتقَنَها صُنعُهُ» أَيْ هُوَ فِي الأَشياءِ بِالإِحاطَةِ وَالتَّدبِيرِ وَ عَلىٰ غَيرِ مُلامَسَةٍ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے دوسری بار (بعد جنگ صفین) لوگوں کو معاویہ سے لڑنے کے لئے ابھارنا چاہا تو لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ حمد ہے اس خدا کی جو واحد و یگانہ اور بے نیاز ذات تنہا ہے وہ نہ کسی چیز سے بنا ہے اور نہ کسی مادہ سے خلق ہوا ہے وہ قدرتِ محض ہے وہ اشیاء سے الگ ذات ہے اور اشیاء اس سے الگ ہیں اس کی صفت کا ادراک نہیں ہوتا نہ کوئی ایسی تعریف ہے کہ اس کی مثال بیان کی جائے۔ تھک کر رہ گئی ہے اس کی صفات کے بیان میں اہل زبان کی طاقت لسانی اور گم ہو گئے اللہ کے بارے میں ان صفات کے خصوصیات و اقسام جو لوگوں کے اذہان میں ہے اور حیران ہو کر رہ گئیں اس کی قدرت کے بارے میں غور و فکر کی گہرائیاں (یعنی قدرت باری کے اقسام پر غور کرنے سے ایسے حیران و سرگرداں ہوئے کہ آخر گمراہ ہو کر منکر قدرت ہو گئے) اور اس کے علم کے بارے میں وہ تمام صفات عاجز و درماندہ ہو گئے جو بڑے وسیع المعنی تھے اور اس کے چھپے ہوئے اسرار تک غیب کے بہت سے پردے حائل ہیں یعنی اس کے راز ہائے قدرت کو انسانی عقول پا نہیں سکتیں اور اس کے لطیف و نازک امور کے دریافت کرنے میں دور رس عقول حیران ہو کر رہ گئیں۔

پاک ہے وہ اللہ کہ ہمتوں کی دوریاں اس تک نہیں پہنچ سکتیں اور عقل و شعور کی گہرائیاں اس کو پا نہیں سکتیں صاحب عظمت و بزرگی ہے وہ ذات جس کیلئے نہ شمار میں آنے والا وقت ہے اور نہ کوئی لمبی مدت، اس کی صفات بغیر انبیاء کے بتائے کوئی بتا نہیں سکتا وہ ایسا اوّل ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہیں وہ ایسا آخر ہے کہ اس سے آخر کوئی نہیں وہ پاک ذات ویسی ہی ہے جیسی اس نے اپنے نفس کی تعریف خود کی ہے ورنہ تعریف کرنے والے اس کی تعریف کو پا نہیں سکتے۔ تمام اشیاء کی حد اس تک ختم ہو جاتی ہے وہ ان سب سے جدا ہے اور ان میں حلول کئے ہوئے نہیں کہ کہا جائے کہ وہ فلاں شئے کے اندر ہے اور نہ دور ہے کہ کہا جائے وہ ان سے جدا ہے کوئی جگہ اس سے خالی نہیں کہ کہا جائے کہ وہ وہاں ہے بلکہ اس پاک ذات کا علم ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کی صنعت کو مضبوط بنائے ہوئے ہے اور اس کا حفظ ان کا احصا کئے ہوئے ہے کہ ہوا کی باریک سے باریک پوشیدگیاں اس پر پوشیدہ نہیں اور تاریک راتوں کی ہر شئے اس پر ظاہر ہے آسمانوں کی بلندیوں سے لے کر زمین کی نیچائی تک وہ ہر شئے کا حافظ و نگہبان ہے اس کا علم ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ واحد و احد و صمد ہے۔ زمانوں کی گردشیں اس میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرتیں اور نہ کسی شئے کی صنعت اسے تھکاتی ہے وہ کسی شئے کو خلق کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس ہو جاتی ہے اور اس نے بغیر کسی سابق مثال کے ہر شئے کو ایجاد کیا اور نہ اسے کوئی تکان محسوس ہوئی اور نہ رنج پہنچا۔ اس کے سوا

ہر صانع جو کچھ بناتا ہے وہ کسی صنعت کو پیش نظر رکھ کر بناتا ہے اور ہر عالم جہالت کے بعد عالم ہوتا ہے اور اللہ کبھی جاہل نہ تھا اور نہ کبھی حصولِ علم کا محتاج ہوا اس کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اشیاء کے پیدا ہونے سے پہلے وہ ان کا عالم ہے ان کے پیدا ہونے سے اس کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اس کا علم قبل تکوین بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ ان کی اشیاء کی تکوین کے بعد اس نے چیزوں کو پیدا نہیں کیا۔ اپنی سلطنت کو مضبوط بنانے کے لئے نہ خوفِ زوال و نقصان سے اسے کسی حملہ آور دشمن کے مقابل مدد کی ضرورت نہیں اور نہ کسی ساتھی اور شریک کی۔ تمام مخلوق کا رب وہی ہے اور سب اس کے سامنے ذلیل وحقیر ہیں۔

پاک و منزہ ہے وہ ذات جسے نہیں تھکاتا۔ ابتداً کسی چیز کا پیدا کرنا اور نہ تدبیر کرنا اس مخلوق کی جس کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اس نے خلق کیا۔ نہ اس میں عجز کو دخل ہے نہ سستی کو جو اس نے پیدا کیا اس کا علم رکھتا ہے اور جو علم رکھتا ہے اس کو پیدا کیا علم حادث میں اسے فکر کی ضرورت نہیں۔ جو پیدا کیا اس میں نہ غلطی کا امکان ہے نہ شبہ کی گنجائش جو کچھ اس کا حکم ہے امر لازم ہے علم محکم اور امر متقن ہے وہ اکیلا رب ہے اس نے اپنے نفس کو وحدانیت سے خالص کیا ہے اور مجد و ثنا کو اپنے لئے رکھا ہے وہ یکتا و یگانہ ہے توحید و بزرگی و شان میں وہ واحد ہے حمد کرنے کے ساتھ بزرگ ہے اپنی عظمت کے ساتھ وہ بزرگ و برتر ہے کہ اس کے اولاد ہو اور پاک و پاکیزہ ہے اس سے کہ اس سے عورتوں کی مجامعت ہو یا شرکا کی مصاحبت ہو۔ نہ کوئی اس کی ضد ہے نہ کوئی اس کی مثل ہے اس کے ملک میں کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ وہ واحد و یگانہ ہے بے نیاز ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یکتائی والا ہے ازلی ہے زمانوں کی ابتداء سے قبل ہے اور امور دنیا کی گردش کے بعد ہے وہ نہ ہلاک ہونے والا ہے نہ ختم ہونے والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی شان سب سے عظیم ہے وہ بڑا جلیل الشان ہے اور سب سے زیادہ عزیز ہے ظالم لوگ جو کچھ اس کے متعلق کہتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔

یہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبوں میں سے ایک خطبہ ہے یہاں تک کہ دشمنوں نے اسے حقارت کی نظر سے دیکھا ہے حالانکہ وہ کافی ہے اس شخص کے لئے جو علم توحید کا طالب ہو بشرطیکہ اس میں غور و فکر کرے اور اس کے معانی مطالب کو سمجھے۔ اگر نبی کو چھوڑ کر دنیا کے تمام جن و انس جمع ہو کر مسائل توحید بیان کریں تو ایسا واضح اور مکمل بیان کرنے پر ہرگز قادر نہ ہوں گے اگر امیر المومنین علیہ السلام ان مسائل کو بیان نہ فرماتے تو لوگ جانتے ہی نہیں کہ توحید کا راستہ کہ ہے تم نے حضرت کے اس قول پر غور نہیں کیا کہ وہ کسی چیز سے پیدا نہیں ہوا اور نہ اس کو پیدا کرنے کے لئے کسی مد

پہلے سے ہونے کی ضرورت تھی اس قول سے ثابت ہوا کہ ذات باری تعالیٰ حادث نہیں بلکہ قدیم ہے اور اس کے سوا جتنی مخلوق ہے وہ سب حادث ہے خدا کی تمام ایجادات بغیر کسی نمونہ کو سامنے رکھے ہوئے ہے امیرالمومنین کے اس قول سے نفی ہوئی اس عقیدہ کی کہ شیلئے عالم میں ایک چیز نے دوسری کو پیدا کیا ہے اور ابطال ہے دو خدا ہونے کے عقیدہ کا جنھوں نے یہ گمان کیا ہے کہ کوئی چیز نہیں پیدا ہوتی مگر کسی اصل سے اور نہیں تدبیر کی جاتی اس میں مگر جب کہ اس کے مقابل کوئی مثال ہو۔ پس حضرت کے اس ارشاد نے لامن شئ خلق ماکان ثنویہ (دو خدا ماننے والوں) کی تمام دلیلوں کو باطل کر دیا کیوں کہ حدوث عالم میں اکثر ثنویہ فرقہ والے اس عقیدہ کے ہیں کہ خالق کے لئے ضروری ہے خلق اشیاء کسی شے سے کرے (یعنی مادہ اس کی ذات کے ساتھ ہونا چاہیئے) یا کسی ایسی چیز سے جو لاشے ہے۔ پس ان کا من شئے (کسی چیز سے پیدا کرنا) کہنا غلطی ہے اور من لاشے کہنا۔ دوسرے عقیدے کی ضد اور محال ہے کیونکہ من شئے تو وجود خلق کسی شے سے واجب ہوگا اور من لاشے سے نفی لازم آئے گی امیرالمومنین علیہ السلام نے نہایت بلیغ الفاظ میں اس عقیدہ کا ابطال کیا با ایں طور کہ فرمایا۔ لامن شئے خلق ماکان، پس اس سے نفی ہوئی ثنویہ کے اس عقیدہ کی کہ خدا نے ہر شے کو ایک مادہ سے پیدا کیا ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قدیم و قائم ہے۔ پھر حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا اس کے لئے کوئی صفت ایسی نہیں کہ عقول پالیں اور نہ کوئی ایسی حد ہے کہ اس کی مثال دی جائے۔ اس کی صفات کے معاملے میں لوگوں کی زبانیں قاصر ہیں حضرت نے نفی کی ہے مشبہ کے اقوال کی۔ جبکہ انھوں نے تشبیہ دی ہے خدا کو پگھلی ہوئی چاندی اور بلور وغیرہ سے اور رد کیا ان کی باتوں کو خدا کے طول و عرض کے متعلق اور تردید کی ان کے اس قول کی کہ جب تک قلوب انسانی کی وابستگی خدا کی کسی کیفیت اور اثبات ہیئت سے نہ ہوگی وجود صانع ثابت نہ ہوگا۔ امیرالمومنین نے بیان فرمایا کہ وہ واحد ہے بغیر کسی کیفیت کے اور قلوب اس کو بغیر کسی صورت اور حد کے پہچانتے ہیں۔

پھر امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ وہ ہے کہ بلند سے بلند ہمتیں اس تک نہیں پہنچ سکتیں اور نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس کو پا سکتی ہیں اس کے لئے شمار کیا ہوا کوئی وقت ہے اور نہ کوئی صفت معین ہے یعنی اس کی ذات کے ساتھ کوئی صفت محدود صورت میں نہیں ہے پھر فرمایا۔ وہ اشیاء میں حلول کئے ہوئے نہیں۔ اس لئے اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ فلاں شئے کے اندر ہے اور نہ وہ اشیاء سے دور ہے پس اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ فلاں شے سے جدا ہے امیرالمومنین نے ان دو کلموں سے اس سے اعراض و اجسام کی نفی کر دی۔ کیونکہ اجسام کی صفت ایک دوسرے سے دور

ہونا اور الگ رہنا ہے اور اعراض کی صفت ہے کہ اجسام کے اندر حلول کئے ہوئے ہوں اور اجسام سے الگ نہ ہوں
پھر حضرت نے فرمایا کہ اس کا علم تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کی صنعت نے ہر شئے کو مضبوط کیا ہے
اشیاء میں احاطہ و تدبیر سے پایا جاتا ہے نہ کہ ان سے متصل ہو کر۔

٢۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَىٰ ذِكْرُهُ وَجَلَّ ثَنَاؤُهُ، سُبْحَانَهُ وَتَقَدَّسَ وَتَفَرَّدَ وَتَوَحَّدَ وَلَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَهُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَلَا أَوَّلَ لِأَوَّلِيَّتِهِ، رَفِيعاً فِي أَعْلَىٰ عُلُوِّهِ، شَامِخُ الْأَرْكَانِ، رَفِيعُ الْبُنْيَانِ، عَظِيمُ السُّلْطَانِ، مُنِيفُ الْآلَاءِ، سَنِيُّ الْعَلْيَاءِ، الَّذِي عَجَزَ الْوَاصِفُونَ عَنْ كُنْهِ صِفَتِهِ وَلَا يُطِيقُونَ حَمْلَ مَعْرِفَةِ إِلٰهِيَّتِهِ وَلَا يَحُدُّونَ حُدُودَهُ؛ لِأَنَّهُ بِالْكَيْفِيَّةِ لَا يُتَنَاهَىٰ إِلَيْهِ.

٢۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ہے اس کا ذکر بلند ہے اور اس کی ثناء بزرگ ہے وہ لائق تسبیح و تقدیس ہے واحد و یکتا ہے۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے وہ اوّل ہے مگر اس کی اولیت کی ابتداء نہیں وہ اپنے مرتبہ میں سب سے بلند ہے بلند ارکان اور بلند بنیاد اور عظیم قوت والا نعمتوں کا عام کرنے والا۔ تعریف کرنے والے اس کی صفت کی حقیقت بیان کرنے میں عاجز ہیں اور اس کی الہیت کی معرفت کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے اختیار کو محدود نہیں کر سکتے کیونکہ کیفیت (تغیر و تبدل) کا اس سے تعلق نہیں۔

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ جَمِيعاً، عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ قَالَ: ضَمَّنِي وَأَبَا الْحَسَنِ عليه السلام الطَّرِيقُ فِي مُنْصَرَفِي مِنْ مَكَّةَ إِلَىٰ خُرَاسَانَ وَهُوَ سَائِرٌ إِلَى الْعِرَاقِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنِ اتَّقَى اللهَ يُتَّقَىٰ، وَمَنْ أَطَاعَ اللهَ يُطَاعُ، فَتَلَطَّفْتُ فِي الْوُصُولِ إِلَيْهِ، فَوَصَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: يَا فَتْحُ! مَنْ أَرْضَى الْخَالِقَ لَمْ يُبَالِ بِسَخَطِ الْمَخْلُوقِ وَمَنْ أَسْخَطَ الْخَالِقَ فَقَمِنٌ أَنْ يُسَلِّطَ اللهُ عَلَيْهِ سَخَطَ

الْمَخْلُوقِ وَ إِنَّ الْخَالِقَ لَا يُوصَفُ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَأَنَّى يُوصَفُ الَّذِي تَعْجِزُ الْحَوَاسُّ أَنْ تُدْرِكَهُ وَ الْأَوْهَامُ أَنْ تَنَالَهُ وَالْخَطَرَاتُ أَنْ تَحُدَّهُ، وَالْأَبْصَارُ عَنِ الْإِحَاطَةِ بِهِ، جَلَّ عَمَّا وَصَفَهُ الْوَاصِفُونَ وَ تَعَالَى عَمَّا يَنْعَتُهُ النَّاعِتُونَ، نَأَى فِي قُرْبِهِ وَ قَرُبَ فِي نَأْيِهِ فَهُوَ فِي نَأْيِهِ قَرِيبٌ وَفِي قُرْبِهِ بَعِيدٌ، كَيَّفَ الْكَيْفَ فَلَا يُقَالُ: كَيْفَ؟ وَ أَيَّنَ الْأَيْنَ فَلَا يُقَالُ: أَيْنَ؟ إِذْ هُوَ مُنْقَطِعُ الْكَيْفُوفِيَّةِ وَالْأَيْنُونِيَّةِ.

۳۔ فتح بن یزید جرجانی سے منقول ہے کہ جب میں مکہ سے خراسان واپس ہو رہا تھا تو امام رضا علیہ السلام سے راہ میں ملاقات ہوئی میں نے حضرت سے سنا جو اللہ سے ڈرتا ہے لوگ اس سے ڈرتے ہیں اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں میں نے چونکہ پورا مطلب نہیں سمجھا تھا لہٰذا دوسرے وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا۔ اے فتح! جو خدا کو راضی رکھتا ہے وہ مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا اور جس نے خالق کو ناراض کیا تو خدا ناراض مخلوق کو اس پر مسلط کرتا ہے خالق کی تعریف ویسی ہی کرنی چاہیئے جیسی خود اس نے اپنی تعریف کی ہے کہاں تعریف ہو سکتی ہے اس ذات کی جس کے ادراک سے حواس عاجز ہیں اور اوہام اس کو پا نہیں سکتے خطرات قلبی اس کی حد بندی کر نہیں سکتے بینائیاں اس کو دیکھنے سے قاصر ہیں تعریف کرنے والے جتنی اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی شان اس سے کہیں بلند و برتر ہے وہ باوجود قریب ہونے کے دور ہے اور باوجود دور ہونے کے قریب ہے دوری میں قربت اور قربت میں دوری ہے وہ کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے پس کسی کیفیت سے اس کا کیا تعلق؟ وہ جگہ کا پیدا کرنے والا ہے پس وہ کسی جگہ میں کیوں ہو اس کے لئے نہ کیفیت ہے نہ مکانیت۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ذِعْلِبٌ ذُو لِسَانٍ بَلِيغٍ فِي الْخُطَبِ، شُجَاعُ الْقَلْبِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: وَيْلَكَ يَا ذِعْلِبُ! مَا كُنْتُ أَعْبُدُ رَبّاً لَمْ أَرَهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! كَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: وَيْلَكَ يَا ذِعْلِبُ! لَمْ تَرَهُ الْعُيُونُ بِمُشَاهَدَةِ الْأَبْصَارِ وَلَكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ، وَيْلَكَ يَا ذِعْلِبُ! إِنَّ رَبِّي لَطِيفُ اللَّطَافَةِ لَا يُوصَفُ بِاللُّطْفِ، عَظِيمُ الْعَظَمَةِ لَا يُوصَفُ بِالْعِظَمِ

كَبِيرُ الْكِبْرِيَاءِ لَا يُوصَفُ بِالْكِبَرِ، جَلِيلُ الْجَلَالَةِ لَا يُوصَفُ بِالْغِلَظِ، قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ لَا يُقَالُ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَبَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ لَا يُقَالُ لَهُ بَعْدٌ، شَاءَ الْأَشْيَاءَ لَا بِهِمَّةٍ، دَرَّاكٌ لَا بِخَدِيعَةٍ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا غَيْرُ مُتَمَازِجٍ بِهَا وَلَا بَائِنٌ مِنْهَا، ظَاهِرٌ لَا بِتَأْوِيلِ الْمُبَاشَرَةِ، مُتَجَلٍّ لَا بِاسْتِهْلَالِ رُؤْيَةٍ، نَاءٍ لَا بِمَسَافَةٍ، قَرِيبٌ لَا بِمُدَانَاةٍ، لَطِيفٌ لَا بِتَجَسُّمٍ، مَوْجُودٌ لَا بَعْدَ عَدَمٍ، فَاعِلٌ لَا بِاضْطِرَارٍ، مُقَدِّرٌ لَا بِحَرَكَةٍ، مُرِيدٌ لَا بِهَمَامَةٍ، سَمِيعٌ لَا بِآلَةٍ، بَصِيرٌ لَا بِأَدَاةٍ، لَا تَحْوِيهِ الْأَمَاكِنُ وَلَا تَضَمَّنُهُ الْأَوْقَاتُ وَلَا تَحُدُّهُ الصِّفَاتُ وَلَا تَأْخُذُهُ السِّنَاتُ، سَبَقَ الْأَوْقَاتَ كَوْنُهُ وَالْعَدَمَ وُجُودُهُ وَالِابْتِدَاءَ أَزَلُهُ، بِتَشْعِيرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ أَنْ لَا مَشْعَرَ لَهُ وَ بِتَجْهِيرِهِ الْجَوَاهِرَ عُرِفَ أَنْ لَا جَوْهَرَ لَهُ وَ بِمُضَادَّتِهِ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ عُرِفَ أَنْ لَا ضِدَّ لَهُ، وَ بِمُقَارَنَتِهِ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ عُرِفَ أَنْ لَا قَرِينَ لَهُ، ضَادَّ النُّورَ بِالظُّلْمَةِ وَالْيُبْسَ بِالْبَلَلِ وَالْخَشِنَ بِاللَّيِّنِ وَالصَّرْدَ بِالْحَرُورِ، مُؤَلِّفٌ بَيْنَ مُتَعَادِيَاتِهَا وَ مُفَرِّقٌ بَيْنَ مُتَدَانِيَاتِهَا، دَالَّةً بِتَفْرِيقِهَا عَلَى مُفَرِّقِهَا وَ بِتَأْلِيفِهَا عَلَى مُؤَلِّفِهَا وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ» فَفَرَّقَ بَيْنَ قَبْلٍ وَ بَعْدٍ لِيُعْلَمَ أَنْ لَا قَبْلَ لَهُ وَلَا بَعْدَ لَهُ، شَاهِدَةً بِغَرَائِزِهَا أَنْ لَا غَرِيزَةَ لِمُغَرِّزِهَا، مُخْبِرَةً بِتَوْقِيتِهَا أَنْ لَا وَقْتَ لِمُوَقِّتِهَا، حَجَبَ بَعْضَهَا عَنْ بَعْضٍ لِيُعْلَمَ أَنْ لَا حِجَابَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، كَانَ رَبّاً إِذْ لَا مَرْبُوبَ وَإِلَهاً إِذْ لَا مَأْلُوهَ وَعَالِماً إِذْ لَا مَعْلُومَ وَ سَمِيعاً إِذْ لَا مَسْمُوعَ.

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز امیرالمومنین علیہ السلام منبر کوفہ پر خطبہ بیان فرما رہے تھے کہ ذعلب نامی ایک مرد بلیغ اور دلیر تھا۔ کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیرالمومنین کیا آپؑ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر میں بن دیکھے کی عبادت کیسے کرتا۔ اس نے پوچھا پھر آپؑ نے اس کو کیسا دیکھا فرمایا۔ اے ذعلب اس کو ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ اس کو قلب نے حقائق ایمان کے ساتھ دیکھا ہے وائے ہو تجھ پر اے ذعلب میرا رب بڑا لطیف ہے لیکن ایسی لطافت نہیں کہ بیان میں آسکے اور بڑی عظمت والا ہے لیکن ایسی عظمت نہیں جس کا وصف بیان ہو سکے وہ صاحب کبر و کبریا ہے لیکن نہ ایسا کہ اس کا تکبر بیان میں آسکے وہ ہر شئے سے پہلے ہے اور ہر شئے کے بعد ہے لیکن یہ نہیں کہا جاتا کہ کوئی شئے اس کے بعد ہے اس نے اشیاء کو خلق کیا لیکن ہانے والی ہمت سے نہیں نہ مکر و فریب کو اس کی مشیت میں راہ ہے وہ ہر شئے میں ہے لیکن کسی چیز سے ملا ہوا نہیں اور نہ جدا

ہے ظاہر ہے لیکن اس طرح نہیں، جیسے اجسام ظاہر ہوتے ہیں وہ روشن ہے لیکن یہ روشنی اس طرح نہیں دیکھی جاتی جس طرح چاند (ہلال) کو ابروؤں پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں وہ دور ہے مگر بلحاظ مسافت قریب ہے لیکن نہ بلحاظ جگہ لطیف ہے نہ بلحاظ جسم موجود ہے لیکن عدم کے بعد نہیں۔ فاعل ہے لیکن اضطراری صورت سے نہیں اور نہ ارادہ کی حرکت سے سننے والا ہے لیکن آلہ سے نہیں دیکھنے والا ہے لیکن کسی عضو سے نہیں، جگہیں اس کو گھیرتی نہیں، اوقات کے تعین کا اس سے تعلق نہیں، اس کی صفات کی حد نہیں نیند اور پینک کا اس سے تعلق نہیں، اس کا وجود اوقات سے قبل ہے اور عدم سے اس کے وجود کا تعلق نہیں، وہ ازلی ہے مشاعر یعنی حواس (چشم و گوش) اس کے خلق کرنے سے پہچانے گئے اور یہ جانا گیا کہ ان حواس کا اس سے تعلق نہیں اور جواہر (عناصر وغیرہ) اس کے پیدا کرنے سے ظاہر ہوئے وہ خود کوئی جوہر نہیں اور اشیاء کے درمیان تضاد نے بتایا کہ وہ کسی چیز کے قرین نہیں، جیسے نور کی ضد ظلمت خشک کی تر، اور سخت کی نرم سرد کی گرم۔ وہ ضد قوتوں کو ایک دوسرے سے ملانے والا ہے اور ملی ہوئی کو جدا کرنے والا ہے اور ان کا الگ ہونا اس کی دلیل ہے کہ کوئی ان کا جدا کرنے والا ہے اور ان کا ملانا اس کی دلیل ہے کہ کوئی ان کا ملانے والا ہے فرماتا ہے اور ہر شے سے ہم نے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم یاد کرو وہ اس سے قبل اور بعد میں تفریق کی تاکہ لوگ جان لیں کہ نہ اس کے لئے قبل ہے نہ بعد اور متضاد چیزوں کو ملا کر ایک مزاج شخصی بنانا اس کی دلیل ہے کہ کوئی بنانے والا ہے اور اوقات معینہ کا ہونا دلیل ہے اس کی کہ وقت اور زمانہ کا پیدا کرنے والا کوئی ہے اور بعض چیز کا حجاب بننا بعض کے لئے اس کی دلیل ہے کہ خدا اور مخلوق کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور وہ رب تھا اس وقت بھی جب کوئی مربوب نہ تھا اور معبود تھا اس وقت بھی جب کوئی عبادت کرنے والا نہ تھا اور عالم تھا اس وقت بھی جب کوئی معلوم نہ تھا اور سننے والا تھا اس وقت بھی جبکہ کوئی مسموع نہ تھا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ عِيسَى شَلَقَانُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ: عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَدَّعُونَ عَلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ ؑ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ قَطُّ، خَطَبَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ ؑ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُلْهِمِ عِبَادَهُ حَمْدَهُ وَ فَاطِرِهِمْ عَلَى مَعْرِفَةِ رُبُوبِيَّتِهِ الدَّالِّ عَلَى وُجُودِهِ بِخَلْقِهِ وَ بِحُدُوثِ خَلْقِهِ عَلَى أَزَلِهِ وَ بِاشْتِبَاهِهِمْ عَلَى أَنْ لَاشِبْهَ لَهُ، الْمُسْتَشْهِدِ

بِآيَاتِهِ عَلَى قُدْرَتِهِ، الْمُمْتَنِعَةِ مِنَ الصِّفَاتِ ذَاتُهُ وَمِنَ الْأَبْصَارِ رُؤْيَتُهُ وَمِنَ الْأَوْهَامِ الْإِحَاطَةُ بِهِ، لَا أَمَدَ لِكَوْنِهِ وَلَا غَايَةَ لِبَقَائِهِ، لَا تَشْمُلُهُ الْمَشَاعِرُ وَلَا تَحْجُبُهُ الْحُجُبُ وَالْحِجَابُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ خَلْقُهُ إِيَّاهُمْ لِامْتِنَاعِهِ مِمَّا يُمْكِنُ فِي ذَوَاتِهِمْ وَلِإِمْكَانٍ مِمَّا يَمْتَنِعُ مِنْهُ وَلِافْتِرَاقِ الصَّانِعِ مِنَ الْمَصْنُوعِ وَالْحَادِّ مِنَ الْمَحْدُودِ وَالرَّبِّ مِنَ الْمَرْبُوبِ، الْوَاحِدُ بِلَا تَأْوِيلِ عَدَدٍ وَالْخَالِقُ لَا بِمَعْنَى حَرَكَةٍ وَالْبَصِيرُ لَا بِأَدَاةٍ وَالسَّمِيعُ لَا بِتَفْرِيقِ آلَةٍ وَالشَّاهِدُ لَا بِمُمَاسَّةٍ وَالْبَاطِنُ لَا بِاجْتِنَانٍ وَالظَّاهِرُ الْبَائِنُ لَا بِتَرَاخِي مَسَافَةٍ، أَزَلُهُ نُهْيَةٌ لِمَجَاوِلِ الْأَفْكَارِ وَدَوَامُهُ رَدْعٌ لِطَامِحَاتِ الْعُقُولِ قَدْ حَسَرَ كُنْهُهُ نَوَافِذَ الْأَبْصَارِ وَقَمَعَ وُجُودُهُ جَوَائِلَ الْأَوْهَامِ. فَمَنْ وَصَفَ اللَّهَ فَقَدْ حَدَّهُ وَمَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ وَمَنْ عَدَّهُ فَقَدْ أَبْطَلَ أَزَلَهُ وَمَنْ قَالَ أَيْنَ؟ فَقَدْ غَيَّاهُ وَمَنْ قَالَ عَلَامَ؟ فَقَدْ أَخْلَا مِنْهُ وَمَنْ قَالَ فِيمَ؟ فَقَدْ ضَمَّنَهُ.

۵۔ اسماعیل بن قتیبہ سے مروی ہے کہ میں اور عیسیٰ بن شلقان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے کلام کی ابتدا یوں فرمائی کہ تعجب ہے ان لوگوں پر جو امیر المومنینؑ کے متعلق ایسے کلام کو منسوب کرتے ہیں جو حضرت نے کبھی بیان ہی نہیں فرمایا۔ آپؑ نے کوفہ میں لوگوں کے سامنے بیان فرمایا کہ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے اپنے بندوں کے دلوں میں اپنی حمد کا الہام کیا اور اپنی ربوبیت کی معرفت پر ان کو پیدا کیا۔ اس کی مخلوق اس کے وجود کی دلیل ہے اور اس کی مخلوق کا حادث ہونا اس کے ازلی ہونے کا ثبوت اور مخلوق کا باہم مشبہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ اس کی ذات کے لئے مشابہت نہیں۔ اس کی آیات اس کی قدرت کی گواہ ہیں، صفات سے اس کی ذات کا پتہ چلانا ممنوع ہے آنکھوں سے اس کی رویت ممکن نہیں اور اوہام اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس کے ہونے کی مدت نہیں، اس کی بقا کی کوئی حد نہیں، حواس اس کو پا نہیں سکتے، حجاب اس کو روک نہیں سکتے اور حجاب اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان مخلوق کا حادث ہونا بتلاتے ہیں کیونکہ جن چیزوں کا امکان مخلوق میں ہے خالق کی طرف ان کی نسبت منع ہے اور صانع و مصنوع اور محدود کرنے والے اور رب اور مربوب میں فرق ہے وہ واحد ہے لیکن عدد جیسا واحد نہیں، وہ خالق ہے لیکن کسی حرکت کے ساتھ نہیں۔ وہ دیکھنے والا ہے لیکن کسی آلہ و عضو سے نہیں۔ وہ سننے والا ہے مگر کسی آلہ کے ذریعہ سے نہیں وہ حاضر ہے لیکن چیز سے مس ہونے والا نہیں۔

وہ باطن ہے لیکن کسی چیز کے اندر چھپا نہیں الظاہر کے معنی یہ ہیں کہ وہ جدا ہے لیکن بلحاظ مسافت نہیں اس کا ازلی ہونا افکار کی جولانگاہ سے دور ہے اور اس کا دوام عقول انسانی کی دسترس سے باہر ہے دوررس بینائیاں اس کی کنہ ذات تک پہنچنے سے عاجز ہیں اور تیز پرواز اوہام کو اس کے وجود نے بیکار بنا دیا ہے پس جس نے اوصاف مخلوق سے خالق کو موصوف کیا اس نے خدا کے لئے حد مقرر کر دی (کیونکہ مخلوق خدا کی ہر صفت کے لئے ایک حد ہے) اور جس نے اس کے لئے حد بندی کی۔ اس نے اسے شمار میں لے لیا (یعنی ایک خدا دوسرے مقام تیسرے جہات چوتھے وقت وغیرہ) اور جس نے اسے شمار کیا اس کی اوّلیت کو باطل قرار دیا جس نے کہا کہ وہ کہاں ہے تو اس نے گمراہی اختیار کی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی زحمت کو اس سے متعلق کیا اور جس نے کہا کہ کس طرح پر ہے اس نے ایک جگہ کو اس سے خالی اور جس نے کہا کس چیز میں ہے اس نے اس کو کسی چیز کے بیچ میں لے لیا۔

٦ ــ و رواه محمّد بن الحسين ، عن صالح بن حمزة ، عن فتح بن عبدالله مولى بني‌هاشم قال : كتبت إلى أبي إبراهيم عليه السلام أسأله عن شيء من التوحيد ، فكتب إليّ بخطّه : الحمد لله الملهم عباده حمده ـ وذكر مثل ما رواه سهل بن زياد إلى قوله ـ : و قمع وجوده جوائل الأوهام ـ ثمّ زاد فيه ـ : أوّل الديانة به معرفته و كمال معرفته توحيده و كمال توحيده نفي الصفات عنه ، بشهادة كلّ صفة أنّها غير الموصوف وشهادة الموصوف أنّه غير الصفة وشهادتهما جميعاً بالتثنية الممتنع منه الأزل ؛ فمن وصف الله فقدحدّه ومن حدّه فقدعدّه ، ومن عدّه فقدأبطل أزله ومن قال : كيف ؟ فقد استوصفه و من قال : فيم ؟ فقد ضمّنه و من قال على م ؟فقد جهله و من قال : أين؟ فقدأخلامنه ، ومن قال‌ماهو ؟فقدنعته‌ومن‌قال: إلى‌م ؟فقد غاياه ، عالم إذ لامعلوم وخالق إذ لامخلوق ورب إذلامربوب و كذلك يوصف ربّنا وفوق‌ما يصفه الواصفون .

٦۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے توحید کے بارے میں سوال کیا حضرت نے اپنے قلم سے جواب لکھا۔ سزاوار حمد ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں کو اپنی حمد کا الہام فرمایا۔ پھر فرمایا اس کے وجود نے عقول اور اوہام کی جولانیوں کو بیکار بنا دیا ہے پھر فرمایا دین میں سب سے پہلی چیز خدا کی معرفت ہے اور اس کی معرفت کا کمال اس کی توحید ہے اور کمال توحید صفات مخلوق کی اس سے نفی ہے ہر صفت اس پر گواہ ہے کہ وہ موصوف سے علیحدہ ہے اور یہ

دونوں اس پر گواہ ہیں کہ ازلی نہیں جس نے کیفیات سے خدا کی تعریف کی۔ اس نے خدا کے لئے حد بندی کر دی اور جس
نے اسے محدود کیا اس نے گویا اسے گن لیا اور جس نے شمار کیا اس نے ازلی ہونے کو باطل قرار دیا جس نے اس کے متعلق
کیونکر ہے سے سوال کیا اس نے مخلوق کے اوصاف سے موصوف کیا جس نے کہا کس چیز میں ہے اس نے اس کو بیچ میں لے لیا
اور جس نے کہا کس چیز پر ہے وہ اس سے جاہل رہا اور جس نے کہا وہ کہاں ہے اس نے ایک جگہ کو اس سے خالی قرار دیا
جس نے کہا وہ کیا ہے اس نے اس کی تعریف کرنی چاہی اور جس نے کہا کہاں تک ہے اس نے حد قائم کی وہ عالم تھا جبکہ کوئی
معلوم نہ تھا وہ خالق تھا جبکہ کوئی مخلوق نہ تھی اور وہ اس وقت بھی رب تھا جب کوئی مربوب نہ تھا اس طرح ہمارے رب
کا وصف بیان ہوتا ہے اس کی ذات وصف بیان کرنیوالوں کے وصف سے بالاتر ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ وَغَيْرِهِ عَمَّنْ
ذَكَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ:
خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خُطْبَةً بَعْدَ الْعَصْرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِ صِفَتِهِ وَمَا ذَكَرَهُ مِنْ تَعْظِيمِ اللّٰهِ
جَلَّ جَلَالُهُ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَقُلْتُ لِلْحَارِثِ: أَوَ مَا حَفِظْتَهَا؟ قَالَ: قَدْ كَتَبْتُهَا، فَأَمْلَاهَا عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ:
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، لِأَنَّهُ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ مِنْ إِحْدَاثِ بَدِيعٍ لَمْ يَكُنْ،
الَّذِي لَمْ يَلِدْ فَيَكُونَ فِي الْعِزِّ مُشَارَكاً، وَلَمْ يُولَدْ فَيَكُونَ مَوْرُوثاً هَالِكاً، وَلَمْ تَقَعْ عَلَيْهِ الْأَوْهَامُ
فَتُقَدِّرَهُ شَبَحاً مَاثِلاً، وَلَمْ تُدْرِكْهُ الْأَبْصَارُ فَيَكُونَ بَعْدَ انْتِقَالِهَا حَائِلاً، الَّذِي لَيْسَتْ فِي أَوَّلِيَّتِهِ نِهَايَةٌ
وَلَا لِآخِرِيَّتِهِ حَدٌّ وَلَا غَايَةٌ، الَّذِي لَمْ يَسْبِقْهُ وَقْتٌ، وَلَمْ يَتَقَدَّمْهُ زَمَانٌ، وَلَا يَتَعَاوَرُهُ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ
وَلَا يُوصَفُ بِأَيْنٍ وَلَا بِمَ وَلَا مَكَانٍ، الَّذِي بَطَنَ مِنْ خَفِيَّاتِ الْأُمُورِ، وَظَهَرَ فِي الْعُقُولِ بِمَا يُرَى فِي خَلْقِهِ
مِنْ عَلَامَاتِ التَّدْبِيرِ، الَّذِي سُئِلَتِ الْأَنْبِيَاءُ عَنْهُ فَلَمْ تَصِفْهُ بِحَدٍّ وَلَا بِبَعْضٍ، بَلْ وَصَفَتْهُ بِفِعَالِهِ، وَدَلَّتْ عَلَيْهِ
بِآيَاتِهِ، لَا تَسْتَطِيعُ عُقُولُ الْمُتَفَكِّرِينَ جَحْدَهُ، لِأَنَّ مَنْ كَانَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فِطْرَتَهُ وَمَا فِيهِنَّ
وَمَا بَيْنَهُنَّ وَهُوَ الصَّانِعُ لَهُنَّ، فَلَا مَدْفَعَ لِقُدْرَتِهِ، الَّذِي نَأَى مِنَ الْخَلْقِ فَلَا شَيْءَ كَمِثْلِهِ، الَّذِي خَلَقَ
خَلْقَهُ لِعِبَادَتِهِ، وَأَقْدَرَهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ بِمَا جَعَلَ فِيهِمْ، وَقَطَعَ عُذْرَهُمْ بِالْحُجَجِ، فَعَنْ بَيِّنَةٍ هَلَكَ

مَنْ هَلَكَ وَ بِمَنِّهِ نَجَا مَنْ نَجَا وَلِلّٰهِ الْفَضْلُ مُبْدِئاً وَ مُعِيداً، ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ -وَلَهُ الْحَمْدُ- افْتَتَحَ الْحَمْدَ لِنَفْسِهِ وَخَتَمَ أَمْرَ الدُّنْيَا وَ مَحَلَّ الْآخِرَةِ بِالْحَمْدِ لِنَفْسِهِ، فَقَالَ: «وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ».

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّابِسِ الْكِبْرِيَاءَ بِلَا تَجْسِيدٍ وَالْمُرْتَدِي بِالْجَلَالِ بِلَا تَمْثِيلٍ وَالْمُسْتَوِي عَلَى الْعَرْشِ بِغَيْرِ زَوَالٍ وَالْمُتَعَالِي عَلَى الْخَلْقِ بِلَا تَبَاعُدٍ مِنْهُمْ وَلَا مُلَامَسَةٍ مِنْهُ لَهُمْ، لَيْسَ لَهُ حَدٌّ يُنْتَهَى إِلَى حَدِّهِ، وَلَا لَهُ مِثْلٌ فَيُعْرَفَ بِمِثْلِهِ، ذَلَّ مَنْ تَجَبَّرَ غَيْرَهُ وَصَغُرَ مَنْ تَكَبَّرَ دُونَهُ وَتَوَاضَعَتِ الْأَشْيَاءُ لِعَظَمَتِهِ وَانْقَادَتْ لِسُلْطَانِهِ وَعِزَّتِهِ وَكَلَّتْ عَنْ إِدْرَاكِهِ طُرُوفُ الْعُيُونِ وَ قَصُرَتْ دُونَ بُلُوغِ صِفَتِهِ أَوْهَامُ الْخَلَائِقِ، الْأَوَّلِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا قَبْلَ لَهُ وَالْآخِرِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا بَعْدَ لَهُ، الظَّاهِرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِالْقَهْرِ لَهُ وَالْمُشَاهِدِ لِجَمِيعِ الْأَمَاكِنِ بِلَا انْتِقَالٍ إِلَيْهَا، لَا تَلْمِسُهُ لَامِسَةٌ وَلَا تَحُسُّهُ حَاسَّةٌ، هُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَ فِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ، أَتْقَنَ مَا أَرَادَ مِنْ خَلْقِهِ مِنَ الْأَشْبَاحِ كُلِّهَا، لَا بِمِثَالٍ سَبَقَ إِلَيْهِ وَلَا لُغُوبٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي خَلْقِ مَا خَلَقَ لَدَيْهِ، ابْتَدَأَ مَا أَرَادَ ابْتِدَاءَهُ وَ أَنْشَأَ مَا أَرَادَ إِنْشَاءَهُ؛ عَلَى مَا أَرَادَ مِنَ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، لِيَعْرِفُوا بِذٰلِكَ رُبُوبِيَّتَهُ وَ تَمَكَّنَ فِيهِمْ طَاعَتُهُ.

نَحْمَدُهُ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ كُلِّهَا، عَلَى جَمِيعِ نَعْمَائِهِ كُلِّهَا، وَنَسْتَهْدِيهِ لِمَرَاشِدِ أُمُورِنَا، وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا وَنَسْتَغْفِرُهُ لِلذُّنُوبِ الَّتِي سَبَقَتْ مِنَّا وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، بَعَثَهُ بِالْحَقِّ نَبِيّاً دَالّاً عَلَيْهِ وَهَادِياً إِلَيْهِ، فَهَدَى بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ اسْتَنْقَذَنَا بِهِ مِنَ الْجَهَالَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً وَ نَالَ ثَوَاباً جَزِيلاً وَ مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُبِيناً وَ اسْتَحَقَّ عَذَاباً أَلِيماً؛ فَانْجَعُوا بِمَا يَحِقُّ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَ إِخْلَاصِ النَّصِيحَةِ وَ حُسْنِ الْمُؤَازَرَةِ وَ أَعِينُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ بِلُزُومِ الطَّرِيقَةِ الْمُسْتَقِيمَةِ وَ هَجْرِ الْأُمُورِ الْمَكْرُوهَةِ وَتَعَاطَوُا الْحَقَّ بَيْنَكُمْ وَتَعَاوَنُوا بِهِ دُونِي وَ خُذُوا عَلَى يَدِ الظَّالِمِ السَّفِيهِ وَ مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اعْرِفُوا لِذَوِي الْفَضْلِ فَضْلَهُمْ، عَصَمَنَا اللّٰهُ وَ إِيَّاكُمْ بِالْهُدَى وَ ثَبَّتَنَا وَ إِيَّاكُمْ عَلَى التَّقْوَى

وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ:

۷۔ حارث اعور سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے بعد عصر خطبہ پڑھا لوگوں نے اس کی حسن صفت پر تعجب کیا اور خداوند عالم کی عظمت و جبروت کے متعلق جو بیان فرمایا لوگ اس سے عبرت میں آگئے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں۔ میں نے حارث سے کہا کیا تم نے حضرت کے خطبہ کو یاد کر لیا ہے اس نے کہا میں نے لکھ لیا ہے پس اس نے ہمیں بھی لکھوا دیا۔ وہ خطبہ یہ ہے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے لئے موت نہیں اور جس کی قدرت کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں اس لئے کہ ہر روز وہ ایک نئی ایجاد کرتا ہے وہ کسی کو پیدا کرنے والا نہیں۔ یعنی اس کا کوئی بیٹا نہیں کہ عزت میں اس کا شریک ہو کہ نہ اس کا کوئی باپ ہے کہ اس کی میراث کا مالک ہوتا اور ام کا اس کی نسبت جلال تک ذکر ہی نہیں کہ اس کے متعلق کوئی ہلکا سا اندازہ بھی ہو سکے نہ اس کی اوّلیت کی کوئی حد ہے اور نہ اس کی آخرت کی، وقت نے اس پر سبقت نہیں کی اور نہ زمانہ اس سے مقدم ہوا اور زیادتی اور نقصان کا اس سے تعلق نہیں، اس کا وصف یوں نہیں کیا جاتا کہ وہ کہاں ہے اور کیسے ہے اور اس کی کنہ ذات باریک سے باریک چیز سے زیادہ مخفی ہے اور اس کی تدبیر کی علامتیں جو مخلوق میں ہیں عقول انسانی انہی کی معرفت حاصل کرتی ہیں یہی اس کی قدرت کے اسرار ہیں جن کے متعلق انبیاء سے بھی سوال کیا جائے گا پس اس کی تعریف نہ حد کے ساتھ ہوتی ہے نہ بعضیت کے ساتھ بلکہ اس کے فعل کی تعریف کی جاتی ہے اور اس کی آیات اس کے کمال قدرت کی دلیل ہیں جن کا انکار کرنے والوں کی عقلیں انکار نہیں کر سکتیں کیونکہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان یا ان کے اوپر ہے سب اسی کی صنعت ہے کس کی طاقت ہے کہ اس کی قدرت کے عمل کو دفع کر سکے۔ خدا اپنی مخلوق سے الگ ہے کوئی شے اس کی مثل نہیں۔ اس نے اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اپنی اطاعت پر ان کو قدرت دی ہے اور اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر اپنی حجت بندوں پر تمام کر دی پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ نافرمانی کر کے ہلاک ہوا اور خدا کے احسان کے ساتھ جس کو نجات پانی تھی نجات پا گیا خدا کے لئے فضل و بزرگی ہے اوّل میں اور آخر میں، بیشک اللہ وہ ہے جس نے اپنے نفس کے لئے حمد کی ابتداء کی اور اپنی حمد پر دنیا کا خاتمہ کیا اور حق کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا اور حمد ہے رب العالمین کے لئے۔

اور حمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے کبر کا لباس بے جسم کے پہنا جس نے جلال کی ردا بغیر کسی پیکر کے اوڑھی جو عرش پر غالب آیا بغیر کسی تغیر اور کسی زوال کے وہ اپنی مخلوق سے بلند و برتر ہے بغیر ان سے دوری کے اور اس کا مخلوق سے کوئی اتصال نہیں، اس کے لئے کوئی حد نہیں جو کسی جا پہنچ کر ختم ہو نہ اس کی مثل و مانند کوئی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے پہچانا جائے

ذلیل ہوا جس نے اس کے غیر کی قوت کو تسلیم کیا اور حقیر ہوا جس نے اس کے غیر کو بڑا جانا اس کی عظمت کے سامنے ہر شئے کا سر جھکا ہوا ہے اور اس کی عزت اور قوت کے سامنے ہر شئے نے اپنی اطاعت کا اظہار کیا ہے آنکھیں اس کے ادراک سے تھک گئی ہیں اور خلائق کی عقول اس کی صفت کی انتہا تک پہنچنے سے قاصر ہیں وہ اوّل ہے یعنی شئے سے پہلے ہے کوئی اس سے پہلے نہیں ہے ہر شئے سے بعد ہے کوئی اس کے بعد نہیں۔ وہ اپنی قوت سے ہر شئے پر ظاہر ہے، تمام مقامات پر موجود ہے بغیر اس کے کہ کسی جگہ کی طرف منتقل ہو چھونے والی کوئی چیز اسے چھو نہیں سکتی اور کوئی حاسہ اس کا ادراک نہیں کر سکتا وہ آسمان میں بھی موجود ہے اور زمین میں بھی۔ وہ بڑی حکمت والا ہے اور بڑا جاننے والا ہے اس نے جس چیز کے بنانے کا ارادہ کیا تو اسے بنا دیا۔ بغیر کسی نمونہ کو سامنے رکھے اور کسی قسم کی تھکاوٹ کا تعلق اس سے نہیں ہوتا اس نے جس چیز کی ابتداء کا ارادہ کیا تو کر دکھایا اور جن و انس میں سے جس چیز کا ایجاد کرنا چاہا اسے بے روک ٹوک پیدا کر دیا تاکہ لوگ اس کی ربوبیت کو پہچانیں اور اس کی اطاعت پر قدرت رکھیں۔

اور ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اس کے تمام محامد کے ساتھ اور اس کی تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور نیک امور میں اس سے ہدایت چاہتے ہیں اور بداعمالیوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور جو گناہ ہم سے پہلے ہو چکے ہیں ان کی معافی چاہتے ہیں اور اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد اس کے رسولؐ ہیں اس نے ان کو حق کے ساتھ رسولؐ بنا کر بھیجا ہے جو حق کی طرف دلالت کرتا ہے اور حق کی طرف ہدایت کرنے والا ہے پس آنحضرتؐ کی وجہ سے ضلالت سے بچے اور جہالت سے محفوظ رہے جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے پوری کامیابی حاصل کی اور بڑا ثواب حاصل کیا اور جس نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی وہ کھلے خسارہ میں مبتلا ہوا اور دردناک عذاب کا مستحق ہوا پس فلاح حاصل کرو اس طرح کہ جو حق تم پر قائم کیا گیا ہے اسے خوشی سے قبول کرو اور سچے دل سے نصیحت کو مانو اور ایک دوسرے کی اچھی طرح مدد کرو اور صراطِ مستقیم پر قائم رہ کر اپنے نفسوں کی مدد کرو اور امور مکروہ کو چھوڑ دو اور اپنے درمیان حق کا لحاظ رکھو اور ایک دوسرے کی مدد کرو اور جاہل ظالم کے ہاتھوں سے بچاؤ اور نیک باتوں کا حکم دو اور بُری باتوں سے روکو اور صاحبانِ فضیلت کی فضیلت کو پہچانو، خدا ہم کو اور تم کو ہدایت کی پناہ میں رکھے اور تقوٰی پر ہم کو اور تم کو ثابت قدم رکھے اور میں خدا سے استغفار کرتا ہوں تمہارے اور اپنے لئے۔

باب بست وسوم (۲۳)

باب النوادر

(بَابُ النَّوَادِرِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ قَالَ : سُئِلَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : « كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ » ، فَقَالَ : مَا يَقُولُونَ فِيهِ ؟ قُلْتُ : يَقُولُونَ يَهْلِكُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا وَجْهَ اللهِ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ! لَقَدْ قَالُوا قَوْلاً عَظِيماً ، إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ اس قول خدا کے متعلق ہر شے ھلاک ہونے والی ہے مگر وہ اور اس کی وجہ، حضرت نے پوچھا۔ لوگ کیا کہتے ہیں راوی نے کہا وہ کہتے ہیں ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے سوائے وجہ اللہ کے۔ فرمایا۔ پاک ہے اللہ۔ اس سے انھوں نے بہت بری بات کہی ہے اگر چہرہ مانا جائے تو جسم بھی ماننا ہوگا اس سے مراد وہ راستہ ہے جو خدا کی طرف لے جانے والا ہے

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ » قَالَ : مَنْ أَتَى اللهَ بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنْ طَاعَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَهُوَ الْوَجْهُ الَّذِي لَا يَهْلِكُ وَكَذَلِكَ قَالَ : « مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ ». ۴/۸۹ نساء

۲۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ - ۲۸/۸۸ کے متعلق فرمایا کہ مراد وہ راستہ ہے۔ جس سے خدا کی طرف آئیں اور وہ اطاعت محمد ہے وہی وجہ اللہ ہے جس کو ہلاکت نہیں اور وہی مراد ہے جس

نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ النَّخَّاسِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الْمَثَانِي الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ نَبِيَّنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ وَجْهُ اللهِ نَتَقَلَّبُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَنَحْنُ عَيْنُ اللهِ فِي خَلْقِهِ وَيَدُهُ الْمَبْسُوطَةُ بِالرَّحْمَةِ عَلَى عِبَادِهِ، عَرَفَنَا مَنْ عَرَفَنَا وَجَهِلَنَا مَنْ جَهِلَنَا وَإِمَامَةَ الْمُتَّقِينَ.

٣۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے ہم ہیں وہ مثانی (دوبار نازل ہونے والی سورت (حمد) جو اللہ نے اپنے نبی کو دی۔ ہم وجہ اللہ ہیں یعنی جن سے اللہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے ہم تمہارے روبرو روئے زمین پر آمد و رفت رکھتے ہیں اور عین اللہ ہیں خدا کی مخلوق پر ہم، بندوں پر رحمت کے لئے خدا کا کھلا ہوا ہاتھ ہیں جس نے پہچانا اس نے ہمیں پہچانا۔ جو ہم سے جاہل رہا وہ جاہل رہا۔ ہم متقیوں کے امام ہیں۔

٤ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا» قَالَ: نَحْنُ وَاللهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّتِي لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلاً إِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا.

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وللہ الاسماء الحسنیٰ کے متعلق فرمایا۔ ہم ہیں اللہ کے اسماء الحسنیٰ بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ صَبَّاحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا وَجَعَلَنَا عَيْنَهُ فِي عِبَادِهِ وَلِسَانَهُ النَّاطِقَ فِي خَلْقِهِ وَيَدَهُ الْمَبْسُوطَةَ عَلَى عِبَادِهِ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَوَجْهَهُ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ وَبَابَهُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ وَخُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ، بِنَا أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ وَأَيْنَعَتِ الثِّمَارُ، وَجَرَتِ الْأَنْهَارُ وَبِنَا يَنْزِلُ غَيْثُ السَّمَاءِ وَيَنْبُتُ عُشْبُ الْأَرْضِ

وَ بِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ وَلَوْلَا نَحْنُ مَا عُبِدَ اللهُ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہؑ نے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا اور بہترین صورت دی اور ہم کو اپنے بندوں میں اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوق پر لسانِ ناطق بنایا اور بندوں پر ہم کو دست کشادہ قرار دیا، مہربانی اور رحمت کے لئے اپنا وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی جاتی ہے اور ہمیں اپنا دروازہ قرار دیا جس سے اس کی طرف پہنچنا ہوتا ہے ہم زمین و آسمان میں اس کے خزانہ ہیں ہماری وجہ سے درخت پھل لاتے ہیں۔ ہماری وجہ سے پھل پکتے ہیں اور انہار جاری ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے بادل برستے ہیں اور زمین پر گھاس اُگتی ہے ہماری عبادت کی وجہ سے خدا کی عبادت ہوئی۔ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ» فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَأْسَفُ كَأَسَفِنَا وَلٰكِنَّهُ خَلَقَ أَوْلِيَاءَ لِنَفْسِهِ يَأْسَفُونَ وَيَرْضَوْنَ وَهُمْ مَخْلُوقُونَ مَرْبُوبُونَ فَجَعَلَ رِضَاهُمْ رِضَا نَفْسِهِ وَسَخَطَهُمْ سَخَطَ نَفْسِهِ، لِأَنَّهُ جَعَلَهُمُ الدُّعَاةَ إِلَيْهِ وَالْأَدِلَّاءَ عَلَيْهِ، فَلِذٰلِكَ صَارُوا كَذٰلِكَ وَلَيْسَ أَنَّ ذٰلِكَ يَصِلُ إِلَى اللهِ كَمَا يَصِلُ إِلَى خَلْقِهِ، لٰكِنْ هٰذَا مَعْنَى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَدَعَانِي إِلَيْهَا، وَقَالَ: «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ» وَقَالَ: «إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ» فَكُلُّ هٰذَا وَشِبْهُهُ عَلَى مَا ذَكَرْتُ لَكَ وَهٰكَذَا الرِّضَا وَالْغَضَبُ وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْأَشْيَاءِ مِمَّا يُشَاكِلُ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ يَصِلُ إِلَى اللهِ الْأَسَفُ وَالضَّجَرُ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَهُمَا وَأَنْشَأَهُمَا لَجَازَ لِقَائِلِ هٰذَا أَنْ يَقُولَ: إِنَّ الْخَالِقَ يَبِيدُ يَوْماً مَا، لِأَنَّهُ إِذَا دَخَلَهُ الْغَضَبُ وَالضَّجَرُ دَخَلَهُ التَّغْيِيرُ وَإِذَا دَخَلَهُ التَّغْيِيرُ لَمْ يُؤْمَنْ عَلَيْهِ الْإِبَادَةُ، ثُمَّ لَمْ يُعْرَفِ الْمُكَوِّنُ مِنَ الْمُكَوَّنِ وَلَا الْقَادِرُ مِنَ الْمَقْدُورِ عَلَيْهِ وَلَا الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِ، تَعَالَى اللهُ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ عُلُوّاً كَبِيراً، بَلْ هُوَ الْخَالِقُ لِلْأَشْيَاءِ لَا لِحَاجَةٍ، فَإِذَا كَانَ لَا لِحَاجَةٍ اسْتَحَالَ الْحَدُّ وَالْكَيْفُ فِيهِ؛ فَافْهَمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فَلَمَّا آسَفُونَا فرمایا کہ خدائے عزوجل کا افسوس ہمارا افسوس نہیں۔ مگر ہمارا جیسا نہیں اس نے اپنے کچھ اولیا کو خلق فرمایا ہے جو ناراض ہوتے ہیں اور راضی ہوتے ہیں وہ خدا کی مخلوق اور مربوب ہیں اس نے ان کی مرضی کو اپنی مرضی اور ان کے غصہ کو اپنا غصہ قرار دیا ہے کیونکہ وہ لوگوں کو اس کی طرف بلانے والے ہیں اور گمراہوں کو اس کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں اسی وجہ سے وہ ایسے قرار دیئے گئے۔ خدا اپنی مخلوق سے جو اتصال رکھتا ہے وہ اسی معنی سے ہے اسی لئے اس نے (حدیث قدسی میں) جس نے میرے ولی کی اہانت کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور مجھے جنگ کی طرف بلایا۔ خود فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور فرمایا جو لوگ اے رسولؐ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اور فرمایا اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے پس یہ اور اس جیسی دوسری آیات سے یہی مراد ہے کہ ان اولیا کے کام کو خدا نے اپنا کام قرار دیا ہے پس ایسے ہی رضا و غضب وغیرہ کو سمجھو اگر رنج اور دل تنگی کا تعلق خدا سے ہوتا تو اس کی ذات میں تغیر لاحق ہوتا تو پھر اس کے لئے ہلاکت بھی ہوتی اور پیدا کرنے والے اور پیدا ہونے والے میں کوئی فرق نہ رہتا اور قدرت اور مقدور علیہ اور خالق و صادق یکساں ہو جاتے۔ خدا ان باتوں سے بالاتر ہے وہ تمام اشیاء کا بغیر کسی حاجت کے خالق ہے اور جب اس کے لئے حاجت نہیں تو حد و کیفیت بھی نہیں۔ پس سمجھو اللہ تعالیٰ کو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَسْوَدَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَنْشَأَ يَقُولُ ابْتِدَاءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ: نَحْنُ حُجَّةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ بَابُ اللَّهِ وَ نَحْنُ لِسَانُ اللَّهِ وَ نَحْنُ وَجْهُ اللَّهِ وَ نَحْنُ عَيْنُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ وَ نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم حجت اللہ ہیں، ہم باب اللہ ہیں ہم لسان اللہ ہیں، ہم وجہ اللہ ہیں ہم اس کی مخلوق میں عین اللہ ہیں ہم اس کے بندوں میں اولی الامر ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَسَّانَ الْجَمَّالِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ أَبِي عُمَارَةَ الْجَنْبِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: أَنَا عَيْنُ اللَّهِ وَ أَنَا يَدُ اللَّهِ وَ أَنَا جَنْبُ اللَّهِ وَ أَنَا بَابُ اللَّهِ.

۸۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں عین اللہ ہوں میں ید اللہ ہوں میں جنب اللہ ہوں میں باب اللہ ہوں

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا حَسْرَتَى عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللهِ» قَالَ: جَنْبُ اللهِ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَذٰلِكَ مَا كَانَ بَعْدَهُ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ بِالْمَكَانِ الرَّفِيعِ إِلَى أَنْ يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى آخِرِهِمْ.

۹۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آیہ یا حسرتی علی ما فرطت الخ کے متعلق فرمایا۔ جنب اللہ سے مراد امیر المومنین ہیں اور اسی طرح ان کے بعد میں ہونے والے اوصیاء اور یہ امر ان کے آخر (حضرت حجت پر) ختم ہوگا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ، عَنِ الْحَكَمِ وَإِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ حَبِيبٍ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: بِنَا عُبِدَ اللهُ وَبِنَا عُرِفَ اللهُ وَبِنَا وُحِّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمُحَمَّدٌ حِجَابُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم سے اللہ کی عبادت (تمام مخلوق میں) کی گئی ہم سے اللہ کی معرفت ہوئی ہم سے اللہ کی وحدانیت معلوم ہوئی اور محمد اللہ کے حجاب ہیں۔

۱۱۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَادِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَعْظَمُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يُظْلَمَ وَلٰكِنَّهُ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ، حَيْثُ يَقُولُ: «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» يَعْنِي الْأَئِمَّةَ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۱۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ وما ظلمونا الخ کے متعلق کہ ذات باری تعالیٰ بہت زیادہ بزرگ و برتر اور اجل و ارفع ہے اس سے کہ اس پر ظلم کیا جائے بلکہ اس نے اپنے نفس سے مراد ہمارے نفوس لئے ہیں اس نے ہمارے اوپر ظلم کو اپنا ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنو یعنی وہ امام جو ہم میں سے ہیں دوسرے موقع پر فرمایا۔ وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون۔

باب بست و چہارم (۲۴)

باب البداء

٥(بَابُ البَدَاءِ)٥

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ مِثْلِ الْبَدَاءِ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا عُظِّمَ اللهُ بِمِثْلِ الْبَدَاءِ.

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی عبادت بدا کی برابر اور کسی چیز سے نہیں کی گئی اور بروایت ہشام بن سالم، حضرت نے فرمایا بدا کی برابر عظمت الٰہی کا اظہار اور کسی چیز سے نہیں ہوا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ ابْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: «يَمْحُو اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ»، قَالَ: فَقَالَ: وَهَلْ يُمْحَى إِلَّا مَا كَانَ ثَابِتاً وَهَلْ يُثْبَتُ إِلَّا مَا لَمْ يَكُنْ.

۲۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا یمحو اللہ ما یشاء و یثبت فرمایا محو ہوگی وہی چیز جو پہلے ثابت ہو اور نہیں ثابت مگر وہی چیز جو پہلے نہ ہو۔

٣۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً حَتّٰى يَأْخُذَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: الْإِقْرَارَ لَهُ بِالْعُبُودِيَّةِ، وَخَلْعَ الْأَنْدَادِ، وَأَنَّ اللهَ يُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے کسی کو نبی نہیں بنایا جب تک تین باتوں کا عہد نہیں لے لیا اوّل اس کا اقرار کہ وہ خدا کا بندہ ہے دوسرے خدا کا کوئی شریک نہیں، تیسرے خدا جس کو چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قَضىٰ أَجَلاً وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ» قَالَ: هُمَا أَجَلَانِ: أَجَلٌ مَحْتُومٌ، وَأَجَلٌ مَوْقُوفٌ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورۂ انعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا و قضی اجلا و اجل مسمی۔ فرمایا موت دو قسم کی ہوتی ہے ایک اجل محتوم یعنی جس کا علم خدا کے بعض بندوں کو ہو جیسے انبیاء کو بعض لوگوں کی موت کا وقت بتا دیا جاتا ہے دوم اجل موقوف جس کا علم خدا کے سوا دوسرے کو نہیں ہوتا۔

٥۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالىٰ: «أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئاً» قَالَ: فَقَالَ: لَا مُقَدَّراً وَلَا مُكَوَّناً، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: «هَلْ أَتىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَذْكُوراً» فَقَالَ: كَانَ مُقَدَّراً غَيْرَ مَذْكُورٍ.

۵۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ مریم کی اس آیت کے متعلق، ہم نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا پہلے وہ ایسا تھا کہ وہ کچھ نہ تھا حضرت نے فرمایا نہ اس کی کوئی صورت تھی نہ رحم اور نہ استقرار، پھر میں نے سورۂ دہر کی اس آیت کے متعلق پوچھا کیا انسان پر ایسا وقت نہیں آیا کہ وہ کوئی ذکر کی ہوئی چیز نہ تھا فرمایا علم الٰہی میں تھا خارج میں کوئی وجود نہ تھا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ عِنْدَاللهِ مَخْزُونٌ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَ عِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ، فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَا يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَلَا مَلَائِكَتَهُ وَلَا رُسُلَهُ وَعِلْمٌ عِنْدَهُ مَخْزُونٌ يُقَدِّمُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ وَيُؤَخِّرُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ مَا يَشَاءُ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم تو وہ ہے جو خدا کے پاس ہے اور کسی دوسرے کو اس پر اطلاع نہیں اور ایک علم وہ جو اس نے ملائکہ و مرسلین کو دیا ہے اور جو اس نے فرشتوں اور رسولوں کو علم دیا ہے تو اس میں نہ وہ اپنے نفس کی تکذیب کرتا ہے اور نہ اپنے ملائکہ اور مرسلین کی اور جو علم اس کے پاس محفوظ ہے اس میں وہ جس چیز کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت کرتا ہے

٧ـ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مِنَ الْأُمُورِ أُمُورٌ مَوْقُوفَةٌ عِنْدَاللهِ يُقَدِّمُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ وَيُؤَخِّرُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سُنا کچھ امور ایسے ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے وہ جسے چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے۔

٨ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، وَ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

إِنَّ لِلّٰهِ عِلْمَيْنِ: عِلْمٌ مَكْنُونٌ مَخْزُونٌ، لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ، مِنْ ذٰلِكَ يَكُونُ الْبَدَاءُ، وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم مکنون و مخزون ہے خدا کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا اور اسی سے بدا کا تعلق ہے اور ایک وہ علم ہے جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین و انبیاء کو دیا ہے ہمارے علم کا تعلق اسی سے ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ لَهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی چیز میں اللہ کے لیے بدا واقع نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ اس کے علم میں تھا

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْدُ لَهُ مِنْ جَهْلٍ.

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کو جہالت سے کبھی بدا واقع نہیں ہوا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام هَلْ يَكُونُ الْيَوْمَ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ فِي عِلْمِ اللّٰهِ بِالْأَمْسِ؟ قَالَ: لَا، مَنْ قَالَ هٰذَا فَأَخْزَاهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَيْسَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلَى، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا کوئی امر آج ایسا ہے جس کا علم ایک دن پہلے خدا کو نہ ہو۔ فرمایا نہیں جو ایسا کہے خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ میں نے کہا کیا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے

وہ سب علم الہٰی میں ہے فرمایا بے شک مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر بات کا اس کو علم تھا۔

١٢ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْعَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الْقَوْلِ بِالْبَدَاءِ مِنَ الْأَجْرِ مَا فَتَرُوا عَنِ الْكَلَامِ فِيهِ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر لوگ جانتے کہ اقرار بدا میں کتنا ثواب عظیم ہے تو وہ اس کے متعلق گفتگو کرنے سے روگردانی نہ کرتے (کیونکہ وہ ایمان بالغیب ہے)

١٣ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن بعض أصحابنا، عن محمّد بن عمرو الكوفي أخي يحيى، عن مرازم بن حكيم قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: ما تنبّأ نبيّ قطّ، حتّى يقرّ لله بخمس خصال: بالبداء والمشيئة والسجود والعبوديّة والطاعة.

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی، نبی نہیں بنایا گیا مگر پانچ چیزوں کا اقرار کرنے کے بعد بدا، مشیت سجدہ، بندگی اور اطاعت۔

١٤ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِمَا كَانَ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا وَبِمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ الدُّنْيَا وَأَخْبَرَهُ بِالْمَحْتُومِ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنَى عَلَيْهِ فِيمَا سِوَاهُ.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے آگاہ کیا حضرت رسول خدا کو، جب سے دنیا بنی اور جب تک ختم نہ ہوگی تمام باتوں سے اور خبر دی حضرت کو وقت معین پر ہونے والی چیزوں سے اور مستثنیٰ کیا ماسوا کو یعنی کچھ باتیں ایسی تھیں کہ ان کا علم حضرت کو نہ دیا گیا۔

١٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَأَنْ يُقِرَّ لِلّٰهِ بِالْبَدَاءِ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے نہیں مبعوث کیا کسی نبی کو مگر یہ کہ

اس پر شراب کو حرام کیا اور بدار کا اس سے اقرار لیا۔

۱۶۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سُئِلَ الْعَالِمُ عليه السلام كَيْفَ عِلْمُ اللهِ؟ قَالَ عَلِمَ وَ شَاءَ
وَ أَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى وَأَمْضَى، فَأَمْضَى مَا قَضَى وَقَضَى مَا قَدَّرَ وَقَدَّرَ مَا أَرَادَ، فَبِعِلْمِهِ كَانَتِ الْمَشِيئَةُ وَ
بِمَشِيئَتِهِ كَانَتِ الْإِرَادَةُ وَ بِإِرَادَتِهِ كَانَ التَّقْدِيرُ وَبِتَقْدِيرِهِ كَانَ الْقَضَاءُ وَ بِقَضَائِهِ كَانَ الْإِمْضَاءُ وَالْعِلْمُ
مُتَقَدِّمٌ عَلَى الْمَشِيئَةِ وَالْمَشِيئَةُ ثَانِيَةٌ وَالْإِرَادَةُ ثَالِثَةٌ وَالتَّقْدِيرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْإِمْضَاءِ، فَلِلَّهِ تَبَارَكَ
وَ تَعَالَى الْبَدَاءُ فِيمَا عَلِمَ مَتَى شَاءَ وَ فِيمَا أَرَادَ لِتَقْدِيرِ الْأَشْيَاءِ، فَإِذَا وَقَعَ الْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ فَلَا بَدَاءَ
فَالْعِلْمُ فِي الْمَعْلُومِ قَبْلَ كَوْنِهِ، وَالْمَشِيئَةُ فِي الْمُنْشَإِ قَبْلَ عَيْنِهِ وَالْإِرَادَةُ فِي الْمُرَادِ قَبْلَ قِيَامِهِ وَالتَّقْدِيرُ
لِهَذِهِ الْمَعْلُومَاتِ قَبْلَ تَفْصِيلِهَا وَ تَوْصِيلِهَا عِيَاناً وَوَقْتاً وَالْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ هُوَ الْمُبْرَمُ مِنَ الْمَفْعُولَاتِ
ذَوَاتِ الْأَجْسَامِ الْمُدْرَكَاتِ بِالْحَوَاسِّ مِنْ ذَوِي لَوْنٍ وَ رِيحٍ وَوَزْنٍ وَ كَيْلٍ وَ مَا دَبَّ وَ دَرَجَ مِنْ إِنْسٍ
وَجِنٍّ وَ طَيْرٍ وَسِبَاعٍ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ، فَلِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِيهِ الْبَدَاءُ مِمَّا لَا عَيْنَ
لَهُ فَإِذَا وَقَعَ الْعَيْنُ الْمَفْهُومُ الْمُدْرَكُ فَلَا بَدَاءَ، وَاللهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، فَبِالْعِلْمِ عَلِمَ الْأَشْيَاءَ قَبْلَ كَوْنِهَا،
وَ بِالْمَشِيئَةِ عَرَّفَ صِفَاتِهَا وَ حُدُودَهَا وَ أَنْشَأَهَا قَبْلَ إِظْهَارِهَا وَ بِالْإِرَادَةِ مَيَّزَ أَنْفُسَهَا فِي أَلْوَانِهَا وَ
صِفَاتِهَا وَبِالتَّقْدِيرِ قَدَّرَ أَقْوَاتَهَا وَعَرَّفَ أَوَّلَهَا وَ آخِرَهَا وَبِالْقَضَاءِ أَبَانَ لِلنَّاسِ أَمَاكِنَهَا وَدَلَّهُمْ عَلَيْهَا وَ
بِالْإِمْضَاءِ شَرَحَ عِلَلَهَا وَ أَبَانَ أَمْرَهَا وَذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ.

۱۶۔ راوی نے پوچھا کیونکر جانا اللہ نے نظام مخلوقات کو، آیا ایجاد سے قبل علم تھا کہ بعد میں ہوا۔ فرمایا اس نے
جانا، ارادہ کیا، اندازہ کیا، حکم دیا۔ اس کو جاری کیا، پس جاری کیا جس کا حکم دیا اور جو حکم دیا، اس کا اندازہ کیا اور جو
اندازہ کیا وہ ارادہ کیا پس علم کے ساتھ اس کی مشیت ہے اور مشیت کے ساتھ ارادہ ہے اور ارادہ کے ساتھ اندازہ ہے
اندازہ کے ساتھ حکم ہے اور حکم کے ساتھ اجراء ہے پس علم مقدم ہے مشیت پر، مشیت کا نمبر دوسرا ہے اور ارادہ کا
تیسرا اور تقدیر یعنی اندازہ واقع ہوتا ہے حکم بالاجرا پر پس خدا کے لئے بداء ہے۔ علم میں جبکہ اس کی مشیت ہو اور اس
میں ارادہ کیا چیزوں کے اندازہ کے لحاظ سے۔ پس جب قضا بغیر امضا ہو تو اس میں بداء نہیں۔ پس معلوم کا علم اس کے ہونے

سے پہلے ہے مشیت منشا ہیں قبل اس کے وجود کے ہے ۔ اور ارادہ مراد میں قبل اس کے قیام کے ہے اور تقدیر ان معلومات میں قبل تفصیل کے ہے اور قبل اجزاء کے ملنے کے ظاہراً اور بلحاظ وقت اور جو قضا امضا کے ساتھ ہو وہ مستحکم ہے ان کے دوسرے امور سے جو ان صاحبان جسم سے متعلق ہوں جو حواس سے محسوس ہوتے ہیں اور جو صاحب رنگ و وزن و ناپ ہیں اور ان میں داخل ہے انس و جن، پرندوں اور درندوں وغیرہ کا جو حواس سے ان کا ادراک ہوتا ہے تو اللہ کے لئے ان میں بداء ہوتا ہے جن کا وجود نہیں اور جب غیر مفہوم مدرک بحواس ہو تو بداء نہیں۔ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے پس اپنے علم سے اس نے اشیاء کو جانا ان کے پیدا ہونے سے قبل اور مشیت سے ان کی صفات کو پہچانا اور ان کے حدود وانشاء کو قبل ان کے ظاہر کرنے کے اور ارادہ سے جدا کیا ان کے نفسوں کو ان کے الوان سے اور صفات سے اور تقدیر سے انداز کیا۔ ان کی روزیوں کا اور پہچانا گیا ان کا اوّل ان کے آخر سے اور قضا سے جدا کیا ان لوگوں کو ان کے اماکن سے اور ان کی طرف ہدایت کی اور امضا سے ان کے اسباب کی شرح کی اور ان کے امر کو ظاہر کیا۔ یہ ہے عزیز و حکیم خدا کی تقدیر۔

توضیح:۔ قبل اس کے کہ ہم مسئلہ بداء پر مختصر سی روشنی ڈالیں ان اصطلاحوں کا مفہوم بیان کرنا ضروری ہے جو مذکورہ بالا احادیث میں مذکور ہیں ایجاد کائنات سے تعلق رکھنے والی چھ چیزیں ہیں۔

اوّل:۔ علم یعنی علم الٰہی میں ہر شے اپنی خلقت سے قبل تھی علم الٰہی بالذات ہے نقص اور زیادتی سے اس کا تعلق نہیں ملائکہ اور مخصوص بندوں کو بعض کا علم دیا ہے بعض کا نہیں تاکہ وہ علم میں اس کے محتاج رہیں۔

دوسرے:۔ مشیت یعنی خواہش نظام عالم مثلاً اس نے پہلے پانی ایجاد کیا جو تمام اجسام کا مادہ ہے جیسا کہ فرماتا ہے وجعلنا من الماء کل شیء حی اور اجسام مادیہ سے اشیاء کائنات کو ایجاد کیا

تیسرے:۔ ارادہ اور مشیت کے بعد اس پانی سے کسی دوسرے امر کے عمل میں لانے کا قصد ہے۔ مثلاً اس پانی کو خوشگوار بنایا تاکہ اس سے اہل جنت اور اہل اطاعت کو بنائے اور بعض پانی کھاری بنایا کہ اس سے اہل جہنم اور اہل معصیت کو بنائے۔

چوتھے:۔ تقدیر یعنی ارادہ کی تاکید فعل دیگر کے لئے تاکہ نظام کائنات کی بنیاد قائم ہو مثلاً زمین و آسمان کا اس طرح ایجاد کرنا کہ ان سے رات اور دن پیدا ہوں اور ان میں چھ ماہ کے دن سال میں راتوں سے بڑے ہوں اور ۶ ماہ کی راتوں سے چھوٹے اور ان سے چار فصلیں بنیں تاکہ ان سے لوگوں کو رزق حاصل ہو یہ ہے اندازہ الٰہی جس پر عمل ہو رہا ہے

پانچویں:۔ قضا اور اس کا تعلق نظام عالم کی بقیہ تمام چیزوں سے ہے یعنی انسان کا مکلف بنانا، انبیاء کی بعثت

اور کتابوں کا نازل کرنا وغیرہ

چھٹے :۔ امضا یعنی نظام عالم کا باقی رکھنا اس وقت تک کہ اس کا فائدہ مرتب ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ اوّل علم الٰہی ہے دوسرے مشیت، تیسرے ارادہ، چوتھے تقدیر، پانچویں قضا، چھٹے امضا یعنی اس عالم کون وفساد میں جو امور واقع ہو رہے ہیں وہ مذکورہ بالا چیزوں کے تحت ہیں ان میں بعض کا علم خدا نے اپنے بندوں کو دیا ہے بعض کا نہیں۔ پس جو امر بندوں کے علم وگمان کے خلاف ظہور میں آئے اس کو بدا کہتے ہیں۔

مسئلہ بداء :۔ یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا کو ایک بار ایجاد کرنے کے بعد خدا معطل ہو گیا اب وہ کچھ نہیں کرتا۔ قرآن اس کی حکایت یوں کرتا ہے یہودیوں نے کہا "ید اللہ مغلولۃ" (خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں) جواب میں فرماتا ہے انھیں کے ہاتھ بندھیں، ان کی اس گفتار پر لعنت "بل یداہ مبسوطتان" (بلکہ اللہ کے ہاتھ تو کھلے ہوئے ہیں) "کل یوم ھو فی شان" (ہر روز اس کی ایک نئی شان) فلاسفہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا۔ عقل اوّل نے عقل دوم کو اسی طرح عقول عشرہ کی خلقت ہوئی اور وہی دنیا کا روبار چلانے والے ہیں۔ خدا کا اب کسی کام سے تعلق نہیں۔ اسلام کے نزدیک یہ دونوں عقیدے باطل ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو افعال انسان کے ارادہ اختیار سے متعلق ہیں خدا کا ان سے کوئی تعلق نہیں البتہ اچھے اور برے افعال کی جزا اور سزا کا تعلق اس سے ہے نیز یہ کہ ایسے ہی امور میں بدا واقع ہوتا ہے یعنی جو بات بندوں کے وہم وگمان میں نہیں ہوتی، خدا کی طرف سے وہ ظاہر کی جاتی ہے۔ علم الٰہی کی دو صورتیں ہیں ایک کا نام لوح محفوظ ہے یعنی وہ امور جن کا علم خدا کے سوا کسی دوسرے کو ہے ہی نہیں۔ دوسرے لوح محو (اثبات "یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب") ہے فرشتوں اور انبیا کا علم اسی سے متعلق ہے اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے لیکن اس کا علم خدا کے سوا کسی دوسرے کو نہیں ہوتا یہ تبدیلی کسی خاص مصلحت کی بنا پر کسی شرط کے تحت واقع ہوتی ہے اس شرط کا علم انبیاء اور ملائکہ کو نہیں ہوتا۔ مثلاً لوح محو واثبات میں ایک شخص کی عمر پچاس سال ہے انبیاء کے علم کا تعلق چونکہ اسی لوح سے ہے لہٰذا ایک نبی اسی علم کی بنا پر کسی کو یہ خبر دیتا ہے کہ وہ فلاں وقت مر جائے گا لیکن وہ نہیں مرتا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرگ کے ساتھ علم الٰہی میں ایک شرط تھی جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہ تھا اور وہ شرط یہ تھی کہ اگر وہ شخص صدقہ دے گا تو یہ بلا ہٹ جائے گی یا صلۂ رحم کرے گا تو اس کی عمر میں اتنے سال بڑھ جائیں گے چنانچہ جب یہ صورت پیش آتی ہے تو اس کو بدا کہتے ہیں اس سے ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا معطل نہیں وہ اپنے علم بالذات کا اظہار کرتا رہتا ہے دوسرے یہ پتہ چلے کہ اللہ اور بندوں کے علم میں کیا فرق ہے تیسرے جس مصلحت کی بنا پر بدا ہوا ہے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔ چوتھے انبیاء اس کی طرف اپنے علم میں محتاج رہیں اور یہ کہتے رہیں

دبـنذنـعلیماً۔

بداء سے نہ خدا کا علم لازم آتا ہے نہ پہلے عمل پر پچھتانا یا اپنی غلطی کا احساس کر کے اس کی اصلاح کرنا جیسے کہ حضرات اہلسنت نے بداء کا غلط مفہوم سمجھ کر ہم پر اعتراض کیا ہے معاذ اللہ بداء کی یہ صورت ہو تو ذرا بتائیں کہ شریعتوں کا نسخ کرنا کیا معاذ اللہ اس بناء پر تھا کہ خدا نے پہلے احکام میں غلطی کی تھی اور ان کی اصلاح کے لئے دوسری شریعت بھیجی بس جو مصلحت نسخ شرائع میں ہوتی ہے اسی طرح کوئی مصلحت بداء میں ہوتی ہے بداء کی بہت سی مثالیں قرآن میں موجود ہیں جیسے موسیٰ سے تیس رات کے وعدے کے بعد چالیس رات کرنا، قوم یونس پر عذاب کی خبر دے کر پھر عذاب نہ لانا، ذبح اسمٰعیل کو خواب میں دکھانا پھر بچا لینا وغیرہ۔ بداء کی مکمل بحث، ہمارے رسالہ "مسئلہ بداء و عصمت انبیاء" میں دیکھو۔

باب بست و پنجم (۲۵)

سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا

٥(بَابٌ)٥

فِي أَنَّهُ لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا بِسَبْعَةٍ

١۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ إِلَّا بِهَذِهِ الْخِصَالِ السَّبْعِ: بِمَشِيئَةٍ وَ إِرَادَةٍ وَقَدَرٍ وَقَضَاءٍ وَ إِذْنٍ وَ كِتَابٍ وَ أَجَلٍ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَقْدِرُ عَلَى نَقْضِ وَاحِدَةٍ فَقَدْ كَفَرَ

وَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ ابْنِ مُسْكَانَ مِثْلَهُ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، آسمان و زمین میں کوئی شے بغیر ان سات خصلتوں کے ہو

نہیں سکتی، مشیئت، ارادہ، قدرت، قضا اذن، کتاب، اجل جس کا گمان یہ ہو کہ ان میں سے کسی ایک کو توڑ دے گا تو اس نے کفر کیا۔

توضیح:۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کا کوئی فعل خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں نہیں ہوتا مگر ان سات صفتوں سے۔

اول:۔ مشیت یعنی ہر امر حادث کے متعلق تدبیر ان میں بندوں کا فعل یا ترک فعل بھی داخل ہے پس سب سے پہلے مشیت باری کا تعلق خلقت آب سے ہوا۔ یہ مادہ میں سب سے پہلی چیز ہے۔

دوسرے:۔ ارادہ یہ کہ ایک کے بعد دوسری تدبیر ہے جو مادہ سے کسی چیز کو پیدا کرنے میں مشیت کی مددگار ہو یعنی بندوں کے دل میں فعل یا ترک کی تحریک پیدا ہونا یعنے پہلے کسی امر کی خواہش ہونا پھر اس فعل کا ارادہ۔

تیسرے:۔ قدر یعنی صدور فعل سے پہلے اندازہ کرنا کمی و زیادتی کا۔

چوتھے:۔ قضا یعنی جس کا ارادہ کیا ہے اسے پورا کرنا۔

پانچویں:۔ اذن یعنی بندہ کو افعال پر قدرت دینا۔

چھٹے اور ساتویں:۔ کتاب و اجل یعنی قرآن و قیامت یعنی قرآنی احکام کے مطابق عمل اور عمل کی جزا و سزا قیامت۔

۲۔ وَ رَوَاهُ أَيْضاً عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَ لَا فِي الْأَرْضِ إِلَّا بِسَبْعٍ: بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ وَ إِرَادَةٍ وَ مَشِيئَةٍ وَ كِتَابٍ وَ أَجَلٍ وَ إِذْنٍ، فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللهِ أَوْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کوئی چیز آسمانوں اور زمین میں نہیں ہوئی مگر سات چیزوں سے قضا و قدر و ارادہ و مشیت اور کتاب و اجل و اذن، جو اس کے خلاف سمجھنے والا ہے اس نے اللہ پر جھوٹ بولا یا قول خدا کو رد کرنے والا بنا۔

حقیقت یہ ہے کہ الٰہیات کے مسائل بہت دقیق ہیں عوام کا کیا ذکر خواص کے لئے بھی سمجھنا مشکل ہے مذکورہ بالا احادیث میں جو سات باتیں بیان کی گئی ہیں ان کے درمیان بہت باریک فرق ہے جس کو سمجھانے کے لئے بہت سے اوراق درکار ہیں۔ ہم نے چونکہ ترجمہ کی ذمہ داری لی ہے نہ کہ شرح کی۔ لہٰذا جہاں جہاں زیادہ ضرورت توضیح ہوتی ہے وہاں مختصر وضاحت ضرور کر دیتے ہیں اس مقام پر اتنی بات سمجھ لینی چاہیئے کہ فلاسفہ اور زنادقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مادہ اپنے اجزا خود فراہم کر کے چیزوں کو ہیئت ترکیبی دیتا چلا جاتا ہے نہ اس کو کسی کے امر و ارادہ کی ضرورت ہے نہ قضا و قدر کی۔ لہٰذا ان احادیث میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز یہ بتاتی ہے کہ اس میں کسی صاحب قدرت فاعل کے ارادہ، حکم، اندازہ، اور خواہش وغیرہ کو دخل ہے۔

باب بست و ششم (۲۶)

باب مشیت و ارادہ

٭(بَابُ الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ)٭

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام يَقُولُ: لَا يَكُونُ شَيْءٌ إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى، قُلْتُ: مَا مَعْنَى شَاءَ؟ قَالَ: ابْتِدَاءُ الْفِعْلِ؛ قُلْتُ: مَا مَعْنَى قَدَّرَ؟ قَالَ: تَقْدِيرُ الشَّيْءِ مِنْ طُولِهِ وَعَرْضِهِ، قُلْتُ: مَا مَعْنَى قَضَى؟ قَالَ: إِذَا قَضَى أَمْضَاهُ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا مَرَدَّ لَهُ.

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، کوئی شے نہیں ہوتی۔ مگر جب اللہ نے چاہا، ارادہ کیا، اندازہ کیا اور وجود میں لایا، راوی کہتا ہے میں نے پوچھا مشیت کے کیا معنی ہیں فرمایا آغاز فعل یعنی تدبیر ہر حادث ہے وقت احداث، میں نے کہا ارادہ کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا وہ باقی رہنا ہے کسی چیز کے احداث فعل پر، میں نے کہا تقدیر کیا ہے فرمایا اندازہ کرنا کسی چیز کے طول و عرض وغیرہ کا پھر میں نے پوچھا قضا کے کیا معنی ہیں وہ طے کرتا ہے کسی چیز کے

پیدا کرنے کو

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: شَاءَ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَأَحَبَّ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: وَكَيْفَ شَاءَ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى وَلَمْ يُحِبَّ؟ قَالَ: هٰكَذَا خَرَجَ إِلَيْنَا.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بندوں سے جو افعال سرزد ہوتے ہیں کیا ان میں خدا کی مشیت، ارادہ اور قضا و قدر کو دخل ہے اور آیا وہ اس کو دوست بھی رکھتا ہے فرمایا نہیں۔ راوی نے کہا جب وہ دوست ہی نہیں رکھتا تو پھر مشیت اور ارادہ کا تعلق کیوں ہے۔ فرمایا ہم پر ایسا ہی ظاہر ہوا ہے۔

قرآن میں بہت سی آیات ہیں کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ افعال انسانی حتیٰ کہ معاصی سے بھی مشیت و ارادہ کا تعلق ہے جیسے آیہ ولو شاء اللہ ما اقتتلوا (اگر اللہ چاہتا تو وہ قتال نہ کرتے (البقرہ) اور سورت ہود میں فرماتا ہے تنفعو ان کان اللہ یرید ان یغویکم (اگر اللہ گمراہ کرنا تم کو چاہے تو میری نصیحت تمہارے لئے مفید نہیں ہو سکتی اور سورۂ دہر اور تکویر میں فرماتا ہے۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ (تم نہیں چاہتے مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے) لیکن معاصی کو وہ دوست نہیں۔ لہٰذا جیسا کہ فرماتا ہے۔ لا یحب اللہ الجھر بالسوء (خدا برائی کے اظہار کو دوست نہیں رکھتا) اور فرماتا ہے۔ ان اللہ یحب التوابین۔ خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

٣ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عليِّ بن معبد، عن واصل بن سليمان، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: أمر الله ولم يشأ، وشاء ولم يأمر، أمر إبليس أن يسجد لآدم وشاء أن لا يسجد، ولو شاء لسجد، ونهى آدم عن أكل الشجرة وشاء أن يأكل منها ولو لم يشأ لم يأكل.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے حکم دیا، مگر چاہا نہیں اور کہیں چاہا ہے اور حکم نہیں دیا جیسے ابلیس کو سجدۂ آدمؑ کا حکم تو دیا اور چاہا یہ کہ وہ سجدہ نہ کرے اگر وہ چاہتا کہ سجدہ کرے تو ضرور کرتا اور آدمؑ کو درخت

ممنوعہ کھانے سے منع کیا اور چاہا کہ یہ آدم کھائیں اگر نہ چاہتا تو آدم ہرگز نہ کھاتے۔

توضیح:۔ مشیت کا تعلق ہر اس چیز سے ہے جو واقع ہو اور امر کا تعلق ہے طاقت سے خواہ واقع ہو یا نہ ہو۔ بالفاظ دیگر خدا نے ابلیس کو سجدہ کا حکم دیا وہ بجا نہ لایا اور گنہگار رہا لیکن مشیت ایزدی میں گزر چکا تھا کہ وہ سجدہ نہ کرے گا لیکن اگر وہ چاہتا کہ ابلیس سجدہ ضرور کرے تو ابلیس کی کیا طاقت تھی کہ وہ سجدہ نہ کرتا اسی طرح آدمؑ کو منع کیا ثمر درخت نہ کھانے سے او ... بے شمار مصالح کی بناء پر چاہا کہ کھالیں چنانچہ کھالیا اگر وہ چاہتا کہ نہ کھائیں تو آدم کھا نہ سکتے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ جَمِيعاً، عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ إِرَادَتَيْنِ وَ مَشِيَّتَيْنِ: إِرَادَةَ حَتْمٍ وَ إِرَادَةَ عَزْمٍ، يَنْهىٰ وَ هُوَ يَشَاءُ وَ يَأْمُرُ وَ هُوَ لَا يَشَاءُ، أَوَ مَا رَأَيْتَ أَنَّهُ نَهىٰ آدَمَ وَ زَوْجَتَهُ أَنْ يَأْكُلَا مِنَ الشَّجَرَةِ وَ شَاءَ ذٰلِكَ وَلَوْ لَمْ يَشَأْ أَنْ يَأْكُلَا لَمَا غَلَبَتْ مَشِيَّتُهُمَا مَشِيَّةَ اللهِ تَعَالىٰ وَ أَمَرَ إِبْرَاهِيمَ أَنْ يَذْبَحَ إِسْحَاقَ، وَ لَمْ يَشَأْ أَنْ يَذْبَحَهُ وَلَوْ شَاءَ لَمَا غَلَبَتْ مَشِيَّةُ إِبْرَاهِيمَ مَشِيَّةَ اللهِ تَعَالىٰ

۴۔ روایت ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے دو ارادے اور دو مشیتیں ہیں ارادہ حتم اور ارادہ عزم ... ... روک کرتا ہے درآنحالیکہ اس کی مشیت ہوتی ہے اور وہ حکم دیتا ہے، درآنحالیکہ مشیت نہیں ہوتی، کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس نے آدم و حوّا کو درخت کا ثمر کھانے سے منع کیا درآنحالیکہ اس کی مشیت تھی اگر نہ ہوتی تو وہ نہ کھاتے کیونکہ ان کی مشیت، مشیت خدا پر غالب نہ آسکتی ... طرح ابراہیم کو ذبح اسحاق کا حکم دیا گیا لیکن اُن کے ذبح کرنے میں مشیت نہ تھی اگر مشیت ہوتی تو مشیت ابراہیم، مشیت خدا پر غالب نہیں آسکتی تھی۔

ارادہ و مشیت متلازم ہیں لہٰذا اس حدیث میں ایک بیان پر اکتفا کی گئی۔

توضیحات:۔ ارادہ حتمی سے مراد یہ ہے کہ بندوں کو اس کے مراد کی ضد پر قدرت نہ ہو اور ارادہ عزم وہ ہے کہ بندوں کو ضد مراد پر قدرت ہو مینہی دھو یشاء و مثال مشیت عزم ہے کیونکہ تعلق حتم الٰہی کا منہی عنہ سے محال ہے اور یامر و لا یشاء مثال مشیت حتم کی ہے اس لئے لا یشاء کے معنی یہ ہوں گے یشاء عدمہ وہ اس کا عدم چاہتا ہے اور اللہ کی

جانب سے مامور بہ کے عدم کی مشیئت دو قسم پر ہے اور مشیئت حتم اور دوسرے مشیت عزم۔ یہاں مراد قسم اوّل اور عدم مامور بہ سے حتم الٰہی کا تعلق ممکن ہے مثلاً ذبح کے معنی ہیں رگ گردن کا کاٹ دینا پس ذبح اس حیثیت سے مامور بہ ہے اور غیر مامور بہ ہے دوسری حیثیت سے اور عدم ذبح کی صورت میں مشیت حتمیہ الٰہی کا تعلق ہے دوسری حیثیت سے ممکن ہے لہٰذا امر ذبح منسوخ نہیں ہوا اور ابراہیم کا جو ذبح کا مامور بہ تھا اس کو بجالائے اور ان کی مشیئت، مشیت الٰہی پر غالب نہ ہوئی اس کی صورت یہ ہے کہ ابراہیم اپنے دل میں چاہتے تھے کہ بیٹے کا گلا نہ کٹے اور ابن بابویہ نے کتاب الخصال میں لکھا ہے کہ وہ ذبح کرنا چاہتے تھے تاکہ اس مصیبت پر صبر کا اجر ملے۔ ابراہیم کو خدا نے ذبح کا حکم دیا اور مشیت عزم ذبح کے لئے نہ ہوئی یعنی مشیت تھی عدم ذبح پر اگر مشیت کا عزم ذبح کرانا ہوتا تو مشیت ابراہیم، مشیت خدا پر غالب نہ آسکتی تھی۔

توضیح نمبر ۲: اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے غلطی کی، کیونکہ وہ مامور ہوئے ذبح اسحاقؑ پر اور انھوں نے آغاز کیا ذبح اسماعیلؑ سے اس تاویل کی بنا پر کہ انھوں نے خواب میں اسمٰعیل کو ذبح کرتے دیکھا ہے حالانکہ ذبح اسحاقؑ سے روگردانی کرنا ان کی والدہ سارہ کے خوف سے تھا اس اعتراض کا دفعیہ یوں ہوگا کہ ذبح کا حکم صراحتہً اسحاقؑ کے لئے نہ ہوگا بلکہ ذبح فرزند کے لئے امور ہوں گے خواہ وہ ہو جو موجود ہے یا وہ ہو جو موجود نہیں ہے یعنی ابھی پیدا نہیں ہوا۔ (اسحاقؑ) موافق ادب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اس حکم کی صورت میں ابراہیمؑ مامور بہ فرزند کے تعین کا انتظار کرتے لیکن ابراہیم نے ایسا نہ کیا اور محض خواب کی بنا پر اسماعیل کا ذبح شروع کر دیا۔ لہٰذا اس کی صورت یہ ہوگی کہ مامور ہوئے ذبح اسحاقؑ پر لیکن اس کو ترک کر دیا ہو۔ پس اس صورت میں ذبح اسحاق کے حکم کا استعمال بطور مجاز ہوگا اس بنا پر سورۂ صافات میں اسماعیل کا یہ قول (یا ابت افعل ما تومر ای پدر جو حکم آپ کو دیا گیا ہے وہی بجا لایئے) اس امر کا اظہار ہوگا کہ حسن طلب کے ساتھ اپنے کو بچانا چاہو یعنی جس کے (اسحاق) ذبح کا حکم ہو۔ وہی کیجئے لیکن یہ تاویل غلط ہے کیونکہ آیت میں صاف انی اذبحک میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں موجود ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس بارہ میں روایات مختلف ہیں کہ ذبح کا تعلق اسحاق سے تھا یا اسمٰعیل سے۔ لہٰذا مصنف کافی نے ذبح اسحاق والی روایت کو ترجیح دی۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ خداوند عالم بنا بر کسی مصلحت کے ایک امر کا حکم دیتا ہے لیکن اس کی مشیئت اس کے وقوع سے متعلق نہیں ہوتی۔ مثلاً اس نے ابراہیمؑ کو ذبح فرزند کا حکم تو دیا مگر ذبح ہونا چاہا نہیں، لہٰذا ذبح کی صورت صادق آگئی یعنی گردن پر چھری تو چلی مگر حقیقتاً ذبح واقع نہ ہوا کیونکہ مشیت ایزدی اس سے متعلق نہ تھی ابراہیم جھوٹے بھی قرار نہ پائے کیونکہ

خواب کی تصدیق انھوں نے کی ہے لیکن چونکہ خدا کی مشیت پر ان کی مشیت غالب نہ آسکتی تھی لہذا وہی ہوا جو خدا نے چاہا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: شَاءَ وَ أَرَادَ وَلَمْ يُحِبَّ وَلَمْ يَرْضَ، شَاءَ أَنْ لَا يَكُونَ شَيْءٌ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَ أَرَادَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يُحِبَّ أَنْ يُقَالَ: ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَلَمْ يَرْضَ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے چاہا اور ارادہ کیا ہر چیز کے وقوع کا لیکن بعض کو دوست نہ رکھا اور بعض سے راضی نہ ہوا۔ شاء کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شئے نہیں ہوتی۔ مگر اس کے علم و ارادہ سے اور وہ دوست نہیں رکھتا اس بات کو کہ کہا جائے کہ وہ تین میں تیسرا ہے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے کفر پر راضی نہیں۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ اللهُ: [يَا] ابْنَ آدَمَ! بِمَشِيئَتِي كُنْتَ أَنْتَ الَّذِي تَشَاءُ لِنَفْسِكَ مَا تَشَاءُ وَبِقُوَّتِي أَدَّيْتَ فَرَائِضِي وَ بِنِعْمَتِي قَوِيتَ عَلَى مَعْصِيَتِي، جَعَلْتُكَ سَمِيعاً، بَصِيراً، قَوِيّاً، مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ، وَ مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَذَاكَ أَنِّي أَوْلَى بِحَسَنَاتِكَ مِنْكَ وَأَنْتَ أَوْلَى بِسَيِّئَاتِكَ مِنِّي وَذَاكَ أَنَّنِي لَا أُسْأَلُ عَمَّا أَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ.

۶۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے حدیث قدسی میں کہا۔ اے ابن آدم میری مشیت سے تو اس قابل بنا کہ اپنے نفس کے لئے جو چاہتا ہے کر لیتا ہے میرے قوت دینے سے تو نے اپنے فرائض کو انجام دیا اور میری نعمتوں کی وجہ سے تو میری نافرمانی پر قوی دل بنا میں نے تجھ کو سننے والا اور دیکھنے والا اور قوت والا بنایا۔ جو اچھائیاں تجھ کو حاصل ہوتی ہیں وہ اللہ کی طرف سے جان اور جو برائیاں تجھ سے متعلق ہوں ان کو اپنے نفس کی طرف سے سمجھ۔ تیری نیکیوں کا میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں تو اپنے گناہوں کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے میں جو کچھ کرتا ہوں مجھ سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی البتہ بندوں سے سوال ہوگا۔

باب بست و ہفتم (۲۷)

ابتلاء و اختیار

(بَابُ الْأَبْتِلاءِ وَ الْأَخْتِبارِ)

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ بْنِ هاشِمٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مامِنْ قَبْضٍ وَلا بَسْطٍ إلّا وَ لِلّٰهِ فِيهِ مَشِيئَةٌ وَقَضاءٌ وَ ابْتِلاءٌ.

۱ـ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کسی کا حکم بجا نہ لانا اور کسی نہی کا بجا لانا مگر یہ کہ اس میں مشیت اور قضا و ابتلائے الٰہی کو دخل ہے (لیکن نہ وہ عصیان پر کسی کو مجبور کرتا ہے اور نہ عصیان سے راضی ہوتا ہے چونکہ اس نے بندہ کو فاعل مختار بنایا ہے جیسا جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے اسے وہ روکتا نہیں ورنہ جبر ہو جائے)۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيّارِ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ فِيهِ قَبْضٌ أَوْ بَسْطٌ مِمّا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَوْ نَهىٰ عَنْهُ إلّا وَ فِيهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ابْتِلاءٌ وَ قَضاءٌ.

۲ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حکم خدا اور نہی خدا کے متعلق جو افعال بجا لائے جاتے ہیں ان میں ابتلاء اور قضائے الٰہی کو دخل ہے۔

باب بست و ہشتم (۲۸)

سعادت و شقاوت

((بَابُ السَّعادَةِ وَ الشَّقاءِ))

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ إسْماعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذانَ ؛ عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيىٰ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حازِمٍ؛

عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إن الله خلق السعادة والشقاء قبل أن يخلق خلقه فمن خلقه الله سعيدا لم يبغضه أبدا وإن عمل شرا أبغض عمله ولم يبغضه وإن كان شقيا لم يحبه أبدا وإن عمل صالحا أحب عمله وأبغضه لما يصير إليه فإذا أحب الله شيئا لم يبغضه أبدا وإذا أبغض شيئا لم يحبه أبدا

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے سعادت (عافیت بخیر) و شقاوت (عافیت بخیر نہ ہونا) کو پیدا کیا جس کو سعید پیدا کیا اس سے کبھی دشمنی نہ کی اگرچہ اس نے کوئی برا کام کیا اس کے عمل سے بغض رکھا اس کی ذات سے نہیں اور جس کو شقی پیدا کیا اس کی ذات کو محبوب نہ رکھا اگر اس نے اچھا کام کیا تو اس کے کام کو تو پسند کیا لیکن اس کی ذات سے دشمنی رکھی۔ خدا جب کسی شے کو دوست رکھتا ہے تو پھر اس سے دشمنی نہیں کرتا اور جس سے دشمنی رکھتا ہے اسے کبھی دوست نہیں رکھتا اسے کبھی دوست نہیں بناتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے مثلاً کافر کو وہ دشمن رکھتا ہے پس بحالت کفر وہ کبھی اس کو دوست نہ رکھے گا چاہے وہ کیسا نیک کام کیوں نہ کرے۔ ہاں اگر اسلام قبول کرے گا تو عداوت محبت میں بدل جائے گی۔

۲ ـ علي بن محمد رفعه، عن شعيب العقرقوفي، عن أبي بصير قال: كنت بين يدي أبي عبدالله عليه السلام جالسا وقد سأله سائل فقال: جعلت فداك يا ابن رسول الله من أين لحق الشقاء أهل المعصية حتى حكم الله لهم في علمه بالعذاب على عملهم؟ فقال أبو عبدالله عليه السلام: أيها السائل حكم الله عز وجل لا يقوم له أحد من خلقه بحقه، فلما حكم بذلك وهب لأهل محبته القوة على معرفته ووضع عنهم ثقل العمل بحقيقة ما هم أهله، ووهب لأهل المعصية القوة على معصيتهم لسبق علمه فيهم، ومنعهم إطاقة القبول منه فوافقوا ما سبق لهم في علمه ولم يقدروا أن يأتوا حالا تنجيهم من عذابه، لأن علمه أولى بحقيقة التصديق، وهو معنى شاء ما شاء، وهو سره.

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا یا ابن رسول اللہ اہل معصیت کو شقاوت لاحق کہاں سے ہوئی کہ خدا نے اپنے علم میں ان کے لئے بداعمالی پر عذاب کا حکم دیا۔ حضرت نے فرمایا اے سائل حکم خدا کسی کو اس کا حق ادا کرنے پر مجبور نہیں کرتا جب حکم دیتا ہے تو اپنے محبت والوں کو اپنی معرفت کے لئے

قوت دیتا ہے اور سخت اعمال کو ان سے ہٹا لیتا ہے اور ان کی قابلیت کے لحاظ سے تکلیف دیتا ہے اور اہل معصیت کو قوت دیتا ہے تاکہ جو سابق میں اس کے علم میں گزر چکا ہے وہ صحیح ہو اور نہ دی ان کو استطاعت قبول با۔ توفیق صبر پس ان کا عمل موافق ہو اس علم الٰہی کے جو سابق میں ان کے متعلق ہو چکا تھا اور وہ ایسے حالات پیدا کرنے پر قادر نہ ہوئے جو عذاب خدا سے ان کو نجات دے دیتے کہ علم الٰہی اول ہے حقیقت تصدیق کے لئے اور نشان اہل محبت و اہل معصیت کے لئے کیوں قرار دیئے ہیں یہ اللہ کا راز جس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام، أَنَّهُ قَالَ: يُسْلَكُ بِالسَّعِيدِ فِي طَرِيقِ الْأَشْقِيَاءِ حَتَّى يَقُولَ النَّاسُ: مَا أَشْبَهَهُ بِهِمْ بَلْ هُوَ مِنْهُمْ، ثُمَّ يَتَدَارَكُهُ السَّعَادَةُ وَقَدْ يُسْلَكُ بِالشَّقِيِّ فِي طَرِيقِ السُّعَدَاءِ حَتَّى يَقُولَ النَّاسُ: مَا أَشْبَهَهُ بِهِمْ، بَلْ هُوَ مِنْهُمْ، ثُمَّ يَتَدَارَكُهُ الشَّقَاءُ، إِنَّ مَنْ كَتَبَهُ اللهُ سَعِيداً وَإِنْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا فُوَاقَ نَاقَةٍ خَتَمَ لَهُ بِالسَّعَادَةِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی مرد سعید اشقیاء کی راہ پر گامزن ہوتا ہے اور لوگ کہنے لگتے ہیں یہ ان سے کس قدر مشابہ ہے بلکہ ان ہی میں سے ہے پھر اس کو سعادت پالیتی ہے اور شقاوت اس سے برطرف ہو جاتی ہے پس جس کو اللہ نے سعید قرار دے دیا ہے اس کا خاتمہ سعادت پر ہوگا اگرچہ دنیا کی مدت اتنی کم رہ جائے جتنی ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے کی ہوتی ہے۔

توضیح:۔ اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سعید و شقی خدا بناتا ہے ورنہ اس صورت میں بندہ مجبور محض ہو جائے گا بلکہ صورت اس کی یہ ہے کہ جس طرح کسی شخص کے گزشتہ واقعات پر نظر رکھ کر کسی کو سعید اور کسی کو شقی کہتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر شخص کے ان افعال کو جان لیتا ہے جو وہ زندگی میں کرنے والا ہے لہٰذا اسی علم کے لحاظ سے اس کو شقی و سعید کہا جاتا ہے اس علم الٰہی کے خلاف نہیں ہو سکتا لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ علم الٰہی میں گزر جانے کے باعث بندہ ان افعال پر مجبور ہوتا ہے علم تو اس کے تمام افعال کا فوٹو ہے جس طرح ہمارا علم کسی کے گزشتہ افعال بجا لانے کا سبب قرار نہیں پاتا اسی طرح علم الٰہی بندہ کو اس کے نیک و بد افعال پر مجبور نہیں کرتا۔

باب بست ونہم (۲۹)

خیر و شر

(بَابُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا أَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى عليه السلام وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي التَّوْرَاةِ: إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، خَلَقْتُ الْخَلْقَ وَخَلَقْتُ الْخَيْرَ وَ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْ مَنْ أُحِبُّ فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ وَ أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، خَلَقْتُ الْخَلْقَ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ وَ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْ مَنْ أُرِيدُهُ فَوَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اور توریت میں نازل بھی فرمایا کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے مخلوق کو پیدا کیا اور خیر کو پیدا کیا اور اس کو جاری کیا اس شخص کے ہاتھوں پر جس کو میں دوست رکھتا ہوں پس بشارت ہو اس کے لئے جس کے ہاتھوں سے خیر جاری ہو

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنْ كُتُبِهِ إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ، فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَوَيْلٌ لِمَنْ يَقُولُ: كَيْفَ ذَا وَكَيْفَ ذَا.

۲۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے اپنی کتابوں میں نازل فرمایا کوئی معبود نہیں میرے سوا میں نے خیر کو پیدا کیا اور میں نے شر کو پیدا کیا پس خوشخبری ہو اس کے لیے جس کے ہاتھوں پر میں نے خیر کو جاری کیا اور ولئے ہو اس پر جس کے ہاتھوں پر میں نے شر کو جاری کیا اور ولئے ہو اس پر جو کہے ایسا کیوں ہوا اور ویسا کیوں ہوا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، خَالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَوَيْلٌ لِمَنْ يَقُولُ: كَيْفَ ذَا وَكَيْفَ هَذَا؟ قَالَ يُونُسُ: يَعْنِي مَنْ يُنْكِرُ هَذَا الْأَمْرَ بِتَفَقُّهٍ فِيهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدائے عز وجل نے فرمایا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں خالق خیر و شر ہوں وائے ہو اس پر جس کے ہاتھوں میں شر جاری کروں اور وائے ہو اس پر جو اس معاملہ میں چون چرا کرے۔

یونس نے کہا۔ اوپر کی حدیث سے جو انکار کرے وہ بہ تکلف عقلمند بنتا ہے اصل میں عقلمند نہیں۔

توضیح:۔ مذکورہ بالا احادیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شر کا پیدا کرنے والا اور جاری کرنے والا جب خدا ہے تو پھر بندہ مجبور قرار پایا اس قسم کے وسواس شیطانی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام برائیوں کی جڑ شیطان کو پیدا کیا۔ لیکن اپنے بندوں کو اس کی شرارتوں سے بچنے کا حکم دیا جس سے معلوم ہوا کہ وہ شر پسند کرنے والا نہیں انسان کو اغوائے شیطانی کے دفع کرنے کے لئے عقل بھی دی جو اس کا ثبوت ہے کہ شر اس کی طرف سے نہیں اس نے شیطان کو شیطان بنایا نہیں بلکہ اپنی نافرمانی اور بد اعمال سے وہ خود شیطان بنا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی چیزیں پیدا کی ہیں وہ سب خیر ہیں لیکن ان کا غلط استعمال اور کسی چیز کے خواص سے ناواقف ہونا اس کے نقصان کا باعث ہو جاتا ہے اور اس کو شر کہا جانے لگتا ہے مثلاً انگور انسان کے لئے بہترین غذا ہے لیکن اگر انسان اس کو شراب کی شکل میں لے آئے تو یہ خیر کو شر بنانا انسان کا کام ہے لیکن چونکہ بالواسطہ ہر شے کا تعلق قدرت الٰہیہ سے ہے لہذا خدا نے تخلیق و اجرائے شر کو اپنی ذات کی طرف نسبت دے لی۔ خلقت شر بہ لحاظ بندوں کی اصلاح کے لئے ہے ورنہ خدا نے شر والی کوئی چیز پیدا ہی نہیں کی، زہر ہزار بیماریوں کا علاج ہے اس لئے وہ خیر ہے لیکن اس کا غلط استعمال شر ہے لیکن چونکہ زہر کا خالق خدا ہے لہذا ایک حد تک نسبت شر کو اس سے ہو جاتی ہے اگر خدا شر پسند ہوتا تو شر کی مذمت کیوں کرتا۔ اور اس کے بجالانے والے کو مستحق عذاب کیوں قرار دیتا۔

باب سی ام (۳۰)

الجبر والقدر والامر بین الامرین

(بابُ) الجبر والقدر والأمر بين الأمرين

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرِهِمَا رَفَعُوهُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام جَالِساً بِالْكُوفَةِ بَعْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ صِفِّينَ إِذْ أَقْبَلَ شَيْخٌ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ أَبِقَضَاءٍ مِنَ اللَّهِ وَقَدَرٍ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَجَلْ يَا شَيْخُ مَا عَلَوْتُمْ تَلْعَةً وَلَا هَبَطْتُمْ بَطْنَ وَادٍ إِلَّا بِقَضَاءٍ مِنَ اللَّهِ وَ قَدَرٍ[1]، فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ: عِنْدَ اللَّهِ أَحْتَسِبُ عَنَائِي[2] يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُ: مَهْ يَا شَيْخُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَظَّمَ اللَّهُ الْأَجْرَ فِي مَسِيرِكُمْ وَ أَنْتُمْ سَائِرُونَ وَ فِي مَقَامِكُمْ وَ أَنْتُمْ مُقِيمُونَ وَ فِي مُنْصَرَفِكُمْ وَ أَنْتُمْ مُنْصَرِفُونَ وَلَمْ تَكُونُوا فِي شَيْءٍ مِنْ حَالاتِكُمْ مُكْرَهِينَ وَلَا إِلَيْهِ مُضْطَرِّينَ، فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ: وَكَيْفَ لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ حَالاتِنَا مُكْرَهِينَ وَلَا إِلَيْهِ مُضْطَرِّينَ وَ كَانَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ مَسِيرُنَا وَ مُنْقَلَبُنَا وَ مُنْصَرَفُنَا؟ فَقَالَ لَهُ: وَتَظُنُّ أَنَّهُ كَانَ قَضَاءً حَتْماً وَ قَدَراً لَازِماً، إِنَّهُ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ لَبَطَلَ الثَّوَابُ وَالْعِقَابُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ وَالزَّجْرُ مِنَ اللَّهِ وَ سَقَطَ مَعْنَى الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ فَلَمْ تَكُنْ لَائِمَةٌ لِلْمُذْنِبِ وَلَا مَحْمَدَةٌ لِلْمُحْسِنِ وَلَكَانَ الْمُذْنِبُ أَوْلَى بِالْإِحْسَانِ مِنَ الْمُحْسِنِ وَلَكَانَ الْمُحْسِنُ أَوْلَى بِالْعُقُوبَةِ مِنَ الْمُذْنِبِ، تِلْكَ مَقَالَةُ إِخْوَانِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَ خُصَمَاءِ الرَّحْمَنِ وَ حِزْبِ الشَّيْطَانِ وَ قَدَرِيَّةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ مَجُوسِهَا، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَلَّفَ تَخْيِيراً وَ نَهَى تَحْذِيراً وَ أَعْطَى عَلَى الْقَلِيلِ كَثِيراً وَلَمْ يُعْصَ مَغْلُوباً وَ لَمْ يُطَعْ مُكْرِهاً وَ لَمْ يُمَلِّكْ مُفَوِّضاً وَلَمْ يَخْلُقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلاً، وَلَمْ يَبْعَثِ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَ مُنْذِرِينَ عَبَثاً. ذَلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ. فَأَنْشَأَ الشَّيْخُ يَقُولُ:

أَنْتَ الْإِمَامُ الَّذِي نَرْجُو بِطَاعَتِهِ ... يَوْمَ النَّجَاةِ مِنَ الرَّحْمَنِ غُفْرَاناً

اَوْضَحْتَ مِنْ اَمْرِنَا مَا کَانَ مُلْتَبِساً جَزَاکَ رَبُّکَ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَاناً

۱۔ امیر المومنین علیہ السلام جنگ صفین سے واپسی پر ایک روز کوفہ میں بیٹھے تھے کہ ایک شیخ آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے امیر المومنینؑ! مجھے بتائیے کہ اہل شام سے مقابلہ کے لئے ہمارا جانا آیا۔ قضا و قدر الہٰی سے تھا حضرت نے فرمایا ہاں اے شیخ ہم نے طے نہیں کی کوئی بلندی اور نہ کوئی پستی مگر قضاء قدر الہٰی سے۔ شیخ نے کہا تو اے امیر المومنین میری اس تکلیف کا خدا سے اجر ملے گا، فرمایا سن اے شیخ! بخدا اللہ تعالیٰ نے بڑا ثواب رکھا ہے۔ تمہارے چلنے میں جبکہ تم راہ خدا میں جہاد کے ارادے سے چلنے والے تھے اور تمہارے قیام میں جبکہ تم دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والے تھے اور تمہاری بازگشت میں جبکہ تم ایمان کے ساتھ لوٹنے والے تھے اور تم اپنے ان تمام حالات میں کسی وقت کراہت کرنیوالے تھے اور نہ اضطراب ظاہر کرنیوالے تھے تو تمہارا یہ جانا لڑنا اور لوٹنا سب قضا و قدر الہٰی سے تھا۔ شیخ نے کہا چونکہ یہ سب خدا ہی کی طرف سے تھا اور ہم اس فعل پر مجبور تھے اور فعل اختیاری نہ تھا تو ہم کیوں ہوتے ان حالات میں کسی حال میں کراہت کرنے والے اور اضطراب کرنے والے جبکہ یہ سب تحت قضا و قدر الہٰی تھا خواہ چلنا ہو یا ٹھہرنا یا واپس آنا۔ حضرت نے فرمایا تو کیا تیرا خیال یہ ہے کہ قضا کے معنے یہ ہیں کہ بندوں کو ان کے افعال پر مجبور کر دیا جائے اور قدر لازم ذات باری ہو جس کا کرنا خدا کے تو ثواب

عذاب اور امر و نہی اور خدا کی طرف سے زجر سب عبث اور وعدہ وعید سب ساقط اور پھر گنہگار کے لئے ملامت کیسی اور نیکی کرنے والے کے لئے تعریف کیسی بلکہ گنہگار نیکوکار سے زیادہ احسان کا مستحق ہو گا اور نیکوکار گنہگار سے زیادہ عذاب کا حقدار ہو گا (کیونکہ جب کوئی فعل بندوں کے اختیار میں نہیں تو بد سے بد کرانے والا خدا ہوا۔ لہٰذا اس بدی میں جو تکالیف دنیا میں اسے پہنچیں آخرت میں اس کا اچھا بدلہ ملنا چاہیئے۔ اسی طرح نیکوکاروں کو سزا ملنی چاہیئے۔

یعنی جبر کا قائل ہونا برادران مفوضہ کا عقیدہ ہے اور یہ مفوضہ بت پرست ہیں اور دشمنان خدا ہیں اور شیطانی گروہ ہیں اور قدریہ اس امت کے مجوس ہیں۔

توضیح:۔ جبریہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے ہر فعل میں مرضیٔ الہٰی سے مجبور ہے خدا جو چاہتا ہے بندہ وہی کرتا ہے میر تقی میر نے اسی خیال کی ترجمانی ذیل کے شعر میں کی ہے

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی ؎ چاہتے ہیں سو آپ کریں ہم کو عبث بدنام کیا

مفوضہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ خدا نے کافر سے اطاعت کو چاہا اور شیطان نے معصیت کو۔ پس جو شیطان نے چاہا وہ ہوا اور وہ غالب رہا۔ مفوضہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا نے چند لوگوں کے سپرد اپنا کام کر کے معطل ہو بیٹھا۔

قدریہ فرقہ ہر قسم کی قدرت وتدبیر کو اپنی طرف نسبت دیتے ہیں خدا کو کسی کام میں دخل نہیں۔

قدریہ فرقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ القدریہ مجوس ھذہ الامۃ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں یہی وہ ہیں جنھوں نے عدل کے ساتھ خدا کی تعریف کا ارادہ کیا، مگر اس کی سلطنت سے اس کو خارج کر دیا انہی کے بارہ میں یہ آیت ہے روز قیامت ان کو جہنم کی طرف منہ کے بل کھینچا جائے گا اور کہا جائے گا۔ جہنم کا ذائقہ چکھو ہم نے ہر شے کو صحیح انداز پر پیدا کیا ہے۔

بے شک اللہ نے مکلف بنایا ہے انسان کو فاعل مختار کی صورت میں اور ڈرا کر بری باتوں سے روکا ہے اور قلیل عمل پر کثیر ثواب دیا ہے اور اس کی نافرمانی اس لئے نہیں کی گئی کہ وہ مغلوب ہے اور نہ اس کی اطاعت جبراً کرائی گئی ہے اور نہ اس نے اپنی حکومت دوسروں کے سپرد کی ہے اور نہ اس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے غلط پیدا کیا ہے اور نہ انبیاء کو جو بشارت دینے والے تھے بیکار بھیجا کافروں نے غلط خیال کیا ہے پس ویل ہے ہوا پرستوں کے لئے جنھوں نے کفر کیا، جہنم ان کے لئے ہے پس اس شیخ نے یہ دو شعر پڑھے۔

آپ امام ہیں ہم روز قیامت آپ کی اطاعت	کی وجہ سے مغفرت الٰہی کی امید رکھتے ہیں
آپ نے ہمارے تمام شبہات دور کر دیئے	خدا آپ کو جزا دے احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے

رفع اشتباہ:۔ اس صفحہ کے شروع میں جو مضمون حدیث نقل کیا گیا ہے یہ کتاب "صافی" شرح اصول کافی میں ہے جو نہ معلوم کس وجہ سے اصل حدیث امیر المومنین علیہ السلام اور شیخ کے درمیان داخل کیا گیا جو بالکل غیر مربوط ہے اور جس نے حدیث سابق کا سلسلہ قطع کر دیا۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللهِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ إِلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللهِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ اللہ برائیوں کا حکم دیتا ہے تو اس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ خیر و شر خدا کی طرف سے ہے اس نے خدا پر جھوٹ بولا۔

۳۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: اللهُ فَوَّضَ الْأَمْرَ إِلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: اللهُ أَعَزُّ مِنْ ذٰلِكَ، قُلْتُ: فَجَبَرَهُمْ

عَلَى الْمَعَاصِي؟ قَالَ: اللهُ أَعْدَلُ وَ أَحْكَمُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَنَا أَوْلَىٰ بِحَسَنَاتِكَ مِنْكَ وَأَنْتَ أَوْلَىٰ بِسَيِّئَاتِكَ مِنِّي، عَمِلْتَ الْمَعَاصِيَ بِقُوَّتِيَ الَّتِي جَعَلْتُهَا فِيكَ

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا خدا نے تمام معاملات کو بندوں کے سپرد کر دیا ہے۔ فرمایا خدا کی شان اس سے بلند ہے میں نے کہا تو پھر کیا اس نے بندوں کو گناہوں پر مجبور کیا ہے۔ فرمایا وہ اس سے بڑھ کر انصاف کرنے والا اور حکم کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا۔ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) اے ابن آدم میں تیری نیکیوں کا تجھ سے زیادہ مستحق ہوں اور تو اپنی برائیوں کے حق کا مجھ سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ تو نے اس قوت کی وجہ سے گناہ کیے جو میں نے تیرے اندر قرار دی ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: يَا يُونُسُ: لَا تَقُلْ بِقَوْلِ الْقَدَرِيَّةِ فَإِنَّ الْقَدَرِيَّةَ لَمْ يَقُولُوا بِقَوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا بِقَوْلِ أَهْلِ النَّارِ وَلَا بِقَوْلِ إِبْلِيسَ فَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالُوا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ. وَقَالَ أَهْلُ النَّارِ: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ. وَقَالَ إِبْلِيسُ: رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي، فَقُلْتُ: وَاللهِ مَا أَقُولُ بِقَوْلِهِمْ وَلٰكِنِّي أَقُولُ: لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَا شَاءَ اللهُ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَىٰ؛ فَقَالَ: يَا يُونُسُ، لَيْسَ هٰكَذَا، لَا يَكُونُ إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَىٰ؛ يَا يُونُسُ؛ تَعْلَمُ مَا الْمَشِيئَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ الذِّكْرُ الْأَوَّلُ. فَتَعْلَمُ مَا الْإِرَادَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ الْعَزِيمَةُ عَلَىٰ مَا يَشَاءُ، فَتَعْلَمُ مَا الْقَدَرُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ الْهَنْدَسَةُ وَوَضْعُ الْحُدُودِ مِنَ الْبَقَاءِ وَالْفَنَاءِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَالْقَضَاءُ هُوَ الْإِبْرَامُ وَإِقَامَةُ الْعَيْنِ؛ قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَهُ وَقُلْتُ: فَتَحْتَ لِي شَيْئًا كُنْتُ عَنْهُ فِي غَفْلَةٍ

۴۔ یونس بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے، اے یونس قدریہ کا قول نہ کہو کیونکہ انھوں نے نہ تو اہل جنت کی سی بات کہی اور نہ اہل دوزخ کی سی اور نہ ابلیس کی سی، اہل جنت نے کہا حمد ہے اس ذات کے لئے ہے جس نے ہم کو اپنے دین کی طرف ہدایت کی اور اگر وہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت پاتے ہی نہیں اور

اہلِ نار نے کہا۔ اے ہمارے رب ہم پر بدبختی غالب آئی تھی اور ہم گمراہ قوم سے ہو گئے اور ابلیس نے کہا اے پالنے والے تونے تو گمراہی میں چھوڑا ہے ـــــــ میں نے کہا میں ان کے قول کا قائل تو نہیں۔ یعنی معتزلہ کی طرح تفویض کا قائل نہیں لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی مشیت اور ارادہ اور قضا و قدر کے تحت ہوتا ہے فرمایا اے یونس ایسا نہیں ہے۔ نہیں ہوتی کوئی چیز مگر اس کی مشیت اور ارادہ اس کے قضا و قدر سے

توضیح۔ امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ مشیت و ارادہ اور قضا و قدر الہٰی کا تعلق امور خیر سے ہے نیز یہ کہ مشیت الہٰی بندوں جیسی مشیت نہیں ہے کہ اس کا تعلق معاصی سے ہو معاصی سے تعلق ہونا منافی عدالت ہے۔

فرمایا اے یونس تم جانتے ہو مشیت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا مشیت الٰہیہ تدبیر اوّل ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو ارادہ کیا ہے؟ فرمایا وہ باقی رہنا ہے اس خواہش پر جسے چاہا ہے تم جانتے ہو قدر کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ تدبیر الٰہیہ ہے معین کرنے میں حرکات و اطراف کو اپنے بندہ کے اور اس کے حدود و بقا و فنا کا تعین، اس کے بعد فرمایا اور قضا کا تعلق فعل بندہ کی استواری اور اپنے کسی فعل کی ایجاد ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَعَلِمَ مَا هُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ وَ أَمَرَهُمْ وَ نَهَاهُمْ فَمَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَ لَهُمُ السَّبِيلَ إِلَى تَرْكِهِ، وَلَا يَكُونُونَ آخِذِينَ وَلَا تَارِكِينَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور وہ جانتا تھا کہ اُن کی بازگشت اسی کی طرف ہوگی اس نے ان کو بعض چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض کے کرنے سے روکا ہے اور جس چیز کے بجا لانے کا ان کو حکم دیا ہے اس کے ترک کرنے کا راستہ بھی ان کے لئے قرار دیا (تاکہ فعل اختیاری رہے ورنہ ایک ہی صورت میں مجبوری لازم آتی اور جو کچھ کرنے والے ہیں یا نہیں کرنے والے ہیں وہ تحت قدرت الٰہیہ ہیں۔ ایسا نہیں کہ ہر امر بندوں کو تفویض کر کے خود معطل ہو بیٹھا۔ اگر وہ چاہے تو ہر بُرے امر سے روک سکتا ہے لیکن چونکہ بندہ کو فاعل مختار بنا دیا ہے لہٰذا روکتا نہیں یہی اذن الٰہی ہے

٦- علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس بن عبدالرحمن، عن حفص ابن قرط، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من زعم أن الله يأمر بالسوء والفحشاء فقد كذب على الله، ومن زعم أن الخير و الشر بغير مشيئة الله فقد أخرج الله من سلطانه ومن زعم أن المعاصي بغير قوة الله فقد كذب على الله، و من كذب على الله أدخله الله النار

٦- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ برائی اور بدکاری کا حکم دیتا ہے اس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ خیر و شر بغیر مشیت خدا ہے اس نے اللہ کو اس کی سلطنت سے علیحدہ کر دیا اور جس نے گمان کیا معاصی بغیر خدا کی دی ہوئی قوت کے بجا لاتا ہے اس نے خدا پر جھوٹ بولا اور ایسے کا ٹھکانا جہنم ہے۔

٧- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا هَذَا! أَسْأَلُكَ؟ قَالَ: سَلْ: قُلْتُ: يَكُونُ فِي مُلْكِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا لَا يُرِيدُ؟ قَالَ: فَأَطْرَقَ طَوِيلاً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ [لِي]: يَا هَذَا! لَئِنْ قُلْتُ: إِنَّهُ يَكُونُ فِي مُلْكِهِ مَا لَا يُرِيدُ إِنَّهُ لَمَقْهُورٌ وَلَئِنْ قُلْتُ: لَا يَكُونُ فِي مُلْكِهِ إِلَّا مَا يُرِيدُ أَقْرَرْتُ لَكَ بِالْمَعَاصِي، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: سَأَلْتُ هَذَا الْقَدَرِيَّ فَكَانَ مِنْ جَوَابِهِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لِنَفْسِهِ نَظَرَ، أَمَا لَوْ قَالَ غَيْرَ مَا قَالَ لَهَلَكَ.

٧- راوی کہتا ہے مسجد مدینہ میں ایک شخص قضا و قدر کے بارے میں کلام کر رہا تھا اور لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ میں نے کہا اے شخص میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھ۔ میں نے کہا ملک خدا میں کوئی امر ایسا بھی ہو سکتا ہے جس کو وہ نہ چاہتا ہو (یعنی یہ کہ اس کی قدرت سے باہر ہو) اس نے اپنا سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھایا اور کہا۔ اگر میں کہتا ہوں کہ اس کے ملک میں وہ ہوتا ہے جس کو وہ نہیں چاہتا تو وہ مغلوب و مقہور قرار پاتا ہے اور اگر یہ کہتا ہوں کہ اس کے ملک میں وہی ہوتا ہے جس کا وہ ارادہ کرے تو میں نے تیرے معاصی کا اقرار کر لیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے بیان کیا کہ میں نے اس قدریہ سے یہ سوال کیا۔ پس اس نے ایسا ایسا جواب دیا۔ فرمایا اس نے اپنے نفس پر غور کیا اگر وہ اس کے خلاف کہتا تو مستحق جہنم ہوتا۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ زَعْلَانَ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ الْقُمِّيِّ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: أَجْبَرَ اللهُ الْعِبَادَ عَلَى الْمَعَاصِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَفَوَّضَ إِلَيْهِمُ الْأَمْرَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَاذَا؟ قَالَ: لُطْفٌ مِنْ رَبِّكَ بَيْنَ ذَلِكَ.

٨- امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کیا معاصی پر خدا نے اپنے بندوں کو مجبور کیا ہے فرمایا نہیں پوچھا پھر کیا اپنا معاملہ ان کے سپرد کر دیا ہے فرمایا۔ یہ بھی نہیں، پوچھا پھر کیا ہے فرمایا خدا کا لطف ہے ان دونوں کے درمیان یعنی انسان مجبور ہے نہ مختار کُل بلکہ ان کے درمیان ایک منزل ہے وہ اپنے فعل کا مختار ہے لیکن اسباب فعل مہیا کرنا اس کے اختیار میں نہیں وہ اپنے کالے رنگ کو گورا نہیں بنا سکتا، اپنے لمبے قد کو چھوٹا نہیں کر سکتا۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَا: إِنَّ اللهَ أَرْحَمُ بِخَلْقِهِ مِنْ أَنْ يُجْبِرَ خَلْقَهُ عَلَى الذُّنُوبِ ثُمَّ يُعَذِّبَهُمْ عَلَيْهَا وَاللهُ أَعَزُّ مِنْ أَنْ يُرِيدَ أَمْراً فَلَا يَكُونُ، قَالَ: فَسُئِلَا عليهما السلام هَلْ بَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ مَنْزِلَةٌ ثَالِثَةٌ؟ قَالَا: نَعَمْ أَوْسَعُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

٩- امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خدا اس سے زیادہ مہربان ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو گناہوں پر مجبور کرے اور پھر اس پر ان کو سزا بھی دے اور خدا زیادہ عزت و بزرگی والا ہے اس سے کہ وہ کسی امر کا ارادہ کرے اور وہ نہ ہو۔ پوچھا گیا کیا جبر و قدر کے درمیان کوئی تیسری منزل اور ہے۔ فرمایا ہے، وہ آسمان اور زمین کی وسعت سے زیادہ ہے۔

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ فَقَالَ: لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلَكِنْ مَنْزِلَةٌ بَيْنَهُمَا، فِيهَا الْحَقُّ الَّتِي بَيْنَهُمَا لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا الْعَالِمُ أَوْ مَنْ عَلَّمَهَا إِيَّاهُ الْعَالِمُ.

١٠- کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبر و قدر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ نہ جبر ہے نہ قدر ہے بلکہ

ان دونوں کے درمیان ایک منزلت ہے اور وہی حق ہے نہیں جانتا اس کو مگر عالم یا وہ جسے عالم نے تعلیم دی ہو۔

١١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عِدَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ رَجُلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَجْبَرَ اللّٰهُ الْعِبَادَ عَلَى الْمَعَاصِي ؟ فَقَالَ : اللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُجْبِرَهُمْ عَلَى الْمَعَاصِي ثُمَّ يُعَذِّبَهُمْ عَلَيْهَا . فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَفَوَّضَ اللّٰهُ إِلَى الْعِبَادِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لَوْ فَوَّضَ إِلَيْهِمْ لَمْ يَحْصُرْهُمْ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَبَيْنَهُمَا مَنْزِلَةٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ أَوْسَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

١١- امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیا خدا نے اپنے بندوں کو گناہوں پر مجبور کیا ہے فرمایا جبکہ خدا عادل ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے بندوں کو معاصی پر بھی مجبور کرے اور پھر ان پر اپنا عذاب بھی نازل کرے راوی نے کہا تو کیا خدا نے ہر معاملہ کو بندوں کے سپرد کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اگر سپرد کر دیا جاتا تو ان کے لئے امر و نہی کے بتانے کی کیا ضرورت تھی، راوی نے پھر کہا۔ ان کے لئے تیسری منزل ہے۔ فرمایا۔ وہ زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہے۔

١٢ ـ محمد بن أبي عبدالله و غيره ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام : إن بعض أصحابنا يقول بالجبر، وبعضهم يقول : بالاستطاعة قال : فقال لي : اكتب بسم الله الرحمن الرحيم ، قال علي بن الحسين : قال الله عز وجل : «يا ابن آدم بمشيئتي كنت أنت الذي تشاء ، وبقوتي أديت إلي فرائضي وبنعمتي قويت على معصيتي ، جعلتك سميعاً ، بصيراً ، ما أصابك من حسنة فمن الله وما أصابك من سيئة فمن نفسك وذلك أني أولى بحسناتك منك وأنت أولى بسيئاتك مني وذلك أنني لا أسأل عما أفعل وهم يسألون » قد نظمت لك كل شيء تريد

١٢- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے بعض اصحاب جبر کے قائل ہیں اور بعض استطاعت کے ـــــــــ حضرت نے مجھ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فرمایا امام زین العابدینؑ نے کہا کہ

کہ خدا نے فرمایا اے ابن آدم میری مشیت سے تو نے کوئی چیز چاہی اور میری دی ہوئی قوت سے تو نے میرے فرائض انجام دیئے اور میری نعمت کی وجہ سے تو میری معصیت پر قوی دل ہوا۔ میں نے تجھ کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا پس جو نیکی تجھ سے ہوتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی ہوتی ہے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے غور کر تیری نیکیوں کا میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں اور برائیوں کا مجھ سے زیادہ تو، مجھ سے سوال کا کسی کو حق نہیں اور بندوں سے سوال ہوگا جس بات کا گوارا وہ کرتا ہے اس کا انتظام میں کرتا ہوں۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَاجَبْرَ وَلَاتَفْوِيضَ وَلٰكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ؟ قَالَ: مَثَلُ ذٰلِكَ رَجُلٌ رَأَيْتَهُ عَلٰى مَعْصِيَةٍ فَنَهَيْتَهُ فَلَمْ يَنْتَهِ فَتَرَكْتَهُ فَفَعَلَ تِلْكَ الْمَعْصِيَةَ، فَلَيْسَ حَيْثُ لَمْ يَقْبَلْ مِنْكَ فَتَرَكْتَهُ كُنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَمَرْتَهُ بِالْمَعْصِيَةِ.

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہ جبر ہے نہ تفویض، بلکہ ایک امر ہے ان دونوں امروں کے درمیان، راوی نے پوچھا۔ وہ کیا امر ہے فرمایا اس کی مثل ہے کہ ایک شخص معصیت کا ارادہ کرتا ہے، وہ تمہارے پاس آیا۔ تم نے اس کو باز رکھنا چاہا۔ وہ باز نہیں آیا۔ تم نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے ہر برائی کر ڈالی اور تمہاری بات نہ سنی تو کیا اس صورت میں یہ کہا جائیگا کہ تم نے اسے معصیت کا حکم دیا۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تو اپنے احکام کے ذریعہ سے برے کاموں سے روکنا چاہتا ہے لیکن جبر سے نہیں، پس جو بندہ گناہ سے باز نہیں آتا تو اس کا الزام خدا پر کیا۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اللهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُكَلِّفَ النَّاسَ مَالَا يُطِيقُونَ وَاللهُ أَعَزُّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِي سُلْطَانِهِ مَالَا يُرِيدُ.

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بزرگ ہے کہ وہ لوگوں کو ایسے امر کی تکلیف دے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے اور یہ امر عزت باری تعالیٰ کے خلاف ہے کہ اس کی حکومت میں کوئی ایسا کام ہو جس کو وہ نہیں چاہتا۔

باب سی ویکم (۳۱)

الاستطاعة

(بَابُ الْاِسْتِطَاعَةِ)

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْاِسْتِطَاعَةِ؛ فَقَالَ: يَسْتَطِيعُ الْعَبْدُ بَعْدَ أَرْبَعِ خِصَالٍ: أَنْ يَكُونَ مُخَلَّى السَّرْبِ، صَحِيحَ الْجِسْمِ، سَلِيمَ الْجَوَارِحِ، لَهُ سَبَبٌ وَارِدٌ مِنَ اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسِّرْ لِي هٰذَا، قَالَ: أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ مُخَلَّى السَّرْبِ، صَحِيحَ الْجِسْمِ، سَلِيمَ الْجَوَارِحِ يُرِيدُ أَنْ يَزْنِيَ فَلَا يَجِدُ امْرَأَةً ثُمَّ يَجِدُهَا، فَإِمَّا أَنْ يَعْصِمَ نَفْسَهُ فَيَمْتَنِعَ كَمَا امْتَنَعَ يُوسُفُ عليه السلام أَوْ يُخَلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ إِرَادَتِهِ فَيَزْنِيَ فَيُسَمَّى زَانِياً وَلَمْ يُطِعِ اللّٰهَ بِإِكْرَاهٍ وَلَمْ يَعْصِهِ بِغَلَبَةٍ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا استطاعت سے کیا مراد ہے فرمایا بندہ چار خصلتوں سے مستطیع ہوتا ہے اوّل راہِ عمل مزاحمت سے خالی ہو دوسرے اس کا بدن عیب سے خالی ہو۔ جیسے بیماری کی حالت میں آدمی پورا کام نہیں کرسکتا، تیسرے اسباب و آلات میں کمی نہ ہو (جیسے مال وغیرہ کا کم ہونا) چوتھے مشیت الٰہی کا اس سے تعلق ہونا۔

راوی نے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں اس کی توضیح کیجئے فرمایا اگر کوئی بندہ بغیر مزاحمت کے ہو صحیح الجسم ہو اور اعضاء درست ہوں اور وہ زنا کا ارادہ کرے مگر عورت نہ ملے پھر اگر مل جائے تو اس کا نفس اپنے کو بچانے کی طرف متوجہ ہو پس وہ رک جائے جیسے یوسفؑ رک گئے تھے یا اس کے اور اس کے ارادہ کے درمیان خلل پیدا ہو جائے یعنی توفیق الٰہی اور مشیت ایزدی اس کے ساتھ نہ ہو اور زنا کرے تو اس کو زانی کہا جائیگا۔ درصورت اپنے کو بچانے کے لئے اس نے اطاعت خدا پر مجبور ہوکر نہیں کی اور درصورت معصیت اس نے خدا پر غلبہ نہیں پالیا۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعاً، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ جَمِيعاً، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْاِسْتِطَاعَةِ، فَقَالَ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَعْمَلَ مَا لَمْ يُكَوَّنْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْتَهِيَ عَمَّا قَدْ كُوِّنَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: فَمَتَى أَنْتَ مُسْتَطِيعٌ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ خَلَقَ خَلْقاً فَجَعَلَ فِيهِمْ آلَةَ الْاِسْتِطَاعَةِ ثُمَّ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِمْ، فَهُمْ مُسْتَطِيعُونَ لِلْفِعْلِ وَقْتَ الْفِعْلِ مَعَ الْفِعْلِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ الْفِعْلَ، فَإِذَا لَمْ يَفْعَلُوهُ فِي مُلْكِهِ لَمْ يَكُونُوا مُسْتَطِيعِينَ أَنْ يَفْعَلُوا فِعْلاً لَمْ يَفْعَلُوهُ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَزُّ مِنْ أَنْ يُضَادَّهُ فِي مُلْكِهِ أَحَدٌ. قَالَ الْبَصْرِيُّ: فَالنَّاسُ مَجْبُورُونَ؟ قَالَ: لَوْ كَانُوا مَجْبُورِينَ كَانُوا مَعْذُورِينَ، قَالَ: فَفَوَّضَ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: عَلِمَ مِنْهُمْ فِعْلاً فَجَعَلَ فِيهِمْ آلَةَ الْفِعْلِ فَإِذَا فَعَلُوا كَانُوا مَعَ الْفِعْلِ مُسْتَطِيعِينَ. قَالَ الْبَصْرِيُّ: أَشْهَدُ أَنَّهُ الْحَقُّ وَأَنَّكُمْ أَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ.

۲۔ علی بن حکم اور عبداللہ بن یزید سے بصرہ کے ایک شخص نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ استطاعت سے کیا مراد ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تو اس پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ عبادت بصورت ادا بجا لائے جو زمانہ ماضی میں تجھ سے قضا ہو گئی ہے اس نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تو اس پر قدرت رکھتا ہے اس بات پر کہ اپنے کو باز رکھے اس معصیت سے جو تو کر چکا ہے زمانہ ماضی میں اور دور کر دے زمانہ ماضی کی معصیت کو اس نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا۔ پھر تجھے قدرت کب حاصل ہوئی اس نے کہا نہیں جانتا۔

فرمایا حضرت نے کہ خدا نے جن لوگوں کو مکلف بنایا ہے تو آلاتِ استطاعت بھی دیئے ہیں تاکہ وہ فعل عمل میں لا سکے جس کا مکلف بنایا گیا ہے یہ استطاعتِ وقت فعل سے متعلق ہے نہ کہ اس کو کل اختیار سپرد کر دیئے گئے ہوں پس لوگ قدرت رکھتے ہیں وقت فعل جبکہ وہ فعل عمل میں لایا جائے۔ (نہ قبل فعل نہ بعد فعل۔ بلکہ یہ استطاعت صرف وقوع فعل کے وقت ہے۔)

پس اگر امر مکلف بہ کو بجا نہ لائے تو وہ صاحب استطاعت نہ کہا جائے گا کیونکہ فعل کا اظہار نہ ہو پایا جیسا کہ موسیٰ سے خضر نے کہا "انک لن تستطیع معی صبرا" کیونکہ صبر کا وقت وقوع فعل اظہار نہ ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ بلند و

برتر ہے اس سے کہ ملک میں کوئی ضد بن کر رہے یعنی جس کو وہ نہ چاہے وہ امر واقع ہو اس صورت میں اس کی سلطنت ضعیف ہو جائے گی۔

بصری نے کہا کہ اس صورت میں تو لوگوں کا مجبور ہونا لازم آئے گا۔ فرمایا اگر مجبور قرار دیئے گئے تو پھر وہ قابل معافی ہونے چاہئیں۔ اس نے کہا اگر مجبور نہیں تو پھر تفویض ہے۔ فرمایا۔ ایسا بھی نہیں کہ خدا اپنا اختیار کھو بیٹھا ہو۔ اس نے کہا تو لوگوں کے لئے کیا صورت ہوگی جبکہ نہ جبر ہے نہ تفویض فرمایا۔ خدا کے علم میں یہ بات تھی کہ فلاں شخص عمل کرے گا لہٰذا خدا نے لوگوں کے لئے عمل کرنے کا سامان فراہم کر دیا پس اگر انھوں نے کوئی کام کرنا چاہا تو اس کی استطاعت ان میں موجود تھی بصری نے کہا کہ یہ حق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اہلبیت نبوت و رسالت سے ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَالِحٍ النِّيلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام: هَلْ لِلْعِبَادِ مِنَ الْاِسْتِطَاعَةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: إِذَا فَعَلُوا الْفِعْلَ كَانُوا مُسْتَطِيعِينَ بِالْاِسْتِطَاعَةِ الَّتِي جَعَلَهَا اللهُ فِيهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْآلَةُ، مِثْلُ الزَّانِي إِذَا زَنَى كَانَ مُسْتَطِيعاً لِلزِّنَا حِينَ زَنَى، وَلَوْ أَنَّهُ تَرَكَ الزِّنَا وَلَمْ يَزْنِ كَانَ مُسْتَطِيعاً لِتَرْكِهِ إِذَا تَرَكَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنَ الْاِسْتِطَاعَةِ قَبْلَ الْفِعْلِ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ، وَلٰكِنْ مَعَ الْفِعْلِ وَالتَّرْكِ كَانَ مُسْتَطِيعاً، قُلْتُ: فَعَلَى مَا ذَا يُعَذِّبُهُ؟ قَالَ: بِالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ وَالْآلَةِ الَّتِي رَكَّبَ فِيهِمْ، إِنَّ اللهَ لَمْ يُجْبِرْ أَحَداً عَلَى مَعْصِيَتِهِ، وَلَا أَرَادَ - إِرَادَةَ حَتْمٍ - الْكُفْرَ مِنْ أَحَدٍ، وَلٰكِنْ حِينَ كَفَرَ كَانَ فِي إِرَادَةِ اللهِ أَنْ يَكْفُرَ، وَهُمْ فِي إِرَادَةِ اللهِ وَفِي عِلْمِهِ أَنْ لَا يَصِيرُوا إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ، قُلْتُ: أَرَادَ مِنْهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا؟ قَالَ: لَيْسَ هٰكَذَا أَقُولُ وَلٰكِنِّي أَقُولُ: عَلِمَ أَنَّهُمْ سَيَكْفُرُونَ، فَأَرَادَ الْكُفْرَ لِعِلْمِهِ فِيهِمْ، وَلَيْسَتْ هِيَ إِرَادَةَ حَتْمٍ إِنَّمَا هِيَ إِرَادَةُ اخْتِيَارٍ.

۲۔ صالح نیلی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا بندوں میں کوئی کام کرنے کی استطاعت ہے۔ فرمایا جب وہ کوئی کام کرتے ہیں تو وہ اس کے کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور یہ خدا کی دی ہوئی طاقت ہوتی ہے ان کے اندر۔ میں نے کہا اس کی صورت کیا ہے۔ فرمایا زنا کی طرح ہے جب کوئی زنا پر آمادہ ہو تو زنا کے وقت اس میں قدرت زنا ہوتی

ہے اور اگر وہ زنا ترک کرے تو اس زنا کے ترک کی بھی قدرت ہوتی ہے (لیکن نہ وہ مجبور محض ہے اور نہ بالکلیہ مختار۔م)

پھر فرمایا۔ قبل فعل کسی کو قدرت حاصل نہیں ہوتی، چاہے وہ کام کم ہو یا زیادہ لیکن فعل کے فاعل یا تارک ہونے کی صورت میں استطاعت ہوتی ہے۔ کلیہ ہر حالت میں نہیں نہ قبل نہ بعد، جو کچھ ہے وہ تحت مشیئت الٰہی ہے اس کے دائرہ قدرت سے باہر نہیں۔

میں نے کہا جب بندہ کو اختیارات اور قدرت ہی نہیں تو خدا ان کو عذاب کیوں دیتا ہے اس لئے کہ اس نے انبیاء و مرسلین کے ذریعہ ہر نیک و بد کو سمجھا دیا ان کو گناہ اور ترک گناہ پر قدرت بھی دے دی اور معصیت پر کسی کو مجبور بھی نہیں کیا۔ خدا کے علم و ارادہ میں یہ بات آچکی ہے کہ فلاں فلاں لوگ خیر کی طرف آنے والے نہیں میں نے کہا تو خدا نے ان کے کفر کا ارادہ کیا، فرمایا میں یہ تو یہ کہتا ہوں کہ یہ بات اس کے علم میں تھی کہ فلاں لوگ کفر کریں گے تو اس نے اپنے اس علم کی وجہ سے اپنے ارادہ کو ان کے کفر سے متعلق کیا۔ لیکن یہ ارادہ حتمی نہیں بلکہ اختیاری ہے یعنی اس کفر کو ان پر لازم نہیں قرار دیا بلکہ کفر اختیار کرنا یا نہ کرنا لوگوں کے اختیار میں تھا پس جو بات اس کے علم میں آچکی تھی اس کے مطابق اس کا ارادہ ہوا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْاِسْتِطَاعَةِ فَلَمْ يُجِبْنِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ دَخْلَةً أُخْرَى، فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهَا شَيْءٌ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا شَيْءٌ أَسْمَعُهُ مِنْكَ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ مَا كَانَ فِي قَلْبِكَ، قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ إِنِّي أَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُكَلِّفِ الْعِبَادَ مَا لَا يَسْتَطِيعُونَ وَلَمْ يُكَلِّفْهُمْ إِلَّا مَا يُطِيقُونَ وَإِنَّهُمْ لَا يَصْنَعُونَ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا بِإِرَادَةِ اللهِ وَمَشِيئَتِهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ، قَالَ: فَقَالَ: هٰذَا دِينُ اللهِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ وَآبَائِي، أَوْ كَمَا قَالَ

۴۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ استطاعت کیا ہے حضرت نے جواب نہ دیا۔ میں دوسری بار پھر حاضر خدمت ہوا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے، میرے دل میں ایک خیال ہے جو اس وقت دل سے دور نہ ہوگا جب تک آپ سے جواب نہ سن لوں۔ فرمایا جو وسوسہ تیرے دل میں ہے تجھے ضرر نہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا

میں ایمان ہو کہ خدا نے اپنے بندوں کو تکلیف نہیں دی اس امر کی جس پر وہ قدرت نہیں رکھتے اور نہیں تکلیف دی مگر ایسی چیز کی جس کی وہ طاقت رکھتے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں کرتے وہی مگر وہی جو اللہ کرتا ہے ارادہ اور اس کی مشیئت ہوا، ہے اور قضا و قدر ہو فرمایا یہی اللہ کا دین ہے جس پر میں بھی ہوں اور میرے آبا بھی تھے۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے افعال میں مختار بنایا ہے پس جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے یا نہیں کرنا چاہتا خدا اس کو فعل یا ترک فعل پر قدرت دیتا ہے تاکہ وہ ارادی سے بجا لا سکے ورنہ بندہ کو اپنی مجبوری کا عذر ہوگا لیکن یہ اختیار انسان کو صرف وقت فعل دیا جاتا ہے نہ قبل و بعد جو پہلے ہو چکا وہ اس کو آگے نہیں لا سکتا اور جو آگے ہونے والا ہے اس کو حال میں کر دکھانے کی اس میں طاقت نہیں۔ اس کے ہر عمل سے ارادہ الٰہی کا تعلق اس بنا پر ہو جاتا ہے کہ اگر وہ کسی عمل کے لئے اس کے اسباب فراہم نہ کرے تو بندہ مجبور ہو کر رہ جائے لیکن اس سے شرکت فی العمل لازم نہیں آتی۔

باب سی و دوم (۳۲)

بیان و تعریف و لزوم حجت

٥(بَابُ)٥

(الْبَيَانِ وَ التَّعْرِيفِ وَ لُزُومِ الْحُجَّةِ)

١- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ احْتَجَّ عَلَى النَّاسِ بِمَا آتَاهُمْ وَعَرَّفَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ مِثْلَهُ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے بندوں پر حجت تمام کی ہے دو چیزوں سے اول اپنی نعمتیں جو اس کو دی ہیں اور دوسرے اپنے انبیاء و مرسلین کے ذریعے ہدایت کر کے۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْمَعْرِفَةُ مِنْ صُنْعِ مَنْ هِيَ ؟ قَالَ : مِنْ صُنْعِ اللهِ ، لَيْسَ لِلْعِبَادِ فِيهَا صُنْعٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا معرفت (اللہ رسول و امام) کا تعلق کس کی تدبیر سے ہے فرمایا تدبیر الٰہی سے ہے بندوں سے تعلق نہیں یعنی اسباب معرفت وہ مہیا کرتا ہے (آیات) سے انبیاء اور مرسلین کی بعثت سے اس کے بعد بندوں کا فرض ہے کہ وہ معرفت حاصل کریں۔

۳ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ » قَالَ : حَتَّى يُعَرِّفَهُمْ مَا يُرْضِيهِ وَمَا يُسْخِطُهُ ، وَقَالَ : « فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا » قَالَ : بَيَّنَ لَهَا مَا تَأْتِي وَمَا تَتْرُكُ ، وَقَالَ : « إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً » قَالَ : عَرَّفْنَاهُ ، إِمَّا آخِذٌ وَإِمَّا تَارِكٌ ، وَعَنْ قَوْلِهِ : « وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى » قَالَ : عَرَّفْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى وَهُمْ يَعْرِفُونَ .

وَفِي رِوَايَةٍ : بَيَّنَّا لَهُمْ .

۳۔ ثعلبہ بن میمون نے حمزہ بن محمد طیار سے اور انھوں نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول خدا کے بارے میں اللہ کسی قوم کو اس کی ہدایت کے بعد گمراہ نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ انھیں ان چیزوں کو بتا دے جن سے وہ پرہیز کریں۔ یہاں تک کہ خدا معرفت کرا دیتا ہے ان چیزوں کی جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور جن سے ناراض ہوتا ہے اور فرمایا (آیہ) پس الہام کر دیا اس نے نفس پر اس فجور و تقویٰ کو، فرمایا۔ ظاہر کر دیا کہ اسے کرنا ہے اور کیا چھوڑنا ہے۔

اور فرمایا (آیہ) ہم نے ہدایت کی اسے راہ دین کی، اب وہ چاہے شکر گزار ہو۔ چاہے کفر کرے۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اسے معرفت کرا دی اس چیز کی جسے لینے والا ہے اور جسے چھوڑنے والا ہے۔

اور اس آیت کے متعلق قوم ثمود کو ہم نے ہدایت کی۔ پس انھوں نے ہدایت پر گمراہی کو دوست رکھا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے ان کو معرفت کرا دی تھی لیکن ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کی۔ درآنحالیکہ وہ ہدایت کی معرفت حاصل کر چکے تھے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ» قَالَ: نَجْدَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے (آیہ) ہم نے دونوں راستے دکھا دیئے یعنی خیر و شر۔

٥ـ وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَىٰ قَالَ: قُلْتُ لأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَصْلَحَكَ اللهُ هَلْ جُعِلَ فِي النَّاسِ أَدَاةٌ يَنَالُونَ بِهَا الْمَعْرِفَةَ؟ قَالَ: فَقَالَ: لا، قُلْتُ: فَهَلْ كُلِّفُوا الْمَعْرِفَةَ؟ قَالَ: لا، عَلَى اللهِ الْبَيَانُ، «لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا» وَ«لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلاَّ مَا آتَاهَا»، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: «وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ» قَالَ: حَتَّىٰ يُعَرِّفَهُمْ مَا يُرْضِيهِ وَمَا يُسْخِطُهُ.

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا خدا آپ کی محافظت کرے کیا خدا نے آدمیوں میں سے ایسے آلات و اسباب پیدا کئے ہیں کہ وہ ان سے معرفت حاصل کریں فرمایا نہیں۔ میں نے کہا پھر تکلیف معرفت کیوں دی گئی۔ فرمایا۔ اللہ پر امور معرفت کا بیان لازم ہے وہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا بلکہ اتنی ہی دیتا ہے جس کو برداشت کر سکے۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ ہدایت کے بعد کسی قوم پر ظلم نہیں کرتا۔ فرمایا۔ وہ ان کو معرفت کرا دیتا ہے اس بات کی کہ کیا اس امر کی رضا کا باعث ہے۔

٦ـ وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَعْدَانَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يُنْعِمْ عَلَىٰ عَبْدٍ نِعْمَةً إِلاَّ وَقَدْ أَلْزَمَهُ فِيهَا الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ، فَمَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَهُ قَوِيّاً فَحُجَّتُهُ عَلَيْهِ

الْقِيَامُ بِمَا كَلَّفَهُ وَاحْتِمَالُ مَنْ هُوَ دُونَهُ مِمَّنْ هُوَ أَضْعَفُ مِنْهُ، وَمَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَهُ مُوَسَّعاً عَلَيْهِ فَحُجَّتُهُ عَلَيْهِ مَالُهُ، ثُمَّ تَعَاهُدُهُ الْفُقَرَاءَ بَعْدُ بِنَوَافِلِهِ، وَمَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَهُ شَرِيفاً فِي بَيْتِهِ، جَمِيلاً فِي صُورَتِهِ فَحُجَّتُهُ عَلَيْهِ أَنْ يَحْمَدَ اللهَ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ وَ أَنْ لَا يَتَطَاوَلَ عَلَى غَيْرِهِ، فَيَمْنَعَ حُقُوقَ الضُّعَفَاءِ لِحَالِ شَرَفِهِ وَجَمَالِهِ.

۶۔ فرمایا امام علیہ السلام نے اگر خدا اپنے بندہ کو نعمت دیتا ہے تو اس پر اپنی حجت تمام کرتا ہے تاکہ وہ صحیح طریقہ سے استعمال کرے۔ پس جس کو اس نے اپنے احسان سے قوی بنایا تو اس پر لازم قرار دیا کہ وہ اپنے سے کم طاقت والے اور ضعیف کا بوجھ اٹھائے، اور جس کو مالدار بنایا اس پر لازم قرار دیا کہ وہ فقراء کی مدد کرے اور جس کو اپنے احسان سے اس کے خاندان کو عزت والا بنایا، اچھی صورت عطا کی تو اس کے لیے لازم ہوا کہ اس پر خدا کی حمد کرے اور کسی پر ظلم نہ کرے، کمزوروں کے حق کو روکے نہیں، اپنے شرف و جمال کے وقت۔

باب سی و سوئم (۳۳)

تتمہ باب سابق

☆(بَابُ)☆

[اخْتِلَافِ الْحُجَّةِ عَلَى عِبَادِهِ]

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ دُرُسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سِتَّةُ أَشْيَاءَ لَيْسَ لِلْعِبَادِ فِيهَا صُنْعٌ: الْمَعْرِفَةُ وَالْجَهْلُ وَالرِّضَا وَالْغَضَبُ وَالنَّوْمُ وَالْيَقَظَةُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے چھ چیزیں ہیں جن میں بندوں کی تدبیر کو دخل نہیں، معرفت، جہالت، رضا، غضب، سونا اور جاگنا۔

باب سی و چہارم (۳۴)

مخلوق پر خدا کی حجتیں

(بَابُ حُجَجِ اللّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ)

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ الْمَحَامِلِيِّ، عَنْ دُرُسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ لِلّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ أَنْ يَعْرِفُوا وَلِلْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعَرِّفَهُمْ وَلِلّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ إِذَا عَرَّفَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مخلوق خدا کے لئے نہیں ہے یہ بات کہ وہ خدا کو پہچانیں بلکہ خدا پر لازم ہے کہ وہ پہچنوائے اور مخلوق پر لازم ہے کہ جب خدا معرفت کرا دے تو اس کو قبول کرے۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام مَنْ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئاً هَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی معرفت باری تعالیٰ کو پہچاننے کا ذریعہ نہ رکھتا ہو تو اس پر کوئی الزام ہوگا۔ فرمایا۔ نہیں۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَا حَجَبَ اللّٰهُ عَنِ الْعِبَادِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُمْ

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے کمزور (ضعیف العقل) بندوں سے دلائل ربوبیت سے جو پوشیدہ رکھا ہے تو ان سے تکلیف برطرف ہے۔

٤ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن عليّ بن الحكم، عن أبان الأحمر عن حمزة بن الطيّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال لي: اكتب فأملى عليّ: إنّ من قولنا إنّ الله يحتجّ على العباد بما آتاهم وعرّفهم، ثمّ أرسل إليهم رسولاً وأنزل عليهم الكتاب فأمر فيه ونهى، أمر فيه بالصلاة والصيام فنام رسول الله صلى الله عليه وآله عن الصلاة فقال: أنا اُنيمك وأنا اُوقظك فاذا قمت فصلّ ليعلموا إذا أصابهم ذلك كيف يصنعون، ليس كما يقولون: إذا نام عنها هلك وكذلك الصيام أنا اُمرضك وأنا اُصحّك فإذا شفيتك فاقضه، ثمّ قال أبو عبدالله عليه السلام: وكذلك إذا نظرت في جميع الأشياء لم تجد أحداً في ضيق ولم تجد أحداً إلّا ولله عليه الحجّة ولله فيه المشيئة ولا أقول: إنّهم ماشاؤوا صنعوا، ثمّ قال: إنّ الله يهدي ويضلّ وقال: وما اُمروا إلّا بدون سعتهم، وكلّ شيء اُمر النّاس به فهم يسعون له، وكلّ شيء لا يسعون له فهو موضوع عنهم، ولكنّ النّاس لا خير فيهم ثمّ تلا عليه السلام: «ليس على الضعفاء ولا على المرضى ولا على الّذين لا يجدون ما ينفقون حرج» فوضع عنهم «ما على المحسنين من سبيل والله غفور رحيم ۞ ولا على الّذين إذا ما أتوك لتحملهم» قال: فوضع عنهم لأنّهم لا يجدون.

۴۔حمزہ بن طیار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہمارا یہ قول لکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں دے کر اپنے بندوں پر حجت تمام کی ہے اور ان کو اپنی معرفت کرائی ہے پھر ان کی طرف اپنے رسول کو بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی اور اس میں امر و نہی کا ذکر کیا، حکم دیا، نماز کا روزہ کا مدسول وقت صبح خواب میں تھے۔ خدا نے کہا میں ہی تجھے سلاتا ہوں میں ہی تجھے جگاتا ہوں میں ہی بیمار ڈالتا ہوں (جو روزہ بحالت بیماری ترک ہو گیا ہو) اسے بعد میں ادا کر دو۔

پھر حضرت نے فرمایا اسی طرح جب تم نظر کرو گے تمام اشیاء میں تو تم کسی کو دل تنگی میں نہ پاؤ گے (کیونکہ احکام شرع تکلیف مالا یطاق نہیں) اور کسی کو نہ پاؤ گے اس پر خدا کی حجت تمام نہ ہوئی ہو اور اللہ کی اس میں مشیئت نہ ہو اور میں یہ نہیں کہتا کہ لوگ جو چاہیں وہ کر گزریں بے شک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

اور فرمایا لوگوں کو حکم نہیں دیا گیا۔ مگر ان کی طاقت سے کم اور جس کام کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں اور جس کی طاقت نہیں رکھتے اس کی تکلیف نہیں دی گئی۔ لیکن وہ خیر والے لوگ نہیں پھر فرمایا کمزوروں اور بیماروں کو تکلیف نہیں دی گئی اور نہ ان لوگوں کو جو راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں رکھتے پھر فرمایا نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اللہ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے اور نہ ان لوگوں پر جو تمہارے پاس اس لئے آتے ہیں کہ تم ان کو سواری دو۔ فرمایا۔ ان سے تکلیف ہٹالی گئی، کیونکہ ان کے پاس کچھ نہیں۔

باب سی و پنجم (۳۵)

ہدایت منجانب اللہ ہے

(بَابُ الْهِدَايَةِ أَنَّهَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا ثَابِتُ! مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا أَحَداً إِلَى أَمْرِكُمْ، فَوَاللهِ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرَضِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَهْدُوا عَبْداً يُرِيدُ اللهُ ضَلَالَتَهُ مَا اسْتَطَاعُوا عَلَى أَنْ يَهْدُوهُ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرَضِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُضِلُّوا عَبْداً يُرِيدُ اللهُ هِدَايَتَهُ مَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يُضِلُّوهُ، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدٌ: عَمِّي وَأَخِي وَابْنُ عَمِّي وَجَارِي فَإِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ مَعْرُوفاً إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا مُنْكَراً إِلَّا أَنْكَرَهُ ثُمَّ يَقْذِفُ اللهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ

۱۔ ثابت ابن سعید سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے ثابت تم ہمارے دشمنوں سے کیوں ملتے جلتے ہو۔ ان کے اختلاط سے باز رہو اور ان میں سے کسی کو اپنے مذہب کی طرف نہ بلاؤ۔ خدا کی قسم اگر تمام اہلِ زمین و آسمان اس بندہ کی ہدایت کرنا چاہیں جس کو خدا نے گمراہی میں چھوڑنے کا ارادہ کیا ہے تو وہ اس کی ہدایت پر قدرت نہ رکھ سکیں گے اور اگر تمام اہل آسمان و زمین اس شخص کو گمراہ کرنا چاہیں

خدا جس کو ہدایت کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کی طاقت سے باہر ہے۔

لوگو ہمارے دشمنوں سے باز رہو اور کوئی یہ نہ کہے کہ یہ میرا چچا ہے میرا بھائی ہے یہ میرا چچیرا بھائی ہے یہ میرا پڑوسی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کے لیے نیکی کا ارادہ کرتا ہے اس کی روح کو پاک کرتا ہے پس وہ اچھی بات کو قبول کرتا ہے اور بری بات سے نفرت کرتا ہے خدا اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈال دیتا ہے کہ اس کے ایمان کے تمام اجزا رجمع ہو جاتے ہیں۔

٢. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً مِنْ نُورٍ وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَاناً يُضِلُّهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ».

- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ لِلَّهِ[1] وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ لِلَّهِ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ وَلَا تُخَاصِمُوا النَّاسَ لِدِينِكُمْ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مُمْرِضَةٌ لِلْقَلْبِ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ» وَقَالَ: «أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ» ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَتَبَ عَلَى عَبْدٍ أَنْ يَدْخُلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ.

- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام نَدْعُو النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: لَا يَا فُضَيْلُ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ فَأَدْخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

تَمَّ كِتَابُ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ وَالتَّوْحِيدِ مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَيَتْلُوهُ كِتَابُ الْحُجَّةِ فِي الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ

كِتَابُ الْكَافِي تَأْلِيفِ الشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِبْنِ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب خدا کسی سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور کا نقطہ لگا دیتا ہے اور دل کے مسامات کو کھول دیتا ہے اور ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے تاکہ وہ اس کی برائی کو روک دے اور جس کسی کے لئے برائی چاہتا ہے اس کے دل میں سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل تک آواز پہنچنے کو بند کر دیتا ہے اور شیطان کو اس پر مقرر کرتا ہے تاکہ وہ اس کو گمراہ کر دے پھر یہ آیت تلاوت کی۔ خدا جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اسلام کے لئے اس کا سینہ کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو تنگ بنا دیتا ہے اس کے لئے قبول اسلام گویا آسمان پر چڑھنا ہو جاتا ہے۔

توضیح اس حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے بد کر دیتا ہے لیکن اگر ایسا ہو تو جزا اور سزا سب بیکار، حقیقت یہ ہے کہ حدیث مذکور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا تعلق خدا کی توفیق اور تفضل سے ہے جب اس کے علم میں یہ بات ہوتی ہے کہ فلاں شخص خیر پسند اور نیکو کار ہوگا تو اس کی توفیق و تفضل کا تعلق عالم وجود میں آنے کے بعد اس سے ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔

فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کام کرو اللہ کے لئے کرو، بندوں کی خوشی کے لئے نہ کرو جو کام اللہ کے لئے ہوتا ہے وہ اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اور جو کام بندوں کے لئے ہوتا ہے وہ اللہ تک پہنچتا نہیں اور دین کے معاملہ میں اللہ سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس سے دل مبتلائے آفت ہو جاتا ہے۔

خدا نے اپنے نبی سے فرمایا "تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے مطلوب تک نہیں پہنچا سکتے (صرف ارادۃ الطریق کر سکتے ہو) لیکن اللہ جسے چاہتا ہے مطلوب تک پہنچا دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا، تمہیں یہ بات ناگوار گزرتی ہے کہ سب لوگ مومن کیوں نہیں ہو جاتے۔" (راوی ہے) تم لوگوں کو چھوڑ دو، کیونکہ انھوں نے جو حاصل کیا ہے وہ لوگوں سے حاصل کیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسول اللہ سے لیا ہے۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ جب خدا لکھ دیتا ہے کسی بندہ کے لئے کہ وہ تصدیق امامت میں داخل ہو تو اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے جیسے طائر اپنے آشیاں کی طرف۔

فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف

بلائیں نفرمایا نہیں۔ اسے فضیل نہیں۔ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے وہ اس کی گردن پکڑ کر اس امر کی طرف متوجہ کر دیتا ہے چاہے وہ خوش ہو یا ناخوش۔

توضیح چونکہ ہر زمانہ میں حکومتیں ہمارے آئمہ کے خلاف رہی ہیں لہذا انھوں نے کھلم کھلا مومنین کو امامت کی طرف بلانے سے روکا ہے اور اس معاملے کو توفیق الٰہی کے سپرد کیا۔

بحمد اللہ کتاب اصول کافی کا پہلا حصہ جس میں کتاب العقل والجہل اور کتاب التوحید شامل تھیں بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اب ہم خدا سے مدد کے خواستگار ہو کر کتاب حجت شروع کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید رُشد و ہدایت، علم و معرفت کا سب سے بڑا سر چشمہ ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے احادیثِ نبوی اور اقوالِ آئمہ اثنا عشری ضروری ہیں جن کے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ قرآن مجید میں آیاتِ محکمات، آیاتِ متشابہات میں قصص ہیں، رموز ہیں، ناسخ و منسوخ ہیں، قوانین ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو اُن ہی حضرات سے سمجھا جائے جو علم لدُنی کے حامل ہیں اور آنحضرت کے تعلیم کردہ ہیں۔ جن کی زبان پر عصمت کا پہرہ ہے جو آیۂ تطہیر کے مصداق ہیں یعنی چہاردہ معصومین علیہم السلام جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا جو رموزِ قرآن سے بخوبی واقف ہیں۔

میری اور میرے سب بھائیوں خاص کر عالی جناب سید شمیم الحسن صاحب نقوی (مرحوم) جنھوں نے بسترِ مرگ پر بھی مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ جس طرح تفسیر القرآن دیدہ زیبی میں اپنا مقام آپ رکھتی ہے اسی طرح اُصولِ کافی کب آرہی ہے۔ لیکن افسوس کہ بھائی صاحب کا انتقال ۳۰ نومبر ۱۹۸۷ء کو کرومویل ہسپتال لندن میں ہوگیا اور وہ یہ خواہش لئے ہوئے معصومین علیہم السلام کے جوارِ رحمت میں تشریف لے گئے۔

میں نے قارئین کی آسانی کے لئے اُصولِ کافی جلدِ اوّل کو تین حصوں میں تقسیم کردیا۔ پہلا حصہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر ۱۹۸۶ء میں آچکا ہے جو کتاب العقل اور کتاب التوحید پر مشتمل ہے، دوسرا حصہ جس میں کتاب الرسالت، نبوت، خلافت اور امامت ہے آپ کے سامنے ہے تیسرا حصہ کتاب الولادت معصومینؑ سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے حصے میں کتاب الایمان والکفر ہے، پانچواں حصہ کتاب الدعا اور فضل القرآن اور کتاب العشرہ پر مشتمل ہوگا اس طرح اصولِ کافی جس کا ترجمہ والد محترم مفسّرِ قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نے دو حصوں میں کیا تھا۔ میں نے آپ حضرات کی آسانی کے لئے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کردیا۔ تاکہ کتاب کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوسکے کہ اس میں کس عنوان کے تحت احادیث ہیں دوسرے یہ کہ کتاب زیادہ ضخیم بھی نہ ہونے پائے۔ انشاء اللہ اگر مددِ باری تعالیٰ اور تائیدِ امام عصرؑ شاملِ حال رہی تو جلد ہی یہ جلدیں مومنین کرام کے سامنے ہوں گی۔ اسی طرح فروغ کافی کو بھی مختلف جلدوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔

میں اپنی اور اپنے والد بزرگوار عالی جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ کی طرف سے ارباب عقل و دانش اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اگر اس ترجمہ میں کسی قسم کی کمی نظر آئے تو اسے نظر انداز فرمائیں کیونکہ دامن بشریت غلطیوں سے پاک نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

ڈاکٹر سید ندیم الحسن نقوی

بی ایس سی، ایم بی بی ایس

کراچی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

۱۔ حجت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
۲۔ طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
۳۔ رسولؐ و نبی و محدث کا فرق۔
۴۔ بغیر وجود امام مخلوق پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔
۵۔ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
۶۔ اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہوگا۔
۷۔ معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
۸۔ اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
۹۔ آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
۱۰۔ آئمہ علیہم السلام ہادی خلق ہیں۔
۱۱۔ آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانۂ علم الٰہی ہیں
۱۲۔ آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔
۱۳۔ آئمہ نور خدا ہیں۔
۱۴۔ آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں۔
۱۵۔ فضیلت امام اور اس کی صفات۔
۱۶۔ آئمہ علیہم السلام ولاۃ امر ہیں اور وہ محسود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۷۔ آئمہ علیہم السلام وہ علامات الٰہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۸۔ وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آئمہ علیہم السلام۔
۱۹۔ اللہ و رسولؐ نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
۲۰۔ وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۱۔ خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۲۔ راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
۲۳۔ جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پکڑا ہے آئمہ ہیں۔
۲۴۔ جن کا خدا نے اصطفا کیا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
۲۵۔ کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اوّل جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔
۲۶/۲۷۔ جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۸۔ متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
۲۹۔ نبیؐ اور آئمہؑ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۳۰/۳۱۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔

۳۲۔ آئمہ وارثان علم ہیں۔

۳۳۔ آئمہ آنحضرتؐ صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے جو آنحضرتؐ سے پہلے ہوتے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔

۳۴۔ آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔

۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔

۳۶۔ آئمہ اسمائے اعظم الٰہیہ ہیں۔

۳۷۔ آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں

۳۸۔ آئمہ رسولؐ کے سلاح و متاع کے مالک ہیں۔

۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔

۴۰۔ ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ

۴۱۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔

۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔

۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔

۴۴۔ آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ انبیاء و مرسلین سے رہا ہے۔

۴۵۔ ذکر غیب اور آئمہ۔

۴۶۔ آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے

۴۷۔ آئمہ جانتے ہیں کب مریں گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔

۴۸۔ آئمہ علم ماکان و یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے مخفی نہیں۔

۴۹۔ خدا نے جو علم نبی کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ امیرالمومنین کو تعلیم دیں اور حضرت علیؑ شریک علم رسولؐ تھے۔

۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام

۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپایا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔

۵۲۔ امر دین کو تفویض رسولؐ اور آئمہ کو۔

۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے۔

۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں

۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔

۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔

۵۷۔ امام کے جانے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو

۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔

۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الاما نات الی اہلہا۔

۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔

۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الٰہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

۶۳۔ اثبات امامت اعقاب ہیں۔
۶۴۔ ہر امام کے متعلق نصوص۔
۶۵۔ نص امامت حسنؑ بن علیؑ۔
۶۶۔ نص بر امامت حسین بن علی۔
۶۷۔ نص بر امامت علی بن الحسینؑ
۶۸۔ نص بر امامت امام محمد باقرؑ
۶۹۔ نص بر امامت امام جعفر صادقؑ
۷۰۔ نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ
۷۱۔ نص بر امامت امام رضاؑ
۷۲۔ نص بر امامت امام محمد تقیؑ
۷۳۔ نص بر امامت امام محمد تقیؑ
۷۴۔ نص بر امامت امام حسن عسکریؑ
۷۵۔ نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام
۷۶۔ ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجتؑ کو دیکھا تھا
۷۷۔ حضرت حجت کا نام لینے کی نہی
۷۸۔ حال غیبت۔
۷۹۔ مسئلہ غیبت۔
۸۰۔ امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
۸۱۔ کراہیت توقیت۔
۸۲۔ خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
۸۳۔ جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخیر مضر نہیں۔
۸۴۔ باطل کا دعویٰ امامت۔
۸۵۔ اس کا بیان جس نے بے معرفتِ امام عبادت کی۔
۸۶۔ اس کا بیان جو بے معرفتِ امام مرگیا۔
۸۷۔ حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا
۸۸۔ لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
۸۹۔ امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
۹۰۔ حالات آئمہ علیہم السلام
۹۱۔ امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
۹۲۔ آئمہ کی کیفیت ولادت
۹۳۔ آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
۹۴۔ تسلیم اور فضیلت مسلمین
۹۵۔ لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
۹۶۔ ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
۹۷۔ جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
۹۸۔ آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
۹۹۔ علم کی سیرابی خانۂ آلِ محمدؐ سے ہوتی ہے۔
۱۰۰۔ امرِ حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
۱۰۱۔ احادیث آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
۱۰۲۔ نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
۱۰۳۔ حق امام سے کیا واجب ہے۔
۱۰۴۔ زمین ساری امام کی ہے۔
۱۰۵۔ سیرتِ امامؑ۔
۱۰۶۔ نوادر۔
۱۰۷۔ ولایت کے بارے میں تنزیل۔
۱۰۸۔ روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
۱۰۹۔ معرفت اولیاء آئمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

اضطرار الی الحجۃ

كِتَابُ الْحُجَّةِ

٥ (بَابُ الْاِضْطِرَارِ إِلَى الْحُجَّةِ)

[قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللهُ: حَدَّثَنَا]

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُمَرَ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِلزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ أَيْنَ أَثْبَتَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ؟ قَالَ: إِنَّا لَمَّا أَثْبَتْنَا أَنَّ لَنَا خَالِقاً صَانِعاً مُتَعَالِياً عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقَ وَكَانَ ذٰلِكَ الصَّانِعُ حَكِيماً مُتَعَالِياً لَمْ يَجُزْ أَنْ يُشَاهِدَهُ خَلْقُهُ وَلَا يُلَامِسُوهُ فَيُبَاشِرَهُمْ وَيُبَاشِرُوهُ وَيُحَاجَّهُمْ وَيُحَاجُّوهُ، ثَبَتَ أَنَّ لَهُ سُفَرَاءَ فِي خَلْقِهِ؛ يُعَبِّرُونَ عَنْهُ إِلَى خَلْقِهِ وَعِبَادِهِ وَيَدُلُّونَهُمْ عَلَى مَصَالِحِهِمْ وَمَنَافِعِهِمْ وَمَا بِهِ بَقَاؤُهُمْ وَفِي تَرْكِهِ فَنَاؤُهُمْ؛ فَثَبَتَ الْآمِرُونَ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ فِي خَلْقِهِ وَالْمُعَبِّرُونَ عَنْهُ جَلَّ وَعَزَّ وَهُمُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَصَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ، حُكَمَاءَ مُؤَدَّبِينَ بِالْحِكْمَةِ مَبْعُوثِينَ بِهَا، غَيْرَ مُشَارِكِينَ لِلنَّاسِ عَلَى مُشَارَكَتِهِمْ لَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَالتَّرْكِيبِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْوَالِهِمْ، مُؤَيَّدِينَ مِنْ عِنْدِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ بِالْحِكْمَةِ؛ ثُمَّ ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَزَمَانٍ مِمَّا أَتَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ مِنَ الدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِينِ، لِكَيْلَا تَخْلُوَ أَرْضُ اللهِ مِنْ حُجَّةٍ يَكُونُ مَعَهُ عِلْمٌ يَدُلُّ عَلَى صِدْقِ مَقَالَتِهِ وَجَوَازِ عَدَالَتِهِ.

ا۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک زندیق (دہریہ) نے کہا۔ انبیاء و مرسلین کے آنے کا ثبوت کیا ہے فرمایا جب ہم پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے جو صانع عالم ہے اور ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند و برتر ہے اور یہ صانع حکیم سب پر غالب ہے اور یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا

اور نہ اس کو چھو سکتا ہے اور نہ وہ مخلوق سے ملتا ہے اور نہ مخلوق اس سے ملتی جلتی ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کے کچھ پیغامبر اس کے بندوں کی طرف آئے تاکہ وہ اس کی باتیں بتائیں اور اس کے مصالح اور منافع کو سمجھائیں اور ان چیزوں کو بتائیں جن کے بجالانے میں ان کی بقاء اور ترک میں ان کی موت ہو پس وہ ثابت ہوئے خدا کی مخلوق کو امر و نہی کرنے والے اور اس کے احکام کو بتانے والے وہی لوگ انبیا علیہم السلام ہیں جو اس کے برگزیدہ بندے صاحب حکمت اور ادب آموز ہیں اور راست گفتار اور درست کردار ہیں ان کی اس خصوصیت میں کوئی ان کا شریک نہیں باوجودیکہ وہ بلحاظ خلقت وہ لوگوں کے شریک ہیں اور وہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے مؤید بالحکمہ ہیں۔

یہ بھی ثابت ہے کہ زمانہ کے ہر حصہ میں انبیاء و مرسلین، دلائل و براہین کے ساتھ آتے رہے تاکہ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہ رہے اور ہر حجت کے ساتھ علم ہوتا ہے جو دلیل ہوتا ہے ان کے راستی گفتار اور صاحب عدل و انصاف ہونے کی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ ؛ قَالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ : إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً ، فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذَلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَ سَخَطاً وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ وَقُلْتُ لِلنَّاسِ : تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ؛ قَالُوا : بَلَى قُلْتُ فَحِينَ مَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ ؟ فَقَالُوا : الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِيُّ وَ الْقَدَرِيُّ وَ الزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ (۱) أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ : مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلَّهُ ، قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْرِفُ ذَلِكَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً عليه السلام وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا : أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ؛ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ .

۲۔ منصور ابن حازم راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ اجل و اکرم ہے اس سے کہ مخلوق کو اپنی معرفت کرائے بلکہ مخلوق کو چاہیئے کہ اللہ کی معرفت حاصل کرے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جو کوئی اتنی بات سمجھ لے کہ اس کا کوئی رب ہے تو اس کو چاہیئے کہ یہ بھی جانے کہ اس کے لئے رضا اور غصہ بھی ہے پس اس کی رضامندی اور ناراضی کو نہیں جانا جا سکتا

مگر وحی سے یا رسول اللہؐ سے۔ لہذا جس کے پاس وحی نہیں آتی اُسے چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب مل جائے تو یہ جان لے کہ یہ لوگ حجت خدا ہیں ان کی اطاعت فرض ہے لوگوں نے کہا کہ حجت خدا تو قرآن ہے میں نے کہا قرآن سے تو مرجیہ، قدریہ اور وہ زندیق جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اپنے مقصد وعقیدہ کے مطابق دلیل لاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر لیتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے ایک حافظ کے ساتھ تاکہ اس کے بارے میں جو کچھ بیان کرے وہ حق ہو میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تمہارے نزدیک محافظِ قرآن کون ہے انھوں نے کہا کہ ابن مسعود کہ وہ عالم ہے عمر کہ وہ عالم ہیں حذیفہؓ کہ وہ بھی عالم ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ سب قرآن کے عالم ہیں انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، میں تو ان کے سوا ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر قوم میں عالم قرآن ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ایک کہے میں یہ نہیں جانتا، دوسرا کہے میں یہ نہیں جانتا اور علیؑ کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ عالم و محافظ قرآن اور لوگوں پر حجت ہیں۔ رسولؐ کے بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے مطابق بتایا ہے وہ حق ہے یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْراهِيمَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قالَ : كانَ عِنْدَ أَبِي‌عَبْدِاللهِ عليه السلام جَماعَةٌ مِنْ أَصْحابِهِ مِنْهُمْ حُمْرانُ بْنُ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمانِ وَ هِشامُ بْنُ سالِمٍ وَ الطَّيّارُ وَ جَماعَةٌ فِيهِمْ هِشامُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ شابٌّ فَقالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يا هِشامُ ! أَلا تُخْبِرُنِي كَيْفَ صَنَعْتَ بِعَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ؟ وَ كَيْفَ سَأَلْتَهُ ؟فَقالَ هِشامٌ : يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي أُجِلُّكَ وَ أَسْتَحْيِيكَ وَلا يَعْمَلُ لِسانِي بَيْنَ يَدَيْكَ ، فَقالَ أَبُوعَبْدِاللهِ إِذا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَافْعَلُوا قالَ هِشامٌ: بَلَغَنِي ماكانَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ جُلُوسُهُ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَ دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَتَيْتُ مَسْجِدَ الْبَصْرَةِ فَإِذاأَنَا بِحَلْقَةٍ كَبِيرَةٍ فِيها عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ عَلَيْهِ شَمْلَةٌ سَوْداءُ مُتَّزِرًا بِها مِنْ صُوفٍ ، وَ شَمْلَةٌ مُرْتَدِيًا بِها وَ النّاسُ يَسْأَلُونَهُ، فَاسْتَفْرَجْتُ النّاسَ فَأَفْرَجُوا لِي؛ ثُمَّ قَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ عَلىٰ رُكْبَتَيَّ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيُّهَا الْعالِمُ ! إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ تَأْذَنُ لِي فِي مَسْأَلَةٍ ! فَقالَ لِي : نَعَمْ؛ فَقُلْتُ لَهُ أَلَكَ عَيْنٌ ؟ فَقالَ : يابُنَيَّ أَيُّ شَيْءٍ هٰذا مِنَ السُّؤالِ وَشَيْءٌ تَراهُ كَيْفَ تَسْأَلُ عَنْهُ؟ فَقُلْتُ هٰكَذا مَسْأَلَتِي ، فَقالَ : يا بُنَيَّ سَلْ وَ إِنْ كانَتْ مَسْأَلَتُكَ حَمْقاءَ(٢) قُلْتُ : أَجِبْنِي فِيها ؛ قالَ لِي : سَلْ ، قُلْتُ : أَلَكَ عَيْنٌ ؟ قالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَما تَصْنَعُ بِها ؟ قالَ : أَرَى بِهَا الأَلْوانَ وَ الأَشْخاصَ قُلْتُ : فَلَكَ أَنْفٌ ؟ قالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَما تَصْنَعُ بِهِ ؟ قالَ : أَشَمُّ بِهِ الرّائِحَةَ، قُلْتُ : أَلَكَ فَمٌ ؟ قالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ فَماتَصْنَعُ بِهِ ؟ قالَ : أَذُوقُ بِهِ الطَّعْمَ ، قُلْتُ:فَلَكَ

أَدُنٌ ؛ قَالَ : نَعَمْ ؛ قُلتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَسْمَعُ بِهَا الصَّوْتَ ؛ قُلْتُ ؛ أَلَكَ قَلْبٌ ، قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ: أُمَيِّزُ بِهِ كُلَّمَا وَرَدَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْجَوَارِحِ وَ الْحَوَاسِّ ، قُلْتُ : أَوَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْجَوَارِحِ غِنًىٰ عَنِ الْقَلْبِ ؟ فَقَالَ : لَا ؛ قُلْتُ : وَكَيْفَ ذٰلِكَ وَهِيَ صَحِيحَةٌ سَلِيمَةٌ ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ؛ إِنَّ الْجَوَارِحَ إِذَا شَكَّتْ فِي شَيْءٍ شَمَّتْهُ أَوْرَأَتْهُ أَوْ ذَاقَتْهُ أَوْ سَمِعَتْهُ رَدَّتْهُ إِلَى الْقَلْبِ فَيَسْتَيْقِنُ الْيَقِينَ وَ يُبْطِلُ الشَّكَّ ؛ قَالَ هِشَامٌ: فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّمَا أَقَامَ اللهُ الْقَلْبَ لِشَكِّ الْجَوَارِحِ ؟ قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ . لَابُدَّ مِنَ الْقَلْبِ وَ إِلَّا لَمْ تَسْتَيْقِنِ الْجَوَارِحُ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مَرْوَانَ فَاللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ حَتّىٰ جَعَلَ لَهَا إِمَاماً يُصَحِّحُ لَهَا الصَّحِيحَ وَيَتَيَقَّنُ بِهِ مَا شُكَّ فِيهِ وَ يَتْرُكُ هٰذَا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي حَيْرَتِهِمْ وَ شَكِّهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ ؛ لَا يُقِيمُ لَهُمْ إِمَاماً يَرُدُّونَ إِلَيْهِ شَكَّهُمْ وَ حَيْرَتَهُمْ وَ يُقِيمُ لَكَ إِمَاماً لِجَوَارِحِكَ تَرُدُّ إِلَيْهِ حَيْرَتَكَ وَ شَكَّكَ ؟ ؛ قَالَ فَسَكَتَ وَ لَمْ يَقُلْ لِي شَيْئاً ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : أَنْتَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ . أَمِنْ جُلَسَائِهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: فَأَنْتَ إِذاً هُوَ ، ثُمَّ ضَمَّنِي إِلَيْهِ وَأَقْعَدَنِي فِي مَجْلِسِهِ وَزَالَ عَنْ مَجْلِسِهِ وَمَا نَطَقَ حَتّىٰ قُمْتُ ، قَالَ : فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام وَقَالَ: يَا هِشَامُ .مَنْ عَلَّمَكَ هٰذَا ؟ قُلْتُ : شَيْءٌ أَخَذْتُهُ مِنْكَ وَ أَلَّفْتُهُ ، فَقَالَ : هٰذَا وَاللهِ مَكْتُوبٌ فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ .

۳- امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے ، ہشام بن الحکم ایک جوان آدمی تھے۔ حضرت ابو عبداللہ (امام) نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمرو بن عبید اور تم نے کیا گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا ابن رسول اللہ! آپ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے حیا مانع ہے اور آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے اور یہ امر مجھ پر بڑا شاق گزرا میں کوفہ سے چلا اور جمعہ کے روز بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا۔ میں نے دیکھا ایک بہت بڑا حلقہ جماعت ہے اور عمرو بن عبید معتزلی ان میں بیٹھا ہے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اونی چادر اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں کو ہٹاتا بچاتا آگے بڑھا اور آخر حصہ میں دو زانو ہو بیٹھا۔ میں نے کہا۔ اے عالم میں مرد مسافر ہوں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھو۔ میں نے کہا۔ تمہارے آنکھ ہے۔ اس نے کہا بیٹا یہ کیا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ میرا سوال ایسا ہی ہے اس نے کہا۔ خیر پوچھو اگرچہ یہ احمقانہ سوال ہے میں نے کہا جیسا بھی ہے آپ جواب دیجئے۔ اس نے کہا بہتر، پوچھو، میں نے کہا۔

میں :- آپ کے آنکھ ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں۔؟

عمرو:۔ رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں۔

میں:۔ آپ کے ناک بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:۔ خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں

میں:۔ آپ کے کان بھی ہیں

عمرو:۔ ہیں۔

میں:۔ ان سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:۔ آواز سنتا ہوں

میں:۔ آپ کے زبان ہے۔

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

عمرو:۔ کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے

میں:۔ آپ کے دل بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ یہ کیا کام کرتا ہے؟

عمرو:۔ جب مجھے حواس کی مدرکات میں شک واقع ہوتا ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔

میں:۔ تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لئے بنایا ہے۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ تو بغیر قلب کے اعضاء کا شک دور نہیں ہو سکتا۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ اے ابو مروان، جب خدا نے ان چند حواس کو بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک

دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے یہ سن کر وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا اور پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو، میں نے کہا نہیں، کہا ان کے مصاحبو میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ اس نے پھر کہا، تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔

اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا۔ امام یہ سن کر ہنسے اور فرمایا۔ اے ہشام! یہ تمہیں کس نے سکھایا۔ میں نے کہا کہ یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے۔ فرمایا یہی دلیل ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَوَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ صَاحِبُ كَلَامٍ وَفِقْهٍ وَفَرَائِضَ وَقَدْ جِئْتُ لِمُنَاظَرَةِ أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كَلَامُكَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْ مِنْ عِنْدِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ عِنْدِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : فَأَنْتَ إِذاً شَرِيكُ رَسُولِ اللهِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ . فَسَمِعْتَ الْوَحْيَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُخْبِرُكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَتَجِبُ طَاعَتُكَ كَمَا تَجِبُ طَاعَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : لَا ، فَالْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَيَّ فَقَالَ : يَا يُونُسَ ابْنَ يَعْقُوبَ ! هٰذَا قَدْ خَصَمَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ . يَا يُونُسُ ! لَوْ كُنْتَ تُحْسِنُ الْكَلَامَ كَلَّمْتَهُ ، قَالَ يُونُسُ : فَيَا لَهَا مِنْ حَسْرَةٍ ـ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي سَمِعْتُكَ تَنْهَىٰ عَنِ الْكَلَامِ وَ تَقُولُ: وَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْكَلَامِ يَقُولُونَ : هٰذَا يَنْقَادُ وَ هٰذَا لَا يَنْقَادُ وَهٰذَا يَنْسَاقُ وَهٰذَا لَا يَنْسَاقُ وَهٰذَا نَعْقِلُهُ وَ هٰذَا لَا نَعْقِلُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّمَا قُلْتُ ، فَوَيْلٌ لَهُمْ إِنْ تَرَكُوا مَا أَقُولُ وَذَهَبُوا إِلَىٰ مَا يُرِيدُونَ ثُمَّ قَالَ لِي : اخْرُجْ إِلَى الْبَابِ فَانْظُرْ مَنْ تَرَىٰ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَأَدْخِلْهُ ؛ قَالَ : فَأَدْخَلْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ الْأَحْوَلَ وَ كَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ قَيْسَ بْنَ الْمَاصِرِ وَ كَانَ عِنْدِي أَحْسَنَهُمْ كَلَاماً ، وَكَانَ قَدْ تَعَلَّمَ الْكَلَامَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِنَا الْمَجْلِسُ ـ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام قَبْلَ الْحَجِّ يَسْتَقِرُّ أَيَّاماً فِي جَبَلٍ فِي طَرَفِ الْحَرَمِ فِي فَازَةٍ لَهُ مَضْرُوبَةٍ ـ قَالَ فَأَخْرَجَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عليه السلام رَأْسَهُ مِنْ فَازَتِهِ فَإِذَا هُوَ بِبَعِيرٍ يَخُبُّ فَقَالَ : هِشَامٌ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّ هِشَاماً رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ عَقِيلٍ كَانَ شَدِيدَ الْمَحَبَّةِ لَهُ قَالَ : فَوَرَدَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ يَاطَاقِيُّ! كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الأَحْوَلُ، ثُمَّ قَالَ: يَاهِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِّمْهُ، فَتَعَارَفَا[۲] ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِقَيْسٍ الْمَاصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأَقْبَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلامَ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَاغُلامُ سَلْنِي فِي إِمَامَةِ هٰذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَاهٰذَا أَرَبُّكَ أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْقُهُ لِأَنْفُسِهِمْ فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ؛ قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلاً كَيْ لَا يَتَشَتَّتُوا أَوْيَخْتَلِفُوا، وَيَتَأَلَّفَهُمْ وَيُقِيمَ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرَهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الْاخْتِلافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَالَكَ لَاتَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذَبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْاخْتِلافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّهُمَا يَحْتَمِلانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدِ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذَنِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيّاً، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَاهٰذَا! مَنْ أَنْظَرُ لِلْخَلْقِ أَرَبُّهُمْ أَوْأَنْفُسُهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَوِالسَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسَّاعَةِ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هٰذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَيُخْبِرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ [وَالْأَرْضِ] وِرَاثَةً عَنْ أَبٍ عَنْ جَدٍّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَالَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤَالُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَاشَامِيُّ، أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ: صَدَقْتَ، أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الْإِسْلامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَعَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاكَحُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَّكَ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ، فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلامَ عَلَى الْأَثَرِ فَتُصِيبُ، وَالْتَفَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: فَقَالَ: تُرِيدُ الْأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْأَحْوَلِ، فَقَالَ: قَيَّاسٌ رَوَّاغٌ[۲] تَكْسِرُ بَاطِلاً بِبَاطِلٍ إِلَّا أَنَّ بَاطِلَكَ أَظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى قَيْسٍ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَاتَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَبْعَدُ مَاتَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ

وَ هُوَ أَوَّلُ مَا اخْتَطَّتْ لِحْيَتُهُ وَلَيْسَ فِينَا إِلَّا مَنْ هُوَ أَكْبَرُ سِنّاً مِنْهُ، قَالَ: فَوَسَّعَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَ
قَالَ: نَاصِرُنَا بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ، يَاحُمْرَانُ؛ كَلِّمِ الرَّجُلَ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ، ثُمَّ
قَالَ يَاطَاقِيُّ؛ كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْأَحْوَلُ، ثُمَّ قَالَ؛ يَاهِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِّمْهُ فَتَعَارَفَا ثُمَّ قَالَ
أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِقَيْسٍ الْمَاصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأَقْبَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ
الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلَامَ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَاغُلَامُ؛ سَلْنِي فِي
إِمَامَةِ هٰذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَاهٰذَا أَرَبُّكَ أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْقُهُ لِأَنْفُسِهِمْ
فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ؛ قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلاً كَيْ لَا
يَتَشَتَّتُوا أَوْ يَخْتَلِفُوا، يَتَأَلَّفُهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ
صلى الله عليه وآله، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ
وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الْاِخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ
فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَالَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ:
إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذَبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْاِخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّهُمَا
يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدِ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذَنِ الْكِتَابُ وَ
السُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيّاً، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَاهٰذَا؛ مَنْ
أَنْظَرُ لِلْخَلْقِ أَرَبُّهُمْ أَوْ أَنْفُسُهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ
مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله
أَوِ السَّاعَةَ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسَّاعَةَ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هٰذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ
إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَ يُخْبِرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ [وَالْأَرْضِ] وِرَاثَةً عَنْ أَبٍ عَنْ جَدٍّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ
أَعْلَمَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤَالُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ
عليه السلام: يَاشَامِيُّ، أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَ كَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَ كَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ:
صَدَقْتَ، أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَ
عَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاكَحُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّكَ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ،
فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَتُصِيبُ (١) وَالْتَفَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: فَقَالَ تُرِيدُ الْأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ

الْتَفَتَ إِلَى الْأَحْوَلِ، فَقَالَ: قَيَّاسٌ رَوَّاغٌ تَكْسِرُ بَاطِلاً بِبَاطِلٍ إِلَّا أَنَّ بَاطِلَكَ أَظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى قَيْسٍ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَاتَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَبْعَدُ مَاتَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ الْحَقَّ مَعَ الْبَاطِلِ وَقَلِيلُ الْحَقِّ يَكْفِي عَنْ كَثِيرِ الْبَاطِلِ أَنْتَ وَالْأَحْوَلُ قَفَّازَانِ حَاذِقَانِ، قَالَ يُونُسُ: فَظَنَنْتُ وَاللَّهِ أَنَّهُ يَقُولُ لِهِشَامٍ قَرِيباً مِمَّا قَالَ لَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: يَاهِشَامُ! لَاتَكَادُ تَقَعُ تَلْوِي رِجْلَيْكَ إِذَا هَمَمْتَ بِالْأَرْضِ طِرْتَ، مِثْلُكَ فَلْيُكَلِّمِ النَّاسَ: فَاتَّقِ الزَّلَّةَ وَالشَّفَاعَةُ مِنْ وَرَائِهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۴۔ یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں۔

حضرت نے فرمایا، تیرا کلام رسولؐ کے کلام سے ہوگا یا تیری طرف سے۔ اس نے کہا کچھ رسولؐ کا کلام ہوگا اور کچھ میری طرف سے ہوگا۔

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہؐ کا شریک بن گیا۔ اس نے کہا نہیں، فرمایا کیا تونے اللہ کی وحی سنی ہے جس نے تجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسولؐ کی اطاعت کی طرح واجب ہے۔ کہا نہیں۔

حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھو۔ اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنالیا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے کلام کو تونے اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس سے کلام کر، پھر فرمایا۔ اے یونس! افسوس ہے اس پر کہ تونے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ آپ نے چونکہ کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وائے ہو اہلِ کلام پر کہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں اخفائے دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہاں ظہور دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں آتا یعنی مجادلہ اور مکابرہ کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں پس ایسے کلام سے منع کیا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو ان لوگوں پر جنھوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین شیعہ میں سے جو نظر آئے اس کو بلالو، پس میں نے بلایا حمران بن اعین کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو بلایا، علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے، پھر ہشام ابن سالم کو بلایا، یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے۔ پھر ماصر آئے۔ میرے نزدیک بیان سب سے زیادہ قابل تھے کیوں کہ انھوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا۔

اس کے بعد ہم سب بیٹھ گئے اس ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک اونٹ بلبلاتا نظر آیا۔ فرمایا خدا کی قسم یہ ہشام آرہا ہے۔

ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ہشام اولاد عقیل ابن ابوطالب سے ہیں اور بڑے شدید المحنت انسان ہیں۔ پس ہشام ابن الحکم آگئے وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام علیہ السلام نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرو اپنے قلب اور زبان اور ہاتھ سے۔

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو۔ وہ اس پر غالب آگئے پھر فرمایا۔ اے طاقی اب تم بحث کرو، وہ بھی اس پر غالب آگئے۔ پھر ہشام بن سالم سے فرمایا۔ اب تم اس کی خبر لو۔ انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی۔ پھر امام علیہ السلام نے قیس یاصر کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمہ سے ہنسے۔ شامی کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اس کو اضطراب لاحق ہوا۔

شامی نے کہا۔ اے لڑکے مجھ سے ان کی امامت میں گفتگو کرو، ہشام کو یہ سن کر غصہ میں آیا اور انتہائے غیظ میں تھر تھر کانپنے لگے اور فرمایا۔ اے شخص یہ بتا۔ تیرا رب مخلوق کی کارسازی زیادہ کرسکتا ہے یا مخلوق خود، شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کارساز ہے بہ نسبت مخلوق کے۔

ہشام نے کہا۔ خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا۔ اس نے کہا۔ ان کے لئے دلیل اور حجت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ متفرق نہ ہوں اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور ان کی کج روی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا۔ وہ کون ہے؟ شامی نے کہا۔ رسول اللہؐ، پوچھا رسولؐ کے بعد، کہا کتاب وسنت، کیا کتاب وسنت نے ہمارے اختلاف کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ضرور، ہشام نے کہا پھر ہمارے تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری مخالفت میں شام سے کیوں آئے ہو۔ یہ سن کر وہ شامی چپ ہو گیا۔ امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں، اس نے کہا۔ کیا بولوں، اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب وسنت اختلاف کو دور کرنے والے ہیں تو بھی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں ہر شخص اپنے حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب وسنت نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم ہوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی۔ اب یہی سوال تو ہشام سے کر تو اس کو پورا پائے گا۔ یہ سن کر شامی نے کہا۔ اے ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ سازگار ہے یا بندے خود اپنے لئے۔ ہشام نے کہا۔ ان کا رب ان کے لئے ان سے زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی چیز بندوں کے لئے کی ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں، ان کی کجی دور ہو جائے اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو۔ ہشام نے کہا۔ رسولؐ کے وقت میں بتاؤں یا اب؟ اس نے کہا۔ اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا۔ اب حجت خدا یہ ہیں جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آکر انہی سے زمین آسمان کی خبریں معلوم کرتے ہیں یہ اپنے باپ دادا کے علوم کے وارث ہیں اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں، ہشام نے کہا۔ جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر لے۔ شامی نے کہا تم نے مجھے قائل کر دیا۔ اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتا دوں۔ سن یہ یہ واقعات تجھے راہ میں پیش آئے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ میں اب اللہ پر اسلام لے آیا۔ کیونکہ اسلام قبل ایمان ہے اسلام

لانے کے بعد میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے، ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؑ وصی الاوصیاء ہیں پھر حضرت نے حمران سے فرمایا۔ تم نے اپنے کلام کو بنا بر اثر جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب ہوئے کہ آپ کی سند محکمات سے تھی۔ پھر احول سے فرمایا۔ تم نے قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا۔ لیکن تمہارا باطل زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا۔ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ احادیث رسولؐ سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالفان سے کم یعنی تم نے ان احادیث شیعہ کو پیش کیا۔ جن کو مخالف نہیں مانتا۔ تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا۔ حالانکہ کم حق باطل کثیر پر غالب آتا ہے تم اور احول کود پھاند کر کنارے پر آنے والے ہو۔ یونس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ ہشام کے بارہ میں بھی کچھ ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ اے ہشام! تم مخالفوں کے فریب میں کبھی نہ آؤ گے اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہوگا۔ جب تم قصد بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر کر لیتے ہو۔ پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش سے محفوظ رہو گے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَحْوَلُ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام بَعَثَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا جَعْفَرٍ مَا تَقُولُ إِنْ طَرَقَكَ طَارِقٌ مِنَّا أَتَخْرُجُ مَعَهُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ، خَرَجْتُ مَعَهُ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ أُجَاهِدُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاخْرُجْ مَعِي، قَالَ: قُلْتُ: لَا مَا أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: أَتَرْغَبُ بِنَفْسِكَ عَنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حُجَّةٌ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ نَاجٍ وَالْخَارِجُ مَعَكَ هَالِكٌ وَإِنْ لَا تَكُنْ لِلّٰهِ حُجَّةٌ فِي الْأَرْضِ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ وَالْخَارِجُ مَعَكَ سَوَاءٌ، قَالَ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا جَعْفَرٍ كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَبِي عَلَى الْخِوَانِ فَيُلْقِمُنِي الْبَضْعَةَ السَّمِينَةَ وَيُبَرِّدُ لِيَ اللُّقْمَةَ الْحَارَّةَ حَتّٰى تَبْرُدَ شَفَقَةً عَلَيَّ وَلَمْ يُشْفِقْ عَلَيَّ مِنْ حَرِّ النَّارِ، إِذَا أَخْبَرَكَ بِالدِّينِ وَلَمْ يُخْبِرْنِي بِهِ؟ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ شَفَقَتِهِ عَلَيْكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ لَمْ يُخْبِرْكَ: خَافَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَقْبَلَهُ فَتَدْخُلَ النَّارَ وَأَخْبَرَنِي أَنَا فَإِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَمْ يُبَالِ أَنْ أَدْخُلَ النَّارَ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتُمْ أَفْضَلُ أَمِ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: بَلِ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ: يَقُولُ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ عليه السلام: «يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا» لِمَ لَمْ يُخْبِرْهُمْ حَتّٰى كَانُوا لَا يَكِيدُونَهُ وَلٰكِنْ كَتَمَهُمْ ذٰلِكَ فَكَذَا أَبُوكَ كَتَمَكَ لِأَنَّهُ خَافَ عَلَيْكَ، قَالَ: فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ حَدَّثَنِي صَاحِبُكَ بِالْمَدِينَةِ أَنِّي أُقْتَلُ وَأُصْلَبُ بِالْكُنَاسَةِ وَأَنَّ عِنْدَهُ لَصَحِيفَةً فِيهَا قَتْلِي وَ

صُلْبي. فَحَجَجْتُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِمَقَالَةِ زَيْدٍ وَمَا قُلْتُ لَه ، فَقَالَ لِي : أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَ لَمْ تَتْرُكْ لَهُ مَسْلَكاً يَسْلُكُهُ.

۵۔ ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ اس زمانے میں زید چھپے ہوئے تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابوجعفر اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے ساتھ خروج کروگے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا انھوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس قوم سے جہاد کرنے نکلوں لہذا تم میرے ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا انھوں نے کہا کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے (آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے اور اگر روئے زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو تو آپ سے روگردانی کرنے والا اور آپ کے ساتھ خروج کرنے والا دونوں برابر ہیں انھوں نے کہا کہ اے ابوجعفر! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب میں دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا تو میرے پدر بزرگوار میرے منہ میں لقمے دیتے تھے اور عمدہ گوشت کی بوٹیاں مجھے کھلاتے تھے۔

اور گرم لقموں کو پھونک کر ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ گرم نہ کھاؤں، یہ شفقت تھی میرے حال پر۔ تو جب کھانے کی گرمی میرے لئے برداشت نہ کرتے تھے تو کیا دوزخ میں جانا برداشت کرلیتے بایں طور کہ جس امر سے تم کو آگاہ کیا۔ مجھے اس کی خبر نہ دی میں نے کہا کہ یہ بھی اسی شفقت کے لحاظ سے تھا جان کو آپ پر تھی اس لئے آپ کو خبر نہ دی کہ اگر آپ نے اس کی امامت کو قبول نہ کیا تو نار جہنم کا سامنا ہوگا اور مجھے اس لئے آگاہ کیا کہ اگر میں نے اس کی امامت کو قبول کرلیا تو نجات ہو جائے گی اور اگر قبول نہ کروں گا تو انھیں میرے دوزخ میں جلنے کی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر میں نے کہا یہ تو بتلایئے آپ افضل ہیں یا انبیاء۔ انھوں نے کہا انبیاء۔ میں نے کہا۔

یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسف سے کہا تھا کہ اپنے خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ کوئی چال تمہارے ساتھ چل جائیں گے غرض ان کو خبر نہ دی تاکہ مکر نہ کریں اور یہ خبر ان سے چھپائے ہی رکھی ایسے ہی آپ کے پدر بزرگوار نے چھپایا کیونکہ ان کو آپ سے خوف تھا۔ انھوں نے کہا۔ جو کچھ تم نے کہا میں اس سے رکنے والا نہیں۔ کیونکہ تمہارے صاحب (امام جعفر صادقؑ) نے مدینہ میں لوگوں کو بتایا ہے کہ میں کناسہ میں قتل کیا جاؤں گا اور سولی دیا جاؤں گا ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں میرے قتل ہونے اور سولی دیئے جانے کا ذکر ہے اس کے بعد میں نے حج کیا اور امام علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا آپؑ نے فرمایا تم نے تو سامنے سے پیچھے سے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف سے ان کو گھیرا۔ مگر وہ اپنی راہ نہ چھوڑیں گے۔

دوسرا باب

طبقات انبیاء ورسل وآئمہؑ

«بَابٌ ۲»

(طَبَقَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْأَئِمَّةِ (ع))

١- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ عَلَى أَرْبَعِ طَبَقَاتٍ: فَنَبِيٌّ مُنَبَّأٌ فِي نَفْسِهِ، لَا يَعْدُو غَيْرَهَا وَنَبِيٌّ يَرَى فِي النَّوْمِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُهُ فِي الْيَقَظَةِ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَى أَحَدٍ وَعَلَيْهِ إِمَامٌ مِثْلُ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ عَلَى لُوطٍ عليهما السلام وَنَبِيٌّ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ الْمَلَكَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَى طَائِفَةٍ قَلُّوا أَوْ كَثُرُوا، كَيُونُسَ قَالَ اللهُ لِيُونُسَ: «وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ» (۱) قَالَ: يَزِيدُونَ ثَلَاثِينَ أَلْفاً وَعَلَيْهِ إِمَامٌ وَالَّذِي يَرَى فِي نَوْمِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ فِي الْيَقَظَةِ وَهُوَ إِمَامٌ مِثْلُ أُولِي الْعَزْمِ، وَقَدْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام نَبِيّاً وَلَيْسَ بِإِمَامٍ حَتَّى قَالَ اللهُ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً» قَالَ: «وَمِنْ ذُرِّيَّتِي» فَقَالَ اللهُ: «لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ» مَنْ عَبَدَ صَنَماً أَوْ وَثَناً لَا يَكُونُ إِمَاماً.

(۱) ۳۷/۱۴۷ سورۃ الـ

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و مرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دوسرے سے اس کی آگاہی کا تعلق نہیں، یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا۔ تیسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتے کو دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوطؑ پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اس کو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف، کم ہو یا زیادہ کی طرف اور وہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتے کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنائیگا۔ فرمایا اس عہدۂ امامت کو ظالم نہ پائیں گے۔ یعنی جس نے بت پرستی کی ہوگی وہ امام نہیں ہوگا۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً» قَالَ: فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ» قَالَ: لَا يَكُونُ السَّفِيهُ إِمَامَ التَّقِيِّ.

۲۔ زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل اور خلیل بنانے کے بعد امام بنایا پس جب یہ فضائل جمع ہو گئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں چونکہ نظر ابراہیم میں عظمت امامت تھی لہٰذا عرض کی اور میری اولاد سے بھی امام بنائے گا فرمایا میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پا سکیں گے بیوقوف انسان امام پرہیزگار پر نہیں ہو سکتا۔

٣۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَهُمْ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَعَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحَى(١) نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہؑ سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں وہی اولوالعزم رسول تھیں، وہی مرکز ہیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی پر تمام انبیاء کی تعلیمات ہیں۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي السَّفَاتِجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَاتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَاتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَاتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ ـ وَقَبَضَ يَدَهُ ـ قَالَ لَهُ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً، فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَا رَبِّ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ: لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔
(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے)

تیسرا باب

نبیؐ و رسولؐ و محدث کا فرق

۳ ﴿بابُ﴾

((اَلْفَرْقِ بَیْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِیِّ وَالْمُحَدَّثِ))

١۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ كَانَ رَسُولاً نَبِيّاً» مَا الرَّسُولُ وَ مَاالنَّبِيُّ؟ قَالَ: النَّبِيُّ الَّذِي يَرَىٰ فِي مَنَامِهِ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلاَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَ الرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَىٰ فِي الْمَنَامِ وَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ . قُلْتُ: الْإِمَامُ مَا مَنْزِلَتُهُ؟ قَالَ: يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلاَ يَرَىٰ وَلاَيُعَايِنُ الْمَلَكَ، ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلاَ نَبِيٍّ وَلاَ مُحَدَّثٍ .

ا۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ کان رسولا نبیا کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی و رسولؐ میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر بظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی۔ میں نے پوچھا امام کی منزلت کیا ہے فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

٢۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ قَالَ : كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَاالْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ أَوْ قَالَ : الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَيَرَاهُ وَيَسْمَعُ كَلاَمَهُ وَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَ رُبَّمَا رَأَىٰ فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ النَّبِيُّ رُبَّمَا سَمِعَ الْكَلاَمَ وَ رُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَ لَمْ يَسْمَعْ وَالْإِمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلاَمَ وَلاَ

يَرَى الشَّخصَ.

۲۔ حسن عباس معروفی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں، کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں، آپ نے جواب میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنِ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جَبْرَئِيلُ قُبُلاً فَيَرَاهُ وَيُكَلِّمُهُ فَهَذَا الرَّسُولُ وَأَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَنَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَسْبَابِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ اللهِ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله حِينَ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَجَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يَجِيئُهُ بِهَا جَبْرَئِيلُ وَيُكَلِّمُهُ بِهَا قُبُلاً[1] وَمِنَ الأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَيَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَأْتِيهِ الرُّوحُ وَيُكَلِّمُهُ وَيُحَدِّثُهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقَظَةِ وَأَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدَّثُ فَيَسْمَعُ وَلاَ يُعَايِنُ وَلاَ يَرَى فِي مَنَامِهِ.

۳۔ احول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہؐ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب محمد مصطفٰےؐ پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہمکلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ[2] وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلاَ نَبِيٍّ وَلاَ مُحَدَّثٍ» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هَذِهِ قِرَاءَتَنَا فَمَا الرَّسُولُ وَالنَّبِيُّ وَالْمُحَدَّثُ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ فَيُكَلِّمُهُ وَالنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ وَالْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلاَ يَرَى

السُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَى فِي النَّوْمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ ؟ قَالَ: يُوَفَّقُ لِذَلِكَ حَتَّى يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِيَاءَ .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا، رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے، فرمایا۔ بتوفیق الٰہی وہ جان لیتا ہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہوگئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہوگئے

چوتھا باب

خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب)

(أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يُعْرَفَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يُعْرَفَ .

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمارَةَ، عَنْ أَبي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام قالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لاتَقُومُ لِلّهِ عَلىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمامٍ حَتّىٰ يُعْرَفَ.

۳۔ امام رضاؑ نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر معرفت امام۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمّادٍ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ قالَ: قالَ أَبُو عَبْدِاللّهِ عليه السلام: اَلْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بابُ ۵)

(أَنَّ الْأَرْضَ لاتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبي الْعَلاءِ قالَ: قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللّهِ عليه السلام: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فيها إِمامٌ؟ قالَ: لا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمامانِ؟ قالَ: لا إِلَّا وَأَحَدُهُما صامِتٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں، میں نے کہا، دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ، عَنْ أَبيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ وَسَعْدانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ أَبي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لاتَخْلُو إِلَّا وَفيها إِمامٌ، كَيْما إِنْ زادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّهُمْ، وَإِنْ نَقَصُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں کوئی زیادتی کر دیں تو وہ رد کر دے اور اگر کمی کر دیں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ؛ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا زَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا الْحُجَّةُ، يُعَرِّفُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَدَعِ الْأَرْضَ بِغَيْرِ عَالِمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يُعْرَفِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

۵۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَهِشَامُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَمَّنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ.

۷۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

عليه السلام قَالَ قَالَ: وَاللهِ مَاتَرَكَ اللهُ أَرْضاً مُنْذُ قَبَضَ آدَمَ عليه السلام إِلاَّ وَ فِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَىٰ بِهِ إِلَى اللهِ وَ هُوَ حُجَّتُهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ وَلاَتَبْقَى الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ حُجَّةٍ لِلّٰهِ عَلَىٰ عِبَادِهِ.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ نے زمین پر جب سے آدم کا انتقال کیا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔

٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ الأَرْضَ لاَتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ وَأَنَا وَاللهِ ذٰلِكَ الْحُجَّةُ.

٩۔ خدا نے کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور ہم اس کی حجت ہیں۔

١٠ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام، أَتَبْقَى الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَوْبَقِيَتِ الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام زمین باقی نہیں رہتی۔ مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہو ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی۔

١١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَتَبْقَى الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لاَ؛ قُلْتُ: فَإِنَّا نَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهَا لاَتَبْقَىٰ بِغَيْرِ إِمَامٍ إِلاَّأَنْ يَسْخَطَ اللهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ أَهْلِ الأَرْضِ أَوْ عَلَى الْعِبَادِ؛ فَقَالَ: لاَ، لاَتَبْقَىٰ إِذاً لَسَاخَتْ.

١١۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادق سے۔

١٢ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ؛ عَنْ أَبِي هَرَاسَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْإِنَّ الإِمَامَ رُفِعَ مِنَ الأَرْضِ سَاعَةً لَمَاجَتْ بِأَهْلِهَا كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ.

١٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین مع اپنے

اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

۱۳ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَلْ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِنَّا نَرْوِي أَنَّهَا لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: لَا تَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

۱۳ـ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بغیر امام کے زمین باقی نہیں رہ سکتی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ رہے گی۔ مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو۔ فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی۔

چھٹا باب

اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہونگے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

(بَابٌ) ۶

أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رَجُلَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

۱ـ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

۲ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ بَقِيَ اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ عَلَى صَاحِبِهِ.

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى مِثْلَهُ.

۲ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں ایک دوسرے پر حجت ہوگا

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لِئَلَّا يَحْتَجَّ أَحَدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلّٰهِ عَلَيْهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہو گا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہو گا تاکہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ، أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةَ. الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہو گا یا دوسرا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہینگے تو ایک ان میں حجت ہو گا۔

ساتواں باب

معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّدِّ إِلَيْهِ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا يَعْبُدُ اللهَ مَنْ يَعْرِفُ اللهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هٰكَذَا ضَلَالاً (۱) قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصْدِيقُ

رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ مُوَالاةُ عَلِيٍّ علیہ السلام وَالْإِئْتِمَامُ بِهِ وَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَىٰ علیہم السلام وَالْبَرَاءَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هٰكَذَا يُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادتِ خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الٰہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲۔ الْحُسَيْنُ، عَنْ مُعَلًّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا علیہما السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِناً حَتَّىٰ يَعْرِفَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَالْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ.

۲۔ ابن اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اوّل سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَىٰ جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولاً وَحُجَّةً لِلّٰهِ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ اتَّبَعَهُ وَ صَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنَّا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا؟! قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ يُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللهُ، يَجِبُ عَلَىٰ أُولٰئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هٰؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَاناً وَ فُلَاناً؟ قُلْتُ: بَلَىٰ، قَالَ: أَتَرَىٰ أَنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هٰؤُلَاءِ؟ وَاللهِ مَا أَوْقَعَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنَا إِلَّا

اللہ عزوجل ۔

۳۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ تمام لوگوں کی طرف رسولؐ اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونو کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کیسے واجب ہوگی۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولؐ پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا الہام کیا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللهَ وَعَرَفَ إِمَامَهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ[لَا] يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ هٰكَذَا وَاللهِ ضَلَالاً.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہلبیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہلبیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ذَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِمَاماً ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَاماً، مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَعْرِفَةَ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لِتَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا حضرت کے بعد امیر المومنین امام تھے پھر امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمد بن علیؑ امام ہوئے۔ جس نے انکار کیا۔ ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار۔ اس نے رسولؐ کی معرفت سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد آپؑ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ (اب میرے سوا اور کون ہوگا) یہ اس لئے بیان کیا ہے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

٦ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتّٰى تَعْرِفُوا وَلَاتَعْرِفُونَ حَتّٰى تُصَدِّقُوا وَلَاتُصَدِّقُونَ حَتّٰى تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَايَصْلَحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا، ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَيْهاً بَعِيداً إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ لَايَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَلَايَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الْوَفَاءَ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ، فَمَنْ وَفىٰ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَرْطِهِ وَاسْتَعْمَلَ مَاوَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [مَا] وَعَدَهُ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدىٰ وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ، فَقَالَ: «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدىٰ» سورۂ طٰہٰ ۲۰/۸۵

وَقَالَ: «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللهَ مُؤْمِناً بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله، ۵/۳۱

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَايَعْلَمُونَ، إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدىٰ وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدىٰ، وَصَلَ اللهُ طَاعَةَ وَلِيِّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وُلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِعِ اللهَ وَلَارَسُولَهُ وَهُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا أُنْزِلَ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْتَمِسُوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَكُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ؛ إِنَّ اللهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ بِذٰلِكَ فِي نُذُرِهِ، فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ» ۳۵/۲۴ فاطر

تَاهَ مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدىٰ مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ. إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَاتَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ؛ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يَتَدَبَّرْ؛ اتَّبِعُوا ۲۲/۴۶

رَسُولَ اللهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَقِرُّوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِاللهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدىٰ، فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ

وَالتُّقٰی وَ اعْلَمُوْا أَنَّهُ لَوْأَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ؑ وَ أَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ ، اِقْتَصُّوا الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہوگیا اور بہت حیران (سرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔ اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر وفا کو جو شرط و عہود کے ساتھ ہو پس جس نے شرط عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بجالایا جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کرلیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور قائم کئے اور ان کے لئے ہدایت کے منارے اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا افسوس افسوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل کرنے سے پہلے مرگئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انھوں نے شرک کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ طے کیا۔ خدا نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے والیان امر کی اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ماجاء بہ النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس لئے کہ تم کو خبر دی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور نہ تجارت اور وہ نماز کو قائم کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں۔ خدا نے مخصوص کیا اپنے رسولوں کو اپنے امر کے لئے اور خالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو حیران و پریشان ہوا جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہوا جس نے غور کیا اور عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دلوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکر ہدایت پائے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کر سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے اہلبیتؑ کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریمؑ کا انکار کرے اور

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثار قدرت تلاش کرو تاکہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ إِلَّا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَباً وَ جَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحاً وَ جَعَلَ لِكُلِّ شَرْحٍ عِلْماً وَجَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ بَاباً نَاطِقاً، عَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شئے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر شرح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب ناطق ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم والے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَةٍ يُجْهِدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ، فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ، وَاللهُ شَانِئٌ[۲] لِأَعْمَالِهِ، وَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَ قَطِيعِهَا، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا؛ فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعِ غَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي مَرْبِضِهَا، فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِي بِرَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ، فَأَنْتِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ، فَهَجَمَتْ ذُعْرَةً، مُتَحَيِّرَةً، تَائِهَةً، لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا؛ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا، فَأَكَلَهَا، وَ كَذَلِكَ وَاللهِ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرٌ عَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالًّا تَائِهاً، وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ، وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَ أَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ، قَدْ ضَلُّوا وَ أَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے قربت چاہے اور عبادت میں مشقت اٹھائے اور

اس کا منصوص من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور امر دین میں متحیر ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھان پر رہی صبح کو جب گلہ بان اپنے گلے کو لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلہ سے اسے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہو لی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ یہاں کیسے آگئی تو اپنے چرواہے اور گلہ سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیے نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر پھاڑ ڈالا۔ پس اے محمد (راوی) یہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوص من اللہ نہیں جو ظاہر و عادل ہو ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھرتا ہے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی موت مرا اور نفاق کی حالت میں مرا۔ اے محمد جان لو کہ آئمہ کفر اور ان کے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس کو آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے جو کچھ انھوں نے کیا ہے وہ اس کی کسی چیز پہ قدرت نہیں رکھتے بس اسی کا نام کھلی گمراہی ہے۔

٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكَوَّاءِ إِلَىٰ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ
۱۴۶/۷ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ عَلَى الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا بِسِيمَاهُمْ وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ الَّذِي لَايُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ يُعَرِّفُنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاهُ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَنَا وَأَنْكَرْنَاهُ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَوْشَاءَ لَعَرَّفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلٰكِنْ جَعَلَنَا أَبْوَابَهُ وَصِرَاطَهُ وَسَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتَىٰ مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَايَتِنَا أَوْ فَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَإِنَّهُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ فَلَا سَوَاءٌ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَا سَوَاءٌ حَيْثُ ذَهَبَ النَّاسُ إِلَىٰ عُيُونٍ كَدِرَةٍ يَفْرَغُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْنَا إِلَىٰ عُيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لَا نَفَادَ لَهَا وَلَا انْقِطَاعَ.

۹- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکوا امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المومنین

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روز قیامت صراط پر کرائیگا پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیل دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جاری ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے اور نہ قطع ہونا۔

١٠ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ، عَنْ يُونُسَ: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ فَرَاسِخَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلاً وَ أَنْتَ بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَجْهَلُ مِنْكَ بِطُرُقِ الْأَرْضِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلاً.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابوحمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

١١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ،
۲/۸۲۳ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» فَقَالَ: طَاعَةُ اللهِ وَ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امامؑ ہے۔

١٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللهِ، قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْكُوفَةِ،

فَقَالَ : حَسْبُكَ إِذاً.

۱۲۔ ابوبصیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کوفہ سے نکلنے سے پہلے یہ کیا ہے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

۱۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ» فَقَالَ: مَيْتٌ لَا يَعْرِفُ شَيْئاً وَ«نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ»: إِمَاماً يُؤْتَمُّ بِهِ، «كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا» قَالَ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ. ۱۲۳/۶

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا آیہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے۔ کے متعلق فرمایا۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو نہیں پہچانتا اور نور سے مراد امام ہے جس کی اقتدا کی جائے مشکلات میں، اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح لپٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا۔

۱٤ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيُّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ»؟ قَالَ: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَحُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ إِنْكَارُ الْوَلَايَةِ وَبُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ. ۹۱-۹۲/

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو عبداللہ جدلی امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبر دوں تجھے اس آیت کے متعلق جس نے نیکی کی خدا کی طرف سے بہتر نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پائے گا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیر المومنینؑ ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حسنہ سے مراد معرفت ولایت اور ہم اہلبیتؑ کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔

آٹھواں باب
فرض اطاعت آئمہ علیہم السلام
(باب ۸ فرض طاعة الأئمة)

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً». ۸۳/۴ ف

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بلندی امر دین اور اس کی شان وشوکت اور اس کی مفتاح اور تمام چیزوں کا دروازہ خدا کی رضامندی اور معرفت کے بعد امام کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اے رسول صلعم ہم نے تم کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحَسَنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسنؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علیؑ بن الحسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت فرض کیا اور محمد بن علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

۳ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَشِيرٍ الْعَطَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا وَأَنْتُمْ تَأْتَمُّونَ بِمَنْ لَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِهِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ .

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْرِكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ : «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا

وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا۝

۷- میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

٨ ـ وَ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ: طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ فَقَالَ: نَعَمْ

۸- ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

٩ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرًى وَاحِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۹- ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام آئمہؑ امر و اطاعت میں ایک ہی جیسے ہیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

١٠ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِماً عَلَىٰ رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ وَ عِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ فِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ؛ بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّا نَزْعَمُ أَنَّ النَّاسَ عَبِيدٌ لَنَا، لَا وَ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ وَ لَا بَلَغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِي قَالَهُ؛ وَلٰكِنِّي أَقُولُ: النَّاسُ عَبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ، مُوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

۱۰- راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔ فرمایا۔ اے اسحاق! مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قرابت رسولؐ کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انھوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے سوالی ہیں لوگوں کو چاہیے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا، لَا يَسَعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالًّا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلُ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

١١ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدون ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا۔ جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

١٢ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

١٢ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندے کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ

طَاعَتَهُ ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ حَتَّى انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْهِ . ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ ، قَالَ : فَقَالَ : هٰذَا دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ .

۱۳- میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپؑ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَاتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللهُ بِهِ وَطَاعَتَهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ مَمْحَاةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ فِيهِمْ (۲) فِي حَيَاتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ .

۱۴- امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرۂ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمتِ خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ ، قَالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ : إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَسَخَطاً ، وَأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ : أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قُلْتُ : فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ ؟ قَالُوا : الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ : مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ ؟ فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ

قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلَّهُ قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هٰذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا: لَا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا لَا أَدْرِي، وَ قَالَ هٰذَا: أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ ، فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : وَأَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ حَتَّى أُقَبِّلَهُ ، فَضَحِكَ ، قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّكَ أَنْتَ الْحُجَّةُ وَأَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ ، فَقَالَ: كُفَّ رَحِمَكَ اللهُ ، قُلْتُ: أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقَبِّلْهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ: سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ، فَلَا أُنْكِرُكَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَداً .

۱۵۔ منصور بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ اپنی مخلوق سے پہچانی جائے بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے کہا جو یہ جان لے کہ اس کا رب ہے اس کو یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اس کے لئے رضا و غضب ہے اور اس کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر وحی سے یا رسول اللہ سے۔ پس جس کے پاس وحی نہ آئے اس کو چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب ان سے ملے تو ان کے حجت ہونے کی معرفت حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ حجت تھے اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر۔ انھوں نے کہا بے شک، میں نے کہا۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تب کون حجت تھا انھوں نے کہا قرآن۔ میں نے کہا میں نے قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا کہ اسی سے مناظرہ میں دلیل لاتے ہیں، مرجیہ، قدریہ اور لامذہب تک جو قرآن پر ایمان بھی نہیں رکھتا اور اپنی دلیلوں سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے عالم کے ساتھ تاکہ جو کچھ وہ اس کے بارے میں کہے سچ ہو۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ قرآن کا عالم کون ہے انھوں نے کہا ابن مسعود عالم تھے عمر عالم تھے حذیفہ عالم تھے میں نے کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں نے تو کسی کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے سوائے علی علیہ السلام کے۔ جب قوم

میں کوئی مسئلہ الجھتاہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ مگر علیؑ کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دُنیا سے نہیں گئے جب تک کہ اپنے بعد رسول اللہ کی حجت کو قائم نہیں کردیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسنؑ بن علیؑ ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسینؑ بن علیؑ کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے بعد علی بن الحسینؑ کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے بعد محمدؑ بن علیؑ ابوجعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؑ ہنسے، میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپؑ کے پدر بزرگوار دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ حجت خدا ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ اپنا سر مبارک بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اب پوچھو، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

١٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاٰ، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ طَاعَتُهُمْ مُفْتَرَضَةٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: « أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ(١) » وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ».

۵/۵۹ نساء
۵/۵۴ مائدہ

١٦۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے۔ فرمایا ہاں۔ یہ وہ ہیں جن کے لیے خدا نے فرمایا ہے تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلىٰ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ أَبْوَابُ الْخَيْرِ ، السَّامِعُ الْمُطِيعُ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَالسَّامِعُ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ وَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ تَمَّتْ حُجَّتُهُ وَاحْتِجَاجُهُ يَوْمَ يَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ: « يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ». ۱۷/۷۱ بنی اسرائیل

۱۷۔ راوی کہتاہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ہدایات کا سننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر روز قیامت حجت نہ ہوگی اور جو سننے والا نافرمان ہے اس کے لئے عذر نہ ہوگا امام مسلمین تمام کریگا اپنی حجت کو جب وہ روز قیامت خدا سے ملاقات کرے گا اور خدا فرماتاہے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

نواں باب

آئمہ گواہ ہیں خدا کے اس کی مخلوق پر

(بابٌ) ۹

فِي أَنَّ الأَئِمَّةَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلىٰ خَلْقِهِ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ سَمَاعَةَ
قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ
۴/۴۱ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيداً» قَالَ: نَزَلَتْ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله خَاصَّةً ، فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْهُمْ إِمَامٌ مِنَّا شَاهِدٌ
عَلَيْهِمْ وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله شَاهِدٌ عَلَيْنَا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسولؐ ہم تم کو بنائیں گے ان سب پر گواہ فرمایا یہ آیت امت محمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا ہم ان پر گواہ ہوں گے اور محمد صلعم ہم پر گواہ ہوں گے۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ
عَائِذٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :
۲/۱۴۳ «وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوُسْطىٰ وَنَحْنُ
شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ وَحُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ ، قُلْتُ : قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالَ :
إِيَّانَا عَنىٰ خَاصَّةً ، «هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» فَرَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَ صَدَّقْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس آیت کے متعلق ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ فرمایا وہ اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اس کی زمین میں اس کی برحق حجتیں ہیں میں نے آیت ملّت ابیکم الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں خاص طور پر ہم وہی ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہؐ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تصدیق کی روز قیامت ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

٣- وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ»(٢) فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الشَّاهِدُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلّى الله عليه وآله وَرَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ افمن کان الخ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ امیر المومنینؑ رسول اللہ کی رسالت کے گواہ ہیں اور رسول اللہ کی طرف سے بینہ ہیں۔

٤- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسَطُ وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَحُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَىٰ وَنَحْنُ الْمُجْتَبَوْنَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فِي الدِّينِ مِنْ ضِيقٍ فَالْحَرَجُ أَشَدُّ مِنَ الضِّيقِ «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً وَ«سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ» اللهُ سَمَّانَا الْمُسْلِمِينَ «مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» فَرَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ

عَلَى النَّاسِ ، فَمَنْ صَدَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَاهُ وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ

۴۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا الخ فرمایا۔ امتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اور اس کی مخلوق پر اور ہم اللہ کی حجت ہیں اس کی زمین میں۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے یا ایہا الذین (اے ایمان والو) رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور راہِ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اس نے تم کو چن لیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں کہ اس نے چنا ہے اور فرمایا اس خدا نے دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھا۔ پس مسائل میں حرج ہونا دل تنگی سے زیادہ بڑا ہے۔ ملۃ ابیکم ابراہیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سماکم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تاکہ رسول ہم پر گواہ ہو اور ہم تم لوگوں پر۔ پس جس نے دنیا میں ہماری تصدیق کی۔ ہم روزِ قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا ہم اسے جھٹلائیں گے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ طَهَّرَنَا وَعَصَمَنَا وَجَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَجَعَلَنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نُفَارِقُهُ وَلَا يُفَارِقُنَا .

۵۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیا ہے اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم کو قرآن کے ساتھ، نہ ہم اس سے جدا ہوں گے نہ وہ ہم سے۔

دسواں باب

آئمہ علیہم السلام ھادی ھیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام هُمُ الْهُدَاةُ)

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ وَفَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ « وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: كُلُّ إِمَامٍ هَادٍ لِلْقَرْنِ الَّذِي هُوَ فِيهِمْ

۱- آیہ لکل قوم ہاد کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر امام اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے ھادی ہوتا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ »(۱) فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ زَمَانٍ مِنَّا هَادٍ يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيٌّ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۲- آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر ہیں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جو لوگوں کو ما جا بہ النبی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادی خلق حضرت علی ہیں اور ان کے بعد اوصیاء ہیں ایک کے بعد دوسرا۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! هَلْ مِنْ هَادٍ الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا زَالَ مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَوْ كَانَتْ إِذَا نَزَلَتْ آيَةٌ عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَاتَتِ الْآيَةُ مَاتَ الْكِتَابُ وَلَكِنَّهُ حَيٌّ يَجْرِي فِيمَنْ بَقِيَ كَمَا جَرَى فِيمَنْ مَضَى.

۳- ابو بصیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق پوچھا۔ فرمایا رسول اللہ منذر ہیں اور علیؑ ہادی ہیں اے ابو محمد بتاؤ اس زمانہ میں بھی کوئی ہادی ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو محمد! اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مر جائے (اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو) تو یہ آیت (متشابہ) بھی مر جائے گی اور وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنے والا کوئی نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ

وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِيُّ ، أَمَا وَاللَّهِ مَا ذَهَبَتْ مِنَّا وَمَا زَالَتْ فِينَا إِلَى السَّاعَةِ .

۴۔ آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا منذر (ڈرانے والے) رسول ہیں اور ہادی علیؑ ہیں۔ واللہ ہم سے امر ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائے گا۔

گیارھواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور خازن الٰہی ہیں

بَابُ ۱۱

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وُلَاةُ أَمْرِ اللَّهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِهِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ ؑ يَقُولُ : نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللَّهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِ اللَّهِ وَ عَيْبَةُ وَحْيِ اللَّهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر علیہ السلام سے سنا ہم والیان امر الٰہی ہیں ہم علوم الٰہی کا خزانہ ہیں اور مرکز اسرار الٰہیہ ہیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ؑ : وَاللَّهِ إِنَّا لَخُزَّانُ اللَّهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، لَا عَلَى ذَهَبٍ وَلَا عَلَى فِضَّةٍ إِلَّا عَلَى عِلْمِهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، واللہ ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں مگر سونے چاندی کے خزانہ دار نہیں بلکہ علم الٰہی کے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللَّهِ وَ نَحْنُ تَرَاجِمَةُ وَحْيِ اللَّهِ وَنَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ

وَمَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے خزانہ دار ہیں ہم وحی الٰہی کے ترجمان ہیں ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اوپر ہیں اور ان پر جو زمین کے اوپر ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ تَرْكِ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَسُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَهُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَقَدْ أَنْبَأَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ .

۴- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا (بحدیث قدسی) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوگی ان اشقیاء پر جنھوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام بتلائے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! إِنَّ اللهَ وَاحِدٌ مُتَوَحِّدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُتَفَرِّدٌ بِأَمْرِهِ ، فَخَلَقَ خَلْقاً فَقَدَّرَهُمْ لِذَلِكَ الْأَمْرِ ، فَنَحْنُ هُمْ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! فَنَحْنُ حُجَجُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَخُزَّانُهُ عَلَى عِلْمِهِ وَالْقَائِمُونَ بِذَلِكَ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے اللہ واحد ہے احد ہے اپنی وحدانیت میں اکیلا ہے اور اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین کو ان کے لئے مقدر کیا۔ اے ابن ابی یعفور ہم اللہ کے بندوں پر اس کی حجتیں ہیں اور اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس علم پر قائم رہنے والے ہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا[۳] وَجَعَلَنَا خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَلَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَانَا مَا عُبِدَ اللهُ[۴] .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین خلقت کے ساتھ پیدا کیا اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنا دیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا۔ ہماری عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

بارہواں باب

آئمہ خلفا اللہ ہیں زمین پر اور وہ ابواب ہیں جن سے آیا جاتا ہے

(باب) أَنَّ الأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَرْضِهِ
وَأَبْوَابُهُ الَّتِي مِنْهَا يُؤْتَى

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : الأَئِمَّةُ خُلَفَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ.

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آئمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی زمین پر۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : الأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَلَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِمُ احْتَجَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوصیاء اللہ کے ابواب ہیں جن سے (ثواب کی طرف یا خانۂ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر حجت قائم کی ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ : « وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ » قَالَ : هُمُ الأَئِمَّةُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں کہ وہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا

جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ فرمایا۔ ان سے مراد آئمہ ہیں۔

تیرہواں باب

آئمہ علیہم السلام نور خدا ہیں

۱۳ ((بَابُ ۱۳ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نُورُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ))

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَاللهِ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَهُمْ وَاللهِ نُورُ اللهِ الَّذِي أَنْزَلَ وَهُمْ وَاللهِ نُورُ اللهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ، وَاللهِ يَا أَبَا خَالِدٍ، لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ، وَهُمْ وَاللهِ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ، وَاللهِ يَا أَبَا خَالِدٍ، لَا يُحِبُّنَا عَبْدٌ وَيَتَوَلَّانَا حَتَّى يُطَهِّرَ اللهُ قَلْبَهُ وَلَا يُطَهِّرُ اللهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَيَكُونَ سِلْماً لَنَا، فَإِذَا كَانَ سِلْماً لَنَا سَلَّمَهُ اللهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسَابِ وَآمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَكْبَرِ. ۸/۶۴

۱۔ ابوخالد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیۂ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اے ابوخالد نور سے مراد نور آئمہ ہیں۔ آل محمدؐ سے قیامت تک ہونے والے اور وہی وہ نور ہیں جو نازل کیا گیا اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان وزمین میں۔ واللہ اے ابوخالد نور امام قلوب مومنین میں ہے وہ نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور وہ (آئمہ) قلوب مومنین کو منور کر دیتے ہیں اور اللہ ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے چھپا لیتا ہے ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں واللہ۔ اے ابوخالد ہم سے نہیں محبت کرتا کوئی بندہ اور نہیں دوست رکھتا ہم کو، مگر یہ کہ اللہ اس کے قلب کو پاک کرتا ہے اور پاک نہیں کرتا کسی کے دل کو جب تک وہ ہمیں نہ مانے اور ہم سے صلح نہ کرے بس جب ہم سے صلح کرتا ہے تو خدا اس کو سخت عذاب سے اور روز قیامت کے خوف عظیم سے محفوظ رکھتا ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ : وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ » قَالَ: النُّورُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ [عَلِيٌّ] أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ وہ لوگ جنھوں نے اتباع کیا رسول و نبی امی کا جس کا ذکر انھوں نے لکھا ہوا توریت و انجیل میں پایا ہے جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام، الیٰ قولہ اور انھوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں علی امیر المومنین اور آئمہ علیہم السلام ہیں۔

٣ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ آتَى اللهُ أَهْلَ الْكِتَابِ خَيْراً كَثِيراً، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ: أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» قَالَ: فَقَالَ: قَدْ آتَاكُمُ اللهُ كَمَا آتَاهُمْ، ثُمَّ تَلَا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ» يَعْنِي إِمَاماً تَأْتَمُّونَ بِهِ.

۳۔ ابوجارود سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ نے اہل کتاب کو خیر کثیر دیا ہے یہ کیا بات ہے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے تم کو اللہ نے اسی طرح دیا ہے جیسے ان کو دیا تھا پھر یہ آیت پڑھی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اس نے رحمت کے دو ٹکڑے تم کو دیئے ہیں اور تمہارے لئے ایک نور قرار دیا ہے کہ تم ان کے سہارے چلو یعنی امام جس کی تم اقتدا کرو۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ، النُّورُ وَاللهِ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، يَا أَبَا خَالِدٍ، لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَهُمُ الَّذِينَ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللهُ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ وَيَغْشَاهُمْ بِهَا.

۴۔ ابوخالد کابلی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ایمان

لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر، اتباع کرو اس نور کا جو ہم نے نازل کیا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو خالد واللہ نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اے ابو خالد نور امام ہے قلوب مومنین نور ہیں اور دن میں چمکنے والے سورج سے زیادہ روشن ہیں وہ آئمہ وہ ہیں جو قلوب مومنین کو روشن کرتے ہیں اور اس کو روک دیتا ہے اللہ جس سے چاہتا ہے پس ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور ان پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: «اَللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ» فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فِيهَا مِصْبَاحٌ» ٢٤/٣٥ ن
الْحَسَنُ «الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ» الْحُسَيْنُ «الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ» فَاطِمَةُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا. «يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ» إِبْرَاهِيمُ عليه السلام «زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ» لَا يَهُودِيَّةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ «يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ» يَكَادُ الْعِلْمُ يَنْفَجِرُ بِهَا «وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ» إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ. «يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ» يَهْدِي اللهُ لِلْأَئِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ «وَيَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ» قُلْتُ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ» قَالَ: الْأَوَّلُ وَصَاحِبُهُ «يَغْشَاهُ مَوْجٌ» الثَّالِثُ «مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ ظُلُمَاتٌ» الثَّانِي «بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ»: مُعَاوِيَةُ لَعَنَهُ اللهُ وَفِتَنُ بَنِي أُمَيَّةَ «إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ» الْمُؤْمِنُ فِي ظُلْمَةِ فِتْنَتِهِمْ «لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوراً» إِمَاماً مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» إِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ «يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ»: أَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَسْعَىٰ بَيْنَ يَدَيِ الْمُؤْمِنِينَ وَ ٥٧/١٢ مد
بِأَيْمَانِهِمْ حَتَّىٰ يُنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنْ أَخِيهِ مُوسَىٰ عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ میں مشکوٰۃ (چراغدان) سے مراد فاطمہ ہیں اور فیہا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسنؑ ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہے اور شیشہ سے مراد حسینؑ ہیں اور فاطمہ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارکہ ابراہیم سے۔ تیل اس چراغ کا زیتون ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی، اس کا روغن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلے اور اگرچہ آگ مس نہ کرے تب بھی نور علیٰ نور ہے یعنی امام کے بعد

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللّٰہ لہ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

٦ـ أَحْمَدُبْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَاللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وِلَايَةَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ. قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

٦١/٩ الصا
٦٤/٨ تغا

٦۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آیہ " وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قولِ باری تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

چودہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بَابٌ أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

١ـ أَحْمَدُبْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ

سِنانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : ماجاءَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام آخُذُ بِهِ وَما نَهى عَنْهُ أَنْتَهي عَنْهُ ، جَرى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ ما جَرى لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلى جَميعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ في شَيْءٍ مِنْ أَحْكامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللهِ وَ عَلى رَسُولِهِ وَالرّادُّ عَلَيْهِ في صَغيرَةٍ أَوْ كَبيرَةٍ عَلى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كانَ أَميرُالْمُؤْمِنينَ عليه السلام بابَ اللهِ الَّذي لايُؤْتى إِلّا مِنْهُ وَسَبيلَهُ الَّذي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذٰلِكَ يَجْري الأَئِمَّةُ الْهُدى واحِداً بَعْدَ واحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكانَ الأَرْضِ أَنْ تَميدَ بِأَهْلِها وَ حُجَّتَهُ الْبالِغَةَ عَلى مَنْ فَوْقَ الأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرى وَ كانَ أَميرُالْمُؤْمِنينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ كَثيراً ما يَقُولُ: أَنَا قَسيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنّارِ وَ أَنَا الْفارُوقُ الأَكْبَرُ وَ أَنَا صاحِبُ الْعَصاءِ وَالْمِيْسَمِ لَقَدْ أَقَرَّتْ لي جَميعُ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحُ وَالرُّسُلُ بِمِثْلِ ما أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يُدْعى فَيُكْسى وَأُدْعى فَأُكْسى وَ يُسْتَنْطَقُ وَأُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطيتُ خِصالاً ماسَبَقَني إِلَيْها أَحَدٌ قَبْلي، عُلِّمْتُ الْمَنايا وَالْبَلايا وَالأَنْسابَ وَفَصْلَ الْخِطابِ فَلَمْ يَفُتْني ما سَبَقَني وَلَمْ يَعْزُبْ عَنّي ماغابَ عَنّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدّي عَنْهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ مَكَّنَني فيهِ بِعِلْمِهِ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورِ الْعَمِّيّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ قالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ- ثُمَّ ذَكَرَ الْحَديثَ الأَوَّلَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسول خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی پر چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی رد کرنا شرک باللہ ہے امیر المومنین علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا، تمام آئمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنّت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروقِ اکبر ہوں میں صاحبِ عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلعم کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں

منصب امامت پر جیسے آنحضرتؐ (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں فائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دور ہے مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الٰہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الٰہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس میں قدرت دی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْأَعْرَجُ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ : مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَىٰ عَنْهُ يُنْتَهَىٰ عَنْهُ ، جَرَىٰ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَىٰ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَىٰ جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ ، الْمُعَيِّبُ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعَيِّبِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَىٰ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَىٰ حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَىٰ إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذٰلِكَ جَرَتِ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَىٰ مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَىٰ وَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ وَلَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقَرَّتْ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَىٰ مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ هِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله يُدْعَىٰ فَيُكْسَىٰ وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُدْعَىٰ فَأُكْسَىٰ وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَىٰ حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي ، عُلِّمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ، فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كُلُّ ذٰلِكَ مَكَّنَنِيَ اللهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

٢۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیر المومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیئے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ علی کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیر المومنین

کے احکام میں سے کسی حکم پر بھی عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا۔ اس کے رسولؐ کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رَد کرنا شرک باللہ ہے اور امیرالمومنین باب اللہ ہیں نہیں آیا جاتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ جو اس کے خلاف چلا ہلاک ہوگیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا۔ یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیرالمومنین نے فرمایا میں جنّت و نار کا خدا کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا و میسم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمدؐ کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفےٰؐ پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہے اور روز قیامت حضرت محمد مصطفےٰؐ کو بلایا جائے گا۔ پس آپ لباس نبوت پہنے ہوں گے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہونگا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے موتوں کا بلایا کا انساب کا اور فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں مخفی ہوگی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے غائب ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہنچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوعَبْدِاللهِ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْحُلْوَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: فَضْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا جَاءَ بِهِ آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَابُ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَذٰلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عُمُدَ الْإِسْلَامِ وَ رَابِطَةً عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُ ، لَا يَهْتَدِي هَادٍ إِلَّا بِهُدَاهُمْ وَلَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهُدَى إِلَّا بِتَقْصِيرٍ عَنْ حَقِّهِمْ، أُمَنَاءُ اللهِ عَلَى مَا أَهْبَطَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ نُذْرٍ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَجْرِي لِآخِرِهِمْ مِنَ اللهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ وَلَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، لَا يَدْخُلُهَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى حَدِّ قَسْمِي وَأَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَالْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي ،

لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ صلى الله عليه وآله وسلم وَ إِنِّي وَ إِيَّاهُ لَعَلَىٰ سَبِيلٍ وَاحِدٍ، إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ السِّتَّ: عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْوَصَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيْسَمِ وَ الدَّابَّةِ الَّتِي تُكَلِّمُ النَّاسَ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہ اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد مثل ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنیوالا ایسا ہے جیسے خدا اور رسولؐ پر سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسولؐ پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑے علم کو ان کے زمانا شرک باللہ ہے رسول اللہ وہ باب اللہ تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک ایسا راستہ تھے کہ جو اس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیرالمومنین تھے ان کے بعد اور یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستون اسلام ہیں اور رابطہ الٰہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جبکہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول عذر سے اور عذاب الٰہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لیے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اوّل کے لئے ہے اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی مگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہنچانے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لائے تھے حضرت محمدؐ کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جاتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیائے انبیاء کا علم، قضایا فیصل کرنے کا علم اور مسلمانوں کے فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور میں صاحب عصائے امامت ہوں اور نشانِ امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روز قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

پندرہواں باب

فضیلت امام اور اس کی صفات

(باب) ۱۵

نادرٌ جامعٌ فی فضلِ الإمامِ و صفاتِه

۱ـ أبو محمّد القاسم بن العلاء رحمه الله رفعه، عن عبد العزيز بن مسلم قال: كنّا مع الرّضا عليه السلام
بمرو فاجتمعنا في الجامع يوم الجمعة في بدء مقدمنا فأداروا أمر الإمامة وذكروا كثرة اختلاف النّاس
فيها فدخلت على سيّدي عليه السّلام فأعلمته خوض النّاس فيه، فتبسّم عليه السلام ثمّ قال: يا عبد العزيز
[بن مسلم] ! جهل القوم و خدعوا عن آرائهم، إنّ الله عزّ وجلّ لم يقبض نبيّه صلى الله عليه وآله حتّى
أكمل له الدّين و أنزل عليه القرآن فيه تبيان كلّ شيء، بيّن فيه الحلال والحرام و الحدود
و الأحكام و جميع ما يحتاج إليه النّاس كملاً، فقال عزّ وجلّ: «ما فرّطنا في الكتاب من
شيء» ۝ وأنزل في حجّة الوداع و هي آخر عمره صلى الله عليه وآله: «اليوم أكملت لكم دينكم و أتممت
عليكم نعمتي و رضيت لكم الإسلام ديناً» ۝ و أمر الإمامة من تمام الدّين ولم يمض صلى الله عليه وآله ۶/۳۸ ال
حتّى بيّن لأمّته معالم دينهم و أوضح لهم سبيلهم و تركهم على قصد سبيل الحقّ و أقام لهم ۵/۳ الما
عليّاً عليه السلام علماً و إماماً و ما ترك [لهم] شيئاً يحتاج إليه الأمّة إلاّ بيّنه، فمن زعم أنّ الله
عزّ وجلّ لم يكمل دينه فقد ردّ كتاب الله و من ردّ كتاب الله فهو كافر به،

هل يعرفون قدر الإمامة و محلّها من الأمّة فيجوز فيها اختيارهم ؟! ، إنّ الإمامة
أجلّ قدراً و أعظم شأناً و أعلا مكاناً و أمنع جانباً و أبعد غوراً من أن يبلغها النّاس بعقولهم
أو ينالوها بآرائهم أو يقيموا إماماً باختيارهم، إنّ الإمامة خصّ الله عزّ وجلّ بها إبراهيم الخليل
بعد النّبوّة و الخلّة مرتبة ثالثة و فضيلة شرّفه بها و أشاد بها ذكره فقال: «إنّي جاعلك للنّاس
إماماً» ۝ فقال الخليل عليه السلام سروراً بها: «و من ذرّيّتي» قال الله تبارك و تعالى: «لا ... [illegible] دي الظّالمين» ۲/۱۲۴ البـ

فأبطلت هذه الآية إمامة كل ظالم إلى يوم القيامة و صارت في الصفوة، ثم [illegible]مه الله تعالى
بأن جعلها في ذريته أهل الصفوة والطهارة فقال: «ووهبنا له إسحاق ويعقوب نافلة و كلا جعلنا
صالحين ۞ و جعلناهم أئمة يهدون بأمرنا و أوحينا إليهم فعل الخيرات و إقام الصلاة و إيتاء
الزكاة و كانوا لنا عابدين»۝ فلم تزل في ذريته يرثها بعض عن بعض قرنا فقرنا حتى ورثها الله ٢١/٧٣
تعالى النبي صلى الله عليه وآله، فقال جل و تعالى: «إن أولى الناس بإبراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي
والذين آمنوا والله ولي المؤمنين»۝ فكانت له خاصة فقلدها صلى الله عليه وآله عليا عليه السلام بأمر الله تعالى على رسم ٣/٦٨
ما فرض الله، فصارت في ذريته الأصفياء الذين آتاهم الله العلم والإيمان، بقوله تعالى: «و قال
الذين أوتوا العلم والإيمان لقد لبثتم في كتاب الله إلى يوم البعث»۝ فهي في ولد علي عليه السلام ٣٠/٥٦
خاصة إلى يوم القيامة، إذ لا نبي بعد محمد صلى الله عليه وآله فمن أين يختار هؤلاء الجهال؟ إن الإمامة هي
منزلة الأنبياء وإرث الأوصياء، إن الإمامة خلافة الله وخلافة الرسول صلى الله عليه وآله ومقام أمير المؤمنين
عليه السلام و ميراث الحسن و الحسين عليهما السلام.

إن الإمامة زمام الدين، و نظام المسلمين، و صلاح الدنيا و عز المؤمنين،
إن الإمامة أس الإسلام النامي و فرعه السامي، بالإمام تمام الصلاة و الزكاة والصيام والحج
و الجهاد وتوفير الفيء و الصدقات و إمضاء الحدود والأحكام و منع الثغور والأطراف؛ الإمام
يحل حلال الله و يحرم حرام الله و يقيم حدود الله ويذب عن دين الله و يدعو إلى سبيل ربه
بالحكمة و الموعظة الحسنة والحجة البالغة.

الإمام كالشمس الطالعة المجللة بنورها للعالم وهي في الأفق بحيث لا تنالها الأيدي والأبصار،
الإمام البدر المنير والسراج الزاهر والنور الساطع، والنجم الهادي في غياهب الدجى وأجواز
البلدان والقفار و لجج البحار، الإمام الماء العذب على الظماء والدال على الهدى و المنجي
من الردى، الإمام النار على اليفاع،[٥] الحار لمن اصطلى به والدليل في المهالك، من فارقه
فهالك.

الإمام السحاب الماطر والغيث الهاطل و الشمس المضيئة و السماء الظليلة و الأرض
البسيطة والعين الغزيرة و الغدير والروضة، الإمام الأنيس الرفيق والوالد الشفيق والأخ
الشقيق و الأم البرة بالولد الصغير و مفزع العباد في الداهية النآد.[٦]

الإمام أمين الله في خلقه و حجّته على عباده وخليفته في بلاده و الدّاعي إلى الله والذّابّ عن حرم الله، الإمام المطهّر من الذّنوب و المبرّأ عن العيوب ، المخصوص بالعلم، الموسوم بالحلم، نظام الدّين و عزّ المسلمين و غيظ المنافقين و بوار الكافرين، الإمام واحد دهره، لايدانيه أحد ولايعادله عالم ولايوجد منه بدل ولاله مثل ولانظير ، مخصوص بالفضل كلّه من غير طلب منه له ولا اكتساب ؛ بل اختصاص من المفضّل الوهّاب فمن ذا الّذي يبلغ معرفة الإمام أو يمكنه اختياره ، هيهات هيهات ، ضلّت العقول و تاهت الحلوم وحارت الألباب وخسئت العيون[1] و تصاغرت العظماء و تحيّرت الحكماء و تقاصرت الحلماء و حصرت الخطباء وجهلت الألبّاء و كلّت الشّعراء وعجزت الأدباء وعييت البلغاء عن وصف شأن من شأنه أو فضيلة من فضائله وأقرّت بالعجز والتّقصير و كيف يوصف بكلّه أو ينعت بكنهه أو يفهم شيء من أمره أو يوجد من يقوم مقامه و يغني غناه، لا ، كيف و أنّى ؟ و هو بحيث النّجم من يد المتناولين ووصف الواصفين فأين الاختيار من هذا و أين العقول عن هذا و أين يوجد مثل هذا؟! أتظنّون أنّ ذلك يوجد في غير آل الرّسول محمّد صلى الله عليه وآله وسلم كذبتهم والله أنفسهم و منّتهم الأباطيل[2] فارتقوا مرتقاً صعباً دحضاً تزلّ عنه إلى الحضيض أقدامهم ، راموا إقامة الإمام بعقول حائرة بائرة ناقصة و آراء مضلّة، فلم يزدادوا منه إلّا بعداً ، [قاتلهم الله أنّى يؤفكون][3] ولقد راموا صعباً وقالوا إفكاً و ضلّوا ضلالاً بعيداً ووقعوا في الحيرة إذ تركوا الإمام عن بصيرة «و زيّن لهم الشّيطان أعمالهم ، فصدّهم عن السّبيل و كانوا مستبصرين » رغبوا عن اختيار الله و اختيار رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و أهل بيته إلى اختيارهم والقرآن يناديهم : «و ربّك يخلق مايشاء و يختار ما كان لهم الخيرة سبحان الله و تعالى عمّا يشركون » و قال عزّ و جلّ : « و ما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى

٢٨/٦٨

الله و رسوله أمراً أن يكون لهم الخيرة من أمرهم - الآية » و قال : « مالكم كيف تحكمون○

٣٣/٣٦

أم لكم كتاب فيه تدرسون ○ إنّ لكم فيه لما تخيّرون ○ أم لكم أيمان علينا بالغة إلى يوم القيامة إنّ لكم لما تحكمون ○ سلهم أيّهم بذلك زعيم ○ أم لهم شركاء فليأتوا بشركائهم إن كانوا صادقين» و قال عزّ وجلّ : «أفلا يتدبّرون القرآن أم على قلوب أقفالها»؟! أم «طبع الله على

٣٦-٤١ القلم

قلوبهم فهم لايفقهون»؟! أم « قالوا سمعنا وهم لايسمعون ○ إنّ شرّ الدّوابّ عند الله الصّمّ البكم

٤٧/٢٤

الّذين لايعقلون○ ولو علم الله فيهم خيراً لأسمعهم ولو أسمعهم لتولّوا وهم معرضون ○ أم «قالوا سمعنا

٩/٨٧

٨/٢٣

وَ عَصَيْنا» بَلْ هُوَ «فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ»، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيارِ الْإِمامِ ؟! ٢/٩٣
وَالْإِمامُ عالِمٌ لا يَجْهَلُ وَراعٍ لا يَنْكُلُ (٢) مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهارَةِ وَالنُّسُكِ وَ الزَّهادَةِ وَالْعِلْمِ
وَالْعِبادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله وَ نَسْلِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لا مَغْمَزَ فِيهِ في نَسَبٍ وَلا يُدانيهِ
ذُو حَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالذِّرْوَةِ مِنْ هاشِمٍ وَالْعِتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله وَالرِّضا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ،
شَرَفُ الْأَشْرافِ وَالْفَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنافٍ، نامِي الْعِلْمِ كامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلِعٌ بِالْإِمامَةِ عالِمٌ بِالسِّياسَةِ، مَفْرُوضُ
الطّاعَةِ، قائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ناصِحٌ لِعِبادِ اللهِ، حافِظٌ لِدينِ اللهِ. إِنَّ الْأَنْبِياءَ وَالْأَئِمَّةَ صَلَواتُ اللهِ
عَلَيْهِمْ يُوَفِّقُهُمُ اللهُ وَيُؤْتيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَحِكَمِهِ ما لا يُؤْتيهِ غَيْرَهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمانِ
في قَوْلِهِ تَعالىٰ: «أَفَمَنْ يَهْدي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لا يَهِدّي إِلّا أَنْ يُهْدىٰ، فَما لَكُمْ كَيْفَ /٣٥
تَحْكُمُونَ» وَ قَوْلُهُ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوتِيَ خَيْراً كَثيراً» وَ قَوْلُهُ في ٢٦٩
طالُوتَ: «إِنَّ اللهَ اصْطَفاهُ عَلَيْكُمْ وَ زادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللهُ يُؤْتي مُلْكَهُ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ
واسِعٌ عَليمٌ» وَ قالَ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ ما لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكانَ ٢٤٧
فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظيماً» وَ قالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَعِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ:
«أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلىٰ ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ
آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظيماً ○ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفىٰ بِجَهَنَّمَ سَعيراً» وَإِنَّ الْعَبْدَ ٥٤
إِذا اخْتارَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاُمُورِ عِبادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذٰلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنابيعَ الْحِكْمَةِ وَأَلْهَمَهُ الْعِلْمَ
إِلْهاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوابٍ وَلا يُحَيَّرُ (١٠) فيهِ عَنِ الصَّوابِ، فَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ، قَدْ
أَمِنَ مِنَ الْخَطايا وَالزَّلَلِ وَالْعِثارِ، يَخُصُّهُ اللهُ بِذٰلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبالِغَةَ] عَلىٰ عِبادِهِ وَشاهِدَهُ
عَلىٰ خَلْقِهِ وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظيمِ، فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلىٰ مِثْلِ هٰذا
فَيَخْتارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتارُهُمْ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ؟ تَعَدَّوْا ـ وَبَيْتِ اللهِ ـ الْحَقَّ وَ نَبَذُوا كِتابَ اللهِ
وَراءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ، وَ في كِتابِ اللهِ الْهُدىٰ وَالشِّفاءُ، فَنَبَذُوهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْواءَهُمْ،
فَذَمَّهُمُ اللهُ وَ مَقَّتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ فَقالَ جَلَّ وَ تَعالىٰ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدىً مِنَ اللهِ
إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّالِمينَ» وَ قالَ: «فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ» وَقالَ: «كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللهِ وَ ٥٠
عِنْدَ الَّذينَ آمَنُوا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبّارٍ» وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ٨
وَ سَلَّمَ تَسْليماً كَثيراً. ٣٥

۱۔عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیاہے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم روز جمعہ اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بکثرت ہے اس کا ذکر کیا میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور و فکر کو بتایا حضرت مسکرائے اور فرمایا اے عبدالعزیز یہ قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رائے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبیؐ کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شے کا بیان ہے اور اس میں حلال و حرام اور حدود و احکام کو بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتاج ہیں اور اس نے فرمایا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا اور امر امامت تمام دین سے ہے اور نہیں رحلت فرمائی حضرت نے یہاں تک ظاہر کر دیا اپنی اُمت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا اور علی علیہ السلام کو ان کے لئے نشانِ ہدایت اور امام بنایا اور نہیں کسی ایسے امر کو چھوڑا جس کی طرف اُمت محتاج تھی مگر یہ کہ اس کو بیان کر دیا۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ خدا نے اپنے دین کو بے تمام کئے چھوڑ دیا۔ تو اس نے کتاب خدا کو رد کیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔ کیا لوگ قدر امامت اور محل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر و منزلت بہت اجل و ارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل و مقام بہت بلند ہے۔ اور اپنی طرف غیر کے آنے سے مانع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی راہیں اسکو پا نہیں سکتیں وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔ نبوت اور خلت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا۔ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنائے گا فرمایا ظالم میرے عہد کو نہ پا سکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوت اور طہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب عطا کئے۔ جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا اور امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی، پس عہد امامت ان کی ذریت میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف چلا، صدیوں تک یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہو گئی پھر یہ عہدہ مخصوص ہوا۔ علیؑ سے بامر خدا اس رسم کی بنا پر جو اللہ نے فرض

کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔
جیسا کہ فرماتا ہے یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفےٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث اوصیاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسولؐ کی جانشینی ہے اور مقام امیر المومنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔
امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔
امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطراف اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔
امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قائم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلاتا ہے لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری حجت ہے
امام جیسے چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند پر ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔
امام روشن چاند ہے اور ضیاء بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگاتا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے ضلالت کی تاریکیوں میں، شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتلانے والا۔
امام چشمۂ آب شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں)
اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جائے۔ اور ہلکوں میں صحیح راستہ بتلانے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔
امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رد ڈلنے والا ابر ہے وہ آفتاب درخشاں ہے وہ سایہ فگن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ ابلنے والا چشمہ ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔
امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے، شفیق باپ ہے اور سگا بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک ماں اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریاد رس ہے مصائب و آلام میں۔
امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور حلم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ و غضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل و کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل و نظیر ہے وہ بغیر اکتساب اور خود سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت تامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہوگئی ہیں اور فہم و ادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب لوگ عاجز ہوگئے عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہوگئے اور صاحبان بلاغت عاجز کئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پروا کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں، ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیا اور عقلوں کی رسائی کے بارہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسولؐ کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھر ان کے قدم پستی کی طرف پھیلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کرنے والی ناقص عقلوں سے اور گمراہ کرنے والی راویوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افتراپردازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنور میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شرک سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کو طے فرما دیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا۔ تم خود کیسا حکم لگاتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم درس لیتے ہو کیا تمہارے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا اہم سے روز قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسولؐ تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرماتا ہے کیا یہ لوگ آیاتِ قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سنا تا لیکن اگر وہ سنتے تو البتہ روگردانی کرکے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا۔

معدن قدس و طہارت ہوتا ہے۔

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے۔

صاحب علم و عبادت ہوتا ہے۔

دعائے رسولؐ سے مخصوص ہوتا ہے۔

نسل سیدہ طاہرہ و معصومہؑ ہوتا ہے۔

اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔

کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے۔

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترت رسولؐ سے ہوتا ہے۔

اور مرضیٔ الٰہی کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

وہ تمام اشراف کا شرف ہوتا ہے۔

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے۔

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ حلم سے پُر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔

وہ سیاست الٰہیہ کا عالم ہوتا ہے

اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔

امرِ خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔

دینِ خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و آئمہ علیہم السلام موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الٰہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہلِ زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پیروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہو گیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طالوت کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طالوت کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ہے ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا جاننے والا ہے

اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عترت و ذرّیت کے متعلق فرمایا۔ کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولادِ ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملکِ عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا الہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہِ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضلِ عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر قادر ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خانۂ کعبہ کی۔ انھوں نے کتاب خدا کو پسِ پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، درآنحالیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انھوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھتا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو ہدایتِ خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا

اور فرماتا ہے ہلاکت ہو ان کے لئے ان کے اعمال اکارت گئے اور خدا نے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے خدا نے ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگادی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمدؐ اور ان کی اولاد پر۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الأَئِمَّةِ عليهم السلام وَ صِفَاتِهِمْ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْضَحَ بِأَئِمَّةِ الْهُدىٰ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ، وَأَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مِنْهَاجِهِ، وَ فَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ يَنَابِيعِ عِلْمِهِ، فَمَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَجَدَ طَعْمَ حَلَاوَةِ إِيمَانِهِ، وَ عَلِمَ فَضْلَ طُلَاوَةِ إِسْلَامِهِ، لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ نَصَبَ الْإِمَامَ عَلَماً لِخَلْقِهِ، وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلىٰ أَهْلِ مَوَادِّهِ وَ عَالَمِهِ (٥)، وَأَلْبَسَهُ اللهُ تَاجَ الْوَقَارِ، وَ غَشَّاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ، يَمُدُّ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ، لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ، وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِجِهَةِ أَسْبَابِهِ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ؛ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجىٰ، وَ مُعَمِّيَاتِ السُّنَنِ، وَ مُشَبِّهَاتِ الْفِتَنِ، فَلَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ يَخْتَارُهُمْ لِخَلْقِهِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَصْطَفِيهِمْ لِذٰلِكَ وَ يَجْتَبِيهِمْ، وَ يَرْضىٰ بِهِمْ لِخَلْقِهِ وَ يَرْتَضِيهِمْ، كُلَّمَا مَضىٰ مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ لِخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَاماً عَلَماً بَيِّناً، وَ هَادِياً نَيِّراً، وَ إِمَاماً قَيِّماً، وَ حُجَّةً عَالِماً؛ أَئِمَّةً مِنَ اللهِ، يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ، حُجَجُ اللهِ وَ دُعَاتُهُ وَ رُعَاتُهُ عَلىٰ خَلْقِهِ، يَدِينُ بِهَدْيِهِمُ الْعِبَادُ، وَ تَسْتَهِلُّ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ، وَ يَنْمُو بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادُ، جَعَلَهُمُ اللهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ، وَ مَصَابِيحَ لِلظَّلَامِ، وَ مَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ، وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ، جَرَتْ بِذٰلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللهِ عَلىٰ مَحْتُومِهَا، فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ الْمُرْتَضىٰ، وَ الْهَادِي الْمُنْتَجىٰ، وَ الْقَائِمُ الْمُرْتَجىٰ، اصْطَفَاهُ اللهُ بِذٰلِكَ، وَ اصْطَنَعَهُ عَلىٰ عَيْنِهِ فِي الذَّرِّ حِينَ ذَرَأَهُ، وَ فِي الْبَرِيَّةِ حِينَ بَرَأَهُ ظِلًّا قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ، مَحْبُوّاً بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ، اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ، وَ انْتَجَبَهُ لِطُهْرِهِ، بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ عليه السلام، وَ خِيَرَةً مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوحٍ عليه السلام، وَ مُصْطَفًى مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام، وَ سُلَالَةً مِنْ إِسْمَاعِيلَ، وَ صَفْوَةً مِنْ عِتْرَةِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله، لَمْ يَزَلْ مَرْعِيّاً بِعَيْنِ اللهِ، يَحْفَظُهُ وَ يَكْلَؤُهُ بِسِتْرِهِ، مَطْرُوداً عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ، مَدْفُوعاً عَنْهُ وُقُوبُ الْغَوَاسِقِ، وَ نُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ، مَصْرُوفاً عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ، مُبَرَّءاً مِنَ الْعَاهَاتِ، مَحْجُوباً عَنِ الْآفَاتِ، مَعْصُوماً مِنَ الزَّلَّاتِ، مَصُوناً عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، مَعْرُوفاً بِالْحِلْمِ وَ الْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ، مَنْسُوباً إِلَى الْعَفَافِ وَ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَائِهِ، مُسْنَداً إِلَيْهِ أَمْرُ وَالِدِهِ، صَامِتاً عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِهِ إِلىٰ أَنِ انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللهِ إِلىٰ مَشِيئَتِهِ، وَ جَاءَتِ الْإِرَادَةُ مِنَ اللهِ فِيهِ إِلىٰ مَحَبَّتِهِ، وَ بَلَغَ مُنْتَهىٰ مُدَّةِ وَالِدِهِ

فَمَضَى وَ صَارَ أَمْرُ اللهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقَيِّمَ عَلَى عِبَادِهِ، رَضِيَ اللهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ(۴) وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضِهِ وَ حُدُودِهِ ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحَيُّرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَحْبِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ، عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللهِ جَلَّ وَعَلَا.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدؐ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تاکہ وحیٔ الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفتِ امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسینؑ سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب و

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا و رسولؐ ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الٰہیہ ہے اور قائم رہنے والی امیدگاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جبکہ عالمِ ذر میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریت نوحؑ سے ہے اور آلِ ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آلِ اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمدؐ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے عیبوں سے بری رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الٰہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الٰہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے، خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصل کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امرِ عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امرِ عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا۔ جب صاحبان جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی امداد ہے بیان امراض قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو طریقہ ان کے آباء طاہرین و صادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خداوند عالم پر جرأت کرنے والا۔

سولھواں باب

آئمہ علیہم السلام والیانِ امر اور وہ محسود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے

(بابٌ) ۱۶

أنَّ الأئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وُلاةُ الأمْرِ وَهُمُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عامِرٍ الأشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْوَشَّاءُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عائِذٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قالَ: سَأَلْتُ أَباجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الأمْرِ مِنْكُمْ۝» فَكانَ جَوابُهُ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ ۴/۶۱ ن
اُوتُوا نَصِيباً مِنَ الْكِتابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطّاغُوتِ وَ يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰؤُلاءِ أَهْدىٰ مِنَ
الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلاً۝» يَقُولُونَ لِأَئِمَّةِ الضَّلالَةِ وَالدُّعاةِ إِلَى النّارِ: هٰؤُلاءِ أَهْدىٰ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيلاً ۴/۵۱ ن
«اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ وَ مَنْ يَلْعَنِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيراً۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ» يَعْنِي الإمامَةَ ۴/۵۲ ن
وَالْخِلافَةَ۝ «فَإِذاً لا يُؤْتُونَ النّاسَ نَقِيراً۝» نَحْنُ النّاسُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ وَالنَّقِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسَطِ ۴/۵۳
النَّواةِ «أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلىٰ ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ۝» نَحْنُ النّاسُ الْمَحْسُودُونَ عَلىٰ ما آتانا ۴/۵۴
اللهُ مِنَ الإمامَةِ دُونَ خَلْقِ اللهِ أَجْمَعِينَ «فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً
عَظِيماً۝» يَقُولُ: جَعَلْنا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالأنْبِياءَ وَالأئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّونَ بِهِ فِي آلِ إِبْراهِيمَ عليه السلام وَ يُنْكِرُونَهُ فِي ۴/۵۴
آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله «فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيراً۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۴/۵۵ ن
بِآياتِنا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ ناراً كُلَّما نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْناهُمْ جُلُوداً غَيْرَها لِيَذُوقُوا الْعَذابَ . إِنَّ اللهَ
كانَ عَزِيزاً حَكِيماً۝» ۴/۵۶ ن

۱۔ بریدعجلی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصّہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے بت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں ان لوگوں سے زیادہ راہِ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلانے والے، آلِ محمدؐ

سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے اے رسولؐ! تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے ملک یعنی امامت وخلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں امام نے فرمایا کہ النّاس سے مراد ہم ہیں اور نقیر وہ ریشہ ہے جو خرما کی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کو دی ہیں فرمایا امام نے اس آیت میں محسودین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امامت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہیں دی۔ پھر فرماتا ہے ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسولؐ اور انبیاء اور آئمہ بنائے۔ پس کیسی عجیب بات ہے کہ ان فضائل کا اولاد ابراہیم میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کی فضیلت سے انکار ہے پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے روگردانی کی اور جہنم کے شعلے ان کے لئے کافی ہیں جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں، بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

٢۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ. ۵۴/۴ ن

٢۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ ام یحسدون الناس، میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ»؟ فَقَالَ: النُّبُوَّةَ؛ قُلْتُ: «الْحِكْمَةَ»؟ قَالَ: الْفَهْمَ وَالْقَضَاءَ، قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ فَقَالَ: الطَّاعَةَ.

٣۔ حمران بن اعین کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور فرمایا کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے فہم اور قضایا کا فیصل کرنا اور اتینا ھم ملکاً عظیما سے مراد اطاعت ہے۔

٤۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» فَقَالَ: يَا أَبَاالصَّبَّاحِ نَحْنُ وَاللهِ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ.

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ام یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا فرمایا واللہ وہ محسود ہم ہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ: جَعَلَ مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ، فَكَيْفَ يُقِرُّونَ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَيُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله؟! قَالَ: قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ قَالَ: الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً: مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللهَ، فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ. ۱/۵۴

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ فقد آتینا آل ابراھیم الخ کے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم میں نبی رسول اور امام بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد میں انکار کرتے ہیں اور اس آیت میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنائے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی پس یہی ملک عظیم ہے۔

سترہواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بَابُ) ۱۷

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْعَلَامَاتُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْجَصَّاصُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَ عَلَامَاتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: النَّجْمُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام. ۱۲/۱۷

۱۔ رسالتمآبؐ نے فرمایا وہ ستارے جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے وہ محمد رسول اللہ اور

علامات ہم آئمہ ہیں ۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ . عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ الْهَيْثَمُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا عِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله النَّجْمُ وَالْعَلَامَاتُ [هُمُ] الْأَئِمَّةُ عليهم السلام. ۱۶/۱۷ النحل

۲۔ اسباط بن سالم راوی ہیں کہ ابا عبداللہ نے فرمایا کہ رسالتمآب فرماتے ہیں کہ وہ ستارے اور علامات (جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے) ہم ہیں ۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: نَحْنُ الْعَلَامَاتُ وَالنَّجْمُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ نجم ہیں اور ہم علامات الٰہیہ ہیں ۔

سترہواں باب الف

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بَابُ) ۱۷ الف

أَنَّ الْآيَاتِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ هُمُ الْأَئِمَّةُ (ع)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ» قَالَ: الْآيَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالنُّذُرُ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ عليهم السلام. ۱۰/۱۰۱ یونس

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ وما تغنی الایات کے متعلق فرمایا۔ آیات سے مراد ہم آئمہ ہیں اور نذر (ڈرانے والے) سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں ۔

۲/۴۲ ٢ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا» يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ.

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ " انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی اس سے مراد تمام اوصیا ہیں

۱۷۸/۲ ٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ» قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ ثُمَّ قَالَ: لٰكِنِّي أُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا، قُلْتُ: «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ»؟ قَالَ: فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَلَا لِلّٰهِ مِنْ نَبَإٍ أَعْظَمُ مِنِّي.

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عم یتساءلون عن النباء العظیم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عم یتساءلون سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے۔

اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض قرار دیا ہے

(بَابُ) ۱۸

مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْكَوْنِ مَعَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ
۹/۱۱۹ الصَّادِقِينَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى.

۱۔ راوی کہتاہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آیہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: الصَّادِقُونَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالصِّدِّيقُونَ بِطَاعَتِهِمْ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے پوچھا آیہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اور ان کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

٣ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَى حَيَاةً تُشْبِهُ حَيَاةَ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمُوتَ مِيتَةً تُشْبِهُ مِيتَةَ الشُّهَدَاءِ وَيَسْكُنَ الْجِنَانَ الَّتِي غَرَسَهَا الرَّحْمٰنُ[2] فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي، اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ فَهْمِي وَ عِلْمِي وَوَيْلٌ لِلْمُخَالِفِينَ لَهُمْ مِنْ أُمَّتِي، اللَّهُمَّ لَا تُنِلْهُمْ شَفَاعَتِي.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو چاہتاہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایاہے اور اس کو چاہیئے کہ علی کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا سا علم دے اور وائے ہو ان پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہیں خداوندا میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ وَوَالَى أَعْدَاءَهُ وَ أَنْكَرَ فَضْلَهُ وَ فَضْلَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّ فَضْلَكَ فَضْلُهُمْ وَ طَاعَتَكَ طَاعَتُهُمْ وَ حَقَّكَ حَقُّهُمْ وَ مَعْصِيَتَكَ مَعْصِيَتُهُمْ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِكَ جَرَى فِيهِمْ رُوحُكَ وَ رُوحُكَ [مَا] جَرَى فِيكَ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ عِتْرَتُكَ مِنْ طِينَتِكَ وَ لَحْمِكَ وَدَمِكَ وَقَدْ أَجْرَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ وَهُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي

مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدِ اصْطَفَيْتُهُمْ وَانْتَجَبْتُهُمْ وَ أَخْلَصْتُهُمْ وَارْتَضَيْتُهُمْ وَ نَجَى مَنْ أَحَبَّهُمْ وَوَالاهُمْ وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ ، وَ لَقَدْ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأَحِبَّائِهِمْ وَالْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِمْ.

۴- ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! تمہاری اُمت میں میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بےشک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہاری اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہارے بعد جاری ہوئی ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئی تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عترت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت و خون تیرا گوشت و خون ہے خدا نے جاری کیا ان میں تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں۔ میرے لئے، حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصطفار کیا ان کا اجتبا کیا۔ ان کو خالص بنایا اپنے لئے، ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی۔ ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا، جبرئیل میرے پاس ان کے، آباء کے اور ان کے احباء کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنھوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا اللهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَلْيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيُسَلِّمْ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي ، أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَعِلْمِي ، إِلَى اللهِ أَشْكُو أَمْرَ أُمَّتِي ، الْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي وَ أَيْمُ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي .

۵- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری سی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدا نے اپنے یدِ قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ علی کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے۔ بیشک وہ میری عترت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی اُمت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انھوں نے میری عترت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلۂ رحم کو ان کے بارے

میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے۔ خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِالْقَهَّارِ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مِيتَتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِيهَا رَبِّي وَيَتَمَسَّكَ بِقَضِيبٍ غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ أَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى ، فَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْكِتَابِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، هٰكَذَا ـ وَضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ـ وَعَرْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى أَيْلَةَ ، فِيهِ قِدْحَانُ فِضَّةٍ وَ ذَهَبٍ عَدَدَ النُّجُومِ .

۶۔ جابر جعفی نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اور اس شاخ سے تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے ید قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیئے کہ علیؑ اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے خارج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعاء سے ایلہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم سونے چاندی کے پیالے ہوں گے۔

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَإِنَّ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَلَجَ وَالْعَوْنَ وَالنَّجَاحَ وَالْبَرَكَةَ وَالْكَرَامَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمُعَافَاةَ وَالْيُسْرَ وَالْبُشْرَى وَالرِّضْوَانَ وَالْقُرْبَ وَالنَّصْرَ وَالتَّمَكُّنَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ تَوَلَّى عَلِيّاً وَائْتَمَّ بِهِ وَبَرِئَ مِنْ عَدُوِّهِ وَسَلَّمَ لِفَضْلِهِ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، حَقّاً عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَحَقٌّ عَلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ ، فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روح و راحت کی کشادگی اور مدد نجات ، اور برکت و کرامت و مغفرت

درگزر تونگری اوربشارت اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی و امید اور محبت الٰہی اس کے لئے ہے جو علی کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے۔ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔ میرے اوپر فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کروں اور اللہ کیلئے سزاوار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیونکہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

انیسواں باب

وہ اہل الذکر آئمہ علیہم السلام ہیں جن سے پوچھنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔

(بابٌ) ۱۹

أَنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَمَرَ اللهُ الْخَلْقَ بِسُؤَالِهِمْ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»(١) [قَالَ] قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: «الذِّكْرُ أَنَا وَالْأَئِمَّةُ أَهْلُ الذِّكْرِ» وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»(٢) قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ. ۷۵

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ فاسئلوا اھل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔رسولؐ کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْؤُولُونَ، قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى وَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ. ۷۳

۲۔ عبدالرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ فاسئلوا اھل الذکر۔الخ

کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ محمد ذکر ہیں اور ہم اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے آیہ انہ الذکر لک کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی وہ اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ، ١٦/٤٣
قُلْتُ: فَأَنْتُمُ الْمَسْؤُولُونَ وَنَحْنُ السَّائِلُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقّاً عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقّاً عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: لَا ذَاكَ إِلَيْنَا إِنْ شِئْنَا فَعَلْنَا وَإِنْ شِئْنَا لَمْ نَفْعَلْ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ». ٣٨/٣٨

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ میں آپ پر فدا ہوں آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ کے متعلق فرمائیے۔ فرمایا ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے۔ میں نے کہا آپ مسئول ہیں اور ہم سائل، فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ سے سوال کریں۔ فرمایا ضرور کرو۔ میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں۔ فرمایا ہمیں اختیار ہے جس بات کا چاہیں جواب دیں اور جس کا چاہیں نہ دیں کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی۔ یہ ہماری بخشش ہے پس یا تو دے کر احسان کرو یا روک لو جس کا حساب نہ ہوگا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الذِّكْرُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْمَسْؤُولُونَ وَهُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ.(٥)

٤۔ ابوبصیر سے مروی ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک الخ کے متعلق رسول اللہ ذکر ہیں اور اہل بیت علیہم السلام مسئول ہیں اور وہی اہل ذکر ہیں۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ الْقُرْآنُ وَنَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ. ٤٤

٥۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک کے متعلق کہ ذکر سے مراد قرآن

ہے اور ہم رسولؐ کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْوَرْدُ أَخُو الْكُمَيْتِ فَقَالَ: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ اخْتَرْتُ لَكَ سَبْعِينَ مَسْأَلَةً مَا تَحْضُرُنِي مِنْهَا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ؛ قَالَ: وَلَا وَاحِدَةٌ يَا وَرْدُ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ حَضَرَنِي مِنْهَا وَاحِدَةٌ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» مَنْ هُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ، قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَيْنَا.

٦ـ ابوبکر حضرمیؒ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وردؔ برادر کمیت حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے آپ سے دریافت کرنے کے لئے ستر مسئلے رکھے تھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں، فرمایا ایک بھی یاد نہیں میں نے کہا ہاں ایک مسئلہ یاد آیا فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آیہ فاسئلوا اھل الذکر، فرمایا وہ ہم ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے لئے دریافت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا آپ کے لئے جواب دینا لازم ہے فرمایا یہ ہماری مرضی پر ہے۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» أَنَّهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، قَالَ: إِذاً يَدْعُونَكُمْ إِلَى دِينِهِمْ قَالَ: قَالَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ(1): نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ نَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

٧ـ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آیہ فاسئلوا اھل الذکر میں اہل الذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ تم کو اپنے دین کی طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں اہلِ ذکر اور ہم ہیں مسئولون۔

٨ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنَ الْفَرْضِ مَا لَيْسَ عَلَى شِيعَتِهِمْ وَ عَلَى شِيعَتِنَا مَا لَيْسَ عَلَيْنَا، أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْأَلُونَا، قَالَ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُونَا وَ لَيْسَ عَلَيْنَا الْجَوَابُ، إِنْ شِئْنَا أَجَبْنَا وَإِنْ شِئْنَا أَمْسَكْنَا.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ پر وہ فرض ہے جو ان کے شیعوں پر نہیں اور ہمارے شیعوں پر وہ فرض ہے جو ہم پر نہیں، خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں فرمایا۔ اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو ان کو سوال کا حکم دیا۔ ہمارے لئے جواب دینا لازم نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں جواب دیں چاہیں باز رہیں۔

٩ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام كِتَاباً فَكَانَ فِي بَعْضِ مَا كَتَبْتُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاٰتَعْلَمُونَ» وَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً، فَلَوْلاٰ نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» فَقَدْ فُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْأَلَةُ، وَ لَمْ يُفْرَضْ عَلَيْكُمُ الْجَوَابُ؟ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: «فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ»۔

۹۔ ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا اس میں آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت اپنے گھروں سے کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ آئے تو ان کو عذاب آخرت سے ڈرائے۔ لوگوں پر سوال کرنا فرض ہے اور تم پر جواب دینا فرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اگر وہ تمہارے امر کو قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

بیسواں باب

قرآن مجید میں آئمہ علیہم السلام کا وصف علم سے کیا گیا ہے

(بَابُ) ۲۰

أَنَّ مَنْ وَصَفَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ بِالْعِلْمِ هُمُ الْأَئِمَّةُ (ع)

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِالْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

۳۹/۹ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ۝ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّمَا نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ، وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ عَدُوُّنَا، وَشِيعَتُنَا أُولُوا الْأَلْبَابِ.

۱۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل و فہم ہیں۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ» قَالَ: نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَعَدُوُّنَا الَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ وَشِيعَتُنَا أُولُوا الْأَلْبَابِ.

۲۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبانِ عقل ہیں۔

اکیسواں باب

راسخون فی العلم آئمہ علیہم السلام ہیں

باب ۲۱

((أَنَّ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ))

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ.

۱۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم ہیں راسخون فی العلم اور ہم ہیں تاویل قرآن کے جاننے والے

۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ۝» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ، قَدْ عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ ۱۱۳/۶

عَلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَالتَّأوِيلِ وَ مَا كَانَ اللهُ لِيُنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْئاً لَمْ يُعَلِّمْهُ تَأْوِيلَهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ ، وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ تَأوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِمْ بِعِلْمٍ ، فَأَجَابَهُمُ اللهُ بِقَوْلِهِ: « يَقُولُونَ: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا » وَ الْقُرْآنُ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ ، فَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہم السلام نے آیہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم کے متعلق فرمایا۔ رسول اللہ راسخون فی العلم میں افضل ہیں خداوند تعالیٰ نے ان کو ان تمام چیزوں کا علم دیا تھا جو ان پر از قسم تنزیل و تاویل نازل کی تھیں اور خدا نے آنحضرتؐ پر کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل نہ بتا دی ہو اور آنحضرتؐ کے بعد ان کے اوصیا ان تاویلات کے جاننے والے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے (شیعان اہلبیت) تو عالم آل محمد جب ان کو آگاہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور قرآن خاص و عام اور محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ ہے اور راسخون فی العلم اس کو جانتے ہیں

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے راسخون فی العلم امیر المومنین ہیں اور ان کے بعد آئمہ علیہم السلام

بائیسواں باب

قرآن میں دو اماموں کا ذکر ہے ایک اللہ کی طرف بلانے والے دوسرے جہنم کی طرف

(بَابُ) ۲۲

اَنَّ الْاَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللهِ اِمَامَانِ : اِمَامٌ يَدْعُوْ اِلَى اللهِ وَ اِمَامٌ يَدْعُوْ اِلَى النَّارِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: « يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ » قَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَنَا رَسُولُ اللهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلٰكِنْ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أَئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنَ اللهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، يَقُومُونَ فِي

النَّاسِ فَيُكَذِّبُونَ وَ يَظْلِمُهُمْ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ وَ أَشْيَاعُهُمْ، فَمَنْ وَالاهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَصَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَ مَعِي وَ سَيَلْقَانِي ، أَلَا وَ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَ كَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا مَعِي وَ أَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "اس روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے" تو مسلمانوں نے کہا۔ یارسول اللہ کیا آپ سب لوگوں کے امام نہیں۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں تمام لوگوں کی طرف، اور میرے بعد امام ہوں گے میرے اہل بیت سے، وہ لوگوں کے درمیان رہیں گے پس لوگ ان کو جھٹلائیں گے اور آئمہ کفران پر ظلم کریں گے اور آئمہ ضلال اور ان کے تابعین بھی ستائیں گے پس وہ لوگ جنھوں نے ان سے محبت کی اور ان کا اتباع کیا اور ان کی تصدیق کی کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور عنقریب مجھ سے ملاقات کریں گے اور جنھوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو جھٹلایا وہ مجھ سے نہیں ہیں میں ان سے بری ہوں۔

۲ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَامَانِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا » لَا بِأَمْرِ النَّاسِ يُقَدِّمُونَ أَمْرَ اللهِ قَبْلَ أَمْرِهِمْ وَ حُكْمَ اللهِ قَبْلَ حُكْمِهِمْ قَالَ: « وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ » يُقَدِّمُونَ أَمْرَهُمْ قَبْلَ أَمْرِ اللهِ وَ حُكْمَهُمْ قَبْلَ حُكْمِ اللهِ وَ يَأْخُذُونَ بِأَهْوَائِهِمْ خِلَافَ مَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کتاب خدا میں دو قسم کے اماموں کا ذکر ہے ایک کے متعلق ہے ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے ہیں نہ لوگوں کے حکم کے مطابق وہ امر خدا کو بندوں کے حکم سے مقدم رکھتے ہیں اور امر خدا کو بندوں کے امر پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسرے گروہ کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان کو امام قرار دیا وہ جہنم کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور ان کے امر کو امرِ خدا سے مقدم جانتے ہیں اور بندوں کے حکم کو حکم خدا سے زیادہ جانتے ہیں وہ اپنی ان خواہشوں پر عمل کرتے ہیں جو کتاب خدا کے خلاف ہیں۔

تیئسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو خداوند تعالیٰ نے علم دیا اور ان کے سینوں میں ثابت رکھا

(بَابُ) ۲۳

اَنَّ الْاَئِمَّةَ قَدْ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ اُثْبِتَ فِی صُدُوْرِهِمْ

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ . ۲۹/۴۹ العنکبوت

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آیہ بل هو ایات بینات الخ یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے ۔

٢ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ بل هو آیات بنیات الخ کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں جن کے سینوں میں آیات بنیات ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے ۔

٣ـ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْآيَةِ : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ».... ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا قَالَ: بَيْنَ دَفَّتَيِ الْمُصْحَفِ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: مَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا ؟ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ بل هو آیات بنیات الخ کے متعلق فرمایا۔ اے ابو محمد (راوی) دو دفتینوں کے درمیان جو مصحف ہے خدا نے کیا کہا ہے۔ میں نے کہا اس آیت سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعْرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ خَاصَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ بل ھو آیات بینات میں اوتوا العلم سے مراد خاص طور پر آئمہ ہیں۔

٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ » قَالَ : هُمُ الأَئِمَّةُ عليهم السلام خَاصَّةً .

۵۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ بل ھو آیات بینات کے مصداق کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں خاص کر۔

چوبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ ہیں جن کا اللہ عزوجل نے اصطفا کیا اور اپنی کتاب کا وارث بنایا

(بَابٌ) ۲۴

فِي أَنَّ مَنِ اصْطَفَاهُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَوْرَثَهُمْ كِتَابَهُ هُمُ الأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

١- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ، فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ » قَالَ : السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ : الإِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ : الْعَارِفُ لِلإِمَامِ ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الإِمَامَ. ۳۵/۳۲

۱۔ سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ، پھر ہم نے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے چن لیا ہے اپنے بندوں میں سے، پس ان میں بعض ظالم لنفسہ ہیں بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے، باذن خدا امام علیہ السلام نے فرمایا، سابق بالخیرات امام ہے۔ مقتصد عارف امام اور ظالم لنفسہ امام کو نہ پہچاننے والا۔

٢- الْحُسَيْنُ ، عَنِ الْمُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَقَالَ: أَيَّ شَيْءٍ تَقُولُونَ أَنْتُمْ؟ قُلْتُ : نَقُولُ : إِنَّهَا فِي الْفَاطِمِيِّينَ ؟ قَالَ: لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي

هٰذا مَنْ أَشارَ بِسَيْفِهِ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى خِلافٍ، فَقُلْتُ: فَأَيُّ شَيْءٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ؟ قَالَ: الْجَالِسُ فِي بَيْتِهِ لَا يَعْرِفُ حَقَّ الْإِمَامِ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِحَقِّ الْإِمَامِ، وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْإِمَامُ.

٢۔ سلیمان بن خالد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ۔ ثم اورثنا الکتاب الخ کے متعلق فرمایا تم (زیدیہ) کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آیت۔ تمام بنی فاطمہ کے لئے ہے۔ فرمایا۔ تمہارا خیال صحیح نہیں، اس میں داخل نہیں وہ اشارہ کیا اپنی تلوار کی طرف یعنی جو تلوار سے جنگ کرے اور لوگوں کو حکم خدا کے خلاف دعوت دے میں نے کہا پھر ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھے اور حق امام کا پہچاننے والا نہ ہو اور مقتصد وہ ہے جو حق امام کو پہچانے اور سابق بالخیرات امام ہے۔

٣۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» الْآيَة قَالَ: فَقَالَ: وُلْدُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْإِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِالْإِمَامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

٣۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ ثم اورثنا الکتاب کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ وہ اولاد فاطمہ علیہما السلام ہیں اور سابق بالخیرات امام ہیں اور مقتصد وہ ہے جو امام کا عارف اور ظالم لنفسہ وہ جو عارف امام نہیں۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام. ٢/١٢١

٤۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی اچھی طرح تلاوت کرتے ہیں وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

پچیسواں باب

قرآن امام کے واسطہ سے ہدایت کرتا ہے

(باب ٢٥ أَنَّ الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلْإِمَامِ)

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا

عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ» قَالَ: إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام بِهِمْ عَقَدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيْمَانَكُمْ.

۱۔ راوی نے امام علیہ السلام سے پوچھا آیہ «اور ہر ایک کو ہم نے وارث بنایا اس چیز کا جو ماں باپ نے اور رشتہ داروں اور جن سے عہد و پیمان ہوگئے ہیں انھوں نے چھوڑا ہے» فرمایا اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں انہی سے خدا نے تمہارے عہدوں کو باندھا ہے یعنی بغیر امام اقرار ربوبیت باری تعالیٰ تم سے ممکن نہ ہوتا جس طرح ترکہ کے لئے نسلی تعلق ماں باپ یا عزیزوں سے ہوتا ہے اسی طرح ایمانی تعلقات کی وابستگی کے لئے امام سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ النُّمَيْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ» قَالَ: يَهْدِي إِلَى الْإِمَامِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ ان ہذا القرآن الخ کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے کیونکہ بے امام کے تعلق رکھے ہدایت ممکن نہیں۔

چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام نعمت الٰہیہ ہیں

(بَابُ) ٢٦

أَنَّ النِّعْمَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا بَالُ أَقْوَامٍ غَيَّرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَدَلُوا عَنْ وَصِيِّهِ لَا يَتَخَوَّفُونَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ» ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ وَبِنَا يَفُوزُ مَنْ فَازَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کیا حال ہوگا اس قوم کا جنھوں نے سنتِ رسول اللہ صلعم کو بدل دیا اور ان کے وصی سے روگردانی کی، وہ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں جا اتارا۔ پھر فرمایا۔ اللہ کی نعمت ہے جو اس نے لوگوں پر انعام کی ہے پھر حضرتؑ نے فرمایا روز قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ» أَبِالنَّبِيِّ أَمْ بِالْوَصِيِّ تُكَذِّبَانِ؟ نَزَلَتْ فِي «الرَّحْمٰنِ». سورۂ رحمٰن

۲۔ معلی بن محمدؒ نے بتوسط سفرا امام زمانہ سے یا کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آیہ فبای آلاء ربکما تکذبان میں جس نعمت کا ذکر کیا ہے وہ نبی ہے یا وصی نبی، یہ آیت سورۂ رحمٰن میں ہے۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ: تَلَا أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام هٰذِهِ الْآيَةَ: «وَ اذْكُرُوا آلَاءَ اللهِ»[۲] قَالَ: أَتَدْرِي مَا آلَاءُ اللهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ أَعْظَمُ نِعَمِ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَهِيَ وِلَايَتُنَا. ۷/۷۴

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو" فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا وہ مخلوق پر نازل کی ہوئی تمام نعمتوں سے بڑی ہے اور وہ ہے ہماری ولایت۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً ـ الْآيَةَ» قَالَ عَنَىٰ بِهَا قُرَيْشاً قَاطِبَةً الَّذِينَ عَادَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَصَبُوا لَهُ الْحَرْبَ وَ جَحَدُوا وَصِيَّةَ وَصِيِّهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ الم تر الی الذین بدلوا الخ کے متعلق پوچھا کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا، فرمایا اس سے مراد تمام قریش ہیں جنھوں نے رسول اللہ سے دشمنی رکھی۔ ان سے جنگ کی اور ان کے وصی کے متعلق وصیت سے انکار کیا۔

ستائیسواں باب

وہ متوسم جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ علیہم السلام ہیں اور سبیل انہی میں قائم ہے

(بَابُ) ۲۷

اَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ هُمُ الْاَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّبِيلُ فِيهِمْ مُقِيمٌ

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْبَاطُ بَيَّاعُ الزُّطِّيِّ[1] قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۞ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: فَقَالَ : نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ . ۱۵/۷۶

۱۔ راوی کہتاہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہلِ ہیت سے داخل ہوا۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں ، بیشک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے،، فرمایا وہ ہم ہیں ایک دائمی راہ پر ہیں جو قیامت تک منقطع نہ ہوگی۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتٍ[2] فَقَالَ لَهُ : أَصْلَحَكَ اللهُ مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ»؟ قَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ .

۲۔ راوی کہتاہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا ایک شخص نے اس آیت کے متعلق سوال کیا بے شک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے،، فرمایا وہ صاحبان فراست ہم ہیں اور ہم میں ہے وہ دوامی راستہ۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ:

هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى[۴]: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ».

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت سے متعلق بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں کہ اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فراست مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» فَقَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ «وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنَّا أَبَداً.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک الخ کے متعلق کہ متوسمین سے مراد آئمہ ہیں اور سبیل مقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ابدالآباد تک اس راستہ سے الگ نہ ہوگا۔

٥- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُتَوَسِّمَ وَأَنَا مِنْ بَعْدِهِ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِي الْمُتَوَسِّمُونَ.

وَ فِي نُسْخَةٍ أُخْرَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ[۶]، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۔ جابر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک لآیات للمتوسمین کے متعلق رسول اللہ صلعم متوسم (صاحب فراست تھے) اور ان کے بعد میں ہوں اور میری ذرّیت اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ روایت احمد بن مہران وغیرہ سے نقل کی گئی ہے۔

اٹھائیسواں باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام پر اعمال کا پیش ہونا

((بَابُ)) ۲۸

عَرْضِ الْاَعْمَالِ عَلَى النَّبِيِّ (ص) وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ صَبَاحٍ أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا فَاحْذَرُوهَا، وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: «اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ» وَ سَكَتَ. 9/105

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلعم پر تمام لوگوں کے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد ہر صبح کو پیش کیے جاتے ہیں پس تم اس سے ڈرتے رہو (بد اعمالی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عمل کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے، کہ اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ، یہ فرما کر خاموش ہو گئے یعنی آیت کا آخری لفظ والمومنون نہ فرمایا یعنی رسولؐ اور کچھ خاص مومن بھی اعمال کو دیکھتے ہیں (مراد آئمہ) کیونکہ اس زمانہ کے لوگ آئمہ کے اعمال کو دیکھنے کے منکر تھے۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِالطَّائِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیہ اعملوا الخ میں مومنوں سے کون مراد ہیں فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۳ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَالَكُمْ تَسُوؤُنَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ نَسُوؤُهُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَى فِيهَا مَعْصِيَةً سَاءَهُ ذَلِكَ فَلَاتَسُوؤُوا رَسُولَ اللهِ وَسُرُّوهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ کو آزردہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم کیسے آزردہ کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضورؐ پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جب بُرے اعمال دیکھتے ہیں تو حضرت کو رنج ہوتا ہے پس رسول اللہ کو آزردہ نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

٤ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزَّيَّاتِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبَانَ الزَّيَّاتِ وَ كَانَ مَكِيناً عِنْدَالرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : ادْعُ اللهَ لِي وَلِأَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ: أَوَلَسْتُ أَفْعَلُ وَاللهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ قَالَ : فَاسْتَعْظَمْتُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لِي: أَمَا تَقْرَءُ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : هُوَوَاللهِ عَلِيُّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا فرمائیے۔ فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا، تمہارے اعمال ہر شب و روز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی "عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اور رسول اور مومنین" پھر فرمایا۔ واللہ اس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

٥ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّامِتِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَهٰذِهِ الْآيَةَ : « فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » قَالَ : هُوَ وَاللهِ عَلِيُّ ابْنُ أَبِيطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ اعملوا فیسری اللہ علیکم و رسولہ والمومنون سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ : قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اعمال رسول اللہ کے سامنے نیکوں اور بدوں سب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

اُنتیسواں باب

ولایتِ علی علیہ السلام ہی وہ راستہ ہے جس پر قائم رہنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے

(بـاب) ۲۹

أَنَّ الطَّرِيقَةَ الَّتِي حُثَّ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ عَلَيْهَا وِلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً»(۱) قَالَ : يَعْنِي لَوِاسْتَقَامُوا عَلَى وِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهِ عليهم السلام وَ قَبِلُوا طَاعَتَهُمْ فِي أَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ «لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً» يَقُولُ : لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ، وَالطَّرِيقَةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ.

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "اگر وہ طریقۂ حق پر قائم رہیں گے تو ہم ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے" کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ ولایت علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کے راستہ پر قائم رہیں گے اور ان کی اطاعت قبول کریں گے ان کے امر و نہی میں تو البتہ ہم ان کو (روز قیامت) بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے اس کا مطلب یہ کہ ہم ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیں گے اور طریقہ سے مراد ایمان لانا ہے ولایت امیرالمومنین اور ان کے اوصیاء علیہم السلام پر۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا» فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ «تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَاتَخَافُوا وَلَاتَحْزَنُوا وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ الخ کے متعلق فرمایا۔ حضرت نے اس سے مراد ہے آئمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے ایمان لانا۔ ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تیسواں باب

آئمہ علیہم السلام معدن علم شجرۂ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

((بَابُ)) ۳۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: مَا يَنْقِمُ النَّاسُ مِنَّا؟ فَنَحْنُ وَاللهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ.

۱۔ ابو الجارود نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجر نبوت ہیں علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا، ہم اہلبیت شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَشَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا خَيْثَمَةُ! نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللهِ، وَ نَحْنُ وَدِيعَةُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَنَحْنُ حَرَمُ اللهِ الْأَكْبَرُ، وَنَحْنُ ذِمَّةُ اللهِ وَنَحْنُ عَهْدُ اللهِ، فَمَنْ وَفَىٰ بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَىٰ بِعَهْدِ اللهِ وَمَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللهِ وَعَهْدَهُ.

۳۔ خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیت

رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام سرّ الٰہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

اکتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وارثانِ علم ہیں یکے بعد دیگرے

(بابُ) ۳۱

اَنَّ الاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَرَثَةُ الْعِلْمِ، يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً العِلْمَ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ عَالِماً وَالْعِلْمُ يَتَوَارَثُ وَلَنْ يَهْلِكَ عَالِمٌ إِلاَّ بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علی عالم تھے اور یہ علم بطور میراث چلا ان کی نسل میں جب ان میں سے کوئی عالم مرا تو اس کے بعد علم کا دوسرا وارث ہوگا اور جتنا علم خدا نے اسے چاہا دیا۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ وَفُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام عَالِمَ هٰذِهِ الأُمَّةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ مِنَّا عَالِمٌ قَطُّ إِلاَّ خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِهِ مَنْ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علم جو آدم لے کر آئے تھے اٹھا نہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلتا ہے علیؑ اس امت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتا ہے تو اس کے خاندان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتا ہے جس کا علم بھی ویسا ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہے اور دے دے۔

۳- مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ وَلاَيَمُوتُ عَالِمٌ

إِلاَّ وَ تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَاشَاءَ اللهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علم میراث میں چلتا ہے جب کوئی عالم مرتا ہے تو ویسا ہی عالم جیسا اللہ چاہے اپنے بعد چھوڑتا ہے۔

٤ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي عَلِيٍّ عليه السلام سُنَّةَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَامَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ.

۴۔ راوی کہتا ہے ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا، علیؑ انبیاء میں سے ہزار نبیوں کی عادتیں رکھتے تھے جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا اور ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کا علم چلا گیا ہو، علم میراث میں چلتا ہے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَ مَامَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کہ وہ علم جو حضرت آدم کے ساتھ نازل ہوا وہ علم نہ دنیا سے اٹھایا جائے گا نہ ختم ہو گا کہ وہ علم ہی چلا جائے۔

٦ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَمُصُّونَ الثِّمَادَ وَ يَدَعُونَ النَّهَرَ الْعَظِيمَ، قِيلَ لَهُ: وَ مَا النَّهَرُ الْعَظِيمُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعِلْمُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سُنَنَ النَّبِيِّينَ مِنْ آدَمَ وَهَلُمَّ جَرّاً إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قِيلَ لَهُ: وَ مَاتِلْكَ السُّنَنُ؟ قَالَ: عِلْمُ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَيَّرَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ! فَأَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: اسْمَعُوا مَايَقُولُ؟! إِنَّ اللهَ يَفْتَحُ مَسَامِعَ مَنْ يَشَاءُ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ: أَنَّ اللهَ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عِلْمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّهُ جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ هُوَ يَسْأَلُنِي أَهُوَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ تری کو چوستے ہیں اور نہر عظیم کو چھوڑتے ہیں کسی نے پوچھا نہر عظیم کیا ہے

فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انھیں عطا کیا اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لے کر آنحضرت تک جتنے انبیا گزرے ہیں کسی نے کہا یہ سنن کیا ہیں، فرمایا۔ انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یا بن رسول اللہ آیا امیر المومنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء، امام نے فرمایا سنو! خدا کیا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفیٰ میں جمع کر دیا تھا اور انھوں نے وہ سب امیر المومنین کو تعلیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی علیہ السلام زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء علیہم السلام۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوارَثُ فَلايَمُوتُ عَالِمٌ إِلاّ تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا۔ جب تک اسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدبْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَامَاتَ عَالِمٌ إِلاّوَقَدْ وَرَّثَ عِلْمَهُ إِنَّ الأَرْضَ لاتَبْقَى بِغَيْرِ عَالِمٍ.

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ جو علم آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اٹھا یا نہیں گیا۔ نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

بتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام آنحضور صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے وارث ہیں

(بَابُ) ۳۲

اَنَّ الْاَئِمَّةَ وَرِثُوا عِلْمَ النَّبِيِّ وَجَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِبْنِ الْمُهْتَدِي ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ

كَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ أَمِينَ اللهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ صلى الله عليه وآله كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَثَتَهُ ، فَنَحْنُ أُمَنَاءُ اللهِ فِي أَرْضِهِ ، عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَالْمَنَايَا وَ أَنْسَابُ الْعَرَبِ وَمَوْلِدُ الْإِسْلَامِ وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ النِّفَاقِ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا لَمَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ، أَخَذَ اللهُ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ، يَرِدُونَ مَوْرِدَنَا وَيَدْخُلُونَ مَدْخَلَنَا، لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ غَيْرُنَا وَغَيْرُهُمْ، نَحْنُ النُّجَبَاءُ النُّجَاةُ وَنَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ أَبْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَنَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللهِ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «شَرَعَ لَكُمْ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً (قَدْ وَصَّانَا بِمَا وَصَّى بِهِ نُوحاً) وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (يَا مُحَمَّدُ) وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى (فَقَدْ عَلَّمَنَا وَ بَلَّغَنَا عِلْمَ مَا عَلَّمَنَا وَ اسْتَوْدَعَنَا عِلْمَهُمْ ؛ نَحْنُ وَرَثَةُ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ) أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (وَ كُونُوا عَلَى جَمَاعَةٍ) كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ (مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) (إِنَّ) اللهَ (يَا مُحَمَّدُ) يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» مَنْ يُجِيبُكَ إِلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۱۔ عبداللہ بن جندب سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تھے اس کی مخلوق پر جب ان کی روح قبض کی گئی تو ہم اہل بیت ان کے وارث ہوئے، پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے پاس علم بلایا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آبا و اجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک میثاق رکھا ہے وہ وارد ہوں گے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہوں گے ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملت اسلام میں ہمارے اور ان کے سوا کوئی نہیں، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولادِ انبیاء ہیں، ہم ابنائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں کتاب خدا میں، ہم سب سے مقدم و اولیٰ ہیں، کتاب خدا میں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک، اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ "واضح کیا تم پر اے آلِ محمدؐ اس امر کو جو وحی کی ہم نے نوحؑ پر (یعنی جو نوحؑ کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی) اور اے محمدؐ! ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہ ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیم موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو کی تھی (پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوالعزم رسولوں کے وارث ہیں) یہ کہ تم دین کو (اے آل محمدؐ) قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو (اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاق ہے مشرکین پر (جو ولایتِ علیؑ میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جبکہ بلاتے ہو تم اس کی طرف (یعنی ولایت علی کی طرف) اے محمد اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی

طرف اسی کو حجۃ اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علیؑ کو۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضىٰ إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ: نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسىٰ وَ عِيسىٰ وَ مُحَمَّدٌ عليهم السلام وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللّٰهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلىٰ قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلىٰ مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامَنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ہبتہ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ہبتہ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء ومرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسولؐ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیر المومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنھوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (ما منعنا میں ما زائدہ ہے) درآنحالیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفےٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت وانجیل وزبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

راوی کہتا ہے میں نے کہا، علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ شُعَيْبِ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكِنَاسِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَ إِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَىٰ عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاً کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله ، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَىٰ مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ
١٧/١٩ وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ»(١) قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپؑ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ
١٠٥ الذِّكْرِ»(٢) مَا الزَّبُورُ وَ مَا الذِّكْرُ ؟ قَالَ : الذِّكْرُ عِنْدَاللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَىٰ دَاوُدَ وَ كُلُّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ .

۶- امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے آیہ ولقد کتبنا فی الزبور الخ کے متعلق پوچھا زبور کیا ہے اور ذکر کیا ہے فرمایا۔ ذکر تو خدا کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو داؤد پر نازل ہوئی وہ اہلِ علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟ قَالَ : مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْلَمُ مِنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ قَالَ : صَدَقْتَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقْدِرُ عَلَى هٰذِهِ الْمَنَازِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : «مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ» حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : «لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْلَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ» وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَهٰذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَ قَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ [وَ] الْمَرَدَةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْقُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى» وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هٰذَا الْقُرْآنَ الَّذِي ٣/٣١
فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَ تُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَ تُحْيَى بِهِ الْمَوْتَى وَ نَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ قَالَ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا ٥/٣٢
هٰذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ .

۷- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا، مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذنِ خدا مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہوگیا۔ اس کو نہ پا کر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول وجہ غائب ہونے کے متعلق بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جن کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے ام الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

تینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے پاس وہ تمام کتابیں ہیں جو خدا نے نازل کیں وہ ان سب کی زبانوں کو جانتے ہیں

(بَابُ) ۳۳

أَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَهُمْ جَمِيعُ الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَا عَلَى اخْتِلَافِ اَلْسِنَتِهَا

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْراهِيمَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بُرَيْه أَنَّهُ لَمَّا جاءَ مَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَلَقِيَ أَبَاالْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام فَحَكَى لَهُ هِشامُ الْحِكايَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قالَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام : لِبُرَيْهَ يا بُرَيْهُ ! كَيْفَ عِلْمُكَ بِكِتابِكَ؟ قالَ: أَنا بِهِ عالِمٌ، ثُمَّ قالَ: كَيْفَ ثِقَتُكَ بِتَأْوِيلِهِ؟ قالَ: ما أَوْثَقَنِي بِعِلْمِي فِيهِ، قالَ : فَابْتَدَأَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام يَقْرَءُ الْإِنْجِيلَ؛ فَقالَ بُرَيْهُ : إِيَّاكَ كُنْتُ أَطْلُبُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةٍ أَوْ مِثْلَكَ ، قالَ : فَآمَنَ بُرَيْهُ وَحَسُنَ إِيمانُهُ وَآمَنَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي كانَتْ مَعَهُ ، فَدَخَلَ هِشامُ وَبُرَيْهُ وَالْمَرْأَةُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشامُ الْكَلامَ الَّذِي جَرَى بَيْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَبَيْنَ بُرَيْهَ فَقالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : ذُرِّيَّةً بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، فَقالَ بُرَيْهُ: أَنَّى لَكُمُ التَّوْراةُ وَالْإِنْجِيلُ وَ كُتُبُ الْأَنْبِياءِ؟

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي .

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے ، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا۔ اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام مع بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظمؑ اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بریہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثۃً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام وَنَحْنُ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللّٰهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ فَسَمِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ إِلْيَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسِّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا قَسّاً وَلَا جَاثَلِيقاً أَفْصَحَ لَهْجَةً مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِيَ أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي ، قَالَ : فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ قُلْتَ : لَا أُعَذِّبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا ؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ] : فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْداً وَفَيْتُ بِهِ .

۲۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آئے۔ اذن باریابی چاہتے تھے ناگاہ میں نے حضرت سے ایسا کلام سُنا جو عربی نہ تھا میں نے خیال کیا سریانی ہے پھر حضرت روئے آپ کے گریہ کرنے سے ہم بھی روئے پھر ہمارے پاس ایک لڑکا آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت ملی، ہم داخل ہوئے میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ہم اذن باریابی طلب کر رہے تھے کہ آپ سے ایسا کلام سُنا جو عربی نہ تھا خیال کیا شاید سریانی ہے پھر آپ روئے تو آپ کے رونے سے ہم بھی روئے۔ فرمایا، ہاں میں الیاس نبیؑ کو یاد کر رہا تھا وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبیؑ تھے میں نے پوچھا وہ اپنے سجدے میں کیا کہتے تھے۔ حضرت نے سریانی زبان میں بیان فرمایا۔ واللہ میں نے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو اس سے زیادہ اچھے لہجہ میں پڑھتے نہیں سُنا تھا۔ پھر حضرت نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ فرمایا وہ اپنے سجدوں میں کہتے تھے۔ کیا تو دیکھے گا میرا معذب کیا جانا حالانکہ میں گرم وقتوں میں تیری محبت میں پیاسا رہا ہوں کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا۔ درآنحالیکہ میرا چہرہ تیری عبادت میں خاک پر رہا ہے کیا تو مجھے معذب دیکھے گا درآنحالیکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا، درآنحالیکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگا ہوں خدا نے وحی کی کہ اپنا سر سجدے سے اٹھا میں تجھے معذب نہ کروں گا انھوں نے کہا اگر تو نے کہا ہے کہ میں عذاب نہ دوں گا تو پھر کیا تو مجھے عذاب دیگا درآنحالیکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے۔ خدا نے وحی کی کہ اپنا سر اٹھا میں تجھے عذاب نہ دوں گا

توضیح: جناب الیاسؑ کو پہلے نفی عذاب سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ وعدۂ الٰہی حال سے ہے نہ کہ مستقبل سے لہٰذا اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اس کی توثیق چاہی، یہ امر منافی عصمت انبیاء نہیں معاذ اللہ انھوں نے اس خیال سے نہیں کہا تھا کہ ان کو وعدۂ الٰہی پر اعتماد نہ تھا بلکہ اپنی بندگی کا خیال کرتے ہوئے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر آئندہ کوئی امر باعث خلل پیدا ہوا تو ایسا نہ ہو کہ میں مورد عذاب بن جاؤں لہٰذا میں دوبارہ پھر سوال کر بیٹھا۔

چونتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا اُن کے پاس کُل قرآن کا علم تھا

(بَابُ) ۳۴

أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ كُلَّهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا

أُنْزِلَ إِلاَّ كَذَّابٌ وَ مَا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمَا نَزَّلَهُ اللهُ تَعَالَى إِلاَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام.

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سوائے علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد کے آئمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْمُنَخَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ غَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ.[۲]

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنْ عِلْمِ مَا أُوتِينَا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَأَحْكَامَهُ وَ عِلْمَ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَحَدَثَانِهِ، إِذَا أَرَادَاللهُ بِقَوْمٍ خَيْراً أَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ لَوَلَّى مُعْرِضاً كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْ، ثُمَّ أَمْسَكَ هُنَيْئَةً، ثُمَّ قَالَ: وَلَوْ وَجَدْنَا أَوْعِيَةً أَوْ مُسْتَرَاحاً لَقُلْنَا وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں اور اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، پھر امام عالی مقام کچھ دیر کے لیے خاموش رہے پھر فرمایا۔ اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر نہ ہو یہ محض اتمام حجت کے لئے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ كِتَابَ اللهِ مِنْ أَوَّلِهِ

إِلىٰ آخِرِهِ كَأَنَّهُ فِي كَفِّي فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَخَبَرُ الْأَرْضِ وَخَبَرُ مَا كَانَ وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

نساء ۶/۵۹ — نحل ۱۶/۸۹

۴۔ راوی کہتاہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا میں کتاب اللہ کا اوّل سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکاہے اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتاہے اس میں ہر شئے کا بیان ہے۔

نمل ۲۷/۴۰

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ»[2] قَالَ: فَفَرَّجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَعِنْدَنَا وَاللهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ.

۵۔ راوی کہتاہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ قال الذی عندہ علم من الکتاب" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے۔

رعد ۱۳/۴۳

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: «قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ»[3]؟ قَالَ: إِيَّانَا عَنَىٰ وَعَلِيٌّ أَوَّلُنَا وَأَفْضَلُنَا وَخَيْرُنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم.

۶۔ راوی کہتاہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفی باللہ شہیداً الخ میں عندہ علم الکتاب (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بہتر۔

پینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

(بَابُ) ۳۵

مَا أُعْطِيَ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شُرَيْسٌ الْوَابِشِيُّ[۴] ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ عَلَىٰ ثَلَاثَةٍ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَإِنَّمَا كَانَ عِنْدَ آصَفَ مِنْهَا حَرْفٌ وَاحِدٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَخُسِفَ بِالْأَرْضِ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَرِيرِ بِلْقِيسَ حَتَّىٰ تَنَاوَلَ السَّرِيرَ بِيَدِهِ ثُمَّ عَادَتِ الْأَرْضُ كَمَا كَانَتْ أَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَ نَحْنُ عِنْدَنَا مِنَ الْاِسْمِ الْأَعْظَمِ اثْنَانِ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ وَاحِدٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ اسْتَأْثَرَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الٰہی کے ۷۳ حروف ہیں آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھالیا اور طرفۃ العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی ہمارے پاس اسم اعظم کے ۷۲ حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم غیب میں اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت خدا سے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ عِمْرَانَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام أُعْطِيَ حَرْفَيْنِ كَانَ يَعْمَلُ بِهِمَا وَ أُعْطِيَ مُوسَىٰ أَرْبَعَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ ثَمَانِيَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ نُوحٌ خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَ أُعْطِيَ آدَمُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ حَرْفاً وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً ، أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَحُجِبَ عَنْهُ حَرْفٌ وَاحِدٌ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰؑ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھلاتے تھے اور موسیٰ کو صرف ۴ حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ، آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دیئے، خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضورؐ کو ۷۲ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً، كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَانْخَرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَا فَتَنَاوَلَ عَرْشَ بِلْقِيسَ حَتَّى صَيَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ، ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ عِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ عِنْدَ اللهِ، مُسْتَأْثِرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ.

۳۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۷۳ حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا، زمین ان کے اور شہر سبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا۔ پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۷۲ حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

چھتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام انبیاء علیہم السلام اللہ کی آیات میں سے ہیں

(بَابُ) ۳۶

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاشِعٍ، عَنْ مُعَلًّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِآدَمَ عليه السلام فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَإِنَّهَا لَعِنْدَنَا وَإِنَّ عَهْدِي بِهَا آنِفاً وَهِيَ خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتُزِعَتْ مِنْ شَجَرَتِهَا وَإِنَّهَا لَتَنْطِقُ إِذَا اسْتُنْطِقَتْ، أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عليه السلام يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَ إِنَّهَا لَتَرُوعُ وَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (۱) وَ تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ، إِنَّهَا حَيْثُ

أَقْبَلَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ، يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ ،(٢) إِحْدَيهُمَا فِي الْأَرْضِ وَالْأُخْرَىٰ فِي السَّقْفِ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا .

۱۔ ابوجعفرؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا عصائے موسٰیؑ پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کو ملا، پھر ان سے موسٰیؑ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصل صورت اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لے گا جو موسٰیؑ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بہ الہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اپنی زبان سے نگل جائے گا اسباب فریب کو

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلْوَاحُ مُوسَىٰ عليه السلام عِنْدَنَا وَعَصَا مُوسَىٰ عِنْدَنَا وَنَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ الواح موسٰیؑ ہمارے پاس ہیں عصائے موسٰیؑ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادَىٰ مُنَادِيهِ : أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً وَ يَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَهُوَ وِقْرُ بَعِيرٍ ، فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلاً إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنٌ مِنْهُ ، فَمَنْ كَانَ جَائِعاً شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئاً رَوِيَ ، فَهُوَ زَادُهُمْ حَتَّىٰ يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ .

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ قائم آل محمدؐ جب مکّہ میں ظہور فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا تم میں سے کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے۔ حضرت موسٰیؑ والا پتھر اٹھالیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کے بار کے برابر ہوگا پس جب آپ منزل پر اتریں گے وہاں چشمہ پھوٹ نکلے گا جو کوئی بھوکا ہوگا اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا یہی ان کے لئے زادِ راہ ہوگا جب تک وہ پشت کوفہ سے نجف میں داخل ہوں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ ،(١)

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَيَقُولُ هَمْهَمَةً هَمْهَمَةً وَ لَيْلَةً مُظْلِمَةً خَرَجَ عَلَيْكُمُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ وَ فِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَصَا مُوسَى عليهم السلام

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المومنین علیہ السلام کچھ رات گئے یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہ ایک خفیہ راز ہے تاریک رات میں تمہارا امام کس طرح نکلا ہے کہ وہ قمیص آدم پہنے ہوئے ہے اس کے ہاتھ میں خاتم سلیمان اور عصائے موسیٰ ہے۔

توضیح:۔ حضرت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے دشمن پر قابو پانے کی پوری قدرت حاصل ہے بہت آسانی سے میں ان کو زیر کر سکتا ہوں مگر مصلحت دین مجھے اجازت نہیں دیتی۔

٥ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَتَدْرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ عليه السلام؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا أُوقِدَتْ لَهُ النَّارُ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ، فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ وَ عَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَ عَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ، فَلَمَّا وُلِدَ يُوسُفُ عليه السلام عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضُدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُوسُفُ بِمِصْرَ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبُ رِيحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ: «إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ» فَهُوَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللهُ مِنَ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِلَى مَنْ صَارَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ: إِلَى أَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ وَرِثَ عِلْماً أَوْ غَيْرَهُ فَقَدِ انْتَهَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم.

یوسف ۱۲/۹۴

٥۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، کیا تم جانتے ہو کہ قمیص یوسفؑ کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبرئیل جنّت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرمانے لگے تو انھوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسحاق کے گلے میں ڈالا اور اسحاق نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کے بازو پر باندھا گیا اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا وہ آیا جب یوسفؑ مصر میں اس تعویذ کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوبؑ اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسفؑ کی بو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھے سٹھیایا نہ سمجھو یہ وہی قمیص تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ قمیص پھر

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

سینتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(بَابُ) ۳۷

مَاعِنْدَ الْاَئِمَّةِ مِنْ سِلَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتَاعِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ؑ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالَا لَهُ: أَفِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَا لَهُ: قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْكَ الثِّقَاتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَتُقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَنُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَتَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لَا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ ؑ فَقَالَ: مَا أَمَرْتُهُمْ بِهٰذَا، فَلَمَّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا، فَقَالَ لِي: أَتَعْرِفُ هٰذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوقِنَا وَهُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَهُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذَبَا لَعَنَهُمَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ مَا رَآهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَلَا بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلَا رَآهُ أَبُوهُ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَمَا أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرَبِهِ؟ وَإِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعَهُ وَلَامَتَهُ وَمِغْفَرَهُ، فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِغْلَبَةَ وَإِنَّ عِنْدِي أَلْوَاحَ مُوسَى وَعَصَاهُ وَإِنَّ عِنْدِي لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَإِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كَانَ مُوسَى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبَانَ وَإِنَّ عِنْدِي الْاِسْمَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَّابَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَمَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى أَبْوَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ وَلَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطاً وَ لَبِسْتُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَكَانَتْ وَ قَائِمُنَا مَنْ إِذَا لَبِسَهَا مَلأَهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

ابو سعید روغن فروش سے روایت ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مفترض الطاعت ہے حضرتؑ نے (مصلحتِ وقت پر نظر رکھ کر) کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان گواہوں کے نام بتا دیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی تلوار عبداللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبداللہ بن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیٰؒ) نے دیکھا تھا۔ خدایا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا، علی بن الحسینؑ نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رایتِ رسول ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰؑ اور ان کا عصا ہے اور خاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰؑ نزدیکیٔ الٰہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الٰہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوتِ سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب زرہِ رسول پہنی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں بھی پہنی پس وہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائم وہ ہے کہ جب اسے پہنے گا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قد مناسب ہو جائے گی۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: عِنْدِي سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَا أُنَازَعُ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ السِّلَاحَ مَدْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ لَكَانَ خَيْرَهُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَى مَنْ يَلْوِي لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هَذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللهُ لَهُ يَداً عَلَى رَأْسِ رَعِيَّتِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے ہتھیاروں کے بارے میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں، پھر فرمایا اسلحہ رسول مدفوع عنہ ہیں یعنی اگر بدترین خلق کے سامنے رکھے جائیں تو وہ نیک بن جائیں یہ امر پہنچے گا اس شخص تک کہ کج ہو جائیں گے لوگوں کے ذہن اور ٹھوڑی اس کے لئے (یعنی مخالف لوگ وجود امام عصر سے انکار کریں گے) پس جب مشیت الٰہی ہوگی اور حضرت خروج کریں گے تو مخالفین کہیں گے یہ کیا ہوگیا اور اللہ امام زمانہ کا ہاتھ اس کی رعیت کے سر پر رکھے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي الْمَتَاعِ سَيْفاً وَدِرْعاً وَعَنَزَةً وَرَحْلاً وَبَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ فَوَرَّثَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زرہ ایک چھوٹا نیزہ ایک پالان شتر، ایک چت کبرا خچر اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابیطالب۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ الْفُضُولِ فَخَطَّتْ وَلَبِسْتُهَا أَنَا فَفَضَلَتْ .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے رسول اللہ کی زرہ ذات الفضول پہنی تو وہ آپ کے قد سے اتنی زیادہ تھی کہ زمین پر خط دیتی تھی اور جب میں نے اس کو پہنا تو اس سے زیادہ بڑی معلوم ہوئی۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَيْنَ هُوَ ؟ قَالَ : هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ عِنْدِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : السِّلَاحُ مَوْضُوعٌ عِنْدَنَا ، مَدْفُوعٌ عَنْهُ ، لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ كَانَ خَيْرَهُمْ ، لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ حَيْثُ بَنَىٰ بِالثَّقَفِيَّةِ وَكَانَ قَدْ شَقَّ لَهُ فِي الْجِدَارِ فَنُجِّدَ الْبَيْتُ (١) فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ

عُرْسِهِ رَمى بِبَصَرِهِ فَرَأى حَذْوَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ مِسْماراً فَفَزِعَ لِذلِكَ[1] وَ قالَ لَها : تَحَوَّلي فَإِنّي أُريدُ أَنْ أَدْعُوَ مَوالِيَّ في حاجَةٍ فَكَشَطَهُ فَما مِنْها مِسْمارٌ[3] إِلّا وَجَدَه مُصْرِفاً طَرَفَهُ عَنِ السَّيْفِ وَما وَصَلَ إِلَيْهِ مِنْها شَيْءٌ.

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں دفع کیا جاتا ہے (شر) ان سے اگر وہ بدترین خلق کے پاس ہوں تو ان کو نیک بنا دیں۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب آپ نے ایک زن ثقیفہ سے شادی کی اور رات میں اس کے پاس آئے تو دیوار میں ہتھیاروں کے لئے ایک جگہ بنائی گئی تھی اور اوپر سے اس کو سجایا گیا تھا جب صبح ہوئی تو آپؑ نے دیوار پر نظر ڈالی تو آپؑ نے تلوار کی برابر پندرہ کیلیں ٹھکی ہوئی دیکھیں اندیشہ ہوا کہ انھوں نے تلوار کو نقصان پہنچایا۔ آپؑ نے عروس سے فرمایا۔ تم باہر جاؤ۔ میں اپنے غلاموں کو ایک ضرورت کے لئے بلاتا ہوں پس آپؑ نے تلوار کے اوپر سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ وہ سب کیلیں تلوار سے ہٹی ہوئی ہیں اور تلوار پر ان کے ٹھکے جانے کا کوئی اثر نہیں (یہ ثبوت دیا گیا اس امر کا کہ سلاح رسولؐ دافع شر ہیں۔

۷ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيى، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ حُمْرانَ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: سَأَلْتُهُ عَمّا يَتَحَدَّثُ النّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلى أُمِّ سَلَمَةَ صَحيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلاحَهُ وَما هُناكَ ثُمَّ[4] صارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَلَمّا خَشِينا أَنْ نُغْشى[5] اسْتَوْدَعَها أُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَها بَعْدَ ذلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، قالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ صارَ إِلى أَبيكَ ثُمَّ انْتَهى إِلَيْكَ وَصارَ بَعْدَ ذلِكَ إِلَيْكَ؟ قالَ: نَعَمْ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُم سلمہ کو آنحضرت نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا فرمایا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے جو انبیاء سے آپؐ تک پہنچی تھیں مالک ہوئے آپؐ کے بعد امام حسنؑ وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسینؑ اور جب ان کو کربلا میں ان تبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اشیاء اُم سلمہ کے سپرد کیں ان کے بعد وہ سب چیزیں علیؑ بن الحسینؑ کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

۸ ــ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعيدٍ، عَنْ فَضالَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبانٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَمّا يَتَحَدَّثُ النّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلى أُمِّ سَلَمَةَ صَحيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلاحَهُ وَما هُناكَ ثُمَّ صارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام، قالَ: قُلْتُ: ثُمَّ صارَ إِلى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صارَ إِلَى ابْنِهِ، ثُمَّ انْتَهى إِلَيْكَ

فَقالَ : نَعَمْ .

٨۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا لوگ کہتے ہیں حضرت رسول خدا نے ایک مہر شدہ صحیفہ ام سلمہ کے سپرد کیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ حضرت کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے علی علیہ السلام، پھر حسنؑ پھر حسینؑ علیہما السلام، میں نے پوچھا۔ پھر، فرمایا علی بن الحسینؑ، اس کے بعد ان کے فرزند (امام محمد باقر علیہ السلام) پھر یہ چیز تمہاری طرف آئی یعنی میں وارث ہوا۔ راوی نے کہا۔ درست ہے۔

٩ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبابٍ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبانِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : لَمّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْوَفاةُ دَعا الْعَبّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقالَ لِلْعَبّاسِ : يا عَمَّ مُحَمَّدٍ ! تَأْخُذُ تُراثَ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تُنْجِزُ عِداتِهِ ؟ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقالَ : يا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيالِ قَلِيلُ الْمالِ مَنْ يُطِيقُكَ و أَنْتَ تُبارِي الرِّيحَ[1] قالَ : فَأَطْرَقَ صلى الله عليه وآله هُنَيْئَةً ثُمَّ قالَ : يا عَبّاسُ أَتَأْخُذُ تُراثَ مُحَمَّدٍ وَ تُنْجِزُ عِداتِهِ وَتَقْضِي دَيْنَهُ ؟ فَقالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيالِ قَلِيلُ الْمالِ وَ أَنْتَ تُبارِي الرِّيحَ قالَ : أَما إِنِّي سَأُعْطِيها مَنْ يَأْخُذُها بِحَقِّها ثُمَّ قالَ : يا عَلِيُّ يا أَخا مُحَمَّدٍ أَتُنْجِزُ عِداتِ مُحَمَّدٍ وَتَقْضِي دَيْنَهُ وَتَقْبِضُ تُراثَهُ ؟ فَقالَ : نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ذاكَ عَلَيَّ وَلِي ، قالَ : فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حَتّى نَزَعَ خاتَمَهُ مِنْ إِصْبَعِهِ فَقالَ : تَخَتَّمْ بِهذا فِي حَياتِي ، قالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى الْخاتَمِ حِينَ وَضَعْتُهُ فِي إِصْبَعِي فَتَمَنَّيْتُ مِنْ جَمِيعِ ما تَرَكَ الْخاتَمَ[2] ثُمَّ صاحَ يا بِلالُ : عَلَيَّ بِالْمِغْفَرِ وَ الدِّرْعِ وَالرّايَةِ وَالْقَمِيصِ وَذِي الْفَقارِ وَالسَّحابِ وَ الْبُرْدِ وَالْأَبْرَقَةِ وَالْقَضِيبِ[3] قالَ فَوَاللهِ ما رَأَيْتُها غَيْرَ ساعَتِي تِلْكَ يَعْنِي الْأَبْرَقَةَ فَجِيءَ بِشُقَّةٍ كادَتْ تَخْطَفُ الْأَبْصارَ فَإِذا هِيَ مِنْ أَبْرَقِ الْجَنَّةِ[4] فَقالَ : يا عَلِيُّ ! إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتانِي بِها وَ قالَ : يا مُحَمَّدُ اجْعَلْها فِي حَلْقَةِ الدِّرْعِ وَاسْتَذْفِرْ بِها مَكانَ الْمِنْطَقَةِ ثُمَّ دَعا بِزَوْجَي نِعالٍ عَرَبِيَّيْنِ جَمِيعاً أَحَدُهُما مَخْصُوفٌ وَالْآخَرُ غَيْرُ مَخْصُوفٍ وَالْقَمِيصَيْنِ : الْقَمِيصِ الَّذِي أُسْرِيَ بِهِ فِيهِ وَالْقَمِيصِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَالْقَلانِسِ الثَّلاثِ : قَلَنْسُوَةِ السَّفَرِ وَقَلَنْسُوَةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمَعِ وَقَلَنْسُوَةٍ كانَ يَلْبَسُها وَيَقْعُدُ مَعَ أَصْحابِهِ ، ثُمَّ قالَ : يا بِلالُ عَلَيَّ بِالْبَغْلَتَيْنِ الشَّهْباءِ وَالدُّلْدُلِ وَالنّاقَتَيْنِ الْعَضْباءِ وَالْقَصْواءِ وَالْفَرَسَيْنِ : الْجَناحِ كانَتْ تُوقَفُ بِبابِ الْمَسْجِدِ لِحَوائِجِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَبْعَثُ الرَّجُلَ فِي حاجَتِهِ فَيَرْكَبُهُ فَيَرْكُضُهُ فِي حاجَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ـ وَ حَيْزُومٍ وَ هُوَ الَّذِي كانَ يَقُولُ : أَقْدِمْ حَيْزُومُ ، وَالْحِمارِ عُفَيْرٍ فَقالَ :

اقْبِضْهَا فِي حَيَاتِي فَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ تُوُفِّيَ عُفَيْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَطَعَ خِطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى بِئْرَ بَنِي خَطْمَةَ بِقُبَاءَ فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ الْحِمَارَ كَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ نُوحٌ فَمَسَحَ عَلَى كَفَلِهِ ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ هَذَا الْحِمَارِ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ خَاتَمُهُمْ ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي ذَلِكَ الْحِمَارَ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس بن عبد المطلب کے ذریعہ امیر المومنین علیہ السلام کو بلایا اور عباس سے فرمایا۔ چچا، آپ میری میراث لیں، میرا قرضہ ادا کریں اور میرے وعدے پورے کریں انھوں نے کہا میں بوڑھا کثیر العیال اور قلیل المال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا قرضہ کیسے ادا کر سکتا ہوں اور آپ کے وعدے کیسے پورے کر سکتا ہوں پھر فرمایا میں یہ چیزیں اُسے دوں گا جو اُن کا حقدار ہوگا پھر فرمایا اے علیؑ اے محمدؐ کے بھائی تم محمدؐ کے وعدے پورے کرو گے اس کا قرضہ ادا کرو گے اس کی میراث پر قابض ہو گے؟ آپؑ نے فرمایا! ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ قرضہ میرے اوپر ہے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرف دیکھنے لگا حضرتؐ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور فرمایا لو اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہ انگوٹھی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرت نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زرہ، رایت، قمیض، ذوالفقار (تلوار) و عمامہ سحاب اور چادر ابرقہ اور چھڑی لاؤ، میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیاتی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ جبرئیل میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا اس کو اپنی زرہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو۔ پھر آپؐ نے اپنے عربی جوتے کا جوڑا منگایا ایک ان میں پیوند دار تھا دوسرا بے پیوند، اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئے تھے دوسری وہ جو جنگ احد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفر والی دوسری عیدین اور جمعہ والی تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان بیٹھتے تھے پھر فرمایا۔ اے بلال دو خچر لاؤ ایک شہبا نامی اور دوسرے دلدل اور دو ناقے لاؤ، ناقہ غضبا اور ناقہ قصویٰ اور دو گھوڑے ایک جناح نامی جو مسجد کے دروازے پر کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے، دوسرے حیزوم نامی تھا یہ وہ تھا جس سے حضرت فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ اے حیزوم، اور عفیر نامی گدھا تھا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑ ڈالی اور وہاں سے بھاگ کر قبا میں بنی خطمہ کے کنوئیں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر بنی، امیر المومنین سے مروی ہے کہ

ں گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک گدھا تھا۔ نوحؑ اس کے پاس آئے اور اس کے پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید النبیین اور خاتم المرسلین سواری کریں گے پس ...د ہے اس خدا کے لیے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

اڑتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل تھے

(بَابُ) ۳۸

أَنَّ مَثَلَ سِلَاحِ رَسُولِ اللهِ مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى بَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ فَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ.(1)

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ سلاح رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکاتِ رسولؐ ہیں ان کو امامت ملی۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ ، عَنْ نُوحِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ فَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

۲۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تبرکاتِ رسولؐ کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں دار العلم ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ اُوتُوا النُّبُوَّةَ وَ حَيْثُمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا فَثَمَّ الْأَمْرُ، قُلْتُ: فَيَكُونُ السِّلَاحُ مُزَائِلًا لِلْعِلْمِ؟ قَالَ: لَا.

تابوت سکینہ ۲/۲۴۸ بقرہ

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسولؐ کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں امامت بھی وہیں ہے میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا۔نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَيْنَمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ وَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

۴۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں امامت ہے وہیں علم ہے۔

توضیح: تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قہر و جبر گیا ہو جالوت جبراً لے گیا تھا لہٰذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہوسکتا۔

اُنتالیسواں باب

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

(بَابُ) ۳۹

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ [بْنِ] الْحَجَّالِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ، هٰهُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي؟ قَالَ: فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام سِتْراً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ فَاطَّلَعَ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدُ! سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَّمَ عَلِيّاً علیہ السلام بَاباً يُفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيّاً علیہ السلام أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ، قَالَ: فَنَكَتَ سَاعَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ. إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً بِذِرَاعِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ إِمْلَائِهِ مِنْ فَلْقِ فِيهِ وَخَطِّ عَلِيٍّ بِيَمِينِهِ، فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْشِ فِي الْخَدْشِ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَقَالَ: تَأْذَنُ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ، قَالَ: فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَ قَالَ: حَتَّى أَرْشِ هٰذَا، كَأَنَّهُ مُغْضَبٌ، قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ؛ قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: وَ إِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْجَفْرُ؟ قَالَ: وِعَاءٌ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ وَ عِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَ إِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ (ع) وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)؟ قَالَ: مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ، قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ مَا كَانَ وَ عِلْمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا وَاللهِ هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْأَمْرُ بَعْدَ الْأَمْرِ وَالشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سُن تو نہیں رہا ہے حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا۔ اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپؑ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؑ کو ایک باب علم کا تعلیم دیا۔ جس سے ہزار باب علم کے آپ پر منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوتے میں نے کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے ابو محمد ہمارے

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شئے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا۔ اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہی ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ماکان و مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اسکے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شئے دوسری شئے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ وَ ذٰلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع) ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَالَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَ يُحَدِّثُهَا ، فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَحْسَسْتِ بِذٰلِكِ وَ سَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي ، فَأَعْلَمَتْهُ بِذٰلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذٰلِكَ مُصْحَفاً قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَلٰكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (بعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیرالمومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ: زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَصُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ، وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبْعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَفْرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذٰلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هٰذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلٰكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شئے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمدؑ) عبداللہ ابن ابی یعفور نے کہا۔ اللہ آپ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ (١)

وَلْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ وَ مَعَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ» (۱)

الاحقاف ۴۶/۴

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولادِ حسنؑ مراد فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ چیز جو انھیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے، حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قضا کو نکالو، ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خالاؤں اور پھوپھیوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسولؐ ہیں خدا نے فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب لاؤ اور علمی آثار لاؤ۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْجَفْرِ فَقَالَ: هُوَ جِلْدُ ثَوْرٍ مَمْلُوءٌ عِلْماً، قَالَ لَهُ: فَالْجَامِعَةُ؟ قَالَ: تِلْكَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ مِثْلُ فَخْذِ الْفَالِجِ فِيهَا كُلُّ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ مِنْ قَضِيَّةٍ إِلَّا وَهِيَ فِيهَا حَتَّى أَرْشِ الْخَدْشِ، قَالَ: فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَبْحَثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَعَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَأْتِيهَا فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذٰلِكَ، فَهٰذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ.

۵۔ بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یا نہ کرنے کے لئے حضرت فاطمہؑ بعد وفات رسولؐ ۷۵ دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کا شدید غم طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ بتلاتے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کو پیش آنے والے ہیں حضرت علیؑ ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے، پس یہ ہے مصحف فاطمہؑ۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بِشْرٍ،

عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدَنَا مَالَا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا كِتَاباً إِمْلَاءُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَخَطُّ عَلِيٍّ عليه السلام، صَحِيفَةً فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَإِنَّكُمْ لَتَأْتُونَنَا بِالْأَمْرِ، فَنَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَنَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا حضرت نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

۷ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ زُرَارَةَ أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْمُعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ؟ فَقَالَ: وَاللهِ إِنَّ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَ كُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ، لَا وَاللهِ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبداللہ (بن حسن بن حسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں، پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا۔ واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر بادشاہ کا جو روئے زمین پر کسی علاقے کا حکمران ہو، محمد بن عبداللہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک بھی نہیں۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ أَتَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ أَنْظُرُ قُبَيْلُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ [الْأَرْضَ] إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَا وَجَدْتُ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئاً.

۸۔ فُضَیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اسمیں تمام بادشاہوں کے نام مع ان کے باپ کے ناموں کے لکھے ہیں میں نے ان میں اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ دیکھا۔

چالیسواں باب

شان انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس کی تفسیر

(بَابُ)

فِی شَأْنِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَتَفْسِیرِهَا

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : بَيْنَا أَبِي عليه السلام يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ إِذَا رَجُلٌ مُعْتَجِرٌ قَدْ قُيِّضَ لَهُ فَقَطَعَ عَلَيْهِ أُسْبُوعَهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ إِلَى دَارٍ جَنْبَ الصَّفَا فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَكُنَّا ثَلَاثَةً فَقَالَ : مَرْحَباً يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ : بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا أَمِينَ اللهِ بَعْدَ آبَائِهِ . يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبِرْنِي وَ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبَرْتُكَ وَإِنْ شِئْتَ سَلْنِي وَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتُكَ، وَإِنْ شِئْتَ فَاصْدُقْنِي وَإِنْ شِئْتَ صَدَقْتُكَ ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ أَشَاءُ قَالَ : فَإِيَّاكَ أَنْ يَنْطِقَ لِسَانُكَ عِنْدَ مَسْأَلَتِي بِأَمْرٍ تُضْمِرُ لِي غَيْرَهُ قَالَ: إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَنْ فِي قَلْبِهِ عِلْمَانِ يُخَالِفُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يَكُونَ لَهُ عِلْمٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ قَالَ : هٰذِهِ مَسْأَلَتِي وَقَدْ فَسَّرْتَ طَرَفاً مِنْهَا ، أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْعِلْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ مَنْ يَعْلَمُهُ ؟ قَالَ : أَمَّا جُمْلَةُ الْعِلْمِ فَعِنْدَاللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَمَّا مَالَابُدَّ لِلْعِبَادِ مِنْهُ فَعِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ قَالَ : فَفَتَحَ الرَّجُلُ عَجِيرَتَهُ وَاسْتَوَى جَالِساً وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَقَالَ : هٰذِهِ أَرَدْتُ وَلَهَا أَتَيْتُ ، زَعَمْتَ أَنَّ عِلْمَ مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ مِنَ الْعِلْمِ عِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ فَكَيْفَ يَعْلَمُونَهُ ؟ قَالَ : كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرَى، لِأَنَّهُ كَانَ نَبِيّاً وَهُمْ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ كَانَ يَفِدُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْمَعُ الْوَحْيَ وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ، فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ، سَآتِيكَ بِمَسْأَلَةٍ صَعْبَةٍ[٣]، أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْعِلْمِ مَا لَهُ لَا يَظْهَرُ كَمَا كَانَ يَظْهَرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ : فَضَحِكَ أَبِي عليه السلام وَقَالَ : أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلِعَ عَلَى عِلْمِهِ إِلَّا مُمْتَحَناً لِلْإِيمَانِ بِهِ كَمَا قَضَى عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَصْبِرَ عَلَى أَذَى قَوْمِهِ وَلَا يُجَاهِدَهُمْ إِلَّا بِأَمْرِهِ ، فَكَمْ مِنِ اكْتِتَامٍ قَدِ اكْتَتَمَ بِهِ

حَتّى قِيلَ لَهُ: «اصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ»[٢] وَايْمُ اللهِ أَنْ لَوْ صَدَعَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَكانَ آمِناً
وَلٰكِنَّهُ إِنَّما نَظَرَ فِي الطّاعَةِ وَخافَ الْخِلافَ فَلِذٰلِكَ كَفَّ فَوَدِدْتُ أَنَّ عَيْنَكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِيِّ هٰذِهِ
الْأُمَّةِ وَالْمَلائِكَةُ بِسُيُوفِ آلِ داوُدَ بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ تُعَذِّبُ أَرْواحَ الْكَفَرَةِ مِنَ الْأَمْواتِ وَتُلْحِقُ
بِهِمْ أَرْواحَ أَشْباهِهِمْ مِنَ الْأَحْياءِ ثُمَّ أَخْرَجَ سَيْفاً ثُمَّ قالَ: ها إِنَّ هٰذا مِنْها، قالَ: فَقالَ: أَبِي
إِي وَالَّذِي اصْطَفىٰ مُحَمَّداً عَلَى الْبَشَرِ، قالَ: فَرَدَّ الرَّجُلُ اعْتِجارَهُ وَقالَ: أَنَا إِلْياسُ ما سَأَلْتُكَ عَنْ
أَمْرِكَ وَبِي مِنْهُ جَهالَةٌ غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَدِيثُ قُوَّةً لِأَصْحابِكَ وَسَأُخْبِرُكَ بِآيَةٍ
أَنْتَ تَعْرِفُها إِنْ خاصَمُوا بِها فَلَجُوا

قالَ فَقالَ لَهُ أَبِي عليه السلام إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِها، قالَ قَدْ شِئْتُ، قالَ: إِنَّ شِيعَتَنا
إِنْ قالُوا لِأَهْلِ الْخِلافِ لَنا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله: «إِنّا أَنْزَلْناهُ فِي
لَيْلَةِ الْقَدْرِ» إِلىٰ آخِرِها. فَهَلْ كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ شَيْئاً لا يَعْلَمُهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ
يَأْتِيهِ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فِي غَيْرِها؟ فَإِنَّهُمْ سَيَقُولُونَ: لا، فَقُلْ لَهُمْ: فَهَلْ كانَ لِما عَلِمَ بُدٌّ مِنْ أَنْ
يُظْهِرَ؟ فَيَقُولُونَ: لا، فَقُلْ لَهُمْ: فَهَلْ كانَ فِيما أَظْهَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ
اخْتِلافٌ؟ فَإِنْ قالُوا: لا، فَقُلْ لَهُمْ: فَمَنْ حَكَمَ بِحُكْمِ اللهِ فِيهِ اخْتِلافٌ فَهَلْ خالَفَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله؟
فَيَقُولُونَ: نَعَمْ - فَإِنْ قالُوا: لا، فَقَدْ نَقَضُوا أَوَّلَ كَلامِهِمْ - فَقُلْ لَهُمْ: «ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ
وَالرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ»، فَإِنْ قالُوا: مَنِ الرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ؟ فَقُلْ: مَنْ لا يَخْتَلِفُ فِي عِلْمِهِ،
فَإِنْ قالُوا: فَمَنْ هُوَ ذاكَ؟ فَقُلْ: كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله صاحِبَ ذٰلِكَ، فَهَلْ بَلَّغَ أَوْ لا؟ فَإِنْ قالُوا:
قَدْ بَلَّغَ فَقُلْ: فَهَلْ ماتَ صلى الله عليه وآله وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُ عِلْماً لَيْسَ فِيهِ اخْتِلافٌ؟ فَإِنْ قالُوا: لا،
فَقُلْ: إِنَّ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُؤَيَّدٌ وَلا يَسْتَخْلِفُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلّا مَنْ يَحْكُمُ بِحُكْمِهِ
وَإِلّا مَنْ يَكُونُ مِثْلَهُ إِلَّا النُّبُوَّةَ وَإِنْ كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمْ يَسْتَخْلِفْ فِي عِلْمِهِ أَحَداً فَقَدْ ضَيَّعَ
مَنْ فِي أَصْلابِ الرِّجالِ مِمَّنْ يَكُونُ بَعْدَهُ فَإِنْ قالُوا لَكَ: فَإِنَّ عِلْمَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَ مِنَ الْقُرْآنِ
فَقُلْ: «حم ۝ وَالْكِتابِ الْمُبِينِ ۝ إِنّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةٍ مُبارَكَةٍ [إِنّا كُنّا مُنْذِرِينَ ۝ فِيها] إِلىٰ قَوْلِهِ: إِنّا
كُنّا مُرْسِلِينَ» فَإِنْ قالُوا لَكَ: لا يُرْسِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلّا إِلىٰ نَبِيٍّ فَقُلْ: هٰذَا الْأَمْرُ الْحَكِيمُ دخان ٤٤/٣
الَّذِي يُفْرَقُ فِيهِ هُوَ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ الَّتِي تَنْزِلُ مِنْ سَماءٍ إِلىٰ سَماءٍ أَوْ مِنْ سَماءٍ إِلىٰ أَرْضٍ
فَإِنْ قالُوا مِنْ سَماءٍ إِلىٰ سَماءٍ فَلَيْسَ فِي السَّماءِ أَحَدٌ يَرْجِعُ مِنْ طاعَةٍ إِلىٰ مَعْصِيَةٍ، فَإِنْ قالُوا مِنْ سَماءٍ إِلىٰ أَرْضٍ

وَأَهْلُ الْأَرْضِ أَحْوَجُ الْخَلْقِ إِلَى ذٰلِكَ فَقُلْ: فَهَلْ لَهُمْ بُدٌّ مِنْ سَيِّدٍ يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهِ؟ فَإِنْ قَالُوا: فَإِنَّ الْخَلِيفَةَ هُوَ حَكَمُهُمْ فَقُلْ: «اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ - إِلَى قَوْلِهِ - : خَالِدُونَ» لَعَمْرِي مَا فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَلِيٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُؤَيَّدٌ وَمَنْ أُيِّدَ لَمْ يُخْطِ وَمَا فِي الْأَرْضِ عَدُوٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مَخْذُولٌ وَمَنْ خُذِلَ لَمْ يُصِبْ، كَمَا أَنَّ الْأَمْرَ لَابُدَّ مِنْ تَنْزِيلِهِ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ كَذٰلِكَ لَابُدَّ مِنْ وَالٍ، فَإِنْ قَالُوا: لَا نَعْرِفُ هٰذَا فَقُلْ: [لَهُمْ] قُولُوا مَا أَحْبَبْتُمْ؛ أَبَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يَتْرُكَ الْعِبَادَ وَ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِمْ؛ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: هٰهُنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَابٌ غَامِضٌ أَرَأَيْتَ إِنْ قَالُوا: حُجَّةُ اللّٰهِ، الْقُرْآنُ؟ قَالَ: إِذَنْ أَقُولُ لَهُمْ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِنَاطِقٍ يَأْمُرُ وَ يَنْهَى وَلٰكِنْ لِلْقُرْآنِ أَهْلٌ يَأْمُرُونَ وَيَنْهَوْنَ وَأَقُولُ: قَدْ عَرَضَتْ لِبَعْضِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُصِيبَةٌ مَا هِيَ فِي السُّنَّةِ وَالْحُكْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَلَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ أَبَى اللّٰهُ لِعِلْمِهِ بِتِلْكَ الْفِتْنَةِ أَنْ تَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ وَ لَيْسَ فِي حُكْمِهِ رَادٌّ لَهَا وَ مُفَرِّجٌ عَنْ أَهْلِهَا فَقَالَ: هٰهُنَا تَفْلُجُونَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ ذِكْرُهُ قَدْ عَلِمَ بِمَا يُصِيبُ الْخَلْقَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي أَنْفُسِهِمْ مِنَ الدِّينِ أَوْ غَيْرِهِ فَوَضَعَ الْقُرْآنَ دَلِيلًا، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَدْرِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، دَلِيلَ مَا هُوَ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام، نَعَمْ فِيهِ جُمَلُ الْحُدُودِ وَ تَفْسِيرُهَا عِنْدَ الْحُكْمِ فَقَالَ أَبَى اللّٰهُ أَنْ يُصِيبَ عَبْدًا بِمُصِيبَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ أَوْ [فِي] مَالِهِ لَيْسَ فِي أَرْضِهِ مِنْ حُكْمِهِ قَاضٍ بِالصَّوَابِ فِي تِلْكَ الْمُصِيبَةِ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا فِي هٰذَا الْبَابِ فَقَدْ فَلَجْتُمْ بِحُجَّةٍ إِلَّا أَنْ يَفْتَرِيَ خَصْمُكُمْ عَلَى اللّٰهِ فَيَقُولُ: لَيْسَ لِلّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ حُجَّةٌ وَلٰكِنْ أَخْبِرْنِي عَنْ تَفْسِيرِ «لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ»؟ مِمَّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ «وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ»؟ قَالَ: فِي أَبِي فُلَانٍ وَأَصْحَابِهِ وَاحِدَةٌ مُقَدَّمَةٌ وَوَاحِدَةٌ مُؤَخَّرَةٌ «لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ» مِمَّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام «وَ لَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ» مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي عَرَضَتْ لَكُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحُكْمِ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ وَذَهَبَ فَلَمْ أَرَهُ.

ا۔ حضرت امام محمد تقیؑ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب میرے پدر بزرگوار خانہ کعبہ

کا طواف کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص سر اور چہرہ کو ڈھانپے ہوئے آیا اور آپ سے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے طواف قطع کئے اور اس شخص نے آپ کو ایک گھر میں جو کوہ صفا کے پہلو میں تھا داخل کیا اور کسی کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا اب ہم تین شخص وہاں ہوگئے۔ اس نے کہا۔ مرحبا یابن رسول اللہ، پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ اے اپنے آبا و اجداد کے بعد خدا کے امین۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، اے ابوجعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھے بتائیں یا چاہیں تو میں آپ کو خبر دوں، اگر آپ چاہیں تو مجھ سے سوال کریں ورنہ میں آپ سے سوال کروں، اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں ورنہ میں آپ کی تصدیق کروں، فرمایا مجھے سب منظور ہے اس نے کہا اپنے آپ کو اس بات سے بچایئے کہ میرے سوال کے جواب آپ مجھ سے وہ بات کہیں جس کا غیر آپ کے دل میں ہو، حضرت نے فرمایا ایسا تو وہ کرے گا جس کے دل میں دو علم ہوں ایک دوسرے کے مخالف، خدا نے منع کیا ہے ایسے علم سے جس میں اختلاف ہو اس نے کہا میرا یہی سوال تھا جس کا ایک پہلو میں نے نمایاں کر دیا۔ اب آپ مجھے وہ علم بتایئے جس میں اختلاف نہ ہو اس کے جاننے والے کے لئے فرمایا۔ پورا پورا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن جتنا علم بندوں کے لئے ضروری ہے وہ اوصیا رسولؐ کے پاس ہے یہ سن کر اس نے اپنے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا اور چہرہ چمک اٹھا کہنے لگا یہی میرا مقصد تھا اور اسی لئے میں آیا ہوں آپ کا دعویٰ ہے کہ وہ اوصیاء ہیں جنکے علم میں کوئی اختلاف نہیں، پس ان کو یہ علم کیونکر حاصل ہوتا ہے فرمایا جیسے رسول اللہ کو ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو رسول اللہ دیکھتے ہیں کیونکہ وہ نبی ہیں اور اوصیاء محدث ہیں، رسول بذریعہ وحی خدا سے لیتے ہیں اوصیا پر وحی نازل نہیں ہوتی، اس نے کہا یابن رسول اللہ آپ نے سچ کہا ہے اب ایک مشکل مسئلہ میرے سامنے ہے اس کو بھی حل کیجئے وہ علم جس میں جمیع محتاج الیہ کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اوصیاء اس علم سے کیوں نہیں غلبہ حاصل کرتے اس طرح جس طرح رسول اللہ حاصل کرتے تھے یہ سن کر میرے پدر بزرگوار ہنسے اور فرمایا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ اس کے علم پر مطلع کیا جائے مگر اس کو جس کے ایمان کا امتحان لیا گیا ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوم کی اذیت پر صبر کریں اور بغیر اسکے حکم کے ان سے جہاد نہ کریں رسول اللہ نے امر حق کو پوشیدہ رکھا، پھر خدا کا حکم ہوا جو تم کو دیا گیا ہے اسے ظاہر کر دو اور مشرکوں سے روگردانی کرو، خدا کی قسم اگر اس سے پہلے بھی ظاہر کر دیتے تو امن میں رہتے لیکن انھوں نے اطاعت کو پیش نظر رکھا اور خدا کے خلاف کرنے سے ڈرے، اس لئے رکے رہے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری نظر اس آمت کے مہدی کی طرف لگی رہے اور ان ملائکہ کی طرف جو آلِ داؤد (یعنی سلیمانؑ کی تلوار جس نے تمام عالم کو مسخر کر لیا تھا) کی تلواروں کی طرح مابین آسمان و زمین ہوں گے، معذب ہوں گی اس وقت مُردہ کافروں کی روحیں اور ملحق ہوں گی ان سے ان زندوں کی روحیں بھی جو کفر میں ان سے مشابہ ہوں گی پھر حضرت نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا یہ بھی انہی تلواروں میں سے ہے پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے انسانوں میں سے محمد مصطفیٰؐ کو انتخاب کیا (یہ وہی ہے) اس کے بعد اس شخص نے نقاب الٹ دی اور کہا میں الیاس (نبی) ہوں میں نے جو سوالات آپ سے کئے وہ از روئے جہالت نہ تھے بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ اس گفتگو سے آپ کے اصحاب کو قوت پہنچے۔ اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں وہ آیت جسے آپ جانتے ہیں کہ اگر مخاصمہ کریں اس سے تو اپنے مخالف پر

غالب آئیں۔ حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار نے اس سے کہا اگر تم چاہو تو میں اس آیت کو خود بیان کردوں اس نے کہا ضرور، فرمایا ہمارے شیعوں کو چاہیئے کہ اپنے اہلِ خلاف سے کہیں کہ خدا اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے انا انزلناہُ فی لیلۃ القدر الخ پس رسول اللہ پہلے سے جانتے تھے اس چیز کو جسے نہیں جانتے تھے اس رات کو جبرئیل ان کے پاس کوئی نئی چیز لے کر آئے تھے اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ شب قدر میں جو چیز لائی گئی تھی وہ کیا ایسی تھی کہ اس کا ظاہر کرنا ضروری تھا اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے آیا جو رسول اللہ نے علم خدا سے ظاہر کیا اس میں اور اس میں کوئی اختلاف تھا ؟ اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے کہیں جو شخص حکم کرتا ہے حکم خدا میں اختلاف کے ساتھ تو وہ مخالفت رسولؐ کرتا ہے یا نہیں، پس وہ کہیں گے ہاں اور اگر نہیں کہیں گے تو انھوں نے اپنے پہلے کلام کے خلاف کہا۔ پس ان سے کہو (اس صورت میں تم نے اس آیت کا مطلب نہیں سمجھا، پس اب یہ تسلیم کرو) اس کی تاویل نہیں جانتے۔ مگر اللہ والراسخون فی العلم، اگر وہ پوچھیں راسخون فی العلم کون ہیں تو کہو جن کے علم میں اختلاف نہیں اگر وہ کہیں وہ کون ہیں تو کہو رسول اللہ ایسے تھے پس آیا انھوں نے تبلیغ کی یا نہیں اگر وہ کہیں کی ہے تو کہو، جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو ان کا خلیفہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اس کے پاس بھی وہ علم ہو کہ اس میں اختلاف نہ ہو اگر وہ کہیں کہ ایسا نہیں تو کہو کہ خلیفۂ رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول خلیفہ اسی کو بنائیں گے جو ان کے حکم کے مطابق حکم کرے اور سوائے نبوت ہر شے میں وہ رسولؐ کی مثل ہو اور اگر رسول اللہ نے اپنے علم میں کسی کو اپنا جانشین نہ بنایا ہوتا تو حضرت کے بعد آنے والی نسلیں ضائع ہو جاتیں پس اگر وہ کہیں کہ علم رسول اللہ قرآن سے تھا تو یہ آیت پڑھو حٰمٓ، قسم ہے کتاب مبین کی۔ ہم نے قرآن کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا۔ ہم اس میں ڈرانے والے ہیں الی قولہ ہم رسولوں کو بھیجنے والے ہیں پس اگر کہیں کہ خدا تو اپنے پیغام ہر نبی کے پاس بھیجتا ہے تو ان سے کہو کہ خداوند حکیم کا امر (جو شب قدر میں ہوتا ہے) اس سے الگ ہے جو قرآن میں ہے بتاؤ کہ کیا یہ امر ملائکہ آسمان سے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں یا آسمان سے زمین کی طرف اگر کہیں آسمان سے آسمان کی طرف تو پوچھو آسمان میں وہ کون ہے جو طاعت سے معصیت کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ کہیں کہ فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہیں کیونکہ زمین والے سب سے زیادہ محتاج ہدایت ہیں تو تم ان سے کہو کہ لامحالہ ان کو ایسے سردار کی ضرورت ہوگی جس سے وہ اپنے معاملات میں فیصلہ کرائیں

اگر وہ کہیں کہ خلیفہ کا حکم ہے تو ان سے کہو خدا فرماتا ہے اللہ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان والے ہیں وہ انکو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے قسم خدا کی آسمان و زمین میں کوئی خدا کا ولی نہیں، مگر یہ کہ وہ مؤید من اللہ ہے اور جو مؤید من اللہ ہے وہ خطا نہیں کریگا اور روئے زمین پر کوئی خدا کا دشمن نہیں مگر ذلیل اور جو رسوا ہے وہ راہ ثواب پر نہیں ہو سکتا جس طرح امر کی تنزیل آسمان سے ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق اہل زمین کے درمیان حکم کیا جائے اسی طرح ضروری ہے ایک ولی کا ہونا تاکہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرے، اگر وہ کہیں کہ ہم اسے نہیں پہچانتے تو کہو تم نے اسے دوست نہیں رکھا، خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ بعد محمدؐ وہ اپنے بندوں کو اس طرح چھوڑ دے کہ ان پر کوئی حجت نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میرے والد ماجد خاموش رہے۔ الیاسؑ نے کہا یا ابن رسول اللہ! اب ایک اور مشکل کا سامنا ہے۔ غور کیجیئے۔ اگر وہ کہیں حجت خدا قرآن ہے تو کیا جواب ہوگا۔ فرمایا۔ میں ان سے کہوں گا کہ قرآن امر و نہی کے

کے متعلق بولنے والا نہیں بلکہ قرآن کے لئے اس کے کچھ اہل جو ہیں جو امر کرتے ہیں اور نہی کرتے ہیں اور میں کہوں گا بعض اہل زمین کو ایسے مشکل سوالات کا سامنا ہوتا ہے کہ جن کا جواب احادیث میں نہیں اور کوئی حکم رسول ایسا نہیں ملتا جس میں اختلاف نہ ہو اور قرآن میں بھی کوئی صریح حکم نہیں (تو قرآن کیونکر حجت ہوگا) اور خدا کو یہ ناپسند ہے کہ روئے زمین پر ایسا فتنہ ہو کہ جس کا اسے علم ہے اور اس کا کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ہو تاکہ اہلِ ارض کی دل تنگی دور ہو اور درست فیصلہ کر کے لوگوں کو معصیت سے بچائے۔

اس شخص نے کہا (مراد الیاس) اس باب میں آپ نے حجت پوری کردی۔ اس سے انکار نہ کرے گا مگر تمہارا وہ دشمن جو اللہ پر افترا کرتے ہوئے کہے کہ خدا نے حجت کا ذکر قرآن میں نہیں کیا۔ اب آپ مجھے اس کی تفسیر بتلایئے "تاکہ تم مایوس نہ ہو اس چیز پر جو فوت ہوئی" یہ علی سے مخصوص ہے اور مت اتراؤ اس پر جو تم کو دیا گیا ہے" یہ کس سے متعلق ہے؟ حضرت نے فرمایا یہ فلاں اس کے ساتھیوں کے متعلق ہے (جو خلافت پر اترائے اور لاتاسو علی ما فاتکم" علی کے بارہ میں ہے اور آیت کا ایک حصہ مقدم ہے اور ایک مؤخر ہے۔ پہلے حصّے سے مراد یہ ہے کہ تم خوش نہ ہو اس فتنہ سے جو تم کو بعد رسول پیش آنے والا ہے۔

اس پر (الیاس نے) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان اصحابِ حکم میں سے ہیں جن کے فیصلوں میں اختلاف نہیں یہ کہہ کر وہ شخص اُٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔

اس حدیث کے آغاز میں سورۂ انا انزلناہ سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں قرآن رسول اللہ پر نازل کیا۔ ملائکہ اور روح شب قدر میں ہر امر کو بیان و تاویل کے ساتھ لے کر ہر سال نازل ہوتے ہیں جیسا کہ تنزل کے فعل مستقبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ آئندہ میں اس کی تجدید ہوتی رہتی ہے اب ہم کہتے ہیں۔ کیا رسولؐ کے پاس اس علم کے حاصل کرنے کا جس کی طرف امت محتاج ہو۔ سوائے اس کے جو من عند اللہ آسمان سے ان تک پہنچتا تھا کوئی اور بھی طریقہ تھا خواہ شب قدر میں ہو یا اس کے علاوہ یا کوئی اور طریقہ نہ تھا۔ پہلی بات تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ اجماع امت اس پر ہے کہ ان کا علم نہ تھا مگر من عند اللہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ ان ہو الا وحی یوحیٰ۔ پس دوسری بات ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا جائز ہے رسولؐ کے لئے یہ امر کہ وہ ایسے علم کو جس کی طرف امت محتاج ہے ظاہر نہ کرے یا کرے پہلی صورت بالکل باطل ہے کیونکہ حضرت پر وحی اسی لئے ہوتی تھی کہ وہ لوگوں تک پہنچائیں اور خدا کی طرف آنے کی لوگوں کو ہدایت کریں پس دوسری صورت ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو علم رسول اللہ کو خدا کی طرف سے دیا گیا تھا کیا اس میں اختلاف تھا کہ ایک وقت ایک معاملہ کا حکم دیں اور دوسرے وقت دوسرا، درآنحالیکہ مسئلہ بعینہٖ وہی ہے یا ایسا نہ ہو پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ جو حکم دیتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا کے حکم میں اختلاف کیسا؟ وہ فرماتا ہے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں اختلاف کثیر پاتے۔

پھر ہم یہ سوال کرتے ہیں جو شخص اپنے احکام میں اختلاف بیان کرتا ہو تو آیا اس نے اپنے اس فعل و حکم میں

رسول کی مخالفت کی یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ کے حکم میں اختلاف نہ تھا۔ پس دوسری صورت ثابت ہوئی، اب ہم پوچھتے ہیں جس کے حکم میں اختلاف تو نہیں آیا اس کے علم کے لئے من غیر جہت اللہ، کوئی اور طریقہ بھی ہے واسطہ یا بالواسطہ اور علم آیات متشابہ جن سے اختلاف ہوتا ہے خدا کے سوا اور طریقہ سے حاصل ہوتا ہے یا نہیں پہلی صورت چونکہ باطل ہے لہذا دوسری صورت ثابت۔ پس اب سوال یہ ہے کہ ان آیات متشابہات کا علم جو سبب اختلاف حکم ہوتی ہیں اور تاویل، ان کی تاویل کیا، اللہ اور راسخون فی العلم کے سوا وہ لوگ بھی جانتے ہیں جن کے علم میں اختلاف ہے یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم، پس اب ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ جو راسخون فی العلم سے تھے جب مر گئے تو یہ علم ان کے ساتھ چلا گیا اور ان کے بعد متشابہات کے علم کا طریقہ ان کے جانشین تک پہنچا یا نہیں، یہ تو باطل ہے کہ وہ علم رسول کے ساتھ گیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر آنحضرت صلعم کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے علم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت صلعم کے ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیئے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہو جس سے خطا کا صدور جائز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ مؤید من اللہ ہو، اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرشتہ آئے اور اس سے وحی کلام بات کرے اور بغیر رویت کے بھی اور وہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو کیونکہ جو شخص جائز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو، مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جائز نہ ہو، کلام میں اس کے اختلاف و تضاد نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے: فیہا یفرق کل امر حکیم امراً من عندنا انا کنا مرسلین (اس شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجے ہوئے ہیں) یہ آیت ہے دلیل اس کی کہ ہر امر جدا جدا نئے طریقہ سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا ہے کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ، پس ضروری ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال ثابت ہوا غیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

۲ ـ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَبِي جَالِسٌ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ إِذَا اسْتَضْحَكَ حَتَّى اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ دُمُوعاً[۲] ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَضْحَكَنِي؟ قَالَ: فَقَالُوا: لَا، قَالَ: زَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا[۲] فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ الْمَلَائِكَةَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! تُخْبِرُكَ بِوِلَايَتِهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَعَ الْأَمْنِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

يَقُولُ : «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ» وَقَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا جَمِيعُ الْأُمَّةِ فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ قُلْتُ : صَدَقْتَ الحجرات ۱۰/۲۹
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ فِي حُكْمِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اخْتِلَافٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : مَا تَرٰى
فِي رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً أَصَابِعَهُ بِالسَّيْفِ حَتّٰى سَقَطَتْ ثُمَّ ذَهَبَ وَأَتٰى رَجُلٌ آخَرُ فَأَطَارَ كَفَّهُ فَأُتِيَ بِهِ
إِلَيْكَ وَ أَنْتَ قَاضٍ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ ؟ قَالَ : أَقُولُ لِهٰذَا الْقَاطِعِ : أَعْطِهِ دِيَةَ كَفِّهِ وَ أَقُولُ لِهٰذَا
الْمَقْطُوعِ : صَالِحْهُ عَلٰى مَا شِئْتَ؛ وَأَبْعَثُ بِهِ إِلٰى ذَوِي عَدْلٍ، قُلْتُ: جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي حُكْمِ اللهِ عَزَّ
ذِكْرُهُ وَنَقَضْتَ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ، أَبَى اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي خَلْقِهِ شَيْئاً مِنَ الْحُدُودِ [وَ] لَيْسَ
تَفْسِيرُهُ فِي الْأَرْضِ، اقْطَعْ قَاطِعَ الْكَفِّ أَصْلاً ثُمَّ أَعْطِهِ دِيَةَ الْأَصَابِعِ هٰكَذَا حُكْمُ اللهِ لَيْلَةَ يَنْزِلُ فِيهَا
أَمْرُهُ ، إِنْ جَحَدْتَهَا بَعْدَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَأَدْخَلَكَ اللهُ النَّارَ كَمَا أَعْمٰى بَصَرَكَ يَوْمَ جَحَدْتَهَا
عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : فَلِذٰلِكَ عَمِيَ بَصَرِي قَالَ : وَ مَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ ؟ فَوَاللهِ إِنْ عَمِيَ بَصَرِي
إِلَّا مِنْ صَفْقَةِ جَنَاحِ الْمَلَكِ، قَالَ : فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ لِسَخَافَةِ عَقْلِهِ ثُمَّ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ:
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا تَكَلَّمْتَ بِصِدْقٍ مِثْلِ أَمْسِ ، قَالَ لَكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام : إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي
كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَ إِنَّ لِذٰلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ،
فَقُلْتَ : مَنْ هُمْ ؟ فَقَالَ: أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ فَقُلْتَ : لَا أَرَاهَا كَانَتْ إِلَّا
مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَتَبَدّٰى لَكَ الْمَلَكُ الَّذِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ : كَذَبْتَ يَا عَبْدَ اللهِ رَأَتْ عَيْنَايَ الَّذِي
حَدَّثَكَ بِهِ عَلِيٌّ -وَلَمْ تَرَهُ عَيْنَاهُ وَلٰكِنْ وَعٰى قَلْبُهُ وَوُقِرَ فِي سَمْعِهِ- ثُمَّ صَفَقَكَ بِجَنَاحِهِ فَعَمِيتَ قَالَ:
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللهِ فَقُلْتُ لَهُ: فَهَلْ حَكَمَ اللهُ فِي حُكْمٍ مِنْ حُكْمِهِ
بِأَمْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ هٰهُنَا هَلَكْتَ وَ أَهْلَكْتَ.(۱)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا انھوں نے کہا نہیں، فرمایا ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قائم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو بعہد طفولیت تھی) میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو، امن میں رہنے کی خوف حزن سے، اس پر انھوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے یہ سن کر میں ہنسا۔ میں نے کہا۔ اے ابن عباس! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا خدا کے حکم میں اختلاف ہے انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارے جس نے حملہ کر کے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا۔ میں قطع دست کرنے والے سے کہوں گا کہ اس مقطوع کے ہاتھ کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے جس طرح چاہے صلح کر لے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل قاضیوں کے پاس، میں نے کہا حکم خدا میں تو یہ اختلاف پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا (یہ حکم تو از روئے ظن ہوا نہ موافق شرع)۔

خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو فیصلہ کی صورت یہ ہو گی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ (انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا۔)

اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو داخل جہنم کرے گا۔ اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار پر اندھا کر دیا۔ انھوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے فرمایا۔ تمہیں اس کا علم ہے واللہ یہ اندھا نہیں ہوا اگر فرشتہ کے پر مارنے سے فرمایا۔ میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی کمزوریٔ عقل پر نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا۔ دوسرے روز میں پھر ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام پہلے نہیں کہا۔ تم سے پہلے علی ابن ابی طالب نے کہا۔ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے معاملات لے کر آتے ہیں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کے کچھ والیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور اس نے کہا۔ اے عبداللہ تو نے جھوٹ بولا میری آنکھوں نے دیکھا ہے جو تجھ سے علیؑ نے بیان کی۔ تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا (لیکن اس کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا) پس فرشتہ نے اپنا بازو تجھ پر مارا اور تو اندھا ہو گیا ابن عباس نے کہا کہ اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا تو اللہ کا حکم بھی اس کا عالم ہے جو مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا ایسا نہیں۔ میں نے کہا۔ اپنے رویہ سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

۳۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: «فِيهَا يُفْرَقُ
دخان ۴۴/۴ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ» يَقُولُ: يَنْزِلُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَالْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ
فَمَنْ حَكَمَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَ مَنْ حَكَمَ بِأَمْرٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ
فَرَأَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فَقَدْ حَكَمَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ، إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ تَفْسِيرُ
الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً، يُؤْمَرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ بِكَذَا وَ كَذَا، وَ فِي أَمْرِ النَّاسِ بِكَذَا وَ كَذَا؛ وَإِنَّهُ
لَيَحْدُثُ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ سِوَى ذٰلِكَ كُلَّ يَوْمٍ عِلْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْزُونُ

مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ قَرَأَ: «وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ، إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ» لقمان ۳۱/۲۷

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ ہو تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطانی حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے ایسا کرو ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پہ نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی، تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے۔ بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔

٤ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ» صَدَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ «وَ مَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا أَدْرِي، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ» لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: وَ هَلْ تَدْرِي لِمَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لِأَنَّهَا «تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» وَ إِذَا أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَقَدْ رَضِيَهُ «سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ» يَقُولُ: تُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَلَائِكَتِي وَرُوحِي بِسَلَامِي مِنْ أَوَّلِ مَا يَهْبِطُونَ إِلَى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: «وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً» فِي إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: «وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ» يَقُولُ فِي الْآيَةِ الْأُولَى: إِنَّ مُحَمَّداً حِينَ يَمُوتُ، يَقُولُ أَهْلُ الْخِلَافِ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَضَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهٰذِهِ فِتْنَةٌ أَصَابَتْهُمْ خَاصَّةً وَ بِهَا ارْتَدُّوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ لِأَنَّهُمْ إِنْ قَالُوا: لَمْ تَذْهَبْ فَلَابُدَّ أَنْ يَكُونَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا أَمْرٌ وَ إِذَا أَقَرُّوا بِالْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ صَاحِبٍ بُدٌّ.

سورہ قدر ۹۷/۲-۴
انفال ۸/۲۵
آل عمران ۳/۱۴۴

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا"۔ پس فرمایا۔ خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم جانتے ہو شب قدر کیا ہے حضرت نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ خدا نے فرمایا وہ ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔ رسول اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شئے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک، خدا فرماتا ہے اے محمدؐ! تم پر میرے ملائکہ اور روح میرا سلام کہتے ہیں جب وہ زمین پر اترتے ہیں صبح کے طلوع ہونے تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ڈرو اس فتنہ سے جو ظالم لوگوں سے تم تک پہنچے۔ سورہ انا انزلناہ کے متعلق یعنی مشرک و منافق اس سے انکار کریں گے اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد رسولؐ ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جب محمد مر جائیں گے تو اہل خلاف امر خدا کے متعلق کہیں گے کہ شب قدر تو رسول اللہ کے ساتھ گئی پس یہ وہ خاص فتنہ ہے جو ان کو پہنچے گا اور اسی لئے وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹیں گے کیونکہ اگر وہ کہیں کہ شب قدر رسولؐ اللہ کے ساتھ رخصت نہیں ہوئی تو ان کو امر الٰہی کا نزول شب قدر میں ماننا پڑے گا اگر اس کا اقرار کر لیا تو پھر لامحالہ صاحب امر کو بھی ماننا پڑے گا

٥ـ وَعَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام كَثِيراً مَا يَقُولُ: [مَا] اجْتَمَعَ التَّيْمِيُّ وَالعَدَوِيُّ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ يَقْرَأُ: «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ» بِتَخَشُّعٍ وَ بُكَاءٍ فَيَقُولَانِ: مَا أَشَدَّ رِقَّتَكَ لِهٰذِهِ السُّورَةِ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لِمَا رَأَتْ عَيْنِي وَوَعَا قَلْبِي وَلِمَا يَرَى قَلْبُ هٰذَا مِنْ بَعْدِي فَيَقُولَانِ: وَ مَا الَّذِي رَأَيْتَ وَ مَا الَّذِي يَرَى؟ قَالَ: فَيَكْتُبُ لَهُمَا فِي التُّرَابِ «تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلِّ أَمْرٍ» فَيَقُولَانِ: لَا، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمَانِ مَنِ الْمُنْزَلُ إِلَيْهِ بِذٰلِكَ فَيَقُولَانِ: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ هَلْ تَكُونُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ بَعْدِي؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ يَنْزِلُ ذٰلِكَ الْأَمْرُ فِيهَا؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ؟ فَيَقُولَانِ: لَا نَدْرِي فَيَأْخُذُ بِرَأْسِي وَ يَقُولُ: إِنْ لَمْ تَدْرِيَا فَادْرِيَا، هُوَ هٰذَا مِنْ بَعْدِي قَالَ: فَإِنْ كَانَا لَيَعْرِفَانِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ شِدَّةِ مَا يُدَاخِلُهُمَا مِنَ الرُّعْبِ!.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر کہا کرتے تھے کہ بنی تیم اور بنی عدی کے نمائندے

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے حضرت سورۂ انا انزلناہ کو بڑے خضوع و خشوع اور گریہ کے ساتھ پڑھنے لگے وہ دونوں کہنے لگے اس سورہ کو پڑھنے سے آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ اس کی وجہ سے جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے قلب نے سمجھا اور جو کچھ اس نے دیکھا ہے (اشارہ کیا حضرت علی کی طرف) میرے بعد یہ ہے (صاحب امر ہے) ان دونوں نے کہا وہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا اور وہ کیا ہے جو وہ (علیؑ) دیکھیں گے۔ پس بقدرت خدا زمین پر لکھا گیا تنزل الملائکۃ والروح باذن ربہم من کل امر، پھر حضرت نے فرمایا۔ کیا خدا کے کل امر، کہنے کے بعد بھی کوئی بات باقی رہ گئی انھوں نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہر امر کس پر نازل ہوتا ہے انھوں نے کہا وہ یا رسول اللہ آپ ہیں۔ فرمایا ہاں، پھر فرمایا کیا شب قدر میرے بعد بھی ہو گی انھوں نے کہا۔ ضرور۔ فرمایا یہ امر بھی اس میں نازل ہوگا کہا ہاں، فرمایا کس پر نازل ہوگا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، پس ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ نہیں جانتا تو اب جان لے یہ ہوگا وہ دونوں بعد رسول شب قدر کو پہچانتے تھے اس سختی کی بنا پر جو رعب رسولؐ سے ان میں داخل ہوئی۔

٦- وَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ! خَاصِمُوا بِسُورَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ [فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ] تَفْلِجُوا، فَوَاللهِ إِنَّهَا لَحُجَّةُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَ إِنَّهَا لَسَيِّدَةُ دِينِكُمْ وَإِنَّهَا لَغَايَةُ عِلْمِنَا، يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ خَاصِمُوا بِهِ «حم ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ» دخان ۴۴/۳ فَإِنَّهَا لِوُلَاةِ الْأَمْرِ خَاصَّةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ! يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «وَ إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»(1) قِيلَ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ نَذِيرُهَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: صَدَقْتَ فَهَلْ كَانَ نَذِيرٌ وَهُوَ حَيٌّ مِنَ الْبِعْثَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ؟ فَقَالَ السَّائِلُ: لَا، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ: أَرَأَيْتَ بَعِيثَهُ أَلَيْسَ نَذِيرَهُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بِعْثَتِهِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ نَذِيرٌ، فَقَالَ: بَلَى، قَالَ: فَكَذَلِكَ لَمْ يَمُتْ مُحَمَّدٌ إِلَّا وَلَهُ بَعِيثٌ نَذِيرٌ قَالَ: فَإِنْ قُلْتَ: لَا، فَقَدْ ضَيَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ: وَمَا يَكْفِيهِمُ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: بَلَى إِنْ وَجَدُوا لَهُ مُفَسِّراً قَالَ: وَمَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ فَسَّرَهُ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ وَفَسَّرَ لِلْأُمَّةِ شَأْنَ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ كَانَ هَذَا أَمْرٌ خَاصٌّ لَا يَحْتَمِلُهُ الْعَامَّةُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُعْبَدَ إِلَّا سِرّاً حَتَّى يَأْتِيَ إِبَّانُ أَجَلِهِ الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ دِينُهُ كَمَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ خَدِيجَةَ مُسْتَتِراً حَتَّى أُمِرَ بِالْإِعْلَانِ، قَالَ السَّائِلُ: يَنْبَغِي لِصَاحِبِ هَذَا الدِّينِ أَنْ يَكْتُمَ؟ قَالَ: أَوَ مَا كَتَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ يَوْمَ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُهُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَكَذَلِكَ أَمْرُنَا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے شیعو! مخالفوں سے مناظرہ کرو سورۂ انا انزلناہ سے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے خدا کی قسم یہ سورہ خدا کی حجت ہے اس کی مخلوق پر، رسول خدا کے بعد اور یہ تمہارے دین کی سردار ہے اور ہمارے علم کی انتہا ہے۔ اے گروہ شیعہ تم مخالفوں سے بحث کرو۔ آیہ حٰمٓ والکتاب المبین، ہم نے نازل کیا قرآن کو مبارک رات میں اور ہم ڈرانے والے ہیں، یہ آیت والیان امر کے متعلق ہے خاص طور پر رسول اللہؐ کے بعد اے گروہ شیعہ خدا فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں گزری کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو کسی نے امام سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ نذیر نہ تھے فرمایا۔ ضرور تھے۔ تم نے سچ کہا ہے لیکن یہ تو بتاؤ، کیا رسول اللہ اپنی زندگی میں تمام اطراف عالم ڈرانے گئے تھے اس نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا۔ تو لامحالہ احکام دین کی تعلیم کے لئے کسی کو بھیجنا ضروری ہوا، کیا تم نے حضرت کے فرستادہ کے متعلق غور کیا، کیا وہ ایسا ہی نذیر نہ ہونا چاہیئے جیسے نذیر اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے۔ میں نے کہا۔ ہاں ضرور، حضرت نے فرمایا۔ پس اسی طرح حضرت کے مرنے کے بعد بھی آپ کا کوئی فرستادہ نذیر ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں، حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو آپ کی امت کی آنے والی نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ میں نے کہا کیا قرآن ان کے لئے کافی نہیں؟ فرمایا ضرور ہے بشرطیکہ اس کا مفسر موجود ہو۔ اس نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر بیان نہیں فرمائی، حضرت نے فرمایا۔ ضرور بیان کی اور وہ ایک شخص واحد ہے اور امت سے تفسیر بیان کرنا ذمہ ہوا اس شخص سے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں، سائل نے کہا۔ اے ابوجعفرؑ کیا امر خاص ہے عام لوگوں کے لئے نہیں (اگر ایسا ہے تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتے) فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت شیعہ پوشیدہ طور سے کریں اس وقت خاص تک کہ دین خدا کو غلبہ حاصل ہو۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم نہ ہوا۔ سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا۔ ہاں کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلانِ رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے۔ پس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے یعنی قائم آل محمدؐ کے ظہور تک۔

٧ـ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَقَدْ خَلَقَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الدُّنْيَا وَلَقَدْ خَلَقَ فِيهَا أَوَّلَ نَبِيٍّ يَكُونُ وَ أَوَّلَ وَصِيٍّ يَكُونُ وَلَقَدْ قَضَى أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ سَنَةٍ لَيْلَةٌ يَهْبِطُ فِيهَا بِتَفْسِيرِ الْأُمُورِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ ، مَنْ جَحَدَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ لِأَنَّهُ لَا يَقُومُ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْمُحَدَّثُونَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ بِمَا يَأْتِيهِمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْحُجَّةِ الَّتِي يَأْتِيهِمْ بِهَا جَبْرَئِيلُ عليه السلام قُلْتُ : وَالْمُحَدَّثُونَ أَيْضاً يَأْتِيهِمْ جَبْرَئِيلُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عليهم السلام؟ قَالَ: أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ فَلَا شَكَّ وَلَا بُدَّ لِمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خُلِقَتْ فِيهِ الْأَرْضُ إِلَى آخِرِ فَنَاءِ الدُّنْيَا ـ أَنْ تَكُونَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ حُجَّةٌ يَنْزِلُ ذٰلِكَ فِي

تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلىٰ مَنْ أَحَبَّ مِنْ عِبادِهِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ نَزَلَ الرُّوحُ وَالْمَلائِكَةُ بِالْأَمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلىٰ آدَمَ.

وَ ايْمُ اللهِ مامات آدَمُ إِلاّ وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كُلُّ مَنْ بَعْدَ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِياءِ قَدْ أَتاهُ الْأَمْرُ فِيها وَوَضَعَ لِوَصِيِّهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ ايْمُ اللهِ إِنْ كانَ النَّبِيُّ لَيُؤْمَرُ فِيما يَأْتِيهِ مِنَ الْأَمْرِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ آدَمَ إِلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْ أَوْصِ إِلىٰ فُلانٍ وَلَقَدْ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتابِهِ لِوُلاةِ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله خاصَّةً: «وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ـ إِلىٰ قَوْلِهِ ـ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ» يَقُولُ: أَسْتَخْلِفُكُمْ لِعِلْمِي وَدِينِي وَ عِبادَتِي بَعْدَ نَبِيِّكُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ وُصاةَ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ حَتّىٰ يَبْعَثَ النَّبِيَّ الَّذِي يَلِيهِ «يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً» يَقُولُ: يَعْبُدُونَنِي بِإِيمانٍ لا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَمَنْ قالَ غَيْرَ ذٰلِكَ «فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ» فَقَدْ مَكَّنَ وُلاةَ الْأَمْرِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ بِالْعِلْمِ وَ نَحْنُ هُمْ، فَاسْأَلُونا فَإِنْ صَدَقْناكُمْ فَأَقِرُّوا وَما أَنْتُمْ بِفاعِلِينَ، أَمّا عِلْمُنا فَظاهِرٌ وَ أَمّا إِبّانُ أَجَلِنَا الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ الدِّينُ مِنّا حَتّىٰ لا يَكُونَ بَيْنَ النّاسِ اخْتِلافٌ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً مِنْ مَمَرِّ اللَّيالِي وَ الْأَيّامِ، إِذا أَتىٰ ظَهَرَ وَ كانَ الْأَمْرُ واحِداً. نور ۲۴/۵۵

وَ ايْمُ اللهِ لَقَدْ قُضِيَ الْأَمْرُ أَنْ لا يَكُونَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اخْتِلافٌ وَ لِذٰلِكَ جَعَلَهُمْ شُهَداءَ عَلَى النّاسِ لِيَشْهَدَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله عَلَيْنا وَ لِنَشْهَدَ عَلىٰ شِيعَتِنا وَ لِتَشْهَدَ شِيعَتُنا عَلَى النّاسِ، أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِهِ اخْتِلافٌ أَوْ بَيْنَ أَهْلِ عِلْمِهِ تَناقُضٌ، ثُمَّ قالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: فَضْلُ إِيمانِ الْمُؤْمِنِ بِجُمْلَةِ إِنّا أَنْزَلْناهُ وَ بِتَفْسِيرِها عَلىٰ مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الْإِيمانِ بِها كَفَضْلِ الْإِنْسانِ عَلَى الْبَهائِمِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ بِها عَنِ الْجاحِدِينَ لَها فِي الدُّنْيا ـ لِكَمالِ عَذابِ الْآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لا يَتُوبُ مِنْهُمْ ـ ما يَدْفَعُ بِالْمُجاهِدِينَ عَنِ الْقاعِدِينَ وَلا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هٰذَا الزَّمانِ جِهاداً إِلاَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَ الْجِوارَ(۲)

۷۔ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اس کی مشیت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الٰہی کی تردید کی، کیونکہ انبیاء و مرسلین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل

آتے ہیں اور دیگر ملائکہ۔ فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارہ میں تو کوئی شک ہی نہیں، ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے اس کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی اور ہر شب قدر میں امر الٰہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی کو لے کر آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور خدا کی قسم جب آدم علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو بھی انبیا آئے تو شب قدر میں امرِ الٰہی ان کے پاس آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیاء کے پاس۔

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفےٰ تک اس رات میں جس کے پاس بھی امرِ الٰہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد والیان امر کے متعلق فرمایا ہے۔ تم میں جو لوگ ایماندار ہیں انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے الہ تولہ، وہی لوگ فاسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم دین اور عبادت کے لئے جس طرح اوصیاء آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں فقط میری عبادت کریں ایمان کے ساتھ، محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، پس جو لوگ اس کے خلاف کہیں گے وہ فاسق ہیں پس خدا نے آنحضرت صلعم کے بعد والیان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں۔

پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں (کہ وقت اظہار ابھی نہیں آیا) تو ہماری صداقت کا اقرار کرو لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعوں سے خطاب ہے جو تقیہ نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت صرف ایک ہی دین ہوگا اور خدا کی قسم یہ امر طے ہو گیا ہے کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمدؐ ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں۔

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں تناقض ہو جو شخص سورۂ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں، ایسی ہے جیسی انسان کی فضیلت بہائم پر۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورۂ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے لئے دنیا میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی توبہ نہیں کرتا۔ میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ اور مجاورت امام جہاد اور کیا ہے۔

۸ ـ قَالَ : وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لَا تَغْضَبْ عَلَيَّ قَالَ : لِمَاذَا؟ قَالَ: لِمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ ، قَالَ : قُلْ، قَالَ : وَلَا تَغْضَبُ ؟ قَالَ : وَلَا أَغْضَبُ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ تَنَزَّلِ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ فِيهَا إِلَى الْأَوْصِيَاءِ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمَهُ أَوْ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُهُ؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَاتَ وَ لَيْسَ مِنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ إِلَّا وَ عَلِيٌّ عليه السلام لَهُ وَاعٍ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا لِي وَ لَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ وَ مَنْ أَدْخَلَكَ عَلَيَّ؟ قَالَ: أَدْخَلَنِي عَلَيْكَ الْقَضَاءُ لِطَلَبِ الدِّينِ، قَالَ: فَافْهَمْ مَا أَقُولُ لَكَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ لَمْ يَهْبِطْ حَتَّى أَعْلَمَهُ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَمَا سَيَكُونُ وَ كَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذَلِكَ جُمَلًا يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ كَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَدْ عَلِمَ جُمَلَ الْعِلْمِ وَ يَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ، كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ السَّائِلُ: أَوَمَا كَانَ فِي الْجُمَلِ تَفْسِيرٌ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِي بِالْأَمْرِ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِي لَيَالِي الْقَدْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِلَى الْأَوْصِيَاءِ افْعَلْ كَذَا وَ كَذَا، لِأَمْرٍ قَدْ كَانُوا عَلِمُوهُ، أُمِرُوا كَيْفَ يَعْمَلُونَ فِيهِ، قُلْتُ: فَسِّرْ لِي هَذَا؟ قَالَ لَمْ يَمُتْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا حَافِظاً لِجُمْلَةِ الْعِلْمِ وَ تَفْسِيرِهِ، قُلْتُ: فَالَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمُ مَا هُوَ؟ قَالَ: الْأَمْرُ وَ الْيُسْرُ فِيمَا كَانَ قَدْ عَلِمَ، قَالَ السَّائِلُ: فَمَا يَحْدُثُ لَهُمْ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمٌ سِوَى مَا عَلِمُوا؟ قَالَ: هَذَا مِمَّا أُمِرُوا بِكِتْمَانِهِ وَلَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَعْلَمُ الْأَوْصِيَاءُ مَا لَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: لَا وَ كَيْفَ يَعْلَمُ وَصِيٌّ غَيْرَ عِلْمِ مَا أُوصِيَ إِلَيْهِ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَسَعُنَا أَنْ نَقُولَ: إِنَّ أَحَداً مِنَ الْوُصَاةِ يَعْلَمُ مَا لَا يَعْلَمُ الْآخَرُ؟ قَالَ: لَا لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ إِلَّا وَ عِلْمُهُ فِي جَوْفِ وَصِيِّهِ وَ إِنَّمَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُ بِهِ بَيْنَ الْعِبَادِ، قَالَ السَّائِلُ: وَمَا كَانُوا عَلِمُوا ذَلِكَ الْحُكْمَ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ عَلِمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ إِمْضَاءَ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمَرُوا فِي لَيَالِي الْقَدْرِ كَيْفَ يَصْنَعُونَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! لَا أَسْتَطِيعُ إِنْكَارَ هَذَا؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ أَنْكَرَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ هَلْ كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ هَذَا أَمَّا عِلْمُ مَا كَانَ وَ مَا سَيَكُونُ فَلَيْسَ يَمُوتُ نَبِيٌّ وَلَا وَصِيٌّ إِلَّا وَالْوَصِيُّ الَّذِي بَعْدَهُ يَعْلَمُهُ، أَمَّا هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يُطْلِعَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ، قَالَ السَّائِلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! كَيْفَ أَعْرِفُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟ قَالَ: إِذَا أَتَى شَهْرُ

رَمَضَانَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَإِنَّكَ نَاظِرٌ إِلَى تَصْدِيقِ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا یابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کروں گا۔ فرمایا کرو۔ اس نے کہا آپ غصہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا۔ نہیں۔ اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا کہ شب قدر پر ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیاء پر اور وہ امرِ الٰہی لے کر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہؐ مر گئے اور ان کے علم سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر نگاہ رکھنے والے علی نہ ہوں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھ، رسول اللہ جب معراج میں تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہو چکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں۔

اور ان کا زیادہ علم مجمل ہے جس کی تفسیر و توضیح لیلۃ القدر میں آئی تھی یہی صورت علی بن ابی طالب کے لئے تھی وہ جانتے تھے مجمل علم، جس کی وضاحت ہوتی تھی شب ہائے قدر میں، اسی طرح جیسے رسول اللہ پر، سائل نے کہا کیا اجمال میں تفسیر نہ تھی فرمایا ہاں بلکہ وہ نبی اور اوصیاء کے پاس شب ہائے قدر میں امر کے ساتھ آتی تھی کہ ایسا ایسا کرو، ان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ مطابق امر کس کس طرح عمل کریں، راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرا اس کو واضح کیجیے۔ فرمایا نہیں ہمرے رسول اللہ، مگر شب معراج میں جو علم حاصل کیا تھا وہ ان کے حافظہ میں تھا اور اس کی تفسیر بھی جانتے تھے میں نے پوچھا لیلۃ القدر میں جو علم حاصل ہوا وہ کیا تھا فرمایا وہ امرِ الٰہی تھا اور سہولت تھی اس علم کے متعلق جو دیا گیا تھا (یہ سوال راوی کی طرف سے حضرت کی تقریر کے دوران تھے) سائل نے پوچھا کہ شب ہائے قدر میں اس علم کے سوا جو کچھ حاصل ہوا وہ کیا تھا۔ فرمایا۔ وہ وہ علم تھا اس امر کا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر معلوم تھی۔

راوی نے کہا۔ پھر جو شب ہائے قدر میں دیا جاتا تھا وہ کیا علم تھا۔ فرمایا جو علم حضرت کو دیا گیا تھا۔ اسی کی توضیح اور سہولت بیان کی تھی سائل نے کہا تو کیا جو علم ان حضرات کو دیا گیا تھا شب ہائے قدر میں اس کے سوا کچھ اور دیا گیا فرمایا وہ اس چیز کا علم تھا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر جس کے متعلق تو نے سوال کیا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سائل نے کہا تو کیا اوصیاء کو وہ علم دیا گیا تھا جو انبیاء کو نہیں ملا تھا۔ فرمایا کیسے وصی کو اس کا علم ہو سکتا ہے جس کی وصیت اس کو نہیں کی گئی، سائل نے کہا، اس صورت میں کیا ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ اوصیاء میں سے کسی ایک کو وہ علم دیا گیا ہے جس کو دوسرا نہیں جانتا، فرمایا ایسا نہیں ہے۔

کوئی نبی نہیں مرتا۔ مگر یہ کہ اس کا علم اس کے وصی کے سینے میں ہوتا ہے اور شبِ قدر میں ملائکہ اور روح وہ حکم

لے کر نازل ہوتے ہیں جس کو بندگانِ خدا میں جاری کرتے ہیں سائل نے کہا۔ تو کیا اس حکم کو وہ پہلے نہیں جانتے تھے فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن وہ کسی شئے کے جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ انھیں شب قدر میں بتایا جاتا ہے کہ وہ آنے والے سال کے لئے ایسا ایسا کریں۔

سائل نے کہا اے ابوجعفرؑ کیا ہم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں فرمایا۔ انکار کرنے والا ہم میں سے نہیں، سائل نے کہا نبی پر جو شب قدر میں نازل ہوتا تھا کیا ان کو اس کا پہلے سے علم نہ ہوتا تھا۔

فرمایا۔ یہ سوال تم کو نہیں کرنا چاہیئے سمجھو علم ماکان و مایکون ہر نبی و وصیؑ نبی کو ہوتا ہے جب کوئی نبی رحلت فرماتا ہے تو اس کے بعد آنے والا وصی اس علم کو جانتا ہے۔

لیکن جس علم کے متعلق تم سوال کر رہے ہو تو خدائے عزوجل نے انکار کیا اس سے کہ وہ مطلع کرے اوصیاء کو اس پر مگر صرف ان کی ذات کے لئے (یعنی ان اسرار کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی)

سائل نے کہا یا بن رسول اللہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہر سال شب قدر ہوتی ہے فرمایا۔ جب ماہ رمضان آئے تو تم سورۂ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو جب ۲۳ ویں شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائے گی جس کے متعلق تم نے سوال کیا ہے

۹ـ وَ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَا تَرَوْنَ مَنْ بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّقَاءِ عَلَى أَهْلِ الضَّلالَةِ مِنْ أَجْنادِ الشَّياطِينَ وَ أَزْواجِهِمْ أَكْثَرُ مِمّا تَرَوْنَ خَلِيفَةَ اللهِ الَّذي بَعَثَهُ لِلْعَدْلِ وَ الصَّوابِ مِنَ الْمَلائِكَةِ ، قِيلَ : يا أَبا جَعْفَرٍ ! وَ كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلائِكَةِ ؟ قالَ : كَمَا شاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قالَ السّائِلُ: يا أَبا جَعْفَرٍ ! إِنّي لَوْ حَدَّثْتُ بَعْضَ الشِّيعَةِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لأَنْكَرُوهُ قالَ: كَيْفَ يُنْكِرُونَهُ ؟ قالَ : يَقُولُونَ: إِنَّ الْمَلائِكَةَ عليهم السلام أَكْثَرُ مِنَ الشَّياطِينِ قالَ : صَدَقْتَ افْهَمْ عَنّي ما أَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ وَلا لَيْلَةٍ إِلّا وَ جَمِيعُ الْجِنِّ وَ الشَّياطِينِ تَزُورُ أَئِمَّةَ الضَّلالَةِ وَيَزُورُ إِمامَ الْهُدىٰ عَدَدُهُمْ مِنَ الْمَلائِكَةِ حَتّىٰ إِذا أَتَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَيَهْبِطُ فِيها مِنَ الْمَلائِكَةِ إِلىٰ وَلِيِّ الأَمْرِ ، خَلَقَ اللهُ ـ أَوْ قالَ قَيَّضَ اللهُ ـ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الشَّياطِينِ بِعَدَدِهِمْ ثُمَّ زارُوا وَلِيَّ الضَّلالَةِ فَأَتَوْهُ بِالإِفْكِ وَالْكَذِبِ حَتّىٰ لَعَلَّهُ يُصْبِحُ فَيَقُولُ: رَأَيْتُ كَذا وَ كَذا فَلَوْ سَأَلَ وَلِيَّ الأَمْرِ عَنْ ذٰلِكَ لَقالَ: رَأَيْتَ شَيْطاناً أَخْبَرَكَ بِكَذا وَ كَذا حَتّىٰ يُفَسِّرَ لَهُ تَفْسِيراً وَيُعْلِمَهُ الضَّلالَةَ الَّتي هُوَ عَلَيْها وَايْمُ اللهِ إِنَّ مَنْ صَدَّقَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيَعْلَمُ أَنَّها لَنا خاصَّةً لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام حِينَ دَنا مَوْتُهُ: هٰذا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ رَشَدْتُمْ وَلٰكِنْ مَنْ لا يُؤْمِنُ بِما في لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْكِرٌ وَ مَنْ

آمَنَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ مِمَّنْ عَلَى غَيْرِ رَأْيِنَا فَإِنَّهُ لَا يَسَعُهُ فِي الصِّدْقِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ: إِنَّهَا لَنَا وَمَنْ لَمْ يَقُلْ فَإِنَّهُ كَاذِبٌ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُنَزِّلَ الْأَمْرَ مَعَ الرُّوحِ وَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى كَافِرٍ فَاسِقٍ ، فَإِنْ قَالَ : إِنَّهُ يُنَزِّلُ إِلَى الْخَلِيفَةِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ ، وَ إِنْ قَالُوا : إِنَّهُ لَيْسَ يُنَزِّلُ إِلَى أَحَدٍ فَلَا يَكُونُ أَنْ يُنَزَّلَ شَيْءٌ إِلَى غَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ قَالُوا [وَ] سَيَقُولُونَ : لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ ، فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً بَعِيداً ۔

ناہ ۴/۱۱۶

۹۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جنھیں خدا نے شقاوت کے لئے اہل ضلالت کی طرف بھیجا۔ شیطانوں کے لشکروں کو اور ان کی ازواج کو (یہ بیان سورۂ مریم کی اس آیت کے مطابق ہے الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین) یہ تعداد زیادہ ہے ان ملائکہ سے جو اس خلیفۂ خدا کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو عدل و ثواب کے لئے بھیجے گئے ہیں کسی نے کہا اے ابوجعفر شیاطین ملائکہ سے زیادہ کیسے ہوں گے۔ فرمایا خدا نے جیسا چاہا ویسا ہوا۔ سائل نے کہا اے ابوجعفر! اگر میں یہ بات بعض شیعوں میں بیان کروں گا تو وہ انکار کریں گے اس نے کہا وہ کہیں گے کہ ملائکہ شیاطین سے زیادہ ہیں۔ فرمایا۔ تو نے سچ کہا لیکن جو میں کہتا ہوں اسے سمجھ، صورت یہ ہے کہ ہر دن میں اور ہر رات میں تمام جن اور شیاطین آئمہ ضلالت کے پاس (جو بکثرت ہیں) جاتے ہیں اور انھیں کے شمار کے برابر ملائکہ امام ہدایت پر نازل ہوتے ہیں اور جو شب قدر آتی ہے تو ملائکہ بتدبیر الٰہی ولیٔ امر پر نازل ہوتے ہیں (راوی کہتا ہے) یا یہ فرمایا کہ خدا بھیجتا ہے اتنے ہی شیاطین کو تاکہ وہ ولیٔ ضلالت کے پاس جائیں۔ پس وہ ان کو افترا اور جھوٹ سکھاتے ہیں چنانچہ صبح کو وہ لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات ایسا ایسا دیکھا پس اگر ولیٔ امر سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ تو نے خواب میں شیطان کو دیکھا اور اس نے تجھے یہ یہ بتایا اس کو خوب واضح طور سے اس ضلالت کا حال بتا دیا جاتا ہے جس پر وہ ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس نے لیلۃ القدر کی تصدیق کی اس نے ضرور یہ جان لیا کہ یہ خصوصیت ہمارے لئے ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا علی علیہ السلام کے متعلق، میرے بعد یہ تمہارا ولی ہے پس اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو فلاح پاؤ گے لیکن جو لیلۃ القدر پر ایمان نہیں لایا وہ اس کا منکر ہوگا اور جو ایمان لایا وہ ہمارے غیر کی رائے کے مطابق سچا نہیں، جب تک یہ نہ کہے کہ یہ آیت ہمارے لئے ہے اور جو یہ نہ کہے وہ جھوٹا ہے خدا اپنے ملائکہ اور روح کو کافر و فاسق پر نازل نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ اس خلیفہ پر نازل ہوتے ہیں جو زمین پر حاکم ہے تو اس کا یہ کہنا بے حقیقت ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شے نازل ہو اور وہ کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور ان کی کھلی گمراہی ہوگی۔

اکتالیسواں باب

آئمہ علیہم السّلام کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

(باب) ۴۱

فِی اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُوْنَ فِی لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ

١ ـ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمِّيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي : يَا أَبَا يَحْيَى إِنَّ لَنَا فِي لَيَالِي الْجُمُعَةِ لَشَأْناً مِنَ الشَّأْنِ ، قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا ذَاكَ الشَّأْنُ؟ قَالَ: يُؤْذَنُ لِأَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَوْتَى وَأَرْوَاحِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَوْتَى عليهم السلام وَرُوحِ الْوَصِيِّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى تُوَافِيَ عَرْشَ رَبِّهَا فَتَطُوفُ بِهِ أُسْبُوعاً وَ تُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ قَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تُرَدُّ إِلَى الْأَبْدَانِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا فَتُصْبِحُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ قَدْ مُلِئُوا سُرُوراً وَيُصْبِحُ الْوَصِيُّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ وَقَدْ زِيدَ فِي عِلْمِهِ مِثْلُ جَمِّ الْغَفِيرِ.

اور راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابو یحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا۔ مرے ہوئے انبیاء کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے سیر ہو جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ ، عَنْ يُوسُفَ الْأَبْزَارِيِّ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ ـ وَ كَانَ لَا يُكَنِّينِي قَبْلَ ذٰلِكَ ـ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ ! قَالَ : قُلْتُ : لَبَّيْكَ ، قَالَ: إِنَّ لَنَا فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ سُرُوراً قُلْتُ : زَادَكَ اللهُ وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مَعَهُ وَوَافَيْنَا مَعَهُمْ فَلَا تُرَدُّ أَرْوَاحُنَا إِلَى أَبْدَانِنَا إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَنْفَدْنَا .

۲- مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابو عبداللہ! میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے۔ میں نے کہا۔ اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے۔ یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ أَوِالْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ : مَامِنْ لَيْلَةِ جُمْعَةٍ إِلاَّ وَلِأَوْلِيَاءِاللهِ فِيهَا سُرُورٌ قُلْتُ : كَيْفَ ذٰلِكَ ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمْعَةِ وَافَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَوَافَيْتُ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلاَّ بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْلَا ذٰلِكَ لَنَفِدَ مَاعِنْدِي.

۳- امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

بیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

(بَابُ) ۴۲

لَوْلَا أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ لَنَفِدَ مَاعِنْدَهُمْ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ذَرِيحُ ! لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

۲- فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا ، قَالَ : قُلْتُ : تَزْدَادُونَ شَيْئاً لَا يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ عَلَى الْأَئِمَّةِ ثُمَّ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا .

۳- راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا۔ اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔ میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر آئمہ پر اور منتہی ہوتا ہے ہماری طرف۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلَا يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمَ مِنْ أَوَّلِنَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

تینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السّلام وہ تمام علوم جانتے ہیں جو ملائکہ اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ملے ہیں

(باب) ۴۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ جَمِيعَ الْعُلُومِ الَّتِي خَرَجَتْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ عِلْمَيْنِ : عِلْماً أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ أَنْبِيَاءَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَ عِلْماً اسْتَأْثَرَ بِهِ فَإِذَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ أَعْلَمَنَا ذٰلِكَ وَ عُرِضَ عَلَى الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِنَا .

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے دو علم ہیں ایک وہ جس کو ظاہر کیا ہے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلینؑ پر۔ پس جو اس سب پر ظاہر ہے اس کی تعلیم ہم کو بھی دی ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنی ذات سے مخصوص کیا ہے (اور کسی دوسرے کو اس سے مطلع نہیں کیا، جیسے علم بظہور قائم آل محمدؑ) پس جب خدائے تعالیٰ اس سے متعلق کوئی بات چاہتا ہے تو ہم کو مطلع کرتا ہے وہ ہم کو بتا دیتا ہے وہ پیش کیا جا چکا ہے ان آئمہ پر جو ہم سے پہلے تھے ان کی روایت کی ہے فلاں فلاں نے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْماً عِنْدَهُ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَعِلْماً نَبَذَهُ إِلَىٰ مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَمَا نَبَذَهُ إِلَىٰ مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَقَدِ انْتَهَىٰ إِلَيْنَا

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے پاس ہے اور کسی پر اسے مطلع نہیں کیا۔ دوسرا وہ علم ہے جو اس نے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے پس جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے وہ ہم کو بھی دیا ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْمٌ مَبْذُولٌ وَعِلْمٌ مَكْفُوفٌ فَأَمَّا الْمَبْذُولُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تَعْلَمُهُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ إِلَّا نَحْنُ نَعْلَمُهُ ، وَأَمَّا الْمَكْفُوفُ فَهُوَ الَّذِي عِنْدَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُمِّ الْكِتَابِ إِذَا خَرَجَ نَفَذَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک علم دیا ہوا دوسرا نہ دیا ہو جو علم دیا ہوا ہے اس کے کسی امر کو ملائکہ اور مرسلین نہیں جانتے مگر ہم اس کو جانتے ہیں اور مکفوف وہ علم جو خدا کے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے۔ جب وہ (قائم آل محمدؑ کے ظہور پر) نافذ کیا جائیگا۔

٤ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَّاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ: عِلْمٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ وَ عِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ عليهم السلام فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے سوا کوئی (دوسرا) نہیں جانتا دوسرا علم وہ ہے جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا گیا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں۔

چوالیسواں باب

ذکر الغیب

(بَابٌ)

نَادِرٌ فِيهِ ذِكْرُ الْغَيْبِ

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلَ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَقَالَ لَهُ: أَتَعْلَمُونَ الْغَيْبَ؟ فَقَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يُبْسَطُ لَنَا الْعِلْمُ فَنَعْلَمُ وَ يُقْبَضُ عَنَّا فَلَا نَعْلَمُ وَقَالَ: سِرُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسَرَّهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَأَسَرَّهُ جَبْرَئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَأَسَرَّهُ مُحَمَّدٌ إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ.(1)

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے ایک مرد فارسی نے پوچھا کیا آپ غیب جانتے ہیں فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہمارا علم کشادہ ہوتا ہے (الہام سے یا فرشتہ کے خبر دینے سے) تو ہم جانتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ اللہ نے اپنا بھید سونپا جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا کو اور انھوں نے جس کو چاہا سپرد کیا۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ يَسْأَلُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ»(2) قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا بِعِلْمِهِ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ كَانَ قَبْلَهُ، فَابْتَدَعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُنَّ سَمَاوَاتٌ وَ لَا أَرَضُونَ أَمَا تَسْمَعُ

هود ۱۱/۷ سورہ جن ۷۲/۲۶ سورہ جن ۷۲/۲۷

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: « وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ » فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ جَلَّ ذِكْرُهُ : « عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً » ، فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : « إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ » وَكَانَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ مِمَّنِ ارْتَضَاهُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ « عَالِمُ الْغَيْبِ » فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهِ فِيمَا يُقَدِّرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَقْضِيهِ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ وَقَبْلَ أَنْ يُفْضِيَهُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَذَلِكَ يَا حُمْرَانُ ؛ عِلْمٌ مَوْقُوفٌ عِنْدَهُ إِلَيْهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ فَيَقْضِيهِ إِذَا أَرَادَ وَيَبْدُو لَهُ فِيهِ فَلَا يُمْضِيهِ ، فَأَمَّا الْعِلْمُ الَّذِي يُقَدِّرُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقْضِيهِ وَيُمْضِيهِ فَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِي انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ إِلَيْنَا .

۲. حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ بدیع السموٰت والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا۔ تمام اشیاء کو اپنے علم سے بغیر اس کے کہ کوئی مثال اس سے پہلے ہو اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔ اس سے پہلے آسمان وزمین نہ تھے کیا تم نے خدا تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔ حمران نے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا ہے وہ عالم الغیب ہے نہیں مطلع ہوتا اس کے غیب پر کوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس کے آگے یہ بھی تو ہے مگر اپنے رسولوں میں سے جس کو بھی چن لے۔ اور واللہ محمد مصطفیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے۔ خداوند عالم علیم ہے ہر اس چیز پر جو غائب ہے اس کی مخلوق پر اس چیز کے متعلق جو وہ مقدر کرتا ہے اور اپنے علم سے طے کرتا ہے قبل اس کے پیدا کرنے کے اور قبل اس کے کہ ملائکہ کو اس کا علم ہو۔ اے حمران علم اسی کے پاس ہے جب اس کی مشیت ہوتی ہے تو اس کو جاری کرتا ہے یعنی ملائکہ کو بتاتا ہے پس یہ علم جس کو وہ مقدر کرتا ہے تو اسے حضرت رسول خدا اور ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ يَحْيَى الْبَزَّازُ وَ دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُغْضَبٌ ، فَلَمَّا أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ: يَا عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّا نَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ، لَقَدْ هَمَمْتُ بِضَرْبِ جَارِيَتِي فُلَانَةَ ، فَهَرَبَتْ مِنِّي فَمَا عَلِمْتُ فِي أَيِّ بُيُوتِ الدَّارِ هِيَ؟ قَالَ سَدِيرٌ : فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَ صَارَ فِي مَنْزِلِهِ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ مُيَسِّرٌ وَ قُلْنَا لَهُ : جُعِلْنَا فِدَاكَ سَمِعْنَاكَ وَ أَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَ كَذَا فِي أَمْرِ جَارِيَتِكَ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ عِلْماً كَثِيراً وَلَا نَنْسُبُكَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ قَالَ : فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَلَمْ تَقْرَأِ الْقُرْآنَ ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ : فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ: أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ »(1) قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ قَرَأْتُهُ ، قَالَ : فَهَلْ عَرَفْتَ ...

الرَّجُلَ؟ وَهَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِهِ؟ قَالَ: قَدْرُ قَطْرَةٍ مِنَ الْمَاءِ فِي الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ فَمَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ هٰذَا فَقَالَ: يَا سَدِيرُ، مَا أَكْثَرَ هٰذَا أَنْ يَنْسِبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي أُخْبِرُكَ بِهِ يَا سَدِيرُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضاً: «قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ» قَالَ: قُلْتُ: قَدْ قَرَأْتُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ: أَفَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ أَفْهَمُ أَمَّنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ بَعْضُهُ؟ قُلْتُ: لَا، بَلْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ، قَالَ: فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ وَقَالَ: عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللهِ كُلُّهُ عِنْدَنَا، عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللهِ كُلُّهُ عِنْدَنَا.

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں اور ابو بصیر وغیرہ مجلس ابو عبداللہ علیہ السلام میں تھے حضرت غضبناک حالت میں گھر میں سے برآمد ہوئے اور آپ نے بھری مجلس میں فرمایا۔ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم غیب جانتے ہیں غیب کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا (جیسا کہ سورۂ نمل میں فرمایا ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ) میں نے ایکبار ایک کنیز کو مارنا چاہا۔ وہ بھاگی۔ مجھے علم نہ ہوا کہ وہ کس گھر میں چھپی، سدیر کہتے ہیں کہ جب حضرت مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو میں نے اور ابو بصیر نے کہا۔ ہم آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے آپ کو ایسا ایسا کہتے سنا۔ کنیز کے متعلق حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ علم کثیر رکھتے ہیں اور ہم آپ کو علم غیب کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ فرمایا اے سدیر! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ فرمایا۔ یہ آیت بھی پڑھی ہے کہ جس کے پاس کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا (آصف وزیر سلیمانؑ) اس نے کہا میں تخت بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ ہم نے کہا پڑھا ہے حضرت نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص کے پاس کتاب خدا کا کتنا علم تھا میں نے کہا آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا۔ صرف اتنا جیسے بحر زخار سے ایک قطرہ، میں نے کہا کس قدر کم تھا۔ فرمایا نہیں یہ کہو کس قدر زیادہ تھا کیونکہ اس کی نسبت علم الٰہی سے ہے یعنی بلحاظ علم الٰہی تو وہ کچھ نہ تھا لیکن بندوں کے علم کے مقابل تو بہت زیادہ تھا پھر فرمایا کتاب خدا میں یہ آیت بھی پڑھی ہے۔ فرمایا جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ افضل ہے یا وہ جس کے پاس جزئی کتاب کا علم ہے پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا واللہ کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے۔

توضیح مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب ذاتی کی اپنی طرف سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ علی الاطلاق علم الغیب خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے انبیاء و مرسلین اور آئمہ علیہم السلام تو ان کا غیب دانی بالذات نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر موقوف ہے جو آئندہ یا ماضی کے متعلق، جس چیز کا چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام، عَنِ الْإِمَامِ؟ يَعْلَمُ الْغَيْبَ؟

فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ الشَّيْءَ أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ .

۴۔ سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ کسی چیز کے بتانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

پینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام جب جاننا چاہتے ہیں تو اُن کو بتا دیا جاتا ہے

((بَابُ)) ۴۵

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا شَاؤُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلِّمُوا

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عُلِّمَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

٢ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ أُعْلِمَ .

۲۔ امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَعْلَمَ شَيْئاً أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ .

۳۔ امام جس شے کو جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شے کا اسے علم عطا کر دیتا ہے۔

چھیالیسواں باب

آیمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

(بَابُ) ۴۶

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ مَتَىٰ يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلَىٰ مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِحُجَّةٍ [ا] لِلّٰهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کرسکتا اور خدا کی حجت نہیں ہوسکتا

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيعَةِ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَّةِ بِبَغْدَادَ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَنُسُكِهِ. فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ؟ وَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: جُمِعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ[1] ثَمَانِينَ رَجُلاً مِنَ الْوُجُوهِ الْمَنْسُوبِينَ إِلَى الْخَيْرِ، فَأُدْخِلْنَا عَلَىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ: يَا هٰؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلَىٰ هٰذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فُعِلَ بِهِ[2] وَيُكْثِرُونَ فِي ذٰلِكَ وَهٰذَا مَنْزِلُهُ وَفِرَاشُهُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُضَيَّقٍ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سُوءاً وَإِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاظِرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَهٰذَا هُوَ صَحِيحٌ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ، فَسَلُوهُ، قَالَ: وَنَحْنُ لَيْسَ لَنَا هَمٌّ إِلَّا النَّظَرَ إِلَى الرَّجُلِ وَإِلَىٰ فَضْلِهِ وَسَمْتِهِ؛ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْسِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلَىٰ مَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنِّي أُخْبِرُكُمْ أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سُقِيتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمَرَاتٍ وَأَنَا غَداً أَخْضَرُّ[3] وَبَعْدَ غَدٍ أَمُوتُ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَضْطَرِبُ

وَيَرْتَعِدُ مِثْلَ السَّعَفَةِ .

۲۔ حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعہ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔ حسن کہتے ہیں اس پیرمرد نے کہا۔ میں نے خانوادۂ رسالت سے ایک شخص کو دیکھا جن کی فضیلت لوگ بیان کرتے تھے اور میں نے اس سے بہتر کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا کہ وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے زمانے میں ۸۰ آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا۔ تم سب اس شخص (امام موسیٰ بن کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں دیکھو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں۔ نہ امیرالمومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے یہ امیرالمومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں دیکھو یہ بالکل صحیح و سالم ہیں اور آرام کے تمام سامان مہیا ہیں اب تم ان سے پوچھو راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ نہ تھی سوائے حضرت کے طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور شان عظمت پر نظر کرنے کے امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا۔ جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا۔ وہ ظاہر ہے لیکن تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کر کے زہر دیا گیا ہے میرا رنگ کل کو ہرا ہو جائے گا اور کل ہی میں مر جاؤں گا۔ میں نے سندی شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور بطخ کی طرح کانپ رہا تھا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام لَيْلَةَ قُبِضَ فِيهَا بِشَرَابٍ فَقَالَ : يَا أَبَتِ اشْرَبْ هٰذَا فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۳۔ جس رات کو حضرت علی بن الحسینؑ کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَدْ عَرَفَ قَاتِلَهُ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَالْمَوْضِعَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَقَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاحَ الْإِوَزِّ فِي الدَّارِ : «صَوَائِحُ تَتْبَعُهَا نَوَائِحُ» وَقَوْلُ أُمِّ كُلْثُومٍ : لَوْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَ أَمَرْتَ غَيْرَكَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَأَبَى عَلَيْهَا وَ كَثُرَ دُخُولُهُ وَ خُرُوجُهُ

تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِلا سِلاحٍ وَ قَدْ عَرَفَ عليه السلام أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ قَاتِلَهُ بِالسَّيْفِ كَانَ هٰذَا مِمَّا لَمْ يَجُزْ تَعَرُّضُهُ ؛ فَقَالَ: ذٰلِكَ كَانَ وَلٰكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِتَمْضِيَ مَقَادِيرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں ان کی چیخ و پکار بھی سُنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور اُم کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھادے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بجالانا ہی بہتر تھا۔

۵ — عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ غَضِبَ عَلَى الشِّيعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْهُمْ؛ فَوَقَيْتُهُمْ وَاللهِ بِنَفْسِي.

۵۔ امام موسیٰ کاظم ع نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ لَهُ: يَا مُسَافِرُ هٰذِهِ الْقَنَاةُ فِيهَا حِيتَانٌ؟ قَالَ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْبَارِحَةَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا عَلِيُّ مَا عِنْدَنَا خَيْرٌ لَكَ.

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریز میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ صلعم کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علی جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

۷ — مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَأَوْصَانِي بِأَشْيَاءَ فِي غُسْلِهِ وَفِي كَفْنِهِ وَ فِي دُخُولِهِ قَبْرَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَاهُ وَاللهِ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ اشْتَكَيْتَ أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ، مَا رَأَيْتُ

عليكَ أَثَرَ الموتِ ، فقالَ : يا بُنَيَّ ! أَمَا سَمِعْتَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يُنادي من وراءِ الجدارِ: يا مُحَمَّدُ، تَعالَ ، عَجِّلْ ؟ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل و کفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی۔ میں نے کہا باباجان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے۔ میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پس دیوار سے فرما رہے ہیں۔ اے محمد آنے میں جلدی کرو۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : أَنْزَلَ اللهُ تَعالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام حَتّى كانَ [ما] بَيْنَ السَّماءِ وَالأرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ: النَّصْرَ أَوْلِقاءَ اللهِ فَاخْتارَ لِقاءَ اللهِ تَعالَى .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آگئے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الٰہی کو اختیار کیا۔

سینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان و ما یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(بابٌ) ۴۷

أَنَّ الأئِمَّةَ يَعْلَمُونَ عِلْمَ ما كانَ وَما يَكُونُ وَأَنَّهُ لا يَخْفى عَلَيْهِمُ الشَّيْءُ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ إِسْحاقَ الأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمّادٍ ، عَنْ سَيْفٍ التَّمّارِ قالَ : كُنّا مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَماعَةً مِنَ الشِّيعَةِ فِي الْحِجْرِ فَقالَ : عَلَيْنا عَيْنٌ ، فَالْتَفَتْنا يَمْنَةً وَيُسْرَةً فَلَمْ نَرَ أَحَداً فَقُلْنا : لَيْسَ عَلَيْنا عَيْنٌ فَقالَ: وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ الْبَنِيَّةِ ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسى وَ الْخِضْرِ لأَخْبَرْتُهُما أَنِّي أَعْلَمُ مِنْهُما وَ لأَنْبَأْتُهُما بِما لَيْسَ فِي أَيْدِيهِما ، لِأَنَّ مُوسى وَالْخِضْرَ عليهما السلام أُعْطِيا عِلْمَ ما كانَ وَلَمْ يُعْطَيا عِلْمَ ما يَكُونُ وَما هُوَ كائِنٌ حَتّى تَقُومَ السّاعَةُ وَقَدْ وَرِثْناهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وِراثَةً.

۱۔ سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے داہنے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔ اگر میں موسیٰؑ اور خضرؑ کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ؛ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَىٰ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ سَمِعُوا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ ، قَالَ : ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَىٰ أَنَّ ذٰلِكَ كَبُرَ عَلَىٰ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ: عَلِمْتُ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ 1/29

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے۔ پھر کچھ دیر سکوت کیا اور غور کیا اس پر کہ جو اس کو سنے گا اس پر شاق گزرے گا۔ فرمایا۔ یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

توضیح:۔ حضرت نے سکوت اس بنا پر کیا کہ سننے والے یہ سمجھیں گے کہ میں یا تو عالم الغیب ہوں یا نبی ہوں علم غیب خدا کے لئے مخصوص ہے اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی دوسرے گزشتہ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کنیز کو سزا دینا چاہتا تھا وہ بھاگ گئی اور مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئی یہ دونوں بیان متضاد ہیں اس توہم کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ ہے خواہ ماکان کے متعلق ہو یا مایکون کے، وہ قرآن مجید سے استنباط کیا ہوا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ قرآن کے متعلق خدائے عزوجل نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے اور ہر رطب و یابس اس کے اندر ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے ہر شے پر حاوی ہونے کے معنے یہ ہیں کہ علم ماکان ومایکون وعلم جنت و نار، سب ہی کچھ اس کے اندر ہے لیکن اس کا پتہ کیسے چلے۔ جب تک کوئی اس کا ثبوت دینے والا نہ ہو اور اس کے لئے صرف وہی شخص مصدق ہوگا جو پوری کتاب کا علم رکھتا ہو اور اس کے استنباط صحیح ہوں اور ایسا شخص سوائے معصوم دوسرا نہیں ہو سکتا اور جو استنباط صحیح کر سکتا ہے وہ ماکان ومایکون کو بتا سکتا ہے اور اگر کوئی بھی ایسا نہ ہو تو قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہ ہوگا یہ استنباطی قوت خدا کا عطیہ خاص ہے عام لوگوں کا اس سے تعلق نہیں یہ ایک نور ہے جس کی روشنی میں اسرار مخفیہ کو اس وقت معلوم کر لیا جاتا ہے جب معلوم کرنے والے کے دل میں خواہش

پیدا ہونا کہ ہر وقت، یہی صورت رسولؐ خدا کے لئے بھی تھی کہ جب انھیں کسی امرِ غیب کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو بالہام ربانی اسے معلوم کرلیتے تھے یہی صورت آئمہ علیہم السلام کے لئے بھی تھی کنیز کے پتہ چلانے کی خواہش دل میں نہ تھی اگر ہوتی تو وہ ضرور معلوم کرلیتے۔ ایسے عالم کا ہر زمانے میں ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی رہے اب رہا یہ امر کہ عالم کتاب اللہ کا اسرار مخفیہ کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ آیات قرآنی سے پس پردہ امور کا استنباط کیونکر کرتا ہے اور کن حالات کے تحت ایسا ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کی تکلیف ہم کو نہیں دی گئی آصف برخیا وزیر سلیماںؑ کو کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا اس پر وہ پلک جھپکتے شہر سبا سے تخت بلقیس اٹھا لائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن کیسے اٹھا لائے اس کے جاننے سے ہمارا تعلق نہیں۔ یہ علم انبیاؑ اوصیائے انبیاؑ کو کبھی بالاجمال حاصل ہوتا ہے کبھی بالتفصیل کبھی ان کی خواہش پر ملتا ہے کبھی بے خواہش حسب ضرورت، اسی لئے امام علیہ السلام نے گزشتہ احادیث میں فرمایا ہے کہ ہمارا علم بڑھتا گھٹتا رہتا ہے رسولؐ کو یہ دعا کرنے کا حکم تھا رب زدنی علماً بالذات، ہر شئے کا علم عالم بالغیب خدا کو ہے اور انبیا و اوصیاء کو خدا سے ملتا ہے۔ حسب ضرورت شب قدر میں آئندہ سال کے تمام واقعات ان کو بتا دیئے جاتے ہیں پس امام کے کلام میں کوئی تناقص نہیں اور ابنائے روزگار اور سلاطین وقت کی شدید مخالفت کی بنا پر اپنی اس فضیلت خاصہ کو عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے اور بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے تاکہ کوئی دشمن نہ بنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ تھا صرف ان لوگوں سے بیان کرتے تھے جن پر پورا پورا اعتماد ہوتا تھا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ جَمَاعَةِ ابْنِ سَعْدٍ الْخَثْعَمِيِّ[٢] أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَفْرِضُ اللهُ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ وَ يَحْجُبُ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: لَا، اَللهُ أَكْرَمُ وَأَرْحَمُ وَ أَرْأَفُ بِعِبَادِهِ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ ثُمَّ يَحْجُبَ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ صَبَاحاً وَمَسَاءً.

٣۔ مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں کیا خدا کسی خاص بندہ کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض کرتا ہے اور اس خاص بندہ سے آسمانی خبروں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا۔ واللہ وہ زیادہ کریم و رحیم ہے اور مہربان ہے اپنے بندوں پر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت تو بندوں پر فرض کرے اور صبح و شام کی آسمانی خبریں اس سے چھپائے رکھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ـ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَتَوَلَّوْنَا[١] وَيَجْعَلُونَا أَئِمَّةً وَيَصِفُونَ أَنَّ طَاعَتَنَا مُفْتَرَضَةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ

وَيَخْصِمُونَ أَنْفُسَهُمْ بِضَعْفِ قُلُوبِهِمْ ، فَيَنْقُصُونَا حَقَّنَا وَيَعِيبُونَ ذٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ بُرْهَانَ حَقِّ مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِنَا ، أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ افْتَرَضَ طَاعَةَ أَوْلِيَائِهِ عَلَىٰ عِبَادِهِ ، ثُمَّ يُخْفِي عَنْهُمْ أَخْبَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قِوَامُ دِينِهِمْ ؟ فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَخُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّىٰ قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ عَلَىٰ سَبِيلِ الْاِخْتِيَارِ ثُمَّ أَجْرَاهُ . فَبِتَقَدُّمِ عِلْمٍ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام ، وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا وَلَوْ أَنَّهُمْ يَا حُمْرَانُ ! حَيْثُ نَزَلَ بِهِمْ مَا نَزَلَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِظْهَارِ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ سَأَلُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فِي طَلَبِ إِزَالَةِ مُلْكِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابِ مُلْكِهِمْ إِذًا لَأَجَابَهُمْ وَدَفَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ ، ثُمَّ كَانَ انْقِضَاءُ مُدَّةِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابُ مُلْكِهِمْ أَسْرَعَ مِنْ سِلْكٍ مَنْظُومٍ انْقَطَعَ فَتَبَدَّدَ ، وَمَا كَانَ ذٰلِكَ الَّذِي أَصَابَهُمْ يَا حُمْرَانُ لِذَنْبٍ اقْتَرَفُوهُ ، وَلَا لِعُقُوبَةِ مَعْصِيَةٍ خَالَفُوا اللّٰهَ فِيهَا ، وَلٰكِنْ لِمَنَازِلَ وَكَرَامَةٍ مِنَ اللّٰهِ (۲) أَرَادَ أَنْ يَبْلُغُوهَا ، فَلَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ فِيهِمْ .

۴۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا جبکہ ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں اور ہمیں امام جانتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اپنے اوپر اطاعت رسول کی طرح فرض جانتے ہیں اور پھر اپنی دلیلوں کو ہماری امامت کے متعلق توڑ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے جھگڑا کرتے ہیں ہمارے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اس پر جس کو اللہ نے ہمارے حق معرفت کی دلیل عطا کی ہے اور ہمارے امر کو اس نے تسلیم کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے فرض کیا ہے اپنے اولیاء کی اطاعت کو اپنے بندوں پر۔ اس کے بعد کیسے ممکن ہے کہ وہ اخبار سموات و ارض کو اپنے اولیاء سے مخفی رکھے اور قطع کر دے ان سے موادِ علم کو وہ علم جس پر قیام دین منحصر ہے حمران نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے یہ بتائیے ایسے لوگوں سے امر دین میں کیسے کام لیا۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے جنگ میں ان کا نکلنے اور قائم رہنے کی کیا صورت ہوئی اور شیطانی لشکر نے ان کو قتل کرنے اور فتح پانے میں کیا مصیبت نازل کی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ امر مقدر کیا تھا وہ ان پر بسبیل اختیار جاری ہوا رسول اللہ کی طرف سے ان کو اس کا علم حاصل ہو چکا تھا بسر کی ان کے ساتھ علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ نے اس علم کے ساتھ جو رسول اللہ سے ملا تھا ساکت ہوا جو ساکت ہوا اے حمران جب یہ مصیبت ان پر نازل ہوئی اور شیاطین صفت لوگوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اس بلا کو ان سے

دور کرے، اور الحاح وزاری کی۔ ان طواغیت کے دور کرنے اور ان کی حکومت کو ہٹانے کے لیے۔ خدا نے دعا قبول کی اور ان سرکشوں کو ان سے دور کیا۔ ان طواغیت کی یہ حکومت ایسی جلدی گئی جیسے موتیوں کی لڑی ٹوٹ جائے۔ ان کا سلسلہ منقطع ہوا اور ان میں تفرقہ پیدا ہوا اے حمران! یہ مصیبت ان پر اس لئے نہیں آئی تھی کہ انھوں نے گناہ کیا تھا یا اللہ کی مخالفت کی تھی بلکہ بے استحقاق خدا کی طرف سے دی ہوئی منازل کرامت تک پہنچنے کی سزا میں اے حمران تم ان کے راستہ نہ چلنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام بِمِنًى عَنْ خَمْسِمِائَةِ حَرْفٍ مِنَ الْكَلَامِ فَأَقْبَلْتُ أَقُولُ: يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَيَقُولُ: قُلْ كَذَا وَكَذَا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الْحَلَالُ وَهٰذَا الْحَرَامُ ، أَعْلَمُ أَنَّكَ صَاحِبُهُ وَأَنَّكَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهِ وَهٰذَا هُوَ الْكَلَامُ ؟، فَقَالَ لِي : وَيْكَ يَاهِشَامُ [لا] يَحْتَجُّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ بِحُجَّةٍ لَايَكُونُ عِنْدَهُ كُلُّ مَايَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ.

٥۔ ہشام بن الحکم کہتے ہیں میں نے مقام منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کئے اس طرح کہ میں کہتا جاتا تھا کہ لوگ اس اس طرح کہتے ہیں اور حضرت فرماتے ہیں تم ایسا ایسا کہو، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس کے متعلق تو جانتا تھا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ لیکن آج علم کلام کے متعلق معلوم ہوا۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہو سکتی، جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسا نہ ہو جو بندوں کی احتیاج کو پورا کرسکے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَا وَاللهِ لَايَكُونُ عَالِمٌ[٢] جَاهِلاً أَبَداً ، عَالِماً بِشَيْءٍ جَاهِلاً بِشَيْءٍ ثُمَّ قَالَ : اللهُ أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ يَحْجُبُ عَنْهُ عِلْمَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَايَحْجُبُ ذٰلِكَ عَنْهُ .

٦۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی امت میں بالکل جاہل تو کوئی نہیں ہوتا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کچھ جانتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ خدا کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ ایک بندہ کی اطاعت فرض تو کر دے اور آسمان و زمین کا علم اس سے چھپالے۔ وہ اس سے نہیں چھپاتا۔

اڑتالیسواں باب

خدا نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ جو علم تم کو دیا گیا ہے وہ علیؑ کو بھی سکھاؤ وہ شریک علم رسولؐ ہیں

(بَابُ) ۴۸

أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعَلِّمْ نَبِيَّهُ عِلْماً إِلَّا أَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَّهُ كَانَ شَرِيكَهُ فِي الْعِلْمِ

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِحْدَاهُمَا وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَكَلَ نِصْفاً وَأَطْعَمَ عَلِيّاً عليه السلام نِصْفاً ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : يَا أَخِي هَلْ تَدْرِي مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : أَمَّا الْأُولَى فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَأَمَّا الْأُخْرَى فَالْعِلْمُ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللّٰهُ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ شَرِيكَهُ فِيهِ ؟ قَالَ : لَمْ يُعَلِّمِ اللّٰهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عِلْماً إِلَّا وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ صلعم نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کیے آدھا خود کھایا اور آدھا علیؑ کو کھلایا اور فرمایا۔ اے بھائی تم جانتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے حضرت علیؑ نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پہلا نبوت کا تھا تمہارا اس میں حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ میں (راوی) نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے امام نے فرمایا۔ خدا نے جو علم محمد کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو بھی تعلیم دیں۔

٢ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُمَا فَأَكَلَ وَاحِدَةً وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيّاً عليه السلام نِصْفَهَا فَأَكَلَهَا ؛ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَمَّا الرُّمَّانَةُ الْأُولَى الَّتِي أَكَلْتُهَا فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا شَيْءٌ وَأَمَّا الْأُخْرَى فَهُوَ الْعِلْمُ فَأَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس دو انار جنت کے لائے اور وہ دونوں حضرت کو دیئے آپؐ نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا حضرت علیؑ کو دیا جو انھوں نے کھالیا۔ فرمایا۔ اے علیؑ پہلا انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی جس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں، دوسرا علم تھا جس میں تم میرے شریک ہو۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ : مَاهَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ اللَّتَانِ فِي يَدِكَ ؟ فَقَالَ: أَمَّا هٰذِهِ فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ، وَأَمَّا هٰذِهِ فَالْعِلْمُ ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله نِصْفَهَا ثُمَّ قَالَ : أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ وَأَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ ، قَالَ: فَلَمْ يَعْلَمْ وَاللهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ .

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خدا کے پاس جنت سے دو انار لائے حضرت علیؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا۔ آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے ہیں۔ فرمایا یہ ایک نبوت ہے جس میں تمہارا حصہ نہیں۔ دوسرا علم ہے اس کے بعد آپ نے دو ٹکڑے کئے۔ آدھا علیؑ کو دیا۔ آدھا خود کھا لیا فرمایا اس میں تم میرے شریک ہو اور میں تمہارا۔ پھر امام علیہم السلام نے فرمایا کہ جو چیز بھی خدا نے رسولؐ کو تعلیم دی وہ انھوں نے علیؑ کو دی۔ پھر یہ علم ہماری طرف آیا۔

انچاسواں باب

جہات علوم آئمہ علیہم السلام

(بَابُ) ۴۹
جِهَاتِ عُلُومِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ السَّائِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ : مَاضٍ وَغَابِرٍ وَحَادِثٍ فَأَمَّا الْمَاضِي فَمُفَسَّرٌ وَأَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُورٌ[2] وَأَمَّا الْحَادِثُ فَقَذْفٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ[3] وَهُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا .

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے اوّل زمانہ ماضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے) دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روزمرہ کی تبدیلیوں کے متعلق شب قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتہ کی آواز کانوں میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : [قَالَ] قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمِ عَالِمِكُمْ ؟ قَالَ : وِرَاثَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُقْذَفُ فِي قُلُوبِكُمْ وَيُنْكَتُ فِي آذَانِكُمْ[1] ؟ قَالَ : أَوْ ذَاكَ[2] .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا مجھے عالم کے علم کی خبر دیجئے کہ وہ کیسے حاصل ہوتا ہے فرمایا وہ وراثت رسولؐ اور علیؑ ہے میں نے کہا ہم تو آپس میں یہ بیان کرتے ہیں کہ علم آپ لوگوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے اور کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے فرمایا ہاں ایسا بھی ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : رُوِّينَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ عِلْمَنَا غَابِرٌ وَمَزْبُورٌ وَنَكْتٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ، فَقَالَ: أَمَّا الْغَابِرُ فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ عِلْمِنَا وَأَمَّا الْمَزْبُورُ فَمَا يَأْتِينَا وَأَمَّا النَّكْتُ فِي الْقُلُوبِ فَإِلْهَامٌ وَأَمَّا النَّقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ فَأَمْرُ الْمَلَكِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہمارا علم غابر ہے مزبور ہے اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے اور کانوں سے سنا ہوا ہے۔ غابر وہ ہے جس کا تعلق ہمارے پہلے علم سے ہے اور مزبور وہ ہے جو ہمارے بعد میں آتا ہے الہام ہمارے قلوب کو ہوتا ہے اور فرشتہ کی آواز کان میں آتی ہے۔

پچاسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہر شیعہ کو اس کے پوشیدہ نفع و نقصان سے آگاہ کرتے ہیں

باب ٥٠

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَوْ سُتِرَ عَلَيْهِمْ لَأَخْبَرُوا كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَوْ كَانَ لِأَلْسِنَتِكُمْ أَوْكِيَةٌ[۲] لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی تو ہر شیعہ کو ہم اس کے نفع و نقصان کی خبر دے دیتے۔

۲ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابَ عَلِيٍّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عِلْمِهِمْ بِمَنَايَاهُمْ وَبَلَايَاهُمْ ؟ قَالَ : فَأَجَابَنِي ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : مِمَّنْ ذٰلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ ؟ ! فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ : ذٰلِكَ بَابٌ أُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! إِنَّ أُولٰئِكَ كَانَتْ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ .

۲۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب علی و حجر بن عدی و رشید ہجری وغیرہ) کو باوجودیکہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے ان کو وہ مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت نے غضبناک لہجے میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و حجاج وغیرہ) میں نے کہا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں نہیں آگاہ کرتے، فرمایا علیؑ کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین بن علی علیہ السلام نے تھوڑا سا اسے کھولا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی زبانوں پر مہر تھی (یعنی وافشائے راز نہیں کرتے تھے) اسی لئے امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

اکیاونواں باب

امر دین کی تفویض رسول اللہ صلعم اور آئمہ علیہم السلام کو

(بَابُ) ۵۱

التَّفْوِيضِ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلىٰ مَحَبَّتِهِ فَقَالَ : «وَإِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ القلم ۶۸/۴
عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ يُطِعِ سورۂ حشر ۵۹/۷
الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ» [قَالَ :] ثُمَّ قَالَ : وَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ فَوَّضَ إِلىٰ عَلِيٍّ وَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ نساء ۸۰/۴
النَّاسُ فَوَاللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وَأَنْ تَصْمُتُوا إِذَا صَمَتْنَا وَنَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مَا جَعَلَ اللهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلَافِ أَمْرِنَا .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسولؐ کی اور فرمایا سورۂ نون میں۔ اے رسولؐ بے شک تم خلق عظیم پر فائز ہو، پھر امر دین ان کے سپرد کیا۔ اور فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو، خدا فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ پھر فرمایا۔ رسولؐ نے امر دین اپنے بعد علیؑ کے سپرد کیا اور ان کو امین بنایا۔ پس تم نے ان کو مان لیا۔ لیکن اور لوگوں نے انکار کیا۔ ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی چپ رہو۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں، خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَشْيَمَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِهَا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَ [بِهِ] الْأَوَّلَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ حَتّٰى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : تَرَكْتُ أَبَا قَتَادَةَ بِالشَّامِ لَا يُخْطِئُ فِي الْوَاوِ وَ شِبْهِهِ وَ جِئْتُ إِلىٰ هٰذَا ، يُخْطِئُ هٰذَا الْخَطَاءَ كُلَّهُ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَنِي وَ أَخْبَرَ صَاحِبِي ، فَسَكَنَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ تَقِيَّةٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : يَا ابْنَ أَشْيَمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ
جَلَّ فَوَّضَ إِلىٰ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَفَوَّضَ إِلىٰ ص ۳۸/۳۹
نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا فَوَّضَ إِلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا .

۲۔ ابن اشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت

کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے اسے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا۔ اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے اسے دوسرا جواب دیا ———— مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گویا کسی نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے اپنے دل میں کہا میں نے شام میں ابو قتادہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہیں کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ از روئے تقیہ جواب دیئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابن اشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہے کو کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اُسے بغیر حساب روکے رہو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسولؐ کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسولؐ دے (بلے چون و چرا) اُسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ پس جس طرح (امر دین میں حکومت مطلقہ) رسولؐ کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ وَأَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولاَنِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الآيَةَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔ رسولؐ جو کچھ تم کو دیں لے لو۔ اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسٍ الْمَاصِرِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الأَدَبَ قَالَ: «إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ الدِّينِ وَالأُمَّةِ لِيَسُوسَ عِبَادَهُ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ مُسَدَّداً مُوَفَّقاً مُؤَيَّداً بِرُوحِ الْقُدُسِ ، لاَيَزِلُّ وَلاَيُخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسُوسُ بِهِ الْخَلْقَ ، فَتَأَدَّبَ بِآدَابِ اللهِ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلاَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، عَشْرَ رَكَعَاتٍ، فَأَضَافَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَإِلَى الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عَدِيلَ الْفَرِيضَةِ لاَيَجُوزُ تَرْكُهُنَّ إِلاَّ فِي سَفَرٍ وَأَفْرَدَ الرَّكْعَةَ فِي الْمَغْرِبِ فَتَرَكَهَا قَائِمَةً فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتِ الْفَرِيضَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّوَافِلَ

أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ رَكْعَةً مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَالْفَرِيضَةُ وَالنَّافِلَةُ إِحْدَى وَخَمْسُونَ
رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جَالِساً تُعَدُّ بِرَكْعَةٍ مَكَانَ الْوِتْرِ وَفَرَضَ اللهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَسَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْمَ شَعْبَانَ وَثَلاثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ
وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَحَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنِهَا وَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ
شَرَابٍ فَأَجَازَ اللهُ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَعَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْيَاءَ وَكَرِهَهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَهْيَ حَرَامٍ إِنَّمَا
نَهَى عَنْهَا نَهْيَ إِعَافَةٍ وَكَرَاهَةٍ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا فَصَارَ الْأَخْذُ بِرُخَصِهِ وَاجِباً عَلَى الْعِبَادِ كَوُجُوبِ
مَا يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَعَزَائِمِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ وَلَا فِيمَا
أَمَرَ بِهِ أَمْرَ فَرْضٍ لَازِمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَلَمْ
يُرَخِّصْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُمَا إِلَى مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، بَلْ
أَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ إِلْزَاماً وَاجِباً، لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِلْمُسَافِرِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ
يُرَخِّصَ [شَيْئاً] مَا لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَوَافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَهْيُهُ
نَهْيَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَجَبَ عَلَى الْعِبَادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالتَّسْلِيمِ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام جعفر صادقؑ نے اپنے ایک صحابی قیس بن عامر سے فرمایا کہ خدا نے ادب سکھایا اپنے نبی کو اور بہت اچھا
ادب سکھایا۔ پس جب ادب میں کمال حاصل ہوا تو فرمایا بے شک تم خلقِ عظیم پر ہو پھر امر دین اور اُمت کو حضرت کے سپرد کیا
تاکہ وہ خدا کے بندوں پر حکومت کریں۔ پس خدا نے فرمایا جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو
بے شک رسول اللہ راست پر تھے توفیق دیئے ہوئے تھے اور ان میں روح القدس کی تائید حاصل تھی سیاست خلق و ہدایت مخلوق
کے متعلق نہ ان سے کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ کوئی خطا پس حضرت نے لوگوں کو آدابِ الٰہی کی تعلیم دی۔ پھر خدا نے فرض کیں نماز
کی دو دو رکعت (پانچ وقت میں) کل دس رکعت، رسول اللہ نے دو رکعتوں کے ساتھ دو دو رکعتوں کا اضافہ کیا اور مغرب
کی نماز میں ایک رکعت جو فریضہ کی مثل قرار پائیں جن کا ترک کرنا جائز نہیں سوائے سفر کے اور مغرب کی نماز میں جو ایک رکعت کا
اضافہ ہوا تھا سفر میں وہ باقی رہا۔ اس صورت میں سترہ رکعتیں فرض ہوئیں پھر رسول اللہ نے سنتیں قرار دیں ۳۴ رکعتیں یعنی
فرض رکعتوں سے دوگنی، خدا نے ان کو اس کی اجازت دی، فریضہ و نافلہ مل کر ۵۱ رکعتیں ہو گئیں ان میں سے دو رکعت بعد نماز
عشا بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ بجائے نماز وتر اور فرض کیا اللہ نے ماہ رمضان کے روزوں کو اور رسول اللہ نے سنت قرار دیا
ماہ شعبان کے روزوں کو اور تین دن ہر ماہ میں (یعنی بقیہ دس ماہ میں) اس طرح سنت روزے فرض سے دو حصے زیادہ ہو
گئے۔ پھر خدا نے اس کی اجازت دی، پھر خدا نے حرام کیا شراب کو اور رسول اللہ نے حرام کیا ہر نشہ دینے والی چیز کو خدا نے اس

کو ملتظور کیا بعض چیزوں کو رسول اللہ نے مکروہ قرار دیا۔ لیکن یہ نہی ایسی نہیں جیسی حرام کے لئے نہی ہے مگر وہ نہی از روئے ناخوشی و کراہت ہے بعض چیزوں کی رسول اللہ نے اجازت دی ہے تو ان کا بجا لانا بندوں پر اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہو اور نہیں اجازت دی رسول اللہ نے اس کے کرنے کی جس سے روکا ہے نہی حرام کی طرح، اسی طرح جس کا حکم دیا ہے فرض لازم کی طرح اس کے خلاف کرنے کی، پس پینے کی بہت سی نشہ آور چیزیں ہیں جن سے نہی حرام کی رسولؐ اللہ نے روکا ہے اور کسی کو اس کے بجالانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح حضرت نے نہیں اجازت دی ان دو رکعتوں کے کم کرنے کی جن کو اللہ کی فرض کی ہوئی رکعتوں کے ساتھ ملا دیا ہے بلکہ ان کو واجب قرار دے دیا ہے کسی کو ان کے کم کرنے کا حق نہیں سوائے مسافر کے کوئی مجاز نہیں اس امر کا کہ جس کی اجازت رسول اللہ نے نہیں دی اس کو بجالائے پس رسول اللہ کا حکم خدا کے حکم کی طرح، اور ان کی نہی، نہی خدا کی مثل ہے ہر حکم و نہی رسولؐ کو اسی طرح قبول کر لینا چاہیئے جیسے خدا کے امر و نہی کو۔

٥ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولَانِ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا». حشر ٥٩/٧

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ.

٥۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے سنا کہ امر خلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی رسولؐ جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے روکیں اس سے باز رہو۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَدَّبَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى مَا أَرَادَ، قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ»(۱) فَفَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا»، وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَلَمْ يَقْسِمْ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَطْعَمَهُ السُّدُسَ فَأَجَازَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذٰلِكَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ». ص ٣٩/

٦۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب مشائے

الٰہی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلقِ عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کرکے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کی تقسیم قرار دی اور اس میں جد کے لیے کوئی حصّہ قرار نہ پایا۔ رسول اللہ نے اس کے لیے چھٹا حصہ معین کیا۔ خدا نے اسے منظور کیا۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے یہ ہماری عطا ہے چاہے کسی کو دے ڈالو یا روک لو۔ تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی حضرت سلیمان کی طرح آنحضرت کو امرِ دین میں مختارِ کل بنا دیا گیا تھا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ النَّبِيذَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جَاءَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَعْصِيهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتل نفس کی دیت قرار دی اور جَو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے سوال کیا جو چیز قرآن میں نہ تھی کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي نَوَادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا وَاللَّهِ مَا فَوَّضَ اللَّهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله نا۔ر
وَإِلَى الْأَئِمَّةِ، قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: «إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ» ۴/۱۰۵
وَهِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے سپرد امرِ دین کو نہیں کیا سوائے رسول اور ائمہ کے اور فرمایا ہے ہم نے سچی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو، یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ حَتَّى قَوَّمَهُ عَلَى مَا أَرَادَ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا»، فَمَا فَوَّضَ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے رسولؐ کو مکارم اخلاق سے آراستہ کیا۔ جب درجۂ کمال تک پہنچے تو امرِ دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسولؐ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو پس جو کچھ رسولؐ کو سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ صَنْدَلٍ الْخَيَّاطِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالَ: أَعْطَىٰ سُلَيْمَانَ مُلْكاً عَظِيماً ثُمَّ جَرَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَكَانَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ مَاشَاءَ مَنْ شَاءَ وَيَمْنَعَ مَنْ شَاءَ وَأَعْطَاهُ [اللهُ] أَفْضَلَ مِمَّا أَعْطَىٰ سُلَيْمَانَ لِقَوْلِهِ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۱۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ہٰذا عطاؤنا الخ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا خدا نے سلیمان کے متعلق فرمایا ہٰذا عطاؤنا الخ اور خدا نے ان کو ملک عظیم دیا۔ پھر اس آیت کا حکم جاری ہوا رسول اللہ کے لئے پس حضرت کو اختیار تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں ان کو سلیمان سے زیادہ دیا گیا۔

باونواں باب

آئمہ علیہم السلام سابقین میں کس سے مشابہ ہیں ان میں نبوت ماننا ممنوع ہے

(بَابٌ) ۵۲

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ بِمَنْ يُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضَىٰ وَكَرَاهِيَةِ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنُّبُوَّةِ

۱ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا مَوْضِعُ الْعُلَمَاءِ ؟ قَالَ : مِثْلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ وَ صَاحِبِ مُوسَىٰ عليهم السلام .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ علماء یعنی اوصیاء خاتم الانبیاء کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو ذوالقرنین اور وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰؑ کا ہے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : قَالَ

أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْوُقُوفُ عَلَيْنَا فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَأَمَّا النُّبُوَّةُ فَلَا.

۲۔فرمایا۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے واجب ہے مخلوق پر کہ امر حلال و حرام ہم سے معلوم کریں آئمہ ضلالت کی طرف نہ جائیں۔ لیکن نبوت ہم میں نہیں ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ خَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ النَّبِيِّينَ فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَبَداً وَخَتَمَ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ فَلَا كِتَابَ بَعْدَهُ أَبَداً وَأَنْزَلَ فِيهِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلْقَكُمْ وَخَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَنَبَأَ مَا قَبْلَكُمْ وَ فَصْلَ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرَ مَا بَعْدَكُمْ وَأَمْرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا أَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ختم کیا تمہارے نبی پر نبیوں کو، پس ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تمہاری کتاب پر اپنی کتابوں کو ختم کیا۔ پس اس کے بعد کوئی کتاب نہ آئے گی اور اس کتاب میں ہر شے کو بیان کر دیا ہے اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور آگاہ کیا پہلے واقعات پر۔ اور فیصل کیے تمہارے درمیان جو نزاعات تھے اور خبر دی تم کو بعد والے واقعات سے اور حکم کیا جنت و نار کا اور اس چیز کا جس کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً فَقُلْتُ : فَتَقُولُ : نَبِيٌّ ؟ قَالَ : فَحَرَّكَ بِيَدِهِ هٰكَذَا[2] ثُمَّ قَالَ : أَوْكَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْكَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ صلى الله عليه وآله قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علی علیہ السلام محدث تھے (فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا) میں نے کہا تو کیا نبی تھے حضرت نے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی (یعنی اشارہ کیا کہ نہیں)، پھر فرمایا وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰ کی طرح تھے یا مثل ذوالقرنین کے۔ کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میں تم میں اس کی مثل ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا مَنْزِلَتُكُمْ وَ مَنْ تُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضَى ؟ قَالَ : صَاحِبُ مُوسَى وَذُوالْقَرْنَيْنِ كَانَا عَالِمَيْنِ وَلَمْ يَكُونَا نَبِيَّيْنِ .

۵۔ امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے مروی ہے میں نے پوچھا آپ کی منزلت کیا ہے اور سابقین میں آپ کس سے مشابہ ہیں۔ فرمایا صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے وہ دونوں عالم تھے نبی نہ تھے۔

٦ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلِهَةٌ ، يَتْلُونَ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا قُرْآناً: «وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ»[1] فَقَالَ : يَاسَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ ، مَا هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِي وَلَا عَلَىٰ دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: قُلْتُ : وَعِنْدَنَا قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يَقْرَؤُونَ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ قُرْآناً «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ»[2] فَقَالَ : يَاسَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ مَا هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِي وَلَا عَلَىٰ دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ، قَالَ : قُلْتُ: فَمَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ ، نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللهِ ، نَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ، أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بِطَاعَتِنَا وَنَهَىٰ عَنْ مَعْصِيَتِنَا ، نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَىٰ مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ.

[1] الزخرف ۸۳/۸۴
[2] المومنون ۲۳/۵۱

۶۔ سدیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگ قابل عبادت ہیں اور قرآن کی یہ آیت ثبوت میں پیش کرتے ہیں، وہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی۔ حضرت نے فرمایا اے سدیر! میرا کان، میری آنکھ، میری جلد، میرا بدن، میرا گوشت اور میرا خون اور میرے بال ان لوگوں سے بری ہیں اور اللہ بھی ان سے بری ہے خدا کی قسم یہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے، خدا روز قیامت مجھ کو اور ان لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان پر غضبناک ہوگا۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ رسولؐ ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس آیہ قرآنی سے۔ اے رسولو! کھاؤ پاک رزق اور نیک عمل کرو۔ جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں۔ فرمایا اے سدیر! میرا کان میری آنکھ، میرے بال اور میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ بھی بری ہیں وہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے۔ واللہ مجھے اور ان کو خدا روز قیامت ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان سے ناراض ہے میں نے کہا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ہم علم الٰہی کے خزینہ دار ہیں، ہم امر الٰہی کے ترجمان ہیں، ہم معصوم ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے روکا ہے ہم اللہ کی حجت بالغہ ہیں آسمان میں اور روئے زمین پر۔

٧ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَحْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَمَّا مَا خَلَا ذٰلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ آئمہ علیہم السلام رسول اللہ جیسے ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں ان کے لئے اتنی عورتیں حلال نہیں جتنی نبی کے لئے ہیں اس کے علاوہ جتنی فضیلتیں اور خصوصیتیں آنحضرت صلعم کو دی گئی ہیں سب میں آئمہ علیہم السلام رسول اللہ صلعم کے ساتھ شریک ہیں۔

ترپنواں باب

آئمہ علیہم السّلام محدّث و مفہّم ہیں

(بَابُ) ۵۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ مُفَهَّمُونَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَىٰ زُرَارَةَ أَنْ يُعْلِمَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے زرارہ کو بھیجا کہ وہ حکم بن عتیبہ کو یہ تعلیم دے کہ اوصیائے محمد علیہم السلام محدّث ہیں یعنی فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَوْماً فَقَالَ : يَا حَكَمُ هَلْ تَدْرِي الْآيَةَ الَّتِي كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَعْرِفُ قَاتِلَهُ بِهَا وَيَعْرِفُ بِهَا الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَقَعْتُ عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، أَعْلَمُ بِذٰلِكَ تِلْكَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ لَا أَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ قُلْتُ : الْآيَةُ تُخْبِرُنِي بِهَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: هُوَ وَاللهِ قَوْلُ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ : «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ ، كَانَ أَخَا عَلِيٍّ لِأُمِّهِ سُبْحَانَ اللهِ ! مُحَدَّثاً ؟؟ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذٰلِكَ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ إِنَّ ابْنَ أُمِّكَ

بَعْدُ قَدْ كَانَ يَعْرِفُ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ سَكَتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : هِيَ الَّتِي هَلَكَ فِيهَا أَبُو الْخَطَّابِ فَلَمْ يَدْرِمَا تَأْوِيلُ الْمُحَدَّثِ وَالنَّبِيِّ .

۲۔حکم بن عتیبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔حضرت نے فرمایا۔اے حکم! کیا تو وہ آیت جانتا ہے جس سے حضرت علیؑ اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور ان بڑے بڑے امور کو بھی جو لوگوں کے لئے حادث ہوتے ہیں حکم کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج مجھے علی بن الحسینؑ کے علم سے فیض حاصل ہوگا اور میں امور عظام سے واقف ہوں گا پس میں نے کہا میں اس آیت کو نہیں جانتا۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے میں نے کہا یا بن رسول اللہؐ مجھے اس آیت کے متعلق آگاہ کیجئے۔فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ہم نے تم سے پہلے نہ کسی رسول کو بھیجا اور نہ نبی اور محدث کو اور علی بن ابی طالب محدث تھے ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ بن زید تھا اور وہ آپ کا ماں کی طرف سے سوتیلا بھائی تھا آپ سے کہا سبحان اللہ محدث تھے؟ گویا وہ اس کا منکر ہے پس امام محمد باقر علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بعد میں اس کو جانا۔جب حضرت نے یہ فرمایا تو وہ شخص ساکت ہو گیا۔حضرت نے فرمایا یہی وہ آیت جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ابو الخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی غالی ملعون) ہلاک ہوا۔(وہ کہتا تھا آئمہ انبیاء ہیں جب اس نے سنا کہ وہ محدث ہیں تو نبی اور محدث میں فرق نہ کر سکا اور وہ اپنے پہلے قول سے عدول کر کے کہنے لگا۔آئمہ معبود ہیں۔

آیہ و ما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث" سے امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ کوئی رسول بغیر نبوت کے نہیں ہوتا اور نبی بغیر محدث ہوئے نہیں بنتا۔یعنی فرشتہ اسے بتاتا ہے پس حضرت علیؑ اسی بناء پر اپنے قاتل کو بھی جانتے تھے اور امور عظیمہ کو بھی۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ عُلَمَاءُ صَادِقُونَ مُفَهَّمُونَ مُحَدَّثُونَ .

۳۔میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا۔آئمہ علماء ہیں، صادق، مفہم اور محدث ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : ذُكِرَ الْمُحَدَّثُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّهُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَلَامُ الْمَلَكِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ كَلَامُ مَلَكٍ .

۴۔حضرت امام جعفر صادق سے محدث کے متعلق پوچھا گیا۔فرمایا وہ آواز کو سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔راوی نے کہا۔پھر وہ کیسے جانتا ہے کہ یہ کلام فرشتے کا ہے فرمایا اس کو ایسا سکینہ اور وقار حاصل ہے کہ وہ

جان لیتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کر رہا ہے۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً ، فَخَرَجْتُ إِلىٰ أَصْحَابِي فَقُلْتُ : جِئْتُكُمْ بِعَجِيبَةٍ ، فَقَالُوا : وَمَا هِيَ ؟ فَقُلْتُ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام مُحَدَّثاً ، فَقَالُوا : مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالُوا : مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ لِي : يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ ، قُلْتُ : تَقُولُ : إِنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالَ - فَحَرَّكَ يَدَهُ هٰكَذَا - : أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسىٰ أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ .

۵ ـ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ محدث تھے۔ میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا۔ میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ محدث تھے انھوں نے کہا تجھے پوچھنا چاہیے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے۔ میں لوٹ کر آیا اور کہا۔ میں نے آپ کا قول اصحاب سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ نبی تھے آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل وزیر سلیمانؑ ، صاحب موسیٰؑ اور ذوالقرنین کی طرح ، کیا تم نے حضرت علیؑ کا یہ قول نہیں سنا۔ میں ان کی مثل ہوں۔

چوّنواں باب

اُن ارواح کا ذکر جو آئمہ علیہم السلام میں ہوتی ھیں

(بَابُ) ۵۴

فِيهِ ذِكْرُ الْأَرْوَاحِ الَّتِي فِي الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا جَابِرُ ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكُنْتُمْ أَزْوَاجاً ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» فَالسَّابِقُونَ هُمْ رُسُلُ اللهِ عليهم السلام وَخَاصَّةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ ، جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ

فِيهِ عَرَفُوا الْأَشْيَاءَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَ فِيهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَرِهُوا مَعْصِيَتَهُ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ وَجَعَلَ فِي الْمُؤْمِنِينَ : أَصْحَابِ الْمَيْمَنَةِ رُوحَ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللَّهَ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ.

۱۔جابر جعفی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔اے جابر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو تین قسم کا جیسا کہ فرماتا ہے تم تین قسم کے جوڑے ہو۔ داہنی طرف والے کیا ہیں (داہنی طرف والے) (باعتبار منازل و مراتب) اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف (باعتبار درجات عذاب) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں اور وہی مقربان بارگاہ ایزدی ہیں اور سبقت کرنے والے وہ مرسلین ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اس کے مخصوص بندے ہیں خدا نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں اور تائید کی ہے ان کی روح القدس سے اس سے وہ اشیاء کی معرفت حاصل کرتے ہیں دوسرے ان کی تائید کی روح ایمان سے جس کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں تیسرے ان کو روح قوت دی جس کی وجہ سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں چوتھے روح شہوت دی جس سے ان میں طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے کراہت کرتے ہیں، پانچویں ان کو روح مدرج دی۔ جس سے وہ لوگوں سے ملتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور مومنین اور اصحاب میمنہ کو روح ایمان دی۔ جس سے وہ خوف خدا کرتے ہیں اور روح قوت دی جس سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں اور روح شہوت دی جس سے ان کے دل میں طاعتِ خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور روح مدرج جس سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْمُنَخَّلِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالِمِ ، فَقَالَ لِي : يَا جَابِرُ ! إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ : رُوحَ الْقُدُسِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْحَيَاةِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ يَا جَابِرُ ! عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَابِرُ ! إِنَّ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٌ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُسِ فَإِنَّهَا لَاتَلْهُو وَلَاتَلْعَبُ .

۲۔ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم عالم (امام) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا،

اے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں، روح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح القوت، روح شہوت، روح القدس سے انھوں نے پہچانا۔ ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے نیچے تک ہیں آخری چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو ولعب سے دور رہتی ہے۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ هُوَ فِي بَيْتِهِ مُرْخًى عَلَيْهِ سِتْرُهُ، فَقَالَ: يَا مُفَضَّلُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْحَيَاةِ فَبِهِ دَبَّ وَ دَرَجَ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ نَهَضَ وَ جَاهَدَ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ أَكَلَ وَ شَرِبَ وَ أَتَى النِّسَاءَ مِنَ الْحَلَالِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ آمَنَ وَ عَدَلَ وَ رُوحَ الْقُدُسِ فَبِهِ حَمَلَ النُّبُوَّةَ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدُسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَ رُوحُ الْقُدُسِ لَا يَنَامُ وَلَا يَغْفُلُ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَزْهُو وَالْأَرْبَعَةُ الْأَرْوَاحِ تَنَامُ وَ تَغْفُلُ وَ تَزْهُو وَ تَلْهُو وَ رُوحُ الْقُدُسِ كَانَ يَرَى بِهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے گھر میں ہوتے ہیں اور حجاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اے مفضل خدا نے نبی میں پانچ روحیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اُٹھتا اور جہاد کرتا ہے روح شہوت جس سے کھاتا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے روح (یعنی علم و عمل امام بھی نبی جیسا ہے) روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ مائل دنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی ہیں غافل ہوتی ہیں کار دین ترک کرتی اور معاملات دنیا میں انہماک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے

پچپنواں باب

وہ روح جس سے اللہ اصلاح احوال آئمہ علیہم السلام کرتا ہے

(بَابُ) ۵۵

الرُّوحِ الَّتِي يُسَدِّدُ اللهُ بِهَا الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ،

عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ»[2] الشوریٰ/۵۲
قَالَ : خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ يُخْبِرُهُ وَ يُسَدِّدُهُ وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے ہے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسولؐ کے بعد وہ آئمہ کے ساتھ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتَ[1] وَ أَنَا حَاضِرٌ - عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا» فَقَالَ : مُنْذُ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ الرُّوحَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِنَّهُ لَفِينَا.

۲۔ اسباط بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے درآنحالیکہ میں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت کے متعلق سوال کیا "وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا" امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیائے نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہے گی جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی) وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» بنی اسرائیل/۸۵
قَالَ : خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ هُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَ هُوَ مِنَ الْمَلَكُوتِ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "یسئلونک عن الروح" کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرئیل اور میکائیل سے عظیم ہے وہ رسول اللہ کے ساتھ تھی وہ آئمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی قوتوں میں سے ایک ہے۔

٤ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْر ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ :خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَىٰ ، غَيْرِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ يُسَدِّدُهُمْ وَلَيْسَ كُلُّ مَا طُلِبَ وُجِدَ.

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آیہ یسئلونک عن الروح ، روح خدا کی ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے بڑی ہے سوائے حضرت رسول خدا کسی کے پاس نہیں رہی وہ آئمہ کے ساتھ ہے ان کی حالت کی اصلاح کرتی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ انسان جس امر کی خواہش رکھے اسے پا ہی لے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْعِلْمِ ، أَهُوَ عِلْمٌ يَتَعَلَّمُهُ الْعَالِمُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَمْ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ تَقْرَؤُونَهُ فَتَعْلَمُونَ مِنْهُ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ أَوْجَبُ ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ » ثُمَّ قَالَ : أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُ أَصْحَابُكُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ أَيُقِرُّونَ أَنَّهُ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ مَا يَقُولُونَ ، فَقَالَ [لِي]: بَلَىٰ قَدْ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ حَتَّىٰ بَعَثَ اللهُ تَعَالَىٰ الرُّوحَ الَّتِي ذُكِرَ فِي الْكِتَابِ ، فَلَمَّا أَوْحَاهَا إِلَيْهِ عَلَّمَ بِهَا الْعِلْمَ وَالْفَهْمَ وَهِيَ الرُّوحُ الَّتِي يُعْطِيهَا اللهُ تَعَالَىٰ مَنْ شَاءَ ، فَإِذَا أَعْطَاهَا عَبْداً عَلَّمَهُ الْفَهْمَ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا علم کے متعلق کہ کیا اس سے مراد یہی ہے کہ لوگوں کے منہ سے حاصل ہو یا اس کتاب سے جس کو پڑھتے ہیں فرمایا۔ اس کی شان اس سے بہت زیادہ بزرگ ہے اور زیادہ فرض ہے کیا یہ آیت نہیں پڑھی، وکذلک اوحینا الیک الخ پھر فرمایا تمہارے اصحاب ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایک حالت تھی کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں، وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یہاں تک کہ خدا نے اس روح کو بھیجا جس کا ذکر قرآن میں ہے پس اس کے وحی کرتے ہی آپ کو علم و فہم حاصل ہو گیا یہ عطیۂ الٰہی ہے جسے چاہے وہ عطا کرے اور جب کسی بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس کو فہم کی تعلیم دیتا ہے۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : أَتىٰ رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّوحِ ، أَلَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحُ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ ـ فَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَى الرَّجُلِ ـ فَقَالَ لَهُ : لَقَدْ قُلْتَ عَظِيماً مِنَ الْقَوْلِ ، مَا أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّ الرُّوحَ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : إِنَّكَ ضَالٌّ تَرْوِي عَنْ أَهْلِ الضَّلالِ ، يَقُولُ اللهُ تَعَالىٰ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم «أَتىٰ أَمْرُ اللهِ فَلا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلائِكَةَ بِالرُّوحِ» وَالرُّوحُ غَيْرُ الْمَلائِكَةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

۶۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور روح کے متعلق سوال کیا۔ اس سے مراد جبرئیل نہیں؟ فرمایا۔ جبرئیل تو ملائکہ سے ہیں اور روح جبرئیل کے علاوہ ہے یہ آپ نے مکرر فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ تو آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ روح غیر جبرئیل ہے حضرت نے فرمایا تو گمراہ ہے اہل ضلالت کا قول روایت کرتا ہے خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے خدا کا امر آگیا تم اس میں جلدی نہ کرو پاک و برتر ہے اللہ اس سے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ملائکہ نازل ہوتے ہیں روح کے ساتھ پس ملائکہ غیر روح ہیں اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

چھپنواں باب

امام اپنے سے پہلے امام کے علوم کو کب جانتا ہے

(بَابُ) ۵۶

وَقْتِ مَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ جَمِيعَ عِلْمِ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً السَّلامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَتىٰ يَعْرِفُ الْأَخِيرُ مَا عِنْدَ الْأَوَّلِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقىٰ مِنْ رُوحِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام اپنے پہلے امام کے تمام علوم کو کب پاتا ہے فرمایا۔ اس کی زندگی کے آخری وقت میں۔

۲ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ وَ جَمَاعَةٍ مَعَهُ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : يَعْرِفُ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۲۔ راویوں نے بیان کیا کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام اس کی زندگی کے آخری لمحے میں اپنے سے پہلے امام کے علوم کو جانتا ہے۔

توضیح۔ یعنی جب امام رحلت فرمانے لگتا ہے تو وہ اپنے بعد پیدا ہونیوالے امام کو اسرار امامت تعلیم کرتا ہے

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الْإِمَامُ مَتَى يَعْرِفُ إِمَامَتَهُ وَيَنْتَهِي الْأَمْرُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ مِنْ حَيَاةِ الْأَوَّلِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ امام اسرار امامت کب جانتا ہے اور امر امامت اس کی طرف کب منتہی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ پہلے امام کی زندگی کے آخر وقت۔

ستاونواں باب

سب امام علم و شجاعت و طاعت میں برابر ہیں

(بَابُ) ۵۷

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ وَالطَّاعَةِ سَوَاءٌ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ [اللهُ تَعَالَى] «الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ» قَالَ: الَّذِينَ آمَنُوا: النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ ذُرِّيَّتُهُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَوْصِيَاءُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ ، أَلْحَقْنَا بِهِمْ وَلَمْ نَنْقُصْ ذُرِّيَّتَهُمُ الْحُجَّةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فِي عَلِيٍّ عليه السلام وَ حُجَّتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَطَاعَتُهُمْ وَاحِدَةٌ .

طور ۵۲/۲۱

ا۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کر دیا اور ان کے عمل سے کوئی شے کم نہیں کی۔ (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں نبی اور امیر المومنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اوصیاء پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول لائے علیؑ کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ دَاوُدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : نَحْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ، وَفِي الْعَطَايَا(١) عَلَىٰ قَدْرِ مَا نُؤْمَرُ.

۲۔فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم علم اور شجاعت میں سب برابر ہیں اور عطایا میں بقدر اس کے بجا لاتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہو۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَالْفَهْمِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرًى وَاحِداً ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَلِيٌّ فَلَهُمَا فَضْلُهُمَا.

۳۔فرمایا۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلعم اور علیؑ دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

اٹھاونواں باب

ہر امام اپنے بعد آنے والے امام کو پہچانتا ہے اور آیہ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا آئمہ کی شان میں ہے

(بَابُ) ۵۸

أَنَّ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ قَوْلَ اللهِ تَعَالَىٰ « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا» فِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَزَلَتْ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّىٰ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ

عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ» قَالَ: إِيَّانَا نساء ۴/۵۸
عَنَىٰ ، أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسِّلَاحَ «وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ
تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ» الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً ، أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا، نساء ۴/۵۹
فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَىٰ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، كَذَا نَزَلَتْ
وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ ؟ إِنَّمَا قِيلَ ذٰلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ
الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ».

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنے پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم اور ہتھیار جو امانت الٰہیہ ہیں سپرد کر دے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو پھر خدا نے لوگوں سے کہا۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔" یعنی ہماری خاص کر اطاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت۔ پھر فرماتا ہے اگر تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف، اگر والیان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا مراد ہوتا (جیسا کہ اہلِ سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیانِ امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے کہ تم اطاعت کرو اللہ اور رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ
قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ
أَهْلِهَا » قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْ يُؤَدِّيَ الْإِمَامُ الْأَمَانَةَ إِلَىٰ مَنْ بَعْدَهُ وَلَا يَخُصَّ بِهَا
غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيَهَا عَنْهُ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو۔ فرمایا اس سے مراد آئمہ ہیں آئمہ آلِ محمد اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرار الٰہیہ تعلیم دے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ يُؤَدِّي الْإِمَامُ إِلَى الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَخُصُّ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو، اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الہیہ پہنچا دے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اور نہ اس سے پوشیدہ رکھے

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : أَمَرَ اللهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا "ان اللہ یامرکم" الخ۔ فرمایا خدا نے امام اوّل کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امامت اپنے بعد والے امام کے سپرد کر دے اور وہ سب اسے دے دے جو اس کے پاس ہے

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَمُوتُ الْإِمَامُ حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي [إِلَيْهِ].

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اس کو وصیت کرتا ہے۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ [ابْنِ] أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي إِلَيْهِ.

۶۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور وصیت کرتا ہے۔

٧ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَامَاتَ عَالِمٌ حَتَّى يُعْلِمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مَنْ يُوصِي؟

۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

انسٹھواں باب

امامت عہد الٰہی ہے یکے بعد دیگرے

((بَابُ)) ۵۹

أَنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ مِنْ وَاحِدٍ إِلَى وَاحِدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَذَكَرُوا الْأَوْصِيَاءَ وَذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُنَزِّلُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحبزادے جن کو داؤدی بوہرے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام مانتے ہیں) کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کو ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام نازل کر دیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَوْنَ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ؟ لَا وَاللهِ وَلَكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى صَاحِبِهِ. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسولؐ کا۔ ایک شخص کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک

کہ امر امامت صاحب امر تک منتہی ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَيْثَمِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ لِرِجَالٍ مُسَمَّيْنَ ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزْوِيَهَا عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ أَوْحَىٰ إِلَىٰ دَاوُدَ عليه السلام أَنِ اتَّخِذْ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنْ لَا أَبْعَثَ نَبِيّاً إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ مِنْ أَهْلِهِ وَكَانَ لِدَاوُدَ عليه السلام أَوْلَادٌ عِدَّةٌ وَ فِيهِمْ غُلَامٌ كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ دَاوُدَ وَ كَانَ لَهَا مُحِبّاً فَدَخَلَ دَاوُدُ عليه السلام عَلَيْهَا حِينَ أَتَاهُ الْوَحْيُ فَقَالَ لَهَا : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَىٰ إِلَيَّ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّخِذَ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِي ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : فَلْيَكُنِ ابْنِي ، قَالَ : ذٰلِكَ أُرِيدُ ، وَكَانَ السَّابِقُ فِي عِلْمِ اللهِ الْمَحْتُومِ عِنْدَهُ أَنَّهُ سُلَيْمَانُ، فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ إِلَىٰ دَاوُدَ : أَنْ لَا تَعْجَلْ دُونَ أَنْ يَأْتِيَكَ أَمْرِي ، فَلَمْ يَلْبَثْ دَاوُدُ أَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْغَنَمِ وَالْكَرْمِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ دَاوُدَ أَنِ اجْمَعْ وُلْدَكَ فَمَنْ قَضَىٰ بِهٰذِهِ الْقَضِيَّةِ فَأَصَابَ فَهُوَ وَصِيُّكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَجَمَعَ دَاوُدُ عليه السلام وُلْدَهُ ، فَلَمَّا أَنْ قَصَّ الْخَصْمَانِ قَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام : يَا صَاحِبَ الْكَرْمِ ! مَتَىٰ دَخَلَتْ غَنَمُ هٰذَا الرَّجُلِ كَرْمَكَ ؟ قَالَ : دَخَلَتْهُ لَيْلاً ، قَالَ : قَدْ قَضَيْتُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْغَنَمِ ! بِأَوْلَادِ غَنَمِكَ وَ أَصْوَافِهَا فِي عَامِكَ هٰذَا ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ : فَكَيْفَ لَمْ تَقْضِ بِرِقَابِ الْغَنَمِ وَقَدْ قَوَّمَ ذٰلِكَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ ثَمَنُ الْكَرْمِ قِيمَةَ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ سُلَيْمَانُ : إِنَّ الْكَرْمَ لَمْ يُجْتَثَّ مِنْ أَصْلِهِ إِنَّمَا أُكِلَ حِمْلُهُ وَ هُوَ عَائِدٌ[۲] فِي قَابِلٍ ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ دَاوُدَ : إِنَّ الْقَضَاءَ فِي هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ مَا قَضَىٰ سُلَيْمَانُ بِهِ ، يَا دَاوُدُ ! أَرَدْتَ أَمْراً وَ أَرَدْنَا أَمْراً غَيْرَهُ ، فَدَخَلَ دَاوُدُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ : أَرَدْنَا أَمْراً وَ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْراً غَيْرَهُ وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَدْ رَضِينَا بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَّمْنَا . وَكَذٰلِكَ الْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَعَدَّوْا بِهٰذَا الْأَمْرِ فَيُجَاوِزُونَ صَاحِبَهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ.

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ : أَنَّ الْغَنَمَ لَوْ دَخَلَتِ الْكَرْمَ نَهَاراً ، لَمْ يَكُنْ عَلَىٰ صَاحِبِ الْغَنَمِ شَيْءٌ لِأَنَّ لِصَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يُسَرِّحَ غَنَمَهُ بِالنَّهَارِ تَرْعَىٰ وَ عَلَىٰ صَاحِبِ الْكَرْمِ حِفْظُهُ وَعَلَىٰ صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَرْبِطَ غَنَمَهُ لَيْلاً وَلِصَاحِبِ الْكَرْمِ أَنْ يَنَامَ فِي بَيْتِهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں کو معین کر دیا ہے امام کے لیے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے پوشیدہ رکھے جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے۔ خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائیں اور فرمایا۔ میرے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بھیجوں گا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤدؑ کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس سے کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤں، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے۔ فرمایا۔ ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں اور علم الٰہی میں یہ بات گزر چکی تھی کہ داؤد کے وصی سلیمان ہیں۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے۔ کچھ دیر کے بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کرو اور اس کا فیصلہ پوچھو، جو فیصلہ کر دے وہی تمہارا وصی ہوگا۔ پس داؤد نے سب کو جمع کیا۔ جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھیں۔ اس نے کہا۔ رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے بچے اور اون تجھے دے، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والے کو دے دی جائیں علماء بنی اسرائیل اسی فیصلے کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا۔ ان بکریوں نے انگور کے درخت جڑ سے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھائے ہیں آئندہ سال وہ پھر آ جائیں گے یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہٰذا اسے بکریوں کے بچوں اور اون سے پورا کر دیا جائے گا۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمانؑ نے کیا ہے اے داؤد ایک امر کا ارادہ میں نے کیا۔ اور ایک امر کا تم نے (میرا ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم نے ایک ارادہ کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ کیا اور اصلی ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ امام نے فرمایا۔ پس یہی صورت اوصیاء کی ہے اس معاملے میں امر الٰہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وصی کے سوا دوسرے کو نہیں بناتے۔

توضیح - کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حدیث اوّل میں بکریوں کے دن کو انگوروں کے کھیت میں داخل ہونے کو اس لئے پوچھا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو بکریوں والے پر ضمان نہ ہوتا اس لئے کہ بکری والے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بکریاں دن میں چرائے اور کھیت والے کا یہ فرض ہے کہ وہ دن میں اپنے کھیت کی حفاظت کرے اور رات کو بکریوں والے کو چاہیئے کہ وہ ان کو باندھے کھیت والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں سوئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَتَرَوْنَ أَنَّ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ ؟! لَا وَاللهِ وَلٰكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر ختم کر دے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کرینگے مگر وہی جو عہد خدا ہے وہ امر خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بَابُ) ۶۰

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوا شَيْئاً وَلَا يَفْعَلُونَ إِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُونَهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً ، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ ؟ قَالَ : نَجِيبُ اللهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرِثَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ ، قَالَ: وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ ، قَالَ: فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَمَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضَى ، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ عليه السلام ، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ اصْمُتْ وَأَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى وَصَدِّقْ أَبَاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَ إِلَّا اللهَ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ: فَقَالَ : مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ[1] قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ يَامُعَاذُ، قَالَ: فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہلِ بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علم نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی مُہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا۔ جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو دے دیا۔ انھوں نے جو تھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں مہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آبا و اجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپؑ ہیں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپؑ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہوگا فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سو رہے تھے۔

۲- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ الْعُمَرِيِّ(٢) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النُّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: وَمَا النُّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوُلْدُهُ عليهم السلام ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أَخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلاشَهَادَةَ لَهُمْ إِلاَّ مَعَكَ وَاشْرِ نَفْسَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً وَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرِقْ وَاصْمُتْ وَالْزَمْ مَنْزِلَكَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ وَلاَ تَخَافَنَّ إِلاَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لاسَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَأَفْتِهِمْ وَانْشُرْ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدِّقْ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَلاَ تَخَافَنَّ إِلاَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزٍ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام وَ كَذٰلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبیؐ کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجبا ہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر مہریں لگی ہوئی تھیں مہر نے کی، وہ کتاب آنحضرت نے امیر المومنین کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المومنین نے ایک مہر کو توڑا اور حسب ہدایت عمل کیا۔ پھر اسے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے نکلو ان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہ خدا میں اپنا نفس بیچ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی بن الحسین کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تسلیم خم کرو خموشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادتِ خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقر کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہوگا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور علوم اہلبیتؑ کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظم کو وہ کتاب دی۔ پھر اسی طرح ہوتا رہیگا قیام امام مہدیؑ تک۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَ خُرُوجِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى [قَدْ] كَانَ

قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَبِتَقَدُّمِ عِلْمِ ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا.

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپؑ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور رشیا طین الانس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حمران! یہ امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجرا ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علیؑ و حسنؑ و حسینؑ قائم رہے اور جن کے لئے ہم میں سے خاموش زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

۴ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الضَّرِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ (عليه السلام): أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُمْلِي عَلَيْهِ وَجَبْرَئِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ (عليهم السلام) شُهُودٌ؟ قَالَ: فَأَطْرَقَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ[۲] وَلٰكِنْ حِينَ نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ الْأَمْرُ، نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ كِتَاباً مُسَجَّلاً، نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مَعَ أُمَنَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ بِإِخْرَاجِ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّكَ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَتُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِيَّاهَا إِلَيْهِ ضَامِناً لَهَا ـ يَعْنِي عَلِيّاً (عليه السلام) ـ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيّاً (عليه السلام)؛ وَفَاطِمَةُ فِيمَا بَيْنَ السِّتْرِ وَالْبَابِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: هٰذَا كِتَابُ مَا كُنْتُ عَهِدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِهِ عَلَيْكَ وَأَشْهَدْتُ بِهِ عَلَيْكَ مَلَائِكَتِي وَكَفَىٰ بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيداً، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَبَرَّ، هَاتِ الْكِتَابَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) فَقَالَ لَهُ: اقْرَأْهُ، فَقَرَأَهُ حَرْفاً حَرْفاً، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هٰذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِلَيَّ وَشَرْطُهُ عَلَيَّ وَأَمَانَتُهُ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيٌّ (عليه السلام): وَأَنَا أَشْهَدُ لَكَ [بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالنَّصِيحَةِ وَالتَّصْدِيقِ عَلَىٰ مَا قُلْتَ وَيَشْهَدُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ (عليه السلام): وَأَنَا لَكُمَا عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَعَرَفْتَهَا وَضَمِنْتَ لِلّٰهِ وَلِيَ الْوَفَاءَ بِمَا فِيهَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ (عليه السلام): نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي عَلَيَّ ضَمَانُهَا وَعَلَى اللهِ عَوْنِي

وتوفيقي على أدائها، فقال رسول الله ﷺ: يا علي إني أريد أن أشهد عليك بموافاتي بها يوم القيامة، فقال علي عليه السلام: نعم أشهد، فقال النبي ﷺ: إن جبرئيل وميكائيل فيما بيني وبينك الآن وهما حاضران معهما الملائكة المقربون لأشهدهم عليك، فقال: نعم ليشهدوا وأنا -بأبي أنت وأمي- أشهدهم، فأشهدهم رسول الله ﷺ وكان فيما اشترط عليه النبي بأمر جبرئيل عليه السلام فيما أمر الله عز وجل أن قال له: يا علي! تفي بما فيها من موالاة من والى الله ورسوله والبراءة والعداوة لمن عادى الله ورسوله والبراءة منهم على الصبر منك [و] على كظم الغيظ وعلى ذهاب حقك وغصب خمسك وانتهاك حرمتك؟ فقال: نعم يا رسول الله! فقال أمير المؤمنين عليه السلام: والذي فلق الحبة وبرأ النسمة لقد سمعت جبرئيل عليه السلام يقول للنبي: يا محمد! عرفه أنه ينتهك الحرمة وهي حرمة الله وحرمة رسول الله ﷺ وعلى أن تخضب لحيته من رأسه بدم عبيط قال أمير المؤمنين عليه السلام: فصعقت حين فهمت الكلمة من الأمين جبرئيل حتى سقطت على وجهي وقلت: نعم قبلت ورضيت وإن انتهكت الحرمة وعطلت السنن ومزق الكتاب وهدمت الكعبة وخضبت لحيتي من رأسي بدم عبيط صابراً محتسباً أبداً حتى أقدم عليك، ثم دعا رسول الله ﷺ فاطمة والحسن والحسين وأعلمهم مثل ما أعلم أمير المؤمنين، فقالوا مثل قوله فختمت الوصية بخواتيم من ذهب، لم تمسه النار ودفعت إلى أمير المؤمنين عليه السلام، فقلت لأبي الحسن عليه السلام: بأبي أنت وأمي ألا تذكر ما كان في الوصية؟ فقال: سنن الله وسنن رسوله، فقلت: أكان في الوصية توثبهم وخلافهم على أمير المؤمنين عليه السلام؟ فقال: نعم والله شيئاً شيئاً، وحرفاً حرفاً، أما سمعت قول الله عز وجل «إنا نحن نحيي الموتى ونكتب ما قدموا وآثارهم وكل شيء أحصيناه في إمام مبين»؟ يٰس ۳۶/۱۲
والله لقد قال رسول الله ﷺ لأمير المؤمنين وفاطمة عليهما السلام: أليس قد فهمتما ما تقدمت به إليكما وقبلتماه؟ فقالا: بلى وصبرنا على ما ساءنا وغاظنا.

وفي نسخة الصفواني زيادة[۵]:

۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کیا امیر المومنین نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انھیں نہیں لکھوایا اور جبرئیلؑ اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابوالحسنؑ (کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امر رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اے جبرئیلؑ مع ان ملائکہ کے جو امنا اللہ ہیں لے کر آئے اور جبرئیلؑ نے

کہا۔ اے محمدؐ جو لوگ آپؐ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجیے۔ سوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپؐ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہماری علیؑ ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹایا سوائے علی و فاطمہؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجیے۔ حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرئیل نے جو شرائط نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برأت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برأت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے خمس کے غصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیرالمومنین فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہو گی امیرالمومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا۔ میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری ڈاڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیرالمومنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سربمہر کردی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیرالمومنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسولؐ کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیرالمومنین پر بہ جبر و قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حرف، کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کر چکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شئے کا احصا امام مبینؑ میں کر دیا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا؟ انھوں نے کہا جی ہاں ہم صبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

٥ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَزّازِ، عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ بَقَاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آجَالَكُمْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ مَعَ حَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْكُمْ؟! فَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا صَحِيفَةً فِيهَا مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مُدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا مِمَّا أُمِرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا، وَفُسِّرَ لَهُ مَا يَأْتِي بِنَعْيٍ وَبَقِيَ فِيهَا أَشْيَاءُ لَمْ تُقْضَ، فَخَرَجَ لِلْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتِ اللهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَهَا وَمَكَثَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ وَتَتَأَهَّبُ لِذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ فَنَزَلَتْ وَقَدِ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ وَقُتِلَ عليه السلام، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذِنْتَ لَنَا فِي الْاِنْحِدَارِ وَأَذِنْتَ لَنَا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَرْنَا وَقَدْ قَبَضْتَهُ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ: أَنِ الْزَمُوا قَبْرَهُ حَتّٰى تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلٰى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعَزِّيًا وَحُزْنًا عَلٰى مَا فَاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذَا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ.

۵۔ حریز سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، آپؑ اہلبیت حضرات کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل بھی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکتے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبیؐ اکرم صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبر وفات دیتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ پیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے رہ گئے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے۔ ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہوگئے تب وہ نازل ہوئے۔ ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اُترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پہ رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشارہ ہے خروج حضرت حجت کی طرف) پس تم ان کی مدد کرو اور اس پہ گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومی نصرت پر رو دئے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

اکسٹھواں باب

وہ اُمور جو واجب کرتے ہیں حجّت امام علیہ السلام کو

((بَابُ)) ٦١

اَلْأُمُورِ الَّتِي تُوجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، وَ يَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ؟ فَيُقَالُ : إِلَى فُلَانٍ، وَالسِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

۱۔ ابو نصر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مر جائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولادِ پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنے اس کے متعلق شہرت بھی ہو، اور نبی کے ہتھیار ہم میں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس یہ ہتھیار ہوتے ہیں جا ہے امام کہیں ہو۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ يَزِيدَ شَعَرٍ،(١) عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْمُتَوَثِّبُ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ،(٢) قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ

اَلْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي إِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتَ عَنْهَا الْعَامَّةَ وَ الصِّبْيَانَ : إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ امر امامت کا مخبر لینے والے اور غلط دعوے کرنے والے پر حجت کیوں کر تمام ہو۔ فرمایا اس سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا جائے، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تین قسم کی حجتیں ہیں جو سوائے امام کے کسی میں نہیں پائی جاتیں اوّل یہ کہ سب لوگوں سے اولیٰ و افضل ہو اور اس کے پاس تبرکات رسول ہوں اور اس کے لئے کھلم کھلا وصیت ہو کہ جب لوگ بڑے یا بچوں سے شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے متعلق وصیت کی تو لوگ کہہ دیں کہ فلاں ابن فلاں کے متعلق کی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لَهُ : بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : بِالْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ بِالْفَضْلِ ، إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَطْعَنَ عَلَيْهِ فِي فَمٍ وَلَا بَطْنٍ وَلَا فَرْجٍ ، فَيُقَالُ : كَذَّابٌ وَيَأْكُلُ أَمْوَالَ النَّاسِ ، وَمَا أَشْبَهَ هٰذَا .

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی نے ان سے پوچھا معرفتِ امام کس شئے سے ہوتی ہے۔ فرمایا ظاہری وصیت اور فضیلت سے۔ کوئی امام کو منہ شکن اور شرمگاہ کا طعنہ نہیں دے سکتا کہ وہ جھوٹا ہے مال حرام کھاتا ہے کہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ ؟ فَقَالَ : طَهَارَةُ الْوِلَادَةِ وَ حُسْنُ الْمَنْشَأِ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ امام کی علامت کیا ہے فرمایا اوّل یہ کہ طاہر الولادت ہو۔ دوسرے اچھے ماحول میں نشو و نما ہوا ہو۔ تیسرے لہو لعب سے اس کا تعلق نہ ہو۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ ، عَنِ الدَّلَالَةِ عَلَى صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : الدَّلَالَةُ عَلَيْهِ : الْكِبَرُ وَ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا : إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ ؟ قِيلَ : إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَدُورُوا مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا دَارَ ، فَأَمَّا الْمَسَائِلُ فَلَيْسَ فِيهَا حُجَّةٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امرِ امامت پر دلیل کیا ہے پہلے یہ کہ اولاد اکبر ہو، دوسرے صاحب فضیلت ہو تیسرے اس کے لئے سابق امام نے اس طرح وصیت کی ہو کہ جب باہر کے لوگ شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے لئے وصیت کی ہے تو سب کہیں فلاں بن فلاں کے متعلق اور یہ جہاں کہیں جائے تبرکاتِ رسولؐ اس کے ساتھ رہیں۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْأَمْرَ[٢] فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ عَاهَةٌ

٦۔ ہشام ابن سالم سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امر امامت اولاد اکبر کے لئے اس وقت ہے جبکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو (یعنی علم وفضل و وصیت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی کمی نہ ہو۔

٧ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ بِمَ يُعْرَفُ الْإِمَامُ؟ قَالَ: فَقَالَ: بِخِصَالٍ أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنَّهُ بِشَيْءٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ أَبِيهِ فِيهِ بِإِشَارَةٍ إِلَيْهِ[٣] لِتَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةً وَيُسْأَلُ فَيُجِيبُ وَإِنْ سَكَتَ عَنْهُ ابْتَدَأَ وَيُخْبِرُ بِمَا فِي غَدٍ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ بِكُلِّ لِسَانٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أُعْطِيكَ عَلَامَةً قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، فَكَلَّمَهُ الْخُرَاسَانِيُّ بِالْعَرَبِيَّةِ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ لَهُ الْخُرَاسَانِيُّ: وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ بِالْخُرَاسَانِيَّةِ غَيْرُ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُهَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ إِذَا كُنْتُ لَا أُحْسِنُ أُجِيبُكَ فَمَا فَضْلِي عَلَيْكَ؟ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ كَلَامُ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا طَيْرٍ وَلَا بَهِيمَةٍ وَلَا شَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ هَذِهِ الْخِصَالُ فِيهِ فَلَيْسَ هُوَ بِإِمَامٍ.

٧۔ ابوبصیر سے مروی ہے۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے حضرت نے فرمایا۔ چند خصلتوں سے، اول وہ چیز جو اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب و تعین کے متعلق تاکہ یہ لوگوں پر حجت ہو۔ دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر ابتدا ہو سکوت ہو تو کل کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ مجھ سے فرمایا اے ابومحمد! یہاں سے اٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے تھوڑی دیر بعد ایک مرد خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ حضرت نے اس کا جواب فارسی میں دیا۔ مرد خراسانی نے کہا۔ میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی زبان میں کلام کیا کہ آپ فارسی سے بخوبی واقف نہ ہوں گے فرمایا۔ سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دوں تو پھر تجھ پر میری فضیلت کیسی، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) امام پر نہ کسی آدمی کا کلام

پوشیدہ ہوتا ہے نہ پرندہ کا نہ چوپائے کا اور نہ کسی اور جاندار چیز کا۔ پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔

باسٹھواں باب

امامت کا ثبات اعقاب میں

(بَابُ) ٦٢

ثَبَاتِ الْإِمَامَةِ فِي الْأَعْقَابِ وَأَنَّهَا لَا تَعُودُ فِي أَخٍ وَلَا عَمٍّ وَلَا غَيْرِهِمَا مِنَ الْقَرَابَاتِ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَاتَعُودُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَداً ، إِنَّمَا جَرَتْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «وَ اُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَلَا تَكُونُ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَّا فِي الْأَعْقَابِ وَ أَعْقَابِ الْأَعْقَابِ. انفال ۸/۷۵

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حسن و حسین علیہما السلام کے بعد امامت آئندہ کبھی دو بھائیوں کو نہ ملے گی امام حسینؑ کے بعد یہ سلسلہ علی بن الحسین سے چلا۔ خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبیؐ کے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں پس علی بن الحسین کے سلسلہ کے بعد یہ سلسلہ اولاد در اولاد چلتا رہے گا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَبَى اللهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لِأَخَوَيْنِ بَعْدَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ وہ حسنؑ و حسینؑ کے بعد امر امامت کو دو بھائیوں میں قرار دے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ أَتَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي عَمٍّ أَوْ خَالٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَفِي أَخٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَفِي مَنْ؟ قَالَ: فِي وَلَدِي ـ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لَا وَلَدَ لَهُ ـ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا۔ کیا امامت چچا اور ماموں تک جائے گی۔ آپؑ نے کہا نہیں۔ میں نے

کہا کیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو ابھی لاولد ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ: لاتَجْتَمِعُ الْإِمامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّما هِيَ فِي الْأَعْقابِ وَ أَعْقابِ الْأَعْقابِ .

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسنؑ و حسینؑ کے بعد وہ اولاد در اولاد چلے گی

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : قُلْتُ لَهُ: إِنْ كانَ كَوْنٌ وَ لا أَرانِيَ اللهُ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسىٰ عليه السلام قالَ : قُلْتُ : فَإِنْ حَدَثَ بِمُوسىٰ حَدَثٌ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قالَ: بِوَلَدِهِ ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَتَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قالَ : بِوَلَدِهِ ثُمَّ واحِداً فَواحِداً . وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ : ثُمَّ هٰكَذا أَبَداً .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اگر خدا نخواستہ آپ کا انتقال ہو جائے (خدا مجھے وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ فرمایا۔ ان کا بیٹا۔ میں نے کہا اگر مرنے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑیں اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا۔

تریسٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلعم کی نص آئمہ علیہم السلام کیلئے

(بابٌ) ٦٣

ما نَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ واحِداً فَواحِداً

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ ، سَأَلْتُ أَبا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَقالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام : فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمِّ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ قَالَ: فَقَالَ: قُولُوا لَهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَلَمْ يُسَمِّ اللهُ لَهُمْ ثَلاثاً وَلا أَرْبَعاً ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ : طُوفُوا أُسْبُوعاً حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَنَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: فِي عَلِيٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ؛ وَقَالَ عليه السلام أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَأَهْلِ بَيْتِي، فَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَعْطَانِي ذَلِكَ ، وَقَالَ : لا تُعَلِّمُوهُمْ ، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ؛ وَقَالَ : إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلالَةٍ ، فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمْ يُبَيِّنْ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ لادَّعَاهَا آلُ فُلانٍ وَآلُ فُلانٍ وَلَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصْدِيقاً لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً»(۲) فَكَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلاً وَثِقْلاً وَهَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ ثِقْلِي ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ : إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ وَلَكِنَّ هَؤُلاءِ أَهْلِي وَ ثِقْلِي فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ لِكَثْرَةِ مَا بَلَّغَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ إِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَ أَخْذِهِ بِيَدِهِ ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ -وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ- أَنْ يُدْخِلَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَلا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ وَلا وَاحِداً(۲) مِنْ وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْزَلَ فِينَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَأَمَرَ بِطَاعَتِنَا كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَبَلَّغَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَأَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَهُ عَنْكَ. فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام كَانَ الْحَسَنُ عليه السلام أَوْلَى بِهَا لِكِبَرِهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخِلَ وُلْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَيَجْعَلَهَا فِي وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحُسَيْنُ أَمَرَ اللهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ أَبِيكَ وَبَلَّغَ فِيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَفِي أَبِيكَ وَأَذْهَبَ اللهُ عَنِّي الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ ، فَلَمَّا صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدَّعِي عَلَى

احزاب ۳۳/۳۳

أَخِيهِ وَعَلَىٰ أَبِيهِ، لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرِفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُونَا لِيَفْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَفْضَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَجَرَىٰ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ «وَ اُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ» ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَقَالَ: اَلرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ وَاللّٰهِ لَا نَشُكُّ فِي رَبِّنَا أَبَداً.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام مِثْلُ ذٰلِكَ.

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ حضرت علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کتاب خدا میں علیؑ اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں فرمایا۔

تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسولؐ نے بیان کی؟

آیہ زکوٰۃ نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک، اس کی تفسیر رسول اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟

آیہ حج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی؟

آیہ اطیعوا اللہ الخ نازل ہوئی۔ یہ آیت حضرت علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ نے علیؑ کے بارے میں فرمایا، من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اور یہ بھی فرمایا۔ اے مسلمانو، میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلبیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے اور باب ضلالت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسولؐ ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیتؑ کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی تصدیق کر دی۔ فرمایا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے رجس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ ہیں ان کو رسول اللہ نے خانۂ ام سلمہ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا۔ خداوندا ہر نبی کے کچھ اہل اور گرانقدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیتؑ اور گرانقدر عزیز یہ ہیں۔ امّ سلمہ نے کہا کیا میں آپ کے اہل سے نہیں۔ فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور ثقل ہیں۔

جب رسول اللہؐ نے وفات پائی تو علی تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روز غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علی کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباسؑ یا حسنؑ یا حسینؑ کے سوا اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض محال حضرت علی کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسنؑ اور حسینؑ کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کی فضیلت میں آیات نازل کیں، جس طرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا، ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جس طرح رسول اللہؐ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح رجس سے آپؑ کو دور رکھا ہے ہم کو بھی دور رکھا ہے

اور جب حضرت علی کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسینؑ ان سے کہتے ایسا کیوں کیا۔ جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول اللہؐ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی رجس سے اسی طرح دور رکھا ہے جس طرح آپ کو اور آپ کے باپ کو۔

پس جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس طرح مدعیٔ امامت ہوتا جیسے امام حسینؑ اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسینؑ سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا۔ جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو اس آیت کی تاویل جمع ظاہر ہوگئی کہ کتاب خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسینؑ کے بعد علی بن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علی کی طرف۔ فرمایا امام نے رجس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔ ابوبصیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

٢ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ بْنِ رَوْحٍ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي احزاب ۳۳/۶
كِتَابِ اللهِ» فِيمَنْ نَزَلَتْ؟ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي الْإِمْرَةِ، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ جَرَتْ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ، فَنَحْنُ أَوْلَى بِالْأَمْرِ وَبِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قُلْتُ: فَوُلْدُ جَعْفَرٍ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِوُلْدِ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا، فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بُطُونَ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا، قَالَ: وَنَسِيتُ وُلْدَ الْحَسَنِ عليه السلام فَدَخَلْتُ بَعْدَ

ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهَا نَصِيبٌ ؟ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا عَبْدَالرَّحِيمِ! مَا لِمُحَمَّدِيٍّ فِيهَا نَصِيبٌ غَيْرَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ آیہ نبی مومنین کے نفسوں سے زیادہ ان پر اولی بالتصرف ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور نبی کے رشتہ داروں میں بعض ان سے زیادہ اولیٰ ہیں کتاب خدا میں کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا صاحبان امر کے بارے میں نازل کی ہے اور اس کا حکم جاری ہوا ہے اولاد حسینؑ کے بارے میں ان کے بعد، پس ہم اس امر کے اور قرابت رسولؐ کے بہ نسبت مومنین و مہاجرین و انصار کے زیادہ مستحق ہیں میں نے کہا کیا اولاد جعفر کا بھی اس میں کوئی حصہ ہے فرمایا۔ نہیں میں نے پوچھا اور اولاد عباس کا فرمایا نہیں، پھر بنی عبدالمطلب کی ہر شاخ کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اولاد امام حسنؑ کا ذکر کرنا بھول گیا۔ بعد میں میں نے ان کے متعلق بھی پوچھا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اور پھر فرمایا۔ اے عبدالرحیم (نام راوی) محمدؐ کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں۔

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ
مائدہ ۵۵ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: إِنَّمَا يَعْنِي أَوْلَى بِكُمْ أَيْ أَحَقُّ بِكُمْ وَبِأُمُورِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا يَعْنِي عَلِيّاً وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ»(۱) وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قِيمَتُهَا أَلْفُ دِينَارٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله كَسَاهُ إِيَّاهَا وَكَانَ النَّجَاشِيُّ أَهْدَاهَا لَهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَأَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلَى مِسْكِينٍ، فَطَرَحَ الْحُلَّةَ إِلَيْهِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ أَنِ احْمِلْهَا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَصَيَّرَ نِعْمَةَ أَوْلَادِهِ بِنِعْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ بَلَغَ مِنْ أَوْلَادِهِ مَبْلَغَ الْإِمَامَةِ، يَكُونُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ مِثْلَهُ فَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَالسَّائِلُ الَّذِي سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالَّذِينَ يَسْأَلُونَ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَوْلَادِهِ يَكُونُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آیہ انما ولیکم اللہ، کے متعلق کہ اس میں ولی کے معنی ہیں تم سے بہتر اور تمہارے جملہ امور اور تمہاری جانوں اور مالوں میں سب سے زیادہ احق اور اولیٰ بالتصرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحب ایمان ہیں یعنی علیؑ اور ان کی اولاد میں آئمہ علیہم السلام قیامت تک یہ لوگوں کے ولی ہیں پھر خدا نے ان کا وصف یوں بیان

کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں امیرالمومنین علیہ السلام نے نماز ظہر کی دوسری رکعت میں جب رکوع کیا درآنحالیکہ آپ ایکہزار دینار کا لباس پہنے ہوئے تھے جو رسول اللہ صلعم نے آپؐ کو پہنایا تھا اور نجاشی بادشاہ حبش نے بطور تحفہ آنحضرت صلعم کے پاس بھیجا تھا مسجد میں ایک سائل آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولی اللہ اور مومنوں کے نفسوں سے بہتر صدقہ دو ایک مسکین کو حضرت نے وہ لباس اتار کر اس سائل کو اٹھا لینے کا اشارہ کیا۔ خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی پس اس نعمت کا سلسلہ آپ کی اس اولاد میں بھی باقی رہا جن کو منصب امامت حاصل ہوا وہ اس صفت میں حضرت علیؑ کے ساتھ شریک رہے انھوں نے بھی حالتِ رکوع میں صدقہ دیا۔ امیرالمومنینؑ سے جس نے سوال کیا۔ وہ ملائکہ میں سے تھا اور باقی آئمہ سے سوال کرنے والے بھی ملائکہ تھے

توضیح:۔ مشہور ترین حدیث یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے بحالت رکوع انگوٹھی دی تھی لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ لباس دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ایک بار انگوٹھی دی، دوسری بار لباس، یہ صورت ایسی ہی ہے جیسے آنحضرت صلعم کو کئی بار معراج ہوئی، مگر مشہور ایک معراج ہے دیگر آئمہ کا بحالت رکوع زکوٰۃ دینا۔ اگرچہ حضرات اہلسنت کو تسلیم نہیں۔ اسی لئے وہ ولایت امیرالمومنین علیہ السلام سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس آیت میں یقیمون دیوتون وراکعون، جمع کے صیغے ہیں لیکن اس کے انکار سے حقیقت پر پردہ نہیں پڑ سکتا، ولایت کی سند دینے والا خدا ہے اس نے ہمارے آئمہ کے اس فعل پر اپنے ان ملائکہ کو گواہ بنایا ہے جنھیں بصورت سائل ان حضرات کے پاس بھیجا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرٰاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ زُرٰارَةَ وَفُضَيْلِ بْنِ يَسٰارٍ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعٰاوِيَةَ وَ أَبِي الْجٰارُودِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قٰالَ : أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِوِلاٰيَةِ عَلِيٍّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ «إِنَّمٰا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَالَّذِينَ
مائدہ ۵/۵۵ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاٰةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكٰاةَ» وَفَرَضَ وِلاٰيَةَ اُولِي الْأَمْرِ، فَلَمْ يَدْرُوا مٰا هِيَ، فَأَمَرَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمُ الْوِلاٰيَةَ كَمٰا فَسَّرَ لَهُمُ الصَّلاٰةَ وَالزَّكٰاةَ وَالصَّوْمَ وَ الْحَجَّ ، فَلَمّٰا أَتٰاهُ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ ضٰاقَ بِذٰلِكَ صَدْرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ تَخَوَّفَ أَنْ يَرْتَدُّوا عَنْ دِينِهِمْ وَ أَنْ يُكَذِّبُوهُ ، فَضٰاقَ صَدْرُهُ وَرٰاجَعَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ «يٰا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مٰا اُنْزِلَ
مائدہ ۵/۶۸ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمٰا بَلَّغْتَ رِسٰالَتَهُ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّٰاسِ» فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللهِ تَعٰالىٰ ذِكْرُهُ فَقٰامَ بِوِلاٰيَةِ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَنٰادَى الصَّلاٰةَ جٰامِعَةً وَأَمَرَ النّٰاسَ أَنْ يُبَلِّغَ الشّٰاهِدُ الْغٰائِبَ ـ قٰالَ عُمَرُ بْنُ اُذَيْنَةَ : قٰالُوا جَمِيعاً غَيْرَ أَبِي الْجٰارُودِ ـ وَ قٰالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : وَ كٰانَتِ الْفَرِيضَةُ تَنْزِلُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الْأُخْرىٰ وَكٰانَتِ الْوِلاٰيَةُ آخِرَ الْفَرٰائِضِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ
مائدہ ۵/۳ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي» قٰالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لاٰ اُنْزِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هٰذِهِ فَرِيضَةً ، قَدْ أَكْمَلْتُ لَكُمُ الْفَرٰائِضَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے اپنے رسولؐ کو ولایت علی کا حکم دیا اور آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ (اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوں) اور فرض کیا ولایت اولی امر کو، لوگوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے۔ خدا نے حضرت رسول خدا کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں جس طرح نماز و زکوٰۃ اور صوم و حج کے متعلق بتایا ہے جب حضرت کے پاس خدا کا یہ حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور حضرت کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپ نے اللہ کی طرف رجوع کی۔ خدا نے وحی کی اے رسول! تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہ پہنچایا۔ اللہ تم کو دشمنوں کے شر سے بچا لے گا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روز غدیر خم آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کیا۔ ایک منادی نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی۔ آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ خبر پہنچا دیں، سب سے اقرار لیا سوائے ابوجارود کے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا۔ ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ کو نازل کیا اور حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد رسولؐ میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فرائض کو مکمل کر دیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ هارُونَ بْنِ خارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : كُنْتُ عِنْدَهُ جالِساً ، فَقالَ لَهُ رَجُلٌ : حَدِّثْنِي عَنْ وِلايَةِ عَلِيٍّ ، أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ ؟ فَغَضِبَ ثُمَّ قالَ : وَيْحَكَ كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخْوَفَ لِلّٰهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ ما لَمْ يَأْمُرْهُ بِهِ اللهُ ، بَلِ افْتَرَضَهُ كَما افْتَرَضَ اللهُ الصَّلاةَ وَ الزَّكاةَ وَ الصَّوْمَ وَالْحَجَّ

۵۔ ابوبصیر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا۔ آپ ولایت علیؑ کے متعلق بیان کریں۔ آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا یا رسول اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غصہ ہوئے فرمایا رسول اللہ بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلاف حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امر ولایت کو بھی اسی طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نماز و زکوٰۃ و روزہ اور حج کو۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْجارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبادِ خَمْساً ، أَخَذُوا أَرْبَعاً وَ تَرَكُوا واحِداً قُلْتُ : أَتُسَمِّيهِنَّ لِي جُعِلْتُ فِداكَ ؟ فَقالَ الصَّلاةُ وَ كانَ النّاسُ لا يَدْرُونَ كَيْفَ يُصَلُّونَ ، فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ :

يا مُحَمَّدُ أَخْبِرْهُمْ بِمَواقِيتِ صَلاتِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَتِ الزَّكاةُ فَقالَ: يا مُحَمَّدُ أَخْبِرْهُمْ مِنْ زَكاتِهِمْ ما أَخْبَرْتَهُمْ
مِنْ صَلاتِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَ الصَّوْمُ فَكانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذا كانَ يَوْمُ عاشُورا بَعَثَ إِلى ما حَوْلَهُ مِنَ
الْقُرى فَصامُوا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَنَزَلَ [صَوْمُ] شَهْرِ رَمَضانَ بَيْنَ شَعْبانَ وَشَوّالٍ ، ثُمَّ نَزَلَ الْحَجُّ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ
عليه السلام فَقالَ : أَخْبِرْهُمْ مِنْ حَجِّهِمْ ما أَخْبَرْتَهُمْ مِنْ صَلاتِهِمْ وَ زَكاتِهِمْ وَصَوْمِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَتِ الْوَلايَةُ وَ
إِنَّما أَتاهُ ذٰلِكَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَرَفَةَ ، أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ مائدہ ۵/۳
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي» وَكانَ كَمالُ الدِّينِ بِوَلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام فَقالَ عِنْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :
أُمَّتِي حَدِيثُوا عَهْدٍ بِالْجاهِلِيَّةِ وَمَتى أَخْبَرْتُهُمْ بِهٰذا فِي ابْنِ عَمِّي يَقُولُ قائِلٌ وَيَقُولُ قائِلٌ ـ فَقُلْتُ
فِي نَفْسِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْطِقَ بِهِ لِسانِي ـ : فَأَتَتْنِي عَزِيمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بَتْلَةً أَوْعَدَنِي إِنْ لَمْ
أُبَلِّغْ أَنْ يُعَذِّبَنِي ، فَنَزَلَتْ : «يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما مائدہ ۵/۶۸
بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّاسِ ، إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكافِرِينَ» فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
بِيَدِ عَلِيٍّ عليه السلام فَقالَ : [يا] أَيُّهَا النّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِياءِ مِمَّنْ كانَ قَبْلِي إِلّا وَ قَدْ
عَمَّرَهُ اللهُ ، ثُمَّ دَعاهُ فَأَجابَهُ ، فَأَوْشَكَ أَنْ أُدْعى فَأُجِيبَ وَأَنا مَسْؤُولٌ وَ أَنْتُمْ مَسْؤُولُونَ ، فَماذا
أَنْتُمْ قائِلُونَ ؟ فَقالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ نَصَحْتَ وَ أَدَّيْتَ ما عَلَيْكَ ، فَجَزاكَ اللهُ أَفْضَلَ جَزاءِ
الْمُرْسَلِينَ ، فَقالَ : اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ ثُمَّ قالَ : يا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هٰذا وَلِيُّكُمْ مِنْ
بَعْدِي فَلْيُبَلِّغِ الشّاهِدُ مِنْكُمُ الْغائِبَ ، قالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كانَ وَ اللهِ [عَلِيٌّ عليه السلام] أَمِينَ اللهِ عَلى
خَلْقِهِ وَغَيْبِهِ وَ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضاهُ لِنَفْسِهِ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَ فَدَعا عَلِيّاً
فَقالَ : يا عَلِيُّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَئْتَمِنَكَ عَلى مَا ائْتَمَنَنِيَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْبِهِ وَعِلْمِهِ وَ[مِنْ] خَلْقِهِ وَمِنْ
دِينِهِ الَّذِي ارْتَضاهُ لِنَفْسِهِ ، فَلَمْ يُشْرِكْ وَ اللهِ فِيها يا زِيادُ ! أَحَداً مِنَ الْخَلْقِ ثُمَّ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام
حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَدَعا وُلْدَهُ وَكانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَراً فَقالَ لَهُمْ : يا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
أَبى إِلّا أَنْ يَجْعَلَ فِيَّ سُنَّةً مِنْ يَعْقُوبَ وَإِنَّ يَعْقُوبَ دَعا وُلْدَهُ وَكانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَراً ، فَأَخْبَرَهُمْ
بِصاحِبِهِمْ ، أَلا وَإِنِّي أُخْبِرُكُمْ بِصاحِبِكُمْ ، أَلا إِنَّ هٰذَيْنِ ابْنا رَسُولِ اللهِ ﷺ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
عليهما السلام فَاسْمَعُوا لَهُما وَأَطِيعُوا وَ وازِرُوهُما فَإِنِّي قَدِ ائْتَمَنْتُهُما عَلى مَا ائْتَمَنَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ
مِمَّا ائْتَمَنَهُ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِهِ وَمِنْ غَيْبِهِ وَمِنْ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضاهُ لِنَفْسِهِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُما مِنْ عَلِيٍّ

عليه السلام ما أوجب لعلي عليه السلام من رسول الله صلى الله عليه وآله فلم يكن لأحد منهما فضل على صاحبه إلا بكبره وإن الحسين كان إذا حضر الحسن عليهما السلام لم ينطق في ذلك المجلس حتى يقوم، ثم إن الحسن عليه السلام حضره الذي حضره فسلم ذلك إلى الحسين، ثم إن حسيناً عليه السلام حضره الذي حضره فدعا ابنته الكبرى فاطمة بنت الحسين عليه السلام فدفع إليها كتاباً ملفوفاً ووصية ظاهرة وكان علي بن الحسين عليه السلام مبطوناً لا يرون إلا أنه لما به، فدفعت فاطمة الكتاب إلى علي بن الحسين ثم صار والله ذلك الكتاب إلينا.

الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن منصور بن يونس، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام مثله.

۶- ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیے فرمایا اوّل نماز کو واجب کیا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں۔ جبرئیل نے آکر کہا اے محمدؐ ان کو نماز کے اوقات وغیرہ بتلائیے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا اے محمد نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتلائیے جیسے نماز کے بتائے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روز عاشورہ ہوا تو آپ نے قرب وجوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ پھر حج کا حکم آیا، نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھایا پھر ولایت کا حکم آیا روز عرفہ کو جمعہ کا دن تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی، الیوم اکملت لکم دینکم، اور کمال دین ہوا۔ ولایت علی کا حکم آنے کے بعد اس وقت رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لئے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سناؤں گا تو کوئی یہ کہے گا کوئی وہ، بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکیدی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا۔ اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو مجھے معذب کریگا۔ اس کے بعد یہ آیہ، یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ نازل ہوئی۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ لوگو! مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس بلا لیا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا۔ خدا کے یہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا۔ ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ و نصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا۔ پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے۔ حضرت نے فرمایا خداوندا گواہ رہنا (تین بار) پھر فرمایا اے مسلمانو! یہ علیؑ تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیئے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق

پر اور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا۔ میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا۔ اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علی نے اپنے بیٹوں کو بلایا جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا۔ اے میرے فرزندو اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے، یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارے صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اسی طرح میں بھی تمہارے صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسنؑ و حسینؑ ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانتدار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیا ہے جن کو علیؑ پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے۔ پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں مگر بزرگیٔ سن کی وجہ سے، اور حسینؑ کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسنؑ میں بیٹھتے خاموش بیٹھتے، پھر جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امانت امام حسینؑ کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی حضرت علی بن الحسین واقعہ کربلا میں مرض اسہال میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علی بن الحسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُخْتَارِيَّةِ لَقِيَنِي فَزَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ إِمَامٌ ، فَغَضِبَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ ، قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُمَا لَقَالَا لَهُ : نَحْنُ وَصِيَّانِ مِثْلُكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَأَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِثْلُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ» هِيَ فِينَا وَفِي أَبْنَائِنَا . انفال ۸/۷۵

۷۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں تو آیا نہیں کہ کیا کہوں۔ فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا

کہ رسول اللہ نے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور جب علیؑ کے انتقال کا وقت آیا تو حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ کے وصی ہیں ؟ اور حضرت علی ایسا کرتے ہی نہیں امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لئے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسینؑ کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے ۔ درآنحالیکہ یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم میں اور ہماری اولاد میں ہے

توضیح:- مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علی بن الحسینؑ کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسینؑ سے کیوں نہ کہا کہ حسب فرمان رسول و امیر المومنین یہ حق میرا ہے ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے ۔

چونسٹھواں باب

اشارہ نص امامت امیر المومنینؑ پر

(بابُ) ۶۴

الْإِشارَةِ وَالنَّصِّ عَلىٰ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ عَلَيْهِ السَّلامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلالِيِّ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمّا نَزَلَتْ وِلايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ عليه السلام وَ كانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَلِّمُوا عَلىٰ عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنينَ ، فَكانَ مِمّا أَكَّدَ اللهُ عَلَيْهِما في ذٰلِكَ الْيَوْمِ يا زَيْدُ ؛ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُما : قُوما فَسَلِّما عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنينَ ، فَقالا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يارَسُولَ اللهِ ؟ فَقالَ لَهُما رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنَ اللهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلا تَنْقُضُوا الْأَيْمانَ بَعْدَ تَوْكيدِها وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفيلاً إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ ما تَفْعَلُونَ» يَعْني بِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُما وَقَوْلَهُما : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ «وَلا تَكُونُوا كَالَّتي نَقَضَتْ غَزْلَها مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكاثاً ، تَتَّخِذُونَ أَيْمانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ (أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكىٰ مِنْ أَئِمَّتِكُمْ)» قالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ أَئِمَّةٌ ؟ قالَ : إِي وَاللهِ أَئِمَّةٌ ، قُلْتُ : فَإِنّا نَقْرَءُ أَرْبىٰ ، فَقالَ : ما أَرْبىٰ ؟ ـ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ فَطَرَحَها ـ «إِنَّما يَبْلُوكُمُ اللهُ بِهِ» يَعْني بِعَلِيٍّ عليه السلام «وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۞ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ
يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ النحل ١٦/٩٢-٩٤
ثُبُوتِهَا» يَعْنِي بَعْدَ مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي عَلِيٍّ «وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ» يَعْنِي
بِهِ عَلِيًّا عليه السلام «وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ»(١).

ا۔ زید بن جہم ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہم السلام کو کہتے سنا کہ جب آیہ انما ولیکم اللہ نازل ہوئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے کہا تم علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو اور اے زید اس روز ان سے بہ تاکید کہا گیا یہ رسول اللہ کا فرمانا۔ انہی دونوں سے تھا کہ کھڑے ہو کر علی کو یا امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ حکم خدا کی طرف سے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے، رسول اللہ نے ان دونوں سے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول کی طرف سے بھی، پس خدا نے یہ آیت نازل کی۔ تاکید کے بعد اپنے عہدوں کو مت توڑو، تم نے اللہ کی کفالت اپنے اوپر لے لی۔ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور اس سے مراد ہے رسول اللہؐ کا ان سے کہنا اور پھر ان کا یہ پوچھنا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے یا رسولؐ کی طرف سے یعنی انھوں نے اس قول کو موکد کرانا چاہا۔ رسول اللہ نے یہ فرما کر اور زیادہ مضبوط کر دیا کہ اللہ اور رسول دونوں کی طرف سے ہے پھر خدا نے فرمایا۔ تم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے سوت کو کاتا اور دھاگے بٹ کر توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ کے امام زیادہ پاکیزہ ہوں تمہارے اماموں
سے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ سورۂ نحل کی اس آیت میں تو لفظ امۃ ہے اور آپ نے آئمہ فرمایا۔ امام نے فرمایا النحل ١٦/٩٢
نہیں آئمہ ہی ہے میں نے کہا۔ ہم اس آیت کو یوں پڑھتے ہیں۔ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ہی اربیٰ من امۃ انما یبلوکم اللہ بہ (اس عورت کے ایسے نہ بنو جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے کرکے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنائے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے خواہ مخواہ بڑھ جائے اس سے خدا بس تم کو آزماتا ہے) اس میں امت کی جگہ حضورؐ نے آئمہ فرمایا ہے اور اربیٰ (زیادہ) کی جگہ ازکی (پاکیزہ) فرمایا، آپ نے فرمایا اربیٰ کیا ہے پس آپؑ نے تعجب کے ساتھ ہاتھ اٹھایا اور پھر گرا دیا اور فرمایا۔ انما یبلوکم اللہ بہ (اللہ اس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ علیؑ کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ روز قیامت ان باتوں کو ظاہر کرے جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے روز قیامت جو کچھ تم کر چکے ہو اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اپنی قسموں کو مکاری کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارے قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائیں گے (یعنی علیؑ کے بارے میں جو رسولؐ نے کہہ دیا ہے)، اور تم راہ خدا سے ہٹانے (علیؑ کی راہ سے) کی سزا

میں جہنم کا مزہ چکھو گے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا أَنْ قَضَى مُحَمَّدٌ نُبُوَّتَهُ وَاسْتَكْمَلَ أَيَّامَهُ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُحَمَّدُ ! قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ ، فَاجْعَلِ الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَكَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَ مِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَإِنِّي لَنْ أَقْطَعَ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْعَقِبِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ كَمَا لَمْ أَقْطَعْهَا مِنْ ذُرِّيَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ .

۲۔ ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب حضرت رسول خدا کی نبوت کا وقت ختم ہوا اور ان کے دن پورے ہوگئے تو اللہ نے ان پر وحی کی۔ اے محمد تم نے اپنی نبوت کا دور پورا کر دیا اور اپنا زمانہ ختم کر دیا۔ پس جو علم و ایمان و اسم اکبر و میراث علم اور آثار نبوت تمہارے پاس ہیں وہ اپنے اہلبیت میں سے علی بن ابی طالب کے سپرد کر دو میں نہیں منقطع کروں گا علم و ایمان و اسم اکبر اور میراث و آثار نبوت کو تمہاری ذریت سے اسی طرح جس طرح میں نے نہیں قطع کیا ان چیزوں کو ذریات انبیاء علیہم السلام سے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الدَّيْلَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ أَوْصَى مُوسَى عليه السلام إِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَأَوْصَى يُوشَعُ بْنُ نُونٍ إِلَى وَلَدِ هَارُونَ وَلَمْ يُوصِ إِلَى وَلَدِهِ وَ لَا إِلَى وَلَدِ مُوسَى ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَهُ الْخِيَرَةُ ، يَخْتَارُ مَنْ يَشَاءُ مِمَّنْ يَشَاءُ وَبَشَّرَ مُوسَى وَيُوشَعُ بِالْمَسِيحِ عليهما السلام فَلَمَّا أَنْ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَسِيحَ قَالَ الْمَسِيحُ عليه السلام لَهُمْ : إِنَّهُ سَوْفَ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ اسْمُهُ أَحْمَدُ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام يَجِيءُ بِتَصْدِيقِي وَتَصْدِيقِكُمْ وَعُذْرِي وَعُذْرِكُمْ وَجَرَتْ مِنْ بَعْدِهِ فِي الْحَوَارِيِّينَ فِي الْمُسْتَحْفَظِينَ ، وَإِنَّمَا سَمَّاهُمُ اللهُ تَعَالَى الْمُسْتَحْفَظِينَ لِأَنَّهُمُ اسْتُحْفِظُوا الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي يُعْلَمُ بِهِ عِلْمُ كُلِّ شَيْءٍ ، الَّذِي كَانَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ ، يَقُولُ اللهُ تَعَالَى : «وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَ أَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ» الْكِتَابُ الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ وَإِنَّمَا عُرِفَ مِمَّا يُدْعَى الْكِتَابُ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ وَالْفُرْقَانُ فِيهَا كِتَابُ نُوحٍ عليه السلام وَ فِيهَا كِتَابُ صَالِحٍ وَشُعَيْبٍ وَ إِبْرَاهِيمَ عليهم السلام فَأَخْبَرَ اللهُ عَزَّ

وَجَلَّ: «إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسىٰ» فَأَيْنَ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّمَا صُحُفُ
إِبْرَاهِيمَ الِاسْمُ الْأَكْبَرُ وَصُحُفُ مُوسىٰ الِاسْمُ الْأَكْبَرُ فَلَمْ تَزَلِ الْوَصِيَّةُ فِي عَالِمٍ بَعْدَ عَالِمٍ حَتّىٰ
دَفَعُوهَا إِلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله أَسْلَمَ لَهُ الْعَقِبُ مِنَ الْمُسْتَحْفِظِينَ وَ
كَذَّبَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَدَعَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عَلَيْهِ أَنْ
أَعْلِنْ فَضْلَ وَصِيِّكَ فَقَالَ: رَبِّ إِنَّ الْعَرَبَ قَوْمٌ جُفَاةٌ، لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كِتَابٌ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ نَبِيٌّ
وَلَا يَعْرِفُونَ فَضْلَ نُبُوَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَ لَاشَرَفَهُمْ وَ لَايُؤْمِنُونَ بِي إِنْ أَنَا أَخْبَرْتُهُمْ بِفَضْلِ أَهْلِ بَيْتِي،
فَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «وَلَاتَحْزَنْ عَلَيْهِمْ» «وَقُلْ: سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ» فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِ وَصِيِّهِ ذِكْراً
فَوَقَعَ النِّفَاقُ فِي قُلُوبِهِمْ، فَعَلِمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ذٰلِكَ وَمَا يَقُولُونَ، فَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: يَا مُحَمَّدُ!:
«وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَايُكَذِّبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُونَ»
وَلٰكِنَّهُمْ يَجْحَدُونَ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَتَأَلَّفُهُمْ وَيَسْتَعِينُ بِبَعْضِهِمْ عَلىٰ بَعْضٍ وَلَا
يَزَالُ يُخْرِجُ لَهُمْ شَيْئاً فِي فَضْلِ وَصِيِّهِ حَتّىٰ نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ حِينَ أُعْلِمَ بِمَوْتِهِ
وَنُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ، فَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ» يَقُولُ: إِذَا الشرح ٩٤/٧
فَرَغْتَ فَانْصَبْ عَلَمَكَ وَ أَعْلِنْ وَصِيَّكَ فَأَعْلِمْهُمْ فَضْلَهُ عَلَانِيَةً، فَقَالَ صلى الله عليه وآله: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ
مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ
وَرَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ - يُعَرِّضُ بِمَنْ رَجَعَ يُجَبِّنُ أَصْحَابَهُ وَيُجَبِّنُونَهُ - وَ قَالَ
صلى الله عليه وآله: عَلِيٌّ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ: عَلِيٌّ عَمُودُ الدِّينِ وَ قَالَ: هٰذَا هُوَ الَّذِي يَضْرِبُ النَّاسَ
بِالسَّيْفِ عَلَى الْحَقِّ بَعْدِي وَقَالَ: الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ أَيْنَمَا مَالَ وَ قَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ،
إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَهْلَ بَيْتِي عِتْرَتِي، أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَ قَدْ
بَلَّغْتُ، إِنَّكُمْ سَتَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَسْأَلُكُمْ عَمَّا فَعَلْتُمْ فِي الثَّقَلَيْنِ، وَالثَّقَلَانِ: كِتَابُ اللهِ جَلَّ
ذِكْرُهُ وَ أَهْلُ بَيْتِي فَلَا تَسْبِقُوهُمْ فَتَهْلِكُوا وَ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ فَوَقَعَتِ الْحُجَّةُ بِقَوْلِ
النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ بِالْكِتَابِ الَّذِي يَقْرَأُهُ النَّاسُ فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِي فَضْلَ أَهْلِ بَيْتِهِ بِالْكَلَامِ وَ يُبَيِّنُ لَهُمْ
بِالْقُرْآنِ «إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً» وَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ:
«وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبىٰ»[٢] ثُمَّ قَالَ: «وَ آتِ ذَا الانفال ٨/٤١
الْقُرْبىٰ حَقَّهُ» فَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام وَكَانَ حَقُّهُ الْوَصِيَّةَ الَّتِي جُعِلَتْ لَهُ وَالِاسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ

وَآثارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ، فَقالَ: «قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى» ثُمَّ قالَ: «وَإِذَا
الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ»[1] يَقُولُ أَسْأَلُكُمْ عَنِ الْمَوَدَّةِ الَّتِي أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ فَضْلَهَا، مَوَدَّةِ
الْقُرْبى، بِأَيِّ ذَنْبٍ قَتَلْتُمُوهُمْ وَقالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ» قالَ
الْكِتابُ [هُوَ] الذِّكْرُ وَأَهْلُهُ آلُ مُحَمَّدٍ عليهم السلام أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسُؤالِهِمْ وَلَمْ يُؤْمَرُوا بِسُؤالِ الْجُهّالِ
وَسَمَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ ذِكْراً فَقالَ تَبارَكَ وَتَعالى: «وَأَنْزَلْنا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ
ما نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ» وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»[3]
وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَوْ رَدُّوهُ
(إِلَى اللهِ وَ) إِلَى الرَّسُولِ وَإِلى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ» فَرَدَّ الْأَمْرَ أَمْرَ
النّاسِ إِلى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمُ الَّذِينَ أَمَرَ بِطاعَتِهِمْ وَبِالرَّدِّ إِلَيْهِمْ. فَلَمّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله مِنْ
حَجَّةِ الْوَداعِ نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ: «يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ
إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّاسِ إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكافِرِينَ»[5] فَنادَى
النّاسَ فَاجْتَمَعُوا وَأَمَرَ بِسَمُراتٍ فَقُمَّ شَوْكُهُنَّ، ثُمَّ قالَ صلّى الله عليه وآله: [يا] أَيُّهَا النّاسُ مَنْ وَلِيُّكُمْ
وَأَوْلى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ فَقالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ، فَقالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ، اللّهُمَّ والِ
مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ - ثَلاثَ مَرّاتٍ - فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ النِّفاقِ فِي قُلُوبِ الْقَوْمِ وَقالُوا: ما
أَنْزَلَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ هذا عَلى مُحَمَّدٍ قَطُّ وَما يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ، فَلَمّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ
أَتَتْهُ الْأَنْصارُ فَقالُوا: يا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْ أَحْسَنَ إِلَيْنا وَشَرَّفَنا بِكَ وَبِنُزُولِكَ بَيْنَ
ظَهْرانَيْنا، فَقَدْ فَرَّحَ اللهُ صَدِيقَنا وَكَبَتَ عَدُوَّنا وَقَدْ يَأْتِيكَ وُفُودٌ، فَلا تَجِدُ ما تُعْطِيهِمْ فَيَشْمَتُ
بِكَ الْعَدُوُّ، فَنُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ ثُلُثَ أَمْوالِنا حَتّى إِذا قَدِمَ عَلَيْكَ وَفْدُ مَكَّةَ وَجَدْتَ ما تُعْطِيهِمْ،
فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله عَلَيْهِمْ شَيْئاً وَكانَ يَنْتَظِرُ ما يَأْتِيهِ مِنْ رَبِّهِ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام وَقالَ:
«قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى»[6] وَلَمْ يَقْبَلْ أَمْوالَهُمْ، فَقالَ الْمُنافِقُونَ: ما أَنْزَلَ
اللهُ هذا عَلى مُحَمَّدٍ وَما يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ وَيَحْمِلَ عَلَيْنا أَهْلَ بَيْتِهِ يَقُولُ أَمْسِ:
مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ وَالْيَوْمَ: قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى، ثُمَّ نَزَلَ
عَلَيْهِ آيَةُ الْخُمْسِ فَقالُوا: يُرِيدُ أَنْ يُعْطِيَهُمْ أَمْوالَنا وَفَيْئَنا، ثُمَّ أَتاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ: يا مُحَمَّدُ إِنَّكَ

قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ فَاجْعَلِ الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ عِنْدَ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَإِنِّي لَمْ أَتْرُكِ الْأَرْضَ إِلَّا وَلِيَ فِيهَا عَالِمٌ تُعْرَفُ بِهِ طَاعَتِي وَتُعْرَفُ بِهِ وِلَايَتِي وَيَكُونُ حُجَّةً لِمَنْ يُولَدُ بَيْنَ قَبْضِ النَّبِيِّ إِلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ الْآخَرِ ، قَالَ : فَأَوْصَى إِلَيْهِ بِالْإِسْمِ الْأَكْبَرِ وَمِيرَاثِ الْعِلْمِ وَآثَارِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَأَوْصَى إِلَيْهِ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ وَأَلْفِ بَابٍ ، يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بَابٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وصیت کی موسیٰ نے یوشع بن نون کو اور یوشع بن نون نے اولاد ہارون موسیٰ کو کہ اللہ تعالیٰ جس گروہ میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے اور بشارت دی موسیٰ و یوشع نے مسیح کے آنے کی پس جب خدا نے مسیح کو مبعوث کیا تو انھوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل سے ایک نبی آنے والا ہے جو میری تصدیق بھی کرے گا اور تمہاری بھی اور (انجیل و توریت کے منسوخ ہونے میں) میرے لئے عذر ہو گا اور تمہارے لئے بھی اور اس کے بعد اس کے مخصوصین اور مستحفیظین کہلائیں گے کیونکہ اللہ نے ان کا یہی نام رکھا ہے کیونکہ وہ حفاظت کرنے والے ہوں گے اسم اکبر کی اور یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر شئے جانی جاتی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے پاس تھی جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب و میزان نازل کی۔ کتاب اسم اکبر ہے جو مشہور ہے توریت و انجیل و فرقان سے لیکن اتنا ہے نہیں اس میں کتاب نوح و صالح و شعیب و ابراہیم بھی ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ پہلے صحیفوں ابراہیم و موسیٰ میں بھی ہے صحف ابراہیم کہاں ہیں صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ اسم اکبر ہیں وہ وصیت ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفےٰ تک پہنچا۔ جب حضرت مبعوث ہوئے تو ایمان لائے ان پر دین کی حفاظت کرنے والے اعقاب اور جھٹلایا ان کو بنی اسرائیل نے، رسول خدا نے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور راہ خدا میں جہاد کیا۔ پھر خدا نے وحی کی کہ اپنے وصی کے فضائل کا اعلان کرو۔ عرض کی پروردگار! یہ قوم عرب جاہل ہے ان میں نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی نبی مبعوث ہوا۔ وہ انبیاء کی نبوت کے فضل و شرف کو جانتے ہی نہیں۔ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں گے اگر میں ان کو اپنے اہلبیت کی فضیلت سے آگاہ کروں گا۔ خدا نے فرمایا ان کے بارے میں تم غم نہ کرو، تم ان کے سامنے اپنے وصی کی فضیلت کا ذکر کرو، ان کے قلوب میں نفاق پیدا ہو جائے گا پس رسول اللہ نے جان لیا کہ یہ ہونے والا ہے۔ خدا نے کہا اے محمد ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تمہارے سینہ میں اس سے تنگی ہوتی ہے بیشک وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور یہ ان کا انکار بغیر حجت و دلیل کے ہے رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے اور بعض کے مقابل بعض سے مدد لیتے تھے اور برابر اپنے وصی کی کوئی نہ کوئی فضیلت بیان کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم نشرح نازل ہوا۔ پس جب اپنی موت کا علم ہوا تو لوگوں کو اپنی موت کی خبر دی اور اس آیت سے لوگوں پر حجت قائم کی اے رسول جب تم کار نبوت سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف چلے آؤ یعنی اپنے وصی کی جانشینی کا

اعلان علانیہ کرو اور سب کے سامنے ان کی فضیلت بیان کرو۔ تب حضرت نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے خدا دوست رکھا اسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو علیؑ رکھے (تین بار فرمایا) ... البتہ میں ایسے کو وصی بنا رہا ہوں رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں سے دور رہتا ہے جو اللہ اور۔ جو اپنے ساتھیوں کو بزدل بتلاتے تھے اور ساتھی ان کو، اور یہ بھی فرمایا، علی سید المومنین ہیں علی عمود الدین ہیں یہی وہ ہیں جو میرے بعد حق پر لوگوں کی گردنیں ماریں گے علیؑ جس طرف مائل ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا اور فرمایا۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے ان کو پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ دونوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہلبیت میری عترت، لوگو! میری بات سنو، میں نے امرِ حق کی تبلیغ کر دی، تم عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے میں تم سے ان دونوں گرانقدر چیزوں کے متعلق سوال کروں گا یعنی اللہ کی کتاب اور اپنی عترت کے متعلق تم ان پر سبقت نہ لے جاؤ۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو سکھاؤ۔ پڑھاؤ مت، وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں پس آنحضرت کے اس قول سے ان پر حجت تمام ہو گئی اور خدا کی اس کتاب سے جسے لوگ پڑھتے ہیں پس اہلبیت کی فضیلت، رسولؐ کے کلام، قرآن کے بیان سے لوگوں پر ظاہر ہوتی رہی۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے، خدا ارادہ رکھتا ہے کہ اے۔ اہلبیتؑ! خدا تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جو مال غنیمت تم کو ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ذوی القربےٰ کا ہے اور فرمایا ذوی القربیٰ کا حق ادا کرو۔ اس سے مراد علی ہیں اور ان کا حق وہ وصیت تھی جو ان کے لئے کی گئی اور اسم اکبر اور میراثِ علم آثار نبوت تھے اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میں تم سے ذوی القربیٰ کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا اور فرمایا جب مودت کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ پر قتل کیا گیا یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں تم سے سوال کروں گا اس مودت کے متعلق کہ جن کی فضیلت تم پر نازل کی گئی تھی تم نے کس گناہ پر ان کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو اور ذکر سے مراد کتاب ہے اور اہلِ ذکر آل محمد علیہم السلام ہیں خدا نے ان سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے نہیں حکم دیا ہے ان کو جاہلوں کے سوال کا اور اللہ نے قرآن کا نام ذکر رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور ہم نے رسولؐ ذکر کو تم پر نازل کیا تاکہ تم لوگوں سے بیان کر دو۔ جو ان کے لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا اور فرمایا اللہ نے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی اور یہ بھی فرمایا اگر تم اپنے معاملہ میں رجوع کرو گے اللہ کی طرف اور رسول اور اولی الامر کی طرف اور ان میں جو استنباط کرنے والے ہیں وہ اس کو بتا دیں گے پس جن اولی الامر کی طرف رجوع کا حکم دیا گیا ہے وہ وہی ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہے جب رسول خدا حج آخر سے واپس ہوئے تو جبرئیل آیہ ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک لے کر آئے۔ یعنی اے رسولؐ جو تم پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے یہ کام نہ

کیا تو تم نے کار رسالت ہی انجام نہ دیا اور اللہ تو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے اور اللہ کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا پھر منادی نے ندا دی۔ سب لوگ جمع ہو گئے آپؐ نے ببول کے درختوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے کانٹوں کو جھاڑو سے سمیٹا جائے۔

پھر فرمایا لوگو! بتاؤ تمہارا ولی تمہارے نفسوں سے بہتر کون ہے انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ، فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے خدا دوست رکھ اس کو جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پس قوم کے دل میں نفاق کا کانٹا کھٹکا اور کہنے لگے۔ خدا نے ایسا حکم محمد پر ہرگز نازل نہیں کیا بلکہ وہ اس سے اپنے ابن عم کا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہیں جب حضرت مدینہ آئے تو انصار نے حاضر خدمت ہو کر کہا یا۔ رسول اللہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے اور آپ کی وجہ سے ہمیں شرف بخشا ہے آپؐ کے ظہور سے ہمارے دوست خوش ہوئے اور دشمن دل سوختہ آپؐ کے پاس اطراف و جوانب سے وفد آیا کرتے ہیں اور آپؐ کے پاس کوئی چیز ان کو دینے کے لئے نہیں اس بنا پر ہمارے دشمن شماتت کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا تہائی مال آپ لے لیں تاکہ مکہ کا وفد جب آئے تو آپ کے پاس ان کو دینے کے لئے مال ہو حضرت نے کوئی جواب نہ دیا اور منتظر وحی رہے۔ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول آپؐ ان سے کہہ دیں کہ میں سوائے اپنے ذوالقربیٰ کی محبت کے اور کچھ نہیں چاہتا۔ پھر آیہ خمس نازل ہوئی تو منافق کہنے لگے۔ رسولؐ چاہتے ہیں کہ ہمارے اموال اور مال غنیمت میں سے اپنے اہلبیتؑ کو دیں۔ پس جبرئیل آئے اور کہا اے محمدؐ آپ نے نبوت کو پورا کر دیا اور اپنے ایام کو ختم کر دیا۔ لہذا اب اسم اکبر، میراث علم اور آثار علم نبوت، علیؑ کے سپرد کر دو، میں اس حال میں زمین کو نہیں چھوڑوں گا کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو، جس سے میری اطاعت اور میری ولایت کا تعارف ہو اور حجت ہو ان لوگوں کے لئے جو نبی کی وفات کے بعد وصی یعنی بارہویں امام کے خروج تک پیدا ہوں۔ پس حضرت نے وصیت کی علی علیہ السلام کو اسم اکبر کی اور میراث علم اور آثار علم نبوت اور وصیت کی ہزار کلموں کی اور ہزار باب کی کہ ہر ایک کلمہ اور ہر باب سے ہر کلمے اور ہزار باب منکشف ہوئے۔

٤- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعْمَرٍ العَطَّارِ ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأَرْسَلَتَا إِلَى أَبَوَيْهِمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعْرَضَ عَنْهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأُرْسِلَ إِلَى عَلِيٍّ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَكَبَّ عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ . فَلَمَّا خَرَجَ لَقِيَاهُ ، فَقَالَا لَهُ : مَا حَدَّثَكَ خَلِيلُكَ ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں میرے پاس میرے خلیل کو بلاؤ پس دونوں بیبیوں نے اپنے اپنے باپ کو بلا لیا جب ان کو رسولؐ نے دیکھا تو اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا میرے دوست کو بلاؤ۔ پس علی کو بلایا گیا حضرت ان پر جھکے اور باتیں کیں۔ جب علیؑ نکلے تو دونوں نے پوچھا آپؑ سے آپؐ کے

خلیل نے کیا کہا۔ فرمایا، مجھے ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر باب سے ہزار باب میرے اوپر منکشف ہو گئے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلِيّاً عليه السلام أَلْفَ حَرْفٍ كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ .

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف اور ان پر منکشف ہو گئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ فِي ذُؤَابَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : هِيَ الْأَحْرُفُ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ حَرْفٍ أَلْفَ حَرْفٍ ، قَالَ أَبُوبَصِيرٍ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : فَمَا خَرَجَ مِنْهَا حَرْفَانِ حَتَّى السَّاعَةِ .

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ کے قبضۂ شمشیر میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا۔ ابوبصیر کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا تھا فرمایا وہ حروف تھے کہ ہر حرف سے ہزار حرف اور ظاہر ہوتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے دو حرف بھی اب تک ظاہر نہیں ہوئے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ [بْنِ] سُكَّرَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ ، هَلْ لِلْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ حَدٌّ مَحْدُودٌ؟ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام : إِذَا أَنَامِتُّ فَاسْتَقِ سِتَّ قِرَبٍ مِنْ مَاءِ بِئْرِ غَرْسٍ فَغَسِّلْنِي وَ كَفِّنِّي وَحَنِّطْنِي فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ غُسْلِي وَ كَفْنِي فَخُذْ بِجَوَامِعِ كَفْنِي وَ أَجْلِسْنِي ثُمَّ سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ ، فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَجَبْتُكَ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میت کے غسل کے پانی کی حد کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو چاہ غرس (مدینہ کا کنواں) سے چھ بڑے ڈول پانی کے لینا مجھے غسل و کفن دینا اور حنوط کرنا اور جب غسل و کفن سے فارغ ہونا تو مجھے کفن سمیت بٹھا دینا اور جو چاہنا دریافت کرنا۔ پس خدا کی قسم جو تم پوچھو گے جواب دوں گا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : لَمَّا حَضَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمَوْتُ دَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ ! إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي وَ كَفِّنِّي ثُمَّ أَقْعِدْنِي وَسَلْنِي وَاكْتُبْ .

٨۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ کی موت کا وقت آیا تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنی ردا میں داخل کر کے فرمایا تم مجھے غسل وکفن دینا ، پھر مجھے بٹھانا اور جو چاہنا پوچھ لینا۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ كَامِلٌ التَّمَّارُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ كَامِلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ حَدِيثٌ رَوَاهُ فُلَانٌ ؟ فَقَالَ : اذْكُرْهُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله حَدَّثَ عَلِيّاً عليه السلام بِأَلْفِ بَابٍ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ ، فَذَلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَظَهَرَ ذَلِكَ لِشِيعَتِكُمْ وَمَوَالِيكُمْ ؟ فَقَالَ : يَا كَامِلُ ! بَابٌ أَوْ بَابَانِ فَقُلْتُ [لَهُ] : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا يُرْوَى مِنْ فَضْلِكُمْ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ بَابٍ إِلَّا بَابٌ أَوْ بَابَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَرْوُوا مِنْ فَضْلِنَا، مَا تَرْوُونَ مِنْ فَضْلِنَا إِلَّا أَلْفاً غَيْرَ مَعْطُوفَةٍ

٩۔ یونس بن رباط سے مروی ہے کہ میں اور کامل تمار امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ کامل نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک حدیث فلاں بن فلاں بیان کرتا ہے فرمایا بیان کرو وہ کیا ہے کہ نبیؐ نے علیؑ کو بہ وقت وفات ایکہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کا ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کے شیعوں یا دوستوں کو یہ معلوم ہیں فرمایا ایک باب یا دو باب، میں نے کہا آپ کی فضیلت سے نہیں بیان کیے جاتے مگر ایک یا دو باب کے فرمایا عنقریب تم ہماری فضیلت سے نہ بیان کروگے مگر ایک الف غیر مربوط یعنے بہت ہی کم۔

چونسٹھواں باب (الف)

اشارہ اور نص امامت امام حسن علیہ السلام

(بَابُ) ۶۴ (الف)

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ وَ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: شَهِدْتُ وَصِيَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حِينَ أَوْصَىٰ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام وَأَشْهَدَ عَلَىٰ وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَمُحَمَّداً عليهما السلام وَجَمِيعَ وُلْدِهِ وَرُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَالسِّلَاحَ وَ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام: يَا بُنَيَّ؛ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ أُوصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَسِلَاحِي كَمَا أَوْصَىٰ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ آمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَىٰ أَخِيكَ الْحُسَيْنِ عليه السلام، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ: وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ هٰذَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: وَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَاقْرَأْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنِّي السَّلَامَ.

۱ـ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں اس وقت موجود تھا جب امیرالمومنین نے اپنے فرزند حسنؑ کے متعلق وصیت کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت امام حسینؑ، محمد حنفیہ اور حضرت علیؑ کی تمام اولاد اور آپ کے شیعہ رؤسا اہلبیت موجود تھے۔ حضرت نے کتاب اور سلاح امام حسن علیہ السلام کو دے کر فرمایا۔ بیٹا رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے وصیت کروں اور اپنی کتابیں اور ہتھیار اسی طرح تمہیں دوں جس طرح رسول اللہ صلعم نے اپنی کتابیں اور ہتھیار مجھے دیئے اور مجھے حکم دیا کہ تمہیں حکم دوں کہ جب تمہاری وفات کا وقت قریب آئے تو یہ چیز اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کرنا۔ پھر حسین سے فرمایا رسول اللہؐ نے تم کو حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے اس بیٹے کے سپرد کرنا اور علی بن الحسین کا ہاتھ پکڑ کر کہا تم کو رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے بیٹے محمد بن علی کے سپرد کرنا اور رسول اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ قَالَ

لِابْنِهِ الْحَسَنِ : اُدْنُ مِنِّي حَتَّى اُسِرَّ إِلَيْكَ مَا أَسَرَّ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله إِلَيَّ وَ أَئْتَمِنَكَ عَلَى مَا ائْتَمَنَنِي عَلَيْهِ، فَفَعَلَ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ تاکہ وہ اسرار تمہیں تعلیم کروں جو رسول اللہؐ نے مجھے تعلیم کئے اور امین بناؤں ان چیزوں کا جن کا رسول اللہ نے مجھے امین بنایا اس کے بعد اسرار امامت آپؑ نے تعلیم کئے۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَ زَيْدٌ الْيَمَامِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ: أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام حِينَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ كُتُبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ، فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عليه السلام دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ :

۳۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کوفہ کی طرف روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں اُم سلمہ کے سپرد کیں اور وصیت بھی کہ جب امام حسنؑ مدینہ آئے تو اُم سلمہ نے وہ چیزیں ان کے سپرد کردیں۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ، اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ كُتُبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عليه السلام دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ.

۴۔ جب حضرت علیؑ کوفہ روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں جناب اُم سلمہ کو دیں اور وصیت بھی کی کہ جب امام حسنؑ مدینہ آئیں تو اُم سلمہ وہ چیزیں ان کے سپرد کردیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْصَى أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ وَأَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ وَمُحَمَّداً عليهم السلام وَجَمِيعَ وُلْدِهِ وَ رُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَالسِّلَاحَ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ: يَا بُنَيَّ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله أَنْ أُوصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَسِلَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ آمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ وَ قَالَ:

أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ هٰذَا ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِ ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ : يَا بُنَيَّ وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَقْرِئْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمِنِّي السَّلَامَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَنْتَ وَلِيُّ الْأَمْرِ وَ وَلِيُّ الدَّمِ ، فَإِنْ عَفَوْتَ فَلَكَ وَإِنْ قَتَلْتَ فَضَرْبَةً مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْثَمْ .

۵ - امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے وصیت کی امام حسن علیہ السلام کو اور گواہ کیا اپنی وصیت پر امام حسینؑ اور محمد حنفیہ کو اور اپنی تمام اولاد اور رؤساء شیعہ اور اپنے اہلبیتؑ کو پھر اپنی کتاب اور تبرکات امام حسنؑ کو دیئے اور فرمایا۔ مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم کو اپنا وصی بناؤں اور کتاب و ہتھیار اسی طرح تمہارے حوالے کر دوں جس طرح رسول اللہ نے میرے حوالے کئے تھے اور تم کو حکم دوں کہ جب تمہاری موت آئے تو یہ چیزیں اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کرنا۔ پھر اپنے فرزند حسینؑ سے فرمایا۔ رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم یہ چیزیں اپنے فرزند علی بن الحسینؑ کے سپرد کر دینا اور علی بن الحسینؑ سے فرمایا کہ رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم ان کو اپنے فرزند محمد بن علی کو دینا اور رسول اللہؐ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔ پھر امام حسنؑ سے فرمایا تم ولی امر ہو اور قصاص لینے کے مجاز ہو اگر میں قتل ہو جاؤں تو تم ایک ضرب کے بدلے ایک ہی ضرب لگانا اور زیادتی کر کے گنہگار نہ ہونا۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَفَعَهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا ضُرِبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ حَفَّ بِهِ الْعُوَّادُ وَقِيلَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْصِ فَقَالَ: اثْنُوا لِي وِسَادَةً ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ قَدْرِهِ مُتَّبِعِينَ أَمْرَهُ وَأَحْمَدُهُ كَمَا أَحَبَّ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ كَمَا انْتَسَبَ[1] ، أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ امْرِءٍ لَاقٍ فِي فِرَارِهِ مَا مِنْهُ يَفِرُّ وَالْأَجَلُ مَسَاقُ النَّفْسِ إِلَيْهِ وَالْهَرَبُ مِنْهُ مُوَافَاتُهُ كَمِ اطَّرَدْتُ الْأَيَّامَ أَبْحَثُهَا عَنْ مَكْنُونِ هٰذَا الْأَمْرِ فَأَبَى اللّٰهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا إِخْفَاءَهُ ، هَيْهَاتَ عِلْمٌ مَكْنُونٌ ، أَمَّا وَصِيَّتِي فَأَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ شَيْئاً وَ مُحَمَّداً ﷺ فَلَا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ، أَقِيمُوا هٰذَيْنِ الْعَمُودَيْنِ وَأَوْقِدُوا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ ، وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا[2] ، حُمِّلَ كُلُّ امْرِىءٍ مَجْهُودَهُ وَخُفِّفَ عَنِ الْجَهَلَةِ ، رَبٌّ رَحِيمٌ وَإِمَامٌ عَلِيمٌ وَ دِينٌ قَوِيمٌ ، أَنَا بِالْأَمْسِ صَاحِبُكُمْ وَ [أَنَا] الْيَوْمَ عِبْرَةٌ لَكُمْ وَ غَداً مُفَارِقُكُمْ إِنْ تَثْبُتِ الْوَطْأَةُ فِي هٰذِهِ الْمَزَلَّةِ[1] فَذَاكَ الْمُرَادُ وَ إِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ ، فَإِنَّا كُنَّا فِي أَفْيَاءِ أَغْصَانٍ وَ ذَرَى رِيَاحٍ وَ تَحْتَ ظِلِّ غَمَامَةٍ اضْمَحَلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفَّقُهَا[2] وَعَفَا فِي الْأَرْضِ مَخَطُّهَا ، وَإِنَّمَا كُنْتُ جَاراً جَاوَرَكُمْ بَدَنِي

أَيَّاماً وَ سَتَعْقُبُونَ مِنِّي جُثَّةً خَلاً ، سَاكِنَةً بَعْدَ حَرَكَةٍ وَ كَاظِمَةً بَعْدَ نُطْقٍ ، لِيَعِظَكُمْ هُدُوِّي وَخُفُوتُ إِطْرَاقِي وَسُكُونُ أَطْرَافِي، فَإِنَّهُ أَوْعَظُ لَكُمْ مِنَ النَّاطِقِ الْبَلِيغِ ، وَدَّعْتُكُمْ وِدَاعَ مُرْصِدٍ لِلتَّلَاقِي، غَداً تَرَوْنَ أَيَّامِي وَيَكْشِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ سَرَائِرِي وَتَعْرِفُونِي بَعْدَ خُلُوِّ مَكَانِي وَقِيَامِ غَيْرِي مَقَامِي ، إِنْ أَبْقَ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي وَإِنْ أَفْنَ فَالْفَنَاءُ مِيعَادِي [وَإِنْ أَعْفُ] فَالْعَفْوُ لِي قُرْبَةٌ وَلَكُمْ حَسَنَةٌ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ، فَيَالَهَا حَسْرَةً عَلَى كُلِّ ذِي غَفْلَةٍ أَنْ يَكُونَ عُمُرُهُ عَلَيْهِ حُجَّةً أَوْ تُؤَدِّيَهُ أَيَّامُهُ إِلَى شِقْوَةٍ ، جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ لَا يُقَصِّرُ بِهِ عَنْ طَاعَةِ اللهِ رَغْبَةٌ أَوْ تَحِلُّ بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ نَقِمَةٌ ، فَإِنَّمَا نَحْنُ لَهُ وَبِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ: يَا بُنَيَّ ضَرْبَةٌ مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْثَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب امیر المومنین کے مسجد میں ضرب لگی تو عیادت کرنے والے لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المومنین وصیت کیجیے۔ فرمایا میری بیٹھ کے پیچھے تکیہ لگاؤ۔ پھر فرمایا۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس کے امر کے تابع بقدر اپنی طاقت کے حمد کرتے ہیں اور میں حمد کرتا ہوں اس کی جو اسے پسند ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ واحد و احد و صمد ہے اے لوگو! ہر شخص ملاقات کرے گا اس سے جس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ موت ہر نفس کو اپنی طرف کھینچنے والی ہے اور جس سے بھاگنا بے سود ہے بہت دن ایسے آئے کہ میں نے اس امر کو آشکارا کرنا چاہا لیکن خدا کو اس کا پوشیدہ رکھنا ہی منظور ہوا اس امر مکنون پر اطلاع پانا بہت دور ہے میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرو اور سنت محمد مصطفےٰ کو ضائع نہ کرو اور دین کے ان دونوں ستونوں کو قائم رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن رکھو، تمہاری فروگذاشت قابل مذمت ہوگی ہر شخص کو تکلیف دی گئی بقدر اس کی طاقت کے اور جاہلوں کے بار کو ہلکا کیا گیا ہے یعنی جو نہیں جانتے اس میں فتویٰ نہ دو۔ تمہارا رب رحیم ہے تکلیف مالایطاق نہیں دیتا اور تمہارا امام ہر مشکل کا جاننے والا ہے اور تمہارا دین استوار ہے میں کل تمہارا حاکم تھا اور آج تمہارے لئے عبرت ہوں اور کل تم سے جدا ہونے والا ہوں۔

اگر اس منزل پر قدم جمے رہے (میں زندہ رہا) تو مراد بر آئی اور اگر قدم میں لغزش ہوئی (موت آگئی) تو ہم ہیں ہی شاخوں کے سایہ میں ہوا کی گزرگاہ میں، بادل کے سایہ میں جو افق آسمان پر پھیل کر ہلکا پڑ چکا ہے اور زمین و آسمان میں اس کے اجزاء متفرق ہو چکے ہیں میرا بدن کچھ دن تمہارا ہمسایہ رہا۔ پھر میرا یہ جسم تمہارے سامنے ہوگا جو ایک قالب بے روح ہوگا ساکن ہوگا حرکت کے بعد خاموش ہوگا گویائی کے بعد، البتہ تمہارے لئے میری خاموشی پند آموز ہوگی اور میرے پر از ضیاع کلام کا ختم ہو جانا اور میرے اجزاء کا بے حس ہو جانا تمہارے لئے نصیحت کرنے والا ہوگا۔ اس طور کہ ایک ناطق بلیغ خاموش ہے اور وداع کرنا ایسی ذات کو جو تمہاری ملاقات کا مشتاق رہتا ہے کل روز قیامت تم میری حکومت کو دیکھو گے اس

روز خداوند عالم ان اسرار کو جو میرے دل میں مخفی ہیں آشکارا کرے گا تب تم پہچانو گے مجھے، میرے یہ مکان خالی کرنے کے بعد اور میری جگہ میرے غیر کے آنے کے بعد (یعنی اعراف وصراط دکوثر وغیرہ پر مجھے پہچانو گے) اگر میں باقی رہا یعنی اس ضرب کے بعد زندہ رہ گیا تو اپنے خون کا دلی میں خود ہوں گا اور اگر مر جاؤں تو فنا میری وعدہ گاہ ہے اور اگر میں معاف کر دوں تو میرے لئے یہ عفو درجہ قرابت ایزدی ہوگا اور تمہارے لئے نیکی، پس عفو کرو اور درگزر کرو۔ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ خدا تمہارے گناہ بخش دے پس لوگو حیرت کا مقام ہے ہر غفلت پر کہ اس کی اس پر حجت قرار پائی اور اس کی زندگی کا زمانہ بدبختی میں گزرا ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے قرار دے جنھوں نے طاعت خدا میں کوتاہی نہیں کی اور برغبت عبادت کرتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے لئے عذاب نہ ہو، ہمارا نیکی کرنا اور بدی سے بچنا سب اللہ کی مدد سے ہے پھر امام حسنؑ سے فرمایا۔ ایک ضربت کے بدلے میں تم قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا اور زیادہ کر کے گناہ نہ کرنا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَقِيلِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَامِتُّ فَاقْتُلِ ابْنَ مُلْجَمٍ وَاحْفِرْ لَهُ فِي الْكُنَاسَةِ ـ وَوَصَفَ الْعَقِيلِيُّ الْمَوْضِعَ عَلَى بَابِ طَاقِ الْمَحَامِلِ مَوْضِعُ الشَّوَّاءِ وَالرَّوَّاسِ ـ ثُمَّ ارْمِ بِهِ فِيهِ، فَإِنَّهُ وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علیؑ کو ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو ابن ملجم کو قتل کر کے کوفہ کے کوڑے گھر میں دبا دینا۔

پینسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت امام حسین علیہ السلام پر

(بَابٌ) ٦٥

الْإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ (قَالَ الْكُلَيْنِيُّ) وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفَاةُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، إِذَا أَنَامِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً

ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلىٰ أُمِّي عَلَيْهَا السَّلامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنْ عَائِشَةَ مَا يَعْلَمُ اللهُ وَالنَّاسُ صَنِيعَهَا وَعَدَاوَتَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَعَدَاوَتَهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عليه السلام [وَ] وُضِعَ عَلَى السَّرِيرِ ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِ إِلىٰ مُصَلّىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلّىٰ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَحُمِلَ وَأُدْخِلَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَهَبَ ذُو الْعُوَيْنَيْنِ(۱) إِلىٰ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ لِيَدْفِنُوهُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلىٰ بَغْلٍ بِسَرْجٍ. فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلامِ سَرْجاً. فَقَالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ، عَنْ بَيْتِي، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِي بَيْتِي وَيُهْتَكُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حِجَابُهُ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عليه السلام: قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَدْخَلْتِ عَلَيْهِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللهَ سَائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت آیا تو امام حسین علیہ السلام سے کہا اے برادر میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اس پر نظر رکھنا جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ تیار کرنا، میرا رُخ قبرِ رسولؐ کی طرف کرنا تاکہ اُن سے اپنے عہد کو تازہ کروں پھر میرا رُخ والدہ گرامی کی قبر کی طرف کرنا، پھر مجھے بقیع میں دفن کر دینا اور جان لو کہ مجھے عائشہ کی طرف سے وہ تکلیف پہنچے گی جسے اللہ بھی جانتا ہے اور وہ لوگ بھی اس کی کارگزاری کو سمجھتے ہیں کہ ان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہم اہلبیت سے جو عداوت ہے پس جب امام حسنؑ کا انتقال ہو گیا اور جنازہ تیار ہوا اور ان کو لے گئے مسجدِ رسول میں اس مقام پر جہاں آنحضرتؐ مُردوں پر نماز پڑھا کرتے تھے تو امام حسینؑ نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے بعد قبرِ رسول کی طرف چلے تو ایک ابلیس صفت نے جا کر عائشہ کو خبر کر دی۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفَاةُ، قَالَ: يَا قَنْبَرُ! انْظُرْ هَلْ تَرىٰ مِنْ وَرَاءِ بَابِكَ مُؤْمِناً مِنْ غَيْرِ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام؟ فَقَالَ: اللهُ تَعَالىٰ وَرَسُولُهُ وَابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، قَالَ: ادْعُ لِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: هَلْ حَدَثَ إِلَّا خَيْرٌ؟ قُلْتُ: أَجِبْ أَبَا مُحَمَّدٍ فَعَجَّلَ عَلىٰ شِسْعِ نَعْلِهِ، فَلَمْ يُسَوِّهِ وَخَرَجَ مَعِي يَعْدُو، فَلَمَّا قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام: اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلُكَ يَغِيبُ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يَحْيىٰ بِهِ الْأَمْوَاتُ وَيَمُوتُ بِهِ الْأَحْيَاءُ، كُونُوا أَوْعِيَةَ الْعِلْمِ وَمَصَابِيحَ الْهُدىٰ، فَإِنَّ ضَوْءَ النَّهَارِ بَعْضُهُ أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ جَعَلَ وُلْدَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَئِمَّةً وَفَضَّلَ

بَعْضَهُمْ عَلىٰ بَعْضٍ وَآتىٰ دَاوُدَ عليه السلام زَبُوراً وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَا اسْتَأْثَرَ بِهِ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! إِنِّي
أَخَافُ عَلَيْكَ الْحَسَدَ وَإِنَّمَا وَصَفَ اللهُ بِهِ الْكَافِرِينَ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «كُفَّاراً حَسَداً مِنْ عِنْدِ بقره ۲/۱۰۹
أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ» وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سُلْطَاناً يَا مُحَمَّدَ بْنَ
عَلِيٍّ ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ فِيكَ ؟ قَالَ : بَلىٰ . قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاكَ عليه السلام يَقُولُ يَوْمَ
الْبَصْرَةِ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبَرَّنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَبَرَّ مُحَمَّداً وَلَدِي ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! لَوْ شِئْتُ
أَنْ أُخْبِرَكَ وَأَنْتَ نُطْفَةٌ فِي ظَهْرِ أَبِيكَ لَأَخْبَرْتُكَ ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ
عَلِيٍّ عليهما السلام بَعْدَ وَفَاةِ نَفْسِي وَمُفَارَقَةِ رُوحِي جِسْمِي إِمَامٌ مِنْ بَعْدِي وَعِنْدَ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ فِي الْكِتَابِ
وِرَاثَةً مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَضَافَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي وِرَاثَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَعَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ خِيَرَةُ خَلْقِهِ
فَاصْطَفىٰ مِنْكُمْ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً عليه السلام وَاخْتَارَنِي عَلِيٌّ عليه السلام بِالْإِمَامَةِ وَاخْتَرْتُ أَنَا
الْحُسَيْنَ عليه السلام ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام : أَنْتَ إِمَامٌ وَأَنْتَ وَسِيلَتِي إِلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَاللهِ لَوَدِدْتُ
أَنَّ نَفْسِي ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكَ هٰذَا الْكَلَامَ ، أَلَا وَإِنَّ فِي رَأْسِي كَلَاماً لَا تَنْزِفُهُ الدِّلَاءُ وَلَا
تُغَيِّرُهُ نَغْمَةُ الرِّيَاحِ كَالْكِتَابِ الْمُعْجَمِ فِي الرَّقِّ الْمُنَمْنَمِ(۱) أَهُمُّ بِإِبْدَائِهِ فَأَجِدُنِي سُبِقْتُ إِلَيْهِ سَبْقَ
الْكِتَابِ الْمُنْزَلِ أَوْ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَإِنَّهُ لَكَلَامٌ يَكِلُّ بِهِ لِسَانُ النَّاطِقِ وَيَدُ الْكَاتِبِ، حَتّٰى
لَا يَجِدَ قَلَماً وَيُؤْتَوْا بِالْقِرْطَاسِ حُمَماً(۲) فَلَا يَبْلُغُ إِلىٰ فَضْلِكَ وَكَذٰلِكَ يَجْزِي اللهُ الْمُحْسِنِينَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللهِ ، الْحُسَيْنُ أَعْلَمُنَا عِلْماً وَأَثْقَلُنَا حِلْماً وَأَقْرَبُنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم رَحِماً كَانَ فَقِيهاً قَبْلَ أَنْ
يُخْلَقَ وَقَرَأَ الْوَحْيَ قَبْلَ أَنْ يَنْطِقَ وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فِي أَحَدٍ خَيْراً مَا اصْطَفىٰ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم ، فَلَمَّا اخْتَارَ
اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً وَاخْتَارَكَ عَلِيٌّ إِمَاماً وَاخْتَرْتَ الْحُسَيْنَ، سَلَّمْنَا وَرَضِينَا مَنْ [هُوَ]
بِغَيْرِهِ يَرْضىٰ وَ [مَنْ غَيْرُهُ] كُنَّا نُسَلِّمُ بِهِ مِنْ مُشْكِلَاتِ أَمْرِنَا .

۲۔ اس نے کہا کہ لوگ حسنؑ کا جنازہ لے کر آئے ہیں تاکہ رسول اللہ کے پاس دفن کریں یہ سن کر وہ ایک زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں اور وہ اسلام میں سب سے پہلی بی بی تھیں جو زین پر سوار ہوئیں اور انھوں نے کہا تم اے بنی ہاشم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہ میرے گھر میں دفن نہ ہوں گے اور اس کے اور رسول اللہ کے درمیان پردہ چاک نہ ہوگا۔

امام حسینؑ نے ان سے کہا کہ آپ تو یہ پردہ پہلے ہی اپنے باپ کے لئے چاک کر چکی ہیں اور پہلوئے رسول میں ان کو جگہ دے چکیں جن کا قرب رسولؐ کو پسند نہ تھا آپ کو پیش خدا اس کا جواب دینا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب کی وفات کا وقت قریب آیا تو قنبر سے فرمایا۔ دیکھو آل محمدؐ کے سوا کوئی اور تو نہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور فرزند بہتر جانتے ہیں کہ اور کوئی نہیں۔ فرمایا تم جا کر محمد حنفیہ کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا خیر تو ہے آپ کو امام حسین علیہ السلام نے بلایا ہے انھوں نے جلدی سے جوتے کے بند باندھے جو جلدی میں ٹھیک نہ بندھ سکے اور دوڑتے ہوئے آئے جب حضرت کے پاس پہنچے تو سلام کیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا بیٹھو تم جیسا اور کون ہے جو اس کلام کو سنے، جس سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اور زندہ مر جاتے ہیں۔ تم ظرفِ علم بنے رہو اور چراغ ہدایت دن کی روشنی بعض حصہ کی بعض سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم کو امام بنایا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کی اور تم کو معلوم ہے کہ حضرتِ رسولِ خداؐ کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔

اے محمد بن علی میں تم کو حسد سے ڈراتا ہوں خدا نے اس حسد کا وصف کافروں کے لئے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وہ کافر ہیں حسد کرتے ہیں اپنوں ہی سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اے محمد بن علی اللہ تعالیٰ تم پر شیطان کو قابو نہ دے۔ کیا میں تم کو آگاہ کروں جو میں نے تمہارے بارے میں تمہارے باپ سے سنا ہے انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا میں یوم بصرہ (جنگِ جمل) تمہارے پدر بزرگوار کو کہتے سُنا کہ جو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھ سے نیکی کرے اس کو چاہیئے کہ میرے بیٹے محمد سے نیکی کرے، اے محمد بن علی اگر تم چاہو تو میں تم کو آگاہ کر دوں اس وقت سے جبکہ تم بصورتِ نطفہ اپنے باپ کی پشت میں تھے۔ اسے محمد بن علی کیا تم نہیں جانتے کہ امام حسین نے فرمایا تھا میری وفات کے بعد (یہ) امام ہے میرے بعد، اور خدا کے نزدیک یہ کتاب میں ہے اور یہ وراثت ہے نبی کی جس کو عطا کیا امام حسینؑ کو اللہ نے ان کے ماں باپ کی طرف سے

خدا کے علم میں یہ تھا کہ اے بنی ہاشم! تم اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہو۔ پس بنی ہاشم میں سے اس نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور محمدؐ نے علی کو منتخب کیا اور امام حسنؑ نے فرمایا علی نے منتخب کیا اور فرمایا میں حسینؑ کو منتخب کرتا ہوں۔

یہ سن کر محمد بن علی نے کہا۔ آپ امام ہیں اور وسیلہ ہیں رسولِ خدا تک پہنچنے کا۔ واللہ میں یہ پسند کرتا کہ آپ سے یہ کلام سننے سے پہلے مر جاتا۔ میرے سر میں وہ کلام ہے جو اس کثیر پانی والے کنوئیں کی مانند ہے جس کا پانی کثیر ڈول کھینچنے سے کم نہیں ہوتا اور ہوائیں لو نہیں پیدا کرتیں (یعنی کاش میں حسد کو اپنی طرف دیئے جانے سے پہلے مر جاتا، اور یہ کہ آپ کے فضائل مجھ اتنے معلوم ہیں کہ وہ ختم ہونیوالے نہیں۔)

وہ ایک لکھی ہوئی گویا کتاب ہے مزیّن کاغذ پر میں نے چاہا کہ ان فضائل کو بیان کر دوں، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کتابِ خدا میں پہلے سے موجود ہیں اور سابقہ کتب میں خدا کے رسولؐ ان کو پڑھ چکے ہیں، بیشک یہ کلام ایسا ہے کہ بولنے والوں کی زبانیں خاموش ہیں اور کاتبوں کے قلم شکستہ، بلکہ وہ قلم کو ان کے فضائل کے لئے پاتے ہی نہیں اور لکھنے والوں نے اتنا لکھا ہے کہ کاغذ کا کوئی حصہ سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہا۔ آپؑ کی فضیلت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ خدا محسنوں کو ایسا

ہی بدلہ دیتا ہے اور نہیں ہے توت مگر جو اللہ دیتا ہے۔

حسینؑ نے ہم کو علم دیا اور حلم والا بنایا اور از روئے رحم ہم کو رسول اللہ سے قریب کیا۔ امام حسین نقیہ ہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اور انھوں نے وحی کو پڑھا ہے بولنے سے پہلے اگر خدا خیر میں کسی اور میں پاتا تو حضرت محمد مصطفیٰؐ کو انتخاب نہ کرتا۔ خدا نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور انھوں نے علیؑ کا اور علیؑ نے آپ کو امامت کے لئے منتخب کیا اور آپ نے حسین کو انتخاب کیا ہم نے تسلیم کر لیا اور راضی ہوگئے اور ان کے سوا اور کون ہے جس سے ہم راضی ہوتے، ہم نے مشکلات میں اپنے امر کا مالک انہی کو تسلیم کر لیا ہے۔

۳ــ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (ع) يَقُولُ: لَمَّا احْتُضِرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (عليهما السلام) قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلَىٰ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا وَعَدَاوَتِهَا لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَعَدَاوَتِهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ (ع) [وَ] وُضِعَ عَلَىٰ سَرِيرِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَىٰ مُصَلَّىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّىٰ عَلَى الْحَسَنِ (ع)، فَلَمَّا أَنْ صَلَّىٰ عَلَيْهِ حُمِلَ فَأُدْخِلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلَىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَ عَائِشَةَ الْخَبَرُ وَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (عليهما السلام) لِيُدْفَنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَىٰ بَغْلٍ بِسَرْجٍ۔ فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً۔ فَوَقَفَتْ وَ قَالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ عَنْ بَيْتِي، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَا يُهْتَكُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِجَابُهُ، فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا: قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَدْخَلْتِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ؛ إِنَّ أَخِي أَمَرَنِي أَنْ أُقَرِّبَهُ مِنْ أَبِيهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيُحْدِثَ بِهِ عَهْداً وَاعْلَمِي أَنَّ أَخِي أَعْلَمُ النَّاسِ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَعْلَمُ بِتَأْوِيلِ كِتَابِهِ مِنْ أَنْ يَهْتِكَ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتْرَهُ، احزاب ۵۳/
لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ» وَقَدْ أَدْخَلْتِ أَنْتِ بَيْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الرِّجَالَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ حجرات ۹/۲
آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ» وَ لَعَمْرِي لَقَدْ ضَرَبْتِ أَنْتِ لِأَبِيكِ وَ فَارُوقِهِ عِنْدَ أُذُنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَعَاوِلَ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ «إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ

حجرات ۴۹/۳

أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى»، وَلَعَمْرِي لَقَدْ أَدْخَلَ أَبُوكِ وَفَارُوقُهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِقُرْبِهِمَا مِنْهُ الْأَذَى وَمَا رَعَيَا مِنْ حَقِّهِ مَا أَمَرَهُمَا اللهُ بِهِ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْوَاتاً مَا حَرَّمَ مِنْهُمْ أَحْيَاءً وَتَاللهِ يَا عَائِشَةُ ! لَوْ كَانَ هٰذَا الَّذِي كَرِهْتِيهِ مِنْ دَفْنِ الْحَسَنِ عِنْدَ أَبِيهِ رَسُولِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا جَائِزاً فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللهِ لَعَلِمْتِ أَنَّهُ سَيُدْفَنُ وَإِنْ رَغِمَ مَعْطِسُكِ قَالَ : ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ! يَوْماً عَلَى بَغْلٍ وَيَوْماً عَلَى جَمَلٍ فَمَا تَمْلِكِينَ نَفْسَكِ وَلَا تَمْلِكِينَ الْأَرْضَ عَدَاوَةً لِبَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ : يَا ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ هٰؤُلَاءِ الْفَوَاطِمُ يَتَكَلَّمُونَ فَمَا كَلَامُكَ ؟ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عليه السلام : وَأَنَّى تُبْعِدِينَ مُحَمَّداً مِنَ الْفَوَاطِمِ، فَوَاللهِ لَقَدْ وَلَدَتْهُ ثَلَاثُ فَوَاطِمَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ عِمْرَانَ بْنِ عَائِذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُومٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بْنِ الْأَصَمِّ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ حِجْرِ بْنِ عَبْدِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام : نَحُّوا ابْنَكُمْ وَاذْهَبُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ، قَالَ: فَمَضَى الْحُسَيْنُ عليه السلام إِلَى قَبْرِ أُمِّهِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَدَفَنَهُ بِالْبَقِيعِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ جب امام حسنؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے امام حسینؑ سے فرمایا۔ اے میرے بھائی میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا۔

پس جب میں مرجاؤں تو تم مجھے تجہیز و تکفین کر کے رسول اللہ کی قبر کی طرف میرا رُخ کر دینا تاکہ میں اپنا عہد ان سے تازہ کروں، پھر میرا رخ میری والدہ ماجدہ کی طرف کر دینا۔ پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور یہ جان لو کہ عائشہ سے مجھے وہ تکلیف پہنچے گی جسے تم جانتے ہو اور لوگ بھی جانتے ہیں ان کو اللہ کے رسولؐ سے اور ہم اہلبیتؑ سے عداوت ہے جب امام حسنؑ کی روح قبض ہوئی اور ان کا جنازہ تیار ہوا تو بنی ہاشم اس مقام پر لے گئے جہاں رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بعد نماز جنازہ کو قبر رسول کے پاس لائے۔ کسی نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ بنی ہاشم حضرت حسنؑ بن علیؑ کو رسول اللہ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سن کر زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں، اسلام میں سب سے پہلے عورتوں میں ایسی سواری کرنے والی وہی تھیں انھوں نے بنی ہاشم سے کہا۔ تم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ۔ یہاں وہ دفن نہیں ہوں گے ان کے اور رسول کے درمیان پردہ نہیں ہٹے گا۔ امام حسین علیہ السلام نے کہا۔ یہ تو آپ اپنے باپ کو دفن کر کے کر چکیں اور جنکو رسولؐ اللہ دوست نہ رکھتے تھے وہ ہو چکا۔ خدا اس کے متعلق آپ سے باز پرس کریگا۔ میرے بھائی کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پدر بزرگوار رسولؐ اللہ کے پاس دفن ہوں اور اپنے عہد کو ان سے پورا کریں آپ کو معلوم ہے کہ میرے بھائی اللہ اور رسولؐ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کی تاویل کے سب سے زیادہ جاننے والے ان کے اور رسولؐ کے درمیان حجاب کیسا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر ان کے اذن اور اجازت سے۔ اور آپ نے بغیر آنحضرت سے اذن لئے لوگوں کو داخل کر دیا (یعنی ابوبکر و عمر کو دفن کرا دیا) حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نبی کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو۔ تم نے اپنے باپ کو اور ان کے فاروق کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے نیچا رکھتے ہیں وہ ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ سے امتحان لیا ہے تم نے ان دونوں کو رسولؐ اللہ کے پاس دفن کر دیا۔ حالانکہ انھوں نے اس امر کی رعایت نہ کی۔ جب کہ رسول اللہ نے حکم دیا تھا بے شک اللہ نے حرام کیا ہے مردہ مومنین پر اس چیز کو جو حرام کی ہے زندوں پر۔ خدا کی قسم اے عائشہ دفن حسنؑ جو تمہیں برا معلوم ہو رہا ہے اگر اپنے باپ رسول اللہ کے پاس دفن ہونا ضروری ہوتا تو تم دیکھتیں کہ تمہاری مرضی کے خلاف وہ ضرور دفن کئے جاتے۔

پھر محمد حنفیہ نے کہا۔ آپ ایک دن خچر پر سوار ہوئیں، ایک دن اونٹ پر۔ پس اس پر بھی اپنے نفس پر قابو حاصل نہ کیا اور عداوت بنی ہاشم میں مالک زمین بھی نہ ہوئیں یہ سن کر انھوں نے فرمایا۔ اے ابن حنفیہ یہ (امام حسینؑ) تو کئی فاطموں سے نسبت رکھتے ہیں۔ مگر تم کلام کرنے والے کون؟ امام حسینؑ نے فرمایا تم محمد کو فواطم سے کیسے ہٹاتی ہو۔ واللہ ان کو تین فاطموں نے پیدا کیا ہے۔ فاطمہ مخزومی زوجہ عبدالمطلب، فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ اور فاطمہ عامری نے۔

عائشہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو یہاں سے ہٹاؤ اور ان کو لے جاؤ، کیونکہ تم عداوت والے ہو۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ پس امام حسین جنازہ کو بقیع میں لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

چھیاسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت علی بن الحسین علیہ السلام پر

(بَابٌ) ٦٦

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَىٰ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَاباً مَلْفُوفاً وَوَصِيَّةً ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام مَبْطُوناً مَعَهُمْ لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ صَارَ وَاللهِ ذٰلِكَ الْكِتَابُ إِلَيْنَا يَا زِيَادُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ جَعَلَنِيَ

اللهُ فِداكَ ؟ قالَ : فيهِ وَاللهِ مايَحْتاجُ إلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ خَلَقَ اللهُ آدَمَ إلى أنْ تَفْنَى الدُّنْيا ، وَاللهِ إنَّ فيهِ الْحُدُودَ ، حَتّى أنَّ فيهِ أرْشَ الْخَدْشِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حسینؑ بن علی کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو بلایا اور ان کو ایک ملفوف تحریر اور وصیت نامہ دیا اور حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اس زمانہ میں مرض اسہال میں مبتلا تھے پس فاطمہ نے وہ کتاب علی بن الحسین کو دی۔ پھر یہ کتاب واللہ ہمارے پاس رہی۔ اے زیاد (راوی) راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ میں آپ پر فدا ہوں اس میں کیا تھا۔ فرمایا بنی آدم کی وہ تمام ضرورتیں جب سے آدم پیدا ہوئے ختم دُنیا تک، اس میں جرائم کی سزائیں بھی تھیں یہاں تک کہ ایک چرکہ کی سزا بھی۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعيدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنْ أبِي الْجارُودِ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : لَمّا حَضَرَ الْحُسَيْنَ عليه السلام ماحَضَرَهُ ، دَفَعَ وَصِيَّتَهُ إلَى ابْنَتِهِ فاطِمَةَ ظاهِرَةً في كِتابٍ مُدَرَّجٍ ، فَلَمّا أنْ كانَ مِنْ أمْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ما كانَ . دَفَعَتْ ذٰلِكَ إلى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قُلْتُ لَهُ : فَما فيهِ ـ يَرْحَمُكَ اللهُ ـ ؟ فَقالَ : مايَحْتاجُ إلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ كانَتِ الدُّنْيا إلى أنْ تَفْنى .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امام حسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی وصیت ملفوف اپنی بیٹی فاطمہ کے سپرد کی بعد شہادت امام حسینؑ فاطمہ نے وہ وصیت علی بن الحسینؑ کے سپرد کی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ خدا کی آپ پر رحمت ہو اس میں کیا تھا فرمایا وہ تمام باتیں جن کی محتاج اولاد آدم آغاز آفرینش سے ختم دنیا تک ہوگی۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَميرَةَ ، عَنْ أبي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إنَّ الْحُسَيْنَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ لَمّا صارَ إلَى الْعِراقِ اسْتَوْدَعَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها الْكُتُبَ وَالْوَصِيَّةَ فَلَمّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام دَفَعَتْها إلَيْهِ .

وَ في نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ :

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف جانے لگے تو آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو تحریریں اور وصیتیں سپرد کیں۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام قید یزید سے رہا ہو کر آئے تو ام سلمہؓ نے وہ

ان کے سپرد کیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ فَلِيجِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعِنْدَهُ وُلْدُهُ إِذْ جَاءَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَخَلَا بِهِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخْبَرَنِي أَنِّي سَأُدْرِكُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبَا جَعْفَرٍ، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُ فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ، قَالَ: وَمَضَى جَابِرٌ وَرَجَعَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَجَلَسَ مَعَ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَإِخْوَتِهِ فَلَمَّا صَلَّى الْمَغْرِبَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيُّ؟ فَقَالَ: قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِنَّكَ سَتُدْرِكُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبَا جَعْفَرٍ فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَنِيئاً لَكَ يَا بُنَيَّ! مَا خَصَّكَ اللهُ بِهِ مِنْ رَسُولِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِ بَيْتِكَ(١)، لَا تُطْلِعْ إِخْوَتَكَ عَلَى هٰذَا فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً، كَمَا كَادُوا إِخْوَةُ يُوسُفَ لِيُوسُفَ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے پاس آپ کے صاحبزادے بھی تھے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری آئے سلام کیا اور امام محمد باقرؑ کا ہاتھ پکڑ کر خلوت میں لے گئے اور فرمایا مجھے رسول اللہؐ نے خبر دی ہے کہ تم ایک شخص کو میرے اہل بیت سے پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا اور کنیت ابو جعفر، ان سے میرا سلام کہہ دینا، یہ کہہ کر وہ چلے گئے جب امام محمد باقرؑ پلٹ کر اپنے باپ اور بھائی کے پاس آئے تو حضرت نے علی بن الحسینؑ سے پوچھا۔ جابرؓ نے تم سے کیا کہا فرمایا کہتے تھے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم میرے اہلبیت میں ایک شخص کو پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا تم اس کو میرا سلام پہنچا دینا حضرت نے فرمایا مبارک ہو تم کو اے فرزند کہ اللہ نے رسولؐ کی اس خصوصیت کو تمام خاندان میں تم سے مخصوص کیا اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا وہ تمہارے ساتھ وہی چال چلیں گے جو برادران یوسفؑ نے یوسف علیہ السلام سے چلی تھی۔

سڑسٹھواں باب

امامت امام محمد باقر علیہ السلام پر نص

(بــاب) ٦٧

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَهْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ قَبْلَ ذٰلِكَ أَخْرَجَ سَفَطاً أَوْصُنْدُوقاً عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ هٰذَا الصُّنْدُوقَ ، قَالَ : فَحُمِلَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ إِخْوَتُهُ يَدَّعُونَ فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالُوا : أَعْطِنَا نَصِيبَنَا فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مَا دَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ فِي الصُّنْدُوقِ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَكُتُبُهُ .

۱۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو آپ نے ایک صندوق نکالا۔ پھر فرمایا۔ اے محمد اسے اٹھاؤ۔ پس اسے چار آدمیوں نے اٹھایا۔ حضرت کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے دعویٰ کیا کہ صندوق میں جو کچھ ہے وہ ہمیں بھی دو۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر اس میں تمہارا کچھ حصہ ہوتا تو میرے پدر بزرگوار صرف مجھ کو نہ دیتے۔ اس صندوق میں رسول اللہ کے ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِيسَىٰ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : الْتَفَتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام إِلَىٰ وُلْدِهِ ـ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ ـ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذَا الصُّنْدُوقُ اذْهَبْ بِهِ إِلَىٰ بَيْتِكَ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلٰكِنْ كَانَ مَمْلُوءاً عِلْماً .

۲۔راوی کہتا ہے امام زین العابدین علیہ السلام متوجہ ہوئے اپنے لڑکوں کی طرف درآنحالیکہ وہ حضرت کے پاس جمع تھے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے محمد اس صندوق کو اپنے گھر لے جاؤ۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں اس میں درہم و دینار نہ تھے بلکہ وہ علم سے بھرا ہوا تھا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهِ بِصَدَقَةِ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَإِنَّ ابْنَ حَزْمٍ بَعَثَ إِلَىٰ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَهُمْ ، فَسَأَلَهُ الصَّدَقَةَ ، فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ الْوَالِيَ كَانَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ وَبَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَبَعْدَ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَبَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، فَابْعَثْ إِلَيْهِ فَبَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَىٰ أَبِي ، فَأَرْسَلَنِي أَبِي بِالْكِتَابِ إِلَيْهِ حَتَّىٰ دَفَعْتُهُ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : يَعْرِفُ هٰذَا

وُلْدُ الْحَسَنِ[٣] ؟ قَالَ : نَعَمْ كَمَا يَعْرِفُونَ أَنَّ هٰذَا لَيْلٌ وَلٰكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ يَطْلُبُونَ الدُّنْيَا .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ـ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي عليه السلام .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ مِثْلَهُ .

۳ ـ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی امیہ کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم حاکم مدینہ کو لکھا کہ اوقاف علی و عمر و عثمان کی فہرست بنا کر بھیج دے اس نے زید بن الحسن سے جو خاندان میں سب سے بڑے تھے فہرست طلب کی انھوں نے لکھا چونکہ علی کے بعد متولی حسن ہوئے ان کے بعد حسینؑ ان کے بعد علی بن الحسین اور ان کے بعد امام محمد باقر ہیں لہٰذا ان سے مانگ ، ابن حزم نے اپنا آدمی میرے پدر بزرگوار کے پاس بھیجا۔ حضرت نے کاغذات میرے ہاتھ ابن حزم کے پاس بھیجے۔ میں نے اسے جا کر دیئے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اولاد امام حسن اوقاف کے ان ولیوں کو جانتی تھی فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن حسد ان پر غالب آیا۔ اگر وہ حق کو حق کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ لیکن انھوں نے دنیا کو طلب کیا۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم کو لکھا۔ اس کے بعد وہی بیان فرمایا جو گزر چکا ہے پھر فرمایا ابن حزم نے اپنا آدمی زید بن الحسنؑ کے پاس بھیجا ، اور وہ میرے باپ سے بڑے تھے۔

اڑسٹھواں باب

امام جعفر صادق علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابٌ) ٦٨

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : نَظَرَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَمْشِي فَقَالَ : تَرَى هٰذَا ؟ هٰذَا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ»

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امام جعفر صادق ؑ کو چلتا دیکھ کر کہتے ہوئے سنا۔ تم یہ چال دیکھتے ہو یہ وہی ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ضعیف بنا دیئے گئے ہیں ان کو امام بنائیں گے اور ہم ان کو وارث بنائیں گے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عليه السلام الْوَفَاةُ قَالَ : يَاجَعْفَرُ ! أُوصِيكَ بِأَصْحَابِي خَيْراً ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللهِ لَأَدَعَنَّهُمْ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ يَكُونُ فِي الْمِصْرِ فَلَا يَسْأَلُ أَحَداً .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے پدر بزرگوار کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمایا۔ اے جعفر میں تجھ سے اپنے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان سب کو بلاؤں گا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اس حال میں نہ رکھوں گا کہ شہر میں کسی سے بھی علم و مال کا سوال کروں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَلَدُ يَعْرِفُ فِيهِ شِبْهَ خَلْقِهِ وَخُلُقِهِ وَشَمَائِلِهِ ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ مِنِ ابْنِي هٰذَا ، شِبْهَ خَلْقِي وَ خُلُقِي وَ شَمَائِلِي يَعْنِي أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کا بیٹا اس سے صورت و سیرت اور اخلاق و عادات میں اس سے مشابہ ہو۔ میں یہ بات اپنے اس فرزند میں پاتا ہوں کہ وہ مجھ سے صورت و اخلاق و عادات میں مشابہ ہے اور فرزند سے مراد امام جعفر صادق تھے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَوْ أَخْيَرُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ...

۶۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام خلق خدا میں سب سے بہتر ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : هٰذَا وَاللهِ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، قَالَ عَنْبَسَةُ : فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ ، فَقَالَ: صَدَقَ جَابِرٌ ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنْ لَيْسَ كُلُّ إِمَامٍ هُوَ الْقَائِمَ بَعْدَ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ ؟.

۷۔ جابر بن یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کسی نے حضرت سے قائم آل محمدؐ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر ہاتھ رکھ کر فرمایا واللہ یہ قائم آل محمدؐ ہے عنبسہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے انتقال کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا جابر نے سچ بیان کیا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ ہر امام اپنے سے پہلے امام کے بعد قائم نہیں ہوتا۔

توضیح :۔ یہاں قائم سے مراد امام آخر نہیں ہیں بلکہ امور دین کا قائم کرنے والا اور احکام شریعت کا نگراں اور اس کا جاری کرنے والا مراد ہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَىٰ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبِي عليه السلام اسْتَوْدَعَنِي مَاهُنَاكَ ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ : ادْعُ لِي شُهُوداً فَدَعَوْتُ لَهُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ نَافِعٌ مَوْلَىٰ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ : اكْتُبْ : هٰذَا مَا بقر
أَوْصَىٰ بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ « يَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ » وَ ۲۲
أَوْصَىٰ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمُعَةَ وَ

أَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمَامَتِهِ وَ أَنْ يُرَبِّعَ قَبْرَهُ وَ يَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَ أَنْ يَحُلَّ عَنْهُ أَطْمَارَهُ عِنْدَ دَفْنِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ: انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ ـ بَعْدَ مَا انْصَرَفُوا ـ مَا كَانَ فِي هٰذَا بِأَنْ تُشْهِدَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ ! كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يُوصَ إِلَيْهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْحُجَّةُ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے والد نے امر امامت کے لئے جو امور تھے میرے سپرد کئے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار شخص بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا پھر فرمایا۔ لکھو یہ وہ وصیت ہے جو یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔ فرمایا۔ اے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے دین کا اصطفا کیا ہے پس تم مسلمان ہو کر مرنا۔ وصیت کرتا ہے محمد بن علی بن جعفر بن محمد اور اس کو یہ حکم دیتا ہے کہ مجھے کفن دیں اس عبا در کا جس میں نماز جمعہ پڑھا کرتا تھا اور میرا عمامہ باندھیں اور چوکور قبر بنائیں اور چار انگل سے زیادہ بلند کریں اور وقت بند اپنے لباس کے بند کھول دیں۔ پھر گواہوں سے فرمایا۔ اب تم جاؤ۔ خدا تم پر رحم کرے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے کہا۔ یہ گواہی آپ نے کیوں کرائی۔ فرمایا۔ مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ لوگ کہیں کسی کے لئے وصیت نہیں کی اور تم مغلوب ہو۔ میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو۔

اُنہترواں باب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابُ ٦٩)

الْإِشَارَةِ وَ النَّصِّ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْقَلَّاءِ عَنِ الْفَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: خُذْ بِيَدِي مِنَ النَّارِ، مَنْ لَنَا بَعْدَكَ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ ـ فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ، فَتَمَسَّكْ بِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ دوزخ سے بچانے میں میری مدد کیجئے یہ فرمایئے کہ آپ کے بعد امام کون ہے اسی وقت موسیٰ کاظم علیہ السلام آ گئے وہ اس وقت کم سن تھے فرمایا یہ ہے تمہارا امام اسی کی پیروی کرو۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ ثُبَيْتٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي رَزَقَ أَبَاكَ

مِنْكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ مِنْ عَقِبِكَ قَبْلَ الْمَمَاتِ مِثْلَهَا ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُوَ ؟ ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ فَأَشَارَ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَ هُوَ رَاقِدٌ فَقَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ ـ وَهُوَ غُلَامٌ ـ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کے آباء طاہرین کو آپ جیسی صفات عطا فرمائی کہ وہ رسولِ خدا کے بعد بھی آپ ہی جیسے کو معین کرے فرمایا۔ خدا نے ایسا کیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے آپ نے اشارہ کیا۔ عبد صالح (امام موسیٰ کاظمؑ) کی طرف وہ اس وقت سو رہے تھے اور وہ اس وقت کم سن تھے۔

۳ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْأَرَّجَانِيُّ الْفَارِسِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ فِي السَّنَةِ الَّتِي اُخِذَ فِيهَا أَبُو الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ صَارَ فِي يَدِ هٰذَا وَمَا نَدْرِي إِلَىٰ مَا يَصِيرُ؟ ، فَهَلْ بَلَغَكَ عَنْهُ فِي أَحَدٍ مِنْ وُلْدِهِ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ لِي : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ أَحَداً يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، دَخَلْتُ عَلَىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي مَنْزِلِهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتِ كَذَا فِي دَارِهِ فِي مَسْجِدٍ لَهُ وَهُوَ يَدْعُو وَعَلَىٰ يَمِينِهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يُؤَمِّنُ عَلَىٰ دُعَائِهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلَيْكَ وَ خِدْمَتِي لَكَ ، فَمَنْ وَلِيُّ النَّاسِ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ مُوسَىٰ قَدْ لَبِسَ الدِّرْعَ وَسَاوَىٰ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : لَا أَحْتَاجُ بَعْدَ هٰذَا إِلَىٰ شَيْءٍ!

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے عبدالرحمٰن بن حجاج سے پوچھا جس سال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام قید کئے گئے کہ یہ بزرگ اس شخص (مراد ہارون یا سندی بن شاہک) کے ہاتھوں میں ہیں میں نہیں جانتا کہ اس قید کا انجام کیا ہوگا۔
پس آیا ان کی اولاد کے متعلق تمہیں کچھ خبر ہے کہ کون امام جعفر کے بعد امام ہوگا۔ اس نے کہا ایسا سوال مجھ سے سوائے تمہارے کسی نے نہیں کیا۔ سنو میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا وہ گھر کے اس حصے میں تھے جہاں عبادت کیا کرتے تھے حضرت دعا فرما رہے تھے اور آپ کے داہنی طرف موسیٰ بن جعفرؑ آمین کہہ رہے تھے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس میرا آنا بند ہو جائے گا لہٰذا یہ بتائیے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا موسیٰ نے زرہ رسولؐ پہنی تو ان کے بدن پر ٹھیک آئی۔ میں نے کہا بس میں سمجھ گیا۔ اب زیادہ بیان کی ضرورت نہیں۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الصَّيْقَلِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ هُوَ غُلَامٌ ، فَقَالَ : اسْتَوْصِ بِهِ وَضَعْ أَمْرَهُ

عِنْدَ مَنْ تَثِقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِكَ.[1]

۴۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام درآنحالیکہ وہ صغیر سن تھے تشریف لائے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں ان کے لئے وصیت کرتا ہوں پس تم ان کی امامت کا ذکر کرو اپنے معتمد اصحاب کے سامنے۔

٥- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي يَوْماً، فَسَأَلَهُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِلَى مَنْ نَفْزَعُ وَ يَفْزَعُ النَّاسُ بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: إِلَى صَاحِبِ الثَّوْبَيْنِ الْأَصْفَرَيْنِ وَالْغَدِيرَتَيْنِ -يَعْنِي الذُّؤَابَتَيْنِ- وَهُوَ الطَّالِعُ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، يَفْتَحُ الْبَابَيْنِ بِيَدِهِ جَمِيعاً، فَمَا لَبِثْنَا أَنْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا كَفَّانِ آخِذَةٌ بِالْبَابَيْنِ فَفَتَحَهُمَا! ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام.

۵۔ اسحاق بن جعفر نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے پاس ایک دن تھا پس ان سے علی بن عمر نے پوچھا آپ کے بعد ہم اور دوسرے لوگ کس طرف رجوع کریں فرمایا دو زرد لباس والے اور دو گیسوؤں والے کی طرف اور ابھی اس دروازے سے آنے والا ہے دروازہ کے دونوں کواڑ وہ اپنے ہاتھ سے کھولے گا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ نمودار ہوئے اور دروازہ کھلا اور اس سے موسیٰ کاظم برآمد ہوئے۔

٦- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لَهُ مَنْصُورُ بْنُ حَازِمٍ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ الْأَنْفُسَ يُغْدَا عَلَيْهَا وَيُرَاحُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَمَنْ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَاحِبُكُمْ. وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام -الْأَيْمَنِ فِي مَا أَعْلَمُ- وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خُمَاسِيٌّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَالِسٌ مَعَنَا.

۶۔ منصور ابن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں دن اور رات گزرتے جا رہے ہیں پس جب آپ دنیا میں نہ ہوں تو ہمارا امام کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا امام ہے اور اپنا ہاتھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے داہنے کندھے پر رکھا اور وہ اس وقت پانچ سال کے تھے اور عبداللہ بن جعفر ہمارے پاس تھے۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ كَوْنٌ - وَ لَا أَرَانِي اللهُ ذٰلِكَ - فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ

بِمُوسَىٰ حَدَثٌ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قَالَ : بِوَلَدِهِ ، قُلْتُ : فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَ تَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَ ابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قَالَ : بِوَلَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا أَبَداً ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَعْرِفْهُ وَلَا أَعْرِفُ مَوْضِعَهُ؟ قَالَ : تَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَلَّىٰ مَنْ بَقِيَ مِنْ حُجَجِكَ مِنْ وُلْدِ الْإِمَامِ الْمَاضِي ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

۷۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر آپ کی موت واقع ہو، خدا مجھے یہ نہ دکھائے۔ تو ہم کس کو امام مانیں حضرت نے اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا اگر وہ بھی مرجائیں تب، فرمایا ان کا بیٹا امام ہوگا۔ میں نے کہا جب وہ بھی مرجائیں اور ان کے بڑے بھائی ہوں تب ان میں کون امام ہوگا فرمایا بیٹا اور یہ طریقہ جاری رہے گا۔ میں نے کہا اگر میں نہ ان کو پہچانتا ہوں نہ ان کے مقام کو تب کیا ہو۔ فرمایا۔ تم کہنا خداوندا میں اپنا دلی جانتا ہوں اس کو تیری حجتوں میں سے باقی ہو نسل امام ماضی سے اور یہ کہنا انشاء اللہ تمہارے لئے بہت ہوگا۔

۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَلَّاءِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : ذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام ـ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ ـ فَقَالَ : هٰذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ فِينَا مَوْلُودٌ أَعْظَمُ بَرَكَةً عَلَىٰ شِيعَتِنَا مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : لَا تَجْفُوا إِسْمَاعِيلَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذکر کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا جبکہ وہ کم سن تھے اور فرمایا کوئی مولود ہم میں نہیں ہوا ایسا جس کا مرتبہ ہمارے شیعوں کے لئے اس سے زیادہ ہو۔ پھر مجھ سے فرمایا تم میرے فرزند اسمٰعیل کو امام مان کر اس پر ظلم نہ کرنا۔

۹ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ فَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي أَمْرِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام حَتَّىٰ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : هُوَ صَاحِبُكَ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ ، فَقُمْ إِلَيْهِ فَأَقِرَّ لَهُ بِحَقِّهِ ، فَقُمْتُ حَتَّىٰ قَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَيَدَهُ وَ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا فِي أَوَّلَ مِنْكَ[1] ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأُخْبِرُ بِهِ أَحَداً ؟ فَقَالَ : نَعَمْ أَهْلَكَ وَ وُلْدَكَ ، وَ كَانَ مَعِي أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ رُفَقَائِي وَكَانَ يُونُسُ بْنُ ظَبْيَانَ مِنْ رُفَقَائِي ، فَلَمَّا أَخْبَرْتُهُمْ حَمِدُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَالَ يُونُسُ : لَا وَاللّٰهِ حَتَّىٰ أَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَ كَانَتْ بِهِ عَجَلَةٌ ، فَخَرَجَ فَأَتْبَعْتُهُ ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ لَهُ : وَقَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ يَا يُونُسُ الْأَمْرُ كَمَا قَالَ

لَكَ فَيْضُ ، قَالَ : فَقَالَ : سَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ، فَقَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : خُذْهُ إِلَيْكَ يَافَيْضُ !

۹۔ فیض بن مختار سے ایک طویل حدیث میں امر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق مروی ہے کہ اس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا جس کے متعلق تو نے سوال کیا وہ تیرا امام یہ ہے پس ان کے پاس جاؤ (امام موسیٰ کاظم اس وقت گہوارے میں تھے) اور ان کے حق کا اقرار کرو۔ پس میں کھڑا ہوا اور ان کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور ان کے لئے خدا سے دعا کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے تم سے پہلے کسی اور کو ملنے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کیا میں اس کی خبر لوگوں کو دوں۔ فرمایا۔ صرف اپنے خاندان والوں کو اور اپنی اولاد کو اور میرے ساتھ میرے اہل، میری اولاد اور میرے رفقاء تھے اور یونس بن ظبیان میرے رفقاء میں سے تھے۔ جب ان لوگوں کو میں نے خبر دی تو انھوں نے خدا کی تعریف کی اور یونس نے کہا خدا کی قسم میں اکتفا نہ کروں گا جب تک خود حضرت سے نہ سن لوں اور اس کے مزاج میں جلدی تھی پس وہ چلا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ پس ہم دروازے پر پہنچے تو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا درآنحالیکہ وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ اے یونس جو کچھ فیض نے بیان کیا ہے وہ ٹھیک ہے اس نے کہا سمعاً و طاعۃً۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا اپنے ساتھ لے جا یونس کو اے فیض۔

١٠ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ طَاهِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَلُومُ عَبْدَاللهِ وَيُعَاتِبُهُ وَيَعِظُهُ وَيَقُولُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ أَخِيكَ ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ النُّورَ فِي وَجْهِهِ؟ فَقَالَ عَبْدُاللهِ: لِمَ ، أَلَيْسَ أَبِي وَأَبُوهُ وَاحِداً وَ أُمِّي وَأُمُّهُ وَاحِدَةً؟(۲) فَقَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّهُ مِنْ نَفْسِي وَأَنْتَ ابْنِي.

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ملامت کی اپنے فرزند عبداللہ کو اور عتاب کیا اور نصیحت کی اور فرمایا کس امر نے تم کو روکا کہ تم اپنے بھائی جیسے بنو۔ پس خدا کی قسم میں ان کے چہرۂ پرنور کو دیکھتا ہوں۔ عبداللہ نے کہا کہا آپ کے باپ اور میرے باپ ان کی ماں اور میری ماں ایک نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا وہ میرا نفس ہے اور تم میرے بیٹے ہو۔

١١ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ هُوَ وَاقِفٌ عَلَىٰ رَأْسِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَىٰ وَ هُوَ فِي الْمَهْدِ ، فَجَعَلَ يُسَارُّهُ طَوِيلاً ، فَجَلَسْتُ حَتَّىٰ فَرَغَ ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : ادْنُ مِنْ مَوْلَاكَ فَسَلِّمْ ، فَدَنَوْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ بِلِسَانٍ فَصِيحٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : اذْهَبْ فَغَيِّرِ اسْمَ ابْنَتِكَ الَّتِي سَمَّيْتَهَا أَمْسِ، فَإِنَّهُ اسْمٌ يُبْغِضُهُ اللهُ وَكَانَ وُلِدَتْ لِي ابْنَةٌ سَمَّيْتُهَا بِالْحُمَيْرَاءِ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : انْتَهِ إِلَىٰ أَمْرِهِ تُرْشَدْ، فَغَيَّرْتُ اسْمَهَا .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت موسیٰ کے گہوارے کے پاس کھڑے ان سے سرگوشی کر رہے تھے میں بیٹھ گیا جب حضرت سرگوشی سے فارغ ہوئے تو میں حضرت کے پاس گیا۔ فرمایا اپنے مولا کے پاس جاؤ اور سلام کرو میں نے سلام کیا۔ امام موسیٰ نے نہایت فصیح زبان میں جواب دیا۔ پھر فرمایا تم جاؤ اپنی لڑکی کا نام بدل دو جو تم نے کل رکھا ہے وہ ایسا نام ہے جس سے خدا بغض رکھتا ہے اور میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام میں نے حمیرا رکھا تھا حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا ان کے حکم کو بجا لاؤ باعث فلاح ہوگا۔ میں نے اس کا نام بدل دیا۔

۱۲ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : دَعَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَوْماً وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ لَنَا : عَلَيْكُمْ بِهٰذَا ، فَهُوَ وَاللهِ صَاحِبُكُمْ بَعْدِي .

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام کاظم کو ایک دن بلایا۔ ہم حضرت کے پاس تھے ہم سے فرمایا۔ اپنے اس ساتھی کو جان لو میرے بعد تمہارا امام یہی ہے۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّحْوِيِّ قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ شَمْعَةٌ وَفِي يَدِهِ كِتَابٌ ، قَالَ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَمَى بِالْكِتَابِ إِلَيَّ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَ لِي : هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ يُخْبِرُنَا أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَدْ مَاتَ ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ـ ثَلَاثاً ـ وَأَيْنَ مِثْلُ جَعْفَرٍ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : اُكْتُبْ قَالَ : فَكَتَبْتُ صَدْرَ الْكِتَابِ ، ثُمَّ قَالَ : اكْتُبْ : إِنْ كَانَ أَوْصَى إِلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ فَقَدِّمْهُ وَاضْرِبْ عُنُقَهُ ، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْجَوَابُ أَنَّهُ قَدْ أَوْصَى إِلَى خَمْسَةٍ وَاحِدُهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُاللهِ وَمُوسَى وَحُمَيْدَةُ .(١)

۱۳۔ ابوایوب نحوی سے روایت ہے کہ منصور بادشاہ عباسی نے نصف شب کے وقت مجھے بلایا۔ میں گیا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے شمع رکھی ہوئی ہے اور ہاتھ میں ایک خط ہے میں نے سلام کیا اس نے وہ خط مجھے دے دیا۔ درآنحالیکہ وہ رو رہا تھا مجھ سے کہا یہ خط محمد بن سلیمان حاکم مدینہ کا ہے اس نے خبر دی ہے کہ محمد بن جعفر کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر اس نے تین مرتبہ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کہا اور یہ بھی کہا اب جعفر کی مثل کون ہے پھر مجھ سے کہنے لگا اس خط کا جواب لکھو۔ جب میں نے خط کا آغاز لکھ لیا۔ تو اس نے کہا لکھو اگر انھوں نے اوقاف کے متعلق

صرف اپنی طرح ایک شخص کے متعلق وصیت کی ہے تو اسے بلا کر گردن مار دے۔ حاکم مدینہ نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ انھوں نے پانچ شخصوں کے متعلق وصیت کی ہے منصور بن محمد سلیمان، عبداللہ بن جعفر، اور اپنی بیوی حمیدہ بربریہ مادر موسیٰ کے لیے۔

توضیح:- اس سے معلوم ہوا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بعلم امامت منصور کے ارادہ کو معلوم کر لیا تھا نیز یہ نص ہے امامت پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کیونکہ باقی چار میں امامت کی اہلیت نہ تھی

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ بِنَحْوٍ مِنْ هٰذَا إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ أَوْصَىٰ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَعَبْدِاللهِ وَمُوسَىٰ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمَوْلَىً لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : لَيْسَ إِلَىٰ قَتْلِ هٰؤُلَاءِ سَبِيلٌ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا وہ لہو و لعب نہیں کرتا اسی اثنا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک بکری کا بچہ لئے ہوئے آگئے اور اس سے کہنے لگے اپنے رب کو سجدہ کر یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا۔ بے شک امام لہو و لعب نہیں کرتا۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ لَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ ، وَأَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ ـ وَهُوَ صَغِيرٌ ـ وَمَعَهُ عَنَاقٌ مَكِّيَّةٌ وَهُوَ يَقُولُ لَهَا : اُسْجُدِي لِرَبِّكِ ، فَأَخَذَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام وَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ : بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ لَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ .

۱۵۔ نضر بن سعید نے بھی یہ روایت نقل کر کے اتنا لکھا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت کی منصور و عبداللہ و موسیٰ و محمد بن جعفر اور اپنے ایک غلام کے لئے منصور نے کہا اب ان لوگوں کے قتل کی کوئی صورت نہ رہی، کیونکہ منصور کا نام بھی شامل وصیت تھا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ الرُّمَّانِيُّ ، عَنْ فَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : إِنِّي لَعِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ أَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام ـ وَهُوَ غُلَامٌ ـ فَالْتَزَمْتُهُ وَقَبَّلْتُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَنْتُمُ السَّفِينَةُ وَهٰذَا مَلَّاحُهَا قَالَ : فَحَجَجْتُ مِنْ قَابِلٍ وَمَعِي أَلْفَا دِينَارٍ فَبَعَثْتُ بِأَلْفٍ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَلْفٍ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ قَالَ : يَا فَيْضُ ! عَدَلْتَهُ بِي ؟ قُلْتُ : إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِكَ ، فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ مَا أَنَا فَعَلْتُ

ذٰلِكَ ، بَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَهُ بِهِ.

۱۶۔فیض بن مختار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جبکہ وہ لڑکے تھے آ گئے میں نے ان کو پکڑ لیا اور بوسہ دیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم کشتی ہو اور یہ تمہارا ملاح ہے۔ فیض کہتے ہیں کہ اگلے سال میں حج کو گیا میرے پاس دو ہزار دینار تھے میں نے ایک ہزار امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھیجے اور ایک ہزار موسیٰ کاظم علیہ السلام کو۔ اس کے بعد جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ اے فیض! تم نے مجھے موسیٰ کے برابر کر دیا۔ میں نے کہا آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ یہ تمہارے ملاح ہیں۔ فرمایا واللہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ کے حکم سے۔

ستّروان باب

امام رضا علیہ السلام کی امامت پر نص

(بابُ ۷۰)

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ بِبَغْدَادَ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ جَالِساً فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيٌّ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيَّ بْنَ يَقْطِينٍ! هٰذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ وُلْدِي أَمَا إِنِّي قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي ، فَضَرَبَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ بِرَاحَتِهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ قَالَ : وَيْحَكَ كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : سَمِعْتُ وَاللهِ مِنْهُ كَمَا قُلْتُ، فَقَالَ هِشَامٌ : أَخْبَرَكَ أَنَّ الْأَمْرَ فِيهِ مِنْ بَعْدِهِ.

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ -وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ- قَالَ : كُنْتُ أَنَا- ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ-

۱۔صحاف سے مروی ہے کہ ہشام ابن الحکم اور علی بن یقطین بغداد میں تھے۔علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں ایک روز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے فرزند علی آ گئے۔ مجھ سے کہا اے علی بن یقطین یہ علی میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی۔ ہشام نے یہ سن کر اس کی پیشانی پہ ہاتھ مارا اور کہا تم یہ کیسے کہتے ہو علی بن یقطین نے کہا۔ واللہ میں نے ایسے ہی سنا ہے ہشام نے کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد وہی امام ہوں گے

اور راویوں نے بھی صفوان سے یہی روایت کی ہے ۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ حَكيمٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْقابُوسِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ : إِنَّ ابْني عَلِيّاً أَكْبَرُ وُلْدِي وَأَبَرُّهُمْ عِنْدِي وَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ وَهُوَ يَنْظُرُ مَعِي فِي الْجَفْرِ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرا فرزند علی اکبر اولاد ہے اور ان میں سب سے زیادہ نیک ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ میرے ساتھ جفر میں نظر کرتا ہے اور نہیں نظر کرتا اس میں مگر نبی یا وصیٔ نبی ۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ وَ إِسْماعِيلَ بْنِ عَبّادٍ الْقَصْرِيِّ جَميعاً ، عَنْ داوُدَ الرَّقِّيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْراهِيمَ عليه السلام : جُعِلْتُ فِداكَ إِنّي قَدْ كَبُرَ سِنّي ، فَخُذْ بِيَدِي مِنَ النّارِ ، قالَ فَأَشارَ إِلَى ابْنِهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ، فَقالَ : هٰذا صاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں بوڑھا ہوگیا ہوں مجھے نارِ جہنم سے بچایئے حضرت نے امام رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ ہے تمہارا امام میرے بعد۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : أَلا تَدُلُّني إِلىٰ مَنْ آخُذُ عَنْهُ دِيني؟ فَقالَ : هٰذَا ابْني عَلِيٌّ إِنَّ أَبي أَخَذَ بِيَدي فَأَدْخَلَني إِلىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله
بقرہ ۲/۳۰ فَقالَ : يا بُنَيَّ ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قالَ : «إِنّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَليفَةً» وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذا قالَ قَوْلاً وَفىٰ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ مجھے بتایئے کہ آپ کے بعد معاملات دینی کا تعلق ہم کس سے رکھیں، فرمایا۔ یہ میرا بیٹا علی ہے میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبر رسولؐ پر لے جاکر فرمایا۔ بیٹا خدا نے فرمایا ہے کہ میں روئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں پس خدا اپنے وعدے کو وفا کرنے والا ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ داوُدَ الرَّقِّيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسىٰ عليه السلام : إِنّي قَدْ كَبُرَتْ سِنّي وَ دَقَّ عَظْمي وَإِنّي سَأَلْتُ أَباكَ عليه السلام فَأَخْبَرَني بِكَ، فَأَخْبِرْني [مَنْ بَعْدَكَ؟] فَقالَ: هٰذا أَبُو الْحَسَنِ الرِّضا .

۵۔میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا اب بڑھاپا ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں میں نے آپ کے پدر بزرگوار سے بھی سوال کیا تھا پس اب آپ بتایئے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ ابوالحسن رضا۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ وَ كَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَعِنْدَهُ ابْنُهُ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام ، فَقَالَ لِي : يَا زِيَادُ ! هَذَا ابْنِي فُلَانٌ ، كِتَابُهُ كِتَابِي وَ كَلَامُهُ كَلَامِي وَ رَسُولُهُ رَسُولِي وَ مَا قَالَ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ .

٦۔راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا ان کے پاس ان کے فرزند امام رضا علیہ السلام تھے مجھ سے فرمایا۔ اے زید! یہ میرا فلاں بیٹا ہے اس کی تحریر میری تحریر ہے اور اس کا کلام میرا کلام ہے اس کا قاصد میرا قاصد ہے جو یہ کہے سچ ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمَخْزُومِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ : بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُوالْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فَجَمَعَنَا ثُمَّ قَالَ لَنَا : أَتَدْرُونَ لِمَ دَعَوْتُكُمْ ؟ فَقُلْنَا : لَا ، فَقَالَ : اشْهَدُوا أَنَّ ابْنِي هَذَا وَصِيِّي وَالْقَيِّمُ بِأَمْرِي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي ، مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي دَيْنٌ فَلْيَأْخُذْهُ مِنِ ابْنِي هَذَا وَمَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَةٌ فَلْيُنْجِزْهَا مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ لِقَائِي فَلَا يَلْقَنِي إِلَّا بِكِتَابِهِ .

٧۔مخزومی نے جس کی ماں نسل جعفر بن ابی طالب سے تھی بیان کیا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہمیں بلا کر فرمایا تم جانتے ہو میں نے کیوں بلایا ہے ہم نے کہا نہیں، فرمایا اس لئے کہ گواہ بنو اس بات کے کہ میرا بیٹا میرا وصی ہے اور میرے امر امامت کا قائم کرنے والا ہے اور میرا خلیفہ ہے میرے بعد، پس جس کا میرے اوپر قرضہ ہو وہ میرے اس بیٹے سے لے اور جس سے میں نے وعدہ کیا ہو وہ اس سے پورا کرائے اور جس کو (قید خانہ میں) مجھ سے ملنا ضروری ہو وہ اس کی تحریر کے ساتھ مجھ سے ملے۔

٨ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجَتْ إِلَيْنَا أَلْوَاحٌ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ـ وَهُوَ فِي الْحَبْسِ ـ : عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وُلْدِي أَنْ يَفْعَلَ كَذَا وَ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا ، وَفُلَانٌ لَا تُنِلْهُ شَيْئاً حَتَّى أَلْقَاكَ أَوْيَقْضِيَ اللهُ عَلَيَّ الْمَوْتَ .

٨۔حسین مختار سے مروی ہے ہمیں کچھ تحریریں ملیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اس میں تحریر تھا کہ میرا عہد

ہے میری اولاد میں سب سے بڑے سے کہ وہ ایسا ایسا کریں اور فلاں کو کچھ نہ دیں یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو یا مجھے موت آجائے

٩ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِالْبَصْرَةِ أَلْوَاحٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا بِالْعَرْضِ ، عَهْدِي إِلَىٰ أَكْبَرِ وُلْدِي ، يُعْطِي فُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ لَا يُعْطَىٰ حَتَّىٰ أَجِيءَ ، أَوْ يَقْضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْمَوْتَ ، إِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

٩۔ حسین بن مختار سے مروی ہے کہ بصرہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کچھ تحریر کردہ الواح ملیں جن میں تحریر تھا کہ یہ میرا معاہدہ ہے ولد اکبر سے کہ وہ فلاں کو یہ دے اور فلاں کو یہ ، اور فلاں کو کچھ نہ دے ، یہاں تک کہ قید سے چھوٹ کر آجاؤں یا مجھے موت آجائے اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

١٠ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مُحْرِزٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ مِنَ الْحَبْسِ أَنَّ فُلَاناً ابْنِي ، سَيِّدُ وُلْدِي وَقَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي .

١٠۔ علی بن یقطین سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قید خانہ سے لکھا کہ فلاں میرا بیٹا میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی ۔

١١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَزَّازِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَحْدُثَ حَدَثٌ وَلَا أَلْقَاكَ ، فَأَخْبِرْنِي مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ ـ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام ـ .

١١۔ داؤد بن سلیمان راوی ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکوں لہٰذا یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا۔ میرا بیٹا فلاں یعنی ابوالحسن (امام رضا علیہ السلام)

١٢ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام مَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَنْتَ هُوَ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام ذَهَبَ النَّاسُ يَمِيناً وَ شِمَالاً وَ قُلْتُ فِيكَ أَنَا وَ أَصْحَابِي فَأَخْبِرْنِي مَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ مِنْ وُلْدِكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں نے آپ کے والد سے سوال کیا تھا کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا تو انھوں نے آپ کو بتایا چنانچہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہوا تو لوگ ہر طرف سے جمع ہوئے میں نے آپ کے متعلق بیان کیا اور میرے اصحاب نے بھی گواہی دی۔ پس اب آپ بتائیے کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے کون امام ہوگا فرمایا میرا فلاں بیٹا۔

۱۳ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلَىٰ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام بِمَالٍ، فَأَخَذَ بَعْضَهُ وَتَرَكَ بَعْضَهُ؛ فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ عِنْدِي؟ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ يَطْلُبُهُ مِنْكَ، فَلَمَّا جَاءَنَا نَعْيُهُ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ابْنُهُ، فَسَأَلَنِي ذٰلِكَ الْمَالَ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں کچھ مال لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا۔ حضرت نے اس میں سے کچھ لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا۔ میں نے کہا آپ نے میرے پاس کیوں چھوڑا۔ فرمایا میرے بعد والا امام تجھ سے مانگ لے گا جب ہمارے پاس حضرت کے مرنے کی خبر پہنچی تو امام رضا علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو میرے پاس بھیجا اور انھوں نے وہ مال مجھ سے مانگا میں نے دیدیا

۱۴ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْأَرْمَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ الزَّيْدِيِّ. قَالَ أَبُو الْحَكَمِ: وَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْعُمْرَةَ ـ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَلْ تُثْبِتُ هٰذَا الْمَوْضِعَ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَهَلْ تُثْبِتُهُ أَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ إِنِّي أَنَا وَ أَبِي لَقِينَاكَ هٰهُنَا وَ أَنْتَ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام وَ مَعَهُ إِخْوَتُكَ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتُمْ كُلُّكُمْ أَئِمَّةٌ مُطَهَّرُونَ وَالْمَوْتُ لَا يَعْرَىٰ مِنْهُ أَحَدٌ، فَأَحْدِثْ إِلَيَّ شَيْئاً أُحَدِّثُ بِهِ مَنْ يَخْلُفُنِي مِنْ بَعْدِي فَلَا يَضِلُّ، قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! هٰؤُلَاءِ وُلْدِي وَهٰذَا سَيِّدُهُمْ ـ وَ أَشَارَ إِلَيْكَ ـ وَقَدْ عُلِّمَ الْحُكْمَ وَالْفَهْمَ وَالسَّخَاءَ وَالْمَعْرِفَةَ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ وَمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، وَفِيهِ حُسْنُ الْخُلْقِ وَحُسْنُ الْجَوَابِ وَهُوَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهِ أُخْرَىٰ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: وَمَا هِيَ؟ ـ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ـ قَالَ عليه السلام: يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ غَوْثَ هٰذِهِ

الأُمَّةِ وَغِيَاثَهَا وَعَلَمَهَا وَنُورَهَا وَفَضْلَهَا وَحِكْمَتَهَا ، خَيْرُ مَوْلُودٍ وَخَيْرُ نَاشِئٍ، يَحْقُنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِهِ الدِّمَاءَ، وَيُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ وَيَلُمُّ بِهِ الشَّعَثَ وَيَشْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ وَيَكْسُو بِهِ الْعَارِيَ وَ يُشْبِعُ بِهِ
الْجَائِعَ وَيُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ وَيُنْزِلُ اللهُ بِهِ الْقَطْرَ وَيَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، خَيْرُ كَهْلٍ وَخَيْرُ نَاشِئٍ، قَوْلُهُ حُكْمٌ
وَصَمْتُهُ عِلْمٌ، يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَيَسُودُ عَشِيرَتَهُ مِنْ قَبْلِ أَوَانِ حُلُمِهِ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: بِأَبِي أَنْتَ
وَأُمِّي وَهَلْ وُلِدَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَمَرَّتْ بِهِ سِنُونَ، قَالَ يَزِيدُ: فَجَاءَنَا مَنْ لَمْ نَسْتَطِعْ مَعَهُ كَلَاماً، قَالَ
يَزِيدُ: فَقُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ ؑ: فَأَخْبِرْنِي بِمِثْلِ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ أَبُوكَ ؑ، فَقَالَ لِي، نَعَمْ إِنَّ
أَبِي ؑ كَانَ فِي زَمَانٍ لَيْسَ هَذَا زَمَانُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: فَمَنْ يَرْضَى مِنْكَ بِهَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، قَالَ:
فَضَحِكَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ضَحِكاً شَدِيداً، ثُمَّ قَالَ: أُخْبِرُكَ يَا أَبَا عُمَارَةَ! إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي
فَأَوْصَيْتُ إِلَى ابْنِي فُلَانٍ وَ أَشْرَكْتُ مَعَهُ بَنِيَّ فِي الظَّاهِرِ وَ أَوْصَيْتُهُ فِي الْبَاطِنِ، فَأَفْرَدْتُهُ وَحْدَهُ
وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيَّ لَجَعَلْتُهُ فِي الْقَاسِمِ ابْنِي، لِحُبِّي إِيَّاهُ وَ رَأْفَتِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ ذَلِكَ إِلَى اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ، يَجْعَلُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَ لَقَدْ جَاءَنِي بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ أَرَانِيهِ وَ أَرَانِي مَنْ يَكُونُ
مَعَهُ وَ كَذَلِكَ لَا يُوصَى إِلَى أَحَدٍ مِنَّا حَتَّى يَأْتِيَ بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَدِّي عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ
عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَماً وَسَيْفاً وَعَصاً وَ كِتَاباً وَعِمَامَةً، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟
فَقَالَ لِي: أَمَّا الْعِمَامَةُ فَسُلْطَانُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السَّيْفُ فَعِزُّ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا الْكِتَابُ
فَنُورُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ أَمَّا الْعَصَا فَقُوَّةُ اللهِ وَأَمَّا الْخَاتَمُ فَجَامِعُ هَذِهِ الْأُمُورِ، ثُمَّ قَالَ لِي:
وَالْأَمْرُ قَدْ خَرَجَ مِنْكَ إِلَى غَيْرِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرِنِيهِ أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
مَا رَأَيْتُ مِنَ الْأَئِمَّةِ أَحَداً أَجْزَعَ عَلَى فِرَاقِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ وَ لَوْ كَانَتِ الْإِمَامَةُ بِالْمَحَبَّةِ لَكَانَ
إِسْمَاعِيلُ أَحَبَّ إِلَى أَبِيكَ مِنْكَ وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ؑ: وَ رَأَيْتُ
وُلْدِي جَمِيعاً الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ، فَقَالَ لِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ: هَذَا سَيِّدُهُمْ وَ أَشَارَ إِلَى
ابْنِي عَلِيٍّ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَاللهُ مَعَ الْمُحْسِنِينَ، قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ؑ: يَا يَزِيدُ!
إِنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ فَلَا تُخْبِرْ بِهَا إِلَّا عَاقِلاً أَوْ عَبْداً تَعْرِفُهُ صَادِقاً وَإِنْ سُئِلْتَ عَنِ الشَّهَادَةِ فَاشْهَدْ بِهَا
وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا» وَقَالَ لَنَا أَيْضاً: «وَ نساء ۴/۵۸
مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللهِ» قَالَ: فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ؑ: فَأَقْبَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ
ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ جَمَعْتَهُمْ لِي - بِأَبِي وَأُمِّي - فَأَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ عَزَّ

وَجَلَّ وَيَسْمَعُ بِفَهْمِهِ وَيَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ، يُصِيبُ فَلايُخْطِئُ، وَيَعْلَمُ فَلايَجْهَلُ، مُعَلَّماً حُكْماً وَعِلْماً، هُوَ هٰذَا ـ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ابْنِي ـ ثُمَّ قَالَ: مَا أَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ فَإِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَأَوْصِ وَأَصْلِحْ أَمْرَكَ وَافْرَغْ مِمَّا أَرَدْتَ، فَإِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُمْ وَمُجَاوِرٌ غَيْرَهُمْ، فَإِذَا أَرَدْتَ فَادْعُ عَلِيّاً فَلْيُغَسِّلْكَ وَلْيُكَفِّنْكَ فَإِنَّهُ طُهْرٌ لَكَ وَلايَسْتَقِيمُ إِلاَّ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ سُنَّةٌ قَدْ مَضَتْ، فَاضْطَجِعْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصُفَّ إِخْوَتَهُ خَلْفَهُ وَعُمُومَتَهُ وَمُرْهُ فَلْيُكَبِّرْ عَلَيْكَ تِسْعاً، فَإِنَّهُ قَدِ اسْتَقَامَتْ وَصِيَّتُهُ وَوَلِيَكَ وَأَنْتَ حَيٌّ، ثُمَّ اجْمَعْ لَهُ وُلْدَكَ مِنْ بَعْدِهِمْ. فَأَشْهِدْ عَلَيْهِمْ وَأَشْهِدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَى بِاللهِ شَهِيداً، قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ قَالَ لِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: إِنِّي أُؤْخَذُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَالْأَمْرُ هُوَ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ، سَمِيِّ عَلِيٍّ وَعَلِيٍّ: فَأَمَّا عَلِيٌّ الْأَوَّلُ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا الْآخِرُ فَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، أُعْطِيَ فَهْمَ الْأَوَّلِ وَحِلْمَهُ وَنَصْرَهُ وَوُدَّهُ وَدِينَهُ وَمِحْنَتَهُ وَمِحْنَةَ الْآخِرِ وَصَبْرَهُ عَلَى مَا يَكْرَهُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ إِلاَّ بَعْدَ مَوْتِ هَارُونَ بِأَرْبَعِ سِنِينَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا يَزِيدُ! وَإِذَا مَرَرْتَ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ وَلَقِيتَهُ وَسَتَلْقَاهُ فَبَشِّرْهُ أَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ غُلامٌ، أَمِينٌ، مَأْمُونٌ، مُبَارَكٌ وَسَيُعْلِمُكَ أَنَّكَ قَدْ لَقِيتَنِي فَأَخْبِرْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي يَكُونُ مِنْهَا هٰذَا الْغُلامُ جَارِيَةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ جَارِيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أُمِّ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُبَلِّغَهَا مِنِّي السَّلامَ فَافْعَلْ، قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيتُ بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَلِيّاً عليه السلام فَبَدَأَنِي، فَقَالَ لِي يَا يَزِيدُ: مَا تَقُولُ فِي الْعُمْرَةِ؟ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذٰلِكَ إِلَيْكَ وَمَا عِنْدِي نَفَقَةٌ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا كُنَّا نُكَلِّفُكَ وَلا نَكْفِيكَ. فَخَرَجْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فَابْتَدَأَنِي فَقَالَ: يَا يَزِيدُ! إِنَّ هٰذَا الْمَوْضِعَ كَثِيراً مَا لَقِيتَ فِيهِ جِيرَتَكَ وَعُمُومَتَكَ، قُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ قَصَصْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ لِي: أَمَّا الْجَارِيَةُ فَلَمْ تَجِئْ بَعْدُ، فَإِذَا جَاءَتْ بَلَّغْتُهَا مِنْهُ السَّلامَ. فَانْطَلَقْنَا إِلَى مَكَّةَ فَاشْتَرَاهَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ، فَلَمْ تَلْبَثْ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى حَمَلَتْ فَوَلَدَتْ ذٰلِكَ الْغُلامَ، قَالَ يَزِيدُ: وَكَانَ إِخْوَةُ عَلِيٍّ يَرْجُونَ أَنْ يَرِثُوهُ فَعَادُونِي إِخْوَتُهُ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ إِنَّهُ لَيَقْعُدُ مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بِالْمَجْلِسِ الَّذِي لا أَجْلِسُ فِيهِ أَنَا.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں عمرہ کے لئے جا رہا تھا کہ راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ مقام آپ کو یاد ہے کہ یہاں ایک وقت ہم ٹھہر چکے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں تم کو بھی یاد ہے میں نے کہا ہاں میں اور میرے والد یہاں آپ سے ملے تھے اور آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ آپ کے بھائی

بھی بچے تھے میرے باپ نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ سب آئمہ طاہرین ہیں اور موت سے کوئی بچنے والا نہیں آپ امر امامت کے متعلق مجھ سے بیان کیجئے تاکہ میں اپنے بعد والوں سے بیان کروں اور ان کو گمراہی سے بچاؤں فرمایا اے ابوعبداللہ (کنیت راوی) یہ میری اولاد ہے اور میرا بیٹا ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا آپ کی طرف۔

اور وہ صاحب علم و حکمت و سخا و معرفت ہے اور اس کے پاس ہیں وہ تمام چیزیں جن کے لوگ محتاج ہوتے ہیں زیادہ دین و دنیا کے معاملات میں اختلاف کرتے ہیں ان میں حسن خلق ہے حسن جواب ہے وہ خدائی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اور ان میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں میرے والد نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کیا ہیں فرمایا اس سے پیدا ہوگا اس امت کا فریاد رس، وہ دادرس خلق ہوگا وہ بلحاظ علم و نور و فضل و حکمت بہترین مولود اور بہترین پرورش یافتہ ہوگا۔ اللہ مومنوں کے خون کی اس کی وجہ سے حفاظت کرے گا اور ان کے جھگڑوں کی اصلاح کرے گا ان کی پراگندگی کو دور کرے گا ان کے برہنوں کو لباس پہنائے گا وہ بھوکے کو سیر کرے گا۔ خوفزدہ اس سے امن میں ہو جائے گا اس کی برکت سے اللہ مینہ برسائے گا اور اپنے بندوں پر رحم کریگا وہ سن رسیدوں سے بہتر ہوگا بہترین پرورش یافتہ ہوگا اس کا قول حکم ہوگا اس کا خاموش رہنا علم ہوگا وہ لوگوں کے جھگڑوں کو فیصل کرے گا اور اپنے قبیلہ کا سردار ہوگا اپنی جوانی کو پہنچنے سے پہلے ہی میرے ماں باپ نے پوچھا کیا وہ پیدا ہو گئے ہیں فرمایا ہاں چند سال گزر گئے راوی کہتا ہے پس ہمارے پاس ایک شخص مخالفوں میں سے آگیا جس کے سامنے ہم نے کلام کرنے کی جرأت نہ کی۔

یزید نامی راوی ہے کہ۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ بھی اسی طرح ہمیں آگاہ کیجئے جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے آگاہ کیا ہے فرمایا میرے والد کا زمانہ اور تھا اب وہ زمانہ نہیں، میں نے کہا جو آپ کی پریشان حالی پر راضی ہو اس پر اللہ کی لعنت حضرت یہ سن کر بہت ہنسے۔ پھر فرمایا۔ اے ابوعمارہ۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور میں نے لوگوں کے سامنے وصیت کی اپنے فلاں بیٹے کے متعلق اور بظاہر اپنے اور بیٹوں کو بھی شریک کیا۔ لیکن درحقیقت وصیت اس کے لئے تھی۔ میں نے تنہا اسی کو وصی بنایا اگر یہ امر امامت میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنے بیٹے قاسم کو بناتا کیونکہ مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے اور میری مہربانی بھی اس پر زیادہ ہے لیکن یہ امر تو خدا کے اختیار میں ہے۔

اور وہ امر امامت کو جہاں چاہتا ہے قرار دیتا ہے اور خواب میں رسول اللہ نے مجھے خبر دی اور میرے وصی کو دکھایا اور ان بادشاہان ضلالت کو بھی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اسی طرح ہم میں سے کوئی کسی کو وصی نہیں بناتا جب تک اس کو خبر نہ ملے۔ رسولؐ اللہ سے اور میرے جد علی مرتضیٰ سے، خدا کا درود ہو ان پر اور میں نے خواب میں رسول اللہ کے پاس انگوٹھی دیکھی اور تلوار، عصا اور کتاب اور عمامہ، میں نے پوچھا یا رسولؐ اللہ یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ عمامہ خدائے عزوجل کی سلطنت ہے۔

اور تلوار عزتِ خدا ہے اور کتاب نور خدا ہے اور عصا قوت خدا ہے اور انگوٹھی ان سب کی جامع ہے پھر مجھ سے

فرمایا۔ اب یہ امر امامت تم سے نکل کر دوسرے کی طرف جانے والا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ دکھائیے کہ ان میں وہ کون ہے حضرت نے فرمایا میں نے اس امر امامت کی مفارقت میں آئمہ میں سے کسی کو تم سے زیادہ مضطرب نہیں پایا اگر امامت کا معاملہ محبت سے متعلق ہوتا تو اسماعیل تمہارے باپ کے لئے تم سے زیادہ محبوب تھے لیکن یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنی زندہ اور مردہ اولاد کو دیکھا۔ امیر المومنین نے مجھ سے خواب میں فرمایا۔ یہ ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا میرے بیٹے علی کی طرف اور کہا کہ یہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں اور اللہ محسنوں کے ساتھ ہے راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا (اے یزید (نام راوی) یہ تیرے پاس امانت ہے اس سے آگاہ نہ کرنا مگر عقلمند کو یا جسے تم سچا سمجھتے ہو اور اگر گواہی طلب کی جائے تو گواہی دو اور قول خدا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا سے گواہی چھپائے کہ راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا میں رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے اپنی اولاد کو جمع کیا ہے پس ان میں سے کون میرے بعد امام ہوگا فرمایا جو نور خدا سے دیکھتا ہے اور اس کی فہم سے سنتا ہے اور اس کی حکمت سے بولتا ہے وہ راستی پر رہتا ہے خطا نہیں کرتا۔ علم رکھتا ہے۔ جاہل نہیں ہوتا وہ حکمت و علم کا معلم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے اور اس کے بعد میرے فرزند علی کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا۔ تم اس کے ساتھ بہت کم دن رہو گے جب تم اپنے سفر سے لوٹو تو وصیت کر دینا اور اپنے معاملہ کو درست کر لینا اور جو ارادہ کیا ہے اسے پورا کر لینا۔ کیونکہ تم ان سے دور ہونے والے ہو اور غیروں کے ہمسائے بننے والے ہو۔

جب تم ارادہ کرو جانے کا یعنی جب ہارون مدینہ آئے اور تمہیں قید کرنا چاہے تو اپنے فرزند علی کو بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ تم کو غسل دے اور کفن پہنائے اور یہ طہارت کافی ہے تمہارے لئے کیونکہ اس کے بعد پھر تمہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کا موقع تمہارے بعد والے امام کو نہ مل سکے گا اور یہ سنت رہ جائے گی کہ امام سابق کو امام لاحق غسل و کفن دے پس تم امام رضا کے سامنے لیٹ جانا اور ان کے بھائیوں چچوں کے سامنے امام کے حسن خلق کو بیان کرنا اور حکم دینا کہ وہ نو تکبیریں تم پر کہے یعنی نماز جنازہ میں۔

توضیح:- نماز میت میں چار تکبیریں ہیں لیکن اس حدیث میں نو کا ذکر ہے یا تو یہ ہیشگی نماز جنازہ کی صورت میں ہے یا خصوصیات امام سے ہے یا پھر یہ کہا جائے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں واجب ہیں اور نو مستحب، بھائیوں اور چچوں کو بلانے کی ضرورت اس لئے سمجھی گئی کہ امام رضا علیہ السلام کی امامت کا اعلان ہو جائے تاکہ بعد میں نزع کی صورت نہ ہو۔

اور وصیت ظاہر ہو جائے اور تمہاری زندگی میں تمہارا ولی معین ہو جائے۔ اس کے بعد اپنی اولاد کو جمع کرو اور لوگوں کے سامنے ان کو گواہ بناؤ اور اللہ بھی ان پر گواہ ہوگا اور خدا کا گواہ ہونا کافی ہے

یزید راوی ہے کہ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں اس سال گرفتار ہو جاؤں گا اور میرے بعد امر امامت میرے بیٹے علیؑ سے متعلق ہو گا جو ہمنام علی بن ابی طالب ہے علیؑ اوّل علی بن ابی طالبؑ ہیں ان کے بعد دوسرے علیؑ بن الحسینؑ ہیں جن کو عطا کی گئی ہے (یعنی) اوّل کی فہم ان کا غلبہ مومنین کی ان سے محبت اور علی اوّل کا دین اور ان کی تکلیفات (از قسم غصب حقوق) اور دوسرے علیؑ کے مصائب و محن اور تکلیف دہ باتوں پر ان کا صبر اور اس کو چاہیئے کہ خاموش رہے اور ہارون کے مرنے کے چار برس بعد کچھ کہے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ اے یزید جب تم اس جگہ پہنچو اور میرے پسر سے ملاقات کرو اور تم عنقریب اس سے ملو گے تو بشارت دینا کہ ایک لڑکا پیدا ہو گا جو امینِ خدا ہو گا اور مامون و مبارک ہو گا وہ تمہیں بتائے گا کہ تم مجھ سے ملے ہو، تم عند الملاقات کہنا کہ یہ لڑکا جس کنیز سے پیدا ہو گا وہ خاندان سے ہو گی ماریہ کے جو کنیزِ رسولؐ تھیں اور ابراہیم پسر رسولؐ اللہ کی ماں۔ اگر ممکن ہو تو میرا سلام اسے پہنچا دینا۔

یزید کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند امام رضا علیہ السلام سے ملا حضرت نے فرمایا عمرہ کا ارادہ ہے یا نہیں، میں نے کہا آپ کے اختیار میں ہے میرے پاس زادِ راہ نہیں۔

حضرت نے تعجب سے فرمایا سبحان اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم عمرہ کی تکلیف تو دیں اور زادِ راہ نہ دیں، پس ہم چلے جب اس جگہ پہنچے جہاں امام موسیٰ کاظمؑ سے ملاقات ہوئی تھی تو حضرت نے کلام کی ابتدا کی اور فرمایا۔ اے یزید یہی وہ جگہ ہے یہاں تم اکثر اپنے چچا زاد بھائیوں (مراد امام جعفر صادق اور ان کی اولاد) سے ملے ہو۔ میں نے کہا بے شک، پھر میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کی ملاقات کا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا وہ کنیز ابھی نہیں آئی جب آئے گی تو میں اپنے والد کا سلام اسے پہنچا دوں گا۔

ہم مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس کنیز کو خریدا۔ اسی سال کچھ دن بعد وہ حاملہ ہوئی اور وہ لڑکا پیدا ہوا۔ یزید نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام کے بھائی ان کے لاولد ہونے کی وجہ سے یہ امید دل میں لئے ہوئے تھے کہ وہ ان کے وارث ہوں گے وہ مجھ سے بھی عداوت رکھنے لگے (کہ اگر میں یہ خبر امام رضا علیہ السلام سے بیان نہ کرتا تو وہ صاحبِ اولاد نہ ہوتے) اسحاق بن جعفر علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ یہ شخص مجلس امام موسیٰ علیہ السلام میں بیٹھتا تھا جہاں میں نہ بیٹھتا تھا۔

۱۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ: لَمَّا أَوْصَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَشْهَدَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَإِسْحَاقَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَإِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَجَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَمُعَاوِيَةَ الْجَعْفَرِيَّ وَيَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ وَسَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ

الحارث الأنصاري و يزيد بن سليط الأنصاري و محمد بن جعفر بن سعد الأسلمي ـ و هو كاتب الوصية الأولى ـ أشهدهم أنه يشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أن محمداً عبده و رسوله وأن الساعة آتية لاريب فيها و أن الله يبعث من في القبور وأن البعث بعد الموت حق وأن الوعد حق وأن الحساب حق وأن القضاء حق و أن الوقوف بين يدي الله حق وأن ما جاء به محمد صلى الله عليه وآله حق وأن ما نزل به الروح الأمين حق، على ذلك أحيا وعليه أموت وعليه أبعث إن شاء الله، وأشهدهم أن هذه وصيتي بخطي وقد نسخت وصية جدي أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام و وصية محمد بن علي قبل ذلك نسختها حرفاً بحرف و وصية جعفر بن محمد على مثل ذلك وإني قد أوصيت إلى علي وبني بعد معه إن شاء وآنس منهم رشداً وأحب أن يقرهم، فذاك له و إن كرههم وأحب أن يخرجهم فذاك له ولا أمر لهم معه و أوصيت إليه بصدقاتي وأموالي وموالي وصبياني الذين خلفت وولدي إلى إبراهيم والعباس وقاسم و إسماعيل و أحمد و أم أحمد، وإلى علي أمر نسائي دونهم وثلث صدقة أبي و ثلثي، يضعه حيث يرى و يجعل فيه ما يجعل ذو المال في ماله، فإن أحب أن يبيع أو يهب أو ينحل أو يتصدق بها على من سميت له وعلى غير من سميت، فذاك له وهو أنا في وصيتي في مالي وفي أهلي وولدي و إن يرى أن يقر إخوته الذين سميتهم في كتابي هذا أقرهم و إن كره فله أن يخرجهم غير مثرب (۲) عليه ولا مردود، فإن آنس منهم غير الذي فارقتهم عليه فأحب أن يردهم في ولاية فذاك له وإن أراد رجل منهم أن يزوج أخته، فليس له أن يزوجها إلا بإذنه و أمره فإنه أعرف بمناكح قومه وأي سلطان أو أحد من الناس كفه عن شيء أو حال بينه وبين شيء مما ذكرت في كتابي هذا أو أحد ممن ذكرت، فهو من الله ومن رسوله بريء والله ورسوله منه براء و عليه لعنة الله و غضبه ولعنة اللاعنين والملائكة المقربين والنبيين والمرسلين و جماعة المؤمنين و ليس لأحد من السلاطين أن يكفه عن شيء وليس لي عنده تبعة ولا تباعة ولا لأحد من ولدي له قبلي مال، فهو مصدق فيما ذكر، فإن أقل فهو أعلم وإن أكثر فهو الصادق كذلك وإنما أردت بإدخال الذين أدخلتهم معه من ولدي التنويه بأسمائهم والتشريف لهم وأمهات أولادي من أقامت منهن في منزلها وحجابها فلها ما كان يجري عليها في حياتي إن رأى ذلك، ومن خرجت منهن إلى

زوج، فليس لها أن ترجع إلى محواي إلا أن يرى علي غير ذلك وبناتي بمثل ذلك ولا يزوج
بناتي أحد من إخوتهن من أمهاتهن و لا سلطان و لا عم إلا برأيه ومشورته، فإن فعلوا غير
ذلك فقد خالفوا الله ورسوله وجاهدوه في ملكه وهو أعرف بمناكح قومه، فإن أراد أن يزوج زوج
وإن أراد أن يترك ترك وقد أوصيتهن بمثل ما ذكرت في كتابي هذا و جعلت الله عز و جل
عليهن شهيداً وهو وأم أحمد [شاهدان] وليس لأحد أن يكشف وصيتي ولا ينشرها و هو منها
على غير ما ذكرت و سميت ، فمن أساء فعليه و من أحسن فلنفسه و ما ربك بظلام للعبيد و
صلى الله على محمد وعلى آله وليس لأحد من سلطان و لا غيره أن يفض كتابي هذا الذي ختمت
عليه الأسفل ، فمن فعل ذلك فعليه لعنة الله وغضبه ولعنة اللاعنين والملائكة المقربين و جماعة
المرسلين والمؤمنين من المسلمين وعلى من فض كتابي هذا. و كتب وختم أبو إبراهيم والشهود
وصلى الله على محمد وعلى آله ، قال أبو الحكم : فحدثني عبد الله بن آدم الجعفري عن يزيد بن
سليط قال كان أبو عمران الطلحي قاضي المدينة فلما مضى موسى قدمه إخوته إلى الطلحي
القاضي فقال العباس ابن موسى: أصلحك الله و أمتع بك ، إن في أسفل هذا الكتاب كنزاً و
جوهراً ويريد أن يحتجبه ويأخذه دوننا و لم يدع أبونا رحمه الله شيئاً إلا ألجأه إليه و تركنا
عالة و لولا أني أكف نفسي لأخبرتك بشيء على رؤوس الملاء . فوثب إليه إبراهيم بن محمد
فقال: إذاً والله تخبر بما لا نقبله منك ولا نصدقك عليه، ثم تكون عندنا ملوماً مدحوراً، نعرفك
بالكذب صغيراً و كبيراً و كان أبوك أعرف بك لو كان فيك خيراً وإن كان أبوك لعارفاً بك في
الظاهر والباطن وما كان ليأمنك على تمرتين، ثم وثب إليه إسحاق بن جعفر عمه فأخذ بتلبيبه
فقال له : إنك لسفيه ضعيف أحمق أجمع(١) هذا مع ما كان بالأمس منك ، وأعانه القوم أجمعون،
فقال أبو عمران القاضي لعلي: قم يا أبا الحسن ؛ حسبي ما لعنني أبوك اليوم وقد وسع لك أبوك
ولا والله ما أحد أعرف بالولد من والده ولا والله ما كان أبوك عندنا بمستخف في عقله ولا ضعيف
في رأيه، فقال العباس للقاضي : أصلحك الله فض الخاتم واقرء ما تحته فقال أبو عمران : لا
أفضه حسبي ما لعنني أبوك اليوم، فقال العباس: فأنا أفضه، فقال : ذاك إليك، ففض العباس
الخاتم فإذا فيه إخراجهم و إقرار علي لها وحده وإدخاله إياهم في ولاية علي إن أحبوا أو
كرهوا وإخراجهم من حد الصدقة وغيرها وكان فتحه عليهم بلاء وفضيحة وذلة ولعلي عليه السلام خيرة.

وَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ الَّتِي فَضَّ الْعَبَّاسُ تَحْتَ الْخَاتَمِ هٰؤُلَاءِ الشُّهُودُ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ صَالِحٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عِمْرَانَ. وَ أَبْرَزُوا وَجْهَ أُمِّ أَحْمَدَ فِي مَجْلِسِ الْقَاضِي وَ ادَّعَوْا أَنَّهَا لَيْسَتْ إِيَّاهَا حَتّٰى كَشَفُوا عَنْهَا وَعَرَفُوهَا، فَقَالَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ: قَدْ وَاللهِ قَالَ سَيِّدِي هٰذَا: إِنَّكِ سَتُؤْخَذِينَ جَبْراً وَتُخْرَجِينَ إِلَى الْمَجَالِسِ، فَزَجَرَهَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ قَالَ: اسْكُتِي فَإِنَّ النِّسَاءَ إِلَى الضَّعْفِ مَا أَظُنُّهُ قَالَ مِنْ هٰذَا شَيْئاً، ثُمَّ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام الْتَفَتَ إِلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ: يَا أَخِي إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى هٰذِهِ الْغَرَائِمُ وَ الدُّيُونُ الَّتِي عَلَيْكُمْ، فَانْطَلِقْ يَا سَعِيدُ فَتَعَيَّنْ لِي مَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ اقْضِ عَنْهُمْ وَلَا وَاللهِ لَا أَدَعُ مُوَاسَاتَكُمْ وَبِرَّكُمْ مَا مَشَيْتُ عَلَى الْأَرْضِ فَقُولُوا مَا شِئْتُمْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِنَا، وَ مَا لَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ فَقَالَ: قُولُوا مَا شِئْتُمْ فَالْعِرْضُ عِرْضُكُمْ فَإِنْ تُحْسِنُوا فَذَاكَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَ إِنْ تُسِيئُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَعْرِفُونَ أَنَّهُ مَا لِي يَوْمِي هٰذَا وَلَدٌ وَلَا وَارِثٌ غَيْرُكُمْ وَلَئِنْ حَبَسْتُ شَيْئاً مِمَّا تَظُنُّونَ أَوِ ادَّخَرْتُهُ فَإِنَّمَا هُوَ لَكُمْ وَمَرْجِعُهُ إِلَيْكُمْ وَاللهِ مَا مَلَكْتُ مُنْذُ مَضٰى أَبُوكُمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ سَيَّبْتُهُ حَيْثُ رَأَيْتُمْ، فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللهِ مَا هُوَ كَذٰلِكَ وَمَا جَعَلَ اللهُ لَكَ مِنْ رَأْيٍ عَلَيْنَا وَلٰكِنْ حَسَدُ أَبِينَا لَنَا وَإِرَادَتُهُ مَا أَرَادَ مِمَّا لَا يُسَوِّغُهُ اللهُ إِيَّاهُ وَلَا إِيَّاكَ وَإِنَّكَ لَتَعْرِفُ وَإِنِّي أَعْرِفُ صَفْوَانَ بْنَ يَحْيٰى بَيَّاعَ السَّابِرِيِّ بِالْكُوفَةِ وَلَئِنْ سَلِمْتُ لَأُغْصِصَنَّهُ بِرِيقِهِ وَأَنْتَ مَعَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، أَمَّا إِنِّي يَا إِخْوَتِي فَحَرِيصٌ عَلٰى مَسَرَّتِكُمْ، اللهُ يَعْلَمُ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ صَلَاحَهُمْ وَأَنِّي بَارٌّ بِهِمْ وَاصِلٌ لَهُمْ رَفِيقٌ عَلَيْهِمْ أُعْنٰى بِأُمُورِهِمْ لَيْلاً وَنَهَاراً فَاجْزِنِي بِهِ خَيْراً وَإِنْ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَاجْزِنِي بِهِ مَا أَنَا أَهْلُهُ إِنْ كَانَ شَرّاً فَشَرّاً وَ إِنْ كَانَ خَيْراً فَخَيْراً، اللّٰهُمَّ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ لَهُمْ وَ اخْسَأْ عَنَّا وَ عَنْهُمُ الشَّيْطَانَ وَأَعِنْهُمْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَ وَفِّقْهُمْ لِرُشْدِكَ أَمَّا أَنَا يَا أَخِي فَحَرِيصٌ عَلٰى مَسَرَّتِكُمْ، جَاهِدٌ عَلٰى صَلَاحِكُمْ، وَاللهُ عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا أَعْرَفَنِي بِلِسَانِكَ وَلَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ، فَافْتَرَقَ الْقَوْمُ عَلٰى هٰذَا وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

۱۵۔ یزید بن سلیط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے وصیت کی تو گواہ بنایا ابراہیم بن محمد جعفری، اسحاق بن جعفر بن محمد و جعفر بن صالح و معاویہ جعفر (اولاد جعفر طیار) و یحییٰ بن الحسین بن زید بن علی و سعد ابن عمران انصاری و محمد بن الحارث انصاری و یزید بن سلیط انصاری اور محمد بن جعفر کو اور حضرت خود اس وصیت کو لکھنے

والے نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا اور اس کا وعدہ حق ہے اور حساب حق ہے اور قضا حق ہے اور خدا کے روبرو کھڑا ہونا حق ہے اور جو محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوا حق ہے اور جو روح الامین لے کر آئے وہ حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی عقیدہ پر روز قیامت میں اٹھوں گا انشاء اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور یہ وہی خصوصیت ہے جو میرے بعد امیرالمومنین نے کی اور ان کے وصی محمد بن علی نے اس سے پہلے، میں نے حرف بحرف وہی لکھا اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد نے کی تھی اور میں نے وصیت کی ہے اپنے فرزند علی کے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے جو اس کے ساتھ ہیں اور میں ان کی صلاحیت سے مانوس ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ ان سے اقرار لے کہ یہ میرے فرزند علی رضا کے لئے ہے نہ کہ اور بھائیوں کے لئے میں نے اپنے فرزند علی کو وصیت کی ہے اپنے صدقات اور اوقاف کے متعلق اور اپنے غلاموں اور ان بچوں کے متعلق جو پیدا ہو چکے ہیں اور اپنے بیٹوں کے لئے ابراہیم اور عباس و قاسم و اسمٰعیل اور احمد کے لئے اور اُم احمد (کنیز امام موسیٰ کاظمؑ) کے لئے اور میرے فرزند علی کے لئے وصیت کی ہے کہ میری ازواج کے لئے ایک تہائی صدقات میرے والد کے اوقاف سے اور ایک تہائی میرے اوقاف سے دیں باقی جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں صاحب مال کی طرح چاہے فروخت کریں چاہے ہبہ کریں، عطا کریں یا تصدق کریں ان پر جن کے نام میں نے لئے ہیں اور ان پر جن کے نام نہیں لئے۔

وہ مثل میری ذات کے ہے میرے مال و اولاد کے معاملے میں چاہیں تو ان بھائیوں کو جن کا ذکر میں نے اپنی تحریر میں کر دیا ہے اپنے پاس رکھیں اور اگر ناپسند کریں تو ان کو علیحدہ کر دیں اس بارے میں ان پر کوئی الزام نہ ہوگا اور نہ رائے بدلنے کی ضرورت پیش آئے گی کہ اگر ان میں سے کچھ ایسے ہوں کہ اپنا سلوک بدل دیں تو ان کو ساتھ لیں ان کا انحصار ان کی رائے پر ہے۔

اگر (خاندان میں) کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے کیونکہ وہ قوم کے مناکح کے اچھے جاننے والے ہیں اور اگر کوئی بادشاہ یا کوئی شخص کسی امر کی بجا آوری میں مانع ہو یا حائل ہو۔ ان امور (اوقاف وغیرہ) کے درمیان جو میں نے اپنے وصیت نامے میں ذکر کئے ہیں تو وہ اللہ اور رسولؐ سے الگ ہے اللہ اور رسول اس سے بیزار ہیں اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت اور ملائکہ و مقربین کی انبیاء و مرسلینؑ اور تمام مسلمانوں کی لعنت۔

اور کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے اوقات و صدقات وغیرہ کے متعلق علیؑ کو باز رکھے ہماری طرف سے علیؑ کے کام باز رکھے۔

کوئی بازپرس نہیں اور نہ میری اولاد میں کسی کو یہ حق ہے میری طرف سے مال کے وہ مالک ہیں۔

اور وہ راست گو ہیں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ مال کم بتائیں تو صحیح ہے اور اگر زیادہ بتائیں تو صحیح ہے میں نے وصیت نامہ میں علیؑ کے ساتھ اپنی اولاد کے جو نام رکھے ہیں تو صرف ان کی عزت افزائی اور نیک نامی کے لئے اور انتظامی امور میں ان کا کوئی دخل نہیں۔

اور میری اولاد کی مائیں اگر اپنے گھروں میں پردہ کے اندر رہیں تو ان کو نفقہ اتنا ہی ملے گا جتنا میری زندگی میں ملتا رہا ہے اگر علی اس کو مناسب سمجھیں، اور میری لڑکیوں کے لئے بھی یہی صورت ہے کوئی بھائی اپنی بہن کی اور کوئی ماں اپنی بیٹی کی تزویج بغیر علی کے مشورہ کے کرے گی اور نہ اس کا حق بادشاہ کو ہے اور نہ چچوں کو مگر علیؑ کی رائے اور مشورہ کے بعد اگر اس کے خلاف انھوں نے عمل کیا تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور انھوں نے میرے فرزند کے اختیارات میں جھگڑا کیا درآنحالیکہ وہ مناکح قوم کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اگر وہ تزویج کرنی چاہے تو کر دے اور نہ کرنی چاہے تو نہ کرے اور میں نے یہی وصیت جو اس کتاب میں ہے لڑکیوں کو بھی کر دی ہے اور میں نے ان پر خدا کو گواہ قرار دیا ہے اور علیؑ اور اُمّ احمد بھی ان پر گواہ ہیں اور نہیں جائز کسی کو میری اس تحریر کو کھولے اور نہ اس کا اعلان کرے۔ درآنحالیکہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور نامزد کیا ہے پس جو اس کے خلاف کرے گا اس کا مظلمہ اس پر ہوگا اور جو نیکی کرے گا تو اس کا فائدہ اس کی ذات کو پہنچے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں اور درود ہو محمد اور ان کی آل پر۔ اور کسی بادشاہ وغیرہ کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس تحریر کی مہر کو جس کے نیچے میں نے مہر لگا دی ہے توڑے اور جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی اور غضب خدا کا نازل ہوگا اور لعنت ہوگی لعن کرنے والوں کی اور ملائکہ و مقربین کی، انبیاء اور مومنین کی، جماعت کی اور یہ تحریر حضرت نے لکھی اور مہر لگائی ابو ابراہیم علیہ السلام نے اور گواہوں نے بھی مہر لگائی اور درود ہو محمد و آلِ محمد پر۔

ابن الحکم نے بیان کیا کہ روایت کی مجھ سے عبداللہ بن آدم جعفری نے یزید بن سلیط سے کہ ابو ابراہیم طلحی قاضی مدینہ تھا جب امام موسیٰ کاظمؑ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بھائی طلحی قاضی کے پاس آئے اور عباس ابن موسیٰ نے ان سے کہا کہ اس تحریر کے نیچے خزانہ اور جواہرات ہیں علی نے (امام رضا علیہ السلام نے) ان کو چھپا لیا ہے اور ہم کو محروم کر کے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار نے جو کچھ مال چھوڑا ہے انھوں نے اس سب پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمیں مفلس بنا دیا ہے اور خودداری ملحوظ نہ ہوتی تو میں ایک ایک چیز کو سب کے سامنے بیان کر دیتا۔ (مطلب یہ ہے کہ شیعہ بہت سا مال خمس ہمارے باپ کو لا کر دیا کرتے تھے یہ تحریر اسی کے متعلق ہے)

ابراہیم بن محمد جو اس تحریر کے گواہوں میں سے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے تم جو کچھ بیان کر رہے ہو ہم اسے قبول نہیں کرتے اور تمہارے اس بیان کی تصدیق نہیں کرتے اور ہمارے نزدیک ملعون و ذلیل ہو۔ ہم تمہارے جھوٹ کو طفلی اور بزرگی دونوں حالتوں میں جاننے والے ہیں تمہارے والد تمہاری حالت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اگر تم میں کوئی خوبی ہوتی تو تمہارے باپ تمہاری

ظاہری و باطنی صورت میں ضرور اسکے جاننے والے ہوتے۔ تو ضرور تم کو امین بناتے۔ لیکن انھوں نے کبھی دو خرموں پر بھی تم کو امین نہیں بنایا۔

پھر ان کے چچا اسحاق بن جعفر اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر کہا، تو نادان کمزور عقل اور احمق ہے تجھ سے یہ گستاخانہ باتیں آج بھی اور کل بھی علی کے بارے میں سرزد ہوتیں تمام قوم نے ان کی تصدیق و اعانت کی۔

ابو عمران قاضی نے کہا امام رضا علیہ السلام سے، اے علی ابوالحسن کافی ہے میرے لئے لعنت، آپ کے باپ کی دستاویز میں امام موسیٰ کاظم، لکھا جو بادشاہ یا کوئی حاکم اس مہر کو توڑے تو اس پر خدا و مرسلین اور ملائکہ کی لعنت ہو) آپ کے والد نے آپ کو اختیار دیا ہے قسم خدا کی ہر باپ اپنے بیٹے کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔

خدا کی قسم آپ کے پدر بزرگوار میرے نزدیک نہ تو خفیف العقل تھے اور نہ ضعیف الرائے۔ عباس نے قاضی سے کہا کہ اللہ تمہاری حفاظت کرے اس مہر کو توڑیئے اور جو کچھ اس کے نیچے لکھا ہے اسے پڑھیئے، اس نے کہا میں تو مہر کو نہ توڑوں گا۔ تمہارے باپ کی لعنت میرے لئے کافی ہے عباس نے کہا میں توڑ دوں گا اس نے کہا تم جانو، عباس نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا کہ ان لوگوں کو تولیت سے خارج کرو۔ اس کے مالک صرف علی (امام رضا) ہیں اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اطاعتِ علی میں داخل ہوں با خوشی یا باکراہت اور یہ کہ صدقات وغیرہ سے ان کو علیحدہ رکھا جائے۔ اس مہر کا توڑنا ان لوگوں کے لئے مصیبت رسوائی اور ذلت کا باعث بن گیا اور امام رضا علیہ السلام کے لئے سبب خیر ہوا۔

جب وصیت نامہ کی مہر عباس نے توڑی تو اس کے نیچے حسب ذیل گواہوں کی گواہی تھی ابراہیم بن محمد، اسحاق بن جعفر، جعفر بن صالح و سعید بن عمران، انھوں نے ام احمد کا چہرہ کھول دیا۔ قاضی کی کچہری میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ام احمد نہیں اس لئے انھوں نے ان کے چہرہ سے پردہ ہٹایا۔

پھر انھوں نے پہچان لیا تب ام احمد نے کہا۔ واللہ میرے سردار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے ایسا ہی کہا تھا کہ تو عنقریب پکڑی جائے گی جبراً اور گھر سے مجلس کی طرف نکالی جائے گی اس پر اسحاق بن جعفر نے ڈانٹا اور کہا عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے عباس سے فرمایا۔ اے بھائی میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں تم نے ان قرضوں کی وجہ سے کی ہیں جو لوگوں کے تم پر ہیں پس اے سعید! تم میرے ساتھ چلو اور بتاؤ ان پر کتنا قرضہ ہے میں اس کو ادا کر دوں گا واللہ میں جب تک زمین پر چلتا ہوں تم سے ہمدردی کرنا اور نیکی کرنا نہیں چھوڑوں گا اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو۔

عباس نے کہا آپ ہم کو ہمارے زائد مال سے دینا چاہتے ہیں حالانکہ ہمارے حق کا مال آپ کے پاس بہت زیادہ ہے حضرت نے فرمایا تم جو چاہو کہو، ہماری عرض تمہاری عرض ہے اگر اچھی بات کہو گے تو خدا سے اس کا اچھا بدلہ پاؤ گے اور اگر برا کرو گے تو اللہ غفور الرحیم ہے اور تم کو معلوم ہے کہ ابھی تک میرے لڑکا نہیں ہے اور تمہارے سوا اور کوئی میرا وارث

نہیں اگر جیسا تمہارا گمان ہے میں نے کوئی شئے روک رکھی ہے یا ذخیرہ کرلی ہے تو وہ تم ہی کو ملے گی اور خدا کی قسم جب سے والد ماجد مرے ہیں جو چیز مجھے ملی ہے میں نے اسے متفرق کر دیا ہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہے (یعنے سب پر تقسیم کر دیا ہے)

یہ سن کر عباس اچھل پڑا اور کہنے لگا واللہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ کا کوئی حکم ہمارے خلاف نہیں ہے بلکہ تم نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے از روئے حسد کیا ہے اور ہمارے باپ نے جو ارادہ کیا تھا وہ نہیں جائز کیا اللہ نے، نہ ان کے لئے نہ تمہارے لئے اور تم اس بات کو جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں صفوان بن یحییٰ (وکیل امام رضاؑ) جو کوفہ کا پارچہ فروش ہے اس نے ہمارے حق کی چیز کو فروخت کیا) اگر میں زندہ ہوں تو اس کو اور تم کو شرمندہ ضرور کروں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے مدد اور قوت مگر خدائے عظیم سے اے میرے بھائیو! میں تمہاری مسرت کا حریص ہوں، خدا اس کو جانتا ہے خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میں ان کے درستیٔ حال کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوں اور صلۂ رحم کرنے والا ہوں اور ان پر مہربان ہوں اور رات دن ان کے معاملات میں انکی مدد کرتا ہوں تو مجھے اس کی بہتر جزا دے۔ اور اگر ایسا نہیں اور تو علام الغیوب ہے تو میرے ساتھ وہ کر جس کا میں اہل ہوں، شر کا بدلہ شر ہے اور خیر کا خیر، خداوندا ان کی اصلاح کر اور ان کے معاملات کو درست کر اور ہم سے اور ان سے شیطان کو دور رکھ اور ذلیل کر، اپنی اطاعت میں ان کی مدد کر اور ہدایت کی توفیق دے اور جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ اس کا وکیل ہے عباس نے کہا میں آپ کی چرب زبانی جانتا ہوں آپ کی بات کی میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں۔ یہ بدکلامی سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجا۔

١٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْدَمَ الْعِرَاقَ بِسَنَةٍ وَعَلِيٌّ ابْنُهُ جَالِسٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ! أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ حَرَكَةٌ ، فَلَاتَجْزَعْ لِذٰلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ فَقَدْ أَقْلَقَنِي مَا ذَكَرْتَ ، فَقَالَ : أَصِيرُ إِلَى الطَّاغِيَةِ ، أَمَا إِنَّهُ لَا يَبْدَأُنِي مِنْهُ سُوءٌ وَ مِنَ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : يُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ وَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَا ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : مَنْ ظَلَمَ ابْنِي هٰذَا حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَقَّهُ وَ جَحَدَهُ إِمَامَتَهُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، قَالَ : قُلْتُ : وَاللهِ لَئِنْ مَدَّ اللهُ لِي فِي الْعُمْرِ لَأُسَلِّمَنَّ لَهُ حَقَّهُ وَ لَأُقِرَّنَّ لَهُ بِإِمَامَتِهِ ، قَالَ : صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ ، يَمُدُّ اللهُ فِي عُمْرِكَ وَ تُسَلِّمُ لَهُ حَقَّهُ وَ تُقِرُّ لَهُ بِإِمَامَتِهِ وَ إِمَامَةِ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَنْ ذَاكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ ابْنُهُ ، قَالَ : قُلْتُ

لَهُ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمُ.

۱۶۔ ابن سنان سے مروی ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا عراق آپ کے جانے سے قبل اور امام رضا علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے تھے مجھ سے فرمایا اے محمد اس سال ایک واقعہ ہونے والا ہے تم اس سے مضطرب نہ ہونا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے آپ کے اس فرمانے نے مجھے پریشانی میں ڈال دیا۔ فرمایا۔ صبر کرنا بغاوت و سرکشی پر، لیکن اس سے مجھے اور میرے بعد والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ میں نے کہا میں فدا ہوں۔ وہ ہو گا کیا؟ فرمایا۔ خدا ظالموں کو گمراہی میں چھوڑے گا اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہے کیا بات، فرمایا۔ میرے اس بیٹے کے حق کو غصب کیا اور اس کی امامت سے انکار کیا تو ایسا ہے جیسے علی کا حق اور بعد رسول اللہ ان کی امامت سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا واللہ اگر میں زندہ رہا تو ان کا حق ضرور ان کے سپرد کر دوں گا اور ہم ان کی امامت کا اقرار کریں گے آپ کے بعد کون ہو گا۔ فرمایا میرا بیٹا محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے کہا۔ ہم ان پر راضی ہیں اور ان کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں۔

توضیح:۔ امام محمد تقی علیہ السلام کو بعض لوگ امام رضا علیہ السلام کا فرزند تسلیم نہیں کرتے تھے اور اس مخالفت میں بڑا زور پیدا ہو گیا سادات کے اکثر افراد نے اس بارے میں امام رضا علیہ السلام سے جھگڑا کیا تھا۔ آپ نے اوقاف و صدقات کو ہم سے الگ رکھنے کے لئے امام محمد تقی کو اپنا بیٹا ظاہر کیا ہے اسی قضیہ کی طرف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مذکورہ بالا احدیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

اکہتّرواں باب

امام محمد تقی علیہ السلام کی امامت پر نص

((بَابُ) ۷۱

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ كَانَ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام جَالِساً، فَلَمَّا نَهَضُوا قَالَ لَهُمْ: الْقَوْا أَبَا جَعْفَرٍ فَسَلِّمُوا عَلَيْهِ وَأَحْدِثُوا بِهِ عَهْداً، فَلَمَّا نَهَضَ الْقَوْمُ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ الْمُفَضَّلَ إِنَّهُ كَانَ لَيَقْنَعُ بِدُونِ هَذَا.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ خبر دی مجھ کو اس نے جو امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا جب لوگ آپ کے پاس سے

اُٹھ گئے تو حضرت سے فرمایا ابوجعفر امام محمد تقی سے ملو اور عہد ملاقات کو تازہ کرو۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھ سے فرمایا خدا مفضل پر رحم کرے کہ اس نے امامت تقی کا اقرار کیا اور قناعت کی ہمارے بیان پر بدوں اشارہ کے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام وَ ذَكَرَ شَيْئاً فَقَالَ : مَا حَاجَتُكُمْ إِلَىٰ ذٰلِكَ ؟ هٰذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ مَكَانِي وَ قَالَ : إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يَتَوَارَثُ أَصَاغِرُنَا عَنْ أَكَابِرِنَا الْقُذَّةَ بِالْقُذَّةِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے یہ ابوجعفر امام محمد تقی علیہ السلام ہیں میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔ ہم اہل بیت ہیں ہمارے چھوٹے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں بے کم و بیش۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَنَاظَرَنِي فِي أَشْيَاءَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا عَلِيٍّ ! ارْتَفَعَ الشَّكُّ مَا لِأَبِي عليه السلام غَيْرِي .

۳۔ راوی کہتا ہے میں محمد تقی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے چند چیزوں میں مجھ سے مناظرہ کیا۔ پھر فرمایا اے ابوعلی شک کو دور کرو میرے باپ کا فرزند میرے سوا کوئی نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ[2] قَالَ : كَتَبَ ابْنُ قِيَامَا إِلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام كِتَاباً يَقُولُ فِيهِ : كَيْفَ تَكُونُ إِمَاماً وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ ؟ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : وَ مَا عَلَّمَكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَاللهِ لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّىٰ يَرْزُقَنِيَ اللهُ وَلَداً ذَكَراً يُفَرِّقُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ .

۴۔ راوی کہتا ہے ابن قیاما نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا ہے آپ کیسے امام ہو سکتے ہیں درآنحالیکہ آپ کا کوئی لڑکا نہیں، آپ نے غضبناک ہو کر جواب دیا۔ تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرے بیٹا ہو گا ہی نہیں خدا کی قسم چند روز گزرنے والے ہیں کہ خدا مجھے لڑکا دے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہو گا

٥ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ :

قَالَ لِيَ ابْنُ النَّجَاشِيِّ : مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَ صَاحِبِكَ ؟ فَأَشْتَهِي أَنْ تَسْأَلَهُ حَتَّى أَعْلَمَ ؟ فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : الْإِمَامُ ابْنِي ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ يَتَجَرَّأُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ ابْنِي وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے ابن نجاشی نے مجھ سے پوچھا تمہارے امام کے بعد کون امام ہوگا میں چاہتا ہوں تم ان سے دریافت کرو تاکہ مجھے بھی علم ہو جائے میں نے بھی امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرا بیٹا امام ہے پھر فرمایا کسی کو جرأت ہے کہ کہہ دے میرا بیٹا۔ درآنحالیکہ اس کا بیٹا نہ ہو۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : ذَكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام شَيْئاً بَعْدَ مَا وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : مَا حَاجَتُكُمْ إِلَى ذَلِكَ ؟ هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ فِي مَكَانِي .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے امام محمد تقی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد کچھ سوال کئے آپ نے فرمایا۔ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے یہ ہیں ابوجعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : أَيَكُونُ إِمَامَانِ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : هُوَ ذَا أَنْتَ ، لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ ـ وَلَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بَعْدُ ـ فَقَالَ لِي : وَاللهِ لَيَجْعَلَنَّ اللهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ وَيَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَكَانَ ابْنُ قِيَامَا وَاقِفِيّاً .

۷۔ ابن قیاما نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا نہیں مگر یہ ایک کہ ایک ان میں صامت ہو۔ میں نے کہا۔ اب تو آپ اکیلے ہی ہیں صامت تو کوئی نہیں اور امام محمد تقی علیہ السلام اس وقت تک پیدا نہ ہوئے تھے، آپ نے فرمایا خدا اس کو مجھ سے پیدا کرے گا جو حق اور اہل حق کو ثابت قدم بنائے گا اور باطل اور اہل باطل کو مٹائے گا۔ ایک سال بعد امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابن قیاما واقفی تھا۔

٨ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام جَالِساً ، فَدَعَا بِابْنِهِ وَهُوَ صَغِيرٌ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِي ، فَقَالَ لِي : جَرِّدْهُ وَانْزِعْ قَمِيصَهُ ، فَنَزَعْتُهُ فَقَالَ لِي : انْظُرْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي أَحَدِ كَتِفَيْهِ شِبْهُ بِالْخَاتَمِ ، دَاخِلٌ فِي اللَّحْمِ ، ثُمَّ قَالَ : أَتَرَى هَذَا ؟ كَانَ مِثْلُهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ أَبِي عليه السلام .

۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؑ نے اپنے فرزند کو بلایا وہ بہت کم سن تھے حضرت نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھا کر مجھ سے فرمایا، ان کے کپڑے اتارو اور ان کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھو میں نے دیکھا تو آپ کے ایک شانے پر ایک مہر لگی تھی جس کا اثر گوشت کے اندر تک تھا۔ فرمایا تم نے اسے دیکھا اسی طرح کا نشان اسی جگہ میرے پدر بزرگوار کے بھی تھا۔

۹ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَجِيءَ بِابْنِهِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ صَغِيرٌ، فَقَالَ: هٰذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ مَوْلُودٌ أَعْظَمُ بَرَكَةً عَلَىٰ شِيعَتِنَا مِنْهُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے فرزند ابوجعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) درآنحالیکہ وہ کم سن تھے آئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بچہ ہے جس سے زیادہ برکت والا ہمارے شیعوں کے لئے اور کوئی نہیں۔

۱۰ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللّٰهُ لَكَ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام فَكُنْتَ تَقُولُ: يَهَبُ اللّٰهُ لِي غُلَاماً، فَقَدْ وَهَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، فَأَقَرَّ عُيُونَنَا، فَلَا أَرَانَا اللّٰهُ يَوْمَكَ فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ؟! فَقَالَ: وَمَا يَضُرُّهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَدْ قَامَ عِيسَىٰ عليه السلام بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ.(۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ قبل اس کے کہ ابوجعفر پیدا ہوں تو ہم نے آپ سے آپ کے بعد والے امام کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ چنانچہ اس نے عطا کیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا ہمیں آپ کی موت کا دن نہ دکھائے اگر ایسا ہو تو آپ کے بعد کون امام ہوگا آپ نے ابوجعفر کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ تو تین ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کیا مضائقہ ہے عیسیٰ تین ہی سال کے حجت خدا تھے۔

۱۱ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّ ابْنِي فِي لِسَانِهِ ثِقْلٌ، فَأَنَا أَبْعَثُ بِهِ إِلَيْكَ غَداً تَمْسَحُ عَلَىٰ رَأْسِهِ وَتَدْعُو لَهُ فَإِنَّهُ مَوْلَاكَ، فَقَالَ: هُوَ مَوْلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ فَابْعَثْ بِهِ غَداً إِلَيْهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ابراہیم بن اسماعیل نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے بیٹے کی زبان میں لکنت

ہے کل میں اُسے آپ کے پاس بھیجوں گا آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیں اور دعا کریں وہ آپ کا غلام ہے فرمایا وہ ابوجعفر کا غلام ہے کل انہی کے پاس بھیجنا۔

١٢ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَالِساً بِالْمَدِينَةِ وَ كُنْتُ أَقَمْتُ عِنْدَهُ سَنَتَيْنِ أَكْتُبُ عَنْهُ مَا يَسْمَعُ مِنْ أَخِيهِ ـ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام ـ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الرِّضَا عليه السلام الْمَسْجِدَ ـ مَسْجِدَ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله ـ فَوَثَبَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بِلَا حِذَاءٍ وَلَا رِدَاءٍ فَقَبَّلَ يَدَهُ وَ عَظَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَا عَمِّ! اجْلِسْ رَحِمَكَ اللهُ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي كَيْفَ أَجْلِسُ وَ أَنْتَ قَائِمٌ، فَلَمَّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى مَجْلِسِهِ جَعَلَ أَصْحَابُهُ يُوَبِّخُونَهُ وَ يَقُولُونَ: أَنْتَ عَمُّ أَبِيهِ وَ أَنْتَ تَفْعَلُ بِهِ هٰذَا الْفِعْلَ؟! فَقَالَ: اسْكُتُوا إِذَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَقَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ ـ لَمْ يُؤَهِّلْ هٰذِهِ الشَّيْبَةَ وَ أَهَّلَ هٰذَا الْفَتَى وَ وَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ أُنْكِرُ فَضْلَهُ، نَعُوذُ بِاللهِ مِمَّا تَقُولُونَ، بَلْ أَنَا لَهُ عَبْدٌ.

١٢ـ راوی کہتا ہے میں علی بن جعفر بن محمدؑ کے پاس مدینہ میں بیٹھا تھا اور میں ان کے پاس دو سال سے قیام کئے ہوئے تھا جو کچھ وہ اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہوا بیان کرتے تھے میں اس کو لکھتا جاتا تھا ناگاہ امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے مسجد رسول میں، پس آئے علی بن جعفر بغیر جوتوں اور ردا کے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور تعظیم کی۔ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا اے چچا بیٹھئے اللہ آپ پر رحم کرے۔ فرمایا اے میرے سردار میں کیسے بیٹھوں، درآنحالیکہ آپ کھڑے ہیں جب علی بن جعفر اپنے مقام پر گئے تو ان کے یاروں نے یہ کہہ کر جھڑکا کہ وہ آپ کے باپ کے چچا ہیں آپ ان کے ساتھ ایسا بزرگوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں انھوں نے کہا چپ ہو جا۔ جبکہ اللہ عزوجل اتنا کہہ کر اپنی داڑھی کو پکڑا میری یہ سفید داڑھی قابلِ عظمت ہو اور یہ جوان نہ ہو۔ میں اس کو قابلِ عظمت جانتا ہوں خدا نے انھیں جس مقام پر رکھا ہے، میں ان کی فضیلت کا کیسے انکار کروں جو کچھ تم کہتے ہو میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں تو ان کا غلام ہوں۔

١٣ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي ـ فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ـ فَقَالَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ رَسُولاً نَبِيّاً، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام.

۱۳۔ راوی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا اگر آپ کی موت کا حادثہ ہو جائے تو آپ کے بعد امام کون ہوگا، حضرت نے فرمایا۔ میرا بیٹا ابو جعفر، یہ کہنے والا شخص امام محمد تقی علیہ السلام کو کم سن ہونے کی وجہ سے ذلیل جانتا تھا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بھیجا عیسیٰ ابن مریم کو رسول نبیؑ اور صاحب شریعت بنا کر ایسے سن میں جو کم تھا سن ابو جعفر علیہ السلام سے۔

١٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ جَمِيعاً ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى ابْنِ النُّعْمَانِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ : وَاللهِ لَقَدْ نَصَرَ اللهُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : إِي وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَقَدْ بَغَى عَلَيْهِ إِخْوَتُهُ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : إِي وَاللهِ وَنَحْنُ عُمُومَتُهُ بَغَيْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَنَعْتُمْ فَإِنِّي لَمْ أَحْضُرْكُمْ ؟ قَالَ : قَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ وَ نَحْنُ أَيْضاً : مَا كَانَ فِينَا إِمَامٌ قَطُّ حَائِلَ اللَّوْنِ فَقَالَ لَهُمُ الرِّضَا عليه السلام : هُوَ ابْنِي ، قَالُوا : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَدْ قَضَى بِالْقَافَةِ فَبَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ الْقَافَةُ ، قَالَ : ابْعَثُوا أَنْتُمْ إِلَيْهِمْ فَأَمَّا أَنَا فَلَا وَلَا تُعْلِمُوهُمْ لِمَا دَعَوْتُمُوهُمْ وَ لْتَكُونُوا فِي بُيُوتِكُمْ ، فَلَمَّا جَاؤُوا أَقْعَدُونَا فِي الْبُسْتَانِ وَ اصْطَفَّ عُمُومَتُهُ وَ إِخْوَتُهُ وَ أَخَوَاتُهُ وَ أَخَذُوا الرِّضَا عليه السلام وَ أَلْبَسُوهُ جُبَّةَ صُوفٍ وَ قَلَنْسُوَةً مِنْهَا وَوَضَعُوا عَلَى عُنُقِهِ مِسْحَاةً وَ قَالُوا لَهُ: ادْخُلِ الْبُسْتَانَ كَأَنَّكَ تَعْمَلُ فِيهِ ، ثُمَّ جَاؤُوا بِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالُوا : أَلْحِقُوا هَذَا الْغُلَامَ بِأَبِيهِ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ وَلَكِنَّ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمُّهُ وَ هَذِهِ عَمَّتُهُ وَإِنْ يَكُنْ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ فَهُوَ صَاحِبُ الْبُسْتَانِ ، فَإِنَّ قَدَمَيْهِ وَ قَدَمَيْهِ وَاحِدَةٌ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَالُوا: هَذَا أَبُوهُ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَقُمْتُ فَمَصَصْتُ رِيقَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ إِمَامِي عِنْدَ اللهِ ، فَبَكَى الرِّضَا عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمِّ ! أَلَمْ تَسْمَعْ أَبِي وَ هُوَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : بِأَبِي ابْنُ خِيَرَةِ الْإِمَاءِ ابْنُ النُّوبِيَّةِ الطَّيِّبَةِ الْفَمِ ، الْمُنْتَجَبَةِ الرَّحِمِ، وَيْلَهُمْ لَعَنَ اللهُ الْأُعَيْبِسَ (5) وَ ذُرِّيَّتَهُ ، صَاحِبَ الْفِتْنَةِ وَيَقْتُلُهُمْ سِنِينَ وَشُهُوراً وَ أَيَّاماً ، يَسُومُهُمْ خَسْفاً وَ يَسْقِيهِمْ كَأْساً مُصَبَّرَةً وَ هُوَ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ الْمَوْتُورُ بِأَبِيهِ وَ جَدِّهِ ، صَاحِبُ الْغَيْبَةِ يُقَالُ: مَاتَ أَوْ هَلَكَ ، أَيَّ وَادٍ سَلَكَ ؟! أَفَيَكُونُ هَذَا يَا عَمِّ ! إِلَّا مِنِّي ، فَقُلْتُ: صَدَقْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن جعفر سے سنا کہ اس نے روایت کی ہے حسن بن علی بن الحسین سے کہا کہ اس

نے بیان کیا کہ خدا نے مدد کی امام رضا علیہ السلام کی۔ انھوں کہا خدا کی قسم ہم ان کے چچا ہیں۔ ہم نے بھی ان پر زیادتی کی، حسن نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ کیسے آپ لوگوں نے کیا کیا۔ میں تو موجود نہ تھا انھوں نے کہا امام رضا علیہ السلام کے بھائیوں نے اور ہم نے بھی کہا کہ ہم میں سے کوئی امام سیاہ رنگ والا نہیں ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا وہ (امام محمد تقی علیہ السلام) میرا بیٹا ہے انھوں نے کہا زید بن حارثہ کے بارے میں) رسول اللہ نے قیافہ شناسوں کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا پس ہمارے اور تمہارے درمیان بھی قیافہ سے فیصلہ ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا تم ان کو بلا لو مجھے تو ان کے بلانے کی ضرورت نہیں اور وہ تمہارے ہی گھروں میں آئیں جب وہ آئے تو انھوں نے ہم کو باغ میں بٹھایا اور امام رضا علیہ السلام کے چچا بھائی اور بہنیں سب وہاں جمع ہوئے اور انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو اونی جبہ پہنایا اور اسی کی ٹوپی سر پر رکھی اور گردن پر بیلچہ رکھا (کاشتکاروں اور دہقانوں کے سے لباس میں آپ کو نمایاں کیا)

اور کہا آپ باغ میں اس طرح داخل ہوں گویا آپ اس کے مالی ہیں اور قیافہ شناسوں سے کہا۔ بتاؤ اس لڑکے کا باپ کون ہے انھوں نے کہا۔ ان میں سے اس کا کوئی باپ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے باپ کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کی پھوپھی ہے البتہ اس کا باپ یہ صاحب بستان ہے ان دونوں کے قدم ایک سے ہیں پس امام رضا علیہ السلام چلنے لگے تو انھوں نے کہا کہ یہ اس کے باپ ہیں۔ علی بن جعفر نے کہا۔ میں اٹھا اور میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے لعاب دہن کو چوسا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی طرف سے میرے امام ہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور کہا اے چچا کیا تم نے میرے باپ کو کہتے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین کنیز کا فرزند آئیگا وہ اس نن حبشیہ کا فرزند ہوگا جس کے منہ سے خوشبو آتی ہوگی اور طیب الرحم ہوگی اور وہ امام کیا جائیگا اس پر خدا کی لعن ہو ان عباسیوں پر اور ان کی ذریت پر (جنھوں نے اولاد سے دشمنی کی) وہ (امام عصر) کو قتل کریں گے ان کو برسوں مہینوں اور دنوں اور ان کو ذلت کی طرف کھینچیں گے اور وہ دور رہیں گے اپنے اب و جد سے وہ صاحب غنیمت ہوں گے اور اے چچا یہ سب میری نسل سے ہوگا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ آپ نے سچ کہا۔

بہترواں باب

امام علی نقی علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابٌ) ۷۲

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام

مِنَ الْمَدِينَةِ إِلىٰ بَغْدَادَ فِي الدَّفْعَةِ الْأُولىٰ مِنْ خَرْجَتَيْهِ، قُلْتُ لَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ فِي هٰذَا الْوَجْهِ، فَإِلىٰ مَنِ الْأَمْرُ بَعْدَكَ ؟ فَكَرَّ بِوَجْهِهِ إِلَيَّ ضَاحِكاً وَ قَالَ : لَيْسَ الْغَيْبَةُ حَيْثُ ظَنَنْتَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، فَلَمَّا أُخْرِجَ بِهِ الثَّانِيَةَ إِلَى الْمُعْتَصِمِ صِرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ خَارِجٌ فَإِلىٰ مَنْ هٰذَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَبَكىٰ حَتَّىٰ اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ـ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : عِنْدَ هٰذِهِ يُخَافُ عَلَيَّ، الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِي إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ.

۱۔ راوی کہتا ہے جب پہلی بار حضرت امام علی نقی علیہ السلام بغداد جانے لگے تو میں نے چلتے وقت کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں میں اس پیش آنے والی صورت حال سے ڈر رہا ہوں لہذا یہ بتائیے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا پس آپؑ نے ہنستے ہوئے میری طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ اس سال میرا جانا وہاں نہیں ہے جو تم نے گمان کیا ہے (یعنی اس سفر میں میری وفات نہ ہوگی کیونکہ اس مرتبہ مامون نے میری دامادی کے لئے بلایا تھا) جب آپ دوسری بار معتصم کے بلانے پر جانے لگے تو میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا۔ میں آپ فدا ہوں آپ جا رہے ہیں یہ تو فرمایئے آپؑ کے بعد کون امام ہوگا یہ سن کر حضرت اتنا روئے کہ ریش مبارک تر ہوگئی پھر مجھ سے فرمایا اس مرتبہ خوف کی صورت ہے پس میرے بعد میرے بیٹے علیؑ امام ہیں۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ يَلْزَمُ بَابَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام لِلْخِدْمَةِ الَّتِي كَانَ وُكِّلَ بِهَا وَ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ يَجِيءُ فِي السَّحَرِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لِيَعْرِفَ خَبَرَ عِلَّةِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كَانَ الرَّسُولُ الَّذِي يَخْتَلِفُ بَيْنَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ بَيْنَ أَبِي إِذَا حَضَرَ قَامَ أَحْمَدُ وَ خَلَا بِهِ أَبِي، فَخَرَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَ قَامَ أَحْمَدُ عَنِ الْمَجْلِسِ وَ خَلَا أَبِي بِالرَّسُولِ وَ اسْتَدَارَ أَحْمَدُ فَوَقَفَ حَيْثُ يَسْمَعُ الْكَلَامَ، فَقَالَ الرَّسُولُ لِأَبِي: إِنَّ مَوْلَاكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : إِنِّي مَاضٍ وَالْأَمْرُ صَائِرٌ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ وَلَهُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ بَعْدَ أَبِي، ثُمَّ مَضَى الرَّسُولُ وَ رَجَعَ أَحْمَدُ إِلىٰ مَوْضِعِهِ وَ قَالَ لِأَبِي : مَا الَّذِي قَدْ قَالَ لَكَ ؟ قَالَ : خَيْراً، قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قَالَ فَلِمَ تَكْتُمُهُ ؟ وَأَعَادَ مَا سَمِعَ فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْكَ مَا فَعَلْتَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالىٰ يَقُولُ : « وَلَا تَجَسَّسُوا » فَاحْفَظِ الشَّهَادَةَ لَعَلَّنَا نَحْتَاجُ إِلَيْهَا يَوْماً مَا، وَإِيَّاكَ أَنْ تُظْهِرَهَا إِلىٰ وَقْتِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبِي كَتَبَ نُسْخَةَ الرِّسَالَةِ فِي عَشْرِ رِقَاعٍ وَخَتَمَهَا وَدَفَعَهَا إِلىٰ عَشَرَةٍ مِنْ وُجُوهِ الْعِصَابَةِ وَ قَالَ : إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثُ الْمَوْتِ قَبْلَ أَنْ أُطَالِبَكُمْ بِهَا فَافْتَحُوهَا وَ اعْلَمُوا بِمَا فِيهَا، فَلَمَّا مَضىٰ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ذَكَرَ أَبِي أَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّىٰ قَطَعَ عَلىٰ يَدَيْهِ نَحْوٌ مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ إِنْسَانٍ وَ اجْتَمَعَ رُؤَسَاءُ الْعِصَابَةِ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَتَفَاوَضُونَ هٰذَا الْأَمْرَ، فَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ

الحجرات/۱۲

الْفَرَجِ إِلَىٰ أَبِي يُعْلِمُهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ عِنْدَهُ وَ أَنَّهُ لَوْلَا مَخَافَةُ الشُّهْرَةِ لَصَارَ مَعَهُمْ إِلَيْهِ وَ يَسْأَلُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَرَكِبَ أَبِي وَصَارَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ الْقَوْمَ مُجْتَمِعِينَ عِنْدَهُ، فَقَالُوا لِأَبِي: مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ أَبِي لِمَنْ عِنْدَهُ الرِّقَاعُ: أَحْضِرُوا الرِّقَاعَ فَأَحْضَرُوهَا، فَقَالَ لَهُمْ: هٰذَا مَا أُمِرْتُ بِهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ كُنَّا نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ شَاهِدٌ آخَرُ؟ فَقَالَ لَهُمْ: قَدْ أَتَاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ هٰذَا أَبُوجَعْفَرٍ الْأَشْعَرِيُّ يَشْهَدُ لِي بِسَمَاعِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَ سَأَلَهُ أَنْ يَشْهَدَ بِمَا عِنْدَهُ، فَأَنْكَرَ أَحْمَدُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ هٰذَا شَيْئاً فَدَعَاهُ أَبِي إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، فَقَالَ: لَمَّا حَقَّقَ عَلَيْهِ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ وَهٰذِهِ مَكْرُمَةٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ لَا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَجَمِ، فَلَمْ يَبْرَحِ الْقَوْمُ حَتّٰى قَالُوا بِالْحَقِّ جَمِيعاً.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ:

۲- خیرانی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ خادم تھا امام علی نقی علیہ السلام کا اور احمد بن محمد ہر رات کو آتا تھا تاکہ امام علی نقی علیہ السلام کی بیماری کا حال معلوم کرے جب وہ شخص جو امام کے اور میرے باپ کے درمیان پیغام رساں تھا آیا تو احمد اُٹھ گیا اور اس سے تنہائی میں گفتگو کی میرے باپ نے، ایک رات میں گھر سے نکلا تو احمد مجلس سے اُٹھ کھڑا ہوا اور میرے باپ نے قاصد امام سے خلوت کی احمد نے چکر لگایا اور ایسی جگہ چھپ کر کھڑا ہوا تاکہ بات چیت کو سُنے قاصد نے میرے باپ سے کہا آپ کے مولا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے میں دُنیا سے جانے والا ہوں اور امر امامت منتقل ہونے والا ہے میرے فرزند علی کی طرف اس کی اطاعت تم پر اسی طرح فرض ہے جس طرح میرے باپ کے بعد میری اطاعت تم پر فرض تھی قاصد یہ کہہ کر چلا گیا اور احمد اپنی جگہ پر آیا اور میرے باپ سے کہنے لگا تم سے اور اس سے کیا بات چیت ہوئی انھوں نے کہا اچھی بات چیت ہوئی اس نے کہا میں نے سن لیا ہے پس تم مجھ سے کیوں چھپاتے ہو اور جو سنا تھا بیان کر دیا میرے باپ نے کہا۔ تم نے فعل حرام کیا۔ خدا فرماتا ہے احوال المسلمین کا تجسس نہ کرو۔ پس اس گواہی کو محفوظ رکھو، شاید کہ ہم کسی دن اس کی طرف محتاج ہوں اور تم پر لازم ہے کہ جب وقت آئے تو اس کو ظاہر کر دینا، جب صبح ہوئی تو میرے باپ نے دس پرچوں پر ایک پیغام لکھا اور وہ پرچے قوم کے سربرآوردہ لوگوں کے حوالے کر کے کہا کہ اس سے پہلے کہ میں تم کو بلاؤں۔ اگر میری موت واقع ہو جائے تو اس کو کھولنا اور جو اس میں ہے اس پر عمل کرنا۔ جب امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو میرے باپ نے بیان کیا کہ جنازہ ابھی گھر سے نہ نکلنے پایا تھا کہ تقریباً چار سو آدمیوں نے آپؑ کی امامت کا اقرار کیا۔ قوم کے رؤسا محمد بن الفرج کے یہاں جمع ہوئے اور امر امامت کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ احمد بن الفرج نے میرے باپ کو اس اجتماع کی خبر دی اور لکھا ہے کہ اگر شہرت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو لے کر آتا۔ لہٰذا آپ آئیے میرے باپ سوار ہو کر ان کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں قوم جمع تھی انھوں نے میرے باپ سے کہا۔ اس معاملے میں آپ کیا کہتے ہیں

میرے باپ نے کہا ان میرے رقعوں کو لاؤ۔ وہ لے آئے۔ ان سے کہا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کا کوئی گواہ بھی ہو انھوں نے کہا یہ ابوجعفر اشعری اس پیغام کا گواہ ہے جو مجھے امام محمد تقی علیہ السلام سے پہنچا تھا۔ اور انھوں نے اس سے گواہی دینے کو کہا۔ احمد نے انکار کر دیا میرے باپ نے اس کو مباہلہ کی دعوت دی۔ انھوں نے جب معاملہ کی صورت پائی تو کہا میں نے اس پیغام کو سنا ہے میں چاہتا ہوں امام عرب ہو عجم نہ ہو پس ان سب لوگوں نے اقرار حق کر لیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَحْكِي أَنَّهُ أَشْهَدَهُ عَلَى هٰذِهِ الْوَصِيَّةِ الْمَنْسُوخَةِ :

شَهِدَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام أَشْهَدَهُ أَنَّهُ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ ابْنِهِ بِنَفْسِهِ وَأَخَوَاتِهِ وَ جَعَلَ أَمْرَ مُوسَى إِذَا بَلَغَ إِلَيْهِ وَ جَعَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُسَاوِرِ قَائِماً عَلَى تَرِكَتِهِ مِنَ الضِّيَاعِ وَالْأَمْوَالِ وَالنَّفَقَاتِ وَالرَّقِيقِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، صَيَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسَاوِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَيْهِ ، يَقُومُ بِأَمْرِ نَفْسِهِ وَ أَخَوَاتِهِ وَيُصَيِّرُ أَمْرَ مُوسَى إِلَيْهِ، يَقُومُ لِنَفْسِهِ بَعْدَهُمَا عَلَى شَرْطِ أَبِيهِمَا فِي صَدَقَاتِهِ الَّتِي تَصَدَّقَ بِهَا وَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْأَحَدِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ شَهَادَتَهُ بِخَطِّهِ وَشَهِدَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام وَ هُوَ الْجَوَّانِيُّ عَلَى مِثْلِ شَهَادَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ وَ كَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ وَشَهِدَ نَصْرٌ الْخَادِمُ وَ كَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ .

۳۔ احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے بیان کیا کہ اس نے وصیت مکتوبہ کی گواہی دی۔

گواہی دی احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے اس کی کہ ابوجعفر بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اس بات کی گواہی دی کہ وصیت کی امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے فرزند علی اور ان کی بہنوں کے متعلق اور امر موسیٰ کو ان کے بلوغ تک تابع بنایا اور عبداللہ بن مساور کو متولی بنایا زمینوں اور اموال اور نفقات و غلام و کنیزوں کا جب تک امام علی نقی علیہ السلام بالغ ہوں (ان کی عمر اس وقت چھ یا آٹھ سال کی تھی) عبداللہ بن مساور اس دن سے وکیل امام ہوئے امام علی نقی اور ان کی بہنوں کے معاملات کے اور امر موسیٰ متعلق ہوا امام علی نقی علیہ السلام سے بعد بلوغ جبکہ حاجت وکیل نہ رہے صدقات وغیرہ میں وہ بالغ ہوں امام علی نقی علیہ السلام کے۔ یہ واقعہ روز یک شنبہ ۳ ذی الحجہ ۲۲۰ھ کا ہے احمد بن خالد نے اپنے قلم سے گواہی لکھی اور اس کے گواہ ہیں حسن بن محمد بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام جو جوانی مشہور ہیں ان کی گواہی احمد بن ابی خالد کی گواہی کی طرح اس تحریر کے

صدر میں تھی انھوں نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی اور نصر خادم نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی۔

تہترواں باب

امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت پر نص

(بابٌ) ۷۳

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ «ع»

١- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَارٍ الْقَنْبَرِيِّ قَالَ: أَوْصَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَبْلَ مُضِيِّهِ بِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَأَشْهَدَنِي عَلَى ذَلِكَ وَجَمَاعَةً مِنَ الْمَوَالِي.

۱۔ یحییٰ بن یسار راوی کہتا ہے کہ وصی بنایا امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن (عسکری) علیہ السلام کو اپنے مرنے سے چار ماہ قبل اور گواہ بنایا مجھے اور اپنے غلاموں کو۔

٢- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ النَّوْفَلِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صَحْنِ دَارِهِ، فَمَرَّ بِنَا مُحَمَّدٌ ابْنُهُ[1] فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا صَاحِبُنَا بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: لَا، صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الْحَسَنُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام علی نقی علیہ السلام کے گھر کے صحن میں آپ کے پاس تھا کہ آپ کے فرزند محمد آئے میں نے کہا کیا آپ کے بعد یہی امام ہوں گے فرمایا نہیں میرے بعد حسنؑ ہوں گے۔

٣- عَنْهُ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْفَهَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الَّذِي يُصَلِّي عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ نَعْرِفْ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ میرے بعد تمہارا امام وہ ہوگا جو میری نماز جنازہ پڑھے گا اور ہم اس سے پہلے ابو محمد کو جانتے بھی نہ تھے پس امام علی نقی علیہ السلام کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام نکلے اور نماز جنازہ پڑھائی۔

٤ ـ وَعَنْهُ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لِلْحَسَنِ عليه السلام: يَا بُنَيَّ! أَحْدِثْ لِلّٰهِ شُكْراً فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً.

۴۔ راوی کہتا ہے میں موجود تھا امام علی نقی علیہ السلام کے پاس جس دن ان کے فرزند محمد نے وفات پائی آپ نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ خدا کا شکر کرو کہ امر امامت تم سے متعلق ہوا۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَرْوَانَ الْأَنْبَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً عِنْدَ [مُضِيِّ] أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَجَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَوُضِعَ لَهُ كُرْسِيٌّ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَحَوْلَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام قَائِمٌ فِي نَاحِيَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَمْرِ أَبِي جَعْفَرٍ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا بُنَيَّ أَحْدِثْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شُكْراً فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابوجعفر محمد بن علی کا انتقال ہوا تو امام علی نقی علیہ السلام تشریف لائے آپ کے لئے کرسی لائی گئی آپ اس پر بیٹھے اور آپ کے گرد آپ کے خاندان والے جمع تھے اور امام حسن عسکری علیہ السلام ایک طرف کھڑے تھے جب ابوجعفر کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ بیٹا خدا کا شکر کرو کہ اس نے امر امامت کو عطا فرمایا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَلَانِسِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام إِنْ كَانَ كَوْنٌ ـ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ ـ فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ: عَهْدِي إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْ وُلْدِي.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا۔ اگر آپ کا انتقال ہو جائے اور میں اس کہنے کی خدا سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ میرے لڑکوں میں سے سب سے بڑا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَسْبَارْقِينِيِّ[٢]، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْعَطَّارِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام وَأَبُو جَعْفَرٍ ابْنُهُ فِي الْأَحْيَاءِ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَنْ أَخُصُّ مِنْ وُلْدِكَ؟ فَقَالَ: لَا تَخُصُّوا أَحَداً حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْكُمْ أَمْرِي، قَالَ: فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ بَعْدُ: فِيمَنْ يَكُونُ هٰذَا الْأَمْرُ؟ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ وُلْدِي، قَالَ: وَكَانَ

أَبُو مُحَمَّدٍ أَكْبَرَ مِنْ جَعْفَرٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ کے فرزند ابوجعفر زندہ تھے میرا گمان تھا کہ وہی امام ہوں گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں امامت کے لیے آپ کی اولاد میں کون مخصوص ہے فرمایا جب تک میرا حکم نہ ہو کسی کو مخصوص نہ کرو۔ راوی کہتا ہے کچھ مدت بعد میں نے پھر حضرت کو لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ میری اولاد میں سب سے بڑا اور امام حسن عسکری ابوجعفر سے بڑے تھے۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِنْهُمُ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَفْطَسُ أَنَّهُمْ حَضَرُوا ـ يَوْمَ تُوُفِّيَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ـ بَابَ أَبِي الْحَسَنِ يُعَزُّونَهُ وَقَدْ بُسِطَ لَهُ فِي صَحْنِ دَارِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ حَوْلَهُ، فَقَالُوا: قَدَّرْنَا أَنْ يَكُونَ حَوْلَهُ مِنْ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَبَنِي هَاشِمٍ وَقُرَيْشٍ مِائَةٌ وَخَمْسُونَ رَجُلاً سِوَى مَوَالِيهِ وَسَائِرِ النَّاسِ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَدْ جَاءَ مَشْقُوقَ الْجَيْبِ حَتَّى قَامَ عَنْ يَمِينِهِ وَنَحْنُ لَا نَعْرِفُهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ سَاعَةٍ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ أَحْدِثْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْراً، فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً، فَبَكَى الْفَتَى وَحَمِدَ اللهَ وَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَنَا أَسْأَلُ اللهَ تَمَامَ نِعَمِهِ لَنَا فِيكَ وَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»، فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ: هَذَا الْحَسَنُ ابْنُهُ، وَقَدَّرْنَا لَهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ أَرْجَحَ، فَيَوْمَئِذٍ عَرَفْنَاهُ وَعَلِمْنَا أَنَّهُ قَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِالْإِمَامَةِ وَأَقَامَهُ مَقَامَهُ.

۸۔ روایت کی ہے ایک جماعت بنی ہاشم نے ان میں حسن بن حسن الافطس بھی تھے یہ سب روز وفات محمد (پسر امام علی نقی) بن علی بن محمد امام حسن عسکری کے دروازہ پر حاضر ہوئے بغرض تعزیت آپ کے گھر کے صحن میں تھے اور آپ کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو آلِ ابو طالب، بنی ہاشم اور قریش سے تھے جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی۔ سوائے غلاموں اور دوسرے لوگوں کے، آپؑ نے حسن بن علی (نقی) کو دیکھا ان کا گریبان پھٹا ہوا ہے وہ داہنی طرف آکر کھڑے ہو گئے ہم ان کو نہ پہچانتے تھے ایک گھڑی بعد امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا۔ بیٹا اللہ کا شکر کرو کہ اس نے تمہارے لئے امر امامت کو قرار دیا۔ وہ جوان (امام حسن عسکری) رونے لگا اور کہا۔ رب العالمین خدا کے لیے حمد ہے اور میں سوال کرتا ہوں خدا سے کہ آپ کی برکت سے اپنی نعمتیں ہم پر تمام کرے اور پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ ہم نے اس جوان کے متعلق سوال کیا۔ لوگوں نے فرمایا۔ یہ حضرت کے فرزند حسنؑ ہیں اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال یا کچھ زائد تھی اس دن ہم نے پہچانا اور یہ سمجھا کہ حضرت کا یہ ارشاد امامت اور اپنا قائم مقام بتانے کی طرف تھا۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرْيَابَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ فَعَزَّيْتُهُ عَنْهُ وَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام جَالِسٌ فَبَكَى أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ[لَهُ]: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ قَدْجَعَلَ فِيكَ خَلَفاً مِنْهُ فَاحْمِدِ اللهَ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں ابوجعفر کے مرنے کے بعد حاضر ہوا تاکہ تعزیت کروں امام حسن عسکری بیٹھے ہوئے تھے وہ رونے لگے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ان کے بعد تم کو امام قرار دیا۔ پس شکر خدا کرو (کہ اشتباہ کی صورت باقی نہ رہی)

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مَامَضَى ابْنُهُ أَبُوجَعْفَرٍ وَ إِنِّي لَأُفَكِّرُ فِي نَفْسِي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ: كَأَنَّهُمَا أَعْنِي أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَامُحَمَّدٍ فِي هٰذَاالْوَقْتِ كَأَبِي الْحَسَنِ مُوسَىٰ وَ إِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام وَ إِنَّ قِصَّتَهُمَا كَقِصَّتِهِمَا، إِذْ كَانَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام الْمُرْجَى بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ أَبُوالْحَسَنِ قَبْلَ أَنْ أَنْطِقَ فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَبَاهَاشِمٍ؛ بَدَالِلّٰهِ فِي أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مَالَمْ يَكُنْ يُعْرَفُ لَهُ، كَمَا بَدَالَهُ فِي مُوسَىٰ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ إِسْمَاعِيلَ مَا كَشَفَ بِهِ عَنْ حَالِهِ وَ هُوَ كَمَا حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ وَ إِنْ كَرِهَ الْمُبْطِلُونَ وَ أَبُومُحَمَّدٍ ابْنِي الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي، عِنْدَهُ عِلْمُ مَايُحْتَاجُ إِلَيْهِ وَ مَعَهُ آلَةُ الْإِمَامَةِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند ابوجعفر کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ابوجعفر اور امام حسن عسکری کا واقعہ اس وقت بالکل ویسا ہی جیسا امام موسیٰ کاظم اور اسماعیل اور فرزندان امام جعفر صادق کا تھا اور جو قصہ خوردی بزرگی کا وہاں تھا وہی یہاں ہے (یعنی جس طرح اسماعیل امام موسیٰ کاظم سے عمر میں بڑے تھے اسی طرح ابوجعفر امام حسن عسکری سے بڑے ہیں) کیونکہ ابوجعفر کے بعد امام حسن عسکری امام ہوئے۔ پھر امام علی نقی علیہ السلام، قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں۔ مجھ سے فرمانے لگے اے ابوہاشم، خدا نے ابوجعفر کے بعد اپنا حکم ظاہر کیا ابومحمد (حسن عسکری) کے بارے میں جس کی معرفت لوگوں کو نہ تھی یہ ایسا ہی جیسا کہ اسماعیل کے مرنے کے بعد موسیٰ (کاظم) کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ یہ ایسا ہی جیسا کہ میں نے تم سے بیان کیا۔ اگرچہ باطل پرست اس کو پسند نہ کریں ابومحمد میرا بیٹا میرے بعد میرا جانشین ہے اس کے بعد وہ تمام علم جس کی طرف احتیاج ہوتی ہے اس کے پاس سامان امامت ہے۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرْيَابَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ

الْفَهْفَكِيِّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنِي أَنْصَحُ آلِ مُحَمَّدٍ غَرِيزَةً وَ أَوْثَقُهُمْ حُجَّةً وَهُوَ الْأَكْبَرُ مِنْ وُلْدِي وَهُوَ الْخَلَفُ وَإِلَيْهِ يَنْتَهِي عُرَى الْإِمَامَةِ وَأَحْكَامُهَا(۴)، فَمَا كُنْتَ سَائِلِي فَسَلْهُ عَنْهُ، فَعِنْدَهُ مَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے لکھا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ ابو محمد میرا بیٹا ہے خالص تر ہے آل محمد میں از روئے طبیعت مستحکم تر ہے ان میں از روئے برہان وہ میری اولاد اکبر ہے میرا قائم مقام ہے اس کی طرف منتہا ہوتی ہیں رسنہائے امامت یعنی جعفر ابیض و جعفر احمر وغیرہ جانتا ہے اور جمیع مسائل کا علم اس کے پاس ہے پس جو تمہیں پوچھنا ہے اس سے پوچھو اس کو ہر اس چیز کا علم ہے جس کی طرف احتیاج ہوتی ہے۔

۱۲ ــ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَاهَوَيْهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْجُلَّابِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ فِي كِتَابٍ: أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ عَنِ الْخَلَفِ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ وَ قَلِقْتَ(۱) لِذٰلِكَ فَلَاتَغْتَمَّ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ «لَايُضِلُّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدٰيهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ» وَ صَاحِبُكَ بَعْدِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنِي وَ عِنْدَهُ مَاتَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ، يُقَدِّمُ مَايَشَاءُاللهُ وَ يُؤَخِّرُ مَايَشَاءُاللهُ «مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا» قَدْ كَتَبْتُ بِمَافِيهِ بَيَانٌ وَقِنَاعٌ لِذِي عَقْلٍ يَقْظَانَ.

توبہ ۹/۱۱۵

بقرہ ۲/۱۰۶

۱۲۔ راوی کہتا ہے مجھے امام علی نقی علیہ السلام نے ایک خط میں لکھا کہ تم پوچھنا چاہتے ہو کہ میرے بعد میرا جانشین کون ہے اور تم کو اس معاملہ میں اضطراب ہے پس تم غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت کے بعد گمراہی میں نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر کر دیتا ہے اس چیز کو جس سے وہ صاحب تقویٰ ہوں تمہارا امام میرے بعد ابو محمد میرا فرزند ہے اس کے پاس تمام باتوں کا علم ہے جن کی تمہیں احتیاج ہو وہ مقدم رکھتا ہے اس چیز کو جس چیز کو خدا چاہتا ہے اور موخر کرتا ہے اس چیز کو جسے اللہ موخر چاہے خدا فرماتا ہے ہم کسی آیت کو منسوخ نہیں کرتے اور نہ بھلاتے ہیں مگر یہ کہ اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس کی مثل لے آتے ہیں میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں توضیح اور قناعت ہے صاحب عقل بیدار کے لیے۔

۱۳۔عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَحْمَدَالْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَبْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِيَ الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِالْخَلَفِ؟ فَقُلْتُ: وَ لِمَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَايَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرا جانشین میرے بعد حسن ہے پس کیا حال ہوگا تمہارا میرے جانشین کے بعد آنے والے جانشین کے متعلق میں نے کہا یہ کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور اس کا ذکر اس کے نام سے نہ کر سکو گے۔ میں نے کہا پھر ہم انھیں کیسے یاد کریں گے۔ فرمایا یہ کہنا حجت خدا آل محمدؐ سے۔

چوہتّرواں باب

اشارہ اور نص صاحب الدار علیہ السلام کی طرف

(بَابٌ) ۷۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ إِلَى صَاحِبِ الدَّارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ قَبْلَ مُضِيِّهِ بِسَنَتَيْنِ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ قَبْلِ مُضِيِّهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ خبر آئی میرے پاس امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس سے ان کے مرنے کے دو سال قبل ان کی جانشینی کے متعلق پھر خبر آئی مرنے سے تین دن پہلے اور بتایا گیا کہ ان کے بعد کون امام ہوگا۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام: جَلَالَتُكَ تَمْنَعُنِي مِنْ مَسْأَلَتِكَ، فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ؟ فَقَالَ: سَلْ، قُلْتُ: يَا سَيِّدِي هَلْ لَكَ وَلَدٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ: فَقُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَأَيْنَ أَسْأَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: بِالْمَدِينَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی جلالت سوال کرنے سے مانع ہے اجازت دیجیے کہ میں آپ سے سوال کروں۔ فرمایا۔ پوچھو۔ میں نے کہا آیا آپ کے کوئی فرزند ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہم کہاں سوال کریں فرمایا اسی شہر میں (وکلاء کے ذریعہ)

۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنَهُ وَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند کو مجھے دکھلا کر کہا یہ تمہارا امام ہے میرے بعد

٤ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْمَضَى أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ لِي: قَدْمَضَى وَلٰكِنْ قَدْخَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هٰذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے وکیل امام حسن عسکری سے کہا کہ امام ابومحمد (حسن عسکری) انتقال کر گئے اس نے کہا ہاں۔ لیکن تم میں اپنا جانشین ان کو بنا گئے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

٥ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ لَعَنَهُ اللهُ: هٰذَا جَزَاءُ مَنِ اجْتَرَءَ عَلَى اللهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِبٌ، فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللهِ فِيهِ، وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ «م ح م د» فِي سَنَةِ سِتٍّ وَ خَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے خبر دی جب زبیری (معتمد عباسی) قتل کر دیا گیا کہ یہ سزا ہے اس کی جو اللہ سے گستاخی کرتا ہے اس کے اولیاء کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔ پس اس نے قدرت خدا کو کیسا دیکھا حضرت کے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام آپ نے محمد رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔

٦ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ ـ مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ ـ عَنْ ضَوْءِبْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ قَالَ: أَتَيْتُ سَامَرَّا وَ لَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَانِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ فَقَالَ: مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَغْبَةٌ فِي خِدْمَتِكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَالْزَمِ الْبَابَ، قَالَ فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ، ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي الدَّارِ رِجَالٌ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَ هُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي، مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ، فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَدْخُلَ وَلَا أَخْرُجَ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطّىً، ثُمَّ نَادَانِي ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: اكْشِفِي عَمَّا مَعَكِ، فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ أَخْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ، فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

حَتّى مَضى أبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام

۱۔ راوی کہتا ہے میں سامرہ آیا اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہوا۔حضرت نے مجھے بلایا۔ میں اندر داخل ہوا اور سلام کیا۔فرمایا کیسے آئے۔میں نے کہا آپ کی خدمت کرنے کے لئے۔فرمایا۔اچھا رہو۔میں حضرت کے خادموں کے ساتھ رہنے لگا اور بازار سے سودا سلف لانے لگا میں بغیر اذن گھر کے اندر آتا جاتا تھا جبکہ مردانہ ہوتا تھا ایک روز میں اندر آیا اس وقت گھر میں مرد تھے میں نے گھر کے اندر ایک آواز سنی، حضرت نے مجھے پکار کر کہا اپنی جگہ پر ٹھہرو، پس میں نے اندر داخل ہونے کی جسارت نہ کی اور باہر نہ نکلا۔ناگاہ ایک کنیز نکلی۔اس کے ساتھ کوئی شئے لپٹی ہوئی تھی پھر مجھے آواز دی کہ آجاؤ میں اندر آیا۔پھر کنیز کو پکارا۔وہ آئی تو فرمایا جو تیرے پاس ہے اس پر سے پردہ ہٹا دے۔اس نے ہٹایا تو میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا جس کے بال سینہ سے ناف تک سنہری تھے کالے نہ تھے حضرت نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے اس کے بعد لونڈی کو اٹھالے جانے کا حکم دیا۔اس کے بعد جب تک امام حسن عسکری زندہ رہے میں نے پھر نہ دیکھا

پچھترواں باب

ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجت علیہ السلام کو دیکھا ہے

(بَابُ) ۷۵

فِي تَسْمِيَةِ مَنْ رَآهُ عَلَيْهِ السَّلامُ

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالشَّيْخُ أَبُوعَمْرٍو ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ عِنْدَ أَحْمَدَبْنِ إِسْحَاقَ فَغَمَزَنِي أَحْمَدُبْنُ إِسْحَاقَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْخَلَفِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَاعَمْرٍو ! إِنِّي اُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ، وَمَا أَنَا بِشَاكٍّ فِيمَا اُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَإِنَّ اعْتِقَادِي وَدِينِي أَنَّ الْأَرْضَ لاتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلاَّ إِذَا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ يَوْماً، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ رُفِعَتِ الْحُجَّةُ وَ اُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ «فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً» فَاُولٰئِكَ أَشْرَارٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمُ الَّذِينَ تَقُومُ عَلَيْهِمُ الْقِيَامَةُ وَلٰكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَزْدَادَ يَقِيناً وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يُحْيِي الْمَوْتَى «قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ : بَلَى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي» وَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبُوعَلِيٍّ أَحْمَدُبْنُ إِسْحَاقَ، بقره ۲/۲۶۰
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ وَ قُلْتُ : مَنْ اُعَامِلُ أَوْ عَمَّنْ آخُذُ وَ قَوْلَ مَنْ أَقْبَلُ؟ فَقَالَ لَهُ :

الْعَمْرِيُّ ثِقَتِي فَمَا أَدَّى إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّي وَمَا قَالَ لَكَ عَنِّي فَعَنِّي يَقُولُ، فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِعْ، فَإِنَّهُ الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ، وَأَخْبَرَنِي أَبُوعَلِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ: الْعَمْرِيُّ وَابْنُهُ ثِقَتَانِ، فَمَا أَدَّيَا إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّيَانِ وَمَا قَالَا لَكَ فَعَنِّي يَقُولَانِ، فَاسْمَعْ لَهُمَا وَأَطِعْهُمَا فَإِنَّهُمَا الثِّقَتَانِ الْمَأْمُونَانِ، فَهٰذَا قَوْلُ إِمَامَيْنِ قَدْ مَضَيَا فِيكَ. قَالَ: فَخَرَّ أَبُوعَمْرٍو سَاجِداً وَبَكَى ثُمَّ قَالَ: سَلْ حَاجَتَكَ فَقُلْتُ: أَنْتَ رَأَيْتَ الْخَلَفَ مِنْ بَعْدِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَرَقَبَتُهُ مِثْلُ ذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي: هَاتِ قُلْتُ: فَالِاسْمُ؟ قَالَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ ذٰلِكَ وَلَا أَقُولُ هٰذَا مِنْ عِنْدِي، فَلَيْسَ لِي أَنْ أُحَلِّلَ وَلَا أُحَرِّمَ وَلٰكِنْ عَنْهُ عليه السلام، فَإِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ مَضَى وَلَمْ يُخَلِّفْ وَلَداً وَقَسَّمَ مِيرَاثَهُ وَأَخَذَهُ مَنْ لَا حَقَّ لَهُ فِيهِ، وَهُوَ ذَا عِيَالُهُ يَجُولُونَ، لَيْسَ أَحَدٌ يَجْسُرُ أَنْ يَتَعَرَّفَ إِلَيْهِمْ أَوْ يُنِيلَهُمْ شَيْئاً وَإِذَا وَقَعَ الِاسْمُ وَقَعَ الطَّلَبُ، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَمْسِكُوا عَنْ ذٰلِكَ.

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا - ذَهَبَ عَنِّي اسْمُهُ - أَنَّ أَبَا عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مِثْلِ هٰذَا فَأَجَابَ بِمِثْلِ هٰذَا.

توضیح: زمانۂ غیبت صغریٰ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفراء چار تھے۔ اوّل ابوعمرو عثمان بن سعید عمری، دوسرے ان کے بیٹے ابوجعفر محمد بن عثمان تیسرے ابوالقاسم الحسین بن روح بن ابی بحر النوبختی، چوتھے ابوالحسن علی بن محمد السمری۔

۱۔ راوی کہتا ہے جمع ہوئے میں اور شیخ ابوعمرو رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس انھوں نے اپنی آنکھ سے اشارہ کیا کہ میں شیخ ابوعمرو سے امام حسن عسکری کے جانشین کے متعلق سوال کروں۔ میں نے کہا۔ اے ابوعمرو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اس میں مجھے شک نہیں ہے میرا اعتقاد ہے اور یہ میرا دین ہے زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی مگر قبل قیامت چالیس روز (دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخر مرنے والا امام ہوگا چونکہ مذکورہ بالا قول راوی کا ہے نہ کہ امام کا۔ لہذا اس کو قوت نہیں دی جا سکتی) جب قیامت آجائے گی تو حجت خدا رفع ہو جائے گی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جب تک پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور اعمال صالحہ بہ تقاضائے ایمان اس نے نہ کئے ہوں ایسے لوگ اشرار خلق اللہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

لیکن میں یقین میں زیادتی چاہتا ہوں جس طرح ابراہیم نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے دکھا دے کہ مُردوں کیسے زندہ کرتا ہے خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے کہا کیوں نہیں لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں مجھے خبر دی ہے

ابوعلی احمد بن اسحاق نے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں مسائل میں کس شخص کے حکم پر عمل کروں اور احکام شریعت کو کس سے لوں اور کس کے قول کو قبول کروں حضرت نے فرمایا عمری میرا معتمد ہے جو بات وہ میری طرف سے پہنچائے وہ میری ہی بات ہوگی اور جو میری طرف سے تم سے کہے وہ میرا ہی قول ہوگا تم اسے سنو اور اطاعت کرو وہ میرا معتمد ہے اور خطا سے مامون و مصئون ہے۔

ابو اسحاق نے یہ بھی بتایا کہ ایسا ہی سوال انھوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے بھی کیا تھا انھوں نے بھی یہی فرمایا کہ عمری اور ان کا بیٹا دونوں ثقہ ہیں پس وہ میری طرف سے تم کو پہنچائیں وہ صحیح ہوگا اور جو تم سے کہیں وہ میرا ہی قول ہوگا پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو وہ دونوں ثقہ اور مامون ہیں۔

یہ قول دو اماموں کا تمہارے بارے میں ہے یہ سن کر ابوعمرو سجدہ میں گر پڑے اور روتے اور فرمایا۔ پوچھو میں نے کہا کیا امام حسن عسکری کے جانشین کو دیکھا ہے فرمایا۔ خدا کی قسم ان کی گردن اس طرح کی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔ میں نے ان سے کہا۔

اب ایک سوال باقی رہا۔ انھوں نے کہا وہ بھی بیان کرو میں نے کہا۔ ان کا نام بتا دیجئے۔ فرمایا اس کے متعلق سوال کرنا تم پر حرام ہے میں کسی امر کے متعلق نہیں کہتا کہ یہ میری طرف سے ہے میں خود نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہوں اور نہ حرام، بلکہ جو کچھ کہتا ہوں امام علیہ السلام کی طرف سے، اس امر میں بادشاہ جابر کا خوف ہے لوگوں نے بیان کر دیا کہ امام حسن عسکری مر گئے در آنحالیکہ ان کا کوئی بیٹا نہیں پس ان کی میراث تقسیم ہوگئی اور وہ مل گئی اس شخص کو (جعفر کذاب) جس کا اس میں کوئی حق نہیں اور حال یہ ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے عیال (ان کے غلام وغیرہ) لوگوں کے درمیان گشت کرتے پھرتے ہیں اور کسی کی یہ جرأت نہیں کہ ان کا تعارف کرا دے یا ان کو کچھ دے دے۔ اگر بادشاہ جابر کو ان کا پتہ چل جائے تو فوراً بلالے (اور ان کو قتل کر ڈالے) پس اس سوال سے باز رہو اور ان کا نام نہ پوچھو۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ نے ہمارے اصحاب سے جن کا نام میں بھول گیا ہوں یہی روایت احمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَسَنَّ شَيْخٍ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ ؑ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا موسیٰ بن جعفر نے جو خاندان رسول میں سب سے کبیر السن تھے کہ میں نے حضرت صاحب الامر کو دو مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان دیکھا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِزْقِ اللهِ أَبُو عَبْدِ اللهِ (۱) قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؑ وَهِيَ عَمَّةُ أَبِيهِ أَنَّهَا رَأَتْهُ

لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقی علیہ السلام نے جو پھوپی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کی بیان کیا کہ میں نے حضرت حجت کو ولادت کی اس رات اور اس کے بعد دیکھا ہے

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْ مَضَىٰ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ: قَدْ مَضَىٰ وَلٰكِنْ قَدْ خَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هٰذَا ـ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے عمری سے دریافت کیا کہ امام حسین علیہ السلام مر گئے۔ فرمایا۔ ہاں۔ لیکن انھوں نے اپنا فرزند چھوڑا ہے جس کی گردن ایسی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَتْحٍ مَوْلَى الزُّرَارِيِّ[2] قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلِيِّ بْنَ مُطَهَّرٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَوَصَفَ لَهُ قَدَّهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو علی بن مُطہّر سے کہ ذکر کیا انھوں نے کہ انھوں نے حضرت حجت کو دیکھا ہے اور حضرت نے ان سے حال بیابان نوردی بیان کیا ہے (قد کے معنی قامت کے بھی ہیں اور بیابان نوردی کے بھی، یہاں مناسب بمعنی بیابان نوردی ہے کیونکہ قامت کا بیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔)

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ خَادِمٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدَةَ النَّيْسَابُورِيِّ[3] أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ وَاقِفَةً مَعَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى الصَّفَا فَجَاءَ عليه السلام حَتَّىٰ وَقَفَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَقَبَضَ عَلَىٰ كِتَابِ مَنَاسِكِهِ وَحَدَّثَهُ بِأَشْيَاءَ.

۶۔ کنیز نیشاپوری سے مروی ہے کہ میں ابراہیم کے ساتھ کوہ صفا پر کھڑی تھی کہ حضرت صاحب الامر آئے اور ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور ان سے حج کے مناسک کی کتاب لے لی اور ضروری مسائل ان کو بتلائے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ رَآهُ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالنَّاسُ يَتَجَاذَبُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا بِهٰذَا أُمِرُوا.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو حجر اسود کے پاس دیکھا لوگ ہجوم میں ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اور حضرت فرما رہے تھے۔ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

۸- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدَبْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُهُ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ حِينَ أَيْفَعَ وَ قَبَّلْتُ يَدَيْهِ وَ رَأْسَهُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر کو ۲۰ سالہ عمر کا دیکھا میں نے ان کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دیا (ایفاع۔ زمانہ شباب بست سالہ عمر)

۹- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ وَ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَنْبَرِيِّ - رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ قَنْبَرٍ الْكَبِيرِ - مَوْلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : جَرَى حَدِيثُ جَعْفَرِبْنِ عَلِيٍّ فَذَمَّهُ، فَقُلْتُ لَهُ : فَلَيْسَ غَيْرُهُ فَهَلْ رَأَيْتَهُ ؟ فَقَالَ : لَمْ أَرَهُ وَلٰكِنْ رَآهُ غَيْرِي، قُلْتُ: وَ مَنْ رَآهُ؟ قَالَ: قَدْ رَآهُ جَعْفَرٌ مَرَّتَيْنِ وَ لَهُ حَدِيثٌ .

۹۔ راوی سے جعفر کذاب کا ذکر آیا تو اس کی لوگوں نے مذمت کی، میں نے کہا اس کے سوا اور کوئی وارث ہی نہ تھا کیا تم نے وارث کو دیکھا ہے راوی نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا ہے میرے غیر نے دیکھا ہے، میں نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا خود جعفر کذاب نے دو مرتبہ دیکھا ہے اور ان سے بات بھی کی۔

۱۰- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَجْنَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَمَّنْ رَآهُ : أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ قَبْلَ الْحَادِثِ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ هُوَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ لَوْلَا الطَّرْدُ - أَوْ كَلَامٌ هٰذَا نَحْوُهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے خبر دی مجھے محمد الوجنانی نے ان لوگوں کے متعلق جنھوں نے صاحب الامر کو دیکھا، قبل وفات امام حسن عسکری دس روز پہلے اور فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ گھر محبوب ترین گھروں میں سے ہوتا اگر جعفر وغیرہ کی مخالفت نہ ہوتی یا اس قسم کی باتیں نہ کی جائیں۔

۱۱- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَعْضِ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ قَالَ : شَاهَدْتُ سِيمَاءَ آنِفاً بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَ قَدْ كَسَرَ بَابَ الدَّارِ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَ بِيَدِهِ طَبَرْزِينٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا تَصْنَعُ فِي دَارِي ؟ فَقَالَ سِيمَاءُ : إِنَّ جَعْفَراً زَعَمَ أَنَّ أَبَاكَ مَضَى وَلَا وَلَدَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَتْ دَارَكَ فَقَدِ انْصَرَفْتُ عَنْكَ ، فَخَرَجَ عَنِ الدَّارِ . قَالَ : عَلِيُّ بْنُ قَيْسٍ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا خَادِمٌ مِنْ خَدَمِ الدَّارِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْخَبَرِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ : حَدَّثَنِي بَعْضُ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ ، فَقَالَ لِي : لَا يَكَادُ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ .

۱۱۔ علی بن قیس نے ایک دیہاتی قاضی سے بیان کیا کہ میں نے بادشاہ کے ایک افسر کو دیکھا کہ امام حسن عسکری کے گھر کا دروازہ توڑ رہا ہے پس حضرت صاحب الامر نکلے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔ اس سے آپ نے فرمایا تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس حاکم نے کہا جعفر کذاب کا گمان یہ ہے کہ آپ کے والد لاولد مرے ہیں پس اگر یہ آپ کا گھر ہے تو میں واپس جاتا ہوں یہ کہہ کر وہ گھر سے واپس آگیا۔ علی بن قیس کا بیان ہے کہ اس گھر کے نوکروں میں سے ایک نوکر نکلا میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ تم سے کس نے بیان کیا میں نے کہا دیہات کے ایک قاضی نے۔ اس نے کہا یہ خبر لوگوں سے پوشیدہ نہ رہے گی۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِيهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام وَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ.(1)

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے صاحب الامر کو دکھلا کر فرمایا۔ یہ ہیں تمہارے امام

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ طَرِيفٍ الْخَادِمِ أَنَّهُ رَآهُ.

۱۳۔ ابو نصر طریف خادم امام حسن عسکری علیہ السلام کہتا ہے کہ میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَاهُ إِيَّاهُ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دکھایا۔

١٥- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْمَدَائِنِ قَالَ: كُنْتُ حَاجّاً مَعَ رَفِيقٍ لِي، فَوَافَيْنَا إِلَى الْمَوْقِفِ فَإِذَا شَابٌّ قَاعِدٌ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَفِي رِجْلَيْهِ نَعْلٌ صَفْرَاءُ، قُوِّمَتِ الْإِزَارُ وَالرِّدَاءُ بِمِائَةٍ وَخَمْسِينَ دِينَاراً وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، فَدَنَا مِنَّا سَائِلٌ فَرَدَدْنَاهُ، فَدَنَا مِنَ الشَّابِّ فَسَأَلَهُ، فَحَمَلَ شَيْئاً مِنَ الْأَرْضِ وَنَاوَلَهُ، فَدَعَا لَهُ السَّائِلُ وَاجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ وَأَطَالَ، فَقَامَ الشَّابُّ وَغَابَ عَنَّا، فَدَنَوْنَا مِنَ السَّائِلِ فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ مَا أَعْطَاكَ؟ فَأَرَانَا حَصَاةَ ذَهَبٍ مُضَرَّسَةً، قَدَّرْنَاهَا عِشْرِينَ مِثْقَالاً، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: مَوْلَانَا عِنْدَنَا وَنَحْنُ لَا نَدْرِي ثُمَّ ذَهَبْنَا

فِي طَلَبِهِ فَدُرْنَا الْمَوْقِفَ كُلَّهُ، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَسَأَلْنَا كُلَّ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالُوا: شَابٌّ عَلَوِيٌّ يَحِجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَاشِياً.

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ حج کر رہا تھا جب عرفات میں ہم پہنچے تو میں نے ایک نوجوان کو بیٹھا پایا جو ایک لنگ اور ردا پہنے ہوئے تھا اور زرد رنگ کا جوتا پیروں میں تھا میں لنگ اور ردا کی قیمت کا اندازہ لگایا ۱۵۰ دینار اور یہ کہ سفر کی تکان کا کوئی اثر ان پر نہ تھا ایک سائل ہمارے پاس آیا۔ ہم نے اس کو رد کر دیا۔ وہ اس جوان کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے زمین سے کچھ اٹھایا اور اسے دے دیا۔ سائل نے اسے دعا دی اور لمبی دعا کی۔ جوان وہاں سے اٹھا اور غائب ہو گیا۔ ہم دونوں سائل کے قریب آئے اور ہم نے اس سے کہا تجھے اس جوان نے کیا دیا۔ اس نے ہمیں دکھایا وہ سونے کی ایک دندانہ دار ڈلی تھی جو بیس مثقال وزنی تھی میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا مولا ہمارے پاس تھا اور ہم نے نہ جانا۔ پھر ہم اس کی تلاش میں چلے اور تمام عرفات میں ڈھونڈا۔ لیکن پتہ نہ چلا۔ پھر ہم نے مکہ اور مدینہ کے تمام لوگوں سے پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ ایک جوان علوی ہر سال پاپیادہ حج کرتا ہے۔

چھہتروان باب

حضرت کے نام لینے کی نہی

(بَابٌ) ۷۶

فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِسْمِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلَفِ؟ فَقُلْتُ: وَلِمَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرے بعد میرے جانشین حسن عسکری علیہ السلام ہیں پھر فرمایا تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ان کے فرزند کے ساتھ، میں نے کہا آپ نے یہ کیوں فرمایا، فرمایا تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور نہیں جائز ہوگا تمہارے لئے ان کا نام لے کر ذکر کرنا۔ میں نے کہا پھر ہم کیسے ذکر کریں گے فرمایا۔ یہ کہنا حجت آل محمد

صلوات اللہ وسلامہ،

٢- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّالِحِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْ أَسْأَلَ عَنِ الْاِسْمِ وَالْمَكَانِ ، فَخَرَجَ الْجَوَابُ : إِنْ دَلَلْتُهُمْ عَلَى الْاِسْمِ أَذَاعُوهُ وَ إِنْ عَرَفُوا الْمَكَانَ دَلُّوا عَلَيْهِ.

۲- راوی کہتاہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ میں حضرت صاحب الامر سے ان کا نام اور جگہ معلوم کروں جواب آیا اگر کیا تم نام معلوم کروگے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لئے مضرت رساں ہوگا) اور اگر مکان کا پتہ چل گیا تو چڑھ دوڑیں گے۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ - وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ - فَقَالَ : لَا يُرَى جِسْمُهُ وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ.

۳- راوی کہتاہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ حضرت سے جب قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا اور ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ .

۴- راوی کہتاہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحب الامر کو ان کے نام سے نہ پکارے گا مگر کافر۔

توضیح :- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آل رسولؐ کے لئے وہ اتنا خوفناک دور تھا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا نام لینا اور ان کو موجود کہنا جان جوکھوں کا معاملہ تھا۔

ستہتر واں باب

امر نادر حال غیبت میں

(باب) ۷۷

نادر في حال الغيبة

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَأَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَلَمْ يَعْلَمُوا مَكَانَهُ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَّةُ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا مِيثَاقُهُ، فَعِنْدَهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحاً وَمَسَاءً فَإِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبُ اللهِ عَلَىٰ أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّتَهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ مَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَىٰ رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندوں کو نزدیکی خدا سے اور خدا کا راضی ہونا ان سے ایسی حالت میں ہے جب وہ حجت خدا کو غائب پائیں اور وہ ان پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی جائے قیام کو نہ جانیں اور اس کا علم رکھیں کہ حجت خدا سے زمانہ خالی نہیں ہوتا اور نہ جو اس کا عہد بندوں سے ہے وہ باطل ہوتا ہے لیکن ان کو چاہیئے کہ ہر صبح و شام ظہور حضرت حجت علیہ السلام کی توقع رکھیں جب حجت خدا کا غائب ہونا یہ علامت ہے اس کی خدا کا غضب ہے اس کے دشمنوں پر امام کو ظاہر نہیں کیا گیا ان پر اور خدا کو اس کا علم ہے کہ اس کے اولیاء وجود حضرت حجت میں شک نہیں کرتے اور اگر وہ شک کرنے والے ہوتے تو وہ حضرت کو غائب نہ کرتا ایک دن کے لئے بھی اور یہ شک تو بدترین لوگوں ہی کو ہوتا ہے۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّمَا أَفْضَلُ: الْعِبَادَةُ فِي السِّرِّ مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ أَوِ الْعِبَادَةُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ وَدَوْلَتِهِ، مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الظَّاهِرِ؟ فَقَالَ: يَا عَمَّارُ! الصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ وَاللهِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْعَلَانِيَةِ وَكَذٰلِكَ وَاللهِ عِبَادَتُكُمْ فِي السِّرِّ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَتَخَوُّفُكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَحَالِ الْهُدْنَةِ أَفْضَلُ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ مَعَ إِمَامِ الْحَقِّ الظَّاهِرِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَلَيْسَتِ الْعِبَادَةُ مَعَ الْخَوْفِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ مِثْلَ الْعِبَادَةِ وَالْأَمْنِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ، وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْ صَلَّىٰ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ، مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ لَهُ خَمْسِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ، وَمَنْ صَلَّىٰ مِنْكُمْ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَهُ مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَانِيَّةً وَمَنْ صَلَّىٰ مِنْكُمْ صَلَاةً نَافِلَةً لِوَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ نَوَافِلَ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

حَسَنَةً كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا عِشْرِينَ حَسَنَةً وَيُضَاعِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنَاتِ الْمُؤْمِنِ مِنْكُمْ إِذَا أَحْسَنَ أَعْمَالَهُ وَدَانَ بِالتَّقِيَّةِ عَلَى دِينِهِ وَإِمَامِهِ وَنَفْسِهِ وَأَمْسَكَ مِنْ لِسَانِهِ أَضْعَافاً مُضَاعَفَةً ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ .

قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ وَاللهِ رَغَّبْتَنِي فِي الْعَمَلِ وَحَثَثْتَنِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَعْلَمَ كَيْفَ صِرْنَا نَحْنُ الْيَوْمَ أَفْضَلَ أَعْمَالاً مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ الظَّاهِرِ مِنْكُمْ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَنَحْنُ عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ ؟ فَقَالَ : إِنَّكُمْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَإِلَى كُلِّ خَيْرٍ وَفِقْهٍ وَإِلَى عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ سِرّاً مِنْ عَدُوِّكُمْ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ ، مُطِيعِينَ لَهُ صَابِرِينَ مَعَهُ ، مُنْتَظِرِينَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ ، خَائِفِينَ عَلَى إِمَامِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ مِنَ الْمُلُوكِ الظَّلَمَةِ تَنْظُرُونَ إِلَى حَقِّ إِمَامِكُمْ وَحُقُوقِكُمْ فِي أَيْدِي الظَّلَمَةِ ، قَدْ مَنَعُوكُمْ ذَلِكَ وَاضْطَرُّوكُمْ إِلَى حَرْثِ الدُّنْيَا وَطَلَبِ الْمَعَاشِ مَعَ الصَّبْرِ عَلَى دِينِكُمْ وَعِبَادَتِكُمْ وَطَاعَةِ إِمَامِكُمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، فَبِذَلِكَ ضَاعَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمُ الْأَعْمَالَ ، فَهَنِيئاً لَكُمْ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا تَرَى إِذاً أَنْ نَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ وَيَظْهَرَ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْيَوْمَ فِي إِمَامَتِكَ وَطَاعَتِكَ أَفْضَلُ أَعْمَالاً مِنْ أَصْحَابِ دَوْلَةِ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ أَمَا تُحِبُّونَ أَنْ يُظْهِرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَقَّ وَالْعَدْلَ فِي الْبِلَادِ وَيَجْمَعَ اللهُ الْكَلِمَةَ وَيُؤَلِّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوبٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَا يَعْصُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ وَتُقَامَ حُدُودُهُ فِي خَلْقِهِ وَيَرُدَّ اللهُ الْحَقَّ إِلَى أَهْلِهِ فَيَظْهَرَ ، حَتَّى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ ، أَمَا وَاللهِ يَا عَمَّارُ ! لَا يَمُوتُ مِنْكُمْ مَيِّتٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي أَنْتُمْ عَلَيْهَا إِلَّا كَانَ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ وَأُحُدٍ فَأَبْشِرُوا .

۲- عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کون سی عبادت افضل ہے آیا وہ جو دولت باطل میں امام مستور کے ساتھ ہو خفیہ طور پر یا وہ عبادت جو حق کی حکومت میں امام ظاہر کے ساتھ ہو، فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ علانیہ صدقہ سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح واللہ تمہاری وہ عبادت ہے جو سلطنت باطل میں امام غائب کے ساتھ ہو اور اس سلطنت باطل میں تم کو تمہارے دشمن سے ڈراتا ہوں اور اہل حق کا اپنے دعوئی حق کو سلطنت باطل میں چھوڑ دینا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو عبادت کرتا ہے ظہور حق کے وقت امام برحق کے ظاہر ہونے پر سلطنت حق میں اور نہیں ہے دولتِ باطل میں خوف کے ساتھ عبادت کرنا مثل اس عبادت کے جو بحالت امن ہو اہل حق کی سلطنت میں ۔

اور یہ بھی جان لو کہ تم میں سے جو شخص کسی دن ایک فرض نماز جماعت کے ساتھ صحیح وقت پر اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور اس کو تمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس فرض نمازوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو کوئی ایک نماز واجب فرادیٰ اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور وقت پر اسے پورا کرے تو خدا اسے ۲۵ فرادیٰ واجب نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو ایک نماز نافلہ وقت پر ادا کرے تو خدا اسے دس سنت نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو چھپا کر نیکی کرتا ہے تو خدا اسے بیس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے اور اللہ اس مومن کے حسنات کو دوگنا کرتا ہے جو اچھے افعال بجا لائے اور عمل کرے تقیہ پر اپنے دین اور اپنے امام اور اپنے نفس کی حفاظت کے لئے اور اپنی زبان کو روکے رہے اور اس کو دو چند ثواب ملے گا بے شک اللہ کریم ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے عمل کی طرف مجھے رغبت دلائی اور اس کے لئے اُبھارا۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیونکر ہم افضل ہوں گے از روئے اعمال ان اصحاب سے جو امام ظاہر کے ساتھ ہوں سلطنت حق در آنحالیکہ ہم دینِ واحد پر ہیں فرمایا تم سبقت لے گئے ان پر داخل ہونے سے دین خدا میں اور نماز روزہ حج اور ہر امر خیر میں جس کی توفیق اللہ نے دی اور اللہ کی عبادت کی طرف سبقت کرنے میں اپنے دشمن سے پوشیدہ طور پر بجا لانے میں اپنے غائب امام کے ساتھ اس کی اطاعت میں رہتے ہوئے اور اس کے ساتھ صبر سے کام لیتے ہوئے اور سلطنت حق کا انتظار کرتے ہوئے اور ظالم بادشاہوں سے اپنی جان اور اپنے امام کی جان سے خوفزدہ ہو کر اور انتظار کرتے ہوئے اپنے امام اور اپنے حقوق کے واپس ملنے کا ان ظالموں سے جنھوں نے تمہارے حقوق روک رکھے ہیں اور انھوں نے مضطر بنا دیا ہے کہ تم کو کسب دنیا کے لئے محنت و مشقت کے ساتھ اور مجبور کئے گئے ہو صبر کرنے پر اپنے دین کے اپنی عبادت کے اور اپنے امام کی اطاعت کے معاملے میں اور تمہیں ہر وقت اپنے دشمن کا خوف رہتا ہے یہ وجہ ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجر کو دونا کر دیا ہے پس تمہیں یہ گوارا ہو۔

میں نے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اس صورت میں جبکہ ہوں گے ہم اصحاب قائم آل محمدؐ سے اور حق ظاہر ہوگا۔ درآنحالیکہ اب ہم آپ کی امامت و اطاعت میں رہ کر افضل ہیں از روئے اعمال ان لوگوں سے جو سلطنت حقہ میں ہوں گے اور وہ دولت عدل میں ہوگی فرمایا سبحان اللہ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ شہروں میں حق اور عدل کو قائم کرے اور سب کو ایک کلمہ پر جمع کر دے اور اختلاف والے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور لوگوں کو ایسا بنا دے کہ وہ روئے زمین پر اس کی نافرمانی نہ کریں اور حدود شریعت لوگوں میں قائم ہو جائے اور اللہ قائم آل محمدؐ کے زمانہ میں حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے گا اور وہ اس طرح ظاہر ہوگا کہ کوئی حق کی بات کسی کے خوف سے چھپی نہ رہے گی۔ خدا کی قسم اے عمار! تم میں سے کوئی نہ مرے گا اس حال میں کہ تم ہو مگر یہ کہ عند اللہ اس کی فضیلت ہوگی بہت سے شہیدوں پے بدر اور اُحد کے پس تم کو بشارت ہو۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ: اللّٰهُمَّ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَأْرِزُ كُلُّهُ وَلَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلىٰ خَلْقِكَ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ، كَيْلَا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ، وَلَا يَضِلَّ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ، بَلْ أَيْنَ هُمْ وَكَمْ؟ أُولٰئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً وَالْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْراً، الْمُتَّبِعُونَ لِقَادَةِ الدِّينِ، الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ، الَّذِينَ يَتَأَدَّبُونَ بِآدَابِهِمْ وَيَنْهَجُونَ نَهْجَهُمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَهْجُمُ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلىٰ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، فَتَسْتَجِيبُ أَرْوَاحُهُمْ لِقَادَةِ الْعِلْمِ وَيَسْتَلِينُونَ مِنْ حَدِيثِهِمْ مَا اسْتَوْعَرَ عَلىٰ غَيْرِهِمْ وَيَأْنَسُونَ بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْمُكَذِّبُونَ وَأَبَاهُ الْمُسْرِفُونَ، أُولٰئِكَ أَتْبَاعُ الْعُلَمَاءِ صَحِبُوا أَهْلَ الدُّنْيَا بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ وَأَوْلِيَائِهِ وَدَانُوا بِالتَّقِيَّةِ عَنْ دِينِهِمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَأَرْوَاحُهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلىٰ فَعُلَمَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ خُرْسٌ صُمْتٌ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ، مُنْتَظِرُونَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ وَسَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَمْحَقُ الْبَاطِلَ، هَا، هَا! طُوبىٰ لَهُمْ عَلىٰ صَبْرِهِمْ عَلىٰ دِينِهِمْ فِي حَالِ هُدْنَتِهِمْ وَيَا شَوْقَاهُ إِلىٰ رُؤْيَتِهِمْ فِي حَالِ ظُهُورِ دَوْلَتِهِمْ وَسَيَجْمَعُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاهُمْ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا امیر المومنین علیہ السلام کے ثقہ اصحاب نے کہ انھوں نے سنا امیر المومنین سے ایک خطبہ میں خداوندا میں جانتا ہوں کہ کل علم کسی وقت برطرف نہیں ہوتا اور اس کا مواد منقطع نہیں ہوتا اور تیری زمین تیری مخلوق پر تیری حجت سے خالی نہیں ہوتی۔ خواہ وہ ظاہر ہوں بدوں اس کے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں یا خائف پوشیدہ رہ کر تاکہ کسی زمانہ میں بھی تیری حجت مخلوق پر باطل نہ ہو اور تیرے دوست ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوں کہاں ہیں اور کتنے ہیں تیرے اولیاء، از روئے شمار بہت کم ہیں اور ان کی عظمت قدر خدا کے نزدیک زیادہ ہے وہ پیشوائے دین اور آئمہ ہادین کے تابعین ہیں اور ان کے آداب سے ادب حاصل کرتے ہیں اور انہی کے طریقہ پر چلتے ہیں ایسی صورت میں حقیقت ایمان کا علم ان پر ہجوم کرتا ہے پس ان کی روحیں قبول کرتی ہیں اپنے پیشواؤں کے علم کو اور ان کے دل نرم ہوتے ہیں ان کی حدیثوں سے اور انکی بیان کردہ حدیثوں سے اعراض کرتے ہیں اور ان کے غیر کی باتوں سے بیزار ہوتے ہیں اور مانوس ہوتے ہیں ان چیزوں سے اور جھوٹوں سے وحشت ہوتی ہے اور مسرف اس کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ علماء کے پیرو ہیں اور اطاعت خدا و اولیائے خدا کے تحت وہ اہل دنیا سے مصاحبت کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں تقیہ پر اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور اپنے دشمن کے خوف سے، پس ان کی روحیں بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور ان

کے علماء و اتباع خاموش ہیں دشمنوں کے خوف سے حکومتِ باطلہ میں اور انتظار کر رہے ہیں حکومتِ حق کا اور اللہ اپنے کلمات کو حق سے ثابت کر دے گا اور باطل کو مٹائے گا آگاہ ہو کر خوشخبری ہے ان کے لئے اس صبر کے متعلق جو انھوں نے دین کے معاملہ میں مصائب و آلام پر کیا اور کیسا شوق ہے ان کو اپنی دولت و حکومت حقہ کے وقت ظہور کو دیکھنے کا اور عنقریب اللہ ہمیں اور ان کو جمع کرے گا جنات عدن میں اور ان کے نیک صالح آباء و اجداد کو اور اُن کی ازواج و ذریت کو۔۔۔

اٹھتر واں باب

بیان غیبت

(بَابٌ فِي الْغَيْبَةِ) ۷۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَمَانٍ التَّمَّارِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُلُوساً فَقَالَ لَنَا: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، الْمُتَمَسِّكُ فِيهَا بِدِينِهِ كَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا بِيَدِهِ. فَأَيُّكُمْ يُمْسِكُ شَوْكَ الْقَتَادِ بِيَدِهِ؟ ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، فَلْيَتَّقِ اللهَ عَبْدٌ وَلْيَتَمَسَّكْ بِدِينِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ صاحب الامر کے لئے غیبت ضروری ہے اس حالت میں دین سے تمسک رکھنے والا (دشمنان دین کی مخالفت کے باعث) ایسا ہوگا جیسے خاردار درخت پر ہاتھ کھینچنے والا، پھر حضرت نے سر جھکایا اور فرمایا صاحب امر امامت کے لئے غیبت ضروری ہے بندہ کو چاہیئے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے تمسک رکھے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ فَاللهَ اللهَ فِي أَدْيَانِكُمْ لَا يُزِيلُكُمْ عَنْهَا أَحَدٌ، يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ، إِنَّمَا هِيَ مِحْنَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ امْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ، لَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَأَجْدَادُكُمْ دِيناً أَصَحَّ مِنْ هَذَا لَاتَّبَعُوهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي مَنِ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، عُقُولُكُمْ تَصْغُرُ

عَنْ هٰذا وَأَحْلامُكُمْ تَضِيقُ عَنْ حَمْلِهِ وَلٰكِنْ إِنْ تَعِيشُوا فَسَوْفَ تُدْرِكُونَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانچواں امام غائب ہو گا اولاد امام ہفتم سے پس چاہیئے کہ تم اللہ سے ڈرو اپنے دین کے متعلق کوئی تمہیں اس سے ہٹا نہ دے بیٹا۔ اس امر امامت کے صاحب کا غائب ہونا ضروری ہے یہاں تک کہ پلٹ جائیں گے اس امر امامت سے اس کے قائل یہ غیبت امتحان ہے خدا کی طرف سے اس کی مخلوق کا۔ اگر تمہارے (یعنی لوگوں کے) آباد اجداد (یہ جانتے کہ صحیح ترین دین یہ ہے تو البتہ اس کا اتباع کرتے راوی نے کہا میں نے پوچھا پانچواں کون ہے اس ساتویں کی اولاد سے فرمایا تمہاری عقول اس سے قاصر ہیں اور تمہاری افہام کا دامن تنگ ہے اس کے اٹھانے سے اگر تم زندہ رہو گے تو ضرور اس کو پاؤ گے۔

٣ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُساوِرِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ: سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِيّاكُمْ وَالتَّنْوِيهَ[٢] أَما وَاللهِ لَيَغِيبَنَّ إِمامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَلَتُمَحَّصُنَّ حَتّىٰ يُقالَ: ماتَ، قُتِلَ، هَلَكَ، بِأَيِّ وادٍ سَلَكَ؟ وَلَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَتُكْفَؤُنَّ كَما تُكْفَأُ[٤] السُّفُنُ فِي أَمْواجِ الْبَحْرِ، فَلا يَنْجُو إِلاّ مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثاقَهُ وَكَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمانَ وَأَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعَنَّ اثْنَتا عَشْرَةَ رايَةً مُشْتَبِهَةً، لا يُدْرىٰ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، قالَ: فَبَكَيْتُ ثُمَّ قُلْتُ: فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قالَ: فَنَظَرَ إِلىٰ شَمْسٍ داخِلَةٍ فِي الصُّفَّةِ، فَقالَ: يا أَبا عَبْدِاللهِ تَرىٰ هٰذِهِ الشَّمْسَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقالَ: وَاللهِ لَأَمْرُنا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

۳۔ مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپنے کو رفع تشہیر سے بچاؤ خدا کی قسم تمہارا امام برسوں غائب رہے گا اور لوگ گریز کریں گے اس عقیدے سے تا اینکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے قتل ہو گئے ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے اور مومنین کی آنکھوں سے ان کے فراق میں آنسو بہیں گے اور وہ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں، پس اس مصیبت کے بھنور سے نجات نہ پائے گا مگر جو شخص جس کے عہد کو خدا نے قائم رکھا ہوگا اور جس کے ایمان کو اس کے قلب میں مضبوط بنا دیا ہوگا اور اپنی رحمت سے اس کی تائید کی ہوگی اور بارہ جھنڈے شہادت کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کہاں سے اٹھے ہیں راوی کہتا ہے یہ سن کر میں رویا اور کہنے لگا پھر ہم کیا کریں گے پھر آپ نے دھوپ کی طرف دیکھا جو چبوترے پر پھیلی ہوئی تھی اور فرمایا۔ اے ابو عبداللہ (کنیت راوی) تم اس دھوپ کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا واللہ ہمارا امر اس سے زیادہ روشن ہے (یعنی ظہور قائم آل محمد ہو کر رہیگا

٤ – عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ فَضالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قالَ: سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي صاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ شَبَهاً مِنْ يُوسُفَ عليه السلام،

قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَأَنَّكَ تَذْكُرُ حَيَاتَهُ أَوْغَيْبَتَهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَمَا يُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ، إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ عليه السلام كَانُوا أَسْبَاطاً أَوْلَادَ الْأَنْبِيَاءِ تَاجَرُوا يُوسُفَ وَبَايَعُوهُ وَ خَاطَبُوهُ وَهُمْ إِخْوَتُهُ وَهُوَ أَخُوهُمْ ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ : أَنَا يُوسُفُ وَهٰذَا أَخِي، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ أَنْ يَفْعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ ، كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، إِنَّ يُوسُفَ عليه السلام كَانَ إِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً ، فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعْلِمَهُ لَقَدَرَ عَلَى ذٰلِكَ، لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ عليه السلام وَوُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، أَنْ يَمْشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَ يَطَأَ بُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا : أَئِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ؟ قَالَ : أَنَا يُوسُفُ .

۴۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر امامت حضرت حجت مشابہ ہے امر یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا نہیں انکار کریں گے اس امت سے گروہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں سے (مراد یہ ہے کہ جیسے یوسفؑ کے غائب ہونے کو ان کے مرنے سے تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے۔)

یوسف کے بھائی اسباط تھے اولاد انبیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انھیں جاننا چاہیئے تھا) انھوں نے تجارت کی اور یوسف کو بیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے رہتے تھے وہ ان کے بھائی تھے اور یہ اس کے لیکن جب یہ بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پہچانا۔ آخر انھوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں انکار کرتی ہے یہ امت ملعونہ اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ کرسکتاہے یوسف ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارہ دن کا راستہ تھا اگر یوسفؑ اپنے حالات سے آگاہ کردیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستہ سے صرف نو روز میں پہنچ جاتے (مگر خدا کو ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ امت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گزرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہوگا ایسا ہی ہوتا رہیگا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصلحت ظہور ہوئی تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسفؑ ہو یوسف نے کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ : قُلْتُ وَلِمَ ؟ قَالَ : يَخَافُ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ـ ثُمَّ قَالَ : يَا زُرَارَةُ ! وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ

فِي وِلَادَتِهِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ بِلَا خَلَفٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمْلٌ[1]، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: إِنَّهُ وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ، غَيْرَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشِّيعَةَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَارَةُ! [قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ أَيَّ شَيْءٍ أَعْمَلُ؟ قَالَ يَا زُرَارَةُ] إِذَا أَدْرَكْتَ هٰذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي»، ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَارَةُ! لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ؟ قَالَ، لَا، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ[2] يَجِيءُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ، فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ، فَإِذَا قَتَلَهُ بَغْياً وَعُدْوَاناً وَظُلْماً لَا يُمْهَلُونَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَوَقَّعِ الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللهُ.

۵- زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا حضرت حجت کی غیبت لڑکپن ہی سے شروع ہوگی۔ میں نے کہا یہ کیوں۔ فرمایا۔ دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے بطن کی طرف (یعنی وہ دشمن میری ہی نسل سے ہوگا یہ اشارہ ہے جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا۔ اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا۔ اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا۔ اس کے باپ لاولد مرے، کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہوگیا کوئی کہے گا کہ وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعہ سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے۔ اے زرارہ۔ میں نے کہا اگر میں اس زمانۂ غیبت کو پاؤں، تو کیا کروں۔ فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔ خداوندا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر تو نے اپنی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا اور اگر ایسا ہوا تو میں دین سے گمراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا اے زرارہ ایسا بھی ہوگا کہ مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا میں نے کہا کیا اس کو سفیان ثوری کا لشکر قتل کریگا فرمایا نہیں۔ بلکہ اس کو آل بنی فلاں قتل کرے گی وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا لوگ اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (اور یہ لڑکا اولاد امام حسنؑ سے ہوگا) جب یہ ظلم و جور سے قتل ہوگا تو خدا پھر مہلت نہ دے گا اور ان شاء اللہ حضرت کا ظہور ہوگا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: يَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ، يَشْهَدُ الْمَوْسِمَ، فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگ امام کو نہ پہچان سکیں گے وہ موسم حج میں ہر سال آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ قالَ : حَدَّثَنِي مُنْذِرُبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قابُوسَ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ أَبِي داوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مالِكٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنِ الْحارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ نُباتَةَ قالَ : أَتَيْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّراً يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ فَقُلْتُ : يا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ! مالِي أَراكَ مُتَفَكِّراً تَنْكُتُ فِي الأَرْضِ ، أَرَغْبَةً مِنْكَ فِيها ؟ فَقالَ : لا وَاللهِ ما رَغِبْتُ فِيها وَلا فِي الدُّنْيا يَوْماً قَطُّ وَلٰكِنِّي فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِ[ي] الْحادِي عَشَرَ مِنْ وُلْدِي ، هُوَ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلأُ الأَرْضَ عَدْلاً وَ قِسْطاً كَما مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ ، يَضِلُّ فِيها أَقْوامٌ وَ يَهْتَدِي فِيها آخَرُونَ ، فَقُلْتُ : يا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ! وَ كَمْ تَكُونُ الْحَيْرَةُ وَالْغَيْبَةُ ؟ قالَ : سِتَّةَ أَيّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ ، فَقُلْتُ : وَ إِنَّ هٰذا لَكائِنٌ ؟ فَقالَ : نَعَمْ كَما أَنَّهُ مَخْلُوقٌ وَ أَنّىٰ لَكَ بِهٰذَا الأَمْرِ يا أَصْبَغُ ! أُولٰئِكَ خِيارُ هٰذِهِ الأُمَّةِ مَعَ خِيارِ أَبْرارِ هٰذِهِ الْعِتْرَةِ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ ما يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ فَقالَ : ثُمَّ يَفْعَلُ اللهُ ما يَشاءُ ، فَإِنَّ لَهُ بَداءاتٍ وَ إِراداتٍ وَ غاياتٍ وَ نِهاياتٍ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ایک روز امیرالمومنین علیہ السلام کو متفکر دیکھا آپ لکڑی کی نوک سے زمین کرید رہے تھے میں نے کہا اے امیرالمومنین میں آپ کو متفکر پا رہا ہوں کیا آپ کے دل میں رغبت سلطنت ہے فرمایا۔ نہیں میرے دل میں نہ کسی دن اس کی رغبت پیدا ہوئی ہے اور نہ دنیا کی، میں سوچ رہا ہوں اس مولود کے بارے میں جو میرے فرزند گیارہویں امام کی پشت سے ہوگا اس کا نام مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور ہوگی اس کے لئے رغبت اور حیرت، اور کچھ لوگ ہدایت پائیں گے اور کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

میں نے کہا۔ اے امیرالمومنین یہ حیرت اور غیبت کتنے دن رہے گی: (تاکہ بعد اس کے مومنین کو اطمینان ہو) فرمایا بعض کو ۶ دن بعض کو چھ ماہ اور بعض کو چھ سال، میں نے کہا کیا یہ امر ہونے ہی والا ہے۔ فرمایا، ہاں گویا وہ پیدا ہوگئی ہے اور اے اَصْبَغ کہاں ہے تمہارا مرتبہ ان مومنوں کا سا (یعنی یہ حیرت ان کے لئے باعث نقص نہ ہوگی) اور مومنین اس امت کے بہترین لوگ ہوں گے میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ (یعنی غیبت میں جب تک چاہے گا رکھے گا) بے شک خدا کے لئے بدا رہے ارادات ہیں، غایات و نہایات ہیں کون ان

کو جانے ۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ ، كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ ، حَتَّى إِذَا أَشَرْتُمْ بِأَصَابِعِكُمْ وَ مِلْتُمْ بِأَعْنَاقِكُمْ ، غَيَّبَ اللهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ ، فَاسْتَوَتْ بَنُوعَبْدِالْمُطَّلِبِ ، فَلَمْ يُعْرَفْ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ ، فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بے شک ہم ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے جب ایک غائب ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ پر ظاہر ہوگا یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنے امام پر انگشت نمائی کرو گے اور اپنی گردنوں کو اس کی اطاعت سے کج کرنے لگو گے تو خدا تمہارے ستارے کو غائب کر دے گا پس متولی ہوگی اولاد عبدالمطلب اور اس کی یہ شناخت نہ ہوگی کہ کون کس طرف ہے یعنی کون مخالف ہے اس وقت تمہارا امام ظاہر ہوگا پس تم اپنے رب کی حمد کرنا ۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قُلْتُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يَخَافُ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ـ يَعْنِي الْقَتْلَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، قائم آل محمد کے لئے غیبت ضروری ہے قبل اس کے کہ وہ چلیں پھریں میں نے کہا ایسا کیوں ہوگا فرمایا ظالموں کے خوف سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے بطن کی طرف، یعنی وہ مخالف جو قتل پر آمادہ کرائے گا ہماری نسل سے ہوگا۔ (یعنی جعفر کذاب جو حکومت سے سازش کرے گا۔)

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا .

۱۰۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم کو صاحب امرؑ کے غائب ہونے کی خبر ملے تو تم اس کو برا نہ سمجھنا (کیونکہ وہ مبنی بر مصلحت ہوگی) ۔

۱۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبَّادٍ الْأَنْمَاطِيِّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي

كَمَا تَكَفَّأُ السَّفِينَةُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ وَ كَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَ أَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ لَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَقُولُ: اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ؟ قَالَ: وَفِي مَجْلِسِهِ كُوَّةٌ تَدْخُلُ فِيهَا الشَّمْسُ، فَقَالَ: أَبَيِّنَةٌ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے میں نے خیال کیا کہ حضرت میرے سوا اوروں سے بات کرنا چاہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا۔ تمہارے صاحب الامر ہونے کا غائب ہونا ضروری ہے لوگوں کو ان کے متعلق شبہات ہوں گے کوئی کہے گا مر گئے کوئی کہے گا ہلاک ہو گئے، کوئی کہے گا کسی طرف چلے گئے اس معاملہ میں لوگ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں ہچکولے کھاتی ہیں نہیں نجات پائے گا اس مہلکہ سے مگر وہ شخص جس نے خدا سے میثاق لیا ہو اور اس نے ایمان کو اس کے قلب میں راسخ کر دیا ہو اور اپنی روح سے اس کی تائید کی ہو۔ اس وقت میں بارہ جھنڈے شبہات والوں کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون کس کا ہے یہ سن کر میں رونے لگا فرمایا تم کیوں روتے ہو، میں نے کہا کیسے نہ روؤں حالانکہ آپ فرما رہے ہیں کہ مخالفوں کے بارہ جھنڈے ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون جھنڈا کس کا ہے حضرت کے حجرہ میں ایک سوراخ تھا جس سے دھوپ آتی تھی فرمایا ان کا ظہور اس سے زیادہ روشن ہوگا۔ پھر فرمایا ہمارا امر امامت سورج سے زیادہ روشن ہے۔

۱۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ، يَشْهَدُ فِي إِحْدَاهُمَا الْمَوَاسِمَ، يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد کی دو غیبتیں ہوں گی (غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ) وہ ہر غیبت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام تَكَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَحُفِظَ عَنْهُ وَ خَطَبَ بِهِ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ حُجَجٍ فِي أَرْضِكَ، حُجَّةٍ بَعْدَ حُجَّةٍ عَلَى خَلْقِكَ، يَهْدُونَهُمْ إِلَى دِينِكَ، وَيُعَلِّمُونَهُمْ عِلْمَكَ، كَيْلَا يَتَفَرَّقَ أَتْبَاعُ

أَوْلِيائِكَ ، ظاهِرٌ غَيْرُ مُطاعٍ أَوْ مُكْتَتِمٌ يَتَرَقَّبُ ، إِنْ غابَ عَنِ النّاسِ شَخْصُهُمْ في حالِ هُدْنَتِهِمْ فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُمْ قَدِيمُ مَبْثُوثِ عِلْمِهِمْ ؛ وَ آدابُهُمْ في قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مُثْبَتَةٌ ، فَهُمْ بِها عامِلُونَ وَيَقُولُ عليه السلام في هٰذِهِ الْخُطْبَةِ في مَوْضِعٍ آخَرَ : فِيمَنْ هٰذا وَ لِهٰذا يَأْرِزُ الْعِلْمُ إِذا لَمْ يُوجَدْ لَهُ حَمَلَةٌ يَحْفَظُونَهُ وَيَرْوُونَهُ ، كَما سَمِعُوهُ مِنَ الْعُلَماءِ وَ يَصْدُقُونَ عَلَيْهِمْ فِيهِ ، اَللّٰهُمَّ فَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لايَأْرِزُ كُلُّهُ وَ لايَنْقَطِعُ مَوادُّهُ وَ إِنَّكَ لاتُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلىٰ خَلْقِكَ ، ظاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطاعِ ، أَوْ خائِفٍ مَغْمُورٍ كَيْلاتَبْطُلَ حُجَجُكَ وَلايَضِلَّ أَوْلِياؤُكَ بَعْدَ إِذْهَدَيْتَهُمْ بَلْ أَيْنَ هُمْ؟ وَ كَمْ هُمْ أُولٰئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً، الْأَعْظَمُونَ عِنْدَاللّٰهِ قَدْراً.

۱۳۔ بعض اصحاب امیر المومنین نے جو معتبر و موثق ہیں بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے منبر کوفہ پر بیان فرمایا اور لوگوں نے اس کو حفظ بھی کر لیا۔

خداوندا روئے زمین پر تیری حجتوں میں سے ایک کے بعد دوسرے کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہدایت کریں تیرے دین کی طرف اور تعلیم دیں تیرے علم کی تاکہ تیرے اولیاء کے پیرو متفرق نہ ہوں۔ خواہ وہ امام ظاہر ہو اور اس کی اطاعت نہ کی جاتی ہو، خواہ مخفی ہو اور اس کے ظہور کی امید ہو اور تیرے ولی کا وجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہو ترک دعوئ امامت کے ساتھ تاہم اس کے قدیم منتشر علوم و آداب مومنین کے قلوب میں ثابت و برقرار ہوں گے وہ ان پر عمل کرنے والے ہوں گے اسی خطبہ میں ایک دوسری جگہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے، کس میں ہے یہ علم و آداب کم ہو جاتا ہے علم جب اس کے ایسے حامل نہ پائے جاتے ہوں جو اس کی حفاظت کریں گے اور جیسا کہ علماء سے سنا ہے اس کی روایت کریں اور اس کی تصدیق کریں۔ خداوندا میں جانتا ہوں، کل علم غائب نہیں ہوا اور نہ اس کے سرچشمے بند ہوتے ہیں تو زمین کو اپنی حجت سے اپنی مخلوق پر کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ خواہ وہ حجت اس صورت میں موجود ہو کہ کوئی اس کی اطاعت نہ کرے یا وہ بحالت خوف پوشیدہ ہو تو یہ اس لئے تو کرتا ہے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں لیکن ایسے لوگ کہاں ہیں اور کتنے ہیں وہ تعداد میں کم ہیں لیکن از روئے قدر پیش خدا ان کا بڑا مرتبہ ہے۔

١٤ ــ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقاسِمِ بْنِ مُعاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : « قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ ماؤُكُمْ غَوْراً فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِماءٍ مَعِينٍ » قالَ: إِذاغابَ عَنْكُمْ إِمامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمامٍ جَدِيدٍ ؟ ملک ۶۷/۳۰

۱۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہہ دو اے رسولؐ کہ تم نے اس پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارا زمین کی تہہ میں چلا جاتا ہے تو پھر دوبارہ خالص پانی کون برآمد کرتا ہے۔" فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارا ایک امام

غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ پر دوسرا امام کون لاتا ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِكُمْ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر تمہارے صاحب الامرؑ کی غیبت ہو تو اس سے انکار نہ کرنا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ مِنْ عُزْلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةُ (1) وَمَا بِثَلَاثِينَ مِنْ وَحْشَةٍ.

۱۶۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ صاحب الامرؑ کے لئے غائب ہونا ضروری ہے کہ اس زمانۂ غیبت میں گوشہ نشینی لازمی ہے اور ان کے لئے اچھی جگہ حوالی مدینہ ہے اور تیس وفادار خادم ہر وقت آپ کی خدمت میں رہیں گے اگر ان میں سے ایک مر جائیگا تو دوسرا اس کی جگہ پر آجائے گا۔

۱۷۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، فَيَأْرِزُ الْعِلْمُ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا وَ اخْتَلَفَتِ الشِّيعَةُ وَسَمَّى بَعْضُهُمْ بَعْضاً كَذَّابِينَ وَ تَفَلَ بَعْضُهُمْ فِي وُجُوهِ بَعْضٍ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا عِنْدَ ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ، فَقَالَ لِي: الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ ذَلِكَ - ثَلَاثاً -.

۱۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب فتنہ سفیانی مسجد مکہ و مدینہ کے درمیان (مقام روحا) میں واقع ہوگا تو تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت علم اس طرح چھپ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں اور ہمارے شیعوں میں (بابت مسائل دین اور وجود حضرت) اختلاف پیدا ہو جائے گا بعض بعض کو جھوٹا کہیں گے اور بعض بعض کے منہ پر تھوکیں گے میں نے کہا ہمارے لئے اس وقت امر خیر کچھ نہ ہوگا۔ فرمایا تین مرتبہ ہوگا اور یہی ہمارے لئے کل خیر ہوگا (مومنین و کاملین کے لئے جو اپنے ایمان پر ایسے نازک وقت پر قائم رہیں گے)۔

۱۸۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ.

۱۸۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ قائمؑ آل محمدؐ کے لئے بچپن ہی میں غیبت ہوگی خوف کی وجہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے شکم کی طرف یعنی قتل کے خوف سے۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَ الْأُخْرَى طَوِيلَةٌ، الْغَيْبَةُ الْأُولَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ مَوَالِيهِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قائمؑ آل محمدؐ کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک صغریٰ دوسرے کبریٰ، پہلی غیبت میں آپؑ کی جگہ کو کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے مخصوص شیعوں کے اور دوسری میں حضرت کی جگہ کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے خاص الخاص دوستوں کے۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ مِنْهَا إِلَى أَهْلِهِ وَ الْأُخْرَى يُقَالُ: هَلَكَ، فِي أَيِّ وَادٍ سَلَكَ، قُلْتُ: كَيْفَ نَصْنَعُ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: إِذَا ادَّعَاهَا مُدَّعٍ فَاسْأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ يُجِيبُ فِيهَا مِثْلَهُ.

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ صاحب الامرؑ کی دو غیبتیں ہوں گی ایک میں تو وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے اور دوسری میں کہا جائے گا، ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے، میں نے کہا ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اگر کوئی مدعی امام آخر الزماں ہونے کا دعویٰ کرے تو تم اس سے چند مشکل سوالات کا جواب مانگو اور دیکھو کہ وہ امام کی طرح ہیں یا نہیں (کبھی نہ ہوں گے کیونکہ وہ جو کہے گا بنا بر پیروی ظن کہے گا)۔

۲۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُكَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِكَ هُوَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِ وَلَدِكَ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: الَّذِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ، كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بُعِثَ

عَلٰی فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ.

۲۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ صاحب الامر ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا آپ کے فرزند ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پرپوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر وہ کون ہیں فرمایا۔ وہ وہ ہیں جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ سب اماموں کے بعد ہوں گے جس طرح حضرت رسولؐ خدا سب رسولوں کے بعد ہوئے۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَتْ: فَقَالَ: إِمَامٌ يَخْنِسُ سَنَةَ سِتِّينَ وَ مِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَظْهَرُ كَالشِّهَابِ يَتَوَقَّدُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكْتِ زَمَانَهُ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۲۔ اُمِّ ہانی خواہر امیر المومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا، قسم کھاتا ہوں آخر ہمسایہ پنہاں کی۔ امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سنِ وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم ان کا زمانہ پاؤ گی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَ: الْخُنَّسُ إِمَامٌ يَخْنِسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنْ عِلْمِهِ عِنْدَ النَّاسِ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ ثُمَّ يَبْدُو كَالشِّهَابِ الْوَاقِدِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ. فَإِنْ أَدْرَكْتِ ذٰلِكَ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۳۔ اُمِّ ہانی خواہر امیر المومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا، قسم کھاتا ہوں آخر ہمسایہ پنہاں کی، امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سنِ وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے۔ پس اگر تم اس زمانہ پاؤ گی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رُفِعَ عَلَمُكُمْ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ.

۲۴۔ امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تمہارا امام تمہارے درمیان سے اٹھ جائے تو کشادگی تمہارے قدموں کے درمیان ہوگی یعنی تمہیں ظالموں کے شر سے نجات مل جائے گی۔

٢٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِبْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ وَ أَنْ يَسُوقَهُ اللهُ إِلَيْكَ بِغَيْرِ سَيْفٍ، فَقَدْ بُويِعَ لَكَ وَضُرِبَتِ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِكَ، فَقَالَ: مَا مِنَّا أَحَدٌ اخْتَلَفَتْ إِلَيْهِ الْكُتُبُ وَ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ سُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَ حُمِلَتْ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ إِلَّا اغْتِيلَ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ، حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ لِهٰذَا الْأَمْرِ غُلَاماً مِنَّا، خَفِيَّ الْوِلَادَةِ وَالْمَنْشَأِ، غَيْرَ خَفِيٍّ فِي نَسَبِهِ.

۲۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا، میں امید کرتا ہوں کہ تم صاحب الامر ہو اور یہ امر امامت تمہارے پاس بغیر شمشیر زنی آیا ہے آپ کی بیعت ولی عہدی بھی ہوگی اور آپ کے نام کا سکہ بھی بن گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ ہم میں سے کوئی امام ایسا نہیں ہوا کہ جس سے مومنین نے خط و کتابت کی ہو انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ ہوا ہو مسائل اس سے دریافت کئے گئے ہوں اور اموال اس کی طرف بھیجے گئے ہوں مگر یہ کہ اس کو یا زہر دیا گیا ہے یا وہ اپنے فرش پر مرا ہے یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کے لئے ہم میں سے ایک لڑکے کو بھیجے گا جس کی ولادت اور پرورش خفیہ طور سے ہوگی اور اس کا نسب غیر خفی ہوگا۔

٢٦ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ هِلَالٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ شِيعَتَكَ بِالْعِرَاقِ كَثِيرَةٌ وَاللهِ مَا فِي أَهْلِ بَيْتِكَ مِثْلُكَ، فَكَيْفَ لَا تَخْرُجُ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا عَبْدَاللهِ بْنَ عَطَاءٍ! قَدْ أَخَذْتَ تَفْرُشُ أُذُنَيْكَ لِلنَّوْكَى إِي وَاللهِ مَا أَنَا بِصَاحِبِكُمْ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: انْظُرُوا مَنْ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ وِلَادَتُهُ، فَذَاكَ صَاحِبُكُمْ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْإِصْبَعِ وَ يُمْضَغُ بِالْأَلْسُنِ إِلَّا مَاتَ غَيْظاً أَوْ رَغِمَ أَنْفُهُ.

۲۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کے شیعہ عراق میں بکثرت ہیں آپ بنی امیہ پر خروج کیوں نہیں کرتے۔ آپ کے خاندان میں آپ جیسا کوئی نہیں، فرمایا۔ اے عبداللہ بیوقوفوں کی بات پر کان لگاتے ہو خدا کی قسم میں صاحب الامر نہیں ہوں۔ میں نے کہا پھر ہمارا صاحب الامر کون ہے۔ فرمایا۔ دیکھو جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے وہ تمہارا صاحب الامر ہے ہم میں سے کوئی امام ایسا نہ ہوگا جس کی طرف انگلی سے اشارہ کیا گیا ہو یا

لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر ہو مگر یہ کہ یا تو وہ غم و غصہ کھا کر مرا یا ذلت و خواری کے ساتھ۔

٢٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَقُومُ الْقَائِمُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ عَهْدٌ وَلَا عَقْدٌ وَلَا بَيْعَةٌ .

۲۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ظہور قائم آل محمدؐ ہوگا تو کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو۔

٢٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَطَّارِ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مَنْصُورٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ لَا أَرَىٰ إِمَاماً أَئْتَمُّ بِهِ مَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : فَأَحِبَّ مَنْ كُنْتَ تُحِبُّ وَ أَبْغِضْ مَنْ كُنْتَ تُبْغِضُ حَتَّىٰ يُظْهِرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں صبح و شام انتظار میں بسر کر رہا ہوں لیکن امام کو نہیں پاتا کہ ان کی اقتدا کروں۔ پس میں کیا کروں فرمایا جس سے محبت کر رہے ہو (یعنی آئمہ اہلبیتؑ) کئے جاؤ اور جس سے بغض رکھتے ہو (آئمہ ضلالت) تو رکھتے جاؤ یہاں تک کہ خدا صاحب الامر کو ظاہر کرے۔

٢٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عِيسَىٰ ؛ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ ؛ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَابُدَّ لِلْغُلَامِ مِنْ غَيْبَةٍ ؛ قُلْتُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : يَخَافُ ـ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ بَطْنِهِ ـ وَ هُوَ الْمُنْتَظَرُ وَ هُوَ الَّذِي يَشُكُّ النَّاسُ فِي وِلَادَتِهِ ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمْلٌ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : مَاتَ أَبُوهُ وَلَمْ يُخَلِّفْ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ قَالَ زُرَارَةُ : فَقُلْتُ : وَ مَا تَأْمُرُنِي لَوْأَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ ؟ قَالَ : ادْعُ اللهَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ : «اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ ؛ لَمْ أَعْرِفْكَ ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ لَمْ أَعْرِفْهُ قَطُّ ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي» قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْهِلَالِ : سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مُنْذُ سِتٍّ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۲۹۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک لڑکے کا غائب ہونا ضروری ہے میں نے کہا یہ کیوں

فرمایا۔ ظالم بادشاہ کے خوف قتل سے وہ منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں لوگوں کو شک ہوگا کوئی کہے گا حمل میں ہے کوئی کہے گا اس کا باپ لاولد مرا، کوئی کہے گا باپ کے مرنے سے دو سال پہلے پیدا ہوا۔ زرارہ نے کہا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا۔ اگر تم وہ زمانہ پالو تو خدا سے اس طرح دعا کرنا، خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر نہ دی تو مجھے تیری معرفت حاصل نہ ہوگی خدایا مجھے اپنے نبی کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں ان کو کبھی نہ پہچانوں گا۔ خدایا مجھے حضرت حجت کی معرفت دے اگر نہ دی میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا احمد بن حلال کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو ۵۶ سال تک زرارہ سے سُنا۔

۳۰ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ؛ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ » قَالَ : مدثر ۸/۷۴
إِنَّ مِنَّا إِمَاماً مُظَفَّراً مُسْتَتِراً ؛ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

۳۰۔ آیہ واذا نقر الناقور کے متعلق فرمایا بے شک ہم میں ایک امام غائب مظفر و منصور ہوگا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہوگا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

۳۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِذَا غَضِبَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ نَحَّانَا عَنْ جِوَارِهِمْ .

۳۱۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے لکھا۔ جب خدا اپنی مخلوق پر غضبناک ہوتا ہے تو ہم کو اس کے پڑوس سے ہٹا لیتا ہے۔

اُناسیواں باب

اس چیز کا بیان جو امر امامت میں محق و مبطل کے درمیان فیصلہ کرنیوالی ہے

(بَابُ) ۷۹

مَا يُفْصَلُ بِهِ بَيْنَ دَعْوَى الْمُحِقِّ وَالْمُبْطِلِ فِي أَمْرِ الْإِمَامَةِ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : وَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : بَعَثَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ رَجُلاً مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ : خِدَاشٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ قَالَا لَهُ : إِنَّا نَبْعَثُكَ إِلَى رَجُلٍ طَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالسِّحْرِ وَ الْكِهَانَةِ وَأَنْتَ أَوْثَقُ مَنْ بِحَضْرَتِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مِنْ أَنْ تَمْتَنِعَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَأَنْ تُحَاجَّهُ لَنَا حَتَّى تَقِفَهُ عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ[1] وَاعْلَمْ أَنَّهُ أَعْظَمُ النَّاسِ دَعْوَى فَلَا يَكْسِرَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ وَمِنَ الْأَبْوَابِ الَّتِي يَخْدَعُ النَّاسَ بِهَا الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ وَ الْعَسَلُ وَ الدُّهْنُ وَ أَنْ يُخَالِيَ الرَّجُلَ فَلَا تَأْكُلْ لَهُ طَعَاماً وَلَا تَشْرَبْ لَهُ شَرَاباً وَلَا تَمَسَّ لَهُ عَسَلاً وَلَا دُهْناً وَلَا تَخْلُ مَعَهُ وَ احْذَرْ هٰذَا كُلَّهُ مِنْهُ وَ انْطَلِقْ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ فَاقْرَأْ آيَةَ السُّخْرَةِ وَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ كَيْدِهِ وَكَيْدِ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا جَلَسْتَ إِلَيْهِ فَلَا تُمَكِّنْهُ مِنْ بَصَرِكَ كُلِّهِ وَلَا تَسْتَأْنِسْ بِهِ ، ثُمَّ قُلْ لَهُ : إِنَّ أَخَوَيْكَ فِي الدِّينِ وَابْنَيْ عَمِّكَ فِي الْقَرَابَةِ يُنَاشِدَانِكَ الْقَطِيعَةَ وَ يَقُولَانِ لَكَ : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّا تَرَكْنَا النَّاسَ لَكَ وَ خَالَفْنَا عَشَائِرَنَا فِيكَ مُنْذُ قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَلَمَّا نِلْتَ أَدْنَى مَنَالٍ ، ضَيَّعْتَ حُرْمَتَنَا وَ قَطَعْتَ رَجَاءَنَا ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتَ أَفْعَالَنَا فِيكَ وَقُدْرَتَنَا عَلَى النَّأْيِ عَنْكَ وَسِعَةِ الْبِلَادِ دُونَكَ وَ أَنَّ مَنْ كَانَ يَصْرِفُكَ عَنَّا وَعَنْ صِلَتِنَا كَانَ أَقَلَّ لَكَ نَفْعاً وَأَضْعَفَ عَنْكَ دَفْعاً مِنَّا ، وَقَدْ وَضَحَ الصُّبْحُ لِذِي عَيْنَيْنِ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْكَ انْتِهَاكٌ لَنَا وَ دُعَاءٌ عَلَيْنَا ، فَمَا الَّذِي يَحْمِلُكَ عَلَى ذٰلِكَ ؟ فَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّكَ أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ ، أَتَتَّخِذُ اللَّعْنَ لَنَا دِيناً وَ تَرَى أَنَّ ذٰلِكَ يَكْسِرُنَا عَنْكَ ، فَلَمَّا أَتَى خِدَاشٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَنَعَ مَا أَمَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام وَ هُوَ يُنَاجِي نَفْسَهُ ـ ضَحِكَ وَ قَالَ : هٰهُنَا يَا أَخَا عَبْدِ قَيْسٍ ـ وَ أَشَارَ لَهُ إِلَى مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنْهُ ـ فَقَالَ : مَا أَوْسَعَ الْمَكَانَ ، أُرِيدُ أَنْ أُؤَدِّيَ إِلَيْكَ رِسَالَةً ، قَالَ : بَلْ تَطْعَمُ وَ تَشْرَبُ وَ تَحُلُّ ثِيَابَكَ وَ تَدَّهِنُ ثُمَّ تُؤَدِّي رِسَالَتَكَ قُمْ يَا قَنْبَرُ ! فَأَنْزِلْهُ ، قَالَ : مَا بِي إِلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَأَخْلُو بِكَ ؟ قَالَ : كُلُّ سِرٍّ لِي عَلَانِيَةٌ ، قَالَ : فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ، الْحَائِلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ قَلْبِكَ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَتَقَدَّمَ إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ بِمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : لَوْ كَتَمْتَ بَعْدَ مَا سَأَلْتُكَ مَا ارْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ، فَأَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ عَلَّمَكَ كَلَاماً تَقُولُهُ إِذَا أَتَيْتَنِي ؟ قَالَ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : آيَةَ السُّخْرَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَاقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا وَ جَعَلَ عَلِيٌّ عليه السلام يُكَرِّرُهَا وَ يُرَدِّدُهَا وَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ إِذَا أَخْطَأَ حَتَّى إِذَا قَرَأَهَا سَبْعِينَ مَرَّةً قَالَ

الرَّجُلُ : مَا يَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَمْرَهُ بِتَرَدُّدِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَتَجِدُ قَلْبَكَ اطْمَأَنَّ ؟ قَالَ : إِي ـ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ـ قَالَ: فَمَا قَالَا لَكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمَا : كَفَى بِمَنْطِقِكُمَا حُجَّةً عَلَيْكُمَا وَ لٰكِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ، زَعَمْتُمَا أَنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَابْنَا عَمِّي فِي النَّسَبِ، فَأَمَّا النَّسَبُ فَلَا أُنْكِرُهُ ـ وَ إِنْ كَانَ النَّسَبُ مَقْطُوعاً إِلَّا مَا وَصَلَهُ اللهُ بِالْإِسْلَامِ ـ وَأَمَّا قَوْلُكُمَا: إِنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ ، فَإِنْ كُنْتُمَا صَادِقَيْنِ فَقَدْ فَارَقْتُمَا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَصَيْتُمَا أَمْرَهُ بِأَفْعَالِكُمَا فِي أَخِيكُمَا فِي الدِّينِ وَ إِلَّا فَقَدْ كَذَبْتُمَا وَ افْتَرَيْتُمَا بِادِّعَائِكُمَا أَنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَ أَمَّا مُفَارَقَتُكُمَا النَّاسَ مُنْذُ قَبَضَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَإِنْ كُنْتُمَا فَارَقْتُمَاهُمْ بِحَقٍّ فَقَدْ نَقَضْتُمَا ذٰلِكَ الْحَقَّ بِفِرَاقِكُمَا إِيَّايَ أَخِيراً وَ إِنْ فَارَقْتُمَاهُمْ بِبَاطِلٍ فَقَدْ وَقَعَ إِثْمُ ذٰلِكَ الْبَاطِلِ عَلَيْكُمَا مَعَ الْحَدَثِ الَّذِي أَحْدَثْتُمَا ، مَعَ أَنَّ صَفْقَتَكُمَا بِمُفَارَقَتِكُمَا النَّاسَ لَمْ تَكُنْ إِلَّا لِطَمَعِ الدُّنْيَا زَعَمْتُمَا وَ ذٰلِكَ قَوْلُكُمَا ؛ فَقَطَعْتَ رَجَاءَنَا، لَا تَعِيبَانِ بِحَمْدِ اللهِ مِنْ دِينِي شَيْئاً وَ أَمَّا الَّذِي صَرَفَنِي عَنْ صِلَتِكُمَا، فَالَّذِي صَرَفَكُمَا عَنِ الْحَقِّ وَ حَمَلَكُمَا عَلَى خَلْعِهِ مِنْ رِقَابِكُمَا كَمَا يَخْلَعُ الْحَرُونُ لِجَامَهُ وَ هُوَ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً فَلَا تَقُولَا : أَقَلَّ نَفْعاً وَأَضْعَفَ دَفْعاً فَتَسْتَحِقَّا اسْمَ الشِّرْكِ مَعَ النِّفَاقِ وَأَمَّا قَوْلُكُمَا : إِنِّي أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ وَ هَرَبُكُمَا مِنْ لَعْنِي وَ دُعَائِي ، فَإِنَّ لِكُلِّ مَوْقِفٍ عَمَلاً إِذَا اخْتَلَفَتِ الْأَسِنَّةُ وَمَاجَتْ لُبُودُ الْخَيْلِ وَ مَلَأَ سَحَرَاكُمَا أَجْوَافَكُمَا ، فَثَمَّ يَكْفِينِي اللهُ بِكَمَالِ الْقَلْبِ ؛ وَأَمَّا إِذَا أَبَيْتُمَا بِأَنِّي أَدْعُو اللهَ فَلَا تَجْزَعَا مِنْ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيْكُمَا رَجُلٌ سَاحِرٌ مِنْ قَوْمٍ سَحَرَةٍ زَعَمْتُمَا ؛ اَللّٰهُمَّ أَقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ وَ اسْفِكْ دَمَهُ عَلَى ضَلَالَةٍ وَ عَرِّفْ طَلْحَةَ الْمَذَلَّةَ وَ ادَّخِرْ لَهُمَا فِي الْآخِرَةِ شَرّاً مِنْ ذٰلِكَ ، إِنْ كَانَا ظَلَمَانِي وَ افْتَرَيَا عَلَيَّ وَ كَتَمَا شَهَادَتَهُمَا وَ عَصَيَاكَ وَعَصَيَا رَسُولَكَ فِيَّ ، قُلْ : آمِينَ ، فَقَالَ خِدَاشٌ : آمِينَ ، ثُمَّ قَالَ خِدَاشٌ لِنَفْسِهِ : وَاللهِ مَا رَأَيْتُ لِحْيَةً قَطُّ أَبْيَنَ خَطَأً مِنْكَ ، حَامِلَ حُجَّةٍ يَنْقُضُ بَعْضُهَا بَعْضاً ، لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهَا مِسَاكاً أَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْهُمَا، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : اِرْجِعْ إِلَيْهِمَا وَ أَعْلِمْهُمَا مَا قُلْتُ ، قَالَ : لَا وَاللهِ حَتَّى تَسْأَلَ اللهَ أَنْ يَرُدَّنِي إِلَيْكَ عَاجِلاً وَأَنْ يُوَفِّقَنِي لِرِضَاهُ فِيكَ ، فَفَعَلَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنِ انْصَرَفَ وَ قُتِلَ مَعَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ رَحِمَهُ اللهُ .

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خداش نامے ایک شخص کو طلحہ و زبیر نے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس

بھیجا اور اس سے کہا کہ ہم تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیج رہے ہیں جس کو اور جس کے خاندان کو ہم برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ سحر وکہانت والے ہیں یعنی معاذ اللہ بڑے فریب دینے والے ہیں اور تو ہمارے لئے ہمارے نفسوں سے زیادہ معتمد ہے اظہار پیغام سے رکنا نہیں اور امر معلوم میں ہمارے دعویٰ کو قوی دلائل سے ثابت کر دینا اور آگاہ ہو کہ یہ شخص اثبات دعویٰ میں بہت بڑا آدمی ہے اس کی دلیلیں تجھے لاجواب نہ کر دیں اور جن چیزوں سے وہ لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں اور دام فریب میں پھانستے ہیں وہ کھانا پلانا شہد چٹانا اور بدن وسر پر تیل ملوانا ہے اور خلوت میں میٹھی میٹھی باتیں کرنا ہے پس ان کے یہاں کوئی کھانا نہ کھانا، ان کے یہاں کا پانی نہ پینا، ان کے شہد و تیل کو ہاتھ نہ لگانا، ان سے خلوت نہ کرنا اور پوری پوری طرح ان سے بچے رہنا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جا جب ان کو دیکھنا تو یہ آیہ سخرہ (سورہ اعراف) شمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ (٥) پڑھنا۔ اور اللہ سے پناہ مانگنا، ان کے اور شیطان کے مکر سے۔

جب تو ان کے پاس بیٹھے تو اپنی آنکھ سے اس کی عزت نہ کرنا اور اس سے مانوس نہ ہو جانا ان سے یوں کہنا کہ تمہارے اور دو چچا کے بیٹے ہیں از روئے قرابت اور قسم دیتے ہیں وہ تم کو اس بارے میں کہ تم ان سے قطع تعلق کرنے والے ہو اور وہ تم سے کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے تمہاری خاطر ان لوگوں سے ترک تعلق کیا اور اپنے قبیلہ والوں سے مخالفت مول لی حضرت رسولؐ خدا کے انتقال کے بعد، لیکن تمہارا یہ حال ہے کہ جب تمہیں تھوڑی سی دولت مل گئی تو تم نے ہماری عزت وحرمت کو ضائع کر دیا اور ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور صورت یہ ہے کہ ہمارے افعال کو اپنے معاملہ میں دیکھ چکے ہیں کہ لوگوں سے ساز باز کر کے تم کو کتنا نقصان پہنچا ہے) اور ہم سے علیحدگی کی صورت میں تم نے ہماری قوت وطاقت کا اندازہ کر ہی لیا ہے۔

اور ہمارے شہروں کی وسعت تم سے زیادہ ہم تمہارے محکوم نہیں (جس شخص نے تمہاری توجہ ہماری طرف سے ہٹائی ہے ہم نے دیکھ لیا کہ وہ تمہیں کس قدر کم نقصان پہنچانے والا ہے اور ہمارا مقابلہ کرنے میں اس کی قوت کس قدر کم ہے۔

اور ہر آنکھ والے پر ہماری شوکت و قوت ظاہر ہو چکی ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آپ ہماری ہتک وحرمت کرتے ہیں اور ہمارے لئے بددعا کرتے ہیں پس کس چیز نے آپ کو اس بات پر اکسایا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ عرب کے شہسواروں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں کیا ہم پر لعن کرنا آپ دینداری جانتے ہیں اور کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ لعن کرنا ہماری قوت کو توڑ دے گا۔

جب خداش امیر المومنین کے پاس آیا تو وہی کیا جو ان کے دونوں نے حکم دیا تھا جب امیر المومنین نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہونٹوں میں آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہا تھا (آیہ سخرہ) حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اے بھائی عبد قیس

یہاں آ، اور اپنے قریب کی جگہ کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا موجودہ جگہ خاصی گنجائش کی ہے میں تو آپ کے پاس ایک پیغام پہنچانے آیا ہوں، فرمایا۔ ٹھیک لیکن کچھ کھا پیو، کپڑے اتارو تیل کی مالش کرو، پھر پیغام بھی پہنچا دینا۔ اے قنبر اٹھ اور اسے مقام ضیافت میں لے چل، اس نے کہا اس کی مجھے ضرورت نہیں، فرمایا۔ خلوت میں چل کر بات کر، اس نے کہا کوئی پوشیدہ راز نہیں، کھلم کھلا بات ہے۔ فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جو تیرے نفس سے زیادہ قریب ہے اور تیرے دل کے درمیان حائل ہے اور جو آنکھوں کی چوری اور دل کی چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے بتا کیا زبیر تیرے پاس نہیں آئے تھے اور جو باتیں میں نے تجھ پر پیش کیں کیا وہ انھوں نے تجھ سے بیان نہیں کی تھیں اس نے کہا ضرور کی تھیں۔

فرمایا اگر میرے سوال کے بعد تو چھپاتا تو چشم زدن میں مر کے رہ جاتا اب میں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا جب تو میرے پاس آنے والا تھا تجھے زبیر نے وہ باتیں نہیں سکھائی تھیں جو تو نے بیان کیں اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے۔

فرمایا۔ کیا آیت سخرہ کی بھی تعلیم دی تھی اس نے کہا اسے بار بار پڑھو، اور اس کی غلطی درست کی یہاں تک کہ اس نے ستر بار پڑھا اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیر المومنین نے ستر بار پڑھوایا، حضرت نے فرمایا کیا تو اپنے قلب کو مطمئن پاتا ہے اس نے کہا ضرور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔

فرمایا۔ اب بیان کر جو انھوں نے کہا۔ سن ان دونوں سے کہہ دینا کہ تمہاری گفتگو تمہارے اوپر حجت ہونے کو کافی ہے خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تمہارا گمان ہے کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور از روئے نسب میرے چچازاد بھائی ہو۔

رہا نسب کا معاملہ تو میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ اگرچہ نسب کا سلسلہ قطع ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ اس کو بصورت اسلام باقی رکھے اور تم نے یہ جو کہا کہ تم دونوں دین میں میرے بھائی ہو تو اگر تم سچے ہو تو تم نے کتاب اللہ کو کیوں چھوڑا اور اس کے حکم کی نافرمانی کیوں کی اپنے افعال سے اپنے دینی بھائی کے متعلق، مگر یہ کہ تم دونوں جھوٹے ہو، اور تم نے افترا پردازی کی یہ کہہ کر کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور آنحضرت کے انتقال کے بعد جو تم نے لوگوں کو چھوڑا اور اگر یہ چھوڑنا حق پر تھا تو تم نے اپنے اس حق پر ہونے کو مجھ سے علیحدہ ہو کر توڑ دیا کیا یہ امر خیر تھا اور اگر تم کو چھوڑنا باطل پر تھا تو اس باطل کا گناہ تمہارے اوپر ہوا اور اس کے ساتھ یہ گناہ اور کیا کہ تم نے احداث فی الدین کیا پھر یہ کہ تم نے جو لوگوں کو چھوڑا اور میری طرف آئے تو محض طمع دنیا کے لئے تھا اور یہ تمہارے اس قول سے ظاہر ہے کہ آپ نے ہماری امیدوں کو منقطع کر دیا۔ یعنی جو حکومت کی امید تم نے مجھ سے ملنے میں رکھی تھی وہ پوری نہ ہوئی کیونکہ میں تمہاری حالت کو جانتا تھا۔

اور امر دین میں بحمد اللہ تم مجھ پر کوئی الزام عائد نہ کر سکے اب رہا یہ امر کہ میں نے تم سے قطع رحم کیوں کیا تو

اس کی وجہ یہ ہے کہ تم امر حق سے ہٹ گئے اور اس روگردانی کی بنا پر تم نے میری بیعت کو اپنی گردن سے اس طرح نکال پھینکا جیسے ایک سرکش گھوڑا اپنی لجام کو منہ سے نکال دے۔

میرا رب اللہ ہے میں نے کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک قرار نہیں دیا، پس تم مت کہو یہ بات کہ مجھے کم نفع پہنچا اور دفاعی قوت کمزور رہی تم دونوں نفاق کے ساتھ مستحق شرک ہوئے۔

(یعنی تقسیم بیت المال میں میں نے حکم خدا کی خلاف ورزی نہیں کی اور کسی دوسرے کو اس کے حکم میں شریک نہیں بنایا بخلاف تمہارے کہ تم دوسرے کے حکم پر عمل کر کے مرتکب شرک و نفاق ہوتے ہو۔)

اور تمہارا یہ کہنا کہ میں اشجع العرب ہوں اور تم میری لعن اور بد دعا سے بچنا چاہتے ہو تو جان لو کہ ہر مقام کے لئے ایک جداگانہ عمل ہوتا ہے جس وقت میدان جنگ میں سنانیں ٹکرا رہی ہوں اور گھوڑوں کی گردنوں کے بال کھڑے ہوں اور تمہارے پھیپھڑے پھولے ہوئے ہوں تو اس وقت خدا میرے قلب میں قوت دیتا ہے اور میں ڈٹ کر جنگ کرتا ہوں۔

لیکن جب تم نے امر حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو پھر میں نے خدا سے دعا کی۔ پس اب اس شخص کی بد دعا سے گھبراتے کیوں ہو جو تمہارے گمان میں ایک مرد ساحر ہے اور جادوگروں کی قوم سے ہے۔

خدایا جلد ہلاک کر زبیر کو بدترین ہلاکت کے ساتھ اور گمراہی کی حالت میں اس کا خون بہا اور طلحہ کو ذلت کے ساتھ مار اور آخرت میں ان دونوں کو بدترین عذاب میں مبتلا کر، اگر ان دونوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھ پر افترا پردازی کی ہے اور میرے بارے میں ان دونوں نے اپنی گواہیوں کو چھپایا ہے اور تیری اور تیرے رسولؐ کی نافرمانی کی ہے میں میرے بارے خدا اس سے کہا۔ کہو آمین، اس نے آمین کہی اور اپنے دل میں کہنے لگا واللہ میں نے آپؑ سے زیادہ الزام ہٹانے والا نہیں دیکھا، آپؑ نے ان کی ایک ایک دلیل توڑ کر رکھ دی۔ میں ان دونوں سے برأت چاہتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا۔ واپس جا اور جو میں نے کہا ہے وہ انھیں سنا دے۔ اس نے کہا۔ جب جاؤں گا جب آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے آپ کے پاس واپس لائے جلد اور مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے بارے میں اس کی مرضی حاصل کروں۔ پس حضرتؑ نے دعا کی وہ گیا اور واپس آ گیا اور جنگ جمل میں شہید ہوا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزاحِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَرّاحِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ رافِعِ بْنِ سَلَمَةَ قالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ يَوْمَ النَّهْرَوانِ ، فَبَيْنا عَلِيٌّ عليه السلام جالِسٌ إِذْ جاءَ فارِسٌ فَقالَ : السَّلامُ عَلَيْكَ يا عَلِيُّ فَقالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام : وَعَلَيْكَ السَّلامُ ما لَكَ ـ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ـ لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيَّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قالَ : بَلى سَأُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ كُنْتُ إِذْ كُنْتَ

عَلَى الْحَقِّ بِصِفِّينَ فَلَمَّا حَكَّمْتَ الْحَكَمَيْنِ بَرِئْتُ مِنْكَ وَسَمَّيْتُكَ مُشْرِكاً فَأَصْبَحْتُ لَا أَدْرِي إِلَى أَيْنَ أَصْرِفُ وِلَايَتِي وَاللهِ لَأَنْ أَعْرِفَ هُدَاكَ مِنْ ضَلَالَتِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ قِفْ مِنِّي قَرِيباً أُرِيكَ عَلَامَاتِ الْهُدَى مِنْ عَلَامَاتِ الضَّلَالَةِ، فَوَقَفَ الرَّجُلُ قَرِيباً مِنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ فَارِسٌ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى عَلِيّاً عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَبْشِرْ بِالْفَتْحِ أَقَرَّ اللهُ عَيْنَكَ، قَدْ وَاللهِ قُتِلَ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ لَهُ: مِنْ دُونِ النَّهْرِ أَوْ مِنْ خَلْفِهِ؟ قَالَ: بَلْ مِنْ دُونِهِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَا يَعْبُرُونَ أَبَداً حَتَّى يُقْتَلُوا، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَازْدَدْتُ فِيهِ بَصِيرَةً، فَجَاءَ آخَرُ يَرْكُضُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِثْلَ الَّذِي رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَ الرَّجُلُ الشَّاكُّ: وَهَمَمْتُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَأَفْلَقَ هَامَتَهُ بِالسَّيْفِ ثُمَّ جَاءَ فَارِسَانِ يَرْكُضَانِ قَدْ أَعْرَقَا فَرَسَيْهِمَا فَقَالَا: أَقَرَّ اللهُ عَيْنَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَبْشِرْ بِالْفَتْحِ قَدْ وَاللهِ قُتِلَ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَمِنْ خَلْفِ النَّهْرِ أَوْ مِنْ دُونِهِ؟ قَالَا: لَا بَلْ مِنْ خَلْفِهِ، إِنَّهُمْ لَمَّا اقْتَحَمُوا خَيْلَهُمُ النَّهْرَوَانَ وَضَرَبَ الْمَاءُ لَبَّاتِ خُيُولِهِمْ رَجَعُوا فَأُصِيبُوا، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَدَقْتُمَا، فَنَزَلَ الرَّجُلُ عَنْ فَرَسِهِ فَأَخَذَ بِيَدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَبِرِجْلِهِ فَقَبَّلَهُمَا، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: هَذِهِ لَكَ آيَةٌ.

۲۔ رافع بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں علیؑ بن ابی طالب کی خدمت میں یوم نہروان حاضر تھا پس جبکہ حضرت علیؑ بیٹھے ہوئے تھے ایک گھڑسوار آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا علیؑ حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو نے امیر المومنین کہہ کر سلام کیوں نہ کیا۔ اس نے کہا میں اس کی وجہ بتاتا ہوں آپ امیر المومنین اس وقت تھے جب تک آپ صفین میں حق پر لڑتے رہے مگر جب آپ حکمین (ابوموسیٰ اور عمرو بن عاص) کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تو میں آپ سے الگ ہو گیا اور آپ کا نام میں نے مشرک رکھا پس اس وقت سے میں نہیں جانتا کہ کس کی محبت کی طرف لوٹوں میرے نزدیک دنیا و مافیہا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب بہ نسبت آپ کی ضلالت کے، آپ کی ہدایت ہے حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے میرے قریب آ، تاکہ میں تجھے علامات ہدایات کو دکھلاؤں وہ شخص حضرت کے قریب آ گیا۔ ناگاہ ایک شخص گھوڑے کو مہمیز کرتا آیا اور کہنے لگا یا امیر المومنین فتح کی بشارت ہو اور خدا آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے واللہ تمام قوم قتل ہو گئی فرمایا۔ نہر کے اس پار یا اس پار، اس نے کہا اس پار، فرمایا تو جھوٹا ہے قسم خدا کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا، وہ ہرگز نہر کو عبور نہ کریں گے کہ وہ قتل ہو جائیں اس پہلے شخص نے کہا چلو یہ اچھا موقع حضرت کی صداقت جاننے کا ملا، کچھ دیر بعد ایک شخص اور گھوڑا کدا تا آیا اور اس نے بھی ایسا بیان کیا۔ حضرت نے اس کے متعلق

سبھی وہی فرمایا۔ اس تنگ کرنے والے آدمی نے کہا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں علیؑ پر حملہ کرکے ان کا سر تلوار سے جدا کر دوں۔
پھر دو سوار گھوڑے کداتے آئے ان کے دونوں گھوڑے پسینے پسینے ہو رہے تھے انھوں نے کہا اے امیرالمومنین اللہ آپؑ کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے واللہ تمام قوم قتل ہوگی حضرت نے فرمایا نہر کے اس پار یا اس پار، انھوں نے جواب میں کہا اس پار، جب انھوں نے نہر میں اپنے گھوڑے ڈالے اور پانی ان کے گھوڑوں کے سینوں تک آگیا تو پلٹ پڑے اور مصیبت میں مبتلا ہوئے امیرالمومنین نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ پس وہ شخص گھوڑے سے اترا اور حضرت کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا۔ حضرت نے فرمایا تیرے لئے ہماری صداقت کا یہی نشان ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْمَعْرُوفِ بِكُرْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُدَاهِي، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِبِيَّةِ قَالَتْ: رَأَيْتُ أَمِيرَ ـ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شُرْطَةِ الْخَمِيسِ وَ مَعَهُ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ يَضْرِبُ بِهَا بَيَّاعِي الْجِرِّيِّ وَالْمَارْمَاهِي وَالزِّمَّارِ وَ يَقُولُ لَهُمْ: يَا بَيَّاعِي مُسُوخِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ جُنْدِ بَنِي مَرْوَانَ، فَقَامَ إِلَيْهِ فُرَاتُ بْنُ أَحْنَفَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا جُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: أَقْوَامٌ حَلَقُوا اللِّحَى وَ فَتَلُوا الشَّوَارِبَ فَمُسِخُوا فَلَمْ أَرَ نَاطِقاً أَحْسَنَ نُطْقاً مِنْهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَقْفُو أَثَرَهُ حَتَّى قَعَدَ فِي رَحَبَةِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَلَالَةُ الْإِمَامَةِ يَرْحَمُكَ اللهُ؟ قَالَتْ: فَقَالَ ائْتِينِي بِتِلْكَ الْحَصَاةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَطَبَعَ لِي فِيهَا بِخَاتَمِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَبَابَةُ! إِذَا ادَّعَى مُدَّعٍ الْإِمَامَةَ، فَقَدَرَ أَنْ يَطْبَعَ كَمَا رَأَيْتِ، فَاعْلَمِي أَنَّهُ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ وَالْإِمَامُ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَيْءٌ يُرِيدُهُ، قَالَتْ: ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَجِئْتُ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ فِي مَجْلِسِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ: يَا حَبَابَةُ الْوَالِبِيَّةُ! فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا مَوْلَايَ! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكِ قَالَتْ: فَأَعْطَيْتُهُ فَطَبَعَ فِيهَا كَمَا طَبَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَرَّبَ وَ رَحَّبَ، ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ فِي الدَّلَالَةِ دَلِيلاً عَلَى مَا تُرِيدِينَ أَفَتُرِيدِينَ دَلَالَةَ الْإِمَامَةِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا سَيِّدِي! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكِ، فَنَاوَلْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَدْ بَلَغَ بِيَ الْكِبَرُ إِلَى أَنْ أُرْعِشْتُ وَ أَنَا أُعِدُّ يَوْمَئِذٍ مِائَةً وَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَأَيْتُهُ رَاكِعاً وَ سَاجِداً وَ

مَشْغُولاً بِالْعِبادَةِ فَيَئِسْتُ مِنَ الدَّلالَةِ ، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالسَّبّابَةِ فَعادَ إِلَيَّ شَبابِي ، قالَتْ : فَقُلْتُ : يا سَيِّدِي ! كَمْ مَضَى مِنَ الدُّنْياوَكَمْ بَقِيَ ؟ فَقالَ : أَمّامامَضَى فَنَعَمْ وَأَمّاما بَقِيَ فَلا ، قالَتْ : ثُمَّ قالَ لِي : هاتِي ما مَعَكِ فَأَعْطَيْتُهُ الْحَصاةَ فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَباجَعْفَرٍ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ الرِّضا عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها .

وَ عاشَتْ حَبابَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ عَلَى ما ذَكَرَهُ مُحَمَّدُبْنُ هِشامٍ .

۳- حبابہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو دیکھا کہ لشکر کے سپاہیوں کے ساتھ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں دو سرو الا کوڑا ہے اور آپ جری مار ماہی اور زمار (بے سین والی مچھلیاں) فروخت کرنے والوں سے فرما رہے ہیں (اے بنی اسرائیل کے مسوخات بیچنے والو) اے بنی مروان کے لشکریو! فرات بن احنف نے پوچھا اے امیر المومنین بنی مروان کا لشکر کیا؟ فرمایا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور مونچھوں پر بل دیتے ہیں پس وہ لوگ صورت کے لحاظ سے مسخ ہو گئے (مروان کے لشکر میں ایسے ہی لوگ تھے) میں نے دیکھا کہ حضرت علی سے بہتر انداز سے نطق کوئی نہیں، پھر میں حضرت کے پیچھے لگی رہی، جب حضرت مسجد کے چبوترے پر بیٹھے تو میں نے کہا اے امیر المومنین دلالت امامت کیا ہے؟ فرمایا یہ کنکری اٹھا لا اور اپنے ہاتھ سے ایک کنکری کی طرف اشارہ کیا حضرت نے اس پر مہر لگائی وہ پتھروں میں بیٹھ گئی۔ پھر فرمایا۔ اے حبابہ کوئی مدعیٔ امامت ہو تو اس سے کہو کہ اس پتھر پر مہر لگا دے جیسے میں نے مہر لگا دی ہے اگر لگا دے تو سمجھنا کہ وہ امام ہے۔

اور مُفترض الطاعت ہے اور امام جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ شے اس سے پوشیدہ نہیں رہتی، حبابہ کہتی ہے میں حضرت کے انتقال کے بعد امام حسنؑ کے پاس آئی آپ امیر المومنینؑ کی جگہ بیٹھے تھے اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے مجھ سے فرمایا۔ اے حبابہ لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا دے دیا۔ حضرت نے اس پر اسی طرح مہر لگا دی جس امیر المومنین نے لگائی تھی پھر میں امام حسن کے بعد امام حسینؑ کی خدمت میں آئی آپ اس وقت مسجد نبویؐ میں تھے پس حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مرحبا کہا۔ پھر فرمایا جو میں نے ارادہ کیا ہے اس کی دلالت میں ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ دلیل امامت معلوم کرنے کا نہیں؟ میں نے کہا ضرور میرے سید و مولا! فرمایا جو تیرے پاس ہے میں نے وہی پتھری نکال کر دی۔ آپ نے اس پر مہر لگا دی پھر میں علی بن الحسین کے پاس آئی اور اب بڑھاپے کی وجہ سے رعشہ تھا اور میری عمر ایک سو تیرہ برس کی ہو گئی تھی میں نے امام علیہ السلام کو رکوع اور سجود اور عبادت میں مشغول پایا۔ پس میں دلالت سے مایوس ہوئی حضرت نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا پس میرا شباب لوٹ آیا۔ میں نے کہا میرے آقا میری عمر کتنی گذر گئی اور کتنی باقی ہے فرمایا۔ گذری کو بتا دوں گا باقی کو نہیں بتاؤں گا۔

پھر فرمایا۔ جو تیرے پاس ہے وہ لا۔ میں نے وہ پتھر دیا آپ نے اس پر مہر لگا دی، پھر میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپؑ نے بھی مہر لگا دی، پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگا دی پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگا دی، پھر امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آئی انھوں نے بھی مہر لگا دی اس کے بعد جیسا کہ محمد بن ہاشم نے ذکر کیا ہے حبابہ نو ماہ تک اور زندہ رہی۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ ابْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَاسْتُؤْذِنَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَبْلٌ، طَوِيلٌ، جَسِيمٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْوِلَايَةِ فَرَدَّ عَلَيْهِ بِالْقَبُولِ وَ أَمَرَهُ بِالْجُلُوسِ، فَجَلَسَ مُلَاصِقاً لِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَ شِعْرِي مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام هٰذَا مِنْ وُلْدِ الْأَعْرَابِيَّةِ صَاحِبَةِ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ آبَائِي عليهم السلام فِيهَا بِخَوَاتِيمِهِمْ فَانْطَبَعَتْ وَقَدْ جَاءَ بِهَا مَعَهُ يُرِيدُ أَنْ أَطْبَعَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: هَاتِهَا فَأَخْرَجَ حَصَاةً وَ فِي جَانِبٍ مِنْهَا مَوْضِعٌ أَمْلَسُ، فَأَخَذَهَا أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام ثُمَّ أَخْرَجَ خَاتَمَهُ فَطَبَعَ فِيهَا فَانْطَبَعَ فَكَأَنِّي أَرَى نَقْشَ خَاتَمِهِ السَّاعَةَ «الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ» فَقُلْتُ لِلْيَمَانِيِّ: رَأَيْتَهُ قَبْلَ هٰذَا قَطُّ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ وَإِنِّي لَمُنْذُ دَهْرٍ حَرِيصٌ عَلَى رُؤْيَتِهِ حَتَّى كَأَنَّ السَّاعَةَ أَتَانِي شَابٌّ لَسْتُ أَرَاهُ فَقَالَ لِي: قُمْ فَادْخُلْ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ نَهَضَ الْيَمَانِيُّ وَ هُوَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، ذُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ حَقَّكَ لَوَاجِبٌ كَوُجُوبِ حَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ثُمَّ مَضَى فَلَمْ أَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ أَبُوهَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ: وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اسْمِهِ فَقَالَ: اسْمِي مِهْجَعُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ غَانِمِ بْنِ أُمِّ غَانِمٍ وَهِيَ الْأَعْرَابِيَّةُ الْيَمَانِيَّةُ، صَاحِبَةُ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ فِيهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالسِّبْطُ إِلَى وَقْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یمن کے ایک شخص نے داخلہ چاہا حضرت نے اجازت دی۔ ایک شخص لمبا تڑنگا موٹا تازہ اندر آیا اور سلام کیا۔ السلام علیک اے ولی اللہ حضرت نے جواب سلام دے کر بیٹھنے کا حکم دیا وہ مجھ سے مل کر بیٹھا مجھے فکر ہوئی کہ یہ کون ہے حضرت نے فرمایا یہ اولاد اس عربی عورت کی ہے جو صاحب حصاۃ تھی اور جس کے پتھر پر میرے آباو اجداد نے مہریں لگائیں اور وہ مہر پتھر میں بیٹھ گئی یہ اس پتھر کو لے کر آیا ہے تاکہ میں بھی مہر لگاؤں۔ پھر اس سے فرمایا۔ اسے لا، پس اس نے پتھر نکالا اس میں ایک جگہ خالی تھی حضرت نے اسے لیا اور اپنی انگوٹھی نکال کر اس پر مہر لگائی جو اس کے اوپر ذرآئی، گویا میں یہ نقش اس پر دیکھ رہا تھا

الحسنؑ بن علیؑ۔

میں نے اس مرد یمنی سے کہا کیا تم نے امام علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔ اس نے کہا کبھی نہیں میں ایک مدت سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا ناگاہ ابھی ایک جوان آیا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا اندر آ پس میں آگیا۔ پھر وہ یمنی یہ کہتا ہوا اٹھا۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر اے اہلبیت ذریۃ بعضھا من بعض، یعنی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا حق اسی طرح واجب ہے جس طرح حق امیر المومنین اور حق دیگر آئمہ خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو، پھر وہ چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔ اسحاق راوی ہے کہ ابوہاشم جعفری نے فرمایا۔ میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام مہج ابن صلت بن عقبہ بن سمعان بن غانم بن ام غانم ہے اور یہ وہی زنِ عربیہ ہے جس کو صاحبۃ الحصاۃ کہتے ہیں اس کے پتھر پر مہر لگائی امیر المومنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک آئمہ نے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ زُرَارَةَ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَرْسَلَ مُحَمَّدُبْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَخَلَابِهِ فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله دَفَعَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام ، ثُمَّ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَدْ قُتِلَ أَبُوكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ صَلَّى عَلَى رُوحِهِ وَلَمْ يُوصِ وَ أَنَا عَمُّكَ وَصِنْوُ أَبِيكَ وَ وِلَادَتِي مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِي سِنِّي وَقَدِيمِي أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ فِي حَدَاثَتِكَ ، فَلَا تُنَازِعْنِي فِي الْوَصِيَّةِ وَالْإِمَامَةِ وَلَا تُحَاجَّنِي ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : يَا عَمِّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَدَّعِ مَا لَيْسَ لَكَ بِحَقٍّ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ، إِنَّ أَبِي يَا عَمِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَوْصَى إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ وَعَهِدَ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ بِسَاعَةٍ وَ هَذَا سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عِنْدِي ؛ فَلَا تَتَعَرَّضْ لِهَذَا ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَقْصَ الْعُمُرِ وَ تَشَتُّتَ الْحَالِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى نَتَحَاكَمَ إِلَيْهِ وَ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : وَ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا بِمَكَّةَ ، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ابْدَأْ أَنْتَ فَابْتَهِلْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلْهُ أَنْ يُنْطِقَ لَكَ الْحَجَرَ ثُمَّ سَلْ . فَابْتَهَلَ مُحَمَّدٌ فِي الدُّعَاءِ وَ سَأَلَ اللَّهَ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ ، فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَا عَمِّ لَوْ كُنْتَ وَصِيّاً وَ إِمَاماً لَأَجَابَكَ . قَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : فَادْعُ اللَّهَ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي وَسَلْهُ ، فَدَعَا اللَّهَ

عَلِيَّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام بِمَا أَرَادَ ثُمَّ قَالَ : أَسْأَلُكَ بِالَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَمِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ وَ مِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا مَنِ الْوَصِيُّ وَالْإِمَامُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: فَتَحَرَّكَ الْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ عَنْ مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : فَانْصَرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ هُوَ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز خلوت میں امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا۔ اے پسر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر المومنین کے سپرد کی، پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ اور تمہارے پدر بزرگوار نے خدا کا درود اور رحمت ہو ان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا وصی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں تمہارے باپ کا بھائی ہوں اور علی کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امرِ وصیت اور امرِ امامت میں مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ حضرت علی بن الحسینؑ نے فرمایا اے چچا۔ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ بنو، بے شک اے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہو ان پر، عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری عمر کم نہ ہو جائے۔ اور حال تباہ نہ ہو۔ خدا نے وصیت اور وراثت کو اولادِ حسینؑ میں قرار دیا ہے اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ حجرِ اسود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا فیصلہ کرائیں اور اس بارے میں سوال کریں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں چلے۔ جب حجرِ اسود کے پاس آئے تو علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ حجرِ اسود کو ناطق کر دے پس محمد نے ایسا ہی کیا اور حجر سے سوال کیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر آپ وصی و امام ہوتے تو یہ ضرور جواب دیتا۔ انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطہ سے جس نے قرار دیا تجھ میں میثاق انبیاء و اوصیاء اور تمام لوگوں کے میثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد وصی اور امام کون ہے راوی کہتا ہے کہ حجر کو اس زور سے حرکت ہوئی۔ گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا۔ خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام وصی اور امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی بن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہو گئے

ایسی ہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسٰی سے اس نے حریز سے اس نے زرارہ سے اس نے امام جعفر صادق سے بیان کی ہے۔

٦ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ قَالَ : دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَ لَسْتُ أَعْرِفُ شَيْئاً مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ : أَخْبِرُونِي عَنْ عَالِمِ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ ؟ فَقَالُوا : عَبْدُاللهِ ابْنُ الْحَسَنِ .

فَأَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ رَجُلٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ غُلَامٌ لَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : اسْتَأْذِنْ لِي عَلَىٰ مَوْلَاكَ ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِي : ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُعْتَكِفٍ شَدِيدِ الْاِجْتِهَادِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ ، فَقَالَ : مَا حَاجَتُكَ ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ ، فَقَالَ : أَمَرَرْتَ بِابْنِي مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَدَأْتُ بِكَ ، فَقَالَ : سَلْ ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ ، فَقَالَ تَبِينُ بِرَأْسِ الْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِي وِزْرٌ عَلَيْهِ وَ عُقُوبَةٌ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : وَاحِدَةٌ ، فَقُلْتُ : مَا يَقُولُ الشَّيْخُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ : قَدْمَسَحَ قَوْمٌ صَالِحُونَ وَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَمْسَحُ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : ثِنْتَانِ ، فَقُلْتُ : مَا تَقُولُ فِي أَكْلِ الْجِرِّيِّ أَحَلَالٌ هُوَأَمْ حَرَامٌ ؟ فَقَالَ : حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَعَافُهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : ثَلَاثٌ ، فَقُلْتُ : فَمَا تَقُولُ فِي شُرْبِ النَّبِيذِ ؟ فَقَالَ : حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَشْرَبُهُ.

فَقُمْتُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ أَنَا أَقُولُ : هٰذِهِ الْعِصَابَةُ تَكْذِبُ عَلَىٰ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَنَظَرْتُ إِلَىٰ جَمَاعَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ : مَنْ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ ؟ فَقَالُوا : عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ ، فَقُلْتُ : قَدْ أَتَيْتُهُ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئاً فَرَفَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فَقَالَ : ائْتِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليهما السلام فَهُوَ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ ، فَلَامَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ بِالْحَضْرَةِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ الْقَوْمَ[٢] إِنَّمَا مَنَعَهُمْ مِنْ إِرْشَادِي إِلَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ الْحَسَدُ، فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ إِيَّاهُ أَرَدْتُ .

فَمَضَيْتُ حَتَّىٰ صِرْتُ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَرَعْتُ الْبَابَ ، فَخَرَجَ غُلَامٌ لَهُ فَقَالَ : ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ فَوَاللهِ لَقَدْ أَدْهَشَنِي ، فَدَخَلْتُ وَ أَنَا مُضْطَرِبٌ وَ نَظَرْتُ فَإِذَا شَيْخٌ عَلَىٰ مُصَلًّى بِلَا مِرْفَقَةٍ وَلَا بَرْدَعَةٍ فَابْتَدَأَنِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : يَا سُبْحَانَ اللهِ غُلَامُهُ يَقُولُ

لي بالباب: ادخل يا أخا كلب، و يسألني المولى من أنت؟ فقلت له: أنا الكلبي النسابة، فضرب بيده على جبهته و قال: كذب العادلون بالله و ضلّوا ضلالاً بعيداً و خسروا خسراناً مبيناً يا أخا كلب، إنّ الله عزّ وجلّ يقول: «وعاداً و ثمود و أصحاب الرّسّ و قروناً بين ذلك كثيراً» أفتنسبها أنت؟ فقلت: لا جعلت فداك، فقال لي: أفتنسب نفسك؟ قلت: نعم أنا فلان بن فلان بن فلان بن فلان حتّى ارتفعت فقال لي: قف ليس حيث تذهب، ويحك أتدري من فلان بن فلان؟ قلت نعم فلان بن فلان، قال: إنّ فلان بن فلان [بن فلان] الرّاعي الكرديّ إنّما كان فلان الرّاعي الكرديّ على جبل آل فلان فنزل إلى فلانة امرأة فلان من جبله الّذي كان يرعى غنمه عليه فأطعمها شيئاً و غشيها فولدت فلاناً و فلان بن فلان من فلانة و فلان بن فلان، ثمّ قال: أتعرف هذه الأسامي؟ قلت: لا والله جعلت فداك فإن رأيت أن تكفّ عن هذا فعلت؟ فقال: إنّما قلت فقلت، فقلت: إنّي لا أعود، قال: لا نعود إذاً و اسأل عمّا جئت له.

فقلت له: أخبرني عن رجل قال لامرأته: أنت طالق عدد نجوم السّماء؟ فقال: ويحك أما تقرأ سورة الطّلاق؟ قلت: بلى، قال: فاقرأ فقرأت «فطلّقوهنّ لعدّتهنّ وأحصوا العدّة» قال: أترى ههنا نجوم السّماء؟ قلت: لا، قلت: فرجل قال لامرأته: أنت طالق ثلاثاً؟ قال: تردّ إلى كتاب الله وسنّة نبيّه صلى الله عليه وآله، ثمّ قال: لا طلاق إلاّ على طهر، من غير جماع بشاهدين مقبولين، فقلت في نفسي: واحدة، ثمّ قال: سل، قلت: ما تقول في المسح على الخفّين؟ فتبسّم ثمّ قال: إذا كان يوم القيامة وردّ الله كلّ شيء إلى شيئه وردّ الجلد إلى الغنم فترى أصحاب المسح أين يذهب وضوؤهم؟ فقلت في نفسي: ثنتان، ثمّ التفت إليّ فقال: سل.

فقلت: أخبرني عن أكل الجرّيّ فقال: إنّ الله عزّ وجلّ مسخ طائفة من بني إسرائيل فما أخذ منهم بحراً فهو الجرّيّ والزّمّار والمارماهي وما سوى ذلك وما أخذ منهم برّاً فالقردة والخنازير و الوبر والورك وما سوى ذلك، فقلت في نفسي ثلاث ثمّ التفت إليّ فقال: سل وقم، فقلت: ما تقول في النّبيذ؟ فقال: حلال، فقلت: إنّا ننبذ فنطرح فيه العكر وما سوى ذلك ونشربه، فقال: شه شه تلك الخمرة المنتنة، فقلت: جعلت فداك فأيّ نبيذ تعني؟ فقال: إنّ أهل المدينة شكوا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله تغيير الماء وفساد طبايعهم، فأمرهم أن ينبذوا، فكان الرّجل

يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَنْبِذَلَهُ ، فَيَعْمِدُ إِلَى كَفٍّ مِنَ التَّمْرِ فَيَقْذِفُ بِهِ فِي الشَّنِّ فَمِنْهُ شُرْبُهُ وَمِنْهُ طَهُورُهُ ، فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ عَدَدُ التَّمْرِ الَّذِي [كَانَ] فِي الْكَفِّ ، فَقَالَ: مَا حَمَلَ الْكَفُّ ، فَقُلْتُ : وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَانِ؟ فَقَالَ : رُبَّمَا كَانَتْ وَاحِدَةً وَ رُبَّمَا كَانَتْ ثِنْتَيْنِ فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ يَسَعُ الشَّنُّ ؟ فَقَالَ : مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ إِلَى مَا فَوْقَ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ بِالْأَرْطَالِ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَرْطَالٌ بِمِكْيَالِ الْعِرَاقِ ؛ قَالَ : سَمَاعَةُ : قَالَ الْكَلْبِيُّ : ثُمَّ نَهَضَ عليه السلام وَقُمْتُ ؛ فَخَرَجْتُ وَأَنَا أَضْرِبُ بِيَدِي عَلَى الْأُخْرَى وَأَنَا أَقُولُ إِنْ كَانَ شَيْءٌ فَهَذَا ، فَلَمْ يَزَلِ الْكَلْبِيُّ يَدِينُ اللهَ بِحُبِّ آلِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى مَاتَ .

۶۔ کلبی نسابہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا اور مجھے علم نہ تھا کہ امر امامت کس سے متعلق ہے میں مسجد رسولؐ میں آیا وہاں کچھ لوگ جمع تھے میں نے ان سے پوچھا کہ اہل بیت میں عالم کون ہے انھوں نے کہا عبداللہ بن الحسن، میں ان کے گھر آیا اذن دخول چاہا۔ پس ایک شخص گھر میں سے نکلا میں سمجھا کہ یہ ان کا نوکر ہے میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے آقا سے میرے لئے اجازت لو، وہ اندر گیا اور باہر آیا اور مجھ سے کہا اندر آؤ، میں نے اندر جا کر ایک بزرگ گوشہ نشین کو دیکھا جو سخت ریاضت نفس کرنے والے تھے میں نے سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں کلبی نسابہ ہوں۔

فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے میں نے کہا کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا تم میرے فرزند محمد سے ملے ہو میں نے کہا نہیں بلکہ تو پہلے آپ ہی کے پاس آیا ہوں۔ انھوں نے کہا پوچھو جو چاہتے ہو۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ تجھ کو میں نے طلاق دی ستاروں کی تعداد کے برابر، انھوں نے کہا طلاق بائن تو تین بار میں ہوتی ہے باقی ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر عذاب نازل ہوگا۔ کیونکہ اس نے بدعت کی۔ (جوزا برج میں چونکہ تین ستارے ہیں لہذا طلاق بائن مراد لی گئی) میں نے پوچھا اے شیخ آپ موزوں پر مسح کے بارے میں کیا کہتے ہیں انھوں نے کہا ایک لوگ مسح کرتے ہیں لیکن ہم اہلبیت مسح نہیں کرتے۔ میں نے کہا یہ دوسری غلطی ہے پھر میں نے پوچھا۔ آپ بے چھلکے کی مچھلی کے بارے میں کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں کھاتے۔ میں نے پوچھا آپ نبیذ (جو کی شراب) کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں پیتے۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے نکل آیا۔ میں دل میں کہتا تھا اس گروہ نے اہلبیت پر جھوٹ بولا۔ پھر میں مسجد میں آیا وہاں کچھ لوگ قریش وغیرہ کے بیٹھے تھے۔ میں نے سلام کر کے کہا۔ اہلبیت میں کون زیادہ عالم ہے انھوں نے کہا۔ عبداللہ بن الحسن میں نے کہا ان سے تو میں مل آیا ہوں ان کے پاس تو کچھ نہیں، ان میں سے ایک شخص نے سر اٹھایا اور کہا تم جعفر بن محمد کے پاس جاؤ وہ اہلبیت میں سب سے زیادہ عالم ہیں لوگوں نے اسے ملامت کی۔ مجھے بھی لوگوں نے ازروئے حسد ان کے پاس جانے سے روکا تھا میں نے اس شخص سے کہا جس کا پتہ دیا ہے وہاں لے چلو، پس میں وہاں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا ایک غلام نکلا اس نے کہا۔ اے برادر کلب آؤ۔ واللہ تم نے مجھے اضطراب میں ڈال دیا۔ اب تک کہاں تھے) میں یہ سن کر گھبرا گیا اندر جا کر ایک بزرگ کو دیکھا وہ ایک مصلے پر بیٹھے ہیں جس کا کوئی فرش نہیں اور نہ کوئی تکیہ ہے جب میں نے سلام کیا تو انھوں

نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سبحان اللہ، نوکر نے دروازہ پر یا اخا الکلب کہا اور آقا پوچھتا ہے تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کلبی ہوں نسب عرب کا سب سے زیادہ جاننے والا۔ حضرت نے اپنی پیشانی پہ ہاتھ مار کر کہا عادلوں نے (جو بغیر وحی مسائل تشکلہ از روئے ظن و قیاس بیان کرتے ہیں) جھوٹ بولا اور پوری طرح گمراہ ہو گئے اور پورے پورے خسارے میں رہے، اے بھائی کلبی خدا فرماتا ہے ہم نے ہلاک کیا عاد و ثمود کو اور کنوئیں والوں کو (جنھوں نے نبی کی نافرمانی کی) اور ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو کیا تو ان قوموں کے نسب کو جانتا ہے (کہ آدم تک ان کا سلسلۂ نسب کیا تھا۔ کون کس کا بیٹا تھا) میں نے کہا میں نہیں جانتا۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ تو اپنے نسب کے متعلق جانتا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں فلاں بن فلاں ہوں اور سلسلہ کو آگے بڑھایا فرمایا ٹھہر جا۔ ایسا نہیں، جیسا تو بیان کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ فلاں (ہیان بن بیان) کس کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا میں جانتا ہوں، فرمایا فلاں (ہیان) ایسا نہیں، وہ ایک کردی چرواہے (عمرو) کا بیٹا ہے یہ اپنی بکریاں فلاں قبیلہ کے پہاڑ پر چرایا کرتا تھا وہ اس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس آیا جو فلاں کی زوجہ تھی (بدنما) پس اسے کچھ طمع دے کر اس سے جماع کیا۔ اس سے فلاں (ہیان) پیدا ہوا۔ پس وہ ہیان بن عمرو بن مرتعیا ہے تو غلطی سے بیان کا بیٹا بنا رہا ہے۔ کیسا نسابہ ہے۔

پھر فرمایا جو نام میں نے بتلائے کیا تجھے یہ معلوم تھے، میں نے کہا نہیں، اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں یہ میرے لئے بدنامی کا باعث ہے فرمایا تو نے نسابی کا دعویٰ کیا تھا اس لئے میں نے کہا۔ اب میں ایسا نہ کہوں گا۔ فرمایا ہم بھی کسی سے ذکر نہ کریں گے (آپ نے اس کے سوالات سے پہلے ہی علم امامت کا اظہار کر دیا) اچھا۔ اب جن سوالات کے جوابات کے لئے تو آیا ہے وہ دریافت کر۔ میں نے کہا مجھے اس مسئلے کا جواب بتایئے۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجھے طلاق ہے ستاروں کی تعداد کے مطابق (کیا طلاق بائن ہو گئی) فرمایا تو نے سورۂ طلاق پڑھا ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پڑھو، میں نے پڑھا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدہ کا شمار رکھو۔

فرمایا۔ اس آیت میں نجوم سما کا ذکر ہے میں نے کہا نہیں، پھر فرمایا۔ طلاق نہیں دی جاتی مگر طہر میں جبکہ جماع نہ کیا ہو اور اس کے گواہ دو عادل ہوں میں نے دل میں کہا یہ پہلا ثبوت ہے۔ علم امامت کا، پھر فرمایا اور پوچھ، میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں موزوں پر مسح کے متعلق، یہ سن کر حضرت نے تبسم فرمایا، (عبداللہ بن الحسن کے جواب پر) اور پھر فرمایا۔ روز قیامت خدا ہر شے کو اس کی صورت پر لے آئے گا پس جنھوں نے موزہ پر مسح کیا (عرب کا موزہ بکری کے پوست کا ہوتا تھا) ان کے پیروں پر بکری کی کھال ہو گی اب غور کر ایسے مسح کرنے والوں کا وضو کہاں جائے گا۔

فرمایا اب اور پوچھ۔ میں نے کہا کیا جری حلال ہے (ایک قسم کی مچھلی بے چھلکے کی) فرمایا۔ خدا نے مسخ کیا ایک گروہ کو بنی اسرائیل سے جو دریا کے حصہ میں آئے وہ جری۔ زمار اور مارماہی ہیں) جو خشکی میں وہ بندر، سور اور دبر (ایک قسم کی بلّی) اور ورک (ایک قسم کا گوہ) بنے ہیں میں نے دل میں کہا۔ یہ تیسری علامت ہے۔ پھر فرمایا اب آخری سوال بھی پوچھ اور اٹھ

کھڑا ہو، میں نے کہا نبیذ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے (ایک خاص صورت میں. آپ نے مجملاً فرمایا تاکہ عبداللہ بن الحسن کی غلطی ثابت کریں جنھوں نے تفصیل کے بغیر مطلقاً حلال کہہ دیا تھا) میں نے کہا ہم نبیذ میں دُرد نبیذ اور دوسری ادویہ ڈالتے ہیں (تاکہ وہ جوش کھا جائے، فرمایا دور رہو، دور رہو یہ تو گندی شراب ہے جو حرام ہے، میں نے کہا پھر نبیذ سے آپ کی کیا مراد ہے. فرمایا سُن اہل مدینہ نے حضرت رسولؐ خدا سے شکایت کی کہ مدینہ کا پانی تلخ ہو گیا ہے اور اس کے پینے سے صحت خراب ہو رہی ہے فرمایا اس میں خرمے ڈالو، اس شخص نے ایک نوکر کو حکم دیا کہ ایسا کرے اس نے ایک مٹھی خرمے ایک کنستر میں ڈال دیئے. اس نے اس کو پیا اور طہارت کی یعنی وضو و غسل کیا. میں نے کہا وہ خرمے کتنے تھے جو اس کی مٹھی میں تھے فرمایا جتنے اس کی مٹھی میں سمائے، میں نے کہا ایک مٹھی میں یا دونوں میں فرمایا کبھی ایک کبھی دو، میں نے کہا پیپے میں پانی کتنا تھا. فرمایا. چالیس سے لے کر اسی یا اس سے کچھ زیادہ (بلحاظ وسعت ظرف) میں نے کہا اس سے مراد آپ کی رطل ہے. فرمایا. ہاں رطل عراق.

توضیح:- رطل ایک پیمانہ ہے لیکن فقہا نے اسے آب کُر کے لئے وزن قرار دیا ہے رطل عراق ایک سو تیس درہم وزنی شے کا ہوتا ہے اور درہم ہوتا ہے ۴۸ جَو کا وزن ہیں. امام نے لفظ نبیذ مجازاً استعمال کیا ہے تاکہ عبداللہ بن الحسن کی اس غلطی کو ظاہر کریں کہ انھوں نے مطلق نبیذ کو حلال قرار دیا حالانکہ وہ حرام ہے عبداللہ بن الحسن کو چاہیئے تھا کہ جو نبیذ حلال ہے اس کی توضیح اسی طرح کرتے جس طرح امام نے کی ہے چونکہ امام کے اس بیان کردہ صورت پر عرب لفظ نبیذ استعمال کرتے تھے لہذا اس لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا.

سماعہ نے کہا کہ کلبی نے بیان کیا کہ پھر امام اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی باہر نکلا میں نے اپنے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر کہا کہ اگر کوئی چیز قابل عمل ہے تو یہ ہے کلبی مرتے دم تک محبت اہلبیت پر قائم رہا.

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَفَاتِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَا وَ صَاحِبُ الطَّاقِ وَ النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَىٰ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ بَعْدَ أَبِيهِ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ أَنَا وَصَاحِبُ الطَّاقِ وَالنَّاسُ عِنْدَهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ رَوَوْا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَالَمْ تَكُنْ بِهِ عَاهَةٌ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَسْأَلُهُ عَمَّا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهُ أَبَاهُ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الزَّكَاةِ فِي كَمْ تَجِبُ ؟ فَقَالَ فِي مِائَتَيْنِ خَمْسَةٌ فَقُلْنَا : فَفِي مِائَةٍ ؟ فَقَالَ : دِرْهَمَانِ وَنِصْفٌ ، فَقُلْنَا : وَاللهِ مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةُ هٰذَا ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةُ ؟.

قَالَ : فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ ضُلَّالاً ؛ لَانَدْرِي إِلَىٰ أَيْنَ نَتَوَجَّهُ أَنَا وَأَبُو جَعْفَرٍ الْأَحْوَلُ ، فَقَعَدْنَا فِي بَعْضِ أَزِقَّةِ الْمَدِينَةِ بَاكِينَ حَيَارَىٰ لَانَدْرِي إِلَىٰ أَيْنَ نَتَوَجَّهُ وَلَامَنْ نَقْصِدُ ؟ وَنَقُولُ : إِلَى الْمُرْجِئَةِ ، إِلَى الْقَدَرِيَّةِ ، إِلَى الزَّيْدِيَّةِ ، إِلَى الْمُعْتَزِلَةِ ، إِلَى الْخَوَارِجِ ، فَنَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ رَأَيْتُ رَجُلاً شَيْخاً

لأعرفه ، يومي إليّ بيده فخفت أن يكون عيناً من عيون أبي جعفر المنصور وذلك أنه كان له بالمدينة جواسيس ينظرون إلى من اتفقت شيعة جعفر عليه السلام عليه ، فيضربون عنقه ، فخفت أن يكون منهم فقلت للأحول : تنحّ فإني خائف على نفسي وعليك وإنما يريدني لا يريدك ، فتنحّ عني لا تهلك وتعين على نفسك فتنحى غير بعيد وتبعت الشيخ وذلك أني ظننت أني لا أقدر على التخلص منه فما زلت أتبعه وقد عزمت على الموت حتى وردني على باب أبي الحسن عليه السلام ثم خلاني ومضى ، فإذا خادم بالباب فقال لي : ادخل رحمك الله .

فدخلت فإذا أبو الحسن موسى عليه السلام فقال لي ابتداء منه : لا إلى المرجئة ولا إلى القدرية ولا إلى الزيدية ولا إلى المعتزلة ولا إلى الخوارج إليّ إليّ فقلت : جعلت فداك مضى أبوك ؟ قال : نعم قلت : مضى موتاً ؟ قال : نعم ، قلت : فمن لنا من بعده ؟ فقال : إن شاء الله أن يهديك هداك ، قلت : جعلت فداك إن عبد الله يزعم أنه من بعد أبيه ، قال يريد عبد الله أن لا يعبد الله [قال : قلت جعلت فداك فمن لنا من بعده ؟ قال : إن شاء الله أن يهديك هداك] قال : قلت : جعلت فداك فأنت هو ؟ قال : لا ما أقول ذلك ، قال : فقلت في نفسي لم أصب طريق المسألة ، ثم قلت له : جعلت فداك عليك إمام ؟ قال : لا فداخلني شيء لا يعلمه إلا الله عز وجل إعظاماً وهيبة له أكثر مما كان يحل بي من أبيه إذا دخلت عليه .

ثم قلت له : جعلت فداك أسألك كما كنت أسأل أباك ؟ فقال : سل تخبر ولا تذع ، فإن أذعت فهو الذبح ، فسألته فإذا هو بحر لا ينزف ، قلت : جعلت فداك شيعتك وشيعة أبيك ضلال فألقي إليهم وأدعوهم إليك وقد أخذت عليّ الكتمان ، قال : من آنست منهم رشداً فألق إليه وخذ عليه الكتمان فإن أذاعوا فهو الذبح ــ وأشار بيده إلى حلقه ــ قال : فخرجت من عنده فلقيت أبا جعفر الأحول فقال لي : ما وراءك ؟ قلت : الهدى ، فحدثته بالقصة ، قال : ثم لقينا الفضيل وأبا بصير فدخلا عليه وسمعا كلامه وساءلاه وقطعا عليه بالإمامة ، ثم لقينا الناس أفواجاً فكل من دخل عليه قطع إلا طائفة عمار وأصحابه وبقي عبد الله لا يدخل إليه إلا قليل من الناس ، فلما رأى ذلك قال : ما حال الناس ؟ فأخبر أن هشاماً صد عنك الناس ؛ قال هشام : فأقعد لي بالمدينة غير واحد ليضربوني .

۷۔ ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں اور مومن طاق (ابوجعفر

بن النعمان احول) مدینہ گئے۔ وہاں معلوم ہوا کہ لوگوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ امام جعفر صادقؑ کے بعد امام عبداللہ بن جعفر ہیں اور اس لئے کہ انھوں نے روایت بیان کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ امامت منتقل ہوگی ولد اکبر کی طرف بشرطیکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو پس ہم عبداللہ بن جعفر کے پاس آئے اور سوال کیا ان سے جیسے ان کے باپ سے کرتے تھے۔

ہم نے سوال کیا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہے انھوں نے کہا دو سو پر پانچ ہم نے کہا سو پر انھوں نے کہا ۲½ درہم، (حالانکہ دو سو سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے) ہم نے کہا ایسا تو مرجیہ فرقہ کہتا ہے پس ہم ان سے گمراہی کی حالت میں اٹھ آئے ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم اور ابوجعفر احول کس کی طرف رجوع کریں۔ ہم مدینہ کے ایک کوچہ میں بیٹھے رو رہے تھے اور حیران تھے کہ کس کی طرف جائیں مرجیہ کی طرف، قدریہ کی طرف، زیدیہ کی طرف، معتزلہ کی طرف یا خوارج کی طرف، ہم اسی حالت میں تھے کہ میں نے ایک بوڑھے کو جسے میں نہیں جانتا تھا اپنی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے پایا۔ میں خائف ہوگیا کہ کہیں یہ ابوجعفر منصور بادشاہ عباسی کا جاسوس نہ ہو اور صورت اس کی یہ تھی کہ منصور کے جاسوس یہ دیکھتے پھرتے تھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ کس امامت پر متفق ہوتے ہیں تاکہ اس کی گردن ماردیں میں ڈرا کہ یہ شخص انہی میں سے نہ ہو۔ میں نے احول سے کہا کہ ایک طرف ہو جاؤ میں اپنے اور تمہارے متعلق اس سے ڈرتا ہوں اس کا ارادہ مجھ سے متعلق ہے اور نہ تم سے تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے کو ہلاکت میں مت ڈالو اور اپنے نفس کی حفاظت کرو، پس وہ مجھ سے تھوڑی دور ہو گیا اور میں اسکی کی طرف بڑھا۔ کیونکہ میں نے گمان کیا کہ میں اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے پر قادر نہیں، پس میں اس کی طرف بڑھتا رہا اور موت میرے سامنے تھی یہاں تک کہ وہ مجھے لے کر امام موسیٰ کاظمؑ کے دروازہ پر پہنچا۔

اس کے بعد اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ ناگاہ ایک خادم دروازہ پر آیا اور مجھ سے کہنے لگا۔ اندر آؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ میں اندر داخل ہوا وہاں ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے حضرت نے بغیر میرے کچھ کہے فرمایا نہ مرجیہ کے پاس جاؤ، نہ قدریہ کے نہ زیدیہ کے اور نہ معتزلیہ اور خوارج کے، بلکہ میرے پاس آؤ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے پدر بزرگوار کا انتقال ہو گیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا اپنی موت مرے (مراد یہ ہے کہ بارہویں امام کی طرح غائب تو نہیں ہوئے) فرمایا۔ ہاں۔

میں نے کہا۔ پھر ان کے بعد ہمارا امام کون ہے، فرمایا۔ اگر خدا تمہاری ہدایت چاہے گا تو ہدایت کردے گا میں نے کہا عبداللہ کا خیال ہے کہ اپنے باپ کے قائم مقام وہ ہیں۔ فرمایا۔ عبداللہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت نہ کریں۔ (کافر ہو جائیں کیوں کہ امام برحق کا نہ ماننا کفر ہے۔)

میں نے کہا پھر ہمارا امام حضرت کے بعد کون ہے فرمایا اگر خدا تمہاری ہدایت کرنا چاہے گا تو کردے گا۔ میں نے کہا کیا وہ آپ ہیں فرمایا نہیں۔ میں خود نہیں کہتا۔ اللہ اللہ کیسا خطرناک دور تھا کہ اگر زبان سے کہتے کہ میں امام ہوں اور یہ خبر بادشاہ تک پہنچ جاتی تو وہ قتل کرا دیتا۔ میں نے دل میں کہا معاملہ صاف نہ ہوا۔ پھر میں نے کہا۔ کیا آپ کا کوئی

امام آپ سے بالاتر ہے فرمایا نہیں۔

میرے دل میں ایسی بات پیدا ہوئی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ حضرت کی عظمت و ہیبت کا اثر تھا میرے دل پر اس سے زیادہ تھا جتنا ان کے والد کی خدمت میں حاضر ہونے پر میرے دل پر ہوتا تھا۔

پھر میں نے کہا میں آپ سے اسی طرح سوال کرنا چاہتا ہوں جس طرح آپ کے والد ماجد سے پوچھا کرتا تھا۔

فرمایا۔ پوچھو آگاہ کئے جاؤ گے مگر کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر ظاہر کر دیا تو اس کا نتیجہ قتل ہے میں نے سوالات کئے پس میں نے دیکھا کہ حضرت علم کے ایسے دریا ہیں جس کا زور کم نہیں ہوتا۔

میں نے کہا۔ آپ کے اور آپ کے آباد و اجداد کے شیعہ گمراہی میں پڑے ہوتے ہیں ان سے اپنی امامت کو بیان کیجئے اور ان کو اپنی طرف بلائیے اور یہ کام میں خفیہ انجام دوں گا۔ فرمایا جن میں صلاحیت ہدایت پاؤ ان سے بیان کر دینا اور ان سے بھی پوشیدہ رکھنے کا عہد لے لینا اگر انھوں نے ظاہر کر دیا تو میرا ذبح ہونا یقینی ہے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف۔

میں حضرت کے پاس سے چلا آیا اور ابوجعفر احول سے ملا۔ انھوں نے کہا کیا صورت پیش آئی۔ میں نے کہا بحمد اللہ ہدایت حاصل ہوئی پھر تمام قصہ ان سے بیان کیا۔

ہشام نے کہا پھر ہم نے ملاقات کی فضیل اور ابوبصیر سے انھوں نے خلوت کی امام علیہ السلام سے اور سنا حضرت کے کلام کو اور ان سے سوالات کئے اور ان کی امامت پر پورا پورا یقین ہو گیا پھر ہم بہت سے لوگوں سے ملے پس جو کوئی حضرت کے پاس گیا اس نے آپ کی امامت کا اقرار کر لیا۔ سوائے عمار ساباطی کے اور اس کے اصحاب کے اور عبداللہ کا یہ حال رہا کہ بہت کم لوگ ان کے پاس جاتے تھے یہ صورت دیکھ کر انھوں نے کہا۔ لوگ جاہل ہو گئے ہیں اور یہ بھی ان سے بیان کیا گیا کہ ہشام لوگوں کو تمہارے پاس آنے سے روکتے ہیں انھوں نے کہا کچھ لوگ مدینہ میں میرے مارنے کے لئے بٹھا دیئے گئے ہیں

توضیح:- مرجیہ:۔ وہ فرقہ ہے جو ایمان کو محض علم ما جاء بہ النبی تک محدود رکھتے ہیں اور عمل کو داخل ایمان نہیں جانتے خواہ عمل دل سے ہو۔ جیسے تصدیق یا عمل بالارکان ہو، وہ افراد ایمان میں قوت و ضعف کا کوئی فرق نہیں کرتے، بد سے بد آدمی ایمانی مرتبہ میں جبرئیل کے برابر جانتے ہیں اور امیرالمومنینؑ کو چوتھے نمبر پر خلیفہ مانتے ہیں۔

قدریہ:۔ وہ فرقہ ہے جو بندہ کو بالاستقلال اپنے افعال پر قادر مانتے ہیں یہ عقیدہ میں جبریہ فرقہ کی ضد ہیں شیعہ ان دونوں کے درمیان ہیں۔

زیدیہ:۔ یہ امامت زید بن علی بن الحسین کے قائل ہیں اور اجتہاد اور خروج بالسیف کو شرط امامت مانتے ہیں۔

معتزلہ:۔ مرتکب زنا وغیرہ کو ایمان سے خارج جانتے ہیں خواہ وہ گناہ بے اصرار ہو یا بہ اصرار

بے توبہ مرنے والے کو جہنمی جانتے ہیں۔
خوارج: یہ حکم غیر اللہ کو اگرچہ از روئے علم ہو شرک جانتے ہیں یہ جماعت صفین میں حضرت علیؑ سے اس لئے علیحدہ ہوئی کہ آپؑ حکمین کے فیصلہ پر کیوں راضی ہوئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَانٍ الْوَاقِفِيِّ قَالَ : كَانَ لِي ابْنُ عَمٍّ يُقَالُ لَهُ : الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كَانَ زَاهِداً وَكَانَ مِنْ أَعْبَدِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَكَانَ يَتَّقِيهِ السُّلْطَانُ لِجِدِّهِ فِي الدِّينِ وَ اجْتِهَادِهِ وَرُبَّمَا اسْتَقْبَلَ السُّلْطَانَ بِكَلَامٍ صَعْبٍ يَعِظُهُ وَيَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَكَانَ السُّلْطَانُ يَحْتَمِلُهُ لِصَلَاحِهِ ، وَلَمْ تَزَلْ هٰذِهِ حَالَتُهُ حَتَّىٰ كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَآهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَلِيٍّ مَا أَحَبَّ إِلَيَّ مَا أَنْتَ فِيهِ وَأَسَرَّنِي إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَتْ لَكَ مَعْرِفَةٌ ، فَاطْلُبِ الْمَعْرِفَةَ ، قَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا الْمَعْرِفَةُ ؟ قَالَ : اذْهَبْ فَتَفَقَّهْ وَ اطْلُبِ الْحَدِيثَ ، قَالَ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ اعْرِضْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ .

قَالَ : فَذَهَبَ فَكَتَبَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَأَسْقَطَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : اذْهَبْ فَاعْرِفِ الْمَعْرِفَةَ وَكَانَ الرَّجُلُ مَعْنِيّاً بِدِينِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَرَصَّدُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام حَتَّىٰ خَرَجَ إِلَىٰ ضَيْعَةٍ لَهُ ، فَلَقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَدُلَّنِي عَلَى الْمَعْرِفَةِ قَالَ : فَأَخْبَرَهُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَمَا كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الرَّجُلَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : فَمَنْ كَانَ بَعْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ؟ قَالَ : الْحَسَنُ عليه السلام ثُمَّ الْحُسَيْنُ عليه السلام حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ نَفْسِهِ ثُمَّ سَكَتَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ هُوَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ : إِنْ أَخْبَرْتُكَ تَقْبَلُ ؟ قَالَ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : أَنَا هُوَ ، قَالَ : فَشَيْءٌ أَسْتَدِلُّ بِهِ ؟ قَالَ : اذْهَبْ إِلَىٰ تِلْكَ الشَّجَرَةِ - وَأَشَارَ [بِيَدِهِ] إِلَىٰ أُمِّ غَيْلَانٍ - فَقُلْ لَهَا : يَقُولُ لَكِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِلِي ، قَالَ : فَأَتَيْتُهَا فَرَأَيْتُهَا وَاللهِ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدّاً حَتَّىٰ وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ ، قَالَ : فَأَقَرَّ بِهِ ، ثُمَّ لَزِمَ الصَّمْتَ وَالْعِبَادَةَ ، فَكَانَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذٰلِكَ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ مِثْلَهُ .

٨ - راوی کہتا ہے حسن بن عبداللہ میرے چچا کا بیٹا زاہد تھا اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے زیادہ عابد، اس

کی دینی جد و جہد اور سخت ریاضت کی بنا پر بادشاہ اس سے ڈرتا تھا بسا اوقات وہ بادشاہ سے بڑے سخت کلمات بطور نصیحت کہہ جاتا تھا اور اس کو نیک کام کرنے کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور بادشاہ اس کی باتوں کو برداشت کرتا تھا اور اسی حالت میں چلا آرہا تھا ایک دن جبکہ وہ مسجد میں تھا امام موسیٰ کاظم وہاں تشریف لائے اس کو دیکھا اور اشارہ سے بلایا وہ آگیا۔ آپ نے اس سے فرمایا تمہاری اس حالت نے مجھے بہت مسرت بخشی، مگر یہ کہ تمہارے لئے معرفت نہیں اسس کو تلاش کرو، اس نے کہا کیسی معرفت؟ فرمایا جاؤ علم فقہ حاصل کرو، اس نے کہا کس سے، فرمایا۔ فقہائے مدینہ سے پھر ان احادیث کو میرے سامنے پیش کرو، پس وہ گیا اور احادیث کو لکھ لایا۔ حضرت نے فرمایا۔ پڑھو، اس نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سب ساقط الاعتبار اور غلط ہیں تم معرفت حاصل کرو اور اس شخص کو امر دین میں عنایت خدا حاصل تھی وہ ہمیشہ حضرت سے ملنے کا متمنی رہتا ایک روز حضرت اپنی زمین پر تشریف لے جا رہے تھے اس نے راستہ میں ملاقات کی اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں آپ کی ہدایت کا محتاج ہوں آپ معرفت الٰہی کی طرف میری رہنمائی کیجئے۔ آپ نے امیرالمومنین کے حالات اس سے بیان کئے اور جو کچھ ان دونوں (حضرت ابوبکر و عمر) نے کیا تھا۔ وہ بھی سنایا اس نے قبول کیا۔ پھر دریافت کیا۔ امیرالمومنین کے بعد کون امام ہوا۔ فرمایا امام حسنؑ، ان کے بعد امام حسینؑ یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے پھر خاموش ہو گئے اس نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اب امام کون ہے؟ فرمایا۔ اگر میں تجھے بتا دوں تو تو قبول کرے گا۔ اس نے کہا ضرور تب آپ نے فرمایا۔ وہ میں ہوں، اس پر دلیل چاہی۔ فرمایا اس درخت کے پاس جا، اور اپنے ہاتھ سے ایک ببول کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس کے پاس جاکر کہو کہ موسیٰ بن جعفر کہتے ہیں میرے پاس آ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ بس اسس نے دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور وہ اکھڑ کر حضرت کے سامنے آگیا پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہ پر واپس گیا۔ اس نے حضرت کی امامت کا اقرار کیا پھر خاموش ہو کر مشغول عبادت ہوا اور پھر کسی نے اس کو کلام کرتے نہ پایا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّيِّبِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ ـ قَاضِيَ سَامَرَّاءَ ـ بَعْدَ مَا جَهَدْتُ بِهِ وَ نَاظَرْتُهُ وَحَاوَرْتُهُ وَوَاصَلْتُهُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ عُلُومِ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ دَخَلْتُ أَطُوفُ بِقَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ[1] فَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَطُوفُ بِهِ، فَنَاظَرْتُهُ فِي مَسَائِلَ عِنْدِي فَأَخْرَجَهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ مَسْأَلَةً وَاحِدَةً وَإِنِّي وَاللهِ لَأَسْتَحْيِي مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِي: أَنَا أُخْبِرُكَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَنِي، تَسْأَلُنِي عَنِ الْإِمَامِ، فَقُلْتُ: هُوَ وَاللهِ هٰذَا، فَقَالَ: أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: عَلَامَةً؟ فَكَانَ فِي يَدِهِ عَصًا فَنَطَقَتْ وَقَالَتْ: إِنَّ مَوْلَايَ إِمَامُ هٰذَا الزَّمَانِ وَهُوَ الْحُجَّةُ.

٩۔ راوی کہتا ہے میں نے قاضی سامرہ یحییٰ بن اکثم سے سنا اس کے بعد میں نے اس کو آزمایا، مناظرہ کیا۔ گفتگو

کی میں نے علوم آل محمدؐ سے متعلق اس سے سوال کیا۔ اس نے کہا میں ایک روز قبر رسولؐ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو بھی طواف کرتے پایا۔ میں نے ان سے چند سوالات کئے جن کے انھوں نے تسلی بخش جواب دیئے۔ پھر میں نے ان سے کہا ایک سوال آپ سے کرتے مجھے حیا آتی ہے۔ فرمایا میں تمہارے سوال سے پہلے بتلائے دیتا ہوں تم مجھ سے یہ پوچھنا چاہتے ہو۔ امام کون ہے؟ میں نے کہا بے شک یہی سوال میرے ذہن میں تھا لیکن اس کا ثبوت آپؑ کے ہاتھ میں عصا تھا وہ گویا ہوا۔ میرا مولا یہ امام زمانہ ہے اور وہی خدا کی حجت ہیں۔

١٠ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَاقِفٌ وَقَدْ كَانَ أَبِي سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ سَبْعِ مَسَائِلَ فَأَجَابَهُ فِي سِتٍّ وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ ، فَقُلْتُ : وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّهُ عَمَّا سَأَلَ أَبِي أَبَاهُ ، فَإِنْ أَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ كَانَتْ دَلَالَةً ، فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ أَبِي فِي الْمَسَائِلِ السِّتِّ ، فَلَمْ يَزِدْ فِي الْجَوَابِ وَاواً وَلَا يَاءً وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ وَ قَدْ كَانَ أَبِي قَالَ لِأَبِيهِ : إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّكَ زَعَمْتَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لَمْ يَكُنْ إِمَاماً ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عُنُقِهِ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : نَعَمِ احْتَجَّ عَلَيَّ بِذَلِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ إِثْمٍ فَهُوَ فِي رَقَبَتِي.

فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا يُبْتَلَى بِبَلِيَّةٍ أَوْ يَشْتَكِي فَيَصْبِرُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرَ أَلْفِ شَهِيدٍ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : وَاللهِ مَا كَانَ لِهَذَا ذِكْرٌ ، فَلَمَّا مَضَيْتُ وَكُنْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، خَرَجَ بِي عِرْقُ الْمَدِينِيِّ فَلَقِيتُ مِنْهُ شِدَّةً ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ بَقِيَ مِنْ وَجَعِي بَقِيَّةٌ ، فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَوِّذْ رِجْلِي وَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : لَيْسَ عَلَى رِجْلِكَ هَذِهِ بَأْسٌ وَلَكِنْ أَرِنِي رِجْلَكَ الصَّحِيحَةَ فَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّذَهَا فَلَمَّا خَرَجْتُ لَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى خَرَجَ بِيَ الْعِرْقُ وَكَانَ وَجَعُهُ يَسِيراً

١٠۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس زمانہ میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا (یعنے اس کا عقیدہ تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام زندہ ہیں اور وہی مہدیؑ موعود ہیں) میرے باپ نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سات سوال کئے تھے چھ کے جواب تو انھوں نے دیئے ساتویں کے جواب سے رک گئے میں نے دل میں کہا میں وہی مسئلے پوچھتا ہوں جو میرے باپ نے ان کے باپ سے پوچھے تھے اگر وہی جواب دیئے جو ان کے باپ نے دیا تھا تو ان کی امامت کی دلیل ہوگی پس سوال کیا۔ انھوں نے وہی جواب دیا جو میرے باپ کو ان کے باپ نے دیا تھا انھوں نے جواب میں ایک واؤ یا ایک ی کی بھی زیادتی نہ کی اور ساتویں سوال کے جواب میں رک گئے میرے باپ نے ان کے باپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں روز

قیامت پیش خدا احتجاج کروں گا کہ آپ کا گمان یہ ہے کہ عبداللہ بن جعفر امام نہیں ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پہ رکھا اور فرمایا تم ایسا کرنا۔ جو اس کا گناہ ہوگا وہ میری گردن پہ۔ جب میں رخصت ہو کر چلا تو فرمایا۔ ہمارے شیعوں میں سے جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار شہیدوں کا اجر تحریر فرماتا ہے (یعنی امام مظلوم اور بے اختیار کے زمانہ میں جو شیعہ حکومت کے ظلم و جور پہ صبر کرتے ہیں وہ اپنے عقیدہ پہ ثابت قدم رہتے ہیں تو ان کے اعمال کا اجر ان لوگوں سے ہزار درجہ زیادہ ہوگا جو امام صاحب حکومت و دولت کے زمانہ میں بجا لائیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بات کا کوئی ذکر تھا ہی نہیں، تو یہ حضرت نے کسی وجہ سے کہا ہے) جبکہ میں راستہ میں جا رہا تھا مجھے نارو کی بیماری لاحق ہو ہوگئی (یہ بیماری اکثر ملکوں میں ہوتی ہے۔ ساق پا میں کسی جگہ ایک سوراخ سا ہو کر اس میں سے ایک سفید دھاگہ سا نمودار ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا باہر آتا رہتا ہے اسے کاٹا نہیں جاتا۔ بلکہ کاغذ یا روئی کی بتی پہ لپیٹتے رہتے ہیں) میرے اوپر اس کی بڑی شدت تھی اگلے سال جب میں حج کے لئے آیا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری تکلیف باقی تھی۔ میں نے حضرت سے بیان کر کے کہا آپ میرے لئے دعا کیجئے اور اپنا پیر آپ کے سامنے پھیلا دیا۔ فرمایا اس کا تو کوئی خوف نہیں صحیح پیر دکھاؤ۔ حضرت نے دعا کی۔ اب جو میں وہاں سے چلا تو نارو باہر آگیا اور تھوڑا سا درد باقی رہ گیا۔

۱۱ ۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ ـ وَكَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ ـ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ، فَقُلْتُ لَهُ: هُوَ ذَا أَنْتَ لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ ـ وَلَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ بَعْدُ ـ فَقَالَ لِي: وَاللَّهِ لَيَجْعَلَنَّ اللَّهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ وَيَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيلَ لِابْنِ قِيَامَا: أَلَا تُقْنِعُكَ هَذِهِ الْآيَةُ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَآيَةٌ عَظِيمَةٌ وَلَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ابْنِهِ؟

۱۱۔ ابن قیاما مذہب واقفیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں۔ مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ درآنحالیکہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی اس وقت تک پیدا نہیں ہوئے تھے مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عطا کریگا مجھے ایک لڑکا۔ جو حق کو اور اس کے اہل کو ثابت و برقرار رکھے گا۔ اور باطل اور اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی پیدا ہوئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت امامت پر قانع نہ ہوگے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق ہی فرمایا ہے۔

توضیح:- ابن قیامہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کشی نے نقل کیا ہے بروایت یحییٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا، منا ثمانیۃ محدثون سابعھم القائم (ہم میں محدث (جس سے فرشتہ کلام کرے) آٹھ ہیں (معہ امام موسیٰ کاظمؑ سات اور ایک جناب فاطمہؑ) اور ان کا ساتواں قائم ہوگا) اس سے واقفیہ فرقہ والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہوگئی اور مہدیٔ آخرالزماں وہی ہیں لیکن انھوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے اول تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی شخص واحد ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے۔ ان کے ساتویں یعنی بہ سلسلہ محدثین امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں چنانچہ وہ اس وقت امر امامت پر فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمدؐ ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نصوص جداگانہ ہیں۔ پس واقفیہ کا سلسلۂ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے کیونکہ ان کے بعد کے آئمہ کے متعلق بہ کثرت احادیث موجود ہیں۔

١٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: أَتَيْتُ خُرَاسَانَ ـ وَأَنَا وَاقِفٌ ـ فَحَمَلْتُ مَعِي مَتَاعاً وَكَانَ مَعِي ثَوْبٌ وَشِيٌّ فِي بَعْضِ الرِّزَمِ وَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ أَعْرِفْ مَكَانَهُ، فَلَمَّا قَدِمْتُ مَرْوَ وَنَزَلْتُ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهَا لَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَرَجُلٌ مَدَنِيٌّ مِنْ بَعْضِ مُوَلَّدِيهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَكَ: ابْعَثْ إِلَيَّ الثَّوْبَ الْوَشِيَّ الَّذِي عِنْدَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: وَمَنْ أَخْبَرَ أَبَا الْحَسَنِ بِقُدُومِي وَأَنَا قَدِمْتُ آنِفاً؟ وَمَا عِنْدِي ثَوْبٌ وَشِيٌّ! فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَعَادَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَقُولُ لَكَ: بَلَى هُوَ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا وَرِزْمَتُهُ كَذَا وَكَذَا، فَطَلَبْتُهُ حَيْثُ قَالَ، فَوَجَدْتُهُ فِي أَسْفَلِ الرِّزْمَةِ، فَبَعَثْتُ بِهِ إِلَيْهِ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں خراساں میں آیا اور میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا میرے ساتھ کچھ سامان تھا جس میں کچھ چھینٹ کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھری میں ہے جب مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اترا ایک شخص مدنی جو مرو کا رہنے والا باشندہ تھا میرے پاس آیا۔

اور مجھ سے کہنے لگا امام رضا علیہ السلام نے کہا ہے کہ جو قلمکار کپڑا تیرے پاس ہے مجھے بھیج دے، میں نے کہا میرے آنے کی خبر حضرت کو کیسے ہوئی، حالانکہ میں ابھی آیا ہوں اور میرے پاس چھینٹ کی قسم کا کوئی کپڑا نہیں، وہ لوٹ کر آیا اور کہنے لگا حضرت نے فرمایا ہے تیرے پاس ہے اور فلاں جگہ ہے اور وہاں گٹھری میں بندھا ہوا ہے میں نے تلاش کیا تو ایک گٹھڑی میں سب سے نیچے اسے پایا۔ پس میں نے اس کو حضرتؑ کے پاس بھیج دیا۔

١٣ ـ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : كُنْتُ وَاقِفاً وَ حَجَجْتُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ ، فَلَمَّا صِرْتُ بِمَكَّةَ خَلَجَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ ، فَتَعَلَّقْتُ بِالْمُلْتَزَمِ[٣] ثُمَّ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ قَدْعَلِمْتَ طَلِبَتِي وَ إِرَادَتِي فَأَرْشِدْنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنْ آتِيَ الرِّضَا عليه السلام . فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَفَوَقَفْتُ بِبَابِهِ وَقُلْتُ لِلْغُلَامِ : قُلْ لِمَوْلَاكَ : رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِالْبَابِ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ نِدَاءَهُ وَ هُوَيَقُولُ ادْخُلْ يَاعَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ ، فَدَخَلْتُ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ لِي : قَدْأَجَابَ اللهُ دُعَاءَكَ وَهَدَاكَ لِدِينِهِ فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَأَمِينُهُ عَلَى خَلْقِهِ

١٣۔ عبداللہ بن مغیرہ کہتا ہے میں واقفیہ مذہب رکھتا تھا اسی حالت میں میں نے حج کیا۔ جب میں مکہ پہنچا تو اپنے مذہب کے بارے میں میرے دل کے اندر ایک شک پیدا ہوا پس میں مقام ملتزم (خانۂ کعبہ میں دروازہ اور رکن یمانی کے درمیان یہاں لباس کعبہ کو پکڑ کر لوگ دعا کرتے ہیں) میں آیا اور کعبہ کے پردہ کو پکڑ کر دعا کرنے لگا۔ خداوندا تو میری طلب اور میرے ارادہ کو جانتا ہے پس مجھے ہدایت کر بہترین دین کی طرف، میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس جاؤں پس میں مدینہ آیا اور حضرت کے دروازہ پر پہنچا۔ غلام سے کہا اپنے آقا سے کہدے، ایک شخص اہل عراق سے آیا ہے۔ میں نے حضرت کی آواز سنی، اے عبداللہ بن مغیرہ اندر آ۔ میں اندر آیا تو حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خدا نے تجھے اپنے دین کی طرف ہدایت کی۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں۔

١٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ هُلَيْلٍ يَقُولُ بِعَبْدِ اللهِ فَصَارَ[٢] إِلَى الْعَسْكَرِ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ سَبَبِ رُجُوعِهِ فَقَالَ : إِنِّي عَرَضْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَافَقَنِي فِي طَرِيقٍ ضَيِّقٍ ، فَمَالَ نَحْوِي حَتَّى إِذَا حَاذَانِي ، أَقْبَلَ نَحْوِي بِشَيْءٍ مِنْ فِيهِ ، فَوَقَعَ عَلَى صَدْرِي ، فَأَخَذْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَقٌّ فِيهِ مَكْتُوبٌ مَا كَانَ هُنَالِكَ وَلَا كَذٰلِكَ.

١٤۔ راوی کہتا ہے عبداللہ بن ہلیل نے بیان کیا کہ وہ عبداللہ افطح کی امامت کا قائل تھا وہ سامرہ گیا۔ وہاں سے آیا تو اپنے سابقہ عقیدے کو چھوڑ کر آیا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا میں نے اپنے آپ کو تیار کیا۔ امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کرنے پر پس حضرت مجھے ایک تنگ راستہ پر مل گئے۔ جب میرے مقابل ہوئے۔
تو حضرت نے اپنے منہ سے کوئی چیز میری طرف پھینکی جو میرے سینے پر لگی وہ ایک جھلی تھی جس پر لکھا تھا وہ (عبداللہ افطح) نہ یہاں ہے اور نہ وہ امام ہے۔

١٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ذَكَرَ اسْمَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْدِبْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالُوا : جَاءَتْ أُمُّ أَسْلَمَ يَوْماً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَسَأَلَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، فَقَالَتْ : خَرَجَ فِي بَعْضِ الْحَوَائِجِ وَ السَّاعَةَ يَجِيءُ ، فَانْتَظَرَتْهُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ حَتَّى جَاءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، فَقَالَتْ أُمُّ أَسْلَمَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنِّي قَدْ قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَعَلِمْتُ كُلَّ نَبِيٍّ وَوَصِيٍّ ، فَمُوسَى كَانَ لَهُ وَصِيٌّ فِي حَيَاتِهِ وَ وَصِيٌّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَكَذَلِكَ عِيسَى ، فَمَنْ وَصِيُّكَ يَارَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَمَاتِي وَاحِدٌ . ثُمَّ قَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمَ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَفَرَكَهَا بِإِصْبَعِهِ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَنَهَا ، ثُمَّ طَبَعَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَفَرَكَهَا فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَنَهَا وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فَأَتَيْتُ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ غُلَامٌ فَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي ! أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ وَأَخَذَ حَصَاةً فَفَعَلَ بِهَا كَفِعْلِهِمَا ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَأَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَإِنِّي لَمُسْتَصْغِرَةٌ لِسِنِّهِ - فَقُلْتُ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، أَنْتَ وَصِيُّ أَخِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! ائْتِينِي بِحَصَاةٍ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ ، فَعَمَرَتْ أُمُّ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَتْ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُنْصَرَفِهِ ، فَسَأَلَتْهُ أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

١٥- راوی کہتا ہے کہ ام اسلم ایک روز رسول اللہ صلعم کے پاس آئی جبکہ آپؐ کی باری خانۂ اُم سلمہ میں تھی ان سے آنحضرت کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے ہیں ابھی آئے جاتے ہیں اس نے انتظار کیا۔ حضرت تشریف لے آئے۔ ام اسلم نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے مجھے معلوم ہے ہر نبی و وصی کے متعلق، موسیٰؑ کے وصی زندگی میں ہارون تھے اور مرنے کے بعد یوشع ہوئے ایسے ہی عیسیٰ کے وصی ہوئے۔ پس یا رسولؐ اللہ آپ کے وصی کون ہوئے فرمایا میرا وصی میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد ایک ہی ہے اے اُم اسلم،

جو کوئی میرا ایسا کام کر کے دکھائے وہی میرا وصی ہے پھر آپ نے زمین پر سے ایک سنگ ریزہ اٹھایا اور اسے اپنی چٹکی میں لے کر دبایا اور آٹے کی طرح باریک کر دیا پھر اسے گوندھا اور اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگا کر فرمایا جو کوئی میری طرح ایسا کام کرے وہی میرا وصی ہے میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد۔

پھر میں حضرت کے پاس سے چلی آئی۔ امیر المومنین کی خدمت میں آئی اور ان سے کہا کیا آپ وصی رسولؐ ہیں فرمایا ہاں پھر آپؑ نے ایک سنگ ریزہ لے کر اسے چٹکی سے آٹے کی طرح باریک کیا پھر اسے گوندھا اور اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر لگا دی اور مجھ سے کہا جو کوئی میری طرح ایسا کرے وہ میرا وصی ہے پھر میں امام حسنؑ کے پاس آئی۔ وہ لڑکے تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں فرمایا۔ ہاں اے ام اسلم، پھر انھوں نے کنکری اٹھا کر ویسا ہی کیا۔ جیسا حضرت رسول خدا اور حضرت علی نے کیا تھا۔

میں وہاں سے امام حسین کے پاس آئی۔ وہ بہت ہی صغیر السن تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے بھائی کے وصی ہیں فرمایا ہاں اے ام اسلم کنکری لا۔ پس انھوں نے بھی وہی کر کے دکھایا۔ ام اسلم کی عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ وہ حضرت علی بن الحسین سے ملی مدینہ واپس آنے کے بعد ان سے کہا۔ کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں فرمایا ہاں اور انھوں نے وہی کر کے دکھایا۔ اللہ کا درود و سلام ہو ان پر۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجَارُودِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ بْنِ دَابٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام وَمَعَهُ كُتُبٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، يَدْعُونَهُ فِيهَا إِلَى أَنْفُسِهِمْ وَيُخْبِرُونَهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ وَيَأْمُرُونَهُ بِالْخُرُوجِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَذِهِ الْكُتُبُ ابْتِدَاءٌ مِنْهُمْ أَوْ جَوَابُ مَا كَتَبْتَ بِهِ إِلَيْهِمْ وَدَعَوْتَهُمْ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: بَلِ ابْتِدَاءٌ مِنَ الْقَوْمِ لِمَعْرِفَتِهِمْ بِحَقِّنَا وَبِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلِمَا يَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وُجُوبِ مَوَدَّتِنَا وَفَرْضِ طَاعَتِنَا وَلِمَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الضِّيقِ وَالضَّنْكِ وَالْبَلَاءِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الطَّاعَةَ مَفْرُوضَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةٌ أَمْضَاهَا فِي الْأَوَّلِينَ وَكَذَلِكَ يُجْرِيهَا فِي الْآخِرِينَ وَالطَّاعَةُ لِوَاحِدٍ مِنَّا وَالْمَوَدَّةُ لِلْجَمِيعِ، وَأَمْرُ اللهِ يَجْرِي لِأَوْلِيَائِهِ بِحُكْمٍ مَوْصُولٍ وَقَضَاءٍ مَفْصُولٍ وَحَتْمٍ مَقْضِيٍّ وَقَدَرٍ مَقْدُورٍ وَأَجَلٍ مُسَمًّى لِوَقْتٍ مَعْلُومٍ، فَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئاً، فَلَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ وَلَا تَسْبِقَنَّ اللهَ فَتُعْجِزَكَ الْبَلِيَّةُ فَتَصْرَعَكَ، قَالَ: فَغَضِبَ زَيْدٌ عِنْدَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ الْإِمَامُ مِنَّا مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَأَرْخَى سِتْرَهُ وَثَبَّطَ عَنِ الْجِهَادِ وَلَكِنَّ الْإِمَامَ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَهُ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَذَبَّ عَنْ حَرِيمِهِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُ يَا أَخِي ! مِنْ نَفْسِكَ شَيْئاً مِمَّا نَسَبْتَهَا إِلَيْهِ فَتَجِيءُ عَلَيْهِ بِشَاهِدٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَوْ حُجَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْ تَضْرِبُ بِهِ مَثَلاً ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ حَلالاً وَحَرَّمَ حَرَاماً وَفَرَضَ فَرَائِضَ وَضَرَبَ أَمْثَالاً وَسَنَّ سُنَناً وَلَمْ يَجْعَلِ الْإِمَامَ الْقَائِمَ بِأَمْرِهِ فِي شُبْهَةٍ فِيمَا فَرَضَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ أَنْ يَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ قَبْلَ مَحَلِّهِ أَوْ يُجَاهِدَ فِيهِ قَبْلَ حُلُولِهِ ، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِي الصَّيْدِ : «لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ» أَفَقَتْلُ الصَّيْدِ أَعْظَمُ أَمْ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ . مائدہ ۵/۲
وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مَحَلّاً وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ» فَجَعَلَ الشُّهُورَ عِدَّةً مَعْلُومَةً ، فَجَعَلَ مِنْهَا أَرْبَعَةً حُرُماً وَقَالَ :
«فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ» ، ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «فَإِذَا انْسَلَخَ توبہ ۹/۲
الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ» فَجَعَلَ لِذَلِكَ مَحَلّاً وَقَالَ : «وَلَا تَعْزِمُوا توبہ ۹/۵
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلاً وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَاباً .

فَإِنْ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَيَقِينٍ مِنْ أَمْرِكَ وَتِبْيَانٍ مِنْ شَأْنِكَ ، فَشَأْنَكَ وَ إِلَّا فَلَا تَرُومَنَّ أَمْراً أَنْتَ مِنْهُ فِي شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَلَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تَنْقَضِ أُكُلُهُ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، فَلَوْ قَدْ بَلَغَ مَدَاهُ وَانْقَطَعَ أُكُلُهُ وَبَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ لَانْقَطَعَ الْفَصْلُ وَتَتَابَعَ النِّظَامُ وَلَأَعْقَبَ اللهُ فِي التَّابِعِ وَالْمَتْبُوعِ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ إِمَامٍ ضَلَّ عَنْ وَقْتِهِ فَكَانَ التَّابِعُ فِيهِ أَعْلَمَ مِنَ الْمَتْبُوعِ ، أَتُرِيدُ يَا أَخِي ! أَنْ تُحْيِيَ مِلَّةَ قَوْمٍ قَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللهِ وَعَصَوْا رَسُولَهُ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ وَادَّعَوُا الْخِلَافَةَ بِلَا بُرْهَانٍ مِنَ اللهِ وَلَا عَهْدٍ مِنْ رَسُولِهِ ؟! أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا أَخِي ! أَنْ تَكُونَ غَداً الْمَصْلُوبَ بِالْكُنَاسَةِ ، ثُمَّ ارْفَضَّتْ عَيْنَاهُ وَسَالَتْ دُمُوعُهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَنْ هَتَكَ سِتْرَنَا وَجَحَدَنَا حَقَّنَا وَأَفْشَى سِرَّنَا وَنَسَبَنَا إِلَى غَيْرِ جَدِّنَا وَقَالَ فِينَا مَا لَمْ نَقُلْهُ فِي أَنْفُسِنَا .

۱۶۔ زید بن علی ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس اہل کوفہ کے کچھ خطوط لے کر آئے جن میں انھوں نے زید کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی اور لکھا تھا کہ لوگ ان کی مدد کے لئے جمع ہیں اور خروج کرنے کی ترغیب دی تھی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ان خطوط کی ابتداء انھوں نے کی ہے یا تم نے جو لکھا تھا اور ان کو اپنی طرف بلایا تھا یہ اس کا جواب ہے انھوں نے کہا اس کی ابتدا انھوں نے ہی کی ہے ہمارے حق کو اور رسول اللہ سے ہماری قرابت کو پہچانتے ہوئے اور اس لئے کہ انھوں نے کتاب خدا میں ہماری مودت کے وجوب کو اور ہماری اطاعت کو فرض پایا اور اس لئے کہ انھوں

نے ہماری پریشاں حالی، تنگدستی اور حکومت کے مظالم کو دیکھا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اطاعت تو اللہ کی طرف سے فرض کی ہوئی ہے اور یہ وہ طریقہ ہے کہ جو اوّلین کے لیئے تھا اور یہی آخرین کے لیئے ہے اور اطاعت تو ہم میں سے صرف ایک کے لئے ہے البتہ مودت سب کے لئے ہے اور امرِ خدا جاری ہوتا ہے اس کے اولیاء میں بالاتصال حکم کے ساتھ (حضرت علیؑ سے بارہویں امام تک) اور یہ کہ ان کی طرف رجوع فیصل شدہ ہے اور ایک یقینی امر ہے اور ایک وقت معلوم تک اس کی مدت معین ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جو خدا کی ربوبیت پر یقین نہیں رکھتے تمہیں بے وقوف بنائیں (چونکہ تم امام منصوص اللہ نہ ہوتے ہوئے خروج کا ارادہ رکھتے ہو لہٰذا) یہ لوگ تم کو عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتے پس جلدی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی جلدی کرنے پر جلدی نہیں کرتا۔ اور تم اللہ پر سبقت نہ کرو ورنہ مصیبت تم کو عاجز بنا دے گی اور گرا دے گی یہ سن کر زید کو غصہ آیا اور کہنے لگے وہ امام نہیں ہو سکتا جو گھر میں پردے چھوڑ کر بیٹھے اور جہاد فی سبیل اللہ سے کنارہ کش ہو بلکہ امام وہ ہے جو حدود اسلام سے دشمنوں کو روکے اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرے اور رعیت سے ظالموں کو دفع کرے اور اپنے حرم کی حفاظت کرے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی جس چیز (امامت) کی طرف تم اپنے کو نسبت دے رہے ہو اس کے متعلق کوئی گواہی تمہارے پاس کتاب خدا سے یا طریقۂ رسولؐ سے ہے یا زمانہ سابق کی کوئی مثال ایسی دے سکتے ہو جس سے معلوم ہو کہ تلوار چلائے بغیر کوئی امام نہیں ہوتا یا علوم دین سے جاہل امام ہو سکتا ہے خدا نے بعض چیزوں کو حلال کیا ہے۔ بعض کو حرام، اسی نے فرائض بتائے ہیں اسی نے مثالیں قائم کی ہیں اور طریقے بنائے ہیں ہم کو ان امور میں دخل نہیں کہ وہ اپنی طرف سے جو چاہیں کر لیں) خدا نے اپنے امر پر قائم رہنے والا کوئی امام ایسا نہیں بنایا جو طاعت کے فرائض میں شک و شبہ رکھتا ہو اور وہ کسی امر میں وقت سے پہلے سبقت کرنے لگے اور جہاد کا وقت آنے سے پہلے جہاد پر تیار ہو جائے۔

خدا نے فرمایا ہے کہ احرام کی حالت میں شکار نہ کرو، تو آیا شکار کا قتل زیادہ بڑا ہے یا اس نفسِ انسانی کا جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے اور قتل حرام قرار دیا ہے (یعنے ناوقت جب خدا نے شکار کرنے کی اجازت نہیں دی تو آدمیوں کے قتل کا تو ذکر ہی کیا۔

ہر شئے کا ایک محل ہوتا ہے فرماتا ہے جب تم احرام کھول دو تو شکار کر لو پہلے جس کی ممانعت تھی اب اس کی اجازت ہو گئی) اور خدا نے فرمایا کہ ترک نہ کرو حرمت کو صاحب احترام مقامات کی اور نہ حرمت والے مہینوں کی۔ (شوال، ذیقعدہ، ذالحجہ اور محرم) خدا نے بارہ مہینے رکھے ہیں ان میں چار کو صاحب حرمت قرار دیا ہے ان میں جنگ کرنے سے منع کیا ہے) اور فرمایا کہ ان چار مہینوں میں روئے زمین کی سیر کرو اور یہ سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں۔

پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا۔ جب یہ حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

مطلب یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اے زید تم بے موقع بے حکم خدا کے جہاد کے لئے کھڑے ہو رہے ہو۔ خدا نے قتل مشرکین کا ایک وقت معین فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ عدہ وفات میں عورت سے عقد نہ کرو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے پس خدا نے ہر شے کے لئے ایک محل قرار دیا ہے اور ہر امر کے لئے ایک مدت ہے

پس اگر تمہارے پاس اپنے اس ارادہ کے متعلق خدا کی طرف سے کوئی دلیل ہے اور تمہیں اس امر میں اپنی صداقت کا یقین ہے اور تمہارا معاملہ واضح ہے تو ٹھیک ہے جو کرنا چاہتے ہو کرو ورنہ ایسے امر کا قصد نہ کرو۔ اور اس سلطنت کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرو جن کا نصیب ابھی دنیا سے ختم نہ ہوا (یعنی سلطنت بنی اُمیہ) اور ان کی مدت حکومت ابھی آخر نہیں ہوئی اور ان کے زوال کا وقت ابھی نہیں آیا۔ پس جب ان کی مدت ختم ہو جائے گی اور دنیا سے ان کا رزق اُٹھ جائے گا اور مدت سلطنت اپنے آخری نقطہ پر پہنچ جائے گی اور یہ ان کی فضیلت اور باقاعدہ انتظام کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور رعیت اور بادشاہ دونوں کو اللہ ذلت و حقارت میں مبتلا کرے گا۔

میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس امام کے بارے میں جو وقتی ضرورت کو نہیں سمجھتا اور جو اتنا جاہل ہو کہ اس کی رعایا اپنے بادشاہ سے زیادہ عالم ہو۔ اے بھائی کیا تم زندہ کرنا چاہتے ہو ان لوگوں کے طریقۂ حکومت کو جنھوں نے آیاتِ خدا کا انکار کیا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی اور بغیر خدا کی ہدایت کے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور دعویٰ خلافت کیا بغیر کسی خدائی دلیل کے اور بغیر حکم رسولؐ کے۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس امر میں کہ اے بھائی کل تم کو سولی دی جائے کناسہ میں، یہ فرما کر آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور آنسو جاری ہو گئے۔ پھر فرمایا اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جنھوں نے ہماری پردہ دری کی اور ہمارے حق سے انکار کیا اور ہمارے بھید کا افشا کیا اور نسبت دی ہم کو ہمارے جد کے غیر سے اور ہمارے بارے میں ان باتوں کو بیان کیا جو ہمارے دل میں نہ تھیں۔

١٧ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَنْجَوَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَرْمَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا خَدِيجَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام نُعَزِّيهَا بِابْنِ بِنْتِهَا، فَوَجَدْنَا عِنْدَهَا مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَإِذَا هُوَ فِي نَاحِيَةٍ قَرِيباً مِنَ النِّسَاءِ، فَعَزَّيْنَاهَا، ثُمَّ أَقْبَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ لِابْنَةِ أَبِي يَشْكُرَ الرَّاثِيَةِ: قُولِي[1] فَقَالَتْ:

أُعْدُدْ رَسُولَ اللهِ وَاعْدُدْ بَعْدَهُ ... أَسَدَ الْإِلٰهِ وَثَالِثاً عَبَّاسَا
وَاعْدُدْ عَلِيَّ الْخَيْرِ وَاعْدُدْ جَعْفَراً ... وَاعْدُدْ عَقِيلاً بَعْدَهُ الرُّؤَّاسَا

فَقَالَ: أَحْسَنْتِ وَأَطْرَبْتِنِي، زِيدِينِي، فَانْدَفَعَتْ تَقُولُ:

وَمِنَّا إِمَامُ الْمُتَّقِينَ مُحَمَّدٌ   وَحَمْزَةُ مِنَّا وَالْمُهَذَّبُ جَعْفَرُ

وَمِنَّا عَلِيٌّ صِهْرُهُ وَابْنُ عَمِّهِ   وَفَارِسُهُ ذَاكَ الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ

فَأَقَمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى كَادَ اللَّيْلُ أَنْ يَجِيءَ، ثُمَّ قَالَتْ خَدِيجَةُ: سَمِعْتُ عَمِّي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّمَا تَحْتَاجُ الْمَرْأَةُ فِي الْمَأْتَمِ إِلَى النَّوْحِ لِتَسِيلَ دَمْعَتُهَا وَلَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَقُولَ هُجْراً، فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ فَلَا تُؤْذِي الْمَلَائِكَةَ بِالنَّوْحِ، ثُمَّ خَرَجْنَا فَغَدَوْنَا إِلَيْهَا غُدْوَةً فَتَذَاكَرْنَا عِنْدَهَا اخْتِزَالَ مَنْزِلِهَا[٢] مِنْ دَارِ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليهما السلام فَقَالَ[٣]: هٰذِهِ دَارٌ تُسَمَّى دَارَ السَّرِقَةِ، فَقَالَتْ: هٰذَا مَا اصْطَفَى مَهْدِيُّنَا ـ تَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ـ تُمَازِحُهُ بِذٰلِكَ ـ فَقَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ: وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّكُمْ بِالْعَجَبِ، رَأَيْتُ أَبِي رَحِمَهُ اللهُ لَمَّا أَخَذَ فِي أَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَجْمَعَ عَلَى لِقَاءِ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَا أَجِدُ هٰذَا الْأَمْرَ يَسْتَقِيمُ إِلَّا أَنْ أَلْقَى أَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليهما السلام فَانْطَلَقَ وَهُوَ مُتَّكٍ عَلَيَّ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام.

فَلَقِينَاهُ خَارِجاً يُرِيدُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَوْقَفَهُ أَبِي وَكَلَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعُ ذٰلِكَ، نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللهُ؛ فَرَجَعَ أَبِي مَسْرُوراً، ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ أَوْ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ، انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبِي وَأَنَا مَعَهُ فَابْتَدَأَ الْكَلَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ فِيمَا يَقُولُ: قَدْ عَلِمْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَّ السِّنَّ لِي عَلَيْكَ وَأَنَّ فِي قَوْمِكَ مَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْكَ وَلٰكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَدَّمَ لَكَ فَضْلاً لَيْسَ هُوَ لِأَحَدٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ جِئْتُكَ مُعْتَمِداً لِمَا أَعْلَمُ مِنْ بِرِّكَ، وَأَعْلَمُ ـ فَدَيْتُكَ ـ أَنَّكَ إِذَا أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيَّ اثْنَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَلَا غَيْرِهِمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّكَ تَجِدُ غَيْرِي أَطْوَعَ لَكَ مِنِّي وَلَا حَاجَةَ لَكَ فِيَّ، فَوَاللهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنِّي أُرِيدُ الْبَادِيَةَ أَوْ أَهُمُّ بِهَا، فَأَثْقُلُ عَنْهَا وَأُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا أُدْرِكُهُ إِلَّا بَعْدَ كَدٍّ وَتَعَبٍ وَمَشَقَّةٍ عَلَى نَفْسِي، فَاطْلُبْ غَيْرِي وَسَلْهُ ذٰلِكَ وَلَا تُعْلِمْهُمْ أَنَّكَ جِئْتَنِي، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ مَادُّونَ أَعْنَاقَهُمْ إِلَيْكَ وَإِنْ أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ وَلَكَ أَنْ لَا تُكَلَّفَ قِتَالاً وَلَا مَكْرُوهاً، قَالَ: وَهَجَمَ عَلَيْنَا نَاسٌ فَدَخَلُوا وَقَطَعُوا كَلَامَنَا، فَقَالَ أَبِي: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ؟ فَقَالَ: نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللهُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ عَلَى مَا أُحِبُّ؟ فَقَالَ: عَلَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ إِصْلَاحِكَ.

ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ، فَبَعَثَ رَسُولاً إِلَى مُحَمَّدٍ فِي جَبَلٍ بِجُهَيْنَةَ، يُقَالُ لَهُ: الْأَشْقَرُ عَلَى لَيْلَتَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَبَشَّرَهُ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ قَدْ ظَفِرَ لَهُ بِوَجْهِ حَاجَتِهِ وَمَا طَلَبَ، ثُمَّ عَادَ بَعْدَ

ثَلاثَةِ أيّامٍ فَوُقِّفْنا بِالْبابِ وَلَمْ نَكُنْ نُحْجَبُ إذا جِئْنا، فَأَبْطَأَ الرَّسُولُ، ثُمَّ أَذِنَ لَنا، فَدَخَلْنا عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فِي ناحِيَةِ الْحُجْرَةِ وَدَنا أَبِي إلَيْهِ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قالَ: جُعِلْتُ فِداكَ قَدْ عُدْتُ إلَيْكَ راجِياً، مُؤَمِّلاً، قَدِ انْبَسَطَ رَجائِي وَأَمَلِي وَرَجَوْتُ الدَّرَكَ لِحاجَتِي، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يا ابْنَ عَمِّ إنِّي اُعيذُكَ بِاللهِ مِنَ التَّعَرُّضِ لِهٰذَا الأَمْرِ، الَّذِي أَمْسَيْتَ فِيهِ؛ وَإنِّي لَخائِفٌ عَلَيْكَ أَنْ يُكْسِبَكَ شَرّاً، فَجَرَى الْكَلامُ بَيْنَهُما، حَتّى أُفْضِيَ إلى ما لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ وَكانَ مِنْ قَوْلِهِ: بِأَيِّ شَيْءٍ كانَ الْحُسَيْنُ أَحَقَّ بِها مِنَ الْحَسَنِ؟ فَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: رَحِمَ اللهُ الْحَسَنَ وَرَحِمَ الْحُسَيْنَ وَكَيْفَ ذَكَرْتَ هٰذا؟ قالَ: لِأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام كانَ يَنْبَغِي لَهُ إذا عَدَلَ أَنْ يَجْعَلَها فِي الأَسَنِّ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ، فَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالى لَمّا أَنْ أَوْحى إلى مُحَمَّدٍ ﷺ أَوْحى إلَيْهِ بِما شاءَ، وَلَمْ يُؤامِرْ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَأَمَرَ مُحَمَّدٌ ﷺ عَلِيّاً عليه السلام بِما شاءَ؛ فَفَعَلَ ما اُمِرَ بِهِ وَلَسْنا نَقُولُ فِيهِ إلّا ما قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ تَبْجِيلِهِ وَتَصْدِيقِهِ، فَلَوْ كانَ أَمَرَ الْحُسَيْنَ أَنْ يُصَيِّرَها فِي الأَسَنِّ أَوْ يَنْقُلَها فِي وُلْدِهِما ـ يَعْنِي الْوَصِيَّةَ ـ لَفَعَلَ ذٰلِكَ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَما هُوَ بِالْمُتَّهَمِ عِنْدَنا فِي الذَّخِيرَةِ لِنَفْسِهِ، وَلَقَدْ وَلّى وَتَرَكَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ مَضى لِما اُمِرَ بِهِ وَهُوَ جَدُّكَ وَعَمُّكَ، فَإنْ قُلْتَ خَيْراً فَما أَوْلاكَ بِهِ وَإنْ قُلْتَ هُجْراً فَيَغْفِرُ اللهُ لَكَ، أَطِعْنِي يا ابْنَ عَمِّ وَاسْمَعْ كَلامِي، فَوَاللهِ الَّذِي لا إلٰهَ إلّا هُوَ لا آلُوكَ نُصْحاً وَحِرْصاً فَكَيْفَ وَلا أَراكَ تَفْعَلُ، وَما لِأَمْرِ اللهِ مِنْ مَرَدٍّ.

فَسُرَّ أَبِي عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ: وَاللهِ إنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّهُ الأَحْوَلُ الأَكْشَفُ الأَخْضَرُ الْمَقْتُولُ بِسُدَّةِ أَشْجَعَ، عِنْدَ بَطْنِ مَسِيلِها، فَقالَ أَبِي: لَيْسَ هُوَ ذٰلِكَ وَاللهِ لَيُحارِبَنَّ[1] بِالْيَوْمِ يَوْماً وَبِالسّاعَةِ ساعَةً وَبِالسَّنَةِ سَنَةً وَلَيَقُومَنَّ بِثارِ بَنِي أَبِي طالِبٍ جَمِيعاً، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَغْفِرُ اللهُ لَكَ ما أَخْوَفَنِي أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْبَيْتُ يَلْحَقُ صاحِبَنا:

«مَنَّتْكَ نَفْسُكَ فِي الْخَلاءِ ضَلالاً»

لا وَاللهِ لا يَمْلِكُ أَكْثَرَ مِنْ حِيطانِ الْمَدِينَةِ وَلا يَبْلُغُ عَمَلُهُ الطّائِفَ إذا أَحْفَلَ ـ يَعْنِي إذا أَجْهَدَ نَفْسَهُ ـ وَما لِلأَمْرِ مِنْ بُدٍّ أَنْ يَقَعَ، فَاتَّقِ اللهَ وَارْحَمْ نَفْسَكَ وَبَنِي أَبِيكَ، فَوَاللهِ إنِّي لَأَراهُ أَشْأَمَ سَلْحَةٍ[2] أَخْرَجَتْها أَصْلابُ الرِّجالِ إلى أَرْحامِ النِّساءِ وَاللهِ إنَّهُ الْمَقْتُولُ بِسُدَّةِ أَشْجَعَ بَيْنَ دُورِها وَاللهِ لَكَأَنِّي بِهِ صَرِيعاً مَسْلُوباً بِزَّتُهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ لَبِنَةٌ وَلا يَنْفَعُ هٰذَا الْغُلامَ ما يَسْمَعُ ـ قالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِاللهِ ـ يَعْنِينِي ـ وَلَيَخْرُجَنَّ مَعَهُ فَيُهْزَمُ وَيُقْتَلُ صاحِبُهُ، ثُمَّ يَمْضِي فَيَخْرُجُ مَعَهُ رايَةٌ اُخْرى،

فيقتل كبشها و يتفرّق جيشها ، فإن أطاعني فليطلب الأمان عند ذلك من بني العبّاس حتّى يأتيه الله بالفرج .

ولقد علمت بأنّ هذا الأمر لايتمّ وأنّك لتعلم ونعلم أنّ ابنك ، الأحول الأخضر الأكشف المقتول بسدّة أشجع بين دورها عند بطن مسيلها ، فقام أبي وهو يقول : بل يغني الله عنك ولتعودنّ أوليفي الله بك وبغيرك ، وما أردت بهذا إلّا امتناع غيرك و أن تكون ذريعتهم إلى ذلك فقال أبو عبدالله عليه السلام : الله يعلم ما اُريد إلّا نصحك ورشدك و ما عليّ إلّا الجهد

فقام أبي يجرّ ثوبه مغضباً فلحقه أبو عبدالله عليه السلام ، فقال له : اُخبرك أنّي سمعت عمّك ـ وهو خالك ـ يذكر أنّك وبني أبيك ستقتلون ، فإن أطعتني ورأيت أن تدفع بالّتي هي أحسن فافعل ، فوالله الّذي لا إله إلّا هو عالم الغيب والشّهادة الرّحمن الرّحيم الكبير المتعال على خلقه لوددت أنّي فديتك بولدي وبأحبّهم إليّ وبأحبّ أهل بيتي إليّ ، وما يعدلك عندي شيء فلا ترى أنّي غششتك .

فخرج أبي من عنده مغضباً أسفاً ، قال : فما أقمنا بعد ذلك إلّا قليلاً ـ عشرين ليلة أو نحوها ـ حتّى قدمت رسل أبي جعفر فأخذوا أبي وعمومتي سليمان بن حسن وحسن بن حسن وإبراهيم بن حسن وداود بن حسن وعليّ بن حسن وسليمان بن داود بن حسن وعليّ بن إبراهيم بن حسن وحسن بن جعفر بن حسن وطباطبا إبراهيم بن إسماعيل بن حسن ، وعبدالله بن داود ، قال : فصفّدوا في الحديد ، ثمّ حملوا في محامل أعراء لا وطاء فيها ووقّفوا بالمصلّى لكي يشمتهم النّاس ، قال : فكفّ النّاس عنهم ورقّوا لهم للحال الّتي هم فيها ، ثمّ انطلقوا بهم حتّى وقفوا عند باب مسجد رسول الله صلّى الله عليه وآله .

قال عبدالله بن إبراهيم الجعفريّ : فحدّثتنا خديجة بنت عمر بن عليّ : أنّهم لمّا اُوقفوا عند باب المسجد ـ الباب الّذي يقال له باب جبرئيل ـ أطلع عليهم أبو عبدالله عليه السلام وعامّة ردائه مطروح بالأرض ، ثمّ أطلع من باب المسجد فقال : لعنكم الله يا معاشر الأنصار ـ ثلاثاً ـ ما على هذا عاهدتم رسول الله صلّى الله عليه وآله ولا بايعتموه ، أما والله إن كنت حريصاً ولكنّي غلبت وليس للقضاء مدفع ، ثمّ قام وأخذ إحدى نعليه فأدخلها رجله والاُخرى في يده وعامّة ردائه يجرّه في الأرض ، ثمّ دخل بيته فحمّ عشرين ليلة ، لم يزل يبكي فيها اللّيل والنّهار حتّى خفنا عليه ، فهذا

حَدِيثُ خَدِيجَةَ.

۷ا۔ راوی کہتا ہے کہ ہم حضرت علی بن الحسینؑ کی پوتی خدیجہ کے پاس ان کی بھانجی کی تعزیت کے لیے آئے۔ ہم نے ان کے پاس عبداللہ ابن الحسین علیہ السلام کے فرزند موسیٰ کو دیکھا، جو عورتوں کے قریب ایک گوشہ میں بیٹھے تھے ہم نے تعزیت کی گھر والوں سے، پھر ہم موسیٰ کے پاس آئے انھوں نے دختر ابی لشکر سے جو مرثیہ گو تھی، کہا مرثیہ پڑھو۔ اس نے یہ شعر پڑھے۔

گنو مرنے والوں کو رسولؐ اللہ، حمزہ عباس ؎ علیؑ جو خیبر پہ تھے، پھر جعفر پھر عقیل پھر آئمہ اہلبیت

موسیٰ نے کہا تو نے خوب شعر پڑھے اور ہم کو خوش کیا اور پڑھ اس نے دو شعر اور پڑھے

ہم ہی میں متقیوں کے امام محمدؐ تھے اور ہم میں حمزہ تھے اور مہذب جعفر، ہم میں علیؑ تھے رسولؐ کے داماد پاک و پاکیزہ۔

ہم ان کے پاس رات آنے تک ٹھہرے، خدیجہ نے کہا میں نے اپنے چچا محمد بن علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے عورتوں کو ماتم میں نوحہ کی ضرورت ہے تاکہ وہ روئیں نہ کہ طرب میں لانے والے اشعار کی اور جب رات آئے تو ملائکہ کو ایسے نوحہ (کرا شعار) اذیت نہ دو۔

پھر ہم وہاں سے نکل آئے اور صبح ہی پھر خدیجہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے ذکر کیا امام جعفر صادق علیہ السلام کا مکان چھوڑ کر اس مکان میں آنے کا۔ موسیٰ نے کہا یہ دار السرقہ یعنی چرایا ہوا گھر ہے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ سب کیا کرایا ہمارے مہدی صاحب کا یعنی محمد بن عبداللہ بن الحسن کا جو اپنے آپ کو مہدی بنائے ہوئے تھے یہ جواب تھا مزاحیہ بات کا۔

(امام جعفر صادق علیہ السلام جس گھر میں رہتے تھے یہ گھر اس کا ایک جزو تھا۔ عبداللہ محض کے فرزند محمد نے جو مدعی مہدویت تھے عدالت دیوانی سے اس مکان کو امام کے مکان سے جدا کرا لیا اور خدیجہ کو عارضتاً رہنے کے لئے دے دیا تھا۔

موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ میں تم کو ایک عجیب بات سناتا ہوں۔ جب میرے باپ نے محمد بن عبداللہ کی امامت کے معاملے کو اٹھایا تو اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا۔ اس معاملے میں بغیر امام جعفر صادق علیہ السلام کے میرے لئے کامیابی نہیں ہو سکتی درآنحالیکہ میرے اوپر تکیہ کئے ہوئے تھے ہم ان سے گھر کے باہر ملے جبکہ وہ مسجد کی طرف جا رہے تھے میرے والد نے ان کو ٹھہرا لیا اور بات چیت شروع کی۔ انھوں نے فرمایا۔ ایسی گفتگو کی یہ جگہ نہیں۔ انشاء اللہ ہم پھر ملیں گے میرے والد خوش و خرم وہاں سے لوٹے اور دوسرے یا تیسرے روز ہم پھر چلے اور حضرت کے پاس آئے۔ میرے باپ میرے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر بات چیت شروع ہوئی، میرے باپ نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلحاظ سن میں آپ سے بڑا ہوں بلکہ تمام خاندان میں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، لیکن خدا نے آپ کو وہ فضیلت دی ہے جو قوم کے کسی ایک فرد کو نہیں ملی، میں آپ کے پاس پورے اعتماد کے ساتھ آیا ہوں، کیونکہ میں آپ کی نیکی اور ایثار کو خوب جانتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری بات کو مان لیں گے آپ کے اصحاب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور قریش وغیرہ میں سے دو شخص بھی ایسے نہیں جو مخالف ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ میرے غیر کو مجھ سے زیادہ اطاعت والا پاتے ہیں تو آپ کو میری ضرورت ہی کیا ہے بخدا آپ جانتے ہیں کہ میں صحرا میں جا کر رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور پوری کوشش اس کے لئے کرتا ہوں پس آپ بھی اپنے نفس پر جفا و مشقت اٹھایئے اور ہیں توجہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس کو میں اپنے نفس پر بڑی مشقت و تکان و کوشش کے بعد حاصل کروں گا آپ میرے غیر کو تلاش کیجئے اور اس امر کے بارے میں ان سے سوال کیجئے اور ان سے یہ نہ بتایئے کہ آپ میرے پاس آئے تھے۔

انھوں نے کہا کہ لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اگر آپ نے میری بات مان لی تو پھر کوئی میری مخالفت نہ کرے گا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو نہ تو جنگ کی تکلیف دی جائے گی اور نہ کسی ایسے امر کی جو آپ کی طبیعت کے خلاف ہو اسی اثنا میں کچھ لوگ آ گئے اور سلسلۂ کلام منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد میرے باپ نے کہا۔ آپ نے کیا فیصلہ کیا۔ فرمایا ہم پھر ان شاء اللہ ملیں گے انھوں نے کہا۔ کیا آپ کو میری خواہش منظور نہیں۔ فرمایا۔ ان شاء اللہ تمہاری اصلاح کی تمہاری خواہش کے مطابق کوئی صورت نکالی جائے گی۔

پھر میرے باپ اپنے گھر آ گئے اور انھوں نے اپنے بیٹے محمد (نفس زکیہ) کے پاس پیغام بھیجا وہ جہینہ کے پہاڑ پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دو رات کے فاصلے پر ہے ان کو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لی ہے تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ اب دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی اور ہم اندر آئے۔ میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس امیدوں سے پُر آیا ہوں۔ اور مجھے توی امید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہو گی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے چچازاد بھائی میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی۔ اس امر کے متعلق جس پر غور و فکر کرنے میں تم راتیں گزار رہے ہو اور ڈر رہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شر سے تعلق نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان ترش گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہیئے تھا وہ کہہ گزرے۔ انھوں نے کہا۔ امر امامت میں کس وجہ سے امام حسینؑ کو امام حسن پر ترجیح ہوئی۔ (یعنی کیا وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے امام حسنؑ کے امام حسینؑ کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہ السلام پر۔

اور تم نے یہ بات کیوں کہی۔ انھوں نے کہا اس لئے کہ از روئے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں ملنی چاہیئے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند عالم نے وحی کی حضرتِ رسول خدا کو۔

خدا نے اپنے رسولؐ کی طرف جو چاہا۔ وحی کی۔ اس کی مخلوق میں اور کسی کو کوئی حکم نہیں دیا گیا اور حضرت محمد مصطفےٰ نے علی علیہ السلام کو حکم دیا۔ جیسا مناسب جانا، انھوں نے وہی کیا جو ان کو حکم دیا گیا تھا اور ہم اس بارے میں وہی کہتے

ہیں جو رسولِ خدا نے کہا۔ رسولؐ کی عظمت شان اور حضرت علی کی تصدیق کے لحاظ سے (یعنی ہم حکم رسول اور عمل علی کے خلاف اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر امر امامت حسین بلحاظ بزرگی سن ہوتا یا امر وصیت دونوں بھائیوں کی اولاد میں منتقل کرنے کے لئے ہوتا تو امام حسین ضرور ایسا کرتے اور ہمارے نزدیک امام حسین اس تہمت سے بری ہیں کہ وہ بے حکم خدا۔ امامت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتے۔ انھوں نے ایسے امر سے روگردانی اور دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کو جو حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پورا کیا۔ وہ آپ کے جد اور عم تھے (از طرف مادر جد اور از طرف پدر عم)۔

اگر تم ان کے لئے کلمہ خیر کہو تو تمہارے لئے یہی زیبا ہے اور اگر ان کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو اللہ تمہیں بخشے اے میرے ابن عم۔ میری اطاعت کرو۔ میرا کلام سنو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کوتاہی نہیں کر رہا ہوں نصیحت کرنے میں اور حریص ہے تمہاری اصلاح کی۔ لیکن میں کیا کروں تم کو ایسا کرتے نہیں دیکھ پا رہا۔ دیکھئے حکم خدا کا کوئی رد کرنے والا نہیں۔ میرے باپ یہ سن کر خوش ہوئے۔ امام نے کہا خدا کی قسم آپ جانتے ہیں کہ آپ کا بیٹا محمد، (جس کو آپ امام بنانا چاہتے ہیں) بھینگا اکشف و احضر ہے وہ اشجع کے بند پر پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کیا جائے گا۔

توضیح:۔ اکشف سے مراد یہ ہے کہ سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں۔ ایسے کو عرب والے منحوس جانتے تھے۔ اخضر سے مراد سبز چشم، سدہ سے مراد وہ بند ہے جو دریا پر پتھروں سے پانی کی روک کے لئے بنا دیا جائے۔ اشجع بدر قبیلہ کا نام جس سے وہ بند منسوب تھا سیل پانی کے بہاؤ کی جگہ ہے۔

میرے باپ نے کہا۔ واللہ وہ ایسا نہیں ہے خدا کی قسم خدا اس کے دشمنوں سے بدلہ لے گا دن کا دن میں ساعت کا ساعت میں اور سال کا سال میں اور اللہ کھڑا کریگا لوگوں کو تمام اولاد ابو طالب کے خون کا بدلہ لینے کے لئے (اس کے بعد عبداللہ نے اخطل شاعر کا ایک شعر پڑھا جس کا متن میں ذکر نہیں)۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا تمہارے گناہ بخشے تم نے مجھے یہ شعر پڑھ کر ڈرایا۔ حالانکہ اس کا مضمون ہمارے صاحب یعنی تم ہی سے متعلق ہے (شعر کا مضمون یہ ہے کہ بکری کو بھیڑیئے کے سامنے جانے سے روکو۔

تمہارے نفس نے خلوتوں میں ایسی آرزو کو پیدا کر کے تم کو گمراہی میں ڈال دیا ہے اور تمہارے بیٹے کی حکومت حدود مدینہ سے آگے نہ بڑھے گی اور اس کی پوری جدوجہد کے بعد طائف (کوہ احد) سے آگے نہ جائے گی جس امر سے چارۂ کار نہیں وہ تو ہو کر ہی رہیگا۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفس پر رحم کرو اور اپنے باپ کی اولاد پر ترس کھاؤ۔

واللہ میں تمہارے بیٹے کو بچہ کبک سے زیادہ شوم (منحوس) جانتا ہوں۔ اصلاب آباء نے ارحام نساء میں اس سے زیادہ منحوس نطفہ نہیں ڈالا۔ واللہ وہ مقتول ہوگا، سدہ اشجع میں پانی کے بہاؤ کی جگہ، واللہ گویا زمین پر پچھاڑا ہوا ہے اس کا لباس اتار لیا گیا ہے اور اس کے دونوں پیروں کے درمیان اینٹ رکھ دی گئی ہے (تاکہ شرمگاہ کھلی رہے)

اور اس لڑکے کو جو میری گفتگو سن رہا ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ حضرت کا یہ اشارہ میری طرف

تھا۔ پھر فرمایا یہ خروج کرے گا اپنے بھائی محمد کے ساتھ اور شکست کھائے گا اس کا ساتھی (محمد) قتل کیا جائے گا۔ پھر یہ خروج کرے گا دوسرے جھنڈے کے ساتھ (ابراہیم بن عبداللہ کے ساتھ)

پس ان کا سردار قتل کیا جائے گا اور اس کا لشکر تتر بتر ہو جائے گا پس میری بات مانو اور بنی عباس سے امان طلب کرو اور یہ جانتے ہیں کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں، اور آپ کو جاننا چاہیئے کہ آپ کا بیٹا جو احول (بھینگا) سبز چشم اور اکشف ہے یہ سدہ اشجع میں اس کے پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کر دیا جائے گا۔

موسیٰ نے کہا یہ سن کر میرے باپ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے خدا تمہاری مدد سے ہمیں بے پرواہ بنا دیگا اور تم ضرور بطور خود ہماری طرف لوٹو گے یا خدا تم کو اور تمہارے غیر کو بے اختیار اس طرف لائیگا تم نے یہ طریقہ اختیار کر کے اپنے غیر کی امداد کو ہم سے روکا ہے اور یہ تمہارا انکار ان کے لئے رک جانے کا ایک ذریعہ بن جائے گا

فرمایا۔ امام علیہ السلام نے اللہ جانتا ہے کہ میرا ارادہ محض تم کو نصیحت و ہدایت کرنے کا تھا اور ہمارا فرض تو کوشش ہی کرنا ہے (آگے تم جانو اور تمہارا کام) یہ سن کر میرے باپ غصہ میں آگئے اور اپنی ردا کا دامن طیش میں زور سے جھٹکا۔ امام علیہ السلام ان کے قریب آئے اور فرمایا میں نے تمہارے چچا (امام محمد باقر علیہ السلام) اور ماں کی طرف سے تمہارے ماموں سے یہ فقرہ سنا ہے کہ تم اور تمہارے باپ کی اولاد عنقریب قتل کر دی جائے گی۔

اگر تم میری بات مان لو اور اس بلا کو حسن تدبیر سے ٹال سکتے ہو تو ٹال دو، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا رحمٰن و رحیم اور اپنی مخلوق سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ فدا کروں تم پر اپنا وہ بیٹا جو میرے نزدیک اور میرے اہلبیت کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مراد اسمٰعیل) تم میری برابری کسی چیز میں نہیں کر سکتے۔ پس یہ خیال مت کرو کہ میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں اور خلاف حق بات کہہ رہا ہوں۔

میرے باپ وہاں سے غصہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اٹھ آئے اس واقعہ کو بیس روز یا کچھ کم و بیش گزرے ہوں گے کہ ابوجعفر منصور بادشاہ کے لوگ آئے اور انھوں نے گرفتار کیا میرے باپ کو اور میرے چچوں میں سلیمان بن حسن، حسن بن حسن، ابراہیم بن حسن، داؤد بن حسن، علی بن حسن، سلیمان بن داؤد بن حسن اور علی بن ابراہیم بن حسن، حسن بن جعفر ابن حسن، طبا طبائی ابراہیم بن اسماعیل بن حسن اور عبداللہ بن داؤد کو اور انھوں نے ان سب کو زنجیروں سے جکڑ لیا اور ایسی محملوں میں بٹھایا جن میں کوئی گدا نہ تھا۔ خالی لکڑیاں تھیں یہ انھیں گرفتار کر کے مدینہ کے مقام مصلّٰے تک لے آئے تاکہ لوگ ان کی شماتت کریں

پس لوگوں نے اپنے کو ان سے بچایا اور ان کے حال پر لوگوں کے دل کڑھ رہے تھے پھر وہاں سے چل کر مسجد نبوی کے اس دروازے پر آئے جس کو باب جبرئیل کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح تشریف لائے کہ آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر تھا پھر باب مسجد سے آپ اندرون مسجد آئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان سے فرمایا۔ تین

بار۔ اے گروہ انصار! کیا تم نے رسولؐ اللہ سے اس کا عہد کیا تھا۔ اسی پر بیعت کی تھی (تم نے رسولؐ کی بیعت توڑ کر آئمہ ضلالت کی بیعت کی اور ان کے ظلم و ستم جو اولاد رسولؐ پر ہو رہے ہیں ان کو خاموشی سے دیکھ رہے ہیں خدا تم پر لعنت کرے۔ واللہ میں ان کی عزت کا چاہنے والا تھا مگر ان کے نہ ماننے سے میں مغلوب ہوگیا یہ فرما کر حضرت وہاں سے چلے، درآنحالیکہ ایک جوتا آپؑ کے ہاتھ میں تھا (اور ایک پیر میں یعنے انتہائی اضطرابی حالت میں۔)

ایک جوتے میں اپنا پیر داخل کیا اور دوسرا ہاتھ میں تھا اور آپ کی ردا کا بیشتر حصّہ زمین پر کھنچ رہا تھا۔ پھر حضرت اپنے گھر پر آئے اور اس غم میں بیس روز تک مبتلائے بخار رہے اور رات دن گریہ فرماتے تھے یہاں تک کہ ہمیں آپ کی موت کا خوف ہونے لگا۔ یہ خدیجہ کا بیان تھا۔

۱۸ - قَالَ الْجَعْفَرِيُّ : وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمَّا طُلِعَ بِالْقَوْمِ فِي الْمَحَامِلِ قَامَ أَبُو عَبْدِاللهِ ؑ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْمَحْمِلِ الَّذِي فِيهِ عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ يُرِيدُ كَلاَمَهُ، فَمُنِعَ أَشَدَّ الْمَنْعِ وَأَهْوَى إِلَيْهِ الْحَرَسِيُّ فَدَفَعَهُ وَقَالَ : تَنَحَّ عَنْ هٰذَا ، فَإِنَّ اللهَ سَيَكْفِيكَ وَ يَكْفِي غَيْرَكَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِهِمُ الزُّقَاقَ وَرَجَعَ أَبُو عَبْدِاللهِ ؑ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِمُ الْبَقِيعَ حَتَّى ابْتُلِيَ الْحَرَسِيُّ بَلاءً شَدِيداً ؛ رَمَحَتْهُ نَاقَتُهُ فَدَقَّتْ وَرِكَهُ فَمَاتَ فِيهَا وَمَضَى بِالْقَوْمِ ، فَأَقَمْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حِيناً، ثُمَّ أَتَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ ، فَأُخْبِرَ أَنَّ أَبَاهُ وَعُمُومَتَهُ قُتِلُوا - قَتَلَهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ[1] - إِلاَّ حَسَنَ بْنَ جَعْفَرٍ ، وَطَبَاطَبَا ، وَعَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ ، وَدَاوُدَ بْنَ حَسَنٍ ، وَعَبْدَاللهِ بْنَ دَاوُدَ ، قَالَ : فَظَهَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عِنْدَ ذٰلِكَ وَ دَعَا النَّاسَ لِبَيْعَتِهِ ، قَالَ : فَكُنْتُ ثَالِثَ ثَلاثَةٍ بَايَعُوهُ وَ اسْتَوْثَقَ النَّاسُ[2] لِبَيْعَتِهِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ قُرَشِيٌّ وَلاَ أَنْصَارِيٌّ وَلاَ عَرَبِيٌّ .

قَالَ : وَشَاوَرَ عِيسَى بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِهِ وَكَانَ عَلَى شُرَطِهِ فَشَاوَرَهُ فِي الْبِعْثَةِ إِلَى وُجُوهِ قَوْمِهِ ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : إِنْ دَعَوْتَهُمْ دُعَاءً يَسِيراً لَمْ يُجِيبُوكَ ، أَوْ تَغَلَّظَ عَلَيْهِمْ ، فَخَلِّنِي وَإِيَّاهُمْ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : امْضِ إِلَى مَنْ أَرَدْتَ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : ابْعَثْ إِلَى رَئِيسِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ - يَعْنِي أَبَا عَبْدِاللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ؑ - فَإِنَّكَ إِذَا أَغْلَظْتَ عَلَيْهِ عَلِمُوا جَمِيعاً أَنَّكَ سَتُمِرُّهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الَّتِي أَمْرَرْتَ عَلَيْهَا أَبَا عَبْدِاللهِ ؑ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا لَبِثْنَا أَنْ أُتِيَ بِأَبِي عَبْدِاللهِ ؑ : حَتَّى أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَسْلِمْ تَسْلَمْ : فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ ؑ : أَحَدَثَتْ نُبُوَّةٌ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لاَ وَلٰكِنْ بَايِعْ تَأْمَنْ عَلَى نَفْسِكَ وَمَالِكَ وَوُلْدِكَ وَلاَ تُكَلَّفَنَّ حَرْباً ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ ؑ : مَا فِيَّ حَرْبٌ وَلاَ

قال: ولقد تقدّمت إلى أبيك وحذّرته الذي حاق به ولكن لا ينفع حذر من قدر، يا ابن أخي عليك بالشباب ودع عنك الشيوخ، فقال له محمّد: ما أقرب ما بيني و بينك في السّنّ.

فقال له أبو عبدالله عليه السلام: إنّي لم أعازّك ولم أجئ لأتقدّم عليك في الذي أنت فيه، فقال له محمّد: لا والله لابدّ من أن تبايع، فقال له أبو عبدالله عليه السلام: ما فيّ يا ابن أخي طلب ولا حرب وإنّي لأريد الخروج إلى البادية فيصدّني ذلك ويثقل عليّ حتّى تكلّمني في ذلك الأهل، غير مرّة ولا يمنعني منه إلّا الضّعف. والله والرّحم أن تدبر عنّا ونشقى بك. فقال له: يا أبا عبدالله؛ قد والله مات أبو الدّوانيق ـ يعني أبا جعفر ـ فقال له أبو عبدالله عليه السلام: وما تصنع بي و قد مات؟ قال: أريد الجمال بك، قال: ما إلى ما تريد سبيل، لا والله ما مات أبو الدّوانيق إلّا أن يكون مات موت النّوم قال: والله لتبايعني طائعاً أو مكرهاً ولا تحمد في بيعتك، فأبى عليه إباءً شديداً وأمر به إلى الحبس.

فقال له عيسى بن زيد: أمّا إن طرحناه في السّجن ـ وقد خرب السّجن وليس عليه اليوم غلق ـ خفنا أن يهرب منه، فضحك أبو عبدالله عليه السلام، ثمّ قال: لا حول ولا قوّة إلّا بالله العليّ العظيم أو تراك تسجنني؟ قال نعم و الذي أكرم محمّداً صلى الله عليه وآله بالنّبوّة لأسجننّك ولأشدّدنّ عليك، فقال عيسى بن زيد: احبسوه في المخبأ ـ وذلك دار ريطة اليوم ـ فقال له أبو عبدالله عليه السلام: أما والله إنّي سأقول ثمّ أصدّق؛ فقال له عيسى بن زيد: لو تكلّمت لكسرت فمك، فقال له أبو عبدالله عليه السلام: أما والله يا أكشف يا أزرق، لكأنّي بك تطلب لنفسك جحراً تدخل فيه وما أنت في المذكورين عند اللّقاء، وإنّي لأظنّك إذا صفّق خلفك طرت مثل الهيق النّافر فنفر عليه محمّد بانتهار: احبسه وشدّد عليه و اغلظ عليه، فقال له أبو عبدالله عليه السلام أما والله لكأنّي بك خارجاً من سدّة أشجع إلى بطن الوادي وقد حمل عليك فارس معلّم في يده طرادة، نصفها أبيض و نصفها أسود، على فرس كميت أقرح فطعنك فلم يصنع فيك شيئاً و ضربت خيشوم فرسه فطرحته و حمل عليك آخر خارج من زقاق آل أبي عمّار الدّيليّين عليه غديرتان، مضفورتان، وقد خرجتا من تحت بيضته كثير شعر الشّاربين، فهو والله صاحبك، فلا رحم الله رمّته.

فقال له محمّد: يا أبا عبدالله: حسبت فأخطأت و قام إليه السّراقيّ بن سلخ الحوت، فدفع

فِي ظَهْرِهِ حَتّى اُدْخِلَ السِّجْنَ وَ اصْطُفِيَ ماكانَ لَهُ مِنْ مالٍ وَ ماكانَ لِقَوْمِهِ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَعَ مُحَمَّدٍ.
قالَ : فَطُلِعَ بِإِسْماعِيلَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طالِبٍ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ ، قَدْ ذَهَبَتْ إِحْدى عَيْنَيْهِ وَذَهَبَتْ رِجْلاهُ وَ هُوَ يُحْمَلُ حَمْلاً ، فَدَعاهُ إِلَى الْبَيْعَةِ ، فَقالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي ! إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ وَ أَنَا إِلى بِرِّكَ وَعَوْنِكَ أَحْوَجُ ، فَقالَ لَهُ : لابُدَّ مِنْ أَنْ تُبايِعَ ، فَقالَ لَهُ : وَ أَيَّ شَيْءٍ تَنْتَفِعُ بِبَيْعَتِي وَاللهِ إِنِّي لَاُضَيِّقُ عَلَيْكَ مَكانَ اسْمِ رَجُلٍ إِنْ كَتَبْتَهُ، قالَ : لابُدَّ لَكَ أَنْ تَفْعَلَ ، وَ أَغْلَظَ لَهُ فِي الْقَوْلِ ، فَقالَ لَهُ إِسْماعِيلُ : ادْعُ لِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، فَلَعَلَّنا نُبايِعُ جَمِيعاً.
قالَ : فَدَعا جَعْفَراً عليه السلام ، فَقالَ لَهُ إِسْماعِيلُ : جُعِلْتُ فِداكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَهُ فَافْعَلْ، لَعَلَّ اللهَ يَكُفُّهُ عَنّا. قالَ : فَأَجْمَعْتُ أَلّا اُكَلِّمَهُ ، فَلْيَرَ فِيَّ بِرَأْيِهِ.

فَقالَ إِسْماعِيلُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ تَذْكُرُ يَوْماً أَتَيْتُ أَباكَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ عَلَيَّ حُلَّتانِ صَفْراوانِ ، فَدامَ النَّظَرَ إِلَيَّ فَبَكى ، فَقُلْتُ لَهُ : ما يُبْكِيكَ فَقالَ لِي : يُبْكِينِي أَنَّكَ تُقْتَلُ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّكَ ضَياعاً ، لايَنْتَطِحُ فِي دَمِكَ عَنْزانِ ، قالَ : قُلْتُ : فَمَتى ذاكَ ؟ قالَ : إِذا دُعِيتَ إِلَى الْباطِلِ فَأَبَيْتَهُ وَ إِذا نَظَرْتَ إِلَى الْأَحْوَلِ مَشْؤُومِ قَوْمِهِ يَنْتَمِي مِنْ آلِ الْحَسَنِ عليه السلام عَلى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَدْعُو إِلى نَفْسِهِ ، قَدْ تَسَمّى بِغَيْرِ اسْمِهِ فَأَحْدِثْ عَهْدَكَ وَ اكْتُبْ وَصِيَّتَكَ، فَإِنَّكَ مَقْتُولٌ فِي يَوْمِكَ أَوْ مِنْ غَدٍ فَقالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ : نَعَمْ وَهذا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ لايَصُومُ مِنْ شَهْرِ رَمَضانَ إِلّا أَقَلَّهُ ، فَأَسْتَوْدِعُكَ اللهَ يا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَنا فِيكَ وَ أَحْسَنَ الْخِلافَةَ عَلى مَنْ خَلَّفْتَ وَ إِنّا لِلّهِ وَ إِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ ، قالَ : ثُمَّ احْتُمِلَ إِسْماعِيلُ وَرُدَّ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلامُ إِلَى الْحَبْسِ ، قالَ : فَوَاللهِ ما أَمْسَيْنا حَتّى دَخَلَ عَلَيْهِ بَنُو أَخِيهِ : بَنُو مُعاوِيَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَتَوَطَّؤُوهُ حَتّى قَتَلُوهُ وَ بَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ إِلى جَعْفَرٍ عليه السلام فَخَلّى سَبِيلَهُ ، قالَ : وَ أَقَمْنا بَعْدَ ذلِكَ حَتَّى اسْتَهْلَلْنا شَهْرَ رَمَضانَ فَبَلَغَنا خُرُوجُ عِيسَى بْنِ مُوسى يُرِيدُ الْمَدِينَةَ

قالَ : فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَلى مُقَدَّمَتِهِ يَزِيدَ بْنَ مُعاوِيَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَكانَ عَلى مُقَدَّمَةِ عِيسَى بْنِ مُوسى وُلْدُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ قاسِمٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَلِيٌّ وَ إِبْراهِيمُ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ ، فَهُزِمَ يَزِيدُ بْنُ مُعاوِيَةَ وَ قَدِمَ عِيسَى بْنُ مُوسَى الْمَدِينَةَ وَصارَ الْقِتالُ بِالْمَدِينَةِ ، فَنَزَلَ بِذُبابٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوِّدَةُ مِنْ خَلْفِنا وَ خَرَجَ مُحَمَّدٌ فِي أَصْحابِهِ حَتّى بَلَغَ السُّوقَ، فَأَوْصَلَهُمْ وَ مَضى ، ثُمَّ تَبِعَهُمْ حَتَّى انْتَهى إِلى مَسْجِدِ الْخَوّامِينَ فَنَظَرَ إِلى ماهُناكَ فَضاءٌ لَيْسَ فِيهِ مُسَوِّدٌ وَلامُبَيِّضٌ ؛ فَاسْتَقْدَمَ حَتَّى انْتَهى إِلى شِعْبِ فَزارَةَ ثُمَّ دَخَلَ هُذَيْلَ ثُمَّ مَضى

إلى أشجع، فخرج إليه الفارس الذي قال أبوعبدالله عليه السلام من خلفه، من سكة هذيل فطعنه، فلم يصنع فيه شيئاً و حمل على الفارس، فضرب خيشوم فرسه بالسيف، فطعنه الفارس، فأنفذه في الدرع و انثنى عليه محمد، فضربه فأثخنه و خرج عليه حميد بن قحطبة و هو مدبر على الفارس يضربه من زقاق العماريين فطعنه طعنة أنفذ السنان فيه، فكسر الرمح و حمل على حميد فطعنه حميد بزج الرمح فصرعه، ثم نزل إليه فضربه حتى أثخنه و قتله و أخذ رأسه ودخل الجند من كل جانب و اُخذت المدينة و اُجلينا هرباً في البلاد.

قال موسى بن عبدالله: فانطلقت حتى لحقت بإبراهيم بن عبدالله، فوجدت عيسى بن زيد مكمناً عنده فأخبرته بسوء تدبيره و خرجنا معه حتى اُصيب ـ رحمه الله ـ، ثم مضيت مع ابن أخي الأشتر عبدالله بن محمد بن عبدالله بن حسن حتى اُصيب بالسند، ثم رجعت شريداً طريداً، تضيق علي البلاد، فلما ضاقت علي الأرض و اشتد [بي] الخوف، ذكرت ما قال أبوعبدالله عليه السلام: فجئت إلى المهدي وقد حج وهو يخطب الناس في ظل الكعبة، فما شعر إلا وأني قد قمت من تحت المنبر، فقلت: لي الأمان يا أمير المؤمنين؟ و أدلك على نصيحة لك عندي؟ فقال: نعم ما هي؟ قلت: أدلك على موسى بن عبدالله بن حسن، فقال لي: نعم لك الأمان، فقلت له: أعطني ما أثق به، فأخذت منه عهوداً ومواثيق و وثقت لنفسي ثم قلت: أنا موسى بن عبدالله، فقال لي: إذاً تكرم و تحبا، فقلت له: أقطعني إلى بعض أهل بيتك، يقوم بأمري عندك، فقال لي: انظر إلى من أردت، فقلت: عمك العباس بن محمد فقال العباس: لا حاجة لي فيك، فقلت: ولكن لي فيك الحاجة، أسألك بحق أمير المؤمنين إلا قبلتني فقبلني شاء أو أبى، وقال لي المهدي: من يعرفك؟ ـ و حوله أصحابنا أو أكثرهم ـ فقلت: هذا الحسن بن زيد يعرفني و هذا موسى بن جعفر يعرفني و هذا الحسن بن عبدالله بن العباس يعرفني، فقالوا: نعم يا أمير المؤمنين، كأنه لم يغب عنا، ثم قلت للمهدي: يا أمير المؤمنين لقد أخبرني بهذا المقام أبو هذا الرجل و أشرت إلى موسى بن جعفر.

قال موسى بن عبدالله: و كذبت على جعفر كذبة، فقلت له: و أمرني أن اُقرئك السلام و قال: إنه إمام عدل و سخاء، قال: فأمر لموسى بن جعفر بخمسة آلاف دينار، فأمر لي منها موسى بألفي دينار ووصل عامة أصحابه ووصلني، فأحسن صلتي، فحيث ما ذكر ولد محمد بن علي

بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقُولُوا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَمَلَائِكَتُهُ وَحَمَلَةُ عَرْشِهِ وَالْكِرَامُ الْكَاتِبُونَ وَخُصُّوا أَبَاعَبْدِاللهِ بِأَطْيَبِ ذٰلِكَ، وَجَزَى مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَنِّي خَيْراً، فَأَنَا وَاللهِ مَوْلَاهُمْ بَعْدَاللهِ.

ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ مَوْلَى عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْتُولُ بِفَخٍّ وَاحْتَوَى عَلَى الْمَدِينَةِ، دَعَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ لَا تُكَلِّفْنِي مَا كَلَّفَ ابْنُ عَمِّكَ، عَمَّكَ أَبَا عَبْدِاللهِ، فَيَخْرُجُ مِنِّي مَالَا أُرِيدُ، كَمَا خَرَجَ مِنْ أَبِي عَبْدِاللهِ مَالَمْ يَكُنْ يُرِيدُ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: إِنَّمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ أَمْراً فَإِنْ أَرَدْتَهُ دَخَلْتَ فِيهِ وَإِنْ كَرِهْتَهُ لَمْ أَحْمِلْكَ عَلَيْهِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ ثُمَّ وَدَّعَهُ. فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حِينَ وَدَّعَهُ يَا ابْنَ عَمِّ إِنَّكَ مَقْتُولٌ فَأَجِدَّ الضِّرَابَ فَإِنَّ الْقَوْمَ فُسَّاقٌ يُظْهِرُونَ إِيمَاناً وَيَسْتُرُونَ شِرْكاً وَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، أَحْتَسِبُكُمْ عِنْدَاللهِ مِنْ عُصْبَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ الْحُسَيْنُ وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَاكَانَ، قُتِلُوا كُلُّهُمْ كَمَا قَالَ عليه السلام.

۱۸۔ جعفری کا بیان ہے میں نے موسیٰ بن عبداللہ بن الحسن سے سنا کہ جب وہ اپنے خاندان کے ساتھ اونٹوں پر تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد سے نکل کر اس اونٹ کی طرف بڑھے جس پر عبداللہ بن حسن سوار تھے چاہتے تھے کہ ان سے کچھ بات کریں۔ ان کو سختی سے روکا گیا اور ایک سپاہی نے یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ ان سے الگ رہو۔ اللہ بہت جلد تم کو اور تمہارے علاوہ دوسروں کو گرفتار کریگا جو خلیفہ کے مخالف ہیں اس کے بعد وہ لوگ ان سب قیدیوں کو لے کر کوچوں میں داخل ہوئے امام علیہ السلام لوٹ آئے ابھی جنت البقیع تک نہ پہنچے تھے کہ وہ سپاہی بلا میں مبتلا ہوا۔ اونٹ نے اس کو کچل دیا۔ وہ وہیں مر کر رہ گیا اور وہ لوگ قیدیوں کو لے کر بغداد کی طرف چل دیئے۔

کچھ مدت ہم منتظر احوال رہے پھر محمد بن عبداللہ (جو قیدیوں میں شامل نہ تھے) آئے اور انھوں نے خبر دی کہ ان کے باپ اور ان کے چچا قتل کر دیئے گئے ان کو منصور بادشاہ نے قتل کیا سوائے حسن بن جعفر، طباطبا و علی بن ابراہیم و سلیمان بن داؤد و عبداللہ بن داؤد کے اس کے بعد محمد بن عبداللہ نے ظاہر ہو کر لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ موسیٰ کا بیان ہے کہ اوّل بیعت کرنے والوں میں میں تین میں کا تیسرا تھا اور لوگوں نے پکی بیعت نہ کی کسی قرشی نے اختلاف کیا نہ انصاری نے، اور نہ عربی نے اور مشورہ دیا محمد کو عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین نے اور وہ ان کے لشکر کے افسر تھے۔

انھوں نے مشورہ دیا کہ آپ لوگوں کو اپنے رشتہ داروں کے پاس بیعت کے لئے بھیجیں، اگر آپ نے نرمی سے کام لیا تو وہ قبول نہ کریں گے لہذا سختی سے کام لیجئے۔ اور ان کا معاملہ میرے سپرد کیجئے۔ محمد نے کہا میں

نے اختیار دیا جو چاہو کرو۔ اس نے کہا۔ پہلے ان کے سردار اور بزرگ یعنی امام جعفر صادق کے پاس بھیجئے۔ جب آپ ان پر سختی کریں گے تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ تم ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو گے جیسا ابو عبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔

موسیٰ کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد محمد و عیسیٰ، امام علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ آپ محمد کی بیعت کر لیجئے، جان کی سلامتی اسی میں ہے۔ آپ نے محمد کو مخاطب کر کے کہا، کیا تم نے حضرت رسولِ خدا کے بعد اور نبوت پیدا کر لی۔ محمد نے کہا نہیں، مگر آپ کو بیعت کرنی ہے تاکہ آپ کی جان محفوظ رہے اور آپ کی اولاد بھی اور آپ کو لڑنے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔

حضرت نے فرمایا۔ نہ مجھے کسی سے لڑنا ہے اور نہ مجھ میں قوت جنگ ہے۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا تمہارے باپ سے کہہ چکا ہوں میں نے اس مصیبت سے جوان کو گھیرے ہوئے تھی ڈرایا تھا۔ مگر مقدرات کے سامنے ڈرانا کیا کام دیتا ہے میرے بھتیجے! تم اس کام کے لئے جوانوں کو لو اور بوڑھوں کو چھوڑ دو۔ محمد نے کہا بلحاظ سن میرے اور آپ کے درمیان کوئی فرق نہیں، حضرت نے فرمایا۔ میں تم سے نہ جھگڑنا چاہتا ہوں اور نہ مقابلہ میں آنا چاہتا ہوں اور نہ جس کام کے لئے تم اٹھے ہو۔ اس میں پیش قدمی کرنا چاہتا ہوں، محمد نے کہا۔ آپ کو اب بغیر بیعت کے چھٹکارا نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ میری تم سے کوئی خواہش ہے اور نہ لڑنے کا ارادہ ہے۔ بلکہ میں اس شہر سے نکل کر جنگل میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن یہ امر مجھے روک رہا ہے اور میرے اوپر یہاں سے جانا گراں بھی ہے۔

میرے اہل و عیال بار بار مجھ سے بہ منت و زاری کہہ چکے ہیں کہ برائے کسب معاش (زراعت) یہاں سے باہر نکلوں مگر میرا ضعف مانع ہے خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو اور مجھ سے روگردانی کرو تاکہ ہم تمہاری بے ادبی سے تکلیف نہ اٹھائیں۔

محمد نے کہا۔ اے ابو عبداللہ واللہ منصور دوانقی مر گیا (اب زمانہ میری حکومت کا ہے) فرمایا۔ اگر بالفرض وہ مر گیا ہے تو تم میرے ساتھ کیا کرو گے۔ انھوں نے کہا۔ میں تمہاری شان بڑھانا چاہتا ہوں فرمایا جو تم ارادہ رکھتے ہو وہ پورا نہ ہو گا خدا کی قسم منصور دوانقی نہیں مرا اس کی موت نیند کی سی موت ہے یعنی یہ خبر غلط ہے۔

محمد نے کہا واللہ آپ کو میری بیعت کرنا ہو گی چاہے بخوشی، یا بہ کراہت، کرنے میں آپ کی تعریف نہ ہو گی پس حضرت نے سختی سے انکار کیا۔ محمد نے قید کرنے کا حکم دیا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ قید خانہ خراب ہے ابھی اس میں تالا نہیں لگ سکتا مجھے ڈر ہے کہ یہ قید خانہ سے بھاگ نہ جائیں یہ سن کر امام علیہ السلام ہنسے اور فرمایا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا تم مجھے قید کرنا ہی چاہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر ہمیں عزت بخشی، میں تم کو ضرور قید کروں گا اور تم پر سختی روا رکھوں گا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ ان کو مخبار میں قید کر دو۔ اس وقت وہی زیادہ مضبوط گھر ہے

امام علیہ السلام نے فرمایا میں جو کچھ کہوں گا اس کی تصدیق ہو جائے گی۔ عیسیٰ بن زید نے کہا، اگر اب آپ کچھ بولے تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شوم کبود چشم میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ تو اپنے کو چھپانے کے لئے (ہونے والی جنگ میں) سوراخ ڈھونڈ رہا ہے اور تو ان لوگوں میں نہیں کہ دو لشکروں کے ٹکراتے وقت تیری جرأت قابلِ ذکر ہو۔ تو ایسا بزدل ہے کہ کوئی تالی بجائے تو تُو تیز رفتار اونٹ کی طرح بھاگ کھڑا ہو۔ محمد نے آپ کے انکار کو بہت برا جانا۔

اور اس نے حضرت کو قید کر دیا اور حکم دیا کہ ان پر ہر طرح کی سختی روا رکھی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم گویا میں اس وقت کو دیکھ رہا ہوں کہ تو سدہ اشجع سے نکل کر اس کے رود خانہ میں آرہا ہے اور تجھ پر ایک سوار نے حملہ کیا ہے جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے آدھا سفید اور آدھا سیاہ وہ سفید پیشانی والے کست گھوڑے پر سوار ہوگا وہ تیرے اوپر نیزہ مارے گا مگر اس سے تجھے ضرر نہ پہنچے گا تو اس کے گھوڑے کے دماغ پر نیزہ مارے گا اور تو اس کو گرا دے گا۔ پھر حملہ کرے گا تجھ پر ایک دوسرا آدمی جو برآمد ہوگا۔ کوچہ آل عمار و ئلین (نام قبیلہ) سے اس کے ڈوبے ہوئے گیسو ہوں گے جو اس کے خود کے نیچے سے ظاہر ہوں گے اور مونچھوں کے بال گھنے ہوں گے وہی تیرا قاتل ہوگا خدا اس کی بوسیدہ ہڈیوں پر رحم نہ کرے (اس کا نام حمید بن قحطبہ تھا)

محمد نے کہا۔ اے ابو عبد اللہ آپ نے یہ حساب لگانے میں غلطی کی ہے (یعنی اگر قرآن سے استنباط کیا ہے تو خطا کی ہے۔)

اس کے بعد سراقی بن سلخ الحوت نے حضرت کی پشت پر ہاتھ مارا اور حضرت کو قید خانہ میں بند کر دیا اور ان کا اور ان کے رشتہ داروں کا جنھوں نے محمد کے ساتھ خروج نہ کیا تھا۔ تمام مال ضبط کر لیا۔ اس کے بعد اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر ابی طالب کے پاس پہنچے۔ یہ مرد بزرگ اور ضعیف تھے ایک آنکھ ان کی جاتی رہی تھی اور پیروں کی طاقت بھی ان کی زائل ہو گئی تھی لوگوں کے سہارے چلتے تھے ان سے بیعت طلب کی گئی انھوں نے کہا برادرزادے میں تو بوڑھا ہوں، کمزور ہوں، تمہاری نیکی اور مدد کا محتاج ہوں۔

اس نے کہا۔ تم کو بیعت ضرور کرنا ہوگی انھوں نے کہا میری بیعت سے تم کو کیا فائدہ ہوگا۔ میں تمہارے لشکر کے ایک کارآمد سپاہی کی جگہ کو تنگ بنا دوں گا۔ یعنی بہتر یہ ہے کہ میری بجائے کسی کارآمد سپاہی کو رکھو۔

اس نے کہا بغیر بیعت تمہارے لئے چارۂ کار نہیں اور ان سے سخت کلامی کی۔ اسمٰعیل نے کہا اچھا تو جعفر بن محمد علیہ السلام کو بلاؤ تاکہ ہم سب مل کر تمہاری بیعت کریں۔ پس امام علیہ السلام کو بلایا۔ اسمٰعیل نے ان سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اگر مناسب ہو تو آپ اس شخص کا انجامِ کار بیان کر دیں شاید یہ ہم سے باز رہے فرمایا۔ میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اس شخص سے کلام نہ کروں گا۔ میرے بارے میں جو اس کا دل چاہے کرے۔

اسماعیل نے کہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کی خدمت میں ایک روز دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے آیا تھا۔ حضرت نے دیر تک مجھ کو دیکھا اور رونے لگے۔ میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا۔ تمہارا مستقبل خیال کر کے رو رہا ہوں تم بڑھاپے میں عبث قتل کئے جاؤ گے تمہارے خون کی شکایت تک

نہ کی جاسکے گی۔

میں نے کہا ایسا کب ہوگا۔ فرمایا جب تم کو باطل کی طرف بلایا جائے گا اور تم اسے انکار کر دوگے اور اس وقت تم دیکھو گے بھینگے اور قوم کے منحوس ترین انسان کو اولادِ حسنؑ سے کہ وہ منبرِ رسولؐ پر چڑھے گا اور اپنی امامت کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور اپنا نام رکھے گا اپنے اصلی نام کے علاوہ (یعنے لوگوں میں اپنا نام نفسِ زکیہ رکھے گا۔)

پس تازہ کرنا اس روز اپنے ایمان کو اور لکھنا اپنی وصیت۔ پس تم یا تو اسی روز قتل کئے جاؤ گے یا دوسرے روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں یہ بات مجھے یاد ہے قسم ہے رب کعبہ کی یہ ماہ رمضان کے بہت کم روزے رکھ پائے گا پس میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اے ابوالحسن اور دعا کرتا ہوں کہ تمہاری مصیبت میں صبر کرنے پر خدا ہم کو بڑا اجر دے۔

اور آپ کی اولاد کو آپ کا اچھا جانشین بنائے پھر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، فرمایا اس کے بعد اسماعیل کو وہاں سے اُٹھا لے گئے اور امام علیہ السلام کو قید خانہ میں لے گئے۔ موسیٰ بن عبداللہ کہتا ہے کہ ایک رات گزری تھی کہ اسماعیل کے بھتیجے معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کی اولاد آئی اور انھوں نے اسمٰعیل کو لات، گھونسوں سے اتنا مارا کہ وہ مر گئے۔ پھر محمد نے کسی کو امام علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کو رہا کر دیا۔

اس کے بعد چند روز توقف رہا یہاں تک کہ ہم نے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ ناگاہ ہمیں خبر ملی کہ عیسیٰ بن موسیٰ (منصور عباسی کا چچا) نے چڑھائی کی ہے یہ سن کر محمد ابن عبداللہ نے اپنے لشکر کے اگلے حصے کا سردار یزید بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کو معین کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنے لشکر کے سردار بنائے اولادِ حسن بن زید ابن الحسن وقاسم ومحمد بن زید وعلی بن ابراہیم کو جو حسن بن زید کے بیٹے تھے یزید بن معاویہ نے شکست کھائی اور عیسیٰ بن موسیٰ مدینہ آیا اور مدینہ میں کشت وخون ہوا عیسیٰ کو ذباب پر آکر ٹھہرا۔ موسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں پس عباسی لشکر کے سیاہ پوش سپاہی ہمارے پیچھے سے آئے اور محمد نے مع اپنے اصحاب کے خروج کیا۔ بازار تک پہنچا اور اپنے لشکر کو وہاں پہنچا کر اپنے گھر کی طرف لوٹا۔ پھر آیا اور مسجد تُرب (موبی) فروشاں تک پہنچا وہاں دیکھا نہ کوئی سیاہ پوش (عباسی سپاہی) اور نہ سفید پوش (محمد کا سپاہی) وہ آگے بڑھ کر قبیلہ فزارہ کی گھاٹی تک پہنچا اور نیچے آیا۔ جہاں قبیلہ ہذیل تھا۔ وہاں سے اشجع کے بند پر آیا۔ ناگاہ حسب پیشین گوئی امام جعفر صادق علیہ السلام، ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا ہذیل کے کوچہ سے نکل کر اور محمد کے نیزہ مارا لیکن یہ وار کارگر نہ ہوا۔ پھر محمد نے حملہ کیا اور اپنی تلوار اس کے گھوڑے کے سر پر ماری، سوار نے بھی نیزہ مارا۔ وہ محمد کی زرہ میں رہ گیا اور کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ سوار چونکہ گھوڑے کے زخمی ہونے سے پیادہ ہو گیا تھا لہٰذا محمد نے اس پر جھک کر وار کیا اور اس کو عاجز کر دیا۔

ابھی محمد متوجہ تھا اس سوار کی طرف کہ حمید بن قحطبہ نے کوچہ عمار سے نکل کر محمد پر حملہ کیا اور ایسا نیزہ مارا کہ اس کی سنان بدن محمد میں در آئی اور نیزہ ٹوٹ گیا۔ محمد نے حمید پر حملہ کیا۔ حمید نے ٹوٹے نیزے کی جڑ سے حملہ کیا اور محمد کو زمین

پر گرا کر مارا اور بے بس کر کے قتل کر دیا اور سر کاٹ لیا اور اس کے بعد عباسی لشکر ہر طرف سے سمٹ آیا اور مدینہ کو گھیر لیا بہت سے لوگ وہاں سے جلا وطن ہو کر اور شہروں کو چلے گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں وہاں سے اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ کے پاس پہنچا۔ وہاں میں نے عیسیٰ بن زید کو سوراخ میں چھپا ہوا پایا۔ میں نے ابراہیم کو محمد کی غلط تدبیر سے آگاہ کیا (کہ وہ اپنے لشکر کو چھوڑ کر تنہا نکل کھڑا ہوا) پھر ہم نے ابراہیم کے ساتھ خروج کیا۔ وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔ خدا اس پر رحم کرے۔

پھر اپنے ہونٹ بھتیجے بھائی عبداللہ بن محمد کے ساتھ سندھ میں چلا گیا باحال پریشان اس حال میں لوٹا کہ شہروں کی رہائش میرے اوپر تنگ تھی بادشاہ کا خوف مجھ پر غالب تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول مجھے یاد آیا۔ میں خلیفہ کے پاس گیا جبکہ وہ حج کے ایام میں کعبہ کی دیوار کے سایہ میں خطبہ سنا رہا تھا میری اسے اطلاع نہ تھی میں منبر کے نیچے کھڑا ہوا اور میں نے کہا اگر مجھے جان کی امان دی جائے تو میں ایک اچھی بات آپ سے بیان کروں۔ اس نے کہا امان ہے۔ بتا وہ کیا ہے میں نے کہا میں آپ کو موسیٰ بن عبداللہ بن حسن کا پتہ بتاتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا تیرے لئے امان ہے میں نے کہا پکا وعدہ کیجئے۔ غرض میں نے اس سے عہد لیا۔ پھر کہا۔ موسیٰ بن عبداللہ میں ہی ہوں

اس نے کہا ایسا ہے تو تیری عزت کی جائے گی اور انعام دیا جائے گا میں نے کہا آپ اپنے خاندان میں سے کسی کے حوالے مجھے کر دیجئے تاکہ وہ میرے حالات سے آپ کو اطلاع دیتا رہے اس نے کہا جس کی طرف چاہتا ہو بیان کر۔ میں نے عباس بن محمد آپ کے چچا، عباس نے کہا مجھے تمہاری ضرورت نہیں، میں نے کہا مجھے تو ہے امیرالمومنین کے حق کا واسطہ آپ قبول کر لیں پس اس نے خوش و نا خوش قبول کر لیا۔

پھر مہدی نے کہا تمہیں یہاں پہچانتا کون ہے اور اس کے پاس ہمارے اصحاب یا ان کے اکثر لوگ موجود تھے میں نے کہا یہ حسن بن زید مجھے پہچانتے ہیں۔ انھوں نے کہا بے شک اے امیرالمومنین جتنی مدت یہ ہندوستان میں رہے گویا ہم سے غائب نہیں تھے۔ میں نے مہدی سے کہا اے امیرالمومنین۔ اس مقام کی خبر مجھے اس شخص کے باپ نے دی تھی اور میں نے اشارہ کیا موسیٰ بن جعفر کی طرف، موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ اس وقت میں نے حسب مصلحت امام جعفر صادق علیہ السلام پر ایک جھوٹ بولا۔ میں نے مہدی سے کہا کہ انھوں نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا وہ امام (مہدی) عادل اور سخی ہے۔

پس مہدی نے حکم دیا۔ موسیٰ بن جعفر کے لئے پانچ ہزار دینار کے لئے اس میں سے امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھے دو ہزار دینار دیئے اور مہدی نے امام موسیٰ کاظم کے اصحاب کو بھی رقوم دیں اور مجھے بھی اور مجھے زیادہ دیا۔ اس طرح کہ اس نے حکم دیا کہ جہاں کہیں اولاد امام محمد باقر کا ذکر ہو تو کہو۔ خدا کی رحمت ہو ان پر اور ملائکہ اور حاملانِ عرش اور کرام کاتبین کا درود ہو ان پر بالخصوص امام جعفر پر سب سے بہتر، اور موسیٰ بن جعفر نے بہترین بدلہ دیا۔ اللہ کے بعد میں ان کا غلام ہوں۔

ابراہیم جعفری سے مروی ہے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مفضل، غلام عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے کہ جب

خروج کیا حسین بن علی مقتول فخ نے تو وہ مدینہ آئے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بلا کر اپنی بیعت کی دعوت دی آپ نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی مجھے اس امر کی تکلیف نہ دو جس کی تکلیف تمہارے چچا زاد (محمد بن عبداللہ) نے تمہارے چچا امام جعفر صادق علیہ السلام کو دی تھی ایسا نہ ہو کہ میری زبان سے ایسی بات نکلے جسے میں کہنا نہیں چاہتا جس طرح امام جعفر صادق علیہ السلام کو وہ کہنا پڑا تھا جسے وہ نہیں چاہتے تھے۔ حسین نے کہا۔ میں نے تو ایک امر آپ کے سامنے پیش کیا تھا اگر آپ چاہیں منظور کر لیں، چاہیں رد کر دیں میں کوئی تعرض نہ کروں گا۔ اللہ میرا مددگار ہے پھر حضرت کو رخصت کیا۔ وقت رخصت آپ نے فرمایا۔ اے بھائی تم قتل کر دیئے جاؤ گے پس خوب جم کر لڑو (جتنے دشمن مارے جائیں اچھا ہے) یہ لوگ فاسق ہیں ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور شرک کو چھپاتے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون، میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ تم ہمارے خاندان کے ہو۔ اس کے بعد حسین نے خروج کیا اور پھر جو کچھ ہوا۔ وہ ہوا جیسا امام نے فرمایا تھا۔ سب کے سب قتل ہو گئے۔

توضیح حسین بن علی بن الحسن بن الحسن بن ابی طالبؑ نے ذی قعدہ ۱۶۹ھ میں بزمانہ خلافت ہادی بن مہدی عباسی مکہ میں خروج کیا اور وہاں سے مدینہ آئے۔ زیدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ علوی سادات کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھے جب مکہ کے نزدیک مقام فخ پر پہنچے تو عباسی لشکر مقابل آیا۔ انھوں نے امان کا پیغام بھیجا، تاکہ بعد میں حیلہ سے قتل کر دیں حسین نے کہا ہم کو تمہاری امان درکار نہیں۔ ہم ڈٹ کر لڑیں گے چنانچہ انھوں نے اپنے خاندان والوں اور ناصروں کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور آخر شکست ہوئی، حسین کا سر کاٹ کر ہادی کے پاس لے گئے اس گروہ کے مقتول تین دن تک بے دفن پڑے رہے صحرائی درندوں نے ان کا گوشت کھایا۔ کتاب معجم البلدان میں امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واقعۂ کربلا کے بعد واقعۂ فخ سے زیادہ دردناک واقعہ کوئی نہ تھا۔

۱۹۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كَتَبَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ إِلَىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام «أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِي نَفْسِي بِتَقْوَى اللّٰهِ وَبِهَا أُوصِيكَ فَإِنَّهَا وَصِيَّةُ اللّٰهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَوَصِيَّتُهُ فِي الْآخِرِينَ، خَبَّرَنِي مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْ أَعْوَانِ اللّٰهِ عَلَىٰ دِينِهِ وَنَشْرِ طَاعَتِهِ بِمَا كَانَ مِنْ تَحَنُّنِكَ مَعَ خِذْلَانِكَ وَ قَدْ شَاوَرْتُ فِي الدَّعْوَةِ لِلرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ قَدِ احْتَجَبْتَهَا وَاحْتَجَبَهَا أَبُوكَ مِنْ قَبْلِكَ وَقَدِيماً ادَّعَيْتُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ وَ بَسَطْتُمْ آمَالَكُمْ إِلَىٰ مَا لَمْ يُعْطِكُمُ اللّٰهُ، فَاسْتَهْوَيْتُمْ وَأَضْلَلْتُمْ وَأَنَا مُحَذِّرُكَ مَا حَذَّرَكَ اللّٰهُ مِنْ نَفْسِهِ»

فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام «مِنْ مُوسَى بْنِ [أَبِي] عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيٍّ مُشْتَرِكَيْنِ فِي التَّذَلُّلِ لِلّٰهِ وَ طَاعَتِهِ إِلَىٰ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُحَذِّرُكَ اللّٰهَ وَ نَفْسِي وَ أُعْلِمُكَ أَلِيمَ عَذَابِهِ وَ شَدِيدَ عِقَابِهِ وَ تَكَامُلَ نَقِمَاتِهِ وَ أُوصِيكَ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهَا زَيْنُ الْكَلَامِ وَ تَثْبِيتُ النِّعَمِ، أَتَانِي كِتَابُكَ تَذْكُرُ فِيهِ أَنِّي مُدَّعٍ وَ أَبِي مِنْ قَبْلُ وَ مَا سَمِعْتَ ذٰلِكَ

مِنّي «وَسَتُكْتَبُ شَهادَتُهُمْ وَ يُسْأَلُونَ» وَلَمْ يَدَعْ حِرْصُ الدُّنْيا وَ مَطالِبُها لِأَهْلِها مَطْلَباً لِآخِرَتِهِمْ، حَتّى يُفْسِدَ عَلَيْهِمْ مَطْلَبَ آخِرَتِهِمْ فِي دُنْياهُمْ وَ ذَكَرْتَ أَنّي ثَبَّطْتُ النّاسَ عَنْكَ لِرَغْبَتي فيما في يَدَيْكَ وَ ما مَنَعَني مِنْ مَدْخَلِكَ الَّذي أَنْتَ فيهِ لَوْ كُنْتُ راغِباً ضَعْفٌ عَنْ سُنَّةٍ وَلا قِلَّةُ بَصيرَةٍ بِحُجَّةٍ وَلٰكِنَّ اللهَ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ خَلَقَ النّاسَ أَمْشاجاً وَ غَرائِبَ وَ غَرائِزَ، فَأَخْبِرْني عَنْ حَرْفَيْنِ أَسْأَلُكَ عَنْهُما ما الْعَتْرَفُ في بَدَنِكَ وَ مَا الصَّهْلَجُ فِي الْإِنْسانِ، ثُمَّ اكْتُبْ إِلَيَّ بِخَبَرِ ذٰلِكَ وَ أَنَا مُتَقَدِّمٌ إِلَيْكَ اُحَذِّرُكَ مَعْصِيَةَ الْخَليفَةِ وَ أَحُثُّكَ عَلىٰ بِرِّهِ وَطاعَتِهِ وَ أَنْ تَطْلُبَ لِنَفْسِكَ أَماناً قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَكَ الْأَظْفارُ وَ يَلْزَمُكَ الْخِناقُ مِنْ كُلِّ مَكانٍ، فَتَرُوحَ إِلَى النَّفَسِ مِنْ كُلِّ مَكانٍ وَلا تَجِدُهُ حَتّى يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكَ بِمَنِّهِ وَ فَضْلِهِ، وَرِقَّةِ الْخَليفَةِ أَبْقاهُ اللهُ فَيُؤْمِنُكَ وَ يَرْحَمُكَ وَ يَحْفَظُ فيكَ أَرْحامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالسَّلامُ عَلىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدىٰ «إِنّا قَدْ اُوحِيَ إِلَيْنا أَنَّ الْعَذابَ عَلىٰ مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّىٰ».

قالَ الْجَعْفَرِيُّ: فَبَلَغَني أَنَّ كِتابَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَعَ في يَدَيْ هارُونَ فَلَمّا قَرَأَهُ قالَ: النّاسُ يَحْمِلُوني عَلىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمّا يُرْمىٰ بِهِ.

تَمَّ الْجُزْءُ الثّاني مِنْ كِتابِ الْكافي وَ يَتْلُوهُ بِمَشِيَّةِ اللهِ وَعَوْنِهِ الْجُزْءُ الثّالِثُ وَهُوَ بابُ كَراهِيَةِ التَّوْقيتِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمينَ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعينَ.

۱۹۔ عبداللہ بن حسن نے ایک خط میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا، جس طرح میں اپنے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں تم کو بھی کرتا ہوں اللہ کی یہ ہدایت جس طرح اولین کے لئے تھی اسی طرح آخرین کے لئے بھی ہے مجھے ایک دیندار معتبر آدمی نے خبر دی ہے کہ تم اپنی امامت کے اظہار کا شوق رکھتے ہو باوجودیکہ خدا نے اپنی مدد کو تم سے روک کر تمہیں ذلیل بنا دیا ہے اور تم نے رخنہ ڈالا میری امامت کی امت میں جو موافق رضائے الٰہی ہے تم نے ہماری امامت کے بارے میں پوشیدہ طور پر اس طرح مخالفت کی ہے جس طرح تمہارے باپ نے کی تھی تم سے پہلے اور ہمیشہ سے تم اس چیز کے دعویدار ہو جو تمہارے لئے معین نہیں۔ تم نے اپنی آرزوؤں کو اس چیز کے لئے پھیلا رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا نہیں کیں۔ تم خواہشوں میں پھنس کر گمراہ ہو گئے اور میں تم کو اس چیز سے ڈراتا ہوں جس سے خود اللہ نے تم کو ڈرایا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب میں لکھا یہ خط موسیٰ بن جعفر اور علی رضا (بحیثیت ولی عہد آپ نے امام رضا علیہ السلام کو بھی شامل کر لیا) کی طرف جو خضوع و خشوع اور اطاعت میں برابر کے شریک ہیں یحییٰ بن عبداللہ کے لئے ہے۔
امابعد میں تم کو اور اپنے نفس کو اللہ سے ڈراتا ہوں اور تم کو آگاہ کرتا ہوں اس دردناک عذاب، سخت عتاب

اور اس کے پورے پورے انتقام سے اور تجھ کو اور اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی جو زینت کلام ہے اور اس کی نعمتوں کو قائم رکھتا ہے۔ تمہارا خط آیا جس میں تم نے لکھا ہے کہ میں مدعی امامت ہوں اور مجھ سے پہلے میرے باپ تھے اس کی گواہیاں لوگ دیتے ہیں ان سے پوچھو مجھ سے تو دعوے نہ سنا ہوگا (لوگوں سے پوچھو کہ وہ حق کی گواہی دیتے ہیں یا باطل کی۔)

دنیا کی حرص اور اس کی طلب نے لوگوں کے لئے آخرت کا کوئی مقصد باقی ہی نہیں رکھا۔ دنیا ہی کے مقاصد و اغراض ان کے لئے رہ گئے اور تم نے لکھا ہے کہ میں لوگوں کو روک رہا ہوں کہ میری خواہش ہے اس چیز کی طرف جو تمہارے پاس ہے۔ (یعنی مال و متاع اور حکومت) حالانکہ تمہارے گروہ میں داخل ہونے سے مجھے نہیں روکا مگر اسی چیز نے جس میں تم پھنسے ہوئے ہو اگر میں اس چیز کی طرف راغب ہوتا تو یہ کمزوری ہوتی۔ سنت رسول پر قائم رہنے میں نہ کہ کمی بصیرت کی وجہ سے برہان الٰہی میں لیکن خدا نے انسانوں کو مخلوط پیدا کیا ہے جو مختلف ہیں طبائع میں اور بیگانہ ہیں عادات میں (اگر تم مدعیٔ امامت ہو) تو تمہارے علم کی جانچ کے لئے دو لفظوں کے معانی پوچھتا ہوں۔ عترف تمہارے بدن میں ہے اور صہلج انسان میں کیا چیز ہے۔

(ان دو لفظوں کا ذکر کتب لغت میں نہیں ہے۔ غالباً عترف سے مراد وہ نشان ہے جو آدمی کے شانہ یا سر یا کسی جگہ ہوتا ہے جس کا رنگ مرغ کی کلغی کی طرح سرخ ہوتا ہے جو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ صہلج وہ نشان ہے جو آئمہ ہدیٰ کے شانہ پر ہوتا ہے اور مہر کی طرح اس کا اثر گوشت کے اندر تک ہوتا ہے۔)

اس کا جواب دو، پھر امر مذکور کے بارے میں لکھنا ہے میں تم کو خلیفہ کی مخالفت سے بچانا چاہتا ہوں اور تم کو رغبت دلاتا ہوں اس کی نیکی حاصل کرنے اور اس کی اطاعت کی طرف اور اس سے امان پا ہو قبل اس کے کہ تم اس کے پنجہ میں پھنسو اور ہر طرف سے تمہاری گردن میں رسی بندھے اور ہر طرف سے اپنے لئے راحت طلب کرو اور کوئی کوشش نہ کرو یہاں تک کہ خدا تم پر اپنا احسان کرے اور خلیفہ کو تم پر مہربان کرے۔ خدا اس کو باقی رکھے تاکہ تم کو امان دے اور رسولؐ کے رشتہ داروں کی حفاظت کرے۔ سلام ہو طالب ہدایت پر وحی کہتی ہے عذاب اس کے لئے جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ جعفری نے کہا حضرت کا یہ خط ہارون کے ہاتھ لگ گیا اس نے پڑھ کر کہا لوگوں نے خواہ مخواہ موسیٰ بن جعفر پر تہمت لگائی۔

اکیاسیواں باب

کراہیت التوقیت یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

(بابُ) ۸۱

كَرَاهِيَةِ التَّوْقِيتِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يَا ثَابِتُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَانَ وَقَّتَ هٰذَا الْأَمْرَ فِي السَّبْعِينَ ، فَلَمَّا أَنْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَخَّرَهُ إِلَى أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ، فَحَدَّثْنَاكُمْ فَأَذَعْتُمُ الْحَدِيثَ فَكَشَفْتُمْ قِنَاعَ السَّتْرِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقْتاً عِنْدَنَا وَيَمْحُو اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ.

قَالَ أَبُو حَمْزَةَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ: قَدْ كَانَ كَذٰلِكَ.

۱۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابوحمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت آئمہ کا زمانہ ۷۰ھ کو معیّن کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے لہٰذا خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمین پر، پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے ۱۴۰ھ تک، پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو، تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابوحمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مراۃ العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے شیخ نے کتاب الغیبت میں اور کمال الدین صدوق میں بھی ایسا ہی ہے۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ۷۰ھ تک کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہوگا ہمارے شیعوں کو، ابوحمزہ نے کہا، ۷۰ھ تو

گذر چکے۔ اس کے بعد ہم نے اطمینان دیکھا نہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت اللہ عز و جل نے ظہور حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور آئمہ اثنا عشر میں سے کسی امام کے عہد میں باطل پر اس کا غلبہ ظاہر کیا تھا نہ کہ ۷۰ھ میں بارہویں امام کا ظہور، یہ امر امور بدائیہ میں سے ہے اور ۷۰ھ سے امام حسین علیہ السلام کا تعلق اس طرح ہوگا جبکہ میراد لی جائے، واقعۂ کربلا کی چھیڑ چھاڑ کی ابتدا، کیونکہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کا ذکر ۱۴۰ھ میں ہے یہ میں (علامہ مجلسی) کہتا ہوں کہ تواریخ مشہورہ کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ کیونکہ شہادت امام حسین علیہ السلام ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے سن ۲۰۰ھ ہاں اس صورت میں یہ صحیح ہوگا جبکہ ان سنین کا تعلق ابتدائے تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے، خروج حسین کا درحقیقت آغاز ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہلِ کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں دوسرے واقعہ کے متعلق اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا۔ اگر ابتدائے بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۵ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے اگر وہ فتح پا لیتے تو یقیناً آل محمدؐ کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے اور واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابو مسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خط امام جعفر صادقؑ کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے لیکن بمصالح کثیر آپ نے قبول نہ کیا یہ سبب ہوا امر امامت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا۔ لیکن شیعوں سے چونکہ کتمانِ امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کی پوری پیروی نہ ہو سکی، لہذا حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابو مسلم کا داخلہ اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ھ میں تھا اور خروج ابو مسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسولؐ سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے۔

اور اگر سنِ ہجری ہی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہوگا مختار کے ظہور کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف لوٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت کے ظہور کے متعلق ہوگا اور ان کے شیعوں کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے اقارب کی ایک جماعت کا خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ۷۰ھ کو شہادت حسینؑ سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات مکنونہ کا جن کا تعلق لوح محو و اثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو اِن میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت و جہت معلوم نہ ہو اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ تمثیلہ ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر علم الٰہی میں قتل حسینؑ اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فراخی

کو ۷۰ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دوچند مدت میں ظاہر کرتا۔" بدا کا مسئلہ پہلے بیان ہو چکا۔

صاحب صافی شارح اصول کافی اس حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ ۷۰ھ زمانہ امامت زین العابدین علیہ السلام ہے اسی زمانہ میں عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں دعوے خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں چونکہ باہمی کشمکش اور حکومت کو ان دنوں استقلال نہ تھا لہذا اسی دور میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیرالمومنین علیہ السلام نے خبر دی ہے اس کی، اسی لئے لفظ ارخاء بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے ابوحمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام مہدی تھی۔ حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسینؑ ۶۱ھ میں، ۷۰ھ سے پہلے ہوئی، رہا ۱۴۰ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور دوانقی کا تھا اور ابتدا میں ان کی حکومت کو استقلال نہ تھا امام اور ان کے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبداللہ نے خروج کیا تھا اور منصور اپنا قصر بنانے کے بعد اور بغداد کو بسانے کی فکر میں تھا ۱۴۰ھ قبل وفات امام محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادقؑ کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۱۴۰ھ صادر ہوئی، پس اس قسم کی احادیث بطور استعارہ تمثیلیہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں، اس قدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہوتا۔ بہرحال حدیث مذکور کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت حجت سے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مِهْزَمٌ، فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَنْتَظِرُهُ مَتَى هُوَ؟ فَقَالَ: يَا مِهْزَمُ! كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ وَ هَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ وَ نَجَا الْمُسَلِّمُونَ.

۲- راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ مہزم آیا اور اس نے کہا مجھے بتائیے اس امر کے متعلق جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں کہ وہ کب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے مہزم جنھوں نے وقت مقرر کیا وہ جھوٹے ہیں اور ہلاکت پائی جلدی کرنے والوں نے، نجات پائی قضا و قدر تسلیم کرنے والوں نے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ،

إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَا نُوَقِّتُ

۳۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے۔ ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٤ـ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ: أَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَقْتَ الْمُوَقِّتِينَ.

۴۔ قائم آل محمدؐ کے متعلق ہم اہلبیتؑ کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٥ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: لِهَذَا الْأَمْرِ وَقْتٌ؟ فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، إِنَّ مُوسَى عليه السلام لَمَّا خَرَجَ وَافِداً إِلَى رَبِّهِ، وَاعَدَهُمْ ثَلَاثِينَ يَوْماً، فَلَمَّا زَادَهُ اللهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ عَشْراً قَالَ قَوْمُهُ: قَدْ أَخْلَفَنَا مُوسَى فَصَنَعُوا مَا صَنَعُوا فَإِذَا حَدَّثْنَاكُمُ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلَى مَا حَدَّثْنَاكُمْ [بِهِ] فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، وَإِذَا حَدَّثْنَاكُمُ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلَى خِلَافِ مَا حَدَّثْنَاكُمْ بِهِ فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، تُؤْجَرُوا مَرَّتَيْنِ.(۱)

۵۔ راوی کہتاہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا ظہور امام مہدیؑ کے لئے کوئی وقت ہے فرمایا جھوٹے ہیں (بغیر وحی اپنی طرف سے) وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام جو اپنے رب کی طرف سے کوہ طور پر جانے لگے اور اپنی قوم سے (از روئے ظن) تیس دن کے بعد لوٹنے کا وعدہ کیا۔ جب خدا نے تیس کے اوپر دس اور بڑھا دیئے تو ان کی قوم نے کہا موسیٰ نے ہم سے وعدہ خلافی کی اور پھر انھوں نے جو کچھ کیا۔ (گئو سالہ پرست ہوگئے) پس جب ہم سے کوئی حدیث (از روئے ظن) بیان کردیں اور تم سے کہیں انشاء اللہ ایسا ہوگا اور وہ اسی طور سے ہوجائے تو کہو اللہ نے سچ کر دکھایا۔ اور اگر کوئی بات کہیں اور ویسا نہ ہو تو کہو اللہ اس کو راست پر لائے (کیونکہ غیب نہیں جانتا مگر اللہ) اس صورت میں تم کو دوہرا ثواب ملے گا (اول بہ سبب ایمان بالغیب جو مشترک ہے دونوں اقوال ایک دوسرے آئمہ ہدیٰ کی امامت پر ایمان جو مختص ہے قول دوم سے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی خدا کے عالم الغیب ہونے پر اعتقاد ہوتا ہے۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار دو قسم کے ہیں ایک یہ کہ اس کے مخبرات میں کوئی تغیر نہ ہو پس ان سے ہم کو قطعی حکم معلوم ہوجاتا ہے اس علم کی بناء پر کہ اس خبر میں تغیر نہ ہوگا جیسے وہ اخبار جو صفات باری تعالیٰ سے متعلق ہیں یا کائنات میں جو ہو چکا ان کے متعلق یا جیسے اللہ مومن کو ثواب دیتا ہے دوسرے وہ جس میں تغیر جائز ہے مصلحت یا شرط کے بدل جانے سے جیسے آئندہ کے حوادث کی خبریں ہاں اگر کوئی خبر ایسی مل جائے جس سے معلوم ہو کہ جو خبر دی گئی ہے وہ نہیں بدلے گی تو اس وقت ضرور ہم کو قطعی حکم معلوم ہوگا اس

طرح گزشتہ حدیث سے جو اشکال پیدا ہوتا ہے وہ دفع ہو گیا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو اس حدیث میں ذکر ہے
بقرہ ۲/۵۱ تو سورۂ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً اور سورۂ اعراف میں ہے وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ
الاعراف ۷/۱۴۲ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہا گیا ہے
کہ موسیٰ کو جو خبر دی گئی تھی وہ ۴۰ دن کی تھی اور خدا نے ۳۰ دن جو کہے اس پر دس زیادہ کئے تو اس کی صورت یہ تھی کہ تیس دن روزہ رکھنے
اور عبادت کرنے کے لئے قرار دیئے تھے اور دس روز تھے مناجات کے لئے تاکہ توریت ملے چنانچہ انہی دس دن میں توریت
ملی اور یہ بھی مفسرین نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا میں تیس دن بعد آؤں گا تاکہ وہ زیادہ پریشان
نہ ہوں اور آسانی سے یہ زمانہ بغیر ان کے گزار دیں اس کے بعد دس اور زیادہ کر دیئے اس سے وعدہ خلافی تو نہیں ہوئی
کیونکہ جو وعدہ تیس دن کا تھا وہ تو پہلے ہی پورا ہو گیا کیونکہ وہ قوم سے حسب وعدہ تیس دن غائب رہے اس قسم کی بہت
ساری خبریں ہمارے یہاں بھی ہیں اور مخالفین کے یہاں بھی یہ اخبار بدائیہ کہلاتے ہیں جن میں خدا اپنی مصلحت سے تغیر
کر دیتا ہے میقات کی میعاد واقعتاً چالیس دن ہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے جو پہلے تیس دن کہے بعد کو دس اور زیادہ کئے تو
اس سے مقصود قوم کا امتحان تھا یا یہ کہ خدا نے وعدہ کیا چالیس دن کا اور حکم دیا موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ قوم سے مدت
بیان کر دیں جو لوح محو و اثبات میں ہے پس امام علیہ السلام نے یہ دلیل دی اس بات کی کہ جائز ہے یہ کہ ہم قائم آل محمد کی
بابت جو خبر دیتے ہیں اس کا تعلق لوح محو و اثبات سے ہوتا ہے اور علم الٰہی میں مشروط بشروط ہوتا ہے پس اللہ بھی سچا
اور اللہ کی طرف سے خبر دینے والا بھی سچا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينَ، عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: الشِّيعَةُ تُرَبَّى بِالْأَمَانِيِّ مُنْذُ مِائَتَيْ سَنَةٍ، قَالَ: وَقَالَ يَقْطِينُ لِابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ: مَا بَالُنَا قِيلَ لَنَا فَكَانَ وَقِيلَ لَكُمْ فَلَمْ يَكُنْ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ الَّذِي قِيلَ لَنَا وَلَكُمْ كَانَ مِنْ مَخْرَجٍ وَاحِدٍ، غَيْرَ أَنَّ أَمْرَكُمْ حَضَرَ، فَأُعْطِيتُمْ مَحْضَهُ، فَكَانَ كَمَا قِيلَ لَكُمْ وَإِنَّ أَمْرَنَا لَمْ يَحْضُرْ، فَعُلِّلْنَا بِالْأَمَانِيِّ، فَلَوْ قِيلَ لَنَا: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَكُونُ إِلَّا إِلَى مِائَتَيْ سَنَةٍ أَوْ ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةٍ لَقَسَتِ الْقُلُوبُ وَلَرَجَعَ عَامَّةُ النَّاسِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ قَالُوا: مَا أَسْرَعَهُ وَمَا أَقْرَبَهُ تَأَلُّفاً لِقُلُوبِ النَّاسِ وَتَقْرِيباً لِلْفَرَجِ.

۶۔ حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے اس نے اپنے باپ علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعہ خوشحال ہوں گے اپنی آرزوؤں ۲۰۰ ھ میں یقطین نے اپنے بیٹے علی بن یقطین سے

کہا یہ کیا بات ہے کہ ہم سے کہا گیا تھا کہ عباسی سلطنت فلاں سال میں ہوگی لیکن ظہور مہدی اس سال نہ ہوا حسین نے کہا جو کچھ ہم سے تم سے کہا گیا۔ اس کا مخرج (آئمہ ہدیٰ) ایک ہی ہے مگر یہ کہ تمہارا معاملہ موجود تھا پس تم کو حاصل ہو گیا اور جیسا کہا گیا تھا ویسا ہوا۔ ہمارا معاملہ حاضر نہ تھا۔ پس ہم مشغول رکھے گئے آرزوؤں میں)

اگر ہم سے اور تم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ امر (ظہور امام مہدیؑ) نہیں ہوگا۔ مگر دو سو یا تین سو سال بعد تو لوگوں کے دل سخت ہو جاتے تو عوام الناس اسلام سے پلٹ جاتے اس لئے انھوں نے کہا کہ ظہور جلد ہوگا اور اس کا وقت قریب ہے کہ لوگوں کی تالیف قلب ہوا ور خوشی ان سے قریب رہے۔

توضیح:- اس حدیث سے یہ شبہ نہ ہو کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام سے متعلق لوگوں کو جلد اور قریب کہہ کر دھوکہ میں رکھا گیا۔ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق ایسا جابجا ہے صحیح وقت نہیں بتایا گیا لیکن جلد آنے والی اور قریب ہونے والی کہا گیا ہے۔ جیسے اقتربتہ الساعۃ (قیامت قریب ہوگئی) حالانکہ اب تک نہیں آئی یا حدیث نبوی ہے۔ عسیٰ ان یکون قریباً یا بین یدی الساعۃ۔ جس طرح قرب قیامت کا اظہار تخویف کے لئے ہے اسی طرح ظہور حضرت حجت کا قریب کہنا تشویش کے لئے ہے یرونہ بعیدا ونراہ قریباً (لوگ ظہور کو دور سمجھتے ہیں اور ہم قریب)

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَهُ مُلُوكَ آلِ فُلَانٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ مِنِ اسْتِعْجَالِهِمْ لِهٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ لَايَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ، إِنَّ لِهٰذَا الْأَمْرِ غَايَةً يَنْتَهِي إِلَيْهَا، فَلَوْ قَدْ بَلَغُوهَا لَمْ يَسْتَقْدِمُوا سَاعَةً وَلَمْ يَسْتَأْخِرُوا.

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حکومت بنی عباس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روز بروز ترقی کر رہی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوتا، فرمایا لوگ اس معاملہ میں اپنی ہلاکت کا باعث ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرح جلدی نہیں کرتا اس ظہور کے لئے ایک وقت ہے کہ اس سے گھڑی بھر بھی آگے نہ ہو نہ گھڑی بھر پیچھے

بیاسیواں باب

تمحیص و امتحان | خدا کا مومنین سے امر غیر خالص کو جدا کرنا اور امتحان لینا

(بَابُ) ۸۲

التَّمْحِيصِ وَالْإِمْتِحَانِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ وَعَلِيِّ بْنِ

رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَمَّا بُويِعَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ بِخُطْبَةٍ - ذَكَرَهَا - يَقُولُ فِيهَا: أَلَا إِنَّ بَلِيَّتَكُمْ قَدْ عَادَتْ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ بَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله، وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً وَلَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً، حَتَّى يَعُودَ أَسْفَلُكُمْ أَعْلَاكُمْ وَأَعْلَاكُمْ أَسْفَلَكُمْ وَلَيَسْبِقَنَّ سَبَّاقُونَ، كَانُوا قَصَّرُوا، وَلَيُقَصِّرَنَّ سَبَّاقُونَ كَانُوا سَبَقُوا، وَاللهِ مَا كَتَمْتُ وَسْمَةً وَلَا كَذَبْتُ كِذْبَةً وَلَقَدْ نُبِّئْتُ بِهٰذَا الْمَقَامِ وَهٰذَا الْيَوْمِ.

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بعد قتل عثمان جب امیرالمومنین علیہ السلام کی بیعت کی گئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ میں فرمایا کہ تمہاری تکلیف لوٹ آئی۔ اسی طرح جیسے کہ وہ روز بعثت تمہاری طرف پلٹی تھی یعنی اس جماعت کو جو باطن تابع اہل ضلالت تھے اسلام حقیقی کی دعوت دی جاتی ہے قسم اس ذات کی جس نے اپنے نبی کو حق پر بھیجا تمہارے دلوں میں شیطانی وسوسے ڈالے جائیں گے اور تمہارے اعمال کو اس طرح چھانا جائیگا جیسے چھلنی سے آٹا یہاں تک عہد رسولؐ میں بلحاظ ایمان جو تم سے پست (جیسے عجم) وہ نہایت اونچی سبقت کرنے والے ہوں گے اور جو عہد رسول میں بلحاظ ایمان بہت آگے تھے (عرب) وہ پست ہو جائیں گے۔ میں کسی ایسی بادشاہت کو نہیں چھپایا جو بعد رسولؐ ہوئی اور نہ میں نے کوئی جھوٹ بولا ہے

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَيْلٌ لِطُغَاةِ الْعَرَبِ، مِنْ أَمْرٍ قَدِ اقْتَرَبَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ مَعَ الْقَائِمِ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: نَفَرٌ يَسِيرٌ قُلْتُ: وَاللهِ إِنَّ مَنْ يَصِفُ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْهُمْ لَكَثِيرٌ، قَالَ: لَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَنْ يُمَحَّصُوا وَ يُمَيَّزُوا وَ يُغَرْبَلُوا وَ يُسْتَخْرَجُ فِي الْغِرْبَالِ خَلْقٌ كَثِيرٌ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ وائے ہو سرکشانِ عرب پر اس معاملہ میں جو نزدیک ہے (سرکشان عرب کا ہلاکو کے لشکر سے قتل ہونا، بغداد میں یا بنی اُمیہ کی شکست عباسیوں کے ہاتھ سے) میں نے کہا قائم آل محمدؐ کے ساتھ عرب کے کتنے لوگ ہوں گے فرمایا۔ تھوڑے سے، میں نے کہا لوگ کہتے ہیں زیادہ ہوں گے فرمایا۔ ان کو کھرے کھوٹے سے جدا کیا جائے گا ان میں اچھے بُرے کی تمیز کی جائے گی ان کو چھانا جائے گا اس طرح ایک بڑی تعداد کھوٹوں کی نکل جائے گی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَامَنْصُورُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَايَأْتِيكُمْ إِلَّابَعْدَ إِيَاسٍ وَلاَ وَاللهِ حَتَّىٰ تُمَيَّزُوا، وَلَاوَاللهِ حَتَّىٰ تُمَحَّصُوا، وَلاَ وَاللهِ حَتَّىٰ يَشْقَىٰ مَنْ يَشْقَىٰ وَ يَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۳- منصور سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اے منصور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد، قسم خدا کی ان کے درمیان تمیز کی جائے گی کھرے کو کھوٹے سے جدا کیا جائے گا اور ان کو اس طرح نکھارا جائے گا جیسے کو ٹھالی میں سونے کو تپا کر میل کو دور کیا جاتا ہے۔

٤- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: «الٓمٓ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَايُفْتَنُونَ» ثُمَّ قَالَ لِي: مَا الْفِتْنَةُ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الَّذِي عِنْدَنَا الْفِتْنَةُ فِي الدِّينِ، فَقَالَ: يُفْتَنُونَ كَمَايُفْتَنُ الذَّهَبُ، ثُمَّ قَالَ: يُخْلَصُونَ كَمَا يُخْلَصُ الذَّهَبُ.

۴- کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا گیا ہے اس بات پر کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں حالانکہ کیا ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ پھر امام نے فرمایا فتنہ کیا چیز ہے تو راوی نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، یہ فتنہ دین میں ہے۔ امام نے فرمایا، اب آزمائش کی جائے گی جیسے سونے کو کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے پھر اس میں سے خالص نکالا جاتا ہے۔

٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ حَدِيثَكُمْ هٰذَا لَتَشْمَئِزُّ مِنْهُ قُلُوبُ الرِّجَالِ، فَمَنْ أَقَرَّ بِهِ فَزِيدُوهُ، وَ مَنْ أَنْكَرَهُ فَذَرُوهُ، إِنَّهُ لَابُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِتْنَةٌ يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَوَلِيجَةٍ[1] حَتَّىٰ يَسْقُطَ فِيهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَيْنِ، حَتَّىٰ لَايَبْقَىٰ إِلَّانَحْنُ وَشِيعَتُنَا.

۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہماری بات جب لوگوں کے سامنے ہوتی ہے لوگوں کے دل اس سے دور رہنا چاہتے ہیں کیونکہ اس میں پیروی ظن نہیں، پس جو لوگ اسے مان لیں ان سے تو اور زیادہ بیان کرو اور جو نہ مانیں انھیں چھوڑ دو کیونکہ ضروری ہے کہ اس میں آزمائش ہو تاکہ پتہ چل جائے باطنی کھوٹ کا اور غیر جنس کے داخلے کا تاکہ الگ ہو جائے جو کمال زیرکی دنیا سے موشگافی کرتا ہے اور اس جانچ پڑتال کے بعد باقی رہ جاتے ہم اور ہمارے شیعہ۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَنَاوَالْحَارِثُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا جُلُوساً وَأَبُوعَبْدِاللهِ

عليه السلام يَسْمَعُ كَلامَنا، فَقالَ لَنا: فِي أَيِّ شَيْءٍ أَنْتُمْ؟ هَيْهاتَ، هَيْهاتَ!! لا وَاللهِ لا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى تُغَرْبَلُوا، لا وَاللهِ لا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى تُمَحَّصُوا، لا وَاللهِ لا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى تُمَيَّزُوا، لا وَاللهِ ما يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ إِلّا بَعْدَ إِياسٍ، لا وَاللهِ لا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى يَشْقى مَنْ يَشْقى وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا مکالمہ سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

تراسیواں باب

معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

(بابُ) ۸۳

أَنَّهُ مَنْ عَرَفَ إِمامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرارَةَ قالَ: قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: اعْرِفْ إِمامَكَ، فَإِنَّكَ إِذا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ.

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوانَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالى: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ» فَقالَ: يا فُضَيْلُ! اعْرِفْ إِمامَكَ، فَإِنَّكَ إِذا عَرَفْتَ إِمامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إِمامَهُ ثُمَّ ماتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ، كانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كانَ قاعِداً فِي عَسْكَرِهِ، لا بَلْ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لِوائِهِ، قالَ: وَ قالَ بَعْضُ أَصْحابِهِ: بِمَنْزِلَةِ مَنْ

اسرائیل ۱۷/۷۱

اُسْتُشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ۔

۲۔ فضیل نے آیہ یوم ندعو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جائے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے لشکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو لوا امام کے نیچے ہو اور بعض اصحاب نے کہا ہے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَابَصِيرٍ! وَ أَنْتَ مِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فُرِّجَ عَنْهُ لِانْتِظَارِهِ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں کشادگی وامن (وقت ظہور حضرت حجت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خروج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُوبَصِيرٍ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أُدْرِكُ الْقَائِمَ عليه السلام؟ فَقَالَ: يَا أَبَابَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَ أَنْتَ هُوَ ـ وَ تَنَاوَلَ يَدَهُ ـ فَقَالَ: وَاللهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَابَصِيرٍ! أَلَّا تَكُونَ مُحْتَبِياً بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآنحالیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر ثواب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حمائل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو۔)

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا۔ اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مضر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائم آل محمدؐ کے خیمہ میں ہو۔

٦ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَاضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا أَلَّا يَمُوتَ فِي وَسَطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

٦۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْعَلَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ. بنی اسرائیل ۱۷/۷۱

٧۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچانو، جب پہچان لیا تو تقدم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

چوراسیواں باب

نااہل کا دعوئے امامت کل آئمہ یا بعض کا منکر اور جو نااہل میں امامت ثابت کرے

(بَابٌ) ۸۴

مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَلَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَمَنْ جَحَدَ الْأَئِمَّةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ أَثْبَتَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً. الزمر ٣٩/٦٠
قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کالے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کہے میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں نے کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا، درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ» قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً؟ قَالَ وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں، میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا اوّل وہ کہ جس نے دعوئ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

٥ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَحْيَى أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَ اللهُ عُمُرَهُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

٦ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِاللهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ ، كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ .

۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درآنحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

٧ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ قَالَ لِي : اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ ، قَالَ : فَقَالَ : لَعَنَ اللهُ هٰذَا فَإِنِّي أُبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عُرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کرو تو اوّل والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا۔ حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اوّل کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

٨ــ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّيْخَ[1] عَنِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، قَالَ : مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأَمْوَاتَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا: وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ»؟ قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً زَعَمَ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالزِّنَاءِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَحَارِمِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْفَاحِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اللهُ أَعْلَمُ وَ وَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا فِي أَئِمَّةِ الْجَوْرِ، ادَّعَوْا أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِالْإِئْتِمَامِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْهُمُ اللهُ بِالْإِئْتِمَامِ بِهِمْ؛ فَرَدَّ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْ قَالُوا عَلَيْهِ الْكَذِبَ وَسَمَّى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَاحِشَةً.

الاعراف ۲۸

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے، جب انھوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آباکو اسی پر پایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسولؐ ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (بُرائی) کیا ہے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جور سے متعلق ہے جنھوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

۱۰ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْجَوْرِ وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْحَقِّ

الاعراف ۳۳

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہی کی گئی ہے آئمہ جور کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کر کے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیگا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے یہ ظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ» قَالَ : هُمْ وَاللهِ أَوْلِيَاءُ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، اتَّخَذُوهُمْ أَئِمَّةً دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، فَلِذَلِكَ قَالَ : «وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۞ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۞ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللهِ يَا جَابِرُ ، أَئِمَّةُ الظَّلَمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ .

بقرہ ۱۶۶-۱۶۵

١١- امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیئے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انھوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے، اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الٰہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرات میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

١٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً .

١٢- راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اوّل وہ جس نے دعوئے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا، تیسرے جس نے دعوئے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(باب) ۸۵

فِيمَنْ دَانَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ

قصص ۱ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، [عَنْ ا] بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ
۲۸/۵۰ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ» قَالَ: يَعْنِي مَنِ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ، بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى.

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آیہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔ بغیر منصوص من اللہ آئمہ کی ہدایت کے۔

۲ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللّٰهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللّٰهُ شَانِئٌ لِأَعْمَالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِيعِهَا، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا، فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مِنْ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبَضَتِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِي بِرَاعِيكِ وَقَطِيعِكِ، فَإِنَّكِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَقَطِيعِكِ، فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَّةً لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا. فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا فَأَكَلَهَا؛ وَكَذَلِكَ وَاللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ

وَعَزَّ ظَاهِراً عَادِلاً أَصْبَحَ ضَالّاً تَائِهاً وَإِنْ مَاتَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ ، أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ ، قَدْضَلُّوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو گئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہو گئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کر اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگاہ لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اثنا میں ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو۔ جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین ، دین الٰہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کر چکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔

۳ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي أُخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَوَلَّوْنَكُمْ وَيَتَوَلَّوْنَ فُلَاناً وَ فُلَاناً ، لَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٍ يَتَوَلَّوْنَكُمْ ، لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمَانَةُ وَلَا الْوَفَاءُ وَالصِّدْقُ؟ قَالَ : فَاسْتَوَىٰ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام جَالِساً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْغَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ اللهَ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ مَنْ دَانَ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ . قُلْتُ : لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ؟! قَالَ : نَعَمْ لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ،

ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» يَعْنِي [مِنْ] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَ قَالَ : «وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ» إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ ، «فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ» .

۳۔ ابی لیعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا و صدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربتِ ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا اُن کے لئے دین اور اِن کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سُنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، بہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نُور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

٤ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگارانہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کرےگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَإِنَّ اللهَ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں حیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت و محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

چھیاسیواں باب

جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مرگیا

((بَابٌ)) ۸۶

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ[1]

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : قَالَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ؟! قَالَ : نَعَمْ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : «مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ» ، قَالَ : فَقُلْتُ : مِيتَةُ كُفْرٍ ؟ قَالَ : مِيتَةُ ضَلَالٍ ، قُلْتُ: فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : جَاهِلِيَّةً جَهْلَاءَ ، أَوْ جَاهِلِيَّةً لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ ضَلَالٍ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

٤ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دَانَ اللهَ بِغَيْرِ سَمَاعٍ عَنْ صَادِقٍ أَلْزَمَهُ اللهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ ، وَمَنِ ادَّعَى سَمَاعاً مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللهِ الْمَكْنُونِ .

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا! عبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا سننے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((بَابٌ)) ۸۷

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللهِ(1) بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَامْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد علی و فاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ فِي الْعِقَابِ؟ فَقَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ.

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا اس کو دونا عذاب ہوگا

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْمُنْكِرُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سَوَاءٌ؟ فَقَالَ لِي: لَا تَقُلِ: الْمُنْكِرُ، وَلٰكِنْ قُلْ: الْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ: «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ». یوسف ۱۲/۵۸

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جاحد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم وغیر بنی ہاشم میں۔ میں نے فکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسف نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قالَ: سَأَلْتُ الرِّضا عليه السلام قُلْتُ لَهُ: الْجاحِدُ مِنْكُمْ وَمِنْ غَيْرِكُمْ سَواءٌ؟ فَقالَ: الْجاحِدُ مِنّا لَهُ ذَنْبانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتانِ.

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو نیکی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

اٹھاسیواں باب

وقت وفات امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(بابُ) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمامِ عَلَيْهِ السَّلامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام إِذا حَدَثَ عَلَى الْإِمامِ حَدَثٌ، كَيْفَ يَصْنَعُ النّاسُ؟ قالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَلَوْلا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» (تو ۲۲) قالَ: هُمْ فِي عُذْرٍ ما دامُوا فِي الطَّلَبِ، وَهٰؤُلاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُذْرٍ حَتّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحابُهُمْ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور رہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصول فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قالَ: حَدَّثَنا حَمّادٌ

عليه السلام يَسْمَعُ كَلامَنا، فَقالَ لَنا: في أيِّ شَيْءٍ أنتم؟ هَيْهاتَ، هَيْهاتَ، هَيْهاتَ!! لَا وَاللهِ لَا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى تُغَرْبَلُوا، لَا وَاللهِ لَا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى تُمَحَّصُوا، لَا وَاللهِ لَا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى تُمَيَّزُوا، لَا وَاللهِ ما يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ إِلَّا بَعْدَ إِياسٍ، لَا وَاللهِ لَا يَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّى يَشْقى مَنْ يَشْقى وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا کلام سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

تراسیواں باب

معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

(بابُ) ۸۳

أَنَّهُ مَنْ عَرَفَ إِمامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرارَةَ قالَ: قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: اعْرِفْ إِمامَكَ، فَإِنَّكَ إِذا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوانَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالى: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ» فَقالَ: يا فُضَيْلُ! اعْرِفْ إِمامَكَ، فَإِنَّكَ إِذا عَرَفْتَ إِمامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إِمامَهُ ثُمَّ ماتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ، كانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كانَ قاعِداً في عَسْكَرِهِ، لَا بَلْ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لِوائِهِ، قالَ: وَ قالَ بَعْضُ أَصْحابِهِ: بِمَنْزِلَةِ مَنْ

اسرائیل ۱۷/۷۱

اسْتُشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے آیہ یوم ندعو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جائے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے لشکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہو اور بعض اصحاب نے کہا ہے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَابَصِيرٍ! وَ أَنْتَ مِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فُرِّجَ عَنْهُ لِانْتِظَارِهِ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کشادگی و امن (وقت ظہور حضرت حجت) کا دور کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کرلی تو اس کو امام کے خروج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أُدْرِكُ الْقَائِمَ عليه السلام؟ فَقَالَ: يَا أَبَابَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَ أَنْتَ هُوَ ـ وَ تَنَاوَلَ يَدَهُ ـ فَقَالَ: وَاللهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَابَصِيرٍ! أَلَّا تَكُونَ مُحْتَبِياً بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآنحالیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر ثواب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حمائل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو۔)

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا۔ اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مضر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائم آل محمدؐ کے خیمہ میں ہو۔

٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَاضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا أَلَّا يَمُوتَ فِي وَسَطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

٦۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مر جائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْعَلَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ.

بنی اسرائیل ۱۷/۷۱

٧۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچانو، جب پہچان لیا تو تقدم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

چوراسیواں باب

نا اہل کا دعوئے امامت کل آئمہ یا بعض کا منکر اور جو نا اہل میں امامت ثابت کرے

(بَابٌ) ٨٤

مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَلَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَمَنْ جَحَدَ الْأَئِمَّةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ أَثْبَتَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً. (الزمر ۲۹/۶۰)
قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کالے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کہے میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے، میں نے کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا، درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ» قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً؟ قَالَ: وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے، درآنحالیکہ وہ امام نہیں، میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

۴۔ فرمایا۔ صادق آلِ محمد نے تین شخصوں سے روزِ قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اوّل وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ قرار دیا۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَان ، عَنْ يَحْيَى أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ هٰذَا الأَمْرَ لاَ يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلاَّ تَبَرَ اللهُ عُمْرَهُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امرِ امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَان ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِاللهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ ، كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ .

۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درآنحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلاَ يَضُرُّكَ أَنْ لاَ تَعْرِفَ الْأَوَّلَ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ هٰذَا فَإِنِّي أُبْغِضُهُ وَلاَ أَعْرِفُهُ وَهَلْ عُرِفَ الْآخِرُ إِلاَّ بِالْأَوَّلِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کرلو اوّل والے کی معرفت حاصل کرنا نقصان نہ دے گا۔ حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اوّل کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کرسکتا ہے۔

٨ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّيْخَ(۱) عَنِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، قَالَ : مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأَمْوَاتَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

٩۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا: وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً زَعَمَ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالزِّنَاءِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَحَارِمِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْفَاحِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اللهُ أَعْلَمُ وَ وَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا فِي أَئِمَّةِ الْجَوْرِ، ادَّعَوْا أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِالْائْتِمَامِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْهُمُ اللهُ بِالْائْتِمَامِ بِهِمْ؛ فَرَدَّ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْ قَالُوا عَلَيْهِ الْكَذِبَ وَسَمَّى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَاحِشَةً.

الاعراف ۲۸

٩۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے، جب انھوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آباکو اسی پر پایا ہے۔ خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسولؐ ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (بُرائی) کیا ہے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جور سے متعلق ہے جنھوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

١٠۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْجَوْرِ وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللهُ تَعَالَىٰ فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْحَقِّ

الاعراف ۳۳

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہی کی گئی ہے آئمہ جور کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کرکے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیگا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بہ ظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ» قَالَ : هُمْ وَاللهِ أَوْلِيَاءُ فُلَانٍ وَفُلَانٍ ، اتَّخَذُوهُمْ أَئِمَّةً دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، فَلِذَلِكَ قَالَ : «وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۞ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۞ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللهِ يَا جَابِرُ ، أَئِمَّةُ الظَّلَمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ .

(بقرہ ۱۶۶-۱۶۵)

١١۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیئے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انھوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے ، اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الٰہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرات میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

١٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً .

١٢۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اوّل وہ جس نے دعوئے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا، تیسرے جس نے دعوئے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(باب) ۸۵

فيمَنْ دانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ إمامٍ مِنَ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ

قصص ۲۸/۵۰ ١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، [عَنْ] ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ» قالَ: يَعْني مَنِ اتَّخَذَ دينَهُ رَأْيَهُ بِغَيْرِ إمامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدى.

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آیہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔ بغیر منصوص من اللہ آئمہ کی ہدایت کے۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيى، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قالَ: سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دانَ اللهَ بِعِبادَةٍ يَجْهَدُ فيها نَفْسَهُ وَلا إمامَ لَهُ مِنَ اللهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَهُوَ ضالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللهُ شانِئٌ لِأَعْمالِهِ، وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شاةٍ ضَلَّتْ عَنْ راعيها وَقَطيعِها، فَهَجَمَتْ ذاهِبَةً وَجائِيَةً يَوْمَها، فَلَمّا جَنَّها اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطيعٍ مِنْ غَيْرِ راعيها فَحَنَّتْ إِلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَباتَتْ مَعَها في رَبَضَتِها فَلَمّا أَنْ ساقَ الرّاعي قَطيعَهُ أَنْكَرَتْ راعيها وَقَطيعَها، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ راعيها وَقَطيعَها، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ راعيها، فَحَنَّتْ إِلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَصاحَ بِهَا الرّاعي: اِلْحَقي بِراعيكِ وَقَطيعِكِ، فَإِنَّكِ تائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ راعيكِ وَقَطيعِكِ، فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نادَّةً لا راعِيَ لَها يُرْشِدُها إِلى مَرْعاها أَوْ يَرُدُّها. فَبَيْنا هِيَ كَذلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَها فَأَكَلَها؛ وَكَذلِكَ وَاللهِ يا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ لا إمامَ لَهُ مِنَ اللهِ جَلَّ

وَعَزَّ ظَاهِراً عَادِلاً أَصْبَحَ ضَالّاً تَائِهاً وَإِنْ مَاتَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ، قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوگئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہوگئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کردیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کر اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگاہ لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اثناء میں ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کردیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو۔ جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الٰہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کرلے جائے وہ جو کچھ کرچکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي أُخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَوَلَّوْنَكُمْ وَيَتَوَلَّوْنَ فُلَاناً وَفُلَاناً ، لَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٍ يَتَوَلَّوْنَكُمْ ، لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمَانَةُ وَلَا الْوَفَاءُ وَالصِّدْقُ؟ قَالَ : فَاسْتَوَى أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام جَالِساً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْغَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ اللهَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَلَا عَتْبَ عَلَى مَنْ دَانَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ . قُلْتُ : لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَى هٰؤُلَاءِ ؟! قَالَ : نَعَمْ لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَى هٰؤُلَاءِ ،

ثُمَّ قَالَ : أَلَاتَسْمَعُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اَللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» يَعْنِي [مِنْ] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَ قَالَ : «وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ» إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ ، «فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ».

۳۔ ابی لیعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربتِ ایزدی حاصل کرے بمنصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا اُن کے لئے دین اور اِن کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سُنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، بہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نُور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

٤ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السَّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگارانہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ لَايَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَإِنَّ اللهَ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

٥ ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں حیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت و محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

چھیاسیواں باب

جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مر گیا

((بَابُ)) ٨٦

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ(١)

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : قَالَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ؟! قَالَ : نَعَمْ

١ ۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشّاءِ قالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ماتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جاهِلِيَّةٌ ، قالَ : فَقُلْتُ : مِيتَةُ كُفْرٍ ؟ قالَ : مِيتَةُ ضَلالٍ ، قُلْتُ: فَمَنْ ماتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جاهِلِيَّةٌ ؟ فَقالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنِ الْحارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ماتَ لا يَعْرِفُ إِمامَهُ ، ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً ؟ قالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : جاهِلِيَّةً جَهْلاءَ ، أَوْ جاهِلِيَّةً لا يَعْرِفُ إِمامَهُ؟ قالَ جاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفاقٍ وَضَلالٍ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

٤ ـ بَعْضُ أَصْحابِنا ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مالِكِ بْنِ عامِرٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زائِدَةَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دانَ اللهَ بِغَيْرِ سَماعٍ عَنْ صادِقٍ أَلْزَمَهُ اللهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَناءِ ، وَمَنِ ادَّعى سَماعاً مِنْ غَيْرِ الْبابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذٰلِكَ الْبابُ الْمَأْمُونُ عَلى سِرِّ اللهِ الْمَكْنُونِ .

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا سننے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((باب)) ۸۷

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللهِ[1] بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَامْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد علی و فاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ فِي الْعِقَابِ؟ فَقَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ.

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا اس کو دونا عذاب ہوگا

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: الْمُنْكِرُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سَوَاءٌ؟ فَقَالَ لِي: لَا تَقُلِ: الْمُنْكِرُ، وَلٰكِنْ قُلْ: الْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ: «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ». يوسف ۱۲/۵۸

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جاحد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم و غیر بنی ہاشم میں میں نے فکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسف نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام قُلْتُ لَهُ: الْجَاحِدُ مِنْكُمْ وَ مِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ : الْجَاحِدُ مِنَّا لَهُ ذَنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ.

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو نیکی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

اٹھاسیواں باب

وقت وفاتِ امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(بَابُ) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا حَدَثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَثٌ ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ » قَالَ : هُمْ فِي عُذْرٍ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُذْرٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور رہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصولِ فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیئے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ

عَنْ عَبْدِ الأَعْلى قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ الْعامَّةِ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ : مَنْ ماتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمامٌ ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً ، فَقالَ : الْحَقُّ وَاللهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّ إِماماً هَلَكَ وَ رَجُلٌ بِخُراسانَ لايَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّهُ لَمْ يَسَعْهُ ذٰلِكَ ؟ قالَ : لايَسَعُهُ إِنَّ الْإِمامَ إِذا هَلَكَ وَقَعَتْ حُجَّةُ وَصِيِّهِ عَلى مَنْ هُوَ مَعَهُ فِي الْبَلَدِ وَحَقُّ النَّفْرِ عَلى مَنْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ إِذا بَلَغَهُمْ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَوْلا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قُلْتُ : فَنَفَرَ قَوْمٌ فَهَلَكَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَيَعْلَمَ ؟ قالَ : إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهاجِراً إِلَى اللهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ» قُلْتُ : فَبَلَغَ الْبَلَدَ بَعْضُهُمْ فَوَجَدَكَ مُغْلَقاً عَلَيْكَ بابُكَ وَمُرْخًى عَلَيْكَ سِتْرُكَ ، لاتَدْعُوهُمْ إِلىٰ نَفْسِكَ وَلا يَكُونُ مَنْ يَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ فَبِما يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ ؟ (٢) قالَ : بِكِتابِ اللهِ الْمُنْزَلِ ، قُلْتُ : فَيَقُولُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ كَيْفَ ؟ قالَ : أَراكَ قَدْ تَكَلَّمْتَ في هٰذا قَبْلَ الْيَوْمِ ، قُلْتُ : أَجَلْ ، قالَ : فَذَكَرَ ما أَنْزَلَ اللهُ في عَلِيٍّ عليه السلام وَما قالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله في حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ عليهما السلام وَما خَصَّ اللهُ بِهِ عَلِيّاً عليه السلام وَما قالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ وَصِيَّتِهِ إِلَيْهِ وَ نَصْبِهِ إِيّاهُ وَما يُصِيبُهُمْ وَ إِقْرارِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِذٰلِكَ وَوَصِيَّتِهِ إِلَى الْحَسَنِ وَتَسْلِيمِ الْحُسَيْنِ لَهُ بِقَوْلِ اللهِ : «النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْواجُهُ أُمَّهاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلىٰ بِبَعْضٍ في كِتابِ اللهِ» ٥ الانفال ٨/٧٥

قُلْتُ : فَإِنَّ النّاسَ تَكَلَّمُوا في أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام وَيَقُولُونَ : كَيْفَ تَخَطَّتْ مِنْ وُلْدِ أَبِيهِ مَنْ لَهُ مِثْلُ قَرابَتِهِ وَمَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْهُ وَقَصُرَتْ عَمَّنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ ، فَقالَ : يُعْرَفُ صاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ بِثَلاثِ خِصالٍ لاتَكُونُ في غَيْرِهِ : هُوَ أَوْلَى النّاسِ بِالَّذي قَبْلَهُ ، وَهُوَ وَصِيُّهُ ، وَعِنْدَهُ سِلاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَوَصِيَّتُهُ وَذٰلِكَ عِنْدي ، لا أُنازَعُ فيهِ ، قُلْتُ : إِنَّ ذٰلِكَ مَسْتُورٌ مَخافَةَ السُّلْطانِ ؟ قالَ : لايَكُونُ في سِتْرٍ إِلّا وَلَهُ حُجَّةٌ ظاهِرَةٌ ، إِنَّ أَبي اسْتَوْدَعَني ما هُناكَ ، فَلَمّا حَضَرَتْهُ الْوَفاةُ قالَ : ادْعُ لي شُهُوداً فَدَعَوْتُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ نافِعٌ مَوْلىٰ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ قالَ : اكْتُبْ :

هٰذا ما أَوْصىٰ بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ «يا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلا تَمُوتُنَّ إِلّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» (١) وَأَوْصىٰ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ في بُرْدِهِ الَّذي كانَ يُصَلّي فِيهِ الْجُمَعَ وَأَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمامَتِهِ وَأَنْ يُرَبِّعَ قَبْرَهُ وَيَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصابِعَ ، ثُمَّ يُخَلّي عَنْهُ ، فَقالَ :

اطْوُوهُ ، ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ : انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللهُ ، فَقُلْتُ بَعْدَمَا انْصَرَفُوا: مَا كَانَ فِي هٰذَا يَا أَبَتِ أَنْ تَشْهَدَ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يُوصَ ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُجَّةٌ؛ فَهُوَ الَّذِي إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ الْبَلَدَ قَالَ : مَنْ وَصِيُّ فُلَانٍ ، قِيلَ فُلَانٌ ، قُلْتُ : فَإِنْ أَشْرَكَ فِي الْوَصِيَّةِ ؟ قَالَ : تَسْأَلُونَهُ فَإِنَّهُ سَيُبَيِّنُ لَكُمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ اس عام روایت کے متعلق کہ جو اس حالت میں مرگیا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا یہ حق ہے۔ فرمایا بے شک۔ میں نے کہا اگر امام مرجائے اور ایک شخص خراسان میں ہو وہ اس کے وصی کا علم نہیں رکھتا اور نہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اگر نہیں پہنچ سکتا تو امام کی وفات کے بعد ان کا وصی حجت ہوگا ان لوگوں پر جو اس کے شہر میں موجود ہوں اور جو موجود نہیں ان کو چاہیئے جس وقت خبر ملے خدمت امام میں حاضر ہوں جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کیوں نہیں اہلِ ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم فقہ حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔

میں نے کہا کچھ فرض کیجئے۔ چلے بھی اور وہ امام تک پہنچنے اور علم حاصل ہونے سے پہلے ہلاک ہو گئے تو، فرمایا خدا فرماتا ہے جو اپنے گھر سے خدا اور رسولؐ کی طرف ہجرت کرنے کو نکلے اور ان کو راہ میں موت آگئی تو ان کا اجر اللہ پر ہے۔

میں نے کہا فرض کیجئے وہ شہر میں پہنچ بھی گیا۔ لیکن یا تو آپ کا دروازہ بند پایا، دَر پر پردہ پڑا ہوا پایا، اور کوئی آپ تک پہنچانے والا بھی نہیں، پھر کیا ہوگا۔ کیسے پہچانیں گے۔ فرمایا۔ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے، میں نے کہا خدا نے کیا فرمایا ہے۔ فرمایا یہ سوال تم نے پہلے بھی کیا تھا۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ اس کے بعد وہ آیات بیان کیں جو علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئیں اور حسنؑ وحسینؑ کے بارے میں جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو علیؑ سے مخصوص تھیں اور جو وصیت رسول اللہ صلعم نے ان کے متعلق فرمائی اور ان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جو مصائب ان پر نازل ہونے والے تھے اور حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کے متعلق وصیت کرنا اور امام حسینؑ کا۔ اس کو اس آیت کے تحت قبول کرنا بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں۔ خدا کی کتاب میں۔

میں نے کہا لوگ کلام کرتے ہیں۔ امامت امام محمد باقر علیہ السلام میں اور کہتے ہیں کہ امامت کیونکر تجاوز کر گئی اس شخص سے جو امام محمد باقر علیہ السلام کے باپ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا اور کیوں پہنچی اس کی طرف جو سن میں چھوٹے تھے حضرت نے فرمایا امام کی شناخت تین چیزوں سے ہوتی ہے جو اس کے غیر میں نہیں ہوتیں اوّل یہ کہ وہ اپنے قبل امام کی طرح اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل و اولیٰ ہوتا ہے دوسرے سابق امام کی وصیت ہوتی ہے تیسرے اس کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں اور اس کے متعلق وصیت ہوتی ہے یہ سب میرے لئے ہے اس میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں۔

میں نے کہا یہ چیزیں تو خوف سلطان سے ڈھکی چھپی ہیں فرمایا۔ یہ چیزیں چھپنے والی نہیں کیونکہ اس کے حجت ظاہر ہونے کا پتہ اور باتوں سے چل جاتا ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے یہ چیزیں میرے سپرد کر دی ہیں جب ان کی موت کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا میرے لئے گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار گواہ بلائے۔ جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا۔ حضرت نے ان سے فرمایا۔ لکھو وہ کہ وصیت میں کہا تھا اس کے متعلق یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کہ اے میرے فرزندو اللہ نے تمہارے لئے دین کو انتخاب کر لیا ہے پس تم مسلمان رہ کر ہی مرنا۔ محمد بن علی نے وصیت کی اپنے بیٹے جعفر بن محمد کو اور انھیں حکم دیا ہے کہ اس چادر کا کفن دیں جس میں میں جمعہ کی نماز پڑھا کرتا تھا اور میرا ہی عمامہ باندھیں اور مربع قبر بنائیں اور چار انگشت اونچا کریں۔ پھر فرمایا اس وصیت نامہ کو لپیٹ دو اور گواہوں سے کہا اب تم چلے جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ جب وہ لوگ چلے گئے، اے باباجان ایسا آپ نے کیوں کیا اور اس وصیت پر گواہی کیوں لی۔ فرمایا۔ میں نے اسے برا سمجھا کہ میرے بعد لوگ تم پر غلبہ حاصل کریں اور کہیں کہ ان کے لئے کوئی وصیت نہیں کی، پس میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو جائے۔ پس جو کوئی شہر (مدینہ) میں وارد ہو اُسے دریافت کرنا چاہیئے کہ فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا۔ میں نے کہا اگر وصیت میں چند آدمیوں کو شریک کر لیا ہو تو کیا ہو۔ فرمایا۔ ان سے آیاتِ محکمات کے متعلق سوالات کئے جائیں۔ امر حق واضح ہو جائے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَصْلَحَكَ اللهُ بَلَغَنَا شَكْوَاكَ وَ أَشْفَقْنَا ، فَلَوْ أَعْلَمْتَنَا أَوْ عَلَّمْتَنَا مَنْ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ عَالِماً وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ ، فَلَا يَهْلِكُ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ ، قُلْتُ : أَفَيَسَعُ النَّاسَ إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ أَلَّا يَعْرِفُوا الَّذِي بَعْدَهُ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَهْلُ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ فَلَا ـ يَعْنِي الْمَدِينَةَ ـ وَأَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الْبُلْدَانِ فَبِقَدْرِ مَسِيرِهِمْ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قَالَ (انفال ۸/۷۵) قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِذَا قَدِمُوا بِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ صَاحِبَهُمْ ؟ قَالَ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَالْهَيْبَةَ .

۳۔ راوی نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ آپ کی حفاظت کرے ہمیں آپ کی علالت کی خبر ملی ہے اور ہم آپ کی موت سے ڈرے ہوئے ہیں لہذا آگاہ کیجئے یا تعلیم دیجئے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام آیاتِ قرآنی کے عالم تھے اور علم میراث میں چلتا ہے اگر کوئی عالم مرتا ہے تو اس کی جگہ اسی جیسا علم رکھنے والا دوسرا آجاتا ہے یا جیسا اللہ چاہتا ہے۔ میں نے کہا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب عالم مر جائے تو لوگ اس کے بعد والے کو نہ پہچانیں۔ فرمایا اس شہر

(مدینہ) والوں کے لئے معرفت امام اسی وقت ضروری ہے لیکن دور کے شہر والوں کے لئے وقت ہوگا بقدر ان کی مسافت کے خدا فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں بلکہ ان کی ایک جماعت علم دین حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ تحصیل علم کے بعد لوگوں کو ڈرائیں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں تاکہ وہ گناہ سے ڈریں۔

میں نے کہا اگر اس کوشش کے درمیان مر جائے۔ فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہجرت کرکے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف نکلے اور راہ میں اسے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے کہا جو لوگ امام کے شہر میں پہنچ جائیں تو وہ کس طرح پہچانیں۔ فرمایا۔ امام کے سکینہ و وقار اور اس کی ہیبت سے۔

نواسیواں باب

امامؑ کب جانتا ہے کہ امامت اس کی طرف آئی

بَابُ ۸۹

فِي أَنَّ الْإِمَامَ مَتَىٰ يَعْلَمُ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ صَارَ إِلَيْهِ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ الْقُمِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلَىٰ أَبِيكَ ثُمَّ إِلَيْكَ ، ثُمَّ حَلَفْتُ لَهُ ـ وَحَقِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَحَقِّ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ حَتَّىٰ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ـ بِأَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنِّي مَا تُخْبِرُنِي بِهِ إِلَىٰ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَبِيهِ أَحَيٌّ هُوَ أَوْ مَيِّتٌ ؟ فَقَالَ : قَدْ وَاللهِ مَاتَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَرْوُونَ : أَنَّ فِيهِ سُنَّةَ أَرْبَعَةِ أَنْبِيَاءَ ، قَالَ : قَدْ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلَكَ ، قُلْتُ : هَلَاكَ غَيْبَةٍ أَوْ هَلَاكَ مَوْتٍ ؟ قَالَ : هَلَاكَ مَوْتٍ ، فَقُلْتُ : لَعَلَّكَ مِنِّي فِي تَقِيَّةٍ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، قُلْتُ : فَأَوْصَىٰ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَشْرَكَ مَعَكَ فِيهَا أَحَداً ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَعَلَيْكَ مِنْ إِخْوَتِكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں جو خلوص مجھے آپؑ کے والد اور آپ سے ہے آپ اس سے واقف ہیں میں قسم کھاتا ہوں حق رسولؐ کی اور تمام آئمہؑ کے حق کی، آپ جو راز آپ مجھ سے بیان کریں گے میں اس کو کسی سے نہ کہوں گا۔ میں آپؑ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپؑ کے والد (امام موسیٰ کاظمؑ) زندہ ہیں یا مر گئے فرمایا واللہ ان کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کے شیعہ (واقفیہ فرقہ والے) کہتے ہیں کہ ان میں چار نبیوں کی سنت ہے یوسفؑ، موسیٰؑ، خضر اور عیسیٰؑ

جو غائب ہیں یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور غائب ہیں) قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مرگئے۔ میں نے کہا غائب ہوگئے ہیں یا مرگئے۔ فرمایا۔ مرگئے۔ میں نے کہا شاید از رو ئے تقیہ کہہ رہے ہیں۔ فرمایا سبحان اللہ (یعنی ایسا نہیں)

میں نے کہا تو انھوں نے آپ کے لئے وصیت کی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا تو آپ امام ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً عَنَى أَخَاكَ إِبْرَاهِيمَ [1] فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَاكَ فِي الْحَيَاةِ وَأَنَّكَ تَعْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ يَمُوتُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَا يَمُوتُ مُوسَى !! قَدْ وَاللهِ مَضَى كَمَا مَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلٰكِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً يَمُنُّ بِهٰذَا الدِّينِ عَلَى أَوْلَادِ الْأَعَاجِمِ وَيَصْرِفُهُ عَنْ قَرَابَةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً فَيُعْطِي هٰؤُلَاءِ وَيَمْنَعُ هٰؤُلَاءِ ، لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ فِي هِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ أَلْفَ دِينَارٍ بَعْدَ أَنْ أَشْفَى عَلَى طَلَاقِ نِسَائِهِ وَعِتْقِ مَمَالِيكِهِ وَلٰكِنْ قَدْ سَمِعْتَ مَا لَقِيَ يُوسُفُ مِنْ إِخْوَتِهِ.

٢ ـ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص (عباس برادر امام رضا علیہ السلام) نے آپ کے بھائی ابراہیم سے کہا تمہارے باپ زندہ ہیں پس آپ جانتے ہیں اس امر کو جسے وہ نہیں جانتا۔ یعنے آپ کو اپنے باپ کی زندگی کا ان سے زیادہ علم ہے فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ مرجائیں اور موسیٰ نہ مریں (تمہارے خیال میں یہ بات آتی ہے) واللہ رسولؐ اللہ کی طرح وہ بھی مرگئے اور جب سے نبی کی روح قبض ہوئی یہ سلسلہ جاری رہا۔ خدا نے احسان کیا اس دین پر اولاد اعاجم سے (یعنی سلمان جو ایرانی تھے وہ تو پُرخلوص ایمان لائے اور روگردانی کی ان لوگوں نے جو قرابتدار ان رسولؐ تھے (عباس وغیرہ) اور یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ خدا نے ان کو ایمان عطا کیا اور ان کو باز رکھا۔

میں نے ماہ ذی الحجہ میں اس ابراہیم کا قرض ادا کیا (اور اس کو قرض خواہوں کی سختی سے نجات دی) ایسی حالت میں جبکہ وہ تیار ہو گیا تھا اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو فروخت کرنے پر۔ لیکن تم نے سنا ہے کہ یوسف کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا کیا (یعنی میں نے تو ان کے ساتھ یہ احسان کیا اور انھوں نے میری امامت سے انکار کا یہ بہانہ تراشا کہ میرے والد کی موت سے انکار کردو تاکہ میرے جانشین ہونے کا سوال ہی نہ رہے۔)

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ [3] عليه السلام : إِنَّهُمْ رَوَوْا عَنْكَ فِي مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ [4] عليه السلام أَنَّ رَجُلاً قَالَ لَكَ : عَلِمْتَ ذٰلِكَ بِقَوْلِ سَعِيدٍ؟ [5] ، فَقَالَ : جَاءَ سَعِيدٌ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ بِهِ ، قَبْلَ مَجِيئِهِ ، قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : طَلَّقْتُ أُمَّ فَرْوَةَ بِنْتَ إِسْحَاقَ فِي رَجَبٍ

بعدَ موتِ أبي الْحسنِ عليه السلام بيومٍ ، قلتُ طلّقتها وقد علمتَ بموتِ أبي الحسنِ؟ قال : نعم ، قلتُ : قبل أنْ يقدمَ عليك سعيدٌ؟ قال : نعم .

۳۔ وشاء نے کہا، میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ سے وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ آپ کو وفات کا حال سعید سے جو بغداد سے آیا تھا معلوم ہوا تھا۔ فرمایا میں تو سعید کے آنے سے پہلے ہی خبر وفات سنا چکا تھا راوی کہتا ہے میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ میں نے ام فروہ بنت اسحاق کو ماہ رجب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے دن ہی خبر دے دی تھی، میں نے کہا آپ کو موت کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا سعید کے آنے سے پہلے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٤ ـ محمّدُ بنُ يحيى ، عن محمّدِ بنِ الحسينِ ، عن صفوانَ قالَ : قلتُ للرّضا عليه السلام : أخبرني عن الإمامِ متى يعلمُ أنّه إمامٌ ؟ حين يبلغه أنّ صاحبه قد مضى أو حين يمضي ؟ مثلَ أبي الحسنِ قُبضَ ببغدادَ وأنتَ هٰهنا ؟ قال : يعلمُ ذلك حين يمضي صاحبُه ، قلتُ: بأيّ شيءٍ؟ قال : يلهمه الله ،

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ امام کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امام ہوا جبکہ اس کو یہ خبر معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مر گیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا موت کے وقت ہی۔ میں نے کہا کیسے؟ فرمایا اللہ اس کو الہام کرتا ہے۔

٥ ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ ، عن محمّدِ بنِ عيسى ، عن أبي الفضلِ الشّهبانيّ ، عن هارونَ بنِ الفضلِ قالَ : رأيتُ أبا الحسنِ عليَّ بنَ محمّدٍ في اليومِ الّذي توفّي فيه أبو جعفرٍ عليه السلام فقالَ : إنّا لله وإنّا إليه راجعونَ ، مضى أبو جعفرٍ عليه السلام ، فقيلَ لهُ : وكيفَ عرفتَ ؟ قالَ ، لأنّه تداخلني ذلّةٌ لله لم أكن أعرفُها .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے روز وفات امام محمد تقی علیہ السلام (جو بغداد میں فوت ہوئے) امام علی نقی علیہ السلام کو کہتے سنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، امام محمد تقی کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا میرے دل میں ایسی رقت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

٦ ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ ، عن محمّدِ بنِ عيسى ، عن مسافرٍ قالَ : أمرَ أبو إبراهيمَ عليه السلام ـ حين أُخرجَ به ـ أبا الحسنِ عليه السلام أن ينامَ على بابه في كلّ ليلةٍ أبداً ما كانَ حيّاً إلى أن يأتيه خبرُه قالَ : فكنّا في كلّ ليلةٍ نفرشُ لأبي الحسنِ في الدّهليزِ ، ثمّ يأتي بعدَ العشاءِ فينامُ ، فإذا

أَصْبَحَ انْصَرَفَ إِلىٰ مَنْزِلِهِ، قَالَ: فَمَكَثَ عَلىٰ هٰذِهِ الْحٰالِ أَرْبَعَ سِنِينَ، فَلَمَّا كٰانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيٰالِي أَبْطَأَ عَنّٰا وَفُرِشَ لَهُ فَلَمْ يَأْتِ كَمٰا كٰانَ يَأْتِي، فَاسْتَوْحَشَ الْعِيٰالُ وَذُعِرُوا وَدَخَلَنٰا أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ إِبْطٰائِهِ فَلَمّٰا كٰانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى الدّٰارَ وَدَخَلَ إِلَى الْعِيٰالِ وَقَصَدَ إِلىٰ أُمِّ أَحْمَدَ فَقٰالَ لَهٰا: هٰاتِ الَّتِي أَوْدَعَكِ أَبِي، فَصَرَخَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهٰا وَشَقَّتْ جَيْبَهٰا وَقٰالَتْ: مٰاتَ وَاللّٰهِ سَيِّدِي فَكَفَّهٰا وَقٰالَ لَهٰا: لاٰ تُكَلِّمِي بِشَيْءٍ وَلاٰ تُظْهِرِيهِ، حَتّٰى يَجِيءَ الْخَبَرُ إِلَى الْوٰالِي، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ سَفَطاً وَأَلْفَيْ دِينٰاراً وَأَرْبَعَةَ آلاٰفِ دِينٰارٍ، فَدَفَعَتْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ إِلَيْهِ دُونَ غَيْرِهِ وَقٰالَتْ: إِنَّهُ قٰالَ لِي فِيمٰا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ـ وَكٰانَتْ أَثِيرَةً عِنْدَهُ ـ: اِحْتَفِظِي بِهٰذِهِ الْوَدِيعَةِ عِنْدَكِ، لاٰ تُطْلِعِي عَلَيْهٰا أَحَداً حَتّٰى أَمُوتَ، فَإِذٰا مَضَيْتُ فَمَنْ أَتٰاكِ مِنْ وُلْدِي فَطَلَبَهٰا مِنْكِ فَادْفَعِيهٰا إِلَيْهِ، وَاعْلَمِي أَنِّي قَدْ مِتُّ وَقَدْ جٰاءَنِي وَاللّٰهِ عَلاٰمَةُ سَيِّدِي، فَقَبَضَ ذٰلِكَ مِنْهٰا وَأَمَرَهُمْ بِالْإِمْسٰاكِ جَمِيعاً إِلىٰ أَنْ وَرَدَ الْخَبَرُ، وَانْصَرَفَ فَلَمْ يَعُدْ لِشَيْءٍ مِنَ الْمَبِيتِ كَمٰا كٰانَ يَفْعَلُ، فَمٰا لَبِثْنٰا إِلاّٰ أَيّٰاماً يَسِيرَةً حَتّٰى جٰاءَتِ الْخَرِيطَةُ بِنَعْيِهِ فَعَدَدْنَا الْأَيّٰامَ وَتَفَقَّدْنَا الْوَقْتَ فَإِذٰا هُوَ قَدْ مٰاتَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مٰا فَعَلَ، مِنْ تَخَلُّفِهِ عَنِ الْمَبِيتِ وَقَبْضِهِ لِمٰا قَبَضَ.

۸- مسافر کہتاہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بجبر بغداد لے جا رہے تھے تو انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ہر رات جب تک میرے مرنے کی خبر نہ آئے میرے گھر کے دروازے پر سویا کریں۔ مسافر کہتا ہے ہم ہر روز رات کو دہلیز میں ان کے لئے فرش بچھا دیتے تھے وہ عشا کے بعد آتے اور سو رہتے اور اپنے گھر چلے جاتے۔ یہ صورت چار سال تک رہی۔ ایک رات آنے میں تاخیر ہوئی۔ ہم نے فرش بچھا دیا۔ لیکن حسب معمول نہ آئے۔ سب گھر والے مضطرب و پریشان تھے اور اس کو ایک عظیم مصیبت سمجھا کہ یہ تاخیر ہوئی کیوں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آئے اور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اور اُم احمد سے کہا۔ جو چیز میرے باپ نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے وہ مجھے دے دو۔

یہ سُن کر وہ رونے لگیں۔ منہ پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑ دیا۔ اور کہنے لگیں۔ واللہ میرا آقا مر گیا۔ حضرت نے فرمایا زبان سے کچھ نہ کہو اور کچھ ظاہر نہ کرو، جب تک حاکم مدینہ کے پاس سرکاری طور پر اطلاع نہ آجائے۔ پس ام احمد نے دو ہزار یا چار ہزار دینار سے بھری تھیلی نکالی اور حضرت کو دی اور حضرت کے سوا کسی اور کو نہ دی اور کہا۔ امام موسیٰ کاظم نے کہا تھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک راز ہے اور اُم احمد امام موسیٰ کاظم کے نزدیک عزیز و گرامی تھیں۔ حضرت نے ان سے کہا۔ اس امانت کی حفاظت کرو۔ اپنے پاس رکھو اور میرے مرنے تک کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا۔ جب میں مر جاؤں تو میری اولاد میں سے جو کوئی تمہارے پاس آئے اور تم سے مانگے تو اسے دے دینا اور سمجھ لینا کہ میں مر گیا۔ پس میرے پاس میرے آقا کے مرنے کی علامت آگئی پس حضرت نے وہ امانت لے لی اور گھر والوں سے کہا اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں یہاں تک کہ حضرت کے مرنے کی باقاعدہ

خبر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے بس میت کے متعلق کوئی خبر ہمیں صبح تک معلوم نہ ہوئی چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا علیہ السلام کے رات کو سونے کے لیے نہ آنے کا تھا اور اُمّ احمد سے امانت لینے کا۔

نواں باب

حالات آئمہ علیہم السلام بلحاظ سن

((بابُ)) ۹۰

حالاتِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ فِي السِّنِّ

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ، عَنْ يَزِيدَ الْكُناسِيِّ قالَ: سَأَلْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام: أَكانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةَ [ا]للهِ عَلى أَهْلِ زَمانِهِ؟ فَقالَ: كانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيّاً حُجَّةَ [ا]للهِ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَما تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قالَ: «إِنِّي عَبْدُاللهِ آتانِيَ الْكِتابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً وَجَعَلَنِي مُبارَكاً أَيْنَما كُنْتُ وَأَوْصانِي بِالصَّلاةِ وَالزَّكاةِ مادُمْتُ حَيّاً» قُلْتُ: فَكانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلهِ عَلى زَكَرِيّا فِي تِلْكَ الْحالِ وَهُوَ فِي الْمَهْدِ؟ فَقالَ: كانَ عِيسى فِي تِلْكَ الْحالِ آيَةً لِلنّاسِ وَرَحْمَةً مِنَ اللهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْها وَكانَ نَبِيّاً حُجَّةً عَلى مَنْ سَمِعَ كَلامَهُ فِي تِلْكَ الْحالِ، ثُمَّ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّى مَضَتْ لَهُ سَنَتانِ وَكانَ زَكَرِيّا الْحُجَّةَ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النّاسِ بَعْدَ صَمْتِ عِيسى بِسَنَتَيْنِ ثُمَّ ماتَ زَكَرِيّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ، أَما تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يا يَحْيى خُذِ الْكِتابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْناهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً» فَلَمّا بَلَغَ عِيسى عليه السلام سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسالَةِ حِينَ أَوْحَى اللهُ تَعالى إِلَيْهِ، فَكانَ عِيسَى الْحُجَّةَ عَلى يَحْيى وَعَلَى النّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يا أَبا خالِدٍ يَوْماً واحِداً بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلهِ عَلَى النّاسِ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام وَأَسْكَنَهُ الْأَرْضَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ أَكانَ عَلِيٌّ عليه السلام حُجَّةً مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ عَلى هذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَياةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ فَقالَ: نَعَمْ يَوْمَ أَقامَهُ لِلنّاسِ وَنَصَبَهُ عَلَماً وَدَعاهُمْ إِلى وِلايَتِهِ وَأَمَرَهُمْ بِطاعَتِهِ، قُلْتُ: وَكانَتْ طاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام واجِبَةً عَلَى النّاسِ فِي حَياةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَبَعْدَ وَفاتِهِ؟ فَقالَ: نَعَمْ وَلكِنَّهُ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ

وَكَانَتِ الطَّاعَةُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَىٰ اُمَّتِهِ وَعَلَىٰ عَلِيٍّ عليه السلام فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتِ الطَّاعَةُ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ لِعَلِيٍّ عليه السلام بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام حَكِيماً عَالِماً.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا، کیا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جب مہد میں کلام کیا تو اپنے اہل زمانہ پر حجت خدا تھے۔ فرمایا بے شک وہ نبی اور حجت خدا تھے رسول نہ تھے کیا تم نے ان کا قول نہ سنا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مجھے مبارک قرار دیا ہے جہاں کہیں بھی رہوں اور مجھے ہدایت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں، نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ میں نے کہا اس حالت میں وہ جناب زکریا پر حجت خدا تھے جبکہ گہوارہ میں تھے۔ فرمایا۔ عیسیٰ اس حالت میں لوگوں کے لئے اللہ کی آیت تھے اور رحمت تھے اللہ کی طرف سے مریم کے لئے جب انھوں نے کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برأت پیش کی۔ وہ نبی اور حجت تھے اس شخص کے لئے جس نے ان کا کلام سنا اس حال میں، اس کے بعد حضرت عیسیٰ خاموش ہو گئے اور دو سال تک کوئی کلام نہ کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دو سال خاموش رہنے کے زمانہ میں زکریا علیہ السلام لوگوں پر حجت خدا تھے ان کے مرنے کے بعد کتاب و حکمت کے وارث ان کے بیٹے یحییٰ ہوئے درآنحالیکہ وہ کم سن تھے جب عیسیٰ علیہ السلام سات سال کے ہو گئے تو انھوں نے کلام کیا نبوت و رسالت کے بارے میں جبکہ خدا نے ان پر وحی کی پس عیسیٰ حجت تھے یحییٰ پر اور تمام لوگوں پر اور اے ابو خالد زمین بغیر حجت خدا کے ایک دن بھی خالی نہیں رہتی، جب سے خدا نے آدم کو پیدا کیا اور روئے زمین پر انھیں ساکن کیا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا علی علیہ السلام خدا اور رسول کی طرف سے اس امت پر خدا کی حجت تھے حیات رسول میں فرمایا جب سے کہ رسول نے اپنا قائم مقام بنایا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

میں نے کہا کیا حیات رسول میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی واجب تھی فرمایا۔ ہاں۔ لیکن علی ساکت رہے اور امر و نہی الٰہی میں رسول کی موجودگی میں کوئی بات نہ کی۔ رسول اللہ کی اطاعت آپ کی زندگی میں تمام امت پر جس طرح واجب تھی اسی طرح علی پر تھی اور بعد وفات رسول تمام لوگوں پر خدا اور رسول کی طرف سے علی کی اطاعت واجب تھی اور علی حکیم و علیم تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَكُنْتَ تَقُولُ: يَهَبُ اللهُ لِي غُلَاماً، فَقَدْ وَهَبَ اللهُ لَكَ فَقَرَّ عُيُونَنَا، فَلَا أَرَانَا اللهُ يَوْمَكَ، فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ؟! قَالَ: وَمَا يَضُرُّهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، قَدْ قَامَ عِيسَىٰ [ابْنُ مَرْيَمَ] عليه السلام بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ [أَقَلَّ مِنْ] ثَلَاثِ سِنِينَ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا قبل امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کے ہم نے آپ سے آپ کے جانشین کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا دیگا چنانچہ خدا نے دے دیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں بس خدا آپ کی موت کا دن نہ دکھلائے لیکن اگر ایسا ہو تو آپ کا جانشین کون ہوگا حضرت نے اپنے ہاتھ سے امام محمد تقی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ سامنے کھڑے تھے۔ میں نے کہا یہ تو ابھی تین ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کم سنی مانع امامت نہیں۔ عیسیٰ تین ہی سال کے تھے کہ حجت خدا قرار پائے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي حَدَاثَةِ سِنِّكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ أَنْ يَسْتَخْلِفَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَرْعَى الْغَنَمَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُبَّادُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ خُذْ عَصَى الْمُتَكَلِّمِينَ وَعَصَا سُلَيْمَانَ وَاجْعَلْهَا فِي بَيْتٍ وَاخْتِمْ عَلَيْهَا بِخَوَاتِيمِ الْقَوْمِ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، فَمَنْ كَانَتْ عَصَاهُ قَدْ أَوْرَقَتْ وَأَثْمَرَتْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ، فَأَخْبَرَهُمْ دَاوُدُ عليه السلام، فَقَالُوا: قَدْ رَضِينَا وَسَلَّمْنَا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپؑ کی کم سنی کی وجہ سے چہ میگوئیاں کر رہے ہیں خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ سلیمان کو اپنا خلیفہ بنائیں درآنحالیکہ وہ بچے تھے اور بکریاں چراتے تھے بنی اسرائیل کے عابدوں اور عالموں نے اس سے انکار کیا۔ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ان معترضوں سے ایک لاٹھی لو، اور ایک سلیمان سے لو اور دونوں کو ایک گھر میں رکھ دو اور قوم کی مہریں لگا دو۔ دوسرے روز دیکھو جس کی لاٹھی میں پتے لگے ہوں اور پھل بھی ہو وہی خلیفہ ہے داؤد علیہ السلام نے اس کی خبر قوم کو دی وہ راضی ہوگئی اور اس خدائی فیصلہ کو مان لیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: دَخَلْتُ إِلَيْهِ وَمَعِي غُلَامٌ يَقُودُنِي خُمَاسِيٌّ لَمْ يَبْلُغْ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ. [أَوْ قَالَ: سَيَلِي عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ].

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ ایک پانچ سالہ لڑکا میری انگلی پکڑے ہوئے تھا جو بالغ نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا جواب ہوگا تمہارا۔ جب لوگ تم پر حجت لائیں گے اسی عمر کے متعلق (اشارہ ہے حضرت حجت کے متعلق جو پانچ سال کی عمر میں غائب ہوئے)

٥ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ ـ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ـ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْإِمَامِ، فَقُلْتُ: يَكُونُ الْإِمَامُ ابْنَ أَقَلَّ مِنْ سَبْعِ سِنِينَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَأَقَلَّ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ، فَقَالَ سَهْلٌ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ بِهٰذَا فِي سَنَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا امام کے متعلق آپ نے فرمایا امام سات برس سے بھی کم عمر کا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں پانچ سال سے بھی کم۔ یہ روایت کی علی بن مہزیار نے ۲۲۱ھ میں۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي؛ إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلٰى مَنْ؟ قَالَ: إِلٰى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي، فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَعَثَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام رَسُولاً، نَبِيّاً، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام علیہ السلام کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے میرے سردار اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ میرا بیٹا ابوجعفر (گویا راوی کی نظر میں امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی کی وجہ سے قابل امامت نہ تھے) حضرت نے فرمایا۔ خدا نے عیسیٰ کو رسول و نبی بنایا ایسے سن میں جو ابوجعفر کے سن سے بھی کم تھا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلٰى رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ حَتّٰى قَعَدَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ؛ إِنَّ اللّٰهَ احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ فَقَالَ: «وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً» «وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ» «وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً» فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ وَيَجُوزُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

یوسف ۱۲/۲۲ مریم ۱۹/۱۲ احقاف ۴۶/۱۵

۷۔ علی بن اسباط نے کہا کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے غور سے انکے سراپا پر نظر ڈالی تا کہ میں مصر میں اپنے اصحاب سے آپ کے قد و قامت بیان کروں حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی حجت رکھی ہے جو نبوت میں ہے اس نے فرمایا ہے ہم نے اس کو حکومت بچپن میں دے دی اور جب پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ پس بچپن میں دینا جائز ہے جس طرح چالیس برس بعد (حضرت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت یا امامت کا انحصار کسی

سن پر نہیں تھے یحییٰ بچپن میں نبی ہوئے۔ یوسفؑ چالیس سال بعد۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِّكَ، فَقَالَ: وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» فَوَاللهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيٌّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ. يوسف ۲/۱۰۸

۸۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپؑ کی کم سنی کی وجہ سے آپ کی امامت سے انکار کرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس قول خدا سے انکار کرتے ہیں اس نے اپنے نبی سے فرمایا۔ تم لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور میرا پیرو۔ خدا کی بصیرت کے ساتھ بلاتے ہیں یہی میرا راستہ ہے پس خدا کی قسم علیؑ نے نو سال کی عمر میں پیروی رسولؐ کی تھی اور اب میں بھی نو سال کا ہوں۔

اکیانویواں باب

امامؑ کو غسل میت امامؑ ہی دیتا ہے

بَابُ ۹۱

أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَا يَقُولُونَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ قَالَ: فَقَالَ: مَا يُدْرِيهِمْ مَنْ غَسَّلَهُ، فَمَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قُلْتُ لَهُمْ: إِنْ قَالَ مَوْلَايَ إِنَّهُ غَسَّلَهُ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ قَالَ: غَسَّلَهُ فِي تُخُومِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَقَ، قَالَ: لَا هَكَذَا [قَالَ] فَقُلْتُ: فَمَا أَقُولُ لَهُمْ؟ قَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي غَسَّلْتُهُ، فَقُلْتُ: أَقُولُ لَهُمْ إِنَّكَ غَسَّلْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ واقفیہ فرقہ والے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی موت کے قائل نہیں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ امام کو غسل نہیں دیتا مگر امام لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو تو کسی امام نے غسل دینا بیان نہیں کیا۔ لہٰذا وہ نہیں مرے۔ فرمایا۔ انھوں نے کیسے جانا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل نہیں دیا گیا آخر تم نے

ان سے کیا کہا۔ میں نے ان سے کہا۔ اگر میرا امام یہ کہے کہ ان کو عرش کے نیچے غسل دیا گیا تو سچ ہے۔ فرمایا یہ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کیا کہوں۔ فرمایا ان سے کہو میں (امام) نے ان کو غسل دیا ہے۔ میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے ان کو غسل دیا فرمایا۔ ہاں۔ (معتبر روایت یہ ہے کہ امام علیہ السلام باعجاز بغداد پہنچے اور غسل دیا۔)

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِمَامِ يُغَسِّلُهُ الْإِمَامُ؟ قَالَ: سُنَّةُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام.

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کو امام غسل دیتا ہے۔ فرمایا۔ تم ان سے کہو میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل دیا ہے میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے غسل دیا ہے فرمایا، ہاں۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا یہ سنت موسیٰؑ ہے (یعنی یہ طریقہ زمانہ موسیٰؑ سے چلا آرہا ہے منسوخ نہیں ہوا۔ انھوں نے وادئ تیہ میں اپنے وصی کو غسل دیا۔

٣ ـ وَعَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَدْرُونَ مَنْ حَضَرَ لِغُسْلِهِ؟ قَدْ حَضَرَهُ خَيْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ، الَّذِينَ حَضَرُوا يُوسُفَ فِي الْجُبِّ حِينَ غَابَ عَنْهُ أَبَوَاهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا جو منکر ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہاں غسل کے لئے کون حاضر تھا وہ تھے (ملائکہ رحمت) جو غائب ہونے والوں (ملائکہ عذاب سے) بہتر ہیں یہ وہی ہیں جو آئے تھے یوسف کے پاس کنوئیں میں جبکہ ان کے ماں باپ اور گھر والے موجود نہ تھے۔ یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو میں نے غسل دیا مدینہ میں اور جبرئیلؑ نے بغداد میں۔ (لفظ امام عام ہے فرشتہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے)۔

بانویواں باب

موالید الائمہ علیہم السلام

(بَابُ) ۹۲

مَوَالِيدِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الرَّزَامِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سُلَيْمانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ: حَجَجْنا مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي وُلِدَ فِيها ابْنُهُ مُوسَى عليه السلام، فَلَمّا نَزَلْنَا الأَبْواءَ وَضَعَ لَنَا الْغَداءَ وَكانَ إِذا وَضَعَ الطَّعامَ لِأَصْحابِهِ أَكْثَرَ وَأَطابَ، قالَ: فَبَيْنا نَحْنُ نَأْكُلُ إِذْ أَتاهُ رَسُولُ حُمَيْدَةَ فَقالَ لَهُ: إِنَّ حُمَيْدَةَ تَقُولُ: قَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي وَقَدْ وَجَدْتُ ما كُنْتُ أَجِدُ إِذا حَضَرَتْ وِلادَتِي وَقَدْ أَمَرْتَنِي أَنْ لا أَسْتَبِقَكَ بِابْنِكَ هٰذا، فَقامَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَانْطَلَقَ مَعَ الرَّسُولِ، فَلَمّا انْصَرَفَ قالَ لَهُ أَصْحابُهُ: سَرَّكَ اللهُ وَجَعَلَنا فِداكَ فَما أَنْتَ صَنَعْتَ مِنْ حُمَيْدَةَ؟ قالَ: سَلَّمَهَا اللهُ وَقَدْ وَهَبَ لِي غُلاماً وَهُوَ خَيْرُ مَنْ بَرَأَ اللهُ فِي خَلْقِهِ وَلَقَدْ أَخْبَرَتْنِي حُمَيْدَةُ عَنْهُ بِأَمْرٍ ظَنَّتْ أَنِّي لا أَعْرِفُهُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمَ بِهِ مِنْها، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَمَا الَّذِي أَخْبَرَتْكَ بِهِ حُمَيْدَةُ عَنْهُ؟ قالَ: ذَكَرَتْ أَنَّهُ سَقَطَ مِنْ بَطْنِها حِينَ سَقَطَ واضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ، رافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ، فَأَخْبَرْتُها أَنَّ ذٰلِكَ أَمارَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمارَةُ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ.

فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَما هٰذا مِنْ أَمارَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمارَةِ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ؟ فَقالَ لِي: إِنَّهُ لَمّا كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِجَدِّي أَتَى آتٍ جَدَّ أَبِي بِكَأْسٍ فِيهِ شَرْبَةٌ أَرَقُّ مِنَ الْماءِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَأَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، فَسَقاهُ إِيّاهُ وَأَمَرَهُ بِالْجِماعِ، فَقامَ فَجامَعَ، فَعُلِقَ بِجَدِّي وَلَمّا أَنْ كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِأَبِي أَتَى آتٍ جَدِّي فَسَقاهُ كَما سَقَى جَدَّ أَبِي وَأَمَرَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَمَرَهُ فَقامَ فَجامَعَ، فَعُلِقَ بِأَبِي، وَلَمّا أَنْ كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِي أَتَى آتٍ أَبِي فَسَقاهُ بِما سَقاهُمْ وَأَمَرَهُ بِالَّذِي أَمَرَهُمْ بِهِ فَقامَ فَجامَعَ فَعُلِقَ بِي وَلَمّا أَنْ كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِابْنِي أَتانِي آتٍ كَما أَتاهُمْ، فَفَعَلَ بِي كَما فَعَلَ بِهِمْ فَقُمْتُ بِعِلْمِ اللهِ وَإِنِّي مَسْرُورٌ بِما يَهَبُ اللهُ لِي، فَجامَعْتُ فَعُلِقَ بِابْنِي هٰذَا الْمَوْلُودِ فَدُونَكُمْ، فَهُوَ وَاللهِ صاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي،

إِنَّ نُطْفَةَ الْإِمامِ مِمّا أَخْبَرْتُكَ وَإِذا سَكَنَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأُنْشِئَ فِيهَا الرُّوحُ بَعَثَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالَى مَلَكاً يُقالُ لَهُ حَيَوانُ، فَكَتَبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الانعام
١١٥ صِدْقاً وَعَدْلاً لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» وَإِذا وَقَعَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ واضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ رافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ، فَأَمّا وَضْعُهُ يَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ فَإِنَّهُ يَقْبِضُ كُلَّ عِلْمٍ لِلّٰهِ أَنْزَلَهُ مِنَ السَّماءِ إِلَى الأَرْضِ وَأَمّا رَفْعُهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ فَإِنَّ مُنادِياً يُنادِي بِهِ مِنْ بُطْنانِ الْعَرْشِ(1) مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْعِزَّةِ

مِنَ الْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ يَقُولُ : يَافُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ! اُثْبُتْ تُثْبَتْ[۲] فَلَعَظِيمٍ مَا خَلَقْتُكَ[۳]، أَنْتَ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي وَمَوْضِعُ سِرِّي وَعَيْبَةُ عِلْمِي وَأَمِينِي عَلَىٰ وَحْيِي وَخَلِيفَتِي فِي أَرْضِي ، لَكَ وَلِمَنْ تَوَلَّاكَ أَوْجَبْتُ رَحْمَتِي وَمَنَحْتُ جِنَانِي وَأَحْلَلْتُ جِوَارِي ، ثُمَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُصْلِيَنَّ مَنْ عَادَاكَ أَشَدَّ عَذَابِي وَإِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي دُنْيَايَ مِنْ سِعَةِ رِزْقِي.

فَإِذَا انْقَضَى الصَّوْتُ - صَوْتُ الْمُنَادِي - أَجَابَهُ هُوَ وَاضِعاً يَدَيْهِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ :
آل عمران ۳/۱۸ «شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» قَالَ: فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَعْطَاهُ اللهُ الْعِلْمَ الْأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْآخِرَ وَاسْتَحَقَّ زِيَارَةَ الرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الرُّوحُ لَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ ؟ قَالَ الرُّوحُ هُوَ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ ، إِنَّ جَبْرَئِيلَ مِنَ
القدر ۹۷/۴ الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّ الرُّوحَ هُوَ خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عليهم السلام ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : «تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ».

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ مِثْلَهُ .

ا۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر حج کیا جس سال ان کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے جب ہم مقام الوا میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی، ہم سب کے سامنے رکھا گیا تو حمیدہؓ (مادر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا قاصد آیا اور کہا حمیدہ کہتی ہیں کیا آپؑ نے عالم غربت میں مجھے بھلا دیا۔ میں وہ آثار پا رہی ہوں جو میں وقتِ ولادت پایا کرتی ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے بے خبر نہ رکھنا یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا۔ خدا آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا۔ خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسے امر کی خبر دی جسے انھوں نے سمجھا میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے کہا۔ حمیدہ نے کیا بات بتائی فرمایا۔ انھوں نے کہا۔ جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے حمیدہ خاتون سے کہا یہ علامت ہے رسول اور اس کے بعد کے وصی کی۔ میں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسولؐ اور وصیؑ رسول سے ہے فرمایا جب وہ رات آئی جس میں میرے پردادا کا نطفہ قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایک پیالہ میں ایسا شربت لے کر آیا۔ جو پانی سے زیادہ رقیق مسکہ سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور دودھ سے زیادہ سفید، وہ ان کو پلایا اور جماع کا

حکم دیا۔ پس انھوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا نطفہ قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا نطفہ قرار پایا تو آنے والا فرشتہ میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پردادا کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلایا جو پردادا کو پلایا تھا اور وہی حکم دیا۔ پس انھوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا نطفہ قرار پایا، اور جب وہ رات آئی جس میں میرا نطفہ قرار پایا اور میرے باپ کو بھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو یہی صورت میرے لئے پیش آئی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بیٹا دیگا۔ پس میں نے جماع کیا میرے اس بیٹے کا حمل قرار پایا، پس یہ تمہارا امام ہے۔

امام کے استقرارِ حمل کی یہ صورت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ جب نطفہ قرار پاتا ہے تو وہ رحم میں چار ماہ ساکن رہتا ہے پھر اس میں روح پڑ جاتی ہے پھر خدا حیوان نامی فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس کے داہنے بازو پر یہ آیت لکھتا ہے از روئے صدق و عدل اللہ کا کلمہ تمام ہو گیا۔ خدا کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں وسمیع و علیم ہے۔

اور جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے جب ہاتھ زمین پر رکھتا ہے تو قبضہ میں کرتا ہے ہر اس علم کو جو خدا نے نازل کیا ہے آسمان سے زمین پر اور جب آسمان کی طرف سر اٹھاتا ہے تو ربّ العزت خدا کی طرف سے ایک منادی افق اعلیٰ سے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر ندا کرتا ہے اے فلاں بن فلاں تو امر دین میں ثابت قدم رہ تاکہ تجھے ثابت قدم رکھا جائے۔ میں نے تجھے کارِ عظیم کے لئے خلق کیا ہے تو میری مخلوق کا خلاصہ ہے میرے اسرار کا امین ہے میرے علم کا خزانہ ہے میری وحی کا امین ہے اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔

میں نے تیرے لئے اور تجھ سے محبت کرنے والوں کے لئے اپنی محبت کو واجب کیا اور اپنی جنت کو عطا کیا۔

اور میں نے اپنا جوار اس کے لئے جائز کیا۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو تجھ سے عداوت رکھے گا اسے سخت عذاب دوں گا اگرچہ دنیا میں میں نے اسے فارغ البالی دی ہو۔ جب منادی کی یہ آواز رک جائے گی تو وہ جواب دیگا میں گواہی دیتا ہوں گواہی دی اللہ نے اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ اور ملائکہ اور صاحبان علم نے گواہی دی کہ وہ واحد و یکتا ہے اور عدل کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز و حکیم ہے۔

جب وہ یہ کہے گا تو خدا اس کو علم اوّلین و آخرین عطا فرمائے گا اور شب قدر میں زیارت روح کا مستحق ہوگا۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں کیا جبرئیل روح نہیں ہیں فرمایا۔ جبرئیل ملائکہ سے ہیں اور روح مخلوق عظیم ہے جس کا مرتبہ ملائکہ سے زیادہ ہے کیا خدا نے نہیں فرمایا: نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور روح (یعنی اگر ملائکہ اور روح جدا جدا نہ ہوتے تو ان کو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ کیا جاتا)۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ أَنْ يَخْلُقَ

الْإِمَامَ أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ، فَيَسْقِيهَا أَبَاهُ ، فَمِنْ ذٰلِكَ يَخْلُقُ الْإِمَامَ ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَلَيْلَةً فِي بَطْنِ اُمِّهِ لَا يَسْمَعُ الصَّوْتَ ، ثُمَّ يَسْمَعُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْكَلَامَ ، فَإِذَا وُلِدَ بَعَثَ ذٰلِكَ الْمَلَكَ فَيَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا مَضَى الْإِمَامُ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ رُفِعَ لِهٰذَا مَنَارٌ مِنْ نُورٍ يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْخَلَائِقِ ، فَبِهٰذَا يَحْتَجُّ اللّٰهُ عَلَى خَلْقِهِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ تحت عرش سے پانی لے جا کر اسے پلا آئے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے امام چالیس دن رات اس طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سننے لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا تمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا الخ جب پہلا امام مر جاتا ہے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمال خلائق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے حجت تمام کرتا ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ الْإِمَامَ مِنَ الْإِمَامِ بَعَثَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ثُمَّ أَوْقَعَهَا أَوْ دَفَعَهَا إِلَى الْإِمَامِ ، فَشَرِبَهَا فَيَمْكُثُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْماً لَا يَسْمَعُ الْكَلَامَ ، ثُمَّ يَسْمَعُ الْكَلَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَإِذَا وَضَعَتْهُ اُمُّهُ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الْمَلَكَ الَّذِي أَخَذَ الشَّرْبَةَ ، فَكَتَبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ» فَإِذَا قَامَ بِهٰذَا الْأَمْرِ رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ مَنَاراً يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ . الانعام ۶/۱۱۵

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ امام سے امام کو پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تحت عرش سے پانی لا کر پلاتا ہے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا۔ اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو خدا اسی فرشتے کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے داہنے بازو پر لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب وہ صاحب امر امامت بنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارۂ نور پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْإِمَامَ لَيَسْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ فَإِذَا وُلِدَ خُطَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا صَارَ

الأَمْرُ إِلَيْهِ جَعَلَ اللهُ لَهُ عَمُوداً مِنْ نُورٍ، يُبْصِرُ بِهِ مَا يَعْمَلُ أَهْلُ كُلِّ بَلْدَةٍ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنی ماں کے پیٹ میں کلام سنتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے دونوں شانوں پر لکھتا ہے آیہ۔ تمت کلمۃ ربک الخ جب امر امامت اس کی طرف منتقل ہوتا ہے تو خدا اس کے لئے عمود نور پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہر شہر کے لوگوں کا اعمال دیکھتا ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: الأَوْصِيَاءُ إِذَا حَمَلَتْ بِهِمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَصَابَهَا فَتْرَةٌ شِبْهُ الْغَشْيَةِ، فَأَقَامَتْ فِي ذٰلِكَ يَوْمَهَا ذٰلِكَ، إِنْ كَانَ نَهَاراً أَوْ لَيْلَتَهَا إِنْ كَانَ لَيْلاً، ثُمَّ تَرَىٰ فِي مَنَامِهَا رَجُلاً يُبَشِّرُهَا بِغُلَامٍ، عَلِيمٍ، حَلِيمٍ، فَتَفْرَحُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ تَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهَا، فَتَسْمَعُ مِنْ جَانِبِهَا الأَيْمَنِ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ صَوْتاً يَقُولُ: حَمَلْتِ بِخَيْرٍ وَتَصِيرِينَ إِلَىٰ خَيْرٍ وَجِئْتِ بِخَيْرٍ، أَبْشِرِي بِغُلَامٍ، حَلِيمٍ، عَلِيمٍ، وَتَجِدُ خِفَّةً فِي بَدَنِهَا ثُمَّ لَمْ تَجِدْ بَعْدَ ذٰلِكَ امْتِنَاعاً[1] مِنْ جَنْبَيْهَا وَبَطْنِهَا فَإِذَا كَانَ لِتِسْعٍ مِنْ شَهْرِهَا سَمِعَتْ فِي الْبَيْتِ حِسّاً شَدِيداً، فَإِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِدُ فِيهَا ظَهَرَ لَهَا فِي الْبَيْتِ نُورٌ تَرَاهُ لَا يَرَاهُ غَيْرُهَا إِلَّا أَبُوهُ، فَإِذَا وَلَدَتْهُ وَلَدَتْهُ قَاعِداً وَتَفَتَّحَتْ لَهُ حَتَّىٰ يَخْرُجَ مُتَرَبِّعاً يَسْتَدِيرُ بَعْدَ وُقُوعِهِ إِلَى الأَرْضِ، فَلَا يُخْطِئُ الْقِبْلَةَ حَيْثُ كَانَتْ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ يَعْطِسُ ثَلَاثاً يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ بِالتَّحْمِيدِ وَيَقَعُ مَسْرُوراً مَخْتُوناً وَرَبَاعِيَتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَأَسْفَلَ وَنَابَاهُ وَضَاحِكَاهُ، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِثْلُ سَبِيكَةِ الذَّهَبِ نُورٌ وَيُقِيمُ يَوْمَهُ وَلَيْلَتَهُ تَسِيلُ يَدَاهُ ذَهَباً وَكَذٰلِكَ الأَنْبِيَاءُ إِذَا وُلِدُوا وَإِنَّمَا الأَوْصِيَاءُ أَعْلَاقٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ.

۵۔ ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی جلتی لاحق ہوتی ہے اگر نطفہ دن میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رہتی ہے اور اگر رات میں استقرار ہوتا ہے تو تمام رات۔ پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک علیم و حلیم لڑکے کی۔ پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے گھر کے داہنی طرف سے ایک آواز سنائی دیتی تم کو علیم و حلیم لڑکے کی بشارت ہو۔ اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کشادگی محسوس کرتی ہے جب نو ماہ گزر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھٹکا محسوس کرتی ہے جسے وہ دیکھتی ہے اور ہوئے باپ کے اور کوئی نہیں دیکھتا۔ جب اس کو جنتی ہے تو بیٹھ کر اللہ اس کے بدن میں کشادگی پیدا کرتا ہے اور امام سیدھا پیدا ہوتا ہے زمین پر آنے کے بعد گھوم جاتا ہے اور قبلہ سے منحرف نہیں ہوتا چاہے کسی طرف بھی اس کا رخ ہو۔

پھر تین بار چھینکتا ہے اور اپنی انگلی سے حمدِ الٰہی کا اشارہ کرتا ہے وہ مسرور مختون پیدا ہوتا ہے اور اس کے چار دانت اوپر کے حصہ میں ہوتے ہیں اور دو دو دانت ادھر اُدھر اور ایسے ہی چھ دانت نیچے ہوتے ہیں اور اس کے سامنے کا حصہ نکھرے سونے کی طرح چمکتا ہے دن میں پیدا ہو یا رات میں اور جب انبیاء پیدا ہوتے ہیں تو یہی صورت ان کے لئے ہوتی ہے اور اوصیاء اور انبیاء کا قریبی تعلق ہے۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَديدٍ ؛ عَنْ جَميلِ بْنِ دَرّاجٍ قالَ : رَوى غَيْرُ واحِدٍ مِنْ أَصْحابِنا أَنَّهُ قالَ : لا تَتَكَلَّمُوا فِي الْإِمامِ فَإِنَّ الْإِمامَ يَسْمَعُ الْكَلامَ وَهُوَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذا وَضَعَتْهُ كَتَبَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَهُوَ السَّميعُ الْعَليمُ» فَإِذا قامَ بِالْأَمْرِ رُفِعَ لَهُ في كُلِّ بَلْدَةٍ مَنارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ إِلى أَعْمالِ الْعِبادِ . الانعام ٦/١١٥

٦۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ امام کے متعلق کلام نہ کرو کیونکہ امام بطن مادر میں کلام کرتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب عہدۂ امامت پر فائز ہوتا ہے تو ہر شہر میں اس کے لئے ایک نورانی مینار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قالَ : كُنْتُ أَنَا وَ ابْنُ فَضّالٍ جُلُوساً إِذْ أَقْبَلَ يُونُسُ فَقالَ : دَخَلْتُ عَلى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ قَدْ أَكْثَرَ النّاسُ فِي الْعَمُودِ ، قالَ : فَقالَ لي : يا يُونُسُ ! ما تَراهُ ، أَتَراهُ عَمُوداً مِنْ حَديدٍ يُرْفَعُ لِصاحِبِكَ؟ قالَ : قُلْتُ : ما أَدْري ، قالَ : لٰكِنَّهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِكُلِّ بَلْدَةٍ يَرْفَعُ اللهُ بِهِ أَعْمالَ تِلْكَ الْبَلْدَةِ ، قالَ : فَقامَ ابْنُ فَضّالٍ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقالَ : رَحِمَكَ اللهُ يا أَبا مُحَمَّدٍ لا تَزالُ تَجيءُ بِالْحَديثِ الْحَقِّ الَّذي يُفَرِّجُ اللهُ بِهِ عَنّا.

٧۔ راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اکثر لوگ عمود کے بارے میں سوال کیا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اے یونس! تم نے کیا سمجھا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ستون لوہے کا ہے جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا۔ فرمایا۔ وہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ہر شہر پر متعین ہے جس کے ذریعہ سے خدا ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا ہے جس کو امام دیکھتا ہے۔ یہ سن کر ابن فضیل نے حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا۔ اے ابو محمد! اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن سے ہمیں خوشی حاصل ہو۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَريزٍ ، عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِلْإِمَامِ عَشْرُ عَلَامَاتٍ : يُولَدُ مُطَهَّراً ، مَخْتُوناً ، وَإِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَعَ عَلَىٰ رَاحَتِهِ رَافِعاً صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ ، وَلَا يُجْنِبُ ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ، وَلَا يَتَثَاءَبُ وَلَا يَتَمَطَّىٰ ، وَيَرَىٰ مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَىٰ مِنْ أَمَامِهِ ، وَنَجْوُهُ كَرَائِحَةِ الْمِسْكِ ، وَالْأَرْضُ مُوَكَّلَةٌ بِسَتْرِهِ وَابْتِلَاعِهِ وَإِذَا لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَتْ عَلَيْهِ وِفْقاً وَإِذَا لَبِسَهَا غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ طَوِيلُهُمْ وَقَصِيرُهُمْ زَادَتْ عَلَيْهِ شِبْراً ، وَهُوَ مُحَدَّثٌ إِلَىٰ أَنْ تَنْقَضِيَ أَيَّامُهُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کی بارہ علامتیں ہیں اوّل یہ کہ وہ پاک وطاہر پیدا ہوتا ہے۔ ختنہ کیا ہوا ہوتا ہے جب شکم مادر سے نکلتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادتیں پڑھتا ہے، جنب نہیں ہوتا۔ نہ وہ جماہی لیتا ہے نہ انگڑائی۔ وہ آگے سے جس طرح دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہے اس کے فضلہ میں مشک کی سی بو ہوتی ہے اور زمین اس کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ اسے چھپائے اور نگل جائے اور جب وہ زرۂ رسولؐ پہنے تو اس کے جسم پر ٹھیک ہو اور اگر اس کا غیر پہنے تو چاہے لمبا ہو یا پست، قد ایک بالشت اس سے زیادہ ہو اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے فرشتہ اس سے کلام کرتا ہے۔

ترانویواں باب

آئمہ علیہم السلام کے ابدان، ارواح وقلوب کی خلقت

☆(بَابُ) ۹۳

خَلْقِ أَبْدَانِ الْأَئِمَّةِ وَأَرْوَاحِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ أَجْسَادَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ ، فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْقَرَابَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ تَحِنُّ إِلَيْنَا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہماری خلقت علّیین سے ہے اور ہماری روح کی خلقت اسکے مافوق اور ہمارے شیعوں کی ارواح کی خلقت علّیین سے ہے۔ اور ان کے اجساد کی خلقت دوسری چیز سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان قربت ہے اور ان کے قلوب ہماری

طرف مائل ہیں۔

٢ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ إِسْحَاقَ الزَّعْفَرَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ ، ثُمَّ صَوَّرَ خَلْقَنَا مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ ، مَكْنُونَةٍ ، مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَأَسْكَنَ ذٰلِكَ النُّورَ فِيهِ ، فَكُنَّا نَحْنُ خَلْقاً وَبَشَراً نُورَانِيِّينَ ، لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَنَا مِنْهُ نَصِيباً وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ طِينَتِنَا وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ ، أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ الطِّينَةِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَهُمْ مِنْهُ نَصِيباً إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلِذٰلِكَ صِرْنَا نَحْنُ وَهُمُ النَّاسَ، وَصَارَ سَائِرُ النَّاسِ هَمَجاً لِلنَّارِ وَإِلَى النَّارِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ہم کو اپنے نور عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ہماری صورت بنائی اس طینت مخزونہ سے جو تحت عرش تھی پس اس نور کو اس میں ساکن کیا اور ہم خدا کی ایک مخلوق اور نورانی بشر بن گئے جس چیز سے ہم پیدا ہوئے اور کسی مخلوق کو اس میں حصہ نہیں ملا اور ہماری طینت سے ہمارے شیعوں کی ارواح خلق ہوئیں اور ان کے بدن اس طینت مخزونہ سے خلق ہوئے جو اس طینت کے اسفل میں تھی سوائے انبیاء کے کسی کو اس طینت میں حصہ نہیں ملا اسی لئے ہم اور وہ ایک ہیں اور باقی لوگ توجہنم کا ایندھن ہیں۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ وَغَيْرِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ لِلّٰهِ نَهَراً دُونَ عَرْشِهِ وَدُونَ النَّهَرِ الَّذِي دُونَ عَرْشِهِ نُورٌ نَوَّرَهُ وَ إِنَّ فِي حَافَتَيِ النَّهَرِ رُوحَيْنِ مَخْلُوقَيْنِ : رُوحُ الْقُدُسِ وَرُوحٌ مِنْ أَمْرِهِ ، وَإِنَّ لِلّٰهِ عَشْرَ طِينَاتٍ ، خَمْسَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْأَرْضِ ، فَفَسَّرَ الْجِنَانَ وَفَسَّرَ الْأَرْضَ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مَلَكٍ مِنْ بَعْدِهِ جَبَلَهُ إِلَّا نَفَخَ فِيهِ مِنْ إِحْدَى الرُّوحَيْنِ وَجَعَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله مِنْ إِحْدَى الطِّينَتَيْنِ ـ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : مَا الْجَبَلُ ؟ فَقَالَ : الْخَلْقُ ـ غَيْرَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنَ الْعَشْرِ طِينَاتٍ وَنَفَخَ فِينَا مِنَ الرُّوحَيْنِ جَمِيعاً فَأَطْيِبْ بِهَا طِيباً .

وَرَوَى غَيْرُهُ عَنْ أَبِي الصَّامِتِ قَالَ: طِينُ الْجِنَانِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَجَنَّةُ الْمَأْوَى وَجَنَّةُ النَّعِيمِ وَالْفِرْدَوْسُ وَالْخُلْدُ؛ وَطِينُ الْأَرْضِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْكُوفَةُ وَبَيْتُ الْمَقْدِسِ وَالْحَائِرُ .

۳- امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا عرش الٰہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الٰہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنایا اور اس نہر کے دونوں طرف دو روحیں خلق فرمائی ہیں۔ روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے ہیں پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روحوں میں سے ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک روح سے نبی بنایا جاتا ہے اور راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت سے غیر کی خلقت جدا ہے خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم ہی دونوں روحیں پھونکی ہیں اور ان کو پوری پاکیزگی عطا کی ہے ابو صامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن، جنت نعیم، جنت الماویٰ، جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینت ارض سے مراد مکہ، مدینہ، کوفہ بیت المقدس اور حائر (کربلا) ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا وَخَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا [مِنْهُ]، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ» وَخَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۞ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۞ كِتَابٌ مَرْقُومٌ».

۴- ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہمیں علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی، نیکوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کے مریدوں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدن اور مٹی سے، اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

چورانویواں باب

تسلیم اور فضیلت مسلمین

(باب) ۹۴

التَّسْلِيمِ وَفَضْلِ الْمُسَلِّمِينَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنِّي تَرَكْتُ مَوَالِيَكَ مُخْتَلِفِينَ، يَتَبَرَّأُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَالَ: فَقَالَ: وَمَا أَنْتَ وَذَاكَ، إِنَّمَا كُلِّفَ النَّاسُ ثَلَاثَةً: مَعْرِفَةَ الْأَئِمَّةِ وَالتَّسْلِيمَ لَهُمْ فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ وَالرَّدَّ إِلَيْهِمْ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ.

۱۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپؑ کے دوست بلحاظ عقائد مختلف ہیں اور ایک دوسرے سے بیزار ہیں فرمایا تمہارا اس سے کیا مطلب ہے لوگ بلحاظ تکلیف تین طرح کے ہیں اوّل وہ ہیں جو معرفت آئمہ رکھتے ہیں دوسرے وہ ہیں کہ ان امور کو قبول کرتے ہیں جو اِن سے وارد ہیں تیسرے وہ ہیں جو ان سے روگردانی کرتے ہیں ان سے اختلاف کرتے ہیں

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَوْ أَنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَحَجُّوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِشَيْءٍ صَنَعَهُ اللهُ أَوْ صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَلَّا صَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ «فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً» ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: عَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ. نساء ۴/۶۵

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی قوم خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر کہے۔ کہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسولؐ نے تدبیر کی ہے اس کے خلاف انھوں نے کیوں نہ کیا۔ یعنی فعل خدا اور رسولؐ پر اعتراض کرے یا اس کے دل میں بھی اس قسم کا خیال گزرے تو وہ مشرک ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ تیرے رب کی قسم۔ وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اے رسولؐ تم کو اپنے ذاتی اختلافات میں حکم قرار نہ دیں

اور پھر تمہارے فیصلے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور تمہارے فیصلہ کو پوری طرح تسلیم نہ کریں" پھر حضرت نے فرمایا۔ تمہارے اوپر خدا اور رسولؐ کے احکام کا تسلیم کرنا واجب ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عِنْدَنَا رَجُلاً يُقَالُ لَهُ: كُلَيْبٌ، فَلَا يَجِيءُ عَنْكُمْ شَيْءٌ إِلَّا قَالَ: أَنَا أُسَلِّمُ، فَسَمَّيْنَاهُ كُلَيْبَ تَسْلِيمٍ، قَالَ: فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا التَّسْلِيمُ؟ فَسَكَتْنَا، فَقَالَ: هُوَ وَاللهِ الْإِخْبَاتُ، قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَى رَبِّهِمْ»۝ هود ١١/٢٣

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا۔ ہمارے قریب ایک شخص ہے جس کا نام کلیب ہے آپ کی جو بات اس سے بیان کی جاتی ہے وہ کہتا ہے میں نے تسلیم کیا اس لئے ہم نے اس کا نام کلیب تسلیم رکھ دیا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ تم جانتے ہو تسلیم کیا ہے ہم خاموش ہو گئے فرمایا۔ وہ قولِ خدا کے سامنے فروتنی و عاجزی کرنا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے اور اپنے رب کے سامنے فروتنی کی۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً»۝ قَالَ: الْاِقْتِرَافُ التَّسْلِيمُ لَنَا وَالصِّدْقُ عَلَيْنَا وَأَلَّا يَكْذِبَ عَلَيْنَا الشوریٰ ٤٢/٢٣

٤۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی نیک کام کریگا ہم اس کی نیکی کو زیادہ کریں گے اس آیت کے متعلق کہ اس میں اقتراف سے مراد ہے ہماری بات کو تسلیم کرنا اور ہمارے قول کی تصدیق کرنا۔ اور ہم پر جھوٹ نہ بولنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ»۝ أَتَدْرِي مَنْ هُمْ؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُسَلِّمُونَ، إِنَّ الْمُسَلِّمِينَ هُمُ النُّجَبَاءُ، فَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ مومنون ٢٣/١

٥۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آیہ قد افلح المومنون کے متعلق کیا جانتے ہو۔ وہ مومن کون ہے راوی نے کہا آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا۔ فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو ہماری احادیث کو تسلیم کرنے والے ہیں یہ تسلیم کرنے

والے نجباء کہلاتے ہیں پس مومن غریب ہے یعنی اپنے اصلی وطن سے دور ان کی تعداد کم ہے وہ یہاں بیگانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں پس خوشخبری جنت کی ان غرباء کے لئے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ رَبِيعٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَكْمِلَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلْ : الْقَوْلُ مِنِّي فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ قَوْلُ آلِ مُحَمَّدٍ ، فِيمَا أَسَرُّوا وَمَا أَعْلَنُوا وَفِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُمْ وَفِيمَا لَمْ يَبْلُغْنِي .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی خوش ہونا چاہتا ہے اس پر کہ اس کا ایمان کامل ہو تو اس کو چاہیئے کہ آل محمد کے تمام اقوال کے متعلق میرا قول قبول کرے خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر اور وہ کہ جو مجھ تک ان سے پہنچا ہے اور وہ جو مجھ تک نہیں پہنچا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ أَوْ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : لَقَدْ خَاطَبَ اللهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كِتَابِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فِي أَيِّ مَوْضِعٍ ؟ قَالَ : فِي قَوْلِهِ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً ۞ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (فِيمَا تَعَاقَدُوا عَلَيْهِ لَئِنْ أَمَاتَ اللهُ مُحَمَّداً أَلَّا يَرُدُّوا هٰذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ) ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ (عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَتْلِ أَوِ الْعَفْوِ) وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً» نساء ۴/۶۴

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے اپنی کتاب میں امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کیا ہے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہاں فرمایا سورۂ نساء کی اس آیت میں اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے تیرے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا پائیں گے قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنے نزاعی معاملات میں اے رسول تجھے اپنا حکم نہ بنالیں ان معاملات میں جن کا عہد کیا ہے اگر خدا محمد کو مار دے تو یہ امر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ آنے دیں گے اور اس سے اپنے نفسوں میں کوئی تنگی نہ پائیں گے اس امر میں کہ جو تو نے ان کے متعلق فیصل کر دیا ہے اور دل تنگ ہوں گے اس سے جو تو نے فیصلہ کیا ہے قتل یا عفو کا اور یہ کہ تیرے حکم پوری طرح مانیں۔

٨ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :

«الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ : هُمُ الْمُسَلِّمُونَ لِآلِ مُحَمَّدٍ ، الَّذِينَ ۲۹/۱۸
إِذَا سَمِعُوا الْحَدِيثَ لَمْ يَزِيدُوا فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصُوا مِنْهُ ، جَاؤُوا بِهِ كَمَا سَمِعُوهُ .

۸۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ وہ لوگ بات کو سنتے ہیں اور جو اچھی ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو احادیث آل محمد کو تسلیم کرتے ہیں اور جو سنتے ہیں اس میں کمی کرتے ہیں نہ زیادتی۔ جو انھوں نے سنا وہی بیان کیا۔

پچانولواں باب

جب لوگ اعمال حج سے فارغ ہوں تو اُن پر واجب ہے کہ امام کی خدمت میں حاضر ہوں اور مسائل دین معلوم کریں اور انکی محبت و ولایت کا اظہار کریں

(بَابُ) ۹۵

أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ مَا يَقْضُونَ مَنَاسِكَهُمْ أَنْ يَأْتُوا الْإِمَامَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيُعْلِمُونَهُ وِلَايَتَهُمْ وَمَوَدَّتَهُمْ لَهُ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : هٰكَذَا كَانُوا يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ!! إِنَّمَا أُمِرُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَنْفِرُوا إِلَيْنَا ، فَيُعْلِمُونَا وِلَايَتَهُمْ وَمَوَدَّتَهُمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ، ۱/۷
ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ «فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ» .

۱۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا یہ لوگ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے انھیں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کا طواف کرکے ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و محبت ہمارے لئے ظاہر کریں اور اپنی نصرت کو ہم پر پیش کریں تب ان کا حج قبول ہوگا) پھر یہ آیت پڑھی (ابراہیمؑ نے خانۂ کعبہ بناتے وقت خدا سے دعا کی۔ لوگوں کا دل میری ذریت کی طرف جھکا دینا یعنی ان کے دلوں میں محبت دے دینا)

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَدِيرٍ

قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ دَاخِلٌ وَأَنَا خَارِجٌ وَأَخَذَ بِيَدِي ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ إِنَّمَا أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَأْتُوا هٰذِهِ الْأَحْجَارَ فَيَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُونَا فَيُعْلِمُونَا وِلَايَتَهُمْ لَنَا وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ : «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَىٰ» ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ : إِلَىٰ وِلَايَتِنَا ، ثُمَّ قَالَ يَا سَدِيرُ فَأُرِيكَ الصَّادِّينَ عَنْ دِينِ اللّٰهِ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَىٰ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَهُمْ حَلَقٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ الصَّادُّونَ عَنْ دِينِ اللّٰهِ بِلَا هُدًى مِنَ اللّٰهِ وَلَا كِتَابٍ مُبِينٍ ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْأَخَابِثَ لَوْ جَلَسُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَجَالَ النَّاسُ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَداً يُخْبِرُهُمْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَعَنْ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله حَتَّىٰ يَأْتُونَا فَنُخْبِرَهُمْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَنْ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله .

طٰہٰ ۲۰/۸۲

۲۔ سدیر نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ جبکہ میں خانۂ کعبہ سے نکل رہا تھا اور وہ داخل ہو رہے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر کعبہ کے سامنے آئے اور فرمایا۔ اے سدیر لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں کے پاس آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی محبت کا اظہار کریں۔ خدا فرماتا ہے میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کا جو توبہ کرے اور عملِ صالح کرے اور ہدایت یافتہ ہو۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ہماری ولایت کی طرف آئیں پھر فرمایا۔ اے سدیر میں تم کو دکھاؤں دین خدا سے روکنے والے کو، پھر ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ اس زمانہ میں یہ سب مسجدوں میں بیٹھتے ہیں فرمایا۔ یہ ہیں دین خدا سے روکنے والے، بغیر اللہ اور کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ اخابث جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں نہ رسول کے متعلق۔

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ـ وَرَأَى النَّاسَ بِمَكَّةَ وَمَا يَعْمَلُونَ قَالَ ـ : فَقَالَ : فِعَالٌ كَفِعَالِ الْجَاهِلِيَّةِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا أُمِرُوا بِهٰذَا وَمَا أُمِرُوا إِلَّا أَنْ يَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ فَيَمُرُّوا بِنَا فَيُخْبِرُونَا بِوِلَايَتِهِمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسک حج بجا لاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم ان کو نہیں دیا گیا۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کی کثافت دور کریں اپنی نذروں کو وفا کریں ہمارے پاس آئیں۔ ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے لئے پیش کریں۔

چھیانویواں باب

ملائکہ آئمہ علیہم السلام کے گھر میں آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

(بابُ) ۹۶

اَنَّ الْاَئِمَّةَ تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بُيُوتَهُمْ وَتَطَأُ بُسُطَهُمْ وَتَأْتِيهِمْ بِالْاَخْبارِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ كِرْدِينَ الْبَصْرِيِّ قالَ : كُنْتُ لا أَزِيدُ عَلىٰ أَكْلَةٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ ، فَرُبَّما اسْتَأْذَنْتُ عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَجِدُ الْمائِدَةَ قَدْ رُفِعَتْ ، لَعَلِّي لا أَراها بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَإِذا دَخَلْتُ دَعا بِها فَأُصِيبُ مَعَهُ مِنَ الطَّعامِ وَلا أَتَأَذّىٰ بِذٰلِكَ وَإِذا عَقَّبْتُ بِالطَّعامِ عِنْدَ غَيْرِهِ لَمْ أَقْدِرْ عَلىٰ أَنْ أَقِرَّ وَلَمْ أَنَمْ مِنَ النَّفْخَةِ ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ بِأَنِّي إِذا أَكَلْتُ عِنْدَهُ لَمْ أَتَأَذَّ بِهِ . فَقالَ : يا أَبا سَيّارٍ ؛ إِنَّكَ تَأْكُلُ طَعامَ قَوْمٍ صالِحِينَ ، تُصافِحُهُمُ الْمَلائِكَةُ عَلىٰ فُرُشِهِمْ ، قالَ : قُلْتُ وَيَظْهَرُونَ لَكُمْ ؟ قالَ : فَمَسَحَ يَدَهُ عَلىٰ بَعْضِ صِبْيانِهِ ، فَقالَ : هُمْ أَلْطَفُ بِصِبْيانِنا مِنّا بِهِمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایسے وقت میں جاتا جب دسترخوان اٹھ گیا ہوا اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دسترخوان بچھوایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن اگر کسی اور کے ساتھ کھالیتا تو بے چین رہتا اور نفخ کی وجہ سے نیند نہ آتی۔ اس کی خبر میں نے حضرت کو دی۔ فرمایا۔ اے ابوسیار تم کھانے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرش پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں یہ سن کر حضرت امام علیہ السلام نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں۔

توضیح:۔ باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آئمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے۔ اور اس حدیث سے

ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: يَا حُسَيْنُ ـ وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى مَسَاوِرَ فِي الْبَيْتِ ـ مَسَاوِرُ طَالَ مَا اتَّكَتْ عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَرُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِهَا.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حسین! اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چنا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَطِيَّةَ الْأَحْمَسِيُّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَاحْتَبَسْتُ فِي الدَّارِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَهُوَ يَلْتَقِطُ شَيْئاً وَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ فَنَاوَلَهُ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الَّذِي أَرَاكَ تَلْتَقِطُهُ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَقَالَ: فَضْلَةٌ مِنْ زَغَبِ الْمَلَائِكَةِ نَجْمَعُهُ إِذَا خَلَّوْنَا، نَجْعَلُهُ سَيْحاً[1] لِأَوْلَادِنَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنَّهُمْ لَيَأْتُونَكُمْ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّهُمْ لَيُزَاحِمُونَا عَلَى تُكَأَتِنَا.

۳۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پروں کے ریشے ہیں ان کے جانے کے بعد جب ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنی تکیوں سے حرکت نہیں کر پاتے کہ وہ آجاتے ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ مَلَكٍ يُهْبِطُهُ اللهُ فِي أَمْرٍ مَا يُهْبِطُهُ إِلَّا بَدَأَ بِالْإِمَامِ، فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَإِنَّ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ مِنْ عِنْدِاللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام

وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔

ستانویواں باب

جن آئمۂ علیہم السلام کے پاس آتے ہیں اُن سے احکام دین دریافت کرتے ہیں اور ان کے کام انجام دیتے ہیں

(بابُ) ۹۷

أنّ الْجِنّ يأتيهِمْ فيسألونهُمْ عَنْ معالِمِ دينِهِمْ ويتوجّهون في امورِهِمْ

١ ـ بعضُ أصْحابِنا ، عَنْ مُحمّد بْنِ عليٍّ ، عَنْ يحْيَى بْنِ مُساوِرٍ ، عَنْ سَعْدِ الإسْكاف قالَ : أتيْتُ أبا جعْفرٍ عليه السلام في بعْضِ ما أتيْتُه فجعلَ يقولُ :لاتعْجلْ حتّى حمِيتِ الشّمْسُ عليّ وجعلْتُ أتتبّعُ الأفْياءَ .فما لبِثَ أنْ خرجَ عليّ قوْمٌ كأنّهمُ الجرادُ الصُّفْرُ، عليْهِمُ البُتوتُ(٢) قدِانْتهكتْهمُ العِبادةُ ، قالَ : فواللهِ لأنْساني ما كُنْتُ فيهِ مِنْ حُسْنِ هيْئةِ الْقوْمِ ، فلمّا دخلْتُ عليْهِ قالَ لي: أراني قدْ شققْتُ عليْكَ ، قُلْتُ :أجلْ واللهِ لقدْ أنْساني ما كُنْتُ فيهِ ، قوْمٌ مرّوا بي لمْ أرَ قوْماً أحْسنَ هيْئةً مِنْهُمْ في زِيِّ رجُلٍ واحِدٍ ، كأنّ ألْوانهُمُ الجرادُ الصُّفْرُ ، قدِانْتهكتْهُمُ الْعِبادةُ فقالَ : ياسعْدُ، رأيْتهُمْ ؟ قُلْتُ : نعمْ ، قالَ : اُولئِكَ إخْوانُكَ مِنَ الْجِنِّ ، قالَ :فقُلْتُ : يأتونكَ؟ قالَ : نعمْ يأتونا يسْألونا عنْ معالِمِ دينِهِمْ و حلالِهِمْ وحرامِهِمْ .

۱۔ سعد الاسکاف سے مروی ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا ٹھہر جاؤ اتنی دیر گزری کہ میرے سر پر دھوپ آگئی اور میں ادھر ادھر سایوں میں اپنے آپ کو بچاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوم میری طرف سے گذری۔ گویا وہ لاغری میں زرد رنگ ٹڈیوں کی طرح تھے ان پر چادریں پڑی تھیں عبادت نے ان کو انتہائی کمزور بنا دیا تھا اس قوم کے حسنِ صورت نے مجھے اپنی حالت سے غافل بنا دیا تھا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو تکلیف دی۔ میں نے کہا میں تو سب تکلیف بھول گیا ان لوگوں کی اچھی صورت دیکھ کر جو میری طرف سے گزرے ٹڈیوں کی طرح ان کے پیلے رنگ تھے اور عبادت نے ان کو لاغر بنا دیا تھا فرمایا وہ تمہارے بھائی مومن تھے میں نے کہا وہ آپ

کے پاس آتے ہیں فرمایا۔ ہاں آتے ہیں ہم سے مسائل دین اور حرام و حلال کو دریافت کرتے ہیں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ جَبَلٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُنَّا بِبَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ أَشْبَاهُ الزُّطِّ عَلَيْهِمْ أُزُرٌ وَ أَكْسِيَةٌ ، فَسَأَلْنَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْهُمْ ، فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر تھے کہ ہماری طرف سے ایک قوم گزری، جاٹوں کی صورت کی ازاریں پہنے اور چادریں اوڑھے۔ پس ہم نے امام سے ان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں۔ قوم جن سے۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام اُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ ، فَإِذَا رِحَالُ إِبِلٍ عَلَى الْبَابِ مَصْفُوفَةٌ ، وَإِذَا الْأَصْوَاتُ قَدِ ارْتَفَعَتْ ، ثُمَّ خَرَجَ قَوْمٌ مُعْتَمِّينَ بِالْعَمَائِمِ يُشْبِهُونَ الزُّطَّ ، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَبْطَأَ إِذْنُكَ عَلَيَّ الْيَوْمَ وَ رَأَيْتُ قَوْماً خَرَجُوا عَلَيَّ مُعْتَمِّينَ بِالْعَمَائِمِ فَأَنْكَرْتُهُمْ ؟ فَقَالَ : أَوَ تَدْرِي مَنْ اُولٰئِكَ يَا سَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا ، قَالَ : فَقَالَ : اُولٰئِكَ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ يَأْتُونَنَا فَيَسْأَلُونَنَا عَنْ حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ وَ مَعَالِمِ دِينِهِمْ.

سعد الاسکاف راوی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے دروازہ پر آیا اور اذنِ دخول چاہا۔ ناگاہ کچھ اونٹ قطاروں میں نظر آئے اور آوازیں بلند ہوئیں پھر کچھ لوگ جاٹوں سے مشابہ سروں پر عمامے باندھے نکلے۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو آپ نے کہا آج آپ نے اذن میں بڑی تاخیر کی اور میں نے ایک قوم کو نکلتے ہوئے دیکھا جو عمامے باندھے ہوئے تھے میں نے ان کو نہ پہچانا۔ فرمایا اے سعد کیا تم نے نہیں سمجھا کہ وہ کون تھے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ وہ تمہارے بھائی قوم جن سے تھے جو ہمارے پاس اپنے حرام و حلال اور دینی مسائل کو پوچھنے آئے تھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بِحَوَائِجَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجْتُ ، فَبَيْنَا أَنَا بَيْنَ فَجِّ الرَّوْحَاءِ(١) عَلَىٰ رَاحِلَتِي إِذَا إِنْسَانٌ يَلْوِي ثَوْبَهُ(٢) قَالَ : فَمِلْتُ إِلَيْهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَطْشَانُ فَنَاوَلْتُهُ الْإِدَاوَةَ فَقَالَ لِي : لَا حَاجَةَ لِي بِهَا وَنَاوَلَنِي كِتَاباً طِينُهُ رَطْبٌ ، قَالَ : فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ إِذَا خَاتَمُ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقُلْتُ : مَتَىٰ عَهْدُكَ بِصَاحِبِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : السَّاعَةَ وَإِذَا فِي الْكِتَابِ أَشْيَاءُ يَأْمُرُنِي بِهَا ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا

لَيْسَ عِنْدِي أَحَدٌ ، قَالَ : ثُمَّ قَدِمَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَلَقِيتُهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَتَانِي بِكِتَابِكَ وَ طِينُهُ رَطْبٌ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ ! إِنَّ لَنَا خَدَماً مِنَ الْجِنِّ فَإِذَا أَرَدْنَا السُّرْعَةَ بَعَثْنَاهُمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : إِنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْجِنِّ ، كَمَا أَنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْإِنْسِ، فَإِذَا أَرَدْنَا أَمْراً بَعَثْنَاهُمْ .

۴۔ سدیر الصیرفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کچھ ضرورتوں کے لئے مدینہ بھیجا۔ میں مکّہ سے چلا۔ جب درّہ روحا پہنچا۔ تو میں اپنے اونٹ پر تھا کہ ایک آدمی کو کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا۔ میں نے گمان کیا کہ شاید وہ پیاسا ہے میں نے ظرف آب اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، اس نے مجھے تحریر دکھائی جس کی مہر تازہ تھی میں نے مہر پر نظر ڈالی تو وہ امام محمد باقر علیہ السلام کی مہر تھی میں نے اس سے کہا۔ تم نے اس تحریر والے سے کب ملاقات کی تھی اس نے کہا ابھی اس تحریر میں کچھ باتیں ہیں جن کے متعلق تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا کہ ایک شخص میرے پاس آپ کی تحریر لایا جس پر آپ کی تازہ مہر تھی فرمایا۔ اے سدیر ہمارے کچھ خدمتگار جن ہیں جب جلدی کا کوئی کام ہوتا ہے تو ہم ان کو بھیجتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ہمارے پیرو جن بھی اسی طرح ہیں جیسے انسان، جب ہم چاہتے ہیں تو ان کو بھی کسی کام کے لئے بھیج دیتے ہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْرَشٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ مُوسَى عليه السلام[1] قَالَتْ : رَأَيْتُ الرِّضَا عليه السلام وَاقِفاً عَلَى بَابِ بَيْتِ الْحَطَبِ وَ هُوَ يُنَاجِي وَلَسْتُ أَرَى أَحَداً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي لِمَنْ تُنَاجِي ؟ فَقَالَ : هَذَا عَامِرٌ الزَّهْرَائِيُّ أَتَانِي يَسْأَلُنِي وَ يَشْكُو إِلَيَّ ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ كَلَامَهُ ، فَقَالَ لِي : إِنَّكِ إِنْ سَمِعْتِ بِهِ حُمِمْتِ سَنَةً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ ، فَقَالَ لِي : اسْمَعِي ، فَاسْتَمَعْتُ فَسَمِعْتُ شِبْهَ الصَّفِيرِ وَ رَكِبَتْنِي الْحُمَّى فَحُمِمْتُ سَنَةً .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ بنت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکڑی کی ٹال کے دروازہ پر کھڑا دیکھا۔ آپ کسی سے بات چیت کر رہے تھے مگر مخاطب نظر نہ آتا تھا۔ میں نے کہا آپ کس سے بات کر رہے ہیں فرمایا یہ عامر زہرائی ہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ رہا ہے اور شکایت کر رہا ہے میں نے کہا۔ میں اس کا کلام بھی سننا چاہتی ہوں فرمایا۔ اگر تم نے سنا تو ایک سال تک تم کو بخار آئے گا۔ میں نے کہا میں تو سننا ہی چاہتی ہوں۔ فرمایا۔ اچھا سنو۔ میں

نے بلبل کی سی باریک آواز سنی اور مجھے بخار آیا جو ایک سال تک رہا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ[1] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ أَقْبَلَ ثُعْبَانٌ مِنْ نَاحِيَةِ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ، فَهَمَّ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهُ ، فَأَرْسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنْ كُفُّوا ، فَكَفُّوا وَ أَقْبَلَ الثُّعْبَانُ يَنْسَابُ[2] حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمِنْبَرِ فَتَطَاوَلَ ، فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَشَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيْهِ أَنْ يَقِفَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ خَلِيفَتُكَ عَلَى الْجِنِّ وَإِنَّ أَبِي مَاتَ وَأَوْصَانِي أَنْ آتِيَكَ فَأَسْتَطْلِعَ رَأْيَكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ وَمَا تَرَى ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَأَنْ تَنْصَرِفَ فَتَقُومَ مَقَامَ أَبِيكَ فِي الْجِنِّ ، فَإِنَّكَ خَلِيفَتِي عَلَيْهِمْ . قَالَ : فَوَدَّعَ عَمْرٌو أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَانْصَرَفَ ، فَهُوَ خَلِيفَتُهُ عَلَى الْجِنِّ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيَأْتِيكَ عَمْرٌو ، وَ ذَاكَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۶۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اژدہا مسجد کے ایک دروازہ سے آمادہ کھائی دیا۔ لوگوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے روکا۔ لوگ رُک گئے۔ اژدہا سیدھا منبر کے پاس آیا۔ امیر المومنین علیہ السلام پر سلام کیا۔ حضرت نے اس کو ٹھہر جانے کا اشارہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خطبہ سے فارغ ہوں جب فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا کہ میں عمرو بن عثمان آپ کا خلیفہ ہوں قوم جن پر۔ میرا باپ مر گیا ہے اور اس نے وصیت کی کہ میں آپ کے پاس آؤں اور آپ کی رائے معلوم کروں۔ پس آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تو اپنے باپ کا قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کر۔ تو ان پر میرا خلیفہ ہے۔ پس وہ حضرت سے رخصت ہو کر چلا گیا اور قوم جن میں حضرت کا خلیفہ قرار پایا۔ میں نے کہا کیا عمرو پر یہ واجب تھا کہ وہ آپ کے پاس آئے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : كُنْتُ مُزَامِلاً لِجَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ ، فَلَمَّا أَنْ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَوَدَّعَهُ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مَسْرُورٌ حَتَّى وَرَدْنَا الْأُخَيْرِجَةَ[3] أَوَّلَ مَنْزِلٍ نَعْدِلُ مِنْ فَيْدَ[4] إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَصَلَّيْنَا الزَّوَالَ ، فَلَمَّا نَهَضَ بِنَا الْبَعِيرُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ طُوَالٍ آدَمَ

معه كِتابٌ ، فناوله جابراً ، فتناوله فقبّله ووضعه على عينيه وإذا هو : مِنْ مُحمّدِ بنِ عليّ إلى جابرِ بْنِ يزيدَ وعليهِ طينٌ أسودُ رطبٌ ، فقال له : متى عهدك بسيّدي ؟ فقالَ : السّاعة فقالَ لهُ: قبلَ الصّلاةِ أوْ بعدَ الصّلاةِ ؟ فقالَ : بعدَ الصّلاةِ ، ففكّ الْخاتمَ وأقبل يقرؤهُ ويقبضُ وجهَهُ حتّى أتى على آخرِهِ ، ثُمّ أمسكَ الْكتابَ فما رأيتُهُ ضاحكاً ولا مسروراً حتّى وافى الْكوفةَ ، فلمّا وافينا الْكوفةَ ليلاً بِتُّ ليلتي ، فلمّا أصبحتُ أتيتُه إعظاماً لهُ فوجدتُهُ قدْ خرجَ عليّ وفي عُنقِهِ كِعابٌ ، قدْ علّقها وقدْ ركِبَ قصبةً وهوَ يقولُ : «أجدُ منصورَ بنَ جُمهورٍ أميراً غيرَ مأمورٍ» وَ أبياتاً مِنْ نحوِ هذا فنظرَ في وجهي ونظرتُ في وجهِهِ فلمْ يقُلْ لي شيئاً ولمْ أقُلْ لهُ وأقبلتُ أبكي لِما رأيتُه،واجتمعَ عليَّ وعليهِ الصّبيانُ والنّاسُ وجاءَ حتّى دخلَ الرّحبةَ وأقبلَ يدورُ معَ الصّبيانِ والنّاسُ يقولونَ : جُنَّ جابرُ بْنُ يزيدَ.جُنّ

فواللهِ ما مضتِ الأيّامُ حتّى وردَ كِتابُ هِشامِ بْنِ عبدِالملكِ إلى والِيهِ أنِ انْظُرْ رجلاً يقالُ لهُ جابرُ ابنُ يزيدَ الْجُعْفيُّ فاضرِبْ عُنقَهُ وابعثْ إليّ برأسِهِ ، فالْتفتَ إلى جُلسائِهِ فقالَ لهُمْ : منْ جابرُ بْنُ يزيدَ الجُعْفيُّ ؟ قالُوا :أصْلحكَ اللهُ كانَ رجلاً لهُ عِلْمٌ وفضْلٌ وحديثٌ وحجّ فجُنّ وهوَذا في الرّحبةِ معَ الصّبيانِ على الْقصبِ يلْعبُ معهُمْ قالَ : فأشْرفَ عليهِ فإذا هُوَ معَ الصّبيانِ يلْعبُ على الْقصبِ ، فقالَ : الْحمْدُ للهِ الّذي عافاني مِنْ قتْلِهِ ، قالَ : ولَمْ تمضِ الأيّامُ حتّىدخلَ منصورُ بنُ جُمهورٍ الْكوفةَ وصنعَ ما كانَ يقولُ جابرٌ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں اور جابر بن یزید جعفی سفر حج پر ایک ہی اونٹ پر تھے جب ہم مدینہ پہنچے تو جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ملنے گئے جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو خوش وخرم تھے جب ہم منزل اخیرجہ پر پہنچے جو اتنی ہی دور ہے جیسے مکہ مکرمہ سے منزل فید، مدینہ کی طرف جمعہ کا دن تھا۔ ہم نے نماز ظہر پڑھی اور جب اونٹ پر بیٹھ کر چلنے لگے تو ایک شخص بڑے لمبے قد کا آیا جس کے پاس ایک خط تھا جو اس نے جابر کو دیا۔ جابر نے لے کر اسے چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ یہ خط امام محمد باقر علیہ السلام کا تھا جس پر تازہ مہر لگی ہوئی تھی جابر نے اس سے پوچھا، تم امام کے پاس سے کب چلے تھے۔ اس نے کہا، ابھی ابھی (یہ قاصد قوم جن سے تھا) جابر نے کہا۔ قبل نماز یا بعد نماز اس نے کہا۔ بعد نماز جابر نے مہر توڑی اور خط پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا اس نے خط کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس کے بعد میں نے اس کو ہنستے ہوئے اور خوش ہوتے پھر نہ دیکھا اس کے بعد ہم کوفہ کی طرف چلے۔ جب کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے مقام پر رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو میں جابر کو سلام کرنے کے لئے گیا۔ میں نے اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے گلے میں ایک تھیلا لٹکا ہے اور لکڑی پر سوار ہے اور کہہ رہا ہے منصور بن جمہور

کو میں دیکھ رہا ہوں۔ ایسا امیر جس پر کسی کا حکم نہیں اور اسی مضمون کے کچھ اشعار پڑھ رہا تھا اس نے مجھے دیکھا اور میں نے اس کو۔ لیکن اس نے مجھ سے کچھ کہا نہیں اور نہ میں نے کوئی بات کی۔

میں اس حال میں انھیں دیکھ کر رونے لگا۔ میرے پاس اور جابر کے پاس بہت سے لڑکے اور بڑے جمع ہو گئے اور لوگ کہہ رہے تھے جابر دیوانے ہو گئے وہ اسی حال میں کوفہ کے محلہ رحبہ میں پہنچے اور لڑکوں اور آدمیوں کے ساتھ ادہر ادہر گھومنے لگے چند روز نہ گزرے تھے کہ ہشام بن عبدالملک نے والئ کوفہ کو لکھا کہ جابر کو تلاش کرو اور قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دو۔ اس نے اپنے درباریوں سے پوچھا یہ جابر کون ہے انھوں نے کہا یہ شخص صاحب علم وفضل ہے عالم حدیث ہے اور حاجی ہے لیکن مجنوں ہو گیا ہے کوفہ کے محلہ رحبہ میں لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیلتا پھرتا ہے حاکم کوفہ یہ سن کر بغرض تصدیق رحبہ میں پہنچا تو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ اپنے لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں یہ دیکھ کر اس نے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان کے قتل سے بچا لیا۔ چند روز نہ گزرے تھے کہ منصور عباسی (غالباً کاتب نے ابن جمہور غلطی سے لکھا ہے) کوفہ میں داخل ہوا اور اس نے وہی کیا جو جابر نے کہا تھا۔

اٹھانویواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی حکومت میں داؤد وسلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر بینہ کے فیصلہ کرتے ہیں

((بَابٌ)) ۹۸

(فِي الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّهُمْ إِذَا ظَهَرَ أَمْرُهُمْ حَكَمُوا بِحُكْمِ دَاوُدَ وَ آلِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُونَ الْبَيِّنَةَ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فَضْلٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: كُنَّا زَمَانَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ قُبِضَ نَتَرَدَّدُ كَالْغَنَمِ لَا رَاعِيَ لَهَا، فَلَقِينَا سَالِمَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَنْ إِمَامُكَ؟ فَقُلْتُ: أَئِمَّتِي آلُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ أَمَا سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً؟ فَقُلْتُ: بَلَى لَعَمْرِي وَلَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ أَوْ نَحْوِهَا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَزَقَ اللَّهُ الْمَعْرِفَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ سَالِماً قَالَ لِي كَذَا وَ كَذَا، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَا يَمُوتُ مِنَّا مَيِّتٌ حَتَّى يُخَلِّفَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، وَيَسِيرُ بِسِيرَتِهِ، وَ يَدْعُو إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ، يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَمْ يُمْنَعْ مَا أُعْطِيَ دَاوُدُ أَنْ أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَكَمَ بِحُكْمِ دَاوُدَوَسُلَيْمَانَ [وَ]لَايَسْأَلُ بَيِّنَةً

۱۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میں موجود تھا۔ ہم اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس کا چرواہا نہ ہو۔ اور ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ مجھ سے کہنے لگا۔ اب تمہارا امام کون ہے میں نے کہا۔ آلِ محمد کے امام، اس نے کہا۔ تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام زمایا کرتے تھے کہ جو کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا اپنی جان کی قسم ضرور ایسا ہی ہے اور اس سے پہلے بھی۔ وہ دو تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے فرمایا۔ اے ابو عبیدہ ہم میں سے جو کوئی مرتا ہے تو ضرور اپنے بعد ایسے شخص کو چھوڑتا ہے جو اسی کی مثل عمل کرنے والا ہو اور اسی کی سی سیرت رکھتا ہو۔ اسی کی طرح خدا کی طرف بلانے والا ہو۔ اے ابو عبیدہ! جو داؤد کو خدا نے عطا کیا تھا۔ اس کے بارے میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ جب قائم آلِ محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کریں گے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنِّي يَحْكُمُ بِحُكُومَةِ آلِ دَاوُدَ وَلَايَسْأَلُ بَيِّنَةً ، يُعْطِي كُلَّ نَفْسٍ حَقَّهَا .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ سے پہلے ظاہر ہوگا جو آلِ داؤد کی طرح حکومت کرے گا اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق دے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِمَا تَحْكُمُونَ إِذَا حَكَمْتُمْ ؟ قَالَ : بِحُكْمِ اللهِ وَ حُكْمِ دَاوُدَ فَإِذَا وَرَدَعَلَيْنَا الشَّيْءُ الَّذِي لَيْسَ عِنْدَنَا ، تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ جب آپ کسی قضیہ کا فیصلہ کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں فرمایا حکم خدا سے اسی طرح جیسے داؤد علیہ السلام کرتے تھے جب کوئی ایسا معاملہ سامنے آتا ہے جس کا علم ہم کو نہ ہو تو روح القدس ہم کو بتا دیتی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ[1] ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ

بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ جُعَيْدٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قَالَ سَأَلْتُهُ بِأَيِّ حُكْمٍ تَحْكُمُونَ ؟ قَالَ : حُكْمِ آلِ دَاوُدَ ، فَإِنْ أَعْيَانَا شَيْءٌ تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین سے پوچھا کہ آپ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں فرمایا آل داؤد کی طرح، اور جب ہم کسی چیز سے عاجز ہوتے ہیں تو روح القدس کے ذریعہ بتا دیا جاتا ہے۔

۵ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا مَنْزِلَةُ الْأَئِمَّةِ ؟ قَالَ : كَمَنْزِلَةِ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَ كَمَنْزِلَةِ يُوشَعَ وَ كَمَنْزِلَةِ آصَفَ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : فَبِمَا تَحْكُمُونَ ؟ قَالَ : بِحُكْمِ اللهِ وَ حُكْمِ آلِ دَاوُدَ وَ حُكْمِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ يَتَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آئمہ کی منزلت کیا ہے فرمایا وہی جو ذوالقرنین کی ہے یا یوشع کی یا آصف وزیر سلیمان کی۔ راوی نے کہا آپ قضا کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں فرمایا جو حکم اللہ ہوتا ہے اس کے مطابق اور آل داؤد کے مطابق اور محمد مصطفٰےؐ کے فیصلے کے مطابق اور ہماری تلقین روح القدس سے ہوتی ہے۔

ننانویواں باب

آل محمد علیہم السلام سرچشمۂ علم ہیں جس سے لوگ سیراب ہوتے ہیں

(بَابُ) ۹۹

أَنَّ مُسْتَقَى الْعِلْمِ مِنْ بَيْتِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الدَّيْلَمِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ ـ وَ عِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ـ : عَجَباً لِلنَّاسِ أَنَّهُمْ أَخَذُوا عِلْمَهُمْ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَعَمِلُوا بِهِ وَ اهْتَدَوْا وَيَرَوْنَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَأْخُذُوا عِلْمَهُ وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتُهُ ، فِي مَنَازِلِنَا نَزَلَ الْوَحْيُ وَمِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ الْعِلْمُ إِلَيْهِمْ ، أَفَيَرَوْنَ أَنَّهُمْ عَلِمُوا وَاهْتَدَوْا وَجَهِلْنَا نَحْنُ وَضَلَلْنَا ، إِنَّ هٰذَا لَمُحَالٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ کے پاس کچھ لوگ کوفہ کے بیٹھے ہوئے تھے مجھے

تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کل علم حاصل کیا رسول اللہؐ سے اور اس پر عمل کیا اور ہدایت پائی اور آنحضرتؐ کے اہل بیتؑ نے ان کا علم حاصل نہ کیا۔ درآنحالیکہ ہم حضرت کے اہل بیتؑ اور ان کی ذریت ہیں ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوئی اور لوگوں کو علم ہمارے گھر سے حاصل ہوا۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تو علم حاصل کیا اور ہدایت پائی اور ہم جاہل رہے اور گمراہ ہوئے۔ یہ امر محال ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ،(٢) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام بِالثَّعْلَبِيَّةِ وَهُوَ يُرِيدُ كَرْبَلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عليه السلام: مِنْ أَيِّ الْبِلَادِ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَمَا وَاللهِ يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ لَوْ لَقِيتُكَ بِالْمَدِينَةِ لَأَرَيْتُكَ أَثَرَ جَبْرَئِيلَ عليه السلام مِنْ دَارِنَا وَنُزُولِهِ بِالْوَحْيِ عَلَى جَدِّي، يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ أَفَمُسْتَقَى النَّاسِ الْعِلْمَ مِنْ عِنْدِنَا، فَعَلِمُوا وَجَهِلْنَا؟! هَذَا مَا لَا يَكُونُ.

۲۔ راوی کہتا ہے منزل ثعلبیہ پر ایک شخص امام حسین علیہ السلام سے ملا جبکہ آپؑ کربلا جا رہے تھے جب وہ حضرتؑ کے پاس آیا تو سلام کیا۔ حضرت نے پوچھا تم کس شہر کے رہنے والے ہو۔ اس نے کہا۔ میں کوفہ کا باشندہ ہوں فرمایا۔ اے کوفی بھائی اگر تو مجھے مدینہ میں ملتا تو میں تجھ کو اپنے گھر میں جبرئیل کا وہ نشان اور میرے جد پر وحی آنے کی جگہ دکھاتا۔ اے مرد کوفی لوگوں نے ہمارے سرچشمۂ علم سے سیرابی حاصل کی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ تو عالم ہو جائیں اور ہم جاہل رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔

سوواں باب

جو امر حق لوگوں کے پاس ہے وہ ان کو آئمہ علیہم السلام سے ملا ہے اور جو ان سے نہیں وہ باطل ہے

(بَابُ) ١٠٠

أَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْحَقِّ فِي يَدِ النَّاسِ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ بَاطِلٌ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَقٌّ وَلَا صَوَابٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقْضِي بِقَضَاءِ حَقٍّ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ إِذَا تَشَعَّبَتْ بِهِمُ الْأُمُورُ كَانَ الْخَطَاءُ مِنْهُمْ وَالصَّوَابُ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام .

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ نہیں ہے کسی کے پاس حق اور صواب اور نہ کسی نے حکم خدا کے مطابق حق کا فیصلہ کیا مگر یہ کہ ہم اہلبیتؑ ہی سے اس کو ملا ہے اور جب ایسے امور ان سے شائع ہوں تو ان میں جو مبنی بر خطا ہوں گے وہ ان کی طرف سے ہوں گے اور جو مبنی بر ثواب ہوں گے وہ علی علیہ السلام کی طرف سے ہوں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَهُ عِلْمُ شَيْءٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَلْيَذْهَبِ النَّاسُ حَيْثُ شَاؤُوا ، فَوَاللهِ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى بَيْتِهِ .

۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا جبکہ ایک مرد کوفی نے امیرالمومنین علیہ السلام کے اس قول کے متعلق سوال کیا۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پس جو تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کے متعلق تم کو خبر دوں گا فرمایا جس کے پاس جو علم ہے وہ امیرالمومنین ہی سے اس کو حاصل ہوا ہے لوگ جدھر چاہیں چلے جائیں واللہ جو کچھ نکلا ہے یہاں سے نکلا ہے اور اشارہ کیا اپنے گھر کی طرف۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام لِسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ : شَرِّقَا وَ غَرِّبَا فَلَا تَجِدَانِ عِلْماً صَحِيحاً إِلَّا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے سلمہ اور حکم سے فرمایا کہ مشرق ہو یا مغرب، جہاں کہیں علم صحیح پایا جائے گا وہ ہم اہلبیتؑ ہی سے لوگوں کو ملا ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي : إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ» فَلْيُشَرِّقِ الْحَكَمُ وَ بقره ۲/۸

لَيُغَرِّبْ . أَمَا وَاللهِ لَايُصِيبُ الْعِلْمَ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں حکم مشرق میں ہو یا مغرب میں واللہ نہیں پہنچے گا علم اس کو مگر ہم اہلبیت سے جن پر جبرئیل نازل ہوئے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَهَادَةِ وَلَدِ الزِّنَا تَجُوزُ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَزْعَمُ أَنَّهَا تَجُوزُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَاتَغْفِرْ ذَنْبَهُ . مَا قَالَ اللهُ لِلْحَكَمِ « إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ » فَلْيَذْهَبِ الْحَكَمُ يَمِيناً وَشِمَالاً ، فَوَاللهِ لَايُؤْ [خَذُ] الْعِلْمُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام .

۵۔ خدا کی قسم علم حاصل نہیں ہوگا۔ الّا اہلبیتؑ نبوت، جن کے اوپر جبرئیل نازل ہوئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ بَدْرٍ[٢] ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : حَدَّثَنِي سَلَامٌ أَبُو عَلِيٍّ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ : بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَابِدُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَابْنُ شُرَيْحٍ فَقِيهُ أَهْلِ مَكَّةَ وَعِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَيْمُونٌ الْقَدَّاحُ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَسَأَلَهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ فِي كَمْ ثَوْبٍ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ : ثَوْبَيْنِ صُحَارِيَّيْنِ وَثَوْبٍ حِبَرَةٍ ؟ وَكَانَ فِي الْبُرْدِ قِلَّةٌ فَكَأَنَّمَا ازْوَرَّ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ نَخْلَةَ مَرْيَمَ عليها السلام إِنَّ [مَا] كَانَتْ عَجْوَةً[٣] وَنَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَمَا نَبَتَ مِنْ أَصْلِهَا كَانَ عَجْوَةً وَمَا كَانَ مِنْ لُقَاطٍ (ها) ، فَهُوَ لَوْنٌ ، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ لِابْنِ شُرَيْحٍ : وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا هَذَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبَهُ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ ، فَقَالَ ابْنُ شُرَيْحٍ : هَذَا الْغُلَامُ يُخْبِرُكَ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ - يَعْنِي مَيْمُوناً - فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَيْمُونٌ : أَمَا تَعْلَمُ مَا قَالَ لَكَ ؟ قَالَ : لَا وَاللهِ ، قَالَ : إِنَّهُ ضَرَبَ لَكَ مَثَلَ نَفْسِهِ فَأَخْبَرَكَ أَنَّهُ وَلَدٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعِلْمُ رَسُولِ اللهِ عِنْدَهُمْ ، فَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ صَوَابٌ وَمَا

جَاءَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِمْ فَهُوَ لُقَاطٌ

۶۔ سعید مخزومی سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ عباد بن کثیر عابد بصرہ اور ابن شریح فقیہہ مکہ بھی آگئے اس وقت آپ کی خدمت میں میمون غلام امام محمد باقر علیہ السلام بھی موجود تھا۔ عباد بن کثیر نے حضرت سے پوچھا۔ رسول اللہ کو کتنے پارچوں میں کفن دیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ تین کپڑوں میں دو صحاری (ایک قسم کا کپڑا) اور ایک جبرہ (نام ایک کپڑے کا) چونکہ چادر کم تھی اس لئے دو کپڑے اور شامل کئے گئے۔ عباد بن کثیر نے اس کو نہ مانا۔ حضرت نے فرمایا مریم کے لئے جس درخت سے خرمے گرے تھے وہ عجوہ خرمہ تھا اور یہ تخم آسمان سے اترا تھا پس فرق ہے اس درخت کے خرموں میں جو اس کے تخم سے اگا ہو اور اس درخت کے خرموں میں جو گرے ہوئے خرمہ کی گٹھلی سے پیدا ہوئے کہ اس میں صرف رنگ ہی ہوتا ہے عباد نے شریح سے کہا یہ مثال ہماری سمجھ میں تو نہیں آئی۔ بن شریح نے کہا۔ اس غلام سے پوچھو یعنی میمون سے، جب اس سے پوچھا تو میمون نے کہا کیا تم نہیں سمجھے حضرت نے کیا فرمایا۔ اس نے کہا نہیں میمون نے کہا۔ حضرت نے یہ مثال دی ہے اپنے نفس سے اور تمہیں بتایا ہے کہ میں اولاد سے ہوں اور یہ کہ ہمارے پاس علم رسول ہے جو ہم سے لیا ہے وہ صواب ہے اور جو ہمارے غیر سے لیا جائے وہ لقطہ ہے یعنی نیچے گرا ہوا اور چنا ہوا۔

ایک سو ایکواں باب

کلام آئمہ علیہم السلام مشکل اور نہایت مشکل ہے

((بَابُ)) ۱۰۱ ۱

فِيمَا جَاءَ أَنَّ حَدِيثَهُمْ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ حَدِيثَ آلِ مُحَمَّدٍ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ، فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَلَانَتْ لَهُ قُلُوبُكُمْ وَعَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ ، وَ مَا اشْمَأَزَّتْ مِنْهُ قُلُوبُكُمْ وَأَنْكَرْتُمُوهُ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى الْعَالِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام وَ إِنَّمَا الْهَالِكُ أَنْ يُحَدِّثَ أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَا يَحْتَمِلُهُ ، فَيَقُولُ : وَاللهِ مَا كَانَ هٰذَا ، وَاللهِ مَا كَانَ هٰذَا ، وَالْإِنْكَارُ هُوَ الْكُفْرُ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث آل محمد مشکل سے مشکل تر ہے (کیونکہ اس میں ظن و قیاس کو

دخل نہیں) پس اس پر نہیں ایمان لائے گا۔ مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندۂ مومن جس کے ایمان قلب کا امتحان خدا نے لے لیا ہو۔ اگر کوئی حدیث آل محمدؐ تمہارے سامنے آئے اور اس سے تمہارے قلوب میں نرمی اور شناسائی ہو تو اسے قبول کر لو اور اس سے دل گرفتگی ہو اور اجنبی سی معلوم ہو تو اس کو اللہ اور رسولؐ اور عالم آل محمدؐ کے اقوال کی طرف رجوع کرو (یعنی ان کے موافق ہو تو مان لو) جہنمی ہے وہ شخص جو تم سے کوئی حدیث ایسی بیان کرے جو آل محمدؐ سے متعلق نہیں، ایسا نہیں ہے واللہ ایسا نہیں ہے کہ ان سے غلط حدیث بیان کی جائے اور ان کی صحیح حدیث سے انکار کفر ہے۔

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ ذُكِرَتِ التَّقِيَّةُ يَوْماً عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَقَالَ : وَ اللهِ لَوْعَلِمَ أَبُوذَرٍّ مَا فِي قَلْبِ سَلْمَانَ لَقَتَلَهُ وَلَقَدْ آخَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بَيْنَهُمَا ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِسَائِرِ الْخَلْقِ ، إِنَّ عِلْمَ الْعُلَمَاءِ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ، لَايَحْتَمِلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ، فَقَالَ : وَ إِنَّمَا صَارَ سَلْمَانُ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ امْرُؤٌ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَلِذٰلِكَ نَسَبْتُهُ إِلَى الْعُلَمَاءِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے تقیہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا، اگر ابوذر جان جاتے کہ سلمان کے دل میں کیا ہے تو ان کو قتل کر دیتے درآنحالیکہ رسول اللہ نے ان کے درمیان بھائی چارہ بھی قائم کر دیا تھا تمام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے بے شک علما کا علم صعب و متصعب ہے نہیں برداشت کر سکتا۔ اس کو مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مرد مومن جس کے قلب کا خدا نے امتحان لے لیا ہو۔ سلمان علماء میں سے تھا اور وہ ہم اہلبیت میں سے تھے اسی لئے ان کی نسبت علماء سے ہے۔

مذکورہ بالا دو حدیثوں کے متعلق علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے۔

صعب سے مراد وہ چیز جو فی نفسہٖ دشوار ہو اور متصعب وہ ہے جس کو لوگ دشوار سمجھیں۔

توضیح:۔ اس حدیث کے متعلق ہماری حدیث صعب و متصعب ہے جس کا تحمل نہیں کرتا۔ ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مرد مومن جس کے ایمان کا اللہ نے امتحان کر لیا ہے بصائر الدرجات میں عمیر کوفی سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں کی جا سکتی، رسول کی تعریف نہیں کی جا سکتی، مومن کی تعریف نہیں کی جا سکتی پس جو کوئی ان کی حدیث برداشت کرے گا اس نے گویا ان کی حد قائم کی۔ اس نے ان کا وصف کیا اور جس نے ان کے کمال کی تعریف کی اس نے گویا ان کا احاطہ کر لیا اور ان سے زیادہ عالم بن گیا اور عمیر نے کہا کہ ہم ان کے ماسوا سے قطع تعلق کر کے انھیں کی بات پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ ان کی احادیث کا حمل ہر شخص پر دشوار ہے صعب وہی ہے

جس پر کوئی قابو نہ پائے اور اگر پائے تو وہ صعب نہیں ہوگی۔

بہ روایت مفضل، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہماری حدیث صعب و ذکوان و مستصعب و اجود ہے نہیں برداشت کرتا اس کو مگر مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا خدا نے امتحان کر لیا ہو صعب وہ ہے جس پر قابو نہ ہو اور مستصعب وہ ہے جس کو دیکھ کر بھاگا جائے ذکوان سے مراد ذکاوت مومنین ہے اور اجود وہ ہے کہ نہ تعلق ہو انسان کا اپنے سامنے یا پیچھے کی چیز سے۔ خدا نے فرمایا ہے۔ نزل احسن الحدیث اور احسن حدیث ہماری حدیث ہے کہ مخلوق میں کوئی اس کے کمال امر کا تحمل نہیں کر سکتا اور نہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کی حد بندی کر سکے کیونکہ جواب کریگا تو اس سے بڑا ثابت ہو جائے گا ہمارے آئمہ کی احادیث میں اکثر ایسی ہیں جن میں عجیب اسرار بیان کئے گئے ہیں اور نوادر احوال پر مشتمل ہیں اور ان کے معجزات کی حامل ہیں اور ان میں دقیق مسائل ہیں ہدا و معاد اور قضا و قدر وغیرہ کے متعلق عام لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں اور انکی گہرائیوں تک نہیں جا سکتیں اور چونکہ ان کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے لہذا وہ گھبرا جاتے ہیں اور اہل بدعت کی غلط بیانیوں میں آکر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بجائے آئمہ حق کے آئمہ باطل کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں لیکن جو لوگ مومنین کاملین ہیں اور ان اصرار و غوامض تک رسائی حاصل کر کے ان کا تحمل کرتے ہیں اور ان کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ جوہری نے کہا ہے کہ جب کوئی حدیث معصوم سمجھ میں نہ آئے اور دل گرفتہ ہو تو قرآن اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی احادیث سے اس کا حل تلاش کرو جہاں ہماری فہم کی رسائی نہ ہو اور جو مسئلہ ہماری حدود عقل سے باہر ہو تو اس کے متعلق آئمہ حق سے سوال کرو وہ تمہیں سمجھا دیں گے جس سے تمہارا قلبی اضطراب دور ہو جائے گا اسی طرف اس آیت کی دلالت ہے وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ، اور بصائر میں ہے کہ وہ شقی ہلاک ہوگا باوجود یہ جاننے کے کہ یہ حدیث معصوم ہے اس سے انکار کر دے۔ اس سے انکار کرنے والا کافر ہوگا اور کفر سے مراد یہاں مقابل کمالِ ایمان ہے اور ایمان سے تسلیم تام ہے یعنی قول معصوم کو پوری طرح تسلیم کرنا۔

بصائر میں ہے کہ سفیان بن سمط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، اگر ایک شخص آپؑ کی طرف سے ہماری طرف آئے اور ہم کو ایک ایسے امر عظیم کی خبر دے جس سے ہمارے سینوں میں تنگی پیدا ہو اور ہم اس کی تکذیب کر دیں۔ تو کیا یہ درست ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا وہ ہماری حدیث کہہ کر بیان کرتا ہے فرمایا۔ جی ہاں، فرمایا۔ کیا وہ دن کو رات اور رات کو دن کہتا ہے میں نے کہا۔ ایسا تو نہیں ہے آپؑ نے فرمایا۔ تو اس بات کو ہم سے پہلے پوچھو۔ اگر بے پوچھے ہی تم نے تکذیب کر دی تو گویا ہماری تکذیب کی۔

صدوق علیہ الرحمہ نے سل میں باسناد صحیح ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مت

جھٹلاؤ اس حدیث کو جو تم سے کوئی مرجیہ یا قدریہ یا خارجی ہماری طرف منسوب کر کے بیان کرے۔ کیونکہ تم کیا جانو کہ شاید اس میں کوئی بات حق ہو ایسی صورت میں تم اللہ کو جھٹلاؤ گے، یعنی محض اپنی رائے سے تکذیب نہ کرنی چاہیئے تا وقتیکہ اس کی تطبیق آیات اور اخبار متواترہ سے نہ کر لی جائے۔ فرق ہے ردّ خبر و اس کی تکذیب میں اور اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں، معانی الاخبار میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ ایک شخص اپنے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا اور میری تکذیب کرے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسولؐ اللہ وہ کون ہے جو آپؐ کی تکذیب کرتا ہے فرمایا یہ وہ ہے کہ جو میری حدیث سن کر کہتا ہے۔ رسولؐ اللہ نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ پس جو میری حدیث تم تک پہنچے۔ اگر وہ موافق حق ہے تو میری اور اگر موافق حق نہیں تو میری نہیں۔ میں حق کے خلاف کبھی نہ کہوں گا۔

حدیث دوم علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"قلب سلمانؓ سے مراد یہ ہے کہ ان کے دل میں جو مراتب معرفت اللہ و رسولؐ اور آئمہؑ کے متعلق ہیں اگر سلمانؓ ان میں سے کچھ ظاہر کر دیتے تو لوگ اس کا تحمل نہ کرتے اور جھوٹ اور ارتداد پر محمول کرتے اور ان کے علوم اور اعمال عجیبہ کو سحر سمجھ کر ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے یا ان کا اعلان و افشا کرتے تو قتل سلمان کا سبب بن جاتے اور اگر ابوذر سے بیان کرتے اور پوشیدہ رکھنے پر زور دیتے تو ابوذر شدت صبر سے مر جاتے یا حفاظت کی تاب نہ لا کر ظاہر کر بیٹھتے اور اس صورت میں لوگ ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے اور ان کی فضیلت سے انکار کرتے۔ چنانچہ علامہ کشی نے بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابوذر سلمان سے ملنے آئے سلمان اس وقت ہانڈی پکا رہے تھے باتوں کے درمیان چولھے پر سے ہانڈی الٹ گئی۔ لیکن اس میں سے نہ شوربا گرا اور نہ جو اس کے اندر تھا ابوذر کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا سلمان نے اس ہانڈی کو اٹھا کر پھر چولھے پر چڑھا دیا اور باتیں کرنے لگے ہانڈی پھر لوٹ گئی اور اس میں سے کچھ بھی نہ گرا۔ ابوذر وہاں سے خوف زدہ ہو کر نکل آئے۔ دروازہ میں امیرالمومنین سے ملاقات ہوئی آپؑ نے ان کی پریشانی دیکھ کر فرمایا۔ اے ابوذر تم سلمان کے پاس سے کیوں اٹھ آئے اور تم پریشان کیوں ہو۔ ابوذر نے کہا میں نے ایسا ایسا دیکھا ہے مجھے تعجب ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابوذر اگر تم سے وہ سب بیان کر دیں جو وہ جانتے ہیں تو تم گھبرا کر کہہ دو گے اللہ قاتل سلمان پر رحم کرے۔ اے ابوذر سلمان روئے زمین پر باب اللہ ہیں جن لوگوں نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہیں اور جنھوں نے ان کی فضیلت کا انکار کیا وہ کافر ہیں سلمان ہم اہل بیت سے ہیں۔

مروی ہے کہ سلمان نے ایک خطبہ میں کہا مجھے علم کثیر دیا گیا ہے اگر میں تم کو وہ سب بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو ایک گروہ مجھے مجنوں کہنے لگے گا ایک گروہ کہے گا خدا قاتل سلمان پر رحم کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو علم پوشیدہ ہے اس کا حاصل ہونا بڑا دشوار ہے اس تک پہنچنے سے بڑے بڑے علما قاصر

رہے ہیں جاہلوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اسی لئے ظواہر شروع سے جمہور کو مخاطب کیا گیا ہے اور بالاجمال باتوں سے اس کا تعلق ہے نہ کہ اسرار و غوامض سے۔ اس لئے کہ ان امور کے ادراک سے ان کا بار اٹھانے کے لئے ان کے حوصلے تنگ ہیں چونکہ عوام ظاہر و باطن دونوں کی گنجائش نہیں رکھتے۔ لہٰذا وہ مخالفت کرنے لگتے ہیں اور انکار کر کے کافر ہو جاتے ہیں اور صاحبان اسرار الٰہیہ کو قتل کر ڈالتے ہیں

کسی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر تم اپنا علم مقداد پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں اور اے مقداد اگر تم سلمان پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں یعنی ہر ایک کی علمی طاقت اور اسرار کی خصوصیت جداگانہ ہے دوسرے کو اس کا علم نہیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ حَدِيثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ، لَايَحْتَمِلُهُ إِلَّا صُدُورٌ مُنِيرَةٌ، أَوْ قُلُوبٌ سَلِيمَةٌ أَوْ أَخْلَاقٌ حَسَنَةٌ، إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِنْ شِيعَتِنَا الْمِيثَاقَ كَمَا أَخَذَ عَلَى بَنِي آدَمَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفَى لَنَا وَفَى اللهُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْغَضَنَا وَلَمْ يُؤَدِّ إِلَيْنَا حَقَّنَا فَفِي النَّارِ خَالِداً مُخَلَّداً.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے۔ نہیں برداشت کرتے مگر اس کو روشن سینے اور راستی پسند دل اور اچھے اخلاق والے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اسی طرح عہد لیا جس طرح بنی آدم سے روز الست عہد لیا تھا پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا۔ خدا نے اس کو جنت دینے کا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض رکھا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام: «حَدِيثُنَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ» فَجَاءَ الْجَوَابُ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام ـ أَيْ لَايَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ وَلَا نَبِيٌّ وَلَا مُؤْمِنٌ ـ إِنَّ الْمَلَكَ لَايَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مَلَكٍ غَيْرِهِ وَالنَّبِيَّ لَايَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِهِ وَالْمُؤْمِنُ لَايَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مُؤْمِنٍ غَيْرِهِ، فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ جَدِّي عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو ایک خط لکھا اور اس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس حدیث کے معنے پوچھے، ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا، ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان خدا

نے لیا ہو (یہ سوال اس بنا پر کیا گیا کہ سابقہ حدیث میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ مگر مَلَک مقرب نبی مرسل اور مومن کامل۔ اس حدیث میں ہے کہ یہ لوگ بھی متحمل نہیں ہو سکتے بیان میں یہ تضاد کیوں ہے) امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس بیان کے متعلق امام علی نقی علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ صادق آل محمدؐ نے فرمایا ہے کہ فرشتہ بھی دوسرے فرشتہ سے کہے اور نبی بغیر دوسرے نبی سے کہے اور مومن بغیر دوسرے مومن سے کہے نہ رہے گا یعنی جب ایسے کامل الایمان اور اپنے نفسوں پر قابو رکھنے والے بغیر کہے نہیں رہ سکتے تو عام لوگ توان اسرار مخفیہ اور ودیعات الٰہیہ کا تحمل قطعاً کر ہی نہیں سکتے اور جب ہماری بات ان کی سمجھ میں نہ آئے گی تو ضرور ہماری تکذیب کریں گے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْخَالِقِ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ عِنْدَنَا وَاللهِ سِرّاً مِنْ سِرِّ اللهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللهِ وَاللهِ مَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَاللهِ مَا كَلَّفَ اللهُ ذٰلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَلَا اسْتَعْبَدَ بِذٰلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا سِرّاً مِنْ سِرِّ اللهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللهِ، أَمَرَنَا اللهُ بِتَبْلِيغِهِ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَوْضِعاً وَلَا أَهْلاً وَلَا حَمَّالَةً يَحْتَمِلُونَهُ حَتَّى خَلَقَ اللهُ لِذٰلِكَ أَقْوَاماً خُلِقُوا مِنْ طِينَةٍ خُلِقَ مِنْهَا مُحَمَّدٌ وَآلُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَمِنْ نُورٍ خَلَقَ اللهُ مِنْهُ مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ، وَصَنَعَهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الَّتِي صَنَعَ مِنْهَا مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللهِ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوا ذٰلِكَ [فَبَلَغَهُمْ ذٰلِكَ عَنَّا فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوهُ] وَبَلَغَهُمْ ذِكْرُنَا فَمَالَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِنَا وَحَدِيثِنَا، فَلَوْلَا أَنَّهُمْ خُلِقُوا مِنْ هٰذَا، لَمَا كَانُوا كَذٰلِكَ، لَا وَاللهِ مَا احْتَمَلُوهُ،

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ أَقْوَاماً لِجَهَنَّمَ وَالنَّارِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نُبَلِّغَهُمْ كَمَا بَلَّغْنَاهُمْ وَ اشْمَأَزُّوا مِنْ ذٰلِكَ وَنَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَرَدُّوهُ عَلَيْنَا وَلَمْ يَحْتَمِلُوهُ وَ كَذَّبُوا بِهِ وَقَالُوا: سَاحِرٌ كَذَّابٌ، فَطَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَأَنْسَاهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَطْلَقَ اللهُ لِسَانَهُمْ بِبَعْضِ الْحَقِّ، فَهُمْ يَنْطِقُونَ بِهِ وَقُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ، لِيَكُونَ ذٰلِكَ دَفْعاً عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا عُبِدَ اللهُ فِي أَرْضِهِ، فَأَمَرَنَا بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَالسَّتْرِ وَالْكِتْمَانِ، فَاكْتُمُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللهُ بِالْكَفِّ عَنْهُ وَاسْتُرُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللهُ بِالسَّتْرِ وَالْكِتْمَانِ عَنْهُ، قَالَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَبَكَى وَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ فَاجْعَلْ مَحْيَانَا مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتَنَا مَمَاتَهُمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوّاً لَكَ فَتُفْجِعَنَا بِهِمْ، فَإِنَّكَ إِنْ أَفْجَعْتَنَا بِهِمْ لَمْ تُعْبَدْ أَبَداً فِي أَرْضِكَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً.

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے پاس ایک بھید ہے خدا کے بھیدوں سے اور ایک علم ہے خدا کے علم سے، واللہ اس کا تحمل نہیں کر سکتا ملک مقرب نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان اللہ نے لیا ہو۔ واللہ اس کی تکلیف ہمارے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی اور نہ ہمارے غیر نے اس کے ساتھ عبادت کی، ہمارے پاس سرِ الٰہی اور علمِ الٰہی ہے۔ خدا نے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے پس جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے اس کی تبلیغ کی لیکن ہم نے اس کے لئے مناسب جگہ نہ پائی اور نہ ایسے اہل لوگ پائے جو ہماری تعلیم کے متحمل ہو سکتے۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خلقت اسی طینت سے ہوئی تھی جو محمدؐ و آلِ محمدؐ اور ان کی ذریت کی تھی اور بنایا ان کو اس نور سے جس سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو پیدا کیا تھا اور اپنی رحمت سے ان کی خلقت میں وہی کیا جو کیا تھا محمدؐ اور ان کی ذریت کے ساتھ۔ پس جس امر کی تبلیغ کا ہم کو حکم دیا گیا تھا ہم نے ان کو تبلیغ کی انھوں نے اسے قبول کیا اور اس کے متحمل ہوئے پس ہم سے ان کو جو تعلیم حاصل ہوئی اُسے قبول کرتے اور متحمل ہوتے رہے۔ اسی طرح ہمارا ذکر ان تک پہنچا اور ان کے دل ہماری معرفت اور ہماری حدیث کی طرف مائل ہوئے اگر وہ اس طرح پیدا نہ کئے گئے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ واللہ وہ ہماری حدیث کا تحمل نہ کر پاتے۔ پھر فرمایا۔ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جو مستحق جہنم تھے اور ہمیں ان پر تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا۔ جیسے کہ پہلے گروہ کے لئے حکم دیا گیا تھا ہم نے تبلیغ کی تو وہ اس سے دل گرفتہ ہوئے اور ان کے قلوب نے قبول کرنے سے نفرت کی اور ہماری طرف رَد کر دیا اس کا تحمل نہ کر سکے اور انھوں نے ہماری حدیث کو جھٹلایا اور ہمارے لئے کہا یہ جادوگر اور جھوٹے ہیں خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ہماری تعلیم کو بھول گئے پھر خدا نے بعض حق باتیں ان کی زبان پر جاری کر دیں وہ ان کو بیان کر گئے درآنحالیکہ ان کے قلوب انکار کر رہے تھے اور یہ اس لئے ہوا کہ اس صورت میں اولیائے خدا اور اہلِ اطاعت کے لئے اعتراض کا دفعیہ ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ پھر ہم کو حکم دیا گیا کہ اپنی تعلیم کو ان سے روکیں اور پوشیدہ رکھیں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور روئے اور فرمایا۔ خداوندا یہ مومن لوگ بہت کم ہیں ان کی زندگی ہماری سی زندگی اور ان کی موت ہماری سی موت قرار دے اور دشمنوں کو ان پر مسلط نہ کر، یہ امر ہمارے لئے دردناک ہوگا اگر تو نے ان کی وجہ سے ہمیں دردناک کیا تو زمین پر تیری عبادت پھر کبھی نہ ہوگی اور درود و سلام ہو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر۔

ایک سودواں باب

اُمت کو نبی کا حکم آئمہ مسلمین سے خلوص رکھنے اور اُن کی جماعت میں استقلال سے رہنے میں اور یہ کہ وہ کون ہیں

(بَابُ) ۱۰۲

مَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ
وَاللُّزُومِ لِجَمَاعَتِهِمْ وَمَنْ هُمْ ؟

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ

أَبانِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنِ ابْنِ أَبي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النّاسَ في مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَقالَ : نَضَّرَ اللهُ عَبْداً سَمِعَ مَقالَتي فَوَعاها وَحَفِظَها وَبَلَّغَها مَنْ لَمْ يَسْمَعْها ، فَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقيهٍ وَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ إِلى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلاثٌ لايُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ : إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ ، وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ ، وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحيطَةٌ مِنْ وَرائِهِمْ ، الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكافَأُ دِماؤُهُمْ وَيَسْعى بِذِمَّتِهِمْ أَدْناهُمْ .

وَرَواهُ أَيْضاً عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ أَبانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبي يَعْفُورٍ مِثْلَهُ وَزادَ فيهِ : وَهُمْ يَدٌ عَلى مَنْ سِواهُمْ (۱) وَذَكَرَ في حَديثِهِ أَنَّهُ خَطَبَ في حَجَّةِ الْوَداعِ بِمِنىً في مَسْجِدِ الْخَيْفِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضرت رسول خدا نے مسجد خیف میں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا نعمت دے گا یا خوش رکھے گا اللہ اس بندہ کو جس نے میرے قول کو سنا اور یاد رکھا اور حفظ کر لیا اور پہنچایا اس شخص تک جس نے اس کو نہیں سنا۔ بہت سے فقہ جاننے والے ایسے ہیں جو درحقیقت فقیہ نہیں اور بہت فقہ والے ایسے ہیں جو نقل کرتے ہیں ایسے لوگوں سے جو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں یعنی آئمہ علیہ السلام تین صورتیں ہیں جن میں دل کے اندر کھوٹ نہیں پائی جاتی اور شہادت کو راہ نہیں ہوتی۔ اوّل اس مرد مسلم کا دل جس کا عمل خالص اللہ کے لئے ہو اور آئمہ مسلمین سے خلوص رکھتا ہو اور ان کی جماعت میں مستقلاً شامل رہے کیونکہ آئمہ مسلمین کے لئے اپنی رعایا میں انتظام معاش کرنا ہے ان کے لئے جو تابعدار رہیں اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان کا خون برابر ہے اور جو ان میں پست درجہ کے ہیں یعنی فقرا ہیں ان کی معاش کا انتظام دوسرے مسلمان بھائیوں پر ہے ابن یعفور نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ وہ مسلمان مددگار رہیں مخالفوں کے مقابل اور یہ کہ رسول اللہ نے یہ خطبہ حجۃ الوداع میں منیٰ کی مسجد خیف میں بیان فرمایا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكينٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قالَ : قالَ سُفْيانُ الثَّوْرِيُّ : اذْهَبْ بِنا إِلى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قالَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَيْهِ فَوَجَدْناهُ قَدْ رَكِبَ دابَّتَهُ ، فَقالَ لَهُ سُفْيانُ : يا أَبا عَبْدِاللهِ حَدِّثْنا بِحَديثِ خُطْبَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ في مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، قالَ : دَعْني حَتّى أَذْهَبَ في حاجَتي فَإِنّي قَدْ رَكِبْتُ فَإِذا جِئْتُ حَدَّثْتُكَ ، فَقالَ : أَسْأَلُكَ بِقَرابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَمّا حَدَّثْتَني ،قالَ : فَنَزَلَ ، فَقالَ لَهُ سُفْيانُ : مُرْ لي بِدَواةٍ وَقِرْطاسٍ حَتّى أُثْبِتَهُ، فَدَعا بِهِ ثُمَّ قالَ : اكْتُبْ. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحيمِ خُطْبَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ في مَسْجِدِ الْخَيْفِ:

« نَضَّرَ اللهُ عَبْداً سَمِعَ مَقالَتي فَوَعاها وَ بَلَّغَها مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ يا أَيُّهَا النّاسُ لِيُبَلِّغِ الشّاهِدُ

الْغائب . فَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقيهٍ وَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ إِلى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلاثٌ لايُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِم : إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحيطَةٌ مَنْ وَرائَهُمْ . الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ تَتَكافَأُ دِماؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلى مَنْ سِواهُمْ يَسْعى بِذِمَّتِهِمْ أَدْناهُمْ » فَكَتَبَهُ سُفْيانُ ثُمَّ عَرَضَهُ عَلَيْهِ وَرَكِبَ أَبُوعَبْدِاللّهِ عليه السلام وَجِئْتُ أَنَاوَسُفْيانُ .

فَلَمّا كُنّا في بَعْضِ الطَّريقِ قالَ لي : كَما أَنْتَ حَتّى أَنْظُرَ في هٰذَا الْحَديثِ ، فَقُلْتُ لَهُ : قَدْوَاللّهِ أَلْزَمَ أَبُو عَبْدِاللّهِ عليه السلام رَقَبَتَكَ شَيْئاً لايَذْهَبُ مِنْ رَقَبَتِكَ أَبَداً فَقالَ : وَأَيُّ شَيْءٍ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ : ثَلاثٌ لايُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ قَدْعَرَفْناهُ وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ مَنْ هٰؤُلاءِ الْأَئِمَّةُ الَّذينَ تَجِبُ عَلَيْنا نَصيحَتُهُمْ ؟ مُعاوِيَةُ بْنُ أَبي سُفْيانَ وَيَزيدُبْنُ مُعاوِيَةَوَمَرْوانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكُلُّ مَنْ لاتَجُوزُ شَهادَتُهُ عِنْدَنا وَلاتَجُوزُ الصَّلاةُ خَلْفَهُمْ ؟ وَقَوْلُهُ : وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ. فَأَيُّ الْجَماعَةِ ؟مُرْجِيءٌ يَقُولُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنابَةٍ وَهَدَمَ الْكَعْبَةَ وَنَكَحَ اُمَّهُ فَهُوَ عَلى إِيمانِ جَبْرَئيلَ وَميكائيلَ ؟ أَوْ قَدَرِيٌّ يَقُولُ : لايَكُونُ ماشاءَاللّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ ماشاءَ إِبْليسُ ؟ أَوْ حَرُورِيٌّ يَتَبَرَّءُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ ؟ أَوْ جَهْمِيٌّ يَقُولُ : إِنَّما هِيَ مَعْرِفَةُاللّهِ وَحْدَهُ لَيْسَ الْإِيمانُ شَيْءٌ غَيْرُها ؟قالَ : وَيْحَكَ وَأَيُّ شَيْءٍ يَقُولُونَ؟ فَقُلْتُ : يَقُولُونَ : إِنَّ عَلِيَّ بْنِ أَبي طالِبٍ عليه السلام وَاللّهِ الْإِمامُ الَّذي يَجِبُ عَلَيْنا نَصيحَتُهُ وَلُزُومُ جَماعَتِهِمْ أَهْلُ بَيْتِهِ ،قالَ : فَأَخَذَ الْكِتابَ فَخَرَقَهُ ثُمَّ : قالَ لاتُخْبِرْ بِها أَحَداً ،

۲ ۔ مکہ کے ایک قریشی نے سفیان ثوری سے کہا ۔ مجھے جعفر بن محمدؑ کے پاس لے چلیئے ۔ سفیان کہتا ہے میں حضرت کے پاس لے گیا ۔ حضرت اس وقت گھوڑے پر سوار ہو چکے تھے میں نے کہا ۔ اے ابو عبداللہ مجھ سے وہ حدیث بیان کیجئے جو رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں مسجد حنیف میں بیان فرمائی تھی حضرت نے فرمایا ۔ اب تو میں ایک ضرورت کے لئے جا رہا ہوں جب لوٹوں گا تو تم سے بیان کر دوں گا ۔ سفیان نے کہا واسطہ قرابت رسول کا آپ ابھی بیان فرما دیجئے حضرت سواری سے اتر پڑے سفیان نے کہا ۔ ذرا ٹھہریئے تاکہ کاغذ و دوات لے لیں تاکہ لکھ لیا جائے ۔ جب یہ چیزیں آ گئیں تو فرمایا ۔ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، مسجد حنیف میں رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا بہجت و مسرت عطا کرے گا خدا اپنے اس بندہ کو جو میری بات سنے ، اسے یاد رکھے اور محفوظ رکھے اور پہنچا دے ان لوگوں تک جن تک نہیں پہنچی ، لوگو جو تم میں اس وقت موجود ہیں وہ ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں آگاہ ہو کہ بہت سے عالم دین ایسے ہیں جو حقیقتہً عالم نہیں اور بہت سے علم والے ایسے ہیں جو رجوع کرتے ہیں اس شخص کی طرف جو ان سے زیادہ عالم ہے تین باتیں ہیں جن سے مرد مسلم کا دل بیگانگی نہیں کرتا ۔ اوّل خدا کی عبادت میں اخلاص عمل ، دوسرے

آئمہ مسلمین سے خلوص، تیسرے ان کی جماعت میں رہنا، اپنے اوپر لازم کرنا۔ کیونکہ اپنی مطیع رعایا کے لئے معاش مہیا کرنے کی اُن پر ذمہ داری ہے۔ مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں ان کے خون برابر ہیں وہ مددگار ہیں مخالفوں کے مقابل اور ذمہ دار ہیں اپنے سے پست درجہ والوں یعنی فقراء کے لئے کوشش کرنے کے۔ سفیان نے لکھ کر حضرت کو دکھلا بھی دیا۔ اس کے بعد حضرت سوار ہو کر تشریف لے گئے راوی کہتا ہے میں اور ابوسفیان جب راستہ میں تھے تو اس نے مجھ سے کہا۔ ذرا ٹھہرو تاکہ ہم اس حدیث پر غور کریں۔ میں نے کہا واللہ حضرت ابوعبداللہ نے تیری گردن پر ایسا بوجھ رکھ دیا ہے جس کو تو کبھی نہیں اتار سکتا اس نے کہا وہ کیا۔ میں نے کہا وہی تین باتیں۔ اللہ سے خلوص عمل، اسے تو خیر ہم جانتے ہیں، دوسرے آئمہ مسلمین سے خلوص، بتا یہ کون ہیں جن سے خالص ارادت و محبت رکھنا ہم پر واجب ہے کیا ان سے مراد معاویہ و یزید و مروان ہیں؟ ان کی گواہی ہمارے نزدیک جائز نہیں۔ (کیونکہ یہ عادل نہیں) نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، تیسرے ان کی جماعت میں شامل رہنا، تو یہ کون سی جماعت ہے کیا یہ مرجیہ فرقہ کی جماعت ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا اور غسل جنابت نہیں کرتا، اور کعبہ کو ڈھائے اور اپنی ماں سے نکاح کرے تو بھی وہ ایمان میں جبرئیل و میکائیل کے برابر ہوگا یا قدریہ جماعت مراد ہے جو کہتے ہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا اور جو شیطان چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا حروری جماعت ہے جو علی ابن ابی طالب پر تبرا کرتی ہے اور ان کے کفر کی گواہی دیتی ہے یا جہمی جماعت ہے جو کہتی ہے کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت کا نام ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس نے کہا۔ یہ تم نے عجیب بات کہی۔ اور یہ بتاؤ شیعہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب ایسے امام ہیں جن سے خالص محبت رکھنا واجب ہے اور ان کی جماعت میں جو اہل بیت ہیں شامل رہنا ضروری ہے یہ سن کر اس نے اس تحریر کو مجھ سے لیا اور چاک کر ڈالا اور مجھ سے کہنے لگا اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا نَظَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى وَلِيٍّ لَهُ يُجْهِدُ نَفْسَهُ بِالطَّاعَةِ لِإِمَامِهِ وَالنَّصِيحَةِ إِلَّا كَانَ مَعَنَا فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى.

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے مسلمانوں میں ایک بالشت برابر بھی جدائی ڈالی اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال پھینکی۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ.

٢ - وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ: مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَ نَكَثَ صَفْقَةَ الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْذَمَ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے جماعت مسلمین میں تفرقہ ڈالا اور امام کے معاہدہ کو توڑ دیا تو خدا کے سامنے مجذوم ہو کر آئے گا۔

ایک سو تین واں باب

رعایا پر کیا حق امام واجب ہے اور امام پر رعایا کا حق

(بابٌ) ۱۰۳

مَا يَجِبُ مِنْ حَقِّ الْإِمَامِ عَلَى الرَّعِيَّةِ وَحَقِّ الرَّعِيَّةِ عَلَى الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ علیه السلام مَا حَقُّ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: حَقُّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا، قُلْتُ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي النَّاسِ فَلَا يُبَالِي مَنْ أَخَذَ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا.

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کا حق لوگوں پر کیا ہے؟ فرمایا لوگ اس کا کلام سنیں اور اطاعت کریں اور رعایا کا حق امام پر یہ ہے کہ وہ مال غنیمت وغیرہ اپنی رعیت میں مساوی تقسیم کرے اور عدل کرے اور جب امام ایسا ہو تو کوئی خوف نہیں کہ کوئی یہاں جائے یا وہاں جائے مذاہب مختلف کی ضلالت کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي [مِنْ] بَيْنِ يَدَيْهِ وَخَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۲۔ ابو حمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ چار مرتبہ آپ نے فرمایا ھکذا یعنی چاہیے

مخالفت سامنے سے ہو یا پیچھے سے داہنی طرف سے ہو یا بائیں طرف سے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَاتَخْتَانُوا وُلَاتَكُمْ وَلَا تَغُشُّوا هُدَاتَكُمْ وَلَاتَجْهَلُوا أَئِمَّتَكُمْ وَلَاتَصَدَّعُوا عَنْ حَبْلِكُمْ فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ، وَعَلَى هٰذَا فَلْيَكُنْ تَأْسِيسُ أُمُورِكُمْ وَالْزَمُوا هٰذِهِ الطَّرِيقَةَ ، فَإِنَّكُمْ لَوْعَايَنْتُمْ مَاعَايَنَ مَنْ قَدْمَاتَ[1] مِنْكُمْ مِمَّنْ خَالَفَ مَا قَدْتُدْعَوْنَ إِلَيْهِ لَبَدَرْتُمْ وَ خَرَجْتُمْ وَلَسَمِعْتُمْ وَلٰكِنْ مَحْجُوبٌ عَنْكُمْ مَا قَدْ عَايَنُوا وَ قَرِيباً مَا يُطْرَحُ الْحِجَابُ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے والیان امر سے خیانت نہ کرو اور اپنے رہنماؤں سے نا انصافی نہ کرو اور اپنے اماموں سے جاہل نہ رہو اور اپنی رسی سے جدا نہ رہو ورنہ سست پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا خیزی ہو جائے گی تمہارے امور کی بنیاد اسی پر ہونی چاہیئے اور اسی طریقہ سے قائم رہو۔ کاش تم دیکھتے اس عذاب کو جو تم میں سے ان مرنے والوں نے دیکھا جنھوں نے مخالفت کی اس امر کی جس کی طرف آئمہ علیہ السلام تم کو بلاتے ہیں اور البتہ منافقوں کے جہاد کی طرف نکلنے میں جلدی کرتے لیکن جو انھوں نے دیکھا وہ تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے اور وقت قریب ہے کہ یہ پردہ تمہاری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جائے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ الصَّ[illegible] قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : نُعِيَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله نَفْسُهُ وَهُوَصَحِيحٌ لَيْسَ بِهِ وَجَعٌ ـ قَالَ : نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ـ قَالَ ، فَنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً وَ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ بِالسِّلَاحِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ ، فَصَعِدَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله الْمِنْبَرَ فَنَعَى إِلَيْهِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «أُذَكِّرُ اللهَ الْوَالِيَ مِنْ بَعْدِي [illegible] يَرْحَمُ عَلَى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَأَجَلَّ كَبِيرَهُمْ وَرَحِمَ ضَعِيفَهُمْ وَ وَقَّرَ عَالِمَهُمْ وَلَمْ [illegible] بِهِمْ فَيُذِلَّهُمْ وَلَمْ يُفْقِرْهُمْ فَيُكْفِرَهُمْ وَلَمْ يُغْلِقْ بَابَهُ دُونَهُمْ فَيَأْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيفَهُمْ وَلَمْ يَخْبِزْهُمْ فِي بُعُوثِهِمْ فَيَقْطَعَ نَسْلَ أُمَّتِي ، ثُمَّ قَالَ : [قد] بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ فَاشْهَدُوا» .
وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : هٰذَا آخِرُ كَلَامٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى مِنْبَرِهِ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل نے نبی صلعم کو خبر مرگ دی۔ درآنحالیکہ حضور تندرست تھے۔ اور کوئی تکلیف آپ کو نہ تھی حضرت نے نماز جماعت کے لئے ندا کرائی اور مہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ بدن پر ہتھیار سج کر آئیں۔

الشکر اسامہ میں شامل ہونے کے لئے) لوگ جمع ہوگئے آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے مرنے کی خبر لوگوں کو سنائی پھر فرمایا میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اس والی کو جو میرے بعد ہوگا کہ وہ کوئی کام نہ کرے بلکہ یہ کہ مسلمانوں کی جماعت پر رحم کرے ان کے بڑوں کی عزت کرے، کمزوروں پر رحم کرے اور ان کے عالموں کو صاحب وقار جانے۔ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے جس سے وہ ذلیل ہوں اور انھیں محتاج نہ بنائے کہ وہ کافر ہو جائیں اور اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔

پس اس صورت میں قوی لوگ ضعیفوں کو کھا جائیں گے اور ان کی بنیاد نہ اکھاڑو۔ انھیں جہاد پر بھیج کر اس صورت میں میری امت کی نسل منقطع ہو جائے گی پھر فرمایا میں نے تبلیغ کردی اور سمجھا دیا۔ گواہ رہنا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آخری کلام تھا جو رسول اللہ نے منبر پر کیا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَسَلٌ وَ تِينٌ مِنْ هَمَذَانَ وَ حُلْوَانَ فَأَمَرَ الْعُرَفَاءَ أَنْ يَأْتُوا بِالْيَتَامَىٰ. فَأَمْكَنَهُمْ مِنْ رُؤُوسِ الْأَزْقَاقِ يَلْعَقُونَهَا وَ هُوَ يَقْسِمُهَا لِلنَّاسِ قَدَحاً. قَدَحاً. فَقِيلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَهُمْ يَلْعَقُونَهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ أَبُو الْيَتَامَىٰ وَ إِنَّمَا أَلْعَقْتُهُمْ هٰذَا بِرِعَايَةِ الْآبَاءِ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس شہد اور انجیر ہمدان و حلوان سے آئے۔ آپؑ نے عرفا (وہ لوگ جنھیں شہر کے لوگوں کا پتہ رہتا ہے) کو حکم دیا کہ یتیموں کو لائیں جب وہ آئے تو آپؑ نے ان کو شہد کی مشکوں کے دہانوں پر بٹھا دیا تاکہ وہ شہد کو چاٹیں اور دوسرے لوگوں کو پیالوں میں بھر بھر کر دیا۔ لوگوں نے کہا اے امیر المومنین ان کو چاٹنے کے لئے کیوں اجازت دی۔ فرمایا امام یتیموں کا باپ ہوتا ہے یہ ان بچوں کے باپ کی رعایت سے چاٹ رہے ہیں یعنی اگر ان کے باپ کے پاس شہد آتا تو وہ اسی طرح بے تکلفی سے چاٹتے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ: أَنَا أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ وَعَلِيٌّ أَوْلَىٰ بِهِ مِنْ بَعْدِي، فَقِيلَ لَهُ: مَا مَعْنَىٰ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: قَوْلُ النَّبِيِّ: مَنْ تَرَكَ دَيْناً أَوْ ضَيَاعاً فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ، فَالرَّجُلُ لَيْسَتْ لَهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وِلَايَةٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَلَيْسَ لَهُ عَلَىٰ عِيَالِهِ أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ إِذَا لَمْ يُجْرِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةَ وَالنَّبِيُّ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام وَمَنْ بَعْدَهُمَا أَلْزَمَهُمْ هٰذَا فَمِنْ هُنَاكَ صَارُوا أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ مَا كَانَ سَبَبُ إِسْلَامِ عَامَّةِ الْيَهُودِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ هٰذَا الْقَوْلِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّهُمْ أَمِنُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَعَلَىٰ عِيَالَاتِهِمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ میں ہر مومن کے نفس سے اولیٰ ہوں اور میرے بعد علی اولیٰ ہیں کسی نے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص قرضہ چھوڑ مرے یا عیال بے معاش چھوڑے تو اس کا بار میرے اوپر ہے اور جو کوئی مال چھوڑے تو اس کا مالک اس کے ورثاء ہوں گے پس ایسا شخص جس کو مال بے سبب نہ ہونے کے اپنے اوپر قابو نہ ہو اور وہ دوسرے کا محتاج ہو اور اپنے اہل و عیال کے نفقہ کا کفیل نہ ہو تو نبی اور امیر المومنین علیہ السلام اور ان کے بعد میں ہونے والے امام ان کے کفیل ہوں گے اس طرح وہ لوگوں کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے رسولؐ کا یہی قول عام یہودیوں کے اسلام لانے کا سبب بنا۔ وہ خود بھی ایمان لائے اور ان کے اہل و عیال بھی۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَوْ مُسْلِمٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْناً لَمْ يَكُنْ فِي فَسَادٍ وَلَا إِسْرَافٍ فَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ لَمْ يَقْضِهِ فَعَلَيْهِ إِثْمُ ذَٰلِكَ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: «إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ»[1] الآية فَهُوَ مِنَ الْغَارِمِينَ وَلَهُ سَهْمٌ عِنْدَ الْإِمَامِ فَإِنْ حَبَسَهُ فَإِثْمُهُ عَلَيْهِ.

٧۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی مومن یا مسلم مر جائے اور وہ اپنے اوپر قرضہ چھوڑ جائے بشرطیکہ وہ قرضہ لغویات و فضول خرچی میں نہ ہوا ہو تو امام کا فرض ہے کہ اس کو ادا کرے اور اگر ادا نہ کرے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے کہ صدقات کے مستحق فقراء و مساکین ہیں۔ پس چونکہ وہ مومن مقروض ہے لہٰذا امام کے پاس اس کا حصہ ہے اس کو دینا چاہیئے اور اگر اس کو روک لے گا تو گنہگار ہوگا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَنَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا تَصْلُحُ الْإِمَامَةُ إِلَّا لِرَجُلٍ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ، وَحِلْمٌ يَمْلِكُ[2] بِهِ غَضَبَهُ، وَحُسْنُ الْوِلَايَةِ عَلَى مَنْ يَلِي حَتَّى يَكُونَ لَهُمْ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ؛ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: حَتَّى يَكُونَ لِلرَّعِيَّةِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ.

٨۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مگر وہ شخص جس میں تین خصلتیں ہوں اول پرہیزگاری جو اسے بچائے گناہ کرنے سے دوسرے حلم جس سے وہ اپنے غصہ پر قابو پائے تیسرے لوگوں پر اچھی حکومت کرے اور اپنے متعلقین سے اس طرح ملے جیسے باپ اپنی اولاد سے ملتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس طرح برتاؤ کرے جیسے مہربان باپ اپنی رعایا سے۔

۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ طَبَرِسْتَانَ يُقَالُ لَهُ : مُحَمَّدٌ ـ قَالَ : قَالَ مُعَاوِيَةُ : وَلَقِيتُ الطَّبَرِيَّ مُحَمَّداً بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَنِي ـ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَىٰ عليه السلام يَقُولُ : الْمُغْرَمُ إِذَا تَدَيَّنَ أَوِ اسْتَدَانَ فِي حَقٍّ ـ الْوَهْمُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ـ أُجِّلَ سَنَةً فَإِنِ اتَّسَعَ وَإِلَّا قَضَىٰ عَنْهُ الْإِمَامُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ .

۹۔ راوی معاویہ بن الحکیم کہتا ہے۔ میں نے ملاقات کی ایک مرد طبرستانی سے جسے محمد کہتے تھے اس نے بیان کیا کہ مجھ سے بیان کیا امام رضا علیہ السلام نے کہ اگر غیر باطل امور میں کوئی مقروض ہے یا اس سے قرض طلب کیا گیا (تدین اور استدال میں شک کا تعلق معاویہ سے ہے کہ اس نے ان دو لفظوں میں کون لفظ سنا تھا) تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر اس مدت میں وہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو خود دے۔ ورنہ امام یہ قرضہ بیت المال سے چکائے گا۔

ایک سو چاروان باب

تمام روئے زمین کا مالک امام ہے

(بَابُ) ۱۰۴

أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام « إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ » أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْرَثَنَا اللّٰهُ الْأَرْضَ وَنَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَالْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا ، فَمَنْ أَحْيَا أَرْضاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَلْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أَخْرَبَهَا وَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَأَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا ، يُؤَدِّي خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّىٰ يَظْهَرَ الْقَائِمُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ ، فَيَحْوِيهَا وَيَمْنَعُهَا وَيُخْرِجُهُمْ مِنْهَا ، كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَمَنَعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَىٰ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ میں حضرت علیؑ کی ایک تحریر میں دیکھا کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں

میں جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے مجھے اور میرے اہل بیت کو اللہ نے زمین کا مالک بنایا ہے ہم متقی ہیں اور زمین سب ہمارے لئے ہے مسلمانوں میں جو کوئی زمین حاصل کرے وہ اس کو آباد کرے۔ تو اس کو چاہیئے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اس کو خراج (ٹیکس و لگان) دے اور باقی کو خود کھائے پیئے لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے یا اس کو تباہ و برباد کر دے اور ایک دوسرا مسلمان اس پر قابض ہو کر از سر نو اسے آباد کرے تو وہ اس سے زیادہ مستحق ہے جس نے اسے چھوڑ دیا تھا اس مالک کو چاہیئے کہ میرے اہلبیت میں سے جو امام ہو اسے خراج ادا کرے اور باقی وہ کھائے یہاں تک کہ قائم آل محمدؑ جہاد بالسیف کریں اور زمین کو احاطہ کریں اور مشرکوں اور کافروں کو نکال باہر کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا تھا البتہ جو املاک ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہو گی ان کو انہی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَمَّنْ رَوَاهُ قَالَ: الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيُؤَدِّ حَقَّ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلْيَبَرَّ إِخْوَانَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاللهُ وَرَسُولُهُ وَنَحْنُ بُرَآءُ مِنْهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا۔ دنیا و ما فیہا اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے پس جو کسی حصہ زمین پر غالب ہو اس کو چاہیئے۔ اللہ سے ڈرے اور اس کا حق ادا کرے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ اور اس کا رسولؐ اور ہم اس سے الگ ہیں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَأَيْتُ مِسْمَعًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام تِلْكَ السَّنَةَ مَالاً (١) فَرَدَّهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ: إِنِّي كُنْتُ وُلِّيتُ الْبَحْرَيْنَ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعَمِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَدْ جِئْتُكَ بِخُمُسِهَا بِثَمَانِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهَا عَنْكَ وَأَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَهِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا، فَقَالَ: أَوَمَا لَنَا مِنَ الْأَرْضِ وَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا إِلاَّ الْخُمُسُ؟ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا، فَقُلْتُ لَهُ: وَأَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا سَيَّارٍ! قَدْ طَيَّبْنَاهُ لَكَ وَأَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَضُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ، وَكُلُّ مَا فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُمْ فِيهِ مُحَلَّلُونَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَجْبِيَهُمْ طَسْقَ (٢) مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَأَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا.

فَيَأْخُذَ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَيُخْرِجَهُمْ صَغَرَةً قَالَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ : فَقَالَ لِي أَبُو سَيَّارٍ : مَا أَرَى أَحَداً مِنْ أَصْحَابِ الضِّيَاعِ وَلَا مِمَّنْ يَلِي الْأَعْمَالَ يَأْكُلُ حَلَالاً غَيْرِي إِلَّا مَنْ طَيَّبُوا لَهُ ذَلِكَ .

۳۔ عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے مسمع کو مدینہ میں کہتے سنا کہ میں اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس لے گیا آپ نے اسے رد کر دیا۔ میں نے پوچھا کیوں رد کیا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میں بحرین میں غوطہ خوری پر مامور ہوا اور وہاں سے میں نے چار لاکھ درہم کے موتی حاصل کئے جس کا خمس اسی ہزار درہم آپ کی خدمت میں لایا ہوں میں نے اس امر کو برا سمجھا کہ جو آپ کا حق ہے اسے روکوں اور روگردانی کروں۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے اموال میں اس حق کو مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا زمین اور اس کی پیداوار میں ہمارا حق بس خمس ہی ہے اے ابو سیار تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے۔
جو کچھ ان زمینوں سے پیدا ہو وہ سب ہمارے لئے ہے۔ میں نے کہا میں کل مال حاضر کر دوں۔ فرمایا۔ اے ابو سیار ہم نے اس کو تمہارے لئے پاک قرار دیا اور حلال و جائز کیا اس کو اپنے مال میں شامل کر لو۔ ہمارے شیعوں کے پاس جو کچھ از قسم زمین ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جب تک قائم آل محمد کا ظہور ہو وہ دشمنوں سے زمین کو نکال لیں گے اور ان کو ذلت سے باہر کر دیں گے عمر بن یزید کہتا ہے ابو سیار نے کہا۔ میرے سوا حلال کھانے والے زمینوں کی پیداوار سے اور ان کے عاملوں میں کوئی نہیں ہاں صرف وہ لوگ جن کے لئے آئمہ نے حلال کر دیا ہو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الرَّازِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَمَا عَلَى الْإِمَامِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَحَلْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لِلْإِمَامِ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَيَدْفَعُهَا إِلَى مَنْ يَشَاءُ ، جَائِزٌ لَهُ ذَلِكَ مِنَ اللهِ ، إِنَّ الْإِمَامَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! لَا يَبِيتُ لَيْلَةً أَبَداً وَلِلّٰهِ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يَسْأَلُهُ عَنْهُ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا امام پر بھی زکوٰۃ ہے فرمایا۔ اے ابو محمد تم نے اوروں کا قیاس ہم پر کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت امام کی ہے وہ جہاں چاہتا ہے اس کو رکھتا ہے اور جس کو چاہتا دے ڈالتا ہے یہ اللہ کی طرف سے امام کے لئے جائز ہے اے ابو محمد! امام نہیں گزارتا کوئی ایسی رات کہ اس کی گردن پر کوئی ایسا حق ہو جس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَوِ الْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا لَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ ؟ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ جَبْرَئِيلَ

عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَخرِقَ بِإِبْهامِهِ ثَمانِيَةَ أَنْهارٍ في الأَرْضِ ، مِنْها سَيْحانُ وَ جَيْحانُ وَ هُوَ نَهرُ بَلْخٍ وَالْخشوع وَهُوَ نَهرُ الشّاشِ[1] وَ مَهْرانُ وَهُوَ نَهرُ الْهِنْدِ وَنيلُ مِصْرَ وَ دِجْلَةُ وَالْفُراتُ ، فَما سَقَتْ أَوِ اسْتَقَتْ فَهُوَ لَنا وَما كانَ لَنا فَهُوَ لِشيعَتِنا وَلَيْسَ لِعَدُوِّنا مِنْهُ شَيْءٌ إِلّا ما غَصَبَ عَلَيْهِ وَإِنَّ وَلِيَّنا لَفي أَوْسَعَ فيما بَيْنَ ذِهْ إِلىٰ ذِهْ ـ يَعْني بَيْنَ السَّماءِ وَالأَرْضِ ـ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الآيَةَ : «قُلْ هِيَ لِلَّذينَ آمَنوا فِي الْحَياةِ الدُّنْيا (الْمَغْصوبينَ عَلَيْها) خالِصَةً (لَهُمْ) يَوْمَ الْقِيامَةِ»[2] بِلا غَصْبٍ .

٥۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا۔ اس زمین پر آپ کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر حضرت مسکرائے۔ فرمایا۔ اللہ نے جبرئیل کو اس حکم کی تعمیل کو بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر آٹھ نہریں بہا دیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں سیحان جیحان یہ بلخ میں ہیں خشوع یہ دریا برف پوش ہے مہران (دریائے سندھ) گنگا جو ہندوستان میں ہے نیل مصر میں ہے اور دجلہ اور فرات اور ہر وہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیراب ہوتے ہیں یا ڈول اور رسی کے ذریعہ سے، پس وہ پانی ہمارا ہے اور جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے ہمارے دشمن کا اس میں کوئی حق نہیں۔ مگر غاصب بن کر ہمارا دوست مالک ہے جو اس کے اور اس کے درمیان ہے یعنی مابین زمین و آسمان، پھر یہ آیت پڑھی۔ ان لوگوں سے کہہ دو جو اس دنیا میں ایمان لائے ہیں اور ان کا حق چھینا گیا ہے) روز قیامت دیا سب خاص ان کا ہوگا۔

٦ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيّانِ قالَ : كَتَبْتُ إِلَى الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام : جُعِلْتُ فِداكَ رُوِيَ لَنا أَنْ لَيْسَ لِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الدُّنْيا إِلَّا الْخُمُسُ ، فَجاءَ الْجَوابُ : إِنَّ الدُّنْيا وَما عَلَيْها لِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله .

٦۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں سوائے خمس کے رسولؐ کا اور کوئی حق نہیں حضرت امامؑ نے جواب میں لکھا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے رسول اللہؐ کا ہے

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَأَقْطَعَهُ الدُّنْيا قَطيعَةً ، فَما كانَ لِآدَمَ عليه السلام فَلِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَما كانَ لِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام .

٧۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو تمام روئے زمین کا ان کو مالک بنا دیا۔ پس جو کچھ آدم کے لئے تھا وہ سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے وہ سب آئمہ آل محمد کے لئے ہے۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام كَرَىٰ بِرِجْلِهِ خَمْسَةَ أَنْهَارٍ وَلِسَانُ الْمَاءِ يَتْبَعُهُ : الْفُرَاتَ وَدِجْلَةَ وَنِيلَ مِصْرَ وَمِهْرَانَ وَ نَهْرَ بَلْخَ فَمَاسَقَتْ أَوْسُقِيَ مِنْهَا فَلِلْإِمَامِ وَالْبَحْرُ الْمُطِيفُ بِالدُّنْيَا [لِلْإِمَامِ].

٭عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ : لَمْ يَكُنِ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ يَعْدِلُ بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ شَيْئاً وَكَانَ لَا يَغِبُّ إِتْيَانَهُ ، ثُمَّ انْقَطَعَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ أَحَدَ رِجَالِ هِشَامٍ وَوَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مُلَاحَاةٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِمَامَةِ ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ : الدُّنْيَا كُلُّهَا لِلْإِمَامِ عليه السلام عَلَىٰ جِهَةِ الْمِلْكِ وَأَنَّهُ أَوْلَىٰ بِهَا مِنَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ قَالَ أَبُومَالِكٍ : [لَيْسَ] كَذٰلِكَ، أَمْلَاكُ النَّاسِ لَهُمْ إِلَّا مَا حَكَمَ اللهُ بِهِ لِلْإِمَامِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْخُمُسِ وَالْمَغْنَمِ فَذٰلِكَ لَهُ وَ ذٰلِكَ أَيْضاً قَدْ بَيَّنَ اللهُ لِلْإِمَامِ أَيْنَ يَضَعُهُ ؟ وَ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ؟ فَتَرَاضَيَا بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَ صَارَا إِلَيْهِ ، فَحَكَمَ هِشَامٌ لِأَبِي مَالِكٍ عَلَى ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ فَغَضِبَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ هَجَرَ هِشَاماً بَعْدَ ذٰلِكَ .

٨ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین پر جبرئیل نے پانچ دریا پیدا کیے۔ جن سے فرات و دجلہ و نیل و مہران و نہر بلخ پھوٹ نکلے۔ پس یہ سب اور جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں امام کے لیے ہے اور وہ سمندر جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے امام کا ہے۔

سری بن ربیع سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر ہشام ابن الحکم کی برابر کسی کو نہیں جانتا تھا اور کسی دن اس کے پاس آنے سے نہیں رکتا تھا پھر قطع تعلق کر لیا اور اس کا مخالف ہو گیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ابو مالک حضرمی ہشام کا خاص آدمی تھا اس کے اور ابی عمیر کے درمیان امر امامت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ابن ابی عمیر کہتا تھا کہ روئے زمین کی ہر ... ملک ... امام ہے وہ ان سب سے اولیٰ ہے جو مالک زمین بنے ہوئے ہیں اور ابو مالک کہتا تھا ایسا نہیں ہے جس چیز کا جو مالک ہے وہ اسی کا ہے سوائے اس کے جس کا حکم خدا نے امام کے لیے دیا ہے۔ جیسے مال فئے خمس اور غنیمت، یہ چیزیں بے شک امام کی ہیں اسے اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ آخر دونوں اس پر راضی ہو گئے کہ ہشام سے دریافت کریں چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آئے۔ ہشام نے ابن مالک کے قول سے موافقت کی۔ اس پر ابن ابی عمیر کو غصہ آیا اور ہشام سے اس کے بعد ملنا جلنا ترک کر دیا۔

ایک سو پانچواں باب

جب امام علیہ السلام ولیٔ امر ہو تو اس کی سیرت اور طعام و لباس

(بَابُ) ۱۰۵

سِيرَةِ الْإِمَامِ فِي نَفْسِهِ وَفِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ إِذَا وَلِيَ الْأَمْرَ

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ وَجَابِرٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ اللهَ جَعَلَنِي إِمَاماً لِخَلْقِهِ، فَفَرَضَ عَلَيَّ التَّقْدِيرَ فِي نَفْسِي وَمَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَمَلْبَسِي كَضُعَفَاءِ النَّاسِ، كَيْ يَقْتَدِيَ الْفَقِيرُ بِفَقْرِي وَلَا يُطْغِيَ الْغَنِيَّ غِنَاهُ.

۱۔ فرمایا، امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے مجھے خلق کا امام بنایا ہے پس میرے لئے ایک مقدار معین کردی ہے کھانے پینے اور پہننے کی۔ضعیف اور کمزور آدمیوں کی طرح تاکہ فقیر میرے فقر کی پیروی کرے اور غنی اس سے سرکشی نہ کرے۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَوْماً: جُعِلْتُ فِدَاكَ ذَكَرْتُ آلَ فُلَانٍ وَمَا هُمْ فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ هٰذَا إِلَيْكُمْ لَعِشْنَا مَعَكُمْ، فَقَالَ: هَيْهَاتَ يَا مُعَلَّى أَمَا وَاللهِ أَنْ لَوْ كَانَ ذَاكَ مَا كَانَ إِلَّا سِيَاسَةَ اللَّيْلِ وَسِيَاحَةَ النَّهَارِ وَلُبْسَ الْخَشِنِ وَأَكْلَ الْجَشِبِ، فَزُوِيَ ذٰلِكَ عَنَّا، فَهَلْ رَأَيْتَ ظُلَامَةً قَطُّ صَيَّرَهَا اللهُ تَعَالَىٰ نِعْمَةً إِلَّا هٰذِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک دن کہا کہ مجھے ایک دن خیال آیا بنی عباس کی حکومت و دولت وعیش و عشرت کا۔ میں نے دل میں کہا، اگر یہ حکومت آپ کے لئے ہوتی تو ہم بھی عیش سے زندگی بسر کرتے۔ حضرت نے فرمایا ولئے ہو تم پر اے معلی اگر ایسا ہوتا تو ہم راتوں کو عبادت کرتے اور دنوں میں لوگوں کی خبر گیری کا کام انجام دیتے موٹا کپڑا پہنتے، گھٹیا قسم کا کھانا، کھاتے، خدا نے ہمیں اس دولت سے دور رکھا یہ ظلم نعمت بن گیا ہے ہمارے لئے (اس نعمت والے اپنے ظلم کے باعث عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔

۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمَا

بِأَسَانِيدَ مُخْتَلِفَةٍ فِي احْتِجَاجِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى عَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ حِينَ لَبِسَ الْعَبَاءَ وَتَرَكَ الْمُلَاءَ
وَشَكَاهُ أَخُوهُ الرَّبِيعُ بْنُ زِيَادٍ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَدْ غَمَّ أَهْلَهُ وَأَحْزَنَ وَلَدَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عَلَيَّ بِعَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ ، فَجِيءَ بِهِ فَلَمَّا رَآهُ عَبَسَ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا
اسْتَحْيَيْتَ مِنْ أَهْلِكَ ؟ أَمَا رَحِمْتَ وُلْدَكَ ؟ أَتَرَى اللهَ أَحَلَّ لَكَ الطَّيِّبَاتِ وَهُوَ يَكْرَهُ أَخْذَكَ مِنْهَا ، أَنْتَ
أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ ، أَوَ لَيْسَ اللهُ يَقُولُ : «وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ رحمٰن
الْأَكْمَامِ» أَوَلَيْسَ [اللهُ] يَقُولُ: «مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ (إِلَى قَوْلِهِ) يَخْرُجُ ۵۵
مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ» ۝ فَبِاللهِ لَابْتِذَالُ نِعَمِ اللهِ بِالْفِعَالِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنِ ابْتِذَالِهَا بِالْمَقَالِ وَقَدْ قَالَ الضحیٰ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ» ۝ فَقَالَ عَاصِمٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَعَلَى مَا اقْتَصَرْتَ فِي ۹۳/۱۱
مَطْعَمِكَ عَلَى الْجُشُوبَةِ وَفِي مَلْبَسِكَ عَلَى الْخُشُونَةِ ؟ فَقَالَ : وَيْحَكَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَى
أَئِمَّةِ الْعَدْلِ أَنْ يُقَدِّرُوا أَنْفُسَهُمْ بِضَعَفَةِ النَّاسِ ، كَيْلَا يَتَبَيَّغَ بِالْفَقِيرِ فَقْرُهُ ، فَأَلْقَى عَاصِمُ بْنُ زِيَادٍ
الْعَبَاءَ وَلَبِسَ الْمُلَاءَ.

۳۔ عاصم ابن زیاد کے متعلق اس کے بھائی ربیع بن زیاد نے امیرالمومنین سے یہ شکایت کی کہ اس نے موٹے کپڑے کا لباس پہنا ہے اور نرم کپڑا پہننا ترک کر دیا ہے اس کے بال بچے اور اس کا باپ تارک دنیا ہونے کی بنا پر سخت پریشان ہے حضرت نے فرمایا۔ عاصم کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آیا تو آپؑ کے چہرے پر آثار غضب نمایاں ہوئے حضرت نے فرمایا۔ تجھے اپنے اہل و عیال سے شرم نہیں آتی، کیا تجھے اپنی اولاد پر رحم نہیں آتا جس خدا نے پاکیزہ چیزوں کو تیرے لئے حلال کر دیا ہے کیا تو اس کے استعمال کو برا جانے گا خدا کے نزدیک تیرا یہ عمل سست و ضعیف ہے۔

اے عاصم کیا خدا یہ نہیں فرماتا۔ اور زمین کو ہم نے لوگوں کے لئے میوے اور کھجور جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ پیدا کئے کیا خدا یہ نہیں فرماتا کہ دو دریا (کھاری اور میٹھے) ملتے ہیں اور ان کے درمیان ایک روک ہے جس سے وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں بڑھتے تا اینکہ فرمایا ان کے اندر موتی اور مونگے نکلتے ہیں پس لوگو خدا کے لئے۔ خدا کی نعمتوں کا عملی طور پر کام میں لانا اس سے زیادہ محبوب خدا ہے، صرف زبانی ذکر کرنے اور ان کے استعمال سے اجتناب کرنے سے۔ لیکن ذکر بھی کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ عاصم نے کہا۔ اے امیرالمومنین پھر آپؑ کیوں کمتر قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر۔ خدا نے آئمہ عدل پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو غریب لوگوں جیسا نفس بنائیں تاکہ فقیر اپنے فقر کے صدمے سے ہلاک نہ ہو۔ عاصم نے اپنی گدڑی اتار ڈالی اور نرم لباس پہن لیا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ ،

عَنْ حَمّادِبْنِ عُثْمانَ قالَ : حَضَرْتُ أَباعَبْدِ ... أَصْلَحَكَ اللهُ ذَكَرْتَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام كانَ يَلْبِسُ الْخَشِنَ ، يَلْبِسُ ... وَما أَشْبَهَ ذٰلِكَ وَنَرىٰ عَلَيْكَ اللِّباسَ الْجَديدَ ، فَقالَ لَهُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام ... ذٰلِكَ في زَمانٍ لايُنْكَرُ [عَلَيْهِ] وَلَوْلَبِسَ مِثْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ شُهِرَ بِهِ ، فَخَيْرُ لِباسِ كُلِّ زَمانٍ لِباسُ أَهْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّ قائِمَنا أَهْلَ الْبَيْتِ عليهم السلام إِذا قامَ لَبِسَ ثِيابَ عَلِيٍّ عليه السلام وَسارَ بِسيرَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے سوال کیا حضرت علی تو بہت گھٹیا لباس پہنتے تھے یعنی چار درہم قیمت کی قمیص اور آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تھے جب وہ برا نہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ صحیح معنے میں اسلامی حکومت تھی) اگر ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تو ہر طرف سے مذمت ہونے لگتی جب ہمارے قائم ظہور فرمائیں گے تو حضرت علی کا سا لباس پہنے ہوں گے اور انہی کی سیرت پر عامل ہوں گے۔

ایک سو چھواں باب

نادر

(بابُ نادِرٌ) ۱۰۶

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَيّوبَ بْنِ نُوحٍ : قالَ: عَطَسَ عليه السلام يَوْماً وَأَنا عِنْدَهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ مايُقالُ لِلْإِمامِ إِذا عَطَسَ ؟ قالَ : يَقُولُونَ[1] : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ .

۱۔ راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی میں نے پوچھا۔ جب امام کو چھینک آئے تو کہنا چاہیے۔ فرمایا۔ یوں کہیں۔ اللہ کا تم پر درود ہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قالَ : حَدَّثَني إِسْحاقُ بْنُ إِبْراهيمَ الدّينَوَرِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زاهِرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْقائِمِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنينَ ؟ قالَ لا، ذاكَ اسْمٌ سَمَّى اللهُ بِهِ أَميرَ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام ، لَمْ يُسَمَّ بِهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلا يَتَسَمّىٰ بِهِ بَعْدَهُ إِلّا كافِرٌ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ كَيْفَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ ؟ قالَ : يَقُولُونَ : اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : «بَقِيَّةُ

اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ »[۲].

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ قائم آل محمد کو امیر المومنین کہہ سکتے ہیں۔ فرمایا۔ نہیں یہ نام اللہ نے امیر المومنین کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم نہ ہوگا مگر کافر میں نے کہا۔ پھر قائم آل محمد کے لئے کیا کہیں۔ فرمایا۔ السلام علیک یا بقیۃ اللہ۔ پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام؟ قَالَ: لِأَنَّهُ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ، أَمَا سَمِعْتَ فِي كِتَابِ اللهِ «وَ نَمِيرُ أَهْلَنَا». وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ قَالَ: لِأَنَّ مِيرَةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِنْدِهِ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ.

۳۔ مومنین کا توشہ علم ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الْقَزَّازِ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اللهُ سَمَّاهُ، وَ هٰكَذَا أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولِي وَأَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ.

۴۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں یونہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔

توضیح: قرآن میں امیر المومنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ جامع القرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

ایک سو ساتواں باب

ولایت کے متعلق نکات و لطائف

(باب) ۱۰۷

فِيهِ نُكَتٌ وَ نُتَفٌ مِنَ التَّنْزِيلِ فِي الْوَلَايَةِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا

سورۃ الشعراء ۲۶/۱۹۴ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ سَالِمِ الْحَنَّاطِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۞ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۞ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ: هِيَ الْوَلَايَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتایئے اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر، تاکہ تو صاف عربی زبان میں لوگوں کو ڈرائے۔ فرمایا یہ امیر المومنین کی ولایت کے بارے میں ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً» قَالَ: هِيَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. احزاب ۳۳/۷۲

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ «ہم نے امانت کو آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ درآنحالیکہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔ فرمایا یہ امانت ولایت امیرالمومنین ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ: بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْوَلَايَةِ وَلَمْ يَخْلِطُوهَا بِوَلَايَةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَهُوَ الْمُلْبَسُ بِالظُّلْمِ. انعام ۶/۸۲

۳۔ راوی نے کہا «یہ جو لوگ ہم پر ایمان لائے۔ اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔ کیا مطلب ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسول لے کر آئے اور اس سے اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا۔ کیونکہ وہ ظلم سے مخلوط ہوتی ہے۔

تغابن ۶۴/۲ ٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» فَقَالَ: عَرَفَ اللَّهُ إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وَكُفْرَهُمْ بِهَا، يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُمْ ذَرٌّ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر، فرمایا۔ خدا معرفت کرائے، ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے، اور اس سے انکار کرنے والوں کی جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلبِ آدم میں بصورت ذرہ تھے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ» قَالَ : يُوفُونَ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَلَايَتِنَا . دهر ۷۶/۷

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آیہ یوفون بالنذر کے متعلق مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ» قَالَ : الْوَلَايَةُ . مائدہ ۵/۶۶

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ توریت و انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا) فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى» قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام . شوریٰ ۴۲/۲۳

۷۔ آیہ قل لا اسئلکم کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اجر ہم آئمہ کی محبت ہے جو ذوی القربیٰ رسولؐ ہیں۔

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَوَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً» هٰكَذَا نَزَلَتْ . احزاب ۳۳/۷۱

۸۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۂ من یطع اللہ ورسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر آئمہ کی ولایت، پس اس کو پوری پوری کامیابی ہوئی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوانَ رَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ» فِي عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ «كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا». احزاب ۳۳/۵۳ احزاب ۳۳/۶۹

۹۔ راوی نے آئمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ آیہ "تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلعم کو اذیت دو (علی اور آئمہ کے بارے میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰ کو امت موسیٰ نے (گوسالہ پرستی میں وصی موسیٰ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کر کے) پس بری ہے اللہ اس چیز سے جو انھوں نے بیان کیا۔

۱۰ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى» قَالَ : مَنْ قَالَ بِالْأَئِمَّةِ وَاتَّبَعَ أَمْرَهُمْ وَلَمْ يَجُزْ طَاعَتَهُمْ. طٰہٰ ۲۰/۱۲۳

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ گمراہ نہ ہوا اور نہ شقی ہوا۔" امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے آئمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوا۔

۱۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ» قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا وَلَدَ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. بلد ۹۰/۱-۳

۱۱۔ راوی نے آیہ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی در آنحالیکہ تم اس میں چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی۔ امام سے دریافت کیا۔ فرمایا والد سے مراد ہیں امیر المومنین اور ما ولد سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام۔

۱۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. انفال ۸/۴۱

۱۲۔ آیہ " جان لو جو مالِ غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے"، کے متعلق امام سے سوال کیا گیا۔ فرمایا۔ ذوی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

۱۳ ــ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ قالَ : سَأَلْتُ
أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « وَ مِمَّنْ خَلَقْنا اُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ » الاعراف ۷/۱۸۱
قالَ : هُمُ الأَئِمَّةُ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ۔ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۱٤ ــ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثيرٍ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام في قَوْلِهِ تَعالى : «هُوَالَّذي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ مِنْهُ آياتٌ مُحْكَماتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتابِ » قالَ : أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام وَالأَئِمَّةُ « وَ اُخَرُ مُتَشابِهاتٌ» قالَ : فُلانٌ وَ فُلانٌ « فَأَمَّا الَّذينَ في قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ » أَصْحابُهُمْ وَ أَهْلُ وَلايَتِهِمْ « فَيَتَّبِعُونَ ما
تَشابَهَ مِنْهُ ابْتِغاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغاءَ تَأْويلِهِ وَ ما يَعْلَمُ تَأْويلَهُ إِلاَّ اللهُ وَ الرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ » آل عمران ۳/۷
أَميرُالْمُؤْمِنينَ وَ الأَئِمَّةُ عليهم السلام

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ " وہ، وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔"، فرمایا۔ اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور آئمہ ہیں اور باقی متشابہات ہیں۔ فرمایا۔ ان سے مراد فلاں فلاں اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے اس سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست۔ جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں۔ فتنہ کی خواہش کرتے ہیں اور اس کی تاویل کرنے کے لئے۔
اور نہیں جانتے اس کی تاویل، مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور اس سے مراد امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

۱٥ ــ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّاءِ، عَنِ الْمُثَنّى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلانَ
عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِهِ تَعالى : «أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذينَ جاهَدُوا مِنْكُمْ
وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلا رَسُولِهِ وَلاَ الْمُؤْمِنينَ وَليجَةً » يَعْني بِالْمُؤْمِنينَ الأَئِمَّةَ عليهم السلام : لَمْ يَتَّخِذُوا توبہ ۹/۱۶
الْوَلائِجَ مِنْ دُونِهِمْ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ۔ کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا (یعنی امیرالمومنین علیہ السلام اور ان لوگوں نے آئمہ کے سوا کسی کو رازدار نہیں بنایا۔

انفال ۸/۶۱ ۱۶ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا » [قَالَ] قُلْتُ: مَا السَّلْمُ؟ قَالَ : الدُّخُولُ فِي أَمْرِنَا

۱۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ۔ اگر وہ کفار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کر لو۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا۔ ہمارے امر میں داخل ہونا۔

انشقاق ۸۴/۱۹ ۱۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام (۵) فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ » قَالَ يَا زُرَارَةُ أَوَلَمْ تَرْكَبْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ فِي أَمْرِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ فُلَانٍ .

۱۷۔ آیہ۔ تم ضرور ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں پھنسو گے، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں کے پھندے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنسی

قصص ۲۸/۵۱ ۱۸ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ » قَالَ : إِمَامٌ إِلَىٰ إِمَامٍ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ۔ ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے۔

بقرہ ۱۳۶/ ۱۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ «قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا » قَالَ : إِنَّمَا عَنَىٰ بِذٰلِكَ عَلِيّاً عليه السلام وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ جَرَتْ بَعْدَهُمْ فِي الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، ثُمَّ يَرْجِعُ الْقَوْلُ مِنَ اللهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ : «فَإِنْ آمَنُوا (يَعْنِي النَّاسَ) بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ (يَعْنِي

عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام) فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ »۝. بقرہ ۲/۱۳۷

۱۹۔ آیہ "کہو ہم ایمان لائے اللہ پر، اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے" فرمایا۔ اس سے مراد ہیں علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ اور جاری ہوا یہ امر بعد میں آئمہ علیہم السلام کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور دیگر آئمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انھوں نے روگردانی کی تو یہ بدبختی اور تفرقہ پردازی ہوگی۔

۲۰ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُثَنًّى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْعَجْلَانِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا»۝ قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ. عمران ۳/۶۸

۲۰۔ آیہ۔ ان اولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا والذین آمنوا سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے ان کا اتباع کیا۔

۲۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ»۝ قَالَ: مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله. انعام ۶/۱۹

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اوحی الی الخ کے متعلق فرمایا کہ من بلغ سے مراد یہ ہے کہ آل محمدؐ سے ہر زمانہ میں ایک امام ہو جو لوگوں کو عذاب خدا سے اسی طرح ڈرائے جیسے رسول خدا نے ڈرایا تھا

۲۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً»۝ قَالَ: عَهِدْنَا إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَتَرَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنَّهُمْ هٰكَذَا وَإِنَّمَا سُمِّيَ أُولُو الْعَزْمِ أُولِي الْعَزْمِ لِأَنَّهُ عَهِدَ إِلَيْهِمْ فِي مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَالْمَهْدِيِّ وَسِيرَتِهِ وَأَجْمَعَ عَزْمُهُمْ عَلَىٰ أَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَالْإِقْرَارِ بِهِ. طٰہٰ ۲۰/۱۱۵

۲۲۔ آیہ، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا (یعنی محمد اور آلِ محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی) اور اولوالعزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے حضرت رسولؐ خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

۲۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ (كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ) فَنَسِيَ» هٰكَذَا وَاللهِ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم.

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمدؐ پر یونہی نزولِ آیت ہوا۔

۲٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم «فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝» قَالَ: إِنَّكَ عَلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ. زخرف ۴۳/۴۳

۲۴۔ آیہ۔ اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم پر ہو" امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم رہو اور علی صراطِ مستقیم ہیں۔

۲٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنَخَّلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم هٰكَذَا: «بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللهُ بقره ۲/۹۰
(فِي عَلِيٍّ) بَغْياً» ۝

۲۵۔ آیہ "برا ہے جو انھوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے بایں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی۔ اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔

٢٦ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ مُنَخَّلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ هٰكَذَا : «وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا (فِي عَلِيٍّ) فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ» بقرہ ۲/۲۳

۲۶۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے (علیؑ کے بارے میں) تو تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ۔

٢٧ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ مُنَخَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا (فِي عَلِيٍّ) نُوراً مُبِيناً» نساء ۴/۴۷

۲۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے (علی کے بارہ میں) بصورت نور مبین۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيٍّ) لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ»

۲۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ، اگر وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارے میں) تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٢٩ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَجْلَانَ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ» قَالَ : فِي وَلَايَتِنَا . بقرہ ۲/۲۰۸

۲۹۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ۔ اے ایمان لانے والو ، سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۔ یہ آیت ہماری ولایت کے متعلق ہے۔

۳۰ _ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ الاعلیٰ
عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ «بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا» ۱۶-۱۹
قَالَ : وَلَايَتَهُمْ «وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ» قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۞ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ» .

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ۔ انھوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کرکے) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اس سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے یہی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں تھا

۳۱ _ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ
مُنَخَّلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : «أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ (مُحَمَّدٌ) بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمْ (بِمُوَالَاةِ ۲/۸۷
عَلِيٍّ) فَاسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً (مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ) كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقاً تَقْتُلُونَ» .

۳۱۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کے متعلق۔ جب لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبت علیؑ) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آل محمدؐ سے) تم نے جھٹلایا۔ اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔

۳۲ _ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الشوریٰ
الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ» بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ «مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ» يَا مُحَمَّدُ مِنْ ۴۲/۱۳
وَلَايَةِ عَلِيٍّ ، هٰكَذَا فِي الْكِتَابِ مَخْطُوطَةٌ .

۳۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ دشوار ہوا مشرکین پر (امر ولایت علیؑ) جس کی طرف تم نے بلایا (اے محمدؐ کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔)

۳۳ _ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،
عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي الاعراف
هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ» فَقَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ ۷/۴۳
بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ عليهم السلام فَيُنْصَبُونَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَتْهُمْ شِيعَتُهُمْ قَالُوا : «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ» يَعْنِي هَدَانَا اللهُ فِي وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ

مِنْ وُلْدِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۳۳۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیہ۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی، اگر خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔" کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلایا جائے گا نبی و امیرالمومنین اور ان آئمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پس ان کے شیعہ کہیں گے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے، جس نے دین حق کی ہدایت کی۔ اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ یعنے خدا نے ہم کو ولایت امیرالمومنین اور دیگر آئمہ کی طرف ہدایت کی۔

النبأ ۷۸/۲ ۳٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَأِ الْعَظِيمِ » قَالَ : اَلنَّبَأُ الْعَظِيمُ الْوَلَايَةُ ، وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ :« هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ »[6] قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۳۴۔ آیہ۔ لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ نباء عظیم سے مراد ولایت علی ہے میں نے سوال کیا۔ ولایت خدا مراد نہیں۔ فرمایا۔ ولایت امیرالمومنین مراد ہے۔

توضیح:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیرالمومنین کو ولی ماننا ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسولؐ کی معرفت اور ان پر عمل صحیح بدوں ولایت علی کو تسلیم کئے ممکن نہیں ہوگا ولایت امیرالمومنین کو تسلیم کرنا، خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو شخص اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ در حقیقت بادشاہِ وقت کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔

روم ۳۰/۱۰۵ ۳٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۝» قَالَ : هِيَ الْوَلَايَةُ .

۳۵۔ آیہ۔ اے رسولؐ دین حنیف پر ثابت قدم رہو۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

انبیاء ۲۱/۴۷ ۳٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَمَدَانِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَ نَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝» قَالَ : الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۳۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے آیہ "ہم روز قیامت عدل کی ترازو میں رکھیں گے۔" کے متعلق فرمایا۔ یہ انبیاء اور اوصیاء انبیاء ہیں۔

توضیح:۔ روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازو جیسی نہ ہوگی ہر شئے کے تولنے کی ایک جداگانہ میزان ہوتی ہے لکڑی کے تولنے کی ترازو اور ہے غلہ تولنے کی اور ہے اور سونا چاندی تولنے کی اور، بال جیسی چیزوں کو تولنے کی میزان الگ ہے اگر بخار تولنا ہو تو اس کی میزان تھرمامیٹر ہے اگر کسی شعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان الفاظ ہیں اور اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی اُمت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہوگی آنحضرت کے امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر آئمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل، عمل رسولؐ ہے اسی لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے یا علی انت میزان الاعمال وانت صراط المستقیم۔

۳۷ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قولِ اللهِ تعالى : يونس
«ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ» قَالَ : قَالُوا : أَوْ بَدِّلْ عَلِيّاً عليه السلام . ۱۵/

۳۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا یا تو اس قرآن کے علاوہ دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ فرمایا امام نے کہ لوگوں نے اس کے جواب میں کہا کہ اے رسول! علیؑ کو بدل دو (ہمیں تو عداوت انہی سے ہے)

۳۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْقُمِّيِّ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ : «مَاسَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ المدثر
قَالُوا : لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ» ، قَالَ : عَنَى بِهَا لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ۴۳/ واقعہ
فِيهِمْ: «وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» ، أَمَا تَرَى النَّاسَ يُسَمُّونَ الَّذِي يَلِي السَّابِقَ ۱۱/
فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّياً، فَذٰلِكَ الَّذِي عَنَى حَيْثُ قَالَ : «لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ» لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ السَّابِقِينَ.

۳۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی (جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی۔ وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپؐ نے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان آئمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے نیکی کی طرف سبقت کرنے والے، سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق (اگلے گھوڑے کو سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو مصلی کہا جاتا ہے پس

مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیرو نہ تھے۔

٣٩ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بن عَبْدِاللهِ الْحَسَنِي ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا » يَقُولُ : لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ . وَالطَّرِيقَةُ هِيَ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام . جن ۱۶/۱۷

۳۹- آیہ۔ اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آبِ خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے "کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہے علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کی ولایت۔

٤٠ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا » ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ « تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ » . فصلت ۴۱/۳۰

۴۰- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "وہ لوگ جنھوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے" کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر۔ ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں۔ تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیئے جاتے ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

٤١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : « قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ » فَقَالَ : إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : « إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ » . سبا ۳۴/۴۶

۴۱- آیہ "میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

٤٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ

عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً[1]» «لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي فُلانٍ وَفُلانٍ وَفُلانٍ، آمَنُوا بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ وَكَفَرُوا حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْوَلايَةُ، حِينَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلاهُ، ثُمَّ آمَنُوا بِالْبَيْعَةِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ كَفَرُوا حَيْثُ مَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَلَمْ يُقِرُّوا بِالْبَيْعَةِ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً بِأَخْذِهِمْ مَنْ بَايَعَهُ بِالْبَيْعَةِ لَهُمْ فَهٰؤُلاءِ لَمْ يَبْقَ فِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ.

۴۲۔ آیہ" جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پہلے تو وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان لائے اور امیر المومنین کی بیعت کر لی۔ لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا۔ پھر بیعت علی کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کرنے پر اپنے کفر کو اور بڑھا لیا۔ لہذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

۴۳ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى
محمد /۲۵ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى» فُلانٌ وَفُلانٌ وَفُلانٌ، ارْتَدُّوا عَنِ الْإِيمَانِ فِي تَرْكِ وَلايَةِ
محمد /۲۶ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام. قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ: نَزَلَتْ وَاللهِ فِيهِمَا وَفِي أَتْبَاعِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله: «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ (فِي عَلِيٍّ عليه السلام) سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ: دَعَوْا بَنِي أُمَيَّةَ إِلَى مِيثَاقِهِمْ أَلَّا يُصَيِّرُوا الْأَمْرَ فِينَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَلا يُعْطُونَا مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً وَقَالُوا: إِنْ أَعْطَيْنَاهُمْ إِيَّاهُ، لَمْ يَحْتَاجُوا إِلَى شَيْءٍ وَلَمْ يُبَالُوا أَنْ لا يَكُونَ الْأَمْرُ فِيهِمْ، فَقَالُوا سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ الَّذِي دَعَوْتُمُونَا إِلَيْهِ وَهُوَ الْخُمُسُ أَلَّا نُعْطِيَهُمْ مِنْهُ شَيْئاً وَقَوْلُهُ: «كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ» وَالَّذِي نَزَّلَ اللهُ مَا افْتَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ مِنْ وَلايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَانَ مَعَهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ وَكَانَ كَاتِبَهُمْ. فَأَنْزَلَ اللهُ «أَمْ أَبْرَمُوا أَمْراً فَإِنَّا مُبْرِمُونَ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ... الْآيَةَ»[5]

۴۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی

کرگئے فلاں فلاں (انھوں نے ترک ولایت امیرالمومنین کرکے ایمان سے روگردانی کی.) راوی کہتاہے میں نے کہا سورۂ محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انھوں نے کہا۔ ان لوگوں نے جنھوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت کی. ہم اطاعت کریں گے. بعض امر میں امام نے فرمایا۔ یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے تابعین کے بارے میں اور جبرئیل امین رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے۔ ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسولؐ پر (علی کے بارے میں) نازل کیا تھا انھوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے۔ انھوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا۔ اگر ہم ان کو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر امامت کو اپنی طرف آنے کی پروا نہ کریں گے انھوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہلبیت کو خمس میں سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا انھوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی کا فرض کرنا۔ ابوعبیدہ اس وقت ان کے ساتھ تھا اور ان کا کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (زخرف) انھوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔ ہم بھی ان کے لئے داخلہ جہنم کو مضبوط کرنے والے ہیں وہ جو کچھ سرگوشیاں کرتے ہیں ہم ان کو سننے والے ہیں۔

٤٤ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ» قَالَ: نَزَلَتْ فِيهِمْ حَيْثُ دَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَتَعَاهَدُوا وَتَعَاقَدُوا عَلَىٰ كُفْرِهِمْ وَ الحج ٢٢/٢٥
جُحُودِهِمْ بِمَا نُزِّلَ فِي أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَأَلْحَدُوا فِي الْبَيْتِ بِظُلْمِهِمُ الرَّسُولَ وَوَلِيَّهُ فَبُعْداً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.

۴۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق "وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا" فرمایا۔ یہ انہی لوگوں کے بارے میں ہے۔ جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور معاہدہ کیا۔ آپس میں کہ ہم انکار کریں گے۔ ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارے میں پس یقیناً انھوں نے خانۂ کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا. رسول اور ان کے ولی پر اور ہلاکت ہو ظالم قوم کے لئے۔

٤٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ملک
ضَلَالٍ مُبِينٍ» يَا مَعْشَرَ الْمُكَذِّبِينَ حَيْثُ أَنْبَأْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام ٦٧/٢٩
مِنْ بَعْدِهِ «مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ» كَذَا أُنْزِلَتْ وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «إِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا» نساء ٤/١٣٥
فَقَالَ: إِنْ تَلْوُوا الْأَمْرَ وَتُعْرِضُوا عَمَّا أُمِرْتُمْ بِهِ «فَإِنَّ اللهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً» وَفِي قَوْلِهِ: فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (بِتَرْكِهِمْ وَلَايَةَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام) عَذَاباً شَدِيداً (فِي الدُّنْيَا) وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

أَسْوَأَ الَّذي كانُوا يَعْمَلُونَ »

۴۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ «عنقریب تم جان لوگے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے۔ اے جھوٹوں کے گروہ
تم کو میں نے ولایت علی کی اپنے بعد آنے کی خبر دی تھی اب کھلی گمراہی میں کون ہے» کے متعلق یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی
تھی اور آیہ "تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا" کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دھر لپیٹا اور اس سے
روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آیہ "جن لوگوں نے انکار کیا ہے" کے متعلق امام نے فرمایا
ولایت امیرالمومنین سے ان کے سخت عذاب ہے (دنیا میں) اور جو کچھ عمل کیا ہے انھوں نے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دینگے

٤٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْباطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ
إِبْراهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَميدِ ، عَنِ الْوَليدِ بْنِ صَبيحٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام «ذٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذا دُعِيَ اللهُ وَحْدَهُ — غافر ۴۰/۱۲
(وَأَهْلُ الْوَلايَةِ) كَفَرْتُمْ».

۴۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے (سورۂ مومن) اس آیت کے متعلق، یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا
جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے کہ اس میں وحدہٗ کے بعد اہل الولایہ بھی تھا۔

٤٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمانَ
عَنْ أَبيهِ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ في قَوْلِ اللهِ تَعالىٰ : «سَأَلَ سائِلٌ بِعَذابٍ — معارج ۷۰/۱-۲
واقِعٍ ۞ لِلْكافِرينَ (بِوَلايَةِ عَلِيٍّ) لَيْسَ لَهُ دافِعٌ» ثُمَّ قالَ : هٰكَذا وَاللهِ نَزَلَ بِها جَبْرَئيلُ عليه السلام
عَلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم .

۴۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی جب ایک سائل نے سوال کیا۔ ایسے عذاب
کا جو واقع ہونے والا تھا (ولایت علیؑ کے) منکروں پر، اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا امام نے فرمایا۔ واللہ رسولؐ پر
یہ اسی طرح یعنے بولایۃ علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

٤٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَخيهِ ، عَنْ
أَبيهِ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِهِ تَعالىٰ : «إِنَّكُمْ لَفي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ (في أَمْرِ — ذاریات
الْوَلايَةِ) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ» قالَ : مَنْ أُفِكَ عَنِ الْوَلايَةِ أُفِكَ عَنِ الْجَنَّةِ . — ۹-۸/

۴۸۔ سورۂ الذاریات کی آیت کے متعلق (اے اہل مکہ) تم لوگ مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی
پھیرا جائے گا جو گمراہ ہوگا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت

علیؑ اور یہ بھی فرمایا کہ جو امر ولایت سے پھرا، وہ جنت سے پھرا۔

۴۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۞ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ يَعْنِي بِقَوْلِهِ: «فَكُّ رَقَبَةٍ» وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَإِنَّ ذٰلِكَ فَكُّ رَقَبَةٍ۔ بلد ۹۰/۱۲-۱۳

۴۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ بلد کی اس آیت کے متعلق پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے گردن کا آزاد کر دینا" امام علیہ السلام نے فرمایا۔ فک رقبہ سے مراد ہے۔ ولایت امیرالمومنین

توضیح:- پوری آیت یہ ہے الم نجعل له عینین ولساناً وشفتین وھدیناہ النجدین فلا اقتحم العقبة وما ادرٰک ما العقبة فک رقبة او اطعام فی یوم ذی مسغبة یتیماً ذا مقربة ومسکیناً ذا متربة۔ (کیا ہم نے اسے دو نوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اس کو اچھی بُری دونوں راہیں بھی دکھا دیں۔ پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے) آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا) ظاہر معنی تو یہی ہیں جو اوپر دیئے گئے ہیں لیکن باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں قریش کے منافقوں کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول کی اطاعت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طلب حکومت میں بہت سا مال صرف کیا۔ خدا نے ان کو دو آنکھیں دی تھیں کہ وہ شواہد عقلیہ ربوبیت پر نظر کرکے گمراہی سے بچتے دوسروں کو بچاتے اور زبان اور ہونٹ دیئے تاکہ وہ ہادیٔ زمانہ سے سوال کرکے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے۔ پس وہ اس گھاٹی سے کیوں نہ گزرے یعنی ولایت امیرالمومنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو نار جہنم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو لوگ علم کے بھوکے تھے یا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشان حال تھے کیوں نہ بچایا۔

۵۰ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ» قَالَ: وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام۔ یونس ۱۰/۲

۵۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورۂ یونس) یعنی ولایت امیرالمومنین کو تسلیم کر لینے میں انھوں نے راہ راست پر اپنا قدم رکھا۔ خدا نے فرمایا ہے کونوا مع الصادقین یعنی امیرالمومنین اور آئمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہو گئے۔

۵۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ » حج ۲۲/۱۹

۵۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو جن لوگوں نے انکار کیا (ولایت علیؑ سے) ان کے لئے آگ کا لباس ہے۔"

توضیح: سورۂ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم ہو۔ احکام الٰہی اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسولؐ کے بعد امت میں اجتہاد کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے یہ گروہ چونکہ بحکم خدا اور رسولؐ جو ولایت علیؑ کے لئے ہے اس کا منکر ہے لہٰذا اس کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا۔

۵۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : هُنَالِكَ « الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ » کہف ۱۸/۴۴ قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۵۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیر المومنینؑ ہے۔

۵۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ « صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً » بقرہ ۱۳۸ قَالَ : صَبَغَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْوَلَايَةِ فِي الْمِيثَاقِ .

۵۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے (سورۂ بقر) کہ اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں۔

۵۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ابْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً » نوح ۷۱/۲۸ يَعْنِي الْوَلَايَةَ ، مَنْ دَخَلَ فِي الْوَلَايَةِ دَخَلَ فِي بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، وَقَوْلُهُ : « إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً » ۳۳

يَعْنِي الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ وَلَايَتَهُمْ مَنْ دَخَلَ فِيهَا دَخَلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۵۴- فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے (سورۂ نوح) پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو یعنے جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہل بیت سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام اور جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

٥٥ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ: «قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ» یونس ۱۰/۵۸
قَالَ: بِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُ هَؤُلَاءِ مِنْ دُنْيَاهُمْ.

۵۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (ہدایت پانا) اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور چاہیے خوش ہونے والے اس سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لیے۔

٥٦ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَنَحْنُ فِي الطَّرِيقِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ - اقْرَأْ فَإِنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ قُرْآناً، فَقَرَأْتُ: «إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ (كَانَ) مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۞ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئاً وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۞ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَحْنُ وَاللهِ الَّذِي رَحِمَ اللهُ وَنَحْنُ وَاللهِ الَّذِي اسْتَثْنَى اللهُ وَلَكِنَّا نُغْنِي عَنْهُمْ. دخان ۴۴/۴۰

۵۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمسفر تھے۔ راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورۂ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا حق و باطل کے فیصلہ کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی" حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا واللہ ہم ہیں واللہ نے ہمارا ہی استثنیٰ کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرور کر سکیں گے۔

٥٧ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: «وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: هِيَ أُذُنُكَ يَا عَلِيُّ. الحاقہ ۶۹/۱۲

۵۷۔ فرمایا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب آیہ تعیہا اذن واعیۃ (محفوظ رکھتا ہے محفوظ رکھنے والا کان)

توحضرت رسول خدانے فرمایا۔ اے علیؑ وہ تمہارا کان ہے۔

۵۸ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بن عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله هٰكَذَا : «فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) رِجْزاً مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ» . الاعراف ۱۶۲

۵۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمدؐ کا حق غصب کیا) انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر (جنھوں نے آل محمدؐ کا) حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے۔

۵۹ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «إِنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيراً» ثُمَّ قَالَ : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَآمِنُوا خَيْراً لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ . نساء ۱۶۹

۵۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیلؑ اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ جن لوگوں نے ظلم کیا آل محمدؐ کے حق پر، خدا انھیں نہیں بخشے گا اور وہ سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ ان کو نہ دکھائے گا وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

پھر فرمایا۔ اے لوگو! رسول تمہارے رب کی طرف سے (ولایت علی کے بارے میں) حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت) سے انکار کروگے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

۶۰ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ ، عَنْ بَكَّارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هٰكَذَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيٍّ) لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ» . نساء ۶۶

۶۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی کے بارے میں) ان کو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٦١ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِي قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ
عليه السلام : «وَاُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ» قَالَ : مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً مِنْ انعام ٦/١٩
آلِ مُحَمَّدٍ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا يُنْذِرُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله .

٦١۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سنا کر عذابِ خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو۔ یعنے آلِ محمد میں سے امام ہو تاکہ وہ بھی قرآن سنا کر اسی طرح ڈرائے جس طرح رسول ڈراتے تھے۔

٦٢ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيَّاحٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ
عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» فَقَالَ : لَيْسَ هٰكَذَا هِيَ توبہ ٩/١٠٥
إِنَّمَا هِيَ وَالْمَأْمُونُونَ ، فَنَحْنُ الْمَأْمُونُونَ .

٦٢۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی "عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنے ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتویٰ وغیرہ سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسولؐ کے ساتھ، عام لوگ رویت اعمال خلائق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحبِ عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سوائے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

٦٣ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : «هٰذَا صِرَاطُ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ» .

٦٣۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھذا صراط علیؑ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط علیٍّ مستقیم۔

٦٤ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام
قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ (بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ) إِلَّا كُفُوراً» قَالَ : وَنَزَلَ اسراء ١٧/٨٩
جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ) فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

۔ ۔ فَلْيَكْفُرْ. إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ (آلِ مُحَمَّدٍ) نَاراً »

۶۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل۔ یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت علیؑ) سے پورا پورا انکار جبرئیل نے فرمایا۔ یہ آیت یوں نازل ہوئی، حق تمہارے رب کی طرف سے ہے (ولایت علی میں)، پس جس کا دل چاہے ایمان لے آئے اور جس کا دل چاہے کافر ہو جائے۔ ہم نے ظالمین (آل محمدؐ) کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے

٦٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ
جن ۱۸/۷۲ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي قَوْلِهِ : « وَ أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَداً » قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ.

۶۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں فرماتے ہیں اس حدیث کے مضمون کے متعلق اخبار کثیرہ وارد ہوئے ہیں محمد بن عباس نے بہ اسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا، ہم ہیں اوصیا و آئمہؑ ایک کے بعد دوسرا ہے لہذا تم ان کے غیر کو نہ بلاؤ ورنہ تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں۔ علی ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں میں کہتا ہوں مفسروں نے ان مساجد کے متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں اس پر بعض احادیث دال ہیں۔ بعض نے کہا ہے مراد مساجد سبعہ ہیں (سات مسجدیں) جن میں سجدہ کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے اس سے مراد نمازیں ہیں ان احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں اوّل یہ کہ حضرات آئمہ کے بیوت دیشاہد ہیں۔ خدا نے ان کو محل سجود یعنے خضوع و تذلل اطاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت میں تعمیم ہوگئی ہے یعنے تمام مقامات مقدسہ مراد ہوں گے یہ ذکر اشراف افراد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے بیوت معنویہ مراد ہیں اور ان کے اہل ہی حقیقتاً اہل مساجد ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ، الخ پس لا تدعوا مع اللہ احد اً کے معنے یہ ہوں گے کہ خلیفۃ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔ کیونکہ ان کا پکارنا یا یاد کرنا درحقیقت اللہ کو پکارنا ہے اور ان کے غیر کو
توبہ ۱۸/۹ پکارنا یا بلانا شرک ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کا عمل اللہ کا عمل ہے یہ آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ (اے رسول جو تم سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔

٦٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْأَحْوَلِ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللّٰهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» قَالَ : ذَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ . يوسف ۱۲/۱۰۸

۶۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا "اے رسول کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے میں دانشمندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی۔ اس سے مراد حضرت رسول خدا اور امیرالمومنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیاء ہیں۔

٦٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۞ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : آلُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَبْقَ فِيهَا غَيْرُهُمْ . ذاریات ۵۱/۳۵

۶۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورۃ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا ہم نے اس قریہ سے مومنین کو (عذاب نازل کرنے سے پہلے نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر ہدایتِ خلق کے لئے دنیا میں نہیں۔

٦٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ» قَالَ : هٰذِهِ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ عَمِلُوا مَا عَمِلُوا يَرَوْنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي أَغْبَطِ الْأَمَاكِنِ لَهُمْ، فَيُسِيءُ وُجُوهَهُمْ وَيُقَالُ لَهُمْ : « هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ » الَّذِي انْتَحَلْتُمُ اسْمَهُ . ملک ۶۷/۲۷

۶۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے سورۃ الملک کی اس آیت کے متعلق "جب انھوں نے (عذاب کو) دیکھا قریب تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔ ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے" فرمایا کہ یہ آیت امیرالمومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارے میں ہے جنھوں نے کیا جو کچھ کیا۔ جب یہ روز قیامت امیرالمومنین کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل ضبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکارے جاتے تھے یعنی لوگ تم کو امیرالمومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

٦٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ » قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام (البروج ۸۵/۳)

۶۹۔ سورۂ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود (گواہ اور جس کی گواہی دی جائے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیر المومنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا۔

٧٠ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ » قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام . (اعراف ۷/۴۴)

۷۰۔ سورۂ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں موذن سے مراد ہیں امیر المومنین۔

٧١ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ » قَالَ : ذَاكَ حَمْزَةُ وَجَعْفَرٌ وَعُبَيْدَةُ وَسَلْمَانُ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعَمَّارٌ هُدُوا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام . وَقَوْلُهُ : « حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ) وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ »[1] الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ . (الحج ۲۲/۲۴)

۷۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق "ان کی رہنمائی کی گئی قول پاک و پاکیزہ کی طرف۔ اور وہ ہدایت کئے گئے ستودہ صراط کی طرف" فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر اور مقداد بن الاسود اور عمار اور ان کی رہنمائی کی گئی امیر المومنین کی طرف۔

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور تمہارے دلوں کی زینت بنایا (مراد ایمان سے امیر المومنین ہیں) اور برا قرار دیا تمہارے لئے کفر و فسق و عصیان کو، اس سے مراد ہیں فلاں فلاں فلاں

٧٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ »

قَالَ: عَنَى بِالْكِتَابِ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ. وَأَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ فَإِنَّمَا عَنَى بِذَٰلِكَ عِلْمَ أَوْصِيَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۷۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے سورۂ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ لاؤ تم میں سے پہلے کی کتاب اور علمی آثار اگر تم سچے ہو۔ اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علمیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء علیہم السلام کا علم۔

۷۳ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَيْماً وَعَدِيّاً وَبَنِي أُمَيَّةَ يَرْكَبُونَ مِنْبَرَهُ أَفْظَعَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ
بقرہ ۲/۳۴ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُرْآناً يَتَأَسَّى بِهِ: «وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى» ثُمَّ أَوْحَى إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَمَرْتُ فَلَمْ أُطَعْ، فَلَا تَجْزَعْ أَنْتَ إِذَا أَمَرْتَ فَلَمْ تُطَعْ فِي وَصِيِّكَ.

۷۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلعم نے خواب میں بنی تیم وعدی وبنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل کی۔ جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا۔ مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔ پھر وحی کی اے محمدؐ میں نے حکم دیا تھا۔ مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم غمگین نہ ہو اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔

۷۴ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ
تغابن ۶۴/۲ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ: «فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» فَقَالَ: عَرَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِيمَانَهُمْ بِمُوَالاتِنَا وَكُفْرَهُمْ بِهَا يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَهُمْ ذَرٌّ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَسَأَلْتُهُ
تغابن ۶۴/۱۲ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ» فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا فِي تَرْكِ وَلَايَتِنَا وَجُحُودِ حَقِّنَا وَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى أَلْزَمَ رِقَابَ هَٰذِهِ الْأُمَّةِ حَقَّنَا وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

۷۴۔ آیہ۔ رہ تم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی، فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری موالات کی پس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔

راوی کہتا ہے میں نے آیہ۔ اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول (اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے) کے متعلق امام جعفر صادقؑ سے

پوچھا۔ فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آلِ محمدؑ کے ظہور تک جہنمی بنیں گے لوگ اس بناء پر کہ انھوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس اُمت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراطِ مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

۷۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ» قَالَ: الْبِئْرُ الْمُعَطَّلَةُ الْإِمَامُ الصَّامِتُ وَالْقَصْرُ الْمَشِيدُ الْإِمَامُ النَّاطِقُ. حج ۲/۴۵

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۷۵۔ سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنواں (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) سے مراد امام صامت ہے (یعنے جس کا زمانۂ امامت شروع نہیں ہوا) اور قصرِ مشید سے مراد امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

۷۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ» قَالَ: يَعْنِي إِنْ أَشْرَكْتَ فِي الْوَلَايَةِ غَيْرَهُ «بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ» يَعْنِي بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ بِالطَّاعَةِ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَنْ عَضَدْتُكَ بِأَخِيكَ وَابْنِ عَمِّكَ. زمر ۱/۶۵ زمر ۲/۶۶

۷۶۔ سورۂ زمر کی اس آیت کے متعلق اے رسولؐ اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائیگا" امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ یعنے اللہ ہی کی عبادت اس کی اطاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو۔

۷۷ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عليهم السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا: الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ» اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ:

إِنْ كَفَرْنَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ نَكْفُرُ بِسَائِرِهَا وَإِنْ آمَنَّا فَإِنَّ هٰذَا ذُلٌّ حِينَ يُسَلَّطُ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالُوا: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ مُحَمَّداً صَادِقٌ فِيمَا يَقُولُ وَلٰكِنَّا نَتَوَلَّاهُ وَلَا نُطِيعُ عَلِيّاً فِيمَا أَمَرَنَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» يَعْرِفُونَ يَعْنِي وَلَايَةَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ بِالْوَلَايَةِ. نحل ۱۶/۸۳

۷۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورۂ نحل کی اس آیت کے متعلق، وہ نعمت خدا پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں، روایت کی ہے کہ جب آیہ انما ولیکم اللّٰہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسولؐ جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ایک نے کہا کہ اگر اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے کہ علی ابن ابیطالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے اور کہا ہم جانتے ہیں کہ محمدؐ سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وہ اللّٰہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی کو اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔

۷۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَلَّامٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً» قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ مَخَافَةِ عَدُوِّهِمْ. فرقان ۲۵/۶۳

۷۸۔ سورۂ الفرقان کی اس آیت کے متعلق، وہ زمین پر دبے دبے چلتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ اوصیائے رسولؐ ہیں جو دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے ہیں۔

۷۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ» فَقَالَ: الْوَالِدَانِ اللَّذَانِ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُمَا الشُّكْرَ، هُمَا اللَّذَانِ وَلَدَا الْعِلْمَ وَوَرِثَا الْحُكْمَ وَأُمِرَ النَّاسُ بِطَاعَتِهِمَا، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ: «إِلَيَّ الْمَصِيرُ» فَمَصِيرُ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ وَالدَّلِيلُ عَلَىٰ ذٰلِكَ الْوَالِدَانِ، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى ابْنِ حَنْتَمَةَ وَصَاحِبِهِ، فَقَالَ فِي الْخَاصِّ وَالْعَامِّ: «وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي» يَقُولُ: فِي الْوَصِيَّةِ وَتَعْدِلَ عَمَّنْ أُمِرْتَ بِطَاعَتِهِ فَلَا تُطِعْهُمَا وَلَا تَسْمَعْ قَوْلَهُمَا، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ: «وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً» يَقُولُ: عَرِّفِ النَّاسَ فَضْلَهُمَا وَادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِهِمَا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ: «وَاتَّبِعْ لقمان ۳۱/۱۴

سبیل مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ» فقال: إِلَى اللهِ ثُمَّ إِلَيْنَا ، فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تَعْصُوا الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِضَاهُمَا رِضَى اللهِ وسُخْطَهُمَا سُخْطُ اللهِ .

۷۹۔ اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین سے سورۂ لقمان کی اس آیت کے متعلق، شکر کرو میرا اور اپنے والدین اور باز گشت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے وہ وہ ہیں جنھوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا۔ بازگشت میری طرف ہے۔ پس یہ مصیر الی اللہ دلیل ہے انہی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رُخ بدلا ابن حنتمہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور پھر فرمایا حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تجھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کر اور ان کی بات نہ سُن، پھر والدین کے متعلق فرمایا۔ دنیا میں ان کے ساتھ رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو۔ خدا نے ان کی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونوں کے (علم و حکمت دینے والے) راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے۔ تمہاری بازگشت میری طرف ہے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا، میری طرف۔

پس اللہ سے ڈرو، اور ان والدین کا جو تم کو علم و حکمت کا درس دے کر ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہو گئے تو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو پھر خدا بھی ناراض ہے۔ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں۔

ابراہیم ۱۴/۲۵

۸۰ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ» قَالَ : فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَصْلُهَا وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَرْعُهَا وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا أَغْصَانُهَا وَ عِلْمُ الْأَئِمَّةِ ثَمَرَتُهَا وَشِيعَتُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَرَقُهَا، هَلْ فِيهَا فَضْلٌ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللهِ ، قَالَ : وَاللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُولَدُ فَتُورِقُ وَرَقَةٌ فِيهَا وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَمُوتُ فَتَسْقُطُ وَرَقَةٌ مِنْهَا .

۸۰۔ عمر بن حریث نے کہا، میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ کلمہ طیبہ کی مثال شجر طیبہ کی سی ہے جس کی اصل اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان پر ہے" کا مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اصل سے مراد ہیں حضرت رسول خدا اور فرع ہیں امیر المومنین اور ان کی اولاد سے جو آئمہ ہیں وہ شاخیں ہیں اور علم آئمہ اس کا پھل ہیں اور ان کے شیعہ مومنین اس درخت کے پتّے ہیں جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گرجاتا ہے۔

توضیح :- روز فتح مکہ جب حضرت علی السلام نے شانۂ رسولؐ پر کھڑے ہو کر بت سکنی کی تو رسول اللہ

نے پوچھا اے علی تم اپنے آپ کو کہاں پاتے ہو۔ فرمایا اتنا بلند کہ اگر چاہوں تو اپنے ہاتھ سے آسمان چھو لوں۔ پس یہ مطلب ہے شاخ کے آسمان تک بلند ہونے کا کہ حضرات آئمہ علیہم السلام کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی پا نہیں سکتا۔ ان کا دست تصرف زمین سے آسمان تک ہے۔

۸۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : انعام ۶/۱۵۸
« لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ) أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً »
قَالَ: الْإِقْرَارُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْصِيَاءِ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاصَّةً ، قَالَ: لَا يَنْفَعُ إِيمَانُهَا لِأَنَّهَا سُلِبَتْ .

۸۱۔ ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ الانعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا، نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان جب تک پہلے سے (یعنے روز میثاق) ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ذریعہ کسب خیر نہ کیا ہو۔ امام نے فرمایا اس سے مراد ہے انبیاء اور اوصیاء بالخصوص امیرالمومنین کا اقرار اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا ایمان بغیر اس کے فائدہ نہ دے گا کیونکہ سلب کر لیا گیا ہوگا۔

۸۲ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام
فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : « بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ » قَالَ: إِذَا جَحَدَ إِمَامَةَ بقره ۲/۸۱
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام « فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ » .

۸۲۔ ابوحمزہ نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے سورۂ بقر کی اس آیت کی تفسیر پوچھی "ہاں جس نے گناہ کیا اور اس کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے کہ جن لوگوں نے امامت امیرالمومنین سے انکار کیا وہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْاِسْتِطَاعَةِ وَ قَوْلِ النَّاسِ ، فَقَالَ : وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ
«وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ» يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ! النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي إِصَابَةِ هود ۱۱/۱۱۸
الْقَوْلِ وَ كُلُّهُمْ هَالِكٌ ، قَالَ قُلْتُ : قَوْلُهُ : « إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ » ؟ قَالَ : هُمْ شِيعَتُنَا وَ لِرَحْمَتِهِ خَلَقَهُمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ : « وَ لِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ » يَقُولُ : لِطَاعَةِ الْإِمَامِ الرَّحْمَةُ الَّتِي يَقُولُ : « وَ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ » يَقُولُ : عِلْمُ الْإِمَامِ ، وَ وَسِعَ عِلْمُهُ الَّذِي هُوَ مِنْ عِلْمِهِ كُلَّ شَيْءٍ هُمْ شِيعَتُنَا
ثُمَّ قَالَ : «فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ» يَعْنِي وَلَايَةَ غَيْرِ الْإِمَامِ وَ طَاعَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : «يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ» يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَالْوَصِيَّ وَالْقَائِمَ «يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ (إِذَا قَامَ) وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ» وَالْمُنْكَرُ مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَ الْإِمَامِ وَجَحَدَهُ «وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ» أَخْذَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِهِ «وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ» وَالْخَبَائِثُ قَوْلُ مَنْ خَالَفَ «وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ» وَهِيَ الذُّنُوبُ الَّتِي كَانُوا فِيهَا قَبْلَ مَعْرِفَتِهِمْ فَضْلَ الْإِمَامِ «وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ» وَالْأَغْلَالُ مَا كَانُوا يَقُولُونَ مِمَّا لَمْ يَكُونُوا أُمِرُوا بِهِ مِنْ تَرْكِ فَضْلِ الْإِمَامِ ، فَلَمَّا عَرَفُوا فَضْلَ الْإِمَامِ وَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْإِصْرُ الذَّنْبُ وَهِيَ الْآصَارُ ، ثُمَّ نَسَبَهُمْ فَقَالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ (يَعْنِي بِالْإِمَامِ) وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» يَعْنِي الَّذِينَ اجْتَنَبُوا الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَالْجِبْتُ وَالطَّاغُوتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَالْعِبَادَةُ طَاعَةُ النَّاسِ لَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : «أَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ» ثُمَّ جَزَاهُمْ فَقَالَ : «لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ» وَالْإِمَامُ يُبَشِّرُهُمْ بِقِيَامِ الْقَائِمِ وَبِظُهُورِهِ وَبِقَتْلِ أَعْدَائِهِمْ وَبِالنَّجَاةِ فِي الْآخِرَةِ وَالْوُرُودِ عَلَى مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الصَّادِقِينَ - عَلَى الْحَوْضِ .

(اعراف ۷/۱۸۵)

۸۳۔ ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے استطاعت کے معنی پوچھے اور قدریہ کے عقیدے کو جن میں اکثر معتزلہ ہیں معلوم کیا (استطاعت سے مراد یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ بندہ کا جو ارادہ ہوتا ہے وہ ارادۂ الٰہی کے خلاف نہیں ہوتا اور الناس سے مراد قدریہ ہیں جو کہتے ہیں کہ بندہ مکلف یہ امر پر قادر بالاستقلال ہے کافر ایمان کی استطاعت رکھتا ہے خدا کی مشیت اس کے ایمان کے متعلق ہوتی ہے لیکن مشیت الٰہی کے مطابق وہ ایمان نہیں لاتا۔ بلکہ شیطان کی مشیت کے مطابق اس سے صدور فعل ہوتا ہے اور یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو مشیت خدا ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اور کہتے ہیں اللہ توفیق پر قادر نہیں ہے) یہ تھا وہ مسئلہ جس کو سائل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے قدریہ کے ابطال میں سورۂ ہود کی یہ آیت بیان فرمائی۔ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ (هود ۱۱/۱۱۸) اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگ ایک ہی امت کے ہوتے اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہتے۔ مگر وہ جن پر تیرا رب رحم کرے اور اسی لئے ان کو پیدا کیا اور تیرے رب کی بات تمام ہوئی اور میں جنوں اور لوگوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔) اے ابوعبیدہ اصابت قول میں لوگوں کا اختلاف ہے وہ ظن و قیاس سے کام لیتے ہوئے مرض ہلاکت میں ہیں میں نے کہا۔ الا من رحم ربک کون ہیں پھر فرمایا جن پر اللہ رحم کرے گا وہ شیعہ ہوں گے ان کو اس رحمت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور اطاعتِ امام وہ رحمت ہے جس کے بارے میں اس نے فرمایا ہے تمہارے رب کی رحمت ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے) اور علم امام کے بارے میں فرماتا ہے اور چھا گیا ہے اس کا وہ علم جو علم باری تعالیٰ سے ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں پھر خدا نے فرمایا

عنقریب ہم لکھ لیں گے اس چیز کو جس سے وہ بچتے ہیں یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت۔ پھر خدا نے فرمایا وہ اس کو اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وصی اور قائم آل محمد جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی اُمت کا۔

اور آیہ۔ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہل سے لیا جائے اور يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول امام اور یضع عنهم اصرهم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے پہلے تھا۔ والاغلال التی کانت علیهم سے مراد وہ طوق لعنت ہیں جو ان کے اس قول کی بنا پر تھے کہ ترک فضیلت امام کے خلاف انھیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انھوں نے فضیلت امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا اصر کے معنے ہیں گناہ، پھر خدا نے فرمایا۔ الذین آمنو به یعنی امام پر ایمان لائے وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ الخ یعنی پھر انھوں نے عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یعنی جو لوگ جبت و طاغوت کی عبادت سے بچے رہے اور جبت و طاغوت فلاں فلاں ہیں اور عبادت سے مراد ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے انیبوالی ربکم واسلموا له یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار بنو، پھر خدا نے ان کی جزا بتائی، بشارت ہو ان کے لئے حیات دنیا و آخرت میں۔

اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی اور ان کے دشمنوں کو قتل اور نجات آخرت کی اور حوض کوثر پر صادقین (آئمہ) کے ورود کی۔

توضیح:- اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنے مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور امر دین کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ اس لئے وہ اپنے عقائد میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی۔ کافر کا خذلان اور مومن کی توفیق خدا کی طرف سے ہے اور اس کے اختیار میں ہے لوگوں کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے مسائل دین میں بجائے امام برحق کی طرف رجوع کرنے کے اپنے ذاتی اجتہاد سے کام لیا۔ یہ اختلاف کرنے والے سب جہنمی ہیں۔ ہاں جن پر خدا رحم کرنے والا ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں خدا نے ان کو امام برحق کی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے خدا نے امام کے علم کو وسعت دی ہے علم امام علم الٰہی سے ہے اور ہر مسئلہ اور ہر حادثہ جو دنیا میں روز اوّل سے آخر دن تک ہونے والا ہے وہ امام کے علم میں ہے پس جو لوگ اتباع امام برحق کرتے ہیں اور ان کے سوا کسی دوسرے کی پیروی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے حسنات کو نظر میں رکھتا ہے سورۂ اعراف میں ہے۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التوراة والانجیل (الاعراف ۷/۱۵۷)
یامرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم والذین آمنوبه وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولٰئک هم المفلحون۔

(وہ لوگ جنھوں نے اتباع کیا (یعنی بنی اسرائیل) حضورؐ کے ظہور سے پہلے) رسول کا جو نبیؐ امی ہے اور جس کا ذکر انھوں نے اپنی کتابوں توریت میں پایا (اس میں ایسے امام کی تصدیق کا بھی حکم ملے گا جو تمام احکام الٰہی کا جاننے والا ہو) یہ رسولؐ حلال کرتا ہے کلمات پاکیزہ کو اور حرام کرتا ہے کلمات ناپاکیزہ کو (بظاہر تو یہ مطلب ہے کہ پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام لیکن باطنی معنی یہ ہیں۔ یہ امام برحق کی پیروی کو جائز قرار دیتا ہے اور امام مضل کی پیروی کو ناجائز، لیکن جو باطل کو چھوڑ کر راہ حق پر آجاتے ہیں ان کے گناہ کا بوجھ پہلے ان کے سر سے اتار دیتا ہے اور ضلالت کے طوق سے رہائی دیتا ہے جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس رسول کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو رسول کے ساتھ نازل ہوا یعنی امیرالمومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام، جن کی خلقت ایک ہی نور سے ہے اور ایک ہی ساتھ اصلاب و ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ پس وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

٨٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۞ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللهِ» فَقَالَ : الَّذِينَ اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللهِ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَهُمْ وَاللهِ يَا عَمَّارُ دَرَجَاتٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَبِوَلَايَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ إِيَّانَا يُضَاعِفُ اللهُ لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَيَرْفَعُ [اللهُ] لَهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ .

۸۴۔ عمار ساباطی نے کہا ہے۔ میں نے سوال کیا ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق، جس نے پیروی کی مرضیٔ الٰہی کی کیا وہ اس کی طرح ہے جس نے خدا کو غضب ناک کیا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُری جگہ ہے اللہ کے نزدیک درجات ہیں فرمایا جن لوگوں نے پیروی کی مرضیٔ الٰہی کی وہ آئمہ ہیں اور واللہ اے عمار ان مومنین کے لئے درجات ہیں ان کی ولایت اور ہماری معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ کرتا ہے اور ان کے اعلیٰ درجات کو بلند کرتا ہے

٨٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَمَّارٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ» وَلَايَتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ـ وَأَهْوَىٰ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ ـ فَمَنْ لَمْ يَتَوَلَّنَا لَمْ يَرْفَعِ اللهُ لَهُ عَمَلاً . فاطر/١٠

۸۵۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ۃ اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمات اور نیک اعمال کو وہ بلند کرتا ہے اور اعمال نیک ہم اہلبیت کی ولایت ہیں اور اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر فرمایا جس نے ہم کو دوست نہ رکھا اللہ اس کے

عمل کو بلند نہ کرے گا۔

۸۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ» قَالَ: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عليهما السلام «وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ» قَالَ : إِمَامٌ تَأْتَمُّونَ بِهِ.

حدید ۵۷/۲۸

۸۶ - فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حدید کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے برابر کے دے گا" کہ کفلین سے مراد حسن وحسین ہیں اور فرمایا۔ خدا تمہارے لئے ایسا نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو تم اس کو امام مانو۔

۸۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ» قَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ «قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ».

یونس ۱۰/۵۳

۸۷۔ سورۂ یونس کی اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ اے رسول تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے امام نے راوی سے فرمایا۔ تم علی کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ خدا نے فرمایا۔ اپنے رسول سے تم (ان سوال کرنے والوں سے کہہ دو خدا کی قسم ولایت علی، حق ہے اور تم (اپنے انکار سے) ہمیں عاجز کرنے والے نہیں۔

۸۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُهُ : «فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ» ؟ فَقَالَ : مَنْ أَكْرَمَهُ اللهُ بِوَلَايَتِنَا فَقَدْ جَازَ الْعَقَبَةَ ، وَنَحْنُ تِلْكَ الْعَقَبَةُ الَّتِي مَنِ اقْتَحَمَهَا نَجَا ، قَالَ فَسَكَتَ فَقَالَ لِي : فَهَلَّا أُفِيدُكَ حَرْفاً خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : قَوْلُهُ: «فَكُّ رَقَبَةٍ» ثُمَّ قَالَ : النَّاسُ كُلُّهُمْ عَبِيدُ النَّارِ غَيْرَكَ وَأَصْحَابِكَ فَإِنَّ اللهَ فَكَّ رِقَابَكُمْ مِنَ النَّارِ بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

سورہ بلد ۹۰/۱۱

۸۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے البلد کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ پس وہ گھاٹی سے کیوں نہ گزرا" فرمایا جس کو خدا نے لہٰذا ہماری ولایت سے وہ گھاٹی سے گزر گیا اور ہم ہی وہ گھاٹی ہیں وہ اس سے گزر گیا اس نے نجات

پائی، میں خاموش ہوگیا۔ پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو تمہارے لئے بہتر ہو، دنیا اور ما فیہا میں
میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ خدا نے فرمایا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ (کسی کو آزاد کرنا) پس تمام آدمی جہنم کے کندے
ہیں سوائے ہمارے اصحاب کے۔ تم کو ہماری ولایت کی وجہ سے نارِ جہنم سے آزاد کر دیا گیا۔

٨٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : « وَأَوْفُوا بِعَهْدِي » قَالَ : بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام « أُوفِ بِعَهْدِكُمْ » أُوفِ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ .

٨٩ ـ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "تم میرا عہد وفا کرو" ولایت علی کے بارے میں میں تمہیں جنت دے کر اپنا وعدہ پورا کروں گا۔

٩٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا : أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَاماً وَأَحْسَنُ نَدِيّاً » قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله دَعَا قُرَيْشاً إِلَى وَلَايَتِنَا فَنَفَرُوا وَأَنْكَرُوا ، فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قُرَيْشٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا ـ : الَّذِينَ أَقَرُّوا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ـ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَاماً وَأَحْسَنُ نَدِيّاً تَعْيِيراً مِنْهُمْ ، فَقَالَ اللهُ رَدّاً عَلَيْهِمْ : « وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ (مِنَ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ) هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثاً وَرِئْياً » قُلْتُ : قَوْلُهُ : « مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدّاً » ؟ قَالَ : كُلُّهُمْ كَانُوا فِي الضَّلَالَةِ لَا يُؤْمِنُونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَلَا بِوَلَايَتِنَا فَكَانُوا ضَالِّينَ مُضِلِّينَ ، فَيَمُدُّ لَهُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ وَطُغْيَانِهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا فَيُصَيِّرُهُمُ اللهُ شَرّاً مَكَاناً وَأَضْعَفَ جُنْداً ، قُلْتُ : قَوْلُهُ : « حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ . فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَاناً وَأَضْعَفُ جُنْداً » ؟ قَالَ : أَمَّا قَوْلُهُ : « حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ » فَهُوَ خُرُوجُ الْقَائِمِ وَهُوَ السَّاعَةُ ، فَسَيَعْلَمُونَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَمَا نَزَلَ بِهِمْ مِنَ اللهِ عَلَى يَدَيْ قَائِمِهِ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ : « مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَاناً (يَعْنِي عِنْدَ الْقَائِمِ) وَأَضْعَفُ جُنْداً » قُلْتُ : قَوْلُهُ : « وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى » ؟ قَالَ : يَزِيدُهُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ هُدًى عَلَى هُدًى بِاتِّبَاعِهِمُ الْقَائِمَ حَيْثُ لَا يَجْحَدُونَهُ وَلَا يُنْكِرُونَهُ ، قُلْتُ : قَوْلُهُ : « لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً » قَالَ : إِلَّا مَنْ دَانَ اللهَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ الْعَهْدُ عِنْدَ اللهِ ، قُلْتُ : قَوْلُهُ :

مریم ۹/۷۳

مریم ۸۷/

« إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدّاً » ، قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
هِيَ الْوُدُّ الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ ، قُلْتُ : « فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْماً
لُدّاً » ؟ قَالَ : إِنَّمَا يَسَّرَهُ اللهُ عَلَىٰ لِسَانِهِ حِينَ أَقَامَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَماً ، فَبَشَّرَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ
وَأَنْذَرَ بِهِ الْكَافِرِينَ وَهُمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ لُدّاً أَيْ كُفَّاراً ، قَالَ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ :
« لِتُنْذِرَ قَوْماً مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ » قَالَ : لِتُنْذِرَ الْقَوْمَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِمْ كَمَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ
عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ وَعِيدِهِ « لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ (مِمَّنْ لَا يُقِرُّونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ » بِإِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلَمَّا لَمْ يُقِرُّوا
كَانَتْ عُقُوبَتُهُمْ مَا ذَكَرَ اللهُ « إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالاً فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ » فِي نَارِ
جَهَنَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : « وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ » عُقُوبَةً
مِنْهُ لَهُمْ حَيْثُ أَنْكَرُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ هٰذَا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فِي
بقرہ ۲/۶ نَارِ جَهَنَّمَ مُقْمَحُونَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! « وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ » بِاللهِ وَبِوَلَايَةِ
عَلِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ : « إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام) وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ
یٰسین ۳۶/۱۱ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ (يَا مُحَمَّدُ) بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ » .

۹۰۔ ابوبصیر نے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ مریم کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔

جب ہماری روشن آیات ان پر تلاوت کی گئیں تو منکرین ولایت علی نے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے بتاؤ ہم دونوں فریق میں ازروئے مقام محفل کون اچھا ہے۔ یعنی ہماری جماعت بھی زیادہ ہے اور ہمارے عالم بھی بہت ہیں دولت اور حکومت بھی ہمارے پاس ہے اور تم گنتی کے چند آدمی ہو جو کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہو۔ تمہیں بتاؤ تم دونوں میں کون بہتر ہے)

حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت کی دعوت دی انھوں نے اظہار نفرت کیا اور انکار کر دیا۔ پس انکار کرنے والے قریش نے مومنین سے کہا۔ تم نے امیرالمومنین اور ہم اہلبیت کی ولایت کا اقرار کر لیا۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فریق میں ازروئے مقام اور عیش و راحت اچھا کون رہا اور ان کو عیب لگایا۔

خدا نے ان کی تردید میں فرمایا (اور پہلی صدیوں میں ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کر دیا۔ سابق امتیں) حالانکہ وہ ساز و سامان اور ظاہری نمود میں ان سے زیادہ تھیں۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا جو کوئی گمراہی میں ہے تو خدا اس کے لئے ڈھیل چھوڑ دیتا ہے امام نے فرمایا وہ لوگ گمراہی میں تھے اور امیرالمومنین کی ولایت پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور

دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ پس یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اسی حالت میں مرے، خدا نے اس طرح ان کو بدترین مکان میں پہنچا دیا اور ان کے لشکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے کہا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے، جب وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب ان کو پتہ چلے گا کہ بدترین جگہ میں کون ہے اور کس گروہ کمزور ہے۔

فرمایا یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دیکھیں گے اس سے مراد خروج قائم آل محمد ہے ساعت سے یہی مراد ہے وہ اس وقت جانیں گے کہ یہی وہ دن ہے اور قائم آل محمد کے ہاتھوں جو ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اس کا بھی پتہ چل جائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہ جان لیں گے کہ از روئے بدترین مقام اور کمزور گروہ کون ہے۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا "اور اللہ زیادہ کرتا ہے ان لوگوں کی ہدایت کو، فرمایا جنھوں نے قائم آل محمد کا اتباع کیا۔ حضرت کے خروج کے وقت پھر کسی کو انکار کرتے نہ بن پڑے گی۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے نہیں ہوں گے مالک شفاعت کے مگر وہی لوگ جنھوں نے خدا سے عہد کیا ہوگا حضرت نے فرمایا جنھوں نے ولایت امیرالمومنینؑ اور ان کے بعد کے آئمہ سے قربت خدا حاصل کی۔ مراد ہے اور یہی وہ عہد ہے جو من عنداللہ ہے۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے؛ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ خدا اپنی محبت ان کے لئے قرار دے گا فرمایا جس ود کا ذکر خدا نے کیا ہے وہ ولایت امیرالمومنین ہے

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے "ہم نے اے رسولؐ تیری زبان پر ان کو آسان کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو بشارت دے اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو اس سے ڈرائے۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسولؐ کی زبان پر آسانی سے جاری کیا قرآن کو جبکہ آپؐ نے روز غدیر خم اپنا قائم مقام بنایا۔ پس بشارت دی اس کی مومنین کو، اور ڈرایا اس سے کافروں کو، پس کتاب خدا میں جن کو قوم لُدًا (جھگڑالو قوم) کہا گیا ہے۔ وہی منکرین ولایت امیرالمومنین مراد ہیں۔

پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا "تاکہ اے رسولؐ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ اس قوم کو ڈراؤ جس میں تم ہو جیسے کہ تم سے پہلے انبیاء و مرسلین نے ان کو ڈرایا تھا مگر وہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس وعدہ عذاب سے غافل ہی رہے حالانکہ ان کے اکثر پر حق بات واضح ہو گئی تھی (ان لوگوں پر جنھوں نے ولایت امیرالمومنین کا اور دیگر آئمہ کا اقرار نہیں کیا)

یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے "امامت امیرالمومنین اور ان کے اوصیاء پر، پس جب انھوں نے اقرار نہ کیا تو

قُلْتُ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبّاً عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيّاً عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» فَالَ : ملك ٦٧/٢٢
إِنَّ اللهَ ضَرَبَ مَثَلَ مَنْ حَادَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ كَمَنْ يَمْشِي عَلَىٰ وَجْهِهِ لَا يَهْتَدِي لِأَمْرِهِ وَجَعَلَ مَنْ تَبِعَهُ
سَوِيّاً عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

قَالَ : قُلْتُ : قَوْلُهُ : «إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ» ؟ قَالَ : يَعْنِي جَبْرَئِيلَ عَنِ اللهِ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ الحاقة ٦٩/٤٠
عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : «وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلاً مَا تُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : قَالُوا : إِنَّ مُحَمَّداً كَذَّابٌ عَلَىٰ
رَبِّهِ وَمَا أَمَرَهُ اللهُ بِهٰذَا فِي عَلِيٍّ ، فَأَنْزَلَ اللهُ بِذٰلِكَ قُرْآناً فَقَالَ : « إِنَّ (وَلَايَةَ عَلِيٍّ) تَنْزِيلٌ مِنْ الحاقة ٦٩/٤٩
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا (مُحَمَّدٌ) بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۞ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۞ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ»
ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ فَقَالَ : «إِنَّ (وَلَايَةَ عَلِيٍّ) لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۞ (لِلْعَالَمِينَ) وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ
مُكَذِّبِينَ ۞ وَإِنَّ (عَلِيّاً) لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۞ وَإِنَّ (وَلَايَتَهُ) لَحَقُّ الْيَقِينِ ۞ فَسَبِّحْ (يَا مُحَمَّدُ) بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ» يَقُولُ اشْكُرْ رَبَّكَ الْعَظِيمَ الَّذِي أَعْطَاكَ هٰذَا الْفَضْلَ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : «لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ» ؟ قَالَ : الْهُدَى الْوَلَايَةُ ، آمَنَّا بِمَوْلَانَا فَمَنْ
آمَنَ بِوَلَايَةِ مَوْلَاهُ «فَلَا يَخَافُ بَخْساً وَلَا رَهَقاً» قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : لَا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : قَوْلُهُ : «لَا أَمْلِكُ جن ٧٢/٢١
لَكُمْ ضَرّاً وَلَا رَشَداً» قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله دَعَا النَّاسَ إِلَىٰ وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ ،
فَقَالُوا : يَا مُحَمَّدُ أَعْفِنَا مِنْ هٰذَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : هٰذَا إِلَى اللهِ لَيْسَ إِلَيَّ ، فَاتَّهَمُوهُ وَخَرَجُوا
مِنْ عِنْدِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ : «قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَلَا رَشَداً ۞ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللهِ (إِنْ عَصَيْتُهُ)
أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَداً ۞ إِلَّا بَلَاغاً مِنَ اللهِ وَرِسَالَاتِهِ (فِي عَلِيٍّ)» قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ :
نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ تَوْكِيداً : «وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا جن ٧٢/٢٣
أَبَداً» قُلْتُ : «حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً» : يَعْنِي بِذٰلِكَ
الْقَائِمَ وَأَنْصَارَهُ .

قُلْتُ : «فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ» ؟ قَالَ : يَقُولُونَ فِيكَ «وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً ۞ وَذَرْنِي
(يَا مُحَمَّدُ) وَالْمُكَذِّبِينَ (بِوَصِيِّكَ) أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلاً» قُلْتُ : إِنَّ هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ
قُلْتُ : «لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ» ؟ قَالَ : يَسْتَيْقِنُونَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَوَصِيَّهُ حَقٌّ ، مدثر ٧٤/٣١
قُلْتُ : «وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَاناً» ؟ قَالَ : وَيَزْدَادُونَ بِوَلَايَةِ الْوَصِيِّ إِيمَاناً ، قُلْتُ : «وَلَا يَرْتَابَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام قُلْتُ : مَا هٰذَا الْارْتِيَابُ ؟ قَالَ : يَعْنِي

ان کی سزا کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے "ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک ان کے پیچھے، پھر اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ اب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انھوں نے ولایت امیرالمومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام سے انکار کیا ہے یہ تو دنیا کی سزا ہے (کہ وہ ذلیل ہیں) اور آخرت میں جہنم کی آگ ان کے لیے ہے ہی۔ اور فرمایا اے محمدؐ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے (ولایت علی پر) نہیں۔ پھر خدا فرماتا ہے اے رسول تم تو اسی کو ڈراؤ گے جو ذکر (امیرالمومنین کی پیروی کرے اور اللہ سے ڈرے، غیب کے متعلق (اے محمدؐ) اسے بشارت دے دو، مغفرت اور بہت بڑے اجر کی۔

٩١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي
الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» الصف ٦١/٨
قَالَ : يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ ، قُلْتُ : «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ : وَاللهُ
مُتِمُّ الْإِمَامَةِ ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَالنُّورُ هُوَ الْإِمَامُ ، تغابن
قُلْتُ : «هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ» قَالَ : هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لِوَصِيِّهِ وَ ٦٤/٨ توبہ
الْوَلَايَةُ هِيَ دِينُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : «لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ» قَالَ : يُظْهِرُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَدْيَانِ عِنْدَ ٩/٣٣
قِيَامِ الْقَائِمِ ، قَالَ : يَقُولُ اللهُ : «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» : وَلَايَةِ الْقَائِمِ «وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ» بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ، قُلْتُ :
هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ فَتَنْزِيلٌ وَأَمَّا غَيْرُهُ فَتَأْوِيلٌ .
قُلْتُ : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا» قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ سَمَّىٰ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ رَسُولَهُ منافقون ٦٣/٣
فِي وَلَايَةِ وَصِيِّهِ مُنَافِقِينَ وَجَعَلَ مَنْ جَحَدَ وَصِيَّتَهُ وَإِمَامَتَهُ كَمَنْ جَحَدَ مُحَمَّداً وَأَنْزَلَ بِذٰلِكَ قُرْآناً فَقَالَ :
يَا مُحَمَّدُ ! إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ (بِوَلَايَةِ وَصِيِّكَ) قَالُوا : نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ
وَاللهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَكَاذِبُونَ ۞ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ (وَ
السَّبِيلُ هُوَ الْوَصِيُّ) إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا (بِرِسَالَتِكَ) وَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ توبہ
وَصِيِّكَ) فَطَبَعَ (اللهُ) عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ ، فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ» قُلْتُ : مَا مَعْنَىٰ لَا يَفْقَهُونَ ؟ قَالَ : يَقُولُ : لَا ٩/٨٤
يَعْقِلُونَ بِنُبُوَّتِكَ قُلْتُ : «وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ : تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ» ؟ قَالَ : وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْجِعُوا
إِلَىٰ وَلَايَةِ عَلِيٍّ يَسْتَغْفِرْ لَكُمُ النَّبِيُّ مِنْ ذُنُوبِكُمْ «لَوَّوْا رُؤُوسَهُمْ» قَالَ اللهُ : «وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ (عَنْ منافقون ١٣/٥
وَلَايَةِ عَلِيٍّ) وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ» عَلَيْهِ ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ مِنَ اللهِ بِمَعْرِفَتِهِ بِهِمْ فَقَالَ : «سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ بقرہ
لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ، لَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ، إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ» يَقُولُ : الظَّالِمِينَ لِوَصِيِّكَ . ٢/١٠٨

بِذٰلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللهُ فَقَالَ : وَلَا يَرْتَابُونَ فِي الْوَلَايَةِ ، قُلْتُ : مدثر ٧٤/٣٥
« وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ » ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام ، قُلْتُ : « إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ » ؟
قَالَ : الْوَلَايَةُ ، قُلْتُ : « لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ » ؟ قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ إِلَىٰ وَلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ
سَقَرَ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَىٰ سَقَرَ « إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ » ؟ قَالَ : هُمْ وَاللهِ شِيعَتُنَا ، قُلْتُ : « لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّينَ »(٦) ؟ قَالَ : إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَلَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ :
« فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ »(٧) ؟ قَالَ : عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ ، قُلْتُ : « كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ » ؟
قَالَ : الْوَلَايَةُ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : « يُوفُونَ بِالنَّذْرِ » ؟ قَالَ : يُوفُونَ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ دهر ٧٦/
وَلَايَتِنَا ، قُلْتُ : « إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا »(٩) ؟ قَالَ : بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام تَنْزِيلًا ،
قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ذَا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : « إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ » ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ ، قُلْتُ : « يُدْخِلُ
مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ » ؟ قَالَ : فِي وَلَايَتِنَا ، قَالَ : « وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا » أَلَا تَرَىٰ أَنَّ اللهَ
يَقُولُ : « وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ » قَالَ : إِنَّ اللهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ
يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ وَلٰكِنَّ اللهَ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذٰلِكَ
قُرْآنًا عَلَىٰ نَبِيِّهِ فَقَالَ : « وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ »(١١) ، قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟
قَالَ : نَعَمْ .

قُلْتُ : « وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ » قَالَ : يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا مُحَمَّدُ ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ طور ٥٢/١١
مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ [بن أبي طالب] عليه السلام « أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۞ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ »(١) قَالَ : الْأَوَّلِينَ
الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ « كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ »(٢) قَالَ : مَنْ أَجْرَمَ إِلَىٰ آلِ
مُحَمَّدٍ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيِّهِ مَا رَكِبَ ، قُلْتُ : « إِنَّ الْمُتَّقِينَ » ؟ قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ وَشِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَىٰ مِلَّةِ النبأ
إِبْرَاهِيمَ غَيْرُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَآءُ ، قُلْتُ : « يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ ... ٧٨/٣٨
الْآيَةَ »(٣) قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ الْمَأْذُونُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَابًا ، قُلْتُ : مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ ؟ مطففين
قَالَ : نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا ، فَلَا يَرُدُّنَا رَبُّنَا ، قُلْتُ : « كَلَّا إِنَّ كِتَابَ ٨٣/٧
الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ » قَالَ : هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَاعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : « ثُمَّ يُقَالُ
هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ » ؟ قَالَ : يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو پھونکوں سے بجھا دیں۔ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے نور ولایت امیر المومنین کو بجھانا چاہتے ہیں۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے "اللہ اس کے نور کو پورا کر دے گا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہے امامت کی تکمیل جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور اس نور پر بھی جس کو ہم نے نازل کیا۔ پس یہاں نور سے مراد امام ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین برحق کے لئے بھیجا فرمایا، مطلب یہ ہے کہ اپنے رسولؐ کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا اور ولایت ہی دین حق ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے تاکہ وہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ فرمایا، مطلب یہ ہے کہ قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خدا فرماتا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کرنے والا ہے" یعنی ولایت قائم کا، اگرچہ کافر لوگ ولایت علی کو ناپسند کریں۔

میں نے کہا یہ الفاظ تنزیل ہیں فرمایا پہلی آیت میں یریدون لیطفئوا الخ میں تنزیل ہے اور دوسری آیت لیظہرہ میں تاویل ہے

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا وہ ایمان لائے پھر کفر کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین میں ان لوگوں کو جنھوں نے اتباع نہ کیا۔ خدا کے رسولؐ کا، ان کے وصی کی ولایت کے متعلق اور خدا نے ان لوگوں کو جنھوں نے ولایت وصی سے انکار کیا مثل ان لوگوں کے قرار دیا ہے جنھوں نے محمدؐ کی نبوت سے انکار کیا اور قرآن میں فرمایا۔ اے محمدؐ جب منافقین تمہارے پاس (تمہارے وصی کے بارے میں کچھ کہنے آئیں اور کہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (ولایت علی کو ماننے کے متعلق) جھوٹے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لئے وہ نہیں سمجھتے یعنی تمہاری نبوت ہی کو نہیں سمجھتے۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے آؤ تاکہ رسول خدا تمہارے لئے استغفار کریں تو حضرت نے فرمایا۔ جب ان سے کہا گیا کہ ولایت علیؑ کی طرف رجوع کرو تاکہ رسولؐ تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں تو انھوں نے سر جھکا لئے، خدا فرماتا ہے اے رسولؐ تم نے دیکھا کہ وہ (ولایت علی) روگردانی کر رہے ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کا رُخ بدل کر کہا اے رسولؐ تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو، اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ خدا قوم بدکار کی ہدایت نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے رسول یہ تمہارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے سورۂ الملک کی اس آیت کا، کیا وہ شخص جو اوندھے منہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر راستہ چلتا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ اللہ نے مثال دی ہے اس شخص کی جو ولایت علی کا منکر ہو اس

بِذٰلِكَ أَهْلَ الْكِتابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللهُ فَقالَ : وَلا يَرْتابُونَ فِي الْوَلايَةِ ، قُلْتُ : مدثر
« وَ ما هِيَ إِلَّا ذِكْرىٰ لِلْبَشَرِ » ؟ قالَ : نَعَمْ وَلايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام . قُلْتُ : « إِنَّها لَإِحْدَى الْكُبَرِ » ؟ ٧٤/٣٥
قالَ : الْوَلايَةُ ، قُلْتُ : « لِمَنْ شاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ » ؟ قالَ : مَنْ تَقَدَّمَ إِلىٰ وَلايَتِنا اُخِّرَ عَنْ
سَقَرَ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنّا تَقَدَّمَ إِلىٰ سَقَرَ « إِلَّا أَصْحابَ الْيَمِينِ » ؟ قالَ : هُمْ وَاللهِ شِيعَتُنا ، قُلْتُ : « لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّينَ » [6] ؟ قالَ : إِنّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِياءَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَلا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ :
« فَما لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ » [7] ؟ قالَ : عَنِ الْوَلايَةِ مُعْرِضِينَ ، قُلْتُ : « كَلّا إِنَّها تَذْكِرَةٌ » ؟
قالَ : الْوَلايَةُ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : « يُوفُونَ بِالنَّذْرِ » ؟ قالَ : يُوفُونَ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثاقِ مِنْ دہر ٧٦/
وَلايَتِنا ، قُلْتُ : « إِنّا نَحْنُ نَزَّلْنا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلاً » [9] ؟ قالَ : بِوَلايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام تَنْزِيلاً ،
قُلْتُ : هٰذا تَنْزِيلٌ ؟ قالَ : نَعَمْ ذا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : « إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ » ؟ قالَ : الْوَلايَةُ ، قُلْتُ : « يُدْخِلُ
مَنْ يَشاءُ فِي رَحْمَتِهِ » ؟ قالَ : فِي وَلايَتِنا ، قالَ : « وَ الظّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذاباً أَلِيماً » أَلا تَرىٰ أَنَّ اللهَ
يَقُولُ : « وَما ظَلَمُونا وَلٰكِنْ كانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ » قالَ : إِنَّ اللهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ
يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلىٰ ظُلْمٍ وَلٰكِنَّ اللهَ خَلَطَنا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنا ظُلْمَهُ وَوَلايَتَنا وَلايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذٰلِكَ
قُرْآناً عَلىٰ نَبِيِّهِ فَقالَ : « وَ ما ظَلَمْناهُمْ وَلٰكِنْ كانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ » [11] ، قُلْتُ : هٰذا تَنْزِيلٌ ؟
قالَ : نَعَمْ .

قُلْتُ : « وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ » قالَ : يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ يا مُحَمَّدُ ! بِما أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ طور ٥٢/١١
مِنْ وَلايَةِ عَلِيٍّ [بن أبي طالب] عليه السلام « أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ٭ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ » [1] قالَ : الْأَوَّلِينَ
الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طاعَةِ الْأَوْصِياءِ « كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ » [2] قالَ : مَنْ أَجْرَمَ إِلىٰ آلِ
مُحَمَّدٍ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيِّهِ ما رَكِبَ ، قُلْتُ : « إِنَّ الْمُتَّقِينَ » ؟ قالَ : نَحْنُ وَاللهِ وَ شِيعَتُنا لَيْسَ عَلىٰ مِلَّةِ النبأ
إِبْراهِيمَ غَيْرُنا وَسائِرُ النّاسِ مِنْها بُرَآءُ ، قُلْتُ : « يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلائِكَةُ صَفّاً لا يَتَكَلَّمُونَ ... ٧٨/٣٨
الْآيَةَ » [3] قالَ : نَحْنُ وَاللهِ الْمَأْذُونُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَالْقائِلُونَ صَواباً ، قُلْتُ : ما تَقُولُونَ إِذا تَكَلَّمْتُمْ ؟ مطففين
قالَ : نُمَجِّدُ رَبَّنا وَنُصَلِّي عَلىٰ نَبِيِّنا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنا ، فَلا يَرُدُّنا رَبُّنا ، قُلْتُ : « كَلّا إِنَّ كِتابَ ٨٣/٧
الْفُجّارِ لَفِي سِجِّينٍ » قالَ : هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَ اعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : « ثُمَّ يُقالُ
هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ » ؟ قالَ : يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قالَ : نَعَمْ .

سے اوندھے منہ چلے اور ان کے امر سے ہدایت یافتہ نہ ہوا اور دوسرا شخص وہ ہے جو صراطِ مستقیم پر چلے اور صراطِ مستقیم علی ہیں۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ یہ قول رسول کریم ہے۔ فرمایا جبرئیل جو خدا کی طرف سے لائے کہ ولایت علی کے بارے میں میں نے کہا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ وہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے کہ تم اس پر کم ایمان لائے۔ فرمایا۔ لوگوں نے کہا محمدؐ نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے۔ خدا نے علی کے بارے میں ایسا نہیں کہا۔ پس خدا نے قرآن میں نازل فرمایا (ولایت علی) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے اگر محمد بعض باتوں میں غلط بیانی کرتے تو ہم کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ان کی رگ گردن کاٹ دیتے (الحاقہ) پھر کلام کا رخ بدل کر کہا بے شک (ولایت علی) متقیوں کے لئے تذکرہ ہے (تمام عالموں میں) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں اور بے شک علی کے بارے میں حسرت ہے کافروں کے لئے اور بے شک (ولایت علی) حق الیقین ہے (پس اے محمدؐ) تم رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھو، یعنی فرماتا ہے کہ اپنے اس رب عظیم کا شکر کرو جس نے تم کو یہ فضیلت عطا کی۔

میں نے کہا۔ سورہ جن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے "جب ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے" امام نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جو اپنے مولا کی ولایت پر ایمان لے آیا اسے نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا۔ میں نے کہا کیا یہ الفاظ داخل تنزیل ہیں فرمایا نہیں داخل تاویل ہیں۔ میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ میں نہیں قدرت رکھتا تمہارے ضرر یا ہدایت پر فرمایا۔ امام علیہم السلام نے کہ رسول اللہ نے لوگوں کو ولایت علی کی طرف دعوت دی۔ قریش نے جمع ہو کر کہا۔ اے محمد آپ اس سے ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت نے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے میری طرف سے نہیں۔ انھوں نے تہمت لگائی اور حضرت کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ اور فرمایا۔ تم ان سے یہ بھی کہو کہ اگر میں خدا کی نافرمانی کروں) تو مجھے کون پناہ دے گا کوئی بھی نہ دیگا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں (اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِسٰلٰتِہٖ ۲۳/۷۲) یعنی میں تو خدا کی طرف سے اس کا پیغام پہنچانے کا ذمہ دار ہوں (سورہ جن) میں نے کہا یہ تنزیل ہیں۔ فرمایا ہاں۔ پھر خدا نے تاکیداً یہ بھی فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی (ولایت علی کے بارے میں کریگا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔ میں نے کہا جب وہ خدائی وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے تو اس وقت جانیں گے کہ بلحاظ نصرت کون کمزور رہے اور بلحاظ تعداد کون کم ہے یعنی یہ وعدہ پورا ہوگا حضرت حجت اور ان کے انصار کے ظہور کے وقت۔

میں نے کہا۔ اس آیت کا کیا مطلب ہے (مزمل) اے رسولؐ ان لوگوں کے کہنے پر صبر کرو۔ فرمایا جو کچھ تمہارے بارے میں کہتے ہیں اور ان کو بعنوان شائستہ اپنے سے الگ رکھو اور (اے محمد) مجھے ان لوگوں سے جو (تمہارے وصی کو) جھٹلاتے ہیں نمٹ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں۔

میں نے کہا سورہ المدثر کی اس آیت کا مطلب کیا ہے (پوری آیت یہ ہے، جہنم پر انیس فرشتے معین ہیں اور ہم نے تو جہنم کا نگہبان بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کرلیں (کیونکہ ان کی کتاب میں ایسا ہی ہے) اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو۔ امام نے فرمایا: تاکہ مومنین یقین کرلیں کہ خدا اور رسولؐ اور رسولؐ کا

وصی کا حق ہیں۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو فرمایا۔ ولایت وصی سے ایمان زیادہ ہوگا۔ میں نے کہا اور اس کا کیا مطلب ہے اہلِ کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں فرمایا۔ علی کی ولایت ہیں، میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا یہ شک اہلِ کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے متعلق نہیں کیونکہ ان کی ولایت میں شک نہیں تھا۔

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے "نہیں ہے یہ مگر انسان کے لیے نصیحت" فرمایا۔ اس سے مراد ولایتِ علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "یہ ایک بہت بڑی ہے۔ فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے۔ تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا موخر، فرمایا۔ جس نے سبقت کی۔ ہماری ولایت کی طرف وہ روک دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا۔ ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔"

میں نے پوچھا۔ اصحاب یمین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں میں نے پوچھا ہم نہیں تھے تو مصلّین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جنھوں نے ولایت کو وصیِ محمد اور ان کے بعد والے اوصیاء کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوٰۃ نہ بھیجی۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ تذکرہ سے رو گردانی کرتے رہے میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے "بے شک وہ نصیحت ہے۔ فرمایا ولایت مراد ہے۔

میں نے کہا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ وہ نذر کو وفا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ نذر سے وہ مراد ہے جو روزِ میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا۔ فرمایا۔ اس سے تنزیلِ ولایت مراد ہے۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں لیکن بتاویل یعنے بیان ہے آیاتِ سابقہ کے متعلق۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا تذکرہ سے مراد ہے ولایت۔

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت' اور خدا نے فرمایا۔ اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے کیا تم (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی پر قرآن کو نازل کیا اور فرمایا۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ تنزیل ہے فرمایا۔ ہاں۔

۹۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً » قَالَ : يَعْنِي بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : « وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ طٰہٰ ۲۰/۱۲۴

الْقِيَامَةِ أَعْمَى »؟ قَالَ : يَعْنِي أَعْمَى الْبَصَرِ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى الْقَلْبِ فِي الدُّنْيَا عَنْ وَلَايَةِ أَمِيرِ طٰہ ۲۰/۱۲۴
الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قَالَ : وَهُوَ مُتَحَيِّرٌ فِي الْقِيَامَةِ يَقُولُ : «لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيراً قَالَ :
كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا» قَالَ : الْآيَاتُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام «فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى » يَعْنِي
تَرَكْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُتْرَكُ فِي النَّارِ كَمَا تَرَكْتَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام : فَلَمْ تُطِعْ أَمْرَهُمْ وَلَمْ تَسْمَعْ
قَوْلَهُمْ، قُلْتُ: « وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى»؟ طٰہ ۲۰/۱۲۷
قَالَ : يَعْنِي مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام غَيْرَهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَتَرَكَ الْأَئِمَّةَ
مُعَانَدَةً فَلَمْ يَتَّبِعْ آثَارَهُمْ وَلَمْ يَتَوَلَّهُمْ ، قُلْتُ : «اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ » ؟ قَالَ : وَلَايَةُ شوریٰ ۴۲/۱۹
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : «مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ »؟ قَالَ : مَعْرِفَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام شوریٰ ۴۲/۲۰
وَالْأَئِمَّةِ « نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ »؟ قَالَ: نَزِيدُهُ مِنْهَا ، قَالَ : يَسْتَوْفِي نَصِيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ « وَمَنْ كَانَ
يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ »؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ
الْقَائِمِ نَصِيبٌ .

۹۲۔ میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں پر۔ فرمایا، مراد یہ ہے کہ لے محمدؐ ولایت علیؑ کے بارے میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا۔ پھر فرماتا ہے کیا ہم نے اوّلین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا اوّلین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اوصیار کی اطاعت میں مرسلین کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا۔ مجرم سے مراد مجرم آل محمد ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا۔

میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ ہم اور ہمارے شیعہ، ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

میں نے کہا۔ سورۂ نسار کی اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اس روز روح اور ملائکہ صف بہ صف کھڑے ہوں گے الخ۔
فرمایا امام علیہ السلام نے، اس سے مراد یہ ہے کہ روزِ قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچی بات کہنے والے ہوں گے

میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا۔ ہم خدا کی تحمید و تمجید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ ہمارا رب اس کو رد نہ کریگا۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے۔ فرمایا یہ فجار وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق آئمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیر المومنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

ابو بصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہوگئی۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المومنین سے روگردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے

ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہوگا اور دنیا میں دل کا اندھا بنا رہے گا ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کہے گا خداوندا تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا۔ خدا کہے گا تو نے ہماری آیات کو بھلا دیا تھا۔ فرمایا امام نے وہ آیات آئمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو چھوڑا ہے آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیوں کہ تو نے آئمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں۔

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے اور اس نے آئمہ کو از روئے عداوت ترک کیا۔ ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انھیں دوست نہ رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیرالمومنین ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ جو کوئی آخرت کے فائدے کو چاہتا ہے فرمایا۔ جو ولایت امیرالمومنین حاصل کرتا ہے ہم اس کے فائدے میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دینی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے وہی دیتے ہیں اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یعنی دولت حق میں قائم آل محمدؑ کے ساتھ اسے کوئی حصہ نہ ملے گا۔

توضیح گزشتہ آیات میں جو تفسیر و تاویل امامؑ نے بیان فرمائی ہے وہ مہل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس تک ظاہر بینوں کی رسائی نہیں یہ تو خدا نے اپنے رسولؐ کو بتایا اور ان کے بعد یہ تفسیر ایک امام نے دوسرے کو بتائی بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا۔ یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے لیکن موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں پس یا تو یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن فحول علما کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا۔ لہٰذا دوسری صورت یہ ہوگی کہ اس مفہوم کا رسولؐ کو القا ہوا تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جزو آیت نہیں تھے بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے چونکہ رسولؐ نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا۔ لہٰذا تنزیلی صورت میں تو ہے لیکن آیات کا جزو نہیں کہے جاتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک سو آٹھواں باب

وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

(بَابٌ) ۱۰۸

فِيهِ نُتَفٌ وَجَوَامِعُ مِنَ الرِّوَايَةِ فِي الْوَلَايَةِ

۱ ـــ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ

أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ ذَرٌّ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الذَّرِّ وَالْإِقْرَارَ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم بِالنُّبُوَّةِ.

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اس نے ان سے اسی وقت اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام؛ وَعَنْ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَخَلَقَ مَا أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَا أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ، وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ: فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ فِيهِمُ النَّبِيِّينَ يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللهِ وَهُوَ قَوْلُهُ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللهُ» ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ، فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَىٰ وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللهِ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ.

(زخرف ۴۳/۸۷) (یونس ۱۰/۷۴)

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔ پس پہلے پیدا کیا۔ ان کو جن کو وہ دوست رکھتا اور جن کو وہ دوست رکھتا تھا ان کو پیدا کیا۔ طینت جنت سے اور جن کو وہ دشمن رکھتا تھا۔ انھیں پیدا کیا اس چیز سے جسے وہ دوست نہ رکھتا تھا یعنی ان کو پیدا کیا طینت نار سے۔ پھر ان دونوں کو سایہ میں رکھا۔ میں نے کہا سایہ کیا چیز ہے کیا تم نے اپنے سایہ کو دھوپ میں نہیں دیکھا وہ کوئی شے ہے لیکن وہ کوئی شئے نہیں ہے یعنی اس کی حقیقت کو جو پوشیدہ ہے نہیں سمجھ سکتے۔ وہ ایک غیر مادی چیز ہے۔ پھر خدا نے نبیوں کو ان کے پاس بھیجا اور انھوں نے اقرار باللہ کی دعوت دی۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے پھر ان کو نبیوں کے اقرار کی دعوت دی گئی بعض نے اقرار کیا اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ہماری ولایت کی دعوت دی گئی پس جنھوں نے ہمیں دوست رکھا۔ انھوں نے اقرار کیا اور جنھوں نے ہم سے بغض رکھا انھوں نے انکار کیا اور وہ لوگ ایمان نہ لائے جنھوں نے اول روز ہی ہماری تکذیب کر دی تھی پھر امام نے فرمایا یہ تکذیب وہیں ہوئی تھی

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ الْغُمْشَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: وَلَايَتُنَا وَلَايَةُ اللهِ الَّتِي لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا بِهَا.

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہماری ولایت ہے خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَىٰ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا وَتَفْضِيلِنَا عَلَىٰ مَنْ سِوَانَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نہیں آیا۔ مگر اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللهِ إِنَّ فِي السَّمَاءِ لَسَبْعِينَ صَفّاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا أَحْصَوْهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَدِينُونَ بِوَلَايَتِنَا .

۵- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ واللہ آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت سے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَنْ يَبْعَثَ اللهُ رَسُولاً إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَصِيَّةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶- فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے کہ تمام صحف انبیاء میں ولایت علی کا ذکر تھا خدا نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو نبوت محمدؐ اور وصایت علی کا مقر نہ ہو۔

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالّاً وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۷۔ فرمایا، امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے علی کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا۔

٨ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام بابٌ فَتَحَهُ اللهُ ، فَمَنْ دَخَلَهُ كانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كانَ كافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذينَ قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالى : لِي فيهِمُ الْمَشِيَّةُ .

٨۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ علی وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں ہے جن کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ اس کے لئے میری مشیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئابٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قالَ : كانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ أَخَذَ ميثاقَ شيعَتِنا بِالْوَلايَةِ لَنا وَهُمْ ذَرٌّ ، يَوْمَ أَخَذَ الْميثاقَ عَلَى الذَّرِّ ، بِالْإِقْرارِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ وَعَرَضَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ عَلى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله اُمَّتَهُ فِي الطّينِ وَهُمْ أَظِلَّةٌ وَ خَلَقَهُمْ مِنَ الطّينَةِ الَّتي خُلِقَ مِنْها آدَمُ وَ خَلَقَ اللهُ أَرْواحَ شيعَتِنا قَبْلَ أَبْدانِهِمْ بِأَلْفَيْ عامٍ وَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ وَعَرَّفَهُمْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَرَّفَهُمْ عَلِيّاً وَنَحْنُ نَعْرِفُهُمْ في لَحْنِ الْقَوْلِ .

٩۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے عالم ذر میں ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد لیا اور اپنی ربوبیت اور حضرت رسولؐ خدا کی نبوت کا اور خدا نے پیش کیا امت محمد کو مٹی کی صورت میں درآنحالیکہ وہ سایہ میں تھے اور پیدا کیا ان کو اس مٹی سے جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اور ہمارے شیعوں کی روح کو، ان کے ابدان کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور ان کو آنحضرتؐ پر پیش کیا اور رسول اللہؐ کا تعارف ان سے کرایا اور علی علیہ السلام کو بھی پہچنوایا اور ہم اپنے شیعوں کو ان کے طرز کلام سے پہچان لیتے ہیں۔

ایک سونواں باب

آئمہ علیہم السلام کا اپنے دوستوں کو پہچاننا اور وقتی مصالح کے لحاظ سے ہدایت کرنا

(بابٌ) ۱۰۹

فِي مَعْرِفَتِهِمْ أَوْلِيَاءَهُمْ وَالتَّفْوِيضِ إِلَيْهِمْ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَنَا وَاللهِ أُحِبُّكَ وَأَتَوَلاَّكَ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، قَالَ بَلَى وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّكَ وَأَتَوَلاَّكَ، فَكَرَّرَ ثَلاثاً. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، مَا أَنْتَ كَمَا قُلْتَ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَبْدَانِ بِأَلْفَيْ عَامٍ ثُمَّ عَرَضَ عَلَيْنَا الْمُحِبَّ لَنَا، فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ رُوحَكَ فِيمَنْ عُرِضَ، فَأَيْنَ كُنْتَ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ عِنْدَ ذَلِكَ وَلَمْ يُرَاجِعْهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَانَ فِي النَّارِ

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص چند ساتھیوں کو لے کر امیرالمومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ کا دوست ہوں امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے ارواح کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے خدا کی قسم ان میں سے میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ آیا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَحَقِيقَةِ النِّفَاقِ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ : فَوَّضَ اللهُ إِلَيْهِ كَمَا فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا وَسَأَلَهُ آخَرُ عَنْ تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَأَلَهُ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : «هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ (أَعْطِ) بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَ هَكَذَا هِيَ فِي قِرَاءَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : (ص ۳۸/۳۹) قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ فَحِينَ أَجَابَهُمْ بِهَذَا الْجَوَابِ يَعْرِفُهُمُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَمَا تَسْمَعُ اللهَ يَقُولُ : «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» وَهُمُ الْأَئِمَّةُ « وَ إِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَبَداً ، ثُمَّ قَالَ لِي : نَعَمْ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى الرَّجُلِ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ لَوْنَهُ وَ إِنْ سَمِعَ كَلَامَهُ مِنْ خَلْفِ حَائِطٍ عَرَفَهُ وَعَرَفَ مَا هُوَ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ» وَهُمُ الْعُلَمَاءُ ، فَلَيْسَ يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْأَمْرِ يَنْطِقُ بِهِ (روم ۳۰/۲۲) إِلَّا عَرَفَهُ ، نَاجٍ أَوْ هَالِكٌ ، فَلِذَلِكَ يُجِيبُهُمْ بِالَّذِي يُجِيبُهُمْ

۳۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا۔ اللہ نے امام کو وہی علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داؤد کے سپرد تھا فرمایا ہاں راوی کہتاہے یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا دوسرے نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو پہلے جواب سے علٰحدہ جواب دیا تیسرے آدمی نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو جواب دیا۔ تو وہ پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورۂ ص کی تلاوت فرمائی (خدا نے سلیمانؑ سے کہا) یہ ہماری عطا ہے پس کُل دے دو یا بغیر حساب کے کچھ دے دو قرأت علی میں یوں ہے جب یہ سنا تو میں نے اللہ آپ کی حفاظت کرے، جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیئے تو انھوں نے امام کو پہچانا۔

توضیح: سورۂ ص میں آیت یوں ہے فامنن او امسک اس میں اعط نہیں۔ امام نے جو یہ فرمایا کہ قرأت علی میں یہی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ علیؑ نے امسک کی تفسیر اعط فرمائی اور مراد ہے بعض کو دینا اور بعض کو نہ دینا۔ بالکل نہ دینا مراد نہیں۔

امام نے فرمایا سبحان اللہ خدا کا یہ قول تم نے نہیں سنا، بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں اس آیت میں متوسمین سے مراد آئمہ ہیں اور یہی قائم رہنے والا راستہ ہے اور یہ راستہ ہمارے استنباط سے کبھی نہیں نکلتا۔ امام نے پھر فرمایا۔ امام جب کسی شخص کی طرف دیکھتاہے تو اس کو پہچان لیتاہے اور اس کی ماہیت سے واقف ہوتاہے خدا فرماتاہے اور اس آیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور لوگوں کی مختلف زبانیں قرار دیں مختلف رنگ عطا کئے، بیشک اس میں عالمین کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں فرمایا یہ لوگ علماء آئمہ جو کوئی کچھ بولتاہے وہ اس کو پہچان لیتے ہیں کہ یہ ناجی ہے یا ہلاک ہونیوالا ہے لہذا اسی کے لحاظ سے ان کو جواب دیتے ہیں۔

ختم شد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ———— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ———— قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

کتابت ———— سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ———— ۱۸۰ روپے

بار ہفتم ———— اگست ۲۰۰۴ء

انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علیؑ" میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سوانح عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہوگا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آ رہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمتِ واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتجی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں ۔ وما توفیقی الا باللہ

راقم اثم

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

بارگاہِ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے معبودِ برحق تیری بارگاہ عزّ و جلال میں بصد عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمت تیری نگاہِ لطف و کرم قابلِ اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے ان شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پا کر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دینِ برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر ہے جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے اُن کی رُوح کو اپنی رحمت و برکت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سیّد ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ مرحوم کا ہر کام بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ تیسری جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جارہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شبیہ الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا کاظم نقوی صاحب سابق پرنسپل جامعہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۱۔	ذکر مولد النبیؐ و وفات آنحضرتؐ	۱۱۰	۵
۲۔	ذکر مولد امیر المومنینؑ	۱۱۱	۲۹
۳۔	〃 مولد جناب فاطمہؑ	۱۱۲	۳۹
۴۔	〃 مولد امام حسن علیہ السلام	۱۱۳	۴۵
۵۔	〃 مولد امام حسینؑ	۱۱۴	۴۹
۶۔	〃 مولد علی ابن الحسینؑ	۱۱۵	۵۶
۷۔	〃 مولد امام محمد باقرؑ	۱۱۶	۶۰
۸۔	〃 مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ	۱۱۷	۶۶
۹۔	〃 مولد امام موسیٰ بن جعفرؑ	۱۱۸	۷۳
۱۰۔	〃 مولد امام رضاؑ	۱۱۹	۹۱
۱۱۔	〃 مولد امام محمد تقیؑ	۱۲۰	۱۰۲
۱۲۔	〃 مولد امام علی نقیؑ	۱۲۱	۱۱۲
۱۳۔			
۱۴۔	〃 مولد امام حسن عسکریؑ	۱۲۲	۱۲۱
۱۵۔	〃 مولد صاحب الامرؑ	۱۲۳	۱۴۱
۱۶۔	آئمہ اثنا عشرؑ کی امامت پر نص	۱۲۴	۱۶۲
۱۷۔	جب کوئی بات کسی کے بارے میں کہی جائے اور وہ اس کے بجائے اس کی اولاد میں پائی جائے۔	۱۲۵	۱۷۹
۱۸۔	آئمہ امر الٰہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں۔	۱۲۶	۱۸۰
۱۹۔	امام علیہ السلام تک مال پہنچانا	۱۲۷	۱۸۲
۲۰۔	ال فے و انفال و تفسیر خمس	۱۲۸	۱۸۴

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۲۱۔	طینت مومن و کافر	۱۲۹	۲۰۰
۲۲۔	ذکر تکلیف اوّل	۱۳۰	۲۰۹
۲۳۔	آخر منہ	۱۳۱	۲۱۲
۲۴۔	سب سے پہلے اقرار ربوبیت کرنیوالے رسول خداؐ تھے	۱۳۲	۲۱۷
۲۵۔	عالم ذر میں کیسے جواب دیا	۱۳۳	۲۲۰
۲۶۔	فطرت خلق توحید پر ہے	۱۳۴	۲۲۰
۲۷۔	مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا	۱۳۵	۲۲۲
۲۸۔	کیفیت خلق مومن	۱۳۶	۲۲۳
۲۹۔	انّ الصبغۃ ھی الاسلام	۱۳۷	۲۲۳
۳۰۔	سکون قلب ایمان ہے۔	۱۳۸	۲۲۵
۳۱۔	اخلاص	۱۳۹	۲۲۶
۳۲۔	شرائع	۱۴۰	۲۲۸
۳۳۔	دعائم اسلام	۱۴۱	۲۳۰
۳۴۔	اسلام لانے سے قتل سے بچ جانا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔	۱۴۲	۲۳۹
۳۵۔	اسلام ایمان کے اندر داخل ہے	۱۴۳	۲۴۱
۳۶۔	اسلام قبل ایمان ہے	۱۴۴	۲۴۵
۳۷۔	تتمہ ہر دو باب سابق	۱۴۵	۲۴۷
۳۸۔	اجزا ارکا تمام اجزائے بدن سے تعلق	۱۴۶	۲۵۶
۳۹۔	سبقت الی الایمان	۱۴۷	۲۶۶
۴۰۔	درجات ایمان	۱۴۸	۲۶۹
۴۱۔	تتمہ	۱۴۹	۲۷۲

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۴۲	نسبتِ اسلام	۱۵۰	۲۷۴
۴۳	خصال المومن	۱۵۱	۲۷۶
۴۴	تتمہ دو باب سابق	۱۵۲	۲۷۹
۴۵	صفتِ ایمان	۱۵۳	۲۸۱
۴۶	فضیلتِ ایمان اسلام پر	۱۵۴	۲۸۳
۴۷	حقیقت ایمان و یقین	۱۵۵	۲۸۵
۴۸	التفکر	۱۵۶	۲۸۷
۴۹	المکارم	۱۵۷	۲۸۸
۵۰	فضیلت الیقین	۱۵۸	۲۹۱
۵۱	رضا بالقضاء	۱۵۹	۲۹۵
۵۲	تفویض الی اللہ و توکل علی اللہ	۱۶۰	۳۰۰
۵۳	خوف و رجاء	۱۶۱	۳۰۵
۵۴	اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن	۱۶۲	۳۱۰
۵۵	اعتراف تقصیر	۱۶۳	۳۱۲
۵۶	اطاعت و تقویٰ	۱۶۴	۳۱۳
۵۷	ورع	۱۶۵	۳۱۷
۵۸	عفت	۱۶۶	۳۲۱
۵۹	محارم سے اجتناب	۱۶۷	۳۲۳
۶۰	ادائے فرائض	۱۶۸	۳۲۵
۶۱	استوائے عمل اور اس پر باقی رہنا	۱۶۹	۳۲۶
۶۲	عبادت	۱۷۰	۳۲۸
۶۳	نیت	۱۷۱	۳۳۰
۶۴	تتمہ	۱۷۲	۳۳۱
۶۵	عبادت میں میانہ روی	۱۷۳	۳۳۲
۶۶	اس کے بارے میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے	۱۷۴	۳۳۴
۶۷	صبر	۱۷۵	۳۳۵
۶۸	شکر	۱۷۶	۳۴۴
۶۹	حسن خلق	۱۷۷	۳۵۳
۷۰	کشادہ روی	۱۷۸	۳۵۷
۷۱	صدق اور ادائے امانت	۱۷۹	۳۵۹
۷۲	حیاء	۱۸۰	۳۶۲
۷۳	عفو	۱۸۱	۳۶۴
۷۴	غصہ کا پینا	۱۸۲	۳۶۷
۷۵	حلم	۱۸۳	۳۷۰
۷۶	حفظ لسان و خموشی	۱۸۴	۳۷۳
۷۷	مدارات	۱۸۵	۳۷۸
۷۸	رفق	۱۸۶	۳۸۰
۷۹	تواضع	۱۸۷	۳۸۴

ایک سو دسواں باب

ابواب التاریخ، بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و وفات آنحضرت صلعم

أَبْوَابُ التَّارِيخِ ۱۱۰

بَابُ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَفَاتِهِ

وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ فِي عَامِ الْفِيلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ الزَّوَالِ. وَرُوِيَ أَيْضاً عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ بِأَرْبَعِينَ سَنَةً. وَحَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى وَكَانَتْ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَلَدَتْهُ فِي شِعْبِ أَبِي طَالِبٍ فِي دَارِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ فِي الزَّاوِيَةِ الْقُصْوَى عَنْ يَسَارِكَ وَأَنْتَ دَاخِلُ الدَّارِ، وَقَدْ أَخْرَجَتِ الْخَيْزُرَانُ ذٰلِكَ الْبَيْتَ فَصَيَّرَتْهُ مَسْجِداً، يُصَلِّي النَّاسُ فِيهِ. وَبَقِيَ بِمَكَّةَ بَعْدَ مَبْعَثِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ قُبِضَ عليه السلام لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَتُوُفِّيَ أَبُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ أَخْوَالِهِ وَهُوَ ابْنُ شَهْرَيْنِ وَمَاتَتْ أُمُّهُ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ وَهُوَ عليه السلام ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَلِلنَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ ثَمَانِ سِنِينَ وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً، فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ ﷺ الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَمْ يُولَدْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وُلِدَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ، وَمَاتَتْ خَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الشِّعْبِ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَةٍ وَمَاتَ أَبُو طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ بِسَنَةٍ فَلَمَّا فَقَدَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَنَأَ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ وَدَخَلَهُ حُزْنٌ شَدِيدٌ وَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى جَبْرَئِيلَ عليه السلام

فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا، فَلَيْسَ لَكَ بِمَكَّةَ نَاصِرٌ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ ﷺ بِالْهِجْرَةِ.

آنحضرت کی ولادت عام الفیل میں (جس سال ابرہہ معہ ہاتھیوں کی فوج کے کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادے سے آیا تھا) ۱۲ ربیع الاول روز جمعہ وقت زوال ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل اور ایام تشریق میں آپؐ کا حمل جمرۂ وسطیٰ کے قریب خانۂ عبداللہ بن عبدالمطلب میں قرار پایا اور ولادت ہوئی شعب ابوطالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حصہ آخر میں جو داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے خیرزان مادر خلیفہ مہدی عباسی نے اسے خرید کر مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

توضیح:- ایام تشریق کے بارے میں علماء اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرتؐ کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پھر پندرہ ماہ قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ شیعہ علماء کا اس اجماع ہے کہ حضورؐ ۱۷ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لہٰذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ روایت ضعیف ہے بلا سند لکھی گئی یا بصورت تقیہ ایسا لکھا گیا ہے۔

اور بعد بعثت ۱۳ سال تک آپؐ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک زندہ رہے پھر ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی۔

تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنا بر تقیہ لکھی گئی ہے شیعہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ وفات ۲۸ صفر ہے۔

نوٹ:- کافی میں اکثر روایتیں ضعیف درج ہوگئی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی نے اپنی بے نظیر کتاب مراۃ العقول میں جو کافی کی بہترین شرح ہے۔ فرمادی ہے انشاء اللہ ہم دونوں جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک ضمیمہ میں ضعیف روایتوں کو درج کر دیں گے۔

اور آپ کے والد حضرت عبداللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں کے پاس انتقال کیا جبکہ آپؐ صرف دو ماہ کے تھے اور آپؐ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپؐ چار سال کے تھے اور حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی اور حضرت خدیجہ سے آپؐ نے جب شادی کی تو آپؐ کی عمر ۲۰ سال چند ماہ تھی (مشہور روایت ۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل بطن جناب خدیجہ سے قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثوم پیدا ہوئے (یہ روایت بھی ضعیف

ہے یہ تینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں بالخواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تقیہ میں لکھی گئی ہے) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابوطالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد حزن و ملال ہوا جبرئیل سے شکایت کی۔ خدا نے وحی کی کہ اس قریہ سے جس کے باشندے ظالم ہیں نکل جاؤ، ابوطالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا۔

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي حَمَّادٍ الْكَاتِبِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ ؟ فَقَالَ : كَانَ وَاللهِ سَيِّدَ مَنْ خَلَقَ اللهُ ؛ وَمَا بَرَأَ اللهُ بَرِيَّةً خَيْراً مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله .

١- راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردار اولاد آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوق الٰہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمدؐ سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَا بَرَأَ اللهُ نَسَمَةً خَيْراً مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله .

٢- فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمدؐ سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيّاً نُوراً يَعْنِي رُوحاً بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَاوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي وَبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهَلِّلُنِي وَتُمَجِّدُنِي ، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ تُمَجِّدُنِي وَتُقَدِّسُنِي وَتُهَلِّلُنِي ، ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وَقَسَمْتُ الثِّنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً : مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثِنْتَانِ ، ثُمَّ خَلَقَ اللهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَهَا رُوحاً بِلَا بَدَنٍ ، ثُمَّ مَسَحَنَا بِيَمِينِهِ فَأَفْضَىٰ نُورَهُ فِينَا[٢]

٣- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) اے محمدؐ میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا۔ یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری تسبیح اور تہلیل کرتے

رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تمجید اور تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو بنایا اور دونوں کے پھر دو حصے کیے پس چار ہو گئے، ایک محمد، ایک علی اور دو حسن و حسین، امام نے فرمایا اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا۔ اس ابتدائی نور سے جو روح بلابدن تھا۔ پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا پس اس کا نور ہم میں جاری ہوا

٤ ـ أَحْمَدُ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئاً وَنَفَخْتُ فِيكَ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِنِّي أَكْرَمْتُكَ بِهَا حِينَ أَوْجَبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمِيعاً، فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَأَوْجَبْتُ ذَلِكَ فِي عَلِيٍّ وَفِي نَسْلِهِ، مِمَّنِ اخْتَصَصْتُهُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي

۴۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا در آنحالیکہ تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگی دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر پھونکی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے لیے ان لوگوں کے لیے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَأَجْرَيْتُ اخْتِلَافَ الشِّيعَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُتَفَرِّداً بِوَحْدَانِيَّتِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَفَاطِمَةَ، فَمَكَثُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَأَجْرَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَفَوَّضَ أُمُورَهَا إِلَيْهِمْ، فَهُمْ يُحِلُّونَ مَا يَشَاؤُونَ وَيُحَرِّمُونَ مَا يَشَاؤُونَ وَلَنْ يَشَاؤُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الدِّيَانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَهَا مَرَقَ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مُحِقَ وَمَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا اے محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے۔

پھر اس نے محمد علی اور فاطمہ کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں

حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے، مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا اے محمد (یہ اختلاف ظہور قائم آل محمد سے پہلے باقی رہے گا) یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا، وہ ٹھیک رہا، بس اے محمد تم یہی طریقہ اختیار کرو

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ الْأَنْبِيَاءَ وَ أَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وَ خَاتَمَهُمْ؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حِينَ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى ، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللهِ.

٦۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا، کس وجہ سے آپ کو انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی، حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ ختم الانبیاء ہیں، فرمایا، میں پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا۔ جب کہ انبیاء سے عہد لیا گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنا، میں ہوں، جب خدا نے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، سب نے اقرار کیا سب سے پہلے، کہنے والا میں تھا۔ میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْأَظِلَّةِ؟ فَقَالَ يَا مُفَضَّلُ كُنَّا عِنْدَ رَبِّنَا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنَا ، فِي ظُلَّةٍ خَضْرَاءَ ، نُسَبِّحُهُ وَنُقَدِّسُهُ وَنُهَلِّلُهُ وَ نُمَجِّدُهُ وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا ذِي رُوحٍ غَيْرُنَا حَتَّى بَدَا لَهُ فِي خَلْقِ الْأَشْيَاءِ فَخَلَقَ مَا شَاءَ كَيْفَ شَاءَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ ، ثُمَّ أَنْهَى عِلْمَ ذَلِكَ إِلَيْنَا .

٧۔ مفضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ ظلِ رحمتِ الٰہی کے تحت کس طرح رہے۔ فرمایا۔ ظلِ سبز کے تحت ہم ہی تھے کوئی غیر نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

٨ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَعْقُوبَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ طَرِيفٍ ،

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ : إِنَّا أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ نَوَّهَ اللهُ بِأَسْمَائِنَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ـ ثَلَاثاً ـ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ـ ثَلَاثاً ـ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً ـ ثَلَاثاً ـ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اشہدان لاالٰہ الااللہ (تین بار) اور اشہدان محمداً رسول اللہ (تین بار) اور اشہدان امیرالمومنین حقاً (تین بار)

۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ كَانَ إِذْ لَا كَانَ ، فَخَلَقَ الْكَانَ وَالْمَكَانَ ، وَخَلَقَ نُورَ الْأَنْوَارِ ، الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَ أَجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَهُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً ، فَلَمْ يَزَالَا نُورَيْنِ ، أَوَّلَيْنِ ، إِذْ لَا شَيْءَ كُوِّنَ قَبْلَهُمَا ، فَلَمْ يَزَالَا يَجْرِيَانِ طَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَطْهَرِ طَاهِرِينَ فِي عَبْدِاللهِ وَأَبِي طَالِبٍ عليهما السلام .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا تھا جب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیاء دی، یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علیؑ کو پیدا کیا۔ یہی دو نسل نور اولین تھے ان سے پہلے کوئی اور شئے نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلابِ طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ دو پاک صلبوں عبداللہ اور ابوطالب میں منتقل ہوئے۔

۱۰ ـ اَلْحُسَيْنُ [عَنْ مُحَمَّدِ] بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ إِنَّ اللهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَ عِتْرَتَهُ الْهُدَاةَ الْمُهْتَدِينَ ، فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ ، قُلْتُ: وَمَا الْأَشْبَاحُ ؟ قَالَ: ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانٌ نُورَانِيَّةٌ بِلَا أَرْوَاحٍ وَكَانَ مُؤَيَّداً بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَهِيَ رُوحُ الْقُدُسِ ، فَبِهِ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ وَعِتْرَتُهُ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ ، عُلَمَاءَ ، بَرَرَةً ، أَصْفِيَاءَ ، يَعْبُدُونَ اللهَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالسُّجُودِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَيُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَيَحُجُّونَ وَيَصُومُونَ.

۱۰۔ جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرتِ رسولِ خدا اور ان کی عترت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیشِ خدا میں نے کہا اشباح سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور کا پرتو، ابدانِ نورانیہ بلا ارواح اور وہ مؤید تھے روحِ واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عترت اسی القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لیئے اللہ نے ان کو حلیم، عالم، نیک اور صاف باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح وتہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ : لَمْ يَكُنْ لَهُ فَيْءٌ وَكَانَ لَا يَمُرُّ فِي طَرِيقٍ فَيُمَرُّ فِيهِ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدْ مَرَّ فِيهِ لِطِيبِ عَرْفِهِ وَكَانَ لَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرت کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم انْتَهَى بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلَى مَكَانٍ فَخَلَّى عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا جَبْرَئِيلُ تُخَلِّينِي عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ ؟ فَقَالَ : امْضِهْ فَوَاللهِ لَقَدْ وَطِئْتَ مَكَاناً مَا وَطِئَهُ بَشَرٌ وَ مَا مَشَى فِيهِ بَشَرٌ قَبْلَكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبرئیل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اے جبرئیل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا۔ آپ آگے چلیں بخدا اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ عُرِجَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ؟ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَأَوْقَفَهُ جَبْرَئِيلُ مَوْقِفاً فَقَالَ لَهُ : مَكَانَكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَقَدْ وَقَفْتَ مَوْقِفاً مَا وَقَفَهُ مَلَكٌ قَطُّ وَلَا نَبِيٌّ ، إِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي فَقَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ وَ كَيْفَ يُصَلِّي

قَالَ : يَقُولُ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ أَنَا رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ ، قَالَ : وَكَانَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ «قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى» فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا قَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ؟ قَالَ : مَا بَيْنَ سِيَتِهَا إِلَى رَأْسِهَا ، فَقَالَ : كَانَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ يَتَلَأْلَأُ يَخْفِقُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَقَدْ قَالَ : زَبَرْجَدٌ ، فَنَظَرَ فِي مِثْلِ سَمِّ الْإِبْرَةِ إِلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ نُورِ الْعَظَمَةِ ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا مُحَمَّدُ! قَالَ : لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ : مَنْ لِأُمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ ؟ قَالَ : اللّٰهُ أَعْلَمُ، قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام لِأَبِي بَصِيرٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ مَا جَاءَتْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام مِنَ الْأَرْضِ وَلٰكِنْ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ مُشَافَهَةً.

۱۳۔ راوی کہتاہے ابوبصیر نے امام جعفرصادق علیہ السلام سے پوچھا۔ میں وہاں موجود تھا۔ رسول اللہ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ اے محمدؐ آپ اپنے مقام کو پہچانیے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وصی قرار دیتا ہے (یہاں یصلی ماخوذ ہے صلوٰۃ سے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین وصی) حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صورت کیا ہے کہا میں قابلِ تسبیح و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے (یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امامِ عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ ابوبصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسب فرمودہ الٰہی قاب و قوسین تھا۔ ابوبصیر نے کہا۔ میں آپ پہ فدا ہوں قاب و قوسین کیا ہے۔ فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے یعنی قبضۂ آسمان جس سے کناروں تک دونوں (حجاب عظمت و رسول) حصے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو لہراتا تھا۔ زبرجد کا رسولؐ نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نورِ عظمتِ الٰہیہ کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہوگا عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے کہا علی ابن ابی طالب امیرالمومنین سید المسلمین قائد غر المحجلین ہے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) بخدا ولایتِ علیؑ زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بہ منہ آئی ہے۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : صِفْ لِي نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله أَبْيَضَ مُشْرَبٍ حُمْرَةً ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، مَقْرُونَ الْحَاجِبَيْنِ ، شَثْنَ الْأَطْرَافِ كَأَنَّ الذَّهَبَ أُفْرِغَ عَلَى بَرَاثِنِهِ[۶] عَظِيمَ مُشَاشَةِ الْمَنْكِبَيْنِ ، إِذَا الْتَفَتَ يَلْتَفِتُ جَمِيعاً مِنْ شِدَّةِ اسْتِرْسَالِهِ ، سُرْبَتُهُ سَائِلَةٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ كَأَنَّهَا وَسَطُ الْفِضَّةِ الْمُصَفَّاةِ وَكَأَنَّ عُنُقَهُ إِلَى كَاهِلِهِ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ ، يَكَادُ أَنْفُهُ

إِذَا شَرِبَ أَنْ يَرِدَ الْمَاءَ، وَإِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي صَبَبٍ، لَمْ يُرَ مِثْلُ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صلى الله عليه وآله.

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا کا حلیۂ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سرخی مائل سفید تھا دونوں آنکھیں فراخ و سیاہ، دو ابرو ملے ہوئے بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہے اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط، جب کسی طرف داہنے یا بائیں مڑتے تو پورے بدن سے (استحکام بدن کی وجہ سے) سینہ کے بال سینہ کی ابتدا سے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی جب پانی پیتے تو آپ کی بینی کشیدہ پانی سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِنَّ اللهَ مَثَّلَ لِي أُمَّتِي فِي الطِّينِ وَعَلَّمَنِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَ شِيعَتِهِ، إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي فِي شِيعَةِ عَلِيٍّ خَصْلَةً، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يُغَادِرَ مِنْهُمْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَهُمْ تُبَدَّلُ السَّيِّئَاتُ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری اُمت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہوں سن میں یا بڑے۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عبدالله عليه السلام قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى قَابِضاً عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فِيهَا أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الشِّمَالَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَتَدْرُونَ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: حَكَمَ اللهُ وَعَدَلَ، حَكَمَ اللهُ وَ عَدَلَ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ اٹھایا درآنحالیکہ مٹھی آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا۔ بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس میں اہلِ جنت کے نام ہیں ان کے آباؤ اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح اٹھایا اور پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

فرمایا یہ نام ہیں دوزخیوں کے ان کے آباء اور ان کے قبائل کے جو قیامت تک ہونیوالے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ نے حکم دیا ہے اور انصاف سے دیا ہے اور اللہ کا حکم انصاف ہے۔ فرماتا ہے ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ خَاصَّةٍ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ النَّبِيِّ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَصِفَاتِهِمْ : فَلَمْ يَمْنَعْ رَبَّنَا لِحِلْمِهِ وَأَنَاتِهِ وَعَطْفِهِ مَا كَانَ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِهِمْ وَقَبِيحِ أَفْعَالِهِمْ ، أَنِ انْتَجَبَ لَهُمْ أَحَبَّ أَنْبِيَائِهِ إِلَيْهِ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَوْمَةِ الْعِزِّ مَوْلِدُهُ وَفِي دَوْمَةِ الْكَرَمِ مَحْتِدُهُ ، غَيْرَ مَشُوبٍ حَسَبُهُ وَلَا مَمْزُوجٍ نَسَبُهُ وَلَا مَجْهُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَتُهُ ، بَشَّرَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ فِي كُتُبِهَا وَ نَطَقَتْ بِهِ الْعُلَمَاءُ بِنَعْتِهَا وَتَأَمَّلَتْهُ الْحُكَمَاءُ بِوَصْفِهَا ، مُهَذَّبٌ لَا يُدَانَى هَاشِمِيٌّ لَا يُوَازَى ، أَبْطَحِيٌّ لَا يُسَامَى ، شِيمَتُهُ الْحَيَاءُ وَطَبِيعَتُهُ السَّخَاءُ مَجْبُولٌ عَلَى أَوْقَارِ النُّبُوَّةِ وَأَخْلَاقِهَا ، مَطْبُوعٌ عَلَى أَوْصَافِ الرِّسَالَةِ وَأَحْلَامِهَا إِلَى أَنِ انْتَهَتْ بِهِ أَسْبَابُ مَقَادِيرِ اللهِ إِلَى أَوْقَاتِهَا وَجَرَى بِأَمْرِ اللهِ الْقَضَاءُ فِيهِ إِلَى نِهَايَاتِهَا ، أَدَّاهُ مَحْتُومُ قَضَاءِ اللهِ إِلَى غَايَاتِهَا ، تُبَشِّرُ بِهِ كُلُّ أُمَّةٍ مَنْ بَعْدَهَا وَيَدْفَعُهُ كُلُّ أَبٍ إِلَى أَبٍ مِنْ ظَهْرٍ إِلَى ظَهْرٍ ، لَمْ يَخْلِطْهُ فِي عُنْصُرِهِ سِفَاحٌ وَلَمْ يُنَجِّسْهُ فِي وِلَادَتِهِ نِكَاحٌ ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ ، فِي خَيْرِ فِرْقَةٍ وَأَكْرَمِ سِبْطٍ وَأَمْنَعِ رَهْطٍ وَأَكْلَأِ حَمْلٍ وَ أَوْدَعِ حِجْرٍ ، اصْطَفَاهُ اللهُ وَارْتَضَاهُ وَاجْتَبَاهُ وَآتَاهُ مِنَ الْعِلْمِ مَفَاتِيحَهُ وَمِنَ الْحِكَمِ يَنَابِيعَهُ ، اِبْتَعَثَهُ رَحْمَةً لِلْعِبَادِ وَ رَبِيعاً لِلْبِلَادِ وَأَنْزَلَ اللهُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فِيهِ الْبَيَانُ وَالتِّبْيَانُ قُرْآناً عَرَبِيّاً غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ، قَدْ بَيَّنَهُ لِلنَّاسِ وَنَهَجَهُ بِعِلْمٍ قَدْ فَصَّلَهُ وَدِينٍ قَدْ أَوْضَحَهُ وَفَرَائِضَ قَدْ أَوْجَبَهَا وَ حُدُودٍ حَدَّهَا لِلنَّاسِ وَبَيَّنَهَا وَ أُمُورٍ قَدْ كَشَفَهَا لِخَلْقِهِ وَأَعْلَنَهَا ، فِيهَا دَلَالَةٌ إِلَى النَّجَاةِ وَ مَعَالِمُ تَدْعُو إِلَى هُدَاهُ ، فَبَلَّغَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا أُرْسِلَ بِهِ وَصَدَعَ بِمَا أُمِرَ وَ أَدَّى مَا حُمِّلَ مِنْ أَثْقَالِ النُّبُوَّةِ وَ صَبَرَ لِرَبِّهِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَ حَثَّهُمْ عَلَى الذِّكْرِ وَ دَلَّهُمْ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى ، بِمَنَاهِجَ وَ دَوَاعٍ ، أَسَّسَ لِلْعِبَادِ أَسَاسَهَا وَمَنَارٍ رَفَعَ لَهُمْ أَعْلَامَهَا ، كَيْلَا يَضِلُّوا مِنْ بَعْدِهِ

بِهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا
عَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، فَتَعَزَّوْا بِعَزَاءِ اللّٰهِ،
لَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ
عِزُّ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ، فَمَنْ تَوَلَّاكُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ،
بِهِ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ اللّٰهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ
بَعْدَ قَبْلَكُمُ اللّٰهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاءَهُ
فَأَنْتُمُ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ
سَبَّلَ لَكُمُ الدِّينَ وَبَيَّنَ لَكُمْ سُبُلَ الْمَخْرَجِ،
أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللّٰهِ حِسَابُهُ وَاللّٰهُ

اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

ہوا۔ آل محمد کے لیے وہ رات سب
آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا
نزدیکی رشتہ داروں اور
آیا
رحمت اور برکت ہو، اللہ
کو موت کا ذائقہ
١٨۔ وہ کامیاب
کہاں کھاتم کو
اپنے علم
پایا اور

اور روئے
پائی ہے اللہ نے
فرمائے ان کو بندوں کے لیے
جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کہ
متقی بن جائیں۔
اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے
اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی
مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات
والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا علم
نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس

كَانَ بِهِمْ رَؤُوفاً رَحِيماً .

۱۷- امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک خطبہ میں خصوصیت سے ذکر کیا، حضرت رسول خدا اور آئمہ علیہم السلام کا اور ان کی صفات کا۔ باوجود لوگوں کے عظیم الشان جرائم اور اعمالِ قبیحہ کے ہمارے رب کو نہیں روکا، اس کے علم و آہستگی اور مہربانی نے اس بات سے کہ وہ انتخاب کرے، محبوب ترین انبیاء اور بزرگ ترین انبیاء حضرت محمد بن عبداللہ کو جو از روئے ولادت معزز ہیں اور صاحب کریم ہیں خلقِ عظیم سے ان کی اصل ہے۔ ان کا حسب نسب خالص ہے اور اہلِ علم کے نزدیک ان کی صفت مجہول نہیں، ان کی بشارت دی گئی انبیاء کو ان کی کتابوں میں اور علماء ان کی تعریف و توصیف میں گویا ہوئے اور حکماء نے ان کے اوصاف میں غور و فکر سے کام لیا، کسی ہاشمی کی پاکیزگی ان کے قریب نہیں اور نہ اس میں کسی کا ان سے مقابلہ ہے ان کی حیا کی عادت اور سخاوت پسند طبیعت میں کوئی ان کے مقابلے کا نہیں وہ نبوت کے وقار پر خلق ہوئے ہیں اور ان کے اخلاق شایانِ شان نبوت ہیں اوصافِ رسالت اور ان کی دانشوری پر ان کے نام کی مہر ہے جب اللہ کا معین کردہ وقت آگیا اور جو حکمِ خدا تھا وہ اپنی آخری حد تک جاری ہو گیا تو موت کا وقت آگیا تاکہ ان کو جزائے آخرت کے لیے لے جائے۔

آنحضرت کی نبوت کی بشارت ہر رسول نے اپنی امت کو دی اور ہر باپ نے اپنے بیٹے کو بنایا اور ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف یہ معاملہ چلتا رہا۔ حضرت کے سلسلۂ نسل میں کہیں زنا کو دخل نہیں اور نہ آدم سے لے کر آنحضرت کے باپ حضرت عبداللہ تک ازدواجی سلسلہ میں کوئی نجاست واقع ہوئی۔

آنحضرتؐ عرب کے بہترین گروہ (قریش) سے ہیں اور عزت دار پوتوں میں سے (بنی ہاشم) اور عالی مرتبت ہیں از روئے قبیلہ اور محفوظ و پاک ہیں اور از روئے حمل (یعنی ماں کی طرف سے بھی پاک ہیں) اور پاک آغوش میں تربیت پائی ہے اللہ نے ان کو مصطفیٰ، مرتضیٰ و مجتبیٰ بنایا اور ان کو خدا نے اپنے علم کی کنجیاں دیں اور حکمت کے چشمے عطا فرمائے ان کو بندوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کے لیے باعث فلاح و بہبود اور ان پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب قرآن ہے عربی زبان میں جس میں کوئی غلط بیانی نہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر متقی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے اور علمی روشنی میں ایسا راستہ بنایا جو باطل سے جدا ہے اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی حدود سے آگاہ فرمایا اور خدا کی مخلوق پر امور مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات بتائے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم دیا گیا تھا اسے ظاہر کر دیا اور نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس پر صبر کیا اور راہِ خدا

جہاد کیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور نجات کی طرف بلایا اور ذکرِ خدا کی طرف رغبت دلائی اور راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور لوگوں سے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے منارے ان کے لیے بلند کیے تاکہ وہ آپ کے بعد گمراہ نہ ہوں اور حضرت اپنی امت پر بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَيْسِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي دُرُسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَاالْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَحْجُوجاً بِأَبِي طَالِبٍ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنَّهُ كَانَ مُسْتَوْدَعاً لِلْوَصَايَا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : قُلْتُ : فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا عَلَى أَنَّهُ مَحْجُوجٌ بِهِ ؟ فَقَالَ : لَوْ كَانَ مَحْجُوجاً بِهِ مَا دَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَا كَانَ حَالُ أَبِي طَالِبٍ ؟ قَالَ : أَقَرَّ بِالنَّبِيِّ وَبِمَا جَاءَ بِهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ .

کسی نے پوچھا کیا رسول اللہؐ محکوم ابوطالب تھے (کیونکہ ان کے زیر سایہ پرورش پائی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیئے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں حضرت رسولِ خدا کو دیں۔ میں نے کہا جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہو گئے۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی۔ میں نے کہا۔ پھر ابوطالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ انھوں نے آں حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اور جو رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے اس کو حق جانا اور وصائے انبیاء کو حضرت کے سپرد کیا اور اسی روز مر گئے۔

توضیح۔ وصایا سپرد کرنے سے کسی کی فضیلت اور حکومت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت امام حسین نے حضرتِ ام سلمہ کے سپرد تبرکات کیے تھے۔

۱۹ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بَاتَ آلُ مُحَمَّدٍ عليهم السلام بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا سَمَاءَ تُظِلُّهُمْ وَلَا أَرْضَ تُقِلُّهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِي اللهِ ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَتَاهُمْ آتٍ لَا يَرَوْنَهُ وَ يَسْمَعُونَ كَلَامَهُ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ ، إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَنَجَاةً مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ وَدَرَكاً لِمَا فَاتَ «كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَ إِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ» إِنَّ اللهَ اخْتَارَكُمْ وَفَضَّلَكُمْ

وَطَهَّرَكُمْ وَجَعَلَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا عِزِّهِ وَضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ نُورِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، فَتَعَزَّوْا بِعَزَاءِ اللهِ، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَنْزَعْ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَلَنْ يُزِيلَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفُرْقَةُ وَائْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ، فَمَنْ تَوَلاَّكُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ، مَوَدَّتُكُمْ مِنَ اللهِ وَاجِبَةٌ فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ اللهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ، فَاصْبِرُوا لِعَوَاقِبِ الأُمُورِ، فَإِنَّهَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ قَدْ قَبِلَكُمُ اللهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاءَهُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الأَرْضِ فَمَنْ أَدَّى أَمَانَتَهُ آتَاهُ اللهُ صِدْقَهُ، فَأَنْتُمُ الأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَالطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَقَدْ أَكْمَلَ لَكُمُ الدِّينَ وَبَيَّنَ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ، فَلَمْ يَتْرُكْ لِجَاهِلٍ حُجَّةً، فَمَنْ جَهِلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللهِ حِسَابُهُ وَاللهُ مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِكُمْ، وَأَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مِمَّنْ أَتَاهُمُ التَّعْزِيَةُ، فَقَالَ: مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۱۹۔۱ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شب کو رسول اللہ کا انتقال ہوا۔ آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ نہ ان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرتؐ کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزردہ بنا دیا تھا۔ اسی اثنا میں ایک آنے والا آیا

لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیتؑ تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو، اللہ پر توکل کرنا، ہر مصیبت میں صبر ہے۔ ہر ہلکہ سے نجات ہے اور ہر مافات کی تلافی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔ وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں، اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو فضیلت دی اور پاک کیا تم کو اپنے نبی کے اہلبیت بنایا اور اپنا علم تمہارے اندر ودیعت کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم کا صندوق قرار دیا اور اپنی عزت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی، لغزشوں سے تمہیں بچایا اور فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت کو تم سے زائل نہ کیا۔ کیا تم وہ اللہ والے ہو کر تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرقے

جمع ہوئے اور انس ہوا کلمہ سے تم اولیائے خدا ہو، پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو غصب کیا وہ ہلاک ہوا۔ تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔ اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امور پر صبر کرو۔ اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپرد امامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔ پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی، پس تم ہو وہ جن کو امانت سونپی گئی ہے۔ تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسول اللہ نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنا دیا اور برائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کر دیا ایسی صورت میں جاہل کے لیے کوئی حجت باقی نہیں رہتی، پس جو جاہل یا جاہل بنایا انکار یا بھول گیا عہد ربوبیت کو یا قصداً بھلایا تو روز قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہارے پس پردہ اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے اسرار تم کو ودیعت کر دیئے ہیں، سلام ہو تم پر، راوی کہتا ہے۔ میں نے امام سے سوال کیا، یہ تسلی اور دلاسہ کس کی طرف سے آیا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی طرف سے۔

٢٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذا رُئِيَ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْماءِ رُئِيَ لَهُ نُورٌ كَأَنَّهُ شِقَّةُ قَمَرٍ .

۲۰۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب رسول اللہ کو شب تار میں دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور آپ سے ساطع ہوتا تھا۔

٢١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْراهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقالَ : يا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ إِنِّي قَدْ حَرَّمْتُ النّارَ عَلىٰ صُلْبٍ أَنْزَلَكَ وَبَطْنٍ حَمَلَكَ وَحِجْرٍ كَفَلَكَ ، فَالصُّلْبُ صُلْبُ أَبِيكَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَالْبَطْنُ الَّذِي حَمَلَكَ فَآمِنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ وَأَمّا حِجْرٌ كَفَلَكَ فَحِجْرُ أَبِي طالِبٍ ـ وَفِي رِوايَةِ ابْنِ فَضّالٍ ـ وَفاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ .

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا خدا کا سلام آپ پر ہو۔ وہ کہتا ہے میں نے آگ کو حرام کیا ان اصلاب وارحام پر جن میں تم رہ رہے ہو اور اس آغوش پر جس میں تمہاری پرورش

ہوئی اور صلب تمہارے باپ عبداللہ کا صلب ہے اور بطن جس نے بحالتِ حمل تم کو اُٹھایا بطنِ آمنہ بنت وہب ہے اور جس آغوش میں تم پلے، وہ آغوشِ ابوطالب ہے اور ایک روایت میں ہے وہ آغوش فاطمہ بنتِ اسد ہے۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُحْشَرُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ سِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَيْبَةُ الْمُلُوكِ.

٢٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبدالمطلب روزِ محشر ایک جداگانہ حیثیت سے محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

٢٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَبْدَالْمُطَّلِبِ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَسِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

٢٣۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عبدالمطلب مسئلہ بداء کے سب سے پہلے قائل ہوئے وہ روزِ قیامت عام لوگ سے بالکل الگ خاص حیثیت میں محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

٢٤ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، [وَ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ أُمَّةً وَحْدَهُ، عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَسِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ أَرْسَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رُعَاتِهِ فِي إِبِلٍ قَدْ نَدَّتْ لَهُ، فَجَمَعَهَا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَجَعَلَ يَقُولُ: «يَا رَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفْعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْإِبِلِ وَقَدْ وَجَّهَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ فِي طَلَبِهِ وَجَعَلَ يَصِيحُ: «يَا رَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفْعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ» وَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: يَا بُنَيَّ لَا وَجَّهْتُكَ بَعْدَ هٰذَا فِي شَيْءٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُغْتَالَ فَتُقْتَلَ.

٢٤۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روزِ قیامت عبدالمطلب اس طرح مبعوث ہوں گے کہ تمام لوگوں سے الگ ان کی شان ہوگی ان میں انبیاء کی سی تابندگی پیشانی پر ہوگی بادشاہوں کی سی شان و شوکت ہوگی

یہ اس لیے کہ وہ ہر امر کے سب سے پہلے قائل تھے ایک بار انھوں نے رسولِ خدا کو اونٹوں کے چرواہوں کے پاس بھیجا۔ اونٹ بھاگ کر متفرق ہو گئے تھے حضرت نے ان کو جمع کیا اس لیے واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عبدالمطلب گھبرائے اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر فریاد کرنے لگے اے میرے رب کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا اگر تو ایسا کرے گا تو یہ ایک امرِ عظیم ہوگا جو تیرے اوپر ظاہر ہے اس کے بعد رسول اللہ اونٹوں کو لے کر آئے۔ عبدالمطلب راستوں میں اور گھاٹیوں میں حضرت کو تلاش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے پروردگار! کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا یہ امرِ عظیم ہے۔ جو امر تجھ پر ظاہر ہے۔ رسول اللہ کو دیکھتے ہی انھوں نے چھاتی سے لگایا اور روئے مبارک پر بوسہ دے کر فرمایا۔ اب میں کبھی تم کو کسی کام کو نہ بھیجوں گا اس خوف سے کہ مبادا کوئی فریب دے کر تم کو قتل کر ڈالے۔

٢٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ،عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرانَ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ قالَ: قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَمّا أَنْ وَجَّهَ صاحِبُ الْحَبَشَةِ بِالْخَيْلِ وَمَعَهُمُ الْفِيلُ لِيَهْدِمَ الْبَيْتَ ، مَرُّوا بِإِبِلٍ لِعَبْدِالْمُطَّلِبِ فَساقُوها ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَتىٰ صاحِبَ الْحَبَشَةِ فَدَخَلَ الْآذِنُ ، فَقالَ : هٰذا عَبْدُالْمُطَّلِبِ بْنُ هاشِمٍ قالَ : وَمايَشاءُ؟ قالَ التَّرْجُمانُ : جاءَ في إِبِلٍ لَهُ ساقُوها يَسْأَلُكَ رَدَّها، فَقالَ مَلِكُ الْحَبَشَةِ لِأَصْحابِهِ : هٰذا رَئِيسُ قَوْمٍ وَزَعِيمُهُمْ ،جِئْتُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذي يَعْبُدُهُ لِأَهْدِمَهُ وَهُوَ يَسْأَلُني إِطْلاقَ إِبِلِهِ ، أَمالَوْسَأَلَنِي الْإِمْساكَ عَنْ هَدْمِهِ لَفَعَلْتُ، رُدُّوا عَلَيْهِ إِبِلَهُ ، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ لِتَرْجُمانِهِ :ماقالَ لَكَ الْمَلِكُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا الْبَيْتِ رَبٌّ يَمْنَعُهُ ، فَرُدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَانْصَرَفَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ ، فَمَرَّ بِالْفِيلِ فِي مُنْصَرَفِهِ ، فَقالَ لِلْفِيلِ : يامَحْمُودُ ،فَحَرَّكَ الْفِيلُ رَأْسَهُ ، فَقالَ لَهُ :أَتَدْري لِمَ جاؤُوابِكَ؟ فَقالَ الْفِيلُ بِرَأْسِهِ : لا، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ :جاؤُوابِكَ لِتَهْدِمَ بَيْتَ رَبِّكَ أَفَتَراكَ فاعِلَ ذٰلِكَ ؟ فَقالَ بِرَأْسِهِ : لا ، فَانْصَرَفَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ إِلىٰ مَنْزِلِهِ فَلَمّا أَصْبَحُوا غَدَوْا بِهِ لِدُخُولِ الْحَرَمِ فَأَبىٰ وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ ، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ لِبَعْضِ مَوالِيهِ عِنْدَ ذٰلِكَ : اعْلُ الْجَبَلَ فَانْظُرْ تَرىٰ شَيْئاً ، فَقالَ : أَرىٰ سَواداً مِنْ قِبَلِ الْبَحْرِ ، فَقالَ لَهُ : يُصِيبُهُ بَصَرُكَ أَجْمَعَ ؟فَقالَ لَهُ : لا وَلا وَشَكَ أَنْ يُصِيبَ ، فَلَمّا أَنْ قَرُبَ ، قالَ : هُوَ طَيْرٌ كَثِيرٌ وَلاأَعْرِفُهُ يَحْمِلُ كُلُّ طَيْرٍ في مِنْقارِهِ حَصاةً مِثْلَ حَصاةِ الْخَذْفِ أَوْ دُونَ حَصاةِ الْخَذْفِ، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ : وَرَبِّ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ماتُرِيدُ إِلاَّ الْقَوْمَ ، حَتّىٰ لَمّاصارَتْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ أَجْمَعَ أَلْقَتِ الْحَصاةَ فَوَقَعَتْ كُلُّ حَصاةٍ عَلىٰ هامَةِ رَجُلٍ فَخَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِ فَقَتَلَتْهُ فَمَا انْفَلَتَ مِنْهُمْ إِلاَّ رَجُلٌ واحِدٌ يُخْبِرُ النّاسَ ، فَلَمّا أَنْ أَخْبَرَهُمْ أَلْقَتْ عَلَيْهِ حَصاةً فَقَتَلَتْهُ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جبکہ ابرہہ بادشاہ حبش اپنا لشکر لے کر آیا تو اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھا تاکہ خانۂ کعبہ کو ڈھادے اس کے لشکر والے عبدالمطلب کے اونٹوں کے گلہ کی طرف سے گزرے تو ان کو ہانک کر لے گئے جب عبدالمطلب کو پتہ چلا تو پاسبان کے پاس گئے۔ اس نے ابرہہ سے کہا یہ عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ اس نے کہا کیا چاہتے ہیں ترجمان نے کہا کہ ہمارے لشکر والے ان کے اونٹ لے آئے ہیں یہ ان کی واگزاشت چاہتے ہیں ابرہہ نے اپنے اصحاب سے کہا یہ رئیس قوم ہیں انھیں معلوم ہے کہ میں اس گھر کے انہدام کے لیے آیا ہوں جس کی یہ عبادت کرتے ہیں یہ بجائے اس کے اپنے اونٹوں کا سوال کرتے ہیں اگر یہ انہدام کعبہ کے روکنے کا سوال کرتے تو میں پورا کرتا۔ اچھا ان کے اونٹ دے دو عبدالمطلب نے ترجمان سے پوچھا کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ اس نے بتایا، عبدالمطلب نے فرمایا۔ اس سے کہو میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ خود اس حملے کو روکے گا اونٹ عبدالمطلب کو واپس دیے گئے اور وہ اپنے گھر کو پلٹے، راہ میں اس ہاتھی سے کہا۔ اے محمود اس نے اپنا سر ہلایا۔ اس سے کہا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اس لیے لائے ہیں کہ تیرے رب کا گھر تجھ سے منہدم کرائیں، کیا تو ایسا کرے گا۔ اس نے سر ہلا کر کہا نہیں، عبدالمطلب اپنے گھر آ گئے۔ صبح کو جب انھوں نے حرم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو ہاتھی نے ان کی اطاعت سے انکار کیا۔ عبدالمطلب نے اپنے ایک دوست سے کہا تو پہاڑ پر چڑھ کر دیکھ کیا نظر آتا ہے وہ گیا اور کہنے لگا، میں دریا کی طرف سے ایک کالا بادل اٹھتا دیکھ رہا ہوں۔ عبدالمطلب نے کہا تیری نظر نے ٹھیک دیکھا۔ اب آنکھ جما کر دیکھتا رہ، جب وہ سیاہی قریب آئی تو اس نے کہا۔ یہ تو بہت سے پرندے ہیں ہر ایک کی چونچ میں ایک کنکری ہے۔ بقدر ٹھیکری کے ٹکڑے کے یا اس سے کم، عبدالمطلب نے کہا یہ اس قوم کے لیے آئے ہیں۔ ان پرندوں نے وہ کنکریاں ان کے سروں پر ڈالیں جو جسم کو پھوڑتی ان کے پاخانہ کے مقام سے نکل گئیں اور سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يُفْرَشُ لَهُ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ لَا يُفْرَشُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَكَانَ لَهُ وُلْدٌ يَقُومُونَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَمْنَعُونَ مَنْ دَنَا مِنْهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ طِفْلٌ يَدْرِجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخِذَيْهِ، فَأَهْوَى بَعْضُهُمْ إِلَيْهِ لِيُنَحِّيَهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعِ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلَكَ قَدْ أَتَاهُ.

۲۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانۂ کعبہ میں عبدالمطلب کے لیے فرش بچھایا جاتا تھا، ان کے سوا کسی اور کے لیے نہیں، ان کی اولاد پس سر کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ

راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور ان کی ران پر بیٹھ گئے بعض نے اشارہ کیا کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔ عبدالمطلب نے کہا میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے۔

«مابدالك» فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله بالإبل وقد وجّه عبد المطّلب في كلّ طريق وفي كلّ شعب في طلبه وجعل يصيح: «يا ربّ أتهلك آلك إن تفعل فأمر ما بدالك» ولمّا رأى رسول الله صلى الله عليه وآله أخذه فقبّله

عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لمّا ولد النّبيّ صلى الله عليه وآله مكث أيّاماً ليس له لبن، فألقاه أبو طالب على ثدي نفسه، فأنزل الله فيه لبناً فرضع منه أيّاماً حتّى وقع أبو طالب على حليمة السّعديّة فدفعه إليها.

۲۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا۔ ابو طالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اتار دیا اور رسولؐ کی رضاعت اس سے ہوئی، پھر ابوطالب نے ان کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا

۲۸ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ مثل أبي طالب مثل أصحاب الكهف، أسرّوا الإيمان وأظهروا الشرك فآتاهم الله أجرهم مرّتين.

۲۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوطالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے۔ انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا۔

۲۹ ـ الحسين بن محمّد ومحمّد بن يحيى، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمّد الأزديّ عن إسحاق بن جعفر، عن أبيه عليه السلام قال: قيل له: إنّهم يزعمون أنّ أبا طالب كان كافراً؟ فقال: كذبوا كيف يكون كافراً وهو يقول؟:

ألم تعلموا أنّا وجدنا محمّداً نبيّاً كموسى خطّ في أوّل الكتب

وفي حديث آخر: كيف يكون أبو طالب كافراً وهو يقول؟:

لقد علموا أنّ ابننا لا مكذّب لدينا ولا يعنى بقيل الأباطل

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للأرامل

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر تھے۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہوگا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے محمدؐ کو پایا ہے۔

موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیوں کر کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رُو ہے بادل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا پشت پناہ ہے اور بیواؤں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

۳۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ لَهُ جُدُدٌ فَأَلْقَى الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَا نَاقَةٍ فَمَلَؤُوا ثِيَابَهُ بِهَا ، فَدَخَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ فَذَهَبَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ : يَا عَمِّ كَيْفَ تَرَى حَسَبِي فِيكُمْ ؟ فَقَالَ لَهُ : وَ مَا ذَاكَ يَا أَخِي ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَدَعَا أَبُو طَالِبٍ حَمْزَةَ وَ أَخَذَ السَّيْفَ وَ قَالَ لِحَمْزَةَ : خُذِ السَّلَا، ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى الْقَوْمِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ فَأَتَى قُرَيْشاً وَهُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِحَمْزَةَ : أَمِرَّ السَّلَا عَلَى سِبَالِهِمْ فَفَعَلَ ذٰلِكَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ! هٰذَا حَسَبُكَ فِينَا .

۳۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روز حضرت رسول خدا مسجد الحرام میں لباس نو پہنے ہوئے آئے۔ مشرکین نے آپؐ کے اوپر اونٹنی کی آلائش جو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپؐ کے اوپر لا ڈالی جس سے آپ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ بس اس سے آپ کے دل کو اتنا غم ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپ ابو طالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت نے واقعہ بیان کیا۔ ابو طالب نے حمزہ کو بلایا تلوار لی اور حمزہ سے کہا۔ اس آلائش کو اٹھاؤ اور آنحضرتؐ کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کعبہ کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں نے ابو طالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپؑ نے حمزہ سے کہا کہ اس آلائش کو اٹھاؤ اور ان سب کے منہ پر ملو۔ پھر رسول خدا سے فرمایا۔ اے میرے بھتیجے اب تو ہمارا بدلہ پورا ہو گیا۔

۳۱ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوطَالِبٍ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَيْسَ لَكَ فِيهَا نَاصِرٌ ؛ وَثَارَتْ قُرَيْشٌ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، فَخَرَجَ هَارِباً حَتَّىٰ جَاءَ إِلَىٰ جَبَلٍ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ الْحَجُونُ فَصَارَ إِلَيْهِ .

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے محمدؐ اب آپ مکہ سے نکل جایئے یہاں اب آپؐ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجون کہتے ہیں۔

٣٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَاطَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجُمَّل ، قَالَ بِكُلِّ لِسَانٍ .

۳۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابوطالب اسلام لائے مطابق حساب جُمّل جو ہر زبان میں ہے

٣٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِيهِمَا ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَسْلَمَ أَبُوطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ وَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَلَاثاً وَسِتِّينَ .

۳۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اسلام لائے ابوطالب بحساب جُمّل وعقد اپنے ہاتھ کے لحاظ سے جو ۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح :۔ حساب جُمّل و عقد ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے کنایہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرت ابوطالب نے ۶۳ شعر آنحضرت کی تعریف میں کہے۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ أَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ افْتَتَحَ الْبَصْرَةَ وَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله [ثُمَّ] قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُوأَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : بَلَىٰ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَشْهَدُ وَنَغِيبُ ، فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَايُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْحَدُ بِهِ إِلَّا جَاحِدٌ ، فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِّهِمْ لَنَا لِنَعْرِفَهُمْ فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ الرُّسُلُ وَ إِنَّ أَفْضَلَ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ ﷺ وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَصِيُّ نَبِيِّهَا ، حَتَّى يُدْرِكَهُ نَبِيٌّ ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءُ ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيبَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ ، لَمْ يُنْحَلْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرُهُ ، شَيْءٌ كَرَّمَ اللهُ بِهِ مُحَمَّداً ﷺ وَ شَرَّفَهُ وَالسِّبْطَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ عليه السلام ، يَجْعَلُهُ اللهُ مَنْ شَاءَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ «وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً ۝ ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ وَ كَفَى بِاللهِ عَلِيماً» ۴/۶۹ فا ۶

۳۴۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ روزِ فتح بصرہ امیر المومنین رسولؐ کے خچر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا لوگو کیا میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابو ایوب انصاری نے کہا۔ ضرور لے امیر المومنین آپ بیان فرمائیں کیونکہ آپ مجلس رسولؐ میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے۔ فرمایا روزِ قیامت بہترین مخلوق اولادِ عبدالمطلب سے سات شخص ہوں گے۔ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کافر اور نہیں منکر ہوگا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا۔ عمار رحمۃ اللہ نے کہا۔ اے امیر المومنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی پہچان لیں، فرمایا روزِ قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مرسلین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد مصطفےٰ ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وصی نبی ہوگا افضل اوصیائے وصی محمدؐ ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیاء کے بعد شہدا ہیں اور افضل شہید حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور جعفر بن ابو طالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن سے وہ جنت میں اڑتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو دو بازو نہیں دیے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ نے محمد مصطفےٰ کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسولؐ کے دونوں نواسے حسنؑ و حسینؑ ہیں اور مہدی ہیں۔ خدا نے ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہا لیا، پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں، صالح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

۳۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ؟

قَالَ لَمَّا غَسَّلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّنَهُ سَجَّاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةً فَدَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسَطِهِمْ فَقَالَ : «إِنَّ اللهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي.

۳۵۔ راوی کہتا ہے: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی۔ فرمایا جب امیر المومنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرتؐ کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المومنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورۂ احزاب کی یہ آیت پڑھی "بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو" سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح:۔ چونکہ حجرۂ رسولؐ میں زیادہ لوگوں کی گنجائش نہ تھی لہذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورۂ احزاب کی یہ آیت امیر المومنین نے اوّل پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میّت سے علیحدہ چیز تھی لہذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام : يَا عَلِيُّ ادْفِنِّي فِي هَذَا الْمَكَانِ وَارْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَرُشَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

۳٦۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا "تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

۳۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَقِيعِ الْمُصَلَّى وَأَنْ يَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِمَامٌ حَيّاً وَمَيِّتاً وَقَالَ : إِنِّي أُدْفَنُ فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشَرَةً عَشَرَةً يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نمازِ جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیّت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپؑ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نمازِ جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : لَمّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلائِكَةُ وَ الْمُهاجِرُونَ وَ الْأَنْصارُ فَوْجاً فَوْجاً ، قالَ : وَقالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ في صِحَّتِهِ وَسَلامَتِهِ : إِنَّما نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لي : «إِنَّ اللهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْليماً» . ۵۶/۳۳۔احزاب

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسولِ خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے درآنحالیکہ حضور صحیح و سالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکتہ الخ

۳۹ ـ بَعْضُ أَصْحابِنا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ داوُدَ بْنِ كَثيرٍ الرَّقِّيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مامَعْنَى السَّلامِ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ ؟ فَقالَ : إِنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ لَمّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَميعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْميثاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصابِرُوا وَيُرابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْآمِنَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُريحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ ، وَالْأَرْضَ الَّتي يُبَدِّلُها اللهُ مِنَ السَّلامِ وَيُسَلِّمُ ما فيها لَهُمْ ، لاشِيَةَ فيها ـ قالَ : لاخُصُومَةَ فيها ـ لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فيها مايُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلىٰ جَميعِ الْأَئِمَّةِ وَشيعَتِهِمُ الْميثاقَ بِذٰلِكَ ؛ وَإِنَّمَا السَّلامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْميثاقِ وَتَجْديدُهُ لَهُ عَلَى اللهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلامَ لَكُمْ بِجَميعِ مافيهِ .

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ السلام علیٰ رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو

پیدا کیا اور ان سے عہد لیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدا نے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن و امان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصول رحمت و برکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا یعنے شب ہائے قدر میں ملائکہ ان کے پاس لوح محفوظ سے اخذ کیئے ہوئے احکام لائیں گے، اور ایک بلند مقام ان کے لیئے ظاہر کرے گا اور ضرر دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے سلامتی سے بدل دیا ہوگا اور اس میں ایسی سلامتی ہوگی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہوگی اور وہ ان کے لیئے خالص ہوگی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہوگا اور رسول اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا عہد لے لیا ہے پس رسولؐ پر سلام تذکرہ ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس عہد کو تاکہ وہ تعجیل کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

توضیح ۔ مذکورہ بالا امور جو بیان کیے گئے ہیں ان کا تعلق ظہور قائم آل محمد سے ہے۔

٤٠ ـ اِبْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ ، وَخَلِيلِكَ وَنَجِيِّكَ ، الْمُدَبِّرِ لِأَمْرِكَ .

۴۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خداوندا رحمت نازل کر محمدؐ پر جو تیرے برگزیدہ ہیں تیرے خلیل ہیں تیرے نجیب ہیں اور تیرے امر کے مدبر ہیں۔

النَّهْيِ عَنِ الْإِشْرَافِ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُثَنَّى الْخَطِيبِ قَالَ : كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ وَسَقْفُ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُشْرِفُ عَلَى الْقَبْرِ قَدْ سَقَطَ وَ الْفَعَلَةُ يَصْعَدُونَ وَ يَنْزِلُونَ وَ نَحْنُ جَمَاعَةٌ ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِنَا مَنْ مِنْكُمْ لَهُ مَوْعِدٌ يَدْخُلُ عَلٰى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اللَّيْلَةَ ؟ فَقَالَ مِهْرَانُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ . أَنَا ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيُّ : أَنَا ، فَقُلْنَا لَهُمَا : سَلَاهُ لَنَا عَنِ الصُّعُودِ لِنُشْرِفَ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِينَاهُمَا ، فَاجْتَمَعْنَا جَمِيعاً ، فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ : قَدْ سَأَلْنَاهُ لَكُمْ عَمَّا ذَكَرْتُمْ ، فَقَالَ : مَا أُحِبُّ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَعْلُوَ فَوْقَهُ وَلَا آمَنُهُ أَنْ يَرٰى شَيْئاً يَذْهَبُ مِنْهُ بَصَرُهُ أَوْ يَرَاهُ قَائِماً يُصَلِّي أَوْ يَرَاهُ مَعَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ صلى الله عليه وآله .

بلندی پر سے قبر نبی صلعم کو دیکھنے کی ممانعت

۱۔ جعفر بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں تھا مسجد نبوی کی چھت جس سے قبر نبی صلعم نظر آتی تھی۔ گر گئی تھی کام کرنے والے اوپر چڑھتے تھے اور اُترتے تھے (بغرض تعمیر) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ تم میں کون ایسا ہے جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ مہران نے کہا میں ہوں، اسماعیل نے کہا میں ہوں۔ میں نے ان دونوں سے کہا۔ ہماری طرف سے ایک سوال حضرت سے کرو کہ آیا قبر نبی صلعم سے بلند ہو کر اسے دیکھنا درست ہے۔ وہ لوگ گئے دوسرے روز جب ہم پھر جمع ہوئے تو اسماعیل نے کہا۔ ہم نے تمہارا مسئلہ دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ حضرت سے اونچے ہو کر اس چیز کو دیکھو جس سے بینائی جاتی رہے یا وہ حضرت کو اس حال میں دیکھے کہ تنہا کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں یا اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں

توضیح، مراۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی جعفر بن مثنیٰ اصحاب امام رضا علیہ السلام سے ہیں انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ دوسرے علمائے امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور آئمہ علیہم السلام مرنے کے بعد زندہ تو ضرور ہیں لیکن ایسی زندگی وہ نہیں ہوتی، جیسی مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے سوائے کسی خاص ضرورت کے قبر سے اونچا ہونا اور بلندی سے اس کو دیکھنا جائز نہیں۔

ایک سو گیارہواں باب

ذکر مولد امیر المومنین علیہ السلام

(بَابُ) ۱۱۱

مَوْلِدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وُلِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِثَلَاثِينَ سَنَةً وَقُتِلَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتِسْعٍ بَقِينَ مِنْهُ لَيْلَةَ الْأَحَدِ سَنَةَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ سَنَةً، بَقِيَ بَعْدَ قَبْضِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ثَلَاثِينَ سَنَةً وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ هُوَ أَوَّلُ هَاشِمِيٍّ وَلَدَهُ هَاشِمٌ مَرَّتَيْنِ.

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ

الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ جَاءَتْ إِلَى أَبِي طَالِبٍ لِتُبَشِّرَهُ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ أَبُوطَالِبٍ : اصْبِرِي سَبْتاً أُبَشِّرُكِ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّبُوَّةَ ، وَ قَالَ : السَّبْتُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَ كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثَلَاثُونَ سَنَةً

حضرت امیر المومنین علیہ السلام ۳۰ عام الفیل میں پیدا ہوئے اور قتل ہوئے ماہ رمضان کی ۲۱ تاریخ روز یک شنبہ ۴۰ھ میں جبکہ آپ ۶۳ سال کے تھے۔ رسول اللہ کے بعد ۳۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں وہ سب سے پہلے ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے۔

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فاطمہ بنت اسد رسول خدا کی خوشخبری لے کر حضرت ابوطالب کے پاس آئیں، ابوطالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دوں گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصب نبوت کے اور فرمایا سبت ۳۰ سال کا ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا اور امیر المومنین کی عمر میں تیس سال کا فرق ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَ كَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً كَمَا وُلِدُوا ، فَقَالَتْ : وَاسَوْأَتَاهْ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فَإِنِّي أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَبْعَثَكِ كَاسِيَةً ، وَسَمِعَتْهُ يَذْكُرُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ ، فَقَالَتْ : وَاضَعْفَاهْ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فَإِنِّي أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَكْفِيَكِ ذَلِكَ ،

وَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْماً : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هَذِهِ ، فَقَالَ لَهَا : إِنْ فَعَلْتِ أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْواً مِنْكِ مِنَ النَّارِ ، فَلَمَّا مَرِضَتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمَرَتْ أَنْ يُعْتِقَ خَادِمَهَا ، وَاعْتُقِلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُومِي إِلَى رَسُولِ اللهِ إِيمَاءً فَقَبِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَصِيَّتَهَا ، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ قَاعِدٌ إِذْ أَتَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا يُبْكِيكَ ؟ فَقَالَ : مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : وَأُمِّي وَاللهِ ، وَقَامَ مُسْرِعاً حَتَّى دَخَلَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَبَكَى ، ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يَغْسِلْنَهَا وَ قَالَ صلى الله عليه وآله : إِذَا فَرَغْتُنَّ فَلَا تُحْدِثْنَ شَيْئاً حَتَّى تُعْلِمْنَنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَ أَعْلَمْنَهُ بِذَلِكَ ، فَأَعْطَاهُنَّ أَحَدَ

قَمِيصَهُ الَّذِي يَلِي جَسَدَهُ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُكَفِّنَّهَا فِيهِ وَ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ فَعَلْتُ شَيْئاً لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَسَلُونِي لِمَ فَعَلْتُهُ . فَلَمَّا فَرَغْنَ مِنْ غُسْلِهَا وَ كَفْنِهَا دَخَلَ صلى الله عليه وآله فَحَمَلَ جَنَازَتَهَا عَلَى عَاتِقِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنَازَتِهَا حَتَّى أَوْرَدَهَا قَبْرَهَا ، ثُمَّ وَضَعَهَا وَدَخَلَ الْقَبْرَ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَهَا عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى وَضَعَهَا فِي الْقَبْرِ ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْهَا طَوِيلاً يُنَاجِيهَا وَ يَقُولُ لَهَا : ابْنُكِ ، ابْنُكِ [ابْنُكِ] ثُمَّ خَرَجَ وَسَوَّى عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَى قَبْرِهَا فَسَمِعُوهُ يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُهَا إِيَّاكَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ : إِنَّا رَأَيْنَاكَ فَعَلْتَ أَشْيَاءَ لَمْ تَفْعَلْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : الْيَوْمَ فَقَدْتُ بِرَّ أَبِي طَالِبٍ ، إِنْ كَانَتْ لَيَكُونُ عِنْدَهَا الشَّيْءُ فَتُؤْثِرُنِي بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَ وَلَدِهَا وَإِنِّي ذَكَرْتُ الْقِيَامَةَ وَأَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عُرَاةً ، فَقَالَتْ : وَا سَوْأَتَاهْ ، فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَبْعَثَهَا اللَّهُ كَاسِيَةً وَذَكَرْتُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ : وَا ضَعْفَاهْ ، فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَكْفِيَهَا اللَّهُ ذَلِكَ ، فَكَفَّنْتُهَا بِقَمِيصِي وَاضْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِذَلِكَ وَ انْكَبَبْتُ عَلَيْهَا ، فَلَقَّنْتُهَا مَا تُسْأَلُ عَنْهُ ، فَإِنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَبِّهَا فَقَالَتْ ، وَسُئِلَتْ عَنْ رَسُولِهَا فَأَجَابَتْ وَسُئِلَتْ عَنْ وَلِيِّهَا وَإِمَامِهَا فَارْتُجَّ عَلَيْهَا ، فَقُلْتُ : ابْنُكِ ابْنُكِ [ابْنُكِ] .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنینؑ وہ پہلی بی بی ہیں جنھوں نے پاپیادہ مکہ سے مدینہ تک رسولؐ کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہؐ پر سب سے زیادہ مہربان تھیں انھوں نے رسولِ خدا سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے، انھوں نے کہا، ہائے کیسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسولؐ سے انھوں نے تنگیٔ قبر کا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو نار جہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسولؐ اللہ کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کر دیں اتنا کہہ کر زبان بند ہوگئی، پھر رسولؐ کو اشارے سے بتاتی رہیں رسولؐ اللہ نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنینؑ روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہوگیا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے، ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انھوں نے بتایا۔ حضرتؐ نے ان کو اپنی وہ

قمیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور حکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرتؐ آئے اور جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا۔

آپؐ برابر جنازہ اٹھائے چلے آرہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا، پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کردی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، خداوندا میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ فرمایا۔ آج میں نے ابوطالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسوائی۔ میں ضامن ہوا اس کا کہ خدا ان کو آسیہ کی طرح محشور کرے گا۔ انھوں نے قبر کی تنگی کا ذکر کیا۔ اور کہا ہائے ضعیف میں ضامن ہوا اس کا کہ اللہ اس سے بچائے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا ولی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں نے کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

٣ ــ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فُتِحَ لِآمِنَةَ بَيَاضُ فَارِسَ وَ قُصُورُ الشَّامِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبْشِرَةً ، فَأَعْلَمَتْهُ مَا قَالَتْ آمِنَةُ ، فَقَالَ لَهَا أَبُوطَالِبٍ : وَ تَتَعَجَّبِينَ مِنْ هٰذَا ، إِنَّكِ تَحْبَلِينَ وَ تَلِدِينَ بِوَصِيِّهِ وَوَزِيرِهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ایران اور شام کے محلات، فاطمہ بنتِ اسد والدہ امیرالمومنینؑ ابوطالبؑ کے پاس آئیں ہنستی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا۔ اس کو بیان کیا۔ ابوطالب نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہو اور پیدا ہوگا تم سے ان کا وصی اور وزیر۔

٤ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ صَاحِبِ

وَقَوِيَ بِكَ الْإِسْلَامُ ، فَظَهَرَ أَمْرُ اللهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَثَبَتَ بِكَ الْإِسْلَامُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَسَبَقْتَ سَبْقاً بَعِيداً وَأَتْعَبْتَ مَنْ بَعْدَكَ تَعَباً شَدِيداً ، فَجَلَلْتَ عَنِ الْبُكَاءِ وَعَظُمَتْ رَزِيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ وَهَدَّتْ مُصِيبَتُكَ الْأَنَامَ ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ رَضِينَا عَنِ اللهِ قَضَاءَهُ وَسَلَّمْنَا لِلّٰهِ أَمْرَهُ ، فَوَاللهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بِمِثْلِكَ أَبَداً ، كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْفاً وَحِصْناً وَقُنَّةً رَاسِياً وَعَلَى الْكَافِرِينَ غِلْظَةً وَغَيْظاً ، فَأَلْحَقَكَ اللهُ بِنَبِيِّهِ وَلَا أَحْرَمَنَا أَجْرَكَ وَلَا أَضَلَّنَا بَعْدَكَ وَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَبَكَى وَبَكَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يُصَادِفُوهُ.

۴۔ صفوان صحابیٔ رسولؐ نے بیان کیا کہ جس روز امیرالمومنینؑ کا انتقال ہوا۔ وہ مقام فرطِ گریہ سے ہلنے لگا۔ اور لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہؐ کی وفات کے دن، ناگاہ ایک شخص روتا ہوا آیا اور جلدی سے آیا اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافتِ نبویہ قطع ہو گئی (یعنی تا ظہور امام مہدی اب حکومت جہال ہو گی) اور لوگ علمی مسائل کے لیے انہی کی طرف رجوع کریں گے) پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جہاں امیرالمومنینؑ تھے اور کہنے لگا۔ اے ابوالحسنؑ اللہ آپؑ پر رحم کرے آپؑ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں سب سے زیادہ پُرخلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے تحمل و تعب اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب سے زیادہ امین اور از روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخیر میں سب سے زیادہ اکرم

اور از روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور از روئے قرابتِ رسولؐ سب سے زیادہ نزدیک اور طریقۂ کار میں اور عادات و خصائل میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور رسولؐ اور مسلمانوں کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی تو آپؑ قوی رہے اور جب ان میں سستی آئی تو آپؑ چست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے تو آپؑ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقۂ رسولؐ ترک کیا تو آپ اس پر قائم رہے۔

آپ رسولؐ کے خلیفۂ برحق ہیں، آپؑ نے (مصلحتِ دینی پر نظر رکھتے ہوئے) امرِ خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود منافقوں کے خواہش کے اور کافروں کے غیظ و غضب، حاسدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپؑ نے عاجزی اور فروتنی کا اظہار نہ کیا۔ جب لوگ امرِ دین کی بجا آوری میں سست پڑ گئے تھے آپؑ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہو گئے جب کہ دوسروں نے پردہ پوشی کی تو آپؑ نورِ خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی جگہ سے ہلتے نہ تھے جنھوں نے آپؑ کا اتباع کیا۔ انھوں نے ہدایت پائی، آپؑ مجلسِ رسولؐ میں سب سے زیادہ دھیمی آواز میں بولتے تھے اور از روئے اطاعتِ رسولؐ سب سے زیادہ بلند

درجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ درست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور از روئے قلب سب سے زیادہ بہادر تھے اور از روئے یقین سب سے زیادہ مضبوط اور عملاً سب سے زیادہ بہتر، امور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ واللہ آپؑ دین کے یعسوب (سردار) تھے اول بھی آخر بھی: اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے پلٹے عمل سست پڑ گئے تھے۔

آپؑ مومنوں کے لیئے مہربان باپ تھے جب کہ وہ آپؑ کے لیئے مثل عیال بن گئے آپؑ نے ان کے اس بوجھ کو اٹھا لیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے اور جو چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپؑ نے اُن کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا اِن امور کو جو انھوں نے مہمل بنا دیئے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے (قتل عثمان پر) اور آپؑ بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جزع کی (الزام قتل عثمان میں) اور صبر سے کام لیا۔ جب کہ انھوں نے جلدی کی (قبولِ خلافت میں) اور معلوم کر لیا اِن کینوں کو جو (اہلِ شام) رکھتے تھے اور مومنوں نے پالیا آپؑ سے اِن چیزوں کو جن کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگ معاویہ) آپؑ کافروں کے لیے ایک سخت عذاب تھے اور مومنوں کے لیئے محفوظ قلعہ، آپؑ نے آئمۂ ضلالت کی نعمتوں کو خاک میں ملا دیا اور امامت کی بخششوں کو کامیاب بنا دیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضائلِ امامت کو برقرار رکھا، اور آپؑ کی دلیلِ امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپؑ کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سخت سے سخت آندھی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپؑ کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسولؐ نے فرمایا اگرچہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ مگر امرِ خدا میں توی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیشِ خدا بڑے مرتبہ والے روئے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدر، کوئی آپؑ کی ذات میں عیب نہیں لگا سکتا تھا اور نہ آپؑ کے بارے میں غمازی کر سکتا تھا اور نہ گناہ کی آپ سے طمع رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی چاپلوسی کر سکتا تھا۔

اور ضعیف و ذلیل آپؑ کے نزدیک قوی و عزیز رہے آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی و عزیز آپؑ کے نزدیک ضعیف و ذلیل ہے۔ آپ کمزور کا حق اس سے دلانے والے ہیں اس معاملے میں عزیز و غیر دونوں آپؑ کے لیے برابر ہیں آپؑ کی شان حق و صدق اور نرمی ہے، آپؑ کا قول حکم صحیح اور حتمی ہے۔ آپؑ کا امر علم اور حزم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔ آپؑ صحیح راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر مشکل کام آپ کے لیئے آسان ہے

آپؑ نے فتنہ کی آگ بجھائی اور امورِ دین کو اعتدالی حالت پر رکھا۔ آپؑ کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔ اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امرِ خدا ظاہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپؑ نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپؑ کے بعد آپؑ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے

بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر اکتفا کی جائے آپؑ کی موت سے نہ صرف زمین والے بلکہ اہلِ آسمان بھی اندوہناک ہیں اور آپؑ کی موت نے لوگوں کو بُری طرح شکستہ دل کیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کی قضا و قدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپؑ مومنوں کے لیے جائے پناہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط آزمائش تھے اور کافروں کے لیے سختی اور غضب، خدا نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا اور خدا ہم کو آپؑ کی مصیبت پر رونے کے اَجر سے محروم نہ کرے۔ جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحابِ رسولؐ روئے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَعَامِرٌ وَعَبْدُاللهِ بْنِ جُذَاعَةَ الْأَزْدِيُّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ النَّاسَ يَزْعَمُونَ أَنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام دُفِنَ بِالرَّحْبَةِ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَأَيْنَ دُفِنَ ؟ قَالَ : إِنَّهُ لَمَّا مَاتَ احْتَمَلَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَأَتَى بِهِ ظَهْرَ الْكُوفَةِ قَرِيباً مِنَ النَّجَفِ يُسْرَةً عَنِ الْغَرِيِّ يُمْنَةً عَنِ الْحِيرَةِ ، فَدَفَنَهُ بَيْنَ ذَكَوَاتٍ بِيضٍ . قَالَ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَوْضِعِ ، فَتَوَهَّمْتُ مَوْضِعاً مِنْهُ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ رَحِمَكَ اللهُ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ .

٥۔ راوی کہتا ہے کہ عامر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین مقام رُحبہ (کوفہ کا ایک محلہ) میں دفن کیے گئے ہیں، فرمایا نہیں، اس نے کہا پھر کہاں، فرمایا جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ جنازہ کو لے کر کوفہ کے بلند مقام پر آئے جو نجف (دریا کا کنارہ) کے قریب تھا غری اس کے بائیں طرف اور چہرہ داہنی طرف تھا۔ پس دفن کیا۔ سفید پاک پتھروں کے درمیان، اس گفتگو کے بعد عامر کہتا ہے۔ میں اس جگہ گیا اور جو نشان بنایا تھا اس سے پتہ لگا لیا۔ جب حضرت کے پاس آیا تو حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ تم ٹھیک پہنچے اللہ تم پر رحم کرے۔ تین بار فرمایا۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : أَتَانِي عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ لِيَ : ارْكَبْ ، فَرَكِبْتُ مَعَهُ ، فَمَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَنْزِلَ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ فَاسْتَخْرَجْتُهُ فَرَكِبَ مَعَنَا ، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْغَرِيَّ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَبْرٍ ، فَقَالَ : انْزِلُوا هٰذَا قَبْرُ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ ، فَقُلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ؟ فَقَالَ : أَتَيْتُهُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام حَيْثُ كَانَ بِالْحِيرَةِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَخَبَّرَنِي أَنَّهُ قَبْرُهُ .

۶۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میرے پاس عمر بن یزید آیا اور مجھ سے کہا سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو کر اس کے ساتھ چلا۔ ہم حفص کناسی کے مکان پر آئے میں نے اس سے ساتھ چلنے کی خواہش کی، وہ ہمارے ساتھ چلا۔ جب ہم مقام غری تک پہنچے۔ تو ایک قبر کے پاس جا کر رُک کے اس نے کہا سواری سے اُترو۔ یہ قبرِ امیرالمومنینؑ ہے۔ ہم نے کہا تم نے کیسے جانا۔ اس نے کہا جب حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام حیرہ میں مقیم تھے تو میں کئی بار یہاں آیا اور حضرت نے مجھے بتایا کہ یہ قبرِ امیرالمومنینؑ ہے۔

ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عِيسَى شَلَقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَهُ خُؤُولَةٌ فِي بَنِي مَخْزُومٍ وَإِنَّ شَابّاً مِنْهُمْ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا خَالِي إِنَّ أَخِي مَاتَ وَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ حُزْناً شَدِيداً، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: تَشْتَهِي أَنْ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَأَرِنِي قَبْرَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَمَعَهُ بُرْدَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُتَّزِراً بِهَا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ تَلَمْلَمَتْ شَفَتَاهُ ثُمَّ رَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِلِسَانِ الْفُرْسِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَلَمْ تَمُتْ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ؟!! قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّا مِتْنَا عَلَى سُنَّةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَانْقَلَبَتْ أَلْسِنَتُنَا.

۷۔ عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سُنا کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا بے شک، فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول لپیٹے ہوئے تھے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور بزبانِ فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبُ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، عَنْ يَمِينِهِ جَبْرَئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ، لَا يَنْثَنِي حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ لَهُ وَاللهِ مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا حَمْرَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ عَنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِماً لِأَهْلِهِ. وَاللهِ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسَى يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِعِيسَى

ابن مَرْيَمَ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي نُزِّلَ فِيهَا الْقُرآنُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو امام حسن علیہ السلام مسجد کوفہ میں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحب رایتِ رسول تھے ان کے داہنی طرف جبرئیلؑ رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیل، جب تک فتح نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی چھوڑی ہے نہ سونا، سوائے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کنیز خریدیں، واللہ امیر المومنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وصی موسیٰ یوشع بن نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَمَّا غُسِّلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام نُودُوا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ كُفِيتُمْ مُؤَخَّرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مُؤَخَّرَهُ كُفِيتُمْ مُقَدَّمَهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المومنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر موخر جنازہ کو لوگے تو مقدم جنازہ خود چلے گا

۱۰۔ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ جَمِيعاً، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وُلِدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْماً

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنت محمد بعثتِ رسولؐ کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَرَكُوهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَّانَةِ حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْغَرِيِّ (۲) فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَانْصَرَفُوا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ، امام حسینؑ

اور دو اور شخص و ملائکہ جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر زمین بلند کی طرف آئے اور مقام غری تک پہنچے۔
یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

ایک سو بارہواں باب

ذکر مولد جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا

(بَابُ) ۱۱۲

مَوْلِدِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَعَلَىٰ بَعْلِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَهَا ثَمَانَ عَشَرَةَ سَنَةً وَ خَمْسَةٌ وَ سَبْعُونَ يَوْماً و بَقِيَتْ بَعْدَ أَبِيهَا ﷺ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً.

جناب فاطمہ علیہا السلام بعثت رسولؐ سے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں اور ۱۸ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی اور آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَىٰ أَبِيهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا جَبْرَئِيلُ فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَىٰ أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذٰلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد ملول و محزون تھیں جبرئیل آکر تسلی و دلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے اور اسے آگاہ کرتے ان واقعات سے جو ان کی اولاد کو ان کے بعد پیش آنے والے تھے علی علیہ السلام اسے لکھ لیتے تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ وَ إِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمَثْنَ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فاطمہ علیہا السلام صدیقہ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض نہیں آتا۔

ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ رَفَعَهُ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهُرْمُزَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرّاً وَ عَفَا عَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا، ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنِّي وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَنِ ابْنَتِكَ وَزَائِرَتِكَ وَالْبَائِتَةِ فِي الثَّرَى بِبُقْعَتِكَ وَالْمُخْتَارِ اللهُ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ، قَلَّ يَا رَسُولَ اللهِ! عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَعَفَا عَنْ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلُّدِي، إِلَّا أَنَّ لِي فِي التَّأَسِّي بِسُنَّتِكَ فِي فُرْقَتِكَ مَوْضِعَ تَعَزٍّ، فَلَقَدْ وَسَّدْتُكَ فِي مَلْحُودَةِ قَبْرِكَ وَ فَاضَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَ صَدْرِي، بَلَى وَفِي كِتَابِ اللهِ [لِي] أَنْعَمُ الْقَبُولِ، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيعَةُ وَأُخِذَتِ الرَّهِينَةُ وَاُخْلِسَتِ الزَّهْرَاءُ، فَمَا أَقْبَحَ الْخَضْرَاءَ وَالْغَبْرَاءَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَمَّا حُزْنِي فَسَرْمَدٌ وَأَمَّا لَيْلِي فَمُسَهَّدٌ وَهَمٌّ لَا يَبْرَحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارَ اللهُ لِي دَارَكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ، كَمَدٌ مُقَيِّحٌ وَهَمٌّ مُهَيِّجٌ سَرْعَانَ مَا فَرَّقَ بَيْنَنَا وَ إِلَى اللهِ أَشْكُو وَ سَتُنَبِّئُكَ ابْنَتُكَ بِتَظَافُرِ أُمَّتِكَ عَلَى هَضْمِهَا فَأَحْفِهَا السُّؤَالَ وَاسْتَخْبِرْهَا الْحَالَ، فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَثِّهِ سَبِيلاً وَسَتَقُولُ وَيَحْكُمُ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ وَلَا سَئِمٍ، فَإِنْ أَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَ إِنْ أُقِمْ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللهُ الصَّابِرِينَ، وَاهاً وَاهاً وَالصَّبْرُ أَيْمَنُ وَأَجْمَلُ وَلَوْلَا غَلَبَةُ الْمُسْتَوْلِينَ لَجَعَلْتُ الْمُقَامَ وَ اللَّبْثَ لِزَاماً مَعْكُوفاً وَ لَأَعْوَلْتُ إِعْوَالَ الثَّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ، فَبِعَيْنِ اللهِ تُدْفَنُ ابْنَتُكَ سِرّاً وَتُهْضَمُ حَقَّهَا وَتُمْنَعُ إِرْثَهَا وَلَمْ يَتَبَاعَدِ الْعَهْدُ وَ لَمْ يَخْلَقْ مِنْكَ الذِّكْرُ وَإِلَى اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ الْمُشْتَكَى وَ فِيكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنُ الْعَزَاءِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانُ.

۳۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب جناب فاطمہ کا انتقال ہوا تو امیرالمومنین نے پوشیدہ طور پر دفن کیا اور نشان قبر کو مٹا دیا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پھر اپنا منہ قبر رسولؐ کی طرف کرکے فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ، یہ سلام میری طرف سے اور آپ کی بیٹی اور زائرہ کی طرف سے جو آرام کر رہی ہیں، اپنی قبر میں جو آپ کی زمین ہے اور اللہ نے انتخاب کیا ان کا آپ سے سب سے جلد ملنے والوں میں۔

یا رسول اللہ آپ کی پیاری بیٹی سیدہ نساء العالمین کے غم میں میرا صبر کمزور ثابت ہو رہا ہے۔ مگر یہ کہ آپ

کی تاسی کی آپؐ کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفون لحد کرنے میں، کیسا صبر آزما وہ وقت تھا جب میں نے آپؐ کو لحدِ قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتابِ خدا میرے لئے باعثِ قبول صبر ہے انا للہ وانا الیہ راجعون امانت مجھ سے واپس لے لی گئی اور جو چیز گرو تھی وہ واپس لے لی گئی، فاطمہ زہرا کو مجھ سے اُچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان و زمین میرے لئے کتنے بُرے ہوگئے میرا یہ حزن دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ مقیم ہیں یہ وہ ملال ہے جو دمبدم بے تاب کرنے والا ہے اور پے در پے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے درمیان جدائی ہوگئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپؐ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپؐ کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسرے کی مدد کی آپؐ ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی۔ ان کے دل میں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آئی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں رو گردانی کروں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر ٹھہروں تو خدا نے جو صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے سوئظنی کی بنا پر نہیں، آہ آہ اس غم میں صبر ہی بہتر ہے اگر ظالموں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا، میں روتا زن پسر مردہ کے رونے کی طرح اس عظیم الشان مصیبت پر پس اللہ کی حفاظت میں میں آپؐ کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراثِ پدر نہ دی گئی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زمانہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپؐ کے سامنے اللہ آپؐ کو صبر دے۔ درود ہو آپ پر اور آپؐ کی بیٹی پر۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ غَسَّلَ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : ذَاكَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ ـ وَ كَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ ـ فَقَالَ : كَأَنَّكَ ضِقْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : قَدْ كَانَ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ : لَا تَضِيقَنَّ فَإِنَّهَا صِدِّيقَةٌ وَلَمْ يَكُنْ يُغَسِّلُهَا إِلَّا الصِّدِّيقُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يُغَسِّلْهَا إِلَّا عِيسَى

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیرالمومنین نے، حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزرا۔ فرمایا۔ جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو وہ صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰؑ نے۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَا: إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ مَا كَانَ أَخَذَتْ بِتَلَابِيبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَ اللهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتَ أَنِّي سَأُقْسِمُ عَلَى اللهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ.

۵- فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرت فاطمہ پر جو ظلم کرنا تھا کر چکے تو آپ نے عمر کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا۔ اے پسر خطاب خدا کی قسم اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور قہر الٰہی میں وہ بھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بددعا کرتی اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔

٦ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَوْحَى اللهُ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ بِهِ لِسَانَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَسَمَّاهَا فَاطِمَةَ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي فَطَمْتُكِ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكِ مِنَ الطَّمْثِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: وَ اللهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللهُ بِالْعِلْمِ وَعَنِ الطَّمْثِ فِي الْمِيثَاقِ.

۶- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب فاطمہ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو وحی کی۔ اس نے حضرت رسولؐ خدا کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا۔ پھر خدا نے کہا۔ میں نے تم کو علم کا جدا کرنے والا بنایا یعنے تمہاری ذرّیت میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے فاطمہ کے علم کو جدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا اقرار دیا۔ یوم میثاق۔

٧- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: يَا فَاطِمَةُ! قُومِي فَأَخْرِجِي تِلْكَ الصَّحْفَةَ فَقَامَتْ فَأَخْرَجَتْ صَحْفَةً فِيهَا ثَرِيدٌ وَعُرَاقٌ يَفُورُ، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْماً، ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتِ الْحُسَيْنَ مَعَهُ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ: مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّا لَنَأْكُلُهُ مُنْذُ أَيَّامٍ، فَأَتَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ: يَا فَاطِمَةُ إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمِّ أَيْمَنَ شَيْءٌ فَإِنَّمَا هُوَ لِفَاطِمَةَ وَ وَلَدِهَا وَ إِذَا كَانَ عِنْدَ فَاطِمَةَ شَيْءٌ فَلَيْسَ لِأُمِّ أَيْمَنَ مِنْهُ شَيْءٌ؟ فَأَخْرَجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمُّ أَيْمَنَ وَنَفِدَتِ الصَّحْفَةُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: أَمَا لَوْلَا أَنَّكِ أَطْعَمْتِهَا لَأَكَلْتِ

مِنْهَا أَنْتِ وَ ذُرِّيَّتُكِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَالصَّحْفَةُ عِنْدَنَا يَخْرُجُ بِهَا قَائِمُنَا عليه السلام فِي زَمَانِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرتِ رسولؐ خدا نے جناب فاطمہ سے کہا اٹھو اور لکڑی کا وہ بڑا کاسہ لاؤ وہ اٹھیں اور لے آئیں۔ اس میں ترید (شوربہ میں روٹی چوری ہوئی) اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ گرم، پس حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳ دن۔

اُم ایمن نے حضرت امام حسین کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا۔ آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔

فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں اُم ایمن یہ سن کر فاطمہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب اُم ایمن کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فاطمہ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہ کے پاس کچھ ہو تو اُم ایمن اس میں شریک نہیں۔ جناب فاطمہ نے اس میں سے نکال کر اُم ایمن کو دیا وہ انھوں نے کھا لیا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم اسے نہ کھلاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کاسہ ہمارے پاس ہے۔ ظہورِ قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا

۸ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ وَجْهاً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ لَمْ أَرَكَ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الصُّورَةِ ، قَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجَبْرَئِيلَ يَا مُحَمَّدُ بَعَثَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أُزَوِّجَ النُّورَ مِنَ النُّورِ: قَالَ : مَنْ مِمَّنْ ؟ قَالَ: فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ : فَلَمَّا وَلَّى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كِتْفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، عَلِيٌّ وَصِيُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مُنْذُ كَمْ كُتِبَ هٰذَا بَيْنَ كِتْفَيْكَ ؟ فَقَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِاثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہؐ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۲۴ چہرے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس صورت میں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبرئیل نہیں اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی تزویج نور سے کر دوں، فرمایا کس کی کس سے ؟ اس نے کہا فاطمہؑ کی علیؑ سے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ فرشتہ پلٹا تو دونوں شانوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسول اللہؐ علی وصیہ، حضرتِ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ کب سے تیرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلقتِ آدم سے بائیس ہزار سال پہلے۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ : دُفِنَتْ فِي بَيْتِهَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنُو أُمَيَّةَ فِي الْمَسْجِدِ صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ .

ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِفَاطِمَةَ عليها السلام مَا كَانَ لَهَا كُفْوٌ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ .

۹ ـ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ کی قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں جب بنی امیہ (عمر بن عبدالعزیز) نے مسجد رسولؐ کی توسیع کی تو قبر مسجد میں آگئی۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقام قبر کے متعلق جو روایات ہیں ان میں صحیح روایت یہ ہے کہ جناب فاطمہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں۔ شیخ قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ جب تم روضۂ رسولؐ میں آؤ تو جناب فاطمہ کی زیارت کرو، کیونکہ ان کی قبر بھی وہیں ہے ہمارے علماء نے مواضع قبر میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ بقیع میں دفن ہوئیں، بعض نے کہا کہ روضۂ رسولؐ میں قبر ہے، بعض نے کہا اپنے گھر میں دفن ہوئیں جب بنی امیہ نے مسجد رسولؐ کو بڑھایا تو ان کی قبر مسجد کا حصہ بن گئی۔ میرے نزدیک افضل صورت یہ ہے کہ دونوں جگہ زیارت پڑھی جائے۔ اس میں کوئی نقصان نہیں بلکہ اجرِ عظیم ہے اور بقیع میں دفن ہونے کی روایت صحیح نہیں، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں قول اظہر یہی ہے کہ وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں، میں نے بہت سی حدیثِ متواترہ اس کے متعلق بحار الانوار میں لکھ دی ہیں۔ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر جنت کے ایک حصہ میں ہے فاطمہ کی قبر رسولؐ کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ان دونوں روایتوں میں جمع کی صورت یہ ہے کہ توسیع مسجد کے وقت حضرت فاطمہ کے گھر کا کچھ حصہ بھی اس میں آگیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر خدا حضرتِ علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا، آدم سے لے کر قیامت تک۔

ایک سو تیرواں باب

ذکر مولد امام حسن علیہ السلام

((باب ۱۱۳

مَوْلِدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَةِ بَدْرٍ، سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ. وَ رُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمَضَى عليه السلام فِي شَهْرِ صَفَرٍ فِي آخِرِهِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ. وَمَضَى وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً وَأَشْهُرٍ. وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ عليه السلام الْوَفَاةُ بَكَى، فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ تَبْكِي وَ مَكَانُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي أَنْتَ بِهِ؛ وَقَدْ قَالَ فِيكَ مَا قَالَ؛ وَقَدْ حَجَجْتَ عِشْرِينَ حَجَّةً مَاشِياً وَقَدْ قَاسَمْتَ مَالَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى النَّعْلِ بِالنَّعْلِ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ: لِهَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ.

امام حسن علیہ السلام ماہِ رمضان میں ۲ھ میں جو سالِ بدر ہے پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق ۳ھ میں اور ماہ صفر کے آخر میں (۲۸ صفر ۴۹ھ) رحلت فرمائی جب آپ کا سن مبارک ۴۷ سال چند ماہ تھا اور آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ روئے، کسی نے کہا، فرزند رسولؐ آپ کیوں روتے ہیں آپ کی منزلت پیشِ رسولؐ بہت بڑی ہے اور آپ کے متعلق رسول اللہ نے بہت کچھ کہا ہے آپ نے بیس حج پاپیادہ کیے ہیں اور تین بار راہِ خدا میں اپنا کل اثاثہ دے دیا ہے حتیٰ کہ جوتے تک، فرمایا کہ میں دو باتوں کی وجہ سے روتا ہوں اوّل اس واقعہ سے جو میری موت کا سبب ہو اور دوسرے احبار کے فراق سے۔

٢ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ [بْنِ مَهْزِيَارَ]

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُبِضَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً فِي عَامِ خَمْسِينَ، عَاشَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعِينَ سَنَةً.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وفات پائی امام حسن علیہ السلام نے جبکہ وہ ۴۷ سال کے تھے ۵۰ھ میں رسول اللہ کے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: إِنَّ جَعْدَةَ بِنْتَ أَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ سَمَّتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام وَسَمَّتْ مَوْلَاةً لَهُ، فَأَمَّا مَوْلَاتُهُ فَقَاءَتِ السَّمَّ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَاسْتَمْسَكَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ انْتَفَطَ بِهِ فَمَاتَ.

۳۔ ابوبکر حضرمی نے بیان کیا کہ جعدہ بنت اشعث نے امام حسن کو اور آپ کی ایک کنیز کو زہر دیا، کنیز نے تو قے کر دی۔ لیکن امام علیہ السلام کے بطن میں وہ سرایت کر گیا جس سے جگر کے ٹکڑے ہو گئے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ النَّهْدِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي بَعْضِ عُمَرِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُولُ بِإِمَامَتِهِ، فَنَزَلُوا فِي مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ، قَدْ يَبِسَ مِنَ الْعَطَشِ، فَفُرِشَ لِلْحَسَنِ عليه السلام تَحْتَ نَخْلَةٍ وَفُرِشَ لِلزُّبَيْرِيِّ بِحِذَاهُ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى، قَالَ: فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ ـ وَرَفَعَ رَأْسَهُ ـ: لَوْ كَانَ فِي هٰذَا النَّخْلِ رُطَبٌ لَأَكَلْنَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: وَإِنَّكَ لَتَشْتَهِي الرُّطَبَ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ، فَاخْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى حَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ رُطَباً، فَقَالَ الْجَمَّالُ الَّذِي اكْتَرَوْا مِنْهُ: سِحْرٌ وَاللهِ، قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ عليه السلام: وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلَكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ نَبِيٍّ مُسْتَجَابَةٌ، قَالَ: فَصَعِدُوا إِلَى النَّخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَفَاهُمْ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے کسی حصے میں گھر سے نکلے اور آپ کے ساتھ زبیر کا لڑکا تھا جو آپ کی امامت کا قائل و معتقد تھا۔ وہ دونوں ایک منزل پر اترے جو کہ مکہ و مدینہ کی منزلوں میں سے تھی ایک سوکھے درخت کے نیچے، زبیری بیٹھے، زبیری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھاتے۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں تازہ خرمے کھانے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا ضرور، آپ نے آسمان

کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور کچھ ایسے کلمات کہے جن کو میں نہ سمجھا۔ پس درخت ہرا بھرا اپنی اصلی حالت پر ہو گیا۔ ہرے ہرے پتے نکل آئے اور اس میں رو آ گئے۔ یہ دیکھ کر اس اونٹ والے نے جس کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ امام حسنؑ نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ یہ دعا فرزندِ نبی کی جو قبول ہوئی ہے۔ پس لوگ درخت پر چڑھے اور خوشے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر ہو کر کھایا۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَنَ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْأُخْرَىٰ بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُورٌ مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَىٰ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفِ مِصْرَاعٍ وَفِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفِ لُغَةٍ ، يَتَكَلَّمُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ لُغَةِ صَاحِبِهَا وَأَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ غَيْرِي وَغَيْرُ الْحُسَيْنِ أَخِي .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسنؑ فرمایا۔ خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر پناہ ہے لوہے کی۔ یعنی بہت مضبوط اور ان دونوں میں ہزار ہزار در ہیں اور ان میں ستر ہزار زبانیں بولنے والے ہیں ہر زبان دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسینؑ کے اور کوئی نہیں۔

توضیح ۔ حدیثِ بالا میں جن دو شہروں کا ذکر ہے علامہ مجلسی مراۃ العقول میں ان کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ان سے مراد جابلقا اور جابلسا ہیں جن میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں قاموس میں ہے ج۔ مغرب میں ایک شہر ہے جس کے بعد انسانی آبادی نہیں اور جابلقا مشرق میں ہے جو صفات ان دونوں شہروں کی بیان کی گئی ہیں وہ قدرتِ الٰہی سے بعید نہیں ان کو سوائے معصومین کے کوئی نہیں دیکھتا وہ مؤید من اللہ ہیں تمام روئے زمین کے لیے۔ لہٰذا ان کی نفی ضروری نہیں (امریکہ کو دو سو برس پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ قرنوں کے بعد اس کا پتہ چلا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ یہ شہر بھی نظرِ خلائق سے پوشیدہ ہوں امریکہ کا ذکر نہ پہلی کتابوں میں ملتا ہے اور نہ زبانوں پر تذکرہ تھا کولمبس نے اس کا پتہ چلایا۔) لوہے کی دیواریں ہونے سے مراد ہے۔ دیواروں کا مضبوط ہونا جن کو توڑ کر شہر میں داخل ہونا ممکن نہ ہو اور کثرتِ لغات سے مراد ہے مختلف قوموں کی آبادی جن کی زبانیں مختلف ہوں اور شارح المقاصد نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ محسوس اور معقول دونوں عالموں کے درمیان ایک واسطہ ہے جس کو عالمِ مثال کہتے ہیں نہ تو اس میں تجرد مجردات ہے اور نہ مخالطہ مادیات، اس میں

بتمام مجردات و اجسام و اعراض و حرکات و سکنات، اوضاع و ہیئت اور طعوم و روائح کی مثال موجود ہے۔ جو قائم بذاتہ ہے معلق ہے لیکن مادہ میں نہیں ہے اور ایک محل ہے جو کسی مظہر کے ذریعے حس کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے آئینہ خیال، پانی اور ہوا اور منتقل ہوتا ہے ایک مظہر سے دوسرے کی طرف اور کبھی یہ مثالی صورتیں بگڑ جاتی ہیں جیسے آئینہ کے خراب ہونے سے اجسام کی صورت خراب ہو جاتی ہے مختصر یہ کہ عالم مثال بہت بڑا عالم ہے جس کی وسعت لامحدود ہے وہ عالم حسی جیسا ہے اپنے افلاک کی مثالیہ کی حرکات میں اپنے عناصر کو قبول کرنے میں اس کے مرکبات میں یعنی عالم حسی کے علاوہ ایک عالم مثال بھی ہے جس کے عجائبات غیر متناہی ہیں اور اس کی ندرت کا احصا ناممکن ہے۔ پس انہی مثالی شہروں میں سے جابلقا اور جابلسا بھی اور انہی کو دو ایسے شہر فرمایا ہے جن کے ہزار ہیں دروازے ہیں اور اس کی مخلوق بے شمار ہے اور یہی وہ عالم ہے جس میں ملائکہ جن، شیاطین رہتے ہیں۔

کیوں کہ یہ از قبیل مثال ہیں اور از قبیل نفس ناطقہ اور اس سے ظاہر ہوتے ہیں مجردات مختلف صورتوں میں اور حسن و قبح اور لطافت و کثافت وغیرہ ہیں اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق اور اس کی معاد بھی، معادِ جسمانی کی طرح ہوگی کیونکہ بدن مثالی وہ ہے جس میں نفس تصرف کرتا ہے اور اس کا حکم بدن حسی کا سا حکم ہے کیونکہ اس کے تمام حواس ظاہری و باطنی لذت پاتے اور تکلیف محسوس کرتے ہیں اجسام مادیہ کی طرح۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں۔ میرے لیے یہ سب خرافات اور لایعنی تکلفات ہیں حقیقتِ امر کو تو اللہ، اس کا رسول اور آئمہ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہے کہ یہ بستیاں جن و شیطانوں کی ہیں جو نظر عوام سے پوشیدہ ہیں انہی کے بے شمار روپ بھی ہیں اور بے شمار بولیاں بھی۔

٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ صَنْدَلٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِياً، فَوَرِمَتْ قَدَمَاهُ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ: لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنَ عَنْكَ هٰذَا الْوَرَمُ، فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْنَا هٰذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَاشْتَرِ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا قَدِمْنَا مَنْزِلاً فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هٰذَا الدَّوَاءَ. فَقَالَ لَهُ: بَلَى إِنَّهُ أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ فَسَارَا مِيلاً فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ، فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَوْلَاهُ: دُونَكَ الرَّجُلَ، فَخُذْ مِنْهُ الدُّهْنَ وَأَعْطِهِ الثَّمَنَ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ: يَا غُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هٰذَا الدُّهْنَ؟ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ:

انْطَلِقْ بِي إِلَيْهِ ، فَانْطَلَقَ فَأَدْخَلَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَمْ أَعْلَمْ أَنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَى هٰذَا أَوْ تَرَى ذٰلِكَ وَلَسْتُ آخِذاً لَهُ ثَمَناً ، إِنَّمَا أَنَا مَوْلَاكَ وَلٰكِنِ ادْعُ اللّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي ذَكَراً سَوِيّاً يُحِبُّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَإِنِّي خَلَّفْتُ أَهْلِي تَمْخَضُ . فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى مَنْزِلِكَ فَقَدْ وَهَبَ اللّهُ لَكَ ذَكَراً سَوِيّاً وَهُوَ مِنْ شِيعَتِنَا .

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپیادہ حج کیا۔ آپ کے پاؤں متورم ہو گئے ایک غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس ورم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اگلی منزل آئے گی تو ایک حبشی تجھے ملے گا جس کے پاس تیل ہو گا وہ اس سے خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔ فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہو گا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ حبشی کو موجود پایا۔ امام حسنؑ نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس جا اور تیل خرید لے اور قیمت دے دے۔ حبشی نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چل، وہ لے آیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کی دوا جانا، میں قیمت نہ لوں گا میں تو آپ کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیتؑ کا دوست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ کو دردزہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہو گا۔

ایک سو چودھواں باب

ذکر مولد امام حسین علیہ السلام

(باب ۱۱۴)

مَوْلِدِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ قُبِضَ عليه السلام فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَسِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ سَبْعٌ وَ خَمْسُونَ سَنَةً وَ أَشْهُرٌ . قَتَلَهُ عُبَيْدُ اللّهِ بْنُ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللّهُ فِي خِلَافَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللّهُ وَ هُوَ عَلَى الْكُوفَةِ وَكَانَ عَلَى الْخَيْلِ الَّتِي حَارَبَتْهُ وَقَتَلَتْهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللّهُ ، بِكَرْبَلَاءَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ، لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله

امام حسین علیہ السلام ۳ھ میں پیدا ہوئے اور شہید ہوئے محرم ۶۱ھ میں جبکہ آپ کی عمر ۵۷ سال تھی اور چند ماہ ، آپؑ کے قتل کا باعث ہوا عبید اللہ بن زیاد ملعون جو والیٔ کوفہ تھا یہ واقعہ حکومت یزید ملعون میں ہوا اور قتل کیا ان کو عمر سعد نے کربلا میں روز دس محرم کو ، آپؑ کی والدہ فاطمہ بنت رسولؐ اللہ تھیں۔

توضیح۔ حضرت کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ماہ ربیع الاوّل میں لکھی ہے کسی نے ربیع الآخر میں ، شیخ مفید نے ارشاد میں پانچویں شعبان ۳ھ تاریخ ولادت لکھی ہے لیکن ۳ر شعبان پر علماء کا زیادہ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١ ـ سَعْدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام يَوْمَ عَاشُورَا وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کی عمر ۵۷ سال تھی۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام طُهْرٌ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمِيلَادِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَعَشْراً .

۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرَئِيلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَقَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَتَلِدُ غُلَاماً تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَحِينَ وَضَعَتْهُ كَرِهَتْ وَضْعَهُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَمْ تُرَ فِي الدُّنْيَا أُمٌّ تَلِدُ غُلَاماً تَكْرَهُهُ وَلٰكِنَّهَا كَرِهَتْهُ

لِما عَلِمَت أَنَّهُ سَيُقتَلُ ، قالَ: وَفيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: «وَوَصَّيْنَا الإِنسانَ بِوالِدَيهِ حُسْناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً ». ٢٩/٨ عنکبوت

٣- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرئیل رسولؐ خدا کے پاس آئے اور کہا کہ عنقریب فاطمہ ایک لڑکے کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا، کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوئی ہوگی ان کو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسینؑ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے انسان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بحالت حمل بھی رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس مہینے تھی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْماعيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الزَّيّاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ ؑ قالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ ؑ نَزَلَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقالَ لَهُ : يا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقالَ. يا جَبْرَئِيلُ ! وَعَلىٰ رَبِّي السَّلامُ لاحاجَةَ لي في مَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتي مِنْ بَعْدي ، فَعَرَجَ ثُمَّ هَبَطَ ؑ فَقالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقالَ: يا جَبْرَئِيلُ ! وَعَلىٰ رَبِّي السَّلامُ لاحاجَةَ لي في مَوْلُودٍ تَقْتُلُهُ أُمَّتي مِنْ بَعْدي ، فَعَرَجَ جَبْرَئِيلُ ؑ إِلَى السَّماءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقالَ: يا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جاعِلٌ في ذُرِّيَّتِهِ الإِمامَةَ وَالْوِلايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقالَ: قَدْ رَضيتُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلىٰ فاطِمَةَ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُني بِمَوْلُودٍ يُولَدُ لَكِ، تَقْتُلُهُ أُمَّتي مِنْ بَعْدي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ لاحاجَةَ لي في مَوْلُودٍ [مِنّي] ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْها أَنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَ في ذُرِّيَّتِهِ الإِمامَةَ وَالْوِلايَةَ وَالْوَصِيَّةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنّي قَدْ رَضيتُ «فَحَمَلَتْهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً حَتّىٰ إِذا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعينَ سَنَةً قالَ : رَبِّ أَوْزِعْني أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلىٰ والِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صالِحاً تَرْضاهُ وَأَصْلِحْ لي في ذُرِّيَّتي» فَلَوْلا أَنَّهُ قالَ: أَصْلِحْ لي في ذُرِّيَّتي لَكانَتْ ذُرِّيَّتُهُ كُلُّهُمْ أَئِمَّةً . وَلَمْ يَرْضَعِ الْحُسَيْنُ مِنْ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ وَلا مِنْ أُنْثىٰ ، كانَ يُؤْتىٰ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ إِبْهامَهُ في فيهِ فَيَمُصُّ مِنْها ما يَكْفيها الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلاثَ ، فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ ؑ مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللهِ وَدَمِهِ ﷺ وَلَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلّا عيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؑ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرىٰ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُؤْتىٰ بِهِ الْحُسَيْنُ فَيُلْقِمُهُ لِسَانَهُ فَيَمُصُّهُ فَيَجْتَزِئُ بِهِ وَلَمْ يَرْتَضِعْ مِنْ أُنْثىٰ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل حضرتِ رسولِ خدا پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ اللہ آپؐ کو بشارت دیتا ہے ایک مولود کی جو بطنِ فاطمہ سے ہوگا۔ آپؐ کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اے جبرئیل میرے رب کو میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطنِ فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے۔ جبرئیل نے پرواز کی۔ اس کے بعد پھر آئے اور ایسا ہی کہا۔ فرمایا اے جبرئیل میرے رب سے میرا سلام کہو اور کہنا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں۔ جبرئیل گئے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ پر سلام ہو وہ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت ولایت و وصایت کو قرار دے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپؐ نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے گی۔ حضرتِ فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جسے آپ کے بعد آپؐ کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذریت میں امامت و وصایت و ولایت کو قرار دیا ہے تب حضرتِ فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بحالتِ حمل بھی دلگیر رہیں اور بوقت وضع حمل بھی اور حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری قوت والے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے اعمالِ صالح بجالاؤں کہ تو مجھ سے راضی رہے اور میری ذریت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذرّیتی نہ فرماتے (اور صرف ذرّیتی فرماتے) تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی ہوتا ہے لہٰذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوئی۔

امام حسینؑ نے نہ ہی جناب فاطمہؑ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا تھا آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسینؑ اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی پس حسینؑ کا گوشت رسولؐ کے گوشت سے اگا ہو اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم اور حسینؑ کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یحییٰ کا حمل بھی چھ ماہ تھا)

اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرتِ رسولِ خدا کے پاس امام حسین کو لایا جاتا تو آپ اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسینؑ اس کو چوستے اور یہ چوسنا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: « فَنَظَرَ نَظْرَةً

۳۶/۸۸ الصافات فِي النُّجُومِ ۞ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ ۞ قَالَ : حَسِبَ فَرَأَى مَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ لِمَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ الصافات کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیمار ہوں (تمہارے ساتھ عیدگاہ نہیں جاسکتا) فرمایا امام نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی رفتار سے ان مصیبتوں کا جو امام حسین علیہ السلام پر آنے والی تھیں پتہ چلایا اور فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

توضیح:۔ نجوم کے متعلق صحیح علم حضرات انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے اس علم میں غلطی کا امکان نہیں ان کے علاوہ نجومیوں کے پاس جو علم ہے اس میں غلطی کا امکان اس لیے زیادہ ہوتا ہے اول تو وہ قیاس سے کام لیتے ہیں دوسرے ان کے حساب میں بھی غلطی ہو جاتی ہے اسی لئے عام لوگوں کو علم نجوم حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جس کے متعلق بہت سی احادیث علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی کتاب السماء والعالم میں نقل فرمائی ہیں اس حدیث کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہزارہا برس پہلے واقعہ شہادت ؑ کیوں پیش نظر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب عام نجومی کئی کئی برس آگے کا حساب ستاروں کی رفتار سے معلوم کر کے پیشں گوئیاں کر دیتے ہیں تو اگر خلیل خدا نے جو رفتار نجوم کے صحیح معنی میں جاننے والے تھے شہادت امام حسین کا پتہ چلا لیا تو کیا تعجب کی بات ہے یورپ کے مشہور نجومی ہیلی نے پچاس برس پہلے یہ پتہ چلا لیا تھا کہ آسمان پر خط استوا سے ہٹ کر ایک نیا ستارہ نمودار ہونے والا ہے جس کے اثرات یہ ہوں گے چنانچہ اس کی پیش گوئی پوری ہوئی وہ ستارہ مع اپنے اثرات کے افق پر نمودار ہوا جو ہیلی اسٹار کہلاتا ہے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَا كَانَ ضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللهِ بِالْبُكَاءِ وَ قَالَتْ : يُفْعَلُ هٰذَا بِالْحُسَيْنِ صَفِيِّكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ ؟ قَالَ : فَأَقَامَ اللهُ لَهُمْ ظِلَّ الْقَائِمِ عليه السلام وَقَالَ : بِهٰذَا أَنْتَقِمُ لِهٰذَا .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسینؑ پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جا رہا ہے خدا نے

قائمِ آلِ محمد کا پر تو انھیں دکھا کر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : لَمّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَتّى كانَ بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ النَّصْرَ أَوْ لِقاءَ اللهِ فَاخْتارَ لِقاءَ اللهِ.

۸ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قالَ : حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيِّ قالَ : لَمّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَرادَ الْقَوْمُ أَنْ يُوطِئُوهُ الْخَيْلَ ، فَقالَتْ فِضَّةُ لِزَيْنَبَ : يا سَيِّدَتِي ! إِنَّ سَفِينَةَ كُسِرَ بِهِ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَإِذا هُوَ بِأَسَدٍ ، فَقالَ : يا أَبَا الْحارِثِ أَنا مَوْلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَهَمْهَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّى وَقَفَهُ عَلَى الطَّرِيقِ وَالْأَسَدُ رابِضٌ فِي ناحِيَةٍ ، فَدَعِينِي أَمْضِ إِلَيْهِ وَأُعْلِمْهُ ما هُمْ صانِعُونَ غَداً ، قالَ : فَمَضَتْ إِلَيْهِ فَقالَتْ : يا أَبَا الْحارِثِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قالَتْ : أَتَدْرِي ما يُرِيدُونَ أَنْ يَعْمَلُوا غَداً بِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام ؟ يُرِيدُونَ أَنْ يُوطِئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ ، قالَ : فَمَشى حَتّى وَضَعَ يَدَيْهِ عَلى جَسَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَأَقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمّا نَظَرُوا إِلَيْهِ قالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ـ لَعَنَهُ اللهُ ـ : فِتْنَةٌ لا تُثِيرُوها اِنْصَرِفُوا ، فَانْصَرَفُوا.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب امام حسین کے لئے مدد مابین آسمان و زمین آئی تو ان کو اختیار دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقا الٰہی کے پس حضرت نے لقا الٰہی کو اختیار کیا

راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس قومِ جفاکار نے حضرت کی لاش مبارک کو پامال سمِ اسپاں کرنا چاہا۔ جناب فضہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسول کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر سامنے آیا۔ اس نے کہا اے ابو حارث میں غلام رسول اللہ ہوں شیر نے آہستہ آواز کی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا اور شیر ایک طرف کو چلا گیا اور سو گیا۔ فضہ نے جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کل کیا کرنے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فضہ نے خیمہ سے نکل کر میدان کا رُخ کیا اور آواز دی۔ اے ابوالحارث، شیر نکلا۔ فضہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ کل یہ گروہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابو عبداللہ الحسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس نے یہ سن کر مقتل کی طرف رُخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ لاشِ حسین پر رکھ دیا۔ جب سوار پامالی کے لئے بڑھے اور انھوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد لعنۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ، پس وہ لوٹ گئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَصْقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَأْتَماً وَبَكَتْ وَبَكَيْنَ النِّسَاءُ وَالْخَدَمُ حَتَّى جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَدُمُوعُهَا تَسِيلُ فَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا: مَا لَكِ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ دُمُوعُكِ؟ قَالَتْ: إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجُهْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ، قَالَ: فَأَمَرَتْ بِالطَّعَامِ وَالْأَسْوِقَةِ فَأَكَلَتْ وَشَرِبَتْ وَأَطْعَمَتْ وَسَقَتْ وَقَالَتْ: إِنَّمَا نُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ نَتَقَوَّى عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام.

قَالَ: وَأُهْدِيَ إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُوَناً لِتَسْتَعِينَ بِهَا عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا رَأَتِ الْجُوَنَ قَالَتْ: مَا هَذِهِ؟ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا فُلَانٌ لِتَسْتَعِينِي عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَتْ: لَسْنَا فِي عُرْسٍ، فَمَا نَصْنَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرَتْ بِهِنَّ فَأُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ لَمْ يُحَسَّ لَهَا حِسٌّ[1] كَأَنَّمَا طِرْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يُرَ لَهُنَّ بِهَا بَعْدَ خُرُوجِهِنَّ مِنَ الدَّارِ أَثَرٌ.

٨- راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام آپ کی بی بی (رباب) جو بنی کلب سے تھیں مصروف ماتم ہوئیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتنا روئیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور رونا باقی نہ رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو بلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس نے کہا کہ جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوئی تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امام نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعام کا اور ستو پینے کا۔ پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا۔ فرمایا یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسینؑ پر گریہ کرنے کی قوت رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھا یہ کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شخص نے تحفہ بھیجا ہے تاکہ انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے میں مدد ملے۔ انھوں نے کہا میرے گھر شادی نہیں ہے کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کروں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ مابین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ایک سو پندرہواں باب

ذکر مولد علی بن الحسین علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۵)

مَوْلِدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَ قُبِضَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِينَ وَلَهُ سَبْعٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَ أُمُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَارَ بْنِ شِيرَوَيْهِ بْنِ كِسْرَى أَبَرْوِيزَ وَكَانَ يَزْدَجَرْدُ آخِرَ مُلُوكِ الْفُرْسِ.

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا أُقْدِمَتْ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ عَلَى عُمَرَ أَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا لَمَّا دَخَلَتْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عُمَرُ غَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ: أُفْ بِيرُوجْ بَادَا هُرْمُزْ فَقَالَ عُمَرُ: أَتَشْتِمُنِي هٰذِهِ وَهَمَّ بِهَا، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، خَيِّرْهَا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْسِبْهَا بِفَيْئِهِ، فَخَيَّرَهَا فَجَاءَتْ حَتَّى وَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا اسْمُكِ؟ فَقَالَتْ: جَهَانْشَاهُ، فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: بَلْ شَهْرَبَانُويَهْ، ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَيَلِدَنَّ لَكَ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَوَلَدَتْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَ يُقَالُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: ابْنُ الْخِيَرَتَيْنِ، فَخِيَرَةُ اللهِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٌ وَمِنَ الْعَجَمِ فَارِسُ. وَرُوِيَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ قَالَ فِيهِ:

وَإِنَّ غُلَاماً بَيْنَ كِسْرَى وَهَاشِمٍ ... لَأَكْرَمُ مَنْ نِيطَتْ عَلَيْهِ التَّمَائِمُ.

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۹۵ھ میں بعمر ۵۷ سال ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ (زیادہ مشہور شہر بانو ہے ممکن ہے کہ یہ نام اسلامی ہو) بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن کسریٰ تھا اور یزدجرد ایران کا آخری بادشاہ تھا۔

١۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بنت یزدجرد حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن و جمال دیکھنے بالائے بام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے مسجد روشن ہوگئی۔ عمر نے جب ان کی طرف دیکھا تو انھوں نے اپنا چہرہ چھپا لیا اور کہا۔ برا ہو ہرمز کا کہ اس کی سوئے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمر نے کہا۔ کیا تو مجھے گالی دیتی ہے (کہ میرے دیکھنے کو روزِ بد کہا) اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین نے کہا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے حصہ غنیمت میں اس کو سمجھ لیا جائے جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور امام حسینؑ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المومنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہاں شاہ، حضرت نے فرمایا۔ نہیں بلکہ شہربانو، پھر امام حسین سے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہوگا جو اہلِ زمین میں سب سے بہتر ہوگا چنانچہ علی ابن الحسین پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترین عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے، ابا الاسود الدؤلی کے ایک شعر کا ترجمہ۔ وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں۔

٢۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، نَاقَةٌ، حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ حَجَّةً، مَا قَرَعَهَا قَرْعَةً قَطُّ، قَالَ: فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ وَمَا شَعَرْنَا بِهَا إِلَّا وَقَدْ جَاءَنِي بَعْضُ خَدَمِنَا أَوْ بَعْضُ الْمَوَالِي فَقَالَ: إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَانْبَرَكَتْ عَلَيْهِ، فَدَلَكَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْغُو، فَقُلْتُ: أَدْرِكُوهَا أَدْرِكُوهَا وَجِيئُونِي بِهَا قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْهَا، قَالَ: وَمَا كَانَتْ رَأَتِ الْقَبْرَ قَطُّ.

٢۔ راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے بائیس حج کیئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہمیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے خبر دی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکروں سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنَ

الرَّعْيِ حَتّٰى ضَرَبَتْ بِجِرَانِهَا عَلَى الْقَبْرِ وَتَمَرَّغَتْ عَلَيْهِ ، فَأَمَرْتُ بِهَا فَرُدَّتْ إِلَىٰ مَرْعَاهَا وَإِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَحُجُّ عَلَيْهَا وَيَعْتَمِرُ وَلَمْ يَقْرَعْهَا قَرْعَةً قَطُّ .
ابْنُ بَابَوَيْهِ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میرے والد علی بن الحسین نے انتقال فرمایا تو ان کا ناقہ چراگاہ سے آیا اور اپنی گردن قبر پر رکھی اور دیر تک اسے قبر پر رگڑتا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے چراگاہ واپس لے جاؤ اور میرے والد اسی پر سوار ہو کر حج و عمرہ بجالاتے تھے اور اس کو آپ نے کبھی کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ نے بھی نقل کی ہے۔

٤ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمَارَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي وُعِدَ فِيهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام : يَا بُنَيَّ ابْغِنِي وَضُوءاً قَالَ : فَقُمْتُ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ ، فَقَالَ : لَا أَبْغِي هٰذَا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئاً مَيِّتاً ، قَالَ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ بِالْمِصْبَاحِ فَإِذَا فِيهِ فَارَةٌ مَيْتَةٌ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ غَيْرِهِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُعِدْتُهَا ، فَأَوْصَى بِنَاقَتِهِ أَنْ يُحْظَرَ لَهَا حِظَارٌ وَأَنْ يُقَامَ لَهَا عَلَفٌ فَجُعِلَتْ فِيهِ . قَالَ : فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ خَرَجَتْ حَتّٰى أَتَتِ الْقَبْرَ فَضَرَبَتْ بِجِرَانِهَا وَرَغَتْ وَهَمَلَتْ عَيْنَاهَا ، فَأُتِيَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ ، إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَاهَا فَقَالَ : صَهْ الْآنَ قُومِي بَارَكَ اللهُ فِيكِ ، فَلَمْ تَفْعَلْ. فَقَالَ : وَإِنْ كَانَ لَيَخْرُجُ عَلَيْهَا إِلَىٰ مَكَّةَ فَيُعَلِّقُ السَّوْطَ عَلَى الرَّحْلِ فَمَا يَقْرَعُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ . قَالَ : وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ فَيَحْمِلُ الْجِرَابَ فِيهِ الصُّرَرُ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ حَتّٰى يَأْتِيَ بَاباً بَاباً ، فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنِيلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَدُوا ذَاكَ ، فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ يَفْعَلُهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کے لئے پانی لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا تو دیکھا کہ ظرف میں ایک مردہ چوہا ہے میں نے اور پانی لاکر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا یہ میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے ناقہ کے متعلق وصیت کی کہ اسے اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے ناقہ کو ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہوگیا تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور رگڑا ایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے امام محمد باقر کو خبر دی گئی کہ ناقہ کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا صبر کر اللہ تجھے جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مکہ کو جاتے تھے تو کوڑا سواری پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک ناقہ کو کوڑے سے مارتے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلا لے کر نکلتے جس میں درہم و دینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جاتے اسے کھٹ کھٹاتے جو آتا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو آنے والے علی بن الحسین تھے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللهِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَرَأَ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَإِنَّا فَتَحْنَا لَكَ وَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ سَاعَتِهِ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جب حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے سورۂ واقعہ اور سورۂ انا فتحنا کی تلاوت کی اور فرمایا حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ پورا کیا اور ہم کو روئے زمین کا وارث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنت میں جگہ دی اس کے بعد ہی حضرت کی روح قبض ہو گئی اور پھر کچھ کہہ نہ سکے۔

٦ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ خَمْسِينَ سَنَةً ، فِي عَامِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ ، عَاشَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ خَمْساً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ۵۷ سال کی عمر میں ہوا ۹۵ھ میں امام حسین علیہ السلام کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو سولہواں باب

ذکر مولد امام محمد باقر علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۶)

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (ع)

وُلِدَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ وَقُبِضَ عليه السلام سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ وَلَهُ سَبْعٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِاللهِ بِنْتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمُ الْهَادِيَةِ.

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَزْيَدٍ عَنْ، عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ أُمِّي قَاعِدَةً عِنْدَ جِدَارٍ فَتَصَدَّعَ الْجِدَارُ وَسَمِعْنَا هَدَّةً شَدِيدَةً، فَقَالَتْ بِيَدِهَا: لَا وَحَقِّ الْمُصْطَفَى مَا أَذِنَ اللهُ لَكَ فِي السُّقُوطِ فَبَقِيَ مُعَلَّقاً فِي الْجَوِّ حَتَّى جَازَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ: وَ ذَكَرَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام جَدَّتَهُ أُمَّ أَبِيهِ يَوْماً فَقَالَ: كَانَتْ صِدِّيقَةً، لَمْ تُدْرَكْ فِي آلِ الْحَسَنِ عليه السلام امْرَأَةٌ مِثْلُهَا. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور وفات پائی ۱۱۴ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ کے پاس جہاں آپ کے باپ علی ابن الحسین ستھے دفن ہوئے ان کی والدہ ام عبداللہ بنت امام حسن ابن علی بن ابی طالب تھیں ان سب پر سلام اور ان کی ذریت پر بھی۔

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ناگاہ دیوار شق ہوئی اس کی آواز ہم نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا قسم ہے حق محمد مصطفیٰ کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی۔ پس وہ فضا میں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کی دادی (ان کے باپ کی ماں) صدیقہ تھیں اولاد امام حسنؑ میں اور کوئی عورت ان کی مثل نہیں ہوئی۔ محمد ابن الحسن نے عبداللہ بن احمد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ جابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ الأَنْصارِيَّ كانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وكانَ رَجُلاً مُنْقَطِعاً إِلَيْنا أَهْلَ الْبَيْتِ وَكانَ يَقْعُدُ في مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمامَةٍ سَوْداءَ وَكانَ يُنادي يا باقِرَ الْعِلْمِ ، يا باقِرَ الْعِلْمِ ، فَكانَ أَهْلُ الْمَدينَةِ يَقُولُونَ : جابِرٌ يَهْجُرُ ، فَكانَ يَقُولُ : لا وَاللهِ ما أَهْجُرُ وَلكِنّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ : إِنَّكَ سَتُدْرِكُ رَجُلاً مِنّي اسْمُهُ اسْمي وَشَمائِلُهُ شَمائِلي ، يَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْراً ، فَذاكَ الَّذي دَعاني إِلى ما أَقُولُ ، قالَ : فَبَيْنا جابِرٌ يَتَرَدَّدُ ذاتَ يَوْمٍ في بَعْضِ طُرُقِ الْمَدينَةِ إِذْ مَرَّ بِطَريقٍ في ذاكَ الطَّريقِ كُتّابٌ فيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فَلَمّا نَظَرَ إِلَيْهِ قالَ : يا غُلامُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قالَ لَهُ : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قالَ : شَمائِلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالَّذي نَفْسي بِيَدِهِ ، يا غُلامُ مَا اسْمُكَ ؟ قالَ . اسْمي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يُقَبِّلُ رَأْسَهُ وَ يَقُولُ : بِأَبي أَنْتَ وَأُمّي أَبُوكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ ذلِكَ ، قالَ : فَرَجَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلى أَبيهِ وَهُوَ ذَعِرٌ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَقالَ لَهُ : يا بُنَيَّ وَ قَدْ فَعَلَها جابِرٌ قالَ : نَعَمْ قالَ : اِلْزَمْ بَيْتَكَ يا بُنَيَّ ، فَكانَ جابِرٌ يَأْتيهِ طَرَفَيِ النَّهارِ وَكانَ أَهْلُ الْمَدينَةِ يَقُولُونَ : وا عَجَباهُ لِجابِرٍ يَأْتي هذَا الْغُلامَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَهُوَ آخِرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَضى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْتيهِ عَلى وَجْهِ الْكَرامَةِ لِصُحْبَتِهِ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ : فَجَلَسَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالى ، فَقالَ أَهْلُ الْمَدينَةِ : ما رَأَيْنا أَحَداً أَجْرَأَ مِنْ هذا ، فَلَمّا رَأى ما يَقُولُونَ حَدَّثَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ أَهْلُ الْمَدينَةِ : ما رَأَيْنا أَحَداً قَطُّ أَكْذَبَ مِنْ هذا يُحَدِّثُنا عَمَّنْ لَمْ يَرَهُ ، فَلَمّا رَأى ما يَقُولُونَ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، قالَ : فَصَدَّقُوهُ وَكانَ جابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ يَأْتيهِ فَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جابر انصاریؓ اصحاب رسولؐ میں سب سے آخر تھے سوائے ہم اہل بیت کے سب سے قطع تعلق کیے ہوئے تھے مسجد رسول میں بیٹھے رہتے تھے بے تحت الحنک کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور بار بار کہتے تھے۔ یا باقر العلم یا باقر العلم (اے علم کے شگاف کرنے والے) اہل مدینہ یہ سن کر کہتے تھے جابر دیوانے ہوگئے ہیں، بکواس کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں بکواس نہیں کرتا۔

بلکہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ اے جابر تم ایک شخص سے ملاقات کرو گے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے

خصائل میرے سے خصائل ہوں گے وہ علم کے سرچشموں کو شگافتہ کرے گا یہ ہے وہ بات جس نے مجھے مجبور کیا ہے۔ ان الفاظ کے کہنے پر، ایک دن جابر مدینہ کی ایک راہ سے گزرے جہاں ایک مکتب تھی اور امام محمد باقر علیہ السلام اس میں بیٹھے تھے جابر نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے لڑکے ذرا آگے آ ناوہ آگئے، پھر کہا ذرا پیچھے پھرنا پھروہ پلٹے جابر نے کہا واللہ یہ تو رسول اللہ ہی کے سے شمائل ہیں اے لڑکے تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام ہے محمد بن علی بن الحسین ہے یہ سن کر جابر نے سر امام پر بوسہ دیا اور کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپؑ کے باپ رسول اللہؐ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ایسا ایسا کہا ہے۔ یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے۔ درآنحالیکہ اضطراب لاحق تھا اور یہ واقعہ اپنے والدماجد کو سنایا۔ انھوں نے فرمایا بیٹا کیا جابر نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا، ہاں۔ اے فرزند اپنے گھر میں رہا کرو۔ جابر آپ کے پاس برابر صبح وشام آیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جابر اتنے بزرگ اور آخری صحابیٔ رسولؐ ہو کر اس لڑکے کے پاس آتے ہیں کچھ دن بعد جب حضرتِ علی بن الحسین کا انتقال ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام اس عظمت کی بنا پر جو جابر کو بنا بر صحبت رسول حاصل تھی جابر کے پاس آنے لگے ایک روز آپ جابر کے پاس بیٹھے خدا کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اہلِ مدینہ کہنے لگے کہ ہم نے اس شخص سے زیادہ جری نہیں دیکھا کہ بے واسطہ رسول بیان کر رہا ہے جب حضرت نے یہ سنا تو یہ فرمایا رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا ہے انھوں نے کہا کتنا جھوٹا ہے یہ شخص کہ رسولؐ کو دیکھا نہیں تھا اور بے واسطہ ان سے حدیث بیان کرتا ہے جب یہ سنا تو آپ نے جابر کے حوالے سے بیان کیا۔ تب انھوں نے تصدیق کی جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور تحصیلِ علم کرتے تھے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : أَنْتُمْ وَرَثَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : رَسُولُ اللهِ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ عَلِمَ كُلَّمَا عَلِمُوا ؟ قَالَ لِي : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ تُحْيُوا الْمَوْتَى وَتُبْرِؤُا الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ ؟ قَالَ : نَعَمْ بِإِذْنِ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ لِي : ادْنُ مِنِّي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحَ عَلَى وَجْهِي وَعَلَى عَيْنِي فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَالسَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ وَالْبُيُوتَ وَ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَتُحِبُّ أَنْ تَكُونَ هَكَذَا وَلَكَ مَا لِلنَّاسِ وَ عَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَعُودَ كَمَا كُنْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ خَالِصاً ؟ قُلْتُ : أَعُودُ كَمَا كُنْتُ ، فَمَسَحَ عَلَى عَيْنِي فَعُدْتُ كَمَا كُنْتُ ، قَالَ : فَحَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عُمَيْرٍ بِهَذَا ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ النَّهَارَ حَقٌّ .

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ وارث رسول اللہ ہیں؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارث انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا آپ اس پر قادر ہیں کہ مُردوں کو زندہ کریں اور اندھوں اور مبروصوں کو اچھا کر دیں، فرمایا ہاں اللہ کے اذن سے، اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) تم میرے

قریب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا میں نے سورج آسمان و زمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیے بھی وہی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لئے مخصوص ہو جائے میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ میں نے یہ واقعہ ابن ابی عمیر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اسی طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْماً إِذْ وَقَعَ زَوْجُ وَرَشَانَ عَلَى الْحَائِطِ وَهَدَلَا هَدِيلَهُمَا فَرَدَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِمَا كَلَامَهُمَا سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا، فَلَمَّا طَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَدَلَ الذَّكَرُ عَلَى الْأُنْثىٰ سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَاهٰذَا الطَّيْرُ؟ قَالَ: يَاابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَأَطْوَعُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هٰذَا الْوَرَشَانَ ظَنَّ بِامْرَأَتِهِ فَحَلَفَتْ لَهُ مَافَعَلْتُ فَقَالَتْ: تَرْضَا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، فَرَضِيَا بِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَهَا ظَالِمٌ فَصَدَّقَهَا.

۴۔ راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ قمریوں کا ایک جوڑا دیوار پر آ کر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر علیہ السلام کچھ ان کی باتوں کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دیوار پر پھر بیٹھے اور نر نے مادہ سے کچھ کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان طائروں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اے ابن مسلم ہر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے۔ پرندے ہوں یا چوپائے یا ہر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس نر قمری نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق (کہ وہ کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے) اس نے حلف سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بن علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے میں نے دونوں کو بتایا کہ نر نے مادہ پر ظلم کیا ہے پس نر نے، اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان صحیح ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُمِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى الشَّامِ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَصَارَ بِبَابِهِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ: إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ وَبَّخْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ثُمَّ رَأَيْتُمُونِي

قَدْ سَكَتَ فَلْيُقْبِلْ عَلَيْهِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ فَلْيُوَبِّخْهُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ بِيَدِهِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَعَمَّهُمْ جَمِيعاً بِالسَّلَامِ ثُمَّ جَلَسَ فَازْدَادَ هِشَامٌ عَلَيْهِ حَنَقاً بِتَرْكِهِ السَّلَامَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَجُلُوسِهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَأَقْبَلَ يُوَبِّخُهُ وَيَقُولُ فِيمَا يَقُولُ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قَدْشَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَدَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَزَعَمَ أَنَّهُ الْإِمَامُ سَفَهاً وَقِلَّةَ عِلْمٍ ، وَوَبَّخَهُ بِمَا أَرَادَ أَنْ يُوَبِّخَهُ ، فَلَمَّا سَكَتَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ يُوَبِّخُهُ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُمْ ، فَلَمَّا سَكَتَ الْقَوْمُ نَهَضَ عليه السلام قَائِماً ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَأَيْنَ يُرَادُ بِكُمْ ، بِنَا هَدَى اللهُ أَوَّلَكُمْ وَبِنَا يَخْتِمُ آخِرَكُمْ ، فَإِنْ يَكُنْ لَكُمْ مُلْكٌ مُعَجَّلٌ فَإِنَّ لَنَا مُلْكاً مُؤَجَّلاً وَلَيْسَ بَعْدَ مُلْكِنَا مُلْكٌ لِأَنَّا أَهْلُ الْعَاقِبَةِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْحَبْسِ تَكَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ فِي الْحَبْسِ رَجُلٌ إِلَّا تَرَشَّفَهُ وَحَنَّ إِلَيْهِ [٢] ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَبْسِ إِلَى هِشَامٍ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَنْ يَحُولُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَجْلِسِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيُرَدُّوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرَجَ لَهُمُ الْأَسْوَاقُ وَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَسَارُوا ثَلَاثاً لَا يَجِدُونَ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى مَدْيَنَ ، فَأُغْلِقَ بَابُ الْمَدِينَةِ دُونَهُمْ فَشَكَا أَصْحَابُهُ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ قَالَ : فَصَعِدَ جَبَلاً يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا أَنَا بَقِيَّةُ اللهِ ، يَقُولُ اللهُ : «بَقِيَّةُ اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ» قَالَ : وَكَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ : يَا قَوْمِ هَذِهِ وَاللهِ دَعْوَةُ شُعَيْبٍ النَّبِيِّ وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ بِالْأَسْوَاقِ لَتُؤْخَذُنَّ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَصَدِّقُونِي فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ وَأَطِيعُونِي وَكَذِّبُونِي فِيمَا تَسْتَأْنِفُونَ فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ ، قَالَ فَبَادَرُوا فَأَخْرَجُوا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ بِالْأَسْوَاقِ ، فَبَلَغَ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ خَبَرُ الشَّيْخِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَمَلَهُ فَلَمْ يُدْرَ مَا صَنَعَ بِهِ .

۵- ابوبکر خضرمی سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبدالملک نے شام میں بلایا اور آپؑ اس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اس نے اپنے اصحاب اور حاضرین سے کہا جو بنی اُمیہ میں سے تھے جب میں محمد بن علی سے سرزنش کر چکوں تو تم میں سے ہر ایک آگے بڑھ کر سرزنش کرے پھر حکم دیا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، جب حضرت آئے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ السلام علیکم، اس سلام میں ان سب کو شریک کیا اور آپؑ ایک

جگہ بیٹھ گئے، ہشام کو اس پر غصہ آیا کہ اس کو شایانِ سلطنت سلام کیوں نہ کیا، دوسرے بے اجازت بیٹھ کیوں گئے اس نے سرزنش کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد بن علی تم میں سے ایک شخص ہمیشہ ایسا رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے، وہ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور از روئے حماقت یہ گمان کرتا ہے کہ وہ امام ہے باوجود قلت علم کے، پھر جتنی سرزنش کرنی چاہتا تھا کی، جب وہ چپ ہوا تو درباریوں میں سے ایک ایک آگے بڑھا تا آنکہ یہ دور آخر تک پہنچ گیا جب یہ لوگ خاموش ہوتے تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو تم کہاں بہکے جارہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو، تم میں سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم سے متعلق تھی اور تمہارے آخر والوں کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہو گی اگر تمہاری حکومت اس دنیا میں ہے تو ہماری آخرت میں ہو گی جس کے بعد کوئی حکومت نہ ہو گی۔ ہم ہی تو ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے۔

اس نے حضرت کو قید کرنے کے لیے حکم دیا۔ جب آپ قید خانہ میں پہنچے تو وہاں کے قیدیوں میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ سے علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف دل سے مائل نہ ہوا ہو یہ حال دیکھ کر زندان بان ہشام کے پاس آیا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اہلِ شام کے دل آپ کی طرف سے پھر نہ جائیں اور جس مسند حکومت پر بیٹھے ہو اس سے الگ نہ کر دیئے جاؤ۔ پھر سارا حال بیان کیا۔ ہشام نے حکم دیا کہ حضرت کو مع ان کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستوں سے لے جائیں جن کے قریب آبادی نہ ہو اور حکم دیا کہ بازاروں کو ان پر بند رکھا جائے اور کھانے پینے سے ان کو باز رکھا جائے۔ راہ میں تین دن گزر گئے انھیں کھانا اور پانی میسر نہ ہوا۔ جب شہر مدین میں پہنچے تو اہلِ شہر نے دروازے بند کر لیے۔ آپ کے ساتھیوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی۔ آپ ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہ لوگ آپ کو دیکھیں، نہایت بلند آواز سے آپ نے فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو جس کے باشندے ظالم ہیں، میں بقیۃ اللہ ہوں، خدا فرماتا ہے اگر تم مومن ہو تو بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک بوڑھے آدمی نے یہ کلمات سنے، وہ لوگوں کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے قوم واللہ شعیب نبی نے بھی اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا اگر تم نے اس شخص کے لئے بازار نہ کھولے تو خدائی عذاب تمھیں اوپر سے اور نیچے سے گھیر لے گا اگر اس مرتبہ میری تصدیق کرو اور میری اطاعت کرو (اور جو کچھ ہونے والا ہے لاگر بتا دوں) تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے میں تم کو نصیحت کرتا ہوں یہ سن کر وہ بہت جلد شہر سے نکلے اور کھانے پینے کا سامان حضرت اور ان کے ساتھیوں کے پاس لائے جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اس نے اس کو اپنے پاس بلایا پھر پتہ نہ چلا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

٦ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَالْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً ، فِي عَامِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ ،

غاشَ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام تِسْعَ عَشَرَةَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت علی بن الحسین کے بعد وہ ۱۹ سال دو ماہ زندہ رہے۔

ایک سو سترہواں باب

ذکر مولد ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام

(بابُ) ۱۱۷

مَوْلِدِ أَبِي عَبْدِاللّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلامُ

وُلِدَ أَبُو عَبْدِاللّهِ عليه السلام سَنَةَ ثَلاثٍ وَثَمانِينَ وَ مَضى عليه السلام فِي شَوّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمانٍ وَأَرْبَعِينَ وَ مائَةٍ وَلَهُ خَمْسٌ وَ سِتُّونَ سَنَةً وَ دُفِنَ بِالْبَقِيعِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهم السلام وَأُمُّهُ أُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأُمُّها أَسْماءُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ قالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ جَرِيرٍ قالَ: قالَ أَبُو عَبْدِاللّهِ عليه السلام كانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْقاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُوخالِدٍ الْكابُلِيُّ مِنْ ثِقاتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قالَ: وَكانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَاتَّقَتْ وَأَحْسَنَتْ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ، قالَ: وَقالَتْ أُمِّي: قالَ أَبِي: يا أُمَّ فَرْوَةَ إِنِّي لَأَدْعُو اللّهَ لِمُذْنِبِي شِيعَتِنا فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ، لِأَنّا نَحْنُ فِيما يَنُوبُنا مِنَ الرَّزايا نَصْبِرُ عَلى ما نَعْلَمُ مِنَ الثَّوابِ وَهُمْ يَصْبِرُونَ عَلى ما لا يَعْلَمُونَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۱۴۸ھ میں بعمر ۶۵ سال انتقال فرمایا اور بقیع کے اندر اس زمین میں دفن ہوئے جہاں ان کے باپ دادا اور امام حسن کی قبریں ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ فروہ تھیں ام فروہ کی والدہ اسما بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر تھیں۔

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابوبکر اور ابوخالد کابلی معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور

عذاب خدا سے ڈرتی تھیں اور ان کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام فروہ میں گنہگار شیعوں کے لئے اپنے اللہ سے ہر روز و شب میں ایکہزار بار دعا کرتا ہوں ہم آئمہ ہیں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

٢ ـ بَعْضُ أَصْحابِنا ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ سَماعَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقاسِمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ : وَجَّهَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ والِيهِ عَلَى الْحَرَمَيْنِ أَنْ أَحْرِقْ عَلىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دارَهُ ، فَأَلْقَى النّارَ فِي دارِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَخَذَتِ النّارُ فِي الْبابِ وَالدِّهْلِيزِ ، فَخَرَجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَتَخَطَّى النّارَ وَيَمْشِي فِيها وَيَقُولُ : أَنَا ابْنُ أَعْراقِ الثَّرىٰ أَنَا ابْنُ إِبْراهِيمَ خَلِيلِ اللهِ عليه السلام .

مفضل راوی کہتا ہے کہ منصور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو منصور کی طرف سے حاکم حرمین تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر ہوں جلا دیں۔ حسن نے آپؑ کے دروازہ اور دہلیز میں آگ ڈال دی حضرت اس میں سے نکلے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ ، رُفَيْدٍ مَوْلىٰ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ وبْنِ هُبَيْرَةَ قالَ : سَخِطَ عَلَيَّ ابْنُ هُبَيْرَةَ وَحَلَفَ عَلَيَّ لَيَقْتُلَنِّي ، فَهَرَبْتُ مِنْهُ وَعُذْتُ بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ خَبَرِي ، فَقالَ لِي : انْصَرِفْ وَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلامَ وَقُلْ لَهُ : إِنِّي قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلاكَ رُفَيْداً فَلا تَهِجْهُ بِسُوءٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ شامِيٌّ خَبِيثُ الرَّأْيِ فَقالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِ كَما أَقُولُ لَكَ ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمّا كُنْتُ فِي بَعْضِ الْبَوادِي اسْتَقْبَلَنِي أَعْرابِيٌّ فَقالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ إِنِّي أَرىٰ وَجْهَ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِيَ : اخْرُجْ يَدَكَ ، فَفَعَلْتُ فَقالَ : يَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِي : أَبْرِزْ رِجْلَكَ فَأَبْرَزْتُ رِجْلِي ، فَقالَ : رِجْلُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِي : أَبْرِزْ جَسَدَكَ ؟ فَفَعَلْتُ ، فَقالَ : جَسَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِيَ : اخْرُجْ لِسانَكَ ، فَفَعَلْتُ ، فَقالَ لِيَ : امْضِ ، فَلا بَأْسَ عَلَيْكَ فَإِنَّ فِي لِسانِكَ رِسالَةً لَوْ أَتَيْتَ بِهَا الْجِبالَ الرَّواسِيَ لَانْقادَتْ لَكَ ، قالَ : فَجِئْتُ حَتّىٰ وَقَفْتُ عَلىٰ بابِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَاسْتَأْذَنْتُ ، فَلَمّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قالَ : أَتَتْكَ بِخائِنٍ رِجْلاهُ يا غُلامُ النَّطْعَ وَالسَّيْفَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِي فَكُتِّفْتُ وَشُدَّ رَأْسِي وَقامَ عَلَيَّ السَّيّافُ لِيَضْرِبَ عُنُقِي فَقُلْتُ : أَيُّهَا الْأَمِيرُ لَمْ تَظْفَرْ بِي عَنْوَةً

وَإِنَّمَا جِئْتُكَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَهٰهُنَا أَمْرٌ أَذْكُرُهُ لَكَ ثُمَّ أَنْتَ وَشَأْنُكَ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: أَخْلِنِي فَأَمَرَ مَنْ حَضَرَ فَخَرَجُوا فَقُلْتُ لَهُ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْداً فَلَا تَهِجْهُ بِسُوءٍ فَقَالَ: [وَ]اللهِ لَقَدْ قَالَ لَكَ جَعْفَرُ [بْنُ مُحَمَّدٍ] هٰذِهِ الْمَقَالَةَ وَأَقْرَأَنِي السَّلَامَ؟! فَحَلَفْتُ لَهُ فَرَدَّهَا عَلَيَّ ثَلَاثاً ثُمَّ حَلَّ أَكْتَافِي، ثُمَّ قَالَ: لَا يُقْنِعُنِي مِنْكَ حَتّٰى تَفْعَلَ بِي مَا فَعَلْتُ بِكَ، قُلْتُ: مَا تَنْطَلِقُ يَدِي بِذَاكَ وَلَا تَطِيبُ بِهِ نَفْسِي، فَقَالَ: وَاللهِ مَا يُقْنِعُنِي إِلَّا ذَاكَ، فَفَعَلْتُ بِهِ كَمَا فَعَلَ بِي وَأَطْلَقْتُهُ فَنَاوَلَنِي خَاتَمَهُ وَقَالَ: أُمُورِي فِي يَدِكَ فَدَبِّرْ فِيهَا مَا شِئْتَ.

۳۔ رفید غلام یزید بن عمر ابن ہبیرہ نے بیان کیا کہ ابن ہبیرہ کو مجھ پر غصہ آیا اور اس نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی، میں بھاگ کر امام جعفر صادقؑ کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا۔ فرمایا واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں نے تیرے غلام رُفیدؒ کو پناہ دی ہے لہٰذا اب اس کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ وہ مرد شامی بدرائے ہے۔ فرمایا تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے اسے بیان کر، میں چلا، ایک بادیہ سے گزر رہا تھا کہ ایک صحرائی عرب مجھے ملا اور کہا کہاں جاتا ہے۔ میں تیرا چہرہ مقتولوں کا سا پا رہا ہوں۔ پھر کہا اپنا ہاتھ دکھا۔ میں نے دکھایا تو اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا ہاتھ ہے۔ پھر کہا۔ پیر دکھا۔ میں نے دکھایا۔ اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کے لیے بھی یہی کہا، پھر کہا زبان دکھا۔ میں نے دکھائی۔ اس نے کہا جا اب تیرے لئے خوف نہیں اس پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تو مضبوط پہاڑوں کو پہنچا دے تو وہ بھی تیرے مطیع ہو جائیں۔ اس نے کہا جب میں ہبیرہ کے دروازے پر پہنچا تو اجازت چاہی، جب اندر گیا اس نے کہا چور خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اے غلام چمڑا بچھا اور تلوار لا پھر اس نے میرے ہاتھ پس گردن سے باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کو کہا۔ جلاد قتل کرنے کو کھڑا ہوا۔ میں نے کہا اے امیر جلدی نہ کر۔ اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا بیان کر، میں نے کہا خلوت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا۔ میں نے کہا۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بعد سلام فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا۔ اس نے کہا اللہ اکبر کیا امام نے ایسا فرمایا ہے مجھے سلام کہلا کر بھیجا ہے میں نے قسم کھائی، اس نے تین بار ایسا ہی کہلوایا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چین نہ آئے گا جب تک تو بھی اسی طرح میرے ہاتھ نہ باندھے۔ میں نے کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے اس نے کہا یہ کرنا ہوگا چنانچہ میں نے کیا۔ پھر اسے کھول دیا۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا۔ اب میرے تمام معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر۔

۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ وَمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَلَمَةَ السَّرَّاجِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ

أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقالَ : عِنْدَنا خَزائِنُ الأَرْضِ وَمَفاتيحُها وَلَوْشِئْتُ أَنْ أَقولَ بِإحْدى رِجْلَيَّ أَخْرِجي مافيكِ مِنَ الذَّهَبِ لَأَخْرَجَتْ ، قالَ : ثُمَّ قالَ بِإحْدى رِجْلَيْهِ فَخَطَّها فِي الأَرْضِ خَطّاً فَانْفَجَرَتِ الأَرْضُ ثُمَّ قالَ بِيَدِهِ :فَأَخْرَجَ سَبيكَةَ ذَهَبٍ قَدْرَ شِبْرٍ ثُمَّ قالَ : أُنْظُروا حَسَناً، فَنَظَرْنا فَإذاسَبائِكُ كَثيرَةٌ بَعْضُها عَلى بَعْضٍ يَتَلأْلَأُ فَقالَ لَهُ بَعْضُنا: جُعِلْتُ فِداكَ أُعْطيتُمْ ما أُعْطيتُمْ وَشيعَتُكُمْ مُحْتاجونَ ؟ قالَ : فَقالَ : إنَّ اللهَ سَيَجْمَعُ لَنا وَ لِشيعَتِنا الدُّنْيا وَالآخِرَةَ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّاتِ النَّعيمِ وَيُدْخِلُ عَدُوَّنا الجَحيمَ .

۴۔ راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؑ نے فرمایا۔ میرے پاس خزائن زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیر مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال تو وہ نکال دے گی پھر آپ نے پیر سے زمین پر خط دیا۔ زمین وہاں سے شق ہوگئی۔ پھر اپنے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بقدر ایک بالشت تھی نکالی اور فرمایا تم لوگ اچھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا۔ آپؑ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیجئے۔ فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصّہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

توضیح :۔ دنیا و آخرت میں ہمارے شیعوں کا حصہ ہے اس سے مراد امام کی یہ ہے کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ان کے لئے دولت کی فراوانی ہوگی اور قبل ظہور جو ان کو تکلیف پہنچی ہوگی ان کے بدلے میں خدا ان کو جنت دے گا

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ قالَ : كانَ لي جارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطانَ فَأَصابَ مالاً ، فَأَعَدَّ قِياناً وَكانَ يَجْمَعُ الْجَميعَ إلَيْهِ وَ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ وَ يُؤْذيني ، فَشَكَوْتُهُ إلى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ ، فَلَمْ يَنْتَهِ فَلَمّا أَنْ أَلْحَحْتُ عَلَيْهِ قالَ لي : يا هٰذا أَنا رَجُلٌ مُبْتَلىً وَ أَنْتَ رَجُلٌ مُعافىً ، فَلَوْ عَرَضْتَني لِصاحِبِكَ رَجَوْتُ أَنْ يُنْقِذَنِيَ اللهُ بِكَ ، فَوَقَعَ ذٰلِكَ لَهُ في قَلْبي فَلَمّا صِرْتُ إلى أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام ذَكَرْتُ لَهُ حالَهُ ، فَقالَ لي: « إذا رَجَعْتَ إلَى الْكوفَةِ سَيَأْتيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعْ ما أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللهِ الْجَنَّةَ » فَلَمّا رَجَعْتُ إلَى الْكوفَةِ أَتاني فيمَنْ أَتى ،فَاحْتَبَسْتُهُ عِنْدي حَتّى خَلا مَنْزِلي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : يا هٰذا إنّي ذَكَرْتُكَ لِأَبي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ عليهما السلام فَقالَ لي : «إذا رَجَعْتَ إلَى الْكوفَةِ سَيَأْتيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : دَعْ ما أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللهِ الْجَنَّةَ » قالَ : فَبَكى

ثُمَّ قَالَ لِي : اَللّٰهُ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا ؟ قَالَ : فَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ ، فَقَالَ لِي : حَسْبُكَ وَمَضَى ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَانِي وَإِذَا هُوَ خَلْفَ دَارِهِ عُرْيَانٌ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ لَا وَاللّٰهِ مَا بَقِيَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ أَخْرَجْتُهُ وَأَنَا كَمَا تَرَى ، قَالَ : فَمَضَيْتُ إِلَى إِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْتُهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ أَيَّامٌ يَسِيرَةٌ حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ أَنِّي عَلِيلٌ فَأْتِنِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَ أُعَالِجُهُ حَتَّى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِساً وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَغُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَى صَاحِبُكَ لَنَا ، ثُمَّ قُبِضَ - رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلَمَّا حَجَجْتُ أَتَيْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي اِبْتِدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَإِحْدَى رِجْلِي فِي الصَّحْنِ وَالْأُخْرَى فِي دِهْلِيزِ دَارِهِ يَا أَبَا بَصِيرٍ ! قَدْ وَفَيْنَا لِصَاحِبِكَ ،

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ ہمارا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کر کے گانا کراتا تھا اور شراب پیتا، مجھے سخت اذیت پہنچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی۔ مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے کہا۔ میں فسق و فجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بری ہیں اگر آپ میرا معاملہ خدمتِ امام میں پیش کر دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل میں یہی آیا۔ جب میں خدمتِ امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کوفہ جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا۔ جعفر بن محمدؑ نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کوفہ پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ وہ بھی آیا۔ میں نے اسے روک رکھا جب خلوت ہوئی تو میں نے کہا۔

اے شخص میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کر دیا تھا انھوں نے فرمایا۔ جب کوفہ جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمدؑ نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دے میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں، یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے قسم کھا کر کہا بے شک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمہارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں برہنہ ہے۔ مجھ سے کہا اے ابوبصیر واللہ میرے گھر میں جو چیز بھی تھی۔ میں نے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو حال ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس کو پہنانے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کئی دن میں اس کے پاس نہ گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں علیل ہوں، میں گیا اور برابر جاتا رہا اور اس کا علاج کراتا رہا یہاں تک کہ موت کا وقت قریب آگیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نزاعی کیفیت طاری تھی ذرا افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابوبصیر آپ کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا اس کے بعد وہ مر گیا اللہ کی اس پر رحمت ہو، جب میں حج کو گیا تو امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اذنِ دخول چاہا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی

ایک پہر دروازے میں تھا اور دوسرا دہلیز میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابوبصیر ہم نے تمہارے دوست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالَ لِي: أَتَدْرِي مَا كَانَ سَبَبُ دُخُولِنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ وَ مَعْرِفَتِنَا بِهِ وَمَا كَانَ عِنْدَنَا مِنْهُ ذِكْرٌ وَلَا مَعْرِفَةُ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ يَعْنِي أَبَا الدَّوَانِيقِ قَالَ لِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ: يَا مُحَمَّدُ ابْغِ لِي رَجُلًا لَهُ عَقْلٌ يُؤَدِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي: قَدْ أَصَبْتُهُ لَكَ هٰذَا فُلَانُ بْنُ مُهَاجِرٍ خَالِي، قَالَ: فَأْتِنِي بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ خُذْ هٰذَا الْمَالَ وَأْتِ الْمَدِينَةَ وَأْتِ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَعِدَّةً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ: إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَبِهَا شِيعَةٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ وَجَّهُوا إِلَيْكُمْ بِهٰذَا الْمَالِ، وَادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى شَرْطِ كَذَا وَ كَذَا، فَإِذَا قَبَضُوا الْمَالَ فَقُلْ: إِنِّي رَسُولٌ وَأُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعِي خُطُوطُكُمْ بِقَبْضِكُمْ مَا قَبَضْتُمْ. فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّوَانِيقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّوَانِيقِ مَا وَرَاءَكَ قَالَ: أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَ هٰذِهِ خُطُوطُهُمْ بِقَبْضِهِمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ. فَإِنِّي أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ فَجَلَسْتُ خَلْفَهُ وَقُلْتُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَأَذْكُرُ لَهُ مَا ذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ، فَعَجَّلَ وَانْصَرَفَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا هٰذَا اتَّقِ اللهَ وَلَا تَغُرَّ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُمْ قَرِيبُو الْعَهْدِ بِدَوْلَةِ بَنِي مَرْوَانَ وَ كُلُّهُمْ مُحْتَاجٌ، فَقُلْتُ: وَمَا ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللهُ؟ قَالَ: فَأَدْنَى رَأْسَهُ مِنِّي وَ أَخْبَرَنِي بِجَمِيعِ مَا جَرَى بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَتَّى كَأَنَّهُ كَانَ ثَالِثَنَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ! اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَفِيهِ مُحَدَّثٌ وَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُنَا الْيَوْمَ وَكَانَتْ هٰذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبَ قَوْلِنَا بِهٰذِهِ الْمَقَالَةِ.

۶۔ جعفر بن محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امر امامت اہل بیت کو تسلیم کیا اور ہم نے امامت جعفر صادقؑ کی معرفت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کبھی اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہمارا کوئی تعلق تھا (کیونکہ اس کا باپ محمد اشعث قاتلانِ حسینؑ سے تھا) صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور دوانقی نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحب عقل ہو اور ایک کام میری طرف سے کر سکے

میرے باپ نے کہا۔ فلاں ابن مہاجر اپنے ماموں کو اس کام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو آلے آؤ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابن مہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبداللہ بن حسن (مثنٰی) ابن حسن علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بن محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مرد مسافر ہوں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو دینا۔ جب مال لے لیں، تو کہنا کہ میں ایک قاصد ہوں جو کچھ آپ نے لیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں۔ یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد اشعث بھی اس کے پاس تھا منصور نے کہا کہو کیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے ملا۔ یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر ابن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تاکہ نماز کے بعد ان سے وہی کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف مڑکر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈر اور ہم اہل بیت کو دھوکا نہ دے بنی مروان کا دور حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی فریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں۔ انھوں نے ہمارے خاندان کو تباہ کر دیا) اب وہ محتاج مال ہیں (لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے) پھر وہ میرے قریب ہوئے اور وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں گویا وہ ہم میں تیسرے تھے، منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث (جو فرشتہ کی آواز سنے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد محدث ہیں یہ سبب ہے میری اس گفتگو کا۔

۷۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، فِي عَامِ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَعَاشَ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ سَنَةً .

۷۔ ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۶۵ سال ۱۴۸ھ تھی۔

۸۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنَا كَفَّنْتُ أَبِي فِي ثَوْبَيْنِ شَطَوِيَّيْنِ ، كَانَ يُحْرِمُ فِيهِمَا وَ فِي قَمِيصٍ مِنْ قُمُصِهِ وَ فِي عِمَامَةٍ كَانَتْ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ فِي بُرْدٍ اشْتَرَاهُ بِأَرْبَعِينَ دِينَاراً

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے کفن دیا اپنے باپ دو شطوی (ایک قریہ کا نام) میں جن کا آپ احرام باندھتے تھے اور آپ کی ایک قمیض میں اور حضرت علی بن الحسین کے عمامہ میں اور ایک چادر میں جسے آپ نے چالیس دینار میں خرید اتھا۔

ایک سو اٹھارہواں باب

ذکر مولد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۸)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام بِالْأَبْوَاءِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: تِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقُبِضَ عليه السلام بِبَغْدَادَ فِي حَبْسِ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَكَانَ هَارُونُ حَمَلَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ لِعَشْرِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ وَقَدْ قَدِمَ هَارُونُ الْمَدِينَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ عُمْرَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ شَخَصَ هَارُونُ إِلَى الْحَجِّ وَحَمَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ فَحَبَسَهُ عِنْدَ عِيسَى بْنِ جَعْفَرٍ، ثُمَّ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ، فَحَبَسَهُ عِنْدَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَتُوُفِّيَ عليه السلام فِي حَبْسِهِ وَدُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقْبَرَةِ قُرَيْشٍ وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: حُمَيْدَةُ.

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ الْقُمِّيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُكَاشَةَ بْنِ مُحْصِنٍ الْأَسَدِيُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَائِماً عِنْدَهُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ عِنَباً فَقَالَ: حَبَّةً حَبَّةً يَأْكُلُهُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّبِيُّ الصَّغِيرُ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً يَأْكُلُهُ مَنْ يَظُنُّ أَنَّهُ لَا يَشْبَعُ وَكُلْهُ حَبَّتَيْنِ حَبَّتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ فَقَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: لِأَيِّ شَيْءٍ لَا تُزَوِّجُ أَبَا عَبْدِ اللهِ فَقَدْ أَدْرَكَ التَّزْوِيجَ؟ قَالَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ صُرَّةٌ مَخْتُومَةٌ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَجِيءُ نَخَّاسٌ مِنْ أَهْلِ بَرْبَرَ فَيَنْزِلُ دَارَ مَيْمُونٍ، فَنَشْتَرِي لَهُ بِهَذِهِ الصُّرَّةِ جَارِيَةً قَالَ: فَأَتَى لِذَلِكَ مَا أَتَى، فَدَخَلْنَا يَوْماً عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّخَّاسِ الَّذِي ذَكَرْتُهُ لَكُمْ؟ قَدْ قَدِمَ، فَاذْهَبُوا فَاشْتَرُوا بِهَذِهِ الصُّرَّةِ مِنْهُ جَارِيَةً، قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّخَّاسَ فَقَالَ: قَدْ بِعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي إِلَّا جَارِيَتَيْنِ مَرِيضَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَمْثَلُ مِنَ الْأُخْرَى، قُلْنَا: فَأَخْرِجْهُمَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَأَخْرَجَهُمَا

فَقُلْنَا : بِكَمْ تَبِيعُنَا هٰذِهِ الْمُتَمَائِلَةَ قَالَ : بِسَبْعِينَ دِيناراً ، قُلْنَا أَحْسِنْ قَالَ : لَا أَنْقُصُ مِنْ سَبْعِينَ دِيناراً قُلْنَا لَهُ نَشْتَرِيهَا مِنْكَ بِهٰذِهِ الصُّرَّةِ مَا بَلَغَتْ وَلَا نَدْرِي مَا فِيهَا وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، قَالَ : فُكُّوا وَزِنُوا فَقَالَ النَّخَّاسُ : لَا تَفُكُّوا فَإِنَّهَا إِنْ نَقَصَتْ حَبَّةً مِنْ سَبْعِينَ دِيناراً لَمْ أُبَايِعْكُمْ فَقَالَ الشَّيْخُ : ادْنُوا ، فَدَنَوْنَا وَ فَكَكْنَا الْخَاتَمَ وَوَزَنَّا الدَّنَانِيرَ فَإِذَا هِيَ سَبْعُونَ دِيناراً لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجَارِيَةَ فَأَدْخَلْنَاهَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَجَعْفَرٌ قَائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرْنَا أَبَا جَعْفَرٍ بِمَا كَانَ ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا اسْمُكِ ؟ قَالَتْ : حُمَيْدَةُ ، فَقَالَ حُمَيْدَةٌ فِي الدُّنْيَا مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ ، أَخْبِرِينِي عَنْكِ أَبِكْرٌ أَنْتِ أَمْ ثَيِّبٌ ؟ قَالَتْ : بِكْرٌ قَالَ : وَكَيْفَ وَلَا يَقَعُ فِي أَيْدِي النَّخَّاسِينَ شَيْءٌ إِلَّا أَفْسَدُوهُ ، فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ يَجِيئُنِي فَيَقْعُدُ مِنِّي مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَيُسَلِّطُ اللهُ عَلَيْهِ رَجُلاً أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَلَا يَزَالُ يَلْطِمُهُ حَتَّى يَقُومَ عَنِّي ؛ فَفَعَلَ بِي مِرَاراً وَ فَعَلَ الشَّيْخُ بِهِ مِرَاراً فَقَالَ : يَا جَعْفَرُ خُذْهَا إِلَيْكَ فَوَلَدَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام .

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۱۲۸ھ میں بمقام الابواپیدا ہوئے اور ۲۶ رجب ۱۸۳ھ میں ۵۴ یا ۵۵ برس کی عمر میں شہادت پائی۔ سندی بن شاہک کی قید میں آپ کی وفات ہوئی ۱۷۹ھ خلیفہ ہارون جب اپنے عمرہ سے فارغ ہوکر ۲۰ ماہ شوال کو مدینہ منورہ آیا تو حضرت کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر حج کیا پھر وہ بصرہ کی راہ سے واپس ہوا اور عیسیٰ بن جعفر کی حراست میں آپ کو چھوڑ گیا پھر اس نے حضرت کو بغداد بلا کر شاہک سندی کی نگرانی میں قید رکھا۔ اسی کی قید میں آپ نے انتقال فرمایا اور بغداد میں قبرستان قریش میں دفن کیے گئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں جن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

۱۔ عکاشہ راوی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی اس کے پاس کھڑے تھے آپ نے انگوروں کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دانہ کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دانہ تو بڈھا یا بچہ (اپنی کمزوری کی وجہ سے) کھاتا ہے اور جوان چار چار دانے کھاتا ہے وہ حریص جوڑتا ہے کہ میں سیر ہونے سے نہ رہ جاؤں تم دو دو دانے کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ ابوعبداللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بردہ فروش آنے والا ہے جو دار میمون میں قیام کرے گا۔ اس سے ہم کنیز خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کچھ دن گزرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بردہ

فروش جس کا میں نے ذکر کیا تھا آگیا۔ فرمایا۔ تم جاؤ اس تھیلی کے بدلے اس کنیز کو خرید لو۔ راوی کہتا ہے۔ ہم بردہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیمار کنیزیں ہیں ایک ان میں دوسری سے اچھی ہے۔ ہم نے کہا۔ انھیں دکھاؤ تو اس نے دکھائیں۔ ہم نے کہا یہ جوان دونوں میں بہتر ہے۔ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا ستر دینار۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہا اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تھیلی کے بدلے خریدتے ہیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تھیلی کو کھول کر رقم گن لو، بردہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر ستر سے کم نکلے تو میں نہیں بیچوں گا۔ بڈھے نے کہا میرے پاس آؤ اور تھیلی کی مُہر توڑو جب ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینار تھے نہ کم نہ زیادہ، ہم نے خرید لیا اور اسے لے کر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام جعفر صادق علیہ السلام ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد کنیز سے پوچھا، تمھارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ ہو دنیا میں اور محمودہ ہو آخرت میں، مجھے بتاؤ تم باکرہ ہو یا ثیّب انھوں نے کہا باکرہ فرمایا، یہ کیسے نخاسوں کے ہاتھ جو عورت آجاتی ہے وہ اسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ انھوں نے کہا۔ یہ شخص میرے پاس آیا اور اس طرح بیٹھا جیسے عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھتا ہے۔ پس خدا نے اس پر ایک مرد بزرگ کو مسلط کیا۔ جس نے اس کو طمانچے مارے وہ اُٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا، ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اے ابوجعفر اس کو لو، اس کے بطن سے اہل زمین کا بہترین شخص موسیٰ نامی پیدا ہوگا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَابِقِ بْنِ الْوَلِيْدِ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : حُمَيْدَةُ مُصَفَّاةٌ مِنَ الْأَدْنَاسِ كَسَبِيكَةِ الذَّهَبِ ، مَا زَالَتِ الْأَمْلَاكُ تَحْرُسُهَا حَتّٰى أُدِّيَتْ إِلَيَّ كَرَامَةً مِنَ اللهِ لِي وَالْحُجَّةِ مِنْ بَعْدِي .

۲۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے حمیدہ پاک و صاف ہیں تمام ادناس سے جیسے تپایا ہوا سونا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ خدا نے ان کی محافظت کی یہاں تک کی خدا کی طرف سے وہ گرامی ذات مجھے ملی جو میرے بعد خدا کی حجت ہوگا۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الزَّبَالِيِّ قَالَ : لَمَّا أُقْدِمَ بِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ الْقَدْمَةَ الْأُولَى نَزَلَ زَبَالَةَ فَكُنْتُ أُحَدِّثُهُ ، فَرَآنِي مَغْمُوماً فَقَالَ لِي: يَا أَبَا خَالِدٍ مَا لِي أَرَاكَ مَغْمُوماً ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ لَا أَغْتَمُّ وَأَنْتَ تُحْمَلُ إِلَى هٰذِهِ الطَّاغِيَةِ وَلَا أَدْرِي مَا يُحْدِثُ فِيكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيَّ بَأْسٌ إِذَا كَانَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا وَيَوْمُ كَذَا فَوَافِنِي فِي أَوَّلِ الْمِيلِ ، فَمَا كَانَ لِي هَمٌّ إِلَّا إِحْصَاءَ الشُّهُورِ

وَالأَيَّامِ حَتَّى كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ ، فَوَافَيْتُ الْمِيلَ فَمَازِلْتُ عِنْدَهُ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ وَوَسْوَسَ الشَّيْطَانُ فِي صَدْرِي وَتَخَوَّفْتُ أَنْ أَشُكَّ فِيمَا قَالَ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى سَوَادٍ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ نَاحِيَةِ الْعِرَاقِ ، فَاسْتَقْبَلْتُهُمْ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَمَامَ الْقِطَارِ عَلَى بَغْلَةٍ ، فَقَالَ : إِيهٍ يَا أَبَا خَالِدٍ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ : لَا تَشُكَّنَّ ، وَدَّ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَّصَكَ مِنْهُمْ فَقَالَ: إِنَّ لِي إِلَيْهِمْ عَوْدَةً لَا أَتَخَلَّصُ مِنْهُمْ.

٣۔ ابوخالد زبالی سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پہلی بار مہدی کے پاس مدینہ لے جایا جا رہا تھا تو حضرت کا نزول منزل زبالہ پر ہوا میں غمناک حالت میں حضرت سے بات چیت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اے ابوخالد مغموم کیوں ہو۔ میں نے کہا کیسے رنجیدہ نہ ہوں، آپ ایک سرکش انسان کے پاس جا رہے ہیں خدا جانے کیا حادثہ وہاں پیش آئے۔ فرمایا اس بار میرے لئے کوئی خوف نہیں فلاں مہینے فلاں دن تم مجھے پہلے میل پر ملنا۔ میں برابر مہینے اور دن اس روز سے گنتا رہا۔ جب وہ دن آیا تو میں اس میل پر پہنچا، میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اس کے متعلق دل میں شک پیدا ہوا ناگاہ ایک سیاہی عراق کی طرف سے نمودار ہوئی میں آگے بڑھا تو میں امام علیہ السلام کو سب سے آگے خچر پر سوار دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابوخالد۔ میں نے کہا۔ لبیک یا ابن رسول اللہ، فرمایا شک نہ کرو شیطان تمہارے شک کو دوست رکھتا ہے۔ میں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو ان ظالموں سے رہائی دلائی۔ فرمایا ابھی مجھے پھر ایک بار ان کے پھندے میں پھنسنا ہے اور پھر رہائی نصیب نہ ہوگی۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْعُرَيْضِ فَقَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ ، أَتَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ وَسَفَرٍ شَاقٍّ وَسَأَلْتُ رَبِّي مُنْذُ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَنْ يُرْشِدَنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ وَإِلَى خَيْرِ الْعِبَادِ وَأَعْلَمِهِمْ وَأَتَانِي آتٍ فِي النَّوْمِ فَوَصَفَ لِي رَجُلاً بِعُلْيَاءِ دِمَشْقَ ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَكَلَّمْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ أَهْلِ دِينِي وَغَيْرِي أَعْلَمُ مِنِّي ، فَقُلْتُ، أَرْشِدْنِي إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَعْظِمُ السَّفَرَ وَلَا تَبْعُدُ عَلَيَّ الشُّقَّةُ وَلَقَدْ قَرَأْتُ الْإِنْجِيلَ كُلَّهَا وَمَزَامِيرَ دَاوُدَ وَقَرَأْتُ أَرْبَعَةَ أَسْفَارٍ مِنَ التَّوْرَاةِ وَقَرَأْتُ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ حَتَّى اسْتَوْعَبْتُهُ كُلَّهُ ، فَقَالَ لِيَ الْعَالِمُ : إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ النَّصْرَانِيَّةِ فَأَنَا أَعْلَمُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْيَهُودِ فَبَاطِي بْنُ شُرَحْبِيلَ السَّامِرِيُّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَا الْيَوْمَ ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْإِسْلَامِ وَعِلْمَ التَّوْرَاةِ وَ

تُحرِّفُوا وَتُكَفِّرُوا وَقَدِيماً مَا فَعَلْتُمْ. قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ: إِنِّي لَا أَسْتُرُ عَنْكَ مَا عَلِمْتُ وَلَا أُكَذِّبُكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ فِي صِدْقِ مَا أَقُولُ وَكِذْبِهِ. وَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَقَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ نِعَمِهِ مَا لَا يَخْطُرُهُ الْخَاطِرُونَ وَلَا يَسْتُرُهُ السَّاتِرُونَ وَلَا يُكَذِّبُ فِيهِ مَنْ كَذَبَ، فَقَوْلِي لَكَ فِي ذَلِكَ الْحَقُّ كَمَا ذَكَرْتُ. فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أُعَجِّلُكَ أَيْضاً خَبَراً لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِمَّنْ قَرَأَ الْكُتُبَ: أَخْبِرْنِي مَا اسْمُ أُمِّ مَرْيَمَ وَأَيُّ يَوْمٍ نُفِخَتْ فِيهِ مَرْيَمُ وَلِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ. وَأَيُّ يَوْمٍ وَضَعَتْ مَرْيَمُ فِيهِ عِيسَى عليه السلام وَلِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ؟ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: أَمَّا أُمُّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْثَا وَهِيَ وَهِيبَةُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي هَبَطَ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَلَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ عِيدٌ كَانَ أَوْلَى مِنْهُ. عَظَّمَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَظَّمَهُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله، فَأَمَرَ أَنْ يَجْعَلَهُ عِيداً فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي وَلَدَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ لِأَرْبَعِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ مِنَ النَّهَارِ، وَالنَّهَرُ الَّذِي وَلَدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمُ عِيسَى عليه السلام هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هُوَ الْفُرَاتُ وَعَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ وَلَيْسَ يُسَاوَى بِالْفُرَاتِ شَيْءٌ لِلْكُرُومِ وَالنَّخِيلِ، فَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَجَبَتْ فِيهِ لِسَانَهَا وَنَادَى قَيْدُوسُ وُلْدَهُ وَأَشْيَاعَهُ فَأَعَانُوهُ وَأَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَنْظُرُوا إِلَى مَرْيَمَ، فَقَالُوا لَهَا مَا قَصَّ اللهُ عَلَيْكَ فِي كِتَابِهِ وَعَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ، فَهَلْ فَهِمْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَقَرَأْتُهُ الْيَوْمَ الْأَحْدَثَ، قَالَ: إِذَنْ لَا تَقُومُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى يَهْدِيَكَ اللهُ، قَالَ النَّصْرَانِيُّ: مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِالسُّرْيَانِيَّةِ وَبِالْعَرَبِيَّةِ؟ فَقَالَ: كَانَ اسْمُ أُمِّكَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ عَنْقَالِيَةَ، وَعَنْقُورَةُ كَانَ اسْمَ جَدَّتِكَ لِأَبِيكَ وَأَمَّا اسْمُ أُمِّكَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ مَيَّةُ وَأَمَّا اسْمُ أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ، قَالَ: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ، فَمَا كَانَ اسْمُ جَدِّي؟ قَالَ: كَانَ اسْمُ جَدِّكَ جَبْرَئِيلَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمَّيْتُهُ فِي مَجْلِسِي هٰذَا قَالَ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مُسْلِماً؟ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: نَعَمْ وَقُتِلَ شَهِيداً، دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادٌ فَقَتَلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ غِيلَةً (٢) وَالْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، قَالَ: فَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُنْيَتِي؟ قَالَ: كَانَ اسْمُكَ عَبْدَ الصَّلِيبِ، قَالَ: فَمَا تُسَمِّينِي؟ قَالَ: أُسَمِّيكَ عَبْدَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، فَرْداً صَمَداً، لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ النَّصَارَى وَلَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ الْيَهُودُ وَلَا جِنْسٌ مِنْ أَجْنَاسِ الشِّرْكِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ فَأَبَانَ بِهِ لِأَهْلِهِ وَعَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَأَنَّهُ كَانَ رَسُولَ اللهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ كُلٌّ فِيهِ مُشْتَرِكٌ فَأَبْصَرَ مَنْ أَبْصَرَ وَ

اهْتَدَى مَنِ اهْتَدَى وَعَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَابْنَهُ نَطَقَ بِحِكْمَتِهِ وَأَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَطَقُوا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَتَوَازَرُوا عَلَى الطَّاعَةِ لِلّٰهِ وَفَارَقُوا الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ وَالرِّجْسَ وَأَهْلَهُ وَهَجَرُوا سَبِيلَ الضَّلَالَةِ وَنَصَرَهُمُ اللّٰهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَعَصَمَهُمْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ، فَهُمْ لِلّٰهِ أَوْلِيَاءُ وَلِلدِّينِ أَنْصَارٌ ، يَحُثُّونَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِهِ ، آمَنْتُ بِالصَّغِيرِ مِنْهُمْ وَالْكَبِيرِ وَمَنْ ذَكَرْتُ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ أَذْكُرْ وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَطَعَ زُنَّارَهُ وَقَطَعَ صَلِيباً كَانَ فِي عُنُقِهِ مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : مُرْنِي حَتَّى أَضَعَ صَدَقَتِي حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ: هٰهُنَا أَخٌ لَكَ كَانَ عَلَى مِثْلِ دِينِكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَهُوَ فِي نِعْمَةٍ كَنِعْمَتِكَ فَتَوَاسَيَا وَتَجَاوَرَا وَلَسْتُ أَدَعُ أَنْ أُورِدَ عَلَيْكُمَا حَقَّكُمَا فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ ـ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ ـ إِنِّي لَغَنِيٌّ وَلَقَدْ تَرَكْتُ ثَلَاثَمِائَةِ طَرُوقٍ بَيْنَ فَرَسٍ وَفَرَسَةٍ وَتَرَكْتُ أَلْفَ بَعِيرٍ ، فَحَقُّكَ فِيهَا أَوْفَرُ مِنْ حَقِّي ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ مَوْلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتَ فِي حَدِّ نَسَبِكَ عَلَى حَالِكَ ، فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِهْرٍ وَأَصْدَقَهَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام خَمْسِينَ دِينَاراً مِنْ صَدَقَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَخْدَمَهُ وَبَوَّأَهُ وَأَقَامَ حَتَّى أُخْرِجَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ، فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ نصرانی آیا اور ہم حضرت کے ساتھ مقام عریض میں تھے۔ نصرانی نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں۔ میں اپنے رب سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جو ان میں سب سے زیادہ عالم ہو پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالائی حصے میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں جانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لاتا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور توریت کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے ظواہر قرآن کو پورا پڑھا ہے پھر اس عالم نے مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جاننا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور اگر قباطی بن سرجیل سامری والا علم یہود چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور اگر تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہود اور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر اب یا اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا ہو یا جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر شے کا بیان ہے اور مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مسرت اور بصیرت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے اُنس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص

کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا اگر اپنے پیروں سے چل سکتا ہو اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہو تو گھٹنوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر گھسٹتا ہوا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے چلنے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اُس نے کہا تو فوراً جا اور یثرب پہنچ، میں نے کہا۔ میں تو یثرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک نبی باشم مبعوث ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی غنم بن مالک بن نجار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتے ہیں اور نصرانیوں کا سا لباس پہنتے ہیں کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور خلیفہ اور زیادہ سخت ہے۔

پھر بنی عمرو بن مبذول سے جو بقیع زبیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس سے زیادہ دور نہ ہوگا جتنا تم نے کیا ہوگا۔ پھر ان کو بتانا کہ مطران علیا نے جو غوطہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اظہار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعہ بیان کرنا وہ تجھ کو عصا پر تکیہ کیے ہوئے ملیں گے پھر کہنا اے میرے سردار آپ کی اجازت ہے کہ میں برائے تعظیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تکفیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اتار کر کہا میں آپ پر فدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا ضرور تم تو آئے ہی اس لئے ہو۔

نصرانی نے کہا کہ جس شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جواباً سلام کرتے ہیں یا وہ سلام کرتے ہیں فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا سلام یہ اسی وقت ہوگا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو محمد پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی تعریف کی۔

فرمایا۔ حٰمٓ اور اس واضح اور روشن کتاب کو ہم نے مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا حم سے مراد ہے محمد۔ جیسا کہ کتاب ہود میں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دو حرف م اور ح شروع والے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور رات سے مراد فاطمہ ہیں اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ بطن فاطمہ سے خیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن)، مرد حکیم (امام حسین) مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اوّل و آخر کا وصف بیان کیجیے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تیسرے کا (امام حسینؑ کا) اس گروہ کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں امامت تا قیامت باقی رہے گی اگر تم نے تغیر و تحریف نہ کی اور انکار نہ کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا میں کچھ جانتا ہوں آپ سے نہیں چھپاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کے صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ چھپانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ جھٹلا سکتے ہیں بس میرا قول اس بارے میں حق ہوگا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ مریم کی ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطن مریم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور دن کی کس ساعت میں ایسا ہوا اور مریم نے کس روز حضرت عیسیٰ کو جنا اور دن کی کونسی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت نے فرمایا مریم کی ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشی ہوئی کے ہیں (قاموس میں ان کا نام حنہ لکھا ہے ہو سکتا ہے کہ دو نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا مشہور ہو) اور جس دن عیسیٰ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا یہی وہ دن تھا کہ جبرئیل مریم کے پاس آئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید نہیں۔ اللہ نے بھی اس کو صاحب عظمت قرار دیا اور حضرت رسول خدا نے بھی، پس حکم دیا کہ روز جمعہ کو عید قرار دیں اور مریم کی پیدائش سہ شنبہ کو ہوئی چار گھڑی دن چڑھے نیم روز میں اور کیا تم اس نہر کو جانتے ہو جس کے قریب مریم نے عیسیٰ کو جنا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ نہر فرات تھی جس کے قریب خرمہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریم کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی (یعنی ان کا یوم صمت تھا) وہی تھا کہ قیدوس (ظالم قوم یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے پیروؤں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھروں سے نکالا تاکہ وہ مریم کے معاملہ میں غور کریں انھوں نے مریم کے بارے میں وہی کہا جس کی حکایت اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تمہارا باپ بد آدمی تھا نہ تمہاری ماں بدکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو سمجھ لیا۔ اس نے کہا ہاں میں نے انجیل میں پڑھا ہے اس دن کو نیا دن لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہوگئی تو اب بغیر ہدایت پائے یہاں سے نہ اٹھنا۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتائیے کہ میری ماں کا نام سریانی اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سریانی میں عنقالیہ تھا اور تیری دادی کا نام عنقورا تھا اور تیری ماں کا نام عربی میں میتہ ہے اور تیرے باپ کا نام عبدالمسیح ہے عربی میں عبداللہ ہے کیونکہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور میرے ساتھ نیکی کی۔ اب یہ بتائیے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبدالرحمٰن تھا یہ نام میں نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ شہید قتل کیا گیا اس پر ایک لشکر نے حملہ کر کے شہید کر دیا اور یہ لشکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتائیے کہ کنیت سے پہلے میرا نام

کیا تھا فرمایا عبد الصلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبد اللہ، اس نے کہا۔ خدائے عظیم پر ایمان لایا اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا نصاری بیان کرتے ہیں (تین میں کا تیسرا ہے) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیر بن عبد اللہ) اور نہ وہ اجناس شرک میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں جن کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل تھے حق ان پر ظاہر ہو گیا اور نا اہل باطل پرست بنے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت تمام بنی نوع کے درمیان مشترک ہے پس جسے صاحب بصیرت بننا تھا بن گیا اور جسے ہدایت پانا تھی پالی۔ باطل پرست اندھے بنے رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی ناطق بحکمت ہے اور ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے انھوں نے بھی حکمت بالغہ سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور باطل اور اس کے ماننے والوں اور پلیدگی (گناہ) اور اس میں ملوث لوگوں کو انھوں نے چھوڑ دیا اور انھوں نے گمراہی کے راستہ کو ترک کیا خدا نے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کو معصیت سے بچائے رکھا پس وہ اولیائے خدا ہیں اور ناصر دین ہیں لوگوں کو خیر و برکت کی طرف رغبت دلاتے اور رجوع کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا میں ان کے ہر چھوٹے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور بلند مرتبہ والے رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زنار توڑ ڈالا اور سونے کی صلیب کو نکال پھینکا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اس کے مطابق تکمیل کروں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو دین میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تمہاری قوم کا آدمی ہے قبیلہ قیس بن ثعلبہ سے اور اس کو بھی اللہ نے تمہاری طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس سے اظہار ہمدردی کرو اس کی ہمسائیگی اختیار کرو اور تم دونوں کے نفقہ کے لئے جو اسلام میں تمہارا حق ہے میں اسے پورا کروں گا۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں ہیں تین سو نجیب گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ اپنے وطن میں چھوڑ آیا ہوں آپ کا حق ان پر مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو اور تم اس وقت بحیثیت ابن السبیل ہمارے مہمان ہو الغرض وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے شادی کی اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اوقاف امیر المومنین علیہ السلام سے پچاس ہزار دینار اس کا مہر ادا کیا اور خدمت کے لئے کنیز دی رہنے کو گھر دیا اور جب تک امامؑ کو مدینہ سے نہ لے جایا گیا آپ کے ساتھ رہے حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۲۸ روز زندہ رہا

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ الْيَمَنِ مِنَ الرُّهْبَانِ وَمَعَهُ رَاهِبَةٌ ، فَاسْتَأْذَنَ لَهُمَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّارٍ ، فَقَالَ لَهُ : إِذَا كَانَ غَداً فَأْتِ بِهِمَا عِنْدَ بِئْرِ أُمِّ خَيْرٍ ، قَالَ : فَوَافَيْنَا مِنَ الْغَدِ فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ وَافَوْا فَأَمَرَ بِخَصَفَةِ بَوَارِيَّ ، ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسُوا

مَحَارِيبُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْمَحَارِيبِ حَتَّى جَاءَتِ الْفَتْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَقَرُبَ الْبَلَاءُ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَحَلَّتِ النَّقِمَاتُ فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَحَوَّلُوا وَبَدَّلُوا وَ نَقَلُوا تِلْكَ الْأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ـ اَلْبَطْنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَالظَّهْرُ مَثَلٌ ـ: «إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ» فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ ضَرَبْتُ إِلَيْكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ، تَعَرَّضْتُ إِلَيْكَ بِحَاراً وَغُمُوماً وَهُمُوماً وَخَوْفاً. وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤْيَساً أَلَّا أَكُونَ ظَفِرْتُ بِحَاجَتِي، فَقَالَ لِي: مَا أَرَى أُمَّكَ حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَضَرَهَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَرَادَ الْوُقُوعَ بِأُمِّكَ إِلَّا وَقَدِ اغْتَسَلَ وَجَاءَهَا عَلَى طُهْرٍ وَلَا أَزْعَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَرَسَ السِّفْرَ الرَّابِعَ مِنْ سَهَرِهِ ذَلِكَ، فَخُتِمَ لَهُ بِخَيْرٍ، اِرْجِعْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ، فَانْطَلِقْ حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّتِي يُقَالُ لَهَا طَيْبَةُ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَثْرِبَ، ثُمَّ اعْمِدْ إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَقِيعُ، ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرْوَانَ، فَانْزِلْهَا وَأَقِمْ ثَلَاثاً، ثُمَّ سَلْ [عَنِ] الشَّيْخِ الْأَسْوَدِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِهَا يَعْمَلُ الْبَوَارِيَ وَهِيَ فِي بِلَادِهِمُ اسْمُهَا الْخَصَفُ، فَالْطُفْ بِالشَّيْخِ وَقُلْ لَهُ: بَعَثَنِي إِلَيْكَ نَزِيلُكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الزَّاوِيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْخُشَيْبَاتُ الْأَرْبَعُ، ثُمَّ سَلْهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْفُلَانِيِّ وَسَلْهُ أَيْنَ نَادِيهِ وَسَلْهُ أَيَّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا فَلْيُرِيكَاهُ أَوْ يَصِفُهُ لَكَ، فَتَعْرِفُهُ بِالصِّفَةِ وَسَأَصِفُهُ لَكَ، قُلْتُ: فَإِذَا لَقِيتُهُ فَأَصْنَعُ مَاذَا؟ قَالَ: سَلْهُ عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنٌ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِ مَنْ مَضَى وَمَنْ بَقِيَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: قَدْ نَصَحَكَ صَاحِبُكَ الَّذِي لَقِيتَ، فَقَالَ الرَّاهِبُ: مَا اسْمُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: هُوَ مُتَمِّمُ بْنُ فَيْرُوزَ وَهُوَ مِنْ أَبْنَاءِ الْفُرْسِ وَهُوَ مِمَّنْ آمَنَ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَعَبَدَهُ بِالْإِخْلَاصِ وَ الْإِيقَانِ وَفَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ، فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْماً وَهَدَاهُ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَعَرَّفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلَصِينَ وَمَا مِنْ سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجّاً وَ يَعْتَمِرُ فِي رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ. فَضْلاً مِنَ اللهِ وَعَوْناً وَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ، ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّاهِبُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ الرَّاهِبَ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّاهِبِ فِيهَا شَيْءٌ، فَأَخْبَرَهُ بِهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّاهِبَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرُفٍ نَزَلَتْ فَتَبَيَّنَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْهَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ؟ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي فِي الْهَوَاءِ وَمَنْ يُفَسِّرُهَا؟ قَالَ: ذَاكَ قَائِمُنَا، يُنْزِلُهُ اللهُ عَلَيْهِ فَيُفَسِّرُهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ عَلَى الصِّدِّيقِينَ وَالرُّسُلِ

وَالْمُهْتَدِينَ ، ثُمَّ قَالَ الرَّاهِبُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ الْأَحْرُفِ الَّتِي فِي الْأَرْضِ مَاهِيَ ؟ قَالَ : أُخْبِرُكَ بِالْأَرْبَعَةِ كُلِّهَا ، أَمَّا أَوَّلُهُنَّ فَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ بَاقِياً ، وَ الثَّانِيَةُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُخْلِصاً وَالثَّالِثَةُ نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةُ شِيعَتُنَا مِنَّا وَ نَحْنُ مِنْ رَسُولِ اللهِ وَ رَسُولُ اللهِ مِنَ اللهِ بِسَبَبٍ ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ حَقٌّ وَ أَنَّكُمْ صَفْوَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ وَأَنَّ شِيعَتَكُمُ الْمُطَهَّرُونَ الْمُسْتَبْدَلُونَ وَلَهُمْ عَاقِبَةُ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَدَعَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام بِجُبَّةِ خَزٍّ وَقَمِيصٍ قُوهِيٍّ [۲] وَطَيْلَسَانٍ وَخُفٍّ وَقَلَنْسُوَةٍ ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَصَلَّى الظُّهْرَ وَ قَالَ لَهُ : اخْتَتِنْ ، فَقَالَ : قَدِ اخْتَتَنْتُ فِي سَابِعِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو نجران یمن کا رہنے والا تھا اور اس کے ساتھ راہبہ بھی تھی مدینہ میں آیا۔ فیضل بن یسار نے ان دونوں کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اجازت چاہی حضرت نے فرمایا کل ان کو اُم خیر کے کنوئیں کے پاس لے آنا۔ راوی کہتا ہے۔ ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آگئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت کو پہنایا جائے تاکہ یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے، پس ہم سب بیٹھے راہبہ نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکی اس کے بعد وہ مسلمان ہوگئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا۔ راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور نصاریٰ میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں نے سنا ہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یارات میں وہاں جاکر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آجاتا ہے۔

میں نے (راوی) پوچھا وہ ہندوستان میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں، میں نے کہا اس کے متعلق تو نے بیان کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے متعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر صبا سے بلقیس کا تخت اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپؑ کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظمؑ نے پوچھا اللہ کے کتنے نام ایسے ہیں جن کے واسطے سے دعا رد نہیں ہوتی۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص جن سے سائل کا سوال رد ہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں تمہیں ان میں سے کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں، قسم اس اللہ کی جس نے توریت کو موسیٰؑ پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے شکر کے لیے ایک آزمائش قرار دیا اور محمدؐ کو رحمت و برکت اور علیؑ کو مقام عبرت و بصیرت اور ان کی نسل میں اوصیاء کو قرار دیا اور میں کچھ نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے نہ آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آتا اور نہ سوال کرتا۔ امام نے فرمایا

اچھا اب تم اس ہندی کی بات بتاؤ، راہب نے کہا میں نے سات اسمار کے متعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیا ہے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیا ہے۔ پس میں اپنے مقام سے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلایا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنالیا ہے اور وہ وہاں سے سال میں صرف دو بار نکلتا ہے اور ہندیوں کا گمان یہ ہے کہ بغیر تخم ریزی اور ہل چلائے اس کے یہاں غلہ اگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا۔ نہ دق الباب کیا اور نہ کوئی جستجو کی۔ جب چوتھا دن ہوا۔ بقدرت خدا دروازہ یوں کھلا کہ ایک گائے آئی اس کے لیے لیے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے پیچھے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ جیسے لوگ کتنے کم ہیں اس نے کہا یہ ایک نیکی ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسمار الٰہیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں انھوں نے کہا تم بیت المقدس کو جانتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جانتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے بیت آل محمدؐ کے میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا وہ ہے بیت المقدس، انھوں نے کہا جسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیار کا قبلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں حظیرۃ المحاریب کہا جاتا تھا نہ کہ بیت المقدس۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ اور محمدؐ میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اہل شرک کی بلا نازل ہوئی اور شیاطین کے گھروں میں جو چھپی باتیں تھیں وہ ظاہر ہو گئیں انھوں نے ادل بدل شروع کر دی اور نئے نئے نام ایجاد کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر آل محمدؐ ہیں اور ظاہری الفاظ یہ ہیں یہ لات وعزیٰ دہبل وغیرہ) ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف سے تو ان کو کوئی قوت نہیں دی گئی ہے

میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں طے کر کے دور دراز شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی تکلیفیں اور پریشانیاں اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت برآئے گی۔

انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت غسل کیا تھا اور بحالت طہر اس کے پاس گیا۔

لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو توریت یا انجیل کی چوتھی کتاب ضرور پڑھی ہوگی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اس لئے تیرا انجام بخیر ہوگا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا اور محمدؐ کے مدینہ میں پہنچ جسے طیبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام یثرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو بقیع کہتے ہیں وہاں سرائے مرداں کا پتہ لگانا اور تین دن اس میں ٹھہرنا پھر دریافت

کرنا اس سیاہ فام بڈھے کو جو سرائے کے دروازے پر بوریئے بنتا ہے اس کا یہ بوریہ وہاں کے شہروں میں خصف کہلاتا ہے اس بڈھے سے مہربانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں چار لکڑیاں تھیں (یعنی چوکھٹ تھی کواڑ نہ تھے) پھر اس سے فلاں بن فلاں (مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں اور پوچھنا وہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خود دکھلائے گا یا وصف بیان کرکے تعارف کرائے گا۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لینا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے،

اور سوال کرنا دین کے ان نشانات سے جو ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا جس سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا متمم ابن فیروزہ نسلاً فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدائے واحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور خلوص ویقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انھیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور صراط مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے مخلص بندوں کے درمیان تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں حج کرنے آتا ہے اور ہر مہینے کے شروع میں عمرہ بجا لاتا ہے۔

اور اپنی ہندوستانی رہائش گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے فضل و مدد ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سے سوال کیے، جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آٹھ حرف بتایئے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی ہوا میں اور زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہوگا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا قائم ہوگا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز اس پر بطور کلام نازل ہوگی وہ نہ صدیقوں پر نازل ہوئی ہوگی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں سے دو مجھے بتا دیجیے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اوّل کلمہ لا الٰہ الا اللہ لاشریک لہٗ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کلمہ محمد رسولؐ اللہ کہنا ہے خلوص قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں اور ہم رسولؐ اللہ سے ہیں اور رسولؐ ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسولؐ اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے حق ہے اور آپ لوگ مخلوقِ الٰہی کے خلاصہ ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذاتِ باری میں شک کرنے سے اور نااہل لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجام بخیر ہے اور رب العالمین کے لئے حمد ہے امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک ریشمی جبہ منگایا اور قوہی قمیض اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ظہر کی نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم ختنہ بھی کرالو، اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو گئی تھی۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : مَرَّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بِامْرَأَةٍ بِمِنًى وَهِيَ تَبْكِي وَصِبْيَانُهَا حَوْلَهَا يَبْكُونَ ، وَقَدْ مَاتَتْ لَهَا بَقَرَةٌ ، فَدَنَا مِنْهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا يُبْكِيكِ يَا أَمَةَ اللهِ ؟ قَالَتْ : يَا عَبْدَاللهِ ! إِنَّ لَنَا صِبْيَاناً يَتَامَى وَكَانَتْ لِي بَقَرَةٌ ، مَعِيشَتِي وَمَعِيشَةُ صِبْيَانِي كَانَ مِنْهَا وَقَدْ مَاتَتْ وَبَقِيتُ مُنْقَطِعاً بِي وَبِوُلْدِي لَا حِيلَةَ لَنَا ، فَقَالَ : يَا أَمَةَ اللهِ ! هَلْ لَكِ أَنْ أُحْيِيَهَا لَكِ ، فَأُلْهِمَتْ أَنْ قَالَتْ : نَعَمْ يَا عَبْدَاللهِ ، فَتَنَحَّى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ هُنَيْئَةً وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ ، ثُمَّ قَامَ فَصَوَّتَ بِالْبَقَرَةِ فَنَخَسَهَا نَخْسَةً أَوْ ضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، فَاسْتَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قَائِمَةً ، فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْبَقَرَةِ صَاحَتْ وَقَالَتْ : عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، فَخَالَطَ النَّاسَ وَصَارَ بَيْنَهُمْ وَمَضَى ؑ .

۶۔ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گزرے جو رو رہی تھی اور اس کے گرد بچے رو رہے تھے اس کی گائے مرگئی تھی حضرت اس کے پاس آئے اور فرمایا تو کیوں روتی ہے۔ اس نے کہا اے بندۂ خدا میرے یتیم بچے ہیں اور صرف یہی گائے میری اور ان کی معاش کا ذریعہ تھی وہ مرگئی اور اب کوئی ذریعہ میری معاش کا باقی نہ رہا۔ حضرت نے کہا تو چاہتی ہے کہ میں اسے زندہ کر دوں اس نے بالہام ربانی۔ کہا بے شک میں چاہتی ہوں حضرت ایک گوشہ میں گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گائے کو آواز دی اور ایک ٹھوکر ماری اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت نے اپنی گائے کو دیکھا تو چیخ پڑی رب کعبہ کی قسم یہ عیسیٰ مریم ہیں لوگ وہاں جمع ہو گئے حضرت ان کے درمیان تھے پھر آپ چلے آئے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ يَنْعَى إِلَى رَجُلٍ نَفْسَهُ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : وَإِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَتَى يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْ شِيعَتِهِ ! ؟ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ، فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ قَدْ كَانَ رُشَيْدٌ الْهَجَرِيُّ يَعْلَمُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْإِمَامُ أَوْلَى بِعِلْمِ ذَٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا إِسْحَاقُ : اِصْنَعْ مَا أَنْتَ صَانِعٌ ، فَإِنَّ عُمْرَكَ قَدْ فَنِيَ وَأَنَّكَ تَمُوتُ إِلَى سَنَتَيْنِ وَإِخْوَتُكَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لَا يَلْبَثُونَ بَعْدَكَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى تَتَفَرَّقَ كَلِمَتُهُمْ وَيَخُونُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً حَتَّى يَشْمَتَ بِهِمْ عَدُوُّهُمْ ، فَكَانَ هٰذَا فِي نَفْسِكَ ؟ فَقُلْتُ : فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللهَ بِمَا عَرَضَ فِي صَدْرِي ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِسْحَاقُ بَعْدَ هٰذَا الْمَجْلِسِ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى مَاتَ ، فَمَا أَتَى عَلَيْهِمْ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى قَامَ بَنُو عَمَّارٍ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَأَفْلَسُوا

۷۔ اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسحاق رشید ہجری موتوں اور بلاؤں کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسحاق جو تمہیں کرنا ہے کر لو تم دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور خاندان والے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے اور بعض بعض کو خائن قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شماتت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے۔ میں نے کہا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسحاق مر گیا اور بنو عمار اس کی دولت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہلکاروں کو اتنی رشوت دی کہ مفلس ہو گئے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدِ اعْتَمَرْنَا عُمْرَةَ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا عَمِّ إِنِّي أُرِيدُ بَغْدَادَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُوَدِّعَ عَمِّي أَبَا الْحَسَنِ ـ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام ـ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَذْهَبَ مَعِي إِلَيْهِ ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ نَحْوَ أَخِي وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْحَوْبَةِ وَذَلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقَلِيلٍ ، فَضَرَبْتُ الْبَابَ فَأَجَابَنِي أَخِي فَقَالَ : مَنْ هَذَا فَقُلْتُ : عَلِيٌّ فَقَالَ : هُوَ ذَا أَخْرُجُ وَكَانَ بَطِيءَ الْوُضُوءِ ، فَقُلْتُ : الْعَجَلَ قَالَ وَأَعْجَلُ ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مُمَشَّقٌ قَدْ عَقَدَهُ فِي عُنُقِهِ حَتَّى قَعَدَ تَحْتَ عَتَبَةِ الْبَابِ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَانْكَبَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : قَدْ جِئْتُكَ فِي أَمْرٍ إِنْ تَرَهُ صَوَاباً فَاللَّهُ وَفَّقَ لَهُ ، وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَمَا أَكْثَرَ مَا نُخْطِي قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قُلْتُ : هَذَا ابْنُ أَخِيكَ يُرِيدُ أَنْ يُوَدِّعَكَ وَيَخْرُجَ إِلَى بَغْدَادَ ، فَقَالَ لِي : ادْعُهُ فَدَعَوْتُهُ وَكَانَ مُتَنَحِّياً ، فَدَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْصِنِي فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ مُجِيباً لَهُ مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَجَعَلَ يَدْعُو عَلَى مَنْ يُرِيدُهُ بِسُوءٍ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : يَا عَمِّ أَوْصِنِي فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ : مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمِّ أَوْصِنِي ، فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَدَعَا عَلَى مَنْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهُ وَمَضَيْتُ مَعَهُ فَقَالَ لِي أَخِي : يَا عَلِيُّ مَكَانَكَ ، فَقُمْتُ مَكَانِي فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ ثُمَّ دَعَانِي فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَتَنَاوَلَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَعْطَانِيهَا وَقَالَ : قُلْ لِابْنِ أَخِيكَ يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى سَفَرِهِ قَالَ عَلِيٌّ : فَأَخَذْتُهَا فَأَدْرَجْتُهَا فِي حَاشِيَةِ رِدَائِي ، ثُمَّ نَاوَلَنِي مِائَةً أُخْرَى وَقَالَ : أَعْطِهِ أَيْضاً ، ثُمَّ نَاوَلَنِي صُرَّةً أُخْرَى وَقَالَ : أَعْطِهِ أَيْضاً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا كُنْتَ تَخَافُ

مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي ذَكَرْتَ ، فَلِمَ تُعِينُهُ عَلَى نَفْسِكَ ؟ فَقَالَ : إِذَا وَصَلْتُهُ وَ قَطَعَنِي قَطَعَ اللّٰهُ أَجَلَهُ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ مِخَدَّةَ أُدُمٍ ، فِيهَا ثَلَاثَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَضَحٍ وَ قَالَ : أَعْطِهِ هٰذِهِ أَيْضاً قَالَ : فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَأَعْطَيْتُهُ الْمِائَةَ الْأُولَى فَفَرِحَ بِهَا فَرَحاً شَدِيداً وَدَعَا لِعَمِّهِ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِثَةَ فَفَرِحَ بِهَا حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرْجِعُ وَلَا يَخْرُجُ . ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ فَمَضَى عَلَى وَجْهِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَقَالَ : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَتَيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ عَمِّي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ ، فَأَرْسَلَ هَارُونُ إِلَيْهِ بِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذُّبَحَةِ فَمَا نَظَرَ مِنْهَا إِلَى دِرْهَمٍ وَ لَا مَسَّهُ .

۸ ۔ علی بن جعفر کہتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل میرے پاس آئے ہم نے عمرہ رجب ادا کیا اور ہم ابھی مکہ ہی میں تھے کہ محمد نے کہا چچا میں بغداد جانا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اپنے چچا ابوالحسن یعنی موسیٰ بن جعفر سے رخصت ہو لوں میری درخواست ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں میں ان کے ساتھ اپنے بھائی کے مکان پر پہنچا جو صوبہ میں تھا یہ مغرب سے کچھ پہلے تھا۔ میں نے دق الباب کیا۔ میرے بھائی نے پوچھا کون ہے۔ میں نے کہا علی ہوں، فرمایا میں ابھی آتا ہوں، چونکہ وضو دیر میں کرتے تھے اس لئے میں نے کہا ذرا جلدی کیجئے۔ آپ اس طرح تشریف لائے کہ گل ارمنی سے رنگی ہوئی ازار بند گلے میں پڑا ہوا تھا آپ دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے علی ابن جعفر نے جھک کر سر پر بوسہ دیا اور کہا میں ایک ایسے امر کے لئے آیا ہوں کہ آپ اس کو درست کریں۔ تو اکثر ہم سے خطا ہوتی ہی ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ یہ آپ کے بھتیجے آپ سے رخصت ہونے آئے ہیں بغداد جا رہے ہیں۔ فرمایا ان کو بلاؤ میں نے بلا لیا وہ ایک گوشہ میں تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت کے سر پر بوسہ دیا اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے فرمایا میری نصیحت یہی ہے کہ مجھے قتل کرانے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے خدا اس پر عذاب نازل کرے اور اس کے لئے بدعا کی، پھر حضرت کے سر پر بوسہ دے کر کہا۔ اے چچا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا میرے خون کے بارے میں خدا سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ سے بدی کرے خدا کا اس پر عذاب ہو پھر حضرت کے سر کو بوسہ دے کر کہا اے چچا مجھے نصیحت کیجئے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جب الگ ہوئے۔ میں ان کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا۔ علی بھائی آپ رک جایئے۔ میں رک گیا حضرت گھر کے اندر گئے اور مجھے بلا کر سَو دینار کی ایک تھیلی دے کر فرمایا۔ اپنے بھتیجے سے کہیئے کہ اس رقم سے اپنے سفر میں مدد حاصل کرے۔

علی نے کہا میں نے یہ رقم چادر کے ایک گوشہ میں باندھ لی۔ پھر آپ نے سو دینار اور دیئے اور فرمایا یہ بھی اسے دے دو۔ میں نے کہا جب آپ کو اس سے خوف ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو پھر آپ اس کی مدد کیوں کر رہے ہیں فرمایا جب میں صلۂ رحم کروں گا تو وہ قطع رحم کرے گا تو خدا اس کی عمر کو کم کر دے گا پھر آپ نے چمڑے کا ایک تکیہ اٹھایا جس

میں کھرے تین ہزار درہم تجھے فرمایا یہ بھی اُسے دے دو۔ میں یہ سب رقم لے کر باہر نکلا اور ان میں سے پہلی رقم اس کو دی وہ بہت خوش ہوا اور حضرت کو دعائیں دینے لگا۔ پھر میں نے باقی رقمیں دیں جن سے وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب وہ بغداد نہ جائے گا لیکن وہ چلا گیا اور جب ہارون کے سامنے گیا تو اس کو خلیفہ رسول اللہ کہہ کر سلام کیا اور کہا کہ میرے خیال میں روئے زمین پر دو خلیفہ تو نہیں ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنے چچا موسیٰ بن جعفر کو دیکھا کہ لوگ خلیفہ رسولؐ کہہ کر سلام کرتے ہیں ہارون نے ایک لاکھ درہم اس کے پاس بھیجے لیکن وہ مرض خناق میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ دیکھ سکا نہ چھو سکا۔

۹ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليهما السلام وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً فِي عَامِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ . وَعَاشَ بَعْدَ جَعْفَرٍ عليه السلام خَمْساً وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۹۔ ابی بصیر راوی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۵۴ سال کی تھی ۱۸۳ھ۔ اور اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو انیسواں باب

ذکر مولد امام رضا علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۹

(مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام سَنَةَ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام فِي صَفَرٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي تَارِيخِهِ إِلَّا أَنَّ هٰذَا التَّارِيخَ هُوَ أَقْصَدُ إِنْ شَاءَ اللهُ . وَ تُوُفِّيَ عليه السلام بِطُوسٍ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا : سَنَابَادُ مِنْ نُوقَانَ عَلَى دَعْوَةٍ . وَ دُفِنَ بِهَا وَكَانَ الْمَأْمُونُ أَشْخَصَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَرْوٍ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَ فَارِسَ ؛ فَلَمَّا خَرَجَ

الْمَأْمُونُ وَشَخَصَ إِلَى بَغْدَادَ أَشْخَصَهُ مَعَهُ ، فَتُوُفِّيَ فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ . وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : أُمُّ الْبَنِينِ .

١ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ : هَلْ عَلِمْتَ أَحَداً مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِمَ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : بَلَىٰ قَدْ قَدِمَ رَجُلٌ فَانْطَلِقْ بِنَا ، فَرَكِبَ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّىٰ انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَعَهُ رَقِيقٌ فَقُلْتُ لَهُ : اعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا سَبْعَ جَوَارٍ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ، ثُمَّ قَالَ : اعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ فَقَالَ لَهُ : مَا عَلَيْكَ أَنْ تَعْرِضَهَا ، فَأَبَىٰ عَلَيْهِ فَانْصَرَفَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : كَمْ كَانَ غَايَتُكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَ كَذَا ، فَقُلْ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَنْقُصَهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، فَقُلْتُ قَدْ أَخَذْتُهَا فَقَالَ : هِيَ لَكَ وَلٰكِنْ أَخْبِرْنِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ ؟ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ ؟ فَقُلْتُ : مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا فَقَالَ : أُخْبِرُكَ عَنْ هٰذِهِ الْوَصِيفَةِ إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَلَقِيَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ : مَا هٰذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي ، فَقَالَتْ : مَا يَكُونُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَلَا تَلْبَثُ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّىٰ تَلِدَ مِنْهُ غُلَاماً مَا يُولَدُ بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَلَا غَرْبِهَا مِثْلُهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّىٰ وَلَدَتِ الرِّضَا عليه السلام .

امام رضا علیہ السلام ۱۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۳ھ میں وفات پائی جب کہ آپ کی عمر ۵۵ سال تھی آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے حضرت امام علیہ السلام کی وفات طوس کے قریہ سناباد میں ہوئی جو نوقان سے قریب ہے مامون نے آپ کو مدینہ سے مرو میں بلایا تھا اور مرو، بصرہ اور ایران کے راستہ میں ہے۔

جب مامون مرو سے بغداد چلا۔ تو حضرت کو اپنے ساتھ لیا جب آپ قریہ سناباد میں پہنچے تو رحلت فرمائی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام البنین تھا۔

اے راوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغرب کا کوئی بردہ فروش آیا ہے۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا آیا ہے۔ میرے ساتھ اس کے پاس چلو۔ پس حضرت اور میں سوار ہو کر چلے ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا۔

میں نے کہا جو کنیزیں تمہارے پاس ہیں ہمیں دکھاؤ اس نے سات کنیزیں دکھائیں حضرت نے فرمایا۔ ان

میں سے کسی کی ہمیں ضرورت نہیں، اور دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ ان کے علاوہ ایک بیمار کنیز ہے۔ اس سے کہا اسے کیوں نہیں دکھاتے۔ اس نے انکار کیا اور روگردانی کی، حضرت نے مجھے دوسرے روز پھر بھیجا اور فرمایا۔ اس سے کہا یہ تو بتا اس کی قیمت کیا ہے وہ قیمت بتائے گا۔ تم کہنا ہم نے خریدلی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے قیمت بتا کر کہا۔ میں اس سے کم میں نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں نے لی۔ اس نے کہا یہ تمہاری ہوگئی۔ لیکن یہ تو بتاؤ۔ کہ جو شخص کل تمہارے ساتھ آئے تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں۔ اس نے کہا بنی ہاشم کی کس شاخ سے، میں نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا میں اس کنیز کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو مغرب اقصیٰ سے خریدا ہے۔ ایک عورت اہل کتاب سے مجھے ملی۔ اس نے کہا تیرے ساتھ یہ کنیز کیسی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو اپنے لئے خریدا ہے اس نے کہا تو اس کے رکھنے کا اہل نہیں یہ دنیا کے بہترین انسان کے لئے ہے اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کا مثل نہ مشرق ہوگا نہ مغرب میں، غرض میں لے آیا۔ تھوڑی مدت گزری تھی کہ ان کے بطن سے امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: لَمَّا مَضَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَتَكَلَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام خِفْنَا عَلَيْهِ مِنْ ذَٰلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْراً عَظِيماً وَ إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ هٰذِهِ الطَّاغِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ عليه السلام: لِيَجْهَدْ جُهْدَهُ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ.

۲۔ صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انتقال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا تذکرہ کیا۔ حضرت سے کہا گیا کہ آپ نے ایک ایسے امر عظیم کو ظاہر کیا ہے جس کی بنا پر ہم اس سرکش (ہارون) سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ کتنی ہی کوشش کرے میرے اوپر قابو نہ پاسکے گا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَخِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جَوْفِ بَيْتٍ لَيْلاً، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشَرَةَ مَصَابِيحَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَخَلَّى يَدَهُ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہوگئی گویا دس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذن باریابی چاہا۔ تب آپ نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ

الْغِفَارِيِّ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ ـ يُقَالُ لَهُ طَيْسٌ ـ عَلَيَّ حَقٌّ، فَتَقَاضَانِي وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَعَانَهُ النَّاسُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرِّضَا عليه السلام وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالْعُرَيْضِ، فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ بَابِهِ إِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَرِدَاءٌ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ، فَلَمَّا لَحِقَنِي وَقَفَ وَنَظَرَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ـ وَكَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ ـ فَقُلْتُ: جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ إِنَّ لِمَوْلَاكَ طَيْسٍ عَلَيَّ حَقّاً وَقَدْ وَاللّٰهِ شَهَرَنِي وَأَنَا أَظُنُّ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالْكَفِّ عَنِّي وَوَاللّٰهِ مَا قُلْتُ لَهُ كَمْ لَهُ عَلَيَّ وَلَا سَمَّيْتُ لَهُ شَيْئاً، فَأَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ إِلَى رُجُوعِهِ، فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَأَنَا صَائِمٌ، فَضَاقَ صَدْرِي وَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ فَإِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَحَوْلَهُ النَّاسُ وَقَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤَّالُ وَهُوَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ، فَمَضَى وَدَخَلَ بَيْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ وَدَعَانِي فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ، فَجَلَسَ وَجَلَسْتُ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ـ وَكَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ ـ وَكَانَ كَثِيراً مَا أُحَدِّثُهُ عَنْهُ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: لَا أَظُنُّكَ أَفْطَرْتَ بَعْدُ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَدَعَا لِي بِطَعَامٍ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَمَرَ الْغُلَامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعِي فَأَصَبْتُ وَالْغُلَامَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمَّا فَرَغْنَا قَالَ لِيَ: ارْفَعِ الْوِسَادَةَ وَخُذْ مَا تَحْتَهَا فَرَفَعْتُهَا وَإِذَا دَنَانِيرُ فَأَخَذْتُهَا وَوَضَعْتُهَا فِي كُمِّي وَأَمَرَ أَرْبَعَةً مِنْ عَبِيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعِي حَتَّى يُبْلِغُونِي مَنْزِلِي، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ طَائِفَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَدُورُ وَأَكْرَهُ أَنْ يَلْقَانِيَ وَمَعِي عَبِيدُكَ، فَقَالَ لِي: أَصَبْتَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ الرَّشَادَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذَا رَدَدْتُهُمْ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَآنَسْتُ رَدَدْتُهُمْ فَصِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَدَعَوْتُ بِالسِّرَاجِ وَنَظَرْتُ إِلَى الدَّنَانِيرِ وَإِذَا هِيَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ دِينَاراً وَكَانَ حَقُّ الرَّجُلِ عَلَيَّ ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ دِينَاراً وَكَانَ فِيهَا دِينَارٌ يَلُوحُ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَقَرَّبْتُهُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا عَلَيْهِ نَقْشٌ وَاضِحٌ: حَقُّ الرَّجُلِ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَاراً وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ؛ وَلَا وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُ مَا لَهُ عَلَيَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِي أَعَزَّ وَلِيَّهُ.

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ کے غلام ابو رافع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا طیس نامی اس کا میرے اوپر قرض تھا اس نے تقاضہ کیا اور مجھ پر سختی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسولؐ میں پڑھ کر امام رضا علیہ السلام سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز عریض تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لا رہے ہیں جسم پر ایک قمیض ہے اور ردا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے شرم آئی، حضرت میرے قریب آ کر ٹھہر گئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان

کا مہینہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپؑ اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا۔ میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چلدوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپؑ صدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور پھر برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا۔ میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بھی بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افطار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے کھانا منگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھا چکے تو فرمایا اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے اسے لے لو میں نے اٹھایا تو اس کے نیچے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی آستینوں میں رکھ لئے۔ حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میں نے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ گچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے صائب ہے اللہ تمہاری مدد کرے اور غلاموں سے کہا۔ جہاں سے یہ تمہیں لوٹانا چاہیں پلٹ آنا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اطمینان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر میں جاکر چراغ منگایا اور دینار گنے تو ۴۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنمائی پر تعجب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں لکھا تھا ۲۸ دینار قرضہ کے لئے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرض ہے ربّ العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ولی کو یہ عزت بخشی۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَانْتَهَى إِلَى جَبَلٍ - عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ - يُقَالُ لَهُ فَارِعٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: بَانِي فَارِعٍ وَ هَادِمُهُ يُقَطَّعُ إِرْباً إِرْباً، فَلَمْ نَدْرِ مَا مَعْنَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَلَّى وَافَى هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ صَعِدَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ذَلِكَ الْجَبَلَ وَ أَمَرَ أَنْ يُبْنَى لَهُ ثَمَّ مَجْلِسٌ فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَعِدَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ بِهَدْمِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْعِرَاقِ قُطِّعَ إِرْباً إِرْباً.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب کوہ فارع کے پاس پہنچے جو مکہ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو

منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔

ہم نے اس کے معنے نہ سمجھے۔ حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحییٰ برمکی اسی پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے ایک مکان بنائیں تاکہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو (بحکم ہارون) اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَلْحَحْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي شَيْءٍ أَطْلُبُهُ مِنْهُ، فَكَانَ يَعِدُنِي، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِيَسْتَقْبِلَ وَالِيَ الْمَدِينَةِ وَكُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَ إِلَى قُرْبِ قَصْرِ فُلَانٍ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَنَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَلَيْسَ مَعَنَا ثَالِثٌ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الْعِيدُ قَدْ أَظَلَّنَا وَلَا وَاللهِ مَا أَمْلِكُ دِرْهَماً فَمَا سِوَاهُ فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ حَكّاً شَدِيداً، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا سَبِيكَةَ ذَهَبٍ، ثُمَّ قَالَ: انْتَفِعْ بِهَا وَاكْتُمْ مَا رَأَيْتَ.

۶۔ ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ میں امام رضا علیہ السلام پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا۔ وہ وعدہ فرما چکے تھے ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو نکلے میں بھی آپؑ کے ساتھ تھا۔ آپ فلاں قصر کے سامنے پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی وہاں نہ تھا۔ میں نے کہا آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کوڑا زور سے زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ لو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جو دیکھا ہے اس سے کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ وَالرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً قَالَ: لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِلْمَأْمُونِ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْتَقْدِمُهُ إِلَى خُرَاسَانَ، فَاعْتَلَّ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِعِلَلٍ، فَلَمْ يَزَلِ الْمَأْمُونُ يُكَاتِبُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى عَلِمَ أَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ وَأَنَّهُ لَا يَكُفُّ عَنْهُ، فَخَرَجَ عليه السلام وَلِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام سَبْعُ سِنِينَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ: لَا تَأْخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْجَبَلِ وَقُمْ، وَخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَازِ وَفَارِسَ؛ حَتَّى وَافَى مَرْوَ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ أَنْ يَتَقَلَّدَ الْأَمْرَ وَالْخِلَافَةَ. فَأَبَى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام. قَالَ فَوِلَايَةَ الْعَهْدِ؟ فَقَالَ: عَلَى شُرُوطٍ أَسْأَلُكَهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَهُ: سَلْ مَا شِئْتَ، فَكَتَبَ الرِّضَا عليه السلام: إِنِّي دَاخِلٌ فِي وِلَايَةِ الْعَهْدِ، عَلَى أَنْ لَا آمُرَ وَلَا أَنْهَى وَلَا أُفْتِيَ وَلَا أَقْضِيَ وَلَا أُوَلِّيَ وَلَا أَعْزِلَ وَلَا أُغَيِّرَ شَيْئاً مِمَّا هُوَ قَائِمٌ وَتُعْفِيَنِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ؟ فَأَجَابَهُ الْمَأْمُونُ إِلَى ذَلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ الْعِيدُ بَعَثَ الْمَأْمُونُ

إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ وَيَحْضُرَ الْعِيدَ وَيُصَلِّيَ وَيَخْطُبَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام قَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنَ الشُّرُوطِ فِي دُخُولِ هٰذَا الْأَمْرِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا أُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ تَطْمَئِنَّ قُلُوبُ النَّاسِ وَيَعْرِفُوا فَضْلَكَ ، فَلَمْ يَزَلْ عليه السلام يُرَادُّهُ الْكَلَامَ فِي ذٰلِكَ فَأَلَحَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَعْفَيْتَنِي مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ لَمْ تُعْفِنِي خَرَجْتُ كَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام ؟ فَقَالَ الْمَأْمُونُ : اُخْرُجْ كَيْفَ شِئْتَ وَأَمَرَ الْمَأْمُونُ الْقُوَّادَ وَالنَّاسَ أَنْ يُبَكِّرُوا إِلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ : فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ الْخَادِمُ أَنَّهُ قَعَدَ النَّاسُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي الطُّرُقَاتِ وَالسُّطُوحِ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَاجْتَمَعَ الْقُوَّادُ وَالْجُنْدُ عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ عليه السلام فَاغْتَسَلَ وَتَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ مِنْ قُطْنٍ ، أَلْقَى طَرَفاً مِنْهَا عَلَى صَدْرِهِ وَطَرَفاً بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَشَمَّرَ ، ثُمَّ قَالَ لِجَمِيعِ مَوَالِيهِ : افْعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ عُكَّازاً ثُمَّ خَرَجَ وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ حَافٍ قَدْ شَمَّرَ سَرَاوِيلَهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مُشَمَّرَةٌ ، فَلَمَّا مَشَى وَمَشَيْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، فَخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْحِيطَانَ تُجَاوِبُهُ وَالْقُوَّادُ وَالنَّاسُ عَلَى الْبَابِ قَدْ تَهَيَّؤُوا وَلَبِسُوا السِّلَاحَ وَتَزَيَّنُوا بِأَحْسَنِ الزِّينَةِ ، فَلَمَّا طَلَعْنَا عَلَيْهِمْ بِهٰذِهِ الصُّورَةِ وَطَلَعَ الرِّضَا عليه السلام وَقَفَ عَلَى الْبَابِ وَقْفَةً ، ثُمَّ قَالَ : اللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ [اللهُ أَكْبَرُ] عَلَى مَا هَدَانَا ، اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا ، نَرْفَعُ بِهَا أَصْوَاتَنَا ، قَالَ يَاسِرٌ : فَتَزَعْزَعَتْ مَرْوُ بِالْبُكَاءِ وَالضَّجِيجِ وَالصِّيَاحِ لَمَّا نَظَرُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَسَقَطَ الْقُوَّادُ عَنْ دَوَابِّهِمْ وَرَمَوْا بِخِفَافِهِمْ لَمَّا رَأَوْا أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام حَافِياً وَكَانَ يَمْشِي وَيَقِفُ فِي كُلِّ عَشْرِ خُطُوَاتٍ وَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ يَاسِرٌ : فَتُخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ تُجَاوِبُهُ وَصَارَتْ مَرْوُ ضَجَّةً وَاحِدَةً مِنَ الْبُكَاءِ وَبَلَغَ الْمَأْمُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَلَغَ الرِّضَا الْمُصَلَّى عَلَى هٰذَا السَّبِيلِ افْتَتَنَ بِهِ النَّاسُ وَالرَّأْيُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَسَأَلَهُ الرُّجُوعَ فَدَعَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِخُفِّهِ فَلَبِسَهُ وَرَكِبَ وَرَجَعَ .

۸۔ یاسر خادم اور ریان بن الصلت دونوں راوی ہیں کہ جب امین کی سلطنت کا دور ختم ہوا اور مامون بادشاہ بنا تو اس نے امام رضا علیہ السلام کو خراسان بلایا حضرت نے حسن تدبیر سے ٹالنا چاہا۔ مگر مامون برابر لکھتا

رہا جب حضرت نے جان لیا کہ اب بے قبول کئے چارۂ کار نہیں اور وہ مانے گا نہیں تو آپ نے ارادۂ سفر کیا۔ امام محمد تقی کی عمر اس وقت سات سال کی تھی۔ مامون نے لکھا کہ آپ براہ دیلم و قم نہ آئیں (یہاں شیعہ زیادہ تھے، اندیشہ تھا کہ روک نہ لئے جائیں) بلکہ براہ بصرہ و اہواز و فارس مَرو پہنچیں، جب آپؑ وہاں پہنچے تو اس نے امر خلافت کو (امتحاناً) آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا۔ تب اس نے ولی عہدی کے بارے میں کہا۔

حضرت نے فرمایا۔ اس کے متعلق کچھ شرائط ہیں جن کا جواب میں چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ جو آپ چاہیں پوچھیں۔ فرمایا۔ میں ولی عہدی اس صورت میں قبول کروں گا کہ نہ کوئی حکم دوں گا نہ نہی کروں گا نہ فتوے دوں گا نہ کوئی مقدمہ فیصل کروں گا نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا نہ کسی چیز میں تبدیلی کروں گا۔ آپ مجھے ان تمام معاملات میں معاف فرمائیں گے۔ مامون نے ان سب باتوں کا جواب دیا اور منظور کیا۔

یاسر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب عید آئی تو مامون نے امام علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سوار ہو کر تشریف لے جائیں اور نماز پڑھائیں اور خطبہ بیان کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ولی عہدی قبول کرنے میں جو شرائط میں نے پیش کی ہیں ان کا آپ کو علم ہے۔ اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ آپؑ کی طرف سے لوگوں کے قلوب مطمئن ہو جائیں اور آپؑ کی فضیلت کو لوگ پہچان لیں۔ حضرت برابر تردید فرماتے رہے اور مامون کا اصرار رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے معاف ہی کر دیا جائے تو میرے لئے خوشی کا باعث ہوگا اور اگر میرا عذر قبول نہیں تو پھر اسی طرح نماز کے لئے نکلوں گا جس طرح رسولؐ اللہ اور امیر المومنین نکلتے تھے۔ مامون نے کہا مجھے اس میں کوئی عذر نہیں، پھر مامون نے حکم دیا اپنے سرداروں اور اہل کاروں کو کہ وہ سوار ہو کر امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر جائیں۔ یاسر کہتا ہے کہ لوگ حضرت کی شان دیکھنے کے لئے راستوں اور مکانوں کی چھتوں پر آبیٹھے، مرد، عورتیں اور بچے سب اور درباری سردار اور فوجی جوان حضرت کے دروازے پر آموجود ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غسل فرمایا اور سوتی عمامہ باندھا اور ایک چھور سینہ پر لٹکایا۔ دوسرا دونوں شانوں پر رکھا اور اپنے غلاموں سے فرمایا تم بھی ایسا ہی کرو۔ پھر اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ جب حضرت باہر تشریف لائے تو ہم سب حضرت امام علیہ السلام کے آگے آگے تھے آپ پابرہنہ تھے اور پاجامہ کے پائنچے نصف ساق تک اٹھے ہوئے تھے اور دامن گردانے ہوئے تھے۔

جب حضرت چلے اور ہم آپ کے ساتھ چلے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور چار تکبیریں کہیں، ہم نے خیال کیا کہ آسمان اور شہر کے در و دیوار ان کا جواب دے رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ سرداران سلطنت اور عام لوگ تیار ہیں ہتھیار لگائے ہوئے ہیں اور خوب آراستہ و پیراستہ ہیں جب ہم اس صورت سے نکلے اور امام رضا علیہ السلام بھی برآمد ہوئے تو آپ تھوڑی دیر دروازہ پر ٹھہرے اور چار مرتبہ اللہ اکبر فرمایا۔ پھر کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ہدایت کی۔ اللہ اکبر اس نے چوپاؤں کے گوشت کا ہم کو رزق دیا اور حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔

حضرت کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں یاسر غلام نے کہا آواز گریہ سے شہر مرو گونج اٹھا۔ جب لوگوں نے امامؑ کو برہنہ پا دیکھا اور یہ کہ وہ دس دس قدم پر چل کر رک جاتے ہیں اور تین تکبیریں کہتے ہیں تو ہم نے گمان کیا کہ آسمان و زمین اور پہاڑ تکبیروں کا جواب دے رہے ہیں اور تمام مرو میں جوشِ گریہ و بکا ہے۔ جب مامون کو یہ خبر ملی تو اس کے وزیر فیصل بن سہیل نے کہا کہ اگر امام اسی طرح عیدگاہ تک پہنچے تو لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے لوٹ جانے کو کہیں۔ چنانچہ مامون نے ایسا ہی کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے جوتے منگائے، پہن کر سوار ہوئے اور لوٹ آئے۔

٨ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْمَأْمُونُ مِنْ خُرَاسَانَ يُرِيدُ بَغْدَادَ، وَخَرَجَ الْفَضْلُ ذُوالرِّيَاسَتَيْنِ وَخَرَجْنَا مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَرَدَ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ ذِي الرِّيَاسَتَيْنِ كِتَابٌ مِنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَنَحْنُ فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ، إِنِّي نَظَرْتُ فِي تَحْوِيلِ السَّنَةِ فِي حِسَابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَذُوقُ فِي شَهْرِ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَحَرَّ النَّارِ وَأَرَى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالرِّضَا الْحَمَّامَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَتَحْتَجِمَ فِيهِ وَتَصُبَّ عَلَى يَدَيْكَ[1] الدَّمَ لِيَزُولَ عَنْكَ نَحْسُهُ، فَكَتَبَ ذُوالرِّيَاسَتَيْنِ إِلَى الْمَأْمُونِ بِذٰلِكَ وَسَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ الْمَأْمُونُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ يَسْأَلُهُ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُوالْحَسَنِ: لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ غَداً وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ غَداً فَأَعَادَ عَلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُوالْحَسَنِ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ لَسْتُ بِدَاخِلٍ غَداً الْحَمَّامَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله في هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ لَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ غَداً وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ غَداً، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ صَدَقْتَ يَا سَيِّدِي وَصَدَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ غَداً وَالْفَضْلُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ: فَلَمَّا أَمْسَيْنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَنَا الرِّضَا عليه السلام: قُولُوا «نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ» فَلَمْ نَزَلْ نَقُولُ ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلَّى الرِّضَا عليه السلام الصُّبْحَ قَالَ لِيَ: اصْعَدْ [عَلَى] السَّطْحِ فَاسْتَمِعْ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئاً، فَلَمَّا صَعِدْتُ سَمِعْتُ الضَّجَّةَ وَالْتَحَمَتْ وَكَثُرَتْ فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي كَانَ إِلَى دَارِهِ مِنْ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا سَيِّدِي يَا أَبَا الْحَسَنِ! آجَرَكَ اللهُ فِي الْفَضْلِ فَإِنَّهُ قَدْ أَبَى وَكَانَ دَخَلَ الْحَمَّامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالسُّيُوفِ فَقَتَلُوهُ وَأُخِذَ مِمَّنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ نَفَرٍ كَانَ أَحَدُهُمُ ابْنَ خَالَةِ الْفَضْلِ ابْنَ ذِي الْقَلَمَيْنِ قَالَ: فَاجْتَمَعَ الْجُنْدُ وَالْقُوَّادُ وَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الْفَضْلِ عَلَى بَابِ الْمَأْمُونِ فَقَالُوا: هٰذَا اغْتَالَهُ وَقَتَلَهُ - يَعْنُونَ الْمَأْمُونَ - وَلَنَطْلُبَنَّ بِدَمِهِ وَجَاؤُوا بِالنِّيرَانِ لِيُحْرِقُوا الْبَابَ، فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِأَبِي

الْحَسَنِ عليه السلام : يَاسَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَتُفَرِّقَهُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ : فَرَكِبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لِي : ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الدَّارِ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ تَزَاحَمُوا ، فَقَالَ لَهُمْ بِيَدِهِ تَفَرَّقُوا تَفَرَّقُوا، قَالَ يَاسِرٌ : فَأَقْبَلَ النَّاسُ ـ وَاللهِ ـ يَقَعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَارَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا رَكَضَ وَمَرَّ .

۸۔ یاسر سے مروی ہے کہ بغداد کے ارادے سے مامون خراسان سے چلا۔ فضل اس کا وزیر اور امام رضا علیہ السلام بھی اس کے ساتھ تھے راہ میں فضل کو اس کے بھائی حسن بن سہل کا ایک خط ملا۔

میں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ فلاں مہینے تم یوم چہار شنبہ گرمی آہن و آتش کا ذائقہ چکھو گے یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے اور مصلحت یہ ہے کہ تم اور امیر المومنین اور امام رضا علیہ السلام اس دن جب حمام میں داخل ہوں تو حجامت کرانا (پچھنے لگوانا) اور جو خون نکلے اسے اپنے ہاتھ پر ڈالنا۔ تاکہ نحوست تجھ سے دور رہے ذوالریاستین نے مامون کو اطلاع دی اور درخواست کی کہ ابوالحسن کو بھی اطلاع دے دو مامون نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔ میں کل حمام میں نہ جاؤں گا اور نہ میری رائے میں آپ کو اور فضل کو جانا چاہیے مامون نے دوبارہ اس بارے میں لکھا۔ آپ نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گا۔ آج رات میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا۔ فرما رہے ہیں اے علی کل حمام میں نہ جانا۔ میری رائے میں کل حمام میں نہ آپ جائیں اور نہ فضل۔ مامون نے لکھا۔ اے میرے سردار آپ بھی سچے ہیں اور رسول اللہ بھی۔ میں کل نہیں جاؤں گا اور فضل کو تو خود ہی علم ہے۔ یاسر نے بیان کیا جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ تم سب کہو کہ اس رات میں جو حادثہ ہونے والا ہے ہم اس کے لئے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہی بار بار فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو امام نے مجھے فرمایا۔ چھت پر جاؤ اور سنو کیا آواز آتی ہے۔ میں اوپر گیا تو شور وغل سنا، جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ پس مامون کی طرف چلے تو وہ اس دروازے سے داخل ہوا جو اس کے گھر سے امام علیہ السلام کے گھر کی طرف تھا وہ حضرت کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ اے مرے آقا ابوالحسن خدا آپ کو فضل کا اجر دے۔ اس نے میری بات ماننے سے انکار کیا اور حمام میں چلا گیا۔ کچھ لوگ تلواریں لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا ان میں سے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ایک ان میں سے اس کی خالہ کا بیٹا فضل بن قلیین (دو دفتروں کا منشی) تھا یاسر نے کہا پس جمع ہوئے لشکر اور سردار جن کا تعلق فضل سے تھا اور آئے مامون کے دروازے پر اور کہنے لگے اسی نے بہکایا اور قتل کرایا ہے یعنی مامون نے۔ ہم اس کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے اور وہ آگ لے کر آئے تاکہ اس کا دروازہ جلا دیں۔ مامون نے کہا۔ اے میرے آقا ابوالحسن آپ جا کر ان لوگوں کو پراگندہ کیجیے۔ یاسر کہتا ہے حضرت سوار ہوئے اور مجھ سے کہا تو بھی سوار ہو۔ ہم گھر کے دروازے سے جب نکلے تو بہت سے لوگوں نے مزاحمت کی۔ حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ متفرق ہو جاؤ یاسر کا بیان ہے کہ لوگ اس طرح بے تابی سے آگے آئے کہ ایک کے اوپر ایک تھا پس حضرت نے جس کو اشارہ کیا وہ سوار ہو کر چل دیا۔

٩ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسَافِرٍ؛ وَعَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ هَارُونُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنْ يُوَاقِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام اِذْهَبْ إِلَيْهِ وَ قُلْ لَهُ: لَاتَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ غَداً هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَإِنْ سَأَلَكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هٰذَا، فَقُلْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ[1]، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَاتَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ لِي: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: نَامَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَغْسِلْ اِسْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَانْهَزَمَ وَ قُتِلَ أَصْحَابُهُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُسَافِرٌ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام بِمِنًى فَمَرَّ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ فَغَطَّى رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: مَسَاكِينُ لَايَدْرُونَ مَا يَحُلُّ بِهِمْ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، ثُمَّ قَالَ: فَأَعْجَبُ مِنْ هٰذَا هَارُونُ وَأَنَا كَهَاتَيْنِ ـ وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ ـ قَالَ مُسَافِرٌ: فَوَاللهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَفَنَّاهُ مَعَهُ.

۹۔ مسافر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہارون بن مسیّب حاکمِ مدینہ نے چاہا کہ جنگ کرکے محمد بن صادق سے جنھوں نے مکہ میں خروج کیا تھا اور زیدیہ فرقہ کے امام تھے اور خراسان میں وفات پائی) امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ کل خروج نہ کرنا ورنہ شکست کھائے گا اور تیرے اصحاب قتل کر دیئے جائیں گے۔ اگر پوچھے تو نے کیسے جانا تو کہہ دینا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا کل آپ خروج نہ کریں ورنہ شکست ہوگی اور آپ کے اصحاب قتل ہو جائیں گے اس نے کہا تجھے کیسے معلوم ہوا میں نے کہا خواب میں دیکھا ہے اس نے ازراہ تمسخر کہا۔ غلام بغیر آب دست لیے سو گیا یعنی اس کے خواب کو ساقط الاعتبار سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے خروج کیا اور ہار گیا۔ مسافر نے کہا کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا یحییٰ بن خالد برمکی ادھر سے گزرا اس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا چہرہ گرد آلود ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بیچارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا (فضل بن یحییٰ کا قتل) پھر مسافر نے کہا۔ حضرت نے فرمایا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کا ہے۔ میں اس کا مطلب نہ سمجھا یہاں تک کہ ہارون کی قبر حضرت کے بائیں بازو رہی۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ حَمَلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام مَالاً لَهُ خَطَرٌ، فَلَمْ أَرَهُ سُرَّ بِهِ قَالَ: فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ حَمَلْتُ هٰذَا الْمَالَ وَلَمْ يُسَرَّ بِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ الطَّسْتَ وَالْمَاءَ، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَى كُرْسِيٍّ وَقَالَ بِيَدِهِ [وَقَالَ] لِلْغُلَامِ: صُبَّ عَلَيَّ الْمَاءَ قَالَ: فَجَعَلَ يَسِيلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فِي الطَّسْتِ ذَهَبٌ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي: مَنْ كَانَ هٰكَذَا [لَا] يُبَالِي بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس کوئی بہت سامال

لے کر آیا۔ آپ نے اظہار مسرت نہ کیا۔ لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں اتنا مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپ نے غلام سے فرمایا۔ طشت اور پانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر آپ نے اس شخص سے کہا۔ جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی جو اس کے پاس لایا گیا ہے۔

۱۱ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ؛ عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليهما السلام وَ هُوَ ابْنُ تِسْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَشْهُرٍ ، فِي عَامِ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ . عَاشَ بَعْدَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عِشْرِينَ سَنَةً إلاّ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلاثَةً .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام نے ۴۹ سال کی عمر میں ۲۰۲ھ میں انتقال فرمایا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام دو یا تین ماہ کم بیس سال زندہ رہے۔

ایک سو بیسواں باب

ذکر مولد امام محمد تقی علیہ السلام

(بَابُ) ۱۲۰

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلامُ

وُلِدَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ ذِي الْقَعْدَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً وَ دُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّهِ مُوسَى عليه السلام وَقَدْ كَانَ الْمُعْتَصِمُ أَشْخَصَهُ إلَى بَغْدَادَ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السَّنَةِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا عليه السلام . وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : سَبِيكَةُ نُوبِيَّةٌ وَقِيلَ أَيْضاً : إنَّ اسْمَهَا كَانَ خَيْزُرَانَ . وَرُوِيَ أَنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ أُمِّ إبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله .

۱ـ أَحْمَدُ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ . قَالَ مُحَمَّدٌ : وَكَانَ زَيْدِيّاً .

قَالَ : كُنْتُ بِالْعَسْكَرِ فَبَلَغَنِي أَنَّ هُنَاكَ رَجُلاً مَحْبُوسًا أُتِيَ بِهِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ مَكْبُولاً وَ قَالُوا: إِنَّهُ تَنَبَّأَ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ : فَأَتَيْتُ الْبَابَ وَدَارَيْتُ الْبَوَّابِينَ وَ الْحَجَبَةَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ لَهُ فَهْمٌ ، فَقُلْتُ : يَا هٰذَا مَا قِصَّتُكَ وَمَا أَمْرُكَ ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ رَجُلاً بِالشَّامِ أَعْبُدُ اللهَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ : مَوْضِعُ رَأْسِ الْحُسَيْنِ فَبَيْنَا أَنَا فِي عِبَادَتِي إِذْ أَتَانِي شَخْصٌ فَقَالَ لِي قُمْ بِنَا ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ لِي : تَعْرِفُ هٰذَا الْمَسْجِدَ ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ هٰذَا مَسْجِدُ الْكُوفَةِ ، قَالَ فَصَلَّى وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَلَّمْتُ وَصَلَّى وَصَلَّيْتُ مَعَهُ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا بِمَكَّةَ ، فَلَمْ أَزَلْ مَعَهُ حَتَّى قَضَى مَنَاسِكَهُ وَقَضَيْتُ مَنَاسِكِي مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ، إِذَا أَنَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ فِيهِ بِالشَّامِ وَمَضَى الرَّجُلُ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ إِذَا أَنَا بِهِ فَعَلَ مِثْلَ فِعْلَتِهِ الْأُولَى ، فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنْ مَنَاسِكِنَا وَرَدَّنِي إِلَى الشَّامِ وَهَمَّ بِمُفَارَقَتِي قُلْتُ لَهُ : سَأَلْتُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَقْدَرَكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ إِلَّا أَخْبَرْتَنِي مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى قَالَ فَتَرَاقَى الْخَبَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الزَّيَّاتِ ، فَبَعَثَ إِلَيَّ وَأَخَذَنِي وَ كَبَّلَنِي فِي الْحَدِيدِ وَحَمَلَنِي إِلَى الْعِرَاقِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ: فَارْفَعِ الْقِصَّةَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَفَعَلَ وَذَكَرَ فِي قِصَّتِهِ مَا كَانَ فَوَقَّعَ فِي قِصَّتِهِ: قُلْ لِلَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ إِلَى الْكُوفَةِ وَمِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَرَدَّكَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ حَبْسِكَ هٰذَا ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ فَغَمَّنِي ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِ وَرَقَقْتُ لَهُ وَأَمَرْتُهُ بِالْعَزَاءِ وَالصَّبْرِ قَالَ : ثُمَّ بَكَّرْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْجُنْدُ وَصَاحِبُ الْحَرَسِ وَ صَاحِبُ السِّجْنِ وَخَلْقُ اللهِ ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا ؟ فَقَالُوا : الْمَحْمُولُ مِنَ الشَّامِ الَّذِي تَنَبَّأَ افْتُقِدَ الْبَارِحَةَ فَلَا يُدْرَى أَخَسَفَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوِ اخْتَطَفَهُ الطَّيْرُ .

امام محمد تقی علیہ السلام ماہ رمضان ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور آخر ذی قعدہ ۲۲۰ھ میں بہ عمر ۲۵ سال دو ماہ ۱۸ دن رحلت فرمائی اور بغداد کے مقابر قریش میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے جس سال آپ کی وفات ہوئی اس کے اوّل میں معتصم نے آپ کو بغداد میں بلایا تھا آپ کی والدہ کنیز تھیں جن کا نام سبیکہ نوبیہ تھا اور ان کو خیزران بھی کہتے تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم بن رسولؐ اللہ کے خاندان سے تھیں۔

۱۔ علی بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے جو عقیدۃً زیدی تھے بیان کیا میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ ناحیہ شام سے

ایک شخص قید کر کے لایا جا رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر آیا اور دربانوں پہرہ داروں کو ہٹاتا ہوا اس شخص تک پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اے شخص تیری سرگزشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس جگہ مشغول عبادت تھا جس کو مقام کو راس الحسین کہتے ہیں اسی حالت میں کہ میں مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کھڑا ہو اور میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا۔ ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کوفہ میں پایا۔ اس نے کہا جانتا ہے یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا ہاں یہ مسجد کوفہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم مدینہ میں مسجد رسولؐ میں پہنچ گئے اس نے رسولؐ اللہ کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس نے رسولؐ پر درود بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو مکہ میں پایا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کئے میں نے بھی کئے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا۔ جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبدالملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے ہتھکڑی اور بیڑی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف مجھے بھیجا۔ راوی کہتا ہے میں نے اس سے کہا۔ یہ قصہ تم محمد بن عبدالملک سے بیان کرو (درخواست میں لکھو کہ میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واثق باللہ بادشاہ عباسی کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کوفہ لے گیا اور کوفہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹا یا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میرا دل کڑھا اور میں نے اسے صبر و ضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں صبح کو پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ لشکر والے چوکیدار، پہرے دار اور بہت سی مخلوق جمع ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو مدعی نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین نگل گئی یا کوئی پرندہ اسے اٹھالے گیا۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: كُنْتُ مُجَاوِراً بِالْمَدِينَةِ ـ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله ـ وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَجِيءُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْزِلُ فِي الصَّحْنِ وَيَصِيرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَيَخْلَعُ نَعْلَيْهِ وَيَقُومُ فَيُصَلِّي فَوَسْوَسَ إِلَيَّ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: إِذَا نَزَلَ فَاذْهَبْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ، فَجَلَسْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَنْتَظِرُهُ لِأَفْعَلَ هَذَا،

فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ أَقْبَلَ ؏ عَلَى حِمَارٍ لَهُ، فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ وَجَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَفَعَلَ هٰذَا أَيَّاماً، فَقُلْتُ: إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ جِئْتُ فَأَخَذْتُ الْحَصَا الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ بِقَدَمَيْهِ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ عِنْدَ الزَّوَالِ فَنَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَصَلَّى فِي نَعْلَيْهِ وَلَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ أَيَّاماً، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَمْ يَتَهَيَّأْ لِي هٰهُنَا وَلٰكِنْ أَذْهَبُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ فَإِذَا هُوَ دَخَلَ إِلَى الْحَمَّامِ أَخَذْتُ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْحَمَّامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ يَدْخُلُ حَمَّاماً بِالْبَقِيعِ لِرَجُلٍ مِنْ وُلْدِ طَلْحَةَ فَتَعَرَّفْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْحَمَّامَ وَصِرْتُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ وَجَلَسْتُ إِلَى الطَّلْحِيِّ أُحَدِّثُهُ وَأَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ ؏ فَقَالَ الطَّلْحِيُّ: إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْحَمَّامِ، فَقُمْ فَادْخُلْ فَإِنَّهُ لَا يَتَهَيَّأُ لَكَ ذٰلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّ ابْنَ الرِّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحَمَّامِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنِ ابْنُ الرِّضَا؟ قَالَ: رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ صَلَاحٌ وَوَرَعٌ، قُلْتُ لَهُ: وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَّامَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: نُخَلِّي لَهُ الْحَمَّامَ إِذَا جَاءَ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ أَقْبَلَ ؏ وَمَعَهُ غِلْمَانٌ لَهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصِيرٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ الْمَسْلَخَ فَبَسَطَهُ وَوَافَى فَسَلَّمَ وَدَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَى حِمَارِهِ وَدَخَلَ الْمَسْلَخَ وَنَزَلَ عَلَى الْحَصِيرِ، فَقُلْتُ لِلطَّلْحِيِّ: هٰذَا الَّذِي وَصَفْتَهُ بِمَا وَصَفْتَ مِنَ الصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ؟! فَقَالَ: يَا هٰذَا لَا وَاللهِ مَا فَعَلَ هٰذَا قَطُّ إِلَّا فِي هٰذَا الْيَوْمِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: هٰذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَنَيْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَلَعَلِّي أَنَالُ مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَتَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَأُدْخِلَ الْمَسْلَخَ وَرَكِبَ مِنْ فَوْقِ الْحَصِيرِ وَخَرَجَ ؏ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ وَاللهِ آذَيْتُهُ وَلَا أَعُودُ وَلَا أَرُومُ مَا رُمْتُ مِنْهُ أَبَداً وَصَحَّ عَزْمِي عَلَى ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الصَّحْنِ فَدَخَلَ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ وَقَامَ يُصَلِّي.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسولؐ میں مقیم تھا۔ میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام ہر روز وقت زوال مسجد رسولؐ میں آتے، صحن میں اترتے اور قبر رسولؐ کے پاس جاکر سلام کرتے اور بیت فاطمہ کی طرف لوٹ جاتے اپنے جوتے اتارتے

اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ جب حضرت اپنی سواری سے اتریں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لوں جس پر حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تاکہ یہ کام کروں جب زوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر روضۂ رسولؐ پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا میں نے کہا جوتا اتاریں گے تو میں کنکریاں لے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقتِ زوال تشریف لائے اور پتھر پر اترے پھر اندر آئے۔ رسول اللہ کو سلام کرکے اس جگہ پر پہنچے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اتارے نماز پڑھی (ایک قسم کی نعل عربی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے) کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام جانا چاہیئے جب آپ حمام میں داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی لے لوں گا۔ میں نے پتہ چلایا کہ امام علیہ السلام کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا البقیع والے حمام میں جو اولادِ طلحہ میں سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مردِ طلحی سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ طلحی نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اٹھو اور اندر داخل ہو ورنہ بہت دیر پھر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزندِ امام رضا علیہ السلام حمام میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا آلِ محمدؐ سے ہیں صاحب زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جاسکتا؟ اس نے کہا ہم ان کے لئے حمام خالی کرادیتے ہیں ہم یہ باتیں کرہی رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے۔ ایک نوکر کے پاس بوریہ تھا۔ جب حضرت لباس اتارنے کی جگہ داخل ہوئے تو اس نے بوریہ بچھادیا آپ حمار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے کی جگہ پر پہنچے تو بوریئے پر اترے۔ میں نے مردِ طلحی سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیتِ نفس کی تو نے تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں۔ ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیا ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کھینچے چلا آرہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوں۔ آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلخ میں (کپڑے اتارنے کی جگہ) داخل کیا۔ آپ بوریئے پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے۔ میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو اذیت دی اب اس خیال کی طرف نہ لوٹوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کروں گا۔ اسی روز وقتِ زوال جب سوار ہو کر آئے تو صحن میں اسی جگہ اترے جہاں اترا کرتے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ آئے جہاں بیتِ فاطمہؑ میں نماز پڑھا کرتے تھے جوتے اتار ڈالے اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: خَرَجَ ؑ عَلَيَّ فَنَظَرْتُ إِلَى رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ وَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ

19/12 مریم
15/46 احقاف

احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ، فَقَالَ: «وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً»[1] قَالَ: «إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً»[2] فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيّاً وَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَاهَا وَ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

۳۔علی ابن اسباط سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف آئے تو میں نے آپ کے سراپا کو غور سے دیکھا تاکہ میں آپ کے قد و قامت کا تذکرہ اپنے اصحاب سے مصر میں کروں میں غور ہی کر رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار حجت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک جگہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) بچپن میں دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب وہ پوری قوت والا ہو گیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا۔ پس یہ بھی جائز ہے کہ اپنا حکم بچپن میں دے دے اور یہ بھی جائز ہے کہ چالیس سال کے بعد دے۔ آپ کا یہ مقصد تھا کہ تم میرے بچپن کے قد و قامت پر نہ جاؤ خدائی عہدہ کا تعلق کسی سن سے مخصوص نہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: احْتَالَ الْمَأْمُونُ[3] عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِكُلِّ حِيلَةٍ، فَلَمْ يُمَكِّنْهُ فِيهِ شَيْءٌ فَلَمَّا اعْتَلَّ وَ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ عَلَيْهِ ابْنَتَهُ[4] دَفَعَ إِلَى مِائَتَيْ وَصِيفَةٍ مِنْ أَجْمَلِ مَا يَكُونُ، إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ جَاماً فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقْبِلْنَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْأَخْيَارِ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِنَّ وَكَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُخَارِقٌ صَاحِبُ صَوْتٍ وَعُودٍ وَضَرْبٍ، طَوِيلُ اللِّحْيَةِ، فَدَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَأَنَا أَكْفِيكَ أَمْرَهُ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَشَهَقَ مُخَارِقٌ شَهْقَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الدَّارِ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِعُودِهِ وَيُغَنِّي، فَلَمَّا فَعَلَ سَاعَةً وَإِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لَا يَمِيناً وَلَا شِمَالاً: ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ وَقَالَ: اتَّقِ اللهَ يَا ذَا الْعُثْنُونِ[1] قَالَ: فَسَقَطَ الْمِضْرَابُ مِنْ يَدِهِ وَالْعُودُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِيَدَيْهِ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ: فَسَأَلَهُ الْمَأْمُونُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ: لَمَّا صَاحَ بِي أَبُو جَعْفَرٍ فَزِعْتُ فَزْعَةً لَا أُفِيقُ مِنْهَا أَبَداً.

۴۔راوی کہتا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو آزمانے کے لئے مامون نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپ کا فسق ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی بیٹی سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کی کہ دو سو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موتی یا جواہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شانِ امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور عشوہ گری دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب مامون اس تدبیر میں ناکام ہوا تو مخارق گویئے کو جو دراز ریش تھا بلایا۔ اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دنیوی خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ پس مامون کے محل

میں وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گا رہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مگر حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ نہ داہنی طرف دیکھا نہ بائیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا اومرد دراز ریش خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فرماتے ہی مضراب اور باجہ اس کے ہاتھ سے گر گیا اور مرتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ مامون نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام علیہ السلام نے مجھے ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا اثر آج تک ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعِي ثَلاثُ رِقَاعٍ غَيْرُ مُعَنْوَنَةٍ وَاشْتَبَهَتْ عَلَيَّ فَاغْتَمَمْتُ فَتَنَاوَلَ إِحْدَاهُمَا وَقَالَ: هٰذِهِ رُقْعَةُ زِيَادِ بْنِ شَبِيبٍ، ثُمَّ تَنَاوَلَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: هٰذِهِ رُقْعَةُ فُلانٍ، فَبُهِتُّ أَنَا فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ قَالَ: وَأَعْطَانِي ثَلاثَمِائَةِ دِينَارٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهَا إِلَى بَعْضِ بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ: دُلَّنِي عَلَى حَرِيفٍ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَتَاعاً، فَدُلَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِالدَّنَانِيرِ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا هَاشِمٍ دُلَّنِي عَلَى حَرِيفٍ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَتَاعاً، فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: وَكَلَّمَنِي جَمَّالٌ أَنْ أُكَلِّمَهُ عليه السلام لَهُ يُدْخِلُهُ فِي بَعْضِ أُمُورِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ لِأُكَلِّمَهُ لَهُ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلامُهُ، فَقَالَ عليه السلام: يَا أَبَا هَاشِمٍ كُلْ وَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ـ ابْتِدَاءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ ـ: يَا غُلامُ انْظُرْ إِلَى الْجَمَّالِ الَّذِي أَتَانَا بِهِ أَبُو هَاشِمٍ فَضُمَّهُ إِلَيْكَ. قَالَ: وَدَخَلْتُ مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ بُسْتَاناً فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَمُولَعٌ بِأَكْلِ الطِّينِ، فَادْعُ اللهَ لِي، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ [لِي] بَعْدَ [ثَلاثَةِ] أَيَّامٍ ابْتِدَاءً مِنْهُ: يَا أَبَا هَاشِمٍ قَدْ أَذْهَبَ اللهُ عَنْكَ أَكْلَ الطِّينِ. قَالَ أَبُو هَاشِمٍ: فَمَا شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْهُ الْيَوْمَ.

٥۔ داؤد نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا تو میرے پاس تین خط تھے جن کے آغاز میں مکتوب لیہ کا نام نہ تھا۔ میں شبہ میں پڑ گیا اور غمگین ہوا۔ حضرت نے ان میں سے ایک کو لے کر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شبیب کے نام ہے پھر دوسرا اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر تبسم کیا۔ پھر مجھے تین سو دینار دے کر فرمایا ان کو میرے فلاں چچازاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کہے گا کہ کسی ایسے تجربہ کار کو بتاؤ جو میرے لئے سامان خرید دے۔ راوی کہتا ہے ایک ساربان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے نوکر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناول فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھانا رکھا۔ حضرت نے بغیر کچھ کہے خود ہی فرمایا۔ اے غلام اس ساربان کو بلا جسے ابوہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھ اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن

میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں مٹی کھانے کی طرف راغب ہوں پس آپ دعا فرمائیں یہ سن کر خاموش ہو گئے تین دن بعد خود ہی فرمایا۔ اے ابو ہاشم تمہارا مٹی کھانا ختم ہوا۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابلِ نفرت نہ تھی۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام صَبِيحَةَ عُرْسِهِ حَيْثُ بَنَى بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ وَكُنْتُ تَنَاوَلْتُ مِنَ اللَّيْلِ دَوَاءً فَأَوَّلُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي صَبِيحَتِهِ أَنَا وَقَدْ أَصَابَنِي الْعَطَشُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَنَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي وَجْهِي وَقَالَ: أَظُنُّكَ عَطْشَانًا، فَقُلْتُ أَجَلْ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَوْ جَارِيَةُ اسْقِنَا مَاءً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: السَّاعَةَ يَأْتُونَهُ بِمَاءٍ يَسُمُّونَهُ بِهِ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْمَاءُ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ نَاوِلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلَ الْمَاءَ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ، ثُمَّ عَطِشْتُ أَيْضًا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَفَعَلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى، فَلَمَّا جَاءَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْقَدَحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي مِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأُولَى، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ، ثُمَّ شَرِبَ فَنَاوَلَنِي وَتَبَسَّمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ: فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ: وَأَنَا أَظُنُّهُ كَمَا يَقُولُونَ.

۶۔ محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ میں آیا امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اس صبح کو جس کی شب میں آپ کی شادی بنت مامون سے ہوئی تھی، میں نے رات کو دوا کھائی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا معلوم ہوتا ہے تم پیاسے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر (یہ نہ فرمایا اسے سیراب کر) میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ زہر ملا لاتے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی۔ پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا۔ حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تبسّم فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (شکی)

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشِّيعَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا فَسَأَلُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ[1] فَأَجَابَ عليه السلام وَلَهُ عَشْرُ سِنِينَ.

۷- ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام سے اطراف کے شیعوں کے ایک گروہ نے اذن چاہا، حضرت نے اجازت دی وہ لوگ آئے اور ایک ہی مجلس میں حضرت سے ۳۰ ہزار سوال کئے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دِعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَأَخَذَهُ وَلَمْ يَحْمَدِ اللهَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: لِمَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ؟ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ بَعْدَهُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ لِي: تَأَدَّبْتَ.

۸- راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ نہ کہا حضرت نے فرمایا تم نے الحمد للہ کیوں نہ کہا۔ اس کے بعد جب میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا، میں نے الحمد للہ کہا۔ فرمایا اب تم نے ادب حاصل۔

٩ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ حَدَثَ بِآلِ فَرَجٍ حَدَثٌ؟ فَقُلْتُ: مَاتَ عُمَرُ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، حَتَّىٰ أَحْصَيْتُ لَهُ أَرْبَعاً وَعِشْرِينَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا يَسُرُّكَ لَجِئْتُ حَافِياً أَعْدُو إِلَيْكَ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوَلَا تَدْرِي مَا قَالَ ـ لَعَنَهُ اللهُ ـ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: خَاطَبَهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ: أَظُنُّكَ سَكْرَانَ فَقَالَ أَبِي: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أَمْسَيْتُ لَكَ صَائِماً فَأَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرَبِ وَذُلَّ الْأَسْرِ، فَوَاللهِ إِنْ ذَهَبَتِ الْأَيَّامُ حَتَّىٰ حُرِبَ مَالُهُ وَمَا كَانَ لَهُ ثُمَّ أُخِذَ أَسِيراً وَهُوَذَا قَدْ مَاتَ لَا رَحِمَهُ اللهُ وَقَدْ أَدَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَا زَالَ يُدِيلُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ.

۹- راوی کہتا ہے کہ میں امام نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد آل فرج (غلام علی بن یقطین) کے لئے کوئی حادثہ پیش آیا۔ میں نے کہا عمر (فرج کا بیٹا) مرگیا۔ حضرت نے ۲۴ بار الحمد للہ کہا میں نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ خبر آپ کو اتنا خوش کرے گی تو پا برہنہ دوڑتا ہوا آتا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اس ملعون نے میرے والد سے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں، فرمایا انھوں نے کسی معاملہ میں اس سے مخاطبہ کیا تو اس نے کہا آپ نشہ میں ہیں حضرت نے فرمایا خدا تو جانتا ہے کہ میں روزے سے ہوں پس اس کو حرب کا مزہ چکھا اور قید کی ذلت دے۔ پس بخدا چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کا مال اور جو کچھ تھا وہ لٹ گیا اور وہ قید کر لیا گیا اور اب وہ مرگیا۔ خدا اس پر رحم نہ کرے۔ خدا نے اس

سے انتقام لیا اور ہمیشہ اس کے اولیاء اس کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔

١٠ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمُسَيَّبِ وَصَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقِبْلَةِ سَوَاءً ، وَذُكِرَ أَنَّ السِّدْرَةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ يَابِسَةً ، لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ ، فَدَعَا بِمَاءٍ وَتَهَيَّأَ تَحْتَ السِّدْرَةِ فَعَاشَتِ السِّدْرَةُ وَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محراب مسجد میں نماز پڑھی (ذکر نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر اور مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں) وہاں بیری کا ایک سوکھا درخت تھا۔ حضرت نے پانی منگا کر اس درخت کے نیچے وضو کیا وہ ہرا بھرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

١١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنِ الْمُطَرِّفِيِّ قَالَ : مَضَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَلِي عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : ذَهَبَ مَالِي ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَ غَداً فَأْتِنِي وَلْيَكُنْ مَعَكَ مِيزَانٌ وَأَوْزَانٌ ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لِي : مَضَى أَبُو الْحَسَنِ وَلَكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَرَفَعَ الْمُصَلَّى الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ فَإِذَا تَحْتَهُ دَنَانِيرُ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ .

۱۱۔ مطرفی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور میرے ان پر چار ہزار درہم قرض تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضاؑ کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرت نے اس مصلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے حضرت نے وہ میرے حوالے کئے۔

١٢ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَالْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَاثْنَيْ عَشَرَ يَوْماً ، تُوُفِّيَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ سَنَةَ(١) عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ ، عَاشَ بَعْدَ أَبِيهِ تِسْعَةَ عَشَرَ سَنَةً إِلَّا خَمْساً وَعِشْرِينَ يَوْماً .

۱۲۔ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ اور ۱۲ دن کی عمر میں ہوا اور روز سہ شنبہ ۶ ذی الحجہ کو ۲۲۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ۲۵ روز کم ۱۹ سال زندہ رہے۔

ایک سو اکیسواں باب

ذکر مولد امام علی نقی علیہ السلام

(بَابُ) ۱۲۱

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانُ

وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنِّصْفِ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَ مِائَتَيْنِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي رَجَبٍ سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ. وَمَضَى لِأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَتَيْنِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ قُبِضَ عليه السلام فِي رَجَبٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ أَحَدٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ، وَأَرْبَعُونَ سَنَةً عَلَى الْمَوْلِدِ الْآخَرِ الَّذِي رُوِيَ، وَكَانَ الْمُتَوَكِّلُ أَشْخَصَهُ مَعَ يَحْيَى بْنِ هَرْثَمَةَ بْنِ أَعْيَنَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى سُرَّ مَنْ رَأَى، فَتُوُفِّيَ عليه السلام بِهَا وَدُفِنَ فِي دَارِهِ. وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا سُمَانَةُ.

١ ــ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ خَيْرَانَ الْأَسْبَاطِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي: مَا خَبَرُ الْوَاثِقِ عِنْدَكَ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَّفْتُهُ فِي عَافِيَةٍ، أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْداً بِهِ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: فَقَالَ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ: إِنَّهُ مَاتَ. فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي: إِنَّ النَّاسَ عَلِمْتُ أَنَّهُ هُوَ، ثُمَّ قَالَ لِي: مَا فَعَلَ جَعْفَرٌ؟ قُلْتُ تَرَكْتُهُ أَسْوَءَ النَّاسِ حَالاً فِي السِّجْنِ، قَالَ: فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ، مَا فَعَلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ، قَالَ: فَقَالَ: أَمَا أَنَّهُ شُؤْمٌ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ وَقَالَ لِي: لَابُدَّ أَنْ تَجْرِيَ مَقَادِيرُ اللهِ تَعَالَى وَأَحْكَامُهُ، يَا خَيْرَانُ! مَاتَ الْوَاثِقُ وَقَدْ قَعَدَ الْمُتَوَكِّلُ جَعْفَرٌ وَقَدْ قُتِلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ، فَقُلْتُ: مَتَى جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: بَعْدَ خُرُوجِكَ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ.

حضرت کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں ہوئی اور ایک روایت ہے کہ ماہ رجب المرجب ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے اور ۳ جمادی الآخر ۲۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کا انتقال رجب ۲۵۴ھ میں ہوا جبکہ آپ کی عمر ۴۱ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق ۴۰ سال ۶ ماہ، متوکل عباسی نے یحییٰ بن ہرثمہ بن اعین کے ساتھ آپ کو مدینہ سے سامرہ بلایا

وہیں حضرت نے وفات پائی اور اپنے ہی گھر میں دفن ہوئے آپؑ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام سمانہ تھا۔

ا۔ خیران کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کو مع الخیر چھوڑا ہے میں از روئے تعلق سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہلِ مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مرگیا ہے۔ جب امام علیہ السلام نے یہ فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی نے فرمایا ہے پھر فرمایا جعفر برادر واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں بُرے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صاحبِ حکومت ہوگا۔ پھر فرمایا محمد بن عبدالمالک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سپہ سالار ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرماکر آپ خاموش ہوگئے پھر فرمایا جو مقدراتِ الٰہیہ ہیں ان کا جاری ہونا ناگزیر ہے اے خیزان واثق مرگیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابنِ زیات قتل کردیا گیا۔ میں نے عرض کیا کب؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ أَرَادُوا إِطْفَاءَ نُورِكَ وَالتَّقْصِيرَ بِكَ، حَتّىٰ أَنْزَلُوكَ هٰذَا الْخَانَ الْأَشْنَعَ، خَانَ الصَّعَالِيكِ!! فَقَالَ: هٰهُنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعِيدٍ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ وَقَالَ: انْظُرْ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَوْضَاتٍ آنِقَاتٍ وَ رَوْضَاتٍ بَاسِرَاتٍ، فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ عَطِرَاتٌ وَ وِلْدَانٌ كَأَنَّهُنَّ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَ أَطْيَارٌ وَ ظِبَاءٌ وَ أَنْهَارٌ تَفُورُ، فَحَارَ بَصَرِي وَ حَسَرَتْ عَيْنِي، فَقَالَ: حَيْثُ كُنَّا فَهٰذَا لَنَا عَتِيدٌ، لَسْنَا فِي خَانِ الصَّعَالِيكِ.

۲۔ صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یہ دشمن (متوکل وغیرہ) آپؑ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور آپ کو بے عزت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپؑ کو اس بدترین گھر میں مہمان بلاکر مقیم کیا ہے جو خان الصعالیک یعنی محتاج خانہ ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابنِ سعید یہاں آؤ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا۔ یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما ہرے بھرے باغات ہیں ان میں حسین عورتیں خوشبو میں لپٹی اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکے چمکدار موتیوں کی طرح موجود ہیں، طیور خوشنوا ہیں خوب صورت ہرن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے ہم محتاج خانہ میں نہیں۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَّابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَنَماً كَثِيرَةً، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ إِصْطَبْلِ دَارِهِ إِلىٰ مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لَا أَعْرِفُهُ، فَجَعَلْتُ أُفَرِّقُ تِلْكَ الْغَنَمَ فِيمَنْ أَمَرَنِي بِهِ، فَبَعَثَ إِلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ[٢]

وَإِلَى وَالِدَتِهِ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ أَمَرَنِي، ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْإِنْصِرَافِ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى وَالِدِي وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ تُقِيمُ غَداً عِنْدَنَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ قَالَ: فَأَقَمْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ أَقَمْتُ عِنْدَهُ وَبِتُّ لَيْلَةَ الْأَضْحَى فِي رِوَاقٍ لَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ أَتَانِي فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ! قُمْ، قَالَ: فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ عَيْنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى بَابِي بِبَغْدَادَ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى وَالِدِي وَأَنَا فِي أَصْحَابِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: عَرَّفْتُ بِالْعَسْكَرِ وَخَرَجْتُ بِبَغْدَادَ إِلَى الْعِيدِ.

۳۔ اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں نے سامرہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے لیے بہت سی بکریاں قربانی کے لئے خریدیں۔ حضرت ایک وسیع اصطبل میں لے گئے جسے میں نے کبھی نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے حکم کے مطابق ہر شخص کے نام کی بکری جدا کرنے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمد تقی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لئے اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کل ہمارے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ میں ٹھہر گیا یوم عرفہ میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ صبح کو عید اضحیٰ تھی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا۔ اے اسحاق اٹھ، میں کھڑا ہو گیا۔ آنکھ کھولی تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعزہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ عرفہ تو میں نے عسکر (سامرہ) میں کیا اور عید بغداد میں کی۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِيِّ قَالَ: مَرِضَ الْمُتَوَكِّلُ مِنْ خُرَاجٍ خَرَجَ بِهِ وَأَشْرَفَ مِنْهُ عَلَى الْهَلَاكِ، فَلَمْ يَجْسِرْ أَحَدٌ أَنْ يَمَسَّهُ بِحَدِيدَةٍ، فَنَذَرَتْ أُمُّهُ إِنْ عُوفِيَ أَنْ تَحْمِلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ مَالاً جَلِيلاً مِنْ مَالِهَا وَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ بْنُ خَاقَانَ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَأَلْتَهُ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُو أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ صِفَةٌ يُفَرِّجُ بِهَا عَنْكَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَوَصَفَ لَهُ عِلَّتَهُ، فَرَدَّ إِلَيْهِ الرَّسُولُ بِأَنْ يُؤْخَذَ كُسْبُ الشَّاةِ[4] فَيُدَافَ بِمَاءِ وَرْدٍ فَيُوضَعَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَجَعَ الرَّسُولُ وَأَخْبَرَهُمْ أَقْبَلُوا يَهْزَؤُونَ مِنْ قَوْلِهِ، فَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ: هُوَ وَاللهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ وَأَحْضَرَ الْكُسْبَ وَعَمِلَ كَمَا قَالَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ فَغَلَبَهُ النَّوْمُ وَسَكَنَ، ثُمَّ انْفَتَحَ وَخَرَجَ مِنْهُ مَا كَانَ فِيهِ وَبُشِّرَتْ أُمُّهُ بِعَافِيَتِهِ، فَحَمَلَتْ إِلَيْهِ عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ تَحْتَ خَاتَمِهَا، ثُمَّ اسْتَقَلَّ مِنْ عِلَّتِهِ[5] فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَطْحَائِيُّ الْعَلَوِيُّ بِأَنَّ أَمْوَالاً تُحْمَلُ إِلَيْهِ وَسِلَاحاً، فَقَالَ لِسَعِيدٍ الْحَاجِبِ: اُهْجُمْ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَخُذْ مَا تَجِدُ عِنْدَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالسِّلَاحِ وَاحْمِلْهُ إِلَيَّ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: فَقَالَ لِي سَعِيدٌ الْحَاجِبُ: صِرْتُ إِلَى دَارِهِ بِاللَّيْلِ وَمَعِي سُلَّمٌ فَصَعِدْتُ السَّطْحَ، فَلَمَّا نَزَلْتُ عَلَى بَعْضِ الدَّرَجِ فِي الظُّلْمَةِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ

أَصِلُ إِلَى الدَّارِ ، فَنَادَانِي يَاسَعِيْدُ ؛ مَكَانَكَ حَتَّى يَأْتُوكَ بِشَمْعَةٍ ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَتَوْنِي بِشَمْعَةٍ ، فَنَزَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ وَقَلَنْسُوَةٌ مِنْهَا وَسَجَّادَةٌ عَلَى حَصِيرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلَمْ أَشُكَّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ، فَقَالَ لِي : دُونَكَ الْبُيُوتَ فَدَخَلْتُهَا وَفَتَّشْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا شَيْئاً وَ وَجَدْتُ الْبَدْرَةَ فِي بَيْتِهِ مَخْتُومَةً بِخَاتَمِ أُمِّ الْمُتَوَكِّلِ وَ كِيساً مَخْتُوماً وَقَالَ لِي : دُونَكَ الْمُصَلَّى ، فَرَفَعْتُهُ فَوَجَدْتُ سَيْفاً فِي جَفْنٍ غَيْرِ مُلَبَّسٍ ، فَأَخَذْتُ ذٰلِكَ وَصِرْتُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى خَاتَمِ أُمِّهِ عَلَى الْبَدْرَةِ بَعَثَ إِلَيْهَا فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ ، فَأَخْبَرَنِي بَعْضُ خَدَمِ الْخَاصَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ : كُنْتُ قَدْ نَذَرْتُ فِي عِلَّتِكَ لَمَّا آيَسْتُ مِنْكَ إِنْ عُوفِيتَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ مَالِي عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِ وَهٰذَا خَاتَمِي عَلَى الْكِيسِ وَفَتَحَ الْكِيسَ الْآخَرَ فَإِذَا فِيهِ أَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ فَضَمَّ إِلَى الْبَدْرَةِ بَدْرَةً أُخْرَى وَأَمَرَنِي بِحَمْلِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَحَمَلْتُهُ وَرَدَدْتُ السَّيْفَ وَالْكِيسَيْنِ وَ قُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي عَزَّ عَلَيَّ ، فَقَالَ لِي : سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل کے دُنبل نکلا جس کی تکلیف سے وہ مرنے کے قریب ہو گیا کسی کو اتنی جسارت نہ ہوتی تھی کہ نشتر سے شگاف دے دے۔ اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر شفا ہو جائے گی تو اپنے مال سے بہت سا مال حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو دے گی۔ فتح ابن خاقان وزیر متوکل نے متوکل سے کہا کسی امامؑ کے پاس بھیجا جائے اور علاج کے لئے کہا جائے ممکن ہے ان کے پاس کوئی ایسا علاج ہو کہ جس سے آپ کو سکون حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ایک آدمی امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس نے حال بیان کیا وہ شخص لوٹ کر آیا اور کہا امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بکری کی مینگنی کو عرقِ گلاب میں ملایا جائے اور لگدی بنا کر دُنبل پر رکھی جائے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ فتح نے کہا ایسا نہ کرو اُعلم زمانہ ہیں جو کچھ فرمایا ہے اس کا اثر جانتے ہیں پس مینگنی منگوا کر حسب فرمودۂ امام عمل کیا گیا جب لگدی کو پھوڑے پر رکھا تو نیند غالب ہوئی اور سکون ملا اور پھوڑا پھوٹ گیا اور مواد باہر آ گیا۔

اس کی ماں کو صحت کی بشارت دی گئی اس نے حضرت کے پاس دس ہزار دینار بھیجے اور اپنی مہر لگا دی جب متوکل اچھا ہو گیا تو بطحٰی کے ایک علوی نے کہا کہ امام کے پاس لوگ ہتھیار اور مال لاتے ہیں اس نے اپنے دربان حاجب سے کہا کہ رات کو چھاپہ مارو اور جو کچھ گھر میں ہو اسے لے آؤ از قسم مال و ہتھیار، ابراہیم بن محمد راوی ہے کہ مجھ سے سعید حاجب نے کہا میں رات کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے گھر گیا میرے ساتھ سیڑھی تھی۔ میں چھت پر چڑھا۔ جب میں اترا تو تاریکی کی وجہ سے مجھے زینہ نظر نہ آیا اور سمجھ میں نہ آیا کہ گھر میں کیسے پہنچوں۔ حضرت نے آواز دی اے سعید ٹھہر جا شمع آتی ہے۔ میں ٹھہر گیا۔ شمع آئی تو میں گھر کے اندر گیا۔ دیکھا کہ حضرت اونی جبہ پہنے ہیں اور اسی کی ٹوپی ہے اور بوریے کا

مصلّی ہے مجھے یقین ہوا کہ حضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے فرمایا۔ گھر کے سب حصے تیرے سامنے ہیں میں نے کونہ کونہ تلاش کیا۔ سوائے اس کے کچھ نہ پایا کہ متوکل کی ماں کی چند مہر کردہ ہمیانیاں اور ایک تھیلہ مہر کردہ تھا۔ فرمایا اس مصلّے کو بھی اٹھا کر دیکھ لو میں نے دیکھا تو ایک تلوار کپڑے میں لپٹی ہوئی بے نیام تھی یہ سب لے کر متوکل کے پاس گیا۔ جب اس نے ہمیانوں پر اپنی ماں کی مہر دیکھی تو اس کے پاس کسی کو بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک خاص خادم نے خبر دی کہ اس نے کہا۔ میں جب تیری بیماری سے مایوس ہوگئی تھی یہ نذر مانی تھی کہ جب تجھ کو شفا ہو جائے گی تو میں امام علی نقیؑ کو دس ہزار دینار دوں گی۔ چنانچہ میں نے بھجوا دیئے۔ یہ مہر میری ہی ہے اور جب تھیلہ کھولا تو اس میں چار ہزار دینار تھے۔ متوکل نے ایک ہمیانی کا اور اضافہ کر کے مجھ سے کہا۔ اسے حضرت کے پاس لے جا۔ میں وہ دونوں تھیلے اور تلوار لے کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے کہا۔ میرے اوپر اپنا پہلا اثاثہ تھا۔ فرمایا ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوا۔

٥ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ! أَجْمِعْ أَمْرَكَ وَخُذْ حِذْرَكَ[1]، قَالَ: فَأَنَا فِي جَمْعِ أَمْرِي [وَ] لَيْسَ أَدْرِي مَا كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ رَسُولٌ حَمَلَنِي مِنْ مِصْرَ مُقَيَّداً وَضَرَبَ عَلَى كُلِّ مَا أَمْلِكُ[2] وَكُنْتُ فِي السِّجْنِ ثَمَانَ سِنِينَ، ثُمَّ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْهُ فِي السِّجْنِ كِتَابٌ فِيهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تَنْزِلْ فِي نَاحِيَةِ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ، فَقَرَأْتُ الْكِتَابَ فَقُلْتُ: يَكْتُبُ إِلَيَّ بِهٰذَا وَأَنَا فِي السِّجْنِ، إِنَّ هٰذَا لَعَجَبٌ، فَمَا مَكَثْتُ أَنْ خُلِّيَ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: وَكَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ عَنْ ضِيَاعِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَوْفَ تُرَدُّ عَلَيْكَ وَمَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تُرَدَّ عَلَيْكَ، فَلَمَّا شَخَصَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ إِلَى الْعَسْكَرِ كُتِبَ إِلَيْهِ بِرَدِّ ضِيَاعِهِ وَمَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَكَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ الْخَضِيبِ[3] إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يُشَاوِرُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: اخْرُجْ فَإِنَّ فِيهِ فَرَجَكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، فَخَرَجَ: فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى مَاتَ

٥۔ علی بن محمد نوفلی سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن الفرج نے کہا کہ ابوالحسن علیہ السلام نے اسے لکھا۔ اے محمد جو تیرا اثاثہ ہے اسے جمع کر اور احتیاط سے رہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں اپنا سامان جمع کرنے لگا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ حضرت نے ایسا کیوں لکھا میرے پاس دو کچھ دن بعد بادشاہ کا پیغام بر آیا اور مجھے قید کر کے مصر سے چلا اور میری املاک پر قبضہ کر لیا اور میں قید خانہ میں آٹھ سال رہا۔ قید خانہ میں حضرت کا خط پھر ملا اس میں لکھا تھا۔ اے محمد مغرب کی سمت منزل نہ کرنا۔ میں نے خط پڑھا۔ دل میں کہا جب میں قید خانہ میں ہوں تو حضرت نے یہ خط کیوں لکھا۔ بڑے تعجب کا مقام ہے۔ چند روز بعد میں رہا ہو گیا۔ الحمد للہ،

محمد بن الفرج نے اپنی زمینوں کے متعلق حضرت سے سوال کیا، آپ نے اسے لکھا کہ عنقریب اسے واپس مل جائیں گی اور اگر نہ بھی ملیں گی تو تجھے نقصان نہ ہوگا اور وہ اس سے پہلے ہی مرگیا۔ احمد بن خضیب نے محمد بن الفرج سے درخواست کی کہ وہ مقام عسکر سے باہر نکل جائے۔ اس نے امام علی نقی سے مشورہ کیا۔ آپ نے لکھا، تم باہر چلے جاؤ انشاء اللہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آئے اور کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ: رَأَيْتُهُ ـ يَعْنِي مُحَمَّداً ـ قَبْلَ مَوْتِهِ بِالْعَسْكَرِ فِي عَشِيَّةٍ وَقَدِ اسْتَقْبَلَ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَاعْتَلَّ مِنْ غَدٍ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ عَائِداً بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عِلَّتِهِ وَقَدْ ثَقُلَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ بِثَوْبٍ فَأَخَذَهُ وَ أَدْرَجَهُ وَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ، قَالَ: فَكُفِّنَ فِيهِ. قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ: رَأَيْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ: سِرْ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فَمَالَبِثَ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ حَتَّى وُضِعَ الدَّهَقُ عَلَى سَاقِ ابْنِ الْخَضِيبِ، ثُمَّ نُعِيَ. قَالَ: وَرُوِيَ عَنْهُ حِينَ أَلَحَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي الدَّارِ الَّتِي يَطْلُبُهَا مِنْهُ، بَعَثَ إِلَيْهِ لَأَقْعُدَنَّ بِكَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقْعَداً لَاتَبْقَى لَكَ بَاقِيَةٌ، فَأَخَذَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ

۶۔ احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی علیہ السلام کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار رہوا میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور لپیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنایا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابو یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن کو ابن خضیب کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جایئے۔ فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جائے گا۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خضیب (سردار سلطنت عباسیہ) کا پیر شکنجہ میں دے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی خبر آگئی۔ احمد نے ابو یعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خضیب نے امام علیہ السلام سے بجر مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا تیرے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکنجہ میں کس گیا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: أَخَذْتُ نُسْخَةَ كِتَابِ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عليه السلام مِنْ يَحْيَى بْنِ هَرْثَمَةَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ هَذِهِ نُسْخَتُهُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفٌ بِقَدْرِكَ، رَاعٍ لِقَرَابَتِكَ، مُوجِبٌ لِحَقِّكَ،

يُقَدِّرُ مِنَ الأُمُورِ فِيكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ مَا أَصْلَحَ اللّٰهُ بِهِ حَالَكَ وَحَالَهُمْ وَثَبَّتَ بِهِ عِزَّكَ وَ عِزَّهُمْ وَ أَدْخَلَ الْيُمْنَ وَالأَمْنَ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَبِّهِ وَأَدَاءَ مَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ فِيكَ وَ فِيهِمْ وَقَدْ رَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَرْفَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّا كَانَ يَتَوَلاَّهُ مِنَ الْحَرْبِ وَالصَّلاةِ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِذْ كَانَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ مِنْ جَهَالَتِهِ بِحَقِّكَ وَاسْتِخْفَافِهِ بِقَدْرِكَ وَعِنْدَ[نَا] مَا قَرَفَكَ بِهِ وَنَسَبَكَ إِلَيْهِ مِنَ الأَمْرِ الَّذِي قَدْ عَلِمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَرَاءَتَكَ مِنْهُ وَصِدْقَ نِيَّتِكَ فِي تَرْكِ مُحَاوَلَتِهِ وَأَنَّكَ لَمْ تُؤَهِّلْ نَفْسَكَ لَهُ وَقَدْ وَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَلِي مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ وَأَمَرَهُ بِإِكْرَامِكَ وَ تَبْجِيلِكَ وَالانْتِهَاءِ إِلَى أَمْرِكَ وَرَأْيِكَ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِذَلِكَ ، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مُشْتَاقٌ إِلَيْكَ يُحِبُّ إِحْدَاثَ الْعَهْدِ بِكَ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ ، فَإِنْ نَشِطْتَ لِزِيَارَتِهِ وَالْمُقَامِ قِبَلَهُ مَا رَأَيْتَ شَخَصْتَ وَمَنْ أَحْبَبْتَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَمَوَالِيكَ وَحَشَمِكَ عَلَى مُهْلَةٍ وَطُمَأْنِينَةٍ ، تَرْحَلُ إِذَا شِئْتَ وَتَنْزِلُ إِذَا شِئْتَ وَتَسِيرُ كَيْفَ شِئْتَ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ يَحْيَى بْنُ هَرْثَمَةَ مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْجُنْدِ مُشَيِّعِينَ لَكَ ، يَرْحَلُونَ بِرَحِيلِكَ وَيَسِيرُونَ بِسَيْرِكَ فَالأَمْرُ فِي ذَلِكَ إِلَيْكَ حَتَّى تُوَافِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِهِ وَوُلْدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ أَلْطَفُ مِنْهُ مَنْزِلَةً وَلاَ أَحْمَدُ لَهُ أُثْرَةً وَلاَ هُوَ لَهُمْ أَنْظَرُ وَعَلَيْهِمْ أَشْفَقُ وَبِهِمْ أَبَرُّ وَإِلَيْهِمْ أَسْكَنُ مِنْهُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ؛ وَ كَتَبَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ۲۴۳ھ میں یحییٰ بن ہرثمہ سے وہ خط لیا جو متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اما بعد امیر المومنین آپ کے حق کا عارف ہے اور آپ کی قرابت کا رعایت کرنے والا ہے اور قبول کرنے والا ہے آپ کے حق کا جو آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے باعث اصلاح ہو اور آپ کی اور ان کی عزت باقی رہے اور آپ اور وہ برکت اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کریں، میرا مقصد اس سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنا ہے اور آپ کے بعد آپ کے اہل بیت کے متعلق جو میرا فرض خدا نے قرار دیا ہے اسے پورا کروں۔ امیرالمومنین نے مناسب سمجھا ہے برطرف کر دینا عبداللہ بن محمد کا جو مدینۂ رسولؐ میں جنگ اور نماز پڑھانے کا ذمہ دار تھا کیونکہ جیسا آپ نے ذکر کیا ہے اس نے اپنی جہالت سے آپ کے حق کا انکار کیا ہے اور آپ کی قدر و منزلت کو گھٹایا ہے اور ایسی باتیں آپ سے منسوب کی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ آپؑ کی ذات ان سے بری ہے اور ایسے ارادوں کے ترک میں آپ کی نیت سچی ہے اور آپ نے اس کے لئے اپنے نفس کو آمادہ نہیں کیا۔

اور امیر المومنین نے ان امور پر غور کر کے محمد بن فضل کو عبد اللہ بن محمد کی جگہ والیٔ مدینہ بنا لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و تکریم پوری طرح بجا لائے اور آپ کے حکم و رائے پر عمل کرے اور ایسا کر کے خدا اور امیر المومنین سے تقرب حاصل کرے۔ امیر المومنین کو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے وہ عہد محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے اور اس کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ اس کی ملاقات سے خوش ہوں اور اس کے پاس قیام پسند کریں تو آپ اپنی رائے کے مطابق معہ ان کے جن کو آپ اپنے خاندان میں دوست رکھتے ہوں یا جو آپ کے نوکر چاکر ہوں پوری فرصت اور اطمینان کے ساتھ چلے آئیں آپ کو پورا اختیار ہوگا جب چاہیں روانہ ہوں جہاں چاہیں اثنائے سفر میں منزل کریں جب چاہیں وہاں سے کوچ کریں۔ اگر آپ پسند کریں تو یحییٰ بن ہرثمہ غلام امیر المومنین اور اس کے ساتھ والے فوجی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے اور منزلوں پر قیام کرتے رہیں یہ سب آپ کی رائے پر موقوف ہے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائیں جب آپ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، میرے لڑکے، میرے خاندان والے اور نوکر چاکر از روئے منزلت آپ پر سب سے زیادہ مہربان اور آپ کے افعال کے مداح سب سے زیادہ آپ پر نظر رکھنے والے سب سے زیادہ آپ پر شفیق و مہربان ہوں گے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے انشاء اللہ سب سے زیادہ باعث سکون و اطمینان ثابت ہوں گے۔ یہ خط لکھا ہے ابراہیم العباس نے اور درود و سلام ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

(ایسے ایسے حیلوں سے ہمارے آئمہ کو بلایا جاتا تھا اور جب وہ آ جاتے تھے تو ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے جاتے تھے اور قید و بند میں رکھ کر آخر کار زہر سے ہلاک کئے جاتے تھے۔)

٨ ـ الحُسَيْنُ بْنُ الحَسَنِ الحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ المُثَنَّى يَعْقُوبُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ: كَانَ المُتَوَكِّلُ يَقُولُ: وَيْحَكُمْ قَدْ أَعْيَانِي أَمْرُ ابْنِ الرِّضَا،[1] أَبَى أَنْ يَشْرَبَ مَعِي أَوْ يُنَادِمَنِي أَوْ أَجِدَ مِنْهُ فُرْصَةً فِي هٰذَا، فَقَالُوا لَهُ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْهُ فَهٰذَا أَخُوهُ مُوسَى قَصَّافٌ عَزَّافٌ[2] يَأْكُلُ وَ يَشْرَبُ وَيَتَعَشَّقُ، قَالَ: ابْعَثُوا إِلَيْهِ فَجِيئُوا بِهِ حَتَّى نُمَوِّهَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَ نَقُولَ ابْنُ الرِّضَا،[3] فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَ أُشْخِصَ مُكَرَّماً وَ تَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَالقُوَّادُ وَالنَّاسُ عَلَى أَنَّهُ إِذَا وَافَى أَقْطَعَهُ قَطِيعَةً[4] وَبَنَى لَهُ فِيهَا وَحَوَّلَ الخَمَّارِينَ وَالقِيَانَ إِلَيْهِ وَوَصَلَهُ وَبَرَّهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَنْزِلاً سَرِيّاً حَتَّى يَزُورَهُ هُوَ فِيهِ، فَلَمَّا وَافَى مُوسَى تَلَقَّاهُ أَبُو الحَسَنِ فِي قَنْطَرَةِ وَصِيفٍ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُتَلَقَّى فِيهِ القَادِمُونَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَوَفَّاهُ حَقَّهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ أَحْضَرَكَ لِيَهْتِكَكَ وَيَضَعَ مِنْكَ فَلَا تُقِرَّ لَهُ أَنَّكَ شَرِبْتَ نَبِيذاً قَطُّ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهٰذَا فَمَا حِيلَتِي؟ قَالَ: فَلَا تَضَعْ مِنْ قَدْرِكَ وَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَتْكَكَ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَكَرَّرَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ: أَمَا إِنَّ هٰذَا مَجْلِسٌ لَا تَجْمَعُ أَنْتَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَبَداً، فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ، يُبَكِّرُ كُلَّ يَوْمٍ فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ

تَشَاغَلَ الْيَوْمَ فَرُحَ ، فَيَرُوحُ فَيُقَالُ : قَدْ سَكِرَ فَبَكِّرْهُ ، فَيُبَكِّرُ فَيُقَالُ : شَرِبَ دَوَاءً ، فَمَازَالَ عَلَى هٰذَا ثَلَاثَ سِنِيْنَ حَتّٰى قُتِلَ الْمُتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْتَمِعْ مَعَهُ عَلَيْهِ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا وائے ہو تم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیتے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھتے ہیں نہ اس معاملے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ سہی، ان کے بھائی موسیٰ سہی جو نہایت لاابالی اور عیاش آدمی ہیں۔ شراب پیتے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں (جب ان کی یہ بدکرداری مشہور ہوگی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی ان کے بھائی ہیں) متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پروپیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابن الرضا ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عزت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خوروں اور گانے بجانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہونگی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل اس کے پاس آئے جائے موسیٰ پہنچے تو امام علی نقی علیہ السلام ان سے وصیف کے مقام پر ملے جہاں آنے جانے والوں کا خیر مقدم کیا جاتا تھا۔ آپ نے سلام کرکے پورا حق تعظیم ادا کیا اور فرمایا۔ اس شخص (متوکل) نے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے مرتبے کو بھی پست کرے۔ تم ہرگز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے۔ موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو؟ فرمایا دیکھو اپنی آبروریزی نہ کرنا اس نے تمہاری ہتک کا ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے مکرر سمجھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال رہے ہر روز صبح کو جاتے تھے اور دربان یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جاتے تو وہ کہتا، شراب میں مست ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دوا کھائے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

۹ــ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : مَرِضْتُ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لَيْلاً فَوَصَفَ لِي دَوَاءً بِلَيْلٍ آخُذُهُ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً فَلَمْ يُمْكِنِّي، فَلَمْ يَخْرُجِ الطَّبِيبُ مِنَ الْبَابِ حَتّٰى وَرَدَ عَلَيَّ نَصْرٌ بِقَارُورَةٍ فِيهَا ذٰلِكَ الدَّوَاءُ بِعَيْنِهِ فَقَالَ لِي : أَبُو الْحَسَنِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ خُذْ هٰذَا الدَّوَاءَ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ فَبَرِئْتُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ : يَأْبَى الطَّاعِنُ أَيْنَ الْغُلَاةُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ .

۹۔ راویٔ حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ خبر دی مجھے زید بن علی بن الحسین بن زید نے کہ میں بیمار تھا۔ طبیب آیا رات کے وقت اور ایک دوا کے متعلق کہا اسے دن میں ایسے ایسے استعمال کرنا۔ میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا۔ جس میں وہی دوا تھی۔ اس نے کہا امام علی نقی علیہ السلام نے سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہو گئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھ سے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعہ غالیوں کی حدیث ہے کہ وہ آئمہ کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں آگاہ ہونا چاہیئے کہ یہ مکاشفہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

ایک سو بائیسواں باب
ذکر مولد امام حسن عسکری علیہ السلام

(بَابُ) ۱۲۲
مَوْلِدِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ [وَفِي نُسْخَةٍ أُخْرَىٰ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْآخِرِ] سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ . وَقُبِضَ عليه السلام يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَدُفِنَ فِي دَارِهِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ بِسُرَّ مَنْ رَأَىٰ وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : حُدَيْثُ ، [وَقِيلَ : سُوسَنُ] .

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ غَيْرُهُمَا قَالُوا : كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ خَاقَانَ عَلَى الضِّيَاعِ وَ الْخَرَاجِ بِقُمَّ فَجَرَىٰ فِي مَجْلِسِهِ يَوْماً ذِكْرُ الْعَلَوِيَّةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَكَانَ شَدِيدَ النَّصْبِ فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ وَلَا عَرَفْتُ بِسُرَّ مَنْ رَأَىٰ رَجُلاً مِنَ الْعَلَوِيَّةِ مِثْلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الرِّضَا فِي هَدْيِهِ وَسُكُونِهِ وَعَفَافِهِ وَنُبْلِهِ وَ كَرَمِهِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنِي هَاشِمٍ وَتَقْدِيمِهِمْ إِيَّاهُ عَلَىٰ ذَوِي السِّنِّ مِنْهُمْ وَالْخَطَرِ وَ كَذَٰلِكَ الْقُوَّادِ وَالْوُزَرَاءِ وَعَامَّةِ النَّاسِ ، فَإِنِّي كُنْتُ يَوْماً قَائِماً عَلَىٰ رَأْسِ أَبِي وَهُوَ يَوْمُ مَجْلِسِهِ لِلنَّاسِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ حُجَّابُهُ فَقَالُوا : أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الرِّضَا بِالْبَابِ ، فَقَالَ بِصَوْتٍ عَالٍ : اِئْذَنُوا لَهُ ، فَتَعَجَّبْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ جَسَرُوا يُكَنُّونَ رَجُلاً عَلَىٰ أَبِي بِحَضْرَتِهِ

وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلاَّ خَلِيفَةٌ أَوْ وَلِيُّ عَهْدٍ أَوْمَنْ أَمَرَ السُّلْطَانُ أَنْ يُكَنَّى ، فَدَخَلَ رَجُلٌ أَسْمَرُ ، حَسَنُ الْقَامَةِ ، جَمِيلُ الْوَجْهِ ، جَيِّدُ الْبَدَنِ ، حَدَثُ السِّنِّ ، لَهُ جَلالَةٌ وَهَيْبَةٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَبِي قَامَ يَمْشِي إِلَيْهِ خُطاً وَلاأَعْلَمُهُ فَعَلَ هٰذا بِأَحَدٍ مِنْ بَنِي هٰاشِمٍ وَالْقُوّادِ ، فَلَمَّا دَنا مِنْهُ عانَقَهُ وَقَبَّلَ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ وَأَخَذَبِيَدِهِ وَأَجْلَسَهُ عَلىٰ مُصَلاّهُ الَّذِي كانَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ إِلىٰ جَنْبِهِ مُقْبِلاً عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ وَيُفْدِيْهِ بِنَفْسِهِ وَأَنا مُتَعَجِّبٌ مِمّا أَرىٰ مِنْهُ إِذْدَخَلَ [عَلَيْهِ] الْحاجِبُ فَقالَ : الْمُوَفَّقُ قَدْ جاءَ وَكانَ الْمُوَفَّقُ إِذا دَخَلَ عَلىٰ أَبِي تَقَدَّمُ حُجّابُهُ وَخاصَّةُ قُوّادِهِ ، فَقامُوا بَيْنَ مَجْلِسِ أَبِي وَ بَيْنَ بابِ الدّارِ سِماطَيْنِ إِلىٰ أَنْ يَدْخُلَ وَيَخْرُجَ فَلَمْ يَزَلْ أَبِي مُقْبِلاً عَلىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُهُ حَتّىٰ نَظَرَ إِلىٰ غِلْمانِ الْخاصَّةِ فَقالَ حِينَئِذٍ إِذا شِئْتَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِداكَ ، ثُمَّ قالَ لِحُجّابِهِ: خُذُوا بِهِ خَلْفَ السِّماطَيْنِ حَتّىٰ لايَراهُ هٰذا ـ يَعْنِي الْمُوَفَّقَ ـ ، فَقامَ وَقامَ أَبِي وَعانَقَهُ وَمَضىٰ ، فَقُلْتُ لِحُجّابِ أَبِي وَغِلْمانِهِ : وَيْلَكُمْ مَنْ هٰذا الَّذِي كَنَّيْتُمُوهُ عَلىٰ أَبِي وَفَعَلَ بِهِ أَبِي هٰذَا الْفِعْلَ ، فَقالُوا : هٰذا عَلَوِيٌّ يُقالُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُعْرَفُ بِابْنِ الرِّضا فَازْدَدْتُ تَعَجُّباً وَلَمْ أَزَلْ يَوْمِي ذٰلِكَ قَلِقاً مُتَفَكِّراً فِي أَمْرِهِ وَأَمْرِ أَبِي وَمارَأَيْتُ فِيْهِ حَتّىٰ كانَ اللَّيْلُ وَ كانَتْ عادَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَنْظُرُ فِيما يَحْتاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤامَراتِ وَما يَرْفَعُهُ إِلَى السُّلْطانِ ، فَلَمّا صَلّىٰ وَجَلَسَ جِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ فَقالَ لِي: يا أَحْمَدُ لَكَ حاجَةٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يا أَبَهْ فَإِنْ أَذِنْتَ لِي سَأَلْتُكَ عَنْها ؟ فَقالَ : قَدْ أَذِنْتُ لَكَ يا بُنَيَّ فَقُلْ ما أَحْبَبْتَ ، قُلْتُ : يا أَبَهْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتُكَ بِالْغَداةِ فَعَلْتَ بِهِ ما فَعَلْتَ مِنَ الْأِجْلالِ وَالْكَرامَةِ وَالتَّبْجِيلِ وَفَدَيْتَهُ بِنَفْسِكَ وَأَبَوَيْكَ ؟ فَقالَ : يا بُنَيَّ ذاكَ إِمامُ الرّافِضَةِ ، ذاكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الرِّضا ، فَسَكَتَ ساعَةً ، ثُمَّ قالَ : يابُنَيَّ لَوْزالَتِ الْإِمامَةُ عَنْ خُلَفاءِ بَنِي الْعَبّاسِ مَا اسْتَحَقَّها أَحَدٌ مِنْ بَنِي هاشِمٍ غَيْرُ هٰذا وَإِنَّ هٰذا لَيَسْتَحِقُّها فِي فَضْلِهِ وَ عَفافِهِ وَهَدْيِهِ وَصِيانَتِهِ وَزُهْدِهِ وَعِبادَتِهِ وَجَمِيلِ أَخْلاقِهِ وَصَلاحِهِ وَلَوْرَأَيْتَ أَباهُ رَأَيْتَ رَجُلاً جَزْلاً ، نَبِيْلاً ، فاضِلاً ، فَازْدَدْتُ قَلَقاً وَتَفَكُّراً وَغَيْظاً عَلىٰ أَبِي وَماسَمِعْتُ مِنْهُ وَاسْتَزَدْتُهُ فِي فِعْلِهِ وَقَوْلِهِ فِيْهِ ماقالَ ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلاَّ السُّؤالُ عَنْ خَبَرِهِ وَ الْبَحْثُ عَنْ أَمْرِهِ فَماسَأَلْتُ أَحَداً مِنْ بَنِي هاشِمٍ وَالْقُوّادِ وَالْكُتّابِ وَالْقُضاةِ وَالْفُقَهاءِ وَسائِرِ النّاسِ إِلاَّ وَجَدْتُهُ عِنْدَهُ فِي غايَةِ الْأِجْلالِ وَالْاِعْظامِ وَالْمَحَلِّ الرَّفِيعِ وَالْقَوْلِ الْجَمِيلِ وَالتَّقْدِيمِ لَهُ عَلىٰ جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَشايِخِهِ فَعَظُمَ قَدْرُهُ عِنْدِي إِذْلَمْ أَرَ لَهُ وَلِيّاً وَلا عَدُوّاً إِلاّ وَ هُوَ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيهِ وَالثَّناءَ عَلَيْهِ ، فَقالَ لَهُ

بعض من حضر مجلسه من الأشعريين: يا أبابكر فما خبر أخيه جعفر؟ فقال: ومن جعفر فتسأل عن خبره أو يقرن بالحسن جعفر معلن الفسق فاجر ماجن شريب للخمور[2] أقل من رأيته من الرجال وأهتكهم لنفسه، خفيف، قليل في نفسه، ولقد ورد على السلطان وأصحابه في وقت وفاة الحسن بن علي ما تعجبت منه وما ظننت أنه يكون وذلك أنه لما اعتل بعث إلى أبي أن ابن الرضا قد اعتل فركب من ساعته فبادر إلى دار الخلافة ثم رجع مستعجلا ومعه خمسة من خدم أمير المؤمنين كلهم من ثقاته وخاصته فيهم نحرير؛ فأمرهم بلزوم دار الحسن وتعرف خبره وحاله وبعث إلى نفر من المتطببين فأمرهم بالاختلاف إليه وتعاهده صباحا ومساء، فلما كان بعد ذلك بيومين أو ثلاثة أخبر أنه قد ضعف، فأمر المتطببين بلزوم داره وبعث إلى قاضي القضاة فأحضره مجلسه وأمره أن يختار من أصحابه عشرة ممن يوثق به في دينه وأمانته وورعه فأحضرهم، فبعث بهم إلى دار الحسن وأمرهم بلزومه ليلا ونهارا فلم يزالوا هناك حتى توفي عليه السلام فصارت سر من رأى ضجة واحدة وبعث السلطان إلى داره من فتشها وفتش حجرها وختم على جميع ما فيها وطلبوا أثر ولده وجاؤوا بنساء يعرفن الحمل، فدخلن إلى جواريه ينظرن إليهن فذكر بعضهن أن هناك جارية بها حمل فجعلت في حجرة ووكل بها نحرير الخادم وأصحابه ونسوة معهم، ثم أخذوا بعد ذلك في تهيئته وعطلت الأسواق وركبت بنو هاشم والقواد وأبي وسائر الناس إلى جنازته، فكانت سر من رأى يومئذ شبيها بالقيامة فلما فرغوا من تهيئته بعث السلطان إلى أبي عيسى ابن المتوكل فأمره بالصلاة عليه، فلما وضعت الجنازة للصلاة عليه دنا أبو عيسى منه فكشف عن وجهه فعرضه على بني هاشم من العلوية والعباسية والقواد والكتاب والقضاة والمعدلين وقال: هذا الحسن بن علي بن محمد بن الرضا مات حتف أنفه على فراشه حضره من حضره من خدم أمير المؤمنين وثقاته فلان وفلان ومن القضاة فلان وفلان ومن المتطببين فلان وفلان، ثم غطى وجهه وأمر بحمله فحمل من وسط داره ودفن في البيت الذي دفن فيه أبوه فلما دفن أخذ السلطان والناس في طلب ولده وكثر التفتيش في المنازل والدور وتوقفوا عن قسمة ميراثه ولم يزل الذين وكلوا بحفظ الجارية التي توهم عليها الحمل لازمين حتى تبين بطلان الحمل فلما بطل الحمل عنهن قسم ميراثه بين أمه وأخيه جعفر وادعت أمه وصيته وثبت ذلك عند القاضي والسلطان على ذلك يطلب أثر ولده.

فَجَاءَ جَعْفَرٌ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى أَبِي فَقَالَ : اجْعَلْ لِي مَرْتَبَةَ أَخِي وَ أُوْصِلُ إِلَيْكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عِشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَزَبَرَهُ أَبِي وَ أَسْمَعَهُ وَقَالَ لَهُ : يَاأَحْمَقُ السُّلْطَانُ جَرَّدَ سَيْفَهُ فِي الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَئِمَّةٌ لِيَرُدَّهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَتَهَيَّأْ لَهُ ذٰلِكَ ،فَإِنْ كُنْتَ عِنْدَ شِيعَةِ أَبِيكَ وَأَخِيكَ إِمَاماً فَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَى السُّلْطَانِ [أَنْ] يُرَتِّبَكَ مَرَاتِبَهُمَا وَلَا غَيْرِ السُّلْطَانِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُمْ بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَمْ تَنَلْهَا بِنَا ، وَاسْتَقَلَّهُ أَبِي عِنْدَ ذٰلِكَ وَاسْتَضْعَفَهُ وَأَمَرَ أَنْ يُحْجَبَ عَنْهُ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ أَبِي ، وَ خَرَجْنَا وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَ السُّلْطَانُ يَطْلُبُ أَثَرَ وَلَدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام .

حضرت ماہ رمضان میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور روز جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر ۲۸ سال تھی اور اپنے اسی گھر میں دفن کئے گئے جہاں آپ کے والد ماجد سرمن رائے (سامرہ) میں دفن تھے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام حدیث یا سوسن تھا۔

۱۔ احمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن خاقان قم میں وزیر املاک و خراج تھا ایک روز اس کی مجلس میں علوی سادات اور ان کے مختلف مذہبوں کا ذکر چل پڑا اور احمد بہت متعصب ناصبی مذہب کا تھا اس نے کہا میں نے سامرہ میں علویوں میں سے کسی کو امام حسن عسکری سے بہتر آدمی بہ لحاظ روش اور سکون قلب اور پاکدامنی اور اپنے بذل و کرم میں اپنے گھر والوں اور بنی ہاشم پر اور کسی کو نہیں پایا اور وہ لوگ اپنے بڑے بوڑھوں اور صاحبان مرتبت سے ان کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سرداران لشکر اور وزرا اور عام لوگ بھی ان کا احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔

ایک روز جب میرے باپ کی مجلس جمی ہوئی تھی میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ یکایک دربان اندر آئے اور کہا کہ ابو محمدؑ ابن الرضا دروازہ پر ہیں۔ میرے باپ نے بآوازِ بلند کہا۔ ان کو آنے دو۔ دربانوں سے یہ سن کر کہ میرے باپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر صرف کنیت (ابومحمد) کے ساتھ کیا۔ بڑا تعجب ہوا کیوں کہ کنیت سے ذکر کرنا مخصوص تھا خلیفہ سے یا ولی عہد سے یا اس سے جس کے لئے بادشاہ حکم دے۔

پس داخل ہوا ایک شخص گندم گوں، حسین قامت، خوبصورت چہرہ گداز بدن نوجوان جس کے چہرے پر رعب و جلال تھا۔ جوں ہی میرے باپ نے دیکھا۔ ننگے پیر ان کی طرف چلے، میں نے اب تک کسی بنی ہاشم کے ساتھ ایسا کرتے ان کو نہیں دیکھا تھا اور نہ سردارانِ حکومت کے ساتھ، جب وہ قریب آئے تو ان سے معانقہ کیا اور ان کے سر اور سینہ کو بوسہ دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں خود بیٹھتے تھے، میں یہ تعظیم دیکھ کر حیران تھا ناگاہ دربان نے آکر کہا موفق (برادر عباسی بادشاہ) آرہا ہے اور موفق جب میرے باپ سے ملنے آتا تھا تو اس کے دربان اور خاص خاص سردار آگے چلتے تھے پس وہ صف بہ صف درواز

سے لے کر میرے باپ کی نشست گاہ تک کھڑے ہوگئے' تاکہ وہ آئے اور پھر چلا جائے۔ میرا باپ حضرت سے متوجہ ہو کر باتیں کرتا رہا جب تک کہ اس نے اپنے خاص غلاموں کی طرف دیکھا اس نے حضرت سے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں اگر آپ چاہیں تو اب چلے جائیں۔

اور اپنے دربانوں سے کہا۔ ان کو صفوں کے پیچھے سے نکال لے جاؤ تاکہ موفق نہ دیکھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ میرے باپ بھی کھڑے ہوئے اور معانقہ کر کے رخصت کیا۔ میں نے اپنے دربانوں سے پوچھا یہ کون تھے جن کی تم نے کنیت بیان کی اور میرے باپ نے ان کے ساتھ ایسا عمل کیا۔ انھوں نے کہا یہ ایک علوی سید ہیں جن کا نام حسن بن علی اور عرف ابن رضا ہے۔ میرا تعجب بڑھ گیا اور اس دن سے میں ان کے معاملہ میں اور اپنے باپ کے معاملہ میں اور جو میں نے دیکھا تھا سخت متفکر تھا۔ جب رات ہوئی تو میرے باپ کی عادت تھی کہ عشاء کے بعد بیٹھ کر اپنے معاملات پر اور جو حالات بادشاہ تک پہنچانے ہوتے تھے ان پر غور کیا کرتے تھے۔

جب وہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہ تھا۔ مجھ سے کہا۔ اے احمد! تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اگر آپ اجازت دیں۔ کہا اجازت ہے جو چاہو پوچھو۔ میں نے کہا یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے اور اپنے والدین کا نفس ان پر فدا کیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرف ابن رضا ہیں۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت خلفائے بنی عباس سے ہٹ جائے تو بنی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں، ان کا استحقاق ہے ان کی فضیلت پاک دامنی، نیک روش، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور درستی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے۔ جن کو مرد عاقل، فہیم و عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ سن کر (اپنے مذہبی تعصب کی بناء پر میرا قلق، تفکر اور غصہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب تقصیر سمجھا۔ اب میرے لئے اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کروں۔ چنانچہ جب میں نے بنی ہاشم کے حالات سرداران لشکر سے، منشیوں سے قاضیوں سے اور فقیہوں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلالت و عظمت با وزن محل رفیع اور قول جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام خاندان اور مشائخ پر ان کو ترجیح دی۔ یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہوگئی اور کیسے نہ ہوتی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا دوست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا ہی خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے۔ ایک اشعری فرقے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا۔ احمد (راوی) سے کہنے لگا۔ اے ابو بکر ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال تمہیں معلوم ہے۔ میں نے کہا کون جعفر تاکہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن

بن علی سے مقابلہ کیا جائے۔ اس نے کہا جعفر کھلم کھلا بدکار، زنا کار، لاپروا اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ اپنی پردہ دری اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقتِ وفات حسن بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا نہ تھا۔

ایک روز بادشاہ (معتمد) نے میرے باپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضا بیمار ہیں وہ فوراً سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے۔ آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتمد اور خاص الخاص تھے ان میں بادشاہ کا غلام خاص نحریر بھی تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر رہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیبوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آتے جاتے رہیں اور صبح و شام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا۔ دو تین دن بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیبوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور قاضی القضاۃ کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی شہر سامرہ میں نوحہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاشی لیں اور جو کچھ برآمد ہو اس پر مہر لگا دیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں۔ کچھ عورتیں بھیجی گئیں تاکہ وہ حمل کی تحقیق کریں۔ وہ کنیزوں کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کنیز حاملہ ہے اس کو علیحدہ حجرے میں رکھا گیا اور نحریر خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ نگراں مقرر کیا گیا اس کے بعد تجہیز و تکفین کا سامان ہونے لگا۔ بازار بند ہو گئے اور بنو ہاشم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آنے لگے۔ سامرہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس عیسیٰ بن متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھائے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم علوی اور عباسیوں سرداران لشکر، منصدی قاضی اور صاحبان عدل سے کہا۔ دیکھ لیجئے یہ حسن بن علی بن محمد بن رضا ہیں جو اپنی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتمد فلاں فلاں اور فلاں قاضی اور طبیب اور صاحبانِ عدل و انصاف، اس کے بعد چہرہ ڈھانپ دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے۔ پس وسط خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں لگے۔ منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کنیز کے نگراں تھے جس پر حمل کا شبہ تھا وہ برابر نگرانی کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا جو قاضی کے یہاں سے ڈگری ہو گیا۔ اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لڑکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدمہ ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام قرار دے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس

ہزار دینار دیا کروں گا۔ میرے باپ نے ان کو ڈانٹا اور کہا۔ اے احمق بادشاہ تلوار کھینچے بیٹھا ہے ان لوگوں کے اوپر جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تاکہ اس عقیدے سے انھیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو تجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سہارے کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو یہ چیز ہم سے نہ پائے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و ذلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میری زندگی بھر، پس وہ اور ہم اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے فرزند کی تلاش میں رہا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرِيِّ قَبْلَ مَوْتِ الْمُعْتَزِّ بِنَحْوٍ مِنْ عِشْرِينَ يَوْماً: اَلْزَمْ بَيْتَكَ حَتَّى يَحْدُثَ الْحَادِثُ، فَلَمَّا قُتِلَ بُرَيْحَةُ كَتَبَ إِلَيْهِ قَدْ حَدَثَ الْحَادِثُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَكَتَبَ لَيْسَ هٰذَا الْحَادِثُ هُوَ الْحَادِثَ الْآخَرَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ الْمُعْتَزِّ مَا كَانَ.

وَعَنْهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يُقْتَلُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ عَبْدُ اللهِ ـ قَبْلَ قَتْلِهِ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ ـ فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ قُتِلَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ابوالقاسم اسحاق بن جعفر زبیری کو معتز بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو جب بریحہ قتل کر دیا گیا تو اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔ اب کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے پھر معتبر پر جو گزرنی تھی گزر گئی یعنی قتل کر دیا گیا

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْكُرْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: ضَاقَ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي: امْضِ بِنَا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ ـ يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ ـ فَإِنَّهُ قَدْ وُصِفَ عَنْهُ سَمَاحَةٌ، فَقُلْتُ: تَعْرِفُهُ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ وَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ، قَالَ: فَقَصَدْنَاهُ فَقَالَ لِي [أَبِي] وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ: مَا أَحْوَجَنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ لِلْكِسْوَةِ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ لِلدَّيْنِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَهُ أَمَرَ لِي بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَةٌ أَشْتَرِي بِهَا حِمَاراً وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَمِائَةٌ لِلْكِسْوَةِ وَأَخْرُجُ إِلَى الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا وَافَيْنَا الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدٌ ابْنُهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمْنَا قَالَ لِأَبِي: يَا عَلِيُّ: مَا خَلَّفَكَ عَنَّا إِلَى هٰذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَلْقَاكَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ جَاءَنَا غُلَامُهُ فَنَاوَلَ أَبِي صُرَّةً فَقَالَ: هٰذِهِ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَانِ لِلْكِسْوَةِ

وَمِائَتَانِ لِلدَّيْنِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَأَعْطَانِي صُرَّةً فَقَالَ : هٰذِهِ ثَلاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ اجْعَلْ مِائَةً فِي ثَمَنِ حِمَارٍ وَمِائَةً لِلْكِسْوَةِ وَمِائَةً لِلنَّفَقَةِ وَلا تَخْرُجْ إِلَى الْجَبَلِ وَصِرْ إِلَى سُوراءَ فَصَارَ إِلَى سُوراءَ وَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ فَدَخْلُهُ الْيَوْمَ أَلْفُ دِينَارٍ وَمَعَ هٰذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : فَقُلْتُ لَهُ : وَيْحَكَ أَتُرِيدُ أَمْراً أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ.

۳۔ محمد بن علی نے بیان کیا۔ کہ جب ہم تنگدستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا چلو اس شخص یعنے امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس چلیں ان کی سخاوت کا بہت شہرہ ہے۔ میں نے کہا آپ ان کو پہچانتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کی طرف چلے۔ راستے میں میرے باپ نے کہا۔ ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دوسو لباس کے لئے دوسو ادائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا۔ کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خرد و نوش کروں اور سو میں کپڑے بنالوں اور کردستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم اور ان کا بیٹا محمد داخل ہوں۔ ہم نے اندر جاکر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت کیسے آئے۔ میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آتے شرم آئی۔ جب ہم گھر سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا اس میں سے دوسو میں کپڑے بنانا دوسو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا۔ پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو کا گدھا خریدنا، سو کے کپڑے بنانا اور سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور کردستان نہ جانا بلکہ سورا جانا، پس وہ سورا گیا اور ایک عورت سے شادی کی اب اس کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے کہ وہ فرقہ واقفیہ (جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ امام مہدی ہیں) ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ وائے ہو تیرے اوپر کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو واقفیہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَكَانَ أَبِي يَتَعَاطَى الْبَيْطَرَةَ فِي مَرْبَطِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ : وَكَانَ عِنْدَ الْمُسْتَعِينِ بَغْلٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُ حُسْناً وَكِبْراً وَكَانَ يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَاللِّجَامَ وَالسَّرْجَ ، وَقَدْ كَانَ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّاضَةَ ، فَلَمْ يُمَكِّنْ لَهُمْ حِيلَةً فِي رُكُوبِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ نُدَمَائِهِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَبْعَثُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ الرِّضَا حَتَّى يَجِيءَ فَإِمَّا أَنْ يَرْكَبَهُ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَهُ فَتَسْتَرِيحَ مِنْهُ ، قَالَ : فَبَعَثَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ وَمَضَى مَعَهُ أَبِي فَقَالَ أَبِي : لَمَّا دَخَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ الدَّارَ كُنْتُ مَعَهُ فَنَظَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِلَى الْبَغْلِ وَاقِفاً فِي صَحْنِ الدَّارِ فَعَدَلَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ بِيَدِهِ عَلَى كَفَلِهِ ، قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى الْبَغْلِ وَقَدْ عَرِقَ حَتَّى سَالَ الْعَرَقُ مِنْهُ ، ثُمَّ صَارَ إِلَى الْمُسْتَعِينِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ

أَلْجِمْ هذا الْبَغلَ فَقالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لِأَبي: أَلْجِمْهُ يا غُلامُ، فَقالَ الْمُسْتَعينُ: أَلْجِمْهُ أَنْتَ، فَوَضَعَ طَيْلَسانَهُ ثُمَّ قامَ فَأَلْجَمَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلىٰ مَجْلِسِهِ وَقَعَدَ، فَقالَ لَهُ: يا أَبا مُحَمَّدٍ أَسْرِجْهُ، فَقالَ لِأَبي: يا غُلامُ أَسْرِجْهُ فَقالَ: أَسْرِجْهُ أَنْتَ فَقامَ ثانِيَةً فَأَسْرَجَهُ وَرَجَعَ فَقالَ لَهُ تَرىٰ أَنْ تَرْكَبَهُ؟ فَقالَ: نَعَمْ فَرَكِبَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمْتَنِعَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَضَهُ فِي الدّارِ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى الْهَمْلَجَةِ[1] فَمَشىٰ أَحْسَنَ مَشْيٍ يَكُونُ، ثُمَّ رَجَعَ وَنَزَلَ فَقالَ لَهُ الْمُسْتَعينُ: يا أَبا مُحَمَّدٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قالَ: يا أَميرَ الْمُؤْمِنينَ ما رَأَيْتُ مِثْلَهُ حُسْناً وَفَراهَةً وَما يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُهُ إِلّا لِأَميرِ الْمُؤْمِنينَ قالَ: فَقالَ: يا أَبا مُحَمَّدٍ فَإِنَّ أَميرَ الْمُؤْمِنينَ قَدْ حَمَلَكَ عَلَيْهِ، فَقالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لِأَبي: يا غُلامُ خُذْهُ فَأَخَذَهُ أَبي فَقادَهُ.

۴۔ راوی نے کہا کہ احمد بن الحارث قزوینی نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ سامرہ میں تھا اور میرا باپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے طویلہ کا سائیس تھا مستعین (بادشاہ عباسی) کے پاس ایک خچر تھا بے حد خوب صورت اور قد آور، لیکن وہ اپنے اوپر کسی کو سوار ہونے نہیں دیتا تھا اور نہ لجام لگانے اور زین رکھنے کی اجازت دیتا تھا بہت سے چابک سوار جمع تھے لیکن اس پر سواری کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک مصاحب نے اس سے کہا۔ اے امیرالمومنین امام حسن عسکریؑ کو بلائیے یا تو وہ اس پر سوار ہو گئے یا اس نے ان کو قتل کر دیا۔ اس صورت میں آپ کو ان کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ اس نے بلا بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ میں بھی گیا۔ میرے باپ کا بیان ہے کہ جب حضرت گھر میں داخل ہوئے میں ساتھ تھا تو آپ نے صحن میں خچر کھڑا دیکھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھا تو اس کو پسینہ آگیا اور بہنے لگا۔ پھر آپ مستعین کے پاس آئے، اس نے مرحبا کہا اور قریب بٹھا کر کہا۔ اے ابو محمد اس کو لگام دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا تو اسے لگام دے۔ مستعین نے کہا۔ نہیں آپ ہی دیجئے۔ حضرت نے اپنی چادر رکھی اور جا کر لگام دے دی اور واپس آکر بیٹھ گئے اس نے کہا اب زین بھی کس دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا اور زین کس۔ مستعین نے کہا نہیں آپ ہی یہ کیجئے۔ آپ نے اٹھ کر زین لگا دی۔ اس نے کہا کیا آپ سوار ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پس آپ بغیر کسی رکاوٹ کے سوار ہو گئے اور گھر میں اسے چلایا۔ دُلکی دوڑایا۔ وہ خوب اچھی چال چلا۔ اس کے بعد آپ واپس آگئے اور اُتر گئے۔ اس نے کہا آپ نے اسے کیسا پایا۔ فرمایا بہت حسین اور چست ہے یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا اے ابو محمد جب میں اس پر آپ کو سوار کر چکا تو یہ آپ ہی کا ہو گیا۔ حضرت نے میرے باپ سے فرمایا۔ اس کو لے لے انھوں نے اس کی لگام پکڑلی اور اس کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(افسوس کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی ان کی امامت کا قائل نہ ہوا)

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام الْحَاجَةَ ، فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ ، قَالَ : وَأَحْسَبُهُ غَطَّاهُ بِمِنْدِيلٍ وَأَخْرَجَ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا هَاشِمٍ خُذْ وَ أَعْذِرْنَا .

۵ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے اپنی حاجت بیان کی۔ آپؑ نے اپنا کوڑا زمین پر رگڑا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے ڈھکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور معذرت کی۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْمُطَهَّرِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ سَنَةَ الْقَادِسِيَّةِ يُعْلِمُهُ انْصِرَافَ النَّاسِ وَأَنَّهُ يَخَافُ الْعَطَشَ ، فَكَتَبَ عليه السلام امْضُوا فَلَاخَوْفَ عَلَيْكُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَمَضَوْا سَالِمِينَ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۶ ۔ ابو علی مطہر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ اہلِ قادسیہ نے اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اس لئے کہ راہِ مکہ میں انھیں پیاسا مرنے کا خطرہ ہے حضرت نے لکھا جاؤ۔ ذرا خوف نہ کرو انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ پس سب صحیح وسالم پہنچ گئے

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضْلِ الْيَمَانِيِّ قَالَ : نَزَلَ بِالْجَعْفَرِيِّ مِنْ آلِ جَعْفَرٍ خَلْقٌ لَاقِبَلَ لَهُ بِهِمْ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَشْكُوا ذٰلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: تُكْفَوْنَ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى .فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِي نَفَرٍ يَسِيرٍ وَالْقَوْمُ يَزِيدُونَ عَلَى عِشْرِينَ أَلْفاً وَهُوَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَلْفٍ فَاسْتَبَاحَهُمْ .

۷ ۔ محمد بن اسمٰعیل علوی نے بیان کیا کہ امام حسن علیہ السلام علی بن یارمش کے پاس قید کئے گئے اور وہ بڑا ناصبی اور آلِ محمد سے سخت عداوت رکھنے والا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا ان کو اس اس طرح اذیت دینا۔ آپ ابھی ایک ہی دن رہے تھے کہ اس نے اپنے رخسارے حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے اور حضرت کی عظمت وجلالتِ شان کی وجہ سے نگاہ اوپر کو نہ اٹھاتا تھا حضرت اس کے پاس سے اس حال میں نکلے کہ از روئے بصیرت وہ سب سے بہتر اور از روئے قول سب سے افضل تھا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيِّ قَالَ : حُبِسَ أَبُو مُحَمَّدٍ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ نَارْمَشَ وَهُوَ أَنْصَبُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ عَلَى آلِ أَبِي طَالِبٍ وَقِيلَ لَهُ : افْعَلْ بِهِ وَافْعَلْ فَمَا أَقَامَ عِنْدَهُ إِلَّا يَوْماً حَتَّى وَضَعَ خَدَّيْهِ لَهُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَيْهِ إِجْلَالاً وَإِعْظَاماً ، فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَ هُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ بَصِيرَةً وَأَحْسَنُهُمْ فِيهِ قَوْلاً

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابوہاشم جعفری پر جو اولاد جعفر طیارؑ سے تھے ایک ایسی قوم نے حملہ کیا جس کے مقابلے کی تاب ان کو نہ تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک خط میں یہ پریشانی لکھی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ انشاء اللہ تم اس مہم کو سر کر دو گے پس وہ تھوڑے سے لوگ لے کر مقابلے کو نکلے اور وہ لوگ بیس ہزار سے زائد تھے ان پر فتح حاصل کی۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيجَةِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَىٰ: «وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً» قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ: مَنْ تَرَىٰ الْمُؤْمِنِينَ هٰهُنَا؟ فَرَجَعَ الْجَوَابُ: الْوَلِيجَةُ الَّذِي يُقَامُ دُونَ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَحَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُمْ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ؟ فَهُمُ الْأَئِمَّةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللهِ فَيُجِيزُ أَمَانَهُمْ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کے کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا رازدار دوست نہیں بنایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا، کتاب خدا میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ ولیجہ وہ ہے جس کو ولی امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو تمہارے دل میں خیال آیا۔ تو وہ آئمہ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے پس ان کی امان جائز ہے۔

١٠ ـ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوهَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ ضِيقَ الْحَبْسِ وَكَتْلَ الْقَيْدِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْتَ تُصَلِّي الْيَوْمَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ فَأُخْرِجْتُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي كَمَا قَالَ عليه السلام وَكُنْتُ مُضَيَّقاً فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَانِيرَ فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَىٰ مَنْزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تَسْتَحْيِ وَلَا تَحْتَشِمْ وَاطْلُبْهَا فَإِنَّكَ تَرَىٰ مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللهُ.

۱۰۔ ابوہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوپہر کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا حضرت نے فرمایا تھا میں بہت تنگدست ہو رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیا دامنگیر ہوئی۔ جب میں اپنے گھر آیا۔ تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، حیا اور رنج نہ کرو اور جب ضرورت ہوا کرے مانگ لیا کرو انشاء اللہ تمہیں مل جایا کرے گا۔

١١ ـ إِسْحَاقُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَقْرَعِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمْزَةَ نَصِيرٌ الْخَادِمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يُكَلِّمُ غِلْمَانَهُ بِلُغَاتِهِمْ، تُرْكٍ وَرُومٍ وَصَقَالِبَةٍ، فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ وَ

قُلْتُ : هٰذا وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتّٰى مَضٰى أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام وَلارَآهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هٰذا ، أُحَدِّثُ نَفْسِي بِذٰلِكَ - فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقالَ : إِنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ بَيَّنَ حُجَّتَهُ مِنْ سائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ شَيْءٍ وَيُعْطِيهِ اللُّغاتِ وَمَعْرِفَةَ الأَنْسابِ وَالآجالِ وَالْحَوادِثِ وَلَوْلا ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْمَحْجُوجِ فَرْق .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو ترکی، رومی اور صقلابی ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی علیہ السلام کے مرتے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انھوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا حضرت ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انساب و آجال و حوادث۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

۱۲ ـ إِسْحاقُ ، عَنِ الأَقْرَعِ قالَ كَتَبْتُ إِلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الإِمامِ هَلْ يَحْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي بَعْدَما فَصَلَ الْكِتابُ : الإِحْتِلامُ شَيْطَنَةٌ وَقَدْ أَعاذَاللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ أَوْلِياءَهُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَوَرَدَ الْجَوابُ : حالُ الأَئِمَّةِ فِي الْمَنامِ حالُهُمْ فِي الْيَقْظَةِ لايُغَيِّرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئاً وَقَدْ أَعاذَاللهُ أَوْلِياءَهُ مِنْ لَمَّةِ الشَّيْطانِ كَما حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کیا امام کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اس خط کو روانہ کرنے کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کار شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب دیا کہ آئمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

۱۳ ـ إِسْحاقُ قالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ظَرِيفٍ قالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَتانِ أَرَدْتُ الْكِتابَ فِيهِما إِلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقائِمِ عليه السلام إِذا قامَ بِما يَقْضِي وَ أَيْنَ مَجْلِسُهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النّاسِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأَغْفَلْتُ خَبَرَ الْحُمّٰى ، فَجاءَ الْجَوابُ سَأَلْتَ عَنِ الْقائِمِ فَإِذا قامَ قَضىٰ بَيْنَ النّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضاءِ داوُدَ عليه السلام لايَسْأَلُ الْبَيِّنَةَ وَكُنْتَ أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأُنْسِيتَ ، فَاكْتُبْ فِي وَرَقَةٍ وَ عَلِّقْهُ عَلَى الْمَحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ

بِإِذْنِ اللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ «يا نارُ كُونِي بَرْداً وَ سَلاماً عَلى إِبْراهِيمَ» فَعَلَّقْنا عَلَيْهِ ما ذَكَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَفاقَ .

۱۳۔ حسن بن ظریف نے کہا کہ میرے دل میں دو مسئلوں کی کھٹک تھی میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسئلے معلوم کروں پس میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ قائم آلِ محمدؐ کا ظہور ہوگا تو آپ قضایا کا فیصلہ کس طرح کریں گے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہوگی کہاں، میں چاہتا کہ یہ بھی پوچھوں کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب میں حضرت نے لکھا۔ قائم آلِ محمدؐ اپنے علم سے اسی طرح فیصلہ کریں گے جیسے داؤد بغیر گواہ لیے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال کرنا چاہتے تھے کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو "یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم" انشاء اللہ صحت ہوگی۔ میں نے یہ تعویذ مریض کے گردن میں ڈالا تو صحت ہوگئی۔

١٤ ـ إِسْحاقُ قالَ : حَدَّثَنِي إِسْماعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِسْماعِيلَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قالَ : قَعَدْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام عَلى ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَلَمّا مَرَّ بِي شَكَوْتُ إِلَيْهِ الْحاجَةَ وَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ فَما فَوْقَها وَلا غَداءٌ وَلا عَشاءٌ قالَ : فَقالَ : تَحْلِفُ بِاللهِ كاذِباً وَقَدْ دَفَنْتَ مِائَتَيْ دِينارٍ ؟ وَلَيْسَ قَوْلِي هٰذا دَفْعاً لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ ، أَعْطِهِ يا غُلامُ ما مَعَكَ ، فَأَعْطانِي غُلامُهُ مِائَةَ دِينارٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقالَ لِي : إِنَّكَ تُحْرَمُها أَحْوَجَ ما تَكُونُ إِلَيْها يَعْنِي الدَّنانِيرَ الَّتِي دَفَنْتُ وَصَدَقَ عليه السلام وَكانَ كَما قالَ دَفَنْتُ مِائَتَيْ دِينارٍ وَقُلْتُ : يَكُونُ ظَهْراً وَكَهْفاً لَنا فَاضْطُرِرْتُ ضَرُورَةً شَدِيدَةً إِلى شَيْءٍ أُنْفِقُهُ وَانْغَلَقَتْ عَلَيَّ أَبْوابُ الرِّزْقِ فَنَبَّشْتُ عَنْها فَإِذَا ابْنٌ لِي قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَها فَأَخَذَها وَهَرَبَ فَمَا قَدَرْتُ مِنْها عَلى شَيْءٍ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے حضرت نے فرمایا۔ تم نے جھوٹی قسم کھائی ہے تم نے دوسو دینار زمین میں دبائے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دوں نہیں، اے غلام اس کو سو دینار دے دے پھر مجھ سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا۔ میں نے دوسو دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہوگی تو ان سے مدد لوں گا چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہوگئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور کھودا۔ میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا لیا تھا وہ اسے نکال کرلے گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

١٥ ــ إسْحاقُ قالَ : حَدَّثَني عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قالَ : كانَ لي فَرَسٌ وَكُنْتُ بِهِ مُعْجِباً أُكْثِرُ ذِكْرَهُ فِي الْمَحالِّ فَدَخَلْتُ عَلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَوْماً فَقالَ لي : ما فَعَلَ فَرَسُكَ ؟ فَقُلْتُ : هُوَ عِنْدي وَهُوَ ذا هُوَ عَلىٰ بابِكَ وَعَنْهُ نَزَلْتُ فَقالَ لِيَ : اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَساءِ إِنْ قَدَرْتَ عَلىٰ مُشْتَرِي وَلاتُؤَخِّرْ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنا داخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلامُ فَقُمْتُ مُتَفَكِّراً وَمَضَيْتُ إِلىٰ مَنْزِلي فَأَخْبَرْتُ أَخي الْخَبَرَ ، فَقالَ : ما أَدْرِي ما أَقُولُ في هٰذا؟ وَشَحَحْتُ بِهِ وَ نَفِسْتُ عَلى النّاسِ بِبَيْعِهِ وَ أَمْسَيْنا فَأَتانا السّائِسُ وَقَدْ صَلَّيْنا الْعَتَمَةَ فَقالَ : يا مَوْلايَ نَفَقَ فَرَسُكَ فَاغْتَمَمْتُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ عَنىٰ هٰذا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، قالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ بَعْدَ أَيّامٍ وَأَنا أَقُولُ في نَفْسي : لَيْتَهُ أَخْلَفَ عَلَيَّ دابَّةً إِذْ كُنْتُ اغْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ، فَلَمّا جَلَسْتُ قالَ : نَعَمْ نُخْلِفُ دابَّةً عَلَيْكَ ، يا غُلامُ أَعْطِهِ بِرْذَوْني الْكُمَيْتَ هٰذا خَيْرٌ مِنْ فَرَسِكَ وَ أَوْطَأُ وَأَطْوَلُ عُمْراً .

١٥۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جا بجا اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس یہیں آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں آرہا ہوں۔ فرمایا شام سے پہلے اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس کا تبادلہ کر لو اسی اثنا میں ایک اور شخص آگیا اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا۔ اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فروخت میں بخل سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش نہ کیا جس کے ہاتھ بیچوں۔ شام کو جب ہم نماز عشا پڑھ چکے تھے۔ سائیس آکر کہنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا۔ یہ سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا۔ چند روز بعد میں خدمتِ امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی چوپایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں اس کے بدلے چوپایہ دیتا ہوں۔ اے غلام میرا کمیت خچر ان کو دے دے اور مجھ سے کہا۔ یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

١٦ــ إسْحاقُ قالَ: حَدَّثَني مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قالَ : حَدَّثَني أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قالَ : كَتَبْتُ إِلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام حينَ أَخَذَ الْمُهْتَدي في قَتْلِ الْمَوالِيّ يا سَيِّدي الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي شَغَلَهُ عَنّا ، فَقَدْ بَلَغَني أَنَّهُ يَتَهَدَّدُكَ وَيَقُولُ: وَاللّٰهِ لَأُجْلِيَنَّهُمْ عَنْ جَديدِ الْأَرْضِ(٢) فَوَقَّعَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام بِخَطِّهِ: ذاكَ أَقْصَرُ لِعُمْرِهِ ، عُدَّ مِنْ يَوْمِكَ هٰذا خَمْسَةَ أَيّامٍ وَ يُقْتَلُ فِي الْيَوْمِ السّادِسِ بَعْدَ هَوانٍ وَ اسْتِخْفافٍ يَمُرُّ بِهِ فَكانَ كَما قالَ عليه السلام .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ جس زمانے میں مہتدی نے شعیان علیؑ کے قتل کی مہم شروع کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی توجہ ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نئی آبادی سے جلا وطن کر دوں گا۔ امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے دستِ مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت وحقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۱۷ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ﷺ أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللهَ لِي مِنْ وَجَعِ عَيْنِي وَكَانَتْ إِحْدَى عَيْنَيَّ ذَاهِبَةً وَ الْأُخْرَى عَلَى شَرَفِ ذَهَابٍ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : حَبَسَ اللهُ عَلَيْكَ عَيْنَكَ فَأَفَاقَتِ الصَّحِيحَةُ وَوَقَّعَ فِي آخِرِ الْكِتَابِ آجَرَكَ اللهُ وَ أَحْسَنَ ثَوَابَكَ ، فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ وَلَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَداً مَاتَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَتْنِي وَفَاةُ ابْنِي طَيِّبٍ فَعَلِمْتُ أَنَّ التَّعْزِيَةَ لَهُ .

۱۷۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے درخواست کی کہ میری درد چشم دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جا ہی چکی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے تیری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صحیح سالم ہوگئی۔ خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے، میں پڑھ کر غمگین ہوا میرے خاندان میں کوئی مرا نہ تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعزیت تھی۔

۱۸ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا بِسُرَّ مَنْ رَأَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ ، يَتَظَلَّمُ إِلَى الْمُهْتَدِي فِي ضَيْعَةٍ لَهُ قَدْ غَصَبَهَا إِيَّاهُ شَفِيعٌ الْخَادِمُ وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَشَرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ﷺ يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرِهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُحَمَّدٍ ﷺ : لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ضَيْعَتُكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَ الْوَكِيلَ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ وَخَوِّفْهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَلَقِيَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ قَدْ كُتِبَ إِلَيَّ عِنْدَ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ ، أَنْ أَطْلُبَكَ وَأَرُدَّ الضَّيْعَةَ عَلَيْكَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَشَهَادَةِ الشُّهُودِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى أَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَى الْمُهْتَدِي فَصَارَتِ الضَّيْعَةُ لَهُ وَفِي يَدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا خَبَرٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هٰذَا قَالَ : خَلَّفْتُ ابْناً لِي عَلِيلاً بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَابْناً لِي آخَرَ أَسَنَّ مِنْهُ كَانَ وَصِيِّي وَ قَيِّمِي عَلَى عِيَالِي وَ فِي ضِيَاعِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ﷺ أَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لِابْنِي الْعَلِيلِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوفِيَ ابْنُكَ الْمُعْتَلُّ

وَمَاتَ الْكَبِيرُ وَصِيُّكَ وَ قَيِّمُكَ فَاحْمَدِاللهَ وَلَاتَجْزَعْ فَيَحْبَطَ أَجْرُكَ فَوَرَدَ عَلَيَّ الْخَبَرُ أَنَّ ابْنِي قَدْ عُوفِيَ مِنْ عِلَّتِهِ وَمَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام .

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ سامرہ میں ایک شخص ہمارے پاس مصر سے آیا جس کا نام سیف ابن اللیث تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا مہتدی بادشاہ عباسی سے اس کے غلام شفیع کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سہولت امر کے لئے درخواست کرے۔ حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کر تیری زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جا بلکہ اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈرا سلطان اعظم یعنے خدا سے جو رب العالمین ہے پس وہ اس سے ملا۔ اس نے کہا۔ تیرے مصر سے نکلتے ہی شفیع نے مجھے لکھا کہ میں تجھے بلا کر زمین تیرے حوالے کر دوں پس اس نے قاضی ابو الشوارب کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو واپس کردی اور مہتدی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پس وہ زمین اس کے قبضے میں آگئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وصی اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کا، میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپ دعا فرمائیں حضرت نے لکھا تمہارا بیمار بیٹا اچھا ہو گیا اور بڑا بیٹا مر گیا۔ خدا کی حمد کرو اور بے قرار نہ ہو ورنہ ثواب سے محروم رہو گے۔ پس جیسا حضرت نے کہا تھا ویسی ہی خبر مجھے ملی۔

۱۹۔ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقُشَيْرِيِّ مِنْ قَرْيَةٍ تُسَمَّى قِيرَ، قَالَ: كَانَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَكِيلٌ قَدِ اتَّخَذَ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةً يَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أَبْيَضُ فَأَرَادَ الْوَكِيلُ الْخَادِمَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ بِنَبِيذٍ فَاحْتَالَ لَهُ بِنَبِيذٍ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ مُغْلَقَةٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الْوَكِيلُ قَالَ: إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذَا أَنَا بِالْأَبْوَابِ تُفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بِنَفْسِهِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا هَؤُلَاءِ اتَّقُوا اللهَ خَافُوا اللهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ بِبَيْعِ الْخَادِمِ وَإِخْرَاجِي مِنَ الدَّارِ.

۱۹۔ راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریہ قیر میں بیان کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید فام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اس شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب مہیا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام علیہ السلام کے درمیان تین دروازے مقفل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی غلطی پر آگاہ ہوا۔ ناگاہ دروازے کھلے اور حضرت تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم خدا سے ڈرو، اور پرہیزگار بنو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

٢٠ ـ إسْحاقُ قالَ : أَخْبَرَني مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبيعِ الشّائِيُّ قالَ : ناظَرْتُ رَجُلاً مِنَ الثَّنَوِيَّة بِالأَهْوازِ ، ثُمَّ قَدِمْتُ سُرَّ مَنْ رَأى وَقَدْ عَلِقَ بِقَلْبي شَيْءٌ مِنْ مَقالَتِهِ فَإنّي لَجالِسٌ عَلى بابِ أَحْمَدَ ابْنِ الْخَضيبِ إذْ أَقْبَلَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام مِنْ دارِ الْعامَّةِ يَوْمَ الْمَوْكِبِ: فَنَظَرَ إلَيَّ وَ أَشارَ بِسَبّاحَتِهِ «أَحَدٌ أَحَدٌ فَرْدٌ» فَسَقَطْتُ مَغْشِيّاً عَلَيَّ.

٢٠۔ راوی نے خبر دی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا اہواز میں ایک مجوسی سے۔ پھر میں سامرہ آیا۔ اس مجوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑ گئی تھی۔ میں احمد بن الخضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام الپچیوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادھر سے گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اور اپنی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکتا ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

٢١ـ إسْحاقُ ، عَنْ أَبي هاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قالَ : دَخَلْتُ عَلى أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَوْماً وَأَنا أُريدُ أَنْ أَسْأَلَهُ ما أَصُوغُ بِهِ خاتَماً أَتَبَرَّكُ بِهِ ، فَجَلَسْتُ وَ أُنْسيتُ ماجِئْتُ لَهُ ، فَلَمّا وَدَّعْتُ وَنَهَضْتُ رَمى إلَيَّ بِالْخاتَمِ فَقالَ :أَرَدْتَ فِضَّةً فَأَعْطَيْناكَ خاتَماً رَبِحْتَ الْفَصَّ وَالْكِراءَ، هَنّاكَ اللهُ يا أَبا هاشِمٍ ! فَقُلْتُ : يا سَيِّدي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللهِ وَإمامِيَ الَّذي أَدينُ اللهَ بِطاعَتِهِ ، فَقالَ : غَفَرَ اللهُ لَكَ يا أَبا هاشِمٍ.

٢١۔ ابوہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بنانے کے لئے چاندی مانگوں تاکہ میرے لئے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں چلنے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف پھینکی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور نگ بھی اور بنوانے کی اجرت بھی۔ اے ابوہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے ولی ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی طاعت میں بقائے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابوہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

٢٢ ـ إسْحاقُ قالَ : حَدَّثَني مُحَمَّدُبْنُ الْقاسِمِ أَبُوالْعَيْناءِ الْهاشِمِيُّ مَوْلى عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَتاقَةً قالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ عَلى أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَعْطَشُ وَأَنا عِنْدَهُ فَأُجِلُّهُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْماءِ فَيَقُولُ : يا غُلامُ ! اسْقِهِ وَرُبَّما حَدَّثَتْ نَفْسي بِالنُّهُوضِ فَأُفَكِّرُ في ذلِكَ فَيَقُولُ : يا غُلامُ ! دابَّتَهُ!

٢٢۔ راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آتا تو پیاسا ہوتا تو مجھے آپ کی جلالت

شان کی وجہ سے پانی مانگنے کی ہمت نہ ہوتی حضرت خود ہی غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اے غلام سواری لا۔

٢٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: دَخَلَ الْعَبَّاسِيُّونَ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ وَدَخَلَ صَالِحُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْ هَذِهِ النَّاحِيَةِ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ عِنْدَ مَا حَبَسَ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام، فَقَالَ لَهُمْ صَالِحٌ: وَ مَا أَصْنَعُ؟ قَدْ وَكَّلْتُ بِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَشَرِّ مَنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ، فَقَدْ صَارَا مِنَ الْعِبَادَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ إِلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ، فَقُلْتُ لَهُمَا: مَا فِيهِ؟ فَقَالَا: مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ، لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَتَشَاغَلُ وَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَيْهِ ارْتَعَدَتْ فَرَائِصُنَا وَ يُدَاخِلُنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ مِنْ أَنْفُسِنَا، فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ انْصَرَفُوا خَائِبِينَ.

۲۳۔ راوی نے کہا صالح بن وصیف کے پاس کچھ عباسی آئے اور صالح بن علی وغیرہ بھی امام حسن عسکریؑ کے ساتھ صالح بن وصیف کی نگرانی میں قید تھے۔ صالح نے ان لوگوں سے کہا، میں نے شریر ترین دو آدمیوں کے سپرد حضرت کو کیا تھا وہ دونوں عبادت گذار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔ میں نے اس قیدی کے بارے میں ان دونوں سے بات چیت کی۔ انھوں نے کہا، تم کیا پوچھتے ہو اس شخص کے بارے میں جو صائم النہار اور قائم اللیل ہے نہ کسی سے بولتا ہے نہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور رعب کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے اور ہمارے نفسوں پر ناقابلِ برداشت اثر پڑتا ہے یہ سن کر وہ لوگ ناکام واپس گئے۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَكْفُوفُ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ بَعْضِ فَصَّادِي الْعَسْكَرِ مِنَ النَّصَارَى أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام بَعَثَ إِلَيَّ يَوْماً فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَالَ لِيَ: افْصِدْ هَذَا الْعِرْقَ قَالَ: وَ نَاوَلَنِي عِرْقاً لَمْ أَفْهَمْهُ مِنَ الْعُرُوقِ الَّتِي تُفْصَدُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا رَأَيْتُ أَمْراً أَعْجَبَ مِنْ هَذَا يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْصِدَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَلَيْسَ بِوَقْتِ فَصْدٍ وَالثَّانِيَةُ عِرْقٌ لَا أَفْهَمُهُ، ثُمَّ قَالَ لِيَ: انْتَظِرْ وَ كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَمْسَى دَعَانِي وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ فَسَرَّحْتُ ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ فَأَمْسَكْتُ، ثُمَّ قَالَ لِي: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ أَرْسَلَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِي الْأَوَّلِ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ: فَسَرَّحْتُ فَخَرَجَ دَمٌ أَبْيَضُ كَأَنَّهُ الْمِلْحُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيَ: احْبِسْ قَالَ: فَحَبَسْتُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَمَرَ قَهْرَمَانَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَأَخَذْتُهَا

وَخَرَجْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ ابْنَ بَخْتِيشُوعَ النَّصْرَانِيَّ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَاللّٰهِ مَا أَفْهَمُ مَا تَقُولُ وَلَا أَعْرِفُهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الطِّبِّ وَلَا قَرَأْتُهُ فِي كِتَابٍ وَلَا أَعْلَمُ فِي دَهْرِنَا أَعْلَمَ بِكُتُبِ النَّصْرَانِيَّةِ مِنْ فُلَانٍ الْفَارِسِيِّ فَاخْرُجْ إِلَيْهِ قَالَ : فَاكْتَرَيْتُ زَوْرَقاً إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَتَيْتُ الْأَهْوَازَ ثُمَّ صِرْتُ إِلَى فَارِسَ إِلَى صَاحِبِي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ: فَقَالَ لِي: أَنْظِرْنِي أَيَّاماً فَأَنْظَرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُتَقَاضِياً قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنَّ هٰذَا الَّذِي تَحْكِيهِ عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَعَلَهُ الْمَسِيحُ فِي دَهْرِهِ مَرَّةً .

۲۴۔ محمد بن حسن مکفوف نے کہا کہ میرے ایک دوست نے عسکر کے ایک نصرانی فصاد کی زبانی بیان کیا کہ امام حسن عسکریؑ نے مجھے ایک روز نماز ظہر کے وقت بلایا اور کہا کہ اس رگ کی فصد کھول اور ایک رگ بتائی جس کو فصد کھول جانے والی رگوں میں میں نہیں جانتا تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ اور یہ امر اور زیادہ تعجب خیز ہے کہ وقت ظہر فصد کھول رہے ہیں حالانکہ یہ فصد کا وقت نہیں اور پھر ایسی رگ کا جسے میں جانتا بھی نہیں، حضرت نے فرمایا، تم انتظار کرو اور گھر میں ہی رہو جب شام ہوئی تو مجھے بلاکر فرمایا۔ خون نکالو میں نے خون نکالا، پھر فرمایا روک دو، میں نے روک دیا، پھر فرمایا جاؤ مت یہیں ٹھہرو جب آدھی رات ہوئی تو مجھے بلاکر فرمایا خون کو جاری کرو۔ اس پر میں نے پہلے سے زیادہ تعجب کیا۔ پوچھنا مناسب نہ جانا۔ میں نے خون نکالا تو سفید خون نمک کی طرح نکلا۔ حضرت نے فرمایا اب بند کردے، میں نے بند کر دیا۔ پھر فرمایا۔ اب تم صبح تک یہیں رہو جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے تین دینار دے دو، میں نے لے لئے اور میں نے وہاں سے ابن بختشوع نصرانی کے پاس پہنچا اور یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو طب میں یہ حال کہیں نہیں پڑھا اور نہ کسی کتاب میں دیکھا۔ نصرانی کتابوں کا سب سے بڑا عالم فلاں فارسی ہے تم اس سے معلوم کرو، میں نے بصرہ تک کے لئے ایک کشتی کرایہ پر لی اور وہاں سے اہواز تک آیا اور اس مرد فارسی سے ملا اور واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے کچھ مہلت دو چند روز بعد میں تقاضہ کے لئے پہنچا اس نے کہا کہ جس شخص کے متعلق تم یہ بیان کیا۔ اس نے وہ کیا جو مسیح نے اپنے زمانہ میں چند بار کیا تھا۔

۲۵ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَشْكُو عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ دُلَفَ وَيَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَدْ كُفِيتَهُ وَأَمَّا يَزِيدُ فَإِنَّ لَكَ وَلَهُ مَقَاماً بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ ، فَمَاتَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَتَلَ يَزِيدُ مُحَمَّدَ بْنَ حُجْرٍ .

۲۵۔ محمد بن حجر نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے شکایت کی۔ عبد العزیز بن دلف اور یزید بن عبد اللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبد العزیز کا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن یزید بن عبد اللہ کا اور تیرا معاملہ پیش خدا طے ہوگا۔ پس عزیز مر گیا اور یزید بن محمد بن حجر قتل کر دیا گیا۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سُلِّمَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَىٰ نِحْرِيرٍ فَكَانَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ وَيُؤْذِيهِ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَيْلَكَ اتَّقِ اللهَ، لَاتَدْرِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ؟ وَعَرَّفَتْهُ صَلَاحَهُ وَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَأَرْمِيَنَّهُ بَيْنَ السِّبَاعِ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ فَرُئِيَ عليه السلام قَائِماً يُصَلِّي وَهِيَ حَوْلَهُ.

۲۶۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو نحریر غلام مہتدی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پر بہت سختی کرتا اور ستاتا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا ستیاناس کرے تو جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہیں تو نے ان کے نفس کی پاکیزگی کو سمجھا ہے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو درندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان درندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

٢٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِأَنْظُرَ إِلَىٰ خَطِّهِ فَأَعْرِفَهُ إِذَا وَرَدَ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطَّ سَيَخْتَلِفُ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْغَلِيظِ إِلَى الْقَلَمِ الدَّقِيقِ فَلَا تَشُكَّنَّ، ثُمَّ دَعَا بِالدَّوَاةِ فَكَتَبَ وَجَعَلَ يَسْتَمِدُّ إِلَىٰ مَجْرَى الدَّوَاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَهُوَ يَكْتُبُ: أَسْتَوْهِبُهُ الْقَلَمَ الَّذِي كَتَبَ بِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ يُحَدِّثُنِي وَهُوَ يَمْسَحُ الْقَلَمَ بِمِنْدِيلِ الدَّوَاةِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هَاكَ يَا أَحْمَدُ! فَنَاوَلَنِيهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لِشَيْءٍ يُصِيبُنِي فِي نَفْسِي وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يُقْضَ لِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَا هُوَ يَا أَحْمَدُ؟ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي رُوِيَ لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنَّ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَىٰ أَقْفِيَتِهِمْ وَنَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ أَيْمَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُنَافِقِينَ عَلَىٰ شَمَائِلِهِمْ وَنَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ، فَقَالَ عليه السلام: كَذٰلِكَ هُوَ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَجْهَدُ أَنْ أَنَامَ عَلَىٰ يَمِينِي فَمَا يُمْكِنُنِي وَلَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا! فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: أَدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ ثِيَابِكَ فَأَدْخَلْتُهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِ وَأَدْخَلَهَا تَحْتَ ثِيَابِي، فَمَسَحَ بِيَدِهِ الْيُمْنَىٰ عَلَىٰ جَانِبِيَ الْأَيْسَرِ وَبِيَدِهِ الْيُسْرَىٰ عَلَىٰ جَانِبِيَ الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَحْمَدُ: فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَنَامَ عَلَىٰ يَسَارِي مُنْذُ فَعَلَ ذٰلِكَ بِي عليه السلام وَمَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَصْلاً.

۲۷۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے درخواست

کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھا دیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے تو میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں پس تم شک کو راہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات منگائی اور لکھا، چونکہ سیاہی رواں نہ تھی لہذا پانی ڈالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے عطا فرما دیتے تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر فرمایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشان خاطر ہوں آپ کے پدر بزرگوار سے پوچھنا چاہا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے آبائے کرام سے مروی ہے کہ انبیاء اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کروٹ سے اور منافقین بائیں کروٹ سے اور شیاطین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا میں داہنی طرف سونے کی کوشش کرتا ہوں مگر ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے اس کروٹ پر نیند نہیں آتی، حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کرو پھر حضرت نے اپنی آستین سے اپنا ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پہلو کو اور بائیں سے داہنے پہلو کو ملا (تین بار) فرمایا اے احمد اب تو بائیں کروٹ نہ سوئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک سو تیئیسواں باب

ذکر مولد صاحب الامر علیہ السلام

(بابُ) ۱۲۳

مَوْلِدِ الصَّاحِبِ الْاَمْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ عليه السلام لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

۱ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ : هٰذَا جَزَاءُ مَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ فِي أَوْلِيَائِهِ ، زَعَمَ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَ لَيْسَ لِي عَقِبٌ فَكَيْفَ رَأَىٰ قُدْرَةَ اللّٰهِ . وَ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ « م ح م د » سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

حضرت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہتدی بادشاہ عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں

اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کیسی قدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م۔ح۔م۔د۔ رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ وَالْحَسَنُ ابْنَا عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيُّ ـ مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ ـ عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ، قَالَ: أَتَيْتُ سُرَّ مَنْ رَأَى وَلَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَانِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْتَأْذِنَ، فَلَمَّا دَخَلْتُ وَسَلَّمْتُ قَالَ لِي: يَا أَبَا فُلَانٍ كَيْفَ حَالُكَ؟ ثُمَّ قَالَ لِي: اُقْعُدْ يَا فُلَانُ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مِنْ أَهْلِي، ثُمَّ قَالَ لِي: مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قُلْتُ: رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ، قَالَ: فَقَالَ: فَالْزَمِ الدَّارَ قَالَ: فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي دَارِ الرِّجَالِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَهُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ؛ فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ، فَلَمْ أَجْسِرْ أَنْ أَخْرُجَ وَلَا أَدْخُلَ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًّى ثُمَّ نَادَانِي اُدْخُلْ فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا: اكْشِفِي عَمَّا مَعَكِ فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَتْ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ أَخْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ، فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ ضَوْءُ بْنُ عَلِيٍّ: فَقُلْتُ لِلْفَارِسِيِّ: كَمْ كُنْتَ تُقَدِّرُ لَهُ مِنَ السِّنِينَ؟ قَالَ: سَنَتَيْنِ قَالَ الْعَبْدِيُّ: فَقُلْتُ لِضَوْءٍ: كَمْ تُقَدِّرُ لَهُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ أَبُو عَبْدِاللهِ وَنَحْنُ نُقَدِّرُ لَهُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً.

۲۔ علی بن محمد نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد اور حسن نے کہ علی بن ابراہیم نے ۲۷۹ھ میں بیان کیا مجھ سے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن علی بن عبدالرحمٰن عبدی نے عبد قیس سے اس نے ضوء ابن عجلی سے اس نے ایک مرد فارسی سے جس کا نام اس نے بتایا کہ میں سامرہ میں امام حسن عسکریؑ کے دروازہ پر آیا۔ آپ نے بغیر میرے اذن طلب کئے مجھے بلایا۔ جب میں داخل ہوا اور سلام کیا تو فرمایا۔ اے فلاں تیرا کیا حال ہے۔ بیٹھ جا۔ پھر میرے خاندان کے مردوں اور عورتوں کا حال پوچھا۔ پھر فرمایا۔ تم کس غرض سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ آپؑ کی خدمت میں رہنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس گھر میں رہو۔ چنانچہ میں حضرت کے نوکروں کے ساتھ رہنے لگا۔ میرا کام یہ تھا کہ سودا سلف بازار سے خرید لاتا اور میں بغیر اذن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا جب آپ مردانے حصے میں ہوتے تھے۔ ایک دن میں نے گھر کے اندر حرکت سنی۔ حضرت کی آواز آئی ٹھہر جا۔ یہ سن کر میری ہمت نہ ہوئی کہ باہر نکلوں اور نہ اندر آسکوں، پھر ایک کنیز نکلی جس

کے پاس ایک ڈھکی ہوئی چیز تھی حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اندر آجاؤ، میں داخل ہوا آپ نے کنیز کو پکارا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے کھول دے اس نے کھولا تو وہ ایک نہایت خوبصورت صاحبزادے تھے۔ فرمایا۔ ان کے شکم کو بھی کھول دے۔ میں نے دیکھا کہ سینہ سے ناف تک سبز بال تھے۔ کالا کوئی نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ یہ تمہارے امام ہیں اس کے بعد امام علیہ السلام کی وفات تک پھر کبھی ان کو نہ دیکھا۔ ضوء ابن علی نے ان سے پوچھا تم نے ان کی عمر کا کیا اندازہ کیا۔ کہا دو سال، عبدی نے کہا میں نے ضوء سے پوچھا تمہارا اندازہ کیا ہے کہا چودہ سال اور ابو علی اور ابو عبداللہ نے کہا ہمارا اندازہ اکیس سال ہے۔

توضیح :۔ حدیث اول میں حضرت حجتؑ کی ولادت ۲۵۵ھ اور ۲۵۶ھ دونوں لکھی ہیں۔ علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف غالباً شمسی اور قمری حساب کی بناء پر ہے۔ صحیح سال ۲۵۶ھ ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ لفظِ نور کے اعداد ۲۵۶ ہیں اور یہی لفظ آپ کے سالِ ولادت کو بتاتا ہے۔

حدیث دوم کو علامہ مجلسیؒ نے ضعیف تحریر کیا ہے۔ عمر کے تخمینہ میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ فارسی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں دیکھا تھا اور دوسروں نے وکلائے ناحیہ مقدسہ کے لحاظ سے بتایا چونکہ حضرت حجتؑ کا نمو عام انسانوں سے علیحدہ تھا لہٰذا عمر کا اختلاف یوں بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا الْقُمِّيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ غَانِمٍ الْهِنْدِيِّ قَالَ : كُنْتُ بِمَدِينَةِ الْهِنْدِ الْمَعْرُوفَةِ بِقِشْمِيرَ الدَّاخِلَةِ وَ أَصْحَابٌ لِي يَقْعُدُونَ عَلَى كَرَاسِيَّ عَنْ يَمِينِ الْمَلِكِ ، أَرْبَعُونَ رَجُلاً كُلُّهُمْ يَقْرَأُ الْكُتُبَ الْأَرْبَعَةَ : التَّوْرَاةَ وَ الْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَصُحُفَ إِبْرَاهِيمَ ، نَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ وَنُفَقِّهُهُمْ فِي دِينِهِمْ وَنُفْتِيهِمْ فِي حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ ، يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْنَا الْمَلِكُ فَمَنْ دُونَهُ ، فَتَجَارَيْنَا ذِكْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا : هَذَا النَّبِيُّ الْمَذْكُورُ فِي الْكُتُبِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ وَيَجِبُ عَلَيْنَا الْفَحْصُ عَنْهُ وَطَلَبُ أَثَرِهِ وَاتَّفَقَ رَأْيُنَا وَتَوَافَقْنَا عَلَى أَنْ أَخْرُجَ فَأَرْتَادَ لَهُمْ ، فَخَرَجْتُ وَمَعِي مَالٌ جَلِيلٌ ، فَسِرْتُ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْراً حَتَّى قَرُبْتُ مِنْ كَابُلَ ، فَعَرَضَ لِي قَوْمٌ مِنَ التُّرْكِ فَقَطَعُوا عَلَيَّ وَأَخَذُوا مَالِي وَجُرِحْتُ جِرَاحَاتٍ شَدِيدَةً وَ دُفِعْتُ إِلَى مَدِينَةِ كَابُلَ ، فَأَنْفَذَنِي مَلِكُهَا لَمَّا وَقَفَ عَلَى خَبَرِي إِلَى مَدِينَةِ بَلْخٍ وَعَلَيْهَا إِذْ ذَاكَ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَبِي [الْأَ]سْوَدِ ، فَبَلَغَهُ خَبَرِي وَأَنِّي خَرَجْتُ مُرْتَاداً مِنَ الْهِنْدِ وَتَعَلَّمْتُ الْفَارِسِيَّةَ وَنَاظَرْتُ الْفُقَهَاءَ وَأَصْحَابَ الْكَلَامِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَأَحْضَرَنِي مَجْلِسَهُ وَجَمَعَ عَلَيَّ الْفُقَهَاءَ فَنَاظَرُونِي فَأَعْلَمْتُهُمْ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَلَدِي أَطْلُبُ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي وَجَدْتُهُ فِي الْكُتُبِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ هُوَ وَمَا اسْمُهُ ؟ فَقُلْتُ : مُحَمَّدٌ ، فَقَالُوا : هُوَ نَبِيُّنَا الَّذِي تَطْلُبُ ، فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ شَرَائِعِهِ ، فَأَعْلَمُونِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : أَنَا أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّداً نَبِيٌّ وَلَا أَعْلَمُهُ هَذَا الَّذِي تَصِفُونَ أَمْ لَا فَأَعْلِمُونِي مَوْضِعَهُ لِأَقْصِدَهُ فَأُسَائِلَهُ عَنْ

عَلاماتٍ عِنْدي وَدَلالاتٍ، فَإِنْ كانَ صاحِبي الَّذي طَلَبْتُ آمَنْتُ بِهِ، فَقالُوا: قَدْ مَضى صلى الله عليه وآله فَقُلْتُ: فَمَنْ وَصِيُّهُ وَخَليفَتُهُ فَقالُوا: أَبُوبَكْرٍ، قُلْتُ: فَسَمُّوهُ لي فَإِنَّ هٰذِهِ كُنْيَتُهُ؟ قالُوا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمانَ وَ نَسَبُوهُ إِلىٰ قُرَيْشٍ، قُلْتُ: فَانْسِبُوا لي مُحَمَّداً نَبِيَّكُمْ فَنَسَبُوهُ لي، فَقُلْتُ: لَيْسَ هٰذا صاحِبِيَ الَّذي طَلَبْتُ، صاحِبِيَ الَّذي أَطْلُبُهُ خَليفَتُهُ، أَخُوهُ فِي الدّينِ وَابْنُ عَمِّهِ فِي النَّسَبِ وَزَوْجُ ابْنَتِهِ وَ أَبُو وُلْدِهِ، لَيْسَ لِهٰذَا النَّبِيِّ ذُرِّيَّةٌ عَلَى الْأَرْضِ غَيْرُ وُلْدِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذي هُوَ خَليفَتُهُ، قالَ: فَوَثَبُوا بي وَقالُوا: أَيُّهَا الْأَميرُ إِنَّ هٰذا قَدْ خَرَجَ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الْكُفْرِ هٰذا حَلالُ الدَّمِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: يا قَوْمُ أَنَا رَجُلٌ مَعِي دينٌ مُتَمَسِّكٌ بِهِ لا أُفارِقُهُ حَتّىٰ أَرىٰ ما هُوَ أَقْوىٰ مِنْهُ، إِنّي وَجَدْتُ صِفَةَ هٰذَا الرَّجُلِ فِي الْكُتُبِ الَّتي أَنْزَلَهَا اللهُ عَلىٰ أَنْبِيائِهِ وَإِنَّما خَرَجْتُ مِنْ بِلادِ الْهِنْدِ وَمِنَ الْعِزِّ الَّذي كُنْتُ فيهِ طَلَباً لَهُ، فَلَمّا فَحَصْتُ عَنْ أَمْرِ صاحِبِكُمُ الَّذي ذَكَرْتُمْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيَّ الْمَوْصُوفَ فِي الْكُتُبِ فَكَفُّوا عَنّي وَبَعَثَ الْعامِلُ إِلىٰ رَجُلٍ يُقالُ لَهُ: الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكيبَ[1] فَدَعاهُ، فَقالَ لَهُ: ناظِرْ هٰذَا الرَّجُلَ الْهِنْدِيَّ، فَقالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: أَصْلَحَكَ اللهُ عِنْدَكَ الْفُقَهاءُ وَ الْعُلَماءُ وَهُمْ أَعْلَمُ وَ أَبْصَرُ بِمُناظَرَتِهِ، فَقالَ لَهُ: ناظِرْهُ كَما أَقُولُ لَكَ وَ اخْلُ بِهِ وَ الْطُفْ لَهُ، فَقالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكيبَ بَعْدَما فاوَضْتُهُ: إِنَّ صاحِبَكَ الَّذي تَطْلُبُهُ هُوَ النَّبِيُّ الَّذي وَصَفَهُ هٰؤُلاءِ، وَ لَيْسَ الْأَمْرُ في خَليفَتِهِ كَما قالُوا، هٰذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَوَصِيُّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهُوَ زَوْجُ فاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سِبْطَيْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، قالَ غانِمٌ أَبُو سَعيدٍ: فَقُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ هٰذَا الَّذي طَلَبْتُ، فَانْصَرَفْتُ إِلىٰ داوُدَ بْنِ الْعَبّاسِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْأَميرُ! وَجَدْتُ ما طَلَبْتُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، قالَ: فَبَرَّني وَوَصَلَني، وَقالَ لِلْحُسَيْنِ تَفَقَّدْهُ، قالَ: فَمَضَيْتُ إِلَيْهِ حَتّىٰ آنَسْتُ بِهِ وَفَقَّهَني فيمَا احْتَجْتُ إِلَيْهِ مِنَ الصَّلاةِ وَ الصِّيامِ وَ الْفَرائِضِ، قالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنّا نَقْرَأُ في كُتُبِنا أَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله خاتَمُ النَّبِيّينَ لا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَأَنَّ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ إِلىٰ وَصِيِّهِ وَوارِثِهِ وَخَليفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ إِلَى الْوَصِيِّ بَعْدَ الْوَصِيِّ، لا يَزالُ أَمْرُ اللهِ جارِياً في أَعْقابِهِمْ حَتّىٰ تَنْقَضِيَ الدُّنْيا، فَمَنْ وَصِيُّ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ؟ قالَ: الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ابْنا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ ساقَ الْأَمْرَ فِي الْوَصِيَّةِ حَتَّى انْتَهىٰ إِلىٰ صاحِبِ الزَّمانِ عليه السلام ثُمَّ أَعْلَمَني ما حَدَثَ، فَلَمْ يَكُنْ لي هِمَّةٌ إِلَّا طَلَبُ النّاحِيَةِ فَوافىٰ قُمَّ وَقَعَدَ مَعَ أَصْحابِنا في سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتّينَ وَمِائَتَيْنِ وَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتّىٰ وافىٰ بَغْداد وَمَعَهُ رَفيقٌ لَهُ مِنْ أَهْلِ السِّنْدِ كانَ صَحِبَهُ عَلَى الْمَذْهَبِ، قالَ:

فَحَدَّثَنِي غانِمٌ قالَ : وَأَنكَرْتُ مِنْ رَفِيقِي بَعْضَ أَخْلاقِهِ فَهَجَرْتُهُ، وَخَرَجْتُ حَتَّى سِرْتُ إِلَى الْعَبّاسِيَّةِ أَتَهَيَّأُ لِلصَّلاةِ وَاُصَلِّي وَ إِنِّي لَواقِفٌ مُتَفَكِّرٌ فِيما قَصَدْتُ لِطَلَبِهِ إِذا أَنَا بِآتٍ قَدْ أَتانِي فَقالَ : أَنْتَ فُلانٌ ؟ ـ اسْمُهُ بِالْهِنْدِ ـ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقالَ : أَجِبْ مَوْلاكَ فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَخَلَّلُ بِيَ الطُّرُقَ حَتّى أَتى داراً وَبُسْتاناً فَإِذا أَنَا بِهِ ﷺ جالِسٌ ، فَقالَ : مَرْحَباً يا فُلانُ ـ بِكَلامِ الْهِنْدِ ـ كَيْفَ حالُكَ ؟ وَكَيْفَ خَلَّفْتَ فُلاناً وَفُلاناً ؟ حَتّى عَدَّ الْأَرْبَعِينَ كُلَّهُمْ فَسَأَلَنِي عَنْهُمْ واحِداً واحِداً ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِما تَجارَيْنا كُلُّ ذٰلِكَ بِكَلامِ الْهِنْدِ ، ثُمَّ قالَ : أَرَدْتَ أَنْ تَحُجَّ مَعَ أَهْلِ قُمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يا سَيِّدِي ، فَقالَ : لا تَحُجَّ مَعَهُمْ وَانْصَرِفْ سَنَتَكَ هٰذِهِ وَحُجَّ فِي قابِلٍ ، ثُمَّ أَلْقَى إِلَيَّ صُرَّةً كانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقالَ لِي : اِجْعَلْها نَفَقَتَكَ وَلا تَدْخُلْ إِلَى بَغْدادَ إِلَى فُلانٍ سَمّاهُ ، وَلا تُطْلِعْهُ عَلى شَيْءٍ . وَانْصَرِفْ إِلَيْنا إِلَى الْبَلَدِ ، ثُمَّ وافانا بَعْضُ الْفُتُوجِ فَأَعْلَمُونا أَنَّ أَصْحابَنا انْصَرَفُوا مِنَ الْعَقَبَةِ وَمَضى نَحْوَ خُراسانَ فَلَمّا كانَ فِي قابِلٍ حَجَّ وَأَرْسَلَ إِلَيْنا بِهَدِيَّةٍ مِنْ طُرَفِ خُراسانَ فَأَقامَ بِها مُدَّةً، ثُمَّ ماتَ رَحِمَهُ اللهُ.

٣۔ ابوسعید غانم ہندی سے روایت ہے کہ میں ہندوستان کے علاقہ کشمیر کے داخلی حصّہ کا رہنے والا تھا اور میرے چالیس ساتھی اور تھے۔ ہم بادشاہ کے داہنی طرف کرسیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور کتاب توریت و انجیل و زبور اور صحف ابراہیم پڑھا کرتے، لوگوں کے قضایا فیصل کرتے اور علمِ دین کی تعلیم دیتے اور حلال و حرام کے متعلق فتویٰ دیتے تھے اور بادشاہ اور رعایا۔ سب ہماری طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک دن رسول اللہ کا ذکر چھڑا۔ ہم نے کہا کہ اس نبی کا ذکر تمام آسمانی کتب میں ہے لیکن ان کا معاملہ ہم پر مخفی ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کے متعلق جستجو کریں اور ان کے حالات کا پتہ چلائیں ہم سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ میں جا کر حالات معلوم کروں۔ میں مالِ کثیر لے کر نکلا، بارہ ماہ سفر کرنے کے بعد کابل کے قریب پہنچا، راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرا تمام مال لوٹ لیا اور مجھے بُری طرح زخمی کیا اور مجھے شہر کابل میں پہنچایا گیا۔ جب میری رسائی وہاں کے بادشاہ تک ہوئی اور وہ میرے حالات سے باخبر ہوا۔ تو مجھے شہر بلخ بھیج دیا۔ وہاں کا حاکم داؤد بن عباس بن ابو اسود تھا۔ اس کو لوگوں سے میرے متعلق پتہ چلا کہ میں ہند سے آیا ہوں اور میں نے فارسی زبان سیکھ لی تھی۔ پس وہاں کے فقہا اور متکلمین سے مناظرے ہوئے اور داؤد ابن عباس نے مجھے اپنے دربار میں بلایا۔ فقہا کو جمع کیا۔ انھوں نے مجھ سے مناظرہ کیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں اپنے وطن سے اس نبی کی تلاش میں نکلا ہوں جس کا ذکر میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے۔ اس نے کہا وہ کون ہے اور نام کیا ہے۔ میں نے کہا، محمدؐ۔ اس نے کہا وہ ہمارے نبی ہیں جن کی تو تلاش میں ہے۔

میں نے علماء سے ان کے احکام شریعت پوچھے، پس انھوں نے بتائے۔ میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ محمد نبی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا۔ ان کا وصف تم نے بیان کیا ہے وہ وہی ہیں یا نہیں، مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تاکہ میں وہاں جاؤں اور جو علامات و دلائل میرے پاس ہیں ان کو جانچوں، اگر وہی ہوں گے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا انھوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے۔ میں نے کہا ان کا وصی کون ہے۔ کہا ابوبکر، میں نے کہا یہ تو کنیت ہے اصلی نام بتائیے انھوں نے عبداللہ بن عثمان اور قریش تک نسب بیان کیا۔ میں نے کہا اپنے نبیؐ کا نسب بھی بیان کیجئے انھوں نے نسب بیان کیا۔ میں نے کہا جن کی مجھے تلاش ہے یہ وہ نہیں ہیں۔ جن کو میں تلاش کرتا ہوں وہ ان کے وہ خلیفہ ہیں جو دین میں ان کے بھائی اور نسب میں ابن عم ہیں اور ان کی بیٹی کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوں کا باپ ہے۔ اس نبی کی اولاد روئے زمین پر نہیں، سوائے اس شخص کی اولاد کے جو اس کا خلیفہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مجھ پر حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے اے امیر یہ شخص شرک سے نکل کر کفر کی طرف آیا ہے اس کا خون حلال ہے۔ میں نے کہا لوگو! میں ایک ایسے دین سے تعلق رکھنے والا ہوں جب تک اس سے بہتر دین نہ پالوں گا اس کو ترک نہ کروں گا۔ میں نے ان کتابوں میں جو انبیاء پر نازل ہوئیں اس نبی کی یہی صفت پائی ہے میں ہندوستان سے آیا ہوں اور اسی عزت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے۔ میں ان کو تلاش کر رہا ہوں جب میں تم سے تمہارے نبی کی صفات سنیں جن کو تم نے بیان کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ نبی نہیں جس کا آسمانی کتابوں میں ہے لہذا تم میری ایذا رسانی سے باز رہو۔

اور حاکم نے ایک شخص حسین بن شکیب نامی کو بلا کر کہا۔ اس شخص سے مناظرہ کر۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے بلخ میں اور بہت سے فقہا و علماء ہیں جو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مناظرہ کے مشتاق ہیں اس نے کہا۔ جیسا میں نے کہا، تم ہی مناظرہ کرو۔ اسے خلوت میں لے جا کر نرمی سے بات چیت کرو۔

جب میں ابن شکیب کی سپردگی میں آیا تو اس نے مجھ سے کہا۔ تمہارا مطلوب وہی نبی ہے جس کا وصف ان لوگوں نے بیان کیا ہے لیکن جیسا انھوں نے کہا۔ امر خلافت کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ نبی محمد بن عبداللہ ہیں اور ان کے وصی علی ابن ابی طالب ہیں اور وہ فاطمہ بنت محمدؐ کے شوہر ہیں اور حسنؑ و حسینؑ کے جو رسول اللہ کے نواسے ہیں باپ ہیں۔

غانم ابو سعید کہتا ہے یہ سن کر میں نے کہا۔ اللہ اکبر یہی وہ نبی ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر میں داؤد بن عباس کے پاس آیا اور کہا۔ اے امیر میں نے پالیا جس کی تلاش تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور صلۂ رحم کیا اور اس نے حسین سے کہا۔ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو۔ میں حسین کے پاس رہنے لگا اور میں نے حسب ضرورت علم دین اس سے حاصل کیا۔ از قسم روزہ و نماز و فرائض، ایک دن میں نے کہا۔ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ محمدؐ خاتم النبیین ہیں۔

ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ ان کی خلافت ان کے بعد ان کے وصی اور وارث اور جانشین کو ملے گی۔

اور یہ امر خدا ان کی اولاد میں چلتا ہی رہیگا۔ یہاں تک کہ دنیا ختم ہو پس محمدؐ کے وصی کا وصی کون ہے اس نے کہا حسنؑ، پھر حسینؑ فرزندان محمدؐ، پھر یہ وصیت کا سلسلہ حضرت صاحب الزمانؑ تک پہنچے گا۔ پھر اس نے مجھے وہ واقعات بتائے۔ اب میں نے اس طرف جانے کا ارادہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ غانم قم پہنچا اور ۲۶۴ھ میں ہمارے اصحاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد وہ بغداد پہنچا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک سندھی ساتھی بھی تھا جو اس کا ہم مذہب بھی تھا۔ غانم نے بیان کیا کہ مجھے اپنے ساتھی کی بعض باتیں ناپسند ہوئیں لہذا میں نے اس سے جدائی اختیار کی اور میں قم سے چل کر عباسی حکومت میں آیا نماز پڑھنے کے بعد میں متفکر تھا اس معاملہ میں جس کی تلاش ہے اس تک کیسے پہنچوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تیرا نام غانم ہندی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرے مولا تجھے بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم ایک گھر اور باغ میں پہنچے۔ جہاں ایک بزرگ بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا۔ مرحبا اے غانم پھر ہندی زبان میں کہا تیرا کیا حال ہے اور فلاں فلاں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔

تا اینکہ آپؑ نے نام بتلائے ان چالیس آدمیوں کے جن کو میں نے کشمیر میں چھوڑا تھا اور ایک ایک کے متعلق مجھ سے سوال کیا ہندی زبان میں، پھر تمہارا ارادہ اس سال حج کا ہے اہلِ قم کے ساتھ۔ میں نے کہا ہاں اے میرے آقا۔ فرمایا ان کے ساتھ حج کو نہ جانا (ورنہ قزاق لوٹ لیں گے) اس سال اگر جاؤ تو واپس آجانا اور اگلے سال حج کرنا۔ پھر ایک تھیلی جو حضرت کے سامنے رکھی تھی۔ مجھے دی اور فرمایا۔ اسے اپنی ضروریات میں صرف کرو اور فلاں شخص کے پاس بغداد نہ جانا اور یہ حال اس سے نہ کہنا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد غانم میرے پاس آگیا شہر قم میں۔ پھر اس نے اپنے مقصد میں کامیابی (حضرت حجت کی حضوری) کے بعد قم میں رہائش اختیار کی۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھی جو حج کے لئے نکلے تھے۔ عقبہ (پشتہ گھاٹی) سے واپس آگئے (ڈاکوؤں کے خوف سے) غانم خراسان چلا گیا۔ اگلے سال اس نے حج کیا اور خراسان سے ہمارے لئے تحفے بھیجے، وہ مدت تک وہیں رہا وہیں مرا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ النَّضْرِ وَ أَبَا صِدَامٍ وَ جَمَاعَةً تَكَلَّمُوا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فِيمَا فِي أَيْدِي الْوُكَلَاءِ وَأَرَادُوا الْفَحْصَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ إِلَى أَبِي الصِّدَامِ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهُ: أَبُو صِدَامٍ أَخِّرْهُ هٰذِهِ السَّنَةَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ [ابْنُ النَّضْرِ]: إِنِّي أَفْزَعُ فِي الْمَنَامِ وَلَابُدَّ مِنَ الْخُرُوجِ وَأَوْصَى إِلَى أَحْمَدَ بْنِ يَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ وَ أَوْصَى لِلنَّاحِيَةِ بِمَالٍ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يُخْرِجَ شَيْئاً إِلَّا مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ بَعْدَ ظُهُورِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا وَافَيْتُ بَغْدَادَ اِكْتَرَيْتُ دَاراً فَنَزَلْتُهَا فَجَاءَنِي بَعْضُ الْوُكَلَاءِ بِثِيَابٍ وَ دَنَانِيرَ وَ خَلَّفَهَا عِنْدِي

فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا ؟ قَالَ هُوَ مَا تَرىٰ ، ثُمَّ جَاءَنِي آخَرُ بِمِثْلِهَا وَآخَرُ حَتّٰى كَبَسُوا الدَّارَ ، ثُمَّ جَاءَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِجَمِيعِ مَا كَانَ مَعَهُ فَتَعَجَّبْتُ وَبَقِيتُ مُتَفَكِّراً فَوَرَدَتْ عَلَيَّ رُقْعَةُ الرَّجُلِ عليه السلام[٣] إِذَا مَضىٰ مِنَ النَّهَارِ كَذَا وَ كَذَا فَاحْمِلْ مَا مَعَكَ ، فَرَحَلْتُ وَحَمَلْتُ مَا مَعِي وَفِي الطَّرِيقِ صُعْلُوكٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فِي سِتِّينَ رَجُلاً فَاجْتَزْتُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَنِيَ اللهُ مِنْهُ فَوَافَيْتُ الْعَسْكَرَ وَ نَزَلْتُ ، فَوَرَدَتْ عَلَيَّ رُقْعَةٌ أَنِ احْمِلْ مَا مَعَكَ فَعَبَّيْتُهُ[٤] فِي صِنَانِ الْحَمَّالِينَ. فَلَمَّا بَلَغْتُ الدِّهْلِيزَ إِذَا فِيهِ أَسْوَدُ قَائِمٌ فَقَالَ: أَنْتَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ : ادْخُلْ ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ وَ دَخَلْتُ بَيْتاً وَفَرَغْتُ صِنَانَ الْحَمَّالِينَ وَإِذَا فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ خُبْزٌ كَثِيرٌ فَأَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْحَمَّالِينَ رَغِيفَيْنِ وَ أُخْرِجُوا وَ إِذَا بَيْتٌ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَنُودِيتُ مِنْهُ : يَا حَسَنَ بْنَ النَّضْرِ ! احْمَدِ اللهَ عَلىٰ مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَشُكَّنَّ ، فَوَدَّ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ وَ أَخْرَجَ إِلَيَّ ثَوْبَيْنِ وَ قَالَ : خُذْهَا فَسَتَحْتَاجُ إِلَيْهِمَا فَأَخَذْتُهُمَا وَ خَرَجْتُ ، قَالَ سَعْدٌ : فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ وَمَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ كُفِّنَ فِي الثَّوْبَيْنِ .

۴۔ علی بن محمد نے سعید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نصر اور ابو صدام اور کچھ لوگوں نے امام حسن عسکری کے بعد اس بارہ میں گفتگو کی کہ حضرت حجت کے وکلا کی معرفت جو مال حضرت کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچتا بھی ہے یا یہ لوگ اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ کیا۔ حسن بن نصر نے ابو صدام سے کہا۔ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا اس سال نہ جاؤ، حسن نے کہا مجھے اس فکر میں نیند نہیں آتی ، میرا جانا ضروری ہے اور اس نے احمد بن یعلی بن حماد کو اپنے مال کا وصی بنایا اور وصیت کی کہ یہ مال ناحیہ مقدسہ لے جاؤ اور کوئی چیز کسی کو نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے۔

حسن نے کہا۔ جب میں بغداد پہنچا تو کرایہ پر ایک گھر لے لیا۔ میں اس میں ٹھہرا۔ ایک وکیل میرے پاس کپڑے اور دینار لایا اور میرے پاس رکھ دیئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا تمہاری نظر کے سامنے ہے پھر دوسرا آیا پھر تیسرا آیا یہاں تک کہ گھر سامان سے بھر گیا۔ پھر احمد بن اسحاق جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر آیا مجھے بڑا تعجب ہوا اور فکر لاحق ہوئی میرے پاس امام علیہ السلام یعنی حضرت حجت کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب دن کا اتنا حصہ گزر جائے تو جو تمہارے پاس ہے اسے لے کر آؤ۔ میں سب سامان لے کر چلا۔ راستہ میں ۶۰ ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا لیکن راستہ سے صحیح سالم گزر گیا اور مقام عسکر پہنچا۔ وہاں حضرت کا ایک اور خط ملا۔ میں نے حمالوں کے بوروں میں سامان لدوایا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو وہاں ایک حبشی غلام کھڑا تھا اس نے کہا۔ تم حسن بن النضر ہو اس نے کہا ہاں

اس نے کہا اندر آؤ، میں صحن خانہ میں آیا۔ حمالوں کے ساتھ سب سامان بھی لایا۔ میں نے گھر کے ایک گوشے میں بہت سی روٹیاں دیکھیں اس نے ہر حمال کو دو دو روٹیاں دیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے دیکھا گھر کے ایک دروازے پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے حسن بن النظر خدا کا شکر کر اس نے تجھ پر احسان کیا۔ پس ہمارے معاملے میں شک نہ کر شیطان تیرے بارے میں شک کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے دو کپڑے دے کر فرمایا۔ یہ لے ان کی تجھے ضرورت پڑے گی میں نے لے لئے سعید کہتا ہے کہ حسن بن النظر وہاں سے لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں اس کا انتقال ہوگیا اور ان ہی دو کپڑوں کا اسے کفن دیا گیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَوَيْهِ السُّوَيْدَاوِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : شَكَكْتُ عِنْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَاجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٌ جَلِيلٌ، فَحَمَلَهُ وَرَكِبَ السَّفِينَةَ وَ خَرَجْتُ مَعَهُ مُشَيِّعاً ، فَوَعَكَ وَعْكاً شَدِيداً ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! رُدَّنِي ، فَهُوَ الْمَوْتُ وَقَالَ لِي : اِتَّقِ اللهَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَأَوْصَى إِلَيَّ فَمَاتَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَكُنْ أَبِي لِيُوصِي بِشَيْءٍ غَيْرِ صَحِيحٍ ، أَحْمِلُ هٰذَا الْمَالَ إِلَى الْعِرَاقِ أَكْتَرِي دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَلَا أُخْبِرُ أَحَداً بِشَيْءٍ وَإِنْ وَضَحَ لِي شَيْءٌ كَوُضُوحِهِ [فِي] أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْفَذْتُهُ وَإِلَّا قَصَفْتُ بِهِ ، فَقَدِمْتُ الْعِرَاقَ وَاكْتَرَيْتُ دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَ بَقِيتُ أَيَّاماً ، فَإِذَا أَنَا بِرُقْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فِيهَا: يَا مُحَمَّدُ ! مَعَكَ كَذَا وَ كَذَا فِي جَوْفِ كَذَا وَ كَذَا ، حَتَّى قَصَّ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَعِي مِمَّا لَمْ أُحِطْ بِهِ عِلْماً فَسَلَّمْتُهُ إِلَى الرَّسُولِ وَبَقِيتُ أَيَّاماً لَا يُرْفَعُ لِي رَأْسٌ وَاغْتَمَمْتُ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْ أَقَمْنَاكَ مَكَانَ أَبِيكَ فَاحْمَدِ اللهَ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں مجھے شک ہوا میرے باپ کے پاس مال کثیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا بصرہ واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کہ اسے حضرت حجت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو عراق لے جاؤں گا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں (اعجازی شان سے) ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت حجت کے پاس بھیج دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرہ آیا اور میں نے ایک شط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک قاصد حضرت حجت کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس اتنا اتنا مال فلاں فلاں چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں

نے وہ سب مال اس قاصد کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درد سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رقعہ میرے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تمہارے باپ کی جگہ اپنا وکیل بنایا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ النَّسَائِي قَالَ : أَوْصَلْتُ أَشْيَاءَ لِلْمَرْزُبَانِيِّ الْحَارِثِيِّ فِيهَا سِوَارُ ذَهَبٍ ، فَقُبِلَتْ وَرَدَّ عَلَيَّ السِّوَارَ ، فَأُمِرْتُ بِكَسْرِهِ ، فَكَسَرْتُهُ فَإِذَا فِي وَسَطِهِ مَثَاقِيلُ حَدِيدٍ وَنُحَاسٍ أَوْ صُفْرٍ فَأَخْرَجْتُهُ وَأَنْفَذْتُ الذَّهَبَ فَقُبِلَ .

٦ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کچھ چیزیں صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں مرزبانی الحارثی کی طرف بھیجیں ان میں سونے کے کنگن بھی تھے۔ حضرت نے وہ کنگن واپس کر دیئے۔ میں نے ان کو توڑنے کا حکم دیا۔ ان کو توڑا گیا تو بیچ میں سے تانبے اور لوہے کی سلاخیں نکلیں یا بیچ میں سے خالی تھے۔ میں سلاخیں نکال کر بھیجا تو حضرت نے لے لیا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْفَضْلِ الْخَزَّازِ الْمَدَائِنِيِّ مَوْلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ قَوْماً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ كَانُوا يَقُولُونَ بِالْحَقِّ وَكَانَتِ الْوَظَائِفُ تَرِدُ عَلَيْهِمْ فِي وَقْتٍ مَعْلُومٍ ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام رَجَعَ قَوْمٌ مِنْهُمْ عَنِ الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ فَوَرَدَتِ الْوَظَائِفُ عَلَى مَنْ ثَبَتَ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ وَقُطِعَ عَنِ الْبَاقِينَ ، فَلَا يُذْكَرُونَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

٧ ۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی صاحبزادی خدیجہ کے غلام فضل مدائنی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ طالبین حق تھے اور حق بیان کرتے تھے ان کے پاس معینہ وظائف آجایا کرتے تھے جب ابو محمد مر گئے تو کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے کہ حضرت کے کوئی لڑکا ہی نہیں، پس جو لوگ ان میں سے صاحب اولاد ہونے پر ثابت قدم رہے۔ ان کے وظائف تو حضرت حجت کی طرف سے جاری رہے باقی کے روک لئے گئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنے والوں میں سے نہ رہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَوْصَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مَالاً فَرُدَّ عَلَيْهِ وَقِيلَ لَهُ : أَخْرِجْ حَقَّ وُلْدِ عَمِّكَ مِنْهُ وَهُوَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَكَانَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ ضَيْعَةٌ لِوُلْدِ عَمِّهِ ، فِيهَا شِرْكَةٌ قَدْ حَبَسَهَا عَلَيْهِمْ ، فَنَظَرَ فَإِذَا الَّذِي لِوُلْدِ عَمِّهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَخْرَجَهَا وَأَنْفَذَ الْبَاقِي فَقُبِلَ .

٨ ۔ علی بن محمد نے بیان کیا کہ عراق عرب کے ایک شخص نے حضرت حجت کے پاس کچھ مال بھیجا۔ آپ نے رد کر دیا اور

فرمایا کہ پہلے اس میں سے اپنے چچازاد بھائی کا حق نکالو اور صورت یہ تھی کہ اس شخص کے قبضہ میں اس کے چچازاد بھائی کی ایک زمین تھی جس میں اس کی شرکت تھی اس نے اس کو روک رکھا تھا جب اس نے غور کیا تو اس کی قیمت چار سو درہم ہی ہوتی تھی پس اس نے وہ حق نکال کر جب حضرت کے پاس بھیجا تو آپؑ نے قبول کر لیا۔

٩ ـ اَلْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ : وُلِدَلِي عِدَّةُ بَنِينَ فَكُنْتُ أَكْتُبُ وَ أَسْأَلُ الدُّعَآءَ فَلَا يُكْتَبُ إِلَيَّ لَهُمْ بِشَيْءٍ ، فَمَاتُوا كُلُّهُمْ . فَلَمَّا وُلِدَ لِي الْحَسَنُ اِبْنِي كَتَبْتُ[٢] أَسْأَلُ الدُّعَآءَ فَأُجِبْتُ يَبْقَى وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.

٩۔ قاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کرنے کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو لکھتا تھا حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر نہ فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لڑکا حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کو لکھا حضرت نے جواب دیا۔ پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : [كُنْتُ] خَرَجْتُ سَنَةً مِنَ السِّنِينَ بِبَغْدَادَ فَاسْتَأْذَنْتُ فِي الْخُرُوجِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَأَقَمْتُ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ يَوْماً وَقَدْ خَرَجَتِ الْقَافِلَةُ إِلَى النَّهْرَوَانِ ، فَأُذِنَ فِي الْخُرُوجِ لِي يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَقِيلَ لِي : اُخْرُجْ فِيهِ ، فَخَرَجْتُ وَ أَنَا آيِسٌ مِنَ الْقَافِلَةِ أَنْ أَلْحَقَهَا ، فَوَافَيْتُ النَّهْرَوَانَ وَالْقَافِلَةُ مُقِيمَةٌ ، فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَعْلَفْتُ جِمَالِي شَيْئاً حَتَّى رَحَلَتِ الْقَافِلَةُ ، فَرَحَلْتُ وَقَدْ دَعَا لِي بِالسَّلَامَةِ فَلَمْ أَلْقَ سُوءاً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں ایک سال بغداد سے نکلا اور حضرت صاحب الامر سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی میں ۲۸ روز ٹھہرا رہا اور قافلہ نہروان کی طرف کوچ کر گیا۔ حضرت صاحب الامرؑ نے چہارشنبہ کو سفر کی اجازت دی میں نے سفر کیا اور میں قافلہ سے مل جانے سے مایوس تھا لیکن جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں رکا ہوا تھا۔ میں نے اپنے اونٹوں کو جتنی دیر کھلایا پلایا۔ قافلہ رکا رہا۔ پھر قافلے نے کوچ کیا۔ میں نے بھی کوچ کیا۔ چونکہ حضرت نے میری سلامتی کے لئے دعا فرمائی تھی لہذا اس سفر میں بحمد للہ کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

١١ ـ عَلِيٌّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ صَبَاحٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الشَّاشِيِّ قَالَ : خَرَجَ بِي نَاصُورٌ عَلَى مَقْعَدَتِي فَأَرَيْتُهُ الْأَطِبَّاءَ وَ أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مَالاً فَقَالُوا : لَا نَعْرِفُ لَهُ دَوَاءً ، فَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَوَقَّعَ عليه السلام إِلَيَّ : أَلْبَسَكَ اللّٰهُ الْعَافِيَةَ وَ جَعَلَكَ مَعَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَتَتْ عَلَيَّ جُمْعَةٌ حَتَّى عُوفِيتُ وَصَارَ مِثْلَ رَاحَتِي ، فَدَعَوْتُ طَبِيباً مِنْ أَصْحَابِنَا وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ:

مَا عَرَفْنَا لِهٰذَا دَوَاءً .

اا۔ راوی کہتا ہے۔ میرے پاخانہ کے مقام پر ایک ناسور ہوگیا۔ میں نے طبیبوں کو دکھلایا اور علاج میں مال سبھی خرچ کیا۔ انھوں نے کہا ہمیں اس کی دوا معلوم نہیں۔ میں نے حضرت صاحب الامرؑ کو لکھا اور دعا کا خواستگار ہوا حضرت نے لکھا۔ خدا نے تم کو صحت عطا فرمائی۔ خدا تم کو ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھے۔ اگلا جمعہ آیا تو مجھے صحت ہوگئی اور ناسور میری ہتھیلی کی طرح برابر ہوگیا۔ میں نے اپنے ایک دوست طبیب کو بلا کر دکھایا۔ اس نے کہا ہم کو اس کی دوا کا علم ہی نہیں۔

١٢ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ ، قَالَ كُنْتُ بِبَغْدَادَ فَتَهَيَّأَتْ قَافِلَةٌ لِلْيَمَانِيِّينَ فَأَرَدْتُ الْخُرُوجَ مَعَهَا ، فَكَتَبْتُ أَلْتَمِسُ الْإِذْنَ فِي ذٰلِكَ ، فَخَرَجَ : لَاتَخْرُجْ مَعَهُمْ فَلَيْسَ لَكَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُمْ خِيَرَةٌ وَ أَقِمْ بِالْكُوفَةِ ، قَالَ : وَأَقَمْتُ وَخَرَجَتِ الْقَافِلَةُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ حَنْظَلَةُ فَاجْتَاحَتْهُمْ(۲) وَكَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي رُكُوبِ الْمَاءِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرَاكِبِ الَّتِي خَرَجَتْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فِي الْبَحْرِ فَمَا سَلِمَ مِنْهَا مَرْكَبٌ ، خَرَجَ عَلَيْهَا قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ يُقَالُ لَهُمُ الْبَوَارِجُ فَقَطَعُوا عَلَيْهَا ، وَزُرْتُ الْعَسْكَرَ فَأَتَيْتُ الدَّرْبَ(۳) مَعَ الْمَغِيبِ وَلَمْ اُكَلِّمْ أَحَداً وَلَمْ أَتَعَرَّفْ إِلَى أَحَدٍ وَ أَنَا اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ فَرَاغِي مِنَ الزِّيَارَةِ إِذَا بِخَادِمٍ قَدْ جَاءَنِي فَقَالَ لِي : قُمْ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِذَنْ إِلَى أَيْنَ ؟ فَقَالَ لِي : إِلَى الْمَنْزِلِ ، قُلْتُ : وَمَنْ أَنَا لَعَلَّكَ اُرْسِلْتَ إِلَى غَيْرِي ، فَقَالَ : لَا مَا اُرْسِلْتُ إِلَّا إِلَيْكَ أَنْتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَسُولُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، فَمَرَّ بِي حَتَّى أَنْزَلَنِي فِي بَيْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ثُمَّ سَارَّهُ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَ لَهُ ؛ حَتَّى أَتَانِي جَمِيعُ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَجَلَسْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الزِّيَارَةِ مِنْ دَاخِلٍ فَأَذِنَ لِي فَزُرْتُ لَيْلاً

۱۲۔ علی بن الحسین الیمانی نے بیان کیا کہ میں بغداد میں تھا میں نے یمن والوں کے قافلہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے صاحب الامر کو لکھ کر اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ مت جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری نہیں۔ تم کوفہ میں ٹھہرے رہو۔ میں ٹھہر گیا۔ قافلہ روانہ ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ ان پر بنو حنظلہ کے ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کو ہلاک کردیا۔ پھر میں نے براہ دریا اجازت چاہی۔ حضرت نے اجازت نہ دی۔ میں نے ان کشتیوں کا حال معلوم کیا۔ جو اس سال روانہ ہوئی تھیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نہ بچی۔ ہند کی ایک قوم نے جو دریائی ڈاکو کہلاتے ہیں ان پر حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے عسکر آیا (سامرہ) اور مغرب کے وقت روضہ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام میں آیا میں

نے نہ تو وہاں کسی سے بات کی اور نہ کسی سے شناسائی پیدا کی، میں نے مسجد میں نماز پڑھی، بعد ختم نماز زیارت بجالایا۔ ناگاہ ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا اٹھ، میں نے کہا۔ کہاں چلوں اس نے کہا گھر چل۔ میں نے کہا تو جانتا ہے میں کون ہوں تو کسی اور کو بلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس نے کہا نہیں تمہارے ہی لئے بھیجا گیا ہوں۔

تو علی بن الحسین قاصد جعفر ابن ابراہیم ہے الغرض وہ مجھے لے کر چلا اور حسین بن احمد کے مکان میں مجھے ٹھہرایا۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے کیا کہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور ان تمام مسائل کا جواب لایا جن کے جواب کی مجھے ضرورت تھی میں تین دن رہا۔ میں روضہ کے اندر جا کر زیارت چاہی، حضرت نے اجازت دی، میں نے رات کو زیارت کی۔

۱۳ ـ الحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ الْيَمَانِيُّ قَالَ : كَتَبَ أَبِي بِخَطِّهِ كِتَاباً فَوَرَدَ جَوَابُهُ ثُمَّ كَتَبْتُ بِخَطِّي فَوَرَدَ جَوَابُهُ، ثُمَّ كَتَبَ بِخَطِّهِ رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَصْحَابِنَا ، فَلَمْ يَرِدْ جَوَابُهُ فَنَظَرْنَا فَكَانَتِ الْعِلَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ تَحَوَّلَ قَرْمَطِيّاً ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ : فَزُرْتُ الْعِرَاقَ وَوَرَدْتُ طُوسَ وَعَزَمْتُ أَنْ لَا أَخْرُجَ إِلَّا عَنْ بَيِّنَةٍ مِنْ أَمْرِي وَنَجَاحٍ مِنْ حَوَائِجِي، وَلَوِ احْتَجْتُ أَنْ أُقِيمَ بِهَا حَتَّى أُتَصَدَّقَ قَالَ : وَفِي خِلَالِ ذٰلِكَ يَضِيقُ صَدْرِي بِالْمُقَامِ وَأَخَافُ أَنْ يَفُوتَنِي الْحَجُّ قَالَ: فَجِئْتُ يَوْماً إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي : صِرْ إِلَى مَسْجِدِ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ يَلْقَاكَ رَجُلٌ ، قَالَ : فَصِرْتُ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ ضَحِكَ وَقَالَ : لَا تَغْتَمَّ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَتَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِكَ وَوُلْدِكَ سَالِماً ، قَالَ: فَاطْمَأْنَنْتُ وَسَكَنَ قَلْبِي وَأَقُولُ ذَا مِصْدَاقُ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ : ثُمَّ وَرَدْتُ الْعَسْكَرَ فَخَرَجَتْ إِلَيَّ صُرَّةٌ فِيهَا دَنَانِيرُ وَثَوْبٌ فَاغْتَمَمْتُ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي : جَزَائِي عِنْدَ الْقَوْمِ هٰذَا وَاسْتَعْمَلْتُ الْجَهْلَ فَرَدَدْتُهَا وَكَتَبْتُ رُقْعَةً وَلَمْ يُشِرِ الَّذِي قَبَضَهَا مِنِّي عَلَيَّ بِشَيْءٍ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهَا بِحَرْفٍ ثُمَّ نَدِمْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ نَدَامَةً شَدِيدَةً وَقُلْتُ فِي نَفْسِي : كَفَرْتُ بِرَدِّي عَلَى مَوْلَايَ وَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَعْتَذِرُ مِنْ فِعْلِي وَأَبُوءُ بِالْإِثْمِ وَأَسْتَغْفِرُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنْفَذْتُهَا وَقُمْتُ أَتَمَسَّحُ[1] فَأَنَا فِي ذٰلِكَ أُفَكِّرُ فِي نَفْسِي وَأَقُولُ إِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ الدَّنَانِيرُ لَمْ أَحْلُلْ صِرَارَهَا وَلَمْ أُحْدِثْ فِيهَا حَتَّى أَحْمِلَهَا إِلَى أَبِي فَإِنَّهُ أَعْلَمُ مِنِّي لِيَعْمَلَ فِيهَا بِمَا شَاءَ ، فَخَرَجَ إِلَى الرَّسُولِ الَّذِي حَمَلَ إِلَيَّ الصُّرَّةَ: أَسَأْتَ إِذْ لَمْ تُعْلِمِ الرَّجُلَ أَنَّا رُبَّمَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ بِمَوَالِينَا وَرُبَّمَا سَأَلُونَا ذٰلِكَ يَتَبَرَّكُونَ بِهِ وَخَرَجَ إِلَيَّ أَخْطَأْتَ فِي رَدِّكَ بِرَّنَا فَإِذَا اسْتَغْفَرْتَ اللّٰهَ ، فَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ ، فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عَزِيمَتُكَ وَعَقْدُ نِيَّتِكَ أَلَّا تُحْدِثَ فِيهَا حَدَثاً وَلَا تُنْفِقَهَا فِي طَرِيقِكَ ، فَقَدْ صَرَفْنَاهَا عَنْكَ فَأَمَّا الثَّوْبُ فَلَابُدَّ مِنْهُ لِتُحْرِمَ فِيهِ ، قَالَ : وَكَتَبْتُ فِي مَعْنَيَيْنِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَكْتُبَ فِي الثَّالِثِ وَامْتَنَعْتُ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكْرَهَ

ذٰلِكَ : فَوَرَدَ جَوَابُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الثَّالِثُ الَّذِي طَوَيْتُ مُفَسَّراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ : وَ كُنْتُ وَافَقْتُ جَعْفَرَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ النَّيْسَابُوْرِيَّ بِنَيْسَابُوْرَ عَلٰى أَنْ أَرْكَبَ مَعَهُ وَ اُزَامِلَهُ فَلَمَّا وَافَيْتُ بَغْدَادَ بَدَا لِي فَاسْتَقَلْتُهُ وَذَهَبْتُ أَطْلُبُ عَدِيْلاً ، فَلَقِيَنِي ابْنُ الْوَجْنَاءِ ـ بَعْدَ أَنْ كُنْتُ صِرْتُ إِلَيْهِ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتَرِيَ لِي فَوَجَدْتُهُ كَارِهاً ـ فَقَالَ لِي: أَنَا فِي طَلَبِكَ وَ قَدْ قِيْلَ لِي : إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَحْسِنْ مُعَاشَرَتَهُ وَ اطْلُبْ لَهُ عَدِيْلاً وَ اكْتَرِ لَهُ .

۱۳۔ حسن بن فضل بن زید یمانی کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا حضرت نے اس کا بھی جواب دیا پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا۔ اس کا جواب نہ آیا۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرمطی مذہب کا ماننے والا ہے حسن بن فضل نے کہا۔ میں نے سامرہ میں امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں آیا۔ (لفظ طوس کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوبے ہے جس کے معنی ہیں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامر علیہ السلام) پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ طے کیا کہ سامرہ سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت بر نہ آئے۔ میں اتنی مدت ٹھہرا کہ میں اکتانے لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ طول قیام سے کہیں میرا حج فوت نہ ہو جائے ایک دن میں اسی فکر میں محمد بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر تقاضا کروں اس نے کہا تم فلاں مسجد میں جاؤ وہاں ایک شخص ملے گا۔ چنانچہ میں گیا میرے پاس ایک شخص آیا۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور کہا غم نہ کرو۔ اس سال تم حج کرو گے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس صحیح و سالم واپس آؤ گے۔ اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ ہے تصدیق اس امر کی، دوسری بار میں پھر سامرہ آیا۔ پس بھیجی گئی میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ کپڑے، میں غمگین ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ چیزیں لے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام میں لایا اور واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا جس شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ کہی۔ اس کے جانے کے بعد میں سخت نادم ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے کفران نعمت کیا کہ اپنے مولا کے دیئے ہوئے مال کو رد کر دیا۔ میں ندامت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔ دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ تو کھولوں گا اور نہ ان میں تصرف کروں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ جیسے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم نے بہت برا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔ حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر ایسا سلوک کیا کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ خود ہم سے بغرض برکت مانگا کرتے ہیں۔ پس چونکہ تو نے اللہ سے پھر استغفار کیا۔ اللہ تیرا گناہ معاف کرے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے کیونکہ تو ان میں تصرف کا ارادہ نہیں رکھتا، لیکن کپڑے بھیجے ہیں تاکہ تو حج کے

وقت ان سے احرام باندھے۔

اس نے کہا۔میں نے دو حاجتوں کے لیے حضرت کو لکھا اور تیسری بات اس خوف سے نہ لکھی کہ مبادا حضرت کو ناگوار ہو میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا بھی جو میرے ذہن میں تھی۔

حسن نے کہا۔میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجاوہ ہو جب میں بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے علیحدگی اختیار کر لی اور میں اپنا ہم کجاوہ تلاش کرنے کے لئے نکلا۔میری ملاقات ابن وجنا سے ہوئی۔میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا۔میں نے اس کو اپنے سے ناخوش سا پایا اس نے کہا۔میں کئی روز سے تیری تلاش میں ہوں حضرت صاحب الامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جائے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجاوہ بننا اور اونٹ کرایہ پر کر لینا۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: شَكَكْتُ فِي أَمْرِ حَاجِزٍ، فَجَمَعْتُ شَيْئاً ثُمَّ صِرْتُ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَخَرَجَ إِلَيَّ: لَيْسَ فِينَا شَكٌّ وَلَا فِيمَنْ يَقُومُ مَقَامَنَا بِأَمْرِنَا، رُدَّ مَا مَعَكَ إِلَى حَاجِزِ بْنِ يَزِيدَ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے صاحب الامر علیہ السلام کے وکیل حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچاتا ہے یا نہیں میں نے مال خمس و زکواۃ جمع کیا تاکہ حضرت تک خود پہنچا دوں چنانچہ میں سامرہ پہنچا۔حضرت کا حکم آیا کہ شک کا محل نہیں نہ ہمارے بارے میں نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا قائم مقام بنائیں۔پس جو کچھ تمہارے پاس ہے حاجز بن یزید کو دے دو۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي وَ صَارَ الْأَمْرُ لِي، كَانَ لِأَبِي عَلَى النَّاسِ سَفَاتِجُ مِنْ مَالِ الْغَرِيمِ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أُعْلِمُهُ فَكَتَبَ: طَالِبْهُمْ وَ اسْتَقْضِ عَلَيْهِمْ فَقَضَّانِي النَّاسُ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ كَانَتْ عَلَيْهِ سَفْتَجَةٌ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ أُطَالِبُهُ فَمَاطَلَنِي وَ اسْتَخَفَّ بِيَ ابْنُهُ وَ سَفِهَ عَلَيَّ، فَشَكَوْتُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ: وَكَانَ مَاذَا؟، فَقَبَضْتُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَأَخَذْتُ بِرِجْلِهِ وَسَحَبْتُهُ إِلَى وَسَطِ الدَّارِ وَرَكَلْتُهُ رَكْلاً كَثِيراً، فَخَرَجَ ابْنُهُ يَسْتَغِيثُ بِأَهْلِ بَغْدَادَ وَ يَقُولُ: قُمِّيٌّ رَافِضِيٌّ قَدْ قَتَلَ وَالِدِي، فَاجْتَمَعَ عَلَيَّ مِنْهُمُ الْخَلْقُ فَرَكِبْتُ دَابَّتِي وَقُلْتُ: أَحْسَنْتُمْ يَا أَهْلَ بَغْدَادَ تَمِيلُونَ مَعَ الظَّالِمِ عَلَى الْغَرِيبِ الْمَظْلُومِ، أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَمَذَانَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَ هٰذَا يَنْسُبُنِي إِلَى أَهْلِ قُمْ وَالرَّفْضِ لِيَذْهَبَ بِحَقِّي وَ مَالِي، قَالَ: فَمَالُوا عَلَيْهِ وَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَى حَانُوتِهِ حَتَّى سَكَّنْتُهُمْ وَطَلَبَ إِلَيَّ صَاحِبُ السَّفْتَجَةِ وَ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ يُوَفِّيَنِي مَالِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُمْ عَنْهُ.

۱۵۔ محمد بن صالح کہتا ہے کہ میرا باپ جو حضرت صاحب الامر کا وکیل تھا ہمدان میں جب مرگیا اور میں وکیل ہوا تو میرے باپ نے حضرت حجت تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی سپرد کچھ کام کیا تھا۔ میں نے حضرت کو اطلاع دی، آپ نے تحریر فرمایا۔ ان سے مانگو اور مستحق کرو۔ میں نے مانگا تو اور لوگوں نے تو دے دیا۔ مگر ایک شخص جس کے اوپر چار سو دینار تھے اس نے نہ دیئے۔ میں اس سے مانگنے گیا تو ٹال مٹول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی اور مجھے بے وقوف بنایا۔ میں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ اسنے کہا کیا ہوا اگر ایسا کیا۔ یہ جواب سن کر اس کی داڑھی پکڑلی اور اس کو پیروں سے گھسیٹ لیا اور اس کے گھر کے اندر اس کو خوب مارا پیٹا کیا۔

۔اس کا بیٹا فریاد کرتا ہوا نکلا کہ اے اہل بغداد یہ شخص قم کا رہنے والا ہے اور رافضی ہے اس نے میرے باپ کو قتل کر ڈالا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا اے اہل بغداد تم ایک مرد مسافر کے خلاف ایک ظالم کی طرف توجہ کر رہے ہو میں تو ہمدان کا رہنے والا سُنّی ہوں یہ مجھے نسبت دیتا ہے اہل قم اور رفض کی طرف تاکہ میرا حق اور میرا مال دبائے بیٹھا رہے یہ سن کر وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ارادہ کیا کہ میرا حق لینے کے لئے اس کی دکان میں گھس جائیں میں نے ان کو روکا اور اپنے مقروض کو بلا کر مال طلب کیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو گھر سے نکال دو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر روپیہ نہ دوں تو میری بی بی کو طلاق ہو۔

١٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَالْعَلاءِ بْنِ رِزْقِ اللهِ ، عَنْ بَدْرٍ غُلامِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : وَرَدْتُ الْجَبَلَ وَ أَنَا لا أَقُولُ بِالْإِمَامَةِ أُحِبُّهُمْ جُمْلَةً ، إِلَى أَنْ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فَأَوْصَى فِي عِلَّتِهِ أَنْ يُدْفَعَ الشِّهْرِيُّ السَّمَنْدُ وَسَيْفُهُ وَمِنْطَقَتُهُ إِلَى مَوْلاهُ فَخِفْتُ إِنْ أَنَا لَمْ أَدْفَعِ الشِّهْرِيَّ إِلَى إِذْكُوتَكِينَ نَالَنِي مِنْهُ اسْتِخْفَافٌ فَقَوَّمْتُ الدَّابَّةَ وَالسَّيْفَ وَ الْمِنْطَقَةَ بِسَبْعِمِائَةِ دِينَارٍ فِي نَفْسِي وَلَمْ أُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً فَإِذَا الْكِتَابُ قَدْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنَ الْعِرَاقِ : وَجِّهِ السَّبْعَمِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا قِبَلَكَ مِنْ ثَمَنِ الشِّهْرِيِّ وَالسَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ .

۱۶۔ بدر غلام احمد بن الحسن سے مروی ہے کہ میں علاقہ جبل میں وارد ہوا اور میں امامت آئمہ کا قائل نہ تھا لیکن ان سب سے محبت رکھتا تھا جب یزید بن عبدالعزیز مرا تو اس نے اپنی بیماری میں وصیت کی کہ اس کا گھوڑا، تلوار اور پٹکا اس کے مولا یعنی صاحب الامر تک پہنچا دوں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذکوتکین (حاکم وقت) کے ہاتھ فروخت نہ کیا تو وہ مجھے ذلیل کرے گا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو سات سو دینار میں فروخت کیا اور اس کا حال کسی سے بیان نہ کیا ناگاہ حضرت حجت کا خط میرے پاس آیا کہ سات سو دینار ہمارے حق کے جو تمہارے پاس ہیں وہ ادا کرو جو قیمت ہے گھوڑے تلوار اور پٹکے کی۔

١٧ ـ عَلِيٌّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ : وُلِدَ لِي وَلَدٌ فَكَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي طُهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لَا تَفْعَلْ فَمَاتَ يَوْمَ السَّابِعِ أَوِ الثَّامِنِ ، ثُمَّ كَتَبْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَ سَتُخْلَفُ غَيْرَهُ وَغَيْرَهُ تُسَمِّيهِ أَحْمَدَ وَمِنْ بَعْدِ أَحْمَدَ جَعْفَراً ، فَجَاءَ كَمَا قَالَ . قَالَ : وَتَهَيَّأْتُ لِلْحَجِّ وَوَدَّعْتُ النَّاسَ وَكُنْتُ عَلَى الْخُرُوجِ فَوَرَدَ : نَحْنُ لِذٰلِكَ كَارِهُونَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : فَضَاقَ صَدْرِي وَاغْتَمَمْتُ وَكَتَبْتُ أَنَا مُقِيمٌ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُغْتَمٌّ بِتَخَلُّفِي عَنِ الْحَجِّ فَوَقَّعَ لَا يَضِيقَنَّ صَدْرُكَ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ إِنْ شَاءَ اللهُ ، قَالَ : وَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ ، فَوَرَدَ الْإِذْنُ فَكَتَبْتُ أَنِّي عَادَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَأَنَا وَاثِقٌ بِدِيَانَتِهِ وَصِيَانَتِهِ ، فَوَرَدَ : الْأَسَدِيُّ نِعْمَ الْعَدِيلُ فَإِنْ قَدِمَ فَلَا تَخْتَرْ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَعَادَلْتُهُ .

١٧۔ علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے صاحب الامر سے اجازت چاہی، ساتویں روز ختنہ کرانے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مرگیا۔ میں نے مرنے کی اطلاع دی، حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوں گے جن کے نام احمد و جعفر رکھنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو وداع کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال جانے کو اچھا نہیں جانتے آگے تمہیں اختیار ہے۔ میں تنگ دل اور غمگین ہوا۔ میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رہ جانے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا تنگ دل نہ ہو انشاء اللہ اگلے سال حج کرو گے۔ اگلے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور تحریر کیا کہ اپنا ہم کجاوہ محمد بن عباس کو بنا لیا ہے وہ معتمد ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔ اسدی اچھا عدیل ہے۔ اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کجاوہ بنا لیا۔

١٨ـ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ : أَوْدَعَ الْمَجْرُوحُ(٥) مِرْدَاسَ بْنَ عَلِيٍّ مَالاً لِلنَّاحِيَةِ وَكَانَ عِنْدَ مِرْدَاسٍ مَالٌ لِتَمِيمِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَوَرَدَ عَلَى مِرْدَاسٍ : أَنْفِذْ مَالَ تَمِيمٍ مَعَ مَا أَوْدَعَكَ الشِّيرَازِيُّ .

١٨۔ حسن بن علی علوی نے بیان کیا کہ مجروح ۔ مرداس بن علی کے سپرد کچھ مال کیا کہ اسے ناحیہ مقدسہ میں حضرت صاحب الامر تک پہنچا دے۔ مرداس کے پاس حضرت کا خط آیا کہ مال تمیم کے ساتھ وہ مال بھی بھیج دے جو شیرازی نے سپرد کیا ہے

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى الْعُرَيْضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ : لَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام وَرَدَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِمَالٍ إِلَى مَكَّةَ لِلنَّاحِيَةِ ، فَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام مَضَى مِنْ غَيْرِ خَلَفٍ وَالْخَلَفُ جَعْفَرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ . مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ خَلَفٍ ، فَبَعَثَ رَجُلاً

يُكَنّى بِأَبِي طَالِبٍ فَوَرَدَ الْعَسْكَرَ وَ مَعَهُ كِتَابٌ ، فَصَارَ إِلَى جَعْفَرٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ بُرْهَانٍ ، فَقَالَ: لَا يَتَهَيَّأُ فِي هٰذَا الْوَقْتِ ، فَصَارَ إِلَى الْبَابِ وَ أَنْفَذَ الْكِتَابَ إِلَى أَصْحَابِنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ : آجَرَكَ اللّٰهُ فِي صَاحِبِكَ ، فَقَدْ مَاتَ وَ أَوْصَى بِالْمَالِ الَّذِي كَانَ مَعَهُ إِلَى ثِقَةٍ لِيَعْمَلَ فِيهِ بِمَا يَجِبُ، وَ اُجِيبَ عَنْ كِتَابِهِ.

۱۹۔حسن بن عیسیٰ نے جس کی کنیت ابو محمد ہے۔ بیان کیا کہ جب امام حسن عسکری کا انتقال ہوگیا تو مصر کا ایک شخص کچھ مال لے کر مکہ آیا تاکہ ناحیہ مقدسہ پہنچا دے۔ لوگوں نے یہاں کے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا امام حسن عسکری علیہ السلام لاولد مرے ان کے جانشین جعفر ہیں بعض نے کہا ان کے صاحبزادہ ہیں اس مصری نے ایک شخص ابو طالب نامی کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہ سامرہ آیا اس کے پاس خط تھا۔ وہ جعفر کے پاس گیا اور ان سے ثبوت مانگا انھوں نے کہا اس وقت پیش نہیں کرسکتا۔ وہ حضرت صاحب الامر کے دروازہ پر آیا اور وہ خط اس نے حضرت صاحب الامر کے وکلاء کو دیا۔ جواب آیا۔ خدا تیرے ساتھی کو اجر دے وہ مرگیا اور جو مال اس کے پاس تھا اس کی وصیت ایک معتمد آدمی کے سپرد کرگیا ہے تاکہ اس کی منشا کے مطابق صرف کرے اور اس کے خط کا جواب دے دیا۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آبَةَ شَيْئاً يُوصِلُهُ وَ نَسِيَ سَيْفاً بِآبَةَ. فَأَنْفَذَ مَا كَانَ مَعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: مَا خَبَرُ السَّيْفِ الَّذِي نَسِيتَهُ ؟.

۲۰۔علی بن محمد نے بیان کیا۔ آبہ کے ایک شخص نے اہل آبہ سے کچھ مال حضرت حجت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے لیا۔ چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔ اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو۔

٢١ ـ الْحَسَنُ بْنُ خَفِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : بَعَثَ بِخَدَمٍ إِلَى مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَ مَعَهُمْ خَادِمَانِ وَ كَتَبَ إِلَى خَفِيفٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ الْخَادِمَيْنِ مُسْكِراً فَمَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتَّى وَرَدَ كِتَابٌ مِنَ الْعَسْكَرِ بِرَدِّ الْخَادِمِ الَّذِي شَرِبَ الْمُسْكِرَ وَ عُزِلَ عَنِ الْخِدْمَةِ.

۲۱۔حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت حجت نے اپنے کچھ خادم مدینۂ رسولؐ بھیجے اور ان کا نگراں اپنے دو خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔ جب کوفہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کوفہ سے نکلنے نہ پائے تھے کہ حضرت کا حکم سامرہ سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیجو پھر اسے خدمت سے برطرف کر دیا۔

۲۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ [أَحْمَدَ بْنِ] أَبِي عَلِيِّ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَى يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بِدَابَّةٍ وَ سَيْفٍ وَمَالٍ وَ أُنْفِذَ ثَمَنُ الدَّابَّةِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُبْعَثِ السَّيْفُ فَوَرَدَ: كَانَ مَعَ مَا بَعَثْتُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَصِلْ ـ أَوْ كَمَا قَالَ ـ.

۲۲۔ علی بن محمد نے ابو علی بن غیاث سے اس نے احمد بن الحسن سے روایت کی ہے کہ یزید بن عبداللہ نے وصیّت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق، اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال تو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ تلوار بھی تو تھی، وہ نہیں پہنچی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیح الفاظ یاد نہیں)۔

۲۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَأَنِفْتُ أَنْ أَبْعَثَ بِخَمْسِمِائَةٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَوَزَنْتُ مِنْ عِنْدِي عِشْرِينَ دِرْهَماً وَبَعَثْتُهَا إِلَى الْأَسَدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ مَالِي فِيهَا؟ فَوَرَدَ: وَصَلَتْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، لَكَ مِنْهَا عِشْرُونَ دِرْهَماً.

۲۳۔ ابن شاذان نیشاپوری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پانچ سو درہم جن میں بیس کم تھے، مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں، میں نے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیئے اور حضرت صاحب الامر کے وکیل اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حضرت نے جواب لکھا کہ پانسو درہم مل گئے جن میں تمہارے بھی بیس تھے۔

۲۴ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: كَانَ يَرِدُ كِتَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْإِجْرَاءِ عَلَى الْجُنَيْدِ قَاتِلِ فَارِسٍ وَ أَبِي الْحَسَنِ وَ آخَرَ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَ اسْتِئْنَافٌ مِنَ الصَّاحِبِ لِإِجْرَاءِ أَبِي الْحَسَنِ وَ صَاحِبِهِ وَلَمْ يَرِدْ فِي أَمْرِ الْجُنَيْدِ بِشَيْءٍ قَالَ: فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ فَوَرَدَ نَعْيُ الْجُنَيْدِ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۲۴۔ حسین بن اشعری راوی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا حکم آیا کرتا تھا وظیفہ جاری کرنے کے لئے جنید قاتل فارس بن حاتم غالی اور ابو الحسن وغیرہ کے لئے حضرت کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر نے اجراء کیا۔ ابو الحسن اور اس کے ساتھی کا اور جنید کے لئے کچھ نہ لکھا۔ اس نے کہا اس سے مجھے رنج ہوا اس کے بعد حضرت کے خط سے جنید کے مرنے کا حال معلوم ہوا۔

۲۵ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجَباً بِهَا فَكَتَبْتُ أَسْتَأْمِرُ فِي اسْتِيلَادِهَا، فَوَرَدَ اسْتَوْلِدْهَا وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ، فَوَطِئْتُهَا فَحَبِلَتْ، ثُمَّ أَسْقَطَتْ فَمَاتَتْ.

۲۵۔ محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کنیز تھی جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیجیے۔ حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے پس میں نے اس سے جمع کیا وہ حاملہ تو ہوگئی مگر حمل ساقط ہوگیا اور وہ مرگئی۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الْعَجَمِيِّ جَعَلَ ثُلْثَهُ لِلنَّاحِيَةِ وَ كَتَبَ بِذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ إِخْرَاجِهِ الثُّلْثَ دَفَعَ مَالاً لِابْنِهِ أَبِي الْمِقْدَامِ، لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ[١] فَكَتَبَ إِلَيْهِ: فَأَيْنَ الْمَالُ الَّذِي عَزَلْتَهُ لِأَبِي الْمِقْدَامِ .

۲۶۔ علی بن محمد نے کہا ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام عصر کی خدمت میں بھیجنے کے لئے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا جس کا نام ابوالمقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلع نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابوالمقدام کو دے دیا ہے۔

٢٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عِيسَى بْنِ نَصْرٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الصَّيْمَرِيُّ يَسْأَلُ كَفَناً ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ ، فَمَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِالْكَفَنِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ .

۲۷۔ عیسیٰ بن نصر نے بیان کیا کہ حضرت صاحب الامرؑ کو علی بن زیاد صیمری نے ایک کفن کے لئے لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا تم اسی سال کی عمر میں محتاج کفن ہوگے اور آپ نے اس کے مرنے سے چند روز پہلے کفن اس کے پاس بھیج دیا۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ : كَانَ لِلنَّاحِيَةِ عَلَيَّ خَمْسُمِائَةِ دِينَارٍ فَضِقْتُ بِهَا ذَرْعاً ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: لِي حَوَانِيتُ اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِمِائَةٍ وَثَلَاثِينَ دِينَاراً قَدْ جَعَلْتُهَا لِلنَّاحِيَةِ بِخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ، وَلَمْ أَنْطِقْ بِهَا ، فَكَتَبَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: اقْبِضِ الْحَوَانِيتَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بِالْخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا عَلَيْهِ.

۲۸۔ ہارون بن عمران ہمدانی کہتا ہے کہ حضرت صاحب الامر کے میرے اوپر پانسو دینار قرض تھے جب میرا ہاتھ تنگ ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری دکانیں ہیں جن کو میں نے پانسو تیس دینار میں خریدا ہے اور ناحیہ مقدسہ کو دیتے ہیں پانسو لہذا یہ دکانیں دے دوں گا، اس خیال کا اظہار میں نے کسی پر نہیں کیا تھا۔ حضرت نے محمد بن جعفر وکیل کو لکھا کہ محمد بن ہارون کی دکانوں پر ان پانسو دینار کے بدلے میں جو ہمارا ان پر (قرض) ہے قبضہ کر لو۔

٢٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : بَاعَ جَعْفَرٌ[١] فِيمَنْ بَاعَ صَبِيَّةً جَعْفَرِيَّةً كَانَتْ فِي الدَّارِ يُرَبُّونَهَا، فَبَعَثَ[٢] بَعْضَ الْعَلَوِيِّينَ وَ أَعْلَمَ الْمُشْتَرِيَ خَبَرَهَا فَقَالَ الْمُشْتَرِي : قَدْ طَابَتْ نَفْسِي بِرَدِّهَا وَأَنْ لَا أُرْزَأَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئاً ، فَخُذْهَا ، فَذَهَبَ الْعَلَوِيُّ فَأَعْلَمَ أَهْلَ النَّاحِيَةِ الْخَبَرَ فَبَعَثُوا إِلَى الْمُشْتَرِي بِأَحَدٍ وَ أَرْبَعِينَ دِينَاراً وَأَمَرُوهُ بِدَفْعِهَا إِلَى صَاحِبِهَا.

٢٩۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ جعفر برادر امام حسن عسکریؑ نے فروخت کر دیں تمام کنیزیں امام علی نقی علیہ السلام کی جن میں وہ لڑکی بھی شامل تھی جو اولاد جعفر طیار سے تھی اور جس کو امام نے پرورش کیا تھا پس ایک علوی کو خریدار کے پاس بھیجا اور آگاہ کیا کہ یہ کنیز نہیں۔ اس نے کہا میں واپسی پر راضی ہوں۔ لیکن وہ اس کی قیمت میں سے کم کچھ نہ کرے گا۔ اس کو لے جاؤ۔ وہ علوی اہل ناحیہ کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے خریدار کے پاس ۴۱ دینار بھیجے اور اس لڑکی کو اس کے ولی یعنی اولاد جعفر طیار میں سے کسی کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔

٣٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ نُدَمَاءِ رُوزْ حَسَنِي وَ آخَرُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ : هُوَ ذَا يَجْبِي الْأَمْوَالَ وَلَهُ وُكَلَاءُ وَ سَمَّوْا جَمِيعَ الْوُكَلَاءِ فِي النَّوَاحِي وَأُنْهِيَ ذَلِكَ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَزِيرِ ، فَهَمَّ الْوَزِيرُ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ السُّلْطَانُ : اطْلُبُوا أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ غَلِيظٌ ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ : نَقْبِضُ عَلَى الْوُكَلَاءِ ، فَقَالَ السُّلْطَانُ : لَا وَلَكِنْ دُسُّوا لَهُمْ قَوْماً لَا يُعْرَفُونَ بِالْأَمْوَالِ ، فَمَنْ قَبَضَ مِنْهُمْ شَيْئاً قُبِضَ عَلَيْهِ ، قَالَ فَخَرَجَ بِأَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَى جَمِيعِ الْوُكَلَاءِ أَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ أَحَدٍ شَيْئاً وَأَنْ يَمْتَنِعُوا مِنْ ذَلِكَ وَيَتَجَاهَلُوا الْأَمْرَ ، فَانْدَسَّ لِمُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُهُ وَخَلَا بِهِ فَقَالَ : مَعِي مَالٌ أُرِيدُ أَنْ أُوصِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : غَلِطْتَ أَنَا لَا أَعْرِفُ مِنْ هَذَا شَيْئاً ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُهُ وَمُحَمَّدٌ يَتَجَاهَلُ عَلَيْهِ ، وَبَثُّوا الْجَوَاسِيسَ وَ امْتَنَعَ الْوُكَلَاءُ كُلُّهُمْ لِمَا كَانَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ.

٣٠۔ حسین بن الحسن علوی سے مروی ہے کہ ایک شخص روز حسنی کے ہم نشینوں میں سے تھا اور ایک دوسرا اس کا رفیق تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ حضرت صاحب کے پاس اموال آتے ہیں اور ان کے وکلاء تمام اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی خبر دی گئی عبید اللہ بن سلیمان کو جو وزیر سلطنت تھا۔ وزیر نے حضرت کے وکلاء کو گرفتار کرنا چاہا۔ بادشاہ نے کہا ایسا نہ کرو (شیعہ کثرت سے ہیں فتنہ برپا ہو جائے گا) بلکہ ان لوگوں کے لئے کچھ اجنبی لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ مال لے

جائیں۔ پس جو مال لے لے اسی کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرف سے تمام وکلاء کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو روکا اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان جاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے خلوت میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تم نے دھوکا کھایا ہے اور غلطی سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چاپلوسی کرتا رہا مگر محمد اپنی لاعلمی ہی ظاہر کرتے رہے۔ جاسوسوں نے بہت رغبت دلائی لیکن تمام وکلاء نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

۳۱ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ نَهْيٌ عَنْ زِيَارَةِ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالْحِيرَ[ةِ] فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَشْهُرٍ دَعَا الْوَزِيرُ الْبَاقَطَائِيَّ فَقَالَ لَهُ: الْقَ بَنِي الْفُرَاتِ وَ الْبُرْسِيِّينَ وَقُلْ لَهُمْ: لَا يَزُورُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يَتَفَقَّدَ كُلُّ مَنْ زَارَ فَيُقْبَضَ [عَلَيْهِ].

۳۱۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کاظمین) اور حیرہ (کوفہ اور حلہ کے درمیان) کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقطائی کو بلا کر کہا تو اہل فرات اور برسیین سے مل کر کہو کہ مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کر پائے خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک سو چوبیسواں باب

آئمہ اثنا عشرؑ کی امامت پر نص

(بَابُ) ۱۲۴

مَاجَاءَ فِي الْاِثْنَيْ عَشَرَ وَالنَّصِّ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَاقَضَى عَلَيْهِمْ وَأَنْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَهُمْ شَرْعٌ سَوَاءٌ. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَيَنْسَى؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْأَعْمَامَ وَالْأَخْوَالَ؟ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَجِبْهُ، قَالَ: فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ ـ وَأَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ـ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ ـ وَأَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام ـ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَشْهَدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ لَا يُكَنَّى وَلَا يُسَمَّى حَتَّى يَظْهَرَ أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَامَ فَمَضَى، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتْبَعْهُ فَانْظُرْ أَيْنَ يَقْصِدُ؟ فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فَقَالَ: مَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجاً مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَ مِنْ أَرْضِ اللهِ؟ فَرَجَعْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ، قَالَ: هُوَ الْخَضِرُ عليه السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام معہ امام حسنؑ سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کیے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیرالمومنین کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیرالمومنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعویٰ خلافت کیا وہ اس کے حق دار نہ تھے اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔ فرمایا پوچھ جو تجھے پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مرتا ہے تو اس کی رُوح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔
آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموؤں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔
آپؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسنؑ نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وصی رسولؐ ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیرالمومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسنؑ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیرالمومنین کے وصی ہیں اور ان کی حجت اور برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوتِ رسولؐ کے ثابت کرنے والے ہیں۔

توضیح:۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمہ میں امام حسنؑ کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

۱۔ بحالت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس رُوح کو پھر بدن کی طرف لوٹانے کا ہوتا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کر لیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کر لیتی ہے اور ریح روح کو۔

۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے پوری صلوٰۃ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطراری کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا نطفہ اُچھل کر عروق اعمام پر جا کر گرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروق اخوال پر گرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسینؑ بن علیؑ اپنے بھائی کے وصی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن الحسینؑ امر حسینؑ کے بعد حجت خدا ہیں پھر محمد بن علی ان کے بعد جعفر بن محمدؑ ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

حجت خدا ہونے کی جو پسر حسن بن علی ہے اس کا نام اور کنیت ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پُر نہ کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور سلام ہو آپ پر اے امیرالمومنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت نے امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسنؑ باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں غائب ہوگیا۔ میں امیرالمومنینؑ کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم ان کو جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ اور امیرالمومنین بہتر جاننے والے ہیں۔ فرمایا وہ خضر تھے۔

٢ ـ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَدِدْتُ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ جَاءَ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ : فَقَالَ : لَقَدْ حَدَّثَنِي قَبْلَ الْحَيْرَةِ بِعَشْرِ سِنِينَ.

۲۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے محمد بن الحسن سے کہا۔ اے ابوجعفر کیا احمد بن عبداللہ کے علاوہ کسی اور سے بھی یہ حدیث سنی گئی ہے فرمایا اس نے حیرت و شک میں پڑنے سے دس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

راوی کو احمد بن عبداللہ کے بیان پر اس لئے شبہ ہوا کہ وہ حضرت حجت پر ایمان لانے کے بعد شک میں پڑ گیا تھا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَتَى يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ : أَيَّ الْأَوْقَاتِ أَحْبَبْتَهُ فَخَلَا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ لَهُ: يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْحِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدِ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَا أَخْبَرَتْكَ بِهِ أُمِّي أَنَّهُ فِي ذٰلِكَ اللَّوْحِ مَكْتُوبٌ ؟ فَقَالَ جَابِرٌ : أَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهَنَّيْتُهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ وَ رَأَيْتُ فِي يَدَيْهَا لَوْحاً أَخْضَرَ ، ظَنَنْتُ أَنَّهُ مِنْ زُمُرُّدٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ كِتَاباً أَبْيَضَ ، شِبْهَ لَوْنِ الشَّمْسِ ،

فَقُلْتُ لَهَا : بِأَبِي وَأُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا هٰذَا اللَّوْحُ ؟ فَقَالَتْ : هٰذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللهُ إِلَىٰ رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَ اسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنَيَّ وَاسْمُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي وَأَعْطَانِيهِ أَبِي لِيُبَشِّرَنِي بِذٰلِكَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَعْطَتْنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَرَأْتُهُ وَاسْتَنْسَخْتُهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : فَهَلْ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ : نَعَمْ ، فَمَشَىٰ مَعَهُ أَبِي إِلَىٰ مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ ، فَقَالَ : يَا جَابِرُ : انْظُرْ فِي كِتَابِكَ لِأَقْرَءَ [أَنَا] عَلَيْكَ ، فَنَظَرَ جَابِرٌ فِي نُسْخَتِهِ فَقَرَأَهُ أَبِي فَمَا خَالَفَ حَرْفٌ حَرْفاً ، فَقَالَ جَابِرٌ : فَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي هٰكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوباً

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَنُورِهِ وَسَفِيرِهِ وَحِجَابِهِ وَ دَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، عَظِّمْ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَائِي وَ اشْكُرْ نَعْمَائِي وَ لَا تَجْحَدْ آلَائِي ، إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا قَاصِمُ الْجَبَّارِينَ وَمُدِيلُ الْمَظْلُومِينَ وَدَيَّانُ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْخَافَ غَيْرَ عَدْلِي ، عَذَّبْتُهُ عَذَاباً لَا أُعَذِّبُ بِهِ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً فَأُكْمِلَتْ أَيَّامُهُ وَانْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَفَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَ سِبْطَيْكَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ، فَجَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي ، بَعْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَجَعَلْتُ حُسَيْناً خَازِنَ وَحْيِي وَأَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَخَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَ أَرْفَعُ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً ، جَعَلْتُ كَلِمَتِي التَّامَّةَ مَعَهُ وَحُجَّتِي الْبَالِغَةَ عِنْدَهُ ، بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَ أُعَاقِبُ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ وَزَيْنُ أَوْلِيَائِي الْمَاضِينَ وَ ابْنُهُ شِبْهُ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ عِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحِكْمَتِي سَيَهْلِكُ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ ، الرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوَىٰ جَعْفَرٍ وَلَأَسُرَّنَّهُ فِي أَشْيَاعِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ ، اُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسَىٰ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ حِنْدِسٌ لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لَا تَخْفَىٰ وَأَنَّ أَوْلِيَائِي يُسْقَوْنَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفَىٰ ، مَنْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَ مَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدِ افْتَرَىٰ عَلَيَّ ، وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ مُوسَىٰ عَبْدِي وَحَبِيبِي وَخِيَرَتِي فِي عَلِيٍّ وَلِيِّي وَنَاصِرِي وَمَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءَ النُّبُوَّةِ وَأَمْتَحِنُهُ بِالْإِضْطِلَاعِ بِهَا ، يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِلَىٰ جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَسُرَّنَّهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوَارِثِ عِلْمِهِ ، فَهُوَ مَعْدِنُ عِلْمِي وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحُجَّتِي عَلىٰ خَلْقِي لا يُؤْمِنُ عَبْدٌ بِهِ إِلاَّ جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَشَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَأَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلىٰ وَحْيِي ، أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلىٰ سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِيَ الْحَسَنَ وَ أُكْمِلُ ذٰلِكَ بِابْنِهِ « م ح م د » رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسىٰ وَ بَهَاءُ عِيسىٰ وَصَبْرُ أَيُّوبَ فَيُذَلُّ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ وَ تُتَهَادىٰ رُؤُوسُهُمْ كَمَا تُتَهَادىٰ رُؤُوسُ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ ، مَرْعُوبِينَ وَ جِلِينَ ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَيَفْشُوا الْوَيْلُ وَالرَّنَّةُ فِي نِسَائِهِمْ أُولٰئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً ، بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ وَبِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ وَ أَدْفَعُ الْآصَارَ وَالْأَغْلَالَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ .

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ : قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : لَوْلَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ ، إِلاَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ ، فَصُنْهُ إِلاَّ عَنْ أَهْلِهِ .

۳۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں حیاتِ رسولؐ میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسینؑ کی ولادت کی مبارکباد دینے۔ میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرد کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے بنتِ رسولؐ یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسولؐ کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علی کا نام ہے میرے دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ آں حضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی میں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔

میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا نکالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر سے مقابلہ کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامین اسے لے کر نازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسمار کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی کمر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا اجزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیار مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ! تم کو تمام انبیار پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیار پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نواسوں حسنؑ اور حسینؑ سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خازن وحی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل و ارفع شہدار ہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اوّل علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیار کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قابل ستائش جد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگافتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو رد کرنے والا میرے حق قول کو رد کرنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ناصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں گے ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیار معرفت کے بھرپور ساغروں سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہو افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر بار نبوت کی مثالی بار رکھوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک مغرور بھوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جس کو بسایا ہے عبد صالح ذوالقرنین نے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ہارون) کے میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) سے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری خلق پر میری حجت ہیں جو اُن پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دوں گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے ایسے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی (امام نقی علیہ السلام) کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرے راستہ کی طرف اور خازن ہے میرے علم کا اور کامل کروں گا میں اس دین کو اس کے فرزند م ح م د سے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ (غیبت) میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سر اس طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و دیلم والوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پیٹنے کی آواز ان کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے سچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشکلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم سے مروی ہے کہ ابوبصیر نے کہا اگر تو نے اثبات امامت آئمہ اثنا عشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور نا اہلوں سے بیان نہ کر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ [أَبَانٍ] ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ يَقُولُ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ : أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، فَجَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ : أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عَلِيٌّ عليه السلام فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عليه السلام فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ[1] ، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يُكَمِّلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ : وَاسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ بْنَ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ سُلَيْمٌ : وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ

سَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله

۴۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسامہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے پھر میرا بیٹا حسینؑ اس کے بعد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن الحسین اولیٰ ہیں مومنین کے نفسوں سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اور اے حسین تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر، عبداللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس بن ام سلمہ و اسامہ بن زید کو پس گواہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے۔ سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان و ابوذر و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسول اللہ سے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ السَّرَّاجِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِي، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُويِعَ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمِيلُ [الْوَجْهِ] بَهِيٌّ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حِسَانٌ وَهُوَ مِنْ وُلْدِ هَارُونَ حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرِ نَبِيِّهِمْ؟ قَالَ: فَطَأْطَأَ عُمَرُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: إِيَّاكَ أَعْنِي وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنِّي جِئْتُكَ مُرْتَاداً لِنَفْسِي، شَاكّاً فِي دِينِي، فَقَالَ: دُونَكَ هٰذَا الشَّابَّ، قَالَ: وَمَنْ هٰذَا الشَّابُّ؟ قَالَ: هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هٰذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هٰذَا زَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ: أَكَذَاكَ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ: يَا هَارُونِيُّ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سَبْعاً؟ قَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيكُمْ عَالِمٌ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْإِلٰهِ الَّذِي تَعْبُدُهُ لَئِنْ أَنَا أَجَبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدَعَنَّ دِينَكَ وَلَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي؟ قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَاكَ، قَالَ: فَسَلْ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةِ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَى

وَجْهِ الأَرْضِ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ؟ وَأَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَزَّ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلاثِ الأُخَرِ، أَخْبِرْنِي عَنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَمْ لَهُ مِنْ إِمَامِ عَدْلٍ وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ سَاكِنُهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ؟ فَقَالَ: يَا هَارُونِيُّ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً عَدْلاً، لا يَضُرُّهُمْ خِذْلانُ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلافِ مَنْ خَالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الأَرْضِ، وَمَسْكَنُ مُحَمَّدٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أُولَئِكَ الاثْنَا عَشَرَ الإِمَامُ الْعَدْلُ، فَقَالَ: صَدَقْتَ وَاللهِ الَّذِي لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ إِنِّي لأَجِدُهَا فِي كُتُبِ أَبِي هَارُونَ، كَتَبَهُ بِيَدِهِ وَأَمْلاهُ مُوسَى عَمِّي عليه السلام، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ، أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ كَمْ يَعِيشُ مِنْ بَعْدِهِ؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ؟ قَالَ: يَا هَارُونِيُّ! يَعِيشُ بَعْدَهُ ثَلاثِينَ سَنَةً، لا يَزِيدُ يَوْماً وَلا يَنْقُصُ يَوْماً،[3] ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً هَهُنَا - يَعْنِي عَلَى قَرْنِهِ - فَتُخْضَبُ هَذِهِ مِنْ هَذَا قَالَ: فَصَاحَ الْهَارُونِيُّ وَقَطَعَ كُسْتِيجَهُ[4] وَهُوَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ، يَنْبَغِي أَنْ تَفُوقَ وَلا تُفَاقَ وَأَنْ تُعَظَّمَ وَلا تُسْتَضْعَفَ، قَالَ: ثُمَّ مَضَى بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى مَنْزِلِهِ فَعَلَّمَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابوطفیل سے مروی ہے کہ میں وفات ابوبکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیعت کی گئی علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا اس نے عمر سے کہا۔ اے امیرالمومنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جاننے والے کتاب خدا اور امر نبی کے ہیں یہ سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر اعادہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا علی ابن ابیطالب ابن عم رسولؐ اور رسول خدا کے دونوں بیٹوں حسنؑ و حسینؑ کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسولؐ اللہ ہیں وہ حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا۔ میں تجھ سے یہ پوچھتا کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرہ خون

بہایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ تین بتایئے۔ محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمدؐ کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمدؐ کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے۔ مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مضمون اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتایئے۔ محمدؐ کے وصی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمدؐ کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سر خون سے بھر جائے گا یہ سن کر وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وصی ہیں آپ کو سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحبِ عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکامِ دینِ الٰہی کی اس کو تعلیم دی۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِ [و] بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحاً فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَيُقَدِّسُونَهُ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله .

۶۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نورِ عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے وہ آئمہ ہیں اولادِ رسولؐ سے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عليهما السلام ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ ـ وَكَانَ أَخَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِأُمِّهِ ـ وَ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَصَرَّرَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام وَقَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَ أُمِّكَ كَانَ أَحَدَهُمْ .

۷۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آلِ محمدؐ سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسولؐ اور اولادِ علیؑ سے رسولؐ اور علیؑ دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن الحسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو اس پر غصہ آیا اور فرمایا۔ تیری ماں کا بیٹا بھی تو انہی میں سے ہے۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدِينِيِّ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً لَمَّا هَلَكَ أَبُوبَكْرٍ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرَ أَقْبَلَ يَهُودِيٌّ مِنْ عُظَمَاءِ يَهُودِ يَثْرِبَ وَتَزْعَمُ يَهُودُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ أَعْلَمُ أَهْلِ زَمَانِهِ حَتَّى رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ: يَا عُمَرُ! إِنِّي جِئْتُكَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ، فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ لَكِنِّي أُرْشِدُكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ أُمَّتِنَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا قَدْ تَسْأَلُ عَنْهُ وَ هُوَ ذَاكَ ـ فَأَوْمَأَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام ـ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: يَا عُمَرُ! إِنْ كَانَ هٰذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَلِبَيْعَةِ النَّاسِ! وَإِنَّمَا ذَاكَ أَعْلَمُكُمْ؟! فَزَبَرَهُ عُمَرُ. ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ؟ فَقَالَ: وَمَا قَالَ عُمَرُ؟ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَإِنْ كُنْتَ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاءَ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَعْلَمُ أَنَّكُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرُ الْأُمَمِ وَ أَعْلَمُهَا صَادِقِينَ وَمَعَ ذٰلِكَ أَدْخُلُ فِي دِينِكُمُ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ، سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ أُخْبِرُكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام: يَا يَهُودِيُّ وَلِمَ لَمْ تَقُلْ: أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ، سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَقِيَّةِ وَ إِلَّا كَفَفْتُ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي فِي هٰذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَفْضَلُهُمْ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ يَا يَهُودِيُّ؛ قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ وَأَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام.

ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامِ هُدًى؟ وَأَخْبِرْنِي عَنْ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ أَيْنَ مَنْزِلُهُ فِي الْجَنَّةِ؟ وَأَخْبِرْنِي مَنْ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً هُدًى مِنْ ذُرِّيَّةِ نَبِيِّهَا وَهُمْ مِنِّي وَأَمَّا مَنْزِلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَفِي أَفْضَلِهَا وَأَشْرَفِهَا جَنَّةِ عَدْنٍ وَأَمَّا مَنْ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ فِيهَا فَهٰؤُلَاءِ الْاِثْنَا عَشَرَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأُمُّهُمْ وَجَدَّتُهُمْ

وَ اُمُّ اُمِّہِمْ وَ ذَرَارِیْہِمْ ، لَایُشْرِکُہُمْ فِیْہَا اَحَدٌ .

۸۔ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معزز یہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب و سنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب و سنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہا ہے میں ویسا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا۔ مجھے بتایئے۔ تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتایئے۔ کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اُگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

توضیح :۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بغرض اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں بحوالہ الاکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرما ہے جسے حضرتِ آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آبِ حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتایئے اپنے نبی محمدؐ کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دین ذُرّیت نبی سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی ذُرّیت سے اور ان کی مائیں اور دادیاں اور پردادیاں ان کی، ان کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهَا، فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عليه السلام، ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ[۲].

۹۔جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیا کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ أَرْسَلَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَجَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ.

۱۰۔ابوحمزہ نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن وانس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الٰہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر ہیں اور وہ بارہ ہیں اور امیرالمومنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَلِذَلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ.

۱۱۔امام محمد تقی سے مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔

۱۲ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِوُلْدِهِ الْأَحَدَ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي.

۱۲۔ اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علیؑ ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو ان کے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْماً: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ [مُحَمَّداً] رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ۳/۱۶۹ عمران
مَاتَ شَهِيداً، وَاللّٰهِ لَيَأْتِيَنَّكَ، فَأَيْقِنْ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَخَيِّلٍ بِهِ فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنْ بِعَلِيٍّ وَبِأَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ، إِنَّهُمْ مِثْلِي إِلَّا النُّبُوَّةَ وَ تُبْ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَا حَقَّ لَكَ فِيهِ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُرَ.

۱۳۔ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہِ خدا میں قتل کیے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ شہید مرے (زن یہودیہ نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعثِ موت ہوا) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورتِ رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیر المومنینؑ نے حضرت ابوبکر کو حضرت رسول خدا صلعم کو دکھایا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر علی پر اور ان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱۴ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلِيٌّ عليه السلام هُمَا الْوَالِدَانِ.

۱۴۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آلِ محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولادِ رسولؐ اور اولادِ علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه‌السلام قَالَ : يَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما‌السلام ، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ .

۱۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواں ان کا قائم ہوگا۔

١٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه‌السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه‌السلام .

۱۶۔ زرارہ کہتاہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن وحسین ہیں اور باقی اولاد حسینؑ سے ہوں گے۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِ[و] بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه‌السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى‌الله‌عليه‌وآله : إِنِّي وَ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زِرُّ الْأَرْضِ ـ يَعْنِي أَوْتَادَهَا [وَ] جِبَالَهَا ـ بِنَا أَوْتَدَ اللهُ الْأَرْضَ أَنْ تَسِيخَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا ذَهَبَ الِاثْنَا عَشَرَ مِنْ وُلْدِي سَاخَتِ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ يُنْظَرُوا .

۱۷۔ ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اے علی یہ سب اس زمین کے لئے میخیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈلے نہیں۔ جب بارہواں میری اولاد سے ختم ہوجائے گا تو زمین مع اپنے ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو مہلت نہ ملے گی۔

١٨ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه‌السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى‌الله‌عليه‌وآله : مِنْ وُلْدِي اثْنَا عَشَرَ نَقِيباً ، نُجَبَاءُ ، مُحَدَّثُونَ ، مُفَهَّمُونَ ، آخِرُهُمُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً .

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور مفہم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الأَصَمِّ ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ : حَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لاَ آكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتّٰى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ ، فَدَخَلْتُ عَلٰى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : رَجُلٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَأْكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتّٰى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: فَصُمْ إِذاً يَا كَرَّامُ ؛ وَلاَ تَصُمِ الْعِيدَيْنِ وَلاَ ثَلاَثَةَ التَّشْرِيقِ وَلاَ إِذَا كُنْتَ مُسَافِراً وَلاَ مَرِيضاً فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام لَمَّا قُتِلَ عَجَّتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلاَئِكَةُ ، فَقَالُوا : يَا رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا فِي هَلاَكِ الْخَلْقِ حَتّٰى نَجُدَّهُمْ عَنْ جَدِيدِ الأَرْضِ بِمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ يَا مَلاَئِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا ، ثُمَّ كَشَفَ حِجَاباً مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلْفَهُ مُحَمَّدٌ وَ اثْنَا عَشَرَ وَصِيّاً لَهُ عليهم السلام وَأَخَذَ بِيَدِ فُلاَنٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ ، فَقَالَ : يَا مَلاَئِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي بِهٰذَا أَنْتَصِرُ [لِهٰذَا] ـ قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ـ .

۱۹۔ کرّام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمدؐ ہو، پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرّام روزہ رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو، روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آسمان وزمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمانو اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے بارہ وصی تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانو اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلٰى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : سَمِعْتَ مِنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ؟ فَحَلَّفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : لٰكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام .

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابو بصیر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شمار میں بارہ ہیں ابو بصیر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا۔ میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

ایک سو پچیسواں باب

جب کوئی بات کسی کے بارے میں کہی جائے اور اس میں نہ پائی جائے تو اس کی اولاد یا اولاد کی اولاد میں پائی جائے گی

(بَابٌ) ۱۲۵

فِي أَنَّهُ إِذَا قِيلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي قِيلَ فِيهِ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ أَوْحَىٰ إِلَىٰ عِمْرَانَ أَنِّي وَاهِبٌ لَكَ ذَكَراً ، سَوِيّاً ، مُبَارَكاً ، يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللهِ ؛ وَجَاعِلُهُ رَسُولاً إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَحَدَّثَ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَنَّةَ بِذٰلِكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غُلَاماً ، فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ : رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ، أَيْ لَا يَكُونُ الْبِنْتُ رَسُولاً يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ، فَلَمَّا وَهَبَ اللهُ تَعَالَىٰ لِمَرْيَمَ عِيسَىٰ كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانَ وَوَعَدَهُ إِيَّاهُ ، فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِنَّا شَيْئاً وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذٰلِكَ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی عمران کو۔ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو کوڑھیوں اور مبروصوں کو اچھا کرے گا اور بہ اذن الٰہی مُردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن جب

وضع حمل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے جیسی تو نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی خدا نے کہا جو جنی ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ جب اللہ نے مریم سے عیسیٰ کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلاً فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ ، وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَدْ يَقُومُ الرَّجُلُ بِعَدْلٍ أَوْ بِجَوْرٍ وَيُنْسَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ قَامَ بِهِ ، فَيَكُونُ ذَلِكَ ابْنَهُ أَوِ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَهُوَ هُوَ .

۳۔ ابو خدیجہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے مجازاً نہ حقیقتاً۔

ایک سو چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام امر الٰہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں

(بَابُ) ۱۲۶

أَنَّ الْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ قَائِمُونَ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى ، هَادُونَ إِلَيْهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ

نَذْرٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لاأَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لا ، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ ، فَأَقَمْتُ ثَلاثِينَ يَوْماً ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! وَإِنَّكَ لَهٰهُنَا بَعْدُ ، فَقُلْتُ نَعَمْ : إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ ، فَلَمْ تَأْمُرْنِي وَلَمْ تَنْهَنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَمْ تُجِبْنِي بِشَيْءٍ ؟ فَقَالَ : بَكِّرْ عَلَيَّ غُدْوَةً الْمَنْزِلَ ، فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عليه السلام : سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي جَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْراً وَ صِيَاماً وَصَدَقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لا أَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لا ، فَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ رَابَطْتُكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ أَنْتَ سِرْتُ فِي الأَرْضِ فَطَلَبْتُ الْمَعَاشَ ، فَقَالَ يَا حَكَمُ : كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ كُلُّنَا نَهْدِي إِلَى اللهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ صَاحِبُ السَّيْفِ ؟ قَالَ : كُلُّنَا صَاحِبُ السَّيْفِ وَوَارِثُ السَّيْفِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الَّذِي تَقْتُلُ أَعْدَاءَ اللهِ وَيَعِزُّ بِكَ أَوْلِيَاءُ اللهِ وَيَظْهَرُ بِكَ دِينُ اللهِ ؟ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! كَيْفَ أَكُونُ أَنَا وَقَدْ بَلَغْتُ خَمْساً وَ أَرْبَعِينَ [سَنَةً] ؟! وَإِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الأَمْرِ أَقْرَبُ عَهْداً بِاللَّبَنِ مِنِّي وَأَخَفُّ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ .

۱۔ حکم بن نعیم سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کی ہے رکن و مقام میں کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا کہ آپ قائم آلِ محمد ہیں حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اے حکم! تم ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا۔ جو میں نے نذر کی ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کل صبح میرے گھر آؤ۔ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہا میں نے خدا سے نذر کی ہے رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے ملوں گا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک یہ معلوم نہ کرلوں گا کہ آپ قائم آلِ محمد ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کروں گا۔ فرمایا۔ اے حکم ہم سب امر خدا کے قائم کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا تو کیا آپ مہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ اعدائے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عزت بخشیں گے اور دینِ خدا آپ کی وجہ سے قوت حاصل کرے گا فرمایا وہ میں کیسے ہوسکتا ہوں میں ۴۵ سال کا ہوگیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو بچپن ہی میں صاحب امامت ہوکر غائب ہوں گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سواری پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہوں گے۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ : كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ ، وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ ، فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرٍ غَيْرِ الَّذِي كَانَ .

٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا۔ ہم میں سے سب قائم بامر اللہ ہیں ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ صاحبِ سیف کا ظہور ہو، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو سابق میں نہیں ہوئیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» قَالَ : إِمَامِهِمُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ وَهُوَ قَائِمُ أَهْلِ زَمَانِهِ [2].

١٧/٧١ بنی اسرائیل

٣۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا "روز قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔ فرمایا، امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

ایک سو ستائیسواں باب

امام علیہ السلام تک مال پہنچانا

☆(باب) ١٢٧

(صِلَةِ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَافِرٌ [3] ، إِنَّمَا النَّاسُ يَحْتَاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمُ الْإِمَامُ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا» .

٩/١٠٣ توبہ

١۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ امام لوگوں کے مال کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے بلکہ لوگ

اس کے محتاج ہیں کہ امام ان کا مال قبول کرے خدا فرماتا ہے کہ ان کے اموال کو لو تاکہ وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحَّاسِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالاَ : سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِخْرَاجِ الدَّرَاهِمِ إِلَى الْإِمَامِ وَإِنَّ اللهَ لَيَجْعَلُ لَهُ الدِّرْهَمَ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : « مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً » قَالَ : هُوَ وَاللهِ فِي صِلَةِ الْإِمَامِ خَاصَّةً. ٢/٢٤٥ بقرہ

۲۔ خیبری اور یونس بن ظبیان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ درہموں کو امام کے لئے نکالا جائے۔ خدا اس کے بدلے میں اس کو جنت میں کوہ احد کے برابر دے گا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ وہ اس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد خاص طور سے صلۂ رحم ہے امام کے ساتھ۔

٣ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ صَاحِبِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَرْضاً مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى ذَلِكَ ؛ وَمَا كَانَ لِلهِ مِنْ حَقٍّ فَإِنَّمَا هُوَ لِوَلِيِّهِ.

۳۔ حماد بن معاذ نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ اس کے لئے سزاوار ہے وہ اپنے ولی کے لئے چاہتا ہے۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ » قَالَ : نَزَلَتْ فِي صِلَةِ الْإِمَامِ.

۴۔ اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے وہ اس کو دو چند واپس دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ فرمایا اس سے مراد امام تک مال پہنچانا ہے

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَيَّاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا مَيَّاحُ ! دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَعْظَمُ وَزْناً مِنْ أُحُدٍ.

۵- راوی کہتا ہے۔ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میاح ایک درہم جو امام تک پہنچایا جائے وہ ازروئے وزن گراں تر ہے کوہ احد سے۔

٦- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفَيْ أَلْفِ دِرْهَمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ وُجُوهِ الْبِرِّ.

٦- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک درہم جو امام تک پہنچایا جائے بہتر ہے ان لاکھوں درہم سے جو کسی امر خیر میں خرچ کیا جائے۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنِّي لَآخُذُ مِنْ أَحَدِكُمُ الدِّرْهَمَ وَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَالاً مَا أُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْ تَطَهَّرُوا.

۷- ابن بکیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ سے سنا کہ میں تم سے جو مال لیتا ہوں یا اکثر اہل مدینہ سے لیتا ہوں تو اس سے میری غرض یہ ہے کہ تم پاک ہو جاؤ۔

ایک سو اٹھائیسواں باب

مال فئے و انفال و تفسیر خمس اور اسکے حدود اور کس میں واجب ہے

(بَابُ) ۱۲۸

الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ وَتَفْسِيرِ الْخُمُسِ وَحُدُودِهِ وَمَا يَجِبُ فِيهِ

إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا بِأَسْرِهَا لِخَلِيفَتِهِ حَيْثُ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً» فَكَانَتِ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِآدَمَ وَصَارَتْ بَعْدَهُ لِأَبْرَارِ وُلْدِهِ وَخُلَفَائِهِ، فَمَا غَلَبَ عَلَيْهِ أَعْدَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ بِحَرْبٍ أَوْ غَلَبَةٍ سُمِّيَ فَيْئاً وَهُوَ أَنْ يَفِيءَ إِلَيْهِمْ بِغَلَبَةٍ وَحَرْبٍ وَكَانَ حُكْمُهُ فِيهِ مَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ» فَهُوَ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِقَرَابَةِ الرَّسُولِ فَهَذَا هُوَ الْفَيْءُ الرَّاجِعُ وَإِنَّمَا يَكُونُ الرَّاجِعُ مَا كَانَ فِي يَدِ غَيْرِهِمْ فَأُخِذَ مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ، وَأَمَّا مَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ مِنْ

غَيْرِ أَنْ يُوجَفَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَهُوَ الْأَنْفَالُ ، هُوَ لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ خَاصَّةً ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ الشِّرْكَةُ وَإِنَّمَا جَعَلَ الشِّرْكَةَ فِي شَيْءٍ قُوتِلَ عَلَيْهِ ، فَجَعَلَ لِمَنْ قَاتَلَ مِنَ الْغَنَائِمِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَ لِلرَّسُولِ سَهْمٌ وَالَّذِي لِلرَّسُولِ صلى الله عليه وآله يَقْسِمُهُ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ ثَلَاثَةٌ لَهُ وَثَلَاثَةٌ لِلْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَمَّا الْأَنْفَالُ فَلَيْسَ هٰذِهِ سَبِيلُهَا كَانَتْ لِلرَّسُولِ عليه السلام خَاصَّةً وَ كَانَ فَدَكُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله خَاصَّةً ، لِأَنَّهُ فَتَحَهَا وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ فَزَالَ عَنْهَا اسْمُ الْفَيْءِ وَلَزِمَهَا اسْمُ الْأَنْفَالِ وَ كَذٰلِكَ الْآجَامُ وَالْمَعَادِنُ وَالْبِحَارُ وَالْمَفَاوِزُ هِيَ لِلْإِمَامِ خَاصَّةً ، فَإِنْ عَمِلَ فِيهَا قَوْمٌ بِإِذْنِ الْإِمَامِ فَلَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَلِلْإِمَامِ خُمُسٌ وَالَّذِي لِلْإِمَامِ يَجْرِي مَجْرَى الْخُمُسِ وَ مَنْ عَمِلَ فِيهَا بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَالْإِمَامُ يَأْخُذُهُ كُلَّهُ ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ وَ كَذٰلِكَ مَنْ عَمَرَ شَيْئاً أَوْ أَجْرَى قَنَاةً أَوْ عَمِلَ فِي أَرْضٍ خَرَابٍ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِ الْأَرْضِ فَلَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا مِنْهُ كُلَّهَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهَا فِي يَدِهِ .

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اپنے خلیفہ کے لئے بنایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اپنے ملائکہ سے میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں لہذا یہ تمام دنیا آدم کی ملکیت ہوئی اور ان کی نیک اولاد اور ان کے جانشینوں کو ملی، پس ان کے دشمنوں نے ازراہِ غلبہ جس حصہ زمین کو لے لیا ہے پھر وہ جنگ یا غلبہ سے ان کے پاس واپس آئی۔ اس کا نام فیئے ہے کیوں کہ وہ لوٹی ہے ان کی طرف جنگ میں غالب آنے سے اور اس کا حکم بہ فرمودہ الٰہی ہوگا۔ جان لو کہ جو چیز تم کو غنیمت میں ملی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور ذوی القربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پس وہ اللہ و رسول اور قرابتداران رسول کے لئے ہے اور وہ فیئے الراجع کہلاتی ہے راجع کے معنی یہی ہیں کہ جو غیروں کے پاس تھی وہ بزور شمشیر لے لی گئی۔

اور جو چیز بغیر جنگ و پیکار کے حاصل ہو جائے وہ انفال ہے وہ مخصوص ہے اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے کی اس میں شرکت نہیں۔ شرکت تو اس میں ہے جس پر جنگ ہو۔

جو لوگ رسول کے ساتھ شریک جنگ ہوں ان کے لئے چار حصے ہوں گے اور رسول کے لئے ایک جس کی تقسیم چھ حصوں میں ہوگی تین رسول کے اور تین یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیکن انفال میں یہ طریقہ نہ ہوگا۔ وہ سب رسولؐ کا ہوگا اور امیرالمومنین کا اور کسی کا اس میں حصہ نہیں۔ اس پر لفظ فیئے کا اطلاق نہ ہوگا بلکہ اس کو انفال کہیں گے۔ یہی حکم ہے نیستانوں، کانوں دریاؤں اور جنگلوں کا یہ سب امام سے مخصوص ہوں گے اگر لوگ ان میں بہ اذن امام کام کریں گے تو ان کے چار حصے ہوں گے اور پانچواں امام کا اور جو حصہ امام کا ہے اس کی تقسیم خمس کی طرح ہوگی اور بغیر اذن امام کام کریں گے تو

وہ سب امام کا حق ہوگا۔ ایسے ہی حکم ہے اس کا جو کسی جگہ کو آباد کرے یا اس کی اصلاح کرے یا پڑتی کو قابلِ کاشت بنائے بغیر اذنِ صاحبِ زمین، اس سے چاہے تو کل لے لے اور چاہے اس کے پاس باقی رکھے۔

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ وَاللهِ الَّذِينَ عَنَى اللهُ بِذِي الْقُرْبَى، الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللهُ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله، فَقَالَ: «مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ» مِنَّا خَاصَّةً وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْماً فِي الصَّدَقَةِ، أَكْرَمَ اللهُ نَبِيَّهُ وَأَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعِمَنَا أَوْسَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۱۔سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے امیرالمومنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے ذوی القربیٰ فرما کر اپنی ذات اور نبیؐ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال فئے میں اللہ نے جو اہلِ قریہ سے حاصل ہو حق قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور ہمارے مسکینوں کا اور ہمارے لئے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بچایا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل کچیل ہے۔ ۷/۵۹ انفال

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» قَالَ: هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْخُمُسُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلَنَا.

۲۔امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ واعلموا انما غنمتم کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور ذوی القربیٰ کا، فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہ ہے اور خمس اللہ کا اور رسولؐ کا اور ہمارا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْأَنْفَالُ مَا لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، أَوْ قَوْمٌ صَالَحُوا، أَوْ قَوْمٌ أَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ، وَكُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ وَبُطُونُ الْأَوْدِيَةِ فَهُوَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ لِلْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ.

۳۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انفال وہ ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو یا کسی قوم نے صلح کرنے پر دیا ہو یا عطا کیا ہو اس میں تمام بنجر زمین اور وادیاں شامل ہیں پس یہ سب رسولؐ کا حق ہے اور ان کے بعد امام کا وہ جیسے چاہے اسے صرف کرے۔

٤ ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ بنِ هاشمٍ، عن أبيه، عن حمّادِ بنِ عيسى، عن بعضِ أصحابِنا، عن العبدِ الصالحِ عليه السلام قال: الخمسُ من خمسةِ أشياءَ من الغنائمِ والغوصِ ومن الكنوزِ ومن المعادنِ والملاحةِ يؤخذُ[4] من كلِّ هذه الصنوفِ الخمسُ، فيُجعلُ لمن جعلَه اللهُ تعالى له ويُقسمُ الأربعةُ الأخماسُ بين من قاتلَ عليه ووليَ ذلك ويُقسمُ بينهم الخمسُ على ستّةِ أسهمٍ: سهمٌ لله وسهمٌ لرسولِ اللهِ وسهمٌ لذي القربى وسهمٌ لليتامى وسهمٌ للمساكينِ وسهمٌ لأبناءِ السبيلِ، فسهمُ اللهِ وسهمُ رسولِ اللهِ لأولي الأمرِ من بعدِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وراثةً فله ثلاثةُ أسهمٍ: سهمانِ وراثةً وسهمٌ مقسومٌ له من اللهِ وله نصفُ الخمسِ كملاً ونصفُ الخمسِ الباقي بين أهلِ بيتِه، فسهمٌ ليتاماهم وسهمٌ لمساكينِهم وسهمٌ لأبناءِ سبيلِهم يُقسمُ بينهم على الكتابِ والسنّةِ ما يستغنون به في سنتِهم، فإن فضلَ عنهم شيءٌ فهو للوالي وإن عجزَ أو نقصَ عن استغنائِهم كان على الوالي أن يُنفقَ من عندِه بقدرِ ما يستغنون به وإنّما صارَ عليه أن يمونَهم لأنّ له ما فضلَ عنهم وإنّما جعلَ اللهُ هذا الخمسَ خاصّةً لهم دونَ مساكينِ الناسِ وأبناءِ سبيلِهم، عوضاً لهم من صدقاتِ الناسِ تنزيهاً من اللهِ لهم لقرابتِهم برسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وكرامةً من اللهِ لهم عن أوساخِ الناسِ، فجعلَ لهم خاصّةً من عندِه ما يغنيهم به عن أن يصيّرَهم في موضعِ الذلِّ والمسكنةِ ولا بأسَ بصدقاتِ بعضِهم على بعضٍ.

وهؤلاءِ الذين جعلَ اللهُ لهم الخمسَ هم قرابةُ النبيِّ صلى الله عليه وآله الذين ذكرَهم اللهُ فقالَ: «وأنذر عشيرتَك الأقربين» وهم بنو عبدِ المطّلبِ أنفسُهم، الذكرُ منهم والأنثى، ليس فيهم من أهلِ بيوتاتِ قريشٍ ولا من العربِ أحدٌ ولا فيهم ولا منهم في هذا الخمسِ من مواليهم وقد تحلُّ صدقاتُ الناسِ لمواليهم وهم والناسُ سواءٌ، ومن كانت أمُّه من بني هاشمٍ وأبوه من سائرِ قريشٍ فإنّ الصدقاتِ تحلُّ له وليس له من الخمسِ شيءٌ لأنّ اللهَ تعالى يقولُ: «ادعوهم لآبائِهم» و للإمامِ صفوُ المالِ أن يأخذَ من هذه الأموالِ صفوَها: الجاريةَ الفارهةَ والدابّةَ الفارهةَ والثوبَ والمتاعَ بما يحبُّ أو يشتهي فذلك له قبلَ القسمةِ وقبلَ إخراجِ الخمسِ وله أن يسدَّ بذلك المالِ جميعَ ما ينوبُه من مثلِ إعطاءِ المؤلّفةِ قلوبُهم وغيرِ ذلك ممّا ينوبُه، فإن بقيَ بعد ذلك شيءٌ أخرجَ الخمسَ منه فقسمَه في أهلِه وقسمَ الباقيَ على من وليَ ذلك وإن لم يبقَ بعد سدِّ النوائبِ شيءٌ، فلا شيءَ لهم، وليس لمن قاتلَ شيءٌ من الأرضين ولا ما غلبوا عليه إلّا ما احتوى عليه العسكرُ وليس للأعرابِ من القسمةِ شيءٌ وإن قاتلوا مع الوالي لأنّ

٢٦/٢١٤ شعراء

رسول الله ﷺ صالح الأعراب أن يدعهم في ديارهم ولا يهاجروا ، على أنه إن دهم رسول الله ﷺ من عدوه دهم أن يستنفرهم فيقاتل بهم وليس لهم في الغنيمة نصيب ، وسنته جارية فيهم وفي غيرهم والأرضون التي اخذت عنوة بخيل ورجال فهي موقوفة متروكة في يد من يعمرها ويحييها ويقوم عليها على ما يصالحهم الوالي على قدر طاقتهم من الحق : النصف [أ] و الثلث [أ] والثلثين وعلى قدر مايكون لهم صلاحاً ولايضرهم ، فإذا أخرج منها ما أخرج بدأ فأخرج منه العشر من الجميع مماسقت السماء أوسقي سيحاً ونصف العشر مما سقي بالدوالي والنواضح فأخذه الوالي ، فوجهه في الجهة التي وجهها الله على ثمانية أسهم للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل ، ثمانية أسهم ، يقسم بينهم في مواضعهم بقدر ما يستغنون به في سنتهم بلا ضيق ولاتقتير ، فإن فضل من ذلك شيء رد إلى الوالي وإن نقص من ذلك شيء ولم يكتفوا به كان على الوالي أن يمونهم من عنده بقدر سعتهم حتى يستغنوا ، ويؤخذ بعد مابقي من العشر ، فيقسم بين الوالي وبين شركائه الذين هم عمال الأرض وأكرتها ، فيدفع إليهم أنصباؤهم على ما صالحهم عليه ويؤخذ الباقي فيكون بعد ذلك أرزاق أعوانه على دين الله وفي مصلحة ما ينوبه من تقوية الإسلام وتقوية الدين في وجوه الجهاد وغير ذلك مما فيه مصلحة العامة ، ليس لنفسه من ذلك قليل ولا كثير وله بعد الخمس الأنفال والأنفال كل أرض خربة قد باد أهلها وكل أرض لم يوجف عليها بخيل ولا ركاب ولكن صالحوا صلحاً وأعطوا بأيديهم على غير قتال وله رؤوس الجبال وبطون الأودية والآجام وكل أرض ميتة لارب لها ، وله صوافي الملوك ماكان في أيديهم من غير وجه الغصب ، لأن الغصب كله مردود وهو وارث من لا وارث له يعول من لاحيلة له وقال : إن الله لم يترك شيئاً من صنوف الأموال إلا وقد قسمه وأعطى كل ذي حق حقه الخاصة والعامة والفقراء والمساكين وكل صنف من صنوف الناس ، فقال : لو عدل في الناس لاستغنوا ، ثم قال : إن العدل أحلى من العسل ولايعدل إلا من يحسن العدل ، قال : وكان رسول الله ﷺ يقسم صدقات البوادي في البوادي وصدقات أهل الحضر في أهل الحضر ولايقسم بينهم بالسوية على ثمانية حتى يعطي أهل كل سهم ثمناً ولكن يقسمها على قدر من يحضره من أصناف الثمانية على قدر مايقيم كل صنف منهم يقدر لسنته ، ليس في ذلك شيء موقوت ولا مسمى ولا مؤلف ،

إِنَّمَا يَضَعُ ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَرٰى وَمَا يَحْضُرُهُ حَتّٰى يَسُدَّ فَاقَةَ كُلِّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ فَضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَضْلٌ عَرَضُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلٰى غَيْرِهِمْ وَ الْأَنْفَالُ إِلَى الْوَالِي وَ كُلُّ أَرْضٍ فُتِحَتْ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى آخِرِ الْأَبَدِ وَمَا كَانَ افْتِتَاحاً بِدَعْوَةِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَ أَهْلِ الْعَدْلِ لِأَنَّ ذِمَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ذِمَّةٌ وَاحِدَةٌ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافىٰ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعىٰ بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ. وَلَيْسَ فِي مَالِ الْخُمْسِ زَكَاةٌ، لِأَنَّ فُقَرَاءَ النَّاسِ جُعِلَ أَرْزَاقُهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلٰى ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَجَعَلَ لِلْفُقَرَاءِ قَرَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ نِصْفَ الْخُمْسِ فَأَغْنَاهُمْ بِهِ عَنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ وَصَدَقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَلِيِّ الْأَمْرِ، فَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ النَّاسِ وَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا وَقَدِ اسْتَغْنىٰ فَلَا فَقِيرَ. وَلِذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى مَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْوَالِي زَكَاةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ وَلٰكِنْ عَلَيْهِمْ أَشْيَاءُ تَنُوبُهُمْ مِنْ وُجُوهٍ، وَلَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ.

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خمس پانچ چیزوں سے نکالا جاتا ہے۔ مالِ غنیمت اور غوطہ لگانے سے جو از قسم دُر و گوہر وغیرہ دریاؤں سے نکلے، اور خزانے اور کانیں اور نمک زار سے ان تمام چیزوں سے خمس نکالا جائے گا اور اس کی تقسیم بہ حکم خداوندی ہوگی۔ خمس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصہ پھر چھ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ایک سہم اللہ کا ایک سہم رسولؐ کا اور ایک سہم ذوالقربیٰ کا اور ایک سہم یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسولؐ کا حصہ رسولؐ کے بعد اولی الامر کو ملے گا وراثۃً پس امام کے تین حصے ہوں گے۔ دو وراثۃً اور ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق یعنی خمس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اہلبیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصہ ان کے یتیموں کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب و سنت کے مطابق ان کو اتنا دیا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقہ کے لئے کافی ہو اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہے اور اگر اتنا نہ ہو کہ ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کر سکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتے دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو باقی بچتا ہے وہ امام کو ملتا ہے خمس خاص طور سے آلِ رسولؐ کا حق ہے کیونکہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابتِ رسولؐ کی وجہ سے خدا نے ان کو میل کچیل سے بچایا ہے اور اس لئے بھی کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدا نے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تاکہ بے پروا کر دے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعثِ ذلت و توہین و گداگری ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے خمس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت دارانِ رسول ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے۔ لے

رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور وہ اولاد عبدالمطلب ہے عورت ہو یا مرد، ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس خمس کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر افراد امت کے برابر ہیں جن کی ماں ہاشمی ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا خمس میں حصہ نہیں ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے "ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموال ... سے امام خالص اور پاک مال لے گا جیسے خوبرو کنیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائے گا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسرا ... کی ضرورتیں پوری کرے، مثلاً مولفۃ القلوب کو دے یا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچ رہے تو اس میں سے خمس نکالے اور اس کے مستحقوں کو دے اور جو باقی بچے وہ ان کو دے جنھوں نے لشکر لیں میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان لشکر لیں کے لئے جنھوں نے جنگ کی ہے۔ مشرکین کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ جو انھوں نے جمع کیا ہے اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حصہ نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں۔ کیونکہ رسول اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات پر رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غیر میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے لی جائیں گی وہ موقوفہ اور متروکہ ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور زرخیز بنائیں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے طے ہوگا بہ قدر ان کی محنت کے نصف دیا جائے گا یا ثلث یا دو ثلث جیسا مناسب ہو تاکہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے کے بعد امام سب پیداوار میں سے دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت بارش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور بیسواں حصہ لے گا اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق بہ حکم الٰہی آٹھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرانے اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے اور راہِ خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک طبقہ کو اتنا دیا جائے گا کہ وہ بے تنگی اور کمی سال بھر کے خرچ سے بے نیاز ہو جائیں۔

اور جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رد ہوگا اور ان شرکا رکار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کھودنے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس حسب مصلحت امام ان کو حصہ دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو دین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو قوت پہنچے۔

جہاد وغیرہ کے معاملات میں برائے مصلحت امامہ، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال فے میں خمس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کر گئے ہوں اور بغیر جنگ و

و پیکار حاصل ہوئی ہو خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں وادیوں کے دامن صحرا اور زمینِ مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور شرک شلوک کے وہ قطعات جو بدوں غصب کئے گئے ہوں یعنی مسلمانوں سے غصب نہ کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے دستار کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام وارث ہوگا اس چیز کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم کے نہیں چھوڑا۔ خاص و عام میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقرار و مساکین ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا، کہ اگر ان لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرتا مگر وہی جو خوبی عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے۔ اور رسول بادیہ نشینوں کے صدقاتؐ بادیہ نشینوں میں صرف کرتے تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آٹھ اصناف ہیں برابر تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو لے مل جائے۔ بلکہ تقسیم کرتے تھے بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ یہ تقسیم کسی خاص صورت میں معین نہ تھی اور نہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیفِ قلب تھی یہ تو حضرت کی صوابدید پر منحصر تھی اور موجود ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ فاقہ کشی سے بچ جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچتا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور انفال حقِ امام ہے اور ہر وہ زمین جو زمانۂ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آخر تک ایک ہی رہے گا خواہ وہ اہلِ جود سے لی گئی ہو یا اہلِ عدل سے رسول کی ذمہ داری اولین و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے خون بلحاظ قدر و قیمت برابر ہیں۔ جو فقرار و مساکین ہیں ان کی خبر گیری امرار کے ذمہ ہے جو مالِ خمس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ فقرار جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حصہ اموالِ مردم سے پا چکے ہیں اب ان میں کوئی باقی نہ رہا۔

اور جو فقرار اور قرابتداران رسول ہیں ان کے لئے خمس تھا جس نے بے نیاز کر دیا ان کو صدقات نبی و امام سے پس نہ کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقرار و عوام میں اور نہ قرابتداران رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مالِ نبی و امام پر زکوٰۃ نہ ہوگی کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہا۔ سب اپنا اپنا حق اپنے اپنے طریقہ سے پا چکے۔

٥ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَظُنُّهُ السَّيَّارِيَّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: لَمَّا وَرَدَ أَبُوالْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ رَآهُ يَرُدُّ الْمَظَالِمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا بَالُ مَظْلِمَتِنَا لَا تُرَدُّ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمَّا فَتَحَ عَلَىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَدَكَ وَمَا وَالَاهَا، لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ» فَلَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ هُمْ؟ فَرَاجَعَ فِي ذَٰلِكَ جَبْرَئِيلَ وَرَاجَعَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام رَبَّهُ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ: ادْفَعْ فَدَكَ إِلَىٰ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهَا: يَا فَاطِمَةُ! إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكِ فَدَكَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ اللهِ وَمِنْكَ، فَلَمْ

يَزْلْ وُكَلاؤُهَا فِيهَا حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا وُلِّيَ أَبُوبَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْهَا وُكَلاءَهَا ، فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهَا ، فَقَالَ لَهَا : ائْتِينِي بِأَسْوَدَ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكِ بِذٰلِكَ ، فَجَاءَتْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأُمِّ أَيْمَنَ فَشَهِدَا لَهَا ، فَكَتَبَ لَهَا بِتَرْكِ التَّعَرُّضِ ، فَخَرَجَتْ وَالْكِتَابُ مَعَهَا فَلَقِيَهَا عُمَرُ فَقَالَ : مَا هٰذَا مَعَكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَتْ كِتَابٌ كَتَبَهُ لِيَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ، قَالَ : أَرِينِيهِ فَأَبَتْ ، فَانْتَزَعَهُ مِنْ يَدِهَا وَنَظَرَ فِيهِ ، ثُمَّ تَفَلَ فِيهِ وَمَحَاهُ وَخَرَقَهُ ، فَقَالَ لَهَا : هٰذَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ أَبُوكِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَضَعِي الْحِبَالَ(٢) فِي رِقَابِنَا ، فَقَالَ لَهُ الْمَهْدِيُّ : يَا أَبَا الْحَسَنِ حُدَّهَا لِي ، فَقَالَ : حَدٌّ مِنْهَا جَبَلُ أُحُدٍ ، وَحَدٌّ مِنْهَا عَرِيشُ مِصْرَ ، وَحَدٌّ مِنْهَا سِيفُ الْبَحْرِ ، وَحَدٌّ مِنْهَا دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ ، فَقَالَ لَهُ : كُلُّ هٰذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا كُلُّهُ إِنَّ هٰذَا كُلَّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَى أَهْلِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، فَقَالَ : كَثِيرٌ ، وَأَنْظُرُ فِيهِ .

۵۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مہدی عباسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غصب شدہ مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غصب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی کو فدک پر فتح دی۔ اور بغیر جنگ حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اے رسولؐ ذوی القربیٰ کا حق اسے دے دو۔ جبرئیل سے حضرت نے پوچھا یہ کون ہیں جبرئیل نے خدا سے پوچھا۔ خدا نے وحی کی فدک فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ فدک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسولؐ نے عطا کیا ہے میں نے اسے قبول کیا۔ پس حضرتِ فاطمہ کے وکلا حیاتِ رسولؐ تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انھوں نے وکلاء فاطمہ کو فدک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابوبکر کے پاس آئیں اور واپسی کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالا گورا گواہ لاؤ وہ امیرالمومنین اور اُمّ ایمن کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابوبکر نے واگذاشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ اس تحریر کو لے کر نکلیں، راہ میں عمر ملے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ نے فرمایا۔ یہ تحریر ابوبکر نے مجھے لکھ کر دی ہے انھوں نے کہا مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے انکار کیا۔ عمر نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو پڑھ کر تھوک سے مٹایا اور پھاڑ ڈالا اور کہا اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں رسی ڈال رہی ہو۔ مہدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا ہیں فرمایا ایک کوہِ اُحد ہے دوسری عریشِ مصر، تیسری سیف البحر اور چوتھی دومتہ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ، فرمایا ہاں اس علاقہ پر لڑائی نہیں ہوئی۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں غور کروں گا

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْأَنْفَالُ هُوَ النَّفْلُ وَفِي سُورَةِ الْأَنْفَالِ جَدْعُ الْأَنْفِ .

۶- محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ انفال بخشش الٰہی ہے سورۂ انفال نازل کر کے خدا نے ہمارے مخالفوں کی ناک رگڑ دی ہے۔

۷ ـ أَحْمَدُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ» فَقِيلَ لَهُ: فَمَا كَانَ لِلهِ فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ فَهُوَ لِلْإِمَامِ، فَقِيلَ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ الْأَصْنَافِ أَكْثَرَ وَصِنْفٌ أَقَلَّ، مَا يُصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَى الْإِمَامِ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَيْفَ يَصْنَعُ؟ أَلَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَىٰ مَا يَرَىٰ؟ كَذَٰلِكَ الْإِمَامُ. ۸/۴۱ انفال

۷- امام رضا علیہ السلام سے آیہ و اعلموا انما غنمتم الخ کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سہم کا مالک کون ہے۔ فرمایا رسول اللہ اور جو رسول کا سہم ہے اس کا مالک امام ہے۔ کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک صنف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کی کیا صورت ہوگی فرمایا یہ امام کی رائے پر موقوف ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ کے وقت ہوتا تھا حضرت اپنی رائے سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے پس یہی صورت امام کے لئے ہے۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَدِيدِ وَالرَّصَاصِ وَالصُّفْرِ، فَقَالَ: عَلَيْهَا الْخُمُسُ.

۸- امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا ہے سونے، چاندی لوہا، رانگا اور تانبے کی کانوں کے متعلق فرمایا ان پر خمس ہے

۹ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: الْإِمَامُ يُجْرِي وَيُنَفِّلُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ السِّهَامُ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِقَوْمٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ نَصِيباً وَإِنْ شَاءَ قَسَمَ ذَٰلِكَ بَيْنَهُمْ.

۹- زرارہ سے مروی ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ قبل تقسیم سہام جسے چاہے بخشے۔ جسے چاہے عطا کرے۔ رسول اللہ نے جنگ کی ایسی قوم کی مدد سے (اعراب) جن کا حصہ مالِ فے میں نہ تھا لہٰذا حضرت نے نہ دیا لیکن اگر چاہتے تو ان کے درمیان تقسیم کر دیتے

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَكِيمٍ مُؤَذِّنِ ابْنِ عِيسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: هِيَ وَاللهِ الْإِفَادَةُ يَوْماً بِيَوْمٍ إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شِيعَتَهُ فِي حِلٍّ لِيَزْكُوا.

۱۰۔ حکیم موذن بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ آیہ واعلموا انما غنمتم کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچانا روز بروز ہے میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْخُمُسِ فَقَالَ: فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ.

۱۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ہر اس شے میں ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں کم ہو یا زیادہ۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَتَبْتُ: جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ تُعَلِّمُنِي مَا الْفَائِدَةُ وَمَا حَدُّهَا رَأْيَكَ ـ أَبْقَاكَ اللهُ تَعَالَى ـ أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِبَيَانِ ذَلِكَ لِكَيْلَا أَكُونَ مُقِيماً عَلَى حَرَامٍ لَا صَلَاةَ لِي وَلَا صَوْمَ، فَكَتَبَ: الْفَائِدَةُ مِمَّا يُفِيدُ إِلَيْكَ فِي تِجَارَةٍ مِنْ رِبْحِهَا وَحَرْثٍ بَعْدَ الْغَرَامِ أَوْ جَائِزَةٍ.

۱۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے فائدہ کی حد بتایئے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اس توضیح سے مجھ پر احسان کیجئے تاکہ امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور روزہ و نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت نے جواب میں لکھا ہر وہ چیز جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نفع پر خمس ہوگا اور زراعت پر بعد منہائی اخراجات وغیرہ۔

١٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْخُمْسُ أُخْرِجُهُ قَبْلَ الْمَؤُونَةِ أَوْ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ ، فَكَتَبَ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ.

۱۳۔ ابونصر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ خمس منہائی اخراجات سے پہلے دیا جائے گا یا بعد میں۔ حضرت نے لکھا بعد میں۔

١٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ قُوتِلَ عَلَيْهِ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ فَإِنَّ لَنَا خُمُسَهُ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمْسِ شَيْئاً حَتَّى يَصِلَ إِلَيْنَا حَقُّنَا ،

۱۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مالِ غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

١٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : طَلَبْنَا الْإِذْنَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا : ادْخُلُوا اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ، فَدَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مَعِي ؛ فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ : أُحِبُّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ بِالْمَسْأَلَةِ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِمَّنْ سَبَاهُ بَنُو أُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يُحَرِّمُوا وَلَا يُحَلِّلُوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَ إِنَّمَا ذٰلِكَ لَكُمْ ، فَإِذَا ذَكَرْتُ [رَدَّ] الَّذِي كُنْتُ فِيهِ دَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ مَا يَكَادُ يُفْسِدُ عَلَيَّ عَقْلِي مَا أَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ مِمَّا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ وَ كُلُّ مَنْ كَانَ فِي مِثْلِ حَالِكَ مِنْ وَرَائِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَقُمْنَا وَ خَرَجْنَا وَسَبَقَنَا مُعَتِّبٌ إِلَى النَّفَرِ الْقُعُودِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ إِذْنَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُمْ : قَدْ ظَفِرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ نَافِعٍ بِشَيْءٍ مَا ظَفِرَ بِمِثْلِهِ أَحَدٌ قَطُّ قِيلَ لَهُ : وَمَا ذَاكَ فَفَسَّرَهُ لَهُمْ ، فَقَامَ اثْنَانِ فَدَخَلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِنْ سَبَايَا بَنِي أُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ فِي حِلٍّ ، فَقَالَ : وَ ذَاكَ إِلَيْنَا ؟ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا ، مَا لَنَا أَنْ نُحِلَّ وَلَا أَنْ نُحَرِّمَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلَانِ وَ غَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا بَدَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام

فَقَالَ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ فُلانٍ؟ يَجِيئُنِي فَيَسْتَحِلُّنِي مِمَّا صَنَعَتْ بَنُو أُمَيَّةَ، كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّ ذٰلِكَ لَنَا؟! وَلَمْ يَنْتَفِعْ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِقَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ إِلَّا الْأَوَّلَيْنِ فَإِنَّهُمَا غَنِيَا بِحَاجَتِهِمَا.

۱۵۔ عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ہم چند آدمی جن میں غلام زادگان سلاطین بنی اُمیہ داخل تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اذن طلبی کے لئے حاضر ہوئے ہم نے کہلا کر بھیجا۔ جواب آیا کہ دو دو داخل ہوں میں داخل ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اذن گفتگو حاصل کر کے سوال کر میں جواب سنوں گا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کے مجاز نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام کر دیں اور یہ کہ کم یا زیادہ، جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اس کے اہل نہیں اس کے مستحق تو آپ ہیں پس جب میں نے اس پر غور کیا تو ان کی خدمت ترک کر دی اور توبہ کی کیونکہ اس تصور نے میری عقل کو فاسد کر دیا تھا حضرتؑ نے فرمایا جو ہو چکا وہ تیرے لئے حلال ہے اور جس کا حال تیرا سا ہو اس کے لئے بھی۔

راوی کہتا ہے ہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کا غلام معتب ان لوگوں کے پاس آیا جو اذن امام کے منتظر تھے پس دو کھڑے ہوئے۔ غلام نے ان سے کہا کامیابی حاصل کی۔ عبدالعزیز ابن نافع نے ایسی کامیابی کہ دوسروں کو نصیب نہ ہو گی۔ پوچھا وہ کیا اس نے بیان کیا یہ سن کر دونوں کھڑے ہوئے اور خدمت امام میں آ کر کہنے لگے۔ میرا باپ بنی اُمیّہ کے قیدیوں میں سے تھا اور ہم جانتے ہیں کہ بنی امیہ اس کے اہل نہیں جو ان کے پاس ہے کم یا زیادہ، میں چاہتا ہوں کہ جو میں نے خدمت سلاطین بنی امیہ سے حاصل کیا ہے اسے حلال قرار دیجئے۔ فرمایا۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم حلال یا حرام قرار دیں یہ سن کر وہ دونوں چلے گئے۔ امام کو ان پر غصہ آیا۔ اس رات جو کوئی آپ کے پاس آیا۔ آپؑ نے یہی ذکر کیا۔ فرمایا کیا تم تعجب نہیں کرتے فلاں شخص سے کہ میں حلال کر دوں مال بنی امیہ کو (انھوں نے دھوکا دیا تھا ترک ملازمت نہ کی تھی اور نہ توبہ کی تھی اور وہ اس حیلہ سے خلافت بنی امیہ کو جائز قرار دینا چاہتے تھے) گویا وہ سمجھتے تھے کہ حرام کو حلال بنانا ہمارے اختیار میں ہے پس اس رات اور دن میں نہ فائدہ پایا کسی نے قلیل و کثیر سے سوائے اول والے دو آدمیوں کے وہ بے پروا ہو گئے اپنی ضرورتوں سے

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: مِنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّاسِ الزِّنَا؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: مِنْ قِبَلِ خُمُسِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؛ إِلَّا شِيعَتَنَا الْأَطْيَبِينَ، فَإِنَّهُ مُحَلَّلٌ لَهُمْ لِمِيلَادِهِمْ.

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا ہم اہل بیت کے خمس ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے وہ لوگ کنیزوں کو خریدتے ہیں اور خمس ادا نہیں

کرتے) لیکن ہمارے شیعہ جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد حلال ہوتی ہے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انفال ہے اور ہمارے لئے پاک و صاف مال ہے۔

١٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ ، لَا وَارِثَ لَهُ وَلَا مَوْلَى قَالَ: هُوَ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ» .

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا شخص مر جائے جس کا کوئی وارث نہ ہو اور نہ آقا ہو تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا فرمایا اس کا حکم اس آیت کے تحت ہوگا، یسئلونک عن الانفال یعنی امام اس کا مالک ہے۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكَنْزِ ، كَمْ فِيهِ ؟ قَالَ : الْخُمُسُ ؛ وَعَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا ؟ قَالَ : الْخُمُسُ وَكَذٰلِكَ الرَّصَاصُ وَالصُّفْرُ وَ الْحَدِيدُ، وَ كُلُّمَا كَانَ مِنَ الْمَعَادِنِ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ .

۱۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیا ہے فرمایا خمس ہے، پوچھا معدن کے متعلق کیا ہے۔ فرمایا خمس اسی طرح رانگا، تانبا اور لوہا ہے ہر معدنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمُسِ فَيَقُولَ : يَا رَبِّ خُمُسِي ؛ وَقَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِشِيعَتِنَا لِتَطِيبَ وِلَادَتُهُمْ وَلِتَزْكُوَ وِلَادَتُهُمْ.(۱)

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس (یعنی اپنا حق طلب کریں گے

اور ہم نے اپنے شیعوں کے لیے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک وصاف ہو۔

٢١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَمَّا يُخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ وَعَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا فِيهِ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَاراً فَفِيهِ الْخُمُسُ .

٢١۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریاؤں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کی کتنی مقدار پر خمس ہے فرمایا۔ ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَيْهِ : يَا سَيِّدِي رَجُلٌ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالٌ يَحُجُّ بِهِ ، هَلْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْمَالِ حِينَ يَصِيرُ إِلَيْهِ الْخُمُسُ أَوْ عَلَىٰ مَا فَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ عَلَيْهِ الْخُمُسُ .

٢٢۔ راوی نے امام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا گیا آیا اس مال پر جب کہ اس کے پاس مال خمس بھی آیا ہو یا حج کے بعد جو اس کے پاس بچ رہے اس پر خمس ہے فرمایا نہیں۔

٢٣ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ : سَرَّحَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصِلَةٍ إِلَىٰ أَبِي ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبِي : هَلْ عَلَيَّ فِيمَا سَرَّحْتَ إِلَيَّ خُمُسٌ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : لَا خُمُسَ عَلَيْكَ فِيمَا سَرَّحَ بِهِ صَاحِبُ الْخُمُسِ .

٢٣۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا تمہارے اوپر خمس نہیں ہے جبکہ صاحب مال نے تصریح کردی ہو یعنی نصاب یا خمس ادا کردیا ہو امام نے فرمایا اگر کسی شے پر خمس ادا کردیا گیا ہو تو دوبارہ امام کو خمس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

٢٤ ـ سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ كِتَابَ أَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا أَوْجَبَهُ عَلَىٰ أَصْحَابِ الضِّيَاعِ نِصْفُ السُّدُسِ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ وَأَنَّهُ لَيْسَ عَلَىٰ مَنْ لَمْ تَقُمْ ضَيْعَتُهُ بِمَؤُونَتِهِ نِصْفُ السُّدُسِ وَلَا غَيْرُ ذٰلِكَ فَاخْتَلَفَ مَنْ قِبَلَنَا فِي ذٰلِكَ فَقَالُوا : يَجِبُ عَلَى الضِّيَاعِ الْخُمُسُ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ ، مَؤُونَةِ الضَّيْعَةِ وَخَرَاجِهَا لَا مَؤُونَةِ الرَّجُلِ وَعِيَالِهِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بَعْدَ مَؤُونَتِهِ وَمَؤُونَةِ عِيَالِهِ وَ [بَعْدَ] خَرَاجِ السُّلْطَانِ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ پڑھی علی بن مہزیار نے آپ کے پدر بزرگوار کی تحریر میرے سامنے اس چیز کے متعلق جو واجب ہے ارباب زراعت پر کہ اخراجات نکالنے کے بعد چھٹے حصے کا نصف زکوٰۃ ہے اور نہیں اس پر نصف سدس جو اپنے خرچ سے زمین کو قابل کاشت بنائے اس امر میں ہماری طرف سے اختلاف ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ زراعت پر خمس بھی ہے بعد وضع اخراجات زراعت اور ٹیکس سرکاری بغیر اس کے ذاتی خرچ اور عیال کے خرچ کے۔ حضرت نے لکھا بعد خرچ زراعت و عیال و سرکاری ٹیکس واجب ہوگا۔

٢٥ - سَهْلٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ تُجَّارِ فَارِسَ مِنْ بَعْضِ مَوَالِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَسْأَلُهُ الْإِذْنَ فِي الْخُمُسِ (٢) فَكَتَبَ إِلَيْهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ ضَمِنَ عَلَى الْعَمَلِ الثَّوَابَ وَعَلَى الضِّيقِ الْهَمَّ (٣)، لَا يَحِلُّ مَالٌ إِلَّا مِنْ وَجْهٍ أَحَلَّهُ اللَّهُ وَإِنَّ الْخُمُسَ عَوْنُنَا عَلَى دِينِنَا وَعَلَى عِيَالاتِنَا وَعَلَى مَوَالِينَا وَمَا نَبْذُلُهُ وَنَشْتَرِي مِنْ أَعْرَاضِنَا مِمَّنْ نَخَافُ سَطْوَتَهُ، فَلَا تَزْوُوهُ عَنَّا وَلَا تَحْرِمُوا أَنْفُسَكُمْ دُعَاءَنَا مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ إِخْرَاجَهُ مِفْتَاحُ رِزْقِكُمْ وَتَمْحِيصُ ذُنُوبِكُمْ وَمَا تَمْهَدُونَ لِأَنْفُسِكُمْ لِيَوْمِ فَاقَتِكُمْ وَالْمُسْلِمُ مَنْ يَفِي لِلَّهِ بِمَا عَهِدَ إِلَيْهِ وَلَيْسَ الْمُسْلِمُ مَنْ أَجَابَ بِاللِّسَانِ وَخَالَفَ بِالْقَلْبِ وَالسَّلَامُ .

۲۵۔ راوی کہتا ہے کہ ایک فارس کے سوداگر نے امام رضا علیہ السلام کے غلام کو خط لکھا کہ حضرت سے اجازت چاہیئے میرے لئے خمس کو اپنے لئے صرف کرنے کی حضرت نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ صاحب وسعت و بخشش ہے کسی کے مال کا محتاج نہیں وہ ضامن ہے عملِ خیر پر ثواب دینے کا، دل تنگی کے عوض کا نہیں، کوئی مال حلال نہ ہوگا مگر اسی طرح جیسے اللہ نے حلال کیا ہے۔ خمس ہمارے دین کی اعانت کے لئے ہے اور جو ہم خرچ کریں یا سامان خریدیں دشمنوں کے ظلم سے بچنے کے لئے تم اس کو ہم سے نہ روکو اور اپنے نفسوں کو ہماری دعاؤں سے محروم نہ کرو۔ اخراج تمہارے رزقوں کی کنجی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹانے والا ہے اور بچانے والا ہے تم کو فاقہ کے دن سے۔ مسلم وہ ہے جو وفا کرے اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ہے وہ مسلمان نہیں جو احکام خدا کو زبان سے تو قبول کرے اور دل سے مخالفت کرے۔

٢٦ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَدِمَ قَوْمٌ مِنْ خُرَاسَانَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَسَأَلُوهُ أَنْ يَجْعَلَهُمْ فِي حِلٍّ مِنَ الْخُمُسِ ، فَقَالَ : مَا أَمْحَلَ هَذَا ، تُمْحِضُونَا بِالْمَوَدَّةِ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَزْوُونَ عَنَّا حَقّاً جَعَلَهُ اللَّهُ لَنَا وَجَعَلَنَا لَهُ وَهُوَ الْخُمُسُ . لَا نَجْعَلُ ، لَا نَجْعَلُ ، لَا نَجْعَلُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ فِي حِلٍّ ،

۲۶۔ راوی کہتا ہے کہ خراسان کے کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں خمس سے بری کر دیجئے فرمایا کیسی سخت ہے تمہاری یہ خواہش تو زبان سے ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ہمارے حق کو ہم سے روکتے ہو حالانکہ وہ خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہ خمس ہے میں ایسا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی کے لئے حلال قرار دے دوں۔

٢٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ وَكَانَ يَتَوَلَّى لَهُ الْوَقْفَ بِقُمَّ ، فَقَالَ : يَا سَيِّدِي ! اجْعَلْنِي مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ فِي حِلٍّ ، فَإِنِّي أَنْفَقْتُهَا ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ فِي حِلٍّ ، فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ ،قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَحَدُهُمْ يَثِبُ عَلَى أَمْوَالِ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَيْتَامِهِمْ وَمَسَاكِينِهِمْ وَ فُقَرَائِهِمْ وَ أَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ فَيَأْخُذُهُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَقُولُ : اجْعَلْنِي فِي حِلٍّ ، أَتَرَاهُ ظَنَّ أَنِّي أَقُولُ : لَا أَفْعَلُ، وَاللهِ لَيَسْأَلَنَّهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذٰلِكَ سُؤَالاً حَثِيثاً

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد جو حضرت کی طرف سے قم کے وقف کا متولی تھا آیا اور کہنے لگا میں دس ہزار اپنے خرچ میں لے آیا ہوں مجھے معاف کر دیجئے۔ فرمایا معاف کر دیئے فرمایا معاف کئے جب وہ چلا گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس نے حملہ کیا آل محمدؐ کے ان کے یتیموں فقیروں اور مسافروں کے حق پر، مال کو لے کر چھپا دیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے وہ میرے لئے حلال قرار دیجئے اس کا گمان تھا میں ایسا نہ کروں گا ان لوگوں سے اللہ روز قیامت سخت باز پرس کریگا

٢٨ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْعَنْبَرِ[1] وَغَوْصِ اللُّؤْلُؤِ ، فَقَالَ عليه السلام : عَلَيْهِ الْخُمُسُ .

۲۸۔ حلبی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عنبر اور غوطہ سے نکلنے والے موتیوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر خمس ہے۔

ایک سو انتیسواں باب
طینت مومن وکافر
(بَابُ) ١٢٩
(طِينَةِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ[2] ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ رَجُلٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّبِيِّينَ مِنْ طِينَةِ عِلِّيِّينَ : قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ، وَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ [جَعَلَ] خَلَقَ أَبْدَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ وَ خَلَقَ الْكُفَّارَ مِنْ طِينَةِ سِجِّينٍ : قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ ، فَخَلَطَ بَيْنَ الطِّينَتَيْنِ ، فَمِنْ هٰذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَ يَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَمِنْ هٰهُنَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ السَّيِّئَةَ وَمِنْ هٰهُنَا يُصِيبُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَحِنُّ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَقُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَحِنُّ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ .

۱- فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو قلوب و ابدان کو علیین سے بنایا ہے اور اسی طینت سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب طینت سجین سے بنائے گئے ہیں اور اسی سے ان کے ابدان ، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے۔

توضیح:- اخبار و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ اور پاک و صاف طینت سے پیدا کیا ہے اور اشقیاء کو سجین یا دوزخ کی مٹی سے بنایا ہے اور ایک گروہ کو دونوں کے امتزاج سے۔

اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بندہ سعادت و شقاوت پر مجبور ہے جس کو اللہ نے جنت کی خاک سے پیدا کیا تو اس کا نیکی کرنا قابلِ تعریف نہ ہوگا۔ کل شیء یرجع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل قابلِ جزا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضا سے نیکی کرنے پر مجبور ہے اسی طرح جس کو طینت نار سے پیدا کیا ہے اس میں شیطنت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت و جبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے لہٰذا یہ حدیث جبر پر دال ہے۔

ردِ شبہ:- ہر انسان اپنی خلقت کے بعد اس دنیا میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ اس کے وجود میں آنے سے پہلے ہی علمِ الٰہی میں تھا لہٰذا باختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا اسی اندازہ کو تقدیرِ الٰہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم عین ذات ہے لہٰذا ہمارے علم سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں، ہم بعد وقوع فعل کسی چیز کا علم حاصل کرتے ہیں اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا وہ علمِ آگہی میں بذات و صفات موجود تھا لہٰذا اس کی خلقت اسی لحاظ سے کی گئی جس لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے انھوں نے دھوکا کھایا

ہے اور علمِ الٰہی کو سمجھا ہی نہیں ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر عدلِ الٰہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بُری سے، حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہمارے پہلے جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

ایک صناع ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پُرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی غرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے وہ اس پر غور کرتا ہے کہ ہر پُرزے کا کام کیسا ہوگا۔ ان کاموں کو پیشِ نظر رکھ کر وہ بعض پُرزے فولاد کے بناتا ہے بعض معمولی لوہے کے، بعض پیتل تانبے کے بعض ربر یا چمڑے کے۔ ساخت اور مادہ میں یہ اختلاف پرزوں کی آئندہ کارگزاریوں پر ہے جس کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے اسی طرح جو نفس انسانی عالمِ وجود میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم میں باری تعالیٰ کے تھا۔ لہٰذا اس نے مومن کو علیین سے بنایا اور کافر کو سجین سے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْجَازِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ؛ وَقَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْمُنْكَرِ إِلَّا أَنْكَرَهُ؛ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ: طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ إِلَّا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا، هُمُ الْأَصْلُ وَلَهُمْ فَضْلُهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ الْفَرْعُ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ، كَذَلِكَ لَا يُفَرِّقُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شِيعَتِهِمْ.

وَقَالَ: طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ وَأَمَّا الْمُسْتَضْعَفُونَ فَمِنْ تُرَابٍ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيمَانِهِ وَلَا نَاصِبٌ عَنْ نَصْبِهِ وَلِلَّهِ الْمَشِيئَةُ فِيهِمْ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینیات تین ہیں۔ طینت الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینت نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور یہی وجہ فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لسدار طینت کی فرع ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنے نصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں مشیتِ خدا جاری ہے۔

جواب شبہ:- کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کوئی نبی ہو یا ولی مومن ہو یا کافر، ہر ایک کا پیکر اسی خاک سے بنتا ہے جس سے ہم بنے ہیں نہ کسی کے لئے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر علیین و سجین سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں خلقت و طینت سے مراد حقیقتِ انسانیہ ہے جو ایک غیر مرئی چیز ہے اور وہی لفظ "میں" کا مصداق ہے جب یہ آواز کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا بدن میرا نفس، میری روح، تو معلوم ہوتا ہے کہ "میں" کہنے والا نہ بدن ہے نہ نفس ہے نہ روح، کیوں کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی "میں" حقیقتِ انسانیہ ہے جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا) یہی جوہر ہے جس کی خلقت علیین یا سجین سے ہوتی ہے یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں اسی کو نطفۂ انسانیہ کے اندر چھپا دیا جاتا ہے نطفہ میں اجزائے زائدہ ہیں اسی طرح سارا بدن اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزا کم و بیش ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کبھی فربہ ہوتا ہے کبھی لاغر، یہی اجزائے اصلیہ ہیں جن سے روز الست خالقِ عالم نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا جو بدن ماں کے پیٹ میں بنتا ہے وہ بے شک اسی زمین کی پیداوار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقت انسانیہ ہیں فافہم و تدبر۔

۲۳/۱۲ مومنون

۴ ۳ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِ ؟ فَقَالَ : مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَداً!

۳۔ صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدا نے طینتِ مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینتِ انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر و شرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔

توضیح:- یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینت مومن اور طینت انبیاء ایک ہیں تو پھر مومن کو بھی معصوم ہونا چاہیئے لیکن ایسا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طینت کے درجات ہیں کوئی زیادہ پاک و صاف ہے کوئی کم، پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوتے ہیں وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفٰی و اطہر ہوتی ہے۔

۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ، وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا مِنْهُ وَخَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ، وَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۞ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۞ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۞ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ» وَخَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۞ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۞ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۞ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ». ۸۳/۱۹/۲۱

۴۔ ابوحمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ خدا نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس سے ہم کو پیدا کیا ہے اور ان کے ابدان کو دوسری چیز سے۔ ان کے قلوب ہماری طرف اسی لئے مائل ہیں کہ ان کی اور ہماری خلقت ایک ہی چیز سے ہے پھر سورۂ المطففین کی یہ آیت پڑھی۔ بے شک ابرار کی کتاب علیین میں ہے اور اے رسولؐ! تم جانتے ہو علیین کیا ہے وہ لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی گواہی خدا کے مقرب بندے دیتے ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے بنے ہیں اور اسی سے ان کے پیرو پیدا ہوئے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں کہ دونوں کی طینت ایک ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے اور تم جانتے ہو سجین کیا ہے۔ وہ کتاب مرقوم ہے ہلاکت ہے روز قیامت جھٹلانے والوں کے لئے۔ ۸۳/۱۸

توضیح:۔ کتاب مرقوم کی توضیح میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں انسان جو چیزیں اپنے حواس سے محسوس کرتا ہے اس کا اثر اس کی روح پر واقع ہوتا ہے اور یہ سب اس کے صحیفۂ ذات اور خزانۂ مدرکات میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور اسی طرح ہر ذرۂ نیکی وبدی وہاں مرتسم ہو جاتی ہے جس طرح بار بار کرنے سے کوئی عادت یا ملکہ راسخ ہو جاتا ہے پس افعال متکرہ یا عقاید راسخہ نفوس میں اس طرح جم جاتے ہیں جیسے نقوش کتابت کاغذ پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ (یہی ہیں وہ جن کے قلوب پر اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے انہی صحائف نفسیہ کو صحائف الاعمال کہا گیا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں إِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (جب یہ صحیفے کھول دیئے جائیں گے) اور یہ بھی فرمایا ہے وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا (روز قیامت ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں پڑا ہوا اڑ رہا ہوگا اور روز قیامت ہم وہ مکتوب بھی نکال باہر کریں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا) یہ وہی کتاب ہوگی جو نفسِ انسانی پر لکھی گئی ہوگی۔ پس نیکوں کی یہ کتاب طینت علیین سے متعلق ہوگی اور فجار کی سجین سے۔

۵۸/۲۲ مجادلہ
۸۱/۱۰ تکویر
۱۷/۱۳ بنی اسرائیل

٥ ـ عدةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُوسُفَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا مَوْلَاكَ ، عَبْدُاللهِ بْنِ كَيْسَانٍ ، قَالَ : أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُهُ وَ أَمَّا أَنْتَ ، فَلَسْتُ أَعْرِفُكَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ وَنَشَأْتُ فِي أَرْضِ فَارِسٍ وَإِنَّنِي أُخَالِطُ النَّاسَ فِي التِّجَارَاتِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ ، فَأُخَالِطُ الرَّجُلَ فَأَرَى لَهُ حُسْنَ السَّمْتِ وَحُسْنَ الْخُلْقِ وَ[كَثْرَةَ] أَمَانَةٍ ، ثُمَّ أُفَتِّشُهُ فَأَتَبَيَّنُهُ عَنْ عَدَاوَتِكُمْ وَ أُخَالِطُ الرَّجُلَ فَأَرَى مِنْهُ سُوءَ الْخُلْقِ وَقِلَّةَ أَمَانَةٍ وَزَعَارَةٍ ، ثُمَّ أُفَتِّشُهُ فَأَتَبَيَّنُهُ عَنْ وَلَايَتِكُمْ ، فَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ لِي : أَمَا عَلِمْتَ يَا ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذَ طِينَةً مِنَ الْجَنَّةِ وَ طِينَةً مِنَ النَّارِ فَخَلَطَهُمَا جَمِيعاً ، ثُمَّ نَزَعَ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ ، وَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ ، فَمَا رَأَيْتَ مِنْ أُولٰئِكَ مِنَ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ وَ حُسْنِ السَّمْتِ فَمِمَّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَهُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ ، وَ مَا رَأَيْتَ مِنْ هٰؤُلَاءِ مِنْ قِلَّةِ الْأَمَانَةِ وَسُوءِ الْخُلْقِ وَ الزَّعَارَةِ ، فَمِمَّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طِينَةِ النَّارِ وَ هُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ .

٥۔ عبداللہ بن کیسان کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبداللہ بن کیسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے سلسلے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات و اخلاق والا اور امین تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بد خلق اور خائن سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کیسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بد خلقی اور فتنہ پردازی کو دیکھا اس کا اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

توضیح:۔ مطلب یہ ہے کہ اصلاب اولاد آدم میں بنا بر مشیت ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا۔ پھر ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر بلحاظ دوسری طینت کے ہے جس سے اصلاب آبا میں اتصال رہا تھا علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ نَعَمْ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن طینت انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ[1]، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عليه السلام بَعَثَ جَبْرَئِيلَ فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً بَلَغَتْ قَبْضَتُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَ أَخَذَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ تُرْبَةً وَ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا إِلَى الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْقُصْوَى.

فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَتَهُ فَأَمْسَكَ الْقَبْضَةَ الْأُولَى بِيَمِينِهِ وَالْقَبْضَةَ الْأُخْرَى بِشِمَالِهِ، فَفَلَقَ الطِّينَ فِلْقَتَيْنِ فَذَرَا مِنَ الْأَرْضِ ذَرْواً وَ مِنَ السَّمَاوَاتِ ذَرْواً[2] فَقَالَ لِلَّذِي بِيَمِينِهِ: مِنْكَ الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالسُّعَدَاءُ وَ مَنْ أُرِيدُ كَرَامَتَهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، وَقَالَ لِلَّذِي بِشِمَالِهِ: مِنْكَ الْجَبَّارُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْكَافِرُونَ وَ الطَّوَاغِيتُ وَ مَنْ أُرِيدُ هَوَانَهُ وَ شِقْوَتَهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، ثُمَّ إِنَّ الطِّينَتَيْنِ خَلَطَتَا جَمِيعاً، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «إِنَّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى»[3] فَالْحَبُّ طِينَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَلْقَى اللهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَالنَّوَى طِينَةُ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَأَوْا عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَإِنَّمَا سُمِّيَ النَّوَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَأَى عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَتَبَاعَدَ عَنْهُ وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ» فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي تَخْرُجُ طِينَتُهُ مِنْ طِينَةِ الْكَافِرِ وَ الْمَيِّتُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الْحَيِّ: هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ طِينَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ، وَ الْمَيِّتُ: الْكَافِرُ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «أَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ»[4] فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَاطُ طِينَتِهِ مَعَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَكَانَ حَيَاتُهُ حِينَ فَرَّقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا بِكَلِمَتِهِ. كَذٰلِكَ يُخْرِجُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمِيلَادِ مِنَ الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيّاً وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ»[5]

۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز اول کی ساعت میں بھیجا۔ انھوں نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان دنیا تک کی خاک لے لی اور پھر بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داہنے ہاتھ میں

لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور بکھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا تجھ سے رسول، نبی، وصی، صدیق، مومن اور وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لئے جو کچھ کہا تھا۔ یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا۔ تجھ سے جبار مشرک وکافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش ونافرمان، جن کی ذلت و بدبختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملایا۔ اسی کو ظاہر کرتی ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دانۂ طینت مومن ہے اور نوئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر شر سے دور ہیں نوئی نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیکی سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ نکالتا ہے پس زندہ وہ مومن ہے۔ جس کی طینت، طینتِ کافر سے نکلتی ہے اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس حی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی مطلب ہے خدا کے اس قول سے جو مُردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینتِ کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبرئیل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ سورۂ یٰسین میں ہے تاکہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

توضیحات:- حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے اس کے اسرار واقعیہ کو کو انبیاء اور آئمہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مصالح ایزدی کو سمجھنا عقولِ بشری سے باہر ہے ہمارے سمجھانے کو جو کچھ معصومینؑ نے بیان کیا ہے وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے اور ایک اجمالی بیان ہے اس کی حقیقت کا علم صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے جو خلقتِ عالم کے وقت موجود تھے اور جو مدرسہ من لدن کے تعلیم یافتہ تھے۔

اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں:۔ کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور معضلات الاثار سے ہے اس سے جبر کا اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علمائے امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے۔

۱۔ اخباریوں کا مسلک یہ ہے کہ ہم کو مجملاً ایمان لانا کافی ہے اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جہل کا اقرار کر لینا چاہیئے اور کہنا چاہیئے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا اس کا حقیقی علم آئمہ علیہم السلام کو ہے۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث محمول بر تقیہ ہے جس میں روایات عامہ اور مصاحب اشاعرہ جبریہ

کی موافقت کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہذا انہی عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا۔ لہذا جبر لازم نہیں آتا۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا فاعل مختار ہونا ثابت ہے جیسے کُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ تو جبر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آل عمران ۳/۱۶۱

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ کنایہ ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا بیّن ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسولِ خدا اور ابو جہل ایک درجہ میں نہیں بلحاظ استعداد قابلیت اور حصولِ کمالات، خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ان امور کا جن کے وہ اہل تھے اور ابو جہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علمِ الٰہی میں تھا اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی۔

۵۔ جب عالم ذر میں اللہ نے روحوں کو مکلف بنایا تو کسی نے باختیار خود خیر کو اختیار کیا۔ کسی نے شر کو۔ لہذا اسی لحاظ سے ان کو خلق کیا گیا۔

اعتراض:۔ خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی کہ اس نے جا بجا سے مٹی منگائی ایک ہی مٹی سے سب کو کیوں نہ پیدا کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مشیتِ ایزدی یہ تھی کہ ہر خطۂ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے چونکہ ہر خطۂ زمین کی تاثیر جداگانہ ہے لہذا ضرورت تھی کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سرزمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے جدا ہو تاکہ شناخت میں آسانی ہو۔

اعتراض:۔ اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے اور پھر ان کو ایک دوسرے سے جدا کر کے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سا کھیل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان تین قسم کے ہیں اوّل وہ طبقہ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیاطین کا آلۂ کار ہے اور کفر و شرک، ظلم و فتنہ پردازی کی نجاست میں ملوث ہے اس کی طینت سجین ہے یعنی

سب سے بدتر یہ نوع انسان کا پست ترین طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے لہذا اس کا وجود مخلوط طینتوں سے ہونا چاہیے۔

اعتراض:۔ جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے تو پھر جزا و سزا بے سود ہے۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر جبراً بنایا ہے خدا نے مومن کو اچھی طینت اور کافر کو بری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنایا ہے جو وہ اس دنیا میں آکر کرے گا چونکہ وہ سب باتیں علم الٰہی میں پہلے سے ہیں لہذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ہے۔

ایک سو تیسواں باب

ذکر تکلیف اول

٭(بَابُ آخَرُ مِنْهُ) ۱۳۰

(وَفِيهِ زِيَادَةُ وُقُوعِ التَّكْلِيفِ الْأَوَّلِ)

١ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَوْعَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ ابْتِدَاءُ الْخَلْقِ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ : كُنْ مَاءً عَذْباً أَخْلُقْ مِنْكَ جَنَّتِي وَ أَهْلَ طَاعَتِي وَ كُنْ مِلْحاً أُجَاجاً أَخْلُقْ مِنْكَ نَارِي وَ أَهْلَ مَعْصِيَتِي ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَامْتَزَجَا ، فَمِنْ ذٰلِكَ صَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَالْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ ثُمَّ أَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً فَإِذَاهُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي ، ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَاسْتَعَرَتْ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : ادْخُلُوهَا فَدَخَلُوهَا ، فَقَالَ : كُونِي بَرْداً وَسَلَاماً فَكَانَتْ بَرْداً وَ سَلَاماً فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ: يَا رَبِّ أَقِلْنَا فَقَالَ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا ، فَذَهَبُوا فَهَابُوهَا ، فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَالْمَعْصِيَةُ فَلَا يَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هٰؤُلَاءِ ، وَلَا هٰؤُلَاءِ مِنْ هٰؤُلَاءِ .

ا۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتدا کیونکر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان

بھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جا میں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ نمکین پانی ہو جا میں تجھ سے اہل نار اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا چنانچہ میٹھا پانی اور کھارا پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر اور کافر سے مومن پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے مٹی لی اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرے داہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ، پھر نار کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی۔ اصحاب شمال سے کہا اس میں داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمین سے کہا تم داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلامتی ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا۔ اے ہمارے رب ہمارے معاملے سے درگزر فرما، فرمایا درگزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز اطاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمین اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمین سے۔

توضیح:- اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے (۱) قدامت مادہ کا ابطال کیوں کہ جب ہر شے کی اصل زندگی پانی سے ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (ہم نے ہر شے کو پانی سے زندہ کیا) پس جب اشیاء کی اصل ہی حادث ہے تو اس سے بننے والا مادہ کیوں نہ حادث ہوگا (۲) عباد اخیار کی خلقت آب شیریں و خوش گوار سے ہوئی ہے یعنی جس طرح آب شیریں سے مخلوقات کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں اسی طرح نیکوں سے فائدہ پہنچتا ہے (۳) عالم ذر ہی میں پتہ چل گیا کہ کس میں فرمانبرداری کی اہلیت ہے اور کس میں نہیں۔ جب روز اول ہی میں امتحان لے لیا گیا تو جو طینت دی گئی ہے وہ اسی کے لحاظ سے ہوئی۔

۳۰ انبیاء ۲۱

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ» إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ ، فَقَالَ وَأَبُوهُ يَسْمَعُ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ التُّرْبَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام فَصَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْعَذْبَ الْفُرَاتَ ثُمَّ تَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْمَالِحَ الْأُجَاجَ فَتَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً فَلَمَّا اخْتَمَرَتِ الطِّينَةُ أَخَذَهَا فَعَرَكَهَا عَرْكاً شَدِيداً فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ مِنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَأَمَرَهُمْ جَمِيعاً أَنْ يَقَعُوا فِي النَّارِ ، فَدَخَلَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً وَأَبَىٰ أَصْحَابُ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا.

۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آیہ، جب تیرے رب نے اولاد آدم کے

اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسینؑ بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی خاک اس زمین سے لی جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آب شیریں اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خمیر ہوگئی تو اسے خوب ملا کہ اس کا ایک ایک جز علیحدہ ہوگیا تو روحیں اس میں سے چیونٹیوں کی طرح نکلیں کچھ داہنی طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ خدا نے سب کو حکم دیا کہ داخل نار ہو داہنی طرف والی اس میں داخل ہوگئیں آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑگئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

توضیح: بعید نہیں کہ آب شیریں سے یہ کنایہ ہو ان اسباب و دواعی کی طرف جو انسان کو خیر و اصلاح کی طرف لے جاتے ہیں جیسے عقل نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دواعی ہیں جو شہوات کو ابھارتے ہیں اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیث اوّل میں اخلق بنک سے یہ مراد ہے کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پیدا کروں گا ورنہ اگر انسان میں جہت خیر نہ ہو تو جنت کے پیدا کرنے سے فائدہ کیا اور نہ کوئی اس کا مستحق ہوگا اور نہ کوئی اللہ کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے ایسے دواعی سرزد نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہگاروں کو عذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطِّينِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً فَعَرَكَهَا ثُمَّ فَرَّقَهَا فِرْقَتَيْنِ بِيَدِهِ ثُمَّ ذَرَأَهُمْ فَإِذَاهُمْ يَدِبُّونَ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَأَمَرَ أَهْلَ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا إِلَيْهَا فَهَابُوهَا فَلَمْ يَدْخُلُوهَا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْيَمِينِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَدَخَلُوهَا فَأَمَرَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ النَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الشِّمَالِ قَالُوا : رَبَّنَا أَقِلْنَا ، فَأَقَالَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : ادْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَقَامُوا عَلَيْهَا وَلَمْ يَدْخُلُوهَا ، فَأَعَادَهُمْ طِيناً وَخَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام . وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : فَلَنْ يَسْتَطِيعَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ وَلَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ : فَيَرَوْنَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ النَّارَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : «قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ» .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی برسایا پھر

اس میں سے مٹی لے کر اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کیے۔ پھر ذرے چیونٹیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لیے آگ کو بلند کیا اور اہل شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس تک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل یمین کو حکم دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کود پڑے خدا نے آگ کو حکم دیا کہ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ جب اہل شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطا سے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انھیں مٹی کی طرف پلٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسولؐ خدا تھے اسی لئے خدا نے فرمایا ہے۔ اے رسولؐ کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

ایک سو اکتیسواں باب

(بَابٌ آخَرُ مِنْهُ) ۱۳۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَاوُدَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءً عَذْباً وَ مَاءً مَالِحاً أُجَاجاً ، فَامْتَزَجَ الْمَاءَانِ، فَأَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ: إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي . ثُمَّ قَالَ: « أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ » ، ثُمَّ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّبِيِّينَ ، فَقَالَ : أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَأَنَّ هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُولِي ، وَأَنَّ هٰذَا عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالُوا: بَلَىٰ فَثَبَتَتْ لَهُمُ النُّبُوَّةُ وَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَىٰ أُولِي الْعَزْمِ أَنَّنِي رَبُّكُمْ وَ مُحَمَّدٌ رَسُولِي وَ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ وُلَاةُ أَمْرِي وَخُزَّانُ عِلْمِي وَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ أَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِي وَأُظْهِرُ بِهِ دَوْلَتِي وَأَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي وَأُعْبَدُ بِهِ طَوْعاً وَكَرْهاً قَالُوا : أَقْرَرْنَا يَا رَبِّ وَشَهِدْنَا ، وَلَمْ يَجْحَدْ آدَمُ وَلَمْ يُقِرَّ فَثَبَتَتِ الْعَزِيمَةُ لِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فِي الْمَهْدِيِّ وَلَمْ يَكُنْ لِآدَمَ عَزْمٌ عَلَى الْإِقْرَارِ بِهِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً» قَالَ: إِنَّمَا هُوَ : فَتَرَكَ ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَأُجِّجَتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا فَهَابُوهَا ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: ادْخُلُوهَا

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً ، فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ : يَارَبِّ أَقِلْنَا ، فَقَالَ : قَدْ أَقَلْتُكُمْ اذْهَبُوا فَادْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا ، فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَالْوَلَايَةُ وَالْمَعْصِيَةُ .

۱۔ حمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے میٹھا پانی پیدا کیا۔ پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر بنی اس کو ید قدرت نے خوب ملایا اس کے ذروں سے چیونٹیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدا نے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پروا نہیں۔ پھر سب روحوں سے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے میثاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ محمدؐ تمہارا رسولؐ ہے اور یہ علیؑ امیرالمومنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاءؑ اولوالعزم (نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمدؐ) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمدؐ کی رسالت کا اور علیؑ کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے والے اوصیاء کا۔ جو والیان امرِ الٰہی اور خاندان علمِ ایزدی ہیں اور مہدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا ناصر ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی وجہ سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بہ خوشی ہو یا بہ اکراہ، سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گواہی دی۔ اور آدمؑ نے نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار ہی۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عزیمت ثابت ہوئی۔ مہدی علیہ السلام کے بارے میں اور آدمؑ کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدمؑ سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔ امام نے فرمایا۔ اس آیت میں نسیَ کے معنے ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ فشاں ہو جب شعلے بھڑکے تو اصحاب یمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگار ہماری خطا سے درگزر، درگزر کر، اچھا اب داخل ہو جاؤ انھوں نے انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

توضیح:- میٹھے اور کڑوے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کبھی وہ خوش ہوتا ہے کبھی ناخوش، کبھی لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے کبھی نہیں یا آبِ شیریں سے مراد اس کی ایمانی قوت ہے اور آب نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

ذرات سے جو چیونٹیوں کی طرح چلنے والے تھے انسان کے وہی اجزائے اصلیہ مراد تھے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں یہی باعثِ تکلیف اور مرکزِ ایمان و عرفان ہیں یہی وہ ہیں جن کو نطفۂ انسانی کے اندر چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کو اجزائے بشری کی صورت میں باقی رکھنے کے ذمہ دار ہیں جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتے ہیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ اجزائے اصلیہ عالم ذر میں صاحبِ عقل و شعور تھے ورنہ الست بربکم کے جواب میں بلیٰ نہ کہتے۔ کیونکہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اسی عالم میں اس کی ربوبیت کی شان دیکھ چکے۔ ان اجزائے اصلیہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری سے دور کی بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض امتحان تھا تاکہ فرمانبردار اور نافرمان کا علم ہو جائے۔ خدا کو تو علم تھا یہ تو صرف بندوں پر اتمامِ حجت کی غرض سے تھا تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔

اصحابِ یمین اور اصحابِ شمال سے مراد فرمانبردار اور نافرمان ہیں چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحابِ یمین کہا گیا ہے اور بدوں کو اصحابِ شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذاتِ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اوصیا سے نظامِ حیاتِ بشری کی وابستگی تھی اور ان کے سہارے دینِ الٰہی قیامت تک چلنے والا تھا لہذا ان کی نبوت اور آئمہ کی امامت کا اقرار لینا ضروری تھا خصوصاً امام مہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر ہر شب قدر میں تاقیامت ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں اور ہر امر نظامِ کائنات کے متعلق ان کے پاس آئے گا چونکہ عہدۂ جلیلہ دین الٰہی کے نشر کا سب سے بڑا سبب ہے لہذا اقرار امامت امام مہدی علیہ السلام ضروری ہوا۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عليه السلام مِنْ ظَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَهُ وَبِالنُّبُوَّةِ لِكُلِّ نَبِيٍّ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِنُبُوَّتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِآدَمَ : انْظُرْ مَاذَا تَرَى ؟ قَالَ : فَنَظَرَ آدَمُ عليه السلام إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَهُمْ ذَرٌّ قَدْ مَلَؤُوا السَّمَاءَ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ مَا أَكْثَرَ ذُرِّيَّتِي وَلِأَمْرٍ مَا خَلَقْتَهُمْ ، فَمَا تُرِيدُ مِنْهُمْ بِأَخْذِكَ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَيُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَيَتَّبِعُونَهُمْ ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذَّرِّ أَعْظَمَ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ كَثِيرٌ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ قَلِيلٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ نُورٌ ؟ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَلِكَ خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَهُمْ فِي كُلِّ حَالَاتِهِمْ ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَتَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ فَأَتَكَلَّمَ ؟ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتَكَ [مِنْ] خِلَافِ كَيْنُونَتِي : قَالَ آدَمُ : يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتَ

خلقتهم على مثال واحد وقدر واحد وطبيعة واحدة وجبلة واحدة وألوان واحدة وأعمار واحدة
و أرزاق سواء لم يبغ بعضهم على بعض ولم يكن بينهم تحاسد ولا تباغض ولا اختلاف في شيء من الأشياء،
قال الله عز وجل يا آدم بروحي نطقت وبضعف طبيعتك تكلفت ما لا علم لك به وأنا الخالق العالم،
بعلمي خالفت بين خلقهم وبمشيئتي يمضي فيهم أمري وإلى تدبيري وتقديري صائرون، لا تبديل
لخلقي ، إنما خلقت الجن والإنس ليعبدون وخلقت الجنة لمن أطاعني وعبدني منهم واتبع
رسلي ولا أبالي وخلقت النار لمن كفر بي وعصاني ولم يتبع رسلي ولا أبالي ، وخلقتك وخلقت
ذريتك من غير فاقة بي إليك وإليهم وإنما خلقتك وخلقتهم لأبلوك وأبلوهم أيكم أحسن عملا في
دار الدنيا في حياتكم و قبل مماتكم فلذلك خلقت الدنيا والآخرة والحياة و الموت والطاعة
والمعصية و الجنة والنار و كذلك أردت في تقديري وتدبيري ، و بعلمي النافذ فيهم خالفت
بين صورهم و أجسامهم و ألوانهم و أعمارهم و أرزاقهم و طاعتهم ومعصيتهم ، فجعلت منهم الشقي
و السعيد و البصير والأعمى والقصير والطويل والجميل والذميم والعالم والجاهل والغني والفقير
والمطيع والعاصي والصحيح و السقيم ومن به الزمانة ومن لا عاهة به ، فينظر الصحيح إلى الذي
به العاهة فيحمدني على عافيته ، وينظر الذي به العاهة إلى الصحيح فيدعوني ويسألني أن أعافيه
و يصبر على بلائي فأثيبه جزيل عطائي ، وينظر الغني إلى الفقير فيحمدني ويشكرني ، وينظر
الفقير إلى الغني فيدعوني ويسألني ، وينظر المؤمن إلى الكافر فيحمدني على ما هديته فلذلك
خلقتهم لأبلوهم في السراء والضراء[1] و فيما أعافيهم وفيما أبتليهم و فيما أعطيهم و فيما أمنعهم
و أنا الله الملك القادر ، ولي أن أمضي جميع ما قدرت على ما دبرت ولي أن أغير من ذلك ما شئت
إلى ما شئت وأقدم من ذلك ما أخرت وأؤخر من ذلك ما قدمت وأنا الله الفعال لما أريد لا أسأل
عما أفعل وأنا أسأل خلقي عما هم فاعلون.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب
اولادِ آدم کو پشتِ آدم سے نکالا تاکہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کی نبوت کا عہد لے۔ تو سب سے پہلے جس کی نبوت کا
میثاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفےٰ کی تھی۔ خدا نے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف
نگاہ کی۔ وہ سب چیونٹی کی مثل تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیادہ
ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ان سے عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت کریں اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں، بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیا ہے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزماؤں، آدم نے کہا پالنے والے، کلام کی مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ بولو تیری روح میری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا۔ اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مکلف بنایا۔ جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں اور میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن اور انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور آگ کو اپنے نافرمانوں کے لئے پیدا کیا اور ان کے لئے جنھوں نے میرے رسولوں کی پیروی نہ کی، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ درآنحالیکہ میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزماؤں کہ ازروئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اسی لئے میں نے دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیں اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کیں ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، خوبصورت اور بدصورت، عالم و جاہل، غنی اور فقیر، فرمانبردار اور نافرمان، تندرست اور بیمار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تندرستی پر اور تندرستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالا مال کر دوں گا اور غنی فقیر کی طرف نظر کرے پس میری حمد کرے اس پر کہ میں نے اس کو ہدایت کی، اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزماؤں اور اسی طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کروں اور منع کروں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں۔ جو چاہوں کروں جہاں چاہوں کروں مقدم کو مؤخر کروں اور مؤخر کو مقدم، جو کروں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں ہاں میں ان سے پوچھوں گا ان کے اعمال کے بارے میں۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ وَعُقْبَةَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ

فَخَلَقَ مَنْ أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَنْ أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ. فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئاً وَلَيْسَ بِشَيْءٍ - ثُمَّ بَعَثَ مِنْهُمُ النَّبِيِّينَ فَدَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ» ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضٌ، ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللَّهِ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بری تھی یعنی طینت نار سے، پھر بھیجا ان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ ہے بھی اور کچھ نہیں بھی، یعنی وہ روح بلا بدن کے تھی۔ پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار باللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی، بعض نے اقرار کرلیا اور بعض نے انکار کیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف، بعض نے جو محبت والے تھے اقرار کرلیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کردیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہے کہ اب ایمان لائیں امام نے فرمایا تکذیب وہیں ہوئی تھی۔

ایک سو بتیسواں باب

سب سے اوّل اقرار ربوبیت کرنے والے رسول خدا تھے

((بَابُ)) ۱۳۲

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَوَّلُ مَنْ أَجَابَ وَأَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالرُّبُوبِيَّةِ)

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ الْأَنْبِيَاءَ وَأَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وَخَاتَمَهُمْ؟ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَأَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت رسول خدا سے کہا۔ کس وجہ سے آپ نے

انبیاء پر سبقت حاصل کی۔ حالانکہ آپؐ سب سے آخری نبی ہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے رب پر ایمان لایا اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے بلیٰ کہنے والا میں تھا۔ میں نے ان سب انبیاء پر اقرار باللہ میں سبقت کی۔

۲ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَرَى بَعْضَ أَصْحَابِنَا يَعْتَرِيهِ النَّزَقُ وَالْحِدَّةُ وَالطَّيْشُ فَأَغْتَمُّ لِذَلِكَ غَمّاً شَدِيداً وَأَرَى مَنْ خَالَفَنَا فَأَرَاهُ حَسَنَ السَّمْتِ . قَالَ : لَا تَقُلْ حَسَنَ السَّمْتِ فَإِنَّ السَّمْتَ سَمْتُ الطَّرِيقِ وَلَكِنْ قُلْ حَسَنَ السِّيمَاءِ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ» . قَالَ : قُلْتُ : فَأَرَاهُ حَسَنَ السِّيمَاءِ وَلَهُ وَقَارٌ فَأَغْتَمُّ لِذَلِكَ ، قَالَ : لَا تَغْتَمَّ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَلِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكَ ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَ تِلْكَ الطِّينَتَيْنِ ، ثُمَّ فَرَّقَهُمَا فِرْقَتَيْنِ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي ، فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ يَسْعَى ، وَقَالَ لِأَهْلِ الشِّمَالِ : كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي ، فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ ، يَدْرُجُ ، ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَقَالَ : ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله ثُمَّ اتَّبَعَهُ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَأَوْصِيَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَقَالُوا : رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِتُحْرِقَنَا ؟ فَعَصَوْا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : اخْرُجُوا بِإِذْنِي مِنَ النَّارِ ، لَمْ تَكْلِمِ النَّارُ مِنْهُمْ كَلْماً ، وَلَمْ تُؤَثِّرْ فِيهِمْ أَثَراً ، فَلَمَّا رَآهُمْ أَصْحَابُ الشِّمَالِ ، قَالُوا : رَبَّنَا نَرَى أَصْحَابَنَا قَدْ سَلِمُوا فَأَقِلْنَا وَمُرْنَا بِالدُّخُولِ ، قَالَ : قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا ، فَلَمَّا دَنَوْا وَأَصَابَهُمُ الْوَهَجُ رَجَعُوا فَقَالُوا : يَا رَبَّنَا لَا صَبْرَ لَنَا عَلَى الْإِحْتِرَاقِ فَعَصَوْا ، فَأَمَرَهُمْ بِالدُّخُولِ ـ ثَلَاثاً ـ كُلُّ ذَلِكَ يَعْصُونَ وَيَرْجِعُونَ وَأَمَرَ أُولَئِكَ ـ ثَلَاثاً ـ كُلُّ ذَلِكَ يُطِيعُونَ وَيَخْرُجُونَ ، فَقَالَ لَهُمْ : كُونُوا طِيناً بِإِذْنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ ، قَالَ : فَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَخُلُقِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكُمْ وَوَقَارِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی، تندی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں آپ نے فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت، خدا فرماتا ہے

ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر کا حسن ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیما دیکھا اور وقار پایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دو قسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم چلتی ہوئی چیونٹیوں کی ایک مخلوق بن جاؤ اور بائیں طرف والوں سے کہا۔ میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پھرتے موروں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکائی اور فرمایا میرے حکم سے تم اس داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمدؐ داخل ہوئے پھر آپؐ کے پیچھے اولوالعزم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انھوں نے کہا اے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہم کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے انھوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب یمین سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انھیں صحیح وسالم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار، ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ صحیح وسالم ہیں پس ہماری نافرمانی سے درگذر کر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگذر کی۔ اب داخل ہو جاؤ۔ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے۔ پروردگار ا ہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا نے تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست و مخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنمائی اور وقار دیکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب یمین سے ملنے جلنے کا۔

۳ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ وَلَدَ آدَمَ؟ قَالَ: إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَقَرَّ بِرَبِّي ، إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپؐ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں، سب نے کہا ہاں، میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

ایک سوتینتیسواں باب
عالم ذر میں کیسے جواب دیا

((بَابُ) ۱۳۳
(كَيفَ أَجابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟)

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَيفَ أَجابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟ قَالَ: جَعَلَ فِيهِمْ مَا إِذَا سَأَلَهُمْ أَجَابُوهُ، يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ.

۱۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ درآنحالیکہ وہ چیونٹیوں کے مانند تھے فرمایا خدا نے ان میں ایسی قوت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے میثاق کے متعلق جواب دیا۔

ایک سوچونتیسواں باب
فطرت خلق توحید پر ہے

((بَابُ) ۱۳۴
(فِطْرَةِ الْخَلْقِ عَلَى التَّوْحِيدِ)

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: «فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا»؟ قَالَ: التَّوْحِيدُ.

۱۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» مَا تِلْكَ الْفِطْرَةُ؟

۳/۳۰ روم

قَالَ : هِيَ الْإِسْلَامُ، فَطَرَهُمُ اللهُ حِينَ أَخَذَ مِيثَاقَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ، قَالَ : «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَفِيهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ.

۲۔ عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ فرمایا وہ اسلام ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر میثاق لینے کے لئے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ اس خطاب میں مومن و کافر سب شریک تھے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ» ؟ قَالَ : الْحَنِيفِيَّةُ مِنَ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللهُ النَّاسَ عَلَيْهَا، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ، قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى الْمَعْرِفَةِ بِهِ ، قَالَ زُرَارَةُ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى » الْآيَةَ ؟ قَالَ: أَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ فَعَرَّفَهُمْ وَأَرَاهُمْ نَفْسَهُ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفْ أَحَدٌ رَبَّهُ. وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، يَعْنِي الْمَعْرِفَةَ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُ ، كَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللهُ» .

(margin: ۳۱/۱۶۲; ۳۹/۳۸ زمر)

۳۔ زرارہ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ خالص اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک کئے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں؟ امام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب بنی آدمؑ کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدمؑ کی جس قدر اولاد ہونے والی تھی اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں، خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انھیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہر بچہ فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ خدائے عزوجل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» قَالَ : فَطَرَهُمْ جَمِيعاً عَلَى التَّوْحِيدِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ [ابْنِ] أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ [بْنِ عَلِيٍّ] الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا » : قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ .

۵۔ خدا نے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور ان کی فطرت توحید پر ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

(بَابُ) ۱۳۵

(كَوْنِ الْمُؤْمِنِ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ)

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ نُطْفَةَ الْمُؤْمِنِ لَتَكُونُ فِي صُلْبِ الْمُشْرِكِ . فَلَا يُصِيبُهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى إِذَا صَارَ فِي رَحِمِ الْمُشْرِكَةِ لَمْ يُصِبْهَا مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى تَضَعَهُ فَإِذَا وَضَعَتْهُ لَمْ يُصِبْهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيْهِ الْقَلَمُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں ہوتا ہے تو شر شرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور جب نطفہ رحم مشرکہ میں آئے گا تب بھی شر شرک سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو بھی یہاں تک کہ قلم قدرت اس کے متعلق چلے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي قَدْ أَشْفَقْتُ مِنْ دَعْوَةِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى يَقْطِينٍ وَمَا وَلَدَ ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ بِمَنْزِلَةِ الْحَصَاةِ فِي اللَّبِنَةِ يَجِيءُ الْمَطَرُ فَيَغْسِلُ اللَّبِنَةَ وَلَا يَضُرُّ الْحَصَاةَ شَيْئاً .

۲۔ علی بن یقطین (عرف ابوالحسن) سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں خوف زدہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقطین سے (جو ہوا خواہ بنی عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یعنی میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اے ابوالحسن جیسا تمہارا خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کافر میں بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش آکر پراگندہ کر دیتی ہے اینٹ کو۔ اور کنکر ...... اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ایک سو چھتیسواں باب

کیفیت خلق مومن

(بَابُ) ۱۳۶

(إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْمُؤْمِنَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْحُلْوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الصَّيْقَلِ الرَّازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً تُسَمَّى الْمُزْنَ فَإِذَا أَرَادَاللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ مُؤْمِناً أَقْطَرَ مِنْهَا قَطْرَةً ، فَلَا تُصِيبُ بَقْلَةً وَلَاثَمَرَةً أَكَلَ مِنْهَا مُؤْمِنٌ أَوْكَافِرٌ إِلَّا أَخْرَجَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صُلْبِهِ مُؤْمِناً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مُزن ہے جب خدا کسی مومن کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

ایک سو سینتیسواں باب

خدا کا رنگ

(بَابٌ) ۱۳۷

(فِي أَنَّ الصِّبْغَةَ هِيَ الْإِسْلَامُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً» ۲/۲۵۶ بقر
قَالَ : الْإِسْلَامُ ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» ؟ قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ.

۱۔ آیہ " اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اسلام ہے اور آیہ، اس نے مضبوطی سے رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا وہ رسی ایمان ہے۔ اللہ کی توحید پر۔

توضیح:۔ جس پانی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہلایا گیا تھا اس کو شیشوں میں رکھا گیا اس کے ایک ایک قطرہ سے ہزاروں ظرف بھرے گئے وہ سلسلہ آج تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے بچوں کو اسی پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کو اصطباغ یا پبتسمہ کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ مذہبی رنگ میں رنگا گیا۔ عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے کہ تم چونکہ رنگے نہیں گئے لہٰذا تم پاک نہیں، مسلمانوں سے اس کا جواب بن نہ پڑتا تھا۔ خدا نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے اس نے ہم کو ایمان سے رنگا ہے ظاہر پانی سے رنگنا دلیل پاکیزگی نفس نہیں پاکیزگی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ. ۲/۱۳۸ بقرہ

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ صبغۃ اللہ کے متعلق فرمایا۔ اللہ کا رنگنا اسلام ہے۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ. وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ.

۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیہ صبغۃ اللہ میں صبغہ سے مراد اسلام ہے اور فرمایا جو شیطان سے الگ رہا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا اس رسی سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو اڑتیسواں باب

سکونِ قلب ایمان ہے

(بابٌ) ۱۳۸

(فِي أَنَّ السَّكِينَةَ هِيَ الْإِيمَانُ)

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.

۴۸/۴ فتح
۲۲/۸۵ مجادلہ

اور راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوب مومنین پر سکینہ نازل کیا فرمایا اس سے مراد ایمان ہے اور دوسری آیت" خدا نے ان کی مدد کی، اپنی روح سے" کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے

۲ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ» هَلْ لَهُمْ فِيمَا كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمْ صُنْعٌ؟ قَالَ: لَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے راوی نے کہا کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا۔ فرمایا نہیں۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے جس سے معلوم ہوا ایمان کو تعلق دو چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے، علم معرفت باری تعالیٰ یوم الست دے دیا گیا تھا اب رہا۔ ایمان بالعمل وہ انسان سے متعلق ہے فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔

۳ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: السَّكِينَةُ الْإِيمَانُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے

۴ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِمَا

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» ؟ قَالَ هُوَ الْإِيمَانُ . قَالَ قُلْتُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»(۱) قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ وَعَنْ قَوْلِهِ : «وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ» ؟ قَالَ : هُوَ الْإِيمَانُ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ اور تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو انتالیسواں باب

الاخلاص

(بَابُ الْإِخْلَاصِ) ۱۳۹

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «حَنِيفاً مُسْلِماً» قَالَ: خَالِصاً مُخْلِصاً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حنیفاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے وہ خالص عبادت جس میں بتوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُوَ اللهُ وَالشَّيْطَانُ ، وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ ، وَالْهُدَىٰ وَالضَّلَالَةُ ، وَالرُّشْدُ وَالْغَيُّ ، وَالْعَاجِلَةُ وَالْآجِلَةُ ، وَالْعَاقِبَةُ ، وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنَاتٍ فَلِلَّهِ وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئَاتٍ فَلِلشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللهُ .

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے، لوگو اگر خالص دل سے عبادت ہے تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کی حق و باطل، ہدایت و ضلالت، نیکی اور گمراہی، دنیا و دین، نیکی اور بدی ہے ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے اور جو باتیں بد ہیں ان کا شیطان سے ہے۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ: طُوبَىٰ لِمَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ وَالدُّعَاءَ، وَلَمْ يَشْغَلْ قَلْبَهُ بِمَا تَرَىٰ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَنْسَ ذِكْرَ اللهِ بِمَا تَسْمَعُ أُذُنَاهُ وَلَمْ يَحْزُنْ صَدْرَهُ بِمَا أُعْطِيَ غَيْرُهُ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے تھے بشارت ہو اس کے لئے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت اور اس دعا سے کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ نہ ہٹا سکے اور جو کانوں سے سنے وہ یاد خدا کو بھلا نہ دے اور جو غیر کو دے اس سے تنگ دل نہ ہو۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً» قَالَ لَيْسَ يَعْنِي أَكْثَرُ عَمَلاً وَلٰكِنْ أَصْوَبُكُمْ عَمَلاً وَإِنَّمَا الْإِصَابَةُ خَشْيَةُ اللهِ وَالنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَسَنَةُ ثُمَّ قَالَ: الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ حَتَّىٰ يَخْلُصَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ؛ وَالْعَمَلُ الْخَالِصُ: الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمَدَكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنِّيَّةُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ، أَلَا وَإِنَّ النِّيَّةَ هِيَ الْعَمَلُ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ» يَعْنِي عَلَىٰ نِيَّتِهِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ از روئے عمل تم میں کون اچھا ہے۔ فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درستی عمل ہے اور درستی عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے اور نیکی ہے پھر فرمایا۔ عمل پر خلوص سے باقی رہنا سخت تر ہے عمل سے۔ اور عمل خالص کی شان یہ ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اس پر تمہاری کوئی تعریف کرے سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے۔ آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے پھر یہ آیت پڑھی، ہر شخص اپنی شاکلہ یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۲۶/۸۹ شعرا

٥ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ» قَالَ: الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يَلْقَىٰ رَبَّهُ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ، قَالَ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شِرْكٌ أَوْ شَكٌّ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا لِتَفْرَغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

۵۔ راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا۔ فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو یہ بھی فرمایا جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زاہد فی الدنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے خالی ہو جائیں۔

٦ ـ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا أَخْلَصَ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْماً ـ أَوْقَالَ: مَا أَجْمَلَ عَبْدٌ ذِكْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْماً ـ إِلَّا زَهَّدَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا فَأَثْبَتَ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، ثُمَّ تَلَا: «إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ» فَلَا تَرىٰ صَاحِبَ بِدْعَةٍ إِلَّا ذَلِيلاً، وَمُفْتَرِياً عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلىٰ رَسُولِهِ صلی الله علیه وآله وَعَلىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ إِلَّا ذَلِيلاً ٧/١٥٢ الاعراف

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں خلوص دکھایا یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا تو خدا اسے دنیا سے متنفر کر دے گا اور اس کی بیماری حرص دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کرے گا اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا اور پُرحکمت باتیں اس کی زبان سے جاری کرائے گا پھر یہ آیت تلاوت کی۔ جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی وہ بہت جلد خدا کے غضب کو پالیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت ہوگی اور ہم افتراک کرنے والوں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں اے رسولؐ! تم بدعت کرنے والوں کو ذلیل پاؤ گے یہ لوگ اللہ، اس کے رسولؐ اور ان کے اہل بیت پر افترا کرنے والے ہیں یہ لوگ ذلیل ہیں۔

ایک سو چالیسواں باب

شرایع

(بَابُ الشَّرَائِعِ) ١٤٠

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ جَمِيعاً، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ أَعْطىٰ مُحَمَّداً صلی الله علیه وآله شَرَائِعَ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسىٰ وَعِيسىٰ عليهم السلام: التَّوْحِيدَ وَالْإِخْلَاصَ وَخَلْعَ الْأَنْدَادِ، وَالْفِطْرَةَ الْحَنِيفِيَّةَ السَّمْحَةَ وَلَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ، أَحَلَّ فِيهَا الطَّيِّبَاتِ وَحَرَّمَ فِيهَا الْخَبَائِثَ وَوَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِ فِيهَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَالْمَوَارِيثَ وَالْحُدُودَ وَالْفَرَائِضَ وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

اللهِ: وَزَادَهُ الْوُضُوءَ وَفَضَّلَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ بِخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَ الْمُفَصَّلِ وَأَحَلَّ لَهُ الْمَغْنَمَ وَالْفَيْءَ وَ نَصَرَهُ بِالرُّعْبِ وَ جَعَلَ لَهُ الْأَرْضَ مَسْجِداً وَطَهُوراً وَ أَرْسَلَهُ كَافَّةً إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ وَأَسْرَ الْمُشْرِكِينَ وَ فِدَاهُمْ ، ثُمَّ كُلِّفَ مَا لَمْ يُكَلَّفْ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ سَيْفٌ مِنَ السَّمَاءِ فِي غَيْرِ غِمْدٍ ، وَقِيلَ لَهُ: «فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ»[۲]

ا۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمدؐ کو نوحؑ و ابراہیم، موسیٰؑ و عیسیٰ کی شریعتیں، توحید و اخلاص، بتوں سے دوری، پُرخلوص فطرت، سخاوت پسندی اور رہبانیت سے دور رکھا اور جنگلوں میں بے ذریعہ معاش گھومنے سے (کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے) اور حلال کیا۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا خبیث چیزوں کو اور آنحضرتؐ نے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو لوگوں کی گردنوں میں پڑا تھا۔ نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و جہاد فی سبیل اللہ سے اور زیادہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورۂ فاتحہ سے اور ختم سورۂ بقر سے اور سورۂ محمدؐ سے آخر قرآن تک اور حلال کیا مالِ غنیمت اور مالِ فے کو اور نصرت کی ان کا رعب قائم کرنے میں کفار پر اور زمین کو ان کے لئے مسجد بنایا اور اس کو طاہر قرار دیا۔ اور رسول بنایا ان سب پر۔

خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جزیہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور فدیہ لینے کی اجازت دی گئی اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی نبی کو نہیں دی گئی جس کے لئے بے نیام کی تلوار نازل کی گئی اور کہا گیا۔ فی سبیل اللہ قتال کرو اور اپنے نفس کے سوا (علیؑ) اور کسی کو تکلیف نہ دو (جیسا کہ غزوۂ احد میں اکیلے علی علیہ السلام محافظ رسولؐ بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے)

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ» ۴۶/۳۵ احقاف
فَقَالَ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ قُلْتُ: كَيْفَ صَارُوا أُولِي الْعَزْمِ؟ قَالَ: لِأَنَّ نُوحاً بُعِثَ بِكِتَابٍ وَ شَرِيعَةٍ ، وَكُلُّ مَنْ جَاءَ بَعْدَ نُوحٍ أَخَذَ بِكِتَابِ نُوحٍ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَاجِهِ ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالصُّحُفِ وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ كِتَابِ نُوحٍ لَا كُفْراً بِهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِشَرِيعَةِ إِبْرَاهِيمَ وَمِنْهَاجِهِ وَبِالصُّحُفِ، حَتَّى جَاءَ مُوسَى بِالتَّوْرَاةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَاجِهِ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ الصُّحُفِ ، وَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِالتَّوْرَاةِ وَشَرِيعَتِهِ وَ مِنْهَاجِهِ حَتَّى جَاءَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْإِنْجِيلِ ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ شَرِيعَةِ مُوسَى وَمِنْهَاجِهِ، فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ الْمَسِيحِ أَخَذَ بِشَرِيعَتِهِ

وَمِنْهَاجِهِ، حَتّٰى جَاءَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فَجَاءَ بِالْقُرْآنِ وَبِشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَاجِهِ فَحَلَالُهُ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهٰؤُلَاءِ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ عليهم السلام.

۲۔ سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، اے رسول اولو العزم رسولوں کی طرح صبر کرو۔ فرمایا اولو العزم نوحؑ، ابراہیمؑ موسیٰؑ وعیسیٰؑ اور محمد صلعم ہیں میں نے کہا یہ حضرات اولو العزم کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوح کو مبعوث کیا۔ کتاب و شریعت کے ساتھ۔ ان کے بعد جتنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب نوحؑ شریعت نوحؑ اور طریقۂ نوح پر عمل کیا یہاں تک کہ ابراہیم پر صحیفے نازل ہوئے۔ انھوں نے کتاب نوحؑ کو از روئے عزیمت ترک کیا نہ کہ نبوت نوحؑ سے انکار کے طور پر۔ اس کے بعد جتنے انبیاء ابراہیمؑ کے بعد آئے انھوں نے مطابق شریعت ابراہیمی اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ پر توریت نازل ہوئی شریعت وسنت مقرر ہوئی اور انھوں نے پورے عزم سے صحف ابراہیمی کو ترک کیا۔ موسیٰ کے بعد آنے والا ہر نبی توریت اور شریعت موسوی کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک مسیح پر انجیل نازل ہوئی اور انھوں نے شریعت موسوی کو ترک کیا اور ان کی شریعت اور سنت بنی جو انبیاء (مراد اوصیائے عیسیٰ) ان کے بعد آئے انھوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ قرآن لے کر آئے اور ان کی شریعت وسنت بنی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اولو العزم رسولؑ۔

ایک سو اکتالیسواں باب

دعائم اسلام

(بَابُ) ۱۴۱

✿ (دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ) ✿

۱ - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الزِّيَادِيِّ(۱)، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوِلَايَةِ، وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوِلَايَةِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ عَنْ عَجْلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَوْقِفْنِي عَلَىٰ حُدُودِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْخَمْسِ وَأَدَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَوَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَعَدَاوَةُ عَدُوِّنَا وَالدُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے ۔میں نے ابوعبداللہ سے کہا۔ مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجیے۔ فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہِ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَتَرَكُوا هٰذِهِ ـ يَعْنِي الْوَلَايَةَ ـ.

۳۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز، زکوٰۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو کے مکمل نہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَثَافِيُّ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ : الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْوَلَايَةُ ، لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتَيْهَا .

۴۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّلْتِ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ ، قَالَ زُرَارَةُ : فَقُلْتُ : وَأَيُّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ :

الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ ، لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهُنَّ ، وَالْوَالِي هُوَ الدَّلِيلُ عَلَيْهِنَّ ، قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذٰلِكَ فِي
الْفَضْلِ ؟ فَقَالَ : الصَّلَاةُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : الصَّلَاةُ عَمُودُ دِينِكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي
يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الزَّكَاةُ لِأَنَّهُ قَرَنَهَا بِهَا وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : الزَّكَاةُ
تُذْهِبُ الذُّنُوبَ . قُلْتُ وَالَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الْحَجُّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : (۳/۹۷ عمران)
لَحَجَّةٌ مَقْبُولَةٌ خَيْرٌ مِنْ عِشْرِينَ صَلَاةً نَافِلَةً وَمَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ طَوَافاً أَحْصَى فِيهِ أُسْبُوعَهُ وَأَحْسَنَ
رَكْعَتَيْهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَقَالَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَيَوْمِ الْمُزْدَلِفَةِ مَا قَالَ ، قُلْتُ فَمَاذَا يَتْبَعُهُ ؟ قَالَ : الصَّوْمُ .
قُلْتُ : وَمَا بَالُ الصَّوْمِ صَارَ آخِرَ ذٰلِكَ أَجْمَعَ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ،
قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْيَاءِ مَا إِذَا فَاتَكَ لَمْ تَكُنْ مِنْهُ تَوْبَةٌ دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُؤَدِّيَهُ
بِعَيْنِهِ ، إِنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالْوَلَايَةَ لَيْسَ يَقَعُ شَيْءٌ مَكَانَهَا دُونَ أَدَائِهَا وَإِنَّ الصَّوْمَ إِذَا
فَاتَكَ أَوْ قَصَّرْتَ أَوْ سَافَرْتَ فِيهِ أَدَّيْتَ مَكَانَهُ أَيَّاماً غَيْرَهَا وَجَزَيْتَ ذٰلِكَ الذَّنْبَ بِصَدَقَةٍ وَلَا قَضَاءَ
عَلَيْكَ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ يُجْزِيكَ مَكَانَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وَسَنَامُهُ وَ
مِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمٰنِ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ
يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً» ، أَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ (۴/۸۰ نساء)
نَهَارَهُ وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ دَهْرِهِ وَلَمْ يَعْرِفْ وَلَايَةَ وَلِيِّ اللهِ فَيُوَالِيَهُ وَيَكُونُ جَمِيعُ
أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ ، مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ جَلَّ وَعَزَّ حَقٌّ فِي ثَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ ، ثُمَّ
قَالَ : أُولٰئِكَ الْمُحْسِنُ مِنْهُمْ يُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت
زرارہ نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی
طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا
ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے نماز کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے زکوٰۃ گناہوں کو
دور کرتی ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانۂ کعبہ کا حج فرض کیا
گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔
اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پرواہ ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ

نمازوں سے اور جو خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومے اور دو دو رکعت اچھے طریقے سے بجالائے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرتؐ نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا ہے۔ میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے۔ پھر فرمایا۔ افضل اشیاء وہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہٖ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارۂ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہوگا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الٰہی کی چوٹی اور بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمٰن طاعتِ امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسولؐ! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اہلِ ایمان سے ہے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَخْبِرْنِي بِدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِي لَا يَسَعُ أَحَداً التَّقْصِيرُ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا الَّذِي مَنْ قَصَّرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا فَسَدَ عَلَيْهِ دِينُهُ وَلَمْ يَقْبَلِ [اللهُ] مِنْهُ عَمَلَهُ وَمَنْ عَرَفَهَا وَعَمِلَ بِهَا صَلَحَ لَهُ دِينُهُ وَقَبِلَ مِنْهُ عَمَلَهُ وَلَمْ يَضِقْ بِهِ مِمَّا هُوَ فِيهِ لِجَهْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهِلَهُ؟ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ الزَّكَاةُ؛ وَالْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا: وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَضْلٌ يُعْرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ۴/۵۹ ن
وَكَانَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ عَلِيّاً عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ: كَانَ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ كَانَ الْحَسَنَ عليه السلام ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ: يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا سَوَاءَ وَلَا سَوَاءَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكَ؟ فَقَالَ لَهُ حَكَمٌ الْأَعْوَرُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ: ثُمَّ كَانَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ؛ وَكَانَتِ الشِّيعَةُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَاسِكَ

حَجِّهِمْ وَ حَلالِهِمْ وَحَرامِهِمْ حَتّىٰ كانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمْ مَناسِكَ حَجِّهِمْ وَ حَلالِهِمْ وَحَرامِهِمْ حَتّىٰ صارَ النّاسُ يَحْتاجُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ ما كانُوا يَحْتاجُونَ إِلَى النّاسِ وَهٰكَذا يَكُونُ الْأَمْرُ وَالْأَرْضُ لا تَكُونُ إِلّا بِإِمامٍ وَمَنْ ماتَ لا يَعْرِفُ إِمامَهُ ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً وَأَحْوَجُ ما تَكُونُ إِلىٰ ما أَنْتَ عَلَيْهِ إِذا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰذِهِ ـ وَأَهْوىٰ بِيَدِهِ إِلىٰ حَلْقِهِ ـ وَانْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيا تَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ عَلىٰ أَمْرٍ حَسَنٍ.

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ، عَنْ صَفْوانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۱۰۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جن میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے تو دین درست رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمدؐ کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اقرار کرنا۔ میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ اولی الامر رسولؐ اور علیؑ تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علیؑ کے بعد حسنؑ اور پھر حسینؑ اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ درآنحالیکہ امام حسینؑ موجود تھے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے۔ پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں حکم اعور نے کہا ضرور۔ فرمایا حسینؑ کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابوجعفر محمد بن علی۔ حضرت سے پہلے شیعہ حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابوجعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں لوگ اُن کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں ہی جاری رہا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب تمہاری روح کھینچ کر یہاں تک (اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف) آجائے گی اس وقت تم شیعت کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے۔ میں اَمرِ حَسَن (اچھے معاملہ) سے متعلق رہا۔

ان راویوں نے بھی صادق آل محمدؐ سے یہ روایت نقل کی ہے

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُثَنّى

الْحَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلامُ عَلَىٰ خَمْسٍ [دَعَائِمَ] : الْوَلايَةِ وَالصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوٰۃ، رمضان کا اور حج۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلامُ عَلَىٰ خَمْسٍ : الصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ مَا نُودِيَ بِالْوَلايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : حَدِّثْنِي عَمَّا بُنِيَتْ عَلَيْهِ دَعَائِمُ الْإِسْلامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ بِهَا زَكَىٰ عَمَلِي وَلَمْ يَضُرَّنِي جَهْلُ مَا جَهِلْتُ بَعْدَهُ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِاللهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَالْوَلايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَلايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام ، ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ؛ ثُمَّ هٰكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ ، إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَ مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَأَحْوَجُ مَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هٰهُنَا ـ قَالَ : وَأَهْوَىٰ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ ـ يَقُولُ حِينَئِذٍ : لَقَدْ كُنْتُ عَلَىٰ أَمْرٍ حَسَنٍ .

۹۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔

تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں وہ علی ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمد بن علی، پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مر گیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہو گا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا (وقتِ مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

١٠ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّتِي لَكُمْ وَانْقِطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمُوَالاتِي إِيَّاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلُ الْمَشْيِ وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ: هَاتِ حَاجَتَكَ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي تَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لِأَدِينَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ(٣) فَقَدْ أَعْظَمْتَ الْمَسْأَلَةَ وَاللهِ لَأُعْطِيَنَّكَ دِينِي وَدِينَ آبَائِي الَّذِي نَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ: شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَالْوَلَايَةَ لِوَلِيِّنَا وَالْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِنَا وَانْتِظَارَ قَائِمِنَا وَالْاِجْتِهَادَ وَالْوَرَعَ.

۱۰۔ ابو الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور ہوں۔ فرمایا بیان کرو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا۔ مجھے اپنے اس دین کے متعلق بتائیے جس پر آپ اور آپ کے اہل بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کر دے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آبا کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس گواہی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برارت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ، مَا لَا يَسَعُهُمْ جَهْلُهُ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهُ، مَا هُوَ؟ فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلاً، ثُمَّ قَالَ:

وَالْوَلَايَةُ ـ مَرَّتَيْنِ ـ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا الَّذِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولَ: أَلَّا زِدْتَنِي عَلَىٰ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ؟ وَلٰكِنْ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله سَنَّ سُنَنًا حَسَنَةً جَمِيلَةً يَنْبَغِي لِلنَّاسِ الْأَخْذُ بِهَا.

۱۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتایئے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیئے اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا۔ پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دینا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر دوبارہ فرمایا ولایت پھر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرار دی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

۱۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ[1]، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْحَلَّالِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَىٰ خَلْقِهِ خَمْسًا فَرَخَّصَ فِي أَرْبَعٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي وَاحِدَةٍ[2].

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پانچ چیزیں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کمی کی اجازت دی ہے سوائے ایک کے۔

توضیح: نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے فرائض ہیں کہ وقتِ ضرورت ان کو بجا نہ لانے کی اجازت ہے مثلاً حیض و نفاس کے زمانہ میں عورت کو نماز معاف ہے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے مال اگر نصاب کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اگر حج کے لئے بیت اللہ تک جانا ممکن نہ ہو تو فریضۂ حج ساقط ہے یعنی فریضۂ ولایت یعنے آئمہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے جس کے لئے کسی حالت میں معافی نہیں۔

۱۳ ـ عَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هٰذِهِ صَحِيفَةُ مُخَاصِمٍ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي يُقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ هٰذَا الَّذِي أُرِيدُ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وآله عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُقِرُّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَالْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالْوَرَعُ وَالتَّوَاضُعُ وَانْتِظَارُ قَائِمِنَا فَإِنَّ لَنَا دَوْلَةً إِذَا

شاءَ اللهُ جاءَ بِها .

۱۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کے پاس ایک تحریر تھی حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ مخاصم ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں یہی سننا چاہتا ہوں فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسول خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہل بیت کی اور برات ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیزگاری اور تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار ہمارے لئے دولت وحکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ لے آئے گا۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ حُرَيْثٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ هُوَفِي مَنْزِلِ أَخِيهِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍفَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَوَّلَكَ إِلَىٰ هٰذَا الْمَنْزِلِ ؟ قَالَ : طَلَبُ النُّزْهَةِ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَاأَقُصُّ عَلَيْكَ دِينِي ؟ فَقَالَ : بَلَىٰ ، قُلْتُ : أَدِينُ اللهَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحِجِّ الْبَيْتِ وَالْوَلَايَةِ لِعَلِيٍّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْوَلَايَةِ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةِ لِمُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ وَلَكَ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَنَّكُمْ أَئِمَّتِي عَلَيْهِ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَأَدِينُ اللهَ بِهِ ، فَقَالَ: يَا عَمْرُو هٰذَا وَاللهِ دِينُ اللهِ وَدِينُ آبَائِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ بِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، فَاتَّقِ اللهَ وَ كُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَلَاتَقُلْ إِنِّي هَدَيْتُ نَفْسِي بَلِ اللهُ هَدَاكَ فَأَدِّ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَاتَكُنْ مِمَّنْ إِذَا أَقْبَلَ طُعِنَ فِي عَيْنِهِ وَإِذَا أَدْبَرَ طُعِنَ فِي قَفَاهُ ، وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَىٰ كَاهِلِكَ فَإِنَّكَ أَوْشَكَ - إِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلَىٰ كَاهِلِكَ - أَنْ يُصَدِّعُوا شَعْبَ كَاهِلِكَ .

۱۴۔ عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر میں تھے۔ میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا جھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے۔ میں نے کہا۔ میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا خدا کا دین یہ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور قیامت سے شک نہیں اور اللہ مُردوں کو قبروں سے نکالے گا اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایت امیرالمومنین کا اقرار اور ان کے بعد حضرت حسنؑ و حسینؑ کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا

اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود ہو اور یہ کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا، اے عمرو یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آباء کا دین ہے ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو، یہ مت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو۔ اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کے منہ پر بھی لوگ طعنہ دیں اور پیچھے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے شانوں پر سوار نہ کرو اگر تونے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافتہ کر دیں گے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِالْإِسْلَامِ أَصْلِهِ وَفَرْعِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَمَّا أَصْلُهُ فَالصَّلَاةُ وَفَرْعُهُ الزَّكَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَالصَّدَقَةُ تَذْهَبُ بِالْخَطِيئَةِ ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ عليه السلام : «تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ» [1] .

۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیا ہے۔ میں نے دل میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا اس کی اصل نماز ہے اس کی شاخ زکوٰۃ ہے اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا روزہ سپر ہے دوزخ کی، صدقہ گناہوں کو دور کرتا ہے اور ذکر خدا کے لئے بندہ کا رات کو عبادت کرنا۔ یہ آیت پڑھی، دور رکھتا ہے اپنے پہلو بستر سے۔

ایک سو بیالیسواں باب

اسلام لانے کے بعد قتل سے بچ جاتا ہے اور ثواب موقوف ہے ایمان پر

((بَابُ)) ۱۴۲

☆(أَنَّ الْإِسْلَامَ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ (وَتُؤَدَّىٰ بِهِ الْأَمَانَةُ) وَأَنَّ الثَّوَابَ عَلَى الْإِيمَانِ)☆

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنِ الْقَاسِمِ الصَّيْرَفِيِّ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَتُؤَدَّىٰ بِهِ الْأَمَانَةُ ، وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

٢ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : اَلْإِيمَانُ إِقْرَارٌ وَعَمَلٌ ، وَالْإِسْلَامُ إِقْرَارٌ بِلا عَمَلٍ .

۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ» فَقَالَ لِي : أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِيمَانَ غَيْرُ الْإِسْلَامِ .

۳۔میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوؤں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ[۲] ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ الْتَقَيَا فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ أَزِفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : كَأَنَّهُ قَدْ أَزِفَ مِنْكَ رَحِيلٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ : فَالْقَنِي فِي الْبَيْتِ ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَقَالَ : الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحِجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهَذَا الْإِسْلَامُ . وَقَالَ : الْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هَذَا الْأَمْرِ مَعَ هَذَا فَإِنْ أَقَرَّ بِهَا وَلَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِماً وَكَانَ ضَالاً

۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سر راہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا تم میرے گھر آ کر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں، یعنی

گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ماہ رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امر ولایت و امامت کی معرفت ہے جس نے اسے نہ پہچانا وہ مسلم گم کردہ راہ ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا» فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ لَمْ يُسْلِمُوا فَقَدْ كَذَبَ.

۵۔ آیہ قالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لے آئے۔ تو اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے وہ بھی جھوٹا ہے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ قَاسِمٍ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَتُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ؛ وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۶۔ فرمایا۔ صادق آل محمدؐ نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے فروج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

ایک سو تینتالیسواں باب

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

٭(بَابُ) ۱۴۳

٭(اَنَّ الْاِيمَانَ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يَشْرَكُ الْاِيمَانَ)٭

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ أَهُمَا مُخْتَلِفَانِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَقُلْتُ : فَصِفْهُمَا لِي ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَالتَّصْدِيقُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَنَاكِحُ وَالْمَوَارِيثُ

وَعَلىٰ ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، وَالْإِيمَانُ: الْهُدىٰ وَمَا يَثْبُتُ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَمَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، وَالْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ، إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَإِنِ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَالصِّفَةِ.

۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتلائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے۔ فرمایا اسلام نام ہے گواہی دینا توحید کی اور رسولؐ کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قائم ہوتا ہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار شہادتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر و باطناً اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول و صفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بزبان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

٣ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَلَا يُشَارِكُهُ الْإِسْلَامُ، إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ وَالْإِسْلَامُ مَا عَلَيْهِ الْمَنَاكِحُ وَالْمَوَارِيثُ وَحُقِنَ الدِّمَاءُ؛ وَالْإِيمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ.

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ایمان وہ ہے جو قلوب میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: الْإِيمَانُ أَوِ الْإِسْلَامُ؟ فَإِنَّ مَنْ قِبَلَنَا يَقُولُونَ

إِنَّ الْإِسْلَامَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : الْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ، قُلْتُ : فَأَوْجِدْنِي ذَلِكَ ، قَالَ : مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مُتَعَمِّداً ؟ قَالَ : قُلْتُ : يُضْرَبُ ضَرْباً شَدِيداً قَالَ : أَصَبْتَ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الْكَعْبَةِ مُتَعَمِّداً ؟ قُلْتُ : يُقْتَلُ . قَالَ : أَصَبْتَ أَلَا تَرَى أَنَّ الْكَعْبَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْكَعْبَةَ تَشْرَكُ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدُ لَا يَشْرَكُ الْكَعْبَةَ وَ كَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ .

۴۔ راوی کہتاہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔ ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ لوگ ایسے رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے میں نے کہا۔ جو آپ نے فرمایا ہے اسے سمجھا دیجیے۔ ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے جو مسجد الحرام میں قصداً پیشاب یا پاخانہ کردے۔ میں نے کہا اس کو سختی کے ساتھ پیٹنا چاہیے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہوگے جو یہ ناشائستہ حرکت کعبہ میں کرے اور قصداً کرے۔ میں نے کہا اسے قتل کردینا چاہیے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اچھا تم جانتے ہو کہ کعبہ مسجد الحرام سے افضل ہے اور کعبہ میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد میں کعبہ شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنے جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہوگا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ مَا اسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَأَفْضَى بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِهِ وَالْإِسْلَامُ مَا ظَهَرَ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ وَ هُوَ الَّذِي عَلَيْهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنَ الْفِرَقِ كُلِّهَا وَ بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَوَارِيثُ وَجَازَ النِّكَاحُ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ ، فَخَرَجُوا بِذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَأُضِيفُوا إِلَى الْإِيمَانِ ؛ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ وَالْإِيمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَ هُمَا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَجْتَمِعَانِ ، كَمَا صَارَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الْكَعْبَةِ وَ كَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ»[2] فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَصْدَقُ الْقَوْلِ قُلْتُ : فَهَلْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْفَضَائِلِ وَالْأَحْكَامِ وَالْحُدُودِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا ، هُمَا يَجْرِيَانِ فِي ذَلِكَ مَجْرَى وَاحِدٍ وَلَكِنْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِمَا وَمَا يَتَقَرَّبَانِ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا»[3] وَ زَعَمْتَ

أَنَّهُمْ مُجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ مَعَ الْمُؤْمِنِ ؟ قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يُضَاعِفُهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً»، فَالْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعِينَ ضِعْفاً، فَهَذَا فَضْلُ الْمُؤْمِنِ وَيَزِيدُهُ اللهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدْرِ صِحَّةِ إِيمَانِهِ أَضْعَافاً كَثِيرَةً وَيَفْعَلُ اللهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَلَيْسَ هُوَ دَاخِلاً فِي الْإِيمَانِ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ قَدْ أُضِيفَ إِلَى الْإِيمَانِ وَخَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ وَسَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلاً تَعْقِلُ بِهِ فَضْلَ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ، أَرَأَيْتَ لَوْ بَصُرْتَ رَجُلاً فِي الْمَسْجِدِ أَكُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتَهُ فِي الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : لَا يَجُوزُ لِي ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلاً فِي الْكَعْبَةِ أَكُنْتَ شَاهِداً أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى دُخُولِ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان وہ ہے جو دل میں جگہ پکڑ جائے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تصدیق ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہو جانے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں ماری جاتی اور میراث کے احکام جاری ہو جاتے ہیں نکاح جائز ہو جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں ورنہ اسلام میں ایمان شریک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود وغیرہ میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لیے بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے کہا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا گمان ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج میں۔ فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھا دے گا پس یہ مومنوں کے لیے ہے ان کے ہر حسنہ کا ستر گنا ثواب زیادہ دے گا یہ ہے فضیلتِ مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھا دے سات سو گنا زیادہ تک بقدرِ صحتِ ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا اخراج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ فرق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دوگے کہ میں

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میں نے کہا۔ ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دو گے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا، ضرور کہوں گا۔ فرمایا۔ یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممکن نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان و اسلام کی ہے۔

ایک سو چوالیسواں باب

اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

((بابٌ)) ۱۴۴

(آخَرُ مِنْهُ وَفِيهِ أَنَّ الإِسْلامَ قَبْلَ الإِيمَانِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ الْقَصِيرِ قَالَ : كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ : سَأَلْتَ رَحِمَكَ اللهُ عَنِ الْإِيمَانِ ، وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَعَقْدٌ فِي الْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَالْإِيمَانُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَهُوَ دَارٌ وَ كَذٰلِكَ الْإِسْلَامُ دَارٌ وَالْكُفْرُ دَارٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِماً قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِناً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّىٰ يَكُونَ مُسْلِماً ، فَالْإِسْلَامُ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَ هُوَ يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَإِذَا أَتَى الْعَبْدُ كَبِيرَةً مِنْ كَبَائِرِ الْمَعَاصِي أَوْصَغِيرَةً مِنْ صَغَائِرِ الْمَعَاصِي الَّتِي نَهَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا كَانَ خَارِجاً مِنَ الْإِيمَانِ ، سَاقِطاً عَنْهُ اسْمُ الْإِيمَانِ وَثَابِتاً عَلَيْهِ اسْمُ الْإِسْلَامِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ عَادَ إِلَىٰ دَارِ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ إِلَى الْكُفْرِ إِلَّا الْجُحُودُ وَالْإِسْتِحْلَالُ : أَنْ يَقُولَ لِلْحَلَالِ هٰذَا حَرَامٌ وَلِلْحَرَامِ هٰذَا حَلَالٌ وَدَانَ بِذٰلِكَ ، فَعِنْدَهَا يَكُونُ خَارِجاً مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، دَاخِلاً فِي الْكُفْرِ ، وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَحْدَثَ فِي الْكَعْبَةِ حَدَثاً فَأُخْرِجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَعَنِ الْحَرَمِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ وَصَارَ إِلَى النَّارِ .

راوی کہتا ہے میں نے اپنا خط عبدالملک بن اعین کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ حضرت نے عبدالملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضاء سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے سے ہے اور وہ مثل ایک گھر کے ہے ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہوگا اور

مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبلِ ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہِ کبیرہ یا وہ گناہ صغیرہ کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کرے تو دارا ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کہہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کہہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہو گا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کر دے اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لا کر گردن ماردی جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ : أَفَرْقٌ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَهُ ؟ قَالَ قُلْتُ : أَوْرِدْ ذٰلِكَ ، قَالَ: مَثَلُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ الْحَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ قَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ حَتّٰى يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ مُسْلِماً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتّٰى يَكُونَ مُسْلِماً ، قَالَ: قُلْتُ: فَيُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: فَيُصَيِّرُهُ إِلٰى مَاذَا ؟ قَالَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوِ الْكُفْرِ . وَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَفْلَتَ مِنْهُ بَوْلُهُ أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يُخْرَجْ مِنَ الْحَرَمِ ، فَغَسَلَ ثَوْبَهُ وَتَطَهَّرَ ، ثُمَّ لَمْ يُمْنَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَعْبَةَ ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَبَالَ فِيهَا مُعَانِداً أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنَ الْحَرَمِ وَضُرِبَتْ عُنُقُهُ .

۲۔ سماعہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میں نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہوا اور بے اختیاری کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کرے گا پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہو گا اور اگر کوئی شانہ کعبہ میں از روئے حقارت و عداوت پیشاب کر دے گا تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

ایک سو پینتالیسواں باب

تتمہ ہر دو باب سابق

(باب) ۱۴۵

١ ـ عليُّ بنُ محمّد، عن بعض أصحابه، عن آدم بن إسحاق، عن عبد الرَّزّاق بن مهران، عن الحسين بن ميمون، عن محمّد بن سالم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنَّ [أ]ناساً تكلّموا في هذا القرآن بغير علم وذلك أنَّ الله تبارك وتعالى يقول: «هو الّذي أنزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هنَّ اُمُّ الكتاب واُخر متشابهات فأمّا الّذين في قلوبهم زيغ فيتّبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله إلّا الله» الآية فالمنسوخات من المتشابهات؛ ۵/۷
والمحكمات من النّاسخات، إنَّ الله عزَّ وجلَّ بعث نوحاً إلى قومه: «أن اعبدوا الله واتّقوه وأطيعون»(۲) ثمَّ دعاهم إلى الله وحده وأن يعبدوه ولا يشركوا به شيئاً، ثمَّ بعث الأنبياء عليهم السلام على ذلك إلى أن بلغوا محمّداً صلّى الله عليه وآله فدعاهم إلى أن يعبدوا الله ولا يشركوا به شيئاً وقال: «شرع لكم من الدِّين ما وصّى به نوحاً والّذي أوحينا إليك وما وصّينا به إبراهيم وموسى وعيسى أن أقيموا الدِّين ولا تتفرّقوا فيه كبر على المشركين ما تدعوهم إليه الله يجتبي إليه من يشاء ويهدي إليه من ينيب» فبعث الأنبياء إلى قومهم بشهادة أن لا إله إلّا الله والإقرار بما جاء [به] من عند الله فمن آمن مخلصاً ومات على ذلك أدخله الله الجنّة بذلك وذلك أنَّ الله ليس بظلّام للعبيد وذلك أنَّ الله لم يكن يعذِّب عبداً حتّى يغلظ عليه في القتل والمعاصي الّتي أوجب الله عليه بها النّار لمن عمل بها، فلمّا استجاب لكلِّ نبيّ من استجاب له من قومه من المؤمنين، جعل لكلِّ نبيّ منهم شرعة ومنهاجاً والشِّرعة والمنهاج سبيل وسنّة وقال الله لمحمّد صلّى الله عليه وآله «إنّا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح
۴/۱۶۳ نساء والنّبيّين من بعده» وأمر كلَّ نبيّ بالأخذ بالسّبيل والسّنّة وكان من السّنّة والسّبيل الّتي أمر الله عزَّ وجلَّ بها موسى عليه السلام أن جعل الله عليهم السّبت وكان من أعظم السّبت ولم يستحلَّ أن يفعل ذلك من خشية الله، أدخله الله الجنّة ومن استخفَّ بحقّه واستحلَّ ما حرَّم الله عليه من العمل الّذي نهاه الله عنه فيه أدخله الله عزَّ وجلَّ النّار وذلك حيث استحلّوا الحيتان واحتبسوها وأكلوها

يوم السبت، غضب الله عليهم من غير أن يكونوا أشركوا بالرحمن ولا شكوا في شيء مما جاء به موسى عليه السلام، قال الله عز وجل: «ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت فقلنا لهم كونوا قردة خاسئين»[1] ثم بعث الله عيسى عليه السلام بشهادة أن لا إله إلا الله والإقرار بما جاء به من عند الله وجعل لهم شرعة ومنهاجاً فهدمت السبت الذي امروا به أن يعظموه قبل ذلك وعامة ما كانوا عليه من السبيل والسنة التي جاء بها موسى، فمن لم يتبع سبيل عيسى أدخله الله النار وإن كان الذي جاء به النبيون جميعاً أن لا يشركوا بالله شيئاً، ثم بعث الله محمداً صلى الله عليه وآله وهو بمكة عشر سنين فلم يمت بمكة في تلك العشر سنين أحد يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً صلى الله عليه وآله رسول الله إلا أدخله الله الجنة بإقراره وهو إيمان التصديق ولم يعذب الله أحداً ممن مات وهو متبع لمحمد صلى الله عليه وآله على ذلك إلا من أشرك بالرحمن وتصديق ذلك أن الله عز وجل أنزل عليه في سورة بني إسرائيل بمكة «وقضى ربك أن لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحساناً - إلى قوله تعالى - إنه كان بعباده خبيراً بصيراً» أدب وعظة وتعليم ونهي خفيف ولم يعد عليه ولم يتواعد على اجتراح شيء مما نهى عنه وأنزل نهياً عن أشياء حذر عليها ولم يغلظ فيها ولم يتواعد عليها وقال: «ولا تقتلوا أولادكم خشية إملاق

١٧/٣١ اسراء نحن نرزقهم وإياكم إن قتلهم كان خطئاً كبيراً ۞ ولا تقربوا الزنا إنه كان فاحشة وساء سبيلاً ۞ ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليه سلطاناً فلا يسرف في القتل إنه كان منصوراً ۞ ولا تقربوا مال اليتيم إلا بالتي هي أحسن حتى يبلغ أشده وأوفوا بالعهد إن العهد كان مسؤولاً ۞ وأوفوا الكيل إذا كلتم وزنوا بالقسطاس المستقيم ذلك خير وأحسن تأويلاً ۞ ولا تقف ما ليس لك به علم إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئك كان عنه مسؤولاً ۞ ولا تمش في الأرض مرحاً إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولاً ۞ كل ذلك كان سيئه عند ربك مكروهاً ۞ ذلك مما أوحى إليك ربك من الحكمة ولا تجعل مع الله إلهاً آخر فتلقى في جهنم ملوماً مدحوراً» وأنزل في «والليل إذا يغشى»: «فأنذرتكم ناراً تلظى لا يصليها إلا الأشقى الذي كذب وتولى» فهذا مشرك وأنزل في «إذا السماء انشقت»: «وأما من اوتي كتابه وراء ظهره فسوف يدعو ثبوراً . ويصلى سعيراً ۞ إنه كان في أهله مسروراً ۞ إنه ظن أن لن يحور بلى»[2] فهذا مشرك وأنزل في [سورة] تبارك «كلما القي فيها فوج سألهم خزنتها ألم يأتكم نذير قالوا بلى قد جاءنا نذير فكذبنا وقلنا ما نزل الله من شيء» فهؤلاء مشركون وأنزل في الواقعة: «وأما إن كان من المكذبين

الضَّالِّينَ ۞ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ۞ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ » فَهٰؤُلاءِ مُشْرِكُونَ ، وَأَنْزَلَ فِي الْحَاقَّةِ « وَأَمَّا مَنْ
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۞ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۞ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۞ مَا
أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ - إِلَىٰ قَوْلِهِ - إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ » فَهٰذَا مُشْرِكٌ ، وَأَنْزَلَ فِي طسم[1] « وَبُرِّزَتِ
الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۞ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۞ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۞ فَكُبْكِبُوا
فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۞ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ » جُنُودُ إِبْلِيسَ ذُرِّيَّتُهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَقَوْلُهُ : « وَمَا
أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ » يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِمْ هٰؤُلاءِ ، فَاتَّبَعُوهُمْ عَلَىٰ شِرْكِهِمْ وَهُمْ قَوْمُ
ق ٥٠/١٢ مُحَمَّدٍ ﷺ لَيْسَ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ أَحَدٌ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَذَّبَتْ
شعراء ٢٦/١٧٦ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ » « كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ » « كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ » لَيْسَ فِيهِمُ الْيَهُودُ الَّذِينَ قَالُوا : عُزَيْرٌ
٢٦/١٩٠ ابْنُ اللَّهِ وَلَا النَّصَارَىٰ الَّذِينَ قَالُوا : الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ، سَيُدْخِلُ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ النَّارَ وَيُدْخِلُ كُلَّ
قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ ؛ وَقَوْلُهُمْ : « وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ » إِذْ دَعَوْنَا إِلَىٰ سَبِيلِهِمْ ، ذٰلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فِيهِمْ حِينَ جَمَعَهُمْ إِلَى النَّارِ : « قَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَاباً ضِعْفاً
مِنَ النَّارِ »[4] وَقَوْلُهُ : « كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعاً » بَرِئَ
بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَعَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ، يُرِيدُ بَعْضُهُمْ أَنْ يَحُجَّ بَعْضاً رَجَاءَ الْفَلَجِ فَيُفْلِتُوا مِنْ
عَظِيمِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَيْسَ بِأَوَانِ بَلْوَىٰ وَلَا اخْتِبَارٍ وَلَا قَبُولِ مَعْذِرَةٍ وَلَاتَ حِينَ نَجَاةٍ وَالْآيَاتُ
وَأَشْبَاهُهُنَّ مِمَّا نَزَلَ بِهِ بِمَكَّةَ وَلَا يُدْخِلُ اللَّهُ النَّارَ إِلَّا مُشْرِكاً . فَلَمَّا أَذِنَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِي
الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَىٰ خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً ﷺ
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحِجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَقِسْمَةَ
الْفَرَائِضِ وَأَخْبَرَهُ بِالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَبِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا وَأَنْزَلَ فِي بَيَانِ الْقَاتِلِ
« وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً »[6]
وَلَا يَلْعَنُ اللَّهُ مُؤْمِناً ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيراً ۞ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً
احزاب ٣٣/٦٥ لَا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً » وَكَيْفَ يَكُونُ فِي الْمَشِيئَةِ وَقَدْ أَلْحَقَ بِهِ - حِينَ جَزَاهُ جَهَنَّمَ - الْغَضَبَ
وَاللَّعْنَةَ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَنِ الْمَلْعُونُونَ فِي كِتَابِهِ ؟ وَأَنْزَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ مَنْ أَكَلَهُ ظُلْماً « إِنَّ الَّذِينَ
يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً »[10] وَذٰلِكَ أَنَّ آكِلَ
مَالِ الْيَتِيمِ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالنَّارُ تَلْتَهِبُ فِي بَطْنِهِ حَتَّىٰ يَخْرُجَ لَهَبُ النَّارِ مِنْ فِيهِ حَتَّىٰ يَعْرِفَهُ
كُلُّ أَهْلِ الْجَمْعِ أَنَّهُ آكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَنْزَلَ فِي الْكَيْلِ : « وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ » وَلَمْ يَجْعَلِ الْوَيْلَ لِأَحَدٍ

حَتّى يُسَمّيَهُ كافِراً ، قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَوَيْلٌ لِلَّذينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظيمٍ» وأَنْزَلَ في الْعَهْدِ «إِنَّ الَّذينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمانِهِمْ ثَمَناً قَليلاً اُولئِكَ لاخَلاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَلا يُزَكّيهِمْ وَلَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ» وَالْخَلاقُ : النَّصيبُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصيبٌ فِي الْآخِرَةِ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَنْزَلَ بِالْمَدينَةِ «الزّاني لايَنْكِحُ إِلّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزّانِيَةُ لايَنْكِحُها إِلّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنينَ » فَلَمْ يُسَمِّ اللهُ الزّانِيَ مُؤْمِناً وَلَا الزّانِيَةَ مُؤْمِنَةً وَ قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ـ لَيْسَ يَمْتَري فيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ قالَ ـ : لايَزْني الزّاني حينَ يَزْني وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلايَسْرِقُ السّارِقُ حينَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ ؛ فَإِنَّهُ إِذا فَعَلَ ذلِكَ خُلِعَ عَنْهُ الْإيمانُ كَخَلْعِ الْقَميصِ ، وَنَزَلَ بِالْمَدينَةِ «وَالَّذينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَداءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمانينَ جَلْدَةً وَلا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهادَةً أَبَداً وَ اُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ ۞ إِلَّا الَّذينَ تابُوا مِنْ بَعْدِ ذلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحيمٌ» فَبَرَّأَهُ اللهُ ماكانَ مُقيماً عَلَى الْفِرْيَةِ مِنْ أَنْ يُسَمّى بِالْإيمانِ ، قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «أَفَمَنْ كانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كانَ فاسِقاً لايَسْتَوُونَ» وَجَعَلَهُ اللهُ مُنافِقاً ، قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الْمُنافِقينَ هُمُ الْفاسِقُونَ» وَ جَعَلَهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَوْلِياءِ إِبْليسَ ، قالَ : «إِلّا إِبْليسَ كانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ» وَجَعَلَهُ مَلْعُوناً فَقالَ: «إِنَّ الَّذينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ الْغافِلاتِ الْمُؤْمِناتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذابٌ عَظيمٌ ۞ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْديهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِما كانُوا يَعْمَلُونَ» وَلَيْسَتْ تَشْهَدُ الْجَوارِحُ عَلى مُؤْمِنٍ إِنَّما تَشْهَدُ عَلى مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذابِ ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُعْطى كِتابَهُ بِيَمينِهِ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَأَمّا مَنْ اُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمينِهِ فَاُولئِكَ يَقْرَؤُونَ كِتابَهُمْ وَلا يُظْلَمُونَ فَتيلاً » وَ سُورَةُ النُّورِ اُنْزِلَتْ بَعْدَ سُورَةِ النِّساءِ وَتَصْديقُ ذلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ في سُورَةِ النِّساءِ «وَاللّاتي يَأْتينَ الْفاحِشَةَ مِنْ نِسائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتّى يَتَوَفّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبيلاً » وَالسَّبيلُ الَّذي قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «سُورَةٌ أَنْزَلْناها وَفَرَضْناها وَ أَنْزَلْنا فيها آياتٍ بَيِّناتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۞ الزّانِيَةُ وَالزّاني فَاجْلِدُوا كُلَّ واحِدٍ مِنْهُما مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلاتَأْخُذْكُمْ بِهِما رَأْفَةٌ في دينِ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذابَهُما طائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنينَ»

ا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا، اس میں آیاتِ محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں

پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات سے بحث کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات متشابہات میں سے ہیں اور ناسخ محکمات سے ہیں خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدا نے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا اینکہ حضرت رسولِ خدا تک نوبت پہنچی حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ خدا نے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوحؑ کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اے رسولؐ تم پر نازل کی اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کو وحی کی اور وہ بات یہ تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہو یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اُسے ہدایت کرتا ہے۔

خدا نے انبیا کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلوائیں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو خلوص سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر واقع ہوئی تو خدا اُسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بجا نہ لائے جن کے ارتکاب پر خدا نے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدا نے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ سابق نبی کے راستہ سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرتِ رسولِ خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد والے نبیوں پر اور ہر نبی کو حکم دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدا نے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم سبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا تھا تو خدا اسے داخلِ جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا اور حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روز سبت مچھلیوں کو گڑھوں میں روکا اور یومِ سبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہودیو) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بندر ہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گواہی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرتِ عیسیٰؑ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان قوانین کو ایک جداگانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے قابلِ احترام تھے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہوگئی اور یہ

قرار پایا کہ جو سنتِ عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک قرار نہ دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ وہ مکّہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لازم کی اقرار شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے رسوا کرنے والے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شرک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسولؐ تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کرے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادب نصیحت تعلیم اور نہی بہت ہلکے طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امرِ ممنوع بجالانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے نہ توبیخ اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچانا چاہا ہے مگر نہی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت بڑا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلبہ دے دیں گے اس کو چاہیے قتل میں حد سے نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہوگا۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سن بلوغ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی اور پورا تولو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تاویل ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اَڑو اور زمین پر اترا کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافتہ کر دو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بری باتیں ہیں اور از روئے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ سورۂ واللیل اذا یغشیٰ میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتشِ جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ شرک ہے اور سورۂ اذا السماء انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی پشت پر ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہوگا" اور سورۂ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۂ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامۂ اعمال بائیں طرف ہوگا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ الیٰ قولہ یہ وہ ہے جو صاحبِ عظمت اللہ پر ایمان نہیں لاتا ہے یہ مشرک

ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور گمراہوں پر جہنم کو پیش کرکے کہا جائے گا تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا وہ خود اپنی مدد کر سکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے گمراہوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیاطین ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دوزخی کہیں گے) نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی، یہی لوگ ہیں جنھوں نے گمراہوں کی پیروی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (قریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام سابقہ سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوحؑ نے جھٹلایا اصحاب ایکہ (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں، عزیز ابن اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں، مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

اور نہیں بہکایا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اگلی صف والے پچھلی صف والوں سے کہیں گے۔ اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کر دے اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخل جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی وہ گلو خلاصی چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔

جب اللہ نے حضرت رسولِ خداؐ کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسولؐ ہیں ۲۔ نماز کا قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا اور ۵۔ ماہ صیام میں، روزے رکھنا اور حضرت پر حدود کو نازل فرمایا اور فرائض کی تقسیم کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قاتل کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عمداً کسی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے بے شک اللہ لعنت کرتا ہے کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کا کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر مشیت الٰہی (مغفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنمی بن کر مورد غضب و لعنت الٰہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے یتیم کے مال کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے مال یتیم کا کھانے والا

فرض على القلب واللسان والسمع والبصر في آية أخرى فقال : «وما كنتم تستترون أن يشهد
عليكم سمعكم ولا أبصاركم ولا جلودكم» يعني بالجلود : الفروج والأفخاذ وقال : «ولا تقف ما
ليس لك به علم إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئك كان عنه مسؤولا» فهذا ما فرض الله على
العينين من غض البصر عما حرم الله عز وجل وهو عملهما وهو من الايمان وفرض الله على اليدين
أن لا يبطش بهما إلى ما حرم الله وأن يبطش بهما إلى ما أمر الله عز وجل وفرض عليهما من الصدقة
وصلة الرحم والجهاد في سبيل الله والطهور للصلاة ، فقال : «يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة
فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين»(١) وقال: «فإذا
لقيتم الذين كفروا فضرب الرقاب حتى إذا أثخنتموهم فشدوا الوثاق فإما منا بعد وإما فداء
حتى تضع الحرب أوزارها»(٢) فهذا ما فرض الله على اليدين لأن الضرب من علاجهما وفرض على
الرجلين أن لا يمشي بهما إلى شيء من معاصي الله وفرض عليهما المشي إلى ما يرضي الله عز وجل
فقال: «ولا تمش في الأرض مرحا إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولا»(٣) وقال : «واقصد
في مشيك واغضض من صوتك إن أنكر الأصوات لصوت الحمير» وقال فيما شهدت الأيدي
والأرجل على أنفسهما وعلى أربابهما من تضييعهما لما أمر الله عز وجل به وفرضه عليهما : «اليوم
نختم على أفواههم وتكلمنا أيديهم وتشهد أرجلهم بما كانوا يكسبون»(٢) فهذا أيضا مما فرض الله
على اليدين وعلى الرجلين وهو عملهما وهو من الايمان وفرض على الوجه السجود له بالليل والنهار
في مواقيت الصلاة فقال : «يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم وافعلوا الخير
لعلكم تفلحون» فهذه فريضة جامعة على الوجه واليدين والرجلين وقال في موضع آخر : ٢٢/٧٧
«وأن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحدا»(٤) وقال فيما فرض على الجوارح من الطهور والصلاة بها
وذلك أن الله عز وجل لما صرف نبيه صلى الله عليه وآله إلى الكعبة عن البيت المقدس فأنزل الله عز وجل
«وما كان الله ليضيع إيمانكم إن الله بالناس لرؤوف رحيم»(٥) فسمى الصلاة إيمانا فمن لقي الله
عز وجل حافظا لجوارحه موفيا كل جارحة من جوارحه ما فرض الله عز وجل عليها لقي الله
عز وجل مستكملا لإيمانه وهو من أهل الجنة ومن خان في شيء منها أو تعدى ما أمر الله عز وجل
فيها لقي الله عز وجل ناقص الإيمان ، قلت : قد فهمت نقصان الإيمان وتمامه ، فمن أين جاءت
زيادته؟ فقال: قول الله عز وجل : «وإذا ما أنزلت سورة فمنهم من يقول أيكم زادته هذه إيمانا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ» وَقَالَ: «نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى» وَلَوْ كَانَ كُلُّهُ وَاحِداً لَا زِيَادَةَ فِيهِ وَلَا نُقْصَانَ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ فَضْلٌ عَلَى الْآخَرِ وَلَاسْتَوَتِ النِّعَمُ فِيهِ وَلَاسْتَوَى النَّاسُ وَبَطَلَ التَّفْضِيلُ وَلَكِنْ بِتَمَامِ الْإِيمَانِ دَخَلَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَنَّةَ وَبِالزِّيَادَةِ فِي الْإِيمَانِ تَفَاضَلَ الْمُؤْمِنُونَ بِالدَّرَجَاتِ عِنْدَ اللهِ وَبِالنُّقْصَانِ دَخَلَ الْمُفَرِّطُونَ النَّارَ.

۱- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتلایئے کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کہنا لاالہ الا ہو۔ اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشرف ہے اور نصیبہ میں سب سے بلند ہے۔ میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتایئے آیا وہ قول وعمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل عمل ہے اور قول اس عمل کا ایک جزو ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت فرمایئے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں ان میں سے بعض تام ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تام وناقص و زاید بھی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا وہ کیسے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے سپرد کی گئی ہے جو الگ ہے دوسرے عضو کی سپردگی میں دی ہوئی چیز سے۔ ان اعضا میں ایک عضو دل ہے جس سے سمجھتا اور جانتا ہے اور دل بدن انسان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضا اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سنتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیزوں کو پکڑتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر ناطق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جداگانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فریضہ متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معرفت حاصل کرے اور کہے کہ وہ

ایک سو چھیالیسواں باب

اجزائے ایمان تمام اجزائے بدن میں ہوتے ہیں

((بَابٌ) ۱۴۶

☆(فِي أَنَّ الْإِيمَانَ مَبْثُوثٌ لِجَوَارِحِ الْبَدَنِ كُلِّهَا)☆

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَاللَّهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَيْئاً إِلَّا بِهِ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَشْرَفُهَا مَنْزِلَةً وَأَسْنَاهَا حَظّاً، قَالَ: قُلْتُ: أَلَا تُخْبِرُنِي عَنِ الْإِيمَانِ، أَ قَوْلٌ هُوَ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ فَقَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ، بِفَرْضٍ مِنَ اللَّهِ بَيَّنَ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٍ نُورُهُ، ثَابِتَةٍ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ لَهُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُوهُ إِلَيْهِ. قَالَ قُلْتُ: صِفْهُ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ، قَالَ: الْإِيمَانُ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ. فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَى تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْبَيِّنُ نُقْصَانُهُ وَمِنْهُ الرَّاجِحُ الزَّائِدُ رُجْحَانُهُ، قُلْتُ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَتِمُّ وَيَنْقُصُ وَيَزِيدُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ ابْنِ آدَمَ وَقَسَّمَهُ عَلَيْهَا وَفَرَّقَهُ فِيهَا فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَعْقِلُ وَيَفْقَهُ وَيَفْهَمُ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرِدُ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصْدُرُ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ وَمِنْهَا عَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَيَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَفَرْجُهُ الَّذِي الْبَاهُ مِنْ قِبَلِهِ؛ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَرَأْسُهُ الَّذِي فِيهِ وَجْهُهُ، فَلَيْسَ مِنْ هَذِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا بِفَرْضٍ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ اسْمُهُ، يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ لَهَا وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا.

فَفَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَفَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَفَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَفَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا

فرض على الوجه، فأمّا ما فرض على القلب من الإيمان فالإقرار والمعرفة والعقد والرضا والتسليم
بأن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له، إلهاً واحداً، لم يتّخذ صاحبة ولا ولداً وأنّ محمّداً عبده ورسوله
صلوات الله عليه وآله والإقرار بما جاء من عند الله من نبيّ أو كتاب، فذلك ما فرض الله على القلب
من الإقرار والمعرفة وهو عمله وهو قول الله عزّ وجلّ: «إلّا من أُكره وقلبه مطمئنّ بالإيمان
ولكن من شرح بالكفر صدراً» وقال: «ألا بذكر الله تطمئنّ القلوب» وقال: «الّذين آمنوا بأفواههم
ولم تؤمن قلوبهم» وقال: «إن تبدوا ما في أنفسكم أو تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء
ويعذّب من يشاء» فذلك ما فرض الله عزّ وجلّ على القلب من الإقرار والمعرفة وهو عمله وهو
رأس الإيمان وفرض الله على اللّسان القول والتعبير عن القلب بما عقد عليه وأقرّ به قال الله تبارك
وتعالى «وقولوا للنّاس حسناً» وقال: «قولوا آمنّا بالله وما نزّل إلينا وما أُنزل إليكم وإلهنا
وإلهكم واحد ونحن له مسلمون» فهذا ما فرض الله على اللّسان وهو عمله وفرض على السّمع أن
يتنزّه عن الاستماع إلى ما حرّم الله وأن يعرض عمّا لا يحلّ له ممّا نهى الله عزّ وجلّ عنه والإصغاء
إلى ما أسخط الله عزّ وجلّ فقال في ذلك: «وقد نزّل عليكم في الكتاب أن إذا سمعتم آيات الله
يكفر بها ويستهزء بها فلا تقعدوا معهم حتّى يخوضوا في حديث غيره» ثمّ استثنى الله عزّ وجلّ
موضع النّسيان فقال: «وإمّا ينسينّك الشّيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظّالمين» وقال
«فبشّر عباد ۝ الّذين يستمعون القول فيتّبعون أحسنه أُولئك الّذين هداهم الله وأُولئك هم أُولوا الألباب»[2]
وقال عزّ وجلّ: «قد أفلح المؤمنون ۝ الّذين هم في صلاتهم خاشعون ۝ والّذين هم عن اللّغو ٢٣/١ مؤمنون
معرضون ۝ والّذين هم للزّكاة فاعلون»[4] وقال: «وإذا سمعوا اللّغو أعرضوا عنه وقالوا لنا أعمالنا
ولكم أعمالكم»[5] وقال: «وإذا مرّوا باللّغو مرّوا كراماً»[6] فهذا ما فرض على السّمع من الإيمان
أن لا يصغي إلى ما لا يحلّ له وهو عمله وهو من الإيمان وفرض على البصر أن لا ينظر إلى ما حرّم الله
عليه وأن يعرض عمّا نهى الله عنه ممّا لا يحلّ له، وهو عمله وهو من الإيمان. فقال تبارك وتعالى
«قل للمؤمنين يغضّوا من أبصارهم ويحفظوا فروجهم»[7] فنهاهم أن ينظروا إلى عوراتهم وأن ينظر
المرء إلى فرج أخيه ويحفظ فرجه أن ينظر إليه وقال: «وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهنّ
ويحفظن فروجهنّ»[8] من أن تنظر إحداهنّ إلى فرج أُختها وتحفظ فرجها من أن ينظر إليها
وقال: كلّ شيء في القرآن من حفظ الفرج فهو من الزّنى إلّا هذه الآية فإنّها من النّظر ثمّ نظم ما

روز قیامت اس طرح آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہو گی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے یتیم کا مال کھایا ہے اور کم تولنے والوں کے لئے ہے ویل (دوزخ کی ایک وادی) ان کے لئے ہے جو کم تولنے والے ہیں اور ویل کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویل ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو تزکیہ نصیب ہو گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہو گا اور خلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہو گا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی یا مشرک سے اور یہ مومن پر حرام ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ چور جب چرائے تو مومن رہتا ہے زنا یا چوری کرتے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے قمیض بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ شوہر دار عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو اسّی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ غفور و رحیم ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں۔ اس سے دور رکھا ہے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتا ہے کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے اولیائے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا ابلیس قوم جن سے تھا پس امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعار مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعضاء مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہو گا وہ اسے پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور سورۂ نور سورۂ نساء کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تصدیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورۂ نساء میں یہ نازل فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لو اگر وہ تصدیق کر دیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (رکھیں اور جانے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی اور طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔

اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا۔ زانیہ اور زانی دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور یہ دینی معاملہ

میں کسی مرتکب زنا پر مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیئے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیئے۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ مُؤْمِناً؟ قَالَ: فَأَيْنَ فَرَائِضُ اللَّهِ؟.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ كَلَاماً لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ صَوْمٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ. قَالَ: وَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَقُولُونَ: إِذَا شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ مُؤْمِنٌ، قَالَ: فَلِمَ يُضْرَبُونَ الْحُدُودَ وَلِمَ تُقْطَعُ أَيْدِيهِمْ؟! وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقاً أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ خُدَّامُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ جِوَارَ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْحُورَ الْعِينَ لِلْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ قَالَ: فَمَا بَالُ مَنْ جَحَدَ الْفَرَائِضَ كَانَ كَافِراً؟.

٢۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ جو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فرائض کی بجا آوری کہاں گئی راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پورا پورا ایمان تو وہی ہے کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں بجا لائے اگر ایمان صرف شہادتین ہی کا ادا کرنا ہوتا تو پھر روزہ، نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی تعلق ہی نہ ہوتا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی تو وہ مومن ہے فرمایا کہ پھر مجرموں کو سزائیں کیوں دی جاتی ہیں لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خادم ہیں اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے پھر فرمایا جس نے فرائض سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَلَّامٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ يُطَاعَ اللَّهُ فَلَا يُعْصَى.

٣۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان یہ ہے کہ خدا کی اطاعت کی جائے اس کی معصیت نہ کی جائے۔

وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے نہ اس کے جورو ہے نہ بیٹا اور یہ کہ محمدؐ خدا کے عبد اور رسول ہیں اور خدا کی طرف سے جو خبر یا کتاب لائے ہیں وہ حق ہے۔ پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو (کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو کہ ذکر خدا سے (بے چین) دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے ۞ اور فرمایا جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ اس کا حساب ضرور لے گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔

پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے قول کو زبان پر فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی تمہارا اور ہمارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں یہ ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فریضہ قرار دیا ہے۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے اور جن چیزوں کا سننا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے اور نہ سنیں ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تاکہ وہ کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استثنار کیا ہے بھولنے کے موقع کا۔ فرمایا ہے (الانعام) اگر (میرا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو (جب یاد آجائے) ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے میرے ان بندوں کو خوش خبری سناؤ جو سنی ہوئی باتوں میں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے فلاح پائی ان مومنوں نے جو خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں اور بیہودہ باتوں کے سننے سے گریز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ شان سے گزر تے ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں پر فرض کیا ہے از روئے ایمان یہ کہ جن باتوں کا سننا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے۔

اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھے۔ یہی اس کا عمل ہے اور یہی تعلق ایمان کا اس سے ہے۔ فرماتا ہے اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں خدا نے ان کو منع کیا ہے اس سے کہ وہ ان کی

شرمگاہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسولؐ کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امام نے فرمایا قرآن میں جہاں حفاظتِ فرج کا ذکر ہے وہ زنا کے سلسلے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے اور خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان اور آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے فرمایا ہے جو تم چھپایا کرتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں دیں گی امام نے فرمایا جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیافہ سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں آنکھوں پر کہ پرہیز کریں ان چیزوں کے دیکھنے سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا ایمانی عمل یہی ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صدقہ دیں صلۂ رحم کریں راہِ خدا میں جہاد کریں اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو طاہر کریں۔

اور فرماتا ہے اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کرو ٹخنوں تک اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں مار دو، یہاں تک کہ جب انھیں چور چور کر ڈالو تو ان کی مشکیں باندھ لو، پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ (جان کا مال) لے کر رہا کر دتا ایں کہ کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض قرار دیا ہے کیوں کہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے۔

اور پیروں کا فرض یہ قرار دیا ہے کہ معصیتِ الٰہی کی طرف نہ اٹھیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مرضئ الٰہی کے مطابق راہ چلیں فرماتا ہے روئے زمین پر اکڑ کر نہ چل تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافتہ کر دے اور نہ تو بلندی میں پہاڑ جیسا ہو سکتا ہے پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما کر، سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان صاحبوں کے خلاف ہونے کا جنھوں نے امرِ الٰہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے روزِ قیامت ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پاؤں بیان کریں گے پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا عمل از روئے ایمان۔

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیا رات اور دن میں اوقاتِ نماز میں، خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو، تاکہ تمہاری بحالی کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے۔ چہرہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرقہ مرجیہ کے قول کو ایمان و کفر کے متعلق بیان کر کے کہا، وہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے نزدیک کافر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کافر ہے اسی طرح مومن جب اقرار کرے اپنے ایمان کا تو خدا کے نزدیک مومن ہے فرمایا سبحان اللہ یہ دونوں برابر کیسے ہو جائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی نافرمانی کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ مقر مدعا علیہ کے ہے) اور ایمان ایک دعوے ہے جس کے اثبات کے لئے گواہی ضروری اور یہ گواہی ہے اس کے عمل اور نیت کی، جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے کہ مومنین ایمان پر گواہ بن جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں تو وہ عند اللہ کافر نہ ہوگا اس کے ظاہر قول و عمل پر حکم مومنین جاری ہوگا۔ کیوں کہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔)

ایک سو سینتالیسواں باب

سبقت الی الایمان

((بَابُ)) ۱۴۷

☆(السَّبْقِ إِلَى الْإِيمَانِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ لِلْإِيمَانِ دَرَجَاتٍ وَ مَنَازِلَ ، يَتَفَاضَلُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا عِنْدَ اللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : صِفْهُ لِي رَحِمَكَ اللهُ حَتَّى أَفْهَمَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللهَ سَبَّقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يُسَبَّقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ[1] ، ثُمَّ فَضَّلَهُمْ عَلَى دَرَجَاتِهِمْ فِي السَّبْقِ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ كُلَّ امْرِئٍ مِنْهُمْ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِ ، لَا يَنْقُصُهُ فِيهَا مِنْ حَقِّهِ وَلَا يَتَقَدَّمُ مَسْبُوقٌ سَابِقاً وَلَا مَفْضُولٌ فَاضِلاً ، تَفَاضَلَ بِذَلِكَ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَاخِرُهَا وَلَوْلَمْ يَكُنْ لِلسَّابِقِ إِلَى الْإِيمَانِ فَضْلٌ عَلَى الْمَسْبُوقِ إِذاً لَلَحِقَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا ، نَعَمْ وَ لَتَقَدَّمُوهُمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِمَنْ سَبَقَ إِلَى الْإِيمَانِ الْفَضْلُ عَلَى مَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ وَلَكِنْ بِدَرَجَاتِ الْإِيمَانِ قَدَّمَ اللهُ السَّابِقِينَ وَ بِالْإِبْطَاءِ عَنِ الْإِيمَانِ أَخَّرَ اللهُ الْمُقَصِّرِينَ لِأَنَّا نَجِدُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآخِرِينَ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ عَمَلاً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ أَكْثَرُهُمْ صَلَاةً وَصَوْماً وَحَجّاً وَزَكَاةً وَجِهَاداً وَإِنْفَاقاً وَلَوْلَمْ يَكُنْ سَوَابِقُ يَفْضُلُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً عِنْدَ اللهِ

لَكَانَ الآخِرُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ مُقَدَّمِينَ عَلَى الأَوَّلِينَ وَلَكِنْ أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْرِكَ آخِرُ
دَرَجَاتِ الإِيمَانِ أَوَّلَهَا ، وَيُقَدَّمَ فِيهَا مَنْ أَخَّرَ اللهُ أَوْ يُؤَخَّرَ فِيهَا مَنْ قَدَّمَ اللهُ . قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَمَّا
نَدَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيْهِ مِنَ الإِسْتِبَاقِ إِلَى الإِيمَانِ ، فَقَالَ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَابِقُوا إِلَى
مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرُسُلِهِ» وَقَالَ
«السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» وَقَالَ: «وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَالَّذِينَ ۵۷/۱۱ واقعہ
اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ» فَبَدَأَ بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِمْ ، ثُمَّ ۵/۱۱۹ مائدہ
ثَنَّى بِالأَنْصَارِ ثُمَّ ثَلَّثَ بِالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ ، فَوَضَعَ كُلَّ قَوْمٍ عَلَى قَدْرِ دَرَجَاتِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ عِنْدَهُ
ثُمَّ ذَكَرَ مَا فَضَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَوْلِيَاءَهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ» - إِلَى آخِرِ الآيَةِ - وَقَالَ : ۲/۲۵۲ بقرہ
«وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ» وَقَالَ : «انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَلآخِرَةُ
أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلاً» وَقَالَ : «هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللهِ» وَقَالَ : «وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ
فَضْلَهُ»[۲] وَقَالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ»
وَقَالَ : «فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْراً عَظِيماً ۞ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً» وَقَالَ
«لاَ يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا»
وَقَالَ : «يَرْفَعُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ» وَقَالَ : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لاَ يُصِيبُهُمْ
ظَمَأٌ وَلاَ نَصَبٌ وَلاَ مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلاَ يَطَؤُونَ مَوْطِئاً يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلاَ يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلاً
إِلاَّ كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ» وَقَالَ : «وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ» وَقَالَ : «فَمَنْ ۹۹/۲ الزلزال
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ ۞ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ» فَهَذَا ذِكْرُ دَرَجَاتِ الإِيمَانِ وَمَنَازِلِهِ
عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا ایمان کے درجات ہیں منازل ہیں بیشک خدا جن کی وجہ سے مومنین سے ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ذرا توضیح کیجیے تاکہ میں سمجھوں۔ فرمایا مومنین کے لئے بھی اسی طرح سبقت ہے جیسے گھوڑ دوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت باعث فضیلت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا ہوا ہے جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کمی نہیں کی اور مسبوق کو سابق پر اور مفضول کو فاضل پر مقدم نہیں کیا اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں پر،

سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، قَالَ: قُلْتُ أَلَيْسَ هٰذَا عَمَلٌ قَالَ: بَلَىٰ. قُلْتُ: فَالْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: لَا يَثْبُتُ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلُ مِنْهُ.

۲۔ راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عملی صورت نہیں ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہے میں نے کہا تو کیا عمل ایمان کا جز وہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جزء ہے۔

٧۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُيَسِّرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّصِيبِيِّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْعَالِمَ عليه السلام فَقَالَ: أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ عَمَلاً إِلَّا بِهِ، فَقَالَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللهِ، الَّذِي هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَ أَسْنَاهَا حَظّاً وَأَشْرَفُهَا مَنْزِلَةً، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ أَقَوْلٌ وَ عَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ، وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذٰلِكَ الْعَمَلِ بِفَرْضٍ مِنَ اللهِ بَيَّنَهُ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٌ نُورُهُ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُو إِلَيْهِ، قُلْتُ: صِفْ لِي ذٰلِكَ حَتَّىٰ أَفْهَمَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ حَالَاتٌ وَ دَرَجَاتٌ وَ طَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَىٰ تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْمُنْتَهَىٰ نُقْصَانُهُ وَ مِنْهُ الزَّائِدُ الرَّاجِحُ زِيَادَتُهُ قُلْتُ: وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَيَتِمُّ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَىٰ جَوَارِحِ بَنِي آدَمَ وَقَسَّمَهُ عَلَيْهَا وَفَرَّقَهُ فِيهَا، فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِمْ جَارِحَةٌ إِلَّا وَهِيَ مُوَكَّلَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَعْقِلُ وَ يَفْقَهُ وَ يَفْهَمُ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرِدُ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصْدُرُ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ، وَ مِنْهَا يَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَفَرْجُهُ الَّذِي الْبَاهُ مِنْ قِبَلِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا وَ عَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَ أُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَفَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَفَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَفَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَ فَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَ فَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَالْإِقْرَارُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالتَّصْدِيقُ وَالتَّسْلِيمُ وَالْعَقْدُ وَالرِّضَا بِأَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَحَداً، صَمَداً، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

٧۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتلایئے کہ کون سا عمل عند اللہ افضل ہے

فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور از روئے حظ زیادہ روشن ہے اور از روئے منزلت زیادہ اشرف ہے۔ میں نے کہا یہ بتائیے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا نام۔ فرمایا ایمان پورا پورا عمل ہے اور بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے اور وہ وہ ہے جس کا نور زیادہ واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتابِ خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے میں نے کہا ذرا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں، فرمایا۔ ایمان کے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں جن میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض زائد ہیں اور ان کی زیادتی زیادہ راجح ہے میں نے کہا کیا ایمان تمام بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی، فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے بنی آدم کے اعضاء پر اور ان کو تقسیم کیا ہے اور فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔

ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا بوجھتا ہے اور دل تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضاء بغیر اس کی رائے اور حکم کے کوئی کام نہیں کرتے اور اعضاء میں دونوں ہاتھ ہیں جن سے آدمی پکڑتا ہے اور دو پیر ہیں جن سے چلتا ہے اور جو شرمگاہ ہے جو شہوت رانی ہے اور زبان ہے جس کے لئے کتابِ خدا ناطق ہے اور وہ اس کی گواہی دیتی ہے اور دو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتا ہے اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان کے فرض سے الگ ہے اور زبان کا فرض آنکھوں کے سے الگ اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا پیروں سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ اور فرج کا فرض چہرہ کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقرار کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے اور قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے وہ یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے کوئی جورو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: ـ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ الْمُرْجِئَةِ فِي الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَ قَالَ: إِنَّهُمْ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا وَ يَقُولُونَ: كَمَا أَنَّ الْكَافِرَ عِنْدَنَا هُوَ الْكَافِرُ عِنْدَاللهِ فَكَذٰلِكَ نَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَقَرَّ بِإِيمَانِهِ أَنَّهُ عِنْدَاللهِ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ: ـ سُبْحَانَ اللهِ وَ كَيْفَ يَسْتَوِي هٰذَانِ؟! وَالْكُفْرُ إِقْرَارٌ مِنَ الْعَبْدِ فَلَا يُكَلَّفُ بَعْدَ إِقْرَارِهِ بِبَيِّنَةٍ، وَالْإِيمَانُ دَعْوَى لَاتَجُوزُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ، وَبَيِّنَتُهُ عَمَلُهُ وَنِيَّتُهُ، فَإِذَا اتَّفَقَا فَالْعَبْدُ عِنْدَاللهِ مُؤْمِنٌ وَالْكُفْرُ مَوْجُودٌ بِكُلِّ جِهَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ مِنْ نِيَّةٍ أَوْقَوْلٍ أَوْعَمَلٍ وَالْأَحْكَامُ تَجْرِي عَلَى الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، فَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَشْهَدُ لَهُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْإِيمَانِ وَ يَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ عِنْدَاللهِ كَافِرٌ وَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَجْرَى عَلَيْهِ أَحْكَامَ الْمُؤْمِنِينَ بِظَاهِرِ قَوْلِهِ وَعَمَلِهِ.

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے طہارت کو فرض قرار دیا ہے۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رُخ پھیرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں بے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے ملے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی حفاظت کرنے والا ہوگا تو وہ کامل الایمان ہوگا اہلِ جنت سے ہوگا اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوئی کوتاہی کرے گا یا امرِ خدا سے تجاوز کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں ملے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو، لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی سورۃ نازل ہوئی تو ان میں سے منافق کہتے ہیں اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں کثافت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی (اصحاب کہف) سچی خبر بیان کرتے ہیں وہ چند جوان ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعامِ الٰہی کی سب میں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت باطل ہو جاتی لیکن تکمیلِ ایمان کی صورت میں بارگاہِ الٰہی میں درجاتِ عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

٢۔ عدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسى جَمِيعاً، عَنِ البَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ [الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ] هارُونَ قالَ: قالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤادَ كُلُّ أُولئِكَ كانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً» قالَ: يُسْأَلُ السَّمْعُ عَمّا سَمِعَ وَالْبَصَرُ عَمّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْفُؤادُ عَمّا عَقَدَ عَلَيْهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک کان آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی فرمایا۔ کانوں سے اس کے متعلق جو مقتضا ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

٣۔ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ، عَنْ صَفْوانَ أَوْغَيْرِهِ، عَنِ الْعَلاءِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الإِيمانِ فَقالَ: شَهادَةُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ [وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ] وَالإِقْرارُ بِما جاءَ مِنْ عِنْدِاللهِ وَمَا اسْتَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ مِنَ التَّصْدِيقِ بِذٰلِكَ، قالَ: قُلْتُ: الشَّهادَةُ أَلَيْسَتْ عَمَلاً؟ قالَ: بَلىٰ، قُلْتُ: الْعَمَلُ مِنَ الإِيمانِ؟ قالَ: نَعَمْ الإِيمانُ لا يَكُونُ إِلّا بِعَمَلٍ وَالْعَمَلُ مِنْهُ وَلا يَثْبُتُ الإِيمانُ إِلّا بِعَمَلٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جن کو آنحضرتؐ خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کہا گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَه : مَا الْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : دِينُ اللهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُونُوا فَمَنْ أَقَرَّ بِدِينِ اللهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

۴۔ بعض اصحاب نے صادق آل محمدؑ سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا اور تم سے بعد بھی رہے گا جس نے دین خدا ہونے کا اقرار کیا۔ وہ مسلمان ہے اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔

٥ ـ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ سَلَّامٌ [1] : إِنَّ خَيْثَمَةَ ابْنَ أَبِي خَيْثَمَةَ يُحَدِّثُنَا عَنْكَ أَنَّهُ سَأَلَكَ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ لَهُ : إِنَّ الْإِسْلَامَ ، مَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَشَهِدَ شَهَادَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا وَوَالَى وَلِيَّنَا وَعَادَى عَدُوَّنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ ، قُلْتُ : وَسَأَلَكَ عَنِ الْإِيمَانِ فَقُلْتَ : الْإِيمَانُ بِاللهِ وَالتَّصْدِيقُ بِكِتَابِ اللهِ وَأَنْ لَا يُعْصَى اللهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ .

۵۔ ابوبصیر نے بیان کیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ سلام نے کہا کہ خثیمہ ابن خثیمہ نے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت وغیرہ) کی گواہی دے اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا خثیمہ نے سچ کہا۔ میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ایمان ہے فرمایا خثیمہ نے سچ کہا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، قَالَ

پیچھے رہنے والوں پر اگر ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو مسبوق پر فضیلت نہ ہوتی تو اس امت کے آخر والے اوّل والوں سے مل جاتے، ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو پیچھے رہ جانے والوں پر لیکن درجاتِ ایمان کی صورت میں اللہ نے سابقین کو مقدم کیا ہے اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے پیچھے رہ جانے والے مومنین اگرچہ از روئے عمل اوّلین سے زیادہ بہتر ہوں اور نماز و روزہ و حج و جہاد و انفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عند اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آخر والے کثرت عمل کی بنا پر اوّلین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اوّلین کے مدارج آخرین کو مل جائیں اور جن کو خدا نے موخر کیا ہے وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے، سبقت کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا ہے سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقربین ایزدی ہیں اور فرمایا ہے اور سب سے پہلے سبقت کرنے والے مہاجرین و انصار ہیں اور وہ لوگ ہیں جنھوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ابتدار کی مہاجرین اولین سے، ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے انصار کو تیسرے میں، نیکیوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات و منازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں پھر خدا نے اپنے اولیار کی ان فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں، چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور با اعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا اور فرمایا ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات، اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے اور فرمایا۔ عند اللہ ان کے درجات ہیں اور فرمایا ہر صاحب فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے پیش خدا ان کے درجات ہیں اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر، اور ان کے لئے بڑا اجر ہے اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور فرمایا تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں اپنا مال صرف کیا اور قتال کی، اس کا بڑا مرتبہ ہے وہ ان لوگوں کے برابر کیسے ہو سکتا ہے جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور قتال کیا اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جن کو علم کے درجات دیئے گئے ہیں اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو پیاس کا احساس ہوا نہ تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انھوں نے ایسی کوئی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی، اور نہ انھوں نے دشمن سے کوئی فائدہ حاصل کیا مگر یہ کہ جو کیا وہ عملِ صالح تھا اور فرمایا جو نیکیاں تم نے

اپنے لئے کی ہیں وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ نیکی دیکھے گا جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجاتِ ایمان کا ذکر اور اس کے منازل کا بیان بیش خدائے عزوجل۔

ایک سو اڑتالیسواں باب

درجاتِ ایمان

((بَابُ) ۱۴۸

☆(دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ ، مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمَّارِبْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْإِيمَانَ عَلَى سَبْعَةِ أَسْهُمٍ عَلَى الْبِرِّ وَالصِّدْقِ وَالْيَقِينِ وَالرِّضَا وَالْوَفَاءِ وَالْعِلْمِ وَالْحِلْمِ ، ثُمَّ قَسَمَ ذٰلِكَ بَيْنَ النَّاسِ ، فَمَنْ جَعَلَ فِيهِ هٰذِهِ السَّبْعَةَ الْأَسْهُمَ فَهُوَ كَامِلٌ ، مُحْتَمِلٌ ؛ وَ قَسَمَ لِبَعْضِ النَّاسِ السَّهْمَ وَلِبَعْضٍ السَّهْمَيْنِ وَلِبَعْضٍ الثَّلَاثَةَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الْ]سَّبْعَةِ ، ثُمَّ قَالَ : لَاتَحْمِلُوا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمِ سَهْمَيْنِ وَلَا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمَيْنِ ثَلَاثَةً فَتَبْهَضُوهُمْ . ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الْ]سَّبْعَةِ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے بر۔ صدق، یقین، رضا، وفا، علم، حلم۔ پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کامل ہو گیا اور بار شریعت اٹھانے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

٢ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ؛ وَمُحَمَّدِبْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا سَرَّاجٍ وَكَانَ خَادِماً لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَاجَةٍ وَهُوَ بِالْحِيرَةِ أَنَا وَجَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ قَالَ : فَانْطَلَقْنَا فِيهَا ثُمَّ رَجَعْنَا مُغْتَمِّينَ قَالَ : وَكَانَ فِرَاشِي فِي الْحَائِرِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ نُزُولاً ، فَجِئْتُ وَأَنَا بِحَالٍ فَرَمَيْتُ بِنَفْسِي فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذَا أَنَا بِأَبِي-

عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَقْبَلَ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ أَتَيْنَاكَ أَوْ قَالَ: جِئْنَاكَ، فَاسْتَوَيْتُ جَالِساً وَجَلَسَ عَلَىٰ صَدْرِ فِرَاشِي فَسَأَلَنِي عَمَّا بَعَثَنِي لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ، فَحَمِدَ اللهَ. ثُمَّ جَرَىٰ ذِكْرُ قَوْمٍ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَبْرَأُ مِنْهُمْ، إِنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ مَا نَقُولُ. قَالَ: فَقَالَ: يَتَوَلَّوْنَا وَلَا يَقُولُونَ مَا تَقُولُونَ تَبْرَؤُونَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَهُوَ ذَا عِنْدَنَا مَا لَيْسَ عِنْدَكُمْ فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَبْرَأَ مِنْكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: وَهُوَ ذَا عِنْدَ اللهِ مَا لَيْسَ عِنْدَنَا أَفَتَرَاهُ أَطْرَحَنَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا نَفْعَلُ؟ قَالَ: فَتَوَلَّوْهُمْ وَلَا تَبَرَّؤُوا مِنْهُمْ، إِنَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَهُ سَهْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَهْمَانِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سِتَّةُ أَسْهُمٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَبْعَةُ أَسْهُمٍ

فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ صَاحِبُ السَّهْمِ عَلَىٰ مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ وَلَا صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ عَلَىٰ مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ وَلَا صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ عَلَىٰ مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ وَلَا صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ عَلَىٰ مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الْخَمْسَةِ وَلَا صَاحِبُ الْخَمْسَةِ عَلَىٰ مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السِّتَّةِ وَلَا صَاحِبُ السِّتَّةِ عَلَىٰ مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّبْعَةِ وَسَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلاً إِنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ جَارٌ وَكَانَ نَصْرَانِيّاً فَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ زَيَّنَهُ لَهُ فَأَجَابَهُ فَأَتَاهُ سُحَيْراً فَقَرَعَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ لَهُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَنَا فُلَانٌ قَالَ: وَمَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: تَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثَوْبَيْكَ وَمُرَّ بِنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: فَتَوَضَّأَ وَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ وَخَرَجَ مَعَهُ، قَالَ: فَصَلَّيَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ صَلَّيَا الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَا حَتَّىٰ أَصْبَحَا، فَقَامَ الَّذِي كَانَ نَصْرَانِيّاً يُرِيدُ مَنْزِلَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ النَّهَارُ قَصِيرٌ وَالَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الظُّهْرِ قَلِيلٌ؟ قَالَ: فَجَلَسَ مَعَهُ إِلَىٰ أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَلِيلٌ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّىٰ صَلَّى الْعَصْرَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ وَأَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا آخِرُ النَّهَارِ وَأَقَلُّ مِنْ أَوَّلِهِ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّىٰ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ: إِنَّمَا بَقِيَتْ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ: فَمَكَثَ حَتَّىٰ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَا فَلَمَّا كَانَ سُحَيْراً غَدَا عَلَيْهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَنَا فُلَانٌ، قَالَ وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: تَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثَوْبَيْكَ وَاخْرُجْ بِنَا فَصَلِّ، قَالَ: اطْلُبْ لِهٰذَا الدِّينِ مَنْ هُوَ أَفْرَغُ مِنِّي وَأَنَا إِنْسَانٌ مِسْكِينٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَدْخَلَهُ فِي شَيْءٍ أَخْرَجَهُ مِنْهُ أَوْ قَالَ: أَدْخَلَهُ مِنْ مِثْلِ ذِهْ وَ أَخْرَجَهُ مِنْ مِثْلِ هٰذَا.

٢- امام جعفر صادق علیہ السلام کے خادم نے بیان کیا کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ (نام شہر) میں تھے ایک

ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حیرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا۔ میں بستر پر لیٹ گیا حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں میں بستر پر اٹھ بیٹھا حضرت میرے فرش کے سرہانے بیٹھ گئے اور جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم ان سے بری ہیں کیوں کہ (نماز میں) وہ نہیں کہتے جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہوئے وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنھیں ہم بجالاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ میں نے کہا نہیں میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ بہت سی باتیں خدا کرتا ہے ہم نہیں کرتے (جیسے نافرمانوں کو رزق دیتا ہے) تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم ایسا نہ کریں گے۔

فرمایا ان کو دوست رکھو ان سے بیزار نہ ہو مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو سہام ایمان میں سے ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار، بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات۔ پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اور دو والا تین کا بار اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار اٹھا نہیں سکتا۔ میں اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں ایک ملّا کا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ ملّا نے اسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے ملّا نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ کہا میں ہوں ملّا۔ اس نے کہا کیسے آئے۔ ملّا نے کہا۔ وضو کرکے اپنے کپڑے پہنو اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو، اس نے وضو کیا کپڑے پہنے اور ملّا کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملا نے کہا پہلے سنت نمازیں پڑھ لو۔ پھر صبح صادق نمودار ہوئی تو دونوں نے نماز صبح ادا کی اس کے بعد جو نصرانی تھا اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا ملّا نے کہا اب کہاں جاتے ہو۔ دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہے وہ رک گیا جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملا نے کہا ظہر و عصر کے درمیان تھوڑا سا وقت ہے عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس بیچارے نے گھر جانا چاہا۔ ملا نے کہا اب نماز مغرب کا وقت تو بہت ہی قریب ہے جب نماز مغرب پڑھ لی تو ملا نے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رک گیا عشاء کی نماز کے بعد وہ دونوں جدا ہوئے جب دوسری صبح ہوئی ہوئی تو ملّا نے پھر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا کون ہے کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کرکے کپڑے پہنو اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا۔ حضرت نے فرمایا اس شخص نے ایک شے میں داخل کیا اور دوسری سے نکال دیا۔

ایک سو انچاسواں باب

تتمہ

(بَابُ آخَرُ مِنْهُ) ۱۴۹

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ شِهَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ خَلَقَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ هٰذَا الْخَلْقَ لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً[1]، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ فَكَيْفَ ذَاكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ خَلَقَ أَجْزَاءً بَلَغَ بِهَا تِسْعَةً وَأَرْبَعِينَ جُزْءاً . ثُمَّ جَعَلَ الْأَجْزَاءَ أَعْشَاراً فَجَعَلَ الْجُزْءَ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَجَعَلَ فِي رَجُلٍ عُشْرَ جُزْءٍ وَ فِي آخَرَ عُشْرَيْ جُزْءٍ حَتَّىٰ بَلَغَ بِهِ جُزْءاً تَامّاً وَ فِي آخَرَ جُزْءاً وَعُشْرَ جُزْءٍ وَآخَرَ جُزْءاً وَعُشْرَيْ جُزْءٍ وَآخَرَ جُزْءاً وَثَلَاثَةَ أَعْشَارِ جُزْءٍ حَتَّىٰ بَلَغَ بِهِ جُزْئَيْنِ تَامَّيْنِ ، ثُمَّ بِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتَّىٰ بَلَغَ بِأَرْفَعِهِمْ تِسْعَةً وَ أَرْبَعِينَ جُزْءاً فَمَنْ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ إِلَّا عُشْرَ جُزْءٍ لَمْ يَقْدِرْ عَلَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْعُشْرَيْنِ وَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الْعُشْرَيْنِ لَا يَكُونُ مِثْلَ صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَعْشَارِ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَمَّ لَهُ جُزْءٌ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْجُزْئَيْنِ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ هٰذَا الْخَلْقَ عَلَىٰ هٰذَا لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً .

۱۔ اس سے پہلے باب میں امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایمان کے سات سہم ہیں اگر ان سات کو سات میں ضرب دیا جائے تو انچاس حصے ہوتے ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل حصے چار سو نوّے ہوتے ہیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے تو ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جز قرار دیئے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے ان کو مخلوق پر تقسیم کیا۔ کسی کو دسواں حصہ دیا۔ کسی کو اس سے دونا دیا، کسی کو تگنا یہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جز پورا ہو گیا پھر ایک شخص کو ایک جز تام پر دسواں حصہ دوسرے جز کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جز اور دو دہائیاں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں یہاں تک کہ ایک شخص میں جاکر دو جز پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوتے ایک شخص میں ۴۹ جز کامل ہو گئے بس جس کو ایک جز کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ دو دہائیوں والے کی طرح عمل کرے اور دو دہائیوں والا تین دہائیوں والے کی طرح عمل نہیں کر سکتا اور نہ پورے جز والا دو جز والے کی طرح کر سکتا ہے اگر لوگ اس بات کو جان لیتے

کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزاء برابر نہیں دیئے تو کوتاہی عمل پر ایک دوسرے کو ملامت نہ کرنا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَاطِيسِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ إِنَّ الْإِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السُّلَّمِ يُصْعَدُ مِنْهُ مِرْقَاةً بَعْدَ مِرْقَاةٍ فَلَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الْإِثْنَيْنِ لِصَاحِبِ الْوَاحِدِ: لَسْتَ عَلَىٰ شَيْءٍ ، حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْعَاشِرِ ، فَلَا تُسْقِطْ مَنْ هُوَ دُونَكَ فَيُسْقِطَكَ مَنْ هُوَ فَوْقَكَ ، وَ إِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفَعْهُ إِلَيْكَ بِرِفْقٍ وَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطِيقُ فَتَكْسِرَهُ ، فَإِنَّ مَنْ كَسَرَ مُؤْمِناً فَعَلَيْهِ جَبْرُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیڑھی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے یہ نہ کہنا چاہیئے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجہ سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نہ لادو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَنَازِلَ: مِنْهُمْ عَلَىٰ وَاحِدَةٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ ثَلَاثٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ أَرْبَعٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ خَمْسٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ سِتٍّ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ سَبْعٍ فَلَوْ ذَهَبْتَ تَحْمِلُ عَلَىٰ صَاحِبِ الْوَاحِدَةِ ثِنْتَيْنِ لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ صَاحِبِ الثِّنْتَيْنِ ثَلَاثاً لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعاً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْساً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتّاً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعاً لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ هٰذِهِ الدَّرَجَاتِ .

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے لئے منازل و مراتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لاد دو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ تلملا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ چیخ اٹھے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار رکھ دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجاتِ ایمان کی یہی

صورت ہے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَنْتُمْ وَالْبَرَاءَةُ، يَبْرَأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَ بَعْضُهُمْ أَكْثَرُ صَلاَةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَنْفَذُ بَصَراً مِنْ بَعْضٍ وَهِيَ الدَّرَجَاتُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے کہ تم ایک دوسرے سے برأت کا اظہار کرتے ہو بے شک مومنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھنے میں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ایں یوں ہی درجات ہیں۔

ایک سو پچاسواں باب

نسبتِ اسلام

☆(بَابُ) ۱۵۰

☆(نِسْبَةِ الْإِسْلَامِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَأَنْسِبَنَّ الْإِسْلاَمَ نِسْبَةً لاَيَنْسِبُهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلاَيَنْسِبُهُ أَحَدٌ بَعْدِي إِلاَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِنَّ الْإِسْلاَمَ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالتَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصْدِيقُ وَالتَّصْدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْعَمَلُ، وَالْعَمَلُ هُوَ الْأَدَاءُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمْ يَأْخُذْ دِينَهُ عَنْ رَأْيِهِ وَلٰكِنْ أَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ فَأَخَذَهُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُرَيٰ يَقِينُهُ فِي عَمَلِهِ وَالْكَافِرُ يُرَيٰ إِنْكَارُهُ فِي عَمَلِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَرَفُوا أَمْرَهُمْ فَاعْتَبِرُوا إِنْكَارَ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ بِأَعْمَالِهِمُ الْخَبِيثَةِ.

۱۔ فرمایا امیر المومنین نے میں نفی شریک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہلِ حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا اسلام یعنی نفی شریک باری اسی وقت ہوگی جب قولِ رسولؐ کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگی جب تک یقین یعنی اطمینان خاطر نہ ہو اور اطمینان خاطر نہ ہوگا جب تک خدا و رسولؐ کو وعدک طرح وعید میں بھی راستگو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ اقرار حاصل نہ ہوگا جب تک اوامر و نواہی پر عمل نہ ہو اور یہ عمل صحیح

نہ ہوگا جب تک اس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحبِ شرع کے عمل سے ماخوذ ہے اور اس میں پیروی ظن و قیاس نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں پس ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذاتِ باری سے انکار ان کے اعمالِ خبیثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ ، فَلِبَاسُهُ الْحَيَاءُ وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ وَمُرُوءَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ ، وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریاں ہے ان کا لباس حیا ہے ان کی زینت وقار اس کی مروت عملِ صالح ہے اس کا عماد (ستون) پرہیزگاری ہے اور ہر شے کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے ایسی ہی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرْصَةً وَجَعَلَ لَهُ نُوراً وَجَعَلَ لَهُ حِصْناً وَجَعَلَ لَهُ نَاصِراً فَأَمَّا عَرْصَتُهُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ ، وَأَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ ، وَأَمَّا أَنْصَارُهُ فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي وَشِيعَتُنَا ، فَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي وَشِيعَتَهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَنَسَبَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام لِأَهْلِ السَّمَاءِ ، اسْتَوْدَعَ اللهُ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ ، فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيعَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَطَ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَنَسَبَنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمَّتِي فَمُؤْمِنُوا أُمَّتِي يَحْفَظُونَ وَدِيعَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، أَلَا فَلَوْ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي عَبَدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عُمُرَهُ أَيَّامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبْغِضاً لِأَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِي مَا فَرَّجَ اللهُ صَدْرَهُ إِلَّا عَنِ النِّفَاقِ .

۴۔ حضرت ابوجعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جدسے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا۔ اس کے لئے وسعت پیدا کی، اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا۔ اس کے ناصر بنائے۔ عرصہ (صحن خانہ) اس کا قرآن ہے نور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیکی ہے اور ہمارے اہلبیتؑ اس کے ناصر ہیں پس میرے اہلبیت اور انکے شیعوں اور ناصروں کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبرئیلؑ سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلبیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی پھر جبرئیل نے زمین پر مجھے اتارا تو اہل ارض سے میرا تعارف کرایا اور میری اور میرے اہلبیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلبیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہو اگر میری امت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہلبیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو کشادہ نہ کرے گا۔ مگر نفاق سے۔

ایک سو اکیاونواں باب

خصال المومن

(بَابُ) ۱۵۱

٭(خِصَالِ الْمُؤْمِنِ)٭

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٍ: وَقُوراً عِنْدَ الْهَزَاهِزِ، صَبُوراً عِنْدَ الْبَلَاءِ، شَكُوراً عِنْدَ الرَّخَاءِ، قَانِعاً بِمَا رَزَقَهُ اللهُ، لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ، وَلَا يَتَحَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ، بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْحِلْمَ وَزِيرُهُ، وَالْعَقْلُ أَمِيرُ جُنُودِهِ، وَالرِّفْقُ أَخُوهُ، وَالْبِرُّ وَالِدُهُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں فتنہ وفساد کے وقت صاحب وقار ہو۔ مصیبتوں میں صابر ہو، عیش میں شکر گزار ہو۔ جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر ظلم نہ کرے اور دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔ اس کا بدن اس سے تعب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں علم مومن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے عقل اس کے لشکر کا امیر ہے نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: الْإِيمَانُ لَهُ أَرْكَانٌ أَرْبَعَةٌ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ، وَتَفْوِيضُ الْأَمْرِ إِلَى اللهِ، وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ حضرت ابی عبداللہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امیرالمومنین سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ایمان کے چار رکن ہیں خدا پر توکل، ہر امر کو خدا کے سپرد کرنا، حکم خدا پر راضی ہونا اور امر خدا کو تسلیم کرنا۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّى تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُونَ حَتَّى تُصَدِّقُوا وَلَاتُصَدِّقُونَ حَتَّى تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَايَصْلُحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا، ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَيْهاً بَعِيداً، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَايَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ، وَلَا يَتَقَبَّلُ اللهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ، وَمَنْ وَفَى اللهَ بِشُرُوطِهِ وَاسْتَكْمَلَ مَاوَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ وَعْدَهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَى، وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ، وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ، فَقَالَ: «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى» وَقَالَ: «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْمِناً بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا. وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَى، وَصَلَ اللهُ طَاعَةَ وَلِيِّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وُلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِعِ اللهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللهِ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْتَمِسُوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ قَدْ خَبَّرَكُمْ أَنَّهُمْ «رِجَالٌ لَاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ» إِنَّ اللهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ لِذٰلِكَ فِي نُذُرِهِ، فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»، تَاهَ مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدَى مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَاتَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ؟ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يُنْذَرْ؟ اتَّبِعُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَقِرُّوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَى[6] فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ وَالتُّقَى وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَأَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ، اقْتَصُّوا

فاطر ٣٥/٢٤

الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ، وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ، تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللهِ رَبِّكُمْ.

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہو سکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو۔ چار دروازے ہیں اوّل بغیر آخر کے درست نہ ہوگا تین والے گمراہ ہوگئے اور وہ بہت حیران و سرگرداں رہے اللہ تعالیٰ صرف عملِ صالح کو قبول کرتا ہے اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا مگر وفائے مشروط معہود ہو پس جس نے ان شرائط کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا تو اس نے اپنے عمل کو پا لیا اور اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کر دیا ہے اور راہِ دین میں روشنی کے منارے قائم کر دیئے ہیں اور ان کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کیوں کر راہ پر چلیں اور فرما دیا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پائے اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔ پس جو اللہ سے ڈرا اور اس کے حکم کو بجا لایا تو وہ اللہ سے ملے گا ایسی حالت میں کہ آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانے والا ہو گا افسوس صد افسوس قوم ہلاک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مر گئی اور غلطی سے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے ہیں حالانکہ انھوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا جس شخص نے علم کو اس کے دروازوں سے لیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غلط دروازوں سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا خدا نے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے متصل کیا ہے اور اطاعت رسولؐ کو اپنی اطاعت سے۔ پس جس نے والیانِ امر کی اطاعت کو ترک کیا تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا جن کو وہ اللہ کی طرف سے لائے۔ اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو اللہ نے بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس نے بتایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یادِ خدا سے غافل نہیں بناتی۔ انھوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو دیا ہے اور وہ اس روز سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھ کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور وہ خلوص سے تصدیق کرنے والے ہیں اس کی اپنے انداز میں خدا نے فرمایا ہے کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں عذابِ خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

جس نے جہالت سے کام لیا وہ حیران و سرگرداں رہا اور جس نے عقل سے کام لیا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کر عقل سے کام لے گا وہ جو عذابِ خدا سے ڈرتا نہیں۔ اللہ کے رسولؐ کا اتباع کرو اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرو اور جو اس کے ہدایت کے آثار ہیں ان کی پیروی کرو کیوں کہ وہ لوگ امانتِ الٰہیہ کے نشان ہیں اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جان لو جس نے عیسیٰؑ بن مریم کا انکار کیا اور ان کے ماسوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اور ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے امر دین کو کامل کرو اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: رَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَوْمٌ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَمَا بَلَغَ مِنْ إِيمَانِكُمْ؟ قَالُوا: الصَّبْرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَالشُّكْرُ عِنْدَ الرَّخَاءِ، وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حُلَمَاءُ عُلَمَاءُ كَادُوا مِنَ الْفِقْهِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، إِنْ كُنْتُمْ كَمَا تَصِفُونَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

۴۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ ایک غزوہ میں کچھ لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے آپؐ نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں انھوں نے کہا اے رسول اللہ ہم مومن ہیں فرمایا تمہارا ایمان کس چیز سے کامل ہوا انھوں نے کہا ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور عیش میں شکر کرتے ہیں اور قضائے الٰہی پر راضی ہیں۔ فرمایا یہ لوگ حلیم اور عالم ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے علمِ دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے اگر ایسے ہی ہیں جیسا بیان کرتے ہیں اپنی ضرورت سے زیادہ مکان نہ بناؤ اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا سامان مہیا نہ کرو اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔

ایک سو باونواں باب

تتمہ دو باب سابق

((باب) ۱۵۲

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَبِأَسَانِيدَ مُخْتَلِفَةٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: خَطَبَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي دَارِهِ ـ أَوْ قَالَ فِي الْقَصْرِ ـ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ، ثُمَّ أَمَرَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُتِبَ فِي كِتَابٍ وَقُرِئَ عَلَى النَّاسِ. وَرَوَى غَيْرُهُ أَنَّ ابْنَ الْكَوَّاءِ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَرَعَ الْإِسْلَامَ وَسَهَّلَ شَرَائِعَهُ لِمَنْ وَرَدَهُ، وَأَعَزَّ أَرْكَانَهُ لِمَنْ حَارَبَهُ وَجَعَلَهُ عِزّاً لِمَنْ تَوَلَّاهُ وَسِلْماً لِمَنْ دَخَلَهُ وَهُدًى لِمَنِ ائْتَمَّ بِهِ وَزِينَةً لِمَنْ تَجَلَّلَهُ وَعُذْراً لِمَنِ انْتَحَلَهُ وَعُرْوَةً لِمَنِ اعْتَصَمَ بِهِ وَحَبْلاً لِمَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَبُرْهَاناً لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ وَنُوراً لِمَنِ اسْتَضَاءَ بِهِ وَعَوْناً لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِهِ وَشَاهِداً لِمَنْ خَاصَمَ بِهِ وَفَلْجاً لِمَنْ حَاجَّ بِهِ وَعِلْماً لِمَنْ وَعَاهُ وَحَدِيثاً لِمَنْ رَوَى وَحُكْماً لِمَنْ قَضَى وَحِلْماً لِمَنْ جَرَّبَ وَلِبَاساً لِمَنْ تَدَبَّرَ وَفَهْماً لِمَنْ تَفَطَّنَ وَيَقِيناً لِمَنْ عَقَلَ وَ

بَصِيرَةٌ لِمَنْ عَزَمَ وَآيَةٌ لِمَنْ تَوَسَّمَ وَعِبْرَةٌ لِمَنِ اتَّعَظَ وَنَجَاةٌ لِمَنْ صَدَّقَ وَتُؤَدَةٌ لِمَنْ أَصْلَحَ وَ زُلْفَى لِمَنِ اقْتَرَبَ وَثِقَةٌ لِمَنْ تَوَكَّلَ وَ رَخَاءٌ لِمَنْ فَوَّضَ وَسُبْقَةٌ لِمَنْ أَحْسَنَ وَخَيْراً لِمَنْ سَارَعَ وَ جُنَّةٌ لِمَنْ صَبَرَ وَلِبَاساً لِمَنِ اتَّقَى وَ ظَهِيراً لِمَنْ رَشَدَ وَ كَهْفاً لِمَنْ آمَنَ وَ أَمَنَةً لِمَنْ أَسْلَمَ وَ رَجَاءً لِمَنْ صَدَقَ وَ غِنًى لِمَنْ قَنَعَ ، فَذٰلِكَ الْحَقُّ ، سَبِيلُهُ الْهُدَى وَمَأْثَرَتُهُ الْمَجْدُ وَ صِفَتُهُ الْحُسْنَى فَهُوَ أَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ مُشْرِقُ الْمَنَارِ ، ذَاكِي الْمِصْبَاحِ ، رَفِيعُ الْغَايَةِ ، يَسِيرُ الْمِضْمَارِ ، جَامِعُ الْحَلْبَةِ ، سَرِيعُ السُّبْقَةِ ، أَلِيمُ النَّقِمَةِ ، كَامِلُ الْعُدَّةِ ، كَرِيمُ الْفُرْسَانِ ، فَالْإِيمَانُ مِنْهَاجُهُ ، وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفِقْهُ مَصَابِيحُهُ وَالدُّنْيَا مِضْمَارُهُ وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْقِيَامَةُ حَلْبَتُهُ وَالْجَنَّةُ سُبْقَتُهُ وَالنَّارُ نَقِمَتُهُ وَالتَّقْوَى عُدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ فُرْسَانُهُ . فَبِالْإِيمَانِ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ وَبِالصَّالِحَاتِ يُعْمَرُ الْفِقْهُ وَ بِالْفِقْهِ يُرْهَبُ الْمَوْتُ وَبِالْمَوْتِ تُخْتَمُ الدُّنْيَا وَبِالدُّنْيَا تُحَازُ الْقِيَامَةُ وَ بِالْقِيَامَةِ تُزْلَفُ الْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ حَسْرَةُ أَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ مَوْعِظَةُ الْمُتَّقِينَ وَالتَّقْوَى سِنْخُ الْإِيمَانِ .

۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے گھر میں یا قصر میں جب کہ ہم سب جمع تھے۔ خطبہ بیان فرمایا۔ پھر خط لکھ کر پڑھا گیا لوگوں کے سامنے اور ابن کوا سے مروی ہے کہ اس نے امیر المومنین سے ایمان و کفر و نفاق کی تعریف معلوم کی۔ فرمایا۔ بعد حمد و صلوٰۃ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسر جنگ ہوئے ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے اس نے معزز قرار دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور سلامتی قرار دی ان کے لئے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا ان کو جنھوں نے اس سے رہنمائی حاصل کی اور مضبوط رسی قرار دیا اس کے لئے جس نے اس سے تمسک کیا اور دلیل قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی اس کے لئے نور قرار دیا اور جس نے اس سے مدد چاہی اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شاہد قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے مخاصمہ کیا اور فتح دی اس کو جس نے اس کے ذریعہ سے دلیل بیان کی اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور قابل وثوق بات قرار دیا جس نے اس کی روایت کی اور جس نے اس سے فیصلہ کیا صحیح حکم بنایا اور جس نے تجربہ کیا۔ وہ صاحب حکم بنا اور جس نے احکام اسلام میں تدبر کیا اس کے لئے وہ لباس کی طرح زینت بنا اور جس نے اس سے دانائی حاصل کی وہ صاحب فہم ہوا اور جس نے اسے سمجھا وہ صاحب یقین ہوا اور جس نے اس کے حصول کا ارادہ کیا وہ صاحب بصیرت ہوا اور جس نے اس سے فراست حاصل کی وہ خدا کی ایک نشانی بنا اور جس نے اس سے نصیحت حاصل کی اس کے لئے ذریعۂ عبرت بنا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے ذریعۂ نجات ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ اصلاح چاہی اس کے لئے باعث حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعے کو تقرب بنایا اس کے لئے نزدیکی خدا کا سبب بنا اور جس نے اس پر توکل کیا وہ لائق وثوق ہوا اور جس نے اپنے افعال کو اس کے سپرد کیا اس کو فراخی حاصل ہوئی اور جس نے اس کو اچھا

جانا اس نے سبقت حاصل کی اور جو اس کی طرف تیزی سے بڑھا اس نے نیکی حاصل کی اور جس نے صبر کیا اس کو جنت ملی (یا وہ اس کے لئے سپر ہوا) اور جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ اس کا لباس ہوا اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی وہ اس کا پشت پناہ ہوا اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا اور جس نے اس کی فرمانبرداری کی وہ امن میں رہا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے باعثِ امید ہوا اور جس نے قناعت کی وہ غنی ہو گیا یہ حق ہے اس کی راہ راہِ ہدایت ہے اور اس کی علامات بزرگی ہیں اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے اور اس کے مینار ہدایت تاباں ہیں اس کا چراغ روشن ہے اس کی غایت بلند ہے اس کی دوڑ کے میدان میں دوڑ آسان ہے وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان مکمل ہے اس کا شہسوار کریم الطبع ہے ایمان اس کا راستہ ہے اعمالِ صالح اس کے روشن مینار ہیں۔ علمِ دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دوڑ کا میدان ہے موت اس کی غایت ہے قیامت اس کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہسوار ہیں ایمان پر استدلال اعمالِ صالح سے کیا جاتا ہے اور اعمالِ نیک فقہ سے بنتے ہیں اور فقہ موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا خاتمہ ہے اور دنیا سے گذرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیکی ہے اور جنت دوزخیوں کے لئے باعثِ حسرت ہوگی اور دوزخ متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور تقویٰ اساسِ ایمان ہے۔

ایک سو ترپنواں باب

صفتِ ایمان

(بَابُ) ۱۵۳

☆(صِفَةِ الْإِيمَانِ)☆

۱ـ بِالْإِسْنَادِ الْأَوَّلِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْإِيمَانَ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ ، فَالصَّبْرُ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشَّوْقِ وَالْإِشْفَاقِ وَالزُّهْدِ وَ التَّرَقُّبِ ، فَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَ مَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَمَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ ، وَالْيَقِينُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبْصِرَةِ الْفِطْنَةِ وَتَأَوُّلِ الْحِكْمَةِ وَمَعْرِفَةِ الْعِبْرَةِ وَسُنَّةِ الْأَوَّلِينَ. فَمَنْ أَبْصَرَ الْفِطْنَةَ عَرَفَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ تَأَوَّلَ الْحِكْمَةَ عَرَفَ الْعِبْرَةَ[۴] وَمَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ عَرَفَ السُّنَّةَ وَمَنْ عَرَفَ السُّنَّةَ

فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ الْأَوَّلِينَ وَاهْتَدَى إِلَى الَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَنَظَرَ إِلَى مَنْ نَجَا بِمَا نَجَا وَ مَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ اللهُ مَنْ أَهْلَكَ بِمَعْصِيَتِهِ وَأَنْجَى مَنْ أَنْجَى بِطَاعَتِهِ ؛ وَالْعَدْلُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: غَامِضِ الْفَهْمِ وَغَمْرِ الْعِلْمِ وَزَهْرَةِ الْحُكْمِ وَرَوْضَةِ الْحِلْمِ فَمَنْ فَهِمَ فَسَّرَ جَمِيعَ الْعِلْمِ وَمَنْ عَلِمَ عَرَفَ شَرَائِعَ الْحُكْمِ وَ مَنْ حَلُمَ لَمْ يُفَرِّطْ فِي أَمْرِهِ وَعَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيداً ، وَالْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَ شَنَآنِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَأَمِنَ كَيْدَهُ وَمَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ وَمَنْ شَنَأَ الْفَاسِقِينَ غَضِبَ لِلَّهِ وَمَنْ غَضِبَ لِلَّهِ غَضِبَ اللهُ لَهُ ، فَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیئے ہیں صبر، یقین، عدل اور جہاد اور صبر کی چار شاخیں ہیں شوق، اشتیاق و زہد اور ترقب جس نے جنت کا اشتیاق رکھا۔ اس نے خواہشات سے تسلی حاصل کی اور جو دوزخ سے ڈرا اور محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترکِ تعلق کیا مصیبتوں کو اس کی حقیر سمجھا اور جس نے موت پر نظر رکھی۔ اس نے نیکیوں کی طرف سبقت کی اور یقین کی چار شاخیں ہیں اپنی زیرکی کو جگائے رکھنا (محکمات قرآنی کے معانی سے) حکمت الہیہ میں غور و فکر (نقل احوالِ انبیائے امم سابق) مقامات عبرت کی شناخت اور سنت امم سابقہ کو مدنظر رکھنا جس نے زیرکی پر نظر رکھی اس نے حکمت کو پہچان لیا۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنے سمجھ لئے اس نے عبرت کو پہچان لیا اور جس عبرت کو پہچان لیا اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا اور جس نے سنت کو پہچان لیا وہ گویا اولین کے ساتھ ہو گیا اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے اور نجات پانے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی اور ہلاک ہونے والا کس وجہ سے ہلاک ہوا۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اس کی معصیت کی وجہ کیا اور جس کو نجات دی اس کی اطاعت کی وجہ سے دی اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں گہری سمجھ، علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ پھول ہو۔ حلم میں تر و تازہ باغ ہو جو ایسی سمجھ رکھتا ہوگا وہ علم کی تفسیر بیان کرتا ہوگا اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا اور جس نے حلم سے کام لیا۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی وہ لوگوں میں محمود و پسندیدہ ہو کر رہا اور جہاد نفس کی بھی چار صورتیں ہیں اول امر بالمعروف دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور فاسق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی۔ اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے نہی عن المنکر کی اس نے منافق کی ناک رگڑ دی اور اس کے مکر سے امان میں رہا اور جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غضبناک ہوا اور خدا اس کے دشمن پر غضبناک ہوگا یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں۔

ایک سو چونواں باب

فضیلتِ ایمان اسلام پر اور فضیلت ایمان پر یقین

(بَابٌ) ۱۵۴

۱۔☆ (فَضْلِ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ عَلَى الْإِيمَانِ)☆

۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَاأَخَا جُعْفٍ إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ الْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَعَزُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی ایمان افضل ہے اسلام سے اور یقین افضل ہے اسلام سے اور دنیا کی کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ؛ عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ ، وَمَا قُسِمَ فِي النَّاسِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۲۔ وشا سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

۳ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ فَضَّلَ الْإِيمَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ كَمَا فَضَّلَ الْكَعْبَةَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۳۔ حمران نے بیان کیا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ أَوْغَيْرِهِ

عَنْ عُمَرَبْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْإِسْلَامُ دَرَجَةٌ؟ قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : وَالْإِيمَانُ عَلَى الْإِسْلَامِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ وَالتَّقْوَى عَلَى الْإِيمَانِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَالْيَقِينُ عَلَى التَّقْوَى دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: فَمَا أُوتِيَ النَّاسُ أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ، وَإِنَّمَا تَمَسَّكْتُمْ بِأَدْنَى الْإِسْلَامِ فَإِيَّاكُمْ أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْ أَيْدِيكُمْ .(۱)

۴۔ابوبصیر سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو عبداللہ نے فرمایا۔ اے ابو محمد اسلام کا ایک درجہ ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا۔ ہاں فرمایا تقویٰ سے یقین ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا لوگوں کو یقین میں حصّہ سب سے کم ملا ہے تم نے اسلام کا ادنیٰ درجہ لیا ہے لہٰذا اپنے کو اس سے بچاؤ کہ وہ تمہارے ہاتھ سے اپنے کو بچالے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ فَقَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هُوَ الْإِسْلَامُ، وَالْإِيمَانُ فَوْقَهُ بِدَرَجَةٍ وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ النَّاسِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ ، قَالَ قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ الْيَقِينُ ؛ قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِلّٰهِ وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ قُلْتُ : فَمَا تَفْسِيرُ ذٰلِكَ ؛ قَالَ : هٰكَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام .

۵۔یونس سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان و اسلام و ایمان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دین کا نام اسلام ہے ایمان اس میں ایک درجہ زیادہ ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔ میں نے کہا یقین کی تعریف کیا ہے فرمایا خدا پر توکل کرنا اس کے احکام کو قبول کرنا اور حکم خدا پر راضی ہونا اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کر دینا۔ میں نے کہا اس کی تفسیر بیان فرمایئے۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اتنا ہی بیان فرمایا ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ . وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ؛ وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ الْعِبَادِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۶۔فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور

یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔

ایک سو پچپن واں باب

حقیقت ایمان و یقین

(بَابُ) ۱۵۵

☆(حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَكْبٌ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ ؟ فَقَالُوا : نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكُمْ ؟ قَالُوا : الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبِيَاءَ ، فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ کسی سفر میں تھے تو چند سوار حضرت کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ السلام علیکم۔ فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم مومن ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے کہا قضا و قدر الٰہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ لوگ علماء حکماء ہیں اور قریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور اور کھانے کا وہ سامان جمع نہ کرو جن کو تم نہ کھاؤ اللہ سے ڈرو تم کو اسی کی طرف جانا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ، فَنَظَرَ إِلَى شَابٍّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَخْفِقُ وَ يَهْوِي بِرَأْسِهِ ، مُصْفَرّاً لَوْنُهُ ، قَدْ نَحِفَ جِسْمُهُ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ فِي رَأْسِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ ؟ قَالَ : أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مُوقِناً ، فَعَجِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ قَوْلِهِ وَقَالَ : إِنَّ لِكُلِّ يَقِينٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ يَقِينِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ يَقِينِي يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ الَّذِي أَحْزَنَنِي

وَأَسهرَ لَيْلِي وَأَظْمَأَ هَواجِري فعزَفَتْ نَفْسي عَنِ الدُّنْيا وَمافيها حَتّى كَأَنّي أَنْظُرُ إِلىٰ عَرْشِ رَبّي وَقَدْ نُصِبَ لِلْحِسابِ وَحُشِرَ الْخَلائِقُ لِذٰلِكَ وَأَنَا فيهِمْ وَكَأَنّي أَنْظُرُ إِلىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ، يَتَنَعَّمُونَ فِي الْجَنَّةِ وَيَتَعارَفُونَ وَعَلَى الْأَرائِكِ مُتَّكِئُونَ وَكَأَنّي أَنْظُرُ إِلىٰ أَهْلِ النّارِ وَهُمْ فيها مُعَذَّبُونَ مُصْطَرِخُونَ وَكَأَنّي الْآنَ أَسْمَعُ زَفيرَ النّارِ يَدُورُ في مَسامِعي ؛ فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحابِهِ: هٰذا عَبْدٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ بِالْإيمانِ، ثُمَّ قالَ لَهُ: اَلْزِمْ ما أَنْتَ عَلَيْهِ، فَقالَ الشّابُّ: ادْعُ اللهَ لي يا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُرْزَقَ الشَّهادَةَ مَعَكَ، فَدَعا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ في بَعْضِ غَزَواتِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتُشْهِدَ بَعْدَ تِسْعَةِ نَفَرٍ وَكانَ هُوَ الْعاشِرَ.

۲۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا۔ رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی آپ نے مسجد میں ایک جوان کو دیکھا وہ اپنا سر اِدھر اُدھر ہلا رہا ہے اس کا رنگ زرد ہے اور جسم نحیف و نزار ہے آنکھیں سر میں گڑ گئی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسول اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا اور فرمایا ہر یقین کی ایک حقیقت بھی ہوتی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے محزون کیا ہے اور راتوں کو جگایا ہے اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھا ہے وہ غمِ آخرت ہے گویا عرشِ الٰہی میری نظر کے سامنے ہے اور میں موقفِ حساب ہوں لوگ محشور ہو رہے ہیں میں بھی ان میں ہوں اور گویا میں اہلِ جنت کو دیکھ رہا ہوں اور نعماتِ جنّت سے فیضیاب ہیں اور تختوں میں تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے سے تعارف کر رہے ہیں اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عذاب الٰہی میں مبتلا چیخ و پکار کر رہے ہیں گویا میں اب بھی اہلِ نار کی چیخ و پکار سن رہا ہوں اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں حضرت رسولِ خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نورِ ایمان سے منوّر کر دیا ہے حضرت نے اس سے فرمایا تم اپنے حال پر قائم رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک غزوہ میں وہ نو شہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكانَ، عَنْ أَبي بَصيرٍ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حارِثَةَ بْنَ مالِكِ بْنِ النُّعْمانِ الْأَنْصارِيَّ فَقالَ لَهُ: كَيْفَ أَنْتَ يا حارِثَةَ بْنَ مالِكٍ؟ فَقالَ: يا رَسُولَ اللهِ مُؤْمِنٌ حَقّاً، فَقالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقيقَةٌ فَما حَقيقَةُ قَوْلِكَ؟ فَقالَ: يا رَسُولَ اللهِ عَزَفَتْ نَفْسي عَنِ الدُّنْيا فَأَسْهَرَتْ لَيْلي وَأَظْمَأَتْ هَواجِري وَكَأَنّي أَنْظُرُ إِلىٰ عَرْشِ رَبّي [وَ] قَدْ وُضِعَ لِلْحِسابِ وَكَأَنّي أَنْظُرُ إِلىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزاوَرُونَ فِي الْجَنَّةِ وَكَأَنّي أَسْمَعُ عُواءَ أَهْلِ النّارِ فِي النّارِ، فَقالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَبْدٌ

نَوَّرَاللّهُ قَلْبَهُ ، أَبْصَرْتَ فَاثْبُتْ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّهِ ادْعُ اللّهَ لِي أَنْ يَرْزُقَنِي الشَّهَادَةَ مَعَكَ ، فَقَالَ : اللّٰهُمَّ ارْزُقْ حارِثَةَ الشَّهَادَةَ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا أَيَّاماً حَتّٰى بَعَثَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَبَعَثَهُ فِيهَا، فَقاتَلَ فَقَتَلَ تِسْعَةً ۔ أَوْثَمانِيَةً ۔ ثُمَّ قُتِلَ .

وَفِي رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : اسْتُشْهِدَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ تِسْعَةِ نَفَرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاشِرَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حارث بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے۔ حضرت نے ان سے پوچھا اے حارث تمہارا کیا حال ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں پورا پورا ایمان۔ فرمایا ہر شے کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے اس قول کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے میں راتوں کو جاگا ہوں گرم دنوں میں پیاسا رہا ہوں (بحالت صوم) گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف موقف حساب ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو کہ وہ جنت میں آ جا رہے ہیں اور گویا میں سنتا ہوں اہل نار کی چیخ و پکار حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثابت رہا انھوں نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ خدا مجھے درجۂ شہادت نصیب کرے حضرت نے دعا کی خداوندا حارثہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ دن بعد رسول اللہ نے ایک لشکر بھیجا جس میں وہ بھی شامل تھے انھوں نے آٹھ یا نو کافروں کو قتل کیا اور پھر شہید ہوئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے جعفر بن ابوطالب کے ساتھ دسویں نمبر پر شہادت پائی۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُوراً .

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

ایک سو چھپّن واں باب

التفکر

((بَابُ التَّفَكُّرِ)) ۱۵۶

١ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام : قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَبِّهْ بِالتَّفَكُّرِ قَلْبَكَ ؛ وَجَافِ[2] عَنِ اللَّيْلِ جَنْبَكَ ، وَاتَّقِ اللّهَ رَبَّكَ .

ا۔فرمایا۔امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ بیدار کرو اپنے دل کو یادِ خدا سے اور خالی کرو رات کو اپنا پہلو بستر سے (نماز شب پڑھو) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَمَّا يَرْوِي النَّاسُ أَنَّ تَفَكُّرَ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ يَتَفَكَّرُ ؟ قَالَ : يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ أَوْ بِالدَّارِ فَيَقُولُ: أَيْنَ سَاكِنُوكِ ، أَيْنَ بَانُوكِ ، مَا [بَا]لُكِ لَا تَتَكَلَّمِينَ .

۲۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے۔میں نے کہا تفکر کی صورت کیا ہے فرمایا جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کہے تیرے ساکن کہاں گئے تیرے بنانے والے کیا ہوئے۔تو بولتا کیوں نہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِدْمَانُ التَّفَكُّرِ فِي اللهِ وَفِي قُدْرَتِهِ .

۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: لَيْسَ الْعِبَادَةُ كَثْرَةَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ ، إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّفَكُّرُ فِي أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت امر الٰہی میں تفکر کرنا ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ :[إِنَّ] التَّفَكُّرَ يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِهِ .

۵۔امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تفکر کرنا دعوت دیتا ہے نیکی اور اس پر عمل کی طرف۔

ایک سو ستاونواں باب

المکارم

(بَابُ الْمَكَارِمِ) ۱۵۷

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

إسْحَاقَ شَعِرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْمَكَارِمُ عَشْرٌ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ فَلْتَكُنْ فَإِنَّهَا تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَتَكُونُ فِي الْوَلَدِ وَلَا تَكُونُ فِي أَبِيهِ وَتَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُونُ فِي الْحُرِّ، قِيلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: صِدْقُ الْبَأْسِ وَصِدْقُ اللِّسَانِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَإِقْرَاءُ الضَّيْفِ وَإِطْعَامُ السَّائِلِ وَالْمُكَافَأَةُ عَلَى الصَّنَائِعِ وَالتَّذَمُّمُ لِلْجَارِ وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مکارم اخلاق دس ہیں اگر تم میں استطاعت ہے تو ان کو ضرور لئے رہو۔ وہ ایسی ہیں کہ باپ میں ہوتی ہیں بیٹے میں نہیں ہوتیں، بیٹے میں ہوتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں غلام میں ہوتی ہیں آزاد میں نہیں ہوتیں فرمایا وہ کیا ہیں فرمایا دلیری میں راستی (تاکہ تہور نہ ہو) زبان کی صداقت، ادائے امانت، صلۂ رحم، مہمان نوازی، سائل کو کھانا دینا، نیکیوں کا بدلہ دینا، اپنے ہم سفر کو پناہ دینا اور ان سب کی سردار حیا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ رُسُلَهُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَامْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنْ لَا تَكُنْ فِيكُمْ فَاسْأَلُوا اللهَ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِيهَا، قَالَ: فَذَكَرَ[هَا] عَشَرَةً: الْيَقِينَ وَالْقَنَاعَةَ وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْحِلْمَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءَ وَالْغَيْرَةَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْمُرُوَّةَ قَالَ: وَرَوَى بَعْضُهُمْ بَعْدَ هَذِهِ الْخِصَالِ الْعَشَرَةِ وَزَادَ فِيهَا الصِّدْقَ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے مخصوص کیا ہے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق سے پس تم اپنے نفسوں کا امتحان لو اگر وہ تمہارے اندر ہوں تو خدا کی حمد کرو اور سمجھ لو کہ یہ نیکی میں ہے۔

اور اگر نہ ہوں تو خدا سے مانگو اور ان کی طرف راغب ہو راوی نے کہا حضرت نے فرمایا وہ دس ہیں یقین، قناعت، صبر شکر، حلم، حسن خلق، سخا، غیرت، شجاعت، مروت، راوی نے کہا۔ بعض لوگوں نے صدق اور ادائے امانت کو اور زیادہ کیا ہے۔

٣ ـ عَنْهُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَكْرٌ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلاً، فَهِماً، فَقِيهاً، حَلِيماً، مُدَارِياً، صَبُوراً، صَدُوقاً، وَفِيّاً. إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَى ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيَسْأَلْهُ إِيَّاهَا، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: هُنَّ الْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ

وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْغَيْرَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم پسند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو عقلمند، دانشمند، فقیہ، بردبار، نرمی سے سلوک کرنیوالا، سب سے زیادہ صابر سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ باوفا ہو۔ بے شک خداوند عالم نے مخصوص کیا ہے اپنے انبیاء کو اچھے اخلاق کے ساتھ جس کے اندر یہ اوصاف بالا ہوں تو اسے اللہ کی حمد و ثنا کرنا چاہیے اور جس کے اندر یہ صفات نہ ہوں تو اسے بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرنی چاہیے راوی کہتا ہے میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ اوصاف کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا وہ اوصاف پرہیزگاری، کفایت شعاری، بردباری، حیا، سخاوت، بہادری، غیرت، حمیت، نیکی، صداقت اور ادائیگی امانت ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ارْتَضَىٰ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً، فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ.

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ نے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تمہارے لئے دین اسلام کو پس تم سخاوت اور حسن خلق کو اس کے ساتھ رکھو۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: الْإِيمَانُ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ: الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ وَتَفْوِيضُ الْأَمْرِ إِلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ.

۵۔ فرمایا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارکان ایمان چار ہیں قضائے الٰہی پر راضی ہونا خدا پر توکل کرنا اپنے معاملہ کو امر الٰہی کے سپرد کرنا اور حکم خدا کو تسلیم کرنا۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَ إِسْلَامُهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَىٰ قَدَمِهِ خَطَايَا لَمْ تَنْقُصْهُ: الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن سے اسلام کامل ہوتا ہے اگر اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں تو کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے وہ راستی، حیا، حسن خلق اور شکر ہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ رِجَالِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: إِنَّ مِنْ خَيْرِ رِجَالِكُمُ التَّقِيَّ النَّقِيَّ،

السَّمِحَ الْكَفَّيْنِ ، النَّقِيَّ الطَّرَفَيْنِ الْبَرَّ(١) بِوالِدَيْهِ وَلايُلْجِئُ عِيالَهُ إِلىٰ غَيْرِهِ.

۷- فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے راوی کہتا ہے۔ ہم نے کہا ضرور یا رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو، کشادہ دست ہو اور اس کا دہن اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو، والدین سے نیکی کرے اور اس کے عیال غیر کی طرف محتاج نہ ہوں۔

ایک سو اٹھاونواں باب

فضیلت یقین

(بابُ فضلِ اليقين) ۱۵۸

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْمُثَنّى بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ إِلّا وَلَهُ حَدٌّ ؛ قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ فَما حَدُّ التَّوَكُّلِ ؟ قَالَ: الْيَقِينُ ؛ قُلْتُ فَما حَدُّ الْيَقِينِ ؟ قَالَ : أَلّا تَخافَ مَعَ اللهِ شَيْئاً .

ا- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک حد ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں توکل کی حد کیا ہے فرمایا یقین، میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے یہ کہ اطاعت خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ أَبِي وَلّادٍ الْحَنّاطِ وَعَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ صِحَّةِ يَقِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ لايُرْضِيَ النّاسَ بِسَخَطِ اللهِ وَلا يَلُومَهُمْ عَلىٰ مالَمْ يُؤْتِهِ اللهُ ؛ فَإِنَّ الرِّزْقَ لايَسُوقُهُ حِرْصُ حَرِيصٍ وَلايَرُدُّهُ كَراهِيَةُ كارِهٍ ؛ وَلَوْأَنَّ أَحَدَكُمْ فَرَّ مِنْ رِزْقِهِ كَما يَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ لَأَدْرَكَهُ رِزْقُهُ كَما يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ ؛ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ بِعَدْلِهِ وَقِسْطِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالرّاحَةَ فِي الْيَقِينِ وَالرِّضا وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ .

۲- صحت یقین کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مرد مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کر کے اور ان کو ملامت نہیں کرتا اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی حریص کی حرص رزق کو نہیں کھینچتی اور نہ کسی کراہت کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی

طرح پائے گا جس طرح موت اس کو پا لیتی ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رضا میں پیدا کیا ہے۔ اور حزن و غم کو شک اور ناخوشی میں۔

۳ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعَمَلَ الدَّائِمَ

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کم عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین ہو۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ زُرَارَةَ: عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَجِدُ أَحَدُ[كُمْ] طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا ہے وہ اسے ملے گا نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ جَلَسَ إِلَى حَائِطٍ مَائِلٍ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَقْعُدْ تَحْتَ هَذَا الْحَائِطِ؛ فَإِنَّهُ مُعْوِرٌ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: حَرَسَ امْرَءاً أَجَلُهُ فَلَمَّا قَامَ سَقَطَ الْحَائِطُ: قَالَ: وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّا يَفْعَلُ هَذَا وَأَشْبَاهَهُ، وَهَذَا الْيَقِينُ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضایا فیصل فرما رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا موت ان کے معاملے کی حفاظت کرنے والی ہے۔ جب اٹھے تو دیوار گر گئی راوی نے کہا ایسے بہت سے امور امیرالمومنین سے مشاہدہ میں آئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ مَا كَانَ ذَهَباً وَلَا فِضَّةً وَإِنَّمَا كَانَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، مَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ يَضْحَكْ سِنُّهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ[۲] لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ.

۶۔ صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ آئی اور جس نے قضا و قدر الٰہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

توضیح:۔ اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیمتی الواح تھیں جن پر چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں سے بچانا مقصود تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے واللہ اعلم بالصواب۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَأَنَّ الضَّارَّ النَّافِعَ هُوَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، بندہ کو لذت ایمان نہیں مل سکتی جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رکے گا نہیں اور جو رکنے والا ہے وہ ملے گا نہیں جو نقصان دنیا نافع آخرت ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : نَظَرْتُ يَوْماً فِي الْحَرْبِ إِلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَإِذَا هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا سَعِيدَ ابْنَ قَيْسٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَلَهُ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَوَاقِيَةٌ مَعَهُ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِهِ مِنْ أَنْ يَسْقُطَ مِنْ رَأْسِ جَبَلٍ أَوْ يَقَعَ فِي بِئْرٍ ، فَإِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ .

۸۔ سعید بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے میں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے میں نے دیکھا کہ وہ امیر المومنین ہیں۔ میں نے کہا ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہنے ہوئے ہیں زرہ وغیرہ کچھ نہیں۔ فرمایا ہاں اے بن قیس ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے حفاظت کے لئے رہتے ہیں خواہ وہ گرے پہاڑ کی چوٹی سے یا گرے کنویں میں، جب حکم خدا ہوتا ہے یعنی موت آتی ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

٩ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: كَانَ فِي الكَنْزِ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» كَانَ فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالقَدَرِ كَيْفَ يَحْزَنُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَرْكَنُ إِلَيْهَا؟ وَيَنْبَغِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ لَا يَتَّهِمَ اللهَ فِي قَضَائِهِ وَلَا يَسْتَبْطِئَهُ فِي رِزْقِهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَهُ قَالَ: فَضَرَبَ وَاللهِ يَدَهُ إِلَى الدَّوَاةِ لِيَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيَّ، فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ، فَقَبَّلْتُهَا وَأَخَذْتُ الدَّوَاةَ فَكَتَبْتُهُ.

۹۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قرآن میں جس خزانہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان دو یتیموں کا خزانہ تھا۔ اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعجب ہے مجھے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اور اس کے بخندوں کے ادلتے بدلتے حالات کو دیکھا اور پھر اس پر بھروسہ بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے جسے اللہ نے عقل دی ہے کہ خدا کو تہمت نہ لگائے۔ قضا و قدر میں اور نہ اس کو اپنے رزق کا حل جانے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کو لکھنا چاہتا ہوں حضرت نے اپنے ہاتھ سے دوات اٹھا کر میرے سامنے رکھی۔ میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دوات سے کر لکھنا شروع کر دیا۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ العَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ قَنْبَرُ غُلَامُ عَلِيٍّ يُحِبُّ عَلِيّاً عليه السلام حُبّاً شَدِيداً فَإِذَا خَرَجَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ خَرَجَ عَلَى أَثَرِهِ بِالسَّيْفِ، فَرَآهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: يَا قَنْبَرُ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ لِأَمْشِيَ خَلْفَكَ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ قَالَ: وَيْحَكَ أَمِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ تَحْرُسُنِي أَمْ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ فَقَالَ: إِنَّ أَهْلَ الأَرْضِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لِي شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ، فَرَجَعَ.

۱۰۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت کے غلام قنبر آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے جہاں حضرت جاتے وہ تلوار لے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔ انھوں نے کہا تا کہ اے امیر المومنین آپ کے پیچھے چلوں۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر آیا تو اہلِ آسمان سے مجھے بچائے گا یا اہلِ زمین سے۔ فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بغیر اذنِ خدا میرا بال بیکا کر سکیں۔ لہذا لوٹ جا وہ لوٹ گئے۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: قِيلَ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّكَ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا الكَلَامِ وَالسَّيْفُ يَقْطُرُ دَماً؟ فَقَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ وَادِياً مِنْ ذَهَبٍ، حَمَاهُ بِأَضْعَفِ

خَلْقِهِ النَّمْلِ ، فَلَوْ رَامَهُ الْبُخَاتِيُّ لَمْ تَصِلْ إِلَيْهِ .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ آپ دعوئے امامت کرتے ہیں درآنحالیکہ ہارون کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے۔ فرمایا خدا نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اس نے اپنی کمزور مخلوق چیونٹی کے سپرد کر دیا ہے اگر شتران دو کوہان وہاں جانا چاہیں تو نہیں جا سکتے۔

ایک سو انسٹھواں باب

رضاء بالقضاء

(بَابُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ) ۱۵۹

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِ بَنِي النَّجَاشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : رَأْسُ طَاعَةِ اللهِ الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللهِ فِيمَا أَحَبَّ الْعَبْدُ أَوْ كَرِهَ وَلَا يَرْضَى عَبْدٌ عَنِ اللهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا كَانَ خَيْراً لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعت خدا میں سب کا سر دار صبر ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں جسے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عبد خدا ہے وہ نہیں پسند کرتا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر وہی جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِاللهِ أَرْضَاهُمْ بِقَضَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ قضائے الٰہی پر سب سے زیادہ راضی ہو۔

۳ ـ عَنْهُ[۲] ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللهِ رَأْسُ طَاعَةِ اللهِ وَمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللهِ فِيمَا قَضَى عَلَيْهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ لَمْ يَقْضِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۳۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر صبر و رضا ہے جس نے صبر کیا اور راضی رہا اللہ سے اس کے حکم پر خواہ وہ محبوب رہا ہو یا مکروہ تو خدا اس کے لئے وہی کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَاداً لَا يَصْلُحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْغِنَى وَالسَّعَةِ وَالصِّحَّةِ فِي الْبَدَنِ فَأَبْلُوهُمْ بِالْغِنَى وَالسَّعَةِ وَصِحَّةِ الْبَدَنِ فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرَ دِينِهِمْ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ لَعِبَاداً لَا يَصْلُحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ فِي أَبْدَانِهِمْ فَأَبْلُوهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ ، فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرَ دِينِهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْهِ أَمْرُ دِينِ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِي فَيَقُومُ مِنْ رُقَادِهِ وَلَذِيذِ وِسَادِهِ فَيَتَهَجَّدُ لِيَ اللَّيَالِيَ فَيُتْعِبُ نَفْسَهُ فِي عِبَادَتِي فَأَضْرِبُهُ بِالنُّعَاسِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ نَظَراً مِنِّي لَهُ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِ ، فَيَنَامُ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَقُومُ وَهُوَ مَاقِتٌ لِنَفْسِهِ زَارِئٌ عَلَيْهَا وَلَوْ أُخَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ مِنْ ذَلِكَ فَيُصَيِّرُهُ الْعُجْبُ إِلَى الْفِتْنَةِ بِأَعْمَالِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ ذَلِكَ مَا فِيهِ هَلَاكُهُ لِعُجْبِهِ بِأَعْمَالِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْعَابِدِينَ وَجَازَ فِي عِبَادَتِهِ حَدَّ التَّقْصِيرِ ، فَيَتَبَاعَدُ مِنِّي عِنْدَ ذَلِكَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ ، فَلَا يَتَّكِلُ الْعَامِلُونَ عَلَى أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِثَوَابِي فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوا وَأَتْعَبُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَفْنَوْا أَعْمَارَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بَالِغِينَ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّاتِي وَرَفِيعِ دَرَجَاتِي الْعُلَى فِي جِوَارِي وَلَكِنْ فَبِرَحْمَتِي فَلْيَثِقُوا وَبِفَضْلِي فَلْيَفْرَحُوا وَإِلَى حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا ، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذَلِكَ تَدَارَكُهُمْ ، وَمَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي ، وَمَغْفِرَتِي تُلْبِسُهُمْ عَفْوِي ، فَإِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسَمَّيْتُ .

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دینی معاملات کی اصلاح مالداری، کشادگی اور صحتِ بدن سے ہوتی ہے لہذا میں ان کو غنی کر کے، خوش حال بنا کے، بدن کی صحت عطا کر کے ان کے دین کی اصلاح کر دیتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی میٹھی نیند کھو کر اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبادت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو

تعب میں ڈالتے ہیں۔

لہٰذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر بیدار ہوتا ہے درآنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اور اگر میں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے خود پسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعث ہلاکت ہوگا اور گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کریں گے عاملین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جد و جہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کریں میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کنہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوتی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جوار رحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیئے اور میری طرف حسن ظن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیئے ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا بے شک میں رحمٰن و رحیم خدا ہوں اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: يَنْبَغِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ لَا يَسْتَبْطِئَهُ فِي رِزْقِهِ وَلَا يَتَّهِمَهُ فِي قَضَائِهِ.

۵۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدا سے عقل لی ہے وہ خدا کو رزق دینے میں کاہل نہیں جانتا اور نہ اس کو قضا و قدر کے معاملے میں تہمت لگاتا ہے۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَهِيكٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ لَا أَصْرِفُهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا جَعَلْتُهُ خَيْراً لَهُ، فَلْيَرْضَ بِقَضَائِي وَلْيَصْبِرْ عَلَىٰ بَلَائِي وَلْيَشْكُرْ نَعْمَائِي أَكْتُبْهُ يَا مُحَمَّدُ مِنَ الصِّدِّيقِينَ عِنْدِي.

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) میں اپنے بندۂ مومن کو جس کام میں لگاتا ہوں وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیئے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے امتحان میں صبر کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اے محمدؐ میں صدیقوں میں لکھوں۔

۷ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن مالك بن عطيّة عن داود بن فرقد، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ فيما أوحى الله عزّ وجلّ إلى موسى بن عمران عليه السلام: يا موسى بن عمران ما خلقت خلقاً أحبّ إليّ من عبدي المؤمن فإنّي إنّما أبتليه لما هو خير له وأعافيه لما هو خير له وأزوي عنه ما هو شرّ له لما هو خير له وأنا أعلم بما يصلح عليه عبدي فليصبر على بلائي وليشكر نعمائي وليرض بقضائي، أكتبه في الصدّيقين عندي إذا عمل برضائي وأطاع أمري.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرتِ موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندۂ مومن سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ میں اس کی بہتری کے لئے اسے کسی مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اسی بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیئے کہ بلا پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجالائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے۔

۸ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن فضيل بن عثمان عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: عجبت للمرء المسلم لا يقضي الله عزّ وجلّ له قضاءً إلّا كان خيراً له وإن قرّض بالمقاريض كان خيراً له وإن ملك مشارق الأرض ومغاربها كان خيراً له.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مردِ مومن مخلص کی قضا و قدرِ الٰہی میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن قینچیوں سے کاٹا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو اور اگر دنیا کے مشرق و مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لئے ہو۔

۹ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن ابن سنان، عن صالح بن عقبة، عن عبدالله بن محمّد الجعفيّ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: أحقّ خلق الله أن يسلّم لما قضى الله عزّ وجلّ من عرف الله عزّ وجلّ، ومن رضي بالقضاء أتى عليه القضاء وعظّم الله أجره، ومن سخط القضاء مضى عليه القضاء وأحبط الله أجره.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے کہ وہ قضا و قدرِ الٰہی کو تسلیم کریں جس نے معرفتِ خدا حاصل کی اور جو قضائے الٰہی پر راضی ہوا اور حکم قضا و قدر اس پر جاری ہوگا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضائے الٰہی سے ناخوش ہوا اس پر بھی حکم قضا جاری ہوگا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا۔

۱۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ؛ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ [لِي] عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا: الزُّهْدُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ ؛ أَعْلَى دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا .

۱۰۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس جز ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ادنیٰ درجہ ہے یقین کا اور اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ كَيْفَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً وَهُوَ يَسْخَطُ قِسْمَهُ وَيُحَقِّرُ مَنْزِلَتَهُ وَالْحَاكِمُ عَلَيْهِ اللهُ وَ أَنَا الضَّامِنُ لِمَنْ لَمْ يَهْجُسْ[۲] فِي قَلْبِهِ إِلَّا الرِّضَا أَنْ يَدْعُوَ اللهَ فَيُسْتَجَابُ لَهُ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسن علیہ السلام عبداللہ ابن جعفر سے ملے اور فرمایا اے عبداللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تقسیم الٰہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر سمجھتا ہو درآنحالیکہ اللہ اس پر حکم ہو اور جس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا دوسرا خیال نہ گزرتا ہو میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

۱۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : بِالتَّسْلِيمِ لِلهِ وَالرِّضَا فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ سُرُورٍ أَوْ سَخَطٍ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے کہ وہ مومن ہے فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوشی یا رنج سے۔

۱۳ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ لِشَيْءٍ قَدْ مَضَى : لَوْ كَانَ غَيْرُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے رسول اللہ جو چیز ہو جاتی تھی اس کے متعلق کبھی یہ نہ فرماتے تھے کہ اس کا غیر ہوتا۔

ایک سو ساٹھواں باب
تفویض الی اللہ و توکل علی اللہ

(بَابُ) ۱۶۰
☆ (التَّفْوِيضِ إِلَى اللَّهِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ) ☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام مَا اعْتَصَمَ بِي عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي دُونَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ ، ثُمَّ تَكِيدُهُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ الْمَخْرَجَ مِنْ بَيْنِهِنَّ ، وَمَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ يَدَيْهِ وَأَسَخْتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ وَلَمْ أُبَالِ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ جس میرے بندے نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ میں نہ گیا اور میں نے اس کی خالص نیت کو پہچان لیا تو آسمان و زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لئے قرار دوں گا اور جس میرے بندے نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی اور میں نے اس کی نیت کو جان لیا تو آسمان و زمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں قطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے نیچے مضطرب کر دوں گا اور میں پرواہ نہ کروں گا چاہے وہ کسی وادی میں ہلاک ہو۔

٢ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعْشَى عَنْ عُمَرَ[و] بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : خَرَجْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى هَذَا الْحَائِطِ فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، يَنْظُرُ فِي تُجَاهِ وَجْهِي[٢] ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ مَا لِي أَرَاكَ كَئِيباً حَزِيناً ؟ أَعَلَى الدُّنْيَا ؟ فَرِزْقُ اللَّهِ حَاضِرٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ، قُلْتُ : مَا عَلَى هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ قَالَ : فَعَلَى الْآخِرَةِ ؟ فَوَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِكٌ قَاهِرٌ ـ أَوْ قَالَ : قَادِرٌ ـ قُلْتُ : مَا عَلَى هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ ، فَقَالَ : مِمَّ حَزَنُكَ ؟ قُلْتُ : [مِمَّا] نَتَخَوَّفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَا فِيهِ النَّاسُ قَالَ : فَضَحِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً دَعَا اللَّهَ فَلَمْ يُجِبْهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً تَوَكَّلَ

عَلَى اللهِ فَلَمْ يَكْفِهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً سَأَلَ اللهَ فَلَمْ يُعْطِهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، ثُمَّ غَابَ عَنِّي.

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ مِثْلَهُ.

۲۔ ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ فرمایا علی بن الحسین نے کہ میں گھر سے نکلا اور ایک دیوار پر تکیہ لگا کر کھڑا ہوا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا اور میرے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے علی بن الحسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و مغموم پا رہا ہوں، کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے؟ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ رزقِ الٰہی تو ہر نیک و بد کے لئے ہے میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو پھر آخرت کے متعلق ہے؟ اس پر نہ ہونا چاہیئے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالک قاہر حکمراں ہوگا جو ہر شے پر قادر ہے۔ میں نے کہا اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا۔ جبکہ ایسا ہی جیسا تم نے بیان کیا اس نے کہا پھر بتاؤ کیا غم ہے۔ میں نے کہا خوف ہے ابن زبیر کے فتنہ کا اس سے ہمارے شیعوں پر مصیبت نازل ہے یہ سن کر وہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن الحسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو اور اس نے قبول نہ کی ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو۔ میں نے کہا اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

توضیح:۔ یہ شخص یا تو کوئی فرشتہ تھا یا خضر تھے جنھوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تسکین قلب کے لئے کیا۔

یہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اس نے ابن محبوب سے کی ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْغِنَى وَالْعِزَّ يَجُولَانِ ، فَإِذَا ظَفِرَا بِمَوْضِعِ التَّوَكُّلِ أَوْطَنَا.
عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ مِثْلَهُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مالداری اور عزت گردش کرتی رہتی ہیں جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو وہیں ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

علی بن حسان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ أَقْبَلَ قِبَلَ مَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلَ اللهُ قِبَلَ مَا يُحِبُّ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِاللهِ عَصَمَهُ اللهُ وَمَنْ أَقْبَلَ اللهُ قِبَلَهُ وَعَصَمَهُ لَمْ يُبَالِ لَوْ سَقَطَتِ السَّمَاءُ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ كَانَتْ نَازِلَةٌ نَزَلَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَشَمِلَتْهُمْ بَلِيَّةٌ ، كَانَ فِي حِزْبِ اللهِ بِالتَّقْوَى مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ ، أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ».

۴۴/۵۱ دخان

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعًا پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہلِ زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں (سورۂ دخان)۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ واحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْباطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلاّلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ دَرَجاتٌ مِنْها أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّها ، فَما فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ راضِياً ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لا يَأْلُوكَ خَيْراً وَفَضْلاً وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ بِتَفْوِيضِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيها وَفِي غَيْرِها .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلاثاً لَمْ يُمْنَعْ ثَلاثاً : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعاءَ أُعْطِيَ الْإِجابَةَ(۴) وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكِفايَةَ ثُمَّ قالَ : أَتَلَوْتَ كِتابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» ؛ وَقالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»(۵) ؛ وَقالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»(۶) ؟.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ راشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا: مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ: فُلَاناً، فَقَالَ: إِذاً وَاللهِ لَا تُسْعَفُ حَاجَتُكَ وَلَا يَبْلُغُكَ أَمَلُكَ وَلَا تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ، قُلْتُ: وَمَا عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللهُ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام حَدَّثَنِي أَنَّهُ قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَى عَرْشِي لَأُقَطِّعَنَّ أَمَلَ كُلِّ مُؤَمِّلٍ [مِنَ النَّاسِ] غَيْرِي بِالْيَأْسِ وَلَأَكْسُوَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَأُنَحِّيَنَّهُ مِنْ قُرْبِي وَلَأُبَعِّدَنَّهُ مِنْ فَضْلِي، أَيُؤَمِّلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ؟! وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَيَرْجُو غَيْرِي وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي؟! وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ ذَا الَّذِي أَمَّلَنِي لِنَوَائِبِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا؟! وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي؟! جَعَلْتُ آمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأْتُ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي، فَلَمْ يَثِقُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنَّ] مَنْ طَرَقَتْهُ نَائِبَةٌ مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي، فَمَا لِي أَرَاهُ لَاهِياً عَنِّي، أَعْطَيْتُهُ بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَأَلَ غَيْرِي؛ أَفَيَرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أُسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَائِلِي؟! أَبَخِيلٌ أَنَا فَيُبَخِّلُنِي عَبْدِي أَوَلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي؟! أَوَلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي؟! أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلَّ الْآمَالِ؟! فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي؟! أَفَلَا يَخْشَى الْمُؤَمِّلُونَ أَنْ يُؤَمِّلُوا غَيْرِي، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَمَّلُوا جَمِيعاً ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَّلَ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُضْوِ ذَرَّةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكٌ أَنَا قَيِّمُهُ فَيَا بُؤْساً لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَا بُؤْساً لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي.

۷۔ حسین بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمھیں حاجت برآری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمھاری حاجت پوری نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرتا ہے، میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں۔ میرا دروازہ ہر اس

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہلِ زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں (سورۂ دخان)۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِياً ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْلُوكَ خَيْراً وَفَضْلاً وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ بِتَفْوِيضِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثاً لَمْ يُمْنَعْ ثَلَاثاً : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ (۴) وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكِفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» ؟ وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ» (۵) ؟ وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» (۶) ؟ .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ قَالَ : كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الأَسْفَارِ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا : مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ : فُلاناً ، فَقَالَ : إِذاً وَاللهِ لاَ تُسْعَفُ حَاجَتُكَ وَلاَ يَبْلُغُكَ أَمَلُكَ وَلاَ تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ ، قُلْتُ : وَمَا عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللهُ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام حَدَّثَنِي أَنَّهُ قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَى عَرْشِي لَأُقَطِّعَنَّ أَمَلَ كُلِّ مُؤَمِّلٍ [مِنَ النَّاسِ] غَيْرِي بِالْيَأْسِ وَلَأَكْسُوَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَأُنَحِّيَنَّهُ مِنْ قُرْبِي وَلَأُبَعِّدَنَّهُ مِنْ فَضْلِي ، أَيُؤَمِّلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ ؟ ! وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَ يَرْجُو غَيْرِي وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي ؟ ! وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ ذَا الَّذِي أَمَّلَنِي لِنَوَائِبِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا ؟ ! وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي ؟ ! جَعَلْتُ آمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأْتُ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لاَ يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لاَ يُغْلِقُوا الأَبْوَابَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عِبَادِي ، فَلَمْ يَثِقُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنَّ] مَنْ طَرَقَتْهُ نَائِبَةٌ مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لاَ يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلاَّ مِنْ بَعْدِ إِذْنِي ، فَمَالِي أَرَاهُ لاَهِياً عَنِّي ، أَعْطَيْتُهُ بِجُودِي مَالَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَأَلَ غَيْرِي ؛ أَفَيَرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أُسْأَلُ فَلاَ أُجِيبُ سَائِلِي ؟ ! أَبَخِيلٌ أَنَا فَيُبَخِّلُنِي عَبْدِي أَوَلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي ؟ ! أَوَلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي ؟ ! أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلَّ الآمَالِ ؟ ! فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي ؟ أَفَلاَ يَخْشَى الْمُؤَمِّلُونَ أَنْ يُؤَمِّلُوا غَيْرِي ، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَ أَهْلَ أَرْضِي أَمَّلُوا جَمِيعاً ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَّلَ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُضْوِ ذَرَّةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكٌ أَنَا قَيِّمُهُ فَيَا بُؤْساً لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَا بُؤْساً لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي .

۷۔ حسین بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمھیں حاجت برآری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرتا ہے، میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں۔ میرا دروازہ ہر اس

شخص کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جس نے مصیبتوں میں مجھ سے امید وابستہ کی ہو اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ کون ہے ایسا جس نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھا ہے لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں۔ میرے آسمان ایسی مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے۔ میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول کر دور کر سکتا مگر میرے اذن کے بعد یہ کیا معاملہ ہے کہ بندہ مجھے بھولا ہوا ہے۔ میں نے اپنے جود و کرم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نیکی سلب کر لی تو اس نے لوٹانے کا سوال نہ کیا اور میرے غیر سے مانگا۔ کیا اس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو کیا میں بخیل ہوں کہ میرا بندہ مجھے ایسا سمجھتا ہے کیا جود و کرم میرے لئے نہیں۔ کیا عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

کیا میں امید کا محل نہیں، پس کون ہے جو مجھ سے قطع تعلق کرے تو کیا لوگ غیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں۔ اگر تمام اہلِ آسمان و زمین یک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے صرف ایک اتنا دوں گا جس کی اُمید ان سب کو ہو اور میرے خزانے میں بقدر چیونٹی کے ایک عضو کے کمی نہ ہوگی۔ اور کیسے کمی ہو سکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا بنانے والا میں ہوں ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے مایوس ہوا اور تباہی ہو اس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ بِيَنْبُعَ وَ قَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ ، فَقَالَ لِي بَعْضُ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام : مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ؟ فَقُلْتُ : مُوسَى بْنَ عَبْدِاللهِ ، فَقَالَ إِذاً لَا تُقْضَىٰ حَاجَتُكَ ثُمَّ لَا تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ ؛ قُلْتُ : وَ لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : لِأَنِّي قَدْ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ آبَائِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ - فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَمْلِ عَلَيَّ ، فَأَمْلَاهُ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ مَا أَسْأَلُهُ حَاجَةً بَعْدَهَا .

٨ - راوی کہتا ہے میں مقام ینبع میں موسیٰ بن عبداللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو کچھ نہ رہا۔ مجھ سے امام حسینؑ کی نسل سے ایک صاحب نے کہا یہ کس سے ملنے کی امید ہے۔ میں نے کہا موسیٰ بن عبداللہ سے انھوں نے کہا تمھاری حاجت برادی نہ ہوگی میں نے کہا کیوں۔ انھوں نے کہا۔ میں نے اپنے آبا کی ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی۔ میں نے یابن رسول اللہ۔ مجھے لکھوا دیجئے۔ انھوں نے لکھوا دی۔ میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانگوں گا۔

ایک سو اکسٹھواں باب

خوف ورجاء

(بَابُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ) ۱۶۱

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، أَوْ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا كَانَ فِي وَصِيَّةِ لُقْمَانَ؟ قَالَ: كَانَ فِيهَا الْأَعَاجِيبُ وَكَانَ أَعْجَبُ مَا كَانَ فِيهَا أَنْ قَالَ لِابْنِهِ: خَفِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خِيفَةً لَوْ جِئْتَهُ بِبِرِّ الثَّقَلَيْنِ لَعَذَّبَكَ وَارْجُ اللهَ رَجَاءً لَوْ جِئْتَهُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَحِمَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَانَ أَبِي يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَ] فِي قَلْبِهِ نُورَانِ: نُورُ خِيفَةٍ وَنُورُ رَجَاءٍ، لَوْ وُزِنَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ وُزِنَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے پوچھا لقمان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دو جہاں کی نیکی تمہارے پاس ہو تو بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے پوری امید رکھو اگر دو جہاں کے گناہ ہوں تو بھی وہ رحم کرسکتا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ہر بندۂ مومن کے دل میں دو نور ہیں نورِ خوف اور نورِ رجا اور نور رجا اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا اور اگر اُسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا إِسْحَاقُ خَفِ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَى أَنَّهُ لَا يَرَاكَ فَقَدْ كَفَرْتَ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ يَرَاكَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَعَلْتَهُ مِنْ أَهْوَنِ النَّاظِرِينَ عَلَيْكَ.

۲۔ اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔ اے اسحاق اللہ سے ڈر گویا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تُو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تو نے گناہ کیا تو تُو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر اسے سمجھا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ خَافَ اللهَ أَخَافَ اللهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللهَ أَخَافَهُ اللهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اللهَ خَافَ اللهَ وَمَنْ خَافَ اللهَ سَخَتْ نَفْسُهُ عَنِ الدُّنْيَا .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزار ہوا

٥ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْمٌ يَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرْجُو ، فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ يَتَرَجَّحُونَ فِي الْأَمَانِيِّ ، كَذَبُوا ، لَيْسُوا بِرَاجِينَ ، إِنَّ مَنْ رَجَا شَيْئاً طَلَبَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مر جاتے ہیں فرمایا یہ لوگ غلط آرزوئیں کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہ رجا والے نہیں ہیں جو کوئی کسی شے کا آرزومند ہوتا ہے وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگا کرتا ہے۔

٦ - وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ قَوْماً مِنْ مَوَالِيكَ يُلِمُّونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرْجُو ، فَقَالَ : كَذَبُوا لَيْسُوا لَنَا بِمَوَالٍ ، أُولَئِكَ قَوْمٌ تَرَجَّحَتْ بِهِمُ الْأَمَانِيُّ ، مَنْ رَجَا شَيْئاً عَمِلَ لَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۶۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہمیں امید بخشش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنھیں آرزوؤں نے چیر لیا ہے جو کسی شے کی امید کرتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو اس سے بھاگتا ہے

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ

رَفَعَهُ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الْعِبادَةِ شِدَّةَ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللهُ : «إِنَّما ۵/۴۴ مائدہ
يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبادِهِ الْعُلَماءُ» وَقالَ جَلَّ ثَناؤُهُ: «فَلا تَخْشَوُا النّاسَ وَاخْشَوْنِ» وَقالَ تَبارَكَ وَ تَعالى: ۳۵/۲۸ فاطر
«وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً»، قالَ : وَقالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ حُبَّ الشَّرَفِ وَالذِّكْرِ لا يَكُونانِ ۶۵/۳ الطلاق
فِي قَلْبِ الْخائِفِ الرّاهِبِ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عبادت کی صورت یہ ہے کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیساکہ وہ فرماتا ہے اللہ کے بندوں میں علماء اس سے ڈرتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور یہ بھی فرمایا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو بدی سے نکال دیتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں انھیں شرف و شہرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكارِي ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِما [قالَ :] قالَ : إِنَّ رَجُلاً ، رَكِبَ الْبَحْرَ بِأَهْلِهِ فَكُسِرَ بِهِمْ ، فَلَمْ يَنْجُ مِمَّنْ كانَ فِي السَّفِينَةِ إِلَّا امْرَأَةُ الرَّجُلِ ، فَإِنَّها نَجَتْ عَلى لَوْحٍ مِنْ أَلْواحِ السَّفِينَةِ حَتّى أَلْجَأَتْ عَلى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزائِرِ الْبَحْرِ وَكانَ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ رَجُلٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَلَمْ يَدَعْ لِلّٰهِ حُرْمَةً إِلَّا انْتَهَكَها فَلَمْ يَعْلَمْ إِلَّا وَالْمَرْأَةُ قائِمَةٌ عَلى رَأْسِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْها فَقالَ : إِنْسِيَّةٌ أَمْ جِنِّيَّةٌ ؟ فَقالَتْ : إِنْسِيَّةٌ ، فَلَمْ يُكَلِّمْها كَلِمَةً حَتّى جَلَسَ مِنْها مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمّا أَنْ هَمَّ بِها اضْطَرَبَتْ ، فَقالَ لَها : ما لَكِ تَضْطَرِبِينَ ؟ فَقالَتْ : أَفْرَقُ مِنْ هٰذا - وَأَوْمَأَتْ بِيَدِها إِلَى السَّماءِ - قالَ : فَصَنَعْتِ مِنْ هٰذا شَيْئاً ؟ قالَتْ : لا وَعِزَّتِهِ ، قالَ : فَأَنْتِ تَفْرَقِينَ مِنْهُ هٰذَا الْفَرَقَ وَلَمْ تَصْنَعِي مِنْ هٰذا شَيْئاً وَإِنَّما أَسْتَكْرِهُكِ اسْتِكْراهاً فَأَنَا وَاللهِ أَوْلى بِهٰذَا الْفَرَقِ وَالْخَوْفِ وَأَحَقُّ مِنْكِ ، قالَ : فَقامَ وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئاً وَرَجَعَ إِلى أَهْلِهِ وَلَيْسَتْ لَهُ هِمَّةٌ إِلَّا التَّوْبَةَ وَالْمُراجَعَةَ ، فَبَيْنا هُوَ يَمْشِي إِذْ صادَفَهُ راهِبٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ فَحَمِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَقالَ الرّاهِبُ لِلشّابِّ : ادْعُ اللهَ يُظِلَّنا بِغَمامَةٍ ، فَقَدْ حَمِيَتْ عَلَيْنَا الشَّمْسُ فَقالَ الشّابُّ : ما أَعْلَمُ أَنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي حَسَنَةً فَأَتَجاسَرُ عَلى أَنْ أَسْأَلَهُ شَيْئاً ، قالَ : فَأَدْعُو أَنَا وَتُؤَمِّنُ أَنْتَ ؟ قالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ الرّاهِبُ يَدْعُو وَالشّابُّ يُؤَمِّنُ ، فَما كانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَظَلَّتْهُما غَمامَةٌ ، فَمَشَيا تَحْتَها مَلِيّاً مِنَ النَّهارِ ثُمَّ تَفَرَّقَتِ الْجادَّةُ جادَّتَيْنِ فَأَخَذَ الشّابُّ فِي واحِدَةٍ وَأَخَذَ الرّاهِبُ فِي واحِدَةٍ فَإِذَا السَّحابَةُ مَعَ الشّابِّ ، فَقالَ الرّاهِبُ: أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي ، لَكَ اسْتُجِيبَ وَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي فَأَخْبِرْنِي ما قِصَّتُكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِ الْمَرْأَةِ فَقالَ : غُفِرَ لَكَ ما مَضى حَيْثُ دَخَلَكَ الْخَوْفُ

فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ فِيمَا تَسْتَقْبِلُ.

۸۔ راوی کہتا ہے حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ایک شخص مع اہل و عیال کشتی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی بی بی کے اور سب ڈوب گئے وہ عورت ایک تختہ کے سہارے ایک جزیرہ کے کنارے جا لگی اس جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا جس نے حرمت الٰہیہ کی ہتک کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا تھا یہ عورت جب اس کے سامنے آئی تو اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو از قسم انسان ہے یا از قسم جن۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اس نے بغیر اس سے کچھ کہے اسے پکڑ کر لٹا دیا اور زنا کرنا چاہا عورت کے بدن میں کپکپی پڑ گئی اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے اس نے کہا میں اس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف، مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے بھی ایسا کام کرایا ہے اس نے کہا نہیں، قسم ہے عزت و جلال خدا کی اس نے کہا تو تو صرف اسی کام کی وجہ سے اتنا خوف کھا رہی ہے حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کار بد کرنا چاہ رہا ہوں لہٰذا میں تجھ سے خدا سے ڈرنے کا زیادہ مستحق ہوں یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کچھ اور نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کڑی دھوپ تھی راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کر کہ وہ ہمارے سایہ کے لئے بادل بھیج دے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کون سی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرأت کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ چنانچہ راہب نے دعا کی اور جوان نے آمین کہی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آ گیا اور اس کے سایہ میں دونوں چلنے لگے اور دن میں دیر تک چلتے رہے پھر انھوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا دوسرے پر راہب، بادل اس جوان کے ساتھ ہو گیا۔ راہب نے کہا تو مجھ سے بہتر ہے تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پس مجھے بتا تیرا قصہ کیا ہے اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے خبردار رہنا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا حُفِظَ مِنْ خُطَبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوا إِلَى مَعَالِمِكُمْ وَإِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوا إِلَى نِهَايَتِكُمْ أَلَا إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْمَلُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ: بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي مَا اللهُ صَانِعٌ فِيهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا اللهُ قَاضٍ فِيهِ فَلْيَأْخُذِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَفِي الشَّبِيبَةِ قَبْلَ الْكِبَرِ وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الدُّنْيَا مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَمَا بَعْدَهَا مِنْ دَارٍ إِلَّا الْجَنَّةُ أَوِ النَّارُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا یہ ہے کہ حضرت

نے فرمایا۔ لوگو! تمہارے لئے دلائل و براہین ہیں اور تمہارے لئے ایک نہایت ہے پس اپنی نہایت پر نظر رکھو آگاہ ہو کہ بندۂ مومن دو قوتوں کے درمیان کام کرتا ہے ایک عمر کا وہ حصہ ہے جو گزر چکا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا اور عمر کا ایک وہ حصہ ہے جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا پس چاہیئے کہ بندۂ مومن جو کام کرے جو اس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ دنیا کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا اس دنیا کے علاوہ سوائے جنت و نار کوئی اور گھر نہیں۔

۱۰ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ» قَالَ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللهَ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَيَعْلَمُ مَا يَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجُزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ. ۵۵/۴۶ رحمٰن

۱۰۔ آیۂ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا، جس نے یہ جان لیا کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا برا جاننے والا ہے تو وہ شخص اعمالِ قبیحہ سے رک جاتا ہے یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقامِ رب سے اور بری خواہشوں سے نفس کو روکا۔

توضیح:۔ دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشت دنیا ہے وہ حاصل ہوتی ہے تعلقاتِ الٰہی پر راضی ہونے سے اور دوسری بہشتِ آخرت ہے جو جزا ہے مرضئ الٰہی پر راضی ہونے کی۔

۱۱ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي سَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ خَائِفاً رَاجِياً، وَلَا يَكُونُ خَائِفاً رَاجِياً حَتَّى يَكُونَ عَامِلاً لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جب تک خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک خوف اور رجا کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُؤْمِنُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ: ذَنْبٌ قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي مَا صَنَعَ اللهُ فِيهِ وَعُمُرٌ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا يَكْتَسِبُ فِيهِ مِنَ الْمَهَالِكِ، فَهُوَ لَا يُصْبِحُ إِلَّا خَائِفاً وَلَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْخَوْفُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مومن دو خوفوں کے درمیان ہے ایک وہ گناہ جو گزر گیا نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا کہ کیسی مہلک غلطیوں کا مرتکب ہوگا۔ وہ صبح کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کرسکتا مگر خوف۔

۱۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَ] فِي قَلْبِهِ نُورَانِ: نُورُ خِيفَةٍ وَنُورُ رَجَاءٍ لَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا وَلَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا ہے کوئی بندۂ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نور خوف اور نور رجاء اگر ان دونوں کو وزن کیا جائے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہوگی۔

ایک سو باسٹھواں باب

اللہ عزوجل کے ساتھ حسنِ ظن

(بَابُ) ۱۶۲

☆(حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ)☆

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَا يَتَّكِلُ الْعَامِلُونَ لِي عَلَى أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِثَوَابِي، فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوا وَأَتْعَبُوا أَنْفُسَهُمْ ـ أَعْمَارَهُمْ ـ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بَالِغِينَ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّاتِي وَرَفِيعِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي جِوَارِي وَلٰكِنْ بِرَحْمَتِي فَلْيَثِقُوا وَفَضْلِي فَلْيَرْجُوا وَإِلَى حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذٰلِكَ تُدْرِكُهُمْ، وَمَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي، وَمَغْفِرَتِي تُلْبِسُهُمْ عَفْوِي فَإِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَبِذٰلِكَ تَسَمَّيْتُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر اپنے نفسوں کو میری عبادت کر کے تعب میں ڈالیں تو بھی قاصر ہیں

گے اور میری عبادت کی تہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے جستجو کریں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار ہیں میری طرف اچھا گمان رکھیں تو مطمئن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائے گی اور میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا میں رحمٰن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لئے میرا یہ نام ہے۔

٢ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ ـ وَ هُوَ عَلَى مِنْبَرِهِ ـ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا أُعْطِيَ مُؤْمِنٌ قَطُّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا بِحُسْنِ ظَنِّهِ بِاللهِ وَرَجَائِهِ لَهُ وَ حُسْنِ خُلُقِهِ وَالْكَفِّ عَنِ اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ مُؤْمِناً بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ إِلَّا بِسُوءِ ظَنِّهِ بِاللهِ وَ تَقْصِيرِهِ مِنْ رَجَائِهِ وَسُوءِ خُلُقِهِ وَاغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يَحْسُنُ ظَنُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ بِاللهِ إِلَّا كَانَ اللهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ لِأَنَّ اللهَ كَرِيمٌ ، بِيَدِهِ الْخَيْرَاتُ ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ قَدْ أَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخْلِفُ ظَنَّهُ وَرَجَاءَهُ ، فَأَحْسِنُوا بِاللهِ الظَّنَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ .

٢۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے منبر پر فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن نہ ہو اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسنِ ظن خلق کا مالک نہ ہو، مومنین کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود یکتا کی، خدا کسی مومن کو بعد توبہ استغفار معذب نہیں کرتا۔ لیکن جب خدا سے اس کو سوئے ظن ہو اور امید میں کوتاہی ہو یا بدخلقی ہو یا مومنوں کی غیبت کرے۔ خدا کی قسم بندۂ مومن کا حسنِ ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہوگا کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کارساز مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ حیا کرتا ہے اس بات سے کہ بندۂ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے اور اپنی امید اس سے قطع کرے، پس اللہ کی طرف اچھا گمان رکھو اور اسی طرف رغبت کرو۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ بِي،[1] إِنْ خَيْراً فَخَيْراً وَإِنْ شَرّاً فَشَرّاً .

٣۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسنِ ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندۂ مومن کے نزدیک ہوں

اگر وہ میرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کے لئے بہتری ہے اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو بُرائی ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : حُسْنُ الظَّنِّ بِاللهِ أَنْ لَاتَرْجُوَ إِلَّا اللهَ وَلَا تَخَافَ إِلَّا ذَنْبَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حسنِ ظن یہ ہے کہ اسی سے امید رکھی جائے اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

ایک سو ترسٹھواں باب

اعترافِ تقصیر

((بَابُ)) ۱۶۳

☆(الْإِعْتِرَافِ بِالتَّقْصِيرِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِبَعْضِ وُلْدِهِ : يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْجِدِّ لَاتُخْرِجَنَّ نَفْسَكَ مِنْ حَدِّ التَّقْصِيرِ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهِ ، فَإِنَّ اللهَ لَايُعْبَدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ .

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک فرزند سے بیٹا کوشش کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و طاعتِ خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہو کیونکہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا جَابِرُ لَا أَخْرَجَكَ اللهُ مِنَ النَّقْصِ وَ[لَا] التَّقْصِيرِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص اور تقصیر سے خارج کرے۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ رَجُلاً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبَدَ اللهَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَرَّبَ قُرْبَاناً فَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ ، فَقَالَ لِنَفْسِهِ : مَا أُتِيتُ[1] إِلَّا مِنْكِ وَمَا الذَّنْبُ إِلَّا لَكِ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ[2] : ذَمُّكَ لِنَفْسِكَ أَفْضَلُ مِنْ

عِبَادَتِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا جو کچھ ہوا تیری وجہ سے ہوا گناہ تیرا ہی ہے۔ خدا نے اسے وحی کی۔ تیرا اپنے نفس کی مذمت کرنا افضل ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَّا الْمُعَارُونَ فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ الرَّجُلَ يُعَارُ الدِّينَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ فَقَالَ : كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ بِهِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّراً عِنْدَ نَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ مُقَصِّرُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴- فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کرو۔ خداوندا مجھے رعایتی ایمان والا قرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ میں نے عاریتاً ایمان دیئے ہوؤں کو تو پہچان لیا اور جان لیا کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے نکل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی، فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کم ہی سمجھو کیونکہ جو عمل بندوں کا خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنایا ہے۔

ایک سو چونسٹھواں باب

اطاعت و تقویٰ

(بَابُ) ۱۶۴

﴿ الطَّاعَةِ وَ التَّقْوَى ﴾

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَخِي عُرَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا تَذْهَبْ بِكُمُ الْمَذَاهِبُ ، فَوَاللهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنْ أَطَاعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہب باطلہ تم کو مذہب حق سے نہ ہٹا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی

اطاعت کرے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاللّٰهِ مَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، أَلَا وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلْ أَحَدَكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ يَطْلُبَهُ بِغَيْرِ حِلِّهِ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

۲- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسولِ خدا نے حجۃ الوداع میں اور فرمایا۔ لوگو واللہ کوئی شے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی شے تم کو نار سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں، مگر وہی جس کی نہی میں نے کی ہے آگاہ ہو کہ جبرئیل نے میرے دل میں یہ وحی ڈالی کہ کوئی شخص نہیں مرتا جب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی طلب میں پوری کوشش کرو اور تم میں سے کوئی ایسی روزی تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پا سکتا سوائے اس کی اطاعت کے۔

٣- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا جَابِرُ أَيَكْتَفِي مَنِ انْتَحَلَ التَّشَيُّعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَوَاللّٰهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَأَطَاعَهُ وَمَا كَانُوا يُعْرَفُونَ يَا جَابِرُ إِلَّا بِالتَّوَاضُعِ وَالتَّخَشُّعِ وَالْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْجِيرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِينَ وَالْأَيْتَامِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانُوا أُمَنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ مَا نَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَداً بِهٰذِهِ الصِّفَةِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: أُحِبُّ عَلِيّاً وَأَتَوَلَّاهُ ثُمَّ لَا يَكُونُ مَعَ ذٰلِكَ فَعَّالاً؟ فَلَوْ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللّٰهِ - فَرَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام - ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سِيرَتَهُ وَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئاً فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ، أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ [وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ] أَتْقَاهُمْ وَأَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ، يَا جَابِرُ وَاللّٰهِ مَا يُتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِالطَّاعَةِ

وَمَامَعَنَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَلَاعَلَى اللهِ لِأَحَدٍ مِنْ حُجَّةٍ ، مَنْ كَانَ لِلّٰهِ مُطِيعاً فَهُوَلَنَا وَلِيٌّ وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ عَاصِياًفَهُوَلَنَاعَدُوٌّ ؛ مَاتُنَالُ وَلَايَتُنَاإِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا۔ اے جابر صرف یہ کہنا کہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں شیعیت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا مگر جب کہ اللہ سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر تواضع خضوع وخشوع، ادائے امانت، کثرتِ ذکرِ خدا، روزہ نماز، والدین سے نیکی حسن سلوک، ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں، مقروضوں اور یتیموں سے اور قول میں صداقت ہو، قرآن کی تلاوت ہو اور لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے جابر، مذاہب باطلہ تم کو مذہب سے ہٹا نہ دیں کیا یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا دوکرتے والا کچھ نہ ہو ایسے ہی اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علیؑ سے بہتر ہیں اس کے بعد وہ رسولؐ کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی، اللہ سے ڈرو اور صحیح عمل کرو جو پیش خدا مقبول ہو کسی شخص اور خدا کے درمیان قرابت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ومکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اس کی اطاعت عملاً زیادہ کرنے والا ہے اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں بن سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا برأت نہیں اور نہ خدا پر کوئی حجت ہے جو اللہ کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری ولایت کو کوئی نہیں پا سکتا مگر عمل اور پرہیزگاری سے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيَأْتُونَ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُونَهُ ، فَيُقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : نَحْنُ أَهْلُ الصَّبْرِ فَيُقَالُ لَهُمْ : عَلَى مَاصَبَرْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَصْبِرُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَنَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ ؛ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقُوا؛ أَدْخِلُوهُمُ الْجَنَّةَ وَهُوَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ». ۳۹/۱۰ زمر

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازۂ جنت پر آئیں گے اُسے کھٹکھٹائیں گے ان پوچھا جائے گا تم کون ہو، وہ کہیں گے ہم اہلِ صبر ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم نے کس چیز پر صبر کیا وہ کہیں گے ہم نے اطاعت خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا اور معاصی سے رکنے پر ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اللہ کہے گا انھوں نے سچ کہا۔ انھیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ أَبِي

عُبَيْدَةَ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ تَقْوَى وَكَيْفَ يَقِلُّ مَا يُتَقَبَّلُ .

۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور کیسے سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

٦ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ - شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ - كُونُوا النُّمْرُقَةَ الْوُسْطَى يَرْجِعُ إِلَيْكُمُ الْغَالِي وَيَلْحَقُ بِكُمُ التَّالِي ؛ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَعْدٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْغَالِي ؟ قَالَ : قَوْمٌ يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا ، فَلَيْسَ أُولَئِكَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ ؛ قَالَ فَمَا التَّالِي ؟ قَالَ : الْمُرْتَادُ يُرِيدُ الْخَيْرَ ، يُبَلِّغُهُ الْخَيْرُ يُؤْجَرُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : وَاللهِ مَا مَعَنَا مِنَ اللهِ بَرَاءَةٌ وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللهِ قَرَابَةٌ وَلَا لَنَا عَلَى اللهِ حُجَّةٌ وَلَا نَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيعاً لِلّٰهِ تَنْفَعُهُ وَلَايَتُنَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ عَاصِياً لِلّٰهِ لَمْ تَنْفَعْهُ وَلَايَتُنَا ؛ وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوا ؛ وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوا .

۶- ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - اے گروہ شیعہ ، اے شیعیان آلِ محمد تم تکیہ کی طرح ہو جس پر اعتماد کیا جاتا ہے تاکہ غالی تمہاری طرف لوٹے اور پسماندہ تم سے مل جائے - سعد انصاری نے کہا میں آپ پر فدا ہوں غالی کون ہے۔ فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہمارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان میں سے ہیں اس نے کہا تالی کون ہے فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استنباط عمل امام سے کرتا ہے وہ نیکی کو پالیتا ہے اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا - ہمارے ساتھ رہنے میں برأت نہیں ، کیوں کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قرابت نہیں اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی حجت ہے خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو ہماری ولایت نفع دے گی اور جو عاصی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی وائے ہو تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ ، شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَذَكَرْنَا الْأَعْمَالَ فَقُلْتُ أَنَا : مَا أَضْعَفَ عَمَلِي ، فَقَالَ : مَهْ ، اسْتَغْفِرِ اللهَ ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ التَّقْوَى خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعَمَلِ بِلَا تَقْوَى . قُلْتُ : كَيْفَ يَكُونُ كَثِيرٌ بِلَا تَقْوَى ؟ قَالَ : نَعَمْ مِثْلُ الرَّجُلِ يُطْعِمُ طَعَامَهُ وَيَرْفُقُ جِيرَانَهُ وَيُوَطِّئُ رَحْلَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ دَخَلَ فِيهِ ، فَهَذَا الْعَمَلُ بِلَا تَقْوَى وَيَكُونُ الْآخَرُ لَيْسَ عِنْدَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھیڑا۔ میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفر اللہ اسے چھوڑو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ بلا تقویٰ کے زیادہ عمل سے بہتر ہے میں نے کہا بلا تقویٰ کے عمل کثیر کیسے ہوگا فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھلاتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے ہر نرمی و مدارا پیش آتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقویٰ ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

٨ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ مُحْسِنٍ الْمِيثَمِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا نَقَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْداً مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَى عِزِّ التَّقْوَى إِلَّا أَغْنَاهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَأَعَزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ وَآنَسَهُ مِنْ غَيْرِ بَشَرٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقویٰ کی عزت دی ہے اور اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر انسان اسے تنہائی سے مانوس بنا دیا ہے۔

ایک سو پینسٹھواں باب

ورع

(بَابُ الْوَرَعِ) ۱۶۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَا أَلْقَاكَ إِلَّا فِي السِّنِينَ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ آخُذُ بِهِ ، فَقَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتلائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا۔ خدا سے ڈرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا اور حصولِ نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے تو یہ کوشش فائدہ نہ دے گی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَصُونُوا دِينَكُمْ بِالْوَرَعِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم کو نصیحت کی اطاعتِ خدا کا حکم دیا اور دنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو، خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : وَعَظَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَ وَزَهَّدَ ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِالْوَرَعِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ سے سنا اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اجتہاد نافع نہیں۔

٥ ـ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ الصَّيْقَلِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ أَشَدَّ الْعِبَادَةِ الْوَرَعُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے پرہیزگاری سخت ترین عبادت ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيُّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا نَلْقَى مِنَ النَّاسِ فِيكَ ؟ ! فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَمَا الَّذِي تَلْقَى مِنَ النَّاسِ فِيَّ ؟ فَقَالَ : لَا يَزَالُ يَكُونُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الرَّجُلِ الْكَلَامُ فَيَقُولُ : جَعْفَرِيٌّ خَبِيثٌ ، فَقَالَ : يُعَيِّرُكُمُ النَّاسُ بِي ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّبَّاحِ : نَعَمْ قَالَ : فَقَالَ : مَا أَقَلَّ وَاللَّهِ مَنْ يَتْبَعُ جَعْفَراً مِنْكُمْ ، إِنَّمَا أَصْحَابِي مَنِ اشْتَدَّ وَرَعُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا ثَوَابَهُ ، فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابِي .

۶۔ ابوالصباح کنانی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کس قدر تکلیف ہوتی ہے آپ کے بارے میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے بارے میں تم کو لوگوں سے کیا آزار پہنچتا ہے ابوصباح نے کہا مجھ سے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے

نہ کہتا ہے جعفری خبیث ہوتے ہیں فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ابوالصباح نے کہا۔ فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے سچے پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیزگاری میں زیادہ سخت ہوں اپنے خالق کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کی امید رکھیں ایسے ہیں میرے اصحاب۔

٧ ـ حَنَانُ بْنُ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ الْغَزَّالِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ اجْتَنِبْ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ ، تَكُنْ مِنْ أَوْرَعِ النَّاسِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم جو میں نے تیرے اوپر حرام کر دیا ہے اس سے بچ تو پرہیزگاروں میں سے ہو جائے گا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْوَرَعِ مِنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ: الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۸۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ پرہیزگار آدمی سے کون مراد ہے فرمایا جو محارم سے پرہیز کرتا ہے

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِجْتِهَادِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ وَكُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ وَكُونُوا زَيْناً وَلَا تَكُونُوا شَيْناً ، وَعَلَيْكُمْ بِطُولِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ؛ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا طَالَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ هَتَفَ إِبْلِيسُ مِنْ خَلْفِهِ وَقَالَ : يَا وَيْلَهُ أَطَاعَ وَعَصَيْتُ وَسَجَدَ وَأَبَيْتُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم کر و تقویٰ، پرہیزگاری، کوشش امر دین میں سچی بات کہنا، امانت ادا کرنا، پڑوسی سے نیکی اور اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف لوگوں کو بلانا نہ صرف اپنی زبانوں سے بلکہ اپنے اعمال سے اپنے آئمہ کے لئے زینت بنو۔ اور بداعمالی سے ان کے لئے باعث ننگ نہ بنو اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو کہ جب تم طول دیتے ہو تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے ہائے اس نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی، اس نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عِيسَى بْنُ عَبْدِاللهِ الْقُمِّيُّ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا

عيسى بن عبدالله ليس منّا ـ ولا كرامة ـ من كان في مصر فيه مائة ألف أو يزيدون و كان في ذلك المصر أحد أورع منه (١).

١٠- راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ القمی حاضر ہوا حضرت نے مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور نہ ان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے کہ اگر کسی شہر میں ہمارے شیعہ ایک لاکھ اور اس سے بھی زائد ہوں اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص بھی ان سے زیادہ پرہیزگار ہو (کیونکہ اس سے ہماری دوستی بدنام ہوگی۔)

١١ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن ابن فضّال، عن عليّ بن عقبة، عن أبي كهمس عن عمرو بن سعيد بن هلال قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام أوصني، قال: أوصيك بتقوى الله والورع والاجتهاد واعلم أنّه لا ينفع اجتهاد لا ورع فيه.

١١- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، پرہیزگار بنو، عبادت میں مشقت کو برداشت کرو اور یہ جان لو کہ یہ مشقت فائدہ نہ دے گی جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

١٢ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن أبي الصّبّاح الكنانيّ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: أعينونا بالورع، فإنّه من لقي الله عزّ وجلّ منكم بالورع كان له عند الله فرجاً، و إنّ الله عزّ و جلّ يقول: «من يطع الله و رسوله فأولئك مع الّذين أنعم الله عليهم من النّبيّين والصّدّيقين والشّهداء والصّالحين وحسن أولئك رفيقاً» فمنّا النّبيّ ومنّا الصّدّيق والشّهداء والصّالحون.

١٢- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کرو جو شخص کہ پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا اس کو کشادگی نصیب ہوگی، خدا فرماتا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کی ہیں اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہوں گے پس ہم میں نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں شہداء و صالحین بھی ہیں۔

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن ابن رئاب، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّا لا نعدّ الرّجل مؤمناً حتّى يكون لجميع أمرنا متّبعاً مريداً، ألا و إنّ من اتّباع أمرنا و إرادته الورع، فتزيّنوا

بِهِ ؛ يَرْحَمُكُمُ اللهُ وَ كَبِّدُوا أَعْدَائَنَا [بِهِ] يَنْعَشُكُمُ اللهُ

۱۳- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہم کسی شخص کو مومن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے ان امور بد کی بجا آوری کا، آگاہ ہو جس نے ہمارا اتباع کیا اور پرہیزگاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصد وہی پرہیزگاری ہے اپنے کو اس سے آراستہ کرو اللہ تم پر رحم کرے اس پرہیزگاری کے ذریعے سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرو۔ اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كُونُوا دُعَاةً لِلنَّاسِ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ ، لِيَرَوْا مِنْكُمُ الْوَرَعَ وَالْإِجْتِهَادَ وَالصَّلاةَ وَالْخَيْرَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ دَاعِيَةٌ .

۱۴- ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمہاری پرہیزگاری عبادت میں مشقت نماز اور امر خیر کو دیکھیں بڑی دعوت دین یہی ہے۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْعَلَوِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : قَالَ : كَثِيراً مَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَبِي يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ شِيعَتِنَا مَنْ لَا تَتَحَدَّثُ الْمُخَدَّرَاتُ بِوَرَعِهِ فِي خُدُورِهِنَّ ، وَ لَيْسَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا مَنْ هُوَ فِي قَرْيَةٍ فِيهَا عَشَرَةُ آلَافِ رَجُلٍ فِيهِمْ [مِنْ] خَلْقِ [ا]للهِ أَوْرَعُ مِنْهُ .

۱۵- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی شہرت پذیر نہ ہو کہ مستورات پس پردہ اس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسی بستی میں ہمارے مخالفوں کی ہو جس میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

ایک سو چھیاسٹھواں باب

عفت

(بَابُ الْعِفَّةِ) ۱۶۶

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

علیه السلام قَالَ : مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیه السلام : إِنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ عِفَّةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا افضل عبادت پاک دامنی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام : إِنِّي ضَعِيفُ الْعَمَلِ قَلِيلُ الصِّيَامِ وَلَكِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا آكُلَ إِلَّا حَلَالاً ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَيُّ الْإِجْتِهَادِ أَفْضَلُ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت بطن و فرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي النَّارَ الْأَجْوَفَانِ : الْبَطْنُ وَالْفَرْجُ .

۵۔ فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو خالی جگہوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرمگاہ۔

٦ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله : ثَلَاثٌ أَخَافُهُنَّ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي : الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَمَضَلَّاتُ الْفِتَنِ وَشَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ .

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن سے میں اپنے بعد اپنی امت سے ڈرتا ہوں اوّل معرفت

کے بعد گمراہی، دوسرے فتنوں والی گمراہیاں تیسرے بطن اور فرج کی شہوت۔

٧ ـ أبوعلي الأشعري، عن محمّد بن عبد الجبّار، عن بعض أصحابه، عن ميمون القدّاح قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: ما من عبادة أفضل من عفّة بطن و فرج.

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا بطن اور فرج کو حرام سے بچانے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔

٨ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن منصور ابن حازم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: ما من عبادة أفضل عند الله من عفّة بطن وفرج.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکم و شرمگاہ کے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

ایک سو سرسٹھواں باب

محارم سے اجتناب

(باب) ١٦٧

(اجتناب المحارم)

١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن داود بن كثير الرّقّي، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «ولمن خاف مقام ربّه جنّتان» قال: من علم أنّ الله عزّ وجلّ يراه ويسمع ما يقوله ويفعله من خير أو شرّ فيحجزه ذلك عن القبيح من الأعمال فذلك الّذي «خاف مقام ربّه ونهى النّفس عن الهوى».

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دوہری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہر عمل کو دیکھتا اور ہر قول کو سنتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا برا تو یہ اس کو اعمال قبیحہ کی بجاآوری سے روکے گا اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقام رب سے خوف کیا اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا وہ نجات یافتہ ہے۔

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني، عن

أبي جعفر عليه السلام قال : كلُّ عينٍ باكيةٌ يوم القيامة غير ثلاث : عينٍ سهرت في سبيل الله، وعينٍ فاضت من خشية الله، وعينٍ غُضّت عن محارم الله.

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جاگی جو خوفِ خدا سے روئی جو محارم الٰہیہ سے کترائی۔

٣ ـ عليٌّ، عن محمّد بن عيسى، عن يونس؛ عمّن ذكره، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: فيما ناجى الله عزّ وجلّ به موسى عليه السلام: يا موسى ما تقرّب إليّ المتقرّبون بمثل الورع عن محارمي فإنّي اُبيحهم جنّات عدنٍ لا اُشرك معهم أحداً.

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے مناجات کی۔ اے موسیٰ جو کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جنات عدن کو بلاشرکت غیرے اس کے لئے مباح کر دوں گا۔

٤ ـ عليُّ [بن إبراهيم]، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبيدة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من أشدّ ما فرض الله على خلقه ذكر الله كثيراً ثمّ قال: لا أعني سبحان الله والحمد لله ولا إله إلّا الله والله أكبر وإن كان منه ولكن ذكر الله عند ما أحلّ وحرّم، فإن كان طاعةً عمل بها وإن كان معصيةً تركها.

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکر کثیر فرض کیا ہے ان میں ایک ذکر سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسبیحات اربعہ نہیں ہے اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد وہ ذکر ہے جو اس وقت ہو کہ حلال چیز کو شوقِ ثواب میں بجا لائے اور حرام کو خوفِ عذاب میں ترک کرے اگر وہ امر اطاعت سے متعلق ہو تو بجا لائے اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

٥ ـ ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ: «وقدمنا إلى ما عملوا من عملٍ فجعلناه هباءً منثوراً» قال: أما والله إن كانت أعمالهم أشدّ بياضاً من القباطي ولكن كانوا إذا عرض لهم الحرام لم يدعوه. ۲۵/۲۳ فرقان

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جو عمل کیا ہم نے اس کو غبار پراگندہ بنا دیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمال مصر کے سفید کپڑے سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیزان پر پیش کی جاتی تھی تو اس

کو چھوڑتے نہ تھے۔

٦- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ مَخَافَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَرْضَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٦- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے خوفِ خدا سے معصیت کو ترک کیا۔ روزِ قیامت اللہ اس سے راضی ہوگا۔

ایک سو اڑسٹھواں باب

ادائے فرائض

(بَابُ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ) ١٦٨

١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ.

١- فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے کہ جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بجا لائے۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا»[٢] قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ.

٢- فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے اس قول خدا کے متعلق صبر کرو (ادائے فرائض میں) اور نہایت صبر کرو (رضائے الٰہی حاصل کرنے میں جن مصائب کا سامنا ہو) اور روکو اپنے کو (پیروی آئمہ ضلالت سے) یہاں صبر سے مراد فرائض پر صبر کرنا ہے۔

٣- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَابِطُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ عليهم السلام (٢)

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ [وَزَادَ فِيهِ] : فَاتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ.

٢/٢٠٠ عمران

۳۔ آیہ "اصبروا وصابروا ورابطوا" کے متعلق صادق آل محمدؐ نے فرمایا صبر کرو ادائے فرائض پر اور زیادہ صبر کرو مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو آئمہ علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو ان فرائض کی ادائیگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللهِ تَكُنْ أَتْقَى النَّاسِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ کے فرائض پر عمل کرو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَا تَحَبَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِأَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ میرے بندے نے میرا محبوب بننے کے لئے جو وسیلہ اختیار کیا ہے اس میں سب سے بہتر میرے نزدیک اس فرض کا ادا کرنا ہے جو اس پر واجب کیا گیا ہے۔

ایک سو انہتر واں باب

استوار عمل اور اس پر باقی رہنا

(بَابٌ) ١٦٩

☆(اسْتِوَاءِ الْعَمَلِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَدُمْ عَلَيْهِ سَنَةً ثُمَّ يَتَحَوَّلُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ إِلَى غَيْرِهِ وَذَلِكَ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُونُ فِيهَا فِي عَامِهِ ذَلِكَ مَا شَاءَ أَنْ يَكُونَ (٢)

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب کوئی عمل کرے (مثلاً نماز شب) تو اس کو چاہیے کہ ایک سال تک وہ عمل کئے جائے اس کے بعد اگر چاہے ۔۔۔ بدل دے۔ دکوئی دوسری عبادت کرے اور یہ اس لئے ہے کہ ہر سال شب قدر

آتی ہے جو ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ قَلَّ.

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ عمل خیر کو متواتر بجا لاتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

٣- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نَجَبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلٍ يُدَاوَمُ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

٤- عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أُدَاوِمَ عَلَى الْعَمَلِ وَإِنْ قَلَّ.

۴- فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب مداومت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

٥- عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَقْدَمَ عَلَى رَبِّي وَعَمَلِي مُسْتَوٍ.

۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں کہ میرا عمل مستوی ہو۔ یعنی کم نہ زیادہ بلحاظ زمانہ، افراط و تفریط نہ ہو۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِيَّاكَ أَنْ تَفْرِضَ عَلَى نَفْسِكَ فَرِيضَةً فَتُفَارِقَهَا اثْنَيْ عَشَرَ هِلَالاً.

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کہ جو فریضہ اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے عمل نہ ہو۔

ایک سو سترواں باب

عبادت

(بَابُ الْعِبَادَةِ) ۱۷۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَلَا أَكِلْكَ إِلَى طَلَبِكَ وَعَلَيَّ أَنْ أَسُدَّ فَاقَتَكَ، وَأَمْلَأُ قَلْبَكَ خَوْفاً مِنِّي، وَإِنْ لَا تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ شُغُلاً بِالدُّنْيَا ثُمَّ لَا أَسُدَّ فَاقَتَكَ وَأَكِلْكَ إِلَى طَلَبِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کر تاکہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کردوں اور طلب رزق کے معاملے میں تجھے بے پرواہ بنا دوں اور تیری احتیاج کا سد باب کردوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو پُر کر اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغل دنیا سے پُر کردوں گا اور تیری محتاجی کا سد باب نہ کروں گا اور تیری طلب میں تجھے بے پرواہ بنا دوں گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِبَادِيَ الصِّدِّيقِينَ تَنَعَّمُوا بِعِبَادَتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكُمْ تَتَنَعَّمُونَ بِهَا فِي الْآخِرَةِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے میرے محبوب صدیق بندو میری عبادت سے دنیا میں طلب راحت کرو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْعِبَادَةَ، فَعَانَقَهَا وَأَحَبَّهَا بِقَلْبِهِ وَبَاشَرَهَا بِجَسَدِهِ وَتَفَرَّغَ لَهَا، فَهُوَ لَا يُبَالِي عَلَى مَا أَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى عُسْرٍ أَمْ عَلَى يُسْرٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معانقہ کیا اور دل سے اسے دوست

رکھا اور جسم سے افعالِ عبادت بجالاتے ہیں لگا رہا اور اپنے دل کو اس کے لیے خالی کیا وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس دنیا میں وہ تنگی سے گزارے یا راحت سے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ شَاذَانَ بْنِ الْخَلِيلِ قَالَ وَ كَتَبْتُ مِنْ كِتَابِهِ بِإِسْنَادٍ لَهُ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : ـ قَالَ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْعِبَادَةُ ؟ قَالَ : حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ مِنَ الْوُجُوهِ الَّتِي يُطَاعُ اللهُ مِنْهَا ، أَمَا إِنَّكَ يَا عِيسَى لَا تَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى تَعْرِفَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ ، قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : أَلَيْسَ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ مُوَطِّناً نَفْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ، فَيَمْضِي ذَلِكَ الْإِمَامُ وَ يَأْتِي إِمَامٌ آخَرُ فَتُوَطِّنُ نَفْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ .

۴۔ عیسیٰ بن عبداللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ عبادت کیا ہے فرمایا اطاعتِ خدا کے لیے حسن نیت ان طریقوں سے جن سے اطاعتِ خدا کی جاتی ہے لیکن اے عیسیٰ تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ناسخ کو منسوخ سے نہ پہچانو، میں نے کہا کیا طریقہ ہے۔ ناسخ سے منسوخ کو پہچاننے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسنِ نیت کے ساتھ اطاعتِ امام کو اپنے نفس میں قرار دو اور جب یہ امام مرجائے اور اس کی جگہ دوسرا آئے تو خالص نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کو اپنے نفس میں قرار دو، میں نے کہا ہاں فرمایا بس یہی تو معرفت ناسخ منسوخ سے ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : [إِنَّ] الْعُبَّادَ ثَلَاثَةٌ : قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفاً فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَلَبَ الثَّوَابِ ، فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأُجَرَاءِ ، وَقَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حُبّاً لَهُ فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأَحْرَارِ ، وَهِيَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت تین طرح کی ہے کچھ لوگ خوفِ نار سے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلب ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض حُبِ اللہ عبادت کرتی ہے یہ عبادت احرار ہے اور یہ افضل عبادات سے ہے۔

٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا أَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنَى وَ أَقْبَحَ الْخَطِيئَةَ بَعْدَ الْمَسْكَنَةِ وَ أَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ الْعَابِدُ لِلَّهِ ثُمَّ يَدَعُ عِبَادَتَهُ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بُرا ہے فقر و دولت مندی کے بعد اور کس قدر قبیح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

٧ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ.

۷۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔

ایک سو اکہتّرواں باب

نیت

(بَابُ النِّيَّةِ) ۱۷۱

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: لَا عَمَلَ إِلَّا بِنِيَّةٍ.

۱۔ فرمایا علی بن الحسینؑ نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قربۃ الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے

٢ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنِيَّةُ الْكَافِرِ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ، وَكُلُّ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ(١)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیتِ مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بد ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے اور عمل میسر نہ ہو سکی ہو تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ لَيَقُولُ: يَا رَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَفْعَلَ كَذَا

وَكَذا مِنَ الْبِرِّ وَوُجُوهِ الْخَيْرِ ، فَإِذا عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذلِكَ مِنْهُ بِصِدْقِ نِيَّةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ ما يَكْتُبُ لَهُ لَوْ عَمِلَهُ ، إِنَّ اللهَ واسِعٌ كَرِيمٌ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن محتاج اگر خدا سے کہتا ہے - اے میرے رب مجھے رزق عطا فرما تاکہ میں فلاں فلاں نیکی اور امور خیر انجام دوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سچائی کو معلوم کرکے اس کو وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اس کے کام کرنے پر دیتا ہے بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْباطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحاقَ ابْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ عَنْ حَدِّ الْعِبادَةِ الَّتِي إِذا فَعَلَها فاعِلُها كانَ مُؤَدِّياً ؟ فَقالَ : حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطّاعَةِ .

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حد کو اس عبادت کی کہ جب اس کا فاعل بجالائے تو وہ صحیح ہو فرمایا اطاعت میں اچھی نیت ہو۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي هاشِمٍ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ : إِنَّما خُلِّدَ أَهْلُ النّارِ فِي النّارِ لِأَنَّ نِيّاتِهِمْ كانَتْ فِي الدُّنْيا أَنْ لَوْ خُلِّدُوا فِيها أَنْ يَعْصُوا اللهَ أَبَداً ؛ وَإِنَّما خُلِّدَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ لِأَنَّ نِيّاتِهِمْ كانَتْ فِي الدُّنْيا أَنْ لَوْ بَقُوا فِيها أَنْ يُطِيعُوا اللهَ أَبَداً ؛ فَبِالنِّيّاتِ خُلِّدَ هؤُلاءِ وَ هؤُلاءِ ؛ ثُمَّ تَلا قَوْلَهُ تَعالى : « قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلى شاكِلَتِهِ » قالَ : عَلى نِيَّتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دوزخی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے اور اہل جنت ہمیشہ اس لئے جنت میں رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھی ہر شخص اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

ایک سو بہترواں باب

تتمہ

((بابٌ)) ۱۷۲

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْأَحْوَلِ ، عَنْ سَلّامِ ابْنِ الْمُسْتَنِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلا إِنَّ لِكُلِّ عِبادَةٍ شِرَّةً ثُمَّ تَصِيرُ

إلى فترة فمن صارت شرّة عبادته إلى سنّتي فقد اهتدى ومن خالف سنّتي فقد ضلّ وكان عمله في تباب،[1] أما إنّي أصلّي وأنام وأصوم وأفطر وأضحك وأبكي فمن رغب عن منهاجي وسنّتي فليس منّي. وقال: كفى بالموت موعظة وكفى باليقين غنى وكفى بالعبادة شغلاً.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے ہدایت پائی اور جس نے میری سنت کے خلاف کیا وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد گیا۔ میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں میں ہنستا ہوں میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے۔

۲ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحجّال، عن ثعلبة، قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: لكلّ أحد شرّة ولكلّ شرّة فترة، فطوبى لمن كانت فترته إلى خير.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس خوشحال اس کا جس کی سستی خیر کی طرف ہو۔

ایک سو تہتّرواں باب

عبادت میں میانہ روی

(باب) ۱۷۳

(الإقتصاد في العبادة)

۱ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن محمّد بن سنان، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إنّ هذا الدين متين فأوغلوا فيه برفق[2] ولا تكرّهوا عبادة الله إلى عباد الله، فتكونوا كالراكب المنبتّ الذي لا سفراً قطع ولا ظهراً أبقى.

محمّد بن سنان، عن مقرّن، عن محمّد بن سوقة، عن أبي جعفر عليه السلام مثله.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں

نرمی کے ساتھ داخل کرو اور عبادتِ خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعثِ نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعتِ سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور مرکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَاتُكْرِهُوا إِلَىٰ أَنْفُسِكُمُ الْعِبَادَةَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفسوں پر بار نہ بناؤ۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً فَعَمِلَ [عَمَلاً] قَلِيلاً جَزَاهُ بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ وَلَمْ يَتَعَاظَمْهُ أَنْ يَجْزِيَ بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ لَهُ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے تھوڑے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے اور یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ بِي أَبِي وَأَنَا بِالطَّوَافِ وَأَنَا حَدَثٌ وَقَدِ اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ فَرَآنِي وَأَنَا أَتَصَابُّ عَرَقاً ، فَقَالَ لِي : يَاجَعْفَرُ يَابُنَيَّ إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَ رَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نوجوانی میں مشغول طواف تھا اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرتا ہے اگرچہ اس کا عمل کم ہی ہو تو بھی اس سے راضی ہوتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ وَأَنَا شَابٌّ ، فَقَالَ لِي أَبِي عليه السلام : يَابُنَيَّ دُونَ مَا أَرَاكَ تَصْنَعُ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً رَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ نے میں بعالمِ جوانی سخت عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت

کم کرو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتا ہے۔

٦ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا عَلِيُّ إِنَّ هٰذَا الدِّينَ مَتِينٌ، فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرِفْقٍ وَلَا تُبَغِّضْ إِلَىٰ نَفْسِكَ عِبَادَةَ رَبِّكَ، [فَـ]إِنَّ الْمُنْبَتَّ ـ يَعْنِي الْمُفْرِطَ ـ لَا ظَهْراً أَبْقَىٰ وَلَا أَرْضاً قَطَعَ فَاعْمَلْ عَمَلَ مَنْ يَرْجُو أَنْ يَمُوتَ هَرِماً وَاحْذَرْ حَذَرَ مَنْ يَتَخَوَّفُ أَنْ يَمُوتَ غَداً.

٦ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی یہ دین بلاحرج و تنگی کا دین ہے پس اس میں نرمی سے عمل کرو اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لئے دشوار نہ بناؤ، تیز رو سوار نہ سفر کرنے کے قابل رہتا ہے اور نہ اپنی سواری کو قابل سفر رکھتا ہے۔ عمل اس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مرو گے اور خوف کرو جہنم کا اس شخص کی طرح جو امید رکھتا ہے کہ کل مر جاؤں گا۔

ایک سو چوہتّرواں باب

اس کے بارے میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

٥(بَابُ) ١٧٤

٥(مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللهِ عَلَىٰ عَمَلٍ)٥

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَمِعَ شَيْئاً مِنَ الثَّوَابِ عَلَىٰ شَيْءٍ فَصَنَعَهُ، كَانَ لَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَىٰ مَا بَلَغَهُ.

۱ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعث ثواب ہو پھر وہ اس کو عمل میں لایا تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقہ سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عِمْرَانَ الزَّعْفَرَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللهِ عَلَىٰ عَمَلٍ فَعَمِلَ ذٰلِكَ الْعَمَلَ الْتِمَاسَ ذٰلِكَ الثَّوَابِ، اُوتِيَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْحَدِيثُ كَمَا بَلَغَهُ.

۲ـ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو پچہتّرواں باب

صبر

(بَابُ الصَّبْرِ) ١٧٥

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الصَّبْرُ رَأْسُ الْإِيمَانِ.

١۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے۔

٢ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ.

٢۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے اسی طرح جب صبر نہ ہو تو ایمان بیکار ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ، جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا حَفْصُ إِنَّ مَنْ صَبَرَ صَبَرَ قَلِيلاً وَإِنَّ مَنْ جَزِعَ جَزِعَ قَلِيلاً، ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَأَمَرَهُ بِالصَّبْرِ وَالرِّفْقِ، فَقَالَ: «وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً ٭ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ» وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [السَّيِّئَةَ] فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ٭ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ» فَصَبَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى نَالُوهُ بِالْعَظَائِمِ وَرَمَوْهُ بِهَا، فَضَاقَ صَدْرُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ «وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ» ثُمَّ كَذَّبُوهُ وَرَمَوْهُ، فَحَزِنَ لِذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «قَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُونَ ٭ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا» فَأَلْزَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله نَفْسَهُ الصَّبْرَ، فَتَعَدَّوْا فَذَكَرُوا اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَ

كَذَّبُوهُ ، فَقَالَ : قَدْ صَبَرْتُ فِي نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ عِرْضِي وَلَا صَبْرَ لِي عَلَىٰ ذِكْرِ إِلٰهِي : فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ ۞ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ» فَصَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ بُشِّرَ فِي عِتْرَتِهِ بِالْأَئِمَّةِ وَوُصِفُوا بِالصَّبْرِ ، فَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : «وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَ كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ» فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ ﷺ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَشَكَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لَهُ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ» فَقَالَ ﷺ : إِنَّهُ بُشْرَىٰ وَانْتِقَامٌ، فَأَبَاحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ [اللهُ]: «فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ» «وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ» فَقَتَلَهُمُ اللهُ عَلَىٰ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَحِبَّائِهِ وَ جَعَلَ لَهُ ثَوَابَ صَبْرِهِ مَعَ مَا ادَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يُقِرَّ [اللهُ] لَهُ عَيْنَهُ فِي أَعْدَائِهِ ، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے حفص (راوی) جس نے صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہنے والا ہے اور جس نے بیتابی کا اظہار کیا تو اس کی بیتابی تھوڑی ہی دیر رہی لیکن اس کی شرمندگی دیر پا رہی، پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفٰے کو رسول بنا کر بھیجا اور صبر اور مدارا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر صبر کرو اور پوری طرح ان سے قطع تعلق کرو اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو اور فرماتا ہے لوگوں کے اعتراض کا اچھے طریقہ سے دفعیہ کرو آج جس سے دشمنی ہے ممکن ہے کل وہ خالص دوست بن جائے اور اس کی توفیق نہیں ہوتی مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہِ الٰہی سے بڑا حصہ ملا ہے۔

پس رسولؐ اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو دل تنگ بناتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سجدہ کرنے والوں میں سے ہو، ان لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی، حضرت غمگین ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو رنجیدہ کرتا ہے وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیاتِ خدا سے انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اذیت دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے پاس آئی، پس رسولؐ اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگے اور اس کو جھٹلایا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے صبر کیا اپنے معاملہ میں اپنے اہلبیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا خدا کو برا کہنے میں، خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، ہم نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی

چھ دن میں بنایا اور ہم کو کوئی تھکن نہ ہوئی، پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر آنحضرت نے ہر حالت میں صبر کیا پھر حضرت کو بشارت دی گئی۔ عترت کے آئمہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی اور فرمایا۔ ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور انھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں اسی لئے رسول نے فرمایا ہے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے حضرت نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیرے رب کا کلمہ حسنیٰ تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا اور جو فرعون نے اور اس کی قوم نے کیا تھا اور جو مکانات بنائے تھے اور باغ لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک و تباہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بشارت ہے میرے لئے اور خبر انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑ لو، محصور کر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسولؐ اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔

پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کر دے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِاللهِ السَّرَّاجِ رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ؛ وَلاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَصَبْرَ لَهُ.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لئے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذٰلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے ہے اگر سر گیا تو جسم بھی گیا اسی طرح صبر گیا تو ایمان بھی گیا

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْحُرَّ حُرٌّ عَلَى جَمِيعِ

أَحْوَالِهِ، إِنْ نَابَتْهُ نَائِبَةٌ صَبَرَ لَهَا وَإِنْ تَدَاكَّتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ لَمْ تَكْسِرْهُ وَإِنْ أُسِرَ وَقُهِرَ وَاسْتُبْدِلَ بِالْيُسْرِ عُسْراً، كَمَا كَانَ يُوسُفُ الصِّدِّيقُ الْأَمِينُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لَمْ يَضْرُرْ حُرِّيَّتَهُ أَنِ اسْتُعْبِدَ وَقُهِرَ وَأُسِرَ وَلَمْ تَضْرُرْهُ ظُلْمَةُ الْجُبِّ وَوَحْشَتُهُ وَمَا نَالَهُ، أَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْجَبَّارَ الْعَاتِيَ لَهُ عَبْداً بَعْدَ إِذْ كَانَ [لَهُ] مَالِكاً، فَأَرْسَلَهُ وَرَحِمَ بِهِ أُمَّةً وَكَذَلِكَ الصَّبْرُ يُعَقِّبُ خَيْراً، فَاصْبِرُوا وَوَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الصَّبْرِ تُوجَرُوا.

۶۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آزاد مرد تمام حالتوں میں آزاد رہتا ہے اگر اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب ہو یا تونگری عسرت سے بدل جائے تو بھی جیسے صدیق و امین یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حریت پسندی سے نہیں روکا وہ مغلوب ہوئے قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کنوئیں کی تاریکی اور وحشت نے انھیں کوئی نقصان نہ پہنچایا یہاں تک کہ خدا نے ان پر احسان کیا اور نافرمان سرکش کو ان کا غلام بنایا جو پہلے ان کا مالک تھا ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا اور اس زمانہ کے لوگوں پر ان کی وجہ سے رحم کیا۔ پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہذا صبر کیا کرو۔ تم اپنے نفس کے لئے صبر کو لازم قرار دو خدا سے اجر پاؤ گے۔

۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَجَهَنَّمُ مَحْفُوفَةٌ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَمَنْ أَعْطَى نَفْسَهُ لَذَّتَهَا وَشَهْوَتَهَا دَخَلَ النَّارَ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت تکالیف سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے تکالیف دنیا پر صبر کیا وہ داخل جنت ہوا اور جہنم گھرا ہوا ہے لذات و شہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت و شہوت میں رکھا وہ داخل جہنم ہوا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْحُومٍ، عَنْ أَبِي سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ، كَانَتِ الصَّلَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَالزَّكَاةُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْبِرُّ مُطِلٌّ عَلَيْهِ وَيَتَنَحَّى الصَّبْرُ نَاحِيَةً، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ يَلِيَانِ مُسَاءَلَتَهُ قَالَ الصَّبْرُ لِلصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْبِرِّ: دُونَكُمْ صَاحِبَكُمْ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَنَا دُونَهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے

اور زکات بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوتی ہے اور صبر گوشہ گیر رہتا ہے جب منکر نکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و زکات و نیکی سے کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو ہٹ جاؤ میں اس کے لئے کافی ہوں۔

٩ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ ؛ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، كَئِيبٍ حَزِينٍ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَالَكَ؟ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِبْتُ بِأَبِي وَأُمِّي وَأَخِي وَأَخْشَى أَنْ أَكُونَ قَدْ وَجِلْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالصَّبْرِ تَقْدَمْ عَلَيْهِ غَداً وَالصَّبْرُ فِي الْأُمُورِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا فَارَقَ الرَّأْسُ الْجَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ وَ إِذَا فَارَقَ الصَّبْرُ الْأُمُورَ فَسَدَتِ الْأُمُورُ .

۹۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا دروازہ مسجد پر ایک شخص نہایت محزون و مغموم کھڑا ہے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا باپ، بھائی اور بہن کے مرنے سے حد درجہ دل شکستہ ہوں فرمایا تقویٰ اور صبر سے کام لے کل صبر تیرے کام آئے گا (تو مرنے والوں سے عنقریب ملے گا) معاملات میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے سر کا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَا حَبَسَكَ عَنِ الْحَجِّ ؟ قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَقَعَ عَلَيَّ دَيْنٌ كَثِيرٌ وَذَهَبَ مَالِي ، وَدَيْنِي الَّذِي قَدْ لَزِمَنِي هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ مَالِي ، فَلَوْلَا أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا أَخْرَجَنِي مَا قَدَرْتُ أَنْ أَخْرُجَ ، فَقَالَ لِي : إِنْ تَصْبِرْ تُغْتَبَطْ وَ إِلَّا تَصْبِرْ يُنْفِذِ اللهُ مَقَادِيرَهُ ، رَاضِياً كُنْتَ أَمْ كَارِهاً .

۱۰۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کہ سال گزشتہ تمہیں حج سے کس چیز نے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے اوپر قرض بہت ہے میرا مال گیا اور جو قرض میرے اوپر ہے وہ میرے مال کے جانے سے زیادہ ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے نہ لاتا تو میں آ نہیں سکتا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر صبر کرو گے تو خوش حال ہو جاؤ گے اور اگر صبر نہ کرو گے تو چاہے راضی ہو یا ناراض مقادیر الٰہیہ تو نافذ ہو کر رہیں گی۔

١١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَأَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ

الصَّبْرُ عِنْدَمَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ ، وَالذِّكْرُ ذِكْرَانِ : ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا حَرَّمَ عَلَيْكَ ، فَيَكُونُ حَاجِزاً .

۱۱- اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز پر کیا جائے جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دی ہے اور ذکر دو ذکر ہیں ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُنَالُ الْمُلْكُ فِيهِ إِلَّا بِالْقَتْلِ وَالتَّجَبُّرِ ، وَلَا الْغِنىٰ إِلَّا بِالْغَصْبِ وَالْبُخْلِ ، وَلَا الْمَحَبَّةُ إِلَّا بِاسْتِخْرَاجِ الدِّينِ وَاتِّبَاعِ الْهَوىٰ ؛ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَصَبَرَ عَلَى الْفَقْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِنىٰ وَصَبَرَ عَلَى الْبِغْضَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَصَبَرَ عَلَى الذُّلِّ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْعِزِّ آتَاهُ اللهُ ثَوَابَ خَمْسِينَ صِدِّيقاً مِمَّنْ صَدَّقَ بِي .

۱۲- امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ بادشاہت نہ ملے گی مگر قتل اور ظلم کرنے سے اور مالداری حاصل نہ ہوگی مگر غصب اور بخل سے اور محبت نہ ہوگی مگر دین سے خارج ہونے اور خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے اس کو فقیری پر صبر کرنا چاہیئے۔ درآنحالیکہ اسے تونگری پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیئے بغض پر درآنحالیکہ اس کو محبت پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیئے ذلت پر درآنحالیکہ اسے عزت پر قدرت ہو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ایسے صدیقوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنھوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ؛ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ بَشِيرٍ ؛ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلىٰ صَدْرِهِ وَقَالَ : يَا بُنَيَّ أُوصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ : يَا بُنَيَّ اصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرّاً .

۱۳- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور فرمایا ان کو وصیت کی ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگرچہ وہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ [عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ] رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ :

صَبْرٌ عَلَى الْبَلَاءِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرَيْنِ الْوَرَعُ عَنِ الْمَحَارِمِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر دو طرح کا ہے صبر کرنا بلا پر حسن وجمیل ہے اور دونوں صبروں میں محارم سے پرہیز کرنا افضل ہے۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ الْيَمَانِيُّ ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الصَّبْرُ ثَلَاثَةٌ: صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ حَتَّى يَرُدَّهَا بِحُسْنِ عَزَائِهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَلَاثَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ سِتَّمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تُخُومِ الْأَرْضِ[1] إِلَى الْعَرْشِ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ تِسْعَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تُخُومِ الْأَرْضِ إِلَى مُنْتَهَى الْعَرْشِ .

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کی تین صورتیں ہیں مصیبت پر صبر اطاعت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لیے تین سو درجے معین کرتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے اور جس نے اطاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لیے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لیے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حصہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

١٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنْ آتِيَ الْمُفَضَّلَ وَأُعَزِّيَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَقَالَ : اقْرَأِ الْمُفَضَّلَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: إِنَّا قَدْ أُصِبْنَا بِإِسْمَاعِيلَ فَصَبَرْنَا ، فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرْنَا ، إِنَّا أَرَدْنَا أَمْراً وَأَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْراً ، فَسَلَّمْنَا لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسماعیل کے مرنے پر تعزیت کروں اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسماعیل کی موت سے ہم پر بھی مصیبت آئی تھی ہم نے صبر کیا لہذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا اللہ نے ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِبَلاءٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ أَلْفِ شَهِيدٍ .

۱۷۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِبْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَمْ يَشْكُرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالاً ، وَابْتَلَى قَوْماً بِالْمَصَائِبِ فَصَبَرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا انھوں نے صبر کیا ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُبْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ أَبَانِ ابْنِ أَبِي مُسَافِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَ صَابِرُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ .
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: صَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان والو صبر کرو اور انتہائی صبر کرو۔ فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : لَوْلاَ أَنَّ الصَّبْرَ خُلِقَ قَبْلَ الْبَلاءِ لَتَفَطَّرَ الْمُؤْمِنُ كَمَا تَتَفَطَّرُ الْبَيْضَةُ عَلَى الصَّفَا .

۲۰۔ بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے صبر نہ پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح انڈا سخت پتھر پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنِّي جَعَلْتُ

الدُّنْيا بَيْنَ عِبادي قَرْضاً ، فَمَنْ أَقْرَضَني مِنْها قَرْضاً أَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ واحِدَةٍ عَشْراً إِلَىٰ سَبْعِمِائَةِ ضِعْف وَمَا شِئْتُ مِنْ ذٰلِكَ ؛ وَمَنْ لَمْ يُقْرِضْني مِنْهَا قَرْضاً فَأَخَذْتُ مِنْهُ شَيْئاً قَسْراً [فَصَبَر] أَعْطَيْتُهُ ثَلاثَ خِصالٍ لَوْأَعْطَيْتُ واحِدَةً مِنْهُنَّ مَلائِكَتي لَرَضُوابِها مِنّي ، قالَ : ثُمَّ تَلاأَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذينَ إِذا أَصابَتْهُمْ مُصيبَةٌ قالُوا إِنّا لِلّٰهِ وَ إِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ ۞ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِنْ رَبِّهِمْ -فَهٰذِهِ واحِدَةٌ مِنْ ثَلاثِ خِصالٍ- وَرَحْمَةٌ -اثْنَتانِ- وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ» -ثَلاثٌ- ثُمَّ قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : هٰذا لِمَنْ أَخَذَاللهُ مِنْهُ شَيْئاً قَسْراً .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرض حسنہ کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرض حسنہ دیا یعنی مستحق بندوں کو دیا تو میں اس کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک دوں گا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دے دوں تو وہ میرے اس عطیہ کو پسند کریں۔ پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوئی تو انھوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا درود (۱) اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا یہ تو اس کے لئے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہے

۲۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقاسانِيِّ ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمانَ ابْنِ داوُدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ ، عَنْ شَريكٍ ، عَنْ جابِرِ بْنِ يَزيدَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : مُرُوَّةُ الصَّبْرِ في حالِ الْحاجَةِ وَالْفاقَةِ وَالتَّعَفُّفِ وَالْغِنا أَكْثَرُ مِنْ مُرُوَّةِ الْإِعْطاءِ ؛

۲۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جوانمردی سے صبر دکھانا وقت حاجت وفاقہ پاکدامنی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو عطا کرنے سے۔

۲۳ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جابِرٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَرْحَمُكَ اللهُ مَا الصَّبْرُ الْجَميلُ ؟ قالَ : ذٰلِكَ صَبْرٌ لَيْسَ فيهِ شَكْوىٰ إِلَى النّاسِ .

۲۳۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا صبر جمیل کیا ہے فرمایا وہ صبر جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

٢٤ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، أَوْ أَبِي جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: مَنْ لَا يُعِدُّ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزْ.

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ جس نے مصائب زمانہ پر صبر نہ کیا زمانہ اسے عاجز کر دے گا۔

٢٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا صُبَّرٌ وَشِيعَتُنَا أَصْبَرُ مِنَّا، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَارَ شِيعَتُكُمْ أَصْبَرَ مِنْكُمْ؟ قَالَ: لِأَنَّا نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ وَشِيعَتُنَا يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ.

۲۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں شیعہ آپ سے زیادہ صابر کیسے ہو گئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقت امر کو جانتے ہیں اور شیعہ صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔

ایک سو چھہتّرواں باب
شکر

(بَابُ الشُّكْرِ) ۱۷۶

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ، لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الصَّائِمِ الْمُحْتَسِبِ؛ وَالْمُعَافَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُبْتَلَى الصَّابِرِ؛ وَالْمُعْطِي الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمَحْرُومِ الْقَانِعِ.

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے والے شکر گزار کے لئے وہ اجر ہے جو روزہ رکھنے والے کا ہے اور تندرست شکر گزار کا وہ جو بیمار سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے شاکر کا اجر اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو قانع ہے۔

٢ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا فَتَحَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بَابَ شُكْرٍ فَخَزَنَ عَنْهُ بَابَ الزِّيَادَةِ.

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھول دیا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَعْفَرِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : اشْكُرْ مَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَ أَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ ؛ فَإِنَّهُ لَازَوَالَ لِلنَّعْمَاءِ إِذَا شَكَرْتَ وَلَابَقَاءَ لَهَا إِذَا كَفَرْتَ ؛ الشُّكْرُ زِيَادَةٌ فِي النِّعَمِ وَأَمَانٌ مِنَ الْغِيَرِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو، جب تم شکر ادا کروگے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا اور اگر کفر کروگے تو نعمت کو بقا نہ ہوگی شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور غیر سے امان ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ [أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ] أَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَ : الْمُعَافَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مَا لِلْمُبْتَلَى الصَّابِرِ ؛ وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَالْمَحْرُومِ الْقَانِعِ .

۴۔ ابو جعفر یا ابو عبداللہ علیہما السلام سے مروی ہے کہ تندرست شاکر کا اجر وہی ہے جو بیمار صابر کا ہے اور عطا کرنے والے شاکر کا اجر وہی ہے جو محروم قانع کا ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَبْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ فَضْلٍ الْبَقْبَاقِ قَالَ :
۵۳/۱۱ صفحہ سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ » قَالَ : الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكَ بِمَا فَضَّلَكَ وَأَعْطَاكَ وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ ، ثُمَّ قَالَ : فَحَدِّثْ بِدِينِهِ وَمَا أَعْطَاهُ اللهُ وَمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ فرمایا اس ذات پاک کا ذکر کرو جس نے تم پر فضل کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا۔ پھر فرمایا بیان کرو اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جو اس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

٦ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ عَائِشَةَ لَيْلَتَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ تُتْعِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْداً شَكُوراً ؟

قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ عَلَىٰ أَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَىٰ : «طٰهٰ ۞ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ». ۲۰/۳ طٰہٰ

۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے رسول اللہؐ عائشہ کی رات میں ان کے پاس تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کو تعب میں کیوں ڈالتے ہیں در آنحالیکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے وحی نازل فرمایا اے میرے طاہر بندے میں نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ جَهْمٍ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثٌ لَا يَضُرُّ مَعَهُنَّ شَيْءٌ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالْإِسْتِغْفَارُ عِنْدَ الذَّنْبِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ النِّعْمَةِ .

۷۔ میں نے سنا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و بے چینی کے وقت دعا، گناہ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ». ۱۴/۷ ابراہیم

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی، خدا فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، سَمِعَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَىٰ عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ وَحَمِدَ اللهَ ظَاهِراً بِلِسَانِهِ فَتَمَّ كَلَامُهُ حَتَّىٰ يُؤْمَرَ لَهُ بِالْمَزِيدِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ جس بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتے ہی خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شُكْرُ النِّعْمَةِ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَتَمَامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکر یہ ہے کہ محرمات سے بچا جائے اور پورا شکریہ ہے کہنا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ ـ وَإِنْ عَظُمَتْ ـ أَنْ تَحْمَدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا .

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی بڑی سعادت ہو خدائے عزوجل کی حمد کرنا ہے۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ ابْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ لِلشُّكْرِ حَدٌّ إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ شَاكِراً ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مَاهُوَ ؟ قَالَ : يَحْمَدُ اللهَ عَلَىٰ كُلِّ نِعْمَةٍ عَلَيْهِ فِي أَهْلٍ وَمَالٍ ، وَإِنْ كَانَ فِيمَا أَنْعَمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ حَقٌّ أَدَّاهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ» وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ : «رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلاً مُبَارَكاً وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ» وَقَوْلُهُ : «رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً» .

۴۳/۱۳ زخرف
۲۳/۲۹ مومنون
۱۷/۸۰ بنی اسرائیل

۱۲۔ ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجالائے تو شکرگزار کہلائے۔ فرمایا۔ ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا اللہ کی حمد کرے ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اور مال کے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس مال میں جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو یعنی زکوٰۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے چوپایوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے یا باربرداری کا کام لے تو اس کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے کہ یہ کہو۔ اے میرے رب مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا یہ کہو اے میرے پروردگار مجھے سچائی میں داخل ہونے کی جگہ داخل کر اور صدق کے نکلنے کی جگہ سے نکال اور ایک غالب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا۔ یعنی ہر ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا رہے اور اس کی حمد بجالائے۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ حَمِدَ اللهَ عَلَى النِّعْمَةِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَكَانَ الْحَمْدُ أَفْضَلَ [مِنْ] تِلْكَ النِّعْمَةِ.

۱۳۔ معمر سے مروی ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سُنا کہ جس نے حمد خدا کی اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور حمد افضل ہے اس نعمت سے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بِنِعْمَةٍ صَغُرَتْ أَوْ كَبُرَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، إِلَّا أَدَّى شُكْرَهَا.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت دے چھوٹی ہو یا بڑی اور وہ کہے الحمدللہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

١٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَدَّى شُكْرَهَا.

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکریہ ادا کیا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ فَيُسَمِّي ثُمَّ يَشْرَبُ فَيُنَحِّيهِ وَهُوَ يَشْتَهِيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ؛ فَيُوجِبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ.

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم میں سے پانی کا ظرف سے کر اٹھائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لائے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیئے پھر ظرف کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے پھر دوبارہ اٹھائے اور تھوڑا سا پیئے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔

١٧ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي مَالاً فَرَزَقَنِي وَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَداً فَرَزَقَنِي وَلَداً وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَرْزُقَنِي دَاراً فَرَزَقَنِي وَقَدْ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ اسْتِدْرَاجاً، فَقَالَ: أَمَا ـ وَاللهِ ـ

مَعَ الْحَمْدِ فَلا.

۱۷۔ عمر بن یزید نے کہا۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا۔ میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے اس نے مجھے بیٹا دیا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر دے اس نے مجھے گھر دیا۔ میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بنا پر تو نہیں دیا جا رہا ہے فرمایا اگر حمدِ خدا کے ساتھ ہے تو ایسا نہیں ہے۔

۱۸ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِنَ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ ضَاعَتْ دَابَّتُهُ، فَقَالَ: لَئِنْ رَدَّهَا اللهُ عَلَيَّ لَأَشْكُرَنَّ اللهَ حَقَّ شُكْرِهِ قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ أُتِيَ بِهَا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ قُلْتَ: لَأَشْكُرَنَّ اللهَ حَقَّ شُكْرِهِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَمْ تَسْمَعْنِي قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ؟.

۱۸۔ حماد نے کہا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام مسجد سے برآمد ہوئے تو حضرت کا گھوڑا گم ہو گیا۔ فرمایا اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا تھوڑی دیر بعد وہ مل گیا حضرت نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَسُرُّهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى هٰذِهِ النِّعْمَةِ، وَإِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَغْتَمُّ بِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے رسول اللہ صلعم کو جب کسی امر سے مسرت حاصل ہوتی تھی تو فرماتے تھے اس نعمت پر خدا کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد۔

۲۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: تَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْمُبْتَلَى مِنْ غَيْرِ أَنْ تُسْمِعَهُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَلَوْ شَاءَ فَعَلَ؛ قَالَ: مَنْ قَالَ ذٰلِكَ لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ أَبَداً.

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کان تک آواز پہنچائے کہو۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچا لیا جس میں تم مبتلا ہو اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا جو ایسا کہے گا تو وہ اس بیماری میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۱ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَامِنْ عَبْدٍ يَرَىٰ مُبْتَلَىً فَيَقُولُ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَدَلَ عَنِّي مَا ابْتَلَاكَ بِهِ ، وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ بِالْعَافِيَةِ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَهُ بِهِ» إِلَّا لَمْ يَنَلْ بِذٰلِكَ الْبَلَاءِ.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور بلحاظ صحت مجھے تم پر فضیلت دی، خداوندا تو مجھے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے تو اس مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ وَقَدِ ابْتُلِيَ وَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْكَ فَقُلِ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَسْخَرُ وَلَا أَفْخَرُ(۱) وَلٰكِنْ أَحْمَدُكَ عَلَىٰ عَظِيمِ نَعْمَائِكَ عَلَيَّ .

۲۲۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو درآنحالیکہ تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو تو کہو خداوندا میں نہ اس بیمار کا مذاق اڑاتا ہوں اور نہ اپنی صحت پر فخر کرتا ہوں بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

۲۳ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلَاءِ فَاحْمَدُوا اللهَ وَلَا تُسْمِعُوهُمْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْزُنُهُمْ .

۲۳۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو تو بغیر ان کو سنائے کہو، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سنانے سے اسے رنج پہنچے گا۔

۲٤ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ عَلَىٰ نَاقَةٍ لَهُ ؛ إِذَا نَزَلَ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا أَنْ رَكِبَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ ؟ فَقَالَ نَعَمِ اسْتَقْبَلَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَبَشَّرَنِي بِبِشَارَاتٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا لِكُلِّ بُشْرَىٰ سَجْدَةً .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ اپنے اونٹ سے اترے اور پانچ سجدے کئے۔ جب سوار ہونے لگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا۔ ہاں اس وقت جبریل نے نازل ہو کر خدا کی طرف سے کچھ بشارتیں دیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہر بشارت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۵ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا ذَكَرَ أَحَدُكُمْ نِعْمَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ شُكْراً لِلّٰهِ؛ فَإِنْ كَانَ رَاكِباً فَلْيَنْزِلْ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرُ عَلَى النُّزُولِ لِلشُّهْرَةِ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى قَرَبُوسِهِ وَ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللهَ عَلَى مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ نے جب تم میں سے کوئی کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیئے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسارہ مٹی پر رکھے اور اگر سوار ہو تو سواری سے اتر کر اپنا رخسارہ خاک پر رکھے اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کہ رافضی ایسا کرتے ہیں نہ اتر سکے تو چاہیئے کہ قربوس زین پر رخسارہ رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجا لائے۔

۲۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ ثَنَّى رِجْلَهُ عَنْ دَابَّتِهِ ، فَخَرَّ سَاجِداً ، فَأَطَالَ وَأَطَالَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَكِبَ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ ؟ فَقَالَ إِنَّنِي ذَكَرْتُ نِعْمَةً أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي .

۲۶۔ ہشام ابن احمر نے کہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا کہ مدینہ کے ایک راستے میں آپ نے اپنی سواری سے اپنے پیر اتارے اور سجدے میں گئے اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طول دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آ گئی میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں

۲۷ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ فِيمَا أَعْلَمُ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى اشْكُرْنِي حَقَّ شُكْرِي فَقَالَ : يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَشْكُرُكَ حَقَّ شُكْرِكَ وَلَيْسَ مِنْ شُكْرٍ أَشْكُرُكَ بِهِ إِلَّا وَأَنْتَ أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ ؟ قَالَ : يَا مُوسَى الْآنَ شَكَرْتَنِي حِينَ عَلِمْتَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنِّي .

۲۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی خدا نے موسیٰ کو اے موسیٰ میرا شکر کرو جو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اے میرے پروردگار میں کیوں کر تیرا پورا پورا شکر ادا کروں کیونکہ تیرا شکر تو لازم ہر اس نعمت پر ہے جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار، خدا نے فرمایا جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸ - إبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ عَشْرَ مَرَّاتٍ : «اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَتْ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ مِنْ دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ يَا رَبِّ حَتَّى تَرْضَى وَ بَعْدَ الرِّضَاءِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ كُنْتَ قَدْ أَدَّيْتَ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْكَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَفِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ».

۲۸ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو دس بار کہو یا اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عافیت اس صبح کو پائی ہے وہ اے وحدہٗ لاشریک ذات تیری طرف سے پائی ہے تو سزاوار حمد ہے تو جو نعمت تو نے دی ہے اس پر تیرا شکر تاکہ اے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا۔ جیسا تو نے فرمایا ہے میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹ - إبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ نُوحٌ عليه السلام يَقُولُ ذٰلِكَ[1] إِذَا أَصْبَحَ ، فَسُمِّيَ بِذٰلِكَ عَبْداً شَكُوراً. وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ صَدَقَ اللهَ نَجَا .

۲۹ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نوحؑ ہر صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے اسی لئے خدا نے ان کا نام بندۂ شکر گزار رکھا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تصدیق کی نجات پائی۔

۳۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِينٍ وَ يُحِبُّ كُلَّ عَبْدٍ شَكُورٍ ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعَبْدٍ مِنْ عَبِيدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَشَكَرْتَ فُلَاناً ؟ فَيَقُولُ : بَلْ شَكَرْتُكَ يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ : لَمْ تَشْكُرْنِي إِذْ لَمْ تَشْكُرْهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَشْكَرُكُمْ لِلّٰهِ أَشْكَرُكُمْ لِلنَّاسِ .

۳۰ - فرمایا علی ابن الحسینؑ نے کہ اللہ رنجیدہ دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے بندہ سے کہے گا تو نے فلاں کا شکر ادا کیا وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا۔ خدا کہے گا جب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا۔ تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

ایک سو ستہتّرواں باب

حسنِ خلق

(بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ) ۱۷۷

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً .

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ ازروئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو ازروئے خلق سب سے زیادہ اچھا ہو

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا يُوضَعُ فِي مِيزَانِ امْرِىءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزِ قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسنِ خلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمُلَ إِيمَانُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ ذُنُوباً لَمْ يَنْقُصْهُ ذَلِكَ ، [قَالَ] وَهُوَ الصِّدْقُ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سر سے پیر تک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے مرتبہ میں نقصان نہ دیں گے اور وہ چار صدق ادائے امانت ، حیا اور حسنِ خلق ہیں ۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا يُقَدِّمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعَمَلٍ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَسَعَ النَّاسَ بِخُلُقِهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرائض کے بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب

نہیں کہ وہ اپنے حسن خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

٥ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن ذريح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ صاحب الخلق الحسن له مثل أجر الصائم القائم .

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خدا وہی ہے جو ایک قائم اللیل روزہ دار کا ہے۔

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أكثر ما تلج به اُمّتي الجنّة تقوى الله وحسن الخلق .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حسين الأحمسيّ وعبدالله بن سنان عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الخلق الحسن يميث الخطيئة كما تميث الشمس الجليد[1].

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

٨ ـ عنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: البرّ وحسن الخلق يعمران الديار ويزيدان في الأعمار .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نیکی اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عبدالحميد قال : حدّثني يحيى بن عمرو عن عبدالله بن سنان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : أوحى الله تبارك وتعالى إلى بعض أنبيائه عليهم السلام : الخلق الحسن يميث الخطيئة ، كما تميث الشمس الجليد .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ نے کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اسی طرح پگھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

١٠ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : هَلَكَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَتَى الْحَفَّارِينَ فَإِذَا [بِـ]هِمْ لَمْ يَحْفِرُوا شَيْئاً وَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَعْمَلُ حَدِيدُنَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَأَنَّمَا نَضْرِبُ بِهِ فِي الصَّفَا ، فَقَالَ : وَلِمَ؟ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَحَسَنَ الْخُلُقِ ، ائْتُونِي بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ ؛ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ؛ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَى الْأَرْضِ رَشّاً ، ثُمَّ قَالَ : احْفِرُوا ، قَالَ : فَحَفَرَ الْحَفَّارُونَ ؛ فَكَأَنَّمَا كَانَ رَمْلاً يَتَهَايَلُ عَلَيْهِمْ .

١٠- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عہدِ نبی میں ایک شخص مر گیا گورکن آئے مگر قبر نہ کھود سکے انھوں نے رسول اللہ سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہم پتھر پر مار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسنِ خلق ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر چھڑکا، مٹی ریت کی طرح بھربھری ہو گئی اور گورکنوں نے قبر کھود لی۔

١١ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ إِنَّ الْخُلُقَ مَنِيحَةٌ يَمْنَحُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَهُ ؛ فَمِنْهُ سَجِيَّةٌ وَمِنْهُ نِيَّةٌ ؛ فَقُلْتُ : فَأَيَّتُهُمَا أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : صَاحِبُ السَّجِيَّةِ هُوَ مَجْبُولٌ لَا يَسْتَطِيعُ غَيْرَهُ وَصَاحِبُ النِّيَّةِ يَصْبِرُ عَلَى الطَّاعَةِ تَصَبُّراً ؛ فَهُوَ أَفْضَلُهُمَا .

١١- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خوشخوئی ایک عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبعی ہیں اور بعض بالقصد، میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا طبعی، خوشخوئی جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے اس کے غیر پر طاقت نہیں رکھتا اور صاحب نیت جو پورا پورا صبر کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

١٢ـ أَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلَى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، يَغْدُو عَلَيْهِ وَيَرُوحُ .

١٢- ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو ثواب اس کے حسنِ خلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کو خواہ صبح کو جہاد کرے یا شام کو۔

١٣ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقَابُوسِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعَارَ أَعْدَاءَهُ أَخْلَاقاً مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَعِيشَ أَوْلِيَاؤُهُ مَعَ أَعْدَائِهِ فِي دَوْلَاتِهِمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَلَوْلَا ذَٰلِكَ لَمَا تَرَكُوا وَلِيّاً لِلّٰهِ إِلَّا قَتَلُوهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کرسکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کردیئے جاتے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا خَالَطْتَ النَّاسَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُخَالِطَ أَحَداً مِنَ النَّاسِ إِلَّا كَانَتْ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِ فَافْعَلْ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَكُونُ فِيهِ بَعْضُ التَّقْصِيرِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَيَكُونُ لَهُ حُسْنُ خُلُقٍ فَيُبَلِّغُهُ اللهُ بِ[حُسْنِ] خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کرو اگر استطاعت رکھتے ہو تو تمہارا ہاتھ اونچا ہونا چاہیئے یعنی ان سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبادت کم ہو اور خلق اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم اللیل روزہ دار کا درجہ عطا کرتا ہے۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ بَحْرٍ السَّقَّاءِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا بَحْرُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُسْرٌ ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِحَدِيثٍ مَا هُوَ فِي يَدَيْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ : بَلَىٰ ؛ قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ قَائِمٌ ، فَأَخَذَتْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَلَمْ تَقُلْ شَيْئاً وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله شَيْئاً حَتَّى فَعَلَتْ ذَٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ فِي الرَّابِعَةِ وَهِيَ خَلْفَهُ ، فَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا النَّاسُ : فَعَلَ اللهُ بِكِ وَفَعَلَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَا تَقُولِينَ لَهُ شَيْئاً وَلَا هُوَ يَقُولُ لَكِ شَيْئاً ، مَا كَانَتْ حَاجَتُكِ إِلَيْهِ ؟ قَالَتْ : إِنَّ لَنَا مَرِيضاً فَأَرْسَلَنِي أَهْلِي لِآخُذَ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ، [لِ]يَسْتَشْفِيَ بِهَا ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَخْذَهَا رَآنِي فَقَامَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ أَنْ آخُذَهَا وَهُوَ يَرَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَأْمِرَهُ فِي أَخْذِهَا فَأَخَذْتُهَا .

۱۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے بحر خوش خوئی اپنے صاحب کو خوش حال رکھتی ہے پھر فرمایا کیا میں تم کو ایک ایسی بات سناؤں جس کو اہلِ مدینہ نے نہیں سنا۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا ایک دن رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ انصار میں سے کسی کی کنیز آئی اور اس کا آقا کھڑا ہوا تھا اس کنیز نے حضرت کے لباس کا ایک کنارہ پکڑلیا۔ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اس کنیز نے نہ تو حضرت سے کچھ کہا اور نہ حضرت نے اس سے۔ اس کنیز نے تین بار ایسا ہی عمل کیا۔ چوتھی بار حضرت کھڑے ہوئے تو اس

نے لباس سے ایک ٹکڑا۔ حضرت کے پیچھے جاکر کاٹ لیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تیرا برا ہو تونے تین بار رسولؐ کو پریشان کیا نہ تونے کچھ کہا نہ حضرت نے۔ آخر اس سے تیرا مقصد کیا تھا اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے گھر والوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حصول شفا کے لئے حضرت کے لباس سے ایک ٹکڑا کاٹ لوں، جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کاٹوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں، پس میں نے پس پشت جاکر اس طرح حاصل کیا

۱۶ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَفَاضِلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقاً الْمُوَطَّؤُونَ أَكْنَافاً الَّذِينَ يَأْلَفُونَ وَ يُؤْلَفُونَ وَتُوَطَّأُ رِحَالُهُمْ.

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو از روئے اخلاق سب سے بہتر ہیں انھوں نے اپنے اطراف کو ہموار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اس کو اور ان کے گھروں میں مہمانوں کے لئے جگہ ہے۔

۱۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: الْمُؤْمِنُ مَأْلُوفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ.

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے بہتری اس کے لئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ يَبْلُغُ بِصَاحِبِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم اللیل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

ایک سو اٹھترواں باب

کشادہ روئی

((بَابُ حُسْنِ الْبِشْرِ)) ۱۷۸

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ

بِأَمْوَالِكُمْ فَالْقَوْهُمْ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ الْبِشْرِ.

وَ رَوَاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى. عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اولاد عبدالمطلب تم اموال سے لوگوں کو خوش نہ کر پاؤ گے لہٰذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملو۔

اور ایک روایت ہے کہ بجائے بنی عبدالمطلب بنی ہاشم فرمایا۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ أَتَى اللهَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ: الْإِنْفَاقُ مِنْ إِقْتَارٍ[۲] وَالْبِشْرُ لِجَمِيعِ الْعَالَمِ، وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔ محتاج کو دینا، سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور دوسرے کا حق جو اپنے اوپر ہو اُسے دینا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَجُلٌ؛ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي. فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: الْقَ أَخَاكَ بِوَجْهٍ مُنْبَسِطٍ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کچھ نصیحت فرمایئے منجملہ اور باتوں کے حضرت نے فرمایا اپنے بھائی سے بخندہ پیشانی ملو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ. عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَدُّ حُسْنِ الْخُلُقِ؟ قَالَ: تُلَيِّنُ جَنَاحَكَ، وَتُطَيِّبُ كَلَامَكَ، وَتَلْقَى أَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ.

۴۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حسن خلق کی حد کیا ہے فرمایا ملاطفت ملنے والوں سے ان سے خوش کلامی اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ[۱]: صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْبِشْرِ يَكْسِبَانِ الْمَحَبَّةَ وَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ وَالْبُخْلُ وَعُبُوسُ الْوَجْهِ يُبْعِدَانِ مِنَ اللهِ وَيُدْخِلَانِ النَّارَ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے ملنا محبت کو کھینچتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور بخل اور ترش روئی خدا سے دور کرتے ہیں اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حُسْنُ الْبِشْرِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ.

٦۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روئی کینہ کو دل سے دور کرتی ہے۔

ایک سو اُناسی واں باب

صدق اور ادائے امانت

﴿بَابُ الصِّدْقِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ﴾ ۱۷۹

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

١۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے ساتھ۔

٢ ۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا بِصِيَامِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا لَهِجَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ وَلَكِنِ اخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

٢۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دھوکہ نہ کھاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیونکہ انسان نماز و روزہ کا بعض اوقات ایسا حریص ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزماؤ گفتگو کی صداقت اور ادائے امانت سے

٣ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَى عَمَلُهُ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَوَّلِ دَخْلَةٍ دَخَلْتُ عَلَيْهِ : تَعَلَّمُوا الصِّدْقَ قَبْلَ الْحَدِيثِ .

۴۔ راوی نے کہا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلی ہی بار حضرت کے پاس آداب گفتار حاصل کرنے آیا فرمایا پہلے صدق بیانی حاصل کرو۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ لَكَ : انْظُرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَالْزَمْهُ ، فَإِنَّ عَلِيّاً عليه السلام إِنَّمَا بَلَغَ مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عبداللہ بن یعفور نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا اس پر اور تم پر سلام ہو جب تم عبداللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ سے تقرب حاصل کیا اور اس کے لیے لازم قرار دو اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرنا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا فُضَيْلُ إِنَّ الصَّادِقَ أَوَّلُ مَنْ يُصَدِّقُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ وَتُصَدِّقُهُ نَفْسُهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیل سچ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے اور صادق کے صدق کو جانتا ہے اس لیے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

٧ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَ إِسْمَاعِيلُ صَادِقَ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلاً فِي مَكَانٍ فَانْتَظَرَهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً[1] فَسَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقَ الْوَعْدِ ، ثُمَّ [قَالَ] إِنَّ الرَّجُلَ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : مَا زِلْتُ مُنْتَظِراً لَكَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الوعد ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الوعدہ فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

٨ ـ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ ، عَنْ جَدِّهِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : يَارَبِيعُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ صِدِّيقاً .(٢)

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع انسان راست گوئی کرے تا اینکہ اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو لکھے بلغایت راست گوئی زبان دلیل ہے۔ دعوئے ایمان کی صداقت پر۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ مِنَ الصَّادِقِينَ وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَإِذَا صَدَقَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ وَبَرَّ ؛ وَإِذَا كَذَبَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَبَ وَ فَجَرَ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو راست گویوں میں لکھتا ہے اور جھوٹوں کو جھوٹ گویوں میں لکھتا ہے۔ سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے کہتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے متعلق کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور فاسق ہوا۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلاَءِبْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُونُوا دُعَاةً لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ ، لِيَرَوْا مِنْكُمُ الْإِجْتِهَادَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاؤ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیز گاری کو دیکھیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : قَالَ أَبُوالْوَلِيدِ حَسَنُ ابْنُ زِيَادٍ الصَّيْقَلُ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَى عَمَلُهُ فَمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِأَهْلِ بَيْتِهِ مُدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا اور جس کی نیکی صحیح ہوگی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عمر زیادہ ہوجائے گی۔

۱۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا تَنْظُرُوا إِلَىٰ طُولِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَسُجُودِهِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ اعْتَادَهُ ؛ فَلَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ لِذٰلِكَ وَلٰكِنِ انْظُرُوا إِلَىٰ صِدْقِ حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طول رکوع و سجود کو نہ دیکھو کیونکہ یہ تو اس کی عادت ہوگئی ہے اگر اس کو ترک کردے تو اسے وحشت ہوگی بلکہ اس کی بات کی سچائی اور ادائے امانت کو دیکھو۔

ایک سو اسّی واں باب

حیا

(بَابُ الْحَيَاءِ) ۱۸۰

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے شرم ایمان کی ایک شرط ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے لہذا ایمان والا جنتی ہے کیوں کہ صفت بدوں موصوف نہ ہوگی۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : الْحَيَاءُ وَالْعَفَافُ وَالْعِيُّ ـ أَعْنِي عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ ـ مِنَ الْإِيمَانِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حیا پاکدامنی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا اور دل کو کند نہ بنانا ، یہ تینوں علامات ایمان سے ہیں۔

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

۳- فرمایا جو تنگدلی اور حیا کرتا ہے معلوم کرنے میں اس کا علم کم ہوتا ہے یعنی طلب علم اور اظہار حق میں حیا نہ کرنی چاہیے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ يَحْيَى أَخِي دَارِمٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قَرَنٍ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ .

۴- فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے جائے گا۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْحَيَاءُ حَيَاءَانِ : حَيَاءُ عَقْلٍ وَحَيَاءُ حُمْقٍ ؛ فَحَيَاءُ الْعَقْلِ ؛ هُوَ الْعِلْمُ وَحَيَاءُ الْحُمْقِ هُوَ الْجَهْلُ .

۶- فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیائے عقل و حیائے حمق، حیائے عقل ہے اور حیائے حمق جہالت

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَكَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ ذُنُوباً بَدَّلَهَا اللهُ حَسَنَاتٍ : الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ .

۷- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ صدق، حیا، حسن خلق اور شکر۔

ایک سو اکیاسی واں باب

عفو

(بَابُ الْعَفْوِ) ۱۸۱

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي خُطْبَتِهِ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ خَلَائِقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ : اَلْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے، صلۂ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے، احسان کرے اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین اخلاق والا کون ہے صلۂ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے اور معاف کر اس کو جو تجھ پر ظلم کرے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ نُشَيْبٍ اللَّفَائِفِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتَحْلُمُ إِذَا جُهِلَ عَلَيْكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مکارم دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلۂ رحم کرو جو جہالت سے کام لے اس کے ساتھ حلم سے کام لو۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: أَيْنَ أَهْلُ الْفَضْلِ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ: وَمَا كَانَ فَضْلُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَصِلُ مَنْ قَطَعَنَا وَنُعْطِي مَنْ حَرَمَنَا وَنَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنَا، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ: صَدَقْتُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی بن الحسین سے سنا کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا ایک زمین پر اور ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں صاحبان فضل، یہ سن کر لوگوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے تمہاری فضیلت کیا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے قطع رحم کرنے والوں سے صلۂ رحم کیا، محروم کرنے والوں پر بخشش کی، اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ جَهْمِ بْنِ الْحَكَمِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي زِيَادٍ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ، فَإِنَّ الْعَفْوَ لَا يَزِيدُ الْعَبْدَ إِلَّا عِزّاً، فَتَعَافَوْا يُعِزَّكُمُ اللهُ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ عفو کو لازم قرار دو وہ بندے کی عزت کو زیادہ کرتا ہے اگر عفو کرو گے تو اللہ عزت دے گا

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النَّدَامَةُ عَلَى الْعَفْوِ أَفْضَلُ وَأَيْسَرُ مِنَ النَّدَامَةِ عَلَى الْعُقُوبَةِ.

۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ مُعَتِّبٍ قَالَ: كَانَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي حَائِطٍ لَهُ يَصْرِمُ فَنَظَرْتُ إِلَى غُلَامٍ لَهُ قَدْ أَخَذَ كَارَةً مِنْ تَمْرٍ فَرَمَى بِهَا وَرَاءَ الْحَائِطِ فَأَتَيْتُهُ وَأَخَذْتُهُ وَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي وَجَدْتُ هَذَا وَهَذِهِ الْكَارَةَ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: يَا فُلَانُ، قَالَ: لَبَّيْكَ، قَالَ: أَتَجُوعُ؟ قَالَ: لَا يَا سَيِّدِي، قَالَ: فَتَعْرَى؟ قَالَ: لَا يَا سَيِّدِي، قَالَ: فَلِأَيِّ شَيْءٍ أَخَذْتَ هَذِهِ؟ قَالَ: اشْتَهَيْتُ ذَلِكَ، قَالَ: اذْهَبْ فَهِيَ لَكَ وَقَالَ: خَلُّوا عَنْهُ.

۷۔ معتب سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرمہ کا تھا آپ اس میں خرمے جمع کر رہے تھے۔ میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا کہ اس نے ایک خرموں کا خوشہ لے کر دیوار کے باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! کیا تو بھوکا ہے۔ پھر فرمایا کیا تو برہنہ ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا۔ پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بناء پر۔ فرمایا اچھا تو یہ تو ہی لے لے اور مجھ سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔

۸ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَاالْتَقَتْ فِئَتَانِ قَطُّ إِلَّا نُصِرَ أَعْظَمُهُمَا عَفْواً .

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو لشکر مقابل ہوں تو ان میں فتح اسی کی ہوگی جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر بخشش کرتا ہے اور تخلق و مدارا سے پیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أُتِيَ بِالْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّتِ الشَّاةَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهَا مَاحَمَلَكِ عَلَى مَاصَنَعْتِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : إِنْ كَانَ نَبِيّاً لَمْ يَضُرَّهُ ، وَ إِنْ كَانَ مَلِكاً أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْهُ قَالَ : فَعَفَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَنْهَا .

۹۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ جس یہودیہ نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسول خدا کو کھلانا چاہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان نہ دے گا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جا میں نے معاف کیا۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ثَلاثٌ لَا يَزِيدُ اللهُ بِهِنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِلَّا عِزّاً : الصَّفْحُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَهُ وَالصِّلَةُ لِمَنْ قَطَعَهُ .

۱۰۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عزت حاصل کرتا ہے اوّل درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے، دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے، تیسرے صلہ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

ایک سو بیاسی واں باب

غصّہ کا پینا

(بَابُ كَظْمِ الْغَيْظِ) ۱۸۲

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ جُرْعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَا أُكَافِي بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی چیز پینا میرے نزدیک غصّہ کے پینے سے زیادہ محبوب نہیں جس پر غصہ آئے تو بدلہ میں اس سے نیکی کروں ۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَعَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمَّارِ ابْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نِعْمَ الْجُرْعَةُ الْغَيْظُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهَا ، فَإِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لَمِنْ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللهُ قَوْماً إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے ۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے ۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو کیوں کہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اس سے بدلہ اس سے بہتر صورت میں نہیں لے سکتے کہ اللہ کی اطاعت کرو ، اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گرفتار کردیگا

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى آلِ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ كَظْمُ الْغَيْظِ عَنِ الْعَدُوِّ فِي دَوْلَاتِهِمْ تَقِيَّةٌ حَزْمٌ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَتَحَرُّزٌ مِنَ التَّعَرُّضِ لِلْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَمُعَانَدَةُ الْأَعْدَاءِ فِي دَوْلَاتِهِمْ وَمُمَاظَّتُهُمْ فِي غَيْرِ تَقِيَّةٍ تَرْكُ أَمْرِ اللهِ فَجَامِلُوا النَّاسَ يَسْمِنْ (۲) ذَلِكَ لَكُمْ عِنْدَهُمْ وَلَا تُعَادُوهُمْ

فَتَحْمِلُوهُمْ عَلَىٰ رِقَابِكُمْ فَتَذِلُّوا .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جن دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو ان کے مظالم پر غصہ کا پینا احتیاطی تقیہ ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار بلا ہوا۔ اور بلائے دنیا کے پیش آنے سے اور صاحبان حکومت دشمن کی دشمنی سے بچنے کے لئے اور ان کی دشمنی کا اظہار بغیر تقیہ کے امر خدا کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے بیساندوی کے ساتھ سلوک کرو تاکہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حُصَيْنٍ السَّكُونِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامِنْ عَبْدٍ كَظَمَ غَيْظاً إِلاَّ زَادَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِزّاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ » وَأَثَابَهُ اللهُ مَكَانَ غَيْظِهِ ذٰلِكَ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو ضبط کرتا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کرتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے وہ (صاحبانِ ایمان) غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان (جنت میں) دیتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَلَوْشَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ ، أَمْلَأَ اللهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضَاهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس نے غصہ کو ضبط کیا درآنحالیکہ وہ اس کو جاری کرسکتا تھا تو روز قیامت خدا اپنی مرضی سے اس کے دل کو پُر کر دے گا۔

٧ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَىٰ إِمْضَائِهِ حَشَا اللهُ قَلْبَهُ أَمْناً وَإِيمَاناً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو ضبط کیا درآنحالیکہ وہ اس کو ظاہر کرسکتا تھا تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پُر کر دے گا۔

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ بْنِ

عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي اُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا زَيْدُ اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ ، يَا زَيْدُ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى الْإِسْلَامَ وَاخْتَارَهُ ؛ فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۸۔ زید شحام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے زید نعمت کے دشمنوں پر صبر کر و خدا کے دشمن سے بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیئے کہ سخا اور حسنِ خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَفْصٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ أَحَبِّ السَّبِيلِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ جُرْعَتَانِ : جُرْعَةُ غَيْظٍ تَرُدُّهَا بِحِلْمٍ وَجُرْعَةُ مُصِيبَةٍ تَرُدُّهَا بِصَبْرٍ .

۹۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو راہِ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں ایک غصّے کا ہے جس میں علم سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔

۱۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنَيَّ مَا مِنْ شَيْءٍ أَقَرَّ لِعَيْنِ أَبِيكَ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ عَاقِبَتُهَا صَبْرٌ ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیٹا کوئی شے میرے لیے اس سے زیادہ خوشی کا باعث نہیں ہوتی کہ وقت غیظ صبر سے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچا لوں۔

۱۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نعمتوں کے دشمن کے ظلم پر صبر کرو جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر چھوڑ دو وہ اس سے اچھی طرح بدلہ دے گا۔

۱۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ خَلَّادٍ ، عَنِ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَا أُكَافِي بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۲۔ حاصلِ حدیث وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۱۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : مَا مِنْ جُرْعَةٍ يَتَجَرَّعُهَا الْعَبْدُ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَتَجَرَّعُهَا عِنْدَ تَرَدُّدِهَا فِي قَلْبِهِ ، إِمَّا بِصَبْرٍ وَإِمَّا بِحِلْمٍ (۱) .

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے غصہ کو فرو کرے چاہے صبر سے ہو یا حلم سے۔

ایک سو تراسی واں باب

حلم

(بَابُ الْحِلْمِ) ۱۸۳

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ (۲) قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَابِداً حَتَّىٰ يَكُونَ حَلِيماً ، وَإِنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا تَعَبَّدَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُعَدَّ عَابِداً حَتَّىٰ يَصْمُتَ قَبْلَ ذٰلِكَ عَشْرَ سِنِينَ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں بن سکے گا بغیر حلم کے، بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین سمجھا جاتا تھا)

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : الْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِالْحِلْمِ ، يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ ، وَيَنْطِقُ لِيَفْهَمَ ، لَا يُحَدِّثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ ، وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَفْعَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً ، إِنْ زُكِّيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ

وَاسْتَغْفَرَ اللهَ مِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَغُرُّهُ قَوْلُ مَنْ جَهِلَهُ وَيَخْشَى إِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ .

۲۔ فرمایا ابوحمزہ ثمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہ السلام سے ہیں جو مومن صاحب حلم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سمجھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں اور امر حق میں ریا کو دخل نہیں دیتا اور کسی سے شرم کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا، لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فروگزاشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں ان کی بات سے فریب نہیں کھاتا اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شمار کرنے سے ڈرتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي الرَّجُلُ أَنْ يُدْرِكَهُ حِلْمُهُ عِنْدَ غَضَبِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں جو وقت غضب حلم سے کام لے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دوست رکھتا ہے صاحب حیا و حلم کو۔

٥ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ الْعَوسِيِّ الْكُوفِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا أَعَزَّ اللهُ بِجَهْلٍ قَطُّ وَلَا أَذَلَّ بِحِلْمٍ قَطُّ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی اور حلیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَفَىٰ بِالْحِلْمِ نَاصِراً ؛ وَ قَالَ : إِذَا لَمْ تَكُنْ حَلِيماً فَتَحَلَّمْ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حلم جیسا ناصر تیرے لئے کافی ہے اور اگر تو حلیم نہیں ہے تو حلیم بن۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ الْحَجَّالِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: بَعَثَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام غُلاماً لَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَبْطَأَ، فَخَرَجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى أَثَرِهِ لَمَّا أَبْطَأَ، فَوَجَدَهُ نَائِماً، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يُرَوِّحُهُ حَتَّى انْتَبَهَ، فَلَمَّا تَنَبَّهَ قَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا فُلانُ وَاللهِ مَاذَاكَ لَكَ، تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، لَكَ اللَّيْلُ وَلَنَا مِنْكَ النَّهَارُ.

۷۔حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا جب وہ دیر تک نہ آیا تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے اس کے سرہانے بیٹھ کر پنکھا جھلنا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زیبا نہیں رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ.

۸۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صاحبِ حیا حلیم کو جو عفیف ہو اور اپنے کو برائیوں سے بچائے۔

۹۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ سَعِيدِبْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ فَيَقُولانِ لِلسَّفِيهِ مِنْهُمَا: قُلْتَ وَقُلْتَ وَأَنْتَ أَهْلٌ لِمَا قُلْتَ، سَتُجْزَى بِمَا قُلْتَ وَيَقُولانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا: صَبَرْتَ وَحَلُمْتَ سَيَغْفِرُ اللهُ لَكَ إِنْ أَتْمَمْتَ ذَلِكَ؛ قَالَ: فَإِنْ رَدَّ الْحَلِيمُ عَلَيْهِ ارْتَفَعَ الْمَلَكَانِ.

۹۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ایک سو چوراسی واں باب

حفظ لسان و خموشی

(بَابُ) ۱۸۴

☆(الصَّمْتِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : مِنْ عَلَامَاتِ الْفِقْهِ الْحِلْمُ وَالْعِلْمُ وَالصَّمْتُ ؛ إِنَّ الصَّمْتَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ إِنَّ الصَّمْتَ يَكْسِبُ الْمَحَبَّةَ إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت حلم، علم و خموشی ہے خموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے، خموشی محبت کو حاصل کرتی ہے اور وہ دلیل ہے ہر نیکی کی۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا شِيعَتُنَا الْخُرْسُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعہ لغو اور باطل کلام سے خاموش رہتے ہیں۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَوَّانِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ لِمَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ ـ وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ : ـ يَا سَالِمُ احْفَظْ لِسَانَكَ تَسْلَمْ وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا درآنحالیکہ آپ کا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا، اے سالم اپنی زبان کو روک صحیح و سالم رہے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوْصِنِي فَقَالَ لَهُ : احْفَظْ لِسَانَكَ تَعِزَّ وَلَا تُمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِكَ فَتَذِلَّ رَقَبَتُكَ .

۴۔فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے درآنحالیکہ ایک شخص آپؑ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ ذلت کے ساتھ تجھے کھینچے پھریں گے یعنی تیری بات کی گرفت کرکے تجھے ذلیل کریں گے

٥۔ عَنْهُ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِرَجُلٍ أَتَاهُ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَمْرٍ يُدْخِلُكَ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : بَلَىٰ يَارَسُولَ اللهِ ، قَالَ: أَنِلْ مِمَّا أَنَالَكَ اللهُ ، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ أَحْوَجَ مِمَّنْ أُنِيلُهُ ؟ قَالَ: فَانْصُرِ الْمَظْلُومَ ، قَالَ : وَإِنْ كُنْتُ أَضْعَفَ مِمَّنْ أَنْصُرُهُ ؟ قَالَ: فَاصْنَعْ لِلْأَخْرَقِ ـ يَعْنِي أَشِرْ عَلَيْهِ ـ قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ أَخْرَقَ مِمَّنْ أَصْنَعُ لَهُ ؛ قَالَ: فَاصْمُتْ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ؛ أَمَا يَسُرُّكَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ خَصْلَةٌ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ تَجُرُّكَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۵۔فرمایا رسول اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ ، فرمایا جو خدا نے تجھے دیا ہے تو اسے دوسروں کو دے اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر، اس نے کہا کہ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کرسکوں، فرمایا تو جو کم فہم ہو اس کی فہم درست کر، اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں فرمایا تو امرِ خیر کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ، اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی ۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ : يَابُنَيَّ إِنْ كُنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ الْكَلَامَ مِنْ فِضَّةٍ ، فَإِنَّ السُّكُوتَ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۔فرمایا ابوجعفر صادق علیہ السلام نے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تیرے گمان میں کلام چاندی ہے تو خموشی سونا ہے ۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَمْسِكْ لِسَانَكَ . فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَىٰ نَفْسِكَ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا يَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّىٰ يَخْزُنَ مِنْ لِسَانِهِ .

۷۔رسول اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روکو کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا یعنی باعثِ ردِ بلاء، پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جان سکتا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ» قَالَ : يَعْنِي كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق، کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ روک لو یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله: نَجَاةُ الْمُؤْمِنِ [فِي] حِفْظِ لِسَانِهِ .

۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کی نجات زبان کے روکنے میں ہے۔

۱۰ - يُونُسُ، عَنْ مُثَنَّى، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ - رَحِمَهُ اللهُ - يَقُولُ : يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ إِنَّ هٰذَا اللِّسَانَ مِفْتَاحُ خَيْرٍ وَمِفْتَاحُ شَرٍّ ؛ فَاخْتِمْ عَلَى لِسَانِكَ كَمَا تَخْتِمُ عَلَى ذَهَبِكَ وَوَرِقِكَ (۲)

۱۰۔ ابوذر نے فرمایا۔ اے علم کے جویا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کو بھی تو اپنی زبان پر اسی طرح مہر لگا۔ جیسے سونے اور کاغذ پر لگاتا ہے۔

۱۱ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمَسِيحُ عليه السلام يَقُولُ : لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ ، فَإِنَّ الَّذِينَ يُكْثِرُونَ الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَاسِيَةٌ قُلُوبُهُمْ وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مسیحؑ نے فرمایا ہے سوائے ذکرِ خدا زیادہ کلام نہ کرو جو ذکرِ خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَكُلُّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَاءِ الْجَسَدِ يُكَفِّرُ اللِّسَانَ يَقُولُ: نَشَدْتُكَ اللهَ أَنْ نُعَذَّبَ فِيكَ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جسم کا ہر ایک عضو زبان کو کافر نہ بناتا ہو اور یہ نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے عذاب دیئے جائیں گے۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرِفُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلَّ صَبَاحٍ فَيَقُولُ: كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : بِخَيْرٍ إِنْ تَرَكْتَنَا ، وَيَقُولُونَ : اللَّهَ اللَّهَ فِينَا وَ يُنَاشِدُونَهُ وَ يَقُولُونَ : إِنَّمَا نُثَابُ وَ نُعَاقَبُ بِكَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ زبان بنی آدم کے تمام اعضاء سے ہر صبح کو پوچھتی ہے تم نے کس حالت میں بسر کی، وہ کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیکی میں گزرتی ہے۔ اللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کر کہتے ہیں ہمیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَيْسٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ـ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا ـ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي ، قَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ . وَيْحَكَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجیے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے نتیجہ میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

١٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ لَمْ يَحْسُبْ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ وَحَضَرَ عَذَابُهُ .

۱۵۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں لگاتا یعنی اس کو کم کرتا ہے اور بکواس زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطائیں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب موجود رہتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : يُعَذِّبُ اللَّهُ اللِّسَانَ بِعَذَابٍ لَا يُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنَ الْجَوَارِحِ فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ

عَذَّبْتَنِي بِعَذَابٍ لَمْ تُعَذِّبْ بِهِ شَيْئاً ، فَيُقَالُ لَهُ : خَرَجَتْ مِنْكَ كَلِمَةٌ فَبَلَغَتْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَسُفِكَ بِهَا الدَّمُ الْحَرَامُ وَانْتُهِبَ بِهَا الْمَالُ الْحَرَامُ وَانْتُهِكَ بِهَا الْفَرْجُ الْحَرَامُ ، وَعِزَّتِي [وَجَلَالِي] لَأُعَذِّبَنَّكَ بِعَذَابٍ لَا أُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنْ جَوَارِحِكَ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے خدا زبان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب اعضا میں سے کسی کو نہ دے گا زبان کہے گی اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا کہا جائے گا تو نے ایسے کلمات نکالے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بیگناہوں کے خون بہائے گئے لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا اور نا جائز شرمگاہوں سے زنا کیا گیا اور اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھ کو وہ عذاب دوں گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دوں گا۔

۱۷ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شُؤْمٌ فَفِي اللِّسَانِ .

۱۷۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدبختی ہے تو وہ انسان کی زبان ہے۔

۱۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ جَمِيعاً : عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا أَرَادَ الْعِبَادَةَ صَمَتَ قَبْلَ ذٰلِكَ عَشْرَ سِنِينَ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی عابد ارادہ عبادت کرتا تھا تو دس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَأَى مَوْضِعَ كَلَامِهِ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو عمل کے لحاظ سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے وہ کم بولتا ہے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے یعنے ذکر خدا۔

۲۰ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ عَارِفاً بِزَمَانِهِ ، مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ ، حَافِظاً لِلِسَانِهِ .

۲۰- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اولاد داؤد کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مرد عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عابد ہو یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

٢١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُكْتَبُ مُحْسِناً مَادَامَ سَاكِتاً ، فَإِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُحْسِناً أَوْ مُسِيئاً .

۲۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تک بندۂ مومن ساکت رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو پھر جب بولتا ہے تو پھر نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

ایک سو پچاسی واں باب

مدارات

٥(بَابُ الْمُدَارَاةِ) ١٨٥

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنَّ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ لَهُ عَمَلٌ : وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ وَخُلُقٌ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ وَحِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ .

۱- رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے رُکے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے بمدارات پیش آئے اور حلم جس کی وجہ سے جاہل کی جہالت کو رد کیا جائے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَراً عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : دَارِ خَلْقِي .

۲- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب سلام کہتا ہے کہ تم میری مخلوق سے بمدارات پیش آؤ۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ

السِّجِسْتانيّ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: في التَّوْراةِ مَكْتُوبٌ - فيما ناجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى بْنَ عِمْرانَ عليه السلام -: يا مُوسَى اكْتُمْ مَكْتُومَ سِرّي في سَريرَتِكَ وَأَظْهِرْ في عَلانِيَتِكَ الْمُداراةَ عَنّي لِعَدُوّي وَعَدُوِّكَ مِنْ خَلْقي وَلا تَسْتَسِبَّ لي عِنْدَهُمْ بِإِظْهارِ مَكْتُومِ سِرّي فَتَشْرَكَ عَدُوَّكَ وَعَدُوّي في سَبّي.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ مناجات کی موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا اے موسیٰ کہ میرے راز کو اپنے دل میں چھپائے رہو اور ظاہر کرو میری طرف سے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیاں حاصل نہ کرو، میرے رازہائے سربستہ کو ظاہر کر کے ورنہ مجھے دشنام دلوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہو جاؤ گے یعنی اگر فرعون اور اس کے لشکر والے تم سے پوچھیں ما بال القرون الاولیٰ (ہمارے باپ دادا جو مر گئے ان کا کیا حال ہے) تو ان کے جواب میں کہو اس کا علم اللہ کو ہے یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ ان کو برا لگے گا اور وہ تمہارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

٤ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ بْنِ بَزيعٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ بَزيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَمَرَني رَبّي بِمُداراةِ النّاسِ كَما أَمَرَني بِأَداءِ الْفَرائِضِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، میرے رب نے مجھے لوگوں کے ساتھ بخلق و مدارا پیش آنے کا حکم دیا ہے اسی طرح جیسے ادائے فرائض کا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ، عَنْ هارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مُداراةُ النّاسِ نِصْفُ الْإِيمانِ وَالرِّفْقُ بِهِمْ نِصْفُ الْعَيْشِ.

ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: خالِطُوا الْأَبْرارَ سِرّاً وَخالِطُوا الْفُجّارَ جِهاراً وَلا تَميلُوا عَلَيْهِمْ فَيَظْلِمُوكُمْ، فَإِنَّهُ سَيَأْتي عَلَيْكُمْ زَمانٌ لا يَنْجُو فيهِ مِنْ ذَوِي الدّينِ إِلّا مَنْ ظَنُّوا أَنَّهُ أَبْلَهُ وَصَبَّرَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يُقالَ [لَهُ] إِنَّهُ أَبْلَهُ لا عَقْلَ لَهُ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بمداراۃ پیش آنا نصف ایمان ہے اور ان سے نرمی کرنا نصف عیش، پھر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا نیکیوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو، یعنی دل سے اور فاجروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ دیندار وں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جن کو بے وقوف اور کودل سمجھا جائے گا پس

صبر کرو اس پر کہ لوگ یہ کہیں کہ بیوقوف ہے اسے عقل نہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ قَوْماً مِنَ النَّاسِ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَأُنِفُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَايْمُ اللهِ مَا كَانَ بِأَحْسَابِهِمْ بَأْسٌ وَإِنَّ قَوْماً مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ حَسُنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَأُلْحِقُوا بِالْبَيْتِ الرَّفِيعِ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَيَكُفُّونَ عَنْهُ أَيْدِيَ كَثِيرَةٍ.

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں میں مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں اور لوگ قریش سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا مگر چونکہ انھوں نے برا برتاؤ کیا لہذا وہ آئمہ ضلالت کے پنجہ میں پھنس گئے) اور چونکہ غیر قریش بخلق و مدارا پیش آئے لہذا وہ خانوادہ گرامی (بنی ہاشم) سے ملحق رہے پھر فرمایا جو شخص لوگوں سے اپنا ہاتھ روکے رہتا ہے تو اس کا ایک ہاتھ رکنے سے بہت سے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

ایک سو چھیاسی واں باب

رفق

(بَابُ الرِّفْقِ) ۱۸۶

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قُفْلاً وَقُفْلُ الْإِيمَانِ الرِّفْقُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل مہربانی اور نرم دلی ہے (جو شیطان کے داخلے کو روکنے والا ہے)۔

٢ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ قُسِمَ لَهُ الرِّفْقُ قُسِمَ لَهُ الْإِيمَانُ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ يَحْيَى الْأَزْرَقِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، فَمِنْ رِفْقِهِ بِعِبَادِهِ تَسْلِيلُهُ أَضْغَانَهُمْ وَمُضَادَّتَهُمْ لِهَوَاهُمْ وَقُلُوبِهِمْ، وَمِنْ رِفْقِهِ بِهِمْ أَنَّهُ يَدَعُهُمْ عَلَى الْأَمْرِ يُرِيدُ إِزَالَتَهُمْ عَنْهُ رِفْقاً بِهِمْ

لِكَيْلا يُلْقِيَ عَلَيْهِمْ عُرَى الإِيمَانِ ... خَمْسَةً وَاحِدَةً فَيَسْقُطُوا فَإِذَا أَرَادَ ... الأَمْرِ بِالآخَرِ فَصَارَ مَنْسُوخاً.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ آہستگی اور ہمواری ... کی عبادت تدریجاً کرتا ہے تو لوگوں کے کینے ... سے الگ کر دیتا ہے اور ان کی بدخواہی ... کو روک دیتا ہے اور اپنے ... ساتھ ... وہ پختہ مسلک کو علیحدہ کر ... ہے تاکہ ایمان ... اور اس کا بھائی یوجھ ایک بار ہی ان پر ... کا ارادہ کرتا ہے تو ایک حکم کو دوسرے سے منسوخ کر دیتا ہے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ... عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الرِّفْقُ يُمْنٌ ...

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربان بندہ کو وہ دیتا ہے جو تند مزاج کو نہیں دیتا۔

٥۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ ... عَنْ عَمْرِو بْنِ نَصْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام ... رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مہربانی برکت ہے سخت ... کو ...

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ... عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى شَيْءٍ إِلا زَانَهُ وَلا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ إِلا شَانَهُ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جہاں نرمی اور مہربانی کسی امر میں ہوتی ہے خدا اسے زینت دیتا ہے اور جہاں نہیں پائی جاتی اسے زشت قرار دیتا ہے۔

٧۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ... عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِنَّ فِي الرِّفْقِ الزِّيَادَةَ وَالْبَرَكَةَ وَمَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا رفق میں زیادتی اور برکت ہے اور جو اس سے محروم ہے وہ خیر سے محروم ہے۔

٨ - عَنْهُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا زُوِيَ الرِّفْقُ عَنْ أَهْلِ بَيْتٍ إِلَّا زُوِيَ عَنْهُمُ الْخَيْرُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جس گھرانے میں رفق و مہربانی نہیں وہاں خیر نہیں۔

٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَرْقَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ أُعْطُوا حَظَّهُمْ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِمْ فِي الرِّزْقِ؛ وَالرِّفْقُ فِي تَقْدِيرِ الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنَ السَّعَةِ فِي الْمَالِ؛ وَالرِّفْقُ لَا يَعْجِزُ عَنْهُ شَيْءٌ وَالتَّبْذِيرُ لَا يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جن گھر والوں کو خرچ میں ہمواری اور میانہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ ان کے رزق میں وسعت دیتا ہے اور رفق کی مال کی صورت میں بہتر ہوتا ہے بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور ہمواری اور میانہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتی اور مال کا تلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ صاحب رفق ہے اور رفق کو دوست رکھتا ہے

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي - وَجَرَى بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ كَلَامٌ فَقَالَ لِي -: ارْفُقْ بِهِمْ فَإِنَّ كُفْرَ أَحَدِهِمْ فِي غَضَبِهِ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ كَانَ كُفْرُهُ فِي غَضَبِهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا نرمی سے بات کرو ممکن ہے غصہ میں کوئی ان میں سے کفر کا کلمہ کہہ جائے۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو غصہ میں کلمہ کفر کہے۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: الرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ.

۱۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میانہ روی آدھا عیش ہے۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ ، فَإِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْعُجْفَ فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا فَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوا عَنْهَا وَإِنْ كَانَتْ مُخْصِبَةً فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق والے کی مدد کرتا ہے اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو تو چاشت اور نماز کے وقت اتر پڑو اگر زمین بے گیاہ ہو تو اسے طے کر جاؤ اور اگر سبزہ زار ہو تو وہاں اتر کر نماز پڑھو اور اپنی ضروریات پوری کرو، چوپایہ بھی وہاں گھاس کھا لے گا اور کچھ دیر وہاں آرام مل جائے گا

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَوْ كَانَ الرِّفْقُ خَلْقاً يُرَىٰ مَا كَانَ مِمَّا خَلَقَ اللهُ شَيْءٌ أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا تو مخلوقات الٰہی میں کوئی اس سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

۱٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَمِنْ رِفْقِهِ بِكُمْ تَسْلِيلُ أَضْغَانِكُمْ وَ مُضَادَّةِ قُلُوبِكُمْ وَإِنَّهُ لَيُرِيدُ تَحْوِيلَ الْعَبْدِ عَنِ الْأَمْرِ فَيَتْرُكُهُ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يُحَوِّلَهُ بِالنَّاسِخِ ، كَرَاهِيَةَ تَثَاقُلِ الْحَقِّ عَلَيْهِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہ السلام نے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور جس میں تم میں سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینے دور ہو جاتے ہیں اور وہ خواہش نفسانی کی ضد میں کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے امر مشکل کو اپنے بندہ سے ہٹا دیتا ہے اور اس حکم کا ناسخ لا کر منسوخ کر دیتا ہے تاکہ امر حق اس پر بار نہ ہو۔

۱٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا اصْطَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْراً وَأَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مل کر بیٹھیں تو ان دونوں میں از روئے اجر اور ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

... الأشعري ... محمد بن سنان، عن الحسن بن الحسين، عن فضيل بن عثمان.
قال: سمعت ... يقول: من كان رفيقاً في أمره نال ما يريد من الناس.

... ابو عبداللہ ... السلام نے جو شخص صاحب رفق ہے وہ لوگوں سے جو پانے کا ارادہ کرے گا پالے گا۔

ایک سو ستاسی واں باب

تواضع

(بابُ التّواضع) ۱۸۷

١ . عليُّ بنُ إبراهيمَ، عن أبيهِ، عن هارونَ بنِ مسلمٍ، عن مسعدةَ بنِ صدقةَ، عن أبي عبدالله عليه السلام قالَ: أرسلَ النجاشيُّ إلى جعفرِ بنِ أبي طالبٍ وأصحابِهِ فدخلوا عليهِ وهوَ في بيتٍ لهُ جالسٌ على التّرابِ وعليهِ خلقانُ الثّيابِ قالَ: فقالَ جعفرٌ عليه السلام: فأشفقنا منهُ حينَ رأيناهُ على تلكَ الحالِ، فلمّا رأى ما بنا وتغيّرَ وجوهِنا قالَ:

الحمدُ للهِ الّذي نصرَ محمّداً وأقرَّ عينَهُ، ألا أُبشّرُكم؟ فقلتُ: بلى أيّها الملكُ، فقالَ: إنّهُ جاءني السّاعةَ من نحوِ أرضِكم عينٌ من عيوني هناكَ فأخبرني أنَّ اللهَ عزَّ وجلَّ قد نصرَ نبيَّهُ محمّداً صلى الله عليه وآله وأهلكَ عدوَّهُ وأُسِرَ فلانٌ وفلانٌ وفلانٌ: التقوا بوادٍ يُقالُ لهُ بدرٌ كثيرِ الأراكِ لكأنّي أنظرُ إليهِ حيثُ كنتُ أرعى لسيّدي هناكَ وهوَ رجلٌ من بني ضمرةَ فقالَ لهُ جعفرٌ: أيّها الملكُ ما لي أراكَ جالساً على التّرابِ وعليكَ هذهِ الخلقانُ؟ فقالَ لهُ: يا جعفرُ إنّا نجدُ فيما أنزلَ اللهُ على عيسى عليه السلام أنَّ من حقِّ اللهِ على عبادِهِ أن يُحدِثوا لهُ تواضعاً عندما يُحدِثُ لهم من نعمةٍ فلمّا أحدثَ اللهُ عزَّ وجلَّ لي نعمةً بمحمّدٍ صلى الله عليه وآله أحدثتُ للهِ هذا التّواضعَ فلمّا بلغَ النّبيَّ صلى الله عليه وآله قالَ لأصحابِهِ: إنَّ الصّدقةَ تزيدُ صاحبَها كثرةً فتصدّقوا يرحمكمُ اللهُ، وإنَّ التّواضعَ يزيدُ صاحبَهُ رفعةً، فتواضعوا يرفعكمُ اللهُ، وإنَّ العفوَ يزيدُ صاحبَهُ عزّاً، فاعفوا يعزَّكمُ اللهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو کربلا بھیجا وہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مکان میں خاک پر بیٹھے ہے اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس کی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے جب اس نے ہمارے چہروں کا تغیر دیکھا تو کہنے لگا۔ حمد ہے اس خدا کا جس نے محمدؐ کی نصرت

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سناؤں، میں نے کہا فرور اے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور فلاں فلاں نامور قریش قید کر لئے گئے یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو بنی ضمرہ سے تھا اونٹ چراتا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نجاشی کا باپ بادشاہ تھا اور نجاشی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نجاشی کو غلام بنا کر بنی ضمرہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے حجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نجاشی کے چچا زاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ حجاز سے آئے اور نجاشی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمایئے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمدؐ جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع و انکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودیٔ خدا کے لئے ہے جب حضرتِ رسولِ خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھاتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكَيْنِ مُوَكَّلَيْنِ بِالْعِبَادِ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّهِ رَفَعَاهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَاهُ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موکل ہیں جو کوئی قربۃ الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبّر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

٣ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَشِيَّةَ خَمِيسٍ فِي مَسْجِدِ قُبَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ؟ فَأَتَاهُ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِعُسٍّ مَخِيضٍ بِعَسَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى فِيهِ نَحَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: شَرَابَانِ يُكْتَفَى بِأَحَدِهِمَا مِنْ صَاحِبِهِ لَا أَشْرَبُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَلٰكِنْ أَتَوَاضَعُ لِلّهِ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّهِ رَفَعَهُ اللهُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللهُ، وَمَنِ اقْتَصَدَ فِي مَعِيشَتِهِ رَزَقَهُ اللهُ، وَمَنْ بَذَّرَ حَرَمَهُ اللهُ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ أَحَبَّهُ اللهُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شب پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجد قبا میں افطار صوم کیا اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھی ہے اوس ابن خولی انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لائے آنحضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ بلحاظ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو تواضع پسند ہے خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امور معاش میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس پر رزق زیادہ کرتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ اسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکر موت کثر کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

٤ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ. وَقَالَ : مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللهِ أَظَلَّهُ اللهُ فِي جَنَّتِهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر اکثر کرتا ہے خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَذْكُرُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَلَكٌ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَيِّرُكَ أَنْ تَكُونَ عَبْداً رَسُولاً مُتَوَاضِعاً أَوْ مَلِكاً رَسُولاً ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ ؛ فَقَالَ : عَبْداً مُتَوَاضِعاً ، رَسُولاً ، فَقَالَ الرَّسُولُ[1] : مَعَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُكَ مِمَّا عِنْدَ رَبِّكَ شَيْئاً ، قَالَ : وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے چاہیے رسول متواضع ہو کر میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ ہو۔ حضرت نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ تواضع اختیار کرو۔ حضرت نے فرمایا میں تو عبد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوئی امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزائن ارض کی کنجیاں تھیں (جو دینے آیا تھا)

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالْمَجْلِسِ دُونَ الْمَجْلِسِ وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ تَلْقَى وَأَنْ تَتْرُكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقّاً وَأَنْ لَا تُحِبَّ أَنْ تُحْمَدَ عَلَى التَّقْوَى .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھگڑے کو ترک کرے اگرچہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقویٰ پر تیری تعریف کرے۔

٧- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنْ: يَا مُوسَى أَتَدْرِي لِمَ اصْطَفَيْتُكَ بِكَلَامِي دُونَ خَلْقِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي قَلَّبْتُ عِبَادِي ظَهْراً لِبَطْنٍ، فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ أَحَداً أَذَلَّ لِي نَفْساً مِنْكَ، يَا مُوسَى إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَضَعْتَ خَدَّكَ عَلَى التُّرَابِ - أَوْ قَالَ: عَلَى الْأَرْضِ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا، انھوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وحی کی، اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کی، ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پڑھتا ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھتا ہے۔

٨- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمَجْذُومِينَ وَهُوَ رَاكِبٌ حِمَارَهُ وَهُمْ يَتَغَدَّوْنَ فَدَعَوْهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْلَا أَنِّي صَائِمٌ لَفَعَلْتُ، فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَمَرَ بِطَعَامٍ، فَصُنِعَ وَأَمَرَ أَنْ يَتَنَوَّقُوا فِيهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَتَغَدَّوْا عِنْدَهُ وَتَغَدَّى مَعَهُمْ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت علی بن الحسینؑ چند جذامیوں کی طرف سے گزرے درآنحالیکہ اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے انھوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا۔ جب وہاں سے گھر آئے تو حکم دیا کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتہ پر بلایا اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

٩- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ دُونَ شَرَفِهِ.

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اپنے مرتبہ سے پست مقام پر بیٹھے۔

١٠ ـ عنه، عن ابن فضال ومحسن بن أحمد، عن يونس بن يعقوب قال: نظر أبو عبدالله عليه السلام إلى رجل من أهل المدينة قد اشترى لعياله شيئاً وهو يحمله، فلما رآه الرجل استحيى منه، فقال أبو عبدالله عليه السلام: اشتريته لعيالك وحملته إليهم، أما والله لولا أهل المدينة لأحببت أن أشتري لعيالي الشيء ثم أحمله إليهم. *

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے مدینہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنی عیال کے لئے کچھ سامان خریدا اور لے کر چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو شرما گیا۔ حضرت نے فرمایا اے شخص یہ تو نے اپنے بال بچوں کے لئے خرید اور ان کے پاس لئے جا رہا ہے خدا کی قسم اگر اہل مدینہ کی طعن کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کر کے لے جاؤں۔

١١ ـ عنه، عن أبيه، عن عبدالله بن القاسم، عن عمرو بن أبي المقدام، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: فيما أوحى الله عز وجل إلى داود عليه السلام: يا داود كما أن أقرب الناس من الله المتواضعون كذلك أبعد الناس من الله المتكبرون.

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی، اے داؤد جس طرح تواضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے اس سے زیادہ دور ہیں۔

١٢ ـ عنه، عن أبيه، عن علي بن الحكم رفعه إلى أبي بصير قال: دخلت على أبي الحسن موسى عليه السلام في السنة التي قبض فيها أبو عبدالله عليه السلام فقلت: جعلت فداك مالك ذبحت كبشاً ونحر فلان بدنة؟ فقال: يا أبا محمد إن نوحاً عليه السلام كان في السفينة وكان فيها ما شاء الله وكانت السفينة مأمورة فطافت بالبيت وهو طواف النساء وخلى سبيلها نوح عليه السلام، فأوحى الله عز وجل إلى الجبال أني واضع سفينة نوح عبدي على جبل منكن، فتطاولت وشمخت وتواضع الجودي وهو جبل عندكم فضربت السفينة بجؤجؤها الجبل، قال: فقال نوح عليه السلام عند ذلك: يا ماري أتقن، وهو بالسريانية [يا] رب أصلح، قال: فظننت أن أبا الحسن عليه السلام عرض بنفسه.

۱۲۔ ابوبصیر سے مروی ہے جس سال امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا میں مقام منیٰ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ نے قربانی میں مینڈھا ذبح کیا اور فلاں یعنی آپ کے بھائی عبداللہ افطح نے اونٹ نحر کیا۔ فرمایا اے ابو محمد نوح کشتی میں تھے اور اس میں جو اللہ نے چاہا وہ تھا اور کشتی

محکوم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور وہ مناسک حج کا آخری طواف نسا تھا اور خدا نے کہا میرے بندے نوح نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ اے پہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا ٹھہرے۔ بلند پہاڑوں نے تکبر کیا اور اپنا سر فخر از راہِ تکبر ابھارا اور جودی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے تواضع کا اظہار کیا۔ پس نوح کی کشتی نے اپنے سینے کو اسی پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوح نے بزبان سریانی بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ خداوندا مجھے غرق ہونے سے بچا لے۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبداللہ افطح کے غلط دعوے کی طرف اشارہ کیا۔

١٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : التَّوَاضُعُ أَنْ تُعْطِيَ النَّاسَ مَا تُحِبُّ أَنْ تُعْطَاهُ .

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قُلْتُ : مَا حَدُّ التَّوَاضُعِ الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ مُتَوَاضِعاً ؟ فَقَالَ : التَّوَاضُعُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَعْرِفَ الْمَرْءُ قَدْرَ نَفْسِهِ فَيُنْزِلَهَا مَنْزِلَتَهَا بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ، لاَ يُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى أَحَدٍ إِلاَّ مِثْلَ مَا يُؤْتَى إِلَيْهِ ، إِنْ رَأَى سَيِّئَةً دَرَأَهَا بِالْحَسَنَةِ ، كَاظِمُ الْغَيْظِ ، عَافٍ عَنِ النَّاسِ ، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ .

۱۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حد تواضع کیا ہے؟ جس کے کرنے پر بندہ عرفِ عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا تواضع کے درجات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر سچے دل سے اپنے کو اس منزلت سے پست تر دکھائے اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو وہی ملے جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے اور اگر کسی سے برائی دیکھے تو اس کا بدلہ نیکی سے دے، غصہ کا پینے والا قصور کا معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ختم شد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۱۹۹۰ء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ــــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ــــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ــــــــــ 165 روپے

تاریخ اشاعت ــــــــــ اپریل 2003ء بار ششم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین
وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین

بعد حمد و صلوۃ عرض ہے کہ الشافی ترجمہ کافی جلد اول ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قسطاً قسطاً رسالہ "نور" میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بحمد اللہ فروری ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سر نو اس کی کتابت کرائی شروع کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اول کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آ گئی اس زمانہ میں کسی کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں، بالخصوص مبسوط کتابوں کا کیونکہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ کتابت اور طباعت کی اُجرتیں پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں خدا کا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے یہ منزل آسان کر دی میں مولانا غلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتابت شدہ کاپیوں میں غلطیوں کی اصلاح کی اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں عبارتوں میں صحت کے لئے مع اپنے بس کی کوشش تو کر لی گئی پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اغلاط سے بالکل پاک صاف ہے، جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باتیں ناممکنات کی فہرست میں شامل ہیں کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے کیونکہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں جس میں نظر کا چوک جانا کوئی بڑی بات نہیں، ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالم پیری میں کیا ہے جبکہ دو کم اسی سال کا ہو چکا ہوں مشہور تو یہی ہے کہ آدمی ستر سال کا ہو کر سٹھیا جاتا ہے ستر بہتر امثل مشہور ہے میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں اس قادر مطلق کا کہاں تک شکر ادا کروں جس نے اس گئی گزری عمر میں مجھے یہ توفیق دی کہ میں نے ان مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا اگرچہ پیرانہ سالی کا تقاضا اور طبیعت کا اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری۔ میں ان حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس ناچیز محنت کی قدر کی۔ میں چونکہ قلم چلانے کا پچاس سال سے آزاری بنا ہوا ہوں اس لئے کوئی حالت بھی ہو یہ شغلہ میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں اور طبع بھی ہو چکی ہیں دو تین کتابیں غیر مطبوعہ بھی ہیں اصول کافی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کی سوانح عمریوں کا سلسلہ "نور" میں شروع کر دیا ہے بحمد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب سیرت الرسول نور میں شائع

ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۷ء میں سیرت علی قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا سیرت الرسولؐ کے ساتھ اسلام فطری دین ہے۔ حقیقت انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا ہر سوانح عمری کا حجم کم از کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے بہت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی اس ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرا دے۔ اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتجی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

راقم الاثم

سید ظفر حسن نقوی الامروہی۔

بارگاہ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے معبودِ برحق تیری بارگاہ عز و جلال میں بصد عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمات تیری نگاہ لطف و کرم قابلِ اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوش شفقت میں پرورش پا کر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دین برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آرہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے میں ان کی روح کو اپنی برکت و رحمت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش تھی کہ اصول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ چوتھی جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شبیہ الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا یعقوب صاحب قبلہ و عالی جناب مولانا مشتاق حسین صاحب قبلہ شاہدی کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی مدد کی ضرورت پیش آگئی تھی میری مدد فرمائی۔

راقم

ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۱	الحب فی اللہ والبغض فی اللہ	۱۸۸	۵
۲	مذمت دنیا وزہد فی الدنیا	۱۸۹	۹
۳	تتمہ باب سابق	۱۹۰	۲۲
۴	قناعت	۱۹۱	۲۳
۵	کفاف عطائے رزق بقدر ضرورت	۱۹۲	۲۶
۶	امر خیر میں تعجیل	۱۹۳	۲۹
۷	انصاف وعدل	۱۹۴	۳۲
۸	لوگوں سے استغنا	۱۹۵	۳۸
۹	صلہ رحم	۱۹۶	۴۰
۱۰	والدین سے نیکی	۱۹۷	۵۱
۱۱	امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت اور نفع پہنچانا	۱۹۸	۶۱
۱۲	بوڑھوں کی تعظیم	۱۹۹	۶۳
۱۳	مومنین کا آپس میں بھائی چارہ	۲۰۰	۶۴
۱۴	کس دعویدار ایمان کا حق واجب ہے	۲۰۱	۶۸
۱۵	مواخات بلحاظ دین نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے	۲۰۲	۶۹
۱۶	مومن کا حق مومن پر	۲۰۳	۷۰
۱۷	تراحم وتعاطف	۲۰۴	۷۸
۱۸	زیارت اخوان	۲۰۵	۷۹
۱۹	مصافحہ	۲۰۶	۸۵
۲۰	معانقہ	۲۰۷	۹۲
۲۱	تقبیل	۲۰۸	۹۴
۲۲	تذکرۃ الاخوان	۲۰۹	۹۵
۲۳	مومن کو خوش کرنا	۲۱۰	۹۹
۲۴	مومن کی حاجت برلانا	۲۱۱	۱۰۵
۲۵	مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا	۲۱۲	۱۱۱
۲۶	مرد مومن کے کرب کو دور کرنا	۲۱۳	۱۱۵
۲۷	مومن کو کھانا کھلانا	۲۱۴	۱۱۷
۲۸	مومن کو لباس پہنانا	۲۱۵	۱۲۳
۲۹	مومن پر مہربانی کرنا اور عزت کرنا	۲۱۶	۱۲۴
۳۰	خدمت مومن	۲۱۷	۱۲۷
۳۱	نصیحت مومن	۲۱۸	۱۲۸
۳۲	لوگوں کے درمیان اصلاح	۲۱۹	۱۲۹
۳۳	احیاء مومن	۲۲۰	۱۳۱
۳۴	اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا	۲۲۱	۱۳۳
۳۵	تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امر حق کی دعوت سے باز رہنا	۲۲۲	۱۳۳
۳۶	خدا اپنا دین اسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے	۲۲۳	۱۳۷
۳۷	سلامتی دین	۲۲۴	۱۳۸
۳۸	تقیہ	۲۲۵	۱۴۰

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۳۹	رازکو چھپانا	۲۲۶	۱۴۷
۴۰	مومن اور اس کی علامات وصفات	۲۲۷	۱۵۴
۴۱	قلت عدد مومن	۲۲۸	۱۷۴
۴۲	راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد	۲۲۹	۱۷۷
۴۳	مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا	۲۳۰	۱۸۰
۴۴	مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے	۲۳۱	۱۸۰
۴۵	مومن کی دو قسمیں	۲۳۲	۱۸۱
۴۶	مومن کا خدا کے عہد مصائب پر صبر کرنے میں	۲۳۳	۱۸۳
۴۷	شدت ابتلائے مومن	۲۳۴	۱۸۶
۴۸	فقرار المسلمین	۲۳۵	۱۹۶
۴۹	تتمہ	۲۳۶	۲۰۳
۵۰	قلب انسانی کے دو کان جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان	۲۳۷	۲۰۴
۵۱	وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے	۲۳۸	۲۰۵
۵۲	ذنوب	۲۳۹	۲۰۶
۵۳	گناہان کبیرہ	۲۴۰	۲۱۵
۵۴	گناہوں کو حقیر سمجھنا	۲۴۱	۲۲۸
۵۵	گناہوں پہ اصرار	۲۴۲	۲۲۹
۵۶	کفر کے اصول اور ارکان	۲۴۳	۲۳۰
۵۷	ریاء	۲۴۴	۲۳۵
۵۸	طلب ریاست	۲۴۵	۲۴۱
۵۹	اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گھات میں ہونا	۲۴۶	۲۴۳
۶۰	اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور اس کے خلاف عمل کرے	۲۴۷	۲۴۴
۶۱	لوگوں سے جھگڑا خصومت اور عداوت	۲۴۸	۲۴۵
۶۲	غضب	۲۴۹	۲۴۸
۶۳	حسد	۲۵۰	۲۵۲
۶۴	عصبیت	۲۵۱	۲۵۵
۶۵	تکبر	۲۵۲	۲۵۷
۶۶	عُجب	۲۵۳	۲۶۲
۶۷	محبت دنیا اور اس کی حرص	۲۵۴	۲۶۵
۶۸	طمع	۲۵۵	۲۷۲
۶۹	خرق	۲۵۶	۲۷۳
۷۰	سوء خُلق	۲۵۷	۲۷۳
۷۱	سفہ	۲۵۸	۲۷۵
۷۲	بذا، زبان درازی	۲۵۹	۲۷۶
۷۳	وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے	۲۶۰	۲۸۰
۷۴	بغی زیادہ روی	۲۶۱	۲۸۱
۷۵	کبر	۲۶۲	۲۸۲
۷۶	قساوت قلب	۲۶۳	۲۸۴
۷۷	ظلم	۲۶۴	۲۸۶
۷۸	خواہشات کی پیروی	۲۶۵	۲۹۲
۷۹	مکر و غدر و فریب	۲۶۶	۲۹۴
۸۰	کذب	۲۶۷	۲۹۶
۸۱	دو زبان والا (ذو لسانین)	۲۶۸	۳۰۲
۸۲	کسی سے غصہ سے بات کرنا	۲۶۹	۳۰۳
۸۳	قطع رحم	۲۷۰	۳۰۶
۸۴	نافرمانی والدین عقوق	۲۷۱	۳۰۹

نمبر شمار	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر
۸۵	دوسروں کے مقابل نسب پر فخر کرنا	۲۷۲	۳۱۱
۸۶	مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا	۲۷۳	۳۱۲
۸۷	دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا	۲۷۴	۳۱۷
۸۸	مذمت سرزنش مومن	۲۷۵	۳۱۹
۸۹	غیبت و بہتان	۲۷۶	۳۲۰
۹۰	نقل سخن ہر مومن	۲۷۷	۳۲۲
۹۱	شماتت	۲۷۸	۳۲۳
۹۲	سباب (گلیارا)	۲۷۹	۳۲۴
۹۳	تہمت و بدگمانی	۲۸۰	۳۲۶
۹۴	اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے۔	۲۸۱	۳۲۷
۹۵	خلف وعد	۲۸۲	۳۲۹
۹۶	اس کے بارے میں جس سے برادر مومن ملنے آئے اور وہ نہ ملے	۲۸۳	۳۲۹
۹۷	اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے	۲۸۴	۳۳۲
۹۸	جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسروں کو دینے دے	۲۸۵	۳۳۳
۹۹	جو مومن کو ڈرائے	۲۸۶	۳۳۵
۱۰۰	چغل خوری	۲۸۷	۳۳۶
۱۰۱	افشائے راز	۲۸۸	۳۳۷
۱۰۲	معصیت خدا کے ساتھ اطاعت مخلوق	۲۸۹	۳۴۰
۱۰۳	دنیا میں گناہوں کی سزا	۲۹۰	۳۴۱
۱۰۴	گنہگاروں سے ہم نشینی	۲۹۱	۳۴۳
۱۰۵	اصناف مردم	۲۹۲	۳۴۹
۱۰۶	کفر	۲۹۳	۳۵۲
۱۰۷	وجوہ کفر	۲۹۴	۳۶۰
۱۰۸	کفر کے ستون اور اس کی شاخیں	۲۹۵	۳۶۳
۱۰۹	صفت نفاق و منافق	۲۹۶	۳۶۵
۱۱۰	شرک	۲۹۷	۳۶۹
۱۱۱	شک	۲۹۸	۳۷۲
۱۱۲	ضلال	۲۹۹	۳۷۵
۱۱۳	مستضعف	۳۰۰	۳۸۱

ایک سو اٹھاسی واں باب

الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ

(بَابُ) ۱۸۸

(اَلْحُبِّ فِي اللهِ وَالْبُغْضِ فِي اللهِ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، وَسَهْلُ بْنُ زِيَادٍ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمَلَ إِيمَانُهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لیے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودی خدا کے لیے کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔

٢ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَوْثَقِ عُرَى الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَتُبْغِضَ فِي اللهِ وَتُعْطِيَ فِي اللهِ ، وَتَمْنَعَ فِي اللهِ(۱)

۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسی کو مضبوط پکڑے ہو اس کو چاہیئے کہ محبت یا عداوت، عطا یا منع جو کچھ ہو محض خوشنودی خدا کے لئے ہو۔

٣ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ صَاحِبِ الطَّاقِ ، عَنْ سَلَّامِ ابْنِ الْمُسْتَنِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : وُدُّ الْمُؤْمِنِ لِلْمُؤْمِنِ فِي اللهِ مِنْ أَعْظَمِ شُعَبِ الْإِيمَانِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ فِي اللهِ وَأَبْغَضَ فِي اللهِ وَأَعْطَى فِي اللهِ وَمَنَعَ فِي اللهِ فَهُوَ مِنْ أَصْفِيَاءِ اللهِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کے لئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے آگاہ ہو جس نے خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ،

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، قَدْ أَضَاءَ نُورُ وُجُوهِهِمْ وَنُورُ أَجْسَادِهِمْ وَنُورُ مَنَابِرِهِمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُعْرَفُوا بِهِ ، فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خوشنودیٔ خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے کو قیامت کے روز نور کے منبروں پر ہونگے اور نور سے ان کے چہرے اور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے کہ وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قربتہً الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ ، أَمِنَ الْإِيمَانِ هُوَ ؟ فَقَالَ : وَهَلِ الْإِيمَانُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ ؟ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : «حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ» .

۵۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حب اور بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عصیان سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ راشدین ہیں۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَىٰ - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُدْرِكٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأَصْحَابِهِ : أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ ؟ فَقَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الزَّكَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصِّيَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْجِهَادُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لِكُلِّ مَا قُلْتُمْ فَضْلٌ وَلَيْسَ بِهِ وَلٰكِنْ أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ : الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ وَتَوَالِي أَوْلِيَاءِ اللهِ وَالتَّبَرِّي مِنْ أَعْدَاءِ اللهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا، ایمان کی کون سی رسی زیادہ مضبوط ہے انھوں نے کہا۔ رسول اللہ بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا زکوٰۃ، بعض نے کہا روزہ، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ فضیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رسی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رسی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیائے خدا کو دوست رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَبَلَةَ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ عَنْ يَمِينِهِ ـ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ـ وُجُوهُهُمْ أَشَدُّ بَيَاضاً وَأَضْوَءُ مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِعَةِ ، يَغْبِطُهُمْ بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ ، يَقُولُ النَّاسُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خوشنودی خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زیر جد سبز کی زمین پر عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے اور دونوں ہاتھ ان کے داہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے ان کے چہرے سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل رشک کرے گا۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِذَا جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَامَ مُنَادٍ فَنَادَى يُسْمِعُ النَّاسَ فَيَقُولُ : أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ : اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : إِلَى أَيْنَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : فَأَيُّ ضَرْبٍ[1] أَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ وَأَيَّ شَيْءٍ كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالُوا : كُنَّا نُحِبُّ فِي اللهِ وَنُبْغِضُ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ .

۸۔ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قربتہً الی اللہ محبت کرنے والے۔ پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی، ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف بے حساب چلو، ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے۔ ہم قربتہً الی اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے انھوں نے کہا۔ ہم خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : عِلْمُهُ بِاللهِ وَمَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ[2] .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کی تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّكُمْ وَمَا يَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِحُبِّكُمْ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُبْغِضُكُمْ وَمَا يَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللهُ بِبُغْضِكُمُ النَّارَ.

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص تم سے محبت تو کرتا ہے بظاہر شیعہ ہونے کی حیثیت سے اور اس گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا اور ایک تم سے بہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے تو خدا اس کو داخل جہنم کرے گا

۱۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ فِيكَ خَيْراً فَانْظُرْ إِلَى قَلْبِكَ ، فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ أَهْلَ طَاعَةِ اللهِ وَيُبْغِضُ أَهْلَ مَعْصِيَتِهِ فَفِيكَ خَيْرٌ وَاللهُ يُحِبُّكَ وَإِنْ كَانَ يُبْغِضُ أَهْلَ طَاعَةِ اللهِ وَ يُحِبُّ أَهْلَ مَعْصِيَتِهِ فَلَيْسَ فِيكَ خَيْرٌ وَاللهُ يُبْغِضُكَ ، وَالْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ .

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جاننا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو اگر وہ اللہ کے مطیع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اہل طاعت سے بغض رکھتا ہے اور اہل معصیت سے محبت رکھتا ہے تو تم سمجھ لو تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

۱۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبَانٍ[2] عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَحَبَّ رَجُلاً لِلهِ لَأَثَابَهُ اللهُ عَلَى حُبِّهِ إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ الْمَحْبُوبُ فِي عِلْمِ اللهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً أَبْغَضَ رَجُلاً لِلهِ لَأَثَابَهُ اللهُ عَلَى بُغْضِهِ إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ الْمُبْغَضُ فِي عِلْمِ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربۃً الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا ثواب عطا کرے گا اگرچہ اس کا محبوب علم الٰہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قربۃً الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو۔

۱۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ الْكُنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَدْ يَكُونُ حُبٌّ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ وَ حُبٌّ فِي الدُّنْيَا فَمَا كَانَ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ فَثَوَابُهُ عَلَى اللهِ وَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حُبّ فی اللہ اور حُبّ رسول کے ساتھ حب دنیا ہوتی ہے پس جہاں تک اور جب تک حب اللہ اور حب رسولؐ کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے اس کا صلہ کچھ نہیں۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، فَأَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ .

۱۴۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

١٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ وَابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا الْتَقَى مُؤْمِنَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبّاً لِأَخِيهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جب دو مومن ملتے ہیں تو افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

١٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ السَّبِيعِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ مَنْ لَمْ يُحِبَّ عَلَى الدِّينِ وَلَمْ يُبْغِضْ عَلَى الدِّينِ فَلَا دِينَ لَهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔

ایک سو نواسی واں باب

مذمت دنیا اور زہد فی الدنیا

(بَابُ) ۱۸۹

☆(ذَمِّ الدُّنْيَا وَالزُّهْدِ فِيهَا)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ

الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا أَثْبَتَ اللهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَ أَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَ الدُّنْيَا دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِماً إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار رکھتا ہے اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی اور اسے دنیا سے جاتا ہے مع سلامت دار السلام کی طرف۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ؛ جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَجُعِلَ مِفْتَاحُهُ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَا يَجِدُ الرَّجُلُ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّىٰ لَا يُبَالِيَ مَنْ أَكَلَ الدُّنْيَا . ثُمَّ قَالَ : أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَرَامٌ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّىٰ تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنجی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک غذائے دنیا سے بے پرواہ نہ ہو اور حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہو، دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ مِنْ أَعْوَنِ الْأَخْلَاقِ عَلَى الدِّينِ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا .

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ : عَشَرَةُ أَشْيَاءَ ، فَأَعْلَىٰ دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَىٰ دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَىٰ دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَىٰ دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَ أَعْلَىٰ دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَىٰ دَرَجَةِ الرِّضَا . أَلَا وَ إِنَّ الزُّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ » .

۴۔ ایک شخص نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق، فرمایا دس چیزیں ہیں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے زہد کی تعریف کتاب خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

٥ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ: كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شَكٌّ أَوْ شِرْكٌ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِتَفْرَغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دل جس میں شک و شرک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے انبیاء و اوصیاء نے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں

٦ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ عَلَامَةَ الرَّاغِبِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ زُهْدُهُ فِي عَاجِلِ زَهْرَةِ الدُّنْيَا، أَمَا إِنَّ زُهْدَ الزَّاهِدِ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا يَنْقُصُهُ مِمَّا قَسَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهَا وَإِنْ زَهِدَ؛ وَإِنَّ حِرْصَ الْحَرِيصِ عَلَىٰ عَاجِلِ زَهْرَةِ [الْحَيَاةِ] الدُّنْيَا لَا يَزِيدُهُ فِيهَا وَإِنْ حَرَصَ، فَالْمَغْبُونُ مَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْآخِرَةِ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص ثواب آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کرتا ہے جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقسیم الٰہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ اسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حریص کو حرص کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا۔ تو وہ ثواب آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَعْجَبَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهَا جَائِعاً خَائِفاً.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ بھوکے رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَحْزُونٌ

فَأَتَاهُ مَلَكٌ وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هٰذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ: افْتَحْ وَخُذْ مِنْهَا مَاشِئْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْقُصَ شَيْئاً عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ [۲]، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَقَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْكَلَامَ مِنْ مَلَكٍ يَقُولُهُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، حِينَ أُعْطِيتُ الْمَفَاتِيحَ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسولِ خدا صلعم محزون و مغموم برآمد ہوئے ان کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے ساتھ خزائنِ ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اے محمدؐ یہ خزائنِ ارض کی کنجیاں ہیں خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور جتنا چاہو لے لو تمہارا ثوابِ آخرت میرے نزدیک کم نہ ہوگا حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو۔ یہاں جمع وہ کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان چہارم پر اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

۹ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجَدْيٍ أَسَكَّ [۲] مُلْقًى عَلَى مَزْبَلَةٍ مَيِّتاً ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : كَمْ يُسَاوِي هٰذَا؟ فَقَالُوا: لَعَلَّهُ لَوْ كَانَ حَيّاً لَمْ يُسَاوِ دِرْهَماً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا الْجَدْيِ عَلَى أَهْلِهِ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزبلہ پر پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی انھوں نے کہا اگر یہ زندہ ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں، حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دنیا خدا کے نزدیک اہلِ دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

۱۰ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً زَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَهَا وَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَالَ : لَمْ يَطْلُبْ أَحَدٌ الْحَقَّ بِبَابٍ أَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ ضِدٌّ لِمَا طَلَبَ أَعْدَاءُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِمَّاذَا؟ قَالَ: مِنَ الرَّغْبَةِ فِيهَا. وَقَالَ: أَلَا مِنْ صَبَّارٍ كَرِيمٍ ؛ فَإِنَّمَا هِيَ أَيَّامٌ قَلَائِلُ؛ أَلَا إِنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَجِدُوا طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَزْهَدُوا فِي الدُّنْيَا .

قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا تَخَلَّى الْمُؤْمِنُ مِنَ الدُّنْيَا سَمَا[1] وَ وَجَدَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللهِ وَكَانَ عِنْدَ أَهْلِ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ قَدْ خُولِطَ[2] وَإِنَّمَا خَالَطَ الْقَوْمَ حَلَاوَةُ حُبِّ اللهِ فَلَمْ يَشْتَغِلُوا بِغَيْرِهِ.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقَلْبَ إِذَا صَفَا ضَاقَتْ بِهِ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْمُوَ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علمِ دین کا عالم بناتا ہے اور دنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں تو اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی اور یہ بھی فرمایا زہد سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا اور اعدا حق کے لیے ضد ہے اس چیز کی جو انھوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دنیا کی طرف ان کو رغبت ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم الطبع ہیں وہ دنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیوں کہ یہ تو چند روزہ ہے جب تک تم دنیا سے بے رغبت نہ ہوگے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے خالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا اور محبت خدا کی لذت اسے حاصل ہوئی اور اہلِ دنیا اسے مخبوط الحواس سمجھنے لگے اور لوگ حلاوت حب اللہ کو خبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں اور حضرت نے فرمایا۔ جب کسی دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے جو آسمان میں ہے

١١ ـ عَلِيٌّ؛ [عَنْ أَبِيهِ]: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ؛ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ؛ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ: مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ أَفْضَلَ مِنْ بُغْضِ الدُّنْيَا؛ وَإِنَّ لِذٰلِكَ لَشُعَباً كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شُعَباً فَأَوَّلُ مَا عُصِيَ اللهُ بِهِ الْكِبْرُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ، وَالْحِرْصُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَحَوَّاءَ[3] حِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: «كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ»[4] فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذٰلِكَ[5] عَلَى ذُرِّيَّتِهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذٰلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْعُلُوِّ وَالثَّرْوَةِ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ، فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا، فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذٰلِكَ: حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ، وَالدُّنْيَا دُنْيَاآنِ: دُنْيَا بَلَاغٍ[6] وَدُنْيَا مَلْعُونَةٌ.

۱۱۔ حضرت علی بن الحسینؑ سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسولؐ کی معرفت

کے بغض و نفس دنیا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور معاصی کی بھی شاخیں ہیں پس سب سے پہلی چیز خدا کی نافرمانی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا۔ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا اور حرص وہ معصیت (ترکِ اولیٰ) آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انھیں ضرورت نہ تھی لہذا یہ چیز روزِ قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہوگئی اور اولادِ آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو پھر حسد کہ جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اسی کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت و کلام و بلندی، مرتبہ اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبتِ دنیا میں جمع ہوگئی ہیں انبیاء اور علماء نے ان امور کو جانتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور ملعونہ بھی ہے۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا إِضْرَاراً بِالْآخِرَةِ وَفِي طَلَبِ الْآخِرَةِ إِضْرَاراً بِالدُّنْيَا ، فَأَضِرُّوا بِالدُّنْيَا فَإِنَّهَا أَوْلَى بِالْإِضْرَارِ .

۱۲۔ فرمایا رسولِ خدا نے طلبِ دنیا میں نقصان آخرت ہے اور طلبِ آخرت میں نقصان دنیا ہے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : حَدِّثْنِي بِمَا أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ أَكْثِرْ ذِكْرَ الْمَوْتِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُكْثِرْ إِنْسَانٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلَّا زَهِدَ فِي الدُّنْيَا .

۱۳۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو میرے لئے نفع بخش ہو۔ فرمایا۔ اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کر جو موت کا ذکر زیادہ کرتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ دَاوُدَ الْأَبْزَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ : ابْنَ آدَمَ لِدْ لِلْمَوْتِ وَاجْمَعْ لِلْفَنَاءِ وَابْنِ لِلْخَرَابِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کر فنا کے لئے گھر بنا بربادی کے لئے۔

۱۵ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا: إِنَّ الدُّنْيَا قَدِ ارْتَحَلَتْ مُدْبِرَةً، وَ إِنَّ الْآخِرَةَ قَدِ ارْتَحَلَتْ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، [أَلَا] وَكُونُوا مِنَ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبِينَ فِي الْآخِرَةِ.

أَلَا إِنَّ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بِسَاطاً، وَالتُّرَابَ فِرَاشاً، وَالْمَاءَ طِيباً، وَقُرِّضُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقْرِيضاً.

أَلَا وَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ.

أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ عِبَاداً كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ، وَكَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مُعَذَّبِينَ، شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ، وَقُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ، أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ، وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ، صَبَرُوا أَيَّاماً قَلِيلَةً، فَصَارُوا بِعُقْبَى رَاحَةٍ طَوِيلَةٍ، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجْأَرُونَ إِلَى رَبِّهِمْ، يَسْعَوْنَ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ، وَأَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ، عُلَمَاءُ، بَرَرَةٌ، أَتْقِيَاءُ كَأَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ مِنَ الْعِبَادَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَقُولُ: مَرْضَى ـ وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ ـ أَمْ خُولِطُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ: مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا.

۱۵ فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا پیچھے کی طرف جا رہی ہے اور آخرت آگے کی طرف آ رہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور ابنائے دنیا میں سے نہ بنو اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ۔ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذیذ مشروبات جانتے ہیں اور اسباب دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی اور زہد اختیار کیا مصائب دنیا اس کی نظر میں ہیچ ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہل جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہل دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے قلوب محزون اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقبیٰ میں انھیں راحت طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ حلیم و عالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوف خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فساد عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امر عظیم نے مغالطہ میں

میں ڈالا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکر جہنم اور اس کی تکالیف یاد کرکے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

١٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: يَاجَابِرُ وَاللهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ، وَإِنِّي لَمَشْغُولُ الْقَلْبِ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَاشَغَلَكَ وَمَاحَزَنَ قَلْبَكَ ؟ فَقَالَ يَاجَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبَهُ صَافِي خَالِصِ دِينِ اللهِ شَغَلَ قَلْبَهُ عَمَّا سِوَاهُ ؛ يَا جَابِرُ مَاالدُّنْيَا وَمَاعَسَىٰ أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا؟ هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْثَوْبٌ لَبِسْتَهُ أَوِامْرَأَةٌ أَصَبْتَهَا؟!

يَاجَابِرُ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَطْمَئِنُّوا إِلَى الدُّنْيَا بِبَقَائِهِمْ فِيهَا وَلَمْ يَأْمَنُوا قُدُومَهُمُ الْآخِرَةَ؛ يَاجَابِرُ الْآخِرَةُ دَارُقَرَارٍ ، وَالدُّنْيَادَارُفَنَاءٍ وَزَوَالٍ وَلٰكِنْ أَهْلَ الدُّنْيَا أَهْلُ غَفْلَةٍ وَكَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ هُمُ الْفُقَهَاءُ أَهْلُ فِكْرَةٍ وَعِبْرَةٍ ، لَمْ يُصِمَّهُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ مَاسَمِعُوا بِآذَانِهِمْ ، وَلَمْ يُعْمِهِمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ مَارَأَوْامِنَ الزِّينَةِ بِأَعْيُنِهِمْ فَفَازُوابِثَوَابِ الْآخِرَةِ ، كَمَافَازُوابِذٰلِكَ الْعِلْمِ .

وَاعْلَمْ يَاجَابِرُ أَنَّ أَهْلَ التَّقْوَىٰ أَيْسَرُأَهْلِ الدُّنْيَامَؤُونَةً وَأَكْثَرُهُمْ لَكَ مَعُونَةً، تَذْكُرُ فَيُعِينُونَكَ وَإِنْ نَسِيتَ ذَكَّرُوكَ ، قَوَّالُونَ بِأَمْرِ اللهِ قَوَّامُونَ عَلَىٰ أَمْرِ اللهِ، قَطَعُوامَحَبَّتَهُمْ بِمَحَبَّةِ رَبِّهِمْ وَوَحَشُوا الدُّنْيَا لِطَاعَةِ مَلِيكِهِمْ وَنَظَرُوا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَىٰ مَحَبَّتِهِ بِقُلُوبِهِمْ وَعَلِمُوا أَنَّ ذٰلِكَ هُوَالْمَنْظُورُ إِلَيْهِ ، لِعَظِيمِ شَأْنِهِ ، فَأَنْزِلِ الدُّنْيَا كَمَنْزِلٍ نَزَلْتَهُ ثُمَّ ارْتَحَلْتَ عَنْهُ ، أَوْكَمَالٍ وَجَدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَاسْتَيْقَظْتَ وَلَيْسَ مَعَكَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنِّي [إِنَّمَا] ضَرَبْتُ لَكَ هٰذَامَثَلاً ، لِأَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ اللُّبِّ وَالْعِلْمِ بِاللهِ كَفَيْءِالظِّلَالِ؛ يَاجَابِرُ فَاحْفَظْ مَااسْتَرْعَاكَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ دِينِهِ وَحِكْمَتِهِ وَلَاتَسْأَلَنَّ عَمَّالَكَ عِنْدَهُ إِلَّامَالَهُ عِنْدَ نَفْسِكَ ، فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَاعَلَىٰ غَيْرِمَاوَصَفْتُ لَكَ فَتَحَوَّلْ إِلَىٰ دَارِالْمُسْتَعْتَبِ ، فَلَعَمْرِي لَرُبَّ حَرِيصٍ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ شَقِيَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ وَلَرُبَّ كَارِهٍ لِأَمْرٍ قَدْ سَعِدَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِيُمَحِّصَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ»

۱۶۔ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل فکرمند ہے۔ میں نے کہا میں آپ کے فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا۔ اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا ہے کیا یہی نا کہ کچھ کھانا کھا لیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لی۔ اے جابر بندۂ مومن تو دنیا میں بقار کے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جانے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دار قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ، لیکن اہل دنیا غفلت میں

بڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہا و اہلِ فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امر جیسے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (از باب ضلالت کا بیان) اور نہیں روکتی ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثوابِ آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اے جابر جو لوگ اہلِ تقویٰ ہیں وہ بہ نسبت اہلِ دنیا کے بہت کم سامان زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدد سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امر خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امر خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انھوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے مالک کی اطاعت کی بناء پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے دنیا ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہلِ علم و عقل کے نزدیک دنیا سایہ کی مثل ہے اے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کی ہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و حکمت کے متعلق یہ سوال مت کرو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیا ہے یہ اتنا ہی ہوگا جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور تخیل تمہارے دل میں ہے تو خدا سے عذر خواہی کی طرف لوٹو، قسم اپنی عمر کی۔ اکثر حریص کسی امر کی طرف ایسے ہیں کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعثِ شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کراہت کرتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعثِ سعادت بن جاتی ہے اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو گناہوں سے الگ کر دیتا ہے اور کافروں کے لئے ثوابِ آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آنے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ: جَزَى اللهُ الدُّنْيَا عَنِّي مَذَمَّةً بَعْدَ رَغِيفَيْنِ مِنَ الشَّعِيرِ أَتَغَدَّى بِأَحَدِهِمَا وَأَتَعَشَّى بِالْآخَرِ وَبَعْدَ شَمْلَتَيِ الصُّوفِ أَتَّزِرُ بِإِحْدَاهُمَا وَأَتَرَدَّى بِالْأُخْرَى.

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوذرؓ نے کہا خدا مجھے جزا دے جب میں اس دنیا کی مذمت کرتا ہوں دو جَو کی روٹیوں کے بعد جن میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں اور ایک شام کو اور دو اونی پوششوں کے بعد جن میں سے ایک کو لنگ بناتا ہوں دوسری کو چادر۔

۱۸۔ وَعَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُوذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ كَأَنَّ شَيْئاً مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ شَيْئاً إِلَّا مَا يَنْفَعُ

خَيْرُهُ وَيَضُرُّ شَرُّهُ، إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ؛ يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ لَا يَشْغَلْكَ أَهْلٌ وَلَا مَالٌ عَنْ نَفْسِكَ، أَنْتَ يَوْمَ تُفَارِقُهُمْ كَضَيْفٍ بِتَّ فِيهِمْ ثُمَّ غَدَوْتَ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَمَنْزِلٍ تَحَوَّلْتَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَمَا بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْبَعْثِ إِلَّا كَنَوْمَةٍ نِمْتَهَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْتَ مِنْهَا؛ يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ قَدِّمْ لِمَقَامِكَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّكَ مُثَابٌ بِعَمَلِكَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ.

۱۸۔ ابوذر راوی ہیں کہ عبداللہ نے ایک خطبہ میں فرمایا ایک طالب علم کے لیے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا خیر نفع نہ دے اور شر نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ اے علم کے طلبگار کہیں اہل وعیال اور مال تجھے اپنے نفس سے غافل نہ کر دے ایک دن تیرا ان سے جدا ہونا لازم ہے تو دنیا میں ان کے درمیان ایک مہمان جیسا ہے جو کہیں صبح کرے کہیں شام، دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے موت اور بعث کے درمیان اتنا ہی وقت ہے جیسے کوئی سو کر جاگ اٹھے اے طلبگارِ علم آگے بڑھو ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں تجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا جیسا تو نے کیا ہے اس کا بدلہ ویسا ہی اے طلبگار علم تجھے ملے گا۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَالِي وَلِلدُّنْيَا إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُهَا كَمَثَلِ الرَّاكِبِ رُفِعَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَالَ تَحْتَهَا ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی مثال ایک سوار کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک درخت مل جائے اور وہ اس کے نیچے قیلولہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَثَلُ الْحَرِيصِ عَلَى الدُّنْيَا كَمَثَلِ دُودَةِ الْقَزِّ، كُلَّمَا ازْدَادَتْ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً. قَالَ: وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لُقْمَانُ ابْنَهُ: يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا قَبْلَكَ لِأَوْلَادِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ مَا جَمَعُوا وَلَمْ يَبْقَ مَنْ جَمَعُوا لَهُ، وَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مُسْتَأْجَرٌ قَدْ أُمِرْتَ بِعَمَلٍ وَوُعِدْتَ عَلَيْهِ أَجْراً فَأَوْفِ عَمَلَكَ وَاسْتَوْفِ أَجْرَكَ وَلَا تَكُنْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ شَاةٍ وَقَعَتْ فِي زَرْعٍ أَخْضَرَ فَأَكَلَتْ حَتَّى سَمِنَتْ فَكَانَ حَتْفُهَا عِنْدَ سِمَنِهَا وَلَكِنِ اجْعَلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ قَنْطَرَةٍ عَلَى نَهَرٍ جُزْتَ عَلَيْهَا وَتَرَكْتَهَا وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا آخِرَ الدَّهْرِ. أَخْرِبْهَا وَلَا تَعْمُرْهَا، فَإِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ بِعِمَارَتِهَا.

وَاعْلَمْ أَنَّكَ سَتُسْأَلُ غَداً إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَرْبَعٍ: شَبَابِكَ فِيمَا أَبْلَيْتَهُ؟

وَعُمْرِكَ فِيمَا أَفْنَيْتَهُ ؟ وَمَالِكَ مِمَّا اكْتَسَبْتَهُ؟ وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ؟ فَتَأَهَّبْ لِذٰلِكَ وَأَعِدَّ لَهُ جَوَاباً ؛ وَلَا تَأْسَ عَلَىٰ مَافَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ قَلِيلَ الدُّنْيَا لَايَدُومُ بَقَاؤُهُ وَ كَثِيرُهَا لَايُؤْمَنُ بَلَاؤُهُ ، فَخُذْ حِذْرَكَ وَجِدَّ فِي أَمْرِكَ ، وَاكْشِفِ الْغِطَاءَ عَنْ وَجْهِكَ وَتَعَرَّضْ لِمَعْرُوفِ رَبِّكَ وَ جَدِّدِ التَّوْبَةَ فِي قَلْبِكَ وَاكْمُشْ فِي فَرَاغِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْصَدَ قَصْدُكَ وَيُقْضَىٰ قَضَاؤُكَ وَيُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَاتُرِيدُ .

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرصِ دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ تنتا جاتا ہے اتنا ہی اس میں پھنستا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے نکلنا ممکن نہیں ہوتا اور وہ اسی میں مرکر رہ جاتا ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا۔ لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا۔ تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا گیا اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو۔ پس تم اپنا کام پورا کرو تب مستحق اجر ہوگے اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ بنو جو کسی ہرے بھرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹاپا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے دنیا مثل ایک پل کے ہے جو ایک نہر پر ہو تم اس سے گزرتے چلے گئے اب کبھی اس کی طرف نہ لوٹو گے اور اس کی بردباری کو آباد نہ کرو گے۔ یہ سمجھ لو کہ روزِ قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا شباب کیسے گزرا، عمر کو کن مشاغل میں ختم کیا۔ مال کس طرح سے کمایا تھا اور کہاں کہاں خرچ کیا تھا اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ، جو چیز سامانِ دنیا سے گئی اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کم ہے تو اسے بقا نہیں، زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں، ڈرتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش کرتے رہو اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل بنو، دل سے توبہ بار بار کرتے رہو اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ کہ ملک الموت آدبائے اور زندگی کا خاتمہ کرکے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَامُوسَىٰ لَاتَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا رُكُونَ الظَّالِمِينَ وَرُكُونَ مَنِ اتَّخَذَهَا أَباً وَأُمّاً يَامُوسَىٰ لَوْ وَكَلْتُكَ إِلَىٰ نَفْسِكَ لِتَنْظُرَ لَهَا إِذاً لَغَلَبَ عَلَيْكَ حُبُّ الدُّنْيَا وَزَهْرَتُهَا ، يَامُوسَىٰ نَافِسْ فِي الْخَيْرِ أَهْلَهُ وَاسْتَبِقْهُمْ إِلَيْهِ ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كَاسْمِهِ وَاتْرُكْ مِنَ الدُّنْيَا مَابِكَ الْغِنَىٰ عَنْهُ وَلَاتَنْظُرْ عَيْنُكَ إِلَىٰ كُلِّ مَفْتُونٍ بِهَا وَمُوكَلٍ إِلَىٰ نَفْسِهِ ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ فِتْنَةٍ بَدْؤُهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَلَاتَغْبِطْ أَحَداً بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَإِنَّ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ تَكْثُرُ الذُّنُوبُ لِوَاجِبِ الْحُقُوقِ ، وَلَاتَغْبِطَنَّ أَحَداً بِرِضَى النَّاسِ عَنْهُ ، حَتَّىٰ تَعْلَمَ أَنَّ اللهَ رَاضٍ عَنْهُ. وَلَاتَغْبِطَنَّ مَخْلُوقاً بِطَاعَةِ النَّاسِ لَهُ ، فَإِنَّ طَاعَةَ النَّاسِ لَهُ وَاتِّبَاعَهُمْ إِيَّاهُ عَلَىٰ غَيْرِ الْحَقِّ هَلَاكٌ لَهُ وَلِمَنِ اتَّبَعَهُ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدا نے موسیٰ سے کہا اے موسیٰ دنیا پر ایسا بھروسہ نہ کرو جیسا ظالم لوگ کرتے ہیں یا جو دنیا کو ماں باپ سمجھ کر اعتماد کرتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر میں اپنی توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر چھوڑ دیتا تو حب دنیا ضرور تجھ پر غالب آجاتی اور اس کی تازگی تیرا دل لبھاتی۔ اے موسیٰ امر خیر میں اس کے اہل کے لئے زیادتی کے طالب ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ، خیر مثل اپنے مفہوم کے خیر ہے۔ دنیا سے اس چیز کو رد کرو جس سے بے پروائی حاصل نہ ہو اور اس کے پلنے کی طرف تم مضطر نہ ہو اور للچائی ہوئی نظروں سے۔ دیتا ہے فدا ہونے والے کو جو ہر سکے وہ بدلے میں اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا ہو اور لوگوں کے مال کی کثرت سے دل تنگ نہ ہو کیونکہ زیادتی مال کثرت گناہ کا باعث ہوتی ہے حقوق واجبہ ادا نہ کرنے کے باعث اور اس پر بھی دل تنگ نہ ہو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں ہاں اس سے اللہ راضی ہو تو ضرور غبطہ کرو اور غبطہ نہ کرو اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں کیونکہ غیر حق پر جو اطاعت ہوگی تو مطیع اور مطاع دونوں کے لئے باعث ہلاکت ہوگی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: إِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ مَا أَلْيَنَ مَسَّهَا وَفِي جَوْفِهَا السَّمُّ النَّاقِعُ، يَحْذَرُهَا الرَّجُلُ الْعَاقِلُ، وَيَهْوِي إِلَيْهَا الصَّبِيُّ الْجَاهِلُ.

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے چھونے میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل، عاقل اس سے بچتا ہے، نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَعِظُهُ: أُوصِيكَ وَنَفْسِي بِتَقْوَى مَنْ لَا تَحِلُّ مَعْصِيَتُهُ وَلَا يُرْجَى غَيْرُهُ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِهِ، فَإِنَّ مَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَقَوِيَ وَشَبِعَ وَرَوِيَ، وَرُفِعَ عَقْلُهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، فَبَدَنُهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَقَلْبُهُ وَعَقْلُهُ مُعَايِنُ الْآخِرَةِ، فَأَطْفَأَ بِضَوْءِ قَلْبِهِ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَذَّرَ حَرَامَهَا وَجَانَبَ شُبُهَاتِهَا وَأَضَرَّ وَاللهِ بِالْحَلَالِ الصَّافِي إِلَّا مَا لَابُدَّ لَهُ مِنْ كِسْرَةٍ[1] [مِنْهُ] يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَثَوْبٍ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ، مِنْ أَغْلَظِ مَا يَجِدُ وَأَخْشَنِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِيمَا لَابُدَّ لَهُ مِنْهُ ثِقَةٌ وَلَا رَجَاءٌ، فَوَقَعَتْ ثِقَتُهُ وَرَجَاؤُهُ عَلَى خَالِقِ الْأَشْيَاءِ، فَجَدَّ وَاجْتَهَدَ وَأَتْعَبَ بَدَنَهُ حَتَّى بَدَتِ الْأَضْلَاعُ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ، فَأَبْدَلَ اللهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَشِدَّةً فِي عَقْلِهِ وَمَا ذُخِرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ، فَارْفُضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُعْمِي وَيُصِمُّ وَيُبْكِمُ وَيُذِلُّ الرِّقَابَ، فَتَدَارَكْ

مَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِكَ وَلَا تَقُلْ غَداً [أَ]وْ بَعْدَ غَدٍ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الْأَمَانِيِّ وَالتَّسْوِيفِ حَتَّى أَتَاهُمْ أَمْرُ اللهِ بَغْتَةً وَهُمْ غَافِلُونَ ، فَنُقِلُوا عَلَى أَعْوَادِهِمْ إِلَى قُبُورِهِمُ الْمُظْلِمَةِ الضَّيِّقَةِ وَقَدْ أَسْلَمَهُمُ الْأَوْلَادُ وَالْأَهْلُونَ ، فَانْقَطِعْ إِلَى اللهِ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ، مِنْ رَفْضِ الدُّنْيَا وَعَزْمٍ لَيْسَ فِيهِ انْكِسَارٌ وَلَا انْخِزَالٌ ، أَعَانَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَفَّقَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْضَاتِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معصیت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے غیر سے نہیں ملتا، جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، قوی ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہلِ دنیا سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہلِ دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے جب دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دیتا ہے پس وہ برا سمجھتا ہے حرام چیزوں کو اور کنارہ کش ہو جاتا ہے شبہات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوائے اس قوت لا یموت کے جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کپڑا لیا جس سے ستر عورتین ہو جائے وہ بھی موٹا اور کھردرا جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کسی سے امید نہ تھی۔ اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اور امید بھی۔ اس نے ریاضت میں اپنے بدن کو بہت تعب میں ڈالا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں نکل آئیں اور آنکھیں دھنس گئیں۔ خدا نے اس کے بدلے میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ آخرت کو اور بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا کیونکہ محبتِ دنیا آدمی کو اندھا، گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو جھکا دیتی ہے لہٰذا جتنی عمر باقی ہے اس میں اپنی کمی کو پورا کر لو اور کل اور پرسوں پر اٹھا نہ رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آ گیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے۔ لوگ ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں دبا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں۔ جاتے ہیں ایسے قلب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا ارادہ ہی رہا تھا۔ خدا ہماری اور تمہاری مدد کرے اپنی اطاعت میں اور توفیق دے ہم کو اور تم کو اپنی مرضی کی۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَاءِ الْبَحْرِ كُلَّمَا شَرِبَ مِنْهُ الْعَطْشَانُ ازْدَادَ عَطَشاً حَتَّى يَقْتُلَهُ .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے پیاسا جتنا پئے پیاس بڑھتی جاتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے۔

۲۵ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لِلْحَوَارِيِّينَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا لَا يَأْسَى (٢) أَهْلُ الدُّنْيَا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا أَصَابُوا دُنْيَاهُمْ.

۲۵۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ دنیا سے جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو جیسے اہل دنیا افسوس نہیں کرتے اس چیز پر جو دین کے متعلق ان سے فوت ہو گئی۔

ایک سو نوے واں باب

تتمہ باب سابق

(بـاب) ۱۹۰

۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي، لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا كَفَفْتُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں راہ معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان و زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سودا کرتا ہوں۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَبَهَائِي وَعُلُوِّ ارْتِفَاعِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا جَعَلْتُ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَهِمَّتَهُ فِي آخِرَتِهِ وَضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ.

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو اکیانوّے واں باب

قناعت

(باب القناعة) ۱۹۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِيَّاكَ أَنْ تَطْمَحَ بَصَرَكَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ، فَكَفَى بِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ» وَقَالَ: «وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَإِنْ دَخَلَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَاذْكُرْ عَيْشَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، فَإِنَّمَا كَانَ قُوتُهُ الشَّعِيرَ وَحَلْوَاهُ التَّمْرَ وَوَقُودُهُ السَّعَفَ إِذَا وَجَدَهُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجے کا ہے دولت و ثروت میں اس پر نظر نہ کرو، تمہارے لئے کافی ہے خدا کا یہ فرمانا جو اس نے اپنے نبی سے کہا ہے لوگوں کا مال اور اولاد تم کو تعجب میں نہ ڈالے اور یہ بھی فرمایا۔ اپنی آنکھیں مت اٹھاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے۔" امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا نانِ جو تھی ان کا حلوہ کھجور اور ان کا چراغ درختِ خرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، جَمِيعاً، عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترک طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْمَعَاشِ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْعَمَلِ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوا خدا اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: ابْنَ آدَمَ كُنْ كَيْفَ شِئْتَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ، مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْقَلِيلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللهُ مِنْهُ الْيَسِيرَ مِنَ الْعَمَلِ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَؤُونَتُهُ وَزَكَتْ مَكْسَبَتُهُ وَخَرَجَ مِنْ حَدِّ الْفُجُورِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا جو قلیل رزق پر اللہ سے راضی ہوا خدا نے اس کے عمل قلیل کو قبول کیا اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ ہلکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يُقْنِعْهُ مِنَ الرِّزْقِ إِلَّا الْكَثِيرُ لَمْ يَكْفِهِ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا الْكَثِيرُ، وَمَنْ كَفَاهُ مِنَ الرِّزْقِ الْقَلِيلُ فَإِنَّهُ يَكْفِيهِ مِنَ الْعَمَلِ الْقَلِيلُ.

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو نہیں کافی ہوتا اس کو مگر عمل کثیر اور جس نے قناعت کی رزق قلیل پر تو اس کے لیے کافی ہوتا عمل قلیل۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنَ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ أَيْسَرَ مَا فِيهَا يَكْفِيكَ، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تُرِيدُ مَا لَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ كُلَّ مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو سامان دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سامان بھی کافی ہو جائے گا اور اگر کفایت کا ارادہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اشْتَدَّتْ حَالُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَسَأَلْتَهُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا يَعْنِي غَيْرِي، فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَعْلَمَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَشَرٌ فَأَعْلِمْهُ، فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ

حَتّىٰ فَعَلَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ ثَلاثاً ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاسْتَعارَ مِعْوَلاً ثُمَّ أَتَى الْجَبَلَ ، فَصَعِدَهُ فَقَطَعَ حَطَباً ثُمَّ جاءَ بِهِ فَباعَهُ بِنِصْفِ مُدٍّ مِنْ دَقِيقٍ فَرَجَعَ بِهِ فَأَكَلَهُ . ثُمَّ ذَهَبَ مِنَ الْغَدِ ؛ فَجاءَ بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَباعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ وَيَجْمَعُ حَتّىٰ اشْتَرىٰ مِعْوَلاً ثُمَّ جَمَعَ حَتّىٰ اشْتَرىٰ بَكْرَيْنِ وَ غُلاماً ثُمَّ أَثْرىٰ حَتّىٰ أَيْسَرَ فَجاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَعْلَمَهُ كَيْفَ جاءَ يَسْأَلُهُ وَ كَيْفَ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فَقالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : قُلْتُ لَكَ : مَنْ سَأَلَنا أَعْطَيْناهُ وَ مَنِ اسْتَغْنىٰ أَغْناهُ اللهُ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اصحاب رسولؐ میں سے ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بی بی نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم رسول اللہ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا ہم نے اس کو عطا کر دیا اور جس نے طلب میں بے نیازی چاہی خدا نے اسے بے نیاز کر دیا۔ اس نے دل میں کہا۔ یہ حضرت نے میرے ہی لئے کہا ہے پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں (غیب دان نہیں ہماری عسرت کا حال کیا معلوم) پھر جاؤ اپنا حال بیان کرو۔ وہ پھر آیا حضرت نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کلہاڑی عاریتاً لی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں اور بازار میں لا کر ایک مُد آٹے کے عوض ان کو بیچا اور کھانا کھایا۔ دوسرے روز پھر گیا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر اس نے کلہاڑی خریدی اور پھر پیسہ جمع کر کے دو اونٹ خریدے اور ایک غلام یہاں تک کہ وہ مالدار ہو گیا اور رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا آپ نے پھر وہی فرمایا جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا اور جس نے خدا سے بے نیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفُراتِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَنْ أَرادَ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النّاسِ فَلْيَكُنْ بِما فِي يَدِ اللهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِما فِي يَدِ غَيْرِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غنی بننے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ جو اللہ کے ید قدرت میں ہے اس پر اعتماد کرے نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹ ۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہما السلام قالَ : مَنْ قَنَعَ بِما رَزَقَهُ اللهُ فَهُوَ مِنْ أَغْنَى النّاسِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ: شَكَا رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ يَطْلُبُ فَيُصِيبُ وَلَا يَقْنَعُ، وَتُنَازِعُهُ نَفْسُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَقَالَ: عَلِّمْنِي شَيْئاً أَنْتَفِعْ بِهِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ يُغْنِيكَ، فَأَدْنَى مَا فِيهَا يُغْنِيكَ، وَإِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ لَا يُغْنِيكَ فَكُلُّ مَا فِيهَا لَا يُغْنِيكَ.

۱۰۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا جو طلب کرتا ہوں پالیتا ہوں لیکن میرا دل قانع نہیں ہوتا اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلا رہتا ہے لہذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا اگر جو چیز تیرے لئے کافی ہے تجھے بے نیاز بنادے تو دنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنادے گی اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی تو دنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی۔

۱۱ - عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ كَانَ أَيْسَرُ مَا فِيهَا يَكْفِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْءٌ يَكْفِيهِ.

۱۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو سامان دنیا سے اتنے پر راضی ہو گیا جو اس کے لئے کافی ہو تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہوگا ورنہ اس کے لئے دنیا کی کوئی شے کافی نہ ہوگی۔

ایک سو بانوے واں باب

کفاف (عطائے رزق بقدر ضرورت)

(بَابُ الْكَفَافِ) ۱۹۲

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي رَجُلاً خَفِيفَ الْحَالِ، ذَا حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ بِالْغَيْبِ، وَكَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ جَعَلَ رِزْقَهُ كَفَافاً، فَصَبَرَ عَلَيْهِ، عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اولیاء میں مجھے سب زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تاکہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخل غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گمنام ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے۔ جب جلد اس کی موت آ گئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَ كَانَ عَيْشُهُ كَفَافاً .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لیے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

٣ ـ النَّوْفَلِيُّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللَّهُمَّ ارْزُقْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ وَمَنْ أَحَبَّ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْعَفَافَ وَالْكَفَافَ وَارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْمَالَ وَالْوَلَدَ.

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے یا اللہ محمد و آل محمد کو رزق دے۔ پاک دامنی اور بقدرت ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرَاعِي إِبِلٍ فَبَعَثَ يَسْتَسْقِيهِ ، فَقَالَ : أَمَّا مَا فِي ضُرُوعِهَا فَصَبُوحُ الْحَيِّ وَأَمَّا مَا فِي آنِيَتِنَا فَغَبُوقُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِرَاعِي غَنَمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَسْتَسْقِيهِ فَحَلَبَ لَهُ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَأَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهِ فِي إِنَاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِشَاةٍ وَ قَالَ : هٰذَا مَا عِنْدَنَا وَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ نَزِيدَكَ زِدْنَاكَ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللَّهُمَّ ارْزُقْهُ الْكَفَافَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ دَعَوْتَ لِلَّذِي رَدَّكَ بِدُعَاءٍ عَامَّتُنَا نُحِبُّهُ وَدَعَوْتَ لِلَّذِي أَسْعَفَكَ بِحَاجَتِكَ بِدُعَاءٍ كُلُّنَا نَكْرَهُهُ؟! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ مَا قَلَّ وَ كَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى: اَللَّهُمَّ ارْزُقْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْكَفَافَ .

۴۔ حضرت علی بن الحسینؑ سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ کا گزر ایک اونٹوں کے چرواہے کی طرف سے ہوا۔ آپؐ نے اسے بھیجا کہ پینے کے لیے کچھ دودھ لائے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے رسول اللہ نے دعا کی۔ خداوندا اسے کثرت سے مال اور اولاد دے۔ پھر

آپؐ کا گزر بکریوں کے چرواہے کی طرف ہوا آپؐ نے اس سے دودھ مانگا اس نے جتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا وہ سب لیا اور جتنا برتنوں میں تھا وہ رسولؐ اللہ کے برتنوں میں انڈیل دیا اور ایک بکری حضرت کے پاس بھیجی اور کہا ہمارے پاس یہ ہے اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو لایا جائے۔ آپ نے اس کے لئے دعا۔ خداوندا اس کو بقدر کفایت رزق دے ایک صحابی نے کہا آپؐ نے اس شخص کے لیے جس نے آپؐ کی خواہش رد کی۔ وہ دعا دی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں اور جس نے آپ کی حاجت پوری کی اس کے لئے وہ دعا کی جسے ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا جو کم ہو اور کفایت کرے۔ وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یاد خدا سے غافل کرے۔ خداوندا رزق محمدؐ و آلِ محمدؐ کو بقدر ضرورت دے۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَحْزَنُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ قَتَرْتُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَقْرَبُ لَهُ مِنِّي . وَيَفْرَحُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنِّي .

۵۔ فرمایا صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا میرا بندہ محزون ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: [قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله:] قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي عَبْداً مُؤْمِناً ذَا حَظٍّ مِنْ صَلَاحٍ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَعَبَدَ اللهَ فِي السَّرِيرَةِ، وَكَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ فَلَمْ يُشَرْ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافاً، فَصَبَرَ عَلَيْهِ فَعُجِّلَتْ بِهِ الْمَنِيَّةُ، فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا ہے کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابلِ غبطہ وہ ہے جو صاحبِ نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو اپنے رب کی عبادت میں یعنی دل سے اللہ کی عبادت کرے۔ لوگوں میں ایسا گمنام ہو کہ اس کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو وہ اس پر صبر کرے اور بہت جلد اس کو موت آجائے تو اس کا ترکہ تھوڑا سا ہو اور اس پر رونے والے کم ہوں۔

ایک سو ترانوے واں باب

امرِ خیر میں تعجیل

(بَابُ) ۱۹۳

(تَعْجِيلِ فِعْلِ الْخَيْرِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ : حَدَّثَنِي حَمْزَةُ ابْنُ حُمْرَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلَا يُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَوْ صَامَ الْيَوْمَ فَيُقَالُ لَهُ : اعْمَلْ مَا شِئْتَ بَعْدَهَا فَقَدْ غَفَرَ [اللهُ] لَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کر خدا تجھے بخشش دے گا۔

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قبیح کرے گا بخش دیا جائے گا لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں، اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہوا کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے روکتی ہے تو اعمال قبیح کے نزدیک ہی نہ جائے گا لیکن اگر کوئی گناہ صغیرہ سرزد ہو جائے اتفاقاً تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : افْتَتِحُوا نَهَارَكُمْ بِخَيْرٍ وَأَمْلُوا عَلَى حَفَظَتِكُمْ فِي أَوَّلِهِ خَيْراً وَفِي آخِرِهِ خَيْراً ، يُغْفَرْ لَكُمْ مَا بَيْنَ ذَٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو جلدی سے کر گزرو تمہیں کیا معلوم کہ کیا امر مانع خیر حادث ہو جائے۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبَادِرْ ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا يَحْدُثُ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظ فرشتوں (کراماً کاتبین) کے دفتر میں اوّل روز اور آخر روز نیکی درج کرادو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی تو انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجَّلُ .

۴۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَصُومُ الْيَوْمَ الْحَارَّ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللهِ فَيُعْتِقُهُ اللهُ بِهِ مِنَ النَّارِ ؛ وَلَا تَسْتَقِلَّ مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ شِقَّ تَمْرَةٍ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو بندہ جب گرم دن میں روزہ رکھتا ہے تو خدا اسے آتشِ جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز تم کو خدا سے قریب کردے اسے کم نہ سمجھو اگرچہ وہ چھوہارے کا ایک ریشہ ہی کیوں نہ ہو۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ فَلْيُعَجِّلْهُ وَلَا يُؤَخِّرْهُ ؛ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئاً أَبَداً ؛ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا ، فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ اللهُ سُبْحَانَهُ فَيَقُولُ : لَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیئے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہیے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیونکہ بسا اوقات ایسے گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا

٧ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا

هَمَمْتَ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رُبَّمَا اطَّلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَداً؛ وَإِذَا هَمَمْتَ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَعْمَلْهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا اطَّلَعَ اللهُ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الٰہی میں کوئی نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے مبتلائے عذاب نہ کروں گا اور جب تم بدی کا ارادہ کرو تو اسے عمل میں نہ لاؤ، بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الٰہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھے نہ بخشوں گا۔

۸ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ أَوْ صِلَةٍ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ فَلْيُبَادِرْ لَا يَكُفَّاهُ عَنْ ذَلِكَ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلہ رحم کا ارادہ کرتے ہو تو داہنے بائیں دو شیطان آموجود ہوتے ہیں پس جلدی کرو تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيُعَجِّلْهُ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ تَأْخِيرٌ فَإِنَّ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَظْرَةً.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیونکہ درصورت تاخیر شیطان کی نظر اس پر رہتی ہے

۱۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ ثَقَّلَ الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَثِقَلِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَخِفَّتِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۔ میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہل شر پر شر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے

جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا۔

ایک سو چورانوے واں باب
انصاف و عدل

((بَابُ) ۱۹۴
☆(الإِنْصَافِ وَالْعَدْلِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ جَدِّهِ [عَنْ] أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ : طُوبَى لِمَنْ طَابَ خُلُقُهُ وَطَهُرَتْ سَجِيَّتُهُ وَصَلُحَتْ سَرِيرَتُهُ وَحَسُنَتْ عَلَانِيَتُهُ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱- فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فرمایا۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے زیادہ مال راہِ خدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ يَضْمَنُ لِي أَرْبَعَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ ؟ أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ فَقْراً ، وَأَفْشِ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ ، وَاتْرُكِ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقّاً ، وَأَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ .

۲- فرمایا کون ہے جو ضامن ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا، خرچ کرو راہِ خدا میں اور افلاس سے نہ ڈرو اور سلام کو دنیا میں عام کرو یعنی ہر مسلمان مرد کو سلام کرو اور جھگڑے کو چھوڑ دو چاہے تم حق پر ہی ہو اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ جَارُودَ أَبِي الْمُنْذِرِ قَالَ :

سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سَيِّدُ الْأَعْمَالِ ثَلَاثَةٌ : إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى لَا تَرْضَى بِشَيْءٍ إِلَّا رَضِيتَ لَهُمْ مِثْلَهُ وَمُؤَاسَاتُكَ الْأَخَ فِي الْمَالِ وَذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَقَطْ وَلَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَخَذْتَ بِهِ أَوْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ تَرَكْتَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے سردار اعمال تین چیزیں ہیں اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا یہاں تک کر تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مگر صرف سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے اسے بجا لائے اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُعَلَّى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ رُومِيِّ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامٍ لَهُ : أَلَا إِنَّهُ مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا عِزّاً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرتا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

٥۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ هُمْ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ : رَجُلٌ لَمْ تَدْعُهُ قُدْرَةٌ فِي حَالِ غَضَبِهِ إِلَى أَنْ يَحِيفَ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدِهِ ، وَرَجُلٌ مَشَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِلْ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ بِشَعِيرَةٍ ، وَرَجُلٌ قَالَ بِالْحَقِّ فِيمَا لَهُ وَعَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہوں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اوّل وہ شخص کہ جب اسے غصہ آئے تو باوجود کمزور پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر کبھی بقدر ایک جَو کے ظلم نہ کرے تیسرے وہ کہ حق بات کہے چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

٦۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَزَّازِ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ، فَذَكَرَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تمھیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پھر تین چیزوں کا ذکر کیا جن میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سَيِّدُ الْأَعْمَالِ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَ مُوَاسَاةُ الْأَخِ فِي اللهِ وَذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، سردار اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرنا ہے اور قربتہً الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور ہر حال میں ذکر خدا کرنا۔

۸ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَزَّازِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ [ثَلَاثٌ] قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُوَاسَاتُكَ أَخَاكَ وَذِكْرُ اللهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ ذَاكَ وَلَكِنْ ذِكْرُ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ إِذَا هَجَمْتَ عَلَى طَاعَةٍ أَوْ عَلَى مَعْصِيَةٍ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمھیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے وہ کیا ہے، راوی نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف، دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کہہ دینا ہی کافی نہیں اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الٰہی کو از روئے اطاعت بجا لایا جائے اور جس امر کی نہی کی ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کیا جائے۔

۹ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالٍ ثَلَاثٍ يُحْرَمُهَا، قِيلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الْمُوَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَ ذِكْرُ اللهِ كَثِيراً، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ، [وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ] وَلَكِنْ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا أُحِلَّ لَهُ وَذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین خصلتوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں بتلا نہیں کیا گیا پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی باوجود قدرت وطاقت کے اور انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد لیکن میری یہ مراد نہیں کہ صرف سبحان اللہ والحمد اللہ کہنے پر اکتفا کرے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب حلال روزی ملے تو اسے یاد کرے اور جب حرام سے بچے اسے یاد کرے۔

١٠ ـ عدّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَبْنِ أبي عَبْدِاللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إبْراهيمَ بْنِ أبي الْبِلادِ، عَنْ أبيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أبي الْبِلادِ رفعهُ قالَ : جاءَ أعْرابِيٌّ إلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُريدُ بَعْضَ غَزَواتِهِ، فَأخَذَ بِغَرْزِ راحِلَتِهِ فَقالَ : يارَسُولَ اللهِ عَلِّمْني عَمَلاً أدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، فَقالَ: ماأحْبَبْتَ أنْ يَأتِيَهُ النّاسُ إلَيْكَ فَأْتِهِ إلَيْهِمْ وَما كَرِهْتَ أنْ يَأتِيَهُ النّاسُ إلَيْكَ فَلاتَأْتِهِ إلَيْهِمْ ، خَلِّ سَبيلَ الرّاحِلَةِ .

۱۰۔ جب حضرت رسولِ خدا صلعم کسی جہاد کے لئے جارہے تھے ایک بدو عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تھام کر کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کر بس رکاب چھوڑ کہ میں جاؤں۔

١١ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشامٍ، عَنْ عَبْدِالْكَريمِ عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : الْعَدْلُ أحْلى مِنَ الْماءِ يُصيبُهُ الظَّمْآنُ ، ماأوْسَعَ الْعَدْلَ إذا عُدِلَ فيهِ وَإنْ قَلَّ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو ملے اور کیسا اچھا عدل ہے جب ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أصْحابِهِ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ أنْصَفَ النّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رُضِيَ بِهِ حَكَماً لِغَيْرِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عيسى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنانٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عِمْرانَ ابْنِ

ميثم، عَنْ يعقوبَ بنِ شُعيبٍ، عَنْ أبي عبدالله عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إلى آدَمَ عليه السلام أنّي سَأَجْمَعُ لَكَ الكَلامَ في أَرْبَعِ كَلِماتٍ، قَالَ: يَارَبِّ وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: وَاحِدَةٌ لي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ: يَارَبِّ بَيِّنْهُنَّ لي حَتّى أَعْلَمَهُنَّ، قَالَ: أَمَّا الَّتي لي فَتَعْبُدُني لاتُشْرِكُ بي شَيْئاً، وَأَمَّا الَّتي لَكَ فَأَجْزِيكَ بِعَمَلِكَ أَحْوَجَ مَاتَكُونُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الَّتي بَيْني وَبَيْنَكَ فَعَلَيْكَ الدُّعاءُ وَعَلَيَّ الإجابَةُ، وَأَمَّا الَّتي بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَاتَرْضَى لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَاتَكْرَهُ لِنَفْسِكَ.

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی میں تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا آدم نے کہا اے میرے رب وہ کیا ہیں۔ فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدایا بیان کر تاکہ میں جانوں۔ فرمایا جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو شریک نہ بنا اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ میں تیرے عمل کی جزا دوں گا جس کی طرف تیری احتیاج ہوگی اور جو چیز میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر میں قبول کروں اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے ناپسند کرے وہی اوروں کے لئے ناپسند کر۔

۱۴۔ أبو عَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمانَ، عَنْ رَوْحِ ابْنِ أُخْتِ المُعَلّى، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا، فَإنَّكُمْ تَعِيبُونَ عَلى قَوْمٍ لايَعْدِلُونَ.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گھر والوں کے درمیان کیونکہ تم ناپسند کرتے ہو ان لوگوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۵۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: العَدْلُ أَحْلى مِنَ الشَّهْدِ، وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَأَطْيَبُ ريحاً مِنَ المِسْكِ.

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام کہ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے مسکہ سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ إسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ثَلاثُ خِصالٍ مَنْ كُنَّ فيهِ أَوْ واحِدَةٌ مِنْهُنَّ

كَانَ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: رَجُلٌ أَعْطَى النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ، وَرَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ رِجْلاً وَلَمْ يُؤَخِّرْ رِجْلاً حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ لِلَّهِ رِضًى، وَرَجُلٌ لَمْ يَعِبْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِعَيْبٍ حَتَّى يَنْفِيَ ذَلِكَ الْعَيْبَ عَنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْفِي مِنْهَا عَيْباً إِلَّا بَدَا لَهُ عَيْبٌ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ شُغُلاً بِنَفْسِهِ عَنِ النَّاسِ.

۱۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں یا ان میں سے ایک بھی ہو تو وہ روز قیامت عرشِ الٰہی کے نیچے ہوگا جب کہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا پہلے وہ شخص جو اپنی طرف سے لوگوں کو وہ دے جو وہ دوسروں سے مانگنا چاہتا ہے دوسرے وہ جو کسی کو نہ آگے بڑھاتا ہے نہ پیچھے ہٹاتا ہے جب تک اس میں خدا کی مرضی کو نہ جان لے، تیسرے کسی بندۂ مسلم کو عیب نہیں لگاتا جب تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور نہیں کرلیتا اور یہ عیب دور نہیں ہوسکتا جب تک یہ اپنا عیب اس پر ظاہر نہ ہو اور انسان کے لیے یہ شغل کافی ہے کہ وہ لوگوں سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے نفس کی طرف توجہ کرے۔

۱۷ ـ مِنْهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ وَاسَى الْفَقِيرَ مِنْ مَالِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ فَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ حَقّاً.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مال میں سے فقیر کی مدد کرتا ہے اور وہ لوگوں اور اپنے نفس کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ سچا مومن ہے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا تَدَارَأَ اثْنَانِ فِي أَمْرٍ قَطُّ، فَأَعْطَى أَحَدُهُمَا النَّصَفَ صَاحِبَهُ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ إِلَّا أُدِيلَ مِنْهُ.

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہؑ نے جب دو شخص کسی امر میں نزاع کریں تو چاہیے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی کے معاملہ میں انصاف کرے اور یہ انصاف مقبول نہ ہوگا جب تک وہ مال نہ دیا جائے جو باعث نزاع ہو۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ أَحَدُهُمْ مَنْ حَكَمَ فِي نَفْسِهِ بِالْحَقِّ.

۱۹۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اللہ کی ایک جنت ہے جس میں نہ داخل ہوں گے مگر تین قسم کے لوگ، ایک ان میں سے وہ ہے جو اپنے نفس کو حق پر قائم رہنے کا حکم دے۔

۲۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصِيبُهُ الظَّمْآنُ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلَ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ.

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جس کو پیاسا پی لے اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

ایک سو پچانوے واں باب

لوگوں سے استغنا

(بَابُ) ۱۹۵

(الإِسْتِغْنَاءِ عَنِ النَّاسِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قائم اللیل ہونا اور اس کی عزت لوگوں سے بے پرواہی میں ہے

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَسْأَلَ رَبَّهُ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ فَلْيَيْأَسْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ وَلَا يَكُونُ لَهُ رَجَاءٌ إِلَّا عِنْدَ اللهِ، فَإِذَا عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے بالکلیہ مایوس ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کرے گا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے پورا کرے گا۔

۳ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

وَمَنْ لَمْ يَرْجُ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَرَدَّ أَمْرَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ اسْتَجَابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھلائی پوری کی اس امر میں دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے انسان اس سے اپنی طمع کو قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے امید نہ رکھے گا اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کریگا

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: طَلَبُ الْحَوَائِجِ إِلَى النَّاسِ اسْتِلابٌ[1] لِلْعِزِّ وَمَذْهَبَةٌ لِلْحَيَاءِ وَالْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ وَالطَّمَعُ هُوَ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ.

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھونا ہے اور حیا کا رخصت کرنا ہے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پروا ہونا مومن کے لئے دین میں عزت ہے اور طمع وہ تو ظاہر بظاہر فقیری ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ اكْتُبْ لِي إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ الْكَاتِبِ لَعَلِّي أُصِيبُ مِنْهُ قَالَ: أَنَا أَضَنُّ بِكَ أَنْ تَطْلُبَ مِثْلَ هَذَا وَشِبْهَهُ وَلَكِنْ عَوِّلْ عَلَى مَالِي.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل بن داؤد (مامون کا خزانچی) کو ایک خط لکھ دیجیے تاکہ مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے تیرا مانگنا اچھا نہیں سمجھتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے لے کر خرچ کر۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حُطَيْمٍ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزُّ الْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ أَوَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَاتِمٍ:

إِذَا مَا عَزَمْتُ الْيَأْسَ أَلْفَيْتُهُ الْغِنَى ☆ إِذَا عَرَفَتْهُ النَّفْسُ، وَالطَّمَعُ الْفَقْرُ

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضے میں ہیں مومن کے لئے دین میں باعث عزت ہے کیا تونے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔

جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو استغنا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو پہچانتا ہو یعنی اوپرے دل سے نہ ہو۔

اور لالچ تو فقیری ہے۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لِيَجْتَمِعْ فِي قَلْبِكَ الْإِفْتِقَارُ إِلَى النَّاسِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ عَنْهُمْ ، فَيَكُونَ افْتِقَارُكَ إِلَيْهِمْ فِي لِينِ كَلَامِكَ وَحُسْنِ بِشْرِكَ ، وَيَكُونَ اسْتِغْنَاؤُكَ عَنْهُمْ فِي نَزَاهَةِ عِرْضِكَ وَبَقَاءِ عِزِّكَ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور ان سے بے پرواہی اس طرح جمع ہو کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روئی سے ہو اور تیری بے پرواہی ان سے آبرو کی حفاظت اور بقائے عزت کے لئے ہو۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

ایک سو چھیانوے واں باب

صلۂ رحم

(بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ) ۱۹۶

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : «وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً» قَالَ : فَقَالَ : هِيَ أَرْحَامُ النَّاسِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِصِلَتِهَا وَعَظَّمَهَا ، أَلَا تَرَى أَنَّهُ جَعَلَهَا مِنْهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب ، اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلۂ رحم کرو ، اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رحم کرنا اور اسے عظیم سمجھنا

ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوْا إِلَّا تَوَثُّباً عَلَيَّ وَ قَطِيعَةً لِي وَشَتِيمَةً، فَأَرْفُضُهُمْ؟ قَالَ: إِذاً يَرْفُضَكُمُ اللهُ جَمِيعاً، قَالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللهِ عَلَيْهِمْ ظَهِيرٌ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میل جول ترک کر دیا۔ فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں۔ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلۂ رحم کر، جس نے تجھے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہوگا۔

٣ ـ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَحِمَهُ فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ ثَلَاثُ سِنِينَ فَيُصَيِّرُهَا اللهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلۂ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلۂ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٤ ـ وَعَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ وَتَدْفَعُ الْبَلْوَى وَتُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَتُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

٥ ـ وَعَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أُوصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَالْغَائِبَ مِنْهُمْ وَمَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَأَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ كَانَتْ مِنْهُ عَلَى مَسِيرَةِ سَنَةٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الدِّينِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں وصیت کرتا ہوں اپنی اُمت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیز سے صلۂ رحم کریں اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ وہ امر دین میں سے ہے

٦ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَتُسَمِّحُ الْكَفَّ وَتُطَيِّبُ النَّفْسَ وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَتُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَهِيَ رَحِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ»[۲] وَرَحِمُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ .

۷۔ ابوبصیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یقیناً رحم (صلۂ رحمی) عرش کے ساتھ معلّق و متصل ہے اور (صلۂ) رحم کہتا ہے کہ اے اللہ جس نے مجھ سے تعلق قائم کیا تو اس سے ساتھ (احسان کا) تعلق قائم کر اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا تو اس سے تعلق (رحم احسان) کو قطع کر اور یہ رحم، رحم آل محمدؐ ہے اور یہی خدا کا فرمان ہے۔ " وہ لوگ جن کو (تعلقات) کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انھیں قائم رکھتے ہیں" الخ (۲۱) اور ہر صاحب رحم کا رحم ہے

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ الْجَوَارِحِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ تَقُولُ: يَارَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَصِلِ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي فِي الدُّنْيَا فَاقْطَعِ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اعضاء میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عورتوں کا رحم ہوگا وہ کہے گا یا رب جس نے دنیا میں صلۂ رحم کیا ہے تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے آج تو بھی اس سے قطع تعلق کر۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ؛ وَأَفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا ؛ وَصِلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ

فِي الْأَجَلِ ، مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ .

۹ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم کرو اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو اور صلۂ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلۂ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي .

۱۰ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کہے گا خداوندا جس نے مجھے ملایا ہے تو بھی اسے ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اسے قطع کر۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: حَافَتَا الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ وَالْأَمَانَةُ ، فَإِذَا مَرَّ الْوَصُولُ لِلرَّحِمِ ، الْمُؤَدِّي لِلْأَمَانَةِ نَفَذَ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا مَرَّ الْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ الْقَطُوعُ لِلرَّحِمِ لَمْ يَنْفَعْهُ مَعَهُمَا عَمَلٌ وَتَكَفَّأَ بِهِ الصِّرَاطُ فِي النَّارِ .

۱۱ - فرمایا ابوذر نے میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے ایک رحم دوسرے امانت جب صلۂ رحم کرنے والا اور امانت کو ادا کرنیوالا اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ پائے گا اور جب امانت میں خیانت کرنے والا اور قاطع رحم گزرے گا تو اس کو ان دونوں اعمال قبیحہ کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا اور صراط نیچا ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گی۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ قُرْطٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ ، وَتُسَمِّحُ الْكَفَّ وَتُطَيِّبُ النَّفْسَ ، وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ ، وَتُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ .

۱۲ - فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

١٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ

ﷺ : صِلَةُ الأرحامِ تُزكّي الأعمالَ ، وتدفعُ البلوى ، وتُنمي الأموالَ ، وتُنسئُ لهُ في عُمرِهِ ، و تُوسّعُ في رزقِهِ ، وتُحبّبُ في أهلِ بيتِهِ ، فليتّقِ اللهَ وليصِلْ رحِمَهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مصیبت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور صلۂ رحم کرنا چاہیئے۔

١٤ ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ ، عن أبيهِ ؛ ومحمّدُ بنُ إسماعيلَ ، عنِ الفضلِ بنِ شاذانَ ، جميعاً ، عنِ ابنِ أبي عُميرٍ ، عن إبراهيمَ بنِ عبدِالحميدِ ، عنِ الحكمِ الحنّاطِ قالَ : قالَ أبوعبدِاللهِ ﷺ : صِلَةُ الرّحِمِ وحُسنُ الجِوارِ يَعمُرانِ الدّيارَ ويَزيدانِ في الأعمارِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں

١٥ ـ عِدّةٌ مِن أصحابِنا ، عن سهلِ بنِ زيادٍ ، عن جعفرِ بنِ محمّدٍ الأشعريِّ ، عن عبدِاللهِ بنِ ميمونٍ القدّاحِ ، عن أبي عُبيدةَ الحذّاءِ ، عن أبي جعفرٍ ﷺ قالَ : قالَ رسولُ اللهِ ﷺ : إنَّ أعجلَ الخيرِ ثواباً صِلَةُ الرّحِمِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلۂ رحم ہے۔

١٦ ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ ، عن أبيهِ ، عنِ النّوفليِّ ، عنِ السّكونيِّ ، عن أبي عبدِاللهِ ﷺ قالَ : قالَ رسولُ اللهِ ﷺ : مَن سرَّهُ النَّسأُ في الأجلِ والزّيادةُ في الرّزقِ فليَصِلْ رحِمَهُ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیئے کہ صلۂ رحم کرے۔

١٧ ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ ، عن أبيهِ ، عن صفوانَ بنِ يحيى ، عن إسحاقَ بنِ عمّارٍ قالَ : قالَ أبوعبدِاللهِ ﷺ : ما نعلمُ شيئاً يزيدُ في العمرِ إلّا صِلَةَ الرّحِمِ ، حتّى أنَّ الرّجلَ يكونُ أجلُهُ ثلاثَ سنينَ فيكونُ وَصولاً للرّحِمِ فيزيدُ اللهُ في عمرِهِ ثلاثينَ سنةً فيجعلُها ثلاثاً وثلاثينَ سنةً ؛ ويكونُ

أَجَلُهُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ فَيَكُونُ قَاطِعاً لِلرَّحِمِ فَيَنْقُصُهُ اللهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مِثْلَهُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی ہوں اور وہ صلۂ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳۰ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔

یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

۱۸ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرِيدُ الْبَصْرَةَ ، نَزَلَ بِالرَّبَذَةِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حَمَالَةً وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفَ مِنْهُمُ الْمُوَاسَاةَ وَالْمَعُونَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالنَّكَدِ فَمُرْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعُونَتِي وَحُثَّهُمْ عَلَى مُوَاسَاتِي ، فَقَالَ : أَيْنَ هُمْ ؟ فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَيْثُ تَرَى ، قَالَ : فَنَصَّ رَاحِلَتَهُ فَادَّلَفَتْ كَأَنَّهَا ظَلِيمٌ فَادَّلَفَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَلَأْياً بِلَأْيٍ مَا لَحِقَتْ ، فَانْتَهَى إِلَى الْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَأَلَهُمْ مَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ مُوَاسَاةِ صَاحِبِهِمْ ؟ فَشَكَوْهُ وَشَكَاهُمْ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَصَلَ امْرُؤٌ عَشِيرَتَهُ ، فَإِنَّهُمْ أَوْلَى بِبِرِّهِ وَذَاتِ يَدِهِ وَوَصَلَتِ الْعَشِيرَةُ أَخَاهَا إِنْ عَثَرَ بِهِ دَهْرٌ وَأَدْبَرَتْ عَنْهُ دُنْيَا ، فَإِنَّ الْمُتَوَاصِلِينَ الْمُتَبَاذِلِينَ مَأْجُورُونَ ، وَإِنَّ الْمُتَقَاطِعِينَ الْمُتَدَابِرِينَ مَوْزُورُونَ ، [قَالَ] ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ : حَلْ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام بصرہ کو جا رہے تھے تو ربذہ کی طرف سے گزرے قبیلہ محارب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیرالمومنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا اس کے بعد میں نے اپنی قوم سے مدد اور ہمدردی چاہی تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجیے اور ان کو میری ہمدردی پر ابھاریئے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں یہ سن کر آپ نے اپنی سواری کو تیز چلایا وہ شترمرغ کی طرح تیزی سے چلی، آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ انھوں نے اپنے ساتھی کی ہمدردی سے کیوں گریز کیا انھوں نے اس کی شکایت اور اس نے ان کی۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے خاندان والوں سے صلۂ رحم کرنا چاہیئے کیوں کہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیئے کہ اس کی مدد

کریں۔ کیونکہ صلۂ رحم کرنے والے ایسے خرچ کرنے والے ہیں جن کا اجر ملے گا اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گنہ گار ہیں راوی کہتا ہے اس کے بعد امیر المومنین نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا اور حضرت کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا

١٩ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَنْ يَرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَامَالٍ وَ وَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَ كَرَامَتِهِمْ وَدِفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ ، هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حِيطَةً مِنْ وَرَائِهِ وَأَعْطَفُهُمْ عَلَيْهِ وَ أَلَمُّهُمْ لِشَعَثِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ الْأُمُورِ ، وَ مَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَتُقْبَضُ عَنْهُ مِنْهُمْ أَيْدِي كَثِيرَةٌ وَمَنْ يُلِنْ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفْ صَدِيقُهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ ، وَمَنْ بَسَطَ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا وَجَدَهُ يُخْلِفِ اللهُ لَهُ مَا أَنْفَقَ فِي دُنْيَاهُ وَ يُضَاعِفْ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَلِسَانُ الصِّدْقِ لِلْمَرْءِ يَجْعَلُهُ اللهُ فِي النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ يَأْكُلُهُ وَيُوَرِّثُهُ ، لَايَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبْراً وَعِظَماً فِي نَفْسِهِ وَنَأْياً عَنْ عَشِيرَتِهِ ، إِنْ كَانَ مُوسِراً فِي الْمَالِ ، وَلَايَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أَخِيهِ زُهْداً وَلَا مِنْهُ بُعْداً إِذَا لَمْ يَرَ مِنْهُ مُرُوَّةً وَكَانَ مُعْوِزاً فِي الْمَالِ، وَلَا يَغْفُلُ أَحَدُكُمْ عَنِ الْقَرَابَةِ بِهَا الْخَصَاصَةُ أَنْ يَسُدَّهَا بِمَا لَا يَنْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَلَا يَضُرُّهُ إِنِ اسْتَهْلَكَهُ .

٢٠۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحب مال و اولاد ہو اپنے قبیلہ سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے کیونکہ وہ محتاج ہے ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے دفعیہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ مہربان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطری کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑے گی یا کوئی امر سخت نازل ہوگا جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روکتا ہے وہ صرف اپنی ایک مدد روک کر اپنے سے بہت سے لوگوں کی مدد رکوانے کا باعث ہو جاتا ہے اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نرمی کا سلوک کرتا ہے تو اس کا دوست اس سے محبت کرتا ہے اور جو کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو جو اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں دوگنا بدلہ دیتا ہے اور کسی آدمی کی سچی زبان اگر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس مال میں بہتری پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور ترکہ میں چھوڑتا ہے ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہیئے کہ اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے اگرچہ اس سے جوانمردی کو نہ دیکھے بہ سبب اس کے افلاس کے اور چاہیئے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے اگر مدد روکے گا تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہوگا اگر دے گا تو نقصان نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ آلَ فُلَانٍ يَبَرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَيَتَوَاصَلُونَ، فَقَالَ: إِذاً تَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَيَنْمُونَ فَلَا يَزَالُونَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَتَقَاطَعُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ انْقَشَعَ عَنْهُمْ.

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی سے پیش آتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں۔ فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے جب تک قطع رحم نہ کریں اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱۔ عَنْهُ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فَجَرَةً وَلَا يَكُونُونَ بَرَرَةً، فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَتَطُولُ أَعْمَارُهُمْ، فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَاراً بَرَرَةً.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی۔ اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طولانی ہو جاتی ہے پس کیا ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجا لائیں۔

۲۲۔ وَعَنْهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً».

۲۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلہ رحم بجا لاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَبَيْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ كَلَامٌ حَتَّى وَقَعَتِ الضَّوْضَاءُ بَيْنَهُمْ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَافْتَرَقَا عَشِيَّتَهُمَا بِذَلِكَ وَغَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى بَابِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا جَارِيَةُ قُولِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ [يَخْرُجُ] قَالَ: فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِاللهِ مَا بَكَّرَ بِكَ؟ فَقَالَ:

إنّي تلوتُ آيةً مِنْ كِتابِ اللهِ عزَّ وجلَّ البارحةَ فأقلقتني ، قالَ : وماهِيَ ؟ قالَ : قولُ اللهِ جلَّ وعزَّ ذِكرُهُ : «والّذينَ يَصِلُونَ ما أمرَ اللهُ بِهِ أنْ يُوصَلَ ويخشونَ ربَّهم ويخافونَ سوءَ الحِسابِ» فقالَ: صدقتَ لكأنّي لم أقرأ هذهِ الآيةَ مِنْ كتابِ اللهِ جلَّ وعزَّ قطُّ فاعتنقا وبكيا .

۲۳۔ راوی کہتاہے کہ ایک روز ابوعبداللہ علیہ السلام اور عبداللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفتگو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت دونوں جدا ہو گئے صبح کے وقت میں ایک ضرورت سے نکلا میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبداللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور لونڈی سے کہہ رہے ہیں کہ ابومحمد سے کہو باہر نکلیں ۔ وہ باہر آئے تو آپ سے پوچھا آپ صبح ہی صبح کیسے آئے ۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا انھوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جو لوگ ملاتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کرتے ہیں عبداللہ بن حسن نے کہا ۔ آپ نے صحیح فرمایا ۔ میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معانقہ کیا اور روئے ۔

٢٤۔ وعنهُ ، عنْ عليِّ بنِ الحكمِ ، عنْ عبدِاللهِ بنِ سنانٍ قالَ: قلتُ لأبي عبدِاللهِ عليه السلام : إنَّ لي ابنَ عمٍّ أصِلُهُ فيقطعُني وأصِلُهُ فيقطعُني حتّى لقد هممتُ لقطيعتِهِ إيّاي أنْ أقطعَهُ أتأذنُ لي قطعَهُ ؟ قالَ : إنّكَ إذا وصلتَهُ وقطعكَ وصلكُما اللهُ عزَّ وجلَّ جميعاً وإنْ قطعتَهُ وقطعكَ قطعكُما اللهُ .

۲۴۔ راوی کہتاہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ۔ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں نے اس سے صلۂ رحم کیا اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے تو میں بھی اس سے قطع رحم کر دوں گا فرمایا جب تم نے اس سے صلۂ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کر دگے تو اللہ تم دونوں کو جدا رکھے گا ۔

٢٥۔ عنهُ ، عنْ عليِّ بنِ الحكمِ ، عنْ داودَ بنِ فرقدٍ قالَ : قالَ لي أبو عبدِاللهِ عليه السلام : إنّي أُحِبُّ أنْ يعلمَ اللهُ أنّي قد أذللتُ رقبتي في رحمي وأنّي لأُبادِرُ أهلَ بيتي أصِلُهم قبلَ أنْ يستغنوا عنّي .

۲۵۔ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا ۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے کہ میں نے صلۂ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلۂ رحم کروں قبل اس کے کہ وہ فراخی معیشت کی بناء پر مجھ سے مستغنی ہو جائیں ۔

٢٦ ۔ عنهُ ، عنِ الوشّاءِ ، عنْ محمّدِ بنِ فضيلٍ الصّيرفيِّ ، عنِ الرّضا عليه السلام قالَ : إنَّ رحمَ آلِ محمّدٍ

ـ الأئمة عليهم السلام ـ لمعلّقةٌ بالعرش تقول: اللّهمّ صِل من وصلني واقطع من قطعني، ثمّ هي جارية بعدها في أرحام المؤمنين؛ ثمّ تلا هذه الآية: «واتّقوا الله الّذي تساءلون به والأرحام».

۲۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم آل محمد کے آئمہ علیہم السلام کا معلق ہے عرش پر وہ کہتا ہے خداوندا اپنی رحمت سے قریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلۂ رحم کیا اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلۂ رحم جاری ہے اس کے بعد ارحام مومنین میں یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلۂ رحم بجا لاؤ۔

۲۷ ـ عِدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن ابن فضّال، عن ابن بكير، عن عمر بن يزيد قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ: «الّذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل» فقال: قرابتك.

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلۂ رحم کرتے ہیں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد تیرے قرابتدار ہیں۔

۲۸ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان وهشام بن الحكم ودُرُست بن أبي منصور، عن عمر بن يزيد قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: «الّذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل»؟ قال: نزلت في رحم آل محمّد عليه وآله السلام وقد تكون في قرابتك. ثمّ قال: فلا تكوننّ ممّن يقول للشيء: إنّه في شيء واحد.

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر اللہ الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے آل محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارے میں اور کبھی اس سے مراد تمہارے قرابتداروں سے صلۂ رحم مراد ہوتی ہے پھر فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہ بنو جو کسی شے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی مراد لیتے ہیں۔

۲۹ ـ عِدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن محمّد بن عليّ، عن أبي جميلة، عن الوصّافي، عن عليّ بن الحسين عليهما السلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من سرّه أن يمدّ الله في عمره وأن يبسط له في رزقه فليصل رحمه؛ فإنّ الرّحم لها لسان يوم القيامة ذلق تقول: يا ربّ صِل من وصلني واقطع من قطعني؛ فالرّجل ليُرى بسبيل خير إذا أتته الرّحم الّتي قطعها فتهوي به إلى أسفل قعر في النّار.

۲۹۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ صلہ رحم کرے رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خداوند ارحمت نازل کر اس پر جس نے صلہ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھ اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بناء پر یہ سمجھے گا کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہوگا اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: تَكُونُ لِيَ الْقَرَابَةُ عَلَىٰ غَيْرِ أَمْرِي، أَلَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ وَإِذَا كَانُوا عَلَىٰ أَمْرِكَ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ.

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ہاں حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں تو پھر ان کے دو حق ہیں ایک رشتہ داری دوسرے اسلام۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ وَالْبِرَّ لَيُهَوِّنَانِ الْحِسَابَ وَيَعْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوبِ، فَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَبَرُّوا بِإِخْوَانِكُمْ وَلَوْ بِحُسْنِ السَّلَامِ وَرَدِّ الْجَوَابِ.

۳۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ صلہ رحم اور نیکی حساب کو ہلکا کر دیتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں پس تم صلہ رحم کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: صِلَةُ الرَّحِمِ تُهَوِّنُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مَنْسَأَةٌ[1] فِي الْعُمُرِ وَتَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ وَصَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

۳۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلہ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ وَتُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَتَدْفَعُ الْبَلْوَىٰ وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مال کو بڑھاتا ہے اور حساب کو ہلکا کرتا اور بلا کو دور کرتا ہے۔

ایک سو ستانوے واں باب
والدین سے نیکی

((بَابُ الْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ)) ۱۹۷

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً» مَا هَذَا الْإِحْسَانُ؟ فَقَالَ: الْإِحْسَانُ أَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَأَنْ لَا تُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْأَلَاكَ شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَا مُسْتَغْنِيَيْنِ أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: وَأَمَّا قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا» قَالَ: إِنْ أَضْجَرَاكَ فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا إِنْ ضَرَبَاكَ، قَالَ: «وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيماً» قَالَ: إِنْ ضَرَبَاكَ فَقُلْ لَهُمَا: غَفَرَ اللهُ لَكُمَا، فَذَلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ كَرِيمٌ؛ قَالَ: «وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ» قَالَ: لَا تَمْلَأْ عَيْنَيْكَ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِمَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ وَرِقَّةٍ، وَلَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَوْقَ أَصْوَاتِهِمَا وَلَا يَدَكَ فَوْقَ أَيْدِيهِمَا وَلَا تَقَدَّمْ قُدَّامَهُمَا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق والدین سے احسان کرو۔ اس احسان سے کیا مراد ہے فرمایا احسان سے مراد یہ ہے کہ ان سے اچھی طرح ملو اور انھیں کسی ایسی شے کے مانگنے کی تکلیف نہ دو جس کی انھیں ضرورت ہو چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں کیا خدا نے نہیں فرمایا تم ہرگز نیکی نہ پاؤ گے جب تک اپنی محبوب چیز صرف نہ کرو پھر حضرت نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بڈھا ہو جائے یا دونوں بڈھے ہو جائیں تو ان سے اُف نہ کہو اور ان کو جھڑکو مت اور فرمایا کہ اگر وہ تم کو سرزنش کریں تب بھی اُف نہ کرو۔ اور اگر وہ تمہیں ماریں تبھی تو بھی انھیں نہ جھڑکو اور ان سے بہت ادب سے بات کرو اور یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے کہو خدا آپ دونوں کی مغفرت کرے سب سے اچھا کلام یہی ہے اور خدا نے فرمایا ہے عاجزی کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ

اور حضرت نے فرمایا ان کی طرف رحم اور نرم دلی سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے نہ بڑھاؤ۔

٢ - ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ خَالِدِبْنِ نَافِعٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : لَاتُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئاً وَإِنْ حُرِّقْتَ بِالنَّارِ وَعُذِّبْتَ إِلَّا وَقَلْبُكَ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، وَوَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَبَرَّهُمَا حَيَّيْنِ كَانَا أَوْمَيِّتَيْنِ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۲- میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تو آگ میں جلایا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر گزر یہ علامت ایمان ہے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ الْكُبَّةِ فَيَدْفَعُ فِي ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ، فَيُقَالُ : هٰذَا الْبِرُّ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتر بزرگ آئے گی اور تیزی سے دھکا دے گی پشت مومن کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملائکہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔

٤ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴- فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ دُرُسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَاحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ ؟ قَالَ : لَايُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ ، وَلَايَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلَايَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسِبُّ لَهُ .

۵۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا باپ کا نام نہ لے اس کے آگے نہ چلے اس کے سامنے نہ بیٹھے اور اس کی گالی کا سبب نہ بنے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَحْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ ـ وَأَنَا عِنْدَهُ ـ لِعَبْدِالْوَاحِدِ الْأَنْصَارِيِّ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً» ـ فَظَنَنَّا أَنَّهَا الْآيَةُ الَّتِي فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ «وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ [وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً]»، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: هِيَ الَّتِي فِي لُقْمَانَ «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (حُسْناً) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا» فَقَالَ: إِنَّ ذَٰلِكَ أَعْظَمُ [مِنْ] أَنْ يَأْمُرَ بِصِلَتِهِمَا وَحَقِّهِمَا عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ «وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ»؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ يَأْمُرُ بِصِلَتِهِمَا وَإِنْ جَاهَدَاهُ عَلَى الشِّرْكِ مَا زَادَ حَقَّهُمَا إِلَّا عِظَماً.

۶۔راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عبدالواحد الانصاری سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی۔ اور والدین سے نیکی کرو، ہم نے گمان کیا کہ یہ سورہ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔ جب میں نے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورۂ لقمان میں ہے۔ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ زور دیں اور مجبور کریں اس امر پہ کہ تو میرا شریک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے صلۂ رحم کیا جائے اور ان کے حق کا ہر حال میں لحاظ رکھا جائے دراں صورت کہ وہ مشرک بنانا چاہیں، فرمایا نہیں حکم ہے ان سے صلۂ رحم کا اور اگر وہ شرک پر زور دیں تو نہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

توضیح: یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں امر اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی فضیلت میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں مگر ان میں سے تین اس مقام پر مناسب ہیں۔ (۱) بنی اسرائیل وقضی ربک ان لاتعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا دوسرے سورۂ عنکبوت ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا ان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما تیسرے سورۂ لقمان ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک والی المصیر وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ

علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفا۔ ان تینوں آیتوں میں پہلی آیت بنی اسرائیل سے تمام قرائتوں میں پائی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۃ لقمان کا ظاہر کیا گیا ہے وہ ان الفاظ سے سورۂ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح بنی اسرائیل کے ساتھ کی ہے پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورۂ لقمان میں ہے۔

رہا معنوی اشکال تو اس کی صورت یہ ہے کہ راوی نے بالوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت بنی اسرائیل میں ہے حضرت نے سورہ لقمان کا ذکر کیوں کیا اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ نہ تھی کہ بالوالدین احسانا کے الفاظ سورۂ لقمان میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسان پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ والدین سے احسان کی تاکید اور جگہ بھی قرآن میں ہے راوی نے حضرت کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس نے سمجھا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ یہ آیت سورۂ لقمان میں ہے اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکیداً فرمایا تو راوی نے سمجھا ہو کہ یہ مضمون بھی سورہ بنی اسرائیل میں ہے اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۂ لقمان کی آیت سے ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورۂ لقمان میں ووصینا الانسان بوالدیہ کے بعد لفظ احسنا قرأت آئمہ میں ثابت ہو حضرت نے دونوں صورتوں کا مضمون چونکہ ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہٰذا راوی نے عمداً یا سہواً اختصار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا تیسرے یہ کہ ان لوگوں کا گمان یہ تھا کہ احسان کا ذکر صرف سورۂ بنی اسرائیل ہی میں ہے حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورہ لقمان میں بھی ہے۔

علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے۔

۷ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا يَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبَرَّ وَالِدَيْهِ حَيَّيْنِ وَمَيِّتَيْنِ : يُصَلِّي عَنْهُمَا ، وَيَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا ، وَيَحُجُّ عَنْهُمَا وَيَصُومُ عَنْهُمَا ، فَيَكُونُ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا ، وَلَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَيَزِيدُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبِرِّهِ وَصِلَتِهِ خَيْراً كَثِيراً .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا۔ خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے ، حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلۂ رحم کے بدلے میں خیر کثیر عطا کرے گا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: أَدْعُو لِوَالِدَيَّ إِذَا كَانَا لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ؟ قَالَ: ادْعُ لَهُمَا وَتَصَدَّقْ عَنْهُمَا؛ وَإِنْ كَانَا حَيَّيْنِ لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ فَدَارِهِمَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالرَّحْمَةِ لَا بِالْعُقُوقِ.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کرا ور ان کی طرف سے صدقہ دے اور اگر وہ زندہ ہوں تو باوجود حق پر نہ ہونے کے ان کی مدارات کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: أُمَّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمَّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبَاكَ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا میں کس کی فرمانبرداری کروں فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی، اس نے کہا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَاغِبٌ فِي الْجِهَادِ نَشِيطٌ قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِنْ تُقْتَلْ تَكُنْ حَيّاً عِنْدَ اللَّهِ تُرْزَقُ وَإِنْ تَمُتْ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَإِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وُلِدْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ يَزْعُمَانِ أَنَّهُمَا يَأْنَسَانِ بِي وَيَكْرَهَانِ خُرُوجِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقِرَّ مَعَ وَالِدَيْكَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُنْسُهُمَا بِكَ يَوْماً وَلَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِ سَنَةٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے آکر کہا میں جہاد کی طرف راغب ہوں فرمایا راہِ خدا میں جہاد کر اگر قتل ہو جائے گا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا اور اگر اپنی موت مرے گا تو تیرا اجر اللہ پر ہوگا اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا تو تیرے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ میرا جانا ناپسند کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو رک جا اپنے ماں باپ کے پاس رہ۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ان کا تجھ سے ایک دن یا ایک رات کا اُنس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعاوِيَةَبْنِ وَهْبٍ ، عَنْ زَكَرِيّابْنِ إِبْراهِيمَ قالَ : كُنْتُ نَصْرانِيّاً فَأَسْلَمْتُ وَ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلىٰ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ : إِنّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرانِيَّةِ وَإِنّي أَسْلَمْتُ، فَقالَ : وَأَيَّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلامِ ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «ما كُنْتَ تَدْري مَا الْكِتابُ وَلَا الْإِيمانُ وَلٰكِنْ جَعَلْناهُ نُوراً نَهْدي بِهِ مَنْ نَشاءُ» فَقالَ : لَقَدْ هَداكَ اللهُ ، ثُمَّ قالَ : اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ ـ ثَلاثاً ـ سَلْ عَمّا شِئْتَ يابُنَيَّ ، فَقُلْتُ : إِنَّ أَبي وَأُمّي عَلَى النَّصْرانِيَّةِ وَأَهْلَ بَيْتي ؛ وَأُمّي مَكْفُوفَةُ الْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَآكُلُ في آنِيَتِهِمْ ؟ فَقالَ : يَأْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزيرِ ؟ فَقُلْتُ : لا وَلا يَمَسُّونَهُ ، فَقالَ : لا بَأْسَ فَانْظُرْ أُمَّكَ فَبَرَّها ، فَإِذا ماتَتْ فَلا تَكِلْها إِلىٰ غَيْرِكَ ، كُنْ أَنْتَ الَّذي تَقُومُ بِشَأْنِها وَلا تُخْبِرَنَّ أَحَداً أَنَّكَ أَتَيْتَني حَتّىٰ تَأْتِيَني بِمِنىٰ إِنْ شاءَاللهُ ش۲۲/۵۲

قالَ : فَأَتَيْتُهُ بِمِنىٰ وَالنّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمُ صِبْيانٍ ، هٰذا يَسْأَلُهُ وَهٰذا يَسْأَلُهُ ، فَلَمّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ أَلْطَفْتُ لِأُمّي وَكُنْتُ أُطْعِمُها وَأَفْلي ثَوْبَها وَرَأْسَها وَأَخْدِمُها فَقالَتْ لي : يا بُنَيَّ ما كُنْتَ تَصْنَعُ بي هٰذا وَأَنْتَ عَلىٰ ديني فَمَا الَّذي أَرىٰ مِنْكَ مُنْذُ هاجَرْتَ فَدَخَلْتَ فِي الْحَنيفِيَّةِ ؟ فَقُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ نَبِيِّنا أَمَرَني بِهٰذا ، فَقالَتْ : هٰذَا الرَّجُلُ هُوَ نَبِيٌّ ؟ فَقُلْتُ : لا وَلٰكِنَّهُ ابْنُ نَبِيٍّ ، فَقالَتْ : يابُنَيَّ إِنَّ هٰذا نَبِيٌّ إِنَّ هٰذِهِ وَصايَا الْأَنْبِياءِ ، فَقُلْتُ : يا أُمَّهْ إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَبِيِّنا نَبِيٌّ وَلٰكِنَّهُ ابْنُهُ فَقالَتْ : يابُنَيَّ دينُكَ خَيْرُ دينٍ ، اعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْها فَدَخَلَتْ فِي الْإِسْلامِ وَعَلَّمْتُها ، فَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشاءَ الْآخِرَةَ ، ثُمَّ عَرَضَ لَها عارِضٌ فِي اللَّيْلِ ، فَقالَتْ : يابُنَيَّ أَعِدْ عَلَيَّ ما عَلَّمْتَني فَأَعَدْتُهُ عَلَيْها، فَأَقَرَّتْ بِهِ وَماتَتْ، فَلَمّا أَصْبَحَتْ كانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذينَ غَسَّلُوها وَكُنْتُ أَنَا الَّذي صَلَّيْتُ عَلَيْها وَ نَزَلْتُ في قَبْرِها .

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے حج کیا اسی زمانہ میں میں حضرت ابوعبداللہ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا۔ اب مسلمان ہوں فرمایا تو نے اسلام میں کیا بات دیکھی۔ میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعثِ ہدایت ہوا۔ اے رسولؐ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم نے تو اس نبوت کو ایک نور قرار دیا اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین بار فرمایا۔ خدایا اسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا دریافت کر جو چاہتا ہے میں نے کہا میرے باپ اور ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی اور ماں اندھی ہے کیا میں اس کے ساتھ رہوں اور ان کے برتنوں میں کھاؤں۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو اپنی ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور نیکی سے پیش آ اور اگر وہ مر جائے تو اس کو کسی دوسرے کے سپرد نہ کرنا۔ تو خود تمام امور بجا لانا اور کسی کو خبر نہ کرنا کہ تو میرے

پاس آیا تھا یہاں تک کہ تو منیٰ میں انشاء اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس منیٰ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں گویا حضرت معلم صبیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ، جب میں کوفہ واپس آیا تو میں نے اپنی ماں سے مہربانی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں چنتا تھا اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میں داخل ہوا میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں انھوں نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے ایسی نصائح تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں اس نے کہا۔ بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا اور وہ مسلمان ہو گئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی اس نے ظہر و عصر و مغرب کی اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی اس کا اعادہ کر، میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا اور مر گئی جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے اس کو غسل دیا، میں نے نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

توضیح: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے ہے جن میں کھانے کا کوئی جز لگا ہوا نہ ہو صاف ستھرے ہوں اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سور کا گوشت کھایا ہو تو جب تک سات بار مٹی سے خوب مانجھا نہ جائے ان میں کھانا جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر شراب پینے کا ظرف ہو تو اسے بھی مٹی سے مانجھنا ضروری ہے مگر چونکہ شراب اڑ جاتی ہے لہٰذا تین بار مٹی سے مانجھنا کافی ہوگا رہے سالن یا دودھ وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں تو پانی میں ڈال کر طاہر کیا جا سکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک معجزے کا بھی اظہار ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نومسلم سے فرمایا کہ جب تیری ماں مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین خود کرنا غیروں (نصرانیوں) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، جَمِيعاً عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَيَّانَ[1] قَالَ : خَبَّرْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِبِرِّ إِسْمَاعِيلَ ابْنِي بِي ، فَقَالَ : لَقَدْ كُنْتُ أُحِبُّهُ وَقَدِ ازْدَدْتُ لَهُ حُبّاً ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَتَتْهُ أُخْتٌ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سُرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَفَتَهُ لَهَا فَأَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ، ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ

وَجاءَ أخُوها فَلَمْ يَصْنَعْ بِهِ ما صَنَعَ بِها، فَقيلَ لَهُ: يا رَسُولَ اللهِ صَنَعْتَ بِأُخْتِهِ ما لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ رَجُلٌ؟! فَقالَ: لِأَنَّها كانَتْ أبَرَّ بِوالِدَيْها مِنْهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمٰعیل کی، اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی۔ حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے بھی دوست رکھتا تھا اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں رسول اللہ کے پاس حضرت کی رضاعی بہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنا بالاپوش (چادر) اس کے لئے بچھایا اور اس پر اسے بٹھایا اور اس سے باتیں کیں اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوتے اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس کا بھائی آیا۔ حضرت نے اس کے ساتھ وہ عمل نہ کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ أَبِي قَدْ كَبُرَ جِدّاً وَضَعُفَ فَنَحْنُ نَحْمِلُهُ إِذا أَرادَ الْحاجَةَ، فَقالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَافْعَلْ وَلَقِّمْهُ بِيَدِكَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ لَكَ غَداً.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر، نوکروں پر نہ چھوڑ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کہ یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا۔

۱٤ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبّاحِ، عَنْ جابِرٍ قالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخالِفَيْنِ؟ فَقالَ بَرَّهُما كَما تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يَتَوَلّانا.

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں۔

۱٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: ثَلاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُخْصَةً: أَداءُ الْأَمانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفاجِرِ، وَالْوَفاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَالْفاجِرِ، وَبِرُّ الْوالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كانا أَوْ فاجِرَيْنِ.

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ترک کی خدا نے اجازت نہیں دی اوّل ادائے امانت خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے تیسرے والدین سے نیکی خواہ نیک ہوں یا بد۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ وَالْبِرِّ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلُ بِاسْمِ أَبِيهِ.(١)

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے سنت اور نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی کنیت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلاں۔

١٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ ،عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَسَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله عَنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ : ابْرُرْ أُمَّكَ ابْرُرْ أُمَّكَ ابْرُرْ أُمَّكَ، ابْرُرْ أَبَاكَ ابْرُرْ أَبَاكَ ابْرُرْ أَبَاكَ وَبَدَأَ بِالْأُمِّ قَبْلَ الْأَبِ .

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیکی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیکی کر، ماں سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، ماں کا ذکر باپ سے پہلے کیا۔

١٨ ـ الْوَشَّاءُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ بِنْتاً وَرَبَّيْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَأَلْبَسْتُهَا وَحَلَّيْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِهَا إِلَى قَلِيبٍ فَدَفَعْتُهَا فِي جَوْفِهِ وَكَانَ آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَهِيَ تَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ؛ فَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: أَلَكَ أُمٌّ حَيَّةٌ ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: فَلَكَ خَالَةٌ حَيَّةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ: فَابْرُرْهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ يُكَفِّرُ عَنْكَ مَا صَنَعْتَ ، قَالَ أَبُو خَدِيجَةَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَتَى كَانَ هٰذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسْبَيْنَ فَيَلِدْنَ فِي قَوْمٍ آخَرِينَ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی میں نے اسے پالا پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کر کے ایک کنویں پر لایا اور اس میں اس کو دھکیل دیا۔ قعر چاہ میں سے میں نے اس کی آواز سنی، اے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیا ہے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا خالہ ہے اس نے کہا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر وہ بمنزلہ تیری ماں کے ہے جو کچھ تو نے کیا ہے یہی اس کا کفارہ ہے۔

ابوخدیجہ نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت کے مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے کہ اگر وہ قید ہو گئیں تو دوسری قوم میں جا کر بچہ جنیں گی۔

توضیح: چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں کیا تھا لہٰذا شرع محمدی کی رو سے اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اس لیے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ يَجْزِي الْوَلَدُ وَالِدَهُ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ يَكُونُ الْوَالِدُ مَمْلُوكاً فَيَشْتَرِيهِ ابْنُهُ فَيُعْتِقُهُ أَوْيَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيهِ عَنْهُ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدل دے سکتا ہے فرمایا دو چیزوں سے اگر باپ غلام ہے تو اسے آزاد کرادے اور اگر مقروض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرادے۔

۲۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ نَشِيطٌ وَأُحِبُّ الْجِهَادَ وَلِي وَالِدَةٌ تَكْرَهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ارْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ [نَبِيّاً] لَأُنْسُهَا بِكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سَنَةً .

۲۰۔ فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی، حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہ خدا میں تیرے ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۲۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ بَارّاً بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دُيُونَهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللّٰهُ عَاقّاً ، وَ إِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقّاً لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا غَيْرَ بَارٍّ بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دَيْنَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارّاً .

۲۱۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو لیکن مرنے کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے لئے استغفار نہ کرے تو خدا اس کو عاق لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیوں کہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے اور ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو خدا اس کو نیکوں میں لکھتا ہے۔

ایک سو اٹھانوے واں باب

امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

((بَابٌ)) ۱۹۸

☆(الإِهْتِمَامِ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَالنَّصِيحَةِ لَهُمْ وَنَفْعِهِمْ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

ا۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

٢ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَنْسَكُ النَّاسِ نُسُكاً أَنْصَحُهُمْ جَيْباً وَأَسْلَمُهُمْ قَلْباً لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

۲۔ اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فراخ دل رکھتا ہو۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِالنُّصْحِ لِلّٰهِ فِي خَلْقِهِ ، فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے، لوگوں کو قربۃً الی اللہ نصیحت کرنا کہ پیش خدا اس سے بہتر عمل نہ ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو امور مسلمین میں غم خواری اور ہمدردی نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ الْكُوزِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلاً يُنَادِي يَالَلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ مَنْ نَفَعَ عِيَالَ اللهِ وَأَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ سُرُوراً.

۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور خاندان والوں کو خوش رکھے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ.

۷- راوی کہتا ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ الْوَلِيدِ الْحَنَّاطِ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَادِيَةَ [مَاءٍ] أَوْ نَارٍ أُوجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

٩ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام

في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً» قال: قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً وَلَا تَقُولُوا إِلَّا خَيْراً حَتَّى تَعْلَمُوا مَا هُوَ؟.

۹- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیہ "لوگوں سے اچھی بات کہو" اور جو کہو وہ اچھی بات کہو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو، بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰- عَنْهُ، عَنِ ابْنِ أَبي نَجْرَانَ، عَنْ أَبي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً» قَالَ: قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تُحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ.

۱۰- آیہ قولوا للناس حسنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو جیسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَمَا كُنْتُ» قَالَ: نَفَّاعاً. ۱۹/۳۱

۱۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں بھی ہوں" کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

ایک سو ننانوے واں باب

بوڑھوں کی تعظیم

(بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ) ۱۹۹

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ.

۱- حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلۂ رحم کرو اور سب سے بڑا افضل صلۂ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دور کرو۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبَانٍ ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَظِّمُوا كِبَارَكُمْ وَ صِلُوا أَرْحَامَكُمْ ، وَ لَيْسَ تَصِلُونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَىٰ عَنْهُمْ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسواں باب
مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

(بَابُ) ۲۰۰

☆(إِخْوَةِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ بَنُو أَبٍ وَأُمٍّ (۲) وَإِذَا ضُرِبَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهِرَ لَهُ الْآخَرُونَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایک ماں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رُبَّمَا حَزِنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَٰلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِي ، وَصَدِيقِي ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ

مِنْ طِينَةِ الْجِنَانِ وَأَجْرَى فِيهِمْ مِنْ رِيحِ رُوحِهِ ، فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ، فَإِذَا أَصَابَ رُوحاً مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حُزْنٌ حَزِنَتْ هَذِهِ لِأَنَّهَا مِنْهَا .

۲۔ جابر جعفی کہتے ہیں کہ میں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات بغیر کسی مصیبت یا حادثہ کے میں خود بخود ایسا رنجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلایا ہے چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ماں باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

توضیح:- علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے "من ریح روحہ" سے مراد ہے اس روح کی موج جس کو خدا نے نفخ کیا ہے انبیاء اور اوصیاء میں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہ من روحی اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے شیعہ اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے روح مشابہ ہے ریح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری وساری ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گھروں میں سے ایک گھر کو، رسولوں میں سے ابراہیمؑ کو اپنی خصلت کے ساتھ اور یہ سب جس طرح مخلوق الٰہی ہیں، یہ بھی مخلوق ہے اور اب ؑ امہ سے مراد یہ ہے کہ طینت بمنزلہ ماں ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط و ارتباط رکھتی ہیں لہذا ایک کے حزن و ملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اسی طرح خوشی کا۔ چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں لکھا ہے کہ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا رنج یا خوشی ہمارے رنج یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری تمہاری طینت اور نور ایک ہے کیونکہ اگر تمہاری طینت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طینت تمہارے اعدا کی طینت سے ممزوج ہو گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ انتہی بقدر الحاجہ۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغُشُّهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفَهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن، مومن کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ

جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ ، إِنِ اشْتَكَىٰ شَيْئاً مِنْهُ وَجَدَ أَلَمَ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ ، وَأَرْوَاحُهُمَا مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ ، وَإِنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصَالاً بِرُوحِ اللهِ مِنِ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا .

۴۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک بدن کی مانند ہیں اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس سے متاذی ہو جاتا ہے دو مومنوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے اور روح مومن روح خدا (خلیفۃ اللہ) سے اس سے زیادہ ملی ہوئی رہتی ہے جتنی سورج کی کرن سے۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ هُوَ عَيْنُهُ وَمِرْآتُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْدَعُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُكَذِّبُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما) اس سے خیانت نہیں کرتا، اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کی تکذیب نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا۔

۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : تُحِبُّهُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ لِي وَلِمَ لَا تُحِبُّهُ وَهُوَ أَخُوكَ وَشَرِيكُكَ فِي دِينِكَ وَعَوْنُكَ عَلَىٰ عَدُوِّكَ وَرِزْقُهُ عَلَىٰ غَيْرِكَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست رکھتے ہو میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ بھلا تم کیوں نہ دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے۔ دین میں تمہارا شریک ہے دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے۔

۷ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجِنَانِ وَأَجْرَىٰ فِي صُوَرِهِمْ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ ، فَلِذٰلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن، مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ

اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغُشُّهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفَهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔

٩ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، قُلْتُ: وَكَيْفَ يَكُونُونَ خَدَماً بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ؟ قَالَ: يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ... الْحَدِيثَ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے پوچھا یہ کیسے، فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ نَفَراً مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَهُمْ فَضَلُّوا الطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَلَزِمُوا أُصُولَ الشَّجَرِ فَجَاءَهُمْ شَيْخٌ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ فَقَالَ: قُومُوا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ فَهَذَا الْمَاءُ، فَقَامُوا وَشَرِبُوا وَارْتَوَوْا، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَنَا مِنَ الْجِنِّ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَضِيعُوا بِحَضْرَتِي.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا۔ انھوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی ان کے پاس ایک بوڑھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا۔ میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنْ

حمّاد بن عيسى، عن ربعي، عن فضيل بن يسار قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله [ولا يغتابه ولا يخونه ولا يحرمه] قال ربعي: فسألني رجل من أصحابنا بالمدينة فقال: سمعت فضيلاً يقول ذلك؟ قال: فقلت له: نعم، فقال [ف]إنّي سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: المسلم أخو المسلم، لا يظلمه ولا يغشّه ولا يخذله ولا يغتابه ولا يخونه ولا يحرمه.

۸۔ راوی فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا، اس کی غیبت نہیں کرتا۔ اس سے خیانت نہیں کرتا۔ اسے محروم نہیں کرتا۔ ربعی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ مدینہ میں فضیل کو ایسے کہتے سنا ہے۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے سنا ہے کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ دھوکا دیتا ہے نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اسے محروم کرتا ہے۔

دوسوایک واں باب

کس دعوے دار ایمان کا حق واجب ہے

(باب) ۲۰۱

☆(فيما يوجب الحقّ لمن انتحل الإيمان وينقضه)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول وسئل عن إيمان من يلزمنا حقّه وأخوّته كيف هو وبما يثبت وبما يبطل؟ فقال: إنّ الإيمان قد يتّخذ على وجهين أمّا أحدهما فهو الّذي يظهر لك من صاحبك فإذا ظهر لك منه مثل الّذي تقول به أنت، حقّت ولايته وأخوّته إلّا أن يجيء منه نقض للّذي وصف من نفسه وأظهره لك، فإن جاء منه ما تستدلّ به على نقض الّذي أظهر لك، خرج عندك ممّا وصف لك وأظهر، وكان لما أظهر لك ناقضاً إلّا أن يدّعي أنّه إنّما عمل ذلك تقيّة ومع ذلك ينظر فيه فإن كان ليس ممّا يمكن أن تكون التقيّة في مثله لم يقبل منه ذلك، لأنّ للتقيّة مواضع، من أزالها عن مواضعها لم تستقم له وتفسير ما يتّقى مثل [أن يكون] قوم سوء ظاهر حكمهم وفعلهم على غير حكم الحقّ وفعله فكلّ شيء يعمل المؤمن بينهم لمكان التقيّة ممّا لا يؤدّي إلى الفساد في الدّين فإنّه جائز.

اسماوی کہتا ہے میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیسا ہے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے اور کس صورت میں ابطال، فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک، یہ ہے کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کرتا ہے اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو تو اس کی محبت و اخوت تمہارے لئے ضروری ہے جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو، پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں، لیکن اگر وہ ظاہر کرے کہ ایسا عمل اس سے از روئے تقیہ ظاہر ہوا ہے تو اگر تم دیکھو کہ تقیہ اس محل پر درست نہیں، تو اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے کیونکہ تقیہ کا محل وہ موقع ہوتا ہے جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں جو اس قوم بد کی مانند ہوگا کہ جن کا ظاہری حکم و فعل خلاف حق ہو اگر کوئی مومن ایسے امور میں تقیہ کرے جس سے فساد دین لازم نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

دوسو دووان باب

مواخات بلحاظ دین نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

(بَابٌ) ۲۰۲

☆(فِي أَنَّ التَّوَاخِيَ لَمْ يَقَعْ عَلَى الدِّينِ وَ إِنَّمَا هُوَ التَّعَارُفُ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ وَ إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ وَ سَمَاعَةَ ، جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ [وَ] إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امر دین میں مواخات نہ کرو، یہ تو صرف ایک دوسرے سے پہلے تعارف کی صورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو مواخات فی الدین قبل پیدائش ہی ہوتی ہے دنیا کی مواخات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طینت ایک ہی ہے لہذا روحانی مواخات شروع ہی سے ہے۔

دوسوتین واں باب

مومن کا حق مومن پر اور اُس کی ادائیگی

٭(بَابُ)٭ ۲۰۳

٭(حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَخِيهِ وَأَدَاءِ حَقِّهِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُشْبِعَ جُوعَتَهُ وَيُوَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُفَرِّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ، فَإِذَا مَاتَ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے۔ اس کی مصیبت دور کرے اگر مر جائے تو اس کے گھر والوں کی، اس کا جانشین بن کر خبر رکھے۔

٢ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْهَجَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ؟ قَالَ: لَهُ سَبْعُ حُقُوقٍ وَاجِبَاتٍ مَا مِنْهُنَّ حَقٌّ إِلَّا وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ، إِنْ ضَيَّعَ مِنْهَا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ وِلَايَةِ اللهِ وَطَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ فِيهِ مِنْ نَصِيبٍ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ: يَا مُعَلَّى إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيقٌ أَخَافُ أَنْ تُضَيِّعَ وَلَا تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلَا تَعْمَلَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، قَالَ: أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُحِبَّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ؛ وَالْحَقُّ الثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتَتَّبِعَ مَرْضَاتَهُ وَتُطِيعَ أَمْرَهُ؛ وَالْحَقُّ الثَّالِثُ أَنْ تُعِينَهُ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَرِجْلِكَ؛ وَالْحَقُّ الرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْنَهُ وَدَلِيلَهُ وَمِرْآتَهُ؛ وَالْحَقُّ الْخَامِسُ [أَنْ] لَا تَشْبَعَ وَيَجُوعُ وَلَا تَرْوَى وَيَظْمَأُ وَلَا تَلْبَسَ وَيَعْرَى، وَالْحَقُّ السَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَيْسَ لِأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَصْنَعَ طَعَامَهُ وَيُمَهِّدَ فِرَاشَهُ، وَالْحَقُّ السَّابِعُ أَنْ تُبِرَّ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ، وَتَعُودَ مَرِيضَهُ، وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ؛ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَىٰ قَضَائِهَا وَلَا تُلْجِئْهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادَرَةً، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ وَصَلْتَ وَلَايَتَكَ بِوَلَايَتِهِ وَوَلَايَتَهُ بِوَلَايَتِكَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے فرمایا سات حق واجب ہیں اگر ان میں سے ایک حق بھی ادا نہ ہو تو ولایت و اطاعتِ خدا سے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ فرمایا اے معلّی میں ازراہ شفقت ڈرتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا خدا ہی مجھے عمل کی توفیق دینے والا ہے فرمایا سب سے آسان حق مردِ مسلم کا یہ ہے کہ تو اس کے لئے دوست رکھ ہر اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھا اور برا سمجھے اس چیز کو جس کو اپنے لئے برا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے غصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو اور اس کے امر کی اطاعت کرے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیر سے اس کی مدد کرے چوتھا حق یہ ہے کہ اس کا محافظ ہو اس کا رہنما ہو اس کے حالات کا آئینہ ہو پانچواں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جب کہ وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر وہ ننگا ہو۔ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمہارا نوکر ہو اور اس کے پاس کوئی نوکر نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے اس بھائی کے پاس اس نوکر کو بھیج دو کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکائے اور اس کا فرش بچھائے اور ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے مریض ہو تو اس کی عیادت کرے مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو تو اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے اگر تو نے ایسا کیا تو تیری محبت اس سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَيْفٍ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى ابْنِ أَعْيَنَ قَالَ : كَتَبَ [بَعْضُ] أَصْحَابِنَا يَسْأَلُونَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَشْيَاءَ وَأَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَىٰ أَخِيهِ ، فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَلَمَّا جِئْتُ لِأُوَدِّعَهُ فَقُلْتُ : سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي ؟ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا، إِنَّ مِنْ أَشَدِّ مَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ ثَلَاثاً : إِنْصَافَ الْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّىٰ لَا يَرْضَىٰ لِأَخِيهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا بِمَا يَرْضَىٰ لِنَفْسِهِ مِنْهُ ، وَمُوَاسَاةَ الْأَخِ فِي الْمَالِ ، وَذِكْرَ اللهِ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلٰكِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ فَيَدَعُهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میرے بعض دوستوں نے جو کوفہ میں تھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت ابوعبداللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انھوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دریافت کروں کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے کوئی جواب نہ دیا جب کوفہ جانے لگا اور حضرت سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ۔ اچھا سنو خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر تین چیزوں کو قرار دیا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے بایں معنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے مال کے ساتھ۔ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ الحمد للہ

کبھار ہے بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کردی ہیں ان کو ترک کردے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ الْمُؤْمِنِ.

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْبَعَ وَيَجُوعُ أَخُوهُ وَلَا يَرْوَى وَيَعْطَشُ أَخُوهُ وَلَا يَكْتَسِي وَيَعْرَى أَخُوهُ، فَمَا أَعْظَمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ؛ وَ قَالَ: أَحِبَّ لِأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِذَا احْتَجْتَ فَسَلْهُ وَإِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ لَا تَمَلَّهُ خَيْراً وَلَا يَمَلَّهُ لَكَ، كُنْ لَهُ ظَهْراً فَإِنَّهُ لَكَ ظَهْرٌ، إِذَا غَابَ فَاحْفَظْهُ فِي غَيْبَتِهِ وَإِذَا شَهِدَ فَزُرْهُ وَ أَجِلَّهُ وَأَكْرِمْهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ، وَأَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ عَاتِباً فَلَا تُفَارِقْهُ حَتَّى تَسُلَّ سَخِيمَتَهُ وَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اللهَ وَإِنِ ابْتُلِيَ فَاعْضُدْهُ وَإِنْ تُمُحِّلَ لَهُ فَأَعِنْهُ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: أُفٍّ، انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ وَإِذَا قَالَ: أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا، فَإِذَا اتَّهَمَهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَزْهَرُ نُورُهُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، كَمَا تَزْهَرُ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ وَلِيُّ اللهِ يُعِينُهُ وَيَصْنَعُ لَهُ وَلَا يَقُولُ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَقَّ وَلَا يَخَافُ غَيْرَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جب کہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی ننگا ہو۔ پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھو اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور جب تو محتاج ہو تو اس سے سوال کرے اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے اس پر احسان کرکے ملول نہ کر وہ تجھے ملول نہ کرے گا اس کا مددگار بن وہ تیرا مددگار رہے گا اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی عدم موجودگی میں اور جب آجائے تو اس سے ملاقات کر اور بعزت و اکرام پیش آ کیونکہ وہ تیرا ساتھی ہے اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے تو اس سے جدا نہ ہو، یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے۔ اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو تو خدا کا شکر ادا کر، اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر اور اگر وہ کسی فریب کا شکار ہو تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے اُف کہے تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے

تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو دوسرا کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا تو ایمان اس کے دل میں اس طرح گھل کر رہ جائے گا جیسے نمک پانی میں اور فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کے لئے کام کرتا ہے اور خدا پر افترا نہیں کرتا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

٦ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالجَبّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لِلْمُسْلِمِ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ ، وَ يَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ ، وَيَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ ، وَيُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ ، وَيُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ ، وَيَتْبَعَهُ إِذَا مَاتَ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ مِثْلَهُ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمدللہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مر جائے تو مشایعت جنازہ کرے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْمَأْمُونِ الْحَارِثِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ؟ قَالَ : إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ ، وَالْمُوَاسَاةَ لَهُ فِي مَالِهِ ، وَالْخَلَفَ لَهُ فِي أَهْلِهِ ، وَالنُّصْرَةَ لَهُ عَلَىٰ مَنْ ظَلَمَهُ ، وَإِنْ كَانَ نَافِلَةً فِي الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ غَائِباً أَخَذَ لَهُ بِنَصِيبِهِ ، وَإِذَا مَاتَ الزِّيَارَةَ إِلَىٰ قَبْرِهِ وَأَنْ لَا يَظْلِمَهُ وَأَنْ لَا يَغُشَّهُ وَأَنْ لَا يَخُونَهُ وَأَنْ لَا يَخْذُلَهُ وَأَنْ لَا يُكَذِّبَهُ وَأَنْ لَا يَقُولَ لَهُ أُفٍّ ، وَإِذَا قَالَ لَهُ : أُفٍّ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ ، وَإِذَا قَالَ لَهُ : أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا ، وَإِذَا اتَّهَمَهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے بال بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے رسوا نہ کرے جھٹلائے نہیں، اُف نہ کہے۔ ورنہ ان کے درمیان محبت نہ رہے گی اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا اور اگر اسے تہمت لگائے گا تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الْكِلَلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَعَرَضَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي الذَّهَابَ مَعَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ إِذْ أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضاً فَرَآهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَبَانُ إِيَّاكَ يُرِيدُ هٰذَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَنْ هُوَ؟ قُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبْ إِلَيْهِ، قُلْتُ: فَأَقْطَعُ الطَّوَافَ ؟ قَالَ : نَعَمْ : قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ طَوَافَ الْفَرِيضَةِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَذَهَبْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَقَالَ : يَا أَبَانُ دَعْهُ لَا تَرِدْهُ ، قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَانُ تُقَاسِمُهُ شَطْرَ مَالِكَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَرَأَى مَا دَخَلَنِي فَقَالَ : يَا أَبَانُ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ ذَكَرَ الْمُؤْثِرِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : أَمَا إِذَا أَنْتَ قَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤْثِرْهُ بَعْدُ ، إِنَّمَا أَنْتَ وَ هُوَ سَوَاءٌ، إِنَّمَا تُؤْثِرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ مِنَ النِّصْفِ الْآخَرِ .

۸۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا اور مجھے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا اس نے اشارہ سے مجھے بلایا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا میں طواف میں مشغول تھا کہ اس نے پھر اشارہ کیا حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا۔ اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا تو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس جا۔ میں نے کہا کیا طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں، میں نے کہا اگرچہ طواف واجب ہو فرمایا ہاں۔ پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم، میں نے کہا بہتر، اس کے بعد میں برابر پوچھتا رہا۔ فرمایا اے ابان اس کا نصف مال اس کو دے دے پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس حق کو سن کر میرے چہرے پر تغیر محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ خدا نے اپنے نفسوں پر ایثار کرنے والوں کا ذکر کیا ہے میں نے کہا معلوم ہے۔ فرمایا جب تو اپنا آدھا مال دے دے تو اپنے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اور وہ برابر ہیں، ہاں جب تو باقی آدھا بھی اسے دے دے تب اپنے کو اس پر ترجیح دے

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَا وَابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَعَبْدُاللهِ بْنُ طَلْحَةَ فَقَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : سِتُّ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ يَمِينِ اللهِ. فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ: وَمَا هُنَّ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : يُحِبُّ الْمَرْءُ

الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيَكْرَهُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ . فَبَكَى ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ : كَيْفَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِذَا كَانَ مِنْهُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ بَثَّهُ هَمَّهُ فَفَرِحَ لِفَرَحِهِ إِنْ هُوَ فَرِحَ وَحَزِنَ لِحُزْنِهِ إِنْ هُوَ حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُفَرِّجُ عَنْهُ فَرَّجَ عَنْهُ وَإِلَّا دَعَا اللهَ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ثَلَاثٌ لَكُمْ ، وَثَلَاثٌ لَنَا : أَنْ تَعْرِفُوا فَضْلَنَا وَأَنْ تَطَؤُوا أَعْقَابَنَا وَأَنْ تَنْتَظِرُوا عَاقِبَتَنَا ، فَمَنْ كَانَ هٰكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَضِيءُ بِنُورِهِمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مَنْ دُونَهُمْ لَمْ يُهَنِّئْهُمُ الْعَيْشُ مِمَّا يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : وَمَا لَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَهُمْ عَنْ يَمِينِ اللهِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ بِنُورِ اللهِ ، أَمَا بَلَغَكَ الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقُولُ : إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقاً عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَعَنْ يَمِينِ اللهِ وُجُوهُهُمْ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَضْوَءُ مِنَ الشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ [۲] يَسْأَلُ السَّائِلُ مَا هٰؤُلَاءِ ؟ فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابُّوا فِي جَلَالِ اللهِ .

۹۔ عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعفور اور عبداللہ بن طلحہ حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھے اور حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابن ابی یعفور رسول اللہ نے چھ خصلتیں بیان کی ہیں جس میں وہ پائی جائیں گی وہ خدا کے سامنے کمال تقرب میں ہوگا ابن ابی یعفور نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے وہی دوست رکھے جو اپنے عزیز ترین خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے اور بندۂ مومن کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور خالص محبت کا اظہار کرے۔ یہ سن کر ابن ابی یعفور رو دیئے اور کہنے لگے یہ کیسے۔ فرمایا اگر تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی تو وہ اپنے راز کو ظاہر کرے گا اور خوش ہوگا اس کی خوشی سے جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غمگین ہوگا اس کے غم سے جب کہ وہ رنجیدہ ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوگی تو وہ خدا سے اس کے لئے دعا کرے گا پھر حضرت نے فرمایا یہ تین تمہارے لئے ہیں اور دوسری تین ہمارے لئے ہیں پہلی یہ کہ تم ہماری فضیلت کو پہچانو، دوسرے یہ کہ تم ہمارے پیچھے چلو، تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت کا جو دنیا کے اختتام پر ہوگی جس میں یہ باتیں پائی جائیں گی وہ مقرب بارگاہِ ایزدی ہوگا اس کے نور سے اس سے نیچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے جو لوگ مقام قربت ایزدی میں ہوں گے جب ان کو نیچے والے دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا معلوم نہ ہوگا اوپر والوں کی فضیلت کے مقابل ابن ابی یعفور نے کہا جو جماعت قربت ایزدی رکھتی ہوگی اسے دیکھا کیوں نہ جاسکے گا فرمایا وہ نور خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں سنی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے داہنی جانب جن کے چہرے برف سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا یہ جلال ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ كَيْفَ مَنْ خَلَّفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ ؟ قَالَ: فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَائِهِمْ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ؟ فَقَالَ: قَلِيلَةٌ ، قَالَ: وَكَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ ؟ قَالَ: قَلِيلَةٌ ، قَالَ: فَكَيْفَ صِلَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ ؟ فَقَالَ : إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلَاقًا قَلَّ مَا هِيَ فِيمَنْ عِنْدَنَا ، قَالَ : فَقَالَ : فَكَيْفَ تَزْعُمُ هٰؤُلَاءِ أَنَّهُمْ شِيعَةٌ .

۱۰- محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا آپؑ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے مومن بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں مبالغہ کیا۔ حضرت نے پوچھا اغنیا کا فقرا کے پاس پرسشِ احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم، فرمایا مال داروں کا فقراء سے ملنا جلنا کیسا ہے کہا بہت کم، فرمایا اغنیا کا فقراء سے صلہ رحم کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

١١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ : [فَ]هَلْ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ ؟ وَهَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسِيءِ ؟ وَيَتَوَاسَوْنَ ؟ فَقُلْتُ: لَا ، فَقَالَ: لَيْسَ هٰؤُلَاءِ شِيعَةً ، الشِّيعَةُ مَنْ يَفْعَلُ هٰذَا .

۱۱- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مال دار فقیروں سے مہربانی کا برتاؤ کرتے ہیں احسان کرنے والے گنہگاروں سے درگذر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو وہ شیعہ نہیں، شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَجَهَّمْ(٢) بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَضَارُّوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ ، كُونُوا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِينَ .

۱۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کرو ان کا وقار قائم رکھو اور ایک دوسرے سے بد کراہت نہ ملے اور نقصان نہ پہنچائے حسد نہ کرے اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے سچے بندے بنو۔

١٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيَجِيءُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي كِيسِهِ فَيَأْخُذُ

حَاجَتَهُ فَلَا يَدْفَعُهُ؟ فَقُلْتُ: مَا أَعْرِفُ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: فَلَا شَيْءَ إِذاً، قُلْتُ: فَالْهَلَاكُ إِذاً، فَقَالَ: إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يُعْطَوْا أَحْلَامَهُمْ بَعْدُ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ فرمایا تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو ہم سب جہنمی ہوئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب ایمان کجیں

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، رَفَعَهُ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ، فَقَالَ: سَبْعُونَ حَقّاً لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِسَبْعَةٍ فَإِنِّي عَلَيْكَ مُشْفِقٌ أَخْشَى أَلَّا تَحْتَمِلَ، فَقُلْتُ: بَلَى إِنْ شَاءَ اللهُ، فَقَالَ: لَا تَشْبَعُ وَيَجُوعُ وَلَا تَكْتَسِي وَيَعْرَى؛ وَتَكُونُ دَلِيلَهُ وَقَمِيصَهُ الَّذِي يَلْبَسُهُ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ وَتُحِبُّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِنْ كَانَتْ لَكَ جَارِيَةٌ بَعَثْتَهَا لِتُمَهِّدَ فِرَاشَهُ وَتَسْعَى فِي حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ وَصَلْتَ وَلَايَتَكَ بِوَلَايَتِنَا وَوَلَايَتَنَا بِوَلَايَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں میں ان میں سے صرف سات بتاؤں گا۔ میں تم پر مہربان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم تحمل نہ کر سکو، میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا مت کھاؤ اگر برادر مومن بھوکا ہو، مت پہنو اگر وہ ننگا ہو، اس کے رہنما بنو، اس کے رازدار بنو اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو اس کے لئے بھی پسند کرو اور اس کی زبان گویا بنو، اگر تمہاری کنیز ہو تو اس کو بھیجو تاکہ وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی ضرورتیں پوری کرنے کی رات دن کوشش کرو اگر ایسا کرو گے تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملا دو گے۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَخُونُهُ، وَيَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْاِجْتِهَادُ فِي التَّوَاصُلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ(۲) وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاحِمِينَ مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے چاہیے کہ اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے اور مسلمانوں کو سزاوار ہے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت

کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر مہربان رہیں تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ۔ جیسا خدا نے حکم دیا ہے "آپس میں رحم کرنے والے" اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اسی طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفَراً أَنْ يُعْلِمَ إِخْوَانَهُ ، وَ حَقٌّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ .

١٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

دوسو چاروال باب

تراحم وتعاطف

((بَابُ التَّرَاحُمِ وَالتَّعَاطُفِ)) ٢٠٤

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً ، مُتَحَابِّينَ فِي اللهِ ، مُتَوَاصِلِينَ ، مُتَرَاحِمِينَ ، تَزَاوَرُوا وَتَلَاقَوْا وَتَذَاكَرُوا أَمْرَنَا وَأَحْيُوهُ .

١۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ انھوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قربۃً الی اللہ دوسرے سے محبت کرو صلۂ رحم کرو اگر دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو دوست رکھو۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ كُلَيْبٍ الصَّيْدَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارُّوا وَتَرَاحَمُوا وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

٢۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے باہم صلۂ رحم کرو، نیکی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نیکی پسند بھائی بنو جیسا

کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔

٣ - عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارُّوا وَتَرَاحَمُوا وَتَعَاطَفُوا.

۳۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا صلۂ رحم کرو، نیکی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

٤ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِجْتِهَادُ فِي التَّوَاصُلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ، وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاحِمِينَ، مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلۂ رحم کرنا، مہربانی اور ہمدردی میں تعاون صاحبانِ حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں۔ ہمدردی کرنے والے اور بحالتِ سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں عہدِ رسولؐ میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

دوسو پانچواں باب

زیارت اخوان

(بَابُ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۵

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ [عَلِيٍّ] ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ لِلهِ لَا لِغَيْرِهِ الْتِمَاسَ مَوْعِدِ اللهِ وَتَنَجُّزَ مَا عِنْدَ اللهِ وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص خوشنودیٔ خدا کے لئے اور وعدہ گاہِ خدا کی تلاش کے لئے اور پیشِ خدا جو اجر ہے اس کے پانے کے لئے زیارت مومنین کرے تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے جو ندا دیتے ہیں آگاہ ہو تم

خوش رہو اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أُوَدِّعُهُ فَقَالَ: يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَنْ تَرَى مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَأَوْصِهِمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَأَنْ يَعُودَ غَنِيُّهُمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ وَقَوِيُّهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ وَأَنْ يَشْهَدَ حَيُّهُمْ جَنَازَةَ مَيِّتِهِمْ وَأَنْ يَتَلَاقَوْا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنَّ لُقِيَا بَعْضِهِمْ بَعْضاً حَيَاةٌ لِأَمْرِنَا، رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا، يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَوَالِيَنَا أَنَّا لَا نُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَنَّهُمْ لَنْ يَنَالُوا وَلَايَتَنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۲۔ خیثمہ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے آیا، آپ نے فرمایا اے خیثمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا اسلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرنا اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں اور قوی ضعیفوں کی اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملتے رہا کریں، یہ ملنا جلنا ہمارے امر امامت کے لئے زندگی ہے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔ اے خیثمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو مگر عمل سے یعنی صرف اقرار امامت کافی نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پا سکتے۔ روزِ قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہوگا جو عدل کی تعریف کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام: أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكاً، فَأَقْبَلَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هٰذِهِ الدَّارِ؟ قَالَ: أَخٌ لِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا ذَاكَ؟ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِي إِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: وَجَبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ الْمَلَكُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِماً فَلَيْسَ إِيَّاهُ زَارَ، إِيَّايَ زَارَ وَثَوَابُهُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا۔ جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھر والے

سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں خوشنودی کے لیے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرشتہ نے کہا۔ میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِيَّايَ زُرْتَ وَ ثَوَابُكَ عَلَيَّ ؛ وَلَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَاباً دُونَ الْجَنَّةِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کی، خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرِ[2] ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ فَهُوَ زَوْرُهُ ؛ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے بُعد مسافت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کی تو وہ خدا کے زائروں میں سے ہے اور خدا کے لیے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنے زائروں کا اکرام کرے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : أَنْتَ ضَيْفِي وَزَائِرِي ، عَلَيَّ قِرَاكَ وَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جا کر تو خدا فرماتا ہے تو میرا مہمان اور زائر ہے تیری مہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لیے واجب کیا اس لیے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ فِي مَرَضٍ أَوْصِحَّةٍ، لَايَأْتِيهِ خِدَاعاً وَلَا اسْتِبْدَالاً، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ: طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُوَّارُ اللهِ وَأَنْتُمْ وَفْدُ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ، فَقَالَ لَهُ يَسِيرٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيداً؟ قَالَ: نَعَمْ يَا يَسِيرُ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ مَسِيرَةَ سَنَةٍ، فَإِنَّ اللهَ جَوَادٌ وَالْمَلَائِكَةَ كَثِيرَةٌ، يُشَيِّعُونَهُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ.

۷۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی مرض میں یا صحت میں اور مکر و فریب نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرتا ہے کہ اس کے پس پشت کہتے ہیں تو خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے تم اللہ کے زائر ہو اور تم خدا کے مہمان ہو یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس آئے۔ یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو۔ اللہ جواد ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ [ابْنِ] النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ وَلِلّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْطُرُ بَيْنَ قَبَاطِيَّ مِنْ نُورٍ، وَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَضَاءَ لَهُ حَتّٰى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: مَرْحَباً؛ وَإِذَا قَالَ: مَرْحَباً أَجْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْعَطِيَّةَ.

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی۔ وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا اور جب سرادق جلال الٰہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا مرحبا اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِراً أَخَاهُ لِلّٰهِ لَا لِغَيْرِهِ، الْتِمَاسَ وَجْهِ اللهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ، وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ خَلْفِهِ إِلٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ: أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندۂ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا

ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

١٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا زَارَ مُسْلِمٌ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللهِ وَلِلهِ إِلَّا نَادَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَيُّهَا الزَّائِرُ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

١١- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو ندا دیتا ہے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ : رَجُلٌ حَكَمَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْحَقِّ ، وَرَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ ، وَرَجُلٌ آثَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ .

١١- فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہوگا دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہوگی۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُوَكِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكاً فَيَضَعُ جَنَاحاً فِي الْأَرْضِ وَجَنَاحاً فِي السَّمَاءِ يُظِلُّهُ ، فَإِذَا دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ نَادَى الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي الْمُتَّبِعُ لِآثَارِ نَبِيِّي ، حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ ، سَلْنِي أُعْطِكَ ، ادْعُنِي أُجِبْكَ ، اسْكُتْ أَبْتَدِئْكَ ، فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَكُ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَى مَنْزِلِهِ ، ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَشَفَّعْتُكَ فِي عِبَادِي .

١٢- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس

پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اے میرے بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کر میں تجھے دوں گا، تو مجھ سے دعا کر، میں قبول کروں گا اگر تو چپ رہے گا تو میں ابتدا کروں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں سے کرتا ہوا پیچھے چلتا ہے خدائے تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرام مجھ پر لازم ہے میں نے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

١٣ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَزِيَارَةُ الْمُؤْمِنِ فِي اللهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ، وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَقَى كُلَّ عُضْوٍ عُضْواً مِنَ النَّارِ حَتَّى أَنَّ الْفَرْجَ يَقِي الْفَرْجَ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔

١٤ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا ثَلَاثَةِ مُؤْمِنِينَ اجْتَمَعُوا عِنْدَ أَخٍ لَهُمْ، يَأْمَنُونَ بَوَائِقَهُ وَلَا يَخَافُونَ غَوَائِلَهُ وَيَرْجُونَ مَا عِنْدَهُ، إِنْ دَعَوُا اللهَ أَجَابَهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا أَعْطَاهُمْ وَإِنِ اسْتَزَادُوا زَادَهُمْ وَإِنْ سَكَتُوا ابْتَدَأَهُمْ

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر تین ایسے مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں جو اس کے ہلاک کرنے والے جاہلانہ فتنوں سے بے خوف ہوں اور اس کی فریب کاری سے بے خوف ہوں اور جو اس کے پاس ہو اس کے ملنے کی امید رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور جو وہ مانگتے ہیں ان کو عطا کرتا ہے اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا اور اگر مانگنے سے چپ رہیں تو اپنی طرف سے دیتا ہے۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ لِلهِ لَا لِغَيْرِهِ، يَطْلُبُ بِهِ ثَوَابَ اللهِ وَتَنَجُّزَ مَا وَعَدَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ، مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ يُنَادُونَهُ: أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً.

۱۵۔ ابوایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمزہ کو کہتے سنا۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ جس نے برادر مومن کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودیٔ خدا کے لئے کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس جائے یہ کہتے رہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لِقَاءُ الْإِخْوَانِ مَغْنَمٌ جَسِيمٌ وَإِنْ قَلُّوا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

دوسو چھواں باب

مصافحہ

(بَابُ الْمُصَافَحَةِ) ۲۰۶

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : كُنْتُ زَمِيلَ[2] أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَكُنْتُ أَبْدَأُ بِالرُّكُوبِ ثُمَّ يَرْكَبُ هُوَ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَسَاءَلَ مُسَاءَلَةَ رَجُلٍ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَصَافَحَ ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَسَاءَلَ مُسَاءَلَةَ مَنْ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ ، فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئاً مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ قِبَلِنَا وَإِنْ فَعَلَ مَرَّةً فَكَثِيرٌ ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ مَا فِي الْمُصَافَحَةِ؟ إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَلَا تَزَالُ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ، وَاللهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو اور پھر مصافحہ

کرتے اور پھر معانقہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا تو مجھ پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارے شہر والے نہیں کرتے، ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ معانقہ کا کیا فائدہ ہے۔ جب مومنین ملتے اور معانقہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی بہ نظر رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللهُ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا ، فَصَافَحَ أَشَدَّهُمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا کا دستِ رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور معانقہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

٣ ـ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّمَيْدَعِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا أَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن ملتے ہیں اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور معانقہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَتَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومن مل کر معانقہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فِي شِقِّ مَحْمِلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَنَزَلَ

فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَلَمَّا قَضَىٰ حَاجَتَهُ وَعَادَ قَالَ : هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَنَاوَلْتُهُ يَدِي فَغَمَزَهَا حَتَّىٰ وَجَدْتُ الْأَذَىٰ فِي أَصَابِعِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَصَافَحَهُ وَ شَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَاثَرَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي .

۵۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک محمل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اترے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے اتنا دبایا کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصلِ خزاں میں درخت کے پتے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شِيعَتُنَا أَلَا تَرَىٰ أَنَّكَ تُفْرِطُ فِي أَمْرِنَا ، إِنَّهُ لَا يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ اللَّهِ فَكَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ اللَّهِ كَذَٰلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَتِنَا وَ كَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَتِنَا كَذَٰلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى الْمُؤْمِنَ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ ، حَتَّىٰ يَفْتَرِقَا ، فَكَيْفَ يُقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ مَنْ هُوَ كَذَٰلِكَ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ تم نے کوتاہی کی ہے ہمارے امر امامت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ان دونوں کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا نہیں ہوتے پس جو ایسا ہو اس کی صفت بیان کرنے پر کیسے قدرت ہوگی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ، ثُمَّ مَشَىٰ قَلِيلاً ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَغَمَزَهَا غَمْزَةً شَدِيدَةً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوَمَا كُنْتُ مَعَكَ فِي الْمَحْمِلِ ؟! فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا جَالَ جَوْلَةً ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَخِيهِ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَيَقُولُ لِلذُّنُوبِ : تَحَاتَّ عَنْهُمَا ، فَتَتَحَاتُّ ـ يَا أَبَا حَمْزَةَ ـ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ فَيَفْتَرِقَانِ وَمَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ .

۷۔ ابوحمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے۔ پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ محمل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو خدا ان دونوں کو بہ نظرِ رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے۔ اے ابوحمزہ ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں۔ ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الْمُصَافَحَةِ ، فَقَالَ: دَوْرُ نَخْلَةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استحباب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے فرمایا بقدر ایک درختِ خرما کی لمبائی کے۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفْرَقِ[1] ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا تَوَارَى أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ الْتَقَيَا أَنْ يَتَصَافَحَا .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیئے کہ جب ایک دوسرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

١٠ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلْيُصَافِحْهُ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَ بِذَلِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاصْنَعُوا صُنْعَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیئے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

١١ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا الْتَقَيْتُمْ فَتَلَاقَوْا بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصَافُحِ

وَإِذَا تَفَرَّقْتُمْ فَتَفَرَّقُوا بِالْإِسْتِغْفَارِ.

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم ایک دوسرے سے ملو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جدا ہوتے وقت استغفار۔

١٢ - عَنْهُ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَرُّوا بِمَكَانٍ كَثِيرِ الشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْفَضَاءِ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا.

۱۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ جاتے اور ایسی جگہ سے گزر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تو مصافحہ کرتے۔

١٣ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزَمُ التَّصَافُحَ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الَّذِي يَدَعُ، أَلَا وَإِنَّ الذُّنُوبَ لَتَتَحَاتُّ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے۔ پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

١٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام، فَنَظَرَ إِلَيَّ بِوَجْهٍ قَاطِبٍ فَقُلْتُ: مَا الَّذِي غَيَّرَكَ لِي؟ قَالَ: الَّذِي غَيَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ، بَلَغَنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْعَدْتَ بِبَابِكَ بَوَّاباً، يَرُدُّ عَنْكَ فُقَرَاءَ الشِّيعَةِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّهْرَةَ، فَقَالَ: أَفَلَا خِفْتَ الْبَلِيَّةَ، أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِأَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ، فَإِذَا تَوَاقَفَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفَظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: اعْتَزِلُوا بِنَا فَلَعَلَّ لَهُمَا سِرّاً وَقَدْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»؟ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتِ الْحَفَظَةُ لَا تَسْمَعُ فَإِنَّ عَالِمَ السِّرِّ يَسْمَعُ وَيَرَى.

۵۰/۱۸ سورۂ ق

۱۴۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا۔ میں نے کہا کس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا جس چیز نے تجھ کو تیرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دروازہ پر دربان بٹھایا ہے تاکہ وہ فقرا شیعہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو۔ فرمایا تو نے ضلالت کی مصیبت کا خیال نہ کیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دو مومن مل کر معانقہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے اور سو میں سے ننانوے حصے محبت کے ان دونوں کو مل جاتے ہیں جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ باتیں کرتے ہیں تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں ان سے الگ ہو جاؤ، شاید کوئی راز کی بات ہو اور اللہ نے ان کے لئے چھپانا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سخت نگہبان ہوتا ہے فرمایا۔ اے اسحاق اسے فرشتے نہ سنیں تو بھی راز کا جاننے والا تو سنتا اور دیکھتا ہے مراد یہ ہے کہ رقیب عتید (نگہبان) ہے وہی ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

١٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا صَافَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رَجُلاً قَطُّ فَنَزَعَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ» فَلَا يُوصَفُ بِقَدَرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ احْتَجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَجَعَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ [فِي السَّمَاءِ] فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَمَنْ أَطَاعَ هٰذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي، وَفَوَّضَ إِلَيْهِ، وَإِنَّا لَا نُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَهُوَ الشَّكُّ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُوصَفُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ .

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کا وصف کما حقہ بیان نہیں کیا جا سکتا اور کیوں کر بیان کیا جا سکتا درآنحالیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی، جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا

بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہوگا اسی طرح نبیؐ کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیسے بیان کیا جاسکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھادیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو۔ رسولؐ جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کردیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آئے۔ خدا نے ہم کو رجس سے دور رکھا ہے اور رجس : شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ جب مومن، مومن سے مصافحہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا الْتَقَى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَتَتَحَاتُّ الذُّنُوبُ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا .

۱۷۔ فرمایا صادقِ آلِ محمدؐ نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہوجاتے ہیں جب تک وہ جدا ہوں۔

١٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کرو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کردیتا ہے۔

١٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله حُذَيْفَةَ ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَدَهُ فَكَفَّ حُذَيْفَةُ يَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : يَا حُذَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّي ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ[1] وَلَكِنِّي كُنْتُ جُنُباً فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدَكَ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حذیفہ نے رسول اللہؐ سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ اے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو

مجھ کو روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے۔ لیکن میں جنب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضرت نے فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۰ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَايَقْدِرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَكَذٰلِكَ لَايَقْدِرُ قَدْرَنَبِيِّهِ وَ كَذٰلِكَ لَايَقْدِرُ قَدْرَالْمُؤْمِنِ ، إِنَّهُ لَيَلْقَىٰ أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُاللهُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّىٰ يَفْتَرِقَا ، كَمَاتَتَحَاتُّ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا، اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیوں کہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بہ نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مُصَافَحَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافَحَةِ الْمَلَائِكَةِ.

۲۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے۔

دوسو سات واں باب

معانقہ

(بَابُ الْمُعَانَقَةِ) ۲۰۷

۱ ۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَا : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَرَجَ إِلَىٰ أَخِيهِ يَزُورُهُ عَارِفاً بِحَقِّهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ حَسَنَةً وَمُحِيَتْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَ رُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَإِذَاطَرَقَ الْبَابَ

فَيُحَتَ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَإِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا وَتَعَانَقَا أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ بَاهَى بِهِمَا الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدَيَّ تَزَاوَرَا وَتَحَابَّا فِيَّ، حَقٌّ عَلَيَّ أَلَّا أُعَذِّبَهُمَا بِالنَّارِ بَعْدَ هٰذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَائِكَةُ عَدَدَ نَفَسِهِ وَخُطَاهُ وَكَلَامِهِ، يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا أُعْفِيَ مِنَ الْحِسَابِ وَإِنْ كَانَ الْمَزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الزَّائِرِ مَا عَرَفَهُ الزَّائِرُ مِنْ حَقِّ الْمَزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

ا۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دق الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مباہات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے۔ دیکھو میرے ان دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں میری خوشنودی کے لئے۔ میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب نہ دوں، جب وہ مومن ملاقات کر کے پلٹتا ہے تو ملائکہ بعدد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دو راتوں کے درمیان مر جاتا ہے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہوا پہچانتا ہے۔ حق زائر کو اتنا ہی جتنا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا سا حق ہے

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اعْتَنَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ، فَإِذَا الْتَزَمَا لَا يُرِيدَانِ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَ اللهِ وَلَا يُرِيدَانِ غَرَضاً مِنْ أَغْرَاضِ الدُّنْيَا قِيلَ لَهُمَا: مَغْفُوراً لَكُمَا فَاسْتَأْنِفَا، فَإِذَا أَقْبَلَا عَلَى الْمُسَاءَلَةِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: تَنَحَّوْا عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهُمَا سِرّاً وَقَدْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِمَا. قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»[1] قَالَ: فَتَنَفَّسَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّعَدَاءَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ دُمُوعُهُ لِحْيَتَهُ وَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَعْتَزِلَ عَنِ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا إِجْلَالاً لَهُمَا وَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَكْتُبُ لَفْظَهُمَا وَلَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَيَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى.

٢۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معانقہ کرتے ہیں تو رحمتِ خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے تمہارے

پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کرو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی۔ پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور فرمایا۔ اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو بلحاظ ان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سر و خفی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

دوسو آٹھواں باب

تقبیل

(بَابُ التَّقْبِيلِ) ۲۰۸

١ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لَكُمْ لَنُوراً[2] تُعْرَفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبَّلَهُ فِي مَوْضِعِ النُّورِ مِنْ جَبْهَتِهِ ،

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يُقَبَّلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلَا يَدُهُ إِلَّا [يَدَ] رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَوْ مَنْ أُرِيدَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسولؐ یا جس کو رسول اللہ نے چاہا ہو (یعنی وصی رسول)

٣ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدٍ النَّرْسِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَزْيَدٍ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِنَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کے پاس آیا میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا، فرمایا سوائے نبی یا وصیٔ نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ؛ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: نَاوِلْنِي يَدَكَ أُقَبِّلْهَا فَأَعْطَانِيهَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأْسَكَ فَفَعَلَ فَقَبَّلْتُهُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رِجْلَيْكَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ ـ ثَلَاثاً ـ وَ بَقِيَ شَيْءٌ، وَ بَقِيَ شَيْءٌ؛ وَ بَقِيَ شَيْءٌ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیجئے تاکہ میں بوسہ دوں، پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی، میں نے اس پر بھی بوسہ دیا۔ میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا۔ تو نے قسم کھائی قسم کھائی ہے تین بار باقی رہی ایک چیز باقی رہی ایک چیز باقی رہی، ایک چیز (پس اسے بھی بوسہ دینا چاہیئے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِلرَّحِمِ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقُبْلَةُ الْأَخِ عَلَى الْخَدِّ وَقُبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے نسبی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیئے۔

٦ـ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ الْقُبْلَةُ عَلَى الْفَمِ إِلَّا لِلزَّوْجَةِ [أ] وِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے زوجہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیئے۔

دوسو نوواں باب

تذکرۃ الاخوان (یعنی ذکر فضائل آل محمد رحمت کا باعث ہے)

٥(بَابُ تَذَاكُرِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۹

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيٍّ

ابنِ أبي حمزة قال : سمعتُ أبا عبدِالله عليه السلام يقول : شيعتُنا الرُّحماءُ بينهم ؛ الّذين إذا خلوا ذكروا الله [إنَّ ذِكرَنا من ذِكرِ الله] إنّا إذا ذُكِرنا ذُكِرَ اللهُ وإذا ذُكِرَ عدوُّنا ذُكِرَ الشّيطانُ .

۱- علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن صالح بن عقبة عن يزيد بن عبد الملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تزاوروا فإنّ في زيارتكم إحياءً لقلوبكم وذكراً لأحاديثنا ، وأحاديثنا تعطّف بعضكم على بعض فإن أخذتم بها رشدتم ونجوتم وإن تركتموها ضللتم وهلكتم ، فخذوا بها وأنا بنجاتكم زعيم .

۲- حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو، تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

٣ ـ عدّةٌ من أصحابنا ؛ عن سهل بن زياد ؛ عن الوشّاء ؛ عن منصور بن يونس ، عن عبّاد بن كثير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي مررتُ بقاصٍّ يقصُّ وهو يقول : هذا المجلس [الّذي] لا يشقى به جليس ، قال : فقال أبو عبدالله عليه السلام : هيهات هيهات ، أخطأت أستاهُهم الحفرة ؛ إنّ لله ملائكةً سيّاحين سوى الكرام الكاتبين ؛ فإذا مرّوا بقومٍ يذكرون محمّداً وآل محمّد قالوا : قفوا فقد أصبتم حاجتكم فيجلسون ، فيتفقّهون معهم فإذا قاموا عادوا مرضاهم وشهدوا جنائزهم وتعاهدوا غائبهم فذلك المجلس الّذي لا يشقى به جليس .

۳- عبادہ نے کہا۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں گزرا ایک داستان گو (اہلِ ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے۔ وہ کہہ رہا تھا۔ یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شقی نہیں ہوتا۔ فرمایا حضرت نے یہ بات حق سے دور ہے ان کی کول گڑھے میں ہے یعنی پاخانہ کر رہے ہیں (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراماً کاتبین کے جو گھومتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں جو ذکر آلِ محمد کرتے ہیں تو کہتے ہیں ٹھہر جاؤ۔ تم نے اپنی

ضرورت کو پالیا۔ پس وہ بیٹھتے ہیں اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور جب کھڑے ہوتے ہیں تو ان کے بیماروں کی عیادت کرتے ہیں اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور محافظت کرتے ہیں اور ان کے مسافروں کی یہ ہے کہ وہ مجلس جس میں بیٹھنے والا شقی نہیں ہوتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ النَّخَعِيِّ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيَطَّلِعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَهُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ : فَتَقُولُ : أَمَا تَرَوْنَ إِلَىٰ هٰؤُلَاءِ فِي قِلَّتِهِمْ وَكَثْرَةِ عَدُوِّهِمْ يَصِفُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ صلوات الله عليهم ؟ قَالَ : فَتَقُولُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَىٰ مِنَ الْمَلَائِكَةِ : ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آلِ محمد کا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آلِ محمد کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا دوسرا گروہ کہتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحبِ فضلِ عظیم ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : أَتَخْلُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ وَتَقُولُونَ مَا شِئْتُمْ ؟ فَقُلْتُ : إِي وَاللهِ إِنَّا لَنَخْلُو وَنَتَحَدَّثُ وَنَقُولُ مَا شِئْنَا ، فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ رِيحَكُمْ وَأَرْوَاحَكُمْ ؛ وَإِنَّكُمْ عَلَىٰ دِينِ اللهِ وَدِينِ مَلَائِكَتِهِ فَأَعِينُوا بِوَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ .

۵۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم خلوت کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو میں نے کہا بے شک ہم خلوت میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائل آلِ محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری قوت کو اور تمہاری جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پرہیزگاری اور کوشش سے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِداً إِلَّا حَضَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِثْلُهُمْ ، فَإِنْ دَعَوْا

بِخَيْرٍ أَمَّنُوا وَإِنِ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرٍّ دَعَوُا اللهَ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشَفَّعُوا إِلَى اللهِ وَسَأَلُوهُ قَضَاهَا وَمَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَاحِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشَرَةُ أَضْعَافِهِمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ ، فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيَاطِينُ بِنَحْوِ كَلَامِهِمْ وَإِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَ إِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِهِمْ فَإِذَا خَاضُوا فِي ذٰلِكَ فَلْيَقُمْ وَلَا يَكُنْ شِرْكَ شَيْطَانٍ وَلَا جَلِيسَهُ ، فَإِنَّ غَضَبَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَلَعْنَتَهُ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ ، ثُمَّ قَالَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُنْكِرْ بِقَلْبِهِ وَلْيَقُمْ وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ أَوْ فُوَاقَ نَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو اس سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین منکرین امامت جمع ہوتے ہیں تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آئمہ کی ہجو میں کلام کرتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ ہنستے ہیں تو وہ بھی ہنستے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا پھنسے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلیس نہ بنے۔ کیوں کہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی لعنت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرے۔

۷ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَى لِإِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ فِي اللهِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ قَالَ: وَإِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اللهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ إِبْلِيسَ مُضْغَةُ لَحْمٍ إِلَّا تَخَدَّدَ حَتَّى أَنَّ رُوحَهُ لَتَسْتَغِيثُ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتَحِسُّ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ خُزَّانُ الْجِنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلَّا لَعَنَهُ ، فَيَقَعُ خَاسِئاً حَسِيراً مَدْحُوراً .

۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی ٹولی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز برادران ایمان کا فی سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہلبیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرہ کو بُری طرح نوچ ڈالتا ہے اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح چیختی ہے چلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کرکے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناکام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

دوسو دسواں باب
مومن کوخوش کرنا

(بَابُ) ۲۱۰
☆(إِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَرَّ مُؤْمِناً فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللهَ.

۱۔ ابوحمزہ نے بیان کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے بندۂ مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: تَبَسُّمُ الرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةٌ وَصَرْفُ الْقَذَى عَنْهُ حَسَنَةٌ وَمَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیکی ہے اور اس کی آزردگی کو دور کرنا نیکی ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَبْدَهُ مُوسَى عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِي عِبَاداً أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي وَأُحَكِّمُهُمْ فِيهَا قَالَ: يَا رَبِّ وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تُبِيحُهُمْ جَنَّتَكَ وَتُحَكِّمُهُمْ فِيهَا؟ قَالَ: مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مُؤْمِناً كَانَ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ فَوَلَعَ بِهِ فَهَرَبَ مِنْهُ إِلَى دَارِ الشِّرْكِ، فَنَزَلَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ فَأَظَلَّهُ وَأَرْفَقَهُ وَأَضَافَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ كَانَ [لَكَ] فِي جَنَّتِي

مَسْكَنٌ لَأَسْكَنْتُكَ فِيهَا وَلَكِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَى مَنْ مَاتَ بِي مُشْرِكاً وَلَكِنْ يَا نَارُ هِيدِيهِ وَلَا تُؤْذِيهِ وَيُؤْتَى بِرِزْقِهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ، قُلْتُ: مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مِنْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے عنداً لمنا جات کہا کہ میرے کچھ بندے ہیں جن کے لیے میں اپنی جنت مباح کروں گا اور میں اس میں ان کو حاکم بناؤں گا۔ موسیٰ نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں جن کے لیے تو اپنی جنت کو مباح قرار دے گا اور اس میں ان کو حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے جو مومن کے دل کو خوش کرتا ہے۔ پھر فرمایا ایک مومن ایک ظالم کی حکومت میں رہتا تھا جب اس کو رسوا کیا گیا تو وہ بھاگ کر شرک کی حکومت میں چلا گیا اور ایک مشرک کے گھر میں قیام کیا۔ اس نے اسے پناہ دی، مہربانی کی اور مہمانداری کی۔ خدا نے کہا وحی کی قسم ہے اپنے عزت وجلال کی۔ اگر میری جنت میں تیرے لیے کوئی مقام ہوتا تو میں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا لیکن میری جنت اس پر حرام ہے جو مشرک مرے لیکن میں حکم دیتا ہوں کہ اے نار جہنم اسے خوف دیئے جانا لیکن اسے اذیت نہ دے اور دن کے دونوں حصوں میں اس کے لیے رزق لایا جاتا تھا میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا تھا فرمایا اس نے جس حیثیت سے چاہا دیا۔

توضیح: علامہ مجلسی نے مرآۃ العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے مشرک پر جو وحی کا ذکر ہے وہ بمعنی الہام ہے بعد موت۔

٤ ـ عِدَّةٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مومن کے دل میں سرور کا داخل کرنا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنَّ الْعَبْدَ مِنْ عِبَادِي لَيَأْتِينِي بِالْحَسَنَةِ فَأُبِيحُهُ جَنَّتِي، فَقَالَ دَاوُدُ: يَا رَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ؟ قَالَ: يُدْخِلُ عَلَى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ سُرُوراً وَلَوْ بِتَمْرَةٍ، قَالَ دَاوُدُ: يَا رَبِّ حَقٌّ لِمَنْ عَرَفَكَ أَنْ لَا يَقْطَعَ رَجَاءَهُ مِنْكَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ ایک نیکی کو لے کر آئے گا تو میں اپنی جنت کو اس کے لیے مباح کر دوں گا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے رب وہ نیکی کیا ہے فرمایا

مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا۔ اے میرے رب جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ مُفَضَّلِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً أَنَّهُ عَلَيْهِ أَدْخَلَهُ فَقَطْ بَلْ وَاللهِ عَلَيْنَا، بَلْ وَاللهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہ کے دل میں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ، شَبْعَةُ مُسْلِمٍ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ.

۷۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے اور وہ مرد مسلمان کو سیر کرنا یا اس کے قرضہ کا چکانا ہے۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: إِذَا بَعَثَ اللهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ يَقْدُمُهُ أَمَامَهُ، كُلَّمَا رَأَى الْمُؤْمِنُ هَوْلاً مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ: لَا تَفْزَعْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَبْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُحَاسِبُهُ حِسَاباً يَسِيراً وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أَمَامَهُ، فَيَقُولُ لَهُ الْمُؤْمِنُ: يَرْحَمُكَ اللهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِي مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ، فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ أَدْخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی مثل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا جو اس کے آگے آگے چلے گا جب قیامت کے ہولناک مناظر سامنے آئیں گے تو اس کا ہم صورت اس سے کہے گا خوف نہ کر رنجیدہ نہ ہو میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں۔ خوشی اور عزت و بزرگی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ موقف

حساب میں آئے گا تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا اور اس کا ہم صورت آگے ہوگا مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے تو میری قبر سے۔ تو ہمیشہ مجھے سرور و کرامتِ خدا کی خوش خبری دیتا رہا ہے۔ یہ تو بتا تو کون ہے وہ کہے گا۔ میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا خدا نے اسی سے مجھے خلق کیا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ: كَانَ النَّجَاشِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينِ عَامِلاً عَلَى الْأَهْوَازِ وَفَارِسَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ عَمَلِهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ فِي دِيوَانِ النَّجَاشِيِّ عَلَيَّ خَرَاجاً وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدِينُ بِطَاعَتِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكْتُبَ لِي إِلَيْهِ كِتَاباً، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُرَّ أَخَاكَ يَسُرَّكَ اللَّهُ» قَالَ: فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَلَا نَاوَلَهُ الْكِتَابَ وَقَالَ: هَذَا كِتَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ لَهُ: مَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: خَرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيوَانِكَ، فَقَالَ لَهُ: وَكَمْ هُوَ؟ قَالَ: عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ، فَدَعَا كَاتِبَهُ وَأَمَرَهُ بِأَدَائِهَا عَنْهُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا وَأَمَرَ أَنْ يُثْبِتَهَا لَهُ لِقَابِلٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ: سَرَرْتُكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِمَرْكَبٍ وَجَارِيَةٍ وَغُلَامٍ وَأَمَرَ لَهُ بِتَخْتِ ثِيَابٍ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ: هَلْ سَرَرْتُكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَكُلَّمَا قَالَ: نَعَمْ، زَادَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: احْمِلْ فَرْشَ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ جَالِساً فِيهِ حِينَ دَفَعْتَ إِلَيَّ كِتَابَ مَوْلَايَ الَّذِي نَاوَلْتَنِي فِيهِ وَارْفَعْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ قَالَ: فَفَعَلَ وَخَرَجَ الرَّجُلُ فَصَارَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جِهَتِهِ فَجَعَلَ يُسَرُّ بِمَا فَعَلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّهُ قَدْ سَرَّكَ مَا فَعَلَ بِي؟ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۹۔ محمد بن جمہور نے بیان کیا کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے عملہ کے ایک ماتحت نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ نجاشی کے دفتر نے میرے اوپر خراج عائد کیا ہے وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے اگر مناسب ہو تو آپ اسے ایک خط لکھ دیں۔ حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر، اللہ تجھے خوش کرے گا جب یہ خط لے کر وہاں گیا تو اس کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ چلے گئے اور تنہائی ہو گئی تو وہ خط اس کو دے کر کہا کہ یہ خط حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ پھر اس سے پوچھا تیری حاجت کیا ہے اس نے کہا مجھ پر دس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے منشی کو بلا کر حکم دیا کہ اس کی وصولی لکھ دے اور حکم دیا کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے تاکہ سالِ آئندہ اس سے نہ مانگا جائے۔ پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا۔ ہاں میں آپ پر فدا ہو

پھر اس نے حکم دیا سواری دینے کا اور ایک کنیز اور غلام کا اور کہا کہ یہ صندوق کپڑوں کا بھی لے جا۔ میں نے تجھے خوش کیا؟ اس نے کہا بے شک بخاشی برابر عطیات میں زیادتی کرتا رہا۔ جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا۔ جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا۔ جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کو پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے اس نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں۔ گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے فرمایا خدا کی قسم صرف میں ہی خوش نہیں اللہ اور اس کے رسول خوش ہیں۔

١٠ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِبْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ ؛ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : فَقَالَ : حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ ، لَوْحَدَّثْتُكُمْ لَكَفَرْتُمْ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَاخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ ، خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ مِنْ قَبْرِهِ ، يَقُولُ لَهُ : أَبْشِرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللهِ وَالسُّرُورِ، فَيَقُولُ لَهُ : بَشَّرَكَ اللهُ بِخَيْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَمْضِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِمِثْلِ مَاقَالَ، وَ إِذَامَرَّ بِهَوْلٍ قَالَ : لَيْسَ هٰذَا لَكَ وَإِذَامَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ:هٰذَا لَكَ. فَلَايَزَالُ مَعَهُ يُؤْمِنُهُ مِمَّايَخَافُ وَيُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَقِفَ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَمَرَبِهِ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : أَبْشِرْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَبِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللهُ تُبَشِّرُنِي مِنْ حِينَ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَ آنَسْتَنِي فِي طَرِيقِي وَخَبَّرْتَنِي عَنْ رَبِّي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَنَاالسُّرُورُالَّذِي كُنْتَ تُدْخِلُهُ عَلَىٰ إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خُلِقْتُ مِنْهُ لِأُ بَشِّرَكَ وَاُونِسَ وَحْشَتَكَ .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ مِثْلَهُ .

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکار کر بیٹھو گے مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ اس کا ایک ہم صورت بھی نکلے گا اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے پھر وہ بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا تو وہ کہے گا یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب وہ اچھے مقامات سے گزرے گا تو کہے گا یہ تیرے لئے ہے وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب امر کی خوش خبری دیتا جائے گا جب موقف حساب میں پیش خدا آئے گا تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا تو کون ہے کہ قبر سے نکلنے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا چلا آرہا ہے وہ کہے گا میں وہ سرور ہوں جسے تو نے

داخل کیا تھا دنیا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور وحشت میں تیرا غمخوار رہوں۔

۱۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ سُرُورٌ [الَّذِي] تُدْخِلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ: تَطْرُدُ عَنْهُ جَوْعَتَهُ ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کر کے۔ اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ خَلْقاً فَيَلْقَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : أَبْشِرْ يَا وَلِيَّ اللهِ بِكَرَامَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ قَبْرَهُ [يَلْقَاهُ] فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَإِذَا بُعِثَ يَلْقَاهُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوْلٍ يُبَشِّرُهُ وَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللهُ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى فُلَانٍ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے تو اللہ اس سرور سے ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے وہ عندالموت اس سے مل کر کہتا ہے اے ولی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے جب قبر سے اٹھے گا تو ایسا ہی کہے گا پھر ہر خوفناک مقام پر بشارت دے گا اور یہی کہے گا وہ مومن کہے گا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو تو نے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

۱۳ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: « وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَاناً وَإِثْماً مُبِيناً » قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : فَمَا ثَوَابُ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ السُّرُورَ؟ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : إِي وَاللهِ وَأَلْفُ أَلْفِ حَسَنَةٍ .

۱۳۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ آیہ پڑھی جو مومنین و مومنات کو بے وجہ اذیت دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ حضرت نے فرمایا جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیا ہے۔ میں نے کہا دس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔

۱٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ الْعَلاءِ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قالَ : مَنْ أَدْخَلَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله وَمَنْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ وَصَلَ ذٰلِكَ إِلَى اللّهِ وَكَذٰلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرْباً .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو قلب مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسولؐ کو خوش کیا اور جس نے رسولؐ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور یہی صورت ہے اس کے لئے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

۱٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قالَ : أَيُّما مُسْلِمٍ لَقِيَ مُسْلِماً فَسَرَّهُ سَرَّهُ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندۂ مومن کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

۱٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قالَ : مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمالِ إِلَى اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ : إِشْباعُ جَوْعَتِهِ أَوْ تَنْفِيسُ كُرْبَتِهِ أَوْ قَضاءُ دَيْنِهِ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ وہ بھوکے کو سیر کرکے ہو یا تکلیف دور کرکے یا قرضہ ادا کرکے۔

دوسو گیارہواں باب

مومن کی حاجت بر لانا

(بابُ) ۲۱۱

☆(قَضاءِ حاجَةِ الْمُؤْمِنِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ بَكّارِ بْنِ كَرْدَمٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قالَ : قالَ لِي : يا مُفَضَّلُ اسْمَعْ ما أَقُولُ لَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ الْحَقُّ وَ

افعلہ وَأَخْبِرْ بِهِ عِلْيَةَ إِخْوانِكَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَما عِلْيَةُ إِخْوانِي؟ قالَ: الرّاغِبُونَ في قَضاءِ حَوائِجِ إِخْوانِهِمْ. قالَ: ثُمَّ قالَ: وَمَنْ قَضى لِأَخيهِ الْمُؤْمِنِ حاجَةً قَضَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حاجَةٍ مِنْ ذٰلِكَ أَوَّلُها الْجَنَّةُ وَمِنْ ذٰلِكَ أَنْ يُدْخِلَ قَرابَتَهُ وَمَعارِفَهُ وَإِخْوانَهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لا يَكُونُوا نُصّاباً، وَكانَ الْمُفَضَّلُ إِذا سَأَلَ الْحاجَةَ أَخاً مِنْ إِخْوانِهِ قالَ لَهُ: أَما تَشْتَهي أَنْ تَكُونَ مِنْ عِلْيَةِ الْإِخْوانِ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے، اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اسے کرو اور خبر دو اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو جو میں نے کہا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادرانِ ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت برلاتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی ویسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں اوّل جنت ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس کے قرابتداروں، شناساؤں اور بھائیوں کو داخل جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنانِ امام نہ ہوں۔ مفضل کا معمول تھا کہ جب اس کے اخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيادٍ قالَ: حَدَّثَني خالِدُ بْنُ يَزيدَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً مِنْ خَلْقِهِ انْتَجَبَهُمْ لِقَضاءِ حَوائِجِ فُقَراءِ شيعَتِنا لِيُثيبَهُمْ عَلىٰ ذٰلِكَ الْجَنَّةَ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَكُنْ. ثُمَّ قالَ: لَنا وَاللهِ رَبٌّ نَعْبُدُهُ لا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ نے فقراء کی حاجت برآری کے لیے منتخب کیا ہے تاکہ وہ اس کے ثواب میں اسے جنت عطا کرے پس اگر تم میں طاقت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ پھر ہم سے کہا۔ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيادٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ صَدَقَةَ الْأَحْدَبِ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قَضاءُ حاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ حُمْلانِ أَلْفِ فَرَسٍ في سَبيلِ اللهِ.

عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ، عَنْ أَبيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيادٍ، مِثْلَ الْحَديثَيْنِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت برلانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَنْدَلٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَقَضَاءُ حَاجَةِ امْرِءٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَى [اللهِ] مِنْ عِشْرِينَ حَجَّةً كُلُّ حَجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مرد مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے بیس ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہِ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَاكَ ؟ قَالَ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ ، فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ ، كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ بِقَبُولِهَا ، وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ ، وَذَخَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الرَّحْمَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَرْدُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْحَاكِمَ فِيهَا ، إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَإِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الْحَاكِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللهِ قَدْ شُرِعَتْ لَهُ فَإِلَى مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا ؟ قُلْتُ : لَا أَظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ ، قَالَ : لَا تَظُنَّ وَلَكِنِ اسْتَيْقِنْ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ ، يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً يَنْهَشُ إِبْهَامَهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُوراً لَهُ أَوْ مُعَذَّباً .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مومن، مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادر مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لئے سبب خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادر مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے اور جو حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے جو اس کی طرف کھینچ کر لائی تھی اور سبب خیر بنی تھی اور اللہ ذخیرہ کرتا ہے اس رحمت کا روزِ قیامت تک کہ اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم بنے اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لئے رکھے چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسماعیل روزِ قیامت وہ حاکم ہوگا اس رحمت اللہ کا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسماعیل گمان نہیں یہ یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے

گا اگر کسی کے پاس کوئی بندہ مومن اپنی حاجت لائے اور باوجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانپ کو مسلط کرتا ہے جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا رہے گا قیامت تک، خواہ مغفور ہونے والا ہو یا معذب۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ ـ قَالَ: وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ ـ وَقَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَقَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْراً.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا بر لانا افضل ہے طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ [بْنِ مُحَمَّدٍ] بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَاقَضَى مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَلَيَّ ثَوَابُكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَنَّةِ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت برآری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے تیرا ثواب میرے اوپر ہے میں بغیر تجھے جنت دیئے راضی نہ ہوں گا۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافاً وَاحِداً كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ اللهُ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُلْتَزَمِ فَتَحَ اللهُ لَهُ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَافِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَأُخْبِرُكَ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُسْلِمِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْراً.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ اس کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ ملتزم (جسے لانہ کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی

فضیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فضیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے طواف سے، طواف سے دس بار فرمایا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخَارِقِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَلِكَ مَا عِنْدَ اللهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاعْتِكَافِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَمَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَلَمْ تُقْضَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ ، فَارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ .

٩۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طالب اجر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے ثواب حج وعمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت والے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب جو ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے اور جو حاجت براری کے لئے نکلے مگر پورا نہ کر سکے تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر خیر کی طرف رغبت کرو۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَنَافَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِإِخْوَانِكُمْ وَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ ، فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ : الْمَعْرُوفُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنِ اصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُوَكِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكَيْنِ : وَاحِداً عَنْ يَمِينِهِ وَآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ، يَسْتَغْفِرَانِ لَهُ رَبَّهُ وَيَدْعُوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَسَرُّ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ .

١٠۔ ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہو اور اس کے اہل سے بن جاؤ بے شک جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں داخل نہ ہو مگر وہ جو زندگانی دنیا میں نیکی کرے جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا اس پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے ایک کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا۔ رسولؐ خدا خوش ہوتے ہیں مومن کی حاجت برلانے سے جبکہ صاحب حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ لَأَنْ أَحُجَّ حَجَّةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً وَرَقَبَةً [وَرَقَبَةً] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ ، وَلَأَنْ أَعُولَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَسُدُّ جُوعَتَهُمْ وَأَكْسُو عَوْرَتَهُمْ فَأَكُفُّ وُجُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحُجَّ حَجَّةً وَحَجَّةً [وَحَجَّةً] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو جائے یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک کہ یہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب بات یہ ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ، یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الشَّعِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنَّ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْحَسَنَةِ فَأُحَكِّمُهُ فِي الْجَنَّةِ ؛ فَقَالَ مُوسَى : يَارَبِّ وَمَاتِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ يَمْشِي مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي قَضَاءِ حَاجَتِهِ ، قُضِيَتْ أَوْلَمْ تُقْضَ

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسنہ کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا۔ اے میرے پروردگار وہ کون سی نیکی ہے فرمایا اس بندے کی نیکی جو بندۂ مومن کی حاجت برلانے کے لئے نکلتا ہے چاہے وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو۔

۱۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ ، فَإِنْ قَبِلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللهِ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُوراً لَهُ أَوْ مُعَذَّباً فَإِنْ عَذَرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَءَ حَالاً .

۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی اس پر رحمت

ہے جو اسے کھینچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا اور اس سے ولایت خدا حاصل ہو گئی اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا جو قبر میں روز قیامت تک اس کو کاٹتا رہے گا چاہے وہ قیامت میں مغفور ہو یا معذّب۔ پس اگر طالبِ حاجت معذور رکھے تب بھی رد کرنے والا خراب حال میں رہے گا۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ فَيَهْتَمُّ بِهَا قَلْبُهُ، فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَمِّهِ الْجَنَّةَ.

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے اور اس کو پورا کرنے پر قادر نہ ہو اور اس کا دل اس پر رنجیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

دوسو بارہواں باب

مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

(بَابُ) ۲۱۲

(السَّعْيِ فِي حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: مَشْيُ الرَّجُلِ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَيُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: وَيَعْدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَأَفْضَلُ مِنِ اعْتِكَافِ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے کہ خدا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ عِبَاداًفِي الْأَرْضِ يَسْعَوْنَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ ، هُمُ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً فَرَّحَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

٣- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَظَلَّهُ اللَّهُ بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَماً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَ حَاجٍّ وَ مُعْتَمِرٍ .

۳- فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا تو اللہ کے حکم سے پچھتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور جو قدم اٹھاتا ہے ایک حسنہ اس کے نام لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت برلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

٤- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أَمْشِيَ فِي حَاجَةِ أَخٍ لِي مُسْلِمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأَحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى أَلْفِ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ

۴- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روائی کے لیے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور فی سبیل اللہ لوگوں کیلئے ہزار زین کسے اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَامِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَ زِيدَ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ شُفِّعَ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لئے نکلتا ہے خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور اس کے بعد فرمایا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خـالِدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ، عَنْ أَبي أَيُّوبَ الْخَزّازِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ سَعىٰ في حاجَةِ أَخيهِ الْمُسْلِمِ ، طَلَبَ وَجْهِ اللهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفَ حَسَنَةٍ ، يَغْفِرُ فيها لِأَقارِبِهِ وَجيرانِهِ وَإِخْوانِهِ وَمَعارِفِهِ ،وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيا فَإِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ قيلَ لَهُ : ادْخُلِ النّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فيها صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيا فَأَخْرِجْهُ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلّا أَنْ يَكُونَ ناصِباً .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سعی کرے اپنے برادر مومن کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور بخشتا ہے اس کے رشتہ داروں، پڑوسیوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کو جہنم سے نکال لے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمّادٍ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ سَعىٰ في حاجَةِ أَخيهِ الْمُسْلِمِ فَاجْتَهَدَ فيها فَأَجْرَى اللهُ عَلىٰ يَدَيْهِ قَضاءَها كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَاعْتِكافَ شَهْرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَصِيامَهُما وَإِنِ اجْتَهَدَ فيها وَلَمْ يُجْرِ اللهُ قَضاءَها عَلىٰ يَدَيْهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت براری کے لئے کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کرادے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت براری نہ کر سکے تب بھی حج و عمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَميلِ بْنِ دَرّاجٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: كَفىٰ بِالْمَرْءِ اعْتِماداً عَلىٰ أَخيهِ أَنْ يُنْزِلَ بِهِ حاجَتَهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر یہ اعتماد کہ وہ اپنی حاجت اس سے

بیان کرے۔

۹۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ: مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَذُّرَ الْكِرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: قُمْ فَأَعِنْ أَخَاكَ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَيَسَّرَ اللهُ كِرَاهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي؛ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ؟ فَقُلْتُ: قَضَاهَا اللهُ- بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي- فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أُسْبُوعٍ بِالْبَيْتِ مُبْتَدِئاً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً أَتَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَعِنِّي عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ؛ فَانْتَعَلَ وَقَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ تَسْتَعِينُهُ عَلَى حَاجَتِكَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ- بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي- فَذُكِرَ أَنَّهُ مُعْتَكِفٌ؛ فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْراً لَهُ مِنِ اعْتِكَافِهِ شَهْراً.

۹۔ صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمدؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل مکہ سے آکر کہنے لگا کہ کرایہ شتراں ادا کرنے کی دشواری پیش آرہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اُٹھو اور اپنے بھائی کی مدد کرو، میں اس کے ساتھ گیا اور کرایہ کی مشکل آسان کرکے پھر پلٹ آیا۔ حضرت نے فرمایا تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوافوں سے خانہ کعبہ کے، پھر فرمایا۔ ایک شخص امام حسنؑ سے کہنے لگا کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجیے حضرت نے جوتا پہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گزرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت امام حسینؑ سے کیوں نہ بیان کی، اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا کہ حضرت اعتکاف میں ہیں فرمایا اگر تو کہتا اور حضرت اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہوتا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْخَلْقُ عِيَالِي، فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ أَلْطَفُهُمْ بِهِمْ وَأَسْعَاهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ.

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مخلوق میری عیال ہے پس میرے لیے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عِمَارَةَ قَالَ : كَانَ حَمَّادُبْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَالَقِيَنِي قَالَ : كَرِّرْعَلَيَّ حَدِيثَكَ ، فَأُحَدِّثُهُ ، قُلْتُ : رُوِّينَا أَنَّ عَابِدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَ مَشَّاءً فِي حَوَائِجِ النَّاسِ عَانِياً بِمَا يُصْلِحُهُمْ .

۱۱۔ ابوعمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابوحنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کرو وہ بات جو آئمہ سے سُنی ہے۔ میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا تو لوگوں کی قضائے حاجت میں سعی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

دوسو تیرہواں باب

مردِ مومن کے کرب کو دُور کرنا

((بَابٌ)) ۲۱۳

(تَفْرِيجِ كَرْبِ الْمُؤْمِنِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدٍالشَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَغَاثَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهْفَانَ اللَّهْثَانَ عِنْدَ جُهْدِهِ فَنَفَّسَ كُرْبَتَهُ وَ أَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللهِ ، يُعَجِّلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً يُصْلِحُ بِهَا أَمْرَ مَعِيشَتِهِ وَيَدَّخِرُ لَهُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ

۱۔ راوی نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص فریاد رسی کرتا ہے اپنے برادر مومن کی ۔ اس کے اضطراب و درماندگی میں اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور مدد کرتا ہے اس کی حاجت کے بر لانے میں ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر رحمتیں لکھتا ہے ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے تاکہ امر معاش میں سہولت ہو اور اکہتر ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لئے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَعَانَ مُؤْمِناً نَفَّسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثاً وَسَبْعِينَ كُرْبَةً ، وَاحِدَةً فِي الدُّنْيَا

وَثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرْبَتِهِ الْعُظْمَى ، قَالَ : حَيْثُ يَتَشَاغَلُ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ .

۲- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی اعانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبتِ عظمیٰ میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرَبَ الْآخِرَةِ وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ وَمَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا جو کوئی بندۂ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کے اضطراب کو روزِ قیامت دور کرے گا اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمتِ خدا کا امیدوار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عز و جل اس کو بہشت کی شرابِ خالص سے سیراب کرے گا

٤ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَّجَ اللهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴- حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا اس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسَّرَ اللهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنْ عَوْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَاللهُ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا جو بندۂ مومن کسی بندۂ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ در آنحالیکہ وہ تندرست ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کر دے گا۔ اور فرمایا

اللہ عزوجل اس مومن کا مددگار ہے جو دوسرے مومن کی مدد کرے تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی کی طرف راغب ہو۔

دوسو چودھواں باب

مومن کو کھانا کھلانا

(بَابُ إِطْعَامِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۴

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِناً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَشْبَعَ كَافِراً كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ الزَّقُّومِ ، مُؤْمِناً كَانَ أَوْ كَافِراً .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ زقوم سے پُر کرے۔ چاہے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ أُفُقاً مِنَ النَّاسِ ، قُلْتُ : وَمَا الْأُفُقُ ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے لئے وہ بہتر ہے اہل ناحیہ یعنی اطراف وجوانب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بظاہر مسلمان ہوں

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَطْعَمَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثَلَاثِ جِنَانٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ : الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةِ عَدْنٍ وَطُوبَى [وَ] شَجَرَةٍ تَخْرُجُ(۲) مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ ، غَرَسَهَا رَبُّنَا بِيَدِهِ .

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا اول فردوس دوسرے جنت عدن تیسرے طوبیٰ سے جو جنت عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے

اپنے دستِ قدرت سے پیا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنَيْنِ فَيُطْعِمُهُمَا شِبَعَهُمَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ نَسَمَةٍ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انھیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَى مُؤْمِناً مِنْ ظَمَأٍ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندۂ مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھلوں سے کھانا دے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا۔ اللہ اس کو جنت کی سربمہر شراب سے سیراب کرے گا۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَدْرِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْآخِرَةِ ، لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَالَ : مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۞ يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ ۞ أَوْ مِسْكِيناً ذَا مَتْرَبَةٍ» بلد ۹۰/۱۴

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے تو اس کے ثواب آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا۔ رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو ہے نہ نبی مرسل کو پھر فرمایا اسباب مغفرت سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھلانا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار محتاج کو۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ سَقَى مُؤْمِناً شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ أَعْطَاهُ اللهُ بِكُلِّ شَرْبَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَإِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ.

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو پانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندۂ مومن کو پانی پلائے تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کئے۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَتُحِبُّ إِخْوَانَكَ يَا حُسَيْنُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : تَنْفَعُ فُقَرَاءَهُمْ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ اللهَ ، أَمَا وَاللهِ لَا تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَداً حَتَّى تُحِبَّهُ ، أَتَدْعُوهُمْ إِلَى مَنْزِلِكَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ مَا آكُلُ إِلَّا وَمَعِي مِنْهُمُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَالْأَقَلُّ وَالْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ : أَمَا إِنَّ فَضْلَهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَأُوطِئُهُمْ رَحْلِي وَيَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَعْظَمَ ؟! قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا مَنْزِلَكَ دَخَلُوا بِمَغْفِرَتِكَ وَمَغْفِرَةِ عِيَالِكَ وَإِذَا خَرَجُوا مِنْ مَنْزِلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَذُنُوبِ عِيَالِكَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو، میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پس نفع پہنچا مومنین نقرا کو، میں نے کہا اچھا، فرمایا سزاوار ہے تیرے لئے کہ دوست رکھنا اس کو جو اللہ کو دوست رکھے ——— خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا۔ میں نے کہا بلاتا ہوں اور جب تک دو تین یا اس سے کم و بیش نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا۔ حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو تجھے ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ میں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں اور پھر بھی ان کو میرے اوپر فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور جب تیرے گھر سے نکلتے ہیں تو تیرے اور تیری عیال کے گناہ لے کر نکلتے ہیں۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ قَالَ : ذُكِرَ أَصْحَابُنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ : مَا أَتَغَدَّى وَلَا أَتَعَشَّى إِلَّا وَمَعِي مِنْهُمُ الِاثْنَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَأَقَلُّ وَأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ وَأَنَا أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَأُخْدِمُهُمْ عِيَالِي ؟ فَقَالَ : إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْكَ دَخَلُوا بِرِزْقٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرٍ وَإِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَغْفِرَةِ لَكَ .

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا۔ میں نے کہا جب تک

ان میں سے دو تین یا کم بیش نہ ہوں میں نہ دن کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا حضرت نے فرمایا کہ ان کی فضیلت تجھ پر زیادہ ہے بنسبت تیری فضیلت کے ان پر، میں نے کہا یہ کیسے میں ان کو کھانا دوں، مال ان پر خرچ کروں میرے گھر والے ان کی خدمت کریں پھر بھی فضیلت انہی کی ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ کا رزق کثیر آتا ہے اور جب جاتے ہیں تو تیری مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

١٠ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مُسْلِماً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أُفُقاً مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ: وَكَمِ الْأُفُقُ؟ فَقَالَ: عَشَرَةُ آلَافٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دس ہزار۔

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ فِئَاماً [2] مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ: وَمَا الْفِئَامُ [مِنَ النَّاسِ]؟ قَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ مِنَ النَّاسِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خوشنودیٔ خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے ایسا ہے جیسے لوگوں کے فئام کو کھلایا ہے میں نے پوچھا فئام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْتِقَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً؟ قُلْتُ: لَا يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ، قَالَ: تُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِماً، فَقُلْتُ: مُوسِراً أَوْ مُعْسِراً؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْمُوسِرَ قَدْ يَشْتَهِي الطَّعَامَ.

۱۲۔ سدیر الصیرفی نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے، میں نے کہا میں اس کا متحمل نہیں ہو سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں، فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلایا کر، میں نے کہا چاہے مالدار ہو یا غریب، فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے۔

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَكْلَةٌ [2] يَأْكُلُهَا أَخِي الْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً

۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

١٤ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُشْبِعَ رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ هٰذَا فَأَبْتَاعَ مِنْهَا رَأْساً فَأُعْتِقَهُ.

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو سیر کر دوں تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جا کر ایک غلام خرید دوں اور آزاد کر دوں۔

١٥ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ آخُذَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ [وَ] أَدْخُلَ إِلَىٰ سُوقِكُمْ هٰذَا فَأَبْتَاعَ بِهَا الطَّعَامَ وَأَجْمَعَ نَفَراً مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ نَسَمَةً.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

١٦ ـ عَنْهُ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا مَا يَعْدِلُ عِتْقَ رَقَبَةٍ؟ قَالَ: إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیا ہے۔ فرمایا ایک مرد مسلمان کو کھانا کھلا دینا۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا أَرَىٰ شَيْئاً يَعْدِلُ زِيَارَةَ الْمُؤْمِنِ إِلَّا إِطْعَامَهُ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ.

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے کوئی اور چیز ثواب میں زیارت مومن کے برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸ ۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أُطْعِمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزُورَهُ ، وَلَأَنْ أَزُورَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ رِقَابٍ .

۱۸۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹ ۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُوسِراً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهُ مِنَ الذَّبْحِ ، وَمَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهَا مِنَ الذَّبْحِ .

۱۹۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو مالدار مومن کو کھلائے تو یہ ایسا ہے جیسے اولادِ اسماعیل سے دس آدمیوں کو ذبح ہونے سے بچالیا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچالیا۔

۲۰ ۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَإِطْعَامُ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حِجَجٍ ، قَالَ : قُلْتُ : عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حِجَجٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَا نَصْرُ إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ تُذِلُّونَهُ فَيَجِيءُ إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُهُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ ، يَا نَصْرُ مَنْ أَحْيَا مُؤْمِناً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمَتُّمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ .

۲۰۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔میں نے تعجب سے کہا۔دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔فرمایا۔اے نصر! اگر تم اسے کو کھانا نہ دوگے تو یا تو وہ بھوک سے مرجائے گا یا کسی ناصبی سے جاکر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کروگے۔اس سے تو اس کا مرجانا بہتر ہے۔اے نصر جس نے ایک مومن کو زندہ کیا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کیا۔پس اگر تم نے اس کو کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا اور اگر کھانا دیا تو اس کو زندہ کرلیا۔

دوسو پندرہواں باب

مومن کو لباس پہنانا

٭(بابُ مَنْ كَسَا مُؤْمِناً) ۲۱۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةَ شِتَاءٍ أَوْ صَيْفٍ كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يَكْسُوَهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ يُهَوِّنَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَنْ يُوَسِّعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يَلْقَى الْمَلائِكَةَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبُشْرَى وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَتَتَلَقّاهُمُ الْمَلائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ» ۲۱/۱۰۳ انبیاء

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا۔ خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کردے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کردے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ، وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعَةَ آلافِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ، يَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الصُّورِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفخ صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ، وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ يَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

إلى أن يُنفخ في الصُّور.

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالتِ برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ، عَنْ أبيهِ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسى، عَنْ إبْراهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أبي حَمْزَةَ الثُّمالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام [قالَ:] مَنْ كَسا مُؤْمِناً كَساهُ اللهُ مِنَ الثِّيابِ الْخُضْرِ.

وَقالَ في حَدِيثٍ آخَرَ: لا يَزالُ في ضَمانِ اللهِ ما دامَ عَلَيْهِ سِلْكٌ.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہیگا

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام أنَّهُ كانَ يَقُولُ: مَنْ كَسا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ كَساهُ اللهُ مِنْ إسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَسا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ غِنًى لَمْ يَزَلْ في سِتْرٍ مِنَ اللهِ ما بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةٌ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

دوسو سولہواں باب

مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا

(باب) ۲۱۶

(في إلطافِ الْمُؤْمِنِ وَإكْرامِهِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ هاشِمٍ عَنْ سَعْدانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مَنْ أخَذَ مِنْ وَجْهِ (۲) أخِيهِ الْمُؤْمِنِ قَذاةً (۳) كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَشْرَ حَسَناتٍ، وَمَنْ تَبَسَّمَ في وَجْهِ أخِيهِ كانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے خس و خاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندۂ مومن کے چہرے پر تبسم لائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : مَرْحَبًا كَتَبَ اللهُ تَعَالَى لَهُ مَرْحَبًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدید لکھتا ہے۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا فِي أُمَّتِي عَبْدٌ أَلْطَفَ أَخَاهُ فِي اللهِ بِشَيْءٍ مِنْ لُطْفٍ إِلَّا أَخْدَمَهُ اللهُ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ .

۴۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو کوئی میری اُمت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

٥ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يُلْطِفُهُ بِهَا وَفَرَّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ لَمْ يَزَلْ فِي ظِلِّ اللهِ الْمَمْدُودِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مَا كَانَ فِي ذَٰلِكَ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے صرف ایک کلمہ سے اپنے بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اسے اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ:

سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ أَنْ يُعَرِّفَهُ بِرَّ إِخْوَانِهِ وَإِنْ قَلَّ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِالْكَثْرَةِ، وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (ثُمَّ قَالَ:) وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» وَمَنْ عَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَفَّاهُ أَجْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا جَمِيلُ ارْوِ هَذَا الْحَدِيثَ لِإِخْوَانِكَ، فَإِنَّهُ تَرْغِيبٌ فِي الْبِرِّ. الحشر ۵۹/۹

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے مومنین کو، ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں اگرچہ وہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو بخل سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روز آخرت فلاح پانے والے ہیں اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس کا اجر روز قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اے جمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُتْحِفُ أَخَاهُ التُّحْفَةَ، قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ التُّحْفَةُ؟ قَالَ: مِنْ مَجْلِسٍ وَمُتَّكَأٍ وَطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ وَسَلَامٍ، فَتَطَاوَلُ الْجَنَّةُ مُكَافَاةً لَهُ (۲) وَيُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا: أَنِّي قَدْ حَرَّمْتُ طَعَامَكِ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَّا عَلَى نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا: أَنْ كَافِئِي أَوْلِيَائِي بِتُحَفِهِمْ فَيَخْرُجُ مِنْهَا وُصَفَاءُ وَوَصَائِفُ مَعَهُمْ أَطْبَاقٌ مُغَطَّاةٌ بِمَنَادِيلَ مِنْ لُؤْلُؤٍ، فَإِذَا نَظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ وَهَوْلِهَا وَإِلَى الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا طَارَتْ عُقُولُهُمْ وَامْتَنَعُوا أَنْ يَأْكُلُوا فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلَى مَنْ أَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَنَّتِهِ فَيَمُدُّ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَيَأْكُلُونَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہیئے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو، راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ تحفہ کس چیز کا ہو فرمایا فرش ہو اس کے بیٹھنے کے لئے، تکیہ پس پشت لگانے کے لئے، کھانا ہو لباس ہو، سلام کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اس کو موقع ہوگا کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے اور جنت کو وحی ہوگی کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبیؑ یا وصی نبیؑ اہل دنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا جنت کو وحی کرے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس نکلیں گے اس سے چند غلام، کنیزیں جن کے سروں پر خوان ہوں گے جو موتی لگے رومالوں سے ڈھکے ہوں گے جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے تو ہوش و حواس

گم ہو جائیں گے اور کھانے سے رک جائیں گے اس وقت تحتِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا جہنم حرام ہے اس پر جو طعام جنت لے تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ سَبْعِينَ كَبِيرَةً.

۸- فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت یہ ہے کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَمْلَا عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: أَحْسِنْ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٌ إِلَى مُؤْمِنٍ وَلَا أَعَانَهُ إِلَّا خَمَشَ وَجْهَ إِبْلِيسَ وَقَرَّحَ قَلْبَهُ.

۹- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جب مومن، مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے تو ابلیس اپنا چہرہ کھرچتا ہے اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

دوسو سترہواں باب

خدمت مومن

(بَابُ فِي خِذْمَتِهِ) ٢١٧

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَدَمَ قَوْماً مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِثْلَ عَدَدِهِمْ خُدَّاماً فِي الْجَنَّةِ.

۱- حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گار عطا فرمائے گا۔

دوسو اٹھارہواں باب

نصیحت المومن

(بَابُ نَصِيحَةِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۸

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ عِيسَى ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ[۲].

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَالْمَغِيبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مراسلت)

۳ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے

٤ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لِيَنْصَحِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِخَلْقِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ از روئے قدر و منزلت عنداللہ روز قیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہوگا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالنُّصْحِ لِلَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نصیحت کرنا تم پر لازم ہے قربۃ الی اللہ ہرگز تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

دوسو انیسواں باب

لوگوں کے درمیان اصلاح

((بَابُ)) ۲۱۹

☆(الإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ حَبِيبٍ الْأَحْوَلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا اللَّهُ إِصْلَاحُ بَيْنِ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوا وَتَقَارُبُ بَيْنِهِمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔

اور راویوں نے بھی حضرت ابوعبداللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے

سے بہتر ہے۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْ شِيعَتِنَا مُنَازَعَةً فَافْتَدِهَا مِنْ مَالِي .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے دو شیعوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس قضیہ کو ختم کرا دو۔

٤ ـ ابْنُ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ : مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَخَتَنِي نَتَشَاجَرُ فِي مِيرَاثٍ ، فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا : تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوْثَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا مِنْ صَاحِبِهِ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ مَالِي وَلَكِنْ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي شَيْءٍ أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَأَفْتَدِيَهَا مِنْ مَالِهِ ، فَهَذَا مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مفضل کا اس طرف سے گزر ہوا وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو، چنانچہ ہم لوگ ان کے ساتھ گھر آئے۔ مفضل نے ہمارے درمیان صلح کرا دی اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دیئے۔ جب ہم مطمئن ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ یہ میرا مال نہیں ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو تو میں ان کے درمیان صلح کرا دوں اور حضرت کے مال سے فدیہ دوں پس یہ مال حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہلاتا۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ « وَلَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَ تُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ » قَالَ : إِذَا دُعِيتَ لِصُلْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَا تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينٌ أَلَّا أَفْعَلَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کرو گے پرہیزگاری نہ کرو گے اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کراؤ گے امام نے فرمایا جب تم دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ تو قسم کھا کر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَبْنِ وَهْبٍ أَوْمُعَاوِيَةَبْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَبْلِغْ عَنِّي كَذَا وَكَذَا ـ فِي أَشْيَاءَ أَمَرَ بِهَا ـ قُلْتُ : فَأُبَلِّغُهُمْ عَنْكَ وَأَقُولُ عَنِّي مَاقُلْتَ لِي وَغَيْرَ الَّذِي قُلْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ [إِنَّمَا هُوَالصُّلْحُ لَيْسَ بِكَذِبٍ]

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے کہہ دوں، فرمایا۔ ضرور، صلح کرانے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا کیونکہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

دوسو بیسواں باب

احیاء مومن

(بَابٌ) ۲۲۰

۞(فِي إِحْيَاءِ الْمُؤْمِنِ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» ؟ قَالَ : مَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کئے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ سائل نے کہا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

۲ ـ عِدَّةٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : «وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» ؟ قَالَ : مِنْ حَرَقٍ أَوْ غَرَقٍ ، قُلْتُ : فَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى ؟ قَالَ : ذَاكَ تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانٍ مِثْلَهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا تفسیر ہے اس آیت کی ، جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا کل آدمیوں کو زندہ کیا۔ فرمایا جس نے کسی جلنے یا ڈوبنے سے بچایا۔ میں نے کہا۔ کیا یہ مراد نہیں ، جس نے گمراہی سے ہدایت کی طرف پہنچایا فرمایا۔ یہ تاویل سب سے اچھی ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَسْأَلُكَ - أَصْلَحَكَ اللهُ - فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقُلْتُ : كُنْتُ عَلَى حَالٍ وَأَنَا الْيَوْمَ عَلَى حَالٍ أُخْرَى كُنْتُ أَدْخُلُ الْأَرْضَ فَأَدْعُو الرَّجُلَ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْمَرْأَةَ فَيُنْقِذُ اللهُ مَنْ شَاءَ وَأَنَا الْيَوْمَ لَا أَدْعُو أَحَداً ؟ فَقَالَ : وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ فَمَنْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ ظُلْمَةٍ إِلَى نُورٍ أَخْرَجَهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا عَلَيْكَ إِنْ آنَسْتَ مِنْ أَحَدٍ خَيْراً أَنْ تَنْبِذَ إِلَيْهِ الشَّيْءَ نَبْذاً ، قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» قَالَ : مِنْ حَرَقٍ أَوْ غَرَقٍ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ : تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ أَنْ دَعَاهَا فَاسْتَجَابَتْ لَهُ .

۳۔ حمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا میں آپ سے سوال کروں۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پہلے میری حالت اور تھی اب اور ہے۔ میں پہلے کسی بستی میں جاکر ایک یا دو مرد یا ایک عورت پر تبلیغ مذہب حقہ کرتا تھا خدا جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لاتا ہے لیکن اب میں کسی کو دعوت الی الحق نہیں دیتا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں ، اگر تو لوگوں کو ان کے رب کی ہدایت پر چھوڑ دے۔ اللہ جس کو چاہے ظلمت سے نور کی طرف نکالے گا اور اگر کوئی حصول نیکی کی طرف سے ہوا اور تجھ سے ہدایت چاہے تو تھوڑی سی ہدایت اسے کر تاکہ در صورت منافق یا مکار دشمن ہونے کے تجھے نقصان نہ پہنچائے میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا سب کو زندہ کیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے جلنے یا ڈوبنے سے بچانا۔ پھر فرمایا۔ اس کی سب سے بڑی تاویل یہ ہے کہ اگر مدد کے لئے بلائے تو اس کی مدد کی جائے۔

دوسو اکیسواں باب

اپنے اہل کو دعوتِ الی الایمان دینا

(بَابُ) ۲۲۱

☆(فِي الدُّعَاءِ لِلْأَهْلِ إِلَى الْإِيمَانِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ وَهُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي أَفَأَدْعُوهُمْ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ». ۶۶/۶ تحریم

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے گھر والے میری بات سنتے ہیں تو میں بحالت تقیہ ان کو امرِ امامت کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور، خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

دوسو بائیسواں باب

تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امرِ حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

(بَابُ) ۲۲۲

☆(فِي تَرْكِ دُعَاءِ النَّاسِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّيْدَاوِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِيَّاكُمْ وَالنَّاسَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَتَرَكَهُ وَهُوَ يَجُولُ لِذَلِكَ وَيَطْلُبُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمُ النَّاسَ قُلْتُمْ: ذَهَبْنَا حَيْثُ ذَهَبَ اللَّهُ(۲) وَ اخْتَرْنَا مَنِ اخْتَارَ اللَّهُ، وَاخْتَارَ اللَّهُ مُحَمَّداً وَاخْتَرْنَا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورت تقیہ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کر کے امر حق تلاش کرے پھر فرمایا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو تو کہو ہم اسی طرف جا رہے ہیں جدھر اللہ گیا ہے اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کا انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اللہ نے محمدؐ کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد آل محمدؑ کو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَاتَدْعُوا أَحَداً إِلَى أَمْرِكُمْ، فَوَاللهِ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُضِلُّوا عَبْداً يُرِيدُ اللهُ هُدَاهُ مَا اسْتَطَاعُوا، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: أَخِي وَ ابْنُ عَمِّي وَجَارِي فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ بِمَعْرُوفٍ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا بِمُنْكَرٍ إِلَّا أَنْكَرَهُ، ثُمَّ يَقْذِفُ اللهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے کیا تعلق تم ان سے الگ رہو امر امامت کی طرف لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہل آسمان و زمین ایسے بندے کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔ تم لوگوں سے الگ ہی رہو اور ان اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ یہ میرا بھائی ہے میرا ابن عم ہے میرا پڑوسی ہے بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امر نیک کو سنتا ہے تو اسے پہچانتا ہے اور بری بات سے انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی آئمہ ضلالت کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

٣ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: نَدْعُوا النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

۳۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا اقرار کرائے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا بکراہت۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قال أبو عبدالله عليه السلام اجعلوا أمركم هذا لله ولا تجعلوه للناس، فإنه ما كان لله فهو لله وما كان للناس فلا يصعد إلى السماء، ولا تخاصموا بدينكم الناس فإن المخاصمة ممرضة للقلب إن الله عز وجل قال لنبيه صلى الله عليه وآله: «إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء» و قال: «أفأنت تكره الناس حتى يكونوا مؤمنين» ذروا الناس فإن الناس أخذوا عن الناس وإنكم أخذتم عن رسول الله صلى الله عليه وآله قصص ۲۰/۵۶
وعلي عليه السلام ولا سواء؛ وإنني سمعت أبي يقول: إذا كتب الله على عبد أن يدخله في هذا الأمر كان أسرع إليه من الطير إلى وكره.

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کرو نہ کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الٰہی کے لیے ہوگا وہ تو اللہ کے لئے ہوگا اور جو لوگوں کے لئے ہوگا تو وہ آسمان تک نہ جائیگا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے بہت سی قلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔ جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت (ایصال الی المطلوب) نہیں کرسکتے (صرف راستہ دکھا سکتے ہو) اور خدا جسے چاہتا ہے [illegible] دیتا ہے پھر سورۂ یونس میں فرمایا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن سے سبب توفیق ہوا) مومن ہونے پر مجبور کرو گے۔ لوگوں کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسولؐ اور علیؑ سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

٥ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عثمان بن عيسى، عن ابن أذينة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إن الله عز وجل خلق قوما للحق فإذا مر بهم الباب من الحق قبلته قلوبهم وإن كانوا لا يعرفونه وإذا مر بهم الباب من الباطل أنكرته قلوبهم وإن كانوا لا يعرفونه وخلق قوما لغير ذلك فإذا مر بهم الباب من الحق أنكرته قلوبهم وإن كانوا لا يعرفونه وإذا مر بهم الباب من الباطل قبلته قلوبهم وإن كانوا لا يعرفونه.

۵- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کرلیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کرلیتے ہیں۔ اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

٦- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عبدالحميد بن أبي العلاء، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إن الله عز وجل إذا أراد بعبد خيرا نكت في قلبه نكتة من نور فأضاء لها سمعه وقلبه حتى يكون أحرص على ما في أيديكم منكم و إذا أراد بعبد سوءا نكت في قلبه نكتة سوداء.

فَأَظْلَمَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ»

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس جو امر امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلام اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

توضیح:۔ اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے مومن بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر، لیکن ایسا نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم الٰہی میں ہوتا ہے پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے اور قبول حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے جس کو ایسا نہیں پاتا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور توفیق دینا اللہ کا تفضل ہے کسی کا حق نہیں کیوں کہ توفیق و تفضل کسی کام کا اجر نہیں ہوتا اور علم الٰہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً بَيْضَاءَ، وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَاناً يُضِلُّهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سننے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روک دے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے۔

توضیح:۔ جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے کے اور احکام الٰہی سے باخبر ہونے کے اپنی بدکرداری سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

دوسوتیئسواں باب

خدا اپنا دین اسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

(بَابُ) ۲۲۳

☆(أَنَّ اللهَ إِنَّمَا يُعْطِي الدِّينَ مَنْ يُحِبُّهُ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ حُمْرَانَ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا الصَّخْرِ إِنَّ اللهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَ يُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ ، أَنْتُمْ وَاللهِ عَلَى دِينِي وَ دِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ ، لَا أَعْنِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَلَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَإِنْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِ هَؤُلَاءِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابوصخر اللہ دنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امر امامت و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہو یہیں نے ابار سے مراد حضرت علی بن الحسینؑ اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

توضیح:- حضرت کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے تمام انبیاء میں آدم سے لے کر خاتم الانبیاء تک ادیان انبیاء میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں، اختلاف ہے تو فروع دین میں۔ اس میں شیعہ امامیہ کا مسلک جداگانہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَا مَالِكُ إِنَّ اللهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي دِينَهُ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اسی کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ ، وَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللهُ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے برگزیدہ بندوں ہی کو دیتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ أَبْغَضَ ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

دوسو چوبیسواں باب

سلامتیٔ دین

(بَابُ سَلَامَةِ الدِّينِ) ۲۲۴

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا» فَقَالَ : أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَيْهِ وَقَتَلُوهُ وَلٰكِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَقَاهُ ؟ وَقَاهُ أَنْ يَفْتِنُوهُ فِي دِينِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارے میں "اللہ نے بچا لیا مومن آل فرعون کو فرعونیوں کے مکر سے کہ انھوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کر دیا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ خدا نے کیسے اس کی حفاظت کی خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچا لیا۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام

كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَصْحَابِهِ : اعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ نُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ ، فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَاجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ ، وَ إِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَاجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ ؛ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَالْحَرِيبَ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ ؛ أَلَا وَإِنَّهُ لَا فَقْرَ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، أَلَا وَإِنَّهُ لَا غِنَى بَعْدَ النَّارِ ، لَا يُفَكُّ أَسِيرُهَا وَلَا يُبْرَءُ ضَرِيرُهَا

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی کہ آگاہ ہو کہ قرآن ہدایت ہے دن اور رات میں اور نور ہے ضلالت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے تو اسے مال کے ذریعہ اپنے نفسوں سے دور کرو نہ کہ دین کھو کر، آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا وہ جس کا دین ہلاک ہوا اور تباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تباہ ہوا، آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مالداری نہیں، دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اور اس کو تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

۳ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ: سَلَامَةُ الدِّينِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ، وَالْمَالُ زِينَةٌ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ.

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔

فضیل نے بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَبَرَ زَمَاناً لَا يَحُجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ ، فَقَالَ لَهُ : فُلَانٌ مَا فَعَلَ ؟ قَالَ: فَجَعَلَ يُضَجِّعُ الْكَلَامَ يَظُنُّ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الْمَيْسَرَةَ وَالدُّنْيَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ دِينُهُ ؟ فَقَالَ : كَمَا تُحِبُّ ، فَقَالَ : هُوَ وَاللهِ الْغَنِيُّ .

۴۔ ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس کا ایک شناسا آیا۔ آپؑ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» (قَالَ: بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ) «وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ» قَالَ: الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

۱۔ آیا ان لوگوں کو دُہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بناء پر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

۲ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوّے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے، سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

توضیح:- نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللهِ، قُلْتُ: مِنْ دِينِ اللهِ؟ قَالَ: إِي وَاللهِ مِنْ دِينِ اللهِ وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام: «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» وَاللهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللهِ مَا كَانَ سَقِيماً.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تقیہ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے یوسف نے کہا تھا اے قافلہ والو تم چور ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لا وَاللهِ ماعَلَى وَجْهِ الأَرْضِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّقِيَّةِ، ياحَبِيبُ إِنَّهُ مَنْ كانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اللهُ، ياحَبِيبُ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ تَقِيَّةٌ وَضَعَهُ اللهُ، ياحَبِيبُ إِنَّ النّاسَ إِنَّما هُمْ فِي هُدْنَةٍ فَلَوْقَدْكانَ ذٰلِكَ كانَ هٰذا.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کر دے گا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت حجتؑ ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا۔

٥ ـ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبّاسِ بْنِ عامِرٍ، عَنْ جابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لا إِيمانَ لِمَنْ لا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّما أَنْتُمْ فِي النّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْأَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مافِي أَجْوافِ النَّحْلِ مابَقِيَ مِنْهاشَيْءٌ إِلّا أَكَلَتْهُ وَلَوْأَنَّ النّاسَ عَلِمُوا مافِي أَجْوافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ لَنَحَلُوكُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَةِ ، رَحِمَ اللهُ عَبْداً مِنْكُمْ كانَ عَلَى وَلايَتِنا.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «ولا تستوي الحسنة ولا السيّئة» قال: الحسنة: التقيّة، والسيّئة: الإذاعة وقوله عزّ وجلّ: «إدفع بالّتي هي أحسن السيّئة» قال: الّتي هي أحسن التقيّة، «فإذا الّذي بينك وبينه عداوة كأنّه وليّ حميم».

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان وجوب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقہ سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷ ـ محمّد بن يحيى: عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن هشام بن سالم عن أبي عمرو الكنانيّ قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: يا أبا عمرو أرأيتك لو حدّثتك بحديث أو أفتيتك بفتيا ثمّ جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنت أخبرتك، أو أفتيتك بخلاف ذلك بأيّهما كنت تأخذ؟ قلت: بأحدثهما وأدع الآخر، فقال: قد أصبت يا أبا عمرو وأبى الله إلّا أن يعبد سرّاً أما والله لئن فعلتم ذلك إنّه [ل]خير لي ولكم، [و] أبى الله عزّ وجلّ لنا ولكم في دينه إلّا التقيّة.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے ابوعمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن درست الواسطيّ قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: ما بلغت تقيّة أحد تقيّة أصحاب الكهف إن كانوا ليشهدون الأعياد ويشدّون الزنانير فأعطاهم الله أجرهم مرّتين.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تمہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ بن فضّال، عن حمّاد بن واقد اللّحّام قال: استقبلت أبا عبدالله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي ومضيت، فدخلت عليه بعد ذلك، فقلت: جعلت فداك إنّي لألقاك فأصرف وجهي كراهة أن أشقّ عليك، فقال لي: رحمك الله ولكنّ رجلاً

لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا، میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا اور جب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا اباعبداللہ، اس نے اچھا نہ کیا۔

توضیح:۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ، ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي ، فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا قَالَ : إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ ؛ وَلَمْ يَقُلْ : لَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي . فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ : وَاللهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ» فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عِنْدَهَا : يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے یہ کہا) پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمۂ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلاً يُعَيِّرُونَا بِهِ ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوْءِ يُعَيَّرُ وَالِدُهُ بِعَمَلِهِ كُونُوا لِمَنِ انْقَطَعْتُمْ إِلَيْهِ زَيْناً وَلَا تَكُونُوا عَلَيْهِ شَيْناً صَلُّوا فِي عَشَائِرِهِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَسْبِقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللهِ مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبْءِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبْءُ ؟ قَالَ : التَّقِيَّةُ .

١١۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بُرا بیٹا اپنے عملِ بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لئے باعثِ زینت ہو نہ کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود رہو اور کسی امرِ نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ تقیہ۔

١٢ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ .

١٢۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباد اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

١٣۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمالِ جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت سے۔

١٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ : وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ : إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ .

١٤۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

۱۵ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَنَعَ مِيثَمَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ التَّقِيَّةِ ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ وَأَصْحَابِهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ».

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میثم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا خدا کی قسم وہ اس آیت کو جانتے تھے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۶ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحْقَنَ بِهَا الدَّمُ فَإِذَا بَلَغَ الدَّمُ فَلَيْسَ تَقِيَّةٌ.

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسول نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ

ابنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : خَالِطُوهُمْ بِالْبَرّانِيَّةِ وَخَالِفُوهُمْ بِالْجَوّانِيَّةِ إِذَا كَانَتِ الْإِمْرَةُ صِبْيَانِيَّةً .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

۲۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ اُخِذَا فَقِيلَ لَهُمَا : ابْرَءَا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَبَرِئَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا وَأَبَى الْآخَرُ فَخُلِّيَ سَبِيلُ الَّذِي بَرِئَ وَقُتِلَ الْآخَرُ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي بَرِئَ فَرَجُلٌ فَقِيهٌ فِي دِينِهِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يَبْرَءْ فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیرالمومنین پر تبرا کرو، ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا گیا حضرت نے فرمایا۔ جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : احْذَرُوا عَوَاقِبَ الْعَثَرَاتِ .

۲۲۔ لغزشوں کے انجام سے ڈرو۔

۲۳ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَالتَّقِيَّةُ حِرْزُ الْمُؤْمِنِ ، وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَيَكُونُ لَهُ عِزّاً فِي الدُّنْيَا وَنُوراً فِي الْآخِرَةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيُذِيعُهُ فَيَكُونُ لَهُ ذُلّاً فِي الدُّنْيَا وَيَنْزِعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ النُّورَ مِنْهُ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے

عزت ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

دوسو چھبیسواں باب

راز کو چھپانا

(بَابُ ٱلْكِتْمَانِ) ۲۲۶

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : وَدِدْتُ وَاللهِ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشِّيعَةِ لَنَا بِبَعْضِ لَحْمِ سَاعِدِي: النَّزَقَ وَقِلَّةَ الْكِتْمَانِ .

ا۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تندمزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أُمِرَ النَّاسُ بِخَصْلَتَيْنِ فَضَيَّعُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ: الصَّبْرِ وَالْكِتْمَانِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَنْ كَتَمَهُ أَعَزَّهُ اللهُ وَمَنْ أَذَاعَهُ أَذَلَّهُ اللهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ جَمَاعَةً، فَقُلْنَا: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّا نُرِيدُ الْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: لِيَقْوَ شَدِيدُكُمْ ضَعِيفَكُمْ وَلْيَعُدْ غَنِيُّكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَلَا تَبُثُّوا سِرَّنَا وَلَا تُذِيعُوا أَمْرَنَا، وَإِذَا جَاءَكُمْ عَنَّا حَدِيثٌ فَوَجَدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِداً أَوْ شَاهِدَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَخُذُوا بِهِ وَإِلَّا فَقِفُوا عِنْدَهُ، ثُمَّ رُدُّوهُ إِلَيْنَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْتَظِرَ لِهَذَا الْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَدْرَكَ قَائِمَنَا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوَّنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عِشْرِينَ شَهِيداً وَمَنْ قُتِلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ شَهِيداً.

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کوفہ جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں ان کو چاہیئے کہ جو علم میں کمزور ہیں ان کو تقویت پہنچائیں اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پالو تو اسے بیان کرو تاکہ مخالف خاموش رہیں۔ ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہم وہ شواہد مہیا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّصْدِيقُ لَهُ وَالْقَبُولُ فَقَطْ، مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا سَتْرُهُ وَصِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرِئْهُمُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ: رَحِمَ اللهُ عَبْداً اجْتَرَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ، حَدِّثُوهُمْ بِمَا يَعْرِفُونَ وَاسْتُرُوا عَنْهُمْ مَا يُنْكِرُونَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا النَّاصِبُ لَنَا حَرْباً بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مَؤُونَةً مِنَ النَّاطِقِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرَهُهُ، فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عَبْدٍ إِذَاعَةً فَامْشُوا إِلَيْهِ وَرُدُّوهُ عَنْهَا، فَإِنْ قَبِلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَتَحَمَّلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يُثْقِلُ عَلَيْهِ وَيَسْمَعُ مِنْهُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَلْطُفُ فِيهَا حَتَّى تُقْضَى لَهُ، فَالْطُفُوا فِي [illegible] كَمَا تَلْطُفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قَبِلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَلَا تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْمِلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ، أَمَا وَاللهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَأَقْرَرْتُ أَنَّكُمْ أَصْحَابِي، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ، وَأَنَا امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِمْتُ كِتَابَ اللهِ وَفِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَدْءِ الْخَلْقِ وَأَمْرِ السَّمَاءِ وَأَمْرِ الْأَرْضِ وَأَمْرِ الْأَوَّلِينَ وَأَمْرِ الْآخِرِينَ وَأَمْرِ مَا كَانَ وَأَمْرِ مَا يَكُونُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ نُصْبَ عَيْنِي.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ نا اہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا اسلام کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندے پر جو بحالتِ تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعتِ امرِ امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو، اگر وہ مان جائے تو بہتر، ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے وزنی ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر مہربان ہوتے ہیں۔ پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو۔ پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابوحنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوؤں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولادِ رسولؐ سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتدائے خلقت سے لے کر اور آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کا رجو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَازَالَ سِرُّنَا مَكْتُوماً حَتَّى صَارَ فِي يَدَ[يْ] وُلْدِ كَيْسَانَ فَتَحَدَّثُوا بِهِ فِي الطَّرِيقِ وَقُرَى السَّوَادِ

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکر و فریب نے شیعیت کو لیا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولد کیسان سے مراد بعض نے اولادِ مختار علیہ الرحمہ لی ہے جنہوں نے شیعیت کا ببانگ دہل اعلان کیا۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللهِ إِنَّ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْرَعُهُمْ وَأَفْقَهُهُمْ وَأَكْتَمُهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنَّ أَسْوَأَهُمْ عِنْدِي حَالاً وَأَمْقَتَهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَيُرْوَى عَنَّا فَلَمْ يَقْبَلْهُ اشْمَأَزَّ

مِنْهُ وَ جَحَدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ دَانَ بِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَإِلَيْنَا أُسْنِدَ، فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجاً عَنْ وَلَايَتِنَا.

۷۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے زیادہ فقیہہ ہے اور ہماری احادیث کا (مخالفوں سے) سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے در پۓ آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بدحال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سنے اور ہماری طرف نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور ترش رو ہو اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا مُعَلَّى اكْتُمْ أَمْرَنَا وَلَا تُذِعْهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَلَمْ يُذِعْهُ أَعَزَّهُ اللهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَهُ نُوراً بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ، يَا مُعَلَّى مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَلَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّهُ اللهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظُلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ، يَا مُعَلَّى إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، يَا مُعَلَّى إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ، يَا مُعَلَّى إِنَّ الْمُذِيعَ لِأَمْرِنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے معلّیٰ ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو، جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عزت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلّیٰ جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے گا نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچ لے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی اے معلّیٰ تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں، اے معلّیٰ اللہ پوشیدہ عبادت کو اسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو۔ اے معلّیٰ ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَخْبَرْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَداً؟ قُلْتُ: لَا إِلَّا سُلَيْمَانَ بْنَ خَالِدٍ، قَالَ: أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

فَلَا يَعْدُوَنْ سِرِّي وَسِرُّكَ ثَالِثاً ☆ أَلَا كُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ اثْنَيْنِ شَائِعُ

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تجھ سے بیان کی تھی تو اس لئے کہ کسی سے کہہ دینا۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول تو سنا ہوگا۔

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے ، آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سات تک پہنچا

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَبَى وَأَمْسَكَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تُرِيدُونَ كَانَ شَرّاً لَكُمْ وَأُخِذَ بِرَقَبَةِ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وِلَايَةُ اللهِ أَسَرَّهَا إِلَى جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَأَسَرَّهَا جَبْرَئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَأَسَرَّهَا مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام وَأَسَرَّهَا عَلِيٌّ إِلَى مَنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَنْتُمْ تُذِيعُونَ ذٰلِكَ، مَنِ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفاً سَمِعَهُ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَالِكاً لِنَفْسِهِ مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ ، فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تُذِيعُوا حَدِيثَنَا . فَلَوْلَا أَنَّ اللهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَنْتَقِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ ، أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ اللهُ بِآلِ بَرْمَكَ وَمَا انْتَقَمَ اللهُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَقَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْعَثِ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ اللهُ عَنْهُمْ بِوِلَايَتِهِمْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَأَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هٰؤُلَاءِ الْفَرَاعِنَةِ وَمَا أَمْهَلَ اللهُ لَهُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ؛ وَلَا تَغُرَّنَّكُمُ [الْحَيَاةُ] الدُّنْيَا، وَتَغْتَرُّوا بِمَنْ قَدْ أُمْهِلَ لَهُ ، فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہوگئے۔ پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو، ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب الامت کے لئے بھی۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسولِ خدا (تبیاناً لکل شئی) یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی علیہ السلام کو اور علیؑ نے جس کو چاہا بتایا (یعنی یہ سلسلہ آئمہ اہلبیت تک جاری رہا) اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آلِ محمدؐ کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے، جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آلِ داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خودداری کرے اور اپنے اہلِ زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن آلِ رسولؐ تھے) کیا کیا، اور امام موسیٰ کاظمؑ کے دشمن اسمٰعیل بن جعفر سے کیسا بدلہ لیا۔ اور اولادِ اشعث (جو شیعہ تھی) سے جو امامتِ موسیٰ کاظمؑ کی معتقد تھی، اللہ نے خطرۂ عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو، دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی

زندگی جس کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: طُوبَى لِعَبْدٍ نُوَمَةٍ[۲]، عَرَفَهُ اللهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ وَلَا بِالْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گمنام بندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعہ سے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے سخن چیں ہیں اور نہ جاہلانِ خود نما۔

۱۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُوَمَةٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ ، يَعْرِفُ النَّاسَ وَلَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ ، يَعْرِفُهُ اللهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْبُذُرِ الْمَذَايِيعِ وَلَا الْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ . وَقَالَ: قُولُوا الْخَيْرَ تُعْرَفُوا بِهِ وَاعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَلَا تَكُونُوا عُجُلًا مَذَايِيعَ ، فَإِنَّ خِيَارَكُمُ الَّذِينَ إِذَا نُظِرَ إِلَيْهِمْ ذُكِرَ اللهُ وَ شِرَارُكُمُ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَآءِ الْمَعَايِبَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لئے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے، لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچنواتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کے اہل میں سے بنو اور جلد باز چغل خور نہ بنو، تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آتا ہے اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنیوالے عیبوں میں سے عیب۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ

أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ وَالْزَمُوا بُيُوتَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا يُصِيبُكُمْ أَمْرٌ تَخُصُّونَ بِهِ أَبَداً وَلَاتَزَالُ الزَّيْدِيَّةُ لَكُمْ وِقَاءً أَبَداً .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو، یعنی اپنے مخالفوں پر خروج نہ کرو تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خروج آل محمدؐ تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑ دو۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي يَدِكَ هٰذِهِ شَيْءٌ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَاتَعْلَمَ هٰذِهِ فَافْعَلْ ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ فَتَذَاكَرُوا الْإِذَاعَةَ ، فَقَالَ: احْفَظْ لِسَانَكَ تُعَزَّ ، وَلَاتُمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِ رَقَبَتِكَ فَتَذِلَّ .

۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو (یہ دلیل وجوب کمال تقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفتگو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پر ان لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَمْرَنَا مَسْتُورٌ مُقَنَّعٌ بِالْمِيثَاقِ [1] فَمَنْ هَتَكَ عَلَيْنَا أَذَلَّهُ اللهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعہد الٰہی جو ظہور قائم آل محمدؐ تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ دری کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

١٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : نَفَسُ الْمَهْمُومِ لَنَا الْمُغْتَمِّ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لِأَمْرِنَا عِبَادَةٌ وَكِتْمَانُهُ لِسِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ : اكْتُبْ هٰذَا بِالذَّهَبِ ، فَمَا كَتَبْتُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکلتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آل محمدؐ کے متعلق اور غمناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل بمنزلہ تسبیح ہے اور ہمارے

معاملہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

دوسو ستائیسواں باب
مومن اور اس کی علامات وصفات

(بَابُ) ۲۲۷

☆(الْمُؤْمِنِ وَعَلاَمَاتِهِ وَصِفَاتِهِ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قُثَمَ أَبِي قَتَادَةَ الْحَرَّانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ ـ كَانَ عَابِداً، نَاسِكاً، مُجْتَهِداً ـ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لَنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ:

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَيِّسُ الْفَطِنُ، بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ، وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْراً وَأَذَلُّ شَيْءٍ نَفْساً، زَاجِرٌ عَنْ كُلِّ فَانٍ، حَاضٌّ عَلَى كُلِّ حَسَنٍ، لاَحَقُودٌ وَلاَ حَسُودٌ، وَلاَ وَثَّابٌ، وَلاَ سَبَّابٌ، وَلاَ عَيَّابٌ، وَلاَ مُغْتَابٌ، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَشْنَأُ السُّمْعَةَ، طَوِيلُ الْغَمِّ، بَعِيدُ الْهَمِّ، كَثِيرُ الصَّمْتِ وَقُورٌ، ذَكُورٌ، صَبُورٌ، شَكُورٌ، مَغْمُومٌ بِفِكْرِهِ، مَسْرُورٌ بِفَقْرِهِ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ، لَيِّنُ الْعَرِيكَةِ، رَصِينُ الْوَفَاءِ، قَلِيلُ الْأَذَى، لاَ مُتَأَفِّكٌ وَلاَ مُتَهَتِّكٌ.

إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَخْرَقْ، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَنْزَقْ، ضِحْكُهُ تَبَسُّمٌ، وَاسْتِفْهَامُهُ تَعَلُّمٌ، وَمُرَاجَعَتُهُ تَفَهُّمٌ، كَثِيرٌ عِلْمُهُ، عَظِيمٌ حِلْمُهُ، كَثِيرُ الرَّحْمَةِ، لاَ يَبْخَلُ، وَلاَ يَعْجَلُ، وَلاَ يَضْجَرُ، وَلاَ يَبْطَرُ، وَلاَ يَحِيفُ فِي حُكْمِهِ، وَلاَ يَجُورُ فِي عِلْمِهِ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ، وَمُكَادَحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ، لاَ جَشِعٌ وَلاَ هَلِعٌ وَلاَ عَنِفٌ وَلاَ صَلِفٌ وَلاَ مُتَكَلِّفٌ وَلاَ مُتَعَمِّقٌ، جَمِيلُ الْمُنَازَعَةِ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ، عَدْلٌ إِنْ غَضِبَ، رَفِيقٌ إِنْ طَلَبَ، لاَ يَتَهَوَّرُ وَلاَ يَتَهَتَّكُ وَلاَ يَتَجَبَّرُ، خَالِصُ الْوُدِّ، وَثِيقُ الْعَهْدِ، وَفِيُّ الْعَقْدِ، شَفِيقٌ، وَصُولٌ، حَلِيمٌ، خَمُولٌ، قَلِيلُ الْفُضُولِ، رَاضٍ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ، لاَ يَغْلُظُ عَلَى مَنْ دُونَهُ وَلاَ يَخُوضُ فِيمَا لاَ يَعْنِيهِ، نَاصِرٌ لِلدِّينِ، مُحَامٍ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ، كَهْفٌ لِلْمُسْلِمِينَ، لاَ يَخْرِقُ الثَّنَاءُ سَمْعَهُ وَلاَ

يُنكِي الطَّمَعُ قَلْبَهُ ، وَلَا يَصْرِفُ اللَّعِبُ حُكْمَهُ ، وَلَا يَطَّلِعُ الْجَاهِلُ عِلْمَهُ ، قَوَّالٌ ؛ عَمَّالٌ ، عَالِمٌ حَازِمٌ ، لَا بِفَحَّاشٍ وَلَا بِطَيَّاشٍ ، وَصُولٌ فِي غَيْرِ عُنْفٍ ، بَذُولٌ فِي غَيْرِ سَرَفٍ ، لَا بِخَتَّالٍ وَلَا بِغَدَّارٍ ، وَلَا يَقْتَفِي أَثَراً ، وَلَا يَحِيفُ بَشَراً ، رَفِيقٌ بِالْخَلْقِ ، سَاعٍ فِي الْأَرْضِ ، عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ غَوْثٌ لِلْمَلْهُوفِ ، لَا يَهْتِكُ سِتْراً وَلَا يَكْشِفُ سِرّاً ، كَثِيرُ الْبَلْوَى ، قَلِيلُ الشَّكْوَى ، إِنْ رَأَى خَيْراً ذَكَرَهُ ، وَإِنْ عَايَنَ شَرّاً سَتَرَهُ ، يَسْتُرُ الْعَيْبَ ، وَيَحْفَظُ الْغَيْبَ ، وَيُقِيلُ الْعَثْرَةَ وَيَغْفِرُ الزَّلَّةَ . لَا يَطَّلِعُ عَلَى نُصْحٍ فَيَذَرَهُ ، وَلَا يَدَعُ جِنْحَ حَيْفٍ فَيُصْلِحَهُ ، أَمِينٌ ، رَصِينٌ ، تَقِيٌّ ، نَقِيٌّ ، زَكِيٌّ ، رَضِيٌّ ، يَقْبَلُ الْعُذْرَ وَيُجْمِلُ الذِّكْرَ وَيُحْسِنُ بِالنَّاسِ الظَّنَّ ، وَيَتَّهِمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ بِفِقْهٍ وَعِلْمٍ ، وَيَقْطَعُ فِي اللَّهِ بِحَزْمٍ وَعَزْمٍ لَا يَخْرَقُ بِهِ فَرَحٌ ، وَلَا يَطِيشُ بِهِ مَرَحٌ ، مُذَكِّرٌ لِلْعَالِمِ ، مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ ، لَا يُتَوَقَّعُ لَهُ بَائِقَةٌ ، وَلَا يُخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ ، كُلُّ سَعْيٍ أَخْلَصُ عِنْدَهُ مِنْ سَعْيِهِ ، وَكُلُّ نَفْسٍ أَصْلَحُ عِنْدَهُ مِنْ نَفْسِهِ ، عَالِمٌ بِعَيْبِهِ شَاغِلٌ بِغَمِّهِ ، لَا يَثِقُ بِغَيْرِ رَبِّهِ ، غَرِيبٌ وَحِيدٌ جَرِيدٌ [حَزِينٌ] ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُجَاهِدُ فِي اللَّهِ لِيَتَّبِعَ رِضَاهُ وَلَا يَنْتَقِمُ لِنَفْسِهِ بِنَفْسِهِ وَلَا يُوَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ ، مُجَالِسٌ لِأَهْلِ الْفَقْرِ ، مُصَادِقٌ لِأَهْلِ الصِّدْقِ مُؤَازِرٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ . عَوْنٌ لِلْقَرِيبِ ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ ، بَعْلٌ لِلْأَرْمَلَةِ ، حَفِيٌّ بِأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ ، مَرْجُوٌّ لِكُلِّ كَرِيهَةٍ ، مَأْمُولٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ ، هَشَّاشٌ ، بَشَّاشٌ ، لَا بِعَبَّاسٍ وَلَا بِجَسَّاسٍ ، صَلِيبٌ ، كَظَّامٌ ، بَسَّامٌ دَقِيقُ النَّظَرِ عَظِيمُ الْحَذَرِ [لَا يَجْهَلُ وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَحْلُمُ] لَا يَبْخَلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ ، عَقَلَ فَاسْتَحْيَى وَقَنِعَ فَاسْتَغْنَى ، حَيَاؤُهُ يَعْلُو شَهْوَتَهُ ، وَوُدُّهُ يَعْلُو حَسَدَهُ ، وَعَفْوُهُ يَعْلُو حِقْدَهُ ، لَا يَنْطِقُ بِغَيْرِ صَوَابٍ وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا الْاقْتِصَادَ ، مَشْيُهُ التَّوَاضُعُ ، خَاضِعٌ لِرَبِّهِ بِطَاعَتِهِ ، رَاضٍ عَنْهُ فِي كُلِّ حَالَاتِهِ ، نِيَّتُهُ خَالِصَةٌ ، أَعْمَالُهُ لَيْسَ فِيهَا غِشٌّ وَلَا خَدِيعَةٌ ، نَظَرُهُ عِبْرَةٌ ، سُكُوتُهُ فِكْرَةٌ ، وَكَلَامُهُ حِكْمَةٌ ، مُنَاصِحاً مُتَبَاذِلاً مُتَوَاخِياً ، نَاصِحٌ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، لَا يَهْجُرُ أَخَاهُ ، وَلَا يَغْتَابُهُ ، وَلَا يَمْكُرُ بِهِ ، وَلَا يَأْسَفُ عَلَى مَا فَاتَهُ ، وَلَا يَحْزَنُ عَلَى مَا أَصَابَهُ ، وَلَا يَرْجُو مَا لَا يَجُوزُ لَهُ الرَّجَاءُ ، وَلَا يَفْشَلُ فِي الشِّدَّةِ ، وَلَا يَبْطَرُ فِي الرَّخَاءِ ، يَمْزُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ ، وَالْعَقْلَ بِالصَّبْرِ ؛ تَرَاهُ بَعِيداً كَسَلُهُ ، دَائِماً نَشَاطُهُ ، قَرِيباً أَمَلُهُ قَلِيلاً زَلَلُهُ ، مُتَوَقِّعاً لِأَجَلِهِ ، خَاشِعاً قَلْبُهُ ، ذَاكِراً رَبَّهُ ، قَانِعَةً نَفْسُهُ ، مَنْفِيّاً جَهْلُهُ ، سَهْلاً أَمْرُهُ حَزِيناً لِذَنْبِهِ ، مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ ، كَظُوماً غَيْظَهُ ، صَافِياً خُلُقُهُ ، آمِناً مِنْهُ جَارُهُ ، ضَعِيفاً كِبْرُهُ ، قَانِعاً بِالَّذِي قُدِّرَ لَهُ ، مَتِيناً صَبْرُهُ ، مُحْكِماً أَمْرَهُ ، كَثِيراً ذِكْرُهُ ، يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ ، وَيَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ، وَيَسْأَلُ لِيَفْهَمَ ، وَيَتَّجِرُ لِيَغْنَمَ ، لَا يُنْصِتُ لِلْخَبَرِ لِيَفْجُرَ بِهِ ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ بِهِ عَلَى مَنْ سِوَاهُ ؛ نَفْسُهُ مِنْهُ

فِي عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ؛ أَتْعَبَ نَفْسَهُ لِآخِرَتِهِ فَأَرَاحَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ ؛ إِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَتَّى يَكُونَ اللهُ الَّذِي يَنْتَصِرُ لَهُ ؛ بُعْدُهُ مِمَّنْ تَبَاعَدَ مِنْهُ بُغْضٌ وَنَزَاهَةٌ ، وَدُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكَبُّرًا وَلَا عَظَمَةً ؛ وَلَا دُنُوُّهُ خَدِيعَةً وَلَا خِلَابَةً ؛ بَلْ يَقْتَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ .

قَالَ : فَصَاحَ هَمَّامٌ صَيْحَةً ؛ ثُمَّ وَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ وَقَالَ: هٰكَذَا تَصْنَعُ الْمَوْعِظَةُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا؛ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ: إِنَّ لِكُلٍّ أَجَلًا لَا يَعْدُوهُ وَسَبَبًا لَا يُجَاوِزُهُ؛ فَمَهْلًا لَا تَعُدْ فَإِنَّمَا نَفَثَ عَلَى لِسَانِكَ شَيْطَانٌ .

ا۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب امیرالمومنین خطبہ سنا رہے تھے کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد تھا کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیرالمومنین! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا اے ہمام مومن زیرک و دانا ہوتا ہے۔ چہرہ بشاش، دل حزن آگیں، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل ہر فانی شے کو حقیر سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کینہ ور ہے نہ حاسد نہ جھگڑالو ہے نہ گلیارا نہ عیب جو نہ غیبت گو، سر بلندی کو بُرا جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے (سکرات موت اور عذاب قبر کے متعلق) اور ارادہ کا پختہ ہوتا ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحب وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا، ذکر الٰہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر کرنے والا ہوتا ہے۔ فکر آخرت میں مغموم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی نرم طبیعت، وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے، تہمت تراشی نہیں کرتا، کسی کی ہتک نہیں کرتا، اگر ہنستا ہے تو گلا نہیں پھاڑتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحرکات نہیں بنتا اس کا ہنسنا مسکرانا ہوتا ہے اور اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے اور حلم عظیم الشان، رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے، کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور نہ اتراتا ہے۔ نہ اپنے حکم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور امور معاش میں اس کی سعی شہد کی طرح میٹھی ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعث تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے اور نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیخی باز، اور نہ تکلیف پسند اور نہ معاملات دنیا میں زیادہ غور کرنے والا، اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو حسن و خوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تھوڑے سے کام نہیں لیتا، ہتک نہیں کرتا، جبر نہیں کرتا سچی محبت رکھتا ہے۔

وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا، بردبار، گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فضول بات کم کرنے والا، اپنے اللہ سے راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا، غیر متعلق چیز پر غور و فکر نہیں کرتا، دین کا نام ہوتا ہے، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا، مدح اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی اور طمع اس کے دل کو زخمی نہیں کرتی اور لہو و لعب اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی، جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا عالم دانا ہوتا ہے فحش گوئی نہیں کرتا، تند خو نہیں ہوتا، دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق رکھنے والا، خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر، نہ کسی سے حیلۂ فریب کرتا ہے نہ غداری اور بیہودگی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے، لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مددگار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے اس کو مصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے مگر وہ حرفِ شکایت زبان پر نہیں لاتا، اگر نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ، لوگوں کے عذرِ خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے جب اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پرہیزگار ہے باطن صاف ہے طبع پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں وہ خطا کاروں کے عذر قبول کرتا ہے اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔

اور اپنی دینداری اور علم کی بنا پر کسی کو قربۃً الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے جدی کا ارادہ رکھتے ہوئے ہو خوشی اسے بے عقل نہیں بناتی اور نہ راحت رسانی اسے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ راہِ خدا میں وہ اپنی ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غم آخرت میں مشغول رہتا ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجاتِ آخرت کے لئے محزون رہتا ہے۔ وہ خوشنودیٔ خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رضائے الٰہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور دوستی نہیں کرتا اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل فقر کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے، مددگار ہے اہل حق کا، قرابتداروں کا معین ہے، یتیموں کا باپ ہے۔ بیواؤں کا مددگار ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع امید رہتا ہے، کشادہ رو ہے۔ خوش رہنے والا ہے وہ ترش رو نہیں، عیب جو نہیں۔ امر دین میں مستحکم غصہ کا پینے والا

تبسم کرنے والا، دقیق النظر، احتیاط سے کام کرنے والا، بخل پسند نہیں، اگر اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں تو صبر کرتا ہے بُری باتوں کو جان کر ان کے بجا لانے سے حیا کرتا ہے، قناعت کی وجہ سے غنی ہے اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب آتی اور اس کی محبت حسد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے سوائے صحیح بات کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میانہ روی ہے اس کی چال تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہار عجز و نیاز کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت آگیں ہے اس کے دل کا سکون فکرِ آخرت میں ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خرچ کرنے والا ہے برادری کا قائم کرنے والا ہے ظاہر و باطن ہر حالت میں نصیحت کرنے والا ہے برادر مومن سے ترک تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے مکر کرتا ہے اور جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا اور اس چیز کی امید نہیں کرتا جس کی امید کرنا جائز نہیں، سختی کے اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اتراتا نہیں، حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل کے ساتھ صبر کو، تم اس کو دیکھوگے کہ وہ کسل سے دور ہوگا، ہمیشہ خوش رہنے والا ہوگا۔ امید اس سے قریب ہوگی، لغزش اس سے کم ہوگی اپنی موت کا امیدوار ہوگا اس کے دل میں خشوع ہوگا، اپنے رب کا ذکر نے والا ہوگا اس کے نفس میں قناعت ہوگی، جہالت کو روکنے والا ہوگا اس کا امر آخرت آسان ہوگا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا اس کی خواہش مردہ ہوگی غصہ کا پینے والا ہوگا اس کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پر امن ہوگا۔

اس کا تکبر کمزور ہوتا ہے اور جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے اس پر قانع ہوتا ہے، اس کا صبر پختہ ہوتا ہے اس کا امرِ دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے ملتا ہے اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امر حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے وہ خود رنج اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں اپنی آخرت کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلہ لے اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے اور اس کی نزدیکی نرمی اور رحمت کے لئے ہوتی ہے اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہار تکبر و عظمت کے لئے نہیں ہوتا اور نہ اس کا میل جول مکر و فریب کے لئے ہوتا ہے بلکہ وہ پیروی کرتا ہے ان اصحاب خیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد والے نکوکاروں کا۔

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قسم اس کے متعلق اسی بات کا مجھے خوف تھا اور فرمایا کہ مؤثر موعظہ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ نے یہ کیا کیا۔

فرمایا ہر شخص کی موت کا ایک وقت ہے جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے ٹھہر جا گستاخانہ بات نہ کر، بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماردی ہے جو تیری زبان پر یہ لفظ آئے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ غَالِبٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ : وَقُورٌ عِنْدَ الْهَزَاهِزِ صَبُورٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ ، شَكُورٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ ، قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ ؛ لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَحَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ . بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ؛ إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ ؛ وَالْحِلْمَ وَزِيرُهُ ؛ وَالصَّبْرَ أَمِيرُ جُنُودِهِ وَالرِّفْقَ أَخُوهُ ؛ وَاللِّينَ وَالِدُهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں جب لوگ مضطرب ہوں تو وہ صاحبِ وقار ہو، مصیبتوں میں صبر کرنے والا ہو، نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو، جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے اپنا بار دشمنوں پر نہ ڈالے، بدن اس کا تعب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں علم مومن کا دوست ہے اور حلم اس کا وزیر ہے اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ؛ وَيَنْطِقُ لِيَغْنَمَ ؛ لَا يُحَدِّثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ مِنَ الْبُعَدَاءِ وَلَا يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً ؛ إِنْ زُكِّيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ ؛ لَا يَغُرُّهُ قَوْلُ مَنْ جَهِلَهُ وَيَخَافُ إِحْصَاءَ مَا عَمِلَهُ .

۳۔ اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں، جو راز دوستوں کے ہیں انھیں بیان نہیں کرتا اور دور رہنے والوں سے اپنی گواہی نہیں اور ریا سے کوئی عملِ خیر نہیں کرتا اور نہ شرم سے اسے چھوڑتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں اور خوف کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ؛ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ لَهُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ ؛ وَحَزْمٌ فِي لِينٍ ؛ وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ ، وَحِرْصٌ فِي فِقْهٍ ؛ وَنَشَاطٌ فِي هُدًى ، وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ ؛ وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ ؛ وَكَيْسٌ فِي رِفْقٍ ؛ وَسَخَاءٌ فِي حَقٍّ ؛ وَقَصْدٌ فِي غِنًى ، وَتَجَمُّلٌ

فِي فَاقَةٍ، وَعَفْوٌ فِي قُدْرَةٍ؛ وَطَاعَةٌ لِلّٰهِ فِي نَصِيحَةٍ؛ وَانْتِهَاءٌ فِي شَهْوَةٍ، وَوَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ، وَحِرْصٌ فِي جِهَادٍ وَصَلَاةٌ فِي شُغُلٍ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ؛ وَفِي الْهَزَاهِزِ وَقُورٌ؛ وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ؛ وَفِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ؛ وَلَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ؛ وَلَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ، وَلَيْسَ بِوَاهِنٍ؛ وَلَا فَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ؛ وَلَا يَسْبِقُهُ بَصَرُهُ، وَلَا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ؛ وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ؛ وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ؛ يُعَيَّرُ وَلَا يُعَيِّرُ، وَلَا يُسْرِفُ؛ يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمِسْكِينَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ؛ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ؛ لَا يَرْغَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا؛ وَلَا يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا؛ لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ؛ لَا يُرَى فِي حُكْمِهِ نَقْصٌ؛ وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ، وَلَا فِي دِينِهِ ضَيَاعٌ؛ يُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ، وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ، وَيَكِيعُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَهْلِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے اور احتیاط سے کام لیتا ہے نرمی میں اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے اور وہ حریص ہوتا ہے تحصیلِ علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر قائم رہتا ہے اور علم کا دانا ہے اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں، امرِ حق میں سخی ہے اور مالداری میں میانہ رو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا ہے اور باوجود قدرت انتقام معاف کرتا ہے اور نصیحت حاصل کر کے طاعتِ خدا میں رہتا ہے اور خواہشات سے باز رہتا ہے اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور جہاد کا حریص ہے اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے اور سختی میں صبر کرتا ہے اور اضطراب کے عالم میں صاحبِ وقار ہوتا ہے مصیبتوں میں صبر کرتا ہے عیش میں شکر کرتا ہے۔

نہ غیبت کرتا ہے نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے اور سست ہے نہ ترش رو ہے اور نہ سخت دل اور نہ اِدھر اُدھر نگاہ ڈالتا ہے اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا) اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ نادان اسے عیب لگاتے ہیں وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا، وہ فضول خرچی نہیں کرتا، مظلوم کی مدد کرتا ہے، مسکین پر رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں، وہ عزت دنیا کی طرف راغب نہیں ہوتا اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے لوگوں کو اس کی فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا کی طرف متوجہ ہیں اور اس کو یہ فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا میں مشغول کیوں ہے اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رائے میں سستی نہ دیکھو گے اس کا دین ضایع نہ ہوگا۔ یعنی راہِ حق سے ہٹے گا نہیں جو اس سے مشورہ کرے گا ہدایت پائے گا اور جو اس کی مدد کرے گا سعادت حاصل کرے گا اور احتراز کرتا ہے فحش و دشنام سے۔

۵ ـ عَنْهُ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِمَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَإِذَا هُوَ بِقَوْمٍ بِيضٍ ثِيَابُهُمْ، صَافِيَةٍ أَلْوَانُهُمْ، كَثِيرٍ ضِحْكُهُمْ، يُشِيرُونَ بِأَصَابِعِهِمْ إِلَى مَنْ يَمُرُّ بِهِمْ، ثُمَّ مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَإِذَا قَوْمٌ بَلِيَتْ مِنْهُمُ الْأَبْدَانُ، وَدَقَّتْ مِنْهُمُ الرِّقَابُ وَاصْفَرَّتْ مِنْهُمُ الْأَلْوَانُ، وَقَدْ تَوَاضَعُوا بِالْكَلَامِ، فَتَعَجَّبَ عَلِيٌّ عليه السلام مِنْ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله

فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِآلِ فُلَانٍ - ثُمَّ وَصَفَهُمْ - وَمَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ - فَوَصَفَهُمْ - ثُمَّ قَالَ: وَجَمِيعٌ مُؤْمِنُونَ، فَأَخْبِرْنِي يَارَسُولَ اللهِ بِصِفَةِ الْمُؤْمِنِ، فَنَكَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ خَصْلَةً فِي الْمُؤْمِنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكْمُلْ إِيمَانُهُ، إِنَّ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيُّ: الْحَاضِرُونَ الصَّلَاةَ، وَالْمُسَارِعُونَ إِلَى الزَّكَاةِ، وَالْمُطْعِمُونَ الْمِسْكِينَ، الْمَاسِحُونَ رَأْسَ الْيَتِيمِ، الْمُطَهِّرُونَ أَطْمَارَهُمْ، الْمُتَّزِرُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، الَّذِينَ إِنْ حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا تَكَلَّمُوا صَدَقُوا، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ، أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، صَائِمُونَ النَّهَارَ، قَائِمُونَ اللَّيْلَ، لَا يُؤْذُونَ جَاراً وَلَا يَتَأَذَّى بِهِمْ جَارٌ، الَّذِينَ مَشْيُهُمْ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنٌ وَخُطَاهُمْ إِلَى بُيُوتِ الْأَرَامِلِ وَعَلَى أَثَرِ الْجَنَائِزِ. جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْمُتَّقِينَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام قریش کے جلسہ کی طرف سے گزرے جو صاف ستھرے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے اور جو ان کی طرف سے گزرتا تھا انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے اور گردنیں پتلی اور رنگ پیلے تھے نہایت عجز و انکسار سے بولتے تھے۔ حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور حضرت رسولؐ خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کر کے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یا رسولؐ اللہ! مومن کی صفت بیان کیجیے۔ حضرتؐ نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا مومن کی بیس خصلتیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ اے علی! مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ نماز میں حاضر ہوں اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں، مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں یتیموں کے سر پہ ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازار پہنانے والے ہیں، جب بولتے ہیں تو سچ، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے، اگر امین بنائے جائیں تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرتے ہیں تو ان میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں تارک الدنیا کی طرح ریاضت کرنے والے، دن میں شیر جیسے یعنی برائیوں پر غالب، دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت خدا کرتے ہیں اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں، نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ، وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیواؤں کی امداد کے لئے اور جنازوں کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں قرار دے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو اور بدی کو بُرا جانے وہ مومن ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ [زَعلانَ] ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: شِيعَتُنَا الشَّاحِبُونَ الذَّابِلُونَ النَّاحِلُونَ، الَّذِينَ إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پریدہ رنگ، باریک اندام اور خود رائی نہ کرنے والے ہیں جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: شِيعَتُنَا أَهْلُ الْهُدَى وَأَهْلُ التُّقَى وَأَهْلُ الْخَيْرِ وَأَهْلُ الْإِيمَانِ وَأَهْلُ الْفَتْحِ وَالظَّفَرِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ صاحب ہدایت صاحب تقویٰ، صاحب خیر و ایمان اور صاحب فتح و ظفر ہوتے ہیں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بُزُرْجَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالسَّفِلَةَ ، فَإِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا ثَوَابَهُ ، وَخَافَ عِقَابَهُ ، فَإِذَا رَأَيْتَ أُولَئِكَ فَأُولَئِكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بچو پست فطرت انسان سے جو اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے، شیعہ علی وہ ہے جس کا شکم و شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا جہاد نفس سخت ہو، وہ جو عمل کرے خوشنودیٔ خدا کے لیے کرے اور اس سے ثواب پانے کی امیدیں کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سمجھو لو کہ یہی شیعہ جعفر ہیں

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ شِيعَةَ عَلِيٍّ كَانُوا خُمُصَ الْبُطُونِ (۲) ذُبُلَ الشِّفَاهِ ، أَهْلَ رَأْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ يُعْرَفُونَ بِالرَّهْبَانِيَّةِ فَأَعِينُوا عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْاجْتِهَادِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ شیعہ علی خالی شکم ہوتے ہیں اور (خشک لب) مہربانی و علم و حلم، وہ زہد و ریاضت نفس سے پہچانے جاتے ہیں تم ان کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

۱۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ، الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقٍّ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِمَّا لَهُ

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے اور جب راضی ہو تو یہ رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے اور جب مال لینے پر قدرت رکھتا ہو تو اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے

۱۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سُلَيْمَانُ أَتَدْرِي مَنِ الْمُسْلِمُ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مَنِ الْمُؤْمِنُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ؛ قَالَ: [إِنَّ] الْمُؤْمِنَ مَنِ ائْتَمَنَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمُ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً تُعَنِّتُهُ.

۱۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔ پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے، میں نے کہا۔ آپ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے جان و مال کا امین ہو اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا جھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

۱۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي إِثْمٍ وَلَا بَاطِلٍ؛ وَإِذَا سَخِطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ؛ وَالَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ تُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعَدِّي إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اسے گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قول حق سے روگردانی نہ کرے اور جب قادر ہو تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے اور وہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

۱۴ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ إِذَا قِيدَ انْقَادَ؛ وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ.

۱۴۔ ابوالبختری نے امام سے (نام نہیں بتایا) روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ کہ جب اس کی ناک میں نکیل ڈال دی جاتی ہے تو مطیع ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : الْعِلْمُ بِاللهِ ؛ وَمَنْ يُحِبُّ ، وَمَنْ يَكْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں اوّل معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کسے دشمن (امام مضل)

١٦ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : الْمُؤْمِنُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا فِي شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ ؛ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هِيَ؟ قَالَ : النَّخْلَةُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہ جاڑوں میں گرتے ہیں نہ گرمی میں، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے۔ فرمایا کھجور

١٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ : عَنْ [أَبِي] إِبْرَاهِيمَ الْأَعْجَمِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَلِيمٌ لَا يَجْهَلُ ، وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَحْلُمُ ، وَلَا يَظْلِمُ وَإِنْ ظُلِمَ غَفَرَ ؛ وَلَا يَبْخَلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ .

۱۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن حلیم ہوتا ہے۔ جاہلوں کا سا عمل نہیں کرتا اور اس کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جائے تو حلم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے وہ بخل نہیں کرتا، اور اگر اس سے بخل کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔

١٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَيْفَرٍ ، عَنْ آدَمَ أَبِي الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مَنْ طَابَ مَكْسَبُهُ ، وَحَسُنَتْ خَلِيقَتُهُ ، وَصَحَّتْ سَرِيرَتُهُ ؛ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ كَلَامِهِ ، وَكَفَى النَّاسَ شَرَّهُ ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو اس کی عادتیں اچھی ہوں اس کی طبیعت

صحت مند ہو، اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ راہِ خدا میں خرچ کرے اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

١٩ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أبي كَهْمَسٍ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ألا اُنَبِّئُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ ؟ مَنِ ائْتَمَنَهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَىٰ أنْفُسِهِمْ وَ أمْوالِهِمْ ، ألا اُنَبِّئُكُمْ بِالْمُسْلِمِ ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُهاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئاتِ وَ تَرَكَ ما حَرَّمَ اللهُ، وَالْمُؤْمِنُ حَرامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ أنْ يَظْلِمَهُ أوْ يَخْذُلَهُ أوْ يَغْتابَهُ أوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً .

١٩۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں کیا میں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑے، محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا اس کی غیبت کرے یا یکایک اپنے سامنے سے اُسے ہٹائے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أبي أيُّوبَ الْعَطَّارِ ، عَنْ جابِرٍ قالَ: قالَ أبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إنَّما شيعَةُ عَلِيٍّ الْحُلَماءُ ، الْعُلَماءُ ، الذُّبْلُ الشِّفاهِ ، تُعْرَفُ الرُّهْبانِيَّةُ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ .

٢٠۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ کے شیعہ علماء ہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

٢١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا، عَنْ أحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : صَلَّىٰ أميرُالْمُؤْمِنينَ عليه السلام بِالنّاسِ الصُّبْحَ بِالْعِراقِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَعَظَهُمْ فَبَكىٰ وَأبْكاهُمْ مِنْ خَوْفِ اللهِ ، ثُمَّ قالَ : أما وَاللهِ لَقَدْ عَهِدْتُ أقْواماً عَلىٰ عَهْدِ خَليلي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإنَّهُمْ لَيُصْبِحُونَ وَيُمْسُونَ شُعْثاً غُبْراً خُمْصاً ، بَيْنَ أعْيُنِهِمْ كَرُكَبِ الْمِعْزىٰ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِياماً يُراوِحُونَ بَيْنَ أقْدامِهِمْ وَجِباهِهِمْ، يُناجُونَ رَبَّهُمْ وَيَسْألُونَهُ فَكاكَ رِقابِهِمْ مِنَ النّارِ، وَاللهِ لَقَدْ رَأيْتُهُمْ مَعَ هٰذا وَهُمْ خائِفُونَ مُشْفِقُونَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیرالمومنینؑ نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا اور خوف خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیب حضرت رسولؐ خدا کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے، پریشان حال گرد آلود چہرے، گرسنہ شکم، ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے، راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کر کے راحت پاتے تھے اپنے رب سے مناجات کرتے تھے کہ نار جہنم سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترساں تھے۔

۲۲۔ عَنْهُ، عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْفَجْرَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى صَارَتِ الشَّمْسُ عَلَى قَيْدِ رُمْحٍ وَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَاماً يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَ قِيَاماً يُخَالِفُونَ بَيْنَ جِبَاهِهِمْ وَرُكَبِهِمْ، كَأَنَّ زَفِيرَ النَّارِ فِي آذَانِهِمْ، إِذَا ذُكِرَ اللهُ عِنْدَهُمْ مَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ، كَأَنَّمَا الْقَوْمُ بَاتُوا غَافِلِينَ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَمَا رُئِيَ ضَاحِكاً حَتَّى قُبِضَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۲۲۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے امیرالمومنین نے نماز صبح پڑھی اور سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے تک وہیں بیٹھے رہے پھر اپنا رخ لوگوں کی طرف کر کے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے اور دوزخ کی آگ کی بھڑک کا شور گویا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہوتا تو اس طرح ہلتے جیسے تند ہوا میں درخت، وہ اس طرح خائفانہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تا دم مرگ کسی نے حضرت کو ہنستے نہ دیکھا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ أَصْحَابِي فَانْظُرْ إِلَى مَنِ اشْتَدَّ وَرَعُهُ وَخَافَ خَالِقَهُ وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَإِذَا رَأَيْتَ هٰؤُلَاءِ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابِي.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرتا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو یہی میرے اصحاب ہیں۔

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِيعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا ، الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا ، الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِحْيَاءِ أَمْرِنَا ؛ الَّذِينَ إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَظْلِمُوا ، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا ، بَرَكَةٌ عَلَى مَنْ جَاوَرُوا ، سِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المومنینؑ نے ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے۔

٢٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عِيسَى النَّهْرِيرِيِّ (*) ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَفَ اللهَ وَعَظَّمَهُ مَنَعَ فَاهُ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطْنَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَفَى نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ ، قَالُوا : بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ أَوْلِيَاءُ اللهِ ؟ قَالَ : إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ سَكَتُوا فَكَانَ سُكُوتُهُمْ ذِكْراً ، وَنَظَرُوا فَكَانَ نَظَرُهُمْ عِبْرَةً ، وَنَطَقُوا فَكَانَ نُطْقُهُمْ حِكْمَةً ، وَمَشَوْا فَكَانَ مَشْيُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ بَرَكَةً ، لَوْلَا الْآجَالُ الَّتِي قَدْ كُتِبَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ خَوْفاً مِنَ الْعَذَابِ وَشَوْقاً إِلَى الثَّوَابِ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعظیم کی اس زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارے ماں باپ فدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اولیائے خدا خاموش رہتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عبرت ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موت نہ ہوتی جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی روحیں ان کے اجسام میں قرار نہ پاتیں۔

٢٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ ، رَفَعَهُ قَالَ : خَطَبَ النَّاسَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ أَخٍ لِي كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ رَأْسُ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صِغَرَ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ بَطْنِهِ ، فَلَا يَشْتَهِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يُكْثِرُ إِذَا وَجَدَ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ فَرْجِهِ ، فَلَا يَسْتَخِفُّ لَهُ عَقْلَهُ وَلَا رَأْيَهُ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ الْجَهَالَةِ فَلَا يَمُدُّ يَدَهُ إِلَّا عَلَى ثِقَةٍ لِمَنْفَعَةٍ ، كَانَ لَا يَتَشَهَّى وَلَا يَتَسَخَّطُ وَلَا يَتَبَرَّمُ ، كَانَ أَكْثَرَ دَهْرِهِ صَمَّاتاً ، فَإِذَا قَالَ

بدَ القَائِلِينَ، كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي مِرَاءٍ، وَلَا يُشَارِكُ فِي دَعْوَى وَلَا يُدْلِي بِحُجَّةٍ حَتَّى يَرَى قَاضِيًا وَكَانَ لَا يَغْفُلُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَلَا يَخُصُّ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَهُمْ، كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا فَإِذَا جَاءَ الْجِدُّ كَانَ لَيْثًا عَادِيًا، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا فِيمَا يَقَعُ الْعُذْرُ فِي مِثْلِهِ حَتَّى يَرَى اعْتِذَارًا. كَانَ يَفْعَلُ مَا يَقُولُ وَيَفْعَلُ مَا لَا يَقُولُ، كَانَ إِذَا ابْتَزَّهُ أَمْرَانِ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا إِلَى الْهَوَى فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ الْبُرْءَ، وَلَا يَسْتَشِيرُ إِلَّا مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ النَّصِيحَةَ، كَانَ لَا يَتَبَرَّمُ وَلَا يَتَسَخَّطُ وَلَا يَتَشَكَّى وَلَا يَتَشَهَّى وَلَا يَنْتَقِمُ وَلَا يَغْفُلُ عَنِ الْعَدُوِّ، فَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ، إِنْ أَطَقْتُمُوهَا، فَإِنْ لَمْ تُطِيقُوهَا كُلَّهَا فَأَخْذُ الْقَلِيلِ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۲۶- امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا- لوگو! میں تم کو اپنے ایسے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظر میں سب سے زیادہ صاحبِ عظمت ہے اور وہ، وہ ہے جس کی نظر میں دنیا حقیر ہو اور وہ غلبۂ شکم سے آزاد ہو پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا اور جب پاتا ہے تو اس میں زیادتی نہیں چاہتا اور وہ غلبۂ فرج زنا نہیں کرتا سے بھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا- مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا اور نہ بیجا بات پر غصہ ہوتا ہے اور نہ ترکِ تعلق کرتا ہے۔

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے اور جب گفتگو کرتا ہے تو قائلین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا اور نہ کسی دعوئے باطل میں شریک ہوتا ہے اور نہ ہی پیش کرتا اپنی حجت کو مگر دلیل قاطع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے اور اپنے برادر مومن سے غافل نہیں ہوتا اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا- وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب امر نیک میں کوشش کا وقت آتا ہے تو جلد شکار کرنے والا شیر نظر آتا ہے وہ کسی کو ملامت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے عذر ہو۔ وہ جو کہتا ہے اسے کرتا بھی ہے اور کرتا ہے وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دو امر کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کونسا امر خواہشِ دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور وہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا- مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کر دے گا اور نہیں مشورہ کرتا ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے قطع تعلق نہیں کرتا- اور غضب ناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہیئے کہ ایسے اخلاق کریمانہ کو اختیار کرو اگر کُل کے اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑے سے ہی نیکی کا کم کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

۲۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِهْزَمٍ ، وَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ ؛ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ جَمِيعاً ، عَنْ مِهْزَمٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : يَا مِهْزَمُ شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتُهُ سَمْعَهُ ، وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا يَمْتَدِحُ بِنَا مُعْلِناً وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِباً وَلَا يُخَاصِمُ لَنَا قَالِياً ، إِنْ لَقِيَ مُؤْمِناً أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلاً هَجَرَهُ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَؤُلَاءِ الْمُتَشَيِّعَةِ ؟ قَالَ : فِيهِمُ التَّمْيِيزُ وَفِيهِمُ التَّبْدِيلُ وَفِيهِمُ التَّمْحِيصُ ، تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُفْنِيهِمْ وَطَاعُونٌ يَقْتُلُهُمْ وَاخْتِلَافٌ يُبَدِّدُهُمْ ، شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عَدُوَّنَا وَإِنْ مَاتَ جُوعاً ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ ، أُولَئِكَ الْخَفِيضُ عَيْشُهُمْ ، الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ ، إِنْ شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا ، وَمِنَ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ ، وَفِي الْقُبُورِ يَتَزَاوَرُونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ ذُو حَاجَةٍ مِنْهُمْ رَحِمُوهُ ، لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنِ اخْتَلَفَ بِهِمُ الدَّارُ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لَا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے مہزم ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تجاوز نہ کرے اس شخص سے جو اس کو سن رہا ہے اور اس کی عداوت تجاوز نہ کرے اس کے نفس سے اور تعریف نہ کرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالاعلان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں آئمہ ضلالت کو برا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑا نہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے۔ میں نے کہا۔ ہم کیا برتاؤ کریں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں (اور ازراہ طمع مخالفوں کے در پر جاکر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں۔ ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو فنا کر دے گی اور طاعون ان کو قتل کر دے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہوتے اور چاہے بھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان ایسے خالص شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے (کیونکہ وہ ہرزہ کاری میں مبتلا نہیں) وہ تلاش علم میں شہر بہ شہر منتقل ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرد غریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیونکہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب

میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے۔

٢٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ابْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَحَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ كَانَ مِمَّنْ حَرُمَتْ غِيبَتُهُ وَكَمُلَتْ مُرُوَّتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو جائے کہ ان پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اس سے مروت کرنا لازم، ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔

٢٩ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ : إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ .

۲۹۔ فرمایا عبداللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین بن علی علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہوگا اوّل جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضامندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غضبناک ہو تو غصہ اس کو اس امرِ حق سے نہ ہٹا دے، تیسرے جب قدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے وہ نہ لے جو اس کا حق نہیں۔

٣٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا : صِدْقَ الْحَدِيثِ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ وَوَفَاءً بِالْعَهْدِ وَصِلَةَ الْأَرْحَامِ وَرَحْمَةَ الضُّعَفَاءِ وَقِلَّةَ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ ـ أَوْقَالَ : قِلَّةَ الْمُوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ ـ وَبَذْلَ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَسَعَةَ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعَ الْعِلْمِ وَمَا يُقَرِّبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ زُلْفَى ، طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ، وَطُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِي

دَارِهِ غُصْنٌ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَهْوَةُ شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ بِهِ ذَلِكَ وَلَوْ أَنَّ رَاكِبًا مُجِدًّا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ وَلَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَعْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِمًا أَلَا فَفِي هَذَا فَارْغَبُوا إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغُلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

۳۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا، اہلِ دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا وفا کرنا، صلہ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کے پاس کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا، لوگوں پر احسان کرنا، حسنِ خلق سے پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا، علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو، ان کے لئے سایۂ طوبیٰ اور اچھی بازگشت ہے، طوبیٰ ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفےٰ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے، جس کے دل میں کسی شے کی خواہش ہوگی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر کوا اس کے نچلے حصہ سے اُڑے گا تو اس کے اوپر کے حصّہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مر جائے گا۔

آگاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے زمین پر رخسارہ رکھتا ہے اور اپنے پاک حصّۂ بدن (ساتوں اعضائے سجدہ) سجدہ کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ نارِ جہنم اسے بچا لے۔ یہ ہے ایمان پس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

۳۱۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا وَإِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا؛ وَإِذَا ابْتُلُوا صَبَرُوا وَإِذَا غَضِبُوا غَفَرُوا.

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکر یہ ادا کرتے ہیں اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں جب کسی پر غصّہ ہوتے ہیں تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲۔ وَبِإِسْنَادِهِ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ خِيَارَكُمْ أُولُو النُّهَى؛ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أُولُو النُّهَى؟ قَالَ: هُمْ أُولُو الْأَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَالْأَحْلَامِ الرَّزِينَةِ، وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

وَالْبَرَرَةُ بِالْأُمَّهَاتِ وَالْآبَاءِ وَالْمُتَعَاهِدِينَ لِلْفُقَرَاءِ وَالْجِيرَانِ وَالْيَتَامَىٰ وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ وَيُفْشُونَ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَ يُصَلُّونَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ غَافِلُونَ .

۳۲۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر کون ہیں لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہیں فرمایا صاحبان اخلاقِ حسنہ اور پختہ عقول والے اور صلۂ رحم کرنے والے اور ماؤں اور باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقراء کی خبر گیری کرنے والے اور ہمسایوں اور یتیموں کی مدد کرنے والے، وہ کھانا کھلاتے ہیں اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

٣٣ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْهَيْثَمِ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْخِصَالِ بِالْمَرْءِ أَجْمَلُ ؟ فَقَالَ : وَقَارٌ بِلَا مَهَابَةٍ وَسَمَاحٌ بِلَا طَلَبِ مُكَافَاةٍ ، وَتَشَاغُلٌ بِغَيْرِ مَتَاعِ الدُّنْيَا .

۳۳۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو بغیر ہیبت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَقِلَّةُ مِرَائِهِ ؛ وَحِلْمُهُ وَصَبْرُهُ وَحُسْنُ خُلُقِهِ .

۳۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم و صبر و حسن خلق سے کام لے۔

٣٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي ؟ قَالُوا : بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً وَأَلْيَنُكُمْ كَنَفاً ، وَأَبَرُّكُمْ بِقَرَابَتِهِ ، وَأَشَدُّكُمْ حُبّاً لِإِخْوَانِهِ فِي دِينِهِ ، وَ أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَكْظَمُكُمْ لِلْغَيْظِ ، وَأَحْسَنُكُمْ عَفْواً ، وَأَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِنْصَافاً فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ .

۳۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون ہے لوگوں نے کہا ضرور، یا رسول اللہ، فرمایا جو تم میں از روئے خُلق اچھا ہو اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور

اپنے قرابتداروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غصہ کا سب سے زیادہ پینے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

٣٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْإِنْفَاقُ عَلَىٰ قَدْرِ الْإِقْتَارِ ، وَالتَّوَسُّعُ عَلَىٰ قَدْرِ التَّوَسُّعِ ، وَإِنْصَافُ النَّاسِ ، وَابْتِدَاؤُهُ إِيَّاهُمْ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ .

۳۶۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے بقدر اپنی تنگدستی کے راہ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ وسعت مال، دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتدا کرنا۔

٣٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ الْجَبَلِ ، الْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ .

۳۷۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پہاڑ تو اپنے اجزا کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

٣٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ ، خَفِيفُ الْمَؤُونَةِ ، جَيِّدُ التَّدْبِيرِ لِمَعِيشَتِهِ ، لَا يُلْسَعُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ .

۳۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے اور وہ ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ یعنی پہلے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

٣٩ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الدِّلْهَاثِ مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّىٰ يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ ، فَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكِتْمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَداً إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ

نَبِيِّهِ فَمُدَارَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله بِمُدَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ.

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن بغیر تین خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنت رب سے ایک سنت نبی سے اور سنتِ ولی سے۔ رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنت نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بخلق پیش آئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے، عفو سے کام لو اور نیکی کا حکم دو اور سنتِ ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

دوسو اٹھائیسواں باب

قلت عدد مومن

«(بَابُ)» ۲۲۸

«(فِي قِلَّةِ عَدَدِ الْمُؤْمِنِينَ)»

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَىٰ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنَةُ أَعَزُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ ، فَمَنْ رَأَىٰ مِنْكُمُ الْكِبْرِيتَ الْأَحْمَرَ ؟ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے مومنہ کمیاب ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کمیاب ہے یاقوتِ سرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یاقوتِ سرخ دیکھا۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: النَّاسُ كُلُّهُمْ بَهَائِمُ ـ ثَلَاثاً ـ إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ چوپائے ہیں (تین بار فرمایا) مگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِأَبِي بَصِيرٍ : أَمَا وَاللهِ لَوْ أَنِّي أَجِدُ مِنْكُمْ ثَلَاثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اسْتَحْلَلْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثاً .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے ابوبصیر خدا کی قسم اگر میں تم میں تین شیعہ امامیہ پالیتا۔ جو از راہِ تقیہ ہماری بات کو بصیغۂ راز رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : وَاللهِ مَا يَسَعُكَ الْقُعُودُ فَقَالَ : وَلِمَ يَا سَدِيرُ ؟ قُلْتُ : لِكَثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شِيعَتِكَ وَأَنْصَارِكَ وَاللهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا لَكَ مِنَ الشِّيعَةِ وَالْأَنْصَارِ وَالْمَوَالِي مَا طَمِعَ فِيهِ تَيْمٌ وَلَا عَدِيٌّ ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ وَكَمْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا ؟ قُلْتُ : مِائَةَ أَلْفٍ ، قَالَ : مِائَةَ أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ : مِائَتَيْ أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ وَنِصْفَ الدُّنْيَا قَالَ : فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ : يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعَنَا إِلَىٰ يَنْبُعَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ وَبَغْلٍ أَنْ يُسْرَجَا ، فَبَادَرْتُ فَرَكِبْتُ الْحِمَارَ ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ أَتَرَىٰ أَنْ تُؤْثِرَنِي بِالْحِمَارِ ؟ قُلْتُ : الْبَغْلُ أَزْيَنُ وَأَنْبَلُ قَالَ : الْحِمَارُ أَرْفَقُ بِي (٢) ، فَنَزَلْتُ فَرَكِبَ الْحِمَارَ وَ رَكِبْتُ الْبَغْلَ فَمَضَيْنَا فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ انْزِلْ بِنَا نُصَلِّي ، ثُمَّ قَالَ : هٰذِهِ أَرْضٌ سَبِخَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا فَسِرْنَا حَتَّىٰ صِرْنَا إِلَىٰ أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَنَظَرَ إِلَىٰ غُلَامٍ يَرْعَىٰ جِدَاءً فَقَالَ : وَاللهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شِيعَةٌ بِعَدَدِ هٰذِهِ الْجِدَاءِ مَا وَسِعَنِي الْقُعُودُ ، وَنَزَلْنَا وَصَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِدَاءِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ .

۴۔ سدیر صیرفی کہتے ہیں۔ میں صادق آلِ محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے۔ واللہ اگر امیرالمومنین کے پاس اتنے شیعہ، انصار اور دوست ہوتے تو تیم وعدی والے ان سے خلافت نہ لے سکتے۔ فرمایا اے سدیر تم سب بھلا کتنے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ، فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا، یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ اور فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمۂ ینبع تک چلے میں نے کہا ضرور، آپ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر زین کسیں، میں نے جلدیہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا۔ فرمایا اے سدیر حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رفتار میں میری

موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں اتر آیا اور خچر پر سوار ہوا اور حضرت حمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا اترو نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا۔ یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا۔ اے سدیر اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خروج کرتا ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد سترہ تھی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : يَا سَمَاعَةُ أَمِنُوا عَلَى فُرُشِهِمْ وَ أَخَافُونِي أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَتِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا وَاحِدٌ يَعْبُدُ اللهَ ، وَلَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَأَضَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ حَيْثُ يَقُولُ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِلَّهِ حَنِيفاً وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» فَغَبَرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ آنَسَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ فَصَارُوا ثَلَاثَةً ، أَمَا وَاللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَقَلِيلٌ وَإِنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ لَكَثِيرٌ ۱۷/۱۳۰ نحو
أَتَدْرِي لِمَ ذَاكَ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : صُيِّرُوا أُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ ، يَبُثُّونَ إِلَيْهِمْ مَا فِي صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرِيحُونَ إِلَى ذَلِكَ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ .

٥ ۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف۔ ہر اس میں قالا واللہ ایک وقت دنیا میں ایسا تھا کہ اللہ کا عبادت گزار صرف ایک ہی تھا اگر کوئی دوسرا اور ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بھی ذکر کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے بے شک ابراہیم ایسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور نرے کھرے بندے تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پس جس طرح اللہ نے چاہا یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا ان کو اسماعیل و اسحاق سے اور وہ تین ہو گئے واللہ مومن دنیا میں کم ہیں اور اہل کفر زیادہ، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کافر مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھا لے لیا اور آرام سے ہو گئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّنَا لَوِ اجْتَمَعْنَا عَلَى شَاةٍ مَا أَفْنَيْنَاهَا ؟ فَقَالَ : أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ ، الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلَّا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ـ ثَلَاثَةً قَالَ حُمْرَانُ : فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَالُ عَمَّارٍ ؟ قَالَ : رَحِمَ اللهُ عَمَّاراً أَبَا الْيَقْظَانِ بَايَعَ وَقُتِلَ شَهِيداً ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ : لَعَلَّكَ تَرَى أَنَّهُ مِثْلُ الثَّلَاثَةِ ، أَيْهَاتَ أَيْهَاتَ .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے کہ اگر دستر خوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام نہ کر سکیں۔ فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرت کے بعد مہاجرین و انصار ایمان سے پھر گئے اور پھر تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتا ہے۔ میں نے کہا عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالیقظان ہے انھوں نے امیر المومنین کی بیعت کی اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امامؑ نے فرمایا۔ کیا تمھارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تین کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

۷ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ بِوَلَايَتِنَا مُؤْمِناً وَلَكِنْ جُعِلُوا اُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ .

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنین سے مانوس ہے

دوسو انتیسواں باب

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

(بَابُ) ۲۲۹

☆(الرِّضَا بِمَوْهِبَةِ الْإِيمَانِ وَالصَّبْرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بَعْدَهُ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَ الْوَاحِدِ مَا يَضُرُّ رَجُلاً ـ إِذَا كَانَ عَلَى ذَا الرَّأْيِ ـ مَا قَالَ النَّاسُ لَهُ وَلَوْ قَالُوا : مَجْنُونٌ ؛ وَمَا يَضُرُّهُ وَلَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ يَعْبُدُ اللهَ حَتَّى يَجِيئَهُ الْمَوْتُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبدالواحد اگر انسان صاحب رائے ہے تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنوں کہیں کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ پہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لَاسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لَا يَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر روئے زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مومن رہے ہی نہیں تو وہ مجھ کو تمام خلق سے بے پروا کر دے گا اور میں اس کے ایمان سے انس رکھوں گا اور مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا يُبَالِي مَنْ عَرَّفَهُ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ أَنْ يَكُونَ عَلَى قُلَّةِ جَبَلٍ يَأْكُلُ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں پروا کرتا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ چاہے مرتے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور گھاس پات کھا کر بسر کرے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَوْحِشَ إِلَى أَخِيهِ فَمَنْ دُونَهُ، الْمُؤْمِنُ عَزِيزٌ فِي دِينِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ بزدر مومن سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پست درجہ والا مومن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

٥ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ وَسَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي مَرْضَةٍ مَرِضَهَا لَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلَّا رَأْسُهُ فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ إِنَّنِي كَثِيراً مَا أَقُولُ: مَا عَلَى رَجُلٍ عَرَّفَهُ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا يَمِيناً وَشِمَالاً وَإِنَّا وَشِيعَتَنَا هُدِينَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَانَ ذٰلِكَ خَيْراً لَهُ وَلَوْ أَصْبَحَ مُقَطَّعاً أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذٰلِكَ خَيْراً لَهُ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ اللهَ لَا يَفْعَلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ لَوْ عَدَلَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى عَدُوَّهُ مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ، يَا فُضَيْلُ

ابْنَ يَسَارٍ إِنَّهُ مَنْ كَانَ هَمُّهُ هَمّاً وَاحِداً كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ، وَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ فِي كُلِّ وَادٍ لَمْ يُبَالِ اللهُ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ.

۵۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرت بیمار تھے اور نہایت ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا۔ اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں کہ کیا شے نقصان دے سکتی ہے اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امر امامت کی معرفت کرا دی ہے اگرچہ وہ تنہا پہاڑ کی چوٹی پر مرتے دم تک رہے اے فضیل لوگوں نے امرِ حق کو ادہر ادہر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعہ ہدایت پائے ہوئے ہیں اے فضیل اگر مومن وہ سب پائے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسبِ مصلحت الٰہی یہی اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا اور اگر اس کے اعضاء قطع ہو جائیں تو مصلحتِ الٰہی اسی میں ہوگی اور وہ صبر کرے گا تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہوگی اے فضیل اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پرِ مگس کے برابر ہوتی تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیالہ پانی کا بھی نہ پی سکتا۔ اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امرِ حق پانے کا) ہو تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو تو اللہ پروا نہیں کرتا اس بات کی کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہوا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ وَالْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالاَ: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي مَوْتِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، إِنَّنِي لَأُحِبُّ لِقَاءَهُ وَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فَأُجِيبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ وَاحِدٌ مِنْ عَبِيدِي مُؤْمِنٌ لَاسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لاَ يَسْتَوْحِشُ إِلَى أَحَدٍ.

۶۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا خدائے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیثِ قدسی) میں نے تردد نہیں کیا جس کا میں خالق ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں یعنے عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو عطا کرتا ہوں اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو میں بے پروا ہوں گا اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بنا پر اس سے اُنس رکھوں گا اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوگا۔

دوسوتیسواں باب

مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

(بَابٌ) ۲۳۰

☆(فِي سُكُونِ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْمُؤْمِنِ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْكُنُ إِلَى الْمُؤْمِنِ، كَمَا يَسْكُنُ الظَّمْآنُ إِلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن سے اسی طرح تسکین پاتا ہے جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

دوسواکتیسواں باب

اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

(بَابٌ) ۲۳۱

☆(فِيمَا يَدْفَعُ اللهُ بِالْمُؤْمِنِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ الْقَرْيَةِ الْفَنَاءَ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ صرف ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا يُصِيبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَفِيهَا سَبْعَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس قریہ میں سات مومن ہوں وہ بستی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لَهُ فِي الْعَذَابِ إِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلٰكِنْ يَخْلُصُونَ بَعْدَهُ .

۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہوا اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن وہ بعد میں اس سے خلاصی پا لیتے ہیں۔

دوسو بتیسواں باب
مومن کی دو قسمیں

(بَابٌ) ۲۳۲
(فِي أَنَّ الْمُؤْمِنَ صِنْفَانِ)

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ نَصْرٍ أَبِي الْحَكَمِ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ فَمُؤْمِنٌ صَدَقَ بِعَهْدِ اللهِ وَوَفَى بِشَرْطِهِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ» فَذٰلِكَ الَّذِي لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذٰلِكَ مِمَّنْ يَشْفَعُ وَلَا يُشْفَعُ لَهُ وَمُؤْمِنٌ كَخَامَةِ الزَّرْعِ ، تَعْوَجُّ أَحْيَاناً وَتَقُومُ أَحْيَاناً ، فَذٰلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَأَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذٰلِكَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ وَلَا يَشْفَعُ .

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی شفاعت کریں گے اور ان کو شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی اور دوسرا جو نئے درخت کی مانند ہے کبھی جھکتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے اس کی شفاعت کی جائے گی مگر وہ شفاعت نہ کر سکے گا۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ خَالِدٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ خِضْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ : مُؤْمِنٌ وَفَى لِلّٰهِ بِشُرُوطِهِ الَّتِي شَرَطَهَا عَلَيْهِ ، فَذٰلِكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً وَذٰلِكَ مَنْ يَشْفَعُ وَلَا يُشْفَعُ لَهُ وَذٰلِكَ مِمَّنْ لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَمُؤْمِنٌ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ

فَذٰلِكَ كَخَامَةِ الزَّرْعِ كَيْفَمَا كَفَتَتْهُ الرِّيحُ انْكَفَأَ وَذٰلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيُشْفَعُ لَهُ وَهُوَ عَلَى خَيْرٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی ساری شرطیں پوری کرے اور نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے یہ شفاعت کرے گا اس کی شفاعت نہ کی جائے گی اس کے لئے نہ احوال دنیا ہے نہ آخرت، دوسرا مومن وہ ہے جس کے قدم کو لغزش ہے وہ اس نئے پودے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے بھی، اس کی شفاعت کی جائے گی اور وہ نیکی پر ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَامَ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْإِخْوَانِ، فَقَالَ: الْإِخْوَانُ صِنْفَانِ: إِخْوَانُ الثِّقَةِ وَإِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ. فَأَمَّا إِخْوَانُ الثِّقَةِ فَهُمُ الْكَفُّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ، فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أَخِيكَ عَلَى حَدِّ الثِّقَةِ فَابْذُلْ لَهُ مَالَكَ وَبَدَنَكَ، وَصَافِ مَنْ صَافَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَاكْتُمْ سِرَّهُ وَعَيْبَهُ وَأَظْهِرْ مِنْهُ الْحَسَنَ؛ وَاعْلَمْ أَيُّهَا السَّائِلُ أَنَّهُمْ أَقَلُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ، وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ لَذَّتَكَ مِنْهُمْ، فَلَا تَقْطَعَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنْ ضَمِيرِهِمْ، وَابْذُلْ لَهُمْ مَا بَذَلُوا لَكَ مِنْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص امیر المومنین سے کہنے لگا مجھے اخوان (بھائیوں) کے متعلق بتلائیے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں ایک صاحب اعتماد اور دوسرے شگفتہ رو، طلیق اللسان، جو بھائی ثقہ ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو، کنبہ اور مال ہیں اور جب تم کو کوئی ثقہ بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو اور جو دشمن ہے اس کے دشمن رہو اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے عیب کو مخفی رکھو اور اچھائی ظاہر کرو۔ اے سوال کرنے والے ایسے لوگ سرخ گندھک (جس سے اکسیر بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن چرب زبان، ہنسوڑ لوگ، ان سے ملنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی ان سے بھی قطع تعلق نہ کرو اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ملتے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

دوسوتینتیسواں باب

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

٭(بَابُ) ۲۳۳

٭(مَا أَخَذَهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا يَلْحَقُهُ فِيمَا ابْتُلِيَ بِهِ)٭

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَنْ لَا تُصَدَّقَ مَقَالَتُهُ وَلَا يَنْتَصِفَ مِنْ عَدُوِّهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلَّا بِفَضِيحَتِهَا لِأَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ ،

۱۔فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے اللہ نے بندۂ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ اہلِ باطل اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں گے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن ہے وہ بیچارہ دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر رہے گا کیونکہ دنیوی معاملات کے متعلق بندۂ مومن کی زبان بند رہتی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنَّ اللّٰهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِ عَلَى بَلَايَا أَرْبَعٍ أَيْسَرُهَا عَلَيْهِ مُؤْمِنٌ يَقُولُ بِقَوْلِهِ يَحْسُدُهُ ، أَوْ مُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ ، أَوْ كَافِرٌ يَرَى جِهَادَهُ ، فَمَا بَقَاءُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ هٰذَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا۔ ایک یہ کہ مومن اس سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور بباطن اس کی عیب جوئی کرے۔ تیسرے شیطان اس کو بہکانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں بچے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَفْلَتَ الْمُؤْمِنُ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَلَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ الثَّلَاثُ عَلَيْهِ ، إِمَّا بُغْضُ مَنْ يَكُونُ مَعَهُ فِي الدَّارِ ، يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهُ يُؤْذِيهِ ، أَوْ جَارٌ يُؤْذِيهِ ، أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَى حَوَائِجِهِ

يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِناً عَلَى قُلَّةِ جَبَلٍ لَبَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ شَيْطَاناً يُؤْذِيهِ وَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لَا يَسْتَوْحِشُ مَعَهُ إِلَى أَحَدٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں ہے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا تینوں مصیبتیں اس کے لئے جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو وہ اس پر دروازہ بند کرے اور اس کو ستائے دوسرے پڑوسی ستائے تیسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر بھی جاکر بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا جو اسے ستائے گا اور اللہ مومن کے ایمان سے انس رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَرْبَعٌ لَا يَخْلُو مِنْهُنَّ الْمُؤْمِنُ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ، مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ وَهُوَ أَشَدُّهُنَّ عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ ، أَوْ عَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو ہوہی گی۔ مومن سے حسد کرے یہ سب سے بڑی مصیبت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کرے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اسے بہکائے۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَلِيَّهُ فِي الدُّنْيَا غَرَضاً لِعَدُوِّهِ .

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو دنیا میں (مرتبہ زیادہ کرنے کے لئے) اپنے دشمن کا ہدف بنایا ہے۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ : اصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ : أَصْلَحَكَ اللهُ ضَيِّقٌ مُنْتِنٌ وَأَهْلُهُ بِأَسْوَءِ حَالٍ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أَنْتَ فِي السِّجْنِ فَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت

تنگ بدبو دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔ فرمایا پس تو بھی دنیا کے قیدخانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے۔

٧ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَذَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ فَأَيُّ سِجْنٍ جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے پس قیدخانہ میں آرام کہاں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَذَلِكَ أَنَّ مَعْرُوفَهُ يَصْعَدُ إِلَى اللهِ فَلَا يَنْتَشِرُ فِي النَّاسِ وَالْكَافِرُ مَشْكُورٌ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف بلند ہوتی ہیں اور لوگوں میں نہیں پھیلتیں البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللهُ بِهِ أَرْبَعَةً: شَيْطَاناً يُغْوِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُضِلَّهُ، وَكَافِراً يَغْتَالُهُ، وَمُؤْمِناً يَحْسُدُهُ وَهُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ، وَمُنَافِقاً يَتَتَبَّعُ عَثَرَاتِهِ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں جسے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو۔ شیطان بہکا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر فریب دیتا ہے اور مومن حسد کرتا ہے اور سب سے زیادہ یہ چیز اس کے لئے سخت ہے اور منافق اس کی لغزشوں کی پیروی کرتا ہے۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ خَلَّى عَلَى جِيرَانِهِ مِنَ الشَّيَاطِينِ عَدَدَ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ، كَانُوا مُشْتَغِلِينَ بِهِ.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو ربیعہ اور مضر جیسے بڑے قبائل کی تعداد شیاطین وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تاکہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)۔

١١ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَيْسَ بِكَائِنٍ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِناً فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَابْتَعَثَ اللهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نہ ایسا تھا نہ ہے نہ ہوگا کہ مومن کا کوئی ستانے والا نہ ہو، اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہوگا تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا جو اس کو ستائے۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ فِيمَا مَضَى وَلَا فِيمَا بَقِيَ وَلَا فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو ماضی، حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہوگا جو اسے ستائے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہوگا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستانے والا ہوگا۔

دوسو چونتیسواں باب

شدت ابتلائے مومن

((بَابُ))

☆(شِدَّةِ ابْتِلَاءِ الْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں یعنی اوصیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْبَلَاءُ وَمَا يَخُصُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ ، فَقَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : النَّبِيُّونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ ، وَيُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ بَعْدُ عَلَى قَدْرِ إِيمَانِهِ وَحُسْنِ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَمَنْ سَخُفَ إِيمَانُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر اوصیاء پھر مومنین اور علی کے بعد مومنین بقدر اپنے ایمان اور حسن عمل معرض امتحان میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان ہلکا اور کمزور ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لَمَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْماً إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں ضرور مبتلا کرتا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ الْأَمَاثِلُ فَالْأَمَاثِلُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے پھر اوصیاء پر پھر

درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَاداً فِي الْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ تُحْفَةً إِلَى الْأَرْضِ إِلَّا صَرَفَهَا عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا بَلِيَّةً إِلَّا صَرَفَهَا إِلَيْهِمْ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کوئی تحفہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو اس کو مومنین سے ہٹا کر دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور جب بلا نازل ہوتی ہے تو اس کا رُخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو۔)

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ ـ وَعِنْدَهُ سَدِيرٌ ـ : إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلَاءِ غَتّاً وَ إِنَّا وَإِيَّاكُمْ يَا سَدِيرُ لَنُصْبِحُ بِهِ وَنُمْسِي .

٦۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدیر بیٹھے تھے جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے اے سدیر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلَاءٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلَاءِ غَتّاً وَثَجَّهُ بِالْبَلَاءِ ثَجّاً ، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ : لَبَّيْكَ عَبْدِي لَئِنْ عَجَّلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَى ذٰلِكَ لَقَادِرٌ وَلَئِنِ ادَّخَرْتُ لَكَ فَمَا ادَّخَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

٧۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کر کے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلاتا ہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ میرے بندے میں موجود ہوں جو تو مانگتا ہے میں جلد اس کے دینے پر قادر ہوں۔ لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو ذخیرہ کیا ہے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدٍ الزَّرَّادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ الْجَزَاءِ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْداً ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَاللهِ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ الْبَلاءَ فَلَهُ عِنْدَاللهِ السَّخَط.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلا میں مبتلا کرتا ہے پس جو اس پر راضی ہوگیا تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زَكَرِيَّابْنِ الْحُرِّ، عَنْ جَابِرِبْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا يُبْتَلَي الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ دِينِهِ أَوْقَالَ: عَلَى حَسَبِ دِينِهِ.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُثَنَّى الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ بُهْلُولِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كَفَّةِ الْمِيزَانِ، كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيمَانِهِ زِيدَ فِي بَلائِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلّہ کے ہے۔ جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ لايَمْضِي عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِلاّ عَرَضَ لَهُ أَمْرٌ يَحْزُنُهُ، يُذَكَّرُ بِهِ.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَبْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لايُبْتَلَي بِالْجُذَامِ وَلابِالْبَرَصِ وَلابِكَذَا وَلابِكَذَا؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ لَغَافِلاً عَنْ صَاحِبِ يَاسِينَ إِنَّهُ كَانَ مُكَنَّعاً ـ ثُمَّ رَدَّ أَصَابِعَهُ ـ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْنِيعِهِ أَتَاهُمْ فَأَنْذَرَهُمْ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْغَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُبْتَلَى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيَمُوتُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلاّ أَنَّهُ لايَقْتُلُ نَفْسَهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن جذام اور برص وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یٰسین میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئی تھیں پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو جذام سے گر گئی تھیں۔ وہ اہلِ انطاکیہ کے پاس آئے ان کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انھیں سمجھانے گئے تو انھوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتا ہے مگر یہ کہ ترک تقیہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرتا۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ـ ثَلَاثاً ـ إِنَّهُ لَيَبْتَلِيهِ بِالْبَلَاءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عُضْواً عُضْواً مِنْ جَسَدِهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ عَلَىٰ ذٰلِكَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَا يَبْلُغُهَا عَبْدٌ إِلَّا بِالْإِبْتِلَاءِ فِي جَسَدِهِ .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا جب تک اس کا جسم مبتلائے مصیبت نہ ہو۔

۱۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَا أَلْقَىٰ مِنَ الْأَوْجَاعِ ـ وَكَانَ مِسْقَاماً ـ فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَاللهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّىٰ أَنَّهُ قُرِضَ بِالْمَقَارِيضِ .

۱۵۔ ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں۔ فرمایا اے عبداللہ! اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا کیا اجر ہیں تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے کہ قینچیوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

۱۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُنْذُ كَانُوا فِي شِدَّةٍ ، أَمَا إِنَّ ذَلِكَ إِلَى مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَ عَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ .

۱۶ ۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں یہ سختی کم مدت رہتی ہے لیکن عافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

۱۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَعَاهَدُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ الرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدِيَّةِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَيَحْمِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۱۷ ۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے بحالت غیبت ہدیہ بھیجنے کا معاہدہ کرتا ہے اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیز کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۸ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُهْلُولٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَمْ يُؤْمِنِ اللهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ هَزَاهِزِ الدُّنْيَا وَ لَكِنَّهُ آمَنَهُ مِنَ الْعَمَى فِيهَا وَالشَّقَاءِ فِي الْآخِرَةِ .

۱۸ ۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کو دنیوی تکلیف سے امان دیتا نہیں بلکہ اس کو بچاتا ہے دنیا میں کور باطنی اور آخرت کی بدبختی سے۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يُصِيبَهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ .

۱۹ ۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ میں کسی کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

۲۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : دُعِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَىٰ طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَىٰ دُجَاجَةٍ فَوْقَ حَائِطٍ قَدْ بَاضَتْ فَتَقَعُ الْبَيْضَةُ عَلَىٰ وَتَدٍ فِي حَائِطٍ فَثَبَتَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَنْكَسِرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَعَجِبْتَ مِنْ هٰذِهِ الْبَيْضَةِ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رُزِئْتُ شَيْئاً قَطُّ ، [قَالَ :] فَنَهَضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئاً وَقَالَ : مَنْ لَمْ يُرْزَأْ فَمَا لِلهِ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا کی ایک شخص نے دعوت کی۔ جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر انڈا دیا ہے وہ انڈا دیوار کی ایک میخ پر ٹھہر گیا نہ تو وہاں سے گرا نہ ٹوٹا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس انڈے پر تعجب ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا جس پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَا حَاجَةَ لِلهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَبَدَنِهِ نَصِيبٌ .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ النَّوَّاءِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيُمِيتُهُ بِكُلِّ مِيتَةٍ وَلَا يَبْتَلِيهِ بِذَهَابِ عَقْلِهِ ، أَمَا تَرَىٰ أَيُّوبَ كَيْفَ سُلِّطَ إِبْلِيسُ عَلَىٰ مَالِهِ وَعَلَىٰ وَلَدِهِ وَعَلَىٰ أَهْلِهِ وَعَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَىٰ عَقْلِهِ ، تُرِكَ لَهُ لِيُوَحِّدَ اللهَ بِهِ .

۲۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مبتلا کرتا ہے ہر مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے ہر طرح کی مصیبت میں لیکن سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا کیا تم نہیں جانتے کہ ایوب کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو مسلط کیا لیکن عقل پر مسلط نہ کیا اور یہ اس لئے کہ توحید الٰہی پر قائم رہیں اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

۲۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللهِ فَمَا يَنَالُهَا إِلَّا بِإِحْدَىٰ

خصلتين إما بذهاب ماله، أو ببلية في جسده.

۲۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عنداللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا مگر دو خصلتوں میں سے ایک سے یا تو مالی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

٢٤ - عنه، عن ابن فضال، عن مثنى الحناط، عن أبي أسامة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال الله عزّ وجلّ: لولا أن يجد عبدي المؤمن في قلبه لعصبت رأس الكافر بعصابة حديد، لا يصدع رأسه أبداً.

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا اگر میرے بندۂ مومن کا دل اس سے اندوہگیں نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عصابہ باندھتا جس سے اس کے سر میں کبھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر چونکہ بندۂ مومن اس کے اس حال کو دیکھ کر مغموم ہوتا لہذا میں ایسا نہیں کرتا)۔

٢٥ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حسين بن عثمان، عن عبدالله بن مسكان، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: مثل المؤمن كمثل خامة الزرع تكفؤها الرياح كذا وكذا وكذلك المؤمن تكفؤه الأوجاع والأمراض، ومثل المنافق كمثل الإرزبة المستقيمة التي لا يصيبها شيء حتى يأتيه الموت فيقصفه قصفاً.

۲۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن کی مثال نئے پودے کی ہے جسے ہوائیں کبھی ادھر اور کبھی ادھر جھکاتی ہیں اور اسی طرح مومن کو مضطرب بناتے ہیں درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی سی ہے کہ کوئی شے اسے حرکت نہیں دیتی۔ یہ ہدایت اس کو منافقت سے باز نہیں رکھتی تا اینکہ موت اس کو پوری طرح توڑ کر رکھ دے

٢٦ - علي بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله يوماً لأصحابه: ملعون كل مال لا يزكى، ملعون كل جسد لا يزكى ولو في كل أربعين يوماً مرة، فقيل: يا رسول الله أما زكاة المال فقد عرفناها فما زكاة الأجساد؟ فقال لهم: أن تصاب بآفة، قال: فتغيرت وجوه الذين سمعوا ذلك منه، فلما رآهم قد تغيرت ألوانهم قال لهم: أتدرون ما عنيت بقولي؟ قالوا: لا يا رسول الله، قال: بلى الرجل يخدش الخدشة وينكب النكبة ويعثر العثرة ويمرض المرضة ويشاك الشوكة وما أشبه هذا حتى ذكر في حديثه اختلاج العين.

۲۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا۔ ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ اگرچہ ہر چالیس دن بعد ایک ہی بار ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن زکوٰۃ جسم کیا چیز ہے فرمایا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے۔ جب آنحضرتؐ نے ان کے رنگ اڑے ہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھے کہ اس کے کہنے سے میری کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا نہیں۔ فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح جھنجوڑ دے یا ایسی بلا جو اسے اوندھا کر دے یا کوئی لغزش پریشان کر دے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حوادث روزگار کا کوئی جھٹکا پہنچے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھڑکنے تک کا ذکر کیا۔

توضیح:۔ مقصد یہ ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی ہے اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان لیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

٢٧ ـ أبُوعَلِيّ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أبا عَبْدِاللهِ عليه السلام أيُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ بِالْجُذامِ وَالْبَرَصِ وَ أشْباهِ هٰذا ؟ قَالَ : فَقالَ : وَهَلْ كُتِبَ الْبَلاءُ إلاّ عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۷۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا مومن جذام و برص میں مبتلا ہوتا ہے فرمایا ابتلا تو ہے ہی مومن کے لئے۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ رَواهُ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكْرُمُ عَلَى اللهِ حَتّى لَوْسَألَهُ الْجَنَّةَ بِما فِيها أعْطاهُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ أنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَإنَّ الْكافِرَ لَيَهُونُ عَلَى اللهِ حَتّى لَوْسَألَهُ الدُّنْيا بِما فِيها أعْطاهُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ أنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَإنَّ اللهَ لَيَتَعاهَدُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلاءِ كَما يَتَعاهَدُ الْغائِبُ أهْلَهُ بِالطُّرَفِ وَإنَّهُ لَيَحْمِيهِ الدُّنْيا كَما يَحْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۲۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عزت ہے عنداللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت و مافیہا کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ مومن سے ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ جیسے باہر جانے والا اپنے اہل سے مال کے متعلق وعدہ لیتا ہے اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے طبیب مریض کو بد پرہیزی سے۔

۲۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً النَّبِيُّونَ، ثُمَّ الْوَصِيُّونَ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، وَإِنَّمَا يُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِ الْحَسَنَةِ، فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الدُّنْيَا ثَوَاباً لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عُقُوبَةً لِكَافِرٍ، وَمَنْ سَخُفَ دِينُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنَّ الْبَلَاءَ أَسْرَعُ إِلَى الْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ مِنَ الْمَطَرِ إِلَى قَرَارِ الْأَرْضِ.

۲۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کتاب امیرالمومنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل ہوتی ہیں پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر، ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسنہ کے ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھا ہے تو اس کی ابتلا سخت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے ثواب نہیں رکھا اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے اور ابتلا تو مومن ہی کی طرف اس طرح لپکتی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے۔ (چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے لہٰذا مومن اس سے خوش ہوتا ہے)۔

۳۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ هٰذَا الَّذِي ظَهَرَ بِوَجْهِي يَزْعَمُ النَّاسُ أَنَّ اللهَ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ، قَالَ: فَقَالَ لِي: لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مُكَنَّعَ الْأَصَابِعِ فَكَانَ يَقُولُ هٰكَذَا ـ وَيَمُدُّ يَدَيْهِ ـ وَيَقُولُ: «يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ» ثُمَّ قَالَ لِي: إِذَا كَانَ الثُّلُثُ الْأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي بِهٰذَا الْوَجَعِ ـ وَتُسَمِّيهِ ـ فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَأَحْزَنَنِي» وَأَلِحَّ فِي الدُّعَاءِ. قَالَ: فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللهُ بِهِ عَنِّي كُلَّهُ.

۳۰۔ یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عبد مومن کو جس سے دینی غرض وابستہ ہو، ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون حبیب نجار کی انگلیاں جذام میں گر گئی تھیں وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا۔ لوگو! عیسیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں

کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا جب دو تہائی رات گزر جائے تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرو اور اس نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ جو پڑھا کرتے ہو جب پہلی دو رکعتوں کے سجدۂ آخر میں جاؤ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی و علیم اور رحمٰن و رحیم ذات، اے دعاؤں کے سننے والے اور اے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر، اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو ہی اس کا اہل ہے اور میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان و رنجیدہ کر دیا ہے اور وقت دعا الحاح و زاری کر۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے یہ عمل کیا۔ جب کوفہ پہنچا تو میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔

دوسو پینتیسواں باب

فقراء المسلمین

(بَابُ) ۲۳۵

٥(فَضْلِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ)٥

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفاً ثُمَّ قَالَ : سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَ ذٰلِكَ إِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ سَفِينَتَيْنِ مُرَّ بِهِمَا عَلَى عَاشِرٍ فَنَظَرَ فِي إِحْدَاهُمَا فَلَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئاً ، فَقَالَ : أَسْرِبُوهَا ، وَنَظَرَ فِي [الْأُ]خْرَىٰ فَإِذَا هِيَ مَوْقُورَةٌ فَقَالَ : احْبِسُوهَا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں فقرائے مسلمین امراء سے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ دینی اغنیاء کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا لہٰذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الْمَصَائِبُ مِنَحٌ مِنَ اللهِ وَالْفَقْرُ مَخْزُونٌ عِنْدَ اللهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مصائب عطیۂ خدا ہیں اور فقیری عند اللہ خزانہ کی ہوئی ہے جس کا ایک دن

اجر عظیم ملے گا۔

٣ ـ وعنه رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا علي إن الله جعل الفقر أمانة عند خلقه، فمن ستره أعطاه الله مثل أجر الصائم القائم ومن أفشاه إلى من يقدر على قضاء حاجته فلم يفعل فقد قتله؛ أما إنه ما قتله بسيف ولا رمح ولكنه قتله بما نكى من قلبه.

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے اے علی! خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا رہا اللہ اس کو قائم اللیل و صائم کا اجر عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر جو حاجت بر لانے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کر دی اور اس نے پوری نہ کی تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

٤ عنه، عن محمد بن علي، عن داود الحذاء، عن محمد بن صغير، عن جده شعيب، عن مفضل قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: كلما ازداد العبد إيماناً ازداد ضيقاً في معيشته.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی بندہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔

٥ ـ وبإسناده قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: لولا إلحاح المؤمنين على الله في طلب الرزق لنقلهم من الحال التي هم فيها إلى حال أضيق منها.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاح و زاری نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگدستی کی طرف لے جائے (تاکہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو)

٦ ـ عنه، عن بعض أصحابه، رفعه، قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: ما أعطي عبد من الدنيا إلا اعتباراً وما زوي عنه إلا اختباراً.

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندے کو مال دنیا سے مگر اسے عیب ناک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

٧ ـ عنه، عن نوح بن شعيب وأبي إسحاق الخفاف، عن رجل، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ليس لمصاص شيعتنا في دولة الباطل إلا القوت، شرقوا إن شئتم أو غربوا لن ترزقوا إلا القوت.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف قوت لایموت ہے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی قوت لایموت ہوگا۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ بَعْضِ مَشَائِخِهِ ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: يَا عَلِيُّ الْحَاجَةُ أَمَانَةُ اللهِ عِنْدَ خَلْقِهِ فَمَنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَعْطَاهُ اللهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى وَمَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَقْدِرُ أَنْ يُفَرِّجَ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ بِسَيْفٍ وَلَا سِنَانٍ وَلَا سَهْمٍ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! حاجت خدا کی امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جس نے اسے چھپایا، خدا اسے نماز گزاروں کا ثواب عطا کرے گا اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کر دیا جس سے بر آنے کی امید ہو اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو تو اس نے گویا اس کو قتل کیا تلوار و سنان و تیر سے نہیں بلکہ اس حربہ سے جس نے اس کا دل ٹکڑے کر دیا۔

۹ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلْتَفِتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ، شَبِيهاً بِالْمُعْتَذِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمُ الْيَوْمَ فَمَنْ زَوَّدَ أَحَداً مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَعْرُوفاً فَخُذُوا بِيَدِهِ فَأَدْخِلُوهُ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ : يَا رَبِّ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَنَكَحُوا النِّسَاءَ وَلَبِسُوا الثِّيَابَ اللَّيِّنَةَ وَأَكَلُوا الطَّعَامَ وَسَكَنُوا الدُّورَ وَرَكِبُوا الْمَشْهُورَ مِنَ الدَّوَابِّ فَأَعْطِنِي مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُمْ ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَكَ وَلِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أَعْطَيْتُ أَهْلَ الدُّنْيَا مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا إِلَى أَنِ انْقَضَتِ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفاً .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدائے تعالیٰ فقراء مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا قسم ہے اپنی عزت و جلال کی میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے اب تم دیکھو گے کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس نے تمہیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کرو ایک شخص ان میں سے کہے گا پالنے والے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف، لہذا انھوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور نرم لباس پہنا، اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے پس جو تو نے انھیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دیتا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ ، جَمِيعاً يَرْفَعَانِهِ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَاكَانَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلَّا فَقِيراً وَلَا كَافِرٌ إِلَّا غَنِيّاً حَتَّىٰ جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام فَقَالَ : «رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا» فَصَيَّرَ اللّٰهُ فِي هٰؤُلَاءِ أَمْوَالاً وَحَاجَةً وَفِي هٰؤُلَاءِ أَمْوَالاً وَحَاجَةً .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اولادِ آدم میں مومن فقیر ہے اور کافر غنی۔ یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آگیا۔ انھوں نے کہا پروردگارا ہم کو کافروں کے مقابل آزمائش میں نہ ڈال، پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجت مند اور ان کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

۱۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله نَقِيُّ الثَّوْبِ ، فَجَلَسَ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَجَاءَ رَجُلٌ مُعْسِرٌ دَرِنُ الثَّوْبِ فَجَلَسَ إِلَىٰ جَنْبِ الْمُوسِرِ ، فَقَبَضَ الْمُوسِرُ ثِيَابَهُ مِنْ تَحْتِ فَخِذَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : أَخِفْتَ أَنْ يَمَسَّكَ مِنْ فَقْرِهِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَخِفْتَ أَنْ يُصِيبَهُ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَخِفْتَ أَنْ يُوَسِّخَ ثِيَابَكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَمَا حَمَلَكَ عَلَىٰ مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرِيناً يُزَيِّنُ لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَ يُقَبِّحُ لِي كُلَّ حَسَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لَهُ نِصْفَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : لِلْمُعْسِرِ أَتَقْبَلُ ؟ قَالَ : لَا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَنِي مَا دَخَلَكَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مالدار تزک و احتشام کا لباس پہنے ہوئے رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب میلے کچیلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابر بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامن سمیٹ لیے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہوا کہ اس کی فقیری تجھے آ لپٹے گی۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہوا کہ تیری امیری اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں فرمایا پھر کیا اندیشہ ہوا کہ تیرے کپڑے میلے ہو جائیں گے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو برا ظاہر کرتا ہے اور بری کو اچھا۔ اب میں نے اپنی نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے قبول ہے اس نے کہا نہیں۔ اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مغرور نہ بنا دے جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَىٰ عليه السلام : يَا مُوسَىٰ إِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلاً فَقُلْ : مَرْحَباً بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْغِنَىٰ مُقْبِلاً فَقُلْ : ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ

۱۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے وقت مناجات کہا اے موسیٰ فقیری تمہاری طرف آئے تو کہو مرحبا بہ طریقہ صالحین کا اور جب مالداری آئے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد عذاب لانے والا ہے۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : طُوبَى لِلْمَسَاكِينِ بِالصَّبْرِ وَهُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بشارت ہو ان مساکین کے لئے جو صبر سے کام لیتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جو ملکوت سموات و ارض کو دیکھتے ہیں۔

۱٤ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْشَرَ الْمَسَاكِينِ طِيبُوا نَفْساً وَأَعْطُوا اللهَ الرِّضَا مِنْ قُلُوبِكُمْ يُثِبْكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى فَقْرِكُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَلَا ثَوَابَ لَكُمْ .

۱۴۔ رسول اللہ نے فرمایا اے گروہ مساکین اپنے نفسوں کو پاک بناؤ اور دل سے مرضی الٰہی کے خواستگار بنو اللہ تمہارے فقر پر اس کا ثواب عطا فرمائے گا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو ثواب نہ ملے گا۔

۱٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مُنَادِياً يُنَادِي بَيْنَ يَدَيْهِ : أَيْنَ الْفُقَرَاءُ ؟ فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٌ ، فَيَقُولُ : عِبَادِي ؟ فَيَقُولُونَ : لَبَّيْكَ رَبَّنَا ، فَيَقُولُ : إِنِّي لَمْ أُفْقِرْكُمْ لِهَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَكِنِّي إِنَّمَا اخْتَرْتُكُمْ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ تَصَفَّحُوا وُجُوهَ النَّاسِ فَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفاً لَمْ يَصْنَعْهُ إِلَّا فِيَّ فَكَافُوهُ عَنِّي بِالْجَنَّةِ .

۱۵ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک منادی کو حکم دے گا آواز دے کہ کہاں ہیں فقراء پس کر بہت سے لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی خدا کہے گا اے میرے بندو وہ جواب دیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فقیر نہیں بنایا تھا اور نہیں ذلیل سمجھتا تھا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب آج کے دن کے لئے کیا تھا۔ اب جاؤ لوگوں کے چہروں کو پہچانو جس نے تم سے نیکی کی اور میرے لئے کی۔ اب اس کا بدلہ دو اس طرح کہ انھیں جنت میں لے جاؤ

۱٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَوْلَا إِلْحَاحُ هَذِهِ الشِّيعَةِ عَلَى اللهِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لَنَقَلَهُمْ مِنَ الْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى مَا هُوَ أَضْيَقُ مِنْهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعہ خدا سے رزق طلب کرنے کے بارے میں الحاح وزاری نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

١٧ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ، عن محمّد بن الحسين بن كثير الخزّاز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال لي : أما تدخل السّوق ؟ أما ترى الفاكهة تباع ؛ والشّيء ممّا تشتهيه ؟ فقلت : بلى ، فقال : أما إنّ لك بكلّ ما تراه فلا تقدر على شرائه حسنة .

۱۷۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جاتے کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تمہاری خواہش کے مطابق چیزیں بک رہی ہیں میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی ایک نیکی ہوگی۔

١٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن سنان ، عن عليّ بن عثمان ، عن مفضّل بن عمر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله جلّ ثناؤه ليعتذر إلى عبده المؤمن المحوج في الدّنيا كما يعتذر الأخ إلى أخيه ؛ فيقول : وعزّتي وجلالي ما أحوجتك في الدّنيا من هوان كان بك عليّ ، فارفع هذا السّجف فانظر إلى ما عوّضتك من الدّنيا ، قال : فيرفع فيقول ما ضرّني ما منعتني مع ما عوّضتني .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کرتا ہے جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔ فرماتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا پس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پردہ اٹھا کر کہے گا جو مجھے وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

١٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان يوم القيامة قام عنق من النّاس حتّى يأتوا باب الجنّة فيضربوا باب الجنّة ، فيقال لهم : من أنتم ؟ فيقولون نحن الفقراء ؛ فيقال لهم : أقبل الحساب ؟ فيقولون : ما أعطيتمونا شيئاً تحاسبونا عليه ، فيقول الله عزّ وجلّ : صدقوا ادخلوا الجنّة .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی وہ دروازہ

جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم فقراء ہیں، ان سے کہا جائے گا حساب کے لئے چلو۔ وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا کہے گا یہ سچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُبَارَكٍ غُلَامِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أُغْنِ الْغَنِيَّ لِكَرَامَةٍ بِهِ عَلَيَّ وَلَمْ أُفْقِرِ الْفَقِيرَ لِهَوَانٍ بِهِ عَلَيَّ وَهُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفُقَرَاءِ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ.

۲۰۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے میں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی احسان مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے فقراء کی وجہ سے اغنیاء کی آزمائش کی اگر فقراء نہ ہوتے تو اغنیاء جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ وَالْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَيَاسِيرُ شِيعَتِنَا[۲] أُمَنَاؤُنَا عَلَى مَحَاوِيجِهِمْ، فَاحْفَظُونَا فِيهِمْ يَحْفَظْكُمُ اللهُ.

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے مالدار شیعہ ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحب احتیاج لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی اے مالدارو تم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعِذَارِ عَلَى خَدِّ الْفَرَسِ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے فقیری مومن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جتنی لجام سے گھوڑے کے جبڑے کی ہوتی ہے یعنے جس طرح لجام گھوڑے کو ادھر ادھر غلط حرکت سے روکتا ہے اسی طرح فقیری فقیر کو بری خواہشات سے روکتی ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَوْلَا أَنْ

يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً» قَالَ: عَنَى بِذٰلِكَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يَكُونُوا عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ كُفَّاراً كُلُّهُمْ «لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِنْ فِضَّةٍ» وَلَوْ فَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ لَحَزِنَ الْمُؤْمِنُونَ وَغَمَّهُمْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُنَاكِحُوهُمْ وَلَمْ يُوَارِثُوهُمْ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے ہو جائیں گے (زخرف) فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسولؐ کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے امام برحق کا انکار کرنے سے سب کافر ہوگئے۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو (اتمام حجت کے لئے) چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر دولت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لڑکی دیتے نہ لیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

دو سو چھتیسواں باب

تتمہ

(بَابٌ) ۲۳۶

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ الْأَرْقَطُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَوْ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ فَقَالَ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِي وَقَدْ أَصَابَتْنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَقَدْ تَقَرَّبْتُ بِذٰلِكَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِي وَقَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذٰلِكَ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْداً، قَالَ: فَمَا آتَاكَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِمَّا أَخَذَ مِنْكَ قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ ادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ يُغْنِيَنِي عَنْ خَلْقِهِ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رِزْقَ مَنْ شَاءَ عَلَى يَدَيْ مَنْ شَاءَ وَلٰكِنْ سَلِ اللّٰهَ أَنْ يُغْنِيَكَ عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَضْطَرُّكَ إِلَى لِئَامِ خَلْقِهِ.

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ آپ کی حفاظت کرے میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی محبت کو ہر طرف سے قطع کر کے آپ کی طرف توجہ کی ہے مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے پیش کر کے مدد چاہی مگر وہ لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے لیا گیا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمائیے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم کیا ہے اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دلایا ہے بلکہ یہ دعا کر کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے پالا نہ ڈالے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اَلْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْفَقْرُ مِنَ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ مِنَ الدِّينِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فقیری سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے آپ کی مراد دینار و درہم کا نہ ہونا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ محتاجی ہے دین حق سے۔

دوسوسینتیسواں باب

قلب انسانی کے دو کان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

((باب)) ۲۳۷

☆(أَنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ يَنْفُثُ فِيهِمَا الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَلَهُ أُذُنَانِ، عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْشِدٌ وَعَلَى الْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُفْتِنٌ، هٰذَا يَأْمُرُهُ وَهٰذَا يَزْجُرُهُ، اَلشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَالْمَلَكُ يَزْجُرُهُ عَنْهَا، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ».

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دو کان ہوتے ہیں ایک میں ہدایت کرنے والا فرشتہ بات کہتا ہے اور دوسرے میں فتنہ پرداز شیطان یہ حکم دیتا ہے اور وہ منع کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو روکتا ہے اور فرمایا ہے سورۂ قٓ میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ: لَا تَفْعَلْ؛ وَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ: افْعَلْ، وَإِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نَزَعَ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ.

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دو کان ہوتے ہیں جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روح ایمان

کہتی ہے مت کر اور شیطان کہتا ہے اور جب معاملہ زنا ہوتا ہے تو روح ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلِقَلْبِهِ أُذُنَانِ فِي جَوْفِهِ : أُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ ، وَأُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا الْمَلَكُ ، فَيُؤَيِّدُ اللهُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَلَكِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»

٣ـ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں ایک میں شیطان اپنے وسوسے کی پھونک مارتا ہے اور دوسرے میں فرشتہ، خدا تعالیٰ مومن کی مدد فرشتہ سے کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور مدد کی ان کی اپنی روح سے۔

دوسو اڑتیسواں باب

وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے

(باب) ۲۳۸

۞(الرُّوحِ الَّذِي أُيِّدَ بِهِ الْمُؤْمِنُ)۞

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ لِي : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَيَّدَ الْمُؤْمِنَ بِرُوحٍ مِنْهُ تَحْضُرُهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَيَتَّقِي ، وَتَغِيبُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَيَعْتَدِي ، فَهِيَ مَعَهُ تَهْتَزُّ سُرُوراً عِنْدَ إِحْسَانِهِ وَتَسِيخُ فِي الثَّرَى عِنْدَ إِسَاءَتِهِ ، فَتَعَاهَدُوا عِبَادَ اللهِ نِعَمَهُ بِإِصْلَاحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزْدَادُوا يَقِيناً وَتَرْبَحُوا نَفِيساً ثَمِيناً ، رَحِمَ اللهُ امْرَءاً هَمَّ بِخَيْرٍ فَعَمِلَهُ أَوْ هَمَّ بِشَرٍّ فَارْتَدَعَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ نُؤَيِّدُ الرُّوحَ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالْعَمَلِ لَهُ .

١ـ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اپنی ایک روح

سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اگر گناہ کرتا ہے یا حد سے تجاوز کرتا ہے تو غائب ہو جاتی ہے احسان کرتے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہہ میں چلی جاتی ہے پس اے اللہ کے بندو اپنے نفسوں کی اصلاح کے لئے آمادہ رہو تاکہ تمہارا یقین زیادہ ہو اور تم نفع حاصل کرو اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس سے باز رہے پھر فرمایا ہم اہلبیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کر کے اور اس پر عمل کر کے۔

دوسو اُنتالیسواں باب

ذنوب

(بَابُ الذُّنُوبِ) ۲۳۹

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خَطِيئَةٍ، إِنَّ الْقَلْبَ لَيُوَاقِعُ الْخَطِيئَةَ فَمَا تَزَالُ بِهِ حَتَّى تَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيُصَيِّرَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ.

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلب انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آجاتا ہے اور اسے پلٹ کر رکھ دیتا ہے (پھر وہ گناہ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ» فَقَالَ: مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصَيِّرُهُمْ إِلَى النَّارِ.

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۃ بقرہ) (انھوں نے حق کو چھوڑ کر) کتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کے لئے، لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا کس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔

۳ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَمَا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِرْقٍ يُضْرَبُ وَلَا نَكْبَةٍ وَلَا صُدَاعٍ وَلَا مَرَضٍ إِلَّا بِذَنْبٍ؛ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَمَا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ مِمَّا يُؤَاخِذُ بِهِ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی رگ بدن پھڑکتی ہے یا سختی پیش آتی ہے یا درد سر ہوتا ہے یا بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے خدا فرماتا ہے جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے آتی ہے اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کر دیتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ نَكْبَةٍ تُصِيبُ الْعَبْدَ إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

٥۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ، وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ، وَلَا يَأْمَنِ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ السَّيِّئَاتِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہنسی میں اگلے دانت ظاہر نہ کرنے چاہئیں اس شخص کو جو بُرے اعمال کرتا ہے اور بُرے اعمال کے مواخذہ سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

٦۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَمَا سَطَوَاتُ اللَّهِ؟ قَالَ: الْأَخْذُ عَلَى الْمَعَاصِي.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سخت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سخت گیری سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

٧۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رکو اس نے مجھ ناراض کیا اور محرومی کا مستحق ہوا۔

١٥ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلَّ مَطَراً مِنْ سَنَةٍ ، وَلَكِنَّ اللهَ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدَّرَ لَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَإِلَى الْفَيَافِي وَالْبِحَارِ وَالْجِبَالِ وَإِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِي جُحْرِهَا بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلَّتِهَا بِخَطَايَا مَنْ بِحَضْرَتِهَا وَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسْلَكٍ سِوَى مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي .

قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی سال بلحاظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو ہٹا لیتا ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف کھینچ دیتا ہے بشرطیکہ وہ اہلِ معاصی نہ ہوں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جعل کیڑے کو عذاب دیتا ہے بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراخ ہوتا ہے اس قصور پر کہ وہ اپنا سوراخ وہاں سے کیوں نہیں ہٹاتا جہاں اہلِ معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشادہ کر دی ہے جو اہلِ معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے بابصیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہلِ معاصی کے قریب کیڑوں تک کا رہنا پسند نہیں کرتا تو نیک انسانوں کا کہاں تک پسند کرے گا ان کو چاہیئے کہ فوراً ان کی ہمسائیگی سے علیحدہ ہو جائیں تاکہ خشک سالی کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

١٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُحْرَمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَ إِنَّ الْعَمَلَ السَّيِّئَ أَسْرَعُ فِي صَاحِبِهِ مِنَ السِّكِّينِ فِي اللَّحْمِ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیقِ الٰہی سلب ہونے کی بناء پر نمازِ شب سے محروم ہو جاتا ہے اور عملِ بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

١٧ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا

فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَداً.

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ عمل میں نہ لائے بسا اوقات بندہ کسی عملِ بد کو خفیف سمجھ کر بجا لاتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت وجلال کی قسم کھا کر کہتا اس کے بعد تجھے ہرگز نہ بخشوں گا۔

۱۸ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعْصَى فِي دَارٍ إِلَّا أَضْحَاهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهِّرَهَا.

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تاکہ وہ پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے یعنی اسے ویران کر دے اور اس کو گزندہ جانوروں سے بھر دے۔

۱۹ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْبَسُ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ مِائَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى أَزْوَاجِهِ فِي الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمْنَ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ منجملہ دیگر گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت دخولِ جنت سے سو برس تک روک لیا جائے گا وہ اپنی ازواج کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی بحسرت تکتا رہے گا۔

۲۰ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: [قَالَ:] مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، فَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً خَرَجَ فِي النُّكْتَةِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِنْ تَابَ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَادُ وَإِنْ تَمَادَى فِي الذُّنُوبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادُ حَتَّى يُغَطِّيَ الْبَيَاضَ فَإِذَا غَطَّى الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَداً وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ»

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی برطرف ہو جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے۔ تو یہ سیاہی

بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس نقطۂ سفید کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو وہ شخص نیکی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتا جیسا کہ خدا فرماتا ہے بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں۔

۲۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا تَأْمَنِ الْبَيَاتَ وَقَدْ عَمِلْتَ السَّيِّئَاتِ .

۲۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ہنسنے میں اپنے دانت ظاہر نہ کرو جبکہ تم بُرے عمل کر چکے ہو اور آرام سے مت رہو اگر تم گناہ کر چکے ہو۔

۲۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ قَضَى قَضَاءً حَتْماً أَلَّا يُنْعِمَ عَلَى الْعَبْدِ بِنِعْمَةٍ فَيَسْلُبَهَا إِيَّاهُ حَتَّى يُحْدِثَ الْعَبْدُ ذَنْباً يَسْتَحِقُّ بِذَلِكَ النَّقِمَةَ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا اپنے عبد کو جو نعمت دیتا ہے وہ سلب کرنے کے لئے نہیں، ہاں جب بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کے عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے۔

۲۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ...» الْآيَةَ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ كَانَتْ لَهُمْ قُرًى مُتَّصِلَةٌ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَنْهَارٌ جَارِيَةٌ وَأَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ فَكَفَرُوا نِعَمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَيَّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ مِنْ عَافِيَةِ اللَّهِ فَغَيَّرَ اللَّهُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعْمَةٍ «وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ» فَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ فَغَرَّقَ قُرَاهُمْ وَخَرَّبَ دِيَارَهُمْ وَأَذْهَبَ أَمْوَالَهُمْ ، وَأَبْدَلَهُمْ مَكَانَ جَنَّاتِهِمْ «جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ» ثُمَّ قَالَ : «ذَلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ» .

۲۳۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا (سورۂ سبا) سبا والوں نے

کہا ہمارے رب ہمارے قریوں کے درمیان دوری ڈال دے اور انھوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا۔ خدا نے فرمایا۔ یہ قوم ہے جن کے گاؤں ملے جلے تھے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور ان کی بستیوں میں نہریں جاری تھیں اور مال و متاع خوب پائے جاتے تھے انھوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا۔ اور خدا نے ان کی نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیا اور خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ خدا نے ان پر عذاب کے لیے سیل عرم کو بھیجا جس نے ان کے گاؤں متفرق کر دیئے۔ اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو کم کر دیا ہے اور ان کے باغوں کو جھاؤ اور جھاؤ کے درختوں سے بدل دیا ہے اور کچھ بیری کے درخت بھی اگا دیئے جب مالک باغ صبح کو آیا اور اپنے باغ کا یہ حال دیکھا تو کہنے لگا یہ ہمارے کفر کی سزا ہے اور یہ سزا تو کفران نعمت ہی کی ہو سکتی ہے۔

۲٤ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن سماعة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ما أنعم الله على عبد نعمة فسلبها إياه حتى يذنب ذنباً يستحق بذلك السلب.

۲۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ خدا جب کسی کو نعمت دیتا ہے تو اس وقت تک سلب نہیں کرتا جب تک اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو اس سلب کا مستحق ہو۔

۲۵ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد؛ وعلي بن إبراهيم، عن أبيه، جميعاً عن ابن محبوب عن الهيثم بن واقد الجزري قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن الله عز وجل بعث نبياً من أنبيائه إلى قومه وأوحى إليه أن قل لقومك: إنه ليس من أهل قرية ولا أناس كانوا على طاعتي فأصابهم فيها سراء فتحولوا عما أحب إلى ما أكره إلا تحولت لهم عما يحبون إلى ما يكرهون، وليس من أهل قرية ولا أهل بيت كانوا على معصيتي فأصابهم فيها ضراء فتحولوا عما أكره إلى ما أحب إلا تحولت لهم عما يكرهون إلى ما يحبون، وقل لهم: إن رحمتي سبقت غضبي فلا تقنطوا من رحمتي فإنه لا يتعاظم عندي ذنب أغفره وقل لهم: لا يتعرضوا معاندين لسخطي ولا يستخفوا بأوليائي فإن لي سطوات عند غضبي، لا يقوم لها شيء من خلقي.

۲۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو بھیجا اس کی قوم کی طرف اور وحی کی کہ اپنی قوم سے کہہ دو کوئی بستی اور کوئی مجمع آدمیوں کا ایسا نہیں کہ جن کو میری اطاعت کی بنا پر خوشی نصیب ہوئی ہو اور اس کے بعد وہ اس چیز سے جو مجھے محبوب ہے پلٹ کر اس چیز کی طرف آ گئے ہوں جو مجھے پسند نہیں تو پھر میں نے بھی

ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے اور کوئی بستی اور خاندان ایسا نہیں ہے جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آگئے جو مجھے محبوب ہے تو میں نے بھی ان کی بری حالت اچھی حالت سے بدل دی اور اس نبی سے کہا۔ تم ان سے کہہ دو کہ میرا رحم میرے غصہ پر سبقت کرتا ہے۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہو کسی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصے کے سزاوار بن کر مجھے اپنا دشمن نہ بناؤ اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو میرا غصہ ایسا ہے کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتی۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ الْهاشِمِيُّ ، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ ، عَنْ سُلَيْمانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ الرِّضا عليه السلام قالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلى نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِياءِ : إِذا أُطِعْتُ رَضِيتُ وَإِذا رَضِيتُ بارَكْتُ وَلَيْسَ لِبَرَكَتِي نِهايَةٌ وَإِذا عُصِيتُ غَضِبْتُ وَإِذا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ السّابِعَ مِنَ الْوَرى .

٢٦۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے نبیوں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی انتہا نہیں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں اپنے بندہ پر لعنت کرتا ہوں اور میرا لعن کرنا اس کو جہنم کے ساتویں طبقہ میں پہنچاتا ہے۔

٢٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام [أَنَّهُ] قالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْثُرُ بِهِ الْخَوْفُ مِنَ السُّلْطانِ وَما ذلِكَ إِلّا بِالذُّنُوبِ فَتَوَقَّوْها مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلا تَمادَوْا فِيها .

٢٧۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ ہوتا ہے بسبب گناہ کے پس جہاں تک ممکن ہو اپنے کو گناہوں سے بچاؤ اور اگر صادر ہو تو اس کو بار بار نہ کرو۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ يُونُسَ ، رَفَعَهُ قالَ : قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لا وَجَعَ أَوْجَعُ لِلْقُلُوبِ مِنَ الذُّنُوبِ ، وَلا خَوْفَ أَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ ، وَكَفى بِما سَلَفَ تَفَكُّراً ، وَكَفى بِالْمَوْتِ واعِظاً

٢٨۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کے لئے کوئی درد گناہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں جو گناہ ہو چکا اس کے متعلق ہی فکر کافی ہے اور موت سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

٢٩ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنِ الْعَبّاسِ بْنِ هِلالٍ الشّامِيِّ

مَوْلَىً لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : كُلَّمَا أَحْدَثَ الْعِبَادُ مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْمَلُونَ ، أَحْدَثَ اللهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ .

۲۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے بندے ایسا گناہ کرتے ہیں جسے پہلے نہیں کیا (یعنی بدعت) در دین تو اللہ ان پر ایسی بلا نازل کرتا ہے جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے۔ (یعنے کسی ظالم کو ان پر مسلط کرتا ہے)

۳۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِذَا عَصَانِي مَنْ عَرَفَنِي سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفُنِي .

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے بھی گناہ کرتا ہے تو میں اس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔

۳۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مُنَادِياً يُنَادِي : مَهْلاً مَهْلاً عِبَادَ اللهِ عَنْ مَعَاصِي اللهِ ، فَلَوْلَا بَهَائِمُ رُتَّعٌ ، وَصِبْيَةٌ رُضَّعٌ ، وَشُيُوخٌ رُكَّعٌ ، لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبّاً ، تُرَضُّونَ بِهِ رَضّاً .

۳۱۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اگر خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی میں) کہ ہر دن اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو گناہ سے باز رہو اگر نہ ہوتے چرندے اور دودھ پیتے بچے اور کمر جھکے بوڑھے تو البتہ تم پر ایسا عذاب نازل کرتا جو تمہیں پیس کر رکھ دیتا۔

دوسوچالیسواں باب

گناہان کبیرہ

(بَابُ الْكَبَائِرِ) ۲۴۰

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيماً» قَالَ : الْكَبَائِرُ : الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا النَّارَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو اللہ تمہارے پچھلے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا اور تم کو جنت کے بہترین مقام پر جگہ دے گا امام نے فرمایا ہے گناہان کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے بجا لانے پر نار جہنم کو واجب کیا ہے۔

٢ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: كَتَبَ مَعِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الْكَبَائِرِ، كَمْ هِيَ وَمَا هِيَ؟ فَكَتَبَ: الْكَبَائِرُ: مَنِ اجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ كَفَّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ إِذَا كَانَ مُؤْمِناً وَالسَّبْعُ الْمُوجِبَاتُ: قَتْلُ النَّفْسِ الْحَرَامِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہان کبیرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور ان سے بچنے پر پچھلے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ مومن ہو اور جہنم میں جانے کا سبب سات امر خاص طور سے ہیں بے خطا کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، سود کھانا اور ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا (کہ بمنزلہ ارتداد ہے) اور زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا اور مال یتیم کھانا اور دشمن سے بھاگ جانا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْكَبَائِرُ سَبْعٌ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَعَمِّداً وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ وَكُلُّ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ سات ہیں عمداً کسی مومن کو قتل کرنا، زن عفیفہ کو تہمت زنا لگانا لشکر سے بھاگنا، ہجرت کے بعد اپنے مقام پر واپس جانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا اور ہر وہ گناہ جس پر دوزخ واجب ہو۔

٤ ـ يُونُسُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، وَالْأَمْنَ لِمَكْرِ اللَّهِ. وَقَدْ رُوِيَ [أَنَّ] أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں والدین کی نافرمانی، رحمت خدا سے مایوسی، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا اور ایک روایت میں ہے کہ شرک باللہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

۵۔ یونس ، عن حماد ، عن نعمان الرازي قال : سمعت أباعبدالله علیه السلام يقول : من زنى خرج من الإيمان ، ومن شرب الخمر خرج من الإيمان ، ومن أفطر يوماً من شهر رمضان متعمداً خرج من الإيمان .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصداً کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا۔

۶۔ عنه ، عن محمد بن عبده قال : قلت لأبي عبدالله علیه السلام : لا يزني الزاني وهو مؤمن؟ قال : لا ، إذا كان على بطنها سلب الإيمان منه فإذا قام رُدّ إليه فإذا عاد سلب قلت : فإنه يريد أن يعود ؟ فقال : ما أكثر من يريد أن يعود فلا يعود إليه أبداً .

۶۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زانی درآنحالیکہ وہ مومن ہو فرمایا نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہوگا تو ایمان سلب ہو جائے گا اگر ہٹ جائے گا تو ایمان لوٹ آئے گا اگر پھر ایسا کرے گا تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرے تو فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

۷۔ يونس ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبدالله علیه السلام في قول الله عزّ وجلّ : «الذين يجتنبون كبائر الإثم والفواحش إلّا اللمم» قال : ألفواحش الزنى والسرقة ، واللمم : الرجل يلمّ بالذنب فيستغفر الله منه . قلت : بين الضلال والكفر منزلة؟ فقال: ما أكثر عرى الإيمان .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "جو لوگ بڑے گناہوں، بدکاریوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں" کہ اس میں فواحش سے مراد زنا اور سرقہ ہے اور لمم سے مراد وہ شخص جس کو گناہ پر ملامت کی جائے اور پھر وہ توبہ کرے میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں جن سے تمسک کر کے وہ مومن رہتا ہے۔

۸۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرحمن بن الحجاج ، عن عبيد ابن زرارة قال : سألت أباعبدالله علیه السلام عن الكبائر ، فقال : هنّ في كتاب علي علیه السلام سبع : الكفر بالله ، وقتل النفس ، وعقوق الوالدين ، وأكل الربا بعد البيّنة ، وأكل مال اليتيم ظلماً ، والفرار من الزحف ، والتعرّب بعد الهجرة ، قال : فقلت : فهذا أكبر المعاصي ؟ قال : نعم قلت : فأكل درهم من مال اليتيم ظلماً أكبر أم ترك الصلاة ؟ قال : ترك الصلاة ، قلت : فما عددت ترك الصلاة في

الْكَبَائِرِ؟ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَوَّلُ مَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْكُفْرُ. قَالَ: فَإِنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ كَافِرٌ. يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

۸۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ کبائر کے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں وہ سات ہیں۔ کفر باللہ، کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، بعد ثبوت حرمت سود کھانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، لشکر سے فرار، بعد ہجرت بادیہ نشینی، میں نے کہا کیا اکبر معاصی یہی ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر حق مال یتیم سے ایک درہم کھانا زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک، فرمایا ترک نماز، میں نے کہا پھر آپ نے اسے گناہان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا میں نے کہا کفر کا۔ فرمایا بےسبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ أَرْبَعُونَ جُنَّةً حَتَّى يَعْمَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً، فَإِذَا عَمِلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً انْكَشَفَتْ عَنْهُ الْجُنَنُ، فَيُوحِي اللهُ إِلَيْهِمْ أَنِ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَجْنِحَتِكُمْ، فَتَسْتُرُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، قَالَ: فَمَا يَدَعُ شَيْئاً مِنَ الْقَبِيحِ إِلَّا قَارَفَهُ حَتَّى يَمْتَدِحَ إِلَى النَّاسِ بِفِعْلِهِ الْقَبِيحِ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هٰذَا عَبْدُكَ مَا يَدَعُ شَيْئاً إِلَّا رَكِبَهُ وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِمَّا يَصْنَعُ، فَيُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنِ ارْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ، فَإِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ أَخَذَ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْهَتِكُ سِتْرُهُ فِي السَّمَاءِ وَسِتْرُهُ فِي الْأَرْضِ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هٰذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مَهْتُوكَ السِّتْرِ، فَيُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ: لَوْ كَانَتْ لِلّٰهِ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرَكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس فرشتے بطور سپر ہوتے ہیں جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے تو یہ سپریں اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کو اپنے پروں سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کسی برائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے برے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یا اے پروردگار اس تیرے بندے نے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی بداعمالی سے حیا آتی ہے خدا تب ان کو وحی کرتا ہے کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹالو، جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلبیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگار! یہ تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ

اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا وحی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازوؤں کو اس سے ہٹا لو۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْكَبَائِرُ : الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ ، الْمُرْتَكِبَ لِلْكَبِيرَةِ يَمُوتُ عَلَيْهَا ، أَتُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ وَإِنْ عُذِّبَ بِهَا فَيَكُونُ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ ، أَوْ لَهُ انْقِطَاعٌ ؟ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا زَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ وَلِذَلِكَ يُعَذَّبُ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَ إِنْ كَانَ مُعْتَرِفاً بِأَنَّهَا كَبِيرَةٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَأَنَّهُ يُعَذَّبُ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا غَيْرُ حَلَالٍ ، فَإِنَّهُ مُعَذَّبٌ عَلَيْهَا وَهُوَ أَهْوَنُ عَذَاباً مِنَ الْأَوَّلِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہانِ کبیرہ ہیں یہ، رحمتِ خدا سے ناامید ہونا، راحتِ الٰہیہ سے مایوس ہونا عذابِ خدا سے بےخوف ہونا، بے گناہ کا قتل، والدین کی نافرمانی، ظلم سے مالِ یتیم کھانا، سود کھانا اس کے حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی، ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا، زنِ عفت مآب پر تہمت زنا لگانا، لشکر سے بھاگ جانا، حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کبائر کا ارتکاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مرجائے تو کیا وہ ایمان سے خارج ہوجائے گا اور اس پر وہی عذاب ہے جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہوگا فرمایا اگر اس کا خیال ہوگا کہ اس نے یہ فعل حلال کیا ہے تو وہ اسلام سے خارج ہوجائے گا اور اس کے لئے سخت سے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا معترف ہوگا کہ اس نے گناہِ کبیرہ کیا ہے اور فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا تو اس کا عذاب پہلے والے سے کم ہوگا مگر وہ ایمان سے خارج ہوجائے گا۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا زَنَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : هُوَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» ذَاكَ الَّذِي يُفَارِقُهُ .

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا رسول اللہ کے اس قول کے متعلق، جب کوئی زنا کرتا ہے تو روحِ ایمان اس سے جدا ہوجاتی ہے فرمایا قولِ باری کے متعلق ہے اور اس نے ان کی مدد کی اپنی روح سے یہی روح اس سے جدا ہوجاتی ہے

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يُسْلَبُ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ مَادَامَ عَلَىٰ بَطْنِهَا فَإِذَا نَزَلَ عَادَ الْإِيمَانُ قَالَ : قُلْتُ [لَهُ] : أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ ؟ قَالَ : لَا ، أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ أَتُقْطَعُ يَدُهُ ؟.

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تک مرد عورت کے شکم پر رہے گا روح ایمان اس سے دور رہے گی۔ ہاں جب وہ بعد زنا الگ ہو جائے گا تو روح ایمان عود کر آئے گی۔ میں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو تب بھی روح ایمان جدا ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ سرقہ کا ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِهِ : يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلَىٰ بَطْنِهَا سُلِبَ الْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا مومن رہتا ہے۔ فرمایا نہیں، جب وہ عورت کے شکم پر رہے گا ایمان سے دور رہے گا ہاں اگر باز رہے گا (توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا اس نے پوچھا۔ اگر وہ زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے مگر نہیں لوٹتا (مطلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلب ایمان نہ ہوگا)۔

۱٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكَبَائِرُ سَبْعَةٌ ـ مِنْهَا[2] قَتْلُ النَّفْسِ مُتَعَمِّداً ، وَالشِّرْكُ بِاللهِ الْعَظِيمِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، قَالَ : وَالتَّعَرُّبُ وَالشِّرْكُ وَاحِدٌ .

۱٤۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کبائر سات ہیں۔ عمداً کسی بیگناہ مومن کا قتل کرنا، شرک باللہ، زن عفیفہ پر تہمت لگانا، سود کھانا، لشکر سے فرار ہونا، ہجرت کے بعد دار کفر میں واپس جانا، والدین کی نافرمانی از روئے ظلم مال یتیم کھانا اور فرمایا تعرب اور شرک ایک ہی چیز ہے۔

۱۵ـ أَبَانٌ ، عَنْ زِيَادٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : وَالَّذِي إِذَا دَعَاهُ أَبُوهُ لَعَنَ أَبَاهُ وَالَّذِي إِذَا أَجَابَهُ ابْنُهُ يَضْرِبُهُ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ بھی گناہان کبیرہ سے ہے کہ باپ بیٹے سے کچھ طلب کرے اور وہ اسے نہ دے اور اپنے باپ کو برا کہے اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

١٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الْغَنَوِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ نَاساً زَعَمُوا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَأْكُلُ الرِّبَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْفِكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هٰذَا وَحَرِجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ أَزْعُمُ أَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ يُصَلِّي صَلَاتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاكِحُنِي وَأُنَاكِحُهُ وَيُوَارِثُنِي وَأُوَارِثُهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ كِتَابُ اللهِ:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ: «أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ» فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّابِقِينَ فَإِنَّهُمْ أَنْبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ، جَعَلَ اللهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ بُعِثُوا أَنْبِيَاءَ مُرْسَلِينَ وَغَيْرَ مُرْسَلِينَ وَبِهَا عَلِمُوا الْأَشْيَاءَ وَبِرُوحِ الْإِيمَانِ عَبَدُوا اللهَ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَبِرُوحِ الْقُوَّةِ جَاهَدُوا عَدُوَّهُمْ وَعَالَجُوا مَعَاشَهُمْ وَبِرُوحِ الشَّهْوَةِ أَصَابُوا لَذِيذَ الطَّعَامِ وَنَكَحُوا الْحَلَالَ مِنْ شَبَابِ النِّسَاءِ، وَبِرُوحِ الْبَدَنِ دَبُّوا وَدَرَجُوا فَهٰؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ» ثُمَّ قَالَ: فِي جَمَاعَتِهِمْ «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» يَقُولُ: أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَفَضَّلَهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، فَهٰؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ.

ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً بِأَعْيَانِهِمْ، جَعَلَ اللهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هٰذِهِ الْأَرْوَاحَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ حَالَاتٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذِهِ الْحَالَاتُ؟ فَقَالَ: أَمَّا أُولَاهُنَّ فَهُوَ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً» فَهٰذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ جَمِيعُ الْأَرْوَاحِ وَلَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اللهِ لِأَنَّ الْفَاعِلَ بِهِ رَدَّهُ إِلَى أَرْذَلِ عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ

لِلصَّلَاةِ وَقْتًا وَلَا يَسْتَطِيعُ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَلَا الْقِيَامَ فِي الصَّفِّ مَعَ النَّاسِ فَهٰذَا نُقْصَانٌ مِنْ رُوحِ الْإِيمَانِ وَلَيْسَ يَضُرُّهُ شَيْئًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الْقُوَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَلَا يَسْتَطِيعُ طَلَبَ الْمَعِيشَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّتْ بِهِ أَصْبَحُ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَحِنَّ إِلَيْهَا وَلَمْ يَقُمْ وَتَبْقَى رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَدِبُّ وَيَدْرُجُ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَهٰذَا الْحَالُ خَيْرٌ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْفَاعِلُ بِهِ وَقَدْ تَأْتِي عَلَيْهِ حَالَاتٌ فِي قُوَّتِهِ وَشَبَابِهِ فَيَهُمُّ بِالْخَطِيئَةِ فَيُشَجِّعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَيُزَيِّنُ لَهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ وَيَقُودُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تُوقِعَهُ فِي الْخَطِيئَةِ فَإِذَا لَامَسَهَا نَقَصَ مِنَ الْإِيمَانِ وَتَفَصَّى مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُودُ فِيهِ حَتَّى يَتُوبَ، فَإِذَا تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ نَارَ جَهَنَّمَ.

فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ فَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ» يَعْرِفُونَ مُحَمَّدًا وَالْوَلَايَةَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ «وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ» «الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ (أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ) فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ» فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلَاهُمُ [اللّٰهُ] بِذٰلِكَ فَسَلَبَهُمْ رُوحَ الْإِيمَانِ وَأَسْكَنَ أَبْدَانَهُمْ ثَلَاثَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، ثُمَّ أَضَافَهُمْ إِلَى الْأَنْعَامِ، فَقَالَ: «إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ» لِأَنَّ الدَّابَّةَ إِنَّمَا تَحْمِلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَتَعْتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَتَسِيرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ، فَقَالَ [لَهُ] السَّائِلُ: أَحْيَيْتَ قَلْبِي بِإِذْنِ اللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

۱۶۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان یہ ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناحق کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے، مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر تنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔
حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ ... ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے سبقت کرنے والے (روز قیامت ہوں گے) تو سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں:۔ روح قدس، روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن، روح قدس کے لئے انبیاء مرسلین وغیر مرسلین مبعوث ہوئے اور اس کی وجہ سے ان کو علم اشیاء حاصل ہوئی اور روحِ ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روح قو[illegible] نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور اپنی معاش حاصل کی اور

روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی اور بطریق حلال عورتوں سے نکاح کیا اور روح بدن سے چلے پھرے۔ پس یہ عنداللہ مغفور ہیں اور ان کی فرو گذاشتوں سے درگذر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جس سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا۔ ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی، خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی، یہ وہ گروہ ہے جو عنداللہ مغفور ہے اور جس کی فرو گذاشتوں سے درگذر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے داہنی طرف والوں کا ذکر کیا ہے بہ لحاظ اپنی ذاتوں کے سچے مومن ہوں گے ان میں خدا نے چار روحیں قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روحِ بدن، عبدِ خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست ترحصہ تک پہنچتے ہیں تاکہ وہ جاننے کے بعد سب کچھ بھول جائیں اس عمر میں تمام روحوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کمی کے وہ دینِ خدا سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ یہ کمزوری خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو زوالِ عمر کی طرف اس کو لے جاتی ہے زیادہ بوڑھا ہو کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ رات اور دن میں سنت نمازوں کا، نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے۔ یہ نقصان روح ایمان ہے لیکن اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچتا اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا اور کسب معاش سے قاصر رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حسین سے حسین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزوریاں اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب کر گزرتا ہے تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ عود کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نارِ جہنم میں داخل کرتا ہے رہے بائیں طرف والے لوگ تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب خدا دی وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر توریت و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حضرت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رب کی طرف سے آنحضرتؐ کو ان کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے "پس تم انکار کرنے والے نہ بنو" جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین روحیں رکھیں روحِ قوت، روح شہوت اور روح بدن اور ان کو نسبت دی چوپاؤں سے اور فرمایا: وہ چوپاؤں کی طرح ہیں۔ کیونکہ چوپائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روحِ شہوت سے چراتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب

سائل نے امیر المومنین علیہ السلام سے یہ جواب سنا تو کہنے لگا اے امیر المومنینؑ آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا زَنَا الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: غَيْرُ هٰذَا أَبْيَنُ مِنْهُ ، ذٰلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» هُوَ الَّذِي فَارَقَهُ .

١٧۔ داؤد نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا قول رسول اللہؐ کے متعلق کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس سے روح ایمان سلب ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا یہ قول آنحضرت کا اس آیت کی مثل ہے خرمے جمع کرنے کے وقت خراب خرمے جو تمہیں مستحقوں کو دینے ہیں اپنے خرموں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح آیت یہ ہے "خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ پس یہی روح ہے جو اس سے جدا ہو جاتی ہے۔

١٨ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ» الْكَبَائِرَ فَمَا سِوَاهَا ، قَالَ : قُلْتُ : دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

١٨۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہوگا اسے جسے چاہے گا بخش دے گا راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کیا اس استثنا میں کبائر داخل ہیں یعنی کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔

١٩ ـ يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ فِيهَا اسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

١٩۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

٢٠ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» ، قَالَ : مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَاجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا النَّارَ .

٢٠۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی

معرفت اور ان گناہان کبیرہ سے اجتناب، جس کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : اَلْكَبَائِرُ تُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَمَادُونَ الْكَبَائِرِ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : لَايَزْنِي الزَّانِي وَهُوَمُؤْمِنٌ وَلَايَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَمُؤْمِنٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا گناہان کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں۔ اور کبائر کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا۔ درآنحالیکہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا چور درآنحالیکہ وہ مومن ہو۔

۲۲ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ [ابْنِ] الزَّيَّاتِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِ وَعَمْرُو بْنُ ذَرٍّ ـ وَأَظُنُّ مَعَهُمَا أَبُوحَنِيفَةَ ـ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَتَكَلَّمَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِ فَقَالَ : إِنَّا لَانُخْرِجُ أَهْلَ دَعْوَتِنَا وَأَهْلَ مِلَّتِنَا مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْمَعَاصِي وَالذُّنُوبِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام يَاابْنَ قَيْسٍ أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ قَالَ : لَايَزْنِي الزَّانِي وَهُوَمُؤْمِنٌ وَلَايَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَمُؤْمِنٌ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَيْثُ شِئْتَ .

۲۲۔ قیس بن ماصر اور عمرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابو حنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے۔ ابن قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین دینے والی جماعت سے اور اہل ایمان کے گروہ سے درصورت گناہ کرنے کے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابن قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن ہے وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ چاہو اختیار کرو۔

۲۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَرْتَكِبُ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فَيَمُوتُ ، هَلْ يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ ؟ وَإِنْ عُذِّبَ كَانَ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ أَمْ لَهُ مُدَّةٌ وَانْقِطَاعٌ ؟ فَقَالَ : مَنِ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً مِنَ الْكَبَائِرِ فَزَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ أَخْرَجَهُ ذٰلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَعُذِّبَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفاً أَنَّهُ أَذْنَبَ وَمَاتَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَذَابُهُ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْأَوَّلِ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہ کبیرہ کا

مرتکب ہوا ہو اور اسی حالت میں وہ مرگیا ہو، آیا وہ اسلام سے خارج ہوگا یا نہیں اور اس پر وہی عذاب ہوگا جو مشرک کے لئے ہے یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہوجائیگا فرمایا اگر وہ مرتکب گناہ اس خیال کے ساتھ ہوا ہے کہ وہ فعل حلال کر رہا ہے تو اسلام سے خارج ہوجائے گا اور اس کے لئے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا اقرار کرے گا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اسی حالت میں مرجائے گا تو ایمان سے خارج ہوجائے گا مگر اسلام سے خارج نہ ہوگا اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہوگا

٢٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام يَقُولُ: دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَجَلَسَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ» ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا أَسْكَتَكَ؟ قَالَ: أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكَبَائِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَقَالَ: نَعَمْ يَا عَمْرُو أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، يَقُولُ اللهُ: «وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» وَبَعْدَهُ الْإِيَاسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ» ثُمَّ الْأَمْنُ لِمَكْرِ اللهِ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ» وَمِنْهَا عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ لِأَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الْعَاقَّ جَبَّاراً شَقِيّاً وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا .... » إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً» وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفاً لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ» وَأَكْلُ الرِّبَا لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ» وَالسِّحْرُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ» وَالزِّنَاءُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً» وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ الْفَاجِرَةُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ» وَالْغُلُولُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» وَمَنْعُ الزَّكَاةِ الْمَفْرُوضَةِ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ» وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَكِتْمَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ» وَشُرْبُ الْخَمْرِ لِأَنَّ اللهَ

عَزَّ وَجَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَتَرْكُ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّداً أَوْشَيْئاً مِمَّا فَرَضَ اللهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ بَرِيءَ مِنْ ذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَنَقْضُ الْعَهْدِ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» قَالَ: فَخَرَجَ عَمْرٌو وَلَهُ صُرَاخٌ مِنْ بُكَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلَكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَنَازَعَكُمْ فِي الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ.

۴۴۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ عمرو بن عبید ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا، سلام کیا اور بیٹھا اور یہ آیت پڑھی الذین . . . . . والفواحش اور چپ ہوگیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتاب خدا سے کبائر بیان فرمائیں۔ فرمایا سُن اے عمرو سب سے بڑا گناہ شرک باللہ ہے خدا نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شریک قرار دیا۔ جنت اس پر حرام ہے اس کے بعد رحمتِ خدا سے مایوسی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کافروں کے سوا کوئی رحمتِ خدا سے مایوس نہیں ہوتا۔ مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذابِ خدا سے مایوسی ہے فرماتا ہے خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا مگر خسارہ پانے والے لوگ، اور ان کبائر میں والدین کی نافرمانی ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور زنِ عفیفہ پر تہمت زنا لگانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور مال یتیم کا کھانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کی آگ تاپیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس وقت پشت پھیرے گا سوائے کار جنگ کے لئے جیسے زرہ وغیرہ کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے، تو وہ غضب خدا میں آگیا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بری جگہ ہے اور سود کھانا۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر لڑکھڑا دیا ہو اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا سودا کیا جس سے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور زنا ہے۔ خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دوگنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور نقصان رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کرکے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور خیانت سرقہ مال غنیمت میں قبل تقسیم، خدا فرماتا ہے وہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور مفروضہ زکوٰۃ نہ دینا۔ خدا فرماتا ہے کہ ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے داغی جائیں گی اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

خدا فرماتا ہے جو اسے چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح بت پرستی سے باز ترک نماز سے قصداً یا ہر اس شے کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے عمداً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسولؐ کی ذمہ داری سے الگ ہوگیا اور وعدہ کا توڑنا قطع رحم کرنا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

یہ سن کر عمرو بن عبید وہاں چیخوں کے ساتھ روتا ہوا نکلا اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے اپنی رائے سے حکم لگایا اور آپ سے فضل وعلم میں جھگڑا ہوگیا۔

توضیح:۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کبائر کا لفظ صرف ایک دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے ہے ورنہ ہر وہ فعل جس سے خدا اور رسولؐ نے روکا ہے اس کا بجالانا گناہ کبیرہ ہے بلحاظ سزا کسی گناہ کو صغیرہ یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

دوسو اکتالیسواں باب

گناہوں کو حقیر سمجھنا

(بابٌ) ۲۴۱
☆(استصغار الذَّنب)☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ، قُلْتُ: وَمَا الْمُحَقَّرَاتُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ: طُوبَى لِي لَوْ لَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ وہ بخشا نہ جائے گا۔ میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک شخص گناہ کرے اور کہے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہوا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: لَا تَسْتَكْثِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَكُونَ كَثِيراً وَخَافُوا اللهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النَّصَفَ.

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈرو پوشیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے

اس صورت میں انصاف کھو بیٹھو گے۔

۳ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَالْحَجَّالِ جَمِيعاً، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَزَلَ بِأَرْضٍ قَرْعَاءَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ائْتُوا بِحَطَبٍ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ نَحْنُ بِأَرْضٍ قَرْعَاءَ مَابِهَامِنْ حَطَبٍ قَالَ: فَلْيَأْتِ كُلُّ إِنْسَانٍ بِمَا قَدَرَعَلَيْهِ، فَجَاؤُوابِهِ حَتَّى رَمَوْابَيْنَ يَدَيْهِ، بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: هٰكَذَاتَجْتَمِعُ الذُّنُوبُ، ثُمَّ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ طَالِباً، أَلَا وَإِنَّ طَالِبَهَا يَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ کا گذر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے کہا حضور یہاں درخت نہیں ہیں فرمایا جس کو جتنی لکڑیاں ملیں لے آئے وہ لائے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور فرمایا اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ سمجھو کیوں کہ ہر گناہ کا بازپرس کرنے والا ہے اور وہ لکھتا ہے ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے اور ہم نے ہر شے کا احصا امام مبین میں کر دیا ہے۔

دوسو بیالیسواں باب

گناہوں پر اصرار

((بَابُ)) ۲۴۲

٭(الْإِصْرَارِ عَلَى الذَّنْبِ)٭

۱ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهِيكِيِّ، عَنْ عَمَّارِبْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَاصَغِيرَةَ مَعَ الْإِصْرَارِ، وَلَاكَبِيرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو انسان بار بار کرے جائے تو چھوٹا نہیں رہتا اور

اگر خدا سے توبہ کر لے تو اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

١۔ أبو علي الأشعري، عن محمّد بن سالم، عن أحمد بن النضر، عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «ولم يصرّوا على ما فعلوا وهم يعلمون» قال: الإصرار هو أن يذنب الذنب فلا يستغفر الله ولا يحدّث نفسه بتوبة فذلك الإصرار.

١۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق، انھوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا درآنحالیکہ وہ جانتے ہیں، فرمایا اصرار کے معنی یہ ہیں کہ انسان گناہ کرے اور خدا سے استغفار نہ کرے اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے اسی کا نام اصرار ہے۔

٢۔ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لا والله لا يقبل الله شيئاً من طاعته على الإصرار على شيء من معاصيه.

٢۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، خدا اپنی اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے قبول نہیں کرتا جو کسی گناہ پر توبہ نہ کرے اور اس کا تکرار کرتا رہے۔

دو سو تینتالیسواں باب

کفر کے اصول اور ارکان

(باب) ۲۴۳

(في أصول الكفر وأركانه)

١۔ الحسين بن محمّد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمّد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: أصول الكفر ثلاثة: الحرص، والاستكبار، والحسد، فأمّا الحرص فإنّ آدم عليه السلام حين نهي عن الشجرة، حمله الحرص على أن أكل منها وأمّا الاستكبار فإبليس حيث أمر بالسجود لآدم فأبى، وأمّا الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه.

١۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں، حرص، تکبر کرنا اور حسد کرنا، حرص ہی تو تھی جس نے شجر ممنوعہ سے

آدم کو کھانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدۂ آدم سے روکا تھا اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل قتل پر آمادہ کیا۔

توضیح:- اصولِ کفر سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے کفر کے بہت سے معنی ہیں ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے اور بعض اوقات نافرمانی خدا و رسولؐ کو بھی کفر کہا جاتا ہے کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الٰہی پر بھی ہوتا ہے اسی کی ایک کمتر صورت ترکِ اولیٰ ہے پس یہی حرص بعض اوقات ترکِ اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو انسان گناہان صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے پس آدمؑ میں حرص کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترکِ اولیٰ کا باعث ہوئی پھر ان کی اولاد میں اس کا اثر بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ وہ مشرک اور ملحد تک ہو گئے اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَرْكَانُ الْكُفْرِ أَرْبَعَةٌ : الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالسَّخَطُ وَالْغَضَبُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور زوال متاع دنیا کا خوف اور امام برحق سے ناراض ہونا اور آئمہ ضلالت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ أَوَّلَ مَا عُصِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سِتٌّ : حُبُّ الدُّنْيَا ، وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ ، وَحُبُّ الطَّعَامِ ، وَحُبُّ النَّوْمِ ، وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ النِّسَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، کھانے کی محبت، سونے کی محبت، راحت کی محبت، اور عورت کی محبت۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ:

الْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی خثعم میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ بُرا ہے فرمایا شرک باللہ۔ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم اس نے پوچھا پھر فرمایا امر منکر کا حکم دینا اور نیکی سے منع کرنا۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ عَلَى هَذَا الأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِنِ ائْتُمِنَ خَانَ ، مَا مَنْزِلَتُهُ ؟ قَالَ : هِيَ أَدْنَى الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ بِكَافِرٍ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شیعہ تو ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیا ہے فرمایا یہ کفر کی ادنیٰ منزلت ہے ایسا شخص کافر نہیں ہے۔

۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَشِدَّةُ الْحِرْصِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَالْإِصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا یعنی نہ رونا، دل کا سخت ہونا، طلب دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اصرار۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ فَقَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ وَيَتَزَوَّدُ وَحْدَهُ ، فَظَنُّوا أَنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هَذَا .

ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ ، فَظَنُّوا أَنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هَذَا .

ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْمُتَفَحِّشُ اللَّعَّانُ الَّذِي إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَإِذَا ذَكَرُوهُ لَعَنُوهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہ نے ... فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا جو ... اور روکے، اپنے غلام کو مارے اور تنہا کھائے، لوگوں نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بدترین انسان پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر آدمی کو بتاؤں لوگوں نے کہا ضرور فرمایا وہ فحش گفتار اور لعن کرنے والا کہ جب مومن کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے تو ان پر لعن کرے اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے ہو تو وہ اس پر لعن کریں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ: مَنْ إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ» وَقَالَ: «أَنَّ لَعْنَتَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ» وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَبِيّاً».

۸۔ فرمایا رسول اللہ نے تین باتیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان سمجھے۔ اول جو امانت میں خیانت کرے، دوسرے وعدہ خلافی کرے، تیسرے جب بولے جھوٹ، اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اللہ خائنوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اگر کاذبین سے ہے تو اللہ کی اس پر لعنت اور فرماتا ہے اے رسول کتاب میں ذکر و اسمٰعیل کا جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْعَدِكُمْ مِنِّي شَبَهاً؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْفَاحِشُ الْمُتَفَحِّشُ الْبَذِيءُ الْبَخِيلُ الْمُخْتَالُ الْحَقُودُ الْحَسُودُ الْقَاسِي الْقَلْبِ، الْبَعِيدُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ يُرْجَى، غَيْرُ الْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ يُتَّقَى.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مجھ سے از روئے شباہت سب سے زیادہ دور کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا۔ گالیاں دینے والا، بے حیا، بدزبان، بخیل، اترا کر چلنے والا (یا حیلہ باز اگر یہ لفظ محتال ہے)، کینہ توز، رشک کرنے والا، قسی القلب، ہر نیکی سے دور، ہر برائی سے ... جس سے بچنا چاہیے

اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

۱۰ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلَاكَ عَبْدٍ نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِناً مَخُوناً ، فَإِذَا كَانَ خَائِناً مَخُوناً نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا فَظّاً غَلِيظاً ، فَإِذَا كَانَ فَظّاً غَلِيظاً نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِيمَانِ ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِيمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَاناً مَلْعُوناً .

۱۰۔ علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب بہ عصمت تھے پہنچا کر بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیا کو دور کر دیتا ہے اور حیا نہیں رہتی تو خائن بن جاتا ہے اور لوگ اس پر بھروسہ نہیں کرتے اور جب ایسا بن جاتا ہے تو پھر امین نہیں رہتا اور صفت امانت باقی نہیں رہتی تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو طوقِ ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَلْعُونَاتٌ مَلْعُونٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ : الْمُتَغَوِّطُ فِي ظِلِّ النُّزَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ ، وَالسَّادُّ الطَّرِيقَ الْمُعْرَبَةَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے اول جو اس سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرے جہاں مسافر آرام کرتے ہیں دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے، تیسرے عام گذرگاہوں پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَلْعُونٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ : الْمُتَغَوِّطُ فِي ظِلِّ النُّزَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ ، وَالسَّادُّ الطَّرِيقَ الْمَسْلُوكَ .

۱۲۔ ترجمہ وہی ہے جو حدیث سابق میں گزرا ہے۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَا أُخْبِرُكُمْ

بِشِرَارِ رِجَالِكُمْ ؟ قُلْنَا : بَلَى يَارَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : إِنَّ مِنْ شِرَارِ رِجَالِكُمُ الْبَهَّاتَ الْجَرِيءَ الْفَحَّاشَ الْآكِلَ وَحْدَهُ ، وَالْمَانِعَ رِفْدَهُ ، وَالضَّارِبَ عَبْدَهُ ، وَالْمُلْجِئَ عِيَالَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۱۳۔ جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے مردوں میں بدترین کون ہے۔ ہم نے کہا۔ ضرور یا رسولؐ اللہ۔ فرمایا بدترین تم میں سے وہ ہے جو لوگوں پر بہتان زیادہ باندھے، گناہوں پر جری ہو، بے حیا بدگو، اکیلا کھانے والا ہو، اپنی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے عیال کا بار غیر پر ڈالے۔

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَمْسَةٌ لَعَنْتُهُمْ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ : الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ وَالْمُسْتَأْثِرُ بِالْفَيْءِ [وَ] الْمُسْتَحِلُّ لَهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پانچ شخصوں پر میری بھی لعنت ہے اور مستجاب الدعوات انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضا و قدر الٰہی کو جھٹلانے والا، چوتھے میری عترت کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا، پانچواں مالِ غنیمت میں بے خمس نکالے تصرف کرنے والا۔

دوسو چوالیسواں باب

ریاء

(بَابُ الرِّيَاءِ) ۲۴۴

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِعَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ الْبَصْرِيِّ فِي الْمَسْجِدِ : وَيْلَكَ يَا عَبَّادُ إِيَّاكَ وَالرِّيَاءَ فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں اے عباد وائے ہو تجھ پر اپنے کو ریاء سے بچا کیونکہ جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے اللہ اس کا اجر اسی کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هٰذَا لِلّٰهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ ...

ما كانَ لِلنّاسِ فَلا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ.

۲- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امر نیک کرو وہ اللہ کے لئے کرو، لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں جو کام رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے اس کا تعلق اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرا ، عَنْ يَزِيدَبْنِ خَلِيفَةَ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كُلُّ رِياءٍ شِرْكٌ ، إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِلنّاسِ كانَ ثَوابُهُ عَلَى النّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلهِ كانَ ثَوابُهُ عَلَى اللهِ .

۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر ریا شرک ہے جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ سُلَيْمانَ ، عَنْ جَرّاحٍ الْمَدائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ كانَ يَرْجُو لِقاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صالِحاً وَلا يُشْرِكْ بِعِبادَةِ رَبِّهِ أَحَداً» قالَ : الرَّجُلُ يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الثَّوابِ لا يَطْلُبُ بِهِ وَجْهَ اللهِ إِنَّما يَطْلُبُ تَزْكِيَةَ النّاسِ يَشْتَهِي أَنْ يُسْمِعَ بِهِ النّاسَ ، فَهٰذَا الَّذِي أَشْرَكَ بِعِبادَةِ رَبِّهِ ، ثُمَّ قالَ : ما مِنْ عَبْدٍ أَسَرَّ خَيْراً فَذَهَبَتِ الْأَيّامُ أَبَداً حَتّىٰ يُظْهِرَ اللهُ لَهُ خَيْراً وَما مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرّاً فَذَهَبَتِ الْأَيّامُ أَبَداً حَتّىٰ يُظْهِرَ اللهُ لَهُ شَرّاً .

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق "جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کرتا ہے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کر چاہتا ہے کہ لوگ اس کے عمل کا چرچا سنیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیکی کرتا ہے کچھ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ عرصہ بعد خدا اس کے لئے بدلہ ظاہر کر دے گا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَرَفَةَ قالَ : قالَ لِي الرِّضا عليه السلام وَيْحَكَ يَا ابْنَ عَرَفَةَ : اعْمَلُوا لِغَيْرِ رِياءٍ وَلا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلىٰ ما عَمِلَ وَيْحَكَ! ما عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلاً إِلّا رَدّاهُ اللهُ ، إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ ،

۵- حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عرفہ سے فرمایا۔ جو عمل کرو بے ریا و فریب ہو کیوں کہ جو کام غیر خدا کے لئے

ہوگا تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے والے سپرد تجھ پر جو شخص کوئی کام کرتا ہے اللہ اس کا ویسا ہی بدلہ دیتا ہے اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برا ہے تو برا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَبْنِ يَزِيدَ قَالَ : إِنِّي لَأَتَعَشَّى مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ تَلاهٰذِهِ الْآيَةَ «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ» يَا أَبَاحَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللهُ تَعَالَى ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسَرَّ سَرِيرَةً رَدَّاهُ اللهُ رِدَاءَهَا إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ .

۶۔ عمر ابن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی، انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے اگرچہ وہ کیسے ہی عذر کرے۔ اے ابوحفص بخلاف اس چیز کے جو علم الٰہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے اللہ اسے اپنی چادر رحمت میں ڈھانپتا ہے پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الْمَلَكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مُبْتَهِجاً بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : اجْعَلُوهَا فِي سِجِّينٍ إِنَّهُ لَيْسَ إِيَّايَ أَرَادَ بِهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندے کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہو اوپر جاتا ہے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقام ردّ و قبول میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے اسے سجین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو کیونکہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

٨ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ لِلْمُرَائِي : يَنْشَطُ إِذَا رَأَى النَّاسَ وَيَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے خود نمائی کے تین موقعے ہیں اوّل یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ مَنْ أَشْرَكَ مَعِي غَيْرِي فِي عَمَلٍ

عَمِلَهُ لَمْ أَقْبَلْهُ إِلاّ ما كانَ لِي خالِصاً .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے میں ان تمام شرکا سے بہتر ہوں میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ داوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ أَظْهَرَ لِلنّاسِ ما يُحِبُّ اللهُ وَبارَزَ اللهَ بِما كَرِهَهُ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ ماقِتٌ لَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ پر خلوت میں ظاہر کرتا ہے وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

١١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ فَضْلٍ أَبِي الْعَبّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : ما يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُظْهِرَ حَسَناً وَيُسِرَّ سَيِّئاً ، أَلَيْسَ يَرْجِعُ إِلى نَفْسِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «بَلِ الإِنْسانُ عَلى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ» إِنَّ السَّرِيرَةَ إِذا صَحَّتْ قَوِيَتِ الْعَلانِيَةُ .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضالَةَ ، عَنْ مُعاوِيَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص نیکی کو ظاہر کرتا ہے اور بدی کو چھپاتا ہے کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرکے یہ پتہ نہیں چلاتا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس سے خبردار ہے جب نیت صحیح ہوتی ہے تو ظاہری حالت قوی ہوتی ہے۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْباطٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ أَرادَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَلِيلِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللهُ لَهُ أَكْثَرَ مِمّا أَرادَ ، وَمَنْ أَرادَ النّاسَ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَسَهَرٍ مِنْ لَيْلِهِ أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلاّ أَنْ يُقَلِّلَهُ فِي عَيْنِ مَنْ سَمِعَهُ .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیادہ

ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہوتے دیتا ہے۔

١٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ خَيْراً إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ خَيْراً وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرّاً إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ شَرّاً .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کرتا ہے۔ کچھ دن نہیں گزرتے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عمل بد کرتا ہے۔ خدا چند روز بعد اس کے عمل بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔

١٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَخْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَ تَحْسُنُ فِيهِ عَلَانِيَتُهُمْ طَمَعاً فِي الدُّنْيَا ، لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ ، يَكُونُ دِينُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُمْ خَوْفٌ ، يَعُمُّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ فَيَدْعُونَهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگوں کی بُری نیتیں پوشیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال جو بہ طمع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے ان کا مقصد تقرب ایزدی نہ ہوگا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی عذاب الٰہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

١٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : إِنِّي لَأَتَعَشَّى مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ إِذْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ» يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَعْتَذِرَ إِلَى النَّاسِ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللهُ مِنْهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسَرَّ سَرِيرَةً أَلْبَسَهُ اللهُ رِدَاءَهَا إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ .

۱۵۔ عمر بن یزید نے بیان کیا۔ میں نے رات کا کھانا حضرت ابوعبداللہ کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنے ہی عذر کرے پھر فرمایا اے ابوحفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے خدا اس پر پردہ ڈالتا ہے لیکن

اگر وہ نیک ہے تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے اور اگر بد ہے تو بد۔

١٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَمَا الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ ؟ قَالَ : يَصِلُ الرَّجُلُ بِصِلَةٍ وَيُنْفِقُ نَفَقَةً لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فَكُتِبَ لَهُ سِرّاً ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتُمْحَىٰ فَتُكْتَبُ لَهُ عَلَانِيَةً ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتُمْحَىٰ وَتُكْتَبُ لَهُ رِيَاءً .

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک صلۂ رحم کرتا ہے یا راہِ خدا میں صرف خوشنودیٔ خدا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے پس دفترِ الٰہی سے پوشیدہ نیکی کرنے کو ظاہری نیکی لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس ظاہری نیکی کو بھی محو کر کے ریاکاری لکھ دیا جاتا ہے۔

١٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ : اخْشَوُا اللّٰهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ ، وَ اعْمَلُوا لِلّٰهِ فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَىٰ عَمَلِهِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، بغیر سزا کے خوف کے اور بے ریا اور خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو خدا اس کو اس کے عمل کی سپرد کر دیتا ہے۔ یعنے اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

١٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْمَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْخَيْرِ فَيَرَاهُ إِنْسَانٌ فَيَسُرُّهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَظْهَرَ لَهُ فِي النَّاسِ الْخَيْرُ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے تو وہ خوش ہو کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ نیکی کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا اظہار ہو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال مدنظر کہ وہ نیکی نہ کی گئی ہو کیوں کہ اس صورت میں ریا ہو گی خالصاً اللہ کے لئے نہ رہے گی۔

دوسو پینتالیسواں باب

طلب ریاست

((بَابُ)) ۲۴۵

(طَلَبِ الرِّئَاسَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلاً فَقَالَ : إِنَّهُ يُحِبُّ الرِّئَاسَةَ ، فَقَالَ : مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِعَاؤُهَا بِأَضَرَّ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ مِنَ الرِّئَاسَةِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مضر ہے جتنی دو شکاری بھیڑیوں کی موجودگی اس بکریوں کے گلہ کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ طَلَبَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۲۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست و حکومت کی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَ هَؤُلَاءِ الرُّؤَسَاءَ الَّذِينَ يَتَرَأَّسُونَ فَوَاللهِ مَا خَفَقَتِ النِّعَالُ خَلْفَ رَجُلٍ إِلَّا هَلَكَ وَ أَهْلَكَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے آپ کو ان رئیسوں سے بچاؤ جو ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ واللہ جو ان کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

٤۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ وَ غَيْرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مَلْعُونٌ مَنْ تَرَأَّسَ ، مَلْعُونٌ مَنْ هَمَّ بِهَا ، مَلْعُونٌ مَنْ حَدَّثَ بِهَا نَفْسَهُ .

۴- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے وہ جسکے بدن پر ہوس ریاست باطلہ کی ملعون ہے وہ جس نے اس کا ارادہ کیا۔ ملعون ہے وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا كَرَّامٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالرِّئَاسَةَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَطَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَّا الرِّئَاسَةُ فَقَدْ عَرَفْتُهَا وَ أَمَّا أَنْ أَطَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ فَمَا ثُلُثَا مَا فِي يَدِي إِلَّا مِمَّا وَطِئْتُ أَعْقَابَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ لِي : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِيَّاكَ أَنْ تَنْصِبَ رَجُلاً دُونَ الْحُجَّةِ ، فَتُصَدِّقَهُ فِي كُلِّ مَا قَالَ .

۵- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو ریاست سے بچاؤ اور لوگوں کے پیچھے چلنے سے بچاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا ریاست باطلہ کو تو میں نے سمجھ لیا لیکن لوگوں کے پیچھے نہ چلنے سے کیا مراد ہے؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارہ کار نہیں کیونکہ کسب معاش کے لیے خدمت کرنا فرض ہے۔ فرمایا جو تم نے خیال کیا ایسا نہیں، مطلب یہ ہے کہ فرمایا حجت کے سوا دوسرے کو اپنا رئیس معین نہ کرو۔ ورنہ اس کی ہر بات کی تصدیق کرنا پڑے گی اس طرح تمہارے لیے خطروں کا سامنا ہوگا اور اگر غور کرو تو حاکم باطل کے قول کی تصدیق سے اپنے کو بچاؤ۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : وَيْحَكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تَطْلُبَنَّ الرِّئَاسَةَ وَلَا تَكُنْ ذِئْباً وَلَا تَأْكُلْ بِنَا النَّاسَ فَيُفْقِرَكَ اللهُ وَلَا تَقُلْ فِينَا مَا لَا نَقُولُ فِي أَنْفُسِنَا فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَ مَسْؤُولٌ لَا مَحَالَةَ ، فَإِنْ كُنْتَ صَادِقاً صَدَّقْنَاكَ وَ إِنْ كُنْتَ كَاذِباً كَذَّبْنَاكَ .

۶- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع! وائے ہو تجھ پر ریاست کو طلب نہ کر اور ظالم لوگوں کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا مال نہ کھا اور ہمارے بارے میں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم اپنے لیے خود نہیں کہتے (یعنی ہمارے اوصاف میں غلو نہ کر) روز قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنِ ابْنِ مَيَّاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَرَادَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَى لَا أَعْرِفُ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ؟ بَلَىٰ وَاللّٰهِ وَإِنَّ شِرَارَكُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ، إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ كَذَّابٍ أَوْ عَاجِزِ الرَّأْيِ

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے نیک و بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے پیچھے چلیں یعنی خواہانِ ریاست ہیں۔ ضرور ہے کہ ایسا شخص اپنے پیروؤں سے جھوٹ بولے گا یا پھر عاجز الرائے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا)۔

دوسو چھیالیسواں باب

اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی کمائی میں ہونا

(بَابُ) ۲۴۶

(اِخْتِتَالِ الدُّنْيَا بِالدِّينِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ؛ وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَسِيرُ الْمُؤْمِنُ فِيهِمْ بِالتَّقِيَّةِ، أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ؛ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً (۵) تَتْرُكُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ دین کے حیلے سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے بھی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں رہ کر مومن تقیہ کرے کیا لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ مجھ کو اپنی جسارت دکھاتے ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دوں گا کہ اہلِ عقل حیران ہو جائیں۔

دوسوسینتالیسواں باب
اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور عمل خلاف ہو

(بَابُ) ۲۴۷
(مَنْ وَصَفَ عَدْلاً وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ يُوسُفَ الْبَزَّازِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام [أَنَّهُ] قَالَ: إِنَّ [مِنْ] أَشَدِّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہوگا جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ [مِنْ] أَشَدِّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہوگا جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۳۔ ترجمہ اوپر ہو چکا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ» قَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلاً بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؑ نے اس آیت کے متعلق۔ ان باطل معبودوں اور ان کے پیروؤں کو اوندھے منہ جہنم

میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابوبصیر یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں اور جب دوسرا کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّهُ لَنْ يُنَالَ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۵- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

دوسو اڑتالیسواں باب

لوگوں سے جھگڑا اور خصومت اور لوگوں سے عداوت

(باب) ۲۴۸

٭(الْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ وَمُعَادَاةِ الرِّجَالِ)٭

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُمْرِضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيَنْبُتُ عَلَيْهِمَا النِّفَاقُ .

۱- امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے کو جھگڑے اور خصومت سے بچاؤ یہ دونوں بھائیوں کے حق میں بیماری قلوب اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

٢ - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ : مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ ، وَخَشِيَ اللَّهَ فِي الْمَغِيبِ وَالْمَحْضَرِ ، وَتَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقّاً .

۲- حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اول جس کا خلق اچھا ہو، دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے

تیسرے اگرچہ حق پر ہو پھر بھی لوگوں سے جھگڑا نہ کرے۔

٣ ـ وَبِإِسْنادِهِ قالَ : مَنْ نَصَبَ اللهَ غَرَضاً لِلْخُصُوماتِ أَوْشَكَ أَنْ يُكْثِرَ الْإِنْتِقالَ

۳۔ بہ سند سابق رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا کلام کھل جاتا ہے اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کر دیتا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَمّارِ بْنِ مَرْوانَ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لاتُمارِيَنَّ حَلِيماً وَلاسَفِيهاً ، فَإِنَّ الْحَلِيمَ يَقْلِيكَ وَالسَّفِيهَ يُؤْذِيكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے : حلیم سے جھگڑا کرو نہ بیوقوف سے ۔ حلیم تم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور احمق تم کو ستانے پر تیار ہو جائے گا۔

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ما كادَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَأْتِينِي إِلّا قالَ : يا مُحَمَّدُ اتَّقِ شَحْناءَ الرِّجالِ وَعَداوَتَهُمْ

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کبھی جبرئیل میرے پاس آئے مجھ سے کہا اے محمدؐ اپنے کو بچاؤ لوگوں کے بغض اور دشمنی سے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله : إِيّاكَ وَمُلاحاةَ الرِّجالِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے جبرئیل نے کہا اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَيابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِيّاكُمْ وَالْمُشارَّةَ فَإِنَّها تُورِثُ الْمَعَرَّةَ وَتُظْهِرُ الْمُعْوِرَةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شر انگیز گفتگو سے بچاؤ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیوب کو ظاہر کرانے کا سبب بنتا ہے۔

۸ ۔ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن عنبسة العابد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إيّاكم والخصومة ، فإنّها تشغل القلب وتورث النفاق وتكسب الضغائن .

۸ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کیونکہ اس سے قلب متفکر ہوتا ہے نفاق اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔

۹ ۔ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن عطيّة ، عن عمر بن يزيد عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما كاد جبرئيل عليه السلام يأتيني إلّا قال : يا محمّد اتّق شحناء الرّجال وعداوتهم .

۹ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل جب میرے پاس آئے تو کہا، اے محمدؐ اپنے کو بچاؤ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

۱۰ ۔ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن مروان ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما أتاني جبرئيل عليه السلام قطّ إلّا وعظني فآخر قوله لي : إيّاك ومشادّة النّاس فإنّها تكشف العورة وتذهب بالعزّ .

۱۰ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا جب جبرئیل میرے پاس آئے تو مجھے نصیحت کی اور آخری بات یہ ہوتی تھی کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (شر انگیز بات نہ کیجیے) کیونکہ اس سے پوشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت جاتی رہتی ہے۔

۱۱ ۔ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن عبدالحميد ، عن الوليد بن صبيح قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما عهد إليّ جبرئيل عليه السلام في شيء ما عهد إليّ في معاداة الرّجال .

۱۱ ۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے سب سے بڑا عہد مجھ سے لوگوں سے اظہار عداوت کے متعلق لیا یعنی مخالفوں سے بھی بہ لطف و مدارا برتاؤ کیا جائے۔

۱۲ ۔ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن بعض أصحابه ، رفعه ، قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من زرع العداوة حصد ما بذر .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بویا اس نے عداوت کو کاٹا۔

دوسوانچاسواں باب

غضب

(بَابُ الْغَضَبِ) ۲۴۹

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: اَلْغَضَبُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ.

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

٢ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ: ذُكِرَ الْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَمَا يَرْضَى أَبَداً حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ فَوْرِهِ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ سَيَذْهَبُ عَنْهُ رِجْزُ الشَّيْطَانِ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى ذِي رَحِمٍ فَلْيَدْنُ مِنْهُ فَلْيَمَسَّهُ، فَإِنَّ الرَّحِمَ إِذَا مُسَّتْ سَكَنَتْ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصہ کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا جو شخص غصہ زیادہ کرتا ہے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے پھر بات بات پر غصہ کر کے وہ اپنے کو مستحق جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کسی کو لوگوں پر غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے وسوسہ شیطانی اس سے دور ہو جائے گا اور جس کو اپنے قرابت دار پر غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اس سے ہاتھ ملائے کیونکہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے تو غصہ ساکت ہو جاتا ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله: رَجُلٌ

بَدَوِيٌّ فَقَالَ: إِنِّي أَسْكُنُ الْبَادِيَةَ فَعَلِّمْنِي جَوَامِعَ الْكَلَامِ، فَقَالَ: آمُرُكَ أَنْ لَا تَغْضَبَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْأَعْرَابِيُّ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّىٰ رَجَعَ الرَّجُلُ إِلَىٰ نَفْسِهِ فَقَالَ: لَا أَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هٰذَا، مَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بِالْخَيْرِ. قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَقُولُ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْغَضَبِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَيَقْذِفُ الْمُحْصَنَةَ.

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا میں ایک مرد صحرانشین ہوں۔ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرنا۔ اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا حضرت نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا کیونکہ حضرت نے مجھے امر نیک کا حکم دیا ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو غصہ ور ہوتا ہے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو اور وہ زنِ عفیفہ پر تہمت لگاتا ہے

٥ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے تاکہ میں اس پر کاربند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر، راوی نے پھر وہی سوال کیا حضرت نے تین بار پھر یہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصہ کو روکے گا تو اللہ اس کی شرمگاہ کی پردہ پوشی کرے گا

٧ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ فِيمَا نَاجَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَىٰ عليه السلام: يَا مُوسَىٰ أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَّكْتُكَ عَلَيْهِ أَكُفَّ عَنْكَ غَضَبِي.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصہ کو روکو

اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے تاکہ میں تم سے اپنا غصہ رد کروں۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي غَضَبِكَ أَذْكُرْكَ فِي غَضَبِي لَا أَمْحَقْكَ فِيمَنْ أَمْحَقُ وَارْضَ بِي مُنْتَصِراً فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میں نے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور تیری یاد محو نہ کروں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۹ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا ظُلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۹۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اور زیادہ ہے جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۱۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوباً : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ أَذْكُرْكَ عِنْدَ غَضَبِي ، فَلَا أَمْحَقُكَ فِيمَنْ أَمْحَقُ ، وَإِذَا ظُلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ ، فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے سنا کہ توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد کر میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور جب غصہ والوں کو نظر انداز کروں گا تو تیرے ساتھ ایسا نہ کروں گا، جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام بہ نسبت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۱ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ : يَارَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي . قَالَ : اذْهَبْ وَلَاتَغْضَبْ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : قَدِ اكْتَفَيْتُ بِذَاكَ ، فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا بَيْنَ قَوْمِهِ حَرْبٌ قَدْقَامُوا صُفُوفاً وَلَبِسُوا السِّلَاحَ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ لَبِسَ سِلَاحَهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : «لَاتَغْضَبْ» فَرَمَى السِّلَاحَ ، ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَاهٰؤُلَاءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْقَتْلٍ أَوْضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ أَثَرٌ فَعَلَيَّ فِي مَالِي أَنَا أُوفِيكُمُوهُ فَقَالَ الْقَوْمُ : فَمَا كَانَ فَهُوَلَكُمْ ، نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكُمْ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ وَذَهَبَ الْغَضَبُ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔ فرمایا جاؤ اور غصہ نہ کرو اس نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ اس کی قوم آمادۂ جنگ ہے صف بندی ہو چکی ہے اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے اور ان کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ غصہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن کے ہتھیار کھول ڈالے اور ان لوگوں کے پاس آیا جن سے دشمنی تھی اور ان سے کہا۔ لوگو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے جس کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے دیت دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہوگا میں خود یہ وعدہ وفا کروں گا انھوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو وہ تمہارے ہی پاس رہے ہم تم سے زیادہ یہ جوانمردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہوگئی اور غصہ دور ہو گیا۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : إِنَّ هَذَا الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تُوقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا غَضِبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَ دَخَلَ الشَّيْطَانُ فِيهِ ، فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزَمِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رِجْزَ الشَّيْطَانِ لَيَذْهَبُ عَنْهُ عِنْدَ ذَلِكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ وغضب ایک شیطانی شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ بھڑکا دیتا جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور شیطانی وسوسے انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطانی وسوسوں سے ڈرتا ہے اس کو چاہیئے کہ زمین گیر ہو جائے یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اس صورت میں وسواس شیطانی اس سے دور ہو جائیں گے۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ علیہ السلام : الْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ الْحَكِيمِ ، وَقَالَ : مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا وہ اپنی عقل پر قابو نہیں رکھتا۔

١٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَفَّ نَفْسَهُ عَنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے نفس کو نہیں روکتا، خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کریگا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے خدا روز قیامت اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ و غضب کو لوگوں سے روکتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

دوسو پچاسواں باب

حسد

(بَابُ الْحَسَدِ) ۲۵۰

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِي بِأَيِّ بَادِرَةٍ فَيَكْفُرُ وَإِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کہ جلدی میں (بے فکرانہ طور پر) ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر خاک کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللهَ وَلَا يَحْسُدْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً ، إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ شَرَايِعِهِ السَّيْحُ فِي الْبِلَادِ ، فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَيْحِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَكَانَ كَثِيرَ اللُّزُومِ لِعِيسَى عليه السلام ، فَلَمَّا انْتَهَى عِيسَى إِلَى الْبَحْرِ قَالَ : بِسْمِ اللهِ بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى ظَهْرِ الْمَاءِ فَقَالَ الرَّجُلُ الْقَصِيرُ حِينَ نَظَرَ إِلَى عِيسَى عليه السلام جَازَهُ : بِسْمِ اللهِ ، بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى الْمَاءِ وَلَحِقَ بِعِيسَى عليه السلام ، فَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِنَفْسِهِ فَقَالَ : هٰذَا عِيسَى رُوحُ اللهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ ، فَمَا فَضْلُهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : فَرُمِسَ فِي الْمَاءِ فَاسْتَغَاثَ بِعِيسَى فَتَنَاوَلَهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا رُوحُ اللهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ عُجْبٌ ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى : لَقَدْ وَضَعْتَ نَفْسَكَ فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ فِيهِ فَمَقَتَكَ اللهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَتُبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قُلْتَ ، قَالَ : فَتَابَ الرَّجُلُ وَعَادَ إِلَى مَرْتَبَتِهِ الَّتِي وَضَعَهُ اللهُ فِيهَا ، فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا يَحْسُدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضاً .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سُنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرنا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے تو ان کے اصحاب میں سے ایک کوتاہ قد ان کے ساتھ چلا یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چلنے لگے۔ مرد کوتاہ قد نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی پورے یقین کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جا ملا۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی۔ کہنے لگا جس طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہٰذا ان کو مجھ پر کیا فضیلت، یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپؑ نے اس کو پانی سے نکالا اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا جس طرح عیسیٰ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تو اہل نہیں۔ اس لئے خدا تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر، چنانچہ اس نے توبہ کی خدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كَادَ الفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْراً وَ كَادَ الحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا، قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے (جو احتیاج خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو) اور قریب ہے کہ حسد قضا و قدر کو قوی کرے یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : آفَةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَالْعُجْبُ وَالْفَخْرُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غرور ہے اور فخر ہے۔

٦ - يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسِدَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتُهُمْ مِنْ فَضْلِي وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى ذَلِكَ وَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ، فَإِنَّ الْحَاسِدَ سَاخِطٌ لِنِعَمِي، صَادٌّ لِقَسْمِيَ الَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَمَنْ يَكُ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے فرزند عمران میں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیونکہ حاسد میری نعمت پر غصہ کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے اس تقسیم کو جو میں نے اپنے بندوں میں کی ہے ایسا شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغْبِطُ وَلَا يَحْسِدُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسِدُ وَلَا يَغْبِطُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہیں کرتا (غبطہ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے کہ جس طرح اسے دی ہے مجھے بھی دے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے۔)

دوسواکیاونواں باب

عصبیّت

(بَابُ الْعَصَبِيَّةِ) ۲۵۱

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تُعُصِّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب (بے جا طرفداری) یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا تو ایمان کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تُعُصِّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۲- ترجمہ اوپر گزرا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ عَصَبِيَّةٍ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَعْرَابِ الْجَاهِلِيَّةِ.

۳- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعصب ہوگا خدا اسے جاہل عربوں کے ساتھ محشور کرے گا۔

٤ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حَضْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ عَصَبَهُ اللَّهُ بِعِصَابَةٍ مِنْ نَارٍ.

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی کی بیجا طرفداری کر کے اسے بڑھانا چاہتا ہے تو اللہ اس طرفداری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

۵ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ حَمِيَّةٌ غَيْرَ حَمِيَّةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ـ وَذٰلِكَ حِينَ أَسْلَمَ ـ غَضَباً لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ فِي حَدِيثِ السَّلَا الَّذِي أُلْقِيَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ.

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخل جنت نہیں کیا مگر اس طرف داری نے جس کا ظہور حمزہ بن عبد المطلب سے حمایتِ نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرفداری اس وقت عمل میں آئی جب مسجد الحرام میں آنحضرتؐ پر کافروں نے وقتِ نماز آپ پر اوجھڑی پھینکی تھی۔

۶ ۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانُوا يَحْسَبُونَ أَنَّ إِبْلِيسَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَاسْتَخْرَجَ مَا فِي نَفْسِهِ بِالْحَمِيَّةِ وَالْغَضَبِ فَقَالَ: «خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ».

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الٰہی میں تھا کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانیٔ رب اور اپنے نفس کی بیجا طرفداری کا جذبہ اس کے اندر تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔

۷ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ علیہما السلام عَنِ الْعَصَبِيَّةِ، فَقَالَ: الْعَصَبِيَّةُ الَّتِي يَأْثَمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا أَنْ يَرَى الرَّجُلُ شِرَارَ قَوْمِهِ خَيْراً مِنْ خِيَارِ قَوْمٍ آخَرِينَ وَلَيْسَ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

۷۔ زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصبیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا عصبیت یہ ہے کہ اس سے صاحبِ عصبیت گنہگار قرار پائے بایں طور کہ اپنی قوم کے شریر ترین آدمی کو دوسری قوم کے نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصبیت نہیں۔ بلکہ ازراہ تعصب اپنی قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

دوسو باون واں باب

تکبر

(بَابُ الْكِبْرِ) ۲۵۲

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ حَكِيمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَدْنَى الْإِلْحَادِ، فَقَالَ: إِنَّ الْكِبْرَ أَدْنَاهُ.

۱۔ حکیم سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم الحاد کے متعلق۔ فرمایا اس کا پست درجہ تکبر ہے۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ النَّاسِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ، وَالْكِبْرُ رِدَاءُ اللَّهِ، فَمَنْ نَازَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا سَفَالًا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَسَوْدَاءُ تَلْقُطُ السِّرْقِينَ فَقِيلَ لَهَا: تَنَحَّيْ عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَتْ: إِنَّ الطَّرِيقَ لَمُعْرَضٌ فَهَمَّ بِهَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تکبر بد آدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور تکبر ردائے الٰہی ہے اس بارے میں جو خدا سے نزاع کرے گا خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا رسول اللہ مدینہ کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے ایک حبشی عورت راستے میں گوبر اٹھا رہی تھی اس سے کہا کہ رسول اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے ایک شخص نے چاہا کہ اسے راستہ سے ہٹا دے۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہ کبر پسند ہے (یعنی اگر جبراً ہٹاؤ گے تو یہ ناسزا الفاظ استعمال کرے گی۔)

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعِزُّ رِدَاءُ اللَّهِ، وَالْكِبْرُ إِزَارُهُ، فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهُ أَكَبَّهُ اللَّهُ فِي جَهَنَّمَ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عزت اللہ کی رداء ہے اور کبر اس کی

ازار ہے لیں جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ کرے گا خدا اس کو اوندھے منہ جہنم میں داخل کر دے گا۔

٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ، عن ثعلبة ، عن معمر بن عمر ابن عطاء ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الكبر رداء الله والمتكبّر ينازع الله رداءه .

۴ - فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے اور متکبر اور خود اپنے اس بارے میں خدا سے نزاع کرتا ہے

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن محمّد بن عليّ ، عن أبي جميلة ، عن ليث المراديّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام : قال: الكبر رداء الله فمن نازع الله شيئاً من ذلك أكبّه الله في النار .

۵ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا خدا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

٦ ـ عنه ، عن أبيه ، عن القاسم بن عروة ، عن عبدالله بن بكير ، عن زرارة ، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام قالا : لا يدخل الجنّة من في قلبه مثقال ذرّة من كبر .

۶ - فرمایا حضرت ابوجعفر و ابوعبداللہ علیہما السلام نے کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لا يدخل الجنّة من كان في قلبه مثقال حبّة من خردل من الكبر ، قال : فاسترجعت ، فقال : ما لك تسترجع ؟ قلت : لما سمعت منك ، فقال: ليس حيث تذهب ، إنّما أعني الجحود ، إنّما هو الجحود .

۷ - امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا راوی کہتا ہے میں نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا فرمایا یہ کیوں کہا میں نے کہا آپ سے یہ سن کر فرمایا۔ ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

٨ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أيّوب بن الحرّ ، عن عبدالأعلى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الكبر أن تغمص النّاس وتسفه الحقّ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سب سے بدتر تکبر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو بیوقوفی سے نسبت دے

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْظَمَ الْكِبْرِ غَمْصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا غَمْصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعَنُ عَلَىٰ أَهْلِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ نَازَعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے بڑا تکبر ہے غمص الخلق اور سفہ الحق۔ میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ امام نے فرمایا حق بات کہے، نہ پہچاننا، اہل حق پر طعن کرنا جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی ردا کے بارے میں۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِياً لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ : سَقَرُ ؛ شَكَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ ، وَسَأَلَهُ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ أَنْ يَتَنَفَّسَ فَتَنَفَّسَ فَأَحْرَقَ جَهَنَّمَ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک وادی ہے متکبرین کے لئے جس کا نام سقر ہے اللہ سے اس نے اپنی حرارت کو بیان کر کے سانس لینے کی اجازت چاہی، اجازت ملنے پر اس نے سانس لی تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَخِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي صُوَرِ الذَّرِّ ، يَتَوَطَّأُهُمُ النَّاسُ حَتَّىٰ يَفْرُغَ اللهُ مِنَ الْحِسَابِ .

۱۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا متکبر لوگ روز قیامت چیونٹیوں کی صورت میں بنا دیے جائیں گے لوگ حساب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْكِبْرُ ؟ فَقَالَ : أَعْظَمُ الْكِبْرِ أَنْ تُسَفِّهَ الْحَقَّ وَتَغْمِصَ النَّاسَ ، قُلْتُ : وَمَا سَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعَنُ عَلَىٰ أَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا اعظم کبر یہ ہے کہ حق کو سفاہت بتایا جائے

اور لوگوں کو احمق سمجھا جائے۔ راوی نے پوچھا سفہ الحق کیا ہے فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّنِي آكُلُ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَأَشَمُّ الرِّيحَ الطَّيِّبَةَ وَأَرْكَبُ الدَّابَّةَ الْفَارِهَةَ وَيَتْبَعُنِي الْغُلَامُ فَتَرَى فِي هٰذَا شَيْئاً مِنَ التَّجَبُّرِ فَلَا أَفْعَلَهُ ؟ فَأَطْرَقَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا الْجَبَّارُ الْمَلْعُونُ مَنْ غَمَصَ النَّاسَ وَجَهِلَ الْحَقَّ ، قَالَ عُمَرُ : فَقُلْتُ : أَمَّا الْحَقُّ فَلَا أَجْهَلُهُ وَالْغَمْصُ لَا أَدْرِي مَا هُوَ ؟ قَالَ : مَنْ حَقَّرَ النَّاسَ وَتَجَبَّرَ عَلَيْهِمْ فَذٰلِكَ الْجَبَّارُ .

۱۳۔ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں اچھا کھانا کھاتا ہوں اچھی خوشبو سونگھتا ہوں اچھے گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تکبر کی ہے کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر فرمایا۔ جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے اور حق سے انکار کرے۔ راوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ غمص کیا ہے۔ فرمایا جو لوگوں کو حقیر جانے اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ جَبَّارٌ وَمُقِلٌّ مُخْتَالٌ .

۱۴۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اوّل بوڑھا زناکار، دوسرے ظالم بادشاہ، تیسرے فقیر متکبر۔

۱۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ عليه السلام دَخَلَهُ عِزُّ الْمُلْكِ ، فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ ، فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ : يَا يُوسُفُ ابْسُطْ رَاحَتَكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ ، فَصَارَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ ، فَقَالَ يُوسُفُ : يَا جَبْرَئِيلُ مَا هٰذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَاحَتِي ؟ فَقَالَ : نُزِعَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ عَقِبِكَ عُقُوبَةً لِمَا لَمْ تَنْزِلْ إِلَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَقِبِكَ نَبِيٌّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے تو عزت ملوکیت

کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے نہ اُترے۔ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے یوسفؑ اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے اُفق آسمان روشن ہوگیا۔ یوسفؑ نے پوچھا اے جبرئیل یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکل گئی کیونکہ تم یعقوبؑ کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اُترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول شرح اصول کافی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تخت سے نہ اترنا از راہِ تکبّر یا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی غرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی ذواتِ مقدسہ ایسی باتوں سے دور ہے۔ بلکہ مصر کے شاہانہ قواعد کی رو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لیے تخت سے اترنا عوام الناس کی نظر میں باعثِ ذلت و توہین تھا لہٰذا یوسف علیہ السلام نے مُلکی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصولِ سیاست کو برقرار رکھنا تھا مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پر تھی لہٰذا یہ فعل ترک اولیٰ میں تھا اور چونکہ انبیاء سے ترکِ اولیٰ پر بھی مواخذہ ہوجاتا ہے لہٰذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو تکبّر نہیں کہا جاسکتا۔ تکبّر سے مشابہ ہوسکتا ہے۔ اپنے مصالح کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترکِ اولیٰ ہوا تو ان کو جنّت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَامِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي رَأْسِهِ حَكَمَةٌ وَمَلَكٌ يُمْسِكُهَا ، فَإِذَا تَكَبَّرَ قَالَ لَهُ : اتَّضِعْ وَضَعَكَ اللهُ فَلَا يَزَالُ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَصْغَرَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ ثُمَّ قَالَ لَهُ : انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللهُ فَلَا يَزَالُ أَصْغَرَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَرْفَعَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ .

١٦۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لگام ہوتی ہے جس کو فرشتہ پکڑے رہتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے جو کوئی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا قرار پاتا ہے اور جو متواضع ہوتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے پھر کہتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کرتا ہے۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنِ النَّهْدِيِّ ؛ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُنْذِرِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامِنْ أَحَدٍ يَتِيهُ إِلَّا

مِنْ ذِلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفْسِهِ ؛ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِذِلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ .

۱۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس ذلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنے نفس میں ذلت محسوس کرتا ہے۔

دوسو ترپنواں باب

عُجب

(بَابُ الْعُجْبِ) ۲۵۳

۱ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَّارٍ ، يَرْفَعُهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَلِمَ أَنَّ الذَّنْبَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا ابْتُلِيَ مُؤْمِنٌ بِذَنْبٍ أَبَداً .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ جانتا ہے کہ مومن کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے اگر ایسا نہ ہوتو مومن گناہ میں کبھی مبتلا نہ ہو۔

۲ ــ عَنْهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ دَخَلَهُ الْعُجْبُ هَلَكَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہوگیا۔

۳ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعُجْبِ الَّذِي يُفْسِدُ الْعَمَلَ ، فَقَالَ : الْعُجْبُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يُزَيَّنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَرَاهُ حَسَناً فَيُعْجِبُهُ وَ يَحْسَبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعاً وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيهِ الْمَنُّ .

۳۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے عُجب کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عُجب کے درجات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے بُرے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے دوسرے یہ کہ عبادت کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَنْدَمُ عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسُرُّهُ ذٰلِكَ فَيَتَرَاخىٰ عَنْ حَالِهِ تِلْكَ فَلَأَنْ يَكُونَ عَلىٰ حَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا دَخَلَ فِيهِ .

۴۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہوتا ہے پھر کوئی اور عمل کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے پس اگر وہ اپنے سے پہلے والی ندامت والے حال پر باقی رہتا تو اس موجودہ حال سے بہتر ہوتا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : أَتَىٰ عَالِمٌ عَابِداً فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ صَلَاتُكَ ؟ فَقَالَ : مِثْلِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَاتِهِ ؟ ! وَ أَنَا أَعْبُدُ اللهَ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا ، قَالَ : فَكَيْفَ بُكَاؤُكَ ؟ قَالَ : أَبْكِي حَتَّىٰ تَجْرِي دُمُوعِي ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ : فَإِنَّ ضَحِكَكَ وَأَنْتَ خَائِفٌ أَفْضَلُ مِنْ بُكَائِكَ وَأَنْتَ مُدِلٌّ ، إِنَّ الْمُدِلَّ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ .

۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا آپ کی نماز کا کیا حال ہے اس نے کہا مجھ جیسے کی نماز کا کیا پوچھنا میں اللہ کی عبادت اس اس طرح کرتا ہوں۔ پوچھا بکا کا کیا حال ہے اس نے کہا کہ آنسوؤں سے روتا ہوں عالم نے کہا تمہارا ہنسنا ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بکا سے۔ درآنحالیکہ تم مسرور اور خود پسند ہو۔ یہ تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو اوپر نہ جانے دے گی۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ الْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَالْفَاسِقُ صِدِّيقٌ وَالْعَابِدُ فَاسِقٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْعَابِدُ الْمَسْجِدَ مُدِلّاً بِعِبَادَتِهِ يُدِلُّ بِهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذٰلِكَ وَ تَكُونُ فِكْرَةُ الْفَاسِقِ فِي التَّنَدُّمِ عَلىٰ فِسْقِهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا صَنَعَ مِنَ الذُّنُوبِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق، وہ عباد کرکے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق پر نادم تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے متعلق خدا سے استغفار کیا۔

۷ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَهُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شِبْهُ الْعُجْبِ بِهِ ؟ فَقَالَ : هُوَ فِي حَالِهِ الْأُولَىٰ وَهُوَ خَائِفٌ أَحْسَنُ حَالاً مِنْهُ فِي حَالِ عُجْبِهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص ایک کام کرتا ہے در آنحالیکہ وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت نے فرمایا اس کی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : بَيْنَمَا مُوسَىٰ عليه السلام جَالِساً إِذْ أَقْبَلَ إِبْلِيسُ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ ذُو أَلْوَانٍ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مُوسَىٰ عليه السلام خَلَعَ الْبُرْنُسَ وَقَامَ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا إِبْلِيسُ ، قَالَ : أَنْتَ فَلَا قَرَّبَ اللهُ دَارَكَ قَالَ : إِنِّي إِنَّمَا جِئْتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ عليه السلام : فَمَا هٰذَا الْبُرْنُسُ ؟ قَالَ : بِهِ أَخْتَطِفُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ ، فَقَالَ مُوسَىٰ : فَأَخْبِرْنِي بِالذَّنْبِ الَّذِي إِذَا أَذْنَبَهُ ابْنُ آدَمَ اسْتَحْوَذْتَ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَاسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَصَغُرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ .

وَقَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِدَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ وَأَنْذِرِ الصِّدِّيقِينَ قَالَ : كَيْفَ أُبَشِّرُ الْمُذْنِبِينَ وَأُنْذِرُ الصِّدِّيقِينَ ؟ قَالَ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ أَنِّي أَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَأَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ وَأَنْذِرِ الصِّدِّيقِينَ أَلَّا يُعْجَبُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصِبُهُ لِلْحِسَابِ إِلَّا هَلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے کہ ابلیس ایک الوان رنگ برنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتاری اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا

ابلیس، فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا بسبب آپ کی قربت کے جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰ نے کہا یہ ٹوپی کیسی ہے اس نے کہا میں اس سے بنی آدم کے قلوب اُچک لیتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے کہا وہ گناہ بتا جسے آدمی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ عمل کرکے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ .. داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقوں کو ڈراؤ، انھوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو میں توبہ کا قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کا بخشنے والا اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں کیونکہ جس کو میں روز حساب پکڑوں گا وہ ہلاک ہو جائے گا

دوسو چونواں باب

محبت دُنیا اور اس کی حرص

((بابُ)) ۲۵۴

☆(حُبّ الدُّنيا وَالحِرصِ عَلَيها)☆

۱۔ عَلِيُّ بنُ إبراهيمَ، عَن أبيهِ، عَنِ ابنِ أبي عُمَيرٍ، عَن دُرُستَ بنِ أبي مَنصورٍ، عَن رَجُلٍ، عَن أبي عَبدِاللهِ عليه السلام، وَهِشامٍ، عَن أبي عَبدِاللهِ عليه السلام قالَ: رَأسُ كُلِّ خَطيئَةٍ حُبُّ الدُّنيا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حُبِ دنیا ہے

۲۔ عَلِيٌّ، عَن أبيهِ، عَنِ ابنِ فَضّالٍ، عَنِ ابنِ بُكَيرٍ، عَن حَمّادِ بنِ بَشيرٍ قالَ: سَمِعتُ أبا عَبدِاللهِ عليه السلام يَقولُ: ما ذِئبانِ ضارِيانِ في غَنَمٍ قَد فارَقَها رِعاؤُها، أحَدُهُما في أوَّلِها وَالآخَرُ في آخِرِها بِأفسَدَ فيها مِن حُبِّ المالِ وَالشَّرَفِ في دينِ المُسلِمِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو بھوکے بھیڑیوں کا بکریوں کے ایک گلہ کے آگے پیچھے ہونا جس کا چرواہا اس دنیا سے جدا ہو گیا ہو اس سے زیادہ نقصان رساں دنیا کی محبت اور دین اسلام میں ریاست کی خواہش ہے

۳۔ عَنهُ، عَن أبيهِ، عَن عُثمانَ بنِ عيسىٰ، عَن أبي أيّوبَ، عَن مُحَمَّدِ بنِ مُسلِمٍ، عَن أبي جَعفَرٍ عليه السلام قالَ: ما ذِئبانِ ضارِيانِ في غَنَمٍ لَيسَ لَها راعٍ، هٰذا في أوَّلِها وَهٰذا في آخِرِها بِأسرَعَ فيها مِن حُبِّ

الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مالِ دنیا کی محبت اور دینِ اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے جو اس گلہ کے لیے ہو جس کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکاری بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُدِيرُ ابْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَثَمَ لَهُ عِنْدَ الْمَالِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولادِ آدم کا رُخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے درماندہ بنا دیتا ہے تو مال کے لیے اس کی کمین گاہوں میں بیٹھتا ہے پھر جب وہ محبتِ مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ لَمْ يَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسَرَاتٍ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ أَتْبَعَ بَصَرَهُ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ كَثُرَ هَمُّهُ وَلَمْ يَشْفِ غَيْظَهُ وَمَنْ لَمْ يَرَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةً إِلَّا فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصُرَ عَمَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیرِ الٰہی پر صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس مالِ دنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا غصہ فرو نہیں ہوتا اور جو خدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي وَكِيعٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ؛ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ .

۶۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دینار و درہم نے تم سے پہلوں کو بھی ہلاک

کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَثَلُ الْحَرِيصِ عَلَى الدُّنْيَا مَثَلُ دُودَةِ الْقَزِّ ، كُلَّمَا ازْدَادَتْ مِنَ الْقَزِّ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً . وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : أَغْنَى الْغِنَى مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحِرْصِ أَسِيراً ، وَ قَالَ : لَاتُشْعِرُوا قُلُوبَكُمُ الْاِشْتِغَالَ بِمَا قَدْ فَاتَ فَتَشْغَلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ لِمَا لَمْ يَأْتِ .

۷ ۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے کہ جس قدر اپنے اوپر تنتا جاتا ہے اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے اور حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہوا اور فرمایا اور جو چیز فوت ہو گئی لینے جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگائے تاکہ جو چیز ابھی نہیں آئی ہے اپنی توت فکر اس کے متعلق کھو بیٹھو یعنی کار آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ : سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ مِنْ بُغْضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ لِذَلِكَ لَشُعَباً كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شُعَبٌ فَأَوَّلُ مَا عُصِيَ اللَّهُ بِهِ الْكِبْرُ : مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ الْحِرْصُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَّاءَ عليهما السلام حِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمَا : « كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ » فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى ذُرِّيَّتِهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ ، وَ حُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْعُلُوِّ وَالثَّرْوَةِ ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَالدُّنْيَا دُنْيَاءَانِ دُنْيَا بَلَاغٍ وَدُنْيَا مَلْعُونَةٌ

۸ ۔ حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ پیش خدا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت کے بعد افضل عمل دنیا سے بغض رکھنا ہے کیونکہ اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں

سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز تکبر ہے جس کا اظہار ابلیس سے ہوا جبکہ اس نے سجدۂ آدم سے انکار کیا اور کافروں میں سے ہوگیا اس کے بعد حرص ہے اور وہ آدم و حوا کا ترک اولیٰ ہے۔ خدا نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس انھوں نے اس چیز کو اختیار کیا جس کی ان کو ضرورت نہیں تھی پس خدا نے قیامت تک کے لئے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا اس کے بعد حسد ہے اور وہ آدم کے بیٹے (قابیل) کا گناہ تھا جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ ان میں شاخیں پھوٹیں عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، ریاست کی محبت ، راحت کی محبت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت، یہ سب مل کر سات ہوگئیں اور یہ سب جمع ہو گئیں حب دنیا میں انبیاء اور علماء نے ان چیزوں کو پہچانتے ہوئے کہا ہے کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دنیا ادنیٰ اور پست ہے اور دنیا ملعونہ ہے۔

۹ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِي مُنَاجَاةِ مُوسَىٰ عليه السلام : يَامُوسَىٰ إِنَّ الدُّنْيَا دَارُ عُقُوبَةٍ، عَاقَبْتُ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَ جَعَلْتُهَا مَلْعُونَةً، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا لِي، يَامُوسَىٰ إِنَّ عِبَادِيَ الصَّالِحِينَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا بِقَدْرِ عِلْمِهِمْ وَ سَائِرُ الْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا بِقَدْرِ جَهْلِهِمْ وَمَا مِنْ أَحَدٍ عَظَّمَهَا فَقَرَّتْ عَيْنَاهُ فِيهَا وَلَمْ يُحَقِّرْهَا أَحَدٌ إِلَّا انْتَفَعَ بِهَا.

۹ - فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰ سے وقتِ مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے آدمؑ نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا۔ میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے فائدہ پایا۔

۱۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا، وَاحِدٌ فِي أَوَّلِهَا وَهٰذَا فِي آخِرِهَا بِأَفْسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۱۰ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے جس کا چرواہا اس سے جدا ہو گیا ہو اور ایک بھوکا بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُهَاجِرٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام عَلَى قَرْيَةٍ قَدْ مَاتَ أَهْلُهَا وَطَيْرُهَا وَدَوَابُّهَا فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَمُوتُوا إِلَّا بِسَخْطَةٍ وَلَوْ مَاتُوا مُتَفَرِّقِينَ لَتَدَافَنُوا، فَقَالَ الْحَوَارِيُّونَ: يَا رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ ! ادْعُ اللهَ أَنْ يُحْيِيَهُمْ لَنَا فَيُخْبِرُونَا مَا كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ فَنَجْتَنِبَهَا ، فَدَعَا عِيسَى عليه السلام رَبَّهُ فَنُودِيَ مِنَ الْجَوِّ أَنْ: نَادِهِمْ ، فَقَامَ عِيسَى عليه السلام بِاللَّيْلِ عَلَى شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: يَا أَهْلَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ فَأَجَابَهُ مِنْهُمْ مُجِيبٌ: لَبَّيْكَ يَا رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ ، فَقَالَ: وَيْحَكُمْ مَا كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالَ: عِبَادَةُ الطَّاغُوتِ وَحُبُّ الدُّنْيَا مَعَ خَوْفٍ قَلِيلٍ وَأَمَلٍ بَعِيدٍ وَغَفْلَةٍ فِي لَهْوٍ وَلَعِبٍ ، فَقَالَ: كَيْفَ كَانَ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيَا ؟ قَالَ: كَحُبِّ الصَّبِيِّ لِأُمِّهِ ، إِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْنَا فَرِحْنَا وَسُرِرْنَا وَإِذَا أَدْبَرَتْ عَنَّا بَكَيْنَا وَحَزِنَّا، قَالَ: كَيْفَ كَانَتْ عِبَادَتُكُمْ لِلطَّاغُوتِ؟ قَالَ: الطَّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعَاصِي، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِكُمْ ؟ قَالَ: بِتْنَا لَيْلَةً فِي عَافِيَةٍ وَأَصْبَحْنَا فِي الْهَاوِيَةِ ، فَقَالَ: وَمَا الْهَاوِيَةُ ؟ فَقَالَ: سِجِّينٌ قَالَ: وَمَا سِجِّينٌ ؟ قَالَ: جِبَالٌ مِنْ جَمْرٍ تُوقَدُ عَلَيْنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: فَمَا قُلْتُمْ وَمَا قِيلَ لَكُمْ ؟ قَالَ: قُلْنَا رُدَّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَنَزْهَدَ فِيهَا قِيلَ لَنَا كَذَبْتُمْ ، قَالَ: وَيْحَكَ كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْنِي غَيْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ ؟ قَالَ: يَا رُوحَ اللهِ إِنَّهُمْ مُلْجَمُونَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ بِأَيْدِي مَلَائِكَةٍ غِلَاظٍ شِدَادٍ وَإِنِّي كُنْتُ فِيهِمْ وَلَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ الْعَذَابُ عَمَّنِي مَعَهُمْ فَأَنَا مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ لَا أَدْرِي أُكَبْكَبُ فِيهَا أَمْ أَنْجُو مِنْهَا ، فَالْتَفَتَ عِيسَى عليه السلام إِلَى الْحَوَارِيِّينَ فَقَالَ: يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ أَكْلُ الْخُبْزِ الْيَابِسِ بِالْمِلْحِ الْجَرِيشِ وَالنَّوْمُ عَلَى الْمَزَابِلِ خَيْرٌ كَثِيرٌ مَعَ عَافِيَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گزرے جس کے باشندے، پرندے اور چوپائے مرگئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الٰہی سے مرے ہیں اگر جدا جدا مرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، خدا سے دعا کیجئے کہ آلوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اُفق سے آواز آئی کہ ان کو پکارو حضرت عیسیٰؑ رات کے وقت ایک ٹیلہ پر گئے اور فرمایا۔ اے گاؤں کے رہنے والو ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ لبیک اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، فرمایا وائے ہو تم پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی اور دنیا کی محبت میں خوف خدا بہت کم رہا تھا اور امیدیں طولانی ہوگئی تھیں اور لہو لعب میں دن گزارتے تھے فرمایا حب دنیا کس حد تک تھی اس نے کہا جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم سوتے اور رنجیدہ ہوتے

فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عافیت سے تھے اور صبح کو جہنم رسید ہوئے۔ پوچھا ہادیہ کیا ہے اس نے کہا سجین، پوچھا سجین کیا ہے اس نے کہا وہ چنگاریوں کے پہاڑ ہیں جو قیامت تک بھڑکتے رہیں گے اور اسکے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم جھوٹے ہو۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر، تیرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا اس نے کہا اے روح اللہ ان کے دہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا پجاری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں بھی اس لئے لپیٹ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ گیا اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارے لٹکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا بچ جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیائے خدا سوکھی روٹی بدمزہ نمک سے کھانا اور کوڑے گھر پہ سونا بہتر ہے دنیا و آخرت کی عافیت کے لئے۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا فَتَحَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بَاباً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحِرْصِ مِثْلَهُ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جس امر دنیا کا دروازہ کھولا ہے اس پر اسی طرح حرص کا دروازہ کھول دیا ہے۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ، وَيْلَكُمْ عُلَمَاءَ سَوْءٍ، الْأَجْرَ تَأْخُذُونَ، وَالْعَمَلَ تُضَيِّعُونَ، يُوشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَهُ وَ يُوشِكُ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ، كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَ مَا يَضُرُّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو حالانکہ اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں۔ حالانکہ وہاں بے عمل کو کوئی رزق نہیں دیا جاتا وائے ہو تم پر، اے علمائے سو تم اجر چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو ـــــــــ

ـــــــــ قریب ہے کہ صاحب عمل کا عمل قبول کیا جائے اور قریب ہے تم دنیا کی تنگی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ

کیا حال ہوگا ان اہل علم کا جنھیں آخرت کی طرف جانا چاہیئے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہیں جو چیز ان کے لئے محبوب ہے وہ نفع والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ـ فِيمَا أَعْلَمُ ـ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَهُمَّهُ إِلاَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم و شرمگاہ کے سوا فکر آخرت کرتا ہی نہیں۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ وَعَبْدِالْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَالدُّنْيَا أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللهُ تَعَالَى الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنَلْ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ مَا قَسَمَ اللهُ لَهُ وَ مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے اللہ فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو پراگندہ کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَثُرَ اشْتِبَاكُهُ بِالدُّنْيَا كَانَ أَشَدَّ لِحَسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے دنیا سے جانے کا غم اسے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِالدُّنْيَا تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ : هَمٍّ لَا يَفْنَى ، وَأَمَلٍ لَا يُدْرَكُ ، وَرَجَاءٍ لَا يُنَالُ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو پا تا نہیں امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

دوسو پچپن واں باب

طمع

(بَابُ الطَّمَعِ) ۲۵۵

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راغب ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، بَلَغَ بِهِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ طَمَعٌ يَقُودُهُ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۲۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جائے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے سب سے برا وہ بندہ ہے جس کی قائد طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کرے۔

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن بعض أصحابنا ، عن عليّ بن سليمان بن رشيد ، عن موسى بن سلام ، عن سعدان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : [ما] الّذي يثبت الإيمان في العبد؟ قال : الورع ، والّذي يخرجه منه ؟ قال : الطمع .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز۔ میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا طمع۔

دوسو چھپّن واں باب
خرق

(باب الخرق) ۲۵۶

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عمّن حدّثه ، عن محمّد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من قسم له الخرق حجب عنه الإيمان

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے ایمان اس سے پوشیدہ ہے۔

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن النعمان ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : لو كان الخرق خلقاً يرى ما كان شيء ممّا خلق الله أقبح منه .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسولِ خدا نے اگر ناہمواری افعال آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی تو اس سے زیادہ بدصورت کوئی دوسری شکل نہ ہوتی۔

دوسو ستاون واں باب
سوءِ خلق

(باب سوء الخلق) ۲۵۷

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله

عليه السلام قَالَ: إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بدخلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی جیسے سرکہ شہد کو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصَاحِبِ الْخُلُقِ السَّيِّيءِ بِالتَّوْبَةِ قِيلَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ إِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ أَعْظَمَ مِنْهُ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا نے انکار کیا ہے صاحب خلق سوء کی توبہ قبول کرنے سے کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بدخلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ عَذَّبَ نَفْسَهُ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں اس کا نفس عذاب میں ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ: الْخُلُقُ السَّيِّيءُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بدخلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

دوسو اٹھاون واں باب

سفہ (جلد مشتعل ہوجانا، گالیاں دینا اور تند مزاجی ظاہر کرنا)

(بَابُ السَّفَهِ) ۲۵۸

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ السَّفَهَ خُلُقٌ لَئِيمٌ ، يَسْتَطِيلُ عَلَى مَنْ [هُوَ] دُونَهُ وَيَخْضَعُ لِمَنْ [هُوَ] فَوْقَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ سفہ عادت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے پست پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُسَفِّهُوا فَإِنَّ أَئِمَّتَكُمْ لَيْسُوا بِسُفَهَاءَ .

وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كَافَأَ السَّفِيهَ بِالسَّفَهِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا أُتِيَ إِلَيْهِ حَيْثُ احْتَذَى مِثَالَهُ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیونکہ تمہارے آئمہ سبک سر اور احمق نہ تھے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو احمق کو حماقت سے بدلہ دے گا تو وہ راضی ہوا اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ فَقَالَ : الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ ، وَوِزْرُهُ وَوِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ .

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے ان میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبْغَضَ خَلْقِ اللهِ عَبْدٌ اتَّقَى النَّاسُ لِسَانَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں۔

دوسوانسٹھواں باب

بذاء (زبان درازی)

٥(بَابُ ٱلْبَذَآءِ) ۲۵۹

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: [إِنَّ] مِنْ عَلَامَاتِ شِرْكِ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَحَّاشاً، لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا یہ ہے کہ وہ بدگو ہے اور گفتگو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ زنا زادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ، قَلِيلِ الْحَيَاءِ، لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ إِنْ فَتَّشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَفِي النَّاسِ شِرْكُ شَيْطَانٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ» وَعِدْهُمْ

قَالَ : وَسَأَلَ رَجُلٌ فَقِيهاً : هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي مَا قِيلَ لَهُ ؟ قَالَ : مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْتِمُهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَتْرُكُونَهُ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بدگو، بدزبان اور کم حیا والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کرو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ یا تو زنا زادہ ہے یا اس کے نطفہ میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھا سورۂ بنی اسرائیل خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن تیرے پیروی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے فرمایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گالیاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گالیاں دیں گے تو یہی ان کا لاابالی پن ہے کہ اپنے کہنے کی پرواہ نہ دوسروں کے کہنے کی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ .

۴۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ برا کہنے کی پروا کرے اور نہ برا سننے کی۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام صَدِيقٌ لَا يَكَادُ يُفَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَاناً فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَهُ فِي الْحَذَّائِينَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ سِنْدِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا الْتَفَتَ الرَّجُلُ يُرِيدُ غُلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرَهُ فَلَمَّا نَظَرَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ : يَا ابْنَ الْفَاعِلَةِ أَيْنَ كُنْتَ ؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا جَبْهَةَ نَفْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ تَقْذِفُ أُمَّهُ ؟ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَرَعاً فَإِذَا لَيْسَ لَكَ وَرَعٌ ، فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُمَّهُ سِنْدِيَّةٌ مُشْرِكَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً ، تَنَحَّ عَنِّي ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى فَرَّقَ الْمَوْتُ بَيْنَهُمَا .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً يَحْتَجِزُونَ بِهِ مِنَ الزِّنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا ایک روز حضرت کے ساتھ کفش دوزوں کی طرف سے گزرا اس کا ایک غلام سندی پیچھے آرہا تھا اس

شخص نے تین بار مڑ مڑ کر اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا چوتھی بار دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا او زنا زادے تو کہاں تھا حضرت نے یہ سن کر ماتھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگاتا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کی ماں سندیہ مشرک تھی فرمایا تجھے کیا معلوم نہیں کہ ہر امت کا نکاح اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے مجھ سے دور ہو۔ راوی کہتا ہے تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر گروہ کا نکاح زنا سے روکتا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مِثَالاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ فَدَعَا اللهَ أَنْ يَرْزُقَهُ غُلَاماً ثَلَاثَ سِنِينَ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ اللهَ لَا يُجِيبُهُ قَالَ: يَا رَبِّ أَبَعِيدٌ أَنَا مِنْكَ فَلَا تَسْمَعُنِي أَمْ قَرِيبٌ أَنْتَ مِنِّي فَلَا تُجِيبُنِي قَالَ: فَأَتَاهُ آتٍ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ: إِنَّكَ تَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ ثَلَاثِ سِنِينَ بِلِسَانٍ بَذِيٍّ وَقَلْبٍ عَاتٍ غَيْرِ تَقِيٍّ وَنِيَّةٍ غَيْرِ صَادِقَةٍ، فَاقْلَعْ عَنْ بَذَائِكَ وَلْيَتَّقِ اللهَ قَلْبُكَ وَلْتَحْسُنْ نِيَّتُكَ، قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا اللهَ فَوُلِدَ لَهُ غُلَامٌ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی کہ تین سال کے اندر اس ایک لڑکا دے جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا تو کہنے لگا۔ اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے ناشائستہ زبان میں اور سرکش اور ناپرہیزگار دل سے اور جھوٹی نیت سے دعا کر رہا ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا پھر خدا سے دعا کی۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ.

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے اور یہ دوری جہنم کی طرف

لے جانے والی ہے۔

۹ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بدترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجالست مکروہ قرار پاتی ہے۔

۱۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ وَالسَّلَاطَةَ مِنَ النِّفَاقِ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھا بدگوئی اور زبان کی تیزی نفاق ہے۔

۱۱ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ وَالسَّائِلَ الْمُلْحِفَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو کو اور اس بھی سائل کو جو بغیر ضرورت کے پیچھے ہی پڑے رہیں۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَائِشَةَ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ ،

۱۲۔ فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جناب عائشہ سے ، اے عائشہ حد سے تجاوز کرنے والے کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو سب سے برا مجسمہ ہوتا۔

۱۳ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ مَنْ فَحَشَ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَزَعَ اللهُ مِنْهُ بَرَكَةَ رِزْقِهِ وَوَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَأَفْسَدَ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی دولت اٹھا لیتا ہے اور اس کا کام اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

۱۴ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلّى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَسّانٍ ، عَنْ سَماعَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدِئاً : يَا سَمَاعَةُ مَا هٰذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَمَّالِكَ ؟ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ فَحَّاشاً أَوْ صَخَّاباً أَوْ لَعَّاناً ، فَقُلْتُ : وَاللهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ ، إِنَّهُ ظَلَمَنِي ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَرْبَيْتَ عَلَيْهِ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَلاَ آمُرُ بِهِ شِيعَتِي ، اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَلاَ تَعُدْ ، قُلْتُ : أَسْتَغْفِرُ اللهَ ؛ وَلاَ أَعُودُ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے کلام کی ابتداء کر کے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شتربان کے درمیان یہ معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے اور زیادہ طعن کرنے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا یہ ہمارا طریقہ کار نہیں اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کرو اور پھر ایسا نہ کرنا۔ میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

دوسو ساٹھواں باب

وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

((بَابُ مَنْ يُتَّقَى شَرُّهُ)) ۲۶۰

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ ، فَقَامَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتِ الْبَيْتَ وَأَذِنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِلرَّجُلِ ، فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَبِشْرِهِ [إِلَيْهِ] يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَا أَنْتَ تَذْكُرُ هٰذَا الرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذْ أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَبِشْرِكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ ذٰلِكَ : إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ .

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ایک روز خانہ جناب عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بدآدمی ہے جناب عائشہ اٹھ کر اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلایا جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی کے ساتھ بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے لیے ایسا ایسا فرمایا تھا لیکن جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی سے بات چیت کی۔ فرمایا یہ بدترین

آدمی زبان دراز بدگو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بدزبانی سے اس کی ہم نشینی بری معلوم ہوتی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: شَرُّ النَّاسِ عِنْدَاللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ.

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

٣ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَنْ خَافَ النَّاسُ لِسَانَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: شَرُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ.

۴۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

دوسو اکسٹھواں باب

بغی (زیادہ روی)

(بَابُ الْبَغْيِ) ٢٦١

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَعْجَلَ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ.

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا ہے شر ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ إِبْلِيسُ لِجُنُودِهِ : أَلْقُوا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ ، فَإِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَاللهِ الشِّرْكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کر دو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

٣ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ أَنَّ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ : انْظُرْ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَّ بِكَلِمَةِ بَغْيٍ أَبَداً وَإِنْ أَعْجَبَتْكَ نَفْسُكَ وَعَشِيرَتُكَ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا کہ کبھی زبان سے سرکشی کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا نفس اور قبیلہ تمہیں تعجب میں ڈالے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ وَيَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللهِ عَنَاقُ بِنْتُ آدَمَ ، فَأَوَّلُ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اللهُ عَنَاقُ وَكَانَ مَجْلِسُهَا جَرِيباً فِي جَرِيبٍ وَكَانَ لَهَا عِشْرُونَ إِصْبَعاً فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ظُفْرَانِ مِثْلُ الْمِنْجَلَيْنِ فَسَلَّطَ اللهُ عَلَيْهَا أَسَداً كَالْفِيلِ وَذِئْباً كَالْبَعِيرِ وَنَسْراً مِثْلَ الْبَغْلِ ، فَقَتَلْنَهَا وَقَدْ قَتَلَ اللهُ الْجَبَابِرَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَآمَنِ مَا كَانُوا .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا اے لوگو بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچے جاتی ہے سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی وہ اتنی بھاری بھرکم تھی کہ کئی جریب زمین بیٹھنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں ہر انگلی میں دو ناخن تھے درانتی جیسے اللہ نے اس پر ہاتھی جیسے شیر کو اونٹ جیسے بھیڑیئے کو خچر جیسے گدھ کو مسلط کیا انھوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

دوسو باسٹھواں باب

کبر

(بَابُ الْفَخْرِ وَالْكِبْرِ) ۲۶۲

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، [illegible]

سالِم ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : عَجَباً لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُورِ ، الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً ثُمَّ هُوَ غَداً جِيفَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس متکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : آفَةُ الْحَسَبِ الْإِفْتِخَارُ وَ الْعُجْبُ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب کے لئے فخر اور گھمنڈ آفت ہے۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَنَا عُقْبَةُ بْنُ بَشِيرٍ الْأَسَدِيُّ وَأَنَا فِي الْحَسَبِ الضَّخْمِ مِنْ قَوْمِي قَالَ : فَقَالَ : مَا تَمُنُّ عَلَيْنَا بِحَسَبِكَ ؟ إِنَّ اللهَ رَفَعَ بِالْإِيمَانِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّونَهُ وَضِيعاً إِذَا كَانَ مُؤْمِناً وَ وَضَعَ بِالْكُفْرِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّونَهُ شَرِيفاً إِذَا كَانَ كَافِراً ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِالتَّقْوَى

۳۔ عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں اور بلحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں۔ حضرت نے فرمایا اس سے ہم پر کیا احسان جتاتا ہے جس مومن کو لوگ ذلیل جانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف سمجھتے تھے خدا نے اس کے کفر کے سبب ذلیل کیا سوائے تقویٰ کے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عِيسَى بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : عَجَباً لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ ، وَإِنَّمَا خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ جِيفَةً وَ هُوَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَدْرِي مَا يُصْنَعُ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھمنڈی متکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گزرے گی اسے وہ کیا جانے۔

۵ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَمَا إِنَّكَ عَاشِرُهُمْ فِي النَّارِ.

۵ـ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلاں بن فلاں ہوں یہاں تک کہ نو پشتوں کے نام گنائے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو ان کا دسواں فی النار ہے (وہ خود بھی کافر اور اپنے کافر اجداد پر فخر کر رہا تھا)۔

۶ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: آفَةُ الْحَسَبِ الْافْتِخَارُ.

۶ـ فرمایا رسول اللہ نے حسب نسب کی آفت فخر کرنا ہے۔

دوسوترسٹھواں باب
قساوت قلب

(بَابُ الْقَسْوَةِ) ۲۶۳

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ، قَالَ: فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام: يَا مُوسَى لَا تُطَوِّلْ فِي الدُّنْيَا أَمَلَكَ فَيَقْسُوَ قَلْبُكَ وَالْقَاسِي الْقَلْبِ مِنِّي بَعِيدٌ.

۱ـ امام نے فرمایا خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہے۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَبِيسٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا خَلَقَ اللهُ الْعَبْدَ فِي أَصْلِ الْخِلْقَةِ كَافِراً لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُحَبِّبَ اللهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ فَيَقْرُبَ مِنْهُ فَابْتَلَاهُ بِالْكِبْرِ وَالْجَبْرِيَّةِ فَقَسَا قَلْبُهُ وَسَاءَ خُلُقُهُ وَغَلُظَ وَجْهُهُ وَظَهَرَ فُحْشُهُ وَقَلَّ حَيَاؤُهُ

وَ كَشَفَ اللهُ سِتْرَهُ وَرَكِبَ الْمَحَارِمَ فَلَمْ يَنْزِعْ عَنْهَا ، ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ وَثَبَ عَلَى النَّاسِ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْخُصُومَاتِ ، فَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ وَاطْلُبُوهَا مِنْهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا۔ پس وہ نہیں مرتا ایک اللہ شر کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قریب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کرتا ہے تکبر و جبر پسندی میں لہذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے عادت خراب ہو جاتی ہے اور ترش رو بن جاتا ہے بدگوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور خدا اس کے بھید کھول دیتا ہے وہ محرمات بجا لاتا ہے وہ ان سے نکل نہیں پاتا اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب رہو۔

توضیح:- اس حدیث کے اس جملہ سے "جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا" یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مجازی صورت ہے بایں طور کہ خدا خلق کے وقت جانتا تھا کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں بمعنی تقدیر (اندازہ) اور بعض معنی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے اسی طرح شر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے بایں طور کہ خدا نے بداعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسی اس آیت میں حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، علم و اندازہ الٰہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر باختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع فعل سے پہلے جان لیتا ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَمَّتَانِ : لَمَّةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمَّةٌ مِنَ الْمَلَكِ ، فَلَمَّةُ الْمَلَكِ : الرِّقَّةُ وَالْفَهْمُ وَلَمَّةُ الشَّيْطَانِ السَّهْوُ وَالْقَسْوَةُ .

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے، فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قساوت کو پیدا کرتا ہے۔

دو سو چونسٹھواں باب

ظلم

(باب الظلم) ۲۶۴

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَعْدِبْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ : ظُلْمٌ يَغْفِرُهُ اللهُ وَظُلْمٌ لَا يَغْفِرُهُ اللهُ وَظُلْمٌ لَا يَدَعُهُ اللهُ ، فَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ فَالشِّرْكُ وَ أَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ فَظُلْمُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَدَعُهُ فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ الْعِبَادِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم تین طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور جس کو بے فیصلہ کئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر اس میں انصاف کرے گا

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ» قَالَ : قَنْطَرَةٌ عَلَى الصِّرَاطِ لَا يَجُوزُهَا عَبْدٌ بِمَظْلَمَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بے شک تمہارا رب کمین گاہ میں ہے" کہ صراط پر ایک پل ہوگا جس کو وہ بندہ عبور نہ کرسکے گا جس پر کوئی مظلمہ ہوگا۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَعُبَيْدِاللهِ الطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أَزَلْ وَالِياً مُنْذُ زَمَنِ الْحَجَّاجِ إِلَى يَوْمِي هٰذَا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لَا حَتَّى تُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا میں حجاج کے زمانہ سے آج تک برسر حکومت ہوں پس آیا میری توبہ قبول ہوگی یہ سن کر حضرت خاموش ہوگئے اور پھر فرمایا نہیں ہوگی جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا

نہ کرے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ مَظْلَمَةٍ أَشَدُّ مِنْ مَظْلَمَةٍ لَا يَجِدُ صَاحِبُهَا عَلَيْهَا عَوْناً إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مظلمہ (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیا جائے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ أُوصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي عليه السلام حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَظُلْمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِراً إِلَّا اللَّهَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی۔ فرمایا تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

٧ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَماً أَوْ يَأْكُلْ مَالَ يَتِيمٍ حَرَاماً.

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس

دن کے کل گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی یتیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللهُ مَا اجْتَرَمَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے اس صورت سے صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ ظَلَمَ مَظْلَمَةً أُخِذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وُلْدِهِ .

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے ۔

١٠ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے

١١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى] عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۱۔ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَظْلِمُ بِمَظْلَمَةٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اللهُ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ازراہ ظلم کسی کا حق لیتا ہے اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اگر توبہ کرے گا تو خدا بخش دے گا۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمَّارِبْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام مُبْتَدِئاً : مَنْ ظَلَمَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْعَلَى عَقِبِهِ] أَوْعَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ ، قُلْتُ: هُوَيَظْلِمُ فَيُسَلِّطُ اللهُ عَلَى عَقِبِهِ أَوْعَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْتَرَكُوامِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً»

۱۳ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کلام کی ابتدا اپنی طرف سے کرکے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کریگا راوی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورہ نساء) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (ننھے ننھے) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو (غریب بچوں پر سختی کرنے میں ڈرنا چاہیئے۔

توضیح:- مراۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ سائل کو بعید معلوم ہوا اس صورت کا وقوع نہ کہ منافی عدل جان کر حضرت نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے جو خدا نے سورۂ نساء میں یتیموں کے بارے میں بیان کی ہے (تاکہ لوگ یتیموں پر ظلم کرنے سے ڈریں) چونکہ سائل میں لِمَ سمجھنے کی قابلیت نہ تھی۔ لہذا صرف وقوع کی صورت بیان کردی یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بہ دلیل اِنّی بیان کیا اور دلیل لمی کو ترک کیا۔ فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارے میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بالغیر لطفِ خدا ہو۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دوچند عوض اس الم کا ملے اور جب وہ الم کے بدلے پر غور کرے تو اس الم پر راضی ہو جائے۔ جیسے بچوں کی بیماری ماں باپ کے لئے ازدیاد اجر کا باعث ہو تو وہ اس پر راضی ہوں ممکن ہے کہ یہ صورت ہو کہ عادت الٰہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا اور ظلم سے یتیم کا مال کھائے گا تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا۔ یہ لطف الٰہی ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے یا اس کی صداقت کو کسی خبر دینے والے سے سنے تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے تو لوگ آپس میں صلح کرلیں اور گناہوں سے باز رہیں ہمیں معلوم ہے کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے تو اسی طرح فتنہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا لہذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا"

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ راوی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے کہ اللہ کی طرف

سے اس کا وقوع کیسے ہوگا امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھر پکڑنا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امور تکوینیہ مرتبط ہیں دوسرے اسباب سے جو اسباب حسن و قبح افعال سے علاوہ ہیں جیسے صفاتِ والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ۔ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمہاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور جسمانی تعلق جمع کرے گا تمام آبا و اجداد اولاد کو ایک ہی جسیمہ رایت کے نیچے کیونکہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلے کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطفِ الٰہی ہے ظالم ڈرے گا اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا اور اولاد سے چونکہ فطری محبت ہوتی ہے لہٰذا وہ ظلم سے رکے گا اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی۔

١٤ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَىٰ إِلَىٰ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَّارِينَ أَنِ ائْتِ هٰذَا الْجَبَّارَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّنِي لَمْ أَسْتَعْمِلْكَ عَلَىٰ سَفْكِ الدِّمَاءِ وَاتِّخَاذِ الْأَمْوَالِ وَ إِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكَ لِتَكُفَّ عَنِّي أَصْوَاتَ الْمَظْلُومِينَ فَإِنِّي لَمْ أَدَعْ ظُلَامَتَهُمْ وَإِنْ كَانُوا كُفَّاراً .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لوگوں کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے دی ہے کہ مظلوموں کی فریاد مجھ تک نہ پہنچے۔ میں ان پر ظلم کو نظر انداز نہ کروں گا چاہے وہ کافر ہی ہوں۔

١٥ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْماً وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَذْوَةً[۲] مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

١٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ لَهُ وَالرَّاضِي بِهِ شُرَكَاءُ ثَلَاثَتُهُمْ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں۔

١٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِبْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ : أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُوماً فَمَا يَزَالُ يَدْعُوحَتَّى يَكُونَ ظَالِمًا .

۱۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بد دعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

١٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَذَرَظَالِماً بِظُلْمِهِ سَلَّطَاللهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَالَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجُرْهُ اللهُ عَلَى ظُلَامَتِهِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور رجانتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلمہ پر کوئی اجر نہ ملے گا

١٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَاانْتَصَرَاللهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بِظَالِمٍ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ كَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضاً »

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظلم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر مسلط کر یا فتنہ بنا دیتے ہیں۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ظَلَمَ أَحَداً فَفَاتَهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللهَ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ظلم سے کسی کا مال لے اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے تو چاہیئے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

٢١ ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَلَفٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

الْمَرْوَزِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا اجْتَرَمَ .

۲۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا

۲۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي مُدَارٍ أَوْ بَيْنَهُمَا وَمُعَامَلَةٍ ، فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ كَلَامَهُمَا قَالَ : أَمَا إِنَّهُ مَا ظَفِرَ أَحَدٌ بِخَيْرٍ مَنْ ظَفِرَ بِالظُّلْمِ أَمَا إِنَّ الْمَظْلُومَ يَأْخُذُ مِنْ دِينِ الظَّالِمِ أَكْثَرَ مِمَّا يَأْخُذُ الظَّالِمُ مِنْ مَالِ الْمَظْلُومِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَفْعَلِ الشَّرَّ بِالنَّاسِ فَلَا يُنْكِرِ الشَّرَّ إِذَا فُعِلَ بِهِ ، أَمَا إِنَّهُ إِنَّمَا يَحْصُدُ ابْنُ آدَمَ مَا يَزْرَعُ وَلَيْسَ يَحْصُدُ أَحَدٌ مِنَ الْمُرِّ حُلْواً وَلَا مِنَ الْحُلْوِ مُرّاً فَاصْطَلَحَ الرَّجُلَانِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَا .

۲۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو بیان کرنے کے لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا نیکی میں کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی جتنی مظلوم نے ایک ظالم کے مقابل، مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پاتا ہے۔ پھر فرمایا جو دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو اسے برا نہ سمجھے بے شک آدمی جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے کوئی کڑوے بیج کو بو کر میٹھا پھل نہیں کھائے گا اور نہ میٹھا بو کر کڑوا پھل، یہ سن کر انھوں نے اٹھنے سے پہلے صلح کر لی۔

۲۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ .

۲۳۔ جو قصاص سے ڈرتا ہے اسے چاہیئے کہ ظلم سے رک جائے۔

دو سو پینسٹھواں باب

خواہشوں کی پیروی

(بَابُ اتِّبَاعِ الْهَوَى) ۲۶۵

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ قَالَ :

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: احْذَرُوا أَهْوَاءَكُمْ كَمَا تَحْذَرُونَ أَعْدَاءَكُمْ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْدَى لِلرِّجَالِ مِنِ اتِّبَاعِ أَهْوَائِهِمْ وَحَصَائِدِ أَلْسِنَتِهِمْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا زخم لگانے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَكِبْرِيَائِي وَنُورِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَاهُ عَلَى هَوَايَ إِلَّا شَتَّتُّ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَبَّسْتُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَشَغَلْتُ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ أُوتِهِ مِنْهَا إِلَّا مَا قَدَّرْتُ لَهُ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَنُورِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ إِلَّا اسْتَحْفَظْتُهُ مَلَائِكَتِي وَكَفَّلْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، قسم اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت اور کبریائی کی اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو پراگندہ کر دیتا ہوں اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور علو مرتبت کی اور اپنی مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے تو میرے ملائکہ سموات اس کی نگرانی کرتے ہیں اور آسمان و زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ ویسا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سوداگری میں کہ جتنا دو اتنا لو۔ دنیا جو ذلیل ہے اس کے پاس آتی ہے۔

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ اثْنَتَيْنِ اتِّبَاعَ الْهَوَى وَطُولَ الْأَمَلِ أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ.

۳۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے آرزوؤں کا پھیلاؤ، خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خواہشوں کا زیادہ ہونا آخرت بھلا دیتا ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : اتَّقِ الْمُرْتَقَى السَّهْلَ إِذَا كَانَ مُنْحَدَرُهُ وَعْراً .

قَالَ : وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَدَعِ النَّفْسَ وَهَوَاهَا فَإِنَّ هَوَاهَا [فِي] رَدَاهَا ، وَتَرْكُ النَّفْسِ وَمَا تَهْوَى أَذَاهَا ، وَكَفُّ النَّفْسِ عَمَّا تَهْوَى دَوَاؤُهَا .

۴۔ نفس اور اس کی خواہشات کو دعوت نہ دو کیونکہ خواہشات نفس (کی پیروی) میں ہلاکت ہے اور نفس اور اس کی خواہشات ترک کرنے سے نفس کو تکلیف پہنچتی ہے نفس کو خواہشات سے روکنا اس کا علاج ہے۔

دوسو چھیاسٹھواں باب

مکرو غدر و فریب

(بَابُ) ۲۶۶

(الْمَكْرِ وَالْغَدْرِ وَالْخَدِيعَةِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَوْلَا أَنَّ الْمَكْرَ وَالْخَدِيعَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمْكَرَ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اگر مکر و فریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنیوالا ہوتا

٢ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِمَامٍ مَائِلٍ شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ ، وَيَجِيءُ كُلُّ نَاكِثٍ بَيْعَةَ إِمَامٍ أَجْذَمَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ غدر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ

اس طرح آئے گا کہ اس کی باچھ کٹی ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا اور ہر وہ جس نے امام منصوص من اللہ کی بیعت توڑی ہوگی وہ بصورت مجذوم داخل دوزخ ہوگا۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاكَرَ مُسْلِماً .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکر کرے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَرْيَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلِكٌ عَلَى حِدَةٍ ، اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا ، ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلِكَيْنِ غَدَرَ بِصَاحِبِهِ فَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَغْزُوَ مَعَهُمْ تِلْكَ الْمَدِينَةَ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدِرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْغَدْرِ وَلَا يُقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلٰكِنَّهُمْ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؑ نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا اور ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو غدر نہ کرنا چاہیئے اور نہ دوسروں کو غدر کا حکم دینا چاہیئے غدر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیئے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر رہنا ضروری نہیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَائِلاً شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر غدر کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا باچھ ٹیڑھا ہوگا اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ

يَوْمٍ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ الْغَدْرِ كُنْتُ مِنْ أَدْهَى النَّاسِ، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ غُدَرَةٍ فُجَرَةً وَلِكُلِّ فُجَرَةٍ كُفَرَةً ؛ أَلَا وَإِنَّ الْغَدْرَ وَالْفُجُورَ وَالْخِيَانَةَ فِي النَّارِ .

۲۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کوفہ پر اپنے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! عذر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر بلا لانے والا ہوتا آگاہ ہو کہ ہر عذر کرنے والے کے لئے معاصی میں بے پروائی ہے اور یہ بے پروائی کفر ہے اور عذر و بے پروائی اور خیانت کا نتیجہ جہنم رسید ہونا ہے۔

دو سو سڑسٹھواں باب

کذب

(بَابُ الْكِذْبِ) ۲۶۷

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا تَكْذِبْ عَلَيْنَا كَذْبَةً فَتُسْلَبَ الْحَنِيفِيَّةَ، وَلَا تَطْلُبَنَّ أَنْ تَكُونَ رَأْساً فَتَكُونَ ذَنَباً ، وَلَا تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِنَا فَتَفْتَقِرَ؛ فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ لَا مَحَالَةَ وَمَسْؤُولٌ، فَإِنْ صَدَقْتَ صَدَّقْنَاكَ وَ إِنْ كَذَبْتَ كَذَّبْنَاكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ابو نعمان سے ۔ ہم پر کوئی جھوٹ نہ بول ورنہ دین سے خارج ہو جائے گا اور سرداری کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑیا بن کر لوگوں پر ظلم کرو گے اور ہماری مداحی بہ غلو کر کے لوگوں کا مال نہ کھاؤ ورنہ محتاج ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے تو ہم تصدیق کریں گے اور جھوٹ کہا ہے تو تمہیں جھٹلائیں گے۔ ★

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ لِوُلْدِهِ اتَّقُوا الْكِذْبَ ، الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزْلٍ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي الصَّغِيرِ اجْتَرَى عَلَى الْكَبِيرِ ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْدُقُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ صِدِّيقاً وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ كَذَّاباً .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے اپنی اولاد سے کہا۔ کذب سے بچو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ معقول بات چیت ہو یا دل لگی کیونکہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے۔

٣ ـ عَنْهُ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالاً وَ جَعَلَ مَفَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ ؛ وَالْكِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تالے ڈالے ہیں ان تالوں کی کنجیاں شراب کو قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْكِذْبَ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

٥ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْكِذْبُ عَلَى اللهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْكَبَائِرِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ الْأَحْمَرِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكَذِّبُ الْكَذَّابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ مَعَهُ ، ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، [عَنْ أَبَانٍ] ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَيَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ بہت زیادہ دروغ گو ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیرو شبہات میں پڑ کر ہلاک ہوتے ہیں

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ آيَةَ الْكَذَّابِ بِأَنْ يُخْبِرَكَ خَبَرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامِ اللَّهِ وَحَلَالِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جھوٹے کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ وہ تجھ سے آسمان زمین اور مشرق و مغرب کی خبریں بیان کریگا اگر تو حرام و حلال کے متعلق پوچھے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكِذْبَةَ لَتُفَطِّرُ الصَّائِمَ ؛ قُلْتُ : وَأَيُّنَا لَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ ؟ ؛ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبْتَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْكَذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ .

۹۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میں نے کہا ہم میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا و رسولؐ اور آئمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ذُكِرَ الْحَائِكُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ مَلْعُونٌ[1] فَقَالَ : إِنَّمَا ذَاكَ الَّذِي يَحُوكُ الْكَذِبَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله .

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک جولاہے کا ذکر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ ؛ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ هَزْلَهُ وَجِدَّهُ .

۱۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ ایمان کا مزہ نہیں چکھے گا جب تک مذاق ہو یا حقیقت، ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْكَذَّابُ هُوَ الَّذِي يَكْذِبُ فِي الشَّيْءِ ؟ قَالَ : لَا ؛ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَكُونُ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلٰكِنَّ الْمَطْبُوعَ عَلَى الْكِذْبِ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ کو پسندیدہ خاطر بنا لیا ہو۔

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

١٤ - عَنْهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ ، فَإِنَّهُ يَكْذِبُ حَتّٰى يَجِيءَ بِالصِّدْقِ فَلَا يُصَدَّقُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے مرد مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیوں کہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

١٥ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا أَعَانَ اللهُ [بِهِ] عَلَى الْكَذَّابِينَ النِّسْيَانَ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

١٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ : صِدْقٌ وَكِذْبٌ وَإِصْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : قِيلَ لَهُ : جُعِلْتُ

فِداكَ ما الإصْلاحُ بَيْنَ النّاسِ ؟ قالَ : تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلاماً يَبْلُغُهُ فَتَخْبُثُ نَفْسُهُ فَتَلْقاهُ فَتَقولُ : سَمِعْتُ مِنْ فُلانٍ قالَ فيكَ مِنَ الخَيْرِ كَذا وَكَذا ؛ خِلافَ ماسَمِعْتَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمدؐ نے فرمایا کہ کلام تین ہیں سچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پوچھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمۂ خیر کہتے سنا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

۱۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أبي نَصْرٍ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قالَ : قُلْتُ لِأبي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إنّا قَدْ رُوينا عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِ يوسُفَ عليه السلام : «أيَّتُهَا الْعيرُ إنَّكُمْ لَسارِقونَ» ؟ فَقالَ : وَاللهِ ماسَرَقوا وَما كَذَبَ ، وَقالَ إبْراهيمُ عليه السلام : «بَلْ فَعَلَهُ كَبيرُهُمْ هٰذا فَاسْألوهُمْ إنْ كانوا يَنْطِقونَ» ؟ فَقالَ : وَاللهِ ما فَعَلوا وَما كَذَبَ ، قالَ : فَقالَ أبو عَبْدِاللهِ عليه السلام : ما عِنْدَكُمْ فيها ياصَيْقَلُ ؟ قالَ : فَقُلْتُ : ما عِنْدَنا فيها إلّا التَّسْليمُ ، قالَ : فَقالَ : إنَّ اللهَ أحَبَّ اثْنَيْنِ وَأبْغَضَ اثْنَيْنِ أحَبَّ الْخَطَرَ فيما بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَأحَبَّ الْكِذْبَ فِي الْإصْلاحِ وَأبْغَضَ الْخَطَرَ فِي الطُّرُقاتِ وَأبْغَضَ الْكِذْبَ في غَيْرِ الْإصْلاحِ ، إنَّ إبْراهيمَ عليه السلام إنَّما قالَ : «بَلْ فَعَلَهُ كَبيرُهُمْ هٰذا» إرادَةَ الْإصْلاحِ وَدَلالَةً عَلىٰ أنَّهُمْ لا يَفْعَلونَ ؛ وَقالَ يوسُفُ عليه السلام إرادَةَ الْإصْلاحِ .

۱۷۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق "اے قافلہ والو تم چور ہو" کہ واللہ نہ وہ چور تھے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا" اور حضرت ابراہیم کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیا ہے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو" کہ نہ انھوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے صیقل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارۂ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ متکبرانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے متکبرانہ رفتار کو شہر کے گلی کوچوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے اس سے مقصود ان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کہ بتوں میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاحِ حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

۱۸ ـ عَنْهُ ، عَنْ أبيهِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ أبي مُخَلَّدٍ السَّرّاجِ ، عَنْ عيسَى بْنِ حَسّانٍ قالَ : سَمِعْتُ أبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقولُ : كُلُّ كِذْبٍ مَسْؤولٌ عَنْهُ صاحِبُهُ يَوْماً إلّا [كِذْباً] في ثَلاثَةٍ : رَجُلٌ كائِدٌ

فِي حَرْبِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ ، أَوْرَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَلْقَى هٰذَا بِغَيْرِ مَا يَلْقَى بِهِ هٰذَا ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ الْإِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا ، أَوْرَجُلٌ وَعَدَ أَهْلَهُ شَيْئاً وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يُتِمَّ لَهُمْ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا جائے گا مگر تین شخصوں سے اوّل دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور دوسرے سے مل کر کچھ۔ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کر سکے۔ تو ان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام بِحَدِيثٍ ، فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ زَعَمْتَ لِي السَّاعَةَ كَذَا وَ كَذَا ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : بَلَى وَاللهِ زَعَمْتَ : فَقَالَ : لَا وَاللهِ مَا زَعَمْتُهُ ، قَالَ : فَعَظُمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ : فِدَاكَ بَلَى وَاللهِ قَدْ قُلْتَهُ ، قَالَ : نَعَمْ قَدْ قُلْتُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ زَعْمٍ فِي الْقُرْآنِ كَذِبٌ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا۔ واللہ میرا گمان تو یہی ہے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تو نے گمان کیا ہے میرے اوپر یہ فرمانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان دعوے باطل کذب ہے (دیکھئے میرے قول سے تو نے غلط نتیجہ نکالا۔)

۲۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ كُلَّ رَاجٍ طَالِبٌ وَ كُلَّ خَائِفٍ هَارِبٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین فرمایا کرتے تھے کہ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الٰہی اچھے افعال کا طلبگار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعال بد سے بھاگتا ہے۔

۲۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مَعْمَرِبْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا كِذْبَ عَلَىٰ مُصْلِحٍ، ثُمَّ تَلَا: «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ، ثُمَّ تَلَا: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا فَعَلُوهُ وَمَا كَذَبَ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ پھر یہ آیت پڑھی "اے قافلہ والو تم چور ہو۔ پھر فرمایا واللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے" پھر یہ آیت تلاوت کی۔ "بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

دوسو اڑسٹھواں باب

ذو لسانین (دو زبان والا)

(بَابُ ذِي اللِّسَانَيْنِ) ۲۶۸

۱ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنٍ الْقَلَانِسِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ بِوَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رُخ اور دو زبانوں سے ملے گا روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ، يُطْرِي[1] أَخَاهُ شَاهِداً وَيَأْكُلُهُ غَائِباً إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنِ ابْتُلِيَ خَذَلَهُ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے بُرا وہ بندہ ہے جو دو رُو اور دو زبان والا ہو۔ جب دوست کے سامنے آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے اگر اسے عطا کیا جائے تو حسد کرے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام : يَا عِيسَىٰ لِيَكُنْ لِسَانُكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لِسَاناً وَاحِداً وَكَذٰلِكَ قَلْبُكَ ، إِنِّي أُحَذِّرُكَ نَفْسَكَ وَكَفَىٰ بِي خَبِيراً ، لَا يَصْلَحُ لِسَانَانِ فِي فَمٍ وَاحِدٍ وَلَا سَيْفَانِ فِي غِمْدٍ وَاحِدٍ وَلَا قَلْبَانِ فِي صَدْرٍ وَاحِدٍ ، وَكَذٰلِكَ الْأَذْهَانُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اے عیسیٰ ظاہر و باطن میں ایک زبان ہونی چاہیئے اور ایسے ہی تمہارا دل ہو۔ میں تم کو تمہارے نفس سے ڈراتا ہوں اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں ایک منہ میں دو زبان ایک نیام میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں دنیا و آخرت دونوں کے ارادے۔

دو سو اُنہتّرواں باب

ہجرت

(کسی سے غصّہ سے بات کرنا)

(بَابُ الْهِجْرَةِ) ۲۶۹

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ فِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَفْتَرِقُ رَجُلَانِ عَلَى الْهِجْرَانِ إِلَّا اسْتَوْجَبَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءَةَ وَاللَّعْنَةَ وَرُبَّمَا اسْتَحَقَّ ذٰلِكَ كِلَاهُمَا ، فَقَالَ لَهُ مُعَتِّبٌ: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ هٰذَا الظَّالِمُ فَمَا بَالُ الْمَظْلُومِ ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ لَا يَدْعُو أَخَاهُ إِلَىٰ صِلَتِهِ وَلَا يَتَغَامَسُ لَهُ عَنْ كَلَامِهِ ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِذَا تَنَازَعَ اثْنَانِ فَعَازَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَلْيَرْجِعِ الْمَظْلُومُ إِلَىٰ صَاحِبِهِ

حَتّٰى يَقُولَ لِصَاحِبِهِ: أَيْ أَخِي أَنَا الظَّالِمُ، حَتّٰى يَقْطَعَ الْهِجْرَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ حَكَمٌ عَدْلٌ يَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کرکے، ان میں سے جو ظالم ہوگا خدا اور رسولؐ اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہوگا اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا۔ اس میں مظلوم کا کیا قصور، فرمایا یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلۂ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا۔ جب دو شخص جھگڑا کریں اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیئے کہ وہ اپنے بھائی سے کہے میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہوگیا ہے وہ ختم ہو جائے چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم و عادل ہے اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے لیگا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیئے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔

٣ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَصْرِمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ الْحَقَّ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرِمَهُ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے قرابتداروں سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو (امر امامت) کو نہیں پہچانتے۔ فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ عَمِّهِ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُلَقَّبُ شَلْقَانُ وَكَانَ قَدْ صَيَّرَهُ فِي نَفَقَتِهِ وَكَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ فَهَجَرَهُ، فَقَالَ لِي يَوْماً: يَا مُرَازِمُ [وَ] تُكَلِّمُ عِيسَى؟[2] فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: أَصَبْتَ لَا خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ.

۴۔ مرازم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامی تھا جس کا نفقہ امام کے ذمہ تھا اور

وہ مرد بدخو تھا مرازم نے اس سے غصہ میں ترکِ تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اے مرازم! عیسیٰ سے بولو چالو میں نے کہا بہتر، فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترکِ تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ أَبِي عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّمَا مُسْلِمَيْنِ تَهَاجَرَا فَمَكَثَا ثَلَاثاً لَا يَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجَيْنِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَى كَلَامِ أَخِيهِ كَانَ السَّابِقَ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْحِسَابِ.

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے دو مسلمان جو غصہ میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يُغْرِي بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِينِهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اسْتَلْقَى عَلَى قَفَاهُ وَتَمَدَّدَ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ، فَرَحِمَ اللهُ امْرَأً أَلَّفَ بَيْنَ وَلِيَّيْنِ لَنَا، يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأَلَّفُوا وَتَعَاطَفُوا.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہوں۔ جب وہ ایسا کر لیتا ہے تو اپنے کام سے فارغ ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کرائے۔ اے مومنو! ایک دوسرے سے محبت کرو اور مہربانی کا برتاؤ کرو۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَزَالُ إِبْلِيسُ فَرِحاً مَا اهْتَجَرَ الْمُسْلِمَانِ، فَإِذَا الْتَقَيَا اصْطَكَّتْ رُكْبَتَاهُ وَتَخَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ وَنَادَى يَا وَيْلَهُ، مَا لَقِيَ مِنَ الثُّبُورِ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا بر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے تو شیطان خوش ہوتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے اور اس کے بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور چیخ کر کہتا ہے ہائے

لیسی ہلاکت کا سامنا ہے۔

دو سو سترواں باب

قطع رحم

(نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

(بَابُ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ) ۲۷۰

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ؛ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فِي حَدِيثٍ أَلَا إِنَّ فِي التَّبَاغُضِ الْحَالِقَةَ ، لَا أَعْنِي حَالِقَةَ الشَّعْرِ وَلَكِنْ حَالِقَةَ الدِّينِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کر آپس میں بغض رکھنا سر منڈوانا ہے لیکن اس سے میری مراد سر منڈوانا نہیں بلکہ دین کا سر موڑنا ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ؛ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْحَالِقَةَ فَإِنَّهَا تُمِيتُ الرِّجَالَ ؛ قُلْتُ : وَمَا الْحَالِقَةُ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالقہ سے بچو۔ وہ لوگوں کو مار ڈالتا ہے لوگوں نے پوچھا حالقہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ إِخْوَتِي وَبَنِي عَمِّي قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ الدَّارَ وَأَلْجَأُونِي مِنْهَا إِلَى بَيْتٍ وَلَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ؛ قَالَ: فَقَالَ لِي: اصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ: فَانْصَرَفْتُ وَوَقَعَ الْوَبَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ [وَمِائَة] فَمَاتُوا وَاللهِ كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛ قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ: مَا حَالُ أَهْلِ بَيْتِكَ ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ : قَدْ مَاتُوا وَاللهِ كُلُّهُمْ : فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛

فَقَالَ : هُوَ بِمَا صَنَعُوا بِكَ وَ بِعُقُوقِهِمْ إِيَّاكَ وَ قَطْعِ رَحِمِهِمْ بَتَرُوا أَتُحِبُّ أَنَّهُمْ بَقُوا وَ أَنَّهُمْ ضَيَّقُوا عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : إِي وَاللهِ .

۳ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچازاد بھائی میرے دشمن ہوگئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو جو انھوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا صبر کر اللہ عنقریب کشادگی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا ۱۳۱ھ میں وبا پھیلی وہ سب مر گئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا کہو تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے میں نے کہا سب مر گئے کوئی باقی نہیں رہا۔ فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انھوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور قطع رحم کر کے تم پر ظلم کیا تھا۔ کیا تم چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہتے اور تم کو تنگ کیے جاتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

٤ - عَنْهُ ؛ عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَداً حَتَّى يَرَى وَبَالَهُنَّ : الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللهَ بِهَا ، وَإِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَاباً لَصِلَةُ الرَّحِمِ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَّاراً فَيَتَوَاصَلُونَ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَيُثْرُونَ وَ إِنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ لَتَذَرَانِ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ مِنْ أَهْلِهَا وَتَنْقُلُ الرَّحِمَ وَإِنَّ نَقْلَ الرَّحِمِ انْقِطَاعُ النَّسْلِ .

۴ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا وبال دیکھے بغیر انسان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ و رسول سے) دوسرے قطع رحم، تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلہ رحم ہے اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلہ رحم کریں تو ان کے اموال میں زیادتی ہوگی اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا۔ گھروں کو اس کے اہل سے خالی کر کے اجاڑ دیتے اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ نقل رحم انقطاع نسل ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَقَارِبَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ : اكْظِمْ غَيْظَكَ وَافْعَلْ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ ؛ فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُمْ فَلَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْكُمْ .

۵ - راوی کہتا ہے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعزہ کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غصہ کو پی جاؤ اور نیکی کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا۔ کیا تم بھی ان کی مثل ہونا چاہتے ہو تاکہ خدا تمہاری طرف

نہ دیکھے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ.

٦۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا، تم قطع رحم نہ کرو اگر تم قطع رحمی کرو گے تو ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي خُطْبَتِهِ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُاللهِ بْنُ الْكَوَّاءِ الْيَشْكُرِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوَتَكُونُ ذُنُوبٌ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَيْلَكَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ، إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسَوْنَ وَهُمْ فَجَرَةٌ فَيَرْزُقُهُمُ اللهُ وَإِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَتَفَرَّقُونَ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَيَحْرِمُهُمُ اللهُ وَهُمْ أَتْقِيَاءُ.

٧۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آجاتی ہے۔ عبداللہ بن کوا نے کہا۔ اے امیرالمومنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں جن سے جلد موت آجائے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ قطع رحم ہے جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو اگرچہ وہ بدکار ہوں اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے اور جس گھر والے متفرق ہوتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے چاہے پرہیزگار ہوں

٨ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ.

٨۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو ان کی دولت اشرار کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

دوسو اکہتر واں باب
عقوق
(نافرمانی والدین)

((بَابُ الْعُقُوقِ)) ۲۷۱

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ أُفٍّ ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئاً أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے اُف کہنا ہے اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے کم ہوتی تو اس سے بھی منع کرتا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : كُنْ بَارّاً وَاقْتَصِرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ عَاقّاً [فَظّاً] فَاقْتَصِرْ عَلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہو۔

۳ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ صَالِحٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُشِفَ غِطَاءٌ مِنْ أَغْطِيَةِ الْجَنَّةِ فَوَجَدَ رِيحَهَا مَنْ كَانَتْ لَهُ رُوحٌ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ إِلَّا صِنْفٌ وَاحِدٌ ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان بردار۔

۴ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَوْقَ كُلِّ ذِي بِرٍّ بِرٌّ، حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ، وَإِنَّ فَوْقَ كُلِّ عُقُوقٍ عُقُوقاً حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عُقُوقٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا، ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہِ خدا میں۔ پس جب راہِ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو۔ ایسا کرے گا تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَى أَبَوَيْهِ نَظَرَ مَاقِتٍ وَهُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے والدین پر غضبناک نظر ڈالی۔ درآنحالیکہ انھوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نگاہ قبول نہ ہوگی۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كَلَامٍ لَهُ: إِيَّاكُمْ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ، إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے، جنّت کی خوشبو جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی۔ عاق انسان اس کو نہ سونگھ پائے گا اور نہ قاطع الرحم اور نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ جو اپنے زیر جامہ کو تکبّر سے کھینچے۔ بے شک کبر خدا ہی کے لئے ہے۔

٧ ـ عَنْهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ [السُّلَمِيِّ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ: لَوْ عَلِمَ اللهُ شَيْئاً أَدْنَى مِنْ أُفٍّ لَنَهَى عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَدْنَى الْعُقُوقِ وَمِنَ الْعُقُوقِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى وَالِدَيْهِ فَيُحِدَّ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا.

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں اُف سے کم کوئی کلمہ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

٨ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ:

إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَمَعَهُ ابْنُهُ يَمْشِي وَالإِبْنُ مُتَّكِئٌ عَلَى ذِرَاعِ الأَبِ ؛ قَالَ : فَمَا كَلَّمَهُ أَبِي عليه السلام مَقْتاً لَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس کا بیٹا جا رہا تھا یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھ پر تکیہ کیے ہوئے تھا امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا

۹ ـ أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ اُفٍّ ، وَلَوْ عَلِمَ اللهُ أَيْسَرَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ ماں باپ کے لئے اُف کہا جائے۔ اگر علم خدا میں اس سے کم کوئی لفظ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

دوسو بہتّرواں باب

الانتفاء

(دوسروں کے مقابل نسب پر فخر)

(بَابُ الإِنْتِفَاءِ) ۲۷۲

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُفْرٌ بِاللهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُفْرٌ بِاللهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ وَابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ رِجَالٍ شَتَّى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام أَنَّهُمَا قَالَا : كُفْرٌ بِاللهِ الْعَظِيمِ الإِنْتِفَاءُ مِنْ حَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ .

۳۔ فرمایا ابی عبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر کسی نے بوجہ نسب کسی سے بیزاری کا اظہار کیا تو اس نے کفر باللہ کیا اگرچہ نسب ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

دوسو تہتّرواں باب

مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

(بَابُ) ۲۷۳

☆(مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَقَرَهُمْ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لِيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنِّي مَنْ آذَى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ وَلْيَأْمَنْ غَضَبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ ؛ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْقِي فِي الْأَرْضِ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ لَاسْتَغْنَيْتُ بِعِبَادَتِهِمَا عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقْتُ فِي أَرْضِي وَلَقَامَتْ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَ أَرَضِينَ بِهِمَا وَلَجَعَلْتُ لَهُمَا مِنْ إِيمَانِهِمَا أُنْساً لَا يَحْتَاجَانِ إِلَى أُنْسِ سِوَاهُمَا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آمادہ ہوا وہ جس نے بندۂ مومن کو اذیت دی اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندۂ مومن کی عزت کی، اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مومن اور امام عادل کے نہ رہے تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقاتِ ارض کی عبادت سے بے پرواہ ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی ان کے ایمان سے انس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ : أَيْنَ الصُّدُودُ لِأَوْلِيَائِي فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ ؛ فَيُقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آذَوُا الْمُؤْمِنِينَ وَنَصَبُوا لَهُمْ وَعَانَدُوهُمْ وَعَنَّفُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں رکاوٹ پیدا

کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مومنوں کو ستایا ان سے تعصب برتا، دشمنی کی، ان پہ ظلم کیا۔ حکم ہوگا انھیں جہنم میں ڈالو۔

٣ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ، عن ثعلبة بن ميمون عن حمّاد بن بشير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله تبارك وتعالى : من أهان لي وليّاً فقد أرصد لمحاربتي .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عن محمّد بن أبي حمزة عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من حقّر مؤمناً مسكيناً أو غير مسكين لم يزل الله عزّ وجلّ حاقراً له ماقتاً حتّى يرجع عن محقرته إيّاه .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا، خدا اس کو ذلیل کرے گا اور اس پر غضب ناک رہے گا جب تک وہ اس مومن کی حقارت سے باز نہ آئے۔

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن النعمان ، عن ابن مسكان ، عن معلّى بن خنيس قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إنّ الله تبارك وتعالى يقول : من أهان لي وليّاً فقد أرصد لمحاربتي وأنا أسرع شيء إلى نصرة أوليائي .

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیث قدسی میں) کہا ہے جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوا، اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیاء کی نصرت کرنے والا ہوں۔

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن معلّى بن خنيس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله عزّ وجلّ : قد نابذني من أذلّ عبدي المؤمن .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے بندہ

مومن کو ذلیل کیا اس نے کھلم کھلا مجھ سے دشمنی مول لی۔

۷ ۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسٰى ، وَ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

۷ ۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے اسے پورا کرکے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کرتا ہے نافلہ ادا کرکے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حس سامعہ جس وہ سنتا ہے اور حس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور حس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ حملہ کرتا ہے یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب سرزد ہوتی ہیں پس جو دعا وہ مجھ سے کرتا ہے قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنا نہیں چاہتا تو میں اس کو آزردہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ : يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلٰى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ وَفَاةِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ ؛ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْغِنٰى وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ لَهَلَكَ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ إِذاً سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسولؐ خدا معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ سے کہا تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ اے محمدؐ جو کوئی میرے دوست کی اہانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس - کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں پھرتا مثل اس پھرنے کے جو وفات مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آزردگی ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں، بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نوافل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے میری آنکھیں اور زبان جس سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ حملہ کرتا ہے میرے ہاتھ ہو جاتے ہیں میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

توضیح:۔ اعضائے انسانی کا اپنی طرف خدا کا منسوب کرنا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ عارف جب اپنے دل کو شہوات اور ارادوں سے خالی کر لیتا ہے اور اس کی عقل و روح اور مسامع اور مشاعر پر محبت الٰہی جلوہ فگن ہو جاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہو جاتا ہے تو خدا تصرف کرتا ہے اس کی عقل اور قلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے، بندہ اپنے مولا کی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ (تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے) اور اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے کہ وہ چاہتا ہے داخلہ غرامض اخبار میں معاون حکم و اسرار میں آئمہ اخیار میں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مومن کا قلب خدائے رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرف اسے چاہتا ہے پھرا دیتا ہے اور اسی طرح خدا کا تصرف تمام اعضاء و جوارح میں ہوتا ہے جیسا کہ اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ) اور فرماتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی بے شک انھوں نے اللہ سے بیعت کی اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم) اس بنا پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت، اب مطلب واضح ہو گیا حدیث بالا میں ان الفاظ کا کہ میں اس کے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں اسی طرح تمام اعضاء و جوارح مرد عارف کے نور ربانی سے ضیا بار ہو جاتے ہیں

اور تمام اعضاء کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے تدبیر الٰہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فسنیسرہ للیسری۔

اور محقق طوسی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کر لیتا ہے اور حق سے اتصال کر لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحرِ محبت میں ڈوبی ہوئی ہے جو متعلق ہے تمام مقدورات سے اور ہر علم غرق ہے اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں اور اس کا ہر ارادہ مستغرق ہو جاتا ہے اس ارادہ میں جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے اس منزل پر حق اس کی بصر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی قدرت بنتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت اخلاق الٰہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنِ اسْتَذَلَّ مُؤْمِناً وَاسْتَحْقَرَهُ لِقِلَّةِ ذَاتِ يَدِهِ وَلِفَقْرِهِ شَهَّرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ .

٩۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے کہ جس نے بندۂ مومن کو ذلیل کیا اور اس کی عسرت و تنگدستی کے سبب اسے ذلیل و حقیر جانا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشتہر کرے گا یعنے بدی کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کر کے لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَقَدْ أَسْرَى رَبِّي بِي فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَى وَشَافَهَنِي [إِلَى] أَنْ قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَنِي بِالْمُحَارَبَةِ ، وَمَنْ حَارَبَنِي حَارَبْتُهُ ، قُلْتُ : يَا رَبِّ وَمَنْ وَلِيُّكَ هَذَا ؟ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ حَارَبَكَ حَارَبْتَهُ ، قَالَ لِي : ذَاكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَلِوَصِيِّكَ وَلِذُرِّيَّتِكُمَا بِالْوِلَايَةِ .

١٠۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ شبِ معراج پسِ پردہ خدا نے مجھ پر وحی کی جو چاہا اور پھر مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اے محمد جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی میں بھی اس سے جنگ کروں گا میں نے کہا اے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا۔ میں نے روز الست تمہاری اور تمہارے وصی اور تمہاری اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس کے خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنِ اسْتَذَلَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ ، إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأَمْرِ فَأَسْتَجِيبُ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندۂ مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ میرا تردد کسی شے جس کا میں فاعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندۂ مومن کے متعلق جس کی لقا کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

دو سو چوہتّرواں باب

ان لوگوں کے بارے میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

((بَابُ)) ۲۷۴

☆(مَنْ طَلَبَ عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَوْرَاتِهِمْ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلِ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَا : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَزَلَّاتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تاکہ کسی روز ان کی وجہ سے ان پر ظلم کرے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُخْلِصِ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَذُمُّوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَبَّعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ .

عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان خلوص کے ساتھ ان کے دل میں نہیں آیا مسلمانوں کی مذمت نہ کرو ورنہ خدا تمہارے پوشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَزَلاَّتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۳۔ اس کا ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُسْلِمْ بِقَلْبِهِ لاَ تَتَّبِعُوا عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ تَتَبَّعَ اللهُ عَثْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ .

۴۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ أَوِالْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لاَ تَطْلُبُوا عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَرَاتِ أَخِيهِ تَتَبَّعَ اللهُ عَثَرَاتِهِ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَثَرَاتِهِ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ.

۵۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ زَلاَّتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر سے کس قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر ان کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

۷۔ عَنْهُ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُوَاخِي الرَّجُلَ وَهُوَ يَحْفَظُ [عَلَيْهِ] زَلَّاتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور رہنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

دو سو پچھترواں باب

مذمت سرزنش مومن

(بَابُ التَّعْيِيرِ) ۲۷۵

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَنَّبَ مُؤْمِناً أَنَّبَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کو سرزنش کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

۲ ۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَذَاعَ فَاحِشَةً كَانَ كَمُبْتَدِئِهَا وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِناً بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرْكَبَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بدکام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے جس نے اس کی ابتدا کی اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہو گا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِناً بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرْكَبَهُ .

۳۔ جس نے مومن کو کسی فعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہوگا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤَنِّبُهُ أَنَّبَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے آئے گا اللہ دنیا و آخرت میں اسے سرزنش کرے گا۔

دوسو چھہترواں باب

غیبت و بہتان

(بَابُ) ۲۷۶

☆(الْغِيبَةِ وَالْبَهْتِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْغِيبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكِلَةِ فِي جَوْفِهِ .

قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحْدِثْ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا يُحْدِثُ ؟ قَالَ : الْاِغْتِيَابُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ غیبت مرد مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان (کینسر) کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کر دے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظار نماز میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا۔ فرمایا غیبت گوئی نہ ہو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا رَأَتْهُ عَيْنَاهُ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ فَهُوَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ الَّذِينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارے میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھ سے دیکھی یا کان سے سنی ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہ اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ مومنو کے متعلق بری باتیں مشہور کریں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء عن داود بن سرحان قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الغيبة قال: هو أن تقول لأخيك في دينه ما لم يفعل وتبثّ عليه أمراً قد ستره الله عليه لم يقم عليه فيه حدٌّ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے دینی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو جو اس نے نہ کی ہو اور ایسا امر اس کے لیے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو اور اس پر حد شرعی نہ لگائی گئی ہو۔

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن هارون بن الجهم، عن حفص ابن عمر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل النبيّ صلى الله عليه وآله : ما كفّارة الاغتياب قال : تستغفر الله لمن اغتبته كلّما ذكرته .

۴۔ حضرت رسولِ خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے فرمایا جس کی تم نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لیے خدا سے استغفار کرو۔

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطيّة عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من بهت مؤمناً أو مؤمنة بما ليس فيه بعثه الله في طينة خبال حتّى يخرج ممّا قال ، قلت : وما طينة الخبال ؟ قال: صديد يخرج من فروج المومسات .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی خدا اسے روز قیامت طینت خبال سے اٹھائے گا پوچھا طینت خبال کیا ہے فرمایا وہ پیپ ہے جو زناکار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گی۔

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن العبّاس بن عامر ، عن أبان ، عن رجل لا نعلمه إلّا يحيى الأزرق قال : قال لي أبو الحسن صلوات الله عليه : من ذكر رجلاً من خلفه بما هو فيه ممّا

عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَغْتَبْهُ وَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ اغْتَابَهُ وَمَنْ ذَكَرَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کسی کی پس پشت ایسی بُرائی بیان کرے جو لوگوں میں مشہور ہوگی ہو اور اس نے کی بھی ہو تو اس نے غیبت نہ کی اور جو ایسی بُرائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو تو یہ غیبت ہوگی اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْغِيبَةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا الْأَمْرُ الظَّاهِرُ فِيهِ مِثْلُ الْحِدَّةِ وَالْعَجَلَةِ فَلَا؛ وَالْبُهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں بُری بات کہو جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ لیکن جو عیب کھلم کھلا ہو جیسے تند مزاجی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

دو سو ستہتّرواں باب

نقلِ سخن ہر مومن

(بَابُ) ۲۷۷

﴿الرِّوَايَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْنَهُ وَهَدْمَ مُرُوءَتِهِ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْ وَلَايَتِهِ إِلَى وَلَايَةِ الشَّيْطَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ الشَّيْطَانُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرتا ہے جس سے اس کے عیب ظاہر ہوں اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرتا ہے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : تَعْنِي سِفْلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا هِيَ إِذَاعَةُ سِرِّهِ .

۲۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سے کہا۔ کیا عورت مومن، مومن پر حرام ہے فرمایا۔ ہاں میں نے کہا کیا اس سے مراد آپ کی دونوں شرمگاہیں ہیں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی مومن کا راز کھولنا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِيمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ «عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ» قَالَ: مَا هُوَ أَنْ يَنْكَشِفَ فَتَرَى مِنْهُ شَيْئاً إِنَّمَا هُوَ أَنْ تَرْوِيَ عَلَيْهِ أَوْ تَعِيبَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت مومن، مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کھول کر اس کا کوئی حصہ دیکھا جائے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

دوسو اٹھتّرواں باب

شماتت

(بَابُ الشَّمَاتَةِ) ۲۷۸

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تُبْدِي الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَيُصَيِّرَهَا بِكَ ، وَقَالَ : مَنْ شَمِتَ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يُفْتَتَنَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اپنے بھائی کی مصیبت پر اظہار خوشی نہ کرو۔ ورنہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی اور یہ بھی فرمایا۔ جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شماتت کرے گا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

دوسو اناسی واں باب

سبّاب (گلیارا)

(بابُ السِّبابِ) ۲۷۹

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله: سِبابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مومن کو گالی دینے والا اپنے کو جہنم کے کنارے پہنچانے والا ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وآله: سِبابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِهِ مَعْصِيَةٌ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳ - عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ صلّى الله عليه وآله فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: لَا تَسُبُّوا النَّاسَ فَتَكْتَسِبُوا الْعَدَاوَةَ بَيْنَهُمْ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمائیے۔ پس منجملہ باتوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

۴ - اِبْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ قَالَ: الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ، وَوِزْرُهُ وَوِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَعْتَذِرْ إِلَى الْمَظْلُومِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو ابتداء کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا اس کا اور اس کے دوسرے کا گناہ اس پر ہوگا جب تک وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔

٥۔ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَاشَهِدَ رَجُلٌ عَلَىٰ رَجُلٍ بِكُفْرٍ قَطُّ إِلَّابَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ شَهِدَ [بِهِ] عَلَىٰ كَافِرٍ صَدَقَ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِناً رَجَعَ الْكُفْرُ عَلَيْهِ، فَإِيَّاكُمْ وَالطَّعْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے وہ کافر ہے تب تو یہ سچا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا۔ پس اپنے کو مومن پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

٦۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّعْنَةَ إِذَاخَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَىٰ صَاحِبِهَا[2].

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

٧۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّعْنَةَ إِذَاخَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَىٰ صَاحِبِهَا.

۷۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے تو گھومتی ہے دونوں کے درمیان اگر وہ صحیح ہے تو خیر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

٨۔ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَاقَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ: أُفٍّ خَرَجَ مِنْ وَلَايَتِهِ وَإِذَاقَالَ: أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا، وَلَايَقْبَلُ اللهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلاً وَهُوَمُضْمِرٌ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ سُوءاً.

۸۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؑ نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی ولایت سے خارج ہو جاتا ہے اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو گا اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

٩ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْعَنُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَاتَ بِشَرِّ مِيتَةٍ وَكَانَ قَمِناً أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى خَيْرٍ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعنہ دیا وہ بدترین موت مرے گا اور اس کا سزاوار ہو گا کہ امر نیک کی طرف رجوع نہ کرے۔

دوسو اسّی واں باب
تہمت و بدگمانی

(بَابُ) ۲۸۰
٭(التُّهَمَةِ وَسُوءِ الظَّنِّ)٭

١ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ مِنْ قَلْبِهِ[2] كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

٢ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنِ اتَّهَمَ أَخَاهُ فِي دِينِهِ فَلَا حُرْمَةَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ عَامَلَ أَخَاهُ بِمِثْلِ مَا عَامَلَ بِهِ النَّاسَ فَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا يَنْتَحِلُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی

نہ رہے گی اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا جو مخالف لوگ کرتے ہیں تو وہ اپنے دعوئے ایمانی سے الگ ہو جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كَلَامٍ لَهُ: ضَعْ أَمْرَ أَخِيكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى يَأْتِيَكَ مَا يَغْلِبُكَ مِنْهُ، وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ سُوءاً وَأَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمِلاً.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہتر برتاؤ کرو جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو جو تمہیں عاجز بنادے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو جب تک تم اسے محمل خیر کرتے پاؤ۔

دوسو اکیاسی واں باب

اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

(بَابُ) ۲۸۱

٥(مَنْ لَمْ يُنَاصِحْ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ)٥

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعْشَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَعَى فِي حَاجَةٍ لِأَخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت برآری میں سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا و رسول سے خیانت کی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ.

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ جَمِيعاً، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُصَبِّحِ بْنِ هِلْقَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جُهْدٍ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ أَبُوبَصِيرٍ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ : وَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : مِنْ لَدُنْ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ آخِرِهِمْ .

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہو اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ اور مومنین سے خیانت کی۔ ابوبصیر نے کہا۔ آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیرالمومنینؑ سے امام آخر تک۔

٤ ـ عَنْهُمَا جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ مَشَىٰ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ ثُمَّ لَمْ يُنَاصِحْهُ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ اللهُ خَصْمَهُ .

۴۔ راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے برادر مومن کی حاجت برآری میں سعی کی اور اس کو نصیحت نہ کی وہ اس کی مثل ہے جس نے اللہ و رسولؐ سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنِ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمْحَضْهُ مَحْضَ الرَّأْيِ سَلَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَىٰ مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَ رَسُولَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندۂ مومن کی حاجت برآری کے لیے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی۔

دوسو بیاسی واں باب

خُلفِ وعدہ

(بَابُ خُلْفِ الْوَعْدِ) ۲۸۲

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : عِدَةُ الْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ ، فَمَنْ أَخْلَفَ فَبِخُلْفِ اللهِ بَدَأَ وَلِمَقْتِهِ تَعَرَّضَ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿ كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن سے مومن کا وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا اس نے اللہ سے خلف وعدہ کی ابتدا کی اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سورۃ الصف میں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

٢ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

دوسو تراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے برادرِ مومن ملنے آئے اور وہ نہ ملے

(بَابُ) ۲۸۳

﴿مَنْ حَجَبَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ﴾

١ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ

جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذن دخول سے مانع ہو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کر دے گا ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدٌ مِنْهُمُ الثَّلَاثَةَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلِ أَحَدِهِمْ فِي مُنَاظَرَةٍ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْغُلَامُ فَقَالَ: أَيْنَ مَوْلَاكَ؟ فَقَالَ: لَيْسَ هُوَ فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ الرَّجُلُ وَدَخَلَ الْغُلَامُ إِلَى مَوْلَاهُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ كَانَ الَّذِي قَرَعَ الْبَابَ؟ قَالَ: كَانَ فُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ: لَسْتُ فِي الْمَنْزِلِ، فَسَكَتَ وَلَمْ يَكْتَرِثْ وَلَمْ يَلُمْ غُلَامَهُ وَلَا اغْتَمَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ الْبَابِ وَأَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ بَكَّرَ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُمْ وَقَدْ خَرَجُوا يُرِيدُونَ ضَيْعَةً لِبَعْضِهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَنَا مَعَكُمْ؟ فَقَالُوا لَهُ: نَعَمْ، وَلَمْ يَعْتَذِرُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الرَّجُلُ مُحْتَاجاً ضَعِيفَ الْحَالِ، فَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا غَمَامَةٌ قَدْ أَظَلَّتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ فَبَادَرُوا فَلَمَّا اسْتَوَتِ الْغَمَامَةُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ أَيَّتُهَا النَّارُ خُذِيهِمْ وَأَنَا جَبْرَئِيلُ رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا نَارٌ مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ قَدِ اخْتَطَفَتِ الثَّلَاثَةَ النَّفَرَ وَبَقِيَ الرَّجُلُ مَرْعُوباً يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَلَا يَدْرِي مَا السَّبَبُ؟ فَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَمَا رَأَى وَمَا سَمِعَ، فَقَالَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ عليه السلام: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِياً وَذَلِكَ بِفِعْلِهِمْ بِكَ، فَقَالَ: وَمَا فِعْلُهُمْ بِي؟ فَحَدَّثَهُ يُوشَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي حِلٍّ وَأَعْفُو عَنْهُمْ، قَالَ: لَوْ كَانَ هَذَا قَبْلُ لَنَفَعَهُمْ فَأَمَّا السَّاعَةَ فَلَا، وَعَسَى أَنْ يَنْفَعَهُمْ مِنْ بَعْدُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا اے محمد بن سنان زمانہ بنی اسرائیل میں چار شخص مومنین میں سے تھے ان میں سے ایک تین سے ملنے آیا۔ وہ ایک گھر میں باتیں کر رہے تھے اس شخص نے دق الباب کیا ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے اس نے کہا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آقا کے پاس آیا تو اس نے پوچھا دق الباب کس نے کیا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی

اور نہ غلام کو سرزنش کی اور نہ ان میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے علی الصباح وہ شخص پھر آیا اور ان سے ملا وہ کسی کھیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انھوں نے کہا اچھا۔ اس سے معافی نہ مانگی۔ یہ شخص مرد محتاج تھا راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے بارش آ رہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سروں پر چھا گیا تو اس کے اندر سے ایک منادی نے ندا کی اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبرئیل اللہ کا رسول ہوں ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلا دیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیا ہے شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا اس عمل پر جو انھوں نے تیرے ساتھ کیا تھا اس نے کہا وہ کیا عمل تھا حضرت یوشع نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ ، غِلَظُ كُلِّ سُورٍ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ [مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ] .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہوگا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً [أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ] وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اللهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اللهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا ؟ قَالَ ، نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ .

۴۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان، مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے اور وہ اجازت نہیں دیتا اور گھر میں سے نہیں نکلتا تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابوحمزہ جو ایسا کرے

گا اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی لعنت ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اے ابوحمزہ۔

دوسو چوراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

(بَابُ) ۲۸۴

(مَنِ اسْتَعَانَ بِهِ أَخُوهُ فَلَمْ يُعِنْهُ)

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سعدان، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَمِينٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ بَخِلَ بِمَعُونَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَالْقِيَامِ لَهُ فِي حَاجَتِهِ [إِلَّا] ابْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْجَرُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت برلانے میں بخل کرے گا تو وہ مبتلا ہوگا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہگار ہوگا اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعِنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلَّا ابْتَلَاهُ اللهُ بِأَنْ يَقْضِيَ حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُهُ اللهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو خدا اس سے سلب توفیق کر کے ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی مدد کراتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْخَطَّابِبْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَدَعْ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْعَى فِيهَا وَيُوَاسِيَهُ إِلَّا ابْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ وَلَا يُؤْجَرُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادر مومن کی اعانت اور اس کے بارے میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرتا ہے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ [أَخِيهِ] أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيراً بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایت خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

دوسو پچاسی واں باب

جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسروں کو دینے دے

(بَابُ) ۲۸۵

٭(مَنْ مَنَعَ مُؤْمِناً شَيْئاً مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ)٭

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ أَحْنَفَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِناً شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدّاً وَجْهُهُ مُزْرَقَّةً عَيْنَاهُ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَيُقَالُ: هٰذَا الْخَائِنُ الَّذِي خَانَ اللهَ وَ رَسُولَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کو باوجود قدرت رکھنے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلائے تو وہ روز قیامت اس طرح محشور ہوگا۔ کالا منہ نیلی آنکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے کہا جائے گا یہ خائن ہے جس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

۲۔ إِبْنُ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا يُونُسُ مَنْ حَبَسَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقَامَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ عَلَىٰ رِجْلَيْهِ حَتَّىٰ يَسِيلَ عَرَقُهُ أَوْدَمُهُ وَ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِاللهِ : هٰذَا الظَّالِمُ الَّذِي حَبَسَ عَنِ اللهِ حَقَّهُ قَالَ : فَيُوَبَّخُ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۲۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے یونس جس نے حق مومن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بلحاظ گناہ) اس کے پیروں سے بہے گا اور ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سرزنش کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائیگا

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ دَارٌ فَاحْتَاجَ مُؤْمِنٌ إِلَىٰ سُكْنَاهَا فَمَنَعَهُ إِيَّاهَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَلَائِكَتِي أَبَخِلَ عَبْدِي عَلَىٰ عَبْدِي بِسُكْنَى الدَّارِ الدُّنْيَا؟ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَسْكُنُ جِنَانِي أَبَداً .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا اور برادر مومن اس گھر کا محتاج ہوا اور وہ اس کو رہائش کے لئے نہ دے تو خدا فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! اس میرے بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

٤۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَ هُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَىٰ قَضَائِهَا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْ مُعَذَّبٌ ، فَإِنْ عَذَرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَءَ حَالاً قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيراً بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہے اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی تو اس کی ہماری اور اللہ کی مدد حاصل ہوئی اور اگر اس کو رد کر دیا درآنحالیکہ اس کو بجا لانے پر قدرت تھی تو خدا اس پر ایک اژدہا مسلط کریگا۔ آگ کا بنا ہوا جو روز قیامت اس کو نوچتا رہے گا مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ تو اور برا حال ہوگا اور یہ بھی فرمایا جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

دوسوچھیاسی واں باب

جو مومن کو ڈرائے

((بَابُ)) ۲۸۶

☆(مَنْ اَخَافَ مُؤْمِناً)☆

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ نَظَرَ إِلَى مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُخِيفَهُ بِهَا أَخَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّاظِلُّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اس کو اللہ اس دن خوف زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہوگی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَّافِ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَهُوَ فِي النَّارِ؛ وَمَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرانے والا جہنم میں جائے گا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ گئی تو وہ فرعون اور آلِ فرعون کے ہمراہ جہنم میں جائے گا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَعَانَ عَلَى مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : آيِسٌ مِنْ رَحْمَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کریگا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا میری رحمت سے مایوس۔

دوسو ستاسی واں باب

چغل خوری

(بابُ النَّمیمَةِ) ۲۸۷

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرارِكُمْ؟ قالُوا : بَلى يارَسُولَ اللهِ ، قالَ : اَلْمَشّاؤُونَ بِالنَّميمَةِ ، الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ ، الْباغُونَ لِلْبُرَءاءِ الْمَعايِبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا۔ ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا چغل خور، لوگوں میں جدائی ڈالنے والا، معائب سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : مُحَرَّمَةٌ الْجَنَّةُ عَلَى الْقَتّاتِينَ[2] الْمَشّائِينَ بِالنَّميمَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوروں پر۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَصْبَهانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِرارُكُمُ الْمَشّاؤُونَ بِالنَّميمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعايِبَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بدترین انسان چغل خور، احباء میں تفرقہ ڈالنے والے اور گناہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

دوسو اٹھاسی واں باب

افشائے راز

((بَابُ الْإِذَاعَةِ)) ۲۸۸

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ أَقْوَاماً بِالْإِذَاعَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَ إِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِيَّاكُمْ وَالْإِذَاعَةَ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سرزنش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں "جب ان کے لئے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہوتا ہے تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں" پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ جَحَدَنَا حَقَّنَا .
قَالَ : وَقَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ : الْمُذِيعُ حَدِيثَنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جس نے ہمارا افشائے راز کیا ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا اور معلی بن خُنیس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

۳ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اللهُ الْإِيمَانَ .

۳۔ فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

۴ ـ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا قَتَلَنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتْلَ خَطَأٍ وَلَكِنْ قَتَلَنَا قَتْلَ عَمْدٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا۔ اس نے ہم کو خطأً نہیں بلکہ عمداً قتل کیا۔

٥ ـ يُونُسُ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يُحْشَرُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَانَدِيَ دَماً فَيُدْفَعُ إِلَيْهِ شِبْهُ الْمِحْجَمَةِ أَوْفَوْقَ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لَهُ : سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فُلانٍ ، فَيَقُولُ : يَارَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَمَاسَفَكْتُ دَماً فَيَقُولُ : بَلىٰ سَمِعْتَ مِنْ فُلانٍ رِوَايَةَ كَذَاوَكَذَا ، فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَنُقِلَتْ حَتّىٰ صَارَتْ إِلىٰ فُلانٍ الْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَاوَهٰذَاسَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روزِ قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کا خون نہ بہایا ہوگا اس کی طرف ایک حجامت بنانے کا آلہ یا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا یہ ہے یہ حصہ فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا۔ پروردگار تو جانتا ہے کہ مرتے دم تک میں نے کسی کا خون نہ بہایا تھا خدا فرمائے ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسروں سے بیان کیا وہ نقل ہوتے ہوتے فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا لہذا یہ تیرا حصہ ہے اس کے خون سے۔

٦ ـ يُونُسُ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَتَلاهٰذِهِ الْآيَةَ : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَاعَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ» قَالَ : وَاللهِ مَاقَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلَاضَرَبُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ سَمِعُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأُخِذُوا عَلَيْهَا فَقُتِلُوا فَصَارَ قَتْلاً وَاعْتِدَاءً وَمَعْصِيَةً .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کی "یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ آیاتِ الٰہی سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے اس لئے کہ وہ نافرمان تھے حد سے تجاوز کرنے والے" پھر فرمایا واللہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا نہ تلواروں سے مارا تھا بلکہ انھوں نے انبیاء سے احادیث سن کر افشائے راز کیا تھا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا اور حد سے تجاوز کرنا اور معصیت میں مبتلا ہونا۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ» فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ مَاقَتَلُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلٰكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَأَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقُتِلُوا .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "وہ انبیاء کو بے گناہ قتل کرتے تھے" واللہ انھو

نے تلواروں سے قتل نہیں کیا۔ اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور افشائے راز کئے جس کی بناء پر وہ قتل کئے گئے

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ قَوْماً بِالْإِذاعَةِ، فَقالَ: «وَإِذا جاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذاعُوا بِهِ» فَإِيّاكُمْ وَالْإِذاعَةَ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے لوگوں کو افشائے راز پر جیسا کہ فرماتا ہے "جب ان کے سامنے کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انھوں نے افشا کر دیا" اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمانَ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مَنْ أَذاعَ عَلَيْنا شَيْئاً مِنْ أَمْرِنا فَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنا عَمْداً وَلَمْ يَقْتُلْنا خَطَأً.

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی جز بھی افشا کیا تو گویا عمداً اس نے ہم کو قتل کیا نہ کہ خطاءً۔

١٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ صاعِدٍ مَوْلى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قالَ: سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مُذِيعُ السِّرِّ شاكٌّ، وَقائِلُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كافِرٌ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقى فَهُوَ ناجٍ، قُلْتُ: ما هُوَ؟ قالَ: التَّسْلِيمُ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہماری امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقیٰ کیا ہے۔ فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صالِحِ بْنِ أَبِي حَمّادٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، عَنْ أَبِي خالِدٍ الْكابُلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ ـ وَهِيَ دَوْلَةُ اللهِ ـ وَ دَوْلَةَ إِبْلِيسَ: فَإِذا أَرادَ اللهُ أَنْ يُعْبَدَ عَلانِيَةً كانَتْ دَوْلَةَ آدَمَ وَإِذا أَرادَ اللهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كانَتْ دَوْلَةَ إِبْلِيسَ، وَالْمُذِيعُ لِما أَرادَ اللهُ سَتْرَهُ مارِقٌ مِنَ الدِّينِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں حکومت آدم

اور حکومت ابلیس۔ جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت علانیہ ہو (یعنی حاکم عادل کی حکومت میں) تو یہ حکومت آدم ہے اور جب چاہتا ہے کہ لوگ چھپ کر حکومت کریں (ظالم حکمران کے خوف سے) تو یہ ابلیسی حکومت ہے۔ ایسی بات کا ظاہر کرنے والا جسے خدا چھپانا چاہے اپنے دین کا برباد کرنے والا ہے۔

١٢ ـ أبوعَليّ الأشعريّ ، عَنْ مُحمّدِبْنِ عَبْدِالجبّارِ ، عَنْ صفْوانَ ، عَنْ عَبْدِالرّحمٰنِ بْنِ الْحَجّاجِ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنِ اسْتَفْتَحَ نَهارَهُ بِإذاعَةِ سِرِّنا سَلّطَ اللهُ عَلَيْهِ حَرَّ الْحَديدِ وَضيقَ الْمَحابِسِ .

١٢۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ہمارے بھید کا ظاہر کرنے والا ہے۔ تو خدا اس پر مسلط کرتا ہے گرم لوہے کو اور تنگ قید خانوں کو۔

دوسو نواسی واں باب

معصیت خدا کے ساتھ اطاعت مخلوق کرنا

(بابُ) ٢٨٩

☆(مَنْ أطاعَ الْمَخْلوقَ في مَعْصِيَةِ الْخالِقِ)☆

١ ـ عَلِيّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ، عَنِ النّوْفَليّ ، عَنِ السّكونيّ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ طَلَبَ رِضا النّاسِ بِسَخَطِ اللهِ جَعَلَ اللهُ حامِدَهُ مِنَ النّاسِ ذامّاً .

١۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا چاہی خدا اس کی تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

٢ ـ عِدّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَبْنِ مُحمّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ إسْماعيلَ بْنِ مِهْرانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَميرَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ طَلَبَ مَرْضاةَ النّاسِ بِما يُسْخِطُ اللهَ كانَ حامِدُهُ مِنَ النّاسِ ذامّاً وَمَنْ آثَرَ طاعَةَ اللهِ بِغَضَبِ النّاسِ كَفاهُ اللهُ عَداوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ ، وَحَسَدَ كُلِّ حاسِدٍ ، وَبَغْيَ كُلِّ باغٍ وَكانَ اللهُ عَزّ وَجَلّ لَهُ ناصِراً وَظَهيراً .

۲۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے جس نے خدا کو ناراض کرکے مخلوق کو راضی کیا۔ اللہ اس کے مداح کو اس کا مذمت کرنے والا بنا دے گا اور جس نے اللہ کی اطاعت میں مخلوق کو ناراض کیا اللہ ہر دشمن کی عداوت سے ہر حاسد کے حسد سے اور ہر باغی کی بغاوت سے اسے بچائے گا اور اس کا مددگار ہوگا۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : عِظْنِي بِحَرْفَيْنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَنْ حَاوَلَ (٥) أَمْراً بِمَعْصِيَةِ اللهِ كَانَ أَفْوَتَ لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَجِيءِ مَا يَحْذَرُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے حضرت نے تحریر فرمایا۔ جو معصیت خدا کا قصد کرے گا وہ سب سے زیادہ کھونے والا ہوگا اپنی امید کا اور جس چیز سے ڈرتا ہے بہت جلد اس کے سامنے آئے گی۔

٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى اللهَ ، وَلَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِفِرْيَةِ بَاطِلٍ عَلَى اللهِ ، وَلَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ اللهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ نے جو خدا کے نافرمان بندہ کی اطاعت سے قریب ہو اس کا دین گیا جو باطل سے جا ملا اس کا دین بھی گیا اور جس نے کسی آیت کا بھی آیاتِ الٰہیہ سے انکار کیا اس کا دین بھی رخصت ہوا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ [الْأَنْصَارِيِّ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِسَخَطِ اللهِ خَرَجَ مِنْ دِينِ اللهِ .

۵۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جس نے مرضی سلطان حاصل کرنے کے لئے خدا کا غضب مول لیا وہ دین سے خارج ہوا۔

دو سو نوّے واں باب

دنیا میں گناہوں کی سزا

(بَابُ) ۲۹۰

(فِي عُقُوبَاتِ الْمَعَاصِي الْعَاجِلَةِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوهَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَلَمْ يَحْكُمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ [عَزَّ وَجَلَّ] إِلَّا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کم نہ تولا جائے کم نہ ناپا جائے ورنہ قحط سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا اور (۴) عہد خدا کو اور عہد رسولؐ کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کا کچھ مال لوٹ لے گا (۵) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف و ہراس پیدا کر دے گا۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ، وَإِذَا طُفِّفَ الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ أَخَذَهُمُ اللهُ بِالسِّنِينَ وَالنَّقْصِ، وَإِذَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا مِنَ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ وَالْمَعَادِنِ كُلَّهَا، وَإِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ، وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ، وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ، وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَمْ يَتَّبِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ شِرَارَهُمْ فَيَدْعُو خِيَارُهُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زنا کا زور ہوگا تو مرگ مفاجات زیادہ ہوگی اور جب لوگ کم تولیں اور ناپیں گے تو قحط سالی ہوگی اور جب زکوٰۃ نہ دیں گے تو کھیتی اور پھلوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جور کریں گے تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں جب نقض عہد کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا اور جب قطع رحم کریں گے تو ان کے اموال شریروں کے قبضہ میں آجائیں گے اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر شریروں کو مسلط کرے گا وہ نیکوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

دوسو اکیانوے واں باب

گنہگاروں سے ہم نشینی

(بابُ) ۲۹۱

٥(مُجالسَةِ أَهْلِ المَعاصي)٥

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبي زِيادٍ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ صالِحٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لا يَنْبَغي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مَجْلِساً يُعْصَى اللهُ فيهِ وَلا يَقْدِرُ عَلى تَغْييرِهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کو نہیں چاہیئے کہ وہ ایسے جلسہ میں بیٹھے جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں اور ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہو۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مالي رَأَيْتُكَ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ ؟ فَقالَ : إِنَّهُ خالي ، فَقالَ : إِنَّهُ يَقُولُ فِي اللهِ قَوْلاً عَظيماً ، يَصِفُ اللهَ وَلا يُوصَفُ ، فَإِمّا جَلَسْتَ مَعَهُ وَتَرَكْتَنا وَإِمّا جَلَسْتَ مَعَنا وَتَرَكْتَهُ ؛ فَقُلْتُ : هُوَ يَقُولُ ما شاءَ ، أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذا لَمْ أَقُلْ ما يَقُولُ ؟ فَقالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : أَما تَخافُ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ نَقِمَةٌ فَتُصيبَكُمْ جَميعاً ، أَما عَلِمْتَ بِالَّذي كانَ مِنْ أَصْحابِ مُوسىٰ عليه السلام وَكانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحابِ فِرْعَوْنَ فَلَمّا لَحِقَتْ خَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسىٰ تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيَعِظَ أَباهُ فَيُلْحِقَهُ بِمُوسىٰ فَمَضىٰ أَبُوهُ وَهُوَ يُراغِمُهُ حَتّىٰ بَلَغا طَرَفاً مِنَ الْبَحْرِ فَغَرِقا جَميعاً فَأَتىٰ مُوسىٰ عليه السلام الْخَبَرُ ، فَقالَ : هُوَ في رَحْمَةِ اللهِ وَلٰكِنَّ النَّقِمَةَ إِذا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَها عَمَّنْ قارَبَ الْمُذْنِبَ دِفاعٌ .

۲۔ جعفری راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو عبدالرحمن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا وہ خدا کی تعریف اس کے غیر وصف کے ساتھ کرتا ہے۔ پس یا تو تم اس کے ساتھ رہو ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو اس کو چھوڑ دو، میں نے کہا وہ جو چاہے کہے مجھ سے کیا تعلق جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پر نازل ہو تو تم بھی اس کی لپیٹ میں آجاؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ ایک شخص اصحاب موسیٰ میں ایسا تھا جس کا باپ فرعون کے

ساتھ تھا جب لشکر فرعون موسیٰ سے جا ملا تو لشکر موسیٰ سے نکلا تاکہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب باطل کے ابطال میں بحث کرنے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں باتیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا اس پر رحمت خدا ہوگی۔ لیکن عذاب جب نازل ہوتا ہے تو گنہگار کے جو قریب ہوتا ہے وہ بھی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

۳ ۔ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن عبدالرّحمن بن أبي نجران ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال: لاتصحبوا أهل البدع ولاتجالسوهم فتصيروا عندالنّاس كواحد منهم ؛ قال رسول الله صلى الله عليه وآله : المرء على دين خليله وقرينه .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے رسول اللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے۔

٤ ۔ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن داود بن سرحان عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا رأيتم أهل الرّيب والبدع من بعدي فأظهروا البراءة منهم وأكثروا من سبّهم والقول فيهم والوقيعة وباهتوهم كيلا يطمعوا في الفساد في الإسلام ويحذرهم النّاس ولايتعلّموا من بدعهم يكتب الله لكم بذلك الحسنات ويرفع لكم به الدّرجات في الآخرة .

۴۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم احکام شرع میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو تو ان سے اپنی برأت ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفتگو کرو تاکہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو ایسا عمل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

٥ ۔ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن محمّد بن يوسف عن ميسّر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاينبغي للمسلم أن يواخي الفاجر ولاالأحمق ولاالكذّاب

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ بدکار آدمی سے بھائی چارہ کریں اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ؛ فَأَمَّا الْمَاجِنُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَادِكَ، وَمُقَارَنَتُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ، وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَلَيْكَ عَارٌ، وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجَى لِصَرْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَرُبَّمَا أَرَادَ مَنْفَعَتَكَ فَضَرَّكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَسُكُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ، وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْنِئُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ، كُلَّمَا أَفْنَى أُحْدُوثَةً مَطَّهَا بِأُخْرَى حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يُصَدَّقُ وَيُغْرِي بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ فَيُنْبِتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللهَ وَانْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے بر سر منبر فرمایا، مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ پرہیز کرے دوستی سے تین شخصوں کی اول وہ جسے اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو، دوسرے احمق، تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمہاری نظر میں زینت دے گا اور تم کو اپنے جیسا بنانا پسند کرے گا اور تمہارے امر دین اور امر قیامت تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا باعث شرم ہے دوسرے احمق یہ تمہیں کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بدی کو دفع نہ کرے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن پہنچا دے گا نقصان اس کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اس کی خاموشی نطق سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے۔ تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمہارے ساتھ رہنا درست نہیں، وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب کوئی عجیب بات ختم کرتا ہے اگر سچ بھی بولتا ہے تو اس میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کر لو تاکہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا: يَا بُنَيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَافِقْهُمْ فِي طَرِيقٍ فَقُلْتُ يَا أَبَهْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَائِعُكَ بِأُكْلَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ، وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ

وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُوناً فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلاثَةِ مَوَاضِعَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَ قَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ» .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ پانچ قسم کے لوگوں پر نظر رکھو نہ تو ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بعید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ قریب کو دور۔ اپنے کو فاسق سے بچاؤ کہ وہ مال دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا اور اپنے کو بخیل کی صحبت سے بچاؤ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جبکہ تم کو اس کی شدید احتیاج ہوگی اور احمق کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور عمداً پہنچا دے گا نقصان، اور اپنے کو قاطع الرحم سے بچاؤ۔ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون پایا ہے اوّل عنقریب جب تم کو حکومت مل جائے گی تو روئے زمین پر فساد برپا کرو گے اور قطع رحم کرو گے ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے ملنے کا حکم دیا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے اور سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے وہ عہد الٰہی کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور وصل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہی خسارہ پانے والے ہیں۔

۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَءُ بِهَا» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ : إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا : [إِذَا سَمِعْتُمْ] الرَّجُلَ [الَّذِي] يَجْحَدُ الْحَقَّ وَيُكَذِّبُ بِهِ وَيَقَعُ فِي الْأَئِمَّةِ فَقُمْ مِنْ عِنْدِهِ وَلَا تُقَاعِدْهُ ، كَائِناً مَنْ كَانَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم پر کتاب میں یہ نازل ہوا ہے جب تم کتاب خدا کو سنو گے تو اس کا انکار کرو گے اور مذاق اڑاؤ گے الخ۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق بات سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور آئمہ علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتا ہے تو تم اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہو اور تقیہ جو کچھ ہو۔ اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْباطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ابْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ علیه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلا يَجْلِسْ مَجْلِساً يُنْتَقَصُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُعَابُ فِيهِ مُؤْمِنٌ

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسہ میں نہیں بیٹھتا جہاں امام کے نقائص بیان ہوں یا مومن کے عیب ۔

۱۰ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ علیه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلا يَقُومُ مَكَانَ رِيبَةٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانے والا ہے وہ تہمت اور شک کی جگہ کبھی کھڑا نہ ہوگا ۔

۱۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ علیه السلام يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلا يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُنْتَقَصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ .

۱۱۔ ترجمہ ۹ میں دیکھئے ۔

۱۲ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي وَعَمِّي ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ علیه السلام قَالَ : ثَلاثَةُ مَجَالِسَ يَمْقُتُهَا اللّٰهُ وَيُرْسِلُ نِقْمَتَهُ عَلَى أَهْلِهَا فَلا تُقَاعِدُوهُمْ وَلا تُجَالِسُوهُمْ مَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصِفُ لِسَانُهُ كَذِباً فِي فُتْيَاهُ ، وَمَجْلِساً ذِكْرُ أَعْدَائِنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَذِكْرُنَا فِيهِ رَثٌّ ، وَمَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصُدُّ عَنَّا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ تَلا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ علیه السلام ثَلاثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ كَأَنَّمَا كُنَّ فِي فِيهِ ـ أَوْ قَالَ [فِي] كَفِّهِ ـ : «وَلا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ» . «وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» . «وَلا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ» .

۱۲۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل

کرتا ہے لہٰذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اور ان سے مجالست نہ کرو اوّل وہ مجلس جس میں کوئی اپنے جھوٹے فتوے اور بہوے ظن و قیاس بیان کرتا ہے اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ سمجھا جاتا ہو اور ان کی مدح ہو رہی ہو اور ہمارا ذکر پرانا سمجھا جاتا ہو اور ہماری مذمت کی جاتی ہو تیسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو درآنحالیکہ تمہارے علم میں یہ بات ہو۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں گویا آپ کی زبان یا ہاتھ ہی میں تھیں "تم لوگوں کے باطل معبودوں کو گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو ازروئے جہالت گالیاں دیں گے جب تم دیکھو گے کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و ظن سے کام لے کر افترا پردازی کر رہے ہیں تو وہاں سے ہٹ جاؤ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور گفتگو کرنے لگیں اور ایسی بات نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ سے موصوف ہوں اپنی رائے سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ورنہ تم اللہ پر افترا پردازی کرو گے

١٣ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ابْتُلِيتَ بِأَهْلِ النَّصْبِ وَمُجَالَسَتِهِمْ فَكُنْ كَأَنَّكَ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى تَقُومَ فَإِنَّ اللهَ يَمْقُتُهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ يَخُوضُونَ فِي ذِكْرِ إِمَامٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ فَقُمْ فَإِنَّ سَخَطَ اللهِ يَنْزِلُ هُنَاكَ عَلَيْهِمْ .

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم ناصبیوں میں پھنس جاؤ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو تو اس طرح اپنے وہاں سے اٹھنے تک بے چین رہو گویا تم جلتے پتھروں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت کرتا اور جب دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا

١٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ عِنْدَ سَبَّابٍ لِأَوْلِيَاءِ اللهِ فَقَدْ عَصَى اللهَ تَعَالَى .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ يُسَبُّ فِيهِ إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ ، يَقْدِرُ عَلَى الْانْتِصَافِ فَلَمْ يَفْعَلْ أَلْبَسَهُ اللهُ الذُّلَّ فِي الدُّنْيَا وَعَذَّبَهُ فِي الْآخِرَةِ وَسَلَبَهُ صَالِحَ مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ مَعْرِفَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے گا جہاں امام کو گالیاں دی جاتی ہوں اور وہ انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لے تو دنیا و آخرت میں خدا اسے ذلت کا لباس پہنائے گا اور اپنی بہترین نعمت جو ہماری معرفت ہے اسے سلب کرے گا۔

١٦ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي : عَلِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْيَمَانِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ أُمِّ الطَّوِيلِ وَقَفَ بِالْكُنَاسَةِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : فَيَقُولُ : مَعَاشِرَ أَوْلِيَاءِ اللهِ إِنَّا بُرَاءُ مِمَّا تَسْمَعُونَ : مَنْ سَبَّ عَلِيّاً عليه السلام فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَنَحْنُ بُرَاءُ مِنْ آلِ مَرْوَانَ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ ، ثُمَّ يَخْفِضُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ : مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ فَلَا تُقَاعِدُوهُ ، وَمَنْ شَكَّ فِيمَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَا تُفَاتِحُوهُ ، وَمَنِ احْتَاجَ إِلَى مَسْأَلَتِكُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَقَدْ خُنْتُمُوهُ ، ثُمَّ يَقْرَأُ : «إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَاراً أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً» .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے یحیٰی ابن ام الطویل کو کناسہ (محلہ کوفہ) میں کھڑا دیکھا جو باآواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستانِ خدا جو تم سنتے ہو میں اس سے بری ہوں جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم بیزار ہیں اولادِ مروان سے اور ان سے جو خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھیما کر کے کہا۔ جو علیؑ کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو اور جو ہمارے مذہب امامیہ میں شک کرے اس سے بات نہ کرو اور جو مومن بھائی تم سے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ مہیا کی ہے جس کو گھیرے ہوگی اور جب پیاسے ہو کر فریاد کریں گے تو ان پگھلا ہوا تانبہ جیسا پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا برا پینا ہے اور کیسی بری رہنے کی جگہ ہے۔

دوسو بانوے واں باب

اصنافِ مردم

((بَابُ)) ۲۹۲

☆(اَصْنَافِ النَّاسِ)☆

١ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى طِرْبَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامٌ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اَلنَّاسُ عَلَى سِتَّةِ أَصْنَافٍ

قَالَ : قُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكْتُبَهَا ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ : مَا أَكْتُبُ ؟ قَالَ: اكْتُبْ أَهْلَ الْوَعِيدِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ وَاكْتُبْ «وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً» قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: وَحْشِيٌّ مِنْهُمْ قَالَ : وَاكْتُبْ «وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ»[2] قَالَ : وَ اكْتُبْ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً» لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ ، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً إِلَى الْإِيمَانِ « فَأُولَئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ» قَالَ : وَاكْتُبْ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ قَالَ قُلْتُ : وَمَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ ؟ قَالَ: قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ ؛ فَإِنْ أَدْخَلَهُمُ النَّارَ فَبِذُنُوبِهِمْ وَإِنْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فَبِرَحْمَتِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چھ قسم کے ہیں میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدہ و وعید جو جنت والے ہیں اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور نیک و بد اعمال کو ملا دیا میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا وہ، وہ ہیں جو گناہوں سے وحشت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں۔ فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الٰہی کے امیدواروں کا ہے خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرے گا اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنی عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں (یعنی نہ تو وہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں نہ راہ راست پر آنے کی) ممکن ہے خدا ان کے گناہ معاف کر دے اور لکھو ایک گروہ اصحاب اعراف کا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَقٍ ، يَؤُولُونَ كُلُّهُمْ إِلَى ثَلَاثِ فِرَقٍ : الْإِيمَانُ وَالْكُفْرُ وَالضَّلَالُ ، وَهُمْ أَهْلُ الْوَعْدَيْنِ الَّذِينَ وَعَدَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ : الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُسْتَضْعَفُونَ وَالْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْمُعْتَرِفُونَ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً وَأَهْلُ الْأَعْرَافِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں جن کے تین فرقے بنتے ہیں ایمان والے، کفر والے، ضلالت والے وعدہ و وعید والے یہی لوگ ہیں جن سے اللہ نے جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہے مومن ہیں کافر ہیں ضعیف الایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنھوں نے اچھے اور

برے اعمال کو ملا رکھا ہے اور ایک گروہ اہل اعراف کا ہے۔

توضیح:- مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اولاً تین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان، کفر اور ضلال، پھر اہل ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہوگئے۔

اوّل۔ جن سے جنت کا وعدہ ہے وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسولؐ اور تمام ما جاء بہ الرسولؐ پر زبان و قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء و جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم۔ اہل وعید بالنار اور وہ کافر ہیں جنھوں نے اللہ و رسولؐ اور ما جاء بہ النبیؐ میں سے کسی چیز کا بھی زبان اور قلب سے انکار کیا اور حقیر سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم۔ مستضعف وہ ہیں جنھوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی۔ جیسے لڑکے دیوانے یا احمق اور وہ جس تک دعوت اسلام نہ پہنچی۔

چہارم۔ امر الٰہی کے امیدوار یہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرلے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر سے توبہ کی۔ اور اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام نے ان کے قلوب میں جڑ نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کر پائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ کفر ہی چھوٹا۔ اہل ضلال سب مرجون لامر اللہ میں ہیں۔

پنجم۔ فساق المومنین جنھوں نے نیک و بد عمل کو خلط ملط کر دیا پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ممکن ہے خدا ان کی توبہ قبول کرے۔

ششم۔ اصحاب اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ صرف جنت ہے نہ دوزخ، وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ دو امروں میں سے ایک کو ترجیح نہ دے یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَحُمْرَانُ ـ أَوْ أَنَا وَبُكَيْرٌ ـ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّا نَمُدُّ الْمِطْمَارَ قَالَ : وَمَا الْمِطْمَارُ ؟ قُلْتُ : التُّرُّ(٢) فَمَنْ وَافَقَنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ تَوَلَّيْنَاهُ وَمَنْ خَالَفَنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ بَرِئْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ قَوْلُ اللهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ ، فَأَيْنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً» أَيْنَ الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ ؟ أَيْنَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً ؟ أَيْنَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ أَيْنَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ ؟ !.

وَزَادَ حَمَّادٌ فِي الْحَدِيثِ قَالَ : فَارْتَفَعَ صَوْتُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَوْتِي حَتَّى كَادَ يَسْمَعُهُ مَنْ عَلَى بَابِ الدَّارِ

وَزَادَ فِيهِ جَمِيلٌ ، عَنْ زُرَارَةَ : فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ [لَا] يُدْخِلَ الضُّلَّالَ الْجَنَّةَ .

۲- زرارہ نے کہا میں اور حمران یا میں اور بکیر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد لیتے ہیں مطمار سے (وہ ڈوری جس کو لگا کر معمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے۔) حضرت نے پوچھا مطمار کیا ہے کہا ترپس جو ہم سے موافق ہوتا ہے علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تبرا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کے قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد عورتیں اور لڑکے جو نہ گمراہی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے نیک و بد کو ملا دیا ہے اور اصحاب اعراف اور مؤلفۃ القلوب (مطلب یہ ہے کہ زرارہ نے اقسام ناس کو دو قسموں میں محدود کر دیا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا نے دو اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

حماد نے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انھوں نے سن لی اور جمیل نے زرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب میرے اور حضرت کے درمیان بات بڑھی تو حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کو یہ حق ہے کہ وہ اہلِ ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

توضیح - اس حدیث سے زرارہ کی قدح ثابت ہوتی ہے اور سوئے ادب کی دلیل ہے لیکن چونکہ وہ صاحب عظمت و جلالت و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث آئمہ بھی اس پر دال ہیں لہذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوئی ہوں یا ان کی عادت زور سے بولنے اور بحث کرنے کی ہو اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں اور یہ گفتگو بربنائے شک نہ ہو بلکہ ان کا قصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے ثبوت حاصل کرنا اور مناظرہ کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ ہوں اور حضرات آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

دوسو ترانوے واں باب

کفر

(بَابُ الْكُفْرِ) ۲۹۳

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ

قَالَ : قُلْتُ : لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : سُنَنُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كَفَرائِضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرائِضَ مُوجِبَاتٍ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنَ الْمُوجِبَاتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا وَ جَحَدَهَا كَانَ كَافِراً وَأَمَرَ [رَسُولُ اللهِ] بِأُمُورٍ كُلُّهَا حَسَنَةٌ فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ مَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عِبَادَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بِكَافِرٍ ، وَلٰكِنَّهُ تَارِكٌ لِلْفَضْلِ ، مَنْقُوصٌ مِنَ الْخَيْرِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، کیا سنت رسولؐ اور فرائض خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرائض رکھے ہیں وہ بندوں پہ لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فریضہ ترک کرے گا اور عمل نہ کرے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حسنات ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہوگا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ إِنَّ الْكُفْرَ لَأَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ وَأَخْبَثُ وَأَعْظَمُ ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ اللهُ لَهُ : اسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، فَالْكُفْرُ أَعْظَمُ مِنَ الشِّرْكِ فَمَنِ اخْتَارَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكَبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَصَبَ دِيناً غَيْرَ دِينِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ .

۲۔ زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شرک سے آگے ہے اور اس سے زیادہ برا بھی۔ حضرت نے کفر ابلیس کا ذکر کیا کہ جب خدا نے سجدۂ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا۔ پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الٰہی کی جرأت اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کھڑا کیا وہ مشرک ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ : إِنَّهُمْ يُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ مَنْ حَارَبَ عَلِيّاً عليه السلام مُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ كُفَّارٌ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ الْكُفْرَ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ لَهُ : اسْجُدْ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، وَ قَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ، فَمَنِ اجْتَرَى عَلَى اللهِ فَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكَبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ يَعْنِي مُسْتَخِفٌّ كَافِرٌ .

۳۔ زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن ابی حفصہ

اور اس کے اصحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے منکر ہیں کہ جنھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ مشرک تھے حضرت نے فرمایا تو وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر تھے پھر فرمایا کفر تو شرک سے بھی بدتر ہے پھر کفر ابلیس کا بھی ذکر کیا جب اس سے کہا سجدہ کر تو اس نے انکار کیا حضرت نے فرمایا کفر شرک سے آگے ہے جس نے نافرمانی خدا کی جرأت کی اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر اصرار کیا تو وہ کافر ہے یعنی احکام الٰہی کو حقیر سمجھنے والا کافر ہے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَ إِمَّا كَفُوراً»[٢] قَالَ: إِمَّا آخِذٌ فَهُوَ شَاكِرٌ وَإِمَّا تَارِكٌ فَهُوَ كَافِرٌ.

۴۔ حمران بن اعین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی، اب وہ چاہے شکرگزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے راہ خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ» قَالَ: تَرْكُ الْعَمَلِ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ، مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يَتْرُكَ الصَّلَاةَ مِنْ غَيْرِ سُقْمٍ وَلَا شُغْلٍ.

۵۔ ابن زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا اقرار کر چکا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کو بغیر بیماری یا خاص مشغولیت کے ترک کیا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ أَيُّهُمَا أَقْدَمُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: مَا عَهْدِي بِكَ تُخَاصِمُ النَّاسَ قُلْتُ: أَمَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِي: الْكُفْرُ أَقْدَمُ وَ هُوَ الْجُحُودُ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ».

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کفر و شرک میں کون مقدم ہے۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا میں نے تو تمہیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا مطلب یہ ہے اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظرہ نہیں کرتے۔ میں نے کہا ہشام بن سالم نے یہی سوال کرنے کو مجھ سے کہا۔ فرمایا کفر شرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الٰہی

سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سجدہ سے انکار کیا، تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا وَاللهِ ، قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ مِرَاراً قَالَ لِي أَيْ زُرَارَةُ إِنِّي أَقُولُ : لَا ، وَأَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ، وَأَنْتَ تَقُولُ : لَا ، وَلَا تَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ .

قَالَ فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : شَيْخٌ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْخُصُومَةِ . قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَقَرَّ لَكَ بِالْحُكْمِ أَتَقْتُلُهُ ؟ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ أَتَقْتُلُهُمْ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : أَنَا ـ وَاللهِ ـ الَّذِي لَا عِلْمَ لِي بِالْخُصُومَةِ .

٧۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا فرمایا خدا کی قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اقل کہتا ہے زرارہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بوڑھے ہو گئے ہیں ان کو فریق مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقلی حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کر دو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انھیں قتل کر دو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

توضیح۔ علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد وہ شیعہ ہے جو گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں پختہ عقیدہ رکھتا ہو اور اتمام حجت اس پر ہو سکے اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے۔ ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں مستضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر حجت تمام نہیں ہوئی ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی۔ یہ گروہ مومن و کافر درمیان واسطہ ہیں زرارہ واسطوں کا منکر تھا، وہ نہیں مانتا تھا کہ کافر و مومن کو وسائط میں داخل کرے اور بعض کو مومنین میں اور بعض کو کافرین میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جائز نہ تھا۔ مومن کا دوزخ میں جانا اور غیر مومن کا جنت میں جانا۔ اسی لئے اس نے شیعہ ہونے کے بعد شادی نہ کی کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جانتا تھا۔ اور اس کا تمسک لیکن آیت سے، ان آیتوں سے تھا۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ

كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ اور فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ اور اس کا یہ کہنا کہ امام بوڑھے ہیں اور علم نہیں رکھتے چونکہ زبان سے نہ تھا بلکہ صرف دل میں یہ خیال آیا تھا لہذا قابل مواخذہ نہیں خلاصہ یہ ہے کہ امام نے مومن و کافر کے درمیان کچھ اور لوگوں کو بطور وسائط کے بتایا کیونکہ مخالفین میں بعض احکام میں حکم مسلمین میں ہوتے ہیں اور اگر جن وسائط کا ذکر کیا گیا ان کے غیر ہوں تو مخلد فی النار ہوں گے اور آخر میں جو حضرت نے سمجھایا اس کی توضیح یہ ہے کہ اگر غیر متقی کافر ہو تو اس کے نوکر چاکر بھی کافر ہوں گے پس اگر اس صورت میں ان کا آتا جانا قبول نہ کرے گا تو خلاف اجماع اسلام اور عمل رسول ہوگا اور اگر ان کا آتا جانا قبول کرے گا اور قتل نہ کرے گا تو یہ حکم الٰہی کے خلاف ہوگا۔ اِنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ اور فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ۔ مقصد یہ ہے کہ جب زرارہ کی نظر میں صرف دو ہی صورتیں ہیں مومن و کافر تو اس تیسری صورت میں کیا ہوگا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام ـ وَسُئِلَ عَنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ أَيُّهُمَا أَقْدَمُ ؟ ـ فَقَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ وَذٰلِكَ أَنَّ إِبْلِيسَ أَوَّلُ مَنْ كَفَرَ وَكَانَ كُفْرُهُ غَيْرَ شِرْكٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَدْعُ إِلَى عِبَادَةِ غَيْرِ اللهِ وَإِنَّمَا دَعَا إِلَى ذٰلِكَ بَعْدُ فَأَشْرَكَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ جب ان سے سوال کیا گیا کفر و شرک میں کون اقدم ہے فرمایا کفر اور یہ اس لئے کہ ابلیس نے سب سے پہلے کفر کیا اور اس کا یہ کفر بغیر شرک باللہ کے تھا اس نے اس سے پہلے دعوت شرک نہیں دی تھی۔ ایسا بعد میں کیا جس سے وہ مشرک قرار پایا۔

٩ ـ هَارُونُ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَسُئِلَ مَا بَالُ الزَّانِي لَا تُسَمِّيهِ كَافِراً وَتَارِكُ الصَّلَاةِ قَدْ سَمَّيْتَهُ كَافِراً وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ ؟ ـ فَقَالَ : لِأَنَّ الزَّانِيَ وَمَا أَشْبَهَهُ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الشَّهْوَةِ لِأَنَّهَا تَغْلِبُهُ ، وَتَارِكُ الصَّلَاةِ لَا يَتْرُكُهَا إِلَّا اسْتِخْفَافاً بِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ الزَّانِيَ يَأْتِي الْمَرْأَةَ إِلَّا وَهُوَ مُسْتَلِذٌّ لِإِتْيَانِهِ إِيَّاهَا قَاصِداً إِلَيْهَا ، وَكُلُّ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ قَاصِداً إِلَيْهَا فَلَيْسَ يَكُونُ قَصْدُهُ لِتَرْكِهَا اللَّذَّةَ ، فَإِذَا نُفِيَتِ اللَّذَّةُ وَقَعَ الْاِسْتِخْفَافُ وَإِذَا وَقَعَ الْاِسْتِخْفَافُ وَقَعَ الْكُفْرُ .

قَالَ : وَسُئِلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام وَقِيلَ لَهُ : مَا فَرْقٌ بَيْنَ مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَزَنَى بِهَا أَوْ خَمْرٍ فَشَرِبَهَا وَبَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا يَكُونَ الزَّانِي وَشَارِبُ الْخَمْرِ مُسْتَخِفّاً كَمَا يَسْتَخِفُّ تَارِكُ الصَّلَاةِ ؟ وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ وَمَا الْعِلَّةُ الَّتِي تَفْرُقُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : الْحُجَّةُ أَنَّ كُلَّمَا أَدْخَلْتَ أَنْتَ

نَفْسَكَ فِيهِ لَمْ يَدْعُكَ إِلَيْهِ دَاعٍ وَلَمْ يَغْلِبْكَ غَالِبُ شَهْوَةٍ مِثْلَ الزِّنَى وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنْتَ دَعَوْتَ نَفْسَكَ إِلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ ثَمَّ شَهْوَةٌ فَهُوَ الْإِسْتِخْفَافُ بِعَيْنِهِ وَهَذَا فَرْقُ مَا بَيْنَهُمَا.

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا، کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ فرمایا زانی وغیرہ غلبۂ شہوت سے ایسا کرتے ہیں اور تارک الصلوٰۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استخفافاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے برخلاف تارک الصلوٰۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی بلکہ وہ استخفافاً ایسا کرتا ہے کیونکہ جب لذت کی نفی ہوتی تو استخفاف واقع ہوا۔ اور استخفاف ہوا تو کفر ہوا اور حضرت سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی۔ کیا فرق ہے اس اور تارک الصلوٰۃ کے درمیان اور اس پر کیا دلیل ہے کہ ان کا حکم جدا جدا ہے فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہوت کا غلبہ نہ تھا مثل زنا اور شراب کے اور تو نے ترک صلوٰۃ میں اپنے نفس کو خود آمادہ کیا کوئی شہوت نہ تھی اور یہ استخفاف ہے یہی فرق ہے دونوں کے درمیان۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ شَكَّ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ كَافِرٌ.

۱۰۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہو وہ کافر ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ شَكَّ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: كَافِرٌ، قُلْتُ: فَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِ الشَّاكِّ فَهُوَ كَافِرٌ؟ فَأَمْسَكَ عَنِّي فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاسْتَبَنْتُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ.

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ کافر ہے میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل وار نہیں اور قاعدہ کلیہ نہیں ہے نہ کفر میں نہ عدم کفر میں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ» فَقَالَ: مَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ، قُلْتُ: فَمَا مَوْضِعُ تَرْكِ الْعَمَلِ حَتَّى يَدَعَهُ أَجْمَعَ؟ قَالَ: مِنْهُ الَّذِي يَدَعُ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً لَا مِنْ سُكْرٍ وَلَا مِنْ عِلَّةٍ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا جس کا وہ اقرار کر چکا ہے میں نے پوچھا کہ ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے جو قصداً تارک نماز ہے نہ نشہ کی وجہ سے نہ کسی بیماری کی وجہ سے۔

١٣- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ وَحَمَّادٍ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ لِي: مَا هُمْ؟ قُلْتُ: مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ.

۱۳۔ ابو مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے اہل بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان کافر و مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

توضیح:- مرجیہ، یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایمان کے ہوتے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی، قدریہ، وہ ہیں جو تفویض کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری مخلوق ہیں خدا کی صنعت و مشیت و ارادہ کو اس میں دخل نہیں۔ حروریہ، فرقہ خوارج جو قریہ حرورا کی طرف منسوب ہے اور کوفہ کے قریب ہے۔

١٤- عَنْهُ، عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَعِنْدَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا قَعَدْتُ قَامَ الرَّجُلُ فَخَرَجَ، فَقَالَ لِي: يَا فُضَيْلُ مَا هَذَا عِنْدَكَ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: حَرُورِيٌّ، قُلْتُ: كَافِرٌ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ مُشْرِكٌ.

۱۴۔ فضیل راوی ہیں کہ میں ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس ایک آدمی موجود تھا جب میں آیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا امام علیہ السلام نے فرمایا اے فضیل تمہارے پاس کیا ہے، میں نے کہا، وہ کیا ہے ارشاد فرمایا وہ حروری عقیدہ کا آدمی ہے میں نے عرض کیا وہ کافر ہے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مشرک ہے۔

١٥- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّهُ الْإِقْرَارُ وَالتَّسْلِيمُ فَهُوَ الْإِيمَانُ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّهُ الْإِنْكَارُ وَالْجُحُودُ فَهُوَ الْكُفْرُ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کھینچے ایمان ہے اور ہر وہ شے

یہ انکار اور جحود کھینچ کر لائے وہ کفر ہے۔

١٦ ۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي حمزة قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إن علياً صلوات الله عليه باب فتحه الله ، من دخله كان مؤمناً ومن خرج منه كان كافراً .

۱۶۔ ابوحمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں جسے اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

١٧ ۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبدالله بن جبلة عن إسحاق بن عمار؛ وابن سنان ؛ وسماعة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : طاعة علي عليه السلام ذل ومعصيته كفر بالله ، قيل : يارسول الله وكيف يكون طاعة علي عليه السلام ذلاً ومعصيته كفراً بالله ؟ قال : إن علياً عليه السلام يحملكم على الحق فإن أطعتموه ذللتم وإن عصيتموه كفرتم بالله عز وجل

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف لے جائیں گے اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عند اللہ تم منکسر و فروتنی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کی تو اللہ سے کفر کرو گے۔

١٨ ۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، قال : حدثني إبراهيم بن أبي بكر قال : سمعت أبا الحسن موسى عليه السلام يقول : إن علياً عليه السلام باب من أبواب الهدى ، فمن دخل من باب علي كان مؤمناً ومن خرج منه كان كافراً ومن لم يدخل فيه ولم يخرج منه كان في الطبقة الذين لله فيهم المشيئة .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل ہونے والا مومن ہے اور اس سے خارج ہونے والا کافر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزدی سے متعلق ہے۔

١٩ ۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن

أبي عبدالله عليه السلام قال: لو أنّ العباد إذا جهلوا وقفوا ولم يجحدوا لم يكفروا.

۱۹۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جانتے ہوں تو اپنی رائے زنی میں توقف کریں اور انکار ربوبیت نہ کریں اور کافر نہ ہوں۔

۲۰. عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن فضيل بن يسار، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنّ الله عزّ وجلّ نصب عليّاً عليه السلام علماً بينه وبين خلقه فمن عرفه كان مؤمناً ومن أنكره كان كافراً ومن جهله كان ضالاً ومن نصب معه شيئاً كان مشركاً ومن جاء بولايته دخل الجنّة ومن جاء بعداوته دخل النّار.

۲۰۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علیؑ کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنایا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۱. يونس، عن موسى بن بكر، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: إنّ عليّاً عليه السلام باب من أبواب الجنّة فمن دخل بابه كان مؤمناً ومن خرج من بابه كان كافراً، ومن لم يدخل فيه ولم يخرج منه كان في الطّبقة الّتي لله فيهم المشيئة.

۲۱۔ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر، جو نہ داخل ہوا نہ خارج اس کی نجات کا معاملہ مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔

دو سو چورانوے واں باب

وجوہِ کفر

(باب وجوه الكفر) ۲۹۴

۱. عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن بكر بن صالح، عن القاسم بن يزيد، عن أبي عمرو الزّبيري، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: أخبرني عن وجوه الكفر في كتاب الله عزّ وجلّ

قَالَ : اَلْكُفْرُ فِي كِتَابِ اللهِ عَلىٰ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ :

فَمِنْهَا كُفْرُ الْجُحُودِ ، وَالْجُحُودُ عَلىٰ وَجْهَيْنِ ، وَالْكُفْرُ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ ، وَ كُفْرُ الْبَرَاءَةِ ، وَ كُفْرُ النِّعَمِ .

فَأَمَّا كُفْرُ الْجُحُودِ فَهُوَ الْجُحُودُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ : لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَهُوَ قَوْلُ صِنْفَيْنِ مِنَ الزَّنَادِقَةِ يُقَالُ لَهُمْ : الدَّهْرِيَّةُ وَهُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ «وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ» وَهُوَ دِينٌ وَضَعُوهُ لِأَنْفُسِهِمْ بِالْإِسْتِحْسَانِ عَلىٰ غَيْرِ تَثَبُّتٍ مِنْهُمْ وَلَا تَحْقِيقٍ لِشَيْءٍ مِمَّا يَقُولُونَ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ» أَنَّ ذٰلِكَ كَمَا يَقُولُونَ . وَقَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ٢/٧
لَا يُؤْمِنُونَ» يَعْنِي بِتَوْحِيدِ اللهِ تَعَالىٰ فَهٰذَا أَحَدُ وُجُوهِ الْكُفْرِ .

وَ أَمَّا الْوَجْهُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحُودِ عَلىٰ مَعْرِفَةٍ وَ هُوَ أَنْ يَجْحَدَ الْجَاحِدُ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ ، قَدِ اسْتَقَرَّ عِنْدَهُ وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً» وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ» فَهٰذَا تَفْسِيرُ وَجْهَيِ الْجُحُودِ .

وَالْوَجْهُ الثَّالِثُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ النِّعَمِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالىٰ يَحْكِي قَوْلَ سُلَيْمَانَ عليه السلام «هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ» وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ»(٨) وَقَالَ : «فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ» .

وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ مِنَ الْكُفْرِ تَرْكُ مَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَ أَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۞ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقاً مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ» فَكَفَّرَهُمْ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَنَسَبَهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ وَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَنْفَعْهُمْ عِنْدَهُ فَقَالَ : «فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ» .

وَالْوَجْهُ الْخَامِسُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ الْبَرَاءَةِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَحْكِي قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام :

«كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ» يَعْنِي تَبَرَّأْنَا مِنْكُمْ، وَقَالَ يَذْكُرُ إِبْلِيسَ وَتَبَرِّيَهُ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنَ الْإِنْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: «إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ» «وَقَالَ: إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا» يَعْنِي يَتَبَرَّأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ.

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجوہِ کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ قرآن میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان میں کفر جحود ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ نے جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے اور کفرِ برأت اور کفر نعم کفر جحود سے مراد ہے انکارِ ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہتا ہے کہ نہ رب ہے نہ جنت اور نہ دوزخ ہے اور یہ قول ان زندیقوں کا ہے جن کو دہریہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انھوں نے خود اپنے لئے بنا کر گھڑا کیا ہے جس کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات، انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر کر چکے اے رسولؐ چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحیدِ الٰہی پر ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انھوں نے اس سے انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفسوں کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا، اور اللہ فرماتا ہے جو رسولؐ کے آنے سے فتح کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دینِ موسیٰؑ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسول آیا جسے توریت کے ذریعے پہچان چکے تھے تو انکار کر دیا۔ کافروں پر خدا کی لعنت، یہ تفسیر ہے جحود کی دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر النعم ہے خدا نے قول سلیمانؑ کی حکایت یوں کی ہے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا کفر، جو شکر کرتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کرتا ہے۔ تو میرا خدا غنی و کریم ہے اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور کافر نہ بنو۔ چوتھی وجہ ترک کرنا ہے احکامِ خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کر لیا اور اس پر تم خود گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلاوطن کر دیتے ہو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر رہا کراتے ہو حالانکہ ان کا جلاوطن کرنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امرِ خدا سے انکار کی صورت اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا اور نہ ایسا ایمان پیش کیا۔ خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روزِ قیامت عذاب میں مبتلا ہوں گے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں، کفر کی پانچویں صورت کفر برارت ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت ابراہیمؑ کے قول کی حکایت

کی گئی ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ یعنی ہم نے تم سے برات ظاہر کی اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرا کرنے کے متعلق فرماتا ہے انسان سے، تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی۔ اب قیامت میں تم ایک دوسرے سے برأت ظاہر کرتے ہو اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنی ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

دو سو پچانوے واں باب

کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

(بَابُ) ۲۹۵

☆(دَعَائِمِ الْكُفْرِ وَشُعَبِهِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَبْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : بُنِيَ الْكُفْرُ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ : الْفِسْقِ وَالْغُلُوِّ وَالشَّكِّ وَالشُّبْهَةِ.

وَالْفِسْقُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْجَفَاءِ ، وَالْعَمَى ، وَالْغَفْلَةِ ، وَالْعُتُوِّ ، فَمَنْ جَفَا احْتَقَرَ الْحَقَّ وَمَقَتَ الْفُقَهَاءَ ، وَأَصَرَّ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ، وَمَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ ، وَاتَّبَعَ الظَّنَّ ، وَبَارَزَ خَالِقَهُ ، وَأَلَحَّ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ ، وَطَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِلَاتَوْبَةٍ وَلَااسْتِكَانَةٍ وَلَاغَفْلَةٍ ، وَمَنْ غَفَلَ جَنَى عَلَى نَفْسِهِ ، وَانْقَلَبَ عَلَى ظَهْرِهِ ، وَحَسِبَ غَيَّهُ رُشْداً ، وَغَرَّتْهُ الْأَمَانِيُّ ، وَأَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ إِذَا قُضِيَ الْأَمْرُ وَانْكَشَفَ عَنْهُ الْغِطَاءُ وَبَدَالَهُ مَالَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ ، وَمَنْ عَتَاعَنْ أَمْرِ اللهِ شَكَّ وَمَنْ شَكَّ تَعَالَى اللهُ عَلَيْهِ فَأَذَلَّهُ بِسُلْطَانِهِ وَصَغَّرَهُ بِجَلَالِهِ كَمَا اغْتَرَّ بِرَبِّهِ الْكَرِيمِ وَفَرَّطَ فِي أَمْرِهِ .

وَالْغُلُوُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى التَّعَمُّقِ بِالرَّأْيِ ، وَالتَّنَازُعِ فِيهِ ، وَالزَّيْغِ ، وَالشِّقَاقِ ؛ فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُنِبْ إِلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَزْدَدْ إِلَّا غَرَقاً فِي الْغَمَرَاتِ وَلَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلَّا غَشِيَتْهُ اُخْرَى ، وَانْخَرَقَ دِينُهُ فَهُوَيَهْوِي فِي أَمْرٍ مَرِيجٍ ، وَمَنْ نَازَعَ فِي الرَّأْيِ وَخَاصَمَ شُهِرَ بِالْعَثَلِ مِنْ طُولِ اللَّجَاجِ وَمَنْ زَاغَ قَبُحَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَمَنْ شَاقَّ أَعْوَرَتْ عَلَيْهِ طُرُقُهُ وَ اعْتَرَضَ عَلَيْهِ

أَمْرُهُ، فَضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ إِذَا لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ.

وَالشَّكُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْمِرْيَةِ، وَالْهَوَى، وَالتَّرَدُّدِ، وَالْاِسْتِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَى».

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: عَلَى الْمِرْيَةِ، وَالْهَوْلِ مِنَ الْحَقِّ، وَالتَّرَدُّدِ، وَالْاِسْتِسْلَامِ لِلْجَهْلِ وَأَهْلِهِ.

فَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَمَنِ امْتَرَى فِي الدِّينِ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ، وَسَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ، وَوَطِئَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيْطَانِ، وَمَنِ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا، وَمَنْ نَجَا مِنْ ذٰلِكَ فَمِنْ فَضْلِ الْيَقِينِ، وَلَمْ يَخْلُقِ اللهُ خَلْقاً أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ.

وَالشُّبْهَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: إِعْجَابٍ بِالزِّينَةِ، وَتَسْوِيلِ النَّفْسِ، وَتَأَوُّلِ الْعِوَجِ وَلَبْسِ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ الزِّينَةَ تَصْدِفُ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَأَنَّ تَسْوِيلَ النَّفْسِ يُقَحِّمُ عَلَى الشَّهْوَةِ؛ وَأَنَّ الْعِوَجَ يَمِيلُ بِصَاحِبِهِ مَيْلاً عَظِيماً، وَأَنَّ اللَّبْسَ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَذٰلِكَ الْكُفْرُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ.

اس راوی کہتاہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک و شبہ۔

فسق کی چار شاخیں ہیں جفا، عمی، غفلت اور عتو، جفا کے یہ معنی ہیں کہ جفا کرنے والا امرِ حق کو حقیر سمجھتا ہے اور عالمانِ دین کا دشمن ہوتاہے اور گناہِ عظیم پر اصرار کرتاہے عمی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتاہے اور ظن کی پیروی کرتا ہے اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتاہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتاہے اور وہ طلب مغفرت کرتاہے بغیر توبہ کے اور بغیر اقرار کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتاہے اور راہِ حق میں بجائے چلنے کے چت لیٹ جاتاہے اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتاہے امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں اور حسرت و ندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو چکتاہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتاہے تو اس پر وہ ظاہر ہوتاہے جس کا اسے گمان نہ تھا۔ عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امرِ خدا کے مقابل سرکشی دکھاتاہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا تو خدا اسے ذلیل کرتاہے اپنی قوت سے اور حقیر بناتاہے اپنے عزت و جلال سے کیونکہ اس نے اپنے ربِ کریم کو دھوکا دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

غلو کی چار صورتیں تعمق بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا پر جھگڑا کرنا اور کج رائی اور آئمہ سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کرسکتا اور وہ تاریکیوں میں ڈوبتا ہی چلا جائے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیرے گا اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا اور ایک پریشان کن معاملہ میں پڑ جائے گا اور جس نے مسائل دین میں خود رائی سے نزاع کیا اور خصومت کا اظہار کیا اور مخاصمت کی تو وہ حماقت میں مشہور ہوا اپنے طولانی جھگڑے کی وجہ سے اور جس نے راہِ حق سے کجی کی اس کی نظر میں نیکی بدی بن گئی اور بدی نیکی اور جس نے

رسولؐ اور آئمہؑ کی مخالفت کی تو غیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہو گیا اس کا معاملہ، اس پر اور چونکہ اس نے راہ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہٰذا اس کو وہاں سے نکلنا دشوار ہو گیا۔

اور شک کی چار صورتیں ہیں مریہ، ہوآ، تردد اور استسلام۔ مریہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے تم خدا کی کون سی نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کرو گے دوسری روایت میں ہے اور حق بات سے خوف اور حق سے وحشت اور جہالت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جاتا ہے پس جو وحشت میں مبتلا ہوا ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں تو وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و مخاصمت سے تعلق نہ رکھا لہٰذا انھوں نے علم میں ترقی کی اور آخر والے لکد کوب میں آگئے اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ اور ہلاک ہوئی اور وہ چیز جو ان کے درمیان ہے جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی فضیلت سے بہرہ ور ہوا اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی یعنی اہل یقین بہت کم ہیں۔

اور شبہ کی چار صورتیں ہیں اعجاب بالزینہ، تسویل نفس، تاویل عوج اور لبس الحق بالباطل، شبہہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا جو پلٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے دوسرے فریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کرتا ہے اور کج فہمی آدمی کو بری طرح مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

دوسو چھیانوے واں باب

صفت نفاق و منافق

(بَابُ) ۲۹۶

☆(صِفَةِ النِّفَاقِ وَالْمُنَافِقِ)☆

قَالَ: وَالنِّفَاقُ عَلٰی أَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَی الْهَوٰی، وَالْهُوَيْنَا، وَالْحَفِيظَةِ، وَالطَّمَعِ.

فَالْهَوٰی عَلٰی أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَی الْبَغْيِ، وَالْعُدْوَانِ، وَالشَّهْوَةِ، وَالطُّغْيَانِ، فَمَنْ بَغٰی كَثُرَتْ غَوَائِلُهُ وَتُخُلِّيَ مِنْهُ وَقُصِرَ عَلَيْهِ، وَمَنِ اعْتَدٰی لَمْ يُؤْمَنْ بَوَائِقُهُ وَلَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ وَلَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ لَمْ يَعْذِلْ نَفْسَهُ فِي الشَّهَوَاتِ خَاضَ فِي الْخَبِيثَاتِ، وَمَنْ طَغٰی ضَلَّ عَلٰی عَمْدٍ بِلَا حُجَّةٍ.

وَالْهُوَيْنَا عَلٰی أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَی الْغِرَّةِ، وَالْأَمَلِ، وَالْهَيْبَةِ، وَالْمُمَاطَلَةِ، وَ ذٰلِكَ بِأَنَّ الْهَيْبَةَ

تَرُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَالْمُمَاطَلَةَ تُفَرِّطُ فِي الْعَمَلِ حَتّٰى يُقْدِمَ عَلَيْهِ الْأَجَلُ؛ وَلَوْلَا الْأَمَلُ عَلِمَ الْإِنْسَانُ حَسْبَ مَا هُوَ فِيهِ وَلَوْ عَلِمَ حَسْبَ مَا هُوَ فِيهِ مَاتَ خُفَاتاً مِنَ الْهَوْلِ وَالْوَجَلِ، وَالْغِرَّةُ تُقَصِّرُ بِالْمَرْءِ عَنِ الْعَمَلِ.

وَالْحَفِيظَةُ عَلٰى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْكِبْرِ وَالْفَخْرِ وَالْحَمِيَّةِ وَالْعَصَبِيَّةِ، فَمَنِ اسْتَكْبَرَ أَدْبَرَ عَنِ الْحَقِّ وَمَنْ فَخَرَ فَجَرَ وَمَنْ حَمِيَ أَصَرَّ عَلَى الذُّنُوبِ وَمَنْ أَخَذَتْهُ الْعَصَبِيَّةُ جَارَ، فَبِئْسَ الْأَمْرُ بَيْنَ إِدْبَارٍ وَفُجُورٍ وَإِصْرَارٍ وَجَوْرٍ عَلَى الصِّرَاطِ.

وَالطَّمَعُ عَلٰى أَرْبَعِ شُعَبٍ: الْفَرَحِ، وَالْمَرَحِ، وَاللَّجَاجَةِ، وَالتَّكَاثُرِ، فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللّٰهِ، وَالْمَرَحُ خُيَلَاءُ، وَاللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنِ اضْطَرَّتْهُ إِلٰى حَمْلِ الْآثَامِ، وَالتَّكَاثُرُ لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَشُغْلٌ وَاسْتِبْدَالُ الَّذِي هُوَ أَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

فَذٰلِكَ النِّفَاقُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ. وَاللّٰهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ وَجَلَّ وَجْهُهُ وَأَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَانْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَوَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَظَهَرَ أَمْرُهُ وَأَشْرَقَ نُورُهُ وَفَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَاسْتَضَاءَتْ حِكْمَتُهُ وَهَيْمَنَ كِتَابُهُ وَفَلَجَتْ حُجَّتُهُ وَخَلَصَ دِينُهُ وَاسْتَظْهَرَ سُلْطَانُهُ وَحَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَأَقْسَطَتْ مَوَازِينُهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ، فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْباً وَالذَّنْبَ فِتْنَةً وَالْفِتْنَةَ دَنَساً، وَجَعَلَ الْحُسْنٰى عُتْبٰى وَالْعُتْبٰى تَوْبَةً وَالتَّوْبَةَ طَهُوراً، فَمَنْ تَابَ اهْتَدٰى، وَمَنِ افْتُتِنَ غَوٰى مَا لَمْ يَتُبْ إِلَى اللّٰهِ وَيَعْتَرِفْ بِذَنْبِهِ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ.

اللّٰهَ اللّٰهَ فَمَا أَوْسَعَ مَا لَدَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبُشْرٰى وَالْحِلْمِ الْعَظِيمِ وَمَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَالْجَحِيمِ وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ، فَمَنْ ظَفِرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ وَمَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ نِقْمَتِهِ وَعَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ.

(یہ تتمہ ہے حدیث سابق کا) نفاق کے چار ستون ہیں، پیروی خواہش نفس، سہل انگاری، دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا اور طمع، پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں۔ بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی، جس نے خدا و رسولؐ سے بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت ہو گئے اور توفیق الٰہی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کسی حجت کے گمراہ ہوا اور ہونیا کی چار صورتیں ہیں، غفلت، آرزو، کاہلی اور ٹال مٹول، یہ اس لئے ہے کہ کاہلی حق سے ہٹاتی ہے اور ٹال مٹول عمل کو دور رکھتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اگر آرزوئے زندگانی نہ ہوتی تو آدمی اپنا فرض جانتا اور جب جانتا

اور بے خوف مرتا اور غرہ کوتاہی عمل ہے۔

اور اپنے کو فروتنی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری، پس جس نے تکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھمنڈ کیا وہ فاجر ہوا جس نے اپنی بات کی پچ کی اس نے گناہوں پر اصرار کیا اور جس نے دوسروں کی طرف داری کی وہ راہِ حق سے ہٹ گیا پس بُری ہے وہ بات جو ادبار و فجور اور جور کے درمیان ہو۔

اور طمع کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا ناجائز امور پر تکبر کی چال، مضطر ہونا طلب مال میں، مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اکڑ کر چلنا بے وقوفی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے قابو بناتی ہے گناہ کرنے پر اور تکاثر لہو لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنیٰ چیز کے ساتھ ہو۔

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شاخیں اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل و ارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دست کشادہ (کریم) ہے اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا حکم ظاہر ہے اس کی عظمت کا نور ہر جگہ چمکتا ہے اور اس کی برکت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے اور اس کا کلمہ سچا ہے اور اس کی جانچ پڑتال مبنی بر عدل ہے اس کے رسول ہدایت کے لئے آئے اور انھوں نے تبلیغ احکام الٰہی کی پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضامندی کا فعل قرار دیا اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا اور توبہ سے معاصی سے بچنا ظاہر ہوا۔ پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی اور جس نے فتنہ پردازی کی وہ گمراہ ہوا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقر نہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی جرأت نہیں مگر جو کہ جہنمی ہو۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے نکوکاروں کے لئے اور حلم عظیم ہے اس گناہوں کے لئے اور کیسا سخت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی پکڑ کتنی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش حاصل کی اور جو معصیت میں داخل ہوا اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روز قیامت ندامت حاصل ہوگی۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ : «إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلاً ۝ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَى هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَٰؤُلَاءِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً» لَيْسُوا مِنَ الْكَافِرِينَ وَلَيْسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يُظْهِرُونَ الْإِيمَانَ وَ يَصِيرُونَ إِلَى

الْكُفْرِ وَالتَّكْذِيبِ لَعَنَهُمُ اللهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا۔ منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے فریب کا رد کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں الکسلکے وہ لوگوں کو دکھادے کے لئے کرتے ہیں ۔ ریاکار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں مذبذب لوگ ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے پھر اسے صحیح راستہ نہیں ملتا۔ یہ منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور عمل کافروں کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں۔ خدا کی ان پر لعنت ہو۔

٣ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقَ يَنْهَىٰ وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَرَضَ ـ قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَمَا الْاِعْتِرَاضُ ؟ قَالَ : الْاِلْتِفَاتُ ـ وَ إِذَا رَكَعَ رَبَضَ ، يُمْسِي وَ هَمُّهُ الْعَشَاءُ وَهُوَ مُفْطِرٌ وَيُصْبِحُ وَهَمُّهُ النَّوْمُ وَلَمْ يَسْهَرْ ، إِنْ حَدَّثَكَ كَذَبَكَ وَإِنِ ائْتَمَنْتَهُ خَانَكَ وَإِنْ غِبْتَ اغْتَابَكَ وَ وَإِنْ وَعَدَكَ أَخْلَفَكَ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا جس کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اور خود بجا نہیں لاتا۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراض کرتا ہے راوی پوچھا یا ابن رسول اللہ اعتراض کیا۔ فرمایا ادھر ادھر دیکھتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر سر اٹھائے بیٹھ جاتا ہے شام کرتا ہے تو رات کے کھانے کی دھن ہوتی ہے حالانکہ وہ روزے سے نہیں ہوتا اور صبح اس طرح کرتا ہے کہ اس کا ارادہ سونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں، جب تم سے بات کرے گا تو تمہیں جھٹلائے گا تم اسے امین بناؤ گے خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہوگے تو غیبت کرے گا اگر تم سے وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ بَحْرٍ ، رَفَعَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ـ وَزَادَ فِيهِ ـ إِذَا رَكَعَ رَبَضَ وَإِذَا سَجَدَ نَقَرَ ، وَإِذَا جَلَسَ شَغَرَ .

۴۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام ہی کی سند سے عبدالملک نے حدیث سابق میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ جب رکوع کرتا ہے تو سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جیسے پرندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی فی الفور دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

۵ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله : مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ جِذْعِ النَّخْلِ أَرَادَ صَاحِبُهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فِي بَعْضِ بِنَائِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي أَرَادَ ، فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذٰلِكَ أَنْ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ .

۵ ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ۔ منافق کی مثال درخت کھجور کے اس تنہ کی ہے جس کا مالک اپنے زیر تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے مگر وہ وہاں فٹ نہ ہو ۔ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہو آخر مجبور ہو کر جلا دے ۔

۶ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله : مَا زَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلَىٰ مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نِفَاقٌ .

۶ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو ۔ (جیسا کہ مکار صوفی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک نفاق ہے ۔

دو سو ستانوے واں باب

شرک

(بَابُ الشِّرْكِ) ۲۹۷

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَىٰ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ بِهِ مُشْرِكاً ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ قَالَ لِلنَّوَاةِ : إِنَّهَا حَصَاةٌ وَلِلْحَصَاةِ : إِنَّهَا نَوَاةٌ ثُمَّ دَانَ بِهِ .

۱ ـ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی نے پوچھا "کم سے کم کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے" جو شخص مثلاً کھجور کی گٹھلی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو گٹھلی اور اپنے اس ظن پر اپنے دین کی بنیاد رکھے ۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَدْنَىٰ مَا

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكاً ، قَالَ : فَقَالَ : مَنِ ابْتَدَعَ رَأْياً فَأَحَبَّ عَلَيْهِ أَوْأَبْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : يُطِيعُ الشَّيْطَانَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَيُشْرِكُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انھوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لاعلمی میں کی کہ انھیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : شِرْكُ طَاعَةٍ وَلَيْسَ شِرْكَ عِبَادَةٍ . وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ » قَالَ : إِنَّ الْآيَةَ تَنْزِلُ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي أَتْبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَنْ نَصَبَ دُونَكُمْ شَيْئاً فَهُوَ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضاً .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مگر یہ کہ وہ مشرک بنے رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پہ کھڑے ہو کر کرتے ہیں، فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنھوں نے اس شخص کی پیروی کی۔ میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام مانے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں۔ کبھی جزئی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

٥ ـ يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حَسَّانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ عُمَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّدِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ، ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ صَامُوا وَصَلَّوْا وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذٰلِكَ مُشْرِكِينَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے

توضیح:۔ یہ شرک اس معنی سے ہوگا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہٰذا ان کی اطاعت فرض ہوئی پس اگر ان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے کو خدا کا شریک بنایا۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَوْ أَنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَحَجُّوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِشَيْءٍ صَنَعَهُ اللهُ أَوْ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: أَلَّا صَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ «فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً» ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: فَعَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے حج بیت اللہ کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسولؐ نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلاف بنایا جاتا تو اچھا تھا یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گزرے تو وہ مشرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تجھ کو اے رسولؐ حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو نے کیا اس سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کر لیں" حضرت نے فرمایا۔ اور تمہارے لئے ہماری بات کا قبول کرنا لازم ہے۔

٧۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ» فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ لَمَا أَجَابُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ.

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا انھوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا کی بجائے اپنا رب بنا لیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انھوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان کو نہیں بلایا تھا اور اگر ایسا کرتے تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انھوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا اور حلال کو

اور ان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَطَاعَ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَبَدَهُ.

۸۔ فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

دو سو اٹھانوے واں باب

شک

(بَابُ الشَّكِّ) ۲۹۸

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام أُخْبِرُهُ أَنِّي شَاكٌّ وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى» وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُرِيَنِي شَيْئاً، فَكَتَبَ عليه السلام أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مُؤْمِناً وَأَحَبَّ أَنْ يَزْدَادَ إِيمَاناً وَأَنْتَ شَاكٌّ وَالشَّاكُّ لَا خَيْرَ فِيهِ، وَكَتَبَ إِنَّمَا الشَّكُّ مَا لَمْ يَأْتِ الْيَقِينُ فَإِذَا جَاءَ الْيَقِينُ لَمْ يَجُزِ الشَّكُّ، وَكَتَبَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي الشَّاكِّ.

اور راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارے میں شک کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا تھا، پروردگار! مجھے دکھلا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ تصدیق امامت کے لئے کوئی ایسی چیز دکھائیں جس سے میرا شک دور ہو حضرت نے جواب لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مومن تھے انھوں نے چاہا کہ ایمان زیادہ ہو اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اسی وقت تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین آ جاتا ہے تو پھر شک باقی نہیں رہتا اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: لَا تَرْتَابُوا فَتَشُكُّوا وَلَا تَشُكُّوا فَتَكْفُرُوا.

۲۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بائیں طرف تھا زرارہ داہنی طرف کہ ابو بصیر بھی آ گئے کہنے لگے۔ اے ابو عبداللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے۔ انھوں نے کہا جو رسولؐ کے بارے میں شک کرے اس کے لئے۔ فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) وہ بھی کافر ہے پھر زرارہ کی طرف رخ کرکے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفیٰؐ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَالِساً عَنْ يَسَارِهِ وَ زُرَارَةُ عَنْ يَمِينِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ مَا تَقُولُ فِيمَنْ شَكَّ فِي اللهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ : فَشَكَّ فِي رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى زُرَارَةَ فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفُرُ إِذَا جَحَدَ .

۳۔ ابو اسحاق خراسانی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا شبہ کو امور دین میں دخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا ۸۲۵/
إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ : بِشَكٍّ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ڈھانپا۔ فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّكَّ وَالْمَعْصِيَةَ فِي النَّارِ ، لَيْسَا مِنَّا وَلَا إِلَيْنَا .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و معصیت کا نتیجہ دوزخ، ایسا شخص جو کہتا ہے نہ وہ ہماری بات ہے اور نہ اس کی رجوع ہماری طرف ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ شَكَّ فِي اللهِ بَعْدَ مَوْلِدِهِ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ يَفِئْ إِلَى خَيْرٍ أَبَداً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو نیکی کو کبھی نہ پائے گا

۷ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَنْفَعُ مَعَ الشَّكِّ وَالْجُحُودِ عَمَلٌ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیکار ہے۔

۸ ـ وَفِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شَكَّ أَوْ ظَنَّ فَأَقَامَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَحْبَطَ اللهُ عَمَلَهُ ، إِنَّ حُجَّةَ اللهِ هِيَ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جس نے شک یا گمان کیا اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا تو اللہ اس کے عمل کو حبط کر لیتا ہے اللہ ہی کی حجت، حجت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجود ہیں تو پھر شک یا گمان کیسا۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لَنَرَى الرَّجُلَ لَهُ عِبَادَةٌ وَاجْتِهَادٌ وَخُشُوعٌ وَلَا يَقُولُ بِالْحَقِّ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ شَيْئاً ؛ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَا يَجْتَهِدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً إِلَّا دَعَا فَأُجِيبَ وَإِنَّ رَجُلاً مِنْهُمُ اجْتَهَدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ؛ ثُمَّ دَعَا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ فَأَتَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو إِلَيْهِ مَا هُوَ فِيهِ وَيَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ قَالَ : فَتَطَهَّرَ عِيسَى وَصَلَّى ثُمَّ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنَّ عَبْدِي أَتَانِي مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي أُوتَى مِنْهُ ، إِنَّهُ دَعَانِي وَفِي قَلْبِهِ شَكٌّ مِنْكَ فَلَوْ دَعَانِي حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ وَتَنْتَثِرَ أَنَامِلُهُ مَا اسْتَجَبْتُ لَهُ . قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : تَدْعُو رَبَّكَ وَأَنْتَ فِي شَكٍّ مِنْ نَبِيِّهِ ؟ فَقَالَ : يَا رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَدْ كَانَ وَاللهِ مَا قُلْتَ ، فَادْعُ اللهَ [لِي] أَنْ يَذْهَبَ بِهِ عَنِّي قَالَ : فَدَعَا لَهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِ وَقَبِلَ مِنْهُ وَصَارَ فِي حَدِّ أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایسا ہو جو عبادت گزار ہو، ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو لیکن آپ کی امامت کا قائل نہ ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اے محمد اس زمانہ کے خاندان بھی ویسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے زمانہ میں تھے ان میں سے ایک نے چالیس دن کا چلّہ کر کے

دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ دوسرے نے بھی ویسا ہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست
کی۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی۔ اے عیسیٰ یہ میرا بندہ اس دروازہ سے جس سے اسے دیا
جاتا۔ اس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا اگر اس حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں
تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا۔
تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا۔ اس نے کہا۔ اے روح اللہ کلمۃ اللہ ایسا
ہی تھا جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں کہ اس شک کو میرے دل سے دور کرے۔ حضرت نے دعا کی اس نے خدا سے دعا کی
تو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل خاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

دوسوننانوے واں باب

ضلال

((بَابُ الضَّلَالِ)) ۲۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ هَاشِمٍ صَاحِبِ الْبَرِيدِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ مُجْتَمِعِينَ فَقَالَ لَنَا أَبُو الْخَطَّابِ: مَا تَقُولُونَ فِيمَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ، فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ: لَيْسَ بِكَافِرٍ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ، فَإِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا لَهُ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَجْحَدْ يَكْفُرُ؟! لَيْسَ بِكَافِرٍ إِذَا لَمْ يَجْحَدْ، قَالَ: فَلَمَّا حَجَجْتُ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ: إِنَّكَ قَدْ حَضَرْتَ وَغَابَا وَلٰكِنْ مَوْعِدُكُمُ اللَّيْلَةَ، الْجَمْرَةُ الْوُسْطٰى بِمِنًى.

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ وَأَبُو الْخَطَّابِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَتَنَاوَلَ وِسَادَةً فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا: مَا تَقُولُونَ فِي خَدَمِكُمْ وَنِسَائِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قُلْتُ: بَلٰى؛ قَالَ: أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ؟ قُلْتُ: بَلٰى؛ قَالَ: فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ؟ قُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ [هٰذَا الْأَمْرَ] فَهُوَ كَافِرٌ.

قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ أَمَا رَأَيْتَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَأَهْلَ الْمِيَاهِ ؟ قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ؟ قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ: فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ.

قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَمَا رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَالطَّوَافَ وَأَهْلَ الْيَمَنِ وَتَعَلُّقَهُمْ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ فَمَا تَقُولُونَ فِيهِمْ ؟ قُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ.

قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ هٰذَا قَوْلُ الْخَوَارِجِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ ، فَقُلْتُ أَنَا : لَا ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ شَرٌّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَقُولُوا بِشَيْءٍ مَا لَمْ تَسْمَعُوهُ مِنَّا ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُدِيرُنَا عَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابوالخطاب ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہم سے ابوالخطاب نے کہا کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جو امر امامت کی معرفت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابوالخطاب نے کہا وہ کافر نہیں جب تک کہ عقلی اور نقلی دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں جب حجت قائم ہو جائے پھر بھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہوگا۔ محمد بن مسلم نے کہا اگر نہ پہچانے اور انکار بھی نہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کافر نہیں ہوگا جب تک انکار نہ کرے۔ جب میں حج سے فارغ ہوا تو امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور اس گفتگو سے آگاہ کیا۔ فرمایا تم اکیلے آئے۔ وہ دونوں غائب ہیں اچھا پچ کے جمرہ والی رات کو منیٰ میں ملنا۔ جب وہ رات آئی تو ہم سب جمع ہوئے حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ اپنے نوکروں، عورتوں اور گھر والوں کے متعلق، کیا وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا وہ کیا نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں کیا وہ اس عقیدہ پر بھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں اور ان لوگوں کو راستوں میں کنوؤں کے مالک ہیں نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا کہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو معرفتِ امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہلِ یمن کو اس کے پردوں سے لپٹا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے فرمایا کیا وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز، روزہ اور حج نہیں بجا لاتے، میں نے کہا بجا لاتے ہیں۔ فرمایا کیا امت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ ہے وہی ان کا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انھیں کیا سمجھتے ہو۔ میں نے جو معرفتِ امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج

ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں۔ فرمایا یہ تمہارے لئے بُری بات ہے کہ جو تم نے ہم سے نہیں سنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھیرنا چاہتے ہیں۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائل صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے خواہ اس پر حجت قائم ہو یعنے اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی ونقلی سے جان لیا ہو خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن و کافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابوالخطاب کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر اس صورت میں ہوگا کہ حجت اس پر قائم ہو جائے انکار کرے یا نہ کرے ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے اور غیر عارف قبل قیام حجت ہے اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں، پس اس صورت میں بھی مومن و کافر کے درمیان ایک اور گروہ ہوگا جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا، یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دنیا میں احکام کفر جاری ہوں، مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت و مناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ تھا۔ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل، اسی لئے انھوں نے امیرالمومنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ تحکیم پر راضی ہو گئے تھے حالانکہ حضرت راضی نہ تھے آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جداگانہ احکام ہیں ایمان کی مختلف صورتوں کی طرح، کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو اور وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت و مباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات و احادیث میں سلب ایمان جس کا ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے ظاہراً و باطناً جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفار جاری ہوں گے۔ دنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہوگا اہل کتاب نے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے جس کے عقائد ایمانیہ میں خلل ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو جیسے امامت اور مشہور شیعہ علماء میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفار میں ہوں گے اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرقہ شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین

کی نجات جہنم سے ممکن ہوگی جیسے مستضعفین اور المرجون لامر اللہ اور علامہ وغیرہ نے ایک قول ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے خلود فی النار نہ ہوگا لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک اصولِ دین میں ہے اور رسولؐ کی یہ حدیث متواتر ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ (جو اس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا) اور اسکی تائید میں بہ کثرت احادیث ہیں اب رہے دینوی احکام جیسے طہارت و تناکح و توارث تو مشہور یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے کہ دینوی معاملات میں بھی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الٰہی میں یہ بات تھی کہ مخالفین صاحبان حکومت ہوں گے اور شیعوں پر ان کو غلبہ حاصل ہوگا۔ لہٰذا ان کے لئے دشمنوں سے مل جل کر رہنا لازم ہوگا لہٰذا ان کو اجازت دی گئی تمام دینوی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر تقیہ کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے البتہ قائم آلِ محمدؐ ظہور کے بعد ان کے کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ کبھی اطلاقِ کفر ہوتا ہے ان گناہان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے۔ احتمال ہے کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کافر کا لفظ اطلاق ہوتا معاصی کے مرتکب پر۔ مختصر کہ یہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے اور اس کے احکام جدا جدا ہیں شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام علمائے امامیہ نے اہلِ خلاف کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفسِ امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع لفظی ہے کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے ان کا دخولِ فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً و ظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس دلیل نہیں۔ کیوں کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فَمَا تَقُولُ فِي مُنَاكَحَةِ النَّاسِ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَاهُ وَمَا تَزَوَّجْتُ قَطُّ ، فَقَالَ : وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنَّنِي أَخْشَى أَنْ لَا تَحِلَّ لِي مُنَاكَحَتُهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ فَقَالَ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَأَنْتَ شَابٌّ ، أَتَصْبِرُ ؟ قُلْتُ : أَتَّخِذُ الْجَوَارِيَ قَالَ : فَهَاتِ الْآنَ فَبِمَا تَسْتَحِلُّ الْجَوَارِيَ ؟ قُلْتُ : إِنَّ الْأَمَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ إِنْ رَابَتْنِي بِشَيْءٍ بِعْتُهَا وَاعْتَزَلْتُهَا ، قَالَ :

فَحَدِّثْني بِمَا اسْتَحْلَلْتَهَا ؟ قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ .

فَقُلْتُ لَهُ : فَمَا تَرىٰ أتَزَوَّجُ ؟ فَقَالَ : مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ : مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، فَإنَّ ذٰلِكَ عَلىٰ جِهَتَيْنِ تَقُولُ : لَسْتُ أُبَالِي أَنْ تَأْثَمَ مِنْ غَيْرِ أَنْ آمُرَكَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذٰلِكَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم تَزَوَّجَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ امْرَأَةِ نُوحٍ وَامْرَأَةِ لُوطٍ مَا قَدْ كَانَ ، إِنَّهُمَا قَدْ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ . فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَيْسَ فِي ذٰلِكَ بِمَنْزِلَتِي إِنَّمَا هِيَ تَحْتَ يَدِهِ وَهِيَ مُقِرَّةٌ بِحُكْمِهِ ، مُقِرَّةٌ بِدِينِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا تَرىٰ مِنَ الْخِيَانَةِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَخَانَتَاهُمَا»[٢] مَا يَعْنِي بِذٰلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ وَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فُلَاناً ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللّٰهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجُ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَعَلَيْكَ بِالْبَلْهَاءِ مِنَ النِّسَاءِ : قُلْتُ : وَمَا الْبَلْهَاءُ قَالَ : ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعَفَائِفُ .

فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلىٰ دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ؟ قَالَ : لَا . فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلىٰ دِينِ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلٰكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّوَاتِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْراً وَلَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَعْدُو أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً ؟ فَقَالَ تَصُومُ وَتُصَلِّي وَتَتَّقِي اللّٰهَ وَلَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ ؟ فَقُلْتُ : قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» لَا وَاللّٰهِ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا كَافِرٍ .

قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللّٰهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا زُرَارَةُ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ» فَلِمَ قَالَ «عَسَى» ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً» إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ . إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَ إِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ . وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَ سَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللّٰهُ قُلْتُ : أَفَتُرْجِئُهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا أَرْجَأَهُمُ اللّٰهُ ، إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ

وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ ، فَقُلْتُ : هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ : لَا، قُلْتُ : [فَ]هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ . فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ ، يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلَتْ عَنْكَ عُقَدُكَ .

۲۔ زرارہ کا بیان ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کہ خدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں۔ مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے۔ میں نے کہا کنیزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر مجھے اس کے عقیدہ میں شک ہوگا تو بیچ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کر لوں گا تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بتاؤ وہ حلال کیسے ہوگی یہ سُن کر لاجواب ہوا۔ میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں۔ فرمایا اگر تو کرے تو مجھے کیا پروا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو یہ میری بلا سے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کر لے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں عذر کیوں ہے جب اللہ کے رسولؐ نے کی، نوحؑ اور لوطؑ کی بیبیوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسولؐ کو مجھ سے کیا نسبت، وہ ان کے قابو میں تھیں ان کے حکم کو مانتی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں مانتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسولُ اللہ نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں، فرمایا کرنا ہے تو بلے وقوف عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زیدیہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا بجر وچپوٹر مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ والے احمقانہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان بالغ اور پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنھوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر امامت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر، واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا۔ تمہارا قول زیادہ سچا ہے یا خدا کا۔ اے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا انھوں نے اچھے اعمال کو بُرے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔ میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مَردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف الایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا حیلہ جانتے

ہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر یہ یا مومن ہوں گے یا کافر۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا وہ بھی یا مومن ہوں گے یا کافر، اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر۔ حضرت نے فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہیں نہ کافر۔ اگر وہ مومن ہوتے تو مومنو کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ لیکن وہ گروہ ایسا ہے جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جانے سے روکا۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی ہوئی کہ یا جنتی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان کو اسی طرح چھوڑ دو جیسے خدا نے چھوڑ رکھا ہے ان کا بخشنا یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے متعلق تاخیر روا رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسے خدا نے روا رکھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا۔ میں نے کہا تو کیا خدا کافر کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا فرمایا نہیں۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ اے زرارہ میں بار بار سمجھاتے جاتا ہوں کہ کافروں کے علاوہ بھی جن کو اللہ چاہے۔ مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی یعنے تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان بھی درجات ہیں پس ان میں سے جس کو خدا چاہے گا بخشے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور لڑکے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

تین سوواں باب

مستضعف

((بَابُ الْمُسْتَضْعَفِ)) ۳۰۰

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي لَا يَهْتَدِي حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُرَ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْفُرَ ، فَهُمُ الصِّبْيَانُ ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصِّبْيَانِ مَرْفُوعٌ عَنْهُمُ الْقَلَمُ

۱۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مستضعف کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی قوت استطاعت رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافر بن جائیں اور نہ اس قابل ہیں کہ محکمات قرآن سے ہدایت حاصل کریں نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور نہ کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت، یہ گروہ اطفال کا ہے اور ان مردوں اور عورتوں کا ہے جن کی عقل بچوں کی سی

ہے یہ لوگ مرفوع القلم ہیں۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : اَلْمُسْتَضْعَفُونَ « الَّذِينَ لَايَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً » قالَ: لَايَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْإِيمانِ، وَلَا يَكْفُرُونَ ، الصِّبْيانُ وَأَشْباهُ عُقُولِ الصِّبْيانِ مِنَ الرِّجالِ وَالنِّساءِ.

۲۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں اور نہ راہِ حق کی ہدایت پا سکتے ہیں نہ ایمان والوں ہی میں ہیں نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئابٍ ، عَنْ زُرارَةَ قالَ: سَأَلْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ ، فَقالَ: هُوَ الَّذِي لَايَسْتَطِيعُ حِيلَةً يَدْفَعُ بِها عَنْهُ الْكُفْرَ وَلَا يَهْتَدِي بِها إِلَى سَبِيلِ الْإِيمانِ ، لَايَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَكْفُرَ قالَ: وَالصِّبْيانُ وَمَنْ كانَ مِنَ الرِّجالِ وَالنِّساءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصِّبْيانِ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں نہ راہِ ہدایت پانے کی یعنے نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورتیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيانَ بْنِ السِّمْطِ الْبَجَلِيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ما تَقُولُ فِي الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقالَ لِي شَبِيهاً بِالْفَزِعِ : فَتَرَكْتُمْ أَحَداً يَكُونُ مُسْتَضْعَفاً وَأَيْنَ الْمُسْتَضْعَفُونَ ؟ فَوَاللهِ لَقَدْ مَشَى بِأَمْرِكُمْ هٰذَا الْعَواتِقُ إِلَى الْعَواتِقِ فِي خُدُورِهِنَّ وَتُحَدِّثُ بِهِ السَّقّاياتُ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں وہ خوف و اضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم مستضعفین کو چھوڑ دو گے اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امر امامت آیات محکمات سے ہر ایک کو پہنچ چکا ہے یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے گلی کوچوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہو گئی تو پھر مستضعف کہاں رہے۔)

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبانٍ قالَ:

سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ : هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ ، فَقُلْتُ أَيُّ وَلَايَةٍ ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَلَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمُنَاكَحَةِ وَالْمُوَارَثَةِ وَالْمُخَالَطَةِ وَهُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَلَا بِالْكُفَّارِ وَمِنْهُمُ الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ اہل دوستی ہیں۔ میں نے کہا کیسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مومن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مرجون لامر اللہ یعنی ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہے بخشے یا نہ بخشے۔

٦۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي لَا يَسَعُ الْعِبَادَ جَهْلُهُ ، فَقَالَ : الدِّينُ وَاسِعٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ ضَيَّقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأُحَدِّثُكَ بِدِينِيَ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بَلَى ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَتَوَلَّاكُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَمَنْ رَكِبَ رِقَابَكُمْ وَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ وَظَلَمَكُمْ حَقَّكُمْ ، فَقَالَ : مَا جَهِلْتَ شَيْئاً ؛ هُوَ وَاللهِ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَهَلْ سَلِمَ أَحَدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقَالَ : لَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : نِسَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتَ أُمَّ أَيْمَنَ ؟ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

٦۔ راوی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیئے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے لیکن خارجیوں نے مسائل مشکل وضع کرکے دین کو اپنے اوپر تنگ بنا لیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولّا اور بیزاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں، آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہے واللہ یہی ہمارا دین ہے۔ میں نے کہا جس کو امر امامت کا عرفان نہ ہو کیا وہ جہنمی ہے فرمایا نہیں بجز مستضعف، میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد، کیا تم نے امّ ایمنؑ پر غور نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل جنت سے ہے حالانکہ اس کی تمہاری سی معرفت نہ تھی۔

٧۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۷۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مذہبی خیالات کو جانتا ہے وہ مستضعف نہیں

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن درّاج قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي ربما ذكرت هؤلاء المستضعفين فأقول : نحن وهم في منازل الجنّة؟ فقال أبو عبدالله عليه السلام : لا يفعل الله ذلك بكم أبداً .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کریگا یعنی درجات مختلف ہونگے۔

٩ ـ عنه ، عن عليّ بن الحسن التيمي ، عن أخويه محمّد و أحمد ابني الحسن ، عن عليّ بن يعقوب ، عن مروان بن مسلم ، عن أيّوب بن الحرّ قال : قال رجل لأبي عبدالله عليه السلام ونحن عنده: جعلت فداك ، إنّا نخاف أن ننزل بذنوبنا منازل المستضعفين ، قال فقال : لا والله لا يفعل الله ذلك بكم أبداً .

عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

۹۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم اس سے ڈرتے کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے فرمایا خدا تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کرے گا۔

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي المغرا ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من عرف اختلاف النّاس فليس بمستضعف .

۱۰۔ [illegible] نے فرمایا جس نے لوگوں کے مذہبی اختلافات کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

١١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن محمّد بن منصور الخزاعي ، عن عليّ بن سويد ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : سألته عن الضعفاء ، فكتب إليّ : الضعيف من لم ترفع إليه حجّة ولم يعرف الاختلاف ، فإذا عرف الاختلاف فليس بمستضعف .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعفا کون ہے حضرت نے مجھے لکھا جس پر حجت قائم ہو اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہو اگر اختلافات کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

١٢ ـ [illegible] من أصحابنا ، عن عليّ بن الحسن ، عن عليّ بن حبيب الخثعمي ، عن أبي سارة إمام مسجد [illegible] هلال ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس اليوم مستضعف ، أبلغ الرّجال الرّجال والنّساء النّساء .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں کوئی مستضعف نہیں مرد عورتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔

ختم شد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر، کتاب الدعاء، کتاب فضل القرآن، کتاب العشرہ

ترجمہ اصول کافی جلد پنجم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲؎ کراچی

مطبع ---------------------- قریشی آرٹ پریس

کتابت ---------------------- سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ---------------------- ۱۸۰ روپے

اشاعت ---------------------- جولائی ۲۰۰۳ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
	کتاب الایمان والکفر (۱)		
۱-	المرجون لامر اللہ	۳۰۱	۱
۲-	اصحاب اعراف	۳۰۲	۲
۳-	اصناف اہلِ خلاف	۳۰۳	۳
۴-	مؤلفۃ القلوب	۳۰۴	۶
۵-	ذکر منافقین و ضلال اور ابلیس کی دعوت	۳۰۵	۸
۶-	اس آیت کے معنی بعض لوگ عبادت کنارے پر کرتے ہیں۔	۳۰۶	۹
۷-	سبب مومن کا کافر ہو جانا	۳۰۷	۱۱
۸-	نادر	۳۰۸	۱۳
۹-	ثبوتِ ایمان	۳۰۹	۱۳
۱۰-	عارضی ایمان	۳۱۰	۱۵
۱۱-	عارضی اور مستقل ایمان کی علامت	۳۱۱	۱۸
۱۲-	سہو قلب	۳۱۲	۱۹
۱۳-	ظلمت قلب منافق	۳۱۳	۲۱
۱۴-	دل کی حالت یکساں نہ رہنا	۳۱۴	۲۲
۱۵-	وسوسہ اور حدیثِ نفس	۳۱۵	۲۴
۱۶-	گناہوں کا اعتراف	۳۱۶	۲۶
۱۷-	ستر عیوب	۳۱۷	۲۸
۱۸-	قصد نیکی و بدی	۳۱۸	۲۹
۱۹-	توبہ	۳۱۹	۳۱
۲۰-	گناہوں سے استغفار	۳۲۰	۳۷
۲۱-	آدمؑ کی توبہ	۳۲۱	۴۰
۲۲-	آلودگی گناہ	۳۲۲	۴۲
۲۳-	گناہ کی تین قسمیں	۳۲۳	۴۴
۲۴-	گناہ کی سزا میں تعجیل	۳۲۴	۴۶
۲۵-	گناہوں کی توضیح	۳۲۵	۵۰
۲۶-	نادر	۳۲۶	۵۱
۲۷-	"	۳۲۷	۵۲
۲۸-	خدا عمل کرنے والے کے صدقے میں، عمل نہ کرنے والے کی بلا دور کرتا ہے	۳۲۸	۵۴
۲۹-	ترک گناہ توبہ سے آسان ہے	۳۲۹	۵۵
۳۰-	رفتہ رفتہ عذاب	۳۳۰	۵۵
۳۱-	محاسبہ عمل	۳۳۱	۵۷
۳۲-	عیب جوئی	۳۳۲	۶۶
۳۳	مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا	۳۳۳	۶۷
۳۴	توبہ کے بعد عملِ باطل نہ ہو جائیگا	۳۳۴	۶۸
۳۵	بلا سے معافی دیئے ہوئے	۳۳۵	۶۹
۳۶	جن چیزوں سے امت رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا۔	۳۳۶	۷۰
۳۷	ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں۔	۳۳۷	۷۱
	کتاب الدعا (۲)		
۳۸:	فضیلت دعا	۱	۷۵

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۳۹	دعا مومن کا ہتھیار ہے	۲	۷۷
۴۰	دعا رد بلا و قضا ہے	۳	۷۹
۴۱	دعا شفاء امراض ہے	۴	۸۱
۴۲	جس کی دعا قبول ہوئی	۵	۸۱
۴۳	الہام دعا	۶	۸۲
۴۴	دعا میں تقدم	۷	۸۳
۴۵	دعا پر یقین	۸	۸۴
۴۶	دعا میں رجوع قلب	۹	۸۵
۴۷	دعا میں الحاح وزاری	۱۰	۸۶
۴۸	وقت دعا اور ذکر حاجت	۱۱	۸۸
۴۹	دعا کا اختفاء	۱۲	۸۹
۵۰	اوقات و حالات قبولیت دعا	۱۳	۸۹
۵۱	رغبت خواہش	۱۴	۹۲
۵۲	بکاء	۱۵	۹۵
۵۳	ثناء الٰہی قبل دعا	۱۶	۹۸
۵۴	اجتماعی دعا	۱۷	۱۰۲
۵۵	مومنین کو دعا میں شریک کرنا۔	۱۸	۱۰۳
۵۶	سبب تاخیر اجابت دعا	۱۹	۱۰۳
۵۷	محمدؐ و آل محمدؐ پر درود	۲۰	۱۰۷
۵۸	ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے۔	۲۱	۱۱۳
۵۹	ذکر خدا کثرت سے کرنا۔	۲۲	۱۱۷
۶۰	بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی	۲۳	۱۲۰
۶۱	ذکر خدا میں مشغولیت	۲۴	۱۲۰
۶۲	ذکر خدا خفیہ کرنا۔	۲۵	۱۲۱
۶۳	اللہ عز وجل کا ذکر غافلین میں	۲۶	۱۲۲
۶۴	تمجید و تمجید	۲۷	۱۲۳

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۶۵	استغفار	۲۸	۱۲۵
۶۶	تسبیح، تہلیل و تکبیر	۲۹	۱۲۷
۶۷	اپنے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا	۳۰	۱۲۹
۶۸	کس کی دعا قبول ہوتی ہے	۳۱	۱۳۲
۶۹	کس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔	۳۲	۱۳۴
۷۰	دشمن کے لئے بد دعا	۳۳	۱۳۶
۷۱	مباہلہ	۳۴	۱۳۸
۷۲	تمجید باری	۳۵	۱۴۱
۷۳	جو لا الٰہ الا اللہ کہے	۳۶	۱۴۳
۷۴	جس نے لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا	۳۷	۱۴۴
۷۵	جس نے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ وحدہٗ وحدہٗ کہا۔	۳۸	۱۴۴
۷۶	دس بار لا الٰہ الا اللہ لاشریک لہٗ کہنا	۳۹	۱۴۵
۷۷	اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔	۴۰	۱۴۶
۷۸	ہر روز دس بار یہ کلمات پڑھے	۴۱	۱۴۶
۷۹	یا اللہ دس بار کہنا	۴۲	۱۴۷
۸۰	لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً کہنا	۴۳	۱۴۷
۸۱	یارب یارب کہنا	۴۴	۱۴۸
۸۲	خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہنا	۴۵	۱۴۸
۸۳	ماشاء اللہ کہنا	۴۶	۱۴۹
۸۴	استغفر اللہ کہنا	۴۷	۱۵۰
۸۵	صبح و شام کی دعا	۴۸	۱۵۰
۸۶	سوتے اور جاگتے وقت کی دعا	۴۹	۱۵۰

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۸۷-	گھر سے نکلتے وقت کی دعا	۵۰	۱۷۶
۸۸-	نماز سے قبل کی دعا	۵۱	۱۸۲
۸۹-	دعا بعد نماز	۵۲	۱۸۴
۹۰-	دعائے رزق	۵۳	۱۹۲
۹۱-	دعا ادائے قرض	۵۴	۱۹۷
۹۲-	دعا برائے دفع کرب وغم	۵۵	۱۹۹
۹۳-	دعائے امراض	۵۶	۲۱۲
۹۴-	حرز و تعویذ	۵۷	۲۱۸
۹۵-	قرآن پڑھتے وقت کی دعا	۵۸	۲۲۵
۹۶-	دعائے حفظ قرآن	۵۹	۲۲۸
۹۷-	دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے	۶۰	۲۳۱

کتاب فضل القرآن (۳)

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۹۸-	فضل القرآن	۱	۲۶۰
۹۹	فضیلت حامل قرآن	۲	۲۷۰
۱۰۰	تعلیم قرآن	۳	۲۷۴
۱۰۱	حفظ قرآن	۴	۲۷۵
۱۰۲	قرأت قرآن	۵	۲۷۸
۱۰۳	وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے	۶	۲۷۹
۱۰۴	ثواب قرأتِ قرآن	۷	۲۸۰
۱۰۵	قرآن کا پڑھنا مصحف میں	۸	۲۸۳
۱۰۶	ترتیل قرآن خوش الحانی سے	۹	۲۸۵
۱۰۷	قرآن کی قرأت سن کر بیہوش ہو جانا	۱۰	۲۸۸
۱۰۸	قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے	۱۱	۲۸۹
۱۰۹	قرآن اسی زبان میں بلند ہوگا جس میں نازل ہوا	۱۲	۲۹۳
۱۱۰-	فضیلت قرآن	۱۳	۲۹۳
۱۱۱-	النوادر	۱۴	۳۰۳

کتاب العشرۃ (۴)

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۱۲-	معاشرہ کے لئے واجب	۱	۳۱۴
۱۱۳-	حسن المعاشرت	۲	۳۱۶
۱۱۴-	دوستی و مصاحبت	۳	۳۱۸
۱۱۵-	جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے	۴	۳۲۰
۱۱۶-	لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی	۵	۳۲۴
۱۱۷-	اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا	۶	۳۲۶
۱۱۸-	تسلیم	۷	۳۲۷
۱۱۹-	جس کے لئے ابتدا بالسلام محبوب ہے	۸	۳۳۰
۱۲۰-	جماعت کے لئے ایک سلام کافی ہے اور ایک ہی جواب کافی ہے۔	۹	۳۳۲
۱۲۱-	عورتوں پر سلام	۱۰	۳۳۲
۱۲۲-	مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر سلام کرنا	۱۱	۳۳۳
۱۲۳-	مکاتب اہل ذمہ	۱۲	۳۳۷
۱۲۴-	چشم پوشی	۱۳	۳۳۸
۱۲۵-	نادر	۱۴	۳۳۹
۱۲۶-	چھینکنے والے کے لئے دعا	۱۵	۳۴۰
۱۲۷-	سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کرنا	۱۶	۳۴۸
۱۲۸-	مردم کریم کی عزت	۱۷	۳۵۰
۱۲۹-	آنے والے کا حق	۱۸	۳۵۱
۱۳۰-	مجالس میں رازداری	۱۹	۳۵۱
۱۳۱-	سرگوشی	۲۰	۳۵۲
۱۳۲-	طریقۂ نشست	۲۱	۳۵۴

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۳۳	تکیہ لگانا	۲۲	۳۵۵	۱۳۸	باہم خط وکتابت	۲۷	۳۶۸
۱۳۴	مزاح اور ہنسی	۲۳	۳۵۶	۱۳۹	النوادر	۲۸	۳۶۸
۱۳۵	ہمسایہ کا حق	۲۴	۳۶۱	۱۴۰	بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی تاکید	۲۹	۳۷۱
۱۳۶	حد الجوار	۲۵	۳۶۶	۱۴۱	مکتوب کاغذ جلانے کی نہی	۳۰	۳۷۳
۱۳۷	اپنے مصاحب اور ہم سفر کا حق	۲۶	۳۶۶				

نحمدہ ونصلی علی بسم اللہ الرحمن الرحیم علی رسولہ الکریم

تین سو ایک واں باب

المرجون لامر اللہ

((بابُ)) ۳۰۱

☆(اَلْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ» قَالَ: قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ وَأَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللهَ وَتَرَكُوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، وَلَمْ يَكُونُوا عَلَى جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ.

۱۔ زرارہ سے مروی ہے۔ آیہ" اور دوسرے لوگ امر الٰہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالتِ شرک حمزہ و جعفر اور ان جیسے دیگر مومنین کو قتل کیا۔ پھر وہ مسلمان ہو گئے اور توحید کو ماننے لگے شرک چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی، اور نہ وہ انکار ربوبیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: الْمُرْجَوْنَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ وَأَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللهَ وَتَرَكُوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَكُونُوا يُؤْمِنُونَ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ يُؤْمِنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَلَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ.

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو دوواں باب

اصحابِ اعراف

(بابُ) ۳۰۲

☆(اَصْحابِ الْاَعْرافِ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعاً، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ؟ فَقُلْتُ: مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنُونَ أَوْ كَافِرُونَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ. فَقَالَ: وَاللهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَقُلْتُ: أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَوْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ: اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللهُ. قُلْتُ: أَفَتُرْجِئُهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا أَرْجَأَهُمُ اللهُ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ. فَقُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ، يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ: مَا شَاءَ اللهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلَتْ عَنْكَ عُقَدُكَ.

۲۔ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اصحابِ اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ مومن ہوں گے یا کافر، اگر مومن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہوں گے نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو اور مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جاتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ان کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہوگا

میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہوں گے یا اہل نار سے، فرمایا ان کو چھوڑ دو جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ان کے متعلق بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنایا ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا، کیا کافر جنت میں جائے گا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ۔ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہوگے تو اس خیال سے پلٹو گے۔ جتنی معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمھارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: «وَالَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً» فَأُولَئِكَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ يُحْدِثُونَ فِي إِيمَانِهِمْ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي يَعِيبُهَا الْمُؤْمِنُونَ وَيَكْرَهُونَهَا فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمالِ صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے وہ ایسے مومن ہیں جنھوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں اور وہ ان کو مکروہ جانتے ہیں ممکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرے۔

تین سو تین واں باب

اصناف اہل خلاف

(بَابٌ) ۳۰۳

٭(فِي صُنُوفِ أَهْلِ الْخِلَافِ وَذِكْرِ الْقَدَرِيَّةِ وَالْخَوَارِجِ وَالْمُرْجِئَةِ وَأَهْلِ الْبُلْدَانِ)٭

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَرُوكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْقَدَرِيَّةَ، لَعَنَ اللَّهُ الْخَوَارِجَ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِئَةَ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِئَةَ قَالَ: قُلْتُ: لَعَنْتَ هَؤُلَاءِ مَرَّةً مَرَّةً وَلَعَنْتَ هَؤُلَاءِ مَرَّتَيْنِ؟ قَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ: إِنَّ قَتَلَتَنَا مُؤْمِنُونَ فَدِمَاؤُنَا مُتَلَطِّخَةٌ بِثِيَابِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. إِنَّ اللَّهَ حَكَى عَنْ قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ «أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّى يَأْتِيَ

يَقْرُبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ» قَالَ: كَانَ بَيْنَ الْقَاتِلِينَ وَالْقَائِلِينَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ فَأَلْزَمَهُمُ اللهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا.

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے قدریہ فرقہ پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر، میں نے کہا آپ نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجیہ پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مقتول مومن ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لتھڑے رہیں گے اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا کہ انھوں نے کہا، ہم رسولؐ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائیں جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اے رسولؐ! تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسولؐ معجزات لے کر آچکے ہیں اور جو تم نے کہا۔ وہ معجزہ دکھایا، پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو تو جواب دو اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

توضیح: قدریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ کے تمام افعال کا فاعل خود اس کی ذات ہے ہر کام میں اسی کی تدبیر کو دخل ہے اور اس کو اپنے فعل پر مستقلاً قدرت ہے خدا کے ارادہ مشیت اور قضا و قدر کو دخل نہیں۔

خوارج :- کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کبیرہ کرے تو وہ کافر ہے۔

مرجیئہ کہتے ہیں کہ ایمان نام ہے ما جاءُ النبیؐ کی تصدیق کا، اعمال قلب و دیگر اعضاء کو ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مَا هُمْ؟ فَقُلْتُ: مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ، فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللهَ عَلَى شَيْءٍ.

۲- ابن مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا وہ مرجیہ، قدریہ اور حروریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنھوں نے کسی صورت خدا کی عبادت نہیں کی۔ خدا کی لعنت ہو۔

٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ

ابْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَهْلُ الشَّامِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الرُّومِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَهْلُ مَكَّةَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اہل شام بدتر ہیں رومیوں سے اور اہل مدینہ بدتر ہیں اہل مکہ سے اور اہلِ مکہ کفر کرتے ہیں۔ ظاہر بظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی اُمیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور بباطن دلوں میں کفر چھپائے ہوئے تھے اور منافق کفار سے بدتر ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہہ میں ہے یہ لوگ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے)۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدتر ہیں کفار سے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور ان شہروں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ان کے رسوخ کے لحاظ سے ہے مذہب باطلہ میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں ناصب تھے اہل بیتؑ سے منحرف خاص کر مکہ، مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے شقاوت میں اور ناصبی ... ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافر ہونے سے زیادہ بُرا ہے اور اہل مکہ تو اس زمانہ میں عداوت اہل بیت میں پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان میں کا آج تک ... ان کی سب سے بڑی ...

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لَيَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً وَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخْبَثُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، أَخْبَثُ مِنْهُمْ سَبْعِينَ ضِعْفاً .

۴۔ ابوبصیر نے اماموں میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بظاہر اور اہلِ مدینہ ان سے ستر گنا زیادہ خبیث ہیں۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَهْلُ الشَّامِ شَرٌّ أَمْ [أَهْلُ] الرُّومِ؟ فَقَالَ : إِنَّ الرُّومَ كَفَرُوا وَلَمْ يُعَادُونَا وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَفَرُوا وَعَادَوْنَا .

۵۔ ابوبکر حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی فرمایا رومی کافر ہیں مگر ہمارے دشمن نہیں اور شامیوں نے کفر اختیار کیا اور ہم سے عداوت کی۔

٦۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا تُجَالِسُوهُمْ ـ يَعْنِي الْمُرْجِئَةَ ـ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَ [اللَّهُ] مِلَلَهُمُ الْمُشْرِكَةَ

الَّذِينَ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ عَلىٰ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ.

۲۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر اور ان کے شرک والے مذہب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

تین سو چارواں باب

مولفۃ القلوب

(بَابُ) ۳۰۴

☆(الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ)☆

١- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعاً ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ [مَنْ يُعْبَدُ] مِنْ دُونِ اللهِ وَلَمْ تَدْخُلِ الْمَعْرِفَةُ قُلُوبَهُمْ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَتَأَلَّفُهُمْ وَيُعَرِّفُهُمْ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا وَيُعَلِّمُهُمْ .

۱۔ زرارہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی عبادت ترک کی لیکن رسولؐ کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہ ہوئی۔ رسولؐ اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ » قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُمْ فِي ذٰلِكَ شُكَّاكٌ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَاءِ لِكَيْ يَحْسُنَ إِسْلَامُهُمْ وَيَثْبُتُوا عَلىٰ دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَأَقَرُّوا بِهِ .

وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ تَأَلَّفَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ مُضَرَ ، مِنْهُمْ أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْفَزَارِيُّ وَأَشْبَاهُهُمْ مِنَ النَّاسِ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ وَاجْتَمَعَتْ إِلىٰ سَعْدِ بْنِ

عُبَادَةَ فَانْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْجِعْرَانَةِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ إِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي قَسَمْتَ بَيْنَ قَوْمِكَ شَيْئاً أَنْزَلَهُ اللهُ رَضِينَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ لَمْ نَرْضَ ، قَالَ زُرَارَةُ : وَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكُلُّكُمْ عَلَى قَوْلِ سَيِّدِكُمْ سَعْدٍ ؟ فَقَالُوا : سَيِّدُنَا اللهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالُوا فِي الثَّالِثَةِ : نَحْنُ عَلَى مِثْلِ قَوْلِهِ وَرَأْيِهِ ، قَالَ زُرَارَةُ : فَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَحَطَّ اللهُ نُورَهُمْ وَفَرَضَ اللهُ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ سَهْماً فِي الْقُرْآنِ .

۲۔ زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدا کی دید کا تو اقرار کیا بت پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں لیکن آنحضرتؐ جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انھیں شک ہوا۔ خدا نے رسولؐ کو حکم دیا کہ مال اور عطیات سے ان کی تالیفِ قلب کریں تاکہ ان کا اسلام پختہ ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول اللہ نے یوم حنین رؤسائے عرب، قریش اور قبیلہ مضر کے لوگوں کی تالیفِ قلب جیسے ابوسفیان اور عیینہ بن الحصین فزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو لے کر رسول اللہ کے پاس مقام جعرانہ پہنچے اور کہا یا رسول اللہ کیا کلام کی اجازت ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زرارہ نے کہا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انھوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسولؐ ہے تکرار کے بعد تیسری بار انھوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے (رسولؐ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے) ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مؤلفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

٣ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ لَمْ يَكُونُوا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمُ الْيَوْمَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مؤلفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ كَمْ تَرَى أَهْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ : «إِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ» قَالَ : ثُمَّ قَالَ : هُمْ أَكْثَرُ مِنْ ثُلُثَيِ النَّاسِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق اس آیت کے مصداق کتنے ہیں اگر ان کو دے دو تو راضی ہیں نہ دو تو غصہ میں بھرے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے لوگ دو تہائی لوگوں سے زیادہ ہیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا كَانَتِ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمُ الْيَوْمَ، وَهُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللَّهَ وَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ تَدْخُلْ مَعْرِفَةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قُلُوبَهُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ، فَتَأَلَّفَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَتَأَلَّفَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِكَيْمَا يَعْرِفُوا.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس زمانہ سے زیادہ مولفۃ القلوب کبھی نہیں ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو موحد تو ہیں اور شرک سے باہر ہیں لیکن رسول اللہؐ کی معرفت اور ما جاء بہ النبیؐ کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزین نہیں ہوئی اس لئے رسولِ خدا نے اور مومنین نے ان کی تالیفِ قلب کی تاکہ ان کو معرفت حاصل ہو۔

تین سو پانچواں باب

ذکر منافقین و ضلال اور ابلیس کی دعوت

(بابٌ) ۳۰۵

﴿فِي ذِكْرِ الْمُنَافِقِينَ وَالضُّلَّالِ وَإِبْلِيسَ فِي الدَّعْوَةِ﴾

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: كَانَ الطَّيَّارُ يَقُولُ لِي: إِبْلِيسُ لَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّمَا أُمِرَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ عليه السلام فَقَالَ إِبْلِيسُ: لَا أَسْجُدُ، فَمَا لِإِبْلِيسَ يَعْصِي حِينَ لَمْ يَسْجُدْ وَلَيْسَ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: فَدَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فَأَحْسَنَ وَاللَّهِ فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا نَدَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْلِهِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا» أَدَخَلَ فِي ذَلِكَ الْمُنَافِقُونَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالضُّلَّالُ وَكُلُّ مَنْ أَقَرَّ بِالدَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ وَكَانَ إِبْلِيسُ مِمَّنْ أَقَرَّ بِالدَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ مَعَهُمْ.

ارجمیل نے کہا مجھ سے طیار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہ تھا اور خدا نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا۔ پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہوا درآنحالیکہ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا ہم

اور وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ طیار نے بڑے اچھے طریقہ سے اس مسئلے کو پیش کیا۔ یعنے چونکہ مسئلہ کی موجودہ صورت میں قرآن پر اعتراض لازم آتا تھا۔ لہذا سوال کی صورت یوں بدلی کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں خدا نے مومنین کو جو یہ کہہ کر نوازا ہے یا ایھا الذین آمنوا۔ تو کیا منافق بھی ان کے ساتھ اس خطاب میں داخل ہیں۔ فرمایا ہاں وہ بھی اور اہلِ ضلال بھی اور ہر وہ شخص جس نے یہ دعوت ظاہری اقرار کیا اور ابلیس بھی ملائکہ کے ساتھ یہ دعوت ظاہری تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بعلمِ امامت طیار کا سوال معلوم ہو گیا تھا۔

تین سو چھ واں باب

اس آیت کے معنی کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ھیں

(باب) ۳۰۶

☆(فی قولہ تعالی «ومن الناس من یعبد اللّٰہ علی حرف»)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ وَزُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ» قَالَ زُرَارَةُ : سَأَلْتُ عَنْهَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ وَشَكُّوا فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَأَقَرُّوا بِالْقُرْآنِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ شَاكُّونَ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ وَلَيْسُوا شُكَّاكاً فِي اللهِ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ» يَعْنِي عَلَى شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ» يَعْنِي عَافِيَةً فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ «اطْمَأَنَّ بِهِ» وَرَضِيَ بِهِ «وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ» يَعْنِي بَلَاءً فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ تَطَيَّرَ وَكَرِهَ الْمُقَامَ عَلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَرَجَعَ إِلَى الْوُقُوفِ وَالشَّكِّ ، فَنَصَبَ الْعَدَاوَةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَالْجُحُودَ بِالنَّبِيِّ وَمَا جَاءَ بِهِ .

۱۔ اس آیت کے متعلق بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں اگر ان کو فائدہ پہنچا تو خوش ہو گئے اور اگر

اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے یہی دنیا و آخرت کا گھاٹا ہے زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرتِ رسولِ خدا اور ما جاء بہ النبیؐ کے متعلق شک میں پڑے رہے انھوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور قرآن کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جو وہ لائے اس کے بارے میں شک کرتے رہے اللہ کے بارے میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں یعنی شک کرتے ہیں محمد و ما جاء بہ النبیؐ میں، اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنی اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتر دیکھی تو باغ باغ ہو گئے اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی تو رسولؐ پر ایمان لانے کو فالِ بد سمجھے اور نبوت کا اقرار بڑا معلوم ہوا اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسولؐ کے دشمن بن گئے اور نبی کی نبوت اور ما جاء بہ النبیؐ سے انکار کر بیٹھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَىٰ حَرْفٍ» قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ فَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ يَعْرِفُوا أَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله رَسُولُ اللهِ ، فَهُمْ يَعْبُدُونَ اللهَ عَلَىٰ شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَقَالُوا : نَنْظُرُ فَإِنْ كَثُرَتْ أَمْوَالُنَا وَعُوفِينَا فِي أَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ صَادِقٌ وَأَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ نَظَرْنَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ» يَعْنِي عَافِيَةً فِي الدُّنْيَا «وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ» يَعْنِي بَلَاءً فِي نَفْسِهِ [وَمَالِهِ] «انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ» انْقَلَبَ عَلَىٰ شَكِّهِ إِلَى الشِّرْكِ ، «خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ○ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ» قَالَ : يَنْقَلِبُ مُشْرِكاً ، يَدْعُو غَيْرَ اللهِ وَيَعْبُدُ غَيْرَهُ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَعْرِفُ وَيَدْخُلُ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ وَيَزُولُ عَنْ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الشَّكِّ إِلَى الْإِيمَانِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَثْبُتُ عَلَىٰ شَكِّهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْقَلِبُ إِلَى الشِّرْكِ .

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ .

۲۔ آیہ۔ ومن الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اقرار توحید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی، شرک سے باہر آگئے لیکن حضرت رسولِ خدا کی معرفت حاصل نہ کی پس انھوں نے اس طرح عبادت کی کہ حضرتِ رسولِ خدا اور ما جاء بہ النبیؐ کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی اور ہم اور ہماری اولاد عافیت میں رہی تو ہم جانیں گے آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسولؐ ہیں اور اگر اس کے خلاف ہوا تو ہم غور کریں گے اسی کے متعلق

خدا فرماتا ہے کہ دنیوی عافیت حاصل ہوگئی اور مطمئن ہو گئے اور اگر کوئی بلا آگئی تو شرک کی طرف پلٹ گئے یہی دنیا و آخرت کا خسارہ ہے وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ، حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور وہ مومن بن کر تصدیق کرتے ہیں اور شک کو دور کر کے ایمان کی طرف آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

تین سو ساتواں باب

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہو جاتا ہے

(بَابُ) ۳۰۷

٭(أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً أَوْ كَافِراً أَوْ ضَالاًّ)٭

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ - وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالاًّ ؟ فَقَالَ لَهُ : قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ - أَمَّا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً أَنْ يُعَرِّفَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَيُعَرِّفَهُ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ ، وَيُعَرِّفَهُ إِمَامَهُ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَشَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ ، قُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ جَهِلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا وَصَفْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِذَا أُمِرَ أَطَاعَ وَإِذَا نُهِيَ انْتَهَى .

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً مَنْ زَعَمَ أَنَّ شَيْئاً نَهَى اللهُ عَنْهُ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِهِ وَنَصَبَهُ دِيناً يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ يَعْبُدُ الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ وَإِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ .

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالاًّ أَنْ لَا يَعْرِفَ حُجَّةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَشَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَتِهِ وَفَرَضَ وِلَايَتَهُ ؛ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْهُمْ لِي فَقَالَ : الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»

قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ أَوْضِحْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ : إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ ـ وَجَمَعَ بَيْنَ مُسَبِّحَتَيْهِ ـ وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ ـ وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى ـ فَتَسْبِقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى ، فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا تَزِلُّوا وَلَا تَضِلُّوا وَلَا تَقَدَّمُوهُمْ فَتَضِلُّوا .

اور راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا۔ درآنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کم سے کم وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ کہ کم سے کم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہوتا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی حاصل کر کے ان کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر، اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیر المومنینؑ اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپؑ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو بھی مومن ہوگا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجا لائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنیٰ وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے، وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اور ادنیٰ درجہ گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا۔ اے امیر المومنین میں آپؑ پر فدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، میں نے کہا یا امیر المومنینؑ ذرا اور وضاحت فرمائیے۔ فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری عترت میرے اہل بیت ہیں خدائے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ رہیں گے پس تم ان دونوں سے تمسک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

تین سو آٹھواں باب

نادر

(بَابُ) ۳۰۸

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ أَطْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لِكَيْ إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفُوهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کی جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے پیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں یہی مقتضائے ایمان ہے۔

تین سو نواں باب

ایمان، اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ اللہ ایمان ثابت کو خذلان کے ساتھ برطرف کردے

(بَابُ) ۳۰۹

☆(ثُبُوتِ الْإِيمَانِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُلَهُ اللهُ)☆

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِمَ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَ اللهِ مُؤْمِناً قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَنْقُلُهُ اللهُ بَعْدُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَدْلُ إِنَّمَا دَعَا الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ لَا إِلَى الْكُفْرِ وَلَا يَدْعُو أَحَداً إِلَى الْكُفْرِ بِهِ ، فَمَنْ آمَنَ بِاللهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَ اللهِ لَمْ يَنْقُلْهُ اللهُ

عَزَّ وَجَلَّ [بَعْدَ ذٰلِكَ] مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؛ قُلْتُ لَهُ: فَيَكُونُ الرَّجُلُ كَافِراً قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْكُفْرُ عِنْدَ اللّٰهِ ثُمَّ يَنْقُلُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُونَ إِيمَاناً بِشَرِيعَةٍ وَلَا كُفْراً بِجُحُودٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ الرُّسُلَ يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِهِ اللّٰهُ.

۱۔حسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے کہ کفر کی طرف، وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا۔ پس جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا۔ میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر اسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے نہ وہ از روئے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو، پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے، انھوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی اور بعض بے ہدایت رہے۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ جو ایمان کو قبول کرنے والی ہے پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد روز قیامت کسی کو پیش خدا حجت کا موقع نہ ہوگا پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی کی گئی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت خاصہ کے مستحق ہوئے اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سوئے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے انھوں نے کفر اختیار کیا حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو بدلا نہیں اور اس پر غور کیا ہے کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جانا ہے اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انھوں نے کان لگا کر سنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اور ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی، یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا کہ بعض نے ہدایت پائی اور جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو باطل کیا خراب کیا اور احکام الٰہیہ میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لئے ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔

تین سو دسواں باب

عاریتی ایمان

(بَابُ الْمُعَارِينَ) ۳۱۰

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَازَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَازَوَالَ لَهُ ، وَخَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ وَاسْتَوْدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيمَانَ ، فَإِنْ يَشَأْ أَنْ يُتِمَّهُ لَهُمْ أَتَمَّهُ ؛ وَإِنْ يَشَأْ أَنْ يَسْلُبَهُمْ إِيَّاهُ سَلَبَهُمْ وَكَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَاراً .

۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ایسے کفر کے لیے جس کو زوال نہیں ———— اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان ، اور بعض کے ایمان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا اسے پورا کردے تو اس نے پورا کر دیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کر دے تو اس نے سلب کر لیا اور فلاں کا ایمان عاریتی ہے۔

توضیح :- بندوں کی استعداد، ان کی قابلیت اور قلبی رجوع اور ان کے مراتب ایمان و کفر ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الٰہی میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے گویا خدا نے ان کو کامل اور راسخ الایمان پیدا کیا ہے یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متردد رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر مہر لگادی اور بعض کے کفر پر، اس حدیث سے فلاں سے مراد ابوالخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی) ہے اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا کیونکہ یہ بڑے جگر والا اور فتنہ پرداز تھا چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہٰذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ يُصْبِحُ مُؤْمِناً

وَيُمْسِي كَافِراً وَيُصْبِحُ كَافِراً وَيُمْسِي مُؤْمِناً، وَقَوْمٌ يُعَارُونَ الْإِيمَانَ ثُمَّ يُسْلَبُونَهُ وَيُسَمَّوْنَ الْمُعَارِينَ، ثُمَّ قَالَ: فُلَانٌ مِنْهُمْ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص صبح کو مومن ہوتا ہے شام کو کافر، شام کو مومن اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے ان کو معارین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ فلاں شخص ان میں سے ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ عِيسَى شَلَقَانَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً فَمَرَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَمَعَهُ بَهْمَةٌ[٢] قَالَ: قُلْتُ: يَا غُلَامُ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ أَبُوكَ؟ يَأْمُرُنَا بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْهَانَا عَنْهُ، أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمَرَنَا أَنْ نَلْعَنَهُ وَنَتَبَرَّأَ مِنْهُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَهُوَ غُلَامٌ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَا زَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَا زَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ أَعَارَهُمُ الْإِيمَانَ يُسَمَّوْنَ الْمُعَارِينَ، إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَمَا قَالَ لِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّهُ نَبْعَةُ نُبُوَّةٍ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اُدھر سے گزرے۔ آپ کے ساتھ بکری تھی۔ میں نے کہا اے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں، کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں۔ پہلے کہا ابو الخطاب سے دوستی کرلو پھر کہا اس پر لعن کرو اور بیزاری کا اظہار کرو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ ابو الخطاب انہی عاریتی ایمان والوں میں ہے۔ میں یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تھا بیان کیا۔ فرمایا وہ سرچشمۂ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ النَّبِيِّينَ عَلَى النُّبُوَّةِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا أَنْبِيَاءَ وَخَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا مُؤْمِنِينَ، وَأَعَارَ قَوْماً إِيمَاناً، فَإِنْ شَاءَ تَمَّمَهُ لَهُمْ وَإِنْ شَاءَ سَلَبَهُمْ إِيَّاهُ، قَالَ: وَفِيهِمْ جَرَتْ: «فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ» وَقَالَ لِي: إِنَّ فُلَاناً كَانَ مُسْتَوْدَعاً إِيمَانُهُ؛ فَلَمَّا كَذَبَ عَلَيْنَا سُلِبَ إِيمَانُهُ ذَلِكَ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاً کو نبوت پر خلق کیا۔ پس وہ نبی ہو گئے اور مومن کو ایمان پر خلق فرمایا۔ پس وہ مومن ہی رہیں گے اور ایک قوم کو عاریتی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اسے کمال تک پہنچا دے گا اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا اور امام نے فرمایا یہ طریقہ کا جاری ہوا پس بعض میں ایمان کو مستقل بنایا گیا اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا ہے اور امام نے فرمایا۔ فلاں شخص مستودع ہے یعنے ایمان اس میں امانت تھا جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

توضیح:۔ اس حدیث سے بظاہر جبر معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب انبیاء و مومنین، انبیاء و مومنین ہی بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ان کی نیکیاں قابلِ اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کرنے سے پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا جو وہ دار دنیا میں کرنے والے تھے لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلبِ ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا تو یہ ظلم نہیں ہے کیونکہ ایمان کی بقاء و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے اگر وہ نیک کام کئے جاتے ایمان باقی رہتا نہ کہ سلب کر لیا جاتا۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَبَلَ النَّبِيِّينَ عَلَى نُبُوَّتِهِمْ، فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَداً؛ وَجَبَلَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَى وَصَايَاهُمْ فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَداً وَجَبَلَ بَعْضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَداً وَمِنْهُمْ مَنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ عَارِيَةً: فَإِذَا هُوَ دَعَا وَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیاء کو ان کی وصیتوں پر پس وہ مرتد نہیں ہوتے اور بعض مومنوں کو ایمان پر پیدا کیا اور وہ مرتد نہ ہوئے بعض کو عارضی ایمان دیا گیا۔ پس جب اس نے دعا میں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر مرا۔

توضیح:۔ اس حدیث سے دعا کی طرف رغبت دلائی گئی ہے تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کجی نہ آئے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلبِ ایمان سبب ہیں فعلِ انسان پر کیونکہ ایمان کی وجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کی وجہ سے مستحق خذلان، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں اور کبھی متزلزل۔ ہر ایک اپنی ضد کے پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ قلب میں جب روشنی بڑھ جاتی ہے اور پوری پوری صفائی آ جاتی ہے تو ایمان جگہ پکڑ لیتا ہے اور جو حق بات ہے اس کے اندر آ جاتی ہے اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ

ہو جاتا ہے تو کفر جگہ پکڑ جاتا ہے اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان والی صورت ہوتی ہے یعنے ضیاء اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں تو انسان اقبال و ادبار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذبذب، اگر ایمان غالب آ گیا تو ایمان غیر مستقل صورت میں داخل ہوتا ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات غالب مغلوب ہو جاتا ہے اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف، پس بندہ کو چاہیئے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے اور اس توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگرداں نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے (ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا) ترجمہ۔ خداوندا ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا) اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہ حق سے ہٹا ہوا ہے اور الحاح وزاری کے ساتھ خدا سے دعا کرے تاکہ رحمت ربانیہ اسے ظلمت سے نور کی طرف لے آئے۔

تین سو گیارہواں باب

عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

(بَابُ فِي عَلَامَةِ الْمُعَارِ) ۳۱۱

۱۔ عَنْهُ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ وَالْوَيْلَ كُلَّهُ لِمَنْ لَمْ يَنْتَفِعْ بِمَا أَبْصَرَهُ وَلَمْ يَدْرِ مَا الْأَمْرُ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ مُقِيمٌ، أَنَفْعٌ لَهُ أَمْ ضَرٌّ: قُلْتُ لَهُ: فَبِمَ يُعْرَفُ النَّاجِي مِنْ هَؤُلَاءِ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَأُثْبِتَ لَهُ الشَّهَادَةُ بِالنَّجَاةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَإِنَّمَا ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہوگا اس کے لئے جو باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رساں ہے یا مضر، میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے کہ اس میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

تین سو بارہواں باب

سہو قلب

(بَابُ سَهْوِ الْقَلْبِ) ۳۱۲

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْقَلْبَ لَيَكُونُ السَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَلَا إِيمَانٌ كَالثَّوْبِ الْخَلَقِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ ؟ قَالَ : ثُمَّ تَكُونُ النُّكْتَةُ مِنَ اللهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَ إِيمَانٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس میں کفر ہوتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر فرمایا کیا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کی ہے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَكُونُ الْقَلْبُ مَا فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ ، شِبْهُ الْمُضْغَةِ (۳) أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ .

۲۔ ابوبصیر نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ایسا دل بھی ہوتا ہے جس میں مضغہ گوشت کی طرح نہ کفر ہو نہ ایمان۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَّةً مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ (۴) مَا فِيهَا نَضَحَهَا بِالْحِكْمَةِ ، وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ ، وَزَارِعُهَا وَالْقَيِّمُ عَلَيْهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۳۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کے دل پیچیدہ اور ایمان میں بستہ پیدا کیے ہیں جب ان میں

روشنی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور علم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّجُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتَّى يُعْقَدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عُقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ»

۴ - فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ قلب صدر و حلق کے درمیان مضطرب رہتا ہے جب تک ایمان سے وابستگی نہیں ہوتی جب ایسا ہو جاتا ہے تو دل قرار پا جاتا ہے خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ اطْمَأَنَّ وَقَرَّ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذِهِ الْآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ - إِلَى قَوْلِهِ - كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ»

۵ - فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں نہ ایمان ہوتا ہے نہ کفر کیا تمہاری (راوی سے) ایسی حالت نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے۔ اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقَلْبَ يَكُونُ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَيْسَ فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ، أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ نُكْتَةٌ مِنَ اللَّهِ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ بِمَا شَاءَ إِنْ شَاءَ بِإِيمَانٍ وَ إِنْ شَاءَ بِكُفْرٍ.

۶ - فرمایا صادق آل محمدؑ نے قلب سینہ میں تلاش حق کے لئے پھڑکتا ہے جب اس کو پالیتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے اور قرار پالیتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے الی قولہ گویا وہ آسمان کی طرف صعود کر رہا ہے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ

قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ، وَزَارِعُهَا وَالْقَيِّمُ عَلَيْهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوب مومنین کو ایمان میں لپٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

تین سو تیرہواں باب

ظلمت قلب منافق اگرچہ زبان دراز ہو اور نور قلب مومن اگرچہ خاموش ہو

(بَابُ) ۳۱۳

☆(فِي ظُلْمَةِ قَلْبِ الْمُنَافِقِ وَإِنْ اُعْطِيَ اللِّسَانَ ، وَنُورِ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ)☆
☆(وَإِنْ قَصُرَ بِهِ لِسَانُهُ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ : تَجِدُ الرَّجُلَ لَا يُخْطِئُ بِلَامٍ وَلَا وَاوٍ خَطِيباً مِصْقَعاً وَلَقَلْبُهُ أَشَدُّ ظُلْمَةً مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، وَتَجِدُ الرَّجُلَ لَا يَسْتَطِيعُ يُعَبِّرُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ بِلِسَانِهِ ، وَقَلْبُهُ يَزْهَرُ كَمَا يَزْهَرُ الْمِصْبَاحُ .

۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا، تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا "لام واؤ" درست ہوگا۔ بڑا بلیغ کلام کرتا ہوگا لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برخلاف ایک شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الضمیر کو بھی نہ ادا کر سکتا ہوگا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہوگا جیسے چراغ۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ ، وَقَلْبٌ مَنْكُوسٌ ، وَقَلْبٌ مَطْبُوعٌ ، وَقَلْبٌ أَزْهَرُ أَجْرَدُ ، فَقُلْتُ : مَا الْأَزْهَرُ ؟ قَالَ : فِيهِ كَهَيْئَةِ السِّرَاجِ ، فَأَمَّا الْمَطْبُوعُ فَقَلْبُ الْمُنَافِقِ ، وَأَمَّا الْأَزْهَرُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِنْ أَعْطَاهُ شَكَرَ وَإِنِ ابْتَلَاهُ صَبَرَ ، وَأَمَّا الْمَنْكُوسُ فَقَلْبُ الْمُشْرِكِ ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبّاً عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيّاً عَلَى صِرَاطٍ

مستقيمه فأمّا القلب الذي فيه إيمان و نفاق فهم قوم كانوا بالطائف فإن أدرك أحدهم أجله على نفاقه هلك وإن أدركه على إيمانه نجا .

۲۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں دوسرا قلب منکوس ، تیسرا مطبوع ، چوتھا روشن و ازہر ، میں نے پوچھا ازہر کیا ہے فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے ۔ قلب مطبوع (مہر کردہ) منافق کا دل ہے اور ازہر مومن کا دل ہے جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور منکوس مشرک کا دل ہے پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر چل رہا ہو اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جو باغوائے شیطانی رخنہ اندازی کرتے ہیں اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے (راہ نجات بند) اور اگر ایمان کو پالیا تو نجات کو پاگئے ۔

۳ ـ عِدّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْقُلُوبُ ثَلاثَةٌ : قَلْبٌ مَنْكُوسٌ لا يَعِي شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ وَهُوَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِيهِ يَعْتَلِجَانِ فَأَيُّهُمَا كَانَتْ مِنْهُ غَلَبَ عَلَيْهِ ، وَقَلْبٌ مَفْتُوحٌ فِيهِ مَصَابِيحُ تَزْهَرُ ، وَلا يُطْفَأُ نُورُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ .

۳۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں ایک قلب منکوس ہے جو ظرف سرنگوں کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا یہ قلب کافر ہے اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے اور خیر و شر اس میں باہم تدو آزمائی کرتے ہیں پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے اور تیسرا دل وہ ہے جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا اور یہ قلب مومن ہے ۔

تین سو چودھواں باب

دل کی حالتیں یکساں نہیں رہتیں

(بابٌ) ۳۱۴

٥ فِي تَنَقُّلِ أَحْوَالِ الْقَلْبِ ٥

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ،

عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَمَّا هَمَّ حُمْرَانُ بِالْقِيَامِ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أُخْبِرُكَ - أَطَالَ اللهُ بَقَاءَكَ لَنَا وَأَمْتَعَنَا بِكَ - أَنَّا نَأْتِيكَ فَمَا نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى تَرِقَّ قُلُوبُنَا وَتَسْلُوَ أَنْفُسُنَا عَنِ الدُّنْيَا وَيَهُونَ عَلَيْنَا مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ، ثُمَّ نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ فَإِذَا صِرْنَا مَعَ النَّاسِ وَالتُّجَّارِ أَحْبَبْنَا الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا هِيَ الْقُلُوبُ مَرَّةً تَصْعُبُ وَمَرَّةً تَسْهُلُ.

ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَا إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَخَافُ عَلَيْنَا النِّفَاقَ قَالَ: فَقَالَ: وَلِمَ تَخَافُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَذَكَّرْتَنَا وَرَغَّبْتَنَا، وَجِلْنَا وَنَسِينَا الدُّنْيَا وَزَهِدْنَا حَتَّى كَأَنَّا نُعَايِنُ الْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَنَحْنُ عِنْدَكَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَدَخَلْنَا هٰذِهِ الْبُيُوتَ وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ وَرَأَيْنَا الْعِيَالَ وَالْأَهْلَ يَكَادُ أَنْ نُحَوَّلَ عَنِ الْحَالِ الَّتِي كُنَّا عَلَيْهَا عِنْدَكَ وَحَتَّى كَأَنَّا لَمْ نَكُنْ عَلَى شَيْءٍ أَفَتَخَافُ عَلَيْنَا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ نِفَاقاً؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: كَلَّا إِنَّ هٰذِهِ خُطُوَاتُ الشَّيْطَانِ فَيُرَغِّبُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاللهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي وَصَفْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِهَا لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَشَيْتُمْ عَلَى الْمَاءِ وَلَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ فَتَسْتَغْفِرُونَ اللهَ لَخَلَقَ اللهُ خَلْقاً حَتَّى يُذْنِبُوا، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوا اللهَ فَيَغْفِرَ [اللهُ] لَهُمْ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفَتَّنٌ تَوَّابٌ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ» وَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ»

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حمران بن اعین آئے اور چند مسئلے دریافت کئے جب اٹھنے لگے تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے یہ کیا بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس ہے اس سے تسلّی پاتے ہیں اور اموالِ دنیا حقیر ہو جاتے ہیں لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں تو دنیا کی محبت پھر ہمیں گھیر لیتی ہے حضرت نے فرمایا قلوب کبھی نرم ہوتے ہیں کبھی سخت، پھر فرمایا اصحاب رسولؐ نے ایک بار حضرت سے کہا کہ ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے فرمایا کیسے۔ انھوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں اور ثواب آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں ہم خائف ہو کر دنیا کو بھول جاتے ہیں اور گویا آخرت و جنّت و نار کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے ملتے ہیں تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق

کی ہو جائے گی۔ حضرت نے فرمایا یہ اغوائے شیطانی ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے اور تم پانی پر چل سکتے اور اگر تم گناہ نہ کرو اور اللہ سے استغفار کرتے رہو تو وہ (تمہاری اولاد میں) ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے، مومن آزمائش میں پڑتا ہے اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

تین سو پندرہواں باب

وسوسہ اور حدیثِ نفس

((بَابُ)) ۳۱۵

☆(الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ)☆

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْوَسْوَسَةِ وَ إِنْ كَثُرَتْ ، فَقَالَ : لَا شَيْءَ فِيهَا ، تَقُولُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ .

۱۔ محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطانی وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ يَقَعُ فِي قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ . فَقَالَ : قُلْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ جَمِيلٌ : فَكُلَّمَا وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ قُلْتُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَيَذْهَبُ عَنِّي .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ کہا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

٣ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ ، فَقَالَ لَهُ عليه السلام : أَتَاكَ الْخَبِيثُ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ؟ فَقُلْتَ : اللهُ ، فَقَالَ لَكَ : اللهُ مَنْ خَلَقَهُ ؟ فَقَالَ : إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ذَاكَ

وَاللهِ مَحْضُ الْإِيمَانِ .

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ : فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّمَا عَنَى بِقَوْلِهِ «هٰذَا وَاللهِ مَحْضُ الْإِيمَانِ» خَوْفَهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ هَلَكَ حَيْثُ عَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ فِي قَلْبِهِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ، اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا (یہ تھے وہ وسوسے جو اس کے دل میں پیدا ہوئے تھے) اس نے کہا خدا کی قسم یہی بات ہے فرمایا یہ خالص ایمان ہے ابن ابی عمیر نے بیان کیا یہ بات میں نے عبدالرحمٰن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی۔ حضرت کی مراد اس قول سے "کہ یہ محض ایمان ہے" یہ تھی کہ آپؐ اس خوف و ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

۴ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو إِلَيْهِ لَمَماً يَخْطِرُ عَلَىٰ بَالِهِ ، فَأَجَابَهُ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ ثَبَّتَكَ فَلَا يَجْعَلُ لِإِبْلِيسَ عَلَيْكَ طَرِيقاً ، قَدْ شَكَىٰ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَمَماً يَعْرِضُ لَهُمْ لَأَنْ تَهْوِيَ بِهِمُ الرِّيحُ أَوْ يُقَطَّعُوا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَتَجِدُونَ ذٰلِكَ ؟ قَالُوا نَعَمْ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ ذٰلِكَ لَصَرِيحُ الْإِيمَانِ ، فَإِذَا وَجَدْتُمُوهُ فَقُولُوا : آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطور ہوتا رہتا ہے آپؑ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو (خدا کو یاد کرتے رہو) حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح وساوس شیطانی یا فکر باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے جائے یا ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انھوں نے ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خیالات کو اپنے اندر پاؤ گے تو کہا کرو۔ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد و قوت درکار نہیں۔

۵ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ دَاوُدَ الْأَبْزَارِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّنِي نَافَقْتُ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا نَافَقْتَ وَلَوْ نَافَقْتَ مَا أَتَيْتَنِي تُعْلِمُنِي ، مَا الَّذِي رَابَكَ ؟ أَظُنُّ الْعَدُوَّ الْحَاضِرَ أَتَاكَ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ، فَقُلْتَ : اللهُ خَلَقَنِي فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَ اللهَ ؟ قَالَ : إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَاكُمْ مِنْ قِبَلِ الْأَعْمَالِ فَلَمْ يَقْوَ عَلَيْكُمْ فَأَتَاكُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لِكَيْ يَسْتَزِلَّكُمْ ، فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَذْكُرْ أَحَدُكُمُ اللهَ وَحْدَهُ .

۵ ۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں منافق ہوگیا۔ فرمایا تو منافق نہیں۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا حاضر دشمن (شیطان) تیرے پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا۔ اللہ کا خالق کون ہے۔ یہی وسوسہ ہے نا اس اس نے کہا بے شک یہی ہے فرمایا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے اور جب دسترس نہیں پاتا تو اس طریقہ سے تمہیں بہکاتا ہے اور جب ایسا ہو تو تم خدائے واحد کو یاد کرو۔

تین سو سولہواں باب

گناہوں کا اعتراف اور ندامت

(بَابُ) ۳۱۶

☆(الْإِعْتِرَافِ بِالذُّنُوبِ وَالنَّدَمِ عَلَيْهَا)☆

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ مَا يَنْجُو مِنَ الذَّنْبِ إِلَّا مَنْ أَقَرَّ بِهِ .

قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً .

۱ ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات وہی پاتا ہے جو اقرار جرم کرے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّاسِ إِلَّا خَصْلَتَيْنِ : أَنْ يُقِرُّوا لَهُ بِالنِّعَمِ فَيَزِيدَهُمْ وَبِالذُّنُوبِ فَيَغْفِرَهَا لَهُمْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اوّل نعمتوں کا اقرار تاکہ وہ ان کے لئے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ [و] بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : يُدْخِلُهُ اللَّهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّهُ لَيُذْنِبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفاً مَاقِتاً لِنَفْسِهِ فَيَرْحَمُهُ اللَّهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِصْرَارٍ وَمَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

٥ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّبِيعِيِّ [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَلِيدٍ] عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ أَذْنَبَ ذَنْباً فَعَلِمَ أَنَّ اللَّهَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، غَفَرَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ .

۵۔ راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے باخبر ہے چاہے گا عذاب کرے گا چاہے گا بخش دے گا اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي

اَلعُجبِ [illegible] تَعظیم [illegible] بِنفسِ [illegible]

[illegible] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] عَن اَبِي عَبدِ اللهِ ﷺ قالَ [illegible] اِنَّ النّعَمَ عَلَی [illegible]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible] نے فرمایا ہے کہ [illegible] امت اس

[illegible]

[illegible] عبداللہ بن محمد عن احمد بن عمر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۱۷ [illegible]

[illegible]

[illegible] سلام [illegible] دوا [illegible] بڑا [illegible]

[illegible] کا بخشش [illegible] ہے۔

[illegible] بن یحیی ، عن محمد [illegible] ، عن [illegible] ، عن [illegible] بن حمزة ، عن أبي [illegible]
قال : قال رسول الله ﷺ : المستتر بالحسنة يعدل سبعين حسنة ، والمذيع بالسيئة مخذول
والمستتر بها مغفور له .

ترجمہ اور پر گزرا۔

تین سو اٹھارہواں باب

جب کوئی بدی کا قصد کرے

حدیث ۱۹۳

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام محمد باقر [illegible] علیہ السلام [illegible]
نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے لیے ایک نیکی کا ثواب لکھا جائے گا اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا [illegible]
لایا تو اس کے واسطے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے بدی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے نامۂ اعمال میں بدی نہ لکھی جائے
گی اور جس نے بدی کا ارادہ کیا اور عمل بھی کیا تو اس کے لیے ایک ہی بدی ہوگی۔

[illegible] عدة من أصحابنا ، عن [illegible]
عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله ﷺ [illegible]

وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَلَا يَعْمَلُهَا فَلَا تُكْتَبُ عَلَيْهِ.

۲-۱۰ ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو بھی اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔

۳ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ الْعَوْسِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّائِحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَكَيْنِ هَلْ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوِ الْحَسَنَةِ؟ فَقَالَ: رِيحُ الْكَنِيفِ وَرِيحُ الطِّيبِ سَوَاءٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَيِّبَ الرِّيحِ فَقَالَ: صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ: قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَأَثْبَتَهَا لَهُ وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ: قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ وَأَثْبَتَهَا عَلَيْهِ.

۳- عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے دو فرشتوں (کراماً کاتبین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا پاخانہ کی بو اور مشک کی خوشبو برابر ہے میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے ٹھہر جاؤ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ اسے گزرتا ہے تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ فَضْلِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُرَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله (۲): أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللهِ بَعْدَهُنَّ إِلَّا هَالِكٌ، يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً بِحُسْنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْراً، وَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَهُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ:

لا تعجل عسى أن يتبعها بحسنة تمحوها فإنّ الله عزّ وجلّ يقول: «إنّ الحسنات يذهبن السيّئات» أو الاستغفار، فإن هو قال: «أستغفر الله الذي لا إله إلّا هو، عالم الغيب والشهادة، العزيز الحكيم، الغفور الرّحيم، ذا الجلال والإكرام وأتوب إليه» لم يكتب عليه شيء؛ وإن مضت سبع ساعات ولم يتبعها بحسنة واستغفار قال صاحب الحسنات لصاحب السيّئات: اكتب على الشقيّ المحروم.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد اللہ کو ناراض کر کے ہلاک نہ ہوگا۔ سوائے بدبخت و بدنصیب کے، جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل میں نہ لا سکے تو اس کی نیک نیتی کی بنا پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آتا ہے تو دس لکھتا ہے۔ اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے۔ پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے میں طالبِ مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا، حکمت والا، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت و بزرگی والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے نام پر کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر ساتوں گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی والے سے کہتا ہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

تین سو انیسواں باب

توبہ

«باب التوبة» ۳۱۹

۱ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن معاوية بن وهب قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا تاب العبد توبة نصوحاً أحبّه الله فستر عليه في الدّنيا والآخرة فقلت: وكيف يستر عليه؟ قال: ينسي ملكيه ما كتبا عليه من الذّنوب ويوحي إلى جوارحه: اكتمي عليه ذنوبه ويوحي إلى بقاع الأرض اكتمي ما كان يعمل عليك من الذّنوب، فيلقى الله حين يلقاه وليس شيء يشهد عليه بشيء من الذّنوب.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً» قَالَ: هُوَ الذَّنْبُ الَّذِي لَا يَعُودُ فِيهِ أَبَداً، قُلْتُ: وَأَيُّنَا لَمْ يَعُدْ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُفْتَتَنَ التَّوَّابَ.

… ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت … سے … کیا … وہ گناہ ہے جس کی توبہ کر کے پھر اس کا اعادہ نہ کرے … خدا … دوست رکھتا ہے جو … توبہ کرے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى التَّائِبِينَ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَى خَصْلَةً مِنْهَا جَمِيعَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنَجَوْا بِهَا: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ» فَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ لَمْ يُعَذِّبْهُ، وَقَوْلُهُ: «الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْماً فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ * رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ * وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ» وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً * يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً * إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَحِيماً».

ہمارے بعض اصحاب نے امام سے روایت کی … کے متعلق … ایسی باتیں ہیں جن کی بدولت تمام آسمانوں اور زمین … خدا فرماتا ہے … توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے … اور دوسری جگہ فرمایا ہے جو فرشتے عرش … اور ایمان والوں کے لیے استغفار … رحمت و علم … اے ہمارے پروردگار ان کو … کی جنتوں میں داخل کر … ان کے آبا و ازواج … ہے جو نیک ہوں ان کو … داخل جنت کر تو بڑی عزت و حکمت والا ہے …

یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور تیسری جگہ فرماتا ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا تو اپنے گناہوں کی سزا پائے گا اور روز قیامت اس کے لئے دوگنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ ذُنُوبُ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ، أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَيْسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ قُلْتُ: فَإِنْ عَادَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوبِ وَعَادَ فِي التَّوْبَةِ؟ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَتَرَى الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَنْدَمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَيَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ثُمَّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَوْبَتَهُ؟ قُلْتُ: فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مِرَاراً، يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ [اللَّهَ]، فَقَالَ: كُلَّمَا عَادَ الْمُؤْمِنُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ عَادَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ. فَإِيَّاكَ أَنْ تُقَنِّطَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ.

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کے بعد بخش دیا جاتا ہے پس مومن کو چاہیئے کہ بعد توبہ و مغفرت عمل نیک کرے۔ خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرکے توبہ کرے تو فرمایا۔ اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندۂ مومن کے متعلق خیال کرتا ہے کہ وہ گناہ پہ نادم ہو کر اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے اور توبہ کرے اور استغفار کرے تو، فرمایا بندۂ مومن جتنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اللہ غفور و رحیم ہے وہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے پس اپنے کو رحمتِ خدا سے مایوس ہونے سے بچاؤ۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ» قَالَ: هُوَ الْعَبْدُ يَهُمُّ بِالذَّنْبِ ثُمَّ يَتَذَكَّرُ فَيُمْسِكُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ: «تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ»

۷۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جب شیطان کا کوئی گروہ

ان سے ملتاہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرتاہے پھر اسے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کرلیتاہے)

٨ ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ وَ زَادَهُ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ فَوَجَدَهَا فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ حِينَ وَجَدَهَا .

۸۔ راوی کہتاہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتاہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشۂ سفر گم کردیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو پالے۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْهُ كَانَ أَفْضَلَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتاہے جو گناہ کے تکرار کے بعد توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے صدور گناہ نہ ہو (معصوم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُوسُفَ [بْنِ] أَبِي يَعْقُوبَ بَيَّاعِ الْأَرُزِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَالْمُقِيمُ عَلَى الذَّنْبِ وَهُوَ مُسْتَغْفِرٌ مِنْهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا تمسخر کرنے والے کی طرح ہے۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنِ ائْتِ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ ، فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَأَتَاهُ دَاوُدُ عليه السلام فَقَالَ : يَا دَانِيَالُ إِنَّنِي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ

يَقُولُ لَكَ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ . فَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ . قَدْ أَبْلَغْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ . فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ قَامَ دَانِيَالُ فَنَاجَى رَبَّهُ فَقَالَ : يَا رَبِّ إِنَّ دَاوُدَ نَبِيَّكَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي قَدْ عَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَأَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي إِنْ عَصَيْتُكَ الرَّابِعَةَ لَمْ تَغْفِرْ لِي ، فَوَعِزَّتِكَ لَئِنْ لَمْ تَعْصِمْنِي لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ .

۱۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ تم میرے بندے دانیال کے پاس جاؤ اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا۔ پھر کیا میں نے معاف کیا، پھر کیا میں نے معاف کیا۔ اگر چوتھی بار ایسا کیا تو معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں فرماتا ہے تو نے گناہ کیا میں نے بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، پھر کیا بخش دیا اب اگر چوتھی بار تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا۔ دانیال نے کہا اے نبی خدا آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی۔ اے میرے رب تیرے نبی داؤد نے مجھے خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا اور یہ بھی بتایا کہ اگر چوتھی بار ایسا کروں گا تو تو مجھے نہ بخشے گا قسم ہے تیری عزت کی اگر تو نے مجھے نہ بچایا تو میں گناہ کروں گا پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

توضیح:- دانیال علیہ السلام انبیاء میں سے ہیں جناب داؤد علیہ السلام کے تحت حکم تھے کیونکہ وہ امام زمانہ خود تھے اور وصی موسیٰ تھے انبیاء و اوصیاء معصوم ہیں کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ان سے صادر نہیں ہوتا۔ لیکن سہو و نسیان غیر حکم شرعی میں صادر ہوتا ہے جسے ترکِ اولیٰ کہتے ہیں چونکہ حسنات الابرار سیئات المقربین کے تحت پروردگار عالم کو یہ بھی ناپسند ہے لہذا دنیا میں اس کے متعلق ان سے مواخذہ ہوتا ہے ایسی باتیں انبیاء سے قابلِ مواخذہ نہیں ہوتیں اسی قبیل سے ہے رفیق موسیٰ کا قول سورہ کہف میں ما انسانیہ الا الشیطان (المعانی شرح کافی)

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ[2] قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً نَصُوحاً أَحَبَّهُ اللهُ فَسَتَرَ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ : وَكَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يُنْسِي مَلَكَيْهِ مَا كَانَا يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ وَيُوحِي [اللهُ] إِلَى جَوَارِحِهِ وَإِلَى بِقَاعِ الْأَرْضِ أَنِ اكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ فَيَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ .

۱۲- راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب بندہ خالص توبہ کرتا ہے تو خدا اس کو دوست

رکھتاہے اور عیب پوشی کرتاہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں فرشتے جو لکھا ہوتاہے اور اللہ اس کے اعضاء کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتاہے کہ اس کے گناہ چھپالیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورت میں ملاقات کرتاہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا .

۱۳- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندۂ مومن توبہ کرتاہے تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتاہے جیسے کسی کو کھوئی چیز مل جائے۔

تین سو بیسواں باب

گناہوں سے استغفار

(بَابُ) ۳۲۰

☆(الْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أُجِّلَ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندۂ مومن گناہ کرتاہے تو اس کو مہلت دی جاتی ہے صبح سے رات تک۔ پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتاہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أَجَّلَهُ اللهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتِ السَّاعَاتُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذَكَّرُ ذَنْبَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ .

۳۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ بندۂ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر یہ گھنٹے گذر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کے استغفار کر لیتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

٤ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً[٢] ، فَقُلْتُ: أَكَانَ يَقُولُ : أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ كَانَ يَقُولُ : أَتُوبُ إِلَى اللهِ ، قُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ وَنَحْنُ نَتُوبُ وَنَعُودُ ، فَقَالَ : اللهُ الْمُسْتَعَانُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ واتوب الیہ کہتے تھے فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار ہوئی۔ فرمایا یہ خدا کی ذات سے مدد مانگتا ہے بے چاہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ ، فَإِنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کرتا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے

تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَذْكُرُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهُ فَيَغْفِرُ لَهُ وَإِنَّمَا يُذَكِّرُهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ

٦۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کر لیا تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيَقُولُ وَهُوَ نَادِمٌ: «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ» إِلَّا غَفَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ يُقَارِفُ فِي يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً.

٧۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کر کے نادم ہو اور اس طرح استغفار کرے جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔

توضیح: علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک گناہ چالیس بار کرے ورنہ بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں، جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعُوهُ قَالُوا: قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَدَوَاءُ الذُّنُوبِ الْاِسْتِغْفَارُ.

٨۔ بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔

٩ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ جَمِيعاً، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْباً إِلَّا أَجَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ

النهار، فإن هو تاب لم يكتب عليه شيء وإن هو لم يفعل كتبت [له] عليه سيئة، فأتاه عباد البصري

فقال له: بلغنا أنك قلت: ما من عبد يذنب ذنباً إلا أجّله الله عزّ وجلّ سبع ساعات من النهار،

فقال: ليس هكذا قلت ولكني قلت: ما من مؤمن، وكذلك كان قولي.

۹۔حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے دن میں، پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بصری آپ سے کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے فرمایا میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے۔

۱۰ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن سنان، عن عمار بن مروان قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: من قال: «أستغفر الله» مائة مرة في [كل] يوم غفر الله عزّ وجلّ له سبعمائة ذنب ولا خير في عبد يذنب في [كل] يوم سبعمائة ذنب.

۱۰۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو مرتبہ استغفراللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لئے جو ہر روز سات سو گناہ کرے اور پھر کبھی استغفار نہ کرے۔

تین سو اکیسواں باب

خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو توبہ کا موقع دیا ہے

٭(باب) ۳۲۱

٭(فيما أعطى الله عزّ وجلّ آدم عليه السلام وقت التوبة)٭

١ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن درّاج، عن ابن بكير، عن أبي عبدالله أو عن أبي جعفر عليهما السلام قال: إن آدم عليه السلام قال: يا ربّ سلّطت عليّ الشيطان وأجريته منّي مجرى الدم فاجعل لي شيئاً، فقال: يا آدم جعلت لك أنّ من همّ من ذريّتك بسيّئة لم تكتب عليه، فإن عملها كتبت عليه سيّئة ومن همّ منهم بحسنة فإن لم يعملها كتبت له حسنة فإن هو عملها كتبت له عشراً، قال: يا ربّ زدني، قال: جعلت لك أنّ من عمل منهم سيّئة ثمّ

اسْتَغْفَرَ غَفَرْتُ لَهُ ، قَالَ : يَارَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ ـ أَوْقَالَ : بَسَطْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ ـ حَتَّى تَبْلُغَ النَّفْسُ هٰذِهِ ، قَالَ : يَارَبِّ حَسْبِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب آدم نے خدا سے کہا۔ اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اس کو خون کی طرح رگوں میں دوڑا دیا ہے پس اس سے بچنے کے لئے بھی تو مجھے کچھ دے۔ فرمایا۔ اے آدم میں نے تیرے لئے یہ قرار دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائے گا اور اگر کر گزرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا اور اگر نیکی کا ارادہ کرے تو اگر نہ بھی کرے تو بھی ایک نیکی اس کے نام لکھ دی جائے گی اور اگر کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی آدمؑ نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کر۔ فرمایا۔ میں مرتے دم تک ان کی توبہ قبول کروں گا۔ عرض کی یارب بس یہ میرے لئے کافی ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ السَّنَةَ لَكَثِيرَةٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمْعَةٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْجُمْعَةَ لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ يَوْماً لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يُعَايِنَ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی تو اللہ کو قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک ماہ بھی بہت ہے اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے اگر مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو قبول ہوگی۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هٰذِهِ ـ وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ ـ لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ وَكَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف، تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :

خَرَجْنا إلى مَكَّةَ ومعنا شيخٌ متألِّهٌ متعبّدٌ لا يعرف هذا الأمر يتمّ الصّلاة في الطّريق ومعه ابنُ أخٍ له مُسْلِمٌ، فمرض الشّيخ فقلت لابن أخيه: لو عرضت هذا الأمر على عمّك لعلّ الله أن يخلّصه، فقال كلّهم: دعوا الشّيخ حتّى يموت على حاله فإنّه حسن الهيئة فلم يصبر ابنُ أخيه حتّى قال له: يا عمّ إنّ النّاس ارتدّوا بعد رسول الله ﷺ إلّا نفر يسيراً وكان لعليّ بن أبي طالب عليه السلام من الطّاعة ما كان لرسول الله ﷺ وكان بعد رسول الله الحقّ والطّاعة له، قال: فتنفّس الشّيخ وشهق وقال: أنا على هذا وخرجت نفسه. فدخلنا على أبي عبد الله عليه السلام فعرض عليّ بن السّري هذا الكلام على أبي عبد الله عليه السلام فقال: هو رجل من أهل الجنّة، قال له عليّ بن السّري إنّه لم يعرف شيئاً من هذا غير ساعته تلك؟! قال: فتريدون منه ماذا؟ قد دخل والله الجنّة.

ہم معاذ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارے ساتھ ایک بوڑھا خدا پرست عابد تھا جو یہ امر نہیں جانتا تھا (یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جارہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننا والا تھا شیخ بیمار ہوگیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کردے اور لوگوں نے کہا چھوڑ دو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی اچھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اے چچا رسولؐ کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہوگئے اور علی کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسولؐ کی اور رسولؐ کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پہ ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ بن سری نے یہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن سری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے کچھ اور چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

تین سو بائیسواں باب

آلودگی گناہ (صغیرہ)

*(بابُ اللَّمَمِ) ۳۲۲

۱ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيّوب، عن محمّد بن مسلم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: أرأيت قول الله عزّ وجلّ: «الّذين يجتنبون كبائر الإثم والفواحش إلّا اللّمم» قال: هو الذّنب يلمّ به الرّجل فيمكث ما شاء الله ثمّ يلمّ به بعد.

ا۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا۔ وہ لوگ گناہان کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے۔ فرمایا لمم سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ چاہتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر گزرتا ہے۔

٢ ـ أَبُوعَلِيّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» قَالَ: الْهَنَةُ بَعْدَالْهَنَةِ أَيِ الذَّنْبُ بَعْدَالذَّنْبِ يُلِمُّ بِهِ الْعَبْدُ.

٢۔ محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّاوَلَهُ ذَنْبٌ يَهْجُرُهُ زَمَاناً ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «إِلَّا اللَّمَمَ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» قَالَ : الْفَوَاحِشُ الزِّنَى وَالسَّرِقَةُ وَاللَّمَمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهُ .

٣۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجالاتا ہے یہی مراد ہے (الا اللمم) سے میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا وہ لوگ سوائے گناہان صغیرہ کے گناہان کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقہ، اور لمم سے مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ جَاءَنَا يَلْتَمِسُ الْفِقْهَ وَالْقُرْآنَ وَ تَفْسِيرَهُ فَدَعُوهُ وَمَنْ جَاءَنَا يُبْدِي عَوْرَةً قَدْسَتَرَهَا اللهُ فَنَحُّوهُ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللهِ إِنَّنِي لَمُقِيمٌ عَلَى ذَنْبٍ مُنْذُ دَهْرٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَحَوَّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : إِنْ كُنْتَ صَادِقاً فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّكَ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقُلَكَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِلَّا لِكَيْ تَخَافَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقہ و قرآن و تفسیر حاصل کرنے آئے اسے

آنے دو اور جو ایسا عیب کسی کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپایا ہے تو اسے دور رکھو ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کروں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے تو بے شک اللہ تجھے دوست رکھتا ہے اور اس نے اپنی مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہوگا کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آ جائے جو بدترین گناہ ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى [عَنْ حَرِيزٍ] عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَدْ طُبِعَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَهْجُرُهُ الزَّمَانَ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» ، قَالَ : اللَّمَّامُ الْعَبْدُ الَّذِي يُلِمُّ الذَّنْبَ بَعْدَ الذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلِيقَتِهِ ، أَيْ مِنْ طَبِيعَتِهِ .

۵ - فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے لمم وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت و طبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ سَجِيَّتُهُ الْكَذِبَ وَالْبُخْلَ وَالْفُجُورَ وَرُبَّمَا أَلَمَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يَدُومُ عَلَيْهِ ، قِيلَ : فَيَزْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يُولَدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ .

۶ - ابن رئاب کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ جھوٹ ہوتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر ایسا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کرتا ہے فرمایا ہاں لیکن اس نطفہ سے اولاد نہیں ہوتی۔

تین سو تیئسواں باب

گناہ تین ہیں

(بَابُ) ۳۲۳

☆(فِي أَنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ :

صعد أمير المؤمنين عليه السلام بالكوفة المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: أيها الناس إن الذنوب ثلاثة ثم أمسك فقال له حبة العرني: يا أمير المؤمنين قلت: الذنوب ثلاثة ثم أمسكت؟ فقال: ما ذكرتها إلا وأنا أريد أن أفسرها ولكن عرض لي بهر حال بيني وبين الكلام نعم الذنوب ثلاثة: فذنب مغفور وذنب غير مغفور وذنب نرجو لصاحبه ونخاف عليه؛ قال: يا أمير المؤمنين فبينها لنا.

قال نعم أما الذنب المغفور فعبد عاقبه الله على ذنبه في الدنيا فالله أحلم وأكرم من أن يعاقب عبده مرتين، وأما الذنب الذي لا يغفر فمظالم العباد بعضهم لبعض إن الله تبارك وتعالى إذا برز لخلقه أقسم قسماً على نفسه، فقال: وعزتي وجلالي لا يجوزني ظلم ظالم ولو كف بكف ولو مسحة بكف ولو نطحة ما بين القرناء إلى الجماء فيقتص للعباد بعضهم من بعض حتى لا تبقى لأحد على أحد مظلمة ثم يبعثهم للحساب، وأما الذنب الثالث فذنب ستره الله على خلقه ورزقه التوبة منه، فأصبح خائفاً من ذنبه راجياً لربه، فنحن له كما هو لنفسه: نرجو له الرحمة ونخاف عليه العذاب

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ایک روز امیرالمومنین نے بعد حمد وثنا ارشاد فرمایا۔ لوگو گناہ تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے۔ حبہ عرنی نے کہا۔ اے امیرالمومنین آپ یہ فرما کر خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں میں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اے امیرالمومنین اس کو بیان فرمائیے ارشاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گنا ہگار کو دے دی گئی۔ خدائے علیم وکبیر کے لئے زیبا نہیں کہ وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہوگا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنے عزت وجلال کی کہ کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا اگر ہاتھ مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو اذیت دی ہو یا سینگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو۔ پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں تک کہ کسی کا مظلمہ کسی پر باقی نہ رہے گا۔ پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گنا ہگار کو توفیق توبہ دی ہے وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امیدوار ہیں اس پر نزول عذاب سے ڈرتے ہیں

۲ ـ علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن ابن بكير، عن زرارة، عن حمران قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن رجل أقيم عليه الحد في الرجم أيعاقب [عليه] في الآخرة؟

قَالَ: إِنَّ اللهَ أَكْرَمُ مِنْ ذٰلِكَ

۲۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے یعنی وہ پھر عذاب نہ کرے گا

تین سو چوبیسواں باب
گناہ کی سزا میں تعجیل

(بَابُ) ۳۲۴
(تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ الذَّنْبِ)

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُكْرِمَ عَبْداً وَلَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسُّقْمِ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذٰلِكَ شَدَّدَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِذٰلِكَ الذَّنْبِ قَالَ : وَ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُهِينَ عَبْداً وَلَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ صَحَّحَ بَدَنَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذٰلِكَ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِتِلْكَ الْحَسَنَةِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحب عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو چکے

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُكَفِّرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل خیر اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ عَمِلَهَا ، إِمَّا بِسُقْمٍ فِي جَسَدِهِ وَ إِمَّا بِضِيقٍ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِخَوْفٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعَذِّبَهُ حَتَّى أُوَفِّيَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسَعَةٍ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِصِحَّةٍ فِي جِسْمِهِ وَإِمَّا بِأَمْنٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنْتُ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں اپنے بندے کو دنیا سے جانے نہ دوں گا دراں حالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کردوں گا خواہ اس کے جسم کو بیمار کر کے، خواہ رزق کی تنگی سے، خواہ دنیوی خوف سے، اگر پھر بھی باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ کر دیتا ہوں یا تو وسعتِ رزق سے یا صحتِ بدن سے یا امن دنیا سے، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُهَوَّلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنَّهُ لَيُمْتَهَنُ فِي بَدَنِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باقی رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تاکہ روز قیامت وہ گناہ سے بھرپور رہو۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ» : لَيْسَ مِنَ الْتِوَاءِ عِرْقٍ ، وَلَا نَكْبَةِ حَجَرٍ ، وَلَا عَثْرَةِ قَدَمٍ ، وَلَا خَدْشِ عُودٍ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمَا يَعْفُو اللّهُ أَكْثَرُ ، فَمَنْ عَجَّلَ اللّهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ .

٦۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے اس آیت کے متعلق۔ جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ کسی رگ کا پھڑکنا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اَجَلّ و اکرم کہ پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْوَرَّاقِ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وآله : مَا يَزَالُ الْهَمُّ وَالْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ ذَنْباً .

۷۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ پیچھا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيُهَمُّ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْهَمُّ وَالْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ مِنْ ذَنْبٍ .

۹۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا ابْتَلَيْتُهُ فِي جَسَدِهِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ وَإِلَّا شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا ذَنْبَ لَهُ ، ثُمَّ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. وَمَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ النَّارَ إِلَّا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا آمَنْتُ خَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا هَوَّنْتُ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا حَسَنَةَ لَهُ عِنْدِي ثُمَّ أُدْخِلُهُ النَّارَ .

١٠۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔ پھر میں اسے داخل جنت کروں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہو جاتا ہے تو خیر ورنہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے پرواہ کر دیتا ہوں اگر میرے نزدیک حق پورا ہو گیا تو خیر ورنہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حال میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی پس میں اسے داخل دوزخ کر دیتا ہوں۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَرَّ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ حَائِطٍ وَبَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعَّثَتْهُ الطَّيْرُ وَمَزَّقَتْهُ الْكِلَابُ ثُمَّ مَضَى فَرُفِعَتْ لَهُ مَدِينَةٌ فَدَخَلَهَا فَإِذَا هُوَ بِعَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهَا مَيِّتٌ عَلَى سَرِيرٍ مُسَجًّى بِالدِّيبَاجِ حَوْلَهُ الْمِجْمَرُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا تَجُورُ ، هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُشْرِكْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِتِلْكَ الْمِيتَةِ وَهَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِهَذِهِ الْمِيتَةِ ؟! فَقَالَ : عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا أَجُورُ ، ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمَتُّهُ بِتِلْكَ الْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَهَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ [عِنْدِي] حَسَنَةٌ فَأَمَتُّهُ بِهَذِهِ الْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَلَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ .

١١۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرف سے گزرا جس کا آدھا دھڑ دیوار کے نیچے تھا اور آدھا باہر جسے پرندے اور کتے نوچ رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت

پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور آس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم وعادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا عبد ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شرک نہیں کیا تو نے اسے بُری طرح مارا اور یہ امیر آنِ واحد کے لئے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ وہ اس طرح مجھ سے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

١٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وُلْدِي وَ عُقُوقَهُمْ وَ إِخْوَانِي وَجَفَاهُمْ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا هٰذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةِ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَإِنَّ أَدْنَى مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ الْعُقُوقُ مِنْ وُلْدِهِ وَالْجَفَاءُ مِنْ إِخْوَانِهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الرَّفَاهِيَةِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا ابْتُلِيَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَّا فِي بَدَنِهِ وَإِمَّا فِي وُلْدِهِ وَإِمَّا فِي مَالِهِ حَتَّى يُخَلِّصَهُ اللهُ مِمَّا اكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَيُوَفَّرَ لَهُ حَظُّهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ . فَاصْبِرْ وَأَبْشِرْ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بوڑھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو عبداللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کی اور اپنے بھائیوں کی اس بڑھاپے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا۔ اے شخص ایک حکومت حق کی ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم سے کم جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی فائدہ اس سے زیادہ پہنچتا کہ وہ موت سے پہلے مبتلا ہوتا ہے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو کمایا ہوتا ہے اس سے خلاصی مل جاتی ہے اور دولتِ حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس صبر کرو اور خوش رہو۔

تین سو پچیسواں باب

گناہوں کی توضیح

(باب) فی تفسیر الذنوب ۳۲۵

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ الْبَغْيُ، وَالذُّنُوبُ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ الْقَتْلُ، وَالَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ الظُّلْمُ، وَالَّتِي تَهْتِكُ السِّتْرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَالَّتِي تَحْبِسُ الرِّزْقَ الزِّنَى وَالَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَالَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَتُظْلِمُ الْهَوَاءَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور قتل باعثِ ندامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَتُقَرِّبُ الْآجَالَ وَتُخْلِي الدِّيَارَ وَهِيَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْعُقُوقُ وَتَرْكُ الْبِرِّ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جلد بلانے والے اور گھروں کو برباد کرنے والے ہوں اور وہ قطع رحم اور حقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ۔ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ ۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا فَشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ: إِذَا فَشَا الزِّنَى ظَهَرَتِ الزَّلْزَلَةُ وَإِذَا فَشَا الْجَوْرُ فِي الْحُكْمِ احْتُبِسَ الْقَطْرُ وَ إِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ أُدِيلَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ ظَهَرَتِ الْحَاجَةُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چار چیزیں ظاہر ہوں گی تو چار ان کے ساتھ ادرہوں گی زنا کاری ہوگی تو زلزلہ آئے گا ظلم ہوگا تو بارش رکے گی جب مشرکوں سے مسلمان عہد شکنی کریں گے تو ان پر اہل شرک کا غلبہ ہوگا اور جب زکوٰۃ رکے گی تو برکت اٹھ جائے گی

تین سو چھبیسواں باب

نادر

(بَابُ نَادِرٌ) ۳۲۶

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ

عَبِدِيَ الْمُؤْمِنَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظُرُ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلَاحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأُعَجِّلُ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأُجَازِيَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ وَأُقَدِّرُ عُقُوبَةَ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَأَقْضِيهِ وَأَتْرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفاً غَيْرَ مُمْضًى وَلِيَ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ وَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدَّدُ فِي ذَلِكَ مِرَاراً عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلَا أُمْضِيهِ كَرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَحَيْداً عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ عَنْهُ وَالصَّفْحِ، مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرِفُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ وَقَضَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفاً وَلِيَ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ، ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَجْرِ نُزُولِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَأَدَّخِرُهُ وَأُوَفِّرُ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدانے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عذاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں، تو میں اس بارہ میں غور کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہٰذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے میں اس سزا کو معین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور (بغیر جاری) کئے روکے رہتا ہوں اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کے (جاری) کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ اسے آزردگی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے سے میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں بہ سبب اس کے نوافل کے بجا لانے کے جو رات اور دن میں وہ بجا لایا ہے میرا قرب حاصل کرنے کے لئے لہٰذا میں اس مشیت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں، میں نے ہی اس کو مقدر کیا۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنی مشیت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر عظیم لکھتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدائے کریم و مہربان و رحیم ہوں۔

تین سوستائیسواں باب

نادر

(بَابُ نَادِرٍ أَيْضاً) ۳۲۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ هُوَ: «وَ يَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَأَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ.

امیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیت پر جو مصائب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لائے ہوئے تھے۔ فرمایا رسول اللہ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

توضیح :- چونکہ سائل نے آیت کا جزو آخر چھوڑ دیا تھا لہذا حضرت نے اسے پورا کردیا نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے لہذا حضرت نے اس آیت کا آخری حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کردیتا ہے رہا دوسرا امر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ استغفار نبی صلعم صدور گناہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بلندی درجات کی وجہ سے تھا اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنوب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلندی درجات کے لئے ہے پس اس آیت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصومین سے ہے جن سے صدور گناہ ہوتا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ بَعْدِهِ هُوَ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَهُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللهِ وَيَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ ، إِنَّ اللهَ يَخُصُّ أَوْلِيَاءَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْجُرَهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ .

٢۔ علی بن رئاب کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے ہے اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ حضرت علی اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی کیا یہ ان کے ہاتھوں سے آئی۔ درآنحالیکہ وہ اہلبیت طہارت اور معصوم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ہر دن اور رات میں سو بار بغیر گناہ استغفار کرتے تھے اللہ نے اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کیا ہے تاکہ ان کے اجر کو زیادہ کرے

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا حُمِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللهُ : «وَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَيْسَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِنَّ فِينَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ»

۳۔ راوی نے بہ سند حضرت جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو یزید کے سامنے لا کھڑا کیا تو اس نے یہ آیت پڑھی کہ، تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے۔ فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ہمارے بارے میں سورۂ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر یا تمہارے نفسوں پر آئی ہے ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب میں (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے یعنی یہ مصیبت ہمارے ازدیادِ مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ کسی گناہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

تین سو اٹھائیسواں باب

خدا عمل کرنیوالوں کے صدقہ میں عمل نہ کرنیوالوں کی بلا دور کرتا ہے

(بابٌ) ۳۲۸

٭(أَنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ بِالْعَامِلِ عَنْ غَيْرِ الْعَامِلِ)٭

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ [لَ]يَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَىٰ تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا؛ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَىٰ تَرْكِ الزَّكَاةِ لَهَلَكُوا، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَىٰ تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ» فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ إِلَّا فِيكُمْ وَلَا عَنَىٰ بِهَا غَيْرَكُمْ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقے میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلا کو رد کرتا ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو دفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

تین سو انتیسواں باب

گناہ کا ترک، طلب توبہ سے آسان ہے

(بَابُ) ۳۲۹

☆(اَنَّ تَرْكَ الْخَطِيئَةِ أَيْسَرُ مِنْ [طَلَبِ] التَّوْبَةِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِ [قَالَ :] قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : تَرْكُ الْخَطِيئَةِ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ وَكَمْ مِنْ شَهْوَةِ سَاعَةٍ أَوْرَثَتْ حُزْناً طَوِيلاً وَالْمَوْتُ فَضَحَ الدُّنْيَا ، فَلَمْ يَتْرُكْ لِذِي لُبٍّ فَرَحاً .

ا۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خطا توبہ کرنے سے آسان ہے اکثر گھڑی بھر کی خواہش طولانی حزن کا باعث بن جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقلمند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

تین سو تیسواں باب

استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب)

((بَابُ الْاِسْتِدْرَاجِ)) ۳۳۰

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِقْمَةٍ وَيُذَكِّرُهُ الْاِسْتِغْفَارَ ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرّاً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ الْاِسْتِغْفَارَ ، وَيَتَمَادَى بِهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ» بِالنِّعَمِ عِنْدَ الْمَعَاصِي .

ا۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا

ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کسی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جال میں پھانس لیں گے اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : سُئِلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْاسْتِدْرَاجِ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُمْلِي لَهُ وَتُجَدَّدُ لَهُ عِنْدَهَا النِّعَمُ فَتُلْهِيهِ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوبِ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ .

٢- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدراج کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی بھرمار کی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ » قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتُجَدَّدُ لَهُ النِّعْمَةُ مَعَهُ تُلْهِيهِ تِلْكَ النِّعْمَةُ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ .

٣- ترجمہ اوپر گذرا۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ [بْنِ دَاوُدَ] الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِمَا قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسَتْرِ اللهِ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ .

٤- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور ہیں اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر ہیں جو ان کے رہے ہیں اور اللہ ان کو چھپا رہا ہے اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

تین سو اکتیسواں باب

محاسبۃ العمل

((بَابُ)) ۳۳۱

☆(مُحَاسَبَةِ الْعَمَلِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا الدَّهْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَنْتَ فِيمَا بَيْنَهُنَّ : مَضَى أَمْسِ بِمَا فِيهِ فَلَا يَرْجِعُ أَبَداً فَإِنْ كُنْتَ عَمِلْتَ فِيهِ خَيْراً لَمْ تَحْزَنْ لِذَهَابِهِ وَفَرِحْتَ بِمَا اسْتَقْبَلْتَهُ مِنْهُ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ فَرَّطْتَ فِيهِ فَحَسْرَتُكَ شَدِيدَةٌ لِذَهَابِهِ وَتَفْرِيطِكَ فِيهِ وَأَنْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ مِنْ غَدٍ فِي غِرَّةٍ وَلَا تَدْرِي لَعَلَّكَ لَا تَبْلُغُهُ وَإِنْ بَلَغْتَهُ لَعَلَّ حَظَّكَ فِيهِ فِي التَّفْرِيطِ مِثْلُ حَظِّكَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي عَنْكَ .

فَيَوْمٌ مِنَ الثَّلَاثَةِ قَدْ مَضَى أَنْتَ فِيهِ مُفَرِّطٌ ، وَيَوْمٌ تَنْتَظِرُهُ لَسْتَ أَنْتَ مِنْهُ عَلَى يَقِينٍ مِنْ تَرْكِ التَّفْرِيطِ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكَ إِنْ عَقَلْتَ وَ فَكَّرْتَ فِيمَا فَرَّطْتَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي مِمَّا فَاتَكَ فِيهِ مِنْ حَسَنَاتٍ أَلَّا تَكُونَ اكْتَسَبْتَهَا وَمِنْ سَيِّئَاتٍ أَلَّا تَكُونَ أَقْصَرْتَ عَنْهَا وَأَنْتَ مَعَ هَذَا مَعَ اسْتِقْبَالِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ ثِقَةٍ مِنْ أَنْ تَبْلُغَهُ وَعَلَى غَيْرِ يَقِينٍ مِنِ اكْتِسَابِ حَسَنَةٍ أَوْ مُرْتَدِعٍ عَنْ سَيِّئَةٍ مُحْبِطَةٍ ، فَأَنْتَ مِنْ يَوْمِكَ الَّذِي تَسْتَقْبِلُ عَلَى مِثْلِ يَوْمِكَ الَّذِي اسْتَدْبَرْتَ ، فَاعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ لَيْسَ يَأْمُلُ مِنَ الْأَيَّامِ إِلَّا يَوْمَهُ الَّذِي أَصْبَحَ فِيهِ وَلَيْلَتَهُ ، فَاعْمَلْ أَوْ دَعْ وَاللَّهُ الْمُعِينُ عَلَى ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تیری زندگی کے تین دن ہیں ایک وہ دن جو گزر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا اگر تو نے اس میں عمل خیر کیا تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اس دن کے گزرنے پر تیری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی اور تو جس کل کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جانے کہ تو اس تک پہنچے گا یا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو جیسی گزشتہ کل میں ہوئی۔ پس تین دن میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا کہ کوتاہی نہ کرے گا اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی تو اب

تجھے غور و فکر کرنا چاہیئے کہ تو نے روز گزشتہ حسنات سے کیا کھویا۔ کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا۔ اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے حالانکہ اس پر وثوق نہیں کہ تو اس تک پہنچے گا اور نہ اس پر یقین ہے کہ نیکی حاصل ہو ہی جائے گی یا اس کا باطل کرنے والا ہوگا اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے پس آنے والا دن بھی گزرنے والے دن کی طرح بن جائے گا پس اس شخص کا سا عمل کر جو ایام میں صرف اسی دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کر دیا چھوڑ دو اللہ اس میں مدد گار ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحَاسِبْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ عَمِلَ حَسَناً اسْتَزَادَ اللهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئاً اسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیا ہے تو اللہ سے استغفار کرے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا يَغُرَّنَّكَ النَّاسُ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ يَصِلُ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلَا تَقْطَعْ نَهَارَكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ يَحْفَظُ عَلَيْكَ عَمَلَكَ وَأَحْسِنْ فَإِنِّي لَمْ أَرَ شَيْئاً أَحْسَنَ دَرَكاً وَلَا أَسْرَعَ طَلَباً مِنْ حَسَنَةٍ مُحْدَثَةٍ لِذَنْبٍ قَدِيمٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو نعمان عجلی لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنا دیں کیونکہ تیرے عمل کا تعلق تجھ سے ہے نہ ان سے، اپنا دن ادھر ادھر کی لغو باتوں میں نہ گزار، کیونکہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں اور نیکی کر کیونکہ بلحاظ درک و طلب کوئی چیز زیادہ عجلت والی اس نیکی سے نہیں جو گناہ کہنہ کو برطرف کرنے والی ہو۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الدُّنْيَا فَإِنَّمَا هِيَ سَاعَةٌ فَمَا مَضَى مِنْهُ فَلَا تَجِدُ لَهُ أَلَماً وَلَا سُرُوراً ، وَمَا لَمْ يَجِئْ فَلَا تَدْرِي مَا هُوَ ؟ وَإِنَّمَا هِيَ سَاعَتُكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا فَاصْبِرْ فِيهَا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَاصْبِرْ فِيهَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صبر کرو دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گزرنے والے پر نہ الم رہے گا نہ سرور اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو پس اس میں صبر کرو طاعت اللہ پر اور صبر کرو معصیت اللہ پر۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا رَفَعَهُ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِحْمِلْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ يَحْمِلْكَ غَيْرُكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کرو تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا۔

٦ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : إِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَبُيِّنَ لَكَ الدّاءُ ، وَعُرِّفْتَ آيَةَ الصِّحَّةِ ، وَدُلِلْتَ عَلَى الدَّواءِ ، فَانْظُرْ كَيْفَ قِيامُكَ عَلى نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ تو اپنے نفس کے طبیب کی طرف پہنچایا گیا اور اس نے تجھ سے درد (معصیت) ظاہر کیا اور صحت کی علامت اور دوا بھی (گناہوں سے اجتناب) بتادی پس اب غور کر تجھے اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔

٧ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : اِجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيناً بَرّاً أَوْوَلَداً واصِلاً وَاجْعَلْ عَمَلَكَ والِداً تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوّاً تُجاهِدُها وَاجْعَلْ مالَكَ عارِيَةً تَرُدُّها .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو جس سے جہاد کرو اور اپنے مال کو عاریتی جانو جس کو رد کیا جائے گا۔

٨ ـ [وَ] عَنْهُ ، رَفَعَهُ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِقْصُرْ نَفْسَكَ عَمّا يَضُرُّها مِنْ قَبْلِ أَنْ تُفارِقَكَ وَاسْعَ فِي فَكاكِها كَما تَسْعى فِي طَلَبِ مَعِيشَتِكَ ، فَإِنَّ نَفْسَكَ رَهِينَةٌ بِعَمَلِكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لئے کرتے ہو تمہارا نفس تمہارے عمل کا رہین ہے۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَمْ مِنْ طَالِبٍ لِلدُّنْيَا لَمْ يُدْرِكْهَا وَمُدْرِكٍ لَهَا قَدْ فَارَقَهَا، فَلَا يَشْغَلَنَّكَ طَلَبُهَا عَنْ عَمَلِكَ وَالْتَمِسْهَا مِنْ مُعْطِيهَا وَمَالِكِهَا فَكَمْ مِنْ حَرِيصٍ عَلَى الدُّنْيَا قَدْ صَرَعَتْهُ وَاشْتَغَلَ بِمَا أَدْرَكَ مِنْهَا عَنْ طَلَبِ آخِرَتِهِ حَتَّى فَنِيَ عُمُرُهُ وَأَدْرَكَهُ أَجَلُهُ .

وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمَسْجُونُ مَنْ سَجَنَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ آخِرَتِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کو پانے کے مقام سے جدا ہو گیا۔ پس اس کی طلب تم کو عمل خیر سے بے پروا نہ کر دے۔ اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے۔ بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پچھاڑ دیا ہے اور طلب آخرت سے بے پروا کر دیا ہے یہاں تک کہ اُن کی عمر ختم ہو گئی اور موت نے اُن کو پا لیا ہے فرمایا حضرت نے قیدی درحقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

۱۰ ـ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِذَا أَتَتْ عَلَى الرَّجُلِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قِيلَ لَهُ : خُذْ حِذْرَكَ فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْذُورٍ وَلَيْسَ ابْنُ الْأَرْبَعِينَ بِأَحَقَّ بِالْحَذَرِ مِنِ ابْنِ الْعِشْرِينَ فَإِنَّ الَّذِي يَطْلُبُهُمَا وَاحِدٌ وَلَيْسَ بِرَاقِدٍ ، فَاعْمَلْ لِمَا أَمَامَكَ مِنَ الْهَوْلِ وَدَعْ عَنْكَ فُضُولَ الْقَوْلِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کر تو معذور نہیں اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عمل کر دیہ خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خوف سامنے ہے اور فضول باتوں کو چھوڑ دو۔

۱۱ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِكَ ، خُذْ مِنْهَا فِي الصِّحَّةِ قَبْلَ السُّقْمِ ، وَفِي الْقُوَّةِ قَبْلَ الضَّعْفِ ، وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعیف ہونے سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں۔

۱۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ النَّهَارَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ اعْمَلْ فِي يَوْمِكَ هَذَا خَيْراً أَشْهَدْ لَكَ بِهِ عِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَإِنِّي لَمْ آتِكَ فِيمَا مَضَى وَلَا آتِيكَ فِيمَا بَقِيَ وَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ .

۱۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دن جب آتا ہے تو وہ کہتا ہے اے ابن آدم آج عمل خیر کر اس لئے کہ میں گواہی دوں گا تیرے رب کے سامنے روز قیامت میں جو دن گزر گیا اس کے لئے تیرے پاس نہیں آیا اور نہ جو آنے والا ہے اس کے لئے یعنی جو عمل خیر کرنا ہے وہ آج ہی کر گزشتہ اور آئندہ کا خیال چھوڑ، رات جب آتی ہے تو وہ بھی اسی طرح کہتی ہے۔

١٣ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن أحمد بن محمد، عن شعيب بن عبدالله، عن بعض أصحابه، رفعه قال: جاء رجل إلى أمير المؤمنين عليه السلام فقال: يا أمير المؤمنين أوصني بوجه من وجوه البر أنجو به، قال أمير المؤمنين عليه السلام: أيها السائل استمع ثم استفهم ثم استيقن ثم استعمل واعلم أن الناس ثلاثة: زاهد وصابر وراغب فأما الزاهد فقد خرجت الأحزان والأفراح من قلبه فلا يفرح بشيء من الدنيا ولا يأسى على شيء منها فاته، فهو مستريح وأما الصابر فإنه يتمناها بقلبه فإذا نال منها ألجم نفسه عنها لسوء عاقبتها وشنآنها، لو اطلعت على قلبه عجبت من عفته وتواضعه وحزمه وأما الراغب فلا يبالي من أين جاءته الدنيا من حلها أو [من] حرامها ولا يبالي ما دنس فيها عرضه وأهلك نفسه وأذهب مروته، فهم في غمرة يضطربون.

۱۳۔ایک شخص امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے تاکہ وہ میرے لئے باعث نجات ہو حضرت نے فرمایا اے سائل کان لگا کر سن، سمجھ پھر یقین کر پھر عمل کر اور جان لے کہ لوگ تین قسم کے ہیں زاہد، صابر، راغب، زاہد کے دل سے غم و خوشی نکل جاتی ہے وہ نہ دنیا کی کسی چیز سے خوش ہوتا ہے اور نہ اس کے نہ ملنے سے مایوس اور رنجیدہ، آرام سے رہتا ہے اور صابر وہ ہے جو دل سے کسی شے کی تمنا کرتا ہے اور جب اسے پا لیتا ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکتا ہے تاکہ عاقبت برباد نہ ہو اور اسے عیب نہ لگے اگر تم اس کی دلی حالت پر اطلاع پاؤ تو تم کو اس کی پاک دامنی، تواضع اور دانائی پر تعجب ہوگا اور راغب وہ ہے جو حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ اس کی آبرو جاتی رہے گی اور نفس ہلاکت میں پڑ جائے گا اور مروت برباد ہو جائے گی اور وہ ضلالت کی تاریکی میں مضطرب ہوگا۔

١٤ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن محمد بن حكيم عمن حدثه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: لا يصغر ما ينفع يوم القيامة ولا يصغر ما يضر يوم القيامة، فكونوا فيما أخبركم الله عز وجل كمن عاين.

۱۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز روز قیامت نفع دے اسے

حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے کبھی حقیر نہ سمجھو، جو خبریں تمہیں اللہ نے دی ہیں تم ان کو ایسا سمجھو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

١٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ، جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ: إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُعْرَفَ فَافْعَلْ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يُثْنِيَ عَلَيْكَ النَّاسُ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُوماً عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُوداً عِنْدَاللَّهِ.
ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام:
لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَزْدَادُ كُلَّ يَوْمٍ خَيْراً وَرَجُلٍ يَتَدَارَكُ مَنِيَّتَهُ بِالتَّوْبَةِ وَأَنَّى لَهُ بِالتَّوْبَةِ وَاللَّهِ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَلَا وَمَنْ عَرَفَ حَقَّنَا وَرَجَا الثَّوَابَ فِينَا [وَ] رَضِيَ بِقُوتِهِ نِصْفِ مُدٍّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَمَا سَتَرَ عَوْرَتَهُ وَمَا أَكَنَّ رَأْسَهُ وَهُمْ وَاللَّهِ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ وَجِلُونَ وَدُّوا أَنَّهُ حَظُّهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ» ثُمَّ قَالَ: مَا الَّذِي آتَوْا؟ آتَوْا وَاللَّهِ مَعَ الطَّاعَةِ الْمَحَبَّةَ وَالْوَلَايَةَ وَهُمْ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ، لَيْسَ خَوْفُهُمْ خَوْفَ شَكٍّ وَلَكِنَّهُمْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مُقَصِّرِينَ فِي مَحَبَّتِنَا وَطَاعَتِنَا.

١٥- فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا بغیر اس کی پرواہ کئے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پروانہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو۔ اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں ہے بہتری عیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے۔ ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مرجائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور راضی ہوا بقدر نصف مد غذا پر اور بقدر ستر عورت لباس اور سر پر سایہ کے بقدر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترساں ہیں اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حصّہ ہو۔ خدا نے قرآن میں ان کا وصف بیان کیا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو وہ دیتے ہیں جو انھوں نے خدا اور رسولؐ سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوفِ خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا انھوں نے دیا اور تم جانتے ہو انھوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت و ولایت دی اور وہ خوفزدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف، خوفِ شک نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت و ولایت میں کوتاہی نہ ہو۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: دَخَلَ قَوْمٌ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ عَايَنَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا ، وَعَايَنَ النَّارَ وَمَا فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تُصَدِّقُونَ بِالْكِتَابِ .

١٦۔ راوی کہتا ہے کہ ایک قوم امام علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے ہو۔

١٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: لَا تَسْتَكْثِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيراً وَخَافُوا اللهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ وَسَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللهِ وَاصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَأَدُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا فِيمَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ .

١٧۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو، کیونکہ تھوڑے تھوڑے گناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعتِ خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچا جانو ، امانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

١٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ السَّيِّئَاتِ وَمَا أَقْبَحَ السَّيِّئَاتِ بَعْدَ الْحَسَنَاتِ .

١٨۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا بُرائیوں کے بعد نیکیاں کس قدر حسین ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کس قدر قبیح ہیں۔

١٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّكُمْ فِي آجَالٍ مَقْبُوضَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً ، مَنْ يَزْرَعْ خَيْراً يَحْصِدْ غِبْطَةً وَمَنْ يَزْرَعْ شَرّاً يَحْصِدْ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ وَلَا يَسْبِقُ الْبَطِيءَ مِنْكُمْ حَظُّهُ وَلَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهُ ، مَنْ أُعْطِيَ خَيْراً فَاللهُ أَعْطَاهُ وَمَنْ وُقِيَ شَرّاً فَاللهُ وَقَاهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں قبضہ میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی بوئی ہے وہ غبطہ کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیج بویا وہ ندامت کاٹے گا ہر بونے والا جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے اور جو شر سے بچا تو اللہ نے اسے بچایا ہے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ ؟ فَقَالَ : لِأَنَّكُمْ عَمَّرْتُمُ الدُّنْيَا وَ أَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ فَتَكْرَهُونَ أَنْ تُنْقَلُوا مِنْ عُمْرَانٍ إِلَى خَرَابٍ . فَقَالَ لَهُ : فَكَيْفَ تَرَى قُدُومَنَا عَلَى اللَّهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْمُحْسِنُ مِنْكُمْ فَكَالْغَائِبِ يَقْدَمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ مِنْكُمْ فَكَالْآبِقِ يُرَدُّ عَلَى مَوْلَاهُ ، قَالَ : فَكَيْفَ تَرَى حَالَنَا عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ: اعْرِضُوا أَعْمَالَكُمْ عَلَى الْكِتَابِ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۞ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ» (٢) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ ، فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ ؟ قَالَ : رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَكَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي ذَرٍّ ـ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ـ يَا أَبَا ذَرٍّ أَطْرِفْنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ الْعِلْمَ كَثِيرٌ وَلَكِنْ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُسِيءَ إِلَى مَنْ تُحِبُّهُ فَافْعَلْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً يُسِيءُ إِلَى مَنْ يُحِبُّهُ؟ فَقَالَ لَهُ : نَعَمْ نَفْسُكَ أَحَبُّ الْأَنْفُسِ إِلَيْكَ فَإِذَا أَنْتَ عَصَيْتَ اللَّهَ فَقَدْ أَسَأْتَ إِلَيْهَا .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص ابوذر رض کے پاس آیا اور کہنے لگا ایسا کیوں ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیسا سمجھتے ہو فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف، اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے سامنے آتا ہے اس نے کہا یہ فرمائیے کہ خدا کے سامنے ہمارا حال کیسا ہوگا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کرو۔ وہ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں اس نے کہا رحمتِ خدا کہاں ہے فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے تو ایسا کر، اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ فرمایا ہاں تیرا نفس

تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تو نے اپنے نفس سے برائی کی۔

٢١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اصْبِرُوا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَتَصَبَّرُوا عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ ، فَإِنَّمَا الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَمَا مَضَى فَلَيْسَ تَجِدُ لَهُ سُرُوراً وَلَا حُزْناً وَمَا لَمْ يَأْتِ فَلَيْسَ تَعْرِفُهُ فَاصْبِرْ عَلَى تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَكَأَنَّكَ قَدِ اغْتَبَطْتَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعتِ خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترکِ معصیت میں اس سے زیادہ تکلیف اٹھاؤ۔ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترکِ معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو گویا تم قابلِ غبطہ ہو۔

٢٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ الْخِضْرُ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُوسَى إِنَّ أَصْلَحَ يَوْمَيْكَ الَّذِي هُوَ أَمَامَكَ فَانْظُرْ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ وَأَعِدَّ لَهُ الْجَوَابَ ، فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ وَخُذْ مَوْعِظَتَكَ مِنَ الدَّهْرِ فَإِنَّ الدَّهْرَ طَوِيلٌ قَصِيرٌ ، فَاعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى ثَوَابَ عَمَلِكَ لِيَكُونَ أَطْمَعَ لَكَ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ مَا هُوَ آتٍ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا هُوَ قَدْ وَلَّى مِنْهَا .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خضر نے موسیٰ سے کہا۔ تمہارے دو ایام میں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کون سا دن ہے اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ کیوں کہ ایک دن تم پیشِ خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دنیا سے نصیحت حاصل کرو، زمانہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی، عمل کرو یہ سمجھ کر کہ گویا تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تمہیں طمع ہو دنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

٢٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عِظْنَا وَأَوْجِزْ ، فَقَالَ : الدُّنْيَا حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ وَأَنَّى لَكُمْ بِالرَّوْحِ وَلَمَّا تَأَسَّوْا بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ تَطْلُبُونَ مَا يُطْغِيكُمْ وَلَا تَرْضَوْنَ مَا يَكْفِيكُمْ .

۲۳۔ کسی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے کہا: ہمیں نصیحت کیجئے مگر مختصر، فرمایا دنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب، اور تمھارے لئے دنیا میں راحت کیسے ہوسکتی ہے جبکہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی۔ تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش بنو اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمھیں کفایت کرے۔

تین سو بتیسواں باب

عیب جوئی

(بابُ) ۳۳۲

٥(مَنْ يَعِيبُ النَّاسَ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ؛ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَاباً الْبِرُّ، وَإِنَّ أَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يُعَيِّرَ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکشی ہے اور انسان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدہ کے ستاتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے انسان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدہ کے اپنے ساتھی کو ستاتا ہے۔

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن الحسين بن إسحاق ، عن علي بن مهزيار ، عن حماد بن عيسى ، عن الحسين بن مختار ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كفى بالمرء عيباً أن يتعرف من عيوب الناس ما يعمى عليه من أمر نفسه أو يعيب على الناس أمراً هو فيه لا يستطيع التحول عنه إلى غيره ، أو يؤذي جليسه بما لا يعنيه .

۳ ۔ ترجمہ اوپر گزرا

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن أبي عبد الرحمن الأعرج وعمر بن أبان ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر وعلي بن الحسين صلوات الله عليهم قالا : إن أسرع الخير ثواباً البر ، وأسرع الشر عقوبة البغي ، وكفى بالمرء عيباً أن ينظر في عيوب غيره ما يعمى عليه من عيب نفسه أو يؤذي جليسه بما لا يعنيه أو ينهى الناس عما لا يستطيع تركه .

۴ ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو تینتیسواں باب

مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا

٥(باب) ٣٣٣

٥(أنه لا يؤاخذ المسلم بما عمل في الجاهلية)٥

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ؛ عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن ناساً أتوا رسول الله صلى الله عليه وآله بعد ما أسلموا فقالوا : يا رسول الله أيؤخذ الرجل منا بما كان عمل في الجاهلية بعد إسلامه ؟ فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وآله : من حسن إسلامه وصح يقين إيمانه لم يؤاخذه الله تبارك وتعالى بما عمل في الجاهلية ، ومن سخف إسلامه ولم يصح يقين إيمانه أخذه الله تبارك وتعالى بالأول والآخر .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ ہم سے ہوگا۔ فرمایا جس کا اسلام درست ہے اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین کا ایمان صحیح نہیں۔ اس سے اوّل و آخر دونوں کا مواخذہ ہوگا۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِياضٍ قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يُحْسِنُ فِي الْإِسْلامِ أَيُؤاخَذُ بِما عَمِلَ فِي الْجاهِلِيَّةِ ؟ فَقالَ : قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلامِ لَمْ يُؤاخَذْ بِما عَمِلَ فِي الْجاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَساءَ فِي الْإِسْلامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۲۔ فضیل کہتا ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکایت میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسلام لا کر نیکی کی اس سے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے بدی کی اس کے اوّل و آخر دونوں تباہ ہوئے۔

تین سو چونتیسواں باب

توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہوتا

(بابٌ) ۳۳۴

(أَنَّ الْكُفْرَ مَعَ التَّوْبَةِ لا يُبْطِلُ الْعَمَلَ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : مَنْ كانَ مُؤْمِناً فَعَمِلَ خَيْراً فِي إِيمانِهِ ثُمَّ أَصابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكَفَرَ ثُمَّ تابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كُتِبَ لَهُ وَحُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كانَ عَمِلَهُ فِي إِيمانِهِ وَلا يُبْطِلُهُ الْكُفْرُ إِذا تابَ بَعْدَ كُفْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانہ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کرے تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا۔ درج ہوگا اور حساب میں آئے گا۔ کفر

سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

تین سو پینتیسواں باب
بلا سے معافی دیئے ہوئے

(بابُ) ۳۳۵
☆((اَلْمُعافَيْنَ مِنَ الْبَلاءِ))☆

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ [وَغَيْرِهِ] عَنْ أَبِي حَمْزَةَ[۲] عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَنائِنَ يَضِنُّ بِهِمْ[۳] عَنِ الْبَلاءِ فَيُحْيِيهِمْ فِي عافِيَةٍ وَيَرْزُقُهُمْ فِي عافِيَةٍ وَيُمِيتُهُمْ فِي عافِيَةٍ وَيَبْعَثُهُمْ فِي عافِيَةٍ وَيُسْكِنُهُمُ الْجَنَّةَ فِي عافِيَةٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً ضَنَّ بِهِمْ عَنِ الْبَلاءِ خَلَقَهُمْ فِي عافِيَةٍ، وَأَحْياهُمْ فِي عافِيَةٍ، وَأَماتَهُمْ فِي عافِيَةٍ، وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فِي عافِيَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے جن کو بلا سے محفوظ رکھا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا، عافیت میں مارا اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْقَدّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَنائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يَغْذُوهُمْ بِنِعْمَتِهِ، وَيَحْبُوهُمْ بِعافِيَتِهِ، وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، تَمُرُّ بِهِمُ الْبَلايا وَالْفِتَنُ لا تَضُرُّهُمْ شَيْئاً.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کرتا ہے۔ بلائیں اور فتنے ان کو ضرر نہیں پہنچاتے۔

توضیح :- ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زاہد لوگ ہیں۔

تین سو چھتیسواں باب

جن چیزوں سے امت رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

(بَابُ) ۳۳۶

○(مَارُفِعَ عَنِ الْاُمَّةِ)○

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي أَرْبَعُ خِصَالٍ : خَطَاؤُهَا وَنِسْيَانُهَا وَمَا أُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَمَالَمْ يُطِيقُوا، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَاتُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَةَ لَنَا بِهِ» وَقَوْلُهُ : «إِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزوں کو میری امت سے اٹھا لیا گیا ہے اول خطائے امت، دوسرے نسیان امت، تیسرے جس امر پر مجبور کیا جائے چوتھے جو امر طاقت سے بالاتر ہو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص قابل مواخذہ نہیں، جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

٢ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : وُضِعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعُ خِصَالٍ: الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَالَايَعْلَمُونَ وَمَالَايُطِيقُونَ وَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَالطِّيَرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّفَكُّرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَالَمْ يَظْهَرْ بِلِسَانٍ أَوْيَدٍ .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اول غلطی سے کام کرنا، دوسرے بھول چوک

تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطر ہو کر کرنا جیسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آٹھویں خلق میں وسوسہ شیطانی کہ خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں نویں وہ حسد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

تین سو سینتیسواں باب

ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

(بابُ) ۳۳۷

☆(اَنَّ الْاِیْمانَ لاٰ یَضُرُّ مَعَهُ سَیِّئَةٌ وَ الْکُفْرَ لاٰ یَنْفَعُ مَعَهُ حَسَنَةٌ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ (*) قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : هَلْ لِأَحَدٍ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اللهِ مُوجَبٌ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : لَا .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبکہ یعقوب نے پوچھا کہ مومنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دینا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ مُوسَى لِلْخَضِرِ عليه السلام : قَدْ تَحَرَّمْتُ بِصُحْبَتِكَ فَأَوْصِنِي ، قَالَ [لَهُ] : اِلْزَمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے خضر سے کہا میں آپ کی صحبت میں خوددار ہو گیا (بیجا سوال سے رکنے والا)، لہٰذا اب آپ مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنے لئے اس شے کو لازم قرار دو جو تمہیں اسی طرح نقصان نہیں پہنچاتی جس طرح اس کی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَضُرُّ مَعَ الْإِيمَانِ عَمَلٌ وَلَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ عَمَلٌ ، أَلَا تَرَى أَنَّهُ قَالَ : « وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ .... وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ »

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشا جاتا ہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں مر جائیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام [قَالَ :] قَالَ : الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَ كَذَلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْفَعُ مَعَهُ عَمَلٌ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَارِدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : حَدِيثٌ رُوِيَ لَنَا أَنَّكَ قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ ؟ فَقَالَ : قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ زَنَوْا أَوْ سَرَقُوا أَوْ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَقَالَ لِي : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، وَاللهِ مَا أَنْصَفُونَا أَنْ نَكُونَ أُخِذْنَا بِالْعَمَلِ وَوُضِعَ عَنْهُمْ ؛ إِنَّمَا قُلْتُ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ الْخَيْرِ وَ كَثِيرِهِ ، فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْكَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو، فرمایا کہا تو ہے میں نے، کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے مواخذہ کیا جائیگا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا میں نے تو یہ کہا ہے کہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو، کم ہو یا زیادہ قبول کیا جائے گا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَثِيراً مَا يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ دِينَكُمْ دِينَكُمْ[1] فَإِنَّ السَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَالسَّيِّئَةُ فِيهِ تُغْفَرُ وَالْحَسَنَةُ فِي غَيْرِهِ لَا تُقْبَلُ .

هَذَا آخِرُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ وَالطَّاعَاتِ وَالْمَعَاصِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے لوگو دین اسلام کے اندر رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا اور غیرمسلم کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابُ الدُّعاء

باب ایک

فضیلت دعا اور ترغیب دعا

(بَابُ) ١

(فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» قَالَ: هُوَ الدُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ، قُلْتُ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ» قَالَ: الْأَوَّاهُ هُوَ الدَّعَّاءُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ارشاد ربانی ہے کہ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیم آواہ وحلیم تھے اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَابْنِ مَحْبُوبٍ، جَمِيعاً، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مِمَّا عِنْدَهُ، وَمَا أَحَدٌ أَبْغَضَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّنْ يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْأَلُ مَا عِنْدَهُ.

۲۔ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اسے نہیں مانگتا۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَيْسِرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا مَيْسِرُ ادْعُ وَلَا تَقُلْ: إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، إِنَّ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْزِلَةً لَا تُنَالُ إِلَّا بِمَسْأَلَةٍ، وَلَوْ أَنَّ عَبْداً سَدَّ فَاهُ وَلَمْ يَسْأَلْ لَمْ يُعْطَ شَيْئاً، فَسَلْ تُعْطَ، يَا مَيْسِرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَابٍ يُقْرَعُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے میسر دعا کر اور مشیت باری کے متعلق یہ نہ کہو جو امر ایجاد سے متعلق تھا وہ ہو چکا۔ خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کئے نہیں پاتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کر لے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو ضرور دے گا اے میسر جو دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

٤ ـ حُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ [فَقَدِ] افْتَقَرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ادْعُ وَلَا تَقُلْ : قَدْ فُرِغَ مِنَ الْأَمْرِ ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا دعا کرو اور قضا و قدر کے بارے میں یہ نہ کہو۔ جو ہونا تھا ہو چکا، دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے اور خدا نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

٦ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ التَّمَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تُقَرَّبُونَ بِمِثْلِهِ وَلَا تَتْرُكُوا صَغِيرَةً لِصِغَرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا ، إِنَّ صَاحِبَ الصِّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ . ۶۔ دعا کرو بغیر دعا تقرب الٰہی ناممکن ہے کسی بات کے معمولی ہونے پر دعا ترک نہ کرو کبھی کبھی چھوٹی لغزش بڑی بن جاتی ہے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي ..» الْآيَةَ ادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقُلْ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ . قَالَ زُرَارَةُ : إِنَّمَا يَعْنِي لَا يَمْنَعُكَ إِيمَانُكَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ أَنْ تُبَالِغَ بِالدُّعَاءِ وَتَجْتَهِدَ فِيهِ . أَوْ كَمَا قَالَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا کرو اور

یہ نہ کہو جو ہونا تھا ہو چکا۔ زرارہ نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے معاملہ میں تکرار، دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکو یا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ الدُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ ، قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام رَجُلاً دَعَّاءً .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامنی ہے اور امیرالمومنین سب سے زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

دوواں باب

دعا مومن کا ہتھیار ہے

(بَابُ) ۲

﴿أَنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ﴾

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُودُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

٢ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ مَفَاتِيحُ النَّجَاحِ وَمَقَالِيدُ الْفَلَاحِ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ صَدْرٍ نَقِيٍّ وَقَلْبٍ تَقِيٍّ ، وَفِي الْمُنَاجَاةِ سَبَبُ النَّجَاةِ وَبِالْإِخْلَاصِ يَكُونُ الْخَلَاصُ فَإِذَا اشْتَدَّ الْفَزَعُ فَإِلَى اللهِ الْمَفْزَعُ .

۲۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کنجی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور مناجات میں فرمایا ہے کہ سبب نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف زیادہ ہو تو پناہ اللہ کی طرف ہے۔

٣ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سِلَاحٍ يُنْجِيكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَيُدِرُّ أَرْزَاقَكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : تَدْعُونَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَاءُ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو کیونکہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَمَتَى تُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ يُفْتَحْ لَكَ .

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دعا مومن کی سپر ہے جب بار بار دق الباب کرو گے تو کھلے ہی گا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : عَلَيْكُمْ بِسِلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقِيلَ : وَمَا سِلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ : الدُّعَاءُ .

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کرلو۔ انبیاء کے ہتھیار کو پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ دعا اور فرمایا دعا سنان سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا دعا لوہے کی بھال سے زیادہ تیز ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّعَاءَ أَنْفَذُ مِنَ السِّنَانِ .

۶۔ دعا سناں سے زیادہ تیز ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الدُّعَاءُ أَنْفَذُ مِنَ السِّنَانِ الْحَدِيدِ .

۷۔ دعا سناں سے زیادہ تیز ہے۔

تیں واں باب

دعا رَدِ بلا و قضا ہے

﴿(بَابُ)﴾ ۳

﴿(اِنَّ الدُّعاءَ يَرُدُّ البَلاءَ وَالقَضاءَ)﴾

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمانَ قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الدُّعاءَ يَرُدُّ الْقَضاءَ يَنْقُضُهُ كَما يُنْقَضُ السِّلْكُ وَقَدْ اُبْرِمَ إِبْراماً.

١۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

٢ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الدُّعاءَ يَرُدُّ ما قَدْ قُدِّرَ وَما لَمْ يُقَدَّرْ، قُلْتُ: وَما قَدْ قُدِّرَ عَرَفْتُهُ فَما لَمْ يُقَدَّرْ؟ قالَ: حَتّى لا يَكُونَ.

٢۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی راوی نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

٣ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ، عَنْ صَفْوانَ، عَنْ بِسْطامٍ الزَّيّاتِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ الدُّعاءَ يَرُدُّ الْقَضاءَ وَقَدْ نَزَلَ مِنَ السَّماءِ وَقَدْ اُبْرِمَ إِبْراماً.

٣۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا قضا کو رد کرتی ہے اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ استحکام بھی رکھتی ہو

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى، عَنْ أَبِي هَمّامٍ إِسْماعِيلَ بْنِ هَمّامٍ، عَنِ الرِّضا عليه السلام قالَ: قالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: إِنَّ الدُّعاءَ وَالْبَلاءَ لَيَتَرافَقانِ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ، إِنَّ الدُّعاءَ لَيَرُدُّ الْبَلاءَ وَقَدْ اُبْرِمَ إِبْراماً.

٤۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ہے دعا بلا کو رد کرتی ہے اگرچہ بلا کیسی ہی سخت ہو۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ .

۵ - فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد کرتی ہے خواہ وہ نازل ہونے والی ہو یا نہ نازل ہونے والی ہو

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَسْتَثْنِ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً ـ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ ـ .

٦ - زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسول بھی مستثنیٰ نہیں میں نے کہا ضرور، فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے، چاہے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ إِبْرَاماً ، فَأَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مِفْتَاحُ كُلِّ رَحْمَةٍ وَنَجَاحُ كُلِّ حَاجَةٍ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِالدُّعَاءِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بَابٌ يُكْثَرُ قَرْعُهُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

٧ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا، قضا و قدر کو رد کرتی ہے چاہے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اکثر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت، سے نجات کی کنجی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا۔ بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّ الدُّعَاءَ لِلَّهِ وَالطَّلَبَ إِلَى اللهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قُدِّرَ وَقُضِيَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا إِمْضَاؤُهُ ، فَإِذَا دُعِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ صَرَفَ الْبَلَاءَ صَرْفَةً .

٨ - حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔

۹ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالدُّعَاءِ الْأَمْرَ الَّذِي عَلِمَهُ أَنْ يُدْعَىٰ لَهُ فَيَسْتَجِيبُ وَلَوْلَا مَاوُفِّقَ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّعَاءِ لَأَصَابَهُ مِنْهُ مَا يَجُثُّهُ مِنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی لہٰذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کا سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت اور سرقہ وغیرہ۔

چوتھا باب

دعاء شفائے ہر مرض ہے

(بَابُ) ۴

☆(أَنَّ الدُّعَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ)☆

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دعا ہے۔

پانچواں باب

جس نے دعا کی قبول ہوئی

(بَابُ) ۵

☆(أَنَّ مَنْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : الدُّعَاءُ كَهْفُ الْإِجَابَةِ كَمَا أَنَّ السَّحَابَ كَهْفُ الْمَطَرِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا جائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ،

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَبْرَزَ عَبْدٌ يَدَهُ إِلَى اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ إِلَّا اسْتَحْيَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهَا صِفْراً حَتَّى يَجْعَلَ فِيهَا مِنْ فَضْلِ رَحْمَتِهِ مَا يَشَاءُ، فَإِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَرُدَّ يَدَهُ حَتَّى يَمْسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدائے عزیز وجبار کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ اپنی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے پس جب تم میں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

چھٹا باب

الہام الدعاء

(بَابُ إِلْهَامِ الدُّعَاءِ) ۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: هَلْ تَعْرِفُونَ طُولَ الْبَلَاءِ مِنْ قِصَرِهِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: إِذَا أُلْهِمَ أَحَدُكُمُ الدُّعَاءَ عِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ ہی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا الہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہو گئی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام: مَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ فَيُلْهِمُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الدُّعَاءَ إِلَّا كَانَ كَشْفُ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَشِيكاً، وَمَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ فَيُمْسِكُ عَنِ الدُّعَاءِ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْبَلَاءُ طَوِيلاً، فَإِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندۂ مومن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے مگر ایسی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو اور جب بندۂ مومن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو کہ وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور خدا کے سامنے الحاح وزاری کرو۔

ساتواں باب
دعا میں تقدم

(بَابُ) ۷

☆(التَّقَدُّمِ فِي الدُّعَاءِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ فِي الدُّعَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ ، وَلَمْ يُحْجَبْ عَنِ السَّمَاءِ ، وَمَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : إِنَّ ذَا الصَّوْتَ لَا نَعْرِفُهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دعا میں سبقت کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلا کے نازل ہونے پر وہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعا میں تقدم نہیں کرتا تو نزول بلا کے وقت اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَخَوَّفَ [مِنْ] بَلَاءٍ يُصِيبُهُ فَتَقَدَّمَ فِيهِ بِالدُّعَاءِ لَمْ يُرِهِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الْبَلَاءَ أَبَداً .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزول بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرنی چاہیے اس صورت میں کبھی اللہ اسے اس بلا کی صورت نہ دکھائے گا

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ يَسْتَخْرِجُ الْحَوَائِجَ فِي الْبَلَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وقت فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ فِي الشِّدَّةِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ .

۴ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہو سختی کے وقت اسے چاہیئے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ غَوَّاصٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ جَدِّي يَقُولُ : تَقَدَّمُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ دَعَّاءً فَنَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ فَدَعَا ، قِيلَ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَّاءً فَنَزَلَ بِهِ بَلَاءٌ فَدَعَا ، قِيلَ : أَيْنَ كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ .

۵ - فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے میرے جد نے فرمایا۔ دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو جانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور نزول بلا کے وقت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ الْبَلَاءُ لَا يُنْتَفَعُ [بِهِ] .

۶ - فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا نزول بلا کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی۔

آٹھواں باب
دعا پر یقین

((بَابُ)) ٨

☆(الْيَقِينِ فِي الدُّعَاءِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَظُنَّ أَنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تک پہنچ گئی۔

نواں باب

دعا میں رجوع قلب

(بَابُ) ۹

☆(الْإِقْبَالِ عَلَى الدُّعَاءِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً بِظَهْرِ قَلْبٍ سَاهٍ فَإِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ ثُمَّ اسْتَيْقِنْ بِالْإِجَابَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اوپری دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ قَلْبٍ لَاهٍ ، وَكَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ لِلْمَيِّتِ فَلَا يَدْعُو لَهُ وَقَلْبُهُ لَاهٍ عَنْهُ ، وَلَكِنْ لِيَجْتَهِدْ لَهُ فِي الدُّعَاءِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہوگی جو دعا کرے بے پرواہ دل سے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے۔ مردہ کے لئے دعا میں اس کا وجود سامنے ہو۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ وَ ظُنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کرو اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب

اجابت پر پہنچ گیا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً بِظَهْرِ قَلْبٍ قَاسٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسُقِيَ النَّاسُ حَتَّى قَالُوا : إِنَّهُ الْغَرَقُ ـ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله بِيَدِهِ وَرَدَّهَا : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ : فَتَفَرَّقَ السَّحَابُ ـ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَلَمْ نُسْقَ ثُمَّ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَسُقِينَا ؟ قَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذٰلِكَ نِيَّةٌ ثُمَّ دَعَوْتُ وَلِي فِي ذٰلِكَ نِيَّةٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتی باراں سے سیلاب آجائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے ادہر ادہر بادل کو ہٹنے کا اشارہ کر کے فرمایا، خدایا ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہیں چنانچہ بادل ہٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دعاء باران کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپ نے دوبارہ دعا کی تو ہم سیراب ہوئے۔ فرمایا پہلی بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے نیت نہ تھی پھر دعا کی تو نیت کے ساتھ

دس واں باب
دعا میں الحاح وزاری اور درنگ کرنا

(بَابُ) ١٠
٭(الْإِلْحَاحِ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّلَبُّثِ)٭

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الطَّوِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا لَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فِي حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت برلانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔

عبد العزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَجَّلَ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : أَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي أَنَا اللهُ الَّذِي أَقْضِي الْحَوَائِجَ؟ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت برلاری میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللهِ لَا يُلِحُّ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا قَضَاهَا لَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح وزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ إِلْحَاحَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح وزاری کریں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر شے کو اسی سے طلب کیا جائے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللهِ لَا يُلِحُّ عَبْدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح وزاری کرتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : رَحِمَ اللهُ عَبْداً طَلَبَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَاجَةً فَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ أَوْلَمْ يُسْتَجَبْ [لَهُ] وَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : « وَأَدْعُو رَبِّي عَسَى أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيّاً »

٦۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور دعا میں الحاح وزاری کرے خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اے میرے رب میری دعا سے کرمیں سختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

گیارہواں باب

وقتِ دعا اپنی حاجت کا ذکر

(بَابٌ) ١١

☆(تَسْمِيَةِ الْحَاجَةِ فِي الدُّعَاءِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْفَرَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَعْلَمُ مَا يُرِيدُ الْعَبْدُ إِذَا دَعَاهُ وَلٰكِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ تُبَثَّ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَإِذَا دَعَوْتَ فَسَمِّ حَاجَتَكَ . وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَعْلَمُ حَاجَتَكَ وَ مَا تُرِيدُ وَلٰكِنْ يُحِبُّ أَنْ تُبَثَّ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا یہ ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

بارہواں باب

دعاء کا اخفاء

(بَابُ إِخْفَاءِ الدُّعَاءِ) ۱۲

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : دَعْوَةُ الْعَبْدِ سِرّاً دَعْوَةً وَاحِدَةً تَعْدِلُ سَبْعِينَ دَعْوَةً عَلَانِيَةً .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : دَعْوَةٌ تُخْفِيهَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَبْعِينَ دَعْوَةً تُظْهِرُهَا

۱- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے خدا کے نزدیک ایسی ستر دعاؤں سے جو بآواز کی جائیں ۔

تیرہواں باب

وہ اوقات وحالات جن میں قبولیت دعا کی امید کی جاتی ہے

((بَابٌ)) ۱۳

(الْأَوْقَاتِ وَالْحَالَاتِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا الْإِجَابَةُ)

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اطْلُبُوا الدُّعَاءَ فِي أَرْبَعِ سَاعَاتٍ : عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيَاحِ وَزَوَالِ الْأَفْيَاءِ وَنُزُولِ الْقَطْرِ وَأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ الْقَتِيلِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفَتَّحُ عِنْدَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ .

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کرو ہواؤں کے چلتے وقت ، سایوں کے ڈھلتے وقت بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ فَضْلِ الْبَقْبَاقِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْوَتْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے نماز وتر کے وقت بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ أَرْبَعٍ : عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَعِنْدَ الْأَذَانِ ، وَعِنْدَ نُزُولِ الْغَيْثِ ، وَعِنْدَ الْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ لِلشَّهَادَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کرو، وقت قرأت قرآن، وقت اذان، وقت نزول باراں اور وقت دو لشکروں کے ملنے کے، کسی مومن کی شہادت پر۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ طَلَبَهَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ ، يَعْنِي زَوَالَ الشَّمْسِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی تو زوال شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَقَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَدْعُ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ لَا يَرِقُّ حَتَّى يَخْلُصَ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو کیونکہ قلب میں جب تک خلوص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْأَسْحَارُ ، وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي قَوْلِ يَعْقُوبَ عليه السلام : «سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي» [وَ] قَالَ : أَخَّرَهُمْ إِلَى السَّحَرِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے اور یہ آیت پڑھی جو قول یعقوب علیہ السلام ہے۔ عنقریب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کی وقت سحر آنے تک۔

۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي إِذَا طَلَبَ الْحَاجَةَ طَلَبَهَا عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِذَا أَرَادَ ذَلِكَ قَدَّمَ شَيْئاً فَتَصَدَّقَ بِهِ وَشَمَّ شَيْئاً مِنْ طِيبٍ وَرَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَدَعَا فِي حَاجَتِهِ بِمَا شَاءَ اللهُ.

۷ - فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوال شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ صدقہ دیتے اور پھر مسجد کی طرف جاتے اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُكَ وَدَمَعَتْ عَيْنَاكَ، فَدُونَكَ دُونَكَ، فَقَدْ قُصِدَ قَصْدُكَ.

قَالَ: وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ سَعِيدٍ مِثْلَهُ.

۸ - فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوفِ خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آ جائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

۹ - عَنْهُ، عَنِ الْجَامُورَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ صَنْدَلٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ كُلَّ [عَبْدٍ] دَعَّاءٍ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي السَّحَرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفَتَّحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُقَسَّمُ فِيهَا الْأَرْزَاقُ، وَتُقْضَى فِيهَا الْحَوَائِجُ الْعِظَامُ.

۹ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا ہو پس دعا کرتے رہو جس کا وقت صبح سے دوپہر تک ہے اس وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً مَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يُصَلِّي وَيَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ وَأَيُّ سَاعَةٍ هِيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَ: إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ هِيَ السُّدُسُ الْأَوَّلُ مِنْ أَوَّلِ النِّصْفِ.

۱۰ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ موفق نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ

مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو ہر رات میں اس کی دعا قبول ہوگی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اوّل نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

چودھواں باب

رغبت فعل نافع خواہش ترک مضر، گریہ و زاری توجہ الی اللہ دعا خالص پناہ طلبی اور سوال

(بَابُ) ۱۴

الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّبَتُّلِ وَالْاِبْتِهَالِ)
(وَالْاِسْتِعَاذَةِ وَالْمَسْأَلَةِ)

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الرَّغْبَةُ أَنْ تَسْتَقْبِلَ بِبَطْنِ كَفَّيْكَ إِلَى السَّمَاءِ وَالرَّهْبَةُ أَنْ تَجْعَلَ ظَهْرَ كَفَّيْكَ إِلَى السَّمَاءِ.

وَقَوْلُهُ: «وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا» قَالَ: الدُّعَاءُ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ تُشِيرُ بِهَا، وَالتَّضَرُّعُ تُشِيرُ بِإِصْبَعَيْكَ وَتُحَرِّكُهُمَا، وَالْاِبْتِهَالُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَتَمُدُّهُمَا وَذَلِكَ عِنْدَ الدَّمْعَةِ ثُمَّ ادْعُ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھائے (یعنی جو آسمان سے نازل ہو گویا اسے لینے والے ہو) اور رہبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ (گویا جو مصیبت آسمان سے نازل ہونے والی ہو اسے دونوں سے دفع کر رہا ہے) اور تبتیل یہ ہے ایک انگلی (انگشت شہادت اٹھا کر) اشارہ کرنا (یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی) اور تضرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادہر ادہر حرکت دینا اور ابتہال کے معنی ہیں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آنسو بہاتی ہوئی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ» فَقَالَ: الْاِسْتِكَانَةُ هُوَ الْخُضُوعُ، وَالتَّضَرُّعُ هُوَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا.

۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استکانت اور تضرع نہ کی کہ استکانت سے مراد ہے انکساری اور فروتنی اور تضرع سے مراد ہے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاح و زاری کرنا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعاً ؛ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَرْوَكٍ بَيَّاعِ اللُّؤْلُؤِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرَ الرَّغْبَةَ ؛ وَأَبْرَزَ بَاطِنَ رَاحَتَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهٰكَذَا الرَّهْبَةُ : وَجَعَلَ ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهٰكَذَا التَّضَرُّعُ : وَحَرَّكَ أَصَابِعَهُ يَمِيناً وَشِمَالاً وَهٰكَذَا التَّبَتُّلُ : وَيَرْفَعُ أَصَابِعَهُ مَرَّةً وَيَضَعُهَا مَرَّةً ، وَهٰكَذَا الْاِبْتِهَالُ : وَمَدَّ يَدَهُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَبْتَهِلُ حَتَّى تَجْرِيَ الدَّمْعَةُ .

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہبہ ہے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی پھر فرمایا تضرع کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو داہنی بائیں طرف حرکت دی اور تبتل کی صورت یہ بتائی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابتہال کی یہ صورت بتائی کہ رو بہ قبلہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے اور رونے آنسو جاری ہو گئے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ ؛ عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَرَّ بِي رَجُلٌ وَأَنَا أَدْعُو فِي صَلَاتِي بِيَسَارِي فَقَالَ : يَا عَبْدَاللهِ بِيَمِينِكَ ، فَقُلْتُ : يَا عَبْدَاللهِ إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقّاً عَلَى هٰذِهِ كَحَقِّهِ عَلَى هٰذِهِ .

وَقَالَ : الرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ بَاطِنَهُمَا ، وَالرَّهْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ ظَهْرَهُمَا ، وَالتَّضَرُّعُ تُحَرِّكُ السَّبَّابَةَ الْيُمْنَى يَمِيناً وَشِمَالاً ، وَالتَّبَتُّلُ تُحَرِّكُ السَّبَّابَةَ الْيُسْرَى تَرْفَعُهَا فِي السَّمَاءِ رِسْلاً وَتَضَعُهَا ، وَالْاِبْتِهَالُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ ؛ وَالْاِبْتِهَالُ حِينَ تَرَى أَسْبَابَ الْبُكَاءِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نماز میں بایاں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا۔ اے بندہ خدا داہنے ہاتھ سے دعا کر، میں نے کہا اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے بائیں پر بھی ہے اور حضرت نے فرمایا طریقہ رغبت یہ ہے کہ تو دونوں ہاتھوں کو پھیلائے اور باطنی حصہ کو ظاہر کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پشتِ دست کو آسمان کی طرف کرے، اور تضرع کی حالت میں

داہنی انگشت شہادت کو داہنے بائیں حرکت دے اور تبتل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر ہلکے سے نیچے لائے اور ابتہال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلائیوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور ابتہال اسی وقت اچھا ہے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فَقَالَ: عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ : أَمَّا التَّعَوُّذُ فَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ وَأَمَّا الدُّعَاءُ فِي الرِّزْقِ فَتَبْسُطُ كَفَّيْكَ وَتُفْضِي بِبَاطِنِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَأَمَّا التَّبَتُّلُ فَإِيمَاءٌ بِإِصْبَعِكَ السَّبَّابَةِ وَأَمَّا الْإِبْتِهَالُ فَرَفْعُ يَدَيْكَ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَكَ وَدُعَاءُ التَّضَرُّعِ أَنْ تُحَرِّكَ إِصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ مِمَّا يَلِي وَجْهَكَ وَهُوَ دُعَاءُ الْخِيفَةِ.

۵ - راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے دعا اور رفیع الیدین کے متعلق پوچھا فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے رو بقبلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے اور رزق کی دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے اور تبتل کے لئے اشارہ کرے انگشتِ شہادت سے اپنے ہاتھ اپنے سر کے مقابل لائے اور تضرع میں چہرہ کے مقابل لا کر انگشتِ شہادت کو حرکت دے یہ صورت ترس و اضطراب کے وقت ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ» قَالَ : الْإِسْتِكَانَةُ هِيَ الْخُضُوعُ وَالتَّضَرُّعُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا .

۶ - میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے اور تضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و زاری کرنا ہے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالَا : قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : كَيْفَ الْمَسْأَلَةُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ : تَبْسُطُ كَفَّيْكَ ، قُلْنَا كَيْفَ الْإِسْتِعَاذَةُ؟ قَالَ : تُفْضِي بِكَفَّيْكَ وَالتَّبَتُّلُ الْإِيمَاءُ بِالْإِصْبَعِ ، وَالتَّضَرُّعُ : تَحْرِيكُ الْإِصْبَعِ ؛ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعاً .

۷ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویوں نے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے۔ فرمایا

اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ، ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبلہ کی طرف ہو اور تبتل میں انگلی سے اشارہ کرو اور تضرع میں انگلی کو حرکت دو اور ابتہال میں اپنے دونوں ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

پندرہواں باب

بکاء

(بَابُ الْبُكَاءِ) ۱۵

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدُّمُوعُ فَإِنَّ الْقَطْرَةَ تُطْفِئُ بِحَاراً مِنْ نَارٍ، فَإِذَا اغْرَوْرَقَتِ الْعَيْنُ بِمَائِهَا لَمْ يَرْهَقْ وَجْهاً قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ فَإِذَا فَاضَتْ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، وَلَوْ أَنَّ بَاكِياً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرُحِمُوا.

۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبا آئے گی روز قیامت اس شخص کے لئے نہ تیرگی حساب ہوگی نہ ذلت، جب آنسو بہہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کوئی رونے والا پوری قوم کے لئے روئے گا تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ وَمَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَيْنٍ إِلَّا وَهِيَ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْناً بَكَتْ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ، وَمَا اغْرَوْرَقَتْ عَيْنٌ بِمَائِهَا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَائِرَ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ وَلَا فَاضَتْ عَلَى خَدِّهِ فَرَهِقَ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدَّمْعَةُ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُطْفِئُ بِالْيَسِيرِ مِنْهَا الْبِحَارَ مِنَ النَّارِ، فَلَوْ أَنَّ عَبْداً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرَحِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْأُمَّةَ بِبُكَاءِ ذَلِكَ الْعَبْدِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش دوزخ کو حرام

کردیتا ہے اور جس کے رخسار پر آنسو بہہ کر آجاتے ہیں تو روزِ قیامت نہ اس پر تیرگی ہوگی اور نہ ذلت، ہر شے کے لئے ناپ اور وزن ہے سوائے آنسوؤں کے، اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کے لئے روئے تو اللہ ان سب پر رحم کرتا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَطْرَةِ دُمُوعٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ مَخَافَةً مِنَ اللهِ لَا يُرَادُ بِهَا غَيْرُهُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک کوئی قطرہ ان آنسوؤں سے زیادہ پیارا نہیں جو تاریکی شب میں صرف خوفِ خدا میں نکلے جائیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رَزِينٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَةً: عَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِي طَاعَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر آنکھ روزِ قیامت روئے گی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ جو امرِ حرام دیکھنے سے بند رہی، دوسرے وہ جو طاعتِ خدا میں رات کو جاگی، تیسرے وہ جو نصف شب میں خوفِ خدا میں روئی

٥ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدُّمُوعَ، فَإِنَّ الْقَطْرَةَ مِنْهَا تُطْفِئُ بِحَاراً مِنَ النَّارِ فَإِذَا اغْرَوْرَقَتِ الْعَيْنُ بِمَائِهَا لَمْ يَرْهَقْ وَجْهَهُ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ، فَإِذَا فَاضَتْ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، وَلَوْ أَنَّ بَاكِياً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرُحِمُوا.

۵۔ ترجمہ حدیث اوّل میں گذرا۔

٦ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام: أَنَّ عِبَادِي لَمْ يَتَقَرَّبُوا إِلَيَّ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: يَا مُوسَى الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْوَرَعُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَتِي، قَالَ مُوسَى:

يَا رَبِّ فَمَا لِمَنْ صَنَعَ ذَا؟ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَمَّا الزَّاهِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَفِي الْجَنَّةِ وَ أَمَّا الْبَكَّاؤُونَ مِنْ خَشْيَتِي فَفِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى لَا يُشَارِكُهُمْ أَحَدٌ وَأَمَّا الْوَرِعُونَ عَنْ مَعَاصِيَّ فَإِنِّي أُفَتِّشُ النَّاسَ وَلَا أُفَتِّشُهُمْ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصلتیں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعۂ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا وہ ہیں زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرہیز، میرے خوف سے رونا، موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیا ہے۔ فرمایا زاہدوں کے لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا اور گناہوں سے بچنے والوں کو بے حساب و کتاب داخلِ جنت کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَكُونُ أَدْعُو فَأَشْتَهِي الْبُكَاءَ وَلَا يَجِيئُنِي وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ بَعْضَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي فَأَرِقُّ وَ أَبْكِي فَهَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَتَذَكَّرْهُمْ فَإِذَا رَقَقْتَ فَابْكِ وَ ادْعُ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں دعا کے وقت رونے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن رونا آتا نہیں اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں تو دل نرم ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہوں آیا یہ درست ہے فرمایا۔ ہاں یاد کر اور جب قلب نرم ہو جائے تو رو اور اس وقت اپنے رب سے دعا کر۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكَ بُكَاءٌ فَتَبَاكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تجھے رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنِّي أَتَبَاكَى فِي الدُّعَاءِ وَلَيْسَ لِي بُكَاءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں بتکلف دعا میں روتا ہوں وہ بکا نہیں ہوتی فرمایا ٹھیک ہے اگر مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آئے۔

١٠ ـ عدَّة ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لأبي بصير : إن خفت أمراً يكون أو حاجة تريدها ، فابدأ بالله ومجّده وأثن عليه كما هُوَ أهلُه وصلّ على النبيّ صلی الله علیه وآله وسل حاجتك وتباكَ ولو مثل رأس الذُّباب ، إنّ أبي عليه السلام كان يقول : إنّ أقرب ما يكونُ العبدُ من الرّبّ عزّ وجلّ وهُوَ ساجدٌ باكٍ .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب اگرچہ بقدر سر مگس آنسو نکلے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن إسماعيل البجليّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن لم يجئك البكاء فتباكَ ، فإن خرج منك مثل رأس الذُّباب فبخٍ بخٍ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلف روؤ اگر بقدر سر مگس آنسو نکل گیا تو مبارک ہو مبارک ہو۔

سولھواں باب

ثناء الٰہی قبل دعاء

(باب) ۱۶

(الثّناء قبل الدُّعاء)

١ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن الحارث بن المغيرة قال : سمعتُ أبا عبدالله عليه السلام يقول : إيّاكم إذا أراد أحدكم أن يسأل من ربّه شيئاً من حوائج الدُّنيا والآخرة حتّى يبدأ بالثّناء على الله عزّ وجلّ والمدح له والصّلاة على النبيّ صلی الله علیه وآله ثمّ يسأل الله حوائجه .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد و ثنا کرو اور رسول اللہ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ في كتاب أمير المؤمنين صلوات الله عليه : إنّ المدحة قبل

الْمَسْأَلَةِ فَإِذَا دَعَوْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَمَجِّدْهُ. قُلْتُ: كَيْفَ أُمَجِّدُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، يَا فَعَّالاً لِمَا يُرِيدُ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ».

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المومنین علیہ السلام میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیئے۔ جب دعا کرو تو خدا کی تمجید کرو اور کہو اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو رہتا ہے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی مثل کوئی شے نہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا هِيَ الْمِدْحَةُ، ثُمَّ الثَّنَاءُ، ثُمَّ الْإِقْرَارُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ الْمَسْأَلَةُ إِنَّهُ وَاللهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اوّل مدح و ثنائے الٰہی کی جائے پھر اپنے گناہ کا اقرار پھر اس سے سوال ہو واللہ اقرار کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

٤ ـ وَعَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ الثَّنَاءُ، ثُمَّ الْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ.

۴۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اوّل ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْعُوَ فَمَجِّدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْمَدْهُ وَسَبِّحْهُ وَهَلِّلْهُ وَأَثْنِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ، ثُمَّ سَلْ تُعْطَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تمجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو اس کی ثنا کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو تم کو مل جائے گا۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيُثْنِ عَلَى رَبِّهِ وَلْيَمْدَحْهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَبَ

الْحَاجَةَ مِنَ السُّلْطَانِ هَيَّأَ لَهُ مِنَ الْكَلَامِ أَحْسَنَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَةَ فَمَجِّدُوا اللهَ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ وَامْدَحُوهُ وَأَثْنُوا عَلَيْهِ تَقُولُ: «يَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، يَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ، يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ، يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً، يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَيَقْضِي مَا أَحَبَّ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى، يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ»، وَأَكْثِرْ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَسْمَاءَ اللهِ كَثِيرَةٌ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَقُلْ: «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ مَا أَكُفُّ بِهِ وَجْهِي وَأُؤَدِّي بِهِ عَنْ أَمَانَتِي وَأَصِلُ بِهِ رَحِمِي وَيَكُونُ عَوْناً لِي فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ» وَقَالَ: إِنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ، وَجَاءَ آخَرُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَثْنَى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ [وَآلِهِ] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سَلْ تُعْطَ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیئے کہ پہلے خدا کی حمد و ثنا کرے کیونکہ جو بادشاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے وہ اپنی طاقت بھر پہلے اس کی مدح کرتا ہے۔ لہذا جب حاجت طلب کرو تو عزیز جبار خدا کی مدح و ثنا کرو اور کہو۔ اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم، اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر، اے احد و صمد، اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ بی بی ہے نہ اولاد، جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اے وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے اے جس کی مثل کوئی نہیں اے سمیع و بصیر وغیرہ اسمائے الٰہی ذکر کرے، محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور کہے یا اللہ میرے رزق حلال میں زیادتی کرتا کہ میں اس سے اپنی آبرو بچاؤں اور امانت کو ادا کروں اور صلۂ رحم کروں اور میری مدد کر حج و عمرہ میں اور فرمایا ایک آدمی مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے مانگنے میں جلدی کی، دوسرا آیا نماز پڑھی اور خدا کی حمد و ثنا کی اور نبی پر درود بھیجا رسول اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَابْتَدَأَ قَبْلَ الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: عَاجَلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَصَلَّى وَأَثْنَى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سَلْ تُعْطَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ الثَّنَاءَ عَلَى اللهِ وَالصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَأْتِي الرَّجُلَ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيُحِبُّ أَنْ يَقُولَ لَهُ خَيْراً قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ حَاجَتَهُ.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے حمد وثنا اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کر دی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے دعا میں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد وثنا کی اور رسول اللہ پر درود بھیجا، حضرت نے فرمایا۔ اب سوال کر تجھے ملے گا، پھر فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں ہے اللہ کی تعریف اور محمد و آل محمد پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیئے جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جاتے ہو تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلمات خیر کہتے ہو۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَمَّنْ حَدَّثَهُ: عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلُبُهُمَا فَلَا أَجِدُهُمَا قَالَ: وَمَا هُمَا؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» فَنَدْعُوهُ وَلَا نَرَى إِجَابَةً، قَالَ: أَفَتَرَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعْدَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمِمَّ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَكِنِّي أُخْبِرُكَ، مَنْ أَطَاعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ ثُمَّ دَعَاهُ مِنْ جِهَةِ الدُّعَاءِ أَجَابَهُ، قُلْتُ: وَمَا جِهَةُ الدُّعَاءِ؟ قَالَ: تَبْدَأُ فَتَحْمَدُ اللهَ وَتَذْكُرُ نِعَمَهُ عِنْدَكَ ثُمَّ تَشْكُرُهُ ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ثُمَّ تَذْكُرُ ذُنُوبَكَ فَتُقِرُّ بِهَا ثُمَّ تَسْتَعِيذُ مِنْهَا فَهَذَا جِهَةُ الدُّعَاءِ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا الْآيَةُ الْأُخْرَى؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ» وَإِنِّي أُنْفِقُ وَلَا أَرَى خَلَفاً، قَالَ: أَفَتَرَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعْدَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمِمَّ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اكْتَسَبَ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حِلِّهِ لَمْ يُنْفِقْ دِرْهَماً إِلَّا أُخْلِفَ عَلَيْهِ.

٨۔ مروی ہے ابوعبداللہ سے راوی نے کہا دو آیتیں کتاب خدا میں ایسی ہیں کہ میں ان کا مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا تمہارا خیال یہ ہے کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی نے کہا نہیں، فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا معلوم نہیں، فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوئی راوی نے پوچھا وہ طریقہ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا کر حمد خدا سے اور اس کی نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر اور اس کا شکر ادا کر اور درود بھیج نبی پر، پھر اپنے گناہ یاد کر ان کا اقرار کر، پھر خدا سے دعا مانگ، یہ ہے طریقہ دعا مانگنے کا۔ پھر فرمایا دوسری آیت کیا ہے۔ اس نے کہا جو تم راہ خدا میں خرچ کرتے ہو وہ لوٹ کر آتا ہے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو کوئی تم میں سے حلال طریقہ سے کما کر راہ خدا میں خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی

خرچ کرے گا تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتُهُ فَلْيُطِبْ مَكْسَبَهُ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے اس کی دعا قبول ہو اس کو چاہیئے کہ پاک کمائی کرے۔

سترہواں باب

لوگوں کو مل کر دعا کرنا

(بَابُ) ۱۷

☆(الْإِجْتِمَاعِ فِي الدُّعَاءِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَامِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلاً اجْتَمَعُوا يَدْعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَأَرْبَعَةٌ يَدْعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةً فَوَاحِدٌ يَدْعُو اللهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَيَسْتَجِيبُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ لَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس بار دعا کرے۔ خدائے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ فَدَعَوُا [اللهَ] إِلَّا تَفَرَّقُوا عَنْ إِجَابَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے متفرق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ ، عَنِ الْحَجّالِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ أَبِي عليه السلام إِذا حَزَنَهُ أَمْرٌ جَمَعَ النِّساءَ وَالصِّبْيانَ ثُمَّ دَعا وَأَمَّنُوا .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب محزون ہوتے ہیں کسی معاملہ میں۔ تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : الدّاعِي وَالْمُؤَمِّنُ فِي الْأَجْرِ شَرِيكانِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اٹھارہواں باب

مومنین کو اپنی دعا میں شریک کرنا

٥(بابُ) ٥ ۱۸

٥(الْعُمُومِ فِي الدُّعاءِ)٥

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذا دَعا أَحَدُكُمْ فَلْيَعُمَّ ، فَإِنَّهُ أَوْجَبُ لِلدُّعاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والا ہے۔

اُنیسواں باب

سبب تاخیر اجابتِ دعا

(بابُ) ۱۹

٥(مَنْ أَبْطَأَتْ عَلَيْهِ الْإِجابَةُ)٥

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي

الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللهَ حَاجَةً مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا سَنَةً وَقَدْ دَخَلَ قَلْبِي مِنْ إِبْطَائِهَا
شَيْءٌ . فَقَالَ : يَا أَحْمَدُ إِيَّاكَ وَالشَّيْطَانَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ سَبِيلٌ حَتَّى يُقْنِطَكَ ، إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ
صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَيُؤَخِّرُ عَنْهُ تَعْجِيلَ إِجَابَتِهِ حُبّاً
لِصَوْتِهِ وَاسْتِمَاعِ نَحِيبِهِ ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ مَا أَخَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَا يَطْلُبُونَ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا
خَيْرٌ لَهُمْ مِمَّا عَجَّلَ لَهُمْ فِيهَا وَأَيُّ شَيْءٍ الدُّنْيَا ، إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام كَانَ يَقُولُ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ
يَكُونَ دُعَاؤُهُ فِي الرَّخَاءِ نَحْواً مِنْ دُعَائِهِ فِي الشِّدَّةِ ، لَيْسَ إِذَا أُعْطِيَ فَتَرَ ، فَلَا تَمَلَّ الدُّعَاءَ فَإِنَّهُ
مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ ، وَإِيَّاكَ بِالصَّبْرِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَ إِيَّاكَ وَمُكَاشَفَةَ النَّاسِ فَإِنَّا
أَهْلَ الْبَيْتِ نَصِلُ مَنْ قَطَعَنَا وَنُحْسِنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْنَا ، فَنَرَى وَاللهِ فِي ذَلِكَ الْعَاقِبَةَ الْحَسَنَةَ ، إِنَّ صَاحِبَ
النِّعْمَةِ فِي الدُّنْيَا إِذَا سَأَلَ فَأُعْطِيَ طَلَبَ غَيْرَ الَّذِي سَأَلَ وَصَغُرَتِ النِّعْمَةُ فِي عَيْنِهِ فَلَا يَشْبَعُ مِنْ شَيْءٍ
إِذَا كَثُرَتِ النِّعَمُ كَانَ الْمُسْلِمُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى خَطَرٍ لِلْحُقُوقِ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهِ وَمَا يُخَافُ مِنَ الْفِتْنَةِ
فِيهَا ؛ أَخْبِرْنِي عَنْكَ لَوْ أَنِّي قُلْتُ لَكَ قَوْلاً أَكُنْتَ تَثِقُ بِهِ مِنِّي ؟ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا لَمْ أَثِقْ
بِقَوْلِكَ فَبِمَنْ أَثِقُ وَأَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قَالَ : فَكُنْ بِاللهِ أَوْثَقَ فَإِنَّكَ عَلَى مَوْعِدٍ مِنَ اللهِ أَلَيْسَ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ» وَقَالَ :
«لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ» وَقَالَ : «وَاللهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلاً» فَكُنْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْثَقَ مِنْكَ
بِغَيْرِهِ وَلَا تَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا خَيْراً فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكُمْ .

۱۔ ابو نصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی اس تاخیر سے میرے دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اے احمد اپنے کو شیطانی کید (مکاری) سے بچاؤ اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو کہ وہ تمہیں رحمتِ خدا سے مایوس بنا دے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ وہ اس کی آواز اور گریہ وزاری کو دوست رکھتا ہے پھر فرمایا اور اللہ اس امر میں جو مومنین امور دنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت میں ان کے لئے بہتری ہو اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا اور حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیئے جس طرح وہ مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے اسی طرح راحت کے وقت بھی پکارے ۔ مومن کو چاہیئے کہ تاخیر اجابت سے ملول نہ ہو نہ خدا سے بدظن ... کام کرتا ہے تم کو صبر کرنا چاہیئے ۔ حلال روزی طلب کرو ، صلۂ رحم کرو لوگوں کی عداوت سے بچو ہم اہلبیت صلۂ رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرے اس پر جو ہم سے برائی کرے ہم اس میں اپنے لئے

اچھا انجام دیکھتے ہیں مالدار دنیا جب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا اور نعمتِ خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پیدا ہونے فتنوں سے نہیں ڈرتا، اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں کہ تم اس پر اعتماد کرو گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا تو اور کس کی بات پر کروں گا جبکہ آپ خلق اللہ پر حجتِ خدا ہیں فرمایا سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیئے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کیا وہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسولؐ جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں تو تم ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہی ہوں دعا کرنے والے جب مجھے پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے پس تم کو چاہیئے کہ سب سے زیادہ بھروسہ کرو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

٢ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: رُبَّمَا دَعَا الرَّجُلُ بِالدُّعَاءِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ ثُمَّ أُخِّرَ ذَلِكَ إِلَى حِينٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَلِمَ ذَاكَ؟ لِيَزْدَادَ مِنَ الدُّعَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے فرمایا ہاں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ حَدِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَكَيْنِ: قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ وَلَكِنِ احْبِسُوهُ بِحَاجَتِهِ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَجِّلُوا لَهُ حَاجَتَهُ فَإِنِّي أُبْغِضُ صَوْتَهُ.

۳۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا دو فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا لیکن ابھی اس کی حاجت بر لانے میں تاخیر کرو، میں اس کی آواز کو سننا پسند کرتا ہوں ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے جلد اس کی حاجت بر لاؤ کیونکہ مجھے اس کی آواز بری معلوم ہوتی ہے۔

٤ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي

عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ : يُسْتَجابُ لِلرَّجُلِ الدُّعاءُ ثُمَّ يُؤَخَّرُ ؟ قالَ : نَعَمْ عِشْرينَ سَنَةً .

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے فرمایا ہاں بیس سال تک۔

٥ - ابْنُ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ بَيْنَ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «قَدْ أُجيبَتْ دَعْوَتُكُما» وَبَيْنَ أَخْذِ فِرْعَوْنَ أَرْبَعينَ عاماً .

۵۔ اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہو گئیں اس کے اور فرعون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے۔

٦ - ابْنُ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْراهيمَ بْنِ عَبْدِالْحَميدِ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ قالَ : سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو فَيُؤَخَّرُ إِجابَتُهُ إِلى يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرنی چاہیئے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغيرَةِ ، عَنْ غَيْرِ واحِدٍ مِنْ أَصْحابِنا قالَ : قالَ أَبوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَبْدَ الْوَلِيَّ لِلّهِ يَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيَقُولُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : اقْضِ لِعَبْدي حاجَتَهُ وَلا تُعَجِّلْها فَإِنّي أَشْتَهي أَنْ أَسْمَعَ نِداءَهُ وَصَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْعَدُوَّ لِلّهِ لَيَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيُقالُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : اقْضِ [لِعَبْدي] حاجَتَهُ وَعَجِّلْها فَإِنّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِداءَهُ وَصَوْتَهُ .

قالَ : فَيَقُولُ النّاسُ : ما أُعْطِيَ هٰذا إِلّا لِكَرامَتِهِ وَلا مُنِعَ هٰذا إِلّا لِهَوانِهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر موکل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کر لیکن جلدی نہیں کیونکہ میں اس کی آواز اور پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کر دے کیونکہ میں اس کی آواز اور فریاد کو سننا پسند نہیں کرتا۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوئی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہو گئی (حالانکہ بات دوسری ہے)

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ وَرَجَاءٍ، رَحْمَةً مِنَ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، فَيَقْنَطَ وَيَتْرُكَ الدُّعَاءَ. قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَمَا أَرَى الْإِجَابَةَ.

۸- فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے مایوس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا یہ کہنا کہ میں اتنے عرصہ سے بار بار دعا کر رہا ہوں۔ مگر قبول نہیں ہوتی (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے۔)

٩ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ فَيَقُولُ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخِّرُوا إِجَابَتَهُ، شَوْقاً إِلَى صَوْتِهِ وَدُعَائِهِ؛ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِي دَعَوْتَنِي فَأَخَّرْتُ إِجَابَتَكَ وَثَوَابُكَ كَذَا وَكَذَا وَدَعَوْتَنِي فِي كَذَا وَكَذَا فَأَخَّرْتُ إِجَابَتَكَ وَثَوَابُكَ كَذَا وَكَذَا؛ قَالَ: فَيَتَمَنَّى الْمُؤْمِنُ أَنَّهُ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا مِمَّا يَرَى مِنْ حُسْنِ الثَّوَابِ.

۹- فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے اپنی حاجت براری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کر دو میں اس کی دعا اور آواز کا مشتاق ہوں روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی تیرا ثواب اتنا اتنا ہے اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کہے گا اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی۔

بیسواں باب

محمد وآل محمد پر درود

(باب) ۲۰

(الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَزَالُ الدُّعَاءُ مَحْجُوباً حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے رکی رہے گی جب تک محمد و آلِ محمد پر درود نہ ہو۔

٢ ـ عنه ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من دعا ولم يذكر النبي صلى الله عليه وآله رفرف الدعاء على رأسه فإذا ذكر النبي صلى الله عليه وآله رفع الدعاء .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈلاتی رہتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

٣ ـ أبو علي الأشعري ، عن الحسين بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن أبي أسامة زيد الشحام ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام أن رجلاً أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال : يا رسول الله إني أجعل لك ثلث صلواتي ، لا ، بل أجعل لك نصف صلواتي ، لا ، بل أجعلها كلها لك ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذاً تكفى مؤونة الدنيا والآخرة .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا میری دعا میں ایک تہائی آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعا آپ پر صلوات ہی ہوتی ہے فرمایا یہ دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے کانی ہے۔

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف ، عن أبي أسامة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ما معنى أجعل صلواتي كلها لك ؟ فقال : يقدمه بين يدي كل حاجة فلا يسأل الله عز وجل شيئاً حتى يبدأ بالنبي صلى الله عليه وآله فيصلي عليه ثم يسأل الله حوائجه .

۴۔ ابوبصیر نے صادق آلِ محمد سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کل صلوات آپ کے لئے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوٰۃ کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتدا نبی پر درود سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

٥ ـ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن ابن القداح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تجعلوني كقدح الراكب فإن الراكب يملأ قدحه فيشربه إذا شاء ، (١) اجعلوني في أول الدعاء وفي آخره وفي وسطه .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے پیالہ قرار نہ دو (جس کو اپنے پیچھے سواری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اوّل و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي أَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَهُ اللَّهُ إِلَّا صَلَّى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلَاةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَصَلَاةِ مَلَائِكَتِهِ ، فَمَنْ لَمْ يَرْغَبْ فِي هَذَا فَهُوَ جَاهِلٌ مَغْرُورٌ ، قَدْ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ وَرَسُولُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو جس نے آنحضرت پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلواۃ کے بعد اس بندۂ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسول کے اہل بیت اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں پس جس کا جی چاہے کم بھیجے جس کا دل چاہے زیادہ

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود بھیجنا نفاق کو دور کرتا ہے۔

٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ

عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ : يارَبِّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُضِيَتْ لَهُ مِائَةُ حاجَةٍ ثَلاثُونَ لِلدُّنْيا [وَالْباقِي لِلْآخِرَةِ] .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کہے یا رب صل علی محمد و آل محمد سو بار خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں۔

۱۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ ؛ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوانَ الْجَمّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كُلُّ دُعاءٍ يُدْعَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّماءِ حَتّى يُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دعا حجاب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو رکی رہتی ہے۔

۱۱ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : جاءَ رَجُلٌ إِلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ : أَجْعَلُ نِصْفَ صَلَواتِي لَكَ ؟ قالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ قالَ : أَجْعَلُ صَلَواتِي كُلَّها لَكَ قالَ : نَعَمْ ، فَلَمّا مَضى قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُفِيَ هَمَّ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوٰة ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ کل دعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لیے کافی ہے۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرازِمٍ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ رَجُلاً أَتى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ : يا رَسُولَ اللهِ إِنِّي جَعَلْتُ ثُلُثَ صَلَواتِي لَكَ ؟ فَقالَ لَهُ خَيْراً ، فَقالَ : يا رَسُولَ اللهِ إِنِّي جَعَلْتُ نِصْفَ صَلَواتِي لَكَ ؟ فَقالَ لَهُ : ذاكَ أَفْضَلُ ، فَقالَ : إِنِّي جَعَلْتُ كُلَّ صَلَواتِي لَكَ فَقالَ : إِذاً يَكْفِيكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ما أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْياكَ وَآخِرَتِكَ ، فَقالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَجْعَلُ صَلاتَهُ لَهُ ؟ فَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لا يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئاً إِلّا بَدَأَ بِالصَّلاةِ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صلى الله عليه وآله .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دعا آپ پر صلوٰة

ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ نصف دعا صلوٰۃ ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوٰۃ ہوتی ہے فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کو دور کر دے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوٰۃ کی کیا صورت تھی فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد و آلِ محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

١٣ ـ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ارْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ .

۱۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ فَرُّوخَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقَ بْنَ فَرُّوخَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَشْراً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ [مَرَّةٍ] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ أَلْفاً ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيماً»

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد و آلِ محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سنا (سورۂ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : مَا فِي الْمِيزَانِ شَيْءٌ أَثْقَلُ مِنَ الصَّلاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَتُوضَعُ أَعْمَالُهُ فِي الْمِيزَانِ فَيَمِيلُ بِهِ فَيُخْرِجُ الصَّلاةَ عَلَيْهِ فَيَضَعُهَا فِي مِيزَانِهِ فَيَرْجَحُ [بِهِ]

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد و آلِ محمد پر صلوات سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی ایک شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو پلہ جھک جائے گا لیکن جب درود کو اس کے پلہ میں رکھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ ، ثُمَّ يَسْأَلُ حَاجَتَهُ ، ثُمَّ يَخْتِمُ بِالصَّلاةِ

عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَقْبَلَ الطَّرَفَيْنِ وَيَدَعَ الْوَسَطَ إِذَا كَانَتِ الصَّلاةُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لاتُحْجَبُ عَنْهُ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی خدا سے حاجت ہو اسے چاہیئے کہ وہ اس کی ابتدا محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرکے آخر میں درود بھیجے اللہ کی شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ وہ اوّل و آخر حصہ کو تو قبول کرلے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد و آل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَلَمْ يَحْضُرْنِي شَيْءٌ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا الصَّلاةَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا خَرَجْتَ بِهِ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانۂ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد و آل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا۔ تم سے بہتر شخص اور کوئی کعبہ سے برآمد نہیں ہوا۔

۱۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الدِّهْقَانِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي : مَا مَعْنىٰ قَوْلِهِ : «وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلّىٰ»(۲) قُلْتُ : كُلَّمَا ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ قَامَ فَصَلّىٰ ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَلَّفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا شَطَطاً فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ : كُلَّمَا ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ صَلّىٰ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فصلّی میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالایطاق دی۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد و آل محمد پر درود بھیجا۔

۱۹ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلّىٰ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ [وَآلَهُ] صلى الله عليه وآله فِي صَلاتِهِ يُسْلَكُ بِصَلاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ ، وَقَالَ صلى الله عليه وآله : وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خُطِئَ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد و آل محمد پر درود نہ بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

٢٠ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ خَطَأَ اللهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہ جنت سے الگ کر دیا۔

٢١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعَ أَبِي رَجُلاً مُتَعَلِّقاً بِالْبَيْتِ وَ هُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَبْدَاللهِ لَا تَبْتُرْهَا لَا تَظْلِمْنَا حَقَّنَا قُلْ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ .

۲۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ محمد پر درود بھیج۔ میرے والد نے اس سے فرمایا۔ اے بندۂ خدا قطع صلوات نہ کر اور ہمارے حق پر ظلم نہ کر یوں کہو اللھم صل علی محمد و اہل بیتہ۔

اکیسواں باب

ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے

٭((بَابُ)) ۲۱

٭(مَا يَجِبُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ)٭

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهُذَلِيِّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مَجْلِسٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَبْرَارٌ وَفُجَّارٌ ، فَيَقُومُونَ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس جلسہ میں نیک و بد جمع ہوں اور وہ بے ذکرِ خدا اٹھ کھڑے ہوں تو روزِ قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

٢ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَذْكُرُونَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: [قَالَ] أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَ ذِكْرَ عَدُوِّنَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ.

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں نہ ہمارا تو روزِ قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی راوی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

٣ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى فَلْيَقُلْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پیمانہ بھرے اس کو چاہیئے کہ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي لَمْ تُغَيَّرْ أَنَّ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ مِنِّي فَأُنَاجِيَكَ أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيَكَ. فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُوسَى أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي، فَقَالَ مُوسَى: فَمَنْ فِي سِتْرِكَ يَوْمَ لَا سِتْرَ إِلَّا سِتْرُكَ؟ فَقَالَ: الَّذِينَ يَذْكُرُونَنِي فَأَذْكُرُهُمْ وَيَتَحَابُّونَ فِيَّ فَأُحِبُّهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُصِيبَ أَهْلَ الْأَرْضِ بِسُوءٍ ذَكَرْتُهُمْ فَدَفَعْتُ عَنْهُمْ بِهِمْ.

۴- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا۔ آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو پکاروں۔ خدا نے وحی کی۔ میں اس کے پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا کہ وہ

کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین پر ان کے بُرے، ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

٥۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَامِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَ وَبَالاً عَلَيْهِمْ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کے نام کا ذکر کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَابَأْسَ بِذِكْرِ اللهِ وَأَنْتَ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ فَلَا تَسْأَمْ مِنْ ذِكْرِ اللهِ

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقت بول (پیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

٧۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام يَامُوسَى لَاتَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَلَا تَدَعْ ذِكْرِي عَلَى كُلِّ حَالٍ. فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذُّنُوبَ وَ إِنَّ تَرْكَ ذِكْرِي يُقْسِي الْقُلُوبَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ ہو اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو، مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

٨۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي لَمْ تُغَيَّرْ أَنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ.

إِلٰهِي إِنَّهُ يَأْتِي عَلَيَّ مَجَالِسُ أُعِزُّكَ وَأُجِلُّكَ أَنْ أَذْكُرَكَ فِيهَا، فَقَالَ: يَا مُوسَىٰ إِنَّ ذِكْرِي حَسَنٌ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ.

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات پر ہوتا ہوں (جیسے بیت الخلا) کہ عزت و جلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا، اے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

٩۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَىٰ: أَكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَكُنْ عِنْدَ ذِكْرِي خَاشِعاً، وَعِنْدَ بَلَائِي صَابِراً، وَاطْمَئِنَّ عِنْدَ ذِكْرِي، وَاعْبُدْنِي وَلَا تُشْرِكْ بِي شَيْئاً، إِلَيَّ الْمَصِيرُ، يَا مُوسَىٰ اجْعَلْنِي ذُخْرَكَ وَضَعْ عِنْدِي كَنْزَكَ مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰؑ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو اور میرا ذکر خشوع و خضوع سے کرو اور میرے امتحان پر صبر کرو اور میرے ذکر پر مطمئن رہو میری عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ اور سب کی بازگشت میری ہی طرف ہے اے موسیٰ اپنا ذخیرہ مجھے جانو اور اپنے باقیات الصالحات کو میرے پاس جمع کرا دو۔

١٠۔ وَبِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَىٰ: اجْعَلْ لِسَانَكَ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِكَ تَسْلَمْ، وَأَكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَلَا تَتَّبِعِ الْخَطِيئَةَ فِي مَعْدِنِهَا فَتَنْدَمَ، فَإِنَّ الْخَطِيئَةَ مَوْعِدُ أَهْلِ النَّارِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع بناؤ صحیح سلامت رہو گے اور رات اور دن میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ نادم ہو گے کیونکہ گناہ دوزخیوں کی وعدہ گاہ ہے۔

١١۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: فِيمَا نَاجَى اللهُ بِهِ مُوسَىٰ عليه السلام قَالَ: يَا مُوسَىٰ لَا تَنْسَنِي عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ فَإِنَّ نِسْيَانِي يُمِيتُ الْقَلْبَ.

۱۱۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کرو کیوں کہ مجھے بھلا دینا قلب کو مار دیتا ہے۔

١٢۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام

قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي مَلَإٍ أَذْكُرْكَ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَئِكَ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) اے ابن آدم تو میرا ذکر اپنے گروہ میں کر میں تیرا ذکر ملائکہ کے بہترین گروہ میں کروں گا۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا جس نے میرا ذکر لوگوں کے مجمع میں کیا میں نے اس کا ذکر ملائکہ کے مجمع میں کیا۔

بائیسواں باب

ذکر خدا کثرت سے کرنا

☆(بَابُ) ۲۲

☆ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيراً ☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ يَنْتَهِي إِلَيْهِ إِلَّا الذِّكْرَ فَلَيْسَ لَهُ حَدٌّ يَنْتَهِي إِلَيْهِ، فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفَرَائِضَ فَمَنْ أَدَّاهُنَّ فَهُوَ حَدُّهُنَّ، وَشَهْرُ رَمَضَانَ فَمَنْ صَامَهُ فَهُوَ حَدُّهُ، وَالْحَجُّ فَمَنْ حَجَّ فَهُوَ حَدُّهُ، إِلَّا الذِّكْرَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ حَدّاً يَنْتَهِي إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيراً وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً» فَقَالَ: لَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَدّاً يَنْتَهِي إِلَيْهِ، قَالَ: وَكَانَ أَبِي عليه السلام كَثِيرَ الذِّكْرِ، لَقَدْ كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ وَإِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللهَ وَآكُلُ مَعَهُ الطَّعَامَ وَإِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللهَ وَلَقَدْ كَانَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ [وَ] مَا يَشْغَلُهُ ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَكُنْتُ أَرَى لِسَانَهُ لَازِقاً بِحَنَكِهِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ يَجْمَعُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ مَنْ كَانَ يَقْرَأُ مِنَّا وَمَنْ كَانَ لَا يَقْرَأُ مِنَّا أَمَرَهُ بِالذِّكْرِ.

وَالْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَيُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْثُرُ بَرَكَتُهُ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ، وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ تَقِلُّ بَرَكَتُهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیئسواں باب

بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی

(بَابُ) ۲۳

٭(اَنَّ الصَّاعِقَةَ لَاتُصِيبُ ذَاكِراً)٭

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلَّا الصَّاعِقَةَ، لَا تَأْخُذُهُ وَهُوَ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتاہے سوائے بجلی گرنے کے در آنحالیکہ وہ ذکر خدا کرتا ہو۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ الصَّوَاعِقَ لَا تُصِيبُ ذَاكِراً، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الذَّاكِرُ؟ قَالَ: مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے ذاکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذاکر کون ہے فرمایا جو قرآن کی سو آیتیں پڑھے۔

۳ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ مِيتَةِ الْمُؤْمِنِ، قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ: يَمُوتُ غَرَقاً وَيَمُوتُ بِالْهَدْمِ وَيُبْتَلَى بِالسَّبُعِ وَيَمُوتُ بِالصَّاعِقَةِ وَلَا تُصِيبُ ذَاكِرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۔ ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے موت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتا ہے غرق ہونے سے، عمارت گرنے سے درندہ کے پھاڑ کھانے سے۔ اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرتا اللہ کا ذکر کرنے والا۔

چوبیسواں باب

ذکر خدا میں مشغولیت

((بَابُ)) ۲۴

٭(الْاِشْتِغَالِ بِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)٭

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام

قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مَنْ شُغِلَ بِذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي مَنْ سَأَلَنِي.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے سوال نہیں کر پاتا تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ هَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَبْدَأُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَنْسَى حَاجَتَهُ فَيَقْضِيهَا اللهُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَهُ إِيَّاهَا.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور محمد وآل محمد پر درود کے ساتھ ابتدا کرے اور اپنی حاجت کو بھول جائے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

پچیسواں باب
ذکر خدا خفیہ کرنا
(بَابُ) ۲۵
☆(ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ ذَكَرَنِي سِرّاً ذَكَرْتُهُ عَلَانِيَةً.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا۔ میں اس کا ذکر علانیہ طور سے کروں گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا الْخَصَّافِ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ فَقَدْ ذَكَرَ اللهَ كَثِيراً، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللهَ عَلَانِيَةً وَلَا يَذْكُرُونَهُ فِي السِّرِّ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يُرَاؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلاً»

۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا۔ منافقین ظاہر میں

تو اللہ کا ذکر کرتے تھے مگر باطن میں نہیں۔ خدا نے فرمایا وہ لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت تھوڑا کرتے ہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عليه السلام: يَا عِيسَى اذْكُرْنِي فِي نَفْسِكَ أَذْكُرْكَ فِي نَفْسِي وَاذْكُرْنِي فِي مَلَئِكَ أَذْكُرْكَ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَإِ الْآدَمِيِّينَ، يَا عِيسَى أَلِنْ لِي قَلْبَكَ وَأَكْثِرْ ذِكْرِي فِي الْخَلَوَاتِ وَاعْلَمْ أَنَّ سُرُورِي أَنْ تُبَصْبِصَ إِلَيَّ وَكُنْ فِي ذَلِكَ حَيّاً وَلَا تَكُنْ مَيِّتاً.

۳۔ اللہ نے حضرت عیسیٰ سے کہا تم مجھے اپنے دل میں یاد کرو، میں تمہیں مخفی طور پر یاد کروں گا اے عیسیٰ تم اپنے دل کو نرم کرو اور تنہائی میں میرا ذکر زیادہ کرو اور یہ جان لو کہ میری خوشی اس میں ہے کہ تم تملق کے ساتھ میری طرف آؤ، اسی حالت میں زندہ رہو اور مردہ نہ ہو۔

۴ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: لَا يَكْتُبُ الْمَلَكُ إِلَّا مَا سَمِعَ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً»[2] فَلَا يَعْلَمُ ثَوَابَ ذَلِكَ الذِّكْرِ فِي نَفْسِ الرَّجُلِ غَيْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَظَمَتِهِ.

۴۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا، فرشتہ نہیں لکھتا مگر جو سنتا ہے۔ خدا فرماتا ہے اپنے رب کا ذکر دل میں خضوع و خشوع کے ساتھ کرو۔ خدا کے سوا اس خفیہ ذکر کے عظیم ثواب کا ذکر کوئی نہیں جانتا۔

چھبیسواں باب

اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں

((بَابُ)) ۲۶

☆(ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: الذَّاكِرُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ فِي الْمُحَارِبِينَ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے دشمنان دین سے لڑنے والا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ذَاكِرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِّينَ وَالْمُقَاتِلُ عَنِ الْفَارِّينَ لَهُ الْجَنَّةُ .

۲- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غافلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور فرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے۔

ستائیسواں باب
تحمید و تمجید

(بَابُ) ۲۷
(التَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ)

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِّمْنِي دُعَاءً جَامِعاً ، فَقَالَ لِي : احْمَدِ اللهَ فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى أَحَدٌ يُصَلِّي إِلَّا دَعَا لَكَ ، يَقُولُ : سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

۱- مفضل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شرائط اجابت کی جامع ہو۔ اللہ کی حمد کر، کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعا میں نہ کہتا ہو اللہ اپنے حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَحْمَدَهُ .

۲- راوی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا یہ کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَنْبَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَحْمَدُ اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَمِائَةِ مَرَّةٍ وَسِتِّينَ مَرَّةً ، عَدَدَ عُرُوقِ الْجَسَدِ ، يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً عَلَى كُلِّ حَالٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ رسول اللہ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار مطابق عروق جسد حمد خدا کرتے تھے اور فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین کثیراً علیٰ کل حال۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ فِي ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ عِرْقاً، مِنْهَا مِائَةٌ وَثَمَانُونَ مُتَحَرِّكَةٌ وَمِنْهَا مِائَةٌ وَثَمَانُونَ سَاكِنَةٌ، فَلَوْ سَكَنَ الْمُتَحَرِّكُ لَمْ يَنَمْ وَلَوْ تَحَرَّكَ السَّاكِنُ لَمْ يَنَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً عَلَى كُلِّ حَالٍ ـ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ مَرَّةً ـ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اولاد آدم کے اندر تین سو ساٹھ رگیں ہیں ان میں ایک سو اسّی ساکن ہیں اگر ان میں سے سکون والی متحرک ہو جائیں تو آدمی سو نہیں سکتا اور اگر متحرک رگیں ساکن ہو جائیں تو بھی نہیں سو سکتا اور رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ ہر صبح کو فرماتے۔ الحمد للہ رب العالمین کثیراً علیٰ کل حال، تین سو بار اور اسی طرح شام کو۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جو صبح کو چار بار کہے الحمد للہ رب العالمین تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو اسی طرح شام کو کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ لَا يَكُونُ قَبْلَهُ تَحْمِيدٌ فَهُوَ أَبْتَرُ، إِنَّمَا التَّحْمِيدُ ثُمَّ الثَّنَاءُ، قُلْتُ: مَا أَدْرِي مَا يُجْزِي مِنَ التَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ، قَالَ: يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ».

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس کی دعا کے پہلے حمد نہ ہو وہ ابتر ہے اوّل حمد ہو پھر ثنا ہو۔ میں (راوی) نے

کیا تحمید و تمجید کیونکر کی جائے۔ فرمایا کہو تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شے نہیں، تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے

٧ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام مَاأَدْنَى مَايُجْزِي مِنَ التَّحْمِيدِ ؟ قَالَ : تَقُولُ: «الْحَمْدُ للهِ الَّذِي عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ للهِ الَّذِي مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ للهِ الَّذِي بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ للهِ الَّذِي [يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَ] يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» .

۷- راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیا ہے فرمایا کہو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک و قادر ہے حمد ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اٹھائیسواں باب

استغفار

(بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ) ۲۸

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَيْرُ الدُّعَاءِ الْإِسْتِغْفَارُ .

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذَا أَكْثَرَ الْعَبْدُ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ رُفِعَتْ صَحِيفَتُهُ وَهِيَ تَتَلَأْلَأُ .

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفۂ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ يَاسِرٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الْإِسْتِغْفَارِ مَثَلُ وَرَقٍ عَلَىٰ شَجَرَةٍ تُحَرَّكُ فَيَتَنَاثَرُ ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنْ ذَنْبٍ وَيَفْعَلُهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهِ .

٣۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے استغفار کی مثال ایسی ہے جیسے موسم خزاں میں درخت کے حرکت کرنے سے پتے گر جاتے ہیں اور استغفار گناہوں سے کرکے پھر گناہ کرنا رب سے مذاق کرنا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ وَإِنْ خَفَّ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَمْساً وَعِشْرِينَ مَرَّةً.

٤۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ جب کسی مجلس سے اٹھتے تھے چاہے تھوڑی ہی دیر رہے ہوں تو خدا سے پندرہ بار استغفار کرتے تھے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً وَيَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعِينَ مَرَّةً، قَالَ: قُلْتُ: كَانَ يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ، سَبْعِينَ مَرَّةً، وَيَقُولُ: وَأَتُوبُ إِلَى اللهِ، وَأَتُوبُ إِلَى اللهِ، سَبْعِينَ مَرَّةً.

٥۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور ستر بار توبہ کرتے تھے۔ میں نے کہا کیا یہ کہتے تھے استغفر اللہ و اتوب الیہ، فرمایا کہا کرتے تھے استغفر اللہ، استغفر اللہ [illegible] توبہ الی اللہ ستر بار۔

٦ ـ [illegible] الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَفْصِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام [illegible] رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْاِسْتِغْفَارُ وَقَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَيْرُ الْعِبَادَةِ، قَالَ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ: [illegible] وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ.

٦۔ فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استغفار فرماتے تھے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہنا [illegible] فرمایا [illegible] کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ (یعنی استغفار کر)۔

اُنتیسواں باب
تسبیح، تہلیل و تکبیر

(باب) ۲۹
(التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ)

١ - عليُّ بْنُ إبْراهيمَ، عَنْ أبيهِ، عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ وَأبي أيّوبَ الخَزّازِ جَميعاً، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: جاءَ الفُقَراءُ إلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالُوا: يا رَسُولَ اللهِ إنَّ الأغْنِياءَ لَهُمْ ما يُعْتِقُونَ وَلَيْسَ لَنا، وَلَهُمْ ما يَحُجُّونَ وَلَيْسَ لَنا، وَلَهُمْ ما يَتَصَدَّقُونَ وَلَيْسَ لَنا، وَلَهُمْ ما يُجاهِدُونَ وَلَيْسَ لَنا، فَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ كَبَّرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ مِنْ عِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَمَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ مِنْ سِياقِ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ مِنْ حُمْلانِ مِائَةِ فَرَسٍ في سَبيلِ اللهِ بِسُرُوجِها وَلُجُمِها وَرُكُبِها وَمَنْ قالَ: «لا إلهَ إلّا اللهُ» مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ النّاسِ عَمَلاً ذلِكَ الْيَوْمَ، إلّا مَنْ زادَ؛ قالَ: فَبَلَغَ ذلِكَ الأغْنِياءَ فَصَنَعُوهُ، قالَ: فَعادَ الفُقَراءُ إلَى النَّبيِّ صلى الله عليه وآله فَقالُوا: يا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَلَغَ الأغْنِياءَ ما قُلْتَ فَصَنَعُوهُ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ذلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کچھ فقراء رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ مالدار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں ہم محروم ہیں وہ حج کرتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں، وہ جہاد کرتے ہیں ہمارے لئے ممکن نہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ بہتر ہوگا سو غلام آزاد کرنے سے اور جس نے سبحان اللہ کہا سو بار تو یہ بہتر ہے سو قربانی کے (اونٹ) لے جانے سے اور جس نے الحمدللہ سو بار کہا تو یہ بہتر ہے سو گھوڑے ایسے راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے فراہم کرنا جن پر زین کسی ہو لگام ہو رکابیں ہوں اور جس نے لا الٰہ الا اللہ سو بار کہا تو وہ شخص اس دن عملاً افضل الناس ہوگا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کہے۔ جب اغنیا کو یہ خبر ملی تو انھوں نے ایسا ہی کیا فقراء نے یہ خبر رسول اللہ سے بیان کی حضرت نے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ حَمّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أحَدِهِما عليهما السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أكْثِرُوا مِنَ التَّهْليلِ وَالتَّكْبيرِ فَإنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ

أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ .

٢۔امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ تہلیل و تکبیر کو زیادہ کرو، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تہلیل و تکبیر ہے۔

٣ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

٣۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے تسبیح نصف میزان ہے یعنی روز قیامت میزانِ اعمال کے نصف پلہ کو پُر کرنے والی ہے اور اللہ اکبر کی عظمت سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ پُر ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْساً فِي حَائِطٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَقَالَ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ أَثْبَتَ أَصْلاً وَأَسْرَعَ إِينَاعاً وَأَطْيَبَ ثَمَراً وَأَبْقَى ؟ قَالَ : بَلَى فَدُلَّنِي يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ، فَإِنَّ لَكَ إِنْ قُلْتَهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ عَشْرَ شَجَرَاتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أَنْوَاعِ الْفَاكِهَةِ وَهُنَّ مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ ، قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : فَإِنِّي أُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ حَائِطِي هٰذَا صَدَقَةٌ مَقْبُوضَةٌ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَهْلِ الصَّدَقَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ : «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۞ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۞ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى» .

٤۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ایک شخص کی طرف سے گزرے جو اپنے باغ میں درخت لگا رہا تھا حضور وہاں کھڑے ہو گئے اور اس سے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسا درخت بتاؤں جس کی جڑ مضبوط ہو، جلدی سے پھل لے آئے اس کا ثمر خوش ذائقہ اور دیرپا ہو اس نے کہا یا رسول اللہ ضرور بتلائیے فرمایا صبح و شام کہا کرو سبحان اللہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اگر تو ایسا کہے گا تو ہر تسبیح کے بدلے تجھے جنت میں ایک دس درخت ملیں گے جن کے پھل مختلف ذائقوں کے ہوں اور وہ تیرے لئے باقیات الصالحات سے ہوں گے امام نے فرمایا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ میرا باغ آج سے صدقہ مقبوضہ ہے فقرائے مسلمین پر جو مستحق صدقہ ہوں خدا نے یہ آیت نازل کی جو راہ خدا میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھا صدقہ دیا ہم جلدی اس کو مستطیع بنا دیں گے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

۵۔ فرمایا حضرتِ رسولِ خدا نے بہترین عبادت لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

تیسواں باب

اپنے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعاء

(بَابُ) ۳۰

۞(الدُّعَاءِ لِلْإِخْوَانِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)۞

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْشَكُ دَعْوَةٍ وَأَسْرَعُ إِجَابَةً دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو پوشیدہ طور پر برادر مومن کے لئے کی جائے تاکہ اس میں ریا کا شائبہ نہ ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ يُدِرُّ الرِّزْقَ وَيَدْفَعُ الْمَكْرُوهَ.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خفیہ طور پر برادر مومن کے لئے دعا کرنا رزق کو کھینچتا ہے اور امر مکروہ کو دفع کرتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ : هُوَ الْمُؤْمِنُ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ فَيَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ : آمِينَ ، وَيَقُولُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ : وَلَكَ مِثْلَا مَا سَأَلْتَ وَقَدْ أُعْطِيتَ مَا سَأَلْتَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق، وہ دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان لایا اور عمل صالح کرتا ہے اللہ اپنے فضل سے اس کے رزق میں زیادتی کرتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ بندۂ مومن ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین اور خدا فرماتا ہے جو تو نے برادر مومن

کے لئے مجھ سے مانگا ہے اس کا دونا تیرے لئے ہے چونکہ تجھے اپنے بھائی سے محبت ہے اس لئے جو سوال تو نے کیا ہے میں نے اسے پورا کیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَسْرَعُ الدُّعَاءِ نُجْحاً لِلْإِجَابَةِ دُعَاءُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، يَبْدَأُ بِالدُّعَاءِ لِأَخِيهِ فَيَقُولُ لَهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ مِثْلَاهُ.

٤۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو اپنے کسی بھائی کے لئے خفیہ طور پر کی جائے جب وہ دعا شروع کرتا ہے تو اس پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ تیرے لئے اس سے دونا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ دَعَا لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الَّذِي دَعَا لَهُمْ بِهِ مِنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مَضَى مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ أَوْ هُوَ آتٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُسْحَبُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ: يَا رَبِّ هٰذَا الَّذِي كَانَ يَدْعُو لَنَا فَشَفِّعْنَا فِيهِ، فَيُشَفِّعُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَنْجُو.

٥۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی دعا کرتا ہے مومنین و مومنات کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی دیتا ہے جس کی اس نے دعا کی ہے ہر اس مومن کی طرف سے جو دنیا کی ابتدا سے اب تک ہو چکے ہیں یا قیامت ہونے والے ہیں اور روز قیامت ایک بندہ کو کھینچتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ پس مومنین و مومنات کہیں گے اے ہمارے رب یہ وہی ہے جس نے ہمارے لئے دعا کی تھی پس اس کے بارے میں ہماری سفارش قبول کر، خدا قبول کرے گا اور نجات دے گا۔

٦ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُنْدَبٍ فِي الْمَوْقِفِ فَلَمْ أَرَ مَوْقِفاً كَانَ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِهِ، مَا زَالَ مَادّاً يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْضَ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ مَوْقِفاً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُ إِلَّا لِإِخْوَانِي، وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام أَخْبَرَنِي أَنَّ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ نُودِيَ مِنَ الْعَرْشِ: وَلَكَ مِائَةُ أَلْفِ ضِعْفٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَ مِائَةَ أَلْفٍ مَضْمُونَةٍ لِوَاحِدَةٍ لَا أَدْرِي تُسْتَجَابُ أَمْ لَا

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے عبداللہ بن جندب کو عرفات میں دیکھا میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے کہ زمین تر ہو گئی جب لوگ ہٹ گئے تو میں نے کہا اے ابو محمد میں نے کسی کا مقام تیرے مقام سے بہتر نہیں پایا۔ اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش سے ندا آتی ہے کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ایک لاکھ اپنی اس دعا کے لئے چھوڑ دوں جس کے متعلق معلوم نہیں کہ قبول ہو گی یا نہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ ثُوَيْرٍ قالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: إِنَّ الْمَلائِكَةَ إِذا سَمِعُوا الْمُؤْمِنَ يَدْعُو لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ أَوْ يَذْكُرُهُ بِخَيْرٍ قالُوا: نِعْمَ الْأَخُ أَنْتَ لِأَخِيكَ تَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ وَهُوَ غائِبٌ عَنْكَ وَتَذْكُرُهُ بِخَيْرٍ، قَدْ أَعْطاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَيْ ما سَأَلْتَ لَهُ وَأَثْنى عَلَيْكَ مِثْلَيْ ما أَثْنَيْتَ عَلَيْهِ وَلَكَ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، وَإِذا سَمِعُوهُ يَذْكُرُ أَخاهُ بِسُوءٍ وَيَدْعُو عَلَيْهِ قالُوا لَهُ: بِئْسَ الْأَخُ أَنْتَ لِأَخِيكَ، كُفَّ أَيُّهَا الْمُسَتَّرُ عَلى ذُنُوبِهِ وَعَوْرَتِهِ وَارْبَعْ عَلى نَفْسِكَ وَاحْمَدِ اللّٰهَ الَّذِي سَتَرَ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمُ بِعَبْدِهِ مِنْكَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا کہ ملائکہ جب کبھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دُعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر خیر کرتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے تو غائبانہ اس کے لئے دعائے خیر کرتا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے ساتھ کرتا ہے اللہ نے تجھے اس سے دوناد یا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا اور تیری تعریف اس سے دونی کرتا ہے جتنی تو نے اس کی کی ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بد دعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا برا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کر اور حمد کر اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تجھ سے زیادہ اپنے بندے کا حال جاننے والا ہے

اکتیسواں باب

کس کی دعا قبول ہوتی ہے

(باب) ۳۱

☆(مَنْ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ الْقُمِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلاثَةٌ دَعْوَتُهُمْ مُسْتَجَابَةٌ : الْحَاجُّ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونَهُ ، وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونَهُ ، وَالْمَرِيضُ فَلا تُغِيظُوهُ وَلا تُضْجِرُوهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تین شخصوں کی دعا قبول ہوتی ہے پہلے حج کرنے والے کی اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کا خیال رکھو، دوسرے خدا کی راہ میں جہاد کرنیوالے کی، تم اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کے نگران رہو، تیسرے مریض کی تم اسے غصہ نہ دلاؤ اور دل گرفتہ نہ کرو۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : خَمْسُ دَعَوَاتٍ لا يُحْجَبْنَ عَنِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : دَعْوَةُ الإِمَامِ الْمُقْسِطِ ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لأَنْتَقِمَنَّ لَكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ ، وَدَعْوَةُ الْوَلَدِ الصَّالِحِ لِوَالِدَيْهِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ الصَّالِحِ لِوَلَدِهِ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِ لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، فَيَقُولُ : وَلَكَ مِثْلُهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے والد ماجد فرماتے تھے پانچ دعائیں بارگاہ الٰہی سے رد نہیں ہوتیں اول امام عادل کی دعا، دوسرے مظلوم کی دعا، خدا کہتا ہے میں تیرا بدلہ لوں گا چاہے دیر سے ہو، تیسرے نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں، چوتھے نیک والدین کی دعا اولاد کے حق میں اور مومن کی دعا خفیہ طور پر اپنے بھائی کے حق میں خدا کہتا ہے تیرے لئے اس کی مثل ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُرْفَعُ فَوْقَ السَّحَابِ حَتَّى يَنْظُرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا فَيَقُولُ : ارْفَعُوهَا حَتَّى أَسْتَجِيبَ لَهُ ، وَإِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْوَالِدِ فَإِنَّهَا أَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ .

۳۔ رسول اللہ نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو وہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بددعا سے بچاؤ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ، عَنْ زُرْعَةَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ: اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دعا میں چالیس مومنوں کو مقدم رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَدَّمَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے والد فرماتے تھے ظلم سے بچو کیونکہ مظلوم کی دعا آسمان تک بلند ہوتی ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تُفْتَحَ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ: الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اول باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بددعا ظالم کے لیے، تیسرے عمرہ کرنے والے کی واپسی تک، چوتھے روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَعَا مُوسَى ﷺ وَأَمَّنَ هَارُونُ ﷺ وَأَمَّنَتِ الْمَلَائِكَةُ ﷺ فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا» وَمَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ اسْتُجِيبَ لَهُ كَمَا اسْتُجِيبَ لَكُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا موسیٰ نے دعا کی اور ہارون نے آمین کہی پھر ملائکہ نے آمین کہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی پس اپنے موقف پر قائم رہو اور جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا تو اس کی دعا بھی اسی طرح قبول ہوگی روز قیامت جس طرح تمہاری دعا قبول کی گئی ہے۔

بتیسواں باب
کس کی دعا قبول نہیں ہوتی

(بَابٌ) ٣٢

☆(مَنْ لَا تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَحِبْتُهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ ﷺ: يُشْبِعُكَ اللهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنَّ عِنْدَنَا مَا نُعْطِيهِ وَلَكِنْ أَخْشَى أَنْ نَكُونَ كَأَحَدِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ: رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالاً فَأَنْفَقَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُ وَرَجُلٌ يَدْعُو عَلَى امْرَأَتِهِ أَنْ يُرِيحَهُ مِنْهَا وَقَدْ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرَهَا إِلَيْهِ وَرَجُلٌ يَدْعُو عَلَى جَارِهِ وَقَدْ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّبِيلَ إِلَى أَنْ يَتَحَوَّلَ عَنْ جِوَارِهِ وَيَبِيعَ دَارَهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں صادق آل محمدؑ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا ایک سائل آیا اس نے حکم دیا کہ اسے دیا جائے پھر دوسرا آیا فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر تیسرا آیا فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر چوتھا آیا فرمایا اللہ تجھے سیر کرے اور ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا ہمارے پاس ابھی دینے کے لیے ہے تو مگر مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں ہم ان میں سے نہ ہو جائیں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی پہلے وہ جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کو غیر مستحق امور میں خرچ کر دے اور پھر خدا سے دعا کرے کہ مجھے رزق دے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔ دوسرے وہ جو اپنی بیوی کے لئے دعا کرے کہ وہ ہلاک ہو جائے

حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بد دعا کرے حالانکہ اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کی ہمسائیگی چھوڑ دے اور اپنا مکان بیچ ڈالے۔

٢ ـ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن ابن فضال، عن عبد الله بن إبراهيم، عن جعفر بن إبراهيم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أربعة لا تستجاب لهم دعوة: رجل جالس في بيته يقول: اللهم ارزقني فيقال له: ألم آمرك بالطلب؟ ورجل كانت له امرأة فدعا عليها فيقال له: ألم أجعل أمرها إليك؟ ورجل كان له مال فأفسده فيقول: اللهم ارزقني، فيقال له: ألم آمرك بالاقتصاد؟ ألم آمرك بالإصلاح، ثم قال: «والذين إذا أنفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما» ورجل كان له مال فأدانه بغير بينة فيقال له: ألم آمرك بالشهادة؟.

محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن عمر ان بن أبي عاصم، عن أبي عبد الله عليه السلام مثله.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی ۱۔ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوندا مجھے رزق دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا اور ۲۔ جو اپنی عورت کے لئے بد دعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی اور ۳۔ وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا اور ۴۔ وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

عمرو بن عاصم سے ایسی ہی حدیث اور ہے۔

٣ ـ الحسين بن محمد الأشعري، عن معلى بن محمد، عن الوشاء، عن عبد الله بن سنان، عن الوليد بن صبيح قال: سمعته يقول: ثلاثة ترد عليهم دعوتهم: رجل رزقه الله مالا فأنفقه في غير وجهه ثم قال: يا رب ارزقني، فيقال له: ألم أرزقك؟ ورجل دعا على امرأته وهو لها ظالم فيقال له: ألم أجعل أمرها بيدك؟ ورجل جلس في بيته وقال يا رب ارزقني فيقال له: ألم أجعل لك السبيل إلى طلب الرزق؟.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین آدمیوں کی دعائیں رد کی جاتی ہیں ۱۔ جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے خرچ کرکے پھر روزی طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے رزق

نہیں دیا تھا ۲۔ جو اپنی عورت کی ہلاکت کے لئے بد دعا کرے اس سے کہا جاے گا کیا میں نے اس کی طلاق کا اختیار تجھے نہیں دیا ہے ۳۔ جو اپنے گھر میں بیٹھا بیٹھا رزق طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلب رزق کی صورتیں تجھے نہیں بتائیں۔

تینتیسواں باب
دشمن کے لئے بد دعا

(بَابُ) ٣٣
☆(الدُّعَاءِ عَلَى الْعَدُوِّ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَاراً لِي وَمَا أَلْقَى مِنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : ادْعُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَفَعَلْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً فَعُدْتُ إِلَيْهِ فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : ادْعُ عَلَيْهِ قَالَ : فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ فَعَلْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً ، فَقَالَ : كَيْفَ دَعَوْتَ عَلَيْهِ ؟ فَقُلْتُ : إِذَا لَقِيتُهُ دَعَوْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ : ادْعُ عَلَيْهِ إِذَا أَدْبَرَ وَ[إِذَا] اسْتَدْبَرَ فَفَعَلْتُ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى أَرَاحَ اللهُ مِنْهُ .

١۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے ایک پڑوسی کے ظلم کی شکایت کی فرمایا اس کے لئے بد دعا کر میں نے کی لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ میں پھر حضرت کے پاس آیا اور شکایت کی، فرمایا بد دعا کر، میں نے کہا کی تھی کوئی اثر نہ ہوا۔ فرمایا کیسے کی تھی میں نے کہا جب وہ ملا میں نے اس پر نفرین کی۔ فرمایا جب وہ تیری طرف سے پشت پھیرنے لگے تب نفرین کر۔ اور جب پیٹھ پھیرلے تب نفرین کر میں نے ایسا ہی کیا مجھے اس سے نجات مل گئی۔

٢ ـ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ عَلَى أَحَدٍ قَالَ : اللَّهُمَّ أَطْرُقْهُ بِبَلِيَّةٍ لَا أُخْتَ لَهَا وَأَبِحْ حَرِيمَهُ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی کسی کے لئے بد دعا کرے تو کہے خدایا اس کی سرکوبی ایسی بلا سے کر جس کا مثل نہ ہو اور اس کی ملکیت کو فنا کر دے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ لِي جَاراً مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ آلِ مُحْرِزٍ قَدْ نَوَّهَ بِاسْمِي

وَشَهَّرَنِي، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ: هٰذَا الرَّافِضِيُّ يَحْمِلُ الْأَمْوَالَ إِلَىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَاحْمَدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَجِّدْهُ وَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَدْ شَهَّرَنِي وَنَوَّهَ بِي وَغَاظَنِي وَعَرَّضَنِي لِلْمَكَارِهِ، اللّٰهُمَّ اضْرِبْهُ بِسَهْمٍ عَاجِلٍ تَشْغَلُهُ بِهِ عَنِّي اللّٰهُمَّ وَقَرِّبْ أَجَلَهُ وَاقْطَعْ أَثَرَهُ وَعَجِّلْ ذٰلِكَ يَا رَبِّ السَّاعَةَ السَّاعَةَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْكُوفَةَ قَدِمْنَا لَيْلاً فَسَأَلْتُ أَهْلَنَا عَنْهُ قُلْتُ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَقَالُوا: هُوَ مَرِيضٌ، فَمَا انْقَضَىٰ آخِرُ كَلَامِي حَتَّىٰ سَمِعْتُ الصِّيَاحَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَقَالُوا: قَدْ مَاتَ.

۳۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسم حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش کے آلِ محرز سے ہے مجھے بدنام کرتا اور طنز آمیز باتیں کرتا ہے جب میں اس کی طرف سے گزرتا ہوں کہتا ہے یہ رافضی ہے اپنے احوال کو جعفر بن محمدؑ تک پہنچاتا ہے فرمایا اس کے لئے بد دعا کر جب تم نماز شب کے سجدۂ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہو۔

یا اللہ فلاں بن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے غیظ میں لایا ہے اور مجھے مصیبتوں میں پھنسانا چاہا ہے خدا وندا جلد اپنے عذاب کا ایسا تیر اسے مار کہ یہ میری طرف سے بے پرواہ ہو جائے خداوندا اسے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو قطع کر اور اے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا حال پوچھا انھوں نے کہا۔ وہ مریض ہے ابھی میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ [...] الْكُوفِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ: إِنَّ فُلَاناً يَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هٰذَا ضَعْفٌ بِكَ قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاكْفِنِي أَمْرَ فُلَانٍ بِمَ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَ [مِنْ] حَيْثُ شِئْتَ وَأَنَّىٰ شِئْتَ.

۴۔ یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا علاء کامل نے آکر حضرت سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ فرمایا یہ تیری کمزوری ہے (معرفت خدا میں کہ خود نہیں کہتا)

کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں، پس فلاں کے معاملہ میں میری مدد کر جیسے تو چاہے جس حیثیت سے چاہے اور جہاں چاہے۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْمِسْمَعِيِّ قَالَ: لَمَّا قَتَلَ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُعَلَّى بْنَ خُنَيْسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَأَدْعُوَنَّ اللهَ عَلَى مَنْ قَتَلَ مَوْلَايَ وَأَخَذَ مَالِي ، فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ : إِنَّكَ لَتُهَدِّدُنِي بِدُعَائِكَ ، قَالَ حَمَّادٌ : قَالَ الْمِسْمَعِيُّ: فَحَدَّثَنِي مُعَتِّبٌ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام لَمْ يَزَلْ لَيْلَتَهُ رَاكِعاً وَسَاجِداً فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِقُوَّتِكَ الْقَوِيَّةِ وَبِجَلَالِكَ الشَّدِيدِ الَّذِي كُلُّ خَلْقِكَ لَهُ ذَلِيلٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَأْخُذَهُ السَّاعَةَ السَّاعَةَ» ، فَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَمِعْنَا الصَّيْحَةَ فِي دَارِ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام رَأْسَهُ وَقَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ بِدَعْوَةٍ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مَلَكاً فَضَرَبَ رَأْسَهُ بِمِرْزَبَةٍ مِنْ حَدِيدٍ انْشَقَّتْ مِنْهَا مَثَانَتُهُ فَمَاتَ .

٥۔ مسمعی سے مروی ہے کہ داؤد بن علی نے جب معلی بن خنیس کو قتل کیا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے غلام کو قتل کیا ہے میں خدا سے اس کے لئے بددعا کروں گا داؤد بن علی نے کہا کیا آپ مجھے اپنی بددعا سے ڈراتے ہیں مسمعی نے کہا مجھ سے معتب نے بیان کیا کہ حضرت رات بھر رکوع و سجود کرتے رہے جب صبح ہوئی تو آپ نے سجدہ میں فرمایا۔

خداوندا! میں تیری سب سے بالاتر قوت سے سوال کرتا ہوں اور تیرے اس عظیم الشان اجلال سے جس کے سامنے تیری ہر مخلوق ذلیل ہے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میرے دشمن کو جلد سے جلد پکڑ لے۔

ابھی حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا تھا کہ داؤد بن علی کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آنے لگی حضرت نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا، میں نے اللہ سے دعا کی خدا نے ایک فرشتہ کو بھیجا اس نے لوہے کی ایک سلاخ اس کے سر پہ ماری جس سے اس کا شانہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

چونتیسواں باب

مباہلہ

(بَابُ الْمُبَاهَلَةِ) ٣٤

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا نُكَلِّمُ النَّاسَ فَنَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَيَقُولُونَ : نَزَلَتْ فِي أُمَرَاءِ السَّرَايَا ، فَنَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :

«إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ» إلى آخر الآية فيقولون: نزلت في المؤمنين، و نحتجّ عليهم بقول الله عزّ وجلّ: «قُل لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ» فيقولون: نزلت في قربى المسلمين، قال: فلم أدع شيئاً ممّا حضرني ذكره من هذه وشبهه إلّا ذكرته، فقال لي: إذا كان ذلك فادعهم إلى المباهلة، قلت: وكيف أصنع؟ قال: أصلح نفسك ثلاثاً و أظنّه قال: وصم و اغتسل و ابرز أنت وهو إلى الجبّان فشبّك أصابعك من يدك اليمنى في أصابعه، ثمّ أنصفه و ابدأ بنفسك وقل: «اللّهمّ ربّ السماوات السبع وربّ الأرضين السبع، عالم الغيب والشهادة الرّحمن الرّحيم، إن كان أبو مسروق جحد حقّاً وادّعى باطلاً فأنزل عليه حسباناً من السماء أو عذاباً أليماً» ثمّ ردّ الدعوة عليه فقل: «وإن كان فلان جحد حقّاً وادّعى باطلاً فأنزل عليه حسباناً من السماء أوعذاباً أليماً» ثمّ قال لي: فإنّك لا تلبث أن ترى ذلك فيه، فوالله ما وجدت خلقاً يجيبني إليه.

ابو مسروق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم اپنے مخالفوں کو باطل پر ثابت کرنے کے لئے لاتے ہیں آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہے۔ تو وہ کہتے ہیں اولی الامر سے مراد امرائے سرایا ہیں پھر ثبت لاتے ہیں انما ولیکم اللہ و رسولہ الخ سے تو وہ کہتے ہیں یہ عام مومنین کے بارے میں ہے۔ ہم دلیل لاتے ہیں آیہ مودت سے تو وہ کہتے ہیں اس سے مراد مومنین کی مودت داری ہے جو معلوم تھا اس قسم کی آیات وغیرہ کے متعلق سب بیان کیں مگر وہ نہ مانے حضرت نے فرمایا جب یہ صورت پیش آئے تو ان کو مباہلہ کی دعوت دینا۔ میں نے کہا مباہلہ کیسے کروں فرمایا تین روز اپنے نفس کی اصلاح عبادت سے کرو اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ روزہ رکھو غسل کرو اور تو اور تیرا مخالف دونوں ایک بلند مقام پر جاؤ۔ اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اس کی انگلیوں میں ڈال پھر انصاف سے کام لے یعنی اپنی طرف سے کہنا شروع کر اے خدا آسمانوں زمینوں کے پروردگار اور ظاہر و غائب کے جاننے والے، رحمن و رحیم، اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو تو اس پر پورا پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پھر یہی الفاظ اپنے مخالف سے کہلوا کہ اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر۔ پس تو اسے تاخیر سے نہ بلا میں مبتلا دیکھے گا خدا کی قسم میں نے جب کسی سے مباہلہ کرنا چاہا تو اس نے قبول نہ کیا۔

۲ - عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن إسماعيل بن مهران، عن مخلّد أبي الشكر، عن أبي حمزة الثمالي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الساعة الّتي تباهل فيها ما بين طلوع الفجر إلى طلوع الشمس.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُخَلَّدٍ أَبِي الشُّكْرِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۲ ـ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مباہلہ کا وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب کے درمیان ہے۔
(ایک دوسری روایت میں بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی روایت ہے۔)

٣ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ : تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَأَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ» ـ وَ تُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً .

۳ ـ ہمارے بعض اصحاب نے مباہلہ کی یہ صورت بیان کی ہے کہ مخالف کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر کہو خداوندا اگر فلاں شخص منکر حق ہے تو آسمان سے پورا پورا عذاب اس پر نازل کر یا اپنی طرف سے بھیجی ہوئی کسی بلا میں مبتلا کر پھر ستر بار اس پر لعن کر۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ : تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَأَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ» . وَتُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً .

۴ ـ ترجمہ اوپر گزرا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : إِذَا جَحَدَ الرَّجُلُ الْحَقَّ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ تُلَاعِنَهُ قُلِ : «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ الْحَقَّ وَكَفَرَ بِهِ فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَاناً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَاباً أَلِيماً» .

۵ ـ بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی امر حق سے انکار کرے اور اس کو لعن کرنا چاہے تو کہے اے سات آسمانوں اور سات زمینوں کے رب ، اے عرش کے رب اگر فلاں منکر حق ہے اور کفر پر ہے تو اس پر بھرپور عذاب آسمان سے نازل کر یا کسی دردناک بلا میں مبتلا کر۔

پینتیسواں باب

تمجید باری تعالےٰ

(بَابُ) ۳۵

☆(مَا يُمَجِّدُ بِهِ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ)☆

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي اللَّيْلِ وَثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي النَّهَارِ يُمَجِّدُ فِيهِنَّ نَفْسَهُ، فَأَوَّلُ سَاعَاتِ النَّهَارِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ هٰذَا الْجَانِبَ يَعْنِي مِنَ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنَ الْعَصْرِ يَعْنِي مِنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُولَى وَأَوَّلُ سَاعَاتِ اللَّيْلِ فِي الثُّلُثِ الْبَاقِي مِنَ اللَّيْلِ إِلَى أَنْ يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ يَقُولُ: إِنِّي أَنَا اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ، إِنِّي أَنَا اللهُ لَمْ أَزَلْ وَلَا أَزَالُ، إِنِّي أَنَا اللهُ خَالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، إِنِّي أَنَا اللهُ خَالِقُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، إِنِّي أَنَا اللهُ بَدِيءُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيَّ يَعُودُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ، إِنِّي أَنَا اللهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ، لِيَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، إِنِّي أَنَا اللهُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِنْ عِنْدِهِ: وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي فَمَنْ نَازَعَنِي شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ أَكْبَبْتُهُ فِي النَّارِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَدْعُو بِهِنَّ مُقْبِلاً قَلْبُهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا قَضَى حَاجَتَهُ، وَلَوْ كَانَ شَقِيّاً رَجَوْتُ أَنْ يُحَوَّلَ سَعِيداً.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات کی تین ساعتیں اور دن کی تین ساعتیں ایسی ہیں کہ ان میں اللہ اپنی تمجید و ثنا کرتا ہے اول ساعات نہار وہ ہے جب سورج مشرق سے طلوع ہو اور اس کی مقدار عصر سے یعنی مغرب سے اول تک ہے اور اول ساعات شب تین تہائی رات باقی رہنے سے صبح کے طلوع ہونے تک ہے۔ فرماتا ہے:۔

میں اللہ رب العالمین ہوں میں اللہ بزرگ برتر ہوں۔ میں اللہ عزت والا اور حکمت والا ہوں میں غفور و رحیم ہوں

میں رحمٰن و رحیم ہوں میں روز قیامت کا مالک ہوں میں ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا میں خالق خیر ہوں

میں خالق جنت و نار ہوں میں اللہ ہوں میرے ہاتھ میں ہر شے ہے اور میری طرف ہر شے کو لوٹنا ہے میں واحد

صمد ہوں غائب و حاضر کا جاننے والا ہوں ملک قدوس ہوں سلام مومن المہیمن عزیز جبار متکبر

ہوں میں خالق باری و مصور ہوں، میرے لئے اسماء حسنیٰ ہیں میں سب سے بزرگ برتر ہوں۔

پھر امام نے اپنی طرف سے فرمایا کہ جو کوئی ان دعاؤں کو پڑھے گا اور ان میں سے کسی کو ترک کرے گا وہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دے گا۔ پھر فرمایا جو بندۂ مومن مذکورہ بالا تمجید کے ساتھ دعا کرے گا اس طرح کہ اس کے دل کی رجوع اللہ کی طرف ہو تو اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی اگرچہ وہ شقی ہو میں امید کرتا ہوں وہ سعید بن جائے گا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُمَجِّدُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَمَنْ مَجَّدَ اللهَ بِمَا مَجَّدَ بِهِ نَفْسَهُ ثُمَّ كَانَ فِي حَالِ شِقْوَةٍ حَوَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى سَعَادَةٍ، يَقُولُ: أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مِنْكَ بَدْءُ الْخَلْقِ وَإِلَيْكَ يَعُودُ، أَنْتَ اللهُ [الَّذِي] لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَمْ تَزَلْ وَلَا تَزَالُ، أَنْتَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَالِقُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ، هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُكَ.

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خداوند عالم اپنے نفس کی تعریف ہر رات اور دن میں تین بار کرتا ہے۔ پس جو کوئی تمجید اس طرح کرے گا جیسے خدا نے کی ہے اور وہ شقی ہوگا تو اس کی شقاوت کو سعادت میں بدل دے گا کہے:۔

تو اللہ ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو تمام عالموں کا پالنے والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو رحمٰن و رحیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو عزت والا اور بزرگی والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قیامت کے دن کا مالک ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غفور و رحیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو عزت والا اور حکمت والا ہے اور تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، خلق کی ابتدا بھی تجھ ہی سے ہے اور انتہا بھی تجھی سے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہے تو

اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جنت و دوزخ کا خالق ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا نہ تو کسی سے۔ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بادشاہ ہے تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا، عزت و جبروت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو صورت دینے والا ہے تیرے اچھے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں تو عزیز و حکیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بزرگی والا ہے تیری ردا کبریا ہے۔

چھتیسواں باب

جو لا الہ الا اللہ کہے

(باب) ۳۶

(من قال: لا إله إلا الله)

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ قالَ: سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: ما مِنْ شَيْءٍ أَعْظَمَ ثَواباً مِنْ شَهادَةِ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ وَلا يَشْرَكُهُ فِي الْأُمُورِ أَحَدٌ.

١ - ابوحمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ از روئے ثواب کوئی چیز لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں۔ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں اس کا کوئی شریک ہے۔

٢ - عَنْهُ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهّابِ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصّافِيِّ رَفَعَهُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قالَ: لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ، غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ ياقُوتَةٍ حَمْراءَ، مَنْبِتُها في مِسْكٍ أَبْيَضَ، أَحْلى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَياضاً مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ، فِيها أَمْثالُ ثُدِيِّ الْأَبْكارِ، تَعْلُو عَنْ سَبْعِينَ حُلَّةً.

وَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَيْرُ الْعِبادَةِ قَوْلُ: لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ.

وَقالَ: خَيْرُ الْعِبادَةِ الْاِسْتِغْفارُ وَذلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ في كِتابِهِ: «فَاعْلَمْ أَنَّهُ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ»

۲. فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو جنت میں یاقوت سرخ کا ایک درخت
جنت میں لگایا جاتا ہے جس کے پھل شکم سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھے اور برف سے زیادہ سفید اور مشک سے
زیادہ خوشبودار باکرہ عورتوں کے پستان کی طرح خوشنما جن کی حفاظت کے لیے ستر غلاف چڑھے ہوتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا
[illegible] شہادت لا الہ الا اللہ [illegible] استغفار [illegible] جیسا کہ خدا فرماتا ہے [illegible]
معبود نہیں اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کرو۔

سینتیسواں باب

جس نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا

(باب) ۳۷

ثواب من قال لا إله إلا الله والله أكبر

[illegible] عن حريز عن يعقوب [illegible] عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ثمن الجنة لا إله إلا الله والله أكبر.

۱. حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جنت کی قیمت لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ہے۔

اڑتیسواں باب

جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہا

(باب) ۳۸

ثواب من قال لا إله إلا الله وحده وحده وحده

[illegible] عن أحمد بن محمد عن علي بن النعمان عمن ذكره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال جبرئيل لرسول الله صلى الله عليه وآله: طوبى لمن قال من أمتك لا إله إلا الله وحده وحده وحده.

۱. جبرئیل علیہ السلام نے رسول سے کہا خوشخبری ہو آپ کی امت سے اس شخص کے لیے جو لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہے۔

انتالیسواں باب

جو کوئی دس بار لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ کہے

باب ۳۹

☆(مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: عَشْراً)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» كَانَتْ كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْقُضَ رُكْبَتَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي [وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ] بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَهَا، لَمْ يَلْقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی صبح کی نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے دس بار کہے الا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ۔ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و یمیت و یحیی و ہو حی لا یموت بیدہ الخیر و ہو علی کل شیٔ قدیر اور اسی طرح مغرب کے وقت کہے تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے نہ ملے مگر وہی جس نے اس جیسا عمل کیا ہو۔

چالیسواں باب

جو کوئی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ کہے

(بَابُ) ۴۰

﴿مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ تو خدا
اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔

اکتالیسواں باب

جو دس بار پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الٰہاً واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً

(بَابُ) ۴۱

﴿مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهاً وَاحِداً أَحَداً صَمَداً، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً﴾

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، إِلٰهاً وَاحِداً أَحَداً صَمَداً، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً» كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دَرَجَةٍ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَكُنَّ لَهُ حِرْزاً فِي يَوْمِهِ مِنَ السُّلْطَانِ وَالشَّيْطَانِ، وَلَمْ تُحِطْ بِهِ كَبِيرَةٌ مِنَ الذُّنُوبِ.

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز دس بار یہ کلمات کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الٰہاً

واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے نام لکھتا ہے پینتالیس ہزار نیکیاں اور مٹاتا ہے ۴۵ ہزار برائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے ۴۵ ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات حرز ہوتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

بیالیسواں باب

جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے

باب ۴۲

☆(مَنْ قَالَ : يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ مَا حَاجَتُكَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کہا دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جاتا ہے لبیک تیری حاجت کیا ہے

تینتالیسواں باب

جو لا الٰہ الا اللہ حقا حقا کہے

باب ۴۳

☆(مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَرْمَنِيِّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْعِجْلِيِّ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عُبُودِيَّةً وَرِقّاً ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِيمَاناً وَصِدْقاً » أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو ہر روز یہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً لا الٰہ الا اللہ عبودیۃً ورقاً لا الٰہ الا اللہ ایماناً و صدقاً۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس سے روگردانی نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

چوالیسواں باب

جو یارب یارب کہے

(بَابُ) ۴۴

☆(مَنْ قَالَ : يَارَبِّ يَارَبِّ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ الْحُرِّ أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ : يَارَبِّ يَارَبِّ قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ مَاحَاجَتُكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دس بار یارب کہے تو اس سے کہا جاتا ہے تیری کیا حاجت ہے۔

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : مَرِضَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : قُلْ : يَارَبِّ يَارَبِّ ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ فَإِنَّ مَنْ قَالَ ذَلِكَ نُودِيَ لَبَّيْكَ مَاحَاجَتُكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ اسماعیل بن ابوعبداللہ علیہ السلام بیمار ہوئے تو حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہو یارب یارب دس بار جو کوئی ایسا کہے گا اس سے کہا جائے گا ہاں جو حاجت ہو بیان کر۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : مَنْ قَالَ : يَارَبِّ يَااللهُ يَارَبِّ يَااللهُ[٢] ـ حَتَّى يَنْقَطِعَ نَفَسُهُ قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ مَا حَاجَتُكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو ایک سانس بھر یارب یارب یااللہ کہے اس سے کہا جائیگا بیان کر تیری کیا حاجت ہے۔

پینتالیسواں باب

جو لاالہ الااللہ خلوص سے کہے

☆(بَابُ) ۴۵

☆(مَنْ قَالَ : لاَإِلَهَ إِلاَّاللهُ مُخْلِصاً)☆

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ

٥ - عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الشَّوَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَانُ إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَارْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصاً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ يَأْتِينِي مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنَ الْأَصْنَافِ أَفَأَرْوِي لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَانُ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُسْلَبُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ كَانَ عَلَىٰ هٰذَا الْأَمْرِ

۵۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؑ نے اے ابان جب تم کوفہ جاؤ تو یہ حدیث بیان کرنا جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہے میں نے کہا میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیا میں سب سے بیان کروں فرمایا ہاں اے ابان روزِ قیامت جب خدا اوّلین و آخرین کو جمع کرے گا تو ان سے لا الٰہ الا اللہ کو سلب کر لیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو امامت کو ماننے والے ہیں۔

توضیح: صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہیں جب تک اقرارِ امامت نہ ہو امام رضا علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا تھا لکن بشرطہا وشروطہا وانا من شروطہا یعنی جنت اس کا شرط سے بشرطیکہ اور ان شرائط میں ایک شرط ہماری پیروی ہے۔

چھیالیسواں باب

جو ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے

(بَابُ) ۴۶

☆(مَنْ قَالَ : مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَا الرَّجُلُ فَقَالَ بَعْدَ مَا دَعَا : مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : اسْتَبْسَلَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ لِأَمْرِي اقْضُوا حَاجَتَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو خدا فرماتا ہے میرے بندے نے اقرار کیا اور میرے امر کو اپنا معاملہ سپرد کر دیا پس اے ملائکہ اس کی حاجت بر لاؤ۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ : مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، سَبْعِينَ مَرَّةً ، صُرِفَ عَنْهُ سَبْعِينَ

نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلاءِ أَيْسَرُهَا الْخَنْقُ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْخَنْقُ؟ قَالَ: لا يُعْتَلُّ بِالْجُنُونِ فَيُخْنَقُ

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی ستر بار ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے اس سے مختلف قسم کی ستر بلائیں رد کردی جاتی ہیں جن میں سب سے کم درجہ خنق ہے راوی نے کہا میں آپ پر فدا ہوں، خنق کیا ہے فرمایا وہ جنون کے عارضہ میں گلو گرفتہ نہ ہوگا

سینتالیسواں باب

جو کوئی استغفر اللہ الذی لا الہ الا اللہ ھو الحی القیوم ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ کہے

(بَابُ) ۴۷

٭(مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلالِ وَالْإِكْرَامِ
(وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)٭

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلاةِ الْفَرِيضَةِ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ - ثَلاثَ مَرَّاتٍ - غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بعد فریضہ نماز اپنا زانوں بدلنے سے پہلے یہ کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ کف دریا کی مثل ہوں۔

اڑتالیسواں باب

صبح وشام کی دعا

(بَابُ) ۴۸

٭(الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِصْبَاحِ وَالْإِمْسَاءِ)٭

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

عَنْ يَزِيدَبْنِ كَلْثَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ أَوْعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ : أَصْبَحْتُ بِاللهِ مُؤْمِناً عَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ ، آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ عليه السلام وَالْأَوْصِيَاءُ وَأَرْغَبُ إِلَى اللهِ فِيمَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے امن و امان سے صبح کی دین محمد اور ان کی سنت پر اور دین علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر میں ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور اعلانیہ باتوں پر اور ان کے حاضر پر اور ان کے غائب پر اور پناہ مانگتا ہوں خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راغب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راغب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَبْتَدِئُ يَوْمِي هٰذَا بَيْنَ يَدَيْ نِسْيَانِي وَعَجَلَتِي بِسْمِ اللهِ وَمَا شَاءَ اللهُ ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ أَجْزَأَهُ مِمَّا نَسِيَ فِي يَوْمِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو فرمایا کرتے تھے میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھولنے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کوئی ایسا کہے گا تو اللہ اس روز یاد دلا دے گا ہر اس بات کو جو بھول گیا ہوگا۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَبْنِ شِهَابٍ وَسُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ هٰذَا حِينَ يُمْسِي حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام حَتَّى يُصْبِحَ : أَسْتَوْدِعُ اللهَ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى الْجَلِيلَ الْعَظِيمَ نَفْسِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ ، أَسْتَوْدِعُ اللهَ نَفْسِيَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا تو جبرئیل صبح تک اس کے اوپر اپنے پروں کا سایہ کئے رہیں گے۔

بلند و برتر جلیل و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف میں ڈالتا ہے اور اللہ کے

عليه السلام في قول الله تبارك وتعالى: «وظلالهم بالغدو والآصال» قال: هو الدعاء قبل طلوع الشمس وقبل غروبها وهي ساعة إجابة.

۱۔ آیہ وظلالہم بالغدو والآصال کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد دعا ہے صبح وشام کی قبل طلوع شمس اور قبل غروب اور یہی ساعت اجابت ہے۔

٢ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن أبي جميلة، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إن إبليس عليه لعائن الله يبث جنود الليل من حيث تغيب الشمس وتطلع فأكثروا ذكر الله عز وجل في هاتين الساعتين وتعوذوا بالله من شر إبليس وجنوده وعوذوا صغاركم في تلك الساعتين فإنهما ساعتا غفلة.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ابلیس لعنۃ اللہ علیہ غروب شمس اور طلوع شمس کے وقت اپنے لشکر کو بھیجتا ہے پس ان دونوں میں اپنے چھوٹے بچوں کو بچانے کے لیے پناہ مانگو کیونکہ یہ دو گھڑیاں غفلت کی ہوتی ہیں۔

٣ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى؛ وعلي بن إبراهيم، عن أبيه، جميعا، عن ابن أبي عمير، عن الحسن بن عطية، عن رزين صاحب الأنماط، عن أحدهما عليهما السلام قال: من قال: اللهم إني أشهدك وأشهد ملائكتك المقربين وحملة عرشك المصطفين أنك أنت الله لا إله إلا أنت الرحمن الرحيم وأن محمدا عبدك ورسولك وأن فلان بن فلان إمامي ووليي وأن أباه رسول الله صلى الله عليه وآله وعليا والحسن والحسين وفلانا وفلانا - حتى ينتهي إليه - أئمتي وأوليائي على ذلك أحيا وعليه أموت وعليه أبعث يوم القيامة وأبرأ من فلان وفلان وفلان، فإن مات في ليلته دخل الجنة.

۳۔ راوی نے بیان کیا کہ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کہے خداوندا میں تجھے اور تیرے مقرب ملائکہ اور برگزیدہ حاملان عرش کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو رحمٰن و رحیم ہے اور محمد تیرے عبد و رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حجت بن الحسن علیہ السلام میرے امام و ولی ہیں اور ان کے آبا و اجداد حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور فلاں فلاں تا اینکہ امام حسن عسکری تک پہنچے، یہ میرے امام میرے اولیا ہیں۔ میری زندگی میری موت اور روز قیامت میرا اٹھنا انہی سے وابستہ ہے اور میں فلاں فلاں فلاں سے بیزار ہوں اگر یہ کہنے والا اسی رات کو مر جائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

٤ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحجال، وبكر بن محمد، عن أبي إسحاق الشعيري

سپرد کرتا ہوں اپنے خائف نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَغَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَمْسَيْتَ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِنْدَ إِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَائِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» وَادْعُ بِمَا أَحْبَبْتَ.

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے شام ہو تو کہو خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن کے جانے وقت اور لوگ جب تیری نماز میں حاضر ہوں اور تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اس کے بعد دعا کر جو چاہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَالَ لَهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، فَقُلْ فِيَّ خَيْراً وَاعْمَلْ فِيَّ خَيْراً أَشْهَدْ لَكَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِنَّكَ لَنْ تَرَانِي بَعْدَهَا أَبَداً. قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام إِذَا أَمْسَى يَقُولُ: مَرْحَباً بِاللَّيْلِ الْجَدِيدِ وَالْكَاتِبِ الشَّهِيدِ، اكْتُبَا عَلَى اسْمِ اللَّهِ، ثُمَّ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آدمی کے لیے جو دن آتا ہے وہ کہتا ہے اے ابن آدم میں نیا دن ہوں اور تیرے اوپر گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر نیک کام اور نیک کام کر میں روز قیامت تیری گواہی دوں گا تو اس کے بعد مجھے کبھی نہ دیکھے گا حضرت علی علیہ السلام ہر شام کو کہتے خوش حال تیرے لیے نئی رات اور کاتب (فرشتہ) حاضر ہے وہ اللہ کا نام لے کر لکھتا ہے پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا تَغَيَّرَتِ الشَّمْسُ فَاذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتَ مَعَ قَوْمٍ يَشْغَلُونَكَ فَقُمْ وَادْعُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو اللہ کو یاد کرو اور اگر تمہیں روکنا چاہیں تو اٹھ کھڑے ہو اور خلوت میں دعا کرو۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سابِقٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: ثَلاثٌ تَناسَخَهَا الْأَنْبِياءُ(1) مِنْ آدَمَ عليه السلام حَتّى وَصَلْنَ إِلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَ إِذا أَصْبَحَ يَقُولُ: «اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيماناً تُباشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِيناً حَتّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لا يُصِيبُنِي إِلّا ما كَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي بِما قَسَمْتَ لِي».

وَرَواهُ بَعْضُ أَصْحابِنا وَزادَ فِيهِ: «حَتّى لا أُحِبَّ تَعْجِيلَ ما أَخَّرْتَ وَلا تَأْخِيرَ ما عَجَّلْتَ يا حَيُّ يا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلا تَكِلْنِي إِلى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ».

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین کلمات ایسے ہیں کہ میراث میں پہنچے ہیں انبیاء کو آدم سے حضرت رسول خدا تک۔ آنحضرت صبح کو فرماتے تھے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان کا تاکہ تو ملاقات کرے اس کی وجہ سے میرے دل سے اور سوال کرتا ہوں یقین کا تاکہ میں جانوں کہ جو مصیبت آتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے اور تجھ سے طلب توفیق کرتا ہوں راضی ہونے کے لئے اس چیز پر جو تو نے میری قسمت میں لکھ دی ہے

اور ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ اضافہ کیا ہے یہاں تک کہ میں جلدی نہ کروں اس امر میں جس میں تو نے تاخیر کی ہے اور نہ تاخیر کروں اس امر میں جس میں تو نے جلدی کی ہے اے حی و قیوم میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں میری حالت کی پوری پوری اصلاح کر اور توفیق دے کہ میں اپنے نفس پر آن واحد کے لئے بھی اعتماد نہ کروں اور اللہ کی رحمت ہو محمد اور آل محمد پر۔

١١ ـ وَ[رُوِيَ] عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَصْبَحْنا وَالْمُلْكُ لَهُ وَأَصْبَحْتُ عَبْدَكَ وَابْنَ عَبْدِكَ وَابْنَ أَمَتِكَ فِي قَبْضَتِكَ، اللّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ رِزْقاً مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لا أَحْتَسِبُ وَاحْفَظْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَفِظُ وَمِنْ حَيْثُ لا أَحْتَفِظُ، اللّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَلا تَجْعَلْ لِي حاجَةً إِلى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، اللّهُمَّ أَلْبِسْنِي الْعافِيَةَ وَارْزُقْنِي عَلَيْهَا الشُّكْرَ، يا واحِدُ يا أَحَدُ يا صَمَدُ يا اللهُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، يا اللهُ يا رَحْمٰنُ يا رَحِيمُ يا مالِكَ الْمُلْكِ وَرَبَّ الْأَرْبابِ وَسَيِّدَ السّاداتِ وَيا اللهُ [يا] لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ اشْفِنِي بِشِفائِكَ مِنْ كُلِّ داءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ».

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حمد ہے خدا کی اس پر کہ ہم نے صبح کی، ملک اسی کا ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں، تیری کنیز کا فرزند ہوں تیرے قبضہ قدرت میں ہوں خدایا اپنے فضل سے مجھے رزق دے جہاں

سے ملنے کا مجھے گمان ہو اور جہاں سے ملنے کا نہ ہو میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں خدایا مجھے اپنے فضل سے رزق دے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا، خدایا مجھے صحت و عافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے، اے واحد اے احد اے اللہ رحمٰن و رحیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہر درد کی شفا تو ہی ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي وَهٰذَا النَّهَارَ خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِكَ ؛ اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِهِ بِي ، اللَّهُمَّ وَلَا تُرِهِ مِنِّي جُرْأَةً عَلَىٰ مَعَاصِيكَ وَلَا رُكُوباً لِمَحَارِمِكَ ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ وَاللَّأْوَاءَ(١) وَالْبَلْوَىٰ وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَمَنْظَرَ السُّوءِ فِي نَفْسِي وَمَالِي» .

قَالَ : وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَ يُصْبِحُ : « رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله نَبِيّاً وَبِالْقُرْآنِ بَلَاغاً وَبِعَلِيٍّ إِمَاماً» ـ ثَلَاثاً ـ إِلَّا كَانَ حَقّاً عَلَى اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

قَالَ : وَ كَانَ يَقُولُ عليه السلام إِذَا أَمْسَىٰ : أَصْبَحْنَا لِلّٰهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلّٰهِ حَامِدِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ» قَالَ : وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : «أَمْسَيْنَا لِلّٰهِ شَاكِرِينَ وَأَصْبَحْنَا لِلّٰهِ حَامِدِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا أَصْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ» .

۱۲۔ امیرالمومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوندا نہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندا اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے حبس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شماتتِ اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمد کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار، تو خدائے عزیز و جبار کے لیے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہا اور جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے صبح کی درآنحالیکہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی درآنحالیکہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں، اور جب صبح ہوتی تو فرماتے ہم شام کی شکر گزاری میں اور صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی

مسلمان ہونے کی حالت میں صحیح و سالم۔

١٣ ـ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَشَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضِيقِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ أَبْلِغْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَنِّي السَّلَامَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِدِرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِكَ أَنْ تُمِيتَنِي غَرَقاً أَوْ حَرَقاً أَوْ شَرَقاً أَوْ قَوَداً أَوْ صَبْراً أَوْ مَسَمّاً أَوْ تَرَدِّياً فِي بِئْرٍ أَوْ أَكِيلَ السَّبُعِ أَوْ مَوْتَ الْفَجْأَةِ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْ مِيتَاتِ السُّوءِ وَلٰكِنْ أَمِتْنِي عَلَى فِرَاشِي فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صلى الله عليه وآله مُصِيباً لِلْحَقِّ غَيْرَ مُخْطِئٍ، أَوْ فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتَّهُمْ فِي كِتَابِكَ «كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ»، أُعِيذُ نَفْسِي وَوُلْدِي وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ـ حَتَّى يَخْتِمَ السُّورَةَ ـ وَأُعِيذُ نَفْسِي وَوُلْدِي وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ـ حَتَّى يَخْتِمَ السُّورَةَ ـ وَيَقُولُ ـ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ مَا خَلَقَ [اللهُ] وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْوَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ، وَيُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

١٣۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار صبح کو فرمایا کرتے تھے اللہ کے نام سے شروع اللہ کے ساتھ اللہ کی طرف اللہ کی راہ میں ملت رسولؐ پر ہو کر کہتا ہوں خدایا میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنے معاملہ کو تیری تفویض میں دے دیا ہے اے رب العالمین تیرے اوپر توکل ہے یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے داہنے سے میرے بائیں سے میرے اوپر سے میرے نیچے سے اور میری ہر طرف سے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے سوا کسی سے مدد و قوت درکار نہیں، تجھ سے بخشش اور عافیت کا خواستگار ہوں دنیا و آخرت کی ہر برائی اور شر میں

میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور رات اور دن میں مصیبتوں کے حملوں سے، اے مشعر الحرام کے رب، اے حرمت والے شہر کے رب، اے مقامِ حل و حرم کے رب میرا اسلام محمد و آلِ محمدؐ تک پہنچا دے، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری مستحکم زرہ میں، اور ان اسمائے حسنیٰ میں جو تو نے جمع کیے ہیں اپنے خاص بندوں میں، مجھے غرق ہو کر مرنے سے بچانا اور جل کر مرنے سے یا حلق میں کوئی چیز اٹکنے سے یا قصاص یا محبوس ہو کر مرنے سے یا زہر دیئے جانے یا کنوئیں میں گر کر مرنے یا درندے کے پھاڑ کھانے یا ناگہانی موت یا کوئی اور بری موت سے تو مجھے میرے بستر پر موت دے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں۔

اور بغیر خطا کے حق تک پہنچنے والا ہوں اور مجھے اس صف میں داخل کر جس کی تعریف تو نے اپنی کتاب میں یوں فرمائی گویا سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں۔ میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو اور اس کلام کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جو میرے رب کا ہے قل اعوذ برب الناس تا آخر سورہ اور فرماتے تھے خدا کی حمد ہے بقدر اس کی تمام مخلوق اور مثل اس چیز کے جو اس نے پیدا کیا اور اللہ کی حمد ہے بقدر اس مخلوق کے جس نے روئے زمین کو بھر دیا اور اس کی حمد ہے بقدر اس کے کلمات کی سیاہی کے اور اس کی حمد ہے بقدر وزنِ عرش اور اس کی حمد ہے اس کی رضا کے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے وہ آسمانوں اور زمینوں والوں کا پالنے والا ہے پاک ہے وہ ذات وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شقاوت سے اور دشمنوں کی شماتت سے اور پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور گراں گوشی جو حق بات کو نہ سنے اور پناہ مانگتا ہوں کسی بری صورت کے پیش آنے سے، خاندان والوں میں مال میں یا اولاد میں اور پھر حضرت دس بار محمد و آلِ محمد پر درود بھیجتے رہتے۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : ما مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ إِذا أَصْبَحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ : «اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيراً وَسُبْحانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ كَثِيراً ، لاشَرِيكَ لَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» إِلَّا ابْتَدَرَهُنَّ مَلَكٌ وَجَعَلَهُنَّ فِي جَوْفِ(٢) جَناحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ إِلَى السَّماءِ الدُّنْيا فَتَقُولُ الْمَلائِكَةُ : ما مَعَكَ ؟ فَيَقُولُ : مَعِي كَلِماتٌ قالَهُنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذا وَكَذا ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ مَنْ قالَ هٰؤُلاءِ الْكَلِماتِ وَغَفَرَ لَهُ قالَ : وَكُلَّما مَرَّ بِسَماءٍ قالَ لِأَهْلِها مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ مَنْ قالَ هٰؤُلاءِ الْكَلِماتِ وَغَفَرَ لَهُ ، حَتّى يَنْتَهِيَ بِهِنَّ إِلى حَمَلَةِ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ مَعِي كَلِماتٍ تَكَلَّمَ بِهِنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذا وَكَذا فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ هٰذَا الْعَبْدَ وَغَفَرَ لَهُ انْطَلِقْ بِهِنَّ إِلى حَفَظَةِ كُنُوزِ مَقالَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ هٰؤُلاءِ كَلِماتُ الْكُنُوزِ حَتّى تَكْتُبَهُنَّ فِي دِيوانِ الْكُنُوزِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب طلوع سے پہلے کوئی بندہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور صبح و شام کہتا ہے سبحان اللہ اور بہت زیادہ الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ کہتا ہے اور درود بھیجتا ہے محمد و آل محمد پر تو ان کلمات کو ایک فرشتہ اپنے پروں کے درمیان لے لیتا ہے اور انھیں لے کر آسمان کی طرف صعود کرتا ہے ملائکہ کہتے ہیں یہ تیرے ساتھ کیا چیز ہے وہ کہتا ہے یہ وہ کلمات ہیں جن کو ایک مومن نے کہا ہے اور وہ ایسے ایسے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے اور اس کی خطاؤں کو بخش دے، امام نے فرمایا پس جس آسمان پر جائے گا اسی طرح کہے گا اور وہ کہیں گے اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے یہاں تک کہ وہ حاملانِ عرش تک پہنچے گا اور ان سے کہے گا میرے پاس وہ کلمات ہیں جو ایک مرد مومن نے ایسے ایسے کہے ہیں وہ کہیں گے اللہ اس بندہ پر رحم کرے اور ان کے گناہ بخش دے ان کو لے جا مومنین کے اقوال کے خزانچی کے پاس کیونکہ یہ کلمات کنوز سے ہیں تاکہ وہ ان کو خزانوں کے دفتر میں لکھ لے۔

۱۵ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَصْبَحْتَ فَقُلْ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ فِي بِلَادِكَ وَعِبَادِكَ ؛ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَحِلْمِكَ وَكَرَمِكَ كَذَا وَكَذَا» .

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب صبح ہو تو کہو خدایا میں پناہ مانگتا ہوں ان سب سے جن کو تو نے پیدا کیا ہے اپنے شہروں میں اور اپنے بندوں میں اور یا اللہ میں تیرے جلال و حلم و کرم سے یہ سوال کرتا ہوں۔

۱۶ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : «سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - ثَلَاثاً - اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي اللَّيْلِ ؛ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّةِ مُلْكِكَ وَشِدَّةِ قُوَّتِكَ وَبِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِكَ» . ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جناب علی علیہ السلام صبح کو فرماتے تھے پاک ہے وہ اللہ جو مالک و قدوس ہے (تین بار) خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور صحت و عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک تیرے عذاب سے اور بدبختی کے پانے سے اور گزشتہ رات میں جو برائی ہو چکی ہو اس سے خدایا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری بادشاہت کی عزت کا واسطہ ہے تیری بے انتہا قوت سے تیری عظیم سلطنت و قدرت سے جو تجھے اپنی مخلوق پر

پڑھا حاصل ہے پھر اپنی حاجت بیان کرے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ» عِنْدَ الْمَسَاءِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. قَالَ: قُلْتُ: بِيَدِهِ الْخَيْرُ؟ قَالَ: إِنَّ بِيَدِهِ الْخَيْرَ وَلٰكِنْ قُلْ كَمَا أَقُولُ [لَكَ] عَشْرَ مَرَّاتٍ وَأَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغْرُبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لیے حمد ہے وہ جِلاتا ہے اور مارتا ہے، مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا بیدہ الخیر بھی کہوں فرمایا بے شک اس کے ہاتھ میں خیر ہے لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (دس بار) اور کہو اعوذ باللہ السمیع العلیم طلوع و غروب آفتاب کے وقت دس بار۔

١٨ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْيُسْرُ وَالْعَافِيَةُ، اللّٰهُمَّ هَيِّئْ لِي سَبِيلَهُ وَبَصِّرْنِي مَخْرَجَهُ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ قَضَيْتَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ مَقْدُرَةً بِالشَّرِّ فَخُذْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَاكْفِنِيهِ بِمَا شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ».

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے حمد ہے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر، حمد ہے صبح کو شگافتہ کرنے والے خدا پر (تین بار) خداوندا اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو خداوندا میرے لئے اس کا راستہ مہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے تاکہ فضول خرچی نہ ہو۔ خدا اگر قضا و قدر تیرا یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو تو اس کو پکڑ لے اس کے سامنے سے اس کے پیچھے سے اس کے داہنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور مجھے بچائے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

١٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ

السَّرّاج، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ فِي ذِمَّتِكَ وَجِوَارِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ دِينِي وَنَفْسِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَأَعُوذُ بِكَ يَا عَظِيمُ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ جَمِيعاً وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يُبْلِسُ بِهِ إِبْلِيسُ وَجُنُودُهُ» إِذَا قَالَ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَإِذَا أَمْسَى فَقَالَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ شَيْءٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی صبح کو کہے خدایا میں نے صبح کی ہے تیری حفاظت میں تیری قربت میں خداوندا میں نے اپنے دین اپنے نفس اپنی دنیا اپنی آخرت اپنے اہل و مال کو تیرے سپرد کر دیا ہیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے عظیم الشان ذات تیری مخلوق کے شر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں، ابلیس اور اس کے لشکر کی فریب کاری سے۔ جب یہ کلمات کہے گا تو اس روز کوئی شے نقصان نہ دے گی اور اگر شام کو کہے گا تو انشاء اللہ اس رات کوئی شے اسے نقصان نہ دے گی۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ وَالْغَدَاةَ فَقُلْ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» سَبْعَ مَرَّاتٍ. فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا جُنُونٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ. قَالَ: وَتَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ» مَرَّتَيْنِ. «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّيْلَ بِقُدْرَتِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ بِرَحْمَتِهِ وَنَحْنُ فِي عَافِيَةٍ». وَيَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآخِرَ الْحَشْرِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الصَّافَّاتِ وَسُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيّاً وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي عَمِلْتُ سُوءاً وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ».

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم مغرب یا صبح کی نماز پڑھو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سات بار جو ایسا کہے گا تو اس کو نہ جذام ہوگا نہ برص نہ جنون نہ ستر قسم کی بیماریوں میں سے کوئی اور فرمایا کہو صبح و شام کا وقت ہو۔ الحمد للہ رب الصباح الحمد للہ فالق الاصباح دو بار اور الحمد للہ الذی۔

حمد ہے اس اللہ کی جس نے اپنی قدرت سے رات کو ہٹایا اور اپنی رحمت سے دن کو نکالا اور ہم خیر و عافیت سے ہیں پھر پڑھے آیۃ الکرسی اور سورہ حشر کی آخری آیات اور سورۂ صافات کی دس آیتیں اور کہیں سبحان ربک رب العزۃ

عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ پاک ہے وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں رات کو اور دن کو اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مرنے کے بعد زمین کو پھر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے اس کی رحمت اس کے غضب سے پہلے ہے۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو قابل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے اور مجھ پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

۲۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ وَأَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ وَأُومِنُ بِوَعْدِكَ وَأُوفِي بِعَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَصْبَحْتُ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَمِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ، عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ إِنْ شَاءَ اللهُ، اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا أَحْيَيْتَنِي بِهِ وَأَمِتْنِي إِذَا أَمَتَّنِي عَلَى ذَلِكَ وَابْعَثْنِي إِذَا بَعَثْتَنِي عَلَى ذَلِكَ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضْوَانَكَ وَاتِّبَاعَ سَبِيلِكَ، إِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي، آلُ مُحَمَّدٍ أَئِمَّتِي لَيْسَ لِي أَئِمَّةٌ غَيْرُهُمْ بِهِمْ أَئْتَمُّ وَإِيَّاهُمْ أَتَوَلَّى وَبِهِمْ أَقْتَدِي، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمْ أَوْلِيَائِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْنِي أُوَالِي أَوْلِيَاءَهُمْ وَأُعَادِي أَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَآبَائِي مَعَهُمْ».

۲۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے یوں دعا کرو خدایا حمد تیرے ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں، تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی اور تیرے وعدے پر ہوں اور تیرے وعدہ پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بھر تیرے عہد کو پورا کرنے والا ہوں مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے جو وحدہٗ لا شریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں، میں فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، ملت ابراہیم اور دین محمدؐ پر ہوں انشاء اللہ اسی پر میرا جینا ہے اور اسی پر میرا مرنا ہے خدایا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا میں تیری مرضی کا خواستگار ہوں اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میرا پشت پناہ تو ہی ہے اور تیرے ہی سپرد میرا معاملہ ہے آل محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں انہی کی اقتدا کرتا ہوں خدایا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے اور مجھے صالحین میں داخل کر میرے آباء و اجداد انہی کے ساتھ ہوں۔

۲۲ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَلِّمْنِي شَيْئاً أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَ إِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ : قُلِ : «الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ الْحَمْدُلِلّٰهِ كَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُحْمَدَ ، الْحَمْدُلِلّٰهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ ، اللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَأَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ» .

۲۲- راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا ایسی بتائیے کہ صبح و شام پڑھا کروں فرمایا کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لائق ہے جس طرح وہ پسند کرے ، حمد ہے اس خدا کے لئے جو اس کا اہل ہے۔ خداوندا مجھے داخل کر ہر اس نیکی میں جس میں تو نے محمد و آل محمد کو داخل کیا ہے اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد و آل محمد کو نکالا ہے۔

٢٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ ؛ عَنْ فُرَاتِ بْنِ الْأَحْنَفِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَهْمَا تَرَكْتَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَتْرُكْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَسْتَغْفِرُكَ فِي هٰذَا الصَّبَاحِ وَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ لِأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَهْلِ لَعْنَتِكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ مِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ ، إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هٰذَا الصَّبَاحِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ بَرَكَةً عَلَىٰ أَوْلِيَائِكَ وَعِقَاباً عَلَىٰ أَعْدَائِكَ ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاكَ وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ ؛ اللّٰهُمَّ اخْتِمْ لِي بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَهُمْ وَمَثْوَاهُمْ ، اللّٰهُمَّ احْفَظْ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ الْإِيمَانِ وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزِيزاً وَ افْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً وَاجْعَلْ لَهُ وَلَنَا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَاناً وَفُلَاناً وَالْفِرَقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَىٰ رَسُولِكَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ بَعْدَ رَسُولِكَ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ وَ شِيعَتِهِمْ وَأَسْأَلُكَ الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِكَ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَىٰ مَا أَمَرْتَ بِهِ لَا أَبْتَغِي بِهِ بَدَلاً وَلَا أَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً ، اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَمَا تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ مِنْ خَيْرٍ فَضَاعِفْهُ لِي أَضْعَافاً [مُضَاعَفَةً] كَثِيرَةً وَ آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ [رَحْمَةً وَ] أَجْراً عَظِيماً ، رَبِّ مَا أَحْسَنَ

مَاابْتَلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَاأَعْطَيْتَنِي وَأَطْوَلَ مَاعَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَمَاسَتَرْتَ عَلَيَّ ، فَلَكَ الْحَمْدُ يَاإِلٰهِي كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً عَلَيْهِ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضىٰ وَكَمَا يَنْبَغِي لِوَجْهِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

۲۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امور نا پسند میں سے کوئی بات چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن ہر صبح و شام یہ کہنا نہ چھوڑو۔ یا اللہ اس صبح کو اور اس دن کو تجھ سے طلب مغفرت کرتا ہوں ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برأت ظاہر کرتا ہوں ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہ ہم جن مشرکین کی سلطنت میں ہیں اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بد قوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خداوندا اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر۔

خداوندا دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خداوندا سورج کے طلوع سے غروب آفتاب تک امن و امان کو ہمارے لئے قائم رکھ۔

خداوندا میرے والدین کو بخش دے اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انھوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا ہے اور بخش دے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خداوندا تو جانتا ہے ان کے پلٹ کر جانے کی جگہ اور مقام کو خدایا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلبہ والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسانی سے ان کو فتح دے اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مدد دیا ہوا بادشاہ دے۔

خداوندا فلاں فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنھوں نے تیرے رسولؐ کی اور رسولؐ کے بعد اولیاء امر کی مخالفت کی اور ان کے بعد جو آئمہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور جو تو نے حکم دیا ہے اس کی حفاظت کرتا ہوں میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا اور نہ اپنے ایمان کو تھوڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

خدایا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور بچائے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے فیصلہ کیا ہے اور تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ تیری ذات صاحب برکت و برتری ہے اے پاک ذات تو بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی حاصل کی ہے اسے کئی گنا بڑھا دے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجر عظیم، یارب تو کتنا اچھا ہے وہ جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا اور کتنا گراں قدر ہے وہ عطیہ جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے

اکثر گناہوں کو چھپایا ہے اے خدا تیرے لئے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جس کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لئے ہے۔

٢٤ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ: عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ: «مَاشَاءَ اللهُ كَانَ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يُصَلِّي الْفَجْرَ لَمْ يَرَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ شَيْئاً يَكْرَهُهُ.

۲۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ ما شاء اللہ کان و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

٢٥ ـ عَنْهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» دَفَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَهْوَنُهَا الرِّيحُ وَالْبَرَصُ وَالْجُنُونُ وَإِنْ كَانَ شَقِيّاً مُحِيَ مِنَ الشَّقَاءِ وَكُتِبَ فِي السُّعَدَاءِ.

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم، خدا اس سے ستر بلاؤں کو دور رکھتا ہے جن میں کم از کم استسقاء برص، جنون ہے اگر وہ مرد شقی ہوگا تو فرد اشقیاء سے اس کا نام کاٹ کر فرد سعد میں داخل کر دے گا۔

٢٦ ـ وَفِي رِوَايَةِ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَهْوَنُهُ الْجُنُونُ وَالْجُذَامُ وَالْبَرَصُ وَإِنْ كَانَ شَقِيّاً رَجَوْتُ أَنْ يُحَوِّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّعَادَةِ.

۲۶۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم ان بیماریوں میں جنون و جذام برص ہے اگر وہ شقی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکوں میں داخل کرے گا۔

٢٧ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُصْبِحُ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمْسِي لَمْ يَخَفْ شَيْطَاناً وَلَاسُلْطَاناً وَلَابَرَصاً وَلَاجُذَاماً، وَلَمْ يَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: وَأَنَا أَقُولُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

۲۷۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو اور تین بار شام کو کہو اور نہ شیطان سے ڈرو نہ سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

٢٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْغَدَاةَ وَالْمَغْرِبَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » ـ سَبْعَ مَرَّاتٍ ـ فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُنُونٌ وَلَا جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نماز پڑھنے کے وقت سات بار کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کہے گا اس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

٢٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَلَا تَبْسُطْ رِجْلَكَ وَلَا تُكَلِّمْ أَحَداً حَتَّى تَقُولَ مِائَةَ مَرَّةٍ : « بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْغَدَاةِ فَمَنْ قَالَهَا دَفَعَ اللهُ عَنْهُ مِائَةَ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَدْنَى نَوْعٍ مِنْهَا الْبَرَصُ وَالْجُذَامُ وَالشَّيْطَانُ وَالسُّلْطَانُ .

۲۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو بغیر پیر پھیلائے اور کسی سے کلام کئے سو مرتبہ کہو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو ایسا کہے گا اللہ اس سے ایک سو بلاؤں کو دور رکھے گا جن میں گھٹیا، برص و جذام اور شر شیطان و سلطان ہے۔

٣٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَنَظَرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ : « بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ؛ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ وَمِنْ شَرِّ مَا كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ أَبِي مُرَّةَ وَمَا وَلَدَ وَمِنْ شَرِّ الرَّسِيسِ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفْتُ وَمَا لَمْ أَصِفْ ؟ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ » ذَكَرَ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ ، قَالَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : « سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ـ ثَلَاثاً ـ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ

نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي الْكِتَابِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّةِ مُلْكِكَ وَشِدَّةِ قُوَّتِكَ وَبِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِكَ».

۳۰۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام کو جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، حمد ہے اس خدا کی جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور حمد ہے اس خدا کے لئے جو ہر چیز کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو بیان نہیں کر سکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق علم نہیں رکھتا وہ جانتا ہے دزدیدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جو اوپر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے اور دن میں ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور نہیں بیان کیا اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے۔

ان اسمائے الٰہی کا ذکر امان ہے درندوں سے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے، امام نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے "سبحان اللہ الملک القدوس" (تین بار) خدایا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آنے سے اور اس شقاوت کے پانے سے جس کا ذکر کتاب میں ہو چکا ہے خدایا میں تیری عزت و سلطنت اور شدید قوت اور عظیم الشان حکومت اور خلق پر تیری قدرت سے سوال کرتا ہوں

۳۱۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ تَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ۔ عَشْرَ مَرَّاتٍ ۔ وَتَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ، إِنَّ اللهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» ۔ عَشْرَ مَرَّاتٍ ۔ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ فَإِنْ نَسِيتَ قَضَيْتَ كَمَا تَقْضِي الصَّلَاةَ إِذَا نَسِيتَهَا.

۳۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے مع طلوع فجر اور وقت مغرب کے کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ، اسی کی بادشاہت ہے اسی کی حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے (دس مرتبہ) اور کہو میں سمیع و علیم خدا سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وساوس سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اور اگر بھول جاؤ تو اسی طرح ادا کرو جیسے نماز بھول جانے پر ادا کرتے ہو۔

٣٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «أَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ يَحْضُرُونِ ، إِنَّ اللهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» وَقُلْ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَفْرُوضٌ هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ مَفْرُوضٌ مَحْدُودٌ تَقُولُهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنْ فَاتَكَ شَيْءٌ فَاقْضِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

٣٢ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے مارتا اور جلاتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرض محدود ہے یہ کہو قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب دس بار۔ اگر نہ کہا ہو تو کہو رات میں یا دن میں (جب یاد آئے)

٣٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الدُّعَاءِ مَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِ إِذَا نَسِيَهُ أَنْ يَقْضِيَهُ يَقُولُ بَعْدَ الْغَدَاةِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ [كُلُّهُ] وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ وَيَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِذَا نَسِيَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً كَانَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ .

٣٣ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے۔ صبح کو دس بار کہے
لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ الخ
اور دس بار کہے اعوذ باللہ السمیع العلیم اگر بھول جائے تو اس قضا کو ادا کرے۔

٣٤ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ شَيْئاً مُوَظَّفاً غَيْرَ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَعَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ الْفَجْرِ تَقُولُ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» وَيُسَبِّحُ مَا شَاءَ تَطَوُّعاً .

٣٤ ـ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح فاطمہؑ سے بہتر وظیفہ میں کوئی تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ، لہٗ الملک ولہٗ الحمد وہو علیٰ کل شیٍ قدیر اس کے علاوہ

خوشنودیٔ خدا کے لیے جو چاہو پڑھو۔

۳۵ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَالَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ [وَيُمِيتُ وَيُحْيِي] وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ «وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَسَبَّحَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَهَلَّلَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمِدَ اللَّهَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ فِي ذٰلِكَ الصَّبَاحِ مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِذَا قَالَهَا فِي الْمَسَاءِ لَمْ يُكْتَبْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَافِلِينَ .

۳۵ ۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے۔ اور دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور ۳۵ بار الحمد للہ ۔ تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

۳۶ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً فَكَتَبَ إِلَيَّ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : «اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ رَبِّيَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً» وَإِنْ زِدْتَ عَلَى ذٰلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَا لَكَ فِي حَاجَتِكَ فَهُوَ لِكُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

۳۶ ۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ۔ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمایئے انھوں نے کہا صبح و شام کہا کرو
اللہ اللہ اللہ ربی الرحمٰن الرحیم لا اشریک بہ شیئاً
اگر اس پر کچھ زیادہ کرو تو بہتر ہے پھر اپنی حاجت بیان کرو ، ہر شے اذنِ خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے

۳۷ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَدَعْ أَنْ تَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَيْتَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي دِرْعِكَ الْحَصِينَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ» فَإِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ : هٰذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَخْزُونِ .

۳۷ ۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے مت کرو ترک اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو

اللهم اجعلنی فی درعک الحصینۃ التی تجعل فیہا من ترید
میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے یہ دعا خزانۃ الہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

۳۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِيِّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا عَنَى بِقَوْلِهِ: «وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالَغَ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَرَبِّي مَحْمُودٌ أَصْبَحْتُ لَا أُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئاً وَلَا أَدْعُو مَعَهُ إِلٰهاً وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيّاً ـ ثَلَاثاً ـ وَإِذَا أَمْسَى قَالَهَا ثَلَاثاً، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى» قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي نُوحٍ: «إِنَّهُ كَانَ عَبْداً شَكُوراً»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالَغَ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ مَا أَصْبَحَتْ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَإِنَّهَا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ وَلَكَ الشُّكْرُ كَثِيراً. كَانَ يَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثاً وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثاً، قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي يَحْيَى: «وَحَنَاناً مِنْ لَدُنَّا وَزَكَاةً» قَالَ: تَحَنُّنَ اللهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَلَغَ مِنْ تَحَنُّنِ اللهِ عَلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا قَالَ: يَا رَبِّ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَبَّيْكَ يَا يَحْيَى.

۳۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔ فرمایا وہ چند کلمات تھے توصیف الٰہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تھے فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے میں نے صبح کی درآنحالیکہ میرا رب معبود ہے میں نے صبح کی درآنحالیکہ میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں اور نہ میں اس کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (تین بار) اور جب شام ہوتی تو یہی تین بار کہتے اس پر خدا نے قرآن میں نازل کیا۔ وابراہیم الذی وفیٰ، میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارے میں فرمایا ہے انہ کان عبداً شکورا۔ فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے۔ فرمایا صبح کو کہتے تھے میں نے اس گواہی کے ساتھ صبح کی کہ دین و دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے وحدہٗ لاشریک یہ سب تیری طرف سے ہے اس پر میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ حنانا من لدنا و زکوٰۃ، فرمایا اللہ کا ان پر مہربانی تھی۔ میں نے کہا وہ کس شان سے تھی۔ فرمایا جب وہ کہتے تھے یارب تو خدا کہتا تھا لبیک اے یحییٰ۔

اُنچاسواں باب
سوتے اور جاگتے وقت کی دعا
(بابُ) ۴۹
☆(الدُّعاءِ عِندَ النَّوْمِ وَالإنْتِباهِ)☆

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إسْحاقَ ، جَميعاً عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ حينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلاثَ مَرّاتٍ : الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذي عَلا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّهِ الَّذي بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّهِ الَّذي مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّهِ الَّذي يُحْيِي الْمَوْتىٰ وَ يُميتُ الأَحْياءَ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ ۔ خَرَجَ مِنَ الذُّنوبِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إلىٰ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إذا أَوىٰ أَحَدُكُمْ إلىٰ فِراشِهِ فَلْيَقُلْ : اللّهُمَّ إنّي احْتَبَسْتُ نَفْسي عِنْدَكَ فَاحْتَبِسْها في مَحَلِّ رِضْوانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَإنْ رَدَدْتَها [إلىٰ بَدَني] فَارْدُدْها مُؤْمِنَةً عارِفَةً بِحَقِّ أَوْلِيائِكَ حَتّىٰ تَتَوَفّاها عَلىٰ ذٰلِكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم سے کوئی بستر خواب پر جائے تو کہے۔ خداوندا میں نے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹانا کہ ایمان لانے والی ہو اور تیرے اولیاء کے حق کو پہچاننے والی ہو اور اسی حالت پر اس کو موت دینا۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ واحِدٍ ، عَنْ أَبانِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلاءِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ كانَ يَقولُ عِنْدَ مَنامِهِ : آمَنْتُ بِاللهِ وَ كَفَرْتُ بِالطّاغوتِ ، اللّهُمَّ احْفَظْني في مَنامي وَفي يَقَظَتي .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور شیطان سے بیزار

ہوں یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ كَانَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيَقُولُ: «بِسْمِ اللهِ آمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقْظَتِي».

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرشِ خواب پر جاتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے راوی نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا اور پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر فرماتے تھے میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی۔ خداوندا میری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِحْتِلَامِ وَمِنْ سُوءِ الْأَحْلَامِ وَأَنْ يَلْعَبَ بِيَ الشَّيْطَانُ فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جنب ہونے سے بدخوابوں سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں فریب دے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَكَبِّرِ اللهَ أَرْبَعاً وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدْهُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحْهُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ وَتَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَعَشْراً مِنْ آخِرِهَا.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ پھر آیت الکرسی پڑھو اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھو اور پھر سورہ والصافات کی دس اول اور دس آخر کی آیات پڑھو۔

٧ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَخِيهِ أَنَّ شِهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَقَالَ: قُلْ لَهُ: إِنَّ امْرَأَةً تُفْزِعُنِي فِي

الْمَنامِ بِاللَّيْلِ ؛ فَقالَ : قُلْ لَهُ : اجْعَلْ مِسْباحاً وَ كَبِّرِ اللهَ أَرْبَعاً وَ ثَلاثِينَ تَكْبِيرَةً وَ سَبِّحِ اللهَ ثَلاثاً وَ ثَلاثِينَ تَسْبِيحَةً وَ احْمَدِ اللهَ ثَلاثاً وَ ثَلاثِينَ وَ قُلْ : لاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَلَهُ اخْتِلافُ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. - عَشْرَ مَرّاتٍ -

۷ - ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک تسبیح لو اور اس پر ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار سبحان اللہ اور پھر کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و یمیت و یحیی بیدہ الخیر ولہ اختلاف الیل والنہار وھو علی کل شیٔ قدیر دس بار۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ أَتاهُ ابْنٌ لَهُ لَيْلَةً فَقالَ لَهُ : يا أَبَهْ أُرِيدُ أَنْ أَنامَ ، فَقالَ : يا بُنَيَّ قُلْ : «أَشْهَدُ أَنْ لاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطانِ اللهِ ؛ إِنَّ اللهَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللهِ وَأَعُوذُ بِغُفْرانِ اللهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللهِ مِنْ شَرِّ السّامَّةِ وَالْهامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ بِلَيْلٍ أَوْ نَهارٍ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الصَّواعِقِ وَالْبَرَدِ ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ». قالَ مُعاوِيَةُ : فَيَقُولُ الصَّبِيُّ : الطَّيِّبِ ، عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ : الْمُبارَكِ ، قالَ : نَعَمْ يا بُنَيَّ الطَّيِّبِ الْمُبارَكِ.

۸ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے آپ کے پاس آئے اور کہا بابا جان میں سونا چاہتا ہوں فرمایا بیٹا کہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور پناہ مانگتا ہوں خدا کی عظمت و عزت و قدرت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے برگزندہ اور ضرر رساں کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا، دن میں ہو یا رات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے اور بجلیوں اور برف کے شر سے یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر راوی کہتا ہے کہ انھوں نے کہا۔ اے بابا جان کیا ذکر رسول کے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں فرمایا ہاں بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ : قالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لاتَبِيتَ لَيْلَةً حَتّىٰ تَعَوَّذَ بِأَحَدَ عَشَرَ حَرْفاً ؟ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِها ؟

قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمَالِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِدَفْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمَنْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمُلْكِ اللهِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صلّى الله عليه وآله مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ» . وَتَعَوَّذْ بِهِ كُلَّمَا شِئْتَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے، ان گیارہ کلمات سے پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے، قدرتِ خدا سے، جلال خدا سے، قوت خدا سے، جمالِ خدا سے، جلال خدا سے، دفع خدا سے، منع خدا سے، جمع خدا سے، سلطنت خدا سے، وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگ۔

۱۰ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَيْفِ بْنِ نَجِيحٍ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي الْأَيْمَنَ [لِلّٰهِ] عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً لِلّٰهِ مُسْلِماً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ» .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لئے لیٹو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے اپنا داہنا پہلو اللہ کی خوشنودی کے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھا ہے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقُلْ : «سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلٰهِ الْمُرْسَلِينَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ» وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیئے اے نبیوں کے رب، اے مرسلین کے خدا اے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لئے جو زندہ کرتا ہے مُردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔

۱۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا قُمْتَ بِاللَّيْلِ مِنْ مَنَامِكَ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي لِأَحْمَدَهُ وَ أَعْبُدَهُ» فَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الدِّيكِ فَقُلْ : «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ

غضبك، لاإله إلّا أنت وحدك . عملت سوءاً وظلمت نفسي فاغفرلي . فإنّه لايغفر الذّنوب إلّا أنت ، فإذا قمت فانظر في آفاق السّماء وقل : اللّهمّ لايواري منك ليل داج ولا سماء ذات أبراج ولاأرض ذات مهاد ولاظلمات بعضها فوق بعض ولابحر لجّيّ تدلج بين يدي المدلج من خلقك تعلم خائنة الأعين وما تخفي الصّدور ، غارت النّجوم ونامت العيون وأنت الحيّ القيّوم لاتأخذك سنة ولا نوم سبحان ربّي ربّ العالمين وإله المرسلين والحمدلله ربّ العالمين» .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے چونکو تو کہو حمد ہے اس خدا کی جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس ہی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو تو کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، اس کی رحمت اس کے غضب سے آگے ہے اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو واحد و یکتا ہے میں نے بداعمالی کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خدا وندا نہیں چھپاتی تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ برجوں والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بتہ ہیں اور نہ وہ دریاؤں کی طغیانی جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے۔ اے خدا تو آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں۔ اے حی و قیوم رات کو تجھے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ پاک ہے میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے اور حمد کا سزاوار ہے وہ خدا جو رب العالمین ہے۔

۱۳ ۔ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : كان أبوعبدالله عليه السلام إذاقام آخر اللّيل يرفع صوته حتّى يسمع أهل الدّار ويقول : «اللّهمّ أعنّي على هول المطّلع ، ووسّع عليّ ضيق المضجع وارزقني خير ماقبل الموت وارزقني خير مابعد الموت» .

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے تو اتنی بلند آواز سے جسے گھر والے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے خدایا میری مدد کرنا قبر سے نکلتے ہوئے اور میرے لئے تنگی قبر کو کشادہ کرنا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا۔

۱٤ ۔ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه رفعه قال : تقول إذا أردت النّوم : «اللّهمّ إن أمسكت نفسي فارحمها وإن أرسلتها فاحفظها» .

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدایا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کر۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذٰلِكَ خَمْسِينَ عَاماً، وَ قَالَ يَحْيَى: فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ ذٰلِكَ، وَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَرَّبْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيداً.

۱۵۔ ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہیے تو خدا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے یحییٰ نے کہا سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ نے مجھ سے فرمایا اے ابومحمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو ٹھیک پاؤ گے۔

توضیح:۔ صورت تجربہ کی یہ ہوگی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گزارے ہوں اس عمل سے پہلے تو جب یہ عمل کرے گا تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا جو بخشے ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۂ شوریٰ میں ہے جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے پہنچی ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ» فَإِذَا قَامَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَ إِلَيْهِ النُّشُورُ» وَقَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ عِنْدَ مَنَامِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: «شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ» وَآيَةَ السُّخْرَةِ وَآيَةَ السَّجْدَةِ وُكِّلَ بِهِ شَيْطَانَانِ يَحْفَظَانِهِ مِنْ مَرَدَةِ الشَّيَاطِينِ، شَاؤُوا أَوْ أَبَوْا وَمَعَهُمَا مِنَ اللهِ ثَلَاثُونَ مَلَكاً يَحْمَدُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يُسَبِّحُونَهُ وَيُهَلِّلُونَهُ وَيُكَبِّرُونَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى أَنْ يَنْتَبِهَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مِنْ نَوْمِهِ وَثَوَابُ ذٰلِكَ لَهُ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جاتے تو فرماتے خدایا تیرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں اور جب سو کر اٹھے تو کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے اور حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے

فرمایا جو کوئی تین مرتبہ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے اور سورہ آل عمران کی یہ آیت شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ہو والملائکۃ و اولو العلم قائماً بالقسط اور آیہ سخریہ (سورت اعراف) ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل والنہار یطلبہ حثیثاً والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین اور آیہ سجدہ کی پڑھے تو اس کی حفاظت کے لئے دو شیطان مقرر کئے جاتے ہیں سرکش شیاطین میں سے چاہے وہ سرکش چاہیں یا نہ چاہیں (غرض یہ ہے کہ جب دو شیطانوں کو محافظ دیکھیں گے تو بہت زیادہ غمناک ہوں گے ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اور ان دونوں کے ساتھ تیس فرشتے اس کے لئے خدا کی حمد اور تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے ہیں اور جب تک وہ مومن بیدار ہو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

١٧ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جُذَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ عِنْدَ النَّوْمِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَرَادَ شَيْئاً مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَخَذَ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ : « [بِسْمِ اللهِ] اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ ، وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِينَ ، أَقُومُ سَاعَةَ كَذَا وَكَذَا » . إِلَّا وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكاً يُنَبِّهُهُ تِلْكَ السَّاعَةَ .

۱۸۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لئے بستر چھوڑنا چاہتا ہے اس کو کہنا چاہیئے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف نہ کر اپنی تدبیر سے اور مت بھلا مجھے اپنا ذکر کرنے سے اور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے میں فلاں بیدار ہو جاؤں خدا ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے تاکہ وہ اسی گھڑی اسے جگا دے۔

پچاسواں باب

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

(بَابُ) الدُّعَاءِ إِذَا خَرَجَ الْإِنْسَانُ مِنْ مَنْزِلِهِ ٥٠

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ :

رَأَيْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَهُوَقَائِمٌ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: [إِنِّي] رَأَيْتُكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ حِينَ خَرَجْتَ فَهَلْ قُلْتَ شَيْئاً؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَاخَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ: «اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ- ثَلاثاً- بِاللهِ أَخْرُجُ وَبِاللهِ أَدْخُلُ وَعَلَى اللهِ أَتَوَكَّلُ» ثَلاثَ مَرَّاتٍ- «اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي فِي وَجْهِي هٰذَا بِخَيْرٍ وَاخْتِمْ لِي بِخَيْرٍ وَقِنِي شَرَّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» لَمْ يَزَلْ فِي ضَمَانِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَرُدَّهُ اللهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ فِيهِ.

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مِثْلَهُ.

۱- ابوحمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلتے ہوئے دروازہ پر آئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تین بار زبان سے نکالتا ہوں، اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا پر میرا توکل ہے (تین بار) پھر کہے خداوندا میرے اوپر نیکی کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر اور مجھے ہر حیوان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے۔

ایسی ہی ایک اور روایت ابوایوب سے مروی ہے۔

۲- مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَوَافَقْتُهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ آمَنْتُ بِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا قَالَ: بِسْمِ اللهِ قَالَ الْمَلَكَانِ: كُفِيتَ فَإِذَا قَالَ: آمَنْتُ بِاللهِ، قَالا: هُدِيتَ، فَإِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، قَالا: وُقِيتَ فَيَتَنَحَّى الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: كَيْفَ لَنَا بِمَنْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّ عِرْضِي لَكَ الْيَوْمَ(۱) ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنْ تَرَكْتَ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوكَ وَإِنْ رَفَضْتَهُمْ لَمْ يَرْفُضُوكَ، قُلْتُ: فَمَا أَصْنَعُ؟ قَالَ: أَعْطِهِمْ [مِنْ] عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ وَفَاقَتِكَ.

۲- ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دروازہ سے نکلنے لگے تو میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا۔ اسی پر توکل ہے اے ابو حمزہ جب کوئی گھر سے نکلتا ہے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتا ہے بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب

پورا ہوا اور جب وہ کہتا ہے میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی اور جب وہ کہتا ہے توکلت علی اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پر ہم کیسے قابو پائیں جو ہدایت یافتہ ہو جس کی مہم پوری ہوگئی ہو اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ کہے خداوندا آج میری یہ غرض تجھ سے ہے اے ابوحمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑو گے تو لوگ تم کو نہ چھوڑیں گے اگر تم ان کو ترک کرو گے تو وہ نہ کریں گے یعنی تمہارے مخالفین در پئے آزار رہیں گے اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام ہی کئے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا اپنی اس دنیوی آبرو کو ان بدبختوں کی نذر کرو اور فقر وفاقہ میں بسر کرو (اللہ قیامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا)۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ شَفَتاهُ تَتَحَرَّ كانِ فَقُلْتُ لَهُ، فَقالَ: أَفَطَنْتَ لِذٰلِكَ ياثُمالِيُّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِداكَ، قالَ: إِنِّي وَاللهِ تَكَلَّمْتُ بِكَلامٍ ماتَكَلَّمَ بِهِ أَحَدٌ قَطُّ إِلاّ كَفاهُ ماأَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْياهُ وَ آخِرَتِهِ، قالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْني بِهِ قالَ: نَعَمْ مَنْ قالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ: «بِسْمِ اللهِ حَسْبِيَ اللهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ اُمُورِي كُلِّها وَأَعُوذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيا وَعَذابِ الْآخِرَةِ» كَفاهُ اللهُ ماأَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْياهُ وَآخِرَتِهِ.

٣۔ ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذن دخول چاہا۔ حضرت تشریف لائے درآنحالیکہ آپ کے دونوں ہونٹ ہلتے تھے۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ثمالی تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے میں نے کہا۔ ہاں، میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ اے ابوحمزہ واللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے مگر یہ کہ اللہ نے اس کی ہر مراد پوری کی جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایئے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیئے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی میرے لئے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے یا اللہ میں تجھ سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہوگی بر لائے گا۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: مَنْ قالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بابِ دارِهِ: «أَعُوذُ بِما عاذَتْ بِهِ مَلائِكَةُ اللهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي إِذا غابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ الشَّياطِينِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِأَوْلِياءِ اللهِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ السِّباعِ وَالْهَوامِّ وَمِنْ شَرِّ رُكُوبِ الْمَحارِمِ كُلِّها، أُجِيرُ

نَفْسِي بِاللهِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ » غَفَرَ اللهُ لَهُ وَتَابَ عَلَيْهِ وَ كَفَاهُ الْهَمَّ وَحَجَزَهُ عَنِ السُّوءِ وَعَصَمَهُ مِنَ الشَّرِّ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اسے چاہیئے کہ کہے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیاطین کے شر سے اور ان لوگوں کے شر سے جو اولیائے خدا کے دشمن ہیں اور جن و انس کے شر سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجا لانے سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو ہر اس شر سے جسے اللہ بخش دے اور توبہ قبول کرے اور وہ یہ کہ وہ میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے اور مجھے شر سے بچائے رکھے۔

۵ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا خَرَجْتُ لَهُ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَهُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ أَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَ اسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ صلى الله عليه وآله » .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ پر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے۔ خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس سے نکلنے میں میرے لئے بہتر ہو اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو، یا اللہ اپنے فضل کو مجھ پر زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی توفیق دے اور مجھے رغبت دے ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے دین پر موت دے اور اپنے رسولؐ کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

۶ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : كَانَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا خَرَجَ يَقُولُ : « اللَّهُمَّ بِكَ خَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هٰذَا وَارْزُقْنِي فَوْزَهُ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَطَهُورَهُ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَ شَرَّ مَا فِيهِ ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِي فِي خُرُوجِي وَانْفَعْنِي بِهِ » قَالَ : وَإِذَا دَخَلَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ ذٰلِكَ .

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے یا اللہ تیری مدد سے میں نکلا ہوں۔ میں نے تیری

فرمانبرداری قبول کی ہے تجھ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے تجھ پر توکل کیا ہے خداوندا آج کے دن مجھے برکت دے اور کامیابی فتح ونصرت، پاکیزگی اور ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ، بسم اللہ، یا اللہ، واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں میں میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے اور فرمایا جب گھر میں داخل ہو تو بھی یہی کہے۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ لَا بِحَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّتِي بَلْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُتَعَرِّضاً لِرِزْقِكَ فَأْتِنِي بِهِ فِي عَافِيَةٍ».

٧۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں اللہ کی مدد اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اے خدا تیری مدد اور قوت سے رزق کی جستجو میں عافیت کے ساتھ مجھے عطا کر۔

٨- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَزَلْ فِي حِفْظِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلَاءَتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ.

٨۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلتے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا گھر واپس آنے تک۔

٩- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَبَّاحٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِذَا أَرَدْتَ السَّفَرَ فَقِفْ عَلَى بَابِ دَارِكَ وَاقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ثُمَّ قُلِ «اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَا مَعِي وَسَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مَا مَعِي وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِي بَلَاغاً حَسَناً» ثُمَّ قَالَ: أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْفَظُ وَلَا يُحْفَظُ مَا مَعَهُ وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَا مَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَا مَعَهُ.

٩۔امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو تو اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہرو اور سورہ الحمد للہ اپنے سامنے اور داہنے اور بائیں پڑھو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور پھر کہو خداوندا مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں اور ہدایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ

ہیں۔ بہترین ہدایت۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں محفوظ رہتا ہے اور جو اس کے آس پاس ہو محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو سلامت نہیں رہتا اور پہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

١٠ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کہے میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اس پر توکل کیا ہے اور سوائے اللہ کے کسی سے مدد اور قوت درکار نہیں۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَبَّاحٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: يَا صَبَّاحُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا أَرَادَ سَفَراً قَامَ عَلَى بَابِ دَارِهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ الَّذِي يَتَوَجَّهُ لَهُ فَقَرَأَ الْحَمْدَ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَا مَعِي وَسَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مَا مَعِي وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِي بَلَاغَكَ الْحَسَنَ الْجَمِيلَ» لَحَفِظَهُ اللَّهُ وَحَفِظَ مَا مَعَهُ وَسَلَّمَهُ وَسَلَّمَ مَا مَعَهُ وَبَلَّغَهُ وَبَلَّغَ مَا مَعَهُ، أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْفَظُ وَلَا يُحْفَظُ مَا مَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَا مَعَهُ وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَا مَعَهُ.

۱۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صباح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف، داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھے پھر آیۃ الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے اور پہنچا دے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہیں تو اللہ اس کی اور جو اس کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کرے گا اور صحیح سالم پہنچا دے گا۔ پھر فرمایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ خود تو بچ گیا ہو اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا اور وہ اپنی جگہ پر صحیح سالم پہنچا ہو اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہ پہنچا ہو۔

١٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ فَقُلْ: «بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ

ماشاء الله لاحول ولاقوة إلا بالله، فتلقاه الشياطين فتنصرف وتضرب الملائكة وجوهها وتقول: ما سبيلكم عليه وقد سمى الله وآمن به وتوكل عليه وقال: ماشاء الله لاحول ولاقوة إلا بالله.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو سفر میں ہو یا حضر میں۔ تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے مل کر اسے لوٹانا چاہتے ہیں ملائکہ ان کے منہ پر مار کر کہتے ہیں تم کو اس پر قابو نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور کہا ہے ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اکیاونواں باب

نماز سے پہلے کی دُعار

(باب) ۵۱

☆(الدُّعاءِ قَبْلَ الصَّلاةِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ كَانَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِذَا قَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَفْتِحَ الصَّلاةَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ صَلاتِي وَأَتَقَرَّبُ بِهِمْ إِلَيْكَ[2] فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ: مَنَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَاخْتِمْ لِي بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوَلايَتِهِمْ، فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ وَاخْتِمْ لِي بِهَا، فَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ثُمَّ تُصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفْتَ قُلْتَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ عَافِيَةٍ وَبَلاءٍ وَاجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ مَثْوًى وَمُنْقَلَبٍ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِي مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو یہ کہے گا وہ روز قیامت محمد و آل محمد کے ساتھ ہوگا جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں میں ان کو مقدم کرتا ہوں اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا

اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پر قادر ہے پھر نماز پڑھ۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہے یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمد و آل محمدؐ کے ساتھ رکھ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں یا اللہ میری زندگی اور میری موت آل محمد کی سی زندگی اور موت ہو اور قیامت کے دن تمام مقامات پر میرا اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ میں اور وہ جدا نہ ہوں اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: تَقُولُ قَبْلَ دُخُولِكَ فِي الصَّلَاةِ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أُقَدِّمُ مُحَمَّداً نَبِيَّكَ ﷺ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَتِي وَأَتَوَجَّهُ بِهِ [إِلَيْكَ] فِي طَلِبَتِي فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي بِهِمْ مُتَقَبَّلَةً وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُوراً وَدُعَائِي بِهِمْ مُسْتَجَاباً يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ» .

٢۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمدؐ کو جانتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر، میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے اور ارحم الراحمین، میری دعا قبول کر۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَبْلَ التَّكْبِيرِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِي مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُقَنِّطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ فَإِنَّهُ لَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا سَمِعْتُ بِهٰذَا مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكَ فَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللهِ الْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اللهِ وَالْقُنُوطَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَالْأَمْنَ مِنْ مَكْرِ اللهِ.

٣۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رُخ کئے فرما رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گھاٹا پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلہ لینے سے بے خوف نہیں ہوتا یہ سن کر میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، فرمایا سنو سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونا ہے اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

باونواں باب

دعا بعد نماز

(بابٌ) ۵۲

☆(الدُّعاءِ فی أدْبارِ الصَّلَواتِ)☆

١- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَرْقِيِّ: عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِاللهِ الْقُمِّيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الزَّوَالِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْغَنِيُّ عَنِّي وَبِيَ الْفَاقَةُ إِلَيْكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَيْكَ أَقَلْتَنِي عَثْرَتِي وَسَتَرْتَ عَلَيَّ ذُنُوبِي فَاقْضِ لِيَ الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِقَبِيحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّي، بَلْ عَفْوُكَ وَجُودُكَ يَسَعُنِي. قَالَ: ثُمَّ يَخِرُّ سَاجِداً وَيَقُولُ: «يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَيَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرُّ يَا رَحِيمُ، أَنْتَ أَبَرُّ بِي مِنْ أَبِي وَأُمِّي وَمِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ اقْلِبْنِي بِقَضَاءِ حَاجَتِي مُجَاباً دُعَائِي مَرْحُوماً صَوْتِي قَدْ كَشَفْتَ أَنْوَاعَ الْبَلَايَا عَنِّي».

١- فرمایا حضرت صادق آل محمدؑ نے امیرالمومنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے یا اللہ میں تیرا تقرب چاہتا ہوں تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے اور تیری طرف حاجت مند ہوں تو نے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے پس آج میری حاجت برلا اور جو برائی مجھ میں دیکھے اس میں عذاب نہ کر اپنے عفو کرم سے معاف کر۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا اے زگاہداری کرنے پرہیزگاروں کی اے گناہ بخشنے والے، اے نیکی کرنے والے، اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے اور تمام مخلوق سے زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما، میری دعا قبول فرما اور میری آواز پر رحم فرما اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ

إِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : « الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ » أُعْطِيَ خَيْراً كَثِيراً .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب تین بار کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : يَقُولُ بَعْدَ الْعِشَائَيْنِ : « اللَّهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَقَادِيرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَقَادِيرُ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ وَمَقَادِيرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ وَمَقَادِيرُ الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَفِي جَسَدِي وَأَهْلِي وَوُلْدِيَ ، اللَّهُمَّ ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ ، وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِي إِلَى خَيْرٍ دَائِمٍ وَنَعِيمٍ لَا يَزُولُ » .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغربین کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں اور دنیا و آخرت موت و حیات، آفتاب و مہتاب اور نصرت و رسوائی اور فقیری اور مالداری سب کی مقداروں کو جانتا ہے بلحاظ جسم میرے خاندان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے معاملات میں برکت نازل فرما، دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بازگشت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو زائل نہ ہو۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ بِيَدِهِ الْيُمْنَى : « يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ » ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ وَيَدُهُ الْيُسْرَى مَرْفُوعَةٌ وَبَطْنُهَا إِلَى مَا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « أَجِرْنِي مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ » [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيَجْعَلُ بَطْنَهَا مِمَّا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ » وَيَقْلِبُ يَدَيْهِ وَيَجْعَلُ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ « أَجِرْنِي مِنَ الْعَذَابِ [الْأَلِيمِ] » ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ « صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ » غُفِرَ لَهُ وَرُضِيَ عَنْهُ وَوُصِلَ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ ، وَقَالَ : إِذَا فَرَغْتَ مِنْ تَشَهُّدِكَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَقُلْ : « اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً عَزْماً جَزْماً لَا تُغَادِرُ ذَنْباً وَلَا أَرْتَكِبُ بَعْدَهَا مُحَرَّماً أَبَداً وَعَافِنِي مُعَافَاةً لَا بَلْوَى بَعْدَهُ أَبَداً وَاهْدِنِي هُدًى لَا أَضِلُّ بَعْدَهُ أَبَداً وَانْفَعْنِي يَا رَبِّ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَاجْعَلْهُ لِي وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي كَفَافاً وَرَضِّنِي بِهِ يَا رَبَّاهُ وَتُبْ عَلَيَّ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ

يَا رَحِيمُ ، ارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّعِيرِ وَابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَاهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَبْلِغْ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَاماً وَاهْدِنِي بِهُدَاكَ وَأَغْنِنِي بِغِنَاكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُخْلَصِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آمِينَ» قَالَ: مَنْ قَالَ هٰذَا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ حَيّاً مَرْزُوقاً نَاعِماً مَسْرُوراً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے۔ اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچالے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کی ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ داڑھی پر سے جلئے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کے کہے اے عزیز! اے کریم! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے کہے۔ یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) اور درود بھیجے محمد و آل محمدؐ پر اور ملائکہ اور روح بھی درود بھیجیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہوگا اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی سوائے سنگدل جن و انس کے، پھر فرمایا جب تشہد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی عافیت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب! نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدر ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ، اے رحمٰن اے رحمٰن، اے رحمٰن، اے رحیم، اے رحیم، اے رحیم، دوزخ کی بھڑکتی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھا دے اور امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کر اور شیطان رجیم کے فریب سے بچا لے اور محمدؐ کو میرا درود و سلام پہنچا دے اور صحیح راستہ پر قائم رکھ اور میرا دل غنی کر دے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے اور درود ہو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر آمین، امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے گا خدا اس کے مرنے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹا دے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ «اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ . اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ؛ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى نَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَى» . وَتَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ : «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ» تُعِيدُ ذٰلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ : «[اَللّٰهُمَّ] أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ تَقْضِيَ لَنَا حَوَائِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ» .

۵ - اور بعض اصحاب امامؑ نے روایت کی ہے۔

یا اللہ تیرے لئے دائمی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا کچھ نہیں اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کے قائل کی جزاء صرف تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے استدعا ہے اور تو ہی مددگار ہے یا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے اور تو اس کا اہل ہے حمد اپنے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کا شکریہ ہیں حمد کی انتہا یہ ہے کہ میرا رب پسند کرے اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کہے بغیر کلام کئے ۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (یہاں مراد قرآن) یعنی جس کی حد و حساب نہیں، اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن چار بار، خداوندا میں ایک عبد ذلیل کی طرح تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت کے ساتھ پورا کر۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَعَلَّمَنِيهِ وَقَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَلْتَمِسْ حَاجَةً إِلَّا تَيَسَّرَتْ لَهُ وَكَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ : «بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۞ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۞ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۞ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۞ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ ، حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوبِينَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ حَسْبِيَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي مُنْذُ قَطُّ حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» . وَقَالَ : إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَقُلْ : «رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ

نَبِيّاً وَبِالْإِسْلامِ دِيناً وَبِالْقُرْآنِ كِتاباً وَبِفُلانٍ وَفُلانٍ أَئِمَّةً اللّهُمَّ وَلِيُّكَ فُلانٌ فَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَاجْعَلْهُ الْقائِمَ بِأَمْرِكَ وَالْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَأَرِهِ ما يُحِبُّ وَما تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَفِي أَهْلِهِ وَمالِهِ وَفِي شِيعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ وَأَرِهِمْ مِنْهُ ما يَحْذَرُونَ وَأَرِهِ فِيهِمْ ما يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ وَاشْفِ صُدُورَنا وَصُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ» قالَ: وَكانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله يَقُولُ إِذا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ: «اللّهُمَّ اغْفِرْ لِي ما قَدَّمْتُ وَما أَخَّرْتُ وَما أَسْرَرْتُ وَما أَعْلَنْتُ وَإِسْرافِي عَلى نَفْسِي وَما أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّهُمَّ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لا إِلهَ إِلاّ أَنْتَ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ ما عَلِمْتَ الْحَياةَ خَيْراً لِي فَأَحْيِنِي، وَتَوَفَّنِي إِذا عَلِمْتَ الْوَفاةَ خَيْراً لِي اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنى وَأَسْأَلُكَ نَعِيماً لا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لا يَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضا بِالْقَضاءِ وَبَرَكَةَ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَيْشِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ الْمَنْظَرِ إِلى وَجْهِكَ وَشَوْقاً إِلى رُؤْيَتِكَ وَلِقائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرّاءَ مُضِرَّةٍ وَلا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللّهُمَّ زَيِّنّا بِزِينَةِ الْإِيمانِ وَاجْعَلْنا هُداةً مَهْدِيِّينَ اللّهُمَّ اهْدِنا فِيمَنْ هَدَيْتَ، اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشادِ وَالثَّباتَ فِي الْأَمْرِ وَالرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عافِيَتِكَ وَأَداءَ حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يا رَبِّ قَلْباً سَلِيماً وَلِساناً صادِقاً وَأَسْتَغْفِرُكَ لِما تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ ما تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ما تَعْلَمُ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلا نَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاّمُ الْغُيُوبِ» .

۶۔ محمد بن الفرج نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا اور زبانی بھی تعلیم دی فرمایا جو کوئی بعد نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور ہر ضرورت بر آئے گی۔

اللہ کے نام سے آغاز اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود، میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بری تدبیروں سے اللہ نے اسے بچا لیا۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (نجاست شرک سے) میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی دعا قبول کی اور اسے نجات دی۔ رنج و غم سے اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی بچاتے ہیں اللہ مشکلات میں ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا اچھا وکیل ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے ایسی حالت میں ہو گئے کہ کوئی مصیبت ان تک نہ پہنچی۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہیں ہے مدد اور قوت مگر علی و عظیم خدا سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے برا سمجھیں خدا میرے لئے کافی ہے مخلوق سے۔ میرے لئے خالق کافی ہے نہ کہ اس کے بندے اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ رزق پانے والی مخلوق۔ ہمیشہ کے لئے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اسی کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم

کا مالک ہے۔

فرمایا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمدؐ کے نبی قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا ولی فلاں ہے تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر اور اس کو دکھا دے جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے اس کی اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کے لحاظ سے، اور اس کے شیعہ امان میں رہیں اور دشمنوں کی طرف سے اطمینان دے اور ان دشمنوں کو ایسی راہ دکھا کہ وہ نقصان پہنچانے سے پرہیز کریں اور ایسا کر کہ اس سے ان کو خوشی ہو اور مومنین کے سینے میں خوشی رہے۔

حضرت رسولِ خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے، ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے بھی ہے اور سب سے آخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنے علم غیب اور اپنی قدرت سے تمام خلق کا معبود ہے جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لیے بہتر موت ہو وہ موت مجھے دے یا اللہ میری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور غصہ ہو یا رضامندی ہر حالت میں کلمۂ حق میری زبان پر جاری رہے اور فقیری ہو یا تونگری میانہ روی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک جو منقطع نہ ہو اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو اور موت کے بعد خوشگوار عیش اور تیرے دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق، بغیر کسی ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے، خداوندا زیورِ ایمان سے ہمیں سجا دے اور اپنی بارگاہ سے ہدایت یافتہ ہادی بنا۔

خداوندا ہماری ہدایت کر ان لوگوں کی سی جن کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوالی نیک ارادہ کا ہوں اور تیرے حکم و ہدایت پر ثبات و قرار کی اور تجھ سے دعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کے ادا کرنے کی، اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے اور جو جانتا ہے (میری لغزشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : جَاءَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يُوسُفَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَقَالَ لَهُ :

يَا يُوسُفُ قُلْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ : «اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فَرَجاً وَمَخْرَجاً وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لاَ أَحْتَسِبُ» .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل امین قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوندا میرے لئے اس زندان سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہر اس مقام سے جو میرے گمان میں ہے اور نہیں ہے۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حُفِظَ فِي نَفْسِهِ وَدَارِهِ وَمَالِهِ وَوُلْدِهِ : أُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَ أَهْلِي وَدَارِي وَ كُلَّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ، وَأُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَ كُلَّمَا هُوَ مِنِّي بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - إِلَى آخِرِهَا - وَ بِرَبِّ النَّاسِ - إِلَى آخِرِهَا - وَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ - إِلَى آخِرِهَا - .

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد حفظ و امان میں رہے گی میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد و احد و صمد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے اور میں اپنے نفس مال و اولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورہ تک پڑھے اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ : «يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ أَحَدٌ غَيْرُهُ» - ثَلَاثاً - ثُمَّ سَأَلَ أُعْطِيَ مَا سَأَلَ .

۹۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جس نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا اے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا۔ تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ پورا ہو گا۔

١٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَأَمِرَّ يَدَكَ عَلَى جَبْهَتِكَ وَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ [وَالْغَمَّ] وَالْحَزَنَ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۰۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے رحمٰن و رحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر۔ (تین بار)

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُنْتُ كَثِيراً مَا أَشْتَكِي عَيْنِي فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً لِدُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَبَلَاغاً لِوَجَعِ عَيْنَيْكَ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ، قَالَ : تَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ الْمَغْرِبِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَالسَّعَةَ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرَ لَكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي» .

۱۱۔فرمایا صادق آل محمدؐ نے جبکہ راوی نے اپنی آنکھوں کی تکلیف بیان کی۔ کہ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهُ : هِلْقَامُ بْنُ أَبِي هِلْقَامٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِّمْنِي دُعَاءً جَامِعاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَوْجِزْ ، فَقَالَ : قُلْ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ إِلَىٰ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ : «سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

قَالَ هِلْقَامٌ : لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَسْوَءِ أَهْلِ بَيْتِي حَالاً فَمَا عَلِمْتُ حَتَّىٰ أَتَانِي مِيرَاثٌ مِنْ قِبَلِ رَجُلٍ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَرَابَةً وَإِنِّي الْيَوْمَ لَمِنْ أَيْسَرِ أَهْلِ بَيْتِي وَمَا ذٰلِكَ إِلَّا بِمَا عَلَّمَنِي مَوْلَايَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عليه السلام .

۱۲۔روایت کی ابوجعفر شامی نے کہ ایک مرد شامی ہلقام نامی نے بیان کیا کہ میں امام موسیٰ کاظم کے پاس آیا

اور عرض کی میں آپؑ پر فدا ہوں کہ کوئی ایسی جامع دعا فرمائیے جس سے دنیا میں آخرت میں بھلا اور اجر بھی ملے فرمایا نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک کہو۔

سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ و اسالہ من فضلہ، بلقام نے بیان کیا کہ میں بہت ہی زبوں حال اور تنگدست تھا مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا قرابتدار بھی نہ جانتا تھا اب میں اپنے خاندان میں ایک مالدار آدمی ہوں یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھے میرے مولا عبد صالحؑ سے ملی۔

ترپنواں باب

دعائے رزق

(بَابُ الدُّعَاءِ لِلرِّزْقِ) ۵۳

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً لِلرِّزْقِ، فَعَلَّمَنِي دُعَاءً مَا رَأَيْتُ أَجْلَبَ مِنْهُ لِلرِّزْقِ قَالَ: قُلْ: «اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالاً طَيِّباً بَلَاغاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صَبّاً صَبّاً، هَنِيئاً مَرِيئاً، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلْقِكَ إِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ: «وَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ» فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ عَطِيَّتِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ يَدِكَ الْمَلْأَى أَسْأَلُ».

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کے لئے مجھے کوئی دعا بتایئے۔ حضرتؑ نے بتائی کہ میں حصولِ رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہو یا اللہ اپنے فضل سے حلال و پاک روزی میں وسعت دے اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوشگواری کے ساتھ عطا فرما۔ بغیر کسی جھگڑے یا کسی کے احسان کے بس جو کچھ کشائش ہو تیرے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مانگتا ہوں تیرے فضل و تیری عطا سے اور تیرے ہی بھرپور ہاتھ سے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَقَدِ اسْتَبْطَأْتُ الرِّزْقَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِي: قُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكَفَّلْتَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ دَابَّةٍ، يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَفْضَلَ مُرْتَجًى افْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا».

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں اپنے رزق کو کاہل اور سست رفتار پا رہا ہوں یہ

سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا کہو یا اللہ تو ہر زمین پر چلنے والے کے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ہے اور جن سے امید کی جاتی ہے ان سب سے افضل، میری یہ حاجت برلا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: أَبْطَأَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنَّا؟ فَقَالَ: السُّقْمُ وَالْفَقْرُ، فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً يَذْهَبُ اللهُ عَنْكَ بِالسُّقْمِ وَالْفَقْرِ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: قُلْ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ [صَاحِبَةً وَلَا] وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً» قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَذْهَبَ اللهُ عَنِّي السُّقْمَ وَالْفَقْرَ.

٣۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ تھی انھوں نے کہا بیماری و ناداری، فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ نہ مرض رہے نہ تنگدستی، اس نے کہا ضرور بتلایئے فرمایا۔ کہو نہیں ہے مدد و قوت مگر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور مرنے والی نہیں، حمد ہے اس اللہ کے لئے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو سب سے بڑا جانو، چند روز نہ گزرے تھے کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: ادْعُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: «يَا خَيْرَ الْمَسْؤُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ».

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے اثنائے نماز فریضہ میں بحالت سجدہ کہو۔ اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام الْحَاجَةَ وَسَأَلْتُهُ

أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فَعَلَّمَنِي دُعَاءً مَا احْتَجْتُ مُنْذُ دَعَوْتُ بِهِ، قَالَ: قُلْ فِي [دُبُرِ] صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: «يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَسْؤُولٍ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مُرْتَجَى ارْزُقْنِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَبِّبْ لِي رِزْقاً مِنْ قِبَلِكَ؛ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے صادق آل محمد سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔ حضرت نے تعلیم کی جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا۔ فرمایا کہو بحالت سجدہ نماز شب میں۔ اے پکارے ہوؤں میں سب سے بہتر، اے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے، امیدوں کی سب سے بہتر جگہ مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے اور اپنی طرف سے میرے لئے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شئے پر قادر ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ذُو عِيَالٍ وَعَلَيَّ دَيْنٌ وَقَدِ اشْتَدَّتْ حَالِي فَعَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ لِيَرْزُقَنِي مَا أَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا عَبْدَ اللهِ تَوَضَّأْ وَأَسْبِغْ وُضُوءَكَ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ قُلْ: «يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ [يَا دَائِمُ] أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صلى الله عليه وآله، يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَسْأَلُكَ نَفْحَةً كَرِيمَةً مِنْ نَفَحَاتِكَ وَفَتْحاً يَسِيراً وَرِزْقاً وَاسِعاً أَلُمُّ بِهِ شَعْثِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي».

۶۔ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میری حالت بہت تباہ ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندۂ خدا پورا وضو کر (مع مستحبات) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بجا لا کر کہو۔ اے صاحب مجد و بزرگی، اے ذات واحد، اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے جو نبی رحمت ہیں اے محمدؐ! اے رسول اللہ میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپؐ کا بھی رب ہے میرا بھی رب ہے اور ہر شئے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر۔ میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور بآسانی کشادگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کو جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذَا الدُّعَاءَ: يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ، يَا رَاحِمَ

اَلْمَسَاكِينِ ، يَاوَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ ، يَاذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَ عَافِنِي وَاكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي » .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی ۔ اے غریبوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں کے سردار ، اے مومنوں کے ولی ، اے زبردست قوت والے محمد و آلِ محمد پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور عافیت عطا کر اور میری مہم پورا کر۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ» فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَأَلْتَ قُوتَ النَّبِيِّينَ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقاً [حَلَالاً] وَاسِعاً طَيِّباً مِنْ رِزْقِكَ» .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا ۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزق حلال کا حضرت نے فرمایا ۔ اے شخص تو نے قوت انبیاء کا سوال کیا پس یوں کہو خداوندا میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ ادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِيَ الْحَلَالَ فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا الْحَلَالُ ؟ قُلْتُ : الَّذِي عِنْدَنَا الْكَسْبُ الطَّيِّبُ ، فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : الْحَلَالُ هُوَ قُوتُ الْمُصْطَفَيْنَ ثُمَّ قَالَ : قُلْ : «أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ» .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزق حلال دے فرمایا تو جانتا ہے کہ رزق حلال کیا ہے میں نے کہا جو پاک کمائی ہو۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے ۔ روزی حلال برگزیدان خدا کی ہے (یعنی قوت لایموت) پھر امام نے فرمایا تم یوں سوال کرو، کشادہ رزق دے۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمُرِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي» .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے اور میری عمر دراز کر اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن سے تو اپنے دین میں مدد لیتا ہے اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لا یعنی وہ مطیع ہو اور میں نافرمان بردار۔

۱۱ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام دُعَاءٌ فِي الرِّزْقِ : «يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ عَلَيْكَ عَظِيمٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِي مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّكَ وَ أَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِزْقِكَ»

۱۱۔ فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لیے یوں دعا کرو، یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ میں اس کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمد وآل محمد پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے اس امر کی جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تو نے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

۱۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : إِنَّا قَدِ اسْتَبْطَأْنَا الرِّزْقَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ : قُلِ : «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكَفَّلْتَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ دَابَّةٍ فَيَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَىٰ وَيَا أَفْضَلَ مُرْتَجىً افْعَلْ بِي كَذَا وَ كَذَا»

۱۲۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رفتار ہے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا ضامن ہے اے وہ ذات جو ہر فریادرس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

۱۳ ۔ أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الْمَعِيشَةِ مَعِيشَةً أَتَقَوَّىٰ بِهَا عَلَىٰ جَمِيعِ حَوَائِجِي وَأَتَوَصَّلُ بِهَا فِي الْحَيَاةِ إِلَىٰ آخِرَتِي مِنْ غَيْرِ أَنْ تُتْرِفَنِي فِيهَا فَأَطْغَىٰ أَوْ تَقْتِرَ بِهَا عَلَيَّ فَأَشْقَىٰ ، أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَيْبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَابِغَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ لَا تَشْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ بِإِكْثَارٍ مِنْهَا تُلْهِينِي بَهْجَتُهُ وَتَفْتِنِّي زَهَرَاتُ زَهْوَتِهِ ، وَلَا بِإِقْلَالٍ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِعَمَلِي كَدُّهُ وَ يَمْلَأُ صَدْرِي هَمُّهُ ، أَعْطِنِي مِنْ ذٰلِكَ يَا إِلٰهِي غِنًى عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبَلَاغاً أَنَالُ بِهِ رِضْوَانَكَ وَأَعُوذُ بِكَ يَا إِلٰهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ، لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْناً وَلَا فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْناً ، أَخْرِجْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيّاً عَنِّي مَقْبُولاً فِيهَا عَمَلِي إِلَىٰ دَارِ الْحَيَوَانِ وَمَسَاكِنِ الْأَخْيَارِ وَأَبْدِلْنِي بِالدُّنْيَا الْفَانِيَةِ نَعِيمَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَزْلِهَا وَزِلْزَالِهَا وَسَطَوَاتِ شَيَاطِينِهَا وَسَلَاطِينِهَا وَنَكَالِهَا وَمِنْ بَغْيِ مَنْ بَغَىٰ عَلَيَّ فِيهَا ، اللّٰهُمَّ مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَمَنْ أَرَادَنِي فَأَرِدْهُ وَفُلَّ عَنِّي حَدَّ مَنْ نَصَبَ لِي حَدَّهُ وَ أَطْفِ عَنِّي

نارمَنْ شَبَّ لِي وَقُودَهُ وَاكْفِنِي مَكْرَ الْمَكَرَةِ وَافْقَأْ عَنِّي عُيُونَ الْكَفَرَةِ وَاكْفِنِي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ الْحَسَدَةِ وَاعْصِمْنِي مِنْ ذَلِكَ بِالسَّكِينَةِ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَاخْبَأْنِي فِي سِتْرِكَ الْوَاقِي وَأَصْلِحْ لِي حَالِي وَصَدِّقْ قَوْلِي بِفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَمَالِي »۔

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کروں اور اپنی زندگی میں اس سے نجات آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے کہ میں سرکشی کرنے لگوں نہ اتنا کم کہ میں بدبخت قرار پاؤں، میرے لئے رزق حلال میں کشادگی عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے ایسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو اور اتنی زیادتی نہ ہو کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے اور نہ اتنا کم کہ اس کی فکر عمل کو کوتاہ کر دے اور میرا سینہ غم سے بھر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے اور مجھے ایسی ہدایت کر کہ تیری مرضی کا خواستگار بن جاؤں۔ خدایا میں دنیا و مافیہا کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور نہ اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال در آنحالیکہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور مساکن اخیار میں مجھے جگہ ملے اور دنیائے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختی دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے وبال سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے اور جو مجھ سے جنگ کرے اس کو سزا دے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے اور جو مجھے آتش غضب کا ایندھن بنانا چاہے اس کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے پھیر دے اور جو رنج و غم میں مجھے پھنسانا چاہتا ہو اس سے بچائے، حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور اطمینان کے ساتھ مجھ کو بچائے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوط زرہ مجھے پہنا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں ڈھانپ دے میرے حال کی اصلاح کر قول و فعل میں صداقت دے اور برکت دے اہل و مال میں۔

چوّنواں باب

ادائے قرض کی دعا

(بَابُ) ۵۴

☆(الدُّعَاءِ لِلدَّيْنِ)☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ

ابْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ وَلِيدِبْنِ صَبِيحٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام دَيْنًا لِي عَلَىٰ أُنَاسٍ ، فَقَالَ : قُلْ : « اللَّهُمَّ لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ تَيَسَّرْ عَلَىٰ غُرَمَائِي بِهَا الْقَضَاءَ، وَتَيَسَّرْ لِي بِهَا الْاقْتِضَاءَ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ » .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے۔ فرمایا یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے انعامات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لیے قرض ادا کرنا اور میرے لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ الْغَالِبُ عَلَيَّ الدَّيْنُ وَوَسْوَسَةُ الصَّدْرِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : قُلْ : « تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا » . قَالَ : فَصَبَرَ الرَّجُلُ مَا شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَهَتَفَ بِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : أَدْمَنْتُ مَا قُلْتَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَضَى اللهُ دَيْنِي وَأَذْهَبَ وَسْوَسَةَ صَدْرِي .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا یا نبی اللہ میرے اوپر قرض ہے اور امر قضا و قدر کے متعلق سینہ میں وسوسہ ہے فرمایا یوں دعا کرو۔

توکلت علی الحیّ الخ ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

جب تک اللہ نے چاہا اس نے صبر کیا ایک دن وہ رسولِ خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر فرمایا کہو کیا ہوا۔

اس نے کہا میں نے دعا کا ورد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا وسوسہ بھی مٹا دیا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ لَقِيتُ شِدَّةً مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَأَنَا رَجُلٌ مَدِينٌ مُعِيلٌ مُحْوِجٌ فَقَالَ لَهُ : كَرِّرْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ : « تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا » . فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَهُ فَقَالَ : أَذْهَبَ اللهُ عَنِّي وَسْوَسَةَ صَدْرِي وَقَضَىٰ عَنِّي دَيْنِي وَوَسَّعَ عَلَيَّ رِزْقِي .

۳- ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا میرے دل میں وساوس شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں میں مقروض ہوں عیال دار ہوں صاحب احتیاج ہوں۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر

ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا اللہ نے میرے وسوسے بھی دور کر دیئے اور قرض ادا کرا کر رزق میں وسعت دے دی۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام كَانَ كَتَبَهُ لِي فِي قِرْطَاسٍ : «اللَّهُمَّ ارْدُدْ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ مَظَالِمَهُمُ الَّتِي قِبَلِي ، صَغِيرَهَا وَ كَبِيرَهَا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَمَا لَمْ تَبْلُغْهُ قُوَّتِي وَلَمْ تَسَعْهُ ذَاتُ يَدِي وَلَمْ يَقْوَ عَلَيْهِ بَدَنِي وَيَقِينِي وَنَفْسِي فَأَدِّهِ عَنِّي مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تُخْلِفْ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْئاً تَقْضِيهِ مِنْ حَسَنَاتِي ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الدِّينَ كَمَا شُرِعَ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَمَا وُصِفَ وَ أَنَّ الْكِتَابَ كَمَا أُنْزِلَ وَ أَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حُدِّثَ وَأَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ذَكَرَ اللهُ مُحَمَّداً وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِخَيْرٍ وَحَيَّا مُحَمَّداً وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِالسَّلَامِ».

۴- راوی کہتا ہے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر یہ دعا مجھے لکھ کر بھیجی ، یا اللہ عافیت اور سہولت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام مظالم مجھ سے ہٹا لے جو امر میری قوت سے باہر ہے اور جہاں میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کمی کو پورا کر اور اے ارحم الراحمین میری حسنات میں کمی نہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء کا تھا اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی اور اللہ سراسر حق ہے اور خدا نے محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کیا اور ان پر یہ دیا سلام کا۔

پچپنواں باب

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

(بَابُ) ۵۵

☆(الدُّعَاءِ لِلْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ

عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا لَكَ إِذَا أَتَى بِكَ أَمْرٌ تَخَافُهُ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ إِلَى بَعْضِ زَوَايَا بَيْتِكَ - يَعْنِي الْقِبْلَةَ - فَتُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقُولَ: «يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَيَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ» - سَبْعِينَ مَرَّةً - كُلَّمَا دَعَوْتَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ [مَرَّةً] سَأَلْتَ حَاجَةً.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا امر باعثِ خوف ہو کہ تم گھر کے ایک گوشہ یعنی قبلہ کی طرف بھی توجہ نہ کر سکو تو دو رکعت نماز پڑھ کر کہو۔

اے سب سے زیادہ دیکھنے والے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے جلد حساب کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ستر بار۔ جب ان کلمات کا ورد کرو تو ایک بار جو حاجت ہو بیان کرو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ بَلَاءٌ أَوْ لَأْوَاءُ(۱) فَلْيَقُلْ: «اللهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ».

۲۔ اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی غم رنج یا اضطراب لاحق ہو تو یہ کلمات کہو۔
اللہ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ میں نے اس ذات پر توکل کیا ہے تو حیٌ لایموت ہے

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا نَزَلَتْ بِرَجُلٍ نَازِلَةٌ أَوْ شَدِيدَةٌ، أَوْ كَرَبَهُ أَمْرٌ فَلْيَكْشِفْ عَنْ رُكْبَتَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ وَلْيُلْصِقْهُمَا بِالْأَرْضِ وَلْيُلْزِقْ جُؤْجُؤَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ لْيَدْعُ بِحَاجَتِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کسی پر کوئی بلا نازل ہو یا کوئی سختی آئے یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے دونوں زانو اور کلائیوں پر سے کپڑا ہٹائے اور زمین سے لگائے اور اپنا سینہ زمین سے لگا دے اور پھر سجدہ میں خدا سے دعا کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ الدَّهَّانِ، عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا طَرَحَ إِخْوَةُ يُوسُفَ يُوسُفَ فِي الْجُبِّ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا غُلَامُ مَا تَصْنَعُ هٰهُنَا؟ فَقَالَ: إِنَّ إِخْوَتِي أَلْقَوْنِي فِي الْجُبِّ، قَالَ: فَتُحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ أَخْرَجَنِي، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ لَكَ: ادْعُنِي بِهٰذَا

الدُّعَاءِ حَتَّى أُخْرِجَكَ مِنَ الْجُبِّ فَقَالَ لَهُ: وَمَا الدُّعَاءُ؟ فَقَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ لِي مِمَّا أَنَا فِيهِ فَرَجاً وَمَخْرَجاً» قَالَ: ثُمَّ كَانَ مِنْ قِصَّتِهِ مَا ذَكَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور فرمایا اے لڑکے کیا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا اس سے نکلنا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو، میں تمہیں کنوئیں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا یا اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سزاوار حمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت و جلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کشادگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر، امام نے فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الَّذِي دَعَا بِهِ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَلَىٰ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَ الْمُعَلَّىٰ بْنَ خُنَيْسٍ وَأَخَذَ مَالَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِكَ الَّذِي لَا يُطْفَىٰ وَبِعَزَائِمِكَ الَّتِي لَا تُخْفَىٰ وَبِعِزِّكَ الَّذِي لَا يَنْقَضِي وَبِنِعْمَتِكَ الَّتِي لَا تُحْصَىٰ وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي كَفَفْتَ بِهِ فِرْعَوْنَ عَنْ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

جب داؤد بن علی نے معلی ابن خنیس کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بد دعا کی، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نور سے جو بجھنے والا نہیں اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰؑ کو فرعون پر غالب کیا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي الْهَمِّ قَالَ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَتَقُولُ: «يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَرِّجْ هَمِّي وَاكْشِفْ غَمِّي يَا اللهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ اعْصِمْنِي وَطَهِّرْنِي وَاذْهَبْ بِبَلِيَّتِي» وَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

ي وَعَافِنِي فِي عُمْرِي كُلِّهِ وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَأَعْفِرْ خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِي وَاعْصِمْنِي
مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَعِيفٌ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّءِ مَا عِنْدِي بِحُسْنِ مَا
نِي بِنَفْسِي وَلَا تَفْجَعْنِي حَمِيماً وَهَبْ لِي يَا إِلٰهِي لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ ، تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي
لَيْتَنِي وَتَرُدُّ بِهَا عَلَيَّ مَا هُوَ أَحْسَنُ عَادَاتِكَ عِنْدِي ، فَقَدْ ضَعُفَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي
طْلِقَكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكُّلِي عَلَيْكَ وَقُدْرَتُكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي
تَلِيَنِي ، إِلٰهِي ذِكْرُ عَوَائِدِكَ يُونِسُنِي وَالرَّجَاءُ لِإِنْعَامِكَ
ي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَفْزَعِي وَمَلْجَئِي وَالْحَافِظُ لِي
رِزْقِي وَفِي قَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي
جِيلُ خَلَاصِي مِمَّا أَنَا فِيهِ جَمِيعِهِ وَالْعَافِيَةُ لِي فَإِنِّي لَا أَجِدُ
لَا عَلَيْكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنِّي
ائِي وَضَعْفَ رُكْنِي وَامْنُنْ بِذٰلِكَ عَلَيَّ وَعَلَى كُلِّ دَاعٍ
وَآلِهِ .

زرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل
حم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بازگشت کو آسان بنا اور میرے
عمر ایں عطا فرما اور میری حجت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش
اک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں ، میرے
و اندوہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف
لایں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر
لوگوں کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے
درت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر خدا
ام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا
رب ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا
یہ مہربان ہے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور جس حالت
ردار میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے
نے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

الدعا

کہو اسے
رکرلے اللہ
وں سے پاک

بي عبدالله
احدٍ مِنْ

ماواتِ
اللہ :
اللّٰهمّ
ل أيضاً
حولهم

کسی ہم کو
ہرلا۔
سوا کوئی
یر اور
بی دے

۶- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ نہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچائے گناہوں سے پاک کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَماعَةَ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِذا خِفْتَ أَمْراً فَقُلِ : «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لايَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَاكْفِنِي كَذا وَكَذا» .

وَفي حَديثٍ آخَرَ قالَ : تَقُولُ : «يا كافِياً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلايَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّماواتِ وَالأَرْضِ ، اكْفِنِي ما أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» وَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلىٰ سُلْطانٍ يَهابُهُ فَلْيَقُلْ : «بِاللهِ أَسْتَفْتِحُ وَبِاللهِ أَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَتَوَجَّهُ ، اللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُزُونَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو ما تَشاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتابِ» وَتَقُولُ أَيْضاً «حَسْبِيَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْتَنِعُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْتَنِعُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ ما خَلَقَ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلّا بِاللهِ»

۷- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی مشکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درود ہو محمد و آل محمد پر اور ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطہ سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچا رہوں گا اللہ کی مدد اور قوت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبح کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مددگار اللہ سے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحابِنا ، رَفَعُوهُ ، إِلىٰ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ مِنْ دُعاءِ أَبي عليه السلام فِي الأَمْرِ يَحْدُثُ : «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُنْقَلَبِي وَاهْدِ[ي]

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ نہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچائے گناہوں سے پاک کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خِفْتَ أَمْراً فَقُلِ : «اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَا يَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَاكْفِنِي كَذَا وَكَذَا» .

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : تَقُولُ : «يَا كَافِياً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلَى سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ : «بِاللهِ أَسْتَفْتِحُ وَبِاللهِ أَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَتَوَجَّهُ ، اللَّهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُزُونَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ» وَتَقُولُ أَيْضاً «حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْتَنِعُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْتَنِعُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی مشکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت برلا۔
اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درود ہو محمد و آل محمد پر اور ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطہ سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچا رہوں گا اللہ کی مدد اور قوت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبح کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مدد مگر اللہ سے۔

۸ ـ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، رَفَعُوهُ ، إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ أَبِي عليه السلام فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُنْقَلَبِي وَاهْدِ [.]

قَلْبِي وَآمِنْ خَوْفِي وَعَافِنِي فِي عُمْرِي كُلِّهِ وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاغْفِرْ خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِي وَاعْصِمْنِي فِي دِينِي وَسَهِّلْ مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَعِيفٌ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئِ مَا عِنْدِي بِحُسْنِ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَفْجَعْنِي بِنَفْسِي وَلَا تَفْجَعْ لِي حَمِيماً وَهَبْ لِي يَا إِلٰهِي لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ ، تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي جَمِيعَ مَا بِهِ ابْتَلَيْتَنِي وَتَرُدُّ بِهَا عَلَيَّ مَا هُوَ أَحْسَنُ عَادَاتِكَ عِنْدِي ، فَقَدْ ضَعُفَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي وَانْقَطَعَ مِنْ خَلْقِكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكُّلِي عَلَيْكَ وَقُدْرَتُكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي وَتُعَافِيَنِي كَقُدْرَتِكَ عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي وَتَبْتَلِيَنِي ، إِلٰهِي ذِكْرُ عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ لِإِنْعَامِكَ يُقَوِّينِي وَلَمْ أَخْلُ مِنْ نِعَمِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَفْزَعِي وَمَلْجَئِي وَالْحَافِظُ لِي وَالذَّابُّ عَنِّي وَالرَّحِيمُ بِي وَالْمُتَكَفِّلُ بِرِزْقِي وَفِي قَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ فِيمَا قَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ تَعْجِيلُ خَلَاصِي مِمَّا أَنَا فِيهِ جَمِيعِهِ وَالْعَافِيَةُ لِي فَإِنِّي لَا أَجِدُ لِدَفْعِ ذٰلِكَ أَحَداً غَيْرَكَ وَلَا أَعْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنِّي بِكَ وَرَجَائِي لَكَ وَارْحَمْ تَضَرُّعِي وَاسْتِكَانَتِي وَضَعْفَ رُكْنِي وَامْنُنْ بِذٰلِكَ عَلَيَّ وَعَلَى كُلِّ دَاعٍ دَعَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بازگشت کو آسان بنا اور میرے قلب کو ہدایت کر اور میرے خوف کو دور کر اور مجھے پوری عمر ایمن عطا فرما اور میری حجت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش دے اور میرے چہرے کو نورانی بنا اور دینی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں، میرے مطلب کو آسان کر میرے گناہوں کو درگزر کر میرے نفس کو اندوہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف نہ ہو یا اللہ مجھے اپنے انعامات میں سے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر میری قوت کمزور ہو گئی ہے میری تدبیر سست پڑ گئی ہے تیری مخلوق کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے میری امید وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر عذاب کرے تو یا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مونس ہے اور تیرے انعام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا۔ تو میرا رب ہے میرا سردار ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا محافظ ہے اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر مہربان ہے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور جس حالت میں بھی میں ہوں وہ تیری قضا و قدر کے تحت ہے پس اے میرے سردار میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے مجھے خلاصی دے اور مجھے عافیت میں رکھ میری مصیبت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

اعتماد نہیں۔ پس اے ذوالجلال میرے ساتھ وہی کر جو میرا حسن ظن ہے اور میری امید تجھ سے وابستہ ہے اور یا اللہ رحم کر میری گریہ وزاری، ذلت اور کمزوری پر اور میرے اوپر احسان کر اور ہر دعا کرنے والے پر اے ارحم الراحمین اور درود ہو محمد و آل محمد پر۔

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ قَالَ: قَالَ: إِذَا أَحْزَنَكَ أَمْرٌ فَقُلْ فِي آخِرِ سُجُودِكَ: «يَا جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ، يَا جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ـ تُكَرِّرُ ذٰلِكَ ـ اكْفِيَانِي مَا أَنَا فِيهِ فَإِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَاحْفَظَانِي بِإِذْنِ اللهِ فَإِنَّكُمَا حَافِظَانِ».

۹۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اصحاب امام میں سے کسی نے کہ جب کوئی معاملہ رنجیدہ نہ کرے تو آخر سجدہ میں کہو اے جبرئیل اے محمد (کئی بار) تم دونوں میری موجودہ حالت میں مدد کرو، تم دونوں کی مدد میرے لئے کافی ہے تم دونوں میری مدد کرو، تم دونوں میری حفاظت کرو۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں حفاظت کرنے والے ہو۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ: «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ، فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ».

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب میں یہ کلمات کہوں کہ اگر تمام جن وانس میرے خلاف جمع ہوں تو مجھے پروا نہ ہو بسم اللہ وباللہ من اللہ والی اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملت رسول اللہ یا اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرا فرمانبردار بنایا اور تیری ذات کی طرف میں نے توجہ کی اور میری فریاد تجھی سے ہے اور میں نے اپنے معاملہ کو تیرے سپرد کر دیا یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے میرے پیچھے میرے داہنے میرے بائیں اور اپنی مدد اور قوت سے میرے دشمنوں کو مجھ سے دور رکھ اور تیرے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں مل سکتی۔

یہی حدیث ابن ابی عمیر نے بھی بیان کی ہے۔

۱۱ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

قَالَ لِي رَجُلٌ: أَيَّ شَيْءٍ قُلْتَ حِينَ دَخَلْتَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ[1] بِالرَّبَذَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاكْفِنِي بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَأَنَّى شِئْتَ».

۱۱۔ پوچھا ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا جب آپ ربذہ میں ابوجعفر منصور خلیفہ عباسی کے پاس گئے تھے فرمایا دعا یہ تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کرسکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُيَسِّرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَقَامَ أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلًى لَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ: إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَأَسَرَّ شَيْئاً فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ، لَا يُدْرَى مَا هُوَ ثُمَّ أَظْهَرَ: «يَا مَنْ يَكْفِي خَلْقَهُ كُلَّهُمْ وَلَا يَكْفِيهِ أَحَدٌ اكْفِنِي شَرَّ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ» قَالَ: فَصَارَ أَبُو جَعْفَرٍ لَا يُبْصِرُ مَوْلَاهُ وَصَارَ مَوْلَاهُ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ عَنَّيْتُكَ فِي هَذَا الْحَرِّ فَانْصَرِفْ فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِمَوْلَاهُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا أَبْصَرْتُهُ وَلَقَدْ جَاءَ شَيْءٌ فَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: وَاللَّهِ لَئِنْ حَدَّثْتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَحَداً لَأَقْتُلَنَّكَ.

۱۲۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے تو اس نے پہلے سے اپنے ایک غلام کو پس پشت کھڑا کر دیا اور کہہ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا۔ جب حضرت آئے تو دل ہی دل میں کچھ پڑھا جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی۔ بعد میں ظاہر فرمایا۔ وہ دعا یہ تھی اے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔ مجھے منصور کے شر سے بچالے۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو۔ منصور نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے اس گرمی میں فضول آپ کو تکلیف دی آپ واپس جائیے۔ حضرت کے چلے جانے کے بعد منصور نے غلام سے کہا تو میرا حکم کیوں نہ بجالایا اس نے کہا واللہ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے ایسی حائل ہوئی کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا۔

۱۳ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ، إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ إِذَا كَرَبَنَا أَمْرٌ وَتَخَوَّفْنَا مِنَ السُّلْطَانِ أَمْراً لَا قِبَلَ لَنَا بِهِ نَدْعُو بِهِ. قُلْتُ: بَلَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ

يَا كَائِناً قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَاقِي بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا .

۱۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میں تجھے ایسی دعا سکھا دوں جس سے تو خدا سے مانگا کرے ہم اہلبیت کو جب کوئی تکلیف دہ امر درپیش ہوتا ہے اور بادشاہ یا جابر سے خوف ہوتا ہے تو ہم انہی کلمات سے دعا کرتے ہیں میں نے کہا ضرور تعلیم فرمایئے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا یوں کہا کرو۔ اے وہ ذات جو ہر شے سے پہلے ہے۔ اے وہ ذات جو ہر شے کو پیدا کرنے والی ہے اور اے وہ ذات جو ہر شے کے بعد باقی رہنے والی ہے درود بھیج محمد وآل محمد پر اور میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْعَلَوِيُّ إِلَيَّ يَسْأَلُنِي أَنْ أَكْتُبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي دُعَاءٍ يُعَلِّمُهُ يَرْجُو بِهِ الْفَرَجَ فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَمَّا مَا سَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ مِنْ تَعْلِيمِهِ دُعَاءً يَرْجُو بِهِ الْفَرَجَ فَقُلْ لَهُ : يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكْفِيَنِي مَا أَنَا فِيهِ مِنْ غَمٍّ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ، فَأَعْلَمْتُهُ ذَلِكَ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْحَبْسِ .

۱۴۔ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسی دعا معلوم کروں جو باعث کشود کار ہو۔ امام علیہ السلام نے مجھے وہی دعا لکھ کر بھیجی جس کے لیے محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا تھا۔ تحریر فرمایا اس سے کہو یہ دعا پڑھا کرے۔ اے وہ ذات جو کفایت کرتی ہے ہر شے کے بدلے اور اس کے بدلے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی جو مشکل اس وقت مجھے درپیش ہے اسے دور کر میں امید کرتا ہوں کہ اس غم کو تو ہی دور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے یہ دعا اس کو بتا دی۔ چند ہی روز بعد وہ قید سے رہا ہو گیا۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ مَنْ أَصَابَهُ مِنْكُمْ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَتْ بِهِ نَازِلَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِهِنَّ : يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوَى وَيَا سَامِعَ كُلِّ نَجْوَى وَشَاهِدَ كُلِّ مَلَإٍ وَعَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَيَا دَافِعَ مَا يَشَاءُ مِنْ بَلِيَّةٍ ، وَيَا خَلِيلَ إِبْرَاهِيمَ وَيَا نَجِيَّ مُوسَى وَيَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَدْعُوكَ دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ الْغَرِيبِ الْمُضْطَرِّ الَّذِي لَا يَجِدُ لِكَشْفِ مَا هُوَ فِيهِ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ، فَإِنَّهُ لَا يَدْعُو بِهِ أَحَدٌ إِلَّا كَشَفَ اللهُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ اللهُ .

۱۵۔ ابوحمزہ نے بیان کیا میں نے حضرت علی بن الحسین کو کہتے سنا اپنے فرزند سے بیٹا جب کسی مصیبت کا سامنا ہو اور کوئی بلا نازل ہو تو پورا وضو کرو اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہو۔ اے وہ ذات جس سے ہر شکایت کی جاتی ہے اے وہ ذات جو ہر کسی کی بات سنتا ہے اے وہ ذات جو ہر گروہ کے پاس موجود ہے اور ہر حقیقت کا جاننے والا ہے اور ہر بلا کا دفع کرنے والا ہے اے ابراہیم کے خلیل اے موسیٰ کو نجات دینے والے اے محمد کو برگزیدہ کرنے والے میں تجھ سے اس شخص کی طرح دعا کرتا ہوں جو فاقہ کی سختی میں مبتلا ہو اور جس کی تدبیر گم گزری ہو اور جس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو دعا کرتا ہوں اس پردیسی کی طرح جو مصیبتوں میں غرق ہو اور مضطر ہو اور جس بلا میں ہو اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پاتا ہو اے ارحم الراحمین وہ اللہ کے سوا کسی کو غم دور کرنے والا نہیں پایا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَخِي سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَدْخُلُنِي الْغَمُّ فَقَالَ : أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ : اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ، فَإِذَا خِفْتَ وَسْوَسَةً أَوْ حَدِيثَ نَفْسٍ فَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ ، عَدْلٌ فِي حُكْمُكَ ، مَاضٍ فِي قَضَاؤُكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ نُورَ بَصَرِي وَرَبِيعَ قَلْبِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي ، اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں غمگین رہتا ہوں۔ فرمایا زیادہ تر یہ دعا پڑھا کرو۔ اللہ اللہ میرا رب ہے اس کا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا جب کوئی وسوسہ دل میں آئے یا خود فکر باطل میں پڑ جاؤ تو یہ کہو۔

یا اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے لئے مبنی بر عدل ہے تیرا حکم میرے بارے میں جاری ہونے والا ہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسم کے جس کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے یا کسی کو اپنی مخلوق میں تعلیم دی ہے یا تو نے مختص کیا ہے اس کو اپنے علم غیب سے یہ کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور یہ کہ قرآن کو میری آنکھوں کا نور قرار دے اور میرے رنج کا دور کرنے والا اور میرے غم کا دفع کرنے والا ہے اے اللہ اے اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا۔

١٧ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ دُعَاءُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ : يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ

وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَيَا كَاشِفَ غَمِّي اكْشِفْ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي فَإِنَّكَ تَعْلَمُ حَالِي وَحَالَ أَصْحَابِي وَاكْفِنِي هَوْلَ عَدُوِّي.

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خندق کی جنگ میں حضرت کی یہ دعا تھی اے بے چینوں کی فریاد سننے والے اے رنج و غم کرب و اضطراب کو دور کرنے والے تو میرا اور میرے اصحاب کا حال خوب جانتا ہے دشمن کی طاقت کو توڑ کر میری مدد کر۔

١٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: خَرَجَ بِجَارِيَةٍ لَنَا خَنَازِيرُ فِي عُنُقِهَا فَأَتَانِي آتٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ قُلْ لَهَا: فَلْتَقُلْ «يَا رَؤُوفُ يَا رَحِيمُ يَا رَبِّ يَا سَيِّدِي» تُكَرِّرُهُ. قَالَ: فَقَالَتْهُ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا. قَالَ: وَقَالَ: هَذَا الدُّعَاءُ الَّذِي دَعَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

۱۸۔ امام رضا علیہ السلام کے پاس ایک (ہماری) کنیز کو لائے جس کی گردن میں خنازیر (ایک بیماری) تھی حضرت نے [illegible] [illegible] حضرت نے فرمایا یہ وہ دعا ہے جو جعفر بن سلیمان کو تعلیم کی گئی تھی [illegible]۔

١٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً وَأَنَا خَلْفَهُ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَاسْمِكَ الْعَظِيمِ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِي لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا» قَالَ: وَكَتَبَ إِلَيَّ رُقْعَةً بِخَطِّهِ: قُلْ: «يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ وَبَطَنَ فَخَبَرَ، يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ، وَيَا مَنْ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا» ثُمَّ قُلْ: «يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ارْحَمْنِي بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ارْحَمْنِي». وَكَتَبَ إِلَيَّ فِي رُقْعَةٍ أُخْرَى يَأْمُرُنِي أَنْ أَقُولَ: اللَّهُمَّ ادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي يَوْمِي هَذَا وَشَهْرِي هَذَا وَعَامِي هَذَا بَرَكَاتِكَ فِيهَا وَمَا يَنْزِلُ فِيهَا مِنْ عُقُوبَةٍ أَوْ مَكْرُوهٍ أَوْ بَلَاءٍ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَعَنْ وُلْدِي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ شَرِّ كِتَابٍ قَدْ سَبَقَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَداً.

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جبکہ میں حضرت کے پیچھے چل رہا تھا دعا تعلیم کرنے کی خواہش کی

کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں۔ تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی کہ میری فلاں فلاں حاجت برلا اور پھر حضرت نے اپنے دستِ مبارک سے ایک رقعہ میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خبردار، اے وہ ذات جو مالک رقادر ہے جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے درود بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کر۔ پھر کہو اے وہ معبود نہیں بحق لا الٰہ الا اللہ مجھ پر رحم کر اور ایک دوسرے رقعہ میں لکھا کہ میں کہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس مہینے میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں زوالِ نعمت اور عافیت کے بدل جانے سے اور یکایک مصیبت کے نزول سے اور اس تحریر کی پریشانی سے جو سابق میں لکھی جا چکی ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو (روزِ قیامت) پکڑنے والا ہے اور تُو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمار رکھا گیا ہے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ: «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، فَاكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي» تَقُولُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَنْتَ سَاجِدٌ.

۲۰۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حیّ و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑ، سجدہ میں سو بار کہے۔

٢١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَنَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُورَةَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِذَا كَانَ لَكَ يَا سَمَاعَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَقُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ فَإِنَّ لَهُمَا عِنْدَكَ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ وَقَدْراً مِنَ الْقَدْرِ، فَبِحَقِّ ذٰلِكَ الشَّأْنِ وَبِحَقِّ ذٰلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا» فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ مُمْتَحَنٌ إِلَّا وَهُوَ يَحْتَاجُ إِلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

۲۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعہ جب خدا سے کوئی حاجت برآری چاہیے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اور اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور ایسا ایسا کر بے شک روزِ قیامت کوئی

مقرب فرشتہ اور کوئی رسول اور کوئی ایسا مومن جس کا امتحان قدرت نے کیا ہو ایسا نہ ہوگا جو ان کی طرف محتاج نہ ہو۔

۲۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَالْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ وَظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ قَالَ : لَمَّا بَعَثَ أَبُو الدَّوَانِيقِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام رَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : « اللَّهُمَّ إِنَّكَ حَفِظْتَ الْغُلَامَيْنِ بِصَلَاحِ أَبَوَيْهِمَا فَاحْفَظْنِي بِصَلَاحِ آبَائِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْرَأُ بِكَ فِي نَحْرِهِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ » ثُمَّ قَالَ لِلْجَمَّالِ : سِرْ ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلَهُ الرَّبِيعُ بِبَابِ أَبِي الدَّوَانِيقِ قَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا أَشَدَّ بَاطِنَهُ عَلَيْكَ ، لَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللَّهِ لَا تَرَكْتُ لَهُمْ نَخْلًا إِلَّا عَقَرْتُهُ ، وَلَا مَالًا إِلَّا نَهَبْتُهُ ، وَلَا ذُرِّيَّةً إِلَّا سَبَيْتُهَا ، قَالَ : فَهَمَسَ بِشَيْءٍ خَفِيٍّ وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ ، فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَ وَقَعَدَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتْرُكَ لَكَ نَخْلًا إِلَّا عَقَرْتُهُ ، وَلَا مَالًا إِلَّا أَخَذْتُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَلَى أَيُّوبَ فَصَبَرَ ، وَأَعْطَى دَاوُدَ فَشَكَرَ ، وَقَدَّرَ يُوسُفَ فَغَفَرَ ، وَأَنْتَ مِنْ ذَلِكَ النَّسْلِ وَلَا يَأْتِي ذَلِكَ النَّسْلُ إِلَّا بِمَا يُشْبِهُهُ ، فَقَالَ : صَدَقْتَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ لَمْ يَنَلْ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ دَماً إِلَّا سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ ، فَغَضِبَ لِذَلِكَ وَاسْتَشَاطَ ، فَقَالَ : عَلَى رِسْلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا الْمُلْكَ كَانَ فِي آلِ أَبِي سُفْيَانَ ، فَلَمَّا قَتَلَ يَزِيدُ حُسَيْناً سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ ، فَوَرِثَهُ آلُ مَرْوَانَ ، فَلَمَّا قَتَلَ هِشَامٌ زَيْداً سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ ، فَوَرِثَهُ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، فَلَمَّا قَتَلَ مَرْوَانُ إِبْرَاهِيمَ سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ فَأَعْطَاكُمُوهُ ، فَقَالَ : صَدَقْتَ ، هَاتِ ارْفَعْ حَوَائِجَكَ ، فَقَالَ : الْإِذْنُ ، فَقَالَ : هُوَ فِي يَدِكَ مَتَى شِئْتَ ، فَخَرَجَ فَقَالَ لَهُ الرَّبِيعُ : قَدْ أَمَرَ لَكَ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ، قَالَ : إِذَنْ تُغْضِبَهُ ، فَخُذْهَا ثُمَّ تَصَدَّقْ بِهَا .

۲۲۔ راوی کہتا ہے جب منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بغداد بلایا تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا خدایا تو نے دونوں یتیم لڑکوں کے خزانوں کی حفاظت کی خضر علیہ السلام نے گری دیوار کے نیچے جو یتیم بچوں کا خزانہ تھا دیوار کو سیدھا کر کے بچا لیا تھا ان کے ماں باپ کے نیکوکار ہونے کی وجہ سے میری بھی حفاظت کر میرے آباء و اجداد محمد و علی و حسن و حسین و علی بن الحسین اور محمد بن علی کی نیکی کی وجہ سے، یا اللہ میں اس کے شر کو دفع کرتا ہوں اس کے سینہ پر ضرب لگا کر اور اس سے اللہ پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے پھر اونٹ کے ساربان سے کہا چل جب بغداد پہنچے تو ربیع نے منصور کے دروازہ پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے کہا اس کے دل میں آپ کی طرف سے کینہ ہے میں نے اسے کہتے ہوئے سنا ہے واللہ میں ان کے کسی جوان کو بے قتل کیے نہ چھوڑوں گا اور نہ ان کے مال کو بے لوٹے اور نہ ان کی

ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قتل کئے مال کو بے لوٹے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سُن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصہ کو دھیما کر کے سُن۔ یہ ملک اولاد ابوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی۔ حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا لے لیجئے ورنہ وہ برا مانے گا انھیں لے کر تصدیق کر دیجئے۔

٢٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

چھپّنواں باب

دعائے امراض

(بَابُ) ۵۶

☆(الدُّعَاءِ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَالْعِلَّةِ «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَاماً فَقُلْتَ: «قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا» فَيَامَنْ لَايَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاكْشِفْ ضُرِّي وَحَوِّلْهُ إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلٰهاً آخَرَ لَاإِلٰهَ غَيْرُكَ».

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقتِ مرض کہو یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اپنے علما کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانے سمجھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کرسکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر قادر ہے اور بدلنے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کرسکتا۔ درود بھیج محمد وآلِ محمدؐ پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رُخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

٢ ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِبْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَبْنِ زَرْبِي قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَضاً شَدِيداً فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْبَلَغَنِي عِلَّتُكَ فَاشْتَرِصَاعاً مِنْ بُرٍّ ثُمَّ اسْتَلْقِ عَلَى قَفَاكَ[٢] وَانْثُرْهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا انْتَثَرَ وَقُلِ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَاسَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَابِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي» ثُمَّ اسْتَوِ جَالِساً وَاجْمَعِ الْبُرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاقْسِمْهُ مُدّاً مُدّاً لِكُلِّ مِسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ قَالَ دَاوُدُ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ[١] وَقَدْ فَعَلَهُ غَيْرُوَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ.

ذریت کو بے قید کیے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قتل کیے مال کو بے لوٹے اور ذریت کو بے قید کیے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا۔ یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصہ کو دھیما کر کے سن، یہ ملک اولاد ابوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجیئے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا لے لیجئے ورنہ وہ برا مانے گا انھیں لے کر تصدیق کر دیجئے۔

٢٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ[1] وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَيْنَا فَقَالَ: هٰكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ إِبْرَاهِيمُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عليهما السلام.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بنایا رسولؐ اللہ نے حسنؑ وحسینؑ کے لئے فرمایا میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسمائے حسنیٰ کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے نقرسے، ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیم نے تجویز فرمایا تھا۔ اسمٰعیل واسحاق کے لئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَنَظَرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ: «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا بَطَنَ وَظَهَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفْتُ وَمَا لَمْ أَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ذَكَرَ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنْ كُلِّ سَبُعٍ وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَذُرِّيَّتِهِ وَكُلِّ مَا عَضَّ أَوْ لَسَعَ وَلَا يَخَافُ صَاحِبُهَا إِذَا تَكَلَّمَ بِهَا لِصّاً وَلَا غُولاً قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنِّي صَاحِبُ صَيْدِ السَّبُعِ وَأَنَا أَبِيتُ فِي اللَّيْلِ فِي الْخَرَابَاتِ وَأَتَوَحَّشُ فَقَالَ لِي: قُلْ إِذَا دَخَلْتَ: «بِسْمِ اللهِ أَدْخُلُ» وَأَدْخِلْ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرِجْ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَسَمِّ اللهَ فَإِنَّكَ لَا تَرَى مَكْرُوهاً.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ و باللہ والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً لم یکن لہٗ، حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے نہ جورو ہے نہ اولاد اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اور اس کی بزرگی کا اقرار کرو اور حمد ہے اس خدا کی جو ہر ایک کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات وصفات کو نہیں جانتا، وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے اسے کسی چیز کو سکھایا نہیں جاتا، وہ دزدیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور جو سینوں میں چھپا ہوا ہے اس سے واقف ہے میں پناہ مانگتا ہوں اس کی ذات کریم سے اور اس کے عظیم المرتبت نام سے اور شر سے ہر اس چیز کے جس کو میں نے بیان کیا اور نہیں بیان کیا اور حمد رب العالمین کے لئے ہے حضرت نے فرمایا یہ دعا امان ہے درندے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے اور ہر اس جانور سے جو کاٹنے والا اور ڈسنے والا ہے اور اس دعا کے کرنے والے کو نہ چور کا خوف رہتا ہے نہ آسیب کا، راوی نے کہا میں درندوں کا شکار کرتا رہتا ہوں اور میں ویرانوں میں رات بسر کرتا ہوں اور خوف طاری رہتا ہے۔ فرمایا جب

تم وہاں جاؤ تو کہو، اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور داہنا پیر اس جگہ رکھو اور جب نکلو تو پہلے بایاں پیر رکھو اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم تک نہ پہنچے گی۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ : عَلَّمَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ الْجَلِيلِ أُعِيذُ فُلَاناً بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الْهَامَّةِ وَالسَّامَّةِ وَاللَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ نَفْثِهِمْ وَبَغْيِهِمْ وَنَفْخِهِمْ وَبِآيَةِ الْكُرْسِيِّ» ثُمَّ تَقْرَأُهَا ثُمَّ تَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ : «بِسْمِ اللَّهِ أُعِيذُ فُلَاناً بِاللَّهِ الْجَلِيلِ . .» ـ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ ـ .

۵ ـ راوی کہتا ہے حضرت صادق آل محمدؑ نے مجھے حفاظت کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے شروع کرتا ہوں خدائے جلیل کے نام سے اور فلاں شخص کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور نقرسے اور چشم بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے اور جن وانس کے شر سے عرب و عجم کے شر سے اور افسوں شعر سے اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو اور دوبارہ کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور فلاں کو خدائے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ الْعَقَارِبَ ، فَقَالَ : انْظُرْ إِلَى بَنَاتِ نَعْشٍ الْكَوَاكِبِ الثَّلَاثَةِ الْوُسْطَى مِنْهَا بِجَنْبِهِ كَوْكَبٌ صَغِيرٌ قَرِيبٌ مِنْهُ تُسَمِّيهِ الْعَرَبُ «السُّهَا» وَ نَحْنُ نُسَمِّيهِ «أَسْلَمَ» أَحِدَّ النَّظَرَ إِلَيْهِ كُلَّ لَيْلَةٍ وَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «اللَّهُمَّ رَبَّ أَسْلَمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَلِّمْنَا» قَالَ : إِسْحَاقُ فَمَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ دَهْرِي إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَضَرَبَتْنِي الْعَقْرَبُ .

۶ ـ اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بچھو کے کاٹنے کا خوف رہتا ہے فرمایا کہ بنات النعش کے تین ستارے جو بیچ میں ہوتے ہیں ان کے پہلو میں ایک چھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ سہا کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور تین بار کہو۔ اے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور اس کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صحیح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا سوائے ایک رات کے اسی رات کو بچھو نے کاٹ لیا۔

۷ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنَا ضَامِنٌ لَهُ أَلَّا يُصِيبَهُ عَقْرَبٌ وَلَا هَامَّةٌ حَتَّى

يُصْبِحَ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ صادق آل محمدؑ نے فرمایا جو یہ کلمات کہے میں —— اس کا ضامن ہوں کہ بچھو اسے نہیں کاٹے گا اور نہ صبح تک کوئی شر کا قصد کرے گا کہو میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تجاوز نہیں کرتا کوئی نیک ہو یا بد اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِذْ شَكَوْا إِلَيْهِ الْبَرَاغِيثَ أَنَّهَا تُؤْذِيهِمْ فَقَالَ: إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ: أَيُّهَا الْأَسْوَدُ الْوَثَّابُ الَّذِي لَا يُبَالِي غَلَقاً وَلَا بَاباً عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِأُمِّ الْكِتَابِ أَلَّا تُؤْذِيَنِي وَأَصْحَابِي إِلَى أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ» - وَالَّذِي نَعْرِفُهُ - إِلَى أَنْ يَؤُوبَ الصُّبْحُ مَتَى مَا آبَ»

۸۔ حضرت رسولِ خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے پسوؤں کی شکایت کی کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں فرمایا جب سونے کو لیٹو تو کہو اے سیاہ اچھل کر حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے رُکے نہ جسے کسی مکان سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام الکتاب (قرآن) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جانے اور صبح کے آنے تک جیسے آئے ہم پہچانتے ہیں جیسے وہ آئے گی۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِذَا لَقِيتَ السَّبُعَ فَقُلْ: «أَعُوذُ بِرَبِّ دَانْيَالَ وَالْجُبِّ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَأْسِدٍ»

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنویں سے اور ہر صاحب قوت غصہ ور سے۔

توضیح:- بخت نصر نے دانیال کو ایک شیر اور شیرنی کے ساتھ کنویں میں ڈال دیا تھا بقدرت خدا شیرنی نے اپنا دودھ ان کو پلایا۔ پھر ارمیا نبی کھانا اور پانی لے کر کنویں پر پہنچے اور دانیال کو دیا انھوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور چند روز بعد بخیریت باہر آئے۔

١٠ـ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ هَارُونَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام يَسْأَلُهُ عُوذَةً لِلرِّيَاحِ الَّتِي تَعْرِضُ لِلصِّبْيَانِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِخَطِّهِ بِهَاتَيْنِ الْعُوذَتَيْنِ وَزَعَمَ صَالِحٌ أَنَّهُ أَنْفَذَهُمَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بِخَطِّهِ: «اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا رَبَّ لِي إِلَّا اللهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا شَرِيكَ لَهُ سُبْحَانَ اللهِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ؛ اللّٰهُمَّ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، رَبَّ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ، إِلٰهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مَعَ مَا عَدَدْتَ مِنْ آيَاتِكَ وَبِعَظَمَتِكَ وَبِمَا سَأَلَكَ بِهِ النَّبِيُّونَ وَبِأَنَّكَ رَبُّ النَّاسِ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُمْسِكُ بِهِ السَّمَاوَاتِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَىٰ أَنْ تُجِيرَ عَبْدَكَ فُلَاناً مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ إِلَيْهَا وَمَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَلِجُ فِيهَا وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَيْضاً بِخَطِّهِ: «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَإِلَى اللهِ وَكَمَا شَاءَ اللهُ وَأُعِيذُهُ بِعِزَّةِ اللهِ وَجَبَرُوتِ اللهِ وَقُدْرَةِ اللهِ وَمَلَكُوتِ اللهِ، هٰذَا الْكِتَابُ مِنَ اللهِ شِفَاءٌ لِفُلَانِ [ابْنِ] عَبْدِكَ وَابْنِ أَمَتِكَ عَبْدَيِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ».

١٠ـ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بچوں کی مرگی (اُمّ الصّبیان) کے لئے ایک تعویذ مانگا حضرت نے اپنے دستِ مبارک سے یہ دو تعویذ لکھے۔ صالح کا گمان یہ ہے کہ حضرت نے ابراہیم (راوی) کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ملازم کے ہاتھ بھیجا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد، اس کا کوئی شریک نہیں قابلِ تسبیح ہے وہ وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ یا اللہ تو صاحبِ جلالت و بزرگی ہے۔ موسیٰ و ہارون اور وفادار ابراہیم کا رب ہے اور معبود ہے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و اسباط کا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قابلِ تسبیح ہے بلحاظ اپنی ان آیات کے جو تو نے بیان کی ہیں اور بلحاظ اپنی عظمت کے اور اس جلالت کے جس سے انبیاء نے سوال کیا اور تو ہی سب لوگوں کا پالنے والا ہے تو ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد ہے اور واسطہ تیرے اس نام کا جس سے آسمان بغیر تیرے اذن کے زمین پر گرنے سے رُکے ہوئے ہیں اور واسطہ تیرے ان کلمات تامات کا جن سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اپنی پناہ میں رکھ اپنے فلاں بندے کو اور بچا لے ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو اور آسمان کی طرف جائے اور جو زمین سے نکلے اور زمین کے اندر داخل ہو اور سلام ہو مرسلین پر اور حمد ہے رب العالمین کے لئے۔

اور دوسرا تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ بھیجا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام کی برکت سے اور اللہ کی طرف رجوع ہے جو اللہ نے چاہا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کی عزت و جبروت اور قدرت کے واسطے سے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے فلاں ابن فلاں کے لئے جو اے اللہ تیرا بندہ ہے اور تیری کنیز کا فرزند ہے دونوں اللہ کے بندے ہیں اور رحمت خدا ہو محمد و آل محمد پر۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّبُعَ فَاقْرَأْ فِي وَجْهِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَقُلْ لَهُ : « عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيمَةِ اللهِ وَعَزِيمَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَعَزِيمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليهما السلام وَعَزِيمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ مِنْ بَعْدِهِ » فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ عَنْكَ إِنْ شَاءَ اللهُ . قَالَ : فَخَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ قَدِ اعْتَرَضَ فَعَزَمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ : إِلَّا تَنَحَّيْتَ عَنْ طَرِيقِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا ، قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَدْ طَأْطَأَ [بِ]رَأْسِهِ وَ أَدْخَلَ ذَنَبَهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَانْصَرَفَ .

١١۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر درندہ کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے آیت الکرسی پڑھو اور کہو قسم دیتا ہوں تجھے اللہ کی عزیمت کی اور محمد و سلیمان بن داؤد اور امیر المومنین علی بن ابی طالب اور آئمہ طاہرینؑ کی عزیمت کی۔ انشاء اللہ وہ ہٹ جائے گا راوی کہتا ہے میں گھر سے نکلا تو ایک درندہ سامنے آگیا میں نے اسے قسم دی اور کہا کیا تو ہمارے راستے سے ہٹے گا نہیں اور ہماری اذیت سے گریز نہیں کرے گا میں نے دیکھا کہ اس نے سر جھکا لیا اور اپنی دُم اپنے پیروں کے درمیان کرلی اور وہاں سے ہٹ گیا۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ : « أَسْتَوْدِعُ اللهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ ، وَأَسْتَوْدِعُ اللهَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ نَفْسِي وَأَهْلِي وَ مَالِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ » حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَحُفِظَ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ .

١٢۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز فرض کہے اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس اللہ کی ہر شے میرے نفس، میرے اہل، میرے مال و اولاد اور مددگار سے اس سے ڈرتی اور خوفزدہ ہے اور اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کرنے والی ہے تو وہ جبرئیل کے پیروں میں لپٹا ہوگا اور اس کے نفس و اہل و مال محفوظ ہو جائیں گے۔

١٣ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : مَنْ بَاتَ فِي دَارٍ وَبَيْتٍ وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَلْيَقُلْ : « اللَّهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَأَعِنِّي عَلَى وَحْدَتِي » .

۱۳۔ اور امام نے فرمایا جو کوئی جگہ یا گھر میں تنہا رات بسر کرے اسے چاہیئے کہ آیت الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو انس سے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد کر۔

١٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ يَزِيدَبْنِ مُرَّةَ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا عَلِيُّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، إِذَاوَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ أَوْبَلِيَّةٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَصْرِفُ بِهَا عَنْكَ مَايَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ.

۱۴۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میں تمھیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ جب تم کسی مہلکہ یا بلا میں مبتلا ہو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

اٹھاونواں باب

قرآن پڑھتے وقت کی دعا

(بَابٌ) ۵۸

☆(الدُّعَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)☆

١ ـ قَالَ : كَانَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَدْعُوعِنْدَ قِرَاءَةِ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ : «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَوَحِّدُ بِالْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ الْمَتِينِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَعَالِي بِالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ وَفَوْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْعَرْشِ الْعَظِيمِ(٢) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُكْتَفِي بِعِلْمِكَ وَالْمُحْتَاجُ إِلَيْكَ كُلُّ ذِي عِلْمٍ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَامُنْزِلَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا فَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُبِينِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَلَّمْتَنَاهُ قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِي تَعَلُّمِهِ وَاخْتَصَصْتَنَا بِهِ قَبْلَ رَغْبَتِنَا بِنَفْعِهِ ، اللّٰهُمَّ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ مَنّاً مِنْكَ وَفَضْلاً وَجُوداً وَلُطْفاً بِنَا وَرَحْمَةً لَنَا وَامْتِنَاناً عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِ حَوْلِنَا وَلَا حِيلَتِنَا وَلَا قُوَّتِنَا اللّٰهُمَّ فَحَبِّبْ إِلَيْنَا حُسْنَ تِلَاوَتِهِ وَحِفْظَ آيَاتِهِ وَإِيمَاناً بِمُتَشَابِهِهِ وَعَمَلاً بِمُحْكَمِهِ وَسَبَباً فِي تَأْوِيلِهِ وَهُدًى فِي تَدْبِيرِهِ وَبَصِيرَةً بِنُورِهِ.

اللَّهُمَّ وَكَمَا أَنْزَلْتَهُ شِفَاءً لِأَوْلِيَائِكَ وَشَقَاءً عَلَى أَعْدَائِكَ وَعَمًى عَلَى أَهْلِ مَعْصِيَتِكَ وَنُوراً لِأَهْلِ طَاعَتِكَ[1]، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْهُ لَنَا حِصْناً مِنْ عَذَابِكَ وَحِرْزاً مِنْ غَضَبِكَ وَحَاجِزاً عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَعِصْمَةً مِنْ سَخَطِكَ وَدَلِيلاً عَلَى طَاعَتِكَ وَنُوراً يَوْمَ نَلْقَاكَ[2] نَسْتَضِيءُ بِهِ فِي خَلْقِكَ وَنَجُوزُ بِهِ [عَلَى] صِرَاطِكَ وَنَهْتَدِي بِهِ إِلَى جَنَّتِكَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقْوَةِ فِي حَمْلِهِ وَالْعَمَى عَنْ عَمَلِهِ[3] وَالْجَوْرِ عَنْ حُكْمِهِ وَالْعُلُوِّ[4] عَنْ قَصْدِهِ وَالتَّقْصِيرِ دُونَ حَقِّهِ، اللَّهُمَّ احْمِلْ عَنَّا ثِقْلَهُ وَأَوْجِبْ لَنَا أَجْرَهُ وَأَوْزِعْنَا[5] شُكْرَهُ وَاجْعَلْنَا نُرَاعِيهِ وَنَحْفَظُهُ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا نَتَّبِعُ حَلَالَهُ وَنَجْتَنِبُ حَرَامَهُ وَنُقِيمُ حُدُودَهُ وَنُؤَدِّي فَرَائِضَهُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَلَاوَةً فِي تِلَاوَتِهِ وَنَشَاطاً فِي قِيَامِهِ[6] وَوَجَلاً فِي تَرْتِيلِهِ وَقُوَّةً فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَ[أَطْرَافِ] النَّهَارِ، اللَّهُمَّ وَاشْفِنَا[7] مِنَ النَّوْمِ بِالْيَسِيرِ وَأَيْقِظْنَا فِي سَاعَةِ اللَّيْلِ مِنْ رُقَادِ الرَّاقِدِينَ وَنَبِّهْنَا عِنْدَ الْأَحَايِينِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ سِنَةِ الْوَسْنَانِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِقُلُوبِنَا ذَكَاءً عِنْدَ عَجَائِبِهِ الَّتِي لَا تَنْقَضِي وَلَذَاذَةً عِنْدَ تَرْدِيدِهِ وَعِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيعِهِ وَنَفْعاً بَيِّناً عِنْدَ اسْتِفْهَامِهِ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ تَخَلُّفِهِ فِي قُلُوبِنَا وَتَوَسُّدِهِ عِنْدَ رُقَادِنَا وَنَبْذِهِ وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ قَسَاوَةِ قُلُوبِنَا لِمَا بِهِ وَعَظْتَنَا، اللَّهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا صَرَّفْتَ فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَذَكِّرْنَا بِمَا ضَرَبْتَ فِيهِ مِنَ الْمَثُلَاتِ[8] وَكَفِّرْ عَنَّا بِتَأْوِيلِهِ السَّيِّئَاتِ وَضَاعِفْ لَنَا بِهِ جَزَاءً فِي الْحَسَنَاتِ وَارْفَعْنَا بِهِ ثَوَاباً فِي الدَّرَجَاتِ وَلَقِّنَا بِهِ الْبُشْرَى بَعْدَ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زَاداً تُقَوِّينَا بِهِ فِي الْمَوْقِفِ[*] بَيْنَ يَدَيْكَ وَطَرِيقاً وَاضِحاً نَسْلُكُ بِهِ إِلَيْكَ وَعِلْماً نَافِعاً نَشْكُرُ بِهِ نَعْمَاءَكَ وَتَخَشُّعاً صَادِقاً نُسَبِّحُ بِهِ أَسْمَاءَكَ، فَإِنَّكَ اتَّخَذْتَ بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةً قَطَعْتَ بِهِ عُذْرَنَا وَاصْطَنَعْتَ بِهِ عِنْدَنَا نِعْمَةً قَصُرَ عَنْهَا شُكْرُنَا، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَلِيّاً يُثَبِّتُنَا مِنَ الزَّلَلِ وَدَلِيلاً يَهْدِينَا لِصَالِحِ الْعَمَلِ وَعَوْناً هَادِياً يُقَوِّمُنَا مِنَ الْمَيْلِ وَعَوْناً يُقَوِّينَا مِنَ الْمَلَلِ حَتَّى يَبْلُغَ بِنَا أَفْضَلَ الْأَمَلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً يَوْمَ اللِّقَاءِ وَسِلَاحاً يَوْمَ الِارْتِقَاءِ وَحَجِيجاً يَوْمَ الْقَضَاءِ وَنُوراً يَوْمَ الظَّلْمَاءِ يَوْمَ لَا أَرْضَ وَلَا سَمَاءَ يَوْمَ يُجْزَى كُلُّ سَاعٍ بِمَا سَعَى، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا رَيّاً يَوْمَ الظَّمَاءِ وَفَوْزاً يَوْمَ الْجَزَاءِ مِنْ نَارٍ حَامِيَةٍ، قَلِيلَةِ الْبُقْيَا عَلَى مَنْ بِهَا اصْطَلَى وَبِحَرِّهَا تَلَظَّى؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا بُرْهَاناً عَلَى رُؤُوسِ الْمَلَإِ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

ا۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قرآن پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یارب تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے

تو واحد ہے اپنی قدرت اور پوری قوت سے ، حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان وعرش کے اوپر تیرا جلال چھایا ہوا ہے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم تیرا محتاج ہے۔ اے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیات ذکر عظیم کے نازل کرنے والے ، اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بنا پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور قرآن عظیم مبین کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف ہماری رغبت نہ تھی یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل وکرم و احسان سے کیا ہماری طاقت و قوت سے یہ امر باہر تھا یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیات متشابہات پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سبب تلاش کرنے میں اس کی تاویل کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے ، بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شفاء ہے تیرے اولیاء کے لئے اور بدبختی ہے تیرے دشمنوں کے لئے اور اندھاپن ہے اہل معصیت کے لئے اور نور ہے اہل اطاعت کے لئے خداوندا اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے قلعہ بنادے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے غصے سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بدبختی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے کے اس کے حکم کے اور جادۂ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینیٔ عمل قرآن کو ہم سے اٹھالے اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالت شان کی پیروی کریں اور اس کے حرام سے بچیں اور اس کے حدود کو قائم کریں اور اس کے فرائض کو ادا کریں یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چسکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے اور اس کی ترتیل کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوندا ہماری نیند کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بیہوشی کی بے ہوشی سے افضل ہے خدایا ہمارے قلوب کو زیرکی دے قرآن کے ان عجیب اسلوب بیان کو سمجھنے کی جو ختم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سوئیں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ ہم کو نفع دے جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں — اور ہم کو معاف کر دے جو آیات کی تاویل میں غلطیاں ہوئی ہوں اور ہمارے حسنات کو کئی گنا کر دے اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات

کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زادِ راہِ آخرت قرار دے تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو نوری دل ہو کر آئیں اور ایسے کھلے راستے سے جو تجھ تک پہنچانے والا ہو اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ایسا سچا خشوع و خضوع دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں یا اللہ تو نے اس قرآن سے ہم پر حجت قائم کی ہے اور ہمارے عذر کو قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔ یا اللہ اس قرآن کو ہمارا ولی قرار دے تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں اور ہمارا رہنما بنا تاکہ ہم اعمال صالحہ بجالائیں اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بنا تاکہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی قوت دے دے اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسب مال کی قوت دے تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روز قیامت ملائکہ کے عذاب سے محفوظ رہیں اور یوم حساب اپنے مقصد کے پانے والے ہوں اور ایسا نور قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہوگی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہوگا کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا پیاس کے دن اور روز قیامت کے لئے نور قرار دے اور بچائے اس بھڑکتی آگ سے جو اشقیا پر جب بھڑکے گی تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوندا اس قرآن کو دلیل نجات قرار دے۔ لوگوں کے مجمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیا کی ہمراہی دے تو دعا کا سننے والا ہے۔

اُنسٹھواں باب

دعائے حفظِ قرآن

(بَابُ) ۵۹

☆(الدُّعَاءِ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ)☆

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : تَقُولُ : «اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَمْ يَسْأَلِ الْعِبَادُ مِثْلَكَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَ مُوسَى كَلِيمِكَ وَ نَجِيِّكَ وَعِيسَى كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ وَأَسْأَلُكَ بِصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَتَوْرَاةِ مُوسَى وَزَبُورِ دَاوُدَ وَإِنْجِيلِ عِيسَى وَ قُرْآنِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهُ وَقَضَاءٍ أَمْضَيْتَهُ وَحَقٍّ قَضَيْتَهُ وَغَنِيٍّ أَغْنَيْتَهُ وَ ضَالٍّ هَدَيْتَهُ وَسَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَبِاسْمِكَ

چھپنواں باب

دعائے امراض

(بَابُ) ۵۶

☆(الدُّعَاءِ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَاماً فَقُلْتَ: «قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلاً» فَيَامَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاكْشِفْ ضُرِّي وَحَوِّلْهُ إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلٰهاً آخَرَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ».

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقتِ مرض کہو۔ یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر قادر ہے اور بدلنے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا، درود بھیج محمد و آل محمدؐ پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَرْبِي قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَضاً شَدِيداً فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْ بَلَغَنِي عِلَّتُكَ فَاشْتَرِ صَاعاً مِنْ بُرٍّ ثُمَّ اسْتَلْقِ عَلَى قَفَاكَ[۲] وَانْثُرْهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا انْتَثَرَ وَقُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي» ثُمَّ اسْتَوِ جَالِساً وَاجْمَعِ الْبُرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاقْسِمْهُ مُدّاً مُدّاً لِكُلِّ مِسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ قَالَ دَاوُدُ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ[۱] وَقَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں مدینہ میں سخت بیمار ہوا یہ خبر جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی تو مجھے لکھا کہ ایک صاع (سوا تین سیر) گیہوں خریدو اور چت لیٹ کر وہ گندم اپنے سینہ پہ تھوڑے تھوڑے ڈلواؤ اور کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جس مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھر اٹھ کر بیٹھ جا اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو اور یہ گندم ایک ایک مُد (تین پاؤ) مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا جیسے میں قید سے رہا ہو گیا۔ چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اشْتَكَىٰ بَعْضُ وُلْدِهِ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ قُلْ: «اللَّهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ» .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بلا سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا فرزند ہوں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الَّذِي قَدْ ظَهَرَ بِوَجْهِي يَزْعَمُ النَّاسُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي : لَا ، لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مُكَنَّعَ الْأَصَابِعِ فَكَانَ يَقُولُ هٰكَذَا ـ وَيَمُدُّ يَدَهُ ـ وَيَقُولُ : «يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ» قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِذَا كَانَ الثُّلُثُ الْأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَىٰ صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ : وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي هٰذَا الْوَجَعَ ـ وَسَمِّهِ ـ فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ [أَ]حْزَنَنِي» وَأَلِحَّ فِي الدُّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّىٰ أَذْهَبَ اللهُ بِهِ عَنِّي كُلَّهُ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا جس سے حاجت ہو یعنی ایمان والے ہوں فرمایا

ایسا نہیں ہے۔ مومن آلِ فرعون کی انگلیاں جذام سے گر گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں اس نے ان لوگوں سے کہا اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا رات کے آخری حصہ کے اوّل میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اوّل کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمٰن والے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے۔ اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو (بیماری کا نام لے) اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنا دیا ہے اور دعا کے وقت پوری پوری الحاح و زاری کر۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابھی کوفہ تک نہ پہنچا تھا کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ مَرَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ وَعَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ» ، وَلَا تُسْمِعْهُ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں کسی کو مبتلا دیکھو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر، یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ سنے نہیں۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ الْوَجَعُ وَتَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي حَقّاً لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ، اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّي» .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر۔

٧ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِلْأَوْجَاعِ تَقُولُ : «بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلَّهِ فِي عِرْقٍ سَاكِنٍ وَغَيْرِ سَاكِنٍ عَلَى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ» وَتَأْخُذُ لِحْيَتَكَ بِيَدِكَ الْيُمْنَى بَعْدَ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَاكْشِفْ ضُرِّي» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . وَاحْرِصْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَعَ دُمُوعٍ وَبُكَاءٍ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب درد کہیں ہو تو کہو بسم اللہ و باللہ خدا کی بہت سی نعمتیں پوشیدہ ہیں ساکن اور غیر ساکن رگوں میں شکر گزار اور ناشکرے بندوں کی پھر اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں نماز واجب کے بعد پکڑ کر کہو، خدایا میری تکلیف کو دور کر اور جلد صحت عطا فرما اور میری تکلیف کو دور کردے (تین بار) اور کوشش کر کہ یہ دعا بکا اور آنسوؤں کے ساتھ ہو۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَجَعاً بِي فَقَالَ : قُلْ: «بِسْمِ اللهِ - ثُمَّ امْسَحْ يَدَكَ عَلَيْهِ وَقُلْ - أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِجَلالِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ وَأَعُوذُ بِأَسْماءِ اللهِ مِنْ شَرِّ ما أَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ ما أَخافُ عَلىٰ نَفْسِي» تَقُولُها سَبْعَ مَرّاتٍ. قالَ : فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ [بِها] الْوَجَعَ عَنّي .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد کی شکایت کی۔ فرمایا بسم اللہ کہہ کر موضع درد پر اپنا ہاتھ پھیرو پھر کہو میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے اس کی قدرت سے اس کے جلال و عظمت سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اس کے رسول سے اللہ کے اسماء سے ہر اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف زدہ ہوں اپنے نفس پر (سات بار) میں نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس درد کو مجھ سے دور کر دیا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ عَوْنٍ قالَ : أَمِرَّ يَدَكَ عَلىٰ مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ قُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلاحَوْلَ وَلاقُوَّةَ إِلّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ؛ اللّٰهُمَّ امْسَحْ عَنّي ما أَجِدُ» ثُمَّ تُمِرُّ يَدَكَ الْيُمْنىٰ وَتَمْسَحُ مَوْضِعَ الْوَجَعِ ثَلاثَ مَرّاتٍ .

۹۔ فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو اللہ کے نام سے اور محمد رسول اللہ کے نام سے اور خدائے عظیم کے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں یا اللہ اس درد کو مجھ سے دور کر پھر اپنا داہنا ہاتھ مقام درد پر تین بار مل

١٠ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي غَرّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلىٰ مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ تَقُولُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ [وَ] مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلاحَوْلَ وَلاقُوَّةَ إِلّا بِاللهِ، اللّٰهُمَّ امْسَحْ عَنّي ما أَجِدُ» وَتَمْسَحُ الْوَجَعَ ثَلاثَ مَرّاتٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اللہ اور محمدؐ رسول اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے خداوندا اس درد کو مجھ سے دور کر پھر مقام درد کو تین بار ملے

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ لِوَجَعٍ أَصَابَنِي ؟ قَالَ : قُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ [يَا رَحِيمُ] يَارَبَّ الْأَرْبَابِ وَإِلٰهَ الْآلِهَةِ وَيَامَلِكَ الْمُلُوكِ وَيَاسَيِّدَ السَّادَةِ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ» .

۱۱۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتائیے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم، اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے مالک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ : «أُعِيذُكَ بِاللهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَفَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ» ـ سَبْعَ مَرَّاتٍ ـ

۱۲۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

١٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ فَلْيَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ» .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیئے کہ یوں دعا کرے بسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں مبتلا ہوں۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : «يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ أَنْزِلْ عَلَى مَا بِي مِنْ دَاءٍ شِفَاءً» .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ صَاحِبِ الشَّعِيرِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْخُرَاسَانِيِّ وَكَانَ خَبَّازاً قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَجَعاً بِي فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَضَعْ يَدَكَ مَوْضِعَ سُجُودِكَ ثُمَّ قُلْ: «بِسْمِ اللهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اشْفِنِي يَا شَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْماً، شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ».

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو شروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے، اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی، ہر درد و دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرِضَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْراً عَلَى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجاً إِلَى رَحْمَتِكَ».

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ حضرت علی علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا یوں دعا کرو خداوندا میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف جانے کا۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُعَوِّذُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: «أَيُّهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسَكِينَةِ اللهِ وَقِرَّ بِوَقَارِ اللهِ وَانْحَجِزْ بِحَاجِزِ اللهِ وَاهْدَأْ بِهَدْءِ اللهِ أُعِيذُكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ بِمَا أَعَاذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَرْشَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ» تَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَا أَقَلَّ مِنَ الثَّلَاثِ.

۱۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ یہ دعا دم کرتے تھے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اے درد تھم جا، خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ قرار پکڑ اور اللہ کے روکنے سے رک جا، اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دی ہے اللہ نے اپنے عرش کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور خوف کے دن (قیامت) سات مرتبہ، تین بار سے کم نہیں۔

١٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ أَنْ تَشْفِيَنِي بِشِفَائِكَ وَتُدَاوِيَنِي بِدَوَائِكَ وَتُعَافِيَنِي مِنْ بَلَائِكَ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَتُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۱۸- فرمایا صادق آل محمدؐ نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قرآن عظیم کے واسطہ سے جس کو تو نے روح الامین کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ تیرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت پر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفا دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

١٩ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : عَرَضَ بِي وَجَعٌ فِي رُكْبَتِي ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ : «يَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ، ارْحَمْ ضَعْفِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَعَافِنِي مِنْ وَجَعِي» قَالَ : فَفَعَلْتُهُ فَعُوفِيتُ .

۱۹- ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخی اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میرے ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر، میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی

ستاونواں باب

حرز و تعویذ

(بَابُ) ۵۷

☆(الْحِرْزِ وَالْعُوذَةِ)☆

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : ذُكِرَتْ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْوَحْشَةُ ؛ فَقَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتُمُوهُ لَمْ تَسْتَوْحِشُوا بِلَيْلٍ وَلَا

نَهارٍ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَإِنَّهُ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللهَ بالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً. اللّٰهُمَّ اجْعَلْني في كَنَفِكَ وَفي جِوارِكَ وَاجْعَلْني في أَمانِكَ وَفي مَنْعِكَ» فَقالَ : بَلَغَنا أَنَّ رَجُلاً قالَها ثَلاثِينَ سَنَةً وَتَرَكَها لَيْلَةً فَلَسَعَتْهُ عَقْرَبٌ.

۱- ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اپنی وحشتِ دل کو بیان کیا۔ فرمایا میں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اس کے درد سے نہ رات کو وحشت ہو نہ دن میں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے۔ خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کر دی ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ، اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچھو نے کاٹ لیا۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطانِ اللهِ الَّذي هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِكَرَمِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطانٍ مَرِيدٍ وَشَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ شَدِيدٍ وَمِنْ شَرِّ السّامَّةِ وَالْهامَّةِ وَالْعامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ بِلَيْلٍ أَوْ نَهارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ» .

۲- ابوبصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزتِ خدا، قدرتِ خدا، جلالِ خدا اور عظمتِ خدا، عفوِ خدا، مغفرتِ خدا، رحمتِ خدا کی اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر مردود شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر اور آزار دہندہ کے قصد اور نحوست سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا، رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر فاسق کے شر سے اور فاسق جن و انس کے شر سے۔

۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، عَنِ الْقَدّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ : رَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَسَناً وَحُسَيْناً فَقالَ : «أُعِيذُكُما بِكَلِماتِ اللهِ التّامّاتِ

ساٹھواں باب

تمام دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے

(بَابُ) ۶۰

☆(دَعَوَاتٍ مُوجَزَاتٍ لِجَمِيعِ الْحَوَائِجِ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِي بِنَشْطِي لِمَعَاصِيكَ وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ [لِي] فِي قَدَرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَأَقِرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي».

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے سے اس طرح ڈرنے والا بنادے گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک بختی دے مجھے اپنے سے ڈرنے کی اور برکت دے معاملات قضا و قدر میں تاکہ جس امر میں تونے جلدی کی ہے میں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تونے تاخیر کی ہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شان استغنا پیدا کر اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اے میرے رب اس بارے میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

۲ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجَصَّاصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِماً وَزَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَاكْفِنِي مَؤُونَتِي وَمَؤُونَةَ عِيَالِي وَمَؤُونَةَ النَّاسِ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خوف سے بچالے اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھالے اور حوروں سے میری تزویج کر اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے اور اپنی رحمت سے اپنے عباد صالحین میں داخل کر۔

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ»

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دعا لکھوائی کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لیے فرمایا کہو۔ حمد و ثنائے اللہ تعالیٰ کے بعد۔ (نوٹ:۔ دعا عربی عبارت سے دیکھ کر پڑھی جائے)

تیرا نور کامل ہے جس سے تو نے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشادہ ہے جس سے تو نے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ مکرم ہے اور تیری جہت بہترین جہات ہے اور تیرا عطیہ بہترین عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا۔ اے رب تیری اطاعت کی جائے تو شکر گزار ہوتا ہے معصیت کی جائے تو جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے تو مضطر لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے توبہ کو قبول کرتا ہے گناہوں کو معاف کرتا ہے تیری نعمتوں کا نہ کوئی مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصا کر سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں یا اللہ محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور انکی کشادگی فرحت و راحت و سرور میں جلدی کر اور مجھے ان کی کشادگی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب نار سے بچا لے اور ان لوگوں میں قرار دے جن کے لیے نہ خوف ہے نہ حزن اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو صبر والے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں اور زندگانی دنیا و آخرت میں اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات و موت و موقف و نشر و حساب و میزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچا لے اور صراط سے صحیح و سالم گزار دے اور علم نافع، یقین صادق پرہیزگاری، نیکی زہد، خوف کا رزق دے اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے تقرب کا باعث ہو اور اپنے سے دور نہ رکھ، مجھے دوست رکھ، مجھ سے دشمنی نہ رکھ، مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَلَا تَخُصُّنِي بِدُعَاءٍ ؟ قَالَ : بَلَىٰ . قَالَ : قُلْ : «يَا وَاحِدُ يَا مَاجِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا أَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَىٰ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ » قُلْتَ: «وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ » ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ : «[نَعَمْ] لَنِعْمَ الْمُجِيبُ أَنْتَ وَ نِعْمَ الْمَدْعُوُّ وَنِعْمَ الْمَسْؤُولُ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِمَلَكُوتِكَ وَدِرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَبِجَمْعِكَ وَأَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَبِحَقِّ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا»

۱۹۔ معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا

کہو اے واحد ذات صاحب مجد اے احد اے صمد اے لم یلد ولم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں اے عزیز و کریم اے مہربان اے دعاؤں کے سننے والے اے وہ جواد جس سے سوال کیا جاتا ہے اے سب سے بہتر عطا کرنے والے یا اللہ یا اللہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے جب ہم کو نوحؑ نے پکارا تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں۔

پھر حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تو اچھا دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اور سب سے اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم حفاظت سے اور حق محمد اور ان کے بعد ہونے والے اوصیا کے حق سے کہ محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

۲۰۔ عَنْهُ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي وَجَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ـ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَ يُعْرَفُ بِكُنْيَتِهِ ـ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ، فَقَالَ: نَعَمْ قُلْ: «يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَا مَنْ آمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَيَا مَنْ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ؛ يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّناً مِنْهُ وَرَحْمَةً، يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي بِمَسْأَلَتِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعِ خَيْرِ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَيْتَنِي وَزِدْنِي مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ».

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا یہ کہا کرو: اے وہ ذات جس سے ہر امر نیک کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ ذات جس سے ہر خطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے اور جس کا کم دینا بھی بہت ہے اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے وہ اپنی مہربانی اور رحمت سے اسے دا دیتا ہے اور اے وہ جو نہ مانگنے والے کو بھی دیتا ہے محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور مجھ کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا ہے وہ ناقص نہیں ہوتی اور اے کریم اپنے وسیع فضل و کرم سے زیادہ کر۔

۲۱ ـ وَعَنْهُ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ عَلَّمَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَلِيٍّ هٰذَا الدُّعَاءَ: «اللَّهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّي صَاعِداً وَلَا تُطْمِعْ فِيَّ عَدُوّاً وَلَا حَاسِداً وَاحْفَظْنِي قَائِماً وَقَاعِداً وَيَقْظَاناً وَرَاقِداً، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي سَبِيلَكَ الْأَقْوَمَ وَقِنِي حَرَّ جَهَنَّمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ وَاجْعَلْنِي مِنْ خَيْرِ خِيَارِ الْعَالَمِ».

۲۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبداللہ بن علی کو یہ دعا تعلیم فرمائی یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند

کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طمع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے میری حفاظت کر خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوندا میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور صحیح راستہ پر ثابت قدم رکھ اور آتش دوزخ سے بچا لے اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہ کا بوجھ کم کر اور مجھے دنیا کے نیکوں میں قرار دے۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى وَهَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : «ارْحَمْنِي مِمَّا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ» .

۲۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو یہ دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر صبر نہیں کر سکتا۔

٢٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ حَفْصٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَلِّمْنِي دُعَاءً فَقَالَ : فَأَيْنَ أَنْتَ عَنْ دُعَاءِ الْإِلْحَاحِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا دُعَاءُ الْإِلْحَاحِ ؟ فَقَالَ : «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَبِهِ تَقُومُ الْأَرْضُ وَبِهِ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْأَحْيَاءَ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَوَزْنَ الْجِبَالِ وَ كَيْلَ الْبُحُورِ» ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ تَسْأَلُهُ حَاجَتَكَ وَأَلِحَّ فِي الطَّلَبِ .

۲۳۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے دعا تعلیم کیجیے۔ فرمایا دعائے الحاح کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہو یا اللہ اے سات آسمانوں اور جو ان کے درمیان ہے کے پالنے والے۔ اے عرش عظیم کے رب، اے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے قرآن عظیم کے رب اے محمد خاتم النبین کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق ملے اور جس سے ریت کے ذرے گنے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے سمندروں کو ناپا جائے پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کر الحاح وزاری کرو۔

٢٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ كَرَّامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ امْلَأْ قَلْبِي حُبّاً لَكَ وَخَشْيَةً مِنْكَ وَتَصْدِيقاً وَ إِيمَاناً بِكَ وَ

فَرَقاً مِنْكَ وَشَوْقاً إِلَيْكَ يَاذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ لِقاءَكَ وَاجْعَلْ لِي فِي لِقائِكَ خَيْرَ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصّالِحِينَ وَلاتُؤَخِّرْنِي مَعَ الْأَشْرارِ وَأَلْحِقْنِي بِصالِحِ مَنْ مَضىٰ وَاجْعَلْنِي مَعَ صالِحِ مَنْ بَقِيَ وَخُذْ بِي سَبِيلَ الصّالِحِينَ وَأَعِنِّي عَلىٰ نَفْسِي بِما تُعِينُ بِهِ الصّالِحِينَ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلاتَرُدَّنِي فِي سُوءٍ اسْتَنْقَذْتَنِي[1] مِنْهُ يارَبَّ الْعالَمِينَ ، أَسْأَلُكَ إِيماناً لاأَجَلَ لَهُ دُونَ لِقائِكَ ، تُحْيِينِي وَتُمِيتُنِي عَلَيْهِ وَتَبْعَثُنِي عَلَيْهِ إِذا بَعَثْتَنِي وَابْرَأْ قَلْبِي مِنَ الرِّياءِ وَالسُّمْعَةِ وَالشَّكِّ فِي دِينِكَ اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نَصْراً فِي دِينِكَ وَقُوَّةً فِي عِبادَتِكَ وَفَهْماً فِي خَلْقِكَ وَكِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبَيِّضْ وَجْهِي بِنُورِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيما عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِي فِي سَبِيلِكَ عَلىٰ مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْغَفْلَةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْفَتْرَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ يارَبِّ مِنْ نَفْسٍ لاتَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لايَخْشَعُ وَمِنْ دُعاءٍ لايُسْمَعُ وَمِنْ صَلاةٍ لاتَنْفَعُ وَأُعِيذُ بِكَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَذُرِّيَّتِي مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيمِ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لايُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلاأَجِدُ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحَداً فَلا تَخْذُلْنِي وَلاتَرُدَّنِي فِي هَلَكَةٍ وَلا تَرُدَّنِي بِعَذابٍ ، أَسْأَلُكَ الثَّباتَ عَلىٰ دِينِكَ وَالتَّصْدِيقَ بِكِتابِكَ وَاتِّباعَ رَسُولِكَ ؛ اللّٰهُمَّ اذْكُرْنِي بِرَحْمَتِكَ وَلا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي. وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ راغِبٌ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوابَ مَنْطِقِي وَثَوابَ مَجْلِسِي رِضاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعائِي خالِصاً لَكَ وَاجْعَلْ ثَوابِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ ماسَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ راغِبٌ اللّٰهُمَّ غارَتِ النُّجُومُ وَنامَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، لايُوارِي مِنْكَ لَيْلٌ ساجٍ وَلاسَماءٌ ذاتُ أَبْراجٍ وَلا أَرْضٌ ذاتُ مِهادٍ وَلابَحْرٌ لُجِّيٌّ وَلاظُلُماتٌ بَعْضُها فَوْقَ بَعْضٍ تُدْلِجُ الرَّحْمَةَ عَلىٰ مَنْ تَشاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَما تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَشْهَدُ بِما شَهِدْتَ بِهِ عَلىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلائِكَتُكَ وَاُولُوا الْعِلْمِ لاإِلٰهَ إِلّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِما شَهِدْتَ بِهِ عَلىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلائِكَتُكَ وَاُولُوا الْعِلْمِ فَاكْتُبْ شَهادَتِي مَكانَ شَهادَتِهِمْ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ ، أَسْأَلُكَ ياذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ أَنْ تَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ .

۲۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے اور اپنے خوف سے بھر دے اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تیرے خوف سے اور شوق ہو تیری طرف اے ذوالجلال والاکرام یا اللہ اپنی بقا کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی بقا کو میرے لئے باعثِ رحمت و برکت بنا دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار دے اور مجھے اپنے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے مر چکے ہیں اور جو باقی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ اور نیکوں کی

راہ اختیار کرنے میں میری مدد کر اور جن برائیوں سے تو نے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا اے رب العالمین میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس کے لئے مدت نہ ہو اپنی لقاء کے شوق میں زندہ رہوں اور مروں اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور بچائے میرے قلب کو ریب۔ فریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی قوت مجھے دے اور سمجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اپنی قضا و قدر کی طرف مجھے راغب کر اور اپنی راہ یعنی اپنے رسولؐ کی ملت پر موت دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، نامردی سے، بخل سے غفلت سے، سخت دلی سے تعطل سے، تہی دستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد کو شیطان رجیم سے خداوندا تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں، پس مجھے ذلیل نہ کر اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب میں مبتلا کر، میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی اور اپنی کتاب کی تصدیق کی اور تیرے رسولؐ کی اتباع کی یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر، میری خطا کے ساتھ یاد نہ کر اور میرے عمل کو قبول کرے اور اپنے فضل کو زیادہ کر میری توجہ ہی تیری طرف ہے خداوندا مجھے ثواب عطا کر میری گفتگو کا اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے ہو اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے ہی لئے قرار دے اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے اور جو سوال میں نے تجھ سے کئے ہیں ان میں مجھے دل جمعی عطا کر اور اپنے فضل و کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں یا اللہ ستارے جھلملانے لگے سونے والے سو گئے تو حی قیوم ہے نہ تجھے تاریک رات ڈھانپتی ہے اور نہ آسمان جو برجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے نہ گہوارہ والی زمین نہ گہرے سمندر جو متلاطم ہوں اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بتہ ہوں تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی دزدیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں وہ تیرے علم میں ہیں میں وہی گواہی دیتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے یا اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھ ہی سے ہے اے صاحب عظمت و جلالت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

٢٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَا ذَرٍّ أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَعَهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَقَدِ اسْتَخْلَاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَآهُمَا انْصَرَفَ عَنْهُمَا وَلَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُمَا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ مَرَّ بِنَا وَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا أَمَا لَوْ سَلَّمَ لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ؛ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَهُ دُعَاءً يَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفاً عِنْدَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَسَلْهُ عَنْهُ إِذَا عَرَجْتُ إِلَى السَّمَاءِ ؛ فَلَمَّا ارْتَفَعَ جَبْرَئِيلُ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَدَعَمْتَ بِهِ السَّمَاوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَوَضَعْتَهُ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَبِاسْمِكَ الَّذِي بَثَثْتَ بِهِ الْأَرْزَاقَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَأَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي حِفْظَ الْقُرْآنِ وَأَصْنَافَ الْعِلْمِ وَأَنْ تُثَبِّتَهَا فِي قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنْ تُخَالِطَ بِهَا لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَتَسْتَعْمِلَ بِهَا لَيْلِي وَنَهَارِي بِرَحْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ» قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ زِيَادَةٌ: «وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِبَادُكَ الَّذِينَ اسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَأَنْبِيَاؤُكَ فَغَفَرْتَ لَهُمْ وَرَحِمْتَهُمْ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كُتُبِكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي اسْتَقَرَّ بِهِ عَرْشُكَ وَبِاسْمِكَ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْفَرْدِ الْوِتْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ الْمُقَدَّسِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ نُورِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ وَكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ بِالْحَقِّ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ وَنُورِكَ التَّامِّ وَبِعَظَمَتِكَ وَأَرْكَانِكَ» وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُوعِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ فَلْيَكْتُبْ هٰذَا الدُّعَاءَ فِي إِنَاءٍ نَظِيفٍ بِعَسَلٍ مَاذِيٍّ ثُمَّ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْمَطَرِ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ الْأَرْضَ وَيَشْرَبُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرِّيقِ فَإِنَّهُ يَحْفَظُ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کہو۔ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کی مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا بحق محمد جو تیرے نبی و رسولؐ ہیں اور بحق ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور بحق موسیٰ جو تیرے کلیم و نجیب ہیں اور بحق عیسیٰ جو تیرے کلمہ اور روح ہیں اور سوال کرتا ہوں بحق صحفِ ابراہیم و توریت، موسیٰ اور زبور داؤد اور انجیل عیسیٰ اور قرآنِ محمدؐ اور ہر وحی کا واسطہ جو تو نے کی ہے اور ہر حکم جو تو نے جاری کیا ہے اور ہر حق جو تو نے ادا کیا ہے ہر شادگی جو تو نے دی ہے اور ہر گمراہ جسے تو نے ہدایت کی ہے اور ہر سائل جسے تو نے عطا کیا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تاریک بنایا اور تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن بنایا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے زمین قائم ہے اور آسمان کے لئے اس سے ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے پہاڑ ٹھہرے ہوئے ہیں اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے اور اس نام سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی رُو سے منتہائے رحمت ہیں رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور رزق دے حفظ قرآن کا اور قسم قسم کے علم کا اور ان کو میرے دل کان اور آنکھ میں برقرار رکھ اور مخلوط کر دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت سے ان پر عمل کروں اور نہیں ہے مدد و قوت مگر اے حی و قیوم تجھ سے اور ایک روایت میں اتنا اور ہے۔

میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے بندے دعا کرتے ہیں اور تو توبہ قبول کرتا ہے اور اپنے انبیاء

کے ترک ادنی معاف کرتا ہے اور ان پر تو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تو نے ہر اس نام سے جس کا تو نے ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد احد واحد و فرد و وتر ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھر دیا ہے تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے تو حی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمٰن و رحیم ہے کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے اور اس میں کلمات تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے اس کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف ظرف پر سفید شہد سے لکھے اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گرا ہو دھوئے اور تین روز نہار منہ پیئے انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أُعَلِّمُكَ دُعَاءً لَا تَنْسَى الْقُرْآنَ : «اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي[1] بِتَرْكِ مَعَاصِيكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي مِنْ تَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ الْمَنْظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَ أَلْزِمْ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَفَرِّحْ بِهِ قَلْبِي وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَاسْتَعْمِلْ بِهِ بَدَنِي وَقَوِّنِي عَلَى ذٰلِكَ وَ أَعِنِّي عَلَيْهِ إِنَّهُ لَا مُعِينَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْتَ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» .

قَالَ : وَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ وَلِيدِبْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ حَفْصٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام .

۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم قرآن کو بھولو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترک معاصی کروں جب تک زندہ رہوں اور رحم کر مجھ پر تاکہ میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور میرے لیے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تعلیم دی ہے اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے اور میرا بدن اور میری قوت اسی میں استعمال ہو اور اس معاملے میں میری مدد کر، تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔

ما منعك يا أباذر أن تكون سلمت علينا حين مررت بنا ؟ فقال : ظننت يارسول الله أن الذي [كان] معك دحية الكلبي قد استخليته لبعض شأنك ، فقال : ذاك جبرئيل عليه السلام يا أباذر وقد قال : أما لو سلم علينا لرددنا عليه ، فلما علم أبوذر أنه كان جبرئيل عليه السلام دخله من الندامة حيث لم يسلم عليه ما شاء الله فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : ما هذا الدعاء الذي تدعو به ؟ فقد أخبرني جبرئيل عليه السلام أن لك دعاء تدعو به ، معروفاً في السماء ، فقال : نعم يارسول الله أقول : « اللهم إني أسألك الأمن والإيمان [بك] والتصديق بنبيك والعافية من جميع البلاء والشكر على العافية والغنى عن شرار الناس » .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابوذر ایک روز رسولِ خدا کے پاس آئے تو دیکھا کہ دحیہ کلبی کی صورت میں جبرئیل حضرت کے پاس ہیں اور آنحضرت ان سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ لوٹ گئے اور ان دونوں کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیل نے کہا کہ ابوذر ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا اگر یہ سلام کرتے تو ہم ضرور جواب سلام دیتے اے محمدؐ ان کی ایک دعا ہے جو اہلِ آسمان میں مشہور ہے جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں تو تم ان سے پوچھنا۔ جب جبرئیل چلے گئے تو ابوذر آنحضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے کہا اے ابوذر تم نے ہم پر سلام کیوں نہ کیا تھا جب تم ادھر سے گزرے تھے انھوں نے کہا میں نے گمان کیا کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ دحیہ کلبی ہیں آپ ان سے کسی معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں فرمایا اے ابوذر وہ جبرئیل تھے انھوں نے کہا اگر ابوذر سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے یہ سن کر ابوذر سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے۔ حضرت نے فرمایا وہ دعا کیا ہے جو تم کیا کرتے ہو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جو دعا تم کرتے ہو وہ اہلِ آسمان میں مشہور ہو گئی ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں یہ دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن و ایمان اور تیرے نبی کی تصدیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کا اور ان بلاؤں پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کا۔

۲۶ - علي ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن أبي حمزة قال : أخذت هذا الدعاء عن أبي جعفر [محمد بن علي] عليهما السلام قال : وكان أبوجعفر يسميه الجامع : « بسم الله الرحمن الرحيم أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، آمنت بالله وبجميع رسله وبجميع ما أنزل به على جميع الرسل وأن وعد الله حق ولقاءه حق وصدق الله وبلغ المرسلون والحمد لله رب العالمين وسبحان الله كلما سبح الله شيء وكما يحب الله أن يسبح والحمد لله كلما حمد الله شيء وكما يحب الله أن يحمد ولا إله إلا الله كلما هلل الله شيء وكما يحب الله أن يهلل والله أكبر كلما كبر الله شيء وكما يحب الله أن يكبر ، اللهم إني أسألك مفاتيح

الْخَيْرِ وَخَوَاتِيمَهُ وَسَوَابِغَهُ وَفَوَائِدَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَمَا بَلَغَ عِلْمَهُ عِلْمِي وَمَا قَصُرَ عَنْ إِحْصَائِهِ حِفْظِي، اللَّهُمَّ انْهَجْ إِلَيَّ أَسْبَابَ مَعْرِفَتِهِ وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَهُ وَغَشِّنِي بِبَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمُنَّ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْإِزَالَةِ عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْغَلْ قَلْبِي بِدُنْيَايَ وَعَاجِلِ مَعَاشِي عَنْ آجِلِ ثَوَابِ آخِرَتِي وَاشْغَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ مَا لَا تَقْبَلُ مِنِّي جَهْلَهُ وَذَلِّلْ لِكُلِّ خَيْرٍ لِسَانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلَا تُجْرِهِ فِي مَفَاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصاً لَكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَنْوَاعِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا وَغَفَلَاتِهَا وَجَمِيعِ مَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ وَمَا يُرِيدُنِي بِهِ السُّلْطَانُ الْعَنِيدُ، مِمَّا أَحَطْتَ بِعِلْمِهِ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى صَرْفِهِ عَنِّي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ وَبَوَائِقِهِمْ وَمَكَائِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَنْ أُسْتَزَلَّ عَنْ دِينِي فَتَفْسُدَ عَلَيَّ آخِرَتِي وَأَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُمْ ضَرَراً عَلَيَّ فِي مَعَاشِي أَوْ يَعْرِضَ بَلَاءٌ يُصِيبُنِي مِنْهُمْ لَا قُوَّةَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَى احْتِمَالِهِ فَلَا تَبْتَلِنِي يَا إِلَهِي بِمُقَاسَاتِهِ فَيَمْنَعَنِي ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْغَلَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ؛ أَنْتَ الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرَّفَاهِيَةَ فِي مَعِيشَتِي مَا أَبْقَيْتَنِي مَعِيشَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَأَبْلُغُ بِهَا رِضْوَانَكَ وَأَصِيرُ بِهَا إِلَى دَارِ الْحَيَوَانِ غَداً وَلَا تَرْزُقْنِي رِزْقاً يُطْغِينِي وَلَا تَبْتَلِنِي بِفَقْرٍ أَشْقَى بِهِ مُضَيَّقاً عَلَيَّ، أَعْطِنِي حَظّاً وَافِراً فِي آخِرَتِي وَمَعَاشاً وَاسِعاً هَنِيئاً مَرِيئاً فِي دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْناً وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْناً أَجِرْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولاً وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُوراً، اللَّهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ بِمِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا فَكِدْهُ؛ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَافْقَأْ عَنِّي عُيُونَ الْكَفَرَةِ وَالظَّلَمَةِ وَالطُّغَاةِ وَالْحَسَدَةِ، اللَّهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ السَّكِينَةَ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَاحْفَظْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي وَجَلِّلْنِي عَافِيَتَكَ النَّافِعَةَ وَصَدِّقْ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي وُلْدِي وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَغْفَلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَانَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ فَاغْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ».

۲۶۔ ابوحمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حاصل کیا ہے اور حضرت نے اس دعا کا نام جامع رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں میں ایمان لایا ہوں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں پر نازل ہوئیں اور یہ کہ اللہ کا وعدہ

سچ کہا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس طرح کرے جسے خدا پسند کرتا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے جب تک کوئی شے اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جب تک کوئی لا الٰہ الا اللہ کہنے والا اس طرح کہے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں نیکی کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد و برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے اور جس کے احصا سے میرا علم قاصر ہے یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے دروازے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر بچا لینے سے اپنے دین کے زائل ہونے سے اور شک کو میرے قلب سے پاک کر دے اور میرے دل کو امور دنیا سے بچا لے اور اس سے بھی کہ میں دنیا کی معاش میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابعدار بنا اور ریا سے میرے قلب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر اور میرے عمل کو خالص بنا دے اور یا اللہ میں شر سے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شر سے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں آنے والے جن و انس سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاریوں سے اور شر انگیزیوں سے اور فاسق جن و انس سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کریں اور میری آخرت برباد ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے۔ خدایا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے۔ تو ہی بچانے والا، منع کرنے والا، دفع کرنے والا اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں اور ایسی روزی نہ دے جس سے سرکش ہو جاؤں اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان اجیرن ہو جائے اور آخرت میں مجھے بھرپور حصہ دے اور دنیا میں وسیع و گوارا معاش دے دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنہ سے مجھے محفوظ رکھ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ دے اور جو مجھ کو غمگین بنانا چاہے اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش حاسدوں کی آنکھیں نکال پھینک اور اپنی طرف سے مجھے سکون و اطمینان دے اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپا لے اور نفع دینے والی عافیت کا لباس مجھے پہنا دے اور میرے قول و فعل میں صداقت دے اور میری اولاد، اہل و عیال اور مال پر اپنی برکت نازل کر اور جو گناہ

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ فِي أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ».

۳ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کرو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس برائی سے جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

---

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ بَصِيرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ دُعَاءً يُعَلِّمُهُ إِيَّاهُ يَدْعُو بِهِ فَيُعْصَمُ بِهِ مِنَ الذُّنُوبِ جَامِعاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَتَبَ عليه السلام بِخَطِّهِ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ عَنِّي، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى، يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ، يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَاهُ يَا غِيَاثَاهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي النَّارِ» ثُمَّ تَسْأَلُ مَا بَدَا لَكَ.

۴ - علی بن بصیر نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو، حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے وہ ذات جو نیکیوں کا ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے اور جس نے میری پردہ دری نہیں کی اے بڑے معاف کرنے والے اے کشادہ دست رحمت کے ساتھ، اے سرگوشی کے سننے والے، اے ہر شکایت کی انتہا، اے کریم درگزر کرنے والے، اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے، اے ہر نعمت تک پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے اے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریاد رس، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہے کر۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ وَأَبِي طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي

مجھ سے پہلے ہوئے ہوں یا بعد میں یا قصداً ظاہر ہوں یا مخفی اے ارحم الراحمین ان کو بخش دے۔

۲۷ ۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلِ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي» .

۲۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہو خدایا میرا رزق زیادہ کر، میری عمر دراز کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنا دے اور میری جگہ غیر کو نہ لا۔

۲۸ ۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «يَامَنْ يَشْكُرُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ وَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا» .

۲۸۔ حضرت صادق آل محمدؑ یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے وہ جو اپنے مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے میرا وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہو گئی ہے مگر اس کا وبال باقی ہے۔

۲۹ ۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِهِ يَقُولُ: «يَانُورُ يَاقُدُّوسُ يَاأَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيمُ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُحِلُّ النِّقَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُدِيلُ الْأَعْدَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُظْلِمُ الْهَوَاءَ ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَكْشِفُ الْغِطَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ غَيْثَ السَّمَاءِ» .

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے نور اے پاک ذات اے ہر اوّل سے اول اے ہر آخر سے آخر، اے رحمٰن اے رحیم میرے وہ گناہ بخش دے جنھوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے اور جنھوں نے عذاب کو لا اتارا ہے اور بخش دے وہ گناہ جنھوں نے عصمت کی پردہ دری کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی اور میرے وہ گناہ بخش دے جنھوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا اور جنھوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنھوں نے

پردہ کشائی کی اور دعاؤں کو رد کر دیا اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

۳۰۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: «يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي وَيَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي» قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: «اللَّهُمَّ كَتَبْتَ الْآثَارَ وَعَلِمْتَ الْأَخْبَارَ وَاطَّلَعْتَ عَلَى الْأَسْرَارِ فَحُلْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقُلُوبِ فَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ وَالْقُلُوبُ إِلَيْكَ مُفْضَاةٌ وَإِنَّمَا أَمْرُكَ لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتَهُ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِطَاعَتِكَ أَنْ تَدْخُلَ فِي كُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي وَلَا تُفَارِقَنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَعْصِيَتِكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي فَلَا تَقْرَبَنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْيَا وَزَهِّدْنِي فِيهَا وَلَا تَزْوِهَا عَنِّي وَلَا تُرَغِّبْنِي فِيهَا يَا رَحْمٰنُ».

۳۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے، اے مصیبت میں میری تسلی کا سامان، اے شدت بلا میں میرا ساتھی۔ اے نعمت میں میرا سرپرست، اے رغبت میں میرا فریاد رس اور حضرت نے فرمایا۔ امیرالمومنینؑ یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تو نے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے اور خبروں کو بتا دیا ہے اور تجھے پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہے تو ہمارے اور ہمارے قلوب کے درمیان حائل ہے پوشیدہ بھید تیرے لئے ظاہر ہے اور قلوب تیرے لئے باہر نکلے ہوئے ہیں اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ وجود میں آ جاتی ہے یا اللہ اپنی رحمت سے معصیت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنی ملاقات کے وقت تک جدا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور اے رحمٰن مجھے اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَيَابَةَ قَالَ: أَعْطَانِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام هٰذَا الدُّعَاءَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِيِّ الْحَمْدِ وَأَهْلِهِ وَمُنْتَهَاهُ وَمَحَلِّهِ أَخْلَصَ مَنْ وَحَّدَهُ وَاهْتَدَى مَنْ عَبَدَهُ وَفَازَ مَنْ أَطَاعَهُ وَأَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ، اللّٰهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدِ؛ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ مَنْ خَضَعَ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَعَفَّرَ لَكَ وَجْهَهُ وَذَلَّلَ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّدَتْ عَبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ خَطِيئَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ وَضَعُفَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ خَدَائِعِهِ وَاضْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ بَاطِلٍ وَأَلْجَأَتْهُ ذُنُوبُهُ إِلَى ذُلِّ مَقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهِ أَرْغَبُ إِلَيْكَ كَرَغْبَتِهِ وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ كَتَضَرُّعِهِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ كَأَشَدِّ ابْتِهَالِهِ، اللّٰهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَذُلَّ مَقَامِي وَمَجْلِسِي وَخُضُوعِي إِلَيْكَ بِرَقَبَتِي

أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ الْهُدىٰ مِنَ الضَّلالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمىٰ وَالرُّشْدَ مِنَ الْغَوايَةِ وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ أَكْثَرَ الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخاءِ وَأَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهاتِ وَأَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طاعَتِكَ وَالضَّعْفَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضىٰ وَالتَّحَرِّيَ لِكُلِّ ما يُرْضِيكَ عَنِّي فِي إِسْخاطِ خَلْقِكَ الْتِماساً لِرِضاكَ، رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي أَوْمَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَقْصَيْتَنِي أَوْمَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ إِنْ عاقَبْتَنِي أَوْمَنْ آمُلُ عَطاياهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْمَنْ يَمْلِكُ كَرامَتِي إِنْ أَهَنْتَنِي أَوْمَنْ يَضُرُّ بِي هَوانُهُ إِنْ أَكْرَمْتَنِي؛ رَبِّ ما أَسْوَءَ فِعْلِي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَقْسىٰ قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَجْرَأَنِي عَلىٰ عِصْيانِ مَنْ خَلَقَنِي، رَبِّ وَما أَحْسَنَ بَلاءَكَ عِنْدِي وَأَظْهَرَ نَعْماءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ النِّعَمُ فَما أُحْصِيها وَقَلَّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيما أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطِرْتُ بِالنِّعَمِ وَتَعَرَّضْتُ لِلنِّقَمِ وَسَهَوْتُ عَنِ الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَجُزْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ وَجاوَزْتُ الْبِرَّ إِلَى الْإِثْمِ وَصِرْتُ إِلَى الْهَرَبِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ فَما أَصْغَرَ حَسَناتِي وَأَقَلَّها فِي كَثْرَةِ ذُنُوبِي وَما أَكْثَرَ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَها عَلىٰ قَدْرِ صِغَرِ خَلْقِي وَضَعْفِ رُكْنِي، رَبِّ وَما أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصَرِ أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي بُعْدِ أَمَلِي وَما أَقْبَحَ سَرِيرَتِي فِي عَلانِيَتِي، رَبِّ لا حُجَّةَ لِي إِنِ احْتَجَجْتُ وَلا عُذْرَ لِي إِنِ اعْتَذَرْتُ وَلا شُكْرَ عِنْدِي إِنِ ابْتُلِيتُ وَأُولِيتُ إِنْ لَمْ تُعِنِّي عَلىٰ شُكْرِ ما أُولِيتُ، رَبِّ ما أَخَفَّ مِيزانِي غَداً إِنْ لَمْ تُرْجِحْهُ وَأَزَلَّ لِسانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ وَأَسْوَدَ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ؛ رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِيَ الَّتِي سَلَفَتْ مِنِّي قَدْ هَدَّتْ لَها أَرْكانِي، رَبِّ كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَواتِ الدُّنْيا وَأَبْكِي عَلىٰ خَيْبَتِي فِيها وَلا أَبْكِي وَتَشْتَدُّ حَسَراتِي عَلىٰ عِصْيانِي وَتَفْرِيطِي؛ رَبِّ دَعَتْنِي دَواعِي الدُّنْيا فَأَجَبْتُها سَرِيعاً وَرَكَنْتُ إِلَيْها طائِعاً وَدَعَتْنِي دَواعِي الْآخِرَةِ فَتَثَبَّطْتُ عَنْها وَأَبْطَأْتُ فِي الْإِجابَةِ وَالْمُسارَعَةِ إِلَيْها كَما سارَعْتُ إِلىٰ دَواعِي الدُّنْيا وَحُطامِهَا الْهامِدِ وَهَشِيمِهَا الْبائِدِ وَسَرابِهَا الذّاهِبِ، رَبِّ خَوَّفْتَنِي وَشَوَّقْتَنِي وَاحْتَجَجْتَ عَلَيَّ بِرِقِّي وَكَفَلْتَ لِي بِرِزْقِي فَآمَنْتُ [مِنْ] خَوْفِكَ وَتَثَبَّطْتُ عَنْ تَشْوِيقِكَ وَلَمْ أَتَّكِلْ عَلىٰ ضَمانِكَ وَتَهاوَنْتُ بِاحْتِجاجِكَ، اللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيا خَوْفاً وَحَوِّلْ تَثَبُّطِي شَوْقاً وَتَهاوُنِي بِحُجَّتِكَ فَرَقاً مِنْكَ ثُمَّ رَضِّنِي بِما قَسَمْتَ لِي مِنْ رِزْقِكَ يا كَرِيمُ [يا كَرِيمُ]، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ رِضاكَ عِنْدَ السَّخْطَةِ وَالْفُرْجَةَ عِنْدَ الْكُرْبَةِ وَالنُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْبَصِيرَةَ عِنْدَ تَشَبُّهِ الْفِتْنَةِ، رَبِّ اجْعَلْ جُنَّتِي مِنْ خَطاياي حَصِينَةً وَدَرَجاتِي فِي الْجِنانِ رَفِيعَةً وَأَعْمالِي كُلَّها مُتَقَبَّلَةً وَحَسَناتِي مُضاعَفَةً زاكِيَةً وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ كُلِّها ما ظَهَرَ مِنْها وَما بَطَنَ وَمِنْ رَفِيعِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ

وَمِنْ شَرِّ مَا أَعْلَمُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا أَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْتَرِيَ الْجَهْلَ بِالْعِلْمِ وَالْجَفَاءَ بِالْحِلْمِ وَالْجَوْرَ بِالْعَدْلِ وَالْقَطِيعَةَ بِالْبِرِّ وَالْجَزَعَ بِالصَّبْرِ وَالْهُدَى بِالضَّلَالَةِ وَالْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ.

ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَيْضاً مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ دُعَاءُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَزَادَ فِي آخِرِهِ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

۳۱۔ راوی کہتاہے یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے اس کا اہل ہے اور اسی کا نقطۂ آخر اور اس کا محل خلوص اس کے لئے ہے جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے جس نے اس سے تعلق رکھا اے صاحب جود و کرم و عظمت اے ثنائے جمیل کے مستحق اور حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے سامنے رگڑی ہوئی ہے اور ندامت سے آنسو بہہ رہے ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو اس کے حیلے کم ہو گئے ہوں اس کی فریب کاری کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں اور ہر امر باطل اس سے مضمحل ہو گیا اور اس کے گناہ اس کو مجبور کر کے تیرے سامنے مقام ذلت میں لے آئے ہوں اور وہ تیرے سامنے اظہار اقراری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا میں تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں اور اظہار عجز و نیاز کرتا ہوں اسی کی طرح اور گریہ کرتا ہوں شدید تر گریہ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ضلالت سے بچا کر ہدایت کی اور کور باطنی سے بچا کر روشن دلی اور گمراہی سے بچا کر صحیح راستہ پر لا۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اکثر تیری حمد کرنے کا بحالت عیش اور مصیبت میں پوری طرح صبر کرنے کا اور شکر میں بہترین شکر کرنے کا اور شبہات کے وقت رسولؐ اور اوصیائے رسولؐ کی بات کو ماننا میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور معصیت میں کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف بھاگنے کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور مخلوق کے غصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور اے اللہ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں اگر تو رحم نہ کرے تو پھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو دور رکھے گا تو پھر کس سے مہربانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا تو پھر عفو کون کرے گا اگر تو نے محروم کر دیا تو پھر بخشش کون کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عزت کون دے گا اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہو گیا ہے اور میرا قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی ہیں اور میری عمر کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر کتنی جرأت ہے اے میرے رب تیری نازل کی ہوئی نعمتیں کتنی

اچھی ہیں تیری نعمتیں میرے اوپر کیسی کھلی ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا تو نے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور میں نعمتیں پا کر اترا گیا اور اپنے کو تیرے عذاب کے لئے پیش کرنے لگا تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے لگی اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی اور عدل کو چھوڑ کر ظلم اختیار کیا اور گناہوں کی وادی طے کی اور خوف اور حزن کے باعث تجھ سے بھاگا آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں اور میرے گناہ بلحاظ میری چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے ہیں اے میرے رب میری امیدیں کتنی طولانی اور مدت عمر کس قدر کم ہے اور میرے عادات وخصائل کھلا کس قدر بدنما ہیں اگر میں کوئی حجت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی حجت نہیں اور کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں جو نعمتیں تو نے دی ہیں اگر تو میری مدد نہ کرے تو میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اے میرے پروردگار روزِ قیامت میری نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا اگر تو اسے بھاری نہ بنائے، میری زبان لغزش سے بچ نہیں سکتی اگر تو اسے نہ روکے اور میرا منہ کالا ہو جائے اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا۔ اے میرے رب میرا کیا حال ہوگا ان گناہوں کی بدولت جو میں کر چکا ہوں اور جنہوں نے میرے اعضا کو لرزا دیا ہے اے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دنیا میں ایسا مبتلا ہوں کہ ان کی ناکامی پہ روتا ہوں اور نہیں روتا اپنے گناہوں کی کثرت وشدت پر اور اپنی کوتاہی پر اے میرے رب دنیا کے ساز وسامان نے مجھے بلایا تو میں جلدی سے ان کی طرف بھاگا اور ان کی طرف بھروسہ کیا اور جب آخرت کے ساز وسامان اپنی طرف بلایا تو سستی کی اور قبولیت میں تاخیر کی۔

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی طرف جو کہنہ اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور رواں دواں سراب کی مانند ہے اے میرے رب تو نے عذاب آخرت سے خوف دلایا اور اجر وثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجت قائم کی اور میرے رزق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں تیری لقا کے شوق میں سستی کی اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا تو میری سستی اور کوتاہی کو شوق میں بدل دے اور اپنی حجت کے بارے میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پر مجھے راضی کر۔ اے کریم میں تیرے اسم اعظم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے غصہ کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سستی اور مصیبت کو کشادگی عطا کر اور تاریکی میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بصیرت دے۔ اے میرے رب گناہوں سے میری سپر کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمال سیہ کو بدل دے اور میرے حسنات کو زیادہ کر میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں اور کھانے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ علم کے بدلے جہالت خرید دوں اور جفا کو حلم کے بدلے اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بیقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے۔

اور جمیل بن صالح نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحسینؑ بھی اسی طرح دعا

کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین۔

۳۲ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحٌ أَبُو الْيَقْظَانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ادْعُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي لَا تُنَالُ مِنْكَ إِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوجَ مِنْ جَمِيعِ مَعَاصِيكَ [إِلَّا بِرِضَاكَ] وَالدُّخُولَ فِي كُلِّ مَا يُرْضِيكَ وَالنَّجَاةَ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجَ مِنْ كُلِّ كَبِيرَةٍ أَتَى بِهَا مِنِّي عَمْدٌ أَوْ زَلَّ بِهَا مِنِّي خَطَأٌ أَوْ خَطَرَ بِهَا عَلَيَّ خَطَرَاتُ الشَّيْطَانِ، أَسْأَلُكَ خَوْفاً تُوقِفُنِي بِهِ عَلَى حُدُودِ رِضَاكَ وَتَشْعَبُ بِهِ عَنِّي كُلَّ شَهْوَةٍ خَطَرَ بِهَا هَوَايَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأْيِي لِيُجَاوِزَ حَدَّ حَلَالِكَ، أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ الْأَخْذَ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْكَ سَيِّئِ كُلِّ مَا تَعْلَمُ أَوْ أَخْطَأُ مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ أَوْ مِنْ حَيْثُ أَعْلَمُ، أَسْأَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالزُّهْدَ فِي الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَإِنْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي فِيمَا عَلَيَّ وَلِيَ وَالتَّذَلُّلَ فِي إِعْطَاءِ النَّصَفِ مِنْ جَمِيعِ مَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرِّضَا وَتَرْكَ قَلِيلِ الْبَغْيِ وَكَثِيرِهِ فِي الْقَوْلِ مِنِّي وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعْمَتِكَ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا لِكَيْ تَرْضَى وَبَعْدَ الرِّضَا وَأَسْأَلُكَ الْخِيَرَةَ فِي كُلِّ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخِيَرَةُ بِمَيْسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَافْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْعَافِيَةُ وَالْفَرَجُ وَافْتَحْ لِي بَابَهُ وَيَسِّرْ لِي مَخْرَجَهُ، وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَيَّ مَقْدُرَةً مِنْ خَلْقِكَ فَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَخُذْهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ قُدَّامِهِ وَامْنَعْهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيَّ بِسُوءٍ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْحِيلَةُ وَيَشْمَتُ فِيهِ الْعَدُوُّ وَتَعْيَى فِي الْأُمُورِ أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ رَاغِباً إِلَيْكَ فِيهِ عَمَّنْ سِوَاكَ قَدْ فَرَّجْتَهُ وَكَفَيْتَهُ، فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيراً وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلاً».

۳۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو۔ یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تمام گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں ہر مہلکہ سے اور نکلنا چاہتا ہوں ہر گناہ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے صدور خطا کا باعث ہو جس سے میرے دل میں وساوس شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو توفیق دے مجھے تیری حدود رضا میں رہنے کی اور پراگندہ کردے ہر اس بری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہو اور میری رائے میں لغزش پیدا کرے

تاکہ میں حد حلال سے تجاوز کر جاؤں خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس اچھی چیز کے لینے کا جس کو تو جانتا ہے اور ہر اس برائی کے ترک کا جس سے تو واقف ہے اور میں خطا کرتا ہوں نہ جان کر یا جان کر اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کشادگی رزق کا اور دوزی میں زہد کا اور نکلنے کا بیان کے ہر شبہ سے اور راہ صواب کا ہر حجت میں اور صدق کے تمام مواقع میں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے کا اپنے نفس میں خواہ میرے لئے مفید ہو یا مضر اور تمام غصہ اور رضا کے کے مواقع پر مجھے انصاف سے کام لینے کی قوت عطا کر اور بغاوت ترک کرنے کی توفیق دے قول و فعل میں خواہ کم ہو یا زیادہ اور تمام اشیاء میں پورا پورا حصہ مجھے دے اور اس پر شکر کی توفیق دے تاکہ تو راضی ہو اور راضی ہونے کے بعد بھی یہ توفیقات باقی رکھ اور سوال کرتا ہوں بھلائی کا ہر اس امر میں جو بھلائی کا سبب ہو آسانی کے ساتھ نہ کہ دشواری سے اے کریم اے کریم اور جس دروازہ میں عافیت اور کشادگی ہو وہ میرے لئے کھول دے اور وہ دروازہ بھی کھول دے اور اس سے نکلنا میرے لئے آسان کر اور اپنی مخلوق میں جس کو تو نے مجھ پر قدرت دی ہے۔

پس مجھ سے اس کے کان آنکھ زبان اور ہاتھ روک دے اور پکڑ لے اس کو داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے اور پیچھے سے اور سامنے سے اور روک دے اس کی برائی کو تیرا ہمسایہ عزیز ہے اور تیری ذات لائق ثنا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ یا اللہ تو ہر مصیبت میں میری امید گاہ ہے اور ہر شدت میں میرا معتمد ہے اور ہر معاملہ میں میرے لئے تو ہی ثقہ اور میرا مددگار ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں کہ آدمی کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیر ناکافی ثابت ہوتی ہے اور دشمن شماتت کرتا ہے اور امور ان میں عاجز ہوتے ہیں ان کے لئے تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور تیری ہی طرف میری توجہ ہے نہ کہ تیرے غیر کی طرف تو نے ہی ان مصیبتوں کو دور کیا اور میری حمایت کی تو ہر نعمت میں میرا ولی ہے اور ہر ضرورت میں میرا ساتھی۔ پس حمد کثیر اور احسان عظیم تیرے ہی لئے ہے۔

٣٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَوْلَ التَّوَّابِينَ وَعَمَلَهُمْ وَنُورَ الْأَنْبِيَاءِ وَصِدْقَهُمْ وَ نَجَاةَ الْمُجَاهِدِينَ وَثَوَابَهُمْ وَشُكْرَ الْمُصْطَفَيْنَ وَنَصِيحَتَهُمْ وَعَمَلَ الذَّاكِرِينَ وَيَقِينَهُمْ وَ إِيمَانَ الْعُلَمَاءِ وَفِقْهَهُمْ وَتَعَبُّدَ الْخَاشِعِينَ وَتَوَاضُعَهُمْ وَحُكْمَ الْفُقَهَاءِ وَسِيرَتَهُمْ وَخَشْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَ رَغْبَتَهُمْ وَ تَصْدِيقَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَوَكُّلَهُمْ وَرَجَاءَ الْمُحْسِنِينَ وَبِرَّهُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِينَ وَمَنْزِلَةَ الْمُقَرَّبِينَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّينَ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَوْفَ الْعَامِلِينَ لَكَ وَعَمَلَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَخُشُوعَ الْعَابِدِينَ لَكَ وَيَقِينَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُؤْمِنِينَ بِكَ ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بِحَاجَتِي عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ وَأَنْتَ لَهَا وَاسِعٌ غَيْرُ مُتَكَلِّفٍ وَأَنْتَ الَّذِي لَا يُحْفِيكَ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُكَ نَائِلٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ

أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا نَقُولُ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فَرَجاً قَرِيباً وَأَجْراً عَظِيماً وَسِتْراً جَمِيلاً اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي عَلَىٰ ظُلْمِي لِنَفْسِي وَإِسْرَافِي عَلَيْهَا لَمْ أَتَّخِذْ لَكَ ضِدّاً وَلَا نِدّاً وَلَا صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً ، يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْمَسَائِلُ ، يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي فِي سَاعَتِي هٰذِهِ مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ إِنَّكَ تُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَإِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي لَهُ فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَ عَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَجْبَهْنِي وَخَلَقَنِي لِلَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَصَنَعْتُ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ أَنْتَ يَا سَيِّدِي وَبِئْسَ الْعَبْدُ أَنَا وَجَدْتَنِي وَنِعْمَ الطَّالِبُ أَنْتَ رَبِّي وَ بِئْسَ الْمَطْلُوبُ [أَنَا] أَلْفَيْتَنِي ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أَمَتِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِي ، اللّٰهُمَّ هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَ سَكَنَتِ الْحَرَكَاتُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيبٍ بِحَبِيبِهِ وَخَلَوْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ إِلَيَّ فَاجْعَلْ خَلْوَتِي مِنْكَ اللَّيْلَةَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ يَا مَنْ لَيْسَتْ لِعَالِمٍ فَوْقَهُ صِفَةٌ يَا مَنْ لَيْسَ لِمَخْلُوقٍ دُونَهُ مَنَعَةٌ يَا أَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا آخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ عُنْصُرٌ وَيَا مَنْ لَيْسَ لِآخِرِهِ فَنَاءٌ وَيَا أَكْمَلَ مَنْعُوتٍ وَ يَا أَسْمَحَ الْمُعْطِينَ وَيَا مَنْ يَفْقَهُ بِكُلِّ لُغَةٍ يُدْعَىٰ بِهَا وَيَا مَنْ عَفْوُهُ قَدِيمٌ وَبَطْشُهُ شَدِيدٌ وَمُلْكُهُ مُسْتَقِيمٌ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَافَهْتَ بِهِ مُوسَىٰ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ ، يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّمَدُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ» .

۲۳ - ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توبہ کرنے والوں کے قول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی برگزیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور ذاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی، علماء کے ایمان اور ان کے علم کی اور خضوع و خشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہاء کے حکم اور سیرت کی، متقیوں کے خوف اور رغبت کی اور مومنوں کی تصدیق اور توکل کی، محسنوں کی امید اور نیکی کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقربین کی منزلت، نبیوں کی دارت یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عمل نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل، خدایا تو میری حاجت کو جانتا ہے تجھے بتانے کی ضرورت نہیں تو بے زحمت اس کا دور کرنے والا ہے اور تو وہ ہے کہ سائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا اور نہ پلنے والا کمی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچا ہے تو ایسا ہی جیسا تو کہتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کشادگی دے اور اجر عظیم دے اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ نہ کوئی تیری ضد ہے اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد، سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغالطے میں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی نہ ایک آواز دوسری آواز کے سننے سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے اور بیقراری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے ملول نہیں کرتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دور کردے جہاں سے دور ہونے کا میرا گمان ہے اور جہاں سے نہیں بے شک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا اور میرے گناہ عظیم الشان ہیں مگر رسوا نہیں کرتا اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے دھکیلتا نہیں اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے غرض خلقت کو ضائع کیا اے میرے سید تو میرا اچھا آقا ہے اور میں تیرا بُرا غلام اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں کیسا بُرا مطلوب ہوں۔ میں نے پایا اپنے کو تیرا بندہ، تیرے بندے کا بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سامنے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کر۔ یا اللہ آوازیں (رات میں) بیٹھ گئیں اور حرکات میں سکون پیدا ہو گیا اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری خلوت میں ہوں تو میرا محبوب ہے تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے۔ یہ بات نار جہنم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس سے بالاتر صفات نہیں اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اوّل اے ہر شے سے آخر، اے وہ جس کے لئے کوئی مادہ نہیں، اے وہ جس کے لئے کوئی فنا نہیں۔ اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سنی ہے وہ ہر پکارنے والے کی بولی سمجھتا ہے اس کا لطف قایم ہے۔ غصہ سخت ملک برقرار میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ اے رحمٰن و رحیم تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات بے نیاز ہے۔ میں سوال کرتا ہے کہ رحمت نازل کر محمد و آل پر اور اپنی رحمت سے مجھے داخلِ جنت کر۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: عَلِّمْنِي دُعَاءً وَأَوْجِزْ، فَقَالَ: قُلْ: «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِهِ وَ ذَلَّلَ قَلْبِي بِتَصْدِيقِهِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ».

۳۴۔ یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے مختصر و کافی دعا تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہو

۳۵۔میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم فرمایئے۔ فرمایا کہو اے وہ ذات جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اپنی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا اور میں تجھ سے امن و ایمان چاہتا ہوں۔

۳۶ ـ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً أَتَىٰ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لِي مَالٌ وَرِثْتُهُ وَلَمْ أُنْفِقْ مِنْهُ دِرْهَماً فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اكْتَسَبْتُ مِنْهُ مَالاً فَلَمْ أُنْفِقْ مِنْهُ دِرْهَماً فِي طَاعَةِ اللهِ فَعَلِّمْنِي دُعَاءً يُخْلِفُ عَلَيَّ مَامَضَىٰ وَيَغْفِرُ لِي مَاعَمِلْتُ أَوْ عَمَلاً أَعْمَلُهُ ، قَالَ : قُلْ : قَالَ ، وَأَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : قُلْ كَمَا أَقُولُ : «يَا نُورِي فِي كُلِّ ظُلْمَةٍ وَيَا أُنْسِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ وَيَارَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَيَاثِقَتِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَيَا دَلِيلِي فِي الضَّلاَلَةِ أَنْتَ دَلِيلِي إِذَا انْقَطَعَتْ دَلاَلَةُ الأَدِلاَّءِ فَإِنَّ دَلاَلَتَكَ لاَتَنْقَطِعُ وَلاَ يَضِلُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَأَسْبَغْتَ وَرَزَقْتَنِي فَوَفَّرْتَ وَغَذَّيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ غِذَائِي وَأَعْطَيْتَنِي فَأَجْزَلْتَ بِلاَاسْتِحْقَاقٍ لِذٰلِكَ بِفِعْلٍ مِنِّي وَلٰكِنِ ابْتِدَاءً مِنْكَ لِكَرَمِكَ وَجُودِكَ فَتَقَوَّيْتُ بِكَرَمِكَ عَلَىٰ مَعَاصِيكَ وَتَقَوَّيْتُ بِرِزْقِكَ عَلَىٰ سَخَطِكَ وَأَفْنَيْتُ عُمُرِي فِيمَا لاَ تُحِبُّ فَلَمْ يَمْنَعْكَ جُرْأَتِي عَلَيْكَ وَرُكُوبِي لِمَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ وَدُخُولِي فِيمَا حَرَّمْتَ عَلَيَّ أَنْ عُدْتَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ وَلَمْ يَمْنَعْنِي حِلْمُكَ عَنِّي وَعَوْدُكَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ أَنْ عُدْتُ فِي مَعَاصِيكَ فَأَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْفَضْلِ وَأَنَا الْعَوَّادُ بِالْمَعَاصِي فَيَاأَكْرَمَ مَنْ أُقِرَّ لَهُ بِذَنْبٍ وَأَعَزَّ مَنْ خُضِعَ لَهُ بِذُلٍّ ، لِكَرَمِكَ أَقْرَرْتُ بِذَنْبِي وَلِعِزِّكَ خَضَعْتُ بِذُلِّي فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِي فِي كَرَمِكَ وَإِقْرَارِي بِذَنْبِي وَعِزِّكَ وَخُضُوعِي بِذُلِّي افْعَلْ بِي مَاأَنْتَ أَهْلُهُ وَلاَتَفْعَلْ بِي مَاأَنَاأَهْلُهُ» .

تَمَّ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ

۳۶۔ ایک شخص حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا اس میں ایک درہم بھی راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پس آپ ایسی دعا تعلیم فرمایئے جس سے تلافی مافات ہو اور گزشتہ عمل بخشا جائے اور میں صحیح عمل کروں۔ حضرت نے فرمایا کہو جیسے میں کہتا ہوں۔ اے ہر تاریکی میں میرے نور لے وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے، گمراہی میں راستہ دکھانے والے جب ہر طرف سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر لگاتار نعمتیں نازل کیں اور

فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْحِيلَةُ وَيَخْذُلُ عَنْهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَتَعْيِيني فِيهِ الْأُمُورُ أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ، رَاغِباً فِيهِ عَمَّنْ سِوَاكَ فَفَرَّجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ وَكَفَيْتَنِيهِ فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيراً وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلاً».

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تجھ پر ہے اور ہر سختی پر میری امیدگاہ تو ہے اور ہر امر میں میرا ولی تو ہے اور تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل ان سے کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شماتت کرتے ہیں اور معاملات رنج پہنچاتے ہیں میں ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس صورت میں تیرے سوا مدد غیر سے نفرت ہے تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر مہم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لانے والا ہے اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد کثیر ہے اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وقتِ حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

۷۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: «[اللّٰهُمَّ] لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ»؟ قَالَ قُلْتُ: أَمَّا الْمُعَارِينَ فَقَدْ عَرَفْتُ فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّراً عِنْدَ نَفْسِكَ، فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُقَصِّرُونَ.

۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرو یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں میں سے نہ بنا۔ (جو چند روز مومن رہ کر پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ راوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لاتخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کرو یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے

اور کافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی غذا دی اور بلا استحقاق تو نے مجھے نعمتیں دیں تو نے کرم کی ابتدا اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم ہی کی وجہ مجھے گناہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کے سہنے کی قوت ہوئی۔ میری عمر ایسے کاموں میں جو تجھے پسند نہیں تو نے چونکہ نہ روکا اس لئے میری جرأت بڑھ گئی اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے نہی کی تھی اور تو نے حرام کیا تھا اور وہ بجا لایا اور تیرے حکم نے نہ روکا میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا رہا پس اے منقر پر سب سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور لئے خضوع و خشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے وہ نہ کر جس کا میں اہل ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلي على رسوله الكريم

کتاب فضل القرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلا باب

(كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ) ۱

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ الْخَفَّافِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَا سَعْدُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا الْخَلْقُ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ عِشْرُونَ وَمِائَةُ أَلْفِ صَفٍّ، ثَمَانُونَ أَلْفَ صَفٍّ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ وَأَرْبَعُونَ أَلْفَ صَفٍّ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ فَيَأْتِي عَلَى صَفِّ الْمُسْلِمِينَ فِي صُورَةِ رَجُلٍ فَيُسَلِّمُ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَعْرِفُهُ بِنَعْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَاداً مِنَّا فِي الْقُرْآنِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نُعْطَهُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفِّ الشُّهَدَاءِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ [الشُّهَدَاءُ] ثُمَّ يَقُولُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّبُّ الرَّحِيمُ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنَ الشُّهَدَاءِ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ مِنْ شُهَدَاءِ الْبَحْرِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ مَا لَمْ نُعْطَهُ؛ قَالَ: فَيَتَجَاوَزُ حَتَّى يَأْتِيَ [عَلَى] صَفِّ شُهَدَاءِ الْبَحْرِ فِي صُورَةِ شَهِيدٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ شُهَدَاءُ الْبَحْرِ فَيَكْثُرُ تَعَجُّبُهُمْ وَيَقُولُونَ: إِنَّ هٰذَا مِنْ شُهَدَاءِ الْبَحْرِ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الْجَزِيرَةَ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا كَانَتْ أَعْظَمَ هَوْلاً مِنَ الْجَزِيرَةِ الَّتِي أُصِبْنَا فِيهَا فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نُعْطَهُ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ صَفَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فِي صُورَةِ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ فَيَنْظُرُ النَّبِيُّونَ وَالْمُرْسَلُونَ إِلَيْهِ فَيَشْتَدُّ لِذٰلِكَ تَعَجُّبُهُمْ وَيَقُولُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ مُرْسَلٌ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ أُعْطِيَ فَضْلاً كَثِيراً قَالَ: فَيَجْتَمِعُونَ فَيَأْتُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَيَسْأَلُونَهُ وَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: أَوَمَا تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ مَا نَعْرِفُهُ هٰذَا مِمَّنْ لَمْ يَغْضَبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: هٰذَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفِّ الْمَلَائِكَةِ فِي صُورَةِ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ فَتَنْظُرُ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَشْتَدُّ تَعَجُّبُهُمْ وَيَكْبُرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ لِمَا رَأَوْا مِنْ فَضْلِهِ وَيَقُولُونَ: تَعَالَى رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ إِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَاماً فَمِنْ هُنَاكَ أُلْبِسَ مِنَ النُّورِ وَالْجَمَالِ مَا لَمْ نُلْبَسْ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَخِرُّ

تحت العرش فيناديه تبارك وتعالى يا حجتي في الأرض وكلامي الصادق الناطق ارفع رأسك وسل تعط واشفع تشفع فيرفع رأسه فيقول الله تبارك و تعالى : كيف رأيت عبادي ؟ فيقول : يارب منهم من صانني وحافظ علي ولم يضيع شيئاً ومنهم من ضيعني واستخف بحقي وكذب بي وأنا حجتك على جميع خلقك ، فيقول الله تبارك وتعالى : وعزتي وجلالي وارتفاع مكاني لأثيبن عليك اليوم أحسن الثواب ولأعاقبن عليك اليوم أليم العقاب قال : فيرجع القرآن رأسه في صورة اخرى ، قال : فقلت له : يا أبا جعفر في أي صورة يرجع ؟ قال : في صورة رجل شاحب متغير يبصره أهل الجمع فيأتي الرجل من شيعتنا الذي كان يعرفه و يجادل به أهل الخلاف فيقوم بين يديه فيقول : ما تعرفني ؟ فينظر إليه الرجل فيقول : ما أعرفك يا عبدالله، قال : فيرجع في صورته التي كانت في الخلق الأول و يقول : ما تعرفني ؟ فيقول : نعم ، فيقول القرآن : أنا الذي أسهرت ليلك وأنصبت عيشك سمعت الأذى ورجمت بالقول في ، ألا وإن كل تاجر قد استوفى تجارته وأنا وراءك اليوم ، قال : فينطلق به إلى رب العزة تبارك وتعالى فيقول : يارب يارب عبدك وأنت أعلم به قد كان نصباً في ، مواظباً علي ، يعادي بسببي ويحب في ويبغض ؛ فيقول الله عز وجل : أدخلوا عبدي جنتي واكسوه حلة من حلل الجنة وتوجوه بتاج ، فإذا فعل به ذلك عرض على القرآن فيقال له : هل رضيت بما صنع بوليك ؟ فيقول : يارب إني أستقل هذا له فزده مزيد الخير كله ، فيقول : وعزتي وجلالي و علوي و ارتفاع مكاني لأنحلن له اليوم خمسة أشياء مع المزيد له ولمن كان بمنزلته ألا إنهم شباب لا يهرمون وأصحاء لا يسقمون وأغنياء لا يفتقرون وفرحون لا يحزنون وأحياء لا يموتون. ثم تلا هذه الآية «لا يذوقون فيها الموت إلا الموتة الأولى» قال قلت : جعلت فداك يا أبا جعفر وهل يتكلم القرآن فتبسم ثم قال : رحم الله الضعفاء من شيعتنا إنهم أهل تسليم ثم قال: نعم يا سعد والصلاة تتكلم ولها صورة و خلق تأمر و تنهى ، قال سعد : فتغير لذلك لوني و قلت : هذا شيء لا أستطيع [أنا] أتكلم به في الناس فقال أبو جعفر : وهل الناس إلا شيعتنا فمن لم يعرف الصلاة فقد أنكر حقنا ثم قال : يا سعد أسمعك كلام القرآن ؟ قال سعد : فقلت : بلى صلى الله عليك فقال : «إن الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر ولذكر الله أكبر» فالنهي كلام والفحشاء والمنكر رجال ونحن ذكر الله و نحن أكبر .

توضیح :- قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے بطور استعارہ تمثیلہ ہے نہ کہ حقیقت یعنی اگر قرآن وجود ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سعد سے فرمایا۔ قرآن کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا لوگ اُسے دیکھیں گے لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی جن میں اسّی ہزار صفیں تو اُمت محمدؐ کی ہوں گی اور چالیس ہزار تمام امتوں کی۔ قرآن مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا اور سلام کرے گا لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم ضرور یہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جد و جہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور دیا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا پھر وہاں سے بڑھ کر صف شہداء کی طرف آئے گا شہداء اس کو دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الرب الرحیم یہ شخص شہداء میں سے ہے ہم شہید کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہدائے بحر سے ہے جس کو یہ حسن و فضیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہدائے بحر کے پاس آئے گا بصورت شہید، شہداء بحر اسے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے یہ ہے تو شہدائے بحر سے کیونکہ ہم اس کی علامت و خصوصیت جانتے۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہوگا جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہوگا جہاں ہم شہید ہوئے اسی وجہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاءؑ و مرسلین کی صف کی طرف آئے گا وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے اور کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم یہ ضرور نبیٔ مرسل ہے کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فضیلت دی گئی ہے پھر امام نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسول اللہؐ کے پاس آ کر کہیں گے یا محمدؐ یہ کون ہے حضرت فرمائیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں، رسولؐ فرمائیں گے یہ مخلوقِ خدا کی حجت ہے پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا اور ایک ملک مقرب کی صورت میں صفِ ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے اور کہیں گے ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفتوں سے پہچان گئے لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہ رب العزت تک پہنچے گا پس عرش کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اے روئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سر اٹھا اور سوال کر تیرا سوال پورا ہوگا سفارش کر قبول ہوگی وہ اپنا سر اٹھائے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایا وہ کہے گا پروردگارا کچھ تو ان میں ایسے تھے جنھوں نے میری حفاظت کی اور مجھے حفظ یاد رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی اور کچھ ایسے ہیں جنھوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہلکا سمجھا اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا خدائے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلندی مکان کی قسم کھا کر کہتا ہوں

ہوں میں آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دوں گا اور نہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی۔ فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکانِ سفر سے متغیر ہو گیا۔ اہلِ محشر اسے دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شیعوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا اور وہ محافظ قرآن سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا اے بندۂ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قرآن اپنی اصل صورت میں آ کر کہے گا تو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کہے گا ہاں پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راتوں جاگا تھا اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا اور میرے بارے میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنی تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا نفع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے پاس آئے گا اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے اور تو اس کا حال بہتر جاننے والا ہے الخ میری وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنایا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کی۔ خدا فرمائے گا میرے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے سر پر تاج رکھو۔

جب یہ ہو چکے گا تو قرآن پر پیش کر کے کہا جائے گا جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا اس پر تو راضی ہے وہ کہے گا پروردگارا یہ تو کم ہے اور زیادہ کر، خدا فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لئے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے اضافہ کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے زندہ رہیں گے مریں گے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

میں نے کہا اے ابوجعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے۔ فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں (اور خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد نماز بھی بولتی ہے اس کی صورت و خلقت ہے وہ روکتی ہے سعد نے کہا یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا۔ حضرت نے فرمایا سمجھدار لوگ تو ہمارے شیعہ ہی ہیں جس نے نماز کو نہ پہچانا اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا نماز بدکاری اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے پس یہی کلام ہی تو ہے اور فحشا و منکر کے مصداق عام لوگ ہیں اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں اور ہم اکبر ہیں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ آبائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ فِي دَارِ هُدْنَةٍ وَأَنْتُمْ عَلَىٰ ظَهْرِ سَفَرٍ وَالسَّيْرُ بِكُمْ سَرِيعٌ

وَقَدْ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَيُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ فَأَعِدُّوا الْجِهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ، قَالَ: فَقَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا دَارُ الْهُدْنَةِ؟ قَالَ: دَارُ بَلَاغٍ وَانْقِطَاعٍ فَإِذَا الْتَبَسَتْ عَلَيْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ وَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ الدَّلِيلُ يَدُلُّ عَلَى خَيْرِ سَبِيلٍ وَهُوَ كِتَابٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبَيَانٌ وَتَحْصِيلٌ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ وَلَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ فَظَاهِرُهُ حُكْمٌ وَبَاطِنُهُ عِلْمٌ ظَاهِرُهُ أَنِيقٌ وَبَاطِنُهُ عَمِيقٌ، لَهُ نُجُومٌ وَعَلَى نُجُومِهِ نُجُومٌ لَا تُحْصَى عَجَائِبُهُ وَلَا تُبْلَى غَرَائِبُهُ فِيهِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَمَنَارُ الْحِكْمَةِ وَدَلِيلٌ عَلَى الْمَعْرِفَةِ لِمَنْ عَرَفَ الصِّفَةَ فَلْيَجْلُ جَالٍ بَصَرَهُ وَلْيُبْلِغِ الصِّفَةَ نَظَرَهُ، يَنْجُ مِنْ عَطَبٍ وَيَتَخَلَّصْ مِنْ نَشَبٍ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ، فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَقِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہُدنہ کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو کہنہ بنا رہے ہیں اور ہر بعید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وعدہ کئے ہوئے کو لا رہے ہیں پس راستہ دور ہے اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

مقداد بن اسود نے پوچھا یا رسول اللہ ہدنہ کیا ہے فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب فتنے تمہارے اوپر مشتبہ ہو جائیں اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم قرآن کی طرف رجوع کرو وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعۃ بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

جس نے اس کو آگے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے گیا اور جس نے اسے پیچھے ڈالا تو وہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا وہ ایسا رہنما ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں محکم و متشابہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحب فضل ہے بکواس نہیں ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر میں حکم قطع و فصل ہے اور باطن میں علم ظاہر اس کا نہایت خوش نما اور باطن بہت گہرا ہے قرآن کے لئے کچھ ستارے ہیں (معانی قرآن پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں اس کے عجائب شمار میں نہیں آتے اور اس کے غرائب کہنہ نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے منارے ہیں اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا وہ اس کے لئے دلیل مغفرت بن گیا۔ پس لازم ہے کہ آنکھیں روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دام فریب سے آزاد رہا احکام قرآنی میں غور و فکر کرنا قلب بصیر کی زندگی ہے اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا۔ پس تم کو چاہیئے کہ شبہات سے الگ رہو اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظار کم کرو۔

٣ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابَهُ وَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ ، فِيهِ خَبَرُكُمْ وَخَبَرُ مَنْ قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَنْ بَعْدَكُمْ وَخَبَرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَتَاكُمْ مَنْ يُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ لَتَعَجَّبْتُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عزیز و جبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی اور وہ سچا اور خیر پسند ہے اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر یہ خبریں بیان کرتا تو کیا تم تعجب نہ کرتے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : أَنَا أَوَّلُ وَافِدٍ عَلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ كِتَابُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ أُمَّتِي ، ثُمَّ أَسْأَلُهُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَبِأَهْلِ بَيْتِي .

۴۔ ابوجارود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت سب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کے سامنے میں حاضر ہونگا اور خدا کی کتاب آئے گی اور میرے اہلبیتؑ پھر میری امت، میں ان سے پوچھوں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ فِيهِ مَنَارُ الْهُدَى وَ مَصَابِيحُ الدُّجَى فَلْيَجْلُ جَالٍ بَصَرَهُ وَ يَفْتَحُ لِلضِّيَاءِ نَظَرَهُ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قرآن میں ہدایت کے منارے ہیں تاریکی کے لیے چراغ ہیں چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لیے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے جیسے تاریکی میں روشنی لے کر چلنے والا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَصْحَابَهُ : اعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى النَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریک راتوں میں اور بے پروا کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

۷ ۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ : شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَجَعاً فِي صَدْرِهِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ » .

۷ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سینہ کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

۸ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا وَاللهِ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَالْخِلَافَةُ إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَبَداً وَلَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَداً وَلَا فِي وُلْدِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ أَبَداً وَذَلِكَ أَنَّهُمْ نَبَذُوا الْقُرْآنَ وَأَبْطَلُوا السُّنَنَ وَعَطَّلُوا الْأَحْكَامَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الضَّلَالَةِ وَتِبْيَانٌ مِنَ الْعَمَى وَاسْتِقَالَةٌ مِنَ الْعَثْرَةِ وَنُورٌ مِنَ الظُّلْمَةِ وَضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَعِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْفِتَنِ وَبَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَمَا عَدَلَ أَحَدٌ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى النَّارِ .

۸ ۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے واللہ امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابوبکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ قرآن ضلالت سے بچانے والا ہے۔ اندھا پن امور شرع میں بیان کرنے والا ہے غلط کاریوں سے نجات ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے حدود خدا سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے۔

۹ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْقُرْآنَ زَاجِرٌ وَآمِرٌ يَأْمُرُ بِالْجَنَّةِ وَيَزْجُرُ عَنِ النَّارِ .

۹ ۔ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ قرآن نہی کرتا ہے برے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

۱۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أُعْطِيتُ السُّوَرَ الطُّوَلَ مَكَانَ التَّوْرَاةِ وَأُعْطِيتُ الْمِئِينَ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ

وَاُعْطِيتُ الْمَثَانِيَ مَكَانَ الزَّبُورِ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ ثَمَانٌ وَسِتُّونَ سُورَةً وَهُوَ مُهَيْمِنٌ عَلَى سَائِرِ الْكُتُبِ وَالتَّوْرَاةُ لِمُوسَى وَالْإِنْجِيلُ لِعِيسَى وَالزَّبُورُ لِدَاوُدَ

۱۰۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے مجھے توریت کی بجائے لمبے لمبے سورے دیئے گئے ہیں اور انجیل کی جگہ دو سو آیتوں والے اور دوبارہ نازل ہونے والے زبور کی جگہ اور مجھے تفضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سورے دے کر اور وہ تمام آسمانی کتابوں پر حاوی ہیں یعنی موسیٰ کی توریت، عیسیٰ کی انجیل اور داؤدؑ کی زبور۔

۱۱ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَنْظُورٍ إِلَيْهِ صُورَةً فَيَمُرُّ بِالْمُسْلِمِينَ فَيَقُولُونَ: هٰذَا الرَّجُلُ مِنَّا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى النَّبِيِّينَ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِنَّا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِنَّا؛ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَظْمَأْتُ هَوَاجِرَهُ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لَمْ أُظْمِئْ هَوَاجِرَهُ وَلَمْ أُسْهِرْ لَيْلَهُ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: أَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَيَقُومُ فَيَتَّبِعُونَهُ، فَيَقُولُ لِلْمُؤْمِنِ: اقْرَأْ وَ ارْقَهْ قَالَ: فَيَقْرَأُ وَيَرْقَى، حَتَّى يَبْلُغَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِي هِيَ لَهُ فَيَنْزِلُهَا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روز قیامت بہت اچھی صورت میں آئے گا جب مسلمانوں کی طرف سے گزرے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ مقربین کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر وہ خدا کے سامنے آئے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے دنیا میں دوپہر کی گرمی میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نہ تو گرمی میں میرے احکام بجا لانے کے لئے نہ تو پیاسا رہا اور نہ جاگا۔ خدا فرمائے گا میں ان کو موافق ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا وہ کھڑے ہوں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے وہ مومن سے کہے گا کہ قرآن کی آیت پڑھ اور اوپر چڑھ، امام نے فرمایا وہ پڑھے گا اور بلند ہوگا یہاں تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا اور وہاں قیام پذیر ہوگا۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام إِنَّ الدَّوَاوِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: دِيوَانٌ فِيهِ النِّعَمُ وَ دِيوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَ دِيوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ فَيُقَابَلُ بَيْنَ دِيوَانِ النِّعَمِ وَدِيوَانِ الْحَسَنَاتِ فَتَسْتَغْرِقُ النِّعَمُ عَامَّةَ الْحَسَنَاتِ وَ يَبْقَى دِيوَانُ السَّيِّئَاتِ

کوتاہی ہوئی ہے کیونکہ سب لوگ جو اعمالِ نیک کرتے ہیں ان میں یقیناً کوتاہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لَقَدْ غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِكَلِمَتَيْنِ دَعَا بِهِمَا ، قَالَ : «اللّٰهُمَّ إِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَهْلٌ لِذٰلِكَ أَنَا ، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي فَأَهْلٌ لِذٰلِكَ أَنْتَ» فَغَفَرَ اللهُ لَهُ .

٨- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب دے تو تو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَىٰ نَفْسِهِ وَذَلَّلَ قَلْبِي بِتَصْدِيقِهِ ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» .

٩- امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و امان کا سوال کرتا ہوں۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّىٰ جَعَلَ مَرَّةً يَتَوَكَّأُ عَلَىٰ رِجْلِهِ الْيُمْنَىٰ وَمَرَّةً عَلَىٰ رِجْلِهِ الْيُسْرَىٰ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ بَاكٍ : «يَا سَيِّدِي تُعَذِّبُنِي وَحُبُّكَ فِي قَلْبِي؟ أَمَا وَعِزَّتِكَ لَئِنْ فَعَلْتَ لَتَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا عَادَيْتُهُمْ فِيكَ» .

١٠- راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت دیکھا کہ وہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی داہنے پیر پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے عذاب دے گا جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میں تیری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَكْثَرَ مَا يُلِحُّ بِهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِي رَسُولَ اللهِ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ .

فَيُدْعَى بِابْنِ آدَمَ الْمُؤْمِنِ لِلْحِسَابِ فَيَتَقَدَّمُ الْقُرْآنُ أَمَامَهُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَنَا الْقُرْآنُ وَهٰذَا عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ قَدْ كَانَ يُتْعِبُ نَفْسَهُ بِتِلَاوَتِي وَيُطِيلُ لَيْلَهُ بِتَرْتِيلِي وَ تَفِيضُ عَيْنَاهُ إِذَا تَهَجَّدَ فَأَرْضِهِ كَمَا أَرْضَانِي قَالَ: فَيَقُولُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ: عَبْدِيَ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَيَمْلَأُهَا مِنْ رِضْوَانِ اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ وَيَمْلَأُ شِمَالَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ، ثُمَّ يُقَالُ : هٰذِهِ الْجَنَّةُ مُبَاحَةٌ لَكَ فَاقْرَأْ وَ اصْعَدْ فَإِذَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے روز قیامت تین دفتر ہوں گے ایک نعمتوں کا دیوان ہوگا دوسرا حسنات کا اور تیسرا گناہوں کا، نعمتوں اور حسنات کے دفتر میں مقابلہ ہوگا۔ نعمتوں کی تعداد حسنات سے بڑھ جائے گی اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا بس پکارا جائے گا اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کہے گا اے پروردگار میں قرآن ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلاوت کرکے اور طولانی رات گزاری۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے تو اس سے راضی ہو جیسے میں اس سے راضی ہوا خدا فرمائے گا میرے بندے اپنا داہنا ہاتھ پھیلا، پس اس کو رضوان خدا سے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کہے گا بایاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اسے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچ پس جب وہ آیت پڑھے گا تو وہ درجہ بلند حاصل ہوگا۔

١٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَا اسْتَوْحَشْتُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِي . وَكَانَ عليه السلام إِذَا قَرَأَ «مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ» يُكَرِّرُهَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَمُوتَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مر جائیں تو میں تنہائی سے ذرا متوحش نہ ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مٰالِکِ یَوْمِ الدِّیْن پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے اور مرنے کے قریب نظر آتے تھے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِذَا هُمْ بِشَخْصٍ قَدْ أَقْبَلَ لَمْ يُرَ قَطُّ أَحْسَنُ صُورَةً مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ الْقُرْآنُ قَالُوا : هٰذَا مِنَّا ، هٰذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَأَيْنَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْهِمْ جَازَهُمْ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى آخِرِهِمْ جَازَهُمْ

فَيَقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ ، فَيَجُوزُهُمْ كُلَّهُمْ حَتّىٰ إِذَا انْتَهىٰ إِلَى الْمُرْسَلِينَ فَيَقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ حَتّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ [ثُمَّ يَنْتَهِيَ] حَتّىٰ يَقِفَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُكْرِمَنَّ الْيَوْمَ مَنْ أَكْرَمَكَ وَلَأُهِينَنَّ مَنْ أَهَانَكَ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب اوّلین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک نہایت خوبصورت شخص نظر آئے گا ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا جب مومن اس شخص کو جو درحقیقت قرآن ہو گا دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب ان سے آگے بڑھے گا تو شہداء اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخر میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے یہ قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا مرسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہو گا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اور ارتفاع مکان کی میں آج اس کی عزت کروں گا جس نے تیری عزت کی اور اس کی توہین کروں گا جس نے تیری توہین کی۔

دوسرا باب

فضیلت حامل قرآن

(بَابُ) ۲

☆(فَضْلِ حَامِلِ الْقُرْآنِ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ فِي أَعْلَىٰ دَرَجَةٍ مِنَ الْآدَمِيِّينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَا تَسْتَضْعِفُوا أَهْلَ الْقُرْآنِ حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ لَمَكَاناً عَلِيّاً .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو ان کے لئے خدائے عزیز و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : الْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلُ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ .

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نیکوکار پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

٣ - وَبِإِسْنَادِهِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَاحِبَهُ فِي صُورَةِ شَابٍّ جَمِيلٍ شَاحِبِ اللَّوْنِ فَيَقُولُ لَهُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتُ هَوَاجِرَكَ وَأَجْفَفْتُ رِيقَكَ وَ أَسَلْتُ دَمْعَتَكَ أَؤُولُ مَعَكَ حَيْثُمَا أُلْتَ وَ كُلُّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَأَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَسَيَأْتِيكَ كَرَامَةٌ [مِنَ] اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَبْشِرْ ، فَيُؤْتَى بِتَاجٍ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ وَ يُعْطَى الْأَمَانَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِهِ وَيُكْسَى حُلَّتَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقَهْ فَكُلَّمَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً وَيُكْسَى أَبَوَاهُ حُلَّتَيْنِ إِنْ كَانَا مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمَا : هَذَا لِمَا عَلَّمْتُمَاهُ الْقُرْآنَ .

۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن حاصل کرو وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے پاس ایک نہایت خوبصورت جوان کی صورت میں آئے گا اور اس سے کہے گا میں وہی قرآن ہوں جس نے راتوں رات تجھے جگایا تھا اور گرم دن کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا تھا اور تیرا لعاب دہن خشک ہوگیا تھا تیرے آنسو بہہ رہے تھے جہاں تو جائے میں تیرے ساتھ جاؤں گا ہر تاجر تجارت میں اپنے نفع میں لگا ہوا ہے اور میں ہر تاجر سے زیادہ تیرے نفع کے خیال میں ہوں اللہ کی رحمت تیرے شامل حال ہوگی پس تجھے خوشخبری ہو پھر ایک تاج تیرے سر پر لاکر رکھا جائے گا اور پروانۂ امان داہنے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہنے کا حکم بائیں ہاتھ میں ہوگا اور دو جنت کے حلے بر میں ہوں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور اوپر کے درجہ میں جا۔ جب آیت پڑھے گا تو اس کی روح بلند ہوگی اور اس کے والدین بھی دو حلے پہنے ہوں گے اگر مومن ہوں گے تو یہ کہا جائے گا یہ نتیجہ ہے اس کا کہ تم نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا۔

٤ - ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ هُوَ شَابٌّ مُؤْمِنٌ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ وَ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ كَانَ الْقُرْآنُ حَجِيزاً عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ : يَا رَبِّ إِنَّ كُلَّ عَامِلٍ قَدْ أَصَابَ أَجْرَ عَمَلِهِ غَيْرَ عَامِلِي فَبَلِّغْ بِهِ أَكْرَمَ عَطَايَاكَ ، قَالَ : فَيَكْسُوهُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ أَرْضَيْنَاكَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ لَهُ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيُعْطَى الْأَمْنَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِيَسَارِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ :

۱۱۔ داؤد رقی نے بیان کیا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا یا اللہ واسطہ ان پانچ ذاتوں کا یعنی رسول اللہ، امیر المومنین، فاطمہ اور حسن و حسین صلوات اللہ علیہم کا۔

١٢ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ: عَلَّمَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام دُعَاءً وَأَمَرَنَا أَنْ نَدْعُوَ بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي تَعَمَّدْتُ إِلَيْكَ بِحَاجَتِي وَأَنْزَلْتُ بِكَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَمَسْكَنَتِي، فَأَنَا [الْيَوْمَ] لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجَى مِنِّي لِعَمَلِي وَلَمَغْفِرَتُكَ وَرَحْمَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي فَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ هِيَ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَيْسِيرِ ذَلِكَ عَلَيْكَ وَلِفَقْرِي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ خَيْراً قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ شَرّاً قَطُّ غَيْرُكَ وَلَيْسَ أَرْجُو لِآخِرَتِي وَدُنْيَايَ سِوَاكَ وَلَا لِيَوْمِ فَقْرِي [وَ] يَوْمَ يُفْرِدُنِي النَّاسُ فِي حُفْرَتِي، وَأُفْضِي إِلَيْكَ يَا رَبِّ بِفَقْرِي».

۱۲۔ ابراہیم کرخی نے کہا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم دی اور حکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیا ہے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیا ہے مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو بر لا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج تو تیرے ہی طرف ہے تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا۔ کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا۔ میں تیرے سوا دنیا و آخرت میں کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ محتاجی کے دن۔ اور جب لوگ تنہا مجھے قبر کے سپرد کر دیں گے تیرے سوا میرا کون ہے میری احتیاج تو اے میرے خدا تیری ہی طرف ہے۔

١٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ زَيْدٍ الشَّائِغِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: ادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ صِدْقَ الْحَدِيثِ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَهُ بِهِمْ اللَّهُمَّ وَافْعَلْهُ بِهِمْ».

۱۳۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خداوندا ان کو سچی بات کی توفیق دے ادائے امانت کی اور نمازوں کی حفاظت کی یا اللہ تیری مخلوق میں یہ کہنے کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان کے ساتھ ایسا کر یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کر دے۔

١٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ مُنَّ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَالتَّفْوِيضِ إِلَيْكَ وَالرِّضَا بِقَدَرِكَ وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِكَ، حَتَّى لَا

أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ».

۱۴- فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اوپر توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کے حوالے کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہونیوالا ہو میں جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں میں تاخیر کو روا نہ رکھوں اے تمام عالموں کو پالنے والے۔

۱۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سجيم ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ : «رَبِّ لَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً ، لَا أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ» قَالَ : فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ تَحَدَّرَ الدُّمُوعُ مِنْ جَوَانِبِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى وَكَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ فَأَحْدَثَ ذَلِكَ الذَّنْبَ قُلْتُ فَبَلَغَ بِهِ كُفْراً . أَصْلَحَكَ اللهُ ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ هَلَاكٌ .

۱۵- ابن ابی یعفور نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کر وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے اے میرے رب میرے نفس کو آنِ واحد کے لئے بھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسو ریش مبارک کے چاروں طرف بہنے لگے پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے ابن یعفور یونس بن متی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا ایک آن واحد کے لئے لہذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی۔ فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مر جاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

۱۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ قَالَ : أَتَى جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْبُدَنِي يَوْماً وَلَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِي فَارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَيَّ وَقُلْ : «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمَنُّ كُلُّهُ وَلَكَ الْفَخْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبَهَاءُ كُلُّهُ وَلَكَ النُّورُ كُلُّهُ وَلَكَ الْعِزَّةُ كُلُّهَا وَلَكَ الْجَبَرُوتُ كُلُّهَا وَلَكَ الْعَظَمَةُ كُلُّهَا وَلَكَ الدُّنْيَا كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً أَبَداً ، أَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ ، جَلِيلُ الثَّنَاءِ ، سَابِغُ النَّعْمَاءِ ، عَدْلُ الْقَضَاءِ

جَزِيلُ الْعَطَاءِ ، حَسَنُ الْآلَاءِ إِلٰهُ [مَنْ] فِي الْأَرْضِ وَإِلٰهُ [مَن] فِي السَّمَاءِ ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَرْضِ الْمِهَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَاقَةَ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْجِبَالِ الْأَوْتَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَقَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِعِزَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِارْتِفَاعِكَ وَغَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَبَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِينَ بِإِذْنِكَ وَأَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِينَ بِنَصْرِكَ وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَا نَعْبُدُ غَيْرَكَ وَلَا نَسْأَلُ إِلَّا إِيَّاكَ وَلَا نَرْغَبُ إِلَّا إِلَيْكَ ، أَنْتَ مَوْضِعُ شَكْوَانَا وَمُنْتَهٰى رَغْبَتِنَا وَإِلٰهُنَا وَمَلِيكُنَا .

۱۶۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ کے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم رات دن میری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اٹھاؤ اور کہو یا اللہ تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ ہمیشہ تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے حد نہیں بدون تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری پوری حمد تیرے ہی لئے ہے اور مکمل احسان تیرے ہی لئے ہے فخر تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دنیا و آخرت کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن اور رات بدلنے والا تو ہی ہے مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہر امر کل ظاہر یا باطن باز گشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے تو جلیل ثنا والا ہے اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو ہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور شہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور مضبوط پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورۂ فاتحہ اور قرآن عظیم میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضے میں ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے ید قدرت میں ہوں گے تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہو اے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے اے رب تو قابلِ تسبیح ہے بلند و برتر ہے مبارک ذات ہے پاکیزگی والا ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پہ غالب آیا اور قوت سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے

ہر شے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنے اذن سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نصرت سے اہلِ ایمان کی مدد کی اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو وحدہٗ لاشریک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھ ہی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود و مالک ہے۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ [لِي] أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام ابْتِدَاءً مِنْهُ: يَا مُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَشَكَى الْإِبْطَاءَ عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدُّعَاءِ السَّرِيعِ الْإِجَابَةِ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: قُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ النُّورِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِينِ الَّذِي هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ مِنْ نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ فَوْقَ كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ يُضِيءُ بِهِ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَيُكْسَرُ بِهِ كُلُّ شِدَّةٍ وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، لَا تَقِرُّ بِهِ أَرْضٌ وَلَا تَقُومُ بِهِ سَمَاءٌ وَيَأْمَنُ بِهِ كُلُّ خَائِفٍ وَيَبْطُلُ بِهِ سِحْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْيُ كُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ كُلِّ حَاسِدٍ وَيَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِلُّ بِهِ الْفُلْكُ حِينَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا يَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ الْأَجَلُّ الْأَجَلُّ النُّورُ الْأَكْبَرُ الَّذِي سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَاسْتَوَيْتَ بِهِ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

١٧۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیرالمومنینؑ کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو کہاں ہے آ میں تجھے سریع الاجابت دعا بتاؤں۔ کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے خزانہ مکنون ہے نور حق ہے روشن دلیل ہے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہو گئی اور ہر سختی ٹوٹ کر رہ گئی ہے ہر شیطان راندۂ درگاہ ہے اور ظالم و جابر کا زور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرار نہیں پا سکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا ہر خوف زدہ اسی سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے اور ہر سرکش کی سرکشی اور حاسد کا حسد دور ہوتا ہے اور بر و بحر شگافتہ ہوتے اور دریا کشتی کو نہیں ڈبو سکتا جب موکل فرشتہ اس کا نام لے دے اس کا نام سب سے عظمت والا ہے اور صاحب جلالت ہے نور اکبر ہے جو تو نے اپنا نام رکھا ہے اور اس سے اپنے عرش پر قابض ہے اور تجھے دلاتا ہوں واسطہ محمد و آلِ محمدؐ کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے

کہ رحمت نازل کر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور میری فلاں حاجت بر لا۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ هٰذَا الدُّعَاءَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَهُوَ جَامِعٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. تَقُولُ بَعْدَ حَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ:

اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ شَدِيدُ الْمِحَالِ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنِيعُ الْقَدِيرُ[۴] وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الدَّيَّانُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ

وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ، رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوهِ وَجِهَتُكَ خَيْرُ الْجِهَاتِ وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطَايَا وَأَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَ تُعْصَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ لِمَنْ شِئْتَ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ [بن] وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَ تَعْفُو عَنِ الذُّنُوبِ[۱] لَا تُجَازَى أَيَادِيكَ وَلَا تُحْصَى نِعَمُكَ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُورَهُمْ وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَأَهْلِكْ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَثَبِّتْنِي بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَ بَارِكْ لِي فِي الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَالْمَوْقِفِ وَالنُّشُورِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَلِّمْنِي عَلَى الصِّرَاطِ وَأَجِزْنِي عَلَيْهِ وَ ارْزُقْنِي عِلْماً نَافِعاً وَيَقِيناً صَادِقاً وَتُقًى وَبِرّاً وَوَرَعاً وَخَوْفاً مِنْكَ وَفَرَقاً يُبَلِّغُنِي[۲] مِنْكَ زُلْفَى وَلَا يُبَاعِدُنِي عَنْكَ وَأَحْبِبْنِي وَلَا تُبْغِضْنِي وَتَوَلَّنِي وَلَا تَخْذُلْنِي وَ أَعْطِنِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَجِرْنِي مِنَ السُّوءِ كُلِّهِ بِحَذَافِيرِهِ[۳]

اِقْرَأْ وَاصْعَدْ دَرَجَةً ؛ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَغْنَا بِهِ وَأَرْضَيْنَاكَ فَيَقُولُ : نَعَمْ . قَالَ : وَ مَنْ قَرَأَهُ كَثِيراً وَ تَعَاهَدَهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْ شِدَّةِ حِفْظِهِ أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ هٰذَا مَرَّتَيْنِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن بحالت جوانی قرآن پڑھے گا۔ قرآن اس کے گوشت وخون میں داخل ہو جائے گا اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا اور کہے گا اے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سوائے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دو حلّے پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں پس خدا اس کو اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور خلد کو بائیں ہاتھ میں پھر وہ داخل جنت ہو گا اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر۔ قرآن سے کہا جائے گا۔ ہم نے حق پورا کر دیا اور تجھے راضی کر دیا وہ کہے گا ہاں، خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا اور اس کو یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا تو خدا اس کو دوہرا اجر کرامت عطا فرمائے گا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالتَّخَشُّعِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَوَاضَعْ بِهِ يَرْفَعْكَ اللهُ وَلَا تَعَزَّزْ بِهِ فَيُذِلَّكَ اللهُ ، يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَزَيَّنْ بِهِ لِلّٰهِ يُزَيِّنْكَ اللهُ [بِهِ] وَلَا تَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيَشِينَكَ اللهُ بِهِ ، مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا أُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَلٰكِنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ وَمَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ فَنَوْلُهُ : لَا يَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ وَلَا يَغْضَبُ فِيمَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَحِدُّ فِيمَنْ يَحِدُّ وَلٰكِنَّهُ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَيَغْفِرُ وَيَحْلُمُ لِتَعْظِيمِ الْقُرْآنِ وَمَنْ أُوتِيَ الْقُرْآنَ فَظَنَّ أَنَّ أَحَداً مِنَ النَّاسِ أُوتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللهُ وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں خشوع کے لئے زیادہ حق دار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ مستحق ظاہر و باطن میں نماز و روزہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا اے حامل قرآن قرآن کے ذریعہ سے تواضع کر اللہ تیرا مرتبہ بلند کرے گا اور قرآن کے ذریعہ سے دنیوی عزت نہ چاہو ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اے حامل قرآن رضائے الٰہی کے لئے اپنی آرائش قرآن سے کر اللہ اس سے تیری زینت کرے گا لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستگار نہ ہو ورنہ اللہ تمہیں عیب دار بنا دے گا جس نے قرآن ختم کیا گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں

يَمْنَعُ التَّاجِرَ مِنْكُمُ الْمَشْغُولَ فِي سُوقِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَتُكْتَبُ لَهُ مَكَانَ كُلِّ آيَةٍ يَقْرَؤُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازاری مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھ لے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِماً يُكْتَبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَإِنِ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً ، وَإِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلاً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَإِنْ خَتَمَهُ نَهَاراً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ وَكَانَ خَيْراً لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ : هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ ؟ قَالَ : يَا أَخَا بَنِي أَسَدٍ إِنَّ اللهَ جَوَادٌ مَاجِدٌ كَرِيمٌ ، إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللهُ ذَلِكَ

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھے جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی دعا قبول ہوگی اور زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیکی ہوگی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جواد ہے، بزرگ ہے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد ہو اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ ، وَخَتَمَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوَّلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُونُ فِيهَا وَإِنْ خَتَمَهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ فَكَذَلِكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے جو کوئی مکہ میں جمعہ سے جمعہ تک قرآن ختم کردے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جمعہ تک برابر حسنات لکھے جاتے رہیں گے اور اگر اور ایام میں تمام کرے تب بھی اسی طرح ثواب ملے گا (اگرچہ کم ہو)

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنْ تِبْرٍ ـ الْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفِ مِثْقَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ قِيرَاطاً ـ أَصْغَرُهَا مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ وَأَكْبَرُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو ایک رات میں دس آیتیں پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو پڑھے گا اسے وہ قانتین میں محسوب ہوگا دو سو پڑھنے والا خاشعین میں تین سو پڑھنے والا فائزین میں ہوگا پانچ سو پڑھنے والا مجتہدین میں ہوگا ایک ہزار پڑھنے والے کے لئے نیکوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۲۴ قیراط کا ہوگا اور وہ چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کی برابر ہوگا اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پُر ہو مطلب یہ ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

٦ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام - قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ نَظَراً مِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُ حَرْفاً ظَاهِراً كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ قَالَ: لَا أَقُولُ بِكُلِّ آيَةٍ وَلَكِنْ بِكُلِّ حَرْفٍ: بَاءٍ أَوْ تَاءٍ أَوْ شِبْهِهِمَا قَالَ: وَمَنْ قَرَأَ حَرْفاً [ظَاهِراً] وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ خَمْسِينَ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ حَرْفاً وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ

مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَحَاعَنْهُ مِائَةَ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ خَتَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةٌ أَوْمُعَجَّلَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَتَمَهُ كُلَّهُ ؟ قَالَ : خَتَمَهُ كُلَّهُ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سُنے۔ بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے صرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام پر دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے ہیں بلکہ ہر حرف ب یات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لیے پچاس حسنہ لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔ فرمایا ہاں پورا۔

۷۔ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَتْمُ الْقُرْآنِ إِلَى حَيْثُ تَعْلَمُ .

۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

آٹھواں باب

قرآن کا پڑھنا مصحف میں

(بَابُ) ۸

☆(قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ)☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُصْحَفِ مُتِّعَ بِبَصَرِهِ وَخُفِّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ وَإِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے جو قرآن کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر

تخفیف عذاب ہوگی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّرِيرِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ مُصْحَفٌ يَطْرُدُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الشَّيَاطِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہو تاکہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ ، وَ عَالِمٌ بَيْنَ جُهَّالٍ وَمُصْحَفٌ مُعَلَّقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْغُبَارُ لَا يُقْرَأُ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی اور وہ غیر آباد مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

٥ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَحْفَظُ الْقُرْآنَ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي فَأَقْرَأُهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي أَفْضَلُ أَوْ أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : بَلِ اقْرَأْهُ وَانْظُرْ فِي الْمُصْحَفِ فَهُوَ أَفْضَلُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ ؟ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں پس

آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

نواں باب
خوش الحانی سے قرآن پڑھنا

((بَابُ)) ۹
(تَرْتِيلِ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً » قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : بَيِّنْهُ تِبْيَاناً وَلَاتَهُذَّهُ هَذَّ الشِّعْرِ وَلَاتَنْثُرْهُ نَثْرَ الرَّمْلِ وَلٰكِنْ أَفْزِعُوا قُلُوبَكُمُ الْقَاسِيَةَ وَلَايَكُنْ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّورَةِ .

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو اور نہ رمل (جوہر) پراگندہ کی طرح (جو زینت تخت میں کام آئیں) الفاظ کو پراگندہ نہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَاقْرَؤُوهُ بِالْحُزْنِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتی ہے۔ پس قرآن کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِأَلْحَانِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَ إِيَّاكُمْ

وَلُحُونَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرَجِّعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَالرَّهْبَانِيَّةِ ، لَايَجُوزُ تَرَاقِيَهُمْ قُلُوبُهُمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبُ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو اور بدکاروں اور گنہگاروں کے لہجہ سے بچو (یعنی گویوں، غزل سراؤں وغیرہ کے لہجوں سے) میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پھیر (گٹکری) کے ساتھ پڑھیں گے یا نوحہ خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے غمگین لہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں، ان کے دل الٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوع قرارت پسند ہے۔

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرْتُ الصَّوْتَ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام كَانَ يَقْرَأُ فَرُبَّمَا مَرَّ بِهِ الْمَارُّ فَصَعِقَ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ وَ إِنَّ الْإِمَامَ لَوْ أَظْهَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً لَمَا احْتَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهِ قُلْتُ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يُحَمِّلُ النَّاسَ مِنْ خَلْفِهِ مَا يُطِيقُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علی نقیؑ کے سامنے حسنِ صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا، آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپؑ کی خوش الحانی سے بے ہوش ہو جاتا تھا اور اگر امام اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کی تاب نہ لاتے۔ راوی نے کہا۔ جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

٥۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَعْرِبِ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ .

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربوں کی طرح حروف کو مخارج نکال کر پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : إِذَا وَقَفْتَ

بَيْنَ يَدَيَّ فَقِفْ مَوْقِفَ الذَّلِيلِ الْفَقِيرِ وَإِذَا قَرَأْتَ التَّوْرَاةَ فَأَسْمِعْنِيهَا بِصَوْتٍ حَزِينٍ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو تو اس طرح جیسے ایک ذلیل فقیر کھڑا ہوتا ہے اور جب توریت پڑھو تو مجھے دردناک آواز سے سناؤ۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَمْ يُعْطَ أُمَّتِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ: الْجَمَالِ وَالصَّوْتِ الْحَسَنِ وَالْحِفْظِ.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری امت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں ایک جمال دوسری اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ مِنْ أَجْمَلِ الْجَمَالِ الشَّعْرَ الْحَسَنَ وَنَغْمَةَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ.

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کا ایک زیور ہے قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الصَّيْقَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيّاً إِلَّا حَسَنَ الصَّوْتِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ سَهْلُ [بْنُ زِيَادٍ] عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتاً بِالْقُرْآنِ وَكَانَ السَّقَّاؤُونَ يَمُرُّونَ

فَيَقِفُونَ بِبَابِهِ يَسْمَعُونَ قِرَاءَتَهُ ، وَكَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتاً .

۱۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا۔ جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرات سننے کے لئے سقے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنتے تھے (اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے۔

۱۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يُكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ «قُلْ هُوَاللهُ أَحَدٌ» بِنَفَسٍ وَاحِدٍ .

۱۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مکروہ ہے یہ کہ آپ سورۂ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھ جائیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَرَفَعْتُ بِهِ صَوْتِي جَاءَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ : إِنَّمَا تُرَائِي بِهٰذَا أَهْلَكَ وَالنَّاسَ ، قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اقْرَأْ قِرَاءَةً مَا بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ تُسْمِعُ أَهْلَكَ وَرَجِّعْ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يُرَجَّعُ فِيهِ تَرْجِيعاً .

۱۳۔ابوبصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا جب میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کر۔ حضرت نے فرمایا اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) قرآن پڑھتے وقت میانہ روی کا لحاظ رکھو نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ اور اپنی آواز میں لوچ پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

دسواں باب

اس کے بارے میں جو قرآن کی قرأت سن کر بیہوش ہو جاتا ہے

(بَابٌ) ۱۰

☆(فِيمَنْ يُظْهِرُ الْغَشْيَةَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الضَّبِّيِّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ

الْأَرْمَنِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ قَوْماً إِذَا ذَكَرُوا شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ حُدِّثُوا بِهِ صَعِقَ أَحَدُهُمْ حَتَّى يُرَى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْ رِجْلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذَلِكَ ؛ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا بِهَذَا نُعِتُوا إِنَّمَا هُوَ اللِّينُ وَالرِّقَّةُ وَالدَّمْعَةُ وَالْوَجَلُ.

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَرْمَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

ا۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کا یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو غش آجاتا ہے اگر ایسی حالت میں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں تو ان کو خبر نہ ہو۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے ان کا وصف نرمی طبیعت، رقتِ قلب، اشک باری اور خوفِ خدا سے ہونا چاہیئے۔

عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

گیارہواں باب

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

(بَابُ) ۱۱

☆(فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَيُخْتَمُ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ .

ا۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: فَفِي لَيْلَتَيْنِ ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : فَفِي ثَلَاثٍ ؟ قَالَ: هَا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ـ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِرَمَضَانَ حَقّاً وَحُرْمَةً لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ أَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذْرَمَةً وَلَكِنْ يُرَتَّلُ تَرْتِيلاً فَإِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ

فَقِفْ عِنْدَهَا وَسَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَإِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ فَقِفْ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ النَّارِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابوبصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انھوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں فرمایا نہیں انھوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابومحمد ماہ رمضان کا ہم پر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسولؐ خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک مہینہ یا کچھ کم میں، قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیے بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: اقْرَأْهُ أَخْمَاساً، اقْرَأْهُ أَسْبَاعاً، أَمَا إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفاً مُجَزًّى أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءاً.

۳۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دوبار ختم ہو (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیتؑ کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتْمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: بِكُلِّ لَيْلَةٍ. فَقَالَ لَهُ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي: نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ. فَكَانَ أَبِي يَخْتِمُهُ أَرْبَعِينَ خَتْمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَتَمْتُهُ بَعْدَ أَبِي فَرُبَّمَا زِدْتُ وَرُبَّمَا نَقَصْتُ عَلَى قَدْرِ فَرَاغِي وَشُغْلِي وَنَشَاطِي وَكَسَلِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله خَتْمَةً وَلِعَلِيٍّ عليه السلام أُخْرَى وَلِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أُخْرَى، ثُمَّ لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَيَّرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَيُّ شَيْءٍ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: لَكَ بِذَلِكَ أَنْ

کے درمیان پایا، لیکن وہ صاحب وحی نہ ہوگا اور جس نے قرآن جمع کیا اس لئے سزاوار ہوگا کہ جو اس سے جاہلانہ بات کرے تو وہ جہالت سے کام نہ لے اور جو اس پر غصہ کرے جواب میں یہ اس پر غصہ نہ کرے
بلکہ عفو کرے، درگزر کرے اور تعظیم قرآن کو مدنظر رکھ کر حلم سے کام لے اور جسے علم قرآن دیا گیا اس نے اللہ کی دی ہوئی حقیر چیز کو بھی بڑا سمجھا اور جس چیز کو (عبادت کو) اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

٦ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ الْقَمَّاطُ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: النَّاسُ أَرْبَعَةٌ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُمْ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُوتَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُوتَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَأُوتِيَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ لَمْ يُوتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسِّرْ لِي حَالَهُمْ، فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُوتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَأَمَّا الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُوتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْآسِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُوتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا وہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا اور ایمان نہ دیا گیا ہے ایک وہ ہے جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا نہ قرآن ملا میں نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیے فرمایا جسے ایمان ملا اور قرآن نہ ملا اس کی مثال اس پھل کی سی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور قرآن ملا ایمان نہ ملا اس کی مثال چنبیلی کے پھول کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی مزہ کڑوا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں ملے اس کی مثال ترنج کی سی ہے خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی اور جسے نہ قرآن ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی سی ہے مزہ کڑوا اور خوشبو ندارد۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ، جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ؛ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قُلْتُ: وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ: فَتْحُ الْقُرْآنِ وَخَتْمُهُ، كُلَّمَا جَاءَ بِأَوَّلِهِ ارْتَحَلَ فِي آخِرِهِ وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَرَأَى أَنَّ رَجُلاً أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ صَغَّرَ عَظِيماً وَعَظَّمَ صَغِيراً.

تَكُونَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قُلْتُ : اللهُ أَكْبَرُ [فَـ] لِي بِذٰلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۴ ۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپؑ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپؑ کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو۔ میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عید الفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسولؐ کو ہدیہ کرتا تھا۔ دوسرے کا حضرت علیؑ کو تیسرے کا حضرت فاطمہؑ کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہوگا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہوگے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں (تین بار)

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا حَتَّى بَلَغَ سِتَّ لَيَالٍ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : هَا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ وَأَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذْرَمَةً وَلٰكِنْ يُرَتَّلُ تَرْتِيلاً إِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ وَقَفْتَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذْتَ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ : هَا ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ ـ نَعَمْ شَهْرُ رَمَضَانَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ لَهُ حَقٌّ وَحُرْمَةٌ ، أَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ مَا اسْتَطَعْتَ .

۵ ۔ راوی کہتا ہے میری موجودگی میں ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں۔ فرمایا نہیں (یہ بہت زیادہ ہے) میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نوبت چھ راتوں تک پہنچی تو آپؑ نے اشارہ کرکے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ پھر فرمایا اے ابومحمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمدؐ تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا۔ قرآن کو جلدی نہ پڑھو بلکہ پوری پوری ترتیل سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو تو ٹھہر جاؤ اور آتش جہنم سے پناہ مانگو، ابوبصیر نے کہا۔ کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں، فرمایا نہیں انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں، انھوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے وہ ماہ رمضان کی برابر کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حق اور حرمت نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چاہئے سعدیؔ نے خوب کہا ہے ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

اوّل تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو اور تنزیل قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو مخارج سے ادا نہ کیا جائے گا تو معنی بدل جائیں گے مثلاً اگر کوئی صَلِّ (درود بھیج) کی صاد کو اس کے مخرج سے ادا نہ کرے گا اور سَلِّ زبان سے نکالے گا تو اس کے معنی ہو جائیں گے تلوار کھینچ۔ لہذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو اور ترتیل سے پڑھو۔

بارھواں باب

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

(بابُ) ۱۲

٭(أَنَّ الْقُرْآنَ يُرْفَعُ كَمَا أُنْزِلَ)٭

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الرَّجُلَ الْأَعْجَمِيَّ مِنْ أُمَّتِي لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِعَجَمِيَّتِهِ فَتَرْفَعُهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى عَرَبِيَّتِهِ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الٰہی میں پہنچائیں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ الْآيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نُحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَغَنَا عَنْكُمْ ، فَهَلْ نَأْثَمُ ؟ فَقَالَ : لَا ، اِقْرَؤُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِيئُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیاتِ قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حضرت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

تیرہواں باب

فضیلتِ قرآن

(بَابُ) ۱۳

(فَضْلِ الْقُرْآنِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَدْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَرَّةً بُورِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ بُورِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُورِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى جِيرَانِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا اثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ قَصْراً فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الْحَفَظَةُ: اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ أَخِينَا فُلَانٍ فَنَنْظُرَ إِلَيْهَا وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً مَا خَلَا الدِّمَاءَ وَالْأَمْوَالَ وَمَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِمِائَةِ شَهِيدٍ كُلُّهُمْ قَدْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُرِيقَ دَمُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يُرَى لَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورۂ قل ہو اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہوگی اور جو دو مرتبہ پڑھے گا تو اس پر اور اسکے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہوگا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشے جائیں گے سوائے قتل اور غصب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہید جن کے گھوڑوں کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو اور ان کا خون بہایا گیا ہو اور جو رات اور دن میں ایک ہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ أَنْ يَهْبِطْنَ إِلَى الْأَرْضِ تَعَلَّقْنَ بِالْعَرْشِ وَقُلْنَ أَيْ رَبِّ إِلَى أَيْنَ تُهْبِطُنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِنَّ: أَنِ اهْبِطْنَ فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَتْلُوكُنَّ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشِيعَتِهِمْ فِي دُبُرِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فِي كُلِّ يَوْمٍ إِلاّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ بِعَيْنِيَ الْمَكْنُونَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْضِي لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَقَبِلْتُهُ عَلىٰ مَا فِيهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَشَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ، وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَةُ الْمُلْكِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اترنے کا حکم دیا تو وہ پایۂ عرش سے لپٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کیسا اتریں اہل خطا و ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عزت و جلال کی قسم آل محمد اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریضہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات کے ساتھ، ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہِ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:۔

(۱) ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب۔

(۲) اشھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط

(۳) آیۃ الکرسی

(۴) اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُكَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُدْرِكَ الْقَائِمَ وَإِنْ مَاتَ كَانَ فِي جِوَارِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام مسبحات کو سونے سے پہلے پڑھے تو حضرت حجت کی زیارت کئے نہ مرے گا اور اگر مر جائے گا تو جوار پیغمبر میں جگہ پائے گا۔

توضیح:۔ سے مراد وہ آیتیں ہیں جن میں ذکر تسبیح ہے سبحان، سبح، یسبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع سبح للہ ہے جیسے سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ جس کا یسبح سے ہے اسی طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سبحان الذی اسریٰ بعبدہ کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غَفَرَ اللهُ

لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَة .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۂ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئاً يَكْرَهُهُ وَلَا يَقْرَبُهُ شَيْطَانٌ وَلَا يَنْسَى الْقُرْآنَ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ بقر کی ابتدائی چار آیتیں۔ آیۃ الکرسی اور جو آیتیں اس کے بعد کی اور تین آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يَجْهَرُ بِهَا صَوْتَهُ كَانَ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرّاً كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفِ ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ با آواز بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تلوار کھینچے۔ اور جو دل ہی دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہِ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

٧ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُبُعُ الْقُرْآنِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں قل ھو اللہ احد ثلث قرآن ہے اور قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن ہے۔

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ مَنامِهِ لَمْ يَخَفِ الْفالِجَ إِنْ شاءَ اللهُ وَمَنْ قَرَأَها فِي دُبُرِ كُلِّ فَرِيضَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذُو حُمَةٍ وَقالَ: مَنْ قَدَّمَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَبّارٍ مَنَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، يَقْرَأُها مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ، فَإِذا فَعَلَ ذٰلِكَ رَزَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَهُ وَمَنَعَهُ مِنْ شَرِّهِ، وَقالَ: إِذا خِفْتَ أَمْراً فَاقْرَأْ مِائَةَ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلاءَ - ثَلاثَ مَرّاتٍ - .

٨- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے اُسے انشاء اللہ فالج نہ ہوگا اور جو ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو کوئی زہریلا جانور اسے ستا نہ سکے گا اور جو قل ہو اللہ کو کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور شر کاموں سے بچالے گا اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چاہیئے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے اور پھر کہے خداوندا میری بلا کو دور کر دے تین بار یہ کہے۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ يُصَلِّي بِها فِي لَيْلَةٍ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِها قُنُوتَ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ فِي غَيْرِ صَلاةٍ لَمْ يُحاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي صَلاةِ النَّهارِ وَاللَّيْلِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ قِنْطاراً مِنَ الْحَسَناتِ وَالْقِنْطارُ أَلْفٌ وَمِائَتا أُوقِيَّةٍ، وَالْأُوقِيَّةُ أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ أُحُدٍ.

٩- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو بخضوع و خشوع ادا کی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دو سو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے لئے لوح محفوظ میں ایک قنطار لکھے گا اور قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ کا ہوگا اور ایک اوقیہ کوہ احد سے بڑا ہوگا۔

١٠ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسّانَ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حازِمٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مَنْ مَضىٰ بِهِ يَوْمٌ واحِدٌ فَصَلّىٰ فِيهِ بِخَمْسِ صَلَواتٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِيها بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ: يا عَبْدَاللهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گزرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کہا جائے گا اے بندۂ خدا تو نمازگزاروں میں سے نہیں ہے۔

١١ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدَعْ أَنْ يَقْرَأَ (٢) فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَغَفَرَ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَا وَلَدَا .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کر دے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

١٢ - عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ سُورَةَ الْأَنْعَامِ نَزَلَتْ جُمْلَةً شَيَّعَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَعَظِّمُوهَا وَبَجِّلُوهَا فَإِنَّ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا فِي سَبْعِينَ مَوْضِعاً وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي قِرَاءَتِهَا مَا تَرَكُوهَا .

۱۲۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ سورۂ انعام جب کل کی کل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشایعت کی۔ پس اس کی تعظیم کرو اور اس کی عظمت میں مبالغہ کرو۔ اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک نہ کرتے۔

توضیح:- ستر جگہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد بکثرت ذکر ہے جیسے اس آیت میں ان تستغفر لهم سبعین مرۃ بکثرت استغفار مراد ہے۔

١٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله صَلَّى عَلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ : لَقَدْ وَافَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ أَلْفاً وَفِيهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا جَبْرَئِيلُ بِمَا يَسْتَحِقُّ صَلَاتَكُمْ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بِقِرَاءَتِهِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قَائِماً وَقَاعِداً وَرَاكِباً وَمَاشِياً وَذَاهِباً وَجَائِياً .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا نے سعد بن معاذؓ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبرئیل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے

مستحق ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کثرت سے بیٹھ کر، سواری میں، پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ أَلْهَيكُمُ التَّكَاثُرُ عِنْدَ النَّوْمِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ الہیکم التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْفَضْلِ النَّوْفَلِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: مَاقَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى وَجَعٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا سَكَنَ.

۱۵۔ عبداللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورۂ حمد کسی درد کی جگہ پڑھی جائے گی تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَوْقَرَأْتَ الْحَمْدَ عَلَى مَيِّتٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ رُدَّتْ فِيهِ الرُّوحُ مَا كَانَ ذَٰلِكَ عَجَباً.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَامِنْ أَحَدٍ فِي حَدِّ الصِّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قِرَاءَةَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلَّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَخَمْسِينَ إِلَّا صَرَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلَّ لَمَمٍ أَوْعَرَضٍ مِنْ أَعْرَاضِ الصِّبْيَانِ وَالْعُطَاشِ وَفَسَادِ الْمَعِدَةِ وَبُدُورِ الدَّمِ أَبَداً مَاتُعُوهِدَ بِهٰذَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الشَّيْبُ فَإِنْ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَٰلِكَ أَوْ تُعُوهِدَ كَانَ مَحْفُوظاً إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهُ.

۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پیاس فرو ہی نہ ہو) اور معدہ کا فساد اس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبض روح کے دن سختی سے محفوظ رہے گا۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام يَقُولُ : مَنِ اسْتَكْفَىٰ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّرْقِ إِلَى الْغَرْبِ كُفِيَ [إِذَا كَانَ بِيَقِينٍ] .

۱۸- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی قرآن کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے شرور سے محفوظ رہے گا۔

١٩ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي الْعُوذَةِ قَالَ : تَأْخُذُ قُلَّةً جَدِيدَةً فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تُعَلِّقُ وَتَشْرَبُ مِنْهَا وَتَتَوَضَّأُ وَيُزْ[دَ]ادُ فِيهَا مَاءٌ إِنْ شَاءَ اللهُ .

۱۹- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مٹکا لو اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر دم کرے۔ پھر اس سے چاہے چھڑکاؤ کرے، چاہے پئے یا وضو کرے انشاء اللہ پانی کم نہ ہوگا۔

٢٠ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا مُفَضَّلُ احْتَجِزْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، اقْرَأْهَا عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِكَ وَمِنْ فَوْقِكَ وَمِنْ تَحْتِكَ ، فَإِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَاقْرَأْهَا حِينَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاعْقِدْ بِيَدِكَ الْيُسْرَىٰ ثُمَّ لَا تُفَارِقْهَا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ .

۲۰- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفضل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم

کرے جب اس کا سامنا ہو تین مرتبہ اور بائیں ہاتھ کی بند رکھے اور جب اس کے پاس سے نبٹے ان کو بند رکھے ۔

۲۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالْحَقِّ وَأَكْرَمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ حِرْزٍ مِنْ حَرْقٍ أَوْ غَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ إِفْلَاتِ دَابَّةٍ مِنْ صَاحِبِهَا أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آبِقٍ إِلَّا وَهُوَ فِي الْقُرْآنِ ، فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرْقِ وَالْغَرَقِ ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ «اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ» «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ» فَمَنْ قَرَأَهَا فَقَدْ أَمِنَ الْحَرْقَ وَالْغَرَقَ ـ قَالَ : فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَاضْطَرَمَتِ النَّارُ فِي بُيُوتِ جِيرَانِهِ وَبَيْتُهُ وَسَطَهَا فَلَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ دَابَّتِي اسْتَصْعَبَتْ عَلَيَّ وَ أَنَا مِنْهَا عَلَى وَجَلٍ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي أُذُنِهَا الْيُمْنَى «وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ» . فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ دَابَّتُهُ ـ وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي أَرْضٌ مَسْبَعَةٌ وَإِنَّ السِّبَاعَ تَغْشَى مَنْزِلِي وَلَا تَجُوزُ حَتَّى تَأْخُذَ فَرِيسَتَهَا فَقَالَ : اقْرَأْ « لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» ـ فَقَرَأَهُمَا الرَّجُلُ فَاجْتَنَبَتْهُ السِّبَاعُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءً أَصْفَرَ فَهَلْ مِنْ شِفَاءٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ بِلَا دِرْهَمٍ وَلَا دِينَارٍ وَلَكِنِ اكْتُبْ عَلَى بَطْنِكَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَتَغْسِلُهَا وَتَشْرَبُهَا وَتَجْعَلُهَا ذَخِيرَةً فِي بَطْنِكَ فَتَبْرَأُ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ـ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الضَّالَّةِ ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ يس فِي رَكْعَتَيْنِ وَقُلْ : يَا هَادِيَ الضَّالَّةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي ـ فَفَعَلَ فَرَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآبِقِ فَقَالَ : اقْرَأْ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» ـ فَقَالَهَا الرَّجُلُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْآبِقُ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ السَّرَقِ فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ قَدْ يُسْرَقُ لِيَ الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلاً ؟ فَقَالَ لَهُ : اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ «قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيّاً مَا تَدْعُوا ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ : وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً» ثُمَّ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ «إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

۷۔ زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا حال و مرتحل میں نے کہا اس سے مراد کیا ہے فرمایا۔ قرآن شروع کرو اور اسے ختم کرو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا اور رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل چیز مل گئی اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم جانا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَشِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَلَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَإِلَّا مَا بِهِ غِنًى

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقیری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقیری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : يَا مَعَاشِرَ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ اتَّقُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا حَمَّلَكُمْ مِنْ كِتَابِهِ فَإِنِّي مَسْؤُولٌ وَإِنَّكُمْ مَسْؤُولُونَ إِنِّي مَسْؤُولٌ عَنْ تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتُسْأَلُونَ عَمَّا حُمِّلْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي .

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اسے پورا کرو۔ تبلیغ رسالت کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا اور جو فرائض تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا وہ اعمال متعلق ہوں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ لِرَجُلٍ : أَتُحِبُّ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ : يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا وَشِيعَتِنَا وَلَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عُلِّمَ فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى قَدْرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقَ ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقَى . قَالَ حَفْصٌ : فَمَا رَأَيْتُ أَحَداً أَشَدَّ خَوْفاً عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَا أَرْجَا النَّاسِ مِنْهُ وَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْناً ، فَإِذَا قَرَأَ فَكَأَنَّهُ يُخَاطِبُ إِنْسَاناً .

۱۰۔ حفص راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا اگر یہ شخص سوائے سورہ

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جائے اس کے واپس آنے کے لئے بتلائیے فرمایا۔ سورۂ نور کی یہ آیت پڑھو: «أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ - إِلَى قَوْلِهِ - : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» ۔ اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے پڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ کے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہ آیات پڑھو۔ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابہ میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے «إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ - إِلَى قَوْلِهِ - تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ» (سورۂ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت پڑھ لی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت صبح تک کریں گے صبح کو وہ شخص امیرالمومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سچائی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خرابہ میں گیا۔ وہاں اس کو شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پکڑ کر نوچے تھے)

توضیح: ۔ اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آجانا بہ سبب کرامت امیرالمومنین علیہ السلام تھا۔

٢٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ لَمْ يُبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يُبْرِئْهُ شَيْءٌ .

۲۲، فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

٢٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ - : قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ .

۲۳، فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خواب پر لیٹتے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے گا اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

٢٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَلُّوا مِنْ قِرَاءَةِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَداً وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا بِصَاعِقَةٍ وَلَا بِآفَةٍ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ارْفُقْ بِوَلِيِّ اللهِ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيراً مَا يَذْكُرُنِي وَيَذْكُرُ تِلَاوَةَ هٰذِهِ السُّورَةِ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ يَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَدْ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأُطِيعَ وَلَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذٰلِكَ فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَلَا يَزَالُ مَلَكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ بِقَبْضِ رُوحِهِ وَإِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ فَيَرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنْ أَلْيَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلَاجِ، ثُمَّ يُشَيِّعُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَبْتَدِرُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ.

۲۴۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے سورہ اذا زلزلت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آفت میں مبتلا ہوگا۔ مرتے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک طبع فرشتہ خدا کی طرف سے آئیگا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ نرمی کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

چودہواں باب

النوادر

(بَابُ النَّوَادِرِ) ۱۴

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُرَّاءُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ

بِضَاعَةً وَاسْتَدَرَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَيَّعَ حُدُودَهُ وَأَقَامَهُ إِقَامَةَ الْقِدْحِ فَلاَ كَثَّرَ اللهُ هٰؤُلاَءِ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ عَلَىٰ دَاءِ قَلْبِهِ فَأَسْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَظْمَأَ بِهِ نَهَارَهُ وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَ تَجَافَىٰ بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ فَبِأُولٰئِكَ يَدْفَعُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلاَءَ وَبِأُولٰئِكَ يُدِيلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَبِأُولٰئِكَ يُنَزِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْغَيْثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللهِ لَهٰؤُلاَءِ فِي قُرَّاءِ الْقُرْآنِ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ ہے قرآن کو دولت کمانے کا ذریعہ بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہا ہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار ہوا ہے دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ کیا ہے اس کے حدود و احترام کو ضائع کیا ہے اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان حاملان قرآن کو زیادہ نہ بنائیگا تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگا ہے اور دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے مسجدوں میں نماز ادا کی ہے اور اپنے فرش پر یاد خدا میں پہلو بدلتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقے میں اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے اور دشمنان دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ قاریان قرآن سرخ گندھک سے زیادہ کمیاب ہیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَىٰ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَثْلاَثاً : ثُلُثٌ فِينَا وَفِي عَدُوِّنَا ، وَثُلُثٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ ، وَثُلُثٌ فَرَائِضُ وَ أَحْكَامٌ .

۲۔ اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنین ؑ سے نقل کیا ہے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ فرائض و احکام میں ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ حَلاَلٌ وَرُبْعٌ حَرَامٌ وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَحْكَامٌ وَرُبْعٌ خَبَرُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصے ہیں ایک چوتھائی میں حلال ہے ایک میں حرام ایک چوتھائی میں سنن و احکام ہیں اور ایک چوتھائی میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں اور خبریں ان کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں اور فیصلے ہیں تمہارے درمیان۔

٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ فِينَا وَرُبْعٌ فِي عَدُوِّنَا وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ وَرُبْعٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک چوتھائی ہمارے بارے میں ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک چوتھائی سنن امثال کے بارے میں اور ایک چوتھائی فرائض و احکام کے بارے میں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ السَّرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ عَلِيِّ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَوَّلُ مَانَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ» وَآخِرُهُ «إِذَاجَاءَ نَصْرُاللهِ».

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورۂ اقرا باسم ربک نازل ہوا ہے اور سب سے آخر میں اذا جاء نصر اللہ۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُبْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ» وَإِنَّمَا أُنْزِلَ فِي عِشْرِينَ سَنَةً بَيْنَ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ نَزَلَ فِي طُولِ عِشْرِينَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الزَّبُورُ لِثَمَانِ عَشَرَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسولِ خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور توریت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو زبور ۱۸ ماہ رمضان کو اور قرآن ۲۳ ماہ رمضان کو۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَاتَتَفَأَّلْ بِالْقُرْآنِ.

۷۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے قرآن سے تفاؤل نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَرَّاقِ قَالَ : عَرَضْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام كِتَاباً فِيهِ قُرْآنٌ مُخَتَّمٌ مُعَشَّرٌ بِالذَّهَبِ وَكُتِبَ فِي آخِرِهِ سُورَةٌ بِالذَّهَبِ وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمْ يَعِبْ فِيهِ شَيْئاً إِلَّا كِتَابَةَ الْقُرْآنِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ إِلَّا بِالسَّوَادِ كَمَا كُتِبَ أَوَّلَ مَرَّةٍ .

٨۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا آیت کے آخر کی علامت اور دسویں آیت کے آخر کی علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھلائی حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا، ہاں کتابت قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلی مرتبہ ہوئی تھی۔

٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يَاسِينَ الضَّرِيرِ ، عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : تَأْخُذُ الْمُصْحَفَ فِي الثُّلُثِ الثَّانِي مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَنْشُرُهُ وَتَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَكْبَرُ وَأَسْمَاؤُكَ الْحُسْنَىٰ وَمَا يُخَافُ وَيُرْجَىٰ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ» وَتَدْعُو بِمَا بَدَا لَكَ مِنْ حَاجَةٍ .

٩۔ زرارہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطے تیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنیٰ ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

١٠ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ رَبِيعٌ وَرَبِيعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ .

١٠۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے فصل بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْقُرْآنِ وَالْفُرْقَانِ أَهُمَا شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ ؟ فَقَالَ عليه السلام : الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ

وَالْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهِ.

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیات محکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

١٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ وَاحِدٌ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلَكِنَّ الْاخْتِلَافَ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الرُّوَاةِ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے ذاتِ واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ: كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر، فرمایا دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكَ أَعْنِي وَاسْمَعِي يَا جَارَةُ(۱)

وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَعْنَاهُ مَا عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِثْلُ قَوْلِهِ: «وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا» عَنَى بِذَلِكَ غَيْرَهُ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے کہ میری مراد تجھ سے ہے اور سنانا مقصود ہے پڑوسی کو۔ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عورت سے پہلو دار کلام کرتی تھی یعنی کہتی تھی کسی اور سے اور سنانا مقصود تھا پڑوسن کو یعنی مخاطب نبی سے اور مقصود ہیں دوسرے۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے اس سے مراد دوسرے

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اے رسولؐ تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ .

۱۵- راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیلِ قرآن کے متعلق پوچھا، فرمایا اسی طرح پڑھے جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

۱٦ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُصْحَفاً وَقَالَ : لَا تَنْظُرْ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : فَبَعَثَ إِلَيَّ : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ .

۱٦- راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا، میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورۂ بینہ (پ ۳۰) الم یکن الذین کفروا۔ میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے نہ کہ اصل قرآن، آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی کہ مبادا لوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

۱۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ .

۱۷- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمات کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸- عَنْهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَقَعَ مُصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ «أَلَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ»

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی۔ آگاہ ہو کہ اللہ کی طرف امور کی بازگشت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے گویا اسے ضائع کر دیا اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمدؐ ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہوگا جب کہ تمام اختلافات مٹ جائیں گے

١٩ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : اقْرَأْ ، قُلْتُ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَقْرَأُ ؟ قَالَ : مِنَ السُّورَةِ التَّاسِعَةِ قَالَ : فَجَعَلْتُ أَلْتَمِسُهَا فَقَالَ : اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُونُسَ قَالَ : فَقَرَأْتُ «لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ» قَالَ حَسْبُكَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنِّي لَأَعْجَبُ كَيْفَ لَا أَشِيبُ إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں۔ فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورۂ یونس پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے ان کے لئے آخر میں بھی بھلائی ہے بلکہ کچھ بڑھ کر (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

توضیح:- قرآن میں سورۂ یونس دسواں سورہ ہے بشمول سورہ الحمد، اور نواں سورہ ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورۂ انفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ : يُبِينُ الْأَلْسُنَ وَلَا تُبِينُهُ الْأَلْسُنُ .

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں (قرآن) ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام باتوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

٢١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُذَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورۂ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہیے گا ہو جائے گا۔

۲۲ ۔ أبو علي الأشعري وغيره، عن الحسن بن علي الكوفي، عن عثمان بن عيسى، عن سعيد بن يسار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: سليم مولاك ذكر أنه ليس معه من القرآن إلا سورة يس، فيقوم من الليل فينفد ما معه من القرآن أيعيد ما قرأ؟ قال: نعم لا بأس.

۲۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سوائے سورۂ یسٓ کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳ ۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن عبد الرحمن بن أبي هاشم، عن سالم بن سلمة قال: قرأ رجل على أبي عبد الله عليه السلام وأنا أستمع حروفاً من القرآن ليس على ما يقرؤها الناس، فقال أبو عبد الله عليه السلام: كف عن هذه القراءة اقرأ كما يقرأ الناس حتى يقوم القائم عليه السلام فإذا قام القائم عليه السلام قرأ كتاب الله عز وجل على حده وأخرج المصحف الذي كتبه علي عليه السلام وقال: أخرجه علي عليه السلام إلى الناس حين فرغ منه وكتبه فقال لهم: هذا كتاب الله عز وجل كما أنزله [الله] على محمد صلى الله عليه وآله وقد جمعته من اللوحين فقالوا: هو ذا عندنا مصحف جامع فيه القرآن لا حاجة لنا فيه، فقال: أما والله ما ترونه بعد يومكم هذا أبداً، إنما كان علي أن أخبركم حين جمعته لتقرؤوه.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرات عام لوگوں کی قرات کے خلاف تھی، حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آلِ محمدؐ نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپؑ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

٢٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ ؟ فَقَالَ : لَا.

۲۴۔ راوی نے صادق آلِ محمدؑ سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا، پھر پڑھا پھر بھول گیا آیا اس میں اس کے لیے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

٢٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي عليه السلام : مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ.

۲۵۔ ترجمہ حدیث ۲۵ میں دیکھیے۔

٢٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةَ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يُكْتَبْ بِهَا مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِنِّي لَأَرْكَعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنَّ وَالِدِي عليه السلام كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَاكِرٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ قَالَتْ رِجْلَاهُ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ جَوْفِهِ قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمُلْكِ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ لِسَانِهِ قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ بِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سُورَةَ الْمُلْكِ.

۲۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورۂ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورہ توریت میں بھی ہے۔ یعنی جس زبان میں اس میں یہ سورہ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے) جس نے یہ سورہ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورہ عشاء آخر (نماز وتر) کے بعد بیٹھ کر پڑھتا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورہ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکیر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو ان کے دونوں پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔ کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے تو وہ کہے گا ادھر سے تمہارا راستہ نہیں

قل ہو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے بقا چاہتا ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں؟ تاکہ سورۂ قل ہو اللہ کی تلاوت کروں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا اے حفص ہمارے محبوں اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے بقدر آیاتِ قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا پھر حفص نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امید گاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دردناک لہجے میں پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

١١ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْمُجْتَهِدُونَ قُوَّادُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالرُّسُلُ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہلِ جنت کے عارفین ہوں گے اور مجتہد لوگ اہلِ جنت کے پیش رو اور مرسلینؑ اہلِ جنت کے سردار ہیں۔

تیسرا باب

بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا

(بَابُ) ۳

☆(مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ بِمَشَقَّةٍ)☆

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الَّذِي يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَيَحْفَظُهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْهُ وَقِلَّةِ حِفْظٍ لَهُ أَجْرَانِ.

۱۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے جو کوئی پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کر کے تھوڑا سا حفظ بھی کر لیتا ہے تو بخشش خدا اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ

کیوں کہ اس نے سورۂ ملک کو دل میں جگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کہے گی کہ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شب و روز میں سورۃ الملک کو پڑھا کرتا تھا۔

۲۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرْقَدٍ وَالْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَا : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَمَعَنَا رَبِيعَةُ الرَّأْيِ فَذَكَرَ فَضْلَ الْقُرْآنِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ ، فَقَالَ رَبِيعَةُ : ضَالٌّ ؟ ، فَقَالَ : نَعَمْ ضَالٌّ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَمَّا نَحْنُ فَنَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ أُبَيٍّ .

۲۷۔ عبداللہ بن فرقد اور معلی بن خنیس نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ بن رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی فضیلت کا ذکر ہوا حضرت جعفر صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود کی قرأت ہماری سی قرأت نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا ہم اسی طرح قرارت کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرارت کیا کرتے تھے۔

۲۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ .

۲۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح: اس حدیث میں آیات کی تعداد سترہ ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے اور طبرسی علیہ الرحمہ نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو تریسٹھ ہے یہ اختلاف آیات کی حد معین کرنے کی بناء پر غالباً پیدا ہوا ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے اس کا امکان ہے کہ سترہ ہزار میں احادیث کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب العشرہ

۷۸۶

پہلا باب

معاشرت میں واجب ہے

(بَابٌ) ۱

☆(مَا يَجِبُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ لِلنَّاسِ وَإِقَامَةِ الشَّهَادَةِ وَحُضُورِ الْجَنَائِزِ إِنَّهُ لَابُدَّ لَكُمْ مِنَ النَّاسِ إِنَّ أَحَداً لَا يَسْتَغْنِي عَنِ النَّاسِ حَيَاتَهُ وَالنَّاسُ لَابُدَّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھنا، پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا، سچی گواہی دینا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم [illegible] تم کو لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان سے مستغنی نہیں ہو سکتا اپنی زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَفِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : تُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ وَتُقِيمُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَتَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَتَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ .

۲۔ معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ فرمایا ان کی امانتیں ادا کرو، ان کی سچی گواہیاں دو، خواہ موافق ہوں یا مخالف، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں حاضر رہو۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاشْهَدُوا الْجَنَائِزَ وَعُودُوا الْمَرْضَى وَاحْضُرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَأَحِبُّوا لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّونَ لِأَنْفُسِكُمْ أَمَا يَسْتَحْيِي الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَنْ يَعْرِفَ جَارُهُ حَقَّهُ وَلَا يَعْرِفُ حَقَّ جَارِهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور امر نیک بجا لانے کی کوشش کرو اور جنازوں میں حاضر رہو اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے نفسوں سے کرتے ہیں کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ پڑوسی تو تمہارا حق پہچانے اور تم پڑوسی کا حق نہ پہچانو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ لَيْسُوا عَلَى أَمْرِنَا ؟ قَالَ : تَنْظُرُونَ إِلَى أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تَقْتَدُونَ بِهِمْ فَتَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ فَوَاللهِ إِنَّهُمْ لَيَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَيَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ وَيُقِيمُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَيُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں فرمایا اپنے ان آئمہ پر نظر کرو جن کی تم اقتدا کرتے ہو جیسا عمل وہ کرتے تھے تم بھی کرو واللہ وہ ان کے مریضوں کی عیادت کرتے تھے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے اور سچی گواہیاں دیتے تھے چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اقْرَأْ عَلَى مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطِيعُنِي مِنْهُمْ وَيَأْخُذُ بِقَوْلِي السَّلَامَ وَأُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوَرَعِ فِي دِينِكُمْ وَالِاجْتِهَادِ لِلّٰهِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَطُولِ السُّجُودِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ فَبِهٰذَا جَاءَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم ، أَدُّوا الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلَيْهَا بَرّاً أَوْ فَاجِراً ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ الْخَيْطِ وَالْمِخْيَطِ صِلُوا عَشَائِرَكُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَأَدُّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرِعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَحَسُنَ خُلُقُهُ مَعَ النَّاسِ قِيلَ : هٰذَا جَعْفَرِيٌّ ، فَيَسُرُّنِي ذٰلِكَ وَيَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقِيلَ : هٰذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ ، وَإِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بَلَاؤُهُ وَعَارُهُ وَقِيلَ : هٰذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ ؛ فَوَاللهِ لَحَدَّثَنِي أَبِي عليه السلام أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ عليه السلام فَيَكُونُ زَيْنَهَا : آدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَأَقْضَاهُمْ لِلْحُقُوقِ وَأَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ ، إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَوَدَائِعُهُمْ تُسْأَلُ الْعَشِيرَةُ عَنْهُ فَتَقُولُ : مَنْ مِثْلُ فُلَانٍ ؟ إِنَّهُ لَآدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے صادق آل محمدؑ نے فرمایا جس کو تم میری اطاعت کرنے والا میری بات ماننے والا دیکھو اس سے کہو میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور قربتہً الی اللہ جد و جہد کرنے، سچ بولنے امانت ادا کرنے، سجدے کو طول دینے اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محمد مصطفےٰؐ یہی لے کر آئے جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسول خدا نے ایک دھاگے اور ایک سوئی تک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور سچی بات کہتا ہے اور امانت ادا کرتا ہے اور حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ جعفری ہے میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں اور مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے درآنحالیکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے تو میرے اوپر غم و عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علی ایسا ہوگا جو قیامت کے لئے باعث زینت ہوگا یہ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ حقوق ادا کرنے والا ہوگا سب سے زیادہ راست گو ہوگا جب لوگوں کی وصیتوں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا تو کہا جائے گا کون ہے اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

دوسرا باب

حسن المعاشرت

(بَابُ) ۲

٭(حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ)٭

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ خَالَطْتَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِمْ فَافْعَلْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو تو ایسا ضرور کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَالْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فِيهِ الْخُرَاسَانِيُّ

وَالشَّامِيُّ وَمِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ فَلَمْ أَجِدْ مَوْضِعاً أَقْعُدُ فِيهِ فَجَلَسَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَكَانَ مُتَّكِئاً ثُمَّ قَالَ: يَاشِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عِنْدَ غَضَبِهِ وَمَنْ لَمْ يُحْسِنْ صُحْبَةَ مَنْ صَحِبَهُ وَمُخَالَقَةَ مَنْ خَالَقَهُ وَمُرَافَقَةَ مَنْ رَافَقَهُ وَمُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ وَمُمَالَحَةَ مَنْ مَالَحَهُ، يَاشِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس میں خراسانی، شامی اور ادھر ادھر کے لوگ تھے میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی۔ حضرت بیماری کی وجہ سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعان آلِ محمد یہ جان لو کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے اور حسنِ معاشرت روا نہ رکھے اس سے جو اس سے اچھا برتاؤ نہ کرے اور برفق و مدارا پیش نہ آئے اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے جو اس سے ہمکلام ہو اور اور مواکلت روا نہ رکھے جو اس کے ساتھ کھانا چاہیے اے شیعان آلِ محمد اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے ڈرو اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ»[۲] قَالَ: كَانَ يُوَسِّعُ الْمَجْلِسَ وَيَسْتَقْرِضُ لِلْمُحْتَاجِ وَيُعِينُ الضَّعِيفَ.

۳۔ راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام زندان میں اس طرح رہے کہ جگہ تنگ ہوئی تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنجائش پیدا کر دی اور امیر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو قرضہ دلا دیا اور کمزوروں کی مدد کی۔

٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَهَجَّمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَضَارُّوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ كُونُوا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِينَ [الصَّالِحِينَ].

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو اور ان کے وقار کو قائم رکھو اور ایک دوسرے پر چڑھائی نہ کرو اور نقصان نہ پہنچاؤ اور حسد نہ کرو اور اپنے آپ کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے مخلص بندے بنو۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَثَعْلَبَةَ وَعَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: الْانْقِبَاضُ مِنَ النَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ.

۵ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں سے کھچا رہنا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

تیسرا باب

دوستی و مصاحبت

(بَابُ) ۳

☆(مَنْ تَجِبُ مُصَادَقَتُهُ وَمُصَاحَبَتُهُ)☆

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا عَلَيْكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَلَكِنِ انْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَاحْتَرِسْ مِنْ سَيِّئِ أَخْلَاقِهِ وَلَا تَدَعَنَّ صُحْبَةَ الْكَرِيمِ وَإِنْ لَمْ تَنْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَلَكِنِ انْتَفِعْ بِكَرَمِهِ بِعَقْلِكَ وَافْرِرْ كُلَّ الْفِرَارِ مِنَ اللَّئِيمِ الْأَحْمَقِ.

۱۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کوئی حرج نہیں اس میں کہ تم صاحب عقل کی مصاحبت کرو اگرچہ اس کا کرم قابل تعریف نہ ہو، تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو اور اس کی بد اخلاقی سے بچو اور کریم کی صحبت ترک نہ کرو اگرچہ اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو اور کنجوس احمق کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲ - عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي الْعُدَيْسِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا صَالِحُ اتَّبِعْ مَنْ يُبْكِيكَ وَهُوَ لَكَ نَاصِحٌ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَهُوَ لَكَ غَاشٌّ وَسَتَرِدُونَ عَلَى اللهِ جَمِيعاً فَتَعْلَمُونَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو اس کا جو تمہیں رلائے درآنحالیکہ وہ تمہیں نصیحت کرنے والا ہو اور پیروی نہ کرو اس کی جو تمہیں ہنسائے۔ درآنحالیکہ وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو اور تم سب کے سب اللہ کی طرف جانے والے ہو تب اپنے متعلق جانو گے۔

۳ - عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ الْقَطَّانِ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ

ثابِتِ بْنِ أَبِي صَخْرَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْلىٰ قالَ : قالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اُنْظُرُوا مَنْ تُحادِثُونَ ؟ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ إِلّا مُثِّلَ لَهُ أَصْحابُهُ إِلَى اللهِ[٦] إِنْ كانُوا خِياراً فَخِياراً وَإِنْ كانُوا شِراراً فَشِراراً ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ إِلّا تَمَثَّلْتُ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیرالمومنینؑ نے جن سے تم مصاحبت کرتے ہو ان کو اچھی طرح دیکھ بھال لو۔ جو کوئی مرتا ہے بصورت مثالی اس کے اصحاب روز قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے اور اگر بد ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتا۔ مگر یہ کہ میں بجسم مثالی اس کے پاس آتا ہوں اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پاتا ہے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ الْحَلَبِيِّينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يُسَمِّهِ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالتِّلادِ وَإِيّاكَ وَكُلَّ مُحْدَثٍ لا عَهْدَ لَهُ وَلا أَمانَ وَلا ذِمَّةَ وَلا مِيثاقَ وَكُنْ عَلىٰ حَذَرٍ مِنْ أَوْثَقِ النّاسِ عِنْدَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو مصاحبت کو مصاحب قدیم آزمودہ کی اور بچو بدکلام اور فحش گو سے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان ، نہ ذمہ داری ، نہ میثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : أَحَبُّ إِخْوانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدىٰ إِلَيَّ عُيُوبِي .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کردے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقانِ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عائِذٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : لا تَكُونُ الصَّداقَةُ إِلّا بِحُدُودِها فَمَنْ كانَتْ فِيهِ هٰذِهِ الْحُدُودُ أَوْ شَيْءٌ مِنْها فَانْسِبْهُ إِلَى الصَّداقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْها فَلا تَنْسِبْهُ إِلىٰ شَيْءٍ مِنَ الصَّداقَةِ فَأَوَّلُها أَنْ تَكُونَ سَرِيرَتُهُ وَعَلانِيَتُهُ لَكَ واحِدَةً ، وَالثّانِي أَنْ يَرىٰ زَيْنَكَ زَيْنَهُ وَشَيْنَكَ شَيْنَهُ وَالثّالِثَةُ أَنْ لا تُغَيِّرَهُ عَلَيْكَ وِلايَةٌ وَلا مالٌ ، وَالرّابِعَةُ أَنْ لا يَمْنَعَكَ شَيْئاً تَنالُهُ مَقْدُرَتُهُ وَالْخامِسَةُ وَهِيَ تَجْمَعُ هٰذِهِ الْخِصالَ أَنْ لا يُسْلِمَكَ عِنْدَ النَّكَباتِ .

۶۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں حدود نہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت سے منسوب ہوگا ورنہ نہیں اوّل یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جانے تیسرے تم سے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور نہ بحالتِ دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو وہ تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

چوتھا باب

جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے

(بَابُ) ۴

☆(مَنْ تَكْرَهُ مُجَالَسَتَهُ وَ مُرَافَقَتَهُ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَجَنَّبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ : الْمَاجِنِ الْفَاجِرِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ ، فَأَمَّا الْمَاجِنُ الْفَاجِرُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنَّكَ مِثْلُهُ وَلَا يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَادِكَ وَمُقَارَبَتُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَارٌ عَلَيْكَ وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجَى لِصَرْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ . وَرُبَّمَا أَرَادَ مَنْفَعَتَكَ فَضَرَّكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سُكُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْنِئُكَ مَعَهُ عَيْشٌ ، يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ كُلَّمَا أَفْنَى أُحْدُوثَةً مَطَّرَهَا بِأُخْرَى مِثْلِهَا حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يُصَدَّقُ ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ فَيُنْبِتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَانْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ .

۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے، امیر المومنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اوّل لغو علوم کے بدکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفر) دوسرے احمق تیسرے دروغ گو، پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے گا تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ وہ امرِ دین و معاد میں تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی قرابت جفا اور ظلم ہوگی اور اس کا آنا جانا تمہارے پاس تمہارے لئے عار ہوگا اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ

نہ دے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش سے بسا اوقات فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر اپنی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا اس کا مرنا اس کی زندگی سے بہتر ہوگا اور اس کا چپ رہنا اس کے بولنے سے اچھا ہوگا اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہوگی اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے مکدر رہے گا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہوگی وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

٢ - وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَهُ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاهُ وَلَا أَمْرِ مَعَادِهِ وَمَدْخَلُهُ إِلَيْهِ وَمَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدِهِ شَيْنٌ عَلَيْهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے کیوں کہ وہ اپنے عمل کو بنا سجا کر دکھائے گا اور چاہے گا کہ وہ بھی ایسا ہی ہو جائے۔ وہ نہ امر دنیا میں مددگار ثابت ہوگا نہ امر دین میں اس کی آمد و رفت اس کے لئے باعث شرم ہوگی۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَحْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیئے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام: إِنَّ صَاحِبَ الشَّرِّ يُعْدِي، وَقَرِينَ السَّوْءِ يُرْدِي فَانْظُرْ مَنْ تُقَارِنُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظمؑ یا امام رضا علیہ السلام نے کہ صاحبِ شر (بدعت پسند آدمی) چاہتا ہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے اور بد ہمنشین ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ پس اس پر غور کرو کہ تم اپنا ہم نشین کسے بنا رہے ہو۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى

سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شُدِّدَ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ[1] كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَمَنْ يُسِّرَ عَلَيْهِ كَانَ مَعَ الْأَوَّلِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس پر قرآن کا حفظ کرنا دشوار ہو اس کو دہرا اجر ملے گا اور جس پر آسان ہو وہ مرسلین اولین کے ساتھ محشور ہوگا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يَمُوتَ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ يَكُونَ فِي تَعْلِيمِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لیے سزاوار ہے کہ مرنے سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

چوتھا باب

جو قرآن کو حفظ کرے اور بھول جائے

(بَابُ) ۴

٭(مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ)٭

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَفَلَتَ مِنِّي فَادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَنِيهِ ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ فَزِعَ لِذَلِكَ فَقَالَ : عَلَّمَكَ اللَّهُ هُوَ وَإِيَّانَا جَمِيعاً ـ قَالَ : وَنَحْنُ نَحْوٌ مِنْ عَشَرَةٍ ـ ثُمَّ قَالَ : السُّورَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَدْ قَرَأَهَا ، ثُمَّ تَرَكَهَا فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ أَنَّكَ تَمَسَّكْتَ بِي وَأَخَذْتَ بِي لَأَنْزَلْتُكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : فُلَانٌ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَطْلُبَ بِهِ الدُّنْيَا وَلَا خَيْرَ فِي ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَنْتَفِعَ بِهِ فِي صَلَاتِهِ وَلَيْلِهِ وَنَهَارِهِ .

۱۔ یعقوب احمر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں قرآن پڑھا کرتا تھا پس اس کی مزاولت کم

قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَتِبَّ لَكَ النِّعْمَةُ وَتَكْمُلَ لَكَ الْمُرُوءَةُ وَتَصْلُحَ لَكَ الْمَعِيشَةُ ؛ فَلَا تُشَارِكِ الْعَبِيدَ وَالسَّفَلَةَ فِي أَمْرِكَ ، فَإِنَّكَ إِنِ ائْتَمَنْتَهُمْ خَانُوكَ وَإِنْ حَدَّثُوكَ كَذَبُوكَ وَإِنْ نُكِبْتَ خَذَلُوكَ وَإِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ .

۵ - فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے عمار اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت دیرپا رہے اور مروت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درستی ہو تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کریں اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو یہ خیانت کریں گے اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے اور اگر تو سختی میں مبتلا ہو گا تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے تو اس کے خلاف کریں گے ۔

٦ - قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلْأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْأَبْرَارِ وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ فَضِيلَةٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ زَيْنٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجَّارِ .

٦ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے ثواب ہے اور فاجروں کی محبت نیکوں سے، نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجروں کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجروں سے رسوائی بدکاروں کی ۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِمَا ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا : يَا بُنَيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَافِقْهُمْ فِي طَرِيقٍ ؛ فَقُلْتُ : يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ ؟ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ : إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَعِّدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَائِعُكَ بِأُكْلَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُوناً فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ

يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ.

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے نہ تو مصاحبت کرو اور نہ ان سے بات کرو اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے کہا بابا جان وہ کون ہیں مجھے بتایئے۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو تجھ سے قریب کرے گا اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو، وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور بخیل کی صحبت سے بچو وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کرے گا اور احمق کی مصاحبت سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پہنچادے گا نقصان، اور قاطع رحم کی مصاحبت سے بچو کہ میں نے تین جگہ کتاب خدا میں اس پر لعنت کو پایا ہے اول قریب ہے کہ تم حکومت پاتے ہی روئے زمین پر فساد برپا کرو گے اور قطع رحم کرو گے یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اللہ ان کو بہرہ اور اندھا بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد خدائی عہد کو توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جس کے وصل کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُحَارِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ الْقَلْبَ: الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْذَالِ وَالْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ وَالْجُلُوسُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کر کے رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مردہ بنا دیتی ہے ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے ہو دوسرے عورتوں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ عليه السلام لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ لَا تَقْتَرِبْ فَتَكُونَ أَبْعَدَ لَكَ وَلَا تَبْعُدْ فَتُهَانَ، كُلُّ دَابَّةٍ تُحِبُّ مِثْلَهَا وَإِنَّ ابْنَ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَلَا تَنْشُرْ بَزَّكَ إِلَّا عِنْدَ بَاغِيهِ كَمَا لَيْسَ بَيْنَ الذِّئْبِ وَالْكَبْشِ خُلَّةٌ كَذَلِكَ لَيْسَ بَيْنَ الْبَارِّ وَالْفَاجِرِ خُلَّةٌ، مَنْ يَقْتَرِبْ مِنَ الزِّفْتِ يَعْلَقْ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكِ الْفَاجِرَ يَتَعَلَّمْ مِنْ طُرُقِهِ، مَنْ يُحِبَّ الْمِرَاءَ يُشْتَمْ وَمَنْ يَدْخُلْ مَدَاخِلَ السُّوءِ يُتَّهَمْ وَمَنْ يُقَارِنْ قَرِينَ السُّوءِ لَا يَسْلَمْ وَمَنْ لَا يَمْلِكْ لِسَانَهُ يَنْدَمْ.

۹۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو ورنہ دور ہوجاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ رہو ورنہ ذلیل ہوجاؤ گے ہر حیوان اپنے جنس کو محبوب رکھتا ہے ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھتا ہے اور باغی سے نیکی نہ کر بھیڑیئے اور مینڈھے میں دوستی کیسی، اسی طرح نیک اور بدکار میں دوستی کیسی، جو تارکول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اسے لگ جائے گا اسی طرح فاجر کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا اور جو جھگڑالو ہوگا تو ضرور گالیاں کھائے گا اور جو برے مقامات پر داخل ہوگا وہ ضرور متہم ہوگا اور جو برے شخص کے پاس بیٹھے وہ ضرور نقصان اٹھائے گا اور جس کو زبان پر قابو نہ ہوگا وہ ضرور نادم ہوگا۔

١٠ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ؛ عَنْ عُمَرَبْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَاتَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدَعِ وَلَاتُجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَالنَّاسِ كَوَاحِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: اَلْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اہل بدعت سے مصاحبت و مجالست نہ کرو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

١١ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ؛ عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسَرُّ مَاتَكُونُ مِنْ نَاحِيَتِهِ أَقْرَبُ مَايَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو احمق کی محبت سے بچاؤ کیوں کہ تمہاری انتہائی خوشی بھی اس کی وجہ سے غم میں تبدیل ہوجائے گی۔

پانچواں باب

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

(بَابُ) ۵

☆(التَّحَبُّبِ إِلَى النَّاسِ وَالتَّوَدُّدِ إِلَيْهِمْ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَعْرَابِيّاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ: أَوْصِنِي، فَكَانَ مِمَّا أَوْصَاهُ: تَحَبَّبْ إِلَى النَّاسِ يُحِبُّوكَ.

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسولِ خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مُجَامَلَةُ النَّاسِ ثُلُثُ الْعَقْلِ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؑ نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہائی عقل ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ثَلَاثٌ يُصْفِينَ وُدَّ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَلْقَاهُ بِالْبِشْرِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُوَسِّعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں اوّل جب اس سے ملے کشادہ روئی سے ملے، دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

٤ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ.

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ.

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَيَكُفُّونَ عَنْهُ أَيْدِياً كَثِيرَةً.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ التَّمِيمِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام : الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ وَالْبَعِيدُ مَنْ بَعَّدَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ قَرُبَ نَسَبُهُ ، لَا شَيْءَ أَقْرَبُ إِلَىٰ شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَىٰ جَسَدٍ وَإِنَّ الْيَدَ تَغُلُّ فَتُقْطَعُ وَتُقْطَعُ فَتُحْسَمُ

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعثِ قربت ہے اگرچہ نسباً بُعد ہو اور بُعد باعثِ دوری ہے اگرچہ نسباً قربت ہو، کوئی چیز بہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں، لیکن اگر ہاتھ میں مادی، فساد پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے

چھٹا باب

اپنے بھائی کو اپنی محبّت سے آگاہ کرنا

(بَابُ) ۶

٭(إِخْبَارِ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِحُبِّهِ)٭

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ [بْنِ اُذَيْنَةَ] عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَداً مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذٰلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : «رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؟ قَالَ : بَلَىٰ ، وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي»[1]

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں کسی سے محبت کرو تو اسے جتا دو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، پروردگارا مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا ضرور لایا ہوں لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں (یعنے اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)۔

٢ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيٍّ

خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ.

۵- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

٦ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: [إِنَّ] الْبَخِيلَ مَنْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ.

۶- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِسَلَامِهِ وَلَا يَقُولُ: سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ، وَلَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَلَمْ يُسْمِعْهُمْ، فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِرَدِّهِ وَلَا يَقُولُ الْمُسْلِمُ: سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ: لَا تَغْضَبُوا وَلَا تُغْضِبُوا أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيبُوا الْكَلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ، ثُمَّ تَلَا عليه السلام عَلَيْهِمْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ».

۷- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سلام کرو تو آواز بلند کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا اور انھوں نے جواب سلام نہ دیا۔ ممکن ہے کہ انھوں نے سلام کیا ہو اور اس نے نہ سنا ہو اور جب کوئی رد سلام کرے تو آواز بلند کرے اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب نہ دیا۔ امیرالمومنین فرمایا کرتے تھے غصہ نہ کرو غصہ نہ کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور لوگوں سے اچھی طرح کلام کرو اور جب رات کو لوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو۔ جنت میں سلامتی سے داخل ہوگئے پھر یہ آیت پڑھی السلام المومن المہیمن۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ.

۸- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَهِيَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: [ا]لسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَهِيَ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ: [ا]لسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَهِيَ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

۹۔ فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ رَدَّ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِداً: عِنْدَ الْعُطَاسِ يُقَالُ: يَرْحَمُكُمُ اللهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ، وَالرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَالرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ فَيَقُولُ: عَافَاكُمُ اللهُ، وَإِنْ كَانَ وَاحِداً فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ.

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اوّل کسی کو چھینک آئے تو دوسرا کہے یرحمکم اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی (اور نہ ہو) دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام علیکم تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافکم اللہ اگرچہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ: الْمَاشِي مَعَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي بَيْتِ الْحَمَّامِ.

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرتِ غم واندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو تیسرے جو حمام میں ہو اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب نہ دے سکے۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر سلام کرو۔

١٣ ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عليه السلام بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ. فَقَالَ لَهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا تُجَاوِزُوا بِنَا مِثْلَ مَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام إِنَّمَا قَالُوا: رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انھوں نے جواب میں کہا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ، حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ جتنا ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تھا رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت۔

١٤ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ. إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ لِلْمُقِيمِ الْمُصَافَحَةَ وَتَمَامِ التَّسْلِيمِ عَلَى الْمُسَافِرِ الْمُعَانَقَةَ.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ معانقہ ہے اور مسافر کے لئے معانقہ۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: حَيَّاكَ اللهُ ثُمَّ يَسْكُتَ حَتَّى يُتْبِعَهَا بِالسَّلَامِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے لئے ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیاک اللہ (اللہ تجھے زندہ) کہہ کر خاموش ہوجائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے۔

آٹھواں باب

جس کے لئے ابتدا بالسلام محبوب ہے

(بَابُ) ۸

☆(مَنْ يَجِبُ أَنْ يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْقَلِيلُ يَبْدَؤُونَ الْكَثِيرَ بِالسَّلَامِ وَالرَّاكِبُ يَبْدَأُ الْمَاشِيَ وَأَصْحَابُ الْبِغَالِ يَبْدَؤُونَ أَصْحَابَ الْحَمِيرِ وَأَصْحَابُ الْخَيْلِ يَبْدَؤُونَ أَصْحَابَ الْبِغَالِ .

۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں، زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر، خچر پر سوار ابتدا کریں گدھے والوں پر اور گھوڑے والے خچر والوں پر۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَإِذَا لَقِيَتْ جَمَاعَةٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ الْأَقَلُّ عَلَى الْأَكْثَرِ وَإِذَا لَقِيَ وَاحِدٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ الْوَاحِدُ عَلَى الْجَمَاعَةِ .

۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سلام کرے راکب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دو سرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

٤ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عليه السلام قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ .

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلَى الدَّاخِلِ أَخِيرًا إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ .

۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی جلسہ میں ہو پھر دوسرا گروہ داخل ہو ان کو چاہیئے کہ پہلے والوں پر سلام کریں۔

نواں باب

کسی جماعت کے لئے ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دیدے تو کافی ہے

(بابٌ) ۹

٭(إذا سَلَّمَ واحِدٌ مِنَ الْجَماعَةِ أجْزَأهُمْ وَإذا رَدَّ واحِدٌ مِنَ الْجَماعَةِ)٭
٭(أجْزَأ عَنْهُمْ)٭

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أسْباطٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أصْحابِهِ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إذا مَرَّتِ الْجَماعَةُ بِقَوْمٍ أجْزَأهُمْ أنْ يُسَلِّمَ واحِدٌ مِنْهُمْ وَإذا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جَماعَةٌ أجْزَأهُمْ أنْ يَرُدَّ واحِدٌ مِنْهُمْ .

۱- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کرلینا کافی ہے اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجّاجِ قالَ : إذا سَلَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الْجَماعَةِ أجْزَأ عَنْهُمْ .

۲- جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِياثِ بْنِ إبْراهيمَ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إذا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ واحِدٌ أجْزَأ عَنْهُمْ وَإذا رَدَّ واحِدٌ أجْزَأ عَنْهُمْ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب۔

ہو گئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے۔ فرمایا تجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو، اس وقت گھر کے اندر ہم سب تقریباً دس آدمی تھے (امام نے تالیف قلب کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی اور سلام کرے گی وہ کہے گا تو کون ہے تو وہ کہے گی میں فلاں سورت ہوں وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا امام نے فرمایا قرآن کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ قاری کہلاتے ہیں ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں بعض اس لئے پڑھتے ہیں کہ فائدہ پائیں نماز میں رات دن۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ نَسِيَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ مُثِّلَتْ لَهُ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ وَ دَرَجَةٍ رَفِيعَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا رَآهَا قَالَ : مَا أَنْتِ مَا أَحْسَنَكِ لَيْتَكِ لِي؟ فَيَقُولُ : أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا سُورَةُ كَذَا وَ كَذَا وَلَوْ لَمْ تَنْسَنِي رَفَعْتُكَ إِلَى هٰذَا .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کر دی تو وہ ایک حسین صورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا جب وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا تو کون ہے تو کتنا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں فلاں سورہ ہوں اگر تو مجھے ترک نہ کرتا تو میں تجھے بلند مرتبہ پر فائز کرتا

٣ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ عَلَيَّ دَيْناً كَثِيراً وَقَدْ دَخَلَنِي مَا كَانَ الْقُرْآنُ يَتَفَلَّتُ مِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقُرْآنَ الْقُرْآنَ ؛ إِنَّ الْآيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةَ لَتَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تَصْعَدَ أَلْفَ دَرَجَةٍ - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - فَتَقُولُ : لَوْ حَفِظْتَنِي لَبَلَغْتُ بِكَ هٰهُنَا .

۳۔ یعقوب بن احمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندوہ و غم ہے کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے حضرت نے فرمایا قرآن کو ترک نہ کرو۔ اس کی ہر آیت اور ہر سورہ روز قیامت آئے گا اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا اور کہے گا اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

٤ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ

دسواں باب

عورتوں پر سلام

(بَابُ) ۱۰

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيَرْدُدْنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْأَجْرِ .

۱۔ فرمایا ہے ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیرالمومنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی اچھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کروں۔

گیارہواں باب

سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(بَابُ) ۱۱

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْمِلَلِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ[1] ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ : السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبَيْهِ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ : عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالْغَضَبُ وَاللَّعْنَةُ

الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ السُّورَةَ ثُمَّ نَسِيَهَا أَوْ تَرَكَهَا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ أَشْرَفَتْ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقٍ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتَقُولُ : تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : لَا ؛ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لَمْ تَعْمَلْ بِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ عَمِلْتَ بِي لَبَلَغْتُ بِكَ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ وَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى فَوْقِهَا .

۴۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کرکے پھر اُسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے تو جب وہ داخل جنت ہوگا تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر یہ کہتا ہوا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا نہیں وہ کہے گا نہیں، وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے مجھے جاری نہ رکھا اور پڑھنا ترک کر دیا۔ خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا تو میرے ساتھ آج اس مقام پر ہوتا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے اوپر کی منزل کو بتلائے گا

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْخَشَّابِ ؛ عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ الْهَيْثَمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثاً ـ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ ؟ قَالَ : لَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر عدم مزاولت کی وجہ سے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ . عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُ أَصَابَتْنِي هُمُومٌ وَأَشْيَاءُ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا وَقَدْ تَفَلَّتَ مِنِّي مِنْهُ طَائِفَةٌ حَتَّى الْقُرْآنِ لَقَدْ تَفَلَّتَ مِنِّي طَائِفَةٌ مِنْهُ ، قَالَ : فَفَزِعَ عِنْدَ ذٰلِكَ حِينَ ذَكَرْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْسَى السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُشْرِفَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ بَعْضِ الدَّرَجَاتِ فَتَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكَ ، فَيَقُولُ : وَعَلَيْكِ السَّلَامُ مَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا ضَيَّعْتَنِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا لَوْ تَمَسَّكْتَ بِي بَلَغْتُ بِكَ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ ، ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَطْلُبُ بِهِ الصَّوْتَ فَيُقَالُ فُلَانٌ حَسَنُ الصَّوْتِ ، وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ خَيْرٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَقُومُ بِهِ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ لَا يُبَالِي مَنْ عَلِمَ ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں رنج وغم سے دوچار ہوا

قرض وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا جز ترک ہو گیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا یہ سن کر امام پر اضطراب لاحق ہوا۔ پھر فرمایا ایک شخص جس نے قرآن یاد کر کے بھلا دیا ہے روز قیامت اس کے پاس آئے گا سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر بھی سلام ہو تو کون ہے وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا اور ترک نہ کرتا تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا بلند درجہ کی طرف، پھر فرمایا لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں بعض اس لئے کہ قاری صاحب کہلائے جائیں بعض اس لئے کہ خوش آواز بنیں اور محفلوں میں پڑھ کر روپیہ حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ رات اور دن اس کی تلاوت کریں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

پانچواں باب

قرأت قرآن

(بَابُ فِي قِرَاءَتِهِ)

١ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْقُرْآنُ عَهْدُاللهِ إِلَىٰ خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي عَهْدِهِ وَأَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ آيَةً .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیئے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : آيَاتُ الْقُرْآنِ خَزَائِنُ فَكُلَّمَا فُتِحَتْ خِزَانَةٌ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيهَا .

۲۔ میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا کہ آیاتِ قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھولو تو یہ بھی دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

الْقُرْآنُ وَيُذْكَرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْثُرُ بَرَكَتُهُ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذْكَرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَقِلُّ بَرَكَتُهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

۳۔ بروایتے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام، امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر اہل آسمان کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

ساتواں باب

ثواب قرأت قرآن

(بَابُ) ۷

٭(ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)٭

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِماً فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي صَلَاتِهِ جَالِساً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَ مَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

قَالَ ابْنُ مَحْبُوبٍ : وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ عَلَى نَحْوٍ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ سِنَانٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے گا اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنات ملیں گے اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنہ ملیں گے اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے دس حسنہ ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاذ سے وہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲ ۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَا

دسواں باب

عورتوں پر سلام

(بَابُ) ۱۰

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيَرْدُدْنَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْأَجْرِ .

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المومنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی اچھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کروں۔

گیارہواں باب

سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(بَابُ) ۱۱

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْمِلَلِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ،(۱) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ : السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبَيْهِ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ : عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالْغَضَبُ وَاللَّعْنَةُ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت کو چھینک آئی۔ میں نے کہا کا درود ہو آپ پر، دوبارہ پھر چھینک آئی پھر میں نے یہی کہا اور عرض کیا۔ جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یرحمک اللہ کہنا چاہیئے۔ جیسا ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یرحمک اللہ یا جیسے میں نے کہا۔ فرمایا کیا یہ بات نہیں کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد و آل محمد۔ میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا یہ نہیں کہتا رحم علی محمد و آل محمد (غالباً سائل ساکت ہوا کیوں کہ عبارت میں جواب ذکر نہیں) فرمایا کہو صلی اللہ علیہ و رحمہ۔ بے شک اس پر ہمارا درود اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعث قربت۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْعَالِمَ عليه السلام عَنِ الْعَطْسَةِ وَمَا الْعِلَّةُ فِي الْحَمْدِ لِلّٰهِ عَلَيْهَا ؛ فَقَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ نِعَماً عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةِ بَدَنِهِ وَسَلَامَةِ جَوَارِحِهِ وَإِنَّ الْعَبْدَ يَنْسَى ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذٰلِكَ وَإِذَا نَسِيَ أَمَرَ اللهُ الرِّيحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ فَيَحْمَدُ اللهَ عَلَى ذٰلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذٰلِكَ شُكْرَ الْمَا نَسِيَ .

۶۔ راوی نے عالم اہل بیت (تقیہ سے نام امام ذکر نہیں کرسکا) سے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یادِ خدا بھول جاتا ہے تو خدا ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَأَحْصَيْتُ فِي الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَعَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَمَا تَكَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَلَا تُسَمِّتُونَ أَلَا تُسَمِّتُونَ ؟ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ إِذَا مَرِضَ أَنْ يَعُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يُسَمِّتَهُ ـ أَوْ قَالَ : يُشَمِّتَهُ ـ وَإِذَا دَعَاهُ أَنْ يُجِيبَهُ .

۷۔ داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ ہم ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود

تھے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ جب مریض ہو تو عیادت کرے اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک اور جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے اور جب بلایا جائے تو دعوت قبول کرے۔

٨ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نِعْمَ الشَّيْءُ الْعَطْسَةُ تَنْفَعُ فِي الْجَسَدِ وَتُذَكِّرُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَقُولُونَ: لَيْسَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْعَطْسَةِ نَصِيبٌ، فَقَالَ: إِنْ كَانُوا كَاذِبِينَ فَلَا نَالَهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

٨۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے (راوی) کہا کچھ لوگ کہتے ہیں رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی (لہٰذا صرف حمد پر اکتفا کی جائے درود نہ بھیجا جائے) فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں تو انھیں شفاعت محمد نصیب نہ ہو۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ. عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَلَمْ يُسَمِّتْهُ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: نَقَصْتَنَا حَقَّنَا، ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: فَسَمَّتَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

٩۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا۔ حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد واہل بیتہ، اس شخص نے ایسا ہی کہا تب حضرت یرحمک اللہ کہا۔

١٠ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ الْعَطْسَةِ وَعِنْدَ الذَّبِيحَةِ وَعِنْدَ الْجِمَاعِ، فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لَهُمْ وَيْلَهُمْ نَافَقُوا لَعَنَهُمُ اللهُ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ لوگ تین موقعوں پر محمد وآل محمد پر صلوات بھیجنے پر کراہت محسوس کرتے ہیں اوّل چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت، تیسرے جماع کے وقت، حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت

ہو اور ان پر خدا کی لعنت ہو۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللهُ . قَالَ : يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَ يَرْحَمُكُمْ ، وَ إِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۱۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب چھینک آتی اور کوئی کہتا یرحمک اللہ تو فرماتے یغفر اللہ لکم ویرحمکم اللہ اور جب کوئی دوسرا چھینکتا تو فرماتے یرحمک اللہ عزوجل۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ أَوْ غَيْرِهِ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : عَطَسَ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : بَارَكَ اللهُ فِيكَ .

۱۲۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس چھینکا اور کہا الحمد للہ ، آنحضرت نے فرمایا بارک اللہ فیک۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ [رَبِّ الْعَالَمِينَ] لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِذَا سَمَّتَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللهُ وَإِذَا رَدَّ [دْتَ] فَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللهُ لَكَ وَلَنَا . فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله سُئِلَ عَنْ آيَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ فَقَالَ : كُلُّ مَا ذُكِرَ اللهُ فِيهِ فَهُوَ حَسَنٌ .

۱۳۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی چھینکے تو اسے کہنا چاہیے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ اور جب دوسرا سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلا یہ کہے تو پھر کہے یغفر اللہ لک ولنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے متعلق پوچھا گیا جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں اللہ کا ذکر ہو وہی ٹھیک ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ أَبِي عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ : عَطَسَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ جَعَلَ إِصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ : رَغِمَ أَنْفِي لِلّٰهِ رَغْماً دَاخِراً .

۱۴۔حضرت صادق آل محمد کو چھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ پھر اپنی ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا

خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

١٥ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ: الْحَمْدُلِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ. لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الْأُذُنَيْنِ وَالْأَضْرَاسِ .

۱۵۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھینک آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علیٰ کل حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا

١٦ - مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي وَجَعِ الْأَضْرَاسِ وَوَجَعِ الْآذَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَابْدَؤُوهُ بِالْحَمْدِ .

۱۶۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ علیہ السلام نے کہ داڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتدا کرو۔ الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَمِعَ عَطْسَةً فَحَمِدَاللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَشْتَكِ عَيْنَيْهِ وَلَاضِرْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ سَمِعْتَهَا فَقُلْهَا وَإِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الْبَحْرُ

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے اور محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجے اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنو تو ایسا ضرور کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے یا اس چیز کے درمیان دریا حائل ہو۔

١٨ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : عَطَسَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هَدَاكَ اللَّهُ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللَّهِ عليه السلام : [فَقُولُوا] : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ ؟! فَقَالَ : لَايَهْدِيهِ اللَّهُ حَتَّى يَرْحَمَهُ .

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی نے لوگوں سے جو موجود تھے ہداک اللہ

کہا ۔ اللہ تجھے ہدایت کرے حضرت نے فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ ، انھوں نے کہا یہ تو نصرانی ہے فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا اس کو ہدایت نہ کرے گا۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا عَطَسَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِعِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَنْهُ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَإِنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْعِطَاسُ لِلْمَرِيضِ دَلِيلُ الْعَافِيَةِ وَرَاحَةٌ لِلْبَدَنِ .

١٩ ـ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہہ سکا تو ملائکہ اس کی طرف سے کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین اور اگر وہ خود کہے تو ملائکہ کہتے ہیں یغفر اللہ لک ۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحت بدن ہے ۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ [عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام] قَالَ : قَالَ : الْعِطَاسُ يَنْفَعُ فِي الْبَدَنِ كُلِّهِ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ دَاءٌ وَسُقْمٌ .

٢٠ ـ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو تو کل بدن کے لئے نافع ہے اگر تین سے زائد ہو تو بیماری کی علامت ہے ۔

٢١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ» قَالَ : الْعَطْسَةُ الْقَبِيحَةُ .

٢١ ـ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے فرمایا وہ بھونڈی چھینک ہے کہ وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بری معلوم ہوتی ہے ۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ» حَمْداً كَثِيراً كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَنْخِرِهِ الْأَ

طَائِرٌ أَصْغَرُ مِنَ الْجَرَادِ وَأَكْبَرُ مِنَ الذُّبَابِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اللهَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو چھینکے اور اپنا ہاتھ ناک کے بانسہ پر رکھ کر کہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمداً کثیراً کما ہو اہلہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکلے گا ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔

(علامہ مجلسیؒ نے اس حدیث کو ضعیف اور مجہول تحریر فرمایا ہے۔)

٢٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَّةِ قَالَ : كُنْتُ أُجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِساً أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ الْعَطْسَةُ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الْأَنْفِ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ الْخَطَاءَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ ؟ فَقَالَ : مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ وَمَخْرَجُهَا مِنَ الْإِحْلِيلِ ثُمَّ قَالَ : أَمَا رَأَيْتَ الْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نَفَضَ أَعْضَاؤُهُ وَصَاحِبُ الْعَطْسَةِ يَأْمَنُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی۔ ایک دن مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا پھر آپ بتائیں۔ فرمایا تمام بدن سے اسی طرح جیسے نطفہ تمام بدن سے نکلتا ہے مگر خارج ہوتا ہے سوراخ ذکر سے۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضا جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ .

۲۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے (یعنی جتنی بار وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی۔

(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

٢٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ عَاطِسٌ فَهُوَ شَاهِدُ حَقٍّ .

۲۵۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔
(ضعیف ہے)

٢٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ .

(ترجمہ ۲۴ میں گزرا)

٢٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلَاثاً فَسَمِّتْهُ ثُمَّ اتْرُكْهُ .

۲۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یرحمک اللہ کہو زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

سولہواں باب
سفید بالوں والے مسلمانوں کی عزت کرنا

(بَابُ) ۱۶
☆(وُجُوبِ إِجْلَالِ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالتِ شان کی اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَفَ فَضْلَ كَبِيرٍ لِسِنِّهِ فَوَقَّرَهُ آمَنَهُ اللهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے بوڑھے کی عزت کی خدا اس کو روز

قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

٣ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ وَقَّرَ ذَا شَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ آمَنَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳- فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچائے گا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَجْهَلُ حَقَّهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْرُوفٌ [بِ]النِّفَاقِ : ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ .

۴- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تین کے حق سے نہ جاہل ہوگا۔ مگر مشہور منافق، ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ وَمَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِناً فَبِكَرَامَةِ اللّٰهِ بَدَأَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَخِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اجلال الٰہی سے ہے اجلال دعزت کرنا بوڑھے مومن کی جس نے مومن کا اکرام کیا اس نے کرامت الٰہی کو ظاہر کیا اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کیا خدا قبل موت کسی سے اسے ذلیل کرائے گا۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۶- ترجمہ حدیث اوّل میں گزرا۔

سترھواں باب

مردِ کریم کی عزت

(بَابُ إِكْرَامِ الْكَرِيمِ) ۱۷

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَلْقَى لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وِسَادَةً فَقَعَدَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا وَأَبَى الْآخَرُ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اقْعُدْ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا الْحِمَارُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ دو شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے ان کے لئے فرش بچھایا گیا ایک تو ان میں سے بیٹھ گیا دوسرے نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا، تم بھی اس پر بیٹھو، عزت پانے سے انکار نہیں کرتا مگر احمق۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس مردِ کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَدْخَلَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ خَصَفَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ.

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اسے اپنے گھر بلا لیا اور آپ کے گھر میں سوائے چمڑے کے ایک میلے فرش کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا۔

اٹھارہواں باب

آنے والے کا حق

(بَابُ حَقِّ الدَّاخِلِ) ۱۸

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله: إِنَّ مِنْ حَقِّ الدَّاخِلِ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هُنَيْئَةً إِذَا دَخَلَ وَإِذَا خَرَجَ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ.

۱۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے تو گھر والوں کا یہ فرض ہے کہ جب داخل ہو تو اس کو خوش آمدید کہتے آگے بڑھیں اور اسی طرح جب وہ چلے تو کچھ دور اس کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر ضیافت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے اس پر حاکم۔ یعنی اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیئے۔

اُنیسواں باب

مجالس میں رازداری

(بَابُ) ۱۹

٭(الْمَجَالِسِ بِالْأَمَانَةِ)٭

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی باہمی نشستوں میں کسی کا بھید ظاہر نہ کرو۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۲۔ (ترجمہ اوپر ہے)

يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ يَا إِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ ، إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَىٰ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَمْ يُرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ

قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا سَمِعْتَ إِلَىٰ قَوْلِهِمْ : السَّامُ عَلَيْكُمْ ؟ فَقَالَ : بَلَىٰ أَمَا سَمِعْتِ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ ؟ قُلْتُ : عَلَيْكُمْ ، فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا : عَلَيْكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ عائشہؓ بھی حضرت کے قریب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سام ہو۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسرے اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسولؐ اللہ نے اسی طرح جواب دیا۔ عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر ہلاکت ہو لعنت ہو۔ اے یہودیو! اے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسولؐ اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہ، فحش بات اگر مجسم ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعث زینت ہوگی۔ جہاں ہوا اور باعث عیب ہوگی جہاں نہ ہو۔ عائشہ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول السام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا، جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْدَؤُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتداء بہ سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہہ دو۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمُشْرِكِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ؟ فَقَالَ : يَقُولُ : عَلَيْكُمْ .

۳۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو رد سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہو علیکم۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمُشْرِكُ فَقُلْ : عَلَيْكَ

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ يَكْتُمُهُ صَاحِبُهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ثِقَةً أَوْ ذِكْراً لَهُ بِخَيْرٍ .

۳ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کہے یا اس کا ذکر خیر کرے۔

بیسواں باب

سرگوشی

(بَابُ فِي الْمُنَاجَاةِ) ۲۰

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى مِنْهُمُ اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ [فِي] ذَلِكَ [مَا] يُحْزِنُهُ وَيُؤْذِيهِ .

۱ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا اور اذیت دے گا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ مِمَّا يَغُمُّهُ .

۲ ـ ترجمہ اوپر گزرا

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَضَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ [الْمُتَكَلِّمِ] فِي حَدِيثِهِ فَكَأَنَّمَا خَدَشَ وَجْهَهُ .

۳ ـ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد مسلمان کوئی تقریر کر رہا ہو تو اس وقت کو

سرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ نوچ لیا۔

اکیسواں باب

طریق نشست

(بَابُ الْجُلُوسِ) ۲۱

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَجْلِسُ ثَلاثاً : الْقُرْفُصَاءَ وَهُوَ أَنْ يُقِيمَ سَاقَيْهِ وَيَسْتَقْبِلَهُمَا بِيَدَيْهِ وَيَشُدُّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ ، وَكَانَ يَجْثُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَثْنِي رِجْلاً وَاحِدَةً وَيَبْسُطُ عَلَيْهَا الْأُخْرَى وَلَمْ يُرَ صلى الله عليه وآله مُتَرَبِّعاً قَطُّ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست کے تین طریقے تھے اوّل یہ کہ دو پنڈلیوں کو کھڑا کرتے اور ان کے آگے ہاتھ کر کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے اور ایک پیر کو پھیلا کر رکھ لیتے چہار زانو نشست میں کبھی آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَاعِداً وَاضِعاً إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَخِذِهِ فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ هٰذِهِ الْجِلْسَةَ وَيَقُولُونَ : إِنَّهَا جِلْسَةُ الرَّبِّ ، فَقَالَ : إِنِّي إِنَّمَا جَلَسْتُ هٰذِهِ الْجِلْسَةَ لِلْمَلالَةِ وَالرَّبُّ لا يَمَلُّ وَلا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ .

۲۔ میں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھے دیکھا کہ ایک پیر کو اٹھا کر داہنی ران پر رکھے ہوئے تھے میں نے کہا لوگ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں یہ خدائی نشست ہے یعنی متکبرانہ نشست ہے حضرت نے فرمایا میں بحالت رنج اس طرح بیٹھا ہوں اور اللہ کے لیے رنج نہیں اور نہ اس کو اونگھ اور نیند ہے۔

۳ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الزَّاهِدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَضِيَ بِدُونِ الشَّرَفِ مِنَ الْمَجْلِسِ لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يَقُومَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نیچی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَكْثَرَ مَا يَجْلِسُ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

٥ ـ أَبُو عَبْدِاللهِ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : جَلَسَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مُتَوَرِّكاً رِجْلَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذِهِ جِلْسَةٌ مَكْرُوهَةٌ ؛ فَقَالَ : لَا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ الْيَهُودُ : لَمَّا أَنْ فَرَغَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ الْجِلْسَةَ لِيَسْتَرِيحَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ « اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ »[٣] وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مُتَوَرِّكاً كَمَا هُوَ .

۵۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے کہ آپ کا داہنا پاؤں بائیں ران پر تھا راوی نے کہا یہ طریقہ نشست تو ناپسندیدہ ہے فرمایا ایسا تو یہودی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب آسمان و زمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حیّ و قیوم ہے نہ اس کو پینک ہے نہ نیند اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھے تھے بیٹھے رہے

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا دَخَلَ مَنْزِلاً قَعَدَ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ إِلَيْهِ حِينَ يَدْخُلُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا کسی جلسہ میں آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (صدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سُوقُ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ : قَالَ : وَكَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بُيُوتِ السُّوقِ كِرَاءً .

۷۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے جو آگے ہے وہ رات تک آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا کرایہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقت ضرورت ان کی مدد ستی میں کام آئے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَنْبَغِي لِلْجُلَسَاءِ فِي الصَّيْفِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ الذِّرَاعِ لِئَلَّا يَشُقَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ.

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسم گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

٩ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهِ قُبَالَةَ الْكَعْبَةِ.

۹۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے۔

بائیسواں باب

تکیہ لگانا اور پشت و پنڈلیوں کے متعلق

(بَابُ الْإِتِّكَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ) ۲۲

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِتِّكَاءُ فِي الْمَسْجِدِ رَهْبَانِيَّةُ الْعَرَبِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَجْلِسُهُ مَسْجِدُهُ وَ صَوْمَعَتُهُ بَيْتُهُ.

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریاضت کشوں کی بدعت ہے مومن کے لیے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِحْتِبَاءُ فِي الْمَسْجِدِ حِيطَانُ الْعَرَبِ.

۲۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلانا عربوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : الْاِحْتِبَاءُ حِيطَانُ الْعَرَبِ .

۳۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَبِي بِثَوْبٍ وَاحِدٍ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ يُغَطِّي عَوْرَتَهُ فَلَا بَأْسَ .

۴۔ حضرت ابوعبداللہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس سے پشت اور پنڈلیاں چھپاتا ہے فرمایا اگر شرمگاہ ڈھکی رہے تو کیا مضائقہ ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَجُوزُ لِلْمُحْتَبِي أَنْ يَحْتَبِيَ مُقَابِلَ الْكَعْبَةِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بیت اللہ کے سامنے جائز نہیں کہ پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

تیئسواں باب

مزاح و ہنسی

((بَابُ الدُّعَابَةِ وَالضِّحْكِ)) ٢٣

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَيَجْرِي بَيْنَهُمْ كَلَامٌ يَمْزَحُونَ وَيَضْحَكُونَ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَنَى الْفُحْشَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَأْتِيهِ

الْأَعْرَابِيُّ فَيُهْدِي لَهُ الْهَدِيَّةَ ثُمَّ يَقُولُ مَكَانَهُ : أَعْطِنَا ثَمَنَ هَدِيَّتِنَا فَيَضْحَكُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ إِذَا اغْتَمَّ يَقُولُ : مَا فَعَلَ الْأَعْرَابِيُّ لَيْتَهُ أَتَانَا .

راوی نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جو مزاح کرتے ہیں اور ہنستے ہیں آیا وہاں رہے یا نہ رہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جب تک دیسا نہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دشنام طرازی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا اور تحفے لاتا تھا پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیجئے رسول اللہ اس بات پر ہنستے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ... عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِيهِ دُعَابَةٌ ، قُلْتُ : وَمَا الدُّعَابَةُ ؟ قَالَ : الْمِزَاحُ .

۲ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعابہ ضروری ہے میں نے کہا دعابہ کیا ہے فرمایا مزاح۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ ... بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يُونُسَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : كَيْفَ مُدَاعَبَةُ بَعْضِكُمْ بَعْضاً ؟ قُلْتُ : قَلِيلٌ ، قَالَ : فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ الْمُدَاعَبَةَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّكَ لَتُدْخِلُ بِهَا السُّرُورَ عَلَى أَخِيكَ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيدُ أَنْ يَسُرَّهُ .

۳ ۔ راوی ہے صادق آل محمد علیہ السلام نے کہا تم لوگوں میں مداعبہ کی کیا صورت ہے میں نے کہا بہت کم ہے فرمایا کم نہ کرو مزاح علامت حسن خلق ہے تم مزاح سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ صلعم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے تو اس سے مزاح کرتے تھے۔

۴ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجَمَاعَةِ بِلَا رَفَثٍ .

۴ ۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاح کو دوست رکھتا ہے جبکہ فحش باتیں نہ ہوں۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ضَحِكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ .

۵- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ وَقَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيثُ الدِّينَ كَمَا يَمِيثُ الْمَاءُ الْمِلْحَ .

٦- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحِكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنُ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ السَّيِّئَاتِ .

٧- فرمایا صادق آل محمد نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ جبکہ تم نے بد اعمالی کی ہو اور گناہوں کے شب خون مارنے سے بے خوف نہ ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

٨- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

٩ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تُمَارِهِ .

٩- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

١٠ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ .

١٠- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے قہقہہ عمل شیطان ہے۔

١١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: كَثْرَةُ الضِّحْكِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا آبرو کو کھو دیتا ہے۔

١٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَجُرُّ السَّخِيمَةَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ وَهُوَ السَّبُّ الْأَصْغَرُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا قَهْقَهْتَ فَقُلْ حِينَ تَفْرُغُ: اللَّهُمَّ لَا تَمْقُتْنِي.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قہقہہ مارو تو بطور کفارہ خدا سے کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَثَعْلَبَةَ، رَفَعُوهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ وَأَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: كَثْرَةُ الْمِزَاحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَكَثْرَةُ الضِّحْكِ تَمُجُّ الْإِيمَانَ مَجّاً.

۱۴۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آبروریزی کا باعث ہے زیادہ ہنسنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے

١٥ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمِزَاحُ السِّبَابُ الْأَصْغَرُ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَمَهَابَةِ الرِّجَالِ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتی ہے اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

١٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَاتُمَارِ فَيَذْهَبَ بَهَاؤُكَ وَلَاتُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ .

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جھگڑا نہ کرو اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گی اور زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہو گی۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَاتُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ تم پر لوگوں کو جرأت ہو گی۔

١٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ - أَوْقَالَ : قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وُلْدِهِ - : إِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيمَانِكَ وَيَسْتَخِفُّ بِمُرُوءَتِكَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ ورنہ نور ایمان سے تمہیں دور کر دے گا اور تمہاری مروت کو ہلکا بنا دے گا۔

٢٠ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عليهما السلام يَبْكِي وَلَايَضْحَكُ وَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام يَضْحَكُ وَيَبْكِي وَكَانَ الَّذِي يَصْنَعُ عِيسَى عليه السلام أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ يَحْيَى عليه السلام .

۲۰۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ یحییٰ بن زکریا روتے تھے اور ہنستے نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روتے بھی تھے اور ان کا یہ طریقہ یحییٰ کے طریقہ سے افضل تھا۔

چوبیسواں باب

ہمسایہ کا حق

(بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ) ۲۴

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، جَمِيعاً عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: لِي جَارٌ يُؤْذِينِي؟ فَقَالَ: ارْحَمْهُ فَقُلْتُ: لَا رَحِمَهُ اللهُ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي؛ قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُ. فَقُلْتُ: يَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا وَيَفْعَلُ بِي وَيُؤْذِينِي، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتَهُ انْتَصَفْتَ مِنْهُ؟ فَقُلْتُ: بَلَى أُرْبِي عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ ذَا مِمَّنْ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بَلَاءَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَادِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ أَسْهَرَ لَيْلَهُ وَأَغَاظَ نَهَارَهُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنِّي اشْتَرَيْتُ دَاراً فِي بَنِي فُلَانٍ وَإِنَّ أَقْرَبَ جِيرَانِي مِنِّي جِوَاراً مَنْ لَا أَرْجُو خَيْرَهُ وَلَا آمَنُ شَرَّهُ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيّاً عليه السلام وَسَلْمَانَ وَأَبَاذَرٍّ - وَنَسِيتُ آخَرَ وَأَظُنُّهُ الْمِقْدَادَ - أَنْ يُنَادُوا فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى أَصْوَاتِهِمْ بِأَنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ فَنَادَوْا بِهَا ثَلَاثاً ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ دَاراً مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں تو رحم نہ کروں گا یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ ایسا ایسا کرتا ہے اور ستاتا ہے فرمایا اگر تم نے اس سے انتقام لیا تو کیا برابری کو قائم رکھو گے میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا فرمایا تو ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے "وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے۔ جب حاسد لوگ کسی پر نزولِ رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت نازل کرتے ہیں اور اگر گھر والے نہیں ہوتے تو نوکروں کو مبتلائے بلا کرتے ہیں اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بیچینی سے رات کو جاگتے ہیں اور دن کو غیظ و غضب سے پیچ و تاب کھاتے ہیں۔ حضرت رسول خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے فلاں قبیلہ میں ایک گھر خریدا ہے میرا قریب تر پڑوسی ایسا ہے جس سے نہ تو نیکی کی امید ہے اور نہ میں اس

۴۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نصرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ وَمَعَهُ قَوْمٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا عَلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَا وَآذَى آلِهَتَنَا فَادْعُهُ وَمُرْهُ فَلْيَكُفَّ عَنْ آلِهَتِنَا وَنَكُفَّ عَنْ إِلٰهِهِ قَالَ: فَبَعَثَ أَبُو طَالِبٍ[2] إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَمْ يَرَ فِي الْبَيْتِ إِلَّا مُشْرِكاً فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ثُمَّ جَلَسَ فَخَبَّرَهُ أَبُو طَالِبٍ بِمَا جَاؤُوا لَهُ فَقَالَ: أَوَهَلْ لَهُمْ فِي كَلِمَةٍ خَيْرٍ لَهُمْ مِنْ هٰذَا يَسُودُونَ بِهَا الْعَرَبَ وَيَطَؤُونَ أَعْنَاقَهُمْ؟ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: نَعَمْ وَمَا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ؟ فَقَالَ: تَقُولُونَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: فَوَضَعُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَخَرَجُوا هُرَّاباً وَهُمْ يَقُولُونَ: «مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ: «ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ - إِلَى قَوْلِهِ - إِلَّا اخْتِلَاقٌ».

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابوجہل قوم قریش کے ساتھ ابوطالب کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ آپ کے برادرزادہ نے ہم کو بھی اذیت دی ہے اور ہمارے معبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو برا کہنے سے باز رہیں گے ابوطالب نے آنحضرت کو بلایا جب آئے تو مشرکوں سے گھر کو بھرا پایا۔ آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور ابوطالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لیے موجودہ صورت سے بہتر ہو وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے اور ان کی گردنوں پر سوار رہیں گے ابوجہل نے کہا وہ کلمہ کیا ہے۔ فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انھوں نے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں یہ افترائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیا ہے۔ ص والقرآن ذی الذکر الیٰ قولہ الا اختلاق۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: تَقُولُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ سَلَامٌ.

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہودی اور نصرانی کے رد سلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہیے یعنی سلام علینا (ہمارے اوپر سلام ہو)۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قُلْتُ

کے شر سے محفوظ ہوں یہ سن کر حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابوذر اور غالباً مقداد کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں کہ جس سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے چنانچہ ان حضرات نے تین بار ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتایا کہ پڑوس چالیس گھر ہے آگے پیچھے اور دائیں بائیں۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَلَا آثِمٍ وَحُرْمَةُ الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ.

۲- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ نے مہاجرین و انصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کرو جیسے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: حُسْنُ الْجِوَارِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ.

۳- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھاتا ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ يَعْقُوبَ عليه السلام لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنْيَامِينُ نَادَى يَا رَبِّ أَمَا تَرْحَمُنِي؟ أَذْهَبْتَ عَيْنَيَّ وَأَذْهَبْتَ ابْنَيَّ؟ فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ أَمَتُّهُمَا لَأَحْيَيْتُهُمَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا وَلَكِنْ تَذْكُرُ الشَّاةَ الَّتِي ذَبَحْتَهَا وَشَوَيْتَهَا وَأَكَلْتَ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تُنِلْهُ مِنْهَا شَيْئاً؟

۴- فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز مصر نے روک لیا تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بصارت لے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا

وہ عمل تو یاد کرو کہ تم نے بکری کو ذبح کیا اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

۵ ـ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلَى فَرْسَخٍ : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْغَدَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ ، وَإِذَا أَمْسَى نَادَى : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْعَشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ .

۵ ـ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْضَ أَمْرِهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كُرَيْسَةً وَقَالَ : تَعَلَّمِي مَا فِيهَا ، فَإِذَا فِيهَا : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ .

۶ ـ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ صلعم نے لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیا ہے اس میں تحریر تھا کہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ یا تو کلمۂ خیر کہے ورنہ چپ رہے۔

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْجِوَارِ زِيَادَةٌ فِي الْأَعْمَارِ وَعِمَارَةُ الدِّيَارِ .

۷ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے۔

۸ ـ عَنْهُ ، عَنِ النَّهِيكِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَكَمِ الْخَيَّاطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ وَيَزِيدُ فِي الْأَعْمَارِ .

۸ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔

٩ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَبْدٍ صَالِحٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : لَيْسَ حُسْنُ الْجِوَارِ كَفَّ الْأَذَىٰ وَلٰكِنَّ حُسْنَ الْجِوَارِ صَبْرُكَ عَلَى الْأَذَىٰ .

٩۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے۔

١٠ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ وَ يُنْسِي فِي الْأَعْمَارِ .

١٠۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کی تاخیر کا سبب ہے۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ - وَالْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ - اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ .

١١۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا۔

١٢ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارَهُ بَوَائِقَهُ ، قُلْتُ : وَمَا بَوَائِقُهُ ؟ قَالَ : ظُلْمُهُ وَغَشْمُهُ .

١٢۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے بوائق سے ہمسایہ محفوظ رہے۔ میں نے پوچھا بوائق کیا ہے؟ فرمایا ظلم و جور۔

١٣ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَشَكَا إِلَيْهِ أَذًى مِنْ جَارِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : اصْبِرْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَالِثَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِلرَّجُلِ الَّذِي شَكَا : إِذَا كَانَ عِنْدَ رَوَاحِ النَّاسِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى

الطَّرِيقِ حَتَّى يَرَاهُ مَنْ يَرُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ: فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ جَارُهُ الْمُؤْذِي لَهُ فَقَالَ لَهُ: رُدَّ مَتَاعَكَ فَلَكَ اللهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ.

۱۳- ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، فرمایا صبر کر، وہ دوسری بار آیا اور پھر شکایت کی فرمایا صبر کر، تیسری بار وہ پھر آیا اور شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کو جارہے ہوں تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر اس نے ایسا ہی کیا اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ سامان لے کر اپنے گھر جا اب تو میرا برتاؤ ایسا نہ پائے گا۔

۱٤- عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ، قَالَ: وَمَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ يَبِيتُ [وَ] فِيهِمْ جَائِعٌ يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۴- رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو شکم سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے جو اس طرح سوئیں کہ ان کے درمیان بھوکا ہو روز قیامت اللہ کی نظر رحمت ان پر نہ ہوگی۔

١٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مِنَ الْقَوَاصِمِ الْفَوَاقِرِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السَّوْءِ: إِنْ رَأَى حَسَنَةً أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا.

۱۵- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ برا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا توڑنے والا ہے اگر نیکی دیکھتا ہے تو اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے

١٦- عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِي دَارِ إِقَامَةٍ، تَرَاكَ عَيْنَاهُ وَيَرْعَاكَ قَلْبُهُ، إِنْ رَآكَ بِخَيْرٍ سَاءَهُ وَإِنْ رَآكَ بِشَرٍّ سَرَّهُ.

۱۶- رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بدذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے اور دل میں تجھے رکھے اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزردہ ہو اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

پچیسواں باب

حدالجوار

(بَابُ حَدِّ الْجِوَارِ) ۲۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ أَرْبَعِينَ دَاراً جِيرَانٌ : مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

ا۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلعم نے فرمایا چالیس گھر چاروں طرف ہمسایہ میں داخل ہیں۔

٢ ـ وَعَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: حَدُّ الْجِوَارِ أَرْبَعُونَ دَاراً مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسائیگی چالیس گھر ہیں ہر طرف سے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

چھبیسواں باب

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

(بَابُ) ۲۶

٭(حُسْنِ الصَّحَابَةِ وَحَقِّ الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ)٭

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

ا۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادائے امانت کی، صدق گوئی کی۔ اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو اور قوت صرف اللہ ہی سے چاہو۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَّادٍ ؛ عَنْ حَرِيزٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ خَالَطْتَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِ فَافْعَلْ .

۲ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط ضبط رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کرو۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا اصْطَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْراً وَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۳ - رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مصاحب ہوں تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ؛ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ إِذَا مَرِضَ ثَلَاثاً

۴ - فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسافر کا یہ حق یہ ہے کہ اگر بیمار ہو تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؛ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَاحَبَ رَجُلاً ذِمِّيّاً فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَيْنَ تُرِيدُ يَا عَبْدَ اللهِ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ الْكُوفَةَ ، فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقُ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ الْكُوفَةَ ؟ فَقَالَ لَهُ : بَلَى ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ ، فَقَالَ لَهُ : قَدْ عَلِمْتُ ، قَالَ فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِي وَقَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هَذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ وَ كَذَلِكَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : هَكَذَا قَالَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ الذِّمِّيُّ : لَا جَرَمَ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَ رَجَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ .

۵ - حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہمسفر تھا اس نے آپ سے پوچھا آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے آپ نے کہا کوفہ، جب ذمی نے اپنی منزل کے لیے راستہ چھوڑا تو امیر المومنین اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ

جانتے تھے۔ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا پھر آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتا دیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہو تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا ہاں۔ ذمی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہو گا وہ جوان کے افعال کریمہ کی پیروی کرے۔ آپ گواہ رہیے کہ میں اس بارے میں آپ کے دین پر ہوں پس وہ حضرت کے ساتھ کوفہ آیا اور مسلمان ہو گیا

ستائیسواں باب

باہم خط و کتابت

(بَابُ التَّكَاتُبِ) ۲۷

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : التَّوَاصُلُ بَيْنَ الْإِخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّزَاوُرُ وَفِي السَّفَرِ التَّكَاتُبُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بھائیوں سے ملنا چاہیے اور سفر میں خط و کتابت کرنی چاہیے

۲ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ السَّلَامِ وَالْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللهِ وَرَسُولِهِ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسولؐ کے نزدیک بہتر ہے۔

اٹھائیسواں باب

النوادر

((بَابُ النَّوَادِرِ)) ۲۸

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُقَسِّمُ لَحَظَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى ذَا وَيَنْظُرُ إِلَى ذَا بِالسَّوِيَّةِ ، قَالَ : وَلَمْ يَبْسُطْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رِجْلَيْهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَإِنْ كَانَ لَيُصَافِحُهُ الرَّجُلُ فَمَا يَتْرُكُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ التَّارِكَ فَلَمَّا فَطِنُوا لِذَلِكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَافَحَهُ قَالَ بِيَدِهِ فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلعم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے اور صحابہ کے سامنے پیر نہیں پھیلاتے تھے اور جب مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب صحابہ کو یہ علم ہوا تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِراً فَكَنِّهِ وَإِذَا كَانَ غَائِباً فَسَمِّهِ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو تو اس کو کنیت سے یاد کرو جب غائب ہو جائے تو اس کا نام خط میں لکھو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ الْوَاجِبِ وَصِدْقِ الْإِخَاءِ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَإِنَّهَا مَعْرِفَةُ حُمْقٍ.

۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کرو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ دوستی حماقت ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْماً لِجُلَسَائِهِ: تَدْرُونَ مَا الْعَجْزُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: الْعَجْزُ ثَلَاثَةٌ: أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ بِطَعَامٍ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُخْلِفَهُ وَلَا يَأْتِيَهُ، وَالثَّانِيَةُ أَنْ يَصْحَبَ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الرَّجُلَ أَوْ يُجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ؟ فَيُفَارِقَهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ؛ وَالثَّالِثَةُ أَمْرُ النِّسَاءِ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ وَهِيَ لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يَتَحَوَّشُ(۱) وَيَمْكُثُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعاً.

قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ مِنْ أَعْجَزِ الْعَجْزِ رَجُلاً لَقِيَ رَجُلاً فَأَعْجَبَهُ

نَحْوُهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَمَوْضِعِهِ.

۴۔ رسول اللہ صلعم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جانتے ہو بیوقوفی کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اوّل یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلایا ہے اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ مہمان خلف وعدہ کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی بی بی اس میں حصّہ نہ لے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا پھر کیا کرنا چاہیئے فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر کام کرنے لگیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیا ہے اور مقام کہاں ہے۔

۵ ۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا تَذْهِبِ الْحِشْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ ابْقِ مِنْهَا فَإِنَّ ذَهَابَهَا ذَهَابُ الْحَيَاءِ .

۵ ۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خودداری قائم رکھو اس کا ترک حیا کا ترک ہے۔

۶ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاصِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَثِقْ بِأَخِيكَ كُلَّ الثِّقَةِ فَإِنَّ صَرْعَةَ الْاِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ .

۶ ۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو ورنہ جو غلطی تم سے ہو گی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ وَعُثْمَانَ ابْنِ سُلَيْمَانَ النَّخَّاسِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اخْتَبِرُوا إِخْوَانَكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتَا فِيهِمْ وَإِلَّا فَاعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ : مُحَافَظَةٍ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي مَوَاقِيتِهَا وَالْبِرِّ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ .

۷ ۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماؤ اگر وہ ان میں ہوں تو خیر۔ ورنہ ان سے الگ رہو اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوش حالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

انیسواں باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کی تاکید

(بَابٌ) ۲۹

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا تَدَعْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کسی حال میں ترک نہ کرو اگرچہ اس کے بعد شعر ہی کیوں نہ لکھنا ہو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابِكَ وَلَا تَمُدَّ الْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ السِّينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو اور ب کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ س پڑھی جائے۔

٣ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لِفُلَانٍ وَلَا بَأْسَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى ظَهْرِ الْكِتَابِ لِفُلَانٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر خط کی پشت پر لکھے یہ خط فلاں کے لئے یعنی بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكْتُبْ دَاخِلَ الْكِتَابِ : «لِأَبِي فُلَانٍ» وَاكْتُبْ «إِلَى أَبِي فُلَانٍ» وَاكْتُبْ عَلَى الْعُنْوَانِ «لِأَبِي فُلَانٍ» .

لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْتُ إِلَى مُتَطَبِّبٍ وَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أَدْعُوَ لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دُعَاؤُكَ .

۷ ۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے ضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لیے دعا کروں فرمایا کرو لیکن تمہاری دعا اسے فائدہ نہ دے گی۔

۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْتُ إِلَى الطَّبِيبِ وَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ [أَنْ] أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أَدْعُوَ لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دُعَاؤُكَ .

۸ ۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۹ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ ؟ قَالَ : تَقُولُ لَهُ : بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي الدُّنْيَا .

۹ ۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی کے لیے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہو اللہ مال دنیا میں تجھے برکت دے۔

۱۰ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّ وَ النَّصْرَانِيَّ قَالَ : مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ فَإِنْ صَافَحَكَ بِيَدِهِ فَاغْسِلْ يَدَكَ .

۱۰ ۔ ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے کیا جائے فرمایا ہاتھ پر کپڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : أَلْقَى الذِّمِّيَّ فَيُصَافِحُنِي قَالَ : امْسَحْهَا بِالتُّرَابِ وَ بِالْحَائِطِ قُلْتُ : فَالنَّاصِبَ ؟ قَالَ : اغْسِلْهَا

۴۔ سماعہ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے تو کوئی بات تو نہیں، فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی سے اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لیے لکھا جائے۔

٥ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي الْكِتَابِ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ ، ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ ، يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ دیا جائے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ الْأَحْمَرِ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبْدَأَ الرَّجُلُ بِاسْمِ صَاحِبِهِ فِي الصَّحِيفَةِ قَبْلَ اسْمِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لیے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام بِكِتَابٍ فِي حَاجَةٍ فَكُتِبَ ثُمَّ عُرِضَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَقَالَ : كَيْفَ رَجَوْتُمْ أَنْ يَتِمَّ هٰذَا وَلَيْسَ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ ؟ انْظُرُوا كُلَّ مَوْضِعٍ لَا يَكُونُ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَاسْتَثْنُوا فِيهِ

۷۔ ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاء اللہ نہ تھا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاء اللہ کے تمہیں حاجت براری کی کیسے امید ہے ہر موقع پر انشاء اللہ لکھنا چاہیے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يُتَرِّبُ الْكِتَابَ وَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ .

۸۔ علی بن عطیہ نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹی چھڑکی ہوئی دیکھی۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّهُ رَأَى كُتُبًا لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مُتَرَّبَةً

۹۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک

۱۱۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذمی کافر مجھ سے مصافحہ کرتا ہے فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑ دو میں نے پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ طاہر کرو۔

١٢ ـ أبوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام في رَجُلٍ صافَحَ رَجُلاً مَجُوسِيّاً قالَ: يَغْسِلُ يَدَهُ وَلا يَتَوَضَّأُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجوسی سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوئے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

بارھواں باب

مکاتبت اہلِ ذمہ

٥((بَابُ))٥ ۱۲

٥(مُكاتَبَةِ أهْلِ الذِّمَّةِ)٥

١ ـ أحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أسْباطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أبي بَصِيرٍ قالَ: سُئِلَ أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحاجَةُ إلَى الْمَجُوسِيِّ أوْ إلَى الْيَهُودِيِّ أوْ إلَى النَّصْرانِيِّ أوْ أنْ يَكُونَ عامِلاً أوْ دِهْقاناً مِنْ عُظَماءِ أهْلِ أرْضِهِ فَيَكْتُبُ إلَيْهِ الرَّجُلُ في الْحاجَةِ الْعَظِيمَةِ أيَبْدَأُ بِالْعِلْجِ[1] وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ في كِتابِهِ وَ إنَّما يَصْنَعُ ذلِكَ لِكَيْ تُقْضى حاجَتُهُ؟ قالَ: أمّا أنْ تَبْدَأَ بِهِ فَلا وَلكِنْ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ في كِتابِكَ فَإنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَدْ كانَ يَكْتُبُ إلى كِسْرى وَقَيْصَرَ.

۱۔ ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مجھے یہودی نصرانی یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کوئی حاکم وقت ہو اور اس زمین کے سرداروں میں سے ہو تو کسی خاص ضرورت میں اس کو خط لکھا جائے تو اس کافر کے نام سے شروع کرکے اس کو سلام لکھا جائے اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو تو کیا یہ درست ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ ابتداء تو اس کے نام سے نہ کی جائے ہاں خط میں سلام لکھ دیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم قیصر و کسریٰ کو لکھا کرتے تھے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنْ إسْماعِيلَ بْنِ مَرّارٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ عُمَّالِ الْمَجُوسِ فَيَبْدَأُ بِاسْمِهِ قَبْلَ اسْمِهِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لِاخْتِيَارِ الْمَنْفَعَةِ.

۲۔ عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیا وہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے (فلاں بن فلاں بجائے بن فلاں کے)۔ کیا مضائقہ ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہو۔

تیرہواں باب

چشم پوشی

(بَابُ الْإِغْضَاءِ) ۱۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُحَدِّثُهُمْ إِذْ ذَكَرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلاً فَوَقَعَ فِيهِ وَشَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: وَأَنَّى لَكَ بِأَخِيكَ كُلِّهِ وَأَيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ؟

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کر کے اس کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا دنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل قابل اعتراض نہ ہو۔ کون ہے جس کے تمام اخلاق حمیدہ ہی ہوں (لہٰذا برادر مومن کے عیبوں سے چشم پوشی کی جائے)۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُفَتِّشِ النَّاسَ فَتَبْقَى بِلَا صَدِيقٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوبصیر نے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگا ؤ ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔

چودہواں باب

نادر

٥(بَابُ نَادِرٍ) ۱۴

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ .

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو ضرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْأَلُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: الرَّجُلُ يَقُولُ : أَوَدُّكَ ، فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَوَدُّنِي ؟ فَقَالَ : امْتَحِنْ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تَوَدُّهُ فَإِنَّهُ يَوَدُّكَ .

۲- راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اس کو دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا ۔

٣ - أَبُوبَكْرٍ الْحَبَّالُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَطَّانِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام : إِنِّي وَاللهِ لَأُحِبُّكَ فَأَطْرَقَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا أَبَابِشْرٍ ، سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ ، فَقَدْ أَعْلَمَنِي قَلْبِي عَمَّا لِي فِي قَلْبِكَ .

۳- سعدہ نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر کہا۔ اے ابوالبشر تم نے سچ کہا۔ اپنے دل سے پوچھو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بتلائے گا کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَنْسَنِي مِنَ الدُّعَاءِ، قَالَ: [أَ] وَتَعْلَمُ أَنِّي أَنْسَاكَ؟ قَالَ: فَتَفَكَّرْتُ فِي نَفْسِي وَقُلْتُ: هُوَ يَدْعُو لِشِيعَتِهِ وَأَنَا مِنْ شِيعَتِهِ، قُلْتُ: لَا، لَا تَنْسَانِي قَالَ: وَكَيْفَ عَلِمْتَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: إِنِّي مِنْ شِيعَتِكَ وَإِنَّكَ لَتَدْعُو لَهُمْ، فَقَالَ: هَلْ عَلِمْتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَا لَكَ عِنْدِي فَانْظُرْ [إِلَى] مَا لِي عِنْدَكَ.

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ دعا میں مجھے فراموش نہ کریں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں بھول جاتا ہوں میں نے دل میں غور کیا اور کہا وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور میں ان کے شیعوں میں سے ہوں تو میں نے کہا۔ آپ مجھے بھولتے نہیں، فرمایا۔ تم نے یہ کیسے جانا۔ میں نے کہا میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں اور آپ ان کے لئے دعا کرتے ہیں فرمایا اس کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو اس پر غور کرو کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِنْ أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَاعْلَمْ أَنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اپنے ساتھی کو برا جانتے ہو تو سمجھو کہ تم دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی امر ایسا ہوا ہے جو اس کا باعث ہے۔

پندرہواں باب
چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا

(بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّسْمِيتِ) ۱۵

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَ[نِ] الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ مِنَ الْحَ[قِّ] أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ وَيَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَيُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَ[بِّ] الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ» وَيَقُولُ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللهُ» فَيُجِيبُهُ فَيَقُولُ لَهُ: «يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ» وَيُجِ[يبُهُ] إِذَا دَعَاهُ وَيَتْبَعُهُ إِذَا مَاتَ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے اور جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہٗ، دوسرا کہے یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہ بھی فرض ہے کہ جب بندۂ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کی مشایعت کرے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَسَمِّتُوهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ وَرَاءِ جَزِيرَةٍ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَلَوْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ .

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہو اگرچہ جزیرہ کے اس پار ہو (اگر تم ایک کشتی میں ہو اور دوسرا دوسری کشتی میں ہو اور بیچ میں ٹاپو ہو) اور دوسری روایت میں ہے اگر وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، وَمَعْمَرِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَابْنِ رِئَابٍ قَالُوا : كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَمَا رَدَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ شَيْئاً حَتَّى ابْتَدَأَ هُوَ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ أَلَا سَمَّتُّمْ إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا اشْتَكَى وَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ .

۳۔ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ، تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا، مسلمانوں کا مسلمانوں پر حق ہے کہ جب مریض ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَعَطَسَ ، فَقُلْتُ لَهُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ . ثُمَّ عَطَسَ ، فَقُلْتُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا عَطَسَ مِثْلُكَ نَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : يَرْحَمُكَ اللهُ ؟ أَوْ كَمَا نَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ : صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : ارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ بَلَى وَقَدْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَرَحِمَهُ وَإِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِ رَحْمَةٌ لَنَا وَقُرْبَةٌ .

ڈالتے تھے اور فرماتے تھے اس میں مضائقہ نہیں۔

تیسواں باب

مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

(بَابُ) ۳۰

﴿النَّهْيِ عَنْ إِحْرَاقِ الْقَرَاطِيسِ الْمَكْتُوبَةِ﴾

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَرَاطِيسِ تُجْتَمَعُ هَلْ تُحْرَقُ بِالنَّارِ وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ؟ قَالَ : لَا ، تُغْسَلُ بِالْمَاءِ أَوَّلاً قَبْلُ .

۱- امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جبکہ کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کے لئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔ جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الٰہیہ ہوں انھیں دھو ڈالو۔

٢ ـ عَنْهُ ؛ عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ : لَا تُحْرِقُوا الْقَرَاطِيسَ وَلَكِنِ امْحُوهَا وَخَرِّقُوهَا .

۲- میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر خدا ہو اسے مٹا دو اور پھر انھیں پھاڑ ڈالو۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ عَنِ الْاِسْمِ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ يَمْحُوهُ الرَّجُلُ بِالتُّفْلِ قَالَ : امْحُوهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ .

۳- حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جن کاغذ پر اسمائے الٰہیہ ہوں انھیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک سے پاک نظر آئے اس سے مٹاؤ جیسے پانی، عرق گلاب وغیرہ۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : امْحُوا كِتَابَ اللهِ [تَعَالَى] وَذِكْرَهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ . وَنَهَى أَنْ يُحْرَقَ كِتَابُ اللهِ وَ نَهَى أَنْ يُمْحَى بِالْأَقْلَامِ

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے جلانے کی نہی فرمائی اور قلم سے کاٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي الظُّهُورِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اغْسِلْهَا .

۵۔ کسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اسے دھوڈالو۔

تَمَّ كِتَابُ الْعِشْرَةِ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ .

تمام شد

مورخہ ۱۵ رجون ۱۹۹۰ء

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

فروع کافی

جلد اوّل

[illegible]

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ

ناظم آباد ۔ کراچی

سبیل سکینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الطہارت و کتاب الجنائز

ترجمہ

فروع کافی

جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علّامہ فہامہ مولانا الشیخ محمّد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنّف دوصد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

ادیب اعظم مفسرِ القرآن عالیجناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابِ مُستطاب

الشّافی

کتابُ الطہارت وکتابُ الجنائز

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مُترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُصنّف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ——— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
بلاک نمبر ۲ ، سب بلاک اے ، روڈ نمبر ۵
مکان نمبر ۳ الف ، ناظم آباد ، کراچی

مطبع ——— قریشی آرٹ پریس کراچی

کتابت ——— سیّد محمد رضا زیدی

ھدیہ ——— =/160 ایکسو ساٹھ روپے

فہرست مضامین

کتاب الطّہارت

باب نمبر	مضامین	صفحہ: عربی متن	صفحہ: اردو ترجمہ
۱	طہارت آب	۱۸	۷۳
۲	وہ پانی جس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی	۱۸	۷۳
۳	آب قلیل کے احکام	۱۹	۷۳
۴	احکام چاہ	۲۰	۷۴
۵	چہ بچہ کے مسائل	۲۲	۷۵
۶	چوپاوں، درندوں اور پرندوں کا جھوٹا پانی۔	۲۳	۷۶
۷	حائض جنب یہودی و نصرانی کے جھوٹے پانی سے وضو	۲۴	۷۷
۸	پانی میں ہاتھ ڈالنے کے مسائل	۲۵	۷۷
۹	بارش کے پانی سے نجاست کا ملنا	۲۶	۷۸
۱۰	آب حمام اور آفتاب سے گرم ہونے والا پانی	۲۷	۷۹
۱۱	مواضع مکروہ جہاں پیشاب پاخانہ ہو۔	۲۸	۷۹
۱۲	بیت الخلا کے احکام	۲۹	۸۰
۱۳	استبراء	۳۱	۸۲
۱۴	وضو اور غسل کے پانی کی مقدار	۳۲	۸۳
۱۵	مسواک	۳۴	۸۴
۱۶	کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا	۳۴	۸۴
۱۷	صفت وضو	۳۵	۸۵
۱۸	چہرہ اور ہاتھ دھونے کی حد و ترکیب	۳۸	۸۷
۱۹	مسح سر و قدم	۳۹	۸۸
۲۰	موزوں پر مسح	۴۱	۸۹
۲۱	وضو میں شک	۴۲	۹۰
۲۲	نواقض وضو	۴۴	۹۲
۲۳	نجاست پر چلنے کے متعلق	۴۷	۹۳
۲۴	مذی و وذی	۴۷	۹۴
۲۵	انواع غسل	۴۸	۹۵
۲۶	غسل زیادہ ہونے پر کون سا غسل کافی ہوگا	۴۹	۹۶
۲۷	وجوب غسل یوم جمعہ	۴۹	۹۶
۲۸	صفت الغسل	۵۰	۹۶
۲۹	موجبات غسل	۵۲	۹۸
۳۰	احتلام مرد و عورت	۵۴	۹۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۳۱	بعد غسل جو تری ظاہر ہو	۵۵	۱۰۰
۳۲	جنب پر کیا حرام ہے اور کیا مکروہ	۵۵	۱۰۰
۳۳	جنب کا پسینہ	۵۷	۱۰۱
۳۴	منی اور مذی جو کپڑے پر ہو	۵۸	۱۰۲
۳۵	طہارت بول	۵۹	۱۰۲
۳۶	مویشیوں کا بول و براز	۶۰	۱۰۳
۳۷	وہ کپڑا جس پر خون ہو	۶۱	۱۰۴
۳۸	کتا اگر جسم یا لباس سے مل جائے	۶۳	۱۰۵
۳۹	تیمم کا بیان	۶۴	۱۰۶
۴۰	اوقات تیمم	۶۵	۱۰۷
۴۱	سفر اور قلت آب	۶۶	۱۰۸
۴۲	اگر جنب کو برف کے سوا کچھ نہ ملے	۶۷	۱۰۸
۴۳	گیلی مٹی پر تیمم	۶۸	۱۰۹
۴۴	زخم خوردہ اور چیچک والے کا تیمم	۶۸	۱۰۹
۴۵	نوادر	۶۹	۱۱۰

کتاب الحیض

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱	حیض اور طہر کی صورت	۱۱۳	۱۳۷
۲	قبل ایام حیض اور بعد طہر خون آنا۔	۱۱۴	۱۳۸
۳	حیض یا بعد حیض زردی دیکھنا	۱۱۵	۱۳۸
۴	پہلی بار حیض دیکھنا	۱۱۶	۱۳۹
۵	استبراء حائض	۱۱۶	۱۳۹
۶	غسل حائض	۱۱۸	۱۴۰
۷	جنابت میں حیض ہونا	۱۱۹	۱۴۱
۸	جمع حیض و استحاضہ	۱۲۴	۱۴۱
۹	حیض اور استحاضہ کی شناخت	۱۲۴	۱۴۶
۱۰	شناخت خون حیض و بکارت و زخم	۱۲۵	۱۴۷
۱۱	حاملہ کا خون دیکھنا	۱۲۶	۱۴۸
۱۲	زچہ کے متعلق	۱۲۸	۱۴۹
۱۳	نفاس والی پاک ہونے کے بعد جو خون دیکھے۔	۱۲۹	۱۵۰
۱۴	اوقات نماز میں حائض پر کیا واجب ہے۔	۱۳۰	۱۵۱
۱۵	وقت نماز داخل ہونے سے پہلے حائض ہونا۔	۱۳۱	۱۵۱
۱۶	عورت کو نماز میں احساس حیض ہو	۱۳۲	۱۵۲
۱۷	حائض پر روزہ قضا ہے نماز کی نہیں۔	۱۳۲	۱۵۲
۱۸	حیض اور نفاس والی عورت قرآن پڑھ سکتی ہے	۱۳۳	۱۵۳
۱۹	حائض کے دیگر احکام	۱۳۴	۱۵۳
۲۰	جدا لباس	۱۳۴	۱۵۴
۲۱	جب حیض رک جائے	۱۳۵	۱۵۴
۲۲	زن حائض کا خضاب	۱۳۵	۱۵۵
۲۳	حائض کا کپڑے دھونا	۱۳۶	۱۵۵

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۴	حائض کا پانی ڈالنا اور سجادہ اٹھانا	۱۳۶	۱۵۵
	کتاب الجنائز		
۱	موت کی بیماری	۱۵۶	۲۷۰
۲	ثواب المرض	۱۵۷	۲۷۱
۳	حد شکایت	۱۶۰	۲۷۳
۴	مریض کا لوگوں کو مرض سے آگاہ کرنا	۱۶۱	۲۷۳
۵	کب عیادت کی جائے اور کتنی		۲۷۴
	دیر تک۔	۱۹۱	۲۷۴
۶	ثواب عیادت مریض	۱۹۲	۲۷۴
۷	تلقین میت	۱۹۳	۲۷۵
۸	نزع کی سختی	۱۹۶	۲۷۷
۹	قبلہ رو کرنا	۱۹۷	۲۷۸
۱۰	مومن قبض روح کو برا نہیں جانتا	۱۹۸	۲۷۸
۱۱	مومن اور کافر کیا دیکھتا ہے	۱۹۸	۲۷۹
۱۲	مومن و کافر کی روح نکلنا	۱۷۴	۲۸۳
۱۳	دفن میں تعجیل	۱۷۶	۲۸۵
۱۴	نادر	۱۷۶	۲۸۵
۱۵	زن حائض اور خدمت مریض	۱۷۶	۲۸۵
۱۶	غسل میت	۱۷۷	۲۸۵
۱۷	حنوط و کفن	۱۷۹	۲۸۷
۱۸	عورت کی تکفین	۱۸۲	۲۸۹
۱۹	گرم پانی اور انگیٹھی کی کراہت	۱۸۳	۲۹۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۰	مستحب و مکروہ کفن	۱۸۳	۲۹۰
۲۱	غسل میت کے لئے پانی اور کافور	۱۸۵	۲۹۱
	کی مقدار۔		
۲۲	جریدے	۱۸۶	۲۹۲
۲۳	میت اگر جنب حائض یا نفاس		
	والی ہو۔	۱۸۸	۲۹۳
۲۴	جب بچہ عورت کے شکم میں مر جائے	۱۸۸	۲۹۳
۲۵	میت کے بال یا ناخن کاٹنا مکروہ ہے	۱۸۹	۲۹۴
۲۶	غسل کے بعد اگر کوئی چیز بدن سے نکلے	۱۸۹	۲۹۴
۲۷	مرد عورت کو غسل دے سکتا ہے اور		
	عورت مرد کو۔	۱۹۰	۲۹۴
۲۸	لڑکے کی وہ عمر جس میں عورت اسے		
	غسل دے سکتی ہے۔	۱۹۲	۲۹۶
۲۹	غسل میت اور غسال	۱۹۳	۲۹۶
۳۰	علت غسل میت و غسل جنابت	۱۹۴	۲۹۷
۳۱	جو مومن کو غسل دے	۱۹۵	۲۹۹
۳۲	مومن کو کفن دینے کا ثواب	۱۹۶	۲۹۹
۳۳	ثواب قبر کھودنے کا	۱۹۶	۲۹۹
۳۴	حد قبر و لحد	۱۹۶	۳۰۰
۳۵	اعلان میت	۱۹۷	۳۰۰
۳۶	جنازہ دیکھ کر کیا کلمات کہے جائیں	۱۹۸	۳۰۱
۳۷	جنازہ اٹھانے میں امور مسنونہ	۱۹۸	۳۰۱
۳۸	جنازہ کے ساتھ چلنا	۱۹۹	۳۰۲

باب نمبر	مضامین	صفحہ: عربی متن	صفحہ: اردو ترجمہ
۳۹	جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے۔	۲۰۰	۳۰۲
۴۰	کون جنازہ کے ساتھ چلے اور لوٹے	۲۰۱	۳۰۳
۴۱	جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب	۲۰۱	۳۰۳
۴۲	جنازہ اٹھانے کا ثواب	۲۰۳	۳۰۴
۴۳	مردوں، عورتوں اور بچوں اور آزاد و غلام کے جنازے	۲۰۳	۳۰۴
۴۴	نوادر	۲۰۴	۳۰۵
۴۵	نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ	۲۰۵	۳۰۶
۴۶	نماز میت زیادہ پڑھانے کا حقدار	۲۰۵	۳۰۶
۴۷	کیا بے وضو نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے	۲۰۶	۳۰۶
۴۸	عورتوں کی نماز جنازہ	۲۰۷	۳۰۷
۴۹	وقت نماز جنازہ	۲۰۷	۳۰۷
۵۰	نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کی علت۔	۲۰۸	۳۰۷
۵۱	مساجد میں نماز جنازہ	۲۰۹	۳۰۸
۵۲	مومن پر نماز، تکبیر اور دعا	۲۰۹	۳۰۸
۵۳	نماز میں میت کے لیے دعا کا حکم	۲۱۱	۳۱۰
۵۴	پانچ تکبیر سے زیادہ کی صورت	۲۱۱	۳۱۱
۵۵	ضعیف الایمان پر نماز	۲۱۲	۳۱۱
۵۶	نواصب کی نماز جنازہ	۲۱۳	۳۱۳
۵۷	دوسرے جنازہ پر نماز	۲۱۴	۳۱۳
۵۸	قبر کے پاس جنازہ رکھنا	۲۱۵	۳۱۴
۵۹	نادر	۲۱۵	۳۱۴
۶۰	دخول خروج قبر	۲۱۶	۳۱۴
۶۱	کون قبر میں داخل ہو کون نہیں۔	۲۱۷	۳۱۵
۶۲	میت کا قبر میں اتارنا	۲۱۸	۳۱۶
۶۳	لحد کا فرش	۲۲۰	۳۱۸
۶۴	قبر پر مٹی ڈالنا	۲۲۱	۳۱۹
۶۵	قبر بنانا، اس پر پانی چھڑکنا اور اس کو بلند کرنا۔	۲۲۲	۳۲۰
۶۶	قبر کو مٹی سے بنانا اور پختہ کرنا	۲۲۳	۳۲۱
۶۷	وہ مٹی جس میں میت دفن کی جائے	۲۲۳	۳۲۱
۶۸	تعزیت اور مصیبت	۲۲۴	۳۲۲
۶۹	تعزیت کا ثواب	۲۲۵	۳۲۳
۷۰	اگر عورت مر جائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو۔	۲۲۵	۳۲۳
۷۱	بچوں کا غسل اور ان پر نماز	۲۲۶	۳۲۳
۷۲	غریق اور برق زدہ	۲۲۸	۳۲۵
۷۳	مقتول کا دفن	۲۲۹	۳۲۶
۷۴	درندوں اور پرندوں کا کھایا ہوا	۲۳۰	۳۲۷
۷۵	کشتی میں مرنے والا	۲۳۱	۳۲۷
۷۶	سولی دیئے ہوئے اور رجم پر نماز	۲۳۲	۳۲۸
۷۷	میت کے ہمسایوں کا فرض	۲۳۳	۳۲۹
۷۸	مرگ پسر	۲۳۴	۳۲۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۷۹	تعزیت	۲۳۵	۳۳۰
۸۰	صبر و جزع و استرجاع	۲۳۷	۳۳۲
۸۱	ثواب تعزیت	۲۴۰	۳۳۳
۸۲	تسلّی دینا	۲۴۰	۳۳۴
۸۳	زیارت قبور	۲۴۱	۳۳۴
۸۴	مرنے والا اپنے گھر والوں کی زیارت کرتا ہے۔	۲۴۳	۳۳۵
۸۵	مرنے سے پہلے مال و اولاد و عمل سامنے آتے ہیں۔	۲۴۴	۳۳۶
۸۶	قبر میں کسی سے پوچھا جاتا ہے کسی سے نہیں۔	۲۴۷	۳۳۹
۸۷	قبر کیا کہتی ہے	۲۵۲	۳۴۳
۸۸	ارواح مومنین کے بارے میں	۲۵۳	۳۴۴
۸۹	ارواح مومنین کہاں رہتی ہیں	۲۵۴	۳۴۴
۹۰	ارواح کفار کا مقام	۲۵۵	۳۴۵
۹۱	احوال ارواح	۲۵۶	۳۴۶
۹۲	اطفال	۲۵۷	۳۴۷
۹۳	نوادر	۲۵۹	۳۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

اصولِ کافی جلد اوّل و دوم کے ترجمہ کے بعد میرا قلم تھک گیا تھا تین سال کی شب و روز کی محنت اور پیرانہ سالی کا اقتضا تو یہ تھا کہ کچھ روز آرام کروں۔ لیکن میری قسمت میں آرام کہاں۔ اگرچہ یہ انسانی فطرت ہے کہ ایک ہی کام کرتے کرتے طبیعت اُکتا جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ العادۃ کالطبیعۃ الثانیہ بھی کوئی چیز ہے جو قلم ساٹھ برس سے صفحۂ قرطاس پر سیاہی بکھیرتا چلا آرہا ہے اور جس کی دوا دوش سے دو سو کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں جس نے ۲۸ برس رسالہ نور کے صفحات کو پُرنور بنایا ہو یکدم ۱۹۷۸ء میں اس کا بند ہو جانا اور قلم کا رُک جانا بھی کچھ ہنگامہ خیز نہ تھا جو دل و دماغ ہر ماہ اس کے مضامین لکھنے میں پوری کوشش سے اُسے کامیاب بنانے میں مصروف رہا ہو اس کا معطل ہو بیٹھنا میرے ذوق کی ناوقت موت تھی۔

ابھی اسی سوچ بچار میں تھا کہ اب کیا کروں کہ مومنین کرام کی طرف سے خطوط آنے شروع ہو گئے کہ اصولِ کافی کے ترجمہ کے بعد آپ کو فروعِ کافی کا بھی ترجمہ کرنا چاہیئے ورنہ یہ کام ادھورا رہ جائے گا۔ قوم پر آپ کا یہ مزید احسان ہوگا اصول کے ساتھ فروع کا ہونا ضروری ہے تاکہ کافی کی چاروں جلدوں کا ترجمہ مومنین کے سامنے آجائے اور مدت کے پیاسے مومنین کو احادیثِ معصومین کے ان نورانی اور روحانی سرچشموں سے پوری طرح سیرابی کا شرف حاصل ہو جائے۔ اس خواہش میں چونکہ وزن تھا اور حصولِ سعادت کے لئے ایک ناقابلِ انکار تجویز بھی تھی لہذا اس مسئلہ پر مجھے غور کرنے کی ضرورت تھی

اصولِ کافی کے ترجمہ سے یہ کام زیادہ مشکل نظر آیا کیونکہ ان دونوں جلدوں میں فقہی مسائل سے متعلق احادیث ہیں اور مسائل فقہیہ میں بین العلماء بہت کچھ اختلاف ہے اور اکثر احادیث میں تضاد اور معارضہ بھی ہے نوعیت کے لحاظ سے ان کے درجات بھی مختلف ہیں لہذا ان کے درمیان توافق پیدا کرنا اور احادیث آئمہ سے کسی مسئلہ کا استنباط کرنا فقہائے کرام اور مجتہدانِ عظام کا کام ہے کیونکہ اصل اجتہاد یہی ہے۔ میں نہ فقیہہ ہوں نہ مجتہد بلکہ دینی مدرسہ کا ایک معمولی طالب علم ہوں جسے جو کچھ دلچسپی ہے وہ علم کلام سے ہے ایسی صورت میں یہ کوشش کیونکر کامیاب ہو گی میں صرف ٹوٹا پھوٹا ترجمہ کر سکتا ہوں اختلافات اور نوعیت کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا۔

اسی تردد میں وقت گزرتا جا رہا تھا اور قلم اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ غیب سے ایک تحریک ہوئی ایک رات خواب

میں دیکھا ایک عالمِ دین نے مجھے ایک کتاب دے کر کہا کہ لو یہ تمہاری کتاب ہے کھول کر دیکھا تو سرورق پہ لکھا تھا "ترجمہ فروع کافی"۔ آنکھ کھلی تو سمجھا کہ قدرت مجھ سے یہ کام لینا چاہتی ہے یہ خواب و خیال نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے اور میرے لئے ایک بشارت ہے بجھی ہوئی طبیعت چمک اٹھی، ایمانی جذبہ نے للکارا۔ اب دیر کیا ہے کام شروع کرو۔ اب اس کتاب کی شرحوں کی جستجو ہوئی۔ آخر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب مراۃ العقول، عراق سے منگوائی یہ کتاب چار جلدوں میں اور اصول کافی و فروع کافی کی بہترین شرح ہے۔ عربی زبان میں ہے اور نہایت باریک قلم سے لکھی ہوئی ہے اس کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کرنا پڑا۔ میں نے سوچا اگر ہر حدیث کے متعلق وہ تمام توضیحات و تشریحات درج کی جائیں جو علامہ علیہ الرحمہ نے لکھی ہیں تو فروع کافی کی ایک جلد کی کئی جلدیں بن جائیں گی اور اس کام کے لئے نہ تو میری عمر وفا کر سکتی ہے اور نہ ان تمام مجلدات کو طبع کرانے کا سامان مہیا ہو سکتا ہے نتیجہ میں کل کی طلب میں جز و بھی فوت ہو جائے گا۔ لہٰذا صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کرنا ضروری سمجھا گیا اس سلسلے میں یہ بات بھی پیشِ نظر تھی کہ فقہی اصطلاحات و تشریحات اور رواۃ کی جرح و تعدیل علماء کے مختلف مسالک اور بیانات سے عوام کو کوئی دلچسپی بھی نہ ہوگی یہ زمانہ مختصر پسندی کا ہے۔ ضخیم جلدیں پڑھنے میں کون اپنا وقت صرف کرے گا البتہ یہ اہتمام ضرور کیا جائے کہ ہر حدیث کے بعد اس کی نوعیت لکھ دی جائے تاکہ پڑھنے والے کو پتہ چل جائے کہ یہ کس قسم کی حدیث ہے نیز جہاں کسی حدیث کے متعلق توضیح ضروری ہو اسے ضرور لکھا جائے۔

میں انسان ہوں اور پھر اسّی برس کا بوڑھا ہوں نہ بدن میں سکت نہ قویٰ میں زور خدا کا فضل ہی فضل ہے کہ ایسی عمر میں جبکہ انسان اپنی ذہنی صلاحیتیں کھو بیٹھتا ہے میں نے یہ بھاری بوجھ اپنے سر دھر لیا ہے۔ مجھ سے ہر قسم کی غلطی کا امکان ہے میں نے توکلت علی اللہ کہہ کر قلم اٹھایا ہے وہی میری عثرات و زلات کا معاف کرنے والا ہے مجھے اس پر فخر ہے کہ اس دینی خدمت کی سعادت مجھے نصیب ہو گئی۔ ممکن ہے میرے لئے یہی ذریعہ ہو جائے

قدرتِ حق بہانہ مے جوید ۔۔۔ قدرتِ حق بہانہ مے جوید

ترجمہ کے بعد مجھے امید نہ تھی کہ یہ کتاب جلد چھپ جائے گی کیونکہ اب کسی کتاب کا چھپوانا آسان کام نہیں۔ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ گئی۔ کتابت و طباعت کی اجرتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ کمی سرمایہ کی بناء پر کتابت بھی اچھی نہ ہو سکی۔ کیونکہ اگر کچھ کمی ہو سکتی تھی تو اسی مد میں ہو سکتی تھی اچھے کاتب چار روپے صفحہ سے کم نہیں لیتے۔ معمولی کاتب دو روپے فی صفحہ سے کم پر راضی نہیں ہوتے۔

میں نے فروع کافی کی جلد اوّل کو دو حصوں میں تقسیم کرنا مناسب سمجھا ورنہ دو حصے مل کر ایک ہزار صفحہ سے زیادہ ضخیم ہو جاتے ایسی کتاب کا اول تو چھپنا مشکل ہو جاتا اور اگر چھپ جاتی تو زیادہ قیمت کی کتاب خریدتے لوگ گھبراتے۔

اس حصّہ میں کتاب الطہارت سے لے کر کتاب الصلوٰۃ تک ہے دوسرے حصّہ میں زکوٰۃ و صوم و حج دیا ہے۔

کتاب کافی پر ایک نظر

فرقہ شیعہ کی کتب احادیث میں چار کتابیں زیادہ مشہور و مہتم بالشان ہیں۔ تہذیب الاحکام، من لایحضرہ الفقیہ کافی اور استبصار۔ ان چاروں میں کافی کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے کیا بلحاظ تقدم زمانی اور بحیثیت اصول و فروع دونوں کا مجموعہ ہونے کے۔ کتاب کافی کی چار جلدوں میں علامہ یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے سترہ ہزار احادیث جمع کی ہیں اس عالم ربانی نے بیس سال کی طویل مدت میں ان احادیث کو فراہم کیا ہے۔ ان کے جمع کرنے میں کیا کیا صعوبتیں اس مقدس ہستی کو اٹھانا پڑیں اور کیسے کیسے سخت مواقع کا سامنا ہوا۔ جمع کرنے والے کا دل ہی جانتا ہوگا۔ ایک جگہ تو یہ احادیث تھی نہیں کہ وہاں سے یہ آسانی لے لی جاتیں بلکہ شہر شہر قریہ قریہ اور گھر گھر جانا پڑا۔ جس کسی سے معلوم ہوا کہ فلاں عالم کے پاس حدیثیں ہیں جس طرح بن پڑا وہیں پہنچے اور نقل کر لیں اس زمانہ کی طرح اس زمانہ میں سفر آسان بھی نہ تھا غالباً سفر کا زیادہ حصہ پاپیادہ ہی طے ہوا ہوگا اور نہ معلوم کیا کیا دشواریاں پیش آئی ہوں گی۔ اس صعوبت سفر کے علاوہ سلاطین جور کی حکومت اور دشمنان اہلبیتؑ کی ہر جگہ کثرت اور شیعوں سے وہ سخت عداوت کہ خون کے پیاسے، احادیث آئمہ کے صفحۂ ہستی سے مٹانے پر کمر بستہ، ایک ایک شیعہ پر کڑی نظر ہر طرف حکومت کے جاسوس چھوٹے ہوئے۔ ان حالات کے تحت سترہ ہزار حدیثیں جمع کر لینا بڑا مشکل کام تھا۔ قرینہ کہتا ہے کہ یہ کام بہ سیغہ راز انجام دیا ہوگا یہ تھے مذہب حقہ کے جانباز سپاہی اور ملت بیضا کے نڈر خدمت گزار اگر ایسے نہ ہوتے تو علوم آل محمدؐ کا کسی کو پتہ ہی نہ چلتا۔

یہ مقدس کتاب اس اعتبار سے کافی کہی جاتی ہے کہ اس میں اصول و فروع کے متعلق اس کثرت سے احادیث ہیں کہ وہ شیعوں کی ہدایت کے لئے کافی و وافی ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ کسی وقت نہیں ہوا کہ کافی میں جتنی احادیث ہیں وہ سب صحیح ہیں بلکہ اس میں ہر قسم کی احادیث ہیں، صحیح، موثق، مرفوع، مرسل، ضعیف، مجہول اور حسن وغیرہ۔ ان کو درج کرنے کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسی احادیث کو جو معیار پر پوری صحیح ثابت نہیں ہوتیں لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ان سے تو بہت سے شبہات و اعتراضات پیدا ہوتے ہیں جن سے اساس مذہب میں تزلزل پیدا ہوتا ہے۔ میں کہوں گا کہ ہر وقت و ہر حالت کا تقاضہ جدا گانہ ہوتا ہے معترض کو وہ زمانہ اپنے ذہن میں لیتے ہوئے اعتراض کرنا چاہیئے۔ وہ زمانہ شیعوں کے لئے اضطراب انگیز، صبر آزما اور نہایت پُر آشوب تھا احادیث معصومین کا بیان کرنے والا گردن زدنی قرار پاتا تھا۔ تعصب کی آگ ہر طرف بھڑکی ہوئی تھی۔ شیعوں کی نہ جان محفوظ تھی نہ آبرو، عرصہ حیات ان پر تنگ تھا۔ ایسی صورت میں جب کسی کے گھر میں آگ لگی ہو اور صاحب خانہ یہ چاہتا ہے کہ جو کچھ نکل سکے بھڑکتے شعلوں میں سے نکال پھینکے۔ اس کو اس وقت یہ خیال نہیں ہوتا کہ کون سی چیز نکالنے کے قابل ہے

اور کون سی نہیں، کون قیمتی اثاثہ ہے اور کون کم قیمت، کون ضرورت کی ہے کون نہیں۔ اس وقت تو نہ کسی ترتیب کا لحاظ ہوتا ہے نہ قدر و قیمت کا۔ جو چیز ہاتھ میں آجاتی ہے نکال کر پھینکتا جاتا ہے یہ وقت اس فیصلہ کا نہیں ہوتا کہ کون چیز کہاں رکھی جائے گی یا کس شے کے بچانے کی ضرورت ہے اور کس کی نہیں، جب اطمینان نصیب ہو جائے اس وقت یہ باتیں سوچی جاتی ہیں۔

یہ امر بھی پیش نظر ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی جن کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں جن کو تدوین کرنے والوں نے حکومتوں کے زیر سایہ امن و سکون کے عالم میں جمع کیا ہے تو حقیقتاً ان تمام کتابوں کے اندر تمام احادیث صحیح نہیں ہیں اگر وہ سب کی سب صحیح ہوتیں تو زنگیلا رسول جیسی ناپاک کتاب ان سے مدد لے کر نہ لکھی جاتی۔ ان صحاح میں بہت سی حدیثیں ایسے راویوں سے منقول ہیں جو نہ صرف کاذب نہیں بلکہ کذاب کتب رجال میں دکھائے گئے ہیں ان احادیث کے مضامین درایتاً صحیح بھی نہیں۔ حدیث کی صحت کا معیار یہ ہے کہ وہ اول تو قرآن کے خلاف نہ ہو۔ دوسرے اس سے کسی فروعی یا اصولی مسئلہ پر زد نہ پڑتی ہو تیسرے وہ درایتاً بھی صحیح ہو اور اس کے راوی معتبر و موثق ہوں، مومن ہوں ورنہ ان پر عمل کرنا ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا۔ اگر ہر کس و ناکس کی بیان کردہ حدیث قابل وثوق ہوتی تو رجال کی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

فرقہ شیعہ نے اپنی کتابوں کے متعلق کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ من اولہ الی آخرہ ان کی تمام احادیث صحیح اور متواتر ہی ہیں کسی کتاب میں کسی حدیث کا پایا جانا اس کا ثبوت نہیں کہ وہ صحیح ہے تاوقتیکہ وہ معیار پر صحیح نہ اترے۔

کافی کے متعلق یہ کہنا کہ اس کے لئے حضرت حجتؑ نے فرمایا ہے ہذا کاف لشیعتنا علمائے شیعہ کے نزدیک ثابت نہیں اور اگر بالفرض یہ فرمودہ امام ہو بھی تو اس کے یہ معنی کیوں لئے جائیں کہ اس کتاب کی ہر حدیث صحیح اور مستند ہے بلکہ اس کے معنی یہ بھی تو ہو سکتے ہیں کہ اصولی اور فروعی لحاظ سے یہ مجموعہ احادیث مذہبی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

چند ضروری باتیں

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے چند امور کو اپنے ذہن میں رکھئے۔

۱۔ اس میں ایسی احادیث بھی ہیں جن کو کلینی علیہ الرحمہ نے ایسے لوگوں سے لیا ہے جن کو راویوں کا سلسلہ یاد نہ تھا صرف ایک یا دو راویوں کے نام ان کو یاد تھے ایسی حدیث ضعیف یا مجہول ہے جب تک دوسری احادیث سے تائید نہ ہو اس پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۔ ایسی احادیث بھی ہیں جن کا سلسلہ امام تک نہیں پہنچا بلکہ اصحاب امام پر ختم ہوا ہے۔

۳۔ ایسی احادیث بھی ہیں جن کے راوی مجہول الحال ہیں۔

۴۔ ایسی احادیث بھی ہیں جن کی تائید و توثیق دوسری احادیث سے نہیں ہوتی۔

۵۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو بلحاظ مضمون ایک مقام پر تو موثق ہیں اور دوسرے مقام پر ضعیف، یہ فرق بلحاظ روات ہے نہ بلحاظ مضمون حدیث۔

۶۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو بہ مصلحت امام نے اپنے شیعوں سے بیان کی ہیں یعنی ان کی عملی صورت اگرچہ مسلک و معتقدات کے خلاف ہے مگر امام نے اس لئے تعلیم کی کہ ان کے پیرو دشمنوں کے ضرر سے محفوظ رہیں اور ایسا نہ ہو کہ مخالفین شیعوں کو اپنے عقیدہ کے خلاف عمل کرتے دیکھ کر ان کو قتل کر دیں اور امام کو بھی مصائب کا سامنا کرنا پڑے

۷۔ بعض احادیث ایسی ہیں کہ امام نے بصورت تقیہ کسی کو ایک مسئلہ کا جواب لکھا ہے اور خطرہ ٹل جانے کے بعد دوسرا جواب لکھ بھیجا ہے۔

۸۔ بعض اوقات مجلس امام میں حکومت کے جاسوس بھی آجاتے تھے ان کی وجہ سے سائل کو بالاجمال جواب دیا جاتا تھا

۹۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ از راہِ تقیہ امام نے مخالفوں کی نماز جماعت میں شرکت کی اجازت دی ہے۔

۱۰۔ ایسی احادیث بھی ہیں کہ دشمنوں کے خوف سے امام نے سائل کو ہدایت کی ہے کہ ان کے جواب کو نشر نہ کرے۔

۱۱۔ ضعیف روایات کا زیادہ ہونا یہ بتاتا ہے کہ ناقلانِ حدیث یا تو امام کے ارشاد کو بالکلیہ محفوظ نہیں رکھ سکے یا راویوں کا سلسلہ نقل در نقل ہوتے ہوتے غائب ہو گیا ہے صاحب کافی نے بغیر تنقید و تحقیق اس کو درج کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ کے شیعہ جو بحمد اللہ امن و امان سے زندگی بسر کر رہے ہیں اپنے آئمہ کی مشکلات کا اندازہ نہیں کر سکتے بڑے سخت دور سے گذرے ہیں ان زمانوں میں نقل احادیث کا طریقہ یہ تھا کہ جو لوگ حضرت آئمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے سوالات کے جوابات حاصل کرتے تھے ان کو کچھ لوگ تو حفظ کر لیتے تھے اور اکثر لکھ لیتے تھے اس کے بعد ان سے اور لوگ نقل کرتے تھے اور یوں یہ سلسلہ عن فلاں عن فلاں کی صورت میں کلینی علیہ الرحمہ تک پہنچا۔ لہذا اس صورت میں راویوں کے بعض سلسلے باقی رہے اور بعض نہ رہے اور اسی فرق کی بناء پر احادیث کی نوعیت قائم ہوئی جو ہر حدیث کے بعد علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی مرآۃ العقول سے نقل کر دی گئی ہے۔

کلینی علیہ الرحمہ کے حالات ہم اس سلسلے میں جلد اول میں لکھ آئے ہیں۔

احادیث شیعہ کی تدوینی صورت اور ادوار آئمہ

شیعوں کے نزدیک وہ احادیث قابلِ عمل نہیں جن کا سلسلہ کسی معصوم تک نہیں پہنچتا۔ قرآن کے بعد ہماری ہدایت کا سرچشمہ احادیث ہیں۔ احادیث رسولؐ کو سننے والی دو ہستیاں خاص تھیں اوّل حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے

جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا، کیونکہ یہی دو آغاز امر رسالت سے آخر تک جلوت و خلوت میں آنحضرتؐ کے ساتھ رہنے والے تھے ان کے تعلیم دینے کی صورت یہ تھی کہ جب یہ حضرتؐ سے سوال کرتے تو حضرت بتاتے اور جب خاموش رہتے تو حضورؐ بتاتے۔ خود امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں ر

اِذْ سَاَلْتُہٗ اَنْبَانِیْ وَاِذْ سَکَتُّ فَابْتَدَانِیْ

جب میں پوچھتا تو حضرت بتاتے اور جب چپ رہتا تو حضرت خود بتاتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ احادیث رسولؐ کا بڑا سرچشمہ حضرت علیؑ تھے۔ جناب فاطمہؑ کی وفات تو آنحضرتؐ کی رحلت اسکے چند روز بعد ہی ہوگئی تھی لہذا ان کو اتنا موقع نہ ملا کہ زیادہ احادیث بیان کرسکتیں۔ جو بیان کی تھیں ان کے دشمنوں نے انھیں بھی آگے نہ چلنے دیا اور ان کے مقابل جناب عائشہ کی احادیث سے صحاح کو پُر کردیا۔

حدیث کے معتبر ہونے میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ اس کی روایت کا سلسلہ کسی معصوم پر جاکر ختم ہو اور معصوم سے نقل کرنے والا انہی کے زمانہ کا آدمی ہو اور کتب رجال میں اس کے معتبر، موثق اور صادق القول ہونے کی تصدیق کی گئی ہو۔ اصحاب رسولؐ اور اصحاب امیرالمومنینؑ میں جو لوگ ناقلان حدیث تھے ان میں سے جن کی عقیدت حضرت علیؑ سے وابستہ تھی صحاح ستہ میں یا تو ان سے کوئی حدیث لی ہی نہیں گئی یا لی بھی تو بہت کم تعداد میں۔

ایک طرف تو قرآن سے اہلبیتؑ کا تعلق یوں قطع کیا گیا کہ حضرت علیؑ کے مرتبہ قرآن کو جو موافق تنزیل تھا اس کو رد کردیا گیا۔ دوسری طرف ہمارے آئمہ سے احادیث نقل نہ کی گئیں۔ اس طرح حدیث سے بھی الگ رکھا گیا۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کو ان سے کیا عقیدت ہوتی اور وہ کیسے سمجھتے کہ اسلام کا ان سے کیا گہرا تعلق ہے۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے جن کو دو سال چند ماہ شرف صحبت رسولؐ حاصل ہوا تھا ان سے پانچ ہزار سے زائد احادیث منقول ہیں اور دختر رسولؐ جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا سے کل اٹھارہ اور حضرت علیؑ سے تقریباً چار سو۔

امیر معاویہ کے زمانہ میں حدیث سازی کا خاص طور پر ایک محکمہ قائم ہوا جس میں اتنی کثیر احادیث نئے سے نئے سانچوں میں ڈھالی گئیں کہ امام بخاری نے بخاری شریف لکھتے وقت تقریباً ایک لاکھ احادیث کو ناقابل اندراج قرار دی۔

اسی دور میں حضرت علیؑ اور دیگر آئمہ کی شان میں جو احادیث رسولؐ تھیں ان کا زبان پر لانا، کسی سے بیان کرنا ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا۔ تمام قلمرو اسلامی میں یہ احکام نافذ ہوئے کہ جو کوئی حضرت علیؑ کی تعریف کرے یا ان سے کوئی حدیث نقل کرے اس کی گردن ماردی جائے اور اس کا گھر لوٹ لیا جائے۔ ایسی صورت میں یہ معجزہ ہی معجزہ تھا کہ فضائل امیرالمومنین اتنے باقی رہ گئے کہ ان سے کتابیں چھلک رہی ہیں اور باوجود اس کے کہ بنی امیہ اور بنی عباس

کے دور میں ایسے بہت سے کتب خانے جلا دیئے گئے جن میں ہزار ہا کتابیں تھیں۔ اب بھی آئمہ طاہرین علیہم السلام کے اقوال و احادیث کے بڑے بڑے ذخیرے موجود ہیں۔

حضرت امام حسن علیہ السلام اور امیر معاویہ کے درمیان صلح ہو جانے کے بعد دمشقی حکومت نے زور و زر و طاقتوں سے کام لے کر ان احادیث کی پوری طرح روک تھام کی جن کے ناقل امام حسن علیہ السلام تھے بلکہ ان کو اجازت نہ تھی کہ وہ احادیث بر سر منبر بیان کریں جو مدح اہلبیتؑ یا مذمت بنی امیہ میں ہوں دوسری طرف تمام اسلامی حکومت کے خطیبوں کو تاکیداً حکم دیا گیا تھا کہ بر سر منبر حضرت علیؑ پر لعن کریں۔ حکومت بنی امیہ کے اس متشددانہ انداز نے شیعوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا ایسی صورت میں شیعی احادیث کی تدوین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امام حسن کے بعد جب امام حسین علیہ السلام کا دورِ حکومت آیا تو پہلے سے بہت زیادہ خطرناک بن گیا جس کی انتہا ایسے آغشتہ بہ کفر کے دور میں تدوین و ترویج احادیث کا کیا ذکر جو لوگ سستے داموں ایمان بیچ رہے تھے وہ کان لگا کر یزید کی بات سنتے تھے یا حسینؑ کی جو احادیث بار بار امام حسینؑ کے متعلق سرکار دو عالم نے بیان کی تھیں کربلا کی چالیس ہزار فوج کی تصدیق سے اس کا کیا واسطہ تھا؟ ہاں امامؑ سے کوئی سننا تک نہ چاہتا تھا اور امام مظلومؑ کی بات کا جواب تیروں کی زبان سے دیا جاتا تھا

چوتھا دور امام زین العابدینؑ کا تھا۔ واقعہ کربلا اہلبیتؑ رسولؐ کا رہا سہا وقار بھی بنی امیہ کے ہوا خواہوں کی نظر میں ختم ہو گیا تھا۔ صد حیف جس گھر میں وحی آتی تھی اب وہ ویران تھا جس در پہ ملائکہ سجدہ رحمت الٰہی کا نزول تھا۔ اب اس کی عظمت کے نقوش مٹ چکے تھے اور در و دیوار پر حسرت برس رہی تھی جو دروازہ خلق اللہ کی ہدایت کے لئے کھلا ہوا تھا اب وہ بند ہو چکا تھا۔ جس خانۂ فضل و کمال میں جوانان بنی ہاشم کی جلوہ آرائی تھی اب اس میں ایک ستم رسیدہ ناتواں کے سوا کوئی نہیں اب درس حدیث کون دے اور کون سنے، حاکم مدینہ کی طرف سے یہاں تک تشدد ہے کہ واقعہ کربلا کے متعلق زبان سے ایک حرف نہ نکالا جائے۔ فضیلتِ امام حسینؑ کے متعلق کوئی بات نہ کی جائے۔

پانچواں دور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا تھا چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولؐ کی تعلیم کو تا قیامت باقی رکھنا تھا۔ لہٰذا اس نے یہ بندوبست کیا کہ اہلبیتؑ سے عداوت رکھنے والوں کو باہم دست و گریباں کر دیا۔ یہ وقت تھا جب بنی امیہ کے ایوان حکومت میں زلزلہ آیا ہوا تھا اور بنی عباس اپنی حکومت کی جڑیں جما رہے تھے حصولِ اقتدار کی جدوجہد میں خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ ہر ایک کو اپنی پگڑی سنبھالنی دشوار تھی لہٰذا اہلبیتِ رسولؐ کا خون چوسنے والی تلواریں کچھ دنوں کے لئے نیام میں چلی گئی تھیں اور اپنے اپنے وقار کی روک تھام کی فکر میں آئمہ علیہما السلام کی طرف سے غافل ہو گئے تھے

ہمارے دونوں اماموں کو اس وقفہ میں اتنا موقع مل گیا کہ مسجد نبوی میں درس کا آغاز کر دیا لوگ موضوعہ احادیث سنتے سنتے اُکتا گئے تھے قرآنی آیات کی نئی سے نئی تاویلیں اضطراب پیدا کر رہی تھیں۔ مسائل فقہیہ اپنی جگہ سے ہٹ کر کچھ سے کچھ ہو گئے تھے لوگوں کی ترسی نگاہوں نے جب امام محمد باقر علیہ السلام کو مسجدِ نبوی میں درس دیتے دیکھا تو جوق در جوق

لوگ اس مقدس اور ایمان افروز درس میں شرکت کے لئے دور دور سے آنے لگے۔ قلمدان کھل گئے۔ قلم چل پڑے امام کی زبان صداقت ترجمان سے احادیث صحیحہ سُن سُن کر ضبط تحریر میں لانے لگے۔ یہ احادیث لکھنے والے چار ہزار صاحبان علم و فضل تھے۔ اسلامی حکومت کا کوئی حصہ ایسا نہ رہا جہاں کے لوگ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے ہوں۔ انتہا یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ جیسے لوگ بھی اس درس میں شریک ہوئے جس کو جتنی احادیث لکھنے کا موقع مل گیا وہ لکھ کر لے گیا اور اپنی بستی کے مومنین کو جا کر سنائیں اس دور میں چار سو کتابوں کے اندر احادیث جمع ہوئیں جو اصول ارلعماۃ کہلاتی ہیں ان چار سو زرّیں صحیفوں میں کُل کتنی حدیثیں تھیں ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ مجموعہ جو چار سو کتابوں کی صورت میں تھا متفرق مقامات پر پہنچ گیا۔ انہی کو سن کر لوگوں نے حفظ کر لیا اور ان کی نقلیں بھی کر لیں۔ ان چار سو کتابوں میں جو احادیث جمع تھیں وہ بے ترتیب تھیں جس نے جو حدیث کسی مضمون کی سنی درج کر لی۔ سب سے پہلے جس نے بقید ابواب احادیث کو جمع کیا وہ صاحب کافی فخر المحدثین جناب ملا ابوجعفر یعقوب کلینی علیہ الرحمہ والغفران تھے انہی چار سو کتابوں کی جستجو میں وہ پورے بیس سال تک سرگرداں رہے کافی میں زیادہ تر احادیث وہی ہیں جن کا سلسلہ روایت یا تو امام محمد باقر علیہ السلام تک پہنچتا ہے یا امام جعفر صادق علیہ السلام تک۔

ابوجعفر علیہ السلام سے مراد امام محمد باقر علیہ السلام اور ابوعبداللہ سے مراد امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔

اگر یہ چار سو کتابیں دشمنوں کے دست بُرد سے محفوظ رہتیں تو کتنا بڑا علمی سرمایہ ہوتا۔ مگر جن ناحق شناسوں نے معصوموں کے گلے پر چھری پھیری وہ ان کے ذخیرۂ احادیث کو کہاں چھوڑنے والے تھے چنانچہ جہاں کہیں شیعوں کا قتل عام ہوا وہاں ان کے کتب خانے بھی پھونک دیئے گئے۔ سب سے زیادہ کتابیں بغداد کے محلہ کرخ میں تھیں جو سب کی سب نذر آتش کر دیں۔

محقق طوسی نے شیعوں کی تباہی کا جو مرثیہ لکھا ہے اس میں خصوصیت سے کتب خانوں کے جلانے کو لکھا ہے۔

اس کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دور حکومت آیا تو وہی جان و مال و آبرو کے خطرہ کو ساتھ لے کر آیا اب سلطنت عباسیہ کی بنیادیں مستحکم ہو چکی تھیں۔ لہٰذا آل رسولؐ کی عداوت کی دبی آگ پھر بھڑک اٹھی جس کے نتیجہ میں امام علیہ السلام پندرہ سال سے زیادہ تیرہ و تار زندانوں میں بند رہے ؎

مولا پہ انتہائے اسیری گزر گئی　　　زنداں میں جوانی و پیری گزر گئی

ایسی صورت میں احادیث بیان کرنے کا کیا موقع تھا مومنین ترستے رہ گئے تاہم قید و بند سے جب تھوڑی رہائی ملی ہدایت کو اپنا فریضہ سمجھا۔ ہدایت کے مواقع کم ملنے کی وجہ سے آپؑ سے بہت ہی کم احادیث مروی ہیں۔

آپؑ کے بعد امام رضا علیہ السلام کو کچھ وقت ایسا مل گیا کہ آپ نے احادیث کو بیان فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دور حکومت میں تدوین حدیث کا کام از سر نو شروع ہوا۔ آپؑ کی احادیث کا مجموعہ کتاب عیون الاخبار رضا ہے۔

زمانہ کی ناسازگاری اور شیعوں کی بے بسی کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے آئمہ کی صورت دیکھنے اور ان کی زبانی حدیث رسولؐ سننے کے لئے ترس گئے تھے چنانچہ جب مامون رشید عباسی خلیفہ تھے۔ امام رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنانے کے لئے بلایا اور لاؤ لشکر کے ساتھ جب آپؑ کی سواری خراسان پہنچی تو بغرض زیارت ہزارہا مومنین جمع ہو گئے جب محمل کا پردہ اٹھا اور

مومنین شرفِ زیارت سے مشرف ہوئے تو فرطِ مسرت سے آنکھوں میں آنسو آگئے اور نعرہ ہائے صلوٰۃ سے تمام فضا گونج اٹھی سب نے بکمال ادب عرض کی یابن رسولؐ اللہ ہم آپ کی زبان مبارک سے آپؑ کے جد کی کوئی حدیث سننا چاہتے ہیں۔ امام نے اس درخواست کو قبول فرمایا اور یہ حدیث بیان فرمائی۔

ایھا الناس قال جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مَن قال لا الٰہ الا اللہ وجبت لہ الجنہ لکن بشروطہا وشروطہا وانا من شروطہا۔

ترجمہ:۔ لوگو! میرے جد نامدار حضرت رسولِؐ خدا نے فرمایا ہے جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہوگئی لیکن کچھ شرطوں کے ساتھ اور ان میں سے ایک شرط میں بھی ہوں۔

یعنی ہم اہلبیتؑ کی محبت وجوب جنت کی شرط ہے۔

جب امام علیہ السلام نے یہ حدیث بیان فرمائی بے شمار قلمدان کھلے اور لوگوں کے قلم چلنے لگے۔

غور کرو کیسے کیسے نازک دور محبان اہلبیتؑ پر گزرے ہیں وہ نہ تو آزادانہ طور پر اپنے آئمہ سے مل سکتے تھے نہ ان کی زبان سے احادیث سن سکتے تھے نہ ان سے سنی ہوئی احادیث بالاعلان بیان کرسکتے تھے بلکہ کافی میں بہت سی حدیثیں ایسی ہیں کہ ان کو بیان کرکے امام نے تاکید فرمائی ہے کہ چونکہ یہ عقائد عامہ کے خلاف ہیں لہذا ان کو بیان نہ کریں ورنہ ان کی جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی اور ہمارے لئے مصیبت بن جائے گی اگر بضرورت نقل کرنا ہی پڑے تو یہ کہہ کر بیان کرنا۔ قال الرجل یعنی ایک شخص نے بیان کیا ہے ہمارا نام نہ لینا یا کسی ہمارے صحابی کا نام لے کر بیان کرنا کہ میں نے فلاں شخص سے سنا ہے تمام احادیث میں اماموں علیہما السلام کی کنیت مذکور ہے نام نہیں لیا گیا یعنی قال ابوجعفر اور قال ابوعبداللہ ہے، یوں نہیں لکھا گیا قال جعفر الصادق علیہ السلام۔ بعض احادیث میں قال رجل صالح یعنی ایک مرد نیک نے فرمایا اور اس سے مراد ہیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یا قال ابوالحسن سے مراد ہیں امام رضا علیہ السلام چونکہ عام لوگ کنیت سے ناواقف تھے لہذا راوی خطرے سے محفوظ رہے۔

امام رضا علیہ السلام کے بعد پھر کوئی ایسا دور نہ آیا کہ کسی امام سے سن کر تدوین احادیث کا کام کیا جاتا کیونکہ امام محمد تقی، امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہم السلام کی زندگیاں یا تو قید خانوں میں گزریں یا ان کے دروازوں پر پہرے رہے یا حکومتوں کے جاسوس ان کے اور ان کے شیعوں کے پیچھے لگے رہے جو لوگ جان پر کھیل کر ان تک پہنچ جاتے وہ کچھ فیض پالیتے۔

ایک مدت دراز تک ہمارے آئمہ کی احادیث یا تو سینوں میں محفوظ رہیں یا خفیہ طور پر نقل ہوتی رہیں جیسے جیسے علمائے شیعہ کو موقع ملتا رہا تحریراً یا تقریراً نشر و اشاعت کرتے رہے البتہ جب شیعی سلطنتیں قائم ہوئیں تو تدوین احادیث کا زیادہ موقع ملا۔ یہ کام زیادہ تر آل بویہ، صفوی اور قاچاری سلطنت میں زیادہ ہوا۔

ضرورت تدوین احادیث پر تبصرہ

ہمارے لئے ہدایت کا سرچشمہ قرآن کریم ہے لیکن اس میں بہت سی آیات ایسی ہیں کہ ان کے مفاہیم کو لغت عرب کی مدد سے یا عربی زبان کے اسلوب بیان کی واقفیت کے بعد بھی سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے مثلاً والفجر و لیال عشر سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ راتیں کون سی ہیں لامحالہ ایسی آیات کو سمجھنے کے لئے ہم کو احادیث کی طرف رجوع کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ یا تو اس کا صحیح مفہوم رسولؐ بتا سکتے ہیں یا آل رسولؐ جن کو رسولؐ نے بتا دیا ہے۔

علمائے اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن فہمی کے لئے احادیث سے مدد لینا ضروری ہے اس میں شک نہیں کہ آنحضرتؐ کی احادیث ہی سے علوم اسلام کا نشر ہوا ہے اور لوگوں کو بواطن قرآن سے آگاہی ہوئی ہے۔ علم حدیث نے رفتہ رفتہ ترقی کی ہے اور اب یہ ایک مستقل فن بن گیا ہے جیسا کہ سیرت ابن ہشام، تاریخ طبری، بلاذری اور فتوح البلدان کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

یہود و نصاریٰ نے جو غلط اور شرمناک قصے دنیا میں پھیلا رکھے تھے اور آسمانی کتابوں میں جو تصرفات کئے تھے احادیث رسولؐ نے اس کی نشاندہی کی، قرآن نے ان کی غلط بیانی کا بھانڈا پھوڑا لیکن افسانہ نویسوں نے قصص انبیاء و مرسلین میں واقعات لمبا چوڑا بنا کر ایک دوسرا راستہ اختیار کیا تو احادیث کے حلقۂ اثر سے وہ جدا ہو گئے لیکن اسلامی معتقدات کے دائرہ کے اندر ہی گھومتے رہے۔

عبادات کے تفصیلی احکام کے علاوہ تہذیب اخلاق کے اصول بھی ہم کو احادیث ہی سے معلوم ہوئے۔ یونانی، ایرانی رومی اور ہندی فلسفہ کا رد بھی ہم کو احادیث ہی سے معلوم ہوا۔ انہی احادیث میں اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، دینی اور دنیوی ضوابط حیات و ممات کا بحر بیکراں بھی ہے انہی میں ما بعد الطبیعات اور حیات بعد الموت کے مسائل مشکلہ کو بھی حل کیا گیا ہے احادیث و قرآن میں ہم آہنگی لازمی ہے جس حدیث کا مضمون مطابق قرآن نہ ہو یا جس سے اصول اسلام پر زد پڑتی ہو وہ حدیث صحیح نہیں کہی جا سکتی۔ جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا ہے جو حدیث موافق قرآن نہ ہو اسے بیان کرنے والے کے منہ پر مار دو۔ چونکہ حدیث و قرآن میں موافقت ضروری ہے لہذا جس طرح احکام قرآنی پر عمل کرنا ضروری ہے حدیث رسولؐ پر بھی ہے۔ کیونکہ اطاعت خدا کی طرح اطاعتِ رسولؐ بھی فرض ہے قرآن کہتا ہے۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا پس جب ایسا ہے تو احادیث کی نگہداشت بھی ضروری ہے تاکہ وہ ضائع نہ ہوں۔

رسول اللہؐ کی وفات کے بعد اس امر میں اختلاف ہوا کہ احادیث کو جمع کیا جائے یا نہیں۔ علامہ سیوطی نے تدریب الراوی میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام کے درمیان کتابت اور تدوین احادیث کے بارے میں اختلاف ہوا ان میں اکثر اس لئے تدوین کے خلاف تھے کہ قرآن و احادیث خلط ملط نہ ہو جائیں اور یہ کہ لوگوں کی توجہ قرآن سے زیادہ احادیث کی طرف نہ ہو جائے۔ دوسرا گروہ

اس لئے ضروری جانتا تھا کہ ان کے اذہان سے محو ہو جانے یا کچھ حصہ بھول جانے کا اندیشہ تھا یہ رائے ان کی حضرت علیؑ کے اس قول کے مطابق تھی قیدوا العلم فی الکتابۃ (علم کو لکھ کر قید کرلو) یعنی تحریر میں آنے کے بعد ضائع ہونے کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔

الغرض غور و خوض کے بعد صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا کہ تدوین ضروری ہے چنانچہ تدوین کا پہلا نقش حضرت علی علیہ السلام کا وہ صحیفہ ہے جس کا تذکرہ امام بخاری نے اپنی کتاب "الفرائض" کے باب میں کیا ہے۔

ابراہیم تیمی سے مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے۔ ہمارے پاس قرآن کے سوا کوئی کتاب نہیں سوائے اس صحیفہ کے۔ حضرت نے اس صحیفہ کو باہر نکالا تو دیکھا کہ کچھ احادیث متعلق اقسام قصاص اور اونٹوں کے اس میں درج ہیں۔

دوسری صدی تک اس کا وجود اہلبیت میں ثابت ہے جس کا پتہ محمد بن الحسن الصفا کتاب بصائر الدرجات والی حدیث سے ملتا ہے جو عبدالملک کی تاریخ کے لحاظ سے یہ پہلی کتاب ہے جس میں ترتیب کے ساتھ احادیث کو جمع کیا گیا۔ اس کے بعد جناب ابوذر نے بھی تدوین حدیث میں پورا حصہ لیا۔ ان کتابوں کا تذکرہ شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی اور ابوعباس نجاشی نے اپنی اپنی فہرست مصنفین میں کیا ہے۔ لیکن اب یہ کتابیں ناپید ہیں۔

لفظ حدیث قرآن میں کئی جگہ آیا ہے (ھل اتاک حدیث موسیٰ، ھل اتاک ضیف ابراھیم علمتنک من تاویل الاحادیث وغیرہ یوں تو حدیث کے معنی بات یا واقعہ کے ہیں لیکن اصطلاحی معنی میں وہ روایت ہے جس میں قول معصوم فعل معصوم یا تقریر معصوم نقل کی گئی ہو اور روایت کے معنی ایک کلام کو دوسرے سے نقل کرنا ہے۔

علامہ شیخ طریحی نے مجمع البیان میں فرمایا ہے کہ روایت اصطلاح میں وہ بات ہے جو ایک کو دوسرے سے اس طرح پہنچے کہ اس کا نقطۂ آخر معصوم ہو خواہ وہ متواتر ہو یا واحد اور راوی وہ کہلاتا ہے جو اسناد کے ساتھ نقل کرے اور اگر بغیر اسناد نقل کرے تو اس کو مخرج کہتے ہیں لیکن بعض اوقات مخرج پر راوی اور راوی پر مخرج کا لفظ بولا جاتا ہے۔

احادیث رسولؐ کے ناقلین اوّل اہلبیتؑ رسولؐ ہیں پھر صحابہ پھر تابعین پھر تبع تابعین۔

صحابہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے صحبت رسولؐ کا شرف حاصل کیا ہو اور رسولؐ کے آداب و رسوم کو یاد رکھا ہو، جہاد میں شریک ہوا ہو، اور ایسے لوگ بھی صحابہ کہلاتے ہیں جو جنگ میں تو شریک نہ ہوں مگر راوی حدیث ہوں یہ دوسرے طبقہ میں شامل ہیں۔ تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جنھوں نے صغر سنی میں رسولؐ کو دیکھا ہو اور ان کا سن جہاد میں شریک ہونے یا حدیث ذکر کرنے کے قابل نہ ہو۔

صحابہ کی تعداد میں اختلاف ہے صدوق علیہ الرحمہ نے الخصال میں بروایت امام جعفر صادق علیہ السلام اصحاب رسولؐ کی تعداد بارہ ہزار بیان کی ہے اور شہید علیہ الرحمہ نے درایہ میں ایک لاکھ لکھی ہے اور بعض کے نزدیک ایک لاکھ ۲۰ ہزار ہے غالباً صدوق علیہ الرحمہ نے یہ تعداد راویان حدیث کی بیان کی ہے۔

اہل سنت کی صحاح اور دیگر کتب میں یوں تو ہزارہا راوی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ حضرت ابوہریرہ کی روایتیں ہیں

جن کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتّر ہے اُن کے بعد ام المومنین جناب عائشہؓ کا نمبر ہے جن سے دو ہزار دو سو بیس روایتیں مروی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ سے ۱۴۲ حضرت عمرؓ سے ۵۳۷، عبداللہ بن عباسؓ سے ۱۵۰۰، حضرت فاطمہؑ سے کل انیس اور حضرت علیؑ سے ۵۸۶۔ تعجب ہے کہ حضرت ابوہریرہ جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور جن کو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف صرف دو سال تھا اتنی کثیر حدیث کے راوی کیسے ہوگئے۔ درآنحالیکہ ان کا شمار اہل صفہ میں تھا اور جن کو صحبت رسولؐ میں شرکت کا موقع کم ملتا تھا اور حضرت علیؑ سے کل ۵۸۶، حالانکہ وہ سب سے زیادہ خدمتِ رسولؐ میں رہے تھے اور تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ سے کل ۱۱۹ احادیث منقول ہیں اور حضرت عائشہؓ سے دو ہزار سے زاید، حالانکہ حضرت فاطمہؑ کو حضرت عائشہ سے معیت رسول اللہؐ زیادہ رہی تھی۔

یہ بھی کچھ کم تعجب کی بات نہیں کہ آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کا تعلق جن محبان اہلبیت سے تھا راویان احادیث کی فہرست سے ان کے نام خارج ہیں۔ حالانکہ ان سے حضورؐ کی غیب دانی کا ثبوت ملتا تھا۔ بطور نمونہ ہم یہاں صرف پیشین گوئی لکھتے ہیں جس کو صرف صاحب کنزالعمال نے لکھا ہے۔

ابوعمرو بن عمر بن عبدالعزیز نے جو چوتھی صدی کے علمائے اعلام سے تھے فضل بن زبیر سے روایت کی ہے۔

ایک روز میثم تمار اور حبیب ابن مظاہر گھوڑوں پر سوار جا رہے تھے جب مسجد بنی اسد کے قریب پہنچے تو حبیب نے فرمایا۔ اس وقت میں ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو دارالرزق کے قریب خربوزے بیچتا ہے (یعنی میثم تمار) آل رسولؐ کی محبت میں اسے سولی دی جائے گی اور سولی پر اس کا پیٹ بھی چاک کیا جائے گا۔ میثم نے کہا میں بھی ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو فرزند رسولؐ کی نصرت میں قتل کیا جائے گا (حبیب ابن مظاہر) اس کا سر نیزے پر رکھ کر کوفے میں پھرایا جائے گا اور پھرایا جائے گا یہ کہہ کر دونوں چلے گئے۔ حاضرین نے کہا کہ ہم نے ان سے جھوٹا کسی کو نہیں دیکھا۔ دونوں نے کیا غپ ہانکی ہے۔ تھوڑی دیر بعد رشید ہجری وہاں پہنچ گئے لوگوں نے یہ واقعہ ان سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا وہ اس شخص کا تذکرہ کرنا بھول گئے جس کا سر لانے کا قاتل کو سو روپیہ انعام دیا جائے گا (یعنی رشید ہجری) لوگوں نے کہا یہ ان دونوں سے زیادہ جھوٹا ہے لیکن بعد میں لوگوں نے دیکھ لیا کہ آنحضرتؐ کی یہ دونوں پیشین گوئیاں پوری ہوئیں اور خدا کے یہ عبادت گزار بندے ان احادیث رسولؐ کے بیان کرنے کے جرم میں مارے گئے جن میں فضائل اہلبیت تھے۔

محدثین عامہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری بعقیدہ سواد اعظم اپنے زمانہ کے امام المحدثین تھے انھوں نے اپنی صحیح میں تمام طرق حجاز و عراق و شام سے احادیث لکھی ہیں اور ہر باب میں تکرار احادیث کیا ہے یہاں تک کہ ان کا ۲۹ ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ جن میں تین ہزار حدیثیں مکرر ہیں۔ اسانید بھی مختلف ہیں۔ ابن حجر نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس نے احادیث کو جمع کیا وہ ربیع بن صبیح تھے جن کی وفات ۱۶۰ھ میں ہوئی۔ ان کے بعد سعید بن عروہ پھر ابوالحسن مسلم بن

حجاج قشیری نے جن کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی امام بخاری کی طرح احادیث کو جمع کیا اور مکررات کو حذف کر دیا اور اسناد کے ساتھ احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب سے جمع کیا۔ ان کے علاوہ امام مالک نے مدینہ میں عبدالملک بن جریج نے مکہ میں، اوزاعی نے شام میں، سفیان ثوری نے کوفہ میں، حماد بن مسلم نے بصرہ میں احادیث جمع کیں ان کے علاوہ شریک عبداللہ، عبداللہ بن ابی لیلیٰ، محمد بن ادریس شافعی، مالک بن انس، احمد حنبل بھی اصحاب حدیث سے ہیں ان کتب کے علاوہ سنن ابوداؤد، سنن ابی ماجہ، سنن نسائی، سنن ترمذی اور موطا بھی کتب احادیث ہیں۔

ابن خلدون کا اعتقاد یہ ہے کہ اہل حجاز نے اہل عراق سے اکثر احادیث نقل کی ہیں حالانکہ مدینہ دار ہجرت اور پناہ گاہ صحابہ بھی تھا وجہ یہ ہے کہ اکثر جلیل القدر صحابہ حجاز سے عراق منتقل ہو گئے تھے اور وہ اہل جہاد بھی تھے۔

امام ابوحنیفہ نے صرف ستر احادیث نقل کی ہیں امام مالک نے تقریباً تین سو اور احمد حنبل نے پچاس ہزار۔

نشر احادیث کی صورت سواد اعظم نے یہ بیان کی ہے۔

اموی خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک گورنر ابوبکر بن مکرم کو ایک خط لکھا کہ حضرت رسولؐ خدا کی جو احادیث ہیں ان کو لکھ لیا کرو۔ مجھے علما کی کمی سے یہ اندیشہ ہے کہ علم حدیث ختم نہ ہو جائے مگر یہ خیال رہے کہ سوائے احادیث پیغمبر اور کوئی چیز کتابت میں نہ آئے۔ مجلس مذاکرہ میں احادیث کا بیان ہونا چاہیے تاکہ لوگ ارشادات رسولؐ سے واقف ہوں یاد رکھو علم اس وقت مرتا ہے جب اس کو چھپایا جائے۔

تدوین احادیث شیعہ

پہلی صدی میں تدوین احادیث کی ضرورت کا احساس ہونے لگا تھا اس کی ابتدا ار جیسا کہ بیان ہوا امام محمد باقرؑ کے زمانہ سے ہوئی۔ آپ کے درس میں آپ کے وہ اصحاب بھی شریک ہوتے تھے جو لحاظ علم وفضل و زہد و ورع و تقویٰ سرآمد روزگار اور علم حدیث کے نامور ذوات میں سے تھے۔ جابر بن یزید جعفی، ابان بن تغلب وغیرہ جنھوں نے امام زین العابدینؑ امام محمد باقرؑ امام جعفر صادقؑ سے ۳۰ ہزار حدیثیں روایت کیں۔ انھوں نے ایک کتاب میں احادیث کو جمع بھی کیا تھا جو معتبر اصول احادیث مانی جاتی تھیں۔ افسوس ہے کہ زمانہ کے دست برد سے وہ تلف ہو گئیں ابوحمزہ ثمالی جو اصحاب امام میں ایک درجہ رکھتے ہیں علم حدیث میں ید طولیٰ رکھتے تھے ان کی کتاب النوادر میں احادیث کا ایک ذخیرہ تھا۔ زرارہ بن اعین جب امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آتے تھے تو اپنا قلمدان ساتھ لاتے تھے اور جو امام فرماتے تھے وہ لکھتے جاتے تھے اور مختلف قسم کے سوالات کرکے امام سے جواب حاصل کرتے تھے اس کتاب میں ان سے بہت سی حدیثیں نقل ہیں۔ زرارہ محمد بن مسلم بھی راویان حدیث سے ہیں۔ یہ بہت بے باکی سے احادیث آئمہ لوگوں سے بیان کرتے تھے جس کی وجہ سے دشمنان اہلبیت در پے آزار ہوئے امام علیہ السلام نے بہ تاکید ان کو نشر احادیث سے منع فرمایا۔

یہ تھے وہ لوگ جن کے متعلق امام فرمایا کرتے تھے (لولا ھولاء لذھبت احادیث) اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو میرے پدر بزرگوار کی احادیث تلف ہو جاتیں۔ صاحب اعلام الوری شیخ ابو علی طبری نے لکھا ہے کہ جن لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے احادیث کو نقل کیا ہے وہ چار ہزار علماء تھے اور جو کتابیں امام محمد باقر علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ تک ایک حدیث کے اندر علم حدیث میں تصنیف ہوئیں ان کی تعداد چھ ہزار چھ سو تھی۔ لیکن جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے وسائل الشیعہ میں لکھا ہے کہ امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام کے زمانہ میں چار سو کتابیں علم حدیث میں لکھی گئیں جو اصول اربع مأۃ کہلاتی ہیں یہ سب حدیث کی معتبر و منتخب کتابیں تھیں انہی سے بعد کے زمانوں میں جمع حدیث کا کام لیا گیا ان کتابوں میں سے اب صرف سلیم بن قیس کی کتاب یا ایک دو، اور باقی ہیں باقی دشمنوں نے یا تلف کر دیں یا دریا برد۔

کلینی علیہ الرحمہ کے علاوہ شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ علیہ الرحمہ نے "من لایحضرہ الفقیہ" تالیف کی پانچویں صدی میں شیخ الطائفہ محمد بن الحسن طوسی نے کتاب تہذیب الاحکام اور کتاب استبصار لکھی یہ چاروں کتابیں کتب اربعہ کہلاتی ہیں ان کتابوں میں تعداد احادیث کی صورت یہ ہے۔

کافی ۱۶۰۹۹، من لایحضرہ الفقیہ ۹۰۴۴، تہذیب الاحکام ۱۳۵۹۰، اس کتاب میں ۳۹۳ باب ہیں۔ استبصار ۵۸۱۱ اس میں ۹۲۰ باب ہیں احادیث کی کل تعداد ۴۴۲۴۴ ہوتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ باوجود طرح طرح کے مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کے ہمارے آئمہ نے دین کی کیا خدمت کی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ چاروں مصنفین کے نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار کو ۲۶ جلدوں میں تالیف کیا جس میں کتب اربعہ کے علاوہ سیکڑوں کتابوں سے ہر شعبہ کے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے ان کے علاوہ جناب شیخ حر عاملی نے وسائل الشیعہ میں صرف فقہی احادیث کو جمع کیا ہے اس کے بعد آج تک انہی کتابوں سے استنباط کر کے بے شمار علماء شیعہ نے کتابیں تصنیف کیں۔

احادیث کی صحت جانچنے کا طریقہ

اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی بات جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے اور مختلف لوگ اپنے اپنے الفاظ میں اسے نقل کرتے ہیں تو الفاظ کے علاوہ معنوی تغیرات بھی ہو جاتے ہیں اور بعض بے احتیاط لوگ حاشیہ آرائی بھی کر دیتے ہیں اپنی طرف سے الفاظ بھی بڑھا دیتے ہیں بعض خود غرض اور ایمان فروش اپنی طرف سے کچھ عبارتیں بنا کر اس شخص کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ یہی صورت احادیث میں پیش آئی۔ رسولؐ کی زبان سے احادیث سننے والے بکثرت تھے ان کی قوت سامعہ اور حافظہ میں بھی کمی بیشی تھی۔ ان میں مومن بھی تھے اور منافق بھی، پست ذہنیت والے بھی تھے اور اونچی ذہنیت والے بھی۔ فاسق بھی تھے اور متقی بھی، سچے بھی تھے اور جھوٹے بھی لہذا ایک حدیث مختلف طریقہ سے بیان ہوئی۔ مثلاً حدیث ثقلین کو بعض نے یوں بیان کیا۔ ایھا الناس انی تارک فیکم

الثقلین کتاب اللہ عترتی واھلبیتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض۔ بعض نے عترتی اہلبیتی کی جگہ سنتی بیان کر دیا۔ بعض نے ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی پر حدیث ختم کر دیا۔ حتی یردا علی الحوض کو چھوڑ دیا۔ بعض نے قطعاً اس حدیث ہی سے انکار کر دیا۔ بہرحال اس طرح کے تغیرات ہونے لازم تھے کیونکہ بیان کرنے والے سب غیر معصوم تھے۔ جن سے سہو اور نسیان ہر حالت میں ممکن تھا پھر اہلبیت سے دشمنی بھی تھی اس کی وجہ سے الفاظ کو بدل دینے میں باک نہ رہا۔

اس صورت میں نگہداشت کا صرف یہی طریقہ ہو سکتا تھا کہ جو معصوم بیان کرے وہی صحیح مانا جائے۔ اور غیر معصوم کا بیان سند نہ ہو لیکن لوگوں نے معصوم کو مانا ہی نہیں اور جو تھے ان کی بات پر کان ہی نہ لگایا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی جراٗتیں اس حد تک بڑھ گئیں کہ جھوٹی حدیثیں بنانا شروع کر دیں اور ارباب اقتدار کے چشم و ابرو کے اشارہ پر احادیث بننے لگیں چنانچہ تھوڑے عرصہ میں حدیثوں کا ڈھیر لگ گیا اور لوگوں نے خوب کمایا۔ مالی فائدہ کے علاوہ ایک محرک یہ بھی تھا کہ جن لوگوں کو اہلبیتؑ سے کاوش تھی اور ان کے روحانی اقتدار کو گرانا چاہتے تھے انھوں نے نہ صرف ان احادیث کو مٹانے کی کوشش کی جو اہلبیتؑ کی شان میں تھیں بلکہ ویسی ہی حدیثیں ان کی شان میں بنا ڈالیں بلکہ ان سے دو تین اور طولانی حدیثیں سانچوں میں ڈھالیں مثلاً اس حدیث رسولؐ کے مقابلے میں کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ ایک حدیث بنائی گئی میں شہر علم ہوں فلاں اس کا دروازہ ہے اور فلاں اس کی چھت ہے اور فلاں پرنالہ ہے اس سے بحث نہیں کہ شہر کا چھت اور پرنالہ سے کیا تعلق۔

جب یہ طوفان آگے بڑھا اور گاجروں میں گٹھلیاں اور جواہرات میں سنگریزے ملتے ہی چلے گئے تو وہ لوگ جنہوں نے معصوموں کو مرجع حدیث بنانے سے چشم پوشی کی تھی لہذا اب راویوں کی جانچ کے لئے علم الرجال کی ضرورت پیش آئی اور ایک راوی کی چھان بین شروع ہوئی اس تنقید میں لاکھوں حدیثیں ساقط الاعتبار قرار پائیں پھر بھی دودھ کی مکھیاں اور تیل کی تلچھٹ رہ ہی گئی۔ مذہبی تعصب نے ایسے بہت سے راویوں کی حمایت کا دم بھرا جو دائرۂ ایمان و معرفت سے باہر تھے بلکہ اس کو دین مبین کی خدمت سمجھا گیا کہ اہلبیتؑ کی عداوت میں جو زیادہ نمایاں ہوں بلکہ ان کے قاتل ہوں ان کی روایات کو بار بار خصوصیت سے جگہ دی جائے اور ان کی ذات کو تنقید سے بالاتر سمجھا جائے۔

غور کیجئے جن احادیث کے ایسے راوی ہوں جنھوں نے بے جرم و خطا معصوموں کے گلے پر چھری پھیری ہو اہل ایمان کو ذبح کیا ہو اور جن کو جھوٹ بولنے میں باک نہ ہو ان کی مرویات میں کیا وزن، ایک طرف تو یہ بے احتیاطی دوسری طرف یہ ظلم کہ سلمان و ابوذر و عمار جیسے مقدس اصحاب رسولؐ کی مرویات کو قطعاً ترک کر دیا جائے" کہاں کا انصاف ہے۔ سب سے معتبر قرار پائے تو جناب ابوہریرہ جن کے واقعات زندگی پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے کہ یہ خصوصیت انھیں کیسے حاصل ہوئی۔

شیعہ احادیث کا سلسلہ اگر معصوم تک نہیں پہنچتا اور ان کے ناقل اصحاب آئمہ میں سے کچھ لوگ نہیں ہوتے تو شیعوں کے نزدیک ان کو صحیح نہیں سمجھا جاتا۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کسی حدیث کو کتنے راویوں نے نقل کیا ہے اسے درجہ

تواتر حاصل ہے یا وہ خبر احاد ہے نیز یہ کہ وہ درایتاً صحیح ہے یا نہیں۔

اقسام احادیث

۱۔ صحیح:۔ وہ حدیث ہے جس کا نقل کرنے والا صاحب عقل و شعور ہو، صادق اللہجہ ہو، محتاط ہو، شاذ نہ ہو، سلسلہ رواۃ میں کوئی مستقیم نہ ہو۔ (شرح قسطلانی، نووی، رسالہ سید شریف)

۲۔ حسن:۔ جس کی اسناد میں کوئی راوی ایسا نہ ہو جس پر کذب یا فسق و فجور کی تہمت لگائی گئی ہو اور شاذ نہ ہو (شرح نووی، قسطلانی)۔

۳۔ متواتر:۔ جس کو بہ کثرت ایسے لوگوں نے نقل کیا ہو جن پر کذب کا اتہام نہ ہو ان کی عدالت مسلم ہو۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد سات ہو، بعض کے نزدیک چالیس اور بعض کے نزدیک ستر اور یہ کہ وہ حدیث سلسلہ کے ساتھ نقل کی گئی ہو، بیچ میں کوئی راوی چھپا نہ ہو۔ (نور الانوار)

۴۔ احاد:۔ جس کا راوی صرف ایک ہو۔

۵۔ ضعیف:۔ جس میں صحیح اور حسن کے شرائط نہ پائے جائیں۔

۶۔ موضوع:۔ جس کو راوی نے اپنی طرف سے بنا لیا ہو، یہ قسم مواعظ و قصص و فضائل میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

۷۔ متصل:۔ جس کے راویوں کا سلسلہ معصومؑ تک ملتا چلا گیا ہو خواہ وہ سند نبیؐ تک پہنچے یا امامؑ تک

۸۔ مرفوع:۔ جس کی نسبت نبی یا امام کی طرف ہو۔

۹۔ معلق:۔ جس کے اسناد محذوف ہوں۔

۱۰۔ مدرج جس میں راوی کا کلام بھی شامل ہو۔

۱۱۔ مشہور:۔ جو چند محدثین میں شہرت یافتہ ہو۔

۱۲۔ مصحف:۔ جس میں تجنیس خطی کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا ہو جیسے مزاحم و مراجم۔

۱۳۔ مسلسل:۔ جس کا سلسلہ برابر رسولؐ تک پہنچا ہو۔

۱۴۔ معتبر:۔ جس کے راوی محتاط و معتبر ہوں۔

۱۵۔ موقوف:۔ جس میں راوی نے کسی مسئلے کی شرح اپنی یا دوسرے کی رائے سے کی ہو۔

۱۶۔ مرسل:۔ جس میں تابعین نے کسی قول یا فعل رسولؐ کو بیان کیا ہو۔

۱۷۔ منقطع:۔ جس کی رواۃ کے اسناد غائب ہوں۔

۱۸۔ معضل:۔ جس کے دو یا زیادہ راوی غائب ہوں۔

۱۹۔ مدلس : جس کے راوی عیب دار ہوں۔

۲۰۔ مجہول : جس کی صحت کا پتہ نہ کسی آیت سے چلے نہ حدیث سے نہ اس کے راویوں کا پتہ ہو۔

(منقول از مجمع البحرین فی ادلہ فریقین)

ترجمہ کی خصوصیات

۱۔ تحت اللفظ ترجمہ کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کا ذہن اصل عبارت سے دور نہ ہو جائے۔

۲۔ ہر حدیث کے بعد قسم کی وہ حدیث ہے جو بریکٹ میں لکھ دی گئی ہے۔

۳۔ مکررات کو ترک نہیں کیا گیا۔ راویانِ حدیث کے نام طوالت کی وجہ سے ترک کر دیئے ہیں وقت ضرورت اصل کتاب میں دیکھئے۔

۴۔ جو حدیث قابل توضیح سمجھی گئی ہے توضیح کر دی گئی ہے فقہی مسائل میں بین العلماء جو اختلاف ہے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

كتاب الطهارة

﴿ باب ۱ ﴾

(طهور الماء)

قال أبوجعفر محمد بن يعقوب الكليني ـ رحمه الله ـ :

١ ـ حدَّثني عليُّ بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الماء يطهِّر ولا يطهَّر .

٢ ـ محمد بن يحيى و غيره ، عن محمد بن أحمد ، عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي بإسناده[1] قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : الماء كلُّه طاهر حتّى يعلم أنّه قذر .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن أبي داود المنشد ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الماء كلّه طاهر حتّى يعلم أنّه قذر .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرحمن ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال سألته عن ماء البحر أطهورٌ هو ؟ قال : نعم .

﴿ باب ۲ ﴾

(الماء الذي لا ينجسه شيء)

١ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى جميعاً ، عن معاوية بن عمّار قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا كان الماء قدر كرٍّ لم ينجّسه شيءٌ .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن عليِّ بن الحكم ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الماء الّذي تبول فيه الدّوابّ و تلغ[1] فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب ؟ قال : إذا كان الماء قدر كرٍّ لم ينجّسه شيءٌ .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا كان الماء أكثر من راوية لم ينجّسه شيء تفسّخ فيه أولم يتفسّخ فيه إلّا أن يجيىء له ريح يغلب على ريح الماء .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن صالح الثوريّ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان الماء في الرّكي كرّاً لم ينجّسه شيء . قلت : وكم الكرّ ؟ قال : ثلاثة أشبار ونصف عمقها في ثلاثة أشبار ونصف عرضها

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الكرّ من الماء كم يكون قدره ؟ قال : إذا كان الماء ثلاثة أشبار و نصف في مثله ثلاثة أشبار و نصف في عمقه في الأرض فذلك الكرّ من الماء .

٦ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكرّ من الماء ألف و مائتا رطل .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن ابن سنان ، عن إسماعيل بن جابر قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الماء الّذي لا ينجّسه شيء ؟ قال : كرّ . قلت : وما الكرّ ؟ قال : ثلاثة أشبار في ثلاثة أشبار .

٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكرّ من الماء نحو حبّي هذا ـ وأشار بيده إلى حبّ من تلك الحباب الّتي تكون بالمدينة ـ .

﴿ باب ٣ ﴾

(الماء الذي تكون فيه قلة و الماء الذي فيه الجيف)
(و الرجل يأتي الماء ويده قذرة)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبدالله بن يحيى الكاهليّ قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا أتيت ماءً و فيه قلّة فانضح عن يمينك وعن يسارك وبين يديك وتوضّأ .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن ابن مسكان قال : حدَّثني محمّد بن الميسر قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرَّجل الجنب ينتهي إلى الماء القليل في الطّريق ويريد أن يغتسل منه وليس معه إناء يغرف به ويداه قذرتان ؟ قال : يضع يده ويتوضّأ ثمَّ يغتسل ، هذا ممّا قال الله عزَّ وجلَّ : « ماجعل عليكم في الدّين من حرج » .

٣ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : كلّما غلب الماء ريح الجيفة فتوضّأ من الماء و اشرب وإذا تغيّر الماء وتغيّر الطّعم فلا تتوضّأ ولاتشرب .

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبدالرحمن ، عن عبدالله بن سنان قال : سأل رجل أباعبدالله عليه السلام ـ وأنا جالس ـ عن غدير أتوه وفيه جيفة ؟ فقال : إذا كان الماء قاهراً ولا يوجد فيه الرّيح فتوضّأ .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الماء السّاكن ، والاستنجاء منه ، والجيفة فيه ؟ فقال : توضّأ من الجانب الآخر ولا توضّأ من جانب الجيفة .

٦ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الماء الآجن : تتوضّأ منه إلّا أن تجد ماءاً غيره فتنزَّه منه .

٧ ـ علي بن محمّد ، عن سهل ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن صفوان الجمّال قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحياض الّتي بين مكّة و المدينة تردها السّباع وتلغ فيها الكلاب ويغتسل فيها الجنب أيتوضّأ منها ؟ قال : وكم قدر الماء ؟ قلت : إلى نصف السّاق وإلى الرّكبة وأقلّ ، قال : توضّأ .

﴿ باب ﴾

﴿ البئر ومايقع فيها ﴾

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع قال : كتبت إلى رجل أسأله أن يسأل أبا الحسن الرّضا عليه السلام عن البئر تكون في المنزل للوضوء فتقطر فيها قطرات من بول أودم أو يسقط فيها شيء من عذرة كالبعرة ونحوها ما الّذي يطهّرها حتّى يحلّ الوضوء منها للصّلاة ؟ فوقّع عليه السلام بخطّه في كتابي : تنزح منها دلاءاً .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي أُسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الفارة والسّنّور و الدّجاجة و الطّير والكلب قال : مالم يتفسّخ أو يتغيّر طعم الماء فيكفيك خمس دلاء فإن تغيّر الماء فخذ منه حتّى يذهب الرّيح

٣ ـ محمّد بن يحيى ، رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايفسد الماء إلّا ما كان له نفس سائلة .

٤ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن سالم ، عن أحمد بن النّضر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام في السّام أبرص يقع في البئر قال : ليس بشيء حرّك الماء بالدّلو .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عمّا يقع في الآبار فقال : أمّا الفارة وأشباهها فينزح منها سبع دلاء إلّا أن يتغيّر الماء فينزح حتّى يطيب فإن سقط فيها كلب فقدرت أن تنزح ماءها فافعل ، وكلّ شيء وقع في البئر ليس له دم مثل العقرب والخنافس وأشباه ذلك فلا بأس .

٦ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سقط في البئر شيء صغير فمات فيها فانزح منها دلاءاً و إن وقع فيها جنب فانزح منها سبع دلاء فإن مات فيها بعير أو صبّ فيها خمر فلينزح .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته ، عن رجل ذبح شاة فاضطربت ووقعت في بئر ماء و أوداجها تشخب دماً [٢] هل يتوضّأ من تلك البئر ؟ قال : ينزح منها ما بين الثّلاثين إلى الأربعين دلواً ثمّ يتوضّأ منها ولا بأس به . قال : وسألته عن رجل ذبح دجاجة أو حمامة فوقعت في بئر هل يصلح أن يتوضّأ منها ؟ قال : ينزح منها دلاء يسيرة ثمّ يتوضّأ منها ، وسألته عن رجل يستقي من بئر فيرعف فيها هل يتوضّأ منها ؟ قال : ينزح منها دلاء يسيرة

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : بئر يخرج في مائها قطع جلود ؟ قال : ليس بشيء إنّ الوزغ ربّما طرح جلده ، وقال : يكفيك دلو من ماء .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن زرارة عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الحبل يكون من شعر الخنزير يستقى به الماء من البئر هل يتوضّأ من ذلك الماء ؟ قال : لابأس .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن العذرة تقع في البئر ؟ قال : ينزح منها عشرة دلاء فإن ذابت فأربعون أو خمسون دلواً .

﴿ باب ٥ ﴾

☆(البئر تكون الى جنب البالوعة)☆

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن الحسن بن رباط عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت عن البالوعة تكون فوق البئر ؟ قال : إذا كانت فوق البئر فسبعة أذرع وإذا كانت أسفل من البئر فخمسة أذرع من كلّ ناحية وذلك كثير .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه : عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة و محمّد بن مسلم وأبي بصير قالوا : قلنا له : بئر يتوضّأ منها يجري البول قريباً منها أينجّسها ؟ قال : فقال : إن كانت البئر في أعلى الوادي و الوادي يجري فيه البول من تحتها و كان بينهما قدر ثلاثة أذرع أو أربعة أذرع لم ينجّس ذلك شيء وإن كان أقلّ من ذلك ينجّسها وإن كانت البئر في أسفل الوادي (٢) ويمرّ الماء عليها و كان بين البئر و بينه تسعة أذرع لم ينجّسها وما كان أقلّ من ذلك فلا يتوضّأ منه .

قال زرارة فقلت له : فإن كان مجرى البول يلزقها و كان لايثبت على الأرض ؟ فقال : مالم يكن له قرار فليس به بأس وإن استقرّ منه قليل فإنّه لا يثقب الأرض ولا قعر له حتّى يبلغ البئر وليس على البئر منه بأس ، فيتوضّأ منه إنّما ذلك إذا استنقع كلّه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن أبي إسماعيل

السّراج عبد الله بن عثمان، عن قدامة بن أبي يزيد الحمّار، عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته كم أدنى ما يكون بين البئر ـ بئر الماء ـ والبالوعة؟ فقال: إن كان سهلاً فسبعة أذرع وإن كان جبلاً فخمسة أذرع، ثمّ قال: الماء يجري إلى القبلة إلى يمين ويجري عن يمين القبلة إلى يسار القبلة ويجري عن يسار القبلة إلى يمين القبلة ولا يجري من القبلة إلى دبر القبلة.

٤ ـ أحمد بن إدريس، عن محمّد بن أحمد، عن عباد بن سليمان، عن سعد بن سعد، عن محمّد بن القاسم، عن أبي الحسن عليه السلام في البئر يكون بينها وبين الكنيف خمسة أذرع أو أقلّ، أو أكثر يتوضّأ منها؟ قال: ليس يكره من قرب ولا بعد يتوضّأ منها ويغتسل ما لم يتغيّر الماء.

﴿باب ٦﴾

☼(الوضوء من سؤر الدواب والسباع والطير)☼

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا بأس بأن يتوضّأ ممّا شرب منه ما يؤكل لحمه.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن خالد، والحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمّد، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: فضل الحمامة والدّجاج لا بأس به والطّير.

٣ ـ أبو داود [1]، عن الحسين بن سعيد، عن أخيه الحسن، عن زرعة، عن سماعة قال: سألته: هل يشرب سؤر شيء من الدّوابّ ويتوضّأ منه؟ قال: فقال: أمّا الإبل والبقر والغنم فلا بأس.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أذينة، عن زرارة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ في كتاب عليّ عليه السلام أنّ الهرّ سبع [2] ولا بأس بسؤره وإنّي لأستحيي من الله أن أدع طعاماً لأنّ هرّاً أكل منه.

٥ ـ أحمد بن إدريس، ومحمّد بن يحيى، عن محمّد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعيد، عن مصدّق بن صدقة، عن عمّار بن موسى، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سئل عمّا تشرب منه الحمامة فقال: كلّ ما أكل لحمه فتوضّأ من سؤره واشرب. وعمّا شرب منه باز أو صقر

أو عقاب . فقال: كلّ شيء من الطّير توضّأ ممّا يشرب منه إلّا أن ترى في منقاره دماً فإن رأيت في منقاره دماً فلا توضّأ منه ولا تشرب.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام، عن جرّة وجد فيها خنفساء قد ماتت؟ قال: ألقها وتوضّأ منه وإن كان عقرباً فارق الماء وتوضّأ من ماء غيره؛ وعن رجل معه إناءان فيهما ماء وقع في أحدهما قذر ولا يدري أيّهما هو وليس يقدر على ماء غيره؟ قال: يهريقهما جميعاً ويتيمّم.

٧ ـ أحمد بن إدريس، عن محمّد بن أحمد، عن أيّوب بن نوح، عن الوشّاء، عمّن ذكره عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كان يكره سؤر كلّ شيء لا يؤكل لحمه.

﴿ باب ﴾

☆(الوضوء من سؤر الحائض والجنب واليهودي والنصراني والناصب)☆

١ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن صفوان بن يحيى، عن منصور بن حازم، عن عنبسة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: اشرب من سؤر الحائض ولا توضّأ منه.

٢ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن العيص بن القاسم قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام هل يغتسل الرّجل والمرأة من إناء واحد فقال: نعم يفرغان على أيديهما قبل أن يضعا أيديهما في الإناء، قال: وسألته عن سؤر الحائض؟ فقال: لا توضّأ منه وتوضّأ من سؤر الجنب إذا كانت مأمونة ثمّ تغسل يديها قبل أن تدخلهما في الإناء وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل هو وعائشة في إناء واحد يغتسلان جميعاً.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحائض يشرب من سؤرها؟ قال: نعم ولا يتوضّأ منه.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الوشّاء، عن حمّاد بن عثمان، عن ابن أبي يعفور قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام أيتوضّأ الرّجل من فضل المرأة؟ قال: إذا كانت تعرف الوضوء؛ ولا يتوضّأ من سؤر الحائض.

٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن سؤر اليهودي والنصراني فقال : لا .

٦ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أيوب بن نوح ، عن الوشاء ، عمن ذكره عن أبي عبدالله عليه السلام أنه كره سؤر ولد الزنا وسؤر اليهودي والنصراني والمشرك وكل ما خالف الإسلام وكان أشد [ذلك] عنده سؤر الناصب .

﴿ باب ﴾

✡(الرجل يدخل يده في الاناء قبل أن يغسلها والحد في غسل اليدين)✡
✡(من الجنابة والبول والغائط والنوم)✡

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن سماعة ، عن أبي بصير عنهم عليهم السلام قال : إذا دخلت يدك في الإناء قبل أن تغسلها فلا بأس إلا أن يكون أصابها قذر بول أو جنابة فإن دخلت يدك في الإناء وفيها شيء من ذلك فاهرق ذلك الماء .

٢ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمد بن سنان عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن عبدالكريم بن عتبة قال : سألت الشيخ عن الرجل يستيقظ من نومه ولم يبل أيدخل يده في الإناء قبل أن يغسلها ؟ قال : لا لأنه لا يدري أين كانت يده فليغسلها .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن إسماعيل ، عن علي بن الحكم ، عن شهاب بن عبد ربه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل الجنب يسهو فيغمس يده في الإناء قبل أن يغسلها أنه لا بأس إذا لم يكن أصاب يده شيء .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته ، عن الرجل يبول ولم يمس يده شيء أيغمسها في الماء ؟ قال : نعم وإن كان جنباً .

٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل كم يفرغ الرجل على يده قبل أن يدخلها في الإناء ؟ قال : واحدة من حدث البول وثنتين من الغائط وثلاثة من الجنابة .

٦ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل ، عمّن ذكره ، عن يونس ، عن بكار بن أبي بكر قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرَّجل يضع الكوز الّذي يغرف به من الحبِّ في مكان قذر ثمَّ يدخله الحبَّ ؟ قال : يصبّ من الماء ثلاثة أكفّ ثمَّ يدلك الكوز .

﴿ باب ٩ ﴾

☆(اختلاط ماء المطر بالبول وما يرجع في الاناء من غسالة الجنب)☆
☆(والرجل يقع ثوبه على الماء الذي يستنجى به)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في ميزابين سالا أحدهما بول والآخر ماء المطر ، فاختلطا فأصاب ثوب رجل لم يضرّه ذلك .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الهيثم بن أبي مسروق ، عن الحكم ابن مسكين ، عن محمّد بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو أنَّ ميزابين سالا : أحدهما ميزاب بول والآخر ميزاب ماء فاختلطا ثمَّ أصابك ما كان به بأس .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن الكاهليِّ ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : أمرُّ في الطريق فيسيل عليَّ الميزاب في أوقات أعلم أنَّ الناس يتوضّؤون ؟ قال : قال : ليس به بأس لا تسأل عنه ، قلت : ويسيل عليَّ من ماء المطر أرى فيه التغير وأرى فيه آثار القذر فتقطر القطرات عليَّ وينتضح عليَّ منه و البيت يتوضّأ على سطحه فيكف على ثيابنا ؟ قال : ما بذا بأس ، لا تغسله ، كلّ شيء يراه ماء المطر فقد طهر .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن عليه السلام في طين المطر أنّه لا بأس به أن يصيب الثّوب ثلاثة أيّام إلّا أن يعلم أنّه قد نجّسه شيء بعد المطر فإن أصابه بعد ثلاثة أيّام فاغسله ، وإن كان الطريق نظيفاً لم تغسله .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن عليِّ بن الحكم ، عن شهاب بن عبد ربّه ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال ـ في الجنب يغتسل فيقطر الماء

عن جسده في الإناء وينتضح الماء من الأرض فيصير في الإناء - : أنّه لا بأس بهذا كلّه .

٦ - محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن الفضيل بن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في الرّجل الجنب يغتسل فينتضح من الماء في الإناء ؛ فقال : لا بأس « ما جعل عليكم في الدّين من حرج » .

٧ - الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن عمر ابن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أغتسل في مغتسل يبال فيه و يغتسل من الجنابة فيقع في الإناء ماء ينزو من الأرض ؛ فقال : لا بأس به .

﴿ باب ١٠ ﴾

☆(ماء الحمام والماء الذي تسخّنه الشمس)☆

١ - بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن محمّد بن القاسم ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : لا تغتسل من البئر الّتي تجتمع فيها غسالة الحمّام فإنّ فيها غسالة ولد الزّنا وهو لا يطهر إلى سبعة آباء وفيها غسالة النّاصب وهو شرّهما ، إنّ الله لم يخلق خلقاً شرّاً من الكلب وإنّ النّاصب أهون على الله من الكلب . قلت : أخبرني عن ماء الحمام يغتسل منه الجنب و الصبيّ و اليهوديّ و النّصرانيّ والمجوسيّ ؛ فقال : إنّ ماء الحمام كماء النّهر يطهّر بعضه بعضاً .

٢ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن بكر بن حبيب ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ماء الحمام لا بأس به إذا كانت له مادّة .

٣ - الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن محمّد بن إسماعيل عن حنان قال : سمعت رجلاً يقول لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي أدخل الحمّام في السّحر وفيه الجنب وغير ذلك فأقوم فأغتسل فينتضح عليّ - بعدما أفرغ - من مائهم ؛ قال : أليس هو جار ؛ قلت : بلى ، قال : لا بأس .

٤ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبي يحيى الواسطيّ ، عن بعض أصحابنا عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال : سئل عن مجمع الماء في الحمام من غسالة النّاس

بسيب الثوب ؟ قال : لابأس .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن أبي الحسين الفارسيّ ، عن سليمان بن جعفر ، عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الماء الّذي تسخّنه الشمس لاتوضّؤوا به ولاتغتسلوا به ولاتعجنوا به فإنّه يورث البرص .

﴿ باب ﴾

﴿ الموضع الذي يكره أن يتغوط فيه أو يبال ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من فقه الرَّجل أن يرتاد موضعاً لبوله .

٢ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رجل لعليّ بن الحسين عليهما السلام : أين يتوضّأ الغرباء ؟ قال : يتّقي شطوط الأنهار و الطرق النافذة وتحت الأشجار المثمرة ومواضع اللّعن . فقيل له : وأين مواضع اللّعن ؟ قال : أبواب الدُّور .

٣ ـ محمّد بن يحيى بإسناده رفعه قال : سُئل أبوالحسن عليه السلام : ماحدُّ الغائط ؟ قال : لا تستقبل القبلة ولا تستدبرها ولا تستقبل الرِّيح ولاتستدبرها . و روى أيضاً في حديث آخر لاتستقبل الشّمس ولاالقمر .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : نهى النبيّ صلى الله عليه وآله أن يطمح الرَّجل ببوله من السطح أو من الشيء المرتفع في الهواء .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، رفعه ، قال : خرج أبوحنيفة من عند أبي عبدالله عليه السلام وأبوالحسن موسى عليه السلام قائم وهو غلام ، فقال له أبوحنيفة : ياغلام أين يضع الغريب ببلدكم ؟ فقال : اجتنب أفنية المساجد و شطوط الأنهار ، ومساقط الثمار ، و منازل النزّال ، ولا تستقبل القبلة بغائط ولابول ، وارفع ثوبك وضع حيث شئت .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن صالح بن عقبة

عن إبراهيم الكرخي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ثلاث خصال ملعون من فعلهن : المتغوّط في ظلّ النزال والمانع الماء المنتاب وساد الطريق المسلوك .

﴿ باب ١٢ ﴾

✿(القول عند دخول الخلاء وعند الخروج والاستنجاء ومن نسيه)✿
✿(والتسمية [عند الدخول و] عند الوضوء)✿

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية بن عمّار قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا دخلت المخرج فقل : « بسم الله اللّهمّ إنّي أعوذ بك من الخبيث المخبث الرّجس النّجس الشّيطان الرّجيم » فإذا خرجت فقل : « بسم الله الحمد لله الّذي عافاني من الخبيث المخبث وأماط عنّي الأذى » وإذا توضّأت فقل : « أشهد أن لا إله إلّا الله ، اللّهمّ اجعلني من التوّابين واجعلني من المتطهّرين والحمد لله ربّ العالمين » .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سمّيت في الوضوء طهر جسدك كلّه وإذا لم تسمّ لم يطهر من جسدك إلّا ما مرّ عليه الماء .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : سمعت الرّضا عليه السلام يقول : يستنجي ويغسل ما ظهر منه على الشّرج ولا تدخل فيه الأنملة .

٤ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار السّاباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل إذا أراد أن يستنجي بأيّما يبدأ بالمقعدة أو بالإحليل ؟ فقال : بالمقعدة ثمّ بالإحليل .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يستنجي الرّجل بيمينه .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحسين بن

عبد ربّه قال ، قلت له : ما تقول في الفص يتّخذ من حجارة زمرّد ؟ قال : لابأس به ولكن إذا أراد الاستنجاء نزعه .

٧ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الاستنجاء باليمين من الجفاء ، وروي أنّه إذا كانت باليسار علّة .

٨ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا انقطعت درّة البول فصبّ الماء .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن المغيرة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : للاستنجاء حدّ ؟ قال : لا ، ينقى ماثمّة ، قلت : فإنّه ينقى ماثمّة ويبقى الريح قال : الرّيح لاينظر إليها .

١٠ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالكريم بن عمرو ، عن الحسن بن زياد قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن الرّجل يبول فيصيب فخذه وركبته قدر نكتة من بول فيصلّي ثمّ يذكر بعد أنّه لم يغسله ؟ قال : يغسله ويعيد صلاته .

١١ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل ، عن موسى بن القاسم ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرّجل يريد أن يستنجي كيف يقعد ؟ قال : كما يقعد للغائط ، وقال : إنّما عليه أن يغسل ماظهر منه و ليس عليه أن يغسل باطنه .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن زياد ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ النبيّ صلّى الله عليه وآله قال لبعض نسائه : مري نساء المؤمنين أن يستنجين بالماء ويبالغن فإنّه مطهرة للحواشي ومذهبة للبواسير .

١٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل [بن شاذان] ؛ و عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في قول الله عزّوجلّ : «إنّ الله يحبّ التوّابين ويحبّ المتطهّرين» قال : كان النّاس يستنجون بالكرسف والأحجار ثمّ أحدث الوضوء وهو خلق كريم فأمر به رسول الله صلّى الله عليه وآله وصنعه وأنزل الله

في كتابه « إنّ الله يحبّ التوّابين ويحبّ المتطهّرين ».

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أُذينة ، عن زرارة قال : توضّأت يوماً ولم أغسل ذكري ثمّ صلّيت فسألت أبا عبدالله عليه السلام فقال : اغسل ذكرك وأعد صلاتك .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن أخيه الحسين ، عن عليّ بن يقطين ، عن أبي الحسن عليه السلام في الرّجل يبول فينسى غسل ذكره ثمّ يتوضّأ وضوء الصّلاة ، قال : يغسل ذكره [يعيد الصلاة] ولا يعيد الوضوء .

١٦ ـ عنه ، عن أحمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يبول وينسى أن يغسل ذكره حتّى يتوضّأ ويصلّي ، قال : يغسل ذكره ويعيد الصّلاة ولا يعيد الوضوء .

١٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن زرعة ، عن سماعة ، قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا دخلت الغائط فقضيت الحاجة فلم تهرق الماء (١) ثمّ توضّأت ونسيت أن تستنجي فذكرت بعدما صلّيت فعليك الإعادة وإن كنت أهرقت الماء فنسيت أن تغسل ذكرك حتّى صلّيت فعليك إعادة الوضوء والصّلاة وغسل ذكرك لأنّ البول ليس مثل البراز .

﴿ باب ١٣ ﴾

☆(الاستبراء من البول وغسله ومن لم يجد الماء)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل بال ولم يكن معه ماء ؟ فقال : يعصر أصل ذكره إلى طرفه ثلاث عصرات وينتر طرفه فإن خرج بعد ذلك شيء فليس من البول ولكنّه من الحبائل .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وأبي داود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء ، عن ابن أبي يعفور قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل بال ثمّ توضّأ وقام إلى الصّلاة فوجد بللاً ؟ قال : لا يتوضّأ إنّما ذلك من الحبائل .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أحمد بن أشيم ، عن صفوان قال :

سأل الرِّضا عليه السلام رجلٌ وأنا حاضر فقال: إنَّ بي جرحاً في مقعدتي فأتوضأ و أستنجي ثمَّ أجد بعد ذلك النّدى والصّفرة من المقعدة أفأُعيد الوضوء؟ فقال: وقد أنقيت؟ [ف]قال: نعم، قال: لا ولكن رشّه بالماء ولا تعد الوضوء.

أحمد، عن أبي نصر قال: سأل الرِّضا عليه السلام رجلٌ بنحو حديث صفوان.

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حنان بن سدير قال: سمعت رجلاً سأل أبا عبد الله عليه السلام فقال: ربّما بلت ولم أقدر على الماء ويشتدُّ عليَّ ذلك؟ فقال: إذا بلت وتمسّحت فامسح ذكرك بريقك فإن وجدت شيئاً فقل: هذا من ذاك.

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن منصور بن حازم قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الرَّجل يعتريه البول ولا يقدر على حبسه؟ قال: فقال لي: إذا لم يقدر على حبسه فالله أولى بالعذر، يجعل خريطة.

٦ ـ الحسين بن محمّد، عن أحمد بن محمّد، عن أحمد بن إسحاق، عن سعدان بن عبدالرَّحمن قال[٢]: كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام في خصيّ يبول فيلقى من ذلك شدَّة ويرى البلل بعد البلل؟ قال: يتوضّأ ثمَّ ينتضح في النّهار مرَّة واحدة.

٧ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن البول يصيب الجسد؟ قال: صبَّ عليه الماء مرَّتين.

٨ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن ابن فضّال، عن غالب بن عثمان، عن روح بن عبدالرَّحيم قال: بال أبوعبدالله عليه السلام و أنا قائم على رأسه ومعي إداوة أوقال: كوز فلمّا انقطع شخب البول قال بيده هكذا إليَّ فناولته بالماء فتوضّأ مكانه.

﴿ باب ١٤ ﴾

☆(مقدار الماء الذي يجزىء للوضوء والغسل ومن تعدّى في الوضوء)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن العلاء، عن محمّد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: يأخذ أحدكم الرّاحة من الدُّهن فيملأ بها جسده والماء أوسع من ذلك.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ومحمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّما الوضوء حدٌّ من حدود الله ليعلم الله من يطيعه ومن يعصيه وإنّ المؤمن لاينجّسه شيء إنّما يكفيه مثل الدّهن .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وأبو داود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد عن فضالة ، عن داود بن فرقد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إنّ أبي كان يقول : إنّ للوضوء حدّاً من تعدّاه لم يوجر ؛ وكان أبي يقول : إنّما يتلدّد فقال له رجل : وما حدّه ؟ قال : تغسل وجهك ويديك وتمسح رأسك ورجليك .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الجنب ماجرى عليه الماء من جسده قليله وكثيره فقد أجزأه .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد ابن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن غسل الجنابة كم يجزىء من الماء ؟ فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يغتسل بخمسة أمداد بينه وبين صاحبته ويغتسلان جميعاً من إناء واحد .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن يزيد بن إسحاق ، عن هارون بن حمزة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يجزئك من الغسل و الاستنجاء ما ملئت (١) بيمينك .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام في الوضوء قال : إذا مسّ جلدك الماء فحسبك .

٨ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرّجل يجنب فيرتمس في الماء ارتماسة واحدة فيخرج يجزيه ذلك من غسله ؟ قال : نعم .

٩ ـ عليّ بن محمّد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ لله ملكاً يكتب سرف الوضوء كما يكتب عدوانه (٢) .

﴿ باب ٥ ﴾

☆(السواك)☆

١ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل ؛ وعليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن جعفر بن محمّد الأشعري ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ركعتان بالسّواك أفضل من سبعين ركعة بغير سواك ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لولا أن أشقّ على اُمّتي لأمرتهم بالسّواك مع كلّ صلاة .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن يونس بن يعقوب عن أبي اُسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سنن المرسلين السّواك .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبيُّ صلى الله عليه وآله : مازال جبرئيل عليه السلام يوصيني بالسواك حتّى خفت أن أحفى ـ أو أدرد ـ .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن بكير ، عمّن ذكره ، عن أبي جعفر عليه السلام في السّواك قال : لا تدعه في كلّ ثلاث ولو أن تمرّه مرّة .

٥ ـ عليٌّ ، بإسناده قال : أدنى السّواك أن تدلك بإصبعك .

٦ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن المعلّى أبي عثمان عن معلّى بن خنيس قال سألت أبا عبدالله عليه السلام عن السّواك بعد الوضوء فقال : الاستياك قبل أن تتوضّأ ، قلت : أرأيت إن نسي حتّى يتوضّأ ؟ قال : يستاك ثمّ يتمضمض ثلاث مرّات وروي أنّ السّنة في السّواك في وقت السّحر .

٧ ـ عليُّ بن محمّد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حمّاد ، عن أبي بكر بن أبي سماك قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا قمت باللّيل فاستك فإنّ الملك يأتيك فيضع فاه على فيك وليس من حرف تتلوه وتنطق به إلّا صعد به إلى السّماء فليكن فوك طيّب الرّيح .

﴿ باب ٦ ﴾

☆(المضمضة والاستنشاق)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن

حكم بن حكيم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المضمضة والاستنشاق أمن الوضوء هي ؟ قال : لا .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن شاذان بن الخليل ، عن يونس بن عبد الرحمن ، عن حماد ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته ، عن المضمضة والاستنشاق قال : ليس هما من الوضوء ، هما من الجوف .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرمي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس عليك مضمضة ولا استنشاق لأنهما من الجوف .

« باب »

☆(صفة الوضوء)☆

١ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس بن عبد الرحمن ، عن أبان وجميل ، عن زرارة قال : حكى لنا أبو جعفر عليه السلام وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا بقدح فأخذ كفاً من ماء فأسدله على وجهه ثم مسح وجهه من الجانبين جميعاً ثم أعاد يده اليسرى في الإناء فأسدلها على يده اليمنى ثم مسح جوانبها ثم أعاد اليمنى في الإناء فصبها على اليسرى ثم صنع بها كما صنع باليمنى ثم مسح بما بقي في يده رأسه ورجليه ولم يعدهما في الإناء .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن أبي أيوب ، عن بكير بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ألا أحكي لكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ فأخذ بكفه اليمنى كفاً من ماء فغسل به وجهه ثم أخذ بيده اليسرى كفاً من ماء فغسل به يده اليمنى ، ثم أخذ بيده اليمنى كفاً من ماء فغسل به يده اليسرى ، ثم مسح بفضل يديه رأسه ورجليه .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد ابن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يأخذ أحدكم الراحة من الدهن فيملأ بها جسده

والماء أوسع [من ذلك] ألا أحكي لكم وضوء رسول الله صلّى الله عليه وآله؟ قلت: بلى قال: فأدخل يده في الإناء ولم يغسل يده فأخذ كفّاً من ماء فصبّه على وجهه ثمّ مسح جانبيه حتّى مسحه كلّه ثمّ أخذ كفّاً آخر بيمينه فصبّه على يساره ثمّ غسل به ذراعه الأيمن ثمّ أخذ كفّاً آخر فغسل به ذراعه الأيسر ثمّ مسح رأسه ورجليه بما بقي في يديه.

٤ ـ عليّ، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قال أبو جعفر عليه السلام: ألا أحكي لكم وضوء رسول الله صلّى الله عليه وآله؟ فقلنا: بلى، فدعا بقعب فيه شيء من ماء ثمّ وضعه بين يديه ثمّ حسر عن ذراعيه ثمّ غمس فيه كفّه اليمنى ثمّ قال: هكذا إذا كانت الكفّ طاهرة، ثمّ غرف فملأها ماء فوضعها على جبينه ثمّ قال: «بسم الله» وسدله على أطراف لحيته ثمّ أمرّ يده على وجهه وظاهر جبينه مرّة واحدة ثمّ غمس يده اليسرى فغرف بها ملأها ثمّ وضعه على مرفقه اليمنى وأمرّ كفّه على ساعده حتّى جرى الماء على أطراف أصابعه، ثمّ غرف بيمينه ملأها فوضعه على مرفقه اليسرى وأمرّ كفّه على ساعده حتّى جرى الماء على أطراف أصابعه ومسح مقدّم رأسه وظهر قدميه ببلّة يساره وبقيّة بلّة يمناه.

قال: وقال أبو جعفر عليه السلام: إنّ الله وتر يحبّ الوتر فقد يجزئك من الوضوء ثلاث غرفات: واحدة للوجه واثنتان للذراعين، وتمسح ببلّة يمناك ناصيتك وما بقي من بلّة يمينك ظهر قدمك اليمنى وتمسح ببلّة يسارك ظهر قدمك اليسرى.

قال زرارة: قال أبو جعفر عليه السلام: سأل رجل أمير المؤمنين عليه السلام عن وضوء رسول الله صلّى الله عليه وآله فحكى له مثل ذلك.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أذينة، عن زرارة وبكير أنّهما سألا أبا جعفر عليه السلام عن وضوء رسول الله صلّى الله عليه وآله فدعا بطست أو تور فيه ماء فغمس يده اليمنى فغرف بها غرفة فصبّها على وجهه، فغسل بها وجهه، ثمّ غمس كفّه اليسرى فغرف بها غرفة فأفرغ على ذراعه اليمنى فغسل بها ذراعه من المرفق إلى الكفّ لا يردّها إلى المرفق ثمّ غمس كفّه اليمنى فأفرغ بها على ذراعه اليسرى من المرفق وصنع بها مثل ما صنع باليمنى، ثمّ مسح رأسه وقدميه ببلل كفّه، لم يحدث لهما ماء جديداً ثمّ قال: ولا يدخل أصابعه تحت الشراك [2] قال: ثمّ قال: إنّ الله عزّ وجلّ يقول:

«يا أيّها الّذين آمنوا إذا قمتم إلى الصّلوة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم»[٣] فليس له أن يدع شيئاً من وجهه إلّا غسّله وأمر بغسل اليدين إلى المرفقين فليس له أن يدع شيئاً من يديه إلى المرفقين إلّا غسّله لأنّ الله يقول: «اغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق» ثمّ قال: «وامسحوا برؤسكم وأرجلكم إلى الكعبين» فإذا مسح بشيء من رأسه أو بشيء من قدميه ما بين الكعبين إلى أطراف الأصابع فقد أجزأه.

قال: فقلنا: أين الكعبان؟ قال: ههنا يعني المفصل دون عظم السّاق، فقلنا: هذا ما هو؟ فقال: هذا من عظم السّاق والكعب أسفل من ذلك[٤] فقلنا: أصلحك الله فالغرفة الواحدة تجزىء للوجه وغرفة للذّراع؟ قال: نعم، إذا بالغت فيها والثّنتان[٥] تأتيان على ذلك كلّه.

٦ ـ محمّد بن الحسن وغيره، عن سهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن ابن رباط، عن يونس بن عمّار قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الوضوء للصّلاة فقال: مرّة مرّة.

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد؛ وأبي داود جميعاً، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب، عن حمّاد بن عثمان، عن عليّ بن المغيرة، عن ميسرة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الوضوء واحدة واحدة، ووصف الكعب في ظهر القدم.

٨ ـ الحسين بن محمّد، عن عبدالله بن عامر، عن عليّ بن مهزيار، عن محمّد بن يحيى، عن حمّاد بن عثمان قال: كنت قاعداً عند أبي عبدالله عليه السلام فدعا بماء فملأ به كفّه فعمّ به وجهه ثمّ ملأ كفّه فعمّ به يده اليمنى ثمّ ملأ كفّه فعمّ به [يده] اليسرى ثمّ مسح على رأسه و رجليه وقال: هذا وضوء من لم يحدث حدثاً. يعني به التّعدّي في الوضوء.

٩ ـ عليّ بن محمّد؛ ومحمّد بن الحسن، عن سهل بن زياد؛ وعليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد جميعاً، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن عبدالكريم قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الوضوء فقال: ما كان وضوء عليّ عليه السلام إلّا مرّة مرّة.

هذا دليل على أنّ الوضوء إنّما هو مرّة مرّة لأنّه صلوات الله عليه كان إذا ورد عليه أمران كلاهما لله طاعة أخذ بأحوطهما وأشدّهما على بدنه وإنّ الّذي جاء عنهم عليهم السلام أنّه قال: «الوضوء مرّتان» إنّه هو لمن لم يقنعه مرّة واستزاده فقال: مرّتان، ثمّ قال: ومن

زاد على مرّتين لم يوجر و هذا أقصى غاية الحدّ في الوضوء الّذي من تجاوزه أثم ولم يكن له وضوء و كان كمن صلّى الظّهر خمس ركعات ولولم يطلق عليه السلام في المرّتين لكان سبيلهما سبيل الثّلاث

و روي في رجل كان معه من الماء مقدار كفّ وحضرت الصّلاة قال: فقال: يقسّمه أثلاثاً: ثلث للوجه وثلث لليد اليمنى وثلث لليد اليسرى ويمسح بالبلّة رأسه ورجليه.

«باب ۱۸»

(حد الوجه الذى يغسل والذراعين وكيف يغسل)

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قلت له: أخبرني عن حدّ الوجه الّذي ينبغي له أن يوضّأ الّذي قال الله عزّ وجلّ؟ فقال: الوجه الّذي أمر الله تعالى بغسله الّذي ولا ينبغي لأحد أن يزيد عليه ولا ينقص منه، إن زاد عليه لم يوجر وإن نقص منه أثم: مادارت عليه السّبابة والوسطى والإبهام من قصاص الرّأس إلى الذّقن وماجرت عليه الإصبعان من الوجه مستديراً فهو من الوجه وماسوى ذلك فليس من الوجه. قلت: الصّدغ ليس من الوجه؟ قال: لا.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد؛ ومحمّد بن الحسين، عن صفوان، عن العلاء، عن محمّد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن الرّجل يتوضّأ أيبطن لحيته؟ قال: لا.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن عبدالله بن محمّد بن عيسى، عن أبيه، عن ابن المغيرة، عن السّكوني، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لاتضربوا وجوهكم بالماء ضرباً إذا توضّأتم ولكن شنّوا الماء شنّاً.

٤ ـ عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن إسماعيل بن مهران قال: كتبت إلى الرّضا عليه السلام أسأله عن حدّ الوجه فكتب: من أوّل الشّعر إلى آخر الوجه وكذلك الجبينين.

٥ ـ محمّد بن الحسن وغيره، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن الحكم، عن الهيثم ابن عروة التّميمي قال سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ: «فاغسلوا وجوهكم

وأيديكم إلى المرافق » فقلت : هكذا ومسحت من ظهر كفي إلى المرفق ، فقال : ليس هكذا تنزيلها إنّما هي «فاغسلوا وجوهكم وأيديكم من المرافق» ، ثمّ أمرّ يده من مرفقه إلى أصابعه .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أخيه إسحاق بن إبراهيم ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : فرض الله على النّساء في الوضوء للصّلاة أن يبتدئن بباطن أذرعهنّ وفي الرّجال بظاهر الذّراع .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نجران ، عن عاصم بن حميد ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الأقطع اليد والرّجل قال : يغسلهما

٨ ـ [د] عنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الأقطع ؟ قال : يغسل ما قطع منه

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل قطعت يده من المرفق كيف يتوضّأ ؟ قال : يغسل ما بقي من عضده .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أنّ أناساً يقولون : إنّ بطن الأذنين من الوجه وظهرهما من الرّأس ؟ فقال : ليس عليهما غسل ولا مسح .

« باب ١٩ »

☆(مسح الرأس والقدمين)☆

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن شاذان بن الخليل النّيسابوريّ عن معمّر بن عمر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يجزئ من المسح على الرّأس موضع ثلاث أصابع وكذلك الرّجل .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الأذنان ليسا من الوجه ولا من الرّأس ؛ قال : وذكر المسح فقال : امسح على مقدّم رأسك وامسح على القدمين وابدأ بالشّقّ الأيمن .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن شاذان بن الخليل ، عن يونس ، عن حمّاد ، عن الحسين قال : قلت : لأبي عبدالله عليه السلام رجل توضّأ وهو معتمّ فثقل عليه نزع العمامة لمكان البرد ؟ فقال : ليدخل إصبعه .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ألا تخبرني من أين علمت وقلت : إنّ المسح ببعض الرّأس وبعض الرّجلين ؟ فضحك ثمّ قال : يا زرارة قال : رسول الله صلّى الله عليه وآله ونزل به الكتاب من الله لأنّ الله عزّ وجلّ يقول : « فاغسلوا وجوهكم » فعرفنا أنّ الوجه كلّه ينبغي أن يغسل ثمّ قال : « وأيديكم إلى المرافق » ثمّ فصّل بين الكلام فقال : « وامسحوا برؤسكم » فعرفنا حين قال : « برؤسكم » أنّ المسح ببعض الرأس لمكان الباء ، ثمّ وصل الرّجلين بالرّأس كما وصل اليدين بالوجه : فقال : « وأرجلكم إلى الكعبين » فعرفنا حين وصلها بالرّأس أنّ المسح على بعضها ثمّ فسّر ذلك رسول الله صلّى الله عليه وآله للنّاس فضيّعوه ثمّ قال : « فلم تجدوا ماء فتيمّموا صعيداً طيّباً فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه » فلمّا وضع الوضوء إن لم تجدوا الماء أثبت بعض الغسل مسحاً لأنّه قال : « بوجوهكم » ثمّ وصل بها « وأيديكم » ثمّ قال : « منه » أي من ذلك التيمّم لأنّه علم أنّ ذلك أجمع لم يجر على الوجه لأنّه يعلق من ذلك الصّعيد ببعض الكفّ ولا يعلق ببعضها ، ثمّ قال : « ما يريد الله ليجعل عليكم (في الدّين) من حرج » والحرج الضّيق .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال سألته : عن المسح على القدمين كيف هو ؟ فوضع كفّه على الأصابع فمسحها إلى الكعبين إلى ظاهر القدم ، فقلت : جعلت فداك لو أنّ رجلاً قال بإصبعين من أصابعه هكذا ؟ فقال : لا إلّا بكفّه .

٦ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس قال : أخبرني من رأى أبا الحسن عليه السلام بمنى يمسح ظهر قدميه من أعلى القدم إلى الكعب ومن الكعب إلى أعلى القدم ويقول : الأمر في مسح الرّجلين موسّع من شاء مسح مقبلاً ومن شاء مسح مدبراً فإنّه من الأمر الموسّع إن شاء الله .

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال : لو أنّك توضّأت فجعلت مسح الرّجلين غسلاً ثمّ أضمرت أنّ ذلك هو المفترض لم يكن ذلك بوضوء، ثمّ قال : ابدأ بالمسح على الرّجلين فإن بدا لك غسل فغسلت فامسح بعده ليكون آخر ذلك المفترض .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن الحكم بن مسكين ، عن محمّد بن مروان قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنّه يأتي على الرّجل ستّون وسبعون سنة ما قبل الله منه صلاة ، قلت : وكيف ذاك ؟ قال : لأنّه يغسل ما أمر الله بمسحه .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن عليّ بن إسماعيل ، عن عليّ بن النّعمان ، عن القاسم بن محمّد ، عن جعفر بن سليمان عمّه قال : سألت أبا الحسن موسى عليه السلام قلت : جعلت فداك يكون خفّ الرّجل مخرّقاً فيدخل يده فيمسح ظهر قدمه أيجزئه ذلك ؟ قال : نعم .

١٠ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشاء ، عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : توضّأ عليٌّ عليه السلام فغسل وجهه وذراعيه ثمّ مسح على رأسه وعلى نعليه ولم يدخل يده تحت الشّراك .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الّذي يخضب رأسه بالحنّاء ثمّ يبدوله في الوضوء ؟ قال : لا يجوز حتّى يصيب بشرة رأسه بالماء .

﴿ باب ٢٠ ﴾

☆(مسح الخفّ)☆

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المريض هل له رخصة في المسح ؟ قال : لا .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت له في مسح الخفّين تقيّة ؟ فقال [1] : ثلاثة لا أتّقي فيهنّ أحداً: شرب المسكر ، ومسح الخفّين ، ومتعة الحجّ .

قال زرارة : ولم يقل : الواجب عليكم ألّا تتّقوا فيهنّ أحداً .

﴿ باب ﴾

☆(الجبائر والقروح و الجراحات)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرَّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن الرِّضا عليه السلام(٢) عن الكسير تكون عليه الجبائر أو تكون به الجراحة كيف يصنع بالوضوء ، وعند غسل الجنابة ، وغسل الجمعة ؟ قال : يغسل ما وصل إليه الغسل(٤) ممّا ظهر ممّا ليس عليه الجبائر ويدع ما سوى ذلك ممّا لا يستطيع غسله ولا ينزع الجبائر و[لا] يعبث بجراحته .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الجرح كيف يصنع به صاحبه ؟ قال : يغسل ما حوله .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الرَّجل يكون به القرحة في ذراعه أو نحو ذلك في موضع الوضوء فيعصبها بالخرقة ويتوضّأ ويمسح عليها إذا توضّأ ؟ فقال : إن كان يؤذيه الماء فليمسح على الخرقة وإن كان لا يؤذيه الماء فلينزع الخرقة ثمَّ ليغسلها ، قال : وسألته عن الجرح كيف أصنع به في غسله ؟ قال : اغسل ما حوله .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عليِّ بن الحسن ابن رباط ، عن عبدالأعلى مولى آل سام قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : عثرت فانقطع ظفري فجعلت على إصبعي مرارة فكيف أصنع بالوضوء ؟ قال : يعرف هذا وأشباهه من كتاب الله عزَّ وجلَّ «ما جعل عليكم في الدين من حرج» امسح عليه .

﴿ باب ٢١ ﴾

☆(الشك في الوضوء ومن نسيه أو قدّم أو أخّر)☆

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن العبّاس بن عامر ، عن عبدالله بن

بكير ، عن أبيه ، قال : قال لي أبوعبدالله عليه السلام : إذا استيقنت أنّك قد أحدثت نتوضّأ وإيّاك أن تحدث وضوءاً أبداً حتّى تستيقن أنّك قدأحدثت .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا كنت قاعداً على وضوء ولم تدراغسلت ذراعك أم لا فأعد عليها وعلى جميع ما شككت فيه أنّك لم تغسله أو تمسحه ممّا سمّى الله مادمت في حال الوضوء فإذا قمت من الوضوء وفرغت فقدصرت في حال اُخرى في صلاة أوغير صلاة فشككت في بعض ماسمّى الله ممّا أوجب الله تعالى عليك فيه وضوءاً فلاشيء عليك وإن شككت في مسح رأسك وأصبت في لحيتك بلّة فامسح بها عليه وعلى ظهر قدميك وإن لم تصب بلّة فلاتنقض الوضوء بالشكّ و امض في صلاتك وإن تيقّنت أنّك لم تتمّ وضوءك فأعد على ماتركت يقيناً حتّى تأتي على الوضوء .

قال حمّاد : و قال حريز : قال زرارة : قلت له : رجل ترك بعض ذراعه أو بعض جسده في غسل الجنابة ؟ فقال : إذا شكّ ثمّ كانت به بلّة و هو في صلاته مسح بها عليه و إن كان استيقن رجع وأعاد عليه الماء مالم يصب بلّة فإن دخله الشكّ و قد دخل في حال اُخرى فليمض في صلاته ولاشيء عليه وإن استبان رجع وأعاد الماء عليه وإن رآه و به بلّة مسح عليه و أعاد الصّلاة باستيقان و إن كان شاكّاً فليس عليه في شكّه شيء فليمض في صلاته .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن ذكرت وأنت في صلاتك أنّك قدتركت شيئاً من وضوئك المفروض عليك فانصرف وأتمّ الّذي نسيته من وضوئك وأعد صلاتك ويكفيك من مسح رأسك أن تأخذ من لحيتك بللها إذا نسيت أن تمسح رأسك فتمسح به مقدّم رأسك .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا نسي الرّجل أن يغسل يمينه فغسل شماله ومسح رأسه ورجليه وذكر بعد ذلك غسل يمينه وشماله ومسح رأسه و رجليه و إن كان إنّما نسي شماله فليغسل الشّمال ولايعيد على ما كان توضّأ وقال : اتبع وضوءك بعضه بعضاً .

٥ ـ عليّ ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد ، عن

حريز، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : تابع بين الوضوء كما قال الله عزّ وجلّ إبدأ بالوجه ثمّ باليدين ثمّ امسح الرأس والرّجلين ولا تقدمنّ شيئاً بين يدي شيء تخالف ما اُمرت به وإن غسلت الذّراع قبل الوجه فابدأ بالوجه وأعد على الذّراع وإن مسحت الرّجل قبل الرّأس فامسح على الرّأس قبل الرّجل ثمّ أعد على الرّجل ، إبدأ بما بدأ الله به .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وأبي داود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ؛ عن الحسين بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا نسيت فغسلت ذراعك قبل وجهك فأعد غسل وجهك ثمّ اغسل ذراعيك بعد الوجه فإن بدأت بذراعك الأيسر قبل الأيمن فأعد غسل الأيمن ثمّ اغسل اليسار وإن نسيت مسح رأسك حتّى تغسل رجليك فامسح رأسك ثمّ اغسل رجليك .

٧ ـ وبهذا الإسناد قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا توضّأت بعض وضوئك فعرضت لك حاجة حتّى ينشف وضوؤك فأعد وضوءك فإنّ الوضوء لا يتبعّض .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ربّما توضّأت فنفد الماء فدعوت الجارية فأبطأت عليّ بالماء فيجفّ وضوئي ؟ فقال : أعد .

٩ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن حكم بن حكيم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل نسي من الوضوء الذّراع والرّأس ؟ قال : يعيد الوضوء ، إنّ الوضوء يتبع بعضه بعضاً .

﴿ باب ٢٢ ﴾

☆(ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه)☆

١ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن سالم أبي الفضل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس ينقض الوضوء إلّا ما خرج من طرفيك الأسفلين اللّذين أنعم الله عليك بهما .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ الشيطان ينفخ في دبر الإنسان حتّى يخيل إليه أنّه قدخرج منه ريح ، فلاينقض الوضوء إلّا ريح تسمعها أو تجد ريحها .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن ظريف ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن عبدالله بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس في حبّ القرع والدّيدان الصّغار وضوء إنّما هو بمنزلة القمّل .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن ابن أخي فضيل ، عن فضيل ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يخرج منه مثل حبّ القرع ؟ قال : ليس عليه وضوء . وروي إذا كانت ملطّخة بالعذرة أعاد الوضوء .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر ولأبي عبدالله عليهما السلام : ماينقض الوضوء ؟ فقالا : مايخرج من طرفيك الأسفلين من الدّبر والذّكر ، غائط أو بول أو منيّ أو ريح والنّوم حتّى يذهب العقل وكلّ النّوم يكره إلّا أن تكون تسمع الصوت .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه موسى عليه السلام قال : سألته عن الرّجل هل يصلح له أن يستدخل الدّواء ثمّ يصلّي وهو معه أينقض الوضوء ؟ قال : لاينقض الوضوء ولايصلّي حتّى يطرحه .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يتجشّأ فيخرج منه شيء أيعيد الوضوء ؟ قال : لا .

٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن أبي اُسامة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن القيء هل ينقض الوضوء ؟ قال : لا .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وأبو داود ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن أبان ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا قاء الرّجل وهو على طهر فليتمضمض .

١٠ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن محمّد الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يكون على طهر فيأخذ من أظفاره

أو شعره أيعيد الوضوء ؟ فقال : لا ولكن يمسح رأسه وأظفاره بالماء ، قال : قلت : فإنّهم يزعمون أنّ فيه الوضوء ؟ فقال : إن خاصموكم فلا تخاصموهم و قولوا : هكذا السنّة .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس في القبلة ولامسّ الفرج ولا المباشرة وضوء .

١٢ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّعاف والحجامة وكلّ دم سائل ؟ فقال : ليس في هذا وضوء إنّما الوضوء من طرفيك اللّذين أنعم الله تعالى بهما عليك .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن معمّر بن خلّاد قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل به علّة لا يقدر على الاضطجاع و الوضوء يشتدّ عليه وهو قاعد مستند بالوسائد فربما أغفي وهو قاعد على تلك الحال ؟ قال : يتوضّأ ، قلت له : إنّ الوضوء يشتدّ عليه لحال علّته ؟ فقال : إذا خفي عليه الصّوت فقد وجب الوضوء عليه ، وقال : يؤخّر الظّهر ويصلّيها مع العصر يجمع بينهما وكذلك المغرب والعشاء .

١٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الخفقة والخفقتين ؟ فقال : ما أدري ما الخفقة والخفقتان إنّ الله يقول : « بل الإنسان على نفسه بصيرة » إنّ عليّاً عليه السلام كان يقول : من وجد طعم النّوم قائماً أو قاعداً فقد وجب عليه الوضوء .

١٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن ابن جمهور ، عمّن ذكره ، عن أحمد بن محمّد ، عن سعد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أذنان وعينان تنام العينان ولا تنام الأذنان و ذلك لا ينقض الوضوء فإذا نامت العينان و الأذنان انتقض الوضوء .

١٦ ـ أحمد بن إدريس ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار السّاباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الرجل يقرض من شعره بأسنانه أيمسحه بالماء قبل أن يصلّي ؟ قال : لا بأس ، إنّما ذلك في الحديد .

﴿باب ٢٣﴾

☆(الرجل يطأ على العذرة أو غيرها من القذر)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن الأحول ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في الرجل يطأ على الموضع الّذي ليس بنظيف ثمّ يطأ بعده مكاناً نظيفاً ؟ قال : لا بأس إذا كان خمسة عشر ذراعاً أو نحو ذلك .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام إذ مرّ على عذرة يابسة فوطأ عليها فأصابت ثوبه ، فقلت : جعلت فداك قد وطئت على عذرة فأصابت ثوبك ؟ فقال : أليس هي يابسة ؟ فقلت : بلى ، فقال: لا بأس ، إنّ الأرض تطهّر بعضها بعضاً .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن محمّد الحلبيّ قال : نزلنا في مكان بيننا و بين المسجد زقاق قذر فدخلت على أبي عبدالله عليه السلام فقال : أين نزلتم ؟ فقلت : نزلنا في دار فلان ، فقال : إنّ بينكم و بين المسجد زقاقاً قذراً ـ أو قلنا له : إنّ بيننا و بين المسجد زقاقاً قذراً ـ فقال : لا بأس ، الأرض تطهّر بعضها بعضاً ، قلت : والسرقين الرّطب أطأ عليه ؟ فقال : لا يضرّك مثله .

٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يطأ في العذرة أو البول أيعيد الوضوء ؟ قال : لا ولكن يغسل ما أصابه . وفي رواية اُخرى إذا كان جافّاً فلا يغسله .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن المعلّى ابن خنيس قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الخنزير يخرج من الماء فيمرّ على الطريق فيسيل منه الماء ، أمرّ عليه حافياً ؟ فقال : أليس وراءه شيء جافّ ؟ قلت : بلى ، قال : فلا بأس ، إنّ الأرض تطهّر بعضها بعضاً .

﴿باب ٢٤﴾

☆(المذي والودي)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله

عليه السلام قال : إن سال من ذكرك شيء من مذي أو ودي وأنت في الصلاة فلا تغسله ولا تقطع الصلاة ولا تنقض له الوضوء وإن بلغ عقيبك فإنما ذلك بمنزلة النخامة وكل شيء يخرج منك بعد الوضوء فإنه من الحبائل أو من البواسير و ليس بشيء ، فلا تغسله من ثوبك إلا أن تقذره .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن عمر بن حنظلة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المذي ، فقال : ما هو والنخامة إلا سواء .

٣ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن بريد بن معاوية قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن المذي ، فقال : لا ينقض الوضوء ولا يغسل منه ثوب ولا جسد إنما هو بمنزلة المخاط والبزاق .

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المذي يسيل حتى يصيب الفخذ ؟ فقال : لا يقطع صلاته ولا يغسله من فخذه ، إنه لم يخرج من مخرج المني ، إنما هو بمنزلة النخامة .

«باب ٢٥ أنواع الغسل»

١ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : الغسل من الجنابة ويوم الجمعة والعيدين وحين تحرم وحين تدخل مكة والمدينة ويوم عرفة ويوم تزور البيت و حين تدخل الكعبة وفي ليلة تسع عشرة وإحدى و عشرين وثلاث وعشرين من شهر رمضان ومن غسل ميتاً .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن غسل الجمعة فقال : واجب في السفر والحضر إلا أنه رخص للنساء في السفر لقلة الماء ، وقال : غسل الجنابة واجب و غسل الحائض إذا طهرت واجب و غسل المستحاضة واجب إذا احتشت بالكرسف فجاز الدم الكرسف فعليها الغسل لكل صلاتين وللفجر غسل وإن لم يجز الدم الكرسف فعليها الغسل كل يوم مرة والوضوء لكل صلاة وغسل النفساء واجب وغسل المولود واجب وغسل الميت واجب وغسل الزيارة واجب وغسل دخول البيت واجب وغسل الاستسقاء واجب وغسل أول ليلة من شهر رمضان يستحب

وغسل ليلة إحدى وعشرين وغسل ليلة ثلاث وعشرين سنّة لاتتركهافإنّه يرجى في إحديهنّ ليلة القدر وغسل يوم الفطر وغسل يوم الأضحى سنّة، لاأحبّ تركها وغسل الإستخارة يستحبّ العمل في غسل الثلاث اللّيالي من شهر رمضان ليلة تسعة عشرة وإحدى وعشرين وثلاث وعشرين .

﴿ باب ٦ ﴾

☼(مايجزىء الغسل منه اذا اجتمع)☼

١ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا اغتسلت بعد طلوع الفجر أجزأك غسلك ذلك للجنابة والجمعة وعرفة والنحر والحلق والذبح والزيارة و إذا اجتمعت عليك حقوق أجزأهاعنك غسل واحد ؛ قال : ثمّ قال : و كذلك المرأة يجزئها غسل واحد لجنابتها وإحرامها وجمعتها وغسلها من حيضها وعيدها .

﴿ باب ٧ ﴾

☼(وجوب الغسل يوم الجمعة)☼

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : سألته عن الغسل يوم الجمعة فقال : واجب على كلّ ذكر وأنثى ، عبد أو حرّ .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الغسل يوم الجمعة على الرّجال والنّساء في الحضر وعلى الرّجال في السّفر وليس على النّساء في السّفر وفي رواية أخرى أنّه رخّص للنّساء في السّفر لقلّة الماء .

٣ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن سيف ، عن أبيه سيف بن عميرة ، عن الحسين بن خالد قال : سألت أبا الحسن الأوّل عليه السلام كيف صار غسل يوم الجمعة واجباً ؛ فقال : إنّ الله تبارك وتعالى أتمّ صلاة الفريضة بصلاة النّافلة ؛ وأتمّ صيام الفريضة بصيام النافلة ؛ وأتمّ وضوء الفريضة بغسل يوم الجمعة ، ما كان في ذلك من سهو أو تقصير أو نسيان [أو نقصان]

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حمّاد الأنصاري ، عن صباح المزني ، عن الحارث بن حصيرة ، عن الأصبغ قال : كان أمير المؤمنين عليه السلام

إذا أراد أن يوبخ الرّجل يقول : والله لأنت أعجز من التّارك الغسل يوم الجمعة وإنّه لايزال في طهر إلى الجمعة الأُخرى .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن موسى ، عن أُمّه وأُمّ أحمد بنت موسى قالتا : كنّا مع أبي الحسن عليه‌السلام بالبادية ونحن نريد بغداد فقال لنا يوم الخميس : اغتسلا اليوم لغد يوم الجمعة فإنّ الماء بها غداً قليل ، فاغتسلنا يوم الخميس ليوم الجمعة .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : لابدّ من غسل يوم الجمعة في السّفر والحضر فمن نسي فليعد من الغد ؛ وروي فيه رخصة للعليل .

«باب ٢٨»

صفة الغسل والوضوء قبله و بعده والرجل يغتسل في مكان غير طيب وما يقال عند الغسل وتحويل الخاتم عند الغسل

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ؛ ومحمّد بن اسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ؛ عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما‌السلام قال : سألته عن غسل الجنابة فقال : تبدأ بكفّيك فتغسلهما ثمّ تغسل فرجك ثمّ تصبّ الماء على رأسك ثلاثاً ثم تصبّ الماء على سائر جسدك مرّتين فماجرى عليه الماء فقد طهر.

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : يفيض الجنب على رأسه الماء ثلاثاً ، لايجزئه أقلّ من ذلك .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت[١] : كيف يغتسل الجنب ؟ فقال : إن لم يكن أصاب كفّه شيء[٢] غمسها في الماء ثمّ بدأ بفرجه فأنقاه بثلاث غرف ثمّ صبّ على رأسه ثلاث أكفّ ثمّ صبّ على منكبه الأيمن مرّتين وعلى منكبه الأيسر مرّتين فماجرى عليه الماء فقد أجزأه .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن بعض أصحابنا قال : قال : تقول في غسل الجمعة : « اللّهمّ طهّر قلبي من كلّ آفة تمحق بها ديني

وتبلل بها عملي » وتقول في غسل الجنابة : « اللّهمّ طهّر قلبي وزكّ عملي وتقبّل سعيي و اجعل ما عندك خيراً لي » .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا ارتمس الجنب في الماء ارتماسة واحدة أجزأه ذلك من غسله .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال : سألته عن المرأة عليها السوار والدملج في بعض ذراعها ، لا تدري يجري الماء تحته أم لا ، كيف تصنع إذا توضّأت أو اغتسلت ؟ قال : تحرّكه حتّى يدخل الماء تحته أو تنزعه . وعن الخاتم الضيّق لا يدري هل يجري الماء تحته إذا توضّأ أم لا ، كيف يصنع ؟ قال : إن علم أنّ الماء لا يدخله فليخرجه إذا توضّأ .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليمانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ عليّاً عليه السلام لم ير بأساً أن يغسل الجنب رأسه غدوة ويغسل سائر جسده عند الصّلاة .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اغتسل من جنابة فلم يغسل رأسه ثمّ بداله أن يغسل رأسه لم يجد بدّاً من إعادة الغسل .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن حمّاد ، عن بكر بن كرب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يغتسل من الجنابة أيغسل رجليه بعد الغسل ؟ فقال : إن كان يغتسل في مكان يسيل الماء على رجليه بعد الغسل فلا عليه أن لا يغسلهما وإن كان يغتسل في مكان يستنقع رجلاه في الماء فليغسلهما .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبي يحيى الواسطيّ ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك أغتسل في الكنيف الّذي يبال فيه وعليّ نعل سنديّة ؟ فقال : إن كان الماء الّذي يسيل من جسدك يصيب أسفل قدميك فلا تغسل قدميك .

۱۱ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن شاذان بن الخليل ، عن يونس ، عن يحيى بن طلحة ، عن أبيه ، عن عبدالله بن سليمان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : الوضوء بعد الغسل بدعة .

۱۲ ـ محمّد بن يحيى ؛ وغيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلّ غسل قبله وضوء إلّا غسل الجنابة ،

۱۳ ـ وروي أنّه ليس شيء من الغسل فيه وضوء إلّا غسل يوم الجمعة فإنّ قبله وضوء . وروي أيّ وضوء أطهر من الغسل .

۱٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الخاتم إذا اغتسلت ؟ قال : حوّله من مكانه ؛ وقال في الوضوء : تديره و إن نسيت حتّى تقوم في الصّلاة فلا آمرك أن تعيد الصّلاة .

۱٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اغتسل أبي من الجنابة فقيل له : قد أبقيت لمعة في ظهرك لم يصبها الماء ، فقال له : ما كان عليك لو سكتّ ، ثمّ مسح تلك اللّمعة بيده .

۱٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن ابن مسكان ، عن محمّد الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تنقض المرأة شعرها إذا اغتسلت من الجنابة .

۱۷ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عمّا تصنع النّساء في الشعر والقرون فقال : لم تكن هذه المشطة إنّما كنّ يجمعنه ثمّ وصف أربعة أمكنة ثمّ قال : يبالغن في الغسل .

« باب ۲۹ »

☆(مايوجب الغسل على الرجل و المرأة)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين

عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته متى يجب الغسل على الرّجل والمرأة ؟ فقال : إذا أدخله فقد وجب الغسل والمهر والرّجم .

٢ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن إسماعيل قال : سألت الرّضا عليه السلام عن الرّجل يجامع المرأة قريباً من الفرج فلا ينزلان متى يجب الغسل؟ فقال : إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل ، فقلت : التقاء الختانين هو غيبوبة الحشفة ؟ قال : نعم .

٣ ـ وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن أخيه الحسين ، عن عليّ بن يقطين قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرّجل يصيب الجارية البكر لا يفضي إليها ولا ينزل[٢] عليها أعليها غسل ؟ وإن كانت ليست ببكر ثمّ أصابها ولم يفض إليها أعليها غسل ؟ قال : إذا وقع الختان على الختان فقد وجب الغسل البكر وغير البكر[٣] .

٤ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن عبيدالله الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام ، عن المفخّذ عليه غسل ؟ قال : نعم إذا انزل .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن إسماعيل بن سعد الأشعريّ قال : سألت الرّضا عليه السلام عن الرّجل يلمس فرج جاريته حتّى تنزل الماء من غير أن يباشر ، يعبث بها بيده حتّى تنزل ؟ قال : إذا انزلت من شهوة فعليها الغسل .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع قال : سألت الرّضا عليه السلام عن الرّجل يجامع المرأة فيما دون الفرج و تنزل المرأة عليها غسل ؟ قال : نعم .

٧ ـ الحسين بن محمد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة تعانق زوجها من خلفه فتحرّك على ظهره فتأتيها الشّهوة فتنزل الماء عليها الغسل أو لا يجب عليها الغسل ؟ قال : إذا جاءتها الشّهوة فأنزلت الماء وجب عليه الغسل .

٨ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقيّ رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال :

إذا اتى الرّجل المرأة في دبرها فلم ينزل فلا غسل عليهما و إن انزل فعليه الغسل ولا غسل عليها .

«باب ٣»

☆(احتلام الرجل والمرأة)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يرى في المنام حتّى يجد الشّهوة فهو يرى أنّه قد احتلم فإذا استيقظ لم ير في ثوبه الماء ولا في جسده ؟ قال : ليس عليه الغسل . وقال : كان عليّ عليه السلام يقول : إنّما الغسل من الماء الأكبر فإذا رأى في منامه ولم ير الماء الأكبر فليس عليه غسل .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل احتلم فلمّا انتبه وجد بللاً ؟ فقال : ليس بشيء إلّا أن يكون مريضاً فعليه الغسل .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا كنت مريضاً فأصابتك شهوة فإنّه ربّما كان هو الدّافق لكنّه يجيىء مجيئاً ضعيفاً ليس له قوّة لمكان مرضك ، ساعة ، بعد ساعة ، قليلاً قليلاً فاغتسل منه .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن المغيرة ، عن حريز ، عن ابن أبي يعفور قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يرى في المنام ويجد الشّهوة فيستيقظ وينظر فلا يجد شيئاً ، ثمّ يمكث بعد فيخرج ؟ قال : إن كان مريضاً فليغتسل وإن لم يكن مريضاً فلا شيء عليه ، قال ، فقلت له : فما فرق بينهما ؟ فقال : لأنّ الرجل إذا كان صحيحاً جاء بدفقة وقوّة وإذا كان مريضاً لم يجيء إلّا بعد .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته ، عن المرأة ترى في المنام مايرى الرّجل ؟ قال : إذا انزلت فعليها الغسل وإن لم تنزل فليس عليها الغسل .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت

أباعبدالله عليه السلام عن المرأة ترى أنّ الرّجل يجامعها في المنام في فرجها حتّى تنزل؟ قال: تغتسل. وفي رواية أُخرى، قال: عليها غسل ولكن لاتحدّثوهن بهذا فيتّخذنه علّة.

٧ ـ محمّدبن يحيى، عن أحمدبن محمّد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل ينام ولم ير في نومه أنّه احتلم فيجد في ثوبه و على فخذه الماء هل عليه غسل؟ قال: نعم.

﴿باب ٣١﴾

﴿الرجل و المرأة يغتسلان من الجنابة ثم يخرج منهما شيء بعد الغسل﴾

١ ـ محمّدبن يحيى، عن أحمدبن محمّد، عن عثمان بن عيسى، عن عبدالله بن مسكان، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن رجل أجنب فاغتسل قبل أن يبول، فخرج منه شيء؟ قال: يعيد الغسل، قلت: فالمرأة يخرج منها بعد الغسل؟ قال: لاتعيد، قلت: فمافرق بينهما؟ قال: لأنّ مايخرج من المرأة إنّما هو من ماء الرّجل.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سئل عن الرّجل يغتسل ثم يجد بعد ذلك بللاً وقد كان بال قبل أن يغتسل؟ قال: إن كان بال قبل أن يغتسل فلا يعيد الغسل.

٣ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الوشّاء، عن أبان بن عثمان، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن المرأة تغتسل من الجنابة ثمّ ترى نطفة الرّجل بعد ذلك هل عليها غسل؟ فقال: لا.

٤ ـ أبوداود، عن الحسين بن سعيد، عن أخيه الحسن، عن زرعة، عن سماعة قال: سألته(٢) عن الرّجل يجنب ثمّ يغتسل قبل أن يبول فيجد بللاً بعد ما يغتسل؟ قال: يعيد الغسل، و إن كان بال قبل أن يغتسل فلايعيد غسله ولكن يتوضّأ ويستنجي

﴿باب ٣٢﴾

﴿الجنب يأكل ويشرب ويقرأ ويدخل المسجد ويختضب ويدهن﴾
﴿و يطلي و يحتجم﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ و محمّدبن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً،

عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : الجنب إذا أراد أن يأكل و يشرب غسل يده و تمضمض وغسل وجهه وأكل وشرب .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير قال : سألت أباعبدالله عليه‌السلام عن الجنب يأكل ويشرب ويقرأ ؟ قال : نعم يأكل ويشرب ويقرأ ويذكر الله عزّ وجلّ ماشاء .

٣ ـ عليّ بن محمد ؛ و محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن جميل ابن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : للجنب أن يمشي في المساجد كلّها ولايجلس فيها إلّا المسجد الحرام ومسجد الرّسول صلى‌الله‌عليه‌وآله .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل قال : سألت أباعبدالله عليه‌السلام عن الجنب يجلس في المساجد ؟ قال : لا ولكن يمرّ فيها كلّها إلّا المسجد الحرام ومسجد الرّسول صلى‌الله‌عليه‌وآله .

٥ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن الحسين بن المختار ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه‌السلام عمّن قرأ في المصحف وهو على غير وضوء ؟ قال : لابأس ولايمسّ الكتاب .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبدالله بن بحر ، عن حريز قال : قلت لأبي عبدالله عليه‌السلام : الجنب يدّهن ثمّ يغتسل ؟ قال : لا

٧ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : قلت للرضا عليه‌السلام : الرّجل يجنب فيصيب جسده و رأسه الخلوق[1] و الطّيب والشيء اللّكد مثل علك الرّوم والطّرار وما أشبهه فيغتسل فإذا فرغ وجد شيئاً قد بقي في جسده من أثر الخلوق والطّيب و غيره قال : لابأس .

٨ ـ أبوداود ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه‌السلام عن الجنب والحائض يتناولان من المسجد المتاع يكون فيه ؟ قال : نعم ولكن لايضعان في المسجد شيئاً .

٩ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي جميلة ، عن أبي الحسن الأوّل عليه‌السلام قال : لابأس أن يختضب الجنب ويجنب المختضب ويطلي بالنّورة

و روي أيضاً أنّ المختضب لايجنب حتّى يأخذ الخضاب و أمّا في أوّل الخضاب فلا .

١٠ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن الرّجل يجنب ثمّ يريد النّوم ؟ قال : إن أحبّ أن يتوضّأ فليفعل والغسل أحبّ إليّ وأفضل من ذلك فإن هو نام ولم يتوضّأ ولم يغتسل فليس عليه شيء إن شاء الله تعالى .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس بأن يختجم الرّجل وهو جنب .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس أن يختضب الرّجل ويجنب وهو مختضب ولابأس أن يتنوّر الجنب و يحتجم ويذبح ولايذوق شيئاً حتّى يغسل يديه ويتمضمض فإنّه يخاف منه الوضح .

﴿باب ٣٣﴾

☆(الجنب يعرق في الثوب أو يصيب جسده ثوبه وهو رطب)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن أبي اُسامة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الجنب يعرق في ثوبه أو يغتسل فيعانق امرأته و يضاجعها وهي حائض أو جنب فيصيب جسده من عرقها ؟ قال : هذا كلّه ليس بشيء .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي اُسامة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : يصيبني السّماء وعليّ ثوب فتبلّه وأنا جنب فيصيب بعض ما أصاب جسدي من المنيّ أفاُصلّي فيه ؟ قال : نعم .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام و أنا حاضر عن رجل أجنب في ثوبه فيعرق فيه ، فقال : ما أرى به بأساً ، فقيل : إنّه يعرق حتّى لو شاء أن يعصره عصره ؟ قال : فقطّب أبو عبدالله عليه السلام في وجه الرّجل وقال : إن أبيتم فشيء من ماء ينضحه به .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن حمزة بن

حمران ؟ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يجنب الثوب الرجل ولا يجنب الرجل الثوب .

٥ ـ محمد بن أحمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن أبي أسامة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الثوب تكون فيه الجنابة فتصيبني السماء حتى يبتل علي ؟ قال : لا بأس .

٦ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرجل يبول وهو جنب ثم يستنجي فيصيب ثوبه جسده وهو رطب ؟ قال : لا بأس .

﴿ باب ٣٣ ﴾

☆(المني والمذي يصيبان الثوب والجسد)☆

١ ـ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المني يصيب الثوب ؟ قال : إن عرفت مكانه فاغسله وإن خفي عليك مكانه فاغسله كله .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن ميسر قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : آمر الجارية فتغسل ثوبي من المني فلا تبالغ غسله فأصلي فيه فإذا هو يابس ؟ قال : أعد صلاتك ، أما إنك لو كنت غسلت أنت لم يكن عليك شيء .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته(٢) عن المني يصيب الثوب ، قال : اغسل الثوب كله إذا خفي عليك مكانه قليلاً كان أو كثيراً .

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا احتلم الرجل فأصاب ثوبه شيء فليغسل الذي أصابه وإن

فقلت له : أليس لحومها حلالاً ؟ قال : بلى ولكن ليس ممّا جعله‌الله للأكل .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي مريم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما تقول في أبوال الدّوابّ و أرواثها ؟ قال : أمّا أبوالها فاغسل إن أصابك وأمّا أرواثها فهي أكثر من ذلك .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن أبان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بروث الحمير واغسل أبوالها .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن أصاب الثّوب شيء من بول السّنّور فلا يصلح الصّلاة فيه حتّى تغسله .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلّ شيء يطير فلا بأس ببوله و خرئه .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي الأغرّ النّخّاس[١] قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي اُعالج الدّوابّ فربّما خرجت باللّيل وقد بالت وراثت فيضرب أحدها برجله أو يده فينضح على ثيابي فأصبح فأرى أثره فيه ؟ فقال : ليس عليك شيء .

« باب ٣ »

(الثوب يصيبه الدم والمدة)(٢)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن معاوية بن حكيم ، عن المعلّى أبي عثمان ، عن أبي بصير قال : دخلت على أبي جعفر عليه السلام وهو يصلّي ، فقال لي قائدي : إنّ في ثوبه دماً فلمّا انصرف قلت له : إنّ قائدي أخبرني أنّ بثوبك دماً ، فقال لي : إنّ بي دماميل ولست أغسل ثوبي حتّى تبرأ .

٢ ـ أحمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن الرّجل به القرح أو الجرح ولا يستطيع أن يربطه ولا يغسل دمه ؟ قال : يصلّي ولا يغسل ثوبه كلّ يوم إلّا مرّة فإنّه لا يستطيع أن يغسل ثوبه كلّ ساعة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت له : الدَّم يكون في الثّوب عليَّ وأنا في الصّلاة ؛ قال : إن رأيت وعليك ثوب غيره فاطرحه وصلّ وإن لم يكن عليك غيره فامض في صلاتك ولا إعادة عليك مالم يزد على مقدار الدِّرهم وما كان أقلَّ من ذلك فليس بشيء ، رأيته قبل أولم تره وإذا كنت قد رأيته و هو أكثر من مقدار الدِّرهم فضيّعت غسله و صلّيت فيه صلاة كثيرة فأعد ما صلّيت فيه .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليِّ ، عن السّكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ عليّاً عليه السلام كان لايرى بأساً بدم مالم يذكَّ يكون في الثوب فيصلّي فيه الرَّجل يعني دم السّمك .

٥ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليٍّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدِّق بن صدقة ، عن عمّار السّاباطيِّ قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن رجل يسيل من أنفه الدَّم هل عليه أن يغسل باطنه يعني جوف الأنف ، فقال : إنّما عليه أن يغسل ما ظهر منه .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن العبد الصّالح عليه السلام قال : سألته أُمُّ ولد لأبيه فقالت : جعلت فداك إنّي اُريد أن أسألك عن شيء وأنا أستحيي منه ؛ قال : سلي ولاتستحيي ، قالت : أصاب ثوبي دم الحيض فغسلته فلم يذهب أثره ؛ فقال : اصبغيه بمشق حتّى يختلط ويذهب .

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : دمك أنظف من دم غيرك إذا كان في ثوبك شبه النّضح من دمك فلا بأس وإن كان دم غيرك قليلاً أو كثيراً فاغسله .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيِّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن دم البراغيث يكون في الثّوب هل يمنعه ذلك من الصلاة فيه ؛ قال : لا وإن كثر فلا بأس أيضاً بشبهه من الرُّعاف ينضحه ولايغسله .

﴿باب﴾

☆(الوقت الذي يوجب التيمم ومن تيمّم ثم وجد الماء)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم قال : سمعته يقول : إذا لم تجد ماء و أردت التيمّم فأخّر التيمّم إلى آخر الوقت فإن فاتك الماء لم تفتك الأرض .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : إذا لم يجد المسافر الماء فليطلب مادام في الوقت فإذا خاف أن يفوته الوقت فليتيمّم وليصلّ في آخر الوقت فإذا وجد الماء فلاقضاء عليه وليتوضّأ لما يستقبل .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إذالم يجد الرّجل طهوراً و كان جنباً فليمسح من الأرض و يصلّي ، فإذا وجد ماءاً فليغتسل وقد أجزأته صلاته الّتي صلّى .

٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : يصلّي الرّجل بوضوء واحد صلاة اللّيل و النّهار كلّها ؟ قال : نعم مالم يحدث ، قلت : فيصلّي بتيمّم واحد صلاة اللّيل والنهار كلّها ؟ قال : نعم مالم يحدث أويصب ماءاً ، قلت : فإن أصاب الماء و رجا أن يقدر على ماء آخر و ظنّ أنّه يقدر عليه كلّما أراد ، فعسر ذلك عليه ؟ قال : ينقض ذلك تيمّمه و عليه أن يعيد التيمّم ، قلت : فإن أصاب الماء وقد دخل في الصلاة ؟ قال : فلينصرف و ليتوضّأ مالم يركع فإن كان قدركع فليمض في صلاته فإنّ التيمّم أحد الطّهورين .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالله بن عاصم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل لايجد الماء فيتيمّم و يقيم في الصلاة فجاء الغلام فقال : هوذا الماء ؟ فقال : إن كان لم يركع فلينصرف وليتوضّأ وإن كان

فمر كبع وليمض في صلاته .

٦ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمَّد ، عن ابن محبوب ، عن داود الرَّقي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أكون في السَّفر وتحضر الصَّلاة وليس معي ماء ويقال : إنَّ الماء قريبٌ منّا أفأطلب الماء ـ وأنا في وقت ـ يميناً وشمالاً ؟ قال : لاتطلب الماء ولكن تيمَّم فإنّي أخاف عليك التخلّف عن أصحابك فتضلّ فيأكلك السَّبع .

٧ ـ أحمد بن محمَّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرَّجل يمرُّ بالرَّكية وليس معه دلو ؟ قال : ليس عليه أن ينزل الرَّكية ، إنَّ ربَّ الماء هو ربُّ الأرض فليتيمَّم .

٨ ـ الحسين بن محمَّد ، عن معلّى بن محمَّد ، عن الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن يعقوب بن سالم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل لايكون معه ماء والماء عن يمين الطَّريق ويساره غلوتين أو نحو ذلك ؟ قال : لا آمره أن يغرِّر بنفسه فيعرض له لصّ أو سبع .

٩ ـ محمَّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن منصور بن حازم ، عن ابن أبي يعفور ؛ وعنبسة بن مصعب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أتيت البئر وأنت جنب فلم تجد دلواً ولا شيئاً تغرف به فتيمَّم بالصَّعيد فإنَّ ربَّ الماء وربَّ الصَّعيد واحدٌ ولا تقع في البئر ولاتفسد على القوم ماءهم .

١٠ ـ محمَّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمَّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألته عن رجل كان في سفر وكان معه ماء فنسيه و تيمَّم وصلّى ثمَّ ذكر أنَّ معه ماء قبل أن يخرج الوقت ؟ قال : عليه أن يتوضّأ ويعيد الصَّلاة . قال : وسألته عن تيمّم الحائض والجنب سواء إذا لم يجدا ماءاً ؟ قال : نعم .

(باب)

(الرجل يكون معه الماء القليل في السفر و يخاف العطش)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن ابن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السَّلام في رجل أصابته جنابة في السَّفر وليس معه ماءٌ إلّا قليل وخاف إن هو اغتسل أن يعطش ، قال : إن خاف عطشاً فلا يهريق منه قطرة و ليتيمَّم بالصَّعيد فإنَّ الصَّعيد

أحبّ إليّ .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يجنب ومعه من الماء قدر ما يكفيه لشربه أيتيمّم أو يتوضّأ ؟ قال : التيمّم أفضل ألا ترى أنّه إنّما جعل عليه نصف الطّهور .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد بن حمران و جميل قالا : قلنا لأبي عبدالله عليه السلام : إمام قوم أصابته جنابة في السّفر وليس معه ماء يكفيه للغسل أيتوضّأ بعضهم ويصلّي بهم ؟ قال : لا ولكن يتيمّم ويصلّي بهم فإنّ الله عزّ وجلّ قد جعل التراب طهوراً .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة قال : إن كانت الأرض مبتلّة و ليس فيها تراب ولا ماء فانظر أجفّ موضع تجده فتيمّم من غباره أو شيء مغبّر و إن كان في حال لا تجد إلّا الطّين فلا بأس أن تتيمّم به .

٤٢ ﴿باب﴾

﴿(الرجل يصيبه الجنابة فلايجد الا الثلج أوالماء الجامد)﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن حمّاد ابن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل أجنب في السّفر ولم يجد إلّا الثلج أو ماءاً جامداً ؟ فقال : هو بمنزلة الضرورة يتيمّم ولا أرى أن يعود إلى هذه الأرض الّتي توبق دينه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه قال : قال : إن أجنب فعليه أن يغتسل على ما كان عليه وإن احتلم تيمّم .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن جعفر بن بشير ، عمّن رواه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل أصابته الجنابة في ليلة باردة يخاف على نفسه التّلف إن اغتسل ؟ قال : يتيمّم و يصلّي فإذا أمن البرد اغتسل وأعاد الصّلاة .

«باب ۴٣»

«التيمم بالطين»

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كنت في حال لاتقدر إلّا على الطّين فتيمّم به فإنّ الله أولى بالعذر ، إذا لم يكن معك ثوب جاف أو لبد تقدر أن تنفضه وتتيمّم به

صعيد طيّب وماء طهور

«باب ۴۴»

«الكسير والمجدور ومن به الجراحات وتصيبهم الجنابة»

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرّجل يكون به القرح والجراحة يجنب ؟ قال : لا بأس بأن لا يغتسل ، [و] يتيمّم .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يتيمّم المجدور والكسير بالتّراب إذا أصابته الجنابة .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أحمد رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن مجدور أصابته جنابة ؟ قال : إن كان أجنب هو فليغتسل وإن كان احتلم فليتيمّم .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن بكر بن صالح ؛ وابن فضّال ، عن عبدالله بن إبراهيم الغفاريّ ، عن جعفر بن إبراهيم الجعفري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ النبيّ صلى الله عليه وآله ذكر له أنّ رجلاً أصابته جنابة على جرح كان به ، فاُمر بالغسل فاغتسل فكزّ فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : قتلوه قتلهم الله إنّما كان دواء العيّ السؤال .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد بن مسكين[٣] وغيره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قيل له : إنّ فلاناً أصابته جنابة وهو مجدور فغسّلوه فمات ، فقال : قتلوه ، ألاسألوا ، ألا يمّموه ، إنّ شفاء العيّ السؤال .

قال . وروي ذلك في الكسير والمبطون يتيمّم ولايغتسل .

« باب النوادر »

١ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال : دخلت على الرِّضا عليه السلام وبين يديه إبريق يريد أن يتهيّأ منه للصّلاة فدنوت منه لأصبّ عليه فأبى ذلك وقال : مه ياحسن فقلت له : لم تنهاني أن أصبّ على يدك ، تكره أن أوجر ؟ قال : توجر أنت وأوزر أنا ، فقلت له : وكيف ذلك ؟ فقال : أما سمعت الله عزّ وجلّ يقول : «فمن كان يرجو لقاء ربّه فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربّه أحداً » وها أنا ذا أتوضّأ للصّلاة وهي العبادة فأكره أن يشركني فيها أحدٌ.

٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن القدّاح عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : افتتاح الصّلاة الوضوء وتحريمها التكبير وتحليلها التّسليم .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السّندي ، عن جعفر بن بشير ، عن صباح الحذّاء ، عن أبي اُسامة قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فسأله رجلٌ من المغيرية عن شيء من السّنن فقال : ما من شيء يحتاج إليه أحدٌ من ولد آدم إلّا وقد جرت فيه من الله ومن رسوله سنّة ، عرفها من عرفها وأنكرها من أنكرها ، فقال رجل : فما السنّة في دخول الخلاء ؟ قال : تذكر الله وتتعوّذ بالله من الشيطان الرّجيم وإذا فرغت قلت : « الحمد لله على ما أخرج منّي من الأذى في يسر وعافية » . قال الرّجل : فالإنسان يكون على تلك الحال ولا يصبر حتّى ينظر إلى ما يخرج منه ؟ قال : إنّه ليس في الأرض آدميّ إلّا ومعه ملكان موكّلان به فإذا كان على تلك الحال ثنيا برقبته ثمّ قالا : ياابن آدم انظر إلى ما كنت تكدح له في الدّنيا إلى ما هو صائر .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن إبراهيم بن محمّد الثقفيّ ، عن عليّ بن المعلّى ، عن إبراهيم بن محمّد بن حمران ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من توضّأ فتمندل كانت له حسنة وإن توضّأ ولم يتمندل حتى يجفّ وضوؤه كانت له ثلاثون حسنة .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن جرّاح الحذّاء ، عن سماعة ابن مهران قال : قال أبو الحسن موسى عليه السلام : من توضّأ للمغرب كان وضوؤه ذلك كفّارة

لما مضى من ذنوبه في نهاره ماخلا الكبائر ومن توضّأ لصلاة الصبح كان وضوؤه ذلك كفّارة لما مضى من ذنوبه في ليلته إلّا الكبائر .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن قاسم الخزّاز ، عن عبد الرّحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : بينا أميرالمؤمنين عليه السلام قاعد ومعه ابنه محمّد إذقال : يا محمّد إيتني بإناء من ماء فأتاه به فصبّه بيده اليمنى على يده اليسرى ثمّ قال : « الحمدلله الّذي جعل الماء طهوراً ولم يجعله نجساً » ثمّ استنجى فقال : « اللّهمّ حصّن فرجي وأعفه واستر عورتي وحرّمها على النار » ثمّ استنشق فقال : « اللّهمّ لاتحرم عليّ ريح الجنّة واجعلني ممّن يشمّ ريحها وطيبها و ريحانها » ثمّ تمضمض فقال : اللّهمّ أنطق لساني بذكرك واجعلني ممّن ترضى عنه » ثمّ غسل وجهه فقال : « اللّهمّ بيّض وجهي يوم تسودّ [فيه] الوجوه ولا تسوّد وجهي يوم تبيضّ [فيه] الوجوه » ثمّ غسل يمينه فقال : « اللّهمّ أعطني كتابي بيميني والخلد بيساري » ثمّ غسل شماله فقال : « اللّهمّ لاتعطني كتابي بشمالي ولاتجعلها مغلولة إلى عنقي وأعوذبك من مقطّعات النّيران » ثمّ مسح رأسه فقال : « اللّهمّ غشّني برحمتك وبركاتك وعفوك » ثمّ مسح على رجليه فقال : « اللّهمّ ثبّت قدمي [على الصّراط] يوم تزلّ فيه الأقدام و اجعل سعيي فيما يرضيك عنّي » ثمّ التفت إلى محمّد فقال : يا محمّد من توضّأ بمثل ما توضّأت وقال مثل ما قلت خلق الله له من كلّ قطرة ملكاً يقدّسه ويسبّحه و يكبّره و يهلّله و يكتب له ثواب ذلك .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن محمّد بن قيس قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول وهو يحدّث النّاس بمكّة : صلّى رسول الله صلى الله عليه وآله الفجر ثمّ جلس مع أصحابه حتّى طلعت الشّمس فجعل يقوم الرجل بعد الرّجل حتّى لم يبق معه إلّا رجلان أنصاريّ وثقفيّ فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وآله : قد علمت أنّ لكما حاجة وتريدان أن تسألا عنها فإن شئتما أخبرتكما بحاجتكما قبل أن تسألاني وإن شئتما فاسألا عنها ؛ قالا : بل تخبرنا قبل أن نسألك عنها فإنّ ذلك أجلى للعمى وأبعد من الارتياب وأثبت للإيمان ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : أمّا أنت يا أخا ثقيف فإنّك جئت أن تسألني عن وضوئك وصلاتك مالك في ذلك من الخير

أمّا وضوؤك فإنّك إذا وضعت يدك في إنائك ثمّ قلت : « بسم الله » تناثرت منها ما اكتسبت من الذّنوب فإذا غسلت وجهك تناثرت الذّنوب الّتي اكتسبتها عيناك بنظرهما وفوك ، فإذا غسلت ، ذراعيك تناثرت الذّنوب عن يمينك و شمالك فإذا مسحت رأسك و قدميك تناثرت الذّنوب الّتي مشيت إليها على قدميك ، فهذا لك في وضوئك .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الوضوء شطر الإيمان .

٩ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعيل بن مهران ، عن صباح الحذّاء ، عن سماعة قال : كنت عند أبي الحسن عليه السلام فصلّى الظّهر و العصر بين يديّ وجلست عنده حتّى حضرت المغرب فدعا بوضوء فتوضّأ للصّلاة ثمّ قال : لي توضّأ ، فقلت : جعلت فداك أنا على وضوئي ، فقال : وإن كنت على وضوء إنّ من توضّأ للمغرب كان وضوؤه ذلك كفّارة لما مضى من ذنوبه في يومه إلّا الكبائر ومن توضّأ للصّبح كان وضوؤه ذلك كفّارة لما مضى من ذنوبه في ليلته إلّا الكبائر .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ؛ وأحمد بن إدريس ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الطّهر على الطّهر عشر حسنات .

١١ ـ محمّد بن الحسن وغيره ، عن سهل بن زياد بإسناده ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا فرغ أحدكم من وضوئه فليأخذ كفّاً من ماء فليمسح به قفاه يكون ذلك فكاك رقبته من النّار .

١٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : الرّجل يغتسل بماء الورد ويتوضّأ به للصّلاة قال : لا بأس بذلك[1] .

١٣ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن عبدالوهّاب عن محمّد بن أبي حمزة ، عن هشام بن سالم ، عن إسماعيل الجعفيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عمّن مسّ عظم الميّت ، قال : إذا كان سنة فليس به بأس .

١٤ ـ محمّد بن يحيى رفعه ، عن أبي حمزة قال : قال أبوجعفر عليه السلام : إذا كان الرّجل نائماً في المسجد الحرام أو مسجد الرّسول صلى الله عليه وآله فاحتلم فأصابته جنابة فليتيمّم ولا يمرّ في المسجد إلّا متيمّماً حتّى يخرج منه ثمّ يغتسل و كذلك الحائض إذا أصابها الحيض تفعل كذلك ولا بأس أن يمرّا في سائر المساجد ولا يجلسان فيها .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل رعف فامتخط فسار بعض ذلك الدّم قطعاً صغاراً فأصاب إناءه هل يصلح له الوضوء منه ؟ فقال : إن لم يكن شيء يستبين في الماء فلا بأس وإن كان شيئاً بيّناً فلا يتوضّأ منه .

قال : وسألته عن رجل رعف وهو يتوضّأ فيقطر قطرة في إنائه هل يصلح الوضوء منه ؟ قال : لا .

١٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سألته عن حيّة دخلت حبّاً فيه ماء و خرجت منه ، قال : إن وجد ماءاً غيره فليهريقه .

١٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقي ، عن سعد بن سعد ، عن صفوان قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل احتاج إلى الوضوء للصّلاة و هو لا يقدر على الماء فوجد بقدر ما يتوضّأ به بمائة درهم أو بألف درهم وهو واجد لها ، يشتري ويتوضّأ أو يتيمّم ؟ قال : لا بل يشتري ، قد أصابني مثل ذلك فاشتريت وتوضّأت وما يشتري بذلك مال كثير .

۱۔ باب طہارت آب

۱۔ فرمایا پانی طاہر کرتا ہے اس کو طاہر نہیں کیا جاتا۔

۲۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے پانی کل طاہر ہے جب تک اس کے نجس ہونے کا علم نہ ہو۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا ابو عبداللہؑ نے کہ دریا کا پانی طاہر ہے۔ (مجہول)

۴۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ آیا دریا کا پانی طاہر ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ (صحیح)

۲۔ وہ پانی جس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانی بقدر کُر ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جس میں مویشی پیشاب کرتے ہوں، کتے پانی پیتے ہوں جنب آدمی نہاتے ہوں۔ فرمایا اگر وہ پانی بقدر کُر ہو تو کوئی چیز اسے نجس نہیں کرتی۔ (صحیح)

۳۔ فرمایا۔ صادق آل محمدؐ نے جو پانی بکثرت جاری ہو تو اسے کوئی شے نجس نہیں کرتی خواہ مردہ جسم اس میں پھٹے یا نہ پھٹے ہاں اگر اس کی بُو پانی کی بُو پر غالب آجائے تو نجس ہو جائے گا۔ (حسن)

۴۔ ایک کُر پانی کو کوئی شے نجس نہیں کرتی اور کُر کی مقدار ساڑھے تین بالشت گہرا اور اتنا ہی چوڑا اور لمبا ہے۔ (صحیح)

۵۔ ترجمہ اوپر ہے۔ یہ ہے پانی کا کُر۔

۶۔ فرمایا۔ صادق آل محمدؐ نے کُر کا پانی ایک ہزار دو سو رطل ہے (۹ من، ۲½ سیر)۔ (صحیح)

۷۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھا جسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ فرمایا تین بالشت لمبا تین بالشت چوڑا اور تین بالشت گہرا پانی۔

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ پانی کا ایک کُر میرے اس مٹکے کی طرح ہے اور اشارہ ایک مٹکے کی طرف کیا جو مدینہ کا بنا ہوا تھا۔ (حسن)

۳۔ آب قلیل کے احکام

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے اگر ایسا پانی تمہارے پاس آئے جس میں کثافت ہو تو داہنے بائیں اور آگے سے تھوڑا سا پانی صاف کر کے وضو کر لو۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس جنب کے متعلق پوچھا جو راستہ میں تھوڑا سا پانی پائے اور اس سے نہانا

جاہیے مگر اس کے پاس کوئی ایسا ظرف نہ ہو جسے ڈبو کر پانی لے اور اس کے ہاتھ بھی گندے ہوں فرمایا وہ اپنے ہاتھ پانی میں ڈال کر دھوئے پھر غسل کرے اسی مجبوری کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے تمہارے لیے دین میں تنگی نہیں (حسن)

۳۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ اگر پانی کی بو مردار کی بو پر غالب آ جائے تو وضو بھی کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہیں اور اگر پانی میں تغیر پیدا ہو جائے اور مزہ بدل جائے تو اس پانی سے نہ وضو کرو اور نہ اسے پیو۔ (مرسل)

۴۔ کسی نے صادق آل محمدؑ سے دریافت کیا میں بھی بیٹھا تھا کسی نے پوچھا۔ موسم برسات میں جو پانی گڑھوں میں جمع ہو جاتا ہے اس میں اگر مرا ہوا جانور ہو تو کیا حکم ہے فرمایا اگر پانی بدبودار نہیں ہوا ہو تو وضو کر لو۔ (ص)

۵۔ میں نے صادق آل محمدؑ سے ایسے ساکن پانی کے متعلق پوچھا جس میں مردار پڑا ہو اس سے استنجا کیا جائے یا نہیں فرمایا جس طرف مردار پڑا ہو اس کے خلاف طرف سے وضو کرو۔

۶۔ فرمایا حضرت نے بودار پانی کے متعلق اگر اور پانی نہ ملے تو اسی سے وضو کر لو۔ (حسن)

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا۔ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان پائے جاتے ہیں جن میں درندے گھس جاتے ہیں کتے پانی پیتے ہیں اور جنب لوگ نہاتے ہیں تو کیا اس سے وضو ہو سکتا ہے فرمایا پانی کی مقدار کیا ہوتی ہے۔ میں نے کہا نصف ساق یا گھٹنے تک یا کچھ کم۔ فرمایا وضو کر لو۔ (ضعیف)

علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان حوضوں میں جو پانی مذکورہ صورت میں ہوگا وہ فرود کر کی برابر یا اس سے زیادہ ہے یعنی وہ حوضیں چونکہ بڑی ہوتی ہیں لہذا زانو تک پانی کر سے زیادہ ہی ہوگا۔

احکام چاہ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو لکھا کہ وہ امام رضا علیہ السلام سے دریافت کرے کہ ایسے کنوئیں سے وضو کرنے کے لئے جو کسی منزل پر ہو اور اس میں کچھ قطرے پیشاب کے یا خون کے گر گئے ہوں یا گائے وغیرہ کا فضلہ گر جائے تو اس کی طہارت کیسے ہو کیا اس سے وضو کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے حضرت نے اپنے قلم سے میرے خط پر تحریر فرمایا کہ چند ڈول اس سے نکال کر وضو کر لیا جائے۔ (ص)

علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بول اور خون کی کم مقدار مراد ہے اگر فضلہ نجس جانور یا غیر ماکول اللحم کا ہے تو یہ پانی کھینچنا واجب ہوگا اور اگر پاک جانور کا ہے تو استحبابًا ہوگا۔

۲۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے اگر چوہا، بلی، مرغی، پرندہ یا کتا گر جائے، بدن نہ پھٹے یا پانی کا مزہ نہ بدلے تو پانچ ڈول نکالنے کافی ہیں اور اگر پانی میں تغیر پیدا ہو جائے تو اتنا پانی نکالو کہ بو جاتی رہے یہ حکم ایسی صورت میں ہوگا جب کہ زندہ نکل آئیں۔ (ص)

علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ صدوق علیہ الرحمہ نے کتے کے لئے تیس ڈول سے چالیس تک لکھے ہیں بلی کے لئے سات ڈول بکری اور اس سے مشابہ جانوروں کے لئے دس اور طیور کے لئے سات ڈول لکھے ہیں۔

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ پانی خراب نہیں ہوتا جب تک اس میں نفس جہندہ والا جانور نہ گرے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہؑ نے اگر سام ابرص (ایک قسم کی چھپکلی) کنوئیں میں گر جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ڈول سے حرکت دے کر پانی لے لو۔ (مرفوع)

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کنوئیں میں کوئی شے گر جائے فرمایا اگر چوہا اور اس سے مشابہ جانور گر جائے۔ تو سات ڈول نکالیں بشرطیکہ پانی میں تغیر پیدا نہ ہو ورنہ پھر اتنا پانی نکالیں کہ بدبو جاتی رہے اگر اس میں کتا مر جائے تو اگر کل پانی نکالنے کی قدرت ہو تو نکال ڈالو اور اگر کوئی ایسا جانور جس میں خون جہندہ نہ ہو جیسے اور گبریلا وغیرہ تو کوئی حرج نہیں۔ (ص)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر کوچھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو چند ڈول پانی نکالو اگر جنب گر کر مر جائے تو سات ڈول نکالو اور اگر اونٹ گر کر مر جائے یا شراب گر جائے تو ترح کرو (چار آدمی باری باری صبح سے شام تک پانی نکالیں۔ (ص)

۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بکری کو ذبح کیا وہ تڑپ کر کنوئیں میں جا گری، اس کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا۔ کیا اس کنوئیں کے پانی سے وضو کر لیا جائے۔ فرمایا تیس اور چالیس کے درمیان ڈول کھینچے جائیں پھر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے مرغی یا کبوتر ذبح کیا اور وہ کنوئیں میں جا گرا۔ آیا اس کے پانی سے وضو درست ہے فرمایا۔ کچھ ڈول نکال کر وضو کرو۔ پھر میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو کنوئیں سے پانی لے رہا ہو اور نکسیر کا خون اس میں گر جائے آیا اس پانی سے وضو درست ہے فرمایا کچھ ڈول نکالنے کے بعد۔

۸۔ میں پوچھا کہ اگر پانی سے کھال کا کوئی ٹکڑا نکل آئے۔ فرمایا۔ قابل نہیں اکثر چھپکلی اپنی جلد کا ٹکڑا گرا دیتی ہے احتیاطاً ایک ڈول پانی نکال دو۔ (ص)

(مرسل)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس رسی کے متعلق جو سؤر کے بالوں سے بنی ہو پانی کھینچ کر وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۰۔ میں نے پوچھا اس پاخانہ کے متعلق جو کنوئیں میں جا گرے فرمایا۔ دس ڈول نکالیں۔ میں نے کہا اگر گھل جائے فرمایا تب چالیس یا پچاس ڈول نکالیں۔ (م)

۵۔ چہ بچہ کے مسائل

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے چہ بچہ کے متعلق پوچھا فرمایا۔ اگر وہ کنوئیں سے اونچا ہے تو سات فٹ دور ہونا

چاہیئے اور اگر نیچا ہے تو ہر طرف سے پانچ فٹ دور ہو اور زیادہ تر یہی صورت ہوتی ہے۔ (م)۔

۲۔ راویوں نے حضرت سے پوچھا اس کنوئیں کے پانی سے وضو کرنے کے متعلق جس کے قریب پیشاب بہتا ہو۔ کیا وہ پانی نجس ہے فرمایا اگر وہ پانی بلندی پر ہو اور وادی میں پیشاب نیچے بہتا ہو اور دونوں کے درمیان بقدر تین یا چار ہاتھ کے فاصلہ پر ہو تو وہ نجس نہیں لیکن اگر اس سے کم ہو تو وضو نہ کرے۔ زرارہ نے کہا۔ (حسن)

اگر پانی زمین پر رکا ہوا نہ ہو اور جاری رہے تو کیا حکم ہے فرمایا اگر وہ پانی ٹھہرا ہوا نہ ہو تو وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور تھوڑا سا بھی ٹھہرا ہوا ہے اور اس نے زمین میں سوراخ نہ کیا ہو اور کوئی گڑھا نہ بنایا ہو اور کنوؤں کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچا ہو تو اس سے وضو کر لیں کیونکہ پانی اس کی نجاست سے پاک ہے۔

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ پانی اور چہ بچہ کے درمیان فاصلہ کی صورت یہ ہے کہ اگر زمین نرم ہو تو سات ہاتھ کا فاصلہ ہو اور اگر پتھریلی زمین ہو تو پانچ ہاتھ کا۔ پھر فرمایا۔ پانی بہتا ہے قبلہ کی داہنی جانب سے بائیں جانب اور بائیں طرف سے داہنی طرف، لیکن قبلہ کے پیچھے کی طرف نہیں بہتا۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کہ کنوئیں اور مویشیوں کے باڑہ کے درمیان پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اس کے پانی سے وضو کر لو، قریب ہو یا بعید، اگر کراہت نہ ہو تو اس سے وضو کر لینا چاہیئے اور غسل بھی کرے بشرطیکہ پانی تغیر نہ ہوا ہو۔ (حسن)

۶۔ چوپایوں درندوں اور پرندوں کا جھوٹا پانی

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس پانی سے ماکول اللحم جانور نے پانی پیا ہو اس سے وضو کرنے میں حرج نہیں (ضعیف)

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے کبوتر، مرغی اور چڑیا کسی پانی میں سے پی لیں تو اس سے وضو کرنے میں مضائقہ نہیں۔ (ضعیف)

۳۔ میں نے پوچھا کیا چوپایوں کا جھوٹا پانی پی سکتے ہیں۔ فرمایا اونٹ، گائے، بکری کے جھوٹے میں مضائقہ نہیں۔ (موثق)

۴۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کتاب علیؑ میں ہے کہ بلی درندہ ہے لیکن اللہ سے حیا کرتا ہوں اس بارہ میں کہ اس طعام کو چھوڑ دوں جس میں سے بلی نے کھایا ہو۔ (حسن)

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا اس پانی کے متعلق جسے کبوتر نے پیا ہو۔ فرمایا جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جھوٹے پانی سے وضو درست ہے۔ اور پی سکتے ہو اور جس پانی سے باز، شکرے یا عقاب نے پیا ہو اس سے بھی وضو ہو سکتا ہے اور پی بھی سکتے ہیں مگر جبکہ اس کی چونچ میں خون لگا ہو تو اس سے وضو نہ کرو نہ اس کو پیو (موثق)

۶۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے گھڑے کے متعلق سوال کیا جس میں گبر یلا پڑا ہوا ہو اور مر گیا ہو۔ فرمایا اسے نکال کر پھینک دو اور دوسرے پانی سے وضو کرو۔ اور ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس کے پاس

دو برتن ہوں ان میں ایک نجس ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کون سا نجس ہے اور دوسرا۔ پانی بھی نہ ملے۔ فرمایا۔ ان دونوں کا پانی بہا دو اور تیمم کرکے نماز پڑھو۔ (موثق)

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے ہر اس جانور کے جھوٹے کو جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔ (مرسل)

۷۔ حائض، جنب یہودی و نصرانی کے جھوٹے پانی سے وضو

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حیض والی عورت کا جھوٹا پانی پی تو لو مگر اس سے وضو نہ کرو۔ (ضعیف)

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا عورت اور مرد ایک ہی برتن سے نہا سکتے ہیں فرمایا ہاں اس پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں اپنے ہاتھ پہلے دھو لیں۔

میں نے پوچھا حیض والی عورت کے جھوٹے پانی کا کیا حکم ہے فرمایا اس سے وضو نہ کرو ہاں جنب عورت کے جھوٹے سے کرلو۔ جبکہ وہ متہم نہ ہو اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھولے اور فرمایا رسول اللہ اور حضرت عائشہ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور سب اعضاء کو دھوتے تھے۔

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ حائض کا جھوٹا پانی پینا چاہیئے فرمایا۔ ہاں لیکن اس سے وضو نہ کرو۔

۴۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ عورت کے وضو کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے مرد وضو کرلے۔ فرمایا جبکہ وہ وضو کرنا جانتی ہو یعنی اس کے مسائل سے واقف ہو اور حائض کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرو۔ (ض)

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہودی و نصرانی کے جھوٹے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کا استعمال جائز نہیں (حسن)

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے ولد الزنا کے جھوٹے کو اور یہودی و نصرانی اور مشرک کے جھوٹے کو اور آپ کے نزدیک شدید کراہت تھی ناصبی کے جھوٹے میں (مرسل)

۸۔ پانی میں ہاتھ ڈالنے کے مسائل

۱۔ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر تم دھونے سے پہلے پانی کے ظرف میں ہاتھ داخل کردو۔ لیکن ہاں اگر نجاست یا پیشاب لگا ہو یا جنابت کی صورت ہو تو ہاتھ دھو کر ڈالو۔ اگر پانی میں ہاتھ ڈالنے کے بعد اس کے اندر کوئی نجاست کی چیز معلوم ہو تو اس پانی کو پھینک دو۔ (حسن)

۲۔ راوی نے کہا۔ میں نے شیخ سے (مراد امام) پوچھا جو شخص خواب سے بیدار ہوا ہو اور پیشاب نہ کیا ہو وہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ڈال سکتا ہے۔ فرمایا۔ نہیں جانتا کہ نیند میں اس کا ہاتھ کہاں کہاں پہنچا تھا اس کو چاہیئے کہ ہاتھ دھو ڈالے۔ (ضعیف)

۳۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے جُنب کے بارے میں پوچھا جو ہاتھ دھونے سے پہلے سہواً اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے۔ اگر ہاتھ کو کوئی چیز نہ لگی ہو تو کیا مضائقہ ہے۔ (م)

۴۔ میں نے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے پیشاب کر کے کوئی چیز نہ چھوئی ہو۔ اور پانی میں ہاتھ ڈال دے۔ فرمایا ٹھیک اگرچہ جنب بھی ہو۔

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ پانی میں ہاتھ ڈالنے کے لئے پیشاب کرنے والا ایک بار ہاتھ دھوئے، پاخانہ کرنے والا دوبار اور جنابت والا تین بار۔ (ض)

۶۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اس کوزہ کو جس سے مٹکے میں سے پانی نکالا جاتا ہے گندی جگہ پر رکھ دے پھر اسے مٹکے میں ڈال دے۔ فرمایا تین چلّو پانی اس کے پیندے پر ڈالے۔ (حسن)

۹۔ بارش کے پانی سے نجاست ملنا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ان دو پرنالوں کے متعلق جن میں ایک سے پیشاب آرہا ہو اور دوسرے سے بارش کا پانی اور وہ دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا بھیگ جائے تو کوئی حرج نہیں (حسن)

۲۔ ترجمہ اوپر لکھا گیا۔ (مجہول)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ میں ایسے راستہ سے گزرتا ہوں جہاں ایک پرنالہ سے ایسے اوقات میں پانی گرتا ہے جبکہ میں جانتا ہوں کہ لوگ وضو کرتے ہوتے ہیں۔ فرمایا اس کے متعلق کوئی سوال ہی نہ کرو۔ میں نے کہا کہ اس صورت میں کہ بارش کا پانی میرے اوپر بہہ رہا ہو لیکن اس میں کچھ تغیر معلوم ہو اور نجاست بھی دیکھی جائے جس کے قطرے میرے اوپر ٹپکے ہوں اور وہ گھر ایسا ہو جس کی سطح پر وضو کرتے ہیں کیا اس سے لباس نجس ہوگا، فرمایا نہیں کوئی چیز نہ دھوؤ کیونکہ بارش کے پانی نے اسے طاہر کر دیا ہے۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے بارش کی کیچڑ کے متعلق، فرمایا اگر بارش سے تین دن کے اندر لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بارش کے بعد کسی چیز نے اسے نجس کر دیا ہے اور تین دن بعد وہ لگ جائے تو دھونا چاہیئے البتہ اگر راستہ پاک صاف ہو تو مت دھوؤ۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر جنب غسل کرے اور اس کے جسم کا پانی برتن میں ٹپکے اور پانی زمین سے اڑ کر برتن میں پہنچے تو ان سب صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (م)

۶۔ فرمایا اگر جنب کے نہانے کا پانی برتن میں چلا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خدا نے دین کے معاملہ میں کوئی تنگی نہیں کی

۷۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا میں ایسی جگہ غسل کرتا ہوں جہاں پیشاب کرتے ہیں اور غسل جنابت کیا جاتا ہے

پانی کے برتن میں اور وہ پانی زمین پر جاتا ہے اور اس سے چھینٹیں اڑتی ہیں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (مجہول)

باب ۱۰

آب حمّام اور آفتاب سے گرم ہونے والا پانی

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس کنوئیں کے پانی سے مت نہاؤ جس میں حمام کا استعمالی پانی جمع ہوتا ہو کیونکہ اس میں ولد الزنا کے نہانے کا بھی پانی جائے گا اور سات پشتوں تک طاہر نہ ہوگا اور اس میں ناصبی کے نہانے کا بھی پانی جائے گا اور وہ ان دونوں سے بدتر ہے۔ خدا نے بدترین مخلوق کتے کو بنایا ہے لیکن ناصبی تو کتے سے بھی بدتر ہے۔ میں نے کہا مجھے حمام کے متعلق بتائیے جس میں جنب بچہ، یہودی، نصرانی اور مجوسی سب نہاتے ہیں فرمایا حمام کا پانی نہر کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کر دیتا ہے۔ (ض)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حمام کے پانی کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ (مجہول)

۳۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں صبح کو جب حمام میں داخل ہوا تو ان لوگوں کے پانی کی چھینٹیں میرے اوپر پڑیں جو غسل جنابت کر رہے تھے۔ فرمایا کیا وہ آب جاری سے کرتے تھے۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تو کچھ حرج نہیں۔ (موثق)

۴۔ امام علیہ السلام سے حمام کے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جو لوگوں کے نہانے سے حمام میں جمع ہو جاتا ہے کہ اگر کپڑا اس سے تر ہو جائے تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورج سے گرم کردہ پانی سے وضو نہ کرو، نہ غسل اور نہ آٹا گوندھو کہ اس سے برص کی بیماری ہوتی ہے۔ (ض)

باب ۱۱

مواضع مکروہہ جہاں پیشاب پاخانہ ہو

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مرد کا دین یہ ہے کہ وہ اپنے پیشاب کی جگہ معین کرے۔

۲۔ کسی نے امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا کہ پردیسی پیشاب کہاں کرے۔ فرمایا گریز کرے نہروں کے کناروں سے نافذہ راستوں سے، پھل والے درختوں کے نیچے سے اور لعن کے مقامات سے یعنی گھروں کے دروازوں

کے سامنے سے ۔ (ص)

۳۔ کسی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا پاخانہ کے لئے کیا حکم ہے فرمایا قبلہ کی طرف منہ نہ ہو نہ پشت اور نہ ہوا کا رخ آگے ہو نہ پیچھے۔ (مرفوعہ)

ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ سورج اور چاند کا بھی سامنا نہ ہو۔

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا نے منع کیا ہے پیشاب کرنے کو کسی ایسی جگہ ہوا کے رخ پر جو سطح پر یا بلند جگہ پر ہو۔ (ضعیف)

۵۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے مل کر جب ابوحنیفہ نکلے تو دروازہ پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو بہت کم سن تھے کھڑے تھے۔ ابوحنیفہ نے کہا اے لڑکے تمہارے شہر میں مرد مسافر رفع حاجت کہاں کرے۔ فرمایا مسجدوں کے چبوتروں، نہروں کے کناروں، پھل والے درختوں کے نیچے اور گزرگاہوں پر نہ کرے اور قبلہ رو ہو کر پیشاب یا پاخانہ نہ کرے۔ اور اپنے لباس کو اٹھائے رکھے پھر جہاں موقع ہو رفع حاجت کرے۔ (مرفوعہ)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا تین چیزوں کا کرنے والا ملعون ہے سایہ دار منزل میں پاخانہ کرنے والا، اس پانی سے روکنے والا جہاں برابر لوگ پینے کو آتے ہوں اور گزرگاہ کا بند کرنے والا۔ (مجہول)

باب ۱۲
بیت الخلا کے احکام

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے جب بیت الخلا میں داخل ہو تو کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور پناہ چاہتا ہوں اس سخت نجاست سے جو شیطان رجیم ہے اور نکلتے وقت کہو، حمد ہے اللہ کے لئے جس نے نجات دی اس خباثت سے اور میری اذیت کو دور کیا اور وضو کرتے وقت کہو، گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک قرار دے اور رب العالمین ہی حمد کا سزاوار ہے۔

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے وضو میں بسم اللہ کہہ لو تو تمہارا کل جسم طاہر ہو جائے گا اور اگر نہ پڑھو گے تو طاہر ہوں گے وہی اعضاء جن پر پانی ٹھہرے گا۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں یہاں وضو سے مراد استنجا ہے اور طہارت کل جسم سے طہارت کاملہ۔ (ح)

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ پاخانہ کے بعد دبر کے ظاہری حصہ کو دھوئے اندر انگلی نہ ڈالے۔ (ح)

۴۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ جب آدمی پاخانہ کی طہارت پانی سے کرے تو مقعد ابتدا کرے یا ذکر سے

فرمایا پہلے مقعد کو دھوئے پھر ذکر کو۔ (موثق)

۵۔ حضرت رسولؐ خدا نے منع فرمایا ہے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کو۔

۶۔ میں نے پوچھا کیا حکم ہے اگر انگوٹھی کا نگ زمزم کا پتھر کاٹ کر بنایا گیا ہو فرمایا کوئی حرج نہیں وقت استنجا انگلی سے نکال لے۔ (م)

۷۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا شقاوت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کرنا بیماری ہے (غیر معتبر) ہے۔ (ضعیف)

۸۔ جب پیشاب آنا رک جائے تب پانی ڈالے۔ (م)

۹۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ استنجا کی حد کیا ہے جب تک نجاست صاف ہو میں نے کہا اگر صاف ہو جائے اور بو باقی رہے۔ فرمایا بو کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ (حسن)

۱۰۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جس نے پیشاب کیا اور اس کی ران اور گھٹنے پر پیشاب کی ذرا سی چھینٹ پڑ گئی اور وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لے پھر اسے یاد آیا کہ دھویا نہیں۔ فرمایا دھو کر پڑھے (ضعیف)

۱۱۔ راوی نے پوچھا ایک شخص استنجا کرنا چاہتا ہے تو کیسے بیٹھے فرمایا جیسے پاخانہ کے لئے بیٹھتے ہیں۔

اور فرمایا اسے چاہیئے کہ ظاہر بدن کو دھوئے باطن کو دھونے کی ضرورت نہیں۔ (ضعیف)

۱۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے اپنی ایک بی بی سے فرمایا کہ مومنین کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ پانی سے استنجا کریں اور اچھی طرح دھوئیں تاکہ اطراف کی طہارت ہو جائے۔ کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرنے والی چیز ہے۔ (ص)

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے کے بارے میں کہ لوگ کپڑے یا پتھر سے استنجا کرتے تھے۔ پھر وضو لیعنی طہارت کا حکم آیا جو ایک اچھی عادت ہے رسولؐ اللہ نے اسی کا حکم دیا اور پہلے عمل سے روکا، پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (حسن)

۱۴۔ زرارہ نے ایک دن وضو کیا اور پیشاب کے بعد طہارت کرنا بھول گیا۔ نماز بھی پڑھ لی۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا۔ فرمایا طہارت کر کے نماز کا اعادہ کرو۔ (مو)

۱۵۔ علی بن یقطین نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی پیشاب کے بعد طہارت بھول جائے اور نماز کے لئے وضو فرمایا عضو تناسل کی طہارت کرے اعادۂ وضو کی ضرورت نہیں۔ (م)

۱۶۔ فرمایا حضرت نے جب تم پاخانہ میں داخل ہوئے اور قضائے حاجت کی اور دھویا نہیں۔ پھر وضو کیا اور پھر بھول گئے کہ استنجا کیا ہے یاد آیا نماز پڑھنے کے بعد تو نماز کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر دبر کو دھویا اور پیشاب کا مقام دھونا بھول گئے اور نماز پڑھ لی تو وضو اور نماز کا اعادہ کرنا ہوگا اور عضو تناسل کو دھونا ہوگا کیونکہ پیشاب مثل پاخانہ کے ہے۔

باب ۱۳

استبراء

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی پیشاب کرے اور پانی نہ ہو تو بیخ ذکر سے کنارہ تک سونت کر جھٹکے اگر اس کے بعد کوئی شے نکلے تو وہ پیشاب نہیں بلکہ عرق پشت کی رطوبت ہوگی۔ (حسن)

۲۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے پہلے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوا تو کچھ تری پھر نکلی، پھر وضو کیا تو پھر تری نکلی۔ فرمایا اس کے بعد وضو کی ضرورت نہیں کہ یقیناً یہ عرق پشت سے ہے۔

۳۔ کسی نے میری موجودگی میں امام رضا علیہ السلام سے کہا، میرے پاخانے کے مقام پر زخم ہے میں نے استبرا کیا اور وضو کیا اس کے بعد تری دیکھی اور مقعد سے زرد پانی بھی نکلا تو کیا وضو دوبارہ کروں۔ فرمایا کیا تم نے پانی ڈالا تھا کہا۔ہاں۔ فرمایا نہیں خوب اچھی طرح دھوؤ اعادہ وضو کی ضرورت نہیں۔ (مجہول)

۴۔ ایک شخص نے کہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں پیشاب کر لیتا ہوں اور طہارت کے لئے پانی نہیں ہوتا۔ لیکن طہارت نہ ہونا مجھ پر شاق ہوتا ہے فرمایا تم ذکر پر تھوک مل دو۔ اگر بعد میں پانی مل جائے تو سمجھو یہ اس کا بدل تھا یہ مجبوری کی صورت میں ہے۔ (حسن و موثق)

۵۔ ایک شخص نے پوچھا کہ ایک آدمی کو پیشاب جلد جلد آتا ہے اور رکتا نہیں۔ فرمایا جب روکنے پر قدرت نہ ہو تو عذر کا قبول کرنے والا ہے اسے چاہیئے کہ تھیلی باندھ لے۔

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا کہ اسے بہ شدت پیشاب آتا ہے اور قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے فرمایا وضو کرے اور دن میں ایک بار طہارت کر لیا کرے۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا حضرت نے اگر پیشاب بدن پر ہو تو اس پر دو بار پانی ڈالے۔

۸۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے پیشاب کیا میں حضرت کے لئے لوٹا لئے کھڑا تھا جب پیشاب کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے پانی دینے کا اشارہ کیا۔ میں نے دے دیا۔ آپ نے اس کے بعد وہاں وضو کیا۔ (موثق)

باب ۱۴

وضو اور غسل کے پانی کی مقدار

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص ہتھیلی بھر تیل لے کر اپنے پورے جسم پر مل لیتا ہے تو پانی تو اس سے زیادہ کی گنجائش رکھتا ہے۔ (موثق)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو ایک حد ہے حدود خدا سے تاکہ اللہ یہ جان لے کہ کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی اور مومن کو کوئی شے نجس نہیں کرتی اس کو اتنا ہی کافی ہے جتنا تیل ملنے کے لیے۔ (حسن)

۳۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے وضو کے پانی کے لیے ایک حد ہے جو اس سے زیادہ خرچ کرے گا اس کو اجر نہ ملے گا اور میرے والد زیادہ خرچ کرنے والے سے جھگڑا کرتے تھے۔ کسی نے کہا پھر کیا ہے فرمایا اتنا پانی کہ اس سے منہ ہاتھ دھولو اور سر اور پاؤں کا مسح کر لو۔ (صحیح)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جنب کے لئے اتنا پانی کافی ہے جو اس کے پورے جسم پر جاری ہو جائے۔ خواہ آب قلیل ہو یا کثیر۔ (صحیح)

۵۔ میں نے سوال کیا غسل جنابت کے لیے کتنا پانی کافی ہے۔ فرمایا اتنا کہ اس کے پورے جسم پر جاری ہو جائے رسول اللہ پانچ مد پانی سے مع اپنی بی بی کے نہا لیتے تھے اور وہ دونوں ایک ہی برتن میں غسل کر لیتے تھے۔ (صحیح)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے تیرے منہ دھونے اور استنجاء کے لئے اتنا پانی جو تیرے داہنے ہاتھ کے چلو میں آجائے یعنی آب قلیل۔ (صحیح)

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو کے لئے اتنا پانی کافی ہے کہ تیری جلد کو مس کرے۔ (صحیح)

۸۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ایک جنب آدمی پانی میں ایک دفعہ ہی اپنا جسم ڈبو کر نکل آتا ہے آیا یہ اس کے غسل کے لیے کافی ہے۔ فرمایا ہاں۔ (ضعیف)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کا ایک فرشتہ پانی کے اسراف کو اس طرح لکھتا ہے جیسے اور زیادتیوں کو۔ (حسن)

باب ۱۵

مسواک

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسواک کر کے دو رکعت نماز ادا کرنا بہتر ہے بغیر مسواک کے ستر رکعت پڑھنے سے۔ اور فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے بعد مسواک کا حکم دیتا۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسواک کرنا رسولوں کی سنت ہے۔ (ح)

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اتنی زیادہ بار جبرئیل نے مجھ سے مسواک کو کہا کہ مجھے خوف ہوا کہ مسواک کرتے کرتے میرے دانت گھس نہ جائیں یا گر نہ جائیں۔ (ح)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کرنا تینوں وقتوں میں ترک نہ کرو اگرچہ ایک ہی بار اپنی مسواک کو اپنے دانتوں پر رگڑ دو۔ (مرسل)

فرمایا کم سے کم مسواک یہ ہے کہ اپنی انگلی ہی سے دانت رگڑ لے۔

۵۔ فرمایا مسواک قبل وضو کرے اور اگر بھول جائے تو بعد وضو کے مسواک کر کے تین بار کلی کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ صبح کے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

۶۔ فرمایا حضرتؐ نے صبح کو اٹھو تو مسواک کرلو۔ ایک فرشتہ آئے گا اور اپنا منہ تمہارے منہ سے ملائے گا اور جو بات تم بولو گے آسمان کی طرف لے جائے گا پس چاہیے کہ تمہارا منہ خوشبودار ہو۔ (مرسل)

باب ۱۶

کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا

۱۔ میں نے پوچھا کیا کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا وضو میں داخل ہے۔ فرمایا نہیں۔

۲۔ فرمایا کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا داخل وضو نہیں بلکہ مقربات وضو ہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا واجب نہیں مقربات نماز سے ہے۔

باب ۱۷

صفت وضو

۱۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمیں رسول اللہ کا وضو بتایا۔ ایک قدح میں پانی منگایا اور اس سے ایک چلو لے کر چہرہ کے اوپر ڈالا اور دونوں طرف ہاتھ پھیرا۔ پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنے ہاتھ پر ڈالا اور سب طرف سے آسے ملا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور جس طرح داہنے ہاتھ کو دھویا تھا اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا پھر بقیہ تری سے سر اور پاؤں کا مسح کیا۔ (م)

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت نے رسولؐ اللہ کا وضو بتایا۔ داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے منہ پر ڈالا پھر بائیں ہاتھ میں لے کر داہنا ہاتھ دھویا پھر داہنے ہاتھ میں لے کر بایاں ہاتھ۔ پھر وضو کی بقیہ تری سے، جو دونوں ہاتھ پر تھی آپؐ نے اپنے سر اور دونوں ہاتھ پاؤں کا مسح کیا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تم اپنی ہتھیلی پر تیل لے کر جسم پر مل لیتے ہو تو پانی اس سے زیادہ وسعت رکھتا ہے یعنی احتیاط سے خرچ کرنے کے قابل ہے آؤ میں تمہیں رسولؐ اللہ کا وضو بتاؤں پس آپؐ نے ایک چلو پانی لے کر چہرہ پر ڈالا اور دونوں جانب سے دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور داہنا ہاتھ دھویا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بایاں ہاتھ دھویا پھر جو تری ہاتھ میں باقی تھی اس سے سر اور پیر کا مسح کیا۔

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسولؐ اللہ کیسے وضو کرتے تھے۔ ہم نے کہا ضرور، حضرتؐ نے پانی کا ایک ظرف منگایا۔ اسے اپنے سامنے رکھا پھر ہاتھوں سے کپڑا ہٹایا پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر فرمایا اگر ہاتھ طاہر ہو تو ایسا کرے پھر چلو میں پانی لیا اور اس کو اپنی پیشانی پر ڈالا اور بسم اللہ کہا۔ پھر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی داڑھی تک لائے اور اپنے چہرہ اور پیشانی کو ایک بار دھویا پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنی کہنی پر ڈالا اور ہاتھ پھیرتے ہوئے کلائی تک لائے تا اینکہ آپؐ کی انگلیوں پر پانی جاری ہو گیا پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اسی طرح انگلیوں تک بائیں ہاتھ کی انگلیوں تک دھویا۔ پھر سر کے اگلے حصے کا مسح کیا پھر پیر کا مسح کیا۔ ہاتھ کی تری سے داہنے کا داہنے ہاتھ سے اور بائیں کا بائیں ہاتھ سے۔ پھر فرمایا خدا ایک ہے اور ایک کو دوست رکھتا ہے لہٰذا وضو میں تمہیں تین چلو پانی کافی ہے ایک منہ دھونے کا اور دو دونوں ہاتھ دھونے کو، ہاتھ کی تری سے سر اور پاؤں کا مسح کرو، داہنے ہاتھ سے داہنے پاؤں کا اور بائیں سے بائیں پاؤں کا۔

زرارہ نے کہا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا۔

حضرتِ رسولؐ خدا کیسے وضو کرتے تھے تو حضرت نے یہی صورت بیان کی۔ (حسن کالصحیح)

۵۔ زرارہ اور بکیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ رسولؐ اللہ کے وضو کے متعلق، حضرتؑ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اس میں اپنا داہنا ہاتھ ڈالا اور چلو پانی لے کر چہرہ پہ ڈالا اور دھویا پھر بائیں ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کر داہنے ہاتھ کو کہنی سے لے کر ہاتھ کے آخر تک دھویا اور کہنی تک الٹا نہ دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اسی طرح کہنی سے انگلیوں تک بائیں ہاتھ کو دھویا۔ پھر ہاتھ کی بقیہ تری سے سر اور پیر کا مسح کیا۔ اور مسح کے لئے نیا پانی نہ لیا پھر فرمایا جوتے کے تسمہ کے نیچے ہاتھ داخل کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی فرمایا۔ خدا فرماتا ہے اے ایمان والو، جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھو لو اور چہرہ کا کوئی حصہ بے دھوئے نہ رہے کیونکہ خدا فرماتا ہے اپنے چہروں کو دھوؤ اور بانہوں کو کہنیوں تک اور حکم دیا بانہوں کے دھونے کا کہنیوں سے ہاتھ تک کوئی شے دھونے سے رہ نہ جائے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے دھوؤ اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو کہنیوں سے۔ پھر فرماتا ہے مسح کرو اپنے سروں اور پیروں کا ٹخنوں تک، پس جو مسح کرے سر کے کچھ حصّہ کا یا قدموں کا ٹخنوں تک انگلیوں کے سرے سے، تو یہ کافی ہے ہم نے پوچھا ٹخنہ کیا ہے فرمایا یہ ہے جوڑ ساق کی ہڈی سے ملا ہوا۔ ساق کی ہڈی کے اوپر ہے اور ٹخنہ نیچے ہے ہم نے کہا خدا آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ کیا ایک ایک چلّو پانی چہرہ اور ہاتھ دھونے کے لئے کافی ہے فرمایا۔ ہاں۔ اگر زیادتی کرو تو دو۔ (حسن) (ضعیف)

۶۔ میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کے لئے وضو کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ ایک ایک بار دھونا کافی ہے

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے

وضو ایک بار ہے۔

اور ٹخنہ کو قدم کی پشت پر بتایا۔ (مجہول)

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت نے پانی منگایا اور ایک چلّو لے کر چہرہ کو دھویا پھر ایک چلو لیکر داہنے ہاتھ کو پھر ایک چلو سے بائیں ہاتھ کو دھویا اور پھر سر اور پیر کا مسح کیا اور فرمایا یہ ہے وضو اس کا وضو میں زیادتی نہ کرے۔ (صحیح)

۹۔ میں نے صادق آل محمد سے وضو کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام ایک ایک بار ہی دھوتے تھے۔ یہ دلیل ہے کہ وضو میں ایک ایک بار ہی دھونا چاہیئے۔

جب حضرتِ رسول خدا کو دو امر طاعت خدا کے متعلق پیش آتے تھے تو دونوں میں جو احوط اور بدن کو زیادہ سخت معلوم ہوتا وہ اختیار کرتے تھے یہی طریقہ آئمہ کا رہا۔

حضرت نے فرمایا دو دو بار دھوئے جو ایک بار پر قناعت نہ کرے اور جو دو سے زیادہ بار دھوئے اس کا اجر نہ ہوگا

دو بار دھونا وضو کی آخری حد ہے اس سے تجاوز کرنا گناہ ہے اس کا وضو ہی نہ ہوگا اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھے۔ اگر حضرت دو بار آخری حد نہ بتاتے تو تین کی اجازت ہو سکتی تھی۔ (موثق)

۱۰۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے پاس ایک چلو پانی ہو تو اس کو تین حصوں میں تقسیم کرے، ایک منہ کے لئے، ایک داہنے ہاتھ کے لئے دوسرا بائیں ہاتھ کے لئے اور بقیہ تری سے سر اور پیر کا مسح کرے۔ (موثق)

باب ۱۸

چہرہ اور ہاتھ دھونے کی حد و ترکیب

۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ چہرہ کو کس حد تک اس وضو میں دھوئے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے جس حد کا اللہ نے حکم دیا ہے اس سے زیادہ یا کم کرنا جائز نہیں اگر زیادتی کرے گا تو کوئی اجر نہ ملے گا اور کم کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ حد یہ ہے کہ جس حصہ کو انگشت شہادت، درمیانی انگلی اور انگوٹھا گھیرے اور بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک دھوئے بس یہی حد ہے اس کے سوا جو ہے وہ چہرہ میں داخل نہیں، میں نے پوچھا کیا کنپٹی چہرہ میں داخل نہیں۔ فرمایا نہیں۔ (ح)

۲۔ میں نے پوچھا کیا وضو میں داڑھی کا اندرونی حصہ بھی دھوئے۔ فرمایا نہیں۔ (ح)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانی کو چہرہ پر مت مارو بلکہ اس کو چہرہ پر چھڑکو۔

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ چہرہ کی حد کیا ہے آپ نے جواب میں لکھا بال اگنے کی جگہ سے چہرہ کے آخر تک یہی دونوں حدیں ہیں۔ (ض)

۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آیہ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق کے متعلق اور میں نے اس طرح کر کے دکھایا کہ ہاتھ کی پشت سے کہنی تک دھویا۔ فرمایا یہ موافق تنزیل نہیں آیت یوں ہے۔ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم من المرافق۔ پھر اپنا ہاتھ کہنی سے انگلی تک پھیرا۔ (ض)

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اللہ نے نماز کے وضو میں عورتوں پر فرض کیا ہے کہ باہوں کو دھوئیں شکم دست کی طرف پانی ڈال کر دھونا اور مرد کے لئے پشت دست پہ پانی ڈال کر دھونا۔ (ض)

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے ہوں وہ کیا کرے۔ فرمایا جو باقی ہوں انہی کو دھولے۔ (مجہول)

۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بریدہ عضو کے متعلق پوچھا۔ فرمایا جو حصہ باقی ہے اسی کو دھوئے۔ (حسن)

۹۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کا ہاتھ کہنی سے کٹ گیا ہو وہ وضو کیسے کرے

فرمایا جو حصہ باقی ہو اسے دھوئے۔ (ص)

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ کانوں کا اندرونی حصہ داخل وجہ (چہرہ) ہے اور ان کی پشت شامل سر ہے۔ فرمایا ان دونوں کا نہ دھونا ہے نہ مسح۔ (م)

باب ۱۹

مسح سر و قدم

(مجہول)

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سر کے مسح کے لئے کافی ہے تین انگلیوں سے مسح کرنا اور اسی طرح پیروں کے لئے۔

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ سر کے مسح کے لئے کافی ہے تین انگلیوں سے مسح کرنا، اور اسی طرح پیروں کے لئے حضرت نے پیروں کا مسح کر کے بتایا اور داہنے پیر سے شروع کیا۔ (حسن)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے وضو کیا، درآنحالیکہ وہ عمامہ باندھے ہوئے تھا اور اس کا اتارنا سردی کی وجہ سے شاق تھا۔ فرمایا۔ عمامہ کے نیچے انگلیاں ڈال کر مسح کرے۔ (مجہول)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سر اور پیروں کا مسح کچھ حصہ پر ہو یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا۔ اے زرارہ رسول اللہ نے ایسا ہی فرمایا ہے اور اللہ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوا۔ خدا فرماتا ہے اپنے چہروں کو دھوؤ۔ پھر ان دونوں کلاموں کو جدا کیا یعنی اس سے اس کلام کو کہ مسح کرو تم اپنے سروں کا لہٰذا اسے زرارہ ہم نے جانا کہ مسح بعض سر کا ہے۔ ب کے ہونے کی وجہ سے (برؤسکم) پھر ملایا پیروں کے مسح کو سر کے ساتھ، جیسا کہ ملایا ہے ہاتھوں کو چہرہ کے ساتھ اور فرمایا وارجلکم الی الکعبین۔ پس ہم نے جانا کہ جب ملایا پیروں کو سر کے ساتھ تو بعض ہی کا مسح ہوگا۔ پھر لوگوں سے رسول اللہ نے واضح طور پر بیان کیا۔ مگر انھوں نے اس کو ضائع کر دیا، پھر فرمایا تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرلو اور ترکیب یہ بتائی کہ مسح کرو اپنے چہرے اور ہاتھوں کا اس مٹی سے، جب تیمم بجائے وضو ہے تو جن اعضاء کے دھونے کا وضو میں حکم ہے یعنی چہرہ اور ہاتھوں کا تو انہی کے لئے تیمم میں مٹی سے مسح کرنے کا ہے اور وضو میں وہاں تیمم نہیں، چونکہ تیمم میں مسح پورے چہرہ اور ہاتھوں پر نہیں ہوتا لہٰذا معلوم ہوا کہ وضو میں مسح پورے سر یا پیروں کا نہیں، پھر فرمایا اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا، اس لئے آسانی کر دی۔ (م)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پیروں کے مسح کے متعلق پوچھا۔ حضرت نے اپنا ہاتھ پیروں کی انگلیوں پر رکھا پھر اس سے مسح کیا ٹخنوں تک پیر کے اوپر۔ میں نے کہا میری جان آپ پر فدا ہو۔ اگر کوئی دو انگلیوں سے کرے

فرمایا۔ صحیح نہیں ہاتھ سے کرنا چاہیئے۔ (حسن)

۶۔ یونس نے کہا! خبر دی مجھے اس شخص نے جس نے دیکھا تھا امام رضا علیہ السلام کو منیٰ میں اس طرح وضو کرتے ہوئے کہ قدموں کے اوپر کے حصہ سے ٹخنہ تک اور ٹخنہ سے قدم کے اوپر کے حصہ تک اور فرمایا پیروں کے مسح میں اختیار ہے جو چاہے اعلیٰ حصہ قدم کے ٹخنوں تک کرے یا ٹخنہ سے اعلیٰ قدم تک۔ (ض)

۷۔ زرارہ نے کہا، مجھ سے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم نے مسح کی بجائے پیروں کو دھولیا اور خیال کیا فرض یہی ہے تو تمہارا وضو نہیں ہوا۔ مسح دونوں پیروں کا پہلے کرو اگر تم کو دھونے کی ضرورت ہے تو دھولو اس کے بعد مسح کرو۔ تاکہ وہ فرض آخر قرار پائے۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پاس ساٹھ یا ستّر برس کی عمر کا ایک ایسا شخص آیا جس کی نماز مقبول نہ تھی۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیسے۔ فرمایا اس لئے کہ خدا نے جس کے مسح کا حکم دیا تھا وہ اسے دھوتا تھا۔ (حسن)

۹۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ اگر کسی کا موزہ پھٹا ہوا ہو تو وہ اس کے اندر سے ہاتھ ڈال کر مسح کرلے اوپر کی طرف تو کیا یہ کافی ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام نے اس طرح وضو کیا کہ منہ دھویا ہاتھ دھوئے سر کا مسح کیا اور جوتے پر بغیر تسمہ کے نیچے ہاتھ ڈالے ہوئے پیروں کا مسح کیا۔ یہاں جوتے سے وہ نعلین عربی مراد ہے جس کے اوپر کے حصّہ میں صرف ایک تسمہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا اگر کوئی سر میں مہندی کا خضاب لگاتے ہو اور وضو کرے فرمایا جائز نہ ہوگا جب تک جلدِ سر تک نہ پہنچے۔ (ض)

باب ۲۰

موزوں پر مسح

۱۔ میں نے پوچھا کیا مریض کے موزہ پر مسح کرنے کی اجازت ہے فرمایا نہیں۔ (موثق)

۲۔ میں نے حضرتؑ سے از روئے تقیہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا۔
فرمایا تین چیزوں میں تقیہ نہیں اوّل منشیات کا پینا، دوسرے موزوں پر مسح کرنا، تیسرے حج تمتع نہ کرنا۔
زرارہ نے کہا۔ حضرتؑ نے یہ نہ فرمایا۔ تم پر واجب ہے کہ ان میں سے کسی میں تقیہ نہ کرو (حسن)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر کسی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور اس پر پٹی بندھی ہو یا عضو پر کوئی زخم ہو

تو وضو کیسے کرے یا غسل جنابت اور غسل جمعہ کیسے کرے۔ فرمایا جس حد تک دھو سکے دھولے باقی کو چھوڑ دے جس کا دھونا ممکن نہ ہو، پٹی وغیرہ کو ہٹائے نہیں اور زخم کو کھولے نہیں۔ (ص)

۴۔ حضرتؑ نے فرمایا زخم والا وضو میں زخم کے ارد گرد کا حصہ دھولے۔ (حس)

۵۔ حضرت صادق آل محمدؑ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی کے ہاتھ میں پھوڑا وغیرہ ہو جو مقام وضو پر اور اس پر پٹی بندھی ہو اور وہ وضو میں اس پٹی پہ ہاتھ پھیرلے تو وہ وضو صحیح ہوگا۔ فرمایا اگر پانی نقصان دیتا ہو تو پٹی نہ کھولے اور اسی پر ہاتھ پھیرلے۔ ورنہ کھول کر دھوئے۔ میںؔ زخم کے متعلق پوچھا کہ اس کے لئے کیا کرے فرمایا اس کے ارد گرد کو دھولے۔ (ص)

۶۔ میں نے صادق آل محمدؑ سے عرض کیا میں نے ٹھوکر کھائی اور میرا ناخن اکھڑ گیا۔ میں نے اپنی انگلی پر دوا باندھ لی اب میں وضو کیسے کروں فرمایا یہ اور اس قسم کی چیزیں کتاب خدا میں پائی جاتی ہیں وہ فرماتا ہے دین کے معاملہ میں تم پر تنگی نہیں، اسی پر مسح کر لو۔ (حس)

باب ۲۱

وضو میں شک

۱۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب تم کو اس کا یقین ہو کہ حدث صادر ہوا ہے تو وضو کرو اور جب تک صدور حدث کا یقین نہ ہو وضو نہ کرو۔ (موثق)

۲۔ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر تم نے وضو کیا اور یہ یاد نہ رہا کہ ہاتھ دھوئے ہے یا نہیں تو وضو دوبارہ کرو اور اس چیز کا اعادہ کرو جس میں تم کو شک ہو کہ اس کو نہیں دھویا یا مسح نہیں کیا جبکہ اللہ نے اس کا دھونا واجب کیا ہو۔ یہ حکم ہے اس صورت میں کہ تم وضو کر رہے ہو لیکن جب تم وضو کر کے کھڑے ہو جاؤ اور بعض ایسے اعضاء کے متعلق جن کا دھونا واجب ہے تم کو شک پیدا ہو تو اس کا خیال نہ کرو اور اگر سر کے مسح میں شک ہو گیا ہے اور داڑھی میں تری باقی ہے تو اُسے لے کر سر کا مسح کر لو اور پیروں کا بھی اور تری باقی نہ ہو تو شک کی بنا پر وضو نہیں ٹوٹے گا اور اپنی نماز جاری رکھو۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ وضو نہیں کیا تھا تو دوبارہ کرو۔ زرارہ نے کہا اس کے لئے کیا حکم ہے جس نے ہاتھوں کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہو یا غسل جنابت میں کچھ حصہ چھوٹ گیا ہے فرمایا اگر وضو کی صورت میں شک ہے اور کچھ تری باقی ہے اور نماز پڑھنے لگا ہو تو اس تری سے مسح کرلے اور چھوٹ جانے کا یقین ہو تو نماز کو ختم کرے اور اس عضو کو دھوئے لیکن بصورت

شک نماز کو جاری رکھے اور اگر یقین ہو تو دوبارہ وضو کرے اور اگر مسح چھوٹ گیا ہو تو اسی تری سے مسح کرے ہاں یقین کی صورت میں نماز کا اعادہ کرے البتہ شک کی صورت میں نماز جاری رکھے۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بحالتِ نماز تمہیں یاد آئے کہ وضو مفروض میں کچھ چھوٹ گیا ہے تو نماز ختم کر کے اپنا وضو پورا کرو اور دوبارہ نماز پڑھو اور سر کے مسح کے لیے یہ کافی ہے کہ اپنی داڑھی سے تری لے لو اور اسی سے سر کا مسح کر لو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی وضو میں داہنا ہاتھ دھونا بھول جائے اور بایاں ہاتھ دھو کر سر اور پیر کا مسح کرے اور بعد کو یاد آئے تو پھر سے داہنے ہاتھ کو دھوئے اور پھر بائیں کو، ہاں اگر بایاں ہاتھ دھونا بھولا ہے تو بائیں کو دھوئے اور جو وضو کیا ہے اس کا اعادہ نہ کرے اور فرمایا وضو میں بعض بعض کا تابع ہے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وضو میں ترتیب کا لحاظ رکھو، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ شروع کرو چہرہ سے پھر دونوں ہاتھ۔ پھر سر اور پیروں کا مسح اور جو خدا نے حکم دیا ہے اس پر کسی شے کو مقدم نہ کرو اگر تم نے ہاتھ کو چہرہ سے پہلے دھولیا تو اعادہ کرو یعنی پہلے چہرہ دھوؤ پھر ہاتھ اور اگر سر کا مسح پیروں کے بعد کیا ہے تو پہلے سر کا مسح کرو پھر پیروں کا۔ جس کو خدا نے پہلے رکھا ہے اسے پہلے ہی رکھو۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر تم نے منہ سے پہلے ہاتھ دھو لئے تو اعادہ کرو۔ پہلے منہ دھوؤ پھر اپنے ہاتھ اگر بایاں ہاتھ داہنے سے پہلے دھولیا تو اعادہ کرو پہلے دایاں دھوؤ پھر بایاں، اگر سر کے مسح سے پہلے پیروں کا کر لیا تو اعادہ کرو وہ پہلے سر کا مسح کرو پھر پیر کا۔

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ جب تم کچھ وضو کر لو اور کوئی ضرورت پیش آئے اور وضو کا پانی خشک ہو جائے تو وضو کا اعادہ کرو وہ بعض کے پہلے بعض کو نہیں لایا جاتا۔

۸۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ میں وضو کرنے بیٹھا تو پانی ختم ہو گیا میں نے کنیز سے پانی مانگا وہ دیر سے لائی اور اعضائے وضو خشک ہو گئے۔ فرمایا اپنے وضو کا اعادہ کرو۔ (مجہول)

۹۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا اگر کوئی شخص وضو میں ہاتھ اور سر کو بھول جائے تو وہ کیا کرے فرمایا دوبارہ کرے، وضو میں ترتیب ہوتی ہے۔ (حسن)

باب ۲۲

[redacted]
لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ [redacted]

نواقضِ وضو

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر خارج ہو کوئی چیز دونوں سوراخوں سے (پیشاب، پاخانہ یا ریح) کوئی چیز جو تمہارے لیے انعام خدا ہے۔

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے انسان کی دبر میں شیطان پھونک مارتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ ریح خارج ہوئی لیکن وضو نہیں ٹوٹتا جب تک ریح کی آواز نہ سنی جائے یا اس کی بو نہ آئے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر پاخانہ کے مقام سے کدو دانے یا چھوٹے چھوٹے کیڑے نکلیں تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ مثل جوں کے ہیں۔ (حسن)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی مقعد سے کدو دانے نکلیں تو اس پر وضو نہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ پاخانہ میں لتھڑے ہوئے ہوں تو وضو کا اعادہ کرے۔

۵۔ میں نے امامین سے پوچھا کہ وضو کس چیز سے ٹوٹتا ہے فرمایا جب دونوں مقاموں سے پیشاب یا پاخانہ نکلے۔ پاخانہ یا پیشاب کی جگہ پاخانہ، پیشاب، منی یا ریح نکلے اور اس نیند سے جو عقل کو زائل کر دے لیکن اگر آواز کو سنتا رہے تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (مجہول)

۶۔ میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا کہ جس نے مقعد میں دوا رکھ کر نماز پڑھی ہو، آیا اس کا وضو ٹوٹا یا نہیں، فرمایا وضو نہیں ٹوٹا۔ لیکن دوا کو نکال کر نماز پڑھے۔

۷۔ میں نے پوچھا اگر کسی کو ابکائی آئے اور کچھ پیٹ سے نکل آئے تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں، فرمایا نہیں (صحیح)

۸۔ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے فرمایا نہیں۔ (حسن)

۹۔ فرمایا جسے قے آئے اور وہ پاک ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ کلّی کرے۔ (حسن)

۱۰۔ میں نے کہا کہ ایک شخص طاہر ہوا اور اپنے ناخن یا بال کاٹے تو کیا وضو کا اعادہ کرے۔ فرمایا نہیں، لیکن پانی سے سر اور ناخن دھو لے۔ راوی نے کہا لوگ کہتے ہیں وضو کرنا چاہیئے فرمایا اگر وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا کرتے ہیں تو تم جھگڑا نہ کرو اور کہہ دو کہ یہ سنت ہے۔ (موثق)

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بوس و کنار یا عورت کی شرمگاہ کو مس کرنے یا اس کے پاس لیٹ رہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ نکسیر، حجامت اور بہنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا وضو تو جب ہی ٹوٹتا ہے جب پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے کوئی شے نکلے۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو وضو میں جھک نہیں سکتا اس پر یہ امر دشوار ہے وہ تکیہ لگا کر بیٹھتا ہے اور بسا اوقات وہ اس بیٹھنے میں اونگھ بھی جاتا ہے وہ کیا کرے جبکہ بیماری کی وجہ سے وضو کرنا اس کے لئے باعث تکلیف ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا (ض)

جب آواز اس کو سنائی نہ دے تو وضو واجب ہوگا اور فرمایا ظہر کی نماز میں تاخیر کرے اور عصر کے ساتھ اس کو ملا دے۔ دونوں کو جمع کرے اسی طرح مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھے۔

۱۴۔ میں نے کہا تو اقض وضو میں نیند کا ایک جھونکا ہے یا دو۔ فرمایا میں نہیں جانتا، ایک یا دو، خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس کا حال خود ہی بہتر جانتا ہے۔ یعنی خود ہی سمجھ لے کہ وہ سوتا تھا یا جاگتا تھا۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ جب انسان سو جائے کھڑا ہو یا بیٹھا تو وضو اس پر واجب ہے۔ (ح)

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے آدمی کے دو کان ہیں اور دو آنکھیں، جب آنکھیں سوتی ہوں اور کان نہ سوئیں تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن جب دونوں سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۶۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو اپنے بال اپنے دانتوں سے کاٹتا ہے اور قبل نماز پانی سے مسح کرتا ہے تو کیا وضو صحیح ہوگا۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے دانتوں سے کاٹنا مثل لوہے سے کاٹنے کے ہے اس سے وضو میں کیا نقص ہے۔ (مرسل)

باب ۲۳

نجاست پر چلنے کے متعلق

۱۔ پوچھا گیا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جو پہلے نجس زمین پر چلے اور پھر پاک زمین پر۔ فرمایا اگر وہ پندرہ قدم پاک زمین پر چلے گا تو اس کا تلوا پاک ہو جائے گا۔

۲۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ حضرت کا گزر خشک پاخانہ کی طرف سے ہوا۔ آپ کا لباس اس سے متصل ہوا۔ میں نے کہا حضور نجس چیز پر چلے اور کپڑا بھی اس سے لگا۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے یہ سوکھا تھا۔ پس زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کر دیتا ہے۔

۳۔ راوی کہتا ہے ہم ایسے مکان میں ٹھہرے تھے کہ ہمارے اور مسجد کے درمیان گندے راستے تھے۔ میں حضرت صادقؑ

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا کہاں ٹھہرے ہو، میں نے کہا، فلاں شخص کے مکان میں، فرمایا، تمہارے اور مسجد کے درمیان گندہ کوچہ ہے۔ میں نے کہا، جی ہاں فرمایا کچھ حرج نہیں۔ زمین کا بعض حصہ بعض کو پاک کر دیتا ہے میں نے کہا اگر تر گوبر ہو۔ فرمایا چلنے میں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

۴۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو پاخانہ یا پیشاب پر چلے کہ وہ وضو کا اعادہ کرے یا نہیں۔ فرمایا نہیں ہاں جہاں نجاست ہو اسے دھو ڈالے۔ (مجہول)

۵۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ نجاست خشک ہو تو دھونا ضروری نہیں۔ (ض)

۶۔ میں نے اس سور کے متعلق پوچھا جو پانی سے نکلے اور راستہ میں پانی اس کے بدن سے ٹپکے۔ ایسے راستہ پر اگر برہنہ پا چلوں تو کیا صورت ہوگی۔ فرمایا۔ کیا اس کے سوا کوئی خشک جگہ چلنے کی نہیں، میں نے کہا نہیں، فرمایا کوئی حرج نہیں، زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کرتا ہے۔ (مختلف فیہ)

باب ۲۴

مذی و وذی

۱۔ حضرت نے فرمایا اگر حالت نماز میں پیشاب کے مقام سے کوئی شے از قسم مذی و وذی نکلے تو نہ دھو کر نہ نماز قطع کر اس سے وضو باطل نہ ہوگا اور اگر تمہارے ٹخنوں تک پہنچے تو بمنزلہ رینٹھ ہے اور اگر بعد وضو خارج ہو، وہ یا تو عضو تناسل کی رطوبت ہے یا بواسیر سے ہے وہ کچھ نہیں اسے اپنے لباس سے نہ دھو مگر جبکہ وہ نجاست ہو۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مذی اور رینٹھ برابر ہیں۔ (موثق)

۳۔ حضرت نے فرمایا مذی سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ کپڑا یا بدن دھونے کی ضرورت ہے وہ رینٹھ یا تھوک جیسی چیز ہے (حسن)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر مذی ران تک بہہ کر آجائے تو بھی نماز قطع نہ کرو اور نہ ران دھونے کی ضرورت کیونکہ وہ مجری منی سے نہیں نکلتی بلکہ بمنزلہ رینٹھ یا بلغم کے ہے۔

حسب تصریح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں ہے کہ مذی وہ رطوبت ہے جو عورت سے بوس و کنار کے وقت خارج ہوتی ہے اور وذی وہ ہے جو استبراء کے بعد مقام سے نکلے۔ مذی وہ رطوبت ہے جو انزال کے بعد نکلے، وہ پتلی اور چپکتی رطوبت ہوتی ہے جو شہوت کے بعد نکلتی ہے۔

باب ۲۵

انواع غسل

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے حسب ذیل غسل ہیں
جنابت، روز جمعہ، عیدین، وقت احرام باندھنے کے، مکہ و مدینہ میں داخل ہونے کے لئے، روز عرفہ اور زیارت بیت اللہ کے دن، کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے ۱۹، ۲۱، ۲۳ رمضان کی شب میں اور اس کے لئے جو غسل میت دے۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ غسل جمعہ واجب ہے سفر و حضر دونوں میں لیکن بحالت سفر کمی آب عورتوں کو نہ نہانے کی اجازت ہے اور فرمایا غسل جنابت واجب ہے اور غسل حیض واجب ہے۔ جب عورت حیض سے پاک ہو اور استحاضہ والی عورت پر واجب ہے کہ جب خون گدی سے پھوٹ نکلے تو اس پر غسل واجب ہے دو نمازوں کے لئے ایک اور اگر خون گدی سے تجاوز نہیں کیا ہے تو ہر روز ایک غسل کافی ہے لیکن وضو ہر نماز کے لئے کرنا ہوگا اور غسل نفاس واجب ہے، میت کا غسل واجب ہے نماز استسقاء کے لئے واجب ہے، مولود کا غسل واجب ہے رمضان کی پہلی رات کا نہانا مستحب ہے اور ۲۱، ۲۳ رمضان کی رات کا نہانا سنت ہے کیونکہ ان میں سے کسی میں شب قدر ہے اور روز عید الفطر اور عید قرباں نہانا سنت ہے اس کا ترک مجھے پسند نہیں اور غسل استخارہ کے لئے نہانا سنت ہے اور ماہ رمضان کی تین راتوں کو ۱۹ اور ۲۱، ۲۳ کو نہانا سنت ہے۔ (موثق)

باب ۲۶

زیادہ غسل جمع ہونے پر کون سا غسل کافی ہوگا

۱۔ فرمایا طلوع فجر سے پہلے غسل کر لو تو یہ کافی ہوگا جنابت، حجامت، عرفہ، نحر، حلق، ذبح اور زیارت کے لئے پھر فرمایا اسی طرح عورت کے لئے ایک غسل جنابت کافی ہوگا زیارت، جمعہ اور حیض اور عیدین کے لئے غسل جنابت کرنے کے بعد اور غسلوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

باب ۲۷

وجوب غسل یوم جمعہ

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے غسل روز جمعہ واجب ہے ہر مرد عورت اور غلام و آزاد پر۔

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے غسل روز جمعہ واجب ہے مردوں اور عورتوں پر سفر میں اور حضر میں مگر دلہن پر سفر میں عورتوں پر سفر میں نہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ قلت آب کی صورت میں عورتوں پر بحالتِ سفر غسل جمعہ نہیں۔ (مجہول)

۳۔ حضرت سے پوچھا گیا غسل جمعہ کیوں واجب ہے۔

فرمایا خدا نے نماز واجب کی تکمیل کی نماز نافلہ سے اور صوم کی تکمیل کی صوم نافلہ سے اور وضو کو تمام کیا غسل روز جمعہ سے۔ (اس میں کوتاہی اور غفلت سے کام نہ لیا جائے)۔ (صحیح)

۴۔ اصبغ سے مروی ہے امیر المومنین علیہ السلام جب کسی رجز و توبیخ کرتے تو فرماتے واللہ تو روز جمعہ کے تارک غسل سے بھی زیادہ عاجز ہے جو غسل کر لیتا ہے اگلے جمعہ تک طاہر رہتا ہے۔

۵۔ دو عورتوں نے بیان کیا۔ ہم امام رضا علیہ السلام کے ساتھ جنگل میں تھے اور بغداد جانے کا ارادہ تھا جمعرات کو حضرت نے ہم سے فرمایا جمعہ کا غسل آج کر لو۔ کل پانی کم ملے گا۔ پس ہم دونوں نے جمعرات کو جمعہ کی نیت سے غسل کر لیا۔ (ض)

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز جمعہ غسل کرنا ضروری ہے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں، جو شخص بھول جائے تو وہ اگلے روز کرے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ بیمار کے ساتھ رعایت ہے۔ (مجہول)

باب ۲۸

صفت الغسل

۱۔ راوی نے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی۔ حضرت نے فرمایا۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوؤ پھر سر پر پانی ڈالو پھر اپنا سارا بدن دو بار دھوؤ اس طرح کہ پانی جاری ہو جائے۔ (ح)

۲۔ زرارہ نے امام علیہ السلام سے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی۔ فرمایا تین بار سر پر پانی ڈالے اس سے کم نہیں۔ (مجہول)

۳۔ زرارہ نے کہا میں نے غسل جنابت کی ترکیب پوچھی۔ فرمایا اگر ہاتھ نجس نہ ہوں تو پانی میں ڈالے، پھر تین بار اپنی شرمگاہ کو دھوئے، پھر تین بار سر پہ پانی ڈالے۔ پھر داہنی طرف دوبار اور بائیں طرف دو بار اس طرح دھوئے کہ پانی جاری ہو جائے۔ بس یہ کافی ہے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا غسل جمعہ کے وقت کہو یا اللہ میرے دل کو پاک کر دے ہر اس آفت سے جس سے دین برباد ہو اور میرا عمل ضایع ہو اور غسل جنابت کے وقت کہو یا اللہ میرے قلب کو طاہر کر دے اور میرے عمل کو پاک کر دے اور میری کوشش قبول کرے اور میرے لئے جو چیز بہتر ہو وہ دے۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا حضرت نے جب جنب اپنا سارا بدن پانی میں ایک بار ہی ڈبو دے تو یہ اس کے غسل کے لئے کافی ہے۔ (حسن)

۶۔ راوی نے پوچھا ایسی عورت کے لئے جو کنگن یا پہنچی اپنے ہاتھ میں پہنے ہو اور نہ جانے وضو میں پانی اس کے نیچے پہنچے گا یا نہیں تو کیا کرے۔ فرمایا اسے حرکت دے تاکہ پانی اس کے نیچے پہنچ جائے ورنہ اسے اتار دے اور ایسی تنگ انگوٹھی جس کے متعلق یہ نہ معلوم ہو سکے کہ پانی اس کے نیچے پہنچا یا نہیں، وضو کے وقت اگر سمجھے کہ پانی نہیں پہنچے گا تو وضو کے وقت اسے نکال دے۔

۷۔ حضرت علی علیہ السلام اس میں کوئی نقصان نہ سمجھتے تھے کہ جنب علی الصبح اپنا سر دھولے اور باقی جسم نماز کے وقت۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی غسل جنابت کرے اور سر کو نہ دھوئے پھر ظاہر ہو کہ اس نے دھو لیا ہے تو اعادۂ غسل کی ضرورت نہیں۔ (حسن)

۹۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو غسل جنابت کرے آیا وہ غسل کے بعد اپنے پیر دھوئے فرمایا اگر ایسی جگہ غسل کیا ہے جہاں پانی اس کے پیروں پر بہتا ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر ایسی جگہ کیا ہے جہاں پیر پانی میں ڈوبے ہوں تو ان کو دھوئے۔ (حسن)

۱۰۔ میں نے پوچھا اگر میں غسل کروں مویشیوں کے بندھنے کی جگہ جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور میرے پیر میں نعلین سندھی ہو تو کیا صورت ہوگی۔ فرمایا اگر پانی قدموں کے نیچے سے بہتا ہو تو پیر دھونے کی ضرورت نہیں۔ (مجہول)

۱۱۔ فرمایا حضرت نے غسل (جنابت) کے بعد وضو کرنا بدعت ہے۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سوائے غسل جنابت ہر غسل سے پہلے وضو ہے۔

۱۳۔ ایک روایت میں ہے سوائے غسل جمعہ کوئی غسل ایسا نہیں جس میں وضو ہو غسل سے زیادہ پاک کرنے والا کون ہے۔ (ص)

۱۴۔ میں نے وقت غسل انگوٹھی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کو ہلاؤ اور وضو کے وقت گھماؤ اور اگر بھول جاؤ اور نماز پڑھنے لگو تو اعادۂ نماز کی ضرورت نہیں۔

۱۵۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے میرے والد نے غسل جنابت کیا ان سے کہا گیا کچھ حصّہ خشک رہ گیا ہے فرمایا اگر تم چُپ رہتے تو تم پر ذمہ داری نہ تھی۔ پھر جو جگہ خشک رہ گئی تھی اس پر پانی ڈالا۔ (م)

۱۶۔ فرمایا غسل جنابت میں عورت کو اپنے سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں (اس طرح جیسے رسّی کے بل کھولے جاتے ہیں) (مرسل)

۱۷۔ میں حضرت سے پوچھا وقت غسل عورت اپنے بالوں اور چوٹی کے متعلق کیا کرے۔ فرمایا کنگھی سے سلجھانے کی ضرورت نہیں بلکہ انھیں کھول کر ہر طرف سے جمع کرے اور اچھی طرح غسل کرے

باب ۲۹

موجبات غسل

۱۔ میں نے پوچھا مرد اور عورت پر غسل کب واجب ہوتا ہے فرمایا جب دخول ہو جائے اور مہر واجب ہوتا ہے اور بصورت زنا سنگساری بھی۔ (صحیح)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو عورت سے فرج کے اوپر ہی اوپر مجامعت کرے اور دونوں کو انزال نہ ہو تو آیا غسل واجب ہے فرمایا جب دونوں کی شرمگاہیں مل جائیں۔ میں نے کہا دونوں کی شرمگاہیں ملنے سے کیا مراد ہے فرمایا جب مرد کے عضو کا اگلا حصہ عورت کی فرج میں داخل ہو جائے۔ (م)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو باکرہ لڑکی سے اتصال کرے مگر ازالہ بکارت نہ ہو اور اس لڑکی کو انزال بھی نہ ہو تو لڑکی پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اگر باکرہ نہ ہو اور یہی صورت پیش آئے تو فرمایا دخول خشفہ کے بعد دونوں پر غسل واجب ہوگا۔

۴۔ میں نے پوچھا جو شخص عورت کی ران پر مساس کرے کیا اس پر غسل واجب ہے۔ فرمایا ہاں اگر انزال ہو جائے۔ (حسن)

۵۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی کنیز کی فرج کو مس کرتا ہے اور بغیر مباشرت عورت کو انزال ہو جاتا ہے تو کیا اس عورت پر غسل واجب ہوگا۔ فرمایا اگر شہوت کے ساتھ انزال ہوا ہے تو غسل واجب ہوگا۔ (م)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عورت کی فرج کے اوپر مجامعت کرے اور عورت کو انزال ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ (م)

۷۔ فرمایا اس عورت کے متعلق جو بغلگیر ہو اپنے شوہر سے پیچھے کی طرف سے اور اس کی پشت سے سینہ ملے اور شہوت پیدا ہو کر انزال ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہوگا (مجہول)

۸۔ فرمایا اگر مرد عورت کی دبر کی طرف سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب نہ ہوگا اور اگر انزال ہو جائے

تو مرد پر ہوگا عورت پر نہیں۔ (مرفوع)

باب ۳۰

احتلام مرد و عورت

۱۔ میں نے کہا ایک شخص خواب میں شہوت جماع کی بناء پر اپنے کو محتلم دیکھے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی نشان کپڑے یا جسم پر نظر نہ آئے تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا اس پر غسل واجب نہیں۔ (حسن)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے پر۔ اگر خواب میں دیکھے اور بیدار ہونے پر منی کا نشان نظر نہ آئے تو غسل اس پر واجب نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا اگر کوئی خواب میں محتلم ہو جائے اور جاگنے پر تری دیکھے تو یہ کوئی چیز نہیں مگر ایسی حالت میں کہ وہ مریض ہو اس پر غسل واجب ہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا جب تم مریض ہو اور تمہیں شہوت ہو تو بااوقات وہ اچھل کر نکلتی ہے لیکن مرض کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کم کم نکلتی ہے تو اس صورت میں غسل کرنا ہوگا۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص جو اپنے کو خواب میں شہوت بھرا دیکھتا ہے لیکن جاگنے پر منی کا کوئی اثر نہیں پاتا تھوڑی بعد رطوبت نکلتی ہے فرمایا اگر مریض ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے اور اگر مریض نہیں تو غسل نہیں۔ میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ فرمایا اگر تندرست ہے تو منی ایک ہی دفعہ قوت کے ساتھ نکلے گی اور اگر مریض ہے تو دیر کے بعد نکلے گی یہی فرق ہے مریض اور تندرست میں۔ (ص)

۵۔ میں نے پوچھا خواب میں عورت اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا اگر انزال ہوگیا ہے تو غسل کرے ورنہ نہیں۔ (ص) اور ایک روایت میں ہے کہ ان پر غسل ہے تو لیکن ان سے بیان نہ کرو ورنہ وہ اس حمام جانے کا بہانہ بنا لیں گی۔ (ض)

۶۔ ایک عورت خواب میں دیکھے کہ مرد اس سے جماع کر رہا ہے اور اسی حالت میں انزال ہو جائے فرمایا غسل کرے۔ (ص)

۷۔ میں نے پوچھا اگر ایک شخص سو جائے اور خواب میں اپنے کو محتلم دیکھے اور کپڑے اور ران پر منی کا اثر دیکھے۔ فرمایا اس پر غسل واجب ہے۔

باب ۳۱

بعد غسل جو تری ظاہر ہو

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر جنب انسان پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرے اور بعد میں پھر کچھ منی ظاہر ہو، فرمایا دوبارہ غسل کرے۔ میں نے کہا اگر یہی صورت عورت کو پیش آئے۔ فرمایا اس پر دوبارہ غسل نہیں، میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ فرمایا عورت سے جو خارج ہوگی وہ مرد کی منی ہوگی۔ (موثق)

۲۔ ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے غسل سے پہلے پیشاب کر لیا ہو اور وہ بعد غسل رطوبت دیکھے فرمایا اس صورت دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا جو عورت غسل کے بعد مرد کی منی دیکھے تو کیا وہ دوبارہ غسل کرے فرمایا نہیں۔ (ض)

۴۔ میں نے کہا اگر کوئی جنب پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرے اور پھر رطوبت خارج ہو تو فرمایا دوبارہ غسل کرے اگر پیشاب کر لیا ہے تو اعادہ کی ضرورت نہیں، البتہ وضو اور استنجا کرے۔ (موثق)

باب ۳۲

جنب پر کیا حرام ہے اور کیا مکروہ

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جنب جب کھانا پینا چاہے تو اپنے ہاتھ دھوئے کلی کرے اور منہ دھو کر کھائے پیے۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا جنب کے کھانے پینے اور پڑھنے فرمایا ہاں کھائے پیئے اور پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے جو چاہے۔ (موثق)

۳۔ فرمایا جنب آدمی تمام مساجد سے گزر تو سکتا ہے مگر بیٹھ نہیں سکتا اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی سے گزر بھی نہیں سکتا۔ (ض)

۴۔ میں نے پوچھا قرآن بغیر وضو پڑھ سکتا ہے فرمایا پڑھ سکتا ہے لیکن کتاب کو مس نہ کرے۔

۵۔ میں نے پوچھا کیا جنب آدمی تیل مل کر نہائے فرمایا نہیں۔ (موثق)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص جنب ہے اس نے جسم پر ابٹن، خوشبو اور دوسری کوئی خوشبودار چیز ملی، پھر غسل کیا جب فارغ ہوا تو اس کے جسم پر اس خوشبو کا اثر باقی رہا، فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (ص)

۷۔ میں نے پوچھا اگر جنب اور حائض کا کچھ مال مسجد میں رکھا ہو تو اسے اٹھا لائیں لیکن کوئی چیز مسجد کے اندر جا کر نہ رکھیں۔ (ص)

۸۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر جنب خضاب لگائے اور خضاب لگانے والا جنب ہو جائے یا نورہ لگائے، یہ بھی روایت ہے کہ خضاب لگانے والا جنب نہ ہو جب تک خضاب اپنا اثر نہ کر لے۔ لیکن ابتدائے خضاب میں نہیں۔

۹۔ میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو جنب ہو اور سونے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اگر وہ وضو کرے تو اچھا ہے اور غسل کرنا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اور اگر بے وضو اور غسل کے سو جائے تو بھی انشاء اللہ اس پر کوئی الزام نہ ہوگا۔ (ض)

۱۰۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر بحالت جنابت خضاب لگائے۔

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر خضاب لگائے بہ حالت جنابت۔ (موثق)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے کوئی حرج نہیں اگر بحالت جنابت کوئی خضاب کرے اور کوئی حرج نہیں اگر نورہ لگائے، حجامت کرائے اور ذبح کرنے میں، البتہ جب تک ہاتھ نہ دھوئے اور کلی نہ کرے کوئی شے کھائے نہیں کہ اس سے مرض کا خوف ہے

باب ۳۱

جنب کا پسینہ

۱۔ میں نے دریافت کیا اگر جنب کا پسینہ کپڑوں میں ہو یا وہ غسل کرے اور اپنی عورت سے لپٹ جائے اور اپنے پہلو میں لٹائے درآنحالیکہ وہ حائض یا جنب ہو اور عورت کا پسینہ اسے لگ جائے تو کیا کرے۔ فرمایا یہ سب کچھ نہیں (حسن)

۲۔ میں نے کہا کپڑے بحالت جنابت بارش میں تر ہو گئے اور وہ اس حصہ جسم پر لگے جہاں منی لگی تھی کیا ان کپڑوں سے نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں۔ (حسن)

۳۔ میری موجودگی میں حضرت صادق سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں جو اپنے لباس میں جنب ہو اور اس میں پسینہ بھر جائے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ پھر سائل نے کہا اسے اتنا پسینہ آیا کہ اگر چاہتا تو نچوڑ لیتا یہ سن کر حضرت نے ترشروئی سے فرمایا اگر اس سے تم کو انکار ہے تو تھوڑا پانی اسے صاف کر دے گا۔ (ص)

۴۔ فرمایا نہ تو کپڑا مرد کو ناپاک بناتا ہے نہ مرد کپڑے کو۔ (مجہول)

۵۔ میں نے پوچھا جس کپڑے میں جنابت ہو اور بارش کے پانی سے میں تربتر ہو جاؤں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۔ میں نے کہا ایک شخص پیشاب کرے درآنحالیکہ وہ جنب ہو اور وہ استنجا کرے تو اس کا کپڑا تر جسم سے مل جائے تو کیا فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۳۴

منی اور مذی جو کپڑے پر ہو

۱۔ میں نے دریافت کیا جو منی کپڑے پر لگی ہو اگر اس کی جگہ معلوم ہو تو دھو ڈالے لیکن اگر معلوم نہ ہو تو کیا کرے فرمایا کل کو دھو ڈالے۔

۲۔ میں نے اپنی لونڈی سے کہا اس کپڑے کو دھو ڈال جس پر منی ہے لیکن اس نے اچھی طرح نہ دھویا۔ میں نے نماز پڑھ لی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ جگہ خشک ہے فرمایا نماز کا اعادہ کرو اگر تم خود دھوتے تو ٹھیک ہوتا۔ (حسن)

۳۔ میں نے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جس پر منی ہو فرمایا اگر وہ جگہ معلوم نہ ہو تو کل کپڑا دھوؤ خواہ منی کم ہو یا زیادہ (موثق)

۴۔ فرمایا اگر کوئی محتلم ہو اور منی اس کے کپڑے کو لگ گئی ہو تو جہاں لگی ہو اسے دھو ڈالے اور اگر یقین کی صورت نہ ہو اور جگہ بھی معلوم نہ ہو تو اسے پانی میں غوطہ دے اور اگر یقین نہ ہو کہ لگی ہے تو بہتر یہ ہے کہ کل کپڑے کو دھوئے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا اگر کپڑے کو مذی لگی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ض)

۶۔ فرمایا ہم مذی میں نہ وضو کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ غسل کی ہاں اگر منی ہو تو ضرورت ہوگی۔ (ضعیف الاسناد)

باب ۳۵

طہارت بول

۱۔ میں نے پوچھا پیشاب کے متعلق جو لگ جائے فرمایا اس پر دو بار پانی ڈالو کیونکہ وہ بھی پانی ہے میں نے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جو پیشاب میں بھیگا ہو، فرمایا دو بار دھوؤ، میں نے بچہ کے پیشاب کے متعلق پوچھا جس سے کپڑا تر ہو گیا ہو۔ فرمایا تھوڑا سا پانی ڈال کر نچوڑ دو۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گدّے اور فرش کے متعلق جس پر پیشاب ہو اس کو کیسے پاک کرے درآنحالیکہ وہ بھاری ہو اور اس کے اندر کچھ بھرا ہوا بھی ہو۔ فرمایا جہاں پیشاب ہے اسے دھو ڈالو اور دوسری طرف بلوجب نکل چکو تو دھو ڈالو، ورنہ اس پر پانی ڈال دو۔ (ص)

۳۔ میں نے پوچھا اگر میں پیشاب کروں اور پانی نہ ملے اور پیشاب سے میرا ہاتھ تر ہو جائے میں اسے دیوار یا مٹی سے اچھا رگڑ دوں کہ ہاتھ کو پسینہ آجائے اور اس سے اپنے جسم یا کپڑے کو مس کر لوں تو کیا حکم ہے فرمایا کوئی حرج نہیں (موثق)

۴۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بچے کے پیشاب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر پانی ڈال دو اور اگر روٹی کھاتا ہو تو پوری طرح دھوؤ، لڑکا اور لڑکی اس مسئلہ میں برابر ہیں۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے اگر بلی کا پیشاب کپڑے پر ہو تو جب تک اُسے دھویا نہ جائے نماز اس میں صحیح نہ ہوگی۔

۶۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں صبح ہی بازار کو جاتا ہوں اور مجھے پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور میرے پاس پانی نہیں ہوتا۔ میں ہاتھ سے صاف کرکے پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین سے رگڑتا ہوں اور پھر بدن کو رگڑتا ہوں فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۷۔ میں نے کہا میں بیت الخلا میں جاتا ہوں تو میرے ہاتھ میں انگوٹھی ہوتی ہے جس میں خدا کا کوئی نام کندہ ہوتا ہے فرمایا ایسا نہ کر۔ (مجہول)

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء میں استنجے کو جانا چاہے تو اس انگوٹھی کو ہاتھ سے نکال لے جس سے استنجا کرتا ہے۔

باب ۳۶

مویشیوں کا بول و براز

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا بول و براز اگر کپڑے پر لگ جائے تو طہارت ضروری نہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اونٹ، بکری یا گائے کے دودھ کے متعلق اور ان کے پیشاب اور گوشت کے متعلق۔ فرمایا اگر ان میں سے کوئی شے جسم کو لگ جائے تو طہارت کی ضرورت نہیں۔ ہاں صفائی کے لئے دھو ڈالو۔ میں نے چوپایوں، خچروں اور گدھوں کے پیشاب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ان کی طہارت کرو اگر جگہ معلوم نہ ہو تو کل کپڑا طاہر کرو اور اگر مشکوک ہو تو اس جگہ کو دھو کر صاف کرلو۔

۳۔ حضرت نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا اگر کپڑا ان کے پیشاب میں تر ہو تو اس کو طاہر کرو۔ (حسن)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی سے سواریوں کے جانوروں کے متعلق سوال کیا گیا کہ اگر ان کا پیشاب لگ جائے تو حضرت نے اس سے کراہت ظاہر کی۔ میں نے کہا کیا ان کا گوشت حلال نہیں، فرمایا ہے تو لیکن اللہ نے ان جانوروں کو سواریوں کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ ان کا گوشت کھانے کے لئے۔ (مجہول)

۵۔ میں نے صادق آل محمدؐ سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں چوپاؤں کے گوبر و لید اور ان کے پیشاب کے متعلق فرمایا پیشاب اگر لگ جائے تو اسے دھو ڈالو اور گوبر تو اس سے دھونے کا مستحق ہے۔ (ض)

۶۔ فرمایا گدھوں کی لید میں کوئی حرج نہیں لیکن ان کا پیشاب دھو ڈالو۔ (موثق)

۷۔ میں نے حضرت سے دریافت کیا اس کپڑے کے متعلق جس پر بلی کا پیشاب ہو، فرمایا اس پر نماز نہ ہوگی جب تک اسے دھو نہ لیا جائے۔ (ض)

۸۔ فرمایا جو جانور اڑتا ہے تو اس کا پیشاب یا بیٹ لگ جائے کا مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۹۔ میں نے جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں چوپاؤں کا علاج کرتا ہوں اکثر وقت شب ان کے پاس جاتا ہوں وہ پیشاب یا پاخانہ کرتے ہیں اور ہاتھ پیر مارتے ہیں تو وہ میرے کپڑوں تک پہنچتا ہے صبح کو اپنے کپڑوں پر اس کا نشان دیکھتا ہوں، فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

باب ۳۷

وہ کپڑا جس پر خون ہو

۱۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا آپ نماز میں مشغول تھے۔ میرے قائد نے بتایا کہ حضرت کے کپڑوں پر خون ہے جب آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا میرے قائد نے یہ بتایا ہے کہ آپ کے کپڑوں پر خون لگا ہے فرمایا میرے جسم پر دُمل ہیں یہ اسی کا خون ہے میں اپنے کپڑے اس وقت دھوؤں گا جب یہ اچھا ہو جائے گا۔ (موثق)

۲۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پھوڑا اور زخم ہو اور اس پر پٹی نہ باندھ سکتا ہو اور نہ خون دھو سکتا ہو، فرمایا نماز پڑھ لے اور کپڑے کو ہر روز ایک بار دھوئے۔ ہر وقت کپڑا نہیں دھو سکتا۔

۳۔ میں نے کہا اگر خون میرے کپڑوں پر ہو اور میں نماز پڑھ رہا ہوں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا اگر تم نے دیکھ لیا ہے اور اس لباس کے علاوہ دوسرا ہے تو اسے بدل ڈالو اور نماز پڑھو اور اگر دوسرا نہیں ہے تو نماز جاری رکھو، اعادہ کی ضرورت نہیں۔ جب تک وہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نہ ہو۔ اگر اس سے کم ہے کوئی حرج نہیں، خواہ تم نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اگر ایک درہم سے زیادہ ہے اور تم نے دیکھ لیا ہے اور بغیر دھوئے نمازیں پڑھ لی ہیں تو ان کا اعادہ کرو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس خون میں جو کپڑے پر اس جانور کا لگا ہو جو ذبح نہیں کیا جاتا جیسے مچھلی فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

۵۔ حضرت سے کسی نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کی ناک سے خون نکلا ہو اس کے نتھنے کیا اندر سے دھونے چاہئیں فرمایا نہیں۔ صرف اوپر سے دھوئے۔ (موثق)

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پدر بزرگوار کی ایک کنیز نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں ایک مسئلہ آپ سے دریافت کرتے شرم آتی ہے فرمایا پوچھو شرم نہ کرو۔ اس نے کہا میرے کپڑوں پر خون حیض لگ گیا ہے اس کو دھویا تو مگر نشان نہ گیا فرمایا اس کو مشق (سرخ مٹی غالباً گیرو) سے رنگو یا تو وہ دھبہ ہم رنگ ہو جائے گا یا مٹ جائے گا۔

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تمہارا خون زیادہ پاک و صاف ہے تمہارے غیر کے خون سے پس اگر کپڑے پر تمہارے خون سے مشابہ ہو تو مضائقہ نہیں، غیر کا خون کم ہو یا زیادہ اسے دھو ڈالو۔ (مرفوع)

۸۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ مچھروں کے خون کے متعلق اگر وہ کپڑے پر ہو تو مانع نماز تو نہیں۔ فرمایا نہیں اگرچہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو، وہ تو نکسیر کے خون سے مشابہ ہے اسے صاف کر دو باقاعدہ طہارت کی ضرورت نہیں۔ (ض)

۹۔ میں نے ایک شخص (مراد امام) کو لکھا کھٹمل کا خون کیا مچھر کے خون کی مثل ہے اور آیا جائز ہے کسی کے لیے کہ کھٹمل کا قیاس مچھر پر کرے اور اس کپڑے پر نماز پڑھے۔ حضرت نے جواب میں لکھا نماز پڑھے لیکن اس کا طاہر کر لینا افضل ہے۔ (ضعیف)

باب ۳۸

کتا اگر جسم یا لباس سے مل جائے

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر کتا تمہارے کپڑوں سے مس ہو اور وہ خشک ہو تو کپڑے سے صاف کر دو اگر وہ تر ہو تو اسے باقاعدہ دھوؤ۔ (مرسل)

۲۔ میں نے پوچھا اگر کتا جسم انسان سے مل جائے تو فرمایا وہ جگہ دھو ڈالو۔ (حسن)

۳۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس پگھلے ہوئے چوہے کے متعلق پوچھا جو پانی میں جا پڑے اور پھر وہ کپڑوں پر چلے کیا ایسے کپڑوں میں نماز ہو سکتی ہے فرمایا جو دھبہ اس کا دیکھا ہو اسے دھو ڈالو اور جو نہیں دیکھا اس پر پانی چھڑک دو۔

۴۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا آیا لومڑی، خرگوش اور درندوں میں سے کسی کا چھونا زندہ یا مردہ جائز ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں مگر اپنا ہاتھ دھولے۔ (مرسل)

۵۔ میں نے پوچھا اگر کسی کا کپڑا میت پر پڑا ہو۔ فرمایا اگر میت کو غسل دے دیا گیا ہے تو دھونے کی ضرورت نہیں۔ اگر غسل نہیں دیا گیا ہے تو اس کپڑے کو دھوؤ یعنی جسم کے سرد ہونے کے بعد جب کپڑے کا اتصال ہو۔ (مجہول)

۶۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کا کپڑا سور پر پڑ جائے اور اس کو دھوئے نہیں پھر نماز میں یاد آئے تو کیا کرے فرمایا اگر نماز شروع کر دی ہے تو جاری رکھے اور اگر شروع نہیں کی ہے تو اپنے کپڑے کے اس حصہ پر پانی چھڑک دے اور اگر کپڑے پر کچھ نشان ہے تو باقاعدہ طاہر کرے۔

باب ۳۹

تیمم کا بیان

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تیمم کے متعلق پوچھا۔ پس حضرت نے زمین پر ہاتھ مار کر اٹھایا۔ ہاتھوں کو جھاڑا پھر ان سے پیشانی اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا ایک ایک بار (حسن)

۲۔ حضرت صادق آل محمد سے تیمم کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت نے یہ آیت پڑھی کہ چور مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اور فرمایا اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سے۔ پھر فرمایا مسح کرو اپنے دونوں ہاتھوں کا موضع قطع سے اور فرمایا تمہارا رب بھولنے والا نہیں۔ (مرسل)

توضیح:۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں آیہ قطع ید سے کہ عام مسلمانوں نے چور کے قطع ید کے لئے جو حد بتائی ہے وہ ہو جو درست نہیں۔ ان دونوں آیتوں کا ذکر یہ بتاتا ہے کہ ید کے معنی متعدد ہیں اور حضرت کا یہ فرمانا کہ اللہ بھولنے والا نہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے احکام مبہم نہیں بلکہ اس نے اپنے انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر ان کی وضاحت کر دی ہے لہذا لوگوں کو ان کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور شاید حضرت کا یہ استدلال اس امر پر ہو کہ اللہ نے قطع ید کی حد نہیں بتائی اور وضو میں الی المرافق کہہ کر بتا دی ہے اور سنت رسولؐ میں چور کا ہاتھ قطع کرنا، ہاتھ کے گٹے سے ہے جس سے معلوم ہوا کہ جہاں خدا نے لفظ ید بولا ہے وہاں مراد ہاتھ کا گٹا ہے اسی لئے فرمایا ہے ما کان ربک نسیاً یعنی اللہ تعالیٰ اپنے احکام بیان کرنے کو بھولا نہیں بلکہ اس نے اپنی کتاب میں اس طرح بیان فرمائے ہیں کہ ان کو انبیاء و مرسلین علیہم السلام جو حجج اللہ ہیں سمجھ سکتے ہیں اور قطع ید سے مراد ہمارے اصحاب کے نزدیک انگلیوں کی جڑ ہے جو شہرت عام کے مخالف ہے اور موافق ہے ہمارے علماء کے اس بیان کے کہ تیمم مقام قطع ید سے ہے اور علمائے اہلسنت کے نزدیک ہاتھ کے گٹے تک کاٹنا ہے اور ہمارا مسلک ہے کہ تیمم انگلیوں کے سرے سے انگلی کی جڑ تک ہے۔

۳۔ میں نے صادق آل محمد سے تیمم کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا عمار بن یاسر جنب ہوئے تو وہ مٹی پر اس طرح لوٹنے لگے جیسے چوپایہ لوٹتا ہے رسول اللہ نے فرمایا اے عمار تم تو چوپائے کی طرح لوٹتے ہو۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا پھر تیمم کیسے کیا جائے۔ پس حضرت نے اپنا ہاتھ ٹاٹ پر مارا پھر اٹھا کر چہرے کا مسح کیا پھر تھوڑا سا مسح ہاتھ پر کیا۔ (حسن)

۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تیمم اس زمین پر کیا جائے جسے تم نے پیروں سے رگڑا ہو۔ (حسن)

۵۔ امیر المومنین علیہ السلام نے منع کیا ہے اس مٹی پر تیمم کرنے سے جو راستہ کے غبار سے ہو۔ (مجہول)

باب ۴۱

اوقات تیمم

۱۔ فرمایا جب پانی نہ ملے اور تیمم کرنا ہو تو نماز کے آخر وقت تک تاخیر کرو۔ اگر پانی نہ ملے تو زمین تو کہیں نہیں چلی گئی۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مسافر کو پانی دستیاب نہ ہو تو چاہیئے کہ جب تک وقت نماز ہے تلاش جاری رکھے۔ پس اگر یہ خوف ہو کہ وقت جاتا رہے گا تو تیمم کرے اور آخر وقت میں نماز پڑھے۔ جب پانی مل جائے تو اس پر قضا نہیں، چاہیئے کہ وضو کرے۔

۳۔ فرمایا حضرت نے جب آدمی پانی نہ پائے اور جنب ہو تو چاہیئے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور جب پانی مل جائے تو غسل کرے اس صورت میں جو نماز پڑھ چکا ہے وہ اس کے لیے کافی ہو گی۔ (حسن)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ایک ہی وضو سے رات دن کی کل نمازیں پڑھ لیتا ہے فرمایا ٹھیک ہے جب تک صدور حدث نہ ہو۔ میں نے کہا کیا ایک تیمم سے بھی، فرمایا ہاں جب تک حدث صادر نہ ہو یا پانی ملے اگر پانی مل جائے اور امید ہو اس کی کہ پانی مل جائے گا اور گمان کرے کہ وہ اس کے پانے کی قدرت رکھتا ہے لیکن اس کا پانا اس پر دشوار ہو گا تو بھی تیمم ساقط ہو جائے گا اور اسؑ لازم ہے کہ تیمم کا اعادہ کرے (اگر پانی نہ ملے) میں نے کہا اگر پانی مل جائے اور وہ نماز پڑھنے لگا ہے فرمایا نماز قطع کر کے وضو کرے اگر رکوع میں نہیں گیا لیکن اگر رکوع میں ہے تو نماز جاری رکھے کیونکہ تیمم دو طاہر کرنے والوں میں سے ایک ہے۔ (حسن)

۵۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی پانی نہ پائے اور تیمم سے نماز پڑھنے لگے پھر اس کا لڑکا خبر دے کہ پانی موجود ہے فرمایا اگر رکوع میں نہیں گیا ہے تو نماز کو قطع کر کے وضو کرے اور اگر رکوع میں چلا گیا ہے تو نماز جاری رکھے۔ (ضعیف)

۶۔ میں نے کہا اگر میں سفر میں ہوں اور وقت نماز آجائے اور میرے ساتھ پانی نہ ہو اور معلوم ہو کہ پانی ہم سے قریب ہے اور میں پانی کی تلاش میں ادہر ادہر نکلوں۔
فرمایا پانی تلاش نہ کرو اور تیمم سے نماز پڑھ لو۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تم اپنے اصحاب سے الگ ہو جاؤ اور کوئی درندہ کھا جائے۔

۷۔ میں نے پوچھا اگر کنوئیں کی طرف سے گزرے اور اس کے پاس ڈول نہ ہو فرمایا اس کے لیے لازم نہیں کہ وہ کنوئیں میں اترے۔ جو خدا پانی کا مالک ہے وہی زمین کا ہے پس تیمم کرے۔

۸۔ میں نے کہا اگر کسی کے پاس پانی نہ ہو اور اس سے دو تیر کے فاصلہ پر ہو۔ فرمایا میں اس کو حکم نہیں دیتا کہ وہ اپنے

نفس کو ہلاکت میں ڈالے اور چور یا درندہ اُسے آلے۔ (حسن)

۹۔ فرمایا حضرت نے جب تم بحالت جنابت کنوئیں پر آؤ اور ڈول موجود نہ ہو اور نہ کوئی شے جس سے پانی نکالو تو پاک مٹی پر تیمم کرلو پانی اور مٹی کا رب ایک ہی ہے اور کنوئیں میں اتر کر قوم کے لئے پانی خراب نہ کرو۔ (مجہول)

۱۰۔ میں نے کہا اگر ایک شخص سفر میں ہو اور اس کے ساتھ پانی ہو مگر بھول جائے اور تیمم سے نماز پڑھنے لگے پھر یاد آئے کہ پانی اس کے ساتھ ہے اور وقت نماز باقی ہے فرمایا وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے۔ میں نے پوچھا کیا حائض اور جنب کا تیمم یکساں ہے فرمایا ہاں۔ (موثق)

باب ۴۱

سفر اور قلت آب

۱۔ فرمایا اگر کوئی سفر میں جنب ہو جائے اور تھوڑا پانی ساتھ میں ہو اگر وہ غسل کرتا ہے تو پیاسا رہنے کا خوف ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک قطرہ اس میں سے صرف نہ کرے اور پاک مٹی سے تیمم کرے پاک مٹی میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا اگر کوئی شخص جنب ہو جائے اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی بقدر پینے کے ہو تو کیا وہ تیمم کرے یا وضو۔ فرمایا تیمم افضل ہے کیا تم نہیں جانتے کہ آدھا پاک کرنے والا وہ بھی ہے۔

۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص پیش نماز ہے وہ سفر میں جنب ہو گیا اور اس کے ساتھ اتنا پانی نہیں کہ غسل کرلے آیا وہ وضو کرکے ان کے ساتھ نماز پڑھ لے فرمایا نہیں بلکہ تیمم کرکے ان کو نماز پڑھائے اللہ تعالیٰ نے مٹی کو پاک کرنے والا قرار دیا ہے (حسن)

۴۔ فرمایا اگر زمین تر ہو اور وہاں خشک مٹی نہ ہو اور پانی بھی نہ ہو تو دیکھو کوئی خشک جگہ ہے اگر ہے تو اس کے غبار سے تیمم کرے یا کوئی شے ایسی ہو جس پر غبار ہو اور اگر گیلی مٹی کے سوا کچھ ہی نہیں تو اسی پر تیمم کر لیا جائے۔ (حسن)

باب ۴۲

اگر جنب کو برف کے سوا کچھ نہ ملے

۱۔ صادق آل محمدؑ سے مروی ہے۔

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو سفر میں جنب ہو اور سوائے برف کے کچھ نہ پائے یا جما ہوا پانی ملے۔ فرمایا مجبوری ہے تیمم کرے اور اسے چاہیئے کہ ایسی زمین پر نہ جائے جہاں اس کا دین برباد ہوتا ہو۔

۲۔ فرمایا اگر جنب ہو تو چاہیئے کہ جس طرح ہو سکے غسل کرے اور اگر احتلام ہوا اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے۔ (مرفوع)

۴۔ میں نے پوچھا اگر کوئی ایسی ٹھنڈی رات میں جنب ہو کہ غسل کرنے کی صورت میں جان کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم سے نماز پڑھے اور جب سردی جاتی رہے تو غسل کرکے نماز کا اعادہ کرے۔

باب ۴۳

گیلی مٹی پر تیمم

۱۔ فرمایا جب تم ایسے حال میں ہو کہ گیلی مٹی کے سوا اور کچھ نہیں تو اسی پر تیمم کر لو۔ خدا عذر کا قبول کرنے والا ہے۔ اس وقت ہو جب تمہارے پاس نہ خشک کپڑا ہو نہ نمدہ جسے اس تر مٹی پر ڈال کر تیمم کر سکو۔ (ص)

باب ۴۴

زخم خوردہ اور چیچک والے کا تیمم

۱۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس کے پھوڑا یا زخم ہو اور وہ جنب ہو جائے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ غسل نہ کرے اور عوض غسل تیمم کر لے۔ (ص)

۲۔ جس کے چیچک نکلی ہو، ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور جنب ہو جائے تو تیمم کرے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا چیچک والا اگر جنب ہے تو اسے غسل کرنا ہوگا اور اگر خواب میں احتلام ہوا ہے تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ (مرفوع)

۴۔ فرمایا حضرت نے نبی کریم صلعم سے ذکر کیا گیا کہ ایک زخمی شخص جنب ہوا لوگوں نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا۔ نہاتے وقت وہ کپکپایا اور مر گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ لوگوں نے اسے قتل کیا۔ خدا ان کو قتل کرے۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا حضرت نے رسول اللہ سے کہا گیا کہ فلاں چیچک میں مبتلا تھا وہ جنب ہوا۔ لوگوں نے اسے نہلا دیا وہ مر گیا۔ فرمایا انھوں اس کو قتل کیا کیوں نہیں انھوں نے اہل علم سے پوچھا اور کیوں نہیں اس کو تیمم کرایا۔ عاجز کی شفا سوال میں ہے۔ یعنی پوچھنا چاہیئے یہی صورت اس کے لئے ہو جس کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا استسقاء کا بیمار ہو وہ تیمم کرے غسل نہ کرے۔ (حسن)

سبیلِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸

باب ۴۵
نوادر

۱۔ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے پانی بھرا لوٹا رکھا تھا اور نماز کا تہیہ کر رہے تھے میں قریب گیا تاکہ اعضاء پر پانی ڈالوں۔ حضرت نے منع کیا اور فرمایا۔ اے حسن ٹھہرو، میں نے کہا آپ مجھے پانی ڈالنے سے کیوں روکتے ہیں۔ کیا آپ پسند نہیں کرتے کہ مجھے اس کا اجر ملے۔ فرمایا تم کو اس کا اجر مل جائے گا۔ مگر میں گناہ کے بوجھ تلے ہوں گا۔ میں نے کہا۔ یہ کیسے فرمایا۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اس کو چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ میں نماز کے لئے وضو کرنا چاہتا ہوں اور نماز عبادت ہے پس میں پسند نہیں کرتا کہ اس میں کسی کو شریک کروں۔ (ض)

۲۔ امام علیہ السلام نے فرمایا، رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز کا شروع وضو ہے اور اسکی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل تسلیم ہے۔ (ق)

۳۔ میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا۔ سنتوں کے متعلق فرمایا کوئی شے ایسی نہیں جس کی طرف اولادِ آدم میں سے کوئی محتاج ہو مگر یہ کہ اس کے متعلق اللہ اور رسولؐ کی سنت جاری ہے جس نے پہچانا اس نے پہچانا، جس نے انکار کیا اس نے انکار کیا۔ اس نے کہا بیت الخلاء کے لئے کیا سنت ہے۔ فرمایا اللہ کا ذکر کرو اور اللہ سے پناہ مانگو شیطان رجیم کے شر سے جب فارغ ہو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے تکلیف کو مجھ سے دور کیا اور آرام و راحت میں لایا۔ اس نے کہا انسان ایسی حالت میں کب دیکھتا ہے کہ اس سے کیا نکلا۔ فرمایا روئے زمین پر کوئی آدمی ایسا نہیں، جس کے ساتھ دو فرشتے نہ ہوں جب وہ اس حال میں ہوتا ہے تو اس کی گردن کو گھما دیتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جس کے لئے تو نے دنیا میں تکلیف اٹھائی تھی اب وہ کس صورت میں نظر آ رہی ہے (مجہول)

۴۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے جو شخص وضو کر کے رومال (یا تولیہ) سے خشک کرے اس کے لئے صرف ایک حسنہ ہے اور اگر وضو کے بعد پانی خود ہی خشک ہو جائے تو تیس نیکیوں کا ثواب ہے۔ (ض)

۵۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جو نماز مغرب کے لئے وضو کرے تو یہ کفارہ ہوگا ان گناہوں کا جو اس نے دن میں کئے ہوں گے سوائے گناہانِ کبیرہ کے اور جو صبح کو وضو کرے تو کفارہ ہوگا ان گناہوں کا جو رات میں کئے ہوں گے سوائے گناہانِ کبیرہ کے جو اس نے کئے ہوں۔

۶۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کے فرزند محمد حنفیہ نے فرمایا۔ اے

محمد پانی لاؤ وہ لے گئے آپؑ نے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا۔ پھر فرمایا حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے پانی کو طاہر بنایا اور نجس نہ قرار دیا۔ پھر فرمایا یا اللہ محفوظ رکھ میری شرمگاہ کو اور میری ستر پوشی کر اور ان دونوں پر آتشِ دوزخ کو حرام کر، پھر ناک میں پانی ڈال کر فرمایا یا اللہ میرے اوپر جنت کی خوشبو کو حرام نہ کرنا اور مجھے ان لوگوں میں جو جنت کی خوشبو سونگھنے والے ہوں۔

پھر کلی کی اور فرمایا

یا اللہ اپنے ذکر سے میری زبان کو ناطق کر

اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن سے تو راضی ہے پھر چہرہ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ جس دن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا اور میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا جس دن لوگوں کے چہرے سفید ہوں پھر داہنا ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ روز قیامت میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں ہو اور خلد میرے بائیں ہاتھ میں، پھر بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا یا اللہ میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آتش دوزخ کے شعلوں سے، پھر سر کا مسح کرتے ہوئے فرمایا یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنی رحمت، عفو و برکت مجھ پر نازل فرما، پھر پیروں کا مسح کرتے ہوئے فرمایا یا اللہ صراط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جبکہ اس روز لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں اور میری سعی کو ایسا قرار دے جس سے تو راضی ہو۔ پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے اور جو میں نے کہا ہے وہ کہے تو خدا اس کے وضو کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تسبیح و تقدیس تکبیر و تہلیل کرتا ہے اور اس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ وہ مکہ میں لوگوں سے بات چیت کر رہے تھے کہ رسول اللہ نے صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد اصحاب کے پاس بیٹھے، یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ لوگ ایک ایک کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر دو شخص بیٹھے رہے ایک انصاری تھا دوسرا ثقفی۔ آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا۔ میں سمجھ گیا تم دونوں کی کوئی حاجت ہے جسے تم بیان کرنا چاہتے ہو اگر تم کہو تو میں بیان کر دوں انھوں نے کہا حضورؐ ہی بیان فرمائیں کیونکہ آپؐ کا بیان جہالت کو روشن کرنے والا ہوگا اور شک کو دور کرنے والا اور ایمان کو برقرار رکھنے والا ہوگا۔ فرمایا اے بھائی ثقیف تو اس لئے آیا ہے کہ مجھ سے اپنے وضو اور نماز کے متعلق پوچھے کہ اس میں تیرے لئے بہتری کیا ہے۔ رہا وضو تو جب تم اپنا ہاتھ وضو کے لئے برتن میں ڈالتے ہو اور بسم اللہ کہتے ہو تو سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب منہ پر چلّو ڈالتے ہو تو تم نے اپنی آنکھوں سے نظر کر کے اور اپنے منہ سے بول کر جو گناہ کئے ہیں وہ سب جھڑ جاتے ہیں اور جب تم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا تو جو گناہ داہنے اور بائیں ہاتھ سے کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں اور جب پیروں کا مسح کرتے ہو تو جو گناہ پیروں سے چل کر کئے ہیں وہ گر جاتے ہیں یہ ہے تمہارا وضو۔ (ح)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے وضو ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (ص)

۹۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ حضرت نے میرے سامنے ظہر و عصر کی نماز پڑھی۔ جب مغرب کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا۔ وضو کر لو۔ میں نے کہا میں وضو سے ہوں۔ فرمایا اگرچہ تم وضو سے ہو لیکن جو کوئی مغرب کے لئے وضو کرے گا تو وہ اس دن کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے اور جو صبح کو وضو کرے گا تو ان تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے۔ (ص)

۱۰۔ وضو پر وضو کر لینا دس حسنات کے برابر ہے۔ (مرسل)

۱۱۔ فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو ختم کرے تو پانی لے کر گردن کا مسح کرے یہ آگ سے بچانے والا ہے (یہ حدیث بنابر تقیہ ہے اس کے راویوں کا سلسلہ صحیح نہیں۔) (مرسل)

۱۲۔ میں نے پوچھا اگر کوئی آب گلاب سے غسل کرے تو کیا حکم ہے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں (علامہ مجلسی مراۃ العقول میں لکھتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے اس کے راوی موثق نہیں۔ علمائے شیعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ آب مضاف سے غسل و وضو درست نہیں۔) (ض)

۱۳۔ پوچھا گیا جو مردہ کی ہڈی چھوئے اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اگر ایک سال اس پر گزر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (ص)

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر کوئی مسجد الحرام یا مسجد رسولؐ میں سو گیا ہے اور اسے احتلام ہو جائے یا جنابت کی صورت ہو تو فوراً تیمم کرے اور مسجد الحرام سے تیمم کی صورت میں گزرے۔ جب تک اس سے باہر آئے۔ پھر غسل کرے۔ یہی حکم حائض کے لئے ہے ہاں اور تمام مساجد سے گزر سکتا ہے۔ (مجہول)

۱۵۔ میں نے پوچھا ایک شخص کے نکسیر پھوٹ نکلی اور چند قطرے پانی کے برتن میں گر جائیں تو کیا اس پانی سے وضو ہو سکتا ہے فرمایا اگر کوئی شے ظاہر بظاہر پانی میں معلوم نہ ہو تو اس سے وضو کر لو ورنہ نہیں۔ (موثق)

۱۶۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اگر سانپ مٹکے میں داخل ہو جائے اور اس میں پانی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا اگر اور پانی ہو اس پانی کو نکال باہر کرو۔ (مرفوع)

۱۷۔ فرمایا اگر وضو کرتے وقت کسی کے نکسیر پھوٹے اور اس کا قطرہ پانی میں گر جائے تو اس سے وضو نہ کرو۔

۱۸۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو نماز کے لئے پانی کا محتاج ہو اور اسے بقدر وضو پانی سو یا ہزار درہم میں ملتا ہو اور وہ خرید سکتا ہو تو خرید کر وضو کرے یا تیمم سے نماز پڑھے۔ فرمایا پانی خرید کر وضو کرے مجھے ایک بار ایسا موقع پیش آیا۔ پس میں نے خرید کر کے وضو کیا مجھے ایسے موقع پر مال کی خوشی نہیں رکھ سکتا۔ (صحیح)

﴿كتاب الحيض﴾

﴿ابواب الحيض﴾

۱ ـ الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أديم بن الحرّ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ الله تبارك وتعالى حدّ للنساء في كلّ شهر مرّة .

۲ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزّ وجلّ : «إن ارتبتم» فقال : ما جاز الشهر فهو ريبة .

﴿ باب ﴾

﴿أدنى الحيض وأقصاه وأدنى الطهر﴾

۱ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن عليّ بن أحمد بن أشيم ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن أدنى ما يكون من الحيض ، فقال : ثلاثة و أكثره عشرة .

۲ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أقلّ ما يكون الحيض ثلاثة أيّام وأكثر ما يكون عشرة أيّام .

۳ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً عن صفوان بن يحيى قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن أدنى ما يكون من الحيض ، فقال : أدناه ثلاثة و أبعده عشرة .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لايكون القرء في أقلّ من عشرة أيّام فمازاد أقلّ مايكون عشرة من حين تطهر إلى أن ترى الدم .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّ اد ، عن يونس ، عن بعض رجاله عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أدنى الطّهر عشرة أيّام وذلك أنّ المرأة أوّل ما تحيض ربّما كانت كثيرة الدّم فيكون حيضها عشرة أيّام فلا تزال كلّما كبرت نقصت حتّى ترجع إلى ثلاثة أيّام فإذا رجعت إلى ثلاثة أيّام ارتفع حيضها ولا يكون أقلّ من ثلاثة أيّام فإذا رأت المرأة الدّم في أيّام حيضها تركت الصّلاة فإن استمرّ بها الدّم ثلاثة أيّام فهي حائض وإن انقطع الدّم بعد ما رأته يوماً أو يومين اغتسلت وصلّت وانتظرت من يوم رأت الدّم إلى عشرة أيّام فإن رأت في تلك العشرة أيّام من يوم رأت الدّم يوماً أو يومين حتّى يتمّ لها ثلاثة أيّام فذلك الّذي رأته في أوّل الأمر مع هذا الّذي رأته بعد ذلك في العشرة فهو من الحيض وإن مرّ بها من يوم رأت الدّم عشرة أيّام ولم تر الدّم فذلك اليوم واليومان الّذي رأته لم يكن من الحيض إنّما كان من علّة إمّا من قرحة في جوفها وإمّا من الجوف فعليها أن تعيد الصّلاة تلك اليومين الّتي تركتها لأنّها لم تكن حائضاً فيجب أن تقضي ما تركت من الصّلاة في اليوم واليومين وإن تمّ لها ثلاثة أيّام فهو من الحيض و هو أدنى الحيض ولم يجب عليها القضاء ولا يكون الطّهر أقلّ من عشرة أيّام فإذا حاضت المرأة وكان حيضها خمسة أيّام ثمّ انقطع الدّم اغتسلت وصلّت فإن رأت بعد ذلك الدّم ولم يتمّ لها من يوم طهرت عشرة أيّام فذلك من الحيض تدع الصّلاة وإن رأت الدّم من أوّل ما رأت الثّاني الّذي رأته تمام العشرة أيّام ودام عليها عدّت من أوّل ما رأت الدّم الأوّل والثّاني عشرة أيّام ثمّ هي مستحاضة تعمل ما تعمله المستحاضة .

وقال : كلّ ما رأت المرأة في أيّام حيضها من صفرة أو حمرة فهو من الحيض وكلّما رأته بعد أيّام حيضها فليس من الحيض .

﴿ باب ﴾

﴿ المرأة ترى الدم قبل أيامها أو بعد طهرها ﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا رأت المرأة الدّم قبل عشرة فهو من الحيضة الأولى وإن كان

بعد العشرة فهو من الحيضة المستقبلة .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسن بن سعيد ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن المرأة ترى الدَّم قبل وقت حيضها فقال : إذا رأت الدَّم قبل وقت حيضها فلتدع الصّلاة فإنّه ربّما تعجّل بها الوقت فإذا كان أكثر من أيّامها الّتي كانت تحيض فيهنَّ فلتتربّص ثلاثة أيّام بعد ما تمضي أيّامها فإذا تربّصت ثلاثة أيّام ولم ينقطع عنها الدَّم فلتصنع كما تصنع المستحاضة .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كانت أيّام المرأة عشرة أيّام لم تستظهر وإذا كانت أقلّ استظهرت .

﴿ باب ﴾

☆(المرأة ترى الصفرة قبل الحيض او بعده)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة ترى الصّفرة في أيّامها ؟ فقال : لا تصلّي حتّى تنقضي أيّامها وإن رأت الصّفرة في غير أيّامها توضّأت وصلّت .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة ترى الصّفرة فقال : إن كان قبل الحيض بيومين فهو من الحيض وإن كان بعد الحيض بيومين فليس من الحيض .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن إسماعيل الجعفيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا رأت المرأة الصّفرة قبل انقضاء أيّام عدّتها لم تصلّ وإن كانت صفرة بعد انقضاء أيّام قرئها صلّت .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام وأنا حاضر عن المرأة ترى الصّفرة فقال : ما كان قبل الحيض فهو من الحيض وما كان بعد الحيض فليس منه .

٥ ـ محمّد بن أبي عبدالله ، عن معاوية بن حكيم قال : قال : الصفرة قبل الحيض بيومين فهو من الحيض وبعد أيّام الحيض ليس من الحيض وهي في أيّام الحيض حيض .

«باب»

(اول ما تحیض المرأة)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران قال : سألته عن الجارية البكر أوّل ما تحيض فتقعد في الشّهر في يومين و في الشّهر ثلاثة أيّام ويختلف عليها لايكون طمثها في الشّهر عدّة أيّام سواء قال : فلها أن تجلس وتدع الصلاة مادامت ترى الدّم مالم تجز العشرة فإذا اتّفق الشهران عدّة أيّام سواء فتلك أيّامها .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : المرأة ترى الدّم ثلاثة أيّام أو أربعة ؟ قال : تدع الصّلاة ، قلت : فإنّها ترى الطهر ثلاثة أيّام أو أربعة ؟ قال : تصلّي ، قلت : فإنّها ترى الدّم ثلاثة أيّام أو أربعة ؟ قال : تدع الصلاة ، قلت : فإنّها ترى الطهر ثلاثة أيّام أو أربعة ؟ قال : تصلّي ، قلت : فإنّها ترى الدّم ثلاثة أيّام أو أربعة ؟ قال : تدع الصّلاة ، تصنع مابينها وبين شهر فإذا انقطع الدّم عنها وإلّا فهي بمنزلة المستحاضة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد رفعه ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن جارية حاضت أوّل حيضها فدام دمها ثلاثة أشهر وهي لاتعرف أيّام إقرائها ؟ فقال : إقراؤها مثل إقراء نسائها فإن كانت نساؤها مختلفات فأكثر جلوسها عشرة أيّام و أقلّه ثلاثة أيّام .

«باب»

(استبراء الحائض)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار وغيره ، عن يونس ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن امرأة انقطع عنها الدّم فلا تدري أطهرت أم لا ؟ قال : تقوم قائماً وتلزق بطنها بحائط وتستدخل قطنة بيضاء وترفع رجلها اليمنى فإن خرج على رأس القطنة مثل رأس الذّباب دم عبيط لم تطهر وإن لم يخرج فقد طهرت تغتسل وتصلّي .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا أرادت الحائض أن تغتسل فلتستدخل قطنة فإن خرج فيها شيء من الدَّم فلا تغتسل وإن لم ترشيئاً فلتغتسل وإن رأت بعد ذلك صفرة فلتتوضّأ ولتصلّ .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن عليّ بن الحسن الطّاطريّ ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن ابن مسكان ، عن شرحبيل الكنديّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : كيف تعرف الطّامث طهرها ؟ قال : تعتمد برجلها اليسرى على الحائط وتستدخل الكرسف بيده اليمنى فإن كان ثَمَّ مثل رأس الذّباب خرج على الكرسف .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام : أنّه بلغه أنّ نساءاً كانت إحداهنّ تدعو بالمصباح في جوف اللّيل تنظر إلى الطّهر فكان يعيب ذلك ويقول : متى كانت النساء يصنعن هذا .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ثعلبة ، عن أبي عبدالله عليه السلام : أنّه كان ينهى النّساء أن ينظرن إلى أنفسهنّ في المحيض باللّيل ويقول : إنّها قد تكون الصّفرة والكدرة .

٦ ـ عليّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمّد بن عليّ البصريّ قال : سألت أبا الحسن الأخير عليه السلام وقلت له : إنّ ابنة شهاب تقعد أيّام إقرائها فإذا هي اغتسلت رأت القطرة بعد القطرة ؟ قال : فقال : مرها فلتقم بأصل الحائط كما يقوم الكلب ، ثمّ تأمر امرأة فلتغمز بين وركيها غمزاً شديداً فإنّه إنّما هو شيء يبقى في الرّحم يقال له : الاراقة وإنّه سيخرج كلّه ، ثمّ قال : لا تخبروهنّ بهذا وشبهه وذروهنّ وعلّتهنّ القذرة ؛ قال : ففعلت بالمرأة الّذي قال فانقطع عنها فما عاد إليها الدَّم حتّى ماتت .

«باب»

(غسل الحائض وما يجزئها من الماء)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير جميعاً ، عن عبدالله بن يحيى الكاهليّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ النساء اليوم أحدثن مشطاً تعمد إحداهنّ إلى القرامل من الصّوف تفعله الماشطة تصنعه مع الشعر ، ثمّ تحشوه بالرّياحين ، ثمّ تجعل عليه خرقة رقيقة ثمّ تخيطه بمسلّة ، ثمّ تجعله في رأسها ثمّ تصيبها الجنابة ؟ فقال : كان النّساء الأوّل إنّما يمتشطن المقاديم فإذا أصابهنّ الغسل بقذر ، مرها أن تروّي رأسها من الماء وتعصره حتّى يروى فإذا روي فلا بأس عليها ، قال : قلت : فالحائض ؟ قال : تنقض المشط نقضاً .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مثنّى الحنّاط ، عن حسن الصيقل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الطّامث تغتسل بتسعة أرطال من ماء .

٣ ـ عليّ بن محمّد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي عبيدة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المرأة الحائض ترى الطّهر وهي في السّفر وليس معها من الماء ما يكفيها لغسلها وقد حضرت الصّلاة ؟ قال : إذا كان معها بقدر ما تغسل به فرجها فتغسله ، ثمّ تتيمّم وتصلّي ، قلت : فيأتيها زوجها في تلك الحال ؟ قال : نعم إذا غسلت فرجها وتيمّمت فلا بأس .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الحائض ما بلغ بلل الماء من شعرها أجزأها .

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الحائض تغتسل وعلى جسدها الزّعفران لم يذهب به الماء ؟ قال : لا بأس .

﴿ باب ﴾

☆(المرأة ترى الدم وهي جنب)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبدالله بن يحيى الكاهليّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة يجامعها زوجها فتحيض وهي المغتسل ، تغتسل أولا تغتسل ؟ قال : قد جاءها ما يفسد الصّلاة فلا تغتسل .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة تحيض وهي جنب هل عليها غسل الجنابة ؟ قال : غسل الجنابة والحيض واحد .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن سعيد ابن يسار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : المرأة ترى الدّم وهي جنب أتغتسل من الجنابة أم غسل الجنابة والحيض ؟ فقال : قد أتاها ما هو أعظم من ذلك .

فسألت رسول الله صلّى الله عليه وآله عن ذلك ، فقال : تدع الصّلاة قدر إقرائها أو قدر حيضها وقال : إنّما هو عرق [2] وأمرها أن تغتسل وتستثفر بثوب وتصلّي .

قال أبو عبدالله عليه السلام : هذه سنّة النبيّ صلّى الله عليه وآله في الّتي تعرف أيّام إقرائها لم تختلط عليها ألا ترى أنّه لم يسألها كم يوم هي ولم يقل: إذا زادت على كذا يوماً فأنت مستحاضة وإنّما سنّ لها أيّاماً معلومة ما كانت من قليل أو كثير بعد أن تعرفها و كذلك أفتى أبي عليه السلام وسئل عن المستحاضة فقال : إنّما ذلك عرق غابر أو ركضة من الشيطان

فلتدع الصّلاة أيّام إقرائها ثمّ تغتسل و تتوضّأ لكلّ صلاة ، قيل : وإن سال ؟ قال وإن سال مثل المثعب ، قال أبو عبدالله عليه السلام : هذا تفسير حديث رسول الله صلّى الله عليه وآله وهو موافق له فهذه سنّة الّتي تعرف أيّام إقرائها لا وقت لها إلّا أيّامها ، قلّت أو كثرت .

وأمّا سنّة الّتي قد كانت لها أيّام متقدّمة ثمّ اختلط عليها من طول الدّم فزادت ونقصت حتّى أغفلت عددها وموضعها من الشهر فإنّ سنّتها غير ذلك وذلك أنّ فاطمة بنت أبي حبيش أتت النبيّ صلّى الله عليه وآله فقالت : إنّي أستحاض فلا أطهر ، فقال النبيّ صلّى الله عليه وآله : ليس ذلك بحيض إنّما هو عرق فإذا أقبلت الحيضة فدعي الصّلاة و إذا أدبرت فاغسلي عنك الدّم و

صلّي . وكانت تغتسل في كلّ صلاة وكانت تجلس في مركن لاختها و كانت صفرة الدّم تعلو الماء ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : أما تسمع رسول الله صلى الله عليه وآله أمر هذه بغير ما أمر به تلك ، ألا تراه لم يقل لها : دعي الصّلاة أيّام إقرائك ولكن قال لها : «إذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاغتسلي وصلّي» فهذا يبين أنّ هذه امرأة قد اختلط عليها أيامها لم تعرف عددها ولا وقتها ، ألا تسمعها تقول : إنّي استحاض فلا أطهر وكان أبي يقول : إنّها استحيضت سبع سنين . ففي أقلّ من هذا تكون الرّيبة والاختلاط فلهذا احتاجت إلى أن تعرف إقبال الدّم من إدباره و تغيّر لونه من السّواد إلى غيره وذلك أنّ دم الحيض أسود يعرف ولو كانت تعرف أيّامها ما احتاجت إلى معرفة لون الدّم لأنّ السّنة في الحيض أن تكون الصّفرة و الكدرة فما فوقها في أيّام الحيض إذا عرفت حيضاً كلّه إن كان الدّم أسوداً و غير ذلك فهذا يبين لك أنّ قليل الدّم وكثيره أيّام الحيض حيض كلّه إذا كانت الأيّام معلومة فإذا جهلت الأيّام وعددها احتاجت إلى النظر حينئذ إلى إقبال الدّم و إدباره و تغيّر لونه ثمّ تدع الصلاة على قدر ذلك ولا أرى النّبيّ صلى الله عليه وآله قال : اجلسي كذا و كذا يوماً فما زادت فأنت مستحاضة . كما لم تؤمر الأولى بذلك وكذلك أبي عليه السلام أفتى في مثل هذا ، وذاك أنّ امرأة من أهلنا استحاضت فسألت أبي عليه السلام عن ذلك ، فقال : «إذا رأيت الدّم البحراني فدعي الصّلاة وإذا رأيت الطّهر ولو ساعة من نهار فاغتسلي و صلّي» قال أبو عبدالله عليه السلام : وأرى جواب أبي عليه السلام ههنا غير جوابه في المستحاضة الأولى ، ألا ترى أنّه قال : «تدع الصّلاة أيّام إقرائها» لأنّه نظر إلى عدد الأيّام وقال : ههنا إذا رأت الدّم البحراني فلتدع الصّلاة وأمر ههنا أن تنظر إلى الدّم إذا أقبل و أدبر و تغيّر . وقوله : «البحراني» شبه معنى قول النبيّ صلى الله عليه وآله : «أنّ دم الحيض أسود يعرف» وإنّما سمّاه أبي بحرانياً لكثرته ولونه ، فهذا سنّة النبيّ صلى الله عليه وآله في الّتي اختلط عليها أيامها حتّى لا تعرفها وإنّما تعرفها بالدّم ما كان من قليل الأيّام وكثيره .

قال : وأمّا السّنة الثّالثة فهي الّتي ليس لها أيّام متقدّمة ولم تر الدّم قطّ ورأت أوّل ما أدركت واستمرّ بها فانّ سنّة هذه غير سنّة الأولى والثّانية ، وذلك أنّ امرأة يقال لها : حمنة بنت جحش أتت رسول الله صلى الله عليه وآله فقالت : إنّي استحضت

حيضة شديدة ، فقال لها : «احتشي كرسفاً ، فقالت : إنّه أشدّ من ذلك إنّي أثجّه ثجّاً ، فقال : تلجّمي وتحيّضي في كلّ شهر في علم الله ستّة أيّام أو سبعة ثمّ اغتسلي غسلاً وصومي ثلاثة وعشرين يوماً أو أربعة وعشرين واغتسلي للفجر غسلاً وأخّري الظهر وعجّلي العصر واغتسلي غسلاً وأخّري المغرب وعجّلي العشاء واغتسلي غسلاً ، قال أبو عبد الله عليه السلام : فأراه قد سنّ في هذه غير ما سنّ في الأولى والثانية ، وذلك لأنّ أمرها مخالف لأمر هاتيك ، ألا ترى أنّ أيّامها لو كانت أقلّ من سبع وكانت خمساً أو أقلّ من ذلك ما قال لها : «تحيّضي سبعاً» فيكون قد أمرها بترك الصلاة أيّاماً وهي مستحاضة غير حائض ، وكذلك لو كان حيضها أكثر من سبع وكانت أيّامها عشراً أو أكثر لم يأمرها بالصلاة وهي حائض ، ثمّ ممّا يزيد هذا بياناً قوله عليه السلام لها : «تحيّضي» وليس يكون التحيّض إلّا للمرأة التي تريد أن تكلّف ما تعمل الحائض ، ألا تراه لم يقل لها أيّاماً معلومة تحيّضي أيّام حيضك وممّا يبيّن هذا قوله لها : «في علم الله» لأنّه قد كان لها[4] وإن كانت الأشياء كلّها في علم الله تعالى وهذا بيّن واضح أنّ هذه لم تكن لها أيّام قبل ذلك قطّ . وهذه سنّة التي استمرّ بها الدم أوّل ما تراه أقصى وقتها سبع وأقصى طهرها ثلاث وعشرون حتّى يصير لها أيّاماً معلومة . فتنتقل إليها فجميع حالات المستحاضة تدور على هذه السنن الثلاث لا تكاد أبداً تخلو من واحدة منهنّ إن كانت لها أيّام معلومة من قليل أو كثير فهي على أيّامها وخلقها الذي جرت عليه ليس فيه عدد معلوم موقّت غير أيّامها فإن اختلطت الأيّام عليها وتقدّمت وتأخّرت وتغيّر عليها الدم ألواناً فسنّتها إقبال الدم وإدباره وتغيّر حالاته ، وإن لم تكن لها أيّام قبل ذلك واستحاضت أوّل ما رأت فوقتها سبع وطهرها ثلاث وعشرون ، فإن استمرّ بها الدم أشهراً فعلت في كلّ شهر كما قال لها ، فإن انقطع الدم في أقلّ من سبع أو أكثر من سبع فإنّها تغتسل ساعة ترى الطهر وتصلّي ، فلا تزال كذلك حتّى تنظر ما يكون في الشهر الثاني ، فإن انقطع الدم لوقته في الشهر الأوّل سواء حتّى توالي عليها حيضتان أو ثلاث فقد علم الآن أنّ ذلك قد صار لها وقتاً وخلقاً معروفاً ، تعمل عليه وتدع ما سواه وتكون سنّتها فيما تستقبل إن استحاضت قد صارت سنّة إلى أن تحبس إقراؤها وإنّما جعل الوقت أن توالي عليها حيضتان أو ثلاث لقول رسول الله صلى الله عليه وآله للتي تعرف أيّامها : «دعي الصلاة

أيّام إقرائك» فعلمنا أنّه لم يجعل القرء الواحد سنّة لها فيقول : دعي الصّلاة أيّام قرئك ولكن سنّ لها الأقراء وأدناه حيضتان فصاعداً وإذا اختلط عليها أيّامها وزادت ونقصت حتّى لا تقف منها على حدّ ولا من الدّم على لون عملت بإقبال الدّم وإدباره وليس لها سنّة غير هذا لقول رسول الله صلى الله عليه وآله : « إذا أقبلت الحيضة فدعي الصّلاة وإذا أدبرت فاغتسلي» ولقوله : « إنّ دم الحيض أسود يعرف» كقول أبي عليه السلام : إذا رأيت الدّم البحرانيّ. فإن لم يكن الأمر كذلك ولكن الدّم أطبق عليها فلم تزل الاستحاضة دارّة وكان الدّم على لون واحد وحالة واحدة فسنّتها السّبع والثلاث والعشرون لأنّها قصّتها كقصّة حمنة حين قالت : إنّي أثجّه ثجّاً.

٢ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن حمّاد بن عيسى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المستحاضة تنظر أيّامها فلا تصلّ فيها ولا يقربها بعلها فإذا جازت أيّامها ورأت الدّم يثقب الكرسف اغتسلت للظهر والعصر، تؤخّر هذه وتعجّل هذه وللمغرب والعشاء غسلاً تؤخّر هذه وتعجّل هذه وتغتسل للصّبح وتحتشي وتستثفر ولا تحنّي وتضمّ فخذيها في المسجد وسائر جسدها خارج ولا يأتيها بعلها في أيّام قرئها وإن كان الدّم لا يثقب الكرسف توضّأت ودخلت المسجد وصلّت كلّ صلاة بوضوء وهذه يأتيها بعلها إلّا في أيّام حيضها.

٣ ـ محمّد، عن الفضل، عن صفوان، عن محمّد الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن المرأة تستحاض، فقال: قال أبو جعفر عليه السلام : سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن المرأة تستحاض فأمرها أن تمكث أيّام حيضها، لا تصلّ فيها، ثمّ تغتسل وتستدخل قطنة وتستثفر بثوب ثمّ تصلّي حتّى يخرج الدّم من وراء الثّوب. قال: تغتسل المرأة الدّميّة بين كلّ صلاتين

والاستذفار أن تطيب وتستجمر بالدّخنة وغير ذلك والاستثفار أن تجعل مثل ثفر الدّابّة.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: قال: المستحاضة إذا ثقب الدّم الكرسف اغتسلت لكلّ صلوتين وللفجر غسلاً وإن لم يجز الدّم الكرسف فعليها الغسل كلّ يوم مرّة والوضوء لكلّ صلاة، وإن

أراد زوجها أن يأتيها فحين تغتسل ، هذا إن كان دمها عبيطاً و إن كانت صفرة فعليها الوضوء .

٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المستحاضة تغتسل عند صلاة الظهر فتصلي الظهر والعصر ، ثم تغتسل عند المغرب فتصلي المغرب والعشاء ، ثم تغتسل عند الصبح فتصلي الفجر ولا بأس أن يأتيها بعلها إذا شاء إلا أيام حيضها فيعتزلها بعلها . قال : وقال : لم تفعله امرأة قط احتساباً إلا عوفيت من ذلك .

٦ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك إذا مكثت المرأة عشرة أيام ترى الدم ثم طهرت فمكثت ثلاثة أيام طاهرة ثم رأت الدم بعد ذلك أتمسك عن الصلاة ؟ قال : لا هذه مستحاضة تغتسل وتستدخل قطنة بعد قطنة وتجمع بين الصلاتين بغسل ويأتيها زوجها إن أراد .

٧ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود مولى أبي المغرا العجلي ، عمن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة تحيض ثم يمضي وقت طهرها وهي ترى الدم ، قال : فقال : تستظهر بيوم إن كان حيضها دون عشرة أيام ، و إن استمر الدم فهي مستحاضة وإن انقطع الدم اغتسلت و صلت .

قال : قلت له : فالمرأة يكون حيضها سبعة أيام أو ثمانية أيام ، حيضها دائم مستقيم ثم تحيض ثلاثة أيام ثم ينقطع عنها الدم فترى البياض لا صفرة ولا دماً ؟ قال : تغتسل وتصلي ، قلت : تغتسل وتصلي وتصوم ثم يعود الدم ؟ قال : إذا رأت الدم أمسكت عن الصلاة والصيام ، قلت : فإنها ترى الدم يوماً وتطهر يوماً ؟ قال : فقال : إذا رأت الدم أمسكت وإذا رأت الطهر صلت فإذا مضت أيام حيضها واستمر بها الطهر صلت فإذا رأت الدم فهي مستحاضة ، قد انتظمت لك أمرها كله .

﴿باب﴾

﴿معرفة دم الحيض من دم الاستحاضة﴾

١ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام امرأة فسألته عن المرأة يستمرّ بها الدّم فلا تدري حيض هو أو غيره ، قال : فقال لها : إنّ دم الحيض حارّ ، عبيط ، أسود ، له دفع وحرارة ، ودم الاستحاضة أصفر بارد ، فإذا كان للدّم حرارة و دفع و سواد فلتدع الصلاة . قال : فخرجت وهي تقول : والله ان لو كان امرأة مازاد على هذا .

٢ - محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ؛ و ابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ دم الاستحاضة والحيض ليس يخرجان من مكان واحد ، إنّ دم الاستحاضة بارد و دم الحيض حارّ .

٣ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن إسحاق بن جرير قال : سألتني امرأة منّا أن أدخلها على أبي عبدالله عليه السلام فاستأذنت لها فأذن لها فدخلت ومعها مولاة لها فقالت له : يا أبا عبدالله قوله تعالى : « زيتونة لا شرقيّة ولا غربيّة [1] » ما عنى بهذا ؟ فقال لها : أيّتها المرأة إنّ الله تعالى لم يضرب الأمثال للشجرة إنّما ضرب الأمثال لبني آدم ، سلي عمّا تريدين ، قالت : أخبرني عن اللّواتي باللّواتي ما حدّهنّ فيه ؟ قال : حدّ الزّنا ، إنّه إذا كان يوم القيامة اُتي بهنّ واُلبسن مقطّعات من نار وقمعن بمقامع من نار وسربلن من النّار واُدخل في أجوافهنّ إلى رؤوسهنّ أعمدة من نار وقذف بهنّ في النّار ، أيّتها المرأة إنّ أوّل من عمل هذا العمل قوم لوط و استغنى الرّجال بالرّجال فبقين النّساء بغير رجال ففعلن كما فعل رجالهنّ ليستغني بعضهنّ ببعض . فقالت له : أصلحك الله ما تقول في المرأة تحيض فتجوز أيّام حيضها ؟ قال : إن كان حيضها دون عشرة أيّام استظهرت بيوم واحد ثمّ هي مستحاضة . قالت : فإنّ الدّم يستمرّ بها الشهر والشّهرين والثلاثة كيف تصنع بالصلاة ؟ قال : تجلس أيّام حيضها ثمّ تغتسل لكلّ صلاتين . فقالت له : إنّ أيّام حيضها تختلف عليها وكان يتقدّم الحيض اليوم واليومين والثلاثة ويتأخّر مثل ذلك فما علمها به ؟ قال : دم الحيض ليس به خفاء هو دم حارّ تجد له حرقة ودم الاستحاضة دم فاسد بارد . قال : فالتفتت إلى مولاتها فقالت :

تراه كان امرأة مرّة .

«باب»

✿(معرفة دم الحيض والعذرة والقرحة)✿

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد جميعاً ، عن محمد بن خالد ، عن خلف بن حمّاد ؛ و رواه أحمد أيضاً ، عن محمد بن أسلم ، عن خلف بن حمّاد الكوفيّ قال : تزوَّج بعض أصحابنا جارية معصراً لم تطمث فلمّا اقتضّها سال الدم فمكث سائلاً لاينقطع نحواً من عشرة أيّام ؛ قال : فأروها القوابل ومن ظنّوا أنّه يبصر ذلك من النساء ، فاختلفن ، فقال : بعضٌ هذا من دم الحيض وقال بعضٌ : هو من دم العذرة فسألوا عن ذلك فقهاءهم كأبي حنيفة و غيره من فقهائهم فقالوا : هذا شيء قد أشكل والصّلاة فريضة واجبة فلتتوضّأ ولتصلّ وليمسك عنها زوجها حتّى ترى البياض فإن كان دم الحيض لم يضرّها الصّلاة وإن كان دم العذرة كانت قد أدَّت الفرض . ففعلت الجارية ذلك و حججت في تلك السّنة .فلمّا صرنا بمنى بعثت إلى أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام فقلت : جعلت فداك إنَّ لنا مسألة قد ضقنا بها ذرعاً فإن رأيت أن تأذن لي فآتيك و أسألك عنها ؛ فبعث إليَّ : إذا هدأت الرِّجل وانقطع الطّريق فأقبل إن شاءالله .

قال خلف : فرأيت اللّيل حتّى إذا رأيت النّاس قد قلّ اختلافهم بمنى توجّهت إلى مضربه فلمّا كنت قريباً إذا أنا بأسود قاعد على الطّريق فقال : من الرَّجل ؟ فقلت : رجل من الحاجّ فقال : ما اسمك ؟ قلت : خلف بن حمّاد . قال : أدخل بغير إذن فقد أمرني أن أقعد ههنا فإذا أتيت أذنت لك ، فدخلت وسلّمت فردَّ السّلام وهو جالس على فراشه وحده ما في الفسطاط غيره فلمّا صرت بين يديه سألني وسألته عن حاله فقلت له : إنَّ رجلاً من مواليك تزوَّج جارية معصراً لم تطمث فلمّا اقتضّها سال الدَّم فمكث سائلاً لاينقطع نحواً من عشره أيّام وإنَّ القوابل اختلفن في ذلك ، فقال : بعضهنَّ دم الحيض وقال بعضهنَّ : دم العذرة ، فما ينبغي لها أن تصنع ؟ .

قال : فلتتّق الله فإن كان من دم الحيض فلتمسك عن الصّلاة حتّى ترى الطّهر و ليمسك عنها بعلها و إن كان من العذرة فلتتّق الله و لتتوضّأ ولتصلّ و يأتيها بعلها إن أحبّ ذلك ، فقلت له : و كيف لهم أن يعلموا ممّا هو حتّى يفعلوا ما ينبغي ؟ قال : فالتفت يميناً و شمالاً في الفسطاط مخافة أن يسمع كلامه أحدٌ ، قال : ثمّ نهد إليّ فقال : يا خلف سرّ الله سرّ الله فلا تذيعوه ولا تعلّموا هذا الخلق أصول دين الله بل ارضوا لهم ما رضي الله لهم من ضلال ، قال : ثمّ عقد بيده اليسرى تسعين ثمّ قال : تستدخل القطنة ثمّ تدعها مليّاً ثمّ تخرجها إخراجاً رفيقاً فإن كان الدّم مطوّقاً في القطنة فهو من العذرة و إن كان مستنقعاً في القطنة فهو من الحيض ، قال خلف : فاستخفّني الفرح فبكيت فلمّا سكن بكائي قال : ما أبكاك ؟ قلت : جعلت فداك من كان يحسن هذا غيرك ؟ قال : فرفع يده إلى السّماء وقال : والله إنّي ما أخبرك إلّا عن رسول الله صلى الله عليه وآله عن جبرئيل عن الله عزّ وجلّ .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن زياد بن سوقة قال : سئل أبو جعفر عليه السلام عن رجل اقتضّ امرأته أو أمته فرأت دماً كثيراً لا ينقطع عنها يوماً كيف تصنع بالصّلاة ؟ قال : تمسك الكرسف فإن خرجت القطنة مطوّقة بالدّم فإنّه من العذرة تغتسل وتمسك معها قطنة وتصلّي فإن خرج الكرسف منغمساً بالدّم فهو من الطّمث تقعد عن الصّلاة أيّام الحيض .

٣ ـ محمّد بن يحيى رفعه ، عن أبان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : فتاة منّا بها قرحة في فرجها والدّم سائل لا تدري من دم الحيض أو من دم القرحة ؟ فقال : مرها فلتستلق على ظهرها ثمّ ترفع رجليها ثمّ تستدخل إصبعها الوسطى فإن خرج الدّم من الجانب الأيمن فهو من الحيض و إن خرج من الجانب الأيسر فهو من القرحة .

«باب»

☆(الحبلى ترى الدم)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الحسين بن نعيم الصحّاف قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ أمّ ولدي ترى الدّم وهي حامل كيف تصنع بالصّلاة ؟

قال : فقال لي : إذا رأت الحامل الدَّم بعد ما تمضي عشرون يوماً من الوقت الّذي كانت ترى فيه الدَّم من الشّهر الّذي كانت تقعد فيه فإنَّ ذلك ليس من الرَّحم ولا من الطمث فلتتوضّأ وتحتشي بكرسف وتصلّ وإذا رأت الحامل الدَّم قبل الوقت الّذي كانت ترى فيه الدَّم بقليل أو في الوقت من ذلك الشّهر فإنّه من الحيضة فلتمسك عن الصّلاة عدد أيّامها الّتي كانت تقعد في حيضها فإن انقطع الدَّم عنها قبل ذلك فلتغتسل ولتصلّ وإن لم ينقطع الدَّم عنها إلّا بعد ما تمضي الأيّام الّتي كانت ترى فيها الدَّم بيوم أو يومين فلتغتسل ثمَّ تحتشي و تستذفر و تصلّ الظّهر والعصر ، ثمَّ لتنظر فإن كان الدَّم فيما بينهما و بين المغرب لايسيل من خلف الكرسف فلتتوضّأ و لتصلّ عند وقت كلّ صلاة ما لم تطرح الكرسف فإن طرحت الكرسف عنها فسال الدَّم وجب عليها الغسل[1] وإن طرحت الكرسف ولم يسل الدَّم فلتتوضّأ ولتصلّ ولا غسل عليها، قال: وإن كان الدَّم إذا أمسكت الكرسف يسيل من خلف الكرسف صبيباً لا يرقأ فإنَّ عليها أن تغتسل في كلّ يوم وليلة ثلاث مرّات وتحتشي وتصلّي وتغتسل للفجر وتغتسل للظّهر والعصر وتغتسل للمغرب والعشاء ، قال : وكذلك تفعل المستحاضة فإنّها إذا فعلت ذلك أذهب الله الدَّم عنها .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض رجاله ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن المرأة الحبلى قد استبان حبلها ترى ماترى الحائض من الدَّم ، قال : تلك الهراقة من الدَّم إن كان دماً كثيراً أحمر فلا تصلّ وإن كان قليلاً أصفر فليس عليها إلّا الوضوء .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن الحبلى ترى الدَّم كما كانت ترى أيّام حيضها مستقيماً في كلِّ شهر ، فقال : تمسك عن الصّلاة كما كانت تصنع في حيضها فإذا طهرت صلّت .

٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ و محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين

جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن الحبلى ترى الدَّم وهي حامل كما كانت ترى قبل ذلك في كلِّ شهر هل تترك الصَّلاة قال : تترك إذا دام .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ و أبوداود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ؛ وفضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الحبلى ترى الدَّم أتترك الصَّلاة ؛ فقال : نعم إنَّ الحبلى ربّما قذفت بالدَّم .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سليمان بن خالد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك الحبلى ربّما طمثت ؛ فقال : نعم و ذلك أنَّ الولد في بطن أُمّه غذاه الدَّم فربّما كثر ففضل عنه فا ذا فضل دفعته فا ذا دفعته حرمت عليها الصَّلاة ؛ وفي رواية أُخرى إذا كان كذلك ، تأخّر الولادة .

« باب النفساء »

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أُذينة ، عن الفضيل ابن يسار ؛ وزرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : النفساء تكفُّ عن الصَّلاة أيّام إقرائها الّتي كانت تمكث فيها ثمَّ تغتسل وتعمل كما تعمل المستحاضة .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عبدالله بن بكير ، عن عبدالرَّحمن بن أعين قال : قلت له : إنَّ امرأة عبدالملك ولدت فعدَّ لها أيّام حيضها ثمَّ أمرها فاغتسلت و احتشت و أمرها أن تلبس ثوبين نظيفين وأمرها بالصلاة ، فقالت له : لاتطيب نفسي أن أدخل المسجد فدعني أقوم خارجاً عنه و أسجد فيه[٢] ، فقال : قد أمر به رسول الله صلى الله عليه وآله [وقال :] فانقطع الدَّم عن المرأة ورأت الطهر . وأمر عليٌّ عليه السلام بهذا قبلكم فانقطع الدَّم عن المرأة ورأت الطّهر . فما فعلت صاحبتكم ؟ قلت : ما أدري

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه رفعه قال: سألت امرأةٌ أبا عبدالله عليه السلام فقالت: إنّي كنت أقعد من نفاسي عشرين يوماً حتّى أفتوني بثمانية عشر يوماً؟ فقال: أبو عبدالله عليه السلام: ولم أفتوك بثمانية عشر يوماً؟ فقال رجل: للحديث الّذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله قال لأسماء بنت عميس حين نفست بمحمّد بن أبي بكر، فقال أبو عبدالله عليه السلام: إنّ أسماء سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وقد أتي بها ثمانية عشر يوماً ولو سألته قبل ذلك لأمرها أن تغتسل وتفعل ما تفعله المستحاضة.

٤ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد؛ وعليُّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قلت له: النّفساء متى تصلّي؟ قال: تقعد بقدر حيضها وتستظهر بيومين، فإن انقطع الدَّم وإلّا اغتسلت واحتشت واستثفرت وصلّت وإن جاز الدَّم الكرسف تعصّبت واغتسلت ثمَّ صلّت الغداة بغسل والظهر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وإن لم يجز الدَّم الكرسف صلّت بغسل واحد، قلت: والحائض؟ قال: مثل ذلك سواء فإن انقطع عنها الدَّم وإلّا فهي مستحاضة تصنع مثل النفساء سواء ثمَّ تصلّي ولا تدع الصّلاة على حال فإنَّ النبيَّ صلى الله عليه وآله قال: الصّلاة عماد دينكم.

٥ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد؛ وأبو داود، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن محمّد بن أبي حمزة، عن يونس بن يعقوب قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: تجلس النّفساء أيّام حيضها الّتي كانت تحيض ثمَّ تستظهر وتغتسل وتصلّي.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن ابن بكير، عن زرارة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: تقعد النّفساء أيّامها الّتي كانت تقعد في الحيض وتستظهر بيومين.

﴿ باب ١٣ ﴾

☆(النفساء تطهر ثم ترى الدم او رأت الدم قبل ان تلد)☆

١ ـ محمّد بن أبي عبدالله عن معاوية بن حكيم، عن عبدالله بن المغيرة، عن

أبي الحسن الأوّل عليه السلام في امرأة نفست فتركت الصلاة ثلاثين يوماً ثمّ تطهّرت ثمّ رأت الدَّم بعد ذلك؟ قال: تدع الصلاة لأنّ أيّامها أيّام الطهر [و] قد جازت أيّام النفاس.

٢ - محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان؛ و محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين جميعاً، عن صفوان بن يحيى، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال: سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن امرأة نفست فمكثت ثلاثين يوماً أو أكثر ثمّ طهرت و صلّت ثمّ رأت دماً أو صفرة؟ قال: إن كانت صفرة فلتغتسل ولتصلّ ولاتمسك عن الصّلاة.

٣ - أبوعليّ الأشعريّ، عن محمّد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن بن عليّ، عن عمرو بن سعيد، عن مصدّق بن صدقة، عن عمّار بن موسى، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة يصيبها الطّلق[٣] أيّاماً أو يومين فترى الصّفرة أودماً؟ [ف] قال: تصلّي مالم تلد فان غلبها الوجع ففاتتها صلاة لم تقدر أن تصلّيها من الوجع فعليها قضاء تلك الصّلاة بعد ماتطهر.

«باب»

(ما يجب على الحائض في أوقات الصلاة)

١ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة؛ عن محمّد بن مسلم، قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الحائض تطهّر يوم الجمعة وتذكر الله؟ قال: أمّا الطّهر فلا ولكنّها تتوضّأ في وقت الصّلاة ثمّ تستقبل القبلة وتذكر الله.

٢ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمّار بن مروان، عن زيد الشحّام قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: ينبغي للحائض أن تتوضّأ عند وقت كلّ صلاة ثمّ تستقبل القبلة و تذكر الله مقدار ما كانت تصلّي.

٤ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ و محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا كانت المرأة طامثاً فلا تحلّ لها الصلاة و عليها أن تتوضّأ وضوء الصّلاة عند وقت كلّ صلاة ثمّ تقعد في موضع طاهر و تذكر الله عزّوجلّ وتسبّحه وتحمده و تهلّله كمقدار صلاتها ثمّ تفرغ لحاجتها

«باب ١٥»

المرأة تحيض بعد دخول وقت الصلاة قبل أن تصليها أو تطهر قبل دخول وقتها فتتوانى في الغسل

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن الفضل بن يونس قال : سألت أبا الحسن الأوّل عليه السلام قلت : المرأة ترى الطهر قبل غروب الشمس كيف تصنع بالصلاة ؟ قال : إذا رأت الطهر بعدما يمضي من زوال الشمس أربعة أقدام فلا تصلّي إلّا العصر لأنّ وقت الظهر دخل عليها وهي في الدم وخرج عنها الوقت وهي في الدم فلم يجب عليها أن تصلّي الظهر وما طرح الله عنها من الصلاة وهي في الدم أكثر ، قال : وإذا رأت المرأة الدم بعد ما يمضي من زوال الشمس أربعة أقدام فلتمسك عن الصلاة فإذا طهرت من الدم فلتقض صلاة الظهر لأنّ وقت الظهر دخل عليها وهي طاهر وخرج عنها وقت الظهر وهي طاهر فضيّعت صلاة الظهر فوجب عليها قضاؤها .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن ثعلبة ، عن معمر بن يحيى ، قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الحائض تطهر عند العصر تصلّي الاُولى ؟ قال : لا إنّما تصلّي الصلاة الّتي تطهر عندها .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن أبي عبيدة قال : إذا رأت المرأة الطهر وقد دخل عليها وقت الصلاة ثمّ أخّرت الغسل حتّى تدخل وقت صلاة اُخرى كان عليها قضاء تلك الصلاة الّتي فرّطت فيها فإذا طهرت في وقت وجوب الصلاة فأخّرت الصلاة حتّى يدخل وقت صلاة اُخرى ثمّ رأت دماً كان عليها قضاء تلك الصلاة الّتي فرّطت فيها .

٤ ـ ابن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : أيّما امرأة رأت الطهر وهي قادرة على أن تغتسل في وقت صلاة ففرّطت فيها حتّى يدخل وقت صلاة اُخرى كان عليها قضاء تلك الصلاة الّتي فرّطت فيها وإن رأت الطهر في وقت صلاة فقامت في تهيئة ذلك فجاز وقت صلاة ودخل وقت صلاة

أخرى فليس عليها قضاء وتصلّي الصّلاة الّتي دخل وقتها

٥ ـ ابن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن أبي الورد قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المرأة تكون في صلاة الظّهر وقد صلّت ركعتين ثمّ ترى الدّم ؟ قال : تقوم من مسجدها ولا تقضي الرّكعتين وإن كانت رأت الدّم وهي في صلاة المغرب وقد صلّت ركعتين فلتقم من مسجدها فإذا طهرت فلتقض الرّكعة الّتي فاتتها من المغرب.

(باب)

(المرأة تكون في الصلاة فتحس بالحيض)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة تكون في الصّلاة فتظنّ أنّها قد حاضت ؟ قال : تدخل يدها فتمسّ الموضع فإن رأت شيئاً انصرفت وإن لم تر شيئاً أتمّت صلاتها.

(باب)

(الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة)

١ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عمّن أخبره ، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام قالا : الحائض تقضي الصّيام ولا تقضي الصّلاة.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الحائض تقضي الصّلاة ؟ قال : لا ، قلت : تقضي الصّوم ؟ قال : نعم ، قلت : من أين جاء هذا ؟ قال : إنّ أوّل من قاس إبليس.

٣ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قضاء الحائض الصّلاة ثمّ تقضي الصّوم ؟ قال : ليس عليها أن تقضي الصّلاة وعليها أن تقضي صوم شهر رمضان ، ثمّ أقبل عليّ وقال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله [كان]

يأمر بذلك فاطمة عليها السلام وكانت تأمر بذلك المؤمنات .

٤ - الحسين بن محمّد ، عن معلّى ، عن الوشّاء ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعيل الجعفيّ قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : إنّ المغيرة بن سعيد روى عنك أنّك قلت له : إنّ الحائض تقضي الصّلاة ؟ فقال : ماله لا وفّقه الله ، إنّ امرأة عمران نذرت ما في بطنها محرّراً والمحرّر للمسجد يدخله ثمّ لا يخرج منه أبداً ، فلمّا وضعتها قالت : ربّ إنّي وضعتها أنثى وليس الذّكر كالأنثى ، فلمّا وضعتها أدخلتها المسجد فساهمت عليها الأنبياء فأصابت القرعة زكريّا وكفّلها زكريّا فلم تخرج من المسجد حتّى بلغت فلمّا بلغت ما تبلغ النّساء خرجت فهل كانت تقدر على أن تقضي تلك الأيّام الّتي خرجت وهي عليها أن تكون الدّهر في المسجد .

«باب»

☆(الحائض والنفساء تقرآن القرآن)☆

١ - محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير وحمّاد ، عن معاوية ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحائض تقرء القرآن وتحمد الله .

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن زيد الشّحام ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تقرء الحائض القرآن والنّفساء والجنب أيضاً .

٣ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب عن أبي عبيدة قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن الطامث تسمع السّجدة ؟ قال : إن كانت من العزائم فلتسجد إذا سمعتها .

٤ - محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن التّعويذ يعلّق على الحائض ؟ فقال : نعم إذا كان في جلد أو فضّة أو قصبة حديد .

٥ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن داود بن فرقد ، عن أبي عبدالله

عليه السلام قال : سألته عن التعويذ يعلّق على الحائض؟ قال : نعم لا بأس ، قال : وقال : تقرؤه وتكتبه ولا تصيبه يدها . وروي أنّها لا تكتب القرآن .

﴿ باب ١٩ ﴾

﴿ الحائض تأخذ من المسجد ولا تضع فيه شيئاً ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته كيف صارت الحائض تأخذ ما في المسجد ولا تضع فيه فقال : لأنّ الحائض تستطيع أن تضع ما في يدها في غيره ولا تستطيع أن تأخذ ما فيه إلّا منه .

﴿ باب ٢٠ ﴾

﴿ المرأة يرتفع طمثها ثم يعود ؛ وحد اليأس من المحيض ﴾

١ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن العيص بن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة ذهب طمثها سنين ثمّ عاد إليها شيء ، قال : تترك الصلاة حتّى تطهر .

٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن بعض أصحابنا قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : المرأة الّتي قد يئست من المحيض حدّها خمسون سنة ، وروي ستّون سنة أيضاً .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن ظريف ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا بلغت المرأة خمسين سنة لم تر حمرة إلّا أن تكون امرأة من قريش .

٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجّاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حدّ الّتي قد يئست من المحيض خمسون سنة .

﴿ باب ٢١ ﴾

☼(المرأة يرتفع طمثها من علة فتسقى الدواء ليعود طمثها)☼

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن رفاعة بن موسى النخّاس قال : سألت أبا الحسن موسى بن جعفر عليه‌السلام قلت : أشتري الجارية فتمكث عندي الأشهر لاتطمث وليس ذلك من كبر وأُريها النّساء فيقلن لي : ليس بها حبل ، فلي أن أنكحها في فرجها ؛ فقال : إنَّ الطّمث قد تحبسه الريح من غير حبل فلا بأس أن تمسّها في الفرج ، قلت : فإن كان بها حبل فما لي منها ؟ قال : إن أردت فيما دون الفرج .

٢ ـ ابن محبوب ، عن رفاعة قال : قلت لأبي عبدالله عليه‌السلام : أشتري الجارية فربّما احتبس طمثها من فساد دم أو ريح في الرَّحم فتسقى الدَّواء لذلك فتطمث من يومها أفيجوز لي ذلك وأنا لا أدري ذلك من حبل هو أو من غيره ؟ فقال لي : لاتفعل ذلك ، فقلت له : إنّه إنّما ارتفع طمثها منها شهراً ولو كان ذلك من حبل إنّما كان نطفة كنطفة الرّجل الّذي يعزل ؛ فقال لي : إنَّ النطفة إذا وقعت في الرَّحم تصير إلى علقة ثمَّ إلى مضغة ثمَّ إلى ماشاء الله وإنَّ النطفة إذا وقعت في غير الرَّحم لم يخلق منها شيء فلا تسقها دواء إذا ارتفع طمثها شهراً وجاز وقتها الّذي كانت تطمث فيه

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن داود ابن فرقد قال : سألت أبا عبد الله عليه‌السلام عن رجل اشترى جارية مدركة ولم تحض عنده حتّى مضى لذلك ستة أشهر وليس بها حبل قال : إن كان مثلها تحيض ولم يكن ذلك من كبر فهذا عيب تردّمنه

﴿ باب ٢٢ ﴾

☼(الحائض تختضب)☼

① ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد ، عن علي بن أبي حمزة قال : قلت لأبي إبراهيم عليه‌السلام : تختضب المرأة وهي طامث ؟ قال : نعم .

﴿ باب ۲۳ ﴾

﴿غسل ثياب الحائض﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن سورة بن كليب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة الحائض أتغسل ثيابها التي لبستها في طمثها ؟ قال : تغسل ما أصاب ثيابها من الدَّم وتدع ماسوى ذلك ، قلت له : وقد عرقت فيها ؟ قال : إنَّ العرق ليس من الحيض.

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عتبة بن محرز ، عن إسحاق ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحائض تصلّي في ثوبها مالم يصبه دم.

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن العبد الصّالح عليه السلام قال : سألته أمُّ ولد لأبيه فقالت : جعلت فداك إنّي اُريد أن أسألك عن شيء و أنا أستحيي منه ، فقال : سلي ولا تستحيي قالت : أصاب ثوبي دم الحيض فغسلته فلم يذهب أثره ؟ فقال : اصبغيه بمشق حتّى يختلط و يذهب.

﴿ باب ۲۴ ﴾

﴿الحائض تتناول الخمرة أو الماء﴾

١ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الحائض تناول الرَّجل الماء فقال : قد كان بعض نساء النبيِّ صلى الله عليه وآله تسكب عليه الماء وهي حائض وتناوله الخمرة.

کتاب الحیض

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے، اللہ نے عورتوں کے لئے ایک مہینہ میں ایک بار کی حد رکھ دی ہے۔ (ض)

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا اگر تم شک میں ہو۔ فرمایا اگر ایک ماہ سے تجاوز کر جائے وہ شک ہے۔ (حسن)

باب ۱
حیض اور طہر کی صورت

۱۔ فرمایا امام علیہ السلام نے حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ (حسن)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (ص)

۴۔ فرمایا امام علیہ السلام نے طہر دس دن سے کم نہیں ہوتا اور طہر کا زمانہ شمار ہوگا دوبارہ خون دیکھنے کے وقت تک۔ (ص)

۵۔ فرمایا حضرت نے طہر کی مدت دس دن سے کم نہیں ہوتی۔ جو عورت پہلی بار حائض ہوتی ہے تو بسا اوقات وہ زیادہ خون والی ہوتی ہے اور اسے دس دن خون آتا ہے اور جوں جوں وہ سن رسیدہ ہوتی جاتی ہے مدت کم ہوتی جاتی ہے تا اینکہ تین دن رہ جاتی ہے اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے حیض تین دن سے کم نہیں ہوتا جب عورت حیض دیکھے تو نماز ترک کر دے اگر یہ تین دن اس کی عادت بن جائیں تو حائض سمجھی جائے گی اور اگر یہ خون ایک یا دو دن بعد منقطع ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور انتظار کرے دوبارہ خون آنے کا اس دن سے کہ خون نہ دیکھا تھا دس دن تک اگر وہ ان دس دن میں دیکھے اس روز سے لگا کر جب اس نے ایک یا دو دن پہلی بار دیکھا تھا یہاں تک تین پورے ہو جائیں تو وہ خون جو اوّل بار دیکھا مع اس خون کے جو دس دن کے اندر دیکھا سب خون حیض ہوگا اور اگر دس دن گزر جائیں اور خون نہ دیکھے تو وہ ایک دن یا دو دن جن میں خون دیکھا تھا حیض میں شمار نہ ہوں گے بلکہ یا تو بیماری کا خون ہوگا یا اس زخم کا جو پیٹ کے اندر ہوگا پس ان دنوں میں جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کا اعادہ کرے کیونکہ وہ حیض نہ تھا اس پر واجب ہے کہ جو ایک یا دو دن کی نمازیں ترک ہوتی ہیں ان کو بجا لائے اور اگر تین دن پورے ہو جائیں تو وہ حیض ہے اور یہ حیض کی کم سے کم مدت ہوگی ایسی صورت میں نماز کی قضا واجب نہیں اور طہر دس دن سے کم نہیں ہوتا۔

جب عورت حائض ہو اور پانچ دن خون آکر منقطع ہو جائے تو وہ غسل کرکے نماز پڑھ لے اگر اس کے بعد خون دیکھے اور جس دن سے پہلے خون دیکھا تھا دس دن پورے نہ ہوں تو یہ حیض ہی ہوگا ان ایام میں نماز چھوڑ دے اور اگر دس دن تمام ہونے کے بعد خون دیکھے اور اس نے شمار کر لیا ہے ان ایام کو پہلی بار خون دیکھنے کے بعد سے اور وہ دس دن سے زائد ہو ہوگئے ہیں تو وہ خون استحاضہ ہوگا اس کو چاہیئے کہ مستحاضہ کا سا عمل کرے اور عورت ایام حیض میں جو زردی یا سرخی دیکھے تو وہ حیض ہی سمجھی جائے گی اور بعد ایام اگر دیکھے تو وہ حیض نہ ہوگا۔ (مرسل)

باب ۲

قبل ایام حیض اور بعد طہر خون آنا

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب عورت دس برس کی عمر سے پہلے خون دیکھے تو وہ حیض اول کہلاتا ہے اور اگر دس برس کے بعد دیکھے تو وہ حیض مستقبلہ ہوگا۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو اپنے حیض کے وقت سے پہلے خون دیکھے۔ فرمایا جب ایسا ہو تو نماز ترک کرے کیونکہ اکثر اوقات وقت سے پہلے بھی آجاتا ہے۔ پس اگر وہ ان ایام سے زیادہ آئے جو اس کے حیض کے ہیں تو تین دن اپنے ایام حیض گزرنے کے بعد انتظار کرے اگر منقطع نہ ہو تو وہ عمل کرے جو استحاضہ والی عورت کا ہے۔ (موثق)

۳۔ فرمایا حضرت نے اگر عورت کے دس دن معین ہوں تو احتیاط نہ کرے ورنہ کرے۔ (مرسل)

باب ۳

حیض یا بعد حیض زردی دیکھنا

۱۔ میں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو اپنے ایام حیض میں زردی دیکھے۔ فرمایا نماز نہ پڑھے جب تک ایام ختم نہ ہوں اگر غیر ایام میں زردی دیکھے تو وضو کرکے نماز پڑھ لے۔ (حسن)

۲۔ اگر عورت زردی ایام حیض سے دو روز پہلے دیکھے تو وہ حیض ہے اور اگر حیض سے دو روز بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر عورت قبل انقضائے مدت حیض زردی دیکھے تو نماز نہ پڑھے وہ حیض ہے اور اگر بعد حیض دیکھے تو وہ حیض میں شامل نہیں۔ نماز پڑھے۔

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر زردی قبل حیض ہے تو وہ حیض ہے اور اگر بعد حیض ہے تو وہ حیض نہیں ہے
۵۔ فرمایا اگر حیض سے دو روز پہلے زردی دیکھے تو وہ حیض ہے اور ایام حیض کے بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں ایام حیض میں وہ حیض ہے۔ (ض)

باب ۴

پہلی بار حیض دیکھنا

۱۔ میں نے سوال کیا اس باکرہ کے متعلق جسے پہلی بار حیض آئے۔ ایک مہینہ میں دو دو دن آئے، دوسرے میں تین دن، ہر ماہ اختلافی صورت رہی، کسی مہینہ چند روز برابر نہیں آیا، فرمایا۔ جب تک دس دن پورے نہ ہوں وہ جب تک خون دیکھے جائے نماز ترک کرے۔ جب دو ماہ کے دن برابر ہوں تو یہی اس کے ایام قرار پائیں گے۔ (موثق)

۲۔ میں نے صادق آل محمد سے اس عورت کے متعلق جو خون کو تین چار روز دیکھے۔ فرمایا۔ نماز کو ترک کرے۔ میں نے کہا اس نے تین چار روز طہر دیکھا۔ فرمایا نماز پڑھے۔ میں نے کہا اگر تین چار روز بعد پھر خون دیکھے فرمایا نماز ترک کرے۔ اگر خون بند ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ استحاضہ کا عمل کرے۔ (ض)

۳۔ میں نے اس لڑکی کے متعلق سوال کیا جسے پہلی بار حیض آئے اور تین ماہ آئے اور وہ اپنے ایام کو نہ جانے فرمایا اس کے حیض کے دن شمار ہوں گے اس کے خاندان کی عورتوں کے ایام عادت کی بنا پر اگر خاندانی عورتوں کے ایام مختلف ہوں تو وہ دس دن قرار دے یا تین دن کم سے کم جیسی صورت پیش آئے۔ (ض)

باب ۵

استبراءِ حائض

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس عورت کے متعلق جس کا خون آنا بند ہو گیا ہو لیکن وہ نہ جانے کہ طاہر ہو گئی یا نہیں فرمایا وہ اپنا شکم دیوار سے لگا کر کھڑی ہو اور سفید روئی اپنی فرج میں داخل کرے اور اپنا پاؤں اٹھائے اور پھر روئی نکال کر دیکھے اگر روئی پر گاڑھا خون مکھی کے سر کے برابر بھی ہو تو وہ طاہر نہیں ہوئی اور اگر نہ نکلے تو وہ طاہر ہے غسل کر کے نماز پڑھے۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب عورت غسل کرنا چاہے تو پہلے روئی فرج میں داخل کرے اگر خون دکھائی

دے تو غسل نہ کرے ورنہ غسل کرے اگر بعد میں زردی نظر آئے تو وضو کرے اور نماز پڑھے۔ (صحیح)

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عورت طہر معلوم کرنے کے لیئے بایاں پاؤں دیوار سے لگائے اور اپنے داہنے ہاتھ سے فرج میں روئی داخل کرے۔ اگر مکھی کے سر کے برابر خون ظاہر ہو تو پاک نہیں ہوئی۔ (ض)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر ملی کہ ایک عورت رات کو چراغ لے کر اپنے طہر کو دیکھتی ہے حضرت نے اس کو معیوب سمجھا اور فرمایا عورتیں ایسا کب تک کریں گی۔ (ض)

۵۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام منع کرتے تھے عورتوں کو اس سے کہ وہ چراغ کی روشنی میں اپنا حیض دیکھیں اور فرمایا وہ خون زرد اور سیاہی مائل ہوتا ہے۔ (حسن)

۶۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا کہ شہاب کی بیٹی چند روز حائض رہی پھر اس نے غسل کیا تو اس نے دیکھا قطرہ قطرہ فرمایا اس سے کہو کہ وہ دیوار کی جڑ میں کتے کی طرح کھڑی ہو پھر کسی عورت سے کہے کہ دونوں کولھوں کے درمیان سختی سے ملے تاکہ وہ چیز برآمد ہو جائے جو رحم کے اندر رہ جاتی ہے اور جس کو اراقہ کہتے ہیں وہ سب نکل جاتی ہے ایسی باتوں کا ذکر عورتوں سے نہ کرو اور ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو ان کی بیماری نجاست کی ہے اس عورت نے ایسا ہی کیا اور اس کا خون منقطع ہو گیا اور مرتے دم تک اس نے عود نہ کیا۔ (مرسل)

باب ۶

غسل حائض

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اس زمانہ کی عورتوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ وہ نائن سے موباف میں بال گندھاتی ہیں وہ موباف میں بال لپیٹتی ہیں اور خوشبو میں بھرتی ہیں پھر بالوں پر کپڑا رکھ کر سوئی سے سی دیتی ہیں ایسی عورت میں غسل جنابت کیسے ہوگا۔ فرمایا پہلے تو عورتیں آگے کی طرف بالوں کو جمع کرتی تھیں اور جب غسل کی ضرورت ہوتی تھی تو ان کو پھیلا دیتی تھیں تاکہ پانی سر تک پہنچے، پھر بالوں کو چھوڑتی تھیں۔ جب بال تر ہو جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔ میں نے حائض کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اسے اچھی طرح کنگھی کرنی چاہیئے تاکہ بال پھیل جائیں چونکہ حیض مہینے میں ایک بار ہوتا ہے لہذا وہ اس زحمت کو گوارا کر سکتی ہیں لیکن جنابت زیادہ ہوتی ہے لہذا جنب عورت کو اس سے بچایا گیا ہے (حسن) (مراۃ العقول)

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ حائض کے غسل کے لیئے ۹ رطل پانی ہو۔ ایک رطل برابر پانچ پونڈ کے ہوتا ہے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے پوچھا ایک عورت سفر میں حیض سے فارغ ہوئی اور اس کے پاس اتنا پانی نہیں کہ جو اس کے غسل کے لیئے کافی ہو اور نماز کا وقت آ گیا ہو اور پانی اتنا باقی ہو کہ اس سے اپنی فرج کو دھولے پھر تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ میں نے کہا کہ

اس اثناء میں اس کا شوہر خواہش کرے فرمایا فرج کو دھو لیا ہے اور تیمم کر لیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (ض)

۴۔ فرمایا حضرت نے حایض عورت کے بال تر ہو جائیں یہ کافی ہے۔ (ض)

۵۔ فرمایا اس حایض کے متعلق جو اس حالت میں غسل کرے کہ زعفران بدن پر ملا ہوا اور وہ پانی سے نہ دھلے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

باب ۷

جنابت میں حیض ہونا

۱۔ میں نے اس عورت کے متعلق سوال کیا جس نے شوہر سے مجامعت کی ہو اور وہ حایض ہو جائے اور وہ غسل خانہ میں ہو تو وہ غسل کرے یا نہ کرے۔ فرمایا اسے وہ چیز حادث ہوئی ہے جو نماز کے لئے باعث غسل ہے لہذا غسل نہ کرے۔

۲۔ میں نے سوال کیا اس عورت کے متعلق جو حایض اور جنب دونوں ہو۔ آیا وہ غسل جنابت کرے۔ فرمایا جنابت اور حیض کے لئے ایک ہی غسل ہے۔ (ض)

۳۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو خون حیض دیکھے اور پھر جنب ہو آیا وہ غسل جنابت کرے یا جنابت وحیض دونوں فرمایا۔ جنابت حیض سے زیادہ بڑی چیز ہے (یعنی غسل جنابت کافی ہوگا۔ (المجہول)

باب ۸

جمع حیض و استحاضہ

۱۔ لوگوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے حایض اور اس کے وقت میں امور مسنونہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے اس کے متعلق ہر مشکل کو جو سننے اور سمجھنے والے کو پیش آئے اس طرح بیان کیا ہے کہ اس میں کسی کو رائے ظاہر کرنے کا موقع نہ رہا۔ پہلی سنت یہ ہے کہ جس حایض کے دن معین ہوں اور وہ شمار کرتی ہو پھر اس کو استحاضہ آئے اور یہ خون جاری رہے اور اس زمانہ میں اپنے ایام حیض اور تعداد ایام کو جانتی ہو تو اس مسئلہ کا حل یوں بیان کیا گیا کہ ایک عورت فاطمہ بنت جیش نامی کو استحاضہ آیا وہ ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئی انھوں نے حضرت رسول خدا سے اس مسئلہ کو پوچھا۔ فرمایا بقدر اپنے ایام حیض نماز ترک کرے اور فرمایا وہ دوسرا خون رطوبت رحم ہے اور حکم دیا اس کو غسل کرنے اور کپڑا بدل کر نماز پڑھنے کا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا یہی طریقہ ہے فرمودہ رسولؐ اس عورت کے لیے جو اپنے ایام حیض کو پہچانتی ہو اور وہ گڑبڑ

نہیں ہوتے۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ وہ نہیں پوچھتی کہ کتنے دن ہوئے اور ایک دن زیادہ ہو جائے تو یہ نہیں کہا جاتا کہ تو مستحاضہ ہے اس کو اپنے حیض کے دن معلوم رہتے ہیں کم ہوں یا زیادہ ہوں۔

اسی طرح فتویٰ دیا ہے میرے پدر بزرگوار نے۔ جب حضرت سے استحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا وہ یا تو رگ پھٹ جانے سے آتا ہے یا شیطانی کرشمہ ہے اس کو چاہیئے کہ ایام حیض میں نماز کو ترک کرے اور ختم ہونے پر غسل کرے اور ایام استحاضہ میں ہر نماز کے لئے وضو کرے چاہے وہ جاری رہے۔ فرمایا ہاں چاہے وہ سیل کی طرح ہو۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ تفسیر ہے حدیث رسولؐ کی اور یہ طریقہ ہے اس عورت کے لئے جسے اپنے ایام حیض کی تعداد معلوم ہو کم ہو یا زیادہ۔

اور اس عورت کا طریقۂ عمل جس کے دن پہلے ہو چکے اور خون کے زیادہ ہونے سے غلط ملط نہیں ہوا خواہ کم دن ہوں یا زیادہ، پھر وہ تعداد اور ایام کی شناخت مہینہ میں بھول جائے تو اس کے لئے مذکورہ طریقہ سے جداگانہ ہے یہی صورت تھی کہ فاطمہ بنت ابی جبیش رسول اللہؐ کے پاس آئی اور کہا کہ میں استحاضہ سے ہوں طاہر نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رطوبت ہے۔ جب حیض آئے تو اپنی نماز ترک کر اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی اور اپنی بہن کے برتن میں جو کپڑے دھونے کا تھا جب بیٹھتی تو خون کا رنگ پانی پر غالب آجاتا تھا۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ نے اسے وہ حکم دیا جو غیر تھا پہلی والی کے حکم کے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس سے پہلے یہ نہ کہا کہ ایام حیض میں نماز ترک کر بلکہ یہ فرمایا جب حیض آئے تب ترک کر اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو۔

یہ اس بات کا اظہار ہے کہ اس عورت پر اس کے ایام مشتبہ ہو گئے تھے اور وہ ان کی تعداد نہیں جانتی تھی اور نہ وقت معلوم تھا کیا تم نے نہیں سنا کہ اس نے کہا میں مستحاضہ ہوں اور طاہر نہیں ہوتی۔ اور میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے کہ سات سال تک حیض آیا۔ پس اس سے کم مدت میں وہ شک و اختلاط میں مبتلا ہوئی۔ کیونکہ وہ خون کے آنے بند ہونے اور اس کے رنگ جانچنے کی طرف محتاج ہوئی۔

اور یہ اس لئے ہے کہ خون حیض کالا ہوتا ہے اگر عورت ایام کا علم رکھتی ہے تو اس کو خون کا رنگ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حیض میں میلا پن اور زردی ہوتا ہے۔ پس ایام حیض میں جو خون آئے وہ سب خون حیض ہے خواہ کالا ہو یا کوئی اور رنگ کم مقدار میں ہو یا زیادہ، زمانہ حیض کا خون حیض ہی میں شمار ہوگا بشرطیکہ عورت کو ایام حیض معلوم ہوں اور اگر نہ معلوم ہوں اور نہ ان کی تعداد یاد ہو تو وہ محتاج ہوگی خون کی آمد اور انقطاع کی طرف، تب وہ اس کے لحاظ سے نماز ترک کرے گی

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حضرت رسولؐ خدا نے اس عورت سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ اتنے اتنے دن۔ پس اگر ایام معینہ سے زیادہ خون آئے تو وہ استحاضہ والی ہے پہلی قسم والی عورت کو ایسا حکم نہیں دیا اور میرے پدر بزرگوار کا فتویٰ بھی یہی ہے۔
ہمارے خاندان کی ایک عورت کو استحاضہ آیا۔ اس نے میرے پدر بزرگوار سے سوال کیا۔ فرمایا جب خون سنسناکر نکلے تو نماز کو ترک کر اور جب طہر کو چاہیے وہ دن میں ایک ہی گھنٹہ ہو غسل کر کے نماز پڑھ لے۔
فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں دیکھتا ہوں میرے والد کا جواب غیر ہے اس جواب کے جو پہلی مستحاضہ کے بارے میں تھا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حضرت نے فرمایا ایام حیض میں نماز ترک کر نظر کرتے ہوئے ایام حیض کی تعداد پر اور یہاں فرمایا جب تو خون سوزش سے نکلتا دیکھے تو نماز ترک کر۔ یہاں دیکھنا یہ ہے کہ خون کی آمد و انقطاع اور تغیر رنگ کو، اور حضرت کا قول بحرانی مشابہ ہے۔ قول رسولؐ سے کہ خون حیض سیاہی سے پہچانا جاتا ہے اور اس کا نام بحرانی اس لئے ہے کہ وہ زیادہ مقدار میں رنگ والا ہوتا ہے۔ پس یہ طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کے ایام گڑبڑ ہو گئے ہوں اور وہ ان کو نہ پہچانتی ہو اور شناخت ہو گی اس کو خون سے خواہ کم دن آئے یا زیادہ۔
فرمایا تیسرا طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کے ایام پہلے ہو چکے ہوں اور پھر خون نہ دیکھے اور بعد کو تھوڑا سا دیکھے اور وہ جاری رہے تو اس کے لئے حکم پہلی اور دوسری کے خلاف ہے۔ ایک عورت حمنہ نامی حضرت رسولؐ خدا کے پاس آئی اور کہا مجھے زور کے ساتھ حیض آ رہا ہے فرمایا فرج پر گدی رکھ۔ اس نے کہا وہ زیادتی سے آ رہا ہے میں نے گدی رکھی مگر وہ رکا نہیں۔ فرمایا اس پر لنگوٹ باندھ اور ہر ماہ چھ یا سات دن حیض کے سمجھ اور غسل کر کے روزہ رکھ ۲۳ یا ۲۴ دن اور صبح کی نماز کے لئے غسل کر اور ظہر کی نماز میں تاخیر کر اور عصر کی نماز میں جلدی کر یعنی دونوں ایک غسل سے ادا کر، پھر مغرب کی نماز میں دیر کر اور عشاء کی نماز میں جلدی اور دونوں ایک ہی غسل سے پڑھ لے۔
فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ صورت پہلی اور دوسری صورت کے خلاف ہے اس لئے کہ اس کا معاملہ ان دونوں کے معاملہ کے خلاف ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر اس کے ایام سات سے کم ہوتے، پانچ ہوتے یا اس سے کم تو یہ نہ فرماتے کہ سات دن حیض شمار کر، پھر آپ نے حکم دیا۔ ترک نماز کا چند روز در آنحالیکہ وہ مستحاضہ غیر حائض تھی اس لئے کہ اگر اس کا حیض سات دن سے زیادہ ہوتا اور اس کے ایام دس یا اس سے زیادہ ہوتے تو حیض کی حالت میں اس کو نماز کا حکم نہ دیتے۔ مزید بیان حضرت کا اس کے متعلق یہ ہے کہ عورت حیض کو سمجھے، اور نہیں ہوتا حیض کا عمل مگر اس عورت سے جو ارادہ کرے اس عمل کا جو ایک حائض عورت کرتی ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس سے یہ نہیں کہا کہ ایام معلومہ میں اپنے کو حیض والا سمجھ اور اس کی وضاحت ہے حضرت کا یہ فرمانا فی العلم اللہ کیونکہ اس عورت کے لئے اگرچہ خدا ہر بات کا جاننے والا ہے۔ ایام معلوم نہ تھے۔
یہ طریقہ اس عورت کے لئے ہے جس کا خون جاری رہے جو پہلے دیکھے اس کا انتہائی وقت سات دن ہے اور طہر کا

وقت ۲۳ دن یہاں تک کہ ایام مقرر ہو جائیں تاکہ وہ ان کی طرف نقل کرے استحاضہ والی عورت کے یہ تین طریقے ہیں ان میں سے کوئی ایک طریقہ ضرور ہوگا۔

اور اگر اس کو بنا بر عادت اپنے ایام حیض معلوم ہوں کم یا زیادہ تو اپنے ایام کے مطابق عمل کرے اور یہ ایام بلحاظ اس کی خلقت کے ہوں گے ورنہ غیر ایام میں یہ تعداد اور تعین وقت نہ ہوگا اور ایام مخلوط اور مقدم و موخر ہوں اور خون کے مختلف رنگ ہوں تو اس کا طریقۂ عمل خون کے بند ہونے اور حالات کے تغیر پر ہوگا۔

اور اگر اس سے پہلے حیض نہ آیا ہو اور حیض کو پہلی بار دیکھے تو اس کا وقت سات دن اور طہر کے ۲۳ دن ہیں اور اگر خون چند ماہ آئے تو ہر ماہ وہی کرے جو بتایا گیا ہے اور اگر خون سات دن سے کم تین دن یا سات دن سے زیادہ میں قطع ہو تو طہر کے دیکھتے ہی غسل کرے اور نماز پڑھے اسی طرح کرتی رہے پھر دیکھے کہ دوسرے مہینے کیا ہوتا ہے۔ اگر خون منقطع ہو جائے پہلے مہینے کی طرح تو دونوں یا تینوں حیض برابر ہو جائیں گے اور یہ جانا جائے گا کہ اس کے لئے وقت اور ماہ کا تعین ہو گیا جس پر وہ عمل کرے گی اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دے گی اور یہی طریقہ مستقبل میں رہے گا اگر استحاضہ آنے لگے تو ایام حیض کے بعد اس کا عمل ہوگا اور دو تین حیضوں کے بعد اس کا وقت مقرر ہوگا اور یہ موافق اس قول رسولؐ کے ہے اس عورت کے لئے جو ایام حیض کو پہچانتی ہے وہ ایام حیض میں نماز کو ترک کرے اس سے ہم نے جانا کہ حضرت نے ایک بار کے حیض کو سنت قرار نہیں دیا ورنہ فرماتے نماز کو ترک کر دے۔ پہلے ایام حیض میں بلکہ سنت قرار دیا چند بار کے حیض کو کم ہو یا زیادہ اور اگر اس کے ایام مخلوط ہو جائیں، زیادہ یا کم یہاں تک کہ وہ ایک حد پر نہ ٹھہرے اور خون کے رنگ سے شناخت کرے تو اس کو ایام کا حال خون کے آنے اور بند ہونے سے معلوم ہوگا۔ اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں جیسا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جب حیض آئے تو نماز ترک کرے اور جب رک جائے تو غسل کرے اور حضورؐ نے فرمایا خون حیض کالا ہوتا ہے اور میرے پدر بزرگوار نے اسے یوں پہچنوایا کہ جب وہ تیزی اور زیادتی سے خون آتا دیکھے اور اگر اس طرح نہ ہو اور خون مطابق سابق ہو اور استحاضہ جاری نہ ہو اور خون ایک رنگ کا ہو تو اس کے حیض کے دن سات ہوں گے اور ۲۳ دن طہر کے، جیسا کہ حمنہ کا معاملہ تھا۔ جب اس کو روکتی ہوں پڑے زور کے ساتھ۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مستحاضہ اپنے ایام پر نظر رکھے۔ ان دنوں میں جو ایام حیض ہوں نماز نہ پڑھے اور اپنے شوہر کے پاس جائے۔ ہاں جب ایام ختم ہو جائیں اور یہ دیکھے کہ خون روئی چھوڑ کر باہر نکل آیا ہے تو ظہر اور عصر کی نماز کے لئے غسل کرے تاخیر کرے نماز ظہر میں اور جلدی کرے نماز عصر میں اور مغرب و عشا کے لئے ایسا ہی کرے اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے اور گدی رکھے اور کپڑا باندھے اور مسجد میں اپنی رانوں کو ملائے نہیں اور شوہر سے مقاربت نہ کرے اور اگر خون روئی کو چھوڑ کر نہیں نکلا تو وضو کرے اور ہر نماز وضو کے بعد پڑھے اور سوائے ایام حیض

اپنے شوہر سے مقاربت کر سکتی ہے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے مستحاضہ کے بارہ میں پوچھا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہؐ سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ایام حیض میں رُکی رہے۔ ان ایام میں نماز نہ پڑھے۔ پھر غسل کرے اور مقام مخصوص میں روئی کو داخل کرے اور اُسے کپڑے سے کس کر باندھے اور نماز پڑھے۔ ہاں جب خون کپڑے اور روئی سے پھوٹ نکلے تو اس کو چاہیئے کہ دو نمازوں کے درمیان غسل کرے اور کپڑا بدلے اور صفائی کرے اور دھونی وغیرہ دے لے۔ اور کپڑا اس طرح باندھے جیسے چوپایہ کا تنگ باندھا جاتا ہے

۴۔ مستحاضہ کے متعلق فرمایا اگر خون گدی کو چھوڑ دے تو ہر دو نماز کے لئے غسل کرے اور اگر خون تجاوز نہ کرے تو ہر روز ایک بار غسل کرے اور اگر شوہر مقاربت کا ارادہ کرے تو غسل کے بعد اگر خون گاڑھا ہو اور اگر زرد ہو تو صرف وضو کرے (موثق)

۵۔ فرمایا حضرت نے استحاضہ والی وقت نماز ظہر غسل کرے اور اس سے نماز ظہر و عصر دونوں پڑھے پھر غسل کرکے نماز مغرب و عشاء پڑھے پھر ایک غسل نماز صبح کے لئے کرے۔ اس کا شوہر جب چاہے مجامعت کر سکتا ہے سوائے ایام حیض کہ زمانہ میں شوہر کو اس سے الگ رہنا چاہیئے اور عورت کبھی ایسا نہ کرے اجر پانے کے لئے مگر جب اس سے نجات مل جائے۔ (حسن)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ اگر عورت دس روز ایام حیض میں رہے پھر خون دیکھے پھر بند ہو جائے اس کے بعد پھر خون دیکھے تو کیا نماز ترک کرے۔ فرمایا یہ استحاضہ ہے وہ غسل کرے اور روئی کے بعد روئی فرج میں رکھتی رہے اور دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھے اور غسل کرے اور اگر اس کا شوہر مجامعت کرنا چاہے تو کر لے۔ (مجہول)

۷۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حائض ہو اور طہر کا وقت گزرنے کے بعد پھر خون دیکھے فرمایا۔ ایک دن انتظار کرے۔

اگر حیض دس دن سے کم ہے اور خون جاری رہے تو وہ مستحاضہ ہوگی اور اگر خون منقطع ہو جائے تو غسل کرکے نماز پڑھے۔ میں نے کہا ایک عورت کا حیض سات یا آٹھ دن مستقل ہوتا ہے پھر وہ تین دن خون حیض دیکھتی ہے اور وہ خون پھر منقطع ہو جاتا ہے اور سفیدی دیکھتی ہے نہ زردی فرمایا غسل کرکے نماز پڑھے میں نے کہا وہ غسل کرکے نماز پڑھتی ہے پھر خون آنے لگتا ہے فرمایا جب خون دیکھے تو نماز روزہ کو ترک کرے میں نے کہا ایک دن خون دیکھ کر دوسرے دن پاک ہو جاتی ہے فرمایا جب خون دیکھے تو رک جائے اور جب طہر دیکھے تو نماز پڑھے پھر اگر خون دیکھے تو مستحاضہ ہوگی۔ اب یہ مختصر ہے لئے پورا بیان عورت کے متعلق ہو گیا۔ (مرسل)

باب ۹

حیض اور استحاضہ کی شناخت

۱۔ ایک عورت نے صادق آل محمدؐ سے سوال کیا اس عورت کے متعلق جس کو خون جاری ہوا اور یہ نہ سمجھ سکے کہ خون حیض ہے یا استحاضہ تو کیا کرے۔ فرمایا خون حیض گرم گاڑھا، سیاہی مائل اور اُچھل کر سوزش سے نکلتا ہے اور استحاضہ کا خون زرد اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پس جب خون سوزش سے اُچھل کر نکلے اور سیاہ ہو تو نماز ترک کرے یہ سن کر وہ عورت کہتی ہوئی نکلی کہ اگر بتلانے والی عورت ہوتی تو اس سے زیادہ نہ بتا سکتی۔

۲۔ فرمایا حضرت نے استحاضہ اور حیض دونوں ایک ہی جگہ سے خارج نہیں ہوتے، استحاضہ کا خون ٹھنڈا ہوتا ہے اور حیض کا خون گرم ہوتا ہے۔

۳۔ مجھ سے ایک عورت نے کہا۔ میں امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتی ہوں میں نے اجازت لی، وہ اپنی خادمہ کے ساتھ آئی اور اس نے حضرت سے کہا کیا مراد ہے کہ "وہ چراغ روشن ہے اس درخت زیتون کے تیل سے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی"۔

فرمایا اے عورت یہ مثال خدا نے درخت کی نہیں بیان کی بلکہ اس سے بعض بنی آدم مراد ہیں۔ اچھا اب جو دریافت کرنا چاہتی ہے دریافت کر، اس نے کہا مجھے ان عورتوں کی سزا بتائیے جو عورتوں کے ذریعہ اپنی خواہش مجامعت پورا کرنا چاہتی ہیں فرمایا ان کی وہی سزا ہے جو زنا کی ہے روز قیامت ان کو بلایا جائے گا اور آگ کا لباس پہنا کر ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اے عورت یہ عمل قوم لوط کا سا ہے کہ وہ مردوں سے اپنی ضرورت کو پورا کرتے تھے اور عورتیں بغیر مردوں کے رہ جاتی تھیں پس وہ وہی کرتی تھیں جو مرد کرتے تھے اور اسی طرح ایک عورت دوسری سے اپنی خواہش پوری کر لیتی تھی۔

اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے آپ اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو حائض ہو اور اس کے حیض کے دن گزر جائیں فرمایا اگر اس کے حیض کے دن دس دن سے کم ہوں تو ایک دن انتظار کرے اور پھر جو خون آئے وہ استحاضہ ہوگا اس نے کہا اگر یہ سلسلہ ایک ماہ، دو ماہ یا تین ماہ رہے تو نماز کیسے پڑھے فرمایا ایام حیض کو ترک کر کے اس کے بعد ہر دو نمازوں کے لیے غسل کرے۔

اس نے کہا اگر ایام حیض مختلف ہوں اور حیض آئے ایک دن دو دن یا تین دن اور بعد میں اسی طرح آئے تو کیا صورت ہوگی۔

فرمایا حیض کا خون کوئی پوشیدہ چیز نہیں۔ وہ گرم ہوتا ہے اور سوزش سے نکلتا ہے اور استحاضہ کا خون فاسد اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

یہ سن کر اس نے اپنی کنیز سے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حضرت کسی بار عورت رہے ہوں۔

باب

شناخت خونِ حیض و بکارت و زخم

۱۔ خلف بن حماد نے بیان کیا کہ میرے ایک دوست نے ایسی لڑکی سے شادی کی جسے ابھی تک حیض نہیں آیا تھا جب اس نے ازالہ بکارت کیا تو خون جاری ہوگیا اور تقریباً دس روز تک جاری رہا۔ اس نے ڈاکٹروں اور دائیوں کو دکھایا۔ انھوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا یہ خون حیض ہے بعض نے کہا یہ خون بکارت ہے۔ پھر اس نے فقہا سے پوچھا جیسے ابو حنیفہ وغیرہ انھوں نے کہا یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے۔ نماز چونکہ واجب ہے لہذا وضو کرکے نماز پڑھے جب تک خون بند نہ ہو شوہر اس کے پاس نہ جائے۔ اگر یہ خون حیض ہے تو نماز پڑھنا کوئی نقصان نہ دے گا اور اگر خون بکارت ہے تو نماز ادا کر ہی لی اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اسی سال میں حج کو گیا۔ جب ہم منیٰ میں پہنچے تو میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آدمی بھیجا کہ ایک مشکل در پیش ہے اگر آپؑ اجازت دیں تو حاضر ہو کر دریافت کروں آپؑ نے کہلا بھیجا جب لوگ ٹھہر جائیں اور آمد و رفت کم ہو جائے تو تم آجانا۔ میں رات کا انتظار کرتا رہا۔ جب آمد و رفت کم ہوگئی تو میں مذبح کی طرف چلا جب قریب پہنچا تو ایک حبشی غلام کو وہاں بیٹھا پایا۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میرا نام خلف بن حماد ہے اس نے کہا بے اجازت چلے آؤ۔ مجھے حضرتؑ نے یہاں بیٹھنے کا حکم دیا ہے جب میں حضرتؑ کے پاس پہنچا تو سلام کیا۔ حضرتؑ نے جواب سلام دیا۔ آپؑ خیمہ میں تنہا تھے میں نے حضرتؑ کا حال پوچھا۔ پھر حضرت نے میرا مدعا پوچھا میں نے کہا میرے دوستوں میں سے ایک نے ایسی لڑکی سے شادی کی جسے حیض ابھی تک نہ آیا تھا۔ جب اس نے اس سے جماع کیا تو خون بہہ نکلا اور ایسا بہا کہ دس دن تک بند نہ ہوا۔ دائیوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ خون حیض ہے یا بکارت، پس وہ کیا کرے۔ فرمایا اللہ سے ڈرے۔ اگر وہ خون حیض ہے تو نماز سے رک جائے جب تک طاہر نہ ہو۔ اس مدت میں اس کا شوہر اس کے پاس نہ جائے۔ اور اگر خون ازالۂ بکارت کا ہے تو وضو کرکے نماز پڑھے اور شوہر اگر چاہے تو اس کے پاس جا سکتا ہے۔ میں نے کہا لوگ کیسے جانیں کہ وہ کون سا خون ہے یہ سن کر حضرتؑ نے خیمے میں داہنے بائیں دیکھا اس خوف سے کہ کوئی آپؑ کا کلام سن نہ لے (کیونکہ فقہا کے خلاف حکم دینے والا گردن زدنی تھا) پھر مجھ سے فرمایا اے خلف یہ اللہ کا بھید ہے۔ اللہ کا بھید ہے اسے شائع نہ کرو اور اس

مخلوق کو دین خدا کی تعلیم نہ دو اور خاموش رہو۔ پھر فرمایا وہ روئی کو فرج میں داخل کرے اور کچھ دیر کے لئے چھوڑ دے پھر ہلکے سے باہر نکالے اگر روئی پر حلقہ ہے تو خون بکارت ہے اور اگر روئی پر پھیلا ہوا ہے تو خون حیض ہے خلف کہتا ہے کہ یہ سن کر میں خوش ہوا اور رونے لگا۔ جب میرا گریہ رکا تو فرمایا کیوں روتے ہو۔ میں نے کہا آپ کے سوا کوئی اس مسئلہ کا جواب اس خوبی سے نہیں دے سکتا۔ آپ نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔ واللہ جو میں نے بتایا ہے وہ رسولؐ سے اور انھوں نے جبرئیل سے اور انھوں نے خدا سے خبر دی ہے۔ (ص)

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا جس نے اپنی بی بی یا لونڈی کا ازالۂ بکارت کیا ہو اور بہت سا خون نکل پڑے اور دن بھر قطع نہ ہو تو وہ نماز کیسے پڑھے۔ فرمایا فرج میں روئی رکھے اگر اس پر خون کا حلقہ بنا دیکھے تو وہ بکارت ہے غسل کرے اور روئی رکھے رہے اور نماز پڑھے اور اگر روئی خون میں ڈوبی ہو تو وہ حیض ہے نماز ترک کرے۔ (مرفوع)

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ہماری ایک جوان عورت کی فرج میں زخم ہے جس سے خون جاری ہے وہ نہیں جانتی کہ یہ خون حیض ہے یا زخم کا خون ہے فرمایا اس سے کہو چت لیٹے اور دونوں پیر اٹھا کر اپنی بیچ کی انگلی داخل کرے اگر خون داہنی طرف سے نکلتا معلوم ہو تو حیض ہے اور اگر بائیں طرف سے نکلے تو خون زخم ہے۔

باب ۱۱

حاملہ کا خون دیکھنا

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میری کنیز نے بحالت حمل خون دیکھا۔ تو اس کو نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں، فرمایا حاملہ عورت جب خون دیکھے۔ ان ایام معین کے دس دن بعد جن میں ہر مہینے خون دیکھا کرتی ہے اور نماز سے رک جاتی ہے تو وہ یہ خون نہیں وہ رحم سے نہیں آرہا ہے چاہیئے کہ وضو کرے اور روئی بدل کر نماز پڑھے اور جب حاملہ اس وقت سے پہلے دیکھے جن ایام میں حیض ہوا کرتا ہے تھوڑا سا خون یا اس مہینہ کے معین وقت میں تو وہ حیض ہوگا نماز ترک کرے بقدر ان ایام کے جن میں حیض ہوا کرتا ہے اگر اس سے پہلے خون بند ہو جائے تو غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر بند نہ ہو مگر ان ایام کے بعد جن میں خون حیض دیکھا کرتی ہے اور معلوم ہو کہ اس وقت اور مغرب کے درمیان وہ خون روئی سے باہر نہیں ہوگا تو وضو کرکے نماز پڑھے اور اس کو لازم ہے کہ ہر دن اور رات میں تین بار غسل کرے اور روئی بدلے اور نماز پڑھے، ایک غسل صبح کو اور ایک غسل ظہر و عصر کے لئے اور ایک مغرب و عشاء کے لئے، ایسا ہی عمل استحاضہ والی کرے۔

جب ایسا کرے گی تو اللہ اس کا خون بند کر دے گا۔ (ص)

۲۔ میں نے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا جس کا حمل ظاہر اور وہ حیض والی کا سا خون دیکھے۔ فرمایا وہ خون کی تیزی سے ہے۔ اگر وہ خون سرخ ہو اور زیادہ ہو تو نماز ترک کرے اور اگر کم ہو اور زرد ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ (ص)

۳۔ میں نے اس حاملہ کے متعلق پوچھا جو ویسا ہی خون دیکھے جیسا کہ مستقلاً ہر ماہ حیض کا خون دیکھتی ہے۔ فرمایا نماز ترک کرے جس طرح ایام حیض میں کرتی ہے پاک ہو جانے پر نماز پڑھے۔ (ص)

۴۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس حاملہ کے متعلق پوچھا جو اسی طرح خون دیکھے جیسا کہ وہ ہر ماہ دیکھتی ہے آیا وہ نماز کو ترک کرے۔ فرمایا ترک کر دے اگر وہ جاری ہے۔ (ص)

۵۔ میں نے پوچھا زن حاملہ کے متعلق جب اُسے خون آئے کیا وہ نماز کو ترک کرے۔ فرمایا۔ ہاں بعض اوقات حاملہ کو بھی حیض آ جاتا ہے (م)

۶۔ میں نے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا کیا وہ حائض ہوتی ہے۔ فرمایا وجہ یہ ہے کہ رحم مادر میں بچہ کی غذا خون حیض ہے اور جب خون زیادہ ہو جاتا ہے اور بچہ کی ضرورت سے بچ رہتا ہے تو باہر نکال دیا جاتا ہے جب ایسا ہو تو نماز اس پر حرام ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایسا ہو تو ولادت تاخیر سے ہوگی۔ (حسن)

باب ۱۲

زچہ کے متعلق

۱۔ میں نے زچہ کے متعلق پوچھا فرمایا اس کو ان ایام میں نماز ترک کرنا چاہیے پھر وہ غسل کرے۔ اگر بعد میں خون آئے تو غسل استحاضہ کرے۔

۲۔ میں نے حضرت سے کہا عبدالملک کی بی بی بچہ جنی اس نے ایام حیض کا شمار کیا پھر اس کو حکم دیا غسل کرنے اور وہ صاف ستھرے کپڑے پہن لے پھر حکم دیا کہ نماز پڑھے۔ اس عورت نے عبدالملک سے کہا میرا نفس گوارا نہیں کرتا کہ میں مسجد میں جاؤں پس اجازت دو کہ میں بیرون مسجد سجدہ کر دوں، حضرتؑ نے فرمایا۔ رسول اللہؐ نے ایسا ہی حکم دیا ہے اس نے کہا پس عورت کا خون بند ہو گیا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ علی علیہ السلام نے بھی تم سے پہلے ایک عورت کو ایسا ہی حکم دیا تھا اور اس عورت کا خون بند ہو گیا تھا اور طُہر ظاہر ہوا تھا۔ پس تمہاری اس عورت نے کیا کیا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ (حسن)

۳۔ ایک عورت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں نے نفاس میں بیس دن نماز نہ پڑھی حالانکہ لوگوں نے اٹھارہ دن کا فتویٰ دیا ہے فرمایا انھوں نے اٹھارہ دن کا فتویٰ کیوں دیا۔ راوی حدیث نے کہا کہ اسماء بنت عمیس کے بطن سے جب محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو ان سے رسول اللہؐ نے ایسا ہی فرمایا تھا۔ حضرتؑ نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ صورت یہ ہوئی

اسماء نے یہ مسئلہ حضرت سے اٹھارہ دن بعد پوچھا تھا اگر وہ اس سے پہلے پوچھتیں تو اسے یہی حکم دیتے کہ غسل کرے اور استحاضہ کا سا عمل کرے۔ (مرفوعا)

۴۔ میں نے پوچھا نفاس والی عورت کب نماز پڑھے۔ فرمایا وہ نماز سے بقدر اپنے ایام حیض رکی رہے اور دو دن مزید انتظار کرے اگر خون منقطع ہو جائے تو خیر ورنہ غسل کرے اور گدی باندھے اور نماز پڑھے اور اگر خون روئی سے تجاوز کر جائے تو پٹی باندھے اور غسل کر کے نماز پڑھے۔ صبح کی ایک غسل سے، ظہر عصر کی ایک غسل سے اور مغرب وعشاء کی ایک غسل سے اور اگر روئی سے تجاوز نہ کرے تو صرف ایک غسل کافی ہے اور یہی حکم حائض کا ہے اگر خون بند ہو جائے وقت پر تو خیر ورنہ حیض والی ہے۔ (ص)

۵۔ اس صورت میں نفاس والی کا سا عمل کرے۔ نماز پڑھے۔ ترک نہ کرے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے نماز دین کا ستون ہے۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نفاس والی عورت بقدر اپنے ایام حیض کے نماز ترک کرے پھر انتظار کرنے کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے (موثق)

۶۔ فرمایا حضرت نے نفاس والی عورت بقدر اپنے ایام حیض کے نماز ترک کرے اور دو یوم میں طہارت کرے۔

باب ۱۳

نفاس والی پاک ہونے کے بعد جو خون دیکھے

۱۔ فرمایا امام علیہ السلام نے نفاس والی کے متعلق کہ نماز ترک کرے تیس دن پھر پاک ہو جائے اس کے بعد پھر خون دیکھے تو پھر نماز ترک کرے کیونکہ اس کا طہر کا زمانہ ایام نفاس میں گزر گیا۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور علمائے شیعہ کا اس میں بہت اختلاف ہے۔ (موثق)

۲۔ بچہ ہونے کے بعد جس عورت کو تیس دن یا زیادہ خون آئے پھر پاک ہو اور نماز پڑھے۔ تو فرمایا اگر زردی ہے تو غسل کرکے نماز پڑھے نماز سے باز نہ رہے۔ (ص)

۳۔ جو عورت چند دن ایک دن یا دو دن دردِ زہ میں مبتلا رہے اور زردی یا خون دیکھے تو حضرت نے فرمایا کہ جب تک بچہ پیدا ہو نماز پڑھے جائے اور دردِ زہ کا غلبہ ہو اور نماز فوت ہو جائے اور درد کی وجہ سے بجا لانے پر قادر نہ ہو تو پاک ہونے کے بعد نمازوں کی قضا بجا لائے۔ (موثق)

باب ۱۴

اوقات نماز میں حائض پر کیا واجب ہے

۱۔ فرمایا حضرت نے اس حائض کے متعلق جو روز جمعہ طہارت کرے ذکر الہٰی کرے کہ اس کا طہر نہ ہوگا ہاں وضو کرے۔ وقت نماز رو بقبلہ ہو کر ذکر خدا کرے۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرت سے سنا ہے کہ حائض کو چاہیئے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے اور رو بقبلہ ہو کر جتنی دیر نماز پڑھا کرتی ہے ذکر خدا کرتی رہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حائض کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں ہر نماز کے وقت وضو کرے اور پاک جگہ پر بیٹھے اللہ کی تسبیح و تہلیل و حمد کرے جتنی دیر وہ نماز پڑھا کرتی ہے پھر اپنے کام میں لگے۔ (حسن)

باب ۱۵

وقت نماز داخل ہونے سے پہلے حائض ہونا

۱۔ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا اس عورت کے متعلق جو قبل غروب آفتاب پاک ہو وہ کیسے نماز پڑھے فرمایا جب طہر کو ایسے وقت دیکھے کہ صرف چار رکعت کا وقت باقی رہے تو صرف نماز عصر پڑھے کیونکہ ظہر کا وقت تو اس کے حیض میں گزرا۔ لہذا ظہر کی نماز اس پر واجب نہیں اور اگر ایسے وقت خون دیکھے کہ نماز کا وقت گزر چکا ہو تو نماز سے رک جائے اور پاک ہونے پر نماز ظہر کی قضا بجا لائے کیونکہ ظہر کا وقت طہر کی حالت میں داخل ہو چکا تھا اور ظہر کا وقت ایسی حالت میں گزرا جبکہ وہ طاہر تھی تو اس نے ظہر کی نماز قضا کی لہذا اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ (موثق)

۲۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس حائض کے متعلق سوال کیا جو وقت عصر طاہر ہوئی ہو اور وہ نماز ظہر بھی ادا کرے فرمایا نہیں، وہ وہی نماز ادا کرے گی جس کے وقت میں وہ طاہر ہوئی۔

۳۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے جب عورت اپنے وقت طہر میں دیکھے کہ وقت نماز داخل ہو گیا لیکن غسل میں تاخیر کرے اور دوسری کا وقت آجائے۔ پھر خون دیکھے تو اس پر اس نماز کی قضا ہوگی جو اس نے غفلت سے چھوڑی ہے اور اگر وقت نماز پر طاہر ہو جائے اور نماز میں تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت ہو جائے پھر خون دیکھے تو اس پر قضا ہوگی اس نماز کی جو ترک کی ہے۔ (مجہول)

۴۔ حضرتؑ سے پوچھا گیا اس عورت کے بارے میں جو طہر دیکھے اور وہ وقت نماز غسل پر قادر ہو لیکن نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے۔ فرمایا اس نماز کی قضا واجب ہو گی جس کے پڑھنے میں کوتاہی کی ہے اور اگر طہر کا وقت نماز میں دیکھے اور نماز کے تہیہ میں نماز کا وقت گزر جائے اور دوسری نماز کا وقت آجائے تو اس پر قضا نہیں۔ جو وقت جس نماز کا ہے وہی پڑھے۔ (حسن)

۵۔ سوال کیا گیا امام علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق جو نماز ظہر پڑھ رہی ہو۔ دو رکعتیں پڑھ چکی تھیں کہ حیض جاری ہو گیا فرمایا جائے نماز سے ہٹ جائے اور بقیہ دو رکعتوں کی قضا اس پر نہ ہو گی اور اگر مغرب کی نماز میں خون آجائے اور دو رکعت ہی پڑھی ہوں تو جائے نماز سے اٹھ کھڑی ہو اور طاہر ہونے کے بعد ایک رکعت نماز جو مغرب کی رہ گئی ہے بجا لائے۔ (حسن)

باب ۱۶

عورت کو نماز میں احساس حیض ہو

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے
اس عورت کے بارے میں جو بحالت نماز حیض کا گمان کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنا ہاتھ اس جگہ لے جا کر دیکھے اگر کچھ معلوم ہو تو ہٹ جائے ورنہ نماز تمام کرے۔

باب ۱۷

حائض پر روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں

۱۔ فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے زن حائض روزہ کی قضا بجا لائے نماز کی نہیں۔

۲۔ میں نے صادق آل محمدؑ سے پوچھا کیا حائض نماز کی قضا بجا لائے گی فرمایا نہیں، میں نے کہا روزہ کی قضا بجا لائے گی فرمایا۔ ہاں میں نے کہا یہ حکم کہاں سے ہے۔ فرمایا سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے۔ (ض)

۳۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے حائض کے نماز و روزہ کی قضا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر نماز کی قضا نہیں۔ البتہ ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ حضرت رسول خدا نے جناب فاطمہ زہراؑ کو یہی بتایا تھا اور یہی ایمان والی عورتوں کو حکم دیتے تھے۔ (حسن)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مغیرہ ابن شعبہ آپ سے یہ روایت کرتا ہے کہ آپؑ نے اس سے یہ فرمایا تھا کہ حائض عورت نماز کی قضا ادا کرے گی۔ فرمایا اسے کیا ہو گیا ہے خدا کی توفیق اس سے سلب ہو (میں) ایسا

کیوں کہتا) زوجہ عمران (مادر مریم) نے نذر کی تھی اس بچہ کو جو ان کے شکم میں ہے اور جو بچہ خدمت بیت المقدس کے لئے نذر ہوتا تھا وہ پھر کبھی اس سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ جب مریم پیدا ہوئیں تو ان کی ماں نے کہا اے پروردگار میں نے تو لڑکی جنی ہے اور لڑکی لڑکے کی طرح نہیں ہوتی۔ الغرض جب داخل کیا تو انبیاء میں سے ہر ایک نے اس کی کفالت چاہی، مگر قرعہ حضرت زکریا کے نام نکلا انھوں نے مریم کی کفالت کی اور حضرت مریم بلوغ تک مسجد سے باہر نہ نکلیں۔ (ض)

پس جب وہ صورت ہوتی جو عورتوں کو لاحق ہوتی ہے تو بیت المقدس سے باہر آئیں کیا وہ اس پر قادر تھیں کہ وہ ایام حیض کی نمازوں کی قضا بھی بجا لاتیں۔ درآنحالیکہ ان کو بیت المقدس میں ہر وقت معینہ عبادت کرنا بھی لازم ہوتا اس وقت کی شریعت کی رو سے یہ روایت نہ بلحاظ اسناد ضعیف ہے بلکہ عقیدۃً بھی ناقابل وثوق۔ کیونکہ قرآن سے جب طہارت مریم ثابت ہے تو ایام حیض کا ان سے کیا تعلق، دوسرے بالفرض اگر ایسا ہو بھی تو قضا نمازیں داخل عبادت نہ تھیں ایام حیض کی نمازوں کی قضا اس لئے نہیں رکھی گئی کہ کام کاج کی مشغولیت میں دوہری نمازیں پڑھنا عورت کے لئے مشکل ہوتا۔

باب ۱۸

حیض اور نفاس والی عورت قرآن پڑھ سکتی ہے

۱۔ حضرت نے فرمایا۔ حائض عورت قرآن پڑھ سکتی ہے اور حمد الٰہی کر سکتی ہے۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حیض و نفاس والی عورت اور جنب مرد قرآن پڑھ سکتے ہیں (حسن)

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حائض عورت آیہ سجدہ سن کر کیا کرے۔ فرمایا اگر وہ سجدہ سو رہائے عزائم کا ہے تو سنتے ہی سجدہ کرے۔ (ص)

۴۔ میں پوچھا حائض تعویذ پہن سکتی ہے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ اگر وہ چمڑے، چاندی یا لوہے میں منڈھا ہوا ہو۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا تعویذ پہن سکتی ہے کوئی حرج نہیں اور یہ بھی فرمایا۔ پڑھ بھی سکتی ہے مگر ہاتھ سے چھوئے نہیں اور ایک روایت میں ہے قرآن کو لکھے نہیں۔ (حسن)

باب ۱۹

حائض کے دیگر احکام

۱۔ کیا حائض کوئی چیز مسجد سے اٹھا سکتی ہے رکھ نہیں سکتی۔ فرمایا اس لئے کہ عورت کے پاس جو چیز ہے وہ مسجد کے علاوہ دوسری جگہ بھی رکھ سکتی ہے لیکن جو چیز مسجد کے اندر ہے اسے وہیں سے لے سکتی ہے۔ (ص)

باب ۲۰

حد الیاس

۱۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اس عورت کے متعلق جس کا حیض دو سال سے بند ہو اور پھر کچھ خون دکھائی دے (ض)
فرمایا ظاہر ہونے تک نماز ترک کرے۔

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے عورت پچاس سال کی ہو کر حیض سے مایوس ہو جاتی ہے۔ (ض)

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب عورت ۵۰ سال کی ہو جاتی ہے تو وہ حیض نہیں دیکھتی۔ لیکن قریشی عورت اس سے زیادہ دنوں میں مایوس ہوتی ہے۔ (ض)

۴۔ حیض کے بند ہونے کی آخری حد پچاس سال ہے۔

باب ۲۱

جب حیض رک جائے

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔
میں ایک کنیز خریدتا ہوں اسے میرے پاس چند ماہ رہ کر خون حیض نہیں آیا۔ وہ بڑھیا بھی نہیں۔ میں نے عورتوں کو دکھایا۔ انھوں نے کہا اس کو حمل بھی نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اس سے صحبت فرمایا۔ خون حیض کبھی رک بھی جاتا ہے غیر حمل ریاح کی وجہ سے۔ پس مجامعت میں حرج نہیں۔ میں نے کہا۔
اگر اسے حمل ہو (پہلے شخص کا) تو میرا نطفہ بیکار جائے گا۔ فرمایا چاہو تو بے مجامعت کے رہو۔ (مجہول)

۲۔ میں نے صادق آل محمدؑ سے کہا۔ میں نے ایک کنیز خریدی۔ بسا اوقات اس کا حیض رک جاتا ہے۔ فساد خون یا رحم میں ہوا بھر جانے سے۔ میں اس کو دوا پلاتا ہوں خون جاری ہو جاتا ہے۔ کیا ایک دن اس سے مجامعت جائز ہے درآنحالیکہ میں نہیں جانتا کہ وہ اس مجامعت سے حاملہ ہوئی یا نہیں۔ فرمایا۔ ایسا نہ کر، میں نے کہا اس کا خون ایک ماہ رکا رہا۔ اگر یہ حمل کی وجہ سے رکا ہے تو میرا نطفہ اس شخص کے نطفہ کی طرح ہوگا جو بیکار اس کو ڈالتا ہے۔ حضرت نے فرمایا نطفہ جب رحم میں جاتا ہے تو ضروری نہیں کہ بچہ اس سے پیدا ہی ہو۔ اس کو دوا نہ دو جب اس کا حیض ایک ماہ تک رکا رہے اور اس کے ایام گزر جائیں (تب مجامعت کرو)۔ (حسن)

۶۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا جس نے سمجھ والی کنیز خریدی ہو اور اس کے پاس آکر حائض نہ ہو۔ یہاں تک کہ چھ ماہ گزر جائیں اور اسے حمل بھی نہ ہو تو کیا کرے فرمایا اگر اس کی مثل یعنی ہم سن عورتیں اس عمر میں حائض ہوتی ہیں اور وہ کبیر السن بھی نہیں۔ تو یہ اس کے لئے عیب ہے جس کی وجہ سے اس کو رد کیا جائے۔

باب ۲۲

زن حائض کا خضاب

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا بحالت حیض عورت خضاب لگا سکتی ہے فرمایا ہاں

باب ۲۳

حائض کا کپڑے دھونا

۱۔ میں نے پوچھا کیا حائض وہ کپڑے دھوئے جو بحالت حیض پہنے تھی فرمایا جہاں حیض کا خون لگا ہو وہ دھوئے باقی چھوڑ دے۔ میں نے کہا ان کپڑوں میں تو اس کا پسینہ ہے۔ فرمایا پسینہ حیض نہیں۔

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ان کے باپ کی کنیز نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ ایک مسئلہ پوچھنا چاہتی ہوں مگر شرم آتی ہے فرمایا شرم نہ کرو اور پوچھو۔ اس نے کہا میرے کپڑوں پر حیض کا خون تھا میں نے اسے دھو ڈالا لیکن اس کا داغ گیا نہیں فرمایا مشق (گیرو) میں رنگو تاکہ اس میں یا تو مل جائے یا دور ہو جائے۔

باب ۲۴

حائض کا پانی ڈالنا اور سجادہ اٹھانا

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حائض عورت مرد پر نہاتے وقت پانی ڈال سکتی ہے۔ فرمایا آنحضرتؐ کی ایک بی بی بحالت حیض آپ پر پانی ڈالتی تھیں۔

[بسم الله الرّحمن الرّحيم]

«كتاب الجنائز»

«باب»

(علل الموت وأن المؤمن يموت بكل ميتة)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عمّن حدّثه ، عن سعد بن طريف ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان النّاس يعتبطون اعتباطاً فلمّا كان زمان إبراهيم عليه السلام قال : يارب اجعل للموت علّة يؤجر بها الميّت ويسلّي بها عن المصاب ، قال : فأنزل الله عزّ وجلّ الموم وهو البرسام ثمّ أنزل بعده الدّاء .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن عاصم بن حميد ، عن سعد بن طريف ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان النّاس يعتبطون اعتباطاً ، فقال إبراهيم عليه السلام : يارب لو جعلت للموت علّة يعرف بها ويسلّي عن المصاب فأنزل الله عزّ وجلّ الموم وهو البرسام ثمّ أنزل الدّاء بعده .

٣ ـ محمّد ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن سعدان ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : الحمّى رائد الموت وهو سجن الله في الأرض وهو حظّ المؤمن من النّار .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن محمّد بن الحصين ، عن محمّد بن الفضيل ، عن عبدالرّحمن بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : مات داود النّبيّ عليه السلام يوم السّبت مفجوءاً فأظلّته الطّير بأجنحتها ومات موسى كليم الله عليه السلام في التيه فصاح صائح من السّماء مات موسى عليه السلام وأيّ نفس لاتموت ؟ .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، والحسن ابن محبوب ، عن أبي جميلة ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : إنّ موت الفجأة تخفيف عن المؤمن وأخذة أسف عن الكافر .

٦ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد أو غيره ، عن عليّ بن حديد ، عن الرّضا عليه السلام قال : أكثر من يموت من موالينا بالبطن الذّريع .

٧ - محمّد بن يحيى ، عن موسى بن الحسن ، عن الهيثم بن أبي مسروق ، عن شيخ من أصحابنا يكنّى بأبي عبدالله ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الحمّى رائد الموت وسجن الله تعالى في أرضه وفورها من جهنّم وهي حظّ كلّ مؤمن من النّار .

٨ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمّار ، عن ناجية قال : قال أبوجعفر عليه السلام : إنّ المؤمن يبتلى بكلّ بليّة ويموت بكلّ ميتة إلّا أنّه لايقتل نفسه .

٩ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن ميتة المؤمن ، فقال : يموت المؤمن بكلّ ميتة ، يموت غرقاً ويموت بالهدم ويبتلى بالسّبع ويموت بالصّاعقة ولاتصيب ذاكر الله تعالى .

١٠ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سنان ، عن عثمان النّوا ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله عزّ وجلّ يبتلي المؤمن بكلّ بليّة ويميته بكلّ ميتة ولا يبتليه بذهاب عقله أما ترى أيّوب عليه السلام كيف سلّط إبليس على ماله و ولده و على أهله و على كلّ شيء منه ولم يسلّطه على عقله ، ترك له ما يوحّد الله عزّ وجلّ به .

﴿باب﴾

﴿ثواب المرض﴾

١ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله رفع رأسه إلى السّماء فتبسّم ، فقيل له : يا رسول الله رأيناك رفعت رأسك إلى السّماء فتبسّمت ؟ قال : نعم عجبت لملكين هبطا من السّماء إلى الأرض يلتمسان عبداً مؤمناً صالحاً في مصلّى كان يصلّي فيه ليكتبا له عمله في يومه وليلته فلم يجداه في مصلّاه فعرجا إلى السّماء ، فقالا : ربّنا عبدك المؤمن فلان التمسناه في مصلّاه لنكتب له عمله ليومه وليلته فلم نصبه فوجدناه في حبالك ، فقال

الله عزّ وجلّ : اكتبا لعبدي مثل ما كان يعمله في صحّته من الخير في يومه وليلته ما دام في حبالي فإنّ عليّ أن أكتب له أجر ما كان يعمله في صحّته إذا حبسته عنه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبيّ صلى الله عليه وآله : إنّ المسلم إذا غلبه ضعف الكبر أمر الله عزّ وجلّ الملك أن يكتب له في حاله تلك مثل ما كان يعمل وهو شابّ نشيط صحيح ومثل ذلك إذا مرض وكّل الله به ملكاً يكتب له في سقمه ما كان يعمل من الخير في صحّته حتّى يرفعه الله ويقبضه وكذلك الكافر إذا اشتغل بسقم في جسده كتب الله له ما كان يعمل من الشرّ في صحّته .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يقول الله عزّ وجلّ للملك الموكّل بالمؤمن إذا مرض : اكتب له ما كنت تكتب له في صحّته فإنّي أنا الّذي صيّرته في حبالي .

٤ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن أبي الصبّاح قال : قال أبو جعفر عليه السلام : سهر ليلة من مرض أفضل من عبادة سنة .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عبد الحميد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا صعد ملكا العبد المريض إلى السماء عند كلّ مساء يقول الربّ تبارك وتعالى : ماذا كتبتما لعبدي في مرضه ؟ فيقولان : الشكاية ، فيقول : ما أنصفت عبدي إن حبسته في حبس من حبسي ثمّ أمنعه الشكاية ، فيقول : اكتبا لعبدي مثل ما كنتما تكتبان له من الخير في صحّته ولا تكتبا عليه سيّئة حتّى اُطلقه من حبسي ، فإنّه في حبس من حبسي .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر ابن سويد ، عن درست ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سهر ليلة من مرض أو وجع أفضل وأعظم أجراً من عبادة سنة .

٧ ـ عنه ، عن أحمد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن درست قال : سمعت أبا إبراهيم عليه السلام يقول : إذا مرض المؤمن أوحى الله عزّ وجلّ إلى صاحب الشمال لا تكتب على عبدي مادام

ي حبسي، ووثاقي ذنباً ويوحي إلى صاحب اليمين أن اكتب لعبدي ماكنت تكتبه في صحته من الحسنات .

٨ ـ أبو علي الأشعري، عن محمد بن حسان، عن محمد بن علي، عن محمد بن الفضيل، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: حمى ليلة تعدل عبادة سنة وحمى ليلتين تعدل عبادة سنتين وحمى ثلاث تعدل عبادة سبعين سنة، قال: قلت: فإن لم يبلغ سبعين سنة؟ قال: فلأمه وأبيه، قال: قلت: فإن لم يبلغا؟ قال: فلقرابته، قال: قلت: فإن لم يبلغ قرابته؟ قال: فلجيرانه.

٩ ـ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن حفص بن غياث، عن حجاج، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الجسد إذا لم يمرض أشر ولا خير في جسد لا يمرض أشر[1]

١٠ ـ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن الحكم بن مسكين، عن [illegible] بن مروان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: حمى ليلة كفارة لما قبلها ولما بعدها.

باب

(آخر منه)

١ ـ أبو علي الأشعري، عن محمد بن سالم، عن أحمد بن النضر، عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: قال الله عز وجل: من مرض ثلاثاً فلم يشك إلى أحد من عواده أبدلته لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه، فإن عافيته عافيته ولاذنب له وإن قبضته قبضته إلى رحمتي.

٢ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن بعض أصحابه، عن أبي حمزة[1]، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال الله تبارك وتعالى: ما من عبد ابتليته ببلاء فلم يشك إلى عواده إلا أبدلته لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه فإن قبضته قبضته إلى رحمتي وإن عاش عاش وليس له ذنب.

٣ ـ الحسين بن محمد، عن عبد الله بن عامر، عن علي بن مهزيار، عن الحسن

ابن الفضل ، عن غالب بن عثمان ، عن بشير الدهان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال الله عزّ وجلّ : أيّما عبد ابتليته ببليّة فكتم ذلك من عوّاده ثلاثاً أبدلته لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه وبشراً خيراً من بشره ، فإن أبقيته أبقيته ولا ذنب له وإن مات مات إلى رحمتي .

٤ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن عليّ الكندي ، عن أحمد بن الحسن الميثمي ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من مرض ليلة فقبلها بقبولها كتب الله عزّ وجلّ له عبادة ستّين سنة ؛ قلت : ما معنى قبولها ؟ قال : لا يشكو ما أصابه فيها إلى أحد .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن العرزمي ، عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اشتكى ليلة فقبلها بقبولها و أدّى إلى الله شكرها كانت كعبادة ستّين سنة ، قال : أبي فقلت له : ما قبولها قال : يصبر عليها ولا يخبر بما كان فيها فإذا أصبح حمدالله على ما كان .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من مرض ثلاثة أيّام فكتمه ولم يخبر به أحداً أبدل الله عزّ وجلّ له لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه وبشرة خيراً من بشرته وشعراً خيراً من شعره قال : قلت له : جعلت فداك و كيف يبدله ؟ قال : يبدله لحماً و دماً و شعراً و بشرة لم يذنب فيها .

«باب ٣»
«(حد الشكاية)»

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن حدّ الشكاية للمريض ، فقال : إنّ الرّجل يقول : حممت اليوم وسهرت البارحة وقد صدق وليس هذا شكاية وإنّما الشكوى أن يقول : قد ابتليت بما لم يبتل به أحد ، ويقول : لقد أصابني ما لم يصب أحداً ، و ليس الشكوى أن يقول سهرت البارحة وحممت اليوم ونحو هذا .

«باب ۴»

(المريض يؤذن به الناس)

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن أبي ولّاد الحنّاط، عن عبدالله بن سنان قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: ينبغي للمريض منكم أن يؤذن إخوانه بمرضه فيعودونه فيؤجر فيهم ويؤجرون فيه، قال: فقيل له: نعم هم يؤجرون بممشاهم إليه فكيف يؤجر هو فيهم؟ قال: فقال: باكتسابه لهم الحسنات فيؤجر فيهم فيكتب له بذلك عشر حسنات ويرفع له عشر درجات ويمحى بها عنه عشر سيّئات.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن خالد، عن القاسم بن محمّد، عن عبدالرحمن بن محمّد، عن سيف بن عميرة قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: إذا دخل أحدكم على أخيه عائداً له فليسأله يدعوله فإنّ دعاءه مثل دعاء الملائكة.

«باب ۵»

(في كم يعاد المريض، وقدر ما يجلس عنده وتمام العيادة)

١ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن أسباط، عن بعض أصحابه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا عيادة في وجع العين ولا تكون عيادة في أقلّ من ثلاثة أيّام فإذا وجبت فيوم ويوم لا فإذا طالت العلّة ترك المريض وعياله.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن عبدالله بن سنان عن أبي عبدالله عليه السلام قال: العيادة قدر فواق ناقة أو حلب ناقة.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن موسى بن الحسن، عن الفضل بن عامر أبي العبّاس، عن موسى بن القاسم قال: حدّثني أبوزيد قال: أخبرني مولى لجعفر بن محمّد عليهما السلام قال: مرض بعض مواليه فخرجنا إليه نعوده ونحن عدّة من موالي جعفر فاستقبلنا جعفر عليه السلام في بعض الطريق فقال: لنا أين تريدون؟ فقلنا: نريد فلاناً نعوده، فقال لنا: قفوا فوقفنا، فقال: مع أحدكم تفّاحة أو سفرجلة أو اُترجة أو لعقة من طيب أو قطعة من عود بخور؟ فقلنا ما معنا شيء من هذا، فقال: أما تعلمون أنّ المريض يستريح إلى كلّ ما

أُدخل به عليه .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سليمان ، عن موسى بن قادم ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تمام العيادة للمريض أن تضع يدك على ذراعه وتعجل القيام من عنده فإنَّ عيادة النوكى أشدُّ على المريض من وجعه .

٥ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد ، عن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي يحيى قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : تمام العيادة أن تضع يدك على المريض إذا دخلت عليه .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه قال : إنَّ من أعظم العوَّاد أجراً عندالله عزَّ و جلَّ لمن إذا عاد أخاه خفّف الجلوس إلّا أن يكون المريض يحبُّ ذلك ويريده ويسأله ذلك ؛ وقال عليه السلام : من تمام العيادة أن يضع العائد إحدى يديه على الأخرى أو على جبهته .

«باب»

(ثواب عيادة المريض)

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضّال ، عن عليِّ بن عقبة ، عن ميسر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : من عاد امرءاً مسلماً في مرضه صلّى عليه يومئذ سبعون ألف ملك إن كان صباحاً حتّى يمسوا و إن كان مساءاً حتّى يصبحوا مع أنَّ له خريفاً في الجنّة .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن عبدالله بن بكير ، عن فضيل بن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من عاد مريضاً شيّعه سبعون ألف ملك يستغفرون له حتّى يرجع إلى منزله .

٣ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أيّما مؤمن عاد مؤمناً خاض [في] الرَّحمة خوضاً فإذا جلس غمرته الرَّحمة فإذا انصرف وكّل الله به سبعين ألف ملك يستغفرون له ويسترحمون عليه ويقولون : طبت وطابت لك الجنّة إلى تلك السّاعة من غد . وكان له يا أبا حمزة خريف

في الجنّة ، قلت : وما الخريف جعلت فداك ؟ قال : زاوية في الجنّة يسير الرّاكب فيها أربعين عاماً .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن داود الرّقي ، عن رجل من أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أيّما مؤمن عاد مؤمناً في الله عزّ وجلّ في مرضه وكّل الله به ملكاً من العوّاد يعوده في قبره و يستغفر له إلى يوم القيامة .

٥ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عبدالرّحمن بن أبي نجران عن صفوان الجمّال ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من عاد مريضاً من المسلمين وكّل الله به أبداً سبعين ألفاً من الملائكة يغشون رحله ويسبّحون فيه ويقدسون ويهلّلون و يكبّرون إلى يوم القيامة نصف صلاتهم لعائد المريض .

٦ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن وهب بن عبد ربّه قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : أيّما مؤمن عاد مؤمناً مريضاً في مرضه حين يصبح شيّعه سبعون ألف ملك فإذا قعد غمرته الرّحمة واستغفروا الله عزّ وجلّ له حتّى يمسي وإن عاده مساءاً كان له مثل ذلك حتّى يصبح .

٧ (٩) محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن سنان ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان فيما ناجى به موسى ربّه أن قال : يا ربّ ما بلغ من عيادة المريض من الأجر[1] ؟ فقال الله عزّ وجلّ : اُوكّل به ملكاً يعوده في قبره إلى محشره .

٨ (١٠) عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من عاد مريضاً ناداه مناد من السّماء باسمه يا فلان طبت وطاب [لك] ممشاك بثواب من الجنّة

«باب»

(تلقين الميت)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا حضرت الميّت قبل أن يموت فلقّنه شهادة أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له وأنّ محمّداً عبده ورسوله

٢ ـ عنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه‌السلام ؛ وحفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام : قال : إنّكم تلقّنون موتاكم عند الموت لا إله إلّا الله ونحن نلقّن موتانا محمّد رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله .

٣ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : إذا أدركت الرّجل عند النّزع فلقّنه كلمات الفرج : « لا إله إلّا الله الحليم الكريم ، لا إله إلّا الله العليّ العظيم ؛ سبحان الله ربّ السماوات السّبع و ربّ الأرضين السّبع وما فيهنّ وما بينهنّ وماتحتهنّ وربّ العرش العظيم والحمدلله ربّ العالمين » قال فقال أبوجعفر عليه‌السلام : لو أدركت عكرمة عندالموت لنفعته ، فقيل لأبي عبدالله عليه‌السلام : بما ذا كان ينفعه ؛ قال : يلقّنه ما أنتم عليه .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد عن داود بن سليمان الكوفيّ ، عن أبي بكر الحضرميّ قال : مرض رجل من أهل بيتي فأتيته عائداً ، فقلت له : يا ابن أخي إنّ لك عندي نصيحة أتقبلها ؛ فقال : نعم ، فقلت : قل : « أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لاشريك له » فشهد بذلك ، فقلت : إنّ هذا لا تنتفع به إلّا أن يكون منك على يقين ، فذكر أنّه منه على يقين ، فقلت : قل : « أشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله » فشهد بذلك ، فقلت : إنّ هذا لاتنتفع به حتّى يكون منك على يقين ، فذكر أنّه منه على يقين ، فقلت : قل : « أشهد أنّ عليّاً وصيّه وهو الخليفة من بعده والإمام المفترض الطّاعة من بعده » فشهد بذلك ، فقلت له : إنّك لن تنتفع بذلك حتّى يكون منك على يقين ، فذكر أنّه منه على يقين ، ثمّ سمّيت الأئمّة عليهم‌السلام رجلاً رجلاً فأقرّ بذلك ، وذكر أنّه على يقين فلم يلبث الرّجل أن توفّي فجزع أهله عليه جزعاً شديداً قال : فغبت عنهم ثمّ أتيتهم بعد ذلك فرأيت عزاءاً حسناً ، فقلت : كيف تجدونكم ؛ كيف عزاؤك أيّتها المرأة ؛ فقالت : والله لقد أصبنا بمصيبة عظيمة بوفاة فلان ـ رحمه‌الله ـ وكان ممّا سخا بنفسي لرؤيا رأيتها اللّيلة ، فقلت : وما تلك الرّؤيا ؛ قالت : رأيت فلاناً ـ تعني الميّت ـ حيّاً سليماً ، فقلت : فلان ؟ (٢) قال : نعم ، فقلت له : أما كنت متّ ؟ ؛ فقال : بلى ولكن نجوت بكلمات لقّنيها أبوبكر ولولا ذلك لكدت أهلك .

٥ - عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كنّا عنده و عنده حمران إذ دخل عليه مولى له فقال : جعلت فداك هذا عكرمة في الموت و كان يرى رأي الخوارج و كان منقطعاً إلى أبي جعفر عليه السلام فقال لنا أبو جعفر عليه السلام : أنظروني حتّى أرجع إليكم فقلنا : نعم ، فما لبث أن رجع فقال : أما إنّي لو أدركت عكرمة قبل أن تقع النفس موقعها لعلّمته كلمات ينتفع بها ولكنّي أدركته وقد وقعت النفس موقعها ، قلت : جعلت فداك و ما ذاك الكلام ؟ قال : هو و الله ما أنتم عليه فلقّنوا موتاكم عند الموت شهادة أن لا إله إلّا الله والولاية .

وفي رواية أخرى قال : فلقّنه كلمات الفرج و الشهادتين و تسمّي له الإقرار بالأئمّة عليهم السلام واحداً بعد واحد حتّى ينقطع عنه الكلام .

٦ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أمير المؤمنين عليه السلام إذا حضر أحداً من أهل بيته الموت قال له : قل : لا إله إلّا الله العليّ العظيم سبحان الله ربّ السماوات السبع و ربّ الأرضين السبع وما بينهما و ربّ العرش العظيم و الحمد لله ربّ العالمين فإذا قالها المريض قال : اذهب فليس عليك بأس .

٧ - سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن الرحمن ، عن عبدالله بن القاسم ، عن أبي بكر الحضرمي قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : والله لو أنّ عابد وثن وصف ما تصفون عند خروج نفسه ما طعمت النار من جسده شيئاً أبداً .

٨ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله دخل على رجل من بني هاشم و هو يقضي فقال له رسول الله صلّى الله عليه وآله : قل : « لا إله إلّا الله العليّ العظيم ، لا إله إلّا الله الحليم الكريم ، سبحان الله ربّ السماوات السبع وربّ الأرضين السبع وما بينهنّ وربّ العرش العظيم والحمد لله ربّ العالمين » فقالها ، فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله : الحمد لله الّذي استنقذه من النار .

۹ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عبد الرّحمن بن أبي هاشم ، عن سالم بن أبي سلمة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : حضر رجلاً الموت فقيل : يارسول الله إنّ فلاناً قدحضره الموت فنهض رسول الله صلى الله عليه وآله ومعه اُناس من أصحابه حتّى أتاه و هو مغمى عليه ، قال : فقال : ياملك الموت كفّ عن الرّجل حتّى أسأله فأفاق الرّجل ، فقال النبيّ صلى الله عليه وآله : مارأيت ؟ قال رأيت بياضاً كثيراً وسواداً كثيراً[1] قال : فأيّهما كان أقرب إليك ؟ فقال : السواد ، فقال النبيّ صلى الله عليه وآله : قل : « اللّهمّ اغفر لي الكثير من معاصيك و اقبل منّي اليسير من طاعتك » فقاله ، ثمّ اُغمي عليه ، فقال : ياملك الموت خفّف عنه حتّى أسأله ، فأفاق الرّجل ، فقال : مارأيت ؟ قال : رأيت بياضاً كثيراً وسواداً كثيراً ، قال : فأيّهما كان أقرب إليك ؟ فقال : البياض ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : غفر الله لصاحبكم قال : فقال أبو عبدالله عليه السلام : إذا حضرتم ميّتاً فقولوا له هذا الكلام ليقوله .

«باب»

(اذا عسر على الميت الموت و اشتد عليه النزع)

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عن ذريح قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : قال عليّ بن الحسين عليهما السلام : إنّ أبا سعيد الخدريّ كان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وكان مستقيماً فنزع ثلاثة أيّام فغسّله أهله ثمّ حمل إلى مصلاه فمات فيه .

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا عسر على الميّت موته ونزعه قرّب إلى مصلاه الّذي كان يصلّي فيه .

۳ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا اشتدّت عليه النّزع فضعه في مصلاه الّذي كان يصلّي فيه أو عليه .

٤ ـ الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن ليث المرادي عن أبي عبدالله عليه السلام : قال : قال : إنّ أبا سعيد الخدري قد رزقه الله هذا الرّأي وإنّه قد اشتدّ نزعه فقال : احملوني إلى مصلّاي فحملوه فلم يلبث أن هلك .

٥ ـ محمد بن يحيى ، عن موسى بن الحسن ، عن سليمان الجعفري قال : رأيت أبا الحسن يقول لابنه القاسم : قم يا بنيّ فاقرأ عند رأس أخيك « والصّافّات صفّاً» حتّى تستتمّها ، فقرأ فلمّا بلغ «أهم أشدُّ خلقاً أم من خلقنا » قضى الفتى فلمّا سجّي وخرجوا أقبل عليه يعقوب بن جعفر فقال له : كنّا نعهد الميّت إذا نزل به يقرأ عنده « يس والقرآن الحكيم » وصرت تأمرنا بالصافّات ، فقال : يا بنيّ لم يقرأ عند مكروب من موت قطّ إلّا عجّل الله راحته .

«باب ٩»

٭(توجيه الميت الى القبلة)٭

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم الشّعيري ؛ وغير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في توجيه الميّت : تستقبل بوجهه القبلة و تجعل قدميه ممّا يلي القبلة .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان ابن خالد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا مات لأحدكم ميّت فسجّوه تجاه القبلة وكذلك إذا غسّل يحفر له موضع المغتسل تجاه القبلة فيكون مستقبلاً بباطن قدميه ووجهه إلى القبلة .

٣ ـ حميد بن زياد عن الحسن بن محمد ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الميّت ، فقال : استقبل بباطن قدميه القبلة .

﴿باب﴾

☆(أن المؤمن لا يكره على قبض روحه)☆

١ ـ أبوعليّ الاشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن أبي محمّد الأنصاريّ ـ قال : وكان خيراً ـ قال : حدّثني أبواليقظان عمّار الأسديّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لو أنّ مؤمناً أقسم على ربّه أن لا يميته ما أماته أبداً ولكن إذا كان ذلك أو إذا حضر أجله بعث الله عزّوجلّ إليه ريحين : ريحاً يقال لها : المنسية و ريحاً يقال لها : المسخيّة ، فأمّا المنسية فإنّها تنسيه أهله وماله وأمّا المسخيّة فإنّها تسخّي نفسه عن الدّنيا حتّى يختار ماعندالله .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سليمان ، عن أبيه ، عن سدير الصّيرفيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك ياابن رسول الله هل يكره المؤمن على قبض روحه ـ قال : لا والله إنّه إذا أتاه ملك الموت لقبض روحه جزع عند ذلك فيقول له ملك الموت : ياوليّ الله لاتجزع فوالّذي بعث محمّداً صلى الله عليه وآله لأنا أبرّبك وأشفق عليك من والد رحيم لوحضرك ، افتح عينك فانظر قال : ويمثّل له رسول الله صلى الله عليه وآله وأمير المؤمنين وفاطمة والحسن والحسين والأئمّة من ذرّيّتهم عليهم السلام فيقال له : هذا رسول الله وأمير المؤمنين وفاطمة و الحسن و الحسين و الأئمّة عليهم السلام رفقاؤك ، قال : فيفتح عينه فينظر فينادي روحه مناد من قبل ربّ العزّة فيقول : «يا أيّتها النّفس المطمئنّة (إلى محمّد وأهل بيته) إرجعي إلى ربّك راضية (بالولاية) مرضية (بالثّواب) فادخلي في عبادي (يعني محمّداً و أهل بيته) و ادخلي جنّتي » فما شيء أحبّ إليه من استلال روحه و اللّحوق بالمنادي .

﴿باب﴾

☆(مايعاين المؤمن والكافر)☆

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أبيه قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : يا عقبة لايقبل الله من العباد يوم القيامة إلّا

هذا الأمر الّذي أنتم عليه وما بين أحدكم وبين أن يرى ما تقرّ به عينه إلّا أن تبلغ نفسه إلى هذه ثمّ أهوى بيده إلى الوريد ثمّ اتّكأ وكان معي المعلّى فغمزني أن أسأله فقلت: يا ابن رسول الله فإذا بلغت نفسه هذه أيّ شيء يرى؟ فقلت له بضع عشرة مرّة: أيّ شيء؟ فقال في كلّها: يرى ولا يزيد عليها، ثمّ جلس في آخرها فقال: يا عقبة؛ فقلت: لبّيك وسعديك، فقال: أبيت إلّا أن تعلم؟ فقلت: نعم يا ابن رسول الله إنّما ديني مع دينك فإذا ذهب ديني كان ذلك كيف لي بك يا ابن رسول الله كلّ ساعة و بكيت فرقّ لي؟ فقال: يراهما والله، فقلت: بأبي و أمّي من هما؟ قال: ذلك رسول الله صلی الله علیه وآله وعليّ علیه السلام، يا عقبة لن تموت نفس مؤمنة أبداً حتّى تراهما، قلت: فإذا نظر إليهما المؤمن أيرجع إلى الدّنيا؟ فقال: لا، يمضي أمامه إذا نظر إليهما مضى أمامه فقلت له: يقولان شيئاً؟ قال: نعم يدخلان جميعاً على المؤمن فيجلس رسول الله صلی الله علیه وآله عند رأسه وعليّ علیه السلام عند رجليه فيكبّ عليه رسول الله صلی الله علیه وآله فيقول: يا وليّ الله أبشر أنا رسول الله إنّي خير لك ممّا تركت من الدّنيا ثمّ ينهض رسول الله صلی الله علیه وآله فيقوم عليّ علیه السلام حتّى يكبّ عليه، فيقول: يا وليّ الله أبشر أنا عليّ بن أبي طالب الّذي كنت تحبّه أما لأنفعنّك. ثمّ قال: إنّ هذا في كتاب الله عزّ وجلّ، قلت: أين جعلني الله فداك هذا من كتاب الله؟ قال: في يونس قول الله عزّ وجلّ ههنا: «الّذين آمنوا و كانوا يتّقون لهم البشرى في الحيوة الدّنيا و في الآخرة لا تبديل لكلمات الله ذلك هو الفوز العظيم»

۲ ـ عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن خالد بن عمارة، عن أبي بصير قال: قال أبو عبدالله علیه السلام: إذا حيل بينه وبين الكلام أتاه رسول الله صلی الله علیه وآله ومن شاء الله فجلس رسول الله صلی الله علیه وآله عن يمينه والآخر عن يساره فيقول له رسول الله صلی الله علیه وآله: أمّا ما كنت ترجو فهو ذا أمامك وأمّا ما كنت تخاف منه فقد أمنت منه، ثمّ يفتح له باب إلى الجنّة فيقول: هذا منزلك من الجنّة فإن شئت رددناك إلى الدّنيا ولك فيها ذهب وفضّة، فيقول: لا حاجة لي في الدّنيا فعند ذلك يبيضّ لونه و يرشح جبينه وتقلّص شفتاه وتنتشر منخراه و تدمع عينه اليسرى فأيّ هذه العلامات رأيت فاكتف

بها فإذا خرجت النّفس من الجسد فيعرض عليها كما عرض عليه و هي في الجسد فتختار الآخرة فتغسّله فيمن يغسّله وتقلّبه فيمن يقلّبه فإذا أدرج في أكفانه ووضع على سريره خرجت روحه تمشي بين أيدي القوم قدماً وتلقاه أرواح المؤمنين يسلّمون عليه ويبشّرونه بما أعدّ الله له جلّ ثناؤه من النعيم فإذا وضع في قبره ردّ إليه الرّوح إلى وركيه ثمّ يسأل عمّا يعلم فإذا جاء بما يعلم فتح له ذلك الباب الّذي أراه رسول الله صلى الله عليه وآله فيدخل عليه من نورها وضوئها وبردها وطيب ريحها.

قال: قلت: جعلت فداك فأين ضغطة القبر؟ فقال: هيهات ما على المؤمنين منها شيء والله إنّ هذه الأرض لتفتخر على هذه، فيقول: وطأ على ظهري مؤمن ولم يطأ على ظهرك مؤمن و تقول له الأرض: والله لقد كنت اُحبّك و أنت تمشي على ظهري فأمّا إذا ولّيتك فستعلم ماذا أصنع بك، فتفسح له مدّ بصره.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن ابن فضّال، عن يونس بن يعقوب، عن سعيد بن يسار أنّه حضر أحد ابني سابور وكان لهما فضل و ورع و إخبات، مرض أحدهما وما أحسبه إلاّ زكريّا بن سابور قال: فحضرته عند موته فبسط يده ثمّ قال: ابيضّت يدي يا عليّ، قال: فدخلت على أبي عبدالله عليه السلام و عنده محمّد بن مسلم قال: فلمّا قمت من عنده ظننت أنّ محمّداً يخبره بخبر الرّجل فأتبعني برسول فرجعت إليه فقال: أخبرني عن هذا الرّجل الّذي حضرته عند الموت أيّ شيء سمعته يقول؟ قال: قلت بسط يده ثمّ قال: ابيضّت يدي يا عليّ، فقال أبوعبدالله عليه السلام: والله رآه، والله رآه، والله رآه.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن سنان، عن عمّار بن مروان قال: حدّثني من سمع أبا عبدالله عليه السلام يقول: منكم والله يقبل ولكم و الله يغفر، إنّه ليس بين أحدكم وبين أن يغتبط ويرى السّرور وقرّة العين إلاّ أن تبلغ نفسه ههنا ـ و أومأ بيده إلى حلقه ـ ثمّ قال: إنّه إذا كان ذلك واحتضر حضره رسول الله صلى الله عليه وآله و عليّ عليه السلام وجبرئيل وملك الموت عليه السلام فيدنو منه عليّ عليه السلام فيقول: يا رسول الله إنّ هذا كان يحبّنا أهل البيت فأحبّه، ويقول رسول الله صلى الله عليه وآله: يا جبرئيل إنّ هذا كان يحبّ الله

ورسوله وأهل بيت رسوله فأحبّه ويقول جبرئيل لملك الموت : إنّ هذا كان يحبّ الله ورسوله وأهل بيت رسوله فأحبّه وأرفق به ، فيدنو منه ملك الموت ، فيقول : يا عبدالله أخذت فكاك رقبتك أخذت أمان براءتك تمسّكت بالعصمة الكبرى في الحياة الدّنيا ؟ قال : فيوفّقه الله عزّ وجلّ فيقول : نعم فيقول : وما ذلك ؟ فيقول : ولاية عليّ بن أبي طالب عليه السلام ، فيقول : صدقت أمّا الّذي كنت تحذره فقد آمنك الله منه وأمّا الّذي كنت ترجوه فقد أدركته ، أبشر بالسّلف الصالح مرافقة رسول الله صلى الله عليه وآله وعليّ وفاطمة عليهم السلام ثمّ يسلّ نفسه سلّاً رفيقاً.

ثمّ ينزل بكفنه من الجنّة وحنوطه من الجنّة بمسك أذفر ، فيكفّن بذلك الكفن ويحنّط بذلك الحنوط ثمّ يكسى حلّة صفراء من حلل الجنّة فإذا وضع في قبره فتح له باب من أبواب الجنّة يدخل عليه من روحها وريحانها ، ثمّ يفسح له عن أمامه مسيرة شهر وعن يمينه وعن يساره ، ثمّ يقال له : نم نومة العروس على فراشها أبشر بروح و ريحان وجنّة نعيم وربّ غير غضبان ، ثمّ يزور آل محمّد في جنان رضوى فيأكل معهم من طعامهم ويشرب من شرابهم و يتحدّث معهم في مجالسهم حتّى يقوم قائمنا أهل البيت فإذا قام قائمنا بعثهم الله فأقبلوا معه يلبّون زمراً زمراً فعند ذلك يرتاب المبطلون ويضمحلّ المحلّون وقليل ما يكونون ، هلكت المحاضير ونجى المقرّبون من أجل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعليّ عليه السلام : أنت أخي وميعاد ما بيني و بينك وادي السّلام ، قال : وإذا احتضر الكافر حضره رسول الله صلى الله عليه وآله وعليّ عليه السلام و جبرئيل عليه السلام وملك الموت عليه السلام فيدنو منه عليّ عليه السلام فيقول : يارسول الله إنّ هذا كان يبغضنا أهل البيت فأبغضه ، ويقول رسول الله صلى الله عليه وآله : يا جبرئيل : إنّ هذا كان يبغض الله و رسوله وأهل بيت رسوله فأبغضه ، فيقول جبرئيل : يا ملك الموت إنّ هذا كان يبغض الله و رسوله وأهل بيت رسوله فأبغضه واعنف عليه ، فيدنو منه ملك الموت فيقول : يا عبدالله أخذت فكاك رهانك ، أخذت أمان براءتك تمسّكت بالعصمة الكبرى في الحياة الدّنيا فيقول : لا ، فيقول : أبشر ياعدوّ الله بسخط الله عزّ و جلّ و عذابه والنّار ، أمّا الّذي كنت تحذره فقد نزل بك ، ثمّ يسلّ نفسه سلّاً عنيفاً ، ثمّ يوكّل بروحه ثلاثمائة شيطان كلّهم يبزق في وجهه ويتأذّى بروحه ، فإذا وضع في قبره فتح له باب من أبواب النّار

فيدخل عليه من قيحها ولهبها .

محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن ابن مسكان ، عن عبد الرحيم قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : حدثني صالح بن ميثم ، عن عباية الأسدي أنه سمع علياً عليه السلام يقول : والله لا يبغضني عبد أبداً يموت على بغضي إلا رآني عند موته حيث يكره ولا يحبني عبد أبداً فيموت على حبي إلا رآني عند موته حيث يحب . فقال أبو جعفر عليه السلام : نعم ورسول الله صلى الله عليه وآله باليمين .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن معاوية بن وهب ، عن يحيى بن سابور قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول في الميت : تدمع عينه عند الموت ، فقال : ذلك عند معاينة رسول الله صلى الله عليه وآله فيرى ما يسره ، ثم قال : أما ترى الرجل يرى ما يسره وما يحب فتدمع عينه لذلك ويضحك .

٧ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمد الكندي ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عامر بن عبدالله بن جذاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : إن النفس إذا وقعت في الحلق أتاه ملك فقال له : ياهذا ـ أو يافلان ـ أما ما كنت ترجو فأيس منه وهو الرجوع إلى الدنيا وأما ما كنت تخاف فقد أمنت منه .

٨ ـ أبان بن عثمان ، عن عقبة أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول : إن الرجل إذا وقعت نفسه في صدره يرى ، قلت : جعلت فداك وما يرى ؟ قال : يرى رسول الله صلى الله عليه وآله فيقول له رسول الله صلى الله عليه وآله : أنا رسول الله أبشر ثم يرى علي بن أبي طالب عليه السلام فيقول : أنا علي بن أبي طالب الذي كنت تحبه تحب أن أنفعك اليوم ، قال : قلت له : أيكون أحد من الناس يرى هذا ثم يرجع إلى الدنيا ؟ قال : قال : لا ، إذا رأى هذا أبداً مات وأعظم ذلك ، قال : وذلك في القرآن قول الله عز وجل : « الذين آمنوا وكانوا يتقون لهم البشرى في الحيوة الدنيا وفي الآخرة لا تبديل لكلمات الله » .

٩ ـ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عبد العزيز العبدي ، عن ابن أبي يعفور قال : كان خطاب الجهني خليطاً لنا وكان شديد النصب لآل محمد عليهم السلام وكان يصحب نجدة الحرورية قال : فدخلت عليه أعوده للخلطة والتقية

فإذا هو مغمى عليه في حدّ الموت فسمعته يقول : مالي ولك ياعليّ ، فأخبرت بذلك أباعبدالله عليه السلام فقال أبوعبدالله عليه السلام : رآه وربّ الكعبة رآه وربّ الكعبة .

١٤ — سهل بن زياد ، عن أحمدبن محمّد بن أبي نصر ، عن حمّادبن عثمان ، عن عبدالحميد بن عوّاض قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إذا بلغت نفس أحدكم هذه قيل له : أمّا ماكنت تحذر من همّ الدّنيا وحزنها فقدأمنت منه و يقال له : رسول الله صلى الله عليه وآله وعليّ عليه السلام و فاطمة عليها السلام أمامك

١٥ — عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عليّ ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي حمزة قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إنّ آية المؤمن إذا حضره الموت بياض وجهه أشدّ من بياض لونه ويرشح جبينه ويسيل من عينيه كهيئة الدموع فيكون ذلك خروج نفسه ، وإنّ الكافر تخرج نفسه سلّاً من شدقه كزبدالبعير أوكما تخرج نفس البعير .

١٦ — محمّدبن يحيى ، عن أحمدبن محمّد ، عن محمّدبن خالد ؛ والحسين بن سعيد جميعاً عن القاسم بن محمّد ، عن عبدالصمد بن بشير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : أصلحك الله من أحبّ لقاءالله أحبّ الله لقاءه و من أبغض لقاء الله أبغض الله لقاءه ؟ قال : نعم ، قلت : فوالله إنّا لنكره الموت ، فقال : ليس ذلك حيث تذهب إنّما ذلك عند المعاينة إذا رأى ما يحبّ فليس شيء أحبّ إليه من أن يتقدّم والله تعالى يحبّ لقاءه وهو يحبّ لقاء الله حينئذ وإذا رأى ما يكره فليس شيء أبغض إليه من لقاء الله والله يبغض لقاءه .

١٧ — أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي المستهل ، عن محمّدبن حنظلة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك حديث سمعته من بعض شيعتك ومواليك يرويه عن أبيك قال : وماهو ؟ قلت : زعموا أنّه كان يقول : أغبط مايكون امرء بما نحن عليه إذا كانت النفس في هذه ، فقال : نعم إذا كان ذلك أتاه نبيّ الله وأتاه عليّ وأتاه جبرئيل وأتاه ملك الموت عليه السلام فيقول : ذلك الملك لعليّ عليه السلام يا عليّ إنّ فلاناً كان موالياً لك ولأهل بيتك ، فيقول : نعم كان يتولّانا

ويتبرّء من عدوّنا فيقول ذلك نبيّ الله لجبرئيل فيرفع ذلك جبرئيل إلى الله عزّ وجلّ .

١٣ ١٤ ـ وعنه ، عن صفوان ، عن جارود بن المنذر قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا بلغت نفس أحدكم هذه ـ وأومأ بيده إلى حلقه ـ قرّت عينه .

١٤ ١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر ابن سويد ، عن يحيى الحلبيّ ، عن سليمان بن داود ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام قوله : عزّ وجلّ : «فلولا إذا بلغت الحلقوم ـ إلى قوله ـ إن كنتم صادقين قال : إنّها إذا بلغت الحلقوم ثمّ اُري منزله من الجنّة فيقول : ردّوني إلى الدّنيا حتّى اُخبر أهلي بما أرى ، فيقال له : ليس إلى ذلك سبيل .

١٥ ١٦ ـ سهل بن زياد ، عن غير واحد من أصحابنا قال : قال : إذا رأيت الميّت قد شخص ببصره وسالت عينه اليسرى ورشح جبينه وتقلّص شفتاه وانتشرت منخراه فأيّ شيء رأيت من ذلك فحسبك بها .

وفي رواية اُخرى وإذا ضحك أيضاً فهو من الدّلالة ، قال : وإذا رأيته قد خمص وجهه وسالت عينه اليمنى فاعلم أنّه[1] .

«باب ٣»

☆(اخراج روح المؤمن والكافر)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن إدريس القمي قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إنّ الله عزّ وجلّ يأمر ملك الموت فيردّ نفس المؤمن ليهوّن عليه ويخرجها من أحسن وجهها فيقول النّاس : لقد شدّد على فلان الموت وذلك تهوين من الله عزّ وجلّ عليه ، وقال : يصرف عنه إذا كان ممّن سخط الله عليه أو ممّن أبغض الله أمره أن يجذب الجذبة الّتي بلغتكم بمثل السفّود من الصوف المبلول فيقول النّاس : لقد هوّن الله على فلان الموت .

٢ ـ عنه ، عن يونس ، عن الهيثم بن واقد ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله على رجل من أصحابه وهو يجود بنفسه فقال : يا ملك الموت ارفق بصاحبي فإنّه مؤمن ، فقال : أبشر يا محمّد فإنّي بكلّ مؤمن رفيق ، واعلم يا محمّد

أنّي أقبض روح ابن آدم فيجزع أهله فأقوم في ناحية من دارهم فأقول : ما هذا الجزع فوالله ما تعجّلناه قبل أجله وماكان لنا في قبضه من ذنب فإن تحتسبوا و تصبروا تؤجروا وإن تجزعوا تأثموا وتوزروا ، و اعلموا أنّ لنا فيكم عودة ثمّ عودة فالحذر الحذر إنّه ليس في شرقها ولا في غربها أهل بيت مدر ولا وبر إلّا وأنا أتصفّحهم في كلّ يوم خمس مرّات ولأنا أعلم بصغيرهم و كبيرهم منهم بأنفسهم ولو أردت قبض روح بعوضة ماقدرت عليها حتّى يأمرني ربّي بها ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّما يتصفّحهم في مواقيت الصّلاة فإن كان ممّن يواظب عليها عند مواقيتها لقّنه شهادة أن لا إله إلّا الله وأنّ محمّداً رسول الله ونحّى عنه ملك الموت إبليس .

٣ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حضر رسول الله صلى الله عليه وآله رجلاً من الأنصار وكانت له حالة حسنة عند رسول الله صلى الله عليه وآله فحضره عند موته فنظر إلى ملك الموت عند رأسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : ارفق بصاحبي فإنّه مؤمن ، فقال له ملك الموت : يا محمّد طب نفساً وقرّ عيناً فإنّي بكلّ مؤمن رفيق شفيق ، و اعلم يا محمّد أنّي لأحضر ابن آدم عند قبض روحه فإذا قبضته صرخ صارخ من أهله عند ذلك فأتنحّى في جانب الدّار ومعي روحه فأقول لهم : والله ماظلمناه ولاسبقنا به أجله ولااستعجلنا به قدره وماكان لنا في قبض روحه من ذنب ، فإن ترضوا بما صنع الله به وتصبروا تؤجروا وتحمدوا و إن تجزعوا وتسخطوا تأثموا و توزروا و مالكم عندنا من عتبى و إنّ لنا عندكم أيضاً لبقيّة وعودة فالحذر الحذر ، فما من أهل بيت مدر ولا شعر في برّ ولا بحر إلّا و أنا أتصفّحهم في كلّ يوم خمس مرّات عند مواقيت الصّلاة حتّى لأنا أعلم منهم بأنفسهم ولو أنّي يا محمّد أردت قبض نفس بعوضة ما قدرت على قبضها حتّى يكون الله عزّوجلّ هو الآمر بقبضها وإنّي لملقّن المؤمن عند موته شهادة أن لا إله إلّا الله و أنّ محمّداً رسول الله صلى الله عليه وآله .

﴿باب ۱۳﴾

☆(تعجيل الدفن)☆

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يامعشر النّاس لا ألفين رجلاً مات له ميّت ليلاً فانتظر به الصّبح ولا رجلاً مات له ميّت نهاراً فانتظر به اللّيل ، لا تنتظروا بموتاكم طلوع الشّمس ولا غروبها ، عجّلوا بهم إلى مضاجعهم يرحمكم الله ، فقال النّاس : وأنت يارسول الله يرحمك الله

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن العبّاس بن معروف ، عن اليعقوبي عن موسى بن عيسى ، عن محمّد بن ميسر ، عن هارون بن الجهم ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا مات الميّت أوّل النهار فلايقيل إلّا في قبره

﴿باب ۱۴ نوادر﴾

١ ـ عليّ بن محمّد ، عن صالح بن أبي حمّاد ؛ و الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد جميعاً ، عن الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس من ميّت يموت ويترك وحده إلّا لعب به الشيطان في جوفه

﴿باب ۱۵﴾

☆(الحائض تمرّض المريض)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : المرأة تقعد عند رأس المريض وهي حائض في حدّ الموت ؛ فقال : لابأس أن تمرّضه فإذا خافوا عليه و قرب ذلك فلتتنحّ عنه وعن قربه فإنّ الملائكة تتأذّى بذلك

عليه الماء واضربه بيدك حتّى ترتفع رغوته و اعزل الرّغوة في شيء وصبّ الآخر في الإجّانة الّتي فيها الماء ثمّ اغسل يديه ثلاث مرّات كما يغتسل الإنسان من الجنابة إلى نصف الذّراع ، ثمّ اغسل فرجه ونقّه ثمّ اغسل رأسه بالرّغوة و بالغ في ذلك و اجتهد أن لا يدخل الماء منخريه ومسامعه ثمّ اضجعه على جانبه الأيسر و صبّ الماء من نصف رأسه إلى قدميه ثلاث مرّات وادلك بدنه دلكاً رفيقاً و كذلك ظهره وبطنه ثمّ اضجعه على جانبه الأيمن وافعل به مثل ذلك ثمّ صبّ ذلك الماء من الإجّانة واغسل الإجّانة بماء قراح واغسل يديك إلى المرفقين ثمّ صبّ الماء في الآنية وألق فيه حبّات كافور وافعل به كما فعلت في المرّة الأولى ، ابدأ بيديه ثمّ بفرجه وامسح بطنه مسحاً رفيقاً فإن خرج شيء فأنقه ثمّ اغسل رأسه ثمّ اضجعه على جنبه الأيسر واغسل جنبه الأيمن و ظهره وبطنه ثمّ اضجعه على جنبه الأيمن و اغسل جنبه الأيسر كما فعلت أوّل مرّة ثمّ اغسل يديك إلى المرفقين والآنية وصبّ فيها الماء القراح واغسله بماء قراح كما غسّلته في المرّتين الأولتين ثمّ نشّفه بثوب طاهر واعمد إلى قطن فذرّ عليه شيئاً من حنوط وضعه على فرجه قبل ودبر واحش القطن في دبره لئلّا يخرج منه شيء وخذ خرقة طويلة عرضها شبر فشدّها من حقويه وضمّ فخذيه ضمّاً شديداً و لفّها في فخذيه ، ثمّ أخرج رأسها من تحت رجليه إلى جانب الأيمن وأغرزها في الموضع الّذي لففت فيه الخرقة وتكون الخرقة طويلة تلفّ فخذيه من حقويه إلى ركبتيه لفّاً شديداً .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الميّت هل يغسّل في الفضاء ؟ قال : لا بأس وإن ستر بستر فهو أحبّ إليّ .

﴿ باب ﴾

☆(تحنيط الميت و تكفينه)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن رجاله ، عن يونس ، عنهم عليهم السلام قال : في تحنيط الميّت وتكفينه قال : ابسط الحبرة بسطاً ثمّ ابسط عليها الإزار ثمّ ابسط القميص عليه و تردّ مقدّم القميص عليه ثمّ اعمد إلى كافور مسحوق فضعه على جبهته ، وضع

سجوده وامسح بالكافور على جميع مفاصله من قرنه إلى قدميه و في رأسه و في عنقه ومنكبيه ومرافقه وفي كلّ مفصل من مفاصله من اليدين والرّجلين وفي وسط راحتيه ثمّ يحمل فيوضع على قميصه ويردّ مقدّم القميص عليه ويكون القميص غير مكفوف ولا مزرور ويجعل له قطعتين من جريد النخل رطباً قدر ذراع يجعل له واحدة بين ركبتيه نصف ممّا يلي الساق ونصف ممّا يلي الفخذ ويجعل الأخرى تحت إبطه الأيمن ولا يجعل في منخريه ولا في بصره ومسامعه ولا على وجهه قطناً ولا كافوراً ؛ ثمّ يعمّم يؤخذ وسط العمامة فيثنى على رأسه بالتدوير ثمّ يلقى فضل الشقّ الأيمن على الأيسر والأيسر على الأيمن ثمّ يمدّ على صدره .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن مفضّل بن صالح ، عن زيد الشحّام قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن رسول الله صلى الله عليه وآله بم كفّن قال : في ثلاثة أثواب ثوبين صحاريّين وبرد حبرة .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كفّنت الميّت فذرّ على كلّ ثوب شيئاً من ذريرة و كافور .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أردت أن تحنّط الميّت فاعمد إلى الكافور فامسح به آثار السّجود منه ومفاصله كلّها ورأسه ولحيته و على صدره من الحنوط . و قال : حنوط الرّجل والمرأة سواء . وقال : وأكره أن يتبع بمجمرة .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عثمان ، عن حريز ، عن زرارة ؛ ومحمّد بن مسلم قالا : قلنا لأبي جعفر عليه السلام : العمامة للميّت من الكفن ؟ قال : لا إنّما الكفن المفروض ثلاثة أثواب وثوب تامّ لا أقلّ منه يوارى جسده كلّه فما زاد فهو سنّة إلى أن يبلغ خمسة أثواب فما زاد فهو مبتدع ، و العمامة سنّة وقال : أمر النبيّ صلى الله عليه وآله بالعمامة وعمّم النبيّ صلى الله عليه وآله ، وبعث إلينا الشيخ الصّادق عليه السلام ونحن بالمدينة لمّا مات أبو عبيدة الحذّاء بدينار وأمرنا أن نشتري له حنوطاً وعمامة ففعلنا .

٦ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الميّت يكفّن في ثلاثة سوى العمامة والخرقة يشدّ بها وركيه لكيلا يبدو منه شيء والخرقة والعمامة لابدّ منهما وليستا من الكفن .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كتب أبي في وصيّته أن اُكفّنه في ثلاثة أثواب أحدها رداء له حبرة كان يصلّي فيه يوم الجمعة وثوب آخر وقميص ، فقلت لأبي : لم تكتب هذا ؟ فقال : أخاف أن يغلبك النّاس وأن قالوا : كفّنه في أربعة أو خمسة فلا تفعل وعمّمني بعمامة وليس تعدّ العمامة من الكفن إنّما يعدّ ما يلفّ به الجسد .

٨ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن عثمان النّوا قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي اُغسّل الموتى ، قال : وتحسن ؟ قلت : إنّي اُغسّل فقال : إذا غسّلت فارفق به ولا تغمزه ولا تمسّ مسامعه بكافور وإذا عمّمته فلا تعمّمه عمّة الأعرابي ، قلت : كيف أصنع ؟ قال : خذ العمامة من وسطها وانشرها على رأسه ثمّ ردّها إلى خلفه واطرح طرفيها على صدره .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن عبدالله بن سنان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام كيف أصنع بالكفن ؟ قال : تؤخذ خرقة فتشدّ بها على مقعدته ورجليه ، قلت : فالإزار ؟ قال : إنّها لا تعدّ شيئاً إنما تصنع لبضمّ ما هناك لئلّا يخرج منه شيء وما يصنع من القطن أفضل منها ثمّ يخرق القميص إذا غسّل وينزع من رجليه ، قال : ثمّ الكفن قميص غير مزرور ولا مكفوف وعمامة يعصّب بها رأسه ويردّ فضلها على رجليه .

١٠ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يكفّن الميّت في خمسة أثواب قميص لا يزرّ عليه وإزار وخرقة يعصّب بها وسطه وبرد يلفّ فيه وعمامة يعمّم بها ويلقى فضلها على صدره .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في العمامة للميّت ؟ فقال : حنّكه .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكافور هو الحنوط .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن صالح بن السنديّ ، عن جعفر بن بشير عن داود بن سرحان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام [لي] في كفن أبي عبيدة الحذّاء : إنّما الحنوط الكافور ولكن اذهب فاصنع كما يصنع النّاس .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن داود بن سرحان قال : مات أبو عبيدة الحذّاء وأنا بالمدينة فأرسل إليّ أبوعبدالله عليه السلام بدينار و قال : اشتر بهذا حنوطاً ، واعلم أنّ الحنوط هو الكافور ولكن اصنع كما يصنع النّاس ، قال : فلمّا مضيت أتبعني بدينار وقال : اشتر بهذا كافوراً .

١٥ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد الكنديّ ، عن أحمد بن الحسن الميثميّ عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحنوط للميّت ، قال : اجعله في مساجده .

١٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ النبيّ صلّى الله عليه وآله نهى أن يوضع على النعش الحنوط .

«باب ١٨»

«تكفين المرأة»

١ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد الكنديّ ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام في كم تكفّن المرأة ؟ قال : تكفّن في خمسة أثواب أحدها الخمار .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابنا رفعه قال : سألته كيف تكفّن المرأة ، فقال : كما يكفّن الرّجل غير أنّها تشدّ على ثدييها خرقة تضمّ الثدي إلى الصدر و تشدّ على ظهرها ويصنع لها القطن أكثر ممّا يصنع للرّجال ويحشى القبل والدّبر بالقطن والحنوط ثمّ تشدّ عليها الخرقة شدّاً شديداً .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة ، عن قاسم بن يزيد ، عن محمّدبن مسلم ، عن أبي‌جعفر عليه السلام قال : يكفّن الرّجل في ثلاثة أثواب والمرأة إذا كانت عظيمة في خمسة درع ومنطق وخمار و لفّافتين .

«باب ١٩»

«كراهية تجمير الكفن وتسخين الماء»

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يجمّر الكفن .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن عدّة من أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يسخّن الماء للميّت ولا يعجّل له النّار ولا يحنّط بمسك .

٣ ـ أحمد بن محمّد الكوفيّ ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن محمّدبن سنان ، عن المفضّل ابن عمر قال : وحدّثنا عبدالله بن عبدالرحمن ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : أميرالمؤمنين صلوات الله عليه لا تجمّروا الأكفان ولا تمسحوا موتاكم بالطيب إلّا بالكافور ، فإنّ الميّت بمنزلة المحرم .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ النبيّ صلى الله عليه وآله نهى أن تتبع جنازة بمجمرة .

«باب ٢٠»

«مايستحبّ من الثياب للكفن ومايكره»

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أجيدوا أكفان موتاكم فإنّها زينتهم .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي جميلة ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ليس من لباسكم شيء أحسن من البياض فألبسوه موتاكم .

۴ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّدبن خالد ، عن عمروبن عثمان و غيره ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبيّ صلى الله عليه وآله ليس من لباسكم شيء أحسن من البياض فألبسوه وكفّنوا فيه موتاكم.

۵ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن فضّال ، عن مروان ، عن عبدالملك قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل اشترى من كسوة الكعبة شيئاً فقضى ببعضه حاجته وبقي بعضه في يده هل يصلح بيعه ؟ قال : يبيع ما أراد ويهب مالم يرد ، ويستنفع به ويطلب بركته ، قلت : أيكفّن به الميّت ؟ قال : لا .

۶ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمدبن محمّدبن عيسى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عبد الرّحمن بن أبي هاشم ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تنوّقوا في الاكفان فإنّكم تبعثون بها .

۷ ـ محمّدبن يحيى ، عن محمّدبن الحسين ، عن عبد الرّحمن بن أبي هاشم ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكتّان كان لبني إسرائيل يكفّنون به والقطن لأمّة محمّد صلى الله عليه وآله .

۸ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عمرو بن سعيد ، عن يونس ابن يعقوب ، عن أبي الحسن الأوّل عليه السلام قال : سمعته يقول : إنّي كفّنت أبي في ثوبين شطويّين كان يحرم فيهما وفي قميص من قمصه وعمامة كانت لعليّ بن الحسين عليهما السلام وفي برد اشتريته بأربعين ديناراً لو كان اليوم لساوى أربعمائة دينار .

۹ ـ سهل بن زياد ، عن أيّوب بن نوح ، عمّن رواه ، عن أبي مريم الأنصاري ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّ الحسن بن عليّ عليهما السلام كفّن أسامة بن زيد ببرد أحمر حبرة و أنّ عليّاً عليه السلام كفّن سهل بن حنيف ببرد أحمر حبرة .

۱۰ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكفن يكون برداً فإن لم يكن برداً فاجعله كلّه قطناً فإن لم تجد عمامة قطن فاجعل العمامة سابريّاً .

١١ ـ علي بن محمد ، عن بعض أصحابه ، عن الوشاء ، عن الحسين بن المختار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايكفّن الميّت بالسواد .

١٢ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن راشد قال : سألته عن ثياب تعمل بالبصرة على عمل العصب اليماني من قزّ و قطن هل يصلح أن يكفّن فيها الموتى ؟ قال : إذا كان القطن أكثر من القزّ فلا بأس .

﴿ باب ٧١ ﴾

﴿حد الماء الذي يغسل به الميت والكافور﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن فضيل سكّرة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك هل للماء حدّ محدود ؟ قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال لعليّ صلوات الله عليه : إذا أنا متّ فاستق لي ستّ قرب من ماء بئر غرس فغسّلني وكفّنّي و حنّطني ، فإذا فرغت من غسلي و كفني و تحنيطي فخذ بمجامع كفني وأجلسني ثمّ سلني عمّا شئت فوالله لا تسألني عن شيء إلّا أجبتك فيه .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعليّ عليه السلام : ياعليّ إذا أنا متّ فغسّلني بسبع قرب من بئر غرس .

٣ ـ محمد بن يحيى قال : كتب محمد بن الحسن إلى أبي محمد عليه السلام في الماء الّذي يغسل به الميّت كم حدّه ؟ فوقّع عليه السلام : حدّ غسل الميّت يغسل حتّى يطهر إن شاء الله ، قال : و كتب إليه هل يجوز أن يغسّل الميّت وماؤه الّذي يصبّ عليه يدخل إلى بئر كنيف أو الرّجل يتوضّأ وضوء الصّلاة أن يصبّ ماء وضوئه في كنيف ؟ فوقّع عليه السلام : يكون ذلك في بلاليع .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه قال : السنّة في الحنوط ثلاثة عشر درهماً وثلث أكثره ؛ وقال : إنّ جبرئيل عليه السلام نزل على رسول الله صلى الله عليه وآله بحنوط و كان وزنه أربعين درهماً فقسّمها رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاثة أجزاء جزءٌ له و جزءٌ لعليّ وجزءٌ لفاطمة عليهم السلام .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نجران ، عن بعض أصحابه عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أقلّ ما يجزىء من الكافور للميّت مثقال .

﴿باب ٢٢﴾

﴿الجريدة﴾

١ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحسن بن زياد الصيقل عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يوضع للميّت جريدتان واحدة في اليمين و الأخرى في الأيسر ، قال : قال : الجريدة تنفع المؤمن والكافر .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن حنان ابن سدير ، عن يحيى بن عبادة المكّيّ قال : سمعت سفيان الثوري يسأله عن التخضير فقال : إنّ رجلاً من الأنصار هلك فأوذن رسول الله صلى الله عليه وآله بموته فقال لمن يليه من قرابته : خضّروا صاحبكم فما أقلّ المخضّرين ، قال : وما التخضير ؟ قال : جريدة خضراء توضع من أصل اليدين إلى الترقوة .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن رجل ، عن يحيى بن عبادة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تؤخذ جريدة رطبة قدر ذراع فتوضع ـ وأشار بيده ـ من عند ترقوته إلى يده تلفّ مع ثيابه ، قال : وقال الرّجل : لقيت أبا عبدالله عليه السلام بعد فسألته عنه ، فقال : نعم قد حدّثت به يحيى بن عبادة .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : أرأيت الميّت إذا مات لم تجعل معه الجريدة ؟ قال : يتجافى عنه العذاب والحساب مادام العود رطباً ، قال : و العذاب كلّه في يوم واحد في ساعة

واحدة قدر مايدخل القبر ويرجع القوم وإنّما جعلت السعفتان لذلك فلا يصيبه عذاب ولا حساب بعد جفوفهما إن شاءالله.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن درّاج قال: قال: إنّ الجريدة قدر شبر توضع واحدة من عند الترقوة إلى ما بلغت ممّا يلي الجلد و الاُخرى في الأيسر من عند الترقوة إلى ما بلغت من فوق القميص.

٦ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن محمّد بن سماعة، عن فضيل بن يسار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: توضع للميّت جريدتان واحدة في الأيمن والاُخرى في الأيسر.

٧ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن حريز؛ و فضيل؛ و عبدالرحمن بن أبي عبدالله قال: قيل لأبي عبدالله عليه السلام: لأيّ شيء توضع مع الميّت الجريدة؟ قال: إنّه يتجافى عنه العذاب مادامت رطبة.

٨ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد رفعه قال: قيل له: جعلت فداك ربّما حضرني من أخافه فلا يمكن وضع الجريدة على ما رويتنا؟ قال: أدخلها حيث ما أمكن.

٩ ـ حميد بن زياد، عن الحسن بن محمّد الكنديّ، عن غير واحد، عن أبان بن عثمان، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الجريدة توضع في القبر، قال: لابأس.

١٠ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد عن غير واحد من أصحابنا قالوا: قلنا له[1]: جعلنا فداك إن لم نقدر على الجريدة؟ فقال: عود السدر؛ قيل: فان لم نقدر على السدر؟ فقال: عود الخلاف.

١١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن عليّ بن محمّد القاسانيّ، عن محمّد بن محمّد، عن عليّ بن بلال أنّه كتب إليه يسأله عن الجريدة إذا لم نجد نجعل بدلها غيرها في موضع لا يمكن النخل؟ فكتب يجوز إذا اعوزت الجريدة والجريدة أفضل وبه جاءت الرواية.

مات الرّجل في السفينة ولم يقدر على الشّطّ قال : يكفّن ويحنّط ويلفّ في ثوب ويلقى في الماء .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مروان بن مسلم ، عن عمّار بن موسى قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما تقول في قوم كانوا في سفر لهم يمشون على ساحل البحر فإذا هم برجل ميّت عريان قد لفظه البحر وهم عراة ليس عليهم إلّا إزار كيف يصلّون عليه وهو عريان وليس معهم فضل ثوب يكفّنونه فيه ؟ قال : يحفر له ويوضع في لحده ويوضع اللّبن على عورته لتستر عورته باللّبن ، ثمّ يصلّى عليه ثمّ يدفن ، قال : قلت : فلا يصلّى عليه إذا دفن ؟ قال : لا لا يصلّى على الميّت بعد ما يدفن ولا يصلّى عليه وهو عريان حتّى توارى عورته .

﴿باب﴾

﴿الصلاة على المصلوب و المرجوم والمقتص منه﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرّحمن ، عن مسمع كردين ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المرجوم والمرجومة يغسّلان و يحنّطان ويلبسان الكفن قبل ذلك ثمّ يرجمان ويصلّى عليهما والمقتصّ منه بمنزلة ذلك يغسّل ويحنّط ويلبس الكفن ويصلّى عليه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم [عن أبيه] ، عن أبي هاشم الجعفريّ قال : سألت الرّضا عليه السلام عن المصلوب فقال : أما علمت أنّ جدّي عليه السلام صلّى على عمّه قلت : أعلم ذلك ولكنّي لا أفهمه مبيّناً ، قال : أبيّنه لك إن كان وجه المصلوب إلى القبلة فقم على منكبه الأيمن وإن كان قفاه إلى القبلة فقم على منكبه الأيسر فإنّ بين المشرق و المغرب قبلة وإن كان منكبه الأيسر إلى القبلة فقم على منكبه الأيمن وإن كان منكبه الأيمن إلى القبلة فقم على منكبه الأيسر وكيف كان منحرفاً فلا تزايل مناكبه وليكن وجهك إلى ما بين المشرق والمغرب ولا تستقبله ولا تستدبره البتّة ، قال أبو هاشم : وقد فهمت إن شاء الله فهمته والله .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن العبّاس بن معروف ، عن اليقطيني ، عن موسى بن عيسى ، عن محمّد بن ميسر ، عن هارون بن الجهم ، عن السّكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تقرّوا المصلوب بعد ثلاثة حتّى ينزل ويدفن .

﴿باب﴾

﴿(ما يجب على الجيران لأهل المصيبة و اتخاذ المأتم)﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري [و عن] هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا قتل جعفر بن أبي طالب عليه السلام أمر رسول الله صلى الله عليه وآله فاطمة عليها السلام أن تتّخذ طعاماً لأسماء بنت عميس ثلاثة أيّام و تأتيها و نساءها فتقيم عندها ثلاثة أيّام فجرت بذلك السنّة أن يصنع لأهل المصيبة طعام ثلاثاً .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يصنع لأهل الميّت مأتم ثلاثة أيّام من يوم مات .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ينبغي لجيران صاحب المصيبة أن يطعموا الطّعام [عنه] ثلاثة أيّام .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز أو غيره قال : أوصى أبو جعفر عليه السلام بثمانمائة درهم لمأتمه وكان يرى ذلك من السنّة لأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال : اتّخذوا لآل جعفر طعاماً فقد شغلوا .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبدالله الكاهليّ قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنّ امرأتي وامرأة ابن مارد تخرجان في المأتم فأنها هما فتقول لي امرأتي : إن كان حراماً فانهنا عنه حتّى نتركه وإن لم يكن حراماً فلأيّ شيء تمنعناه فإذا مات لنا ميّت لم يجئنا أحد ، قال : فقال أبو الحسن عليه السلام عن الحقوق تسألني كان أبي عليه السلام يبعث أمّي وأمّ فروة تقضيان حقوق أهل المدينة .

٦ ـ أحمد بن محمّد الكوفيّ ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن محمّد بن سنان ، عن المفضّل ابن عمر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : وحدّثنا الأصمّ عن حريز ، عن محمّد بن مسلم عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : مروا أهاليكم بالقول

الحسن عند موتاكم فإنّ فاطمة سلام الله عليها لمّا قبض أبوها عليه السلام أسعدتها بنات هاشم فقالت : اتركن التعداد وعليكنّ بالدعاء

﴿باب﴾

﴿المصيبة بالولد﴾

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن أبي إسماعيل السرّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ولد يقدّمه الرّجل أفضل من سبعين ولداً يخلفهم بعده كلّهم قد ركبوا الخيل وجاهدوا في سبيل الله .

٢ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن سالم ، عن أحمد بن النّضر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله على خديجة حين مات القاسم ابنها وهي تبكي فقال لها : ما يبكيك ؟ فقالت : درّت دريرة فبكيت ، فقال : يا خديجة أما ترضين إذا كان يوم القيامة أن تجيء إلى باب الجنّة وهو قائم فيأخذ بيدك فيدخلك الجنّة وينزلك أفضلها وذلك لكلّ مؤمن ، إنّ الله عزّ وجلّ أحكم وأكرم أن يسلب المؤمن ثمرة فؤاده ثمّ يعذّبه بعدها أبداً .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ؛ وعدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد جميعاً ، عن ابن مهران قال : كتب رجل إلى أبي جعفر الثاني عليه السلام يشكو إليه مصابه بولده و شدّة ما دخله فكتب إليه أما علمت أنّ الله عزّ وجلّ يختار من مال المؤمن ومن ولده أنفسه ليأجره على ذلك .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا قبض ولد المؤمن والله أعلم بما قال العبد قال الله تبارك وتعالى لملائكته : قبضتم ولد فلان ؟ فيقولون : نعم ربّنا ، قال : فيقول : فما قال عبدي ؟ قالوا : حمدك واسترجع ، فيقول الله تبارك و تعالى : أخذتم ثمرة قلبه وقرّة عينه فحمدني واسترجع ابنوا له بيتاً في الجنّة وسمّوه بيت الحمد .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن

سيف بن عميرة قال : حدّثنا أبو عبدالرّحمن قال : حدّثنا أبو بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ الله عزّ وجلّ إذا أحبّ عبداً قبض أحبّ ولده إليه .

٦ ـ عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن سيف بن عميرة ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من قدّم من المسلمين ولدين يحتسبهما عندالله عزّ وجلّ حجباه من النّار بإذن الله تعالى .

٧ ـ عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لمّا توفّي طاهر ابن رسول الله صلى الله عليه وآله نهى رسول الله خديجة عن البكاء ، فقالت : بلى يا رسول الله ولكن درّت عليه الدّريرة فبكيت ، فقال : أما ترضين أن تجديه قائماً على باب الجنّة فإذا رآك أخذ بيدك فأدخلك الجنّة أطهرها مكاناً وأطيبها ؟ قالت : وإنّ ذلك كذلك ؟ قال : الله أعزّ وأكرم من أن يسلب عبداً ثمرة فؤاده فيصبر ويحتسب ويحمد الله عزّ وجلّ ثمّ يعذّبه .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن بكير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ثواب المؤمن من ولده إذا مات الجنّة ، صبر أو لم يصبر .

٩ ـ ابن أبي عمير ، عن عبد الرّحمن بن الحجّاج ، عن أبي عبدالله أو أبي الحسن عليهما السلام قال : إنّ الله عزّ وجلّ ليعجب من الرجل يموت ولده و هو يحمدالله فيقول : يا ملائكتي عبدي أخذت نفسه وهو يحمدني .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن عليّ بن سيف ، عن أبيه ؛ عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من قدّم أولاداً يحتسبهم عندالله عزّ وجلّ حجبوه من النّار بإذن الله عزّ و جلّ .

«باب التعزی»

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سليمان بن

عمرو النخعيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اُصيب بمصيبة فليذكر مصابه بالنبيّ صلى الله عليه وآله فإنّه من أعظم المصائب .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن سنان ، عن عمّار بن مروان ، عن زيد الشحام ، عن عمرو بن سعيد الثقفي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : إن أصبت بمصيبة في نفسك أو في مالك أو في ولدك فاذكر مصابك برسول الله صلى الله عليه وآله فإنّ الخلائق لم يصابوا بمثله قطّ .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن سيف بن عميرة ، عن عمرو بن شمر ، عن عبدالله بن الوليد الجعفيّ ، عن رجل ، عن أبيه قال : لمّا اُصيب أمير المؤمنين عليه السلام نعى الحسن إلى الحسين عليهما السلام وهو بالمدائن فلمّا قرء الكتاب قال : يالها من مصيبة ما أعظمها مع أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال : من اُصيب منكم بمصيبة فليذكر مصابه بي فإنّه لن يصاب بمصيبة أعظم منها وصدق صلى الله عليه وآله .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا مات النبيّ صلى الله عليه وآله سمعوا صوتاً ولم يروا شخصاً يقول : «كلّ نفس ذائقة الموت وإنّما توفّون اُجوركم يوم القيمة فمن زحزح عن النار و اُدخل الجنّة فقد فاز» وقال : إنّ في الله خلفاً من كلّ هالك ، و عزاءً من كلّ مصيبة ، و دركاً لما فات ، فبالله فثقوا وإيّاه فارجوا وإنّما المحروم من حرم الثواب .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن سليمان بن سماعة ، عن الحسين ابن المختار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله جاءهم جبرئيل عليه السلام والنبيّ مسجّى وفي البيت عليّ وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام ، فقال : السلام عليكم يا أهل بيت الرّحمة «كلّ نفس ذائقة الموت وإنّما توفّون اُجوركم يوم القيمة فمن زحزح عن النار واُدخل الجنّة فقد فاز وما الحيوة الدّنيا إلّا متاع الغرور» إنّ في الله عزّ وجلّ عزاءً من كلّ مصيبة وخلفاً من كلّ هالك و دركاً لما فات ، فبالله فثقوا و إيّاه فارجوا فإنّ المصاب من حرم الثواب ، هذا آخر و طئي من الدّنيا . قالوا :

٨ - سهل ، عن عليّ بن حسّان ، عن موسى بن بكر ، عن أبي الحسن الأوّل عليه السلام قال : قال : ضرب الرّجل يده على فخذه عند المصيبة إحباط لأجره .

٩ - سهل ، عن الحسن بن عليّ ، عن فضيل بن ميسر قال : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام فجاء رجل فشكى إليه مصيبة اُصيب بها ، فقال له أبو عبدالله عليه السلام : أما إنّك إن تصبر تؤجر وإلّا تصبر يمضي عليك قدر الله الّذي قدّر عليك وأنت مأزور .

١٠ - الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسن ابن محمّد بن مهزيار ، عن قتيبة الأعشى قال : أتيت أبا عبدالله عليه السلام أعود ابناً له فوجدته على الباب فإذا هو مهتمّ حزين ، فقلت : جعلت فداك كيف الصبيّ ؟ فقال : والله إنّه لما به ثمّ دخل فمكث ساعة ثمّ خرج إلينا وقد أسفر وجهه و ذهب التغيّر و الحزن ، قال : فطمعت أن يكون قد صلح الصبيّ فقلت : كيف الصبيّ جعلت فداك ؟ فقال : وقد مضى لسبيله ، فقلت : جعلت فداك لقد كنت وهو حيّ مهتمّاً حزيناً وقد رأيت حالك الساعة وقد مات غير تلك الحال فكيف هذا ؟ فقال : إنّا أهل البيت إنّما نجزع قبل المصيبة فإذا وقع أمر الله رضينا بقضائه وسلّمنا لأمره .

١١ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن جرّاح المدائني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يصلح الصّياح على الميّت ولا ينبغي ولكن النّاس لا يعرفونه والصّبر خير .

١٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن الحسين بن المختار ، عن علاء بن كامل ، قال : كنت جالساً عند أبي عبدالله عليه السلام فصرخت صارخة من الدّار فقام أبو عبدالله عليه السلام ثمّ جلس فاسترجع وعاد في حديثه حتّى فرغ منه ثمّ قال : إنّا لنحبّ أن نعافى في أنفسنا و أولادنا و أموالنا فإذا وقع القضاء فليس لنا أن نحبّ مالم يحبّ الله لنا .

١٣ - أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ، عن يونس ابن يعقوب ، عن بعض أصحابنا قال : كان قوم أتوا أبا جعفر عليه السلام فوافقوا صبيّاً له مريضاً فرأوا منه اهتماماً وغمّاً وجعل لا يقرّ قال : فقالوا : والله لئن أصابه شيء إنّا لنتخوّف أن نرى منه ما نكره قال : فما لبثوا أن سمعوا الصياح عليه فإذا هو قد خرج عليهم

منبسط الوجه في غير الحال الّتي كان عليها ، فقالوا له : جعلنا الله فداك لقد كنّا نخاف ممّا نرى منك ان لو وقع أن نرى منك ما يغمّنا ، فقال لهم : إنّا لنحبّ أن نعافى فيمن نحبّ فإذا جاء أمر الله سلّمنا فيما أحبّ .

﴿ باب ٨١ ﴾

✿(ثواب التعزية)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن سنان ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : كان فيما ناجى به موسى عليه‌السلام ربّه قال : ياربّ ما لمن عزّى الثكلى ؟ قال : اُظلّه في ظلّي يوم لاظلّ إلّا ظلّي .

٢ ـ أبو عليّ الأشعري ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن محمّد بن حسّان ، عن الحسن ابن الحسين ، عن عليّ بن عبدالله ، عن عليّ بن منصور ، عن إسماعيل الجوزي ، عن أبي عبد الله عليه‌السلام قال : قال رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله : من عزّى حزيناً كسي في الموقف حلّة يحبابها .

٣ ـ عنه ، عن محمّد بن عليّ ، عن عيسى بن عبدالله العمري عن أبيه ، عن جدّه ، عن أبيه عليه‌السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه‌السلام : من عزّى الثكلى أظلّه الله في ظلّ عرشه يوم لاظلّ إلّا ظلّه .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبيه ، عن وهب ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : قال رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله : من عزّى مصاباً كان له مثل أجره من غير أن ينتقص من أجر المصاب شيء .

﴿ باب ٨٢ في السلوة ﴾[٣]

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن مهران بن محمّد قال : سمعت أبا عبدالله عليه‌السلام يقول : إنّ الميّت إذا مات بعث الله ملكاً إلى أوجع أهله فمسح على قلبه فأنساه لوعة الحزن ولولا ذلك لم تعمر الدّنيا .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : انّ الله تبارك و تعالى تطوّل على عباده بثلاث ألقى عليهم الرّيح بعد الرّوح ولولا ذلك ما دفن حميم حميماً و ألقى عليهم السلوة و لولا ذلك لا نقطع النّسل و ألقى على هذه الحبّة الدابّة و لولا ذلك لكنزها ملوكهم كما يكنزون الذّهب والفضّة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن مهران بن محمّد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا مات الميّت بعث الله ملكاً إلى أوجع أهله فمسح على قلبه فأنساه لوعة الحزن ولولا ذلك لم تعمر الدّنيا .

«باب ٨٣»

«زيارة القبور»

١ ـ عليّ بن إبراهيم ؛ عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ؛ وجميل ابن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام في زيارة القبور قال : إنّهم يأنسون بكم فإذا غبتم عنهم استوحشوا .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن زيارة القبور وبناء المساجد فيها ، فقال : أمّا زيارة القبور فلا بأس بها و لا تبنى عندها المساجد .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : عاشت فاطمة عليها السلام بعد أبيها خمسة وسبعين يوماً لم تر كاشرة ولا ضاحكة . تأتي قبور الشهداء في كلّ جمعة مرّتين : الإثنين و الخميس فتقول : ههنا كان رسول الله صلى الله عليه وآله ههنا كان المشركون .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سنان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : المؤمن يعلم بمن يزور قبره ؟ قال : نعم ولا يزال مستأنساً به مادام عند قبره فإذا قام وانصرف من قبره دخله من انصرافه عن قبره وحشة .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن عبد الله بن سنان قال : قلت لأبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ : كيف التسليم على أهل القبور؟ فقال : نعم تقول : «السلام على أهل الدِّيار من المسلمين والمؤمنين أنتم لنا فرط ونحن إن شاء الله بكم لاحقون» .

٦ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام قال : مررت مع أبي جعفر عَلَيْهِ السَّلَامُ بالبقيع فمررنا بقبر رجل من أهل الكوفة من الشيعة ، قال : فوقف عليه عَلَيْهِ السَّلَامُ فقال : اللّهمَّ ارحم غربته وصل وحدته و آنس وحشته واسكن إليه من رحمتك ما يستغني بها عن رحمة من سواك وألحقه بمن كان يتولّاه .

٧ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم قال : تقول: «السلام عليكم من ديار قوم مؤمنين وإنّا إن شاء الله بكم لاحقون» .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر ابن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن جرّاح المدائني قال : سألت أبا عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ كيف التسليم على أهل القبور ؟ قال : تقول : «السلام على أهل الدِّيار من المسلمين والمؤمنين رحم الله المستقدمين منّا والمستأخرين وإنّا إن شاء الله بكم لاحقون» .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد قال : كنت بفيد فمشيت مع عليِّ بن بلال إلى قبر محمّد بن إسماعيل بن بزيع فقال عليُّ بن بلال قال لي صاحب هذا القبر عن الرِّضا عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : من أتى قبر أخيه ثمَّ وضع يده على القبر وقرأ إنّا أنزلناه في ليلة القدر سبع مرّات أمن يوم الفزع الأكبر أو يوم الفزع .

١٠ ـ أحمد بن محمّد الكوفيّ ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن محمّد بن سنان ، عن مفضّل بن عمر ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ و عن عبد الله بن عبد الرَّحمن الأصمّ ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : قال أمير المؤمنين عَلَيْهِ السَّلَامُ زوروا موتاكم فإنّهم يفرحون بزيارتكم وليطلب أحدكم حاجته عند قبر أبيه وعند قبر اُمّه بما يدعو لهما .

﴿ باب ٨٤ ﴾

☆(ان الميت يزور أهله)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ المؤمن ليزور أهله فيرى ما يحبّ ويستر عنه مايكره وإنّ الكافر ليزور أهله فيرى ما يكره ويستر عنه ما يحبّ قال : و منهم من يزور كلّ جمعة ومنهم من يزور على قدر عمله .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما من مؤمن ولا كافر إلّا و هو يأتي أهله عند زوال الشمس فإذا رأى أهله يعملون بالصّالحات حمدالله على ذلك وإذا رأى الكافر أهله يعملون بالصّالحات كانت عليه حسرة .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن إسحاق بن عمّار عن أبي الحسن الأوّل عليه السلام قال : سألته عن الميّت يزور أهله ؟ قال : نعم فقلت : في كم يزور ؟ قال : في الجمعة وفي الشهر وفي السنة على قدرمنزلته ، فقلت : في أيّ صورة يأتيهم ؟ قال : في صورة طائر لطيف يسقط على جدرهم ويشرف عليهم فإن رآهم بخير فرح وإن رآهم بشرّ وحاجة حزن واغتمّ .

٤ ـ عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن درست الواسطيّ ، عن إسحاق بن عمّار عن عبدالرحيم القصير قال : قلت له : المؤمن يزور أهله ؟ فقال : نعم يستأذن ربّه فيأذن له فيبعث معه ملكين فيأتيهم في بعض صور الطير يقع في داره ينظر إليهم ويسمع كلامهم .

٥ ـ عنه ، عن محمّد بن سنان ، عن إسحاق بن عمّار قال : قلت لأبي الحسن الأوّل عليه السلام : يزور المؤمن أهله ؟ فقال : نعم ، فقلت : في كم ؟ قال : على قدر فضائلهم منهم من يزور في كلّ يوم ومنهم من يزور في كلّ يومين ومنهم من يزور في كلّ ثلاثة أيّام ، قال : ثمّ رأيت في مجرى كلامه أنّه يقول : أدناهم منزلة يزور كلّ جمعة قال : قلت : في أيّ ساعة ؟ قال

عند زوال الشّمس ومثل ذلك ، قال : قلت : في أيّ صورة ؟ قال : ...
أصغر من ذلك فيبعث الله تعالى معه ملكاً فيراه ما يسرُّه و يستر عنه ما يكره فيرى ما
يسرُّه ويرجع إلى قرّة عين .

«باب ۸۵»

☆(ان الميت يمثل له ماله و ولده وعمله قبل موته)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، وعدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ؛ والحسن بن عليّ جميعاً ، عن أبي جميلة مفضّل ابن صالح ، عن جابر ، عن عبد الأعلى ؛ وعليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن إبراهيم ، عن عبد الأعلى ؛ عن سويد بن غفلة قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : إنَّ ابن آدم إذا كان في آخر يوم من أيّام الدنيا و أوّل يوم من أيّام الآخرة مُثّل له ماله وولده وعمله ، ؛ فيلتفت إلى ماله فيقول : و الله إنّي كنت عليك حريصاً شحيحاً فمالي عندك ؟ فيقول : خذ منّي كفنك ، قال : فيلتفت إلى ولده فيقول : والله إنّي كنت لكم محبّاً وإنّي كنت عليكم محامياً فماذا لي عندكم ؟ فيقولون : نؤدّيك إلى حفرتك نواريك فيها ، قال : فيلتفت إلى عمله فيقول : والله إنّي كنت فيك لزاهداً و ان كنت عليَّ لثقيلاً فما ذا عندك ؟ فيقول : أنا قرينك في قبرك ويوم نشرك حتّى أعرض أنا وأنت على ربّك ، قال : فإن كان لله وليّاً أتاه أطيب النّاس ريحاً وأحسنهم منظراً و أحسنهم رياشا فقال : أبشر بروح وريحان و جنّة نعيم ومقدمك خير مقدم ، فيقول له : من أنت ؟ فيقول : أنا عملك الصالح ارتحل من الدُّنيا إلى الجنّة وإنّه ليعرف غاسله ويناشد حامله أن يعجّله فإذا اُدخل قبره أتاه ملكا القبر يجرّان أشعارهما ويخدّان الأرض بأقدامهما ، أصواتهما كالرّعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف فيقولان له : من ربّك ؟ وما دينك ؟ ومن نبيّك ؟ فيقول : الله ربّي وديني الإسلام ، ونبيّي محمّد صلى الله عليه وآله ، فيقولان له : ثبّتك الله فيما تحبّ وترضى ؛ وهو قول الله عزَّ وجلَّ : « يثبّت الله الّذين آمنوا بالقول الثّابت في الحيوة الدُّنيا و في الآخرة » ثمَّ يفسحان له في قبره مدَّ بصره ثمَّ

«باب ٨٦»

(المسألة في القبر ومن يسأل و من لا يسأل)

١ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن الحجّال ، عن ثعلبة ، عن أبي بكر الحضرميّ قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يسأل في القبر إلّا من محض الايمان محضاً أو محض الكفر محضاً والآخرون يلهون عنهم .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبدالرَّحمن بن أبي نجران ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّما يسأل في قبره من محض الايمان محضاً والكفر محضاً وأمّا ماسوى ذلك فيلهى عنهم .

٣ ـ أبو عليّ الأشعريّ عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن منصور بن يونس ، عن ابن بكير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّما يسأل في قبره من محض الإيمان محضاً و الكفر محضاً وأمّا ماسوى ذلك فيلهى عنه .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر ابن سويد ، عن يحيى الحلبيّ ، عن بريد بن معاوية ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : لا يسأل في القبر إلّا من محض الإيمان محضاً أو محض الكفر محضاً .

٥ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبيّ عن هارون بن خارجة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : يسأل وهو مضغوط .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أيفلت من ضغطة القبر أحدٌ ؟ قال : فقال : نعوذ بالله منها ما أقلّ من يفلت من ضغطة القبر إنّ رقيّة لمّا قتلها عثمان وقف رسول الله صلى الله عليه وآله على قبرها فرفع رأسه إلى السماء فدمعت عيناه وقال للناس : إنّي ذكرت هذه وما لقيت فرققت لها واستوهبتها من ضمّة القبر قال : فقال : اللّهمّ هب لي رقيّة من ضمّة القبر فوهبها الله له قال : وإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله خرج في جنازة سعد وقد شيّعه سبعون ألف ملك فرفع رسول الله صلى الله عليه وآله رأسه إلى السّماء ثمّ قال : مثل سعد يضمّ ، قال : قلت : جعلت فداك إنّا نحدّث أنّه كان يستخفّ بالبول ، فقال :

معاذالله إنّما كان من زعارة في خلقه على أهله ؛ قال : فقالت أمّ سعد : هنيئاً لك ياسعد ، قال : فقال لها رسول الله صلى الله عليه وآله : يا أمّ سعد لاتحتمي على الله .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن عليّ ، عن غالب بن عثمان ، عن بشير الدّهان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يجيىء الملكان منكر و نكير إلى الميّت حين يدفن أصواتهما كالرّعد القاصف و أبصارهما كالبرق الخاطف يخطّان الأرض بأنيابهما و يطآن في شعورهما فيسألان الميّت من ربّك ؟ وما دينك ؟ قال : فإذا كان مؤمناً قال : الله ربّي وديني الإسلام ، فيقولان له : ماتقول في هذا الرّجل الّذي خرج بين ظهرانيكم ؟ فيقول : أعن محمّد رسول الله صلى الله عليه وآله تسألاني فيقولان له : تشهد أنّه رسول الله ، فيقول : أشهد أنّه رسول الله فيقولان له : نم نومة لاحلم فيها ويفسح له في قبره تسعة أذرع ويفتح له باب إلى الجنّة و يرى مقعده فيها . وإذا كان الرّجل كافراً دخلا عليه واقيم الشيطان بين يديه ، عيناه من نحاس فيقولان له : من ربّك ؟ ومادينك ؟ وماتقول في هذا الرّجل الّذي قد خرج من بين ظهرانيكم ؟ فيقول : لاأدري فيخلّيان بينه وبين الشيطان فيسلّط عليه في قبره تسعة و تسعين تنّيناً لوأنّ تنّيناً واحداً منها نفخ في الأرض ما أنبتت شجراً أبداً و يفتح له باب إلى النّار ويرى مقعده فيها .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرّحمن ، عن عبدالله بن القاسم ، عن أبي بكر الحضرميّ قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : أصلحك الله من المسؤولون في قبورهم ؟ قال : من محض الإيمان ومن محض الكفر ، قال : قلت : فبقيّة هذا الخلق ؟ قال : يلهى والله عنهم مايعبأ بهم ، قال : قلت : وعمّ يسألون ؟ قال : عن الحجّة القائمة بين أظهركم ، فيقال للمؤمن : ماتقول في فلان ابن فلان ؟ فيقول : ذاك إمامي ، فيقال : نم أنام الله عينك ويفتح له باب من الجنّة فمايزال يتحفه من روحها إلى يوم القيامة ويقال للكافر : ماتقول في فلان ابن فلان ؟ قال : فيقول : قد سمعت به وما أدري ماهو ، فيقال له : لادريت . قال : ويفتح له باب من النّار فلايزال يتحفه من حرّها إلى يوم القيامة .

٩ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل ، عن عمرو بن الأشعث أنّه سمع أباعبدالله عليه السلام يقول : يسأل الرّجل في قبره فإذا أثبت فسح له في قبره سبعة أذرع و فتح له باب إلى الجنّة وقيل له : نم نومة العروس قرير العين .

١٠ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبدالرّحمن بن أبي نجران ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إذا وضع الرّجل في قبره أتاه ملكان ملك عن يمينه وملك عن يساره وأُقيم الشّيطان بين عينيه عيناه من نحاس فيقال له : كيف تقول في الرّجل الّذي [كان] بين ظهرانيكم ؟ قال : فيفزع له فزعة ، فيقول إذا كان مؤمناً : أعن محمّد رسول الله صلى الله عليه وآله تسألاني ؟ فيقولان له : نم نومة لاحلم فيها ويفسح له في قبره تسعة أذرع ويرى مقعده من الجنّة وهو قول الله عزّ وجلّ : «يثبّت الله الّذين آمنوا بالقول الثّابت في الحيوة الدّنيا وفي الآخرة » و إذا كان كافراً قالا له : من هذا الرّجل الّذي خرج بين ظهرانيكم ؟ فيقول : لا أدري فيخليان بينه و بين الشيطان .

١١ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : يقال للمؤمن في قبره : من ربّك ؟ قال : فيقول : الله فيقال له : ما دينك ؟ فيقول : الإسلام فيقال له : من نبيّك ؟ فيقول : محمّد فيقال : من إمامك ؟ فيقول : فلان فيقال : كيف علمت بذلك ؟ فيقول : أمر هداني الله له وثبّتني عليه ، فيقال له : نم نومة لاحلم فيها ، نومة العروس ، ثمّ يفتح له باب إلى الجنّة فيدخل عليه من روحها وريحانها ، فيقول : يارب عجّل قيام السّاعة لعلّي أرجع إلى أهلي ومالي ؟ ويقال : للكافر : من ربّك ؟ فيقول : الله ، فيقال : من نبيّك ؟ فيقول : محمّد ، فيقال : ما دينك ؟ فيقول : الإسلام : فيقال من أين علمت ذلك ؟ فيقول : سمعت النّاس يقولون فقلته فيضربانه بمرزبة لو اجتمع عليها الثقلان الإنس و الجنّ لم يطيقوها ، قال : فيذوب كما يذوب الرّصاص ثمّ يعيدان فيه الرّوح فيوضع قلبه بين لوحين من نار ، فيقول : يا ربّ أخّر قيام السّاعة .

١٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم ابن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن المؤمن إذا اُخرج من بيته شيّعته الملائكة إلى قبره يزدحمون عليه حتى إذا انتهى به إلى قبره قالت له الأرض : مرحباً بك و أهلاً أما والله لقد كنت اُحب أن يمشي علي مثلك لترين ما أصنع بك فتوسّع له مدّ بصره ويدخل عليه في قبره ملكا القبر وهما قعيدا القبر منكر ونكير فيلقيان فيه الروح إلى حقويه فيقعدانه و يسألانه فيقولان له : من ربك ؟ فيقول : الله ، فيقولان : ما دينك ؟ فيقول : الإسلام ، فيقولان : ومن نبيك ؟ فيقول : محمد صلى الله عليه وآله ، فيقولان : و من إمامك ؟ فيقول : فلان ، قال : فينادي مناد من السماء : صدق عبدي افرشوا له في قبره من الجنة وافتحوا له في قبره باباً إلى الجنة وألبسوه من ثياب الجنة حتى يأتينا وما عندنا خير له ، ثم يقال له : نم نومة عروس ، نم نومة لا حلم فيها ، قال : و إن كان كافراً خرجت الملائكة تشيّعه إلى قبره تلعنونه حتى إذا انتهى به إلى قبره قالت له الأرض : لا مرحباً بك ولا أهلاً أما والله لقد كنت اُبغض أن يمشي علي مثلك لا جرم لترين ما أصنع بك اليوم فتضيق عليه حتى تلتقي جوانحه ، قال : ثم يدخل عليه ملكا القبر وهما قعيدا القبر منكر و نكير .

قال أبو بصير : جعلت فداك يدخلان على المؤمن و الكافر في صورة واحدة ؟ فقال : لا ، قال : فيقعدانه و يلقيان فيه الروح إلى حقويه فيقولان له : من ربك ؟ فيتلجلج و يقول : قد سمعت الناس يقولون ، فيقولان له : لا دريت و يقولان له : ما دينك ؟ فيتلجلج ، فيقولان له : لا دريت ، و يقولان له : من نبيك ؟ فيقول : قد سمعت الناس يقولون ، فيقولان له : لا دريت و يسأل عن إمام زمانه ، قال : فينادي مناد من السماء : كذب عبدي افرشوا له في قبره من النار وألبسوه من ثياب النار وافتحوا له باباً إلى النار حتى يأتينا وما عندنا شر له ، فيضربانه بمرزبة ثلاث ضربات ليس منها ضربة إلا يتطاير قبره ناراً لو ضرب بتلك المرزبة جبال تهامة لكانت رميماً .

وقال أبو عبدالله عليه السلام : ويسلّط الله عليه في قبره الحيات تنهشه نهشاً والشيطان يغمه غماً ، قال : ويسمع عذابه من خلق الله إلا الجن والإنس قال : وإنه ليسمع خفق نعالهم و نفض أيديهم وهو قول الله عز وجل : « يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت

في الحيوة الدّنيا وفي الآخرة ويضلّ الله الظالمين و يفعل الله مايشاء » .

۱۳ ـ عليّ بن إبراهيم عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن عبدالله بن كولوم ، عن أبي سعيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا دخل المؤمن قبره كانت الصّلاة عن يمينه والزّكاة عن يساره و البرّ يطلّ عليه ويتنحّى الصبر ناحية و إذا دخل عليه الملكان اللّذان يليان مساءلته قال الصبر للصلاة و الزّكاة : دونكما صاحبكم فإن عجزتم عنه فأنا دونه .

١٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن محمّد بن أحمد الخراسانيّ ، عن أبيه قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا وضع الميّت في قبره مثّل له شخص فقال له : يا هذا كنّا ثلاثة كان رزقك فانقطع بانقطاع أجلك وكان أهلك فخلّفوك وانصرفوا عنك وكنت عملك فبقيت معك أما إنّي كنت أهون الثّلاثة عليك .

١٥ ـ عنه ، عن أبيه ، رفعه قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : يسأل الميّت في قبره عن خمس : عن صلاته وزكاته وحجّه وصيامه وولايته إيّانا أهل البيت فتقول الولاية من جانب القبر للأربع : مادخل فيكنّ من نقص فعليّ تمامه .

١٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس قال : سألته عن المصلوب يعذّب عذاب القبر ؟ قال : فقال : نعم إنّ الله عزّوجلّ يأمر الهواء أن يضغطه .

١٧ ـ وفي رواية اُخرى سئل أبوعبدالله عليه السلام عن المصلوب يصيبه عذاب القبر فقال : إنّ ربّ الأرض هو ربّ الهواء فيوحي الله عزّوجلّ إلى الهواء فيضغطه ضغطة أشدّ من ضغطة القبر .

١٨ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لمّا ماتت رقيّة ابنة رسول الله صلى الله عليه وآله قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الحقي بسلفنا الصّالح عثمان بن مظعون وأصحابه قال : وفاطمة عليها السلام على شفير القبر تنحدر دموعها في القبر و رسول الله صلى الله عليه وآله يتلقّاه بثوبه قائماً يدعو قال : إنّي لأعرف ضعفها و سألت الله عزّوجلّ أن يجيرها من ضمّة القبر .

﴿ باب ﴾

﴿ما ينطق به موضع القبر﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عبد الرّحمن بن أبي هاشم ، عن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما من موضع قبر إلّا و هو ينطق كلّ يوم ثلاث مرّات : أنا بيت التراب ، أنا بيت البلاء ، أنا بيت الدّود ، قال : فإذا دخله عبد مؤمن قال : مرحباً وأهلاً أما والله لقد كنت اُحبّك وأنت تمشي على ظهري فكيف إذا دخلت بطني فسترى ذلك قال : فيفسح له مدّ البصر و يفتح له باب يرى مقعده من الجنّة قال : ويخرج من ذلك رجل لم ترعيناه شيئاً قطّ أحسن منه فيقول : يا عبدالله ما رأيت شيئاً قطّ أحسن منك فيقول : أنا رأيك الحسن الّذي كنت عليه و عملك الصّالح الّذي كنت تعمله قال : ثمّ تؤخذ روحه فتوضع في الجنّة حيث رأى منزله ثمّ يقال له : نم قرير العين فلا يزال نفحة من الجنّة تصيب جسده يجد لذّتها وطيبها حتّى يبعث ، قال : و إذا دخل الكافر قال : لا مرحباً بك ولا أهلاً أما والله لقد كنت اُبغضك وأنت تمشي على ظهري فكيف إذا دخلت بطني سترى ذلك ، قال : فتضمّ عليه فتجعله رميماً ويعاد كما كان ويفتح له باب إلى النار فيرى مقعده من النار ، ثمّ قال : ثمّ إنّه يخرج منه رجل أقبح من رأى قطّ قال : فيقول : يا عبدالله من أنت ؟ ما رأيت شيئاً أقبح منك ، قال : فيقول : أنا عملك السيّىء الّذي كنت تعمله ورأيك الخبيث قال : ثمّ تؤخذ روحه فتوضع حيث رأى مقعده من النار ، ثمّ لم تزل نفخة من النار تصيب جسده فيجد ألمها وحرّها في جسده إلى يوم يبعث ويسلّط الله على روحه تسعة وتسعين تنّيناً تنهشه ليس فيها تنّين ينفخ على ظهر الأرض فتنبت شيئاً .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن عليّ ، عن غالب بن عثمان ، عن بشير الدّهان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ للقبر كلاماً في كلّ يوم يقول : أنا بيت الغربة ، أنا بيت الوحشة ، أنا بيت الدّود ، أنا القبر ، أنا روضة من رياض الجنّة أو حفرة من حفر النّار .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبد الرّحمن

ابن حمّاد ، عن عمرو بن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي سمعتك و أنت تقول : كلّ شيعتنا في الجنّة على ما كان فيهم ؟ قال : صدقتك كلّهم والله في الجنّة ، قال: قلت : جعلت فداك إنّ الذّنوب كثيرة كبار ؟ فقال : أمّا في القيامة فكلّكم في الجنّة بشفاعة النبيّ المطاع أو وصيّ النبيّ ولكنّي والله أتخوّف عليكم في البرزخ. قلت: وما البرزخ ؟ قال : القبر منذ حين موته إلى يوم القيامة .

﴿ باب ﴾

(في ارواح المؤمنين)

١ ـ عليّ بن محمّد ، عن عليّ بن الحسن ، عن الحسين بن راشد ، عن المرتجل بن معمر ، عن ذريح المحاربيّ ، عن عبادة الأسديّ ، عن حبّة العرنيّ قال : خرجت مع أمير المؤمنين عليه السلام إلى الظهر فوقف بوادي السلام كأنّه مخاطب لأقوام فقمت بقيامه حتّى أعييت ثمّ جلست حتّى مللت ثمّ قمت حتّى نالني مثل ما نالني أوّلاً ثمّ جلست حتّى مللت ، ثمّ قمت و جمعت ردائي فقلت : يا أمير المؤمنين إنّي قد أشفقت عليك من طول القيام فراحة ساعة ثمّ طرحت الرداء ليجلس عليه فقال لي : يا حبّة إن هو إلّا محادثة مؤمن أو مؤانسته ، قال : قلت : يا أمير المؤمنين وإنّهم لكذلك ، قال : نعم ولو كشف لك لرأيتهم حلقاً حلقاً محتبين يتحادثون فقلت : أجسام أم أرواح فقال : أرواح وما من مؤمن يموت في بقعة من بقاع الأرض إلّا قيل لروحه : الحقي بوادي السّلام وإنّها لبقعة من جنّة عدن .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أحمد بن عمر رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : إنّ أخي ببغداد و أخاف أن يموت بها فقال : ما تبالي حيثما مات أما إنّه لا يبقى مؤمن في شرق الأرض وغربها إلّا حشر الله روحه إلى وادي السّلام قلت له : وأين وادي السّلام ؟ قال : ظهر الكوفة ، أما إنّي كأنّي بهم حلق حلق قعود يتحدّثون .

﴿ باب ٨٩ ﴾

☆(آخر في أرواح المؤمنين)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي ولّاد الحنّاط عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك يروون أنَّ أرواح المؤمنين في حواصل طيور خضر حول العرش ؟ فقال : لا ، المؤمن أكرم على الله من أن يجعل روحه في حوصلة طير ولكن في أبدان كأبدانهم .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبدالرَّحمن بن أبي نجران ، عن مثنى الحنّاط ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنَّ أرواح المؤمنين لفي شجرة من الجنّة يأكلون من طعامها و يشربون من شرابها و يقولون : ربّنا أقم الساعة لنا وأنجز لنا ما وعدتنا وألحق آخرنا بأوّلنا .

٣ ـ سهل بن زياد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن درست بن أبي منصور ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ الأرواح في صفة الأجساد في شجرة في الجنّة تعارف و تسائل فإذا قدمت الرُّوح على الأرواح يقول : دعوها فإنّها قد أفلتت من هول عظيم ثمَّ يسألونها ما فعل فلان وما فعل فلان؟ فإن قالت لهم : تركته حيّاً ارتجوه وإن قالت لهم : قد هلك قالوا : قد هوى هوى .(٢)

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن أرواح المؤمنين ، فقال : في حجرات في الجنّة يأكلون من طعامها ويشربون من شرابها و يقولون : ربّنا أقم السّاعة لنا وأنجز لنا ما وعدتنا وألحق آخرنا بأوّلنا .

٥ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن محسن بن أحمد ، عن محمّد بن حمّاد ، عن يونس بن يعقوب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا مات الميّت اجتمعوا عنده يسألونه عمّن مضى وعمّن بقي فإن كان مات ولم يرد عليهم قالوا : قد هوى هوى و يقول بعضهم لبعض : دعوه حتّى يسكن ممّا مرَّ عليه من الموت .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن خالد ، عن القاسم بن محمّد ، عن

الحسين بن أحمد ، عن يونس بن ظبيان قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فقال : ما يقول النّاس في أرواح المؤمنين ؟ فقلت : يقولون : تكون في حواصل طيور خضر في قناديل تحت العرش فقال أبو عبدالله عليه السلام : سبحان الله المؤمن أكرم على الله من أن يجعل روحه في حوصلة طير ، يا يونس إذا كان ذلك أتاه محمّد صلى الله عليه وآله و عليّ و فاطمة و الحسن و الحسين عليهم السلام و الملائكة المقرّبون عليهم السلام فإذا قبضه الله عزّ وجلّ صيّر تلك الرّوح في قالب كقالبه في الدّنيا فيأكلون ويشربون فإذا قدم عليهم القادم عرفوه بتلك الصورة الّتي كانت في الدّنيا .

٧ ـ محمّد ، عن أحمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا نتحدّث عن أرواح المؤمنين أنّها في حواصل طيور خضر ترعى في الجنّة و تأوي إلى قناديل تحت العرش ؟ فقال : لا ، إذاً ماهي في حواصل طير ، قلت : فأين هي ؟ قال : في روضة كهيئة الأجساد في الجنّة .

«باب ۹»

(في ارواح الكفار)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن أرواح المشركين فقال : في النار يعذّبون يقولون : ربّنا لاتقم لنا الساعة ولا تنجز لنا ما وعدتنا ولا تلحق آخرنا بأوّلنا .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبدالرّحمن بن أبي نجران ، عن مثنى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ أرواح الكفّار في نار جهنّم يعرضون عليها يقولون : ربّنا لا تقم لنا السّاعة ولا تنجز لنا ما وعدتنا ولا تلحق آخرنا بأوّلنا .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد بإسناد له قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : شرّ بئر في النّار برهوت الّذي فيه أرواح الكفّار .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، و عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن ابن القدّاح ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال

أمير المؤمنين عليه السلام : شرّ ماء على وجه الأرض ماء برهوت وهو الّذي بحضر موت ترده هام الكفّار .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : شرّ اليهود يهود بيسان و شرّ النّصارى نصارى نجران وخير ماء على وجه الأرض ماء زمزم وشرّ ماء على وجه الأرض ماء برهوت و هو واد بحضر موت يرد عليه هام الكفّار وصداهم.

«باب ۹۱»

(جنة الدنيا)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن ضريس الكناسيّ قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أنّ النّاس يذكرون أنّ فراتنا يخرج من الجنّة فكيف هو وهو يقبل من المغرب وتصبّ فيه العيون والأودية ؟ قال : فقال أبو جعفر عليه السلام وأنا أسمع : إنّ لله جنّة خلقها الله في المغرب وماء فراتكم يخرج منها وإليها تخرج أرواح المؤمنين من حفرهم عند كلّ مساء فتسقط على ثمارها وتأكل منها وتتنعّم فيها وتتلاقى وتتعارف فإذا طلع الفجر هاجت من الجنّة فكانت في الهواء فيما بين السّماء والأرض ، تطير ذاهبة وجائية وتعهد حفرها إذا طلعت الشمس و تتلاقى في الهواء و تتعارف ، قال : و إنّ لله ناراً في المشرق خلقها ليسكنها أرواح الكفّار ويأكلون من زقّومها ويشربون من حميمها ليلهم فإذا طلع الفجر هاجت إلى واد باليمن يقال له : برهوت أشدّ حرّاً من نيران الدّنيا كانوا فيها يتلاقون ويتعارفون فإذا كان المساء عادوا إلى النّار ، فهم كذلك إلى يوم القيامة قال : قلت : أصلحك الله فما حال الموحّدين المقرّين بنبوّة محمّد صلى الله عليه وآله من المسلمين المذنبين الّذين يموتون وليس لهم إمام ولا يعرفون ولايتكم ؟ فقال : أمّا هؤلاء فإنّهم في حفرتهم لا يخرجون منها فمن كان منهم له عمل صالح ولم يظهر منه عداوة فإنّه يخدّ له خدّ إلى الجنّة الّتي خلقها الله في المغرب فيدخل عليه منها الرّوح في

حفرته إلى يوم القيامة فيلقى الله فيحاسبه بحسناته وسيئاته فإمّا إلى الجنّة و إمّا إلى النّار فهؤلاء موقوفون لأمر الله ، قال : وكذلك يفعل الله بالمستضعفين والبله والأطفال وأولاد المسلمين الّذين لم يبلغوا الحلم فأمّا النصّاب من أهل القبلة فإنّهم يخدّ لهم خدّ إلى النار الّتي خلقها الله في المشرق فيدخل عليهم منها اللّهب والشرر والدخان و فورة الحميم إلى يوم القيامة ، ثمّ مصيرهم إلى الحميم ثمّ في النّار يسجرون ثمّ قيل لهم : أينما كنتم تدعون من دون الله ؟ أين إمامكم الّذي اتّخذتموه دون الإمام الّذي جعله الله للناس إماماً ؟.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن الحسين بن ميسّر قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن جنّة آدم عليه السلام فقال : جنّة من جنان الدّنيا تطلع فيها الشمس والقمر ولو كانت من جنان الآخرة ما خرج منها أبداً .

﴿باب ٩٢﴾

✿(الاطفال)✿

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته هل سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن الأطفال ؟ فقال : قد سئل فقال : الله أعلم بما كانوا عاملين .

ثمّ قال : يا زرارة هل تدري قوله : « الله أعلم بما كانوا عاملين » ؟ قلت : لا ، قال : لله فيهم المشيئة إنّه إذا كان يوم القيامة جمع الله عزّ وجلّ الأطفال و الّذي مات من النّاس في الفترة و الشيخ الكبير الّذي أدرك النبيّ صلى الله عليه وآله وهو لا يعقل والأصمّ والأبكم الّذي لا يعقل و المجنون والأبله الّذي لا يعقل ، وكلّ واحد منهم يحتجّ على الله عزّ وجلّ فيبعث الله إليهم ملكاً من الملائكة فيؤجّج لهم ناراً ثمّ يبعث الله إليهم ملكاً فيقول لهم : إنّ ربّكم يأمركم أن تثبوا فيها ، فمن دخلها كانت عليه برداً وسلاماً و اُدخل الجنّة ومن تخلّف عنها دخل النّار .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن غير واحد رفعوه إنّه سئل عن الأطفال فقال : إذا كان يوم القيامة جمعهم الله وأجّج لهم ناراً وأمرهم أن يطرحوا أنفسهم فيها فمن كان في علم الله عزّ وجلّ أنّه سعيد رمى بنفسه فيها و كانت عليه برداً

وسلاماً ومن كان في علمه أنّه شقي امتنع فيأمر الله بهم إلى النّار فيقولون : يا ربّنا تأمر بنا إلى النّار ولم تجر علينا القلم ؟ فيقول الجبّار : قد أمرتكم مشافهة فلم تطيعوني فكيف ولو أرسلت رسلي بالغيب إليكم .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبيّ ، عن ابن مسكان ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الولدان فقال : سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن الولدان والأطفال فقال : الله أعلم بما كانوا عاملين .

وفي حديث آخر أمّا أطفال المؤمنين فيلحقون بآبائهم وأولاد المشركين يلحقون بآبائهم وهو قول الله عزّ وجلّ : « بإيمان ألحقنا بهم ذرّيّتهم »

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة عن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما تقول في الأطفال الّذين ماتوا قبل أن يبلغوا ؟ فقال : سئل عنهم رسول الله صلى الله عليه وآله فقال : الله أعلم بما كانوا عاملين ثمّ أقبل عليّ فقال : يا زرارة هل تدري ما عنى بذلك رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ قال : قلت : لا ، فقال : إنّما عنى كفّوا عنهم ولا تقولوا فيهم شيئاً وردّوا علمهم إلى الله .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن ابن بكير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « و الّذين آمنوا و اتّبعتهم ذرّيّتهم بإيمان ألحقنا بهم ذرّيّتهم » قال : فقال : قصرت الأبناء عن عمل الآباء فألحقوا الأبناء بالآباء لتقرّ بذلك أعينهم .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عمّن مات في الفترة وعمّن لم يدرك الحنث والمعتوه ؟ فقال : يحتجّ الله عليهم يرفع لهم ناراً فيقول لهم : ادخلوها ، فمن دخلها كانت عليه برداً و سلاماً ومن أبى قال : ها أنتم قد أمرتكم فعصيتموني .

٧ ـ وبهذا الإسناد قال : ثلاثة يحتجّ عليهم الأبكم والطفل ومن مات في الفترة فترفع لهم نار فيقال لهم : ادخلوها فمن دخلها كانت عليه برداً وسلاماً ومن أبى قال تبارك و تعالى : هذا قد أمرتكم فعصيتموني .

﴿ باب ۹۳ النوادر ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن نوح بن شعيب ، عن شهاب بن عبد ربّه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الجنب يغسّل الميّت ؟ أو من غسّل ميّتاً له أن يأتي أهله ثمّ يغتسل ؟ فقال : سواء لا بأس بذلك إذا كان جنباً غسل يده وتوضّأ وغسّل الميّت وهو جنب ، وإن غسّل ميّتاً ثمّ توضّأ ثمّ أتى أهله يجزئه غسل لهما لأحدهما .

٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الميّت إذا حضره الموت أوثقه ملك الموت ولولا ذلك ما استقرّ .

٣ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن أبي محمّد الهذليّ ، عن إبراهيم ابن خالد القطّان ، عن محمّد بن منصور الصيقل ، عن أبيه قال : شكوت إلى أبي عبدالله عليه السلام وجداً وجدته على ابن لي هلك حتّى خفت على عقلي فقال : إذا أصابك من هذا شيء فأفض من دموعك فإنّه يسكن عنك .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم رفعه قال : لمّا مات ذرّ بن أبي ذرّ مسح أبوذرّ القبر بيده ثمّ قال : رحمك الله ياذرّ والله إن كنت بي بارّاً ولقد قبضت وإنّي عنك لراض ، أما والله ما بي فقدك وما عليَّ من غضاضة وما لي إلى أحد سوى الله من حاجة ولولا هول المطّلع لسرّني أن أكون مكانك ولقد شغلني الحزن لك عن الحزن عليك والله ما بكيت لك ولكن بكيت عليك فليت شعري ماذا قلت ، وماذا قيل لك ، ثمّ قال : اللّهمّ إنّي قد وهبت له ما افترضت عليه من حقّي فهب له ما افترضت عليه من حقّك فأنت أحقّ بالجود منّي .

٥ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عثمان بن عيسى ، عن عدّة من أصحابنا قال : لمّا قبض أبو جعفر عليه السلام أمر أبو عبدالله عليه السلام بالسّراج في البيت الّذي كان يسكنه حتّى قبض أبو عبدالله عليه السلام ثمّ أمر أبو الحسن عليه السلام بمثل ذلك في بيت أبي عبدالله عليه السلام حتّى خرج به إلى العراق ثمّ لا أدري ما كان .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن أوّل من جعل له النّعش ، فقال : فاطمة عليها السلام .

٧ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن الميّت يبلى جسده ، قال : نعم حتّى لايبقى له لحم و لا عظم إلّا طينته الّتي خلق منها فإنّها لاتبلى ، تبقى في القبر مستديرة حتّى يخلق منها كما خلق أوّل مرّة .

٨ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وأحمد بن محمّد الكوفيّ ، عن بعض أصحابه ، عن صفوان بن يحيى ، عن يزيد بن خليفة الخولانيّ وهو يزيد بن خليفة الحارثيّ قال: سأل عيسى بن عبدالله أباعبدالله عليه السلام وأنا حاضر فقال: تخرج النّساء إلى الجنازة ؛ و كان عليه السلام متّكئاً فاستوى جالساً ثمّ قال : إنّ الفاسق عليه لعنة الله آوى عمّه المغيرة بن أبي العاص وكان ممّن هدر رسول الله صلى الله عليه وآله دمه فقال لابنة رسول الله صلى الله عليه وآله : لاتخبري أباك بمكانه كأنّه لا يوقن أنّ الوحي يأتي محمّداً فقالت : ما كنت لأكتم رسول الله صلى الله عليه وآله عدوّه فجعله بين مشجب له و لحّفه بقطيفة فأتى رسول الله صلى الله عليه وآله الوحي فأخبره بمكانه فبعث إليه عليّاً عليه السلام وقال : اشتمل على سيفك ائت بيت ابنة ابن عمّك فإن ظفرت بالمغيرة فاقتله ، فأتى البيت فجال فيه فلم يظفر به فرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وآله فأخبره فقال: يارسول الله لم أره ، فقال : إنّ الوحي قد أتاني فأخبرني أنّه في المشجب .

و دخل عثمان بعد خروج عليّ عليه السلام فأخذ بيد عمّه فأتى به [إلى] النبيّ صلى الله عليه وآله فلمّا رآه أكبّ عليه ولم يلتفت إليه وكان نبيّ الله صلى الله عليه وآله حييّاً كريماً فقال : يارسول الله هذا عمّي ، هذا المغيرة بن أبي العاص و فد والّذي بعثك بالحقّ آمنته قال أبوعبدالله عليه السلام : و كذب و الّذي بعثه بالحقّ ما آمنه فأعادها ثلاثاً و أعادها أبو عبد الله عليه السلام ثلاثاً أنّى آمنه إلّا أنّه يأتيه عن يمينه ثمّ يأتيه عن يساره فلمّا كان في الرّابعة رفع رأسه إليه فقال له : قد جعلت لك ثلاثاً فإن قدرت عليه بعد ثالثة قتلته فلمّا أدبر قال رسول الله صلى الله عليه وآله : اللّهمّ العن المغيرة بن أبي العاص والعن من يؤويه والعن من يحمله والعن من يطعمه والعن من يسقيه والعن من يجهّزه والعن من يعطيه سقاء أو حذاء أو رشاء أو وعاء وهو يعدّهنّ بيمينه وانطلق به عثمان فآواه وأطعمه وسقاه و حمله و جهّزه حتّى فعل جميع ما لعن عليه النبيّ صلى الله عليه وآله من يفعله به ثمّ أخرجه في اليوم الرّابع يسوقه فلم يخرج من أبيات المدينة حتّى أعطب الله راحلته و نقب حذاه و ورمت قدماه فاستعان بيديه

و ركبتيه و أثقله جهازه حتّى وجس به ، فأتى شجرة فاستظلّ بها ، لو أتاها بعضكم ما أبهره ذلك فأتى رسول الله صلّى الله عليه وآله الوحي فأخبره بذلك فدعا عليّاً عليه السلام فقال : خذ سيفك وانطلق أنت وعمّار وثالث لهم فأت المغيرة بن أبي العاص تحت شجرة كذا وكذا ، فأتاه عليّ عليه السلام فقتله ، فضرب عثمان بنت رسول الله صلّى الله عليه وآله و قال : أنت أخبرت أباك بمكانه فبعثت إلى رسول الله صلّى الله عليه وآله تشكو ما لقيت ، فأرسل إليها رسول الله صلّى الله عليه وآله اقني حياءك ما أقبح بالمرأة ذات حسب ودين في كلّ يوم تشكو زوجها فأرسلت إليه مرّات كلّ ذلك يقول لها ذلك ، فلمّا كان في الرّابعة دعا عليّاً عليه السلام وقال : خذ سيفك واشتمل عليه ثمّ ائت بيت ابنة ابن عمّك فخذ بيدها فإن حال بينك وبينها أحد فاحطمه بالسّيف وأقبل رسول الله صلّى الله عليه وآله كالواله من منزله إلى دار عثمان فأخرج عليّ عليه السلام ابنة رسول الله فلمّا نظرت إليه رفعت صوتها بالبكاء و استعبر رسول الله صلّى الله عليه وآله و بكى ثمّ أدخلها منزله وكشفت عن ظهرها فلمّا أن رأى ما بظهرها قال : ثلاث مرّات ماله قتلك قتله الله وكان ذلك يوم الأحد وبات عثمان ملتحفاً بجاريتها فمكث الإثنين والثّلاثاء وماتت في اليوم الرّابع فلمّا حضر أن يخرج بها أمر رسول الله صلّى الله عليه وآله فاطمة عليها السلام فخرجت و نساء المؤمنين معها وخرج عثمان يشيّع جنازتها فلمّا نظر إليه النّبيّ صلّى الله عليه وآله قال : من أطاف البارحة بأهله أو بفتاته فلا يتبعنّ جنازتها قال ذلك ثلاثاً فلم ينصرف فلمّا كان في الرّابعة قال : لينصرفنّ أو لأسمّينّ باسمه ، فأقبل عثمان متوكّئاً على مولى له ممسك ببطنه فقال : يا رسول الله إنّي أشتكي بطني فإن رأيت أن تأذن لي أنصرف قال : انصرف وخرجت فاطمة عليها السلام ونساء المؤمنين والمهاجرين فصلّين على الجنازة .

٩ - و بهذا الإسناد : أنّ أمير المؤمنين عليه السلام اشتكى عينه فعاده النّبيّ صلّى الله عليه وآله فإذا هو يصيح ، فقال النّبيّ صلّى الله عليه وآله : أجزعاً أم وجعاً ؟ فقال : يا رسول الله ما وجعت وجعاً قطّ أشدّ منه ، فقال : يا عليّ إنّ ملك الموت إذا نزل لقبض روح الكافر نزل معه سفّود من نار فينزع روحه به فتصيح جهنّم فاستوى عليّ عليه السلام جالساً فقال : يا رسول الله أعد عليّ حديثك فلقد أنساني وجعي ما قلت ، ثمّ قال : هل يصيب ذلك أحداً من أمّتك قال : نعم حاكم جائر وآكل مال اليتيم ظلماً وشاهد زور .

١٠ - عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن النَّوفليِّ ، عن السَّكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أعدَّ الرَّجل كفنه فهو مأجور كلّما نظر إليه .

١١ - سهل بن زياد ؛ و عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن عليِّ بن رئاب قال : سمعت أباالحسن الأوَّل عليه السلام يقول : إذا مات المؤمن بكت عليه الملائكة و بقاع الأرض الّتي كان يعبدالله عليها و أبواب السّماء الّتي كان يصعد أعماله فيها وثلم ثلمة في الإسلام لايسدُّها شيء لأنَّ المؤمنين حصون الإسلام كحصون سور المدينة لها .

١٢ - سهل ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن حمّاد بن عثمان ، عن عامر بن عبدالله قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : كان على قبر إبراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وآله عذق يظلّه من الشمس يدور حيث دارت الشّمس فلمّا يبس العذق درس القبر فلم يعلم مكانه .

١٣ - الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن حمّاد بن عيسى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان البراء بن معرور التّميميُّ الأنصاريُّ بالمدينة وكان رسول الله صلى الله عليه وآله بمكّة و إنّه حضره الموت وكان رسول الله صلى الله عليه وآله و المسلمون يصلّون إلى بيت المقدس فأوصى البراء إذا دفن أن يجعل وجهه إلى رسول الله صلى الله عليه وآله إلى القبلة فجرت به السنّة و أنّه أوصى بثلث ماله فنزل به الكتاب وجرت به السنّة .

١٤ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاء جبرئيل إلى النبيِّ صلى الله عليه وآله فقال : يا محمّد عش ماشئت فإنّك ميّت وأحبب من شئت فإنّك مفارقه و اعمل ماشئت فإنّك لاقيه .

١٥ - ابن أبي عمير ، عن أيّوب ، عن أبي عبيدة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : حدّثني ما أنتفع به فقال : يا أباعبيدة أكثر ذكر الموت فإنّه لم يكثر ذكره إنسان إلّا زهد في الدُّنيا .

١٦ - ابن أبي عمير ، عن الحكم بن أيمن ، عن داود الأبزاريِّ ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : مناد ينادي في كلِّ يوم : ابن آدم لد للموت واجمع للفناء وابن للخراب .

١٧ - ابن أبي عمير ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : شكوت إلى أبي

عبدالله عليه السلام الوسواس فقال : يا أبا محمد أذكر تقطّع أوصالك في قبرك ورجوع أحبابك عنك إذا دفنوك في حفرتك و خروج بنات الماء من منخريك و أكل الدّود لحمك فإنّ ذلك يسلّي عنك ما أنت فيه قال أبوبصير : فوالله ما ذكرته إلّا سلّى عنّي ما أنا فيه من همّ الدّنيا .

١٨ ١٨- أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أسباط بن سالم مولى أبان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك يعلم ملك الموت بقبض من يقبض ؟ قال : لا إنّما هي صكاك تنزل من السّماء أقبض نفس فلان ابن فلان .

١٩ ١٩- محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان معه كفنه في بيته لم يكتب من الغافلين و كان مأجوراً كلّما نظر إليه .

٢٠ ٢٠- عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ما من أهل بيت شعر ولا وبر إلّا و ملك الموت يتصفّحهم في كلّ يوم خمس مرّات .

٢١ ٢١- عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن المفضّل بن صالح ، عن زيد الشحّام قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن ملك الموت ، يقال : الأرض بين يديه كالقصعة يمدّ يده منها حيث يشاء ؟ قال : نعم .

٢٢ ٢٢- محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ابن أيّوب ، عن أبي المغرا قال : حدّثني يعقوب الأحمر قال : دخلنا على أبي عبدالله عليه السلام نعزّيه بإسماعيل فترحّم عليه ثمّ قال : إنّ الله عزّ وجلّ نعى إلى نبيّه صلى الله عليه وآله نفسه فقال : «إنّك ميّت و إنّهم ميّتون»(١) و قال : «كلّ نفس ذائقة الموت» ثمّ أنشأ يحدّث فقال : إنّه يموت أهل الأرض حتّى لا يبقى أحد ثمّ يموت أهل السّماء حتّى لا يبقى أحد إلّا ملك الموت وحملة العرش وجبرئيل وميكائيل عليهم السلام قال : فيجيء ملك الموت عليه السلام حتّى يقوم بين يدي الله عزّ وجلّ فيقال له : من بقي ؟ - وهو أعلم - فيقول : يارب لم يبق

إلّا ملك الموت وحملة العرش وجبرئيل وميكائيل عليهم السلام، فيقال له : قل لجبرئيل وميكائيل فليموتا ، فتقول الملائكة عند ذلك : يارب رسوليك وأمينيك، فيقول : إنّي قدقضيت على كلّ نفس فيها الرّوح الموت ، ثمّ يجيء ملك الموت حتّى يقف بين يدي الله عزّ وجلّ فيقال له : من بقي ؟ ـ وهو أعلم ـ فيقول: يارب لم يبق إلّا ملك الموت وحملة العرش ، فيقول : قل لحملة العرش فليموتوا ، قال : ثمّ يجيء كئيباً حزيناً لايرفع طرفه فيقال : من بقي ؟ فيقول : يارب لم يبق إلّا ملك الموت ، فيقال له : مت يا ملك الموت فيموت ثمّ يأخذ الأرض بيمينه والسّماوات بيمينه ويقول : أين الّذين كانوا يدعون معي شريكاً أين الّذين كانوا يجعلون معي إلهاً آخر ؟.

٢٣٢٣ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن مفضّل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أخبرني جبرئيل عليه السلام أنّ ملكاً من ملائكة الله كانت له عندالله عزّ وجلّ منزلة عظيمة فتعتّب عليه فأهبط من السّماء إلى الأرض فأتى إدريس عليه السلام فقال : إنّ لك من الله منزلة فاشفع لي عند ربّك ، فصلّى ثلاث ليال لايفتر وصام أيّامها لايفطر ثمّ طلب إلى الله تعالى في السّحر في الملك فقال الملك : إنّك قد اُعطيت سؤلك وقد اُطلق لي جناحي وأنا أحبّ أن اُكافيك فاطلب إليّ حاجة،فقال : تريني ملك الموت لعلّي آنس به فإنّه ليس يهنئني مع ذكره شيء فبسط جناحه ثمّ قال : اركب فصعد به يطلب ملك الموت في السّماء الدّنيا ، فقيل له : اصعد فاستقبله بين السّماء الرّابعة والخامسة فقال الملك : يا ملك الموت مالي أراك قاطباً ؟ قال : العجب إنّي تحت ظلّ العرش حيث اُمرت أن أقبض روح آدميّ بين السّماء الرّابعة والخامسة فسمع إدريس عليه السلام فامتعض فخرّ من جناح الملك فقبض روحه مكانه وقال الله عزّ وجلّ : «ورفعناه مكاناً عليّاً».

٢٣٢٤ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن النّعمان ، عن ابن مسكان ، عن داود بن فرقد [أبي يزيد] عن ابن أبي شيبة الزّهريّ ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الموت الموت . ألا ولابدّ من الموت ، جاء الموت بمافيه ، جاء بالرّوح و الرّاحة والكرّة المباركة إلى جنّة عالية لأهل دار الخلود الّذين كان لهاسعيهم و فيها

رغبتهم ، و جاء الموت بمافيه بالشّقوة والنّدامة وبالكرّة الخاسرة إلى نار حامية لأهل دار الغرور ، الّذين كان لها سعيهم وفيها رغبتهم ، ثمّ قال : وقال : إذا استحقّت ولاية الله والسّعادة جاء الأجل بين العينين و ذهب الأمل وراء الظّهر و إذا استحقّت ولاية الشّيطان والشّقاوة جاء الأمل بين العينين و ذهب الأجل وراء الظّهر ، قال : وسئل رسول الله صلى الله عليه وآله أيّ المؤمنين أكيس ؟ فقال : أكثرهم ذكراً للموت و أشدّهم له استعداداً .

٢٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي حمزة قال : سمعت عليّ بن الحسين عليهما السلام يقول : عجب كلّ العجب لمن أنكر الموت وهو يرى من يموت كلّ يوم وليلة و العجب كلّ العجب لمن أنكر النّشأة الاُخرى وهو يرى النّشأة الاُولى .

٢٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن الحسين بن إسحاق ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن سعدان ، عن عجلان أبي صالح قال : قال لي أبوعبدالله عليه السلام : يا أباصالح إذا أنت حملت جنازة فكن كأنّك أنت المحمول و كأنّك سألت ربّك الرّجوع إلى الدّنيا ففعل فانظر ماذا تستأنف ، قال : ثمّ قال : عجب لقوم حبس أوّلهم عن آخرهم ثمّ نودي فيهم الرّحيل وهم يلعبون .

٢٧ ـ عنه ، عن فضالة ، عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : ما أنزل الموت حقّ منزلته من عدّ غداً من أجله ، قال : و قال أمير المؤمنين عليه السلام : ما أطال عبد الأمل إلّا أساء العمل ، وكان يقول : لو رأى العبد أجله و سرعته إليه لأبغض العمل من طلب الدّنيا .

٢٨ ـ محمّد ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسين بن علوان ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن لحظة ملك الموت ، قال : أما رأيت النّاس يكونون جلوساً فتعتريهم السّكتة فما يتكلّم أحد منهم فتلك لحظة ملك الموت حيث يلحظهم .

٢٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن قول الله تبارك وتعالى : « وقيل من راق ٭ وظنّ

أنّه الفراق » قال : فإنّ ذلك ابن آدم إذا حلّ به الموت قال : هل من طبيب ؟ إنّه الفراق ، أيقن بمفارقة الأحبّة قال : « والتفّت السّاق بالسّاق » التفّت الدّنيا بالآخرة « ثمّ إلى ربّك يومئذ المساق » قال : المصير إلى ربّ العالمين .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن الحسين بن إسحاق ، عن عليّ بن مهزيار ، عن عليّ بن إسماعيل الميثميّ ، عن عبد الأعلى مولى آل سام قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : قول الله عزّ وجلّ : « إنّما نعدّ لهم عدّاً » ؟ قال : ماهو عندك ؟ قلت : عدد الأيّام ، قال : إنّ الآباء والأُمّهات يحصون ذلك ، لا ولكنّه عدد الأنفاس .

١١ ـ عنه ، عن فضالة ، عن موسى بن بكر ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الحياة والموت خلقان من خلق الله فإذا جاء الموت فدخل في الإنسان لم يدخل في شيء إلّا وقد خرجت منه الحياة .

١٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابه ، عن محمّد بن سكين قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الرّجل يقول : استأثر الله بفلان فقال : ذا مكروه ، فقيل : فلان يجود بنفسه ، فقال : لا بأس أما تراه يفتح فاه عند موته مرّتين أو ثلاثة فذلك حين يجود بها لما يرى من ثواب الله عزّ وجلّ وقد كان بها ضنيناً .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ قوماً فيما مضى قالوا لنبيّ لهم : ادع لنا ربّك يرفع عنّا الموت فدعا لهم فرفع الله عنهم الموت فكثروا حتّى ضاقت عليهم المنازل وكثر النّسل ويصبح الرّجل يطعم أباه وجدّه وأُمّه وجدّ جدّه ويوضّيهم ويتعاهدهم فشغلوا عن طلب المعاش ، فقالوا : سل لنا ربّك أن يردّنا إلى حالنا الّتي كنّا عليها فسأل نبيّهم ربّه فردّهم إلى حالهم .

١٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن عليّ بن الحكم ، عن ربيع بن محمّد ، عن عبد الله بن سليم العامريّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ عيسى ابن مريم جاء إلى قبر يحيى بن زكريّا عليه السلام وكان سأل ربّه أن يحييه له فدعاه فأجابه وخرج إليه من القبر فقال له : ما تريد منّي فقال له : أُريد أن تؤنسني كما كنت في الدّنيا فقال له : ياعيسى ماسكنت عنّي حرارة الموت وأنت تريد أن تعيدني إلى الدّنيا وتعود عليّ حرارة

الموت ، فتركه فعاد إلى قبره .

٣٥ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن يزيد الكناسي عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ فتية من أولاد ملوك بني إسرائيل كانوا متعبّدين و كانت العبادة في أولاد ملوك بني إسرائيل وإنّهم خرجوا يسيرون في البلاد ليعتبروا فمرّوا بقبر على ظهر الطريق قد سفى عليه السافي ليس يبين منه إلّا رسمه فقالوا : لو دعونا الله الساعة فينشر لنا صاحب هذا القبر فسائلناه كيف وجد طعم الموت ، فدعوا الله و كان دعاؤهم الّذي دعوا الله به : أنت إلهنا يا ربّنا ليس لنا إله غيرك و البديع الدائم غير الغافل والحيّ الّذي لا يموت لك في كلّ يوم شأن تعلم كلّ شيء بغير تعليم ، أنشر لنا هذا الميّت بقدرتك ، قال : فخرج من ذلك القبر رجل أبيض الرأس و اللّحية ينفض رأسه من التراب فزعاً شاخصاً بصره إلى السماء فقال لهم : ما يوقفكم على قبري فقالوا : دعوناك لنسألك كيف وجدت طعم الموت فقال لهم : لقد سكنت في قبري تسعة و تسعين سنة ماذهب عنّي ألم الموت وكربه ولا خرج مرارة طعم الموت من حلقي فقالوا له : متّ يوم متّ وأنت على ما نرى أبيض الرأس واللّحية ؟ قال : لا ولكن لمّا سمعت الصيحة أُخرج اجتمعت تربة عظامي إلى روحي فنفست فيه فخرجت فزعاً شاخصاً بصري مهطعاً إلى صوت الداعي فابيضّ لذلك رأسي ولحيتي .

٣٦ـ علي ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله : من أشراط الساعة أن يفشو الفالج وموت الفجأة .

٣٧ـ علي بن محمد ، عن صالح بن أبي حماد رفعه قال : جاء أمير المؤمنين عليه السلام إلى الأشعث بن قيس يعزيه بأخ له يقال له : عبدالرحمن فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : إن جزعت فحقّ الرحم آتيت و إن صبرت فحقّ الله أدّيت على إنّك إن صبرت جرى عليك القضاء وأنت محمود وإن جزعت جرى عليك القضاء وأنت مذموم ، فقال له الأشعث : إنّا لله وإنّا إليه راجعون ، فقال أمير المؤمنين عليه السلام : أتدري ما تأويلها ؟ فقال الأشعث : لا أنت غاية العلم ومنتهاه ، فقال له : أمّا قولك : إنّا لله فإقرار منك بالملك وأمّا قولك وإنّا إليه راجعون فإقرار منك بالهلاك .

٣٨ـ محمد بن يحيى يرفعه ، عن أمير المؤمنين عليه السلام قال : دعا نبيّ من الأنبياء

على قومه فقيل له : أسلّط عليهم عدوّهم ؟ فقال : لا ، فقيل له فالجوع ؟ فقال : لا ، فقيل له : ما تريد ؟ فقال : موت دفيق يحزن القلب ويقلّ العدد فأرسل إليهم الطاعون .

٣٩ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط رفعه قال : كان أبو عبدالله عليه السلام يقول عند المصيبة : الحمد لله الّذي لم يجعل مصيبتي في ديني والحمد لله الّذي لوشاء أن يجعل مصيبتي أعظم ممّا كانت و الحمد لله على الأمر الّذي شاء أن يكون فكان .

٤٠ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّضر بن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن عبدالحميد بن أبي جعفر الفرّاء قال : إنّ أبا جعفر عليه السلام انقلع ضرس من أضراسه فوضعه في كفّه ثمّ قال : الحمد لله ، ثمّ قال : ياجعفر إذا أنامتّ ودفنتني فادفنه معي ثمّ مكث بعد حين ثمّ انقلع أيضاً آخر فوضعه على كفّه ثمّ قال : الحمد لله ياجعفر إذا متّ فادفنه معي .

٤١ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بكر بن محمّد الأزديّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : « إنّ الموت الّذي تفرّون منه فإنّه ملاقيكم ـ إلى قوله ـ تعملون » قال : تعدّ السّنين ثمّ تعدّ الشهور ثمّ تعدّ الأيّام ثمّ تعدّ السّاعات ثمّ تعدّ النّفس « فإذا جاء أجلهم لايستأخرون ساعة ولا يستقدمون » .

٤٢ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد ، عن ابن القدّاح عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمع النبيّ صلّى الله عليه وآله امرأة حين مات عثمان بن مظعون و هي تقول : هنيئاً لك ياأبا السائب الجنّة ، فقال النبيّ صلّى الله عليه وآله : وما علمك حسبك أن تقولي : كان يحبّ الله عزّ وجلّ ورسوله ، فلمّا مات إبراهيم ابن رسول الله صلّى الله عليه وآله هملت عين رسول الله صلّى الله عليه وآله بالدّموع ثمّ قال النبيّ صلّى الله عليه وآله : تدمع العين ويحزن القلب ولا نقول ما يسخط الرّبّ وإنّا بك ياإبراهيم لمحزونون ثمّ رأى النبيّ صلّى الله عليه وآله في قبره خللاً فسوّاه بيده ثمّ قال : إذا عمل أحدكم عملاً فليتقن ؛ ثمّ قال : الحق بسلفك الصّالح عثمان بن مظعون .

٤٣ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مهزيار قال : كتب

إلى أبي جعفر عليه السلام رجل يشكو إليه مصابه بولد له و شدّة ما يدخله فقال : و كتب عليه السلام إليه : أما علمت أنّ الله عزّ وجلّ يختار من مال المؤمن و من ولده أنفسه ليأجره على ذلك .

کتاب الجنایز

باب ا

موت کی بیماری

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ زمانۂ جناب ابراہیم میں بغیر کسی مرض کے اچانک مر جاتے تھے۔ حضرت نے دعا کی کہ پروردگارا موت کی کوئی بیماری قرار دے تاکہ بیمار اس میں صبر کا اجر پائے اور عیادت کرنے والے اس کو مصائب پر صبر کرنے کے لئے تسلی اور دلاسہ دیں پس خدا نے پہلے تپ یا بخار کو نازل فرمایا اس کے بعد دیگر امراض کو (مرسل)

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بخار موت کا کھینچنے والا ہے اور وہ روئے زمین پر اللہ کا بنایا ہوا قیدخانہ ہے وہ مومن کی حفاظت ہے آتش دوزخ سے۔

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب یکایک داؤد علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ان کی میت پر پرندوں نے اپنا سایہ کر لیا اور جب موسیٰ وادیٔ تیہ میں مرے تو ایک چیخنے والے نے آسمان سے چیخ نکالی کہ موسیٰ مر گئے اور کون سا نفس ہے جو نہ مرے گا۔

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا مرگ ناگہانی گناہوں میں تخفیف کا باعث ہے مومن کے لئے اور باعث سخت عذاب ہے کافر کے لئے۔ (ض)

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ہمارے اکثر دوست پیٹ کے مرض میں جلد مرتے ہیں۔ (ض)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بخار موت کو کھینچنے والا ہے اور زمین اللہ کا قیدخانہ ہے اور نجات ہے جہنم سے اور ہر مومن کو عذاب نار سے بچانے والا ہے۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتا ہے لیکن وہ خودکشی نہیں کرتا۔

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن ہر طرح کی موت مرتا ہے وہ ڈوب کر مرتا ہے مکان گرنے سے مرتا ہے درندے کے پھاڑ کھانے سے مرتا ہے بجلی گرنے سے مرتا ہے مگر ذکر خدا کرنے کی حالت میں کوئی مصیبت اسے نہیں پہنچتی۔ (ض)

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر طرح کی موت دیتا ہے لیکن سلب عقل کی

مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا۔ ایوب علیہ السلام کے مال، اولاد اور اہل و عیال پر تو شیطان کا تسلط ہوا لیکن ان کی عقل پر تسلط نہ پا سکا۔ کیونکہ وہ اس سے اللہ کی توحید کا یقین رکھتے تھے۔ (ض)

باب ۲
ثواب المرض

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے
کہ رسول اللہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔
فرمایا میں نے تعجب کیا ان دو فرشتوں پر جو آسمان سے زمین پر اترے اس بندۂ مومن کو تلاش کرتے ہوئے جو اپنے مصلے پر نماز ادا کر رہا ہوتا کہ اس کے دن اور رات کے عمل کو لکھیں لیکن انھوں نے اسے مصلے پر نہ پایا وہ آسمان پر گئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب ہم نے فلاں بندے کو مصلے پر تلاش کیا تاکہ اس کے دن اور رات کے اعمال لکھیں۔ پس ہم اس تک نہ پہنچے۔ ہم نے اس کو بیماری میں پایا۔ فرمایا اس میرے بندے کے دن اور رات کے وہی عمل لکھو جو بحالت صحت لکھتے جب تک وہ بیمار رہے اور فرمایا میرے اوپر ہے لکھنا اس کے عمل کا ہے جب بیماری کی وجہ سے اس کے عمل کو روکے ہوں۔ (ض)
۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب شخص پر جب پیری کا غلبہ ہوتا ہے تو اللہ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس حالت میں اس کے لیے وہی عمل خیر لکھیں جو اس کی جوانی اور تندرستی کی حالت میں لکھے تھے اور اسی طرح جب وہ بیمار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے کہ وہ حالت مرض میں اس کے لیے وہی لکھے جو حالت تندرستی میں بجا لاتا۔ (ض)
۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اس فرشتے سے فرماتا ہے جسے بندۂ مومن پر موکل کرتا ہے کہ حالت مرض میں اسکے لئے وہی لکھ جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتا کیونکہ میں نے اسے اپنی قید میں ڈالا ہے۔ (حسن)
۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
مرض کی حالت میں ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (حسن)
۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے
جب بندہ مریض پر موکل دونوں فرشتے شام کو آسمان پر جاتے ہیں تو خدا ان سے پوچھتا ہے تم نے میرے مریض بندہ کے

کے متعلق کیا لکھا وہ کہتے ہیں شکایت۔ خدا کہتا ہے میرے بندے کے ساتھ یہ انصاف نہیں کہ میں اس کو مرض کی قید میں رکھوں اور پھر اسے شکایت سے بھی روکوں، تم اس کے اعمال نامہ میں وہ لکھو جو صحت کے زمانہ میں اس کی نیکیاں لکھتے۔ برائیاں نہ لکھو کیونکہ وہ میری قید میں ہے۔ (ض)

۶۔ فرمایا حضرت نے بحالت مرض یا درد ایک رات جاگنا بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے۔

۷۔ فرمایا جب مومن بیمار ہوتا ہے تو خدا بائیں طرف والے فرشتے سے فرماتا ہے میرے اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھنا جب تک وہ میری قید میں (بیماری) ہے اور داہنی طرف والے سے کہتا ہے کہ تو اسی طرح لکھتا رہ جس طرح بحالت صحت لکھتا تھا۔ (ض)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک رات کے بخار کا اجر برابر ہے ایک سال کی عبادت کے اور دو رات کا برابر ہے دو سال کی عبادت کے اور تین رات کا برابر ہے ستر سالہ عبادت کے اگر وہ ستر سال زندہ نہ رہے۔ فرمایا اس کے ماں باپ کے ستر سالہ عبادت کے، اگر وہ بھی زندہ نہ ہوں۔ فرمایا اس کے رشتہ داروں کو ملے گا اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اس کے پڑوسیوں کو وہ ثواب ملے گا۔ (ض)

۹۔ جسم بیمار نہ ہو تو یہ اس کے لیے برا ہے۔

۱۰۔ ایک رات کا بخار کفارہ ہوتا ہے اس کے ماقبل اور مابعد کے گناہوں کا۔

تتمہ ثواب المرض

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے (حدیث قدسی) کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو مومن تین دن بیمار رہے اور اپنے کسی عیادت کرنے والے سے شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت میں اور خون کو بہترین خون میں تبدیل کردوں گا۔ پس اس کے لیے عافیت ہی عافیت ہے کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں، جب میں اس کی روح قبض کروں گا تو اس کو اپنی رحمت کی طرف لے جاؤں گا۔ (ض)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس بندہ کو میں کسی مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت سے اور خون کو بہترین خون سے بدل دیتا ہوں اگر قبض روح کرتا ہوں تو اس کو اپنی رحمت کی طرف لے جاتا ہوں اگر وہ زندہ رہتا ہے تو اس طرح کہ کوئی گناہ اس پر نہیں رہتا۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرمایا ہے جس مومن کو میں کسی بلا میں مبتلا کرتا ہوں اور اپنے عیادت کرنے والوں سے تین دن شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت اور خون کو بہترین گوشت اور خون سے

بدل دیتا ہوں اور زندہ رکھتا ہوں اس حالت میں کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی ایک رات بیمار ہو اور اس بیماری کو اچھی طرح قبول کرے تو خدا اسے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب دیتا ہے کسی نے پوچھا کیا مراد ہے اچھا قبول کرنے سے، فرمایا اپنے مرض کی شکایت نہ کرے۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے
جو ایک رات بیمار ہو اور شکایت نہ کرے اور خدا کا شکر ادا کرے۔
تو یہ ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب رکھتا ہے۔ میں نے کہا۔ اچھے قبول کرنے سے کیا مراد ہے، فرمایا جس مصیبت میں ہو اس پر صبر کرے اور جب صبح ہو تو خدا کا شکر کرے۔

۶۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے جو کوئی تین دن بیمار رہے اور اس کو چھپائے اور کسی سے نہ کہے، تو اللہ بدل دے گا اس کے گوشت اور خون اور جلد کو ایسے گوشت اور خون اور جلد سے، جس میں کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (حسن)

باب ۳

حدِ شکایت

۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حد شکایت کیا ہے فرمایا۔ اگر یہ کہے کہ مجھے بخار آ گیا ہے اور گزشتہ رات جاگتا رہا ہوں تو وہ سچا ہے یہ کہنا شکایت نہیں۔ بلکہ یہ کہنا ہے کہ میں ایسی بلا میں مبتلا ہوں کہ کوئی نہ ہوگا اور مجھ پر وہ مصیبت پڑی ہے جو کسی پر نہ پڑی ہوگی۔ ہاں اگر یہ کہے کہ رات بھر جاگا ہوں اور مجھے بخار ہے تو یہ شکایت نہیں۔

باب ۴

مریض کا لوگوں کو مرض سے آگاہ کرنا

۱۔ فرمایا مریض کو چاہیئے اپنے مرض سے لوگوں کو آگاہ کرے تاکہ وہ اس کی عیادت کریں جس کا اجر انھیں بھی ملے اور مریض کو بھی، کسی نے کہا عیادت کرنے والوں کا اجر اگر ہے تو ٹھیک ہے۔ اس کے پاس جمع ہوں گے۔ لیکن مریض کو اجر کیسا فرمایا اس لئے کہ اس نے اکتساب حسنات کا لوگوں کو موقع دیا۔ اس لئے دس نیکیاں اس کے نام پر لکھی اور اس کے دس گناہ محو کئے جائیں گے۔

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مریض کے پاس کوئی عیادت کو آئے تو اس سے دعا کرنے کو کہے کیونکہ دعا مثل ملائکہ

کی دعا کے ہو گی۔ (ص)

باب ۵

کب عیادت کی جائے اور کتنی دیر تک

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ درد چشم میں عیادت کی ضرورت نہیں، جب ضرورت آپڑے تو ایک دن، دوسرے دن نہیں، جب بیماری طول پکڑ جائے تو مریض کو اس کے عیال پر چھوڑ دے تاکہ عیادت کرنے والوں کی وجہ سے مریض کو پریشانی نہ ہو۔

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے عیادت اتنی دیر ہونی چاہیے جتنی دیر کے لئے اونٹنی کے تھن دو ہنے کے لئے دبائے جائیں یعنی تھوڑی دیر۔ (حسن)

۳۔ ہم نے ایک راستہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا استقبال کیا۔ فرمایا کہاں جانے کا ارادہ ہے ہم نے کہا فلاں شخص کی عیادت مقصود ہے فرمایا ٹھہرو تم میں سے کسی کے پاس سیب، بہی، اترنج یا تھوڑی سی خوشبو یا تھوڑا سا عود بخور ہے۔ ہم نے کہا۔ ان میں سے تو کوئی چیز نہیں۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ مریض ایسی چیزوں سے راحت پاتا ہے۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے

پوری عیادت مریض کی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھو اور اس کے پاس کم بیٹھو۔ کیونکہ حماقت کی عیادت مریض کے لئے درد سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ (ض)

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے پوری عیادت یہ ہے کہ اپنا ہاتھ مریض پر رکھو جب اس کے پاس جاؤ۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عیادت کرنے والے کے لئے سب سے بڑا اجر اس میں ہے کہ جب اپنے مومن بھائی کی عیادت کرے تو کم سے کم اس کے پاس بیٹھے، ہاں جب مریض زیادہ دیر تک اس کا بیٹھنا چاہے اور اس سے درخواست کرے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پوری عیادت یہ ہے کہ عیادت کرنے والا اپنا ہاتھ مریض کے ہاتھ یا پیشانی پر رکھے۔ (ض)

باب ۶

ثواب عیادت مریض

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مرض میں اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اگر صبح کا وقت ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہوتا ہے تو صبح تک،

اور جنت کا ایک حصہ اس کو ملتا ہے۔ (ض)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور جب تک گھر لوٹے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (موثق)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی کسی مومن کی عیادت کرتا ہے تو رحمتِ الٰہی اس پر چھا جاتی ہے اور جب تک بیٹھا رہتا ہے رحمت خدا اس کو گھیرے رہتی ہے اور ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور رحمت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں خوشحال تیرا کہ تیرے لئے جنت ہے اب سے کر کل تک اور راوئ ابوحمزہ اس کے لئے جنت میں خریف ہے میں نے کہا خریف کیا ہے فرمایا جنت کا ایک گوشہ ہے کہ ایک سوار اس میں چالیس سال کی راہ چل سکتا ہے۔

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی مریض مومن کی قربۃ الی اللہ عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ معین کرتا ہے جو ہر روز قیامت تک اس کی قبر میں جا کر اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۵۔ فرمایا حضرت نے جو کسی مریض مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے جو اس کی سواری کو گھیر لیتے ہیں اور اس کے پیچھے چلتے ہیں اور قیامت تک اس کے لئے تقدیس و تسبیح کرتے ہیں اور ان کی عبادت کا نصف حصہ مریض کی عیادت کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ض)

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی کسی مومن کی عیادت صبح کو کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت خدا اس کو گھیر لیتی ہے اور وہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں شام تک اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک۔ (ض)

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، موسیٰ نے مناجات کی کہ خداوندا مریض کی عیادت کا کیا اجر ہے خدا نے فرمایا ایک فرشتہ کو معین کیا جاتا ہے کہ اس کے لئے قیامت تک عبادت کرے۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے، رسول اللہ نے فرمایا، جو کسی مومن کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے اس کا نام لے کر ندا کرتا ہے۔ اے فلاں تو اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے جنت کے ثواب کے لئے

باب

تلقینِ میت

۱۔ فرمایا بحالت احتضار مرنے والے کو یہ کہنے کی تلقین کرو۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ (حسن)

۲۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ جب کسی کو حالت احتضار میں پاؤ تو اس کو کلمات فرج کہنے کی تعلیم دو اور وہ یہ ہیں۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (مخالفوں سے) تم اپنے مُردوں کو موت کے وقت تلقین کرتے ہو لا الٰہ الا اللہ ہم اس کے ساتھ محمدؐ رسول اللہ بھی کہلواتے ہیں۔

۴۔ ابوبکر حضرمی نے بیان کیا۔ میرے خاندان کا ایک شخص بیمار ہوا۔ میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے اس سے کہا میرے بھائی میں نصیحت کرنا چاہتا ہوں کیا تم قبول کرو گے اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہو اشہدان لا الٰہ الا اللہ اس نے کہہ دیا۔ میں نے کہا یہ گواہی فائدہ نہ دے گی اس نے کہا یقین کے ساتھ ہے۔ میں نے کہا یہ بھی کہو اشہدان محمد رسولؐ اللہ، اس نے یہ بھی کہہ دیا۔ میں نے کہا بغیر یقین یہ گواہی مفید نہ ہوگی اس نے کہا یقین کے ساتھ ہے۔ میں نے کہا۔ یہ بھی کہو۔ علیؑ، رسولؐ اللہ کے وصی اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہیں اور ان کی اطاعت واجب ہے اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ یہ گواہی فائدہ نہ دے گی بغیر یقین کے اس نے کہا میں یقین سے کہتا ہوں پھر میں نے آئمہ علیہم السلام کے نام اس کو سنائے۔ ایک ایک کرکے بتلائے۔ اس نے اقرار کیا اور کہا کہ یہ گواہی یقین کے ساتھ ہے تھوڑی دیر بعد وہ مر گیا۔ اس کے گھر والے شدت سے رونے پیٹنے لگے میں وہاں سے چلا آیا اس کے بعد پھر وہاں پہنچا تو غم کو ہلکا پایا میں نے اس کی بی بی سے کہا۔ تمہارے صبر کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا اس موت سے ہم پر سخت مصیبت نازل ہوئی ہے لیکن اس نے رات کو اپنے کو خواب میں دکھایا میں نے کہا کیا تم فلاں ہو۔ اس نے کہا ہاں، میں نے کہا کیا تم مرے نہیں، اس نے کہا۔ مرا تو ہوں، لیکن نجات پائی، ان کلمات سے جو ابوبکر نے مجھے تعلیم کئے تھے اگر وہ تعلیم نہ ہوتی تو میں تیرے خاندان والوں میں ہوتا یعنی معذب۔ (حسن)

۵۔ ہم امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھے حمران بھی موجود تھا کہ آپؑ کا غلام آیا اور کہنے لگا عکرمہ موت کی کشمکش میں ہے اور وہ خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا امام محمد باقر علیہ السلام سے قطع تعلق کئے ہوئے تھا حضرت نے ہم سے فرمایا تم میرا انتظار کرو میں ابھی واپس آیا۔ تھوڑی دیر بعد آپ لوٹ آئے اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ میں عکرمہ کو مرنے سے پہلے دیکھ لیتا۔ میں اس وقت پہنچا جب وہ مر چکا تھا۔
میں نے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں وہ کیا کلام تھا جسے آپ تلقین کرنا چاہتے تھے فرمایا وہی جس پر تم ہو۔ اپنے مرنے والوں کو تلقین کرو لا الٰہ الا اللہ کی اور ولایت کی۔ (ض)

ایک روایت میں ہے حضرت نے کلمات فرج اور شہادتین کی تعلیم دی اور ایک ایک امام کے نام کی گواہی دلوائی یہاں تک کہ اس کا کلام منقطع ہوا۔

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام کے خاندان میں جب کوئی مرنے کو ہوتا تو فرماتے یہ کلمات کہو۔ جب مریض یہ کہتا تو فرماتے جا اب کوئی خوف نہیں۔

۷۔ فرمایا حضرتؑ نے اگر ایک بت پرست انسان بھی مرتے وقت خدا کی تعریف اس طرح کرے جیسے تم کرتے ہو تو آگ

اس کے بدن کو کبھی نہ جلائے گی۔ (ض)

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ بنی ہاشم میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لائے جب اس کی جان نکل رہی تھی آپؐ نے فرمایا کہو۔

لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم الخ

پس اس نے یہ کلمات کہے حضرت نے فرمایا الحمد للہ اسے نارِ جہنم سے نجات ملی۔ (ض)

۹۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص مرنے والا تھا۔ حضرت رسولؐ خدا سے بیان کیا گیا آپؐ مع چند اصحاب کے اس کے پاس تشریف لائے اس پر غشی طاری تھی۔

آپؐ نے فرمایا اے ملک الموت ٹھہر جا تاکہ میں اس سے کچھ پوچھوں پس اسے افاقہ ہوا۔ فرمایا تو نے کیا دیکھا۔ اس نے کہا میں نے بہت سی سفیدی اور سیاہی دیکھی فرمایا ان میں سے کون زیادہ قریب تھی اس نے کہا سیاہی۔

حضرت نے فرمایا کہو۔

یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری تھوڑی عبادت قبول کر۔

اس نے کہا اور بیہوش ہو گیا حضرت نے فرمایا اے ملک الموت اس کے لیے تخفیف کر تاکہ میں کچھ پوچھوں، وہ ہوش میں آ گیا۔ فرمایا تو نے کیا دیکھا، کہا بہت سی سفیدی اور سیاہی، فرمایا کون زیادہ قریب ہے۔ اس نے کہا سفیدی فرمایا اس کے گناہ خدا نے معاف کر دیئے۔ فرمایا صادق علیہ السلام نے جب تم کسی مرنے والے کے پاس جاؤ تو یہ کلمات اس سے کہلواؤ۔ (حسن)

باب ۸

نزع کی سختی

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسینؑ نے فرمایا کہ ابو سعید خدری اصحاب رسولؐ سے تھے اور پختہ ایمان رکھتے تھے تین دن تک ان پر جاں کنی کا عالم طاری رہا۔ پھر ان کو نہلا کر اس جگہ پہنچایا وہیں ان کا انتقال ہوا

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کسی پر نزع کا وقت سخت ہو تو اسے منتقل کرو اس جگہ جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ (ض)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔

۴۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ ابو سعید خدری کو اللہ نے اس رائے کی توفیق دی کہ انھوں نے نزع کی سختی کے وقت

لوگوں سے کہا مجھے میری نماز پڑھنے کی جگہ پہنچا دو لوگوں نے پہنچا دیا تو فوراً انتقال کیا۔ (ض)

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند قاسم سے فرمایا بیٹا اپنے بھائی کے سرہانے سورۂ والصافات پڑھو انھوں نے پڑھا جب یہاں تک پہنچے ھم اشد خلقاً ام من خلقنا تو اس جوان کا دم نکل گیا۔ جب کفنانے لگے اور لوگ باہر نکل گئے تو یعقوب بن جعفر آئے اور کہا کہ ہمارے درمیان معاہدہ تھا سورہ لیسین پڑھنے کا اور آپ نے والصافات پڑھنے کا حکم دیا۔ فرمایا جب کسی پر موت کی سختی ہو تو یہ سورہ پڑھنے سے دم نکل جاتا ہے۔ (ض)

باب ۹

قبلہ رو کرنا

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میت کا منہ قبلہ کی طرف کرو اور یہ اس طرح کہ قبلہ کی طرف پاؤں رہیں۔

۲۔ فرمایا جب کوئی مر جائے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دو اور غسل دینے کے لئے گڑھا کھود دو اور منہ قبلہ کی طرف کر و اس طرح کہ تلوے اور منہ قبلہ کی طرف ہوں۔ (موثق)

۳۔ فرمایا حضرت نے میت کے دونوں تلوے قبلہ کی طرف رہیں۔ (حس)

باب ۱۰

مومن قبض روح کو برا نہیں جانتا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن اپنے رب کو قسم دے کر کہے کہ وہ اس کو (اس وقت) نہ مارے تو وہ کبھی نہ مارے گا (لیکن مومن ایسا کرتا نہیں) جب موت کا وقت آتا ہے تو اللہ دو ہواؤں کو بھیجتا ہے ایک کا نام منفیہ ہے اور دوسری کا مسخیہ۔ منفیہ کا کام یہ ہے کہ اس کے دل سے اہل و عیال کو بھلا دیتی ہے اور مسخیہ اس کا دل دنیا سے ہٹا کر خدا کی طرف لگاتی ہے۔ (مجہول)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن پر قبض روح کے وقت سختی کی جاتی ہے فرمایا نہیں، خدا کی قسم جب ملک الموت قبض روح کے لئے آتا ہے تو اس سے کہتا ہے اے خدا کے دوست بے چین نہ ہو، ڈرو مت قسم ہے اس خدا کی جس نے محمد مصطفےٰ کو مبعوث بہ رسالت کیا۔

میں تیرے اوپر تیرے باپ سے زیادہ شفیق و مہربان ہوں جو اس وقت موجود ہوتا۔ اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ اس وقت رسول اللہؐ، امیرالمومنینؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اس کے سامنے ہوں گے اور اس سے کہا جائے گا یہ رسولؐ خدا، امیرالمومنینؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور آئمہ طاہرینؑ تشریف فرما ہیں پس وہ آنکھ کھولے گا اور دیکھے گا۔ پھر خدا کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا۔ اے محمدؐ و آل محمدؐ کی طرف اطمینان رکھنے والے نفس اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ تیرے لئے ثواب ہے میرے خاص بندوں یعنی محمدؐ و آل محمدؐ میں داخل ہو میری جنت کے اندر ۔ پس خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں کہ بندہ مومن کی روح آسانی سے نکالی جائے اور منادی سے ملجائے۔ (ض)

باب ۱۱

مومن اور کافر کیا دیکھتا ہے

ا۔ عقبہ کا بیان ہے کہ مجھ سے صادق آل محمدؐ نے فرمایا۔ روز قیامت اللہ اپنے بندوں سے اس کے سوا قبول نہ کرے گا۔ جس (اعتقاد) پر تم ہو اور اس کا اقرار تم میں سے کوئی نہ کرے گا۔ جب تک وہ آنکھ کے سامنے نہ ہو اور ایسا اس وقت ہوگا جب روح بدن سے نکل کر یہاں تک پہنچ جائے گی اور اشارہ کیا اپنی رگ گردن کی طرف، پھر حضرتؑ نے تکیہ کیا معلیٰ میرے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے اشارہ کیا کہ آپ سے سوال کروں، وہ کیا دیکھے گا۔ یہ میں نے غالباً دس بار کہا۔ ہر بار یہی جواب ملا۔ دیکھے گا اس کے سوا کچھ نہ بتایا۔ پھر حضرت بیٹھے اور فرمایا۔ اے عقبہ میں نے چاہا تھا تم نہ جانو تو اچھا ہے۔ میں نے کہا یا بن رسولؐ اللہ میرا دین آپ کے دین کے ساتھ ہے جب بغیر علم دین چلا گیا تو پھر کیا رہا۔ مجھے ہر وقت آپ سے دریافت کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ پس میں رو دیا۔

حضرت نے تسلی دی اور فرمایا ان دونوں کو دیکھے گا۔ میں نے کہا۔ وہ دونوں کون ہیں فرمایا حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اے عقبہ کوئی مومن ہرگز نہ مرے گا جب تک ان دونوں کو نہ دیکھ لے گا۔ میں نے کہا وہ پھر دنیا کی طرف لوٹے گا فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا دونوں حضرات اس سے کچھ کہیں گے۔ فرمایا ہاں دونوں ایک ساتھ داخل ہوں گے۔ رسول اللہ سرھانے ہوں گے اور علیؑ پائنتی۔ آنحضرتؐ اس پر جھک کر فرمائیں گے۔ اے دوست خدا بشارت ہو تجھے، میں خدا کا رسول ہوں میں تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہوں جو تو نے دنیا میں چھوڑی ہے پھر رسولؐ اٹھیں گے اور حضرت علی اس سے فرمائیں گے۔ اے ولی خدا تجھے بشارت ہو۔ میں ہی وہ علی ہوں جسے تو دوست رکھتا تھا۔ میں تجھے نفع پہنچاؤں گا۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کتاب خدا میں ہے۔ میں نے کہا کہاں۔ فرمایا سورۂ یونس میں ہے۔ "جو لوگ ایمان لائے اور متقی بنے ان کے لئے بشارت ہے دنیا و آخرت میں اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی بڑی کامیابی ہے۔ (ض)

۲۔ پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب کہ بیچ میں سے کلام قطع ہو گیا تھا کہ رسول اللہ اور جس کو اللہ چاہے اس کے پاس آئیں گے۔ حضرت داہنی طرف بیٹھیں گے اور حضرت علی بائیں طرف، حضرت رسول خدا اس سے فرمائیں گے کیا تو ان سے ملنے کی آرزو نہ رکھتا تھا۔ پس یہ تیرے امام ہیں اور جس عذاب سے تو ڈرتا تھا اس سے تجھے امان دی گئی۔ پھر اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور رسول فرمائیں گے یہ ہے جنت میں تیرا مقام تو چاہے تو ہم تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں اور وہاں سونا چاندی تیرے لئے فراہم کر دیں۔ وہ کہے گا۔ اب مجھے دنیا میں جانے کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا پیشانی عرق آلود ہو جائے گی ہونٹ سکڑ جائینگے نتھنے پھیل جائیں گے اور بائیں آنکھ میں آنسو آ جائیں گے

اور جب روح بدن سے نکل جائے گی تو اس پر وہ چیز پیش کی جائے گی۔ جیسے اس وقت پیش کی گئی تھیں جب وہ جسم میں تھی پس اب وہ آخرت کا ہو گا۔ غسل دینے والا اسکو غسل دیگا اور پلٹانے والا پلٹائیگا اور جب کفن لپیٹا جائیگا اور جنازہ پر رکھا جائے گا تو اس کی روح لوگوں کے آگے آگے ہوگی اور ارواح مومنین اس سے ملاقات کریں گی اور سلام کر کے بشارت دیں گی اس چیز کی جو اللہ نے جنت کی نعمتوں سے اس کے لئے مہیا کی ہوگی۔ جب اسے قبر میں رکھا جائے گا تو روح لوٹائی جائے گی اس کے جسم میں پھر اس سے سوال ہوگا اس چیز کا جس کو وہ جانتا ہے جب وہ جواب دے دیگا تو جنت کا دروازہ اس پر کھولا جائیگا جو رسول اللہ نے دکھایا تھا پس وہ اس میں داخل ہوگا در آنحالیکہ اس میں نور ہوگا۔ اور خنکی اور خوشبو۔

راوی نے پوچھا پھر فشار قبر کیا ہے فرمایا مومنین کا اس سے تعلق نہیں۔ اس کی قبر کی زمین یہ کہہ کر دوسری زمین پر فخر کرے گی میری پشت پر یہ مومن چلا تیری پشت پر نہیں، مرنے والے سے کہے گی۔ واللہ میں تجھ کو دوست رکھتی تھی جب تو میرے اوپر چلتا تھا اب تجھ پر میرا تصرف ہے تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پس وہ اسکی حد نگاہ تک کشادہ ہو جائے گی۔ (ص)

۳۔ سعد بن یسار راوی ہے کہ میں سابور کے دو بیٹوں میں سے ایک کے پاس گیا۔ یہ دونوں صاحب فضل و ورع اور متواضع تھے ان میں سے جو بیمار ہوا میرا گمان ہے کہ اس کا نام زکریا تھا اس کی موت کے وقت میں موجود تھا اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور کہا۔ اے علیؑ آپ نے میرا ہاتھ نورانی کر دیا۔ میں اس کے بعد امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا محمد بن مسلم بھی وہاں موجود تھا۔ میں جب چلا تو حضرت کا نوکر مجھے بلانے آیا۔ غالباً مسلم نے یہ واقعہ حضرت سے بیان کر دیا تھا۔ جب میں واپس آیا تو فرمایا جس کی موت کے وقت تم موجود تھے اس نے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا اس نے کہا تھا "اے علیؑ آپ نے میرا ہاتھ روشن کر دیا۔ فرمایا واللہ اس نے حضرت کو دیکھا تین بار ایسا فرمایا۔ (مجہول)

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ کو کہتے سنا۔ تم میں سے بعض ایسے ہیں جن کی توبہ قبول کی جائے گی اور اللہ بخش دیگا اور نہیں ہے تمہارے درمیان کوئی ایسا جس پر غبطہ کیا جائے اور خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھے مگر اس وقت جب روح یہاں پہنچے گی

اور اشارہ کیا اپنی حلق کی طرف، پھر فرمایا اس کے احتضار کے وقت حضرت رسولؐ خدا، حضرت علیؑ اور حضرت جبرئیلؑ آئیں گے۔ اور ملک الموت علیہم السلام حضرت علیؑ اس کے قریب ہوں گے اور فرمائیں گے یا رسولؐ اللہ یہ ہمارا دوست ہے لہذا آپ بھی اسے دوست رکھیئے۔ حضرت جبرئیل فرمائیں گے یہ اللہ اس کے رسولؐ اور آل رسولؐ کو دوست رکھنے والا ہے لہذا تم بھی اسے دوست رکھو اور اس کے ساتھ نرمی کرو، پس ملک الموت اس کے پاس آکر کہے گا اے بندۂ خدا میں نے تیری گردن آزاد کی اور تیری برائت کا پروانہ لیا۔ (موثق)

تو نے زندگانی دنیا میں چونکہ صاحبانِ عصمت کبریٰ سے تمسک کیا تھا یہ اس کا اجر ہے وہ بہ توفیق کہے گا وہ کیا ہے فرشتہ کہے گا وہ ولایت علی ابن ابیطالبؑ ہے وہ مومن کہے گا صحیح ہے فرشتہ کہے گا جس عذاب آخرت سے تو ڈرتا تھا۔ اللہ نے تجھے اس سے امان دے دی اور جس چیز کی تجھے امید تھی تو نے پالی اور بشارت ہو رسولؐ اللہ اور علیؑ و فاطمہؑ کے ساتھ رہنے کی، پھر ہلکے سے اس کی جان نکالے گا اور پھر جنت سے کفن اور جنت سے مشک و اذفر کا حنوط اس کے لئے لائے گا۔ پس اس کا کفن اسے دیا جائے گا اور اسی حنوط سے دفن کیا جائے گا۔

پھر اس کو جنت کا زرد لباس پہنایا جائے گا۔ جب اس کو قبر میں رکھیں گے تو جنت کا ایک دروازہ اس پر کھل جائے گا اور بڑی راحت نصیب ہوگی۔ پھر اس کے سامنے اور دائیں بائیں ایک مہینہ مسافت کی زمین پھیلا دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا اب اپنے فرش پر دلہنوں کی طرح سوؤ۔

بشارت ہو تجھے راحت و آرام کی اور نعمتوں سے بھری جنت کی۔ تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں، پھر وہ جنت میں آل محمدؑ کی زیارت کرے گا ان کے ساتھ کھائے گا اور ان کے ساتھ ان کا پانی پیئے گا اور ان کی مجالس میں ان سے بات چیت کرے گا۔ ظہور قائم آل محمدؑ تک یہی صورت رہے گی۔ جب حضرت ظہور فرمائیں گے تو یہ مومنین لبیک لبیک کہتے ہوئے حضرت کے پاس آئیں گے اس وقت شک کرنے والے حیران رہ جائیں گے۔ مومنین کم ہونگے اور موجود لوگ ہلاک ہوں گے اور مقرب لوگ نجات پائیں گے حضرت رسولؐ خدا، حضرت علیؑ سے فرمائیں گے۔ تم میرے بھائی ہو اور تمہارے اور میرے درمیان وعدہ گاہ وادی السلام ہے۔

جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو حضرت رسولؐ خدا، حضرت علیؑ، جبرئیل اور ملک الموت آتے ہیں حضرت علیؑ کہتے ہیں یا رسولؐ اللہ یہ ہم سے دشمنی رکھتا تھا۔ پس آپ بھی اس کو دشمن رکھیئے۔ حضرت جبرئیل سے فرماتے ہیں یہ وہ ہے جو بغض رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ اور اہلبیت رسولؐ سے پس جبرئیل اس کو دشمن جانیں گے اور اس پر سختی کریں گے ملک الموت اس کے پاس آکر کہیں گے۔ اے بندۂ خدا میں نے تیری رہائی اور برأت کا پروانہ لے لیا ہے کیا تو نے صاحبانِ عصمت کبریٰ سے زندگانی دنیا میں تمسک کیا تھا وہ کہے گا نہیں، ملک الموت کہیں گے اے دشمن خدا، تجھے غضب خدا عذاب خدا اور آتش جہنم کی بشارت ہو جس عذاب سے تو ڈرتا تھا وہ آگیا۔ پھر سختی سے اس کی روح قبض کی جائے

گی اور تین سو شیاطین کو اس پر مسلط کیا جائے گا کہ اس کے منہ پر تھوکیں گے اور اس کی روح کو اذیت دیں گے اور جب قبر میں جائے گا تو جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس پر کھول دیا جائے گا اور اس پر دوزخ کا دھواں اور شعلے لپکیں گے۔ (ض)

۵۔ راوی نے حضرت علی سے سُنا

واللہ جو شخص میری عداوت پر مرے گا وہ اپنی موت کے وقت مجھے دیکھنا برا سمجھے گا اور جو میری محبت پر مرے گا وہ مجھے محبت کی نظر سے دیکھے گا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے اور رسول اللہ داہنی طرف ہوں گے (مجہول)

۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا۔ کہ مرتے وقت میت کی آنکھوں میں جو آنسو آجاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رسول اللہ کو دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ جب آدمی کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے تو خوشی سے آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں اور ہنسنے لگتا ہے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب روح کھنچ کر حلق تک آجاتی ہے تو موت کا فرشتہ اس سے کہتا ہے۔ اے فلاں جس سے تیری امید دنیا میں وابستہ تھی اب اس سے مایوسی ہے یعنی اب دنیا کی طرف پلٹنا ممکن نہیں اور جس سے تو ڈرتا تھا اب اس سے امان ہے۔ (مرسل)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آدمی کی روح کھنچ کر سینہ تک آجاتی ہے تو وہ رسول اللہ کو دیکھتا ہے حضرت اس سے فرماتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں تجھے بشارت دیتا ہوں فرمایا پھر وہ علیؑ کو دیکھتا ہے آپ فرماتے میں علیؑ ہوں جسے تو دوست رکھتا تھا کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے فائدہ پہنچاؤں، میں نے کہا یہ دیکھنے کے بعد کیا کوئی دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ فرمایا نہیں اور اس سے بڑی بات یہ ہے کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے۔ اے ایمان اور تقویٰ والو تم کو بشارت ہو دنیا و آخرت کی زندگی میں، اور اللہ کے کلمات بدلنے والے نہیں (مرسل)

۸۔ ابن یعفور کہتا ہے کہ خطاب جہنی ہمارا شریک کار تھا اور پکا ناصبی تھا۔ بغض آل محمد میں اس کی صحبت تھی۔ نجدہ حروری ناصبی سے میں ایک روز بلحاظ میل جول اور تقیہ اس کے پاس گیا وہ بحالت نزع بیہوش تھا اور کہہ رہا تھا اے علی تمہارا اور میرا معاملہ کیسا سخت ہے۔ میں نے یہ واقعہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا رب کعبہ کی قسم اس نے ضرور علی کو دیکھا۔ تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ (مرسل)

۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا جب روح تم میں سے کسی کی کھنچ کر آئے گی تو کہا جائے گا تو دنیا کے جس رنج و غم سے ڈرتا تھا اس سے تجھے امان ملی اور کہا جائے گا رسول اللہ اور علیؑ و فاطمہؑ تیرے سامنے ہیں۔

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کا چہرہ اس سے زیادہ سفید ہو جاتا ہے جو اس کا اصلی رنگ ہو اور پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور یہ وقت جان نکلنے کا ہوتا

ہے اور کافر کی روح سختی سے نکلتی ہے اور اس کی باچھیں اونٹ کی طرح پھیل جاتی ہیں اور اونٹ کی طرح جان نکلتی ہے (ض)

۱۱۔ میں نے ابوعبداللہؑ سے پوچھا جو اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا ہم تو موت کو بُرا ہی جانتے ہیں۔ فرمایا جو تم نے خیال کیا ہے ایسا نہیں ہے اس کا اظہار تو معائنہ کے وقت ہوتا ہے جب وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسے دوست رکھتا ہے پھر کوئی چیز اُسے آگے بڑھنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں اللہ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کی ملاقات کو، اور جب وہ ایسی چیز کو دوست رکھتا ہے جسے بُرا جانے، تو کوئی چیز اسے لقائے الٰہی سے زیادہ بُری نہیں معلوم ہوتی۔ پس اللہ بھی اس کو دوست نہیں رکھتا۔

۱۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کہ میں نے آپ کے ایک شیعہ سے سنا ہے جس کی روایت اس نے آپ کے والد سے کی ہے۔ فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا وہ کہتا تھا کہ لوگوں کا گمان ہے کہ سب سے زیادہ قابل غبطہ یہ ہے جس پر ہم ہیں بعض کی جان جب حلق تک آئے گی تو کیا ہوگا۔ فرمایا۔ ہاں اس وقت، نبیؐ، علیؑ، جبرئیل اور ملک الموت اس کے پاس آئیں گے اور یہ فرشتہ حضرت علیؑ سے کہے گا یہ شخص تمہارے اور تمہارے اہلبیتؑ کے دوستوں میں سے ہے وہ فرمائیں گے ہاں یہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہے حضرت رسولؐ خدا یہی بات جبرئیل سے کہیں گے اور وہ خدا سے کہیں گے۔ (مجہول)

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب روح نکل کر یہاں تک آجائے گی اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف، تو اس کی آنکھیں زیارت نبیؐ و علیؑ سے ٹھنڈی ہوں گی۔ (ض)

۱۴۔ میں نے حضرتؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اذا بلغت الحلقوم۔ فرمایا جب روح کھنچ کر حلق تک آجائے گی تو اس پر نیند کا غلبہ ہوگا اور جب وہ جنت میں اپنا مقام دیکھے گا تو کہے گا مجھے دنیا کی طرف پلٹا دو تاکہ میں اپنے گھر والوں کو مطلع کردوں اس سے کہا جائے گا یہ ممکن نہیں۔ (موثق)

۱۵۔ فرمایا جب تم دیکھو آنکھ بے نور ہوگئی اور بائیں آنکھ سے آنسو نکلے اور پیشانی پر پسینہ آئے اور ہونٹ سکڑنے لگے اور نتھنے پھیل گئے تو سمجھ لو اس کا وقت آگیا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ ہنسے تو یہ بھی دلائل موت سے ہے اور فرمایا جب تم دیکھو کہ اس کا چہرہ بے رونق ہوگیا اور داہنی آنکھ سے آنسو نکلے تو جان لو یہ (کافر کی) موت کا وقت ہے۔

باب ۱۲
مومن و کافر کی روح نکلنا

۱۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے، اللہ حکم دیتا ہے ملک الموت کو، پس وہ لوٹاتا ہے مومن کی روح کو تاکہ اس کے گناہ ہوں

میں تخفیف ہو اور اس کی روح کو آسانی سے نکالتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں فلاں پر موت کا وقت سخت ہے یہ اہانت حکم الٰہی ہے اور بطور دعا راوی نے کہا۔ خدا اس سے بچالے۔ یہ بھی ایسا ہی کہنا ہے اس کے لئے جس پر اللہ کا غضب ہو۔ اور جو اللہ کو دشمن رکھتا ہے تو ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ اس کی روح کو اس طرح کھینچے جیسے گرم لوہے کی سلاخ جنتری میں سے کھینچی جاتی ہے لوگ کہتے ہیں فلاں شخص پر موت آسان ہو گئی لوگوں کو کیا خبر کہ کسی مرنے والے پر کیا گزرتی ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ اپنے ایک صحابی کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ مرنے کے قریب تھا اور فرمایا اے ملک الموت میرا یہ صحابی مومن ہے اس نے کہا اے محمد بشارت ہو کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور جان لو اے محمدؐ جب میں اولاد آدم میں سے کسی کی روح قبض کرتا ہوں تو گھر والے جزع و فزع کرتے ہیں میں ان کے گھر کے ایک گوشہ میں ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں یہ رونا پیٹنا کیسا، خدا کی قسم میں اس کی موت کے وقت سے پہلے نہیں آیا اور نہ میں نے اس کے گناہوں کی وجہ سے قبض روح کیا ہے اگر تم چپ رہو گے اور صبر کرو گے تو جزا پاؤ گے اور اگر بیقراری کا اظہار کرو گے تو گنہگار ہو گے یہ سمجھ لو میں تمہارے درمیان بار بار آؤں گا۔ گناہوں سے ڈرو، مشرق و مغرب میں کوئی گھر یا خیمہ ایسا نہیں ہے کہ میں ہر روز چار یا پانچ بار ان کے چہروں سے اندازہ نہ کرتا ہوں میں ان کے چھوٹے بڑے ہر ایک کو جانتا ہوں اگر میں ایک مچھر کی روح قبض کرتا ہوں تو مجھے اس پر قدرت نہیں جب تک میرے رب کا حکم نہ ہو۔

رسول اللہ نے فرمایا ایک فرشتہ اوقات نماز میں دیکھ بھال کرتا ہے اگر پابند نماز پاتا ہے تو اس کو تلقین کرتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور شیطان کو اس کے پاس سے ہٹا دیتا ہے (مرسل)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص انصار میں سے حضرت رسول خدا کی خدمت میں آیا اور اس کی ایمانی حالت اچھی تھی حضرت اس کی موت کے وقت تشریف لائے ملک الموت کو اس کے سرہانے پایا رسول اللہ نے فرمایا۔ اے ملک الموت اس کے ساتھ نیکی کرو یہ مومن ہے۔ ملک الموت نے کہا۔ اے محمدؐ آپ خوش رہیں میں تو ہر مومن پر شفیق ہوں اور اے محمدؐ جب میں قبض روح کے لئے کسی آدمی کے پاس آتا ہوں اور اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اس کے خاندان والے چیخنے لگتے ہیں میں اس کی روح کو لے کر گھر کے ایک گوشہ میں ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں خدا کی قسم ہم نے ظلم نہیں کیا اور نہ موت کے وقت سے پہلے روح قبض کی ہے اگر تم مرضی خدا پر راضی رہو گے اور صبر کرو گے تو اجر پاؤ گے اور بے صبری ظاہر کرو گے اور غصہ کرو گے تو گنہگار ہو گے تم ہم پر غصہ نہ کرو ابھی ہمیں تمہارے پاس بار بار آنا ہے ایسی باتوں سے حذر کرو، خشکی اور تری میں کوئی گھر اور کوئی خیمہ ایسا نہیں کہ میں ہر روز اوقات نماز میں ان کو تلاش نہ کرتا ہوں میں ان کے نفس اور ان کے رنگ کو جانتا ہوں۔ اے محمد میں بغیر اذن رب ایک مچھر کی روح قبض نہیں کر سکتا جب مومن کی موت کے وقت آتا ہوں تو تلقین کرتا ہوں۔
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (ض)

باب ۱۳
دفن میں تعجیل

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگو اللہ نے فرمایا ہے میں اس سے محبت نہیں کرتا جس کے یہاں کوئی مرگیا ہو اور وہ دفن کے لیے صبح کا انتظار کرے یا دن میں کوئی مرا ہو اور وہ رات کا انتظار کرے۔ دفن میں انتظار نہ کرو۔ سورج کے طلوع یا غروب کا۔ جلدی کرو ان کے دفن کرنے میں۔ اللہ کی رحمت تم پر ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ، اللہ کی رحمت آپ پر بھی ہو۔

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی مرجائے اوّل روز ہیں تو اس کے دفن میں تاخیر نہ کرو اور اس کو قبر میں جلد پہنچا دو۔

باب ۱۴
نادر

۱۔ فرمایا حضرت نے جب کسی میّت کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر کھیلتا ہے۔ (حسن)

باب ۱۵
زن حائض اور خدمت مریض

۱۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی عورت مریض کے سرہانے بحالت حیض اس کی جان کنی کے وقت بیٹھی ہو تو کیا کیا جائے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ مریض کی کوئی خدمت انجام دے رہی ہو لیکن اگر اس کی قربت سے کوئی خوف ہو تو اُسے ہٹا دیا جائے کیونکہ ملائکہ کو ایسی عورت سے اذیت ہوتی ہے۔ (موثق)

باب ۱۶
غسل میّت

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم غسل میّت دینا چاہو تو اس کی شرمگاہ پر کوئی پردہ ڈال دو جو اسے چھپالے۔ غسل کی ابتداء کرو اس کے دونوں ہاتھ اور سر سے، تین بار آب سدر سے دھوؤ اس کے بعد بدن کو لو، پہلے داہنی طرف سے لو، جب شرمگاہ کو دھونا چاہو تو ایک پاک صاف کپڑا اپنے بائیں ہاتھ پر لپیٹو اور اسے اس کپڑے کے نیچے داخل کرو جو میّت کی شرمگاہ پر ہے شرمگاہ پر بغیر نظر کئے ہوئے اسے دھوؤ۔ جب آب سدر کے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو آب کافور سے غسل دو، پھر سادہ پانی سے، جب تینوں غسل سے نمٹ جاؤ تو خشک کپڑے سے تری کو جذب کرو۔ (حسن)

۲۔ حضرت ابوعبداللہ سے غسل میت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اوّل آب سدر سے غسل دو، اس کے بعد دوسرا غسل آب کافور اور اکلیل الملک (ایک دوا زردی مائل) اگر مل جائے اور تیسرا آب خالص سے۔ میں نے کہا مُردے کے لیے صرف یہی تین غسل ہیں۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا کیا وقت غسل بدن پر کپڑا رہے۔ فرمایا اگر قمیص کے نیچے غسل دینا ممکن ہو تو دیا جائے۔ اور فرمایا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ غسل دینے والا ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے۔ (ص)

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میت کے تین غسل ہیں آب سدر سے، آب کافور اور آب خالص سے، پھر کفن دیا جائے اور فرمایا میرے والد نے اپنے وصیت نامہ میں لکھا تھا مجھے تین کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ ایک ان کی رداء یمنی، ایک قمیص اور ایک اور کپڑا، میں نے پوچھا ایسا کیوں لکھا، فرمایا لوگوں کے کہنے کے خوف سے، پھر عمامہ باندھنے کو لکھا پھر دفن کے لیے زمین کھودنے کا حکم دیا کہ ہموار نشان ہو اور مجھے حکم دیا کہ قبر چار انگلیوں کے برابر اونچی ہو اور قبر پر پانی چھڑکنا اچھا ہے۔ (ض)

۴۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غسل میت کے متعلق سوال۔ فرمایا۔ اس کے پیروں کے تلوے قبلہ کی طرف کر دو۔ پھر اس کے بدن کے جوڑ آہستہ ملو اگر کوئی امر مانع ہو تو چھوڑ دو اور اس کی شرمگاہ کو تین بار آب سدر، بیسن یا صابون وغیرہ سے خوب دھوؤ اور زیادہ پانی ڈالو، پھر دونوں ہاتھوں سے ملو، اس کے بعد سر کی طرف آؤ۔ پہلے داہنی طرف کا حصہ دھوؤ نرمی سے سختی سے اپنے کو بچاؤ اور اچھا غسل دو، پھر بائیں کروٹ دلاؤ تاکہ داہنی طرف کا حصہ ظاہر ہو، پھر سر سے پیر تک دھوؤ اور ہاتھ سے ملو اس کی پشت اور پیٹ کو تین بار دھوؤ، پھر داہنی طرف کروٹ دو تاکہ بایاں حصہ نمایاں ہو، پھر اسے سر سے پیر تک دھوؤ اور اس پشت اور پیٹ کو تین بار دھوؤ، جب سدر سے غسل دے چکو تو اس کے بعد دوسرا غسل شروع کرو آب کافور سے، پہلے تین بار اپنے ہاتھ سے ہلکے ہلکے اس کے پیٹ کو ملو۔ پھر سر کی طرف آؤ اور جیسے پہلے کیا تھا کرو اوّل اوّل داڑھی سر اور چہرہ کو دونوں طرف سے دھوؤ آب کافور سے تین بار پھر بائیں طرف کروٹ دو تاکہ داہنی طرف کا حصہ نمایاں ہو۔ پھر سر سے پیر تک تین بار دھوؤ اور اپنا ہاتھ کندھوں کے نیچے بغلوں میں لے جاؤ اور ان کو دھوؤ اور ہاتھ اور بازو پہلو سے ملے رہیں جو کچھ بھی دھوؤ اور بغلوں کے ساتھ ہتھیلیاں بھی دھوؤ۔

پھر چت لٹاؤ اور آب خالص سے اسی طرح غسل دو، پہلے شرمگاہ سے شروع کرو پھر سر اور داڑھی کی طرف آؤ اور سادہ پانی سے غسل دو، جیسے پہلے دیا تھا۔ پھر کپڑے سے صاف کرو اور میت کے نیچے روئی رکھو اور زیادہ رکھ کر پھیلاؤ پھر رانوں کو کپڑے سے کس کر باندھو تاکہ کسی چیز کے نکلنے کا خوف نہ رہے اور مُردہ کو بیٹھا ؤ مت اور اس کے کانوں میں کوئی چیز نہ رکھو اگر کانوں سے کوئی چیز نکلنے کا خوف ہو تو رکھ دو ورنہ کچھ نہ کرو۔ اور اگر روئی رکھ دو تو کچھ حرج نہیں اور مُردہ کے ناخن نہ کاٹو یہی صورت عورت کے لیے ہے۔

۵۔ فرمایا جب غسل کا ارادہ ہو تو میّت کو غسل دینے کی جگہ قبلہ رو لٹا دو اگر وہ قمیص پہنے ہے تو قمیص کو اس کے ہاتھوں میں سے نکالو اور اس کی شرمگاہ پر ڈالو اور اسے اٹھا کر پیروں کی طرف سے نکالو اور اگر قمیص نہ ہو تو شرمگاہ پہ کپڑا ڈالو، بیری کے تھوڑے سے پتے ایک طشت میں ڈالو اور ان پہ پانی ڈال کر ہاتھوں سے ملو تاکہ جھاگ نکل آئے ان جھاگوں کو کسی ظرف میں رکھو اور آخر والے جھاگ پانی کے گھڑے میں ڈالو پھر اپنے ہاتھ تین چار بار دھوؤ جیسے غسل جنابت کے وقت تین بار دھوتے ہیں کہنیوں تک، پھر میّت کی شرمگاہ کو خوب دھوؤ اور پوری کوشش کرو کہ پانی میت کے نتھنوں میں نہ جائے اور کانوں کے اندر بھی، پھر اس کو بائیں طرف کروٹ دو۔ پھر پانی نصف حصہ سر سے لے کر پیروں تک بہاؤ اور بدن کو ہلکے ہلکے ملو اور اسی طرح اس کی پیٹھ اور پیٹ کو ہلکے سے دھوؤ پھر اسے داہنی کروٹ دو پھر اسی طرح کرو جیسے داہنی طرف کیا تھا۔ پھر گھڑے کا پانی گرا دو اور گھڑے کو سادہ پانی سے دھوؤ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ، پھر برتن میں پانی بھر دو اور جس طرح پہلے غسل دیا تھا غسل دو، میت کے ہاتھوں سے ابتدا کرو۔ پھر شرمگاہ کو دھوؤ پھر پیٹ کو ہلکے ہلکے دھوؤ اگر کوئی شے برآمد ہو تو اسے صاف کر دو۔

پھر اس کا سر دھوؤ پھر بائیں طرف کروٹ دو اور داہنی طرف کا حصہ دھوؤ اور اس کی پشت اور پیٹ بھی پھر داہنی طرف کروٹ دے کر بائیں طرف کا حصہ دھوؤ، جیسے پہلی بار دھویا تھا پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور گھڑا بھی دھوؤ سادہ پانی سے۔

اور سادہ پانی سے نہلا دو، جیسے پہلے دو بار غسل دیا ہے پھر پاک کپڑے سے بدن خشک کر دو اور پھر روئی لو اور اس پر تھوڑا سا کافور ڈالو اور اس کو میت کی اگلی پچھلی شرمگاہ پر رکھو اور کچھ روئی میّت کی ڈبر پر رکھو تاکہ کوئی شے اس سے باہر نہ نکلے، اور ایک لمبا کپڑا لو جس کا عرض ایک بالشت ہو اور اس کو دونوں کولھوں پر باندھو اور دونوں رانوں کو اچھی طرح ملاؤ اور بطور لنگوٹ کے دونوں کو کس کر باندھو پھر اس کا سرا پیروں میں سے نکالو اور داہنی طرف لے جاؤ اور لنگوٹ کی طرح باندھو، یہ کپڑا بہت لمبا ہونا چاہیئے جو کولھوں اور دونوں رانوں اور گھٹنوں کو اچھی طرح لپیٹ لے۔

۶۔ میں پوچھا اگر میّت کو کھلے مقام پر نہلایا جائے تو فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن پردہ کے اندر ہو تو مجھے زیادہ پسند ہے (مرسل)

باب ۱۷
حنوط و کفن

۱۔ حنوط و کفن کے بارے میں فرمایا۔ پہلے چادر پھیلاؤ پھر اس پر ازار رکھو نیچے کی طرف اور کفنی کا اگلا حصہ میّت پر ڈالو پھر ملا ہوا کافور لو اور اسے میت کی پیشانی پر مقام سجدہ پر رکھو، پھر کافور ہر جوڑ پر ملو سر سے لے کر

پیر تک سر گردن، شانوں کہنیوں اور بدن کے ہر جوڑ پہ ملو، پیروں پر بھی اور ہتھیلیوں پر بھی، پھر کفنی کا اگلا حصہ میت کو ذرا سا اٹھا کر ڈالو اور کفنی سلی ہوئی اور کڑھی ہوئی نہ ہو، پھر دو شاخیں تازہ ہری خرمے کی بقدر ایک ہاتھ کے لمبی لو ان میں سے ایک اس طرح رکھو کہ نصف حصہ پنڈلی پہ رہے نصف ران پر اور دوسری کو میت کی داہنی بغل میں رکھو۔ اور اس کی آنکھ کان اور چہرہ پر نہ تو روئی رکھو اور نہ کافور، پھر عمامہ باندھو اور بیچ کا حصہ اس کے سر پہ دائرہ کی صورت میں پیچ دو اور پھر دونوں سرے سینہ پر ڈال دو۔ (مرسل)

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ کو کفن کیسے دیا گیا تھا۔ فرمایا تین کپڑوں میں دو صحاری تھے۔ مضافات عمان کے بنے ہوئے اور ایک حیرہ کی چادر تھی۔ (ض)

۳۔ فرمایا جب میت کو کفن دے چکو تو تھوڑا سا کافور اور ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) اس کے اوپر چھڑکو۔ (موثق)

۴۔ فرمایا جب میت کو حنوط کرو تو سجدہ کے مقامات پر اور کل جوڑوں پہ ملو اور داڑھی پر بھی اور سینہ پر بھی رکھو اور مرد و عورت کے حنوط کی صورت یکساں ہے اور کافور کو انگیٹھی پر رکھ کر نرم نہ کرو۔ (حسن)

۵۔ ہم نے حضرت سے پوچھا کیا عمامہ داخل کفن ہے۔ فرمایا نہیں۔ واجب کفن تین کپڑوں میں ہے اور ایک پوری چادر جو پورے بدن کو ڈھانپ لے اس سے کم نہیں اور جو زیادہ ہو وہ سنت ہے جب پانچ کپڑوں سے نہ بڑھے اس سے زیادہ ہو تو بدعت ہے حضرت رسولؐ خدا نے عمامہ کا حکم دیا ہے اور حضرت کے سر پر عمامہ باندھا گیا تھا۔ جب ہم مدینہ میں تھے تو ابوعبیدہ کے مرنے پر ایک شخص کو ہمارے پاس ایک دینار دے کر بھیجا گیا کہ ہم اس کے لئے حنوط اور عمامہ خرید دیں۔ پس ہم نے خرید دیا۔ (ض)

۶۔ فرمایا حضرتؐ نے میت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے سوائے عمامہ اور ران پیچ کے جس سے کولھوں کو اس طرح باندھا جائے کہ اگر کوئی شے نکلے تو ظاہر نہ ہو۔ ران پیچ اور عمامہ دونوں ضروری ہیں۔ مگر داخل کفن نہیں۔

۷۔ فرمایا حضرتؐ نے میرے والد نے وصیت نامہ لکھا کہ مجھے تین پارچوں میں کفن دیا جائے ایک وہ چادر جس میں جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور ایک کپڑا اور ایک قمیص، میں نے کہا آپؐ یہ کیوں لکھتے ہیں۔ فرمایا مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ تم سے چار یا پانچ کپڑوں میں کفن دینے کو کہیں گے، اگر ایسا ہو تو تم نہ کرنا اور میرے سر پر عمامہ باندھنا، کفن ایسا ہو کہ سارے بدن کو لپیٹ لے۔ (حسن)

۸۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں غسل دیتا ہوں مُردوں کو، فرمایا غسل دو نرمی سے، بدن پر ہاتھ پھیرو رگڑو نہیں اور نہ کانوں میں کافور ڈالو اور جب عمامہ باندھو تو عربوں کی طرح نہ باندھو، میں نے کہا پھر کیسے فرمایا بیچ کا حصہ لو اسے میت کے سر پر ڈال کر پیچھے کی طرف لے جاؤ اور پھر دونوں کنارے سینے پر ڈال دو۔ (مجہول)

۹۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کفن کیسے دیا جائے۔ فرمایا ایک پارچہ لے کر لنگوٹ کسو، میں نے کہا اور ازار

فرمایا۔ اس کا شمار کسی میں نہیں وہ تو اس لئے ہوتی ہے کہ ٹانگوں کو ملا دے تاکہ وہ حصہ باہر نہ رہے اور روئی ہے جو کام لیا جاتا ہے وہ اس سے بہتر ہے پھر غسل کے وقت قمیص کو پھاڑو اور اسے پیروں سے نکالو، کفنی ترک بھڑک کی اور منقش نہ ہو۔ عمامہ کے دونوں سرے سینہ پر ڈالو۔ (ص)

۱۰۔ فرمایا میت کا کفن پانچ پارچوں میں ہو۔ ایک قمیص جس میں بٹن نہ ہوں ایک لنگ اور ایک وہ کپڑا جس سے درمیانی حصہ باندھا جائے اور ایک چادر جس میں لپیٹا جائے اور ایک عمامہ سر پر باندھیں۔ (ص)

۱۱۔ حضرتؑ نے میت کے عمامہ کے متعلق فرمایا کہ اسے ٹھوڑی کے نیچے لا کر سینہ پر ڈالو۔

۱۲۔ فرمایا حضرتؑ نے حنوط سے مراد کافور ہے۔

۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔

ابو عبیدہ حذاء کے کفن کے سلسلے میں فرمایا حنوط تو کافور ہی ہوتا ہے لیکن جاؤ جیسا لوگ کرتے ہیں تم بھی کرو۔ (مجہول)

۱۴۔ جب مدینہ میں ابو عبیدہ حذاء کا انتقال ہوا تو میں وہاں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پاس ایک دینار بھیجا کہ اس کا حنوط خریدو اور سمجھ لو کہ حنوط کافور ہی کا نام ہے لیکن کرو وہی جیسا لوگ کرتے ہیں جب میں چلا تو میرے پیچھے آئے اور ایک دینار دے کر کہا۔ اس کا کافور خرید لینا۔ (ص)

۱۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے حنوط میت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مقامات سجدہ کو حنوط کرو۔ (موثق)

۱۶۔ فرمایا حضرتؑ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنازہ کے اوپر حنوط نہ رکھا جائے۔

باب ۱۸

عورت کی تکفین

۱۔ میں نے عورتوں کے کفن کے متعلق پوچھا۔ فرمایا پانچ کپڑوں میں، ان میں ایک اوڑھنی ہے۔ (ص)

۲۔ میں نے عورت کے کفن کے متعلق پوچھا۔ فرمایا جیسے مرد کو کفن دیتے ہیں اسی طرح عورت کو دیا جائے۔ ہم اس کے پستان پر سینہ بند باندھتے ہیں تاکہ چھاتیاں سینہ سے مل جائیں اور گرہ پیچھے کی طرف رہے پھر ان دونوں پر کپڑا کس کر باندھیں (ص)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مرد کے لئے تین کپڑوں میں کفن ہے۔ عورت بڑی ہو تو پانچ کپڑوں میں، پٹکا، اوڑھنی اور دو لفافے۔

باب ۱۹

گرم پانی اور انگیٹھی کی کراہت

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کفن کو دھونی مت دو۔

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے غسل میت کے لئے پانی گرم نہ کیا جائے اور نہ اس کے آس پاس آگ روشن کی جائے اور نہ مشک سے حنوط کیا جائے۔ (ض)

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ کفنوں کو دھونی مت دو اور نہ کافور کے سوا کوئی اور خوشبو (میت) لگاؤ کیونکہ بمنزلہ محرم (احرام باندھنے والا) ہے۔ (ض)

۴۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے انگیٹھی کو جنازہ کے ساتھ لے کر چلنے سے۔ (ض)

باب ۲۰

مستحب و مکروہ کفن

۱۔ فرمایا مُردوں کو نئے کفن دو یہ ان کے لئے باعث زینت ہے۔ (حسن)

۲۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ سفید لباس سے تمہارے لئے کوئی اچھا لباس نہیں لہذا اپنے مُردوں کو اسی کا کفن دو۔ (ضعیف)

۳۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا سفید لباس سے بہتر تمہارے لئے کوئی لباس نہیں، پس اسی رنگ کا لباس خود پہنو اور اپنے مُردوں کو اسی کا کفن دو۔ (ضعیف)

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو لباس کعبہ کا ایک ٹکڑا خریدے اس میں سے کچھ اپنے صرف میں لائے آیا باقی کو بیچ سکتا ہے۔ فرمایا ہاں اور ہبہ کر سکتا ہے اس کو جو ردّ نہ کرے۔ اور فائدہ حاصل کر سکتا اور طالب برکت ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا میّت کو کفن دے سکتا ہے فرمایا نہیں۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا اپنے مُردوں کو نئے کفن دو کیونکہ تم ان ہی میں مبعوث ہو گے۔ (مرسل)

۶۔ فرمایا بنی اسرائیل کتان کے کپڑے میں اپنے مُردوں کو کفن دیتے تھے امت محمدی کے لئے کتان ہے۔

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے اپنے والد کو کفن دیا دو شطوی پارچوں میں (شطا مصر کا ایک گاؤں ہے) جس میں آپؑ احرام باندھتے تھے اور حضرت علی بن الحسین کی قمیص اور عمامہ میں اور ایک چادر میں جو اب چار سو دینار کی برابر

ہے میں نے اسے چالیس دینار میں خریدا تھا۔

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، امام حسن علیہ السلام نے اسامہ بن زید کو حبرہ کی سرخ چادر میں کفن دیا۔ (ض)

۹۔ فرمایا کفن بُرد یمانی کا ہونا چاہئے اگر نہ ملے تو روئی کا ہو اگر عمامہ روئی کا نہ ملے تو سابری کا بنا ہوا ہو۔ (ض)

۱۰۔ فرمایا کالے کپڑے کا کفن نہ دیا جائے۔ (موثق)

۱۱۔ میں نے پوچھا ایسے کپڑے کے متعلق جو مثل چادر کی طرح بصرہ میں تیار ہوتا ہے ریشم اور روئی سے، آیا اس کا کفن دیا جا سکتا ہے جبکہ ریشم کا حصہ روئی سے زیادہ ہو۔ (مرسل)

باب ۲۱

غسل میت کے لئے پانی اور کافور کی مقدار

۱۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا غسل کے لئے پانی کی کوئی مقدار ہے۔ فرمایا رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو چھ مشک پانی غرس (مدینہ کا کنواں) کنویں سے لینا اور مجھے غسل دینا کفنانا اور حنوط کرنا، جب غسل و کفن اور حنوط سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بٹھا دینا اور جو چاہے پوچھنا، میں تمہاری ہر بات کا جواب دوں گا۔ (ض)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو مجھے چاہ غرس سے نو مشک پانی لے کر غسل دینا۔ (حسن)

۳۔ راوی نے ابو محمد علیہ السلام کو لکھا کہ غسل میت کے لئے پانی کی حد کیا ہے حضرت نے جواب میں لکھا کہ میت کو ایسا غسل دیا جائے کہ وہ پاک ہو جائے۔ راوی نے پھر لکھا غسل میت کا پانی اگر کثیف پانی والے کنویں میں چلا جائے تو ناجائز تو نہیں یا ایک شخص نماز کے لئے وضو کرے اور وہ پانی کثیف کنویں میں جائے تو کیا حکم ہے۔ فرمایا ایسا پانی تو چہ بچوں میں جانا چاہیئے۔ (صحیح)

۴۔ فرمایا امام نے حنوط سنت میں زیادہ سے زیادہ ۱۳ ⅓ درہم ہے اور فرمایا جبرئیل حضرت رسول خدا کے پاس چالیس درہم وزنی حنوط لائے، حضرت نے تین حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اپنے لئے رکھا، ایک حضرت علی کے لئے اور ایک فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے لئے۔ (مرفوع)

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے

باب ۲۲

جریدے

۱۔ فرمایا میت کے لئے دو جریدے ہوں ایک داہنی طرف رکھا جائے دوسرا بائیں طرف، اور فرمایا جریدہ مفید ہے مومن و کافر کے لئے (یہ حدیث ضعیف ہے کافر جریدہ رکھے گا ہی کیوں یہ تو حکم اسلام ہے پھر کفر کے ہوتے ہوئے جریدہ کیا فائدہ دے گا۔ (مجہول)

۲۔ سفیان ثوری نے امام سے پوچھا تخضیر کیا ہے فرمایا انصار میں ایک شخص مر گیا۔ حضرت رسولؐ خدا کو اطلاع دی گئی آپؐ نے مرنے والے کے قریبی رشتہ دار سے فرمایا۔ اپنے ساتھی کے لئے تازگی فراہم کرو، اس نے کہا وہ کیا۔ فرمایا تازہ جریدے دونوں ہاتھوں کی بغل سے ہتھیلی تک رکھو۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ہر جریدہ بقدر ایک ہاتھ کے ہو اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے اپنے ہاتھ تک، کپڑے کے اندر رکھا جائے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں حضرت ابوعبداللہ سے بعد میں ملا اور اسی مسئلہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ہاں میں نے عیسٰی بن عبادہ سے بیان کیا تھا۔ (مرسل)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یہ کیا بات ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کے ساتھ جریدہ رکھا جاتا ہے فرمایا جب تک وہ تازہ رہتا ہے اس سے حساب و عذاب رکا رہتا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ بڑا عذاب ایک دن اور ایک ساعت میں ہوتا ہے۔

جب مردہ قبر میں جاتا ہے اور لوگ بعد دفن واپس آتے ہیں تو ہم میّت کی حفاظت کے لئے یہ سامان رکھتے ہیں کہ بعد خشک ہونے کے بھی انشاءاللہ عذاب نہ ہوگا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا جریدہ بقدر ایک بالشت کے ہو ایک ہنسلی کے پاس جلد بدن سے متصل رکھا جائے اور دوسرا بائیں جانب ہنسلی کے پاس کفنی سے ملا کر۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ایک جریدہ داہنی طرف رکھا جائے دوسرا بائیں طرف۔ (ض)

۷۔ میں نے پوچھا جریدہ کیوں رکھا جاتا ہے۔

فرمایا تاکہ جب تک ہرا رہے عذاب سے دور رہے۔ (حسن)

۸۔ حضرت سے کسی نے کہا بسا اوقات میّت کے کفناتے وقت ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جن سے مخالفت کا خوف کرتا ہوں۔ تو ایسی صورت میں جریدہ کیسے رکھا جائے۔ فرمایا جہاں تک ممکن ہو رکھا جائے۔ (ض)

۹۔ میں نے کہا کیا جریدہ قبر میں بھی رکھا جاتا ہے۔ فرمایا ہاں رکھ سکتے ہیں۔ (مرسل)

۱۰۔ ہم سوال کیا اگر جریدہ نہ ملے تو کیا کیا جائے۔ فرمایا بیری کی لکڑی کا بناؤ۔ ہم نے کہا اگر وہ بھی نہ ملے۔ فرمایا بید کی لکڑی کا لے لو۔ (ض)

۱۱۔ راوی نے کہا جہاں درخت خرمہ نہ ہو تو کیا جریدہ اس درخت کا بنایا جاسکتا ہے جو وہاں پایا جاتا ہو۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اگر خرمہ کا جریدہ نہ ملے تو جائز تو ہے لیکن افضل یہی ہے جیسا کہ روایت میں ہے اگر اس کے بدلے انار کی لکڑی ہو تو بہتر ہے۔ (ض)

۱۲۔ میں نے پوچھا جریدہ کفن کے نیچے رکھا جائے یا اوپر فرمایا قمیض کے نیچے ناف سے ملا ہوا۔ میں نے کہا کس طرف فرمایا داہنی جانب۔ (حسن)

باب ۲۳

میّت اگر جنب، حائض یا نفاس والی ہو

۱۔ میں نے کہا اگر میّت جنب ہو تو کیسے غسل دیا جائے اور پانی کتنا ہو فرمایا۔ اگر کئی غسل جمع ہوں تو ایک غسل جنابت کافی ہوگا اور غسل میّت بھی کیونکہ دو حیثیتیں ایک حرمت میں جمع ہوگئی ہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق زمانۂ نفاس میں مر جائے اسے کیسے غسل دیا جائے۔ فرمایا جیسے بحالت حیات اسے طاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے یہی صورت حائض اور جنب کی ہے صرف ایک غسل۔ (موثق)

۳۔ پوچھا ایسی عورت کے بارے میں جو نفاس میں مری ہو اور کثرت سے خون نکلا ہو اور جلد بدن پر گی موجود ہو تو فرمایا اسے صاف کرنے کے بعد کفنایا جائے۔ (ض)

باب ۲۴

جب بچہ عورت کے شکم میں مر جائے

۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس عورت کے متعلق جو مر جائے اس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ فرمایا پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا اگر عورت مر جائے اور بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہو تو شکم چاک کر کے بچہ نکال لیا جائے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ بچہ نکال کر شکم کو سی دیا جائے۔

۳۔ فرمایا حضرت علی نے اگر عورت مر جائے اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کرتا ہو سانس کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکال لیا جائے

اور فرمایا اس عورت کے بارے میں جس کے پیٹ میں بچہ مرگیا ہو اور اس کی جان جانے کا خوف ہو تو کوئی حرج نہیں ایک شخص ہاتھ ڈال کر بچہ کے ٹکڑے کرے اور نکال لے۔ (ض)

باب ۲۵

میت کے بال یا ناخن کاٹنا مکروہ ہے

۱۔ فرمایا حضرت نے میت کے بال اور ناخن نہ کاٹو اور اگر کوئی شے ان میں سے گر جائے تو اسے کفن میں رکھ دو۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے امیرالمومنین علیہ السلام نے مکروہ جانا ہے وقت غسل میت کے مونڈنا موئے زہار کا اور بال کاٹنا۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا اگر میت کے بدن پر بال ہوں تو انھیں مونڈا جائے اور ناخن تراش دیئے جائیں۔ فرمایا نہیں کچھ نہ کرو غسل دے کر دفن کر دو۔ (حسن)

باب ۲۶

غسل کے بعد اگر کوئی چیز بدن سے نکلے

۱۔ فرمایا اگر غسل کے بعد میت کے نتھنوں سے خون یا کوئی اور شے نکلے اور عمامہ یا کفن کو لگ جائے تو وہ جگہ قینچی سے کاٹ دو۔ (ض)

۲۔ فرمایا غسل کے بعد اگر کوئی شے از قسم پیشاب یا پاخانہ نکلے تو اسے دھو ڈالو۔ اعادۂ غسل کی ضرورت نہیں۔ (مرسل)

باب ۲۷

مرد عورت کو غسل دے سکتا ہے اور عورت مرد کو

۱۔ فرمایا حضرت نے اگر کوئی مرد مر جائے اور غسل دینے والا عورتوں کے سوا کوئی نہ ہو تو اس کی زوجہ غسل دے یا کوئی قریبی رشتہ دار عورت اگر موجود ہو۔ ہاں عورتیں پانی ڈال سکتی ہیں اور اگر عورت مر جائے تو اس کا شوہر قمیص کے نیچے ہاتھ ڈال کر غسل دے۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا آیا مرد کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ مرتے وقت یا غسل دیتے وقت اپنی زوجہ کے اعضائے مخصوصہ پر نظر کرے اگر کوئی غسل دینے والی عورت نہ ہو۔ اسی طرح اگر شوہر مر جائے فرمایا حرج تو نہیں لیکن زوجہ کے اعضاء

اس کو بُرا سمجھیں گے۔ (ص)

۳۔ فرمایا مرد اپنی زوجہ کو غسل دے سکتا ہے لیکن لباس کے اندر۔ (ص)

۴۔ میں نے کہا اگر مرد مرجائے اور عورتوں کے سوا کوئی غسل دینے والا نہ ہو تو، فرمایا اس کی بی بی غسل دے یا محرم عورت، ہاں عورتیں پانی ڈال سکتی ہیں کپڑے کے اوپر سے۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے اس عورت کے متعلق جو مرجائے اور مرد ہی مرد ہوں اور ان میں اس کا کوئی محرم نہ ہو تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اس پر کپڑا ڈال کر اسے غسل دیں۔

فرمایا اس صورت میں غسل دینے والے کو لوگ عیب لگائیں گے۔ ہاں نامحرم مرد اس کے ہاتھ دھو سکتا ہے۔ (ص)

۶۔ میں نے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو مرجائے۔ اس کا شوہر اپنا ہاتھ کہنیوں تک اس عورت کی قمیص کے نیچے ڈال کر غسل دے سکتا ہے۔ (موثق)

۷۔ فرمایا حضرت نے اس مرد کے بارے میں جو سفر میں مرجائے یا ایسی جگہ جہاں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہ ہو تو اس کو بے غسل دفن کر دیا جائے اور فرمایا اس عورت کے بارے میں جہاں مرد ہی مرد ہوں کہ وہ اس منزل میں ہے لیکن اگر شوہر موجود ہو تو وہ خود غسل دے عورت مرد کی طرح نہیں اس کے مرنے کا منظر بُرا ہوتا ہے۔ (ض)

۸۔ میں نے کہا اگر کوئی مرد سفر میں ہے اور اس کی زوجہ اس کے ساتھ ہو اور زوجہ مرجائے تو وہ اسے غسل دے سکتا ہے اور فرمایا اپنی ماں، بہن اور ان کی مثل کو بھی، لیکن ان کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال لے۔ (ص)

۹۔ کسی نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو ایسی جگہ مرے جہاں مردوں کے سوا کوئی عورت ہی نہ ہو اور سب نامحرم ہوں تو وہ غسل دے سکتے ہیں فرمایا دے سکتے ہیں درآنحالیکہ عورت کے بدن پر لباس ہو۔ فرمایا ان پر الزام عاید ہوگا بصورت مجبوری یہ بہتر ہوگا کہ وہ صرف اس کے ہاتھ دھو دیں۔ (ض)

۱۰۔ فرمایا جب عورت مرجائے اور غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہ ملے تو اس کے شوہر کو چاہیے کہ اس کی قمیص میں ہاتھ داخل کر کے اسے غسل دے۔ (ض)

۱۱۔ میں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا، کیا مرد اپنی زوجہ کو غسل میت دے سکتا ہے فرمایا ہاں۔ مگر عورت کے رشتہ دار ازراہ تعصب ایسا کرنے سے اسے روکیں گے۔ (حس)

۱۲۔ حضرت سے پوچھا گیا اس مرد کے متعلق جو سفر میں مرجائے اور کوئی مرد اس کے ساتھ نہ ہو، مسلمان نہ ہو بلکہ یا تو نصاریٰ ہوں یا اس کی مسلمان پھوپی، خالہ، ایسی حالت میں اسے غسل کون دے فرمایا پھوپھی یا خالہ، درآنحالیکہ بدن میت پر کپڑا ہو اور نصاریٰ کو اس کے پاس نہ آنے دیا جائے۔ اسی طرح عورت اگر سفر میں مرے اور نصاریٰ عورتوں کے سوا کوئی مسلمان عورت نہ ہو اور اس کے مسلمان چچا یا ماموں ہوں تو وہ غسل دیں جیسے مسلمان عورت غسل دیتی مگر نصاریٰ اس کے اوپر لباس ہو اسی کے اوپر پانی ڈالا جائے۔

میں نے کہا اگر کوئی مسلمان مرجائے اور اس کے ساتھ کوئی رشتہ دار عورت نہ ہو بلکہ یا تو نصرانی مرد ہوں یا ایسی عورتیں جن سے کوئی رشتہ نہ ہو۔ فرمایا ایسی صورت میں نصرانی غسل دے لیکن اگر ممکن ہو تو دوبارہ غسل دیا جائے کیونکہ وہ اضطراری حالت تھی۔

اگر مسلمان عورت مرجائے اور وہاں نہ کوئی مسلمان عورت ہو اور نہ اس کا رشتہ دار مسلمان مرد یا تو نصرانی عورت ہو یا ایسے مسلمان جن کے درمیان کوئی قرابت نہ ہو، فرمایا مجبوراً نصرانیہ غسل دے لیکن ممکن ہو تو دوبارہ غسل دیا جائے۔ اگر کوئی نصرانی مسلمان کا ہم سفر ہوا اور مر جائے تو مسلمان اسے نہ غسل دے نہ اس کا احترام کرے اور نہ اسے دفن کرے اور نہ قبر پر کھڑا ہو۔

۱۳۔ میں نے پوچھا حضرت فاطمہ کو کس نے غسل دیا تھا۔ فرمایا امیر المومنینؑ نے جیسا کہ ان کے غم انگیز کلمات سے ظاہر ہوتا ہے تم بھی سن کر دل تنگ ہو گے۔ میں نے کہا ضرور ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو وہ صدیقہ تھیں صدیق کے سوا ان کو کوئی غسل نہیں دے سکتا تھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ نے غسل دیا تھا۔

میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عورت کے لئے جو سفر میں مر گئی ہو اور اس کے ساتھ جو مرد ہوں وہ نا محرم ہوں عورت کوئی نہ ہو تو اسے کون غسل دے۔ فرمایا وہی غسل دیا جائے جو اللہ نے واجب کیا ہے یعنی تیمم لیکن چھوتے وقت ان مقامات خاصہ کو نہ کھولے جن کے چھپانے کا اللہ نے حکم دیا ہے میں نے کہا پھر کیا ہو۔ فرمایا اس کے اعضاء تیمم اور چہرہ کو دھویا جائے اور ہاتھوں کے اوپر کا حصہ بھی۔ (ض)

باب ۲۸

لڑکے کی وہ عمر جس میں عورت اسے غسل دے سکتی ہے

۱۔ میں نے پوچھا کس عمر کے لڑکے کو عورت غسل دے سکتی ہے فرمایا تین سال والے کو۔

باب ۲۹

غسل میت اور غسال

۱۔ حضرت نے فرمایا جو میت کو غسل دے اسے غسل کرنا چاہیے۔ میں نے کہا اگر وہ بدن ایسی حالت میں چھوئے جبکہ وہ گرم ہو فرمایا تو غسل نہیں اگر بدن ٹھنڈا ہو جائے تو غسل ہے۔ میں نے کہا جو قبر میں اتارے فرمایا اس پر نہیں وہ تو کپڑا چھوتا ہے (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا جو میت کی آنکھیں بند کرے کیا اس پر غسل ہے۔ فرمایا اگر بدن گرم ہونے کی صورت میں کیا ہے تو نہیں۔

اور اگر سرد ہو جانے کے بعد بند کی ہے تو غسل کرے۔ میں نے کہا اگر غسال غسل دے کر اپنے نہلانے سے پہلے کفن پہنائے تو کوئی حرج تو نہیں۔ فرمایا غسل دینے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک دھوئے پھر کفن پہنائے پھر خود غسل کرے میں نے کہا جو میت کو اٹھا کر جنازہ پر لائے اس پر غسل ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا جو قبر میں اتارے اس پر غسل ہوگا یا نہیں؟ فرمایا نہیں۔ احتیاطاً قبر کی مٹی سے تیمم کرے یہ ضروری نہیں ہے۔ (ص)

۳۔ فرمایا حضرت نے جو میت کو غسل دے وہ غسل میت کرے اگر کوئی میت کو ایسی حالت میں بوسہ دے کہ وہ گرم ہو تو اس پر غسل نہیں اور اگر سرد ہونے کے بعد بوسہ دے تو اس پر غسل واجب ہوگا۔ ہاں بعد غسل اگر چھولے اور بوسہ دے تو مضائقہ نہیں۔ (ض)

۴۔ میں نے پوچھا اگر کوئی مردہ جانور کو چھوئے تو اس اس پر غسل ہے یا نہیں، فرمایا نہیں، یہ حکم تو صرف انسان کے لئے ہے میں نے پوچھا اگر کسی کا کپڑا جسد میت پر جا پڑے تو فرمایا اتنا ہی حصہ دھو ڈالو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا قبر میں داخل ہونے والے کے لیے غسل کی ضرورت نہیں۔ (ص)

۶۔ رسولؐ اللہ نے عبداللہ بن مظعون کو مرنے کے بعد بوسہ دیا۔ (ض)

۷۔ فرمایا اگر قبل غسل میت کسی کا کپڑا جسد میت سے مس ہوا ہو تو اسے دھونا چاہیئے اور اگر بعد غسل ہے تو نہیں۔ (ض)

۸۔ میں نے پوچھا کیا اس پر غسل واجب ہے جو میت کو غسل دے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا جو قبر میں اتارے۔ فرمایا اس پر نہیں وہ تو کپڑوں کو چھوتا ہے۔ (ض)

باب ۳۰

علّت غسل میّت و غسل جنابت

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عبداللہ بن قیس الماصر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یہ بتایئے کہ میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا ہے۔ فرمایا میں تجھے نہیں بتاؤں گا وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور ایک شیعہ سے مل کر کہنے لگا اے گروہ شیعہ تم پر تعجب ہے۔ تم نے ایسے شخص کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اور اس کی اطاعت اس حد تک کرتے ہو کہ اگر وہ تم سے کہے کہ میری عبادت کرو تو ضرور کرنے لگو گے۔ میں نے ایک مسئلہ پوچھا تو جواب دیتے نہ بن پڑا دوسرے سال وہ پھر حضرت کے پاس آیا اور وہی سوال کیا۔ حضرت نے پھر وہی فرمایا۔ میں تجھے نہ بتاؤں گا۔ عبداللہ ابن قیس نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تو شیعوں کے پاس جا اور ان سے میل جول کر اور اپنی دوستی کا اظہار کرتے ہوئے مجھ پر لعنت کر اور تبرا کر۔ جب موسم حج ہو تو میرے پاس آنا۔ میں تیری ضرورت کو پورا کروں گا۔ شیعہ دوستوں سے کہنا وہ تجھے محمد بن علی کے پاس لے جائیں اور جب ان کے پاس جانا تو ان سے پوچھنا، میت کو غسل جنابت کیوں دیا جاتا

ہے، پس وہ شخص شیعوں کے پاس آیا اور حج کے زمانہ تک ان کے ساتھ رہا اور اس نے شیعوں کے مذہب پر غور کیا اور اسے قبول کرلیا۔ مگر ابن قیس سے اس امر کو چھپائے رہا۔ اس خوف سے کہ حج سے محروم نہ رہ جائے۔ جب حج کا زمانہ آیا تو وہ ابن قیس کے پاس آیا اور اس نے اس کو خرچ سفر دیا۔ پھر وہاں سے مدینہ کو چلا۔ اس کے شیعہ ساتھیوں نے کہا اپنا راستہ چھوڑ تاکہ ہم حضرت سے تیرا ذکر کریں اور تیری حاضری کے لئے اجازت حاصل کریں۔ جب وہ لوگ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہارا ساتھی کہاں ہے تم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ انھوں نے کہا آپ نے کیسے جانا کہ اس کا معاملہ آپ کے موافق ہے۔ حضرت نے ایک شخص سے کہا اسے بلاؤ۔ جب وہ آیا تو فرمایا مرحبا تم جس حالت میں پہلے تھے اور اب جس حالت میں، اس میں فرق دیکھا۔ اس نے کہا پہلی حالت تو کچھ بھی نہ تھی۔ فرمایا تم نے سچ کہا۔ تمہاری پہلی عبادت اب کی عبادت سے ہلکی تھی حق بات کو قبول ہی کیا جاتا ہے شیطان ہمارے شیعوں پر مسلط ہے رہے ان کے علاوہ اور لوگ، چونکہ وہ شیطان کی منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں لہٰذا ان کے اعمال کے بگاڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتا میں تجھے بتائے دیتا ہوں جو تجھ سے قیس ماصر نے کہا ہے قبل اس کے کہ تو مجھ سے بیان کرے اور وہ ایسی صورت میں ہوگا۔ گویا تو نے ہی بیان کیا۔

اگر تو چاہے تو بیان کروں ورنہ نہیں۔

خدا نے کچھ فرشتے پیدا کئے ہیں۔ جب کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو ان کو حکم دیتا ہے وہ اس مٹی کو لاتے ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ " اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر دوسری بار اسی سے تم کو نکالیں گے پس نطفۂ انسانی کا خمار اسی مٹی سے ہوتا ہے جس سے یہ پیدا ہوتا ہے اس کے بعد یہ نطفہ رحم میں ۴۰ روز رہتا ہے جب چار ماہ ہو جاتے ہیں تو وہ ملائکہ کہتے ہیں اے میرے رب تو کیا پیدا کرنا چاہتا ہے پس جو ارادہ رکھتا ہے اس کا حکم دیتا ہے۔ مذکر یا مونث، سفید یا سیاہ، جب روح بدن سے نکلتی ہے تو یہ نطفہ بعینہٖ جس حالت میں ہوتا ہے خارج ہوتا ہے چھوٹا ہو یا بڑا، مذکر ہو یا مونث، یہ وجہ ہے کہ میت کو غسل جنابت دیا جاتا ہے۔ اس نے کہا یا ابن رسولؐ اللہ خدا کی قسم میں ابن ماصر کو یہ راز نہ بتاؤں گا۔ فرمایا۔ تجھے اختیار ہے۔ (ض)

۲۔ میں نے پوچھا منی سے کیا مراد ہے۔ فرمایا وہ نطفہ جس سے وہ پیدا ہوتا ہے نکال دیا جاتا ہے یعنی خارج ہوتا ہے وہ غلیظ پانی جو منی سے مشابہ ہوتا ہے۔ (ض)

۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کوئی ذی روح نہیں مرتا جب تک وہ نطفہ خارج نہ ہو جس سے وہ پیدا ہوا ہے خواہ وہ منہ سے نکلے یا کہیں اور سے۔ (مرسل)

باب ۳۱

جو مومن کو غسل دے

۱۔ فرمایا مومن کو مومن غسل دے جب اس کو کروٹ دلائے تو کہے یا اللہ یہ تیرے مومن بندہ کا بدن ہے۔ اس کی روح اس سے نکل گئی ہے اور دونوں کے درمیان جدائی ہو گئی ہے عفوک عفوک سوائے گناہان کبیرہ کے، باقی ایک سال کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ض)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو میت کو غسل دے تو حق امانت ادا کرے۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے فرمایا میت کی جو حالت دیکھے اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے۔ (مختلف فیہ)

(مرسل)
۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی مومن کو غسل دیتے وقت کہے رب عفوک عفوک تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے

۴۔ فرمایا۔ موسیٰؑ نے وقت مناجات اپنے رب سے کہا کیا ثواب ہے مردہ کو غسل دینے کا۔ فرمایا۔ اللہ اس کے گناہ اس طرح دھو دیتا ہے جیسے وہ بطن مادر سے پیدا ہوا ہو۔ (ض)

باب ۳۲

مومن کو کفن دینے کا ثواب

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کسی مومن کو کفن دے۔ وہ اس شخص کی مانند ہے جو اس کے لباس کا قیامت کے لئے ضامن ہو جائے۔ (مختلف فیہ)

باب ۳۳

ثواب قبر کھودنے کا

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کسی مومن کی قبر کھودے وہ اس شخص کی مانند ہے جو قیامت تک کے لئے اسے گھر بنوا دے۔

باب ۳۴

حد قبر و لحد

۱۔ ہمارے بعض اصحاب نے روایت کی ہے کہ حد قبر ہنسلی تک ہے بعض نے کہا چھاتی تک۔ بعض نے کہا ہے قد آدم ہو اس طرح کہ جو قبر میں ہو اس کے سر پہ چادر تان دی جائے اور لحد اتنی گہری ہو کہ اس میں آدمی بیٹھ جائے اور مروی ہے کہ جب علی بن الحسین کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک ساعت آپ بے ہوش رہے پھر حضرت کے اوپر سے کپڑا ہٹایا گیا۔ پھر فرمایا۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے ہم کو جنت کا وارث بنایا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ پس عمل کرنے والوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے پھر فرمایا۔ میرے لئے اتنی گہری قبر کھودو کہ زمین کی تری نمایاں ہو جائے پھر آپ نے کپڑا اپنے اوپر ڈال لیا اور انتقال فرمایا۔ (ض)

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا جب میں مروں تو میری قبر کھودنا اور لحد بنانا اور اگر لوگ کہیں کہ رسولؐ اللہ کی لحد کھودی گئی تھی تو انھوں نے سچ کہا۔ (ض)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابوالعلی انصاری نے رسولؐ اللہ کی لحد کھودی تھی۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے منع فرمایا ہے تین ہاتھ سے اونچی قبر کو۔ (ض)

باب ۳۵

اعلان میت

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میت کے ولیوں کو چاہیئے کہ میت کے بھائی بندوں کو اس کی موت سے آگاہ کریں تاکہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لئے استغفار کریں تاکہ ان کے لئے اجر ہو اور میت کے لئے استغفار، اور اس کا اجر ان کو ملے اور میت کو استغفار کا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جنازہ کی اطلاع لوگوں کو دی جائے۔ (ض)

۳۔ فرمایا حضرت نے جنازہ کی شرکت کے لئے لوگوں کو بلایا جائے۔ (ض)

باب ۳۶

جنازہ کو دیکھ کر کیا کلمات کہے جائیں

۱۔ امام زین العابدین علیہ السلام جب کسی جنازہ کو آتا دیکھتے تو فرماتے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے مرنے والوں میں نہ قرار دیا۔ (مرسل)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (مرفوع)

۳۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جو کوئی استقبال جنازہ کرے یا اسے دیکھے تو کہے اللہ اکبر یہ وہ ہے جس کا اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا ہے یا اللہ ہمارے ایمان اور تسلیم کو زیادہ کر، حمد ہے اس خدا کے لئے جو اپنی قدرت سے عزت والا ہے اور موت سے اپنے بندوں پر غالب ہے اور کوئی فرشتہ ایسا نہ رہے گا مگر اس آواز پر از روئے رحمت رو دے گا۔

باب ۳۷

جنازہ اٹھانے میں امور مسنونہ

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جنازہ میں سنت ہے کہ جنازہ کو اس طرح کندھا دے کہ پہلے اپنے داہنے کندھے پر سرہانے کی طرف سے پھر داہنے پیر کی طرف آئے پھر پیروں کی طرف سے ہوتا ہوا بائیں پیر کی طرف کندھا دے پھر آگے جا کر سرہانے کی جانب اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ چاروں طرف سے جنازہ اٹھانا سنت ہے اور اس کے بعد کندھا دینا خوشی پر موقوف ہے۔ (ضعیف)

۳۔ میں نے امام علیہ السلام سے کندھا دینے کے متعلق پوچھا فرمایا۔ درصورت تقیہ داہنی طرف سے ابتدا کرو۔ پھر داہنے پاؤں کی طرف آؤ۔ پھر میت کے آگے کی طرف جاؤ پیچھے کی طرف نہ جاؤ، جنازہ کے سامنے ہو کر بائیں طرف آؤ اور بائیں ہاتھ کو کندھا دو، پھر بائیں پیر کی طرف آؤ پھر اپنی جگہ پر ٹھہرو، جنازہ کے پیچھے کی بجائے آگے جاؤ اور پھر وہی عمل کرو جو پہلے کیا ہے اور اگر تقیہ کی صورت نہ ہو تو تربیع جنازہ کی وہی صورت ہوگی جو ہم میں جاری ہے یعنی پہلے داہنی طرف داہنے ہاتھ سے سر کی جانب پھر داہنے پیر کی طرف پھر بائیں پیر کی طرف، پھر بائیں کندھے کی طرف اس طرح ایک دور پورا کیا جائے۔ (ضعیف)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے جنازہ اٹھانے کی ابتدا داہنی طرف سے کرو پھر پیچھے کی طرف سے ہو کر دوسری طرف آؤ۔ اور سرہانے کی طرف پہنچو اسی طرح چکی کا سا دور ہو۔ (مرسل)

باب ۳۸

جنازہ کے ساتھ چلنا

۱۔ فرمایا جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے بہتر ہے۔

فرمایا مومن عارف کے جنازہ کے آگے چلو اور منکر خدا کے۔

۲۔ جنازہ کے آگے نہ چلو مسلمان کے جنازہ کے آگے ملائکہ تیزی سے جنت کی طرف لے جاتے ہیں اور کافر جنازہ کے آگے تیزی سے دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔ (ص)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول خدا ایک جنازہ کے پیچھے کیوں چل رہے تھے کسی نے کہا آپ پیچھے کیوں چل رہے ہیں فرمایا میں ملائکہ کو دیکھ رہا ہوں وہ آگے چل رہے ہیں ہم ان کے پیچھے ہیں۔ (ض)

۴۔ میں نے جنازہ کے ساتھ چلنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس کے آگے داہنے بائیں اور پیچھے چلو۔ (ص)

۵۔ فرمایا جو کرام کاتبین کے ساتھ چلنا چاہتا ہے وہ جنازہ کے دونوں پہلوؤں میں چلے۔ (مرسل)

۶۔ کسی نے پوچھا جنازہ کے پیچھے کیسے چلوں فرمایا اگر مخالف کا جنازہ ہے تو اس کے آگے نہ چلو، کیونکہ ملائکہ طرح طرح کا عذاب دیتے ہوئے اس کے آگے چلتے ہیں۔

باب ۳۹

جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے کچھ لوگوں کو ایک جنازہ کے پیچھے سوار دیکھا تو فرمایا ان لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ اپنے ساتھی کے پیچھے سوار ہو کر چل رہے ہیں حالانکہ انھوں نے خود کو اس حالت کا سپرد کیا ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے ایک انصاری اصحاب رسولؐ میں سے مر گیا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے ساتھ پیدل چل رہے تھے کسی نے کہا، حضور آپ سوار کیوں نہیں ہوتے، فرمایا میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں سوار ہوں اور ملائکہ پیادہ ہوں۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کو دو یا تین جنازوں کی نماز پڑھنا ہو۔ فرمایا ایسی صورت میں چاہیے کتنے ہی جنازے ہوں ان پر ایک ہی نماز پانچ تکبیروں کے ساتھ اسی طرح پڑھے جیسے ایک میت پر پڑھتا جنازے اس طرح رکھے جائیں کہ دوسرے جنازے کا سر پہلی میت کے کولھے کے مقابل ہو اور تیسرے کا سر دوسری میت کے کولھے کے مقابل ہو، اسی طرح جتنے جنازے ہوں درجہ بدرجہ رکھے جائیں۔ پھر نماز پڑھنے والا بیچ میں کھڑے ہو کر اسی طرح سے پانچ تکبیروں سے نماز پڑھے جیسے ایک جنازے کی پڑھتا۔ پوچھا گیا۔ اگر مردوں اور عورتوں دونوں کے جنازے ہوں فرمایا پہلے بہ ترتیب سابق مردوں کی میتیں رکھی جائیں پھر اس کے بعد اسی ترتیب سے عورتوں کی یعنی ایک میت کے بعد دوسری میت کا سر پہلی عورت کی کمر کے مقابل اور تیسری کا دوسری کی کمر کے مقابل۔ جب سب جنازے ٹھیک طور سے رکھے جائیں تو مردوں کے جنازوں کے وسط میں کھڑا ہو اور اسی طرح نماز پڑھے جیسے ایک میت پر پڑھی جاتی ہے اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ وقت نماز سرہانے کی جگہ میت کی پائنتی تھی تو صحیح کرکے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر دفن کے بعد معلوم ہو تو پھر نماز نہ پڑھی جائے گی۔ (موثق)

۳۔ فرمایا جب عورت اور مرد دونوں کی نماز جنازہ پڑھنی ہو تو عورت کو مرد پر مقدم کیا جائے اور اگر غلام اور آزاد کے جنازے ہوں تو غلام کو مقدم کیا جائے اور اگر چھوٹے اور بڑے دو جنازے ہوں تو بڑے سے پہلے چھوٹے پر نماز پڑھی جائے (ض)

۴۔ میں نے کہا اگر مرد و عورتیں ہوں تو کیسے نماز پڑھی جائے۔ فرمایا امام سے مل کر مرد کھڑے ہوں اور ایک دوسرے کے پیچھے صفیں باندھیں۔ (ض)

۵۔ فرمایا اگر مردوں بچوں اور عورتوں کے جنازے بیک وقت جمع ہوں تو آگے عورتوں کے جنازے رکھے جائیں پھر بچوں کے پھر مردوں کے، اور امام مردوں کے جنازوں کے متصل کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔ (مرسل)

۶۔ حضرت نے مردوں اور عورتوں کے جنازوں کے متعلق فرمایا۔ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ مردوں کے جنازے آگے رکھے جائیں۔

باب ۴۴

نوادر

۱۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو نماز پڑھے، جنازہ کی تنہا نماز پڑھ سکتا ہے۔ میں نے کہا اگر دو ہوں۔ فرمایا ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہو برابر نہیں۔

۲۔ فرمایا جنازے کی نماز جوتے پہن کر نہیں پڑھنی چاہیے ہاں موزہ پہن کر پڑھ سکتے ہیں۔ (ض)

۳۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا نماز میں بہتر صف اول میں ہونا ہے اور نماز جنازہ میں آخری صف میں ہونا۔ کسی نے کہا کیوں؟ فرمایا یہ آخری صف پردہ بن جاتی ہے ان عورتوں کے لیے جو شریک نماز ہوں۔

باب ۴۵

نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ

۱۔ فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عورت کے جنازہ کی نماز پڑھانے والا اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور مرد کے لئے اس کے سینہ کے پاس۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا جب عورت کی نماز پڑھو تو اس کے سر کے پاس کھڑے ہو اور مرد کے جنازہ میں اس کی کمر کے مقابل۔ (ض)

باب ۴۶

نماز میت پڑھانے کا زیادہ حقدار

۱۔ نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ مستحق ان کا بہترین آدمی ہے جس نے اپنے دوست کو مرنے والے نے حکم دیا ہو۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا عورت کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون ہے فرمایا اس کا شوہر۔ میں نے کہا کیا وہ باپ بیٹے اور بھائی سے زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا ہاں وہی اس کو غسل دے۔ (ضعیف)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (مجہول)

۴۔ اگر امام علیہ السلام موجود ہوں تو نماز جنازہ پڑھانے کے سب سے زیادہ مستحق وہی ہیں۔ (ض)

۵۔ ترجمہ ۱ میں دیکھئے۔ (ض)

باب ۴۷

کیا بے وضو نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے

۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا کیا نماز جنازہ بے وضو پڑھ سکتے ہیں فرمایا۔ ہاں وہ تکبیر و تسبیح و تحمید و تہلیل ہے جیسے تم اپنے گھر میں بے وضو پڑھ لیا کرتے ہو۔ (موثق)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص بے وضو نماز جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے ایسی صورت میں کہ اگر وضو کرنے لگے تو نماز ختم ہو جائے گی۔

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اگر جنازہ آ جائے اور میں بے وضو ہوں اگر وضو کرتا ہوں تو نماز جنازہ اس وقت تک ختم ہو جائے گی تو کیا ہو۔ فرمایا میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ با طہارت ادا کرو۔ (مجہول)

۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص بے وضو ہو اور اس کے سامنے جنازہ آجائے تو کیا کرے فرمایا ان کے ساتھ تکبیر کہے۔
۵۔ ترجمہ اوپر ہے۔

باب ۴۸
عورتوں کی نماز جنازہ

۱۔ حضرتؑ سے پوچھا گیا اگر مرد نہ ہوں تو کسی جنازہ پر عورتیں کیسے نماز پڑھیں۔ فرمایا وہ سب صف باندھ کر کھڑی ہوں مگر ان میں کوئی بطور پیش نماز آگے نہ کھڑی ہو۔ (ض)

۲۔ فرمایا جب نماز جنازہ پڑھنے والے مرد نہ ہوں تو ایک عورت عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر اس طرح پڑھائے کہ عورتیں اس کے دائیں بائیں ہوں اور ان کے بیچ میں ہو تکبیریں کہہ کر نماز تمام کرے۔ (ض)

۳۔ حائض عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے لیکن صف میں کھڑی نہ ہو بلکہ علیحدہ کھڑی ہو۔ (موثق)

۴۔ فرمایا حائض عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے کیونکہ نہ اس میں رکوع ہے نہ سجدہ، اور جنب عورت تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھے۔ (حسن)

باب ۴۹
وقت نماز جنازہ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا کوئی چیز اوقات شب و روز میں آپ کو نماز جنازہ سے روکتی ہے فرمایا نہیں۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا امام علیہ السلام نے نماز جنازہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ اس میں رکوع و سجود نہیں ہے ہاں سورج کے طلوع و غروب کے وقت پڑھنا مکروہ ہے ان دونوں وقتوں میں شیطان حرکت میں آتا ہے اور لوگوں سے سورج کی پرستش کراتا ہے۔ (ص)

باب ۵۰
نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کی علت

۱۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ پانچ تکبیریں کیوں ہیں۔ فرمایا ہر نماز پنجگانہ کے بدلہ کی ایک تکبیر۔ (مرفوع)

۲۔ رسول اللہ بعض لوگوں کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہتے تھے اور بعض پر چار، ان لوگوں پر نفاق کی تہمت لگائی جاتی تھی۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت رسول خدا نماز میت پڑھتے تھے تو تکبیر کہہ کر کلمۂ شہادت پڑھتے تھے پھر تکبیر کہہ کر انبیاءؑ پر درود بھیجتے تھے اور دعا کرتے تھے، تیسری تکبیر کے بعد مومنین کے لئے دعا کرتے تھے اور چوتھی کے بعد میت کے لئے اور پانچویں پر ختم۔

۴۔ جب خدا نے منافقوں پر نماز پڑھنے کے لئے منع کیا تو بجائے پانچ کے چار تکبیریں کہیں، پہلی کے بعد تشہد، دوسری کے بعد انبیاء پر صلوٰۃ، تیسری کے بعد مومنین کے لئے دعا، چوتھی کے بعد ختم، میت کے لئے دعا نہ دارد۔ (مجہول)

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے اور ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر رکھی ہے۔ (مرسل)

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابوبکر تم جانتے ہو کہ نماز میت میں کتنی تکبیریں ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پانچ ہیں کیا جانتے ہو یہ پانچ میں نے کہاں سے اخذ کی ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ نمازیں پانچ ہیں لہٰذا ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر ہے۔ (مجہول)

باب ۵۱

مساجد میں نماز جنازہ

۱۔ میں مسجد میں تھا کہ ایک جنازہ آگیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بھی آئے۔ اپنی کہنی میرے سینہ پر رکھی اور مجھے ہٹایا اور خود بھی مسجد سے نکل آئے اور فرمایا۔ مساجد میں نماز جنازہ نہیں ہونی چاہیئے۔ (صحیح)

باب ۵۲

مومن پر نماز تکبیر اور دعا

۱۔ میں نے پوچھا نماز میت میں کتنی تکبیریں ہیں فرمایا پانچ پہلی تکبیر کے بعد کہے

«أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له وأشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله، اللّهمّ صلّ على محمّد وآل محمّد وعلى الأئمّة الهداة واغفر لنا ولإخواننا الّذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلاًّ للّذين آمنوا ربّنا إنّك رؤوف رحيم، اللّهمّ اغفر لأحيائنا وأمواتنا من المؤمنين والمؤمنات وألّف قلوبنا على قلوب أخيارنا واهدنا لما

اختلف فیه من الحقّ باذنك إنّك تهدي من تشاء إلی صراط مستقیم.

فان قطع علیك التکبیرة الثانیة فلا یضرّك تقول: «اللّهمّ عبدك ابن عبدك و ابن أمتك أنت أعلم به منّي افتقر إلی رحمتك و استغنیت عنه، اللّهمّ فتجاوز عن سیّئاته وزد في إحسانه واغفرله وارحمه ونوّر له في قبره ولقّنه حجّته وألحقه بنبیّه ﷺ ولا تحرمنا أجره ولا تفتنّا بعده»

اگر تکبیر ثانی قطع ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر کہے تیسری تکبیر کے بعد۔

پھر چوتھی تکبیر کے بعد پڑھے اور پانچویں تکبیر پر ختم کرے۔

۲۔ فرمایا حضرت نے نماز جنازہ میں تکبیر کہے اور آلِ محمد پر درود بھیجے اور کہے۔

«اللّهمّ عبدك ابن عبدك ابن أمتك لا أعلم منه إلّا خیراً وأنت أعلم به منّي. اللّهمّ إن کان محسناً فزد في إحسانه و تقبّل منه وإن کان مسیئاً فاغفر له ذنبه [وارحمه] وافسح له في قبره واجعله من رفقاء محمد ﷺ

پھر دوسری تکبیر کے بعد کہو۔ (حسن)

«اللّهمّ إن کان زاکیاً فزکّه وإن کان خاطئاً فاغفر له»

پھر تیسری تکبیر کے بعد کہے

«اللّهمّ لا تحرمنا أجره ولا تفتنّا بعده

اور چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔

«اللّهمّ اکتبه عندك في علّیّین واخلف علی عقبه في الغابرین واجعله من رفقاء محمد ﷺ

پھر پانچویں تکبیر کہہ کے نماز تمام کرے (ض)

۳۔ میں نے نماز میت کی تکبیروں کے متعلق پوچھا فرمایا پانچ ہیں۔ پہلے کہو۔

«أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شریك له اللّهمّ صلّ علی محمد و آل محمد پھر کہو۔

اللّهمّ إنّ هذا المسجّی قدّامنا عبدك و ابن عبدك وقد قبضت روحه إلیك وقد احتاج إلی رحمتك وأنت غنيّ عن عذابه، اللّهمّ إنّا لا نعلم من ظاهره إلّا خیراً وأنت أعلم بسریرته، اللّهمّ إن کان محسناً فزد في إحسانه و إن کان مسیئاً فتجاوز عن سیّئاته»

پھر دوسری تکبیر کہو اور ہر تکبیر میں یہی کہو۔ (حسن)

۴۔
إنّا لله وإنّا إليه راجعون ، الحمد لله ربّ العالمين ربّ الموت والحياة صلّ على محمد و أهل بيته ، جزا الله عنّا محمداً خير الجزاء بما صنع بأمّته وبما بلّغ من رسالات ربّه

پھر کہو۔

«اللّهمّ عبدك ابن عبدك ابن أمتك ناصيته بيدك ، خلا من الدّنيا واحتاج إلى رحمتك وأنت غنيّ عن عذابه ، اللّهمّ إنّا لانعلم منه إلّا خيراً وأنت أعلم به ، اللّهمّ إن كان محسناً فزد في إحسانه وتقبّل منه وإن كان مسيئاً فاغفر له ذنبه و ارحمه و تجاوز عنه برحمتك ، اللّهمّ ألحقه بنبيّك و ثبّته بالقول الثابت في الحياة الدّنيا وفي الآخرة ، اللّهمّ اسلك بنا وبه سبيل الهدى واهدنا وإيّاه صراطك المستقيم ، اللّهمّ عفوك عفوك

پھر دوسری تکبیر کہہ کر یہی کہو اسی طرح پانچ تکبیریں پوری کرو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے نماز جنازہ میں کہو۔

یا اللہ تو نے ہی نفس کو پیدا کیا اور تو نے ہی مارا ہے تو ہی اس کے ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے ہم تجھ سے اس کی سفارش کرتے ہیں ہماری سفارش قبول فرما، اے اللہ ولی بنا جس نے اسے ولی بنایا اور محشور کر اس کے ساتھ جسے وہ دوست رکھتا تھا۔ (حسن)

باب ۵۳
نماز میں میت کے لئے دعا کا حکم

۱۔ حضرت نے فرمایا نماز میت میں نہ قرأت ہے نہ کوئی وقتی دعا جو چاہے کہے، مردہ کا حق ہے کہ مومن اس کے لئے دعا کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود کے ساتھ شروع کرے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا نماز میت میں سلام نہیں ہے۔ (ضعیف)

۳۔ نماز میت میں سلام نہیں۔ (حسن)

باب ۵۴

پانچ تکبیر سے زیادہ کی صورت

۱۔ حضرت رسولؐ خدا نے حضرت حمزہ کے جنازہ پر ستر نمازیں پڑھیں۔ (ض)

۲۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر جو بدری صحابی تھے پانچ تکبیر کہیں، پھر ذرا دور چل کر جنازہ رکھا اور پانچ تکبیریں کہیں۔ اسی طرح ۲۵ تکبیر کہیں۔ (حسن)

۳۔ رسولؐ اللہ نے جناب حمزہ پر ستر تکبیریں کہیں اور حضرت علیؑ نے سہل بن حنیف پر پچیس، اور ایک قول ہے پچپن، صورت یہ ہوئی کہ پہلی نماز کے بعد لوگوں نے کہا امیرالمومنین ہم سہل کی نماز میں شریک نہ ہو سکے، آپ جنازہ رکھوا کر پھر نماز پڑھا دیں غرض اس طرح پانچ نمازیں پڑھی گئیں۔ (ض)

باب ۵۵

ضعیف الایمان پر نماز

۱۔ فرمایا ضعیف ایمان اور اس شخص کی نماز میں جو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا نہیں جانتا اور مومنین و مومنات کے لئے دعا نہیں کرتا۔ اس کے لئے کہے۔ اے ہمارے رب ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ پر چلے جہنم کے عذاب سے انھیں پناہ دے۔ آخری دو آیتوں تک پڑھے وہ یہ ہیں۔

ربنا وادخلهم جنات عدن التی وعدتهم ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذریاتهم انک انت العزیز الحکیم ○ وقهم السیات ومن تق السیات یومئذ فقد رحمتہ وذالک هو الفوز العظیم ○۔

۲۔ فرمایا حضرت نے اگر مومن کے جنازے پر نماز پڑھو تو اس کے لیے اچھی طرح دعا کرو، اگر وہ واقفیہ فرقے کا ہو یا ضعیف الایمان ہو تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے جہنم کے عذاب سے انھیں بچالے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر وہ ضعیف الایمان ہے تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں کو جو تائب ہوئے اور تیرے راستے پر چلے عذاب جہنم سے انھیں بچالے اور اگر اس کا حال نہیں جانتے تو کہو یا اللہ اگر یہ نیکی اور نیکی کرنے والے کو دوست رکھتا تھا تو اسے بخش دے اور رحم کر اس کی خطاؤں سے درگزر کر اور اگر یہ ضعیف الایمان ہے تو اسے بذریعہ شفاعت بخش دے نہ ازروئے محبت۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے رحم کی دو صورتیں ہیں یا تو ازروئے محبت ہوگا یا ازروئے شفاعت۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں رحمت نازل کر محمد وآلِ محمدؐ پر اور ان کی شفاعت کو قبول کر، اور اس کا چہرہ روشن رکھ اور اس کی پیروی کو زیادہ کر اور یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر یا اللہ توبہ کرنے والوں اور اپنے راستہ پر چلنے والوں کو بخش دے، عذاب جہنم سے بچالے اگر مومن ہے تو اس دعا میں داخل ہوگا ورنہ خارج۔ (مرسل)

۶۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ ایک جنازہ آیا، آپؑ نے شرکت، آپؑ نے فرمایا یا اللہ تو نے ہی ان نفوس کو پیدا کیا۔ تو ہی مارتا اور جلاتا ہے اور تو ہی ان کے باطن اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور ان کے قرار پکڑنے اور سونپے جانے کی جگہ کا علم رکھتا ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے میں اس کی برائیوں کو نہیں جانتا تو ان کا جاننے والا ہے ہم تیری بارگاہ میں سفارش لے کر آئے ہیں اس کے مرنے کے بعد اگر یہ بخشش کا سزاوار ہے تو ہماری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور جن کو یہ دوست رکھتا تھا ان کے ساتھ محشور کر۔

باب ۵۶

نواصب کی نماز جنازہ

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب عبداللہ ابن اُبی کا انتقال ہوا تو حضرت رسولؐ خدا اس کے جنازہ میں شریک ہوئے عمرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا آپؐ کو اللہ نے اس کی قبر پر کھڑا ہونے سے منع نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو تم پر تم کیا جانو میں نے کیا کہا۔ میں نے کہا ہے یا اللہ اس کے شکم کو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کو واصل جہنم کر۔

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ اعتراض کرنا حضرت کو بُرا معلوم ہوا۔ (ض)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک منافق مرگیا۔ امام حسین علیہ السلام اس کے جنازہ کے ساتھ چلے، آپ نے اس غلام سے پوچھا تو کہاں جارہا ہے اس نے کہا۔ میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگ رہا ہوں تاکہ نماز جنازہ نہ پڑھوں امام علیہ السلام نے فرمایا

تو میری داہنی طرف کھڑا ہو اور جو میں کہوں کہتا جا۔ جب میت کے ولی نے تکبیر کہی تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اکبر یا اللہ اپنے اس بندہ پر ہزار بار لعنت کر ایک ساتھ مختلف طور نہیں یا اللہ اپنے اس بندہ کو بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل کر اور اس کو آتش جہنم کے سپرد کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتا تھا اور تیرے دوستوں کا دشمن تھا۔ اور اہلبیتؑ نبی سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت نے اگر منکر حق ہو تو کہو۔ اے خدا اس کے شکم کو اور قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر، ایسا ہی کہا تھا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک بنی امیہ کی بدعورت کے لئے کہ میرے والد نے جب اس کی نماز پڑھی تو یہی کلمات کہے اور یہ بھی فرمایا کہ شیطان کو اس کا ساتھی قرار دے، محمد بن مسلم نے پوچھا کہ قبر میں سانپ اور بچھو کے ہونے سے کیا فائدہ فرمایا سانپ اس کو ڈسیں گے اور بچھو اسے کاٹیں گے۔ میں نے کہا کیا وہ تکلیف محسوس کریں گے، فرمایا شدید تکلیف راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا

۵۔ یا اللہ اپنے اس بندہ کو اپنے شہروں اور بندوں میں ذلیل کر اور داخل جہنم کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دوستوں کا دشمن اور تیرے دشمنوں کا دوست تھا اور تیرے نبیؐ کے اہلبیت سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ کی ایک عورت مرگئی لوگ جمع ہوئے، جب نماز پڑھ چکے اور جنازہ کندھوں پر اٹھایا تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اسے پست کر بلند نہ کر اور اسے متحرک نہ کر یہ اللہ کا دشمن ہے راوی کہتا ہے اس کے بعد اتنا میں نے اور سنا اور ہمارا دشمن ہے۔ (مرسل)

باب ۵

دوسرے جنازہ پر نماز

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو ایک جنازہ پر ایک یا دو تکبیر کہہ چکے ہیں کہ دوسرا جنازہ رکھا گیا تو اب کیا صورت نماز ہوگی۔ فرمایا اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کو ترک کرکے شروع سے تکبیریں کہیں اور اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کے ساتھ باقی تکبیروں کو پورا کریں اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ح)

باب ۵۸

قبر کے پاس جنازہ رکھنا

۱۔ فرمایا یکایک میت کو قبر میں داخل نہ کرو، قبر سے دو تین ہاتھ کے فاصلے پر رکھو اور ہلکے ہلکے قبر تک لے جاؤ۔ (ض)

۲۔ راوی کہتا ہے جب میں نے حضرتؑ سے ذکر کیا تو میں بہت دل تنگ تھا۔ فرمایا جب تم میت کو قبر کے کنارے لاؤ تو ذرا دیر ٹھہرو اور سوال کے لئے ہلکے ہلکے قبر میں اتارو۔ (مجہول)

باب ۵۹

نادر

۱۔ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں تھا اور ایک انصاری بھی تھا کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا انصاری کھڑا ہو گیا مگر حضرت بیٹھے رہے میں بھی حضرتؑ کے پاس بیٹھا رہا۔ لیکن انصاری کھڑا ہی رہا۔ جب جنازہ آگے بڑھ گیا تب بیٹھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم حسین علیہ السلام نے کبھی ایسا نہیں کیا اور نہ ہم اہلبیتؑ میں سے کبھی کسی نے ایسا کیا۔ انصاری نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ آپؑ نے مجھے شک میں ڈال دیا۔ میرا گمان ہے کہ میں نے ایسا دیکھا ہے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹھنا واجب ہے اور بعض سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستحب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنازہ کسی غیر مسلم یا ناصبی کا تھا جس کی تعظیم کو امام کھڑے نہ ہوئے۔ (ض)

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کسی جگہ بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا۔ لوگ کھڑے ہو گئے۔ حضرت نے فرمایا ایک یہودی کا جنازہ جس راستے سے گزر رہا تھا۔ حضرت رسولِ خدا وہاں بیٹھے تھے آپؐ نے مکروہ سمجھا کہ آپؐ کے اوپر یہودی کا جنازہ گزرے آپؐ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ (ض)

باب ۶۰

دخول و خروجِ قبر

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کسی کے لئے لائق نہیں وہ قبر میں ۔۔ جوتا یا موزہ پہن کر داخل ہو یا عمامہ برسر اور رداء دربر ہو اس کے سر پر ٹوپی بھی نہ ہونی چاہیئے۔ (ض)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قبر میں جب داخل ہو تو سر پہ نہ تو عمامہ ہو نہ ٹوپی، نہ پیر میں جوتا ہو نہ کند عوٌ

پر ردا اور اپنے پائنچے اٹھا لو یہ سنت رسولؐ ہے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور آیت الکرسی پڑھو اور ممکن ہو تو میت کا چہرہ کھول کر زمین سے ملائے اور ایسا ضرور کرے اور کلمۂ شہادت زبان پر جاری کرے اور جو چاہتا ہے ذکر الٰہی کرتا ہوا میت کے پاس پہنچے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا مت اترو قبر میں عمامہ اور ٹوپی یا ردا اور جوتے کے ساتھ اور پائنچے اوپر کو چڑھا لو۔ ہاں وقت ضرورت موزے ہوں تو مضائقہ نہیں۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا داخل ہونے والا پیروں کی طرف سے باہر نکلے۔ (ضعیف)

۵۔ فرمایا قبر میں داخل چاہے کسی طرف سے ہو جائے، لیکن نکلے پیروں کی طرف سے، ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہر گھر کا دروازہ ہوتا ہے، قبر کا دروازہ پیروں کی طرف ہے۔ (ضعیف)

باب ۶

کون قبر میں داخل ہو کون نہیں

۱۔ فرمایا حضرتؑ نے، بیٹا اپنے باپ کی قبر میں اترے، لیکن باپ بیٹے کی قبر میں نہ اترے۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا مرد کے لئے مکروہ ہے کہ اپنے بیٹے کی قبر میں اترے۔ (حسن)

۳۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اسمٰعیل کا انتقال ہوا تو حضرتؑ دلگیر ہوئے اور ان کی قبر کے پاس بیٹھ کر کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اور رحمت نازل کرے، آپؑ ان کی قبر میں اترے نہیں اور فرمایا۔ رسولؐ اللہ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر ایسا ہی کیا تھا۔ (مرسل)

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قبر کے متعلق سوال کیا گیا کہ قبر میں کتنے آدمی داخل ہوں۔ فرمایا یہ ولی میت کی مرضی پر موقوف ہے چاہے داخل کرے یا دو۔ (ضعیف)

۵۔ حضرتؑ نے فرمایا امیر المومنین نے بیان فرمایا کہ یہ سنت رسولؐ ہے کہ عورت کی قبر میں وہ داخل ہو جس کے سامنے وہ بحالت حیات آتی ہو۔ (ضعیف)

۶۔ فرمایا عورت کا شوہر زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو قبر میں اتارے۔ (ضعیف)

۷۔ میں حضرت ابو عبداللہ کے پاس تھا جب ان کے فرزند اسمٰعیل کا انتقال ہوا آپؑ قبر میں اترے پھر (قبر سے نکل کر) قبلہ رخ ہو کر اپنے کو زمین پر گرا دیا، پھر فرمایا رسول خدا نے ایسا ہی کیا تھا اپنے فرزند اسمٰعیل کی وفات پر اور فرمایا بیٹا باپ کی قبر میں نہ اترے۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا حضرت نے کہ باپ بیٹے کو دفن نہ کرے ہاں اگر بیٹا باپ کو دفن کرے تو حرج نہیں۔ (ض)

باب ۶۲

میّت کا قبر میں اُتارنا

۱۔ فرمایا جب قبر کے پاس لاؤ تو پیروں کی طرف سے آہستہ آہستہ قبر میں اتارو، جب قبر میں رکھ دو تو آیت الکرسی پڑھ کر کہو۔ بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملّة رسول الله ﷺ، اللّهمّ افسح له في قبره وألحقه اور کہو جیسے نماز میں کہتے ہو ایک بار اللّهمّ إن كان محسناً فزد في إحسانه وإن كان مسيئاً فاغفر له وارحمه وتجاوز عنه واستغفر له ما استطعت

اور حضرت علی بن الحسین علیہ السلام جب میّت کو قبر میں رکھتے تو یہ کلمات فرماتے۔ (حسن)

اللّهمّ جاف الأرض عن جنبيه وصاعد عمله ولقّه منك رضواناً.

۲۔ حضرت نے فرمایا جب میّت کو قبر میں آتارو تو کہو۔ (ص)

بسم الله وبالله وعلى ملّة رسول الله ﷺ، اللّهم إلى رحمتك لا إلى عذابك

جب لحد میں رکھو تو اپنے ہاتھ اس کے کانوں پر رکھ کر کہو۔

الله ربّك والإسلام دينك ومحمّد نبيّك والقرآن كتابك وعليّ إمامك.

۳۔ میں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ میّت کے متعلق فرمایا۔ قبر میں ہلکے سے آتارو پیروں کی جانب سے اور قبر کو چار انگلیوں کے برابر بلند کرو۔

۴۔ فرمایا حضرت نے بہت آہستہ سے قبر میں آتارو اور جب اسے لحد میں رکھو تو جو سب سے بہتر آدمی ہو وہ اس کے سر سے قریب ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور نبی پر درود بھیجے اور شیطان رجیم سے پناہ مانگے۔ سورۂ حمد، معوذتین، قل ہو اللہ اور آیت الکرسی پڑھے اور اگر قادر ہو تو اس کا رخسار کھول کر زمین پر رکھے اور جو کچھ آتا ہو ذکر الٰہی کرے تاکہ اس میت کو اس کا ثواب ملے۔ (ض)

۵۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میّت کو دفن کرو تو ایک اچھا سمجھدار آدمی قبر میں اُترے اور اس کے سرہانے جا کر اس کا داہنا رخسار کھول کر زمین پر رکھ دے اور اپنا منہ اس کے کان کے پاس لے جا کر کہے۔

سمع افہم تین بار اللہ تیرا رب ہے محمدؐ تیرے نبی ہیں اسلام تیرا دین ہے اور فلاں تیرا امام ہے سُن اور سمجھ اور

اس کا تین بار اعادہ کرے۔

۶۔ جب قبر میں رکھی جائے تو کہو۔

بسم اللہ وفي سبیل اللہ وعلی ملّة رسول اللہ ﷺ عبدك ابن عبدك نزل بك وأنت خير منزول به ، اللّهمّ افسح له في قبره و ألحقه بنبيّه ، اللّهمّ إنّا لانعلم منه إلّا خيراً وأنت أعلم به

جب اس کے سرہانے اینٹ رکھو تو کہو

اللّهمّ صل وحدته وآنس وحشته واسكن إليه من رحمتك رحمة تغنيه عن رحمة من سواك

اور جب قبر سے نکلو تو کہو۔

«إنّا لله وإنّا إليه راجعون والحمد لله ربّ العالمين ، اللّهمّ ارفع درجته في أعلى علّيّين واخلف على عقبه في الغابرين ، يا ربّ العالمين»

۷۔ جب میت کو لحد میں رکھ دو تو آیت الکرسی پڑھو اور اپنا ہاتھ اس کے داہنے کندھے پر رکھ کر کہو۔

«يا فلان قل : رضيت بالله ربّاً و بالإسلام ديناً و بمحمّد ﷺ نبيّاً و بعليّ عليه السلام إماماً»

اور امام زمانہ کا نام لو۔

۸۔ میں نے پوچھا جب میں میت کو قبر میں داخل کروں تو کیا کہوں۔

فرمایا کہو۔

اللّهمّ هذا عبدك فلان وابن عبدك قد نزل بك وأنت خير منزول به وقد احتاج إلى رحمتك ، اللّهمّ ولانعلم منه إلّا خيراً وأنت أعلم بسريرته ونحن الشهداء بعلانيته ، اللّهمّ فجاف الأرض عن جنبيه ولقّنه حجّته واجعل هذا اليوم خير يوم أتى عليه واجعل هذا القبر خير بيت نزل فيه وصيّره إلى خير

جس میں وہ ہے اور داخلہ کی جگہ کشادہ کر، اس کی وحشت کو انس سے بدل، اس کے گناہ بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ (موثق)

۹- جب میت کو قبر میں پہنچا دو تو اس کے سر سے کفن ہٹا دو۔ (حسن)

۱۰- میت کو آہستہ قبر میں اتارو (مرسل)

۱۱- فرمایا جب میت کو قبر میں رکھو تو کہو۔

اللّٰهمّ [هذا] عبدك و ابن عبدك و ابن أمتك نزل بك

اللّٰهمّ افسح له في قبره و لقّنه حجّته وثبّته بالقول الثّابت وقنا وإيّاه عذاب القبر»

جب مٹی ڈالو تو کہو۔ اللّٰهمّ جاف الأرض عن جنبيه وأصعد روحه إلى أرواح المؤمنين في علّيّين وألحقه بالصالحين » .

باب ۶۳

لحد کا فرش

۱- راوی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم میں سے کوئی مرجاتا ہے اور قبر کی زمین تر ہوتی ہے۔ ہم لکڑی یا اینٹ کا فرش بچھا دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے آپ نے جواب میں لکھا جائز ہے۔

۲- فرمایا شقران غلام نے رسول اللہ کی قبر میں چادر بچھائی گئی تھی۔

۳- فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے قبر رسولؐ پہ اینٹ بچھائی تھی راوی نے کہا اگر کوئی اس پہ اینٹ بچھا دے تو میت کے لئے نقصان رساں تو نہیں۔

باب ۶۴

قبر پر مٹی ڈالنا

۱۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو کہتے سنا جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بندوں کا چاہا نہیں ہوتا۔ جب قبر کے پاس آتے تو ایک طرف بیٹھ جاتے۔ جب میت کو دفن کر دیتے تو تین بار اپنے ہاتھ سے اس پر مٹی ڈالتے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جب قبر پر مٹی ڈالو تو کہو

إيماناً بك و تصديقاً ببعثك هذا ما وعدنا الله ورسوله ﷺ

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ جو کوئی میت پر مٹی ڈالے اور یہ کلمات کہے تو اللہ ہر ذرہ کے عوض ایک نیکی لکھتا ہے۔ (ض)

۳۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک شخص کے جنازہ میں تھا جب لوگ دفن کر چکے تو حضرت قبر کے پاس آئے اور سرہانے سے تین مٹھی مٹی لے کر ڈالی پھر اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر فرمایا

اللّٰهمّ جاف الأرض عن جنبيه وأصعد إليك روحه ولقّه منك رضواناً

واسكن قبره من رحمتك ماتغنيه به عن رحمة من سواك

پھر وہاں سے چلے آئے۔ (مرسل)

۴۔ میں نے حضرت کو دیکھا قبر پر مٹی ڈال رہے تھے کچھ دیر ہاتھ میں روک کر ڈالتے تھے۔ لیکن تین مٹھی سے زیادہ نہیں۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ اے عمر! میں یہ پڑھ کر ڈالتا ہوں۔

إيماناً بك وتصديقاً ببعثك هذا ماوعدالله ورسوله - إلى قوله - تسليماً

رسول اللہ ایسا ہی کرتے تھے اور حضرت کی یہ سنت جاری ہے۔ (ض)

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی کا لڑکا مر گیا دفن کے بعد وہ مٹی ڈالنے لگا۔ حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم مٹی نہ ڈالو اور نہ وہ لوگ جو قریبی رشتہ دار ہیں رسول اللہ نے منع کیا ہے باپ اور رشتہ داروں کو مٹی ڈالنے سے۔ راوی نے کہا یا بن رسول اللہ کیا آپ نے اس میت پر مٹی ڈالنے سے روکا ہے۔ فرمایا میں تو رشتہ داروں کی قبر پر مٹی ڈالنے سے منع کرتا ہوں اس لئے کہ اس سے دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے اور جس کے دل میں سختی پیدا ہو جائے

وہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے۔ (موثق)

باب ۶۵

قبر بنانا اس پر پانی چھڑکنا اور اس کو بلند کرنا

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسولؐ اللہ نے اپنے فرزند ابراہیم کو قبر میں آتارا اور ان کی قبر مربع بنائی

۲۔ فرمایا امام علیہ السلام نے مستحب ہے کہ میت کے ساتھ قبر میں ہری لکڑی کا ایک جریدہ رکھا جائے اور قبر کو بقدر چار ملی ہوئی انگلیوں کے برابر بلند کیا جائے اور اس پر پانی چھڑکا جائے۔ (موثق)

۳۔ میں نے پوچھا قبر پر ہاتھ کیوں رکھا جائے۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے اپنے بیٹے کی قبر پر پانی چھڑکے جانے کے بعد ایسا ہی کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ قبر مسلمین پر کیسے ہاتھ رکھا جائے۔ حضرت نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر بتایا اور پھر اسے اٹھا لیا اور آپؑ کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جب بنی ہاشم میں کوئی مرتا تھا تو رسولؐ اللہ ایک بات ایسی کرتے تھے جو اور مسلمانوں کے لئے نہ تھی۔ جب نماز جنازہ ہو چکتی اور پانی چھڑکا جاتا تو حضرت اپنا ہاتھ اس طرح قبر پر رکھتے کہ انگلیاں مٹی میں در آتیں جب مدینہ کا کوئی مسافر ادھر سے گزرتا اور رسولؐ اللہ کے دستِ مبارک کا نشان دیکھتا تو کہتا آل محمدؐ میں سے کوئی مر گیا ہے۔

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے اپنی بیماری میں مجھ سے فرمایا۔ بیٹا مدینہ کے قریشی خاندان کے کچھ لوگوں کو بلا لاؤ تاکہ میں انھیں گواہ بناؤں، میں بلا لایا۔ پھر مجھ سے فرمایا جب میں مر جاؤں تو تم مجھے غسل دینا، کفنانا اور میری قبر کو چار انگل بلند کرنا اور پانی چھڑکنا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے کہا بابا جان آپ نے اس کام کے لئے لوگوں کو کیوں بلایا آپ حکم دیتے تو میں یہ خدمت بجالاتا۔ فرمایا اس لئے کہ میرے بعد اس امر میں کوئی جھگڑا نہ کرے۔ (حسن)

۶۔ میں نے حضرت سے قبر پر پانی چھڑکنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا جب تک مٹی میں تری رہتی ہے۔ صاحب قبر سے عذاب دور رہتا ہے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا قبر پر پانی چھڑکنے کا رواج عہد رسولؐ سے برابر چلا آرہا ہے۔ (حسن)

۸۔ فرمایا جب قبر پر جھکے تو اپنا ہاتھ سرہانے کی طرف رکھو اور تری کے بعد اپنی انگلیاں مٹی میں داخل کرو۔

۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام ایک شیعہ کی قبر کے پاس آئے اور فرمایا اللّٰہم صل وحدته و آنس وحشته

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میت کے لئے دعا کی جائے۔ (مرسل)

حفرته ويرفع القبر فوق الأرض أربع أصابع

۱۱- میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اپنی میت کو قبر میں منکر و نکیر کے آنے تک تنہا نہ چھوڑو، میں نے کہا پھر کیا کیا جائے فرمایا ایک بہتر آدمی کو جب اور سب چلے جائیں قبر کے پاس چھوڑا جائے وہ اپنا منہ قبر کے سرہانے رکھ کر بلند آواز سے کہے اے فلاں بن فلاں یا اے فلانہ بنت فلانہ۔ هل أنت على العهد الّذي فارقتنا عليه من شهادة أن لاإله إلّا الله وحده لا شريك له وأنّ محمداً عبده و رسوله سيد النبيّين و أنّ عليّاً أمير المؤمنين وسيد الوصيّين وأنّ ما جاء به محمد صلى الله عليه وآله حقّ وأنّ الموت حقّ وأنّ البعث حقّ وأنّ الله يبعث من في القبور:

یہ سن کر منکر نکیر کہتا ہے کہتا ہے چھوڑو اسے حجت کی تلقین ہوگئی۔ (مرسل)

باب ۶۶
قبر کو مٹی سے بنانا اور پختہ کرنا

۱- فرمایا حضرت جو جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی مٹی میں دفن ہوگا۔

۲- فرمایا حضرت نے رسولؐ خدا کی قبر پر سرخ کنکریاں ڈالی گئی تھیں۔ (مرسل)

۳- امام موسیٰ کاظم جب بغداد سے مدینہ آرہے تھے تو مقام فید میں آپؑ کی لڑکی کا انتقال ہوگیا آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ قبر پختہ کرا اور ایک تختی پر اس کا نام لکھ کر قبر پر لگا دے۔ (ض)

۴- حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا سوائے قبر کی مٹی کے دوسری مٹی نہ ڈالی جائے۔ (ض)

باب ۶۷
وہ مٹی جس میں میت دفن کی جاتی ہے

۱- فرمایا جس مٹی سے آدمی پیدا کیا جاتا ہے اسی میں دفن کیا جاتا ہے۔ (ض)

۲- فرمایا نطفہ جب رحم میں واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس مٹی کو لائے جس میں وہ دفن ہوگا۔ بس فرشتہ اس (کے جوہر) کو نطفہ میں ملا دیتا ہے اس لئے قلب انسان مشتاق ہوتا ہے اس کا جہاں سے دفن ہوتا ہے۔ (ض)

باب ۶۸

تعزیت اور مصیبت

۱۔ تعزیت میّت کے دفن ہونے کے بعد ہے اس کے بعد لوگ چلے جائیں اور میّت کے متعلق کوئی بات چیت نہ کریں۔ اگر کوئی آواز سنی ہو۔ (ض)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تعزیت اہل مصیبت سے بعد دفن ہے۔

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (موثق)

۴۔ فرمایا واجب تعزیت بعد دفن ہے۔ (مرسل)

۵۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اسمٰعیل کا انتقال ہوا تو حضرت جنازہ کے پاس برہنہ پا اور بغیر ردا آئے۔ (ق)

۶۔ فرمایا صاحب مصیبت کو چاہیئے کہ وہ ردا نہ اوڑھے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ صاحب مصیبت ہے۔ (حسن)

۷۔ ایک شخص کا لڑکا مر گیا امام جعفر صادق علیہ السلام اس کی تعزیت کو گئے اور فرمایا اللہ کی ذات تیرے لیے اور تیرے بیٹے کے لیے بہتر ہے اور اللہ کا ثواب تیرے فرزند سے زیادہ اچھا ہے۔ جب حضرت چلے گئے تو اس نے پھر بیقراری ظاہر کی آپ نے پلٹ کر اس سے کہا۔ جب رسولؐ اللہ اس دنیا میں نہ رہے تو تجھے صبر کرنا چاہیئے اس نے کہا وہ متہم بہ گناہ تھا فرمایا اس کی بخشش کے لیے تین چیزیں ہیں اوّل توحید کی گواہی، دوسرے اللہ کی رحمت تیسرے رسولؐ کی شفاعت، ان میں سے ایک تو انشاء اللہ اسے نصیب ہو گی۔ (مجہول)

۸۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تعزیت قبل دفن بھی کرتے تھے اور بعد دفن بھی۔ (حسن)

۹۔ امام علیہ السلام نے ایک شخص کو لکھا تو نے اپنے فرزند علی کے مرنے کا حال لکھا اور یہ کہ وہ تیرا محبوب فرزند تھا اللہ تمہ اولاد میں سے ان کو موت دیتا ہے جو اس کے نزدیک پاکیزہ نفس ہوتے ہیں تاکہ بڑی مصیبت پر بڑا اجر ملے۔ اللہ نے تیرا اجر زیادہ کیا۔ تیرے دل کو صبر و ضبط کی قوت دی، وہ قدرت والا ہے۔ اور اللہ مجھے بیٹا دے گا اور امید ہے کہ انشاء اللہ وہ ہو گا۔ (ضعیف)

باب ۶۹

تعزیت کا ثواب

۱۔ حضرت نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ جو کسی رنجیدہ کو تسلی دے روز قیامت خدا اس کو ایسا لباس پہنائے گا جس سے وہ خوش ہوگا۔ (ض)

۲۔ فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اس مصیبت زدہ کے اجر کے برابر ثواب ملے گا۔ (ض)

باب ۷۰

اگر عورت مرجائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو

۱۔ فرمایا اگر عورت مرجائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو تو بچہ کو پیٹ سے نکال کر سی دیا جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا، ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب عورت مرجائے اور بچہ پیٹ میں متحرک ہو تو شکم چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے اور اگر عورت کے پیٹ میں بچہ مرگیا ہو اور عورت کے مرجانے کا خوف ہو تو اگر عورتیں یہ کام کر سکیں تو بہتر ورنہ مرد ہاتھ ڈال کر بچہ کے ٹکڑے کرکے نکال لے۔ (ض)

باب ۷۱

بچوں کا غسل اور ان پر نماز

۱۔ فرمایا اگر چار ماہ کا حمل ساقط ہو تو اسے غسل دیا جائے۔ (ض)

۲۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ بچہ پر نماز میت کب پڑھی جائے، فرمایا جب وہ نماز کو سمجھنے لگے۔ پھر سائل نے پوچھا لڑکے پر نماز کب واجب ہوتی ہے فرمایا جب چھ سال کا ہو جائے اور روزہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب روزہ رکھنے کی طاقت آجائے (حسن)

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مرآۃ العقول میں فرماتے ہیں کہ علمائے شیعہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ وجوب نماز کا حکم کس عمر میں ہوتا ہے۔ اکثر کا مسلک یہ ہے کہ بلوغ کے بعد ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں غالباً وجوب نماز سے سائل کا مقصد مستحب نماز ہو۔ ایک حدیث میں ہے مروا صبیانکم اذا بلغوا عشراً (اپنے لڑکوں کو نماز کا حکم دو جب سات برس کے ہو جائیں اور نہ پڑھے تو دس برس کا ہو جانے پر اسے مارو) غالباً اسی حدیث کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔

۳۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبداللہ فطیم تھا وہ چلنے پھرنے لگا تھا ہی تھے

کہا یہ تمہارے پہلو میں کون ہے کہا یہ میرا غلام ہے۔ غلام نے ازروئے مزاح کہا میں تمہارا غلام نہیں ہوں لڑکے نے کہا یہ تیرے لئے بدبختی ہے۔ غلام نے غصہ میں نیزہ مارا۔ جس سے لڑکا مر گیا۔ کسی چیز پر رکھ کر بقیع میں لائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام اس طرح گھر سے نکلے کہ زرد جبہ پہنے تھے اور زرد ریشمی عمامہ اور چادر تھی پا پیادہ مجھ پر سہارا دیتے ہوئے بقیع کی طرف چلے۔ لوگ حضرت کے پوتے کی تعزیت کرتے جاتے تھے۔ بقیع پہنچ کر آپؑ نے اس بچہ پر چار تکبیر سے نماز پڑھی پھر دفن کر دیا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور فرمایا میں بچوں پر نماز نہیں پڑھتا تھا حضرت علی علیہ السلام بچوں کو بے نماز پڑھے دفن کرا دیتے تھے۔ میں نے کراہتہً اہلِ مدینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے پڑھی ہے تاکہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ اپنے بچوں پر نماز نہیں پڑھتے۔ (حسن)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک صاحب زادہ نے انتقال کیا۔ حضرت کو اس کی موت کی خبر دی گئی آپؑ نے حکم دیا غسل و کفن دیا جائے۔ آپ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس پر نماز پڑھی۔ میں نے چٹائی کا مصلّٰے بچھا دیا۔ آپؑ اس پر کھڑے ہو گئے۔ بعد دفن قبر کے پاس آئے۔ اس کے بعد آپؑ واپس ہوئے۔ میں آپؑ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ ایسے بچوں پر نماز نہیں پڑھی جاتی میرا بچہ تین سال کا تھا لیکن لوگوں نے اپنی طرف سے ایسا تصرف کر لیا یعنی کم سن بچوں پر نماز پڑھنے لگے ہم کو مجبوراً ان کا ساعمل کرنا پڑا۔ میں نے پوچھا کتنی عمر کے بچہ پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا جب نماز کو سمجھنے لگے اور چھ سال کا ہو جائے۔ میں نے کہا۔ آپ لڑکوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ سے ان کے بارے میں پوچھا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے ہوں۔ (ض)

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔ اگر کمل الخلقت ہو کر ساقط ہو تو اس پر غسل و لحد و کفن واجب ہے۔ فرمایا یہ سب باتیں واجب ہیں۔ (موثق)

۶۔ میں نے حضرت ابوجعفرؑ کو لکھا کہ ساقط شدہ بچہ کے لئے کیا کیا جائے۔ فرمایا مع خون کے کسی جگہ دفن کر دیا جائے۔ (موثق)

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جب ابراہیم ابن رسولؐ اللہ کا انتقال ہوا تو تین چیزیں ظاہر ہوئیں۔
ایک یہ ہے کہ وقت انتقال سورج کو گرہن لگا اور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ ایسا فرزند رسولؐ کے مرنے کی وجہ سے ہوا ہے یہ سن کر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ لوگو سورج اور چاند خدا کی آیتوں میں سے ہیں یہ دونوں حکم خدا سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع و فرماں ہیں اگر ان میں سے ایک یا دونوں کو گہن لگے تو نماز پڑھو، پھر منبر سے اتر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی۔ ختم نماز کے بعد فرمایا۔ اے علیؑ اٹھو اور تجہیز و تکفین کا بندوبست کرو۔ حضرت علیؑ نے غسل دیا۔ حنوط کیا اور کفن پہنایا اور میت کو لے کر نکلے، رسول اللہ قبر تک ساتھ رہے لوگ کہنے لگے رسولؐ اللہ نے اپنے بیٹے پر نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ آپ اس کی موت پر رنجیدہ ہیں۔
آپؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا لوگو جو کچھ تم نے کہا ہے جبرئیل نے مجھے اس کی خبر دی ہے۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ میں نے اپنے بیٹے پر نماز

اس لئے نہیں پڑھی کہ میں اس غم میں مضطرب ہوں۔ آگاہ ہو ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے۔ خدائے لطیف و خبیر نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ان کے بدلے مردوں پر پانچ تکبیریں ہیں۔

خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز جنازہ اس پر پڑھوں جو نماز پڑھتا ہو، پھر فرمایا اے علی قبر میں اترو اور ابراہیم کو لحد میں رکھو، چنانچہ حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا۔ لوگوں نے کہا، چونکہ رسول اللہ نے ایسا نہیں کیا۔ لہذا کسی کو اپنے بیٹے کی قبر میں اترنا نہیں چاہیئے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ تمہارے لئے اولاد کی قبروں میں اترنا حرام نہیں۔ مگر مجھے خوف ہے کہ باپ قبر میں کفن ہٹا کر جب اپنے بیٹے کا منہ دیکھے گا تو شیطان اپنے کرتوت دکھا کر کہیں تمہارے دلوں میں ایسی بیقراری پیدا نہ کر دے جس سے تمہارے اعمال حبط نہ ہو جائیں۔ (ض)

۸۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ لوگ ہمارے اس قول کی تردید کرتے ہیں کہ بچہ چونکہ نماز نہیں پڑھتا لہذا اس پر نماز نہیں پڑھنا چاہیئے۔ ہم نے کہا ہاں وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک نصرانی یا یہودی ایمان لے آئے اور اس کے بعد ہی فوراً مر جائے تو اس بارے میں کیا جواب ہوگا (یعنی اس پر نماز پڑھی جائے گی یا نہیں) حالانکہ اس نے نماز نہیں پڑھی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ تم ان سے کہو یہ مسلمان اگر کسی پر افترا کرے تو اسے افترا پردازی کی تو آیا اسے سزا دی جائے گی یا نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ اس پر حد جاری کی جائے گی تو ان سے پوچھا جائے کہ اگر یہ لڑکا جس نے نماز نہیں پڑھی کسی پر افترا پردازی کرے تو اس پر حد جاری ہو گی یا نہیں۔ وہ کہیں گے نہیں تو ان سے کہا جائے تم نے ٹھیک کہا۔ پس معلوم ہوا کہ نماز اسی کی پڑھی جائے گی جس پر نماز و حد واجب ہے اور نہیں پڑھی جائے گی اس پر جس پر نماز و حد واجب نہیں (مجہول)

باب ۷۲

غریق اور برق زدہ

۱۔ حضرتؑ نے فرمایا جو کوئی بجلی سے جل کر مرا ہو یا ڈوب گیا ہو اگر اس کا جسم تغیر پذیر نہ ہو تو تین دن انتظار کے بعد دفن کریں۔

۲۔ میں نے پوچھا ڈوب کر مرنے والے کو غسل دیا جائے۔ فرمایا ہاں اور استبرا کیا جائے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا تین دن انتظار کے بعد دفن کیا جائے اور یہی حکم برق زدہ کے لئے ہے۔ بسا اوقات لوگ گمان کرتے ہیں مر گیا۔ حالانکہ وہ نہیں مرتا۔ (موثق)

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ڈوبنے والے کو غسل دیا جائے۔ (ض)

۴۔ فرمایا غریق کو روکا جائے، جب تک اس کے جسم میں تغیر ہو اور یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ مر گیا پھر غسل و کفن دیا جائے اور برق زدہ کے لئے فرمایا۔ دو روز روکا جائے پھر غسل و کفن دیا جائے۔ (موثق)

۵۔ فرمایا پانچ آدمیوں کے دفن میں تاخیر کرنی چاہیئے اور جب تک جسم میں تغیر نہ ہو دفن نہ کیا جائے، پانی میں ڈوب کر مرنے والا، بجلی سے مرنے والا، استسقاء والا (علامہ مجلسی لکھتے ہیں غالباً اس سے مراد ہیضہ سے مرنے والا ہے) اور جو مکان وغیرہ گرنے سے مرے اور جو دھوئیں سے مرے۔ (ص)

۶۔ مکہ میں دو سال بہ کثرت بجلیاں گرنے سے بہ کثرت لوگ ہلاک ہو گئے، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا قبل اس کے کہ میں حضرتؑ سے سوال کروں آپ نے فرمایا جو لوگ ڈوب کر مرے ہوں یا بجلی سے جل گئے ہوں تین دن ان کو دفن نہ کیا جائے بشرطیکہ ان کے بدن سے بُو نہ آئے۔ میں نے کہا حضور کے بیان سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ دفن ہو گئے جو قبر میں جا کر مرے ہیں۔ (ص)

باب ۳۷

مقتول کا دفن

۱۔ میں نے مقتول فی سبیل اللہ کے متعلق پوچھا کہ آیا اسے غسل وکفن وحنوط دیا جائے۔ فرمایا۔ نہیں۔ وہ جس لباس میں ہو دفن کر دیا جائے لیکن اگر جنگ کے بعد رمق حیات باقی ہو اور بعد میں وہ مرے تو اسے غسل وکفن دیا جائے گا اور اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی۔

حضرت رسولؐ خدا نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور کفن دیا، کیونکہ ان کی لاش برہنہ کر دی گئی تھی۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا شہید کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کیا وہ اپنے خون میں دفن کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں خون آلود کپڑوں میں وہ بے حنوط اور غسل، جس حال میں ہو دفن کیا۔ پھر فرمایا۔ رسولؐ اللہ نے اپنے چچا حمزہ کو انہی خون آلود کپڑوں میں دفن کیا اور اپنی چادر اوپر ڈال دی مگر چھوٹی تھی۔ پیر کھلے رہے آپ نے گھاس منگا کر اُسے ڈھکا اور ستر نمازیں اور ستر تکبیریں کہیں۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرتؑ نے اگر شہید میں رمق جان باقی ہو تو اسے غسل وکفن اور حنوط دیا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے اور اگر رمق جان باقی نہ ہو تو انھیں کپڑوں میں دفن کیا جائے۔

۴۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے شہیدوں کے بدن سے دستانہ، موزہ، ٹوپی، عمامہ، پٹکا اور پاجامہ اتارا جائے مگر جبکہ یہ چیزیں خون آلود ہوں تو ان کو چھوڑ دیا جائے اور جو چیز بندھی ہوئی ہو اسے کھول دیا جائے۔ (موثق)

باب ۴

درندوں اور پرندوں کا کھایا ہوا

۱۔ میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق ہے درندوں اور پرندوں نے کھایا ہو اور ہڈی کے سوا گوشت کا نام نہ رہا ہو تو اسے کیا کیا جائے۔ فرمایا غسل و کفن دے کر اس پر نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے اور اگر دو حصے ہو گئے ہوں تو جس حصے میں دل ہو اس پر نماز پڑھی جائے۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی مقتول اس حالت میں پایا جائے کہ گوشت بلا ہڈی کے ہو تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے۔ ہاں اگر ہڈی بلا گوشت کے ہو تو اس پر نماز پڑھی جائے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو سر بدن سے جدا ہو اس پر بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ (حسن) (مرسل)

۳۔ فرمایا اگر کسی مقتول کا عضو پورا پایا جائے تو اس پر نماز پڑھی جائے اور اگر پورا نہ ہو تو بغیر نماز کے دفن کر دیا جائے۔

۴۔ فرمایا اگر کوئی عضو جسم انسان سے جدا ہو جائے تو وہ مُردار ہے اگر اس میں ہڈی ہے تو چھونے والے پر غسل واجب ہوگا ورنہ نہیں۔ (ض) (موثق)

۵۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے جو شخص جل کر مرے اس پر بہت سا پانی ڈالا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے۔

۶۔ فرمایا مری ہوئی ہر شے کو غسل دیا جائے خواہ ڈوب کر مرے یا درندے کھائیں۔ ہاں جو شخص میدان جنگ میں دونوں صفوں کے درمیان مر جائے۔ اس کے لئے غسل نہیں۔ لیکن اگر رمق جان باقی ہے تو غسل دیا جائے گا۔

باب ۵

کشتی میں مرنے والا

۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اگر کوئی سفر دریا میں کشتی کے اندر مر جائے۔ تو اسے ایک مٹکے میں رکھ کر اس کا منہ بند کر کے اسے دریا میں ڈال دیا جائے۔ (ص)

۲۔ فرمایا اگر کوئی لوگوں کے ساتھ بحری سفر میں مر جائے تو اس کو غسل و کفن دیا جائے اور نماز پڑھی جائے اور پھر اسے دریا میں ڈال دیا جائے۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا اگر کشتی میں مر جائے اور کنارہ پر پہنچنا ممکن نہ ہو تو اسے کفن دیا جائے حنوط کیا جائے۔ اور کپڑے میں لپیٹ کر دریا میں

ڈال دیا جائے۔ (مرسل)

۴۔ میں نے کہا حکم ہے ان لوگوں کے بارے میں جو ساحل بحر پر سفر کر رہے ہوں اور وہ ایک میت کو دیکھیں برہنہ جسے دریا والوں نے باہر پھینک دیا ہو اور ان کے پاس ازار کے سوا کوئی کپڑا نہ ہو تو اس صورت میں اس کی میت عریاں ہے وہ اس پر کیسے نماز پڑھیں اور کیسے کفن دیں جبکہ ان کے پاس زائد کپڑا ہی نہ ہو فرمایا ایک گڑھا کھود کر اس میں رکھیں اور اس شرمگاہ پر ایک اینٹ رکھ دیں اور پھر نماز پڑھ کر دفن کر دیں اور یہ بھی فرمایا کہ دفن کے بعد نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ برہنہ پر جب تک اس کی ستر پوشی نہ ہو۔ (موثق)

باب

سولی دیئے ہوئے اور رجم والے پر نماز

۱۔ فرمایا حضرت نے رجم کیا ہوا مرد ہو یا عورت، ان دونوں کو غسل دیا جائے گا اور حنوط کیا جائے گا۔ رجم سے پہلے ان کو کفن پہنایا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی اور قصص کئے ہوئے کی بھی یہی صورت ہے غسل دیا جائے، حنوط کیا جائے اور کفن پہنایا جائے۔ اور نماز پڑھی جائے۔ (ض)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سولی دیئے ہوئے پر نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا، تو نہیں جانتا میرے جد امام جعفر صادقؑ نے اپنے چچا (زید شہید) کے اوپر نماز پڑھی۔ میں نے کہا اس طریقۂ نماز کی وضاحت کیجیے۔ فرمایا اگر مصلوب کا منہ قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے داہنے کندھے کی طرف کھڑے اور اگر اس کی پشت قبلہ کی طرف ہو تو تم بائیں کندھے کی طرف کھڑے ہو کیونکہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ اگر اس کا بایاں شانہ قبلہ رو ہے تو داہنی طرف کھڑے ہو اور داہنی طرف ہے تو بائیں طرف قبلہ سے منحرف نہ ہونے کے لئے اس کے شانوں سے ہٹو نہیں، تمہارا منہ مشرق و مغرب کے درمیان رہے نہ استقبال قبلہ ہو نہ استدبار قبلہ، ابوہاشم راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا سمجھ گیا ضرور ان شاء اللہ سمجھ لیا ہوگا۔ (ض)

۳۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے سولی دیئے ہوئے کے پاس تین دن بعد جاؤ، جب تختۂ دار سے اُتر آئے اور دفن کیا جائے۔

باب
میّت کے ہمسایوں کا فرض

۱۔ جب جعفر ابن ابو طالب شہید ہوئے تو حضرت رسولِ خدا نے فاطمۃ الزہرا سے فرمایا کہ اسماء بنت عمیس (زوجہ جعفر) کے یہاں تین روز کھانا بھیجو اور ان کے اور دیگر عورتوں کے پاس تین دن جا کر رہو بس یہ امر سنت رسولؐ قرار پایا تاکہ اہل مصیبت کے ساتھ ایسا کیا جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا اہل میّت کے ساتھ تین روز شریکِ غم ہونا چاہیئے موت کے دن سے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا کہ صاحب مصیبت کے ہمسایوں کو چاہیئے کہ تین دن کھانا بھیجیں۔ (مرسل)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آٹھ سو درہم کی وصیت اپنا غم منائے جانے کے لئے اور یہ سنت رسولؐ ہے کیونکہ حضرت نے حکم دیا تھا جعفر کی شہادت پر کھانا بھیجنے کا۔ (حسن)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے بیان کیا کہ میری اور ابن مارد کی بی بی ایک پرسہ کے لئے جانے لگیں۔ ہم نے منع کیا میری بی بی کہنے لگی اگر یہ فعل حرام ہے تو ہم رکے جاتے ہیں اور اگر حرام نہیں تو آپ لوگ کیوں روکتے ہیں۔ اتفاقاً ہمارے یہاں ایک موت ہوگئی تو کوئی پرسہ کو نہ آیا۔ حضرتؑ نے فرمایا تم حقوق کے متعلق پوچھتے ہو تو سنو میرے والد میری والدہ اور اُم فروہ کو حقوق اہل مدینہ ادا کرنے کے لئے بھیجتے تھے۔ (ض)

۶۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے گھر والوں کو حکم دو کہ وہ تمہارے مُردوں کے لئے اچھی اچھی باتیں کریں جب فاطمہ کے باپ کا انتقال ہوا تو زنان بنی ہاشم نے حضرت فاطمہؑ کے متعلق تعریفی کلمات کہے۔ فرمایا ان باتوں کو چھوڑو تمہارے اوپر دعائے خیر کرنا فرض ہے۔ (ض)

باب
مرگ پسر

۱۔ فرمایا حضرت نے جو بیٹا باپ کے سامنے مر جائے وہ افضل ہے ان ستر بیٹوں سے جو اس کے بعد مریں اور وہ سب یکجا ہو کر راہِ خدا میں جہاد کریں۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا جب حضرت خدیجہ کے فرزند حضرت قاسم کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہ کو روتا دیکھ کر فرمایا کیوں روتی ہو انھوں نے کہا چھاتی سے دودھ بہتا ہے تو بچہ کی یاد میں روتی ہوں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیامت کے دن جب تم بابِ جنت پر آؤ تو بیٹے کو وہاں کھڑا پاؤ اور وہ تم کو جنت کے بہترین مقام تک پہنچا دے اور یہی ہر مومن کے لئے ہے اللہ تعالیٰ

کی شان انصاف و کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی کو بیٹا دے کر چھین لے اور پھر عذاب کرے۔ (ض)

۳۔ ایک شخص نے امام علی نقی علیہ السلام کو اپنے بیٹے کے مرنے اور اپنے شدید غم کے متعلق لکھا۔ آپ نے اسے تحریر فرمایا۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ مومن کے مال اور اولاد سے نفیس ترین کو انتخاب کرتا ہے تاکہ اس کو اجر دے۔ (ض)

۴۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جب کسی مومن کا لڑکا مرتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اللہ اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں کے بیٹے کی روح قبض کی۔ وہ کہتے ہیں ہاں! خدا کہتا ہے۔ پھر میرے بندے نے کیا کہا وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور تیری طرف رجوع کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم نے اس کے دل کا چین لے لیا اور آنکھوں کی ٹھنڈک، مگر اس نے میری طرف رجوع کی۔ بس اس کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (ض)

۵۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کے سب سے زیادہ محبوب بیٹے کو لے لیتا ہے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا جو مسلمان اپنے دو لڑکوں کو پہلے بھیج دیتا ہے تو وہ باذنِ خدا اس کے اور نارِ جہنم کے درمیان دو پردے بن جاتے ہیں۔ (ض)

۷۔ فرمایا جب حضرت کے فرزند طاہر کا انتقال ہوا تو آپ نے جناب رسولِ خدا نے خدیجہ کو رونے سے منع کیا۔ انھوں نے کہا کہ جب اس کا دودھ چھاتی سے بہتا ہے تو روتی ہوں۔ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اسے جنت کے دروازہ پر کھڑا پاؤ اور وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر جنت کے پاک مقام اور بہترین مقام پر لے جائے۔ انھوں نے کہا کیا ایسا ہے۔ فرمایا۔ خدا کیسے عذاب دے گا اسے جس کے دل کے چین کو چھین لیا ہو اور اس نے صبر کیا ہو اور خدا کی حمد کی ہو۔ (ض)

۸۔ حضرتؑ نے فرمایا مومن کا ثواب جب اس کا فرزند مر جائے جنت ہے اگر وہ صبر کرے مگر وہ اس پر بھی صبر نہیں کرتا۔ (ض)

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ اور امام رضا علیہ السلام نے اللہ تعجب کرتا ہے اس شخص پر جس کا بیٹا مر جائے اور وہ حمدِ خدا کرے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے ملائکہ میں نے اس کی جان لے لی اور میری حمد کرتا ہے۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا جس کی اولاد اس کی حیات میں مر جاتی ہے وہ سبب بن جاتی ہے اس کے لیے حجاب نار بن جاتی ہے۔

باب

تعزیت

۱۔ فرمایا حضرت نے جس پر کوئی مصیبت آجائے تو حضرت رسولِ خدا کی مصیبتوں کو یاد کرے۔ کیونکہ وہ سب سے بڑی مصیبت تھی۔ (ض)

۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اگر کوئی مصیبت تمہاری جان مال یا اولاد پر آجائے تو رسولؐ کی مصیبت یاد کرو۔ (ض)

۳۔ فرمایا جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ نے مرنے کی خبر امام حسینؑ کو بھیجی جو مدائن میں تھے۔ جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا ہائے کیسی بڑی مصیبت ہے اور رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جب کوئی مصیبت تم پر آئے تو میری مصیبت کو یاد کر لیا کرو۔ اس سے بڑی کوئی مصیبت نہیں حضرت نے سچ فرمایا ہے۔

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب رسولؐ اللہ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ایک آواز سنی اور کہنے والے کو نہ دیکھا وہ کہہ رہا تھا ہر نفس کے لئے مرنا ہے تم روز قیامت اجر پاؤ گے جو آتش جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا اسے کامیابی ہو گئی اور اس نے کہا کہ تمام مخلوق مرنے والی ہے اور ہر مصیبت پر صبر کرنا لازم ہے اور جو چیز جاتی رہی اس کا سمجھنا ہے پس اللہ پر بھروسہ کرو، اور اسی سے امید وابستہ رکھو۔ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے جب رسولؐ اللہ کا انتقال ہوا تو جبرئیلؑ آئے درآنحالیکہ حضرتؐ کو کفن دیا جا چکا تھا اور گھر میں اس وقت علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ تھے۔ انھوں نے کہا اے اہلبیتؑ، ہر نفس کے لئے موت کا ذائقہ ہے تم صبر کا اجر روز قیامت پاؤ گے پس جو نار جہنم سے بچ گیا اور داخل جنّت ہوا وہ کامیاب ہو گیا۔ زندگانی دنیا تو متاع غرور ہے اور مصیبت میں صبر کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنی چاہیئے اور ہر مرنے والا اس کی مخلوق ہے جو فوت ہو گیا ہے اسے پاؤ اللہ پر بھروسہ کرو اور اپنی ہر امید اسی سے وابستہ رکھو۔ ثواب سے محرومی سب سے بڑی مصیبت ہے یہ میرا دنیا میں آخری آنا ہے ہم نے آواز سنی اور اس کا وجود نہ دیکھا۔ (ض)

۶۔ فرمایا جب حضرت رسولؐ خدا کا انتقال ہوا تو ایک آنے والا تعزیت کے لئے آیا جس کی ہلکی آواز تو سنی گئی مگر وجود نظر نہ آیا اس نے کہا سلام ہو تم پر اے اہلبیتؑ، اللہ کی رحمت ہو، بے شک ہر ذی حیات مرنے والا ہے، تم روز قیامت صبر کا اجر پاؤ گے جو نار جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور ہے پس مرضی خدا کے لئے ہر مصیبت پر صبر کرنا چاہیئے۔ اور احساس مافات میں اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو، محروم ہے وہ جو ثواب سے محروم ہے۔ والسلام۔ (ضعیف)

۷۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزرا۔
بعض نے کہا یہ تعزیت کرنے والا کوئی فرشتہ آسمانی ہے جس کو اللہ نے تمہارے پاس تعزیت کو بھیجا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ خضر ہیں جو تمہارے نبی کی تعزیت کے لئے آئے ہیں۔ (ض)

باب ۸۰

صبر و جزع و استرجاع

۱۔ فرمایا حضرت نے جب میں نے پوچھا جزع کیا ہے،

اشد جزع رونا پیٹنا منہ پر طمانچے مارنا، سینہ کوٹنا، سر کے بال نوچنا اور نوحہ کرنا ہے یہ صورت ترک صبر کی ہے اور صحیح طریقہ کو چھوڑنا ہے اور جس نے صبر کیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون، کہا اور اللہ کی حمد کی، تو وہ اللہ کی مشیت پر راضی ہوا اور اپنا اجر اللہ پر رکھا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ کا حکم تو بغیر جاری ہوئے رہ نہیں سکتا۔ اس کا اجر حبط ہو جائے گا۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت نے صبر اور مصیبت مومن کی طرف آتے ہیں پس مصیبت کے وقت وہ صبر کرتا ہے اور جزع اور بلا جب کافر کی طرف آتے ہیں تو وہ وقت مصیبت جزع و فزع کرتا ہے۔ (ضعیف)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت مصیبت مسلمان کا ران پر ہاتھ مارنا اس کے اجر کو کھو دیتا ہے۔ (ح)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو بندہ وقت مصیبت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے اور جب کبھی مصیبت اور نزول مصیبت کے وقت ایسا کہتا ہے تو جتنے گناہ مصیبت اور صبر کے درمیان ہوتے ہیں

۵۔ حضرت نے فرمایا جو مصیبت کا ذکر کرے اگرچہ ایک مدت بعد ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور الحمد للہ رب العالمین کہے اور کہے یا اللہ میری مصیبت پر مجھے اجر دے اور جو چیز مجھ سے جاتی رہی ہے اس سے بہتر مجھے عطا کر، تو اللہ تعالیٰ بقدر اس مصیبت کے چاہے کتنی ہی کم ہو اجر دیتا ہے۔ (ض)

۶۔ فرمایا حضرت نے اے اسحاق اسے مصیبت شمار نہ کر جس پر تمہیں صبر دیا گیا ہے اور جس پر تم ثواب کے مستحق ہو۔ مصیبت تو وہ ہوتی ہے جس پر صبر کرنے سے اجر و ثواب نہ ملے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا میت پر چیخ چیخ کر نہیں رونا چاہیئے نہ کپڑوں کو پھاڑا جائے۔ (ضعیف)

۸۔ فرمایا مصیبت میں ران پر ہاتھ مارنا اپنے اجر کا ضائع کرنا ہے۔ (ض)

۹۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی مصیبت کی شکایت کی۔ فرمایا اگر صبر کرو گے تو اجر ملے گا اور اگر نہ کرو گے تو جو حکم الٰہی ہے وہ تو قدرو جاری ہو کر رہے گا۔ اور تم بے اجر رہو گے۔

۱۰۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند کی عیادت کو گیا۔ حضرت کو محزون و مغموم دروازہ پر کھڑا پایا۔ میں نے کہا لڑکا کیسا ہے فرمایا ویسے ہی ہے پھر آپ گھر میں چلے گئے اور کچھ دیر بعد تشریف لائے تو چہرے پر رونق تھی اور تغیر زائل ہو گیا تھا۔ میں سمجھا لڑکا اچھا ہو گیا ہے میں نے پوچھا۔ لڑکا کیسا ہے فرمایا مر گیا۔ میں نے کہا جب وہ زندہ تھا تو آپ محزون و مغموم

تھے لیکن مرنے کے بعد آپ کی وہ حالت نہیں۔ فرمایا ہم اہلبیتؑ قبل نزول مصیبت بیقرار رہتے ہیں لیکن جب آجاتی ہے تو قضائے الٰہی پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس کا حکم تسلیم کر لیتے ہیں۔ (ض)

۱۱۔ فرمایا حضرت نے چیخنا چلّانا نہ بہتر ہے نہ سزاوار، لیکن لوگ اسے سمجھتے نہیں۔ صبر کرنا بہتر ہے۔ (مجہول)

۱۲۔ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ گھر میں کسی چیخنے کی آواز آئی حضرت کھڑے ہوئے پھر بیٹھے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور پھر اپنی بات شروع کر دی۔ جب بات ختم ہوئی تو فرمایا ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ معافی چاہیں اپنے نفسوں، اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لیے لیکن جب قضائے الٰہی جاری ہو جاتی ہے تو ہم وہی پسند کرتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے۔ (ص)

۱۳۔ کچھ لوگ امام محمد باقر علیہ السلام کے بیمار فرزند کی عیادت کو آئے دیکھا کہ آپؑ غمگین ہیں اور آپؑ کو قرار نہیں لوگوں نے کہا اگر کوئی مصیبت آپ پر آ گئی تو اندیشہ ہے کہ ہم آپ کو ایسی حالت میں دیکھیں جیسے نہیں دیکھنا چاہتے تھوڑی دیر بعد گھر میں سے رونے کی آواز آئی حضرت باہر آئے تو چہرہ پر سکون تھا پہلا سا حال نہ تھا۔ انھوں نے کہا آپؑ کی پہلی حالت دیکھ کر خوف ہو گیا کہ یہ حادثہ ہو گیا تو آپ کی ایسی حالت ہو جائے گی جو ہمارے لئے باعثِ غم ہوگی۔ فرمایا اپنی محبوب چیز کی عافیت چاہتے ہیں مگر جب امر خدا آ جاتا ہے تو اسے تسلیم کر لیتے ہیں۔ (ض)

باب ۸

ثواب تعزیت

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے مناجات میں کہا، زن پسر مردہ کو صبر دلانے والے کی کیا جزا ہے۔ خدا نے فرمایا۔ میں اس کو اپنے سایہ میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جو کسی رنجیدہ کو صبر دلائے تو روزِ قیامت اس کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جس سے وہ خوش ہو۔ (ض)

۳۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جو زن پسر مردہ کو صبر دلائے۔ خدا اسے اپنے عرش کے سایہ میں اس روز رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۴۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جو مصیبت زدہ کو صبر دلائے تو اللہ اس کو وہی اجر دے گا جو مصیبت زدہ کا ہے بغیر اس کے کہ اس کے اجر سے کچھ کم کیا جائے۔ (ض)

باب ۸۱
تسلّی دینا

۱۔ حضرت نے فرمایا جب کوئی مرجائے تو اللہ ایک فرشتہ کو اس کنبہ کے سب سے زیادہ غمناک کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کے قلب پر ہاتھ پھیرتا ہے جس سے غم کی سوزش مٹ جاتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا آباد ہی نہ رہتی (یعنی فرط غم سے لوگ اپنی عورتوں کے پاس جاتے ہی نہیں)۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر تین چیزوں کو مسلط کیا ہے۔ روح نکل جانے کے بعد اجسام میں بُو پیدا ہو جانا ورنہ ایک عزیز اپنے عزیز کو دفن ہی نہ کرتا، دوسرے تسلّی کا بندوبست، اگر ایسا نہ ہوتا تو نسل تباہ ہو جاتی (لوگ اپنی ازواج کے پاس ہی نہ جاتے کہ یہ غم پھر نصیب نہ ہو) تیسرے غلّہ کے دانوں پر کیڑوں کو مسلط کر دیا، ورنہ بادشاہ سونا چاندی کی طرح غلّہ کا بھی ذخیرہ کر لیتے۔ (حسن)

۳۔ ترجمہ نمبر ۱ میں دیکھئے۔

باب ۸۲
زیارت قبور

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیارت قبور کے متعلق کہ مردے تم سے مانوس ہوتے ہیں جب تم ان سے الگ ہوتے تو وہ گھبراتے ہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے زیارت قبور اور مساجد بنانے کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا زیارت قبور تو ٹھیک ہے لیکن وہاں مسجد نہیں بنانی چاہیئے۔ (موثق)

۳۔ فرمایا حضرت نے جناب فاطمہؑ رسولؐ اللہ کے انتقال کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں کسی نے ان کو مسکراتے نہ دیکھا اور نہ ہنستے ہوئے۔ اُحد میں زیارت شہداء کو جاتی تھیں ہر جمعہ کو دو مرتبہ اور پیر اور جمعرات کو اور وہاں بتاتی تھیں کہ یہ رسولؐ اللہ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور یہ مشرکین کے۔ (حسن)

۴۔ راوی نے کہا کیا بندۂ مومن جانتا ہے اس شخص کو جو اس کی زیارتِ قبر کو جاتا ہے فرمایا۔ ہاں جب تک وہ قبر کے پاس رہتا ہے وہ اس سے مانوس رہتا ہے اور جب وہ چلا جاتا ہے تو اسے وحشت ہوتی ہے۔ (ض)

۵۔ میں نے حضرتؑ سے پوچھا، اہل قبور کو سلام کیسے کیا جائے، فرمایا، کہو، سلام ہو مومن و مسلم اہل دیار پر، تم ہم سے پہلے گئے ہو ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

۶۔ میں امام محمد باقرؑ کے ساتھ بقیع میں جا رہا تھا۔ آپ ایک قبر پر ٹھہر گئے جو کوفہ کے ایک شیعہ کی تھی اور فرمایا یا اللہ اس کی غربت پر رحم کر اس کی تنہائی کو دور کر، وحشت کو انس سے بدل دے، اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے تاکہ وہ غیر کی رحمت سے بے پروا ہو جائے اور اس کو ملحق کر اس سے جسے اس سے محبت ہو۔

۷۔ حضرت نے فرمایا یوں کہو۔ اے اہل ایمان تم پر سلام اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ (مجہول)

۸۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ اہل قبور پر کیسے سلام کیا جائے۔ فرمایا کہو سلام ہو ان مومنوں اور مسلمانوں پر جو اس بستی کے رہنے والے ہیں یا اللہ ان پر رحم کر اور انشاء اللہ ہم ان سے ملنے والے ہیں۔ (ص)

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے بھائی کی قبر پر جائے اور اس پر ہاتھ رکھ کر ستر بار انا انزلنا پڑھے تو روز قیامت بڑے خوف سے اور ہر طرح کے خوف سے امن میں رہے گا۔ (ص)

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے مردوں کی زیارت کرو کہ وہ تمہاری زیارت سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے ماں باپ کی قبر کے پاس دعا کرو اور اپنی حاجت بھی خدا سے طلب کرو۔ (ض)

باب ۸۴

مرنے والا اپنے گھر والوں کی زیارت کرتا ہے

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی روح اپنے خاندان والوں کی زیارت کو آتی ہے اس کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور وہ چیزیں پوشیدہ رکھی جاتی ہیں جن کو برا جانتا ہے اور کافر کی روح بھی آتی ہے اسے دکھایا جاتا ہے جسے وہ دوست نہیں رکھتا اور چھپا لیا جاتا ہے ان چیزوں کو جنھیں وہ دوست رکھتا ہے مردے بعض جمعہ کو آتے ہیں بعض بقدر اپنے عمل کے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ہر مومن و کافر زوال آفتاب کے بعد اپنے اہل کے پاس آتا ہے اگر اپنے اہل کو نیک کام کرتے دیکھتا ہے تو خدا کی حمد کرتا ہے اور کافر اگر اپنے اہل کو نیک کام کرتے دیکھتا ہے تو اس پر حسرت چھا جاتی ہے۔

۳۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا مردہ اپنے اہل کی زیارت کے لئے آتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کتنی بار، فرمایا جمعہ کو یا مہینہ اور سال میں بقدر اپنی منزلت کے۔ میں نے کہا کس صورت میں آتا ہے فرمایا خوبصورت طائر کی شکل میں جو ان کی دیواروں پر آکر بیٹھتا ہے اگر ان کو نیکو کار پاتا ہے تو رنجیدہ ہوتا ہے۔ (ض)

۴۔ فرمایا۔ ہاں مردہ خدا سے اذن لے کر آتا ہے خدا دو فرشتے اس کے ساتھ بھیجتا ہے اور پرندے کی صورت میں آتا ہے اور ان کو دیکھتا ہے۔ (ض)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن اپنے اہل سے ملنے آتا ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کتنی مدت میں فرمایا بقدر اپنے فضائل کے، بعض ہر روز، بعض دو روز بعد، بعض تین روز بعد، پھر اثنائے کلام میں فرمایا کہ منزلت والا ہر جمعہ کو، میں نے کہا کس وقت آتا ہے۔ فرمایا وقت زوال شمس یا اس کے قریب، میں نے پوچھا کس صورت میں، فرمایا چڑیا یا اس سے کم والے پرندے کی صورت میں۔ اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو ان کے ساتھ بھیجتا ہے۔ وہ اسے دکھاتے ہیں وہ چیز جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور پوشیدہ رکھتے ہیں وہ چیز جسے وہ برا جانتا ہے پھر وہ خوش خوش لوٹ جاتا ہے۔ (ض)

باب ۵۴

مرنے سے پہلے مال واولاد وعمل سامنے آتے ہیں

۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب کسی کا آخری دن زندگانی کا اور آخرت کا پہلا دن ہوتا ہے تو اس کا مال، اس کی اولاد اور اس کے اعمال مجسم ہو کر سامنے آتے ہیں وہ اپنے مال سے کہتا ہے میں تیرا حریص بنا رہا۔ اب بتا تیرے پاس میرے لئے کیا ہے وہ کہتا ہے مجھ سے اپنا کفن لے لے، پھر وہ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے میں تمہارا دوست اور حمایتی بنا رہا۔ اب بتاؤ تم میرے ساتھ کیا کرو گے۔ وہ کہیں گے ہم تجھے قبر تک پہنچا دیں گے اور اس میں دفن کر دیں گے پھر وہ اپنے عمل سے کہے گا۔ میں تیرے بارے میں محتاط رہا اگرچہ تو میرے لئے بار تھا پس تو میرے ساتھ کیا کرے گا۔ وہ کہے گا میں قبر تک اور یوم نشر تک اور جب تک کہ تو میں خدا کے سامنے ہوں۔ تیرا ساتھی ہوں حضرت نے فرمایا اگر ولیٔ خدا ہے تو اس کے پاس خوشبو سے بسا ہوا مقبول صورت بہترین لباس میں ایک مجسمہ اس کے پاس آئے گا اور کہے گا بشارت ہو تجھے راحت وآرام وجنت نعیم کہ تیرا آنا اچھا آنا ہے۔

وہ کہے گا تو کون ہے وہ جواب دے گا میں تیرا عمل نیک ہوں وہ کہے گا دنیا سے اب جنت کی طرف چل اور وہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہوگا اور خوش ہوگا اپنے اٹھانے والوں سے، اور کہے گا جلدی کرو۔

جب قبر میں جائے گا تو قبر والے دونوں فرشتے آئیں گے اپنا لباس کھینچتے ہوئے، زمین کو اپنے قدموں سے دہلاتے ہوئے ان کی آوازوں میں رعد کی سی گرج چمک ہوگی اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک، وہ کہیں گے بتا تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے، تیرے نبی کون ہیں، وہ کہے اللہ میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں وہ کہیں گے اللہ ثابت قدم رکھے اس چیز پر جسے تو دوست رکھتا ہے دنیا وآخرت میں، پھر حد نگاہ تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیتے ہیں اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھولتے ہیں اور کہتے ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک کے ساتھ عیش وراحت والے جوان کی سی نیند سو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اصحاب جنّت اس روز اچھے مقام پر ہوں گے اور فرمایا اگر مرنے والا دشمن خدا ہوتا ہے تو وہ اس طرح آئے گا کہ از روئے شکل وصورت بدترین مخلوق معلوم ہوگا اور اس کے بدن سے بدبو آتی ہوگی اس سے کہا جائے گا کہ تجھے گرم پانی پینے اور دوزخ کی آگ میں جلنے کی بشارت ہو، وہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانے گا اور اٹھانے والوں سے بھی کہے گا کہ اسے روک لیں، جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو دونوں فرشتے آتے ہیں اور اس کا کفن اتار لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔

تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے، وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا، وہ کہتے ہیں تو نے نہ سمجھا نہ ہدایت پائی۔ پھر وہ اس کے مغز سر پر آہنی ہتھوڑا مارتے ہیں جو ان کے ساتھ ہوتا ہے یہ ایسی ضرب ہوتی ہے کہ جتنے چوپائے خدا نے پیدا کئے ہیں سب ڈر جاتے ہیں جن وانس کے کانوں میں یہ آواز نہیں پہنچتی، پھر وہ دوزخ کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں بشارت ہو تجھے اس میں رہنے کی جو تنگ تر ہے نیزہ کی بھال سے، اس کا بھیجہ، ناخون، اور گوشت سب باہر آجاتا ہے۔

اور پھر اس پر مسلط ہوتے ہیں زمین کے سانپ اور کیڑے، مکوڑے جو اس کو وقت بعثت تک نوچتے رہیں گے اور وہ قیامت کے جلد آنے کی تمنا کرے گا اس تکلیف سے بچنے کے لئے جو اسے پہنچ رہی ہوگی۔

جابرؓ نے بیان کیا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں بکریوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور ان کو چرایا کرتا تھا اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں قبل نبوت میں ان کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ بکریاں اپنی رہائش گاہ میں تھیں اور کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ ان کو ہیجان میں لاتی اور وہ ڈر کر بھاگ جاتیں۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ یہ خوفزدہ ہیں جبرئیل نے آکر بتایا کہ کسی کافر کی پٹائی ہو رہی ہے جس کو سوائے انس وجن کے ہر شے سنتی ہے ہم نے کہا تو یہ کیا قبر کے پٹنے کی آواز ہے۔ خدا عذاب قبر سے پناہ دے۔ (اٹھ)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت کی جابرؓ نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جب دشمن خدا کو قبر کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اپنے اٹھانے والوں سے کہتا ہے۔ اے میرے بھائیو! کیا تم نہیں سنتے میں تم سے بیان کرتا ہوں ان مصائب کو جو تمہارے اس شقی بھائی پر نازل ہو رہے ہیں واللہ مجھے دشمن خدا شیطان نے دھوکہ دیا۔ اس نے مصیبت میں پھانسا مگر نکالا نہیں۔ اور اس نے قسم کھا کر کہا کہ وہ میرا ناصح ہے پس اس نے مجھے دھوکہ میں لیا اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے دنیا کی کہ اس نے مجھے دھوکہ دیا اور جب میں اس کی طرف سے مطمئن ہوگیا تو اس نے مجھے دے پٹکا اور میں شکایت کرتا ہوں اپنے خود غرض دوستوں کی کہ انھوں نے اظہار محبت کیا، میں نے ان کی حمایت کی اور اپنے نفس پر ان کو ترجیح دی۔ انھوں نے میرا مال کھایا اور مجھ سے الگ ہوگئے اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے مال کی میں نے حق اللہ کو اس کی وجہ سے ضائع کیا اس کا وبال میرے اوپر ہے اور اس سے نفع غیر حاصل کر رہے ہیں۔

اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے گھر کی کہ اس پر میں نے اپنا مال صرف کیا اور اس کے ساکن میرے غیر ہو گئے۔ اور میں شکایت کرتا ہوں تم سے، قبر کی طولانی، قبر کی ندا کرتی ہے میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں میں بیت ظلمت و وحشت ہوں اور تنگ مقام ہوں۔ اور اے میرے بھائیو مجھے اپنی طاقت بھر ردکو اور جو مجھے پیش آیا ہے اس سے بچو، مجھے خبر دی گئی ہے نارِ جہنم کی، ذلت کی حقارت کی، اور خدائے عزیز و جبار کے غضب کی۔

ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارہ میں کیسی بے پروائی کی۔ ہائے اب میرا نہ کوئی شفیع ہے کہ جس کی کوئی اطاعت کی جائے اور نہ کوئی دوست ہے جو مجھ پر رحم کرے اگر بار دگر مجھے دنیا میں لوٹنا مل جاتا تو میں مومنین سے ہو جاتا۔ (ض)

۴۔ فرمایا علی بن الحسین نے تم کیا جانو لوگوں کا کیا حال ہے اگر ہم وہ حدیث بیان کریں جو رسول اللہ سے سنی ہے تو لوگ ہنستے ہیں اور اگر ہم چپ رہیں تو ہم سے پوچھتے نہیں۔ ضمرہ نے کہا آپ بیان کریں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو دشمن خدا اپنے جنازہ اٹھانے والوں سے کیا کہتا ہے۔ ہم نے کہا نہیں، وہ کہتا ہے کیا تم نہیں سنتے میں تم سے دشمن خدا کی شکایت کرتا ہوں اس نے مجھے دھوکا دیا، مجھے مصیبت میں پھنسایا اور نکالا نہیں، اور شکایت کرتا ہوں تم سے بھائی اور بہنوں کی جنھوں نے مجھے رسوا کیا اور شکایت کرتا ہوں تم سے اپنی اولاد کی، جن کی میں نے حمایت کی انھوں نے مجھے رسوا کیا اور شکایت کرتا ہوں تم سے گھر کی جس پر میں نے مال صرف کیا اور اس کے ساکن میرے غیر بن گئے۔ پس تم مجھ پر مہربانی کرو اور لے جانے میں جلدی نہ کرو۔

یہ سن کر ضمرہ نے کہا۔ اے ابوالحسن اگر یہ صورت ہے کہ وہ اس طرح کلام کرتا ہے تو کیا بعید ہے کہ وہ لوگوں کی گردنوں پر آکودے جو اسے اٹھائے ہوئے ہیں فرمایا یا اللہ اگر ضمرہ نے حدیث رسولؐ کا مذاق اڑایا ہے تو تو اسے سخت پکڑ۔

چالیس دن بعد ضمرہ مر گیا اس کا غلام موجود تھا جب وہ دفن ہو گیا وہ امام علیہ السلام کے پاس آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا آپ نے پوچھا کہاں سے آتا ہے اس نے کہا ضمرہ کی قبر کے پاس سے۔ جب اس کی قبر بن چکی تو میں نے اپنا سر اس پر رکھا، میں نے اس کی آواز سنی اور وہ وہی آواز تھی جو میں اس سے زندگی میں سنتا تھا وہ کہہ رہا تھا وائے ہو تجھ پر اے ضمرہ ہر صاحب عزت کی نظر میں تو ذلیل ہے اور جہنم میں تیرا مسکن اور خوابگاہ قرار دیا گیا حضرت نے فرمایا میں اللہ سے طالب عافیت ہوں یہی سزا ہے حدیث رسولؐ کے مذاق اڑانے والے کی۔ (ض)

باب ۸۶

قبر میں کس سے پوچھا جاتا ہے اور کس سے نہیں

۱۔ حضرت نے فرمایا قبر میں صرف ایمان محض اور کفر محض کے متعلق پوچھا جاتا ہے دوسری باتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (حسن)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (ض)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (موثق)

۴۔ "

۵۔ فرمایا سوال ہوگا درآنحالیکہ وہ ضغطہ میں ہوگا۔ (ض)

۶۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا کیا ضغطہ (تنگی) قبر سے کوئی چھوٹ بھی جاتا ہے۔ فرمایا نعوذ باللہ بہت کم چھوٹتا ہے رقیہ کو جب عثمان نے قتل کیا تو رسولؐ اللہ ان کی قبر پر آئے۔ سر کو آسمان کی طرف اٹھایا تو آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور لوگوں سے کہا۔ میں نے جب اس کا ذکر کیا تو دل میں رقت پیدا ہوئی اور میں نے فشار قبر کے لئے خدا سے بخشش چاہی پس خدا نے بخش دیا۔
رسولؐ اللہ سعد کے جنازہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا مشایعت کی اس کی ستر ہزار فرشتوں نے، حضرت نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا سعد جیسے لوگوں کے لئے بھی ہے۔ میں نے کہا ہم نے سنا ہے وہ خفیف الحرکات تھے۔ فرمایا معاذ اللہ وہ اپنے اہل سے سختی پیش آتے تھے۔ سعد کی ماں نے کہا مبارک ہو تیرے لئے اے سعد، رسولؐ اللہ نے فرمایا ایسے حتمی طور پر خدا کے مقابل نہ کہو۔ (ض)

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دفن ہونے کے بعد دو فرشتے منکر و نکیر میت کے پاس آتے ہیں ان کی آوازیں رعد کی سی کڑک اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک ہوتی ہے وہ اپنے دانتوں سے زمین پر خط دیتے جاتے ہیں اور اپنے بالوں پر چلتے ہیں۔

وہ میت سے سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے اگر مومن ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے پھر وہ کہتے ہیں وہ کون ہے جو تیرے پاس ہدایت کو آیا وہ کہتا ہے کیا تم رسولؐ کے متعلق پوچھتے ہو وہ کہیں گے کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں وہ کہتا ہے بے شک وہ اللہ کے رسولؐ ہیں وہ کہتے ہیں اچھا تو اب تو چین کی نیند سو اور اس کی قبر سات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ (مجہول)

اور اگر کافر ہوتا ہے تو دونوں فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور شیطان اس کے پاس ہوتا ہے اس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں فرشتے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور کیا کہتا ہے اس شخص کے بارے میں جو ہدایت کو تیرے پاس آیا تھا۔ وہ کہتا ہے میں اسے نہیں جانتا۔ پس اسے اور شیطان کو چھوڑتے ہیں اور مسلط کرتے ہیں اس پر ننانوے ایسے اژدہوں کو کہ اگر زمین پر پھونک ماریں تو پھر اس پر کوئی درخت نہ اُگ سکے اور اس کی قبر میں ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے ہیں۔

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کس امر کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ فرمایا محض ایمان و محض کفر کے متعلق، میں نے کہا اور باقی باتوں کے متعلق کیا ہوتا ہے۔ فرمایا وہ چھوڑ دی جاتی ہیں۔ میں نے کہا اور کس امر کے متعلق پوچھا جاتا ہے۔ فرمایا حجت قائم کے متعلق مومن سے کہا جائے گا۔ تیرا اعتقاد کیا ہے فلاں بن فلاں کے متعلق، وہ کہے گا وہ میرا امام ہے پس اس سے کہا جائے گا سو رہو اللہ تیری آنکھوں کو سلائے اور ایک دروازہ جنت کی طرف اس کے لئے کھول دیا جائے گا۔ اور روز قیامت تک اس کے لئے تحفے آئیں گے۔

اور اگر کافر ہے تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تو فلاں بن فلاں کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہے گا میں نے سنا تو تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اس سے کہا جائے گا اچھا تو نہیں جانتا۔ پس اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی حرارت کے تحفے تا قیامت اس تک پہنچیں گے۔ (ض)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس سے عقیدہ کا سوال ہوتا ہے اگر صحیح العقیدہ ثابت ہوتا ہے تو قبر کو بقدر سات ہاتھ کشادہ کیا جاتا ہے اور جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے سکون کے ساتھ دلہنوں کی طرح سو رہو۔

۱۰۔ دفن کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ایک داہنے ہاتھ پر ہوتا ہے دوسرا بائیں پر اور شیطان اس کے سامنے ہوتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں اس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس کے بارے میں جو ہدایت کے لئے آیا تھا وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے اگر مومن ہے تو کہتا ہے کہ تم مجھ سے محمدؐ کے متعلق پوچھتے ہو۔ وہ اس سے کہتے ہیں اب آرام سے سو، اور نو ہاتھ قبر کشادہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو قول ثابت پر ایمان لائے

اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور آخرت میں اور اگر کافر ہوتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے۔ تو اس کو جانتا ہے جو تیری ہدایت کے لئے آیا تھا وہ کہتا ہے نہیں۔ پس اس کو اور شیطان کو خلوت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (ض)

۱۱۔ امام علیہ السلام نے فرمایا مومن سے قبر میں پوچھا جائیگا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا اللہ پھر پوچھا جائیگا دین کیا ہے وہ کہے گا اسلام پھر پوچھا جائے گا نبی کون ہے وہ کہے گا محمدؐ پھر سوال ہوگا امام کون ہے۔ وہ کہے گا فلاں۔ سوال ہوگا تو نے کیسے جانا وہ کہے گا اللہ نے مجھے ہدایت کی اور ثابت قدم رکھا۔ اس سے کہا جائے گا اب دلہنوں کا سا سونا سو رہو۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جائے گا وہ داخل ہو کر کہے گا۔ اے میرے رب قیامت جلدی لانا تاکہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹوں۔

اور کافر سے کہا جائے گا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا اللہ، پھر کہا جائے گا تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمدؐ، پھر پوچھا جائے گا تیرا دین کیا ہے وہ کہے گا اسلام، پوچھیں گے کیسے جانا۔ کہے گا لوگوں کو کہتے سنا۔ پس میں نے بھی کہہ دیا۔ یہ سن کر وہ فرشتے گرز ماریں گے جس کی سہار کی تمام جن وانس میں طاقت نہیں، وہ کافر رانگ کی طرح پگھل جائے گا پھر اس کی روح کو لوٹائیں گے اور اس کے دل کو دو آگ کے تختوں کے درمیان رکھیں گے۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب اب قیامت میں تاخیر نہ کر۔ (ض)

۱۲۔ فرمایا امام نے جب مومن کا جنازہ نکلتا ہے تو ملائکہ قبر تک اس کے پیچھے چلتے ہیں اور ان کا ہجوم ہوتا ہے جب وہ قبر کے پاس آتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے خوش آمدید واللہ میں پسند کرتی تھی کہ تجھ جیسا انسان مجھ پر چلے۔ اب تُو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں، پھر وہ حد نظر تک اس کے لئے کشادہ ہو جائے گی۔ پھر دو فرشتے منکر و نکیر قبر میں داخل ہونگے وہ اٹھ بیٹھے گا۔ فرشتے کوکھوں سے اس کے اندر روح ڈالیں گے اور اس سے پوچھیں گے تیرا رب اور دین کیا ہے وہ کہے گا۔ اللہ اور اسلام۔

وہ پوچھیں گے تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمدؐ، پھر سوال ہوگا تیرا امام کون ہے وہ کہے گا فلاں، تب ایک منادی آسمان سے ندا دے گا۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کی قبر میں جنت کا فرش بچھاؤ، جنت کا دروازہ کھولو اور اسے لباس جنت پہناؤ یہاں تک کہ یہ ہمارے پاس آئے اور جو نیکی اس کی ہمارے پاس ہے اسے لے لے۔

پھر اس سے کہا جائے گا دلہنوں کا سا سونا سو رہو۔

اور اگر کافر ہوتا ہے تو ملائکہ قبر تک لعنت کرتے آتے ہیں زمین اس سے کہتی ہے برا آنا ہے تیرا، میں ناخوش تھی اس بات سے کہ تجھ جیسا آدمی مجھ پر چلے۔ اب تو دیکھ تیرے ساتھ میں کیا کرتی ہوں پس وہ اتنا تنگ ہوتی ہے کہ اس کی پسلیاں مل جاتی ہیں۔ پھر منکر نکیر قبر میں آتے ہیں۔

ابوبصیر کہتے ہیں کیا مومن و کافر دونوں کی قبر میں فرشتے آتے ہیں اور ایک ہی صورت میں آتے ہیں فرمایا نہیں، وہ میت کو بٹھاتے ہیں اور اس میں روح ڈال کر پوچھتے ہیں بتا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا۔ میں نے لوگوں سے سنا ہے وہ کہیں گے تو نے خود نہیں سمجھا۔ پھر پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے وہ گھبرا جائے گا۔ فرشتے کہیں گے تو نے سمجھا نہیں۔ پھر پوچھیں گے تیرا نبی کون

ہے۔ وہ کہے گا میں نے لوگوں کو کہتے سنا تھا وہ کہیں گے تو نے سمجھا نہیں، پھر امام کے متعلق پوچھیں گے اس وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا میرا بندہ جھوٹا ہے اس کی قبر میں آگ کا فرش بچھاؤ اور آگ کے کپڑے پہناؤ اور دوزخ کی طرف ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو جب یہ ہمارے پاس آئے گا تو ہمارے پاس اس کے نیک عمل سے کوئی چیز نہ ہوگی وہ اپنے گرز سے ایسی تین ضربیں ماریں گے کہ ہر ایک ضرب میں قبر آگ سے بھر جائے گی اور اگر کوہ تہامہ پر پڑ جائے تو چکنا چور ہو جائے۔ فرمایا اس کی قبر میں سانپوں کو مسلط کیا جاتا ہے جو اس کو نوچتے ہیں اور خدا کی تمام مخلوق سوائے جن وانس کے اس عذاب کو سنتی ہے اگر آدمی سن لیتے ہیں تو اس کے جوتے چرچرانے لگتے ہیں اور ہاتھ جھڑ پڑتے ہیں اللہ فرماتا ہے جو ایمان والے قول ثابت پر ثابت قدم رہے اللہ اس کو دنیا و آخرت میں برقرار رکھتا ہے۔ (ض)

۱۳۔ فرمایا حضرتؑ نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے اور زکوٰۃ اس کے بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوئے ہوتی ہے اور صبر ایک طرف ہوتا ہے۔ جب فرشتے سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و روزہ سے کہتا ہے تم اس کے پاس سے ہٹ جاؤ اگر تم اس کے مقابلے میں عاجز ہو تو میں موجود ہوں۔ (ض)

۱۴۔ فرمایا حضرتؑ نے جب میّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک وجود اس سے کہتا ہے اے شخص ہم تین تیرے ساتھی تھے تیرا رزق تو تیری موت سے قطع ہو گیا اور تیرے اہل نے تجھے چھوڑ دیا۔ میں (عمل) تیرے ساتھ ہوں اگرچہ تو مجھ کو حقیر سمجھتا تھا۔ (مجہول)

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے قبر میں پانچ چیزوں سے سوال ہوگا، نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ہم اہلبیتؑ کی ولایت، ولایت قبر کی جانب سے ان چار سے کہے گی تم میں جو نقص ہوگا میں اسے پورا کر لوں گی۔ (مرفوع)

۱۶۔ میں نے پوچھا جسے سولی دی جائے کیا اس پر بھی عذاب قبر ہوگا۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اسے فشار دے دوسری روایت ہے کہ جب حضرت سے یہی سوال کیا گیا تو فرمایا جو زمین کا رب ہے وہی ہوا کا رب ہے اللہ تعالیٰ ہوا کو وحی کرتا ہے کہ فشار دے، پس ہوا کا فشار، فشار قبر سے زیادہ ہوتا ہے۔ (مرفوع)

۱۷۔ فرمایا جب رقیہ پروردۂ رسولؐ کا انتقال ہوا تو رسولؐ اللہ نے دعا کی یا اللہ اس کو ہمارے نیک لوگوں سے ملا دے عثمان بن مظعون اور اس کے اصحاب کے ساتھ اور فاطمہ علیہا السلام رو رہی تھیں اور رسول اللہ قبر پر کھڑا ہوئے ہوئے دعا کر رہے تھے۔ یا اللہ میں اس کی کمزوریوں کو جانتا ہوں اس کو فشار قبر سے پناہ دے۔ (ح)

اس حدیث میں رقیہ کو جو بنتِ رسولؐ کہا گیا ہے یا تو بنا بر تقیہ ہے یا عرب کے دستور کے مطابق کہ لے پالک کو بیٹا، بیٹی کہتے تھے۔ چنانچہ لوگ زید بن حارثہؓ کو ابن رسولؐ اللہ کہنے لگے تھے یا جناب ابراہیم کو فرزند آذر کہتے تھے یہ صاحبزادی پروردۂ رسولؐ تھیں نہ صلبِ رسولؐ سے۔

باب ۸۵

قبر کیا کہتی ہے

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی قبر کی جگہ ایسی نہیں جو ہر روز تین مرتبہ یہ نہ کہتی ہو میں مٹی کا گھر ہوں میں مصیبتوں کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ فرمایا جب بندۂ مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے خوش آمدید واللہ میں خوش ہوتی تھی جب تو میری پشت پر چلتا تھا اور کیا ذکر ہے اس خوشی کا جب تو میرے اندر داخل ہوا تو بہت جلد دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ پھر حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے وہ اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ فرمایا یہ شخص ایسا حسین ہوگا کہ اس سے پہلے ایسا نہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہے گا اے بندۂ خدا میں نے تجھ سا حسین آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ وہ کہے گا میں تیری وہ صائب رائے ہوں جس پر تو قائم رہا تھا اور میں تیرا وہ نیک عمل ہوں پھر فرشتہ اس کی روح کو جنت میں داخل کرے گا جہاں وہ اپنا مقام دیکھے گا۔ پھر کہا جائے گا اب چین سے سو رہو یوم بعث تک جنت کی ہوائیں اس کو لگتی رہیں گی وہ خوش ہوگا اور جب کافر داخل ہوگا تو قبر کہے گی تیرا برا ہو۔

واللہ جب تو میرے اوپر چلتا تھا تو مجھے سخت ناگوار ہوتا تھا اور اب کہ تو میرے اندر آگیا ہے تو دیکھے گا میں کیا کرتی ہوں پس وہ فشار دینا شروع کرتی ہے اور پیس کر خاکستر بنا دیتی ہے اور اس کے لئے ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھل جاتا ہے اور اپنا مقام دوزخ کی طرف دیکھ لیتا ہے پھر ایک شخص نہایت بدصورت نکلتا ہے جس سے زیادہ بدصورت اس نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہتا ہے اے بندۂ خدا تو کون ہے میں نے تجھ سے زیادہ بدصورت کسی کو نہیں پایا۔ وہ کہے گا میں تیرا عمل بد ہوں اور تیری خبیث رائے ہوں پھر اس کی روح نکالی جائے گی اور پھر وہ دوزخ میں اپنی جگہ کو دیکھے گا پھر قیامت تک اس کے شعلے اس کے بدن کو پھونکیں گے اور اس پر ننانوے اژدہے مسلط کئے جائیں گے ہر اژدھا ایسا ہوگا کہ زمین پر پھنکار مار دے تو پھر وہاں گھاس نہ اگے گی۔ (مختلف فیہ)

۲۔ فرمایا حضرت نے قبر ہر روز تین کلام کرتی ہے، میں غربت و وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں۔ فرمایا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ض)

۳۔ میں نے حضرتؑ سے کہا۔ میں نے آپ کو کہتے سنا ہے کہ تمام شیعہ جنت میں جائیں گے۔ فرمایا ٹھیک ہے واللہ سب جنت میں جائیں گے۔ میں نے کہا چاہے گناہ بہت سے اور بڑے بڑے ہوں فرمایا۔ قیامت میں وصی نبی کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے مجھے تم لوگوں کے متعلق جو خوف ہے وہ برزخ سے ہے میں نے کہا برزخ کیا ہے۔ فرمایا وہ قبر ہے جہاں موت کے بعد سے قیامت تک رہنا ہوگا۔

باب ۸۸

ارواح مومنین کے بارے میں

۱۔ حبہ عرنی سے مروی ہے کہ وقت ظہر میں امیرالمومنین کے ساتھ تھا آپ وادی السلام میں ٹھہرے گویا آپ لوگوں سے باتیں یا تیں کر رہے تھے جب میں کھڑے کھڑے تھک گیا تو بیٹھ گیا اور جب بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تو پھر کھڑا ہو گیا مگر پھر وہی پہلی سی صورت پھر بیٹھا جب تھک گیا تو پھر کھڑا ہوا آخر میں نے اپنی چادر بچھائی اور کہا۔ امیرالمومنین آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہوں گے ، تھوڑی دیر آرام کر لیجیے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے حبہ یہ مومنوں سے بات چیت تھی یا ان سے موانست کہو میں نے کہا۔ اے امیرالمومنین ایسا ہے فرمایا ہاں اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم گروہ کے گروہ آپس میں محبت سے باتیں کرتے ہوئے پاؤ گے میں نے کہا یہ اجسام ہیں یا ارواح ، فرمایا ارواح ، کوئی مومن جہاں کہیں مرتا ہے اس کی روح سے کہا جاتا ہے کہ وادی السلام میں چلی جا وہ جنت کے مقاموں میں ہے۔ (مجہول)

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا بھائی بغداد میں ہے مجھے ڈر ہے کہ مر جائے گا۔ فرمایا کچھ پروا نہیں کوئی مومن مشرق میں مرے یا مغرب میں اللہ اس کی روح وادی السلام میں محشور کرے گا۔ (ضعیف)

میں نے پوچھا وادی السلام کہاں ہے فرمایا پشت کوفہ پر ، پس میں دیکھ رہا ہوں یہ لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

باب ۸۹

ارواح مومنین کہاں رہتی ہیں

۱۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں عرش کے گرد رہتی ہیں فرمایا نہیں ، مومن کی عزت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اس کی روح پرندوں کے پوٹے میں رکھے۔ وہ ایسے ہی ابدان میں رہتی ہیں جیسا ان کا تھا۔ (حسن)

۲۔ حضرتؑ نے فرمایا ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں یارب قیامت کو جلد لے آ اور جو وعدہ تو نے کیا ہے اسے پورا کر اور ہمارے آخر کو اول سے ملا دے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے روحیں اپنے جسموں کے ساتھ درخت جنت میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی اور سوال کرتی ہیں جب کوئی روح دیگر ارواح کے پاس آتی ہے تو اس سے پوچھتی ہے فلاں نے کیا کیا۔ وہ کہتی ہے میں نے اسے زندہ چھوڑا ہے تو خوش رہتی ہیں اور اگر کہتی ہے فلاں ہلاک ہو گیا تو وہ کہتی ہیں ہلاک ہو گیا؟ ہلاک ہو گیا۔ (ضعیف)

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ارواح مومنین کے متعلق فرمایا وہ جنت کے حجروں میں رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی ہیں اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں اے ہمارے رب قیامت کو جلد لا اور اپنا وعدہ پورا کر اور ہمارے آخر کو اول سے ملا۔

۵۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی مر جاتا ہے تو ارواح مومنین جمع ہو کر اس سے پوچھتی ہیں کون کون مر گیا اور کون کون باقی ہے اگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مر گیا اور ان تک نہیں پہنچا تو کہتی ہیں ہلاک ہو گیا اور بعض، بعض سے کہتی ہیں اسے چھوڑ دو تاکہ وہ سکون حاصل کرے موت کی اس سختی سے جو اس پر گزری ہے۔ (مجہول)

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا لوگ ارواح مومنین کے بارے میں کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عرش کے زیر سایہ سبز رنگ کے طیور کے پوٹوں میں رہتے ہیں۔ فرمایا سبحان اللہ مومن کی عزت عنداللہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کی روح پرندے کے پوٹے میں رکھے اے یونس جب کوئی مرنے والا ہوتا ہے تو حضرت رسولؐ خدا، حضرت علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ملائکہ مقربین اس کے پاس آتے ہیں موت کے بعد اس کی روح ایک جسم میں جاتی ہے جو اس کے دنیوی جسم کی مانند ہوتا ہے۔ وہ کھاتے پیتے ہیں اور اگر کوئی پاس آتا ہے تو اسے پہچانتے ہیں اسی صورت میں جو دنیا میں اس کی تھی۔ (موثق)

۷۔ میں نے حضرت سے کہا ہم ارواح مومنین کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ وہ جنت میں طیور کے پوٹوں میں رہتی ہیں۔ فرمایا نہیں ان کا طیور کے پوٹوں سے کیا تعلق، وہ جنت میں ایسے ہی اجسام کے ساتھ رہتی ہیں جیسے دنیا میں تھے۔

باب ۹

ارواح کفار کا مقام

۱۔ میں نے ارواح مشرکین کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ دوزخ میں معذب ہوں گی اور کہیں گی ہمارے رب قیامت کو ہمارے لئے قائم نہ کر اور جو تو نے ہمارے لئے عذاب کا وعدہ کیا ہے اسے پورا نہ کر اور ہمارے اول کو آخر سے نہ ملا (حسن)

۲۔ اور حضرت نے فرمایا ارواح کفار نار جہنم میں ہوں گی اور کہیں گی اے ہمارے رب قیامت کو بپا نہ کر اور ہمارے لئے اپنے وعدہ کو پورا نہ کر۔ (ض)

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دوزخ کا بدترین کنواں برہوت ہے جس میں ارواح کفار رہیں گی۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے بدترین پانی برہوت کا ہے اور حضرموت میں ہے جہاں کفار کی روحیں ہوں گی۔

۵۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے بدترین یہودی بیسان فرقہ کے ہیں اور بدترین نصرانی نجران کے، اور روئے زمین پر بہترین پانی زم زم

ہے اور بدترین پانی برہوت کا ہے جو حضرموت کی ایک وادی جس میں ارواح کفار رہتی ہیں۔

باب ۹۱

دیگر احوال ارواح

ا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ دریائے فرات کا منبع جنت ہے یہ کیسے ممکن ہے یہ دریا تو مغرب سے آتا ہے اور اس میں چشمے اور دریا گرتے ہیں حضرت نے فرمایا اور میں یہ سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جنت مغرب میں پیدا کی ہے اور اسی سے تمہاری یہ فرات نکلی ہے ہر شام ارواح مومنین اپنی قبروں سے نکل کر وہاں پہنچتی ہیں اور جنت کے پھل کھا کر لذت اندوز ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے سے ملتی اور تعارف کرتی ہیں، صبح ہوتے ہی جنت سے چل دیتی ہیں اور مابین آسمان و زمین ہوا میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کے پاس آتی جاتی ہیں اور پھر صبح ہوتے ہی قبروں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور فرمایا اللہ نے مشرق میں ایک دوزخ کو پیدا کیا ہے جہاں ارواح کفار رہتی ہیں وہ وہاں کڑوے پھل کھاتی اور گرم پانی پیتی ہیں، رات میں رہتی ہیں صبح ہوتے ہی یمن کی وادی برہوت میں چلی جاتی ہیں برہوت کی آگ دنیا کی ہر آگ سے تیز تر ہوتی ہے یہ روحیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور یہ قیامت تک جہنم کی آگ میں اسی طرح رہیں گی۔

میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے کیا حال ہوتا ہے اُن توحید پرستوں اور رسولؐ کی رسالت کے اقرار کرنے والے مسلمانوں کا جو گنہگار ہوتے ہیں اور ایسی حالت میں مرے ہیں کہ نہ تو ان کا کوئی امام ہوتا ہے اور نہ آپؑ کی ولایت کو مانتے ہیں فرمایا ایسے لوگ اپنی قبروں میں رہیں گے اور وہیں سے نکلیں گے یہ وہ ہوں گے جن کے اعمال نیک ہوں گے اور ہماری عداوت کا اظہار نہ کیا ہوگا۔

ایسے شخص کے لئے ایک راستہ بنایا جائے گا اس جنت تک جو مغرب میں ہے تاکہ اس سے اس کی روح داخل ہوا کرے اپنی قبر میں قیامت تک، پس جب خدا کا سامنا ہوگا تو اس سے حساب لیا جائے گا اور بلحاظ اپنے حسنات اور اپنے سیئات کے یا جنت میں جائے گا یا دوزخ میں، یہ لوگ امر الٰہی کے امیدوار ہوں گے۔ ایسا ہی اللہ کرے گا۔ ضعیف الایمان، احمقوں، بچوں اور نابالغ مسلمان لڑکوں کے ساتھ لیکن ناصبی جو اہل قبلہ ہیں ان کے لئے آگ کی طرف راستہ بنایا جائے گا جس کو خدا نے مشرق میں پیدا کیا ہے اس سے شعلے چنگاریاں، دھواں اور کھولتے پانی کے فوارے ہوں گے اس میں داخل ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ تمہارے خدا جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے کہاں ہے وہ امام جو اس امام سے الگ تھا جسے اللہ نے تمہارا امام بنایا تھا۔ (ص)

توضیح:- اس حدیث میں دو باتیں توضیح طلب ہیں اوّل یہ کہ جنت سے مراد یہاں دار الخلد نہیں بلکہ جنت ارضی مراد ہے جہاں انسان کو یوم بعث تک رہنا ہوگا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ روئے زمین پر وہ جنت ہے کہاں، جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ قدرت اپنے کارخانہ کا ہر گوشہ آپ کو دکھائی ہی دے۔ جو روح آپ کو نظر نہیں آتی آپ کو اس کے رہنے کا مقام آپ کو کیسے نظر آئے۔ آپ کو صرف وہی باغ دکھائے جاسکتے ہیں جن کا تعلق آپ کے وجود مادی سے ہے باقی سب ہے وہ تمام معاملات جن کا تعلق آپ کی روح سے ہے وہ آپ کو ان کھلی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتے۔ اس جنت ارضی ہی پر کیا موقوف ہے آپ کو خدا کی بہت سی مخلوق نظر نہیں آتی، جنات آپ کو کب نظر آتے ہیں شیطان آپ کو کب دکھائی دیتا ہے چشمہ آب حیات کب آپ کی نظر کے سامنے ہے حیات بعد الموت کی تمام منازل بے شمار مصالح کے تحت قدرت نے ہم سے پوشیدہ رکھی ہیں۔

دوسرے اس حدیث میں فرات کا منبع جنت ارضی کو بتایا ہے جو بظاہر غیر معقول سی بات ہے کیونکہ اب تو ہر دریا کی ابتدا اور انتہا معلوم کر لی گئی ہے روئے زمین پر کوئی ایسا باغ نہیں جس کو دریائے فرات کا منبع کہا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب وہ جنت ہی آپ کی نظر سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو اس کا دہانہ ہی آپ کو کیوں دکھایا جائے جہاں تک پانی کے دہانہ کا تعلق ہے آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں لیکن جو اس دریا کی خیر و برکت کا منبع ہے وہ آپ کو نظر نہیں آسکتا۔ آپ ہوا کی موجیں، برقی لہریں، مقناطیس کی کشش کب دیکھتے ہیں جو فرات کے پانی کے اندر سموئی ہوئی نہر جنت کی موجوں کو دیکھ سکیں۔

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا جنت آدم کے متعلق فرمایا وہ دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھا جس پر چاند سورج طلوع وغروب کرتے تھے اگر جنت خلد ہوتی تو اس سے کبھی نکلتے ہی نہیں۔

باب ۹۲

اطفال

۱۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ سے اطفال کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ فرمایا ہاں پوچھا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اے زرارہ تم اس کا مطلب سمجھے، میں نے کہا نہیں۔ فرمایا ان کے بارے میں جو خدا کی مشیت ہوگی وہ کرے گا۔ وہ روز قیامت جمع کرے گا بچوں کو اور ان لوگوں کو جو زمانۂ فترت میں مرے ہوں اور ان بوڑھوں کو جو عہد رسولؐ میں عقل کھو چکے ہوں نا سمجھ بہرے اور گونگوں کو اور دیوانوں اور بیوقوفوں کو، پھر ایک فرشتہ کو ان

کے پاس بھیجے گا۔ وہ آگ روشن کرے گا پھر ایک اور فرشتہ کو ان کے پاس بھیجے گا وہ ان سے کہے گا۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ اس آگ میں کود پڑو۔ پس جو ایسا کرے گا آگ اس پر سلامتی سے ٹھنڈی ہو جائے گی اور جو اس سے خوف کرے گا وہ داخل دوزخ ہوگا۔

۲۔ اور حضرت سے سوال کیا گیا اطفال کے بارے میں، فرمایا روز قیامت ان کے لئے آگ روشن کی جائے گی اور کہا جائے گا تم اپنے کو اس میں ڈال دو، پس جو علم الٰہی میں سعید ہوگا وہ اپنے کو اس میں گرا دے گا اور آگ سرد ہو جائے گی اور اس کے علم میں شقی ہوگا وہ منع کردے گا۔ خدا اس کے لئے آگ میں ڈالنے کا حکم دے گا۔ وہ کہیں گے اچھا تو ہمیں آگ میں ڈالنے کا حکم دے لیکن ہمارے لئے حکم کو جاری نہ کر۔ خدا کہے گا میں نے اپنے سامنے تم کو حکم دیا تم نے میری اطاعت نہ کی پس اگر میں نے تمہارے پاس اپنے رسول کو بھیجا ہوتا تو کیا تم میری اطاعت کرتے۔

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے لڑکوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیسا کرنے والے ہیں۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ مومنین کی اولاد ان کے ساتھ کردی جائے گی اور مشرکین کی اولاد ان کے ساتھ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا ہے۔ بِاِیمَانٍ اَلحَقنَا بِھِم ذُرِّیَّتَھُم ۵۲/۲۱ طور

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے لڑکوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس سوال کے جواب میں رسول اللہ نے فرمایا تھا اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

۵۔ ترجمہ اوپر گزرا (حسن)

۶۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

پھر علی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ زرارہ تم سمجھے حضرت نے کیا فرمایا۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا حضرت کا مقصد یہ ہے کہ ان کے بارے میں خاموش رہو کچھ نہ کہو اور ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ (حسن)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان سے ملا دیا پھر فرمایا انحصار ہے بیٹوں کا باپ کے عمل پر، بیٹے باپ کے ساتھ رکھے جائیں گے تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ (حسن)

۸۔ حضرت سے پوچھا گیا اس کے بارے میں جو زمانہ فترت (دو نبیوں کے درمیان) مرا ہو اور عقل سے خالی ہو یا ناقص العقل ہو، فرمایا۔ ان پر حجت اس طرح تمام ہوگی کہ آگ روشن کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اس میں داخل ہو جاؤ۔ پس جو داخل ہو جائے گا اس پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا اس سے کہا جائے گا۔ میں نے تجھے حکم دیا تو نے نہ مانا۔ لہذا تو داخل ہو انہی اسناد کے ساتھ فرمایا یہ حجت تین گروہ پر قائم

ہوگی۔ گونگے بہرے بچے اور ان پر جو زمانۂ فترت میں پیدا ہوئے آگ روشن کر کے ان سے داخلہ کے لئے کہا جائے گا۔ جو داخل ہو گا آگ اس پر ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا۔ خدا اس سے کہے گا ۔ میں نے تجھے حکم دیا۔ تو نے نافرمانی کی۔ (حسن)

باب ۹۳

نوادر

۱۔ میں نے کہا کیا بحالت جنابت میت کو غسل دے سکتا ہے یا جو میت کو غسل دے وہ اپنے اہل وعیال کے پاس جا کر پھر غسل کرے فرمایا کیا مضائقہ ہے۔ جنب کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ دھولے۔ اور وضو کرنے کے بعد میت کو غسل دے اور وضو کر کے ہی اپنے بال بچوں کے پاس جائے۔ (حسن)

(ضعیف)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب کسی کے مرنے کا وقت آتا ہے تو ملک الموت اسے تسلی دیتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو اپنی جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔

۳۔ میں نے حضرت سے اس سوزش قلبی کا حال بیان کیا جو میرے اندر میرے بیٹے کے مرنے سے پیدا ہوئی جس سے مجھے اپنی عقل کے جانے کا خوف پیدا ہوا فرمایا رو لینا چاہیئے اس سے تسکین ہو جاتی ہے (مجہول)

۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فرزند ذر نے انتقال کیا تو انھوں نے اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر فرمایا۔ بخدا تو میرے ساتھ نیکی کرنے والا تھا تو ایسی حالت میں مرا کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ واللہ تیرا مرنا میرے لئے باعث ذلت نہیں اور نہ خدا کے سوا میری کسی سے حاجت ہے اگر روز قیامت کا خوف نہ ہوتا تو میں خوش ہوتا۔ یہ کہہ کر میں تیری جگہ مرجاتا مجھے تیری موت کے غم نے اس خوف سے بے پروا کر دیا جو تیرے لئے ہے۔ میں تیرے فائدے پر نظر کر کے نہیں رویا بلکہ تیری مصیبت پر نظر کر کے رویا ہوں کاش مجھے یہ خبر ہوتی کہ میں نے کیا کہا اور تیرے لئے کیا کیا۔ یا اللہ جو میرا حق اس پر تھا میں نے اس کو بخش دیا اب جو تیرا حق اس پر ہے تو بھی اسے بخش دے۔ تو مجھ سے بڑھ کر صاحب جود و کرم ہے (مرفوع)

۵۔ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس گھر میں چراغ جلانے کا حکم دیا جس میں حضرت رہا کرتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ لیکن جب وہ عراق گئے تو پتہ نہ چلا کہ کیا ہوا۔ (ضعیف)

۶۔ میں نے پوچھا سب سے پہلے کس کا گہوارہ بنایا گیا۔ فرمایا حضرت فاطمہ علیہ السلام کا۔ (حسن)

۷۔ حضرت سے سوال کیا گیا ایسی میت کے متعلق جو گل سڑ جاتا ہے اگر گوشت ہڈی سے کچھ بھی نہ رہے تب بھی وہ طینت (اجزائے اصلیہ) باقی رہے گی جس سے اللہ نے پیدا کیا ہے قیامت میں اسی سے پھر پیدا کر دے گا جس طرح اول بار پیدا کیا تھا۔ موثق)

۸۔ کسی نے کہا کیا عورتیں جنازہ کے ساتھ نکل سکتی ہیں۔ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہوئے اور فرمایا سنو! جب عثمان نے اپنے چچا مغیرہ بن العاص کو جس کا خون رسولؐ اللہ نے بدر کر دیا تھا تو اپنے گھر میں پناہ دی تو اپنی بی بی بردرِ دۂ رسولؐ سے کہا خبردار اس کی اطلاع رسولؐ اللہ کو نہ دینا گویا ان کو رسولؐ اللہ پر وحی آنے کا اعتبار نہ تھا انھوں نے کہا کیا میں رسولؐ کے دشمن کو اپنے گھر میں چھپا رکھوں؟ الغرض مغیرہ کو میت کا سا گہوارہ بنا کر چھپا دیا اور اس کے اوپر لحاف ڈال دیا۔ وحی نے رسولؐ کو خبر دے دی۔ آپؐ نے امیرالمومنین سے فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور مغیرہ مل جائے تو اسے قتل کر ڈالو، حضرتؑ وہاں گئے اور مغیرہ کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ آپؐ نے رسولؐ اللہ کو آکر خبر دی۔ فرمایا۔ وحی نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ لحاف کے اندر ایک ڈھانچہ میں ہے۔ جب حضرت علی خانۂ عثمان سے نکل آئے تو عثمان اپنے چچا کا ہاتھ پکڑے رسولؐ خدا کے پاس آئے۔ جب حضرتؐ نے اسے دیکھا تو منہ پھیر لیا تو توجہ نہ کی۔ حضرت حیادار اور کریم تھے خاموش رہے۔ عثمان نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ میرا چچا مغیرہ بن العاص ہے مگر اور اس پر جو اسے پناہ دے اور جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے پلائے اور جو اسے سامان دے اور جو اسے سیراب کرے اور جو اسے جوتا دے اور لباس دے یا کوئی ظرف دے۔ وہ ان باتوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر گنتا رہا۔ عثمان اپنے ساتھ اسے لے گئے اور وہ سب کیا جو حضرت نے فرمایا تھا۔

اور اس پر جو اسے پناہ دے اور جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے اور جو اسے سامان دے اور جو اسے سیراب کرے اور جو اسے ،جوتا دے اور لباس دے یا کوئی ظرف دے وہ ان باتوں کو اپنے ہاتھوں پر گنتا رہا۔ عثمانؓ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ سب کیا جو حضرت نے فرمایا تھا پھر چوتھے روز اسے بازار کی طرف نکال دیا ابھی مدینہ کی حدود سے باہر بھی نہ ہوا پایا تھا کہ اللہ نے اس کی سواری کو ہلاک کر دیا اور اس کا جوتا پھٹ گیا اور اس کے پیروں سے خون بہنے لگا اب اس نے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا اور اس کا سامان اس کے لئے بھاری بوجھ بن گیا اور وہ خوفزدہ ہو گیا اسی حالت وہ ایک درخت کے پاس آیا تاکہ وہ اس کے سایہ میں دم لے اور کوئی آجائے تو مدد لے۔ باوجود کمی مسافت وہ کافی تھک گیا تھا۔ رسولؐ اللہ کے پاس وحی آئی اور اس واقعہ کی خبر دی۔ حضرتؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا تلوار لو اور تم اور عمار وہاں جاؤ۔ مغیرہ فلاں درخت کے نیچے ہے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ حضرت نے اسے قتل کر دیا۔ عثمان نے اپنی بی بی کو (دے بالک رسول) مار اکہ تو نے اپنے باپ کو یہ حال بتایا ہے۔ رقیہ نے کسی کو حضرت کے پاس بھیجا اور اس ظلم کی شکایت کی حضورؐ نے کہلا کر بھیجا کہ تم نے اپنی حیا کھو دی، ایک شریف اور دیندار عورت کے لئے کتنی معیوب بات ہے کہ وہ ہر روز اپنے شوہر کی شکایت کرے، اس نے بار بار حضورؐ کے پاس آدمی بھیجے اور ان سب باتوں کی اطلاع دی جو شوہر نے کہی تھیں حضرتؐ نے حضرتؑ علی کو بلایا اور فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور رقیہ کا ہاتھ پکڑ کر لے آؤ اور اگر کوئی مانع آئے تو تلوار سے اس کی خبر لو۔ پھر حضرتؐ بے تابانہ خانۂ عثمان کی طرف چلے اور پھر علی علیہ السلام وہاں پہنچے رسولؐ اللہ کو دیکھ کر رقیہ نے زور زور سے رونا شروع کیا۔ رسولؐ اللہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے اور آپ روئے اور رقیہ کو اپنے گھر لے آئے۔

جب بیٹھ کھول کر زخم دیکھے تو تین بار فرمایا۔ مار ڈالا تجھے۔ اللہ اسے قتل کرے۔ یہ یکشنبہ کا دن تھا اور عثمان اس رات ایک کنیز کے ساتھ شب باش تھے دوشنبہ اور سہ شنبہ کو یہی حال رہا۔ چوتھے روز انتقال ہوا۔ جب جنازہ تیار ہوا تو حضورؐ نے جناب فاطمہؑ کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ وہ نسا مومنین کے ساتھ چلیں۔ جنازہ کی مشایعت عثمان بھی کر رہے تھے جب حضرت نے دیکھا تو فرمایا۔ جو کل رات اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کر چکا ہو اور کنیزوں کے جھرمٹ میں رہا ہو۔ وہ جنازہ کے ساتھ نہ چلے۔ یہ حضورؐ نے تین بار فرمایا۔ مگر وہ پلٹے نہیں۔

چوتھی بار فرمایا اگر واپس نہ جائے گا تو میں اس کا نام لے کر کہوں گا۔ تب عثمان ایک غلام پر تکیہ کئے ہوئے حضورؐ کے سامنے آئے اور کہنے لگے میرے پیٹ میں درد ہے اجازت ہو تو واپس جاؤں فرمایا جاؤ جاؤ۔ جب وہ چلے گئے تو جناب فاطمہؑ اور زنان مومنین و مہاجرین نے نماز جنازہ پڑھی۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنا کفن تیار رکھے۔ جب بھی اسے دیکھے گا اجر حاصل کرے گا اور اسی اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت علیؑ کو درد چشم کی شکایت ہوئی۔ حضرت رسولؐ خدا عیادت کے لئے تشریف لائے آپؐ کو کراہتے پایا۔ فرمایا یہ قلت صبر ہے یا درد ہے حضرت علیؑ نے کہا شدید درد ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ فرمایا اے علی جب ملک الموت کافر کی قبض روح کو آتا ہے تو اس کے پاس آگ کی ایک سیخ ہوتی ہے اس سے اس کی روح اس طرح نکالتا ہے کہ جہنم چیخ اٹھتا ہے یہ سن کر حضرت علی سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا اس کا اعادہ فرمائیے اس نے میرے درد کو بھلا دیا۔ کیا آپ کی امت میں ایسا کسی اور کے ساتھ بھی ہوتا ہے فرمایا ہاں، حاکم جابر، مال یتیم کو ظلم سے کھانے والا اور جھوٹی گواہی دینے والا۔

۱۰۔ فرمایا جو کوئی اپنے لئے کفن مہیا کرے تو جب اس پر نظر کرے گا اجر پائے گا۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا جب مومن مرجاتا ہے تو اس پر ملائکہ روتے ہیں اور زمین کے وہ حصے جن پر وہ عبادت کرتا تھا اور آسمانوں کے وہ دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر چڑھتے تھے اور اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے کہ کوئی شے اسے بند نہیں کر سکتی کیونکہ مومنین اسلام کے قلعے ہیں وہ اسی طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے شہر پناہ کی دیواریں شہر کا۔ (ض)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے ابراہیم بن رسولؐ اللہ کی قبر پر کھجور کا ایک بڑا درخت تھا جو سایہ کئے رہتا تھا جدھر سورج گھومتا وہ اسی طرف گھوم جاتا جب وہ سوکھ گیا تو قبر اس طرح بیٹھ گئی کہ اس کا نشان باقی نہ رہا۔

۱۳۔ حضرت نے فرمایا براء بن معرور تمیمی مدینہ میں تھا اور رسولؐ اللہ مکہ میں تھے جب وہ مرگیا تو اس وقت حضرت رسولؐ خدا اور مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ براء نے وصیت کی کہ جب میں دفن کیا جاؤں تو میرا رخ رسولؐ اللہ کے قبلہ کی طرف کر دینا یہی چیز سنت قرار پا گئی اور اس نے تہائی مال کے متعلق وصیت کی اس کے

متعلق آیت نازل ہوئی اور یہ چیز بھی سنت قرار پائی۔ (ض)

۱۴۔ فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل رسول خدا کے پاس آئے اور کہا۔ اے محمدؐ جب تک چاہو رہو لیکن ایک دن مرنا ہے جس سے چاہو محبت کرو لیکن ایک دن جدائی ہے جو چاہو عمل کرو ایک دن تم کو اپنے اس عمل سے ملنا ہے۔ (ض)

۱۵۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کوئی چیز ایسی بیان کیجیے جس سے مجھے فائدہ پہنچے۔ فرمایا موت کا ذکر زیادہ کیا کرو اس سے آدمی کا دل دنیا سے بیزار ہو جاتا ہے۔ (ض)

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر روز منادی ندا دیتا ہے پیدا کرو موت کے لئے جمع کرو فنا ہونے کے لئے اور تعمیر کرو خراب ہونے کے لئے۔ (حسن)

۱۷۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبداللہ سے شیطانی وسوسے کی شکایت کی۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم یاد کیا کرو کہ قبر میں تمہارا جوڑ جوڑ الگ ہو جائے گا اور دفن کے بعد احباب پلٹ آئیں گے اور تمہارے نتھنوں سے نباتات اُگیں گے اور کیڑے تمہارا گوشت کھائیں گے اس ذکر سے تمہیں وساوس سے نجات مل جائے گی۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے غم دنیا سے نجات مل گئی۔ (ض)

۱۸۔ میں نے حضرت سے پوچھا ملک الموت اس شخص کو جانتے ہیں جس کی روح قبض کرنا ہوتی ہے فرمایا نہیں آسمان سے ایک تحریر آتی ہے کہ فلاں فلاں کی روح قبض کرو۔ (ض)

۱۹۔ فرمایا جس نے اپنا کفن اپنے گھر میں رکھ چھوڑا ہو وہ غفلت کرنے والوں میں نہ لکھا جائے گا اور جب اس پر نگاہ ڈالے گا باعث اجر ہوگا۔

۲۰۔ فرمایا کسی گھر میں ایک بال یا ایک روال بھی ایسا نہیں جسے ہر دن میں پانچ مرتبہ ملک الموت نہ دیکھ لیتے ہوں۔ (ض)

۲۱۔ کسی نے پوچھا ملک الموت کے متعلق کہا جاتا ہے یہ دنیا اس کے سامنے ایک پیالہ کی مانند ہے جدھر چاہتا ہے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے فرمایا ہاں۔

۲۲۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ان کے فرزند اسمٰعیل کی تعزیت کے لئے آئے۔ حضرت نے عزول کی دعا کے بعد فرمایا اللہ نے اپنے نبی کو مرنے کی خبر دی۔ فرمایا تم بھی مرنے والے ہو اور لوگ بھی۔ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اس کے بعد حضرت باتیں کرنے لگے۔ پھر فرمایا سب اہل زمین مر جائیں گے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ پھر آسمان والے مریں گے سوائے ملک الموت، جبرئیل، میکائیل اور حاملان عرش کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ ملک الموت سے خدا پوچھے گا دراں حالیکہ وہ جانتا ہوگا کہ اب کون باقی ہے وہ کہے گا سوائے ملک الموت و جبرئیل و میکائیل اور کوئی باقی نہیں اس سے کہا جائے جبرئیل و میکائیل سے کہو تم بھی مر جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے یہ تو تیرے رسول و امین ہیں خدا کہے گا میں نے فیصلہ کر لیا ہے ہر ذی روح کو مارنے کا، پھر ملک الموت سے کہے گا اب کون باقی ہے وہ کہے گا ملک الموت اور حاملان عرش کے سوا کوئی باقی نہیں، خدا کہے گا اے حاملان عرش تم بھی مر جاؤ۔

پھر ملک الموت رنجیدہ آئے گا اور نیچی نظر کئے ہوئے ہوگا۔ خدا پوچھے گا اب کون باقی ہے وہ کہے گا صرف ملک الموت خدا کہے گا اب تو بھی مرجا وہ بھی مرجائے گا۔

پھر اپنے ید قدرت سے زمین و آسمان کو لپیٹ دے گا اور فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرا شریک دوسروں کو بتاتے تھے کہاں ہیں وہ جو میرے سوا دوسروں کو اپنا معبود سمجھتے تھے۔ (حسن)

۲۳۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ ایک فرشتہ کی عنداللہ بڑی عظمت تھی اتفاقاً کسی بات پر وہ عتاب میں آگیا اور آسمان سے زمین پر اتار دیا گیا وہ حضرت ادریس کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کی پیش خدا بڑی منزلت ہے آپ اپنے رب سے میری سفارش کیجئے انھوں نے تین رات بے تکان نماز پڑھی اور دنوں کو پے در پے بغیر کھائے روزہ رکھے۔ وقت سحر فرشتہ کے لئے دعا کی اور کہنے لگا آپ کی دعا قبول ہوئی اور میرے بازو قوی ہوگئے اب میں آپ کو کچھ عوض دینا چاہتا ہوں۔ پس اب آپ مجھ سے کچھ طلب کیجئے ادریس نے کہا مجھے ملک الموت کو دکھائیے تاکہ میں اس سے مانوس ہو جاؤں کیونکہ اس کے ذکر کے بعد کوئی چیز مجھے پسند نہیں آتی۔ فرشتہ نے اپنے پر پھیلا کر ان کو بٹھا لیا اور پرواز کر گیا۔ ملک الموت پہلے آسمان پر تھے۔ کہا گیا اوپر جاؤ، چوتھے پانچویں آسمان کے درمیان ملاقات ہوئی۔ فرشتہ نے کہا۔ اے ملک الموت میں نے تم کو ہر جگہ تلاش کیا۔ انھوں نے کہا عرش الٰہی کے سایہ تلے رہتا ہوں اب مجھے حکم ہوا ہے کہ ایک آدمی کی روح چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان قبض کروں ادریسؑ نے سنا اور ان کے پیٹ میں درد ہوا اور وہ فرشتہ کے بازو سے گر گئے اور وہیں ان کی روح قبض ہوگئی خدا فرماتا ہم نے ان کو ایک مقام پر اٹھا لیا۔ (مجہول)

۲۴۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا الموت الموت، موت سے چارہ نہیں، جس بدن میں روح ہے وہاں موت ہے پھر جنّت کی طرف جاتا ہے اور وہ اہل جنت کے ہمیشہ رہنے کا گھر ہے یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی کوشش و رغبت جنت کی طرف ہوگی اور وہ ان لوگوں تک بھی پہنچے گی جو بدبختی اور ندامت والے ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو ناکامی کا منہ دیکھنا ہوگا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے یہ مغرور لوگوں کی جگہ ہے کیونکہ کوشش اور رغبت اسی کے حاصل کرنے کے لئے کی تھی اور فرمایا جس کے لئے ولایت خدا اور سعادت ثابت ہے اس کے سامنے موت ہوتی ہے اور امید پس پشت اور جس کے لئے ولایت شیطان اور شقاوت ہوتی ہے تو امید اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے اور موت پس پشت، رسولؐ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عقلمند مومن کون ہے فرمایا جو موت کا ذکر زیادہ کرے اور اعمال خیر مہیا کرنے میں زیادہ کوشاں ہو۔ (مجہول)

۲۵۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے منکر موت پر سخت تعجب ہے حالانکہ وہ ہر روز صبح و شام مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور سب سے بڑا تعجب ہے اس شخص پر جو آخرت کی زندگی سے انکار کرتا ہے حالاں کہ وہ پیدا ہونے

والوں کو دیکھتا ہے۔ (حسن)

۲۶۔ فرمایا امام علیہ السلام نے اے ابو صالح جب تم کسی جنازہ کو اٹھاؤ تو یہ خیال کرو گویا تم اٹھائے جا رہے ہو اور تم نے گویا خدا سے دعا کی کہ وہ پھر تمھیں دنیا کی طرف پلٹا دے۔ پس اس نے پلٹا دیا ہے تو اب سوچو اپنی زندگی کا آغاز کس طرح کرتا ہے۔ پھر فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر جن کے اوّل جانے والے پچھلوں کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان ندا دی جا رہی ہے کوچ کوچ اور وہ کھیل رہے ہیں۔ (حسن)

۲۷۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے اپنی موت کا دن آنے والے دن کو شمار کیا اس نے موت کی عزت نہیں کی اور یہ بھی فرمایا امیدوں کے طول نے بندوں کے برے اعمال کتنے بڑھا دیئے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ آدمی موت کو اور اس کے جلدی آنے کو دیکھ لے تو عمل دنیا سے بیزار ہو جائے۔ (حسن)

۲۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ملک الموت کے نگاہ کرنے کی صورت یہ ہے کہ جیسے لوگ بیٹھے ہوں اور انھیں سکتہ ہو جائے اور وہ بات کرنے کے قابل نہ رہیں یہ حالت ہوتی ہے جب ملک الموت ان کو دیکھتا ہے۔ (ح ن)

۲۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اب کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے اور مرنے کا گمان کرے گا اب فراق کا وقت آ گیا۔ فرمایا حضرت نے یہ وہ وقت ہو گا جب آدمی کے پاس موت آئے گی اور وہ کہے گا کوئی طبیب ہے بچانے والا اور وہ یقین کرے گا مفارقت احباب کا اور تب پنڈلی پر پنڈلی چڑھے گی اور دنیا چھوٹے گی اور رب العالمین کی طرف کوچ ہو گا۔ (ص)

۳۰۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ ہم پورا شمار کریں گے۔ فرمایا تم نے کیا سمجھا ہے۔ میں نے کہا عدد ایام فرمایا یہ شمار تو ماں باپ کیا کرتے ہیں۔ اللہ تو سانسوں کا شمار کرنے والا ہے

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے زندگی اور موت اللہ کی دو مخلوق ہیں جب موت پیکر انسان میں داخل ہوتی ہے تو زندگی اس سے باہر نکل جاتی ہے (ص)

۳۲۔ حضرت نے اس شخص سے فرمایا جو کہتا تھا کہ فلاں کو اللہ نے مارا۔ یہ کہنا مکروہ ہے اس نے کہا پھر کیا کہا جائے فلاں نے اپنی جان دے دی۔ فرمایا اس میں مضائقہ نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ موت کے وقت ایک بار دو بار تین بار اپنا منہ کھول دیتا ہے اور ثواب خدا پر نظر رکھتے ہوئے اس جان کو جس کے دینے میں بخیل تھا اپنے منہ سے نکال دیتا ہے (صحیح)

۳۳۔ فرمایا حضرت نے زمانہ گزشتہ میں ایک قوم نے اپنے نبی سے کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ موت کو ہم سے اٹھا لے۔ نبی نے دعا کی اللہ نے موت کو ان سے اٹھا لیا۔ پس ان کی تعداد اتنی بڑھی کہ گھروں میں سمانے کی جگہ نہ رہی۔ نسل بڑھتی ہی چلی گئی۔ اب حال یہ ہو گیا کہ ایک شخص پر لازم ہوا کھانا دینا اپنے ماں باپ دادا، دادی اور پردادی کی، اور ان کی خبرداری کے لئے لوگوں سے کہنا سننا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے لوگوں کو معین کرنا نتیجہ یہ ہوا کہ کسب معاش سے

جاتے رہے گھبرا کر نبی سے کہا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ ہمیں پہلی حالت پر لوٹا دے۔ چنانچہ نبی نے دعا کی اور ہم پہلی حالت پر لوٹا دیئے گئے۔ (حسن)

۳۴۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت عیسیٰ حضرت یحییٰ بن زکریا کی قبر پر آئے اور خدا سے دعا کر دہ ان کو زندہ کر دے۔ خدا نے زندہ کر دیا اور وہ قبر سے نکل آئے اور کہنے لگے آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں فرمایا وہی انس و محبت جو دنیا میں مجھ سے کیتے تھے۔ انھوں نے کہا اے عیسیٰ ابھی موت کی حرارت بھی مجھ سے نہیں گئی ہے اس کے بعد وہ اپنی قبر میں چلے گئے۔ (ض)

۳۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شاہان بنی اسرائیل میں کچھ جوان عبادت گزار تھے اور اولاد ملوک کی یہ عادت تھی کہ وہ ایک بار حصول عبرت کے لئے شہروں کی سیر کو نکلے راستہ میں ایک قبر دیکھی۔ جس پر کسی نے پانی چھڑکا تھا اور اس کا معمول سا نشان باقی تھا انھوں نے کہا ہم کو خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ اس صاحب قبر کو زندہ کر کے اٹھا دے تاکہ ہم پوچھیں کہ تو نے موت کو کیسا پایا۔ پس انھوں نے خدا سے یوں دعا کی۔ یا اللہ تو ہمارا رب ہے ہمارا معبود ہے تیرے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں، تو نئی سے نئی چیزیں پیدا کرنے والا ہے، عالم ہے، غافل نہیں، زندہ ہے مرنے والا نہیں ہر روز تیری نئی شان ہے تو بغیر کسی کی تعلیم کے ہر شے کا جاننے والا ہے اپنی قدرت سے اس صاحب قبر کو زندہ کر دے۔ اس قبر سے ایک شخص نکلا جس کا سر اور داڑھی سفید تھی اور اس کے سر سے مٹی گر رہی تھی خوفزدہ آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا ان سے کہنے لگا تمہارا اس قبر سے کیا مطلب ہے انھوں نے کہا ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ تو نے موت کو کیسا پایا اس نے کہا ۹۹ سال سے اس قبر میں ہوں ابھی تک موت کا کرب دور نہیں ہوا اور نہ موت کی تلخی گئی۔ انھوں نے کہا مرتے تو تم کبھی ہو گیا اس وقت سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس نے کہا نہیں بلکہ جب میں نے ایک چیخ سنی کہ قبر سے باہر نکل تو میری ہڈیاں میری روح کے ساتھ جمع ہوئیں اور میں بصورت اصلی بن گیا۔ جب نکلا تو مجھ پر خوف طاری تھا اور میری آنکھیں کھلی ہوئی تھیں پکارنے والے کی صورت دیکھنا چاہتی تھیں اس لئے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے (ض)

۳۶۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے شرائط قیامت میں سے یہ ہے کہ لوگوں پر فالج زیادہ گرے گا اور ناگہانی موت زیادہ ہو گی۔

۳۷۔ امیر المومنین علیہ السلام اشعث بن قیس کے اس کے بھتیجے کی تعزیت کے لئے گئے۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے بیقراری ظاہر کی تو رشتہ داری کا حق ادا کیا اور اگر صبر کیا تو اللہ کا حق ادا کیا۔ اگر صبر کرے گا تو بھی حکم خدا جاری ہو گا مگر تیری تعریف ہو گی اور اگر بے چینی ظاہر کرے گا تو بھی حکم خدا جاری ہو گا اور تو قابل مذمت ہو گا یہ سن کر اشعث نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہا۔ حضرت نے فرمایا اس کا مطلب بھی سمجھے، اس نے کہا نہیں، آپ غایت انتہائے علم ہیں فرمایا تیرا انا للہ کہنا اقرار ہے خدا کے مالک ہونے کا۔ اور انا الیہ راجعون کہنا اقرار ہے اس کے معبود ہونے کا۔

۳۸۔ فرمایا امیرالمومنین نے کسی نبی نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی اس سے کہا گیا میں ان پر ان کے دشمن کو مسلط کرتا ہوں نبی نے کہا نہیں، خدا نے کہا پھر بھوک کو مسلط کر دوں کہا نہیں۔ فرمایا پھر کیا چاہتے ہو کہا پے در پے موت تاکہ ان کا دل محزون ہو اور تعداد گھٹتی جائے۔ پس خدا نے طاعون کو بھیج دیا۔ (ضعیف)

۳۹۔ فرمایا وقت مصیبت کہنا چاہیے حمد ہے اس خدا کی جس نے میری مصیبت کو دین کی مصیبت نہ بنایا اور حمد ہے اس خدا کی جو اگر چاہتا تو اس مصیبت کو اور زیادہ سخت بنا دیتا۔ حمد ہے اس خدا کی جو جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے

۴۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی ایک ڈاڑھ نکلوائی اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا الحمد للہ جب مجھے دفن کرو تو اسے بھی میرے ساتھ دفن کر دینا۔ کچھ عرصہ بعد جب دوسری ڈاڑھ اکھڑوائی تو ہتھیلی پر رکھ کر کہا الحمد للہ کہا اور امام جعفر صادقؑ نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو اسے بھی میرے ساتھ دفن کر دینا۔ (ف)

۴۱۔ فرمایا حضرت نے خدا فرماتا ہے جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تم کو پالے گی آخر آیت تک، پھر فرمایا برس شمار کئے جاتے ہیں پھر مہینے، پھر دن، پھر گھنٹے پھر سانس، جب موت آتی ہے تو نہ ایک گھڑی (مرنے والے) آگے بڑھتے ہیں نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹتے ہیں۔ (حسن)

۴۲۔ فرمایا حضرت نے کہ عثمان بن مظعون کے مرنے پر حضرت رسولؐ خدا نے ایک عورت کو کہتے سنا، اے ابو صائب تمھیں جنت مبارک ہو۔ حضرت نے فرمایا، تجھے اس کا علم نہیں۔ ہاں تیرے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ خدا اور رسولؐ اللہ کو دوست رکھتا تھا۔

جب ابراہیم بن رسولؐ اللہ کا انتقال ہوا تو آنحضرتؐ کی آنکھوں آنسو بھر آئے آپ نے فرمایا آنکھیں روتی ہیں اور قلب محزون ہوتا ہے۔ ایسی بات نہ کہی جائے، جو خدا کے غضب کا باعث ہو۔ اے ابراہیم ہم تمہاری موت پر محزون ہیں پھر حضرت نے ان کی قبر میں ذرا سا رخنہ دیکھا تو اپنے ہاتھ سے درست کیا اور فرمایا جب تم کوئی عمل کرو تو یقین کے ساتھ کرو۔ پھر فرمایا اے ابراہیم تم جا ملو مرد صالح بزرگ عثمان بن مظعون سے۔ (موثق)

۴۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو ایک شخص نے اپنے بیٹے کے مرنے اور شدت غم کا حال لکھا آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے مال اور اولاد سے جو زیادہ اچھا ہوتا ہے اسی کا انتخاب کرتا ہے تاکہ اس کے لئے باعث اجر ہو۔ (ع)

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

DVD
۲۸۶
یا صاحب الزمان ادرکنا
لبیک یا حسین
خصوصی تعاون:
نذر عباس
اسلامی کتب (اردو) DVD
ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔
SABEEL-E-SAKINA,
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com
NOT FOR COMMERCIAL USE

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

فروع کافی

جلد

[illegible]

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ

ناظم آباد کراچی

مکمل سیٹ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-C1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الصلوٰۃ

ترجمہ

فروع کافی

جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنف دوصد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

مرکز تبرکات و تحائف
N-37 امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی

مصنف

سیّدُ المفسّرین

ادیبِ اعظم الحاج مولانا سیّد ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

بانی جامعہ امامیہ وصدر جامعہ امامیہ کمیٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشّافی

کتاب الصّلوٰۃ

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمدؐ بن یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

مترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ——— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
بلاک ۲ سب بلاک اے روڈ ۵
مکان ۱۳ ناظم آباد کراچی

مطبع ——— قریشی آرٹ پریس
ناظم آباد۔ کراچی

کتابت ——— سید محمد رضا زیدی

ھدیہ ——— ۱۶۰ روپے

سال اشاعت ——— ستمبر ۲۰۰۳ء

فہرست مضامین

کتاب الصلوٰۃ

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱	فضیلت نماز	۱	۳
۲	نماز کی حفاظت کرنے والا اور ضائع کرنے والا	۵	۸
۳	فرض الصلوٰۃ	۱۲	۱۴
۴	اوقات نماز کا اوّل و وسط و آخر	۱۵	۱۷
۴(الف)	وقت ظہر و عصر	۱۸	۲۰
۵	وقت مغرب و عشاء	۲۱	۲۴
۶	وقت نماز فجر	۲۶	۲۷
۷	علم وقت نماز بادل اور آندھی کے دن اور استقبال قبلہ	۲۸	۳۰
۸	دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا	۳۱	۳۲
۹	جو نمازیں ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں	۳۳	۳۳
۱۰	طلوع اور ساعات جن میں نماز نہیں پڑھتے۔	۳۴	۳۶
۱۱	اگر کوئی سو جائے یا نماز پڑھنی بھول جائے۔	۳۷	۴۰
۱۲	بنائے مسجد نبوی	۴۳	۴۴
۱۳	مصلی وقت نماز اپنے آگے کیا رکھے	۴۴	۴۵
۱۴	مرد و عورت کا قریب قریب نماز پڑھنا	۴۶	۴۷

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۵	نماز میں خشوع و کراہت فعل عبث۔	۴۸	۵۰
۱۶	نماز میں دعا و بکا	۵۱	۵۲
۱۷	اذان و اقامت و ثواب	۵۲	۵۸
۱۸	مسجد میں داخل یا خارج ہوتے وقت کیا کیا جائے۔	۶۱	۶۱
۱۹	افتتاح نماز	۶۲	۶۴
۲۰	قرآت قرآن	۶۶	۷۰
۲۱	عزائم السجود	۷۲	۷۳
۲۲	آخری دو رکعتوں میں قرآت و تسبیح	۷۴	۷۵
۲۳	رکوع و سر اٹھانے کے بعد کیا کیا جائے	۷۵	۷۷
۲۴	سجدہ، تسبیح اور دعا، فرائض و نوافل نمازیں	۷۸	۸۴
۲۵	ذکر رکوع و سجود	۹۰	۹۱
۲۶	کس چیز پر سجدہ نہ کرے اور کیا مکروہ ہے	۹۲	۹۴
۲۷	پیشانی زمین پر رکھنا	۹۵	۹۶
۲۸	قیام و قعود	۹۷	۹۹
۲۹	تشہد و سلام	۱۰۱	۱۰۲
۳۰	قنوت	۱۰۳	۱۰۵

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۳۱	تعقیبات	۱۰۶	۱۱۱
۳۲	نماز میں صدور حدث	۱۱۴	۱۱۴
۳۳	شروع نماز میں سہو	۱۱۵	۱۱۶
۳۴	قرأت میں سہو	۱۱۶	۱۱۷
۳۵	رکوع میں سہو	۱۱۷	۱۱۸
۳۶	سجدہ میں سہو	۱۱۸	۱۱۹
۳۷	پہلی دو رکعتوں میں سہو	۱۱۹	۱۲۰
۳۸	نماز فجر و مغرب و جمعہ میں شک	۱۲۱	۱۲۱
۳۹	تیسری و چوتھی میں شک	۱۲۲	۱۲۴
۴۰	چوتھی اور پانچویں میں شک	۱۲۵	۱۲۶
۴۱	نماز میں کلام کرنا	۱۲۷	۱۲۹
۴۲	ہر نماز میں سہو، کثیر السہو،		
	نافلہ میں سہو، امام و ماموم کا سہو	۱۳۱	۱۳۶
۴۳	سہو کرنے والے کی نماز	۱۳۵	۱۴۰
۴۴	کیا نماز قطع ہو جاتی ہے ضحک، حدث،		
	اشارہ و نسیان سے۔	۱۴۱	۱۴۳
۴۵	نمازی کا جواب سلام دینا اور نماز		
	میں چھینکنا	۱۴۴	۱۴۵
۴۶	نمازی موذی جانور کو نماز میں		
	مار ڈال سکتا ہے۔	۱۴۵	۱۴۶
۴۷	بنائے مساجد اور کیا وہاں		
	سے لیا جائے اور میں حدث اور نوم	۱۴۷	۱۴۹
۴۸	فضیلت نماز با جماعت	۱۵۱	۱۵۳
۴۹	اس کے پیچھے نماز پڑھنا جس کی اقتدا		
	نہ ہو	۱۵۴	۱۵۵

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۵۰	کس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے		
	کیا غلام پیش نماز ہو سکتا ہے		
	حقدار کون ہے۔	۱۵۷	۱۵۸
۵۱	مرد عورتوں کی امامت کر سکتا ہے		
	عورت عورتوں کی۔	۱۵۹	۱۵۹
۵۲	احکام جماعت	۱۵۹	۱۶۰
۵۳	پیش نماز کا ظاہر یا رو بہ قبلہ نہ ہونا	۱۶۱	۱۶۲
۵۴	ایک شخص تنہا نماز پڑھتا ہے پھر		
	شریک جماعت ہوتا ہے۔	۱۶۲	۱۶۴
۵۵	جو شخص امام کے ساتھ نماز کا		
	کچھ حصہ پائے۔	۱۶۵	۱۶۸
۵۶	کسی کا صفوف جماعت کی طرف چلنا	۱۷۰	۱۷۲
۵۷	نماز کعبہ میں اس کی چھت پر اور		
	یہود و نصاریٰ کے معبدوں میں		
	اور ان مقامات پر جہاں نماز		
	مکروہ ہے۔	۱۷۳	۱۷۸
۵۸	لباس مصلی	۱۸۰	۱۸۳
۵۹	کس لباس میں نماز مکروہ ہے	۱۸۵	۱۹۰
۶۰	ناپاک لباس میں نماز	۱۹۴	۱۹۷
۶۱	متلثم اور مختضب مصلی کے متعلق	۱۹۹	۲۰۰
۶۲	بچوں کی نماز اور ان سے مواخذہ		
	کا وقت۔	۲۰۰	۲۰۱
۶۳	نماز مرد پیر و مریض	۲۰۲	۲۰۴
۶۴	بیہوش اور اس مریض کی نماز جس		
	کی قضا ہو جائے۔	۲۰۵	۲۰۶

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۶۵	فضیلت روز جمعہ اور شب جمعہ	۲۰۶	۲۰۹
۶۶	روز جمعہ زینت کرنا	۲۱۱	۲۱۳
۶۷	وجوب نماز جمعہ اور کس پر واجب ہے	۲۱۴	۲۱۵
۶۸	وقت نماز جمعہ و وقت عصر روز جمعہ	۲۱۵	۲۱۶
۶۹	نماز جمعہ کے لئے امام کا تہنیہ کرنا اور خطبہ پڑھنا	۲۱۷	۲۲۰
۷۰	نماز جمعہ میں سورتوں کا تعین	۲۲۳	۲۲۴
۷۱	نماز جمعہ میں قنوت	۲۲۵	۲۲۶
۷۲	جو نماز جمعہ میں شریک نہ ہو۔	۲۲۶	۲۲۷
۷۳	روز جمعہ کے نوافل	۲۲۷	۲۲۸
۷۴	نوادر جمعہ	۲۲۸	۲۳۰
۷۵	ابواب السفر	۲۳۱	۲۳۲
۷۶	وہ مسافت جس میں نماز قصر ہوتی ہے۔	۲۳۳	۲۳۴
۷۷	جو سفر کا ارادہ رکھتا ہو یا سفر سے واپس آئے۔	۲۳۵	۲۳۶
۷۸	مسافر کسی شہر میں کب تک قصر کرے	۲۳۷	۲۳۸
۷۹	ملاحوں، مکاریوں اور شکاریوں کے متعلق	۲۳۹	۲۴۰
۸۰	مسافر کا مقیم کی نماز میں شریک ہونا	۲۴۲	۲۴۲
۸۱	سفر میں نوافل	۲۴۲	۲۴۴
۸۲	کشتی میں نماز	۲۴۵	۲۴۶

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۸۳	نماز نوافل	۲۴۷	۲۵۳
۸۴	تقدیم و تاخیر نوافل و قضائے نوافل اور نماز چاشت۔	۲۵۷	۲۶۱
۸۵	نماز خوف	۲۶۳	۲۶۵
۸۶	گھمسان کی جنگ میں نماز	۲۶۶	۲۶۷
۸۷	نماز عیدین و خطبے	۲۶۸	۲۷۰
۸۸	نماز استسقاء	۲۷۲	۲۷۳
۸۹	نماز کسوف	۲۷۴	۲۷۵
۹۰	نماز تسبیح	۲۷۷	۲۷۹
۹۱	نماز فاطمہ زہرا وغیرہ	۲۸۰	۲۸۲
۹۲	نماز استخارہ	۲۸۳	۲۸۵
۹۳	نماز طلب رزق	۲۸۷	۲۹۰
۹۴	نماز حاجات	۲۹۲	۲۹۵
۹۵	خائف کی نماز	۲۹۷	۲۹۸
۹۶	نماز ارادۂ سفر کے وقت	۲۹۸	۲۹۹
۹۷	نماز شکر	۲۹۹	۲۹۹
۹۸	نماز وقت مجامعت و ارادۂ تزویج	۳۰۰	۳۰۱
۹۹	نوادر	۳۰۱	۳۰۷
۱۰۰	مساجد کوفہ	۳۱۲	۳۱۳
۱۰۱	فضیلت مسجد اعظم کوفہ	۳۱۳	۳۱۶
۱۰۲	مسجد سہلہ	۳۱۸	۳۱۹

[بسم الله الرحمن الرحيم]

«كتاب الصلاة»

«باب»

(فضل الصلاة)

قال محمّد بن يعقوب الكلينيّ مصنّف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ :

١ ـ حدَّثني محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن معاوية بن وهب قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن أفضل ما يتقرَّب به العباد إلى ربّهم وأحبَّ ذلك إلى الله عزَّ وجلَّ ما هو؟ فقال: ما أعلم شيئاً بعد المعرفة أفضل من هذه الصّلاة، ألا ترى أنَّ العبد الصّالح عيسى ابن مريم عليه السلام قال: «وأوصاني بالصلاة والزّكوة مادمت حيّاً».

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن هارون بن خارجة، عن زيد الشحّام، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: أحبُّ الأعمال إلى الله عزَّ و جلَّ الصّلاة وهي آخر وصايا الأنبياء عليهم السلام، فما أحسن الرَّجل يغتسل أو يتوضّأ فيسبغ الوضوء ثمَّ يتنحّى حيث لا يراه أنيس فيشرف عليه و هو راكعٌ أو ساجدٌ إنَّ العبد إذا سجد فأطال السجود نادى إبليس: ياويلاه أطاع وعصيت و سجد وأبيت.

٣ ـ عليُّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن الوشّاء قال: سمعت الرِّضا عليه السلام يقول: أقرب ما يكون العبد من الله عزَّ وجلَّ وهو ساجد و ذلك قوله عزَّ و جلَّ: «واسجد واقترب».

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن يزيد بن خليفة قال:

سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إذا قام المصلّي إلى الصّلاة نزلت عليه الرّحمة من أعنان السّماء إلى أعنان الأرض وحفّت به الملائكة وناداه ملك : لو يعلم هذا المصلّي ما في الصلاة ما انفتل .

٥ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا قام العبد المؤمن في صلاته نظر الله إليه ـ أو قال : أقبل الله عليه ـ حتّى ينصرف وأظلّته الرّحمة من فوق رأسه إلى اُفق السماء ، والملائكة تحفّه من حوله إلى اُفق السماء ، ووكّل الله به ملكاً قائماً على رأسه يقول له : أيّها المصلّي لو تعلم من ينظر إليك ومن تناجي ما التفتّ ولازلت من موضعك أبداً .

٦ ـ أبو داود ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : الصّلاة قربان كلّ تقيّ .

٧ ـ عنه ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن إسماعيل بن عمّار ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : صلاة فريضة خيرٌ من عشرين حجّة وحجّة خيرٌ من بيت مملوّ ذهباً يتصدّق منه حتّى يفنى .

٨ ـ جماعة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : مرّ بالنبيّ صلى الله عليه وآله رجلٌ وهو يعالج بعض حجراته فقال : يا رسول الله ألا أكفيك ؟ فقال : شأنك ، فلمّا فرغ قال له رسول الله صلى الله عليه وآله : حاجتك ؟ قال : الجنّة ، فأطرق رسول الله صلى الله عليه وآله ثمّ قال : نعم ، فلمّا ولّى قال له : يا عبدالله أعنّا بطول السجود .

٩ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن حمزة بن حمران ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : مثل الصلاة مثل عمود الفسطاط إذا ثبت العمود نفعت الأطناب والأوتاد والغشاء وإذا انكسر العمود لم ينفع طنب ولا وتد ولا غشاء .

١٠ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم ابن عمر اليمانيّ ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « إنّ

الحسنات يذهبن السيّئات ، قال : صلاة المؤمن باللّيل تذهب بما عمل من ذنب بالنّهار .

١١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من قبل الله منه صلاة واحدة لم يعذّبه و من قبل منه حسنة لم يعذّبه .

١٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن الحسين بن سيف ، عن أبيه قال : حدّثني من سمع أبا عبدالله عليه السلام يقول : من صلّى ركعتين يعلم ما يقول فيهما : انصرف وليس بينه وبين الله ذنب .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد بن عيسى ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الصّلاة ميزان من وفّى استوفى

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الصّلوٰة

باب
فضیلت نماز

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بندوں کو اپنے رب سے زیادہ قریب کرنے والی اور خدا کے نزدیک زیادہ محبوب کیا ہے۔ فرمایا معرفت کے بعد نماز کیا تم نہیں جانتے کہ عبد صالح حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ جب تک میں زندہ

ہوں اللہ نے مجھے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل نماز ہے اور وہ انبیا علیہم السلام کی آخری وصیت ہے کیا اچھا ہے وہ شخص جو غسل یا وضو کرے اور پھر الگ جا کر کسی گوشہ میں رکوع و سجود کرے اور نہ کوئی دوست اسے دیکھ نہ ہو، جب بندہ سجدہ کو طول دیتا ہے تو شیطان کہتا ہے میرے ہلاکت ہو اس نے خدا کی اطاعت کی اور میں نے نافرمانی، اس نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کیا۔ (صحیح)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ بندے کو خدا سے سب سے زیادہ قریب کرنے والا اس کا سجدہ ہے جیسا کہ فرمایا ہے سجدہ کرو قربت حاصل کرو۔ (م)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے جب کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس پر اطراف آسمان سے زمین کے اطراف تک رحمت خدا نازل ہوتی ہے اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہے اگر یہ مصلی جان لیتا کہ نماز کا ثواب کیا ہے تو یہ نماز ترک نہ کرتا۔ (ض)

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جب کوئی بندۂ مومن نماز میں ہوتا ہے تو اللہ اس کی طرف نظر کرتا ہے یا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں رہے اس کے سر پر افق سماں تک رحمت الہٰی سایہ فگن رہتی ہے اور ملائکہ اس کے گرد رہتے ہیں افق آسمان تک اللہ ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے جو اس کے سرہانے کھڑا کہتا ہے۔ اے مصلی اگر تو جان لیتا کہ کون تیری طرف دیکھ رہا ہے تو کس سے مناجات کر رہا ہے تو تو کبھی کسی طرف متوجہ نہ ہوتا اور اپنی جگہ سے نہ ہٹتا۔ (ض)

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نماز پرہیزگاری سے زیادہ باعث قربت ہے۔ (ض)

۷۔ فرمایا نماز فریضۂ حج سے بہتر ہے اور ایک حج بہتر ہے اس گھر سے جو سونے سے بھرا ہوا ہو اور وہ سب راہ خدا میں دے دیا جائے

۸۔ فرمایا رسولؐ اللہ کے پاس سے گزرا وہ شخص جس نے بعض ازواج نبی کا علاج کیا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میری خدمات ٹھیک ہو گئیں۔ فرمایا ٹھیک ہیں جب وہ چلنے لگا تو آپؐ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا جنت، حضرت نے سر جھکا لیا پھر فرمایا اے بندۂ خدا ہم مدد کرتے ہیں طول سجدہ کے ساتھ۔

۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ نماز کی مثال ستون خیمہ کی ہے۔ جب تک ستون قائم ہے۔ رسیاں، میخیں اور پردے اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اور ان سے فائدہ پہنچتا ہے لیکن جب وہ گر جائے تو یہ سب چیزیں بیکار ہو جاتی ہیں۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا حضرتؑ نے اس آیت کے متعلق نیکیاں گناہوں کو کھا جاتی ہیں۔ فرمایا نماز جب مرد مومن رات کو پڑھتا ہے وہ اس کے دن کے گناہوں کو دور کر دیتی ہے۔ (مرسل)

۱۱۔ فرمایا جس کی ایک نماز قبول ہو گئی اس پر عذاب نہ ہوگا اور جس کی ایک نیکی قبول ہو گئی اس پر بھی عذاب نہ ہوگا۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دو رکعت نماز پڑھے اور جو کہتا ہو اور اس کو جانتا بھی ہو تو آپ کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ نہ رہے گا۔ (ضعیف)

۱۳۔ فرمایا رسولؐ خدا نے نماز ایک ترازو ہے جس نے پورا رکھا پورا پایا۔

﴿باب۲﴾

☆(من حافظ علی صلاته أوضیعها)☆

۱ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبد الرَّحمن ، عن عبد الرَّحمن بن الحجّاج ، عن أبان بن تغلب قال : كنت صلّيت خلف أبي عبدالله عليه السلام بالمزدلفة فلمّا انصرف التفت إليَّ فقال : يا أبان الصلوات الخمس المفروضات من أقام حدودهنَّ و حافظ على مواقيتهنَّ لقى الله يوم القيامة وله عنده عهد يدخله به الجنّة ومن لم يقم حدودهنَّ ولم يحافظ على مواقيتهنَّ لقى الله ولاعهد له إن شاء عذَّبه وإن شاء غفر له .

٢ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج ، عن أبان بن تغلب قال : صلّيت مع أبي عبدالله عليه السلام المغرب بالمزدلفة فلمّا انصرف أقام الصلاة وصلّى العشاء الآخرة لم يركع بينهما ثمَّ صلّيت معه بعد ذلك بسنة فصلّى المغرب ثمَّ قام فتنفّل بأربع ركعات ثمَّ أقام فصلّى العشاء الآخرة ثمَّ التفت إليَّ فقال : يا أبان هذه الصّلوات الخمس المفروضات من أقامهنَّ وحافظ على مواقيتهنَّ لقى الله يوم القيامة وله عنده عهد يدخله به الجنّة ومن لم يصلّهنَّ لمواقيتهنَّ ولم يحافظ عليهنَّ فذاك إليه إن شاء غفر له وإن شاء عذَّبه .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرَّحمن ، عن يونس ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قيل له و أنا حاضر : الرَّجل يكون في صلاته خالياً فيدخله العجب فقال : إذا كان أوَّل صلاته بنيّة يريد بها ربّه فلا يضرُّه مادخله بعد ذلك فليمض في صلاته وليخسأ الشّيطان .

٤ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن حسين بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : كلّ سهو في الصّلاة[٢] يطرح منها غير أنّ الله تعالى يتمّ بالنوافل ، إنّ أوّل ما يحاسب به العبد الصلاة فإن قبلت قبل ما سواها ، إنّ الصّلاة إذا ارتفعت في أوّل وقتها رجعت إلى صاحبها وهي بيضاء مشرقة تقول : حفظتني حفظك الله وإذا ارتفعت في غير وقتها بغير حدودها رجعت إلى صاحبها وهي سوداء مظلمة تقول : ضيّعتني ضيّعك الله .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين ، عن محمّد بن الفضيل قال : سألت عبداً صالحاً عليه السلام عن قول الله عزّ و جلّ : « الّذينهم عن صلاتهم ساهون » قال : هو التّضييع .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : بينا رسول الله صلّى الله عليه وآله جالس في المسجد إذ دخل رجل فقام يصلّي فلم يتمّ ركوعه ولا سجوده فقال عليه السلام : نقر كنقر الغراب لئن مات هذا وهكذا صلاته ليموتنّ على غير ديني

٧ ـ عنه ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : لا تتهاون بصلاتك فإنّ النبيّ صلّى الله عليه وآله قال عند موته : ليس منّي من استخفّ بصلاته ، ليس منّي من شرب مسكراً لا يرد عليّ الحوض لا والله .

٨ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن النّوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : لا يزال الشّيطان ذعراً من المؤمن ما حافظ على الصّلوات الخمس فإذا ضيّعهنّ تجرّء عليه فأدخله في العظائم

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ابن يحيى ، عن العيص بن القاسم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : والله إنّه ليأتي على الرّجل خمسون سنة وما قبل الله منه صلاة واحدة فأيّ شيء أشدّ من هذا والله إنّكم لتعرفون من جيرانكم وأصحابكم من لو كان يصلّي لبعضكم ما قبلها منه لاستخفافه بها ، إنّ

الله عزّ وجلّ لا يقبل إلّا الحسن فكيف يقبل ما يستخفّ به .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا قام العبد في الصلاة فخفّف صلاته قال الله تبارك وتعالى لملائكته : أما ترون إلى عبدي كأنّه يرى أنّ قضاء حوائجه بيد غيري أما يعلم أنّ قضاء حوائجه بيدي .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد ابن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا ما أدّى الرّجل صلاة واحدة تامّة قبلت جميع صلاته وإن كنّ غير تامّات وإن أفسدها كلّها لم يقبل منه شيء منها ولم يحسب له نافلة ولا فريضة وإنّما تقبل النّافلة بعد قبول الفريضة وإذا لم يؤدّ الرّجل الفريضة لم يقبل منه النّافلة وإنّما جعلت النّافلة ليتمّ بها ما أفسد من الفريضة .

١٢ ـ وبهذا الإسناد ، عن حريز ، عن الفضيل قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : «الّذينهم على صلواتهم يحافظون» قال : هي الفريضة ، قلت : «الّذينهم على صلوتهم دائمون» قال : هي النافلة .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن داود بن فرقد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : قوله تعالى : «إنّ الصلوة كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً» قال : كتاباً ثابتاً وليس إن عجّلت قليلاً أو أخّرت قليلاً بالّذي يضرّك مالم تضيّع تلك الاضاعة فإنّ الله عزّ وجلّ يقول لقوم : «أضاعوا الصلوة واتّبعوا الشّهوات فسوف يلقون غيّا»

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن درّاج ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أيّما مؤمن حافظ على الصّلوات المفروضة فصلّاها لوقتها فليس هذا من الغافلين .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن أبي إسماعيل السرّاج

عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال: قال أبو الحسن الأوّل عليه السلام : إنّه لمّا حضر أبي الوفاة قال لي : يا بنيّ إنّه لا ينال شفاعتنا من استخفّ بالصلاة .

١٦ ـ محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن النّوفليّ ، عن السكونيّ ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لكلّ شيء وجه ووجه دينكم الصّلاة ، فلا يشيننّ أحدكم وجه دينه ، ولكلّ شيء أنف وأنف الصّلاة التكبير .

باب۲

نماز کی حفاظت کرنے والا اور ضایع کرنے والا

۱۔ ابان بن تغلب نے کہا کہ میں مزدلفہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا جب حضرت وہاں سے لوٹے تو مجھ سے فرمایا۔ اے ابان پانچ نمازیں فرض ہیں جو ان کے حدود کو قائم رکھتا ہے اور ان کے وقتوں کی حفاظت کرتا ہے وہ روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا ایک معاہدہ اللہ کے ساتھ ہوگا اور خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جس حدود کا لحاظ نہیں رکھا اور نمازوں کے اوقات کی نگہداشت نہیں کی تو اللہ اس کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کرے گا چاہے عذاب کرے گا چاہے بخش دے گا (ص)

۲۔ ابان بن تغلب نے کہا میں نے مزدلفہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہاں پلٹے تو آپ نے نماز پڑھی، پھر آپ نے نماز عشاء پڑھی اور ان کے درمیان تاخیر نہ کی۔ اس کے بعد میں ایک سال تک حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا رہا۔ آپ نماز مغرب کے بعد چار رکعت نافلہ پڑھتے تھے پھر نماز عشاء، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابان یہ ہیں پانچ واجب نمازیں جس نے ان کو قائم کیا اور ان کے وقت کی حفاظت کی تو جب روز قیامت خدا سے ملے گا تو داخل جنت ہوگا اور جو ایسا نہ کرے گا تو خدا چاہے اسے بخش دے یا عذاب کرے۔ (ص م)

۳۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو نماز میں مشغول ہو اور شیطانی وسوسہ اس کے دل میں داخل ہو۔ اگر اول نماز میں پرخلوص نیت شامل ہو اور رضاءً للہ ہو تو اپنی نماز جاری رکھے اور شیطان کو دھتکار دے۔ (مجہول)

۴۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا ہر سہو جو نماز میں ہوگا اس سے نکال لیا جائے گا۔ سوائے اس سہو کے جسے اور نوافل سے پورا کر دے، بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا سوال کیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ قبول ہو جائے گی تو بقیہ اعمال بھی قبول ہو جائیں گے جو نماز نا وقت اور خلاف شرائط پڑھی جائے گی وہ اپنے صاحب کے پاس سیاہ رنگ میں تاریکی سے لپٹی ہوئی آئے گی اور کہے گی تو نے مجھے ضائع کیا اللہ تجھے ضایع کرے۔ (موثق)

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق جو لوگ اپنی نماز کے متعلق ساھون ہیں فرمایا یعنی ضائع کرنے والے ہیں۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی ناقص رکوع و سجود سے، حضرت نے فرمایا۔ اس نے کوے کی طرح ٹھونگ ماری، اگر یہ مرگیا اور اس کی نماز اسی طرح کی ہے تو یہ میرے دین پر مرے گا۔ (حسن)

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اپنی نماز میں سستی نہ کرو رسول اللہ نے مرتے وقت فرمایا وہ شخص مجھ سے نہیں جس نے نماز کو حقیر جانا وہ مجھ سے نہیں اور جو نشہ والی چیز پئے وہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہ ہوگا۔ (حسن)

۸۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے، شیطان ہمیشہ اس مومن سے خوفزدہ رہتا ہے جو نماز پنجگانہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو ان کو ضائع کرتا ہے اس پر جری ہو جاتا ہے اس کو بڑے بڑے گناہوں میں داخل کر دیتا ہے۔ (ض)

۹۔ فرمایا حضرت نے اگر پچاس برس کسی کے ایسے گزر جائیں کہ اس کی ایک نماز قبول نہ ہو تو اس سے زیادہ سخت بات کیا ہوگی اپنے پڑوسیوں اور ساتھیوں میں سے ایسے شخص کو جانتے ہو جو دوسرے کے لئے نماز پڑھتا ہے مگر نماز کو حقیر جاننے کی وجہ سے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ اللہ تعالیٰ انہی نمازوں کو قبول نہیں کرتا جو باحسن طریق انجام نہ دی گئی ہوں نہ انھیں جو استخفافاً ادا کی گئی ہوں۔ (صحیح)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے جو کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے اور نماز کو حقیر جان کر شرائط بجا نہیں لاتا۔ تو خدا ملائکہ سے کہتا ہے کیا تم میرے اس بندہ کو نہیں دیکھتے۔ گویا وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ اس کی حاجتوں کا پورا کرنا میرے غیر کے ہاتھوں میں ہے وہ نہیں جانتا کہ اس کی حاجتوں کا پورا کرنا میرے ہاتھ میں ہے۔ (صحیح)

۱۱۔ فرمایا پدر امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی ایک نماز پوری طرح پڑھ لے تو اس کی اور نمازیں قبول ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ وہ ناقص ہی ہوں اور اگر ایک نماز صحیح ہوتی پھر کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ پھر نافلہ کسی شمار میں آتی ہیں نہ فریضہ نافلہ کی قبولیت منحصر ہے فریضہ کی قبولیت پر، اگر فریضہ قبول نہیں تو نافلہ بھی نہیں، نافلہ سے تو وہ کمی پوری کی جاتی ہے جو فریضہ میں رہ جائے۔ (ض)

۱۲۔ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا "وہ لوگ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں" فرمایا۔ اس سے مراد فریضہ ہے۔ میں نے کہا اور اس آیت میں کون نماز مراد ہے فرمایا نافلہ۔ (م)

۱۳۔ میں نے پوچھا اس آیت میں کتاب موقوت سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نماز فریضہ ثابتہ جس کے لئے وقت مقرر ہے اگر وقت سے ذرا وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھی جائے تو یہ نقصان رساں ہے جب تک وہ نقصان دور نہ ہو، خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور شہوات کی پیروی کی اور وہ عنقریب گمراہی سے ملنے والے ہیں۔ (م)

۱۴۔ فرمایا جو بندۂ مومن نماز کی حفاظت کرتا ہے اور اسے وقت پر پڑھتا ہے وہ غافلین میں سے نہیں ہے۔ (ض)

۱۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب میرے والد کے مرنے کا وقت آیا تو فرمایا بیٹا جو نماز کو حقیر سمجھے گا وہ ہماری شفاعت حاصل نہ کر سکے گا۔

۱۶۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر شے کا ایک چہرہ ہوتا ہے تمہارے دین کا چہرہ نماز ہے پس چاہیئے کہ تم میں سے کوئی اپنے دین کے چہرے کو عیب دار نہ کرے اور ہر شے کی ایک ناک ہوتی نماز کی ناک نماز ہے۔ (ض)

نماز کے فائدے

(یہ مضمون اصل کتاب میں نہیں ہے مترجم نے اپنی طرف سے لوگوں کو نماز کی طرف رغبت دلانے کے لئے اضافہ کیا ہے)

نماز شرع میں سب سے پہلا فریضہ ہے اور قدرت نے اس کو اتنا ضروری سمجھا ہے کہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں کیا، نہ سفر میں نہ حضر میں، نہ تندرستی میں نہ بیماری میں، حتیٰ کہ میدان جنگ میں جب بجلی چکا چک تلوار چل رہی ہو اور گھمسان کی لڑائی ہو اس اہمیت سے واضح ہوتا ہے کہ اس فریضہ میں انسان کے لئے بیشمار فوائد ہیں ورنہ شریعت کو اس سختی سے پابند بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے نماز دین کا ستون ہے اگر یہ قبول ہو گئی تو تمام عبادتیں قبول ہو جائیں گی اور اگر یہ رد ہو گئی تو تمام عبادتیں رد کر دی جائیں گی، پس جب تمام عبادتوں کا قبول ہونا نماز کے قبول ہونے پر منحصر ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ضرور اس میں کوئی خاص بات ہے اور وہ یہی ہے کہ نماز سے زیادہ عبدیت کا اظہار اور کسی عبادت میں نہیں ہوتا۔ ارکان نماز میں عاجزی، انکساری، ذلت وخواری کے تمام پہلو مضمر ہیں انسان پہلے کھڑے ہو کر، پھر جھک کر پھر خاک پر اپنی جبین نیاز رکھ کر معبود کے سامنے اپنی عاجزی اور فروتنی کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے اس کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے۔

ایک دن میں کم از کم پانچ بار اس کو بارگاہ باری میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور اپنی نجات کے لئے دعا کرنے کا موقع ملتا ہے پاک و پاکیزہ رہنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ کو دیکھئے کہ اس نے اپنی بارگاہ قدس و جلال میں بار بار اپنے بندہ کو حاضر ہونے کا موقع دیا کسی وقت کی قید نہیں اس کے دربار میں حاضر ہونے کا کوئی لباس نہیں، اس کے در پر کوئی دربان و چوکیدار نہیں جس وقت بندہ چاہے اس کی بارگاہ میں چلا آئے اور چاہے کتنے ہی گناہ کیے ہوں، اظہار ندامت کر کے معافی مانگ لے اور آئندہ گناہ نہ کرنے سے توبہ کرے وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ سب کو بخش دے گا۔

اس کے خزانۂ عامرہ میں کوئی کمی نہیں، اس کی ذات پاک میں کوئی بخل نہیں، طلب حاجت کے لئے کوئی شرط نہیں۔ ہاں بندہ بن کر مانگے جو چاہے مانگے جہاں کہیں ہو مانگے، جتنا چاہے مانگے، شرم کی ضرورت نہیں اس

نے وعدہ کیا ہے کہ جو تم مانگو گے دوں گا۔ اس کا دینا بندوں کا ایسا دینا نہیں کہ بار بار مانگنے سے اکتا جاتے ہیں وہ کبھی نہیں اکتاتا بلکہ جتنا زیادہ مانگو اتنا ہی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

وہ یہ چاہتا ہے کہ بندے گناہوں سے دور رہیں ان کے نفس میں کثافت پیدا نہ ہو اور وہ جلد جلد میرے سامنے معافی مانگتے رہیں میں ان کے گناہ معاف کر کے ان کے نفسوں کو صاف ستھرا بنا دوں گا اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اس نے نماز کو واجب کیا ہے جس کا منشاء یہ ہے کہ رات کو جو گناہ کئے ہیں وہ صبح کی نماز کے بعد مجھ سے معافی مانگ لے اور صبح کے بعد زوالِ آفتاب تک جو گناہ ہوں ظہر کی نماز کے بعد میرے سامنے توبہ کرے پھر دوپہر سے شام تک جو گناہ کئے ہیں عصر کی نماز کے بعد معافی مانگ لے، پھر نماز مغرب و عشاء کے بعد طلب آمرزش کرے۔ اس صورت میں گناہ جمع ہو ہی نہیں سکتے ایسی صورت میں وہ نہ مجھ سے قریب ہوگا اور نہ میرے عذاب کا مستحق۔

غور کرو کیسا بدبخت ہے وہ انسان جو خدا کی اس رحمت اور مہربانی سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا اور اپنی سرکشی اور نافرمانی سے باز نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں ہم کو عطا فرمائی ہیں اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنی تمام کائنات کو ہمارے قدموں پر ڈال دیا ہے، ذرّہ سے لے کر آفتاب تک، قطرہ سے لے کر دریا تک، غرض ما بین آسمان و زمین جتنی مخلوق ہے وہ ہر وقت ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہے تو کیا ہمارا یہ فرض نہیں کہ ہم ان تمام نعمتیں دینے والے کی بارگاہ میں بار بار شکریہ ادا کریں اور اس سے اپنی بندگی کا اظہار کریں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اپنی دینی اور دنیوی حاجتیں طلب کریں خدا کے نزدیک شکرگزاری اور اظہار بندگی کا بہترین طریقہ نماز ہے پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا۔ اسے کیا حق ہے کہ خدا کے سامنے اپنی حاجت پیش کرے اُسے شرم آنی چاہیئے کہ وہ اپنے معبود اپنے منعم اور اپنے خالق کا کیسا نافرمان بندہ ہے کہ وہ اس کے سامنے سر جھکانا نہیں چاہتا اور اس کے عذاب سے نہیں ڈرتا۔ اگر وہ اس کی صحت بگاڑ دے تو کیا وہ دنیا بھر کی نعمتوں سے محروم نہ ہو جائے گا کیا ساری لذتیں اس کے لئے بے کیف نہ ہو جائیں گی۔

دنیا والے اگر ذرا سا احسان کسی کے ساتھ کرتے ہیں تو انسان کیسا اس کا رہینِ منت ہوتا ہے کس کس طرح شکرگزار ہوتے ہیں لیکن بے شمار نعمتیں دینے والے خدا کے سامنے اس کی گردن نہیں جھکتی، اس کی حمد و ثناء زبان پر نہیں آتی، کیا عقلِ انسانی کا یہی تقاضا ہے کیا ایک دن اسے خدا کے سامنے نہیں جانا ہے کیا اپنی نافرمانی اور ناحق شناسی کی سزا سے وہ بے خوف ہو چکا ہے۔

انسان کو اتنا تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ عبث تو نہیں پیدا کیا گیا حکیم مطلق نے اُسے انسان بنا کر کھیل تو نہیں کھیلا، پھر ذرا اس کی خلقت کی کوئی غرض و غایت ہے یہ غرض اس نے جو بتا دی ہے وما خلقت الجن والانس

الالیعبدون (میں نے جنات کو اور انسان کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے) پس اگر انسان یہ غرض پوری نہیں کرتا تو وہ خدا کا انتہائی سرکش بندہ ہے۔ جو کام بھی احکام الٰہی کے مطابق کیا جائے گا وہ عبادت ہے لیکن تمام عبادتوں سے افضل و برتر ثواب ہے۔

جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کھلم کھلا احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس امر کا کھلا ثبوت پیش کرتا ہے کہ اس کا ایمان خدا اور رسولؐ پر نہیں، اس کا اپنے کو مسلمان کہنا سفید جھوٹ ہے، مسلمان صرف زبان سے کہنے سے نہیں ہوتا بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا ہوتا ہے۔

﴿باب ۳﴾

☆(فرض الصلاة)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى؛ ومحمّد بن يحيى، عن أحمد ابن محمّد بن عيسى؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن حمّاد بن عيسى عن حريز، عن زرارة قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عمّا فرض الله عزَّ وجلَّ من الصلاة فقال: خمس صلوات في اللّيل والنّهار، فقلت: فهل سمّاهنَّ وبيّنهنَّ في كتابه؟ قال: نعم قال الله تعالى لنبيّه صلى الله عليه وآله: «أقم الصّلوة لدلوك الشمس إلى غسق اللّيل»[1] «ودلوكها زوالها ففيما بين دلوك الشّمس إلى غسق اللّيل أربع صلوات سمّاهنَّ الله وبيّنهنَّ ووقّتهنَّ وغسق اللّيل هو انتصافه ثمَّ: قال تبارك وتعالى: «وقرآن الفجر إنَّ قرآن الفجر كان مشهوداً» فهذه الخامسة وقال الله تعالى في ذلك: «أقم الصّلوة طرفي النّهار» وطرفاه المغرب والغداة «وزلفاً من اللّيل» وهي صلاة العشاء الآخرة وقال تعالى: «حافظوا على الصلوات والصّلوة الوسطى» وهي صلاة الظّهر وهي أوّل صلاة صلّاها رسول الله صلى الله عليه وآله وهي وسط النّهار ووسط الصّلاتين بالنهار: صلاة الغداة وصلاة العصر وفي بعض القراءة: «حافظوا على الصّلوات والصّلوة الوسطى صلاة العصر وقوموا لله قانتين» قال: ونزلت هذه الآية يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وآله في سفره فقنت فيها رسول الله صلى الله عليه وآله وتركها على حالها في السّفر و

الحضر وأضاف للمقيم ركعتين و إنّما وضعت الرّكعتان اللّتان أضافهما النّبي صلى الله عليه وآله يوم الجمعة للمقيم لمكان الخطبتين مع الامام فمن صلّى يوم الجمعة في غير جماعة فليصلّها أربع ركعات كصلاة الظّهر في ساير الأيّام.

٢ـ وبإسناده ، عن حمّاد ، عن حريز، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : فرض الله الصّلاة وسنّ رسول الله صلى الله عليه وآله عشرة أوجه : صلاة الحضر والسفر وصلاة الخوف على ثلاثة أوجه و صلاة كسوف الشمس و القمر و صلاة العيدين و صلاة الاستسقاء و الصلاة على الميّت.

٣ ـ حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عزّ و جلّ «إنّ الصّلاة كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً » أي موجوباً.

٤ ـ حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الفرض في الصّلاة فقال : الوقت والطّهور والقبلة و التوجّه والركوع والسجود والدّعاء ، قلت : ماسوى ذلك ؟ فقال : سنّة في فريضة.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : للصلاة أربعة آلاف حدّ ، وفي رواية اُخرى للصلاة أربعة آلاف باب.

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : عشر ركعات ركعتان من الظّهر وركعتان من العصر وركعتا الصّبح وركعتا المغرب وركعتا العشاء الآخرة لايجوز الوهم فيهنّ ومن وهم في شيء منهنّ استقبل الصّلاة استقبالاً وهي الصّلاة الّتي فرضها الله عزّ و جلّ على المؤمنين في القرآن وفوّض إلى محمّد صلى الله عليه وآله فزاد النبيّ صلى الله عليه وآله في الصلاة سبع ركعات و هي سنّة ليس فيها قراءة إنّما هو تسبيح وتهليل وتكبير ودعاء فالوهم إنّما يكون فيهنّ فزاد رسول الله صلى الله عليه وآله في صلاة المقيم غير المسافر ركعتين في الظهر والعصر و العشاء الآخرة وركعة في المغرب للمقيم والمسافر.

۷/۷۔ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الصّلاة ثلاثة أثلاث ثلث طهور و ثلث ركوع و ثلث سجود .

باب ۳

فرض الصّلوٰۃ

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا، کتنی نمازیں واجب ہیں فرمایا پانچ دن اور رات میں، میں نے کہا کیا اللہ نے ان کا نام رکھا ہے اور اپنی کتاب میں بیان کیا ہے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نماز پڑھو دلوک شمس سے غسق لیل تک، پس دلوک سے مراد ہے زوال آفتاب اور زوال سے غسق لیل تک نصف شب کا وقت ہے اور صبح کی نماز جو گواہ بنے گی یہ پانچویں نماز ہے اور فرمایا نماز پڑھو دن کے دونوں طرفوں میں اور دونوں طرفیں مغرب اور صبح کی نماز کی ہیں اور تاریکی شب سے مراد ہے نماز عشا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز کی حفاظت کرو اور صلوٰۃ وسطیٰ اور وہ نماز ظہر ہے اور وہ اوّل نماز ہے جو رسول اللہ نے دن کے درمیان پڑھی اور دن میں دو نمازوں کے درمیان صلوٰۃ صبح اور صلوٰۃ عصر ہے اور آیہ قوموا اللہ قانتین، روز جمعہ نازل ہوئی جبکہ حضورؐ سفر میں تھے آپ نے اس میں قنوت پڑھا اور اس کو سفر و حضر میں بدستور باقی رکھا اور روز جمعہ مقیم کے لئے دو رکعت کا اضافہ کیا اور حضورؐ نے ان دو رکعتوں کا اضافہ ان دو خطبوں کی جگہ کیا ہے جو امام کے ساتھ نماز جمعہ میں ہوتے ہیں پس جو کوئی بغیر جماعت کے نماز پڑھے تو اس کو چار رکعت اسی طرح پڑھنی چاہئیں جیسے ہر ظہر میں پڑھتا ہے۔ (ص)

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرض قرار دیا اور رسول اللہ نے اپنی سنت بنایا دس نمازوں کو پانچ حضر میں اور پانچ سفر میں اور ایک صلوٰۃ خوف تین صورتوں میں اور سورج و چاند گرہن کی نماز اور نماز عیدین اور نماز استسقاء اور نماز میت۔ (ص)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ آیت مذکورہ میں کتاب موقوت سے مراد فریضۂ واجبہ ہے۔

۴۔ حضرت سے دریافت کیا گیا نماز میں کیا کیا فرض ہے فرمایا وقت کی پہچان، طہارت، قبلہ کا رخ، توجہ خاطر، رکوع و سجود اور حمد و سورہ کی قرأت، راوی نے کہا ما سوا اس کے فرمایا وہ سنت ہے۔ (ص)

۵۔ نماز کے حدود یعنی متعلقات چار ہزار ابواب ہیں۔ اس کے آسمان پر بلند ہونے کے لئے یعنی بکثرت ثواب ہے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دس رکعتیں ہیں دو ظہر کی دو عصر کی دو صبح، دو مغرب اور دو عشاء کی۔ اوّل کی دو رکعتوں میں شک جائز نہیں، جس کو ان دو رکعتوں میں شک ہو وہ نماز دوبارہ پڑھے، ان رکعات کو اللہ نے

مومنین پر فرض قرار دیا ہے اور قرآن میں اس فرض کا ذکر ہے اور رسول خدا کو اضافہ کا اختیار دیا حضرتؐ نے سات رکعتیں اور بڑھا دیں یہ سنت رسولؐ ہیں ان میں حمد و سورہ کی قرأت نہیں بلکہ تسبیح و تہلیل و تکبیر و دعا ہے ان میں شک ہو تو تدارک ہو سکتا ہے یہ سترہ رکعتیں مقیم کے لئے ہیں مسافر کے لئے نہیں یہ اضافی سات رکعتیں یوں ہیں ظہر و عصر و عشا میں دو دو اور مغرب میں ایک، مغرب کی تین رکعتیں مقیم و مسافر کے لئے برابر ہیں۔ (حسن)

۷۔ فرمایا نماز میں تین چیزیں ہیں طہارت اور رکوع و سجود۔ (ص)

﴿ باب ﴾

﴿ المواقيت اولها وآخرها وافضلها ﴾

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة قال: كنت قاعداً عند أبي عبدالله عليه السلام أنا وحمران بن أعين فقال له حمران : ما تقول فيما يقول زرارة وقد خالفته فيه ؟ فقال أبوعبدالله عليه السلام : ما هو؟ قال : يزعم أن مواقيت الصلاة كانت مفوضة إلى رسول الله صلى الله عليه وآله هو الذي وضعها فقال أبو عبدالله عليه السلام : فما تقول : أنت؟ قلت : إن جبرئيل عليه السلام أتاه في اليوم الأول بالوقت الأول وفي اليوم الأخير بالوقت الأخير ثم قال جبرئيل عليه السلام : ما بينهما وقت فقال أبوعبدالله عليه السلام : يا حمران إن زرارة يقول : إن جبرئيل عليه السلام إنما جاء مشيراً على رسول الله صلى الله عليه وآله و صدق زرارة إنما جعل الله ذلك إلى محمد صلى الله عليه وآله فوضعه وأشار جبرئيل عليه السلام به

٢ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن الحسن بن علان عن حماد بن عيسى ؛ و صفوان بن يحيى ، عن ربعي بن عبد الله ، عن فضيل بن يسار ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن من الأشياء أشياء موسعة و أشياء مضيقة فالصلاة مما وسع فيه تقدم مرة وتؤخر أخرى والجمعة مما ضيق فيها فإن وقتها يوم الجمعة ساعة تزول ووقت العصر فيها وقت الظهر في غيرها .

٣ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرحمن ، عن عبدالله ابن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : لكل صلاة وقتان و أول الوقت

أفضله وليس لأحد أن يجعل آخر الوقتين وقتاً إلّا في عذر من غير علّة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب عن معاوية بن عمّار أو ابن وهب قال : قال أبوعبدالله عليه‌السلام : لكلّ صلاة وقتان أوّل الوقت أفضلهما .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه‌السلام : أصلحك الله وقت كلّ صلاة أوّل الوقت أفضل أو أوسطه أو آخره ؟ فقال : أوّله ، إنّ رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله قال : إنّ الله عزّ وجلّ يحبّ من الخير ما يعجّل .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن سيف بن عميرة ، عن أبيه عن قتيبة الأعشى ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : إنّ فضل الوقت الأوّل على الآخر كفضل الآخرة على الدّنيا .

٧ـ الحسين بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد الأزديّ قال : قال أبو عبدالله عليه‌السلام : لفضل الوقت الأوّل على الأخير خير للرّجل من ولده وماله .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه‌السلام : إعلم أنّ أوّل الوقت أبداً أفضل فعجّل بالخير ما استطعت و أحبّ الأعمال إلى الله عزّ وجلّ مادام العبد عليه وإن قلّ .

٩ ـ أحمد بن إدريس وغيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن الحسين ، عن أبيه ، عن منصور بن حازم أو غيره ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : قال عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما : من اهتمّ بمواقيت الصّلاة لم يستكمل لذّة الدّنيا .

باب
اوقات نماز کا اوّل و وسط و آخر

۱۔ زرارہ نے بیان کیا۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا۔ حمران نے کہا۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں جو زرارہ بیان کرتا ہے میں اس کا مخالف ہوں۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا مسئلہ ہے اس نے کہا اس کا گمان یہ ہے کہ اوقات نماز کا تعین خدا نے رسول خدا کے سپرد کیا تھا حضرت نے اس کا تعین کیا ہے امام نے فرمایا اور تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا جبرئیل حضرت رسولؐ خدا کے پاس اوّل وقت آئے اور دوسرے روز آخر وقت، جبرئیل نے کہا ان دونوں کے درمیان وقت ہے حضرت نے فرمایا۔ اے حمران زرارہ یہ کہتا ہے کہ جبرئیل رسولؐ اللہ کے پاس مشورہ دینے کے لئے آئے تو زرارہ نے سچ کہا اوقات کے تعین کو خدا نے آنحضرتؐ پر رکھ دیا تھا۔ حضرت نے جبرئیل کی رائے سے اوقات معین کئے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بعض چیزوں میں توسیع وقت ہوتی ہے اور بعض میں تنگی، وقت، نمازوں میں توسیع ہے بلحاظ تقدم و تاخر، لیکن نماز جمعہ میں تنگی ہے کیونکہ اس کا وقت زوال شمس کے بعد ہی ہے جو اور نمازوں کے ظہر کا وقت ہوتا ہے وہ روز جمعہ میں عصر کا وقت ہوتا ہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا ہر نماز کے لئے دو وقت ہیں اوّل وقت، وقت فضیلت ہے کسی کے لئے یہ سزاوار نہیں کہ وہ آخر وقت میں نماز پڑھے۔ ہاں بیماری کے سوا کوئی عذر ہو۔ (ص)

۴۔ فرمایا۔ حضرت نے ہر نماز کے لئے دو وقت ہوتے ہیں اوّل وقت پڑھنا افضل ہے۔ (ص)

۵۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ہر نماز کے لئے اوّل وقت افضل ہے یا درمیانی یا آخر، فرمایا اوّل وقت رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے خدا دوست رکھتا ہے اس خیر کو جس میں جلدی کی جائے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اوّل وقت کو آخر وقت پر وہی فضیلت ہے جو دنیا پر آخرت کو ہے۔ (ص)

۷۔ حضرت نے فرمایا اوّل وقت کو آخر وقت پر ترجیح دینا نمازی کے لئے بہتر ہے اس کی اولاد و مال سے۔

۸۔ فرمایا حضرت نے پہلا وقت ہمیشہ افضل ہے پس جہاں تک ممکن ہو اس نیکی میں جلدی کرو اگرچہ کم ہو مگر اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ (ص)

۹۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے جو اوقات نماز کی پابندی کرے گا دنیوی لذات اس کی نظر میں ناقص ہوں گی۔ (مرسل)

﴿ باب ٧ ﴾ (الف)

﴿وقت الظهر والعصر﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن يزيد بن خليفة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ عمر بن حنظلة أتانا عنك بوقت ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : إذاً لا يكذب علينا ، قلت : ذكر أنّك قلت : إنّ أوّل صلاة افترضها الله على نبيّه صلى الله عليه وآله الظهر وهو قول الله عزّ وجلّ : «أقم الصلوة لدلوك الشمس» فإذا زالت الشمس لم يمنعك إلّا سبحتك ثمّ لا تزال في وقت إلى أن يصير الظلّ قامة وهو آخر الوقت فإذا صار الظلّ قامة دخل وقت العصر فلم يزل في وقت العصر حتّى يصير الظلّ قامتين و ذلك المساء ، فقال : صدق .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن عليّ بن سيف بن عميرة ، عن أبيه عن عمر بن حنظلة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا زالت الشمس دخل وقت الظهر إلّا أنّ بين يديها سبحة وذلك إليك إن شئت طوّلت وإن شئت قصّرت .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ذريح المحاربي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : متى اُصلّي الظهر ؟ فقال : صلّ الزّوال ثمانية ثمّ صلّ الظهر ثمّ صلّ سبحتك طالت أو قصرت ثمّ صلّ العصر .

٤ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن الحارث بن المغيرة ؛ و عمر بن حنظلة ؛ و منصور بن حازم قالوا : كنّا نقيس الشمس بالمدينة بالذّراع فقال أبو عبدالله عليه السلام : ألا اُنبّئكم بأبين من هذا إذا زالت الشمس فقد دخل وقت الظهر إلّا أنّ بين يديها سبحة وذلك إليك إن شئت طوّلت و إن شئت قصّرت .

٥ [وروى سعد ، عن موسى بن الحسن ، عن الحسن بن الحسين اللّؤلؤي ، عن صفوان بن يحيى ، عن الحارث بن المغيرة النضري ؛ وعمر بن حنظلة ، عن منصور مثله وفيه : إليك

فإن كنت خفّفت سبحتك فحين تفرغ من سبحتك وإن طوّلت فحين تفرغ من سبحتك] .

٦ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن عروة ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا زالت الشمس فقد دخل وقتُ الصلاتين إلّا أنّ هذه قبل هذه

٧ وروى سعد ، عن الحسين بن سعيد ؛ ومحمّد بن خالد البرقيّ والعبّاس بن معروف جميعاً ، عن القاسم ؛ وأحمد بن محمّد بن عيسى ، عن البرقيّ ، عن القاسم مثله وفيه : دخل وقت الظهر والعصر جميعاً وزاد : ثمّ أنت في وقت منهما جميعاً حتّى تغيب الشمس .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عبد الرّحمن بن أبي هاشم البجليّ ، عن سالم أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله إنسان وأنا حاضر فقال : ربّما دخلت المسجد وبعض أصحابنا يصلّون العصر و بعضهم يصلّون الظهر فقال : أنا أمرتهم بهذا لو صلّوا على وقت واحد عرفوا فاُخذ برقابهم .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن صالح بن سعيد ، عن يونس ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عمّا جاء في الحديث أن صلّ الظهر إذا كانت الشمس قامة وقامتين وذراعاً وذراعين وقدماً وقدمين من هذا ومن هذا فمتى هذا وكيف هذا وقد يكون الظلّ في بعض الأوقات نصف قدم ؟ قال : إنّما قال : ظلّ القامة ولم يقل : قامة الظلّ وذلك أنّ ظلّ القامة يختلف مرّة يكثر ومرّة يقلّ والقامة قامة أبداً لا يختلف ثمّ قال : ذراع وذراعان وقدمٌ وقدمان فصار ذراعٌ وذراعان تفسير القامة و القامتين في الزمان الّذي يكون فيه ظلّ القامة ذراعاً وظلّ القامتين ذراعين فيكون ظلّ القامة والقامتين والذّراع والذّراعين متّفقين في كلّ زمان معروفين مفسّراً أحدهما بالآخر مسدّداً به فإذا كان الزّمان يكون فيه ظلّ القامة ذراعاً كان الوقت ذراعاً من ظلّ القامة وكانت القامة ذراعاً من الظلّ فإذا كان ظلّ القامة أقلّ أو أكثر كان الوقت محصوراً بالذّراع و الذّراعين فهذا تفسير القامة و القامتين والذّراع و الذّراعين

١٠ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن ، عن عبدالله بن عبدالرحمن عن مسمع بن عبدالملك قال : إذا صلّيت الظهر فقد دخل وقت العصر إلّا أنّ بين يديها

سبحة فذلك إليك إن شئت طوّلت وإن شئت قصّرت .

باب ۴ (الف)

وقت ظہر و عصر

۱۔ میں نے امام علیہ السلام سے کہا عمر بن حنظلہ آپ کی طرف سے وقت لایا۔ حضرت نے فرمایا وہ ہم پر جھوٹ نہیں بولا ہوگا۔ میں نے کہا اس نے یہ کہا کہ آپؑ نے اس سے بیان کیا کہ پہلی نماز اللہ نے اپنے نبی پر اس آیت کے نزول سے فرض کی، نماز پڑھو زوال شمس کے بعد سے ما تو یہ وقت ظہر ہے اور جب تک سایہ قد آدم نہ ہو ظہر کی فضیلت کا وقت ہے اور جب ایک قد آدم ہو جائے تو عصر کا وقت آجاتا ہے اور یہ وقت فضیلت باقی رہتا ہے جب تک سایہ دو قد کے برابر نہ ہو جائے اس کے بعد شام کا وقت آجاتا ہے یہ آخر وقت عصر ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا، اس نے سچ کہا۔ (ضعیف)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب زوال شمس ہو جائے تو یہ وقت ظہر ہے اس سے پہلے تم نوافل تسبیح و تہلیل کرو تمہیں اختیار ہے کم کرو یا زیادہ۔ (ص)

۳۔ میں نے حضرت سے کہا میں ظہر کی نماز کب پڑھوں فرمایا بعد زوال آٹھ رکعت نافلہ پڑھ کے ظہر کی نماز پڑھ، پھر تسبیح الٰہی کم یا زیادہ کرو (نوافل بجا لاؤ) پھر عصر کی نماز پڑھو۔ (ص)

۴۔ لوگوں نے کہا ہم تو مدینہ میں دھوپ کا قیاس ہاتھوں سے کرتے ہیں فرمایا۔ میں اس امر میں دو باتیں تمھیں بتاتا ہوں جب زوال آفتاب ہو جائے تو وقت ظہر داخل ہو جاتا ہے لیکن اس سے پہلے تسبیح کرنی چاہیئے یعنی نوافل پڑھے کم یا زیادہ (حسن)

۵۔ اور منصور سے ایسی ہی روایت ہے اور یہ بھی ہے اگر تسبیح کم ہو تو خیر، فراغت کے بعد وقت ظہر ہے اور اگر طولانی تسبیح ہو تو اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب سورج ڈھل جائے تو دونوں نمازوں کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔ مگر نماز عصر سے پہلے ظہر کا وقت ہے۔ (مختلف فیہ)

۷۔ اور قسم سے بھی یہی روایت مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ظہر و عصر دونوں کا وقت داخل ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے تک یہ دونوں نمازیں پڑھ سکتے ہو۔ (مجہول)

۸۔ کسی نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کچھ لوگ نماز ظہر پڑھتے ہوتے ہیں اور کچھ نماز عصر۔ حضرت نے فرمایا (وقت مشترک ہیں) میں نے ان کو ایسا حکم دیا ہے لیکن وقت کی شناخت کے باوجود اگر ایک وقت میں ادا کرے گا دونوں نمازیں تو روز قیامت اس کی گردن پکڑی جائے گی۔ (ضعیف)

۹۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ حدیث میں ہے کہ ظہر کی نماز پڑھو جبکہ دھوپ ایک قد آدم یا دو قد آدم ہو جائے اور ایک ہاتھ یا دو ہاتھ یا ایک قدم یا دو قدم ہو یہ ظہر کے لئے ہے اور دو عصر کے لئے۔ لیکن یہ کب اور کیونکر ہو جبکہ بعض اوقات سایہ نصف قدم ہوتا ہے۔ فرمایا حدیث میں مراد سایہ سے قد ہے نہ کہ سایہ کا قد اور یہ اس لئے کہ سایہ کے گھٹنے بڑھنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں کبھی زیادہ کبھی کم، لیکن آدمی کا قد تو ہمیشہ یکساں ہی رہتا ہے اور ذراع اور دو ذراع اور قدم اور دو قدم، تو یہ تفسیر ہے ایک قد اور دو قد آدم کی۔ اس زمانہ میں جبکہ سایہ قد ایک ہاتھ ہوتا ہے اور دو قدوں کا دو ہاتھ تو سایہ ایک قد یا دو قدوں کے برابر ہوگا ایک ہاتھ یا دو ہاتھ کے اور یہ صورت ہر زمانہ میں رہے گی بس یہ ایک دوسرے کی تفسیر ہے اور جس زمانہ میں قد کا سایہ ایک ہاتھ ہوگا تو اس وقت سایہ قد کا لحاظ ایک ہاتھ ہوگا اور قامت سے مراد ہوگی ایک ہاتھ سایہ اور جب سایۂ قد کم یا زیادہ ہو تو وقت کا تعین ہوگا تو ایک ذراع یا دو ذراع سے، یہ ہے تفسیر قامت و قامتیں اور ذراع و ذراعین کی۔

۱۰۔ فرمایا جب تم ظہر کی نماز ختم کرلو تو عصر کا وقت داخل ہوگیا۔ ہاں اس سے نوافل میں کم ہوں یا زیادہ۔ (ص)

﴿باب۵﴾

✿(وقت المغرب والعشاء الآخرة)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أحمد بن أشيم ، عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : وقت المغرب إذا ذهبت الحمرة من المشرق وتدري كيف ذاك ؟ قلت : لا ، قال : لأنّ المشرق مطلّ على المغرب هكذا ـ ورفع يمينه فوق يساره ـ فإذا غابت ههنا ذهبت الحمرة من ههنا(١).

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ؛ والحسين بن سعيد ، عن القاسم بن عروة ، عن بريد بن معاوية ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا غابت الحمرة من هذا الجانب يعني من المشرق فقد غابت الشمس من شرق الأرض و غربها .

٣ ـ عليّ بن محمّد ؛ ومحمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن أبي ولّاد قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ الله خلق حجاباً من ظلمة ممّا يلي المشرق و وكّل به ملكاً فإذا غابت الشمس اغترف ذلك الملك غرفة بيده ثمّ استقبل بها المغرب يتبع الشفق ويخرج من بين يديه قليلاً قليلاً ويمضي فيوافي المغرب عند سقوط الشفق

فيسرح [في] الظلمة ثمّ يعود إلى المشرق فإذا طلع الفجر نشر جناحيه فاستاق الظلمة من المشرق إلى المغرب حتّى يوافي بها المغرب عند طلوع الشمس .

٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى ، عن ابن أبي عمير ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : وقت سقوط القرص ووجوب الإفطار أن تقوم بحذاء القبلة و تتفقد الحمرة الّتي ترتفع من المشرق فإذا جازت قمة الرأس إلى ناحية المغرب فقد وجب الإفطار و سقط القرص .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال أبوجعفر عليه السلام : وقت المغرب إذا غاب القرص فإن رأيت بعد ذلك وقد صلّيت فأعد الصلاة [٤] ومضى صومك وتكفّ عن الطعام إن كنت أصبت منه شيئاً .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن يزيد بن خليفة ، قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ عمر بن حنظلة أتانا عنك بوقت ، قال : فقال أبوعبدالله عليه السلام : إذاً لا يكذب علينا ، قلت : قال : وقت المغرب إذا غاب القرص إلّا أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان إذا جدّ به السير أخّر المغرب ويجمع بينها وبين العشاء ، فقال : صدق وقال : وقت العشاء حين يغيب الشفق إلى ثلث اللّيل ووقت الفجر حين يبدو حتّى يضيىء .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : وقت المغرب إذا غربت الشمس فغاب قرصها .

٨ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زيد الشحّام قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن وقت المغرب فقال : إنّ جبرئيل عليه السلام أتى النبيّ صلى الله عليه وآله لكلّ صلاة بوقتين غير صلاة المغرب فإنّ وقتها واحد ووقتها وجوبها .

٩ ـ ورواه ، عن زرارة ، والفضيل قالا : قال أبوجعفر عليه السلام : إنّ لكلّ صلاة وقتين غير المغرب فإنّ وقتها واحد ووقتها وجوبها ووقت فوتها سقوط الشفق . وروي أيضاً أنّ لها وقتين آخر وقتها سقوط الشفق .

وليس هذا ممّا يخالف الحديث الأوّل إنّ لها وقتاً واحداً لأنّ الشفق هو الحمرة

وليس بين غيبوبة الشمس و بين غيبوبة الشفق إلّا شيء يسير وذلك أنّ علامة غيبوبة الشمس بلوغ الحمرة القبلة وليس بين بلوغ الحمرة القبلة و بين غيبوبتها إلّا قدر ما يصلّي الإنسان صلاة المغرب و نوافلها إذا صلّاها على تؤدة وسكون وقد تفقّدت ذلك غير مرّة ولذلك صار وقت المغرب ضيّقاً .

١٠ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال : قال : سأل عليُّ ابن أسباط أبا الحسن عليه السلام ونحن نسمع : الشفق الحمرة أو البياض ؟ فقال : الحمرة لو كان البياض كان إلى ثلث الليل .

١١ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبدالله بن محمّد الحجّال ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن عمران بن عليّ الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام متى تجب العتمة ؟ قال : إذا غاب الشفق والشفق الحمرة ، فقال عبيدالله : أصلحك الله إنّه يبقى بعد ذهاب الحمرة ضوءٌ شديدٌ معترض؟ فقال أبوعبدالله عليه السلام : إنّ الشفق إنّما هو الحمرة وليس الضوء من الشفق .

١٢ - عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم ابن عروة ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا غربت الشمس دخل وقت الصلاتين إلّا أنّ هذه قبل هذه .

١٣ - الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لولا أن أشقّ على اُمّتي لأخّرت العشاء إلى ثلث الليل

١٤ - وروي أيضاً إلى نصف الليل .

١٥ - محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن محمّد بن الوليد ، عن أبان بن عثمان عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : وقت المغرب في السفر إلى ربع الليل .

١٦ - عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن الريّان قال : كتبت إليه : الرّجل يكون في الدار تمنعه حيطانها النظر إلى حمرة المغرب و معرفة مغيب الشفق و وقت صلاة العشاء الآخرة متى يصلّيها و كيف يصنع ؟ فوقّع عليه السلام : يصلّيها إذا كان على هذه الصفة عند قصرة النجوم والمغرب عند اشتباكها و بياض مغيب الشمس قصرة النجوم

[إلى] بيانها.

١٧ - علي بن محمد وعلى بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن إسماعيل بن مهران قال كتبت إلى الرضا عليه السلام: ذكر أصحابنا أنه إذا زالت الشمس فقد دخل وقت الظهر و العصر وإذا غربت دخل وقت المغرب والعشاء الآخرة إلا أن هذه قبل هذه في السفر والحضر وإن وقت المغرب إلى ربع الليل؛ فكتب كذلك الوقت غير أن وقت المغرب ضيق و آخر وقتها ذهاب الحمرة ومصيرها إلى البياض في أفق المغرب.

باب ۵

وقت مغرب وعشا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مشرق کی سرخی زائل ہو جائے تو مغرب کا وقت داخل ہو جاتا ہے کیا تم نہیں جانتے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ مشرق سایہ ڈالتا ہے مغرب پر۔ اس طرح اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر بلند کیا پس جس وقت آفتاب غائب ہو جاتا ہے تو مشرق سے سرخی بھی غائب ہو جاتی ہے۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب سرخی مشرق سے غائب ہو جاتی ہے تو سمجھو سورج مشرقی زمین کے حصوں میں غائب ہو گیا۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے تاریکیوں کے کچھ پردے مشرق سے متصل خلق فرمائے ہیں اور ان پر ایک فرشتہ کو معین کر دیا ہے جب سورج غائب ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ سے تاریکی کے ایک پردے کو کھول دیتا ہے پھر مغرب کی طرف آتا ہے اور شفق پیدا ہوتی ہے جو ہلکے ہلکے غائب اور سورج کے غروب کے بعد سرخی مغرب میں پیدا ہوتی ہے اور پھر تاریکی بڑھتی ہے پھر وہ مشرق کی طرف آتا ہے اور تاریکی جاتی ہے۔ مشرق سے مغرب کی طرف تا اینکہ طلوع آفتاب کے وقت مغرب سے غائب ہوتی ہے۔ (ض)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سورج کا گردہ غائب ہو جائے تو افطار واجب ہے صورت یہ ہے کہ تم قبلہ رو ہو کر دیکھو کہ جو سرخی مشرق میں تھی وہ سمت الراس سے ہو کر مغرب کی طرف چلی گئی ہے اگر چلی گئی ہے تو افطار واجب ہے اور فرض ساقط۔ (ضعیف)

۵۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب قرص آفتاب غائب ہو جائے تو مغرب کا وقت آ گیا اور اگر مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد نظر آ جائے تو نماز کا اعادہ کیا جائے اور اگر روزہ افطار کر لیا تھا تو وہ گیا بقیہ وقت کھانے سے پرہیز کیا جائے (حسن)

۶۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عمر بن حنظلہ نے آپ کی طرف سے وقت بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اس نے ہم پر جھوٹ نہ بولا ہو گا۔ میں نے کہا اس نے بیان کیا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جب سورج چھپ جائے تو مغرب کا وقت ہے

رسول اللہ جب راہ چلتے ہوتے اور مغرب کی نماز میں تاخیر ہوتی تو حضور مغرب و عشار ملا کر پڑھتے۔ فرمایا اس نے سچ کہا اور وقت عشار اس وقت ہوتا ہے جب شفق غائب ہو جائے تو تہائی رات تک عشا کا وقت ہے اور صبح کا وقت سرخی ظاہر ہونے سے روشنی بڑھنے تک ہے۔ (ض)

۷۔ فرمایا حضرتؑ نے مغرب کا وقت غروب آفتاب کے بعد ہے، جب اس کی گردہ چھپ جائے۔ (ض)

۸۔ میں نے حضرتؑ سے مغرب کے وقت کا سوال کیا۔ فرمایا جبرئیل نبی کے پاس آئے ہر نماز کے دونوں وقتوں پر سوائے نماز مغرب کہ اس کے وجوب کا ایک ہی وقت ہے۔

۹۔ فرمایا حضرتؑ نے سوائے نماز مغرب کے، ہر نماز کے لئے دو وقت ہیں۔ نماز مغرب کے وجوب کا ایک ہی وقت ہے اور شفق غائب ہونے پر اس کے قضا کا وقت ہے ایک روایت ہے کہ اس کے دو وقت ہیں آخر وقت سقوط شفق ہے۔ حدیث اوّل کے یہ خلاف نہیں۔ اور سورج کے غروب ہونے اور شفق کے غائب ہونے کے درمیان بہت کم وقت ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے کی علامت قبلہ کی طرف سرخی کا ظاہر ہونا ہے اور اس ظاہر اور غائب ہونے کے درمیان صرف اتنا ہی وقفہ ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز اور نوافل اطمینان سے ادا کرلئے جائیں اسی لئے مغرب کا وقت بہت تنگ ہوتا ہے۔ (موثق)

۱۰۔ علی بن اسباط نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ شفق سرخی ہے یا سفیدی، فرمایا سرخی ہے اگر سفیدی مراد ہو تو وہ ثلث شب تک رہتی ہے۔ (موثق)

۱۱۔ میں نے حضرتؑ سے پوچھا نماز عشا کا وقت کب ہوتا ہے فرمایا جب شفق غائب ہو اور شفق سرخی ہے عبداللہ نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ تو باقی رہتی ہے سرخی زائل ہونے کے بعد یہ صورت تیز روشنی کے حضرتؑ نے فرمایا شفق تو سرخی کو کہتے ہیں شفق روشنی نہیں کہلاتی۔ (ض)

۱۲۔ فرمایا جب سورج ڈوب جائے تو دونوں نمازوں کا وقت آجاتا ہے مگر مغرب کی نماز پہلے ہوگی اور عشا کی بعد میں۔ (مجہول)

۱۳۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا اگر میں سمجھتا کہ میری امت پریشان نہ ہوگی تو عشار کا وقت ایک تہائی رات تک کر دیتا (ض)

۱۴۔ اور ایک روایت میں ہے آدھی رات تک۔ (ض)

۱۵۔ فرمایا مغرب کا وقت سفر میں چوتھائی رات تک ہے۔ (حسن)

۱۶۔ میں نے حضرتؑ کو لکھا ایک شخص ایسے گھر میں رہتا ہے کہ اس کی دیواریں روکتی ہیں دیکھنے سے شفق کی سرخی اور شفق کے غائب ہونے کی شناخت سے، تو وہ عشا کی نماز کیسے پڑھے۔ اور کیا کرے۔ حضرتؑ نے تحریر فرمایا۔ ایسی صورت میں نماز پڑھے، وقت روشن ہو جاتے ستاروں کے اور مغرب کا وقت معلوم کرے۔ بعض مخصوص ستاروں کی روشنی سے اور سورج کے غائب ہونے کے بعد کی روشنی سے۔ (ض)

۱۷۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ بعض لوگوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ جب سورج کو زوال ہو جائے تو ظہر کا وقت آجاتا ہے اور

عصر کا بھی، اور جب غروب ہو جائے تو مغرب و عشا کا، اگر مغرب عشا سے پہلے ہے سفر و حضر دونوں میں، اور وقت مغرب چوتھائی رات تک ہے۔ حضرتؑ نے لکھا یہ وقت صحیح ہے سوائے اس کے کہ مغرب کا وقت تنگ ہے اس کا آخر وقت سرخی کا جانا اور افق مغرب پر سفیدی کا نمودار ہونا ہے۔

﴿باب ۶﴾

☆(وقت الفجر)☆

١ ـ عليٌّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن مهزيار قال: كتب أبوالحسن ابن الحصين إلى أبي جعفر الثاني عليه السلام معي: جعلت فداك قداختلفت مواليك في صلاة الفجر فمنهم من يصلّي إذا طلع الفجر الأوّل المستطيل في السماء ومنهم من يصلّي إذا اعترض في أسفل الاُفق واستبان ولست أعرف أفضل الوقتين فاُصلّي فيه، فإن رأيت أن تعلّمني أفضل الوقتين وتحدّه لي وكيف أصنع مع القمر والفجر لا يتبيّن معه حتّى يحمرّ ويصبح وكيف أصنع مع الغيم وما حدّ ذلك في السفر والحضر؟ فعلت إن شاء الله. فكتب عليه السلام بخطّه وقرأته: الفجر ـ يرحمك الله ـ هو الخيط الأبيض المعترض ليس هو الأبيض صعداء فلا تصلّ في سفر ولا حضر حتّى تتبيّنه فإنّ الله تبارك وتعالى لم يجعل خلقه في شبهة من هذا فقال: «كلوا واشربوا حتّى يتبيّن لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر» فالخيط الأبيض هو المعترض الّذي يحرم به الأكل والشرب في الصوم وكذلك هو الّذي توجب به الصلاة.

٢ ـ عليٌّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن عبدالرحمن ابن سالم، عن إسحاق بن عمّار قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: أخبرني بأفضل المواقيت في صلاة الفجر؟ فقال: مع طلوع الفجر إنّ الله عزّ وجلّ يقول: «وقرآن الفجر إنّ قرآن الفجر كان مشهوداً» يعني صلاة الفجر تشهده ملائكة اللّيل وملائكة النّهار فإذا صلّى العبد الصبح مع طلوع الفجر أثبتت له مرّتين أثبتها ملائكة اللّيل وملائكة النّهار.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عليّ بن عطيّة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الصبح هو الّذي إذا رأيته معترضاً كأنّه بياض سورى.

٤ ـ عليٌّ ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن يزيد بن خليفة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : وقت الفجر حين يبدو حتّى يضيء .

٥ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : وقت الفجر حين ينشقّ الفجر إلى أن يتجلّل الصبح السماء[2] ولا ينبغي تأخير ذلك عمداً لكنّه وقت لمن شغل أو نسي أو نام .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن عليّ بن محمّد القاساني ، عن سليمان بن حفص المروزيّ عن أبي الحسن العسكري عليه السلام قال : إذا انتصف اللّيل ظهر بياض في وسط السماء شبه عمود من حديد تضيء له الدُّنيا فيكون ساعة ثمّ يذهب و يظلم فإذا بقي ثلث اللّيل ظهر بياض من قبل المشرق فأضاءت له الدُّنيا فيكون ساعة ثمّ يذهب وهو وقت صلاة اللّيل ثمّ يظلم قبل الفجر، ثمّ يطلع الفجر الصّادق من قبل المشرق . قال : ومن أراد أن يصلّي صلاة اللّيل في نصف اللّيل فذلك له .

باب ۶

وقت نماز فجر

۱۔ ابوالحسن بن الحسین نے امام علیہ السلام کو لکھا میں آپؑ پر فدا ہوں آپؑ کے دوستوں کا اختلاف ہے نماز صبح کے بارے میں بعض اس وقت پڑھتے ہیں جب پہلی صبح ہوتی ہے اور آسمان پر سفیدی پھیلتی ہے اور بعض اس وقت پڑھتے ہیں جب اُفق کے نیچے والے کنارہ پر روشنی ہوتی ہے۔ ان دونوں وقتوں میں، میں افضل وقت کو نہیں جانتا کہ اس میں نماز پڑھوں اگر آپؑ مجھے اصل وقت بتا دیں اور اس کی حد بیان کر دیں تو میں عمل کروں اور چاند جب ظاہر نہ ہو تو کیا کروں جب بادل ہوں تو کیا کروں سفر و حضر میں جب کوئی صورت نہ ہو معلوم کرنے کی تو کیا کیا جائے۔ آپؑ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ تم پر خدا کی رحمت ہو صبح کا وہ وقت ہوتا ہے جب آسمان پر سفید خط سیاہ خط سے الگ نظر آئے اور سفیدی اوپر کو بڑھتی چلی جائے اور جب تک صبح کو سفید خط سیاہ خط سے الگ نہ ہو جائے نماز نہ پڑھو، خواہ سفر ہو یا حضر، اور سفید خط وہ ہے کہ روزہ میں اس کے بعد کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور اسی کے بعد نماز صبح واجب ہو جاتی ہے۔ (ظ)

۲۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ نماز صبح کے افضل وقت سے مجھے مطلع فرمائیے۔ فرمایا طلوع فجر کے بعد اللہ نے فرمایا ہے صبح کا قرآن گواہی دیا ہوا ہے گواہی دیتے ہیں اس کی رات اور دن کے ملائکہ۔ جب بندہ طلوع فجر کے

بعد نماز پڑھتا ہے تو اس کا دہرا ثبوت ہوتا ہے ملائکہ شب کی گواہی اور ملائکہ روز کی گواہی۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے صبح کی شناخت یہ ہے کہ تم سفیدی سیاہی میں ملی ہوئی دیکھو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے وقت صبح وہ ہے جب صبح ظاہر و روشن ہو جائے۔ (حسن)

۵۔ حضرتؑ نے فرمایا صبح کا وقت وہ ہے کہ جب صبح ظاہر ہو اور سفیدۂ سحری آسمان پر پھیل جائے۔ عمداً نماز میں تاخیر نہ کرنی چاہئے لیکن ایسی صورت میں کہ کسی نیک کام میں مشغول ہو یا بھول جائے یا سو جائے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا امام حسن عسکری علیہ السلام نے جب آدھی رات ہوتی ہے تو وسط آسمان میں سفیدی ظاہر ہوتی ہے لوہے کے ایک ستون کی مانند جس سے دنیا روشن ہو جاتی ہے یہ صورت ایک ساعت رہتی ہے پھر وہ جاتی رہتی ہے اور تاریکی ہو جاتی ہے جب تہائی رات باقی رہتی ہے تو مشرق کی طرف سے سفیدی ظاہر ہوتی ہے جس سے دنیا روشن ہو جاتی ہے ایک ساعت بعد ہر طرف روشنی ہو جاتی ہے یہ وقت نماز شب ہے پھر قبل صبح تاریکی ہو جاتی ہے پھر صبح صادق ہوتی ہے مشرق کی طرف سے۔ جو نماز شب کا ارادہ کرے تو اس کے لئے نصف شب ہے۔ (مجہول)

﴿باب﴾

☆(وقت الصلاة في يوم الغيم والريح ومن صلى لغير القبلة)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن الصلاة باللّيل والنّهار ، إذا لم تر الشمس ولا القمر ولا النجوم قال : اجتهد رأيك وتعمد القبلة جهدك .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي عبدالله الفرّاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال له رجل من أصحابنا : ربّما اشتبه الوقت علينا في يوم الغيم ؟ فقال : تعرف هذه الطيور الّتي عندكم بالعراق يقال لها : الدّيكة ؟ قلت : نعم ، قال : إذا ارتفعت أصواتها و تجاوبت فقد زالت الشمس أوقال : فصلّه .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا صلّيت وأنت على غير القبلة فاستبان لك أنّك صلّيت على غير القبلة و أنت في وقت فأعد ، فإن فاتك الوقت فلا تعد .

٤ ـ وبهذا الإسناد ، عن فضالة ، عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام في

رجل صلّي الغداة بليل غرّه من ذلك القمر ونام حتّى طلعت الشمس فأخبر أنّه صلّى بليل قال : يعيد صلاته .

٥ - عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن إبراهيم النّوفليّ ، عن الحسين ابن المختار ، عن رجل قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي رجلٌ مؤذّن فإذا كان يوم الغيم لم أعرف الوقت ؟ فقال : إذا صاح الديك ثلاثة أصوات ولاء فقد زالت الشّمس وقد دخل وقت الصّلاة .

٦ - محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن يحيى بن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن أبيه ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من صلّى في غير وقت فلا صلاة له .

٧ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : يجزىء التحرّي أبداً إذا لم يعلم أين وجه القبلة .

٨ - أحمد بن إدريس ؛ و محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار السّاباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في رجل صلّى على غير القبلة فيعلم وهو في الصّلاة قبل أن يفرغ من صلاته قال : إن كان متوجّهاً فيما بين المشرق والمغرب فليحوّل وجهه إلى القبلة ساعة يعلم و إن كان متوجّهاً إلى دبر القبلة فليقطع الصّلاة ثمّ يحوّل وجهه إلى القبلة ثمّ يفتتح الصّلاة

٩ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يكون في قفر من الأرض في يوم غيم فيصلّي لغير القبلة ثمّ يصحي فيعلم أنّه صلّى لغير القبلة كيف يصنع ؟ قال: إن كان في وقت فليعد صلاته وإن كان مضى الوقت فحسبه اجتهاده .

١٠ - عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قبلة المتحير ، فقال : يصلّي حيث يشاء وروي أيضاً أنّه يصلّي إلى أربع جوانب .

١٢ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن

أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته هل كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلّي إلى بيت المقدس ؟ قال : نعم ، فقلت : أكان يجعل الكعبة خلف ظهره ؟ فقال : أمّا إذا كان بمكّة فلا وأمّا إذا هاجر إلى المدينة فنعم حتّى حوّل إلى الكعبة .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن أبي عمير عن إسماعيل بن رباح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا صلّيت وأنت ترى أنّك في وقت ولم يدخل الوقت فدخل الوقت وأنت في الصلاة فقد أجزأت عنك .

باب

علم وقت نماز بادل اور آندھی کے دن اور استقبال قبلہ

۱۔ میں نے سوال کیا دن اور رات کی نماز کے متعلق جب سورج چاند اور تارے نظر نہ آئیں فرمایا اپنی رائے قائم کرو اور قبلہ کے معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ (موثق)

۲۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ بادل کے دن ہمیں وقت زوال نہیں معلوم ہوتا۔ فرمایا عراق میں جو پرندے مرغ کہلاتے ہیں کیا تم ان کو نہیں جانتے۔ میں نے کہا جانتا ہوں فرمایا جب ان کی آوازیں بلند ہوں اور ایک دوسرے کو جواب دیں تو سمجھو سورج کا زوال ہوگیا یا حضرت نے یہ فرمایا۔ تب نماز پڑھ لو۔ (مجہول)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم نماز پڑھو اور رو بقبلہ نہ ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ رو بقبلہ نہ تھے اور وقت نماز باقی ہو تو اعادہ نماز کرو ورنہ نہیں۔ (ص)

۴۔ حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے صبح کی نماز چاندنی کے دھوکے میں رات کو پڑھ لی اور جب سورج نکل آیا تو پتہ چلا کہ رات تھی فرمایا وہ نماز کا اعادہ کرے۔ (موثق)

۵۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں موذن ہوں پس جس روز بادل ہوں اور وقت کا پتہ نہ چلے فرمایا جب مرغ پے بہ پے تین اذانیں دے تو سمجھو زوال ہوگیا اور نماز کا وقت داخل ہوا۔ (ض)

۶۔ فرمایا حضرت نے جو غیر وقت میں نماز پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (صحیح)

۷۔ فرمایا حضرت نے جب سمت قبلہ معلوم نہ ہو تو جو صورت بہتر معلوم ہو اس کی طرف رخ کرے۔ (ص)

۸۔ حضرت سے پوچھا گیا ایسے شخص کے بارے میں جو قبلہ کے خلاف نماز پڑھے اور نماز کے ختم ہونے سے پہلے اس کا علم ہو تو کیا کرے۔ فرمایا اگر اس کا رُخ مابین مشرق و مغرب ہے تو چاہیے کہ قبلہ کی طرف مڑ کر نماز شروع کرے (موثق)

۹۔ میں نے دریافت کیا اس شخص کے بارے میں جو بے آب و گیاہ سرزمین پر ہو اور بادل چھایا ہوا ہو اور وہ خلاف قبلہ نماز پڑھ لے اور بادل ہٹ جانے پر معلوم ہو کہ وہ رو بقبلہ نہ تھا تو کیا کرے فرمایا اگر وقت نماز ہو تو اعادہ کرے ورنہ اس کی کوشش اس کے لیے کافی ہے (صحیح)

۱۰۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے قبلہ کا رُخ معلوم نہ ہو۔ فرمایا جدھر چاہے نماز پڑھے اور ایک روایت میں ہے چاروں طرف پڑھے۔ (م)

۱۱۔ میں نے حضرت سے سوال کیا۔ کیا رسولؐ اللہ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی تھی۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا کعبہ کی طرف پشت کی فرمایا جب تک مکہ میں رہے نہیں کی ہاں جب ہجرت کرکے مدینہ آئے تو کی تحویل قبلہ تک۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے جب نماز پڑھے اس خیال سے کہ وقت نماز ہے اور وقت داخل نہ ہو لیکن نماز کے اندر داخل ہو جائے تو یہ کافی ہے۔ (حسن)

﴿ باب ۸ ﴾

✿(الجمع بين الصلاتين)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبدالله بن بكير، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صلّى رسول الله صلى الله عليه وآله بالنّاس الظّهر و العصر حين زالت الشّمس في جماعة من غير علّة وصلّى بهم المغرب والعشاء الآخرة قبل سقوط الشّفق من غير علّة في جماعة وإنّما فعل رسول الله صلى الله عليه وآله ليتّسع الوقت على اُمّته .

٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالله ابن سنان قال : شهدت المغرب ليلة مطيرة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله فحين كان قريباً من الشفق نادوا وأقاموا الصّلاة فصلّوا المغرب ثمّ أمهلوا الناس حتّى صلّوا ركعتين ثمّ قام المنادي في مكانه في المسجد فأقام الصّلاة فصلّوا العشاء ثمّ انصرف النّاس إلى منازلهم ، فسألت أباعبدالله عليه السلام عن ذلك ، فقال : نعم قد كان رسول الله صلى الله عليه وآله عمل بهذا .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن الحسين بن سيف ، عن حمّاد بن عثمان ، عن محمّد بن حكيم ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سمعته يقول : إذا جمعت بين

الصّلاتين فلا تطوّع بينهما.

٤ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن محمّد بن موسى ، عن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن حمّاد بن عثمان، قال : حدّثني محمّد بن حكيم قال سمعت أبا الحسن عليه السلام يقول : الجمع بين الصلاتين إذا لم يكن بينهما تطوّع فإذا كان بينهما تطوّع فلا جمع .

٥ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن الفضل بن محمّد ، عن يحيى بن أبي زكريّا ، عن أبان عن صفوان الجمّال قال : صلّى بنا أبوعبدالله عليه السلام الظّهر والعصر عند ما زالت الشّمس بأذان وإقامتين وقال : إنّي على حاجة فتنفّلوا .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن عبّاس النّاقد قال : تفرّق ما كان في يدي وتفرّق عنّي حرفائي[1] فشكوت ذلك إلى أبي محمّد عليه السلام فقال لي : اجمع بين الصّلاتين الظّهر والعصر ترى ما تحبّ .

باب ۸

دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ظہر و عصر کی بہ جماعت نماز پڑھی بعد زوال آفتاب بغیر کسی سبب کے اور مغرب و عشار کی ایک ساتھ سرخیٔ شفق دور ہونے سے پہلے، حضرت نے یہ اس لئے کیا کہ ان کی امت کے لئے وقت میں وسعت ہو جائے۔ (موثق)

۲۔ عبداللہ بن سنان نے کہا میں زمانہ بارش میں ایک دن مسجد رسولؐ میں نماز مغرب کے وقت موجود تھا جب شفق کا وقت قریب ہوا تو اذان ہوئی اور اقامت اور لوگوں نے نماز پڑھی پھر لوگوں نے ذرا توقف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اقامت کے بعد نماز عشا پڑھی۔ پھر لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ میں نے یہ صورت ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کی۔ آپ نے فرمایا ہاں رسول اللہؐ نے ایسا کیا تھا۔ (ض)

۳۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کہ جمع بین الصلوٰتین کی صورت یہ ہے کہ دو نمازوں کے درمیان نوافل نہ پڑھے جائیں اور اگر پڑھے جائیں تو یہ جمع بین الصلوٰتین نہیں۔ (مجہول)

۴۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر دو نمازیں [illegible] ایک ساتھ پڑھی جائیں تو ان کے درمیان نوافل نہیں ہوتے (ض)

۵۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ نمازِ ظہر و عصر پڑھی، زوال شمس کے بعد ایک اذان اور دو اقامتوں سے۔
حضرت نے فرمایا مجھے ایک ضرورت سے جانا ہے تم نوافل پڑھو۔ (مجہول)

۶۔ اگر چاہتے ہو تو ظہر و عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھ لو۔

﴿ باب ۹ ﴾

☆(الصلاة التی تصلی فی کل وقت)☆

١ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن هاشم أبي سعيد المكاريّ ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : خمس صلوات تصلّيهنّ في كلّ وقت : صلاة الكسوف والصّلاة على الميّت وصلاة الإحرام والصّلاة الّتي تفوت وصلاة الطّواف من الفجر إلى طلوع الشمس وبعد العصر إلى اللّيل .

٢ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: خمس صلوات لاتترك على كلّ حال : إذا طفت بالبيت و إذا أردت أن تحرم و صلاة الكسوف و إذا نسيت فصلّ إذا ذكرت وصلاة الجنازة .

٣ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أربع صلوات يصلّيهنّ الرجل في كلّ ساعة : صلاة فاتتك فمتى ماذكرتها أدّيتها و صلاة ركعتي الطواف الفريضة و صلاة الكسوف و الصلاة على الميّت هؤلاء تصلّيهنّ في الساعات كلّها .

باب ۹

جو نمازیں ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں

۱۔ فرمایا پانچ نمازیں ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں:۔

نماز گرہن، نماز میت، نماز احرام، نماز قضا اور نماز طواف، صبح سے لے کر طلوعِ شمس تک اور بعد عصر سے رات تک (ش)

۲- حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ پانچ کسی حال میں ترک نہیں ہوتیں جب بیت اللہ کا طواف کرو، جب احرام باندھنے کا ارادہ ہو، نماز کسوف، اگر نماز پڑھنی بھول جاؤ تو جب یاد آئے پڑھو اور نماز جنازہ۔ (ص)

۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے چار نمازیں ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں نماز قضا جب یاد آئے ادا کی جائے۔ نماز طواف واجب دو رکعت، نماز کسوف اور نماز میت۔

«باب»

﴿ التطوع في وقت الفريضة والساعات التي لا يصلى فيها ﴾

١ ـ الحسين بن محمّد الأشعري، عن عبدالله بن عامر، عن عليّ بن مهزيار، عن فضالة بن أيّوب، عن الحسين بن عثمان، عن ابن مسكان، عن زرارة قال: قال لي: أتدري لم جعل الذّراع والذّراعان؟ قال: قلت: لِمَ؟ قال: لمكان الفريضة لك أن تتنفّل من زوال الشّمس إلى أن يبلغ ذراعاً فإذا بلغ ذراعاً بدأت بالفريضة وتركت النّافلة.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن يونس بن يعقوب، عن منهال قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الوقت الّذي لا ينبغي لي [أن يتنفّل] إذا جاء الزّوال، قال: ذراع إلى مثله.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سألته[1] عن الرّجل يأتي المسجد وقد صلّى أهله أيبتدىء بالمكتوبة أو يتطوّع؟ فقال: إن كان في وقت حسن فلا بأس بالتطوّع قبل الفريضة وإن كان خاف الفوت من أجل ما مضى من الوقت فليبدأ بالفريضة وهو حقّ الله عزّوجلّ ثمّ ليتطوّع بما شاء، إلّا هو موسّع أن يصلّي الإنسان في أوّل دخول وقت الفريضة النّوافل إلّا أن يخاف فوت الفريضة والفضل إذا صلّى الإنسان وحده أن يبدأ بالفريضة إذا دخل وقتها ليكون فضل أوّل الوقت للفريضة وليس بمحظور عليه أن يصلّي النّوافل من أوّل الوقت إلى قريب من آخر الوقت.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن عثمان بن عيسى،

عن إسحاق بن عمّار قال : قلت : أُصلّي في وقت فريضة نافلةً ؟ قال : نعم في أوّل الوقت إذا كنت مع إمام تقتدي به فإذا كنت وحدك فابدأ بالمكتوبة .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا دخل وقت الفريضة أتنفّل أو أبدأ بالفريضة ؟ فقال : إنَّ الفضل أن تبدأ بالفريضة وإنّما أخّرت الظهر ذراعاً من عند الزَّوال من أجل صلاة الأوّابين .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا دخل وقت الفريضة أتنفّل أو أبدأ بالفريضة ؟ قال : إنَّ الفضل أن تبدأ بالفريضة .

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أُذينة ، عن عدَّة من أصحابنا أنّهم سمعوا أباجعفر عليه السلام يقول : كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه لا يصلّي من النّهار حتّى تزول الشمس ولا من اللّيل بعد ما يصلّي العشاء الآخرة حتّى ينتصف اللّيل .

معنى هذا أنّه ليس وقت صلاة فريضة ولا سنّة لأنَّ الأوقات كلّها قد بيّنها رسول الله صلى الله عليه وآله ، فأمّا القضاء ـ قضاء الفريضة ـ وتقديم النّوافل وتأخيرها فلا بأس .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه قال : قال رجلٌ لأبي عبدالله عليه السلام : الحديث الّذي روي عن أبي جعفر عليه السلام : أنَّ الشّمس تطلع بين قرني الشّيطان قال : نعم إنَّ إبليس اتّخذ عرشاً بين السّماء والأرض فإذا طلعت الشّمس وسجد في ذلك الوقت النّاس قال : إبليس لشياطينه إنَّ بني آدم يصلّون لي .

٩ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن الحسين بن راشد ، عن الحسين بن أسلم قال : قلت لأبي الحسن الثّاني عليه السلام : أكون في السّوق فأعرف الوقت ويضيق عليَّ أن أدخل فأُصلّي قال : إنَّ الشّيطان يقارن الشمس في ثلاثة أحوال : إذا ذرت وإذا كبدت وإذا غربت ، فصلِّ بعد الزوال فإنَّ الشيطان يريد أن يوقعك على حدٍّ يقطع بك دونه .

باب ۱۰

تطوع اور وہ ساعات جن میں نماز نہیں پڑھتے

۱۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کی قید کیوں رکھی ہے میں نے کہا کیوں ہے فرمایا زوال شمس کے بعد نافلہ کا وقت ہے اور جب یہ سایہ ایک ہاتھ ہو جائے تو نافلہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور فریضہ کا وقت آجاتا ہے۔ (ص)

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس وقت کے متعلق جب زوال ہو فرمایا جب سایہ ایک ہاتھ ہو جائے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں کہ جو مسجد میں ایسے وقت میں آئے جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو وہ ابتدا نماز واجب سے کرے یا نوافل سے۔ فرمایا اگر وقت کافی ہے تو قبل فریضہ نوافل پڑھے اور اگر فریضہ کے فوت ہونے کا خوف ہو تو فرض کو، حق اللہ ہے ادا کرے، پھر نوافل جتنے چاہے پڑھے، وسعت وقت میں فریضہ کا وقت داخل ہونے پر نوافل اسی صورت میں پڑھے جاسکتے ہیں جب کہ فریضہ کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ جب انسان اکیلا نماز پڑھے تو ابتدا فریضہ سے کرا اور کوئی مضائقہ نہیں اگر اول وقت نوافل پڑھے جبکہ فریضہ کا وقت باقی ہے۔ (موثق)

۴۔ میں نے کہا میں اول وقت فریضہ نافلہ پڑھتا ہوں۔ فرمایا ہاں، جبکہ تم ایسے امام کے ساتھ پڑھو جس کی اقتدا کی گئی ہے اگر تم اکیلے ہو تو نماز واجب سے ابتدا کرو۔

۵۔ میں نے حضرت سے کہا جب وقت فریضہ داخل ہو تو میں نافلہ پڑھوں یا فریضہ سے شروع کروں فرمایا بہتر یہ ہے کہ فریضہ سے ابتدا کی جائے۔ زوال کے بعد ایک ہاتھ سایہ تک تاخیر کرو تاکہ نوافل پڑھ لئے جائیں۔ (حسن)

۶۔ میں نے کہا وقت فریضہ داخل ہو جائے تو میں نوافل پڑھوں یا فریضہ، فرمایا افضل یہ ہے کہ فریضہ سے ابتدا کی جائے۔

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام زوال آفتاب سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ رات کو نماز عشار کے بعد جب تک نصف شب نہ گزر جائے اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ اوقات نہ نماز واجب کے ہیں نہ سنت کے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام نمازوں کے اوقات معین کر دیئے ہیں نماز فریضہ قضا ہو جائے تو اسے ادا کیا جائے نوافل پر مقدم کیا جائے ان کی تاخیر میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے آفتاب طلوع کرتا ہے شیطان کے دو سروں کے بیچ سے اور فرمایا جب سورج طلوع کرتا ہے تو شیطان اپنا تخت بچھاتا ہے آسمان و زمین کے درمیان اور جب لوگ سجدہ میں ہوتے ہیں اپنے شیاطین سے کہتا ہے یہ بنی آدم میرے لئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ میں اپنے وساوس ڈال کر ان کی نماز اپنے لئے بنا رہا ہوں نہ کہ

خدا کے لئے۔ (مرفوع)

۹۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا میں بازاری کاروبار میں لگا رہتا ہوں اور وقت نماز کا تنگ ہو جاتا ہے تب نماز پڑھتا ہوں۔ فرمایا شیطان تین وقتوں میں سورج کے ساتھ ہوتا ہے طلوع کے وقت، زوال کے وقت اور غروب کے وقت لہٰذا تم بعد زوال ہی نماز پڑھ لیا کرو، شیطان چاہتا ہے کہ تمہیں فضیلت کے وقت سے ہٹا دے۔ (ض)

﴿باب ۱۱﴾

✿(من نام عن الصلاة أوسهى عنها)✿

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا نسيت صلاة أوصلّيتها بغير وضوء و كان عليك قضاء صلوات فابدأ بأوّلهنّ فأذّن لها وأقم ثمّ صلّها ثمّ صلّ ما بعدها بإقامة ، إقامة لكلّ صلاة ، وقال :

قال أبو جعفر عليه السلام : وإن كنت قد صلّيت الظّهر وقد فاتتك الغداة فذكرتها فصلّ الغداة أيّ ساعة ذكرتها ولو بعد العصر و متى ماذكرت صلاة فاتتك صلّيتها ؛ و قال : إن نسيت الظهر حتّى صلّيت العصر فذكرتها و أنت في الصّلاة أو بعد فراغك فانوها الاُولى ثمّ صلّ العصر فانّما هي أربع مكان أربع ؛ فإن ذكرت أنّك لم تصلّ الاولى و أنت في صلاة العصر و قد صلّيت منها ركعتين فانوها الاُولى ثمّ صلّ الرّكعتين الباقيتين وقم فصلّ العصر و إن كنت قد ذكرت أنّك لم تصلّ العصر حتّى دخل وقت المغرب ولم تخف فوتها فصلّ العصر ثمّ صلّ المغرب وإن كنت قد صلّيت المغرب فقم فصلّ العصر و إن كنت قد صلّيت من المغرب ركعتين ثمّ ذكرت العصر فانوها العصر ثمّ قم فأتمّها ركعتين ثمّ سلّم ثمّ تصلّي المغرب فإن كنت قد صلّيت العشاء الآخرة ونسيت المغرب فقم فصلّ المغرب وإن كنت ذكرتها وقد صلّيت من العشاء الآخرة ركعتين أو قمت في الثّالثة فانوها المغرب ثمّ سلّم ثمّ قم فصلّ العشاء الآخرة و إن كنت قد نسيت العشاء الآخرة حتّى صلّيت الفجر فصلّ العشاء الآخرة وإن كنت ذكرتها وأنت في ركعة الأولى أو في الثّانية من الغداة فانوها العشاء ثمّ قم فصلّ الغداة وأذّن وأقم وإن كانت المغرب

والعشاء الآخرة قد فاتتاك جميعاً فابدأ بهما قبل أن تصلّي الغداة ابدأ بالمغرب ثمّ العشاء الآخرة فإن خشيت أن تفوتك الغداة إن بدأت بهما فابدأ بالمغرب ثمّ بالغداة ثمّ صلّ العشاء فإن خشيت أن تفوتك الغداة إن بدأت بالمغرب فصلّ الغداة ثمّ صلّ المغرب والعشاء، ابدأ بأوّلهما لأنّهما جميعاً قضاء، أيّهما ذكرت فلا تصلّهما إلّا بعد شعاع الشّمس، قال: قلت: لم ذاك؟ قال: لأنّك لست تخاف فوتها.

٢ ـ عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن سنان، عن ابن مسكان، عن أبي بصير قال: سألته عن رجل نسي الظهر حتّى دخل وقت العصر، قال: يبدأ بالظّهر وكذلك الصّلوات تبدأ بالّتي نسيت إلّا أن تخاف أن يخرج وقت الصّلاة فتبدأ بالّتي أنت في وقتها ثمّ تصلّي الّتي نسيت.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن اُذينة، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه سئل عن رجل صلّى بغير طهور أو نسي صلوات لم يصلّها أو نام عنها؟ فقال: يقضيها إذا ذكرها في أيّ ساعة ذكرها من ليل أو نهار فإذا دخل وقت الصّلاة ولم يتمّ ما قد فاته فليقض مالم يتخوّف أن يذهب وقت هذه الصلاة الّتي قد حضرت وهذه أحقّ بوقتها فليصلّها فإذا قضاها فليصلّ ما فاته ممّا قد مضى ولا يتطوّع بركعة حتّى يقضي الفريضة كلّها.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد؛ و محمّد بن خالد جميعاً، عن القاسم بن عروة، عن عبيد بن زرارة، عن أبيه، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا فاتتك صلاة فذكرتها في وقت اُخرى فإن كنت تعلم أنّك إذا صلّيت الّتي فاتتك كنت من الاُخرى في وقت فابدأ بالّتي فاتتك فإنّ الله عزّ وجلّ يقول: «أقم الصّلوة لذكري» وإن كنت تعلم أنّك إذا صلّيت الّتي فاتتك، فاتتك الّتي بعدها فابدأ بالّتي أنت في وقتها فصلّها ثمّ أقم الاُخرى.

٥ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ، عن معلّى بن محمّد، عن الوشّاء، عن أبان بن عثمان، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل نسي صلاة حتّى دخل وقت صلاة اُخرى فقال: إذا نسي الصّلاة أو نام عنها صلّى حين يذكرها

فإذا ذكرها وهو في صلاة بدأ بالّتي نسي وإن ذكرها مع إمام في صلاة المغرب أتمّها بركعة ثمّ صلّى المغرب ثمّ صلّى العتمة بعدها وإن كان صلّى العتمة وحده فصلّى منها ركعتين ثمّ ذكر أنّه نسي المغرب أتمّها بركعة فيكون صلاة المغرب ثلاث ركعات ثمّ يصلّي العتمة بعد ذلك.

٦ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن رجل نسي الظّهر حتّى غربت الشّمس وقد كان صلّى العصر فقال: كان أبو جعفر عليه السلام أو كان أبي عليه السلام يقول: إن أمكنه أن يصلّيها قبل أن يفوته المغرب بدأ بها وإلّا صلّى المغرب ثمّ صلّاها.

٧ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل أمّ قوماً في العصر فذكر وهو يصلّي أنّه لم يكن صلّى الاُولى قال: فليجعلها الاُولى الّتي فاتته وليستأنف بعد صلاة العصر وقد مضى القوم بصلاتهم.

٨ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة بن مهران قال: سألته عن رجل نسي أن يصلّي الصّبح حتّى طلعت الشمس قال: يصلّيها حين يذكرها فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله رقد عن صلاة الفجر حتّى طلعت الشّمس ثمّ صلّيها حين استيقظ ولكنّه تنحّى عن مكانه ذلك ثمّ صلّى.

٩ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن النّعمان، عن سعيد الأعرج قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: نام رسول الله صلى الله عليه وآله عن الصّبح والله عزّ وجلّ أنامه حتّى طلعت الشّمس عليه وكان ذلك رحمة من ربّك للنّاس ألا ترى لو أنّ رجلا نام حتّى تطلع الشّمس لعيّره النّاس وقالوا: لا تتورّع لصلواتك فصارت اُسوة وسنّة فإن قال رجل لرجل: نمت عن الصلاة قال: قد نام رسول الله صلى الله عليه وآله فصارت اُسوة ورحمة رحم الله سبحانه بها هذه الاُمّة.

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن حريز، عن زرارة؛ والفضيل، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله تبارك اسمه: «إنّ الصّلوة كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً» قال: يعني مفروضاً وليس يعني وقت فوتها إذا جاز ذلك الوقت

ثمّ صلّاها لم تكن صلاته هذه مؤدّاة ولو كان ذلك لهلك سليمان بن داود عليه السلام حين صلّاها لغير وقتها ولكنّه متى ما ذكرها صلّاها ، قال : ثمّ قال : و متى استيقنت أو شككت في وقتها أنّك لم تصلّها أو في وقت فوتها أنّك لم تصلّها صلّيتها فإن شككت بعد ماخرج وقت الفوت فقد دخل حائل فلا إعادة عليك من شكّ حتّى تستيقن فإن استيقنت فعليك أن تصلّيها في أيّ حال كنت .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل نام عن العتمة فلم يقم إلّا بعد انتصاف اللّيل قال : يصلّيها و يصبح صائماً .

باب

اگر کوئی سو جائے یا نماز پڑھنی بھول جائے

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے جب تم نماز پڑھنی بھول جاؤ یا بغیر وضو کے نماز پڑھ لو اور تم پر نماز کی قضا بھی ہو تو پہلے نماز کی قضا پڑھو، اذان و اقامت کے ساتھ، اس کے بعد، بعد والی نماز پڑھو، اقامت ہر نماز کے لیے ہے اور ابوجعفرؑ نے فرمایا۔ اگر تم نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور صبح کی قضا ہو گئی ہے۔ پھر یاد آئے تو جس وقت بھی یاد آئے اسے پڑھو اگرچہ بعد عصر ہی یاد آئے اور قضا شدہ نماز جب بھی یاد آئے اسے پڑھ لو اور جب ظہر کی نماز بھول جاؤ اور عصر کی پڑھ لو، پھر یاد آئے درآنحالیکہ تم نماز میں ہو یا فارغ ہو چکے ہو تو ظہر کی نیت کر دو، پھر عصر کی پڑھو، چار رکعت کے بدلے چار رکعت، اگر نہیں یاد آئے کہ تم نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے اور تم عصر کی دو رکعت پڑھ چکے ہو تو ظہر کی نیت کر کے باقی دو رکعت پڑھ لو اور پھر عصر کی نماز پڑھو اور اگر تمہیں یاد آئے کہ تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی اور مغرب کا وقت داخل ہو گیا تو اگر وقت جانے کا خوف نہ ہو تو پہلے عصر کی پڑھو پھر مغرب کی۔

اگر تم نے نماز مغرب پڑھ لی ہے تو یاد آنے پر نماز عصر پڑھو اگر تم نے مغرب کی دو رکعت پڑھ لی ہیں اور اس وقت عصر کی نماز یاد آئے تو عصر کی نیت کر لو اور سلام کے بعد نماز عصر ختم کر کے پھر مغرب کی نماز پڑھو اور اگر مغرب کی نماز اس وقت یاد آئے جب تم عشا کی دو رکعت پڑھ چکے ہو یا تیسری رکعت میں ہو تو مغرب کی نیت کر کے سلام پر ختم کر دو پھر کھڑے ہو کر نماز عشا پڑھو اور اگر تم عشا بھی بھول جاؤ اور نماز فجر پڑھ لو تو اس کے بعد نماز عشا پڑھو اور اگر تمہیں یاد آ جائے صبح کی پہلی یا دوسری رکعت میں صبح کی تو نیت عشا کر لو اور بعد میں صبح کی نماز اذان و اقامت سے پڑھو اور اگر مغرب و

عشا دونوں نمازیں قضا ہوگئی ہیں تو نماز صبح سے پہلے اُن کو پڑھو پہلے مغرب کی پھر عشا کی اور فرمایا اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ صبح کی نماز فوت ہو جائے گی تو پہلے صبح کی پڑھو، پھر مغرب و عشا کی، پہلے مغرب کی پھر عشا کی، کیونکہ دونوں بالترتیب قضا ہوتی ہیں یاد آنے کے بعد طلوع آفتاب کے ساتھ ہی دونوں نمازیں پڑھ لو۔ میں نے کہا کیوں فرمایا تاکہ نماز صبح کے قضا ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو نماز ظہر بھول گیا اور وقت عصر داخل ہو گیا فرمایا پہلے نماز ظہر پڑھے اسی طرح ہر وہ نماز جو بھول گیا ہو اور وقت نماز جا رہا ہو تو وقت والی پڑھو۔

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے بغیر وضو نماز پڑھ لی ہو یا نماز پڑھنی بھول گیا ہو یا وقت نماز سو گیا ہو۔ فرمایا جس وقت دن ہو یا رات یاد آئے فوراً پڑھ لے۔ جب وقت نماز داخل ہو اور قضا نماز ادا نہ کی ہو تو اسے ادا کرے بشرطیکہ اس نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو جس کا وقت آ گیا ہے اس کا پڑھنا مقدم ہے جب اسے پڑھ لے تب قضا نماز ادا کرے ایک رکعت بھی، نوافل سے اس وقت تک نہ پڑھے جب تک فریضہ ادا نہ ہو جائے۔

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم سے کوئی نماز قضا ہو جائے اور تمہیں دوسرے وقت یاد آئے تو تم اگر یہ جانتے ہو کہ قضا نماز ادا کرنے میں وقت دوسری نماز کا باقی رہے گا تو قضا نماز پڑھ لو۔ خدا فرماتا ہے نماز پڑھو میری یاد کے لئے اور اگر یہ جانتے ہو کہ قضا ادا کرنے میں بعد والی نماز کا وقت جاتا رہے گا تو پہلے جس کا وقت ہے وہ پڑھو پھر دوسری نماز پڑھو۔ (مجہول)

۵۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو نماز بھول گیا ہو اور دوسری نماز کا وقت داخل ہو گیا فرمایا جب نماز بھول جائے یا سو جائے تو جب یاد آئے نماز پڑھ لے جب نماز میں یاد آئے تو بھولی ہوئی نماز کو شروع کرے اور اگر یاد آئے امام کے ساتھ نماز مغرب میں تو ایک رکعت پڑھ کر اسے تمام کرے پھر نماز مغرب اور اس کے نماز عشا پڑھے۔ اور اگر صرف عشا پڑھنی ہو اور دو رکعت کے بعد یاد آئے کہ مغرب کی نماز بھول گیا ہے تو ایک رکعت پڑھ کر نماز مغرب تمام کرے اور پھر عشا پڑھے۔ (ض)

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اگر کوئی ظہر کی نماز بھول جائے اور سورج غروب ہو جائے اور اس نے نماز عصر پڑھ لی ہے تو اگر ممکن ہو تو ظہر کی نماز پڑھ لے۔ قبل اس کے کہ نماز مغرب فوت ہو شروع کرے نماز ظہر ورنہ پہلے نماز مغرب پڑھے پھر نماز ظہر قضا۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں کی نماز عصر میں امامت کر رہا ہو اور اسے یاد آئے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو اسے چاہیئے کہ وہ نماز ظہر ادا کرے اس کے بعد نماز عصر پڑھے اور مومنین اپنی نماز عصر پڑھیں۔ (حسن)

۸۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو نماز صبح پڑھنی بھول گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ فرمایا جس وقت یاد آئے نماز پڑھ لے۔ حضرت رسولؐ خدا صبح کی نماز کے وقت سو گئے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر حضرت نے نماز پڑھی اور

جب جاگے تو مقام سے ہٹ کر نماز پڑھی۔ (موثق)

توضیح:- نیند کا یہ غلبہ دو جہت سے تھا اوّل یہ کہ ان کی بشریت کا اظہار ہو اس لئے خدا نے ان پر نیند کو غالب کیا۔ دوسرے حضرتؐ کا عمل دوسروں کے لئے صورت عمل ہو چونکہ مصلحت ایزدی ایسا ہوا تھا لہذا قابلِ اعتراض نہیں، اس مقام کو چھوڑ کر دوسری جگہ نماز پڑھی کہ پہلی جگہ اظہارِ غفلت ہوا تھا۔ نیز یہ کہ چونکہ بحالتِ نوم انسان مکلف نہیں ہوتا۔ لہذا اس کو حضرت کی فروگزاشت نہیں کہا جا سکتا علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ فوت صلوٰۃ کا سبب نوم تھا نہ کہ سہو، نبی سہو سے مبرا ہے نہ کہ نوم سے۔ اگر کہا جائے کہ حضوؐر حالت خواب میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے حالتِ بیداری میں، پھر وقت صبح کا پتہ کیوں نہ چلا تو اس کا جواب چند طرق سے یہ ہے اوّل یہ کہ بحالتِ نوم اکثر صورتوں میں آپؐ مطلع رہتے تھے نہ بالکلیہ، جب اللہ نے یہ ارادہ کیا کہ بہ مصلحت حضرت پر نیند اسی طرح غالب کرے جس طرح سب لوگوں پر غالب کرتا ہے۔ تو پھر غفلت کا الزام عاید نہیں ہوتا دوسرے باوجود علم بہ مصلحت ایزدی آپ بیدار ہونے پر مکلف نہ تھے۔ جیسے آپؐ کو منافقین کے کفر کا یقین تھا لیکن بہ مصلحت آپؐ ان سے مسلمانوں کا سا برتاؤ کرتے تھے تیسرے خدا کی صفت یہ ہے کہ نہ اسے پینک آتی ہے نہ نیند، پس اگر رسولؐ پر بھی نیند کا غلبہ نہ ہو تو حادث اور قدیم، خدا اور مخلوق میں کیا فرق رہے گا۔

(از مرآۃ العقول)

مترجم ناچیز عرض کرتا ہے کہ اصحاب کہف ہزارہا برس سے پڑے سو رہے ہیں اور ان ایمان والوں کی ہزارہا سال سے نمازیں قضا ہو رہی ہیں مگر مصلحت ایزدی نے اقامت نماز پر نوم کو ترجیح دی ہے اگلی حدیث سے اور زیادہ توضیح ہوگی۔

۹۔ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہ وقت صبح رسولؐ اللہ سو گئے اللہ نے ان کو سلایا یہاں تک سورج نکل آیا یہ رحمت خدا کی طرف سے لوگوں پر، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی طلوع آفتاب تک سوتا ہے تو لوگ اسے عیب لگاتے ہیں کہ تو نمازوں میں احتیاط سے کام نہیں لیتا۔ پس یہ اسوہ اور سنت رسولؐ قرار پایا۔ اگر کوئی کہے کہ تو نے نماز سونے میں کھو دی تو وہ کہے گا رسول اللہ بھی سو گئے تھے۔ پس یہ اسوۂ رسولؐ اور رحمت الٰہی ہو گئی اس امت کے لئے۔ (ص)

۱۰۔ آیہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ الخ یعنی مومنین پر نماز وقتی فریضہ ہے وقت فوت مراد نہیں۔ جو وقت معین پر نماز نہ پڑھے تو اس کی نماز ادا کی ہوئی نہ ہوگی اور اگر ایسا ہوتا تو سلیمان علیہ السلام ہلاک ہو جاتے جبکہ انھوں نے غیر وقت پر نماز پڑھی جیسے ہی یاد آئی پڑھ لی، پھر فرمایا جب تمہیں یقین یا شک ہو اس بارے میں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی تو وہ نماز پڑھ لی جائے اگر شک بھی ہو جبکہ وقت فوت بھی نکل گیا ہو اور حائل وقت داخل ہو گیا ہو تو بصورت شک اعادہ کی ضرورت نہیں جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین ہو تو پھر کوئی وقت بھی ہو نماز ادا کرنی چاہیئے۔ (حسن)

۱۱۔ حضرتؑ نے فرمایا اس شخص کے بارے میں جو نماز عشاء کے وقت سو جائے اور آدھی رات کے بعد بیدار ہو فرمایا وہ نماز قضا پڑھے اور صبح کو روزہ رکھے۔

﴿باب ۱۲﴾

۞(بناء مسجد النبي صلى الله عليه وآله)۞

١ ـ عليّ بن محمّد ؛ و محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله بنى مسجده بالسّميط ثمّ إنّ المسلمين كثروا فقالوا : يا رسول الله لو أمرت بالمسجد فزيد فيه ، فقال : نعم فأمر به فزيد فيه وبناه بالسّعيدة ، ثمّ إنّ المسلمين كثروا فقالوا : يارسول الله لو أمرت بالمسجد فزيد فيه فقال : نعم فأمر به فزيدفيه وبنا جداره بالانثى والذكر ثمّ اشتدّ عليهم الحرّ فقالوا : يارسول الله لوأمرت بالمسجد فظلّل فقال : نعم فأمر به فأُقيمت فيه سواري من جذوع النّخل ثمّ طرحت عليه العوارض والخصف والإذخر فعاشوا فيه حتّى أصابتهم الامطار فجعل المسجد يكف عليهم فقالوا : يا رسول الله لو أمرت بالمسجد فطيّن فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وآله : لا ، عريش كعريش موسى عليه السلام فلم يزل كذلك حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وآله و كان جداره قبل أن يظلّل قامة فكان إذا كان الفيء ذراعاً وهو قدر مربض عنز صلّى الظهر وإذا كان ضعف ذلك صلّى العصر . وقال : السّميط لبنة لبنة والسّعيدة لبنة ونصف والذّكر والأُنثى لبنتان مخالفتان .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عيسى ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المسجد الّذي أُسّس على التّقوى قال: مسجد قُبا .

٣ ـ أحمد بن إدريس ، وغيره ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن إسماعيل ، عن محمّد

ابن عمرو بن سعید قال : حدثني موسى بن اُكيل ، عن عبدالأعلى مولى آل سام قال:
قلت لأبي عبدالله علیہ السلام : كم كان مسجد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ ؟ قال : كان ثلاثة آلاف وستمائة
ذراع تكسيراً .

باب ۱۲

بنائے مسجد نبوی

۱۔ فرمایا حضرتؑ نے رسول اللہؐ نے اپنی مسجد پہلے کھجور کی شاخوں سے اور مٹی سے بنائی تھی جب مسلمان زیادہ ہوئے تو انھوں نے بڑھانے کی خواہش ظاہر کی۔ حضرتؐ نے اجازت دے دی چنانچہ کچی اینٹوں سے اور بڑھایا گیا۔ جب مسلمان اور زیادہ ہوئے تو اور اضافہ کیا گیا اور دیواریں بنائی گئیں۔ جب گرمی زیادہ ہوئی تو لوگوں نے مسقف کرنے کی خواہش کی۔ پس اس ستون کو کھڑے کر کے جو کھجور کے تنوں کے بنے کھجور کے پتے اس پر چھائے گئے اور ان پر چھپڑے کے ٹکڑے اور گھاس پھونس ڈالا گیا۔ اس طرح اس میں آرام ملا۔ جب بارش ہوتی تو مسجد ٹپکتی، لوگوں نے مسجد کی چھت کو مٹی سے لیپنے کی اجازت چاہی۔ فرمایا کوئی چھپر موسیٰ کا سا چھپر نہیں (ایسے ہی رہنے دو) یہ صورت حضرتؐ کی حیات تک رہی۔ اس کی دیواریں چھت پڑنے سے پہلے قدآدم تھیں جب ان کا سایہ ایک گز یا چھوٹے نیزے کے برابر ہو جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ لی جاتی اور جب دوگنا ہو جاتا تو عصر کی۔

اس حدیث میں لفظ سمیت کے معنی اینٹ کے ہیں اور سعیدہ کے معنی پوری اور آدھی اینٹ کے ہیں اور دو گز والے سے مراد مختلف قد کی دو اینٹیں۔ (حسن)

۲۔ حضرتؑ سے اس مسجد کے بارے میں پوچھا گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ فرمایا وہ مسجد قبا ہے۔ (حسن)

۳۔ حضرتؑ سے مسجد رسولؐ کی لمبائی چوڑائی کے متعلق پوچھا گیا فرمایا تین ہزار چھ سو مکسر تھی۔

﴿باب ۱۳﴾

✡(ما يستتر به المصلي ممن يمر بين يديه)✡

١ ـ محمد بن يحيى ،عن أحمد بن محمد ،عن الحسن بن محبوب ، عن معاوية بن وهب عن أبي عبدالله علیہ السلام قال : كان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ يجعل العنزة بين يديه إذا صلّى .

٢ ـ عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله علیہ السلام قال : كان طول رحل رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ

ذراعاً و كان إذا صلّى وضعه بين يديه يستتر به ممّن يمرّ بين يديه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان،عن ابن أبي يعفور قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل هل يقطع صلاته شيء ممّا يمرّ بين يديه ؟ فقال : لايقطع صلاة المؤمن شيء ولكن ادرؤوا ما استطعتم .

وفي رواية ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايقطع الصّلاة شيء لا كلب ولا حمار ولا امرأة ولكن استتروا بشيء فإن كان بين يديك قدر ذراع رافعاً من الأرض فقد استترت . [قال الكليني :] والفضل في هذا أن تستتر بشيء و تضع بين يديك ما تتّقي به من المارّ فإن لم تفعل فليس به بأس لأنّ الّذي يصلّي له المصلّي أقرب إليه ممّن يمرّ بين يديه ولكن ذلك أدب الصّلاة وتوقيرها .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم رفعه ، عن محمّد بن مسلم قال : دخل أبو حنيفة على أبي عبدالله عليه السلام فقال له : رأيت ابنك موسى عليه السلام يصلّي والنّاس يمرّون بين يديه فلا ينهاهم وفيه مافيه ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : ادعوا لي موسى فدُعي فقال له : يا بنيّ إنّ أبا حنيفة يذكر أنّك كنت تصلّي والنّاس يمرّون بين يديك فلم تنههم فقال : نعم ياأبة إنّ الّذي كنت اُصلّي له كان أقرب إليّ منهم يقول الله عزّ وجلّ : «ونحن أقرب إليه من حبل الوريد » قال : فضمّه أبو عبدالله عليه السلام إلى نفسه ثمّ قال : [يابنيّ] بأبي أنت واُمّي يامودّع الأسرار . وهذا تأديب منه عليه السلام لا أنّه ترك الفضل

مُصلّی وقت نماز اپنے آگے کیا رکھے

(جب کوئی اس کے آگے سے گزرے)

۱۔ حضرت رسولؐ خدا وقت نماز چھوٹا نیزہ اپنے سامنے رکھ لیا کرتے تھے۔

۲۔ حضرت رسولؐ خدا کا پالان ایک ہاتھ لمبا اور ایک ہاتھ چوڑا ہوتا تھا اسی کو وقت نماز اپنے سامنے رکھ لیا کرتے تھے تاکہ پردہ ہوجائے آپؐ کے سامنے سے گزرنے والے سے۔ (ص)

۳۔ میں نے کہا اگر کسی نمازی کے سامنے سے کوئی گزر جائے تو کیا نماز قطع ہو جائے گی فرمایا مومن کی نماز کسی چیز سے قطع نہیں ہوتی۔ لیکن حتی الامکان روک کر رکھو۔ سکاں نے ابو بصیر سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا نماز کو کوئی شے قطع نہیں کرتی نہ کتا، نہ گدھا، نہ عورت، لیکن کوئی آڑ سامنے رکھ لینی چاہیئے اگر تمہارے سامنے زمین سے بقدر ایک ہاتھ کے اونچی چیز ہو تو بس آڑ کے لئے کافی ہے اور اس بارے میں بہتر یہی ہے کہ کوئی ایسی شے سامنے ہو کہ گزرنے والے سے نگاہ کا بچاؤ ہو جائے اور اگر یہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ جس کی نماز پڑھی جاتی ہے وہ اس شخص سے جو اس کے سامنے سے گزرے قریب تر ہے۔ لیکن ایسا بلحاظ ادب و توقیر نماز کیا جاتا ہے۔ (موثق)

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ابو حنیفہ آئے اور کہنے لگے میں نے آپؑ کے فرزند موسیٰ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ لوگ ان کے سامنے سے گزر رہے تھے اور وہ پڑھتے رہے کراہت محسوس نہ ہوئی۔ حضرت نے فرمایا موسیٰ کو بلاؤ جب آئے تو فرمایا ابو حنیفہ ایسا ایسا کہتا ہے۔

فرمایا۔ اباجان میں جس کی نماز پڑھ رہا تھا وہ مجھ سے زیادہ قریب تھا بہ نسبت ان لوگوں کے جو میرے سامنے سے گزر رہے تھے۔

یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کو سینے سے لگا لیا اور فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ اے وہ جسے اسرار الٰہیہ سونپے گئے ہوں یہی جواب تھا۔

علامہ کلینی فرماتے ہیں آخری جملے ابو حنیفہ کو بتلانے کے لئے تھے نہ کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کوئی فضیلت ترک ہوئی تھی۔

﴿باب ۱۴﴾

☆(المرأة تصلي بحيال الرجل والرجل يصلي و المرأة بحياله)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة تصلّي إلى جنب الرَّجل قريباً منه ، فقال : إذا كان بينهما موضع رحل فلا بأس .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يصلّي والمرأة بحذاه يمنة أو يسرة ، قال : لا بأس به إذا كانت لاتصلّي .

٣ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل والمرأة يصلّيان في وقت واحد المرأة عن يمين الرَّجل بحذاه ؟ قال : لا إلّا أن يكون بينهما شبرٌ أو ذراع .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كنت دخلت في صلاتك فعليك بالتخشّع و الإقبال على صلاتك ، فإنّ الله عزّ وجلّ يقول : «الّذينهم في صلوتهم خاشمون »

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وأبو داود جميعاً ، عن الحسين بن سعيد ، عن عليّ بن أبي جهمة ، عن جهم بن حميد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أبي عليه السلام يقول : كان عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما إذا قام في الصّلاة كأنّه ساق شجرة لايتحرّك منه شيء إلّا ما حرّكه الرّيح منه .

٥ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن الفضيل بن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما إذا قام في الصلاة تغيّر لونه فإذا سجد لم يرفع رأسه حتّى يرفضّ عرقاً .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا استقبلت القبلة بوجهك فلا تقلّب وجهك عن القبلة فتفسد صلاتك فإنّ الله عزّ وجلّ قال لنبيّه صلى الله عليه وآله في الفريضة : «فولّ وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ماكنتم فولّوا وجوهكم شطره » واخشع ببصرك ولاترفعه إلى السماء وليكن حذاء وجهك في موضع سجودك .

٧ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشاء ، عن أبان ابن عثمان ، عن الفضيل بن يسار ، عن أحدهما عليهما السلام أنّه قال في الرّجل يتثاءب و يتمطّى في الصلاة قال : هو من الشيطان ولايملكه .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي الوليد قال : كنت جالساً عند أبي عبدالله عليه السلام فسأله ناجية أبو حبيب فقال له : جعلني الله فداك إنّ لي رحى أطحن فيها فربّما قمت في ساعة من اللّيل فأعرف من الرحى أنّ الغلام قد نام فأضرب الحائط لأوقظه ؟ قال : نعم أنت في طاعة الله عزّ و جلّ تطلب رزقه .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا قمت في الصلاة فلا تعبث بلحيتك ولا برأسك ولا تعبث بالحصى و أنت تصلّي إلّا

أن تسوّی حیث تسجد فإنّه لابأس .

باب ۱۵
نماز میں خشوع اور کراہت فعل عبث

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب نماز کو کھڑے ہو تو رغبات باطنی وظاہری سے آزاد ہو کر پوری توجہ سے پڑھو اس توجہ کے متعلق محاسبہ ہوگا۔ اور نماز میں اپنے ہاتھ سے عبث کام نہ کرو نہ سر یا داڑھی پر بار بار ہاتھ نہ پھیرو، انگڑائی نہ لو، جماہی نہ لو، داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھو کیونکہ یہ افعال مجوس ہیں ڈھایا نہ باندھو حبس بول نہ کرو اور اونٹ کا سا بیٹھنا بیٹھو (یعنی بیٹھتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر جائیں) اور اپنے ہاتھوں کو سجدہ میں پھیلاؤ نہیں اور نہ انگلیاں چٹخاؤ یہ سب باتیں نماز میں نقص پیدا کرنے والی ہیں۔
اور نماز کے لئے کھڑے ہو تو کسل اور سستی نہ ہو اور نہ اونگھ رہے ہو اور نہ لدھڑ پن ہو، یہ سب گمراہی اور نفاق کی باتیں ہیں اور اللہ نے مومنین کو منع کیا ہے کہ وہ نماز نشہ کی حالت میں نہ پڑھیں نشہ کی ایک صورت نوم بھی ہے اور اللہ نے منافقین کے بارے میں کہا ہے کہ وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ہارے، تھکے، سست اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔ (حسن)

۲- حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ نے ناپسند کیا ہے تمہارے لئے ۲۴ خصلتوں کو اور ان سے تم کو منع کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز میں فعل عبث کو ناپسند کیا ہے۔ (مجہول / مرسل)

۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم نماز پڑھو تو خضوع و خشوع اور پوری توجہ سے پڑھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ (اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک درخت کا تنہ ہیں جس کو حرکت نہیں سوائے اس کے کہ ہوا اس کا کچھ حصہ ہلا دے۔ (مجہول)

۵- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا اور سجدہ سے سر اٹھاتے تو پیشانی سے پسینہ ٹپکتا تھا۔

۶- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم رو بقبلہ ہو تو اپنا رخ قبلہ سے ہٹاؤ مت ورنہ تمہاری نماز فاسد ہو جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فریضہ کے متعلق فرمایا ہے تم اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف کرو اور جہاں کہیں ہو اس

کی طرف رُخ کرکے ہی نماز پڑھا کرو اور ادھر ہی دیکھتے رہو آسمان کی طرف نہ دیکھو اور سجدہ گاہ کی جگہ کے سامنے تمہارا چہرہ رہے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا حضرت نے اس شخص کے بارے میں جو بحالت نماز انگڑائیاں یا جماہیاں لے کہ عملِ شیطان ہے اور وہ اس نمازی پر قابو نہیں پاتا جو ایسا نہ کرے۔ (حق)

۸۔ ابو ولید راوی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا میری ایک چکی ہے جس سے آٹا پسواتا ہوں جب رات کو چکی نہیں چلتی تو میں سمجھتا ہوں غلام سو رہا ہے میں بحالت نماز دیوار کو کھٹ کھٹاتا ہوں تاکہ غلام کو جگا دوں۔ فرمایا ہاں تو اطاعتِ خدا میں ہے اس کا رزق اللہ سے طلب کرتا ہے۔

اس حدیث کا تعلق اس باب میں سمجھ میں نہیں آتا۔ علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں کچھ نہیں لکھا۔ (ضعیف)

۹۔ حضرت صادق آلِ محمدؑ نے فرمایا جب تم نماز کو کھڑے ہو تو اپنی داڑھی اور سر کے ساتھ عبث کام نہ کرو اور نہ کنکریوں سے شغل کرو ہاں جب سجدہ میں ہو تو شمار رکعات کے لئے کنکری کو پاس رکھ لو۔ (مرفوع)

﴿باب ۱۶﴾

✿(البكاء والدعاء في الصلاة)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ينبغي لمن يقرء القرآن إذا مرّ بآية من القرآن فيها مسألة أو تخويف أن يسأل الله عند ذلك خير ما يرجو ويسأله العافية من النّار ومن العذاب .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن سعيد بيّاع السابريّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أيتباكي الرّجل في الصلاة فقال : بخّ بخّ ولو مثل رأس الذّباب .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يكون مع الإمام فيمرّ بالمسألة أو بآية فيها ذكر جنّة أو نار قال : لا بأس بأن يسأل عند ذلك ويتعوّذ [في الصلاة] من النّار و يسأل الله الجنّة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن

زرارة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن ذكر السورة من الكتاب يدعو بها في الصلاة مثل قل هو الله أحد فقال : إذا كنت تدعو بها فلا بأس .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلّما كلّمت الله به في صلاة الفريضة فلا بأس .

باب ۱۶

نماز میں دعا و بکا

۱۔ حضرت نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور کوئی ایسی آیت نظر کے سامنے آئے جس میں کوئی سوال ہو یا خوف دلایا گیا ہو تو خدا سے خیر کا طالب ہو اور عذاب نار سے عافیت کا۔ (موثق)

۲۔ میں نے پوچھا کیا کوئی شخص (خوف خدا میں) رو سکتا ہے فرمایا مبارک ہے مبارک ہے اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہو۔ (ض)

۳۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو امام کے ساتھ ہو وہ کسی مسئلہ کو پوچھے یا کسی ایسی آیت کے متعلق جس میں ذکر جنت و نار ہو۔ فرمایا کچھ حرج نہیں وہ سوال کرے اور پناہ چاہے جہنم و نار سے اور اللہ سے جنت کا۔ (ض)

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا قرآن کے ایسے سورہ کے متعلق جس کے وسیلہ سے نماز میں دعا کی جائے جیسے قل ہو اللہ احد۔ فرمایا اگر یہ دعا کی جائے کہ اس کے وسیلہ سے بخش دے تو کیا مضائقہ ہے۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا حضرت نے اگر کلام کیا جائے اللہ سے نماز فریضہ میں تو کیا مضائقہ ہے۔ (مرسل)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے۔
عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں کہنا محل کلام ہے

﴿ باب ﴾

☆(بدء الاذان و الاقامة وفضلهما و ثوابهما)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة والفضل ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لمّا اُسري برسول الله صلى الله عليه وآله إلى السماء فبلغ البيت المعمور وحضرت الصلاة فأذّن جبرئيل وأقام فتقدّم رسول الله صلى الله عليه وآله وصفّ الملائكة

والنبيّون خلف محمّد صلّى الله عليه وآله.

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن منصور بن حازم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لمّا هبط جبرئيل عليه السلام بالأذان على رسول الله صلّى الله عليه وآله كان رأسه في حجر عليّ عليه السلام فأذّن جبرئيل عليه السلام وأقام فلمّا انتبه رسول الله صلّى الله عليه وآله قال: يا عليُّ سمعت؟ قال: نعم، قال: حفظت؟ قال: نعم قال: ادع بلالاً فعلّمه، فدعا عليٌّ عليه السلام بلالاً فعلّمه.

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى بن عبيد، عن يونس، عن أبان بن عثمان عن إسماعيل الجعفيِّ قال: سمعت: أبا جعفر عليه السلام يقول: الأذان و الإقامة خمسة و ثلاثون حرفاً فعدَّ ذلك بيده واحداً واحداً الأذان ثمانية عشر حرفاً و الإقامة سبعة عشر حرفاً.

٤ ـ أحمد بن إدريس، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي نجران، عن صفوان الجمّال قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: الأذان مثنى مثنى والإقامة مثنى مثنى.

٥ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال: يا زرارة تفتتح الأذان بأربع تكبيرات و تختمه بتكبيرتين وتهليلتين.

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن معاوية بن وهب قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن التثويب في الأذان والإقامة، فقال: ما نعرفه.

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قال أبو جعفر عليه السلام: إذا أذّنت فافصح بالألف و الهاء و صلِّ على النبيِّ كلّما ذكرته أو ذكره ذاكر في أذان وغيره.

٨ ـ عنه، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيِّ عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أذّنت و أقمت صلّى خلفك صفّان من الملائكة و إذا أقمت صلّى خلفك صفٌّ من الملائكة.

٩ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمّد

عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته أيجزىء أذانٌ واحد ؟ قال : إن صلّيت جماعة لم يجزىء إلّا أذان وإقامة و إن كنت وحدك تبادر أمراً تخاف أن يفوتك يجزئك إقامة إلّا الفجر والمغرب فإنّه ينبغي أن تؤذّن فيهما و تقيم من أجل أنّه لا يقصر فيهما كما يقصر في سائر الصلوات .

١٠ ـ أبو داود ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن الحسين بن عثمان ، عن عمرو بن أبي نصر قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أيتكلّم الرّجل في الأذان ؟ قال : لا بأس ، قلت : في الإقامة قال : لا .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : لابأس أن يؤذّن الرّجل من غير وضوء ولا يقيم إلّا وهو على وضوء .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن صالح بن سعيد ، عن يونس ، عن ابن مسكان عن أبي بصير قال : سألته عن الرّجل ينتهي إلى الإمام حين يسلّم ، قال : ليس عليه أن يعيد الأذان فليدخل معهم في أذانهم فإن وجدهم قد تفرّقوا أعاد الأذان .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار الساباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن الأذان هل يجوز أن يكون من غير عارف ؟ قال : لا يستقيم الأذان ولا يجوز أن يؤذّن به إلّا رجل مسلم عارف فإن علم الأذان فأذّن به وإن لم يكن عارفاً لم يجز أذانه ولا إقامته ولايقتدى به .

وسئل عن الرّجل يؤذّن ويقيم ليصلّي وحده فيجيىء رجلٌ آخر فيقول له : نصلّي جماعة ، فهل يجوز أن يصلّيا بذلك الأذان و الإقامة ؟ قال : لا ولكن يؤذّن ويقيم .

١٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال في الرّجل ينسى الأذان و الإقامة حتّى يدخل في الصلاة قال : إن كان ذكر قبل أن يقرء فليصلّ على النبيّ صلّى الله عليه وآله و ليقم وإن كان قد قرأ فليتمّ صلاته .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سهى في الأذان فقدّم أو أخّر عاد على الأوّل الّذي أخّره حتّى يمضي على آخره .

١٦ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : يؤذّن الرّجل و هو جالس ولا يقيم إلّا وهو قائم و تؤذّن و أنت راكب ولا تقم إلّا وأنت على الأرض .

١٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : يؤذّن الرّجل وهو على غير القبلة ؟ قال : إذا كان التشهّد مستقبل القبلة فلا بأس .

١٨ ـ أحمد بن إدريس ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي مريم الأنصاريّ قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إقامة المرأة أن تكبّر وتشهد أن لا إله إلّا الله وأنّ محمّداً عبده ورسوله .

١٩ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج قال ، سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة عليها أذان وإقامة ؟ قال : لا .

٢٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن صالح بن عقبة ، عن أبي هارون المكفوف قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا هارون الإقامة من الصلاة فإذا أقمته فلا تتكلّم ولا تومِ بيدك .

٢١ ـ وبهذا الإسناد ، عن صالح بن عقبة ، عن سليمان بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يقم أحدكم الصلاة وهو ماش ولا راكب ولا مضطجع إلّا أن يكون مريضاً وليتمكّن في الإقامة كما يتمكّن في الصلاة فإنّه إذا أخذ في الإقامة فهو في الصلاة .

٢٢ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب ، عن معاذ بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا دخل الرّجل المسجد وهو لا يأتمّ بصاحبه وقد بقي على الإمام آية أو آيتان فخشي إن هو أذّن و أقام أن يركع فليقل : قد قامت الصلاة ، قد قامت الصلاة ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إ

الله ، وليدخل في الصلاة .

٢٣ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر ابن سويد ، عن يحيى بن عمران [بن علي] الحلبي ، قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الأذان قبل الفجر ، فقال : إذا كان في جماعة فلا وإذا كان وحده فلا بأس .

٢٤ ـ محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : القعود بين الأذان والإقامة في الصلاة كلها إذا لم يكن قبل الإقامة صلاة يصليها .

٢٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن مهزيار ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعيل بن جابر أن أبا عبدالله عليه السلام كان يؤذن و يقيم غيره وقال : كان يقيم وقد أذن غيره .

٢٦ ـ جماعة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن سنان ، عن الحسن بن السري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الأذان ترتيل والإقامة حدر .

٢٧ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نجران رفعه قال : قال : ثلاثة يوم القيامة على كثبان المسك أحدهم مؤذن أذن احتساباً .

٢٨ ـ محمد ، عن أحمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى بن عمران الحلبي ، عن محمد بن مروان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام : يقول المؤذن يغفر له مدى صوته[٢] ويشهد له كل شيء سمعه .

٢٩ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن ربعي ابن عبدالله ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا سمع المؤذن يؤذن قال مثل مايقوله في كل شيء .

٣٠ ـ علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن الحارث بن المغيرة النضري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سمع المؤذن يقول : أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً رسول الله فقال مصدقاً محتسباً : «وأنا أشهد أن لا إله إلا الله و أشهد أن محمداً رسول الله صلى الله عليه وآله وأكتفي بهما عمن أبى وجحد وأعين بهما من أقر و شهد»

كان له من الأجر عدد من أنكر وجحد ومثل عدد من أقرّ وعرف .

٣١ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان طول حائط مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله قامة فكان يقول صلى الله عليه وآله لبلال إذا دخل الوقت : يا بلال اعل فوق الجدار وارفع صوتك بالأذان فإنّ الله قد وكّل بالأذان ريحاً ترفعه إلى السماء و إنّ الملائكة إذا سمعوا الأذان من أهل الأرض قالوا : هذه أصوات اُمّة محمّد صلى الله عليه وآله بتوحيد الله عزّ وجلّ ويستغفرون لاُمّة محمّد صلى الله عليه وآله حتّى يفرغوا من تلك الصلاة .

٣٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسين بن أسد ، عن جعفر بن محمّد بن يقطان رفعه إليهم عليهم السلام قال : يقول الرّجل إذا فرغ من الأذان وجلس : « اللّهمّ اجعل قلبي بارّاً [و عيشي قارّاً] و رزقي دارّاً و اجعل لي عند قبر نبيّك صلى الله عليه وآله قراراً ومستقرّاً » .

٣٣ ـ عليّ بن مهزيار ، عن محمّد بن راشد قال : حدّثني هشام بن إبراهيم أنّه شكى إلى أبي الحسن الرّضا عليه السلام سقمه و أنّه لايولد له ولد فأمره أن يرفع صوته بالأذان في منزله ، قال : ففعلت فأذهب الله عنّي سقمي وكثر ولدي ، قال محمّد بن راشد : و كنت دائم العلّة ما انفكّ منها في نفسي و جماعة خدمي و عيالي فلمّا سمعت ذلك من هشام عملت به فأذهب الله عنّي و عن عيالي العلل .

٣٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو أنّ مؤذّناً أعاد في الشّهادة وفي حيّ على الصّلاة أو حيّ على الفلاح المرّتين والثلاث و أكثر من ذلك إذا كان إنّما يريد به جماعة القوم ليجمعهم لم يكن به بأس .

٣٥ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن سليمان الجعفري قال : سمعته يقول أذّن في بيتك فإنّه يطرد الشّيطان و يستحبّ من أجل الصّبيان .

باب ۱۷

اذان واقامت وثواب

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب رسولؐ خدا معراج کو تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آیا تو جبرئیل نے اذان و اقامت کہی پس رسول اللہ آگے کھڑے ہوئے اور ملائکہ و انبیا نے ان کے پیچھے صفیں باندھیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب جبرئیل اذان لے کر آئے حضرت رسولؐ خدا کا سر آغوش علیؑ میں تھا۔ جبرئیل نے اذان و اقامت کہی۔ جب وحی منقطع ہوئی تو حضرتؐ نے علی علیہ السلام سے کہا اے علی تم نے سنا۔ فرمایا جی ہاں، ان کلمات کو یاد عرض کی جی ہاں، فرمایا بلال کو بلا کر تعلیم دو چنانچہ انھیں بلا کر اذان و اقامت کی تعلیم دی گئی۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اذان و اقامت میں ۳۵ حرف ہیں اور آپ نے اپنے ہاتھ پر شمار کیا اور فرمایا اذان میں اٹھارہ کلمات ہیں اور اقامت میں سترہ۔ (موثق)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے اذان و اقامت میں ہر کلمہ دو بار ہے۔ (ص)

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اذان میں ابتدا کرو چار تکبیروں سے اور ختم کرو دو بار اللہ اکبر کہہ اور دو بار لا الہ الا اللہ کہہ کر۔ (مجہول)

۶۔ میں نے حضرتؑ صادق آل محمد سے پوچھا اذان و اقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے متعلق فرمایا ہم نہیں جانتے یہ کیا ہے (بدعت ہے) (ص)

۷۔ فرمایا جب اذان دو تو الف اور ہ میں فرق کرو۔

اور درود بھیجو نبی پر جب ان کا ذکر کرو اذان وغیرہ میں اللہ کا درود ہو ان پر اور ان کی اولاد پر۔ (حسن)

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم اذان و اقامت کہو تو دو صفیں ملائکہ کی تمہارے پیچھے ہوں گی اور جب اقامت کہو گے تو ایک صف ہوگی۔ (حسن)

۹۔ میں نے پوچھا کیا صرف اذان کافی ہے فرمایا اگر نماز جماعت ہو اذان و اقامت دونوں ہوں اور اگر تم اکیلے پڑھو اور کسی وجہ سے یہ خوف ہو کہ نماز قضا ہو جائے گی تو صرف اقامت پر اکتفا کی جائے۔ مگر صبح و مغرب کی نماز میں دونوں کا ہونا ضروری ہے اور نمازوں کی طرح ان دو نمازوں میں کمی نہ ہوگی۔ (ضعیف)

۱۰۔ میں نے حضرتؑ سے کہا کیا اذان کے درمیان موذن بات کر سکتا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن اقامت کے درمیان نہیں (مجہول)

۱۱۔ بغیر وضو اذان کہہ سکتے ہیں مگر بغیر وضو اقامت نہیں۔ (حسن)

۱۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں اس وقت آئے جب امام سلام پڑھ چکا ہو۔ فرمایا یہ شخص داخل ہوگا اسی

جماعت کے ساتھ اذان ہیں اور اگر لوگ متفرق ہوگئے ہوں تو اعادہ اذان کرے۔ (مجہول)

۱۳۔ فرمایا موذن اگر غیر عارف ہے تو اذان دینا اس کا صحیح نہیں، مرد مسلمان اور عارف اذان کو اذان دینی چاہیے اگر وہ ارکان اذان جانتا ہے تو اذان دے اور اگر معرفت نہیں رکھتا تو نہ اس کی اذان کافی ہے نہ اقامت اور نہ وہ قابل شمار ہے۔

سوال کیا اس شخص کے متعلق کہ وہ تنہا نماز پڑھنے کے لئے اذان و اقامت کہے۔ ایک شخص آکر کہے کہ ہم جماعت سے کیوں نہ پڑھ لیں، آیا جائز ہے کہ پڑھ لے کہ وہ دونوں اسی اذان سے پڑھ لیں۔ فرمایا نہیں جماعت کے لئے دوبارہ اذان و اقامت ہونی چاہیئے۔ (موثق)

۱۴۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو اذان و اقامت بھول گیا اور نماز پڑھنے لگے۔ فرمایا اگر قبل قرأت حمد و سورہ یاد آجائے تو محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور اقامت کہے اور اگر نماز شروع کر دی ہے تو پھر نماز کو تمام کرے۔ (مجہول)

۱۵۔ فرمایا حضرت نے جو ارکان نماز میں سہو یا مقدم و مؤخر کرے اس کو چاہیئے کہ جہاں سے مؤخر کیا ہے اس کے پہلے سے شروع کرے۔ (ص)

۱۶۔ فرمایا اذان بیٹھ کر دے سکتا ہے لیکن اقامت کھڑے ہو کر ہی کہی جائے۔ اذان سواری پر دے سکتے ہیں لیکن اقامت زمین پر ہی کہی جائے۔ (حسن)

۱۷۔ پوچھا گیا اگر کوئی اذان قبلہ سے منحرف ہو کر کہے فرمایا اگر اس نے شہادتین قبلہ رخ ہو کر کہی ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں (حسن)

۱۸۔ عورت کی اقامت کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا وہ تکبیر کہے اور اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ کہے۔ (موثق)

۱۹۔ میں نے پوچھا کیا عورت کے لئے اذان و اقامت ہے۔ فرمایا نہیں۔

۲۰۔ فرمایا حضرت نے اے ابو ہارون اقامت نماز کا جزء ہے جب اقامت کہو تو اس کے درمیان نہ تو کلام کرو اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرو۔ (ض)

۲۱۔ اقامت نماز راستہ چلتے ہوئے یا بحالت سواری یا لیٹ کر نہ کہی جائے ہاں مریض مستثنیٰ ہے اقامت میں تمکن کی وہی صورت ہونی چاہیئے جو نماز میں ہوتی ہے جب کوئی اقامت کہنے لگے تو گویا وہ نماز میں ہے۔ (ض)

۲۲۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی مسجد میں داخل ہو اور جماعت ہو رہی ہو اور وہ شریک جماعت ہونا چاہے اور قرأت سورہ میں امام کو ایک یا دو آیتیں پڑھنا رہ گیا ہو اور اسے خوف ہو کہ در صورت اذان و اقامت کہنے کے امام رکوع میں چلا جائے گا تو وہ دو بار قد قامت الصلوٰۃ اور دو بار اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کہہ کر شریک نماز ہو جائے۔ (م)

۲۳۔ میں نے صبح کی اذان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا شریک جماعت ہو تو علیحدہ سے کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر علٰحدہ سے پڑھتا ہے تو دوبارہ کہنے میں مضائقہ نہیں۔ (ص)

۲۴۔ فرمایا اذان و اقامت کے درمیان بیٹھنا ہر نماز میں چاہیئے جبکہ قبل اقامت نماز نہ ہو رہی ہو جس میں شریک ہو سکے (م)

۲۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کبھی خود اذان کہتے تھے اور اقامت دوسرا کہتا تھا اور کبھی خود اقامت کہتے تھے اور اذان دوسرا۔ (مرسل)

۲۶۔ فرمایا کلمات اذان میں توقف ہے اور کلمات اقامت میں سرعت۔ (مرسل)

۲۷۔ فرمایا روز قیامت تین چیزیں مشک کی طرح خوشبو دیں گی ایک ان میں موذن کا قربۃً الی اللہ اذان دینا ہے (م)

۲۸۔ فرمایا موذن کی بلند آواز بخشی جائے گی اور گواہی دے گی ہر وہ شے جو اسے سنے گی۔ (مرفوع)

۲۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب موذن اذان دیتا تو رسولؐ اللہ کلمات دہراتے جاتے۔ (مجہول)

۳۰۔ فرمایا جو کوئی موذن سے سنے اشہدان لا الہ الا اللہ، اشہدان محمداً رسول اللہ تو قربتاً الی اللہ تصدیق کرتے ہوئے کہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ جو انکار کرے اس کی پرواہ نہیں اور جو اقرار کرے اور گواہی دے وہ نظر کے سامنے ہے تو اس کو اجر ملے گا بعدد انکار کرنے والوں کے اور بعدد اقرار کرنے والوں کے۔ (مجہول)

۳۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مسجد رسولؐ کی دیوار کی بلندی قدِ آدم تھی۔ جب وقت نماز آتا تو حضورؐ بلال سے فرماتے دیوار کے اوپر جا کر بلند آواز سے اذان دو کیونکہ اللہ نے اذان کے لئے ایک ہوا کو معین کیا ہے وہ اس کی آواز کو آسمان پر لے جاتی ہے فرشتے جب اذان کو سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ امت محمدؐ کی آوازیں ہیں جو توحید الٰہی میں بلند ہو رہی ہیں۔ وہ امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک وہ نماز سے فارغ ہوں۔

۳۲۔ فرمایا جب موذن اذان سے فارغ ہو تو بیٹھ جائے اور کہے یا اللہ میرے دل کو نیکی پسند بنا اور میرے عیش کو برقرار رکھ اور قبر نبی کے پاس میرا مستقر قرار دے۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کی اولاد پر۔ (ض)

۳۳۔ ایک شخص نے اپنی بیماری اور لاولد ہونے کی شکایت امام رضا علیہ السلام سے کی فرمایا تم اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان دیا کرو، میں نے ایسا ہی کیا میرا مرض بھی دور ہو گیا اور کثیر اولاد بھی اللہ نے دی۔

ابن راشد نے بیان کیا۔ میں اور میرے نوکر اور بال بچے دائم المریض تھے۔ جب میں نے ہشام سے اذان سے شفایابی کا حال سنا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ خدا نے مجھے اور میرے عیال کو اس مرض سے نجات دی (لوگوں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے) (مجہول)

۳۴۔ فرمایا حضرت نے اگر موذن شہادتین اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح دو بار تین بار یا اس سے زیادہ کہے اس خیال سے کہ لوگ زیادہ جمع ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ضعیف)

۳۵۔ فرمایا گھر میں اذان دو کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے اور بچوں پر غالب نہیں آتا۔

باب ۱۸

(القول عند دخول المسجد والخروج منه)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن صالح بن سعيد الراشديّ ، عن يونس عنهم عليهم السلام قال : قال : الفضل في دخول المسجد أن تبدأ برجلك اليمنى إذا دخلت و باليسرى إذا خرجت .

٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا دخلت المسجد فصلِّ على النّبيِّ صلى الله عليه وآله و إذا خرجت فافعل ذلك .

٣ ـ و عنه ، عن أبيه ، عن الحسين بن سعيد ، عن فَضالة ، عن أبان ؛ ومعاوية بن وهب قالا : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا قمت إلى الصّلاة فقل : «اللّهمّ إنّي أُقدّم إليك محمّداً صلى الله عليه وآله بين يدي حاجتي وأتوجّه به إليك ، فاجعلني به وجيهاً عندك في الدنيا و الآخرة و من المقرّبين ، اجعل صلاتي به مقبولة وذنبي به مغفوراً ودعائي به مستجاباً إنّك أنت الغفور الرّحيم » .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن جعفر بن محمّد الهاشميّ ، عن أبي حفص العطّار ـ شيخ من أهل المدينة ـ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا صلّى أحدكم المكتوبة و خرج من المسجد فليقف بباب المسجد ثمَّ ليقل : « اللّهمّ دعوتني فأجبت دعوتك و صلّيت مكتوبتك وانتشرت في أرضك كما أمرتني فأسألك من فضلك العمل بطاعتك واجتناب سخطك والكفاف من الرِّزق برحمتك » .

باب ۱۸

مسجد میں داخل یا خارج ہوتے وقت کیا کیا جائے

۱۔ فرمایا بہتر یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا پیر آگے رکھے اور نکلتے وقت بایاں۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا جب مسجد میں داخل ہو یا وہاں سے نکلو تو محمد و آل محمد پر درود بھیجو۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب نماز کو کھڑے ہو تو کہو یا اللہ میں محمد و آل محمدؐ کو اپنی حاجت بر لانے کے لئے تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اور ان کے سہارے سے تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں پس مجھے دنیا و آخرت میں صاحب وجاہت قرار دے اپنے مقرب بندوں میں سے بنا دے، میری نماز کو قبول کر، میرے گناہ بخش دے اور میری دعا قبول فرما تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۴۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جب نماز واجب پڑھ کر مسجد سے نکلو تو مسجد کے دروازہ پر ٹھہر کر کہو یا اللہ تو نے مجھے بلایا، میں نے تیری دعوت کو قبول کیا تیری فرض کردہ نماز پڑھی اور اس کے بعد تیرے حکم سے تیری زمین پر منتشر ہوا۔ پس اب تیرے فضل سے سوال کرتا ہوں عمل کرنے کا، تیری اطاعت میں اور تیرے غضب سے بچنے کا اور رزق پورا کرنے کا تیری رحمت سے۔ (مجہول)

﴿باب ۱۹﴾

☆(افتتاح الصلاة والحد في التكبير ومايقال عند ذلك)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : ترفع يديك في افتتاح الصّلاة قبالة وجهك ولاترفعهما كلّ ذلك .

٢ ـ عنه ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : أدنى ما يجزىء من التّكبير في التّوجّه تكبيرة واحدة و ثلاث تكبيرات أحسن وسبع أفضل .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّادبن عيسى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كنت إماماً أجزأتك تكبيرة واحدة لأنّ معك ذاالحاجة والضّعيف والكبير .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : التكبير في صلاة الفرض ـ الخمس الصلوات ـ خمس وتسعون تكبيرة منها تكبيرات القنوت خمسة .

٥ ـ ورواه أيضاً ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة وفسّرهنّ في الظّهر إحدى و عشرين تكبيرة وفي العصر إحدى و عشرين تكبيرة وفي المغرب ستّ عشرة تكبيرة وفي العشاء الآخرة إحدى و عشرين تكبيرة و في الفجر إحدى عشرة تكبيرة و خمس

تكبيرات القنوت في خمس صلوات .

٦ ـ علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا افتتحت الصّلاة فارفع كفّيك ثمّ ابسطهما بسطاً ثمّ كبّر ثلاث تكبيرات ثمّ قل : « اللّهمّ أنت الملك الحقّ لا إله إلّا أنت سبحانك إنّي ظلمت نفسي فاغفرلي ذنبي ، إنّه لايغفر الذّنوب إلّا أنت » ثمّ تكبّر تكبيرتين ثمّ قل : « لبيك و سعديك والخير في يديك والشرّ ليس إليك والمهديّ من هديت ، لاملجأ منك إلّا إليك ، سبحانك وحنانيك تباركت وتعاليت ، سبحانك ربّ البيت » ثمّ تكبّر تكبيرتين ثمّ تقول : « وجّهت وجهي للّذي فطر السّموات والارض عالم الغيب والشّهادة حنيفاً مسلماً وما أنا من المشركين ، إنّ صلاتي ونسكي ومحياي و مماتي لله ربّ العالمين ، لا شريك له و بذلك اُمرت و أنا من المسلمين » ثمّ تعوّذ من الشّيطان الرّجيم ثمّ اقرأ فاتحة الكتاب .

٨ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام يوماً : يا حمّاد تحسن أن تصلّي ؟ قال : فقلت : يا سيّدي أنا أحفظ كتاب حريز في الصّلاة فقال : لا عليك يا حمّاد ، قم فصلّ قال : فقمت بين يديه متوجّهاً إلى القبلة فاستفتحت الصّلاة فركعت و سجدت ، فقال : يا حمّاد لا تحسن أن تصلّي ما أقبح بالرّجل منكم يأتي عليه ستّون سنة أو سبعون سنة فلا يقيم صلاة واحدة بحدودها تامّة ، قال : حمّاد فأصابني في نفسي الذّل .

فقلت : جعلت فداك فعلّمني الصّلاة فقام أبو عبدالله عليه السلام مستقبل القبلة منتصباً فأرسل يديه جميعاً على فخذيه ، قد ضمّ أصابعه وقرّب بين قدميه حتّى كان بينهما قدر ثلاث أصابع منفرجات و استقبل بأصابع رجليه جميعاً القبلة لم يحرّفهما عن القبلة و قال بخشوع : الله أكبر ثمّ قرأ الحمد بترتيل وقل هو الله أحد ثمّ صبر هنيّة بقدر ما يتنفّس وهو قائم ثمّ رفع يديه حيال وجهه وقال : الله أكبر . وهو قائم ثمّ ركع وملأ كفّيه من ركبتيه منفرجات و ردّ ركبتيه إلى خلفه حتّى استوى ظهره حتّى لو صبّ عليه قطرة من ماء أودهن لم تزل لاستواء ظهره ومدّ عنقه وغمّض عينيه ثمّ سبّح ثلاثاً

بترتيل فقال : سبحان ربّي العظيم وبحمده . ثمّ استوى قائماً فلمّا استمكن من القيام قال : سمع الله لمن حمده . ثمّ كبّر وهو قائمٌ و رفع يديه حيال وجهه ثمّ سجد و بسط كفّيه مضمومتي الأصابع بين يدي ركبتيه حيال وجهه فقال : سبحان ربّي الأعلى و بحمده ثلاث مرّات ولم يضع شيئاً من جسده على شيء منه و سجد على ثمانية أعظم الكفّين والرّكبتين و أنامل إبهامي الرّجلين والجبهة والأنف وقال : سبعة منها فرضٌ يسجد عليها وهي الّتي ذكرها الله في كتابه فقال : «و أنّ المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحداً»[1] وهي الجبهة والكفّان والرّكبتان والإبهامان و وضع الأنف على الأرض سنّة . ثمّ رفع رأسه من السّجود فلمّا استوى جالساً قال : الله أكبر . ثمّ قعد على فخذه الأيسر وقد وضع ظاهر قدمه الأيمن على بطن قدمه الأيسر وقال : أستغفر الله ربّي و أتوب إليه . ثمّ كبّر وهو جالسٌ وسجد السّجدة الثّانية وقال : كما قال في الأولى ولم يضع شيئاً من بدنه على شيء منه في ركوع ولاسجود وكان مجنّحاً ولم يضع ذراعيه على الأرض فصلّى ركعتين على هذا ويداه مضمومتا الأصابع وهو جالسٌ في التشهّد فلمّا فرغ من التشهّد سلّم . فقال : يا حمّاد هكذا صلّ .

باب ۱۹

افتتاح نماز

۱۔ فرمایا امام علیہ السلام نے نماز کو شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ چہرہ تک اٹھاؤ زیادہ اونچا نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا کم سے کم (آغاز نماز میں) ایک تکبیر کافی ہے تین حسن اور سات افضل ہیں۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ اگر تم پیش نماز ہو تو ایک تکبیر کے بعد نماز شروع کر دو کیونکہ تمہارے ساتھ پڑھنے والے صاحبانِ ضرورت بھی اور کمزور و ضعیف بھی۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا حضرت نے نمازہائے پنجگانہ میں پانچ تکبیریں ہیں اور پانچوں نمازوں میں کل تکبیرہ ۹۵ ہیں ان میں قنوت کی پانچ تکبیریں شامل ہیں اور عبداللہ بن مغیرہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان تکبیروں کی تفصیل یوں بیان کی ہیں ظہر میں ۲۱، عصر میں ۲۱ مغرب میں ۱۶، عشاء میں ۲۱، صبح میں ۱۱ اور پانچوں نماز کے قنوت میں پانچ۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے جب نماز شروع کرو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور پوری طرح کھولو اور تین تکبیریں کہو یا اللہ تو بادشاہ حق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات قابل تسبیح ہے۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔ پھر دوبارہ تکبیر کہو حاضر ہوں، حاضر ہوں، حصول سعادت کے لئے اور خیر تیرے ہاتھ میں ہے شر کا تجھ سے تعلق نہیں، تو قابل تسبیح ہے مہربان ہے، پاک ذات اور بلند مرتبہ والا ہے خانہ کعبہ کا مالک ہے پھر دو تکبیریں کہو، پھر کہو میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کیا ہے جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا اور ظاہر و غائب کا جاننے والا ہے۔ میں بڑا کھرا مسلمان ہوں میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں میری نماز اور عبادت اور میری زندگی اور موت سب اس خدا کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور میں مسلمان ہوں۔

پھر شیطان رجیم سے پناہ مانگو پھر سورۂ حمد کی قرأت کرو۔ (حسن)

۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے حماد نماز صحیح طریقہ سے پڑھو۔ میں نے کہا کتاب حریز سے میں نے نماز یاد کی ہے۔ فرمایا وہ ٹھیک نہیں ہے اے حماد کھڑے ہو اور نماز پڑھو۔ میں حضرت کے سامنے قبلہ رو کھڑا ہوا۔ میں نے رکوع کیا اور سجدہ حضرت نے فرمایا۔ اے حماد کتنی بری بات ہے کہ ایک شخص جس کی عمر ساٹھ ستر سال کی ہو گئی ہے وہ صحیح طریقہ سے نماز نہ پڑھ سکے۔ حضرت کے یہ فرمانے سے میں نے اپنے نفس میں ذلت محسوس کی۔ میں نے کہا۔ میری جان آپ پر قربان مجھے نماز سکھائیے۔ حضرت رو بقبلہ کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ پوری طرح چھوڑ کر دونوں رانوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں ملائیں اور اپنے دونوں پاؤں قریب قریب رکھے ان کے درمیان تین انگلیوں کا فاصلہ تھا اور انگلیوں کو قبلہ کے سامنے رکھا اسے ہٹایا نہیں پھر بہ خشوع کہا اللہ اکبر، پھر ترتیل سے سورۂ حمد و قل ھو اللہ پڑھا۔ پھر تھوڑی دیر بقدر سانس کے توقف کیا۔ درآنحالیکہ آپ کھڑے تھے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ چہرہ تک اٹھائے اور بحالت قیام اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور گھٹنوں پر ہاتھ کھلی انگلیوں سے رکھے اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف سیدھا کیا اس طرح کہ پشت اتنی سیدھی ہو گئی کہ اگر پانی یا تیل کا قطرہ ڈالا جائے تو پشت کے ہموار ہونے کی وجہ سے ڈھلک نہ سکے اور اگر گردن کو آگے بڑھایا اور آنکھوں کو نیچا کیا پھر تین بار ترتیل سے کہا۔ سبحان ربی العظیم بحمدہ، پھر سیدھے کھڑے ہوئے جب ٹھیک قیام ہو گیا تو فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ، پھر تکبیر کہی بحالت قیام اور اپنے ہاتھوں اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاتے تکبیر کہی پھر سجدہ میں گئے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں کے مقابل چہرہ کے برابر رکھے اور تین بار سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کہا اور جسم کا کوئی حصہ سوائے آٹھ مقامات سجدہ کے زمین پر نہ رکھا۔ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، پیر کے دونوں انگوٹھے، پیشانی اور ناک اور فرمایا ان میں سے سات کا سجدہ فرض ہے جس کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ مساجد اللہ کے لئے ہیں اللہ کے سوا اور کو نہ پکارو، وہ سات مقام سجدہ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے، دونوں پیر کے انگوٹھے اور پیشانی ہے اور ناک کا زمین پر رکھنا سنت ہے۔ پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور

سیدھے بیٹھے اور فرمایا اللہ اکبر، پھر بائیں ران پر زور دے کر بیٹھے اور داہنے قدم کی پشت کو بائیں قدم کے تلے کے حصہ پر رکھا اور استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ کہا۔ پھر تکبیر کہی اور بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کیا اور وہی کہا جو دوسرے سجدہ میں کہا تھا اور سوائے اعضائے سجدہ اور کوئی حصّہ بدن زمین پر نہ رکھا اور رکوع و سجود میں کہنیاں اٹھائے رہے اس طرح دو رکعتیں پوری کیں جب تشہد میں بیٹھے تو انگلیاں ملا کر زانو پر رکھیں۔ جب تشہد اور سلام سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے حماد نماز یوں پڑھو۔ (حسن)

﴿باب ۲﴾

☆(قراءة القرآن)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية بن عمّار ، قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا قمت للصّلاة أقرء بسم الله الرَّحمن الرَّحيم في فاتحة القرآن ؟ قال : نعم ، قلت : فإذا قرأت فاتحة القرآن أقرء بسم الله الرَّحمن الرَّحيم مع السّورة ؟ قال : نعم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن يحيى بن أبي عمران الهمدانيِّ قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك ماتقول في رجل ابتدأ ببسم الله الرَّحمن الرَّحيم في صلاته وحده في اُمِّ الكتاب فلمّا صار إلى غير اُمِّ الكتاب من السّورة تركها ، فقال العبّاسيُّ : ليس بذلك بأس ؛ فكتب بخطّه يعيدها مرَّتين على رغم أنفه يعني العباسي .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن عليِّ بن الحسن بن عليٍّ ، عن عبّاد بن يعقوب ، عن عمرو بن مصعب ، عن فرات بن أحنف ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سمعته يقول : أوَّل كلِّ كتاب نزل من السماء بسم الله الرَّحمن الرَّحيم فإذا قرأت بسم الله الرَّحمن الرَّحيم فلا تبالي إلّا تستعيذ و إذا قرأت بسم الله الرَّحمن الرَّحيم سترتك فيما بين السّماء والأرض .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرَّحمن ، عن أبي أيّوب

الخزّاز ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : القراءة في الصلاة فيها شيء موقّت ؟ قال : لا إلّا الجمعة تقرأ فيها الجمعة والمنافقين .

٥ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن جميل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كنت خلف إمام فقرأ الحمد و فرغ من قراءتها فقل أنت : « الحمد لله ربّ العالمين » ولا تقل : آمين .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ؛ و ابن بكير ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا يكتب من القراءة والدّعاء إلّا ما أسمع نفسه .

٧ ـ أبوداود ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن حسن الصّيقل قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أيجزيء عنّي أن أقرأ في الفريضة فاتحة الكتاب وحدها إذا كنت مستعجلاً أو أعجلني شيء ؟ فقال : لا بأس .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن ابن أبي نجران ، عن صفوان الجمّال قال : صلّى بنا أبوعبدالله عليه السلام المغرب فقرأ بالمعوّذتين في الرّكعتين .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يجوز للمريض أن يقرأ في الفريضة فاتحة الكتاب وحدها ويجوز للصحيح في قضاء صلاة التّطوع باللّيل و النّهار .

١٠ ـ محمّد بن يحيى بإسناده ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يكره أن يقرأ قل هو الله أحد في نفس واحد .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّما يكره أن يجمع بين السّورتين في الفريضة فأمّا النّافلة فلا بأس .

١٢ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عبدالحميد ، عن سيف بن عميرة عن منصور بن حازم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : لا تقرأ في المكتوبة بأقلّ من سورة ولا بأكثر .

١٣ ـ أبوداود ، عن عليّ بن مهزيار بإسناده ، عن صفوان الجمّال قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : صلاة الأوّابين الخمسون كلّها بقل هو الله أحد .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن صالح بن عقبة ، عن أبي هارون المكفوف قال : سأل رجل أبا عبدالله عليه السلام وأنا حاضر: كم يقرأ في الزّوال؟ فقال: ثمانين آية فخرج الرّجل فقال : يا أبا هارون هل رأيت شيخاً أعجب من هذا الّذي سألني عن شيء فأخبرته ولم يسألني عن تفسيره هذا الّذي يزعم أهل العراق أنّه عاقلهم يا أبا هارون إنّ الحمد سبع آيات و قل هو الله أحد ثلاث آيات فهذه عشر آيات و الزّوال ثمان ركعات فهذه ثمانون آية .

١٥ ـ عنه ، عن محمّد بن الحسين ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته هل يقرأ الرّجل في صلاته وثوبه على فيه ، قال : لا بأس بذلك إذا أسمع أذنيه الهمهمة .

١٦ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عمّن ذكره قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : يجزئك من القراءة معهم مثل حديث النفس .

١٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تلبية الأخرس وتشهّده وقراءته للقرآن في الصلاة تحريك لسانه وإشارته بإصبعه .

١٨ ـ وعنه ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ بن فضّال ، عن عمرو بن سعيد المدائنيّ ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه قال في الرّجل ينسى حرفاً من القرآن فيذكر و هو راكع هل يجوز له أن يقرأ في الرّكوع ، قال : لا ولكن إذا سجد فليقرء .

١٩ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن عبدوس ، عن محمّد بن زاوية عن أبي عليّ بن راشد قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك إنّك كتبت إلى محمّد ابن الفرج تعلّمه أنّ أفضل ما تقرأ في الفرائض بإنّا أنزلناه وقل هو الله أحد . وإنّ صدري ليضيق بقراءتهما في الفجر ، فقال عليه السلام : لا يضيقنّ صدرك بهما فإنّ الفضل و الله فيهما .

٢٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد

عن صفوان الجمّال قال: صلّيت خلف أبي عبدالله عليه السلام أيّاماً فكان إذا كانت صلاة لا يجهر فيها جهر ببسم الله الرحمن الرحيم وكان يجهر في السورتين جميعاً.

٢١ ـ وعنه، عن أحمد بن محمّد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سألته عن قول الله عزّ وجلّ: «ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها» قال: المخافتة مادون سمعك والجهر أن ترفع صوتك شديداً.

٢٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة قال: حدّثني معاذ بن مسلم، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال: لا تدع أن تقرأ بقل هو الله أحد وقل يا أيّها الكافرون في سبع مواطن في الرّكعتين قبل الفجر وركعتي الزّوال وركعتين بعد المغرب وركعتين من أوّل صلاة اللّيل وركعتي الإحرام والفجر إذا أصبحت بها وركعتي الطواف.

٢٣ ـ وفي رواية أُخرى أنّه يبدأ في هذا كلّه بقل هو الله أحد وفي الركعة الثانية بقل يا أيّها الكافرون إلّا في الركعتين قبل الفجر فإنّه يبدأ بقل يا أيّها الكافرون ثمّ يقرأ في الرّكعة الثانية بقل هو الله أحد.

٢٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن العلاء بن رزين عن محمّد بن مسلم قال: سئل أبو عبدالله عليه السلام عن الرّجل يؤمّ القوم فيغلط، قال: يفتح عليه مَن خلفه.

٢٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفليّ، عن السكونيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال في الرّجل يصلّي في موضع ثمّ يريد أن يتقدّم، قال: يكفّ عن القراءة في مشيه حتّى يتقدّم إلى الموضع الّذي يريد ثمّ يقرء.

٢٦ ـ الحسين بن محمّد، عن عبدالله بن عامر، عن عليّ بن مهزيار، عن فضالة بن أيّوب، عن الحسين بن عثمان، عن عمرو بن أبي نصر قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الرّجل يقوم في الصلاة فيريد أن يقرأ سورة فيقرأ قل هو الله أحد وقل يا أيّها الكافرون؟ فقال: يرجع من كلّ سورة إلّا من قل هو الله أحد و[من] قل يا أيّها الكافرون.

٢٧ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن داود بن فرقد، عن صابر مولى بسّام قال: أمّنا أبو عبدالله عليه السلام في صلاة المغرب

فقرأ المعوّذتين ثمّ قال: هما من القرآن .

٢٨ ٢٨ - عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس بن عبدالرحمن، عن عبدالله ابن سنان قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: على الإمام أن يسمع من خلفه وإن كثروا؟ فقال: ليقرأ قراءة وسطاً يقول الله تبارك وتعالى: «ولا تجهر بصلوتك ولاتخافت بها».

٢٩ ٢٩ - عليّ، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن العلاء، عن محمّد بن مسلم قال: سألته(٢) عن الّذي لا يقرأ فاتحة الكتاب في صلاته قال: لا صلاة له إلّا أن يبدأ بها في جهر أو إخفات، قلت: أيّهما أحبّ إليك إذا كان خائفاً أو مستعجلاً يقرأ بسورة أو فاتحة الكتاب؟ قال: فاتحة الكتاب

باب ۲۰
قرأت قرآن

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا جب میں نماز پڑھتا ہوں تو سورۂ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھتا ہوں فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جب قرآن میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں تو بسم اللہ پڑھتا ہوں فرمایا ٹھیک ہے۔ (ص)

۲۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ کو لکھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اپنی نماز میں تو سورۂ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھتا ہے لیکن اور سوروں میں بسم اللہ نہیں پڑھتا۔ حضرت نے جواب میں اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجا اور دوبارہ لکھا، عباسی غلط کہتا ہے ہر سورہ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر کتاب کی ابتدا اور وقت نزول بسم اللہ سے ہوئی ہے بسم اللہ کہنے کے بعد کوئی حرج نہیں۔ اگر آعوذ باللہ من الشیطان الرجیم نہ کہو اور جب تم بسم اللہ پڑھو گے تو رحمت الٰہی تمہیں مابین زمین و آسمان ڈھانپ لے گی۔ (ص)

۴۔ میں نے کہا کیا نماز میں سورہ مخصوص ہے فرمایا نہیں سوائے سورۂ جمعہ کے اس میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھنا لازم ہے۔ (ص)

۵۔ فرمایا جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہو تو جب امام سورۂ الحمد قرأت کرے تو کہو الحمد للہ رب العالمین اور آمین نہ کہو کیونکہ یہ طریقۂ اہلسنت ہے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا حضرت نے قرأت اور دعا اتنی آواز سے ہو کہ انسان کا نفس سن لے۔ (حسن)

۷۔ میں نے امام علیہ السلام سے کہا میرے لیے کافی ہے نماز واجب میں صرف سورۂ حمد کا پڑھ لینا جبکہ جلدی میں ہوں یا کوئی امر مجھے جلد ختم کرنے پر مجبور کرے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (ص)

۸۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ نماز مغرب پڑھی حضرت نے دونوں رکعتوں میں قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق پڑھا۔

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مریض کے لئے جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ میں صرف سورۂ الحمد پڑھے اور تندرست کے لئے نماز سنتی کی قضا میں خواہ دن کی ہو یا رات کی۔ (ص)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ مکروہ ہے کہ سورۂ قل ہو اللہ احد ایک ہی سانس میں پڑھا جائے۔ (مرسل)

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے نماز واجب میں دو سوروں کا جمع کرنا مکروہ ہے ہاں نافلہ میں مضائقہ نہیں۔ (موثق)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب میں نہ ایک سورہ سے کم پڑھی جائے نہ زیادہ۔ (ص)

۱۳۔ فرمایا حضرت نے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے پچاس نمازیں قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ (مرسل)

۱۴۔ میری موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا زوال کے وقت کتنا پڑھنا چاہیئے حضرت نے فرمایا اسی آیتیں۔ یہ سن کر وہ چلا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابوہارون احمر نے اس بڈھے کو دیکھا کیسی عجیب بات اس نے مجھ سے پوچھی اور جب میں نے بتایا تو اس نے قطعاً اس کی وضاحت مجھ سے نہ پوچھی۔ یہ وہ شخص ہے جسے اہل عراق سب سے زیادہ عقلمند جانتے ہیں۔ اے ابوہارون سورۂ حمد میں سات آیتیں ہیں اور قل ہو اللہ میں تین، یہ مل کر دس ہوئیں اور ظہر کی نوافل آٹھ رکعت ہیں لہٰذا یہ اسی آیتیں ہوئیں۔ ( )

اس امر میں اختلاف ہے کہ قل ہو اللہ میں کتنی آیتیں ہیں عام قاریوں کے نزدیک پانچ، بعض کے نزدیک چار، ہمارے نزدیک جو امام نے بتایا وہی صحیح ہے۔ (مرسل)

۱۵۔ میں نے حضرت سے پوچھا آیا ایسا شخص نماز میں قرأت کرے جس کے منہ پر کپڑا ہو۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے اتنی ہلکی آواز ہو کہ اس کے کان سن لیں۔ (ض)

۱۶۔ فرمایا جماعت کے ساتھ ایسی قرأت ہو جیسے کوئی نفس سے بات کرے۔ (ص)

۱۷۔ فرمایا گونگے کے لئے تکبیر و تشہد و قرأت میں صرف زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا کافی ہے۔ (مرسل)

۱۸۔ میں نے پوچھا جو شخص نماز میں قرآن کا کوئی کلمہ بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا رکوع میں پڑھنا جائز ہے فرمایا نہیں لیکن سجدہ میں پڑھ لے۔ (ض)

۱۹۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا آپ نے محمد بن الفرج کو تحریر فرمایا کہ نماز واجب میں انا انزلناہ اور قل ہو اللہ احد سوروں کا پڑھنا افضل ہے اور میرے سینہ میں تنگی پیدا ہوتی ہے ان کے پڑھنے میں نماز فجر میں فرمایا ان کے پڑھنے میں دل تنگی نہ ہونی چاہیئے۔ خدا نے ان کا پڑھنا افضل قرار دیا ہے۔ (موثق)

۲۰۔ میں نے چند روز ابو عبداللہ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت نے جن نمازوں میں جہر نہیں ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو با آواز بلند پڑھا اور تمام سورتوں میں بھی۔ (حسن)

۲۱۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا نہ جہر ہی کرو اور نہ اخفات ہی۔ فرمایا کم آواز اتنی ہو کہ تمہارے کان سن لیں اور جہر سے مراد ہے زیادہ اونچی آواز۔ (حسن)

۲۲۔ فرمایا حضرت نے صرف قل ہو اللہ ہی پر اکتفا نہ کرو، سات جگہ قل یا ایہا الکافرون بھی پڑھنا چاہیئے۔ قبل صبح دو رکعت میں، زوال کے وقت دو رکعت میں، بعد مغرب دو رکعت میں نماز شب کی پہلی دو رکعت میں احرام کی دو رکعت میں اس کے بعد والی صبح کی دو رکعت میں اور نماز طواف کی دو رکعت میں۔ (موثق)

۲۳۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت سب میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور رکعت ثانیہ میں قل یا ایہا الکافرون لیکن نماز صبح سے پہلے دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون پڑھتے تھے رکعت ثانیہ میں قل ہو اللہ احد۔ (حسن)

۲۴۔ حضرت سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز جماعت پڑھ رہا ہو اور غلط پڑھ جائے۔ فرمایا پیچھے سے شروع کرے۔

۲۵۔ حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ایک جگہ نماز پڑھ رہا ہو اور آگے بڑھنا چاہے۔ فرمایا قرأت روک دے جب جگہ پر پہنچ جائے تو پڑھنے لگے۔ (حسن)

۲۶۔ میں نے کہا ایک شخص نماز میں ایک سورہ پڑھنا چاہتا ہے وہ بھول کر سورۂ قل ہو اللہ احد یا قل یا ایہا الکافرون پڑھنے لگا فرمایا ہر سورہ کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھا جاسکتا ہے۔ سوائے سورۂ قل ہو اللہ احد یا قل ایہا الکافرون کے۔ (حسن)

۲۷۔ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے پیچھے نماز مغرب پڑھی۔ حضرت نے معوذتین کی تلاوت فرمائی اور کہا کہ یہ قرآنی سورے ہیں۔ (مجہول)

۲۸۔ میں نے پوچھا کیا امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آواز پیچھے والے کو سنائے چاہے وہ کتنے ہی زیادہ ہوں فرمایا درمیانی آواز سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ تو جہر کر نہ اخفات۔ (حسن)

۲۹۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی ہو فرمایا اس کی نماز نہ ہوگی جب جہر یا اخفات سے اسے شروع نہ کرے۔ میں نے کہا۔ اگر وہ خائف ہو یا جلدی میں ہو تو آپ کے نزدیک کیا صورت بہتر ہوگی کوئی اور سورہ پڑھے یا سورہ فاتحہ۔ فرمایا سورۂ فاتحہ۔ (حسن)

باب ۲۱

(عزائم السجود)

١ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا قرأت شيئاً من العزائم التي يسجد

فيها فلا تكبّر قبل سجودك ولكن تكبّر حين ترفع رأسك والعزائم أربع : حم السجدة وتنزيل والنّجم واقرأ باسم ربّك .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال : إذا قرىء شيء من العزائم الأربع فسمعتها فاسجد وإن كنت على غير وضوء و إن كنت جنباً و إن كانت المرأة لا تصلّي وسائر القرآن أنت فيه بالخيار إن شئت سجدت وإن شئت لم تسجد .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبد الرَّحمن ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل سمع السجدة تقرأ ؟ قال : لا يسجد إلّا أن يكون منصتاً لقراءته مستمعاً لها أو يصلّي بصلاته فأمّا ان يكون يصلّي في ناحية وأنت تصلّي في ناحية اُخرى فلا تسجد لما سمعت .

٤ ـ أحمد بن إدريس ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن صلّيت مع قوم فقرأ الإمام «اقرأ باسم ربّك الّذي خلق» أوشيئاً من العزائم وفرغ من قراءته ولم يسجد فأوم إيماء والحائض تسجد إذا سمعت السجدة .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الرَّجل يقرأ بالسجدة في آخر السورة قال : يسجد ثمَّ يقوم فيقرأ فاتحة الكتاب ثمَّ يركع ويسجد .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن عروة ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لا تقرأ في المكتوبة بشيء من العزائم فإنَّ السجود زيادة في المكتوبة .

باب ۲۱

عزائم السجود

۱۔ فرمایا حضرت نے جب تم آیات سجدہ پڑھو تو سجدہ کرو ، سجدہ سے قبل تکبیر نہ کہو بلکہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور

سورہ ہائے عزائم چار ہیں۔ حم السجدہ، تنزیل والنجم اور اقراء باسم ربک۔ (ص)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سورہ ہائے عزائم سے آیات سجدہ پڑھی جائیں تو ان کو سنو تو سجدہ کرو۔ اگرچہ بغیر وضو ہو، اگرچہ جنب ہو۔ اگرچہ عورت نماز پڑھ رہی ہو، باقی قرآنی سجدوں میں اختیار ہے جی چاہے سجدہ کرو جی چاہے نہ کرو۔ (ض)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو آیت سجدہ کو سنے۔ فرمایا سجدہ اس صورت میں واجب ہوگا جب خاموشی سے کان لگا کر سنے۔ اگر سورہ سجدہ پڑھنے والا ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور تم دوسرے گوشہ میں ہو تو نہیں

۴۔ فرمایا اگر تم جماعت کی نماز پڑھ رہے ہو اور امام نے سورہ اقراء باسم ربک یا کوئی دوسری آیت سجدہ پڑھی اور قرأت ختم کرنے کے بعد سجدہ نہ کیا تو اسے اشارہ سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ (موثق)

۵۔ حضرت سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو آخر سورہ میں آیت سجدہ پڑھے فرمایا وہ سجدہ کرے اور کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور رکوع و سجدہ بجا لائے۔

۶۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب میں سورہ سجدہ نہ پڑھو، کیونکہ اس سے نماز واجب میں ایک سجدہ کی زیادتی ہو جاتی ہے

﴿باب ۲۲﴾

☆(القراءة في الركعتين الاخيرتين والتسبيح فيهما)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن النضر بن سويد ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن القراءة خلف الإمام في الركعتين الأخيرتين فقال : الإمام يقرأ فاتحة الكتاب و من خلفه يسبّح فإذا كنت وحدك فاقرأ فيهما وإن شئت فسبّح .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ما يجزىء من القول في الركعتين الأخيرتين ؟ قال : أن تقول : « سبحان الله والحمد لله ولا إله إلّا الله والله أكبر » وتكبّر وتركع .

باب ۲۲

آخری دو رکعتوں میں قرأت و تسبیح

۱۔ میں نے پوچھا امام کے پیچھے آخری دو رکعتوں میں قرأت کی جائے۔ فرمایا امام سورۂ فاتحہ پڑھے اور پیچھے والے تسبیح کریں اور فرادی نماز ہو تو اختیار ہے چاہے آخری دو رکعتوں میں حمد پڑھو یا تسبیحات اربعہ۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا آخری دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے۔ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (مجہول)

﴿ باب ۲۳ ﴾

☆(الركوع وما يقال فيه من التسبيح و الدعاء فيه واذا رفع الرأس منه)☆

١ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا أردت أن تركع فقل وأنت منتصبٌ : « الله أكبر » ثمّ اركع و قل : « اللّهمّ لك ركعت ولك أسلمت و بك آمنت و عليك توكّلت و أنت ربّي خشع لك قلبي و سمعي وبصري وشعري وبشري ولحمي ودمي ومخّي وعظامي وعصبي وما أقلّته قدماي غير مستنكف ولا مستكبر ولا مستحسر سبحان ربّي العظيم وبحمده » ثلاث مرّات في ترتيل و تصفّ في ركوعك بين قدميك تجعل بينهما قدر شبر و تمكّن راحتيك من ركبتيك و تضع يدك اليمنى على ركبتك اليمنى قبل اليسرى و بلّع بأطراف أصابعك عين الرّكبة وفرّج أصابعك إذا وضعتها على ركبتيك وأقم صلبك ومدّ عنقك وليكن نظرك بين قدميك ، ثمّ قل : « سمع الله لمن حمده » وأنت منتصبٌ قائم « الحمد لله ربّ العالمين أهل الجبروت والكبرياء ، والعظمة لله ربّ العالمين » تجهر بها صوتك ثمّ ترفع يديك بالتكبير وتخرّ ساجداً .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن

درّاج قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام فقلت : مايقول الرجل خلف الإمام إذا قال : سمع الله لمن حمده ؟ قال : يقول : « الحمدلله ربّ العالمين » ويخفض من صوته .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّادبن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : إذا أردت أن تركع و تسجد فارفع يديك و كبّر ثمّ أركع و اسجد .

٤ ـ محمّدبن يحيى ، عن أحمدبن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب عن أبي المغرا ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : من لم يقم صلبه في الصلاة فلا صلاة له .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن محمّدبن إسماعيل بن بزيع قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام يركع ركوعاً أخفض من ركوع كلّ من رأيته يركع وكان إذا ركع جنّح بيديه .

٦ ـ أحمدبن إدريس ، عن أحمدبن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن رجل ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا رفعت رأسك من الركوع فأقم صلبك فإنّه لا صلاة لمن لايقيم صلبه .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمدبن محمّد ، عن السنديّ بن الرّبيع ، عن سعيدبن جناح قال : كنت عند أبي جعفر عليه السلام في منزله بالمدينة فقال مبتدئاً : من أتمّ ركوعه لم تدخله وحشة في القبر .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّدبن الحسين ، عن جعفربن بشير ، عن حمّاد ، عن هشام قال : سألت أباعبدالله عليه السلام يجزىء عنّي أن أقول مكان التسبيح في الركوع والسجود لا إله إلّا الله والله أكبر ؟ قال : نعم .

٩ ـ أحمدبن إدريس ، عن محمّدبن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن عليّ بن عقبة قال : رآني أبوالحسن عليه السلام بالمدينة وأنا اُصلّي و أنكس برأسي و أتمدّد في ركوعي ، فأرسل إليّ لاتفعل .

باب ۲۳

رکوع اور سر اٹھانے کے بعد کیا کہا جائے

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب رکوع میں جاؤ تو پہلے سیدھے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہو پھر رکوع میں جا کر کہو یا اللہ میں تیرے سامنے رکوع میں ہوں، تیرا فرمانبردار ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں تجھ پر میرا بھروسہ ہے تو میرا رب ہے تیرے سامنے اظہار عجز کرتے ہیں میری آنکھ، میرے بال، میرے کان، میری جلد، میرا گوشت میرا خون، میرا مغز، میرے پٹھے، میری ہڈیاں اور ہر وہ چیز جس کو میرے قدم اٹھائے ہوئے ہیں نہ میرا متکبرانہ انداز ہے نہ انحراف ہے نہ رکوع سے مجھے تعب لاحق ہے۔

پھر کہو سبحان ربی العظیم بحمدہ تین بار اور رکوع میں اپنے پیر برابر رکھو اور ان کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو اور اپنی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھو۔ اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے پہلے گھٹنوں پر رکھو، جب رکھو اپنی پشت کو تان لو اور گردن آگے بڑھاؤ اور تمہاری نظر دونوں قدموں کے بیچ میں رہے پھر کہو سمع اللہ لمن حمدہ درآنحالیکہ تم کھڑے ہو اور کہو حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے۔ بلند آواز سے کہو، پھر اپنے ہاتھ تکبیر کے لئے اٹھا کر اور سجدہ میں جاؤ۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ماموم کو کیا کہنا چاہیئے فرمایا ہلکی آواز سے کہے الحمد للہ رب العالمین۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا جب رکوع یا سجدہ میں جانا چاہو تب اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہو تب رکوع یا سجدہ۔

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو رکوع میں سیدھی پشت نہیں کرتا اس کی نماز درست نہیں۔ (ص)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ اس عاجزانہ طریقہ سے رکوع کیا کہ میں نے ایسا رکوع کرتے کسی کو نہیں دیکھا اور جب رکوع میں جاتے تھے اپنے ہاتھوں پر زور دیتے تھے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم رکوع سے سر اٹھاؤ تو اپنی پشت کو سیدھا کرو۔ (مجہول)

۷۔ میں مدینہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے گھر میں موجود تھا۔ حضرت نے خود ہی فرمایا جس نے اپنے رکوع کو مکمل کر لیا قبر میں اسے وحشت نہ ہوگی۔ (ح)

۸۔ میں نے پوچھا کیا رکوع و سجدہ میں بجائے تسبیح لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہنا کافی ہے۔ فرمایا ہاں (ح)

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے مجھے مدینہ میں نماز پڑھتے دیکھا۔ میرا سر جھکا ہوا تھا اور رکوع میں ہاتھ بالکل سیدھے تھے حضرت نے مجھے کہلا کر بھیجا ایسا نہ کرو۔ (ص)

﴿ باب ۲۴ ﴾

☆(السجود والتسبيح والدعاء فيه في الفرائض والنوافل وما يقال)☆
☆(بين السجدتين)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ؛ عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سجدت فكبّر و قل : « اللّهمَّ لك سجدت و بك آمنت ولك أسلمت و عليك توكّلت وأنت ربّي سجد وجهي للّذي خلقه وشقَّ سمعه و بصره ، الحمدلله ربِّ العالمين تبارك الله أحسن الخالقين » ثمَّ قل : « سبحان ربّي الأعلى وبحمده » ثلاث مرّات فإذا رفعت رأسك فقل بين السجدتين : « اللّهمَّ اغفرلي وارحمني وأجرني وادفع عنّي إنّي لما أنزلت إليَّ من خير فقير ، تبارك الله ربُّ العالمين » .

٢ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن حفص الأعور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليٌّ صلوات الله عليه إذا سجد يتخوّى كما يتخوّى البعير الضامر . يعني بروكه .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن محمّد بن إسماعيل قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام إذا سجد يحرِّك ثلاث أصابع من أصابعه واحدة بعد واحدة ،تحريكاً خفيفاً كأنّه يعدُّ التسبيح ثمَّ رفع رأسه .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ ومحمّد بن الحسين ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي جعفر الأحول ، عن أبي عبيدة الحذّاء ، قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول و هو ساجدٌ : « أسألك بحقِّ حبيبك محمّد إلّا بدلت سيّئاتي حسنات وحاسبتني حساباً يسيراً » ثمَّ قال في الثانية : « أسألك بحقِّ حبيبك محمّد إلّا كفيتني مؤونة الدنيا وكلَّ هول دون الجنّة » وقال في الثالثة : « أسألك بحقِّ حبيبك محمّد لمّا غفرت لي الكثير من الذنوب والقليل وقبلت منّي عملي اليسير » ثمَّ قال في الرابعة : « أسألك بحقِّ حبيبك محمّد لمّا ادخلتني الجنّة و

جعلتني من سكّانها ولمّا نجّيتني من سفعات النّار برحمتك وصلّى الله على محمّد وآله

٥ ـ جماعةٌ ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن عبدالله بن سليمان قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يذكر النبيَّ صلى الله عليه وآله وهو في الصّلاة المكتوبة إمّا راكعاً وإمّا ساجداً فيصلّي عليه وهو على تلك الحال ، فقال : نعم إنَّ الصّلاة على نبيِّ الله صلى الله عليه وآله كهيئة التكبير والتسبيح وهي عشر حسنات يبتدرها ثمانية عشر ملكاً أيّهم يبلغها إيّاه .

٦ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أقرب ما يكون العبد من ربّه إذا دعا ربّه وهو ساجد فأيُّ شيء تقول إذا سجدت ؟ قلت : علّمني جعلت فداك ما أقول ، قال : قل : «يا ربَّ الأرباب ويا ملك الملوك ويا سيّد السّادات ويا جبّار الجبابرة ويا إله الآلهة صلّ على محمّد وآل محمّد وافعل بي كذا وكذا» ثمَّ قل : «فإنّي عبدك ناصيتي في قبضتك» ثمَّ ادع بما شئت واسأله فإنّه جواد ولا يتعاظمه شيءٌ .

٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن أبان ، عن عبدالرَّحمن بن سيابة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أدعو وأنا ساجدٌ ؟ فقال : نعم ، فادع للدُّنيا والآخرة فإنّه ربُّ الدُّنيا والآخرة .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن محمّد بن مسلم قال : صلّى بنا أبو بصير في طريق مكّة فقال وهو ساجد ، وقد كانت ضلّت ناقة لجمّالهم : «اللّهمَّ ردَّ على فلان ناقته» قال محمّد : فدخلت على أبي عبدالله عليه السلام فأخبرته فقال : وفعل ؟ قلت: نعم ، قال: وفعل ؟ قلت: نعم قال : فسكت ، قلت : فأُعيد الصّلاة ؟ قال: لا .

٩ ـ أحمد بن إدريس ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن إسحاق بن عمّار قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : إنّي كنت أُمهّد لأبي فراشه فأنتظره حتّى يأتي فإذا أوى إلى فراشه ونام قمت إلى فراشي وإنّه أبطأ عليَّ ذات ليلة فأتيت المسجد في طلبه وذلك بعدما هدأ النّاس[٢] فإذا هو في المسجد ساجد وليس في المسجد غيره فسمعت حنينه وهو يقول : «سبحانك اللّهمَّ أنت ربّي حقّاً حقّاً سجدت لك يا ربِّ تعبّداً ورقّاً ، اللّهمَّ إنَّ عملي

ضعيف فضاعفه لي ، اللّهمّ قني عذابك يوم تبعث عبادك وتب عليّ إنّك أنت التوّاب الرّحيم».

١٠ـ أحمد ، عن ابن محبوب ، عن أبي جرير الرّواسي قال : سمعت أبا الحسن موسى عليه السلام و هو يقول : « اللّهمّ إنّي أسألك الرّاحة عند الموت و العفو عند الحساب» يردّدها .

١١ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن عبدالله بن محمّد ، عن ثعلبة ابن ميمون ، عن عبدالله بن هلال قال : شكوت إلى أبي عبدالله عليه السلام تفرّق أموالنا وما دخل علينا ، فقال : عليك بالدّعاء وأنت ساجد فإنّ أقرب ما يكون العبد إلى الله وهو ساجد قال : قلت : فأدعو في الفريضة و اُسمّي حاجتي ؟ فقال : نعم قد فعل ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله فدعا على قوم بأسمائهم وأسماء آبائهم وفعله عليّ عليه السلام بعده .

١٢ ـ جماعة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله عند عائشة ذات ليلة فقام يتنفّل فاستيقظت عائشة فضربت بيدها فلم تجده فظنّت أنّه قد قام إلى جاريتها فقامت تطوف عليه فوطئت عنقه صلى الله عليه وآله وهو ساجد باك ، يقول : «سجد لك سوادي وخيالي وآمن بك فؤادي أبوء إليك بالنّعم وأعترف لك بالذنب العظيم عملت سوءاً وظلمت نفسي فاغفر لي إنّه لا يغفر الذنب العظيم إلّا أنت ، أعوذ بعفوك من عقوبتك وأعوذ برضاك من سخطك وأعوذ برحمتك من نقمتك و أعوذ بك منك لا أبلغ مدحك والثناء عليك ، أنت كما أثنيت على نفسك أستغفرك وأتوب إليك» فلمّا انصرف قال : يا عائشة لقد أوجعت عنقي أيّ شيء خشيت ؟ أن أقوم إلى جاريتك ؟ .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبيه ، عمّن ذكره ، عن محمّد بن أبي حمزة عن أبيه قال : قال أبو جعفر عليه السلام : من قال في ركوعه وسجوده وقيامه : «صلّى الله على محمّد و آل محمّد » كتب الله له بمثل الرّكوع والسّجود والقيام .

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جعفر بن عليّ قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام وقد سجد بعد الصّلاة فبسط ذراعيه على الأرض وألصق جؤجؤه بالأرض في دعائه .

١٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن يحيى بن عبد الرَّحمن بن خاقان قال : رأيت أبا الحسن الثالث عليه السلام سجد سجدة الشكر فافترش ذراعيه فألصق جؤجؤه و بطنه بالارض ، فسألته عن ذلك ، فقال : كذا نحبُّ .

١٦ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل ، عن أحمد بن عبدالعزيز قال : حدَّثني بعض أصحابنا قال : كان أبوالحسن الأوَّل عليه السلام إذا رفع رأسه من آخر ركعة الوتر قال : «هذا مقام من حسناته نعمة منك وشكره ضعيف وذنبه عظيم وليس له إلّا دفعك و رحمتك فإنّك قلت في كتابك المنزل على نبيّك المرسل صلى الله عليه وآله : «كانوا قليلاً من اللّيل ما يهجعون * و بالاسحارهم يستغفرون » طال هجوعي وقلَّ قيامي وهذا السحر وأنا أستغفرك لذنبي استغفار من لم يجد لنفسه ضرّاً ولا نفعاً ولا موتاً ولا حيوة ولا نشوراً» ثمَّ يخرُّ ساجداً صلوات الله عليه .

١٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن جندب قال : سألت أبا الحسن الماضي عليه السلام عمّا أقول في سجدة الشكر فقد اختلف أصحابنا فيه ؟ فقال : قل و أنت ساجد : «اللّهمَّ إنّي اُشهدك واُشهد ملائكتك وأنبياءك ورسلك وجميع خلقك أنّك الله ربّي والاسلام ديني ومحمّد نبيّي وعليّاً وفلاناً وفلاناً إلى آخرهم أئمّتي بهم أتولّى ومن عدوِّهم أتبرَّأ ، اللّهمَّ إنّي اُنشدك دم المظلوم ـ ثلاثاً ـ اللّهمَّ إنّي اُنشدك بايوائك على نفسك لأوليائك لتظفرنّهم بعدوِّك وعدوّهم أن تصلّي على محمّد وعلى المستحفظين من آل محمّد اللّهمَّ إنّي أسألك اليسر بعد العسر» ثلاثاً ، ثمَّ ضع خدَّك الأيمن على الأرض وتقول : «يا كهفي حين تعييني المذاهب وتضيق عليَّ الارض بما رحبت ويا بارىء خلقي رحمة بي وقد كان عن خلقي غنيّاً صل على محمّد وعلى المستحفظين من آل محمّد» ثمَّ ضع خدَّك الأيسر وتقول : «يا مذلَّ كلِّ جبّار ويا معزَّ كلِّ ذليل قد وعزَّتك بلغ بي مجهودي» ثلاثاً ، ثمَّ تقول : «يا حنّان يا منّان يا كاشف الكرب العظام» ثلاثاً ، ثمَّ تعود للسجود فتقول مائة مرَّة : «شكراً شكراً» ثمَّ تسأل حاجتك إن شاء الله تعالى .

١٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن عليِّ بن محمّد القاسانيِّ ، عن سليمان بن حفص المروزي قال : كتبت إلى أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام في سجدة الشكر فكتب إليَّ : مائة

مرّة شكراً وإن شئت عفواً عفواً .

١٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن عليّ بن الحكم ، عن محمّد بن سليمان، عن أبيه قال : خرجت مع أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام إلى بعض أمواله فقام إلى صلاة الظّهر فلمّا فرغ خرّ لله ساجداً فسمعته يقول بصوت حزين و تغرغر دموعه «ربّ عصيتك بلساني ولو شئت وعزّتك لأخرستني وعصيتك ببصري ولو شئت وعزّتك لأكمهتني وعصيتك بسمعي ولو شئت وعزّتك لأصممتني وعصيتك بيدي ولو شئت وعزّتك لكنعتني وعصيتك برجلي ولو شئت وعزّتك لجذمتني وعصيتك بفرجي ولو شئت وعزّتك لعقمتني و عصيتك بجميع جوارحي الّتي أنعمت بها عليّ وليس هذا جزاؤك منّي» قال : ثمّ أحصيت له ألف مرّة وهو يقول : «العفو العفو» قال : ثمّ ألصق خدّه الأيمن بالأرض فسمعته وهو يقول ، بصوت حزين «بؤت إليك بذنبي عملت سوءاً وظلمت نفسي فاغفر لي فانّه لا يغفر الذنوب غيرك يا مولاي» ثلاث مرّات ثمّ ألصق خدّه الأيسر بالأرض فسمعته يقول : «ارحم من أساء واقترف واستكان واعترف» ثلاث مرّات ثمّ رفع رأسه .

٢٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن مالك بن عطيّة ، عن يونس بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك هذا الّذي ظهر بوجهي يزعم النّاس أنّ الله لم يبتل به عبداً له فيه حاجة ، فقال : لا ، قد كان مؤمن آل فرعون مكتع الأصابع فكان يقول هكذا ـ ويمدّ يده ـ ويقول : يا قوم اتّبعوا المرسلين، قال: ثمّ قال لي إذا كان الثّلث الأخير من اللّيل في أوّله فتوضّأ ثمّ قم إلى صلاتك الّتي تصلّيها فإذا كنت في السّجدة الأخيرة من الركعتين الأوّلتين فقل وأنت ساجد: «يا عليّ يا عظيم يا رحمن يا رحيم يا سامع الدعوات يا معطي الخيرات صلّ على محمّد و أهل بيت محمّد وأعطني من خير الدنيا والآخرة ما أنت أهله واصرف عنّي من شرّ الدّنيا والآخرة ما أنا أهله وأذهب عنّي هذا الوجع ـ وتسمّيه ـ فإنّه قد غاظني وأحزنني» وألحّ في الدّعاء قال : ففعلت فما وصلت إلى الكوفة حتّى أذهب الله عنّي كلّه .

٢١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد البرقيّ ، عن محمّد بن عليّ ، عن سعدان،

عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان يقول في سجوده : « سجد وجهي البالي لوجهك الباقي الدّائم العظيم سجد وجهي الذّليل لوجهك العزيز ، سجد وجهي الفقير لوجه ربّي الغنيّ الكريم العليّ العظيم ، ربّ أستغفرك ممّا كان وأستغفرك ممّا يكون ، ربّ لاتجهد بلائي ، ربّ لاتشمت بي أعدائي ، ربّ لاتسىء قضائي ، ربّ إنّه لادافع ولامانع إلّا أنت صلّ على محمّد و آل محمّد بأفضل صلواتك وبارك على محمّد و آل محمّد بأفضل بركاتك ، اللّهم إنّي أعوذبك من سطواتك وأعوذبك من جميع غضبك وسخطك سبحانك لاإله إلّا أنت ربّ العالمين » وكان أميرالمؤمنين عليه السلام يقول وهوساجد : « ارحم ذلّي بين يديك وتضرّعي إليك ووحشتي من النّاس و آنسني بك يا كريم » وكان يقول أيضاً : « وعظتني فلم اتّعظ وزجرتني عن محارمك فلم أنزجر وغمرتني أياديك فما شكرت ، عفوك عفوك يا كريم أسألك الرّاحة عندالموت وأسألك العفو عند الحساب » وكان أبو جعفر عليه السلام يقول و هوساجد : « لاإله إلّاأنت حقّاً حقّاً سجدت لك ياربّ تعبّداً ورقّاً ، ياعظيم إنّ عملي ضعيف فضاعفه لي يا كريم يا حنّان اغفرلي ذنوبي وجرمي وتقبّل عملي يا كريم يا جبّار أعوذبك من أن أخيب أو أحمل ظلماً ، اللّهمّ منك النعمة وأنت ترزق شكرها وعليك يكون ثواب ما تفضّلت به من ثوابها بفضل طولك وبكريم عائدتك » .

٢٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن زياد بن مروان قال : كان أبوالحسن عليه السلام يقول في سجوده : « أعوذ بك من نارحرّها لا يطفأ و أعوذ بك من نار جديدها لا يبلي و أعوذ بك من نار عطشانها لا يروى و أعوذ بك من نار مسلوبها لايكسى » .

٢٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي عبيدة الحذّاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا قرأ أحدكم السجدة من العزائم فليقل في سجوده : « سجدت لك تعبداً ورقّاً ، لا مستكبراً عن عبادتك ولامستنكفاً ولامتعظّماً بل أنا عبدٌ ذليلٌ خائفٌ مستجيرٌ » .

٢٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن الريّان ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : شكوت إليه علّة أمّ ولدلي أخذتها ، فقال : قل لها : تقول في

السجود في دبر كلّ صلاة مكتوبة : « ياربّي يا سيّدي صلّ على محمد وعلى آل محمد وعافني من كذا وكذا » فبها نجا جعفر بن سليمان من النار قال : فعرضت هذا الحديث على بعض أصحابنا فقال : أعرف فيه : يارؤوف يا رحيم ياربّي ياسيّدي افعل بي كذا وكذا ».

٢٥ ـ عليّ بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن أبي عمير ، عن زياد القنديّ قال : كتبت إلى أبي الحسن الأوّل عليه السلام : علّمني دعاء فإنّي قد ابتليت بشيء وكان قد حبس ببغداد حيث اتّهم بأموالهم فكتب إليه : إذا صلّيت فأطل السجود ثمّ قل : يا أحد من لا أحد له » حتّى تنقطع النفس ، ثمّ قل : «يامن لا يزيده كثرة الدعاء إلّا جوداً وكرماً» حتّى تنقطع نفسك ، ثمّ قل : «ياربّ الأرباب أنت أنت أنت الّذي انقطع الرّجاء إلّا منك ، ياعليّ ياعظيم» قال زياد : فدعوت به ففرّج الله عنّي وخلّي سبيلي .

باب ۲۴

سجدہ تسبیح اور دعا فرائض و نوافل نماز میں

۱۔ پھر کہو سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ تین بار

اور جب سر اٹھاؤ تو یہ کہو جو تین ہیں تین بار۔ اللّهمّ لك سجدت

و بك آمنت ولك أسلمت و عليك توكّلت وأنت ربّي سجد وجهي للّذي خلقه وشقّ سمعه و بصره ، الحمدلله ربّ العالمين تبارك الله أحسن الخالقين » ثمّ قل : « سبحان ربّي الأعلى و بحمده

اور دونوں سجدوں کے درمیان کہو۔

اللّهمّ اغفرلي وارحمني وأجرني وادفع عنّي إنّي لما أنزلت إليّ من خير فقير، تبارك الله ربّ العالمين ».

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام جب سجدہ میں جاتے تو اپنے دونوں پہلو اس طرح پھیلا دیتے جیسے دبلا اونٹ بیٹھنے پر پھیلاتا ہے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ میں جاتے تو اپنی تین انگلیوں کو ایک ایک کر کے حرکت دیتے تھے آہستہ آہستہ گویا تسبیح پر شمار کر رہے ہیں۔ (ح)

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو سجدہ میں کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے اور مجھ سے تھوڑا سا حساب کر، دوسرے سجدہ میں فرماتے: میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے محمدؐ کے وسیلے سے کہ دنیوی خرچ میں کفایت بخش اور جنت کے لئے ہر خوف سے بچا لے۔

اور تیسری رکعت میں پڑھے۔

«أسألك بحقّ حبيبك محمّد لمّا غفرت لي الكثير من الذنوب والقليل وقبلت منّي عملي اليسير

اور چوتھی رکعت میں پڑھے۔

أسألك بحقّ حبيبك محمّد لمّا ادخلتني الجنّة و جعلتني من سكّانها ولمّا نجّيتني من سفعات النّار برحمتك وصلّى الله على محمّد و آله

۵۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کی نسبت پوچھا جو رکوع یا سجدہ میں درود بھیجتا ہے محمدؐ و آل محمدؐ پر، فرمایا محمد و آل محمد پر درود بھیجنا ایسا ہی ہے جیسے تکبیر و تسبیح، وہ ان نیکیوں کے برابر ہے جنھیں اٹھارہ فرشتے نبی کے پاس لے جاتے ہیں۔ (صحیح)

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے بندہ کو خدا سے سب سے زیادہ قریب کرنے والی یہ ہے کہ وہ سجدہ میں ہو جو کچھ سجدہ میں کہے۔ میں نے کہا مجھے بتائیے میں کیا کہوں۔ فرمایا کہو۔

«یاربّ الأرباب ویامالك الملوك ویا سیّد السّادات ویاجبّار الجبابرة ویا إله الآلهة صلّ علی محمّد و آل محمّد

پھر اپنی حاجت بیان کر کے کہے۔

«فإنّي عبدك ناصيتي في قبضتك» ثمّ ادع بماشئت واسأله فإنّه جواد ولا يتعاظمه شيء

پھر دعا کرے جو چاہو اور سوال کرو جو چاہو، وہ جواد ہے اس پر کسی چیز کا دینا دشوار نہیں۔ (مجہول)

۷۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں تو آیا امور دنیا کے لئے اس سے دعا کروں یا امور آخرت کے لئے فرمایا دنیا و آخرت دونوں کے لئے دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو دنیا و آخرت دونوں کا مالک ہے (مجہول)

۸۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ہم نے ابوبصیر کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی وہ سجدہ میں گئے ان کے ساربان کا اونٹ گم ہو گیا تھا انھوں نے سجدہ میں کہا۔ یا اللہ فلاں کا ناقہ لوٹا دے۔ محمد کہتے ہیں۔ میں نے یہ واقعہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا کیا اس نے ایسا کیا، میں نے کہا ہاں، پھر فرمایا اس نے ایسا کیا۔ میں نے کہا ہاں، یہ سن کر حضرت چپ ہو گئے۔ میں نے کہا کیا نماز کا اعادہ کرے فرمایا نہیں۔ (ص)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں اپنے والد کے لئے فرش خواب بچھایا کرتا تھا اور ان کے آنے کا منتظر رہتا تھا جب وہ اپنے فرش پر آجاتے اور سو رہتے تب میں اپنے بستر پر لیٹتا۔ ایک رات حضرت کو آنے میں دیر ہوئی میں مسجد میں آیا دیکھا حضرت سجدہ میں ہیں اور رات کا اتنا حصہ گزر گیا تھا کہ لوگ سو گئے تھے آپ کے سوا مسجد میں کوئی اور نہ تھا میں نے آپ کے رونے کی آواز سنی، آپ سجدہ میں کہہ رہے تھے۔ یا اللہ تو میرا رب برحق ہے، میں تیری بارگاہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام ہو کر سجدہ کیا ہے یا اللہ میرا عمل ضعیف ہے پس تو مجھے معاف کر اور اس دن کے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو قبر سے اٹھائے گا میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ کا قبول کرنے والا ہے۔ (مجہول)

۱۰۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سجدہ میں فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں راحت کا موت کے وقت اور عفو کا روز حساب۔

۱۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ ہمارا مال متفرق ہوا پھر واپس نہ آیا۔ فرمایا سجدہ میں دعا کرو بندہ کو خدا سے سب سے زیادہ قریب کرنے والا سجدہ ہے۔ میں نے کہا میں نماز واجب میں دعا کروں اور اپنی حاجت کا نام لوں، فرمایا ہاں، ایسا رسول اللہ نے کیا ہے۔ آپ نے ایک قوم کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر بد دعا کی اور ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے بھی ایسا ہی کیا۔

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا ایک رات حضرت عائشہؓ کے پاس تھے۔ حضرت نوافل پڑھنے کے لئے اٹھے حضرت عائشہؓ جاگ اٹھیں اور اپنے ہاتھ سے بستر ٹٹولا۔ جب نہ پایا تو گمان ہوا کہ ان کی کنیز کے پاس جا سوئے اٹھیں اور حضرتؐ کی گردن کو دبایا جبکہ آپ سجدہ میں پڑے رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے یا اللہ میرے اعضا، میرے خیال نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا ہے تیری نعمتوں کا شکر گزار ہوں اور گناہ عظیم کا اعتراف کرتا ہوں میں نے برا عمل کیا ہے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے بس مجھے بخش دے گناہ عظیم کا بخشنے والا کوئی نہیں، میں تیرے عفو سے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رحمت سے، پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے اور میں پناہ کا خواستگار ہوں کہ تیری مدح نہ کر سکا اور میں نے تیری اتنی ہی تعریف کی ہے جتنی تو نے اپنی ذات کی خود کی ہے۔ طالب مغفرت ہوں اور توبہ کرتا ہوں جب

فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے عائشہ تو نے میری گردن میں درد پیدا کر دیا۔ تو اس بات سے ڈری کہ میں تیری کنیز کے پاس چلا گیا ہوں۔ (ضعیف)

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو رکوع و سجود و قیام میں محمد و آل محمد پر درود بھیجے تو اسے دوہرے رکوع و سجود و قیام کا اجر ملتا ہے۔ (مرسل)

۱۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو بعد نماز سجدہ میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ زمین پر پھیلے ہوئے ہیں اور دعا کے وقت سینہ زمین سے ملا ہوا ہے۔

۱۵۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو دیکھا کہ سجدۂ شکر میں اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور اپنا سینہ اور شکم زمین سے ملا دیا ہے میں نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ مجھے یہی پسند ہے۔ (مجہول)

۱۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آخر رکعت وتر میں جب سر اٹھایا تو فرمایا یہ مقام ہے تیری نعمات کے ذکر کا اس کا شکر کمزور ہے اور اس کا گناہ بڑا ہے اور نہیں چارہ کار سوائے تیرے دفع کے اور رحمت کے اپنی کتاب میں جو نبی مرسل پر نازل ہوئی ہے تو نے فرمایا ہے وہ بہت کم سوتے ہیں اور صبح کو استغفار کرتے ہیں میری نیند طویل ہو گئی اور میرا قیام راتوں کو کم رہا یہ صبح کا وقت ہے میں اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتا ہوں اس کا سا جو اپنے نفس کے لیے نہ نقصان پاتا ہے نہ نفع، نہ موت، نہ زندگی، نہ قبر سے اٹھنا۔ پھر حضرت سجدہ میں گئے صلوات اللہ علیہ۔ (حسن)

۱۷۔ میں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ سجدۂ شکر میں کیا کہا جائے اس امر میں ہمارے اصحاب کے درمیان اختلاف ہے فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو تیرے ملائکہ کو تیرے انبیاء و مرسلین کو اور تیری تمام مخلوق کو اے اللہ تو میرا رب ہے، اسلام میرا دین ہے محمد میرے نبی ہیں، علیؑ اور فلاں فلاں آخری امام تک یہ میرے امام ہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں یا اللہ میں قسم دیتا ہوں تجھ کو تیرے مظلوم اماموں کے خون کی اور قسم دیتا ہوں ان وعدوں کی جو تو نے اپنے اولیاء سے کیے ہیں کہ تو فتح دے گا ان کو اپنے اور ان کے دشمنوں پر، درود بھیج محمد و آل محمد پر اور ان پر جو حفاظت کرنے والے ہیں شریعت آل محمد کی یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تنگدستی کے بعد فراخی کا، پھر اپنا داہنا رخسار زمین پر رکھ کر کہو اے میرے جائے پناہ جب مختلف مذاہب والے مجھے عاجز کر دیں اور زمین باوجود کشادگی کے میرے اوپر تنگ ہو جائے، اے میرے پیدا کرنے والے میرے اوپر رحم کر اور حافظین شریعت آل محمد پر بھی، پھر بایاں رخسارہ زمین پر رکھ کر کہو۔ اے ظالموں کو ذلیل کرنے والے اے ذلیلوں کو عزت دینے والے قسم تیری عزت کی، میری کمزوری انتہا کو پہنچ گئی ہے تین بار کہو، پھر سجدہ میں جاؤ اور شکراً شکراً سو بار کہو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔ (حسن)

۱۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو سجدۂ شکر کے بارے میں لکھا آپ نے تحریر فرمایا سو بار شکراً شکراً یا عفواً عفواً۔ (مجہول)

۱۹۔ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ ان کی ایک ملکیت پر گیا۔ حضرت نماز ظہر کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب پڑھ چکے تو سجدہ میں گئے اور میں نے حضرت کو نہایت غمگین لہجہ میں کہتے سنا درآنحالیکہ آنسو بہہ رہے تھے۔ اے میرے رب میں نے زبان سے تیری نافرمانی کی، اگر تو چاہتا تو مجھے گونگا کر دیتا، میں نے آنکھ سے تیری نافرمانی کی اگر تو چاہتا تو مجھے اندھا کر دیتا، میں نے کانوں سے تیری نافرمانی کی اگر تو چاہتا تو مجھے بہرا کر دیتا، میں نے اپنے ہاتھوں سے تیری نافرمانی کی تیری عزت کی قسم اگر تو چاہتا تو شل کر دیتا، میں نے پیروں سے تیری نافرمانی کی اگر تو چاہتا تیری عزت کی قسم انھیں اپاہج بنا دیتا۔ میں نے شرمگاہ سے تیری نافرمانی کی اگر تو چاہتا تو اسے بانجھ بنا دیتا۔ میں نے تیری نافرمانی کی اپنے تمام اعضاء و جوارح سے بطور انعام تو نے مجھے دیئے تھے یہ میرے کسی عمل کا بدلہ نہ تھا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد میں نے شمار کیا کہ حضرت نے ایک ہزار بار العفو العفو کہا۔ پھر اپنا داہنا رخسار زمین پر رکھا۔ میں نے دردناک آواز میں یہ کہتے سنا۔ میں نے اپنے گناہ میں تیری طرف رجوع کی ہے میں نے برا عمل کیا اپنے نفس پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اے میرے مولا تین بار کہا پھر اپنا بایاں رخسارہ زمین پر رکھا۔ میں نے یہ کہتے سنا۔ یا اللہ رحم کر اس پر جس نے برائی کی اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تین بار کہا پھر اپنا سر اٹھایا۔ (مجہول)

۲۰۔ میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں میرے چہرے پر داغ ہیں لوگ کہتے ہیں خدا اپنے خاص بندوں کو جذام جیسے مرض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا ان کا یہ کہنا غلط ہے۔ مومن آل فرعون (حزقیل) کی انگلیاں جذام سے ٹیڑھی ہو گئی تھیں وہ بھی ایسا ہی کہتا تھا اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اے قوم   اتباع کرو۔ پھر فرمایا۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ ہو تو اس کے اول حصہ میں وضو کرو۔ پھر نماز کے لئے جو تم پڑھا کرتے ہو کھڑے ہو اور پہلی دو رکعتوں کے آخری سجدہ میں کہو: اے علی و عظیم، اے رحمٰن و رحیم، اے دعاؤں کے سننے والے، اے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر جس کا تو اہل ہے اور مجھے شر دنیا و آخرت سے بچا لے جس کا میں اہل نہیں اور اس درد کو دور کر دے اور اس درد کا نام لو اور کہو۔ اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور رنج پہنچایا ہے اور دعا میں روؤ، راوی کہتا ہے ایسا کرنے کے بعد جب میں کوفہ پہنچا تو میرا مرض دور تھا۔ (مجہول)

۲۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام اپنے سجدوں میں فرمایا کرتے تھے میرے بوسیدہ ہونے والے چہرے نے سجدہ کیا تیری ذات باقی کو جو ہمیشہ رہنے والی ذات باعظمت رہے اور میرے ذلیل چہرے نے سجدہ کیا تیری ذات عزیز کو اور میرے فقیر چہرہ نے سجدہ کیا تیری ذات غنی و کریم اور علی و عظیم کو یا اللہ میں معافی چاہتا ہوں ان افعال کے متعلق جو ہو چکے اور ان افعال کے متعلق جو ہوں گے۔ اے میرے رب تیرے سوا کوئی دافع و مانع نہیں، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سطوت سے، تیرے غضب اور غصہ سے۔

اے پاک ذات تیرے سوا کوئی رب العالمین نہیں، امیر المومنین سجدہ میں فرمایا کرتے تھے میری ذات پر رحم کر جو تیرے

سامنے ہے اور میرا رونا تیرے سامنے ہے اور لوگوں سے مجھے وحشت ہے اور اے کریم تجھ سے انس ہے اور یہ بھی فرماتے تھے تو نے مجھے نصیحت کی میں نے قبول نہ کی، تو نے محارم سے مجھے باز رہنے پر جھڑکا مگر میں باز نہ رہا، اور تو نے مجھے ناواقف رکھا تو میں نے شکایت نہ کی، اے کریم تجھ سے عندالموت راحت کا سوال کرتا ہوں اور عندالحساب بخشش کا۔ اور امام محمد باقرؑ سجدہ میں فرماتے تھے۔ اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو برحق معبود ہے۔ اے میرے رب میں نے از روئے بندگی اور غلامی کے سجدہ کیا ہے۔ اے عظیم المرتبت ہستی میرا عمل کمزور ہے اسے دوگنا کر دے، اے مہربان میرے گناہ بخش دے اے کریم میرے عمل کو قبول کر لے۔ اے جبار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنی ناکامی پر یا اپنے اوپر ظلم کرنے سے یا اللہ تیری طرف سے رحمتوں کا نزول ہے ان پر شکر کرنے کی توفیق دے اور تیرے اوپر ثواب ہے اس چیز کا جو تو نے اپنے لطف و کرم سے دی ہے۔ (ض)

۲۲۔ اور امام رضا علیہ السلام سجدہ میں فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس آگ سے جس کی تازگی پر کبھی نہیں آتی اور جس کا پیاسا کبھی سیراب نہیں ہوتا اور پناہ مانگتا ہوں اس آگ سے جس کا ننگا کبھی ملبوس نہیں ہوتا۔ (ض)

۲۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب سورۂ عزائم کے سجدہ میں جاؤ تو کہو میں نے سجدہ کیا ہے از روئے بندگی اور نہ غلامی، نہ از روئے تکبر تیری عبادت سے، نہ از روئے روگردانی اور نہ عار بلکہ تیرا عبد ذلیل ہوں اور تجھ سے ڈرنے والا اور تیری پناہ کا طالب۔ (ص)

۲۴۔ حضرت ابوعبداللہ سے میں نے شکایت کی اپنی ایک کنیز کی بیماری کی فرمایا اس سے کہو کہ ہر نماز واجب کے بعد سجدہ میں کہے اے میرے رب، اے میرے سردار، رحمت نازل کر محمد پر اور آل محمد پر اور نجات دے اس مرض سے جس سے نجات پائی تھی جعفر بن سلیمان نے آگ سے جب مخالفوں نے جلانا چاہا تھا۔ میں نے یہ حدیث اپنے بعض دوستوں سے کہی اس نے کہا میں جانتا ہوں اس میں یا رؤف یا رحیم یا ربی بھی ہے۔ اور یہ بھی کہے اے میرے رب میرے لئے ایسا ایسا کر۔ (ض)

۲۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا، مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے میری مصیبت دور ہو۔ حضرت اس زمانہ میں بغداد میں قید تھے حضرت نے لکھا جب نماز پڑھو تو سجدہ کو طول دو اور کہو یا أحد من لا أحد له جتنی بار ایک سانس میں کہہ سکو پھر کہو «یامن لا يزيده كثرة الدعاء إلّا جوداً وكرماً» ایک سانس پھر کہو «یاربّ الأرباب أنت أنت الّذي انقطع الرّجاء إلّا منك، یاعليّ یاعظیم» راوی نے بیان کیا جب میں نے اس طرح دعا کی تو میری تکلیف دور ہو گئی۔ (مرسل)

﴿ باب ٢٥ ﴾

☆(ادني مايجزىء من التسبيح في الركوع والسجود وأكثره)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عثمان بن عبدالملك عن أبي بكر الحضرميّ قال : قال أبوجعفر عليه السلام : تدري أيّ شيء حدّ الرّكوع والسجود ؟ قلت : لا ، قال : تسبّح في الرّكوع ثلاث مرّات « سبحان ربّي العظيم وبحمده » وفي السجود « سبحان ربّي الأعلى وبحمده » ثلاث مرّات فمن نقص واحدة نقص ثلث صلاته ومن نقص ثنتين نقص ثلثي صلاته ومن لم يسبّح فلا صلاة له .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن ابن فضّال عن أحمد بن عمر الحلبيّ ، عن أبيه ، عن أبان بن تغلب قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام وهو يصلّي فعددت له في الركوع والسجود ستّين تسبيحة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن حمزة بن حمران والحسن بن زياد قالا : دخلنا على أبي عبدالله عليه السلام وعنده قوم فصلّى بهم العصر وقد كنّا صلّينا فعددنا له في ركوعه سبحان ربّي العظيم . أربعاً أو ثلاثين أو ثلاثاً وثلاثين مرّة وقال : أحدهما في حديثه : « وبحمده » في الرّكوع والسجود سواء . هذا لأنّه علم عليه الصلاة والسّلام احتمال القوم لطول ركوعه وسجوده وذلك أنّه روي أنّ الفضل للامام أن يخفّف ويصلّي بأضعف القوم .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرحمن ، عن معاوية بن عمّار عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : أدنى ما يجزىء المريض من التسبيح في الركوع والسجود ؟ قال : تسبيحة واحدة .

٥ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن هشام بن الحكم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : مامن كلمة أخفّ على اللّسان منها ولا أبلغ من سبحان الله ، قال : قلت : يجزئني في الركوع والسجود أن أقول مكان التسبيح : لاإله إلّا الله والحمدلله والله أكبر ؟ قال : نعم كلّ ذا ذكر الله ، قال : قلت : الحمدلله ولاإله إلّا الله قدعرفناهما فما تفسير سبحان الله ؟

قال : أنفة لله ، أما ترى الرّجل إذا عجب من الشيء قال : سبحان الله .

٦ ـ عليّ بن محمّد ؛ عن بعض أصحابنا ، عن مروك بن عبيد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : إنّي إمام مسجد الحيّ فأركع بهم فأسمع خفقان نعالهم و أنا راكعٌ فقال : اصبر ركوعك و مثل ركوعك فإن انقطع و إلّا فانتصب قائماً .

باب ۲۵

ذکر رکوع وسجود

۱۔ فرمایا امام محمد باقر نے کہ رکوع و سجود کی حد کیا ہے۔ میں نے کہا معلوم نہیں۔ فرمایا رکوع میں تین بار کہو سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور سجدہ میں تین بار کہو سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ۔ جو ایک کم کرے گا اس نے ایک تہائی نماز ناقص کی اور جس نے دو ذکر کم کئے اس نے دو تہائی نماز کھوئی اور جو یہ تسبیح نہ کرے گا اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔ (مجہول)

۲۔ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نماز پڑھ رہے تھے میں نے رکوع اور سجدہ میں ساٹھ بار تسبیح پڑھتے سنا۔ (موثق)

۳۔ ہم نے حضرت ابوعبداللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ہم نے شمار کیا تو حضرت نے رکوع میں ذکر رکوع ۳۴ یا ۳۳ بار کیا۔ امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ دونوں میں کہنا ضروری ہے اور یہ اس لئے کہ رسول اللہ کو معلوم ہوا کہ لوگوں نے رکوع و سجود کے طول کے خوف سے کم کر دیا تھا اور یہ اس غلط فہمی کی بنا پر تھا کہ امام کے لئے فضیلت اس میں ہے کہ ضعفائے قوم کا لحاظ کرتے ہوئے نماز میں تخفیف مدنظر رکھے۔ (مجہول)

۴۔ میں نے پوچھا مریض کے لئے کم سے کم تسبیح کیا ہے رکوع اور سجدہ میں فرمایا صرف ایک بار۔ (ص)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے زبان کے لئے کوئی ہلکا کلمہ سبحان اللہ سا نہیں، میں نے کہا کیا رکوع و سجدہ میں بجائے سبحان اللہ کہنے کے لا الٰہ الا اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کہنا جائز ہے۔ فرمایا ہاں، ہر کلمہ ذکر خدا ہے میں نے کہا یہ دونوں باتیں ہم نے جان لیں۔ لیکن سبحان اللہ کی تفسیر کیا ہے فرمایا وہ خدا کی قدرت کے تحت ہر شے کو سمجھنا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی کسی چیز کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے سبحان اللہ۔ (حسن)

۶۔ میں نے کہا میں قبیلہ کی مسجد کا امام ہوں میں بحالت رکوع لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہوں فرمایا رکوع میں ٹھہرو

اور کچھ دیر ذکر رکوع کرتے رہو اگر آواز ختم ہو جائے تو خیر ورنہ کھڑے ہو جاؤ۔ (مرسل)

سبیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸

﴿باب ۲۶﴾

☆(مايسجد عليه وما يكره)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن خالد ؛ و الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن عروة ، عن أبي العبّاس الفضل بن عبدالملك قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا تسجد إلّا على الأرض أو ما أنبتت الأرض إلّا القطن والكتّان .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : أسجد على الزّفت ؟ يعني القير فقال : لا ولا على الثوب الكرسف ولا على الصوف ولا على شيء من الحيوان و لا على طعام ولا على شيء من ثمار الأرض ولا على شيء من الرّياش

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الجصّ يوقد عليه بالعذرة وعظام الموتى ثم يجصّص به المسجد أيسجد عليه فكتب عليه السلام إليّ بخطّه : إنّ الماء والنار قد طهّراه

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : دعا أبي بالخمرة فأبطأت عليه فأخذ كفّاً من حصا فجعله على البساط ثمّ سجد .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن الفضيل بن يسار ؛ وبريد بن معاوية عن أحدهما عليهما السلام قال : لا بأس بالقيام على المصلّى من الشعر و الصوف إذا كان يسجد على الأرض فإن كان من نبات الأرض فلا بأس بالقيام عليه و السجود عليه .

٦ ـ أحمد بن إدريس ؛ وغيره ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن إسماعيل ، عن محمّد بن عمرو بن سعيد ، عن أبي الحسن الرّضا صلوات الله عليه قال : لا تسجد على القير ولا على

الصاروج .

٧ ـ عليُّ بن محمّد ؛ وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن عليِّ بن الرَّيّان قال : كتب بعض أصحابنا إليه بيد إبراهيم بن عقبة يسأله يعني أباجعفر عليه السلام عن الصلاة على الخمرة المدنيّة ، فكتب صلِّ فيها ما كان معمولاً بخيوطة ولاتصلِّ على ما كان معمولاً بسيورة . قال : فتوقّف أصحابنا فأنشدتهم بيت شعر لتأبّط شرّاً العدوانيّ « كأنّها خيوطة ماري تغار وتفتل » وماري كان رجلاً حبّالاً كان يعمل الخيوط .

٨ ـ محمّد بن يحيى بإسناده قال : قال أبوعبدالله عليه السلام السجود على الأرض فريضة وعلى الخمرة سنّة .

٩ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الوليد ، عن يونس بن يعقوب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاتسجد على الذَّهب ولا على الفضّة .

١٠ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر عن أبيه ، عن علي عليه السلام قال : لا يسجد الرَّجل على شيء ليس عليه سائر جسده .

١١ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن أبان ، عن عبدالرَّحمن ابن أبي عبدالله ، عن حمران ، عن أحدهما عليهما السلام قال : كان أبي عليه السلام يصلّي على الخمرة يجعلها على الطنفسة ويسجد عليها ، فإذا لم تكن خمرة جعل حصاً على الطّنفسة حيث يسجد .

١٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كره أن يسجد على قرطاس عليه كتابة .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيِّ النيسابوريِّ عن عليِّ بن جعفر ، عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يصلّي على الرطبة النابتة ، قال : فقال : إذا ألصق جبهته بالأرض فلا بأس ؛ وعن الحشيش النابت الثيّل وهو يصيب أرضاً جدداً ؛ قال : لابأس .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين أنَّ بعض أصحابنا كتب إلى أبي الحسن الماضي عليه السلام يسأله عن الصلاة على الزُّجاج قال: فلمّا نفذ كتابي إليه تفكّرت و قلت :

هو مما أنبتت الأرض وما كان لي أن أسأله عنه قال : فكتب إليّ لا تصلّ على الزجاج وإن حدّثتك نفسك أنه مما أنبتت الأرض ولكنه من الملح والرمل وهما ممسوخان

باب ۲۶

کس چیز پر سجدہ نہ کرے اور کیا مکروہ ہے

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے سجدہ نہ کرو سوائے زمین کے یا جو زمین سے اُگے سوائے روئی اور سن کے۔

۲۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا میں رال پر سجدہ کروں، فرمایا نہ روئی پر، نہ روئی کے کپڑے پر، نہ اون پر، نہ حیوان کے کسی حصہ پر نہ کھانے کی چیز پر، نہ پھلوں پر اور نہ بالوں اور پروں پر۔ (حسن)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس اینٹ کے متعلق جس پر بھٹہ میں گندگی اور مردار جانوروں کی ہڈیاں وغیرہ جلا کر پکایا جاتا ہے اور پھر ان اینٹوں سے مسجد بنتی ہے کیا اس اینٹ پر سجدہ کرنا جائز ہے حضرت نے اپنے قلم سے لکھا کہ پانی اور آگ نے اسے طاہر کر دیا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت نے میرے پدر بزرگوار نے خمرہ (چھوٹا سا بوریہ کھجور کی چھال کا بنا ہوا جو بطور سجدہ گاہ استعمال ہوتا تھا) منگایا اور اسے پھیلا کر باریک سنگریزے اس پر ڈالے تب سجدہ کیا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرت نے اگر جانماز بالوں یا اونٹ کی بنی ہوئی ہو تو اس پر کھڑے ہوتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ سجدہ زمین پر ہو اور مصلّٰی نباتات کا ہو تو اس پر کھڑے بھی ہو سکتے ہیں اور سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔ (حسن)

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے قیر پر سجدہ نہ کرو اور نہ چونے اور ہڑتال وغیرہ کے اجزا پر۔ (حسن)

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا مدینہ والے خمرہ کے متعلق۔ فرمایا اس پر نماز پڑھو اگر وہ تاگوں سے بنا ہوا ہے اور اس پر نہ پڑھو جو چمڑے کے تسموں سے بنایا گیا ہو۔

ہمارے بعض اصحاب نے اس بارے میں تامل کیا۔ میں نے زمانہ جاہلیت کے شاعر تابطہ شرا کا یہ مصرعہ پڑھا۔

یعنی وہ ماری کے تاگوں کا بٹا ہوا ہے یعنی اچھی طرح بل دیا ہوا ہے۔ (ضعیف)

ماری ایک رسّی بنانے والا تھا جو ڈوروں سے بناتا تھا اور اس کا یہ کمال مشہور تھا۔

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے زمین پر سجدہ فرض ہے اور خمرہ پر سنت (خمرہ یعنی چھوٹی چٹائی)۔ (مرسل)

۹۔ فرمایا سونے اور چاندی پر سجدہ نہ کرو۔ (ضعیف)

۱۰۔ فرمایا ایسی قبے پر نماز نہ پڑھی جائے جس پر سارا جسم نہ آئے۔ (حسن)

۱۱۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ میرے والد خمرہ پر نماز پڑھتے تھے اور اس کو ایک چھوٹے سے بوریے پر رکھتے تھے اور اسی خمرہ پر سجدہ کرتے تھے اور خمرہ نہ ہوتا تو بوریے پر خمرہ کی جگہ سنگ ریزے بچھا کر سجدہ کرتے تھے۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ لکھے ہوئے کاغذ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔ (صحیح)

۱۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو کھجور کے نئے اُگے پتوں پر نماز پڑھے اگر پیشانی زمین سے لگ جاتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں اسی گھنی گھاس پر نماز پڑھنا جبکہ زمین پر ہاتھ پہنچ جائے تو مضائقہ نہیں۔ (صحیح)

۱۴۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ شیشہ پر نماز پڑھنا کیسا ہے۔ جب میں خط بھیج چکا تو خیال آیا کہ شیشہ تو از قسم نباتات ہے مجھے یہ پوچھنا نہ تھا۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ شیشہ پر نماز نہ پڑھو اور یہ جو تمہارا خیال ہے کہ نباتات سے ہے تو یہ صحیح نہیں، وہ نمک اور ریت کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ (مرسل)

﴿باب ۲۷﴾

☆(وضع الجبهة على الارض)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الجبهة كلّها من قصاص شعر الرّأس إلى الحاجبين موضع السجود فأيّما سقط من ذلك إلى الأرض أجزأك مقدار الدّرهم ومقدار طرف الأنملة .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا وضعت جبهتك على نبكة فلا ترفعها ولكن جرّها على الأرض .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن موضع جبهة الساجد يكون أرفع من قيامة ؟ قال : لا ولكن يكون مستوياً .

وفي حديث آخر في السجود على الأرض المرتفعة قال : قال إذا كان موضع جبهتك مرتفعاً عن رجليك قدر لبنة فلا بأس .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى

عن إسحاق بن عمّار ، عن بعض أصحابه ، عن مصادف قال : خرج بي دمل فكنت أسجد على جانب فرأى أبوعبدالله عليه السلام أثره فقال : ما هذا ؟ فقلت : لا أستطيع أن أسجد من أجل الدّمل فإنّما أسجد منحرفاً فقال لي : لاتفعل ولكن احفر حفيرة فاجعل الدّمل في الحفرة حتّى تقع جبهتك على الأرض .

٥ ـ عليّ بن محمّد بإسناد له قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عمّن بجبهته علّة لايقدر على السجود عليها ، قال : يضع ذقنه على الأرض إنّ الله عزّ وجلّ يقول : « ويخرّون للأذقان سجّداً » .

٦ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار ، عن عبد الملك بن عمرو قال : رأيت أبا عبدالله عليه السلام سوّى الحصا حين أراد السجود .

٧ ـ محمّد ، عن الفضل ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرّجل ينفخ في الصلاة موضع جبهته ؟ فقال : لا .

٨ ـ محمّد بن يحيى عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن أبان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يسجد و عليه العمامة لايصيب وجهه الأرض قال : لايجزئه ذلك حتّى تصل جبهته إلى الأرض .

باب ۲

پیشانی زمین پر رکھنا

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے پیشانی بال آگنے کی جگہ سے بھنوؤں تک ہے یہ جائے سجدہ ہے اس میں اگر درہم
لگ جائے تو کافی ہے اور درہم بمقدار انگلیوں کے دو کناروں کے برابر ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جب تم پیشانی بلند جگہ پر رکھو تو اسے اٹھاؤ نہیں بلکہ زمین کی طرف کھینچ کر لاؤ۔ (مرسل)

۳۔ میں نے پوچھا کیا سجدہ کی جگہ جائے قیام سے اونچی ہونی چاہیے۔ فرمایا نہیں برابر ہو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب بلند جگہ پر سجدہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا تمہارے سروں سے ایک اینٹ کے برابر بلند ہو۔ (مرسل)

۴۔ میرے پھوڑا نکلا جس کی وجہ سے ایک طرف جھک کر سجدہ کرتا تھا۔ حضرت نے اس کا اثر دیکھا تو کہا یہ کیا ہے میں نے کہا دنبل کی وجہ سے سجدہ نہیں کر سکتا اور مجھے ٹک ہو کر سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ ایک گڑھا کھود کر دمل کو اس فرج میں رکھو کہ پیشانی زمین پر رکھی جائے۔ (حسن)

۵۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس کی پیشانی میں کوئی روگ ہو جس کی وجہ سے وہ سجدہ نہ کر سکے۔ فرمایا وہ اپنی ٹھوڑی کا زمین پر رکھے۔ خدا فرماتا ہے وہ ٹھوڑی کے بل زمین پر گرتے ہیں۔ (مرسل)

۶۔ حضرت صادق علیہ السلام سجدہ کے لئے سنگریزے بچھاتے اور ان پر سجدہ کرتے۔ (مرسل)

۷۔ میں نے کہا کیا ایک شخص جائے سجدہ پہ پھونک مار سکتا ہے فرمایا نہیں۔ (مجہول)

۹۔ میں نے پوچھا ایک شخص کے سر پر عمامہ ہے جس کی وجہ سے اس کی پیشانی زمین پر نہیں لگتی۔ فرمایا یہ کافی نہیں جب پیشانی زمین سے نہ لگے۔

﴿باب ۷۸﴾

☆(القيام و القعود في الصلاة)☆

۱ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان عن حمّاد بن عيسى ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا قمت في الصلاة فلا تلصق قدمك بالأُخرى دع بينهما فصلاً إصبعاً أقلّ ذلك إلى شبر أكثره ، واسدل منكبيك وأرسل يديك ولا تشبّك أصابعك ولتكونا على فخذيك قبالة ركبتيك وليكن نظرك إلى موضع سجودك فإذا ركعت فصفّ في ركوعك بين قدميك ، تجعل بينهما قدر شبر ، و تمكّن راحتيك من ركبتيك وتضع يدك اليمنى على ركبتك اليمنى قبل اليسرى وبلّغ أطراف أصابعك عين الرُّكبة و فرّج أصابعك إذا وضعتها على ركبتيك فإذا وصلت أطراف أصابعك في ركوعك إلى ركبتيك أجزأك ذلك وأحبّ إليّ أن تمكّن كفّيك من ركبتيك فتجعل أصابعك في عين الرُّكبة وتفرّج بينهما وأقم صلبك ومدّ عنقك وليكن نظرك إلى ما بين قدميك فإذا أردت أن تسجد فارفع يديك بالتكبير وخرّ ساجداً وابدأ بيديك فضعهما على الأرض قبل ركبتيك تضعهما معاً ولا تفترش ذراعيك افتراش السبع ذراعيه ولا تضعنّ

ذراعيك على ركبتيك وفخذيك ولكن تجنّح بمرفقيك ولا تلصق كفّيك بركبتيك ولا تدنهما من وجهك بين ذلك حيال منكبيك ولا تجعلهما بين يدي ركبتيك ولكن تحرّفهما عن ذلك شيئاً وأبسطهما على الأرض بسطاً و أقبضهما إليك قبضاً و إن كان تحتهما ثوب فلا يضرّك وإن أفضيت بهما إلى الأرض فهوأفضل ولا تفرجنّ بين أصابعك في سجودك ولكن ضمّهنّ جميعاً قال : و إذا قعدت في تشهّدك فألصق ركبتيك بالأرض وفرّج بينهما شيئاً وليكن ظاهر قدمك اليسرى علىَ الأرض وظاهر قدمك اليمنى على باطن قدمك اليسرى و إليتاك على الأرض وطرف إبهامك اليمنى على الأرض ، وإيّاك والقعود على قدميك فتتأذّى بذلك ولاتكن قاعداً على الأرض فتكون إنّما قعد بعضك على بعض فلا تصبر للتشهد والدّعاء .

٢ ـ و بهذه الأسانيد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : إذا قامت المرأة في الصلاة جمعت بين قدميها ولا تفرّج بينهما و تضمّ يديها إلى صدرها لمكان ثدييها فإذا ركعت وضعت يديها فوق ركبتيها على فخذيها لئلاّ تطأطأ كثيراً فترتفع عجيزتها فإذا جلست فعلى إليتيها ليس كما يقعد الرّجل و إذا سقطت للسجود بدأت بالقعود بالركبتين قبل اليدين ثمّ تسجد لاطئة بالأرض فإذا كانت في جلوسها ضمّت فخذيها و رفعت ركبتيها من الأرض و إذا نهضت انسلّت انسلالاً لا ترفع عجيزتها أوّلاً .

٣ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب عن الحسين بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تقع بين السجدتين إقعاء .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سجدت المرأة بسطت ذراعيها .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن معلّى أبي عثمان عن معلّى بن خنيس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : كان عليّ بن الحسين عليهما السلام إذا هوى ساجداً إنكبّ وهو يكبّر .

٦ ـ عليٌّ بن إبراهيم ؛ عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد عثمان ، عن الحلبيّ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سجد الرَّجل ثمَّ أراد أن ينهض فلا يعجن بيديه في الأرض ولكن يبسط كفّيه من غير أن يضع مقعدته على الأرض .

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسين بن سعيد ؛ عن فضالة ، عن أبان ، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله قال : سألته عن جلوس المرأة في الصّلاة قال : تضمّ فخذيها .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن بعض أصحابنا قال : المرأة إذا سجدت تضمّمت والرَّجل إذا سجد تفتّح .

٩ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن رجل ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : «فصلّ لربّك وانحر» ؟ قال : النحر الاعتدال في القيام أن يقيم صلبه و نحره وقال : لا تكفّر فإنّما يصنع ذلك المجوس ولا تلثّم ولا تحتفز ولا تقع على قدميك ولا تفترش ذراعيك .

باب ۲۸

قیام وقعود

۱۔ فرمایا امام باقر علیہ السلام نے جب نماز کو کھڑے ہو تو ایک قدم کو دوسرے سے نہ ملاؤ اور ان کے درمیان فاصلہ دو چند انگلیوں کا کم سے کم ایک بالشت یا کچھ زیادہ اور اپنے کندھے سیدھے برابر رکھو اور اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دو اور اپنی انگلیاں کھولو مت اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھو مقابل اپنے دونوں گھٹنوں کے اور تمہاری نظر سجدہ کی جگہ پر ہو جب رکوع میں جاؤ تو دونوں قدموں کے بیچ میں سر رہے اور دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو اور اپنی ہتھیلیاں جا کر گھٹنوں پر رکھو اور اپنا داہنا ہاتھ زانوں پر بائیں ہاتھ سے پہلے رکھو اور اپنی انگلیوں کے کنارے گھٹنے کے بیچ میں رکھو اور انگلیوں کو کشادہ کر دو۔ جب گھٹنوں پر رکھو اور میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ گھٹنوں کو انگلیوں سے دبائے رکھو اور گھٹنوں کے بیچ رکھو اور انگلیاں کشادہ رکھو اور پشت کو برابر سیدھا رکھو اور گردن کو آگے بڑھاؤ اور اپنی نگاہ دونوں قدموں کے بیچ میں رکھو اور جب سجدہ میں جانے لگو تو دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور تکبیر کہہ کر سجدہ میں جاؤ اور پہلے ہاتھ زمین پر رکھو گھٹنے بعد میں، دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھو

اور ہاتھ اس طرح پھیلاؤ جیسے درندہ پھیلاتا ہے اور کہنیوں کو گھٹنوں پر نہ رکھو اور نہ رانوں پر۔ اور اپنی کہنیوں کو ذرا پھیلاؤ اور اپنے گھٹنوں سے نہ ملاؤ اور نہ اپنے ہاتھ چہرہ کے قریب رکھو یہ کندھوں کے برابر ہوں اور انھیں گھٹنوں کے سامنے نہ رکھو بلکہ کچھ ذرا سا ہٹا کر اور انھیں زمین پر پھیلا لو اور ان کی گرفت اپنی طرف رکھو اگر ان کے نیچے کپڑا ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر زمین پر رکھو تو بہتر ہے اور سجدہ میں اپنی انگلیاں نہ کھولو ان کو ملائے رکھو۔ جب تشہد کے لیے بیٹھو تو اپنے دونوں زانو زمین سے ملادو اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ دو

اور تمہارے بائیں قدم کی پشت زمین پر ہو اور داہنے قدم کی پشت بائیں قدم کے باطن سے مل جائے اور تمہارے چوتڑ زمین پر ہوں اور داہنے پاؤں کا انگوٹھا زمین سے ملا ہوا ہو اور اپنے قدموں پر ہرگز نہ بیٹھو اس طرح کی نشست سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ زمین پر بیٹھنا نہیں کہلاتا۔ بلکہ بعض جیسے بعض پر ہوتے ہیں۔ ذکر تشہد اور درود میں تاخیر نہ کرو۔ (حسن)

۲۔ جب عورت نماز کے لئے کھڑی ہو تو وہ اپنے دونوں قدم ملا کر رکھے ان کے درمیان کشادگی نہ کرے اور اپنے ہاتھ ملا کر اپنی پستان کی جگہ پر رکھے اور جب رکوع میں جائے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں کے اوپر ران پر رکھے تاکہ زیادہ جھک نہ پڑے اور پچھلا حصہ اٹھائے اور جب بیٹھے تو چوتڑوں پر لیکن نہ اس طرح جیسے مرد بیٹھتا ہے اور جب سجدہ میں جائے تو ابتدا کرے گھٹنوں سے قبل ہاتھوں سے پھر سجدہ کرے زمین سے مل کر۔ جب بیٹھے تو دونوں زانوں ملالے اور زمین سے گھٹنے اٹھے ہوئے ہوں اور اٹھے تو ہلکے سے۔ اپنا پچھلا حصہ پہلے نہ اٹھائے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھو۔

۴۔ فرمایا عورت جب سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر رکھے۔ (موثق)

۵۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام سجدہ میں جا کر تکبیر کہتے تو ایسی محویت ہوتی کہ الٹ جاتے۔ (مختلف فیہ)

۶۔ فرمایا جب سجدہ کے بعد کوئی اٹھے تو مٹھی باندھ کر نہ اٹھے بلکہ ہتھیلی کھلی رکھے اور نیچے کا حصہ زمین سے لگائے بغیر اٹھے۔ (حسن)

۷۔ میں نے حضرت سے عورت کے بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا نماز میں دونوں رانوں کو ملا کر بیٹھے۔

۸۔ فرمایا عورت جب سجدہ میں جائے تو اعضاء کو ملائے اور مرد کھلا رکھے۔ (مرسل)

۹۔ میں نے کہا کیا مطلب ہے فصل لربک وانحر کا فرمایا نحر کے معنی ہیں قیام، اعتدال اور پشت و گردن کو سیدھا یعنی تنا ہوا رکھنا اور فرمایا ہتھیار بند نماز نہ پڑھو کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے اور نہ گڑھا کھودو اور نہ اپنے قدموں پر بیٹھو اور نہ اپنے بازو پھیلاؤ۔ (مرسل)

«باب ٢٩»

(التشهد في الركعتين الاولتين والرابعة والتسليم)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن عثمان بن عيسى ، عن منصور بن حازم ، عن بكر بن حبيب قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن التشهّد فقال : لو كان كما يقولون واجباً على الناس هلكوا إنّما كان القوم يقولون أيسر مايعلمون إذا حمدت الله أجزأ عنك .

٢ ـ وفي رواية اُخرى عن صفوان ، عن منصور ، عن بكر بن حبيب قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : أيّ شيء أقول في التشهّد والقنوت ؟ قال : قل بأحسن ما علمت فإنّه لو كان موقّتاً لهلك النّاس .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن يحيى بن طلحة ، عن سورة بن كليب قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن أدنى مايجزىء من التشهّد ، فقال : الشهادتان .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن النعمان ، عن داود بن فرقد ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أقرأ في التشهّد : ماطاب فلله وماخبث فلغيره ؟ فقال : هكذا كان يقول عليّ عليه السلام .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ينبغي للإمام أن يُسمع من خلفه التشهّد ولا يُسمعونه هم شيئاً .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب عن الحسين بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : كلّما ذكرت الله به والنبيّ صلّى الله عليه وآله فهو من الصلاة وإن قلت : السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين فقد انصرفت .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : إذا انصرفت من الصلاة فانصرف عن يمينك .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب عن الحسين بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن عنبسة بن مصعب قال : سألت أبا عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ عن الرَّجل يقوم في الصفّ خلف الإمام وليس على يساره أحدٌ كيف يسلّم ؟ قال : يسلّم واحدة عن يمينه .

٩ ـ وبهذا الإسناد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرميّ قال : قال أبوعبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ : إذا قمت من الرَّكعة فاعتمد على كفّيك و قل : «بحول الله وقوَّته أقوم وأقعد» فإنَّ عليّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ كان يفعل ذلك .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبوعبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ : إذا جلست في الركعتين الاُولتين فتشهّدت ثمَّ قمت فقل : «بحول الله وقوَّته أقوم وأقعد» .

باب ۲۹

تشہّد و سلام

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تشہد کے متعلق کہ جیسا لوگ کہتے ہیں اگر لوگوں پر واجب ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے لوگ کہتے ہیں جتنا وہ پڑھتے ہیں آسان ہے جب اللہ کی حمد کرنی کافی ہے۔ (مجہول)

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ رد ہے اہلسنت کے اس عقیدے کا کہ تحیات تشہد میں واجب ہے ہمارے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ پہلے تشہد میں اگر تحیات کو مستحب جان کر بھی پڑھے تو گناہ ہے اور اگر واجب سمجھ کر پڑھے تو نماز باطل ہوگی۔

۲۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے۔ فرمایا جو سب سے اچھا جانو اگر معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد میں کم سے کم کیا پڑھا جائے۔ فرمایا شہادتین۔ (مجہول)

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا تشہد میں جتنی اچھی باتیں ہیں وہ سب خدا کے لئے ہیں اور جتنی بری باتیں وہ سب

خدا کے غیر کے لئے ہیں فرمایا ٹھیک ہے علی السلام یہی فرماتے ہیں۔ (ص)

۵۔ فرمایا حضرت نے امام کو چاہیئے کہ جو لوگ اس کے پیچھے ہوں اپنے تشہد کی آواز انھیں سنائے لیکن پیچھے والے اسے کچھ نہ سنائیں۔ (حسن)

۶۔ فرمایا جب تم اللہ کا اور نبیؐ کا ذکر تشہد میں کرو تو وہ نماز میں داخل ہے اور جب کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تو ختم نماز ہے۔ (ص)

۷۔ فرمایا جب نماز سے فارغ ہو کر اٹھو تو داہنی طرف سے اٹھو۔ (موثق)

۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو صفِ اوّل میں امام کے پیچھے کھڑا ہو اور اس کے بائیں طرف کوئی نہ ہو وہ سلام کیسے کرے۔ فرمایا وہ سلام کرے داہنی طرف والے کو (اشارہ سے) (حسن)

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ایک رکعت ختم کرکے اٹھو تو اپنے ہاتھوں پر سہارا دو اور کہو بحول اللہ و قوتہٖ اقوم واقعُد۔

حضرت علی علیہ السلام ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۰۔ فرمایا جب دو رکعتیں ختم کر تو تشہد پڑھ لو تیسری کے لئے کھڑے ہو تو کہو۔
بحول اللہ وقوتہٖ اقوم اقعد

﴿باب ۳۰﴾

☆(القنوت في الفريضة و النافلة و متى هو ومايجزى فيه (۱))☆

۱ ـ محمّد بن يحيى وغيره ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن ابن بكير ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن القنوت في الصلوات الخمس فقال : اقنت فيهنَّ جميعاً ، قال : وسألت أباعبدالله عليه السلام بعد ذلك عن القنوت فقال لي : أمّا ماجهرت فلا تشكَّ (۲).

۲ ـ أحمد ، عن الحسين ، عن ابن أبي نجران ، عن صفوان الجمّال قال : صلّيت خلف أبي عبدالله عليه السلام أيّاماً فكان يقنت في كلّ صلاة يجهر فيها ولا يجهر فيها .

۳ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن القنوت فقال : فيما يجهر فيه بالقراءة ، قال : فقلت له: إنّي سألت أباك عن ذلك فقال : في الخمس كلّها ؛ فقال : رحم الله أبي إنَّ أصحاب أبي

أتوه فسألوه فأخبرهم بالحق ثمّ أتوني شكّاكاً فأفتيتهم بالتقيّة .

٤ ـ عليّ ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبد الرَّحمن ، عن محمّد بن الفضيل ، عن الحارث بن المغيرة قال : قال أبوعبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ : اقنت في كلّ ركعتين فريضة أونافلة قبل الرُّكوع .

٥ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عُمير ، عن عبدالرَّحمن ابن الحجّاج ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : سألته عن القنوت فقال : في كلّ صلاة فريضة ونافلة .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : القنوت في كلّ صلاة في الركعة الثانية قبل الركوع ؟

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فَضالة بن أيّوب عن أبان ، عن إسماعيل بن الفضل قال : سألت أبا عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ عن القنوت و ما يقال فيه ، فقال : ما قضى الله على لسانك ولا أعلم له شيئاً موقّتاً .

٨ ـ بهذا الإسناد ، عن فَضالة ، عن أبان ، عن عبد الرَّحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : القنوت في الفريضة الدُّعاء وفي الوتر الاستغفار .

٩ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عَلَيْهِ السَّلَامُ : رجل نسي القنوت فذكره وهو في بعض الطريق فقال : يستقبل القبلة ثمّ ليقله ، ثمّ قال : إنّي لأكره للرَّجل أن يرغب عن سنّة رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أو يدعها .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ عن أدنى القنوت ، فقال : خمس تسبيحات .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سعد بن أبي خلف ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : يجزئك في القنوت : «اللّهمّ اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنّا في الدنيا والآخرة إنّك على كلّ شيء قدير» .

١٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن

عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما أعرف قنوتاً إلّا قبل الركوع .

۱۳ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد قال : حدّثني يعقوب ابن يقطين قال : سألت عبداً صالحاً عليه السلام عن القنوت في الوتر و الفجر وما يجهر فيه قبل الرّكوع أو بعده ، فقال : قبل الرّكوع حين تفرغ من قراءتك .

۱۴ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن زياد القندي ، عن درست ، عن محمّد بن مسلم قال : قال : القنوت في كلّ صلاة في الفريضة والتطوّع .

باب ۳

قنوت

۱۔ میں نے نمازہائے پنجگانہ میں قنوت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا قنوت سب نمازوں میں پڑھنا چاہیئے۔ راوی کہتا ہے پھر میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا جہریہ نمازوں میں شک ہی نہ کرو۔ (موثق)

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت نے جہریہ اور اخفائیہ دونوں نمازوں میں قنوت پڑھا۔ (م)

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قنوت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ان نمازوں میں ہے جو جہر سے پڑھی جاتی ہیں میں نے کہا یہی سوال میں نے آپ کے والد سے کیا تھا انھوں نے فرمایا کل نمازوں میں ہے۔ فرمایا اللہ میرے باپ پر رحم کرے۔ لوگ ان کے پاس آئے اور یہ سوال کیا۔ آپ نے جوبات حق تھی بتادی۔ اس کے بعد پھر یہ شکی لوگ میرے پاس آئے۔ میں نے از روئے تقیہ (بمصلحت وقت) فتویٰ دے دیا کہ جہریہ نمازوں میں ہے (اہلسنت کے یہاں صرف جہریہ نمازوں ہی میں ہے۔) (موثق)

۴۔ واجب نمازوں کی دو رکعت اور اسی طرح نافلہ کی دو رکعت بعد قبل رکوع ہے۔ (مجہول)

۵۔ واجب ہوں یا نافلہ دو رکعت کے بعد قبل رکوع قنوت ہے۔

۶۔ قنوت ہر نماز کی دوسری رکعت میں قبل رکوع ہے۔ (حسن)

۷۔ میں نے قنوت اور اس کے ذکر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا جو بحکم خدا تمہاری زبان پر جاری ہو جائے میں کوئی معین چیز نہیں جانتا۔

۸۔ فرمایا نماز واجب میں قنوت دعا ہے اور نماز وتر میں استغفار۔ (موثق)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص قنوت بھول گیا۔ اسے راستہ میں یاد آیا۔ فرمایا رو بقبلہ ہو کر پڑھ لے۔ پھر فرمایا میں اسے برا سمجھتا ہوں کہ سنت رسول سے نفرت کرے اور اسے چھوڑ دے۔ (موثق)

۱۰۔ میں نے پوچھا قنوت میں کم سے کم ذکر کیا ہے فرمایا پانچوں تسبیحات، (ض)
۱۱۔ فرمایا قنوت میں اتنا ذکر کرنا کافی «اللّهم اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنا في الدنيا والآخرة إنّك على كلّ شيء قدير»
۱۲۔ میں نہیں جانتا ہوں کوئی قنوت مگر وہی جو رکوع سے پہلے ہوتا ہے۔ (مجہول)
۱۳۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے قنوت کے متعلق پوچھا کہ قبل رکوع ہو یا بعد رکوع فرمایا قبل رکوع قرأت کے بعد۔ (صحیح)
۱۴۔ فرمایا قنوت واجب اور سنت ہر نماز میں ہے۔ (ض)

﴿باب﴾ ۳۱

☆(التعقيب بعد الصلاة و الدعاء)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا ينبغي للامام أن ينتقل إذا سلّم حتّى يتمّ من خلفه الصلاة. قال: و سألته عن الرّجل يؤمّ في الصلاة هل ينبغي له أن يعقّب بأصحابه بعد التسليم؟ فقال: يسبّح ويذهب من شاء لحاجته ولا يعقّب رجل لتعقيب الإمام.

٢ ـ عليّ، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: أيّما رجل أمّ قوماً فعليه أن يقعد بعد التسليم ولا يخرج من ذلك الموضع حتّى يتمّ الّذين خلفه الذين سبقوا صلاتهم، ذلك على كلّ إمام واجب إذا علم أنّ فيهم مسبوقاً و إن علم أن ليس فيهم مسبوق بالصلاة فليذهب حيث شاء.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن حديد، عن منصور بن يونس عمّن ذكره، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من صلّى صلاة فريضة وعقّب إلى اُخرى فهو ضيف الله وحقّ على الله أن يكرم ضيفه.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الوشّاء، عن أبان بن عثمان، عن الحسن بن المغيرة أنّه سمع أبا عبدالله عليه السلام يقول: إنّ فضل الدّعاء بعد الفريضة على الدّعاء بعد النافلة كفضل الفريضة على النافلة، قال: ثمّ قال: ادعه ولاتقل قدفرّغ من الأمر فإنّ الدّعاء هو العبادة، إنّ الله عزّ وجلّ يقول: «إنّ الّذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنّم داخرين» وقال: «ادعوني أستجب لكم» وقال: إذا أردت

أن تدعو الله فمجّده و أحمده وسبّحه وهلّله واثن عليه و صلّ على النبيّ صلى الله عليه وآله ، ثمّ سل تعط .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الدّعاء بعد الفريضة أفضل من الصّلاة تنفّلاً .

٦ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من سبّح تسبيح فاطمة الزّهراء عليها السلام قبل أن يثنّي رجليه من صلاة الفريضة غفر الله له و[ل]يبدأ بالتكبير .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن يحيى بن محمّد ، عن عليّ ابن النّعمان ، عن ابن أبي نجران ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سبّح الله في دبر الفريضة تسبيح فاطمة الزّهراء عليها السلام [ال]مائة مرّة و أتبعها بلا إله إلّا الله غفر [الله] له .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمّد بن عذافر قال : دخلت مع أبي على أبي عبدالله عليه السلام فسأله أبي عن تسبيح فاطمة صلّى الله عليها ، فقال : «الله أكبر» حتّى أحصى[ها] أربعاً وثلاثين مرّة ، ثمّ قال : «الحمدلله» حتّى بلغ سبعاً وستّين ، ثمّ قال : «سبحان الله» حتّى بلغ مائة يحصيها بيده جملة واحدة .

٩ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عبد الحميد ، عن صفوان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في تسبيح فاطمة صلّى الله عليها يبدأ بالتكبير أربعاً وثلاثين ، ثمّ التحميد ثلاثاً وثلاثين ، ثمّ التسبيح ثلاثاً وثلاثين .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن الخيبريّ ، عن الحسين بن ثوير ؛ و أبي سلمة السرّاج قالا : سمعنا أباعبدالله عليه السلام و هو يلعن في دبر كلّ مكتوبة أربعة من الرّجال وأربعاً من النساء فلان وفلان وفلان ومعاوية ويسمّيهم وفلانة وفلانة و هند وأمّ الحكم أخت معاوية .

١١ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد رفعه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا شككت في تسبيح فاطمة الزّهراء عليها السلام فأعد .

١٢ ـ عنه عن محمّد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمّد بن جعفر ، عمّن ذكره ،

عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كان يسبّح تسبيح فاطمة صلّى الله عليها فيصله ولا يقطعه.

١٣ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع، عن صالح ابن عقبة، عن أبي هارون المكفوف، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: يا أبا هارون إنّا نأمر صبياننا بتسبيح فاطمة عليها السلام كما نأمرهم بالصّلاة فالزمه فإنّه لم يلزمه عبد فشقي.

١٤ ـ وبهذا الإسناد، عن صالح بن عقبة، عن عقبة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: ما عبدالله بشيء من التحميد أفضل من تسبيح فاطمة عليها السلام ولو كان شيء أفضل منه لنحله رسول الله صلى الله عليه وآله فاطمة عليها السلام.

١٥ ـ وعنه، عن أبي خالد القمّاط قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: تسبيح فاطمة عليها السلام في كلّ يوم في دبر كلّ صلاة أحبّ إليّ من صلاة ألف ركعة في كلّ يوم.

١٦ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: أقلّ ما يجزئك من الدّعاء بعد الفريضة أن تقول: «اللّهمّ إنّي أسألك من كلّ خير أحاط به علمك وأعوذ بك من كلّ شرّ أحاط به علمك، اللّهمّ إنّي أسألك عافيتك في اُموري كلّها وأعوذ بك من خزي الدّنيا وعذاب الآخرة».

١٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن أبيه، عن القاسم بن عروة، عن أبي العبّاس الفضل بن عبدالملك قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: يستجاب الدّعاء في أربعة مواطن: في الوتر وبعد الفجر وبعد الظّهر وبعد المغرب.

١٨ ـ محمّد بن يحيى، عن عبدالله بن محمّد بن عيسى، عن عليّ بن الحكم، عن أبان، عن محمّد الواسطيّ قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: لا تدع في دبر كلّ صلاة «اُعيذ نفسي وما رزقني ربّي بالله الواحد الصّمد ـ حتّى تختمها ـ واُعيذ نفسي وما رزقني ربّي بربّ الفلق ـ حتّى تختمها ـ واُعيذ نفسي وما رزقني ربّي بربّ النّاس ـ حتّى تختمها ـ».

١٩ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قال أبو جعفر عليه السلام: لا تنسوا الموجبتين ـ أو قال: عليكم بالموجبتين ـ في دبر كلّ

صلاة ، قلت : وما الموجبتان ؟ قال : تسأل الله الجنّة وتعوذ بالله من النّار .

٢٠ ـ محمّد بن يحيى ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن عليّ بن محمّد القاسانيّ ، عن محمّد بن عيسى ، عن سليمان بن حفص المروزيّ قال : كتب إليّ الرّجل صلوات الله عليه في سجدة الشّكر مائة مرّة شكراً شكراً ـ وإن شئت ـ عفواً عفواً .

٢١ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد بإسناده ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سبقت أصابعه لسانه حُسب له .

٢٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن داود العجليّ مولى أبي المغرا قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ثلاث اُعطين سمع الخلايق : الجنّة والنّار والحور العين فإذا صلّى العبد وقال : اللّهمّ أعتقني من النّار و أدخلني الجنّة وزوّجني من الحور العين قالت النّار : يارب إنّ عبدك قد سألك أن تعتقه منّي فأعتقه . وقالت الجنّة : يا ربّ إنّ عبدك قد سألك إيّاي فأسكنه [فيّ] ، وقالت الحور العين : يارب إنّ عبدك قد خطبنا إليك فزوّجه منّا ، فإن هو انصرف من صلاته ولم يسأل الله شيئاً من هذه قلن الحور العين : إنّ هذا العبد فينا لزاهد وقالت الجنّة : إنّ هذا العبد فيّ لزاهدٌ ، وقالت النّار : إنّ هذا العبد فيّ لجاهل .

٢٣ ـ أحمد [بن محمّد] رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام دعاءٌ يدعى به في دبر كلّ صلاة تصلّيها فإن كان بك داءٌ من سقم ووجع فإذا قضيت صلاتك فامسح بيدك على موضع سجودك من الأرض وادع بهذا الدّعاء وأمرّ بيدك على موضع وجعك سبع مرّات تقول : «يامن كبس الأرض على الماء وسدّ الهواء بالسّماء و اختار لنفسه أحسن الأسماء صلّ على محمّد و آل محمّد وافعل بي كذا و كذا وارزقني كذا و كذا وعافني من كذا و كذا

٢٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن أبي إسماعيل السّرّاج ، عن عليّ بن شجرة ، عن محمّد بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : تمسح بيدك اليمنى على جبهتك ووجهك في دبر المغرب والصّلوات وتقول : «بسم الله الّذي لا إله إلّا هو عالم الغيب والشّهادة الرّحمن الرّحيم اللّهمّ إنّي أعوذ بك من الهمّ والحزن والسقم والعُدم والصّغار والذّلّ والفواحش ما ظهر منها وما بطن .

٢٥ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن التسبيح فقال : ما علمت شيئاً موقوفاً غير تسبيح فاطمة صلوات الله عليها وعشر مرّات بعد الغداة تقول : « لا إله إلّا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد يحيي ويميت ويميت ويحيي بيده الخير وهو على كلّ شيء قدير » ولكنّ الإنسان يسبّح ماشاء تطوّعاً .

٢٦ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن عبدالملك القمّيّ ، عن إدريس أخيه قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إذا فرغت من صلاتك فقل : « اللّهمّ إنّي أدينك بطاعتك وولايتك وولاية رسولك وولاية الأئمّة عليهم السلام من أوّلهم إلى آخرهم » وتسمّيهم ثمّ قل : « اللّهمّ إنّي أدينك بطاعتك وولايتهم و الرّضا بما فضّلتهم به ، غير متكبّر ولا مستكبر على معنى ما أنزلت في كتابك على حدود ما أتانا فيه ومالم يأتنا مؤمن مقرّ مسلم بذلك راض بما رضيت به يارب أُريد به وجهك والدّار الآخرة مرهوباً ومرغوباً إليك فيه فأحيني ما أحييتني على ذلك وأمتني إذا أمتّني على ذلك وابعثني إذا بعثتني على ذلك وإن كان منّي تقصير فيمامضى فإنّي أتوب إليك منه وأرغب إليك فيما عندك و أسألك أن تعصمني من معاصيك ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين أبداً ما أحييتني لا أقلّ من ذلك ولا أكثر إنّ النفس لأمّارة بالسوء إلّا مارحمت يا أرحم الراحمين و أسألك أن تعصمني بطاعتك حتّى تتوفّاني عليها وأنت عنّي راض وأن تختم لي بالسعادة ولاتحوّلني عنها أبداً ولا قوّة إلّا بك » .

٢٧ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن محمّد الواسطيّ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لاتدع في دبر كلّ صلاة : « أُعيذ نفسي و ما رزقني ربّي بالله الواحد الصّمد ـ حتّى تختمها ـ وأعيذ نفسي و ما رزقني ربّي بربّ الفلق ـ حتّى تختمها ـ وأُعيذ نفسي وما رزقني ربّي بربّ النّاس ـ حتّى تختمها ـ » .

٢٨ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مهزيار ، قال : كتب محمّد بن إبراهيم إلى أبي الحسن عليه السلام : إن رأيت يا سيّدي أن تعلّمني دعاء أدعو به في دبر صلواتي يجمع الله لي به خير الدّنيا والآخرة . فكتب عليه السلام تقول : « أعوذ بوجهك الكريم وعزّتك

التي لاترام وقدرتك التي لايمتنع منها شيء من شرّ الدّنيا والآخرة و من شرّ الأوجاع كلّها ».

باب ۳۷

تعقیبات

۱۔ فرمایا حضرتؑ نے امام کو چاہیئے کہ اپنی تعقیبات سلام پڑھنے کے بعد اس وقت شروع کرے جبکہ اس کے پیچھے والا جو بعد میں آیا ہو اپنی نماز پوری کرلے۔ میں نے پوچھا جو نماز میں امامت کر رہا ہو۔ آیا اس کے لئے یہ سزاوار ہے کہ وہ ختم نماز کے بعد مع اصحاب کے تعقیب میں مشغول ہو۔ فرمایا تسبیح پڑھے اور جسے ضرورت سے جانا ہو۔ چلا جائے امام کی تعقیب کے ساتھ کسی کی تعقیب لازم نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے جو کوئی قوم کا امام ہو تو اس کو چاہیئے کہ ختم نماز کے بعد اپنی جگہ سے نہ اٹھے جب تک وہ لوگ جو بعد میں شریک نماز ہوئے تھے اپنی نماز تمام نہ کریں اور یہ امر امام پر واجب ہے اور اگر یہ معلوم ہو کر بعد میں شریک ہونے والا کوئی نہ تھا تو جب چاہے چلا جائے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے جو نماز واجب ادا کرے اور دوسری نماز تک تعقیبات پڑھتا رہے وہ اللہ کا مہمان ہے اور اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (ض)

۴۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب کے بعد دعا کرنا نماز نافلہ کے بعد دعا کرنے پر وہی فضیلت رکھتا ہے جو نماز نافلہ پر واجب کو ہے پھر فرمایا دعا کرو اور چاہے نافلہ نہ پڑھو، دعا کرکے تم امر نماز سے فارغ ہوگے کیونکہ دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔ اور فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ پس جب دعا کرو تو سب سے پہلے خدا کی تمجید کرو، حمد کرو، تسبیح کرو، تہلیل کرو۔ اس کی تعریف کرو اور نبی اور ان کی آل پر درود بھیجو، پھر خدا سے سوال کرو عطا کئے جاؤ گے۔ (ض)

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے نماز واجب کے بعد دعا کرنا افضل ہے نماز نافلہ سے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا جو نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھے اللہ اس کو بخش دے گا اور چاہیئے کہ اللہ اکبر سے شروع کرے۔ (ح)

۷۔ فرمایا جو نماز فریضہ کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا پڑھے سو بار اور آخر میں لا الٰہ الا اللہ کہے تو اللہ اس کو بخش دے گا۔ (مجہول)

۸۔ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی اپنے باپ کے ساتھ میرے والد نے تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کے متعلق پوچھا

فرمایا اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پھر الحمد للہ ۶۷ بار پھر سبحان اللہ ایک سو بار، ان سب کو سلسلہ وار اپنے ہاتھ پر شمار کرو۔ (م)

۹۔ فرمایا حضرت نے تسبیح فاطمہ زہرا ہے اللہ اکبر ۳۴ بار الحمد للہ ۳۳ بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار۔

۱۰۔ حضرت نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر نام لے لے کر لعن کرتے تھے۔ (مجہول)

۱۱۔ فرمایا اگر تسبیح فاطمہ زہرا میں شک واقع ہو تو اس کا اعادہ کرو۔ (مرفوع)

۱۲۔ حضرت تسبیح فاطمہ مسلسل پڑھتے تھے قطع نہیں کرتے تھے۔

۱۳۔ فرمایا حضرت نے اے ابو ہارون ہم اپنے بچوں کو تسبیح فاطمہ زہرؑا کا حکم اسی طرح دیتے ہیں جیسے نماز کا، پس اسے لازم قرار دو اور ضروری قرار نہ دے وہ شقی ہے۔ (مجہول)

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تسبیح فاطمہ زہراؑ سے کوئی چیز زیادہ فضیلت والی ہوتی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا کو ضرور تعلیم فرماتے۔ (ض)

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھنے سے۔

۱۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بعد نماز دعا میں اتنا کہنا کافی ہے۔ «اللّهم إني أسألك من كلّ خير أحاط به علمك و أعوذ بك من كلّ شرّ أحاط به علمك ، اللّهم إني أسألك عافيتك في أموري كلّها وأعوذ بك من خزي الدّنيا وعذاب الآخرة» ۔

۱۷۔ فرمایا چار وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے نماز وتر میں بعد فجر، بعد ظہر اور بعد مغرب۔ (مجہول)

۱۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرو، قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ برب الناس پوری پڑھو۔ (حسن)

۱۹۔ فرمایا موجبتین کو نہ بھولو، میں نے کہا موجبتان کیا ہیں فرمایا ہر نماز کے بعد خدا سے سوال کرو جنت کا اور پناہ مانگو نار جہنم سے۔

۲۰۔ حضرت نے ایک شخص کو لکھا سجدۂ شکر میں سو بار شکراً شکراً کہو یا عفواً عفواً (ض)

۲۱۔ فرمایا تسبیح فاطمہ زہرؑا کا شمار اگر انگلیوں پر کر لیا جائے تو کافی ہے۔

۲۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ تین چیزیں لوگوں کا کلام سنتی ہیں جنت، دوزخ اور حور العین، جب کوئی بندہ نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے یا اللہ مجھے دوزخ سے آزاد کر جنت میں داخل کر اور حور عین سے میری تزویج کر۔ تو دوزخ کہتا ہے اے میرے رب تیرے بندہ نے تجھ سے سوال کیا ہے کہ مجھ سے اسے آزاد کر، پس آزاد کر دے، اور جنت کہے گی اے میرے رب اس نے تجھ سے مجھے مانگا ہے پس مجھ میں اسے ساکن کر اور حوریں کہیں گی اے ہمارے رب اس تیرے بندے نے ہم سے خطبہ کرنا چاہا ہے پس ہماری تزویج اس سے کر دے۔ اور جو اپنی نماز کے بعد یہ سوالات نہیں کرتا تو حوریں کہتی ہیں یہ شخص

ہم سے بے پرواہ ہے۔ جنت کہتی ہے یہ مجھ سے الگ ہے دوزخ کہتا ہے یہ بندہ مجھ سے جاہل ہے۔ (مجہول)

۲۳۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کے لئے فرمایا اور کہا اگر کوئی درد یا بیماری عارض ہو تو ہر نماز کے بعد اپنا ہاتھ ہر سجدہ کی جگہ سے مس کرو اور یہ دعا پڑھ کر سات مرتبہ درد کی جگہ پر ملو۔

دعا یہ ہے:۔

یامن کبس الأرض علی الماء وسدّ الهواء بالسّماء و اختار لنفسه أحسن الأسماء صلّ علی محمد و آل محمد

۲۴۔ فرمایا اپنا داہنا ہاتھ بعد نماز مغرب اپنی پیشانی اور چہرہ سے مس کرو اور دیگر نمازوں کے بعد بھی ہاتھ پھیرو اور کہو شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب و حاضر کا جاننے والا ہے اور رحمٰن و رحیم ہے میں پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے بیماری سے اور ذلت و حقارت سے اور بدکاریوں سے جو ظاہر ہوں یا چھپی ہوں (ضعیف)

۲۵۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں جانتا صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ کہے «لا إله إلّا الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد يحيي ويميت ويميت ويحيي بيده الخير وهو علی كلّ شيء قدير» ولكنّ الإنسان يسبّح ماشاء تطوّعا.

اس کے بعد جو چاہے پڑھے۔

۲۶۔ امامؑ نے فرمایا جب نماز سے فارغ ہو تو یوں دعا کرو۔ اور کہو۔

یا اللہ میں تیری قربت چاہتا ہوں تیری اطاعت اور تیری ولایت اور تیرے رسولؐ کی ولایت اوّل سے آخر تک ہر امام کی ولایت سے ان کا ذکر کرے پھر کہے یا اللہ میں تیری قربت چاہتا ہوں تیری اطاعت اور ان کی ولایت اور رضا سے جس کی بنا پر تو نے ان کو فضیلت دی ہے بغیر کسی تکبر و غرور کے اس پر ایمان ہے جو تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے میں تمام حدود و شرائط کے جو ہم تک آیا ہے اور نہیں آیا اس پر ایمان لانے والا، اقرار کرنے والا اور اسلام لانے والا ہوں اور جس چیز سے تو راضی ہے میں اس پر راضی ہوں اے میرے رب میں نے تیری طرف رجوع کی ہے اور دار آخرت کی طرف میں مرہوب و مرغوب ہوں تیری طرف اس میں جب تو زندہ رکھے اور موت دے اور قبر سے اٹھائے۔ میں اپنی خطاؤں سے توبہ کرتا ہوں اور جو چیز تیرے نزدیک بہتر ہے اس پر راغب ہوں مجھے گناہ سے بچالے اور آن واحد کے لئے میرے اوپر مجھے نہ چھوڑ۔ اے ارحم الراحمین جس پر تو رحم کرے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی اطاعت پر موت دینا اور ایسی حالت میں کہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرا خاتمہ نیکی پر کر، اور اس سے مجھے ہٹا نہیں اور نہیں ہے قوت مگر تجھ سے (حسن)

۲۷۔ فرمایا کسی نماز کے بعد بھی دعا ترک نہ کرو اور کہو میں پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے لئے اور شکر کرتا ہوں اس رزق کے لئے جو

اللہ نے مجھے دیا ہے اور میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنے رزق کو جو واحد و صمد ہے اور سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے پھر کہے پناہ میں دیتا ہوں اپنے کو رب فلق کی، پوری سورہ فلق پڑھے پھر کہے میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے رزق و نفس کو جو رب الناس کی اور یہ سورہ پڑھے۔

۲۸۔ محمد ابراہیم نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم کیجیے کہ میں ہر نماز کے بعد پڑھا کروں تاکہ دنیا و آخرت میں بہبودی ہو۔ حضرت نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کریم سے اور تیری اس عزت سے جسے کوئی نہیں پا سکتا اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی روک نہیں سکتی شر دنیا و آخرت سے اور ہر قسم کے درد سے۔

﴿باب ۳۲﴾

✿(من احدث قبل التسليم)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ابن أيّوب ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل صلّى الفريضة فلمّا فرغ و رفع رأسه من السّجدة الثّانية من الرّكعة الرّابعة أحدث ، فقال : أمّا صلاته فقد مضت وبقي التشهّد وإنّما التشهّد سنّة في الصّلاة فليتوضّأ وليعد إلى مجلسه أو مكان نظيف فيتشهّد .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام في الرّجل يحدث بعد ما يرفع رأسه من السّجدة الأخيرة قبل أن يتشهّد ؟ قال : ينصرف فيتوضّأ فإن شاء رجع إلى المسجد وإن شاء ففي بيته وإن شاء حيث شاء يقعد فيتشهّد ثمّ يسلّم وإن كان الحدث بعد التشهّد فقد مضت صلاته .

باب ۳۲

نماز میں صدورِ حدث

۱۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ ایک نماز پڑھ رہا تھا جب چوتھی رکعت میں سجدۂ ثانیہ سے سر اٹھایا تو حدث صادر ہوا، فرمایا اس کی

نماز تو ہوگئی، تشہد باقی رہا، تشہد نماز میں سنت ہے اسے چاہیئے کہ وضو کرکے اپنی جگہ یا کسی پاک جگہ پر بیٹھ کر تشہد پڑھ لے۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے ظاہر یہ ہے کہ صدور حدث بعد فراغ ارکان نماز ہوا۔ جن کا قرآن میں ذکر ہے لہذا نماز باطل نہ ہوگی جیسا کہ اخبار کثیرہ سے ظاہر ہوتا ہے اور سنت سے مراد یہ ہے کہ اس کا وجوب سنت سے ظاہر ہوا ہے مدارک میں ہے کہ تمام علماء کا اس پر اتفاق جو عمداً نماز میں حدث صادر کرے اس کی نماز باطل ہے خواہ حدث اصغر ہو یا حدث اکبر اور سہواً صدور حدث میں اختلاف ہے اکثر کا مذہب یہ ہے کہ نماز باطل ہے۔

۲۔ میں نے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں جس نے تشہد سے پہلے سجدۂ آخر سے سر اٹھانے کے بعد صدور حدث کیا۔ فرمایا وہ جگہ سے ہٹے اور وضو کرکے خواہ مسجد میں یا اپنے گھر میں جہاں چاہے تشہد و سلام پڑھے۔ اور اگر حدث کا صدور بعد نماز ہوا ہے تو نماز ہو گئی۔ (حسن)

﴿باب ۳۳﴾

☆(السهو في افتتاح الصلاة)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن زرارة قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن الرَّجل ينسى تكبيرة الافتتاح ، قال : يعيد .

٢ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن فضالة ، عن أبان ، عن الفضل بن عبدالملك أو ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : في الرَّجل يصلّي فلم يفتتح بالتكبير هل تجزئه تكبيرة الرُّكوع ؟ قال : لا . بل يعيد صلاته إذا حفظ أنّه لم يكبّر .

٣ ـ محمّد بن يحيى رفعه عن الرِّضا عليه السلام قال : الإمام يحمل أوهام من خلفه إلّا تكبيرة الإفتتاح .

باب ۳۳

شروع نماز میں سہو

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ابتدائی تکبیر بھول جاتا ہے فرمایا نماز کا اعادہ کرے۔

۲۔ فرمایا صادق علیہ السلام نے جو کوئی افتتاحی تکبیر نہ کہے اور رکوع کی تکبیر کہے وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ اگر یاد ہو کہ تکبیر نہیں کہی۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ امام اپنے پیچھے والے کے شک کو مان لے سوائے افتتاحی تکبیر کے۔ (مرفوع)

﴿باب﴾ ۳۴

☆(السهو في القراءة)☆

١ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن حمّاد بن عيسى، عن ربعي ابن عبدالله، عن محمّد بن مسلم، عن أحدهما عليهما السلام قال: إنّ الله فرض الرّكوع والسّجود والقراءة سنّة فمن ترك القراءة متعمّداً أعاد الصّلاة ومن نسي القراءة فقد تمّت صلاته ولا شيء عليه.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمّد، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل نسي اُمّ القرآن قال: إن كان لم يركع فليعد اُمّ القرآن.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن يونس بن يعقوب، عن منصور بن حازم قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إنّي صلّيت المكتوبة فنسيت أن أقرأ في صلاتي كلّها؟ فقال: أليس قد أتممت الرّكوع والسّجود؟ قلت: بلى، قال: قد تمّت صلاتك إذا كان نسياناً.

باب ۳۴

قرأت میں سہو

۱۔ فرمایا امام نے اللہ نے فرض کیا ہے رکوع و سجدہ کو اور قرأت سنت ہے پس جس نے قرأت کو عمداً ترک کیا وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے اور جو بھول گیا ہو اس کی نماز ہو گئی۔ (مجہول)

۲۔ میں نے پوچھا اگر کوئی سورۂ الحمد پڑھنا بھول جائے فرمایا اگر رکوع نہیں کیا ہے تو اسے پڑھ لے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا میں نے جب پوری نماز پڑھ لی اور سورۂ حمد کو بھول گیا فرمایا کیا رکوع و سجدہ پورا ہو گیا تھا میں نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ اگر بھول چوک میں ایسا ہوا ہے تو نماز ہو گئی۔ (موثق)

﴿باب﴾ ۳۵

﴿السهو في الركوع﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يشكُّ وهو قائمٌ لايدري ركع أم لم يركع ، قال : يركع ويسجد .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل نسي أن يركع حتّى يسجد و يقوم قال : يستقبل .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا استيقن أنّه قد زاد في الصلاة المكتوبة ركعة لم يعتدَّ بها واستقبل الصّلاة إستقبالاً إذا كان قد استيقن يقيناً .

باب ۳۵

رکوع میں سہو

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے بحالت قیام شک ہو کہ رکوع کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا وہ رکوع و سجدہ کرے۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص رکوع بھول گیا اور سجدہ کرکے کھڑا ہو گیا۔ فرمایا وہ آگے پڑھے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر یقین ہے ہو کہ نماز واجب میں ایک رکعت زیادہ ہو گئی تو اس کا شمار نہ کرے اور نماز کو آگے بڑھائے اگرچہ یقین ہو۔ (موثق)

توضیح:۔ علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ صاحب کافی کلینی علیہ الرحمہ نے غالباً رکعت سے مراد رکوع لی ہے ورنہ ہمارے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ رکعت زیادہ ہونے نماز باطل ہو جاتی ہے

﴿باب ۳۶﴾

☆(السهو في السجود)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ قال : سُئل أبو عبدالله عليه السلام عن رجل سهى فلم يدر سجدة سجد أم ثنتين ؟ قال : يسجد اُخرى وليس عليه بعد انقضاء الصّلاة سجدتا السّهو .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل شكَّ فلم يدر سجدة سجد أم سجدتين قال : يسجد حتّى يستيقن أنّهما سجدتان .

٣ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ؛ و عليُّ بن محمّد ، عن سهل ابن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل صلّى ركعة ثمَّ ذكر وهو في الثّانية وهو راكع أنّه ترك سجدة من الاُولى فقال : كان أبوالحسن صلوات الله عليه يقول : إذا تركت السّجدة في الرَّكعة الاُولى ولم تدر واحدة أم ثنتين استقبلت الصّلاة حتّى يصحّ لك أنّهما اثنتان .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان الخزّاز ، عن المفضّل بن صالح ، عن زيد الشحّام ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل شبّه عليه ولم يدر واحدة سجد أم ثنتين قال : فليسجد اُخرى .

باب ۳۶

سجدہ میں سہو

۱۔ ایک شخص نے پوچھا اس نے سہو کیا۔ مگر یہ نہیں جانتا کہ ایک سجدہ بھولا ہے یا دو۔ فرمایا وہ آخری سجدہ بجالائے اور ختم نماز کے بعد اس پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ (حسن)

۲۔ حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کو شک ہوا لیکن یہ نہیں جانتا کہ ایک سجدہ نہیں کیا یا دو۔ فرمایا سجدہ کرے تاکہ یقین ہو جائے کہ دو سجدے ہو گئے۔ (ض)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ایک رکعت پڑھی پھر دوسری رکعت کے رکوع میں اسے یاد آیا کہ رکعت اوّل کے سجدہ کو چھوڑ دیا ہے فرمایا اگر رکعت اوّل میں سجدہ چھوٹا ہے اور تم نہیں جانتے کہ ایک چھوٹا ہے یا دو۔ تو نماز جاری رکھو یہاں تک کہ اس کی صحت ہو جائے کہ دونوں سجدے تھے۔ (ض)

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ پہلی دو رکعتوں میں اگر شک ہو تو نماز کو از سر نو پڑھنے کے قائل ہیں اور یہی علماء کا فتویٰ ہے۔ دوسرے اخبار و احادیث سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

۴۔ فرمایا جسے شبہ ہو کہ ایک سجدہ نہیں کیا یا دونوں، اسے چاہیئے کہ سجدۂ آخر بجالائے۔ (ض)

باب ۳۷

(السهو في الركعتين الاولتين)

١ ـ محمّد بن الحسن وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن عنبسة بن مصعب قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : إذا شككت في الركعتين الاُولتين فأعد .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد ، عن زرعة بن محمّد ، عن سماعة قال : قال : إذا سهى الرّجل في الرّكعتين الأوّلتين من الظّهر والعصر والعتمة ولم يدر أواحدة صلّى أم ثنتين فعليه أن يعيد الصّلاة .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ و عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قلت له : رجل لا يدري واحدة صلّى أم ثنتين ؟ قال : يعيد ، قال : قلت له : رجل لم يدر أثنتين صلّى أم ثلاثاً ؟ فقال : إن دخله الشكّ بعد دخوله في الثالثة مضى في الثّالثة ثمّ صلّى الأخرى ولاشيء عليه ويسلّم . قلت : فإنّه لم يدر في ثنتين هو أم في أربع ؟ قال : يسلّم ويقوم فيصلّي ركعتين ثمّ يسلّم ولاشيء عليه .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ؛ والحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال : قال لي : أبو الحسن الرّضا عليه السلام : الإعادة في الرّكعتين الأوّلتين والسّهو في الركعتين الأخيرتين .

باب ۳

پہلی دو رکعتوں میں سہو

۱۔ فرمایا جب پہلی دو رکعتوں میں شک ہو تو نماز کا اعادہ کرو۔

۲۔ اگر کسی کو ظہر و عصر و عشا کی پہلی دو رکعتوں میں شک ہو کہ ایک پڑھی ہے یا دو یا دونوں تو اس کو دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔ (م)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص نہیں جانتا کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے دو۔ فرمایا نماز کا اعادہ کرے۔ میں نے کہا اگر نہ جانتا ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین۔ فرمایا اگر یہ شک تیسری رکعت میں ہوا ہے تو تیسری کو جاری رکھے اور چوتھی پڑھ لے۔ اس پہ کوئی تدارک نہیں سلام پڑھ کر ختم کردے۔ میں نے کہا اگر یہ شک ہو کہ دوسری ہے یا چوتھی فرمایا سلام پڑھ کر ختم کرے اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت مع سلام بجا لائے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے پہلی دو رکعتوں میں اگر شک ہو تو اعادہ نماز کرے اور شک کا تدارک ہوگا آخر کی دو رکعتوں میں۔ (صحیح)

باب ۳۸

(السهو في الفجر والمغرب والجمعة)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري وغيره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا شككت في المغرب فأعد وإذا شككت في الفجر فأعد .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يصلّي ولا يدري واحدة صلّى أم ثنتين ، قال : يستقبل حتّى يستيقن أنّه قد أتمّ وفي الجمعة وفي المغرب وفي الصلاة في السفر .

٣ ـ الحسين بن محمّد الأشعري ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرمي قال : صلّيت بأصحابي المغرب فلمّا أن صلّيت ركعتين سلّمت فقال بعضهم : إنّما صلّيت ركعتين فأعدت فأخبرت أباعبدالله عليه السلام فقال : لعلّك أعدت ؟ قلت : نعم ، قال : فضحك ثمّ قال : إنّما يجزئك أن تقوم فتركع ركعة .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس في المغرب والفجر سهو .

باب ۳۸

نمازِ فجر و مغرب و جمعہ میں شک

۱۔ فرمایا اگر مغرب اور صبح کی نماز میں شک ہو تو نماز دوبارہ پڑھے۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق پوچھا۔ جو نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا آیا ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔ فرمایا جب تک اس کا یقین نہ ہو کہ اس کے گناہ کیا ہیں اور نماز جمعہ و مغرب اور نماز سفر میں بھی یہی صورت ہے۔ (حسن)

۳۔ میسر نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور دو رکعت کے بعد ہی سلام پڑھ لیا۔ ایک شخص نے کہا تم نے دو رکعت ہی کے بعد سلام پڑھ لیا۔ میسر نے یہ صورت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی۔ فرمایا کیا تم نے نماز کا اعادہ کیا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ہنسے اور فرمایا تمہارے لئے کافی ہوتا اگر کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھ لیتے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا مغرب اور فجر میں سہو نہیں۔ (مرسل)

﴿باب ۳۹﴾

(السهو في الثلاث والاربع)

١ ـ محمّد بن يحيى ، و غيره ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن الحسين بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : سألته عن رجل صلّى فلم يدر أفي الثّالثة هو أم في الرّابعة قال : فما ذهب وهمه إليه إن رأى أنّه في الثّالثة و في قلبه من الرّابعة شيء سلّم بينه و بين نفسه ثمّ يصلّي ركعتين يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب .

٢ ـ وعنه ، عن أحمد ، عن الحسين ، عن فضالة ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : إن استوى وهمه في الثّلاث والأربع سلّم و صلّى ركعتين وأربع سجدات بفاتحة الكتاب وهو جالس يقصد في التشهّد .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قلت له : من لم يدر في أربع هو أم في ثنتين وقد أحرز الثنتين ؟ قال : يركع ركعتين و أربع سجدات وهو قائم بفاتحة الكتاب ويتشهّد ولا شيء عليه وإذا لم يدر في ثلاث هو أو في أربع وقد أحرز الثلاث قام فأضاف إليها اُخرى ولا شيء عليه ولا ينقض اليقين بالشكّ ولا يدخل الشكّ في اليقين ولا يخلط أحدهما بالآخر ولكنّه ينقض الشكّ باليقين ويتمّ على اليقين فيبني عليه ولا يعتدّ بالشكّ في حال من الحالات .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن ابن أبي يعفور قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل لا يدري ركعتين صلّى أم أربعاً قال :

يتشهّد ويسلّم ثمّ يقوم فيصلّي ركعتين وأربع سجدات يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب ثمّ يتشهّد ويسلّم وإن كان صلّى أربعاً كانت هاتان نافلة وإن كان صلّى ركعتين كانت هاتان تمام الأربع وإن تكلّم فليسجد سجدتي السهو.

٥ ـ حمّاد، عن حريز، عن محمّد بن مسلم قال: إنّما السهو ما بين الثلاث والأربع وفي الاثنتين و[في] الأربع بتلك المنزلة، ومن سها ولم يدر ثلاثاً صلّى أم أربعاً واعتدل شكّه قال: يقوم فيتمّ ثمّ يجلس فيتشهّد ويسلّم ويصلّي ركعتين وأربع سجدات وهو جالس فإن كان أكثر وهمه إلى الأربع تشهّد وسلّم ثمّ قرأ فاتحة الكتاب وركع وسجد ثمّ قرأ وسجد سجدتين وتشهّد وسلّم وإن كان أكثر وهمه [إلى] الثنتين نهض فصلّى ركعتين وتشهّد وسلّم.

٦ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل صلّى فلم يدر أثنتين صلّى أم ثلاثاً أم أربعاً قال: يقوم فيصلّي ركعتين من قيام ويسلّم ثمّ يصلّي ركعتين من جلوس ويسلّم فإن كانت أربع ركعات كانت الركعتان نافلة وإلّا تمّت الأربع.

٧ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب عن أبان، عن عبدالرّحمن بن سيابة؛ وأبي العبّاس، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا لم تدر ثلاثاً صلّيت أو أربعاً ووقع رأيك على الثلاث فابن على الثلاث وإن وقع رأيك على الأربع فسلّم وانصرف وإن اعتدل وهمك فانصرف وصلّ ركعتين وأنت جالس.

٨ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا لم تدر ثنتين صلّيت أم أربعاً ولم يذهب وهمك إلى شيء فتشهّد وسلّم ثمّ صلّ ركعتين وأربع سجدات تقرأ فيهما بأمّ القرآن ثمّ تشهّد وسلّم فإن كنت إنّما صلّيت ركعتين كانتا هاتان تمام الأربع وإن كنت صلّيت أربعاً كانتا هاتان نافلة وإن كنت لا تدري ثلاثاً صلّيت أم أربعاً ولم يذهب وهمك إلى شيء فسلّم ثمّ صلّ ركعتين وأنت جالس تقرأ فيهما بأمّ الكتاب وإن ذهب وهمك إلى الثلاث فقم فصلّ الرّكعة الرّابعة ولا تسجد سجدتي السّهو فإن ذهب وهمك إلى

الأربع فتشهّد وسلّم ثمّ اسجد سجدتي السّهو .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال فيمن لايدري أثلاثاً صلّى أم أربعاً ووهمه في ذلك سواء قال : فقال : إذا اعتدل الوهم في الثلاث والأربع فهو بالخيار إن شاء صلّى ركعة وهو قائمٌ و إن شاء صلّى ركعتين و أربع سجدات وهو جالس و قال : في رجل لم يدر أثنتين صلّى أم أربعاً و وهمه يذهب إلى الأربع [أ]وإلى الركعتين فقال : يصلّي ركعتين وأربع سجدات ، و قال : إن ذهب وهمك إلى ركعتين و أربع فهو سواء و ليس الوهم في هذا الموضع مثله في الثلاث والأربع .

باب ۳۹

تیسری اور چوتھی میں شک

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نماز میں بھول گیا اور نہیں جانتا کہ یہ تیسری ہے یا چوتھی ، اگر یہ شک تیسری یا چوتھی میں ہے اور اس کا گمان چوتھی پر زیادہ ہے تو اپنے نفس کے اور اپنے درمیان اختلاف کو دور کرے اور نماز احتیاط دو رکعت پڑھے ان دونوں میں سورۂ الحمد پڑھے ۔ (موثق)

۲۔ فرمایا اگر شک تین و چار میں ہو تو سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور دو رکعت چار سجدوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھے اور صرف سورۂ الحمد پڑھے اور مختصر تشہد ۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا کہ ایک شخص کو شک ہے کہ یہ رکعت چوتھی ہے یا دوسری اور اس کا ظن غالب ہے کہ دوسری ہے فرمایا نماز ختم کرکے دو رکعت نماز اور چار سجدے بجا لائے اور کھڑے ہو کر پڑھے اور صرف الحمد پڑھے اور تشہد اور جب تیسری اور چوتھی میں شک ہو اور تیسری پر ظن غالب ہو تو کھڑا ہو اور چوتھی رکعت بجا لائے اور بس یقین شک سے دور نہیں ہوتا اور نہ شک یقین میں داخل ہوتا ہے نہ ایک دوسرے سے مخلوط ہوتا ہے ہاں شک یقین کے بعد زائل ہو جاتا ہے اسی پر بنا کرے اور شک کو شمار میں نہ لائے ۔

۴۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے شک ہے کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا چار ، فرمایا دو تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے اور کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اور چار سجدے بجا لائے اور رکعتوں میں صرف سورۂ حمد پڑھے اور تشہد

سلام پر ختم کرے اور اگر یہ چوتھی رکعت ہے تو یہ دونوں نافلہ شمار ہوں گی اور اگر دو رکعت پڑھی ہیں تو یہ ان چار کو پوری کرنے والی ہوں گی اور بیچ میں کلام کر لیا ہے تو سجدۂ سہو کرے۔ (ح)

۵۔ فرمایا اگر شک ہو درمیان تین اور چار کے یا دو اور چار کے یا جسے شک ہو کہ تیسری ہے یا چوتھی، اور شک دونوں کے متعلق برابر ہو تو کھڑے ہو کر رکعت پوری کرے پھر بیٹھے اور تشہد و سلام پڑھے اور بعد میں دو رکعت پڑھے اور چار سجدے کرے بیٹھ کر، اور اگر دو رکعت کے متعلق شک قوی ہو تو اٹھے اور دو رکعت نماز تشہد و سلام سے پڑھے (حسن)

۶۔ حضرت سے پوچھا اس شخص کے متعلق جسے شک ہے کہ دو پڑھیں یا تین یا چار، فرمایا کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے ان چار رکعتوں میں دو نافلہ شمار ہوں گی۔ ورنہ دو کی صورت میں پوری چار ہو جائیں گی (حسن)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تین اور چار کے درمیان شک ہو اور تین پر تمہارا گمان غالب ہو تو بنا تین پر رکھو اور اگر چار پر شک ہو تو سلام پڑھ کر ختم کر دو اور اگر شک برابر ہو تو نماز ختم کر کے دو رکعت نماز بیٹھ کر پڑھو۔ (موثق)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب یہ شک ہو دوسری اور چوتھی میں اور ظن غالب کسی طرف نہ ہو تو نماز کو سلام کے بعد تمام کرو اور دو رکعت بیٹھ کر بجا لاؤ، اور ان دونوں میں سورۂ الحمد پڑھو اور اگر ظن قوی تیسری کا ہے تو چوتھی رکعت پوری کرو اور دو سجدۂ سہو کرو، لیکن اگر گمان غالب چوتھی کا ہے تو تشہد و سلام کے بعد نماز تمام کرو اور دو سجدے سہو بجا لاؤ۔ (حسن)

۹۔ حضرتؑ نے فرمایا اس شخص کے بارے میں جسے شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور شک دونوں میں برابر ہے پس اگر شک میں اعتدال ہے تین اور چار کے اندر تو اسے اختیار ہے کہ چاہے ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے اور چاہے دو رکعت اور چار سجدے بیٹھ کر بجا لائے اور فرمایا اس شخص کے بارے میں جسے شک ہو دو اور چار میں اور ظن چار کی طرف بھی ہو اور دو کی طرف بھی تو اسے چاہیئے کہ دو رکعت اور چار سجدے بجا لائے اور اگر شک دو اور چار میں ہو تو برابر ہے اور یہ شک نہیں ہے ایسا جیسا تین اور چار میں ہے۔ (ضعیف)

﴿باب﴾

(من سها في الاربع والخمس ولم يدر زاد أو نقص)
(أو استيقن أنه زاد)

١ - عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن أُذينة، عن زرارة قال: سمعت أباجعفر عليه السلام يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا شكّ أحدكم في صلاته فلم

يدر زاد أم نقص فليسجد سجدتين وهو جالس وسمّاهما رسول الله صلّى الله عليه وآله المرغمتين .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن زرارة ؛ و بكير ابني أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا استيقن أنّه زاد في صلاته المكتوبة لم يعتدّ بها واستقبل صلاته استقبالاً إذا كان قد استيقن يقيناً .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كنت لاتدري أربعاً صلّيت أو خمساً فاسجد سجدتي السّهو بعد تسليمك ثمّ سلّم بعدهما .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قال : من حفظ سهوه ، وأتمّه فليس عليه سجدتا السّهو إنّما السّهو على من لم يدر زاد أم نقص منها .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من زاد في صلاته فعليه الإعادة .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن شعيب ، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا لم تدر خمساً صلّيت أم أربعاً فاسجد سجدتي السّهو بعد تسليمك وأنت جالس ثمّ سلّم بعدهما .

باب ۴۴

چوتھی اور پانچویں میں شک

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسولؐ نے فرمایا جب تم کو نماز میں شک ہو اور کمی و زیادتی یاد نہ رہے تو بیٹھ کر دو سجدے کر لو۔ ان کا نام رسول اللہ نے مرغمتان رکھا ہے یعنی شیطان کا رغم انف کرنے والے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب یقین ہو جائے کہ اس نے نماز واجب میں زیادتی کی ہے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کیا کی ہے تو اس کی طرف توجہ نہ کرے اور اگر یقین ہو جائے تو تکمیل نماز کرے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تم جانو کہ چار پڑھی ہیں یا پانچ تو دو سجدۂ سہو کرو اور ان کے بعد سلام پڑھو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا جو شخص سہو کو یاد رکھے (اور قبل فعل مبطل پورا کرلے) تو اس پر سجدۂ سہو نہیں، سہو تو اس کا ہے جو نہیں جانتا کہ اس نے زیادتی کی ہے یا کمی۔

۵۔ فرمایا جو نماز میں زیادتی کرے اس سے اعادہ نماز ہے۔ (موثق)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی کو علم ہو کہ پانچ رکعت پڑھی ہیں یا چار تو دو سجدے بجا لائے سہو کے نماز کا سلام پڑھنے کے بعد پھر دونوں سجدوں کے بعد سلام پڑھے۔

﴿ باب ۷۱ ﴾

☆(من تكلم في صلاته أو انصرف قبل أن يتمها أو يقوم)☆
☆(في موضع الجلوس)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ابن مهران قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من حفظ سهوه فأتمّه فليس عليه سجدتا السّهو فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله صلّى بالنّاس الظّهر ركعتين ثمّ سها فسلّم فقال له ذوالشّمالين : يا رسول الله أنزل في الصّلاة شيء ؟ فقال : وما ذاك ، قال : إنّما صلّيت ركعتين ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : أتقولون مثل قوله ؟ قالوا : نعم ، فقام صلى الله عليه وآله فأتمّ بهم الصّلاة وسجد بهم سجدتي السّهو ، قال : قلت : أرأيت من صلّى ركعتين وظنّ أنّهما أربع فسلّم وانصرف ثمّ ذكر بعد ما ذهب أنّه إنّما صلّى ركعتين ؟ قال : يستقبل الصّلاة من أوّلها ، قال قلت : فما بال رسول الله صلى الله عليه وآله لم يستقبل الصّلاة وإنّما أتمّ بهم ما بقي من صلاته ؟ فقال إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله لم يبرح من مجلسه فإن كان لم يبرح من مجلسه فليتمّ ما نقص من صلاته إذا كان قد حفظ الرّكعتين الأوّلتين .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن الفضيل ابن يسار ، عن أبي جعفر عليه السلام قال في الرّجل يصلّي ركعتين من المكتوبة ثمّ ينسى فيقوم قبل أن يجلس بينهما ، قال : فليجلس ما لم يركع وقد تمّت صلاته فإن لم يذكر حتّى يركع فليمض في صلاته فإذا سلّم سجد سجدتين وهو جالس

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد البرقيّ ، عن منصور بن العبّاس ، عن عمرو بن سعيد ، عن الحسن بن صدقة قال : قلت لأبي الحسن الأوّل عليه السلام : أسلّم رسول الله صلى الله عليه وآله في الركعتين الأوّلتين ؟ فقال : نعم ، قلت : وحاله حاله قال : إنّما أراد الله عزّ وجلّ أن يفقّههم .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يتكلّم ناسياً في الصّلاة يقول : أقيموا صفوفكم ، فقال : يتمّ صلاته ثمّ يسجد سجدتين ، فقلت : سجدتا السّهو قبل التّسليم هما أو بعد ؟ قال : بعد .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تقول في سجدتي السّهو : « بسم الله و بالله اللّهمّ صلّ على محمّد و آل محمّد » قال : الحلبيّ و سمعته مرّة اُخرى يقول : « بسم الله و بالله السّلام عليك أيّها النّبيّ و رحمة الله و بركاته » .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن النّعمان ، عن سعيد الأعرج قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : صلّى رسول الله صلى الله عليه وآله ثمّ سلّم في ركعتين فسأله من خلفه يارسول الله أحدث في الصلاة شيء ؟ قال : وما ذلك ؟ قالوا : إنّما صلّيت ركعتين ، فقال : أكذلك ياذا اليدين ؟ وكان يدعى ذا الشّمالين فقال : نعم ، فبنى على صلاته فأتمّ الصّلاة أربعاً . وقال : إنّ الله هو الّذي أنساه رحمة للاُمّة ألاترى لو أنّ رجلاً صنع هذا لعيّر وقيل : ماتقبل صلاتك فمن دخل عليه اليوم ذاك قال : قد سنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وصارت اُسوة وسجد سجدتين لمكان الكلام .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا قمت في الرّكعتين الأوّلتين ولم تتشهّد فذكرت قبل أن تركع فاقعد فتشهّد و إن لم تذكر حتّى تركع فامض في صلاتك كما أنت ، فإذا انصرفت سجدت سجدتين لاركوع فيهما ثمّ تشهّد التّشهّد الّذي فاتك .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن

الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذاقمت في الركعتين من الظهر أوغيرهما ولم تتشهّد فيهما فذكرت ذلك في الرّكعة الثّالثة قبل أن تركع فاجلس فتشهّد وقم فأتمّ صلاتك ، فإن أنت لم تذكر حتّى تركع فامض في صلاتك حتّى تفرغ فإذا فرغت فاسجد سجدتي السّهو بعد التّسليم قبل أن تتكلّم .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية بن عمّار قال : سألته [٢] عن الرّجل يسهو فيقوم في حال قعود أو يقعد في حال قيام ، قال : يسجد سجدتين بعد التّسليم وهما المرغمتان ترغمان الشّيطان .

باب

نماز میں کلام کرنا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سہو کی حفاظت کرے وہ نماز تمام کرے اس پر سجدۂ سہو نہیں۔ رسولؐ اللہ نے لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر سہو ہوا اور سلام پڑھ لیا۔ ذوالشہادتین صحابی نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا کوئی آیت نماز میں نازل ہوئی ہے فرمایا یہ کیوں کہا۔ راوی نے کہا آپ نے دو رکعت پڑھی ہیں۔ رسولؐ اللہ نے لوگوں سے پوچھا، تم کیا کہتے ہو۔ انھوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے پس حضورؐ نے ان کے ساتھ نماز تمام کی اور دو سجدۂ سہو بجا لائے میں نے امام علیہ السلام سے کہا۔ کیا رائے ہے آپؑ کی اس شخص کے بارے میں جو دو رکعت نماز پڑھے اور گمان کرے اس نے چار رکعت پڑھی ہیں اور سلام پڑھ کر وہ چلا جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ دو رکعت پڑھی ہیں فرمایا نماز اول سے پڑھے اور پھر لوگوں کے ساتھ اپنی باقی نمازیں پڑھے۔ رسولؐ اللہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے اور اپنی نماز کی کمی کو پورا کیا۔ جبکہ پہلی دو رکعتیں محفوظ تھیں۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ماموین نے نماز میں جو کلام کیا وہ اشارہ ہوگا نہ کہ زبان سے۔ جس پر لوگ عمل کرتے تھے۔ چند وجوہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث بصورت تقیہ بیان کی گئی ہے اہل عقل و فکر سے پوشیدہ نہیں کہ اہلسنت کے علماء نے لکھا ہے کہ راوئ حدیث ذوالیدین کا کلام احتمال نسخ کو باطل نہیں کرتا اور دوسروں کا کلام کرنا۔ عدم نسخ کے علم کے بعد ہوا اور اشارہ سے ہوا اور بعض لوگوں نے کہا کہ رسولؐ کی بات کا جواب دینا واجب ہے اگرچہ کوئی نماز ہی کیوں نہ پڑھتا ہو جیسا کہ خدا فرماتا ہے:۔ استجیبوا للہ والرسول اذا دعاکم۔ بعض نے کہا ہے یہ کلام نماز تحریم کلام سے پہلے تھا اور بعض لوگوں نے

اس کا رد اس طرح کیا ہے کہ تحریم کا حکم تو مکہ میں نازل ہوا تھا اور یہ واقعہ پیش آیا مدینہ میں اور کتاب تذکرہ میں ہے کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک باطل ہے کیونکہ نبی کے لئے سہو جائز نہیں۔ اصحاب حدیث کی ایک جماعت نے اس پر طعن کیا ہے کیونکہ اس حدیث کے راوی ابوہریرہ نہیں اور وہ ذوالیدین کے بعد اسلام لائے تھے دو برس بعد، ذوالشہادتین قتل ہوئے جنگ بدر میں اور یہ جنگ ہجرت کے دو برس بعد ہوئی تھی اور ابوہریرہ مسلمان ہوئے ہجرت کے سات سال بعد اور اس سے انکار کرنے والوں نے کہا ہے جو جنگ بدر میں مقتول ہوئے وہ ذوالشمالین تھے جن کا نام عبداللہ عمر بن فضیلہ خزاعی تھا اور ذوالیدین زندہ رہے رسولؐ کے بعد تک اور زمانۂ معاویہ میں وفات پائی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر اثنائے نماز میں یاد دلایا جاتا تو آنحضرتؐ کو نماز پوری کر لینی چاہیے اور اگر بعد نماز یاد دلایا گیا تھا تو اعادہ نماز فرماتے چونکہ رسولؐ اللہ کو سہو و نسیان عارض نہیں ہوتا تھا۔ لہٰذا یہ حدیث ساقط الاعتبار ہے۔

۲۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص دو رکعت نماز پڑھتا ہے نماز واجب سے پھر بھول جاتا ہے پس قبل دونوں کے درمیان بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہو جاتا ہے فرمایا اگر رکوع نہیں کیا تو بیٹھ جائے اور اپنی نماز تمام کرے اور اگر رکوع تک یاد نہ آئے تو نماز کو جاری رکھے اور سلام کے بعد بیٹھ کر دو سجدے کرے۔ (حسن)

۳۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا رسولؐ اللہ نے پہلی ہی دو رکعتوں کے بعد سلام پڑھ لیا تھا۔ فرمایا ہاں پھر فرمایا ان کا معاملہ ان ہی کے ساتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ سے چاہا کہ لوگ مسائل دین سے واقف ہو جائیں (ضعیف)

۴۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو سہواً نماز میں کہنے لگے اپنی صفوں کو قائم کرو، فرمایا نماز کو ترک کرے اور دو سجدے بجا لائے میں نے کہا یہ دونوں سہو کے سجدے سلام پڑھنے کے قبل ہوں یا بعد، فرمایا بعد میں۔ (حسن)

۵۔ فرمایا سجدۂ سہو میں کہے۔

بسم اللہ و باللہ اللھم صل علیٰ محمد و آلِ محمدؐ۔

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے نماز پڑھی اور بجائے چار رکعت کے دو ہی پر ختم کر دی۔ ایک شخص نے جو شریک جماعت تھا کہا یا رسولؐ اللہ کیا نماز میں کوئی امر حادث ہوا۔ فرمایا یہ کیا۔ اس نے کہا آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی فرمایا اے ذوالیدین ایسا ہے اور اس ذوالیدین کو ذوالشمالین بھی کہتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں حضرتؐ نے بنا اسی نماز پر رکھی اور نماز کو تمام کیا چار رکعت پہ اور فرمایا۔ اللہ نے جو حضرتؐ کو بھلایا تو یہ امت کے لئے رحمت تھی غور کرو اگر کوئی شخص بھول کر ایسا کرتا اور لوگ اس سے کہتے تیری نماز قبول نہیں ہوئی تو وہ اس امر کے حوالے سے کہہ سکتا ہے کہ یہ سنت رسولؐ ہے پھر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلام کرنے کی بنا پر دو سجدے کئے۔ (م)

اس کی توضیح پہلے ہو چکی ہے۔

۷۔ فرمایا حضرتؑ نے جب تم نے پہلی دو رکعتیں پڑھ لی ہوں اور بغیر تشہد پڑھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر قبل رکوع یاد آئے تو فوراً بیٹھ جاؤ اور تشہد پڑھ لو اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو نماز جاری رکھو ختم نماز کے بعد دو سجدے بغیر رکوع کرو اور جو تشہد رہ گیا ہے وہ پڑھو۔ (م)

۸۔ فرمایا جب تم دو رکعت نماز ظہر پڑھو اور تشہد پڑھنا یاد نہ رہے پس اگر تیسری رکعت میں قبل رکوع یاد آئے تو بیٹھ جاؤ تشہد پڑھو اور کھڑے ہو کر نماز تمام کرو اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو نماز کو جاری رکھو اور ختم کے بعد بعد سلام دو سجدہ سہو کرو قبل کلام کرنے کے۔ (حسن)

۹۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو کھڑا ہو جائے قعود کی جگہ یا بیٹھ جائے قیام کی بجائے فرمایا بعد سلام دو سجدے کرے کہ یہ شیطان کی ناک رگڑنا ہے۔ (صحیح)

﴿باب ۴۲﴾

☆(من شك في صلاته كلها ولم يدر زاد أو نقص ومن كثر عليه السهو)☆
☆(والسهو في النافلة و سهو الامام و من خلفه)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن خالد ، عن سعد بن سعد ، عن صفوان ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : إن كنت لاتدري كم صلّيت ولم يقع وهمك على شيء فأعد الصّلاة .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، وأبي بصير قالا : قلنا له : الرَّجل يشكّ كثيراً في صلاته حتّى لايدري كم صلّى ولا مابقي عليه ؟ قال : يعيد ، قلنا له : فإنّه يكثر عليه ذلك كلّما عاد شكَّ ؟ قال : يمضي في شكّه ثمَّ قال : لاتعوّدوا الخبيث من أنفسكم بنقض الصّلاة فتطمعوه فإنَّ الشّيطان خبيث يعتاد لماعوّد فليمض أحدكم في الوهم ولا يكثرنَّ نقض الصّلاة فإنّه إذا فعل ذلك مرّات لم يعد إليه الشكُّ ، قال زرارة ثمَّ قال : إنّما يريد الخبيث أن يطاع فإذا عصي لم يعد إلى أحدكم .

٣ ـ حمّاد ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : إذا شككت فلم تدر أفي ثلاث أنت أم في اثنتين أم في واحدة أم في أربع فأعد ولاتمض على الشكّ .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السّكونيِّ ، عن أبي عبدالله

عليه السلام قال : أتى رجلٌ النّبيَّ صلى الله عليه وآله فقال : يارسول الله أشكو إليك ما ألقي من الوسوسة في صلاتي حتّى لا أدري ماصلّيت من زيادة أونقصان ، فقال : إذا دخلت في صلاتك فاطعن فخذك الأيسر بإصبعك اليمنى المسبّحة ثمّ قل : « بسم الله وبالله توكّلت على الله ، أعوذ بالله السميع العليم من الشّيطان الرّجيم » فانّك تنحره و تطرده .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الإمام يصلّي بأربعة أنفس أو خمسة أنفس و يسبّح اثنان على أنّهم صلّوا ثلاثاً ويسبّح ثلاثة على أنّهم صلّوا أربعاً ويقول هؤلاء : قوموا ويقول هؤلاء : اقعدوا والإمام مايل مع أحدهما أومعتدل الوهم فمايجب عليه ؟ قال : ليس على الإمام سهو إذا حفظ عليه من خلفه سهوه بإيقان منهم وليس على من خلف الإمام سهو إذا لم يسه الإمام ولاسهو في سهو وليس في المغرب والفجر سهو ولا في الرّكعتين الأوّلتين من كلِّ صلاة ولا في نافلة فإذا اختلف على الإمام من خلفه فعليه و عليهم في الاحتياط الإعادة والأخذ بالجزم .

٦ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن السّهو في النّافلة فقال : ليس عليه شيء .

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس على الإمام سهو ولاعلى من خلف الامام سهو ولاعلى السّهو سهو ولا على الإعادة إعادة .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذاكثر عليك السّهو فامض في صلاتك فإنّه يوشك أن يدعك إنّما هو من الشّيطان .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن عبيدالله الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن السّهو فإنّه يكثر عليَّ فقال : ادرج صلاتك إدراجاً ، قلت : فأيُّ شيء الإدراج ؟ قال : ثلاث تسبيحات في الرّكوع والسجود . وروى أنّه إذاسها في النّافلة بنى على الأقلّ .

فجميع مواضع السّهو الّتي قدذكرنا فيها الأ ثر سبعة عشرموضعاً سبعة منها يجب على السّاهي فيها إعادة الصّلاة : الّذي ينسى تكبيرة الافتتاح ولايذكرها حتّى يركع والّذي ينسى ركوعه وسجوده والّذي لايدري ركعة صلّى أم ركعتين والّذي يسهو في المغرب والفجر والّذي يزيد في صلاته والّذي لايدري زاد أونقص ولايقع وهمه على شيء والّذي ينصرف عن الصّلاة بكلّيته قبل أن يتمّها .

ومنها مواضع لايجب فيها إعادة الصّلاة ويجب فيهاسجدتا السّهو : الّذي يسهو فيسلّم في الرّكعتين ثمّ يتكلّم من غير أن يحوّل وجهه وينصرف عن القبلة فعليه أن يتمّ صلاته ثمّ يسجد سجدتي السّهو ، والّذي ينسى تشهّده ولايجلس في الركعتين وفاته ذلك حتّى يركع في الثّالثة فعليه سجدتا السّهو و قضاء تشهّده إذا فرغ من صلاته ، والّذي لايدري أربعاً صلّى أوخمساً عليه سجدتا السّهو ، و الّذي يسهو في بعض صلاته فيتكلّم بكلام لاينبغي له مثل أمر ونهي من غير تعمّد فعليه سجدتا السّهو فهذه أربعة مواضع يجب فيها سجدتا السّهو .

و منها مواضع لايجب فيها إعادة الصّلاة ولا سجدتا السّهو : الّذي يدرك سهوه قبل أن يفوته مثل الّذي يحتاج أن يقوم فيجلس أويحتاج أن يجلس فيقوم ثمّ يذكر ذلك قبل أن يدخل في حالة اُخرى فيقضيه لاسهوعليه والّذي يسلّم في الركعتين الأولتين ثم يذكر فيتمّ قبل أن يتكلّم فلاسهو عليه ولاسهو على الإمام إذا حفظ عليه من خلفه ولا سهو على من خلف الإمام ولاسهو في سهو ولا سهو في نافلة ولا إعادة في نافلة فهذه ستّة مواضع لايجب فيها إعادة الصّلاة ولاسجدتا السهو وأمّا الّذي يشكّ في تكبيرة الإفتتاح ولا يدري كبّر أم لم يكبّر فعليه أن يكبّرمتى ماذكر قبل أن يركع ثمّ يقرأ ثمّ يركع و إن شكّ وهو راكع فلم يدر كبّر أولم يكبّر تكبيرة الافتتاح مضى في صلاته ولا شيء عليه فإن استيقن أنّه لم يكبّر أعاد الصّلاة حينئذ فإن شكّ وهوقائم فلم يدر أركع أم لم يركع فليركع حتّى يكون على يقين من ركوعه فإن ركع ثمّ ذكر أنّه قدكان ركع فليرسل نفسه إلى السّجود من غير أن يرفع رأسه من الركوع

في الركوع ، فإن مضى و رفع رأسه من الرّكوع ثمّ ذكر أنّه قدكان ركع فعليه أن يعيد الصّلاة لأنّه قدزاد في صلاته ركعة ، فإن سجد ثمّ شكّ فلم يدر أركع أم لم يركع فعليه أن يمضي في صلاته ولا شيء عليه في شكّه إلّا أن يستيقن أنّه لم يكن ركع ، فإن استيقن ذلك فعليه أن يستقبل الصّلاة فإن سجد ولم يدر أسجد سجدتين أم سجدة فعليه أن يسجد اُخرى حتّى يكون على يقين من السّجدتين ، فإن سجد ثمّ ذكر أنّه قدكان سجد سجدتين فعليه أن يعيد الصّلاة لأنّه قدزاد في صلاته سجدة ، فإن شكّ بعد ماقام فلم يدر أكان سجد سجدة أوسجدتين فعليه أن يمضي في صلاته ولا شيء عليه ، و إن استيقن أنه لم يسجد إلّا واحدة فعليه أن ينحطّ فيسجد اُخرى ولاشيء عليه ، و إن كان قد قرأ ثمّ ذكر أنّه لم يكن سجد إلّا واحدة فعليه أن يسجد اُخرى ثمّ يقوم فيقرأ و يركع ولا شيء عليه ، وان ركع فاستيقن أنّه لم يكن سجد إلّا سجدة أولم يسجد شيئاً فعليه إعادة الصّلاة .

✿(السهو في التشهد)✿

و إن سها فقام من قبل أن يتشهّد في الرّكعتين فعليه أن يجلس ويتشهّد ما لم يركع ثمّ يقوم فيمضي في صلاته ولاشيء عليه وإن كان قدركع وعلم أنّه لم يكن تشهّد مضى في صلاته فإذا فرغ منها سجد سجدتي السّهو وليس عليه في حال الشكّ شيء مالم يستيقن .

✿(السهو في اثنتين وأربع)✿

إن شكّ فلم يدر اثنتين صلّى أو أربعاً فإن ذهب وهمه إلى الأربع سلّم ولا شيء عليه و إن ذهب وهمه إلى أنّه قد صلّى ركعتين صلّى اُخريين ولاشيء عليه فإن استوى وهمه سلّم ثمّ صلّى ركعتين قائماً بفاتحة الكتاب فإن كان صلّى ركعتين كانتا هاتان الرّكعتان تمام الأربعة و إن كان صلّى أربعاً كانتا هاتان نافلة .

✿(السهو في اثنتين وثلاث)✿

فإن شكّ فلم يدر أركعتين صلّى أم ثلاثاً فذهب وهمه إلى الرّكعتين فعليه أن

يصلّي اُخريين ولاشيء عليه و إن ذهب وهمه إلى الثلاث فعليه أن يصلّي ركعة واحدة ولا شيء عليه و إن استوى وهمه وهو مستيقن في الركعتين فعليه أن يصلّي ركعة وهو قائمٌ ثمّ يسلّم ويصلّي ركعتين وهو قاعدٌ بفاتحة الكتاب وإن كان صلّى ركعتين فالّتي قام فيها قبل تسليمه تمام الأربعة و الركعتان اللّتان صلّاهما و هو قاعد مكان ركعة و قد تمّت صلاته و إن كان قد صلّى ثلاثاً فالّتي قام فيها تمام الأربع و كانت الرّكعتان اللّتان صلّاهما وهو جالسٌ نافلة .

☆(السهو في ثلاث واربع)☆

فإن شكّ فلم يدر أثلاثاً صلّي أم أربعاً فإن ذهب وهمه إلى الثلاث فعليه أن يصلّي اُخرى ثمّ يسلّم ولا شيء عليه وإن ذهب وهمه إلى الأربع سلّم ولا شيء عليه و إن استوى وهمه في الثلاث و الأربع سلّم على حال شكّه و صلّى ركعتين من جلوس بفاتحة الكتاب فإن كان صلّي ثلاثاً كانت هاتان الركعتان بركعة تمام الأربع و إن كان صلّى أربعاً كانت هاتان الرّكعتان نافلة له .

☆(السهو في أربع وخمس)☆

فإن شكّ فلم يدر أربعاً صلّى أو خمساً فإن ذهب وهمه إلى الأربع سلّم ولا شيء عليه و إن ذهب وهمه إلى الخمس أعاد الصلاة و إن استوى وهمه سلّم و سجد سجدتي السهو وهما المرغمتان .

☆(باب)☆ ۳۳

☆(مايقبل من صلاة الساهي)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن هشام بن سالم ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ عمّار الساباطي روى عنك رواية قال : وماهي ؟ قلت : روى أنّ السنّة فريضة ، فقال : أين يذهب أين يذهب ! ليس هكذا حدّثته إنّما قلت له : من صلّى فأقبل على صلاته لم يحدّث نفسه فيها أولم يسه فيها أقبل الله عليه ما أقبل عليها ، فربّما رفع نصفها أو ربعها أو ثلثها أو خمسها إنّما أمرنا بالسنّة ليكمل بها ما ذهب من المكتوبة .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ العبد ليرفع له من صلاته نصفها أو ثلثها أو ربعها أو خمسها فما يرفع له إلّا ما أقبل عليه بقلبه ؛ وإنّما أمرنا بالنافلة ليتمّ لهم بها ما نقصوا من الفريضة .

٣ ـ وعنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ ابن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال رجل لأبي عبدالله عليه السلام وأنا أسمع : جعلت فداك إنّي كثير السهو في الصلاة ، فقال : وهل يسلم منه أحد ؟ فقلت : ما أظنّ أحداً أكثر سهواً منّي فقال له أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا محمّد إنّ العبد يرفع له ثلث صلاته و نصفها و ثلاثة أرباعها و أقلّ وأكثر على قدر سهوه فيها لكنّه يتمّ له من النوافل ، قال : فقال له أبو بصير : ما أرى النوافل ينبغي أن تترك على حال ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : أجل ، لا .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن الفضيل بن يسار ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام أنّهما قالا : إنّما لك من صلاتك ما أقبلت عليه منها فإن أوهمها كلّها أو غفل عن أدائها لفّت فضرب بها وجه صاحبها .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة قال : في كتاب حريز أنّه قال : إنّي نسيت أنّي في صلاة فريضة حتّى ركعت وأنا أنويها تطوّعاً قال : فقال هي الّتي قمت فيها إن كنت قمت وأنت تنوي فريضة ثمّ دخلك الشكّ فأنت في الفريضة و إن كنت دخلت في نافلة فنويتها فريضة فأنت في النافلة و إن كنت دخلت في فريضة ثمّ ذكرت نافلة كانت عليك فامض في الفريضة .

باب ۴۲

ہر نماز میں سہو، کثیر السہو، نافلہ میں سہو، امام و ماموم کا سہو

۱۔ فرمایا اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور ظن غالب کسی شمار پر نہ ہو تو نماز کا اعادہ کرو (ص)

۲۔ ہم نے حضرت سے کہا ایک شخص کو نماز میں بہت زیادہ شک ہوتا ہے وہ نہیں جانتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں اور کتنی باقی ہیں۔ فرمایا اعادہ کرے۔ ہم نے کہا اس کو اعادہ میں بھی شک واقع ہوتا ہے فرمایا پھر شک کا اعتبار نہ کرے۔ پھر فرمایا، تم شیطان خبیث کو اپنے نفس پہ بار بار آنے کی اجازت نہ دو وہ نماز کو باطل کرنا چاہتا ہے تم اسے طمع دلاتے ہو شیطان خبیث ہے اور جب وہ عادی بنا دیتا ہے تو تم میں سے کوئی شخص شک میں پڑ جاتا ہے اور اگر تم میں سے کوئی بار بار نماز کو توڑے نہیں تو پھر شک اس کی طرف عود نہ کرے گا۔ پھر فرمایا شیطان چاہتا ہے اس کی اطاعت کی جائے اور جب اس کی نافرمانی کی جاتی ہے تو وہ پاس نہیں پھٹکتا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا صادق علیہ السلام نے جب تمہیں شک ہو کہ یہ تیسری ہے یا چوتھی یا پہلی ہے یا دوسری تو نماز کا اعادہ کرے اور شک کی طرف توجہ نہ کرے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے ایک شخص رسولؐ خدا کے پاس آیا اور کہا مجھے نماز میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ میں نے نماز میں کمی کی ہے یا زیادتی۔ فرمایا جب نماز شروع کرو تو اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت بائیں ران پر مارو اور کہو بسم اللہ و باللہ توکلت علی اللہ، أعوذ فخذك الأيسر باصبعك اليمنى المسبّحة ثمّ قل: "بالله السميع العليم من الشّيطان الرّجيم" پس تم شیطان روک دوگے اور نکال دوگے۔

۵۔ میں نے حضرتؑ سے پوچھا اس امام کے متعلق جس کے پیچھے چار یا پانچ آدمی نماز پڑھ رہے ہوں دو آدمی سبحان اللہ کہہ کر امام پر ظاہر کریں کہ یہ تیسری رکعت ہے اور دوسرے تین چار بار سبحان اللہ کہہ کر ظاہر کریں کہ یہ چوتھی رکعت ہے یعنی یہ کہیں کھڑے ہو جاؤ وہ کہیں بیٹھ جاؤ۔ بس امام ایک کی طرف مائل ہو یا معتدل الوہم ہو تو اس پر کیا واجب ہے۔ فرمایا امام پر سہو نہیں ہے جبکہ پیچھے اس کے سہو کی حفاظت کر رہے ہیں اور پیچھے والوں کا سہو نہیں، جبکہ امام نہیں بھولا اور سہو میں سہو نہیں ہوتا اور مغرب اور فجر کی نماز میں سہو کو راہ نہیں، نہ ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں نہ نافلہ میں جب ماموین کو امام سے رکعات کے متعلق اختلاف ہو تو اعادہ نماز کیا جائے تاکہ یقینی صورت پیدا ہو سکے۔ (صحیح)

۶۔ فرمایا نافلہ میں سہو کا اعتبار نہیں۔ (م)

۷۔ فرمایا حضرت نے نہ امام کا سہو معتبر نہ ماموم کا نہ سہو میں سہو کا اور اعادہ کے بعد اعادہ کا۔ (حسن)

۸۔ جب سہو زیادہ ہو تو اپنی نماز کو جاری رکھو ورنہ یہ عمل شیطان تمہیں عبادت سے روک دے گا۔ (م)

۹۔ میں نے حضرت سے کہا کہ مجھے اکثر سہو ہوتا ہے۔ فرمایا اپنی نماز سے اسے پوری کوشش کے ساتھ ہٹاؤ میں نے کہا کیسے ہٹاؤں فرمایا رکوع اور سجدہ میں تسبیحات ثلاثہ پڑھو۔ (موثق)

اور روایت ہے اگر نافلہ میں سہو ہو تو بنا کم پر رکھو سہو کے سترہ مقام ہیں جن کی طرف توجہ کی جائے ان میں سے سات وہ ہیں کہ سہو کرنے والے کو ان میں نماز کا اعادہ کرنا چاہیے۔

۱۰۔ افتتاحِ تکبیر جب رکوع تک یاد نہ آئے۔

۱۱۔ جب رکوع یا سجود بھول جائے۔

۱۲۔ جو نہیں جانتا کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔

۱۳۔ جو سہو کرے مغرب یا صبح کی نماز میں۔

۱۴۔ جو رکعات نماز میں زیادتی کرے۔

۱۵۔ جو نہیں جانتا کہ زیادہ پڑھی ہے یا کم اور اس کا شک دونوں میں سے کسی ایک پر قائم نہیں ہوتا۔

جو نماز کے تمام ہونے سے پہلے ہٹ جائے۔

اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ انہیں اعادۂ نماز نہیں بلکہ دو سجدۂ سہو ہیں۔

۱۶۔ جو بھول جائے اور سلام پڑھے دو رکعتوں کے بعد اور کلام کرلے۔ بغیر اس کے کہ اپنا رُخ پھیرے اور قبلہ سے منحرف ہو تو اس کو چاہیئے کہ نماز کو ترک کرے اور دو سجدۂ سہو بجالائے۔

۱۸۔ جو کوئی تشہد بھول جائے اور دو رکعتوں کے بعد نہ بیٹھے اور یاد نہ آئے تیسری رکعت کے رکوع تک تو اس کو چاہیئے کہ دو سجدۂ سہو بجالائے اور نماز سے فارغ ہوتے ہی تشہد پڑھ لے۔

۱۹۔ جو نہ جانے کہ چار پڑھی ہیں یا پانچ تو دو سجدۂ سہو بجالائے۔

۲۰۔ جو سہو کرے نماز کے کسی حصہ میں اور بلا قصد ایسا کلام کرے جو مناسب نہ ہو مثلاً کوئی حکم دے یا منع کرے تو اس پر دو سجدۂ سہو ہیں یہ چار مقام ہیں جہاں دو سجدۂ سہو کیے جاتے ہیں اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں سجدۂ سہو واجب نہیں اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں اعادۂ نماز واجب نہیں اور نہ دو سجدے سہو کے۔

۲۱۔ جس کو سہو لاحق ہو قبل اس کے کہ موقع جانے کے مثلاً اسے بیٹھنا ہے اور وہ کھڑا ہو جائے یا کھڑا ہونا ہے اور وہ بیٹھ جائے اور قبل اس کے کہ وہ دوسری حالت میں داخل ہو یاد آجائے تو نماز کو جاری رکھے اس میں سہو نہیں۔

۲۲۔ اور اس صورت میں امام پر سہو ہے جبکہ پیچھے کھڑا ہونے والا اسے یاد رکھے۔

۲۳۔ اور سہو میں سہو نہیں۔

۲۴۔ اور جو پہلی دو رکعت کے بعد سلام پڑھے پھر یاد آئے اور قبل کلام کرنے کے نماز پوری کرے تو اس پر سہو نہیں۔

۲۵۔ جو امام کے پیچھے ہو اس پر سہو نہیں۔

۲۶۔ اور نافلہ میں سہو کا اعتبار نہیں اور نہ اعادہ ہے۔

یہ ہیں وہ چھ صورتیں جن میں نہ اعادۂ نماز اور نہ سجدۂ سہو۔

اگر ابتدائی تکبیر میں شک ہو کہ کہی یا نہیں تو رکوع میں جانے سے پہلے جس وقت یاد آجائے تکبیر کہے پھر حمد و سورہ کی قرأت

کرے رکوع میں جائے اور اگر رکوع میں شک ہو کہ ابتدائی تکبیر کہی یا نہیں تو نماز کو جاری رکھے اس پر کوئی اور شے نہیں لیکن اگر یقین ہو جائے کہ تکبیر نہیں کہی تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر بحالت قیام شک ہو کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو رکوع کرے یہاں تک کہ اس کو رکوع کا یقین ہو جائے اگر رکوع میں ہے اور یاد آئے کہ اس نے رکوع کر لیا ہے تو بغیر رکوع سے سر اٹھائے سجدہ میں چلا جائے اور اگر ذکر جاری رہے اور رکوع سے سر اٹھائے پھر یاد آئے کہ اس نے رکوع کر لیا تھا تو نماز کا اعادہ کرے کیونکہ اس نے ایک رکعت زیادہ کر دی۔

اگر سجدہ میں شک ہو اور نہ جانے رکوع کیا ہے یا نہیں تو اپنی نماز جاری رکھے اس میں شک کا اعتبار نہ ہو۔ مگر جب یقین ہو جائے کہ رکوع نہیں کیا تو اس پر لازم ہے کہ اپنی نماز کی تکمیل کرے۔

اگر سجدہ میں ہو اور نہ جانے کہ دو سجدے کئے ہیں یا ایک تو آخری سجدہ کرے جب تک یقین نہ ہو کہ دو سجدے کر لئے ہیں اور اگر سجدے میں یاد آئے کہ دونوں سجدے کر لئے تو چاہیئے کہ نماز کا اعادہ کرے۔ کیونکہ اس نے اپنی نماز میں ایک سجدہ زائد کر دیا۔

اگر بحالت قیام شک ہو اور نہیں جانتا کہ ایک سجدہ کیا ہے یا دو، اس کو چاہیئے کہ نماز کو جاری رکھے اور کچھ نہیں کرنا اور اگر یقین ہو کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے تو اس پر صرف آخری سجدہ ہے۔

اگر قرأت کر رہا ہو اور یاد آئے کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے تو اس کو چاہیئے کہ دوسرا سجدہ کرے پھر کھڑا ہو اور قرأت کے بعد رکوع کرے اور اگر رکوع میں ہو اور یقین ہو جائے کہ سجدہ نہیں کیا مگر ایک یا کوئی بھی نہیں تو اپنی نماز کا اعادہ کرے۔

اور اگر سہو کرے اور دونوں رکعتوں میں تشہد سے پہلے کھڑا ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور اگر رکوع میں نہیں گیا ہے تو کھڑا ہو اور اپنی نماز کو جاری رکھے اور کچھ نہ کرے اور اگر رکوع میں ہے اور یہ علم ہو گیا کہ تشہد نہیں پڑھا تو نماز کو پورا کرے اور بعد ختم نماز دو سجدۂ سہو بجالائے اور جب تک یقین نہ ہو شک کی صورت میں اور اس پر اور کچھ نہیں۔

اگر دو چار کے درمیان شک ہو اور نہ جانے دوسری ہے یا چوتھی۔ پس اگر ظن غالب چار کا ہو تو سلام پڑھ کے نماز ختم کرے اگر ظن غالب دو پر ہو تو آخری دو رکعت بجالائے اور اگر ظن مساوی ہو تو سلام پڑھے۔ پھر دو رکعت الحمد کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھے اگر دو رکعت پڑھ لی ہوں گی تو یہ دو رکعتیں چار رکعتوں کو پورا کر دیں گی اور چار رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دو رکعتیں نافلہ ہوں گی اور اگر دو تین میں شک ہے اور نہیں جانتا کہ دو پڑھی ہیں یا تین اگر ظن غالب دو کا ہو تو اسے چاہیئے کہ آخری دو رکعت پڑھ لے اور بس، اور اگر گمان تین کا ہو تو ایک رکعت پڑھے اور بس اور اگر ظن مساوی ہو اور یقین دو کا ہو تو ایک کھڑے ہو کر پڑھے پھر سلام پڑھ کر دو رکعت نماز بیٹھ کر بجالائے اور ان میں صرف سورۂ حمد پڑھے پس

جو دو رکعتیں اس نے سلام پڑھنے کے لئے پہلے پڑھی ہیں وہ چار رکعت کو پورا کرنے والی ہوں گی اور جو رکعت اس نے بیٹھ کر پڑھی ہیں وہ نافلہ ہوں گی۔

اگر تین اور چار میں شک ہو اور نہ جانے تین پڑھی ہیں یا چار اور وہم تین کی طرف جائے تو ایک رکعت آخر میں اور پڑھے پھر سلام پڑھے اور اگر وہم چار کی طرف ہو تو سلام پڑھ کر ختم کرے اور اگر وہم تین اور چار میں مساوی ہو تو سلام پڑھ کر نماز تمام کرے اور پھر دو رکعت بیٹھ کر سورۂ حمد کے ساتھ بجالائے۔

پس اگر تین پڑھی ہوں گی تو ان دو رکعتوں میں ایک رکعت چار کو پورا کرے گی اور اگر چار پڑھی ہوں گی تو یہ دو رکعت نافلہ قرار پائیں گی۔

اور اگر چار اور پانچ میں شک ہو اور نہ جانے چار پڑھی ہیں یا پانچ، تو اگر وہم چار کا ہے تو سلام پڑھے اور پانچ کا ہے تو اعادۂ نماز کرے اور اگر وہم مساوی ہے تو شیطان کی رغم الانف کے لئے دو سجدۂ سہو کرے۔

باب ۱۴۳

سہو کرنے والے کی نماز

۱۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عمار ساباطی نے آپ سے روایت کی ہے فرمایا کیا۔ میں نے کہا آپ نے اس سے کہا کہ سنت فریضہ ہے فرمایا کہاں خیال ہے اس کا کہاں خیال ہے اس کا۔ میں نے اس سے ایسا نہیں کہا۔ میں نے تو یہ کہا کہ جو شخص اس طرح نماز پڑھے کہ وسوسہ دل میں نہ آئے اور سہو عارض نہ ہو تو اس کی نماز قبول ہوگی اکثر اوقات نصف قابل قبول ہوتی ہے یا تہائی یا چوتھائی یا پانچواں حصہ، ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز واجب سے جو چھوٹ جائے اسے سنت سے پورا کرو۔ (م)

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بندہ کی نماز سے کم ہو جاتا ہے نصف، تہائی، چوتھائی یا پانچواں حصہ اور یہ واردات قلبی کی بنا پر ہوتا ہے ہمیں نماز نافلہ کا حکم اسی لئے دیا گیا ہے کہ نماز واجب میں جو کمی ہو جائے وہ اس سے پوری ہو جائے (م)

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ سے کہا مجھے نماز میں سہو بہت ہوتا ہے فرمایا اس سے بچا ہوا کون ہے میں نے کہا مجھ سے زیادہ کثیر السہو کوئی نہ ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ اے ابو محمدؐ بندہ کی نماز کا آدھا، تہائی، چوتھائی یا کم و بیش حصہ ناقابل قبول ہو ہی جاتا ہے۔ بقدر اس کے سہو کے لیکن وہ کمی نوافل سے پوری ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں نوافل کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔ فرمایا نہیں۔ (ص)

۴۔ فرمایا دو اماموں میں سے کسی نے کہ تمہیں اپنی نماز کا وہی حصہ سمجھنا چاہیے جس میں حضورِ قلب رہا ہو اگر سب کی سب نماز وہم ہی وہم ہو یا ادا کرنے میں غفلت کی گئی ہو تو وہ نماز لپیٹ دی گئی اور وہ نمازی کے منہ پر ماردی جائے گی۔ (حسن)

۵۔ راوی نے کہا میں بھول گیا ہوں کہ میں نماز واجب پڑھ رہا ہوں یا نافلہ میں نے ایک رکعت پڑھ لی تب میں نے نافلہ کی نیت کی۔ فرمایا اگر نماز فریضہ کی نیت کے بعد شک ہو تو نماز فریضہ ہی ہوگی اور اگر تم نماز نافلہ پڑھ رہے ہو پھر وہ نماز نافلہ ہی ہے اگر فریضہ کی نیت کی تو وہ نافلہ ہی ہوگی اور اگر تم نماز فرض میں ہو اور تمہیں کوئی نماز نافلہ جس کو تم پڑھنا چاہتے تھے یاد آئی تو اسے صرف بطور فریضہ ہی پڑھو۔ (حسن)

﴿ باب ۱۴۴ ﴾

✿ (مايقطع الصلاة من الضحك والحدث والاشارة) ✿
✿ (والنسيان وغيرذلك) ✿

١ ـ جماعة ، عن أحمدبن محمدبن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن الضحك هل يقطع الصلاة ، قال : أمّا التبسّم فلا يقطع الصلاة وأمّا القهقهة فهي تقطع الصلاة .

ورواه أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يصيبه الرُّعاف وهو في الصلاة ، فقال : إن قدر على ماء عنده يميناً أو شمالاً أو بين يديه وهو مستقبل القبلة فليغسله عنه ثمَّ ليصلِّ ما بقي من صلاته وإن لم يقدر على ماء حتّى ينصرف بوجهه أو يتكلّم فقد قطع صلاته .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرَّحمن ابن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرَّجل يصيبه الغمز في بطنه وهو يستطيع أن يصبر عليه أيصلّي على تلك الحال أو لا يصلّي ؟ قال : فقال : إن احتمل الصبر ولم يخف إعجالاً عن الصلاة فليصلِّ وليصبر .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ؛ ومحمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن منصور بن يونس ، عن أبي بكر الحضرميِّ ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام أنّهما كانا يقولان : لا يقطع الصلاة إلّا أربعة : الخلاء والبول والرِّيح والصوت

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام في الرَّجل يمسُّ أنفه في الصلاة فيرى دماً كيف يصنع أينصرف ؟ فقال : إن كان يابساً فليرم به ولا بأس .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن زرارة عن أبي عبدالله عليه السلام قال : القهقهة لا تنقض الوضوء وتنقض الصلاة .

٧ ـ عنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الرَّجل يريد الحاجة وهو في الصلاة فقال : يومي برأسه ويشير بيده ويسبّح و المرأة إذا أرادت الحاجة وهي تصلّي تصفق بيدها .

٨ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرَّحمن الأصمّ ، عن مسمع أبي سيّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنَّ النبيَّ صلّى الله عليه وآله سمع خلفه فرقعة فرقع رجل أصابعه في صلاته فلمّا انصرف قال النبيُّ صلّى الله عليه وآله : أما إنّه حظّه من صلاته .

٩ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن فضالة ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن الرَّجل يأخذه الرعاف و القيء في الصلاة كيف يصنع ؟ قال : ينفتل فيغسل أنفه و يعود في صلاته فإن تكلّم فليعد صلاته وليس عليه وضوء .

١٠ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل أيقطع صلاته شيء ممّا يمرُّ بين يديه ؟ فقال : لا يقطع صلاة المسلم شيء ولكن ادرء ما استطعت ، قال : وسألته عن رجل رعف فلم يرق رعافه حتّى دخل وقت الصلاة قال : يحشو أنفه بشيء ثمَّ يصلّي ولا يطيل إن خشي أن يسبقه الدَّم ، قال : وقال إذا التفتّ في صلاة مكتوبة من غير فراغ فأعد الصلاة إذا كان الإلتفات فاحشاً وإن كنت قد تشهّدت فلا تعد .

١١ ـ الحسين بن محمّد الأشعريُّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن فضالة ، عن أبان ، عن سلمة بن أبي حفص ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنَّ عليّاً صلوات الله

عليه كان يقول : لايقطع الصلاة الرعاف ولاالقيء ولا الدّم فمن وجد أزّاً فليأخذ بيد رجل من القوم من الصف فليقدّمه . يعني إذا كان إماماً .

١٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يلتفت في الصلاة ؟ قال : لا و لا ينقض أصابعه .

باب ۴۴

کیا نماز قطع ہو جاتی ہے ضحک حدث اشارہ و نسیان سے

۱۔ میں نے پوچھا کیا ہنسنے سے نماز قطع ہو جاتی ہے۔ فرمایا تبسم سے نہیں البتہ قہقہہ سے قطع ہو جاتی ہے۔ (موثق)

۲۔ میں نے پوچھا اگر نکسیر پھوٹ نکلے تو کیا ہو۔ فرمایا اگر آس پاس یا سامنے پانی ہو تو اسے دھوئے درآنحالیکہ اس کا منہ قبلہ کی طرف رہے۔ دھونے کے بعد باقی نماز پوری کرلے اور اگر پانی نہ ہو تو رُخ بدل لینے اور کلام کرنے سے نماز قطع ہو جائے گی۔ (حسن)

۳۔ پوچھا ایک شخص کے پیٹ میں نیزہ چبھا ہوا ہو اور اس پر صبر کی طاقت رکھتا ہو ایسی حالت میں نماز پڑھے یا نہیں۔ فرمایا اگر صبر کر سکتا ہے جلد نماز پڑھنے تک تو پڑھے۔ (ص)

۴۔ دونوں اماموں میں سے فرمایا نماز کو قطع نہ کرے سوائے چار صورتوں کے پاخانہ، پیشاب، ریح (ہلکے سے ریح نکلنا) یا بآواز بلند نکلنا۔ (ض)

۵۔ پوچھا اگر اثنائے نماز میں کوئی ناک کو چھوئے اور خون دیکھے تو کیا کرے فرمایا اگر خشک ہے تو چھڑائے نماز میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (ص)

۶۔ فرمایا قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ نماز ختم ہو جاتی ہے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا ایک شخص نماز میں اپنی کسی ضرورت کا اظہار چاہے تو اپنے سر سے یا اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے یا سبحان اللہ کہے اور عورت اپنے ہاتھ کو مار کر ظاہر کرے۔

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا نے بحالت نماز کسی کو اپنے پیچھے انگلیاں چٹخاتے سنا۔ بعد نماز فرمایا اس عمل نے نماز کو فضیلت سے گرا دیا ہے۔ (ض)

۹۔ ایک شخص نے پوچھا اس کے متعلق جس کی نکسیر حالتِ نماز میں پھوٹے یا قے ہو جائے تو کیا کرے فرمایا اسے کپڑے سے صاف کر ڈالے اگر ممکن ہو تو ناک کو دھو ڈالے اور نماز کو جاری رکھے اور اگر کلام کر لیا ہے تو نماز کا اعادہ کرے دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں۔ (صحیح)

۱۰۔ ایک شخص نے پوچھا کیا نماز قطع ہو جائے گی اگر کوئی چیز نمازی کے سامنے سے گزر جائے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی شے قطع نہیں کرتی۔ لیکن ضرر پہنچانے والی شے سے جہاں تک ممکن ہو بچو۔ پھر پوچھا گیا اگر کسی کی نکسیر بند نہ ہو اور وقت نماز آ جائے۔ فرمایا کسی چیز سے اپنی ناک صاف کرے اور نماز پڑھے۔ لیکن خون نکلنے کا خوف ہو تو نماز کو طول نہ دے اور فرمایا نماز واجب ختم کئے بغیر اگر کسی طرف متوجہ ہو تو نماز کا اعادہ کرے جبکہ وہ التفات بیہودہ ہو اور اگر تشہد پڑھ لیا ہے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز قطع نہیں ہوتی نکسیر، قے یا خون سے اگر بحیثیت پیش نماز ہونے کے کوئی تکلیف محسوس کرے تو جو لوگ پیچھے کھڑے ہوں ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دے۔ (مجہول)

۱۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا اس کے بارے میں جو بحالتِ نماز کسی طرف متوجہ ہو جائے۔ کیا یہ درست ہے فرمایا نہیں اور نہ یہ کہ اپنی انگلیاں چٹخائے۔ (صحیح)

﴿باب ۴۵﴾

﴿التسليم على المصلي والعطاس في الصلاة﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يسلّم عليه وهو في الصلاة قال : يردُّ سلام عليكم ولا يقول : وعليكم السلام فإنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان قائماً يصلّي فمرَّ به عمّار بن ياسر فسلّم عليه عمّار فردَّ عليه النبيُّ صلى الله عليه وآله هكذا .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا عطس الرَّجل في صلاته فليحمد الله .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن معلّى أبي عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : أسمع العطسة وأنا في الصلاة فأحمد الله و

أصلّي على النبيّ عليه السلام ؟ قال : نعم و إذا عطس أخوك وأنت في الصلاة فقل : الحمد لله و صلّ على النبيّ وإن كان بينك وبين صاحبك اليمّ صلّ على محمّد وآله .

باب ۴۵

نمازی کا جواب سلام دینا اور نماز میں چھینکنا

۱۔ میں نے سوال کیا اگر کوئی نماز میں سلام کرے۔ فرمایا سلام علیکم کہہ کر جواب سلام دے وعلیکم السلام نہ کہے کیونکہ رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے تو عمار ادھر سے گزرے اور سلام کیا۔ آنحضرت نے اسی طرح جواب سلام دیا۔ (موثق)

۲۔ جب نماز میں کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا نماز میں کسی کی چھینک سنوں تو الحمد للہ کہوں اور محمد و آل محمد پر درود بھیجوں۔ فرمایا ہاں جب تیرا بھائی چھینکے اور نماز میں ہو تو الحمد للہ صلی علی محمد و آل محمد اگرچہ تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان دریا حائل ہو۔ (موثق)

﴿ باب ۴۶ ﴾

☆(المصلي يعرض له شيء من الهوام فيقتله)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يكون في الصلاة فيرى الحيّة أو العقرب يقتلهما إن آذياه ؟ قال : نعم .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يقتل البقّة والبرغوث والقمّلة و الذُّباب في الصلاة أينقض صلاته ووضوءه ؟ قال : لا .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ ومحمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن الرَّجل يكون قائماً في الصلاة الفريضة فينسى كيسه أو متاعاً يتخوَّف ضيعته أو هلاكه ؟ قال يقطع صلاته و يحرز متاعه ثمَّ يستقبل الصلاة ،

قلت : فيكون في الفريضة فتفلّت عليه دابّة أو تفلّت دابّته فيخاف أن تذهب أو يصيب منها عنتاً فقال : لا بأس بأن يقطع صلاته .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان ، عن محمّد قال : كان أبوجعفر عليه السلام إذا وجد قمّلة في المسجد دفنها في الحصى .

٥ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كنت في صلاة الفريضة فرأيت غلاماً لك قد أبق أو غريماً لك عليه مال أو حيّة تخافها على نفسك فاقطع الصلاة واتبع الغلام أو غريماً لك واقتل الحيّة .

باب ۶۴

نمازی موذی جانور کو نماز میں مار ڈال سکتا ہے

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بحالت نماز سانپ یا بچھو کو دیکھے۔ اگر اذیت کا اندیشہ ہو تو کیا اسے قتل کر دے۔ فرمایا ہاں۔ (ص)

۲۔ پوچھا ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں جو نماز میں پسّو، مچھر، کھٹمل یا مکھی مار ڈالے کیا اس سے نماز ناقص ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا ہے اور اپنا تھیلا اور سامان بھول جاتا ہے جس کے ضائع ہونے یا ہلاک ہونے کا خوف ہوتا ہے، فرمایا نماز کو قطع کرے۔ میں نے کہا اگر وہ نماز فریضہ ہو۔ اس پر کوئی چوپایہ حملہ کرے یا اس کا چوپایہ بھاگ جائے یا اس کے بھاگ جانے کا خوف ہو یا کسی مصیبت میں پھنسنے کا خوف ہو، فرمایا کچھ حرج نہیں اگر وہ نماز قطع کرے۔ (موثق)

۴۔ فرمایا سجدہ میں اگر کوئی جوں دیکھے تو سنگریزوں کے اندر اسے دبا دے۔ (موثق)

۵۔ فرمایا جب تم فریضہ نماز پڑھ رہے ہو اور دیکھو کہ تمہارا غلام بھاگ رہا ہے یا تمہارا مال لے جاتا ہے یا سانپ کے حملے کا خوف ہے تو نماز کو قطع کر دو اور غلام کے پیچھے جاؤ، مال کو بچاؤ اور سانپ کو مارو۔

﴿ باب ﴾

﴿ بناء المساجد ومايؤخذ منها والحدث فيها من النوم وغيره ﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبيدة الحذّاء ؛ قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : من بنى مسجداً بنى الله له بيتاً في الجنّة ، قال : أبوعبيدة فمرّ بي أبو عبدالله عليه السلام في طريق مكّة وقد سوّيت بأحجار مسجداً فقلت له : جعلت فداك نرجو أن يكون هذا من ذلك فقال : نعم .

٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي الجارود قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المسجد يكون في البيت فيريد أهل البيت أن يتوسّعوا بطائفة منه أو يحوّلوه إلى غير مكانه قال : لا بأس بذلك قال : و سألته عن المكان يكون خبيثاً ثمّ ينظّف و يجعل مسجداً قال : يطرح عليه من التّراب حتّى يواريه فهو أطهر .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن العيص قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن البيع و الكنايس هل يصلح نقضهما لبناء المساجد ؟ فقال : نعم .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن المساجد المظلّلة أيكره الصّلاة فيها ؟ قال : نعم ولكن لا يضرّكم اليوم ولو قد كان العدل لرأيتم كيف يصنع في ذلك قال : و سألته أيعلق الرّجل السّلاح في المسجد ؟ قال : نعم وأمّا في المسجد الأكبر فلا فإنّ جدّي نهى رجلاً يبري مشقصاً في المسجد .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج ، عن جعفر بن إبراهيم ، عن عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من سمعتموه ينشد الشّعر في المساجد ؛ فقولوا فضّ الله فاك إنّما

نصبت المساجد للقرآن .

٦ ـ الحسن بن عليّ العلويّ ، عن سهل بن جمهور ، عن عبدالعظيم بن عبدالله العلويّ ، عن الحسن بن الحسين العرنيّ ، عن عمرو بن جميع قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الصّلاة في المساجد المصوّرة فقال : أكره ذلك و لكن لا يضرّكم ذلك اليوم ولو قد قام العدل رأيتم كيف يصنع في ذلك .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن سلّ السّيف في المسجد وعن بريء النّبل في المسجد قال : إنّما بني لغير ذلك .

٧ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله ابن عبدالرّحمن ، عن مسمع أبي سيّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن رطانة الأعاجم في المساجد .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن رفاعة بن موسى قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الوضوء في المسجد فكرهه من الغائط و البول .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية بن وهب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن النّوم في المسجد الحرام ومسجد النّبيّ صلى الله عليه وآله ، قال : نعم فأين ينام النّاس .

١١ ـ عنه ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة بن أعين قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ما تقول في النّوم في المساجد ؟ فقال : لا بأس به إلّا في المسجدين مسجد النبيّ صلى الله عليه وآله والمسجد الحرام ، قال : وكان يأخذ بيدي في بعض اللّيل فيتنحّى ناحية ثمّ يجلس فيتحدّث في المسجد الحرام فربّما نام ونمت ، فقلت له في ذلك فقال : إنّما يكره أن ينام في المسجد الحرام الّذي كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله فأمّا النّوم في هذا الموضع فليس به بأس .

١٢ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن مهران الكرخيّ ،

عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : قلت له : الرَّجل يكون في المسجد في الصّلاة فيريد أن يبزق ؟ فقال : عن يساره و إن كان في غير صلاة فلا يبزق حذاء القبلة ويبزق عن يمينه ويساره .

١٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبد الله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار قال : رأيت أبا جعفر الثّاني عَلَيْهِ السَّلَامُ يتفل في المسجد الحرام فيما بين الرّكن اليمانيّ والحجر الأسود ولم يدفنه .

١٤ ـ الحسين بن محمّد رفعه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه قال : قلت لأبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ : إنّي لأكره الصّلاة في مساجدهم فقال : لا تكره فما من مسجد بني إلّا على قبر نبيّ أو وصيّ نبيّ قتل فأصاب تلك البقعة رشّة من دمه فأحبّ الله أن يذكر فيها فأدّ فيها الفريضة والنّوافل واقض فيها مافاتك .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن الحسين بن المختار ، عن أبي أسامة زيد الشحّام قال : قلت لأبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ : قول الله عزّ وجلّ : «لا تقربوا الصّلوة وأنتم سكارى» فقال : سكر النّوم .

١٦ ـ جماعة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ابن أيّوب ، عن ابن سنان ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : ليس يرخّص في النّوم في شيء من الصّلاة .

باب ۴

بنائے مساجد اور کیا وہاں سے لیا جائے اور میں حدث اور نوم

۱۔ فرمایا جو کوئی مسجد بنائے اللہ جنت میں اس کے لئے گھر بناتا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ حضور مکہ کے راستہ میں تھے۔ میں نے پتھروں سے ایک مسجد بنائی اور حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا اس کا شمار بھی مساجد میں ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس مسجد کے بارے میں جو گھر میں ہو اور گھر والے اس کی توسیع چاہیں یا کسی دوسری جگہ بدلنا چاہتے ہوں، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، پوچھا اگر وہ جگہ ناپاک ہو تو کیا پاک صاف کر کے مسجد بنا سکتے ہیں، فرمایا اتنی مٹی ڈالی جائے

کہ پلیدگی چھپ جائے اس کے بعد وہ طاہر ہے۔ (ضعیف)

۳۔ میں نے کہا یہودیوں اور نصرانیوں کے عبادت خانے ڈھا کر مسجد بنانا درست ہے۔ فرمایا ہاں

۴۔ میں نے پوچھا کوئی شخص مسجد میں ہتھیار لٹکا سکتا ہے۔ فرمایا ہاں لیکن مسجد اکبر (مسجد الحرام) یا بعض کے نزدیک جامع مسجد میں نہیں۔ میرے دادا علیہ السلام نے منع کیا تھا ایک شخص کو کہ وہ مسجد میں ترکش سے تیر نکال کر رکھے (حسن)

۵۔ پوچھا گیا سایہ دار مسجد میں کیا نماز پڑھنا مکروہ ہے فرمایا ہاں لیکن اس زمانہ میں نقصان رساں نہیں اگر عدل کی صورت ہوتی تو اس بارہ میں سوچا جاتا۔

۶۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم کسی کو مسجد میں شعر باطل پڑھتے سنو تو اس سے کہو اللہ تیرا منہ توڑے۔ مسجد قرآن پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

۷۔ میں نے پوچھا ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے متعلق جن میں تصویریں ہوں۔ فرمایا مکروہ ہے لیکن اس زمانہ میں پڑھ لی جائے کیونکہ عدل نہیں اگر ہوتا تو دیکھتے کیا کیا ہوتا۔ (ضعیف)

۸۔ فرمایا کہ حضرت رسول اللہ نے منع فرمایا ہے مسجد میں تلوار کھینچنے یا ترکش سے تیر نکالنے کو کیونکہ مسجد تو اور باتوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ (ض)

۹۔ فرمایا حضرت نے رسول اللہ نے مسجد میں ایسا کلام کرنے سے منع کیا ہے جسے عام لوگ نہ سمجھ سکیں۔ (صحیح)

۱۰۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا وضو کرنے کے لئے مسجد میں، حضرت نے فرمایا جبکہ پیشاب پاخانہ کے بعد ہو تو مکروہ ہے۔ (ض)

۱۱۔ میں نے پوچھا مسجد الحرام اور مسجد نبی میں سونے کے متعلق فرمایا۔ ہاں ورنہ پھر لوگ کہاں سوتے۔ (ض)

توضیح - اکثر احادیث اس پر دال ہیں کہ ان مساجد میں سونا مکروہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں سائل کا سوال عہد رسولؐ سے متعلق تھا جبکہ نگھرے مسلمان مسجد رسولؐ میں پڑے رہتے تھے۔

۱۲۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں مساجد میں سونے کے متعلق، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں سوائے دو مسجدوں کے، مسجد النبیؐ اور مسجد الحرام۔ زرارہ کہتے ہیں حضرت بعض راتوں میں میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے جاتے تھے پھر مسجد الحرام میں بیٹھ کر باتیں کرتے اور بسا اوقات آپ بھی سو جاتے اور میں بھی، میں نے اس کے متعلق حضرت سے سوال کیا مکروہ تھا اس مسجد میں سونا جو عہد رسولؐ میں تھی اب رہا مسجد الحرام کا معاملہ تو اس جگہ سونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص کو جو مسجد میں ہے۔ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا کرے۔ فرمایا اگر نماز میں ہے تو بائیں طرف تھوکے۔ اور اگر نماز میں ہے تو قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ داہنے بائیں تھوکے۔ (مرسل)

۱۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا کہ انھوں نے مسجد الحرام میں رکن اور حجر اسود کے درمیان تھوکا اور اسے

مٹایا نہیں (یہ امر صرف اثبات جواب کے جواز کے لئے تھا۔ (۴)

۱۵۔ میں نے حضرت سے کہا میں مخالفوں کی مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ جانتا ہوں۔ فرمایا مکروہ نہ جانو کوئی مسجد نہیں بنائی گئی مگر کسی نبی وصیِ نبی کی جو مقتول ہوگا وہاں قبر ہوگی اور اس کا خون وہاں گرا ہوگا۔ پس خدا کو یہ پسند ہے کہ وہاں اس کا ذکر ہو۔ پس نماز واجب نافلہ اور قضا وہاں پڑھو۔ (مرفوع)

توضیح:- مراد ان مساجد سے بلاد مخصوصہ کی مساجد ہیں ورنہ عام مساجد کی تعداد بہت زیادہ ہے اور انبیاء اور اوصیائے انبیاء جو مقتول ہوئے ان کی تعداد بہت کم ہے۔

۱۶۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا بحالت سکر نماز کے قریب نہ جاؤ۔ فرمایا مراد ہے سکر النوم (بظاہر اس سے مراد ہے کہ سکر النوم بھی اس میں شامل ہے۔ (موثق)

۱۷۔ فرمایا حضرت نے بحالت نوم نماز کے کسی حصہ کی اجازت نہیں۔ (۴)

﴿باب﴾

﴿ فضل الصلاة في الجماعة ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما يروي النّاس أنَّ الصّلاة في جماعة أفضل من صلاة الرَّجل وحده بخمس وعشرين صلاة ؟ فقال : صدقوا ، فقلت : الرَّجلان يكونان جماعة ؟ فقال : نعم ويقوم الرَّجل عن يمين الإمام .

٢ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن محمّد بن يوسف ، عن أبيه قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إنَّ الجهني أتى النبيَّ صلى الله عليه وآله فقال : يا رسول الله إنّي أكون في البادية ومعي أهلي وولدي وغلمتي فاُؤذّن واُقيم واُصلّي بهم أفجماعة نحن ؟ فقال : نعم فقال : يا رسول الله إنَّ الغلمة يتبعون قطر السّحاب وأبقى أنا وأهلي وولدي فاُؤذّن واُقيم واُصلّي بهم فجماعة نحن ؟ فقال : نعم ، فقال : يارسول الله فإنَّ ولدي يتفرَّقون في الماشية وأبقى أنا وأهلي فاُؤذّن و اُقيم واُصلّي بهم أفجماعة أنا ؟ فقال : نعم ، فقال : يا رسول الله إنَّ المرأة تذهب في مصلحتها فأبقى أنا وحدي فاُؤذّن و اُقيم فاُصلّي أفجماعة أنا ؟ فقال : نعم المؤمن وحده جماعة .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليِّ ، عن السّكونيِّ ، عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليهما السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من صلّى الخمس في جماعة فظنّوا به خيراً .

٤ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن سنان ، عن إسحاق ابن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : أما يستحيي الرَّجل منكم أن تكون له الجارية فيبيعها فتقول : لم يكن يحضر الصّلاة .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : كنت جالساً عند أبي جعفر عليه السلام ذات يوم إذ جاءه رجلٌ فدخل عليه فقال له : جعلت فداك إنّي رجلٌ جار مسجد لقومي فإذا أنا لم اُصلِّ معهم وقعوا فيَّ وقالوا : هو هكذا وهكذا ، فقال : أمّا لئن قلت ذاك لقد قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : من سمع النّداء فلم يجبه من غير علّة فلا صلاة له ، فخرج الرَّجل فقال له : لا تدع الصّلاة معهم وخلف كلِّ إمام فلمّا خرج قلت له : جعلت فداك كبر عليَّ قولك لهذا الرَّجل حين استفتاك فإن لم يكونوا مؤمنين ؟ قال : فضحك عليه السلام ثمَّ قال : ما أراك بعد إلّا ههنا يا زرارة فأيّة علّة تريد أعظم من أنّه لا يأتمُّ به ثمَّ قال : يا زرارة أما تراني قلت : صلّوا في مساجدكم وصلّوا مع أئمّتكم .

٦ ـ حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ؛ والفضيل قالا : قلنا له الصّلوات في جماعة فريضة هي ؟ فقال : الصّلوات فريضة وليس الاجتماع بمفروض في الصّلاة كلّها و لكنّها سنّة ومن تركها رغبة عنها وعن جماعة المؤمنين من غير علّة فلا صلاة له .

٧ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن المفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : ليكن الّذين يلون الإمام اُولي الأحلام منكم و النّهى فإن نسي الإمام أو تعايا قوّموه و أفضل الصّفوف أوّلها و أفضل أوّلها مادنا من الإمام و فضل صلاة الجماعة على صلاة الرَّجل فذّاً خمس و عشرون درجة في الجنّة .

٨ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يحسب لك إذا دخلت معهم و إن لم تقتد بهم مثل

مایحسب لك إذا كنت مع من تقتدي به

باب ۴۸

فضیلت نماز باجماعت

۱۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ تنہا نماز سے جماعت کی نماز پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے فرمایا انھوں نے سچ کہا۔ کیا دو آدمیوں سے بھی جماعت ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، دوسرا آدمی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے سنا کہ ایک جہنی حضرت رسولؐ خدا کے پاس آیا اور کہا یا رسولؐ اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور میرے ساتھ میری بی بی اور میری اولاد اور میرے غلام رہتے ہیں۔ میں اذان دیتا ہوں اور اقامت کہہ کر ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں کیا ہم جماعت کا ثواب پاتے ہیں فرمایا بے شک، میں نے کہا یا رسول اللہ میرے غلام ہلکی بوندوں میں چل دیتے ہیں میری بی بی اور بچے رہ جاتے ہیں میں اذان و اقامت کے بعد نماز پڑھتا ہوں تو یہ ہماری جماعت ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا لڑکے بھی چل دیتے ہیں اور میں اور میری بی بی رہ جاتے ہیں میں ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں کیا جماعت ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا یا رسولؐ اللہ عورت بھی اپنے کام کاج میں لگ جاتی ہے تو اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتا ہوں فرمایا ہاں مومن اکیلا بھی جماعت ہے۔ (مجہول)

۳۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھے تو اس کے متعلق اچھا گمان رکھو۔ (ض)

۴۔ کیا تم میں وہ شخص حیا نہیں کرتا جس کی کنیز ہو اور جب وہ اسے بیچے تو کہے یہ شخص نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتا

۵۔ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا کہ میں اپنی قوم کی ایک مسجد کے قریب رہتا ہوں چونکہ ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا وہ مجھ سے جھگڑا کرتے ہیں اور ایسا ایسا کہتے ہیں امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے جو اذان کی آواز سنے اور بے سبب اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ جب وہ چلا تو حضرتؑ نے اس سے فرمایا ان کے ساتھ نماز پڑھنی نہ چھوڑو اور ان کے ہر امام کے پیچھے پڑھ لو جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا آپؑ کا یہ جواب مجھ پر شاق گزرا۔ چاہے وہ مومن نہ ہوں تو بھی ان کے ساتھ پڑھ لے۔ یہ سن کر حضرت ہنسے اور فرمایا میں نے سوائے اس جگہ کے تم کو فہم سے دور نہیں پایا کیا سبب کہ تم نے اس بات کو برا جانا کہ اس کے ساتھ اقتدا نہ کی جائے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ میں نے کہا کہ اپنی مساجد میں پڑھو اور اپنے آئمہ کے پیچھے، مطلب یہ ہے کہ جو کچھ کہا گیا وہ تقیہ کی صورت تھی۔ (حسن)

۶۔ زرارہ اور فضیل نے امام سے پوچھا کیا جماعت فرض ہے۔ فرمایا فرض نہیں سنت ہے جو کوئی اس سے رغبت کو ترک کرے اور بے وجہ جماعت مومنین میں شامل نہ ہو اس کی نماز صحیح نہیں ۔ (حسن)

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا امام سے قریب صاحبان عقل و فہم ہوں تاکہ اگر امام بھول جائے یا غلطی کر جائے تو اسے بتا دیں صفوں میں افضل صف اوّل ہے اور پہلی میں وہ جگہ جو امام سے قریب ہو اور فرادیٰ نماز پر نماز جماعت کو فضیلت ہے جنت میں نماز جماعت سے پڑھنے والوں کے پچیس درجے زیادہ ہوں گے داہنی طرف کے حصہ کو بائیں پر وہی فضیلت ہے جو جماعت کو فرادیٰ پر ہے۔ (ض)

۸۔ فرمایا حضرت نے جب شریک جماعت ہو تو اگرچہ ان کے ساتھ اقتدا نہ ہو۔ مگر ایسے رہو گویا ان کے ساتھ اقتدا ہے

﴿باب ۷۹﴾

✡(الصلاة خلف من لا يقتدى به)✡

١ ـ محمّد بن يحيى العطّار ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أكون مع الامام فأفرغ من القراءة قبل أن يفرغ قال : ابق آية ومجّد الله واثن عليه فإذا فرغ فاقرء الآية واركع .

٢ ـ عنه ، عن أحمد ، عن عبدالله بن محمّد الحجّال ، عن ثعلبة ، عن زرارة قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن الصّلاة خلف المخالفين فقال : ماهم عندي إلاّ بمنزلة الجدر .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار ، عمّن سأل أباعبدالله عليه السلام قال : اُصلّي خلف من لا أقتدي به فإذا فرغت من قراءتي ولم يفرغ هو ؟ قال : فسبّح حتّى يفرغ .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا صلّيت خلف إمام لاتقتدي به فاقرأ خلفه سمعت قراءته أو لم تسمع .

٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مهزيار ، عن أبي عليّ بن راشد قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : إنّ مواليك قد اختلفوا فاُصلّي خلفهم جميعاً ؟ فقال: لاتصلّ

إلّا خلف من تثق بدينه ، ثمّ قال : ولي موال ؟ فقلت : أصحاب ، فقال مبادراً قبل أن أستتمّ ذكرهم : لا ، يأمرك عليّ بن حديد بهذا ـ أوهذا ممّا يأمرك به عليّ بن حديد ـ فقلت : نعم .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : إنّ أناساً رووا عن أمير المؤمنين صلوات الله عليه أنّه صلّى أربع ركعات بعد الجمعة لم يفصل بينهنّ بتسليم ؟ فقال : يازرارة إنّ أمير المؤمنين عليه السلام صلّى خلف فاسق فلمّا سلّم و انصرف قام أمير المؤمنين صلوات الله عليه فصلّى أربع ركعات لم يفصل بينهنّ بتسليم فقال له رجل إلى جنبه : يا أبا الحسن صلّيت أربع ركعات لم تفصل بينهنّ ؟ فقال : إنّها أربع ركعات مشبّهات وسكت . فوالله ما عقل ماقال له .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل بن درّاج ، عن حمران بن أعين قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك إنّا نصلّي مع هؤلاء يوم الجمعة وهم يصلّون في الوقت فكيف نصنع ؟ فقال : صلّوا معهم فخرج حمران إلى زرارة فقال له : قد أمرنا أن نصلّي معهم بصلاتهم فقال زرارة : مايكون هذا إلّا بتأويل فقال له حمران : قم حتّى تسمع منه ، قال : فدخلنا عليه فقال له زرارة : جعلت فداك إنّ حمران زعم أنّك أمرتنا أن نصلّي معهم فأنكرت ذلك فقال لنا : كان عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما يصلّي معهم الرّكعتين فإذا فرغوا قام فأضاف إليهما ركعتين .

باب ۴۹

اس کے پیچھے پڑھنا جس کی اقتدا نہ ہو

ا۔ میں نے کہا اگر میں امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں اور میری قرأت اس کی قرأت ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جائے تو کیا ہو فرمایا ایک آیت باقی رکھو اللہ کی حمد و ثنا کرو، جب وہ پڑھ لے تو تم یہ آیت پڑھ کر رکوع میں چلے جاؤ۔ (موثق)

۲۔ میں نے پوچھا اس نماز کے متعلق جو مخالفین کے پیچھے پڑھی جائے۔ فرمایا وہ لوگ میرے نزدیک بمنزلہ دیواروں کے ہیں۔ (صحیح)

۳۔ راوی نے کہا اگر میں ایسے شخص کے پیچھے پڑھوں جس سے اقتدا نہیں تو جب میری قرأت ختم ہو جائے تو کیا کروں فرمایا اس کے فارغ ہونے تک سبحان اللہ کہو۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا جب تم ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھو جس کی اقتدا نہ ہو تو اس کی قرأت سنو یا نہ سنو، خود قرأت کرو۔ (حسن)

۵۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کے موالی میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو کیا ان سب کے پیچھے نماز پڑھوں فرمایا۔ صرف ان کے پیچھے جن کے دین پر تم کو اعتماد ہو، میرے کچھ پیرو ہیں میں نے کہا۔ اصحاب، قبل اس کے کہ ان کا ذکر تمام ہونے کے۔ فرمایا کیا علی بن حدید نے تم سے ایسا نہیں کہا اور اسی کا تم کو علی بن حدید نے حکم دیا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ (حسن)

۶۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ لوگ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے چار رکعت نماز بعد جمعہ پڑھیں اور ان کے درمیان سلام پڑھ کر انھیں جدا نہ کیا۔ فرمایا اے زرارہ (تقیۃً) حضرتؑ نے فاسق کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی۔ جب وہ سلام پڑھ کر ہٹ گیا تو آپؑ نے چار رکعت ظہر کی اور ان کے درمیان سلام کا فاصلہ نہ دیا۔ ایک شخص نے کہا کیا آپؑ بھی چار رکعت ایسے ہی پڑھتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا وہ چار رکعت مشتبہات ہیں یہ ایسا جواب تھا کہ محقق تو سمجھ سکتے تھے معترض نہ سمجھ پایا (چونکہ مخالفوں کی وجہ سے زیادہ تصریح کا موقع نہ تھا لہٰذا گول مول جواب دے کر آپؑ خاموش ہو گئے) (حسن)

۷۔ میں نے یہ واقعہ امام محمد باقر علیہ السلام سے بیان کیا اور کہا۔ ہم مخالفوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور وہ وقت پر نماز پڑھتے ہیں لوگوں نے کہا ان کے ساتھ پڑھ لو، حمران زرارہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے زرارہ نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ بات بغیر تاویل کے نہیں ہو سکتی۔ حمران نے کہا۔ اٹھو اور ان سے جا کر سن لو ہم ان کے پاس گئے زرارہ نے کہا میں آپ پر فدا ہوں حمران کا خیال یہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کے ساتھ ہم کو نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے انکار کیا۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام ان کے ساتھ دو رکعت نماز جمعہ پڑھتے تھے اور جب وہ ختم کر دیتے تو اسی سلسلے کی دو رکعت اور پڑھتے تاکہ نماز ظہر پوری ہو جائے۔ (ضعیف)

توضیح: خلفائے جور کے زمانے میں ہمارے آئمہ کو بڑی مشکلات کا سامنا تھا اگر ان کے پیچھے نہ پڑھتے بالخصوص نماز جمعہ تو گردن زدنی قرار پاتے۔ لہٰذا تقیہ پڑھتے تھے چونکہ امام منصوص من اللہ سے آگے کھڑے ہونے والے کی نماز باطل ہو جاتی ہے لہٰذا امام کا موقف درست تھا ان کے پیچھے کھڑا ہونا ایسا تھا جیسے کسی ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنا۔ نماز جمعہ میں یہ صورت ہوتی تھی کہ ہمارے آئمہ ظہر کی نیت کرتے تھے اور جب وہ نماز ختم کر دیتا تھا تو بغیر سلام پڑھے کھڑے ہو جاتے اور تیسری رکعت شروع کر دیتے یوں چار رکعت پڑھتے۔

﴿باب﴾

☆(من تكره الصلاة خلفه والعبد يؤمّ القوم ومن أحق أن يؤمّ)☆

١ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : خمسة لا يؤمّون النّاس على كلّ حال : المجذوم والأبرص والمجنون وولد الزّنا والأعرابي .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : لا يؤمّ المقيّد المطلقين ولا يؤمّ صاحب الفالج الأصحّاء ولا صاحب التيمّم المتوضّين ولا يؤمّ الأعمى في الصحراء إلّا أن يوجّه إلى القبلة .

٣ ـ و بهذا الإسناد في رجلين اختلفا فقال أحدهما : كنت إمامك وقال الآخر : أنا كنت إمامك فقال : صلاتهما تامّة ، قلت : فإن قال كلّ واحد منهما : كنت أئتمّ بك ؟ قال : صلاتهما فاسدة وليستأنفا .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : الصلاة خلف العبد ؟ فقال : لا بأس به إذا كان فقيهاً ولم يكن هناك أفقه منه ، قال : قلت أُصلّي خلف الأعمى ؟ قال : نعم إذا كان له من يسدّده و كان أفضلهم ، قال : و قال أمير المؤمنين عليه السلام : لا يصلّين أحدكم خلف المجذوم و الأبرص و المجنون والمحدود وولد الزّنا والأعرابي لا يؤمّ المهاجرين .

٥ ـ عليّ بن محمّد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي عبيدة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن القوم من أصحابنا يجتمعون فتحضر الصلاة فيقول بعضهم لبعض : تقدّم يا فلان فقال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال : يتقدّم القوم أقرأهم للقرآن فإن كانوا في القراءة سواء فأقدمهم هجرة فإن كانوا في الهجرة سواء فأكبرهم سنّاً فإن كانوا في السنّ سواء فليؤمّهم أعلمهم بالسنّة وأفقههم في الدّين ولا يتقدّمنّ أحدكم الرّجل في منزله ولا صاحب [ال]سلطان في سلطانه .

٦ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن غياث بن إبراهيمَ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بالغلام الّذي لم يبلغ الحلم أن يؤمَّ القوم و أن يؤذّن .

باب ۵۱

کس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے کیا غلام پیش نماز ہو سکتا ہے حقدار کون ہے

۱۔ فرمایا پانچ شخص کسی حال میں بھی لوگوں کے پیش نماز نہیں ہو سکتے، مجذوم، مبروص، مجنون، ولد الزنا اور صحرائی عرب (جو عموماً مسائل سے کم واقف ہوتے ہیں)

۲۔ حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ قیدی امامت نہیں کرے گا آزادوں اور نہ مفلوج تندرستوں کی اور نہ تیمم والا وضو والوں کی اور نہ اندھا جنگل میں، مگر اس وقت جب اسے روبقبلہ کر دیا جائے۔ (ض)

۳۔ دو شخصوں میں اختلاف ہوا ایک کہتا تھا میں تیرا امام تھا دوسرا کہتا میں تیرا امام تھا۔ فرمایا دونوں کی نماز درست ہے میں نے کہا اگر دونوں میں سے ہر ایک کہے کہ میں تیری نماز پوری کرائی۔ فرمایا دونوں کی نماز فاسد ہوگی ہر ایک کو اعادہ کرنا چاہیئے۔

۴۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ غلام کے پیچھے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ فقیہہ ہو اور اس سے زیادہ فقیہہ کوئی نہ ہو۔ میں نے پوچھا ذرا اندھے کے پیچھے۔ فرمایا ہاں جب کوئی ایسا ہو تو اسے روبقبلہ کرے اور وہ اندھا ان میں افضل ہو اور امیر المومنینؑ نے فرمایا تم میں سے کوئی نماز نہ پڑھے مجذوم و مبروص و مجنوں، چیچک زدہ ولد الزنا کے پیچھے اور بدو عرب امامت نہ کرے مہاجرین کی۔

۵۔ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا اگر ہمارے اصحاب جمع ہوں اور وقت نماز آجائے اور ایک دوسرے سے نماز پڑھانے کو کہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے آگے اسے جو اچھا قاری قرآن ہو اور اگر قرأت میں برابر ہوں تو امام مہاجر بنے اور ہجرت میں برابر ہوں تو جو سن میں زیادہ ہو اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عالم ہو اور زیادہ فقیہہ ہو منزلت اور غلبہ کے اعتبار سے جو زیادہ ہو اسے نہ بڑھاؤ۔ (ض)

۶۔ فرمایا نابالغ کے امام بنانے اور اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

﴿باب ۵۱﴾

☆(الرجل يؤمّ النساء والمرأة تؤمّ النساء)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي العباس قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يؤمّ المرأة في بيته فقال : نعم تقوم وراءه .

٢ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن ابن سنان ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة تؤمّ النساء ، فقال : إذا كنّ جميعاً أمّتهنّ في النافلة فأمّا المكتوبة فلا ولا تقدّمهنّ ولكن تقوم وسطاً منهنّ .

٣ ـ أحمد ، عن الحسين ، عن فضالة ، عن حمّاد بن عثمان ، عن إبراهيم بن ميمون عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يؤمّ النساء ليس معهنّ رجل في الفريضة قال : نعم وإن كان معه صبيّ فليقم إلى جانبه

باب ۵۱

مرد عورتوں کی امامت کرسکتا ہے عورت عورتوں کی

۱۔ میں نے پوچھا کیا مرد عورت کی امامت کرسکتا ہے اپنے گھر کے اندر۔ فرمایا ہاں عورت پیچھے کھڑی ہو۔ (ض)

۲۔ میں نے پوچھا عورت امامت کرسکتی ہے فرمایا اگر وہ سب عورتیں ہی ہوں تو نافلہ میں امامت کرسکتی ہے واجب میں نہیں ۔ ان کے بیچ میں کھڑی ہو آگے نہیں ۔ (ض)

۳۔ فرمایا نماز فریضہ میں مرد عورتوں کی امامت کرسکتا ہے اور اگر ان کے ساتھ کوئی لڑکا ہو تو وہ امام کے برابر کھڑا ہو۔ (مجہول)

﴿باب ۵۲﴾

☆(الصلاة خلف من يقتدى به والقراءة خلفه وضمانه الصلاة)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان

جميعاً، عن صفوان بن يحيى، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الصلاة خلف الإمام أقرأ خلفه؟ فقال: أمّا الصلاة الّتي لايجهر فيها بالقراءة فإنّ ذلك جعل إليه فلا تقرأ خلفه وأمّا الصلاة الّتي يجهر فيها فإنّما اُمر بالجهر لينصت من خلفه فإن سمعت فأنصت وإن لم تسمع فاقرأ.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان، عن الحلبيّ عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا صلّيت خلف إمام تأتمّ به فلا تقرأ خلفه سمعت قراءته أو لم تسمع إلّا أن تكون صلاة يجهر فيها ولم تسمع فاقرأ.

٣ ـ عليّ، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن زرارة، عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا كنت خلف إمام تأتمّ به فأنصت وسبّح في نفسك.

٤ ـ وعنه، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن قتيبة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا كنت خلف إمام ترتضي به في صلاة يجهر فيها بالقراءة فلم تسمع قراءته فاقرأ أنت لنفسك وإن كنت تسمع الهمهمة فلا تقرأ.

٥ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن حديد، عن جميل، عن زرارة قال: سألت أحدهما عليهما السلام عن الإمام يضمّن صلاة القوم، قال: لا.

٦ ـ محمّد، عن أحمد بن محمّد، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة؛ ومحمّد ابن مسلم قالا: قال أبو جعفر عليه السلام: كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه يقول: من قرأ خلف إمام يأتمّ به فمات بعث على غير الفطرة.

باب ۵

احکام جماعت

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا جو نماز امام کے ساتھ ہو اس میں قرأت کی جاتی ہے یا نہیں۔ فرمایا جس نماز میں جہر (بآواز بلند پڑھنا) اس میں امام کے پیچھے قرأت کرو اور جن میں جہر ہے اگر قرأت امام سُن رہے ہو تو خاموش رہو

اگر نہیں سنتے تو قرأت کرو۔ (ص)

۲۔ فرمایا جب تم اس امام کے پیچھے پڑھو جس کی اقتدا ہے تو اس کے پیچھے قرأت نہ کرو چاہے اس کی قرات سنو یا نہ سنو لیکن اگر وہ نماز جہر ہے اور تم قرأت نہیں سنتے تو قرأت کرو۔ (حسن)

۳۔ فرمایا دونوں میں سے کسی امام نے فرمایا جب تم کسی امام کے پیچھے ہو اور اس کی اقتدا ہے تو چپ رہو اور دل ہی میں تسبیح کرو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا جب امام کے پیچھے نماز جہریہ پڑھ رہے ہو اور امام کی قرأت نہ سن سکتے ہو تو خود قرأت کرو دل ہی دل میں اور اگر ہمہمہ بھی سنتے ہو تو قرأت نہ کرنا۔ (حسن)

۵۔ دونوں اماموں میں سے کسی سے پوچھا اس امام کے متعلق جو صرف قرأت کا ضامن ہو اور دوسرے افعال بجا نہ لائے فرمایا یہ درست نہیں (ض) فرمایا وہ ایسے امام کے پیچھے جس کی وہ اقتدا کرتا ہے قرأت کرے گا تو قیامت میں غیر فطری طور پر مبعوث ہوگا (ض)

﴿ باب ۵۳ ﴾

☆(الرجل يصلي بالقوم وهو على غير طهر أو لغير القبلة)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل أمَّ قوماً وهو على غير طهر فأعلمهم بعد ما صلّوا ، فقال : يعيد هو ولا يعيدون .

٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الأعمى يؤمُّ القوم و هو على غير القبلة قال : يعيد ولا يعيدون فإنّهم قد تحرَّوا .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن حديد ، عن جميل ، عن زرارة قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن رجل صلّى بقوم ركعتين فأخبرهم أنّه لم يكن على وضوء ؟ قال : يتمُّ القوم صلاتهم فإنّه ليس على الإمام ضمان .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوم خرجوا من خراسان أو بعض الجبال و كان يؤمّهم رجلٌ فلمّا صاروا إلى الكوفة علموا أنّه يهوديٌّ ؟ قال : لايعيدون .

باب ۵۳

پیش نماز کا طاہر یا رُو بقبلہ نہ ہونا

۱۔ حضرت سے پوچھا گیا جو ناپاکی کی حالت میں امامت کرے اور بعد نماز ان کو بتلائے فرمایا امام اعادۂ نماز کرے ماموم نہیں (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس نابینا کے متعلق جو قبلہ رُخ نہ ہو کر لوگوں کی امامت کرے۔ فرمایا وہ نماز کا اعادہ کرے ماموم نہیں۔ (حسن)

۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے دو رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھیں اس کے بعد ان کو بتایا کہ وہ باوضو نہ تھا فرمایا لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی نمازیں بغیر امام کے تمام کریں کیونکہ اب امام کی ذمہ داری نہیں۔

۴۔ امام سے پوچھا گیا ان لوگوں کے متعلق جو خراسان یا کوہستانی علاقہ سے آئے ہوں اور ان کی امامت ایک ایسا شخص کرے جس کے متعلق کو فہ جا کر معلوم ہوا کہ وہ یہودی تھا۔ فرمایا وہ اعادہ نماز کریں گے (حسن)

﴿باب ۵۴﴾

☆(الرجل يصلي وحده ثم يعيد في الجماعة أو يصلي بقوم)☆
☆(وقد كان صلى قبل ذلك)☆

١ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وعليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يصلّي الصلاة وحده ثمّ يجد جماعة قال : يصلّي معهم و يجعلها الفريضة .

٢ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الوليد ، عن يونس بن يعقوب ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : اُصلّي ثمّ أدخل المسجد فتقام الصلاة وقد صلّيت ؟ فقال : صلّ معهم يختار الله أحبّهما إليه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل دخل المسجد و افتتح الصلاة فبينا هو قائم يصلّي إذا أذّن المؤذّن و أقام الصلاة ، قال : فليصلّ ركعتين ثمّ ليستأنف الصلاة مع الإمام ولتكن الرّكعتان تطوّعاً .

٤ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن يعقوب بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك تحضر صلاة الظهر فلا نقدر أن ننزل في الوقت حتّى ينزلوا وننزل معهم فنصلّي ثمّ يقومون فيسرعون فنقوم فنصلّي العصر ونريهم كأنّا نركع ثمّ ينزلون للعصر فيقدموننا فنصلّي بهم ؟ فقال : صلّ بهم ، لا صلّى الله عليهم .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل قال : كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام أنّي أحضر المساجد مع جيرتي وغيرهم فيأمرونني بالصلاة بهم وقد صلّيت قبل أن آتيهم وربّما صلّى خلفي من يقتدي بصلاتي والمستضعف والجاهل وأكره أن أتقدّم وقد صلّيت بحال من يصلّي بصلاتي ممّن سمّيت لك ، فمرني في ذلك بأمرك أنتهي إليه وأعمل به إن شاء الله فكتب عليه السلام صلّ بهم .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من صلّى معهم في الصفّ الأوّل كان كمن صلّى خلف رسول الله صلّى الله عليه وآله .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن رجل كان يصلّي فخرج الإمام وقد صلّى الرّجل ركعة من صلاة فريضة فقال : إن كان إماماً عدلاً فليصلّ اُخرى وينصرف ويجعلهما تطوّعاً وليدخل مع الإمام في صلاته كما هو وإن لم يكن إمام عدل فليبن على صلاته كما هو ويصلّي ركعة اُخرى معه يجلس قدر ما يقول : أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له وأشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله صلّى الله عليه وآله ، ثمّ ليتمّ صلاته معه على ما استطاع فإنّ التقيّة واسعة وليس شيء من التقيّة إلّا وصاحبها مأجور عليها إن شاء الله .

٨ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الهيثم بن واقد ، عن الحسين بن عبدالله الأرجانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من صلّى في منزله ثمّ أتى مسجداً من مساجدهم فصلّى معهم خرج بحسناتهم .

باب ۵۴

ایک شخص تنہا پڑھتا ہے پھر شریک جماعت ہوتا ہے

۱۔ فرمایا ایک شخص کے بارے میں جو تنہا نماز پڑھ چکا ہو۔ پھر جماعت ہونے لگے تو لوگوں کے ساتھ نماز فریضہ پڑھے یعنی کوئی قضا نماز۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر مسجد میں آتا ہوں وہاں اقامت ہوئی درآنحالیکہ میں نماز پڑھ چکا ہوں فرمایا ان کے ساتھ نماز فریضہ پڑھ لو دونوں میں جو خدا کو زیادہ محبوب ہوگی اسے انتخاب کرے گا۔ (حق)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو نماز شروع کرے۔ بس جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو، مؤذن اذان دے اور اقامت کہے تو کیا ہو۔ فرمایا وہ دو رکعت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے یہ دو رکعتیں شمار ہوں گی۔ (م)

۴۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں جب نماز ظہر کا وقت آتا ہے تو ہم اس پر قادر نہیں ہوتے کہ فی الوقت نماز پڑھیں یہاں تک کہ وہ لوگ مسجد میں آجاتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ آتے ہیں نماز پڑھتے ہیں پھر وہ چلے جاتے ہیں اور جلدی سے آجاتے ہیں ہم کھڑے ہوتے ہیں اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں اور ان پر ظاہر کرتے ہیں کہ گویا ہم نافلہ پڑھ رہے ہیں پھر وہ نماز عصر پڑھنے لگتے ہیں اور ہمیں نماز میں شامل کرتے ہیں اور ہم مجبوراً ان کے ساتھ پڑھتے ہیں فرمایا پڑھ لیا کرو، خدا ان پر رحمت نازل نہ کرے۔ (م)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا میں مساجد میں جاتا ہوں تو میرے پڑوسی میرے ساتھ ہوتے ہیں وہ مجھ سے نماز پڑھنے کے لئے کہتے ہیں اور میں ان کے آنے سے پہلے نماز پڑھ چکتا ہوں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ضعیف الایمان اور جاہل لوگ میری اقتدا میں نماز پڑھنے لگتے ہیں میں ان کا امام بننا برا جانتا ہوں میں ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جو میری سی نماز پڑھتے ہیں۔ اب فرمایئے میرے متعلق کیا حکم ہے تاکہ میں اس پر عمل کروں۔ حضرت نے لکھا (از روئے تقیہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لو (صحیح)

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو جماعت کی صف اول کے ساتھ نماز پڑھے ایسا ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ (حسن)

۷۔ میں نے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو نماز پڑھ رہا ہو اور امام آجائے اور اس نے ابھی ایک رکعت نماز پڑھی ہے فرمایا اگر امام عادل ہے تو دوسری رکعت پڑھ کر ان کو نافلہ قرار دے اور امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور اگر امام عادل نہ ہو تو اپنی نماز جیسی پڑھ رہا تھا پڑھے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھ جائے جب تک وہ تشہد پڑھے۔ پھر اس کے ساتھ نماز کو قائم کرے جیسے ممکن ہو۔ بے شک تقیہ میں وسعت ہے اور تقیہ کی جو بھی صورت ہوگی اس کے کرنے والے کو

اس کا اجر ملے گا۔ (موثق)

۸۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے جو کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے اور پھر مخالفین کی کسی مسجد میں جائے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور ان کے نوافل میں شریک نہ ہو۔ (مجہول)

﴿باب ۵۵﴾

☆(الرجل يدرك مع الامام بعض صلاته و يحدث الامام فيقدمه)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يدرك الرّكعة الثانية من الصلاة مع الإمام وهي له الاُولى كيف يصنع إذا جلس الإمام ؟ قال : يتجافى ولايتمكّن من القعود فإذا كانت الثالثة للإمام وهي له الثانية فليلبث قليلاً إذا قام الإمام بقدر مايتشهّد ثمّ يلحق بالإمام . قال : وسألته عن الّذي يدرك الرّكعتين الأخيرتين من الصلاة كيف يصنع بالقراءة ؟ فقال : اقرأ فيهما فإنّهما لك الاُوليان ولا تجعل أوّل صلاتك آخرها .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ابن درّاج ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا لم تدرك تكبيرة الرّكوع فلا تدخل في تلك الرّكعة .

٣ ـ عليّ بن محمّد ، ومحمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن [محمّد بن] أبي نصر ، عن الميثميّ ، عن إسحاق بن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك يسبقني الإمام بالرّكعة فتكون لي واحدة وله ثنتان فأتشهّد كلّما قعدت ؟ فقال : نعم فإنّما التشهّد بركة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سبقك الإمام بركعة فأدركت القراءة الأخيرة قرأت في الثالثة من صلاته وهي ثنتان لك وإن لم تدرك معه إلّا ركعة واحدة قرأت فيها وفي الّتي تليها وإن سبقك بركعة جلست في الثانية لك والثالثة له حتّى تعتدل الصّفوف قياماً . قال : وقال : إذا وجدت الإمام ساجداً فاثبت

مكانك حتّى يرفع رأسه وإن كان قاعداً قعدت وإن كان قائماً قمت .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : إذا أدركت الإمام قد ركع فكبّرت و ركعت قبل أن يرفع رأسه فقد أدركت الركعة فإن رفع الإمام رأسه قبل أن تركع فقد فاتتك الرّكعة .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن النعمان ، عن ابن مسكان ، عن سليمان بن خالد قال : قال أبوعبدالله عليه‌السلام في الرّجل إذا أدرك الإمام و هو راكع فكبّر وهو مقيم صلبه ثمّ ركع قبل أن يرفع الإمام رأسه فقد أدرك .

٧ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن الرّجل يأتي المسجد وهم في الصّلاة وقد سبقه الإمام بركعة أو أكثر فيعتلّ الإمام فيأخذ بيده فيكون أدنى القوم إليه فيقدّمه فقال : يتمّ صلاة القوم ثمّ يجلس حتّى إذا فرغوا من التشهّد أومأ إليهم بيده عن اليمين والشمال فكان الّذي أومأ إليهم بيده التسليم وانقضاء صلاتهم وأتمّ هو ما كان فاته أوبقي عليه .

٨ ـ عنه ، عن الفضل ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه‌السلام : رجلٌ دخل مع قوم في صلاتهم وهو لاينويها صلاة فأحدث إمامهم فأخذ بيد ذلك الرّجل فقدّمه فصلّى بهم أيجزئهم صلاتهم بصلاته وهو لاينويها صلاة ؟ فقال : لا ينبغي للرّجل أن يدخل مع قوم في صلاتهم وهو لا ينويها صلاة بل ينبغي له أن ينويها صلاة فإن كان قد صلّى فإنّ له صلاة اُخرى وإلّا فلايدخل معهم قديجزىء ، عن القوم صلاتهم وإن لم ينوها .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن رجل أمّ قوماً فصلّى بهم ركعة ثمّ مات ؟ قال : يقدّمون رجلاً آخر ويعتدّون بالرّكعة ويطرحون الميّت خلفهم و يغتسل من مسّه .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن مروك بن عبيد ، عن أحمد بن النّضر ، عن رجل ، عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : قال : أيّ شيء يقول هؤلاء في الرّجل الّذي يفوته

مع الإمام ركعتان ؛ قلت : يقولون : يقرأ فيهما بالحمد و سورة ، فقال : هذا يقلّب صلاته يجعل أوّلها آخرها ، قلت : كيف يصنع ؟ قال : يقرأ فاتحة الكتاب في كلّ ركعة .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن النّعمان ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : أجيىء إلى الإمام وقد سبقني بركعة في الفجر فلمّا سلّم وقع في قلبي أنّي أتممت فلم أزل ذاكر الله حتّى طلعت الشّمس فلمّا طلعت نهضت فذكرت أنّ الامام كان سبقني بركعة ؟ فقال : إن كنت في مقامك فأتمّ بركعة وإن كنت قد انصرفت فعليك الإعادة .

١٢ ـ جماعة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : سألته عن الرَّجل صلّى مع قوم وهو يرى أنّها الاُولى وكانت العصر ، قال : فليجعلها الاُولى وليصلّ العصر .

و في حديث آخر فإن علم أنّهم في صلاة العصر ولم يكن صلّى الاُولى فلا يدخل معهم .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل ، عن زرارة قال : سألت أحدهما صلوات الله عليهما عن إمام أمّ قوماً فذكر أنّه لم يكن على وضوء فانصرف و أخذ بيد رجل و أدخله فقدّمه ولم يعلم الّذي قدّم ما صلّى القوم ، قال : يصلّي بهم فإن أخطأ سبّح القوم به و بنى على صلاة الّذي كان قبله .

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن غياث بن إبراهيم قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن الّذي يرفع رأسه قبل الإمام أيعود فيركع إذا أبطأ الإمام أن يرفع رأسه ، قال : لا .

باب ۵۵

جو شخص امام کے ساتھ نماز کا کچھ حصّہ پائے

۱۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو اور اس کی پہلی ہو تو کیا کرے جب امام تشہد کے لیے بیٹھے۔ فرمایا ہاتھ آگے رکھ دے اور پوری طرح نہ بیٹھے اور جب امام کی تیسری ہو اور اس کی دوسری تو جب امام کھڑا ہو تو یہ تھوڑی دیر بیٹھے تاکہ تشہد پڑھ لے پھر امام سے مل جائے۔ پھر میں نے سوال کیا اس کے متعلق جو آخر کی دو رکعتیں پائے تو وہ قرأت کیسے کرے۔ فرمایا ان میں قرأت کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ اس کی پہلی دو رکعتیں ہیں۔ تم اپنی نماز کے اوّل کو آخر نہ بناؤ۔ (ح)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر تم کو رکوع کی تکبیر میں شرکت کا موقع نہ ملے تو پھر اس رکعت میں شامل نہ ہو۔

۳۔ میں نے حضرتؑ سے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں امام کی ایک رکعت ہو چکی ہو جب میں شامل ہوں تو میری پہلی رکعت ہوگی اور امام کی دوسری تو کیا امام کے تشہد کے ساتھ میں بھی بیٹھوں۔ فرمایا تشہد تو بیٹھنے ہی کا نام ہے۔ (ضعیف)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب امام کی ایک رکعت زیادہ ہو اور تم قرأت آخر کو پاؤ تو تم امام کی تیسری اور اپنی دوسری رکعت میں قرأت کرو اور اگر تم کو جماعت کے ساتھ ایک ہی رکعت ملے تو اس میں قرأت کرو اور اس کے بعد والی رکعت میں اور اگر ایک رکعت پہلے شامل ہوئے ہو تو دوسری میں بیٹھو جو امام کی تیسری ہوگی تاکہ بحالت قیام صفوں میں اعتدال رہے اور اگر امام سجدہ میں ہو تو اپنی جگہ ٹھہرے رہو یہاں تک کہ وہ سجدہ سے سر اٹھائے اگر بیٹھا ہو تو تم بھی بیٹھو اور اگر کھڑا ہو تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا جب امام رکوع میں ہو اور تم تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ قبل اس کے کہ امام رکوع سے سر اٹھائے اس صورت میں تمہاری رکعت پوری ہو جائے گی اور اگر امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو تمہاری یہ رکعت گئی۔ (حسن)

۶۔ فرمایا اگر امام رکوع میں ہو تو تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے قبل امام کے سر اٹھانے کے تو یہ رکعت اس کو مل گئی۔ (مجہول)

۷۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں آئے اور لوگ نماز میں ہوں اور امام نے ایک رکعت یا زیادہ پڑھ لی ہو اور امام کو رکوع میں وجہ ترک نماز معلوم ہو تو جو ماموم سب سے زیادہ قریب ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ لے آئے۔ فرمایا وہ لوگوں کی نماز کو پورا کرے پھر بیٹھے۔ یہاں تک کہ جب وہ تشہد پڑھ لیں تو داہنی بائیں طرف ان کے اشارہ کرے۔ یہ اشارہ ہوگا ان کے سلام پڑھنے اور نماز ختم کرنے کا پھر جو اس میں کمی رہ گئی ہے اسے پورا کرے۔ (مجہول)

۸۔ میں نے پوچھا ایک شخص شریک جماعت ہوا اس نے نماز کی نیت نہ کی ہو۔ پس امام کو کوئی حادثہ لاحق ہوا اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھایا اس نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی آیا یہ ان کی اور اس کی نماز کے لئے کافی ہوگا درآنحالیکہ اس نے نماز کی نیت نہ کی ہو حضرتؑ نے فرمایا اس کو بغیر نیت جماعت میں شامل نہ ہونا چاہیئے اس کو نیت کر لینا چاہیئے۔ اگر اس نے وہ نماز پڑھ لی ہے تو یہ اس کی دوسری نماز ہوگی ورنہ وہ جماعت میں شامل نہ ہو اگر بے نیت اس نے نماز پڑھائی تو ماموبین کی نماز درست ہو جائے گی۔ (حسن)

۹۔ میں نے کہا اگر ایک شخص قوم کا امام ہو اور ایک رکعت پڑھنے کے بعد مر جائے۔ فرمایا کسی اور کو آگے بڑھا دیں اور اس کی رکعت کو شمار میں لیں اور میّت کو پیچھے رکھیں اور جس نے چھوا ہو وہ غسل کرے۔

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کیا کہتے ہیں لوگ اس شخص کے بارے میں جو دو رکعت بعد جماعت میں شریک ہو میں نے کہا وہ کہتے ہیں حمد و سورہ دونوں پڑھے۔ فرمایا اس سے تو ان کی نماز الٹ جائے گی اور اول نماز آخر نماز بن جائے گی۔

میں نے کہا پھر کیا کرے۔؟

فرمایا دونوں رکعتوں میں صرف سورۂ حمد پڑھے۔ (مرسل)

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا اگر میں جماعت میں ایسے وقت شریک ہوں کہ امام نے ایک رکعت صبح کی نماز پڑھ لی ہو اور جب امام نے سلام پڑھا تو میرے دل میں آیا کہ میں نے پوری نماز پڑھ لی۔ پھر میں طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کرتا رہا سورج نکلنے پر یاد آیا کہ امام ایک رکعت پڑھ چکا تھا۔

فرمایا اگر تم اپنے مقام پہ ہو تو ایک رکعت پوری کر لو۔ اور اگر جگہ سے ہٹ گئے ہو تو نماز کا اعادہ کرو۔ (موثق)

۱۲۔ میں نے پوچھا جو نماز عصر میں یہ سمجھ کر شریک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے فرمایا اسے پہلی ہی رکعت قرار دے کر اپنی نماز تمام کرے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ جان لے کہ نماز عصر پڑھ رہے ہیں اور اس نے پہلے نہیں پڑھی تو ان کے ساتھ شریک جماعت نہ ہو۔ (موثق)

۱۳۔ میں نے دونوں اماموں میں سے کسی سے پوچھا کہ ایک شخص نے لوگوں کی امامت کی۔ اثنائے نماز میں اسے یاد آیا کہ بے وضو ہے پس اس نے پلٹ کر جماعت میں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا لیکن جسے بڑھایا ہے وہ نہیں جانتا کہ یہ لوگ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں یا کون سی رکعت ہے فرمایا ان کے ساتھ نماز پڑھے اگر بھول چوک ہو جائے تو قوم سبحان اللہ کہے اور اپنی نماز کی بنیاد اسی پر رکھے جو پہلے امام کے ساتھ تھی۔ (ض)

۱۴۔ پوچھا گیا ایک شخص نے رکوع میں امام سے پہلے سر اٹھا لیا پھر رکوع میں گیا تو اگر امام تاخیر کرے تو یہ سر اٹھا لے فرمایا نہیں۔ (حسن)

﴿ باب ﴾

(الرجل يخطو الى الصف أويقوم خلف الصف وحده أويكون) (بينه و بين الامام مالايتخطى)

١ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حماد بن عيسى ، عن معاوية بن وهب قال : رأيت أباعبدالله عليه السلام و دخل المسجد الحرام في صلاة العصر فلما كان دون الصفوف ركعوا فركع وحده و سجد سجدتين ثم قام فمضى حتى لحق الصفوف.

٢ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن ربعي ، عن محمد بن مسلم قال : قلت له : الرجل يتأخر وهو في الصلاة ؟ قال : لا ، قلت : فيتقدم ؟ قال : نعم ماشياً إلى القبلة .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرجل يأتي الصلاة فلايجد في الصف مقاماً أيقوم وحده حتى يفرغ من صلاته ؟ قال : نعم لابأس أن يقوم بحذاء الإمام .

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن صلى قوم و بينهم وبين الإمام ما لايتخطى فليس ذلك الإمام لهم بإمام وأي صف كان أهله يصلون بصلاة إمام و بينهم و بين الصف الذي يتقدمهم قدر مالا يتخطى فليس تلك لهم فإن كان بينهم سترة أوجدار فليست تلك لهم بصلاة إلا من كان من حيال الباب

قال : و قال : هذه المقاصير لم يكن في زمان أحد من الناس و إنما أحدثها الجبارون ليست لمن صلى خلفها مقتدياً بصلاة من فيها صلاة .

قال : و قال أبوجعفر عليه السلام : ينبغي أن يكون الصفوف تامة متواصلة بعضها إلى بعض لايكون بين صفين مالا يتخطى يكون قدر ذلك مسقط جسد الإنسان .

٥ ـ محمد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن أبان ،

عن عبدالرَّحمن بن أبي‌عبدالله ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : إذا دخلت المسجد والإمام راكع فظننت أنّك إن مشيت إليه رفع رأسه من قبل أن تدركه فكبّر واركع و إذا رفع رأسه فاسجد مكانك فإن قام فالحق بالصّف و إن جلس فاجلس مكانك فإذا قام فالحق بالصّف .

٦ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي‌عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : لا أرى بالصّفوف بين الأساطين بأساً .

٧ ـ أحمدبن إدريس و غيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار السّاباطيِّ ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يدرك الإمام وهو قاعد يتشهّد و ليس خلفه إلّا رجلٌ واحد عن يمينه قال : لايتقدَّم الإمام ولايتأخّر الرَّجل ولكن يقعد الّذي يدخل معه خلف الإمام فإذا سلّم الإمام قام الرَّجل فأتمَّ الصلاة .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن عليِّ بن إبراهيم الهاشميِّ رفعه قال : رأيت أباعبدالله عليه السلام يصلّي بقوم وهو إلى زاوية في بيته بقرب الحائط وكلّهم عن يمينه وليس على يساره أحد .

٩ ـ أحمدبن إدريس وغيره ، عن محمّدبن أحمد ، عن أحمدبن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار الساباطيِّ ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يصلّي بقوم وهم في موضع أسفل من موضعه الّذي يصلّي فيه ، فقال : إن كان الإمام على شبه الدُّكّان أوعلى موضع أرفع من موضعهم لم يجز صلاتهم وإن كان أرفع منهم بقدر إصبع أوأكثر أو أقلّ إذا كان الارتفاع ببطن مسيل فإن كان أرضاً مبسوطة أو كان في موضع منها ارتفاع فقام الإمام في الموضع المرتفع وقام من خلفه أسفل منه والأرض مبسوطة إلّا أنّهم في موضع منحدر ، قال : لابأس ، قال : وسئل فإن قام الإمام أسفل من موضع من يصلّي خلفه ، قال : لابأس ، وقال : إن كان رجلٌ فوق بيت أو غير ذلك دكّاناً كان أوغيره و كان الإمام يصلّي على الأرض أسفل منه جاز للرَّجل أن يصلّي خلفه ويقتدي بصلاته وإن كان أرفع منه بشيء كثير .

۱۰ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد قال : ذكر الحسين أنّه أمر من يسأله عن رجل صلّى إلى جانب رجل فقام عن يساره وهو لا يعلم ثمّ علم و هو في صلاته كيف يصنع ؟ قال : يحوّله عن يمينه .

باب ۵۶

کسی کا صفوف جماعت کی طرف چلنا

۱۔ بیٹے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ مسجد الحرام میں داخل ہوئے جب صفوں کے قریب پہنچے تو وہ لوگ رکوع میں گئے حضرتؑ نے رکوع کیا اور دونوں سجدے پھر کھڑے ہوئے اور چل کر صفوں سے جا ملے۔ (صحیح)

توضیح :- علامہ مجلسی اس حدیث کے متعلق مرأۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجمل ہے اس میں یہ صراحت نہیں کی گئی کہ قبل اکمال نماز عصر صفوں سے لاحق ہوئے یا بعد نماز عصر یا مراد اوّل ظہر ہے۔

۲۔ میں نے حضرتؑ سے پوچھا ایک شخص صف کے آخر میں شامل ہوا ہے فرمایا اسے اگلی صف میں قبلہ رو ہو کر شامل ہونا چاہیئے۔ (مجہول)

۳۔ میں حضرت سے پوچھا ایک شخص شریک جماعت ہونے کے لئے آیا لیکن کسی صف میں اسے جگہ نہ ملی تو کیا وہ آخر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن امام کے مقابل کھڑا ہو۔ (موثق)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر لوگ جماعت میں اس طرح ہوں کہ ان کے اور امام کے درمیان ایک قدم کی جگہ نہ ہو تو امام کی امامت ہی ان کے لئے نہ ہوگی وہ کیا صف ہوگی جب مصلیوں اور امام کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ بھی نہ ہو ان کی یہ نماز ہی نہ ہوگی اگر پردہ یا دیوار بیچ میں ہو تو بھی نماز نہ ہوگی سوائے اس کے جو دروازہ کے سامنے ہو۔ پھر فرمایا یہ کوتاہیاں لوگوں سے ہوا کرتی تھیں لیکن یہ جبر پسند ظالموں نے پیدا کیں۔ پس جو ان کے پیچھے پڑھے وہ ان کی اقتدا میں نہ پڑھے۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز میں چاہیئے کہ صفیں پوری ہوں اور ملی ہوئی ہوں ایک دوسرے سے اور ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ انسان اس میں سما سکے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا حضرتؑ نے جب تم مسجد میں داخل ہو اور امام کو رکوع میں پاؤ اور خیال ہو کہ اگر اس کے قریب کی صف تک جاؤ گے تو سجدے سے سر اٹھائے گا تو تکبیر کہہ کر رکوع میں جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو سجدہ میں جاؤ اپنی جگہ پر پھر جب امام کھڑا ہو تو صف سے مل جاؤ اور جب وہ بیٹھے تو اپنی جگہ بیٹھ جاؤ اور اگر کھڑا ہو تو صف سے مل جاؤ

۶۔ فرمایا حضرتؑ نے ستونوں کے درمیان صف بندی نہ ہو۔ (حسن)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص دیکھے کہ امام بیٹھ گیا ہے اور تشہد پڑھ رہا ہے اور اس کے داہنی طرف صرف ایک ہی ماموم ہے فرمایا نہ تو امام تقدم کرے اور نہ یہ تاخیر کرے۔ یہ آنے والا بیٹھ جائے اور جب امام سلام پڑھے یہ کھڑے ہو کر اپنی نماز تمام کرے۔

۸۔ میں نے صادقِ آلِ محمدؑ کو دیکھا کہ اپنے گھر کے ایک گوشہ میں دیوار کے قریب لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اور سب آپؑ کے داہنی طرف ہیں بائیں طرف کوئی نہیں۔ (مرفوع)

۹۔ میں نے حضرتؑ سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو کچھ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے اور وہ ایسی جگہ ہوں جو امام کی جگہ سے نیچی ہو، فرمایا اگر امام کا مقام ان سے زیادہ بلند ہوگا تو ان کی نماز صحیح نہ ہوگی اگرچہ ان سے بلند بقدر انگشت یا اس سے زیادہ یا اس سے کم ہو۔ اگر یہ بلندی پانی بہنے کی جگہ ہو تو اگر زمین کشادہ ہے یا ایک جگہ اس سے بلند ہے اور امام اس جگہ کھڑا ہو جو بلند ہے اور لوگ اس سے نیچی ہموار جگہ میں ہوں مگر وہ زمین ڈھالو ہو تو مضائقہ نہیں اور فرمایا اگر کوئی مکان کی چھت پر ہو یا دکان وغیرہ کے اوپر ہو اور امام نیچی جگہ میں ہو تو جائز ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور نماز میں اس کی اقتدا کرنا اگرچہ وہ اس سے تھوڑا ہی بلند ہو۔ (موثق)

۱۰۔ کسی نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور وہ اتفاقاً مسئلہ نہ جانتا ہو تو کیا ہو۔ فرمایا امام اسے داہنی طرف کرے۔ (مرسل)

﴿باب ۵﴾

﴿الصلاة في الكعبة وفوقها وفي البيع والكنائس والمواضع التي تكره الصلاة فيها﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصّلاة في البيع والكنائس ، فقال : رشّ وصلّ قال : و سألته عن بيوت المجوس ، فقال : رشّها وصلّ .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصّلاة في أعطان الإبل فقال : إن تخوّفت الضّيعة على متاعك فاكنسه وانضحه ولا بأس بالصلاة في مرابض الغنم .

٣ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ؛ ومحمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : لا تصلّ في مرابط الخيل والبغال والحمير .

٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عمّن سأل أبا عبدالله عليه السلام عن المسجد ينزّ حائط قبلته من بالوعة يبال فيها فقال : إن كان نزّه من البالوعة فلا تصلّ فيه وإن كان نزّه من غير ذلك فلا بأس به .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الصّلاة في مرابض الغنم ، فقال : صلّ فيها ولا تصلّ في أعطان الإبل إلّا أن تخاف على متاعك الضّيعة فاكنسه ورشّه بالماء وصلّ فيه .

وسألته عن الصّلاة في ظهر الطريق ، فقال : لا بأس أن تصلّي في الظواهر الّتي بين الجوادّ فأمّا على الجوادّ فلا تصلّ فيها ، قال : وكره الصلاة في السّبخة إلّا أن يكون مكاناً ليّناً تقع عليه الجبهة مستوية .

قال : و سألته عن الصّلاة في البيعة ، فقال : إذا استقبلت القبلة فلا بأس به .

قال : و رأيته في المنازل الّتي في طريق مكّة يرشّ أحياناً موضع جبهته ثمّ يسجد عليه رطباً كما هو وربّما لم يرشّ الّذي يرى أنّه طيّب .

قال : و سألته عن الرّجل يخوض الماء فتدركه الصّلاة ، فقال : إن كان في حرب فإنّه يجزئه الإيماء وإن كان تاجراً فليقم ولا يدخله حتّى يصلّي .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عبد الحميد ، عن أبي جميلة ، عن أبي اُسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تصلّ في بيت فيه مجوسيّ و لا بأس بأن تصلّي وفيه يهوديّ أو نصرانيّ .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنّا كنّا في البيداء في آخر اللّيل فتوضّأت و استكت و أنا أهمّ بالصّلاة ثمّ كأنّه دخل قلبي شيء فهل يصلّى في البيداء في المحمل ؟ فقال : لا تصلّ في البيداء قلت : و أين حدّ البيداء فقال : كان [أبو] جعفر عليه السلام إذا بلغ ذات الجيش جدّ في السّير ثمّ لا يصلّي حتّى يأتي معرّس النّبيّ صلّى الله عليه وآله ، قلت : وأين ذات الجيش ؟

فقال : دون الحفيرة _ بثلاثة أميال .

٨ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الفضل قال : قال الرّضا عليه السلام : كلّ طريق يوطأ ويتطرّق كانت فيه جادّة أو لم تكن لا ينبغي الصّلاة فيه ، قلت : فأين اُصلّي ؟ قال : يمنة ويسرة .

٩ ـ محمّد بن يحيى و غيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن أيّوب بن نوح ، عن أبي الحسن الأخير عليه السلام قال : قلت له : تحضر الصّلاة والرّجل بالبيداء؟ فقال : يتنحّى عن الجوادّ يمنة ويسرة و يصلّي .

١٠ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة ابن أيّوب ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : الصّلاة تكره في ثلاثة مواطن من الطّريق : البيداء وهي ذات الجيش وذات الصّلاصل وضجنان قال : وقال : لا بأس أن يصلّى بين الظّواهر وهي الجوادّ ، جوادّ الطّريق و يكره أن يصلّى في الجوادّ .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يصلّى في وادي الشّقرة .

١٢ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن ابن البرقيّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن الفضل عمّن حدّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : عشرة مواضع لا يصلّى فيها : الطّين والماء والحمّام والقبور و مسانّ الطّريق و قرى النّمل و معاطن الإبل و مجرى الماء والسّبخ والثّلج .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار السّاباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن حدّ الطّين الّذي لا يسجد فيه ماهو ؟ قال : إذا غرق الجبهة ولم تثبت على الأرض ؛ وعن الرّجل يصلّي بين القبور ؟ قال : لا يجوز ذلك إلّا أن يجعل بينه و بين القبور إذا صلّى عشرة أذرع من بين يديه و عشرة أذرع من خلفه وعشرة أذرع عن يمينه و عشرة أذرع عن يساره ثمّ يصلّي إن شاء .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن داود الصّرميّ قال : سألت أبا الحسن عليه السلام قلت : إنّي أخرج في هذا الوجه و ربّما لم يكن موضع اُصلّي فيه من الثّلج ؟ فقال : إن أمكنك أن لا تسجد على الثّلج فلا تسجد و إن لم يمكنك فسوّه واسجد عليه ، و في حديث آخر اسجد على ثوبك .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ؛ ومحمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار السّاباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في الرّجل يصلّي و بين يديه مصحف مفتوح في قبلته ، قال : لا ، قلت : فإن كان في غلاف ؟ قال : نعم ، و قال : لا يصلّي الرّجل و في قبلته نارٌ أو حديد ، و عن الرّجل يصلّي و بين يديه قنديل معلّق و فيه نار إلّا أنّه بحياله ، قال : إذا ارتفع كان شرّاً لا يصلّي بحياله .

١٦ ـ محمّد ، عن العمركيّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يصلّي و السراج موضوع بين يديه في القبلة ؟ فقال : لا يصلح له أن يستقبل النّار . وروى أيضاً أنّه لا بأس به لأنّ الّذي يصلّى له أقرب إليه من ذلك .

١٧ ـ محمّد بن الحسن ؛ وعليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عليّ ابن رئاب ، عن جميل بن صالح ، عن الفضيل بن يسار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أقوم في الصلاة فأرى قدامي في القبلة العذرة ؟ فقال : تنحّ عنها ما استطعت ولا تصلّ على الجواد .

١٨ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لا تصلّي المكتوبة في الكعبة .
وروي في حديث آخر يصلّي في أربع جوانبها إذا اضطرّ إلى ذلك .

١٩ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن الحسين ابن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن خالد [عن] أبي إسماعيل قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يصلّي على أبي قبيس مستقبل القبلة ؟ فقال : لا بأس .

٢٠ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى

عن العلاء ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن التماثيل في البيت ، فقال : لا بأس إذا كانت عن يمينك وعن شمالك وعن خلفك أو تحت رجليك و إن كانت في القبلة فألق عليها ثوباً .

٢١ ـ علي بن محمد ، عن إسحاق بن محمد ، عن عبدالسلام بن صالح ، عن الرضا عليه السلام في الذي تدركه الصلاة وهو فوق الكعبة قال : إن قام لم يكن له قبلة و لكنه يستلقي على قفاه ويفتح عينيه إلى السماء ويعقد بقلبه القبلة التي في السماء البيت المعمور ويقرأ فإذا أراد أن يركع غمض عينيه فإذا أراد أن يرفع رأسه من الركوع فتح عينيه والسجود على نحو ذلك .

٢٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في التمثال يكون في البساط فتقع عينك عليه وأنت تصلي قال : إن كان بعين واحدة فلا بأس وإن كان له عينان فلا .

٢٣ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة ، و حديد قالا : قلنا لأبي عبدالله عليه السلام : السطح يصيبه البول أو يبال عليه أيصلى في ذلك المكان ؟ فقال : إن كان تصيبه الشمس و الريح و كان جافاً فلا بأس به إلا أن يكون يتخذ مبالاً .

٢٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن الحسن بن علي ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار الساباطي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يصلى في بيت فيه خمر أو مسكر .

٢٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن حماد ، عن عامر بن نعيم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن هذه المنازل التي ينزلها الناس فيها أبوال الدواب والسرجين ويدخلها اليهود والنصارى كيف يصلى فيها ؟ قال : صل على ثوبك .

٢٦ ـ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبدالجبار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان عن محمد بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إن جبرئيل عليه السلام أتاني فقال : إنا معشر الملائكة لا ندخل بيتاً فيه كلب ولا تمثال جسد ولا إناء

يبال فيه .

۷ ۲ ۷۰ـ الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أبان ، عن عمرو بن خالد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال جبرئيل عليه السلام : يا رسول الله إنّا لا ندخل بيتاً فيه صورة إنسان ولا بيتاً يبال فيه ولا بيتاً فيه كلب .

باب ۵

نماز کعبہ میں اس کی چھت پر اور یہود و نصاریٰ کے معبدوں میں اور ان مقامات پر جہاں نماز مکروہ ہے

۱۔ میں نے پوچھا یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے متعلق، فرمایا پانی سے دھو کر نماز پڑھو میں نے پوچھا۔ مجوسیوں کے گھروں میں فرمایا اس جگہ کو دھو کر نماز پڑھ لو۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا کیا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھی جائے۔ فرمایا اگر سامان ضائع ہونے کا خوف ہو تو جھاڑ دے کر وہ جگہ صاف کرو اور بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ص)

۳۔ فرمایا جہاں گھوڑے خچر اور گدھے بندھتے ہوں وہاں نماز مت پڑھو۔ (موثق)

۴۔ پوچھا اس مسجد کے متعلق جس کی قبلہ والی دیوار میں چربچہ کا پانی سڑ نکلے اور اس میں پیشاب کرتے ہیں فرمایا اگر چربچہ میں پانی ہے تو نہ پڑھو ورنہ پڑھ لو۔ (ص)

۵۔ میں نے سوال کیا بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا ہاں لیکن اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نہیں۔ مگر جب سامان لٹ جانے کا اندیشہ ہو۔ وہاں جھاڑ دے کر صاف کر لو اور پانی اس پر خوب ڈالو پھر نماز پڑھو، میں نے پوچھا کیا راستے میں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا جو گزرگاہ عام ہے اس پر نہیں اور کھاری زمین پہ نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر ایسی صورت میں کہ کوئی نرم جگہ ہو جس پر پیشانی برابر آ جائے۔ میں نے پوچھا یہودیوں کے عبادت خانہ کے متعلق، فرمایا اگر قبلہ رُخ ہو کر پڑھ سکتے ہو تو حرج نہیں، میں نے حضرتؑ کو مکہ کے راستہ میں بعض منزلوں پر سجدہ کی جگہ پر غبار دبانے کے لئے پانی چھڑکتے دیکھا اور نم زمین پر نہیں چھڑکتے تھے۔ میں نے پوچھا کوئی دریا میں غوطہ زن ہو اور وقت نماز آ جائے۔ فرمایا اگر جنگ کا وقت ہے تو اشارے سے پڑھنا کافی ہے۔ اور اگر تاجر ہے تو نماز پڑھ کر دریا میں داخل ہو۔ (حسن)

۶۔ فرمایا جس گھر میں مجوسی (آتش پرست ہوں وہاں نماز نہ پڑھو اور یہودی اور نصرانی کے گھر میں پڑھ لو۔ (ض)

۷۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ ہم بیدار (خطۂ زمین سفیانی لشکر اس ارادہ سے جہاں جمع ہوا تھا کہ مدینہ پر حملہ کرے۔ اللہ نے اس سرزمین کو دھانس دیا تھا) میں آخر شب داخل ہوئے۔ میں نے نماز کے لئے وضو کیا، پھر میرے دل میں کچھ خیال آیا تو کیا میں وہاں محمل میں رہ کر نماز پڑھ سکتا تھا۔ فرمایا بیدار میں نماز نہ پڑھو۔ میں نے کہا بیدار کی حد کہاں تک ہے فرمایا جعفر کا لشکر جہاں تک گیا۔ جب تک تبی کے پڑاؤ کی جگہ نہ آجائے۔ نماز نہ پڑھو، میں نے کہا لشکر کا پھیلاؤ کہاں تک تھا۔ فرمایا مسیر جعفر سے تین میل دور۔ (ح)

۸۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ہر راستہ چلا جاتا ہے اور اس میں گزرگاہ ہوتی ہے وہاں نماز نہ پڑھی جلئے۔ میں نے کہا پھر کہاں فرمایا داہنے بائیں۔ (مجہول)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص بیدار میں ہو اور وقت نماز آجائے۔ فرمایا گزرگاہ سے ہٹ کر داہنی بائیں طرف نماز پڑھ لے۔ (مرسل)

۱۰۔ فرمایا تین مقامات پر نماز مکروہ ہے۔ بیدار میں کہ وہ گزرگاہ لشکر ہے اور گرم و سخت جگہ میں اور ضجنان (مکہ کا پہاڑی علاقہ) پر اور فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کھلے مقام میں اگر وہ گزرگاہ ہو اور مکروہ ہے ان راستوں پر جہاں لوگ آتے جاتے ہوں۔ (ح)

۱۱۔ حضرتؑ نے فرمایا لالہ زار میں نماز نہ پڑھو۔ (مرسل)

۱۲۔ فرمایا حضرتؑ نے دس جگہ نماز نہ پڑھنی چاہیئے کیچڑ میں، حمام میں، قبرستان میں اور سرِ راہ چیونٹیوں کی وادی میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ، پانی بہنے کی جگہ، زمین شور اور برف زار میں۔ (مرسل)

۱۳۔ میں نے حضرت سے سوال کیا۔ تر مٹی کی کیا حد ہے جس پر سجدہ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا جب پیشانی اس کے اندر سما جائے اور زمین پر نہ سہے۔ پھر پوچھا قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کے بارے میں، فرمایا جائز نہیں، مگر اس صورت میں اس کے قبروں کے درمیان چاروں طرف سے دس دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔ (موثق)

۱۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اگر نماز کے لیے کوئی جگہ سوائے برف کے نہ ملے فرمایا اگر ممکن ہو دوسری جگہ ملنا تو سجدہ کر لو ورنہ برف کو ہموار کر کے سجدہ کرو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ کپڑے پر سجدہ کرو۔ (موثق)

۱۵۔ میں نے کہا ایک شخص نماز پڑھتا ہے درآنحالیکہ قرآن قبلہ کی طرف اس کے سامنے کھلا ہوا ہے فرمایا نہیں پڑھنا چاہیئے میں نے کہا اگر غلاف میں ہو۔ فرمایا تو پڑھ لے اور یہ بھی فرمایا ایسی حالت میں بھی نہ پڑھے جبکہ قبلہ کی طرف آگ روشن ہو یا اسلحہ رکھے ہوں میں نے پوچھا اگر قندیل سامنے لٹکی ہو اور روشن ہو فرمایا اگر وہ سامنے ہو تو نہ پڑھے۔ (مجہول)

۱۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے سامنے قبلہ رُخ پر چراغ جل رہا ہو فرمایا اچھا نہیں کہ اس کے سامنے آگ ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ جس کی نماز پڑھی جاتی ہے وہ اس سے

بہت زیادہ قریب ہے۔ (مجہول)

۱۷۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں ایسی جگہ نماز پڑھوں جہاں منہ کے سامنے ہی پاخانہ ہو۔ فرمایا جہاں تک ممکن ہو اس جگہ سے الگ ہو جاؤ اور گزرگاہوں میں نماز نہ پڑھو۔ (ص)

۱۸۔ فرمایا کعبہ کے اندر نماز واجب نہ پڑھو اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر اضطراری کیفیت ہو تو چاروں طرف پڑھ ہو۔ (حسن)

۱۹۔ میں نے حضرت سے پوچھا اگر کوئی کوہ ابوقبیس پر قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھے تو فرمایا کیا مضائقہ ہے۔ (ص)

۲۰۔ میں نے ان مورتیوں کے متعلق پوچھا جو گھر کے اندر ہوں وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر داہنی طرف ہوں یا بائیں طرف یا پیچھے یا قدموں کے نیچے اور قبلہ کی طرف ہوں تو ان پر کپڑا ڈال دو۔ (ق)

۲۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کعبہ کی چھت پر ہو اور نماز کا وقت آ جائے تو اس کا قبلہ نہیں وہ چت لیٹ جائے اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف کھولے اس قبلہ کی طرف رُخ کرنے کے لیے جو بیت المعمور کے نام سے آسمان پر ہے اور قرأت کرے اور جب رکوع کا ارادہ ہو تو آنکھ سے اشارہ کرے اور رکوع سے سر اٹھائے تو آنکھیں کھولے اسی طرح سجدہ بجالائے۔ (م)

۲۲۔ فرمایا ان تصویروں کے متعلق جو فرش پر بنی ہوں اور تمہاری نظر بحالت نماز ان پر پڑتی ہو تو اگر تصویر کی ایک آنکھ ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر دونوں آنکھیں ہیں تو نماز نہ پڑھی جائے۔ (حسن)

۲۳۔ فرمایا وہ زمین جس پر پیشاب ہو یا پیشاب کیا گیا ہو۔ اس پر نماز کی کیا صورت ہو گی فرمایا جب اس پر سورج چمکا ہو اور وہ جگہ سوکھ گئی ہو اور پیشاب کو دھو دیا ہو تو وہاں نماز صحیح ہو گی۔ (حسن)

۲۴۔ فرمایا حضرتؑ نے اس گھر میں نماز نہ پڑھو جہاں شراب ہو یا کوئی دوسری نشہ والی چیز ہو۔ (موثق)

۲۵۔ میں نے پوچھا ان منازل کے متعلق جہاں لوگ اترتے ہوں اور چوپائے پیشاب پاخانہ کرتے ہوں اور یہود و نصاریٰ آتے جاتے ہوں فرمایا کپڑا بچھا کر نماز پڑھو۔ (ض)

۲۶۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا ہم ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں انسانی مجسمہ ہو اور نہ اس گھر میں جہاں کتا ہو یا جہاں پیشاب کیا جاتا ہو۔ (مجہول)

۲۷۔ ترجمہ اوپر دیکھیے۔ (ض)

﴿باب ۵۸﴾

☆(الصلاة في ثوب واحد والمرأة في كم تصلي وصلاة العراة والتوشح)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ،

عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن محمّد بن مسلم، عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن الرّجل يصلّي في قميص واحد أو في قباء طاق أو في قباء محشوّ وليس عليه إزار؟ فقال: إذا كان عليه قميص سفيق أو قباء ليس بطويل الفرج فلا بأس به والثوب الواحد يتوشّح به وسراويل كلّ ذلك لا بأس به وقال: إذا لبس السراويل فليجعل على عاتقه شيئاً ولو حبلا.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن العلاء بن رزين، عن محمّد بن مسلم قال: رأيت أبا جعفر عليه السلام صلّى في إزار واحد ليس بواسع قد عقده على عنقه، فقلت له: ما ترى للرّجل يصلّي في قميص واحد، فقال: إذا كان كثيفاً فلا بأس به والمرأة تصلّي في الدّرع والمقنعة إذا كان الدّرع كثيفاً يعني إذا كان ستيراً، قلت: رحمك الله الأمة تغطّي رأسها إذا صلّت؟ فقال: ليس على الأمة قناع.

٣ ـ الحسين بن محمّد، عن عبدالله بن عامر، عن عليّ بن مهزيار، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل أمّ قوماً في قميص ليس عليه رداء، فقال: لا ينبغي إلّا أن يكون عليه رداء أو عمامة يرتدي بها.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال: إيّاك والتحاف الصمّاء، قلت: وما التحاف الصمّاء؟ قال: أن تدخل الثوب من تحت جناحك فتجعله على منكب واحد.

٥ ـ عليّ بن محمّد رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل يصلّي في سراويل ليس معه غيره قال: يجعل التكّة على عاتقه.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن حديد، عن جميل قال: سأل مرازم أبا عبدالله عليه السلام وأنا معه حاضر عن الرّجل الحاضر يصلّي في إزار مرتدياً به[1]، قال: يجعل على رقبته منديلاً أو عمامة يتردّى به.

٧ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا ينبغي أن تتوشّح بإزار فوق القميص وأنت تصلّي ولا تتّزر بإزار فوق القميص إذا أنت صلّيت فإنّه من زيّ الجاهليّة.

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن زياد بن سوقة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا بأس أن يصلّي أحدكم في الثوب الواحد و إزاره محلّلة ، إنّ دين محمّد صلى الله عليه وآله حنيف .

٩ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن رفاعة قال : حدَّثني من سمع أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يصلّي في ثوب واحد متّزراً به ، قال : لا بأس به إذا رفعه إلى الثندوتين .

١٠ ـ وعنه ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدِّق بن صدقة ، عن عمّار الساباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يصلّي فيدخل يديه تحت ثوبه قال : إذا كان عليه ثوب آخر إزار أو سراويل فلا بأس وإن لم يكن فلا يجوز له ذلك وإن أدخل يداً واحدة ولم يدخل الاُخرى فلا بأس .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان ، عن ابن أبي يعفور قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : تصلّي المرأة في ثلاثة أثواب : إزار ودرع وخمار ولا يضرُّها بأن تقنّع بالخمار فإن لم تجد فثوبين تتّزر بأحدهما و تقنّع بالآخر ، قلت : فإن كان درع و ملحفة ليس عليها مقنعة ؟ فقال : لا بأس إذا تقنّعت بالملحفة فإن لم تكفها فلتلبسها طولاً .

١٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن حمّاد بن عيسى ، عن شعيب ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بأن يصلّي الرجل وثوبه على ظهره ومنكبيه فيسبله إلى الأرض ولا يلتحف به وأخبرني من رآه يفعل ذلك .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته [1] عن الرَّجل يشتمل في صلاة بثوب واحد قال : لا يشتمل بثوب واحد فأمّا إن يتوشّح فيغطّي منكبيه فلا بأس .

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يصلح للمرأة المسلمة أن تلبس من الخمر والدُّروع مالا

يواري شيئاً .

١٥ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن رجل يكون في فلاة من الأرض ليس عليه إلّا ثوبٌ واحدٌ و أجنب فيه و ليس عنده ماءٌ كيف يصنع ؟ قال : يتيمّم و يصلّي عرياناً قاعداً يؤمي إيماء .

١٦ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل خرج من سفينة عرياناً أو سلب ثيابه ولم يجد شيئاً يصلّي فيه فقال : يصلّي إيماء فإن كانت امرأة جعلت يدها على فرجها و إن كان رجلاً وضع يده على سوءته ثمّ يجلسان فيؤميان إيماء ولا يسجدان ولا يركعان فيبدو ماخلفهما تكون صلاتهما إيماء برؤوسهما قال : وإن كانا في ماء أو بحر لجّيّ لم يسجدا عليه وموضوع عنهما التوجّه فيه يؤميان في ذلك إيماء رفعهما توجّه ووضعهما .

باب ۵۸

لباسِ مُصلّی

۱۔ میں نے پوچھا اس نمازی کے متعلق جس کے پاس ایک ہی قمیض ہو یا ایک ہی قبا ہو کوتاہے اور پاجامہ نہ ہو۔ فرمایا جب ایک ہی قمیض چھیدرے تاروں کی بنی ہوئی ہو اور اس کے دامن بھی لمبے نہ ہوں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اور جب پاجامہ پہنے تو اپنے کندھے پہ کوئی شے ڈالے اگرچہ رسی ہی کا ہو۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو ایک تہہ بند میں نماز پڑھتے دیکھا جو زیادہ لمبی چوڑی نہ تھی آپ نے اسے گردن سے باندھ لیا تھا میں نے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اس کے لیے جو ایک قمیض رکھتا ہو۔ فرمایا وہ خوب گھنی بنی ہوئی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور عورت اپنے کرتے اور مقنعہ میں جبکہ کرتے کا کپڑا گاڑھا یعنی ساتر بدن ہو۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے کیا نماز کے وقت لونڈی اپنا سر ڈھانپے۔ فرمایا لونڈی کے لئے ضروری نہیں۔ (م)

۳۔ میں نے پوچھا جو شخص لوگوں کی امامت کرے ایک قمیض میں بغیر ردا کے تو کیا کر سکتا ہے فرمایا لازم ہے کہ وقت امامت سر پر عمامہ اور جسم پر ردا ہو۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت نے اپنے کو نماز میں صمّاء سے بچاؤ۔ میں نے کہا یہ کیا ہے فرمایا لنگی کو اس طرح باندھنا کہ اس کے سرے بغلوں کے نیچے سے نکال کر ایک کندھے پر گرہ دی جائے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا جس کے پاس سوائے پاجامہ کے دوسرا کپڑا نہ ہو۔ وہ اپنے ازار بند کو کندھے پر ڈال لے۔ (مرفوع)

۶۔ فرمایا نماز کے لئے جس کے پاس صرف پاجامہ ہی ہو اسے چاہیئے کہ رومال اپنی گردن پر ڈال لے اور عمامہ بطور چادر کے لپیٹے۔ (ضم)

۷۔ فرمایا نمازی کو نہیں چاہیئے کہ تہہ بند کا سرا قمیض کے اوپر داہنی بغل سے نکال بائیں کندھے پر باندھے اور نہ تہہ بند کو قمیض کے اوپر لپیٹے، وقت نماز یہ طریقہ جاہلیت کا ہے۔ (ص)

۸۔ فرمایا اگر کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں، درآنحالیکہ اس کی ازار کشادہ ہو بے شک دین محمد کشادہ دین ہے۔ (ص)

۹۔ کسی نے پوچھا ایک شخص ایسے کپڑے میں نماز پڑھتا ہے جو اس کے بدن کو ڈھانپ لے۔ فرمایا اگر چھاتی تک ڈھانپ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (مرسل)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے اس شخص کے بارے میں جو نماز پڑھتا ہے اور اپنے ہاتھ کپڑے کے نیچے رکھتا ہے۔ اگر دوسرا تہہ بند اور پاجامہ ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر نہیں ہے تو اس کے لئے یہ جائز نہیں اور اگر ایک ہاتھ داخل کرے اور دوسرا نہیں تو مضائقہ نہیں (موثق

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے پاجامہ، کرتا اور اوڑھنی اور اگر اوڑھنی کا مقنعہ بنالے تو کوئی حرج نہیں، اور اگر اوڑھنی نہ ہو تو دو کپڑوں میں سے ایک کا ازار بنالے اور دوسرے کا مقنعہ، میں نے کہا اگر کرتا ہو اور اوپر کا لباس مقنعہ نہ ہو۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، اوپر والے لباس کا مقنعہ بنالے اگر چوڑائی کافی نہ ہو تو طول میں بنالے۔ (موثو

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی اس طرح نماز پڑھے کہ کپڑا اس کی پشت اور کندھوں پر ہو اور زمین پر لٹک رہا ہو اور جسم سے لپٹا نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (صحیح)

۱۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے۔ فرمایا ایسا نہ کرے اور اگر توشح (بغل کے نیچے سے نکال کر کندھے پر گرہ دینا) ہو تو اپنے کندھوں کو ڈھانپ لے۔ (موثق)

۱۴۔ فرمایا مسلمان عورت کو زیبا نہیں ایسا لباس پہننا جس سے اس کا بدن نہ چھپے۔ (ضعیف)

۱۵۔ میں نے کہا ایک شخص جنگل میں ہے اور اس کے پاس ایک ہی کپڑا ہے اور وہ جنب ہو جائے اور پانی موجود نہ ہو تو کیا کرے فرمایا تیمم کرے۔ برہنہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اشارہ سے ارکان بجا لائے۔ (موثق)

۱۶۔ اگر کشتی سے کوئی اس طرح نکلے کہ اس کے کپڑے چھین لیے گئے ہو فرمایا اشارہ سے پڑھے، اگر عورت ہے تو اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھے۔ اور اگر مرد ہے تو اپنی شرمگاہ پر بیٹھ کر پڑھے رکوع اور سجدہ نہ کریں۔ ان کی نماز سر کے اشارہ سے ہوگی

اور اگر پانی میں ہے یا گھرے دریا میں ہے تو ان پر سجدہ نہیں صرف اشارہ کافی ہے اشارہ ہی سے سر اٹھائے اور رکھے۔ (حسن)

﴿ باب ۵۹ ﴾

☆(اللباس الذی تکره الصلاة فیه وما لا تکره)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن بكير قال : سأل زرارة أبا عبدالله عليه السلام عن الصلاة في الثعالب والفنك والسنجاب و غيره من الوبر فأخرج كتاباً زعم أنّه إملاء رسول الله صلى الله عليه وآله : أنَّ الصلاة في وبر كلِّ شيء حرام أكله فالصلاة في وبره وشعره وجلده وبوله وروثه وألبانه وكلِّ شيء منه فاسدة لا تقبل تلك الصلاة حتّى تصلّي في غيره ممّا أحلّ الله أكله .

ثمَّ قال : يا زرارة هذا عن رسول الله صلى الله عليه وآله فاحفظ ذلك يا زرارة فإن كان ممّا يؤكل لحمه فالصلاة في وبره وبوله وشعره وروثه وألبانه وكلِّ شيء منه جائزة إذا علمت أنّه ذكيٌّ قد ذكّاه الذّبح فإن كان غير ذلك ممّا قد نهيت عن أكله وحرم عليك أكله فالصلاة في كلِّ شيء منه فاسدة ذكّاه الذبح أو لم يذكّه .

٢ ـ عليُّ بن محمّد ، عن عبدالله بن إسحاق العلويِّ ، عن الحسن بن عليٍّ عن محمّد بن سليمان الدّيلمي ، عن عيثم بن أسلم النجاشي ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الصلاة في الفراء قال : كان عليُّ بن الحسين صلوات الله عليهما رجلاً صرداً لا تدفئه فراء الحجاز لأنَّ دباغتها بالقرظ فكان يبعث إلى العراق فيؤتى ممّا قبلهم بالفرو فيلبسه فإذا حضرت الصلاة ألقاه وألقى القميص الّذي تحته الّذي يليه ، فكان يسأل عن ذلك فقال : إنَّ أهل العراق يستحلّون لباس الجلود الميتة ويزعمون أنَّ دباغه ذكاته .

٣ ـ وبهذا الإسناد ، عن محمّد بن سليمان ، عن عليِّ بن أبي حمزة قال : سألت أبا عبدالله و أبا الحسن عليهما السلام عن لباس الفراء والصّلاة فيها فقال : لا تصلِّ فيها إلّا فيما كان منه ذكيّاً ، قال : قلت : أوليس الذّكي ممّا ذكّي بالحديد ؟ فقال : بلى إذا كان ممّا يؤكل لحمه قلت : وما يؤكل لحمه من غير الغنم ؟ قال : لا بأس بالسنجاب فإنّه دابّة لا تأكل اللّحم وليس هو ممّا نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وآله إذ نهى عن كلِّ ذي ناب ومخلب .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تكره الصّلاة في الفراء إلّا ما صنع في أرض الحجاز أو[م]ما علمت منه ذكاة .

٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن عبدالله بن إسحاق العلويّ ، عن الحسن بن عليّ ، عن محمّد ابن عبدالله بن هلال ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي أدخل سوق المسلمين أعني هذا الخلق الّذين يدّعون الإسلام فأشتري منهم الفراء للتجارة فأقول لصاحبها : أليس هي ذكيّة ؟ فيقول : بلى ، فهل يصلح لي أن أبيعها على أنّها ذكيّة فقال : لا ولكن لابأس أن تبيعها وتقول : قد شرط لي الّذي اشتريتها منه أنّها ذكيّة قلت : وما أفسد ذلك ؟ قال : استحلال أهل العراق للميتة وزعموا أنّ دباغ جلد الميتة ذكاته ثمّ لم يرضوا أن يكذبوا في ذلك إلّا على رسول الله صلى الله عليه وآله .

٦ ـ محمّد بن يحيى و غيره ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عاصم بن حميد ، عن عليّ بن المغيرة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك الميتة ينتفع بشيء منها قال : لا ، قلت : بلغنا أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله مرّ بشاة ميتة ، فقال : ما كان على أهل هذه الشاة إذ لم ينتفعوا بلحمها أن ينتفعوا بإهابها قال : تلك شاة لسودة بنت زمعة زوج النبيّ صلى الله عليه وآله وكانت شاة مهزولة لا ينتفع بلحمها فتركوها حتّى ماتت فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما كان على أهلها إذ لم ينتفعوا بلحمها أن ينتفعوا بإهابها أن تذكّى .

٧ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مهزيار ، عن محمّد بن الحسين الأشعريّ قال : كتب بعض أصحابنا إلى أبي جعفر الثاني صلوات الله عليه : ما تقول في الفرو يشترى من السّوق ، فقال : إذا كان مضموناً فلابأس .

٨ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن عليّ بن مهزيار ، عن رجل سأل الماضي عليه السلام عن الصّلاة في الثّعالب فنهى عن الصّلاة فيها و في الثّوب الّذي يليها ؟ فلم أدر أيّ الثّوبين الّذي يلصق بالوبر أو الّذي يلصق بالجلد فوقّع عليه السلام بخطّه الّذي يلصق بالجلد ، قال : و ذكر أبو الحسن [عليه السلام] أنّه سأله عن هذه المسألة فقال : لا تصلّ في الثّوب الّذي فوقه ولا في الّذي تحته .

٩ ـ عليُّ بن مهزيار : قال كتب إليه إبراهيم بن عقبة عندنا جوارب وتكك تعمل من وبر الأرانب فهل تجوز الصّلاة في وبر الأرانب من غير ضرورة ولا تقيّة ؟ فكتب عليه السلام : لاتجوز الصلاة فيها .

١٠ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار قال : كتبت إلى أبي محمّد عليه السلام أسأله هل يصلّي في قلنسوة حرير محض أو قلنسوة ديباج ؟ فكتب عليه السلام : لاتحلّ الصّلاة في حرير محض .

١١ ـ عليُّ بن محمّد ، عن عبدالله بن إسحاق العلويّ ، عن الحسن بن عليّ ، عن محمّد بن سليمان الدّيلمي ، عن فريت ، عن ابن أبي يعفور قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام إذ دخل عليه رجل من الخزّازين فقال له : جعلت فداك ماتقول في الصّلاة في الخزّ ؟ فقال : لابأس بالصّلاة فيه ، فقال له الرّجل : جعلت فداك إنّه ميّت وهو علاجي وأنا أعرفه ؟ فقال أبوعبدالله عليه السلام : أنا أعرف به منك ، فقال له الرّجل : إنّه علاجي وليس أحد أعرف به منّي ، فتبسّم أبوعبدالله عليه السلام ثمّ قال له : أتقول : إنّه دابّة تخرج من الماء أو تصاد من الماء فتخرج فإذا فقد الماء مات ؟ فقال الرّجل : صدقت جعلت فداك هكذا هو ، فقال له أبوعبدالله عليه السلام : فإنّك تقول : إنّه دابّة تمشي على أربع وليس هو على حدّ الحيتان فيكون ذكاته خروجه من الماء ؟ فقال الرّجل : إي والله هكذا أقول ، فقال له أبوعبدالله عليه السلام : فإنّ الله تبارك و تعالى أحلّه وجعل ذكاته موته كما أحلّ الحيتان و جعل ذكاتها موتها .

١٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن إسماعيل بن سعد الأحوص قال : سألت أبا الحسن الرّضا عليه السلام عن الصّلاة في جلود السّباع ، فقال : لا تصلّ فيها ، قال : و سألته هل يصلّي الرّجل في ثوب أبريسم ؟ فقال : لا .

١٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن بعض أصحابنا ، عن عليّ بن عقبة ، عن موسى بن اُكيل النّميريّ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يكون في السّفر ومعه السّكّين في خفّه لايستغني عنها أو في سراويله مشدوداً والمفتاح يخاف عليه الضّيعة أو في وسطه المنطقة فيها حديد ؟ قال : لابأس بالسّكّين والمنطقة للمسافر في وقت ضرورة و كذلك

المفتاح يخاف عليه أو في النّسيان ولا بأس بالسّيف وكذلك آلة السّلاح في الحرب وفي غير ذلك لاتجوز الصّلاة في شيء من الحديد فإنّه نجس ممسوخ.

١٤ ـ عليُّ بن محمّد، و محمّد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن مهزيار، عن أبي عليّ بن راشد قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: ماتقول في الفراء أي شيء يصلّى فيه؟ فقال: أيُّ الفراء؟ قلت: الفنك والسّنجاب والسّمّور، قال: فصلّ في الفنك والسّنجاب فأمّا السمّور فلاتصلّ فيه، قلت: فالثعالب نصلّي فيها؟ قال: لاولكن تلبس بعد الصّلاة، قلت: أُصلّي في الثّوب الّذي يليه؟ قال: لا.

١٥ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أحمد بن عبديل، عن ابن سنان، عن عبدالله بن جندب، عن سفيان بن السّمط، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الرّجل إذا اتّزر بثوب واحد إلى ثندوته صلّى فيه؛ قال: وقرأت في كتاب محمّد بن إبراهيم إلى أبي الحسن عليه السلام يسأله عن الفنك يصلّى فيه، فكتب: لابأس به؛ وكتب يسأله عن جلود الأرانب فكتب عليه السلام: مكروه؛ وكتب يسأله عن ثوب حشوه قزّ يصلّى فيه، فكتب: لابأس به.

١٦ ـ عليّ بن محمّد، عن عبدالله بن إسحاق، عمّن ذكره، عن مقاتل بن مقاتل قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الصّلاة في السمّور والسنجاب والثعلب فقال: لاخير في ذلك كلّه ماخلا السنجاب فإنّه دابّة لاتأكل اللّحم.

١٧ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كره أن يصلّي وعليه ثوبٌ فيه تماثيل

١٨ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد؛ ومحمّد بن الحسين، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، عن أبي بصير، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له: الطيلسان يعمله المجوس أُصلّي فيه؟ قال: أليس يغسل بالماء؟ قلت: بلى، قال: لابأس، قلت: الثّوب الجديد يعمله الحائك أُصلّي فيه؟ قال: نعم.

١٩ ـ الحسين بن محمّد، عن عبدالله بن عامر، عن عليّ بن مهزيار، عن فضالة بن أيّوب، عن حمّاد بن عثمان قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الدّراهم السّود الّتي فيها التّماثيل أيصلّي الرّجل وهي معه؟ فقال: لابأس إذا كانت موآراة.

و في رواية عبدالرحمن بن الحجّاج عنه قال: قال: لابدّ للنّاس من حفظ بضايعهم فإن صلّى وهي معه فلتكن من خلفه ولا يجعل شيئاً منها بينه و بين القبلة.

٢٠ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن العيص ابن القاسم قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يصلّي في ثوب المرأة و في إزارها ويعتمّ بخمارها، قال: نعم إذا كانت مأمونة.

٢١ ـ محمّد بن يحيى رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: صلّ في منديلك الّذي تتمندل به ولا تصلّ في منديل يتمندل به غيرك.

٢٢ ـ محمّد بن يحيى رفعه قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: لاتصلّ فيما شفّ أو سفّ يعني الثوب المصيقل.

٢٣ ـ و روي لاتصلّ في ثوب أسود فأمّا الخفّ أو الكساء أو العمامة فلابأس.

٢٤ ـ أحمد بن إدريس، عن محمّد بن أحمد، عن السيّاري، عن أبي يزيد القسمي ـ و قسم حيّ من اليمن بالبصرة ـ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام أنّه سأله عن جلود الدّارش الّتي يتّخذ منها الخفاف قال: فقال: لا تصلّ فيها فإنّها تدبغ بخرء الكلاب.

٢٥ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام في الخزّ الخالص أنّه لا بأس به فأمّا الّذي يخلط فيه وبر الأرانب أو غير ذلك ممّا يشبه هذا فلا تصلّ فيه.

٢٦ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد البرقيّ، عن أبيه، عن النّضر بن سويد، عن القاسم بن سليمان، عن جرّاح المدائنيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كان يكره أن يلبس القميص المكفوف بالدّيباج و يكره لباس الحرير و لباس الوشي و يكره الميثرة الحمراء فإنّها ميثرة إبليس.

٢٧ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن ابن مسكان، عن الحلبيّ قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الخفاف عندنا في السّوق نشتريها فما ترى في الصّلاة فيها؟ فقال: صلّ فيها حتّى يقال لك: إنّها ميتة بعينها.

٢٨ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: يكره

الصلاة إلّا في ثلاثة : الخفّ والعمامة والكساء .

٣٠ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محسن بن أحمد ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : اُصلّي في القلنسوة السّوداء ؟ فقال : لاتصلّ فيها فإنّها لباس أهل النّار .

٣١ـ عليّ ، عن سهل ، عن بعض أصحابه ، عن الحسن بن الجهم قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : أعترض السوق فأشتري خفّاً لاأدري أذكيّ هو أم لا ؟ قال : صلّ فيه ، قلت : فالنعل ؟ قال : مثل ذلك ، قلت : إنّي أضيق من هذا ، قال : أترغب عمّا كان أبو الحسن عليه السلام يفعله !.

٣٢ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن إبراهيم بن مهزيار قال : سألته عن الصّلاة(1) في جرموق وأتيته بجرموق فبعثت به إليه ، فقال : يصلّى فيه .

٣٣ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل صلّى وفي كمّه طير ، قال : إن خاف الذّهاب عليه فلا بأس ، قال : و سألته عن الخلاخل هل يصلح للنّساء والصّبيان لبسها ، فقال : إذا كانت صمّاء فلابأس و إن كانت لها صوت فلا .

٣٤ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد بن أبي الفضل المدائني ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يصلّ الرّجل وفي تكّته مفتاح حديد .

٣٥ـ عليّ ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لايصلّ الرّجل وفي يده خاتم حديد . و روي إذا كان المفتاح في غلاف فلا بأس .

باب ۵۹

کس لباس میں نماز مکروہ ہے

۱۔ زرارہ نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لومڑی فنک (لومڑی سے چھوٹا جانور) اور سنجاب (چوہے کے برابر ایک

جانور جس کی گیتھے دار ہوتی ہے) وغیرہ کے اون سے بُنے ہوئے کپڑے پر نماز کیسی ہے۔ حضرت نے ایک کتاب نکالی جس کے متعلق حضرت کا خیال تھا کہ یہ رسول اللہ کی لکھوائی ہوئی ہے اس میں تھا کہ ہر جانور کی اون جو ماکول اللحم نہیں، بال، جلد پیشاب، پاخانہ اور اس کی ہر شے فاسد ہے اس پر نماز مقبول نہ ہوگی۔ قبول ہوگی جن کا گوشت کھانا اللہ نے حلال کیا ہے اس پر نماز ان کے اون، پیشاب، بال، گوبر اور دودھ ہر شے درست ہے جبکہ اس کا علم ہو کہ اس کو ذبح کیا گیا ہے اور اگر یہ چیزیں ان جانوروں کی ہوں جن کا گوشت حرام ہے تو ان کی کسی چیز پر نماز نہ ہوگی۔ خواہ اسے ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ جنگلی گدھے کی کھال پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا علی بن الحسینؑ سردی زیادہ محسوس کرتے تھے حجاز کی کھال سردی کو نہیں دبا سکتی۔ کیونکہ وہ اس کی دباغت قرظ (درخت کا نام) کی چھال سے کرتے تھے حضرتؑ عراق سے منگا کر پہنتے تھے لیکن نماز کے وقت اتار دیتے تھے اور وہ قمیض بھی جو اس کے نیچے ہوتی تھی سبب پوچھا گیا۔ فرمایا اہل عراق اسے حلال جانتے ہیں مردہ کی کھال کو اور ان کا گمان ہے کہ پکنے کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے پوچھا کہ جنگلی گدھے کی پوستین پر نماز ہو سکتی ہے فرمایا اس پر نماز نہ پڑھو جب تک کہ باقاعدہ ذبح نہ ہو، میں نے کہا کیا ذبیحہ کے لئے لوہے سے ذبح کرنا ضروری ہے فرمایا ہاں جبکہ اس کا گوشت حلال ہو۔ میں نے کہا بکری کے علاوہ جس کا گوشت کھایا جاتا ہو۔ فرمایا ایک سنجاب ایسا جانور ہے کہ باوجود ماکول اللحم نہ ہونے کے رسولؐ اللہ نے اس کے متعلق منع نہیں فرمایا حالانکہ ہر دانت اور پنجہ والے جانور کی کھال پر نماز کو منع فرمایا ہے (ف)

۴۔ فرمایا جنگلی گدھے کی کھال پر نماز مکروہ ہے سوائے اس کھال کے جس کی دباغت حجاز میں ہو اور تم کو اس کے ذبیحہ ہونے کا علم ہو۔ (حسن)

۵۔ میں نے کہا اگر میں مسلمانوں کے یعنی ان لوگوں کے جو مدعی اسلام ہیں بازار میں جاؤں اور ان سے بغرض تجارت ایک کھال خریدوں اور فروخت کرنے والے سے پوچھوں۔ کیا یہ ذبیحہ کی کھال نہیں ہے وہ کہے ہاں تو کیا یہ کہہ کر میرے لئے بیچنا درست ہے کہ یہ ذبیحہ کی ہے۔ فرمایا نہیں کوئی حرج نہیں کہ اگر یہ کہہ کر بیچو کہ بیچنے والے نے مجھے پاک کہہ کر دی ہے میں نے کہا یہ تو بڑی خراب بات ہے۔ فرمایا اس لئے نہیں کہ عراق والے مردار کی کھال کو دباغت کے بعد پاک جانتے ہیں یہ لوگ اس پر راضی ہو گئے ہیں کہ رسولؐ اللہ پر جھوٹ بولیں۔ (مجہول)

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کیا مردار کی کسی چیز سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آنحضرتؐ مردہ بکری کی طرف سے گزرے اور فرمایا اس بکری والوں کو کیا ہو گیا ہے اگر گوشت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تو کھال سے کیوں نہیں کرتے۔ کسی نے کہا یہ بکری سودہ بنت زمعہ زوجہ رسولؐ اللہ کی تھی بہت لاغر تھی اس کا

گوشت کھانے کے قابل نہ تھا اس لئے بے ذبح کئے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مرگئی حضرت رسولؐ اللہ نے فرمایا ان بکری والوں کی عقل کہاں گئی اگر گوشت سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتے تھے تو دباغ کرکے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ حاصل کیا۔ (حسن)

۷۔ کسی نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا آپؑ اس کھال کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو بازار سے خریدی گئی ہو۔ فرمایا اگر مسلمان سے خریدی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ض)

۸۔ پوچھا گیا لومڑی کی کھال پر نماز پڑھنے کے متعلق، حضرت نے منع کیا اور اس کپڑے پر بھی جو اس سے متصل ہو اور اگر نہ جانے کہ کونسا کپڑا اس سے متصل تھا اور کونسا جلد سے، تو حضرتؑ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا جو کپڑا جلد سے متصل ہو۔

۹۔ اسی سند کے جواب میں امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مت نماز پڑھو اس کپڑے پر جو اس پوستین کے اوپر تا نیچے ہو۔ (ض)

۱۰۔ ابراہیم بن عقبہ نے لکھا کہ ہمارے پاس ایسی جرابیں ہیں جو خز گوش کے اون سے بنی گئی ہیں کیا بغیر ضرورت اور تقیہ کے نماز جائز ہے۔ حضرت نے جواب میں لکھا جائز نہیں۔ (ص)

۱۱۔ پوچھا گیا خالص ریشم یا دیبا کی ٹوپی میں نماز جائز ہے فرمایا حریر محض یعنی خالص ریشم میں نماز جائز نہیں۔ (ض)

۱۲۔ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ خز (دریائی جانور) والا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا خز کی پوستین پر نماز درست ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر اس پر نماز پڑھی جائے اس نے کہا اگر وہ مرگیا ہو اور میں پہچانتا ہوں کہ وہ خزابی ہے حضرتؑ نے فرمایا تجھ سے زیادہ میں واقف ہوں اس نے کہا یہ خزابی ہے اور مجھ سے زیادہ کوئی اس کا جاننے والا نہیں، یہ سن کر حضرت مسکرائے اور فرمایا کیا تم یہ کہتے ہو کہ وہ چوپایہ ہے اور پانی سے نکلا ہے پانی سے شکار ہوا ہے جب وہ پانی سے باہر نکلتا ہے تو مرجاتا ہے اس نے کہا ایسا ہی ہے خدا کی قسم میں بھی یہی کہتا ہوں تم کہتے ہو وہ چوپایہ ہے اور مچھلی جیسا نہیں تو پھر بغیر ذبح کے اس کی کھال پر نماز کیسے ہوگی فرمایا اس کا پانی سے نکلنا ہی اس کا ذبح ہونا ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں بھی یہی کہتا ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے اور اس کی موت اس کا پاک ہونا ہے جیسے مچھلی کو حلال کیا ہے اس کی موت اس کا ذبح ہونا ہے۔ (ص)

۱۳۔ میں نے پوچھا درندوں کی کھال پر نماز درست ہے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اور ریشمی لباس پر فرمایا نہیں۔ (مرسل)

۱۴۔ میں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو سفر میں ہو اور اس کے موزہ کے اندر چاقو ہو جس کا رکھنا ضروری ہو یا اس کے ازار بند میں بندھا ہو یا کنجی جس کے ضائع ہونے کا خوف ہو یا کمر کے پٹکے میں لوہا ہو فرمایا وقت ضرورت پٹکے میں گرہ لینے میں کوئی حرج نہیں ایسے ہی جب کنجی کھو جانے کا خوف ہو اسی طرح لڑائی کے وقت آلات حرب یا تلوار رکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نماز جائز نہیں لوہے کہ کسی چیز پر کیونکہ وہ نجس اور ممسوخ ہے۔

۱۵۔ میں نے پوچھا فنک (لومڑی کی قسم کا ایک جانور) سنجاب (دریائی جانور) اور سمور کی پوستین پر نماز پڑھی جائے فرمایا فنک اور سنجاب کی پوستین پر پڑھ لو سمور پر نہیں اور نہ اس کپڑے پر جو اس سے متصل ہو۔

۱۶۔ فرمایا حضرت نے جب ایک ہی چادر تہہ بند کی ہو اور سینہ تک پہنچے تو اس میں نماز پڑھ لے۔ راوی کہتا ہے میں نے پڑھی وہ تحریر جس میں پوچھا گیا تھا کہ فنک جانور کی کھال پہ نماز درست ہے یا نہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، پھر راوی نے سوال کیا خرگوش کی کھال کے متعلق فرمایا مکروہ ہے اور سوال کیا ایسے کپڑے کے متعلق جس کا استر فر کا ہو۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر نماز پڑھے۔ (م)

۱۷۔ میں نے پوچھا سمور و سنجاب و لومڑی کے پوستین پہ نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا سوائے سنجاب اور کسی میں بہتری کیونکہ وہ گوشت نہیں کھاتا۔ (م)

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مکروہ جانتے تھے نماز ایسے کپڑے پر جس پر تصویریں بنی ہوں۔ (موثق)
فرمایا حضرت نے اس چادر کے متعلق جو مجوسی جُلاہے کی بنی ہوئی ہو کہ اگر اسے دھو دیا جائے تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، میں نے پوچھا نیا کپڑا جسے جُلاہے نے بُنا ہو میں اس پر نماز پڑھ لوں۔ فرمایا کیا حرج ہے۔

۱۹۔ میں نے ان پیسوں کے متعلق پوچھا جن پہ صورت بنی ہوئی ہو اور وہ نماز میں پاس ہوں فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ چھپے ہوئے ہوں ایک اور روایت میں ہے کہ انسان اپنی بضاعت کی حفاظت ضروری ہے پس اگر نماز میں وہ سکّے اس کے پاس ہوں تو پیچھے کی طرف رکھے کوئی شے سامنے قبلہ کی طرف نہ ہو۔ (مرسل)

۲۰۔ میں نے پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو عورت کے کپڑوں پر نماز پڑھے اس کی ازار پہنے اس کی اوڑھنی کا عمامہ باندھے، فرمایا پڑھ سکتا ہے اگر ان کپڑوں کی طہارت کی طرف سے اطمینان ہو۔ (صحیح)

۲۱۔ فرمایا اپنے مندیل (بڑا رومال سر پر لپیٹنے کا) پہ نماز پڑھ سکتے ہو لیکن اس پر نہیں جسے غیر باندھتا ہے۔ (مرفوع)

۲۲۔ فرمایا ایسے کپڑوں میں نماز نہ پڑھو جس میں جسم نظر آتا ہو۔ (مرسل)

۲۳۔ کالے کپڑوں میں نماز نہ پڑھو لیکن موزہ، چادر، عمامہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۲۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا سیاہ کھالوں کے متعلق، جن سے موزے بنائے جاتے ہیں۔ فرمایا ان میں نماز نہ پڑھو ان کی دباغت کتّے کے فضلہ سے ہوتی ہے۔

۲۵۔ فرمایا خز خالص میں نقص نہیں، پس اگر یہ خرگوش یا اس سے مشابہ جانوروں کی اون مخلوط ہو تو نہیں۔ (مرفوع)

۲۶۔ فرمایا مکروہ ہے وہ قمیص پہننا جس میں ریشم کی گوٹ لگی ہو اور مکروہ ہے ریشمی لباس اور رنگ برنگ کا لباس اور مکروہ ہے وہ سرخ گوٹ والی گدی جسے اونٹ پر لوگ بطور بچھونے فرش کے پیروں تلے رکھتے ہیں کیونکہ وہ فرش ابلیس ہے۔ (مجہول)

۲۷۔ میں نے کہا چرمی موزے ہم بازار سے خرید کر نماز پڑھ لیں تو نماز صحیح ہوگی۔ فرمایا نماز پڑھو جب تک تم سے یہ نہ کہا جائے کہ یہ مردار کی کھال کا ہے۔ (مجہول)

۲۸۔ فرمایا سیاہ مکروہ ہے سوائے موزے عمامے اور چادر کے۔ (مرفوع)

۲۹۔ میں نے پوچھا کال ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے فرمایا مت پڑھو وہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ (صحیح)

۳۰۔ میں نے پوچھا اگر میں بازار سے چمڑے کے موزے خریدوں اور مجھے معلوم نہیں کہ پاک ہے یا ناپاک۔ فرمایا پڑھو، میں نے کہا میرا دل گوارا نہیں کرتا فرمایا تم اس چیز سے نفرت کرتے ہو جسے ابوالحسن کرتا ہے۔ (حسن)

۳۱۔ میں نے حضرتؑ سے جمد موتی (ایک قسم کا چرمی موزہ) کے متعلق سوال کیا وہ منگا کر حضرتؑ کے پاس معائنہ کو بھیج دیا فرمایا اس میں نماز پڑھ لو۔ (م)

۳۲۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کی نماز کے متعلق جس کی آستین میں چرا ہو۔ فرمایا اگر اس کے چلے جانے کا خوف ہو تو پڑھ لے۔ میں نے عورتوں اور لڑکیوں کے پازیب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اگر وہ بے آواز ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر آواز ہے تو نہیں۔ (م)

۳۳۔ فرمایا اگر کمربند میں لوہے کی کنجیاں ہوں تو وہ نماز نہ پڑھے۔ (مجہول)

۳۴۔ فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو اسے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر غلاف کے اندر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (م)

﴿باب ۶﴾

✡(الرجل يصلي في الثوب وهو غير طاهر عالماً أو جاهلا)✡

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن صفوان ، عن العيص بن القاسم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل صلّى في ثوب رجل أيّاماً ثمّ إنّ صاحب الثوب أخبره أنّه لايصلّي فيه قال : لايعيد شيئاً من صلاته .

٢ ـ و بهذا الإسناد ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يصلّي وفي ثوبه عذرة من إنسان أو سنّور أو كلب أيعيد صلاته ؟ فقال : إن كان لم يعلم فلايعيد .

٣ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن النّضر بن سويد ، عن أبي سعيد المكاريّ ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله أو أبي جعفر صلوات الله عليهما قال : لاتعاد الصّلاة من دم لم تبصره غير دم الحيض فإنّ قليله و كثيره في الثّوب إن رآه أولم يره سواء .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن بعض من رواه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أصاب ثوبك خمر أو نبيذ مسكر فاغسله إن عرفت موضعه فإن لم تعرف موضعه فاغسله كلّه و إن صلّيت فيه فأعد صلاتك .

٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن خيران الخادم قال : كتبت إلى الرّجل صلوات الله عليه أسأله عن الثّوب يصيبه الخمر ولحم الخنزير أيصلّى فيه أم لا ؟ فإنّ أصحابنا قد اختلفوا فيه ، فقال بعضهم : صلّ فيه فإنّ الله إنّما حرّم شربها وقال بعضهم: لاتصلّ فيه ، فكتب عليه السلام : لاتصلّ فيه فإنّه رجس . قال : و سألت أباعبدالله عليه السلام عن الّذي يعير ثوبه لمن يعلم أنّه يأكل الجرّيّ أو يشرب الخمر فيردّه أيصلّي فيه قبل أن يغسله؟ قال : لايصلّ فيه حتّى يغسله .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرحمن ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل صلّى في ثوب فيه جنابة ركعتين ثمّ علم به قال : عليه أن يبتدىء الصّلاة ، قال : وسألته عن رجل صلّى وفي ثوبه جنابة أودم حتّى فرغ من صلاته ثمّ علم ، قال : قدمضت صلاته ولاشيء عليه .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن الحسن بن عليّ بن عبدالله ، عن عبدالله بن جبلة ، عن سيف ، عن منصور الصّيقل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : رجل أصابته جنابة باللّيل فاغتسل فلمّا أصبح نظر فإذا في ثوبه جنابة ، فقال : الحمد لله الّذي لم يدع شيئاً إلّا وله حدّ إن كان حين قام نظر فلم ير شيئاً فلا إعادة عليه وإن كان حين قام لم ينظر فعليه الإعادة .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمّد ابن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن الرّجل يرى في ثوب أخيه دماً وهو يصلّي ، قال : لايؤذنه حتّى ينصرف .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل أصاب ثوبه جنابة أودم قال : إن كان علم أنّه أصاب ثوبه جنابة قبل أن يصلّي ثمّ صلّى فيه ولم يغسله فعليه أن يعيد ماصلّى وإن كان لم يعلم به فليس عليه إعادة ؛ وإن كان يرى أنّه أصابه شيء فنظر فلم ير شيئاً أجزأه أن ينضحه

بالماء .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان قال : بعثت بمسألة إلى أبي عبدالله عليه‌السلام مع إبراهيم بن ميمون قلت : سله عن الرجّل يبول فيصيب فخذه قدر نكتة من بوله فيصلّي ويذكر بعد ذلك أنّه لم يغسلها ، قال : يغسلها ويعيد صلاته .

١١ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة ، عن أبان ، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن الرجل يصلّي و في ثوبه عذرة من إنسان أو سنّور أو كلب أيعيد صلاته ؟ فقال : إن كان لم يعلم فلا يعيد .

١٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : اغسل ثوبك من بول كلّ ما لا يؤكل لحمه .

١٣ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو ابن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن الرّجل يتقيّأ في ثوبه يجوز أن يصلّي فيه ولا يغسله ؟ قال : لا بأس به .

١٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ؛ ومحمّد بن يحيى عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ ؛ و عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مهزيار قال : قرأت في كتاب عبدالله بن محمّد إلى أبي الحسن عليه‌السلام : جعلت فداك روى زرارة ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله صلوات الله عليهما في الخمر يصيب ثوب الرّجل أنّهما قالا : لا بأس بأن يصلّى فيه إنّما حرّم شربها . وروى غير زرارة ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام أنّه قال : إذا أصاب ثوبك خمر أو نبيذ ـ يعني المسكر ـ فاغسله إن عرفت موضعه وإن لم تعرف موضعه فاغسله كلّه وإن صلّيت فيه فأعد صلاتك . فأعلمني ما آخذ به ؟ فوقّع بخطّه عليه‌السلام : خذ بقول أبي عبدالله عليه‌السلام .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جميل البصريّ قال : كنت مع يونس ببغداد وأنا أمشي معه في السوق ففتح صاحب الفقّاع فقّاعه فقفز فأصاب ثوب يونس فرأيته قد اغتمّ بذلك حتّى زالت الشمس فقلت له : يا أبا محمّد ألا تصلّي ؟

قال : فقال : ليس أُريد أن أُصلّي حتّى أرجع إلى البيت و أغسل هذا الخمر من ثوبي فقلت له :هذا رأيٌ رأيته أوشيء ترويه ؟ فقال : أخبرني هشام بن الحكم أنّه سأل أبا عبدالله عليه السلام عن الفقّاع فقال : لا تشربه فإنّه خمر مجهول فإذا أصاب ثوبك فاغسله .

١٦ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن عبدالله الواسطيّ ، عن قاسم الصيقل قال : كتبت إلى الرّضا عليه السلام : أنّي أعمل أغماد السيوف من جلود الحمر الميتة فيصيب ثيابي فأُصلّي فيها فكتب عليه السلام إليّ : اتّخذ ثوباً لصلاتك ، فكتبت إلى أبي جعفر الثاني عليه السلام كنت كتبت إلى أبيك عليه السلام بكذا و كذا فصعب عليّ ذلك فصرت أعملها من جلود الحمر الوحشيّة الذّكيّة فكتب عليه السلام إليّ : كل أعمال البرّ بالصّبر يرحمك الله فإن كان ما تعمل وحشيّاً ذكيّاً فلابأس .

باب ۶۰

ناپاک لباس میں نماز

۱۔ میں نے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو کسی دوسرے کے کپڑے پر چند دن نماز پڑھ لے پھر کپڑے والا اسے بتلائے کہ اس پر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے تھی۔ فرمایا اس پر کسی نماز کا اعادہ نہیں ۔ (م)

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے اس شخص کے متعلق جس کے لباس میں آدمی بلی یا کتے کا پاخانہ لگا ہو اور اس میں نماز پڑھ لے آیا نماز دوبارہ پڑھے یا نہیں۔ فرمایا اگر علم نہ ہو تو دوبارہ نہ پڑھے ۔ (صحیح)

۳۔ فرمایا حضرتؑ نے اعادہ نماز نہ کیا جائے اگر خون کپڑے پر ہو۔ سوائے خون حیض کے کہ کم ہو یا زیادہ دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اگر کپڑے پر ہو گا تو نماز نہ ہوگی ۔ (ض)

۴۔ فرمایا اگر نمازی کے لباس پر شراب یا نشیلی نبیذ ہو (جَو کی شراب) تو اس جگہ کو دھو ڈالے اور اگر معلوم نہ ہو تو کل کپڑے کو دھوئے اور اگر نماز پڑھ لی ہے تو نماز کا اعادہ کرے ۔ (مرسل)

۵۔ راوی نے لکھا کہ کوئی شخص ایک ایسے کپڑے پر جس پر شراب لگی ہو یا سور کا گوشت ہو نماز پڑھے یا نہیں۔ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں پڑھو کیونکہ اللہ نے اس کا پینا حرام کیا ہے ۔ بعض کہتے ہیں نہ پڑھو حضرتؑ نے جواب میں

لکھا مت پڑھو وہ نجس ہے اور ایک راوی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عاریتاً ایک شخص سے کپڑا لیا جس کے متعلق اسے معلوم ہے کہ وہ بام مچھلی جو حرام ہے کھاتا ہے اور شراب پیتا ہے آیا اس پر قبل دھونے کے نماز پڑھے فرمایا نہیں۔ (م)

۶۔ میں نے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں جو ایسے لباس میں نماز پڑھے جو جنابت ہوا اور دو رکعت بعد اس کا علم ہو۔ فرمایا اعادہ نماز کرے۔ کسی نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے لباس پر جنابت اور خون ہو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد پتہ چلے اس کی نماز ہو گئی اب اس پر کوئی شے نہیں۔ (صحیح)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص رات کو جنب ہوا اور اس نے غسل کیا صبح کو اس نے دیکھا تو کپڑوں پر نشان پایا جنب کا، حضرت نے فرمایا حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے کسی چیز کی حد بتائے بغیر نہیں چھوڑا، جب بیدار ہوا اور کوئی نشان نہ پائے تو اس پر اعادہ غسل نہیں اور اگر اٹھ بیٹھے اور نظر ہی نہ کرے تو اعادہ غسل ہوگا۔ (مجہول)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنے بھائی کے لباس میں خون دیکھا ہے درآنحالیکہ وہ مشغول نماز ہو۔ فرمایا ختم نماز سے پہلے آگاہ نہ کرے۔ (م)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص کے لباس پر قبل نماز جنابت ہے پھر وہ نماز پڑھ لیتا ہے اور اسے دھویا نہیں۔ فرمایا جو نمازیں اس نے پڑھی ہیں ان کا اعادہ لازم ہے اور اگر علم نہ ہو تو اعادہ کی ضرورت نہیں اور اگر خواب میں دیکھے کہ احتلام ہوا ہے اور بیدار ہو کر کوئی نشان نہ دیکھے تو احتیاطاً جہاں شبہ ہو وہ جگہ دھو ڈالے۔ (حسن)

۱۰۔ پوچھا حضرت سے ایک شخص پیشاب کرتا ہے۔ بقدر ایک نقطہ کے اس کی چھینٹ ران پر پڑ جاتی ہے اور وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لیتا ہے فرمایا اسے دھوئے اور نماز کا اعادہ کرے۔ (موثق)

۱۱۔ پوچھا ایک شخص کے لباس میں انسان، بلی یا کتے کا پاخانہ لگا ہے اور وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ فرمایا اگر لاعلمی ہے تو اعادہ نہ کرے۔ (موثق)

۱۲۔ اگر کسی ایسے جانور کا پیشاب لگ گیا ہے جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا تو اس کپڑے کو دھونا چاہیئے۔ (موثق)

۱۳۔ پوچھا ایسے شخص کے متعلق جو اپنے کپڑوں پر قے کرے آیا جائز ہے کہ وہ اپنے کپڑوں کو بے دھوئے نماز پڑھ لے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (موثق)

۱۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر شراب کسی کے کپڑے کو لگ جائے تو کیا کرے ان دونوں نے فرمایا اس لباس میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس کا پینا حرام کیا گیا ہے اور دوسرے راوی نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تمہارے لباس پر شراب یا نشہ دینے والی نبیذ لگ جائے تو اسے دھو ڈالو اور اگر اس جگہ کا پتہ نہ چلے تو پورا کپڑا

دھوؤ۔ اور اگر ایسے لباس میں نماز پڑھی ہے تو اعادہ کرو، میں نے کہا ان دونوں حدیثوں میں سے کس پر عمل کروں فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام والی پر۔ (۴)

۱۵۔ حضرتؑ سے فقاع (جَو کی شراب) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اسے مت خرید و وہ ایک قسم کی مجہول شراب ہے اگر تمہارے کپڑے پر لگ جائے تو اسے دھو ڈالو۔ (حسن)

۱۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں تلواروں کی نیام مردار گدھوں کی کھالوں سے بناتا ہوں وہ میرے کپڑوں سے لگ جاتے ہیں انہی کپڑوں سے نماز پڑھ لیتا ہوں حضرت نے جواب میں لکھا کہ نماز کے وقت وہ کپڑے اتار دیا کرو۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو لکھا کہ میں نے آپ کے والد کو ایسا ایسا لکھا تھا انھوں نے جو جواب دیا اس کی تعمیل میرے لئے دشوار ہوئی لہذا میں نے ذبح کئے ہوئے وحشی گدھوں کی کھالوں سے بنانے شروع کر دیئے حضرتؑ نے لکھا پورا پورا عمل نیک صبر ہے اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر تم مذبوح وحشیوں کی کھالوں سے بناتے ہو تو حرج نہیں۔ (م)

﴿ باب ٩١ ﴾

☼(الرجل يصلي وهو متلثم أو مختضب أو لا يخرج يديه)☼
☼(من تحت الثوب في صلاته)☼

١ ـ محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن حمّاد بن عيسى، عن ربعي، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له: أيصلّي الرَّجل وهو متلثّم؟ فقال: أمّا على الأرض فلا وأمّا على الدابّة فلا بأس.

٢ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب عن الحسين بن عثمان، عن ابن مسكان، عن أبي بكر الحضرميّ قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يصلّي وعليه خضابه، قال: لا يصلّي وهو عليه ولكن ينزعه إذا أراد أن يصلّي، قلت: إن حنّاه وخرقته نظيفة؟ فقال: لا يصلّي وهو عليه والمرأة أيضاً لا تصلّي وعليها خضابها.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال: كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فدخل عليه عبدالملك القمّيّ فقال: أصلحك الله أسجد ويدي في ثوبي؟ فقال: إن شئت، قال: ثمّ قال: إنّي والله ما من هذا وشبهه أخاف عليكم.

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن النعمان ، عمّن رواه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يصلّي وهو يؤمي على دابّته قال : يكشف موضع السجود

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن مصادف ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل صلّى فريضة وهو معقّص الشعر ، قال : يعيد صلاته .

باب ۶۱

متلثم اور مختضب مصلّی کے متعلق

۱۔ میں نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے کیا ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں فرمایا زمین کے اوپر نہیں چوپایہ پر مضائقہ نہیں۔ (مجہول)

۲۔ میں نے حضرتؑ سے اس شخص کے بارے میں جو خضاب لگائے ہو۔ فرمایا اس حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ جب نماز کا ارادہ کرے تو اسے کھول دے۔ میں نے کہا اگر مہندی لگائے ہو اور کپڑا باریک ہو۔ فرمایا جب تک مہندی سر پہ لگی ہے نماز نہ پڑھے اسی طرح عورت اگر خضاب لگائے ہو تو نماز نہ پڑھے۔ (حسن)

۳۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ناگاہ عبدالملک قمی داخل ہوا۔ اس نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے میں اس طرح سجدہ کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتا ہے۔ فرمایا تمہاری مرضی۔ پھر فرمایا میں یہ اور ایسی باتوں کے متعلق نہیں ڈراتا ہوں۔ (حسن)

۴۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو سواری پر اشارہ سے نماز پڑھے فرمایا اپنے سجدہ کا مقام کھلا رکھے۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو نماز واجب اس طرح پڑھے کہ بالوں کا گچھا اس کے ماتھے پر ہو فرمایا نماز کا اعادہ کرے (ص)

﴿ باب ۶۲ ﴾

☼(صلاة الصبيان و متى يؤخذون بها)☼

١ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عن أبيه عليهما السلام قال : إنّا نأمر صبياننا بالصلاة إذا كانوا بني خمس سنين فمروا صبيانكم

بالصلاة إذا كانوا بني سبع سنين ونحن نأمر صبياننا بالصّوم إذا كانوا بني سبع سنين بما أطاقوا من صيام اليوم إن كان إلى نصف النهار أو أكثر من ذالك أو أقلّ فإذا غلبهم العطش والغرث أفطروا حتّى يتعوّدوا الصّوم و يطيقوه فمروا صبيانكم إذا كانوا بني تسع سنين بالصوم ما استطاعوا من صيام اليوم فإذا غلبهم العطش أفطروا .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن الفضيل بن يسار قال : كان عليُّ بن الحسين صلوات الله عليهما يأمر الصبيان يجمعون بين المغرب والعشاء ويقول : هو خيرٌ من أن يناموا عنها .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن المفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الصّبيان إذا صفّوا في الصلاة المكتوبة قال : لاتؤخّروهم عن الصلاة المكتوبة وفرّقوا بينهم .

باب ٦٣

بچوں کی نماز اور ان سے مواخذہ کا وقت

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم اپنے لڑکوں کو حکم دیتے ہیں جب وہ پانچ سال کے ہوں اور تم اپنے لڑکوں کو حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں۔ جتنی طاقت ہوتی ہے اتنے وقت تک روزہ رکھتے ہیں نصف دن تک یا اس سے کم یا اس سے زیادہ جب بھوک پیاس کا غلبہ ہوتا ہے تو افطار کر لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ روزہ کے عادی ہو جاتے ہیں پس تم اپنے بچوں کو روزہ رکھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں جتنی دیر نہ کھانے پینے کی برداشت کر سکتے ہوں کریں جب پیاس غالب ہو افطار کریں۔ (حسن)

۲۔ علی بن الحسین علیہ السلام اپنے لڑکوں کو مغرب و عشاء کے درمیان جمع کر کے کہتے تھے یہ بہتر ہے اس سے کہ سو جائیں۔ (مجہول)

۳۔ میں نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے لڑکوں کے متعلق جب نماز واجب میں صف باندھیں فرمایا انھیں پیچھے نہ رکھو اور انھیں متفرق کر دو۔ (ضعیف)

٦٣ (باب)

(صلاة الشيخ الكبير والمريض)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حنان بن سدير ، عن أبيه قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : أتصلّي النوافل وأنت قاعد ؟ فقال : ما اُصلّيها إلّا وأنا قاعدٌ منذ حملت هذا اللّحم وبلغت هذا السنَّ .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : إنّا نتحدَّث نقول : من صلّى وهو جالسٌ من غير علّة كانت صلاته ركعتين بركعة وسجدتين بسجدة فقال : ليس هو هكذا هي تامّة لكم .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج أنّه سأل أبا عبدالله عليه السلام ما حدُّ المريض الّذي يصلّي قاعداً ؟ فقال : إنَّ الرَّجل ليوعك ويحرج ولكنّه هو أعلم بنفسه ولكن إذا قوي فليقم .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل والمرأة يذهب بصره فيأتيه الأطباء فيقولون : نداويك شهراً أو أربعين ليلة مستلقياً كذلك يصلّي فرخّص في ذلك وقال : «فمن اضطرَّ غير باغ ولا عاد فلا إثم عليه» .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المريض إذا لم يستطع القيام و السجود قال : يؤمي برأسه إيماء وإن يضع جبهته على الأرض أحبُّ إليَّ .

٦ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن فضالة ، عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت : الرَّجل يصلّي و هو قاعدٌ فيقرء السورة فإذا أراد أن يختمها قام فركع بآخرها ؟ قال : صلاته صلاة القائم .

٧ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن ابن بكير ، عن محمّد بن

مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المبطون ، فقال : يبني على صلاته .

٨ـ الحسين بن محمد ، عن عبدالله بن عامر رفعه ، عن جميل بن درّاج ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : المريض يؤمي إيماء .

٩ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن معاوية بن ميسرة أنّ سناناً سأل أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يمدّ [في الصلاة] إحدى رجليه بين يديه وهو جالس ، قال : لا بأس ولا أراه إلّا قال في المعتلّ والمريض .

وفي حديث آخر يصلّي متربّعاً ومادّاً رجليه كلّ ذلك واسع .

١٠ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « الّذين يذكرون الله قياماً وقعوداً وعلى جنوبهم » قال : الصحيح يصلّي قائماً وقعوداً ، المريض يصلّي جالساً «وعلى جنوبهم» الّذي يكون أضعف من المريض الّذي يصلّي جالساً .

١١ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن محمد بن إبراهيم ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يصلّي المريض قاعداً فإن لم يقدر صلّى مستلقياً يكبّر ثمّ يقرء فإذا أراد الركوع غمّض عينيه ثمّ سبّح ثمّ يفتح عينيه فيكون فتح عينيه رفع رأسه من الرّكوع فإذا أراد أن يسجد غمّض عينيه ثمّ سبّح فإذا سبّح فتح عينيه فيكون فتح عينيه رفع رأسه من السجود ثمّ يتشهّد وينصرف .

١٢ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد عن مصدّق بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته ، عن المريض أيحلّ له أن يقوم على فراشه ويسجد على الأرض ؟ قال : فقال : إذا كان الفراش غليظاً قدر آجرة أو أقلّ استقام له أن يقوم عليه ويسجد على الأرض وإن كان أكثر من ذلك فلا .

باب ۶۳

نماز مرد پیر و مریض

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا آپ نوافل بیٹھ کر پڑھتے ہیں فرمایا۔ میں جب سے اس سن کو پہنچا ہوں میں نے نافلہ بیٹھ کر ہی پڑھی ہے۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرتؑ سے کہا ہم آپس میں یہ گفتگو کرتے ہیں کہ آپؑ یہ فرماتے ہیں جو بیٹھ کر نماز پڑھے گا اس کی دو رکعت ایک رکعت کے برابر ہوگی اور دو سجدے ایک سجدے کے برابر، فرمایا ایسا نہیں ہے تم بوڑھوں کے لئے دو ہی رکعت ہوگی (ق)

۳۔ حضرت سے پوچھا گیا مریض کے لئے وہ کیا حد ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا جب وہ شدت گرما میں نکلے تو اپنے نفس کا خود ہی اندازہ کرے۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر طاقت ہو تو کھڑے ہو کر۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا اس مرد و عورت کے متعلق جس کی بینائی جاتی رہے اور اطبا اس سے کہیں کہ ہم تیرا علاج چت لٹا کر ایک مہینہ یا چالیس دن کریں گے اسی حالت میں پڑھیں ان کو اجازت ہے۔ خدا فرماتا ہے جو کوئی بغیر سرکشی اور بغاوت کے اضطراری حالت میں ہو تو اس پر الزام نہیں یعنی گنہگار نہ ہوگا۔ (ص)

۵۔ فرمایا اس مریض کے متعلق جو قیام کی طاقت رکھتا ہو نہ سجدہ کی اسے چاہیئے کہ اشارہ سے کرے اور میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے کہ پیشانی زمین پر رکھی جائے۔ (مرفوع)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے اور سورۂ حمد کے ختم کے قریب کھڑا ہو گیا اور سورہ پڑھ کر اس نے رکوع کیا۔ فرمایا اس کی نماز ایسی ہی ہوگی جیسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی۔ (موثق)

۷۔ میں نے ریاح کے بیمار کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اپنی نماز جاری رکھے (ص)

۸۔ فرمایا مریض اشارہ سے نماز پڑھے۔

۹۔ پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو اپنے دونوں پیر نماز میں اپنے سامنے پھیلا دے درآنحالیکہ وہ بیٹھا ہو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ راوی کہتا ہے حضرتؑ نے ایسا فرمایا ہے کسی صاحب آزار اور مریض کے لئے ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر پالتی مار کر بیٹھے یا دونوں پاؤں پھیلا کر تو معذور کے لئے ہر صورت میں اجازت ہے۔ (مجہول)

۱۰۔ آیہ یذکرون اللّٰہ الخ کے متعلق فرمایا، تندرست نماز کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھے اور مریض بیٹھ کر اور پہلوؤں پر وہ پڑھے جو اس مریض سے زیادہ کمزور ہو جو نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

۱۱۔ فرمایا جب مریض بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر پڑھے تکبیر کہہ قرأت کرے جب رکوع کرنا ہو تو آنکھ سے اشارہ

کرے پھر تسبیح کرے پھر آنکھیں کھول دے یہ اشارہ ہوگا سجدہ سے سر اٹھانے کا پھر تشہد پڑھ کر نماز تمام کرے ۔ (موثق)
۱۲۔ فرمایا اس مریض کے لئے جو فرش پر کھڑے ہوکر زمین پر سجدہ کر سکے کہ اگر فرش بقدر ایک اینٹ یا اس سے کم ہو تو کھڑا ہو جائے اور زمین پر سجدہ کرے ورنہ نہیں ۔ (ضعیف)

(باب ٦٤)

(صلاة المغمى عليه والمريض الذى تفوته الصلاة)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن مرازم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المريض لا يقدر على الصلاة ، قال : فقال : كلّ ماغلب الله عليه فالله أولى بالعذر .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن معمر ابن عمر قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المريض يقضي الصّلاة إذا اُغمي عليه ، فقال : لا .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن إبراهيم الخزّاز أبي أيّوب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل اُغمي عليه أيّاماً لم يصلّ ثمّ أفاق أيصلّي مافاته ؟ قال : لاشيء عليه .

٤ ـ عليّ بن محمّد ؛ ومحمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن المريض يغمى عليه ثمّ يفيق كيف يقضي صلاته ؟ قال : يقضي الصلاة الّتي أدرك وقتها .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت له : رجل مرض فترك النافلة ؟ فقال : يا محمّد ليست بفريضة إن قضاها فهو خيرٌ يفعله وإن لم يفعل فلا شيء عليه .

٦ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ، عن العيص بن القاسم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل اجتمع عليه صلاة السنة من مرض قال : لا يقضي

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول في المغمى عليه قال : ما غلب الله عليه فالله أولى بالعذر .

باب ۶۴

بیہوش اور اس مریض کی نماز جس کی قضا ہو جائے

۱۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس مریض کے متعلق پوچھا جو نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ فرمایا جس خدا نے اس پر مرض کو غالب کیا ہے وہ عذر قبول کرے گا۔ (م)

۲۔ میں نے پوچھا اس مریض کے متعلق جس پر غشی طاری ہو جاتی ہو کیا وہ ایسی حالت میں نماز پڑھے۔ فرمایا نہیں۔ (مجہول)

۳۔ میں نے پوچھا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ اگر کسی پر چند روز غشی طاری رہے اور ان دنوں وہ نماز نہ پڑھے تو آیا افاقہ کے بعد وہ قضا بجالائے۔ فرمایا نہیں۔

۴۔ میں نے اس مریض کے متعلق پوچھا جس پر غشی طاری ہو پھر افاقہ ہو جائے۔ وہ نماز قضا بجالائے یا نہیں۔ فرمایا اسی نماز کی جس کا وقت باقی ہو۔ (ض)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص بیمار ہے اس نے نماز نافلہ کو ترک کیا تو کیا ہو۔ فرمایا اے محمد بن مسلم اگر نماز نافلہ قضا ہو جائے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے اگر پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (حسن)

۶۔ میں نے پوچھا جس پر مرض میں سنت نمازیں جمع ہو گئی ہوں وہ کیا کرے فرمایا اس پر قضا نہیں۔ (ص)

۷۔ فرمایا بے ہوشی میں جو نمازیں قضا ہو جائیں تو جس اللہ نے بیہوشی کو غالب کیا ہے وہ عذر کو قبول کرنے والا ہے۔ (حسن)

باب ۶۵

(فضل يوم الجمعة وليلته)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن الحسين بن المختار ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : ما طلعت الشمس بيوم أفضل من يوم الجمعة .

٢ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن حفص بن البختريّ ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا كان يوم الجمعة نزل الملائكة المقرّبون معهم قراطيس من فضّة وأقلام من ذهب فيجلسون على أبواب المسجد على كراسيّ من نور فيكتبون النّاس على منازلهم الأوّل والثّاني حتّى يخرج الإمام فإذا خرج الإمام طووا صحفهم ولا يهبطون في شيء من الأيّام إلّا في يوم الجمعة . يعني الملائكة المقرّبين .

٣ ـ أحمد ، عن الحسين ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يستحبّ إذا دخل و إذا خرج في الشتاء أن يكون ذلك في ليلة الجمعة ، وقال أبوعبدالله عليه السلام : إنّ الله اختار من كلّ شيء شيئاً فاختار من الأيّام يوم الجمعة .

٤ ـ وعنه ، عن النضر ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الساعة الّتي يستجاب فيها الدّعاء يوم الجمعة مابين فراغ الإمام من الخطبة إلى أن يستوي الناس في الصّفوف وساعة اُخرى من آخر النهار إلى غروب الشمس .

٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ يوم الجمعة سيّد الأيّام يضاعف الله فيه الحسنات و يمحو فيه السيّئات ويرفع فيه الدرجات ويستجيب فيه الدّعوات ويكشف فيه الكربات ويقضي فيه الحوائج العظام وهو يوم المزيد لله فيه عتقاء وطلقاء من النار مادعا به أحدٌ من الناس وقد عرف حقّه وحرمته إلّا كان حقّاً على الله عزّ وجلّ أن يجعله من عتقائه وطلقائه من النار فإن مات في يومه وليلته مات شهيداً وبعث آمناً وما استخفّ أحدٌ بحرمته و ضيّع حقّه إلّا كان حقّاً على الله عزّ و جلّ أن يصليه نار جهنّم إلّا أن يتوب .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ للجمعة حقّاً وحرمة فإيّاك أن تضيّع أو تقصّر في شيء من عبادة الله و التقرّب إليه بالعمل الصّالح و ترك المحارم كلّها فإنّ الله يضاعف فيه

الحسنات ويمحو فيه السيّئات ويرفع فيه الدّرجات ، قال : وذكر أنّ يومه مثل ليلته فإن استطعت أن تحييها بالصلاة والدّعاء فافعل فإنّ ربّك ينزل في أوّل ليلة الجمعة إلى سماء الدّنيا فيضاعف فيه الحسنات ويمحو فيه السيّئات وإنّ الله واسع كريم .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن موسى ، عن العبّاس بن معروف ، عن ابن أبي نجران ، عن عبدالله بن سنان ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال له رجل : كيف سمّيت الجمعة ؟ قال : إنّ الله عزّ وجلّ جمع فيها خلقه لولاية محمّد ووصيّه في الميثاق فسمّاه يوم الجمعة لجمعه فيه خلقه .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن النعمان ، عن عمرو بن يزيد ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سئل عن يوم الجمعة وليلتها فقال : ليلتها غرّاء ويومها يوم زاهر وليس على الأرض يوم تغرب فيه الشمس أكثر معافاً من النار ، من مات يوم الجمعة عارفاً بحقّ أهل هذا البيت كتب الله له براءة من النّار و براءة من العذاب ومن مات ليلة الجمعة اُعتق من النّار .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : فضّل الله الجمعة على غيرها من الأيّام و إنّ الجنان لتزخرف وتزيّن يوم الجمعة لمن أتاها وإنّكم تتسابقون إلى الجنّة على قدر سبقكم إلى الجمعة وإنّ أبواب السماء لتفتح لصعود أعمال العباد .

١٠ ـ عليّ بن محمّد ؛ ومحمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر بن يزيد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : قول الله عزّ وجلّ : «فاسعوا إلى ذكر الله» قال : اعملوا وعجّلوا فإنّه يوم مضيّق على المسلمين فيه وثواب أعمال المسلمين فيه على قدر ما ضيّق عليهم والحسنة و السيّئة تضاعف فيه . قال : وقال أبو جعفر عليه السلام : والله لقد بلغني أنّ أصحاب النبيّ صلّى الله عليه وآله كانوا يتجهّزون للجمعة يوم الخميس لأنّه يوم مضيّق على المسلمين .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر أو أبي عبدالله عليهما السلام قال : ما طلعت الشمس

بيوم أفضل من يوم الجمعة وإن كلام الطّير فيه إذا التقى بعضها بعضاً سلام سلام يوم صالح .

۱۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الساعة الّتي في يوم الجمعة الّتي لايدعو فيها مؤمن إلّا استجيب له ؟ قال : نعم إذا خرج الإمام ، قلت : إنّ الإمام يعجّل ويؤخّر ، قال : إذا زاغت الشمس .

۱۳ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمّد بن عذافر ، عن عمر بن يزيد قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : يا عمر إنّه إذا كان ليلة الجمعة نزل من السماء ملائكة بعدد الذرّ في أيديهم أقلام الذّهب وقراطيس الفضّة لايكتبون إلى ليلة السّبت إلّا الصّلاة على محمّد وآل محمّد صلّى الله عليه وعليهم فأكثر منها . وقال : يا عمر إنّ من السنّة أن تصلّي على محمّد و على أهل بيته في كلّ يوم جمعة ألف مرّة و في سائر الأيّام مائة مرّة .

۱٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أخيه إسحاق بن إبراهيم ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن الرّضا عليه السلام قال : قلت له : بلغني أنّ يوم الجمعة أقصر الأيّام ؟ قال : كذلك هو ، قلت : جعلت فداك كيف ذاك ؟ قال : إنّ الله تبارك وتعالى يجمع أرواح المشركين تحت عين الشمس فإذا ركدت الشمس عذّب الله أرواح المشركين بركود الشمس ساعة فإذا كان يوم الجمعة لا يكون للشمس ركود رفع الله عنهم العذاب لفضل يوم الجمعة فلا يكون للشمس ركود .

باب ٦

فضیلت روز جمعہ اور شب جمعہ

۱۔ فرمایا روز جمعہ سے بہتر کوئی دن نہیں ۔ (موثق)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز جمعہ ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں اور ان کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ مسجد کے دروازہ پر نور کی کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کے درجات اوّل و دوم کو لکھتے ہیں جب امام

مسجد سے باہر آ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور یہ ملائکہ مقربین جمعہ کے علاوہ کسی اور دن نہیں اترتے۔ (۴)

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے جب مدینہ سے نکلتے یا داخل ہوتے تو مستحب جانتے تھے کہ وہ شب جمعہ ہو اور فرمایا ابو عبداللہ نے اللہ تعالیٰ نے ہر جنس سے ایک شے کو منتخب کیا ہے اور ایام سے روز جمعہ کو۔ (۴)

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے وہ وقت جس میں دعا قبول ہوتی ہے جمعہ کے روز خطبوں سے فارغ ہو کر صفوں کے درست ہونے تک اور روز کے آخری حصہ میں غروب آفتاب تک ہے۔ (۴)

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمعہ سید الایام ہے اللہ تعالیٰ اس میں حسنات زیادہ کرتا ہے درجات بلند کرتا ہے دعا قبول کرتا ہے سختیوں کو دور کرتا ہے امیدوں کو بر لاتا ہے اس روز گناہوں سے آزادی ملتی ہے اور نار جہنم سے آزاد ہوگا اور جو کوئی حق و حرمت جمعہ کو پہچانتے ہوئے دعا کرے گا تو اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اسے آتش دوزخ سے آزاد کر دے اگر جمعہ کے دن یا اس کی رات کو کوئی مر جائے تو وہ شہادت کا مرتبہ پائے گا اور روز بعث امن و سلامتی سے اٹھے گا اور جس نے اسے حرمت سے گرایا اور اس کا حق ضائع کیا اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ اسے دوزخ میں ڈال دے۔ مگر یہ کہ توبہ کرے۔ (ح)

۶۔ فرمایا جمعہ کا دن حق اور صاحب حرمت ہے اپنے کو اس کے ضائع کرنے اور تقرب الی اللہ اور عمل صالح اور ترک محارم میں کوتاہی کرنے سے بچاؤ۔ خدا اس دن حسنات کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے اور اس کی رات مثل دن کے ہے اگر ممکن ہو تو رات میں نمازیں پڑھو اور دعا کرو تمہارے رب کی رحمت کا نزول شب جمعہ میں آسمان دنیا پر ہوتا ہے جس سے لوگوں کے حسنات زیادہ ہوتے ہیں برائیاں محو ہوتی ہیں اللہ بڑا کریم ہے۔

۷۔ کسی نے پوچھا جمعہ کا نام جمعہ کیوں ہوا فرمایا اس دن اللہ نے جمع کیا تھا اپنی مخلوق کو ولایت محمدؐ و وصی محمدؐ کے لئے اس جمعہ نام رکھا گیا۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شب جمعہ روشن تر ہے اور دن بھی روشن ہے دنیا میں کہ اس کا سورج غروب ہوا ہو اس طرح کہ جمعہ سے زیادہ اس میں لوگوں کو آتش جہنم سے نجات ملی ہو ان میں جو حق اہلبیت کے عارف ہیں اور عذاب سے بچے ہوں جو شب جمعہ میں مرے گا وہ آتش دوزخ سے آزاد رہے گا۔

۹۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے اللہ نے فضیلت دی ہے جمعہ کے دن کو دوسرے ایام پر اللہ نے فضیلت دی ہے اور روز جمعہ جنت سجائی جاتی ہے اس میں آنے والے کے لئے، روز جمعہ تم لوگ سبقت کرو جنت کی طرف، سبقت کرنے میں نماز کے ذریعہ سے روز جمعہ آسمان کے دروازے لوگوں کے اعمال بلند کرنے کے لئے کھل جاتے ہیں۔ (۴)

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا فاسعوا الی ذکر اللہ۔ فرمایا عمل کرو اور جلدی کرو کیونکہ مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن تنگ ہوتا ہے اس میں مسلمانوں کو اعمال کا ثواب ملتا ہے بقدر تنگی وقت کے اور اس میں

نیکی و بدی دو چند ہو جاتی ہے اور ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آنحضرتؐ کے اصحاب جمعرات سے ہی جمعہ کی تیاری کرنے لگتے تھے کیونکہ روز جمعہ تنگ ہوتا ہے بلحاظ عمل۔ (ح)

۱۱۔ فرمایا جمعہ کے دن سے بہتر کوئی دن نہیں جمعہ کے روز پرندے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس نیک دن میں سلامتی ہو۔ (مرسل)

۱۲۔ میں نے پوچھا جمعہ کے دن وہ کون سی ساعت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے فرمایا جب امام مسجد سے نکلتا ہے۔ میں نے کہا امام کے نکلنے میں جلدی بھی ہو سکتی ہے اور تاخیر بھی، فرمایا جب سورج مغرب کی طرف جھک جائے۔ (ح)

۱۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے سنت ہے کہ روز جمعہ ایک ہزار بار محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور باقی ایام میں سو مرتبہ۔ (حن)

۱۴۔ میں نے پوچھا مجھے خبر ملی ہے کہ روز جمعہ اقصر ایام ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا اللہ جمع کرتا ہے ارواح مشرکین کو تحت شعاع شمس۔ جب سورج بے حرکت ہوتا ہے تو خدا عذاب کرتا ہے ارواح مشرکین کو، سورج کے ٹھہراؤ سے ایک ایک ساعت تک، جب جمعہ آتا ہے تو ٹھہراؤ نہیں ہوتا اور اللہ اس دن کی فضیلت کی وجہ سے عذاب ان سے اٹھا لیتا ہے۔ (مجہول)

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ اس حدیث کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ خالی از اشکال نہیں اور اقصر ایام سے غالباً مراد یہ ہے کہ مشرکین پر بہ نسبت اور ایام کے اس روز عذاب کم ہوتا ہے اور مومنین اپنے اعمال خیر کے لئے اس دن کو چھوٹا پاتے ہیں۔ اشکال ہے سورج کے ٹھہراؤ میں۔

﴿باب ۶۶﴾

☆(التزين يوم الجمعة)☆

۱ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرحمن ، عن هشام بن الحكم ، قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ليتزيّن أحدكم يوم الجمعة يغتسل و يتطيّب و يسرح لحيته ويلبس أنظف ثيابه وليتهيّأ للجمعة وليكن عليه في ذلك اليوم السكينة و الوقار و ليحسن عبادة ربّه و ليفعل الخير ما استطاع فإنّ الله يطلع على [أهل] الأرض ليضاعف الحسنات .

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن الحصين

عن عمر الجرجانيّ ، عن محمّد بن العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : من أخذ من شاربه وقلّم [من] أظفاره يوم الجمعة ، ثمّ قال : « بسم الله على سنّة محمّد و آل محمّد » كتب الله له بكلّ شعرة وكلّ قُلامة عتق رقبة ولم يمرض مرضاً يصيبه إلّا مرض الموت .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الغسل يوم الجمعة على الرّجال و النساء في الحضر وعلى الرّجال في السفر .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : لا تدع الغسل يوم الجمعة فإنّه سنّة وشمَّ الطيب والبس صالح ثيابك وليكن فراغك من الغسل قبل الزّوال فإذا زالت فقم وعليك السكينة والوقار ، وقال : الغسل واجب يوم الجمعة .

٥ ـ عليٌّ ، عن أخيه ، عن إسماعيل بن عبدالخالق ، عن محمّد بن طلحة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أخذ الشارب والأظفار وغسل الرّأس بالخطميّ يوم الجمعة ينفي الفقر ويزيد في الرّزق .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن موسى بن سعدان ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أخذ من شاربه وقلّم من أظفاره وغسل رأسه بالخطميّ يوم الجمعة كان كمن أعتق نسمة .

٧ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أخذ الشارب والأظفار من الجمعة إلى الجمعة أمان من الجذام .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة والفضيل قالا : قلنا له : أيجزىء إذا اغتسلت بعد الفجر للجمعة ؟ قال : نعم .

٩ ـ حمّاد ، عن حريز ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لابدَّ من غسل يوم الجمعة في الحضر و السفر فمن نسي فليعد من الغد ، و روي فيه رخصة

للعليل .

١٠ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : غسل الرأس بالخطمي في كلّ جمعة أمان من البرص و الجنون .

باب ٦٦

روز جمعہ زینت کرنا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے چاہیئے کہ ہر ایک روز جمعہ زینت کرے، غسل کرے، خوشبو لگائے، داڑھی درست کرے، پاکیزہ لباس پہنے اور نماز جمعہ کی تیاری کرے اور سکینہ و وقار سے رہے اور اچھی طرح عبادت کرے اور حسب استطاعت خیرات کرے (م)

۲۔ فرمایا حضرت نے جو کوئی روز جمعہ مونچھیں کتروائے، ناخن کٹوائے، پھر کہے بسم اللہ و علی سنت محمد و آل محمد تو اللہ اس کے ہر بال اور ہر ناخن کے تراشنے کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے اور اسے سوائے مرض الموت کے اور کوئی مرض لاحق نہ ہوگا۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا روز جمعہ مرد و عورت دونوں کو حضر میں کرنا چاہیئے اور سفر میں صرف مردوں کو۔ (م)

۴۔ فرمایا غسل روز جمعہ ترک نہ کرو، خوشبو سونگھو عمدہ لباس پہنو اور قبل زوال غسل سے فارغ ہو جاؤ اور جب زوال ہو جائے تو سکینہ و وقار پر قائم رہو اور فرمایا غسل جمعہ واجب ہے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا روز جمعہ مونچھیں اور ناخن کٹواؤ اور خطمی سے اپنا سر دھوؤ، یہ باعث ہوگا فقر دور کرنے اور رزق کو بڑھانے کا۔

۶۔ فرمایا حضرت نے جو اپنے ناخن کٹوائے اور اپنا سر خطمی سے دھوئے روز جمعہ تو ایسا ہے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ (ضعیف)

۷۔ فرمایا مونچھیں کٹوانا اور ناخن ترشوانا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک جذام سے بچاتا ہے۔ (مجہول)

۸۔ میں نے پوچھا کیا روز جمعہ صبح کو غسل کرنا کافی ہوگا فرمایا ہاں۔ (حسن)

۹۔ فرمایا روز جمعہ غسل کرنا ضروری ہے حضر میں ہو یا سفر میں جو بھول جائے وہ دوسرے روز غسل کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بیمار غسل نہ کرنے کی اجازت ہے۔

۱۰۔ فرمایا روز جمعہ خطمی سے سر دھونا امان ہے برص اور جنون سے۔ (موثق)

﴿ باب ٦٧ ﴾

✿(وجوب الجمعة و على كم تجب)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير ؛ ومحمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله عزّ و جلّ فرض في كلّ سبعة أيّام خمساً و ثلاثين صلاة منها صلاة واجبة على كلّ مسلم أن يشهدها إلّا خمسة : المريض والمملوك والمسافر والمرأة والصبيّ .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن محمّد بن مسلم ؛ وزرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : تجب الجمعة على من كان منها على فرسخين .

٣ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن ابن مسلم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الجمعة فقال : تجب على من كان منها على رأس فرسخين فإذا زاد على ذلك فليس عليه شيء .

٤ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أُذينة ، عن زرارة قال : كان أبوجعفر عليه السلام يقول : لاتكون الخطبة والجمعة وصلاة ركعتين على أقلّ من خمسة رهط الإمام وأربعة .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي العبّاس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أدنى ما يجزىء في الجمعة سبعة أوخمسة أدناه .

٦ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ و عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : فرض الله على الناس من الجمعة إلى الجمعة خمساً وثلاثين صلاة منها صلاة واحدة فرضها الله في جماعة وهي الجمعة ووضعها عن تسعة : عن الصغير والكبير [1] والمجنون و المسافر والعبد و المرأة والمريض والأعمى ومن كان على رأس فرسخين .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن جميل ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : يكون بين الجماعتين ثلاثة أميال يعني لايكون جمعة إلّا فيمابينه

وبين ثلاثة أميال وليس تكون جمعة إلّا بخطبة ، قال : فإذا كان بين الجماعتين في الجمعة ثلاثة أميال فلا بأس بأن يجمّع هؤلاء ويجمّع هؤلاء .

باب ۶۷
وجوب نماز جمعہ اور کس پر واجب ہے

۱۔ فرمایا اللہ نے فرض کیا ہے ہفتہ کے سات دن میں ۳۵ نمازیں اور یہ واجب ہیں ہر مسلمان پر اور ان تمام ایام میں ایک ایسی نماز واجب ہے کہ سوائے مریض، غلام، مسافر، عورت اور بچہ کے ہر ایک کو اس میں حاضر ہونا چاہیے۔ (۴)

۲۔ فرمایا نماز جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو مقام نماز سے دو فرسخ کے فاصلہ پر رہتا ہو۔ (حسن)

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز جمعہ کے متعلق پوچھا فرمایا واجب ہے ہر اس شخص پر جو دو فرسخ کے اندر رہو۔ اور جب اس کا ارادہ کرے تو پھر اس کے سوا اس پہ اور کچھ نہیں۔ (حسن)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جمعہ کا خطبہ اور دو رکعت نماز پانچ آدمیوں سے کم میں نہ ہوگی۔ امام اور چار اور۔ (حسن)

۵۔ فرمایا نماز جمعہ میں سات یا کم سے کم پانچ آدمی ہونے ضروری لازم ہیں۔ (موثق)

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرض کیا ہے لوگوں پہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۳۵ نمازوں کو اور ایسی نمازوں کو جو جماعت کے ساتھ فرض ہے نماز جمعہ ہے جو نو آدمیوں سے ساقط ہے بچہ، بوڑھا، مجنوں، مسافر، غلام، عورت، مریض اور اندھا اور وہ شخص جو دو فرسخ سے آگے رہتا ہو۔ (حسن)

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز جمعہ کی دو جماعتوں میں تین میل کا فاصلہ ہو۔ تو کوئی حرج نہیں اگر لوگ دونوں جگہ جمع ہوں۔ (حسن)

﴿باب ۶۸﴾

(وقت صلاة الجمعة و وقت صلاة العصر يوم الجمعة)

۱ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ ؛ و محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة جميعاً ، عن أبي عبدالله

عليه السلام قال : وقت الظّهر يوم الجمعة حين تزول الشّمس .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرّحمن ، عن عبدالله بن سنان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام إذا زالت الشّمس يوم الجمعة فابدأ بالمكتوبة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن سفيان بن السّمط قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن وقت صلاة العصر يوم الجمعة فقال : في مثل وقت الظّهر في غير يوم الجمعة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن القاسم بن عروة ، عن محمّد بن أبي عمير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصّلاة يوم الجمعة فقال : نزل بها جبرئيل عليه السلام مضيّقة إذا زالت الشّمس فصلّها ، قال : قلت : إذا زالت الشمس صلّيت ركعتين ثمّ صلّيتها ، فقال : قال أبوعبدالله عليه السلام : أمّا أنا إذا زالت الشّمس لم أبدأ بشيء قبل المكتوبة ، قال القاسم : وكان ابن بكير يصلّي الرّكعتين وهو شاكّ في الزّوال فإذا استيقن الزّوال بدأ بالمكتوبة في يوم الجمعة .

باب ٦٧

وقت نماز جمعہ و وقت عصر روز جمعہ

۱۔ فرمایا جمعہ کی نماز کا وقت زوال آفتاب کے وقت ہوتا ہے۔ (م)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب زوال شمس ہو جائے تو نماز جمعہ شروع کر دو۔ (صحیح)

۳۔ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا روز جمعہ وقت عصر مثل وقت ظہر کے ہے اور جمعہ کے سوا جیسے اور دنوں میں ہوتا ہے۔ (م)

۴۔ میں نے نماز جمعہ کے متعلق حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا جبرئیل نے نازل ہو کر بتایا جب زوالِ آفتاب ہو تو نماز پڑھو۔ میں نے کہا زوال آفتاب ہونے کے بعد اگر میں دو رکعت سنت پڑھ کے نماز جمعہ پڑھوں۔ حضرتؑ نے فرمایا جب زوال آفتاب ہو جائے تو نماز واجب سے پہلے اور کوئی نماز نہ پڑھو۔ قاسم نے کہا ابن بکیر نے دو رکعت سنت پڑھیں کیونکہ اسے زوال میں شک تھا جب یقین ہو گیا۔ تب روز جمعہ اس نے نماز واجب ادا کی۔ فرمایا مضائقہ نہیں۔ (مجہول)

﴿باب ٦٩﴾

☆(تهيئة الامام للجمعة و خطبته والانصات)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ؛ وأحمد بن محمّد جميعاً ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ينبغي للإمام الّذي يخطب النّاس يوم الجمعة أن يلبس عمامة في الشّتاء والصّيف ويتردّى ببرد يمنيّ أوعدنيّ ويخطب وهو قائم يحمدالله ويثني عليه ثمّ يوصي بتقوى الله ويقرء سورة من القرآن صغيرة ثمّ يجلس ثمّ يقوم فيحمدالله ويثني عليه ويصلّي على محمّد صلّى الله عليه وآله وعلى أئمّة المسلمين ويستغفر للمؤمنين والمؤمنات فإذا فرغ من هذا أقام المؤذّن فصلّى بالنّاس ركعتين يقرء في الاُولى بسورة الجمعة و في الثّانية بسورة المنافقين .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا خطب الإمام يوم الجمعة فلا ينبغي لأحد أن يتكلّم حتّى يفرغ الإمام من خطبته وإذا فرغ الإمام من الخطبتين تكلّم ما بينه و بين أن تقام الصّلاة فإن سمع القراءة أولم يسمع أجزأه .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن عثمان بن عيسى ، عن أبي مريم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن خطبة رسول الله صلّى الله عليه وآله أقبل الصّلاة أوبعد ؟ فقال : قبل الصّلاة يخطب ثمّ يصلّي .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصّلاة يوم الجمعة ، فقال : أمّا مع الإمام فركعتان و أمّا من يصلّي وحده فهي أربع ركعات بمنزلة الظّهر . يعني إذا كان إمام يخطب فأمّا إذا لم يكن إمام يخطب فهي أربع ركعات و إن صلّوا جماعة .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن يحيى الخزّاز ، عن حفص بن غياث ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام قال : الأذان الثّالث يوم الجمعة بدعة .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد ،

عن يحيى الحلبيّ ، عن بريد بن معاوية ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام في خطبة يوم الجمعة الخطبة الاُولى :

الحمدلله نحمده و نستعينه و نستغفره و نستهديه و نعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيّئات أعمالنا ، من يهدي الله فلا مضلّ له ومن يضلل فلاهادي له .

وأشهد أن لاإله إلّا الله وحده لاشريك له وأشهد أنّ محمّداً عبده و رسوله انتجبه لولايته واختصّه برسالته و أكرمه بالنبوّة ، أميناً على غيبه و رحمة للعالمين و صلّى الله على محمّد و آله وعليهم السلام .

اُوصيكم عباد الله بتقوى الله و اُخوّفكم من عقابه فإنّ الله ينجي من اتّقاه بمفازتهم لايمسّهم السّوء ولاهم يحزنون ويكرم من خافه يقيهم شرّ ماخافوا ويلقّيهم نضرة و سروراً و اُرغّبكم في كرامة الله الدّائمة و اُخوّفكم عقابه الّذي لاانقطاع له ولا نجاة لمن استوجبه فلاتغرّنّكم الدّنيا ولا تركنوا إليها فإنّها دار غرور ، كتب الله عليها و على أهلها الفناء فتزوّدوا منها الّذي أكرمكم الله به من التّقوى والعمل الصّالح فإنّه لايصل إلى الله من أعمال العباد إلّا ماخلص منها ولا يتقبّل الله إلّا من المتّقين وقد أخبركم الله عن منازل من آمن وعمل صالحاً و عن منازل من كفر و عمل في غير سبيله و قال : « ذلك يوم مجموعٌ له النّاس و ذلك يوم مشهود ✿ و ما نؤخّره إلّا لأجل معدود ✿ يوم يأتي لاتكلّم نفس إلّا بإذنه فمنهم شقيٌّ و سعيدٌ ✿ فأمّا الّذين شقوا ففي النّار لهم فيها زفير وشهيق ✿ خالدين فيها مادامت السّموات و الأرض إلّا ماشاء ربّك إنّ ربّك فعّال لما يريد ✿ و أما الّذين سعدوا ففي الجنّة خالدين فيها مادامت السّموات و الأرض إلّا ماشاء ربّك عطاءً غير مجذوذ » نسأل الله الّذي جمعنا لهذا الجمع أن يبارك لنا في يومنا هذا وأن يرحمنا جميعاً إنّه على كلّ شيء قدير

إنّ كتاب الله أصدق الحديث وأحسن القصص وقال الله عزّ وجلّ : « و إذا قرىء القرآن فاستمعوا له و أنصتوا لعلّكم ترحمون » فاسمعوا طاعة [أ]لله و أنصتوا ابتغاء رحمته .

ثمّ اقرء سورة من القرآن وادع ربّك و صلّ على النّبيّ صلّى الله عليه وآله وادع للمؤمنين والمؤمنات . ثمّ تجلس قدر ماتمكّن هنيهة ثمّ تقوم فتقول :

خطبۂ ثانیہ

الحمدلله نحمده ونستعينه ونستغفره ونستهديه ونؤمن به ونتوكّل عليه ونعوذبالله من شرور أنفسنا ومن سيّئات أعمالنا ، من يهدي الله فلا مضلّ له ومن يضلل فلاهادي له .
وأشهد أن لا إله إلّا الله وحده لاشريك له وأشهد أنّ محمّداً عبده و رسوله أرسله بالهدى و دين الحقّ ليظهره على الدّين كلّه ولوكره المشركون و جعله رحمة للعالمين بشيراً و نذيراً وداعياً إلى الله بإذنه و سراجاً منيراً من يطع الله و رسوله فقد رشد ومن يعصهما فقدغوى .
أُوصيكم عباد الله بتقوى الله الّذي ينفع بطاعته من أطاعه والّذي يضرّ بمعصيته من عصاه ، الّذي إليه معادكم وعليه حسابكم فإنّ التقوى وصيّة الله فيكم وفي الّذين من قبلكم قال الله عزّوجلّ : « ولقد وصّينا الّذين اوتوا الكتاب من قبلكم و إيّاكم أن اتّقوا الله وأن تكفروا فإنّ لله مافي السّموات ومافي الأرض وكان الله غنيّاً حميداً انتفعوا بموعظة الله وألزموا كتابه فإنّه أبلغ الموعظة وخير الأمور في المعاد عاقبة ولقد اتّخذ الله الحجّة فلايهلك من هلك إلّا عن بيّنة ولا يحيى من حيّ إلّا عن بيّنة وقد بلّغ رسول الله صلّى الله عليه وآله الّذي أرسل به فألزموا وصيّته وماترك فيكم من بعده من الثّقلين كتاب الله و أهل بيته اللّذين لايضلّ من تمسّك بهما ولايهتدي من تركهما ، اللّهمّ صلّ على محمّد عبدك و رسولك سيّد المرسلين و إمام المتّقين و رسول ربّ العالمين - ثمّ تقول - : اللّهمّ صلّ على أمير المؤمنين ووصيّ رسول ربّ العالمين - ثمّ تسمّي الأئمّة حتّى تنتهي إلى صاحبك ، ثمّ تقول - : افتح له فتحاً يسيراً وانصره نصراً عزيزاً ، اللّهمّ أظهر به دينك و سنّة نبيّك حتّى لايستخفي بشيء من الحقّ مخافة أحد من الخلق اللّهمّ إنّا نرغب إليك في دولة كريمة تعزّ بها الإسلام وأهله وتذلّ بها النّفاق وأهله وتجعلنا فيها من الدّعاة إلى طاعتك و القادة في سبيلك و ترزقنا بها كرامة الدّنيا والآخرة اللّهمّ ما حمّلتنا من الحقّ فعرّفناه وما قصرنا عنه فعلّمناه .
ثمّ يدعو الله على عدوّه و يسأل لنفسه وأصحابه ثمّ يرفعون أيديهم فيسألون الله حوائجهم كلّها حتّى إذا فرغ من ذلك قال : اللّهمّ استجب لنا - و يكون آخر كلامه أن يقول - : إنّ الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى و ينهى عن الفحشاء والمنكر

والبغي يعظكم لعلّكم تذكّرون . ـ ثمّ يقول ـ : اللّهمّ اجعلنا ممّن تذكّر فتنفعه الذّكرى . ثمّ ينزل .

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألته عن الجمعة فقال : بأذان و إقامة يخرج الإمام بعد الأذان فيصعد المنبر ويخطب ، لايصلّي النّاس مادام الإمام على المنبر ثمّ يقعد الإمام على المنبر قدر ما يقرء قل هو الله أحد ثمّ يقوم فيفتتح خطبته ثمّ ينزل فيصلّي بالنّاس ثمّ يقرء بهم في الرّكعة الأُولى بالجمعة وفي الثانية بالمنافقين .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ابن أيّوب ، عن ابن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « خذوا زينتكم عند كلِّ مسجد » قال : في العيدين والجمعة .

٩ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليِّ ، عن السّكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : كلُّ واعظ قبلة . يعني إذا خطب الإمام النّاس يوم الجمعة ينبغي للنّاس أن يستقبلوه .

باب ۶۹

نماز جمعہ کے لئے امام کا تہیّہ کرنا اور خطبہ پڑھنا

۱۔ فرمایا جمعہ کے لئے جو خطبہ پڑھے یہ لازم ہے کہ سردی ہو یا گرمی عمامہ باندھے اور ردائے یمنی یا عدنی اوڑھے اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے۔ خدا کی حمد و ثنا کرے پھر لوگوں کو اللہ سے ڈرائے اور قرآن کی کوئی چھوٹی سی سورۃ پڑھے اور بیٹھ جائے اور پھر کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے اس کے بعد لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے۔ (موثق)

۲۔ فرمایا جب روز جمعہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو کسی کو کلام نہیں کرنا چاہیئے اس کے بعد قیام نماز کے متعلق بات کرے۔ نماز میں قرأت امام سنے یا نہ سنے کافی ہے۔ (م)

۳۔ پوچھا گیا رسول اللہ کے خطبہ کے متعلق قبل نمازِ جمعہ پڑھتے تھے یا بعد میں فرمایا نماز سے پہلے خطبہ پڑھتے تھے پھر نماز۔ (موثق)

۴۔ میں نے پوچھا نماز جمعہ کے متعلق فرمایا امام کے ساتھ جو نماز پڑھی جائے وہ دو رکعت ہے اور تنہا پڑھی جائے (ظہر) وہ چار رکعت ہے جو ایک پڑھے یا ایک جماعت۔ (موثق)

۵۔ روز جمعہ تیسری اذان بدعت ہے۔ (موثق)

۶۔ فرمایا روز جمعہ کا خطبہ، پہلا خطبہ یہ ہے۔

ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں سے، اور جسے اللہ ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسولؐ ہیں اللہ نے اپنی ولایت کے لیے ان کا انتخاب کیا اور اپنی رسالت کے لئے مخصوص کیا اور اپنی نبوت دے کر صاحبِ کرامت بنایا اور اپنے غیب کا امین اور مومنوں کے لیے رحمت بنایا۔ اللہ کے بندو میں تمھیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں، اللہ نجات دیتا ہے اس کو جو اس پر اعتماد کرے اپنی کامیابیوں پر، اور ایسے لوگوں کو برائی چھوتی تک نہیں اور نہ وہ رنجیدہ ہوتے ہیں جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، خدا ان کو بچاتا ہے ان چیزوں سے جن سے وہ ڈرتے ہیں اور تازگی اور خوشی ان سے ملتی ہے اور میں رغبت دلاتا ہوں اللہ کی کرامت دائمہ کی طرف اور اس کے اس عذاب سے ڈراتا ہوں جس کا انقطاع نہیں اور مستحق عذاب ہو اس کے لئے نجات نہیں دیتا ہے۔ دھوکہ نہ کھاؤ اس پر بھروسہ نہ کرو، وہ غرور کا گھر ہے اس کے باشندے فانی ہیں پس تقوے کا زادِ راہ اپنے لئے مہیا کرو، اعمال صالحہ بجا لاؤ خدا تک صرف عمل خالص پہنچتا ہے۔ اللہ نے ان منازل کی خبر دی ہے۔ جو ایمان لائے اور جنھوں نے اعمال صالحہ کیے اور اس نے کافروں اور غیر صالح عمل کرنے والوں کو بھی بتایا ہے اور فرمایا ہے اس روز سب جمع کیے جائیں گے بہت تھوڑی سی مہلت دی جائے گی۔ اس دن کوئی نفس بغیر حکم خدا نام نہ کر سکے گا ان میں کچھ شقی ہوں گے کچھ سعید ہوں گے جو شقی ہوں گے وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور ان کی چیخ و پکار ہوگی اور اس آگ میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں مگر ہاں خدا چاہے تو اس عذاب سے بچا لے بے شک تیرا رب جو ارادہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور جو لوگ نکوکار ہوں گے وہ جنت میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں مگر تیرا رب جو چاہے کرے تمہارے رب کی عطا غیر محدود ہے ہم سوال کرتے ہیں اس ذات سے جس نے ہم کو جمع کیا کہ وہ اس دن میں ہمیں برکت دے اور سب پر رحم کرے بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے بے شک کتابِ خدا سب سے زیادہ سچا کلام ہے۔ اور سب سے زیادہ بہتر قصے اس کے اندر ہیں خدا فرماتا ہے جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو ممکن ہے اللہ تم پر رحم

کرے۔ سنو اللہ کی اطاعت کے لیے اور کان لگاؤ اس کی رحمت چاہنے کے لیے۔
پھر قرآن کا کوئی سورہ پڑھے اور اپنے رب سے دعا مانگے اور نبی پر درود بھیجے اور مومنین و مومنات کے لیے دعا مانگے پھر تھوڑی دیر بیٹھے پھر کھڑے ہو کر پڑھے۔

خطبہ ثانیہ

حمد اللہ ہی کے لیے ہے ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اسی سے مدد چاہتے ہیں اسی سے طالب مغفرت ہیں اسی سے ہدایت کے خواستگار ہیں ہم اسی پر ایمان لائے ہیں ہم اسی پر اعتماد رکھتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت اور اپنے اعمال بد کی بنا پر اس سے پناہ مانگتے ہیں جسے خدا ہدایت کرے، اسے گمراہ کرنے والا کون اور جسے گمراہی میں چھوڑے اس کا ہدایت کرنے والا کون اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ان کو اللہ نے ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو بُرا معلوم ہو اور اللہ نے آنحضرتؐ کو تمام عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور بشیر و نذیر بنایا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والا بنایا اور سراج منیر بنایا، جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی ہدایت پائی اور جس نے نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

اے بندگان خدا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس کی اطاعت میں نفع ہے اور معصیت میں نقصان، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہی تمہارا حساب لینے والا ہے اللہ کی وصیت تمہارے لیے پرہیزگاری اختیار کرتا ہے جو لوگ تم سے پہلے تھے یہی وصیت ان کے لیے بھی تھی کہ تقویٰ اختیار کرو اور اگر کفران نعمت کرو گے تو اللہ کو کیا پروا۔ آسمان و زمین جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ غنی اور حمید ہے لوگو اللہ کے موعظہ سے نفع حاصل کرو اور اس کی کتاب کو لپٹے رہو کیونکہ وہ بہترین موعظہ اور خیر الامور اور قیامت کے لیے عافیت ہے اور خدا نے اس سے حجت قائم کی ہے پس جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہو اور جو زندہ ہے وہ دلیل سے زندہ رہے اور رسولؐ اللہ نے احکام الٰہی ہم تک پہنچا دیئے جو ان پر نازل ہوئے تھے لہذا ان کی وصیت کو لازم جانو اور وہ اپنے بعد ولی کے اپنے بعد بصورت ثقلین چھوڑا ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور ان کے اہل بیت ہیں جنھوں نے ان سے تمسک رکھا وہ گمراہ نہ ہوئے اور جنھوں نے چھوڑ دیا وہ ہدایت سے دور رہے۔

یا اللہ درود بھیج محمدؐ پر جو تیرے بندے ، تیرے رسولؐ اور رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور رب العالمین خدا کے رسولؐ ہیں پھر کہے

یا اللہ درود بھیج امیرالمومنین وصی رسولؐ پر پھر تمام آئمہ کے نام لینے چاہییں اور صاحب الامر تک پہنچے پھر کہے یا اللہ حضرتؑ کو سہولت والی فتح دے اور ان کی پوری پوری مدد کر یا اللہ ان کی وجہ سے اپنے دین کو قوت دے اور اپنے نبی کی

کی سنت کو بھی۔ یہاں تک کہ کسی کے خوف سے کوئی بات چھپی نہ رہے دنیا والوں پر، یا اللہ ہم راغب ہیں تیری طرف اس دولت کریمہ کی بنا پر جس سے اسلام اور اس کے اہل کی عزت ہوئی اور نفاق اور اس کے اہل کی ذلت ہوئی جو اس زمانہ میں اپنی اطاعت کی طرف بلانے والے بنائے گا جو رہنما ہوں گے تیرے راستے کے اور اس کی وجہ سے ہم دنیا و آخرت میں بزرگی عطا فرمانا، خداوندا امر حق سے جو تو نے ہم کو دیا اس کی معرفت ہم نے حاصل کی اور جو ہم نے کوتاہی کی اس کو ہم نے جانا، پھر اپنے دشمنوں کے لئے بددعا کرے اور اپنے لئے خدا سے تمام حاجتوں کو طلب کرے۔ جب فارغ ہو تو کہے۔ بے شک اللہ عدل و احسان کا رشتہ داروں کو دینے اور بدکاری و سرکشی سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اس کو یاد کرنے والے بن جاؤ۔ پھر کہے ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو نصیحت کو یاد رکھتے ہیں اور وہ یاد رکھنا ان کو فائدہ دیتا ہے پھر منبر سے اتر آئے۔ (ض)

۷۔ میں نے جمعہ کی نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ اذان و اقامت کے ساتھ ہے اذان کے بعد امام منبر پر جائے اور خطبہ پڑھے۔ جب تک امام منبر پر رہے مسجد میں کوئی نماز نہ پڑھے۔ پہلے خطبہ کے بعد امام منبر پر بیٹھے۔ بقدر سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ پھر کھڑا ہو اور خطبۂ ثانیہ پڑھے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھے اور دوسری میں سورۂ منافقون۔ (حسن)

۸۔ فرمایا اس آیت کے متعلق کہ ہر نماز کے وقت زینت کرو، مراد عیدین اور جمعہ کی نماز ہے۔ (ض)

۹۔ فرمایا ہر واعظ قبلہ ہے یعنی جب امام روز جمعہ خطبہ پڑھے تو لوگوں کو چاہیئے کہ اس کی طرف رخ کریں۔ (ض)

﴿باب﴾

☆(القراءة يوم الجمعة و ليلتها في الصلوات)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس في القراءة شيء موقّت إلّا الجمعة تقرء بالجمعة والمنافقين .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ و محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : اقرء في ليلة الجمعة بالجمعة وسبّح اسم ربّك الأعلى وفي الفجر بسورة الجمعة وقل هو الله أحد وفي الجمعة بالجمعة والمنافقين .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن أبي حمزة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : بما أقرء في صلاة الفجر

في يوم الجمعة ؟ فقال : اقرء في الأولى بسورة الجمعة وفي الثانية بقل هو الله أحد ثمّ اقنت حتّى تكونا سواء .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن جميل ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله أكرم بالجمعة المؤمنين فسنّها رسول الله صلى الله عليه وآله بشارة لهم والمنافقين توبيخاً للمنافقين ولا ينبغي تركها فمن تركها متعمّداً فلا صلاة له .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن القراءة في الجمعة إذا صلّيت وحدي أربعاً أجهر بالقراءة ؟ فقال : نعم وقال : اقرء بسورة الجمعة والمنافقين في يوم الجمعة .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام في الرّجل يريد أن يقرء بسورة الجمعة في الجمعة فيقرأ قل هو الله أحد قال : يرجع إلى سورة الجمعة .

وروي أيضاً يتمّها ركعتين ثمّ يستأنف .

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن عمر ابن يزيد قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من صلّى الجمعة بغير الجمعة والمنافقين أعاد الصلاة في سفر أو حضر . وروي لا بأس في السفر أن يقرء بقل هو الله أحد .

باب

نماز جمعہ میں سورتوں کا تعیّن

۱۔ فرمایا سوائے نماز جمعہ میں اور کسی نماز میں سورہ کا تعین نہیں، پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھے اور دوسری میں منافقون ۔ (م)

۲۔ فرمایا شب جمعہ نماز میں سورہ جمعہ اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور فجر کی نماز میں سورۂ جمعہ اور قل ہو اللہ پڑھے اور جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھے ۔ (موثق)

۳۔ میں نے کہا روزِ جمعہ صبح کی نماز میں کیا پڑھا جائے۔ فرمایا رکعت اوّل میں سورہ جمعہ اور رکعت ثانی میں قل ہو اللہ احد اور پھر قنوت تاکہ دونوں رکعتوں میں قرأت برابر ہو جائے۔ (۲)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کو روزِ جمعہ صاحب کرامت بنایا ہے اور رسول اللہ نے اسے اپنی سنت قرار دیا ہے اور مومنین کے لیے بشارت ہے اور منافقین کے لیے توبیخ، پس اسے ترک نہ کرنا چاہیے اور جو عمداً ترک کرے گا اس کی نماز نہ ہوگی۔ (حسن)

۵۔ میں نے پوچھا اگر میں روزِ جمعہ چار رکعت نماز تنہا پڑھوں تو کیا جہر سے پڑھوں۔ فرمایا، ہاں اور فرمایا جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھو۔ (حسن)

۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو پڑھنا چاہتا تھا سورۂ جمعہ اور پڑھنے لگا قل ہو اللہ۔ فرمایا وہ سورۂ جمعہ پڑھے۔ (۲)

۷۔ فرمایا جو کوئی نماز جمعہ بغیر سورۂ جمعہ اور منافقون کے پڑھے تو وہ نماز کا اعادہ کرے سفر میں ہو یا حضر میں اور ایک روایت میں ہے کہ بحالتِ سفر اگر دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھ لے تو حرج نہیں۔ (حسن)

﴿باب﴾

☆(القنوت في صلاة الجمعة و الدعاء فيه)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن بعض أصحابنا ، عن سماعة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : القنوت ـ قنوت يوم الجمعة ـ في الرَّكعة الأولى بعد القراءة تقول في القنوت : لا إله إلّا الله الحليم الكريم ، لا إله إلّا الله العليُّ العظيم ، لا إله إلّا الله ربُّ السماوات السبع و[ربُّ] الأرضين السبع وما فيهنَّ وما بينهنَّ وربُّ العرش العظيم والحمد لله ربِّ العالمين ، اللّهمَّ صلِّ على محمّد كما هديتنا به ، اللّهمَّ صلِّ على محمّد كما أكرمتنا به ، اللّهمَّ اجعلنا ممّن اخترته لدينك و خلقته لجنّتك ، اللّهمَّ لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنّك أنت الوهّاب .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن عمّار قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول في قنوت الجمعة إذا كان إماماً قنت في الرَّكعة الأولى وإن كان يصلّي أربعاً ففي الرَّكعة الثانية قبل الرُّكوع .

٣ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن أبان ، عن إسماعيل الجعفيّ ، عن عمر بن حنظلة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : القنوت يوم الجمعة ؟ فقال : أنت رسولي إليهم في هذا إذا صلّيتم في جماعة ففي الرَّكعة الأولى و إذا صلّيتم وحداناً ففي الرَّكعة الثانية [قبل الرُّكوع] .

باب

نمازِ جمعہ میں قنوت

۱- فرمایا نمازِ جمعہ کا قنوت پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ کی قرأت کے بعد پڑھے اور یہ کہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ علی و عظیم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ حلیم و کریم ہے اللہ سات آسمانوں اور سات زمینوں کا پالنے والا ہے اور ہر وہ چیز جو ان میں اور ان کے درمیان ہے ان کا بھی اور وہ عرش عظیم کا پالنے والا ہے اور حمد ہے رب العالمین کے لئے، یا اللہ رحمت نازل کر محمدؐ پر جن کے ساتھ تو نے ہدایت کی ہے اور درود بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جن کی وجہ سے تو نے ہم کو صاحب بزرگی بنایا، یا اللہ ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دینا، جن کو تو نے اپنے دین کے لئے انتخاب کیا ہے اور اپنی جنت کے لئے پیدا کیا ہے یا اللہ ہدایت کے بعد ہمارے قلوب کو کج نہ کر اور اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کر تو بڑا بخشنے والا ہے۔ (مرسل)

۲- فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے امام کو نمازِ جمعہ میں پہلی رکعت میں قنوت پڑھنا چاہیئے اور چو رکعتی نماز میں دوسری رکعت میں۔ (ص)

۳- فرمایا اگر نمازِ جمعہ جماعت سے پڑھو تو قنوت پہلی رکعت میں پڑھو اور اگر ظہر کی تنہا پڑھو تو دوسری رکعت میں (موثق)

﴿باب ٧٢﴾

☆(من فاتته الجمعة مع الامام)☆

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عمّن لم يدرك الخطبة يوم الجمعة ، قال : يصلّي ركعتين فإن فاتته الصلاة فلم يدركها فليصلّ أربعاً ، وقال : إذا أدركت الإمام قبل أن يركع الرَّكعة الأخيرة فقد أدركت الصلاة وإن كنت أدركته بعدما ركع فهي الظهر أربع .

باب ۷۲

جو نماز جمعہ میں شریک نہ ہو

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص جمعہ کے خطبوں میں شریک نہیں ہو سکا۔ فرمایا وہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے اور اگر نماز بھی نہ ملے تو ظہر کی چار رکعت پڑھے اور دوسری رکعت کے آخری رکوع میں بھی شرکت ہو جائے تو پوری نماز کا ثواب مل جائے گا اور اگر امام رکوع آخر سے اٹھ کھڑا ہو تو پھر نماز ظہر پڑھے۔ (حسن)

﴿باب﴾

☆(التطوع يوم الجمعة)☆

١ ـ عليُّ بن محمّد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : قال أبوالحسن عليه السلام : الصلاة النافلة يوم الجمعة ستُّ ركعات بكرة وستُّ ركعات صدر النهار وركعتان إذا زالت الشمس ثمَّ صلِّ الفريضة وصلِّ بعدها ستَّ ركعات

٢ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى عن الحسين بن المختار ، عن عليِّ بن عبدالعزيز ، عن مراد بن خارجة قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : أمّا أنا فإذا كان يوم الجمعة وكانت الشمس من المشرق بمقدارها من المغرب في وقت صلاة العصر صلّيت ستَّ ركعات فإذا انتفخ النهار صلّيت ستّاً فإذا زاغت الشمس أو زالت صلّيت ركعتين ، ثمَّ صلّيت الظهر ، ثمَّ صلّيت بعدها ستّاً .

٣ ـ جماعة ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة أو عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن عبدالله بن عجلان قال : قال أبوجعفر عليه السلام : إذا كنت شاكّاً في الزَّوال فصلِّ ركعتين فإذا استيقنت فابدأ بالفريضة .

باب ۳۷

روز جمعہ کے نوافل

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا نوافل روز جمعہ چھ رکعت ہیں چھ رکعت علی الصبح اور چھ رکعت دن چڑھے اور دو رکعت بعد زوال پھر فریضہ ادا کرو پھر چھ رکعت اس کے بعد پڑھو۔ (ض)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لیکن میں روز جمعہ جب سورج اتنا بلند ہوتا ہے جتنا مغرب میں وقت نماز عصر تو میں چھ رکعت نماز پڑھتا ہوں۔ جب دن چڑھتا ہے تو چھ رکعت پڑھتا ہوں جب زوال ہو جاتا ہے تو دو رکعت پڑھتا ہوں پھر نماز ظہر پڑھتا ہوں پھر چھ رکعت۔

۳۔ فرمایا حضرتؑ نے جب زوال میں شک ہو تو دو رکعت نماز پڑھو جب یقین ہو جائے تو نماز واجب ادا کرو۔ (ح)

﴿ باب ٣٧ ﴾

☆(نوادر الجمعة)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن النّضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تقول في آخر سجدة من النوافل بعد المغرب ليلة الجمعة : « اللّهمّ إنّي أسألك بوجهك الكريم و اسمك العظيم أن تصلّي على محمّد و آل محمّد وأن تغفر لي ذنبي العظيم » سبعاً .

٢ ـ عليّ بن محمّد ؛ و محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ عن القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : أكثروا من الصلاة عليّ في اللّيلة الغرّاء واليوم الأزهر ليلة الجمعة ويوم الجمعة ، فسئل إلى كم الكثير ؟ قال : إلى مائة وما زادت فهو أفضل .

٣ ـ محمّد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن حسّان ، عن الحسن بن الحسين ، عن عليّ ابن عبدالله ، عن يزيد بن إسحاق ، عن هارون بن خارجة ، عن المفضّل ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ما من شيء يعبد الله به يوم الجمعة أحبّ إليّ من الصلاة على محمّد و آل محمّد .

٤ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد رفعه قال : قال : إذا صلّيت يوم الجمعة فقل : «اللّهمَّ صلِّ على محمّد وآل محمّد الأوصياء المرضيّين بأفضل صلواتك وبارك عليهم بأفضل بركاتك والسلام عليه وعليهم ورحمة الله وبركاته» فإنّه من قالها في دبر العصر كتب الله له مائة ألف حسنة ومحى عنه مائة ألف سيّئة وقضى له بها مائة ألف حاجة و رفع له بها مائة ألف درجة .

٥ ـ وبهذا الإسناد ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن أيّوب بن نوح ، عن محمّد بن أ... قال : قال أبو عبدالله عليه السلام من قرء الكهف في كلِّ ليلة جمعة كانت كفّارة ما بين ال... إلى الجمعة .

قال وروى غيره أيضاً فيمن قرأها يوم الجمعة بعد الظهر والعصر مثل ذلك .

٦ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن محمّد بن يحيى ، عن حمّاد بن عثمان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : يستحبُّ أن تقرء في دبر الغداة يوم الجمعة : الرحمن كلّها ثمَّ تقول كلّما قلت : «فبأيِّ آلاء ربّكما تكذّبان» : لا بشيء من آلائك ربِّ أُكذّب .

٧ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن عمرو بن شمر عن جابر قال : كان أبو جعفر عليه السلام يبكّر إلى المسجد يوم الجمعة حين تكون الشمس قدر رمح فإذا كان شهر رمضان يكون قبل ذلك وكان يقول : إنَّ لجمع شهر رمضان على جمع سائر الشهور فضلاً كفضل شهر رمضان على سائر الشهور .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعليُّ بن محمّد القاسانيُّ ، عن القاسم بن محمّد ، عن سليمان بن داود المنقريِّ ، عن حفص بن غياث قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول في رجل أدرك الجمعة وقد ازدحم النّاس فكبّر مع الإمام وركع ولم يقدر على السجود وقام الإمام والناس في الركعة الثانية وقام هذا معهم فركع الإمام ولم يقدر هذا على الرُّكوع في الرَّكعة الثانية من الزِّحام وقدر على السجود كيف يصنع ؟ فقال : أبو عبدالله عليه السلام : أمّا الرَّكعة الأولى فهي إلى عند الرُّكوع تامّة فلمّا لم يسجد لها حتّى دخل في الثانية لم يكن له ذلك فلمّا سجد في الثانية إن كان نوى هذه السجدة الّتي هي الرَّكعة الأولى فقد تمّت له الأولى وإذا سلّم الإمام قام فصلّى ركعة ثمَّ يسجد فيها ثمَّ يتشهّد ويسلّم وإن كان لم ينو أن تكون تلك السجدة للرَّكعة الأولى لم تجز

عنه الأولى ولا الثانية .

(۱۰)۔۹۔ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أحمد بن أبي عبدالله رفعه قال : قيل لأبي عبدالله عليه السلام : يزعم بعض الناس أنَّ النّورة يوم الجمعة مكروهة فقال : ليس حيث ذهب أيُّ طهور أطهر من النُّورة يوم الجمعة .

باب
نوادر جمعہ

۱۔ نوافل کے سجدہ آخر میں شب جمعہ سات بار کہے اللّهمّ إنّي أسألك بوجهك الكريم و اسمك العظيم أن

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ مجھ پر صلوٰۃ زیادہ بھیجا کرو، چاندنی رات میں روشن دن میں اور شب جمعہ اور روز جمعہ سائل نے پوچھا کتنی بار فرمایا سو بار اور اگر زیادہ ہو تو باعث فضیلت ہے۔ (م)

۳۔ فرمایا اللہ کی عبادت جو روز جمعہ کی جاتی ہے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ محمد و آل محمد پر صلوات ہے

۴۔ روز جمعہ نماز کے بعد کہو۔ «اللّهمّ صلّ على محمّد و آل محمّد الأوصياء المرضيّين بأفضل صلواتك وبارك عليهم بأفضل بركاتك والسلام عليه وعليهم ورحمة الله وبركاته» جو نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھے اللہ اس کے لئے سو نیکیاں لکھتا ہے اور ایک لاکھ گناہ محو کرتا ہے اور ایک لاکھ حاجتیں بر لاتا ہے اور ایک اور ایک روایت میں ہے جو سات مرتبہ کہے جماعت کے ہر بندہ کی طرف سے ایک حسنہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اور اس دن اس کا ہر عمل مقبول ہوتا ہے۔ (م)

۵۔ فرمایا جو کوئی سورۂ کہف کو شب جمعہ میں پڑھے تو وہ کفارہ ہوگی ایک شب جمعہ سے دوسری شب جمعہ تک کے گناہوں کا اور یہ بھی روایت ہے جو اس سورہ کو روز جمعہ بعد ظہر و عصر پڑھے تو اس کا ثواب بھی ایسا ہی ہوگا۔ (م)

۶۔ فرمایا روز جمعہ طلوع صبح کے بعد کل سورۂ رحمٰن پڑھے اور کہے تو نے کہا ہے میری کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے تو میں تیری نعمت کو نہیں جھٹلاؤں گا۔ (حسن)

۷۔ جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام بروز جمعہ صبح ہی مسجد میں جاتے اور جب تک سورج ایک نیزہ بلند ہوتا مسجد ہی میں رہتے اور رمضان کے مہینہ میں اس سے پہلے جاتے اور فرمایا کرتے رمضان کے جمعوں کو تمام مہینوں کے جمعوں پر وہی فضیلت ہے جو ماہ صیام کو تمام مہینوں پر ہے۔ (م)

۸۔ فرمایا جو کوئی نماز میں شرکت کے لیے آئے اور لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو اور امام کے ساتھ تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور سجدہ پر قادر نہ ہو اور امام اور لوگ سجدہ کر کے اٹھ کھڑے ہوں رکعت ثانیہ کے لیے اور یہ ان کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور جب امام رکوع کرے تو یہ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے رکوع نہ کر سکے اور سجدہ کرلے تو اس کی پہلی رکعت رکوع تک پوری ہوئی لیکن اس نے سجدہ نہیں کیا اور دوسری رکعت میں داخل ہو گیا تو یہ پوری نہ ہوئی۔ جب رکعت ثانیہ میں سجدہ کرے تو یہ نیت ہو کہ یہ رکعت اولیٰ کا ہے تو پہلی رکعت ہوگی اور جب امام سلام پڑھے تو یہ شخص کھڑا ہو جائے اور تشہد و سلام کے بعد نماز تمام کرے اور اگر اس نے یہ نیت نہ کی کہ یہ سجدہ پہلی رکعت کا ہے تو دوسری کا ہوگا۔ (مرفوع)

۹۔ حضرت سے کہا گیا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جمعہ کو روزہ لگانا مکروہ ہے فرمایا ان کا خیال غلط ہے جمعہ روزہ لگانا سب سے زیادہ پاک صاف کرنے والا ہے۔

«أبواب السفر»

«باب»

✿(وقت الصلاة في السفر والجمع بين الصلاتين)✿

١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن أبي نصر، عن صفوان الجمّال، قال: صلّيت خلف أبي عبدالله عليه السلام عند الزّوال فقلت: بأبي وأمّي وقت العصر؟ فقال: وقت ما تستقبل إبلك، فقلت: إذا كنت في غير سفر؟ فقال: على أقلّ من قدم ثلثي قدم وقت العصر.

٢ ـ عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن الحسن بن شمّون، عن عبدالله ابن القاسم، عن مسمع أبي سيّار قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن وقت الظهر في يوم الجمعة في السفر، فقال: عند زوال الشمس و ذلك وقتها يوم الجمعة في غير السّفر.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا كان في سفر أو عجّلت به حاجة يجمع بين الظّهر والعصر وبين المغرب والعشاء، قال: وقال أبو عبدالله عليه السلام: لا بأس بأن تعجّل عشاء الآخرة في السفر قبل أن يغيب الشفق.

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن عبيد ابن زرارة قال : كنت أنا و نفر من أصحابنا مترافقين ـ فيهم ميسر ـ فيما بين مكّة والمدينة فارتحلنا و نحن نشكّ في الزّوال فقال بعضنا لبعض : فامشوا بنا قليلاً حتّى نتيقّن الزّوال ثمّ نصلّي ففعلنا فما مشينا إلّا قليلاً حتّى عرض لنا قطار أبي عبدالله عليه السلام فقلت : أتى القطار فرأيت محمّد بن إسماعيل فقلت له : صلّيتم ؟ فقال لي : أمرنا جدّي فصلّينا الظهر والعصر جميعاً ثمّ ارتحلنا فذهبت إلى أصحابي فأعلمتهم ذلك .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان ، عن عمر بن يزيد قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : وقت المغرب في السفر إلى ثلث اللّيل ؛ وروي أيضاً إلى نصف اللّيل .

باب

ابواب السفر

۱۔ میں نے حضرتؑ کے پیچھے زوال کے بعد نماز ظہر پڑھی، پھر میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اب وقت عصر آگیا فرمایا عصر کا وقت وہ ہوگا جس کا استقبال سفر میں تیرا اذنٹ کرے میں نے کہا اگر سفر نہ ہو فرمایا۔ وقت عصر ہوگا دو تہائی قدم سے کم سایہ بڑھنے پر۔ (ض)

۲۔ میں نے حضرت سے سفر میں روز جمعہ نماز ظہر کا وقت پوچھا فرمایا زوال شمس کے بعد روز جمعہ نماز کا وقت ہوتا ہے۔ (ض)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ جب سفر میں ہوتے یا کسی حاجت میں جلدی ہوتی تو ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھتے اسی طرح مغرب و عشار کی، حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر سفر میں شفق کے غائب ہونے سے پہلے عشار کی نماز پڑھ لی جائے۔ (حسن)

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم تھوڑے ہی دور چلے تھے کہ سامنے سے ابوعبداللہ علیہ السلام کے اونٹوں کی قطار آتی دکھائی دی جس میں محمد بن اسماعیل تھے جب ہمارے پاس آئے تو میں نے پوچھا کیا آپ نے نماز عصر پڑھ لی انھوں نے کہا ہم نے اپنے جد (امام جعفر صادقؑ) کے حکم کے مطابق ظہر و عصر دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں راوی کہتا ہے جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان کو بتلا دیا۔ (موثق)

۵۔ فرمایا سفر میں مغرب کا وقت ایک تہائی رات تک رہتا ہے اور ایک روایت میں نصف رات تک۔

﴿ باب ٧٦ ﴾

☆(حد المسير الذي تقصر فيه الصلاة)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : التقصير في بريد والبريد أربعة فراسخ .

٢ ـ وعنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أدنى ما يقصّر فيه المسافر ؟ فقال : بريد .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن يحيى الخزّاز ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : بينا نحن جلوس وأبي عند والٍ لبني اُميّة على المدينة إذ جاء أبي فجلس فقال : كنت عند هذا قبيل فسألهم عن التقصير فقال قائل منهم : في ثلاث وقال قائل منهم : يوم وليلة وقال قائل منهم : روحة فسألني فقلت له : إنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله لما نزل عليه جبرئيل عليه السلام بالتقصير قال له النبيُّ صلى الله عليه وآله : في كم ذاك ؟ فقال : في بريد ، قال : وأيُّ شيء البريد ؟ قال : ما بين ظلّ عير إلى فيء وعير قال : ثمَّ عبرنا زماناً ثمَّ رأى بنو اُميّة يعملون أعلاماً على الطريق وانّهم ذكروا ما تكلّم به أبو جعفر عليه السلام فذرعوا ما بين ظلّ عير إلى فيء وعير ثمَّ جزّؤه إلى اثنى عشر ميلاً فكان ثلاثة آلاف و خمسمائة ذراع كلُّ ميل ، فوضعوا الأعلام فلمّا ظهر بنو هاشم غيّروا أمر بني اُميّة غيرة لأنَّ الحديث هاشميٌّ فوضعوا إلى جنب كلّ علم علماً .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن حدِّ الأميال الّتي يجب فيها التقصير فقال أبو عبدالله عليه السلام : إنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله جعل حدَّ الأميال من ظلّ عير إلى ظلّ وعير وهما جبلان بالمدينة فإذا طلعت الشمس وقع ظلّ عير إلى ظلّ وعير و هو الميل الّذي وضع رسول الله صلى الله عليه وآله عليه التقصير .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد البرقيّ ، عن محمّد بن أسلم الجبليّ ، عن صباح الحذّاء ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن قوم خرجوا في سفر فلمّا انتهوا إلى الموضع الّذي يجب عليهم فيه التقصير قصّروا من الصلاة فلمّا

صاروا على فرسخين أو على ثلاثة فراسخ أو أربعة تخلّف عنهم رجل لا يستقيم لهم سفرهم إلّا به فأقاموا ينتظرون مجيئه إليهم وهم لا يستقيم لهم السفر إلّا بمجيئه إليهم فأقاموا على ذلك أيّاماً لا يدرون هل يمضون في سفرهم أو ينصرفون هل ينبغي لهم أن يتمّوا الصّلاة أو يقيموا على تقصيرهم ؟ قال : إن كانوا بلغوا مسيرة أربعة فراسخ فليقيموا على تقصيرهم أقاموا أم انصرفوا وإن كانوا ساروا أقلّ من أربعة فراسخ فليتمّوا الصّلاة أقاموا أو انصرفوا فإذا مضوا فليقصّروا .

باب

وہ مسافت جس میں نماز قصر ہوتی ہے

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز قصر ہوگی ایک برید پر اور ہر برید چار فرسخ کا ہوتا ہے (منجد میں ہے ہا تین میل ہاشمی ، بارہ ہزار گز یا آٹھ کلو میٹر)۔ (موثق)

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ کم سے کم کتنی مسافت پر قصر ہے فرمایا ایک برید پر۔ (حسن)

۳۔ ہم ابو عبداللہ کے پاس بیٹھے تھے میرے باپ حاکم مدینہ کے پاس گئے تھے۔ جب واپس آئے تو فرمایا میں قبیلہ بنی امیہ کے پاس بیٹھا تھا کسی نے مسافت قصر کے متعلق پوچھا۔ ایک نے کہا ایک تہائی رات کی مسافت ، دوسرے نے کہا ایک دن اور ایک رات کی مسافت ، تیسرے نے کہا ایک رات کی مسافت ، پھر مجھ سے پوچھا۔ میں نے کہا کہ جب جبرئیل رسول اللہ کے پاس قصر حکم لائے تو کہا ایک برید۔

حضرت نے پوچھا ایک برید کیا ہے۔ فرمایا جو مسافت کوہ عیر سے کوہ غیر تک ہے پھر اس کو بارہ میل پر تقسیم کیا اور ہر میل تین ہزار پانچ سو ہاتھ لمبا رکھا اور میل کے نشانات بنا دیئے جب بنی ہاشم کو بنی امیہ پر فتح حاصل ہوئی تو انھوں نے بنی امیہ کے نشانات بدل دیئے کیونکہ ہاشمی حدیث کی رو سے ان کا تعین ہونا چاہیئے تھا انھوں نے ہر نشان کے پہلو میں ایک نشان بنایا۔ (مرسل)

۴۔ پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے ان میلوں کی حدود کو جن پر قصر ہوتا ہے حضرت نے فرمایا رسول اللہ میلوں کی حد عیر کے سایہ سے غیر کے سایہ تک بتائی ہے اور یہ دونوں مدینہ کے پہاڑ ہیں جب سورج نکلتا ہے تو غیر کا سایہ عیر کے سایہ پر پڑتا ہے یہ ہے وہ میل جسے رسول اللہ نے قصر کی حد بتایا ہے۔ (حسن)

۵۔ میں نے پوچھا ان لوگوں کے متعلق جو سفر کے لئے نکلے جب وہ اس حد پر پہنچے جہاں سے ان کو قصر کرنا چاہیئے تو انھوں نماز قصر کی جب وہ دو یا تین یا چار فرسخ آگے بڑھے تو اس شخص نے جو رہنما تھا ساتھ چھوڑ دیا وہ لوگ اس کے واپس آنے کے انتظار میں ٹھہر گئے کیونکہ بغیر اس کے اپنا سفر جاری نہیں رکھ سکتے تھے چند روز ان کا قیام رہا اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ سفر جاری رکھیں یا پلٹ جائیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے پوری نمازیں پڑھیں یا قصر کریں۔ فرمایا اگر وہ چار فرسخ مسافت تک پہنچ گئے ہیں تو قصر کریں گے خواہ وہاں مقیم ہوں یا پلٹیں اور اگر مسافت چار فرسخ سے کم ہے تو نماز پوری پڑھیں قیام کریں یا لوٹیں جب آگے بڑھیں تو قصر کریں۔ (ح)

﴿باب﴾

☆(من يريد السفر أو يقدم من سفر متى يجب عليه التقصير او التمام)☆

١ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين، عن محمّد بن مسلم قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الرَّجل يريد السفر متى يقصّر؟ قال: إذا توارى من البيوت، قال: قلت: الرَّجل يريد السّفر فيخرج حين تزول الشّمس قال: إذا خرجت فصلّ ركعتين.

ورَوى الحسين بن سعيد، عن صفوان وفَضالة، عن العلاء مثله.

٢ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال: سمعت الرِّضا عليه السلام يقول: إذا زالت الشّمس وأنت في المصر وأنت تريد السّفر فأتمَّ فإذا خرجت بعد الزَّوال قصّر العصر.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن داود بن فرقد، عن بشير النبّال قال: خرجت مع أبي عبدالله عليه السلام حتّى أتينا الشّجرة، فقال لي أبوعبدالله عليه السلام: يا نبّال، قلت: لبّيك، قال: إنّه لم يجب على أحد من أهل هذا العسكر أن يصلّي أربعاً غيري وغيرك وذلك أنّه دخل وقت الصّلاة قبل أن نخرج.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن محمّد بن مسلم قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل يدخل من سفر وقد دخل وقت الصّلاة قال: يصلّي ركعتين فإذا خرج إلى سفر وقد دخل وقت الصّلاة فليصلّ أربعاً.

٥ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يكون مسافراً ثمّ يقدم فيدخل بيوت الكوفة أيتمّ الصّلاة أم يكون مقصّراً حتّى يدخل أهله ؟ قال : بل يكون مقصّراً حتّى يدخل أهله .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن العيص بن القاسم قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل صلّى وهو مسافر فأتمّ الصّلاة قال : إن كان في وقت فليعد وإن كان الوقت قدمضى فلا .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت له : رجل فاتته صلاة من صلاة السّفر فذكرها في الحضر ؟ قال : يقضي مافاته كما فاته إن كانت صلاة السفر أدّاها في الحضر مثلها وإن كانت صلاة الحضر فليقض في السّفر صلاة الحضر كما فاتته .

٨ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عليّ بن يقطين ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل خرج في سفر ثمّ تبدوله الإقامة وهو في صلاته ، قال : يتمّ إذا بدت له الإقامة .

باب

جو سفر کا ارادہ رکھتا ہو یا سفر سے واپس آئے

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص سفر کرنا چاہتا ہے تو وہ قصر کب سے کرے۔ فرمایا جب اس کی آبادی کے مکانات نظر سے چھپ جائیں۔ میں نے کہا ایک شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہے وہ زوال شمس کے وقت گھر سے نکلتا ہے تو کیا کرے۔ فرمایا دو رکعت نماز پڑھے ایک اور روایت میں بھی یہی ہے۔(م)

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب زوال آفتاب ہو جائے اور تم شہر میں ہو اور سفر کرنا چاہتے ہو اور بعد زوال نکلو تو نماز عصر قصر پڑھو۔

۳۔ میں حضرت صادق آل محمدؐ کے ساتھ نکلا جب ہم ایک درخت خاص تک پہنچے تو مجھ سے فرمایا اے نبال ان لشکر والوں میں کسی پر واجب ہے کہ میرے اور تیرے سوا چار رکعت نماز پڑھے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ خروج سے پہلے نماز کا وقت

داخل ہو گیا تھا۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو سفر کی مسافت میں ایسے وقت داخل ہو جب نماز کا وقت آ گیا ہو۔ فرمایا دو رکعت پڑھے اور اگر سفر سے ایسے وقت اپنے شہر میں پہنچے کہ نماز کا وقت آ گیا ہو تو چار رکعت پڑھے (حسن)

۵۔ میں نے پوچھا ایک شخص مسافر تھا وہ حدود کوفہ میں داخل ہوتا ہے آیا پوری نماز پڑھے یا اپنے گھر والوں تک پہنچنے سے پہلے قصر کرے۔ فرمایا قصر کرے۔ (موثق)

۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو بحالت سفر پوری نماز پڑھے فرمایا اگر وقت ہو تو اعادہ کرے۔ اگر وقت گزر گیا ہے تو نہیں۔ (م)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص سے سفر میں نماز قضا ہوئی اور وطن میں یاد آئی۔ فرمایا جہاں قضا ہوئی اسی طرح بجا لائے سفر کی قضا نماز حضر میں قصر پڑھے اور حضر کی نماز سفر میں پوری۔ (حسن)

۸۔ میں نے پوچھا ایک شخص سفر کے لیے نکلا۔ پھر جب وہ نماز میں تھا اسے پتہ چلا کہ اسے قیام کرنا ہوگا فرمایا جب اقامت ظاہر ہو تو پوری نماز پڑھے۔ (حسن)

﴿باب ۸﴾

✿(المسافر يقدم البلدة كم يقصر الصلاة)✿

۱ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : أرأيت من قدم بلدة إلى متى ينبغي له أن يكون مقصّراً و متى ينبغي له أن يتمّ ؟ قال : إذا دخلت أرضاً فأيقنت أنّ لك بها مقاماً عشرة أيّام فأتمّ الصلاة وإن لم تدر ما مقامك بها تقول غداً أخرج أو بعد غد فقصّر ما بينك و بين أن يمضي شهر فإذا تمّ لك شهر فأتمّ الصلاة و إن أردت أن تخرج من ساعتك .

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن عبدالله بن بكير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يكون بالبصرة وهو من أهل الكوفة له بها

دار ومنزل فيمرّ بالكوفة و إنّما هو مجتاز لا يريد المقام إلّا بقدر ما يتجهّز يوماً أو يومين ، قال : يقيم في جانب المصر ويقصّر ، قلت : فإن دخل أهله ؟ قال : عليه التمام .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب قال : سأل محمّد بن مسلم أبا عبدالله عليه السلام وأنا أسمع عن المسافر إن حدّث نفسه بإقامة عشرة أيّام ، قال : فليتمّ الصلاة وإن لم يدر ما يقيم يوماً أو أكثر فليعدّ ثلاثين يوماً ثمّ ليتمّ وإن كان أقام يوماً أو صلاة واحدة . فقال له محمّد بن مسلم : بلغني أنّك قلت : خمساً ؟ فقال : قد قلت ذاك ، قال أبو أيّوب : فقلت أنا : جعلت فداك يكون أقلّ من خمس ؟ فقال : لا

باب

مسافر کسی شہر میں کب تک قصر کرے

۱۔ میں نے پوچھا اگر کوئی کسی شہر میں وارد ہو تو کب تک قصر کرے اور کب تک پوری نماز پڑھے۔ فرمایا جب تم کسی زمین پر داخل ہو اور یہ یقین ہو جائے کہ وہاں دس روز قیام رہے گا تو پوری نماز پڑھو اور اگر یہ طے نہ ہو کہ کب تک یہاں سے جانا ہوگا اور آج کل میں وقت گزر رہا ہو تو ایک ماہ تک قصر ہوگا اس کے بعد پوری نماز۔ اگر بعد میں ایک گھڑی بعد ہی کوچ ہو جائے۔ (ح)

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا جو کوئی بصرہ میں ہو اور کوفہ کا رہنے والا ہو، وہیں اس کا گھر ہو، وہ کوفہ کی طرف سے گزرے اور کوفہ میں اس کا ارادہ قیام کا نہ ہو مگر سامان کی فراہمی میں ایک یا دو دن رہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا وہ پوری نماز پڑھے اور قصر بھی کرے۔ میں نے کہا اگر وہ اپنے اہل و عیال میں پہنچ جائے۔ فرمایا تب وہ پوری نماز پڑھے۔ (موثق)

۳۔ محمد بن مسلم نے صادق آل محمدؐ سے پوچھا اگر کوئی اپنے دل میں دس دن قیام کی نیت کرے۔ فرمایا اسے پوری نماز پڑھنی چاہیئے اور اگر یہ طے نہ ہو کہ ایک دن قیام کرے گا یا زیادہ تو تیس دن تک قصر کرے اس کے بعد پوری نماز پڑھے اگرچہ ایک دن یا ایک ہی نماز تک قیام ہو۔ محمد بن مسلم نے کہا مجھے خبر ملی ہے کہ آپؑ نے پانچ دن کے قیام کے لئے فرمایا ہے۔ فرمایا ہاں میں نے ایسا کہا ہے ابو ایوب نے کہا اگر اس سے کم ہو۔ فرمایا نہیں۔ (حسن)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اتمام کے لئے بجائے دس دن کے پانچ دن کا ذکر محل تامل ہے غالباً مراد مکہ یا مدینہ کا قیام ہے۔

﴿ باب ﴾

☆(صلاة الملاحين و المكاريين واصحاب الصيد و الرجل)☆
☆(يخرج الى ضيعته)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال أبوجعفر عليه السلام : أربعة قد يجب عليهم التمام في السفر كانوا أو الحضر : المكاري و الكري والرَّاعي والاشتقان لأنّه عملهم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : ليس على الملاّحين في سفينتهم تقصير ولا على المكاري والجمّال .

وفي رواية اُخرى المكاري إذا جدَّ به السير فليقصّر ؛ قال : ومعنى جدَّ به السّير يجعل منزلين منزلاً .

٣ ـ محمّد بن الحسن وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال سألت الرِّضا عليه السلام عن الرَّجل يخرج إلى ضيعته ويقيم اليوم واليومين والثلاثة أيقصّر أم يتمُّ ؟ قال : يتمُّ الصلاة كلّما أتى ضيعة من ضياعه .

٤ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن عليِّ بن أسباط ، عن ابن بكير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يتصيّد اليوم واليومين والثلاثة أيقصّر الصلاة ؟ قال : لا ، إلاّ أن يشيّع الرَّجل أخاه في الدِّين وإنَّ التصيّد مسير باطل لا تقصّر الصلاة فيه وقال : يقصّر إذا شيّع أخاه .

عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد البرقيّ ، عن بعض أصحابه ، عن عليِّ بن أسباط مثله .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبيه ، عن سليمان بن جعفر الجعفريّ ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الأعراب لا يقصّرون و ذلك

أنّ منازلهم معهم .

٦ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن عبدالرّحمن ابن الحجّاج قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يكون له الضياع بعضها قريب من بعض يخرج فيقيم فيها يتمّ أو يقصّر ؟ قال : يتمّ .

٧ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « فمن اضطرّ غير باغ ولا عاد » قال : الباغي باغي الصيد والعادي : السّارق ليس لهما أن يأكلا الميتة إذا اضطرّا إليها ، هي حرام عليهما ليس هي عليهما كما هي على المسلمين وليس لهما أن يقصّرا في الصلاة .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن زرارة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يخرج إلى الصيد أيقصّر أم يتمّ ؟ قال : يتمّ لأنّه ليس بمسير حقّ .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألته[2] عن الملّاحين والأعراب هل عليهم تقصير ؟ قال : لا ، بيوتهم معهم .

١٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عمران بن محمّد ، عن عمران القمّيّ عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرّجل يخرج إلى الصيد مسيرة يوم أو يومين يقصّر أو يتمّ ؟ فقال : إن خرج لقوته وقوت عياله فليفطر و ليقصّر وإن خرج لطلب الفضول فلا ولا كرامة .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن جعفر ، عن محمّد بن جزك[3] قال : كتبت إليه : جعلت فداك إنّ لي جمالاً ولي قوّام عليها وقد أخرج فيها إلى طريق مكّة لرغبة في الحجّ أو في الندرة إلى بعض المواضع فهل يجب عليّ التقصير في الصلاة و الصيام ؟ فوقّع عليه السلام : إن كنت لا تلزمها ولا تخرج معها في كلّ سفر إلّا إلى مكّة فعليك تقصير وفطور .

باب

ملاحوں ، مکاریوں اور شکاریوں کے متعلق

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے چار آدمی سفر میں پوری نماز پڑھیں اور چوپاؤں کا کرایہ پر چلانے والا دوسرے

خود کرایہ لے کر مسافروں کے ساتھ چلنے والے، تیسرے چرواہے چوتھے قاصد کیونکہ ان کا مستقل کام یہی ہے۔ (م)

۲۔ فرمایا ملاحوں پر جب وہ اپنی کشتیوں پر جا رہے ہوں قصر نہیں ہے اور چوپاؤں اور اونٹوں کو کرایہ پر چلانے والوں پر۔ (م)

۳۔ ایک روایت میں ہے کہ مکاری کا مقصد اگر سیر ہو تو قصر کرے گا اور جب وہ اپنے سفر میں جیسے حج وغیرہ دو منزلوں کو ایک منزل بنا رہا ہو۔

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو اپنی ملکیت کی زمینوں پر جائے اور ایک دن، دو دن یا تین دن قیام کرے تو وہ قصر کرے یا پوری نماز پڑھے۔ فرمایا جب کبھی کسی ملکیت پر جائے تو پوری نماز پڑھے۔ (صح)

۵۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو سیر کو جائے ایک دن دو دن یا تین دن آیا قصر کرے یا پوری پڑھے۔ فرمایا قصر نہیں کرے گا مگر اس صورت میں کہ اپنے دینی بھائی کو سیر کرانے کے لئے نکلا ہو اگر محض شکار کو گیا ہے تو قصر نہیں کرے گا۔ (م)

اور علی بن سباط سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بدو عرب قصر نہ کریں گے کیوں کہ ان کی منزلیں ان کے اختیار میں ہوتی ہیں۔ (مرسل)

۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص کی زمینیں قریب ہیں وہ ان پر جاتا ہے قیام کرتا ہے آیا وہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے۔ فرمایا پوری نماز پڑھے۔ (مجہول)

۸۔ میں نے حضرتؑ سے پوچھا اس آیت کے متعلق جو مضطر ہو سوائے باغی اور عادی کے، فرمایا باغی سے مراد ہے باغی صید اور عادی سے مراد ہے چور بحالت اضطرار بھی ان کو مردار کھانے کی اجازت نہیں وہ دونوں پر حرام ہے عام مسلمانوں کی طرح نہ ان کو کھانے کی اجازت ہے اور نہ نماز قصر کرنے کی۔ (صح)

۹۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو شکار کے لئے نکلے، آیا وہ پوری نماز پڑھے یا قصر، فرمایا پوری، کیونکہ اس کا سفر حق پر نہیں۔ (موثق)

۱۰۔ میں نے ملاحوں اور بدو عربوں کے متعلق پوچھا، فرمایا وہ پوری نماز پڑھیں گے کیونکہ ان کے گھر ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موثق)

۱۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص شکار کے لئے نکلے اور ایک دن یا دو دن کی مسافت پر آئے وہ قصر کرے گا یا نہیں، فرمایا اگر وہ اپنے یا اپنے عیال کی قوت کے لئے نکلا ہے تو روزہ بھی قصر کرے گا اور نماز بھی اور اگر تفریح کے لئے نکلا ہے تو نہیں اور نہ یہ اس کے لئے باعث کرامت ہے۔ (مرسل)

۱۲۔ میں نے لکھا میرے پاس اونٹوں کا گلہ ہے اور میری سواری ان پر ہوتی ہے میں ان کو لے کر جاتا ہوں مکہ کے راستے میں حج کے لیے یا کسی نذر کو پورا کرنے کے لیے بعض راستوں میں نماز روزہ قصر کروں حضرتؑ نے لکھا اگر تم ہمیشہ ان کے ساتھ

سفر میں نہیں نکلے سوائے مکہ کے تو قصر کرو۔ (ص)

﴿باب ۸۰﴾

☆(المسافر يدخل في صلاة المقيم)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المسافر يصلّي خلف المقيم قال : يصلّي ركعتين و يمضي حيث شاء .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان بن عثمان ، عن عمر بن يزيد قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المسافر يصلّي مع الإمام فيدرك من الصلاة ركعتين أيجزىء ذلك عنه ؟ فقال : نعم .

باب ۸۰

مسافر کا مقیم کی نماز میں شریک ہونا

۱۔ فرمایا اگر مسافر، مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھ کر جہاں چاہے جائے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس مسافر کے متعلق پوچھا جو امام کے ساتھ نماز پڑھے اور دو رکعت اسے مل جائیں تو یہ اس کے لیے کافی ہیں فرمایا ہاں۔ (حسن)

﴿باب ۸۱﴾

☆(التطوع في السفر)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد ، عن زرعة بن محمّد ، عن سماعة قال : سألته عن الصلاة في السّفر ، قال : ركعتين ليس قبلهما ولا بعدهما شيءٌ إلّا أنّه ينبغي للمسافر أن يصلّي بعد المغرب أربع ركعات وليتطوّع باللّيل ماشاء إن كان نازلاً وإن كان راكباً فليصلّ على دابّته وهو راكبٌ و

لتكن صلاته إيماء وليكن رأسه حيث يريد السجود أخفض من ركوعه .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبيّ ، عن الحارث بن المغيرة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : أربع ركعات بعد المغرب لا تدعهنّ في حضر ولاسفر .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبد الرّحمن ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الصلاة في السفر ركعتان ليس قبلهما ولا بعدهما شيء إلّا المغرب فإنّ بعدها أربع ركعات لا تدعهنّ في حضر ولا سفر وليس عليك قضاء صلاة النّهار وصلّ صلاة اللّيل واقضه .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن ذريح قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : فاتتني صلاة اللّيل في السفر فأقضيها في النهار ؟ فقال : نعم إن أطقت ذلك .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ أنّه سأل أبا عبدالله عليه السلام عن صلاة النافلة على البعير و الدّابّة ، فقال : نعم حيثما كنت متوجّهاً ، قال : فقلت : على البعير والدّابّة ؟ قال : نعم حيثما كنت متوجّهاً قلت : أستقبل القبلة إذا أردت التكبير ؟ قال : لا ولكن تكبّر حيثما كنت متوجّهاً و كذلك فعل رسول الله صلّى الله عليه وآله .

٦ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن أبان بن تغلب قال : خرجت مع أبي عبدالله عليه السلام فيما بين مكّة والمدينة فكان يقول : أمّا أنتم فشباب تؤخّرون و أمّا أنا فشيخ اُعجّل ، فكان يصلّي صلاة اللّيل أوّل اللّيل .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يصلّي على راحلته ، قال : يؤمي إيماء يجعل السجود أخفض من الرّكوع ، قلت : يصلّي وهو يمشي ؟ قال : نعم يؤمي إيماءً و ليجعل السجود أخفض من الرّكوع .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يصلّي النوافل في الأمصار وهو على دابّته حيث توجّهت

به؟ فقال: نعم لا بأس.

٩ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عمّن ذكره، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه لم يكن يرى بأساً أن يصلّي الماشي وهو يمشي ولكن لا يسوق الإبل.

١٠ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن سنان، عن ابن مسكان، عن الحلبيّ قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن صلاة الليل والوتر في أوّل الليل في السفر إذا تخوّفت البرد وكانت علّة، فقال: لا بأس، أنا أفعل ذلك.

١١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن سليمان، عن سعد بن سعد، عن مقاتل بن مقاتل عن أبي الحارث قال: سألته ـ يعني الرّضا عليه السلام ـ عن الأربع ركعات بعد المغرب في السفر يعجلني الجمّال ولا يمكنّي الصلاة على الأرض هل أصلّيها في المحمل؟ فقال: نعم صلّها في المحمل.

١٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن أبي نجران، عن صفوان، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال: صلّ ركعتي الفجر في المحمل.

باب

سفر میں نوافل

۱۔ میں نے سفر میں نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا صرف دو رکعت نہ ان کے قبل کچھ اور نہ بعد میں، ہاں مسافر کو چاہیئے کہ بعد نماز مغرب چار رکعت پڑھے نافلہ اور رات کو چاہے پڑھے ورنہ نہیں، اگر سواری پر ہو تو اشارہ سے نماز پڑھ لے جب سجدے کا ارادہ کرے تو رکوع سے زیادہ اپنا سر جھکائے۔ (موثق)

۲۔ فرمایا مغرب کے بعد چار رکعت نافلہ نہ سفر میں ترک کرے نہ حضر میں۔ (ح)

۳۔ فرمایا سفر میں نماز دو رکعت ہے نہ اس سے پہلے کوئی نماز نہ بعد میں، ہاں نماز مغرب کے بعد چار رکعت نافلہ ترک نہ کرو۔ نہ سفر میں نہ حضر میں، دن کی نوافل کی قضا لازم نہیں۔ البتہ رات کی نوافل کی ہے (ح)

۴۔ میں نے کہا رات کی نماز نافلہ قضا ہو جاتی ہے۔ سفر میں تو کیا دن میں قضا بجا لاؤں۔ فرمایا ہاں اگر طاقت ہو (صحیح)

۵۔ میں نے پوچھا کیا نافلہ اونٹ پر یا چوپایہ پر پڑھی جا سکتی ہے جس طرف بھی تم جا رہے ہو۔ میں نے کہا کیا استقبال قبلہ وقت تکبیر ضروری ہے۔ فرمایا نہیں۔ لیکن جدھر بھی رُخ ہو تکبیر کہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ح)

۶۔ میں حضرت ابوعبداللہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہا تھا حضرت نے فرمایا تم جوان نماز میں تاخیر کرتے ہو اور میں بوڑھا ہو کر جلدی کرتا ہوں۔ حضرت نماز شب اول شب میں پڑھتے تھے۔ (مجہول)

۷۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی سواری پر نماز پڑھے۔ فرمایا اشارہ سے پڑھے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکے۔ میں نے کہا اگر چلتے ہوئے نماز پڑھے۔ فرمایا اشارہ سے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکے (ح)

۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو نماز نافلہ شہروں کے اندر چوپایہ پر پڑھے۔ جدھر وہ چاہے لے جائے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس میں اگر کوئی چلتے ہوئے نماز پڑھے (نافلہ) مہار اونٹ کو کھینچتا ہوا نہ چلے۔ (مرسل)

۱۰۔ میں نے پوچھا جب کہ سردی کا موسم ہو اور بیماری بھی ہو نماز شب اور نماز وتر اوّل شب میں پڑھ لی جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔ (ص)

۱۱۔ میں نے پوچھا سفر میں مغرب کی چار رکعت نافلہ کے متعلق جبکہ اونٹ والا چلنے میں جلدی کر رہا ہو اور زمین پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو۔ فرمایا محمل ہی میں پڑھ لے۔ (ص)

۱۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صبح کی دو رکعت محمل میں پڑھ سکتے ہیں۔ (ص)

﴿باب ۸۲﴾

☆(الصلاة في السفينة)☆

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يسئل عن الصلاة في السفينة فيقول : إن استطعتم أن تخرجوا إلى الجدد فاخرجوا فإن لم تقدروا فصلّوا قياماً فإن لم تستطيعوا فصلّوا قعوداً وتحرّوا القبلة .

٢ - علي ، عن أبيه ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الصلاة في السفينة فقال : يستقبل

القبلة فإذا دارت واستطاع أن يتوجّه إلى القبلة فليفعل وإلّا فليصلّ حيث توجّهت به قال : فإن أمكنه القيام فليصلّ قائماً وإلّا فليقعد ثمّ ليصلّ .

٣ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يكون في السفينة فلا يدري أين القبلة قال : يتحرّى فإن لم يدر صلّى نحو رأسها .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن يزيد بن إسحاق ، عن هارون بن حمزة الغنويّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الصلاة في السفينة فقال : إذا كانت محملة ثقيلة إذا قمت فيها لم تحرّك فصلّ قائماً وإن كانت خفيفة تكفى فصلّ قاعداً .

٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أبي هاشم الجعفريّ قال : كنت مع أبي الحسن عليه السلام في السفينة في دجلة فحضرت الصلاة فقلت : جعلت فداك نصلّي في جماعة ؟ قال : فقال : لا تصلّ في بطن واد جماعة .

باب ۸۴

کشتی میں نماز

۱۔ حضرتؑ سے کشتی میں نماز کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا اگر ممکن ہو تو زمین پر آ کر پڑھ لو اور اگر ممکن نہ ہو تو کشتی ہی میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھ کر پڑھ لو۔ (حسن)

۲۔ حضرتؑ سے کشتی میں نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا قبلہ رو ہو کر پڑھے اگر کشتی گھوم جائے اور قبلہ رو رہ سکتا ہو تو رہے ورنہ جدھر کشتی کا رخ ہو نماز پڑھے اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔ (م)

۳۔ پوچھا اگر کشتی میں قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو تو کیا کرے۔ فرمایا جستجو کرے اور اگر پتہ نہ چلے تو جدھر کشتی کا اگلا حصہ ہو اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے کشتی میں نماز کے متعلق اگر کشتی میں وزن زیادہ ہو اور کھڑے ہونے سے ہلے ڈلے نہیں تو کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر ہلکی ہو اور جھک جانے کا اندیشہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ (ض)

۵۔ میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں تھا دریائے دجلہ میں کہ نماز کا وقت آ گیا۔ میں نے کہا کیا آپؑ نماز جماعت سے پڑھیں گے فرمایا نہیں۔ نماز جماعت کھلی زمین پر پڑھی جائے گی۔ (ضعیف)

﴿باب ۸۳﴾

﴿صلاة النوافل﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : دخلت على أبي جعفر عليه السلام وأنا شابٌّ فوصف لي التطوّع والصوم ، فرأى ثقل ذلك في وجهي فقال لي : إنَّ هذا ليس كالفريضة من تركها هلك إنّما هو التطوّع إن شغلت عنه أو تركته قضيته ، إنّهم كانوا يكرهون أن ترفع أعمالهم يوماً تامّاً ويوماً ناقصاً إنَّ الله عزّ وجلّ يقول : «الّذينهم على صلوتهم دائمون» وكانوا يكرهون أن يصلّوا حتّى يزول النّهار ، إنَّ أبواب السماء تفتح إذا زال النّهار .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن فضيل ابن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الفريضة والنّافلة أحدٌ وخمسون ركعة منها ركعتان بعد العتمة جالساً تعدُّان بركعة وهو قائمٌ ، الفريضة منها سبعة عشر ركعة و النافلة أربع وثلاثون ركعة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن الفضيل ابن يسار ؛ والفضل بن عبدالملك ؛ وبكير قالوا : سمعنا أبا عبدالله عليه السلام يقول : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلّي من التطوُّع مثلي الفريضة ويصوم من التطوُّع مثلي الفريضة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن محمّد بن أبي عمير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن أفضل ما جرت به السنّة من الصلاة ، فقال : تمام الخمسين .

و روى الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن سنان مثله .

٥ ـ محمّد ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن حنان قال : سأل عمرو بن حريث أبا عبد الله عليه السلام و أنا جالسٌ فقال له : جعلت فداك أخبرني عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وآله ، فقال : كان النبيُّ صلى الله عليه وآله يصلّي ثماني ركعات الزّوال وأربعاً الاُولى وثماني بعدها وأربعاً العصر وثلاثاً المغرب وأربعاً بعد المغرب و العشاء الآخرة أربعاً وثماني صلاة اللّيل وثلاثاً الوتر وركعتي الفجر وصلاة الغداة ركعتين ، قلت :

جعلت فداك وإن كنت أقوي على أكثر من هذا يعذّبني الله على كثرة الصّلاة ؛ فقال : لا و لكن يعذّب على ترك السنّة .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام هل قبل العشاء الآخرة وبعدها شيء ؟ قال : لا غير أنّي اُصلّي بعدها ركعتين ولست أحسبهما من صلاة اللّيل .

٨ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنّ أصحابنا يختلفون في صلاة التطوّع بعضهم يصلّي أربعاً و أربعين و بعضهم يصلّي خمسين فأخبرني بالّذي تعمل به أنت كيف هو حتّى أعمل بمثله ، فقال : اُصلّي واحدة وخمسين ثمّ قال : أمسك ـ و عقد بيده ـ الزّوال ثمانية و أربعاً بعد الظهر وأربعاً قبل العصر و ركعتين بعد المغرب وركعتين قبل عشاء الآخرة و ركعتين بعد العشاء ، من قعود تعدّان بركعة من قيام وثماني صلاة اللّيل والوتر ثلاثاً و ركعتي الفجر والفرائض سبع عشرة فذلك أحد وخمسون .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن الحسين بن سيف ، عن محمّد بن يحيى ، عن حجّاج الخشّاب ، عن أبي الفوارس قال : نهاني أبوعبدالله عليه السلام أن أتكلّم بين الأربع ركعات الّتي بعد المغرب .

٩ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن حمّاد بن عثمان قال : سألته عن التطوّع بالنّهار ، فذكر أنّه يصلّي ثمان ركعات قبل الظهر وثمان بعدها .

١٠ ـ عنه ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أبان بن عثمان عن يحيى بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : صلاة الزوال صلاة الأوّابين .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : « آناء اللّيل ساجداً وقائماً يحذر الآخرة ويرجو رحمة ربّه » قال : يعني صلاة اللّيل قال : قلت له : « وأطراف النهار لعلّك ترضى » قال : يعني تطوّع بالنّهار ، قال : قلت له : « وإدبار النجوم » قال : ركعتان قبل الصّبح قلت : « وإدبار السجود » قال : ركعتان بعد المغرب .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا قمت بالليل من منامك فقل : «الحمدلله الّذي ردّ عليّ روحي لأحمده وأعبده» فإذا سمعت صوت الديوك فقل : «سبّوح قدّوس ربّ الملائكة والرّوح سبقت رحمتك غضبك لا إله إلّا أنت وحدك لا شريك لك عملت سوءاً و ظلمت نفسي فاغفرلي وارحمني إنّه لايغفر الذّنوب إلّا أنت» فإذا قمت فانظر في آفاق السماء وقل : «اللّهمّ إنّه لايواري عنك ليل ساج ولا سماء ذات أبراج ولا أرض ذات مهاد ولا ظلمات بعضها فوق بعض ولا بحر لجّي تدلج بين يدي المدلج من خلقك : تعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور غارت النجوم ونامت العيون وأنت الحيّ القيّوم ، لا تأخذك سنة ولا نوم ، سبحان ربّ العالمين وإله المرسلين والحمد لله ربّ العالمين» ثم اقرء الخمس الآيات من آخر آل عمران : «إنّ في خلق السموات والأرض ـ إلى قوله ـ إنّك لاتخلف الميعاد» ثمّ استك وتوضّأ فإذا وضعت يدك في الماء فقل : «بسم الله وبالله اللّهمّ اجعلني من التوّابين واجعلني من المتطهّرين» فإذا فرغت فقل : «الحمدلله ربّ العالمين» فإذا قمت إلى صلاتك فقل : «بسم الله وبالله وإلى الله ومن الله وماشاء الله ولاحول ولاقوّة إلّا بالله ، اللّهمّ اجعلني من زوّار بيتك وعمّار مساجدك وافتح لي باب توبتك و أغلق عنّي باب معصيتك وكلّ معصية ، الحمد لله الّذي جعلني ممّن يناجيه ، اللّهمّ أقبل عليّ بوجهك جلّ ثناؤك» ثمّ افتتح الصلاة بالتكبير .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان إذا صلّى العشاء الآخرة أمر بوضوئه و سواكه يوضع عند رأسه مخمّراً فيرقد ماشاءالله ثمّ يقوم فيستاك ويتوضّأ ويصلّي أربع ركعات ثمّ يرقد ثمّ يقوم فيستاك ويتوضّأ ويصلّي أربع ركعات ثمّ يرقد حتّى إذا كان في وجه الصّبح قام فأوتر ثمّ صلّى الرّكعتين ثمّ قال : «لقد كان لكم في رسول الله اُسوة حسنة» قلت : متى كان يقوم؟ قال : بعد ثلث الليل وقال : في حديث آخر بعد نصف الليل .

و في رواية اُخرى يكون : قيامه و ركوعه و سجوده سواء ويستاك في كلّ مرّة قام من نومه و يقرء الآيات من آل عمران : «إنّ في خلق السّموات و الارض ـ إلى قوله : ـ إنّك لاتخلف الميعاد» .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلّي من اللّيل ثلاث عشرة ركعة منها الوتر و ركعتا الفجر في السّفر والحضر .

١٥ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن عليّ بن النّعمان ، عن الحارث بن المغيرة النّصري قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : صلاة النّهار ستّ عشرة ركعة ثمان إذا زالت الشّمس وثمان بعد الظّهر و أربع ركعات بعد المغرب ياحارث لاتدعهنّ في سفر ولا حضر و ركعتان بعد العشاء الآخرة كان أبي يصلّيهما وهو قاعدٌ وأنا اُصلّيهما وأنا قائم وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يصلّي ثلاث عشرة ركعة من اللّيل .

١٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس قال : حدّثني إسماعيل بن سعد الأحوص قال : قلت للرّضا عليه السلام : كم الصّلاة من ركعة ؛ فقال : إحدى و خمسون ركعة .

١٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : «إنّ ناشئة اللّيل هي أشدّ وطاءً وأقوم قيلاً » قال : يعني بقوله : « وأقوم قيلاً » قيام الرّجل عن فراشه يريد به الله لايريد به غيره .

١٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمّد بن مسلم قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ العبد يوقظ ثلاث مرّات من اللّيل فإن لم يقم أتاه الشّيطان فبال في اُذنه ؛ قال : وسألته عن قول الله عزّ وجلّ : « كانوا قليلاً من اللّيل مايهجعون » قال . كانوا أقلّ اللّيالي تفوتهم لايقومون فيها .

١٩ ـ عنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن عمر بن يزيد أنّه سمع أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ في اللّيل لساعة مايوافقها عبدٌ مسلم يصلّي و يدعو الله فيها إلّا استجيب له في كلّ ليلة ، قلت : أصلحك الله فأيّ ساعة هي من اللّيل قال : إذا مضى نصف اللّيل في السّدس الأوّل من النّصف الباقي .

٢٠ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : إنّ رجلاً من مواليك من صلحائهم شكى إليّ مايلقى من النّوم وقال : إنّي اُريد القيام إلى الصّلاة باللّيل فيغلبني النّوم حتّى أصبح وربّما قضيت صلاتي الشّهر متتابعاً و الشّهرين أصبر على

تقله ، فقال : قرّة عين له والله . قال : ولم يرخّص له في الصّلاة في أوّل اللّيل ، وقال : القضاء بالنّهار أفضل . قلت : فإنّ من نسائنا أبكاراً الجارية تحبّ الخير و أهله و تحرص على الصّلاة فيغلبها النّوم حتّى ربّما قضت و ربّما ضعفت عن قضائه و هي تقوى عليه أوّل اللّيل فرخّص لهنّ في الصّلاة أوّل اللّيل إذا ضعفن وضيّعن القضاء .

٢١ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن ابن بكير قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ماكان يحمد الرّجل أن يقوم من آخر اللّيل فيصلّي صلاته ضربة واحدة ثمّ ينام ويذهب .

٢٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن ابن مسكان ، عن الحسن الصّيقل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرّجل يصلّي الركعتين من الوتر ثمّ يقوم فينسى التشهّد حتّى يركع ويذكر وهو راكع ، قال : يجلس من ركوعه فيتشهّد ثمّ يقوم فيتمّ ، قال : قلت : أليس قلت في الفريضة إذا ذكره بعد ماركع : مضى ثمّ سجد سجدتي السّهو بعد ما ينصرف و يتشهّد فيهما ؟ قال : ليس النّافلة مثل الفريضة .

٢٣ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب وحمّاد بن عيسى ، عن معاوية بن وهب قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن أفضل ساعات الوتر ، فقال : الفجر أوّل ذلك .

٢٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن ابن أبي عمير : عن إسماعيل بن أبي سارة قال : أخبرني أبان بن تغلب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أيّة ساعة كان رسول الله صلى الله عليه وآله يوتر ؟ فقال : على مثل مغيب الشمس إلى صلاة المغرب .

٢٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أسباط ، عن إبراهيم بن أبي البلاد قال : صلّيت خلف الرّضا عليه السلام في المسجد الحرام صلاة اللّيل فلمّا فرغ جعل مكان الضجعة سجدة .

٢٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : الرّكعتان اللّتان قبل الغداة أين موضعهما ؟ فقال : قبل طلوع الفجر فإذا طلع الفجر فقد دخل وقت الغداة .

۲۷ ـ وعنه ، عن محمّد بن الحسين ، عن الحجّال ، عن عبدالله بن الوليد الكنديّ عن إسماعيل بن جابر أو عبدالله بن سنان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي أقوم آخر اللّيل وأخاف الصّبح ، قال : اقرء الحمد و اعجل واعجل .

ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن القاسم بن بزيد ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يقوم من آخر اللّيل وهو يخشى أن يفجأه الصّبح أيبدء بالوتر أو يصلّي الصلاة على وجهها حتّى يكون الوتر آخر ذلك ؟ قال : بل يبدء بالوتر ؛ وقال : أنا كنت فاعلاً ذلك .

۲۸ ـ أحمد بن إدريس ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي ولّاد حفص ابن سالم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن التسليم في ركعتي الوتر فقال : نعم وإن كانت لك حاجة فاخرج واقضها ثمّ عد واركع ركعة .

۲۹ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن سنان قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الوتر ما يقرء فيهنّ جميعاً ؟ قال : بقل هو الله أحد ، قلت : في ثلاثهنّ ؟ قال : نعم .

۳۰ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام [أنّه سئل] عن القنوت في الوتر هل فيه شيء موقّت يتّبع ويقال ؟ فقال : لا ، اثن على الله عزّ وجلّ وصلّ على النبيّ صلى الله عليه وآله واستغفر لذنبك العظيم ، ثمّ قال : كلّ ذنب عظيم .

۳۱ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن أبان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : القنوت في الوتر الاستغفار وفي الفريضة الدعاء .

۳۲ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : استغفر الله في الوتر سبعين مرّة .

۳۳ ـ محمّد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ، عن الحسن بن عليّ بن النّعمان ، عن أبيه ، عن بعض رجاله قال : جاء رجل إلى أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب صلوات الله عليه فقال : يا أمير المؤمنين إنّي قد حرمت الصّلاة باللّيل ؛ فقال أمير المؤمنين عليه السلام : أنت رجل قد قيّدتك ذنوبك .

۳- ۳۴ - عليٌّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن مهزيار قال: قرأت في كتاب رجل إلى أبي عبدالله عليه السلام: الرَّكعتان اللّتان قبل صلاة الفجر من صلاة اللّيل هي أم من صلاة النّهار وفي أيّ وقت اُصلّيها؟ فكتب بخطّه احشها في صلاة اللّيل حشواً.

باب ۸۲

نمازِ نوافل

۱- جب میں جوان تھا تو امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے نماز نافلہ اور مستحب روزہ کے فضائل بیان کئے جب آپ نے میرے چہرے پر گرانی محسوس کی تو فرمایا یہ فریضہ نہیں ہے جس کا ترک باعث ہلاکت ہو خوشی سخافظ کا سودا ہے اگر ترک کر دو یا غافل ہو جاؤ تو بعد میں ادا کر دو یا غافل ہو جاؤ تو بعد میں ادا کر دو، لوگ بُرا جانتے ہیں اس بات کو کہ ان کے اعمال اس طرح بلند ہوں کہ ایک دن پورے ہوں تو ایک دن ناقص۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ اپنی نمازوں میں ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور بُرا جانتے ہیں اس بات کو کہ وہ اس وقت پڑھیں جب زوال ہو جائے۔ بے شک وقت زوال آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (موثق)

۲- فرمایا حضرتؑ نے فریضہ اور نافلہ اکیاون رکعت ہے ان میں دو رکعت نافلہ عشاء بیٹھ کر ہیں یہ دو رکعتیں ایک رکعت شمار ہوتی ہیں واجب کی رکعتیں ۱۷ ہیں اور نافلہ کی ۳۴۔ (حسن)

۳- حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولؐ خدا نافلہ نمازیں بھی واجب کی طرح پڑھتے تھے اور سنت روزہ واجب کی طرح رکھتے تھے۔

۴- میں نے پوچھا نمازوں میں افضل سنت کیا ہے فرمایا پچاس رکعت سنت پڑھنا۔ عشاء کی دو رکعت نماز نافلہ ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔ دوسرے راوی نے بھی یہی روایت کی ہے۔

۵- میں نے رسولؐ کی نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا آٹھ رکعت قبل نماز ظہر پڑھتے تھے وقتِ زوال پھر چار رکعت ظہر اس کے آٹھ رکعت پھر نماز عصر چار رکعت پھر مغرب کی تین پھر عشاء کی چار رکعت۔ اور آٹھ رکعت نماز شب، تین رکعت نماز وتر اور دو رکعت نماز صبح اور دو رکعت نماز واجب صبح، میں نے کہا اگر مجھ میں اس سے زیادہ نمازیں پڑھنے کی طاقت ہو تو کیا مجھے عذاب کرے گا۔ فرمایا نہیں، مگر ترک سنت پر۔ (موثق)

۶۔ میں نے پوچھا نماز عشاء کے قبل یا بعد بھی کچھ اور عبادت ہے فرمایا نہیں مگر میں اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور ان کو نماز شب میں شمار نہیں کرتا۔ (حسن)

۷۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ہمارے ساتھی نماز ہائے نوافل کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں بعض ۴۴ رکعت رکھتے ہیں اور بعض ۵۰، مجھے اپنا عمل بتایئے کہ میں اس پر کاربند ہوں فرمایا میں اکیاون رکعت پڑھتا ہوں پھر حضرت خاموش ہوئے اور اپنی انگلیوں پر گننے لگے ۸ اور ۴ بعد ظہر اور ۴ قبل عصر اور دو رکعت بعد مغرب اور دو رکعت قبل عشاء اور دو رکعت بعد عشاء بیٹھ کر جو رکعت واحد شمار ہوں گی بلحاظ قیام اور ۸ رکعت نماز شب اور ۳ رکعت وتر اور دو رکعت نماز صبح اور واجب رکعت سترہ ہیں یہ سب مل کر ۵۱ رکعات ہوئیں (یہ حدیث ضعیف ہے تقسیم رکعات عمل جمہور شیعہ کے خلاف ہے۔ (ض)

۸۔ مجھے حضرتؑ نے نافلہ مغرب کی چار رکعت کے درمیان کلام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ض)

۹۔ میں نے دن کے نوافل کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ۸ رکعت قبل ظہر اور ۸ رکعت بعد ظہر۔ (م)

۱۰۔ فرمایا حضرتؑ نے امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ زوال کے وقت نماز پڑھنا خدا کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے کہا رات میں سجدہ کرنا اور کھڑا رہنا آخرت سے ڈراتا اور رحمت رب کی امید دلاتا ہے۔ فرمایا اس سے مراد نماز شب ہے۔ میں نے کہا اطراف نہار سے کیا مراد ہے فرمایا نوافل روز۔ میں نے کہا ادبار النجوم سے کیا مراد ہے فرمایا دو رکعت قبل صبح اور ادبار السجود سے مراد دو رکعت بعد نماز مغرب۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب رات کو خواب سے بیدار ہو تو کہو۔

جب مرغوں کی آواز سنو تو کہو۔

«الحمد لله الّذي ردّ عليّ روحي لأحمده وأعبده»

فإذا سمعت صوت الدّيوك فقل : «سبّوح قدّوس ربّ الملائكة والرّوح سبقت رحمتك غضبك لا إله إلّا أنت وحدك لا شريك لك عملت سوءاً و ظلمت نفسي فاغفرلي وارحمني إنّه لا يغفر الذّنوب إلّا أنت»

جب کھڑے ہو تو آسمان کے کناروں پر نظر کر کے کہو۔ «اللّهمّ إنّه لا يواري

عنك ليل ساج ولا سماء ذات أبراج ولا أرض ذات مهاد ولا ظلمات بعضها فوق بعض ولا بحر لجّيّ تدلج بين يدي المدلج من خلقك : تعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور

غارت النجوم ونامت العيون وأنت الحيّ القيّوم ، لا تأخذك سنة ولا نوم ، سبحان رب العالمين وإله المرسلين والحمد لله رب العالمين »

پھر سورۂ آل عمران کی پانچ آیتیں پڑھو۔

« إنّ في خلق السموات الأرض - إلى قوله :- إنّك لا تخلف الميعاد »

پھر بیٹھو اور وضو کرو اور جب اپنا ہاتھ پانی میں ڈالو تو کہو۔

« بسم الله وبالله اللّهم اجعلني من التوّابين واجعلني من المتطهّرين »

جب وضو کر چکو تو کہو۔

« الحمد لله رب العالمين »

جب نماز کو کھڑے ہو تو کہو۔

« بسم الله وبالله وإلى الله ومن الله وماشاء الله ولاحول ولاقوّة إلّا بالله ، اللّهم اجعلني من زوّار بيتك وعمّار مساجدك وافتح لي باب توبتك وأغلق عنّي باب معصيتك وكلّ معصية ، الحمد لله الذي جعلني ممّن يناجيه ، اللّهم أقبل عليّ بوجهك جلّ ثناؤك »

پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کرو۔

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا نماز عشاء پڑھنے کے بعد حکم دیتے کہ وضو کے لئے پانی اور مسواک حضرتؐ کے سر کے قریب ڈھک کر رکھا جائے تاکہ کوئی نجاست نہ مل جائے۔ پھر سو جاتے جتنی دیر چاہتے، پھر بیدار ہو کر مسواک کرتے اور وضو کر کے چار رکعات نماز پڑھ کر سو جاتے، جب صبح قریب ہوتی تو کھڑے ہو کر نماز وتر پڑھتے پھر دو رکعت نماز پڑھتے، امام علیہ السلام نے فرمایا۔ تم لوگوں کو رسولؐ اللہ کے عمل کی پیروی کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا آنحضرتؐ کب سے عمل شروع کرتے۔ فرمایا تہائی رات کے بعد سے اور ایک روایت میں ہے نصف شب کے بعد سے (حسن)

۱۴۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کا قیام رکوع وسجود برابر ہوتا تھا اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک ضرور کرتے اور سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں لاتخلف المیعاد تک پڑھتے۔ (موثق)

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز شب تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔ ان میں نماز وتر اور دو رکعت صبح شامل تھیں دونوں میں یہی صورت تھی۔ (ض)

۱۶۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ دن کی نماز نافلہ ۱۶ رکعات ہیں وقت زوال آٹھ اور بعد ظہر آٹھ اور ۴ رکعت بعد نماز مغرب ، اے حارث سفر ہو یا حضر ان چار رکعت کو نہ چھوڑنا ، میرے والد یہ دو رکعت بعد عشاء بیٹھ کر پڑھتے تھے اور میں کھڑے ہو کر پڑھتا ہوں اور رسولؐ اللہ تیرہ رکعات نماز شب پڑھتے تھے۔ (ض)

۱۷۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا نمازوں میں کل کتنی رکعات ہیں فرمایا اکیاون۔ (ض)

۱۸۔ امام علیہ السلام نے آیہ ناشئۃ اللیل (الخ) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا بے شک رات کا اٹھنا نفس کو پامال کرنے والا اور ٹھکانہ کا ذکر ہے کسی کا اپنے بستر سے اٹھنا اس لئے کہ خدا کے سوا کسی کے ذکر کا ارادہ نہیں رکھتا۔ (حن)

۱۹۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ بندہ رات میں تین بار جگایا جاتا ہے اگر اس پر بھی وہ نہیں اٹھتا تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ وہ رات میں بہت کم سوتے ہیں فرمایا راتوں کے بہت کم حصے ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ عبادت نہ کرتے ہوں۔

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر مرد مسلمان رات میں نماز پڑھتا اور دعا کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو نصف باقی کے ابتدائی چھٹے حصے میں۔ (موثق)

۲۱۔ میں نے حضرت سے کہا آپ کے دوستوں میں سے ایک نے جو نکو کاروں میں سے ہے مجھ سے اپنی نیند کی شکایت کی کہا میں نماز شب پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں مگر نیند غالب آجاتی ہے تا اینکہ صبح ہو جاتی ہے اور ایک ماہ یا دو ماہ تک متواتر نمازیں قضا ہوتی رہتی ہیں۔ فرمایا ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ پھر فرمایا اول شب میں نماز کی اجازت نہیں اور فرمایا دن میں قضا بجالانا افضل ہے۔ میں نے کہا ہماری عورتیں باکرہ کنیزیں نیک ہیں نکوکار پسند ہیں اور نماز شب کی شوقین ہیں لیکن نیند ان پر غالب آجاتی ہے اکثر نماز قضا ہو جاتی ہے اور ان کی کمزوری کی وجہ سے قضا ادا نہیں ہوتی۔ آپ نے ان کو اجازت دی اوّل شب پڑھنے کی۔ جبکہ کمزور ہوں اور قضا بجا نہ لاسکیں۔ (موثق)

۲۲۔ فرمایا وہ شخص قابلِ تعریف نہیں جو آخر شب میں اٹھے اور ایک ساتھ تمام رکعات پڑھنے کے بعد سو جائے یا کہیں چلا جائے۔ (مجہول)

۲۳۔ میں نے کہا ایک شخص وتر کی دو رکعت نماز پڑھتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے اور تشہد بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جاتا ہے تب اسے یاد آتا ہے فرمایا رکوع چھوڑ کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے پھر کھڑے ہو کر نماز تمام کرے۔ میں نے کہا کیا آپ نے نماز فریضہ کے متعلق نہیں فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد اگر یاد آئے تو نماز جاری رکھے پھر دو سجدہ سہو بجالائے ختم نماز کے بعد فرمایا نماز نافلہ نماز فریضہ کی طرح نہیں ہوتی۔ (مجہول)

۲۴۔ میں نے نماز وتر کے متعلق پوچھا کہ سب سے بہتر وقت اس کے لئے کیا ہے فرمایا اوّل فجر۔ (صحیح)

۲۵۔ میں نے کہا رسول اللہ نماز وتر کس وقت تک پڑھتے تھے فرمایا جیسے غروب آفتاب کے بعد مغرب کا وقت ہوتا ہے اسی طرح طلوع فجر اوّل نماز وتر کا وقت ہے۔ (حسن)

۲۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کے پیچھے مسجد الحرام میں نماز شب پڑھی جب فارغ ہوئے تو افضلیا (داہنے ہاتھ پر

دا ہنا رُخسارہ رکھنا) کے مقام پر سجدہ کیا۔ (مجہول)

۲۷۔ میں نے پوچھا ان دو رکعتوں کے متعلق جو نمازِ صبح سے پہلے پڑھی جاتی ہیں کہ ان کا وقت کیا ہے۔ فرمایا قبل طلوع فجر جب صبح ظاہر ہو تو وہی نمازِ صبح کا وقت ہے۔ (حسن)

۲۸۔ میں نے کہا میں رات کو دیر سے اٹھتا ہوں اور جلد صبح کے طلوع ہونے کا خوف ہوتا ہے تو نمازِ وتر کی کیا صورت ہو۔ فرمایا صرف سورۂ الحمد پڑھ کر نماز ختم کرو۔

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو آخر شب میں بیدار ہوتا ہے اور اس کو صبح کے طلوع ہونے کا خوف ہو ایسی صورت میں نمازِ وتر پوری پڑھے کہ شب کی آخر نماز وتر ہے فرمایا وتر سے شروع کرے۔ میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

۲۹۔ میں نے وتر کی دو رکعتوں میں سلام پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ہاں اگر تمہیں ضرورت لاحق تو نماز ختم کرکے وہ کام انجام دے لو پھر مصلے پر آکر باقی ایک رکعت پڑھ لو۔ (م)

۳۰۔ میں نے پوچھا وتر کی کل رکعتوں میں کیا پڑھا جائے فرمایا۔ قل ہو اللہ احد، میں نے کہا۔ تینوں رکعتوں میں فرمایا ہاں (م)

۳۱۔ میں نے کہا کیا نمازِ وتر میں کوئی قانون خاص ہے۔ فرمایا نہیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کرو، درود بھیجو اور استغفار کرو گناہ عظیم کے لیے۔ پھر فرمایا ہر گناہ عظیم ہی ہوتا ہے۔ (حسن)

۳۲۔ فرمایا وتر کا قنوت استغفار ہے اور نمازِ واجب میں دعا ہے۔ (ض)

۳۳۔ فرمایا نمازِ وتر میں ستر بار استغفار ہے۔ (مجہول)

۳۴۔ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام سے کہنے لگا میں نمازِ شب سے محروم ہوں فرمایا تیرے گناہوں نے تجھے قید کر لیا ہے

۳۵۔ میں نے ایک شخص کے خط میں جو امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا گیا تھا یہ پڑھا اس نے پوچھا تھا۔ جو نماز، نمازِ صبح سے پہلے پڑھی جائے اس کا شمار نمازِ شب میں ہے یا دن میں۔ فرمایا۔ میں اسے نمازِ شب میں شمار کرتا ہوں۔

﴿باب ۴۹﴾

☆(تقديم النوافل وتأخيرها و قضائها وصلاة الضحى)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن بريد بن ضمرة اللّيثيّ ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرّجل يشتغل عن الزّوال أيعجّل من أوّل النهار ؟ فقال : نعم إذا

علم أنّه يشتغل فيجعلها في صدر النّهار كلّها

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبد الرّحمن ، عن معاوية بن وهب قال : لمّا كان يوم فتح مكّة ضربت على رسول الله صلى الله عليه وآله خيمة سوداء من شعر بالأبطح ثمّ أفاض عليه الماء من جفنة يرى فيها أثر العجين ثمّ تحرّى القبلة ضحى فركع ثماني ركعات لم يركعها رسول الله صلى الله عليه وآله قبل ذلك ولا بعد .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : اقض مافاتك من صلاة النّهار بالنّهار ومافاتك من صلاة اللّيل باللّيل قلت : أقضي وترين في ليلة ؟ فقال : نعم اقض وتراً أبداً .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن مرازم قال : سأل إسماعيل ابن جابر أبا عبدالله عليه السلام فقال : أصلحك الله إنّ عليّ نوافل كثيرة فكيف أصنع ؟ قال : اقضها ، فقال له : إنّها أكثر من ذلك ، قال : اقضها ، قلت : لا اُحصيها قال : توخ ، قال مرازم : وكنت مرضت أربعة أشهر لم أتنفّل فيها ، قلت : أصلحك الله وجعلت فداك مرضت أربعة أشهر لم اُصلّ نافلة ، فقال : ليس عليك قضاء إنّ المريض ليس كالصّحيح كلّما غلب الله عليه فالله أولى بالعذر فيه .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعيل الجعفي قال : قال أبوجعفر عليه السلام : أفضل قضاء النّوافل قضاء صلاة اللّيل باللّيل وصلاة النّهار بالنّهار . قلت : فيكون وتران في ليلة ؟ قال : لا ، قلت : ولم تأمرني أن أوتر وترين في ليلة ؟ فقال عليه السلام : أحدهما قضاء .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن رجل فاتته صلاة النّهار متى يقضيها ؟ قال : متى ماشاء إن شاء بعد المغرب وإن شاء بعد العشاء

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم قال : سألته عن الرّجل تفوته صلاة النّهار قال : يصلّيها إن شاء بعد المغرب وإن شاء بعد العشاء .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن إسماعيل القمي ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف

ابن عميرة رفعه قال : مرّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه برجل يصلّي الضحى في مسجد الكوفة فغمز جنبه بالدّرة وقال : نحرت صلاة الأوّابين نحرك الله ، قال : فأتركها ؟ قال : فقال : « أرأيت الّذي ينهى عبداً إذا صلّى » فقال أبو عبدالله عليه السلام : وكفى بإنكار عليّ عليه السلام نهياً .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، و الفضيل ، عن أبي جعفر ، و أبي عبدالله صلوات الله عليهما أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال : صلاة الضّحى بدعة .

١٠ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أبان ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن قضاء الوتر بعد الظهر ، فقال : اقضه وتراً أبداً كما فاتك . قلت : وتران في ليلة ؟ قال : نعم ، أليس إنّما أحدهما قضاء (١) .

١١ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن المغيرة ، عن أبي جرير القمّي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أبوجعفر عليه السلام يقضي عشرين وتراً في ليلة .

١٢ ـ عنه ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا اجتمع عليك وتران أو ثلاثة أو أكثر من ذلك فاقض ذلك كما فاتك تفصل بين كلّ وترين بصلاة لأنّ الوتر الآخر ، لا تقدمنّ شيئاً قبل أوّله ، الأوّل فالأوّل ، تبدء إذا أنت قضيت صلاة ليلتك ثمّ الوتر ، قال : وقال أبوجعفر عليه السلام : لايكون وتران في ليلة إلّا واحدهما قضاء . وقال : إن أوترت من أوّل اللّيل وقمت في آخر اللّيل فوترك الأوّل قضاء وما صلّيت من صلاة في ليلتك كلّها فليكن قضاء إلى آخر صلاتك فإنّها لليلتك وليكن آخر صلاتك الوتر وتر ليلتك .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن عليّ بن عبدالله ، عن عبدالله بن سنان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل عليه من صلاة النّوافل مالايدري ماهو من كثرته كيف يصنع ؟ قال : فليصلّ حتّى لايدري كم صلّى من كثرته فيكون قد قضى بقدر علمه ، قلت : فإنّه لايقدر على القضاء من كثرة شغله ؟ فقال : إن كان شغله في طلب معيشة لابدّ منها أو حاجة لأخ مؤمن فلاشيء عليه وإن كان شغله لدنيا تشاغل بها عن الصّلاة فعليه القضاء و إلّا لقى الله مستخفّاً متهاوناً مضيّعاً لسنّة رسول الله صلى الله عليه وآله

قلت : فإنّه لايقدر على القضاء فهل يصلح له أن يتصدّق ؟ فسكت مليّاً ثمّ قال : نعم فليتصدّق بصدقة ، قلت : وما يتصدّق ؟ فقال : بقدر طوله و أدنى ذلك مدّ لكلّ مسكين مكان كلّ صلاة ، قلت : وكم الصّلاة الّتي تجب عليه فيها مدّ لكلّ مسكين ؟ فقال : لكلّ ركعتين من صلاة اللّيل وكلّ ركعتين من صلاة النّهار . قلت : لا يقدر ، فقال : مدّ لكلّ أربع ركعات ، فقلت :لايقدر ، فقال : مدّ لكلّ صلاة اللّيل ومدّ لصلاة النّهار والصّلاة أفضل والصّلاة أفضل .

١٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمّد بن عذافر ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : اعلم أنّ النّافلة بمنزلة الهديّة متى ما اُتي بها قبلت .

١٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن عليّ بن أسباط ، عن عدّة من أصحابنا أنّ أبا الحسن الأوّل عليه السلام كان إذا اهتمّ ترك النّافلة .

١٦ ـ وعنه ، عن عليّ بن معبد أو غيره ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قال النّبيّ صلّى الله عليه و آله : إنّ للقلوب إقبالاً وإدباراً فإذا أقبلت فتنفّلوا وإذا أدبرت فعليكم بالفريضة .

١٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن يحيى بن حبيب قال : كتبت إلى أبي الحسن الرّضا عليه السلام يكون عليّ الصّلاة النّافلة متى أقضيها ؟ فكتب عليه السلام : أيّة ساعة شئت من ليل أو نهار .

١٨ ـ وبهذا الإسناد ، عن محمّد بن الحسين ، عن الحكم بن مسكين ، عن عبدالله بن عليّ السرّاد قال : سأل أبو كهمس أبا عبدالله عليه السلام فقال : يصلّي الرّجل نوافله في موضع أو يفرّقها ؟ فقال : لابل يفرّقها ههنا وههنا فإنّها تشهد له يوم القيامة .

١٩ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الرّيّان قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام رجل يقضي شيئاً من صلاته الخمسين في المسجد الحرام أو في مسجد الرسول صلّى الله عليه وآله أو في مسجد الكوفة أتحسب له الرّكعة على تضاعف ما جاء عن آبائك عليهم السلام في هذه المساجد حتّى يجزئه إذا كانت عليه عشرة آلاف ركعة أن يصلّي مائة ركعة أو أقلّ أو أكثر و كيف يكون حاله ؟ فوقّع عليه السلام : يحسب له بالضّعف فأمّا ان يكون تقصيراً من الصّلاة بحالها فلا يفعل ، هو إلى الزّيادة أقرب منه إلى النّقصان .

۲۰ - أحمد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن عبدالله بن الفضل النّوفلي ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرّجل المستعجل ما الّذي يجزئه في النّافلة ؟ قال : ثلاث تسبيحات في القراءة و تسبيحة في الرّكوع و تسبيحة في السّجود .

باب ۸۳

تقدیم و تاخیر نوافل، قضائے نوافل اور نماز چاشت

۱- میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو زوال کے وقت کاموں میں مصروف رہتا ہو آیا وہ دن کے اوّل حصہ میں نوافل پڑھ لے، ہاں اگر وہ جانتا ہے کہ وقت زوال مشغول رہے گا۔ (مجہول)

۲- راوی کہتا ہے یوم فتح مکہ میں نے رسول اللہ کے لیے ایک سیاہ رنگ کا خیمہ نصب کیا اس پر ایسے پیالہ سے پانی چھڑکا گیا جس پر خمیر کا اثر تھا پس حضرتؐ نے رو بقبلہ ہو کر وقت چاشت آٹھ رکعت نماز پڑھی، نہ اس سے پہلے پڑھی نہ بعد میں۔ (۶)

۳- فرمایا جو نمازیں دن میں قضا ہوتی ہیں ان کو دن میں ادا کرو، جو رات میں قضا ہوتی ہیں انھیں رات میں ادا کرو، میں نے کہا دونوں وتر رات میں ادا کروں فرمایا ہاں وتر کی قضا ہمیشہ بجالاؤ۔

۴- کسی نے کہا میرے اوپر بہت سی نوافل قضا ہیں میں کیا کروں۔

فرمایا قضا بجالاؤ۔

میں نے کہا وہ تو بہت زیادہ ہیں

فرمایا انھیں ادا کرو۔

میں نے کہا مجھے تو ان کا شمار بھی یاد نہیں۔

فرمایا پتہ لگاؤ۔

راوی نے کہا میں چار ماہ بیمار رہا ان میں نافلہ نہیں پڑھیں۔ میں نے کہا اللہ آپؑ کی حفاظت کرے۔ میں چار ماہ بیمار رہا۔ اب میں کیا کروں جبکہ مجھے ان کا شمار بھی یاد نہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا تم پر قضا نہیں۔ کیونکہ مریض مثل تندرست کے نہیں ہوتا۔ جب اس پر مرض غالب ہو تو اللہ اس کا عذر قبول کرنے والا ہے

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے نوافل میں نمازِ شب کی قضا افضل ہے رات کی رات میں اور دن کی دن میں، میں نے یوں تو دو دو وتر نمازیں ایک شب میں ہو جائیں گی۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر آپ دو وتروں کا حکم کیوں دیتے ہیں۔ فرمایا ان میں ایک تو قضا ہوگی۔ (مجہول)

۶۔ پوچھا گیا جس کی دن کی نماز قضا ہوگئی ہو وہ کب ادا کرے۔ فرمایا جب چاہے خواہ بعد مغرب خواہ بعد عشاء۔ (حسن)

۷۔ میں نے پوچھا جس کی دن کی نماز نافلہ فوت ہوگئی ہو کب ادا کرے۔ خواہ بعد مغرب خواہ بعد عشاء۔

۸۔ راوی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد کوفہ میں چاشت کے وقت (یعنی زوال کے بعد نماز پڑھنے کے) نماز نافلہ وقت سے بہت پہلے پڑھ رہا ہے۔ حضرتؑ نے اپنے پہلو میں دُرّہ تلاش کیا اور فرمایا تو نے اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز کو ذبح کیا خدا تجھے ذبح کرے۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اے رسولؐ کیا تم نے دیکھا اس کو جس نے خدا کی نماز سے بندہ کو روکا۔ حضرت ابوعبداللہؑ نے راوی سے فرمایا۔ حضرت علیؑ کا فرمانا اس کے رک جانے کے لیے کافی تھا۔ (مرفوع)

۹۔ فرمایا دونوں حضراتؑ نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز چاشت بدعت ہے۔

۱۰۔ میں نے پوچھا بعد ظہر نماز وتر کی قضا کے متعلق، فرمایا ہمیشہ اسے ادا کرو، جب بھی قضا ہو جائے۔ میں نے کہا رات میں ادا کرے گا تو دو وتر ہو جائیں گی فرمایا ایک تو ان میں قضا ہی ہوگی۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام ہر رات میں بیس وتر نمازیں پڑھتے تھے۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم پر دو وتر نمازیں یا اس سے زیادہ جمع ہو جائیں جیسے وہ قضا ہوئی ہیں ہر دو وتروں کے درمیان ایک نماز کا فاصلہ دو تاکہ وتر آخر کے پہلے کوئی نماز نہ رہے وہ اوّل رہے شروع کرو رات کی قضا نماز سے، اس کے بعد وتر پڑھو، حضرتؑ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک رات میں دو وتر نہ ہوں گی مگر یہ کہ ایک ان میں قضا والی ہو اور یہ بھی فرمایا جب تم نماز وتر اوّل شب میں پڑھو اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو آخر شب میں تو پہلی وتر قضا نماز ہو پوری رات پس جب تم نماز پڑھو تو وہ قضا والی ہوں جو رات میں فوت ہوئی ہوں اور رات میں تمہاری آخری نماز وتر ہو۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے حضرتؑ سے کہا کہ ایک شخص پر نافلہ نمازیں قضا ہیں اور وہ ان کی کثرت کی وجہ سے نہیں بتا سکتا کہ کتنی ہیں تو کیا کرے فرمایا اتنی پڑھے کہ ان کی کثرت کی وجہ سے نہ بتا سکے کہ کتنی پڑھی ہیں تو بقدر اس کے علم کے ادا ہو جائیں گی۔ میں نے کہا اگر وہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو زیادتی کی وجہ سے، فرمایا اگر اس کی یہ مشغولیت طلب معاش کے لیے ضروری ہے یا کسی مومن کی حاجت براری میں ہے تو اس پر کچھ نہیں اور اگر دُنیوی مشاغل میں قضا ہوئی ہیں تو اس پر قضا ہے ورنہ روز قیامت مستحق ذلت ہوگا اور سنت رسولؐ اللہ کا ضائع کرنے والا ہوگا۔ میں نے کہا اگر

قادر نہ ہو اور صدقہ دے دے۔ حضرت خاموش رہے پھر فرمایا ہاں۔ پھر صدقہ دے میں نے کہا کیا صدقہ دے بقدر اپنی وسعت کے اور کم سے کم ہر نماز کے لئے ایک مد کسی مسکین کو دے۔ میں نے کہا اور کتنی نماز دل تک فرمایا جتنی قضا اس پر واجب ہیں ہر مسکین کو ایک مُد دے رات اور دن کی ہر دو رکعت کے بدلے ایک مُد۔ میں نے کہا اگر قادر نہ ہو فرمایا تو رات دن کی کل نمازوں کے بدلے ایک مُد، لیکن نماز پڑھنی افضل ہے نماز پڑھنی افضل ہے۔ (مجہول)

۱۴۔ فرمایا میں جانتا ہوں کہ نافلہ بمنزلہ ہدیہ ہے اور ہدیہ جب بھی دیا جاتا ہے قبول کر لیا جاتا ہے۔ (ض)

۱۵۔ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کو کوئی امر اہم پیش آتا تھا تو نماز نافلہ ترک کر دیتے تھے۔ (ض)

۱۶۔ فرمایا لوگوں میں کبھی شوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی افسردگی جب شوق ہو تو نافلہ پڑھو اور جب رنج و غم سے افسردگی ہو تو صرف فریضہ۔ (مرسل)

۱۷۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا میرے اوپر نافلہ نمازیں ہیں کب ادا کروں آپ نے فرمایا جب چاہو دن میں یا رات میں۔ (مجہول)

۱۸۔ فرمایا نافلہ نمازیں الگ الگ مقام پر پڑھنی چاہئیں، کچھ ایک جگہ کچھ دوسری جگہ، یہ سب مقام قیامت کے روز گواہی دیں گے۔

۱۹۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ ایک شخص پچاس نافلہ نمازیں مسجد الحرام، مسجد رسولؐ اور مسجد کوفہ میں پڑھتا ہے تو اس کی ایک رکعت کئی گنا ثواب زیادہ پائے گی اور کافی ہوں گی ان دس نمازوں کے لئے جو اس پر ہیں یعنی دو رکعتیں برابر ہوں گی سو رکعتوں کی یا اس سے کچھ کم یا زیادہ تو اس کی کیا صورت ہو گی۔ (م)

حضرتؑ نے جواب میں لکھا یہ اضافہ محسوب ہو گا۔ لیکن اگر نمازمیں کوتاہی ہو گی تو یہ زیادتی نقصان سے زیادہ قریب ہو گی

۲۰۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جلدی میں ہو تو اس کی نافلہ کی کیا صورت فرمایا قرأت میں تین تسبیحات پڑھے اور رکوع و سجود میں ایک ایک بار۔ (موثق)

﴿باب ۸۵﴾

✿(صلاة الخوف)✿

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن صلاة الخوف ، قال : يقوم الإمام وتجيىء طائفة من أصحابه فيقومون خلفه و طائفة بإزاء العدوّ فيصلّي بهم الإمام ركعة ثمّ يقوم و يقومون معه

فيمثل قائماً و يصلّون هم الركعة الثّانية ثمّ يسلّم بعضهم على بعض ثمّ ينصرفون فيقومون في مقام أصحابهم و يجيىء الآخرون فيقومون خلف الإمام فيصلّي بهم الركعة الثّانية ثمّ يجلس الإمام فيقومون هم فيصلّون ركعة اُخرى ، ثمّ يسلّم عليهم فينصرفون بتسليمه ، قال : و في المغرب مثل ذلك يقوم الإمام و تجيىء طائفة فيقومون خلفه ثمّ يصلّي بهم ركعة ثمّ يقوم و يقومون فيمثل الإمام قائماً و يصلّون الركعتين فيتشهّدون و يسلّم بعضهم على بعض ثمّ ينصرفون فيقومون في موقف أصحابهم و يجيىء الآخرون ويقومون خلف الإمام فيصلّي بهم ركعة يقرء فيها ثمّ يجلس فيتشهّد ثمّ يقوم ويقومون معه ويصلّي بهم ركعة اُخرى ثمّ يجلس و يقومون هم فيتمّون ركعة اُخرى ثمّ يسلّم عليهم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان ، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صلّى رسول الله صلى الله عليه وآله بأصحابه في غزوة ذات الرّقاع صلاة الخوف ففرّق أصحابه فرقتين أقام فرقة بإزاء العدوّ ، و فرقة خلفه فكبّر وكبّروا فقرء و أنصتوا و ركع فركعوا وسجد فسجدوا ثمّ استتمّ رسول الله صلى الله عليه وآله قائماً وصلّوا لأنفسهم ركعة ثمّ سلّم بعضهم على بعض ثمّ خرجوا إلى أصحابهم فقاموا بإزاء العدوّ وجاء أصحابهم فقاموا خلف رسول الله صلى الله عليه وآله فصلّى بهم ركعة ثمّ تشهّد وسلّم عليهم فقاموا فصلّوا لأنفسهم ركعة ثمّ سلّم بعضهم على بعض

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إن كنت في أرض مخافة فخشيت لصّاً أو سبعاً فصلّ على دابّتك .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبيه ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن الأسير يأسره المشركون فتحضره الصّلاة فيمنعه الّذي أسره منها ، قال : يؤمي إيماء .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل قال : سألته قلت : أكون في طريق مكّة فننزل للصّلاة في مواضع فيها الأعراب أنصلّي المكتوبة على الأرض فنقرء اُمّ الكتاب وحدها أم نصلّي على الرّاحلة فنقرء فاتحة الكتاب والسّورة ؟ فقال : إذا خفت فصلّ على الرّاحلة المكتوبة وغيرها و إذا قرأت الحمد و سورة أحبّ إليّ

ولا أرى بالّذي فعلت بأساً .

٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان ، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : «فإن خفتم فرجالاً أو ركباناً» كيف يصلّي وما يقول إذا خاف من سبع أولصّ كيف يصلّي ؟ قال : يكبّر ويؤمي إيماء برأسه .

باب ۸۵

نمازِ خوف

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا نماز خوف کے متعلق، فرمایا امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھیوں کا ایک گروہ آئے اور وہ اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے امام ان کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھے پھر کھڑا ہو اور اس کے وہ بھی کھڑے ہوں اور وہ دوسری رکعت پڑھیں اور ایک دوسرے پر سلام بھیجیں پھر نماز ختم کر کے وہ ہٹ جائیں اور دشمن کے مقابل جو گروہ ہے اس کی جگہ جائیں اور دوسرا گروہ امامؑ کے پیچھے کھڑا ہو اور دوسری رکعت امام ان کے ساتھ پڑھے پھر امام بیٹھ جائے اور وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھیں پھر امام ان پر سلام پڑھے اور اس طرح وہ نماز ختم کریں اور نماز مغرب میں اسی طرح امام کھڑا ہو اور ایک گروہ آ کر اس کے پیچھے کھڑا ہو ۔ ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر کھڑا ہو اور وہ بھی اس کے ساتھ کھڑے ہوں امام کھڑا رہے اور وہ دو رکعتیں تشہد پڑھ کر ختم کریں اس کے بعد وہ ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہو اور امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور قرأت کرے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو اور وہ بھی کھڑے ہوں اور دوسری رکعت اس کے ساتھ پڑھیں پھر امام کے پیچھے وہ کھڑے ہوں اور دوسری رکعت پڑھ کر تمام کریں (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے غزوات ذات الرقاع میں رسولؐ اللہ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف اس طرح پڑھی کہ اپنے اصحاب کے دو حصے کئے ایک گروہ کو دشمن کے مقابل رکھا اور ایک گروہ حضرت کے پیچھے کھڑا ہوا حضرتؐ کے ساتھ تکبیر کہی اور قرأت کو خاموشی سے سنا اور حضرتؐ کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ پھر رسولؐ اللہ کھڑے رہے اور لوگوں نے بطور خود ایک رکعت پڑھی اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور اس کے بعد یہ گروہ دشمن کے مقابلے کو چلا گیا اور دوسرا گروہ حضرت کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا اور رسولؐ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بعد تشہد و

سلام نماز تمام کی اور لوگوں نے بطور خود دوسری رکعت پڑھی اور ایک دوسرے کو سلام کیا۔

۳۔ فرمایا اگر تم خوف کی جگہ ہو اور چور کے سامان چرانے یا درندہ کا خوف ہو تو اپنے چوپایہ پر ہی نماز پڑھ لو۔ (ض)

۴۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے مشرکوں نے قید کر لیا ہو اور نماز کا وقت آجائے اور قید کرنے والا مانع ہو، فرمایا وہ اشارہ سے پڑھ لے۔ (موثق)

۵۔ میں نے پوچھا اگر مکہ کے راستہ میں ہوں اور ہم نماز کے لئے اترتے ہیں ایسے مقامات پر جہاں بدو عرب ہوں آیا نماز واجب ہم سواری سے اتر کر پڑھیں اور حمد و سورہ کے ساتھ پڑھیں فرمایا اگر خوف ہے تو نماز واجب سواری ہی پر پڑھ لو اور میرے ساتھ حمد و سورہ پڑھنا زیادہ محبوب ہے۔ اور جو تم نے کیا اس میں بھی کوئی خوف نہیں یعنی سواری ہی پر پڑھ لو۔ (ح)

۶۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ یا سوار، تو کیسے نماز پڑھے آپ نے یہ نہ بتایا کہ درندے یا چور کا خوف ہو تو کیسے پڑھے فرمایا تکبیر کہے اور سر سے اشارہ کرے۔ (موثق)

﴿باب ۸۶﴾

﴿صلاة المطاردة والمواقفة والمسايفة﴾ (۳)

۱ـ عليّ بن إبراهيم بن هاشم القمّي، عن أبيه، عن عمرو بن عثمان، عن محمّد بن عذافر، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا جالت الخيل تضطرب السيوف أجزأه تكبيرتان فهذا تقصير آخر.

۲ـ عليّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن اُذينة، عن زرارة؛ وفضيل؛ و محمّد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: في صلاة الخوف عند المطاردة و المناوشة يصلّي كلّ إنسان منهم بالإيماء حيث كان وجهه و إن كانت المسايفة والمعانقة و تلاحم القتال فإنّ أميرالمؤمنين صلوات الله عليه صلّى ليلة صفّين وهي ليلة الهرير لم تكن صلاتهم الظّهر والعصر والمغرب والعشاء عند وقت كلّ صلاة إلّا التكبير والتهليل و التسبيح والتحميد والدّعاء فكانت تلك صلاتهم لم يأمرهم بإعادة الصّلاة.

۳ـ عنه، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة قال: سمعت بعض أصحابنا يذكر أنّ أقلّ مايجزىء في حدّ المسايفة من التكبير تكبيرتان لكلّ صلاة إلّا المغرب فإنّ لها ثلاثاً.

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و أحمد بن إدريس ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصّلاة إن خفتم أن يفتنكم الّذين كفروا » قال : في الرّكعتين تنقص منهما واحدة .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن صلاة القتال ، فقال : إذا التقوا فاقتتلوا فإنّ الصّلاة حينئذ التكبير و إن كانوا وقوفاً (٥) لايقدرون على الجماعة فالصّلاة إيماء .

٦ ـ محمّد ، عن أحمد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : أرأيت إن لم يكن المواقف على وضوء كيف يصنع ولايقدر على النّزول قال : يتيمّم من لبده أو سرجه أو مَعرَفة دابّته فإنّ فيها غباراً و يصلّي و يجعل السّجود أخفض من الرّكوع ولا يدور إلى القبلة ولكن أينما دارت دابّته غير أنّه يستقبل القبلة بأوّل تكبيرة حين يتوجّه .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يلقى السبع و قد حضرت الصّلاة ولا يستطيع المشي مخافة السّبع فإن قام يصلّي خاف في ركوعه و سجوده السّبع والسّبع أمامه على غير القبلة فإن توجّه إلى القبلة خاف أن يثب عليه الأسد كيف يصنع ؟ قال : فقال : يستقبل الأسد ويصلّي و يؤمي برأسه إيماء و هو قائم وإن كان الأسد على غير القبلة .

باب ۸۶

گھمسان کی جنگ میں نماز

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں تلواریں چل رہی ہوں تو صرف دو تکبیریں کافی ہیں اور یہ کمی کی حد آخر ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے کہ نماز خوف ایسی صورت میں جبکہ گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو ہر شخص نماز اشارے سے پڑھے، جدھر بھی رخ ہو اگر دست بدست ہو اور دشمن کا سامنا ہو تو اس طرح پڑھے جیسے امیر المومنینؑ نے صفین میں اس رات کی جنگ میں پڑھی جو لیلۃ الہریر کی جنگ کہلاتی ہے۔ سب ساتھیوں نے ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی نماز صرف تکبیر و تہلیل تحمید و دعا سے (ادا کی اور حضرت نے ان کو اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ (حسن)

۳۔ میں بعض اصحاب سے سنا جہاں تلوار چل رہی ہو وہاں نماز کے لئے ایک تکبیر یا دو تکبیریں کافی ہیں سوائے مغرب کی نماز کے لئے کہ اس میں تین ہیں۔ (حسن)

۴۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ فرمایا اگر کفار سے فتنہ کا خوف ہو تو دو رکعت میں سے ایک رکعت کم کر دو۔ (م)

۵۔ میں نے وقت قتال نماز کے متعلق پوچھا فرمایا اگر دونوں لشکر ملے ہوئے لڑ رہے ہوں تو صرف تکبیر کافی ہے اور اگر وقفہ ہو اور جماعت پر قادر نہ ہوں تو اشارہ سے پڑھیں۔ (م)

۶۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا اگر جنگ میں وضو کرنے کا موقع نہ ملے تو کیا کرے درآنحالیکہ زمین پر اتر بھی نہ سکتا ہو۔ فرمایا نمدزین پر یا گھوڑے کے ایال پر تیمم کرے بشرطیکہ ان پر غبار ہو۔ اور نماز پڑھے اور سجدہ کے لئے بہ نسبت رکوع کے زیادہ جھکے اور قبلہ کی طرف نہ گھومے بلکہ جدھر گھوڑا گھومے ادھر ہی پڑھے لیکن تکبیر کے وقت رو بقبلہ ہونا چاہیئے۔ (م)

۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو شخص کے مقابل شیر ہو قبلہ کے خلاف اور صورت یہ ہو کہ اگر رخ پھیرے گا تو شیر حملہ کر دے گا اس کو چاہیئے کہ شیر کے مقابل ڈٹا رہے اور کھڑے ہونے کی صورت میں سر کے اشارے سے نماز پڑھے۔ اگر شیر کا سامنا قبلہ کے خلاف ہو تو بھی۔ (م)

﴿باب ۸﴾

﴿صلاة العيدين والخطبة فيهما﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أُذينة ، عن زرارة قال : قال أبو جعفر عليه السلام : ليس في يوم الفطر والأضحى أذان ولا إقامة أذانهما طلوع الشمس إذا طلعت خرجوا وليس قبلهما ولا بعدهما صلاة ومن لم يصلِّ مع إمام في جماعة فلا صلاة له ولا قضاء عليه .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن معمر بن يحيى ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لاصلاة يوم الفطر والأضحى إلّا مع إمام .

٣ ـ عليّ بن محمّد عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن معاوية قال : سألته عن صلاة العيدين ، فقال : ركعتان ليس قبلهما ولا بعدهما شيء ، وليس فيهما أذان ولا إقامة يكبّر فيهما اثنتي عشر تكبيرة يبدء فيكبّر ويفتتح الصّلاة ثمّ يقرء فاتحة الكتاب ، ثمّ يقرء والشمس وضحيها ، ثمّ يكبّر خمس تكبيرات ، ثمّ يكبّر و يركع فيكون يركع بالسّابعة ، ثمّ يسجد سجدتين ، ثمّ يقوم فيقرء فاتحة الكتاب وهل أتيك حديث الغاشية ثمّ يكبّر أربع تكبيرات ويسجد سجدتين ويتشهّد ويسلّم ، قال : وكذلك صنع رسول الله صلى الله عليه وآله والخطبة بعد الصلاة وإنّما أحدث الخطبة قبل الصّلاة عثمان و إذا خطب الإمام فليقعد بين الخطبتين قليلاً و ينبغي للإمام أن يلبس يوم العيدين برداً و يعتمّ شاتياً كان أو قايظاً ويخرج إلى البرّ حيث ينظر إلى آفاق السّماء ولا يصلّي على حصير ولا يسجد عليه وقد كان رسول الله صلى الله عليه وآله يخرج إلى البقيع فيصلّي بالنّاس .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن المفضّل بن صالح ، عن ليث المراديّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قيل لرسول الله صلى الله عليه وآله يوم فطر أو يوم أضحى : لو صلّيت في مسجدك فقال : إنّي لأحبّ أن أبرز إلى آفاق السماء .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في صلاة العيدين قال : يكبّر ثمّ يقرء ، ثمّ يكبّر خمساً ويقنت بين كلّ تكبيرتين ، ثمّ يكبّر السّابعة ويركع بها ، ثمّ يسجد ، ثمّ يقوم في الثانية فيقرء ثمّ يكبّر أربعاً فيقنت بين كلّ تكبيرتين ، ثمّ يكبّر ويركع بها .

٦ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يخرج السّلاح في العيدين إلّا أن يكون عدوّ حاضر .

٧ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن الفضيل بن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اُتي أبي بالخمرة يوم الفطر فأمر بردّها ثمّ قال : هذا يوم كان رسول الله صلى الله عليه وآله يحبّ أن ينظر إلى آفاق السماء و

يضع وجهه على الأرض .

٨ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان بن عثمان ، عن سلمة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اجتمع عيدان على عهد أميرالمؤمنين صلوات الله عليه فخطب النّاس ثمّ قال : هذا يوم اجتمع فيه عيدان فمن أحبّ أن يجمع معنا فليفعل و من لم يفعل فإنّ له رخصة ـ يعني من كان متنحّياً .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد ابن مسلم قال : سألته عن رجل فاتته ركعة مع الإمام من الصّلاة أيّام التشريق ، قال : يتمّ الصّلاة ويكبّر .

١٠ ـ محمّد بن يحيى رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : السنّة على أهل الأمصار أن يبرزوا من أمصارهم في العيدين إلّا أهل مكّة فإنّهم يصلّون في المسجد الحرام .

١١ ـ محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن عبدالله ، عن العبّاس بن عامر ، عن أبان ، عن محمّد بن الفضل الهاشميّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ركعتان من السنّة ليس تصلّيان في موضع إلّا المدينة ، قال : يصلّي في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله في العيد قبل أن يخرج إلى المصلّى ليس ذلك إلّا بالمدينة لأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله فعله .

باب ۸۷

نماز عیدین اور خطبے

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ نماز کے لیے اذان و اقامت نہیں کیونکہ یہ دونوں طلوع شمس کے وقت ہوتی ہیں جب طلوع ہو تو لوگ نماز کے لیے نکلیں اور ان نمازوں کے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں اور جو امام کے ساتھ نماز نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں اور نہ اس پر قضا ہے۔ (حسن)

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ امام ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ (حن)

۳۔ میں نے پوچھا نماز عیدین کے متعلق، فرمایا دو رکعت ہیں ان سے پہلے اور بعد کچھ نہیں، اور ان نمازوں کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت، بارہ تکبیریں پہلے کہے، پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کرے اوّل سورہ الحمد پڑھے پھر سورہ والشمس پھر

تکبیر کہے پانچ تکبیریں، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے یہ رکوع ساتویں تکبیر کے بعد ہوگا۔
پھر دو سجدے کرے۔
پھر کھڑا ہو اور سورۂ الحمد کے بعد سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھے پھر چار تکبیریں کہے اور دو سجدے کرے اور تشہد و سلام کے بعد نماز ختم کرے۔ رسولؐ اللہ اسی طرح نماز پڑھتے تھے اور خطبہ بعد نماز پڑھے۔ قبل نماز خطبہ کا حکم عثمان نے دیا۔ جب امام پہلا خطبہ پڑھ لے تو ذرا دیر کے لئے بیٹھے پھر دوسرا خطبہ پڑھے اور امام کو چاہیے کہ روز عید عبا پہنے اور عمامہ باندھے گرمی ہو یا سردی اور صحرا کی طرف نکلے۔ جہاں آسمان نظر آئے اور بوریئے پر نہ تو نماز پڑھے نہ سجدہ کرے۔ (زمین پر نماز و سجدہ ہو) رسولؐ اللہ روز عید بقیع میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے۔ (م)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے روز عید فطر یا عید اضحیٰ رسولؐ اللہ سے کہا گیا اگر میں آپ کی مسجد میں نماز پڑھوں۔ فرمایا میں آسمان کے نیچے پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔ (ض)

۵۔ فرمایا حضرتؑ نے نماز عیدین کے متعلق کہ تکبیر کہے پھر حمد و سورہ پڑھے اور پانچ تکبیریں اور ہر دو تکبیر کے درمیان قنوت پڑھے اور ساتویں تکبیر کے بعد رکوع میں جائے پھر سجدہ کرے پھر دوسری رکعت میں حمد و سورہ پڑھ کر چار تکبیروں کے بعد قنوت پڑھے پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ (ض)

۶۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا عیدین کی نماز میں ہتھیار بدن سے کھول دے مگر جب دشمن سامنے موجود ہو۔

۷۔ فرمایا حضرتؑ نے روز عید میرے والد کے لئے خمرہ (کھجور کی چھال سے بنی ہوئی سجدہ گاہ) لائی گئی۔ آپ نے اسے لوٹا دیا اور فرمایا آج کے دن رسولؐ اللہ کھلے مقام پر نماز پڑھتے اور اپنے چہرے کو زمین پر رکھنے کو پسند کرتے تھے۔ (ض)

۸۔ فرمایا حضرتؑ نے عہد امیرالمومنین علیہ السلام میں دو عیدیں جمع ہوئیں آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا۔
یہ وہ دن ہے کہ دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں پس جو چاہے ہمارے ساتھ نماز پڑھے اور جو نہ چاہے وہ علیحدہ ہو جائے۔
دو عیدوں سے مراد جمعہ اور عید ہے۔ (م)

۹۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) کی نماز میں جو امام کے ساتھ تھی ایک رکعت فوت ہوگئی۔ فرمایا وہ اپنی نماز تمام کرے اور تکبیر کہے۔ (مرفوع)

۱۰۔ فرمایا کہ سنت ہے کہ شہر والے اپنے شہروں سے نکل کر نماز عیدین پڑھیں سوائے اہل مکہ کے کہ وہ مسجد الحرام میں نماز پڑھیں۔ (مجہول)

۱۱۔ فرمایا دو رکعت سنت ایسی ہیں کہ سوائے مدینہ کے اور جگہ نہیں پڑھی جاتیں یہ عید کے دن مسجد رسولؐ میں مصلی چھوڑنے سے پہلے پڑھی جاتی ہیں رسولؐ اللہ نے ایسا ہی کیا ہے۔ (م)

﴿ باب ۸۹ ﴾

۞(صلاة الاستسقاء)۞

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن محمّد بن مسلم ؛ والحسين ابن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أحمد بن سليمان جميعاً ، عن مرّة مولى محمّد بن خالد قال : صاح أهل المدينة إلى محمّد بن خالد في الإستسقاء فقال لي : انطلق إلى أبي عبدالله عليه السلام فسله ما رأيك فإنّ هؤلاء قد صاحوا إليّ ، فأتيته فقلت له ، فقال لي : قل له : فليخرج ، قلت له : متى يخرج جعلت فداك قال : يوم الإثنين ، قلت : كيف يصنع ؟ قال يخرج المنبر ثمّ يخرج يمشي كما يمشي يوم العيدين وبين يديه المؤذّنون في أيديهم عنزهم حتّى إذا انتهى إلى المصلّى يصلّي بالنّاس ركعتين بغير أذان ولا إقامة ، ثمّ يصعد المنبر فيقلب رداءه فيجعل الّذي على يمينه على يساره والّذي على يساره على يمينه ، ثمّ يستقبل القبلة فيكبّر الله مائة تكبيرة رافعاً بها صوته ، ثمّ يلتفت إلى النّاس عن يمينه فيسبّح الله مائة تسبيحة رافعاً بها صوته ، ثمّ يلتفت إلى النّاس عن يساره فيهلّل الله مائة تهليلة رافعاً بها صوته . ثمّ يستقبل النّاس فيحمدالله مائة تحميدة ، ثمّ يرفع يديه فيدعو ، ثمّ يدعون فإنّي لأرجو أن لا يخيبوا قال : ففعل فلمّا رجعنا [جاء المطر] قالوا : هذا من تعليم جعفر .

وفي رواية يونس فما رجعنا حتّى أهمّتنا أنفسنا .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن صلاة الاستسقاء ، فقال : مثل صلاة العيدين يقرء فيها ويكبّر فيها كما يقرء ويكبّر فيها ، يخرج الإمام ويبرز إلى مكان نظيف في سكينة ووقار وخشوع ومسكنة ويبرز معه النّاس فيحمدالله ويمجّده ويثني عليه ويجتهد في الدّعاء ويكثر من التسبيح والتهليل والتكبير ويصلّي مثل صلاة العيدين ركعتين في دعاء ومسألة واجتهاد ، فإذا سلّم الإمام قلب ثوبه وجعل الجانب الّذي على المنكب الأيمن على الأيسر والّذي على الأيسر على الأيمن فإنّ النبيّ صلى الله عليه وآله كذلك صنع .

. محمّد بن يحيى ، رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن تحويل النبيّ

صلى الله عليه وآله رداءه إذا استسقى فقال : علامة بينه وبين أصحابه يحوّل الجدب خصباً .

۴ - وفي رواية ابن المغيرة قال : يكبّر في صلاة الاستسقاء كما يكبّر في العيدين في الأولى سبعاً وفي الثانية خمساً و يصلّي قبل الخطبة و يجهر بالقراءة و يستسقي وهو قاعدٌ .

باب ۸۸

نمازِ استسقاء

۱۔ اہل مدینہ جو قحط زدہ تھے روتے پیٹتے محمد بن خالد کے پاس طلب باراں کے لئے آئے اور مجھ سے کہا حضرت ابوعبداللہ سے چل کر معلوم کریں کیا کریں۔ میں نے حضرت سے کہا۔ فرمایا اس سے کہو شہر سے باہر نکلے۔ میں نے کہا کب۔ فرمایا پیر کے روز۔ میں نے کہا پھر۔ فرمایا منبر کو نکالے اور لوگ اس طرح بیرون شہر جائیں جیسے نماز عید کو جاتے ہیں اذان دینے والے ان کے آگے ہوں ان کے ہاتھوں میں عصا ہوں پھر دو رکعت نماز بغیر اذان و اقامت کے پڑھیں۔ پھر امام منبر پر جائے اور اپنی ردا کو الٹ لے اور جو لوگ اس کی داہنی طرف ہوں انھیں بائیں طرف لائے اور بائیں طرف والوں کو داہنی طرف پھر قبلہ رُخ ہو کر بلند آواز سے سو تکبیریں کہے پھر داہنی طرف والوں کی طرف ہو کر سو مرتبہ سبحان اللہ بلند آواز سے کہے پھر طرف رُخ کر کے بلند آواز سے سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر سامنے کی طرف رُخ کر کے بلند آواز سے سو مرتبہ الحمد للہ کہے پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور سب لوگ دعا کریں۔ مجھے امید ہے ناکام نہ ہوں گے راوی نے کہا یہ وہ تعلیم ہے جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے حاصل ہوئی۔ (مجہول)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نماز استسقاء کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ مثل نماز عیدین کے ہے اس میں قرأت و تکبیر ہے جیسے عیدین میں، امام نکلے اور کسی پاک جگہ پر پہنچے سکینہ و وقار اور خضوع اور خشوع اور ذلت و مسکنت کے ساتھ اور لوگ بھی اس کے ساتھ نکلیں، پس وہ خدا کی حمد و ثنا کرے اور پوری توجہ سے دعا کرے اور بکثرت تسبیح و تہلیل و تکبیر کہے اور عیدین کی نماز کی طرح دو رکعت نماز، دعا اور سوال کے ساتھ پوری توجہ سے پڑھے اور جب امام سلام پڑھ چکے تو اپنے لباس کو الٹے اور داہنا حصہ بائیں کندھے پر ڈالے اور بایاں داہنے پر، کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (حسن)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نماز استسقاء کے وقت ولباس الٹنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ علامت تھی قحط کو خوشحالی

بیں بدلنے کے لئے ایک روایت ہے کہ نماز عیدین کی طرح نماز استسقاء میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے اور دوسری میں پانچ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھے اور قرأت بلند آواز سے کرے اور پھر بیٹھ کر طلب باران کرے۔ (مرفوع)

﴿باب ٨٩﴾

﴿صلاة الكسوف﴾

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن عليِّ بن عبدالله قال : سمعت أبا الحسن موسى عليه السلام يقول : إنّه لمّا قبض إبراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وآله جرت فيه ثلاث سنن أمّا واحدة فإنّه لمّا مات انكسفت الشمس فقال النّاس : انكسفت الشمس لفقد ابن رسول الله صلى الله عليه وآله فصعد رسول الله صلى الله عليه وآله المنبر فحمد الله و أثنى عليه ثمَّ قال : يا أيّها النّاس إنَّ الشمس والقمر آيتان من آيات الله تجريان بأمره مطيعان له لا تنكسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا انكسفتا أو واحدة منهما فصلّوا ، ثمَّ نزل فصلّى بالنّاس صلاة الكسوف .

٣ - حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ؛ ومحمّد بن مسلم قالا : قلنا لأبي جعفر عليه السلام : هذه الرياح والظلم الّتي تكون هل يصلّى لها ؟ فقال : كلُّ أخاويف السماء من ظلمة أوريح أو فزع فصلِّ له صلاة الكسوف حتّى يسكن .

٢ - عليٌّ ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد ابن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمّد بن مسلم قالا : سألنا أبا جعفر عليه السلام عن صلاة الكسوف كم هي ركعة وكيف نصلّيها ؟ فقال : عشر ركعات وأربع سجدات تفتتح الصلاة بتكبيرة وتركع بتكبيرة وترفع رأسك بتكبيرة إلّا في الخامسة الّتي تسجد فيها وتقول : سمع الله لمن حمده وتقنت في كلِّ ركعتين قبل الرُّكوع وتطيل القنوت والرُّكوع على قدر القراءة و الرُّكوع و السجود فإن فرغت قبل أن ينجلي فاقعد وادع الله عزَّ وجلَّ حتّى ينجلي وإن انجلى قبل أن تفرغ من صلاتك فأتمَّ ما بقي وتجهر بالقراءة قال : قلت : كيف القراءة فيها ؟ فقال : إن قرأت سورة في كلِّ ركعة فاقرء فاتحة الكتاب وإن نقصت من السورة شيئاً فاقرء من حيث نقصت ولا تقرء فاتحة الكتاب ،

قال : وكان يستحب أن يقرء فيها بالكهف و الحجر إلّا أن يكون إماماً يشقّ على من خلفه وإن استطعت أن تكون سلاتك بارزاً لا يجنّك بيت فافعل و صلاة كسوف الشمس أطول من صلاة كسوف القمر وهما سواء في القراءة والرّكوع والسجود .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : وقت صلاة الكسوف في الساعة الّتي تنكسف عند طلوع الشمس وعند غروبها ، قال : وقال أبو عبدالله عليه السلام هي فريضة .

٥ ـ عنه ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد ابن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن صلاة الكسوف في وقت الفريضة ، فقال: ابدء بالفريضة ، فقيل له : في وقت صلاة اللّيل ؛ فقال : صلّ صلاة الكسوف قبل صلاة اللّيل .

٦ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا انكسفت الشمس كلّها و احترقت ولم تعلم ثمّ علمت بعد ذلك فعليك القضاء ، وإن لم تحترق كلّها فليس عليك قضاء .

وفي رواية اُخرى إذا علم بالكسوف ونسي أن يصلّي فعليه القضاء و إن لم يعلم به فلا قضاء عليه ، هذا إذا لم يحترق كلّه .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ، عن محمّد بن عبد الحميد ، عن عليّ بن الفضل الواسطيّ قال : كتبت إليه إذا انكسفت الشمس أو القمر وأنا راكب لا أقدر على النّزول ؟ قال : فكتب إليّ صلّ على مركبك الّذي أنت عليه .

باب ۸۹

نماز کسوف

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب ابراہیم بن رسولؐ اللہ کا انتقال ہوا تو تین امر ظاہر ہوئے ایک ان میں سے سورج گرہن تھا رسولؐ اللہ کے فرزند کے مرنے کی وجہ سے حضرتؐ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو چاند اور سورج خدا کی آیات میں سے

دو آیتیں ہیں جو اس کے حکم سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع ہیں ان کو گرہن نہ کسی کی موت سے ہوتا ہے نہ کسی کی زندگی سے جب ان میں سے کسی کو گرہن لگے تو نماز پڑھو، پس حضرتؑ نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی۔ (مجہول)

۲۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا یہ آندھیاں اور تاریکیاں جو ہوتی ہیں کیا ان میں نماز پڑھی جائے۔ فرمایا تمام خوفناک حوادث آسمانی میں خواہ تاریکی ہو یا آندھی ہو یا کوئی اور خوف کی صورت ہو اس میں نماز گرہن کی طرح نماز پڑھی جائے اس کے ساکن ہونے تک۔

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کسوف کے متعلق پوچھا کہ کتنی رکعات ہیں اور ہم کیسے پڑھیں فرمایا دس رکعات ہیں اور چار سجدے سے شروع کرو تکبیر سے رکوع کرو تکبیر سے سر اٹھاؤ مگر پانچویں کے بعد سمع اللہ کہہ کر سجدے میں جاؤ اور ہر دو رکعت میں قبل رکوع قنوت ہے اور قنوت کو طول دو اور رکوع کو بھی۔ اگر تم فارغ ہو جاؤ قبل سورج کے روشن ہونے کے تو بیٹھو اور اللہ سے اس وقت تک دعا مانگو کہ وہ روشن ہو جائے اگر فارغ ہونے سے پہلے ہی روشن ہو جائے تو باقی نماز کو تمام کرو اور قرأت با آواز بلند کرو۔

میں نے کہا قرأت کی کیا صورت ہے اگر تم پورا سورہ ہر رکعت میں تو سورہ فاتحہ پڑھو اور اگر سورۂ فاتحہ سے تم نے کم کیا تو جہاں سے کم کیا ہے پڑھو اور سورۂ فاتحہ نہ پڑھو اور مستحب یہ ہے کہ سورۂ کہف یا سورۂ الحجر پڑھو لیکن اگر امام ہو اور اس کے پیچھے کھڑے ہونیوالوں پر دشوار ہو تو نہ پڑھو اور اگر ممکن ہو کھلی جگہ میں پڑھو اور نماز سورج گرہن بہ نسبت چاند گرہن کے طولانی ہو لیکن قرأت در رکوع و سجود میں دونوں برابر ہیں (حسن)

۴۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کسوف کا وقت اس وقت ہے جب کسوف شروع ہو طلوع شمس سے غروب شمس کے درمیان اور یہ نماز فرض ہے۔ (ح)

۵۔ میں نے کہا اگر گرہن وقت فریضہ میں ہو تو۔ فرمایا پہلے فریضہ پڑھ لو۔ پوچھا اگر نماز شب کے وقت چاند گرہن ہو۔ فرمایا پہلے نماز گرہن پڑھو۔ (ح)

۶۔ فرمایا حضرتؑ نے جب سورج پورا گہنا جائے اور اس کا قرص سیاہی میں چلا جائے اور تمہیں علم نہ ہو بعد کو پتہ چلے تو نماز گرہن کا پڑھنا بطور قضا ادا کرنا ہوگی اور اگر پورا گرہن نہ ہو تو قضا لازم نہیں۔ (ح)

۷۔ میں نے پوچھا جب سورج یا چاند گرہن ہو اور میں سواری پر ہوں اور اترنا ناممکن ہو، حضرتؑ نے فرمایا سواری ہی پر پڑھ لو۔ (مجہول)

«باب ۹»

﴿صلاة التسبيح﴾ (۳)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن يحيى الحلبيّ ، عن هارون بن خارجة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لجعفر : يا جعفر ألا أمنحك ألا اُعطيك ألا أحبوك فقال له جعفر : بلى يا رسول الله ، قال : فظنّ الناس أنّه يعطيه ذهباً أو فضّة ، فتشرّف الناس لذلك ، فقال له : إنّي اُعطيك شيئاً إن أنت صنعته في كلّ يوم كان خيراً لك من الدُّنيا وما فيها و إن صنعته بين يومين غفر لك ما بينهما أو كلّ جمعة أو كلّ شهر أو كلّ سنة غفر لك ما بينهما ، تصلّي أربع ركعات تبتدئ فتقرء وتقول إذا فرغت : «سبحان الله و الحمدلله ولا إله إلّا الله والله أكبر» تقول ذلك خمس عشرة مرّة بعد القراءة فإذا ركعت قلته عشر مرّات فإذا رفعت رأسك من الرُّكوع قلته عشر مرّات فإذا سجدت قلته عشر مرّات فإذا رفعت رأسك من السجود فقل بين السّجدتين عشر مرّات فإذا سجدت الثانية فقل عشر مرّات فإذا رفعت رأسك من السجدة الثانية قلت عشر مرّات وأنت قاعد قبل أن تقوم فذلك خمس و سبعون تسبيحة في كلّ ركعة ثلاثمائة تسبيحة في أربع ركعات ألف و مائتا تسبيحة و تهليلة وتكبيرة وتحميدة إن شئت صلّيتها بالنّهار وإن شئت صلّيتها باللّيل .

٢ ـ و في رواية إبراهيم بن عبد الحميد ، عن أبي الحسن عليه السلام تقرء في الاُولى إذا زلزلت ، وفي الثانية و العاديات ، و في الثالثة إذا جاء نصرالله ، وفي الرابعة بقل هوالله أحد . قلت : فما ثوابها ؟ قال : لو كان عليه مثل رمل عالج ذنوباً غفر [الله] له ، ثمّ نظر إليّ فقال : إنّما ذلك لك ولأصحابك .

وروي عن ابن أبي عمير ، عن يحيى بن عمران الحلبيّ ، عن ذريح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تصلّيها باللّيل وتصلّيها في السّفر باللّيل و النّهار وإن شئت فاجعلها من نوافلك .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محسن بن أحمد ، عن أبان قال : سمعت أبا

عبدالله عليه السلام يقول : من كان مستعجلاً يصلّي صلاة جعفر مجرّدة ثمّ يقضي التسبيح وهو ذاهبٌ في حوائجه .

٤ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن عليّ بن سليمان قال : كتبت إلى الرّجل عليه السلام : ما تقول في صلاة التّسبيح في المحمل ؟ فكتب عليه السلام : إذا كنت مسافراً فصلّ .

٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن محبوب رفعه قال : قال : تقول في آخر ركعة من صلاة جعفر عليه السلام : «يامن لبس العزّ والوقار يامن تعطّف بالمجد و تكرّم به ، يامن لاينبغي التسبيح إلّا له يامن أحصى كلّ شيء علمه ، ياذا النعمة والطول ياذا المنّ والفضل ، ياذا القدرة والكرم أسألك بمعاقد العزّ من عرشك و بمنتهى الرّحمة من كتابك وباسمك الأعظم الأعلى وكلماتك التامّة[1] أن تصلّي على محمّد و آل محمّد وأن تفعل بي كذا وكذا» .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبدالله بن أبي القاسم ، ذكره ، عمّن حدّثه عن أبي سعيد المدائنيّ قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : ألا اُعلّمك شيئاً تقوله في صلاة جعفر ؟ فقلت : بلى ، فقال : إذا كنت في آخر سجدة من الأربع ركعات فقل إذا فرغت من تسبيحك : «سبحان من لبس العزّ والوقار ، سبحان من تعطّف بالمجد وتكرّم به ، سبحان من لاينبغي التسبيح إلّا له ، سبحان من أحصى كلّ شيء علمه ، سبحان ذي المنّ والنعم ، سبحان ذي القدرة والكرم ، اللّهمّ إنّي أسألك بمعاقد العزّ من عرشك و منتهى الرّحمة من كتابك واسمك الأعظم وكلماتك التامّة الّتي تمّت صدقاً و عدلاً صلّ على محمّد وأهل بيته وافعل بي كذا وكذا» .

٧ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن الحكم بن مسكين ، عن إسحاق بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : من صلّى صلاة جعفر كتب الله عزّ وجلّ له من الأجر مثل ماقال رسول الله صلى الله عليه وآله لجعفر ؟ قال : إي والله .

باب ۹۰

نمازِ تسبیح

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا جعفر طیار کیا تم کو نہ دوں کیا تم کو عطا نہ کروں ایسی چیز کہ سب لوگ تمہیں دوست رکھیں۔ جعفر نے کہا یا رسول اللہ ضرور دیجیے۔ لوگوں نے سمجھا سونا یا چاندی دیں گے تاکہ لوگ اس کی وجہ سے عزت کریں۔ فرمایا میں تمہیں ایسی چیز دوں گا کہ اگر تم ہر روز کرو تو یہ دنیا و ما فیہا میں تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر دو دن میں ایک بار کروگے تو جو گناہ ان دو دنوں میں کیے ہونگے وہ معاف ہو جائیں گے یا اگر ہر جمعہ یا ہر ماہ یا ہر سال کروگے تو ان کے بیچ کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اے جعفر وہ چار رکعت نماز ہے حمد و سورہ سے شروع کرو جب پڑھ چکو تو سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار کہو، جب رکوع میں جاؤ تو دس بار جب رکوع سے اٹھو تو دس بار، سجدہ میں جاؤ تو دس بار، سجدہ سے سر اٹھاؤ تو دس بار، دوسرے سجدہ میں دس بار، سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کھڑے ہونے سے پہلے دس بار کہو۔ یہ سب تسبیحیں ۷۵ ہوئیں اور چار رکعت میں بارہ سو تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید ہوئیں۔

پس چاہو تو یہ نمازیں دن میں پڑھو چاہے رات میں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے پہلی رکعت میں سورۂ اذا زلزلت الارض دوسری میں والعادیات تیسری میں اذا جاء نصر اللہ چوتھی میں قل ہو اللہ۔ میں نے کہا ثواب کیا ہے فرمایا اگر ایک صحرا کے برابر گناہ ہوں گے تو بخشے جائیں گے پھر فرمایا یہ تمہارے اور تمہارے اصحاب کے لیے ہے یہ نماز رات میں پڑھو اور سفر میں رات دن، چاہو نوافل میں داخل کرلو۔

۳۔ فرمایا حضرتؑ نے جو کسی کام میں مستعجل ہو وہ نماز جعفر طیار پڑھے۔ پھر تسبیح پڑھتا ہوا اپنی حاجت کے لیے جائے۔ (مجہول)

۴۔ میں نے امام علیہ السلام کو نماز تسبیح پڑھنے کے لیے لکھا حضرت نے جواب میں لکھا اگر مسافر ہو تو پڑھ لو۔

۵۔ اور کہو "یامن لبس العزّ والوقار یامن تعطّف بالمجد و تکرّم به، یامن لاینبغي التسبیح إلّا له یامن أحصی کلّ شيء علمه، یاذا النعمة والطول یاذا المنّ والفضل، یاذا القدرة والکرم أسألك بمعاقد العزّ من عرشك و بمنتهی الرّحمة من کتابك وباسمك الأعظم الأعلی و کلماتك التّامّة[۵] أن تصلّي علی محمّد و آل محمّد" پھر اپنی حاجت طلب کرو۔ (مرفوع)

۶۔ فرمایا میں تمہیں ایک دعا تعلیم کرتا ہوں نماز ظہر کی چوتھی رکعت کے سجدہ میں جاؤ اور تسبیح سے فارغ ہو کہو

«سبحان من لبس العزّ والوقار ، سبحان من تعطّف بالمجد وتكرّم به ، سبحان من لاينبغي التسبيح إلّا له ، سبحان من أحصى كلّ شيء علمه ، سبحان ذي المنّ والنعم ، سبحان ذي القدرة والكرم ، اللّهمّ إنّي أسألك بمعاقد العزّ من عرشك و منتهى الرّحمة من كتابك واسمك الأعظم وكلماتك التّامّة الّتي تمّت صدقاً و عدلاً صلّ على محمّد وأهل بيته» پھر دعا مانگے۔

۷۔ میں نے پوچھا کیا اجر ہے نماز جعفر طیار پڑھنے کا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ وہی اجر اس کو دے گا جو رسول اللہ نے فرمایا (اس کا بیان پہلی حدیث میں آچکا) خدا کی قسم وہی اجر دے گا۔

«باب ۹۱»

(صلاة فاطمة سلام الله عليها وغيرها من صلاة الترغيب)

١ ـ عليّ بن محمّد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن الحكم ، عن مثنّى الحنّاط ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : من صلّى أربع ركعات بمائتي مرّة قل هو الله أحد في كلّ ركعة خمسون مرّة لم ينفتل وبينه وبين الله ذنب إلّا غفر له .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن سعدان ، عن عبدالله ابن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من صلّى أربع ركعات يقرء في كلّ ركعة قل هو الله أحد خمسين مرّة لم ينفتل وبينه وبين الله ذنب .

٣ ـ محمّد بن يحيى بإسناده رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من صلّى ركعتين بقل هو الله أحد في كلّ ركعة ستّين مرّة انفتل وليس بينه وبين الله ذنب .

٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : من صلّى المغرب وبعدها أربع ركعات ولم يتكلّم حتّى يصلّي عشر ركعات يقرء في كلّ ركعة بالحمد وقل هو الله أحد كانت عدل عشر رقاب .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد

ابن كردوس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من تطهّر ثمّ أوى إلى فراشه بات و فراشه كمسجده فإن قام من اللّيل فذكر الله تناثرت عنه خطاياه فإن قام من آخر اللّيل فتطهّر و صلّى ركعتين و حمدالله و أثنى عليه و صلّى على النبيّ صلّى الله عليه وآله لم يسأل الله شيئاً إلّا أعطاه إمّا أن يعطيه الّذي يسأله بعينه وإمّا أن يدّخر له ماهوخير له منه .

٦ ـ عليّ بن محمّد بإسناده ، عن بعضهم عليهم السلام في قول الله عزّ وجلّ : « إنّ ناشئة اللّيل هي أشدّ وطأً وأقوم قيلا » قال : هي ركعتان بعد المغرب تقرء في أوّل ركعة بفاتحة الكتاب وعشر من أوّل البقرة و آية السخرة ومن قوله : « وإلهكم إله واحد لا إله إلّا هو الرّحمن الرّحيم * إنّ في خلق السموات و الأرض ـ إلى قوله ـ : لآيات لقوم يعقلون » وخمس عشرة مرّة قل هوالله أحد و في الركعة الثّانية فاتحة الكتاب و آية الكرسي وآخر البقرة من قوله : « لله ما في السموات وما في الأرض ـ إلى أن تختم السورة ـ » وخمس عشرة مرّة قل هوالله أحد ، ثمّ ادع بعد هذا بما شئت ، قال : ومن واظب عليه كتب له بكلّ صلاة ستمائة ألف حجّة .

٧ ـ عليّ بن محمّد رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان النّصف من شعبان فصل أربع ركعات تقرء في كلّ ركعة الحمد و قل هوالله أحد مائة مرّة فإذا فرغت فقل : « اللّهمّ إنّي إليك فقير وإنّي عائذ بك ومنك خائف وبك مستجير ، ربّ لا تبدّل اسمي ربّ لا تغيّر جسمي ، ربّ لا تجهد بلائي أعوذ بعفوك من عقابك و أعوذ برضاك من سخطك وأعوذ برحمتك من عذابك وأعوذ بك منك جلّ ثناؤك أنت كما أثنيت على نفسك وفوق ما يقول القائلون » ، قال : وقال أبوعبدالله عليه السلام : يوم سبعة و عشرين من رجب نبّئ فيه رسول الله صلّى الله عليه وآله من صلّى فيه أيّ وقت شاء اثنتى عشرة ركعة يقرء في كلّ ركعة بأمّ القرآن وسورة ما تيسّر فإذا فرغ و سلّم جلس مكانه ثمّ قرء أمّ القرآن أربع مرّات والمعوّذات الثلاث كلّ واحدة أربع مرّات فإذا فرغ و هو في مكانه قال : « لا إله إلّا الله والله أكبر والحمد لله وسبحان الله ولا حول ولا قوّة إلّا بالله » أربع مرّات ثمّ يقول : « الله الله ربّي لا أشرك به شيئاً » أربع مرّات ، ثمّ يدعو فلا يدعو بشيء إلّا استجيب له في كلّ حاجة إلّا أن يدعو في جايحة قوم أو قطيعة رحم .

باب ۹۱

نماز فاطمہ زہرا وغیرہ

۱۔ فرمایا حضرت نے جو چار رکعت نماز دو سو مرتبہ قل ہو اللہ احد کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں پچاس مرتبہ تو اللہ ہر وہ گناہ بخش دے گا جو اس کے اور خدا کے درمیان ہوگا۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا جو چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں پچاس بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا جو کوئی دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ساٹھ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے تو یہ افضل ہے اس کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ باقی نہ رہے گا۔ (مرفوع)

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز پڑھے اور بغیر کلام کے دس رکعت اور پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد و قل ہو اللہ پڑھے تو یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی طہارت کے بعد اپنے بستر پر سوئے تو ایسے سوئے گا جیسے اپنی مسجد میں اور اگر رات کو بیدار ہو کر ذکر خدا کرے تو اس کے گناہ بکھر جائیں گے اور اگر آخر شب میں طہارت کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے تو جو سوال کرے گا اللہ اسے عطا کرے گا یا بعینہٖ اس کے لئے نیکی کا ذخیرہ کر دے گا۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا آیہ إنّ ناشئة الليل کے متعلق کہ وہ دو رکعت نماز ہے بعد مغرب پہلی رکعت میں سورہ الحمد پڑھے اور دس آیات سورۂ بقر کی پہلی اور یہ آیات إنّ في خلق السموات و الأرض تا لقوم يعقلون، اور پندرہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور رکعت ثانیہ میں سورۂ حمد آیۃ الکرسی اور سورہ بقر کی آخری آیتیں۔ لله ما في السموات وما في الأرض سے آخری سورہ تک اور پندرہ بار سورۂ قل ہو اللہ پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے جو کوئی اس کا وظیفہ کرے اس کو ہر نماز کے بدلے چھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔ (مرفوع)

۷۔ فرمایا حضرت نے جب نصف شعبان ہو تو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں الحمد و قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور کہے اللّهمّ إنّي إليك فقير وإنّي عائذ بك ومنك خائف وبك مستجير، ربّ لا تبدّل اسمي ربّ لاتغيّر جسمي، ربّ لاتجهد بلائي أعوذ بعفوك من عقابك و أعوذ برضاك من سخطك وأعوذ برحمتك من عذابك وأعوذبك منك جلّ ثناؤك أنت كما أثنيت على نفسك وفوق ما يقول القائلون

اور حضرتؑ نے فرمایا ۲۷ رجب کو حضرت رسول خدا نے آگاہ کیا کہ جس وقت چاہے ۱۲ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ الحمد اور جو سورہ آسان ہو پڑھے اجب پڑھ چکے تو اپنی جگہ بیٹھ کر سورۂ الحمد چار مرتبہ اور تینوں معوذ چار چار بار اس کے بعد نہایت خضوع وخشوع سے کہے اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً چار بار پھر جو چاہے دعا مانگے ہر حاجت قبول ہوگی سوائے کسی پر ظلم کرنے یا قطع رحم کرنے کے۔ (مرفوع)

﴿باب ۹۲﴾

﴿صلاة الاستخارة﴾

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن عمرو بن حريث قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : صل ركعتين واستخر الله فوالله ما استخار الله مسلم إلا خار له البتة .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عثمان بن عيسى ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان علي بن الحسين صلوات الله عليهما إذا هم بأمر حج أو عمرة أو بيع أو شراء أو عتق تطهر ثم صلى ركعتي الاستخارة فقرء فيهما بسورة الحشر وبسورة الرحمن ثم يقرء المعوذتين وقل هو الله أحد إذا فرغ و هو جالس في دبر الركعتين ، ثم يقول : «اللهم إن كان كذا و كذا خيراً لي في ديني ودنياي وعاجل أمري وآجله فصل على محمد و آله ويسره لي على أحسن الوجوه و أجلها اللهم و إن كان كذا وكذا شراً لي في ديني ودنياي و آخرتي وعاجل أمري و آجله فصل على محمد و آله واصرفه عني ، رب صل على محمد و آله واعزم لي على رشدي وإن كرهت ذلك أو أبته نفسي» .

٣ ـ غير واحد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد البصري ، عن القاسم بن عبدالرحمن الهاشمي ، عن هارون بن خارجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أردت أمراً فخذ ست رقاع فاكتب في ثلاث منها : بسم الله الرحمن الرحيم خيرة من الله العزيز الحكيم لفلان بن فلانة افعله ، وفي ثلاث منها : بسم الله الرحمن الرحيم خيرة من الله العزيز الحكيم لفلان بن فلانة لا تفعل ، ثم ضعها تحت مصلاك ثم صل ركعتين فإذا

فرغت فاسجد سجدة وقل فيها مائة مرّة : «أستخيرالله برحمته خيرة في عافية » ثمّ استو جالساً وقل : «اللّهمّ خرلي واخترلي في جميع اُموري في يسر منك و عافية ثمّ اضرب بيدك إلى الرّقاع فشوّشها و أخرج واحدة ، فإن خرج ثلاث متواليات افعل فافعل الأمر الّذي تريده و إن خرج ثلاث متواليات لا تفعل فلا تفعله و إن خرجت واحدة افعل والاُخرى لا تفعل فاخرج من الرّقاع إلى خمس فانظر أكثرها فاعمل به ودع السّادسة لا تحتاج إليها .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال قال : سأل الحسن بن الجهم أبا الحسن عليه السلام لابن أسباط فقال : ما ترى له ـ وابن أسباط حاضر ونحن جميعاً ـ يركب البرّ أو البحر إلى مصر فأخبره بخير طريق البرّ فقال : البرّ وأت المسجد في غير وقت صلاة الفريضة فصلّ ركعتين واستخر الله مائة مرّة ، ثمّ انظر أيّ شيء يقع في قلبك فاعمل به . وقال له الحسن : البرّ أحبّ إليّ له ، قال : وإليّ (٢) .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أسباط ؛ ومحمّد بن أحمد ، عن موسى بن القاسم البجليّ ، عن عليّ بن أسباط قال : قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام : جعلت فداك ماترى آخذ برّاً أو بحراً . فإنّ طريقنا مخوف شديد الخطر ؟ فقال : اخرج برّاً ولا عليك أن تأتي مسجد رسول الله صلّى الله عليه وآله وتصلّي ركعتين في غير وقت فريضة ، ثمّ لتستخير الله مائة مرّة ومرّة ثمّ تنظر فإن عزم الله لك على البحر فقل الّذي قال الله عزّ و جلّ : « وقال اركبوا فيها بسم الله مجريها ومرسيها إنّ ربّي لغفور رحيم » فإن اضطرب بك البحر فاتّك على جانبك الأيمن وقل : بسم الله اسكن بسكينة الله وقرّ بوقار الله واهدء بإذن الله ولاحول ولاقوّة إلّا بالله » .

قلنا : أصلحك الله ماالسكينة ؟ قال : ريح تخرج من الجنّة لها صورة كصورة الإنسان و رائحة طيّبة وهي الّتي نزلت على إبراهيم فأقبلت تدور حول أركان البيت وهو يضع الأساطين قيل له : هي من الّتي قال الله عزّ وجلّ : «فيه سكينة من ربّكم وبقيّة ممّا ترك آل موسى و آل هرون » قال : تلك السكينة في التابوت وكانت فيه طشت تغسل فيها قلوب الأنبياء وكان التّابوت يدور في بني إسرائيل مع الأنبياء ثمّ أقبل علينا فقال : ما تابوتكم؟ قلنا : السّلاح ، قال: صدقتم هو تابوتكم وإن خرجت برّاً فقل : الّذي قال الله عزّ وجلّ : « سبحان الّذي سخّر لنا هذا وما كنّا له مقرنين * و إنّا إلى ربّنا لمنقلبون

فإنّه ليس من عبد يقولها عند ركوبه فيقع من بعير أو دابّة فيصيبه شيء بإذن الله ، ثمّ قال : فإذا خرجت من منزلك فقل : «بسم الله آمنت بالله، توكّلت على الله، لا حول ولا قوّة إلّا بالله» فإنّ الملائكة تضرب وجوه الشياطين ويقولون : قد سمّى الله وآمن بالله وتوكّل على الله وقال : لا حول ولا قوّة إلّا بالله .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن مرازم قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : إذا أراد أحدكم شيئاً فليصلّ ركعتين ثمّ ليحمد الله وليثن عليه وليصلّ على محمّد وأهل بيته ويقول : «اللّهمّ إن كان هذا الأمر خيراً لي في ديني و دنياي فيسّره لي واقدره وإن كان غير ذلك فاصرفه عنّي» فسألته أيّ شيء أقرء فيهما ؟ فقال : إقرء فيهما ما شئت وإن شئت قرأت فيهما قل هو الله أحد و قل يا أيّها الكافرون .

٧ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى ، عن عمرو بن إبراهيم ، عن خلف بن حمّاد ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : ربّما أردت الأمر يفرق منّي فريقان أحدهما يأمرني والآخر ينهاني ؟ قال : فقال : إذا كنت كذلك فصلّ ركعتين و استخر الله مائة مرّة ومرّة ، ثمّ انظر أحزم الأمرين لك فافعله ، فإنّ الخيرة فيه إن شاء الله ولتكن استخارتك في عافية فإنّه ربّما خير للرجل في قطع يده وموت ولده وذهاب ماله .

٨ ـ عليّ بن محمّد رفعه عنهم عليهم السلام أنّه قال : لبعض أصحابه وقد سأله عن الأمر يمضي فيه ولا يجد أحداً يشاوره فكيف يصنع ؟ قال : شاور ربّك ، قال : فقال له : كيف ؟ قال له : انو الحاجة في نفسك ثمّ اكتب رقعتين في واحدة لا وفي واحدة نعم و اجعلهما في بندقتين من طين ثمّ صلّ ركعتين واجعلهما تحت ذيلك وقل : «يا الله إنّي اُشاورك في أمري هذا و أنت خير مستشار ومشير فأشر عليّ بما فيه صلاح وحسن عاقبة» ثمّ أدخل يدك فإن كان فيها نعم ، فافعل وإن كان فيها لا ، لا تفعل هكذا شاور ربّك .

باب ۹۲

نمازِ استخارہ

۱۔ فرمایا دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے استخارہ کرو، واللہ جس نے اللہ سے استخارہ کیا اس کو خیر حاصل ہوا۔ (۱۳)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام جب ارادہ کرتے حج و عمرہ، خرید و فروخت یا غلام آزاد کرنے کا تو دو رکعت نماز استخارہ پڑھتے اور ان میں سورۂ حشر اور رحمٰن پڑھتے پھر معوذتین اور قل ہو اللہ پڑھتے جب نماز پڑھ چکتے تو بیٹھ کر کہتے یا اللہ اگر فلاں امر میرے لئے بہتر ہو دین و دنیا میں یا بجلد و بدیر ہونے میں تو رحمت نازل کر محمد و آل محمدؐ پر اور بہترین طریقہ اور حسنِ انجام کے ساتھ اسے آسان کر دے اور اگر فلاں امر بد ہو میری دنیا و دین و آخرت اور جلد یا بدیر ہونے میں تو رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور اہمیت دے مجھے نیکی پر رہنے کی اگرچہ اس کو ناگوار جانوں اور میرے نفس کو اس سے تکلیف ہو۔ (ض)

۳۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے جب کسی امر کا ارادہ کرو تو چھ پرچے لو ان میں سے تین پر لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خیرة من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانة افعله، اور دوسرے تین پر لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خیرة من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانة لا تفعل ان پرچوں کو اپنے مصلّٰی کے نیچے رکھو اور دو رکعت نماز پڑھو اس کے بعد سجدہ میں جاؤ اور سو مرتبہ کہو، أستخير الله برحمته خيرة في عافية پھر اٹھ کر بیٹھو اور کہو اللهم خر لي واختر لي في جميع اموري في يسر منك وعافية

پھر وہ پرچے اپنے ہاتھ سے گڈ مڈ کر دو، اور ایک پرچہ نکالو اگر متواتر تین پرچے افعل کے نکلیں تو اس کام کو کرو۔ اگر تین متواتر لا تفعل نکلیں تو نہ کرو اور اگر ایک افعل نکلے اور دوسرا لا تفعل تو پانچ تک نکالو اور جن کی اکثر ہو اس پر عمل کرو۔ اور چھٹے کو چھوڑ دو اس سے مطلب نہیں۔ (ض)

۴۔ حسن بن الجہم نے ابوالحسن علیہم السلام سے کہا۔ ابن اسباط اور ہم براہ خشکی اور تری مصر جانا چاہتے ہیں ہمیں بتائیے خشکی کا سفر بہتر ہوگا یا نہیں۔ فرمایا خشکی کا۔ تم وقت نماز واجب کے علاوہ کسی وقت مسجد میں آؤ اور دو رکعت نماز بجا لا کر طلب خیر اللہ سے کرو، پھر غور کرو تمہارے دل میں کیا بات پیدا ہوتی ہے پس اسی پر عمل کرو۔ حسن نے کہا۔ میں تو خشکی کا سفر پسند کرتا ہوں۔ فرمایا۔ میں بھی۔ (موثق)

۵۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کی کیا رائے ہے میں خشکی سے سفر کروں یا تری سے، ہمارا راستہ بہت زیادہ خطرناک ہے فرمایا خشکی کا راستہ اختیار کرو اور مسجد رسولؐ میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو اور سو مرتبہ اور ایک بار استخیر اللہ کہو۔ پھر غور کرو اگر تمہارے دل میں تری کا خیال اللہ پیدا کرے تو تری سے سفر کرو۔ آیت پڑھا کرو بسم الله مجريها ومرسيها إن ربي لغفور رحيم، اگر دریا میں طوفان آ جائے تو داہنی طرف تکیہ رکھ کر کہو بسم الله اسكن بسكينة الله وقر بوقار الله واهدء بإذن الله ولا حول ولا قوة إلا بالله۔ ہم نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے سکینہ کیا ہے فرمایا ایک ہوا ہے جو جنت سے چلتی ہے اس کی صورت انسان کی سی ہے خوشبودار ہوا ہے۔ یہی نازل ہوتی تھی حضرت ابراہیم پر، وہ آئی ارکان بیت کے گرد چکر کھانے

لگن اسی نے اساطین کو رکھا۔ پوچھا گیا کیا یہ وہی ہے جس کے لئے خدا نے فرمایا ہے فیه سکینة من ربکم و بقیة مما ترك آل موسی و آل هرون فرمایا وہی ہے جو تابوت میں تھی اور اس میں ایک طشت تھا جس میں غسل دیا جاتا تھا۔ قلوب انبیاء کو یہ تابوت گردش کرتا تھا انبیاء کے ساتھ بنی اسرائیل میں۔ پھر حضرت نے فرمایا تمہارا تابوت کیا ہے ہم نے کہا ہتھیار، فرمایا سچ کہا تمہارا تابوت یہی ہے اچھا اگر تم خشکی کا سفر کرو تو یہ آیت پڑھو، سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين ٭ و إنا إلى ربنا لمنقلبون، اس کو پڑھنے والا خواہ اونٹ پر ہو یا گھوڑے پر باذنِ خدا کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہوگا۔ جب تم اپنی منزل کی طرف سفر کرو تو کہو بسم الله آمنت بالله، توكلت على الله، لاحول ولا قوة إلا بالله ملائکہ شیطان کے منہ پر کوڑے ماریں گے اور کہیں گے اس نے اللہ کا نام لیا ہے اور اللہ پر ایمان لایا ہے اور اللہ پر توکل کیا ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا ہے۔ (موثق)

فرمایا صادق آل محمدؑ نے جب تم میں سے کوئی کسی امر کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے پھر کہے یا اللہ اگر یہ امر میرے لئے بہتر ہے دنیا و آخرت میں تو اس کو میرے لئے آسان کر اور اگر بد ہے تو مجھ سے ہٹا دے میں نے پوچھا ان دو رکعتوں میں کیا پڑھے فرمایا قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون۔ (حسن)

۷۔ میں نے کہا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب میں کسی کام کا ارادہ کروں تو میرا دل دو فریق بن جاتا ہے ایک کہتا ہے کرو دوسرا کہتا ہے نہ کرو فرمایا ایسی حالت ہو تو دو رکعت نماز پڑھو اور ایک سو ایک مرتبہ استخیر اللہ کہو۔ پھر دیکھو دو امروں میں سے کس امر پر حتمی رائے ہوئی۔ اگر ہو گئی ہے تو اسے کرو انشاء اللہ بہتری ہوگی اور تیرا استخارہ سبب عافیت ہوگا بسا اوقات انسان کی بہتری ہاتھ قطع ہونے، اولاد مرنے اور مال جانے میں ہوتی ہے۔ (ض)

۸۔ کسی نے کہا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان مشورہ کے لئے کسی کو نہیں پاتا فرمایا ایسی صورت میں اللہ سے مشورہ کرو۔ پوچھا کیسے، فرمایا اپنی حاجت کی نیت کرو پھر دو رقعے لو ایک پر لا لکھو اور دوسرے پر نعم اور دونوں کو مٹی میں لپیٹ کر گولے بنا لو پھر دو رکعت نماز پڑھ کے ان دونوں کو اپنے دامن کے نیچے رکھو اور کہو یا اللہ إني أشاورك في أمري هذا و أنت خير مستشار ومشير فأشر علي بما فيه صلاح وحسن عاقبة. پھر ہاتھ ڈال کر ایک گولہ نکالو۔ اگر نعم ہے تو کرو ورنہ نہیں یہی تمہارا اللہ سے مشورہ ہے۔

باب ۹۳

٭(الصلاة في طلب الرزق)٭

۱۔ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن

مسكان ، عن محمد بن علي الحلبي قال : شكى رجل إلى أبي عبدالله عليه السلام الفاقة و الحرفة في التجارة بعد يسار قد كان فيه ، ما يتوجه في حاجة إلا ضاقت عليه المعيشة فأمره أبوعبدالله عليه السلام أن يأتي مقام رسول الله صلى الله عليه وآله بين القبر والمنبر فيصلي ركعتين و يقول مائة مرة : « اللهم إني أسألك بقوتك و قدرتك و بعزتك وما أحاط به علمك أن تيسر لي من التجارة أوسعها رزقاً وأعمها فضلاً وخيرها عاقبة » قال الرجل : ففعلت ما أمرني به فما توجهت بعد ذلك في وجه إلا رزقني الله .

٢ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن أحمد بن أبي داود ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وآله فقال : يا رسول الله إني ذو عيال و علي دين وقد اشتدت حالي فعلمني دعاء إذا دعوت به رزقني الله ما أقضي به ديني وأستعين به على عيالي فقال : يا عبدالله توضأ وأسبغ وضوءك ثم صل ركعتين تتم الركوع و السجود فيهما ، ثم قل : « ياماجد ياواحد يا كريم أتوجه إليك بمحمد نبيك نبي الرحمة ، يا محمد يا رسول الله إني أتوجه بك إلى الله ربك و رب كل شيء أن تصلي على محمد وعلى أهل بيته و أسألك نفحة من نفحاتك و فتحاً يسيراً ورزقاً واسعاً ألم به شعثي وأقضي به ديني وأستعين به على عيالي » .

٣ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نجران ، عن صباح الحذاء ، عن ابن الطيار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنه كان في يدي شيء تفرق وضقت ضيقاً شديداً ، فقال لي : ألك حانوت في السوق ؟ قلت : نعم وقد تركته ، فقال : إذا رجعت إلى الكوفة فاقعد في حانوتك واكنسه فإذا أردت أن تخرج إلى سوقك فصل ركعتين أو أربع ركعات ثم قل في دبر صلاتك : « توجهت بلا حول مني ولا قوة ولكن بحولك وقوتك أبرء إليك من الحول والقوة إلا بك فأنت حولي ومنك قوتي ، اللهم فارزقني من فضلك الواسع رزقاً كثيراً طيباً و أنا خافض في عافيتك فإنه لا يملكها أحد غيرك » قال : ففعلت ذلك و كنت أخرج إلى دكاني حتى خفت أن يأخذني الجابي بأجرة دكاني وما عندي شيء قال : فجاء جالب بمتاع فقال لي : تكريني نصف بيتك فأكريته نصف بيتي بكرى البيت كله ، قال : وعرض متاعه فأعطى به شيئاً لم يبعه فقلت له : هل لك إلي خير تبيعني عدلاً من متاعك هذا أبيعه وآخذ فضله و أدفع إليك ثمنه ، قال : وكيف لي بذلك ؟ قال : قلت : ولك الله علي بذلك ، قال : فخذ عدلاً منها

فأخذته و رقمته وجاء بردٌ شديد فبعت المتاع من يومي و دفعت إليه الثّمن و أخذت الفضل فمازلت آخذ عدلاً عدلاً فأبيعه و آخذ فضله وأردُّ عليه من رأس المال حتّى ركبت الدّواب واشتريت الرّقيق وبنيت الدُّور.

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن ابن الوليد بن صبيح، عن أبيه قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: يا وليد أين حانوتك من المسجد فقلت: على بابه، فقال: إذا أردت أن تأتي حانوتك فابدء بالمسجد فصلِّ فيه ركعتين أو أربعاً ثمَّ قل: «غدوت بحول الله وقوّته وغدوت بلاحول منّي ولا قوَّة بل بحولك و قوّتك يارب، اللّهمَّ إنّي عبدك ألتمس من فضلك كما أمرتني فيسّر لي ذلك وأنا خافض في عافيتك».

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا، عن البرقيِّ، عن أبيه، عن صفوان بن يحيى، عن محمّد بن الحسن العطّار، عن رجل من أصحابنا، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال لي: يا فلان أما تغدو في الحاجة، أما تمرُّ بالمسجد الأعظم عندكم بالكوفة؟ قلت: بلى، قال: فصلِّ فيه أربع ركعات قل فيهنَّ: «غدوت بحول الله وقوّته، غدوت بغير حول منّي ولا قوَّة ولكن بحولك يارب وقوّتك أسألك بركة هذا اليوم وبركة أهله و أسألك أن ترزقني من فضلك حلالاً طيّباً تسوقه إليَّ بحولك و قوّتك وأنا خافضٌ في عافيتك».

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن الوليد بن صبيح، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا غدوت في حاجتك بعد أن تجب الصّلاة فصلِّ ركعتين فإذا فرغت من التشهّد قلت: «اللّهمَّ إنّي غدوت ألتمس من فضلك كما أمرتني فارزقني رزقاً حلالاً طيّباً وأعطني فيما رزقتني العافية» تعيدها ثلاث مرّات ثمَّ تصلّي ركعتين أُخراوين فإذا فرغت من التشهّد قلت: «بحول الله و قوّته غدوت بغير حول منّي ولا قوَّة ولكن بحولك يارب و قوّتك و أبرء إليك من الحول والقوَّة، اللّهمَّ إنّي أسألك بركة هذا اليوم و بركة أهله و أسألك أن ترزقني من فضلك رزقاً واسعاً طيّباً حلالاً تسوقه إليَّ بحولك و قوّتك وأنا خافضٌ في عافيتك» تقولها ثلاثاً.

٦ ـ عليُّ بن محمّد بن عبدالله، عن إبراهيم بن إسحاق، عن عبدالله بن أحمد، عن الحسن بن عروة ـ ابن أُخت شعيب العقرقوفي ـ عن خاله شعيب قال: قال أبوعبدالله

علیہ السلام: من جاع فليتوضّأ وليصلّ ركعتين ، ثمّ يقول : «يارب إنّي جائع فأطعمني» فإنّه يطعم من ساعته .

باب ۹۳

نمازطلب رزق

۱۔ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ سے اپنے فقر کی شکایت کی اور فائدے کے بعد تجارت میں نقصان کی جس قدر میں نے زیادہ کوشش کی اتنا ہی زیادہ نقصان ہوا۔ فرمایا مقام رسولؐ پر جو قبر اور منبر کے درمیان ہے دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ کہو اللّهمّ إنّي أسألك بقوّتك و قدرتك و بعزّتك وما أحاط به علمك أن تيسّر لي من التجارة أوسعها رزقاً وأعمّها فضلاً وخيرها عاقبة

اس نے کہا میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد میں نے جو کام کیا اللہ نے مجھے رزق دیا۔

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص حضرت رسولِ خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسولؐ اللہ میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میرا حال بہت خراب ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ جب میں دعا مانگوں میرا قرض ادا ہو جائے اور اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں فرمایا اے بندۂ خدا وضو کر کے دو رکعت نماز پورے رکوع و سجود سے پڑھ اور پھر کہہ ياماجد ياواحد يا كريم أتوجّه إليك بمحمّد نبيّك نبيّ الرّحمة ، يا محمّد يا رسول الله إنّي أتوجّه بك إلى الله ربّك و ربّ كلّ شيء أن تصلّي على محمّد وعلى أهل بيته و أسألك نفحة من نفحاتك و فتحاً يسيراً ورزقاً واسعاً ألمّ به شعثي وأقضي به ديني وأستعين به على عيالي

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میرے پاس جو کچھ تھا وہ سب ختم ہو گیا اور سخت تنگی سے بسر ہو رہی ہے حضرت نے فرمایا بازار میں تمہاری کوئی دکان ہے میں نے کہا ہے تو مگر میں نے اسے چھوڑ رکھا ہے فرمایا جب تم کوفہ جاؤ تو اپنی دکان میں بیٹھنا اور جھاڑو دے کر صاف کرنا جب تم بازار میں جاؤ تو دو رکعت نماز یا چار رکعت اور بعد نماز کہو توجّهت بلاحول منّي ولا قوّة ولكن بحولك وقوّتك أبرء إليك من الحول والقوّة إلّا بك فأنت حولي ومنك قوّتي ، اللّهمّ فارزقني من فضلك الواسع رزقاً كثيراً طيّباً و أنا خافض في عافيتك فإنّه لايملكها أحدٌ غيرك

راوی کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا۔ میں دکان پر جانے لگا یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ دکان کا کرایہ کا غلہ جمع کرنے والا آجائے گا اور میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے پس ایک تاجر جو شہروں شہروں سامان بیچا کرتا تھا آیا اور مجھ سے کہا تم اپنی نصف دکان مجھے کرایہ پر دے دو میں نے نصف دکان پوری دکان کے برابر کرایہ پر دے دی۔ اس نے اپنا سامان نکالا اور مجھے کچھ ایسا سامان دیا جو اسے بیچنا تھا میں نے کہا کیا تم مجھے کچھ ایسا سامان ازراہ عمل خیر دے سکتے ہو جسے فروخت کرکے تمہارے مال کی قیمت تمہیں دوں اور نفع خود لے لوں۔ اس نے کہا یہ کیسے، میں نے کہا خوشنودی خدا کے لیے، اس نے کہا لے لو، میں نے لیا۔ اتفاقاً سخت سردی پڑی اور وہ مال جلد بک گیا میں نے قیمت اسے دے دی اور نفع خود لے لیا۔ چند بار کے لوٹ پھیر میں اللہ نے مجھے اتنی دولت دی کہ چوپائے خریدے، غلام خریدے اور گھر بنوائے۔ (حسن)

۴۔ حضرتؑ نے ولید بن صبیح سے پوچھا تمہاری دکان کہاں ہے اس نے کہا مسجد کے دروازے پر ہے فرمایا جب دکان پر جانے کا ارادہ ہو تو پہلے مسجد میں دو یا چار رکعت نماز پڑھو پھر کہو۔ (م) غدوت بحول الله وقوّته وغدوت بلاحول منّي، ولا قوّة بل بحولك و قوّتك يارب، اللّهم إنّي عبدك ألتمس من فضلك كما أمرتني فيسّر لي ذلك وأنا خافض في عافيتك

۵۔ حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم صبح کو کوئی حاجت نہیں رکھتے کیا تم مسجد اعظم کو قبر کی طرف سے جو تمہارے قریب ہے نہیں گزرتے۔ میں نے کہا ہاں گزرتا ہوں تو اس میں چار رکعت نماز پڑھ کے کہو۔ (مرسل)

فيهن: غدوت بحول الله وقوّته، غدوت بغير حول منّي ولاقوّة ولكن بحولك يارب وقوّتك أسألك بركة هذا اليوم وبركة أهله و أسألك أن ترزقني من فضلك حلالاً طيّباً تسوقه إليّ بحولك و قوّتك وأنا خافض في عافيتك.

۶۔ فرمایا جب کوئی ضرورت پیش آئے تو واجب نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھو اور کہو۔

اللّهم إنّي غدوت ألتمس من فضلك كما أمرتني فارزقني رزقاً حلالاً طيّباً وأعطني فيما رزقتني العافية

تین بار پڑھو پھر دو رکعت نماز پڑھو اور بعد تشہد کہو۔ بحول الله و قوّته غدوت بغير حول منّي ولا قوّة ولكن بحولك يارب و قوّتك و أبرء إليك من الحول والقوّة، اللّهم إنّي أسألك بركة هذا اليوم و بركة أهله و أسألك أن ترزقني من فضلك رزقاً واسعاً طيّباً حلالاً تسوقه إليّ بحولك و قوّتك وأنا خافض في عافيتك

جو کوئی بھوکا ہو اسے چاہیے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور کہے۔ اللہ اسی وقت طعام دے گا یہ کلمات تین بار کہو یارب إنّي جائع فأطعمني۔

﴿باب ٢٤﴾

☼(صلاة الحوائج)☼

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أحمدبن محمّد بن أبي عبدالله ، عن زياد القنديِّ ، عن عبدالرَّحيم القصير قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام فقلت : جعلت فداك إنّي اخترعت دعاء ، قال : دعني من اختراعك إذا نزل بك أمر فافزع إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وصلِّ ركعتين تهديهما إلى رسول الله صلى الله عليه وآله قلت : كيف أصنع ؟ قال : تغتسل و تصلّي ركعتين تستفتح بهما افتتاح الفريضة وتشهّد تشهّد الفريضة ، فإذا فرغت من التشهّد وسلّمت قلت : «اللّهمَّ أنت السّلام و منك السّلام و إليك يرجع السّلام اللّهمَّ صلِّ على محمّد و آل محمّد و بلّغ روح محمّد منّي السّلام و أرواح الأئمّة الصّادقين سلامي واردد عليَّ منهم السّلام والسّلام عليهم و رحمة الله و بركاته ، اللّهمَّ إنَّ هاتين الرَّكعتين هديّة منّي إلى رسول الله صلى الله عليه وآله فأثبني عليهما ما أمّلت ورجوت فيك وفي رسولك يا وليَّ المؤمنين » ، ثمَّ تخرُّ ساجداً وتقول : « ياحيُّ يا قيّوم ، يا حيُّ لايموت ، ياحيُّ لاإله إلّا أنت يا ذاالجلال والإكرام يا أرحم الرَّاحمين » أربعين مرَّة ثمَّ ضع خدّك الأيمن فتقولها أربعين مرَّة ثمَّ ضع خدَّك الأيسر فتقولها أربعين مرَّة ، ثمَّ ترفع رأسك و تمدّ يدك و تقول أربعين مرَّة ، ثمَّ تردُّ يدك إلى رقبتك و تلوذ بسبّابتك و تقول ذلك أربعين مرَّة ، ثمَّ خذ لحيتك بيدك اليسرى وابك أوتباك وقل : « يا محمّد يارسول الله أشكو إلى الله وإليك حاجتي و إلى أهل بيتك الرّاشدين حاجتي وبكم أتوجّه إلى الله في حاجتي» ثمَّ تسجد وتقول : « يا الله يا الله ـ حتّى ينقطع نفسك ـ صلِّ على محمّد و آل محمّد وافعل بي كذا و كذا» قال أبوعبدالله عليه السلام : فأنا الضّامن على الله عزَّ وجلَّ أن لايبرح حتّى تقضى حاجته .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابنا رفعه إلى أبي عبدالله عليه السلام قال : في الرَّجل يحزنه الأمر أو يريد الحاجة قال : يصلّي ركعتين يقرء في إحديهما قل هو الله أحد ألف مرَّة وفي الأخرى مرَّة ثمَّ يسأل حاجته .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن دويل ، عن مقاتل بن مقاتل قال : قلت للرِّضا عليه السلام : جعلت فداك علّمني دعاء لقضاء الحوائج فقال : إذا كانت لك حاجة

إلى الله عزّ وجلّ مهمّة فاغتسل و ألبس أنظف ثيابك وشمّ شيئاً من الطيب ثمّ ابرز تحت السّماء فصلّ ركعتين تفتتح الصّلاة فتقرء فاتحة الكتاب وقل هوالله أحد خمس عشرة مرّة، ثمّ تركع فتقرء خمس عشرة مرّة، ثمّ تتمّها على مثال صلاة التّسبيح غير أنّ القراءة خمس عشرة مرّة فإذا سلّمت فاقرأها خمس عشرة مرّة، ثمّ تسجد فتقول في سجودك: «اللّهمّ إنّ كلّ معبود من لدن عرشك إلى قرار أرضك فهو باطل سواك فإنّك [أنت] الله الحقّ المبين اقض لي حاجة كذا وكذا السّاعة السّاعة» وتلحّ فيما أردت.

٤ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن أبي عليّ الخزّاز قال: حضرت أباعبدالله عليه السلام فأتاه رجل فقال له: جعلت فداك أخي به بليّة أستحيي أن أذكرها فقال له: استر ذاك وقل له يصوم يوم الأربعاء والخميس والجمعة ويخرج إذا زالت الشّمس ويلبس ثوبين إمّا جديدين وإمّا غسيلين حيث لايراه أحد فيصلّي و يكشف عن ركبتيه ويتمطّى براحتيه الأرض وجنبيه ويقرء في صلاته فاتحة الكتاب عشر مرّات وقل هوالله أحد عشر مرّات فإذا ركع قرء خمس عشرة مرّة قل هوالله أحد فإذا سجد قرأها عشراً فإذا رفع رأسه قبل أن يسجد قرأها عشرين مرّة يصلّي أربع ركعات على مثل هذا فإذا فرغ من التشهّد قال: «يا معروفاً بالمعروف، يا أوّل الأوّلين، يا آخر الآخرين، يا ذاالقوّة المتين يا رازق المساكين يا أرحم الرّاحمين إنّي اشتريت نفسي منك بثلث مالك فاصرف عنّي شرّ ما ابتليت به إنّك على كلّ شيء قدير».

٥ ـ وبهذا الإسناد، عن أحمد بن محمّد، عن ابن محبوب، عن الحسن بن صالح قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: من توضّأ فأحسن الوضوء وصلّى ركعتين فأتمّ ركوعهما وسجودهما ثمّ جلس فأثنى على الله عزّ وجلّ وصلّى على رسول الله صلى الله عليه وآله ثمّ سأل الله حاجته فقد طلب الخير في مظانّه ومن طلب الخير في مظانّه لم يخب.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن إسماعيل، عن عبدالله بن عثمان أبي إسماعيل السرّاج، عن عبدالله بن وضّاح؛ وعليّ بن أبي حمزة، عن إسماعيل بن الأرقط ـ وأمّه امّ سلمة أخت أبي عبدالله عليه السلام ـ قال: مرضت في شهر رمضان مرضاً شديداً حتّى ثقلت واجتمعت بنوهاشم ليلاً للجنازة وهم يرون أنّي ميّت فجزعت امّي عليّ فقال لها أبو عبدالله عليه السلام خالي: اصعدي إلى فوق البيت فابرزي إلى السّماء وصلّي

ركعتين فإذا سلّمت فقولي : «اللّهمّ إنّك وهبته لي ولم يك شيئاً اللّهمّ وإنّي أستوهبكه مبتدئاً فأعرنيه» قال : ففعلت فأفقت وقعدت ودعوا بسحور لهم هريسة فتسحّروا بها و تسحّرت معهم .

٧ ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي إسماعيل السرّاج ، عن ابن مسكان ، عن شرحبيل الكنديّ ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا أردت أمراً تسأله ربّك فتوضّأ وأحسن الوضوء ثمّ صلّ ركعتين وعظّم الله وصلّ على النّبيّ صلى الله عليه وآله وقل بعد التسليم: «اللّهمّ إنّي أسألك بأنّك ملك وأنّك على كلّ شيء قدير مقتدر وبأنّك ماتشاء من أمر يكون ، اللّهمّ إنّي أتوجّه إليك بنبيّك محمّد نبيّ الرّحمة صلى الله عليه وآله يا محمّد يا رسول الله إنّي أتوجّه بك إلى الله ربّك وربّي لينجح لي طلبتي ، اللّهمّ بنبيّك أنجح لي طلبتي بمحمّد» ثمّ سل حاجتك .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وأبو داود ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن وهب ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في الأمر يطلبه الطّالب من ربّه قال: تصدّق في يومك على ستّين مسكيناً على كلّ مسكين صاع بصاع النّبيّ صلى الله عليه وآله فإذا كان اللّيل اغتسلت في الثّلث الباقي ولبست أدنى مايلبس من تعول من الثياب إلّا أنّ عليك في تلك الثياب إزاراً ، ثمّ تصلّي ركعتين فإذا وضعت جبهتك في الرّكعة الأخير للسّجود هلّلت الله وعظّمته وقدّسته ومجّدته وذكرت ذنوبك فأقررت بما تعرف منها مسمّى، ثمّ رفعت رأسك ، ثمّ إذا وضعت رأسك للسّجدة الثانية استخرت الله مائة مرّة اللّهمّ إنّي أستخيرك ، ثمّ تدعو الله بما شئت وتسأله إيّاه وكلّما سجدت فافض بركبتيك إلى الأرض ، ثمّ ترفع الإزار حتّى تكشفهما واجعل الإزار من خلفك بين إليتيك وباطن ساقيك .

٩ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن الحارث بن المغيرة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كانت لك حاجة فتوضّأ وصلّ ركعتين ، ثمّ أحمد الله واثن عليه واذكر من آلائه ثمّ ادع تجب .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ عن عمر بن عبدالعزيز ، عن جميل قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فدخلت عليه امرأة و ذكرت أنّها تركت ابنها وقد قالت بالملحفة على وجهه ميّتاً ، فقال لها : لعلّه لم يمت فقومي فاذهبي إلى بيتك فاغتسلي وصلّي

ركعتين و ادعي و قولي : « يامن وهبه لي ولم يك شيئاً جدّ دهبته لي » ثم حرّكيه ولا تخبري بذلك أحداً ، قالت : ففعلت فحرّكته فإذا هو قد بكى .

باب ۹۴

نمازِ حاجات

۱۔ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، میں نے ایک دعا ایجاد کی ہے فرمایا اپنی ایجاد کو چھوڑ دو، جب کوئی امر حادث ہو تو رسول اللہ سے فریاد کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر رسول اللہ کو ہدیہ کرو میں نے کہا کیسے، فرمایا نماز واجب کی دو رکعت نماز پڑھو، جب تشہد و سلام پڑھ چکو تو کہو۔ «اللّٰهمّ

أنت السّلام و منك السّلام و إليك يرجع السّلام اللّهمّ صلّ على محمّد و آل محمّد و بلّغ روح محمّد منّي السّلام و أرواح الأئمّة الصّادقين سلامي واردد عليّ منهم السّلام والسّلام عليهم و رحمة الله و بركاته ، اللّهمّ إنّ هاتين الرّكعتين هديّة منّي إلى رسول الله ﷺ فأثبني عليهما ما أمّلت ورجوت فيك وفي رسولك يا وليّ المؤمنين

پھر سجدہ میں جا کر کہو۔ « ياحيّ يا قيّوم ، ياحيّ لايموت ، ياحيّ لاإله إلّا أنت يا ذاالجلال والإكرام يا أرحم الرّاحمين چالیس بار کہو۔

پھر داہنا رخسارہ خاک پر رکھو اور یہ کلمات چالیس بار کہو۔ پھر بایاں رخسارہ رکھ کر چالیس بار کہو پھر سر اٹھا کر اور اپنا ہاتھ بڑھا کر چالیس بار کہو۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ گردن کی طرف لے جاؤ اور انگشت شہادت سے اشارہ کر کے چالیس مرتبہ یہ کلمات کہو، پھر اپنی داڑھی اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ کر روؤ یا رونے والوں کی سی صورت بناؤ اور کہو یا محمدؐ یا رسول اللہ میں شکایت کرتا ہوں اللہ سے اور آپؐ سے اپنی حاجت کی اور آپؐ کے اہلبیتؑ راشدین سے اور آپ لوگوں کے وسیلہ سے اپنی حاجت کے لیے اللہ کی طرف توجہ کرتا ہوں پھر سجدہ میں جا کر کہے یا اللہ یا اللہ اپنے سانس بھر صلی علی محمد وآل محمد میری فلاں فلاں حاجت پوری کر دے، فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بہت جلد اس کی حاجت بر آئے گی۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا جو کوئی رنجیدہ رہتا ہو اور حاجت براری چاہے تو دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں ایکہزار بار قل ہو اللہ اور دوسری میں ایک بار پڑھے پھر دعا مانگے۔ (مرفوع)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپؐ پہ فدا ہوں۔ آپؑ قضائے حاجت کے لیے کوئی دعا تعلیم فرمائیے فرمایا جب

کوئی ضرورت پیش آئے تو غسل کرو پاکیزہ لباس پہنو، خوشبو لگاؤ اور آسمان کے نیچے دو رکعت نماز پڑھو سورۂ حمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ احد پندرہ بار پڑھو پھر رکوع میں جاؤ اور پندرہ بار پڑھو، پھر نماز تسبیح کی طرح تمام کرو۔ پندرہ بار سجدہ میں پڑھو اور جب سلام پڑھو تو پندرہ بار پڑھو پھر سجدہ میں جا کر کہو۔

اللّهمّ إنّ كلّ معبود من لدن عرشك إلى قرار أرضك فهو باطل سواك فإنّك [أنت] الله الحقّ المبين اقض لي حاجة

پھر خدا سے اپنی حاجت بیان کرو۔

ہر نماز حاجت میں خلوص قلب شرط ہے اجابت دعا کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں اوّل خوف خدا میں رونا دوسرے دل کا اس کی طرف رجوع کرنا۔

۴۔ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا میرا بھائی ایک ایسی مصیبت میں گرفتار ہے کہ میں اس کے ذکر سے شرماتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا اس سے کہو پوشیدہ رکھے اور بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھے اور جمعہ کو بھی اور زوال آفتاب کے بعد نکلے۔ دو کپڑے پہنے، نئے ہوں یا دھلے ہوئے اور اس طرح نکلے کہ کوئی اسے دیکھے نہیں پس نماز پڑھے اور اپنے دونوں گھٹنے کھول دے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں خاک پر ملے اور سر اٹھائے اور نماز میں سورۂ حمد اور قل ہو اللہ دس دس بار پڑھے اور جب رکوع میں جائے تو پندرہ بار قل ہو اللہ پڑھے اور جب سجدہ میں جائے تو دس بار قل ہو اللہ احد اور جب سر اٹھائے تو سجدہ سے پہلے بیس بار پڑھے اسی طرح چار رکعت نماز پڑھے جب تشہد سے فارغ ہو تو کہے۔

يا معروفاً بالمعروف، يا أوّل الأوّلين يا آخر الآخرين، يا ذاالقوّة المتين يا رازق المساكين يا أرحم الرّاحمين إنّي اشتريت نفسي منك بثلث ما أملك فاصرف عنّي شرّ ما ابتليت به إنّك على كلّ شيء قدير ".

۵۔ فرمایا جس نے پورا وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھے رکوع و سجود سے پڑھی اور خدا کی حمد و ثنا کی اور رسولؐ اور آلِ رسولؐ پر درود بھیجا اور پھر اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کیا تو اس نے یقین کے ساتھ طلب خیر کی اور جس نے ایسا کیا وہ ناکام نہ رہا۔ (م)

۶۔ میں ایک بار رمضان میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ بیماری ایسی بھاری پڑ گئی کہ بنو ہاشم ایک روز شرکت کے لئے آ گئے کیونکہ انھوں نے مجھے مردہ خیال کیا۔ میری والدہ بہت بیقرار تھیں حضرت ابو عبداللہ نے کہا خالہ جان آپ چھت پر جا کر زیر آسمان دو رکعت نماز پڑھئے اور کہئے یا اللہ تو نے ہی بخشا تھا در آنحالیکہ وہ کچھ نہ تھا اے اللہ میں تجھ سے عاریتاً پھر مانگتی ہوں انھوں نے ایسا ہی کیا پس افاقہ ہوا۔ میں اٹھ بیٹھا اور ناشتہ مانگا اور سب کے ساتھ کھایا۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی امر کا ارادہ کرو اور خدا سے مانگنا چاہو تو پورا وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور حمد و صلوٰۃ کے بعد کہو۔ اللّهمّ إنّي أسألك

بأنك ملك وأنك على كلّ شيء قدير مقتدر وبأنك ماتشاء من أمر يكون ، اللّهمّ إنّي أتوجّه إليك بنبيّك محمّد نبيّ الرّحمة ﷺ يا محمّد يارسول الله إنّي أتوجّه بك إلى الله ربّك وربّي لينجح لي طلبتي ،اللّهمّ بنبيّك أنجح لي طلبتي بمحمّد

پھر اپنی حاجت بیان کرو۔

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی خدا سے طلب حاجت چاہتا ہے تو اسکو چاہیئے کہ ایک روز ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، فی مسکین ایک صاع نبوی اور جب رات آئے تو آخر کی تہائی رات میں غسل کرے اور فقیروں کے سے کپڑے پہنے۔ لیکن اس لباس میں پاجامہ ضرور ہو، پھر دو رکعت نماز پڑھے اور جب دوسری رکعت کے سجدہ میں جائے تو خدا کی تسبیح و تہلیل و تعظیم و تحمید کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کرے اور جن کے نام یاد آئیں ان کا اقرار کرے پھر سر اٹھائے اور سجدۂ ثانیہ میں جا کر سو بار اللھم انی استخیرک کہے پھر جو چاہے دعا مانگے اور سجدہ میں اپنے زانو زمین سے ملائے اور پائجامہ کے پائنچے اس طرح اٹھائے کہ گھٹنے کھل جائیں اور پیچھے سے اپنی ازار کو چوتڑوں تک کھینچے اور پنڈلی کو اندر کی طرف سے کھولے (مقصد یہ ہے کہ اپنی حالت ذلیل محتاجوں کی سی بنائے)

۹۔ فرمایا جس کو کوئی ضرورت پیش آئے وہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی حمد و ثنا کرے اور خدا کی نعمتوں کا ذکر کرے پھر دعا کرے قبول ہوگی۔

۱۰۔ میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے لڑکے کو مردہ سمجھ کر اس کے منہ کو ڈھک دیا ہے۔ فرمایا شاید وہ نہ مرا ہو تو گھر جا اور غسل کرکے دو رکعت نماز پڑھ اور دعا میں خدا سے کہو۔ اے وہ ذات جس نے مجھے بیٹا بخشا تھا حالانکہ وہ کچھ نہ تھا اب پھر اپنی بخشش کی تجدید کر۔ اس کے بعد اسے ہلانا ڈلانا اور کسی سے یہ بات بیان نہ کرنا۔ میں نے یہی کیا وہ رونے لگا۔ (۱۴)

۹۵
﴿باب﴾

﴿صلاة من خاف مكروهاً﴾

۱ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن شعيب العقرقوفيّ ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان عليّ عليه السلام : إذا هاله شيءٌ فزع إلى الصّلاة ، ثمّ تلا هذه الآية: «واستعينوا بالصبر والصّلوة»

۲ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اتّخذ مسجداً في بيتك فإذا خفت شيئاً فالبس ثوبين غليظين من

أغلظ ثيابك وصلّ فيهما ، ثمّ اجث على ركبتيك فاصرخ إلى الله وسله الجنّة وتعوّذ بالله من شرّ الّذي تخافه و إيّاك أن يسمع الله منك كلمة بغي و إن أعجبتك نفسك و عشيرتك .

باب ۹۵

خایف کی نماز

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کو کوئی خوفناک امر حادث ہوتا تو نماز میں فریاد کرتے اور آیت تلاوت فرماتے۔ "واستعینوا بالصبر والصّلوٰة (مجہول)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے گھر میں مسجد بناؤ، جب تمہیں کسی امر کا خوف ہو تو تمہارے کپڑوں میں جو سب سے زیادہ موٹے جھوٹے کپڑے ہوں ان میں سے دو پہنو اور ان میں نماز پڑھو پھر اپنے گھٹنوں پر جھک کر خدا کے سامنے گڑگڑاؤ اور جنت کا سوال کرو اور پناہ مانگو اس شر سے جس کا تمہیں خوف ہو اور اس سے بچو کہ خدا تمہاری زبان سے کوئی کلمہ بغاوت کا سنے یا یہ کہ تم اپنی ذات یا اپنے قبیلہ کی بنا پر کوئی فخر کی بات کہو۔ (حسن)

باب ۹۶

(صلاة من أراد سفراً)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما استخلف عبد على أهله بخلافة أفضل من ركعتين يركعهما إذا أراد سفراً يقول : « اللّهمّ إنّي أستودعك نفسي و أهلي و مالي و ديني و دنياي و آخرتي وأمانتي وخواتيم عملي » إلّا أعطاه الله ما سأل .

باب ۹۶

نماز ارادۂ سفر کے وقت

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کسی بندہ نے اپنے خاندان والوں کے لئے ان دو رکعتوں سے بہتر اپنا جانشین نہیں چھوڑا کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو کہے یا اللہ میں تیرے حوالے کرتا ہوں اپنے اہل وعیال اپنے مال، اپنے دین و دنیا، اپنی آخرت، اپنی امانت اور اپنے عمل کے انجام کو، جو یہ کہے گا اس کی ہر حاجت پوری ہو گی۔ (صحیح)

﴿ باب ۹۷ ﴾

☼(صلاة الشكر)☼

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن أبي إسماعيل السرّاج ، عن هارون بن خارجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال في صلاة الشكر : إذا أنعم الله عليك بنعمة فصلّ ركعتين تقرء في الأولى بفاتحة الكتاب وقل هو الله أحد وتقرء في الثانية بفاتحة الكتاب وقل يا أيّها الكافرون و تقول في الركعة الأولى في ركوعك و سجودك : « الحمدلله شكراً وحمداً » وتقول في الركعة الثّانية في ركوعك و سجودك : « الحمدلله الّذي استجاب دعائي و أعطاني مسألتي ».

باب ۹۷

نمازِ شکر

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نماز شکر کے متعلق، جب اللہ تمہیں کوئی نعمت دے تو دو رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں الحمد و قل ہو اللہ اور دوسری میں الحمد و قل یا ایہا الکافرون اور رکعت اوّل کے رکوع و سجود میں کہو الحمدللہ شکراً و حمداً دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں کہو (م)

الحمدلله الّذي استجاب دعائي و أعطاني مسألتي

﴿ باب ۹۸ ﴾

✿(صلاة من أراد أن يدخل باهله ومن أراد أن يتزوج)✿

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن أبي بصير قال : سمعت رجلاً وهو يقول لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك إنّي رجل قد أسننت وقد تزوَّجت امرأة بكراً صغيرة ولم أدخل بها وأنا أخاف إذا أدخلت بها على فراشي أن تكرهني لخضابي وكبري ، فقال أبوجعفر عليه السلام : إذا دخلت فمرهم قبل أن تصل إليك أن تكون متوضئة ، ثمّ أنت لاتصل إليها حتّى تتوضّأ وتصلّي ركعتين ثمّ مجّد الله و صلّ على محمّد و آل محمّد ، ثمّ ادع الله و مرمن معها أن يؤمّنوا على دعائك و قل : « اللّهمّ ارزقني إلفها وودَّها و رضاها و رضّني بها ، ثمّ اجمع بيننا بأحسن اجتماع و أسرّ ائتلاف فإنّك تحبّ الحلال و تكره الحرام » ثمّ قال : واعلم أنّ الإلف من الله و الفرك من الشيطان ليكره ما أحلّ الله .

٢ ـ و بهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمّد ، عن القاسم بن يحيى ، عن جدّه الحسن بن راشد ، عن أبي بصير قال : قال لي أبوعبدالله عليه السلام : إذا تزوَّج أحدكم كيف يصنع ؟ قلت : لاأدري ، قال : إذاهمّ بذلك فليصلّ ركعتين ويحمدالله ، ثمّ يقول : « اللّهمّ إنّي اُريد أن أتزوَّج فقدّر لي من النّساء أعفّهنّ فرجاً وأحفظهنّ لي في نفسها وفي مالي و أوسعهنّ رزقاً و أعظمهنّ بركة و قدّر لي ولداً طيّباً تجعله خلفاً صالحاً في حياتي و بعد مماتي » .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن رجل ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من أراد أن يحبل له فليصلّ ركعتين بعد الجمعة يطيل فيهما الرُّكوع والسّجود ، ثمّ يقول : « اللّهمّ إنّي أسألك بما سألك به زكريّا إذقال : « ربّ لاتذرني فرداً وأنت خير الوارثين اللّهمّ هب لي ذرّيّة طيّبة إنّك سميع الدّعاء » اللّهمّ باسمك استحللتها وفي أمانتك أخذتها فإن قضيت في رحمها ولداً فاجعله غلاماً ولاتجعل للشّيطان فيه نصيباً ولا شركاً » .

باب ۹۸

نماز وقت مجامعت وارادۂ تزویج

۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں میں نے سنت پر عمل کیا اور کم سن باکرہ سے شادی کی اور ابھی میں نے دخول نہیں کیا مجھے یہ خوف ہے کہ وہ جب میرے پاس آئے گی تو مجھ سے اظہار بغض و نفرت کرے گی۔ یہ سبب میرے خضاب اور میرے بڑھاپے سے ہے۔ فرمایا۔ جب تم اس کے پاس جانا چاہو تو لوگوں سے کہو وہ تمہارے پاس آنے سے پہلے وضو کرے اور تم دو رکعت نماز پڑھ کے خدا کی حمد و ثناء کرو اور محمد وآل محمد پر درود بھیجو اور اللہ سے دعا کرو اور جو لوگ تمہاری زوجہ کے ساتھ ہوں ان سے کہو تمہاری دعا پر آمین کہیں اور یوں دعا کرو اللہ مجھے اس کی محبت دے، دوستی دے اس کی مرضی دے، مجھے اس سے راضی رکھ۔ ہم دونوں کے درمیان اچھا اجتماع قرار دے اور ہماری زندگی کو باعث مسرت بنا، تو حلال کو دوست رکھتا ہے اور حرام کو بُرا جانتا ہے پھر فرمایا یہ جان لے الفت خدا کی طرف سے ہے اور بغض شیطان کی طرف سے۔ جو حلال خدا کو بُرا جانتا ہے۔ (م)

۲۔ فرمایا جب کوئی شادی کرنا چاہے تو دو رکعت نماز پڑھے اور حمد خدا کے بعد کہے، یا اللہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں پس مجھے عفت والی بی بی دے، جو میرے نفس و مال کی بہترین حفاظت کرنے والی ہو، وسعت رزق والی ہو اور بلحاظ برکت عظیم تر ہو اس سے ولد صالح عطا فرما جو صالح ہو میری زندگی میں اور میرے بعد۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی بی بی حاملہ ہو تو نماز جمعہ پڑھے اور رکوع و سجود کو طول دے اور کہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے ذکریا نے کیا تھا کہ میرے رب، اور مجھے اکیلا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے یا اللہ تو مجھے پاک اولاد عطا کر، تو بڑا دعاؤں کا سننے والا ہے یا اللہ تیرے نام سے میں نے اپنی زوجہ کو اپنے لئے حلال کیا تیری امانت وہ لئے ہوئے ہے اگر اس کے رحم میں بچہ ہے تو اسے لڑکا بنا لے اور شیطانی عمل سے اسے کوئی حصہ نہ دے اور مشرک نہ بنا۔ (مرسل)

﴿باب ۹۹﴾

✿(النوادر)✿

۱ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أُذينة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : ماتروي هذه الناصبة ؛ فقلت : جعلت فداك فيما ذا ؛ فقال : في أذانهم

و ركوعهم و سجودهم ، فقلت : إنّهم يقولون : إنّ اُبيّ بن كعب رآه في النّوم ، فقال : كذبوا فإنّ دين الله عزّ وجلّ أعزّ من أن يرى في النّوم ، قال : فقال له سدير الصّيرفي : جعلت فداك فأحدث لنا من ذلك ذكراً ، فقال أبوعبدالله عليه السلام : إنّ الله عزّ وجلّ لمّا عرج بنبيّه صلى الله عليه وآله إلى سماواته السّبع أمّا اُوليهنّ فبارك عليه و الثّانية علّمه فرضه فأنزل الله محملاً من نور فيه أربعون نوعاً من أنواع النّور كانت محدقة بعرش الله تغشي أبصار النّاظرين أمّا واحد منها فأصفر فمن أجل ذلك اصفرّت الصّفرة و واحد منها أحمر فمن أجل ذلك احمرّت الحمرة و واحد منها أبيض فمن أجل ذلك ابيضّ البياض والباقي على ساير عدد الخلق من النّور والألوان في ذلك المحمل حلق و سلاسل من فضّة ، ثمّ عرج به إلى السّماء فنفرت الملائكة إلى أطراف السّماء و خرّت سجّداً و قالت : سبّوح قدّوس ما أشبه هذا النّور بنور ربّنا ، فقال جبرئيل عليه السلام : الله أكبر الله أكبر ، ثمّ فتحت أبواب السّماء و اجتمعت الملائكة فسلّمت على النّبيّ صلى الله عليه وآله أفواجاً وقالت : يا محمّد كيف أخوك إذا نزلت فاقرءه السّلام ، قال النّبيّ صلى الله عليه وآله : أفتعرفونه ؟ قالوا : وكيف لانعرفه وقد اُخذ ميثاقك وميثاقه منّا وميثاق شيعته إلى يوم القيامة علينا وإنّا لنتصفّح وجوه شيعته في كلّ يوم وليلة خمساً - يعنون في كلّ وقت صلاة - وإنّا لنصلّي عليك وعليه ، [قال:] ثمّ زادني ربّي أربعين نوعاً من أنواع النّور لايشبه النور الأوّل وزادني حلقاً وسلاسل وعرج بي إلى السّماء الثّانية فلمّا قربت من باب السّماء الثّانية نفرت الملائكة إلى أطراف السّماء و خرّت سجّداً وقالت : سبّوح قدّوس ربّ الملائكة و الرّوح ما أشبه هذا النّور بنور ربّنا فقال جبرئيل عليه السلام : أشهد أن لا إله إلّا الله أشهد أن لا إله إلّا الله . فاجتمعت الملائكة و قالت : يا جبرئيل من هذا معك ؟ قال : هذا محمّد صلى الله عليه وآله قالوا : وقد بعث ؟ قال : نعم قال النّبيّ صلى الله عليه وآله فخرجوا إليّ شبه المعانيق فسلّموا عليّ و قالوا : اقرء أخاك السّلام ، قلت : أتعرفونه ؟ قالوا : وكيف لانعرفه وقد اُخذ ميثاقك وميثاقه و ميثاق شيعته إلى يوم القيامة علينا و إنّا لنتصفّح وجوه شيعته في كلّ يوم وليلة خمساً - يعنون في كلّ وقت صلاة - قال : ثمّ زادني ربّي أربعين نوعاً من أنواع النّور لاتشبه الأنوار الأولى ، ثمّ عرج بي إلى السّماء الثّالثة فنفرت الملائكة وخرّت سجّداً و قالت : سبّوح قدّوس ربّ الملائكة والرّوح ما هذا النّور الّذي يشبه نور ربّنا ؟ فقال جبرئيل عليه السلام : أشهد أنّ محمّداً رسول الله أشهد أنّ محمّداً رسول الله . فاجتمعت

الملائكة وقالت : مرحباً بالأوّل ومرحباً بالآخر ومرحباً بالحاشر ومرحباً بالنّاشر محمّد خير النّبيّين و عليّ خير الوصيّين .

قال النبيّ ﷺ : ثمّ سلّموا عليّ و سألوني عن أخي ، قلت : هو في الأرض أفتعرفونه؟ قالوا : وكيف لانعرفه وقد نحجّ البيت المعمور كلّ سنة وعليه رقّ أبيض فيه اسم محمّد واسم عليّ والحسن والحسين [والأئمّة] عليهم السلام وشيعتهم إلى يوم القيامة وإنّا لنبارك عليهم كلّ يوم و ليلة خمساً ـ يعنون في وقت كلّ صلاة ـ ويمسحون رؤوسهم بأيديهم قال : ثمّ زادني ربّي أربعين نوعاً من أنواع النّور لاتشبه تلك الأنوار الأولى ثمّ عرج بي حتّى انتهيت إلى السّماء الرابعة فلم تقل الملائكة شيئاً و سمعت دويّاً كأنّه في الصّدور فاجتمعت الملائكة ففتحت أبواب السّماء وخرجت إليّ شبه المعانيق فقال جبرئيل عليه السلام : حيّ على الصّلاة حيّ على الصّلاة حيّ على الفلاح حيّ على الفلاح . فقالت الملائكة : صوتان مقرونان معروفان ، فقال جبرئيل عليه السلام : قد قامت الصّلاة قد قامت الصلاة فقالت الملائكة : هي لشيعته إلى يوم القيامة ، ثمّ اجتمعت الملائكة وقالت كيف تركت أخاك؟ فقلت لهم : وتعرفونه؟ قالوا : نعرفه وشيعته وهم نور حول عرش الله و إنّ في البيت المعمور لرقّاً من نور [فيه كتاب من نور] فيه اسم محمّد وعليّ والحسن والحسين والأئمّة و شيعتهم إلى يوم القيامة لايزيد فيهم رجل ولا ينقص منهم رجل وإنّه لميثاقنا وإنّه ليقرء علينا كلّ يوم جمعة ، ثمّ قيل لي : ارفع رأسك يا محمّد فرفعت رأسي فإذا أطباق السّماء قد خرقت والحجب قد رفعت ، ثمّ قال لي : طأطئ رأسك انظر ماترى فطأطأت رأسي فنظرت إلى بيت مثل بيتكم هذا و حرم مثل حرم هذا البيت لوألقيت شيئاً من يدي لم يقع إلّا عليه ، فقيل لي : يا محمّد إنّ هذا الحرم وأنت الحرام ولكلّ مثل مثال، ثمّ أوحى الله إليّ : يا محمّد ادن من صاد فاغسل مساجدك و طهّرها وصلّ لربّك فدنى رسول الله ﷺ من صاد وهو ماء يسيل من ساق العرش الأيمن فتلقّى رسول الله ﷺ الماء بيده اليمنى فمن أجل ذلك صار الوضوء باليمين ثمّ أوحى الله عزّ وجلّ إليه أن اغسل وجهك فإنّك تنظر إلى عظمتي ثمّ اغسل ذراعيك اليمنى و اليسرى فإنّك تلقّى بيدك كلامي ثمّ امسح رأسك بفضل ما بقي في يديك من الماء و رجليك إلى كعبيك فإنّي أبارك عليك وأوطيك موطئاً لم يطأه أحد غيرك فهذا علّة الأذان والوضوء ، ثمّ

أوحى الله عزّ وجلّ إليه يا محمّد استقبل الحجر الأسود وكبّرني على عدد حجبي فمن أجل ذلك صار التكبير سبعاً لأنّ الحجب سبع فافتتح عند انقطاع الحجب فمن أجل ذلك صار الافتتاح سنّة و الحجب متطابقة بينهنّ بحار النّور و ذلك النّور الّذي أنزله الله على محمّد صلى الله عليه وآله فمن أجل ذلك صار الافتتاح ثلاث مرّات لافتتاح الحجب ثلاث مرّات فصار التكبير سبعاً والافتتاح ثلاثاً ، فلمّا فرغ من التكبير و الافتتاح أوحى الله إليه سم باسمي فمن أجل ذلك جعل بسم الله الرّحمن الرّحيم في أوّل السّورة ثمّ أوحى الله إليه أن احمدني ، فلمّا قال : الحمد لله ربّ العالمين ، قال النبيّ في نفسه شكراً ، فأوحى الله عزّ و جلّ إليه قطعت حمدي فسم باسمي فمن أجل ذلك جعل في الحمد الرّحمن الرّحيم مرّتين فلمّا بلغ ولا الضّالّين قال النبيّ صلى الله عليه وآله : الحمد لله ربّ العالمين شكراً فأوحى الله إليه قطعت ذكري فسم باسمي فمن أجل ذلك جعل بسم الله الرّحمن الرّحيم في أوّل السّورة ثمّ أوحى الله عزّ وجلّ إليه اقرء يا محمّد نسبة ربّك تبارك وتعالى : « قل هو الله أحد * الله الصّمد * لم يلد ولم يولد * ولم يكن له كفواً أحد » ، ثمّ أمسك عنه الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : الواحد الأحد الصّمد فأوحى الله إليه : لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد ، ثمّ أمسك عنه الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : كذلك الله كذلك [الله] ربّنا فلمّا قال ذلك أوحى الله إليه اركع لربّك يا محمّد فركع فأوحى الله إليه وهو راكع قل : سبحان ربّي العظيم ففعل ذلك ثلاثاً ، ثمّ أوحى الله إليه أن ارفع رأسك يا محمّد ففعل رسول الله صلى الله عليه وآله فقام منتصباً فأوحى الله عزّ وجلّ إليه أن اسجد لربّك يا محمّد فخرّ رسول الله صلى الله عليه وآله ساجداً فأوحى الله عزّ وجلّ إليه قل : سبحان ربّي الأعلى ففعل ذلك ثلاثاً ثمّ أوحى الله إليه استو جالساً يا محمّد ففعل فلمّا رفع رأسه من سجوده واستوى جالساً نظر إلى عظمته تجلّت له فخرّ ساجداً من تلقاء نفسه لا لأمر اُمر به فسبّح أيضاً ثلاثاً فأوحى الله إليه انتصب قائماً ففعل فلم ير ما كان رأى من العظمة فمن أجل ذلك صارت الصّلاة ركعة و سجدتين ثمّ أوحى الله عزّ وجلّ إليه اقرء بالحمد لله فقرأها مثل ما قرء أوّلاً ثمّ أوحى الله عزّ وجلّ إليه اقرء إنّا أنزلناه فإنّها نسبتك و نسبة أهل بيتك إلى يوم القيامة وفعل في الرّكوع مثل ما فعل في المرّة الاُولى ثمّ سجد سجدة واحدة فلمّا رفع رأسه تجلّت له العظمة فخرّ ساجداً من تلقاء نفسه لا لأمر اُمر به فسبّح أيضاً ، ثمّ أوحى الله إليه ارفع رأسك يا محمّد ثبّتك ربّك فلمّا ذهب ليقوم قيل : يا محمّد اجلس فجلس فأوحى الله إليه

يا محمّد إذا ما أنعمت عليك فسم باسمي فألهم أن قال: بسم الله و بالله ولا إله إلّا الله و الأسماء الحسنى كلّها لله، ثمّ أوحى الله إليه يا محمّد صلّ على نفسك وعلى أهل بيتك فقال: صلّى الله عليّ و على أهل بيتي وقد فعل ثمّ التفت فإذا بصفوف من الملائكة والمرسلين و النبيّين فقيل: يا محمّد سلّم عليهم، فقال: السّلام عليكم و رحمة الله و بركاته فأوحى الله إليه أنّ السّلام والتحيّة و الرّحمة والبركات أنت و ذرّيّتك، ثمّ أوحى الله إليه أن لا يلتفت يساراً و أوّل آية سمعها بعد قل هو الله أحد و إنّا أنزلناه آية أصحاب اليمين و أصحاب الشّمال فمن أجل ذلك كان السلام واحدة تجاه القبلة و من أجل ذلك كان التكبير في السّجود شكراً و قوله: سمع الله لمن حمده لأنّ النبيّ صلّى الله عليه وآله سمع ضجّة الملائكة بالتّسبيح والتحميد و التّهليل فمن أجل ذلك قال: سمع الله لمن حمده ومن أجل ذلك صارت الركعتان الأوليان كلّما أحدث فيهما حدثاً كان على صاحبهما إعادتهما فهذا الفرض الأوّل في صلاة الزّوال يعني صلاة الظّهر.

٢ ـ عليّ بن محمّد، عن بعض أصحابنا، عن عليّ بن الحكم، عن ربيع بن محمّد المُسلي، عن عبدالله بن سليمان العامريّ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: لمّا عرج برسول الله صلّى الله عليه وآله نزل بالصلاة عشر ركعات، ركعتين ركعتين فلمّا ولد الحسن و الحسين زاد رسول الله صلّى الله عليه وآله سبع ركعات شكراً لله فأجاز الله له ذلك وترك الفجر لم يزد فيها لضيق وقتها لأنّه تحضرها ملائكة اللّيل وملائكة النهار فلمّا أمره الله بالتقصير في السفر وضع عن أمّته ستّ ركعات وترك المغرب لم ينقص منها شيئاً و إنّما يجب السهو فيما زاد رسول الله صلّى الله عليه وآله فمن شكّ في أصل الفرض في الركعتين الأوّلتين استقبل صلاته.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن درّاج، عن عائذ الأحمسيّ قال: دخلت على أبي عبدالله عليه السلام وأنا أريد أن أسأله، عن صلاة اللّيل فقلت: السلام عليك يا ابن رسول الله فقال: و عليك السلام إي والله إنّا لولده وما نحن بذوي قرابته ثلاث مرّات قالها، ثمّ قال من غير أن أسأله: إذا لقيت الله بالصلوات الخمس المفروضات لم يسألك عمّا سوى ذلك.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن إسماعيل، عن أبي إسماعيل السرّاج، عن هارون بن خارجة قال: ذكرت لأبي عبدالله عليه السلام رجلاً من أصحابنا فأحسنت عليه الثناء فقال لي: كيف صلاته

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن السيّاريّ ، عن الفضل بن أبي قرّة رفعه عن أبي عبدالله عليه السلام : قال سئل عن الخمسين والواحد ركعة فقال : إنّ ساعات النّهار اثنتا عشرة ساعة وساعات اللّيل اثنتا عشرة ساعة ومن طلوع الفجر إلى طلوع الشمس ساعة و من غروب الشمس إلى غروب الشفق غسق ولكلّ ساعة ركعتان وللغسق ركعة.

٦ ـ عليّ بن محمّد رفعه قال : قيل لأبي عبدالله عليه السلام : لم صار الرَّجل ينحرف في الصلاة إلى اليسار؟ فقال : لأنّ للكعبة ستّة حدود أربعة منها عن يسارك و اثنان منها على يمينك فمن أجل ذلك وقع التحريف إلى اليسار.

٧ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من تنفّل ما بين الجمعة إلى الجمعة خمسمائة ركعة فله عندالله ماشاء إلّا أن يتمنّى محرَّماً .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نجران ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ العبد يقوم فيقضي النافلة فيعجب الرَّبّ ملائكته منه فيقول : يا ملائكتي عبدي يقضي مالم أفترض عليه .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان بن مسلم ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : شرف المؤمن صلاته باللّيل و عزّ المؤمن كفّه عن أعراض النّاس .

١٠ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن هارون بن خارجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الصلاة وكّل بها ملك ليس له عمل غيرها فإذا فرغ منها قبضها ثمّ صعدبها فإن كانت ممّا تقبل قبلت و إن كانت ممّا لا تقبل قيل له : ردَّها على عبدي فينزل بها حتّى يضرب بها وجهه ، ثمّ يقول : أفّ لك ما يزال لك عمل يعنيني .

١١ ـ محمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ عن القدّاح عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاء رجل إلى النبيّ صلى الله عليه وآله فقال : يارسول الله أوصني فقال: لاتدع الصلاة متعمّداً فإنّ من تركها متعمداً فقد برئت منه ملّة الإسلام .

١٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن أسباط ، عن محمّد بن عليّ بن أبي عبدالله ، عن أبي الحسن عليه السلام في قول الله عزَّوجلَّ : «رهبانية ابتدعوها ما كتبناها

عليهم إلّا ابتغاء رضوان الله ، قال: صلاة اللّيل .

١٣ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسين ، عن بعض الطالبيّين يلقب برأس المدرى قال : سمعت الرِّضا عليه السلام يقول : أفضل موضع القدمين للصلاة النعلان .

١٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لجبرئيل عليه السلام : يا جبرئيل أيُّ البقاع أحبُّ إلى الله عزَّ وجلَّ ؟ قال: المساجد و أحبُّ أهلها إلى الله أوَّلهم دخولاً و آخرهم خروجاً منها .

١٥ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرَّحمن ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما من يوم سحاب يخفى فيه على النّاس وقت الزَّوال إلّا كان من الإمام للشمس زجرة حتى تبدو فيحتج على أهل كلِّ قرية من اهتمَّ بصلاته ومن ضيّعها

باب ۹۹

نوادر

ا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ ناصب کیا بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس بارے میں فرمایا اذان، رکوع اور سجدوں کے بارے میں، میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا۔ فرمایا جھوٹے ہیں اللہ کا دین اس سے برتر ہے کہ اسے خواب میں کوئی دیکھے (یہ سب بذریعہ وحی ہوتا ہے سدیر صیرفی نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیے۔ حضرتؑ نے فرمایا جب خدا نے اپنے نبی کو سات آسمانوں پر معراج دی تو پہلے آسمان پر حضرتؐ کو برکت دی اور دوسرے پر فرائض کی تعلیم دی، پس نازل کیا اللہ نے ایک محمل نور کو، جس میں چالیس قسم کا نور تھا۔ محدقہ عرش اللہ کی طرف لوگوں کی آنکھوں پر چھایا ہوا ایک ان میں زرد رنگ کا تھا جس کی وجہ سے زردی پھیلی دوسرا سرخ تھا جس کی وجہ سے سرخی پھیلی ایک سفید تھا جس کی وجہ سے سفیدی پھیلی باقی اور رنگ برنگ کے نور تھے اس محمل میں حلقے تھے اور چاندی کی زنجیریں پھر اوپر اوپر گئے اس نور کی شدید چمک دیکھ کر ملائکہ اطراف آسمان کی طرف بھاگے اور سجدہ میں گر پڑے

اور کہنے لگے سبوح قدوس یہ نور، ہمارے رب کے نور سے کس قدر زیادہ مشابہ ہے۔ جبرئیل نے کہا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر
پھر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ جمع ہوئے۔ انھوں نے جوق در جوق حضرت کو سلام کیا اور کہا۔ اے محمدؐ
آپ کے بھائی کیسے ہیں جب زمین پر جانا تو ہمارا سلام کہنا حضرت نے فرمایا کیا تم انھیں جانتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہم کیسے
نہ پہچانیں حالانکہ آپ کے متعلق علیؑ کے متعلق اور ان کے شیعوں کے متعلق ہم سے قیامت تک کے لئے عہد لیا گیا ہے ہم غور
سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے وقت اور ہم آپؐ پر اور آپؐ کے
بھائی پر درود بھیجتے ہیں پھر میرے رب نے چالیس قسم کے نور اور زیادہ کئے جو پہلے نوروں سے الگ تھے اور زیادہ کیا
نورانی حلقوں اور زنجیروں کو پھر مجھے دوسرے آسمانوں پر لے گئے۔

پھر میں آسمان دوم کے دروازے کے قریب پہنچا تو ملائکہ ادھر ادھر بھاگے اور سجدہ میں گر کر کہنے لگے۔
سبوحٌ قدوسٌ رب الملائکۃ والروح، یہ نور کہ ہمارے رب کے نور سے کتنا مشابہ ہے پھر جبرئیل نے دو بار کہا اشہد انّ
لا الٰہ الا اللہ، پس ملائکہ جمع ہوئے اور کہا۔ اے جبرئیل یہ آپ کے ساتھ کون ہے انھوں نے کہا یہ محمدؐ ہیں ملائکہ نے پوچھا
یہ مبعوث ہو گئے۔ کہا۔ ہاں۔ حضرت نے فرمایا۔ پھر وہ ایک تیز رفتار چوپائے کی طرح نکلے مجھ کو سلام کیا اور کہا اپنے
بھائی سے ہمارا سلام کہئے۔ میں نے کہا تم ان کو پہچانتے ہو؟ انھوں نے کہا بھلا کیسے نہ پہچانیں حالانکہ ہم سے آپ کے اور
ان کے اور ان کے شیعوں کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ ہم غور سے دیکھتے ہیں ان کے شیعوں کے چہروں کو دن میں پانچ بار یعنی
پانچوں نمازوں کے بعد۔

حضرت نے فرمایا پھر خدا نے چالیس قسم کا نور زیادہ کیا جو مشابہ تھا۔ پہلے نوروں سے، پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے
او سجدہ میں گر پڑے اور کہا سبوحٌ قدوسٌ رب الملائکۃ والروح، کس قدر مشابہ ہے یہ نور میرے رب کے
نور سے۔ جبرئیل نے اشہد ان محمداً رسول اللہ دو بار کہا۔ سب ملائکہ جمع ہو گئے اور انھوں نے کہا مرحبا اوّل مخلوق
مرحبا آخر مخلوق مرحبا اے مخلوق میں اوّل محشور ہونے والے مرحبا اے احکام الٰہی کے نشر کرنے والے۔ اے محمدؐ اے سب نبیوں
سے بہتر اور اے علی سب وصیوں سے بہتر۔ حضرت نے فرمایا۔ پھر انھوں نے مجھ پر سلام کیا اور میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں
نے کہا وہ زمین پر ہیں کیا تم ان کو پہچانتے ہو۔

انھوں نے کہا کیسے نہ پہچانیں جبکہ ہر سال بیت المعمور سجایا جاتا ہے اور اس پر سفید پردہ ہوتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے
محمدؐ، علیؑ، حسنؑ و حسینؑ اور ان کے شیعوں کے نام جو قیامت ہونے والے ہیں اور ہر سال حج کرتے ہیں اور ان کو مبارکباد
دیتے ہیں اور دن رات میں پانچ بار یعنی ہر نماز کے وقت جب وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سروں کا مسح کرتے ہیں پھر
اللہ نے چالیس قسم کے نور اور جو پہلے نوروں سے مشابہ نہ تھے۔

پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے یہاں ملائکہ نے کچھ نہ کہا۔ میں نے ایک آواز سنی گویا وہ سینوں کے اندر سے نکلی ہے

پھر ملائکہ جمع ہوئے اور آسمان کے دروازے کھلے اور میری طرف ایک صورت آئی اور جبرئیل نے کہا حیؑ علی الصلوٰۃ دو بار اور حیؑ علی الفلاح دو بار پھر ملائکہ جمع ہوئے اور پوچھا آپؐ کے بھائی کیسے ہیں میں نے کہا کیا ان کو جانتے ہو انھوں نے کہا ہم ان کو اور ان کے شیعوں کو جانتے ہیں وہ نور ہیں گرد عرش الٰہی بیت المعمور ہیں ایک نور کی چادر ہے جس پہ نور کی تحریر ہے اس پہ لکھے ہیں نام محمدؐ، علیؑ، حسنؑ و حسینؑ کے، دیگر آئمہ اور ان کے شیعوں کے جو قیامت تک ہونے والے ان میں سے کوئی کم ہے نہ زیادہ۔

اور یہ ہمارا میثاق ہے۔

پھر مجھ سے کہا گیا اے محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان کے طبقات پھٹ گئے ہیں پردے اٹھ گئے ہیں پھر مجھ سے کہا۔ دیکھو تمہارے سر پر کیا ہے میں نے دیکھا کہ ایک گھر ہے تمہارے بیت اللہ کی طرح اور اس کا حرم بھی ویسا ہی حرم ہے اگر کسی چیز کو ہاتھ سے چھوڑوں تو ٹھیک خانہ کعبہ پر گرے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اے محمدؐ یہ حرم ہے اور تم صاحب حرمت ہو اور ہر چیز کی ایک مثل ہوتی ہے۔ پھر اللہ نے وحی کی اے محمدؐ صاد کے قریب ہو اور اپنے جائے سجدہ کو دھوؤ اور پاک کرو اور اپنے رب کی نماز پڑھو، پس رسول اللہؐ صاد کے قریب آئے صاد ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنی جانب بہتا ہے۔ رسول اللہؐ نے اس کا پانی داہنے ہاتھ سے لیا اسی لئے وضو میں پانی داہنے ہاتھ سے لینا رکھا گیا ہے پھر خدا نے وحی کی کہ اپنا منہ دھوؤ کیونکہ تم میری عظمت کی طرف دیکھتے ہو اور اپنا داہنا اور بایاں ہاتھ دھوؤ کیونکہ ان سے تم میرا کلام لیتے ہو اور اپنے ہاتھ کی بقیہ تری سے سر کا اور دونوں پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرو۔ میں تم کو برکت دوں گا اور ایسے مقام پر لے جاؤں گا جہاں کوئی نہیں گیا، یہ ہے علت اذان و وضو کی پھر خدا نے وحی کی اے محمدؐ استقبال کرو حجر اسود کا اور میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیریں کہو اس لئے تکبیریں سات ہوئیں کیونکہ حجاب سات ہیں اور حجابوں کے انقطاع پر افتتاح کرو اس لئے چھ ہوئے اور حجاب مطابق ہیں ان بحار نور کے جو ان کے درمیان ہیں اور یہ وہ نور ہے جو محمدؐ پر نازل کیا گیا اور اسی لئے افتتاح تین بار ہوا کیونکہ افتتاح حجب تین بار ہوا۔ پس تکبیریں سات ہوئیں اور افتتاح قرأت تین بار ہوا۔ جب تکبیر سے فارغ ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ میرے نام سے شروع کرو، پس بسم اللہ سے آغاز ہوا۔ اوّل سورہ میں پھر اللہ نے وحی کی میری حمد کرو، حضرت نے کہا۔ الحمد للہ رب العالمین اور اپنے دل میں کہا شکراً پس خدا نے وحی کی۔ اے محمدؐ تم نے میری حمد کو قطع کر دیا۔ اب میرا نام لو۔ اسی لئے الحمد میں الرحمٰن الرحیم آیا۔ جب حضرت ولا الضالین تک پہنچے تو ازراہ شکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین پھر خدا نے وحی کی۔ اے محمدؐ تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا لہٰذا پھر میرا نام لو اسی لئے سورہ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جاتا ہے۔ اللہ نے پھر وحی کی۔ اے محمدؐ اپنے رب کی نسبت کا اقرار کرو اور کہو قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد، اس کے بعد وحی رک گئی۔ حضرتؐ نے کہا الواحد الاحد الصمد، پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد

ولم یکن لہٗ کفواً احد اس کے بعد وحی رک گئی حضرتؐ نے کہا الواحد الاحد الاحد الصمد پھر وحی ہوئی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفواً احد، پھر وحی رک گئی حضرت نے کہا کذالک اللہ، کذالک ربنا، پھر وحی ہوئی۔ اپنے رب کے سامنے رکوع کرو، پھر بحالت رکوع اللہ نے وحی کی، سبحان ربی العظیم، حضرت نے تین بار کہا، پھر وحی ہوئی اے محمدؐ سر اٹھاؤ۔ حضرت کھڑے ہو گئے۔ خدا نے وحی کی اے محمدؐ اپنے رب کو سجدہ کرو پس رسول سجدہ میں گئے خدا نے وحی کی کہو سبحان ربی الاعلیٰ۔ حضرتؐ نے تین بار کہا۔ پھر وحی ہوئی اٹھ کر بیٹھو، حضرتؐ نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا۔ جب حضرتؐ بیٹھ گئے تو خدا کی عظمت و جلال پر نظر کی، پھر اپنی طرف سے سجدہ میں گئے اس کے لیے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر حضرتؐ نے تین بار تسبیح کی۔

پھر اللہ نے وحی کی اب اٹھ کھڑے ہو۔ حضرتؐ کھڑے ہوئے اب اس کی عظمت کو اس طرح نہ دیکھا جیسے پہلے دیکھا تھا اس لیے نماز ایک رکعت دو سجدے قرار پائی۔ پھر اللہ نے وحی کی۔ پڑھو انا انزلناہ کیونکہ اس میں نسبت ہے تمہاری طرف اور تمہارے اہل بیت کی طرف قیامت تک اور حضرتؐ نے رکوع میں وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا پھر سجدہ کیا۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا تو عظمت الٰہی کا جلوہ دیکھا، پس آپ اپنی طرف سے سجدہ میں گئے بغیر اس کے کہ حکم رب ہوتا۔ دوسرے سجدہ میں بھی تسبیح کی، پھر اللہ نے وحی کی اے محمدؐ سر اٹھاؤ۔ تمہارے رب نے تمہیں ثابت قدم بنا دیا۔ جب حضرت کھڑے ہوئے تو کہا گیا اے محمدؐ بیٹھو، پھر اللہ نے وحی کی اے محمد چونکہ تم کو نعمت دی ہے تو میرا نام لو اور حضرت کے دل میں ڈالا گیا بسم اللہ وباللہ ولا الٰہ الا اللہ اور تمام اسمائے حسنیٰ اللہ ہی کے لیے ہیں پھر وحی کی اے محمدؐ اپنے اوپر اور اپنے اہل بیت پر درود بھیجو، حضرت نے فرمایا اللہ کی رحمت ہو مجھ پر اور میرے اہلبیتؑ پر، پھر حضرت نے دیکھا ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کی صفوں کو پس حضرت سے کہا گیا۔ اے محمدؐ ان پر سلام کرو حضرتؐ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر خدا نے وحی کی سلام و تحیت و رحمت و برکت ہو۔ تم پر اور تمہاری اولاد پر، پھر وحی کی کہ بائیں طرف نہ دیکھیں اور پہلی آیت جسے سنا تھا بعد قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ اور آیت اصحاب یمین اور اصحاب شمال کو اور اس وجہ سے تکبیر سجدوں میں از راہ شکر ہوئی اور سمع اللہ لمن حمدہ اس لیے کہا گیا کہ حضرتؐ نے سنا تھا ملائکہ کی آواز کو تسبیح و تحمید و تہلیل کے ساتھ اس لیے سمع اللہ لمن حمدہ ہوا اور اس طرح پہلی دو رکعتیں ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ اگر ان دو رکعتوں میں کوئی نقصان ہو تو مصلی پر ان کا اعادہ ہے۔ یہ فرض اول ہوا نماز ظہر میں بعد زوال۔ (حسن)

(پس اس طرح ارکان نماز کا تعین ہوا۔)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حضرت رسولؐ خدا کو معراج ہوئی۔ جب آپؐ آئے تو دس رکعت نماز دو دو رکعت کر کے فرض تھی۔ جب حسنؑ و حسینؑ پیدا ہوئے تو سات رکعتیں شکریہ میں اضافہ کیں اللہ نے اس کی اجازت

دی۔ لیکن نماز صبح کی رکعات میں زیادتی نہ کی بضیق وقت کی وجہ سے کیونکہ دن اور رات کے فرشتے اس وقت آپؐ کے پاس آتے ہیں۔ جب خدا نے سفر میں نماز کو قصر کا حکم دیا تو آپؐ کی امت پر سے چو رکعت کو کم کیا گیا لیکن مغرب کی نماز میں کمی نہ ہوئی۔ سہو کا تدارک ان رکعتوں میں ہے جو رسولؐ نے زیادہ کی ہیں ان میں نہیں جو پہلی دو دو رکعتیں ہیں ان میں شک ہوگا تو نماز میں اعادہ کرنا ہوگا۔ (مجہول)

۳۔ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نماز شب کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا۔ میں نے کہا السلام علیک یا ابن رسول اللہ فرمایا وعلیک السلام و قسم خدا کی ہم اولاد رسولؐ ہیں نہ کہ ان کے رشتہ دار تین بار فرمایا پھر بغیر میرے دریافت کئے۔ فرمایا جب تم پانچوں وقت کی نماز ادا کرکے خدا کے سامنے جاؤ گے تو پھر اس کے سوا تم سے سوال نہ ہوگا۔ (مجہول)

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص کی بڑی تعریف کی فرمایا دیکھو اس کی نماز کیسی ہے۔

۵۔ کسی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ۵۱ رکعتوں کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا دن کی ساعتیں بارہ ہیں اور رات کی بارہ اور طلوع فجر سے طلوع شمس تک ایک ساعت اور غروب آفتاب سے غروب شفق تک ایک ساعت اور ہر ساعت کی دو رکعت اور غسق کے لئے ایک۔ (حسن)

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا آدمی طواف میں بائیں ہاتھ کی طرف کیوں مڑتا ہے فرمایا اس لئے کہ کعبہ کی چھ حدیں ہیں چار بائیں طرف اور دو داہنی طرف، اسی لئے بائیں طرف جھکتا ہے۔ (مرفوع)

۷۔ فرمایا جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پانچ سو رکعت نافلہ پڑھے تو وہ جو چاہے گا خدا اس کو پورا کرے گا سوائے حرام کی تمنا پوری کرنے کے۔ (ض)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص نافلہ پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے متعلق اللہ اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کہ اے میرے ملائکہ یہ میرا بندہ اس چیز کو ادا کر رہا ہے جو اس کا فرض نہیں۔ (ض)

۹۔ فرمایا حضرت نے مومن کا شرف اس کی رات کی نماز ہے اور مومن کی عزت لوگوں کی آبروریزی سے رک جانے میں ہے۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا نماز پر ایک فرشتہ موکل ہے اس کا اس کے سوا کوئی کام نہیں کہ جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اسے لے کر اوپر جاتا ہے اگر قابل قبول ہوتی ہے قبول کرلی جاتی ہے اگر نہیں ہوتی تو پڑھنے والے کے پاس اسے لاتا ہے اور اس کے منہ پر مار کر کہتا ہے، وائے ہو تیرے اوپر تیرے عمل نے مجھے تکلیف دی۔ (ض)

۱۱۔ ایک شخص حضرت رسولؐ خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ فرمایا۔ عمداً نماز ترک نہ کر جس نے ایسا کیا تو ملت اسلام اس سے بری ہے۔ (ض)

۱۲۔ آیہ ابتدعوھا کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز شب ہے۔ (مجہول)

۱۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ دونوں پیروں کے لئے افضل وہ جوتے ہیں جو نماز کے لئے ہوں۔ (مجہول)

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے جبرئیل سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب مقام کیا ہے فرمایا مساجد اور وہ نمازی جو سب سے پہلے آئیں اور سب سے بعد میں نکلیں۔ (م)

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس روز بادل ہوں اور لوگوں پر وقت زوال پوشیدہ رہے تو امام اندازہ کرتا ہے اس کے بادل سے چونکہ امام عالم ربانی ہے لہذا وقت زوال اسے معلوم ہوتا ہے اور بستی والوں کو بتا کر ان پر حجت قائم کرتا ہے جو اپنی نماز کے لئے آمادہ ہوں اور جو پڑھنے والے نہ ہوں۔ (م)

﴿باب﴾

☼(مساجد الكوفة)☼

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمّد بن عذافر ، عن أبي حمزة أو عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنَّ بالكوفة مساجد ملعونة و مساجد مباركة فأمّا المباركة فمسجد غني والله إنَّ قبلته لقاسطة و إنَّ طينته لطيّبة ولقد وضعه رجلٌ مؤمن ولاتذهب الدُّنيا حتّى تفجر منه عينان وتكون عنده جنّتان وأهله ملعونون و هو مسلوب منهم و مسجد بني ظفر و هو مسجد السّهلة و مسجد بالخمراء ومسجدجعفيٍّ وليس هواليوم مسجدهم ـ قال : درس ـ فأمّا المساجد الملعونة فمسجد ثقيف ومسجدالأشعث ومسجد جرير و مسجد سماك ومسجد بالخمراء بني على قبر فرعون من الفراعنة .

٢ . محمّد بن يحيى ، عن الحسن بن عليٍّ بن عبدالله ، عن عيس بن هشام ، عن سالم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : جدّدت أربعة مساجد بالكوفة فرحاً لقتل الحسين عليه السلام : مسجد الأشعث و مسجد جرير و مسجد سماك ومسجد شبث بن ربعيٍّ .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه نهى بالكوفة عن الصلاة في خمسة مساجد : مسجد الأشعث بن قيس ومسجد جرير بن عبدالله البجليِّ و مسجد سماك بن مخرمة ومسجد شبث بن ربعيٍّ ومسجد التيم .

و في رواية أبي بصير مسجد بني السيد و مسجد بني عبدالله بن دارم و مسجد غني ومسجدسماك ومسجد ثقيف ومسجد الأشعث .

باب

مساجد کوفہ

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوفہ کی کچھ مساجد ملعون ہیں اور کچھ مبارک ، مبارک مسجد ، مسجد غنی ہے اور اس کا قبلہ اعتدالی صورت میں ہے اور اس کی زمین پاک ہے اور اس کو ایک مرد مومن نے بنایا تھا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس سے دو چشمے جاری نہ ہوں اور اس کے پاس دو باغ نہ ہوں اور اس کے بنانے والے کو دشمنوں نے سولی دی تھی۔ ایک مسجد بنی ظفر ہے جو مسجد سہلہ کے نام سے مشہور ہے اور تیسری مسجد حمراء ہے اور چوتھی جعفی ہے جو اب باقی نہیں رہ گئی ہے اور مساجد ملعونہ ہیں مسجد ثقیف و مسجد اشعث اور مسجد جریر و مسجد سماک اور مسجد حراثی جو زراعۃ میں ہے ایک فرعون کی قبر پر بنی ہے۔

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوفہ میں چار مسجدیں نئی بنائی گئیں قتل امام حسین علیہ السلام کی خوشی میں ، مسجد اشعث ، مسجد جریر ، مسجد سماک ، مسجد شبث بن ربعی۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کوفہ کی پانچ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے مسجد اشعث بن قیس ، مسجد جریر بن عبداللہ بجلی ، مسجد سماک بن مخرمہ ، مسجد شبث بن ربعی ، مسجد تیم۔

اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ ان مساجد میں نماز ممنوع ہے مسجد بنی السید ، مسجد بنی عبداللہ بن دارم ، مسجد غنی ، مسجد سماک ، مسجد ثقیف ، مسجد اشعث ۔

(باب)

(فضل المسجد الاعظم بالكوفة و فضل الصلاة فيه و المواضع المحبوبة فيه)

١ ـ محمّد بن الحسن ؛ وعليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمّد بن عبدالله الخزّاز ، عن هارون بن خارجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال لي :

یاهارون بن خارجة کم بینك وبین مسجد الکوفة یکون میلاً ؟ قلت : لا، قال : فتصلّي فیه الصلوات کلّها ؟ قلت : لا ، فقال : أما لو کنتُ بحضرته لرجوت ألّا تفوتني فیه صلاة وتدري ما فضل ذلك الموضع ؟ ما من عبد صالح ولا نبيّ إلّا وقد صلّى في مسجد کوفان حتّى أنّ رسول الله ﷺ لمّا أسرى الله به قال له جبرئیل ؑ : تدري أین أنت یا رسول الله الساعة أنت مقابل مسجد کوفان ، قال : فاستأذن لي ربّي حتّى آتیه فاُصلّي فیه رکعتین فاستأذن الله عزّ وجلّ فأذن له وإنّ میمنته لروضة من ریاض الجنّة وإنّ وسطه لروضة من ریاض الجنّة وإنّ مؤخّره لروضة من ریاض الجنّة وإنّ الصلاة المکتوبة فیه لتعدل ألف صلاة وإنّ النّافلة فیه لتعدل خمسمائة صلاة و إنّ الجلوس فیه بغیر تلاوة ولا ذکر لعبادة ولو علم النّاس ما فیه لأتوه ولو حبواً . قال سهل : و روى لي غیر عمرو أنّ الصّلاة فیه لتعدل بحجّة وأنّ النافلة [فیه] لتعدل بعمرة .

۲ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبي یوسف یعقوب بن عبدالله من ولد أبي فاطمة ، عن إسماعیل بن زید مولى عبدالله بن یحیى الکاهلي عن أبي عبدالله ؑ قال : جاء رجلٌ إلى أمیر المؤمنین صلوات الله علیه وهو في مسجد الکوفة فقال : السلام علیك یا أمیر المؤمنین و رحمة الله و برکاته فردّ علیه ، فقال : جعلت فداك إنّي أردت المسجد الأقصى فأردت أن اُسلّم علیك واُودّعك ، فقال له : وأيّ شيء أردت بذلك ؟ فقال : الفضل جعلت فداك ، قال : فبع راحلتك وکل زادك وصلّ في هذا المسجد فإنّ الصلاة المکتوبة فیه حجّة مبرورة والنافلة عمرة مبرورة والبرکة فیه على اثني عشر میلاً ، یمینه یمن ویساره مکر وفي وسطه عین من دهن وعین من لبن وعین من ماء شراب للمؤمنین وعین من ماء طهر للمؤمنین منه سارت سفینة نوح وکان فیه نسر و یغوث و یعوق وصلّى فیه سبعون نبیّاً وسبعون وصیّاً أنا أحدهم وقال بیده في صدره مادعا فیه مکروب بمسألة في حاجة من الحوائج إلّا أجابه الله وفرّج عنه کربته .

۳ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زیاد ، عن عليّ بن أسباط ، عن عليّ بن شجرة ، عن بعض ولد میثم قال : کان أمیر المؤمنین ؑ یصلّي إلى الاُسطوانة السابعة ممّا یلي أبواب کندة وبینه و بین السابعة مقدار ممرّ عنز .

٤ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل زياد ، عن ابن أسباط قال : وحدّثني غيره أنّه كان ينزل في كلّ ليلة ستون ألف ملك يصلّون عند السابعة ثمّ لا يعود منهم ملك إلى يوم القيامة .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن إسماعيل ؛ و أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سفيان بن السمط قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا دخلت من الباب الثاني في ميمنة المسجد فعدّ خمس أساطين ثنتين منها في الظلال وثلاثة في الصحن فعند الثالثة مصلّى إبراهيم عليه السلام و هي الخامسة من الحائط ، قال : فلمّا كان أيّام أبي العباس دخل أبو عبدالله عليه السلام من باب الفيل فتياسر حين دخل من الباب فصلّى عند الاُسطوانة الرّابعة وهي بحذاء الخامسة ، فقلت : أتلك اُسطوانة إبراهيم عليه السلام ؟ فقال لي : نعم .

٦ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل ، عن ابن أسباط رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الاُسطوانة السابعة ممّا يلي أبواب كندة في الصحن مقام إبراهيم عليه السلام والخامسة مقام جبرئيل عليه السلام .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن أبي إسماعيل السرّاج قال : قال معاوية بن وهب وأخذ بيدي وقال : قال لي أبو حمزة وأخذ بيدي قال : وقال لي الأصبغ بن نباتة وأخذ بيدي فأراني الاُسطوانة السابعة فقال : هذا مقام أميرالمؤمنين صلوات الله عليه قال : وكان الحسن بن عليّ عليهما السلام يصلّي عند الخامسة فإذا غاب أميرالمؤمنين عليه السلام صلّى فيها الحسن عليه السلام وهي من باب كندة .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السنديّ ، عن جعفر بن بشير ، عن أبي عبدالرحمن الحذّاء ، عن أبي اُسامة ، عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام : قال : مسجد كوفان روضة من رياض الجنّة صلّى فيه ألف نبيّ وسبعون نبيّاً وميمنته رحمة و ميسرته مكر فيه عصا موسى و شجرة يقطين وخاتم سليمان ومنه فار التنّور ونجرت السفينة و هي صرة بابل و مجمع الأنبياء عليهم السلام .

باب ۱۰۱

فضیلتِ مسجد اعظم کوفہ

۱۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے، اے ہارون بن خارجہ تمہارے اور مسجد کوفہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے کہا ایک میل ہے میں نے کہا نہیں، فرمایا کیا تم سب نمازیں وہاں پڑھتے ہو۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا اگر تم وہاں ہوتے تو مجھے امید ہے کہ تم کوئی نماز وہاں پڑھنے سے نہ رہتے۔ فرمایا تم جانتے ہو اس مسجد کی کیا فضیلت ہے۔ کوئی نیک بندہ اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے مسجد کوفہ میں نماز نہ پڑھی ہو۔ حتیٰ کہ جب رسولؐ اللہ شب معراج کو چلے تو جبرئیلؑ نے کہا کہ آپؐ جانتے ہیں کہ آپ اس وقت کہاں ہیں آپؐ مسجد کوفہ کے مقابل ہیں فرمایا اللہ سے اجازت لو کہ دو رکعت نماز پڑھوں۔ پس اللہ سے اجازت چاہی پس اللہ نے اجازت دے دی۔ اس مسجد کے داہنی طرف جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے نماز واجب اگر اس میں پڑھی جائے تو وہ ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اگر نافلہ پڑھی جائے تو پچاس نمازوں کے برابر ہے اور بغیر تلاوت و ذکر بھی اس میں بیٹھنا عبادت ہے اگر لوگ جان لیتے کہ اس میں کیا کیا فضائل ہیں تو اس میں آتے چاہے کتنی ہی تکلیف ہوتی، اور ایک روایت میں ہے کہ نماز واجب اس میں ادا کرنا ایک حج کے برابر ہے، اور نماز نافلہ ایک عمرہ کے برابر ہے (ض)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا جبکہ آپ مسجد کوفہ میں بیٹھے تھے اس نے کہا السلام علیکم یا امیرالمومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، حضرت نے جواب دیا۔ اس نے کہا میں آپؐ پر فدا ہوں میں مسجد اقصیٰ جارہا ہوں آپؑ کی خدمت میں بغرض سلام و رخصت کو حاضر ہوا ہوں وہاں کس غرض سے جارہے ہو۔ حضرت نے پوچھا، اس نے کہا فضیلت حاصل کرنے کے لئے۔ فرمایا اپنی سواری اور کل زادراہ فروخت کردو اور اس مسجد میں نماز پڑھو کہ نماز واجب کا ثواب ایک حج مقبول کے برابر ہے اور نافلہ کا ایک عمرہ مقبولہ کے برابر ہے بارہ میل تک اس کی برکت پھیلی ہوئی ہے اس کے داہنی طرف برکت ہے اور بائیں طرف مکر (خلفائے جور کی حکومت جو بصرہ میں تھی) اس کے وسط میں روغن کا چشمہ ہے اور ایک چشمۂ آب ہے جس سے ازواج مومنین پیتی ہیں یہیں سے کشتی نوحؑ چلی تھی اور چکر کھائے تھے اور بتوں کو ڈبویا تھا ان میں ستر انبیاء اور اوصیائے انبیاء نے نماز پڑھی ہے ان میں سے ایک میں ہوں یہاں جس مصیبت زدہ نے دعا کی قبول ہوئی اور غم سے رہا ہوا۔ (مجہول)

۳۔ امیرالمومنین علیہ السلام نماز پڑھا کرتے تھے ساتویں ستون کے پاس جو قریب ہے ابواب کندہ سے اور حضرت کے اور ستون کے درمیان بہت تھوڑا فاصلہ ہوتا تھا۔ (ص)

۴۔ ایک شخص نے یہ بھی روایت کی ہے کہ یہاں ہر رات ۷۰ ہزار فرشتے ستون ہفتم کے قریب نماز پڑھتے ہیں اور ان میں سے کوئی فرشتہ

قیامت تک پھر نہیں لوٹتا۔

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسجد کے داہنی طرف دوسرے دروازہ سے داخل ہو تو پانچ ستون شمار کرو ان میں سے دو سایہ میں ہیں چھت کے نیچے اور تین صحن میں ہیں تیسرے کے پاس حضرت ابراہیم کا مصلّیٰ ہے اور وہ دیوار سے پانچواں ستون ہے۔

راوی نے کہا سفاح خلیفۂ عباسی کے دورِ حکومت میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام باب الفیل سے داخل ہوئے اور حضرت نے چوتھے ستون کے پاس نماز پڑھی جو پانچویں ستون کے مقابل ہے میں نے کہا کیا یہ ستون ابراہیم ہے فرمایا۔ ہاں۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد کوفہ کی مذکورہ بالا ہیئت باقی نہیں خلفائے عباسیہ نے اس میں بہت کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا ستون ہفتم وہ ہے جو ابواب کندہ سے ملا ہوا ہے یہ مقام ابراہیم ہے اور پانچواں ستون مقام جبرئیل ہے۔

۷۔ راوی نے بیان کیا اصبغ بن نباتہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ساتواں ستون دکھایا اور کہا یہ مقام امیرالمومنین علیہ السلام ہے امام حسن علیہ السلام پانچویں ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے۔ جب امیرالمومنین نے انتقال کیا تو امام حسن علیہ السلام نے وہاں نماز پڑھی اور یہ ستون باب کندہ کے پاس ہے۔ (ضعیف)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مسجد کوفہ ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔ اس میں نماز پڑھی ہے ایکہزار انبیاء اور ستّر رسولوں نے، اس کے داہنی طرف رحمت ہے اور بائیں طرف مکر (بصرہ میں خلفائے جور کی حکومت تھی) اور اس مسجد میں عصائے موسیٰ ہے اور وہ درخت کدو ہے جو حضرت یونسؑ کے لئے بطن ماہی سے نکلنے کے بعد اگایا گیا تھا اور اس میں خاتم سلیمان ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں بزمانہ نوحؑ تنور سے پانی ابلا تھا یہیں سے کشتی نوحؑ چلی تھی اور یہی مصرہ بابل اور مجمع انبیاء رہے۔ (مجہول)

توضیح:- یہ فرمانا کہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے عام نگاہیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں انبیاء و اوصیاء اور مومنین و مخلصین کی نگاہیں اس پوشیدہ باغ سے لذت اندوز ہو سکتی ہیں امام علی نقی علیہ السلام کو جب عباسی خلیفہ نے خان الصعالیک یعنی محتاج خانہ میں بطور مہمان رکھا تھا تو ایک بندۂ مومن نے عندالملاقات ایسی گندی جگہ میں آپؑ کے قیام پذیر ہونے پر اظہار رنج و ملال کیا تو آپؑ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ ادھر دیکھ اس نے نظر اٹھائی تو ایک خوشنما نظر فریب چمنستان اس کے سامنے تھا۔ فرمایا ہماری تفریح کا سامان خدا کی طرف سے تھے ہے بندوں کے ذلیل کرنے سے ہم ذلیل نہیں ہوتے۔ اور ہماری آنکھیں وہ دیکھتی ہیں جو دوسرے نہیں دیکھتے۔ یہ واقعہ اس کا بھی ثبوت ہے کہ جنت آدم جنت ارضی بھی ہے جسے خدا نے نظرِ خلائق سے چھپا دیا ہے۔

عصائے موسیٰ کے متعلق شاید حضرت کی یہ مراد ہو کہ زمانہ سابق میں وہ یہاں دفن ہوا اور پھر ہمارے آئمہ علیہم السلام

تک پہنچا۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے تبرکات ہمارے آئمہ کے پاس رہے ہیں جو عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے۔ یا یہ مراد ہے کہ عصائے موسیٰ یہاں دفن ہے ہمیں وہ جگہ معلوم ہے جب چاہیں نکال لیں۔
اور درخت کدو سے ممکن ہے یہ مراد ہو کہ وہ اس سرزمین پر اگا تھا اور حضرہ بابل سے یہ مراد ہے کہ جس طرح بابل مادی اموال کا مخزن تھا اسی طرح یہ سرزمین روحانی دولت سے مالامال ہے یا یہ کہ جس طرح بابل میں مجمع انبیاء رہا اسی طرح یہاں بھی رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ قدرت کے اسرار ہیں انسانی عقل و فہم کی وہاں تک رسائی نہیں۔ یہ باتیں تو انبیاء و اوصیائے انبیاء کو بذریعہ وحی و الہام بتائی جاتی ہیں۔ یہی جواب ہے ان تبرکات آئمہ کا جو ایک سے دوسرے تک پہنچتے رہے عام لوگوں کو اس لیے نظر نہیں آتے کہ وہ ان پر قبضہ کر لیتے۔ یہی جواب ہے امیرالمومنینؑ کے جمع کردہ قرآن کا کہ وہ ایک امام سے دوسرے امام تک پہنچتا رہا اور کسی کو اطلاع نہ ہوئی۔ یہ امور خصوصیات معصومین سے ہیں ورنہ عام لوگوں میں اور ان میں فرق کیا رہتا۔

﴿ باب ۲ ﴾

✿(مسجد السهلة)✿

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن أبي داود ، عن عبدالله ابن أبان قال : دخلنا على أبي عبدالله عليه السلام فسألنا أفيكم أحدٌ عنده علم عمّي زيد بن عليّ ؟ فقال : رجل من القوم : أنا عندي علم من علم عمّك كنّا عنده ذات ليلة في دار معاوية بن إسحاق الأنصاريّ إذ قال : انطلقوا بنا نصلّي في مسجد السهلة فقال أبو عبدالله عليه السلام : وفعل ؟ فقال : لا جاءه أمر فشغله عن الذهاب ، فقال : أما والله لو أعاذ الله به حولاً لأعاذه أما علمت أنّه موضع بيت إدريس النبيّ عليه السلام والّذي كان يخيط فيه ومنه سار إبراهيم عليه السلام إلى اليمن بالعمالقة ومنه سار داود إلى جالوت وإنّ فيه لصخرة خضراء فيها مثال كلّ نبيّ ومن تحت تلك الصخرة اُخذت طينة كلّ نبيّ وإنّه لمناخ الراكب ، قيل : ومن الراكب ؟ قال : الخضر عليه السلام .

۲ ـ محمد بن يحيى ، عن علي بن الحسن بن علي ، عن عثمان ، عن صالح بن أبي الأسود قال : قال أبوعبدالله عليه السلام و ذكر مسجد السهلة فقال : أما إنّه منزل صاحبنا إذا قام بأهله .

۳ ـ عنه ، عن عمرو بن عثمان ، عن حسين بن بكر ، عن عبد الرّحمن بن سعيد الخزّاز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : بالكوفة مسجد يقال له : مسجد السهلة لو أنّ عمّي زيداً أتاه فصلّى فيه واستجار الله لأجاره عشرين سنة ، فيه مناخ الراكب وبيت إدريس النبيّ عليه السلام وما أتاه مكروبٌ قطّ فصلّى فيه بين العشائين و دعا الله إلّا فرّج الله كربته .

باب ۱۰۲

مسجد سہلہ

۱۔ ہم حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرتؑ نے ہم سے پوچھا کیا تم میں سے کسی کے پاس میرے چچا زید بن علی کا علم ہے۔ ہم میں سے ایک نے کہا۔ ہم ان کے پاس معاذ ابن اسحاق کے گھر میں ایک رات رہے تھے جب انھوں نے ہم سے کہا۔ مسجد سہلہ میں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے چلو، حضرتؑ نے فرمایا پھر وہ گئے، اس نے کہا نہیں، ایک ایسا امر پیش آیا کہ وہ رک گئے۔ فرمایا قسم خدا کی اگر وہاں سے پناہ مانگتے تو وہ پناہ دیتا۔ کیا تم نہیں جانتے یہ ادریس نبی کی جگہ ہے یہاں وہ کپڑے سیتے تھے اور یہیں سے ابراہیم عمالقہ اور داؤد جالوت سے لڑنے چلے تھے اس مسجد میں ایک سبز پتھر ہے جس میں انبیاء کی تصاویر ہیں اور اسی پتھر کے نیچے سے نبی کی خلقت کے لئے مٹی لی گئی تھی اور راکب کے اترنے کی جگہ ہے پوچھا راکب کون ہے۔ فرمایا خضر علیہ السلام۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حضرتؑ نے کہ قائم آل محمدؐ جب ظہور کریں گے تو مسجد سہلہ ان کی پہلی منزل ہوگی۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرتؑ نے کوفہ میں ایک مسجد ہے جس کا نام مسجد سہلہ ہے اگر میرے چچا زید یہاں آتے اور نماز پڑھ کر خدا سے دعا مانگتے تو وہ بیس برس ان کو پناہ دیتا۔ یہ راکب (خضرؑ) کے اترنے کی جگہ ہے یہ ادریسؑ نبی کا گھر ہے جو مصیبت زدہ یہاں آیا اس نے نماز پڑھ کر دعا مانگی تو اس کی مصیبت ضرور دور ہوئی۔ (مجہول)

ختم شد

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۲۸۶
یا صاحب الزمان ادرکنا
DVD
NOT FOR COMMERCIAL USE
لبیک یا حسین
خصوصی تعاون:
نذر عباس
اسلامی کتب (اردو) DVD
ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔
SABEEL-E-SAKINA,
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

فروع کافی

سبیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸-۵۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابِ مستطاب

الشّافی

احادیث زکوٰۃ، خمس وصوم واعتکاف

ترجمہ

فروعِ کافی جلد ۳

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمدؐ بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنفِ دوصد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

مکتبہ علویہ
مرکز تبرکات و تحائف
H-37 امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی
[illegible]

مُصنّفہ

سَیّدُ المُفسّرین

اَدِیبِ اَعظم الحاج مولانا سَیّد ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

بانی جامعہ امامیہ و صدر جامعہ امامیہ کمیٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابِ مستطاب

الشّافی

احادیث زکوٰۃ، خمس، صوم و اعتکاف

ترجمہ

فروعِ کافی جلد ۳

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مُترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُصنفِ دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲، کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ———— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

بلاک ۲ سب بلاک اے روڈ

مکان ۱۳ ناظم آباد کراچی

مطبع ———— قریشی آرٹ پریس

ناظم آباد۔ کراچی

کتابت ———— سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ———— ۱۶۰ روپے

سالِ اشاعت ———— دسمبر ۲۰۰۴ء

تبصرہ

از

جناب سرکار شریعت مدار فخر المتکلمین، رئیس المحدثین وحید المورخین، علامہ السید امداد حسین صاحب قبلہ الکاظمی المشہدی صدر ادارۂ معارف اسلام لاہور مولوی فاضل، منشی فاضل شمس الافاضل، ادیب فاضل گیلانی۔ خطاب ابوالفضل ثانی وخلعت فاخرہ یافتہ از دربار پونچھ کشمیر، دامت برکاتہ وعمت افاضاتہ وطول اللہ حیاتہ

یہ تبصرہ سرکار علامہ نے رسالہ معارف اسلام لاہور رسول نمبر ۱۳۰۹ھ میں جلد اوّل کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

ادیب اعظم سرکار علامہ سید ظفر حسن صاحب قبلہ نقوی الامروہوی دنیائے تحریر وتقریر میں تعارف کے محتاج نہیں۔ راقم الحروف کو آپ سے غائبانہ تعارف ۱۹۴۰ء سے حاصل ہے جبکہ آپ کی زیر نگرانی ماہوار مجلہ نور مراد آباد (بھارت) سے جناب مولوی سید انور حسن صاحب انور نقوی وکامل ومنشی فاضل کی ادارت میں شایع ہوا کرتا تھا اور اس میں مواد جسمانی وروحانی کی لطیف ودلچسپ بحث چل نکلی تھی جو نہایت علمی و پرلطف تھی اکثر اہل علم وقلم نے اس میں حصہ لیا تھا پھر میں نے آپ کو برزخی نامہ نگار کی صورت میں رسالہ البرہان لدھیانہ میں جلوہ گر ہوتے دیکھا جس میں آپ نے نمایاں مقام حاصل کیا اور مخالفین کو نہ صرف دم بخود کیا بلکہ ان کے قلم توڑ کر رکھ دیئے۔ آپ اس وقت عمرِ عزیز کی اسّی منزلیں طے کر چکے ہیں لیکن قلم ہاتھ سے نہیں چھوٹا آپ نے اب تک دو سو کتاب تصنیف فرمائی ہے ان میں جو مذہبی کتابیں ہیں وہ قوم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

ابھی حال ہی میں آپ کی تصنیف لطیف الشافی جلد اوّل ودویم، ترجمہ اصولِ کافی جلد اوّل دویم منظر عام پر آچکی ہیں جسے لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے اور آپ کو اس اہم خدمت کی بے حد داد دی ہے اب جناب نے باوجود پیری وضعیفی کافی کی تیسری کتاب فروع کافی جلد اوّل کے حصہ اوّل کا یعنی کتاب الطہارت سے کتاب الصلوٰۃ تک ترجمہ فرمایا ہے جسے الشافی جلد سوم کا نام دیا ہے یہ وہ چیز ہے جس کا قوم بے چینی سے انتظار کر رہی تھی ؎

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر مے خواست — آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

یہ ترجمہ کیا ہے علم وفضل وعوارف ومعارف کا ایک گنجینہ ہے اسرار وغوامض فروع دین کا مجسمہ

بیکراں ہے مجھے اپنی کوتاہ علمی کے سبب وہ الفاظ نہیں ملتے جن کے ذریعہ اس کے محاسن کرنے کے لئے اپنا مافی الضمیر ادا کرسکوں لاریب یہ ترجمہ تعریف و توصیف سے بالاتر ہے ترجمہ نہایت آسان سادہ عام فہم سلیس اور بامحاورہ ہے اُردو داں طبقہ جو عربی نہ جاننے کے سبب احکام آئمہ علیہم السلام سمجھنے سے قاصر تھا اب اس مشکل سے نجات پاگیا اور زبان لطافت بیان معصوم علیہم السلام ہی ہیں ان کے احکام سننے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کے قابل ہوگیا۔ الحمدللہ۔

مترجم مدظلہٗ نے کتاب کے شروع میں چند نہایت مفید اور کارآمد چیزیں لکھی ہیں مثلاً علامہ کلینی علیہ الرحمہ مصنف نے کتاب مستطاب کافی کی چار جلدوں (۱) اصول کافی جلد اوّل (۲) اصول کافی جلد دوم (۳) فروع کافی جلد اوّل (۴) فروع کافی جلد دوم اور روضہ کافی کی تدوین و تصنیف میں جو طول طویل پاپیادہ سفر کئے اور مصیبتیں جھیلیں اور قریہ قریہ گھر گھر جاکر حدیثیں جمع کیں ان سب کا اجمالاً ذکر فرمایا ہے اس زمانہ کے نامساعد حالات میں جبکہ زمانہ پُرآشوب تھا اور حکومت وقت سخت مخالف تھی سترہ ہزار حدیث کے جمع کرنے کو عظیم الشان جہاد سے تعبیر فرمایا ہے جو بالکل درست ہے نیز یہ قول جو عام طور پر مشہور ہے کہ کافی حضرت امام صاحب العصر والزماں صلوٰۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا ھذا کاف لشیعتنا۔ مترجم مدظلہٗ نے اسے غلط بتایا ہے اور لکھا ہے کہ علماء شیعہ کے نزدیک یہ قول ثابت نہیں (بے شک) پھر اس قول کی بہترین توجیہہ فرمائی چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

> اگر بالفرض یہ فرمودہٗ امام ہو بھی تو اس کے یہ معنی کہاں سے لئے جائیں کہ اس کتاب کی ہر حدیث صحیح و مستند ہی ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہوسکتے ہیں کہ اس کے اصولی و فروعی مسائل کے لحاظ سے یہ مجموعہ احادیث مذہبی ضروریات کے لئے کافی ہے (الشافی جلد سوم صفحہ ۵)

ایک باب میں مترجم نے ہر معصوم علیہ السلام کے دور میں احادیث شیعہ کی تدوین کی جو صورت پیش آئی اس کو بیان فرمایا ہے آپ نے ضرورت تدوین حدیث پر علیحدہ باب میں ایک سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے جو حقائق سے لبریز اور پُر از معلومات ہے آپ نے بحوالہ کتاب الفرائض صحیح بخاری سے ثابت کیا ہے کہ

> "تدوین احادیث کا پہلا نقش حضرت علی علیہ السلام کا وہ صحیفہ ہے جس کا تذکرہ امام بخاری اپنی صحیح کے کتاب الفرائض کے باب" من تبرا من موالیہ" میں کیا ہے (الشافی جلد سوم صفحہ ۱۱) حدیث کی یہ کتاب دوسری صدی تک اہلبیتؑ کے پاس موجود تھی چنانچہ آپ لکھتے ہیں تاریخ کے لحاظ سے یہ پہلی کتاب ہے جس میں ترتیب کے ساتھ احادیث کو جمع کیا گیا ہے (الشافی صفحہ ۱۲)

اس کے بعد مترجم علام نے متعدد صحابہ کرام کی بحث فرمائی ہے اہلسنت حضرات کی صحاح ستہ اور دیگر کتب

احادیث میں جو مختلف راویوں سے روایتیں آئی ہیں ان میں ہر راوی کی بیان کردہ روایات کی تعداد اور قدر و قیمت کے بارہ میں اجمالاً لکھا ہے۔ جناب ابوہریرہ سے دوسروں کے مقابلہ میں پانچ ہزار تین سو چوہتر روایات کا مندرج ہونا قابل تعجب بتایا ہے کیونکہ جناب ابوہریرہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور انھیں حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف صرف دو سال ہی ملا اس لئے ان کا اتنی کثیر احادیث کا راوی ہونا محیر العقول ہے جبکہ دیگر صحابہ مثلاً حضرت ابوبکر و حضرت عمر سے ۱۴۳ اور ۵۳۷ احادیث منقول ہیں حد ہوگئی کہ حضرت فاطمہ سے صرف ۱۹ احادیث مروی ہیں اور مصنف علام نے پھر تدوین احادیث شیعہ کا تذکرہ فرمایا ہے اور ایک باب میں صحت احادیث جانچنے کا طریقہ لکھا ہے ایک باب میں احادیث کی مختلف قسمیں لکھی ہیں مثلاً صحیح، حسن، متواتر، احاد، ضعیف، موضوع، متصل، مرفوع، معلق، مدرج، مشہور، مصحف، مسلسل، معتبر، موقوف، مرسل، منقطع، مفصل، مدلس، مجہول پھر ان سب کی تعریف فرمائی ہے کہ علماء نے یہ نام کیوں رکھے ہیں اور ہر نام کا مطلب کیا ہے اور حدیث کی پوزیشن کیا ہے

احادیث کا ترجمہ فرماتے وقت جو حدیث آپ کو ایسی نظر آتی ہے جس کا مطلب نہ سمجھنے پر مخالفین اعتراض کرتے ہیں اس کے ذیل میں کہیں کہیں تو مختصر سا جواب بھی لکھ دیا ہے لیکن چونکہ سب کا جواب لکھنے میں طوالت کا خوف تھا اس لئے آپ نے ہر حدیث کے بعد لکھ دیا ہے کہ یہ صحیح ہے یہ موثق ہے یہ حسن ہے یہ ضعیف یا مجہول ہے وغیرہ وغیرہ اس سے اس ترجمہ میں یہ خصوصیت پیدا ہوگئی ہے جو اہل علم حضرات کے لئے بے حد مفید ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مومن اسے حرز جاں بنائے اور ترجمہ کی روشنی میں اپنا نامۂ اعمال درست کرے۔ علمائے کرام کے لئے رفع شکوک کی ایک بہترین ڈھال ہے یہ کتاب رہتی دنیا تک کام آنے والی چیز ہے۔

ہمارے فرقہ میں علمائے کرام تو بہت ہیں جن میں سے اکثر اسٹیج پر آکر اپنی زبان طاقت بیان سے اپنے زور علم و فضل کا مظاہرہ فرماتے ہیں اور بیشتر خدائے تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں لیکن یہ کسی کو توفیق نصیب نہ ہوئی کہ ہماری مایۂ ناز کتب اربعہ میں سے کسی ایک کا ترجمہ کرتا۔ یہ سعادت مترجم مدظلہٗ ہی کے نصیب میں لکھی تھی کہ آپ ہی اس کو حاصل فرمائیں چنانچہ ممدوح پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے اصول کافی کے بعد کتاب فروع کافی کو اردو کا جامہ پہنا کر قوم پر وہ احسان عظیم فرمایا ہے جس کے بوجھ سے افراد قوم عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ مترجم مدظلہٗ نے فروع کافی سے کتاب الصلوٰۃ تک ترجمہ کرنے کے بعد بقیہ کتاب (یہ کتاب جلد ۲) کے ترجمہ پر توجہ مرکوز فرمائی ہے اور عنقریب اس کی جلد چہارم منظر عام پر انشاء اللہ آجائے گی میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مولانا ممدوح کو اس قدر زندگی اور توانائی بخشے کہ آپ فروع کافی کے ترجمہ سے فارغ ہو کر دیگر شیعی کتب احادیث مثلاً تہذیب الاحکام، من لا یحضرہ الفقیہ۔ اور روضہ کافی کا بھی ترجمہ فرما دیں، علامہ ممدوح کا یہ کارنامہ ان کی نجات اخروی کا ضامن اور توشۂ آخرت ہوگا آپ کو اس کار سترگ اور امر بزرگ کا صلہ درگاہ رب العزت سے ملے گا جس کی انتہا نہ ہوگی اور جن

معصومین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین اور احکام مقدس کو آپ نے اُردو کا جامہ پہنایا ہے ان سے خوشنودی کا پروانہ ملے گا۔

علامہ سید ظفر حسن مدظلہٗ زندہ باد، پایندہ باد۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد۔

اللہم صل علی محمد و آل محمد، المسمیٰ المذنب سید امداد حسین کاظمی المشہدی عفی عنہا

مترجم مدظلہٗ کی دینی خدمات

از سید شمیم الحسن صاحب نقوی، ایم اے ایل ایل بی، سینئر وائس پریسیڈنٹ یونائیٹڈ بینک، فرزند اکبر ادیب اعظم

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ایک ایسے نامور شہرۂ آفاق اور مذہب حقہ کے بہترین خدمت گزار کا فرزند ہوں جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہبی خدمات میں گزارا ہے ہند و پاکستان میں شاید ہی کوئی اہل قلم مصنف ایسا گزرا ہو جس کی تصنیفات کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی ہو بقول سرکار علامہ حضرت ادیب اعظم مولانا سید محمد صاحب قبلہ دہلوی مدظلہٗ دو سو کا لفظ زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن جس کے قلم نے یہ دو سو منزلیں طے کی ہیں اس کا دل ہی جانتا ہوگا کہ کیسی محنت و جانکاہی سے یہ تعداد پوری کی ہے۔ تحریر کے علاوہ تقریر میں بھی ابا جان قبلہ نے ایک مقام حاصل کیا اور جن حضرات کو ان کی مجالس سننے کا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کا بیان حقائق معارف علمیہ کا نہایت مفید اور مؤثر مرقع ہوتا ہے وہ ہوائیں گرہیں لگانا باتوں کے طوطا مینا بنانا اور گل و بلبل کا افسانہ سنانا نہیں جانتے۔ ان کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ سامعین مجلس سے کچھ سیکھ کر اٹھیں یہ خصوصیت بھی والد علام ہی کی ہے کہ انھوں نے پچاس سال ایک ہی منبر پر پڑھا۔ انھوں نے اپنی مجالس خواتی کو نیلام پر نہیں چڑھایا جو مجالس انھوں نے پٹیالہ میں خلیفہ خاندان کے عزاخانہ میں ۱۹۲۰ء میں شروع کی تھیں اب انہی مجالس کو وہ ہر سال ایبٹ روڈ لاہور کے عزاخانہ گلستان زہرا میں ہر سال پڑھتے ہیں اور جب تک زبان یارا دے گی پڑھتے رہیں گے ان مجالس کا مجمع دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ ابا جان قبلہ نے تقریر پر تحریر کو ہمیشہ ترجیح دی وہ فرمایا کرتے ہیں کہ تقریر ہوا کا جھونکا ہے ادھر آیا ادھر گیا چند روز چرچا رہ کر ختم ہو جاتا ہے مرنے کے بعد ہی سحر بیانی کا دم نکل جاتا ہے برخلاف تحریر کے کہ وہ دماغی کاوشوں اور ذہنی صلاحیتوں کے باقی رکھنے کی ضامن ہوتی ہے اچھا مصنف کبھی نہیں مرتا۔

والد ماجد مدظلہٗ نے اپنی زندگی کس مصروفیت و مشغولیت میں گزاری اور اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو کتنی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور وقت و عمل کے دامنوں میں کس طرح گرہ لگائی اس کے جاننے والے صرف وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ رہے ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ ان کی راتیں کس طرح کتب بینی میں گزری ہیں اکثر راتیں اس طرح گزر رہی ہیں کہ پل بھر کو بھی پلک نہیں جھپکی، وہ فرمایا کرتے ہیں کہ شوق کی وارفتگی میں جو کام کیا جاتا ہے اس میں تکان نہیں ہوتی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ تمام ضرورتوں

سے بے نیاز ہو کر ان کے دن کس طرح قلم چلاتے میں گزرے ہیں انھوں نے تصنیف و تالیف کے شوق میں ریم کے ریم سیاہ کر دیئے کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے۔

ابا جان قبلہ نہایت سیدھی سادی ہر قسم کے تکلف سے خالی زندگی بسر کرنے والے انسان ہیں انھیں نہ پرتکلف کھانے کا شوق نہ پُرتکلف لباس کی خواہش، وہ متکبرانہ انداز میں اپنے آپ کو نمایاں کرنے اور جامہ بشری پر فرشتوں کا روپ دھارنے اور انا و لا غیری کے بلند بانگ دعوی کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے وہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ سے ایک ہی صورت سے ملتے ہیں انھوں نے اپنا اور اپنے اہل و عیال کا بوجھ کبھی قوم پر نہیں ڈالا بلکہ اپنی قوت بازو سے کما کر اپنی تمام ضروریات کو پورا کیا۔ جامعہ امامیہ و رسالہ نور کی امداد میں جو رقم قوم سے ان کو حاصل ہوئیں انھوں نے اس کو اپنے اوپر خرچ کرنا حرام سمجھا انھوں نے اپنے قلم کے زور اور دماغی کاوشوں کے بل پر اتنا حاصل کیا کہ ہم سات بھائیوں کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلائی کوئی ایم اے سے کم نہیں، خدا کا شکر ہے کہ ہم سب بھائی اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں یہ سب ابا جان قبلہ کی نیک نیتی کا ثمرہ اور ان کی پرخلوص دعاؤں کا اثر ہے۔

اُصول کافی اور فروع کافی کے ترجمہ میں جیسی سخت محنت انھیں کرنا پڑی ہے اس کو ہم ہی لوگ جانتے ہیں اس سلسلے میں بہت سی کتابیں مسلسل ان کے مطالعہ میں رہیں اور زر کثیر خرچ کر کے ان کو طبع کرایا ہے اُصول کافی کی دونوں جلدوں کا ترجمہ اب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جیسے سخت آزمائشی دور میں انھوں نے فرمایا وہ ان ہی کی ہمت تھی میری والدہ مرحومہ اسی زمانہ میں مرض فالج میں مبتلا ہوگئیں اور یہ ایک ایسا سخت حملہ تھا جس نے ان کے تمام جسم کو بے حس کر دیا تھا۔ بیماری کا یہ سلسلہ مسلسل ساڑھے تین سال رہا اور وہ شدائد ہوئے کہ سارا گھر پریشان تھا آخر اسی میں ان کی موت واقع ہوئی۔ ابا جان قبلہ کے لئے اس سے زیادہ پریشان کن وقت کوئی اور نہ تھا ایک ایسے مریض کے پہلو بہ پہلو ترجمہ کی یہ اہم خدمت بھی انجام دی جا رہی تھی رسالہ نور کے لئے مضامین بھی لکھے جا رہے تھے اور اس کے ساتھ جامعہ امامیہ کے انتظامی معاملات کی طرف بھی توجہ تھی پھر زندگی کی دوسری ضرورتیں بھی دامن گیر رہیں ضعف پیری نے اگرچہ تمام جسمانی قوتوں کا رس چوس لیا ہے مگر دینی خدمت کا ولولہ بدستور اپنے شباب پر ہے ایک کتاب ختم نہیں ہونے پاتی کہ دوسری کتاب کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اس محنت سے نہ وہ گھبراتے ہیں نہ اکتاتے ہیں جو کام کرنے کے اوقات شروع سے چلے آ رہے ہیں ان میں فرق نہیں آتا ان کی تکلیف کا احساس کر کے بار بار عرض کیا جاتا ہے کہ خدا کے لئے محنت کم کیجئے مگر ہماری یہ درخواست ہمیشہ بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے کبھی کبھی مجھے احساس ہوتا ہے کہ ہمارا روکنا ان کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے ان کا نظریہ یہ ہے کہ زندگی کا بہترین حصہ وہ ہے جو دین الٰہی کی خدمت میں بسر ہو۔ اللہ سے دعا ہے کہ ان کا سایہ عاطفت تا دیر ہمارے سروں پر باقی رہے۔ آمین رب العالمین۔

احادیث کے متعلق چند ضروری باتیں

اصول کافی کی دونوں جلدوں کے ترجمہ (اب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے) کے بعد مجھے اپنی پیرانہ سالی پر نظر رکھتے ہوئے یہ امید نہ تھی کہ میں فروع کافی کے ترجمہ کی سعادت حاصل کر سکوں گا اوّل تو اسّی برس کے بوڑھے کی دماغی قوتیں مضمحل ہو جاتی ہیں اور ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھر متواتر ایک ہی قسم کا کام کرتے کرتے اکتا بھی جاتا ہے مگر اپنے خالق بے نیاز کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ فروع کافی جلد اوّل کے دونوں حصوں کا ترجمہ بھی اس کے فضل و کرم سے ہو گیا، پہلا حصہ کتاب الطہارت و کتاب الجنایز اور نماز پر مشتمل ہے جو سال گزشتہ چھپ کر مومنین کی خدمت پہنچ چکا ہے (یہ اب دو جلدوں پر مشتمل ہے) اب جلد اوّل کا دوسرا حصہ ہے جس میں زکوٰۃ، خمس و صوم و اعتکاف، حج و جہاد ہے اس کے ساتھ ہی پہلے حصہ کو ضرور خرید لیا جائے تاکہ احادیث معصومین کے متعلق جو توضیحات اس حصہ میں کی گئی ہیں وہ آپ کے پیش نظر رہیں ان سے آگاہی بہت ضروری ہے۔ (فروع کافی اب چار جلدوں پر مشتمل ہے)۔

مجھے اس امر کا اعتراف ہے کہ میں فقیہ نہیں ہوں بلکہ مجھے جو تھوڑی بہت مناسبت ہے وہ علم کلام سے ہے اس بنا پر بہت ممکن ہے کہ ان مسائل فقیہہ میں جو ان دونوں جلدوں کے اندر ہیں مجھ سے کچھ غلطیاں ہو گئی ہوں اور بعض مطالب کے سمجھانے میں قاصر رہا ہوں یہ کام تو فقہا ہی بخوبی انجام دے سکتے ہیں تاہم جس قدر میرے امکان میں تھا ہر حدیث کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی بہترین شرح کافی کو جو مراۃ العقول کے نام سے شہرت پذیر ہے پیش نظر رکھا ہے بارگاہ خدا میں دست بدعا ہوں کہ وہ انشاء اللہ جو غلطیاں مجھ سے ہو گئی ہوں ان کو معاف فرما دے کیونکہ عمداً ایسا نہیں ہوا۔ میرا قلم اس سلسلے میں محض اس خیال کے تحت اٹھا ہے کہ جتنا بھی فائدہ لوگوں کو پہنچ جائے وہ نہ جاننے سے بہتر ہو گا۔

اس کتاب میں ہر حدیث کے بارے میں جو اس کی نوعیت ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی مراۃ العقول سے نقل کر دی گئی ہے تاکہ عامل عمل کرتے وقت اس کی نوعیت کا خیال رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ کافی میں جو حدیث ہے وہ صحیح ہے کیونکہ اس میں ہر قسم کی حدیثیں ہیں ان میں ضعیف و مجہول بھی ہیں احادیث کی یہ اقسام راویوں کی جہت سے پیدا ہوتی ہیں یعنی یا تو اس کے راوی اول سے آخر تک غیر موثق ہیں یا سلسلہ رواۃ میں بعض معتبر ہیں اور بعض غیر معتبر یا کسی حدیث کے راویوں کا سلسلہ امام تک بالاتصال نہیں یا ایک یا دو راویوں ہی سے حدیث نقل ہو کر رہ گئی ہے یا کسی حدیث کا مضمون دوسری حدیثوں کے معارض ہے آئمہ علیہم السلام سے جو احادیث مروی ہیں وہ دو قسم کی ہیں اوّل حدیث باللفظ یعنی جب کسی امام نے کوئی حدیث بیان کی تو راوی حدیث نے امام کے الفاظ من و عن نقل کیے اور یہی الفاظ دوسرے راویوں سے نقل ہوئے ایسی حدیث کی صحت میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا اگر راوی ثقہ و معتبر ہوں تو یہ حدیث صحیح سمجھی جاتی ہے بشرطیکہ امام کے الفاظ تواتر کے ساتھ نقل ہوئے ہوں ایسی احادیث متواتر بھی کہلاتی ہیں۔

دوسری احادیث بالمعنی کہلاتی ہیں یعنی راوی نے اس مفہوم کو جو امام نے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہو۔ اپنے الفاظ میں نقل کیا ہو ایسی حدیث کے الفاظ میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور ایک حدیث دوسری حدیث سے معارض ہو جاتی ہے کیونکہ رواۃ مضمون حدیث کو اپنے اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں ایسی صورت میں سہو و نسیان کا امکان بھی ہوتا ہے اکثر احادیث بالمعنی پائی جاتی ہیں خصوصاً وہ احادیث جن میں راوی نے کہا ہو، میں نے فلاں معصوم سے سنا ہے ایسی احادیث چونکہ لکھی نہیں جاتیں اور ان کا تعلق سماعت سے ہوتا ہے اس لئے امکان ہوتا ہے کہ راوی اوّل سے یا اس کے بعد نقل کرنے والوں سے کچھ سہو ہو جائے اور الفاظ بدل جانے سے مفہوم بدل جائے

ایسی بھی احادیث ہیں کہ کسی نے امام کو خط لکھ کر کوئی مسئلہ بیان کیا ہے اور امام نے اپنے قلم سے اس کا جواب تحریر کر کے بھیجا ہے اور ان کے الفاظ میں تغیر کی راہ نہیں پائی۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو آئمہ نے سلاطین و مخالفین کے فتنہ و فساد کی روک تھام کے لئے تقیۃً بیان فرمائی ہیں ورنہ حقیقت شیعوں کے لئے باعث اذیت ہو جاتی، بعد میں خطرہ دور ہونے پر مسئلہ کے صحیح حکم سے آگاہ کر دیا جاتا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ احادیث کا سمجھنا بڑا مشکل ہے ان حضرات نے خود فرمایا ہے کہ ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے اس کو یا تو ملک مقرب سمجھ سکتا ہے یا وہ بندۂ مومن جس کے قلب کا اللہ نے امتحان لے لیا ہو۔ احادیث آئمہ سے استنباط احکام کرنے والے مجتہدین کرام ہیں جن کی نظر میں بہ کثرت احادیث ہوں ایسی احادیث بھی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل مخالف ہیں۔ جیسے ایک جگہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے الفقر فخری یعنی فقیری میرا فخر ہے دوسری حدیث ہے الفقر سواد الوجہ فی الدارین یعنی فقیری کا دونوں جہان میں منہ کالا، تیسری حدیث ہے کاد الفقر ان یکون کفرا یعنی قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے ایسی احادیث میں مجتہد کا کام یہ ہے کہ ان کے متعلق کوئی ایسی تاویل کرے جس سے یہ تینوں حدیثیں صحیح ہو جائیں۔

مثلاً فقر کے معنے احتیاج کے ہیں اور احتیاج کی تین صورتیں ہیں اوّل بندوں کی احتیاج۔ اگر صرف خدا کی طرف ہو یعنی بندہ یہی سمجھے کہ مجھے جو کچھ دے گا وہ خدا ہی دے گا لہٰذا مجھے جو کچھ مانگنا ہے اسی سے مانگوں، دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بندہ اپنی احتیاج کا تعلق خدا اور بندہ دونوں سے رکھے یعنی دونوں کو اپنا حاجت روا سمجھے اس صورت میں اندیشہ ہے کہ یہ احتیاج کفر کی صورت اختیار نہ کرے اس طرح کہ وہ اپنا قاضی الحاجات صرف بندوں ہی کو سمجھنے لگے اور خدا کو کارساز نہ جانے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ صرف بندوں ہی سے تعلق رکھے یعنی ہر ضرورت کو بندوں ہی سے پورا کرنا چاہے اور خدا سے مانگے ہی نہیں تو ایسے فقر کا دو جہان میں منہ کالا۔ غور کرو جو شخص فقر کی یہ تینوں صورتیں نہیں جانتا وہ آخر والی تینوں حدیثوں کو خلاف عقل سمجھ کر کہہ دے گا یہ قول معصوم نہیں۔

جو احادیث بصورت تقیہ وارد ہوئی ہیں اس کا سمجھنا اس وقت کے حالات پر موقوف تھا جن میں وہ امام تھے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آئمہ پر بڑے سخت وقت آئے ہیں ان کی مقدس زندگیاں ہر طرف سے خطروں میں گھری ہوئی تھیں اسی

اسی طرح ان کے شیعوں پر حکومت کے جاسوسوں کی کڑی نظر تھی بسا اوقات وہ کھلم کھلا اپنی نماز ادا نہیں کر سکتے تھے اگر ذرا شیعیت کا پتہ چل جاتا تو گردن مار دی جاتی، یہی وہ نسلی ورثہ ہے کہ اب آزادی کے دور میں بھی وہ بہ نسبت مسجدوں کے گھروں میں زیادہ پڑھتے ہیں بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتیں نہ اپنے عقاید کے خلاف سننا چاہتی تھیں اور نہ اپنے عمل کے خلاف کسی کا عمل دیکھنا گوارا کرتی تھیں ان کے عقیدے اور عمل کے مخالفت کی ایک ہی سزا تھی اور وہ تھی سزائے موت، ایسی صورت میں آئمہ کا فرض تھا کہ وہ شیعوں کو قتل ہونے سے بچائیں۔ علی بن یقطین کا واقعہ اس کا گواہ ہے یہ ہارون کے وزیر تھے ایک بار انھوں نے امام کو لکھا کہ وضو کا صحیح طریقہ کیا ہے آپ نے اہل سنت کا طریقۂ وضو لکھ بھیجا اور یہ بھی لکھ دیا کہ اس کے خلاف ہرگز نہ کرنا جب خطرہ ٹل گیا تو آپ نے ان کو صحیح طریقہ لکھ کر بھیج دیا۔

اس کتاب کے حصہ اول میں کتاب الجنایز میں غسل میت وحنوط اور جرایدتین کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام کی کچھ احادیث ایسی ملیں گی جو مسلک اہل سنت کے مطابق ہوں گی جب مومنین نے پوچھا کہ ہمارے یہاں تو ایسا نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا یہ صحیح ہے لیکن اس وقت وہی کرو جو میں کہتا ہوں۔ جنازہ میں شریک کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو تمہاری تجہیز و تکفین کو غور سے دیکھیں گے اور اگر کچھ باتیں اپنے مذہب کے خلاف پائیں گے تو حاکم شہر سے بیان کرکے تمہیں سزا دلوانے کے خواہشمند ہوں گے اور تمہارے ساتھ میرے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوگا۔

صرف اتنا ہی نہیں تھا بلکہ ہمارے آئمہ سے حدیث نقل کرنا بھی جرم تھا۔ حکومتیں نہیں چاہتی تھیں کہ اسلامی حکومت کے کسی گوشہ میں مطابق جعفری عمل کیا جائے۔ چنانچہ آپ کو کتب احادیث میں بہت حدیثیں ایسی ملیں گی جو امام کے اصلی نام سے نقل ہوئی ہوں بلکہ ان کی کنیت سے منقول ہیں مثلاً عن ابی جعفر علیہ السلام، عن ابی عبداللہ علیہ السلام، عن ابو ابراہیم علیہ السلام بلکہ بعض میں تو عن رجل (ایک مرد ہی سے ملے گا تاکہ مخالفوں کو یہ پتا نہ چلے کہ یہ حدیث آئمہ اہلبیتؑ سے منقول ہے چونکہ کنیتیں اکثر مشترک ہوتی ہیں اس سے وہ حدیثیں بیان کرنے میں خطرات کم ہو جاتے تھے تاہم جب پتہ چل جاتا تو مخالف پارٹیاں ان کے خلاف معرکہ آرا ہوتی تھیں۔

صاحب مصائب الآئمہ نے لکھا ہے کہ سلاطین بنی امیہ اور بنی عباس نے یہ اعلان کرا دیا تھا کہ رقم خمس شاہی خزانہ میں جمع کی جائے۔ اگر کوئی آئمہ اہلبیتؑ تک پہنچائے گا تو اس کو سخت سزا دی جائے گی ان زمانوں میں مومنین کو خمس کی رقم کسی امام تک پہنچانا جان جوکھوں کا کام تھا۔ چنانچہ بڑے پوشیدہ طریقہ سے ایسی رقوم امام تک پہنچائی جاتی تھیں متوکل عباسی کے زمانہ میں جاسوس ایک شخص کو گرفتار کرکے لائے الزام یہ تھا کہ یہ شخص ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس سے خمس حق اولاد رسول ثابت ہوتا ہے متوکل نے بغیر کچھ کہے سنے حکم دے دیا کہ اس کی زبان کاٹ دی جائے۔ غور کیجیے، ان ضلالت آگیں اور ستم پرور ادوار میں احادیث آئمہ کا بیان کرنا کیسا دشوار تھا۔

اس زمانہ میں پریس تو تھا نہیں کہ احادیث چھپوا لی جاتیں اور اگر ہوتا بھی تو کون شائع کرنے دیتا اس وقت طریقہ

اشاعت احادیث یہ تھا کہ دور دراز سے جو لوگ آئمہ اہلبیتؑ کی زیارت کو آتے تھے وہ مختلف قسم کے مسائل دریافت کرتے تھے اور جو جواب امام سے سنتے تھے اسے یا تو لکھ لیتے تھے یا یاد کر لیتے جب اپنے مقام پر واپس جاتے تو دیگر مومنین سے بیان کرتے یا آئمہ علیہم السلام کی طرف سے جو محصل زکوٰۃ و خمس خفیہ بھیجے جاتے وہ اصول فروع کے متعلق لوگوں سے احادیث بیان کرتے اور اس طرح ایک سے دوسرے تک ہمارے آئمہ کی احادیث کی تبلیغ ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ جس چراغ کو اللہ جلائے کس کی طاقت ہے کہ اسے بجھا دے باوجود ان بے شمار موانع کے اللہ کے فضل و کرم سے پھر بھی آئمہ اہلبیت کی احادیث کا اتنا عظیم الشان ذخیرہ دنیا میں موجود ہے کہ نہ صرف شیعوں کی بلکہ اسلام کے دیگر فرقوں کی کتابیں ان سے چھلک رہی ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

فہرست مضامین

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
	کتاب الزکوٰۃ		
۱	فرض زکوٰۃ میں اور مال میں واجب حقوق۔	۱۶	۲۱
۲	زکوٰۃ دینے والا۔	۲۵	۲۹
۳	علت فرض زکوٰۃ اور کس پر نہ کم ہے نہ زیادہ۔	۳۱	۳۳
۴	کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔	۳۴	۳۴
۵	کن غلوں پر زکوٰۃ ہے۔	۳۵	۳۶
۶	نباتات میں کس پر زکوٰۃ ہے	۳۷	۳۸
۷	زراعت میں وجوب زکوٰۃ کے لئے وزن	۳۹	۴۰
۸	صدقہ ثمرات میں ایک بار ہے۔	۴۱	۴۱
۹	زکوٰۃ طلاء و نقرہ۔	۴۳	۴۴
۱۰	زیور اور غیر مسکوک سونے چاندی پر زکوٰۃ نہیں۔	۴۶	۴۷
۱۱	زکوٰۃ مال غائب و قرض و دیعت	۴۸	۵۱
۱۲	اوقات زکوٰۃ۔	۵۳	۵۵
۱۳	شرط زکوٰۃ و وقت زکوٰۃ	۵۶	۵۷
۱۴	وہ مال جس پر صاحب زکوٰۃ کے ہاتھ میں ایک سال نہ گزرے۔	۵۷	۵۹

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۵	ایک مال کے بدلے دوسرا مال ملے۔	۶۰	۶۱
۱۶	کساد بازاری کی صورت میں	۶۱	۶۳
۱۷	حیوانوں پر زکوٰۃ	۶۴	۶۶
۱۸	صدقہ شتر۔	۶۷	۶۸
۱۹	گائے کی زکوٰۃ	۶۹	۶۹
۲۰	اونٹوں کی عمر کا بیان	۷۰	۷۰
۲۱	بکری کی زکوٰۃ	۷۱	۷۲
۲۲	آداب صدقہ	۷۲	۷۵
۲۳	زکوٰۃ مال	۷۸	۷۹
۲۴	زکوٰۃ مال مملوک و مکاتب و مجنوں۔	۸۰	۸۱
۲،۵	سرکاری ٹیکس کے متعلق	۸۱	۸۳
۲۶	اپنے اہل میں مال نفقہ کے لئے چھوڑنا	۸۳	۸۴
۲۷	دھوکہ میں بجائے محتاج کے مالدار کو زکوٰۃ دینا۔	۸۴	۸۴
۲۸	وہ زکوٰۃ جو اہل ولایہ کے غیر کو دی جائے۔	۸۵	۸۶
۲۹	میت کی طرف سے ادائیگی زکوٰۃ	۸۷	۸۸
۳۰	کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ۔	۸۹	۹۰

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۳۱	زکوٰۃ عیال مومن کو دی جائے۔	۹۰	۹۱
۳۲	تفصیل زکوٰۃ	۹۱	۹۲
۳۳	زکوٰۃ میں فضیلت قرابت	۹۳	۹۵
۳۴	نادر متفرقات	۹۶	۹۷
۳۵	زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھیجنا	۹۷	۹۹
۳۶	قاسم زکوٰۃ کیا اپنے لئے لے سکتا ہے۔	۱۰۰	۱۰۱
۳۷	جب کوئی زکوٰۃ لے تو وہ پھر اسی کا مال ہے۔	۱۰۱	۱۰۲
۳۸	مال زکوٰۃ سے حج کرنا اور غلام آزاد کرنا۔	۱۰۳	۱۰۴
۳۹	قرض کی ادائیگی زکوٰۃ سے	۱۰۴	۱۰۵
۴۰	زکوٰۃ عوض قرض	۱۰۵	۱۰۶
۴۱	زکوٰۃ سے بچنے کی تدبیر	۱۰۶	۱۰۶
۴۲	جنس زکوٰۃ بدل کر دینا۔	۱۰۷	۱۰۷
۴۳	کس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے۔	۱۰۸	۱۱۱
۴۴	مستحق زکوٰۃ کا زکوٰۃ لینے سے انکار کرنا	۱۱۳	۱۱۵
۴۵	کھیتی کاٹنا اور پھل توڑنا۔	۱۱۵	۱۱۶
۴۶	صدقہ اہل جزیہ۔	۱۱۷	۱۱۹
۴۷	نادر	۱۲۰	۱۲۱
۴۸	صدقہ	۱۲۲	۱۲۴
۴۹	صدقہ بلا کو دور کرتا ہے۔	۱۲۵	۱۲۷
۵۰	فضیلت پوشیدہ صدقہ کی۔	۱۲۹	۱۳۰
۵۱	رات کا صدقہ	۱۳۰	۱۳۱

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۵۲	صدقہ سے مال میں زیادتی ہوتی ہے	۱۳۲	۱۳۳
۵۳	قرابتداروں کو صدقہ دینا۔	۱۳۳	۱۳۴
۵۴	اپنے اہل وعیال کی پرورش اوران کی ضرورت پوری کرنا	۱۳۴	۱۳۶
۵۵	کن لوگوں کا نفقہ لازم ہے۔	۱۳۸	۱۳۸
۵۶	انجان آدمی کو صدقہ دینا	۱۳۸	۱۳۹
۵۷	صدقہ اہل بادیہ پر	۱۳۹	۱۴۰
۵۸	کراہت ردسوال	۱۴۰	۱۴۱
۵۹	کس حد تک سائل کو دیا جائے۔	۱۴۲	۱۴۲
۶۰	دعائے سائل	۱۴۳	۱۴۳
۶۱	صدقہ تقسیم کرنے والا صدقہ دینے والے کے اجر میں شریک ہے۔	۱۴۴	۱۴۴
۶۲	ایثار	۱۴۵	۱۴۶
۶۳	بغیر حاجت سوال کرنا	۱۴۶	۱۴۷
۶۴	کراہت سوال	۱۴۷	۱۴۹
۶۵	احسان جتانا	۱۵۱	۱۵۱
۶۶	سوال کے بعد دینا	۱۵۱	۱۵۳
۶۷	احسان	۱۵۵	۱۵۶
۶۸	فضیلت احسان	۱۵۶	۱۵۸
۶۹	تتمہ	۱۶۰	۱۶۰
۷۰	احسان بری موت سے بچاتا ہے	۱۶۰	۱۶۱
۷۱	دنیا میں احسان کرنے والے آخرت میں بھی ایسے ہی ہیں۔	۱۶۱	۱۶۲
۷۲	تکمیل احسان	۱۶۲	۱۶۳

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۷۳	احسان کا صحیح مقام پر رکھنا	۱۶۵	۱۶۵
۷۴	آداب احسان	۱۶۶	۱۶۶
۷۵	احسان سے انکار کرنے والا	۱۶۷	۱۶۷
۷۶	قرض	۱۶۸	۱۶۹
۷۷	تنگ دست کو مہلت دینا	۱۶۹	۱۷۰
۷۸	میّت کو معاف کرنا	۱۷۱	۱۷۲
۷۹	خرچ نعمت	۱۷۳	۱۷۳
۸۰	نعمت پر شکر کرنا	۱۷۴	۱۷۴
۸۱	معرفت جود وسخا	۱۷۵	۱۷۸
۸۲	انفاق	۱۸۰	۱۸۲
۸۳	بخل	۱۸۳	۱۸۵
۸۴	نوادر	۱۸۵	۱۸۹
۸۵	فضیلت کھانا کھلانے کی	۱۹۱	۱۹۳
۸۶	میانہ روی کی فضیلت	۱۹۴	۱۹۶
۸۷	کراہت اسراف وبخل	۱۹۷	۱۹۹
۸۸	پانی پلانا	۲۰۰	۲۰۱
۸۹	صدقہ بنی ہاشم اور ان کے موالی پر اور ان سے صلہ رحم	۲۰۲	۲۰۴
۹۰	نوادر	۲۰۵	۲۰۶

کتاب الصوم

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱	فضیلت صوم وصائم	۲۰۸	۲۱۰
۲	فضیلت ماہ رمضان	۲۱۲	۲۱۴
۳	روزہ افطار کرانے کا ثواب	۲۱۶	۲۱۶
۴	صرف رمضان نہ کہو شہر رمضان کہو	۲۱۷	۲۱۸
۵	استقبال ماہ رمضان	۲۱۸	۲۲۳
۶	ہلال ماہ صیام کی گواہی	۲۲۶	۲۲۸
۷	نادر	۲۲۹	۲۲۹
۸	متفرقات	۲۳۰	۲۳۱
۹	صوم یوم شک	۲۳۲	۲۳۳
۱۰	وجوہ الصوم	۲۳۴	۲۳۶
۱۱	آداب صائم	۲۳۸	۲۴۰
۱۲	صوم رسول اللہؐ	۲۴۲	۲۴۳
۱۳	فضیلت صوم شعبان	۲۴۵	۲۴۷
۱۴	سحری کھانے کا استحباب	۲۴۹	۲۴۹
۱۵	وقت افطار صائم کیا ہے۔	۲۵۰	۲۵۰
۱۶	وصال وصوم الدہر	۲۵۰	۲۵۱
۱۷	صبح کے دھوکے میں کھانا پینا	۲۵۲	۲۵۳
۱۸	صبح کی شناخت	۲۵۴	۲۵۶
۱۹	دھوکے میں قبل از وقت افطار کرنا	۲۵۷	۲۵۷
۲۰	ماہ رمضان میں بھول کر کھانا پینا	۲۵۸	۲۵۸
۲۱	وقت افطار	۲۵۸	۲۵۹
۲۲	جو عمداً بغیر عذر روزہ ترک کرے۔	۲۶۱	۲۶۱
۲۳	بوسہ بازی ومباشرت	۲۶۲	۲۶۳
۲۴	جو رات میں جنب ہو اور صبح تک غسل نہ کرے۔	۲۶۴	۲۶۵
۲۵	روزہ دار کے لئے کراہت غسل ارتماسی	۲۶۵	۲۶۶
۲۶	کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا	۲۶۷	۲۶۷
۲۷	روزہ میں قے کرنا	۲۶۸	۲۶۸

باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ	باب نمبر	مضامین	عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۸	روزہ میں پچھنے لگوانا اور حمام کرنا	۲۶۹	۲۷۰	۵۰	سفر میں کس پر افطار قصر واجب نہیں	۲۹۶	۲۹۷
۲۹	بحالت صوم کان میں تیل ڈالنا حقنہ کرانا	۲۷۰	۲۷۱	۵۱	سفر میں سنتی روزہ	۲۹۸	۳۹۹
۳۰	سرمہ لگانا	۲۷۱	۲۷۲	۵۲	رمضان میں وقت روانگی کب روزہ کھولا جائے۔	۳۰۰	۳۰۱
۳۱	روزہ میں مسواک کرنا	۲۷۲	۲۷۳	۵۳	جو کسی شہر میں قیام کے ارادہ سے		
۳۲	روزہ میں خوشبو کا استعمال	۲۷۳	۲۷۴		داخل ہو۔	۳۰۲	۳۰۳
۳۳	روزہ میں گوند چاٹنا۔	۲۷۵	۲۷۵	۵۴	سفر میں اپنی زوجہ سے مجامعت	۳۰۳	۳۰۵
۳۴	روزہ میں ہانڈی کی نمک چشی	۲۷۶	۲۷۶	۵۵	صوم حائض و مستحاضہ	۳۰۶	۳۰۸
۳۵	روزہ میں بلغم نگلنا	۲۷۷	۲۷۷	۵۶	جس پر دو ماہ کے متواتر روزے		
۳۶	روزہ میں انگوٹھی چوسنا	۲۷۸	۲۷۹		ہوں اور کوئی مانع ہو۔	۳۰۹	۳۱۱
۳۷	بوڑھے اور بوڑھیوں کا روزہ رکھنا	۲۷۹	۲۸۹	۵۷	روزہ کفارۂ قسم۔	۳۱۳	۳۱۳
۳۸	حاملہ اور مرضعہ کا روزہ	۲۸۰	۲۸۰	۵۸	صوم معلوم اپنے لئے قرار دینا	۳۱۳	۳۱۵
۳۹	روزہ نہ رکھنے کے لئے حد مرض	۲۸۰	۲۸۲	۵۹	کفارۂ صوم	۳۱۷	۳۱۸
۴۰	جس پر دور رمضان بے روزہ رکھے			۶۰	روزوں میں تاخیر کرنا موسم سرما تک	۳۱۹	۳۲۰
	گزریں۔	۲۸۳	۲۸۳	۶۱	صوم عرفہ و عاشورہ	۳۲۰	۳۲۲
۴۱	قضائے ماہ رمضان	۲۸۴	۲۸۵	۶۲	روزہ عیدین اور ایام تشریق	۳۲۳	۳۲۴
۴۲	صبح کو ارادۂ صوم کرکے افطار کرنا	۲۸۵	۲۸۷	۶۳	صوم الترغیب	۳۲۴	۳۲۵
۴۳	جس پر ماہ صیام کا روزہ قضا ہو وہ			۶۴	روزہ افطار کرانے کی فضیلت	۳۲۶	۳۲۷
	سنتی نہ رکھے۔	۲۸۸	۲۸۸	۶۵	کس کو روزہ رکھنا بے اجازت غیر		
۴۴	مرنے کے بعد قضا روزوں کی صورت	۲۸۸	۲۸۹		جائز نہیں۔	۳۲۸	۳۲۹
۴۵	صوم صبیان	۲۹۰	۲۹۱	۶۶	کس چیز سے افطار مستحب ہے	۳۳۰	۳۳۱
۴۶	جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو۔	۲۹۱	۲۹۲	۶۷	ماہ رمضان میں غسل	۳۳۱	۳۳۲
۴۷	ماہ رمضان میں سفر کی کراہت	۲۹۲	۲۹۳	۶۸	ماہ رمضان میں سنتی نمازیں	۳۳۳	۳۳۴
۴۸	سفر میں روزہ کی کراہت	۲۹۳	۲۹۴	۶۹	شب قدر	۳۳۵	۳۳۸
۴۹	جو سفر میں ناواقفیت کی بنا پر روزہ رکھے۔	۲۹۵	۲۹۶	۷۰	عشرۂ آخری رمضان میں دعا کرنا	۳۴۰	۳۴۶

باب نمبر	مضامین	عربی متن	اردو ترجمہ صفحہ
۷۱	تکبیر، شب عید اور روز عید	۳۵۴	۳۵۴
۷۲	روز عید	۳۵۵	۳۵۶
۷۳	لوگوں پر کیا واجب ہے جب رویت عید فطر ثابت ہو۔	۳۵۶	۳۵۷
۷۴	نوادر	۳۵۷	۳۵۸
۷۵	فطرہ	۳۵۹	۳۶۳
	اعتکاف		
۱	اعتکاف کا وقت اور مقام	۳۶۶	۳۶۶
۲	اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا۔	۳۶۷	۳۶۷
۳	کن مساجد میں اعتکاف ہو۔	۳۶۷	۳۶۸
۴	اعتکاف کی کم سے کم مدت	۳۶۹	۳۷۰
۵	معتکف بغیر ضرورت مسجد سے باہر نہ نکلے۔	۳۷۰	۳۷۱
۶	اگر معتکف مریض ہو جائے یا معتکفہ حائض ہو جائے۔	۳۷۱	۳۷۲
۷	معتکف کا مجامعت کرنا	۳۷۲	۳۷۳
۸	نوادر	۳۷۳	۳۷۵

انتساب

چونکہ میری اس دینی خدمت کا تعلق سرتاسر عبادت و ریاضت سے ہے لہذا میں اس کو اپنے چوتھے امام سید الساجدین زین العابدین حضرت سیدنا و مولانا علی بن الحسین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ کے اسم مقدس سے تیمناً و تبرکاً معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اگر ان کی بارگاہ قدس میں میرا یہ ناچیز ہدیہ قبول ہو جائے تو مجھ غرق بحر معاصی کو اپنی نجات کی اُمید ہو جائے، شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

عبد مذنب

سید ظفر حسن امروہوی

بسم الله الرّحمن الرّحيم

(كتاب الزكاة)

(باب)

(فرض الزكاة وما يجب في المال من الحقوق)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، و محمّد بن مسلم أنّهما قالا لأبي عبدالله عليه السلام : أرأيت قول الله عزّ وجلّ : «إنّما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلّفة قلوبهم وفي الرّقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السّبيل فريضة من الله» أكلّ هؤلاء يعطى وإن كان لا يعرف ؟ فقال : إنّ الإمام يعطي هؤلاء جميعاً لأنّهم يقرّون له بالطّاعة ، قال : قلت : فإن كانوا لايعرفون؟ فقال : يا زرارة لو كان يعطي من يعرف دون من لايعرف لم يوجدلها موضع و إنّما يعطي من لايعرف ليرغب في الدّين فيثبت عليه فأمّا اليوم فلاتعطها أنت و أصحابك إلّا من يعرف من وجدت فمن هؤلاء المسلمين عارفاً فأعطه دون النّاس ثمّ قال : سهم المؤلّفة قلوبهم وسهم الرّقاب عامّ والباقي خاصّ قال : قلت : فإن لم يوجدوا ؟ قال : لاتكون فريضة فرضها الله عزّ و جلّ لايوجدلها أهل . قال : قلت : فإن لم تسعهم الصّدقات؟ فقال : إنّ الله فرض للفقراء في مال الأغنياء مايسعهم ولو علم أنّ ذلك لايسعهم لزادهم إنّهم لم يؤتوا من قبل فريضة الله و لكن أتوا من منع من منعهم حقّهم لامّما فرض الله لهم ولو أنّ النّاس أدّوا حقوقهم لكانوا عائشين بخير .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن

محبوب، عن عبدالله بن سنان قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: لمّا اُنزلت آية الزكاة «خذ من أموالهم صدقة تطهّرهم وتزكّيهم بها» واُنزلت في شهر رمضان فأمر رسول الله صلى الله عليه وآله مناديه فنادى في النّاس انّ الله فرض عليكم الزكاة كما فرض عليكم الصّلاة ففرض الله عزّ وجلّ عليهم من الذّهب والفضّة وفرض الصّدقة من الإبل والبقر والغنم ومن الحنطة والشعير والتّمر والزّبيب، فنادى فيهم بذلك في شهر رمضان وعفالهم عمّا سوى ذلك، قال: ثمّ لم يفرض لشيء من أموالهم حتّى حال عليهم الحول من قابل فصاموا وأفطروا فأمر مناديه فنادى في المسلمين: أيّها المسلمون زكّوا أموالكم تقبل صلاتكم قال: ثمّ وجّه عمّال الصّدقة وعمّال الطسوق.

٣ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن حمّاد بن عثمان، عن رفاعة بن موسى أنّه سمع أباعبدالله عليه السلام يقول: مافرض الله على هذه الاُمّة شيئاً أشدّ عليهم من الزّكاة وفيها تهلك عامّتهم.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن ابن مسكان وغير واحد عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الله جلّ وعزّ جعل للفقراء في أموال الأغنياء ما يكفيهم ولولا ذلك لزادهم وإنّما يؤتون من منع من منعهم.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن محمّد بن مسلم؛ وأبي بصير وبريد وفضيل، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام قالا: فرض الله الزّكاة مع الصّلاة.

٦ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرّار، عن مبارك العقرقوفيّ قال، قال أبوالحسن عليه السلام: إنّ الله عزّوجلّ وضع الزكاة قوتاً للفقراء وتوفيراً لأموالكم.

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النّضر ابن سويد، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الله عزّوجلّ فرض الزكاة كما فرض الصّلاة ولو أنّ رجلاً حمل الزكاة فأعطاها علانية لم يكن عليه في ذلك عيب و ذلك أنّ الله عزّوجلّ فرض في أموال الأغنياء للفقراء ما يكتفون به الفقراء ولو علم أنّ الّذي فرض لهم لا يكفيهم لزادهم وإنّما يؤتى الفقراء فيما اُتوا من منع منعهم حقوقهم لامن الفريضة.

٨ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ الله عزَّ وجلَّ فرض للفقراء في أموال الأغنياء فريضة لا يحمدون إلّا بأدائها وهي الزكاة بها حقنوا دماءهم وبها سمّوا مسلمين ولكن الله عزَّ وجلَّ فرض في أموال الأغنياء حقوقاً غير الزكاة فقال عزَّ وجلَّ : « و الّذين في أموالهم حقٌّ معلوم » فالحقُّ المعلوم من غير الزكاة وهو شيء يفرضه الرَّجل على نفسه في ماله يجب عليه أن يفرضه على قدر طاقته وسعة ماله فيؤدّي الّذي فرض على نفسه إن شاء في كلِّ يوم وإن شاء في كلِّ جمعة وإن شاء في كلِّ شهر وقد قال الله عزَّ وجلَّ أيضاً : « أقرضوا الله قرضاً حسناً » وهذا غير الزكاة وقد قال الله عزَّ وجلَّ أيضاً : « ينفقون ممّا رزقناهم سرّاً وعلانية » والماعون أيضاً وهو القرض يقرضه والمتاع يعيره والمعروف يصنعه وممّا فرض الله عزَّ وجلَّ أيضاً في المال من غير الزكاة قوله عزَّ وجلَّ : « الّذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل » ومن أدّى ما فرض الله عليه فقد قضى ما عليه و أدّى شكر ما أنعم الله عليه في ماله إذا هو حمده على ما أنعم الله عليه فيه ممّا فضّله به من السعة على غيره ولما وفّقه لأداء ما فرض الله عزَّ وجلَّ عليه وأعانه عليه .

٩ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبي المغرا عن أبي بصير قال : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام ومعنا بعض أصحاب الأموال فذكروا الزكاة فقال أبو عبدالله عليه السلام : إنَّ الزكاة ليس يحمد بها صاحبها وإنّما هو شيء ظاهر إنّما حقن بها دمه وسمّي بها مسلماً ولو لم يؤدّها لم تقبل له صلاة وإنَّ عليكم في أموالكم غير الزكاة ، فقلت : أصلحك الله و ما علينا في أموالنا غير الزكاة ؟ فقال : سبحان الله أما تسمع الله عزَّ وجلَّ يقول في كتابه : « والّذين في أموالهم حقٌّ معلومٌ للسائل والمحروم » قال : قلت : ماذا الحقُّ المعلوم الّذي علينا ؟ قال : هو الشيء يعمله الرَّجل في ماله يعطيه في اليوم أو في الجمعة أو في الشهر قلَّ أو كثر غير أنّه يدوم عليه وقوله عزَّ وجلَّ : « ويمنعون الماعون » قال : هو القرض يقرضه و المعروف يصطنعه ومتاع البيت يعيره و منه الزكاة ، فقلت له : إنَّ لنا جيراناً إذا أعرناهم متاعاً كسروه وأفسدوه فعلينا جناحٌ إن نمنعهم ؟ فقال : لا ليس عليكم جناحٌ إن تمنعوهم إذا كانوا كذلك ، قال : قلت له : « ويطعمون الطّعام على حبّه مسكيناً ويتيماً وأسيراً » قال : ليس من الزكاة ، قلت : قوله عزَّ وجلَّ : « الّذين ينفقون أموالهم باللّيل والنّهار

سرّاً وعلانية » ؟ قال: ليس من الزكاة قال : فقلت : قوله عزّ وجلّ : «إن تبدوا الصّدقات فنعمّا هي وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم » ؟ قال : ليس من الزكاة وصلتك قرابتك ليس من الزّكاة .

١٠ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن إسماعيل بن جابر ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : «والّذين في أموالهم حقٌّ معلوم * للسائل والمحروم» أهو سوى الزكاة ؟ فقال : هو الرّجل يؤتيه الله الثروة من المال فيخرج منه الألف والألفين والثلاثة الآلاف والأقلّ والأكثر فيصل به رحمه ويحمل به الكلّ عن قومه .

١١ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج عن القاسم بن عبدالرحمن الأنصاري قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إنّ رجلاً جاء إلى أبي عليّ بن الحسين عليهما السلام فقال له : أخبرني عن قول الله عزّ وجلّ : «والّذين في أموالهم حقٌّ معلوم * للسائل والمحروم» ماهذا الحقّ المعلوم ؟ فقال له عليّ بن الحسين عليهما السلام : الحقّ المعلوم الشيء يخرجه الرّجل من ماله ليس من الزّكاة ولا من الصدقة المفروضتين ، قال : فإذا لم يكن من الزكاة ولا من الصدقة فما هو ؟ فقال : هو الشيء يخرجه الرّجل من ماله إن شاء أكثر وإن شاء أقلّ على قدر ما يملك ؛ فقال له الرّجل : فما يصنع به ؟ قال : يصل به رحماً ويقري به ضيفاً ويحمل به كلاًّ أو يصل به أخاً له في الله أو لنائبة تنوبه ، فقال الرّجل : الله يعلم حيث يجعل رسالاته .

١٢ ـ وعنه ، عن ابن فضّال ، عن صفوان الجمّال ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله عزّ وجلّ : «للسائل والمحروم» قال : المحروم المحارف الّذي قد حرم كدّ يده في الشراء والبيع .

وفي رواية اُخرى ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام أنّهما قالا : المحروم : الرّجل الّذي ليس بعقله بأس ولم يبسط له في الرّزق وهو محارف .

١٣ ـ عليّ بن محمّد ، عمّن ذكره ، عن محمّد بن خالد ، عن محمّد بن سنان ، عن المفضّل قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فسأله رجل في كم تجب الزّكاة من المال ؟ فقال له : الزكاة الظاهرة أم الباطنة تريد ؟ فقال : اُريدهما جميعاً ، فقال : أمّا الظاهرة ففي كلّ ألف خمسة وعشرون وأمّا الباطنة فلا تستأثر على أخيك بما هو أحوج إليه منك .

١٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن عامر بن جذاعة قال : جاء رجلٌ إلى أبي عبدالله عليه السلام فقال له : يا أباعبدالله قرض إلى ميسرة ؛ فقال له أبوعبدالله عليه السلام : إلى غلّة تدرك ، فقال الرَّجل لاوالله ، قال : فإلى تجارة تؤب ، قال: لاوالله ، قال : فإلى عقدة تباع ، فقال : لاوالله ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : فأنت ممّن جعل الله له في أموالنا حقّاً ، ثمَّ دعا بكيس فيه دراهم فأدخل يده فيه فناوله منه قبضة ، ثمَّ قال له : اتّق الله ولا تسرف ولا تقتر ولكن بين ذلك قواماً إنَّ التبذير من الإسراف قال الله عزَّ وجلَّ : «ولا تبذّر تبذيراً».

الحسن بن محبوب ، عن سعدان بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثل ذلك .

١٥ ـ أحمد بن محمّد بن عبدالله وغيره ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن عبدالله ابن القاسم ، عن رجل من أهل ساباط قال : قال أبوعبدالله عليه السلام لعمّار الساباطيِّ : يا عمّار أنت ربُّ مال كثير ؟ قال : نعم جعلت فداك ، قال : فتؤدّي ما افترض الله عليك من الزكاة ؟ فقال : نعم ، قال : فتخرج الحقَّ المعلوم من مالك ؟ قال : نعم ، قال : فتصل قرابتك ؟ قال : نعم ، قال : وتصل إخوانك ؟ قال: نعم ، فقال : ياعمّار إنَّ المال يفنى والبدن يبلى والعمل يبقى والدَّيّان حيٌّ لايموت ، ياعمّار إنّه ماقدَّمت فلن يسبقك وما أخّرت فلن يلحقك .

١٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن عبدالله بن يحيى عن عبدالله بن مسكان ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : قول الله عزَّ وجلَّ : «إنّما الصدَّقات للفقراء والمساكين» قال : الفقير الّذي لايسأل النّاس والمسكين أجهد منه والبائس أجهدهم فكلُّ مافرض الله عزَّ وجلَّ عليك فإعلانه أفضل من إسراره وكلُّ ما كان تطوّعاً فإسراره أفضل من إعلانه ولو أنَّ رجلاً يحمل زكاة ماله على عاتقه فقسّمها علانية كان ذلك حسناً جميلاً .

١٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : «وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم» فقال : هي سوى الزكاة إنَّ الزكاة علانية غير سرٍّ .

١٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسن ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام أنّه سأله عن الفقير والمسكين ، فقال : الفقير

الّذي لا يسأل والمسكين الّذي هو أجهد منه الّذي يسأل .

١٩ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : ذكرت للرّضا عليه السلام شيئاً فقال : اصبر فإنّي أرجو أن يصنع الله لك إن شاء الله ، ثمّ قال : فوالله ما أخّر الله عن المؤمن من هذه الدُّنيا خير له ممّا عجّل له فيها ؛ ثمّ صغّر الدُّنيا وقال : أيّ شيء هي ، ثمّ قال : إنّ صاحب النعمة على خطر إنّه يجب عليه حقوق الله فيها والله إنّه لتكون عليّ النعم من الله عزّ وجلّ فما أزال منها على وجل ـ وحرّك يده ـ حتّى أخرج من الحقوق الّتي تجب لله عليّ فيها ، فقلت : جعلت فداك أنت في قدرك تخاف هذا ؟ قال : نعم فأحمد ربّي على ما منّ به عليّ .

٧٨٦

کتاب الزکوٰۃ

باب

فرض زکوٰۃ اور مال میں واجب حقوق

۱۔ زرارہ اور مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپ نے سورہ توبہ کی اس آیت پر غور فرمایا۔ صدقات فقراء اور مساکین کے لئے ہیں اور کارندوں کے لئے اور مولفۃ القلوب کے لئے اور غلاموں کو آزاد کرانے اور مقروضوں کا قرض دینے اور راہ خدا میں جہاد کے لئے اور پردیسیوں کے لئے اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ کیا ان سب کو دیا جائے گا چاہے یہ معرفت نہ رکھتے ہوں۔ فرمایا امام ان سب کو دیتا ہے کیونکہ وہ اسکی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں۔ میں نے کہا اگرچہ معرفت نہ رکھتے ہوں۔ فرمایا اگر معرفت رکھنے والوں ہی کو دیا جائے تو صدقات کے لئے پھر کوئی ملے گا ہی نہیں، بے معرفت والوں کو تو اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ دین کی طرف رغبت کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں لیکن اس زمانہ میں تم اور تمہارے اصحاب اہل معرفت ہی کو دیں۔ جب تم ان مسلمانوں میں

مرد عارف کو یاد تو اور لوگوں کو چھوڑ کر انھیں دو، پھر فرمایا ان میں بعض مولفۃ القلوب ہیں اور بعض غلام ہیں یہ تو عوام میں شامل ہیں باقی خاص ہیں۔ میں نے کہا اگر یہ لوگ نہ پائے جائیں۔ فرمایا تو ایسا فریضہ نہ ہوگا جسے اللہ نے فرض کیا ہے اگر اس کے اہل نہیں ملتے۔ میں نے کہا اگر صدقات میں سب کی گنجائش نہ ہو۔ فرمایا اللہ نے اغنیاء کے مال میں فقراء کا حق رکھا ہے جتنی وسعت ہو اگر معلوم ہو کہ وہ رقم کافی نہ ہوگی تو اس میں کچھ زیادتی کر دیں یہ بلحاظ فریضہ نہ ہوگی بلکہ جس میں ان کا حق نہیں اس میں سے ہوگی اگر لوگ محتاجوں کا حق ادا کرتے رہیں تو وہ آرام سے زندگی بسر کریں۔ (حسن)

۲۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب آیہ زکوٰۃ نازل ہو چکی ہے تو صدقہ کے مال لوگوں سے لو تاکہ ان کی تطہیر اور تزکیہ ہو جائے۔ جب یہ آیت ماہ رمضان میں نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ خدا نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں ندا کردے کہ اللہ نے تم پر زکوٰۃ کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح نماز کو۔ پس خدا نے زکوٰۃ کو فرض کیا سونے اور چاندی پر اور صدقہ فرض کیا اونٹ، گائے، بکری، گندم، جو، چھوارہ، اور خشک انگور پر، اس کے متعلق ماہ رمضان میں منادی کرادی گئی اور باقی پر معافی، پھر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ فرض نہ ہوئی۔ جب اگلا سال آیا تو منادی نے ندا دی۔ اے مسلمانو! اپنے مال کی زکوٰۃ دو تاکہ تمہاری نماز قبول ہو اس کے بعد صدقات وصول کرنے والے اور ناپ تول کرنے والے لوگوں کے پاس پہنچے۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اس امت پر زکوٰۃ سے زیادہ سخت اور کوئی شے فرض نہیں کی گئی عام لوگ اس کے نہ دینے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے۔

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اموال اغنیہ میں اتنا حق رکھا ہے جو ان کے لئے کافی ہو اگر ایسا نہ ہو تو زیادہ کر دیں ان کو دیا جائے اس میں سے جس پر زکوٰۃ نہیں۔ (حسن)

۵۔ امام محمد باقر اور امام جعفر علیہم السلام نے فرمایا کہ زکوٰۃ نماز کے ساتھ ساتھ ہے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اللہ نے زکوٰۃ کو فقراء کی قوت قرار دیا ہے اور لوگوں کے مال میں زیادتی کا سبب۔ (صحیح)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ نے زکوٰۃ کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح نماز کو۔ اگر کسی پر زکوٰۃ ہو اور وہ اسے اعلانیہ دے تو کوئی عیب نہیں اس لئے کہ اموال اغنیا میں زکوٰۃ کو فرض کیا ہے تاکہ اس سے فقراء کی مدد ہو سکے اگر معلوم ہو کہ وہ رقم فقراء کے لئے کافی نہ ہوگی تو اور مدوں سے اسے بڑھا دے تاکہ فقراء پر پوری ہو جائے یہ فریضہ میں شمار نہ ہوگی۔ (م)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے اموال اغنیا میں فقراء کے لئے حصہ معین کیا ہے تاوقتیکہ اسے ادا نہ

کریں قابل مدح نہیں ہو سکتے اور وہ زکوٰۃ ہے جس کی وجہ سے وہ قتل ہونے سے بچ جاتے ہیں اور ان کا نام مسلمان ہوتا ہے لیکن اللہ نے اموال اغنیاء میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق رکھے ہیں فرماتا ہے " وہ لوگ جن کے اموال میں حق معلوم ہے علاوہ زکوٰۃ کے اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے نفس پر اپنے مال میں سے بقدر اپنی طاقت اور مال کی گنجائش کے کچھ دینا اپنے اوپر فرض کرلے اس کو چاہئے کہ جو اپنے اوپر فرض کیا ہے اسے دے چاہے ہر جمعہ کو چاہے ہر مہینے اور اللہ نے فرمایا ہے اللہ کو قرض حسنہ دو اور یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اسے راہ خدا میں ظاہر بظاہر اور خفیہ خرچ کرتے ہیں اور ماعون (روزمرہ کی چیزیں بھی) اور یہ لوگوں عاریتاً دینا ان کا فرض ہے اور اپنے عزیزوں اور ہمسایوں پر احسان کرنا اور اللہ نے یہ بھی فرض کیا ہے علاوہ زکوٰۃ کے یہ بھی کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے صلۂ رحم کریں۔ جس نے اس فرض کو پورا کیا جو اللہ نے اس پر عاید کیا ہے تو وہ بری الذمہ ہوا اور شکر کیا اس نعمت کا جو اللہ نے اسے مال کی دی ہے اور شکر یہ ادا کیا جو اللہ نے اسے وسعت رزق دے کر دوسروں پر فضیلت دی ہے اور اس کا شکریہ ہے کہ اللہ نے اسے ادائے فرض کی توفیق دی اور اس امر میں اسے مدد دی۔ (موثق)

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ کچھ مالدار لوگ بھی تھے انھوں نے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا زکوٰۃ ادا کرنے والا مستحق مدح نہیں ہوتا کیونکہ اس کی وجہ سے تو وہ قتل سے بچ جاتا ہے اور مسلمان کہا جاتا ہے اگر ادا نہ کرے گا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی تمہارے اوپر تمہارے مالوں میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ علاوہ زکوٰۃ کے اور کیا ہے فرمایا سبحان اللہ۔ کیا تم نے یہ اللہ کا قول نہیں سنا۔ ان کے اموال میں حق سائل و محروم ہے۔

میں نے کہا وہ حق معلوم کیا ہے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ ایک شخص اپنے مال میں سے ہر روز یا ہر جمعہ یا ہر ماہ دیتا ہے کم یا زیادہ، یہ اس کے لئے دوامی نہیں ہوتا اور خدا فرماتا ہے کہ ماعون کو منع کرتے ہیں حالانکہ وہ ان پر فرض ہے اور احسان کرنا اور گرہستی کی چیزیں لوگوں کو مستعار دینا اور ان میں زکوٰۃ بھی ہے۔ میں نے کہا ہمارے کچھ پڑوسی ہیں جب ہم ان کو کوئی چیز عاریتاً دیتے ہیں تو اسے یا تو توڑ پھوڑ ڈالتے ہیں یا خراب کر دیتے ہیں کیا اس صورت میں منع کرنا گناہ ہے، فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کیا۔ آیت "وہ خدا کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں" داخل زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا یہ آیت زکوٰۃ سے متعلق ہے " وہ لوگ اپنے مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں دن میں اور رات میں اور پوشیدہ اور علانیہ" فرمایا یہ زکوٰۃ نہیں۔ پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا " اگر تم صدقات کو ظاہر کر دو تو یہ اچھا ہے اور اگر چھپا کر فقرا کو دے دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے" فرمایا یہ زکوٰۃ نہیں اور جو صلۂ رحم اپنے اقرباء کے ساتھ کرو وہ بھی زکوٰۃ نہیں۔ (حسن)

۱۰۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے " وہ لوگ ہیں جن کے اموال میں سائل و

محروم کا حق ہے کیا زکوٰۃ کے علاوہ ہے یہ" فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جسے اللہ نے بہت سا مال دیا ہو اور وہ اس میں سے ایک ہزار یا دو ہزار یا تین ہزار یا کم یا زیادہ نکالے اور اس سے صلۂ رحم کرے اور اپنی قوم کا بوجھ اٹھائے (مجہول)

۱۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار علی بن الحسینؑ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اس آیت کے متعلق پوچھا "وہ وہ ہیں جن کے اموال میں ایک معلوم حق ہے سائل اور محروم کے لئے" حق معلوم سے کیا مراد ہے فرمایا حق معلوم وہ شے ہے جسے کوئی اپنے مال سے نکالے جو نہ زکوٰۃ مفروضہ ہے نہ صدقہ مفروضہ، اس نے کہا پھر وہ کیا ہے۔ فرمایا پھر وہ چیز ہے جسے کوئی اپنے مال سے (راہ خدا میں دینے کے لئے) نکالے چاہے زیادہ ہو یا کم۔ بقدر اپنی حیثیت کے نکالے، اس نے کہا پھر کیا کرے۔ فرمایا صلۂ رحم کرے اور کمزوروں کو قوی بنائے اور سب کی مدد کرے اور اپنے بھائی کو راہ خدا میں دے اس کی مصیبت کو دور کرے یہ سن کر اس نے کہا اللہ جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے۔ (مجہول)

۱۲۔ کسی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے محروم کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ وہ ہے جسے نہ کسی شے کے بیچنے پر قدرت ہو اور نہ کسی شے کے خریدنے پر اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے فرمایا "محروم وہ ہے جس کی عقل میں نقصان ہو اور جس کا رزق تنگ ہو وہ محارف ہے (مجہول)

۱۳۔ مفضل کہتے ہیں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے پوچھا زکوٰۃ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے فرمایا ظاہری زکوٰۃ پوچھتے ہو یا باطنی، اس نے کہا دونوں، فرمایا ہزار پر پچیس ظاہری ہے، رہی باطنی تو جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز میں تمہاری طرف محتاج ہو تو اس کی حاجت برلاؤ۔ (صحیح)

۱۴۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھے خوشحالی تک قرض دیجیے۔ حضرت نے فرمایا غلہ آنے تک، اس نے کہا نہیں، فرمایا [illegible] تک، اس نے کہا نہیں، فرمایا کچھ بیچنے تک، اس نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا پس معلوم ہوا تم ان لوگوں میں سے ہو جن کا حق ہمارے اموال میں ہے اس کے بعد ایک تھیلی منگا کر اس میں ہاتھ ڈالا اور ایک مٹھی درہم نکالے اور اسے دے کر کہا۔ اللہ سے ڈرتے ہوئے نہ تو فضول خرچی کرنا اور نہ بخل بلکہ درمیانی حالت اختیار کرنا۔ غیر ضروری خرچ کرنا فضول خرچی ہے خدا نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ (مرسل)

دوسری روایت میں سعدان سے یہی مضمون ہے۔

۱۵۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے عمار ساباطی سے فرمایا، اے عمار تم مالدار آدمی ہو۔ اس نے کہا ہوں، تو فرمایا جو زکوٰۃ اللہ نے تم پر فرض کی ہے اسے ادا کرو، اس نے کہا بہت اچھا۔ فرمایا اے عمار مال فنا ہو جاتا ہے اور بدن گل سڑ جاتا ہے صرف عمل باقی رہنے والی چیز ہے اور بدلہ دینے والا حی لایموت ہے اے عمار جو تم نے آگے بھیج دیا وہ تمہارے ساتھ رہے گا اور جو تم نے چھوڑ دیا وہ تمہیں ملے گا نہیں۔ (حسن)

۱۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ صدقات فقراء و مساکین کے لئے ہیں اور فرمایا فقیر وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو حصول روزی کے لئے سوال کرتا ہے اور اس میں جد و جہد کرتا ہے اور بائس وہ ہے جو مانگنے میں زیادہ کوشش کرتا ہے پس اللہ نے جو تم پر فرض کیا ہے تو اس کو باعلان دینا پوشیدہ دینے سے بہتر ہے اور اگر بغرض تحصیل ثواب کچھ دے تو اس کا چھپانا اعلان سے بہتر ہے اور کسی کے پاس مال زکوٰۃ رکھا ہے تو اس کو اعلانیہ تقسیم کر دے یہ بہت اچھی صورت ہے۔ (حسن)

۱۷۔ آیہ ان تخفوہا کے متعلق حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے کیونکہ زکوٰۃ علانیہ دی جاتی ہے نہ کہ پوشیدہ۔ (صحیح)

۱۸۔ اماموں میں سے کسی سے پوچھا گیا فقیر کے متعلق اور مسکین کے، فرمایا فقیر وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو سوال کرتا ہے۔ (ح)

۱۹۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک بات کہی، فرمایا صبر کرو۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تمہارے لئے بہتر کرنے والا ہے پھر فرمایا اللہ تو اس دنیا میں کسی مومن کی حاجت برآری میں تاخیر نہیں کرتا۔ مگر جبکہ تاخیر جلدی سے بہتر ہوتی ہے پھر فرمایا یہ دنیا ہے ہی کیا۔ پھر فرمایا یہ صاحب دولت خطرہ میں رہتا ہے اس لئے کہ اس دولت میں اللہ کے حقوق اس پر واجب ہوتے ہیں قسم خدا کی جس پر اللہ کی نعمتیں نازل ہوتی ہیں وہ خوف میں رہتا ہے اور حضرت نے ہاتھ کو حرکت دی اور فرمایا یہاں تک کہ میں نکالوں ان حقوق کو جو اللہ نے مجھ پر واجب کیا ہے۔ میں نے کہا [illegible] آپ بھی ڈرتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں خدا کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ ([illegible])

﴿باب ۲﴾

☆(منع الزكاة)☆

١ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عبدالله بن سنان، عن محمّد بن مسلم قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ: «سيطوّقون ما بخلوا به يوم القيمة» فقال: يا محمّد ما من أحد يمنع من زكاة ماله شيئاً إلّا جعل الله عزّ وجلّ ذلك يوم القيامة ثعباناً من نار مطوّقاً في عنقه ينهش من لحمه حتّى يفرغ من الحساب، ثمّ قال: هو قول الله عزّ وجلّ: «سيطوّقون ما بخلوا به يوم القيمة» يعني ما بخلوا به من الزكاة.

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن ابن مسكان يرفعه ، عن رجل ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : بينا رسول الله صلى الله عليه وآله في المسجد إذ قال : قم يا فلان ، قم يا فلان ، قم يا فلان حتّى أخرج خمسة نفر فقال : اخرجوا من مسجدنا لاتصلّوا فيه وأنتم لاتزكّون .

٣ ـ يونس ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من منع قيراطاً من الزكاة فليس بمؤمن ولامسلم وهو قوله عزّوجلّ : «ربِّ ارجعون لعلّي أعمل صالحاً فيما تركت» وفي رواية اُخرى ولا تقبل له صلاة .

٤ ـ يونس ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : مامن ذي زكاة مال نخل أوزرع أوكرم يمنع زكاة ماله إلّا قلّده الله تربة أرضه يطوق بها من سبع أرضين إلى يوم القيامة .

٥ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرّحمن ، عن مالك بن عطيّة ، عن أبان بن تغلب قال : قال لي أبوعبدالله عليه السلام : دمان في الإسلام حلال من الله لا يقضي فيهما أحد حتّى يبعث الله قائمنا أهل البيت فاذا بعث الله عزّوجلّ قائمنا أهل البيت حكم فيهما بحكم الله لايريد عليهما بيّنة : الزّاني المحصن يرجمه ومانع الزكاة يضرب عنقه .

٦ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن محمّد بن عليّ ، عن موسى ابن سعدان ، عن عبدالله بن القاسم ، عن مالك بن عطيّة ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي عبدالله عليه السلام نحوه .

٧ ـ حميد بن زياد ، عن الخشّاب ، عن ابن بقاح ، عن معاذ بن ثابت ، عن عمرو بن جميع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما من رجل أدّى الزكاة فنقصت من ماله ولا منعها أحد فزادت في ماله .

٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن عبيد بن زرارة قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : مامن عبد يمنع درهماً في حقّه إلّا أنفق اثنين في غير حقّه وما رجل يمنع حقّاً من ماله إلّا طوّقه الله عزّ وجلّ به حيّة من نار يوم القيامة .

٩ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب ، عن أبي بصير

عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ملعون ملعون مال لايزكّى .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أبي الحسن عليه السلام ـ يعني الأوّل ـ قال : سمعته يقول : من أخرج زكاة ماله تامّة فوضعها في موضعها لم يسئل من أين اكتسب ماله .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن مهران ، عن ابن مسكان عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : « سيطوّقون ما بخلوا به يوم القيمة » قال : مامن عبد منع من زكاة ماله شيئاً إلّا جعل الله له ذلك يوم القيامة ثعباناً من نار يطوق في عنقه ، ينهش من لحمه حتّى يفرغ من الحساب و وهو قول الله عزّ و جلّ : « سيطوّقون ما بخلوا به يوم القيمة » قال : ما بخلوا به من الزّكاة .

١٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسين ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : من منع الزكاة سأل الرّجعة عند الموت وهو قول الله عزّ وجلّ : « ربّ ارجعون * لعلّي أعمل صالحاً فيما تركت » .

١٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن حسّان ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صلاة مكتوبة خير من عشرين حجّة ، و حجّة خير من بيت مملوء ذهباً ينفقه في برّ حتّى ينفد ، قال : ثمّ قال : ولا أفلح من ضيّع عشرين بيتاً من ذهب بخمسة وعشرين درهماً فقلت : وما معنى خمسة وعشرين درهماً ؟ قال : من منع الزكاة وقفت صلاته حتّى يزكّي .

١٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عمّن ذكره ، عن حفص بن عمر ، عن سالم ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من منع قيراطاً من الزّكاة فليمت إن شاء يهوديّاً أو نصرانيّاً .

١٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : ملعونٌ ملعونٌ مال لا يزكّي .

١٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن علي بن الحسن ، عن عليّ بن النعمان ، عن إسحاق قال : حدّثني من سمع أبا عبدالله عليه السلام يقول : ما ضاع مال في برّ ولا بحر إلّا بتضييع الزكاة ولا يصاد من الطير إلّا ماضيّع تسبيحه .

١٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أيّوب بن راشد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : مانع الزّكاة يطوّق بحيّة قرعاء وتأكل من دماغه وذلك قوله عزّ وجلّ : « سيطوّقون مابخلوا به يوم القيمة » .

١٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : وجدنا في كتاب عليّ عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا منعت الزكاة منعت الأرض بركاتها .

١٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمّد بن خالد ، عن خلف بن حمّاد ، عن حريز قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : مامن ذي مال ذهب أوفضّة يمنع زكاة ماله إلّا حبسه الله عزّ وجلّ يوم القيامة بقاع قرقر وسلّط عليه شجاعاً أقرع يريده وهو يحيد عنه فإذا رأى أنّه لا يتخلّص له منه أمكنه من يده فقضمها كما يقضم الفجل ثمّ يصيرطوقاً في عنقه وذلك قول الله عزّ وجلّ : « سيطوّقون مابخلوا به يوم القيمة » وما من ذي مال إبل أو غنم أو بقر يمنع زكاة ماله إلّا حبسه الله يوم القيامة بقاع قرقر يطأه كلّ ذات ظلف بظلفها وينهشه كلّ ذات ناب بنابها وما من ذي مال نخل أوكرم أوزرع يمنع زكاتها إلّا طوّقه الله ريعة أرضه إلى سبع أرضين إلى يوم القيامة .

٢٠ ـ أبو عبدالله العاصميّ ، عن عليّ بن الحسن الميثميّ ، عن عليّ بن أسباط عن أبيه أسباط بن سالم ، عن سالم مولى أبان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ما من طير يصاد إلّا بتركه التسبيح وما من مال يصاب إلّا بترك الزكاة .

٢١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليهما السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما حبس عبد زكاة فزادت في ماله .

٢٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من منع حقّاً لله عزّ وجلّ أنفق في باطل مثليه .

٢٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أيّوب بن نوح ، عن ابن سنان عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى يبعث يوم القيامة ناساً من قبورهم مشدودة أيديهم إلى أعناقهم لايستطيعون أن يتناولوا بها قيس أنملة معهم ملائكة يعيّرونهم تعييراً شديداً ، يقولون : هؤلاء الّذين منعوا خيراً قليلاً من خير كثير ، هؤلاء الّذين أعطاهم الله فمنعوا حقّ الله في أموالهم .

۲۴ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن عليّ بن حديد ، عن عثمان بن رشيد ، عن معروف بن خرّبوذ ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله عزّ وجلّ قرن الزّكاة بالصّلاة فقال : « أقيموا الصّلاة وآتوا الزكوة » فمن أقام الصّلاة ولم يؤت الزكاة لم يقم الصّلاة .

باب ۲

زکوٰۃ نہ دینے والا

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا سیطوّقون ما بخلوا به يوم القيمة فرمایا اے محمد جو مال کی زکوٰۃ سے کوئی شے روکے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس مال کو آگ کے ایک اژدہے کی صورت طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈال دے گا اور وہ حساب سے فارغ ہونے تک اس کا گوشت نوچے گا اسی کے متعلق یہ قول باری تعالیٰ سیطوقون ما بخلوبہ الخ (حسن)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حضرت رسول خدا مسجد میں تھے آپ نے فرمایا اے فلاں اٹھ لے فلاں اٹھ تا اینکہ آپ نے پانچ آدمیوں کو نکالا اور فرمایا مسجد سے نکل جاؤ اس میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ تم زکوٰۃ نہیں دیتے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو زکوٰۃ کا ایک قیراط بھی نہ دے گا وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان۔ اسی کے متعلق ہے یہ آیت۔ وہ کہے گا اے میرے رب مجھے لوٹا دے تاکہ جو چھوٹ گیا ہے وہ عمل نیک میں کروں (ض)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر زکوٰۃ نہ دینے والے کی ملکیت کھجور کے درخت یا انگور کے پیڑ ہوں گے تو اللہ روز قیامت اس کی مٹی سات زمینوں سے لے کر اس کی گردن کا قلادہ بنا دے گا۔ (مجہول)

۵۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے اسلام میں دو خون حلال کئے ہیں ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کرے گا یہاں تک کہ قائم آل محمد کا ظہور ہوگا جب ظہور ہوگا تو آپ بحکم خدا بغیر شہادت طلب کئے حکم صادر فرمائیں گے۔ زن شوہر دار سے زنا کرنے والے کو سنگسار کریں گے اور مانع زکوٰۃ کی گردن ماریں گے۔ (ض)

۶۔ دوسری روایت میں بھی یہی مضمون ہے۔

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی زکوٰۃ ادا کرے اور اس کے مال سے کم ہو جائے تو اس کا مال بڑھ جائے گا اگر کوئی مانع نہیں ہے (حسن)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص بمد زکوٰۃ ایک درہم رد کرتا ہے اور دوسرے کام میں دو درہم خرچ کرتا ہے اور جو اپنے مال سے حق زکوٰۃ روکتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت آگ کا ایک سانپ اس کے گلے میں ڈال دے گا۔ (حسن)

۹۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی وہ ملعون ہے ملعون ہے۔ (ض)

۱۰۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے مال کی پوری زکوٰۃ دے دے گا اور اسے حق داروں تک پہنچا دے گا تو اس سے یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا تھا۔ (صحیح)

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ "روز قیامت اس بخل کے باعث جو انھوں نے کیا ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا" فرمایا جو کوئی اپنے مال کی کچھ بھی زکوٰۃ روک لے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ ایک آتشیں اژدہا کو اس کی گردن کا طوق بنا دے گا۔ وہ حساب سے فارغ ہونے تک اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ بخل سے مراد بخل زکوٰۃ ہے۔ (ضعیف)

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو زکوٰۃ کو روکے گا وہ موت کے وقت دنیا کی طرف لوٹنے کی خواہش کرے گا اور جیسا کہ اس آیت میں ہے "اے میرے رب مجھے لوٹا دے تاکہ جو عمل نیک میں نے چھوڑے ہیں وہ بجالاؤں۔ (ق)

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے واجب نماز بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہے اس سونے کے بھرے ہوئے گھر سے جو امور نیک میں صرف کیا جائے تا اینکہ وہ ختم ہو جائے۔ پھر فرمایا اور نہیں بہتری ہے اس کے لئے جو سونے کے بیس گھر ضائع کرے ۲۵ درہم کے عوض، میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جو زکوٰۃ سے منع کرے۔ جب تک زکوٰۃ نہ دی جائے نماز قبولیت سے رکی رہے گی۔ (ضعیف)

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو ایک قیراط زکوٰۃ بھی روکے گا وہ اگر اللہ نے چاہا تو یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔ (مرسل)

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ ملعون ہے (مرسل)

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مال خشکی یا تری میں ضائع نہیں ہوا مگر جب کہ اس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ (مجہول)

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مانع زکوٰۃ کے گلے میں ایک زہریلے سانپ کا طوق ہوگا جیسا کہ خدا فرماتا ہے روز قیامت زکوٰۃ میں بخل کرنے والوں کے گلے میں طوق ہوں گے۔ (م)

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہم نے دیکھا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جب زکوٰۃ روکی جاتی ہے تو زمین برکتوں کا نزول رک جاتا ہے۔ (مجہول)

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سونے اور چاندی کا مالدار ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو روز قیامت خدا اسے ایک چٹیل میدان میں مقید کرے گا اور ایک زہریلے اژدہے کو اس پر مسلط کرے گا جس سے وہ ڈر کر بھاگے گا اور جب دیکھے گا کہ بچنے کی کوئی صورت نہیں تو اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑے گا وہ اسے مولی کی طرح چابے گا اور پھر اس کی گردن میں طوق بن کر رہے گا۔ یہی اس آیت کا مطلب ہے روز قیامت جس مال کے دینے میں بخل کیا ہے قیامت میں وہ گردن کا طوق ہوگا۔ جو مالدار اونٹوں، بکریوں اور گائے کی زکوٰۃ نہ دے گا روز قیامت وہ قید ہوگا۔ ایک ویران خطۂ زمین میں اور ہر کھروں والا جانور اسے اپنے کھروں سے کچلے گا اور جو کھجور اور انگور کے باغ رکھتا ہو اور کھیتی والا ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو جتنے رقبہ میں یہ سب کچھ ہے تو روز قیامت زمین کے ساتوں طبقوں کی اتنی مٹی کا طوق اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔ (حسن)

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی طائر شکار نہیں ہوتا مگر ترک تسبیح کے بعد اور کسی مال پر مصیبت نہیں آتی مگر ترک زکوٰۃ کے بعد

۲۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کو نہ روکا اس کے مال میں زیادتی ہوئی۔ (ض)

۲۲۔ فرمایا حضرت نے جو حق اللہ ادا نہیں کرتا اس کا دگنا مال باطل کاموں میں صرف ہو جاتا ہے۔

۲۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو قبروں سے نکالے گا اس طرح کہ ان کے ہاتھ پس گردن سے بندھے ہوں گے اور وہ ایک انگل بھی نہیں اٹھا سکیں گے۔ ملائکہ ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کو شدت کے ساتھ عیب لگا رہے ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کو دیا تھا لیکن انھوں نے اپنے مال میں سے اللہ کا حق نہ دیا۔ (ض)

۲۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ کیا ہے فرمایا ہے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ پس جس نے زکوٰۃ نہ دی اس نے گویا نماز ہی نہ پڑھی۔

﴿باب ۳﴾

✿(العلة في وضع الزكاة على ماهي لم تزد ولم تنقص)✿

١ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال: قيل لأبي عبدالله عليه السلام: لأيّ شيء جعل الله الزكاة خمسة وعشرين في كلّ ألف ولم يجعلها ثلاثين؟ فقال: إنّ الله عزّ وجلّ جعلها خمسة وعشرين أخرج من أموال الأغنياء بقدر مايكتفي به الفقراء ولو أخرج النّاس زكاة أموالهم ما احتاج أحد.

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن سلمة بن الخطاب ، عن الحسن بن راشد ، عن عليِّ بن إسماعيل الميثميِّ ، عن حبيب الخثعميِّ قال : كتب أبوجعفر المنصور إلى محمّد بن خالد وكان عامله على المدينة أن يسأل أهل المدينة عن الخمسة في الزَّكاة من المائتين كيف صارت وزن سبعة ولم يكن هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وأمره أن يسأل فيمن يسأل عبدالله ابن الحسن و جعفر بن محمّد عليهما السلام قال : فسأل أهل المدينة فقالوا : أدركنا من كان قبلنا على هذا فبعث إلى عبدالله بن الحسن و جعفر بن محمّد عليهما السلام فسأل عبدالله بن الحسن فقال : كما قال المستفتون من أهل المدينة ، قال : فقال : ماتقول يا أباعبدالله ؟ فقال : إنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله جعل في كلِّ أربعين اُوقية اُوقية فإذا حسبت ذلك كان على وزن سبعة وقد كانت وزن ستّة وكانت الدَّراهم خمسة دوانيق قال : حبيب فحسبناه فوجدناه كما قال : فأقبل عليه عبدالله بن الحسن فقال : من أين أخذت هذا ؟ قال : قرأت في كتاب اُمّك فاطمة ، قال : ثمَّ انصرف فبعث إليه محمّد بن خالد ابعث إليَّ بكتاب فاطمة عليها السلام فأرسل إليه أبوعبدالله عليه السلام إنّي إنّما أخبرتك أنّي قرأته ولم اُخبرك أنّه عندي قال : حبيب فجعل محمّد بن خالد يقول لي : مارأيت مثل هذا قطّ .

٣ ـ أحمد بن إدريس و غيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن إبراهيم بن محمّد ، عن محمّد بن حفص ، عن صباح الحذّاء ، عن قثم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك أخبرني عن الزكاة كيف صارت من كلِّ ألف خمسة وعشرين لم تكن أقلَّ أو أكثر ما وجهها ؟ فقال : إنَّ الله عزَّ وجلَّ خلق الخلق كلّهم فعلم صغيرهم وكبيرهم وغنيّهم وفقيرهم فجعل من كلِّ ألف إنسان خمسة وعشرين مسكيناً ولو علم أنَّ ذلك لايسعهم لزادهم لأنّه خالقهم وهو أعلم بهم .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم [عن أبيه] عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن أبي جعفر الأحول قال : سألني رجلٌ من الزَّنادقة فقال : كيف صارت الزَّكاة من كلِّ ألف خمسة وعشرين درهماً ؟ فقلت له : إنّما ذلك مثل الصَّلاة ثلاث وثنتان وأربع ؛ قال : فقبل منّي ، ثمَّ لقيت بعد ذلك أباعبدالله عليه السلام فسألته عن ذلك فقال : إنَّ الله عزَّ وجلَّ حسب الأموال والمساكين فوجد مايكفيهم من كلِّ ألف خمسة وعشرين ولولم يكفهم لزادهم ، قال : فرجعت إليه فأخبرته فقال : جاءت هذه المسألة على الإبل من الحجاز ، ثمَّ قال : لو أنّي أعطيت أحداً طاعة لأعطيت صاحب هذا الكلام .

باب ۳

علت فرض زکوٰۃ اور کس پر نہ کم ہے نہ زیادہ

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اللہ نے ہر ہزار پر ۲۵ کو کیوں قرار دیا ہے، ۳۰ کیوں نہیں کیا۔ فرمایا اللہ نے زکوٰۃ ۲۵ یوں رکھی ہے کہ یہ تعداد فقراء کے لئے کافی ہے کاش لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے جس کی کسی ضرورت ہوتی ہے (ص)

۲۔ ابوجعفر منصور نے حاکم مدینہ محمد بن خالد کو لکھا کہ وہ اہل مدینہ سے پوچھے دو سو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ کے متعلق کہ یہ سات کا وزن کیسے ہوا۔ رسول اللہ کے زمانہ میں تو ایسا نہ تھا اور حکم دیا کہ وہ یہ سوال کرے ایسے شخص سے جو پوچھے عبداللہ بن حسن اور جعفر بن محمد سے پس اس نے اہل مدینہ سے سوال کیا انھوں نے کہا ہم نے اپنوں سے پہلے اسی پر عمل پایا ہے۔ پھر کسی کو عبداللہ بن حسن اور جعفر بن محمد کے پاس بھیجا۔ عبداللہ نے امام جعفر صادق سے وہی پوچھا جو اہل مدینہ نے پوچھا تھا اور کہا اے ابوعبداللہ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ نے ہر چالیس پر ایک ایک اوقیہ فرمایا ہے جب تم حساب کرو گے تو اس کا وزن سات ہوگا اور کبھی چھ ہوگا اور ایک درہم پانچ دو انیق کا ہوتا ہے حلیب نے کہا جب ہم نے حساب لگایا تو جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پایا۔ پھر عبداللہ بن حسن حضرت کے پاس آئے اور کہا آپ نے یہ کہاں سے بیان کیا، میں نے تمہاری دادی حضرت فاطمہ کی کتاب میں یہی پڑھا ہے یہ سن کر عبداللہ چلے گئے اور محمد بن خالد کو بھیجا کہ کتاب فاطمہ علیہا السلام میرے پاس بھیج دیجئے۔ حضرت نے بعد میں کہلا بھیجا میں نے تمھیں یہ بتایا ہے کہ میں نے یہ پڑھا ہے یہ تو نہیں کہا کہ وہ میرے پاس ہے؟ حبیب کا بیان ہے کہ محمد بن خالد نے کہا میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ (ص)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ فدا ہوں زکوٰۃ کے متعلق مجھے بتایئے کہ ہر ہزار پر ۲۵ ہی کیوں ہے نہ کم نہ زیادہ اس کی وجہ کیا ہے، فرمایا اللہ نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ چھوٹے ہوں یا بڑے غنی ہوں یا فقیر اور ہزار انسانوں میں سے ۲۵ مسکین کے لئے، اگر جانتا کہ یہ کم ہیں تو اور زیادہ کر دیتا کیونکہ وہ ان کا خالق ہے اور ان کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ (م)

۴۔ ابوجعفر احول نے کہا۔ مجھ سے ایک زندیق نے کہا، ہر ہزار پر ۲۵ درہم زکوٰۃ کیوں ہے میں نے کہا یہ ایسا ہی ہے جیسے نماز تین دو اور چار رکعت، اس نے مان لیا پھر میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا اور اس کے متعلق پوچھا فرمایا اللہ نے حساب لگایا اموال و مساکین کا، پس ہر ہزار پر ۲۵ کو ان کے لئے کافی پایا۔ اگر کافی نہ پاتا تو زیادہ کر دیتا

پس میں اس زندیق کے پاس آیا اور میں نے یہ جواب اسے سنایا اس نے کہا یہ مسئلہ اونٹوں کی پشت پر حجاز سے آیا ہے اگر میں کسی کی اطاعت کرنے والا ہوتا تو اس کلام والے کی اطاعت کرتا۔ (ح)

﴿ باب ﴾

☆(ماوضع رسول الله صلى الله عليه و على أهل بيته الزكاة عليه)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمّد بن مسلم و أبي بصير ؛ و بريد بن معاوية العجليّ ؛ وفضيل بن يسار ، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام قالا : فرض الله الزكاة مع الصّلاة في الأموال وسنّها رسول الله صلى الله عليه وآله في تسعة أشياء ـ وعفا رسول الله عمّا سواهنّ ـ في الذّهب و الفضّة والإبل والبقر والغنم والحنطة و الشّعير والتّمر والزّبيب وعفا عمّا سوى ذلك .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عبدالله ابن مسكان ، عن أبي بكر الحضرميّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : وضع رسول الله صلى الله عليه وآله الزكاة على تسعة أشياء : الحنطة و الشّعير و التّمر والزبيب والذّهب والفضّة والإبل والبقر والغنم . وعفا عمّا سوى ذلك ، قال يونس : معنى قوله : إنّ الزّكاة في تسعة أشياء وعفا عمّا سوى ذلك : إنّما كان ذلك في أوّل النبوّة كما كانت الصّلاة ركعتين ثمّ زاد رسول الله صلى الله عليه وآله فيها سبع ركعات وكذلك الزكاة وضعها و سنّها في أوّل نبوّته على تسعة أشياء ثمّ وضعها على جميع الحبوب .

باب

کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے

۱۔ ابوعبداللہ اور ابوجعفر علیہما السلام نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زکاۃ کو نماز کے ساتھ اور سنت قرار دیا ہے۔ اس کو رسول اللہ نے ۹ چیزوں میں، اور باقی کو معاف کیا ہے۔ سونا، چاندی، اونٹ، گائے، بکری، گیہوں، جو، چھوارا، اور منقیٰ اور باقی پر معاف کر دیا ہے۔

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے مقرر کی زکوٰۃ نو چیزوں میں گندم۔ جو۔ چھوہارا۔ منقیٰ، سونا، چاندی اونٹ۔ گائے اور بکری، باقی پر معاف کیا۔ یونس نے کہا اس قول کے معنی کہ نو اشیاء پر زکوٰۃ ہے باقی پر معاف کردی گئی ہے یہ ہیں کہ اول نبوت میں جیسے نماز دو رکعت تھی پھر رسول اللہ نے سات رکعت اور زیادہ کیں اسی طرح زکوٰۃ اول نو چیزوں پر تھی پھر تمام غلات پر ہوگئی (م)

﴿باب۵﴾

☆(مایزکی من الحبوب)☆

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألته عليه السلام عن الحبوب مايزكّى منها ، قال : البرُّ والشّعير والذّرة والدّخن والأرز والسّلت والعدس والسّمسم كلُّ هذا يزكّى و أشباهه .

۲ ـ حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله ، وقال : كلّ ما كيل بالصّاع فبلغ الاوساق فعليه الزكاة ، وقال : جعل رسول الله صلى الله عليه وآله الصّدقة في كلّ شيء أنبتت الأرض إلّا ماكان في الخضر والبقول وكلُّ شيء يفسد من يومه .

۳ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن العبّاس بن معروف ، عن عليّ بن مهزيار قال : قرأت في كتاب عبدالله بن محمّد إلى أبي الحسن عليه السلام جعلت فداك روي عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : وضع رسول الله صلى الله عليه وآله الزّكاة على تسعة أشياء : الحنطة والشعير والتّمر و الزّبيب والذّهب والفضّة والغنم والبقر والإبل . وعفا رسول الله صلى الله عليه وآله عمّا سوى ذلك ، فقال له القائل : عندنا شيء كثير يكون أضعاف ذلك ، فقال : وما هو ؟ فقال له : الأرز فقال أبو عبدالله عليه السلام : أقول لك : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وضع الزّكاة على تسعة أشياء وعفا عمّا سوى ذلك و تقول : عندنا أرزٌ وعندنا ذرّة وقد كانت الذّرة على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله فوقّع عليه السلام كذلك هو و الزكاة على كلّ ما كيل بالصّاع . وكتب عبدالله : وروى غير هذا الرّجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سأله عن

الحبوب فقال : وما هي ؟ فقال : السّمسم والأرز والدّخن وكلّ هذا غلّة كالحنطة والشعير فقال أبوعبدالله عليه السلام : في الحبوب كلّها زكاة .

ـ و روى أيضاً عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : كلّ ما دخل القفيز فهو يجري مجرى الحنطة والشّعير و التّمر والزّبيب ، قال : فأخبرني جعلت فداك هل على هذا الأرز وما أشبهه من الحبوب الحمّص والعدس زكاة ؟ فوقّع عليه السلام : صدقوا الزّكاة في كلّ شيء كيل .

٤ـ و عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنّ لنا رطبة و أرزاً فما الّذي علينا فيها ؟ فقال عليه السلام : أمّا الرّطبة فليس عليك فيها شيء وأمّا الأرز فماسقت السّماء بالعشر وماسقي بالدّلو فنصف العشر من كلّ ما كلت بالصّاع أوقال : وكيل بالمكيال .

٥ـ حميد بن زياد ، عن أحمد بن سماعة ، عمّن ذكره ، عن أبان ، عن أبي مريم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الحرث ما يزكّى منه ؟ فقال : البرّ والشّعير والذرة والأرز والسّلت والعدس كلّ هذا ممّا يزكّى وقال : كلّ ما كيل بالصّاع فبلغ الأوساق فعليه الزّكاة .

باب ۵

کن غلّوں پر زکوٰۃ ہے

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے غلّوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا گیہوں، جو، مکئی، باجرہ، چاول، بے چھلکے کا جو، مسور، تل یہ اور ان سے مشابہ تمام غلّوں پر (حسن)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو غلّے ناپے جاتے ہیں اور ان کا وزن اوساق (ایک وسق ساٹھ صاع) تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور رسول اللہ نے ہر اس چیز پر زکوٰۃ مقرر کی ہے جو زمین سے آگے سوائے سبزے اور ترکاریوں اور ہر اس شے کے جو دن بھر میں خراب ہو جائے۔ (م)

۲۔ میں نے کتاب عبداللہ بن محمد میں پڑھا کہ ابوالحسن علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا حضرت رسول خدا نے مقرر کی ہے زکوٰۃ نو چیزوں پر ہے گیہوں، جو، چھوارہ منقی، سونا، چاندی۔ بکری۔ گائے اور اونٹ، ان کے علاوہ چیزوں پر رسول اللہ نے زکوٰۃ نہیں رکھی کہنے والے نے کہا۔ ہمارے پاس ایک شے بہت زیادہ ہے فرمایا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ چاول۔ حضرت نے فرمایا میں تم کو بتاتا ہوں کہ رسول اللہ نے نو چیزوں پر رکھی ہے باقی کو معاف کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ ہمارے پاس چاول ہیں اور چاول عہد رسول میں تھے حضرت نے لکھا وہ بھی زکوٰۃ والوں میں ہے جو غلہ پیمانہ سے ناپا جائے اس پر زکوٰۃ ہے اور عبداللہ نے لکھا اس خط کے ماسوا دو خطوں میں جو پیمانوں سے ناپے جاتے ہیں پس وہ قائم مقام ہیں گیہوں، جو، چھوارا اور منقیٰ کے، اس نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا چاول پر اور جو اس سے مشابہ ہیں چنا اور مسور، کیا ان پر زکوٰۃ ہے۔ تحریر فرمایا ہر وہ شے جو پیمانہ سے ناپی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ ہے (م)

۳۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا میرے پاس خرمے اور چاول ہیں ان پر کتنی زکوٰۃ ہے حضرت نے فرمایا خرمہ پہ کچھ نہیں۔ چاول اگر بارش کے پانی سے اگا ہے تو دسواں حصہ اور اگر آبپاشی ہوئی ہے تو بیسواں حصہ۔ جن چیزوں کو تم پیمانوں سے ناپو، ان پر زکوٰۃ ہے۔ (م)

۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کھیتی کی زکوٰۃ کے متعلق، فرمایا گیہوں، جو، مکا، چاول، بے چھلکے کا جو اور مسور یہ ہے اور فرمایا ہر اس غلہ پر ہے جو پیمانہ سے ناپا جاتا ہو۔ (مرسل)

﴿باب ۷﴾

☆(مالا يجب فيه الزكاة مما تنبت الارض من الخضر و غيرها)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس على البقول ولا على البطّيخ و أشباهه زكاة إلّا ما اجتمع عندك من غلّته فبقي عند .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه سئل عن الخضر فيها زكاة و إن بيعت بالمال العظيم ؟ فقال : لا حتّى يحول عليه الحول .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما في الخضر ؟ قال : وماهي ؟ قلت : القضب والبطّيخ ومثله من الخضر ، قال : ليس عليه شيء إلّا أن يباع مثله بمال ويحول عليه الحول ففيه الصّدقة وعن الغضاة من الفرسك وأشباهه فيه زكاة ؟ قال : لا ، قلت : فثمنه ؟ قال : ماحال عليه الحول من ثمنه فزكّه .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن مهزيار ، عن عبدالعزيز بن المهتديّ قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن القطن والزعفران عليهما زكاة ؟ قال : لا .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام في البستان تكون فيه من الثّمار مالوبيع كان مالاً هل فيه صدقة ؟ قال : لا .

باب

نباتات میں کس پر زکوٰۃ نہیں

١- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ترکاریوں اور خربوزے ، تربوزا ور ان جیسے پھلوں پر زکوٰۃ نہیں ۔ ہاں جو انہیں سے سال بھر تک تمہارے پاس باقی رہے ۔ (موثق)

٢- امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا سبزیوں کے متعلق جبکہ فروخت کی جائیں مال کثیر میں ، فرمایا ان پر زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال نہ گزر جائے ۔ (ح)

٣- میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا زکوٰۃ ہے ہری چیزوں میں ، فرمایا وہ کیا ہیں ؟ میں نے کہا گنا اور خربوزہ وغیرہ فرمایا ان پر کچھ نہیں جبکہ فروخت کی جائیں ۔ ان کی مثل کسی ایسے مال سے جس پر ایک سال گزر جائے اس میں صدقہ ہوگا ۔ میں نے کہا ان درختوں پر جو لگائے جائیں زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں ، میں نے کہا ان کی قیمت پر فرمایا ایک سال گزرنے کے بعد ۔ (حسن)

٤- میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا روئی اور زعفران پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں (ح)

٥- میں نے امامین علیہما السلام سے پوچھا اس باغ کے متعلق جس میں پھل لگے ہوں اور وہ مال کے عوض فروخت ہوں کیا ان پر صدقہ ہے ۔ فرمایا نہیں ۔

﴿باب﴾

﴿أقل مايجب فيه الزكاة من الحرث﴾

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن أحمدبن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن الزّكاة في الزّبيب والتّمر، فقال : في كلّ خمسة أوساق وسق والوسق ستّون صاعاً و الزّكاة فيهما سواء فأمّا الطّعام فالعشر فيما سقت السّماء و أمّا ماسقى بالغرب والدّوالي فإنّما عليه نصف العشر .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن أحمدبن أشيم ، عن صفوان بن يحيى ؛ و أحمدبن محمّدبن أبي نصر قالا : ذكرنا له الكوفة وما وضع عليها من الخراج وما سار فيها أهل بيته ، فقال : من أسلم طوعاً تركت أرضه في يده وأُخذ منه العشر ممّا سقت السّماء والأنهار و نصف العشر ممّا كان بالرّشا فيما عمروه منها ومالم يعمروه منها أخذه الامام فقبله ممّن يعمره و كان للمسلمين ؛ وعلى المتقبّلين في حصصهم العشر ونصف العشر وليس في أقلّ من خمسة أوساق شيء من الزّكاة وما أُخذ بالسّيف فذلك إلى الإمام يقبله بالّذي يرى كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله بخيبر قبل سوادها و بياضها يعني أرضها و نخلها والنّاس يقولون : لايصلح قبالة الأرض و النّخل وقد قبل رسول الله صلى الله عليه وآله خيبر وعلى المتقبّلين سوى قبالة الأرض العشر ونصف العشر في حصصهم و قال : إنّ أهل الطائف أسلموا و جعلوا عليهم العشر ونصف العشر و إنّ أهل مكّة دخلها رسول الله صلى الله عليه وآله عنوة فكانوا أُسراء في يده فأعتقهم وقال : اذهبوا فأنتم الطّلقاء .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمّدبن يحيى ، عن أحمدبن محمّدبن عيسى جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : قال أبوعبدالله عليه السلام في الصّدقة فيماسقت السّماء والأنهار إذاكان سيحاً أو كان بعلاً العشر وماسقت السّواني والدّوالي أو سقي بالغرب فنصف العشر .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّادبن عيسى ، عن حريز ، عن أبي بصير ؛ و محمّدبن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّهما قالا له : هذه الأرض الّتي يزارع أهلها ماترى فيها ؟ فقال : كلّ أرض دفعها إليك السّلطان فما حرثته فيها فعليك فيما أخرج الله منها الّذي

قاطعك عليه و ليس على جميع ما أخرج الله منها العشر إنّما عليك العشر فيما يحصل في يدك بعد مقاسمته لك .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقي ، عن سعد بن سعد الأشعري قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن أقلّ ما يجب فيه الزكاة من البرّ والشعير و التمر و الزبيب ، فقال : خمسة أوساق بوسق النبيّ صلى الله عليه وآله ، فقلت : كم الوسق ؟ قال : ستّون صاعاً ، قلت : فهل على العنب زكاة أو إنّما تجب عليه إذا صيّره زبيباً ؟ قال : نعم إذا خرصه أخرج زكاته .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن شريح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : فيما سقت السماء و الأنهار أو كان بعلا العشر وأمّا ما سقت السواني والدّوالي فنصف العشر فقلت له : فالأرض تكون عندنا تسقى بالدّوالي ثمّ يزيد الماء فتسقى سيحاً ؟ فقال : وإنّ ذا ليكون عندكم كذلك ؟ قلت : نعم قال : النصف و النّصف نصف بنصف العشر ونصف بالعشر ، فقلت : الأرض تسقى بالدّوالي ثمّ يزيد الماء فتسقى السقية والسقيتين سيحاً قال : و في كم تسقى السقية و السقيتين سيحاً ؟ قلت : في ثلاثين ليلة أوأربعين ليلة وقد مضت قبل ذلك في الأرض ستّة أشهر سبعة أشهر قال : نصف العشر .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن التمر و الزّبيب ما أقلّ ما تجب فيه الزكاة ، فقال : خمسة أوساق ويترك معافارة وأمّ جعرور لايزكّيان وإن كثرا ويترك للحارس العذق والعذقان والحارس يكون في النخل ينظره فيترك ذلك لعياله .

باب

زراعت میں وجوب زکوٰۃ کیلئے وزن

۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا گندم اور جو ، اسے میں زکوٰۃ کی کیا صورت ہے فرمایا ہر پانچ وسق پر ایک وسق اور ایک وسق برابر ہے ساٹھ صاع کے اور ایک صاع برابر ہے دو سیر ۱۴ چھٹانک اور چار تولہ کے ، لیکن کھانے کے اناج پر اگر بارش سے کھیتی تیار ہوئی ہے تو دسواں حصہ اور اگر ڈول وغیرہ سے سیراب ہوئی ہے تو بیسواں حصہ ۔ (موثق)

۲۔ دونوں راویوں نے کہا۔ ہم نے امام سے کوفہ کا ذکر کیا اور اس خراج کا جو ان پر عائد کیا گیا ہے اس کا، جو جاری کیا تھا ان کے اہلبیت نے۔ حضرت نے فرمایا۔ صورت زکوٰۃ یہ ہے کہ جو بخوشی اسلام قبول کرے تو اس کی زمین اسی کے قبضہ میں رکھی جائے گی اور اس سے دسواں حصہ لیا جائے گا اس غلہ کا جو بارش کے پانی سے اُگا بڑھا اور بیسواں حصہ اس کھیت سے جس میں آبپاشی کی گئی ہو اور جسے کاشتکار نے آباد کیا ہو اور اگر آباد نہیں کیا اور بنجر رکھا ہے تو اس پر امام قابض ہوگا اور ذمہ دار بنائے گا اس کو جو اسے آباد بنائے اور مسلمانوں کا اور قبول کرنے والوں کا دسواں اور بیسواں حصہ ہوگا اور پانچ دستی سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور جو علاقہ بزور شمشیر لیا جائے وہ امام کی طرف آئے گا اور وہ جسے مناسب سمجھے گا دے گا جیسا کہ رسول اللہ نے خیبر میں کیا اس کی زمین اور درخت دونوں لے لیے۔ لوگ کہتے ہیں کہ زمین اور درخت دونوں پر قبضہ نہیں ہونا چاہیئے۔ حالانکہ خیبر میں رسول اللہ نے ایسا نہیں کیا تھا اور قبول کرنے والوں پر قبالہ زمین کے سوا دسواں حصہ اور بیسواں حصہ ان کو دینا تھا۔ جب طائف والے مسلمان ہوئے تو ان پر دسواں اور بیسواں حصہ لازم قرار دیا گیا اور مکہ میں چونکہ رسول اللہ یکایک داخل ہوئے تھے اور بزور قبضہ کیا تھا اور وہاں کے لوگ حضرت کے ہاتھ میں قید تھے لہٰذا حضرت نے ان کو آزاد کر کے کہا۔ جاؤ تم طلقا ہو۔ (غلام آزاد کردہ ہو۔ (م)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صدقہ کے بارے میں جو کھیتی بارش سے، نہروں سے، آب جاری سے یا چشمہ سے تیار ہو اس کی زکوٰۃ دسواں حصہ ہے اور جو اونٹوں کے ذریعہ پانی کھینچنے یا ڈولوں اور رہٹ سے ہو تو بیسواں حصہ ہے

۴۔ دو راویوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ جس زمین میں لوگ زراعت کرتے ہوں اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے فرمایا ہر وہ زمین جو بادشاہ تمہیں دے اور تم اس میں کھیتی کرو تو جو غلہ اس میں سے اللہ پیدا کرے تو زکوٰۃ اس پر ہے جو تمہارے کھلیان میں آئے نہ ہر اس چیز پر جو زمین سے پھوٹ نکلی ہو دسواں حصہ صرف اس پر ہوگا جو تقسیم کے بعد تمہارے حصہ میں آئے۔ (ض)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم کتنے وزن پر زکوٰۃ ہے گیہوں، جو، چھوارے، منقیٰ کی فرمایا پانچ دستی ہی سے۔ میں نے کہا۔ ایک دستی کتنا ہوتا ہے فرمایا ساٹھ صاع (صاع ۲ سیر ۱۴ چھٹانک ۲ تولہ) میں نے کہا کیا انگور پر زکوٰۃ ہے یا اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ منقیٰ ہو جائے۔ فرمایا ہاں اس کا تخمینہ کرنے کے بعد زکوٰۃ ہوگی۔ (صحیح)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس غلہ میں جو سیراب کیا گیا ہو بارش اور نہروں سے یا آب جاری سے، تو اس میں دسواں حصہ ہے۔ لیکن جو آبپاشی یا رہٹ سے ہو تو بیسواں حصہ ہے۔ میں نے کہا ایک زمین ہمارے پاس ایسی ہوتی ہے کہ جس کو رہٹ سے سیراب کیا جاتا ہے پھر پانی زیادہ برس جاتا ہے تو وہ زمین آب

جاری سے سیراب ہوتی ہے فرمایا تمہارے لئے ایسا بھی ہوتا ہے۔ میں نے کہا ہاں فرمایا غلہ آدھا کرو اور نصف میں سے دسویں حصہ کا نصف کرو۔ میں نے کہا جو زمین رہٹ سے سیراب کی جائے۔ پھر پانی زیادہ ہو جائے تو آب جاری سے ایک مشک یا دو مشک سے سیراب کیا جائے۔ فرمایا ایسے کتنے دن۔ میں نے کہا جو بیس رات یا چالیس رات، اور اس سے پہلے بھی زمین کو چھ سات ماہ پانی دیا گیا ہو۔ فرمایا تو بیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی (مجہول)

۴۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا چھوہارے اور منقیٰ پر کم سے کم کتنے پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا پانچ وسق پر اور چھوڑ دیا جائے گا نارسیدہ اور از کار رفتہ کو چاہے کتنے ہی ہوں چھوڑا جائے گا نگہبانی کرنے والے کا حق اور اس کے بال بچوں کے لئے۔

﴿باب﴾

☆(ان الصدقة في التمر مرة واحدة)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّادبن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و عبيدبن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أيّما رجل كان له حرث أوتمرة فصدّقها فليس عليه فيه شيء وإن حال عليه الحول عنده إلّا أن يحوّله مالاً فإن فعل ذلك فحال عليه الحول عنده فعليه أن يزكّيه وإلّا فلا شيء عليه وإن ثبت ذلك ألف عام إذا كان بعينه فإنّما عليه فيه صدقة العشر فإذا أدّاها مرّة واحدة فلا شيء عليه فيها حتّى يحوّله مالاً و يحول عليه الحول و هوعنده . (١)

باب

صدقہ ثمرات میں ایک بار ہے

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس شخص کی کھیتی ہو یا پھل ہوں اور صدقہ دے دے تو پھر اس پر کچھ نہیں اور اگر اس کے پاس اس پر ایک سال گزر جائے لیکن اگر مال اس کے پاس ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر لازم ہے کہ زکوٰۃ دے، ورنہ اس پر کچھ نہیں۔ اگرچہ ہزار برس اس کے پاس بعینہٖ رہے کیونکہ اس پر دسواں حصہ صدقہ کا ہے پس جب اس نے ایک بار ادا کر دیا تو اب اس پر کچھ نہیں۔ ہاں اگر مال کی صورت میں وہ رقم ایک سال اس کے پاس رہے گی تو زکوٰۃ دینی ہوگی۔ (حسن)

﴿باب ۹﴾

﴿زكاة الذهب والفضة﴾

١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال: في كلّ مائتي درهم خمسة دراهم من الفضّة وإن نقص فليس عليك زكاة ومن الذّهب من كلّ عشرين ديناراً نصف دينار و إن نقص فليس عليك شيء.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن رفاعة النخّاس قال: سأل رجلٌ أبا عبدالله عليه السلام فقال: إنّي رجل صائغ أعمل بيدي وإنّه يجتمع عندي الخمسة والعشرة ففيها زكاة؟ فقال: إذا اجتمع مائتا درهم فحال عليها الحول فإنّ عليها الزكاة.

٣ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن ابن فضّال، عن عليّ ابن عقبة؛ وعدّة من أصحابنا، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام قالا: ليس فيما دون العشرين مثقالاً من الذّهب شيء فإذا كملت عشرين مثقالاً ففيها نصف مثقال إلى أربعة وعشرين فإذا كملت أربعة و عشرين ففيها ثلاثة أخماس دينار إلى ثمانية و عشرين فعلى هذا الحساب كلّما زاد أربعة.

٤ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن ابن عيينة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا جازت الزكاة العشرين ديناراً ففي كلّ أربعة دنانير عشر دينار.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن محمّد بن مسلم قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الذّهب كم فيه من الزكاة؟ فقال: إذا بلغ قيمته مائتي درهم فعليه الزكاة.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسين بن سعيد، عن الحسين بن بشّار قال: سألت أبا الحسن عليه السلام في كم وضع رسول الله صلى الله عليه وآله الزكاة فقال: في كلّ مائتي درهم خمسة دراهم فإن نقصت فلا زكاة فيها؛ وفي الذّهب في كلّ عشرين ديناراً نصف دينار فإن نقصت فلا زكاة فيها.

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن الذّهب و الفضّة ما أقلُّ مايكون فيه الزكاة قال : مائتا درهم و عدلها من الذّهب قال : و سألته عن النيف و الخمسة والعشرة ، قال : ليس عليه شيء حتّى يبلغ أربعين فيعطى من كلّ أربعين درهماً درهم.

٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : قلت له : تسعون ومائة درهم وتسعة عشر ديناراً أعليها في الزكاة شيء ؟ فقال : إذا اجتمع الذّهب والفضّة فبلغ ذلك مائتي درهم ففيها الزكاة لأنّ عين المال الدّراهم و كلّما خلا الدّراهم من ذهب أومتاع فهو عرض مردود [ذلك] إلى الدّراهم في الزكاة والدّيات .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن عبدالله بن هلال ، عن العلاء ابن رزين ، عن زيد الصّائغ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي كنت في قرية من قرى خراسان يقال لها : بخارا فرأيت فيها دراهم تعمل ثلث فضّة و ثلث مس و ثلث رصاص و كانت تجوز عندهم و كنت أعملها وأنفقها قال : فقال أبو عبدالله عليه السلام : لا بأس بذلك إذا كانت تجوز عندهم ، فقلت : أرأيت إن حال عليها الحول وهي عندي وفيها ما يجب عليَّ فيه الزكاة أزكّيها ؟ قال : نعم إنّما هو مالك ، قلت : فإن أخرجتها إلى بلدة لا ينفق فيها مثلها فبقيت عندي حتّى يحول عليها الحول أزكّيها ؟ قال : إن كنت تعرف أنّ فيها من الفضّة الخالصة ما يجب عليك فيها الزكاة فزكّ ما كان لك فيها من الفضّة الخالصة ودع ما سوى ذلك من الخبيث ، قلت : وإن كنت لا أعلم ما فيها من الفضّة الخالصة إلّا أنّي أعلم أنّ فيها ما يجب فيه الزكاة قال : فاسبكها حتّى تخلص الفضّة و يحترق الخبيث ثمّ يزكّى ما خلص من الفضّة لسنة واحدة .

باب ۹
زکوٰۃ طلا و نقرہ

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے چاندی پر ہر دوسو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اس سے کم پر کچھ نہیں

اور سونے پر بیس دینار پر نصف دینار، اس سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ (موثق)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا، میں سنار ہوں اپنے ہاتھ سے چیزیں بناتا ہوں میرے پاس جمع ہو جاتے ہیں پانچ اور دس کیا اس میں زکوٰۃ ہے۔ فرمایا جب جمع ہوں دو سو درہم اور ان پر ایک سال گزر جائے تب زکوٰۃ ہوگی۔

۳۔ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے فرمایا کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں جب مثقال پورے ہو جائیں تو ان کی زکوٰۃ نصف مثقال ہوگی چوبیس تک اور جب چوبیس پورے ہو جائیں تو ایک دینار کے پانچ حصوں کے تین اٹھائیس تک، اسی طرح جب چار بڑھتے جائیں (موثق)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب زکوٰۃ بیس دینار سے تجاوز کر جائے تو ہر چار دینار ایک دینار کا دسواں حصہ ہوگا۔ (ض)

۵۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا کتنے سونے پر زکوٰۃ ہے۔ فرمایا جب اس کی قیمت دو سو درہم تک پہنچ جائے۔ (حسن)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ رسول اللہ نے کتنے پر زکوٰۃ مقرر کی ہے فرمایا دو سو درہم پر پانچ درہم اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور سونے میں ہر بیس دینار پر نصف دینار اور اگر کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ (حسن)

۷۔ حضرت عبداللہ علیہ السلام سے سونے چاندی کے متعلق پوچھا گیا کہ کم سے کم کتنے پر ہے فرمایا دو سو درہم پر اسی قیمت کے برابر سونے پر، میں نے کہا اس کے بعد اگر پندرہ ہوں۔ فرمایا ان پر کچھ نہیں جب چالیس پر پہنچیں تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم۔ (ض)

۸۔ میں نے امام سے پوچھا اگر ایک سو نناوے درہم ہوں اور انیس دینار تو کیا ان پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا جب سونا چاندی جمع ہوں اور دونوں مل کر دو سو درہم تک پہنچ جائیں تو اس پر زکوٰۃ ہوگی کیونکہ عین المال زکوٰۃ ہے درہم کی اور درہم کے ماسوا جو سونا یا دیگر متاع ہو تو وہ لوٹایا جائے گا درہموں کی طرف زکوٰۃ اور دیات میں (مرسل)

۹۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں خراسان کے بخارا نامی گاؤں میں گیا تھا وہاں میں نے ایسے درہم دیکھے جن میں ایک ثلث چاندی تھی ایک ثلث تانبا اور ایک ثلث رانگ، یہ وہاں کے لوگوں میں چلتا تھا اور میں بھی انھیں لے کر خرچ کرتا تھا حضرت نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر ان میں چلتا ہے میں نے کہا اگر وہ میرے پاس ہوں اور سال گزر جائے تو مجھے کیا زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ کیا میں زکوٰۃ دوں، فرمایا کیونکہ وہ تمہارا مال ہے۔ میں نے کہا اگر میں انھیں دوسرے شہر میں لے جاؤں جہاں وہ نہیں چلتے اور ان درہموں پر سال گزر جائے تو میں زکوٰۃ دوں

فرمایا اگر تم جانتے ہو کہ اس میں خالص چاندی ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اتنے پر زکوٰۃ دو جتنی اس میں خالص چاندی ہو اور جو کھوٹ ہو اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا اگر مجھے پتہ نہ چلے کہ خالص چاندی کتنی ہے البتہ یہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کتنے پر واجب ہوتی ہے فرمایا اس کو گلا کر دیکھو تاکہ خالص چاندی سے الگ ہو جائے۔ پس جو خالص ہو اس پر ایک سال کی زکوٰۃ دو۔ (مجہول)

﴿ باب ﴾

☆(أنه ليس على الحلي وسبائك الذهب و نقر الفضة والجوهر زكاة)☆

١ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن محمد الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الحلي فيه زكاة ؟ قال : لا .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن محمد الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الحلي فيه زكاة ؟ قال : لا .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحلي أيزكى ؟ فقال : إذاً لا يبقى منه شيء .

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام وسأله بعضهم عن الحلي فيه زكاة ؟ فقال : لا ولو بلغ مائة ألف .

٥ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن علي بن يقطين ، عن أخيه الحسين ، عن علي بن يقطين قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المال الذي لا يعمل به ولا يقلب قال : يلزمه الزكاة في كل سنة إلا أن يسبك .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : زكاة الحلي عاريته .

٧ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن هارون بن خارجة عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : إن أخي يوسف ولي لهؤلاء القوم أعمالاً أصاب فيها

أموالاً كثيرة وإنّه جعل تلك الأموال حلياً أراد أن يفرّ بها من الزكاة أعليه الزكاة ؟ قال : ليس على الحلي زكاة و ما أدخل على نفسه من النقصان في وضعه و منعه نفسه فضله أكثر ممّا يخاف من الزكاة .

٨ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن علي بن يقطين ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : قلت له : إنّه يجتمع عندي الشيء فيبقى نحواً من سنة أنزكّيه ؟ قال : لا ، كلّ ما لم يحل عليه عندك الحول فليس عليك فيه زكاة وكلّ ما لم يكن ركازاً فليس عليك فيه شيء ، قال : قلت : وما الركاز ؟ قال : الصامت المنقوش ثمّ قال : إذا أردت ذلك فاسبكه فإنّه ليس في سبائك الذهب ونقار الفضّة شيء من الزكاة .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن علي بن حديد ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا أنّه قال : ليس في التبر زكاة إنّما هي على الدّنانير والدّراهم .

١٠ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن ابن اُذينة ، عن زرارة ؛ وبكير عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس في الجوهر وأشباهه زكاة وإن كثر .

باب

زیور اور غیر مسکوک سونے اور چاندی پر زکوٰۃ نہیں

۱۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ زیور کے متعلق کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ فرمایا نہیں (مجہول)

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔ (م)

۳۔ میں نے زیور کے متعلق پوچھا کیا اس میں زکوٰۃ ہے فرمایا کوئی شے اس سے باقی نہ رہے (م)

۴۔ حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا زیور کی زکوٰۃ کے متعلق، فرمایا نہیں اگرچہ ایک لاکھ کو پہنچ جائے۔ (ض)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس مال کے متعلق جو صرف میں نہیں آتا اور نہ اول بدل کیا جاتا ہے فرمایا اس پر ہر سال زکوٰۃ دینی لازم ہوگی۔ مگر جب وہ گلا دیا جائے (ص)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے زیور کی زکوٰۃ عاریتی ہے (ص)

۷۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میرا بھائی یوسف ایک قوم کا سرپرست ہے اعمال میں اس نے بہت سا مال جمع کیا اور اس کا زیور بنوا لیا تاکہ زکوٰۃ سے بچ جائے آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا زکوٰۃ تو نہیں زیور پر لیکن زکوٰۃ روک کر جس نقصان سے بچنا چاہا ہے اس سے کہیں زیادہ نقصان ہے اس زکوٰۃ کے نہ دینے میں ہے جس سے وہ ڈر رہا ہے دینے کی صورت میں (حسن)

۸۔ میں نے امام علیہ السلام سے کہا۔ میں نے کچھ مال کو جمع رکھا تقریباً ایک سال، کیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں جب تک سال پورا نہ ہو جائے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ جب تک رکاز نہ ہو زکوٰۃ نہ ہوگی۔ میں نے کہا رکاز کیا ہے فرمایا وہ صامت نقوش ہیں ۔ پھر فرمایا اگر تمہارا یہ ارادہ ہو تو اسے گلا ڈالو کیونکہ جس سونے اور چاندی کو گلا ڈالا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے (ص)

۹۔ ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے فرمایا سونے پر زکوٰۃ نہیں درہم اور دینار پر ہے۔ (ص)

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جواہرات پر زکوٰۃ نہیں چاہے کتنے ہی زیادہ ہوں (حسن)

﴿باب ۱۱﴾

☆(زكاة المال الغائب والدين والوديعة)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن العلاء ابن رزين ، عن سدير الصيرفيّ قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ما تقول في رجل كان له مال فانطلق به فدفنه في موضع فلمّا حال عليه الحول ذهب ليخرجه من موضعه فاحتفر الموضع الّذي ظنّ أنّ المال فيه مدفون فلم يصبه ، فمكث بعد ذلك ثلاث سنين ثمّ إنّه احتفر الموضع الّذي من جوانبه كلّه فوقع على المال بعينه كيف يزكّيه ؟ قال : يزكّيه لسنة واحدة لأنّه كان غائباً عنه وإن كان احتبسه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة بن موسى قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يغيب عنه ماله خمس سنين ثمّ يأتيه فلا يرد رأس المال كم يزكّيه ؟ قال : سنة واحدة .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن درست عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس في الدّين زكاة إلّا أن يكون صاحب الدّين هو الّذي يؤخّره فإذا كان لا يقدر على أخذه فليس عليه زكاة حتّى يقبضه .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد [بن عيسى] ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن الرَّجل يكون له الدَّين على النَّاس يحتبس فيه الزكاة قال : ليس عليه فيه زكاة حتّى يقبضه فإذا قبضه فعليه الزّكاة و إن هو طال حبسه على النّاس حتّى يتمّ لذلك سنون فليس عليه زكاة حتّى يخرج فإذا هو خرج زكّاه لعامه ذلك و إن هو كان يأخذ منه قليلاً قليلاً فليزكّ ماخرج منه أوّلاً فأوّلاً فإن كان متاعه ودينه و ماله في تجارته الّتي يتقلّب فيها يوماً بيوم يأخذ ويعطي ويبيع ويشتري فهو يشبه العين في يده فعليه الزكاة ولا ينبغي له أن يغيّر ذلك إذاكان حال متاعه وماله على ما وصفت لك فيؤخّر الزكاة .

٥ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل استقرض مالاً فحال عليه الحول و هو عنده قال : إن كان الّذي أقرضه يؤدّي زكاته فلا زكاة عليه و إن كان لا يؤدّي أدّى المستقرض .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل دفع إلى رجل مالاً قرضاً على من زكاته على المقرض أو على المقترض؟ قال : لا بل زكاتها إن كانت موضوعة عنده حولاً على المقترض ، قال : قلت : فليس على المقرض زكاتها ؟ قال : لا يزكّى المال من وجهين في عام واحد وليس على الدّافع شيء لأنّه ليس في يده شيء إنّما المال في يد الآخذ فمن كان المال في يده زكّاه ، قال : قلت : أفيزكّي مال غيره من ماله ؟ فقال : إنّه ماله مادام في يده وليس ذلك المال لأحد غيره ، ثمّ قال : يا زرارة أرأيت وضيعة ذلك المال وربحه لمن هو وعلى من ؟ قلت : للمقترض ، قال : فله الفضل و عليه النقصان وله أن ينكح ويلبس منه و يأكل منه ولا ينبغي له أن يزكّيه ؟! بل يزكّيه فإنّه عليه .

٧ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل عليه دين وفي يده مال لغيره هل عليه زكاة ؟ فقال : إذاكان قرضاً فحال عليه الحول فزكّاه .

٨ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

عبدالحميدبن سعد قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن رجل باع بيعاً إلى ثلاث سنين من رجل مليٍّ بحقّه وماله في ثقة ، يزكّي ذلك المال في كلّ سنة تمرّ به أو يزكّيه إذا أخذه ؟ فقال : لا بل يزكّيه إذا أخذه ، قلت له : لكم يزكّيه ؟ قال : قال : لثلاث سنين.

٩ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان بن عثمان ، عمّن أخبره قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن رجل عليه دين و في يده مالٌ و في بدينه والمال لغيره ، هل عليه زكاة ؟ فقال : إذا استقرض فحال عليه الحول فزكاته عليه إذا كان فيه فضل .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمدبن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن كان عندك وديعة تحرّكها فعليك الزّكاة فإن لم تحرّكها فليس عليك شيء.

١١ ـ غير واحد ، من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مهزيار قال : كتبت إليه أسأله عن رجل عليه مهر امرأته لا تطلبه منه إمّا لرفق بزوجها و إمّا حياء فمكث بذلك على الرّجل عمره وعمرها ، يجب عليه زكاة ذلك المهر أم لا ؟ فكتب : لا يجب عليه الزّكاة إلّا في ماله .

١٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عليّ بن النعمان ، عن أبي الصباح الكنانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل ينسى أو يعين فلا يزال ماله ديناً كيف يصنع في زكاته ؟ قال : يزكّيه ولا يزكّي ما عليه من الدّين إنّما الزكاة على صاحب المال .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام ؛ وضريس ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّهما قالا : أيّما رجل كان له مال موضوع حتّى يحول عليه الحول فإنّه يزكّيه و إن كان عليه من الدّين مثله و أكثر منه فليزكّ ما في يده .

باب ۱۱

زکوٰۃ مال غائب و قرض و ودیعت

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس کے پاس کچھ مال ہو اس کو وہ کسی جگہ دفن کر دے جب اس پہ ایک سال گزر جائے تو وہ اس جگہ کو کھودے جہاں اسے دفن کرنے کا خیال تھا پس وہاں نہ پائے۔ اس کے بعد تین سال گزر جائیں پھر وہ اس جگہ کے آس پاس کھودے اور بعینہ کل مال مل جائے تو وہ زکوٰۃ کس طرح دے فرمایا صرف ایک سال کی۔ کیونکہ اور سالوں میں یہ مال اس سے غائب رہا۔ اگرچہ اس نے دبا دیا تھا۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا جس کا مال پانچ سال اس سے غائب رہا۔ پھر اسے مل گیا تو اسے زکوٰۃ کیونکر دینی چاہیئے فرمایا صرف ایک سال۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے قرض میں زکوٰۃ نہیں، اگر مقروض قرض چکانے میں دیر کرے اور قرض دینے والا لینے پر قادر نہ ہو تو جب تک مال پر قابض نہ ہو زکوٰۃ نہیں (ض)

۴۔ میں نے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کا قرضہ لوگوں پر ہو آیا اس میں زکوٰۃ ہے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک مال قبضہ میں نہ آئے جب قابض ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر وہ دوسرے کے قبضہ میں سالہا سال رہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب نکل آئے تو اسی سال کی زکوٰۃ دے اور اگر تھوڑا تھوڑا ملے تو اسی کے لحاظ سے جو ملتا جائے زکوٰۃ دیتا جائے اگر اس کی پونجی قرضہ اور اس کا مال تجارت میں لگا ہوا اور روز بروز اس میں تبدیلی ہوتی رہے کبھی لے، کبھی ڈال دے، کبھی بیچے کبھی خریدے تو وہ ایسا ہے گویا راس المال اس کے ہاتھ آئے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اس کے لئے زیبا نہیں کہ جب اس کے مال پر سال گزر جائے تو پھر کوئی تبدیلی کرے اور زکوٰۃ کو تاخیر میں ڈالے۔ (موثق)

۵۔ میں نے ابو عبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال کو قرض لے اور اس کو اپنے پاس رکھے ہوئے ایک سال گزر جائے فرمایا اگر قرض دینے والے نے زکوٰۃ دے دی ہے تب تو خیر ورنہ قرض لینے والا دے (مجہول)

۶۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کے بارے میں جو اپنا مال کسی کو قرض دے تو آیا زکوٰۃ قرض دینے والے پر ہوگی یا لینے والے پر، فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں بلکہ اس کی زکوٰۃ قرض دینے والے پر اس وقت ہوگی جب سال بھر اس کے پاس رہے۔ میں نے کہا تو قرض دینے والے پر زکوٰۃ ہی نہ ہوئی۔ فرمایا مال پر زکوٰۃ

نہیں ہوتی مگر دو وجہ سے ایک سال کے اندر دینے والے پر، اس لئے کچھ نہیں کہ وہ مال اس کے قبضے میں نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کے پاس ہوتا ہے اگر اس کے قبضے میں ہوتا تو وہ دیتا۔ میں نے کہا تو قرض لینے والا مال غیر کی زکوٰۃ دے گا فرمایا اب تو وہ اس کا ہی مال ہے جب تک اس کے قبضے میں رہے اس کے سوا کسی غیر کا نہیں، پھر فرمایا اے زرارہ تم نے غور نہیں کیا کہ اس مال کا ضائع ہونا، فائدہ پانا کس کے لئے ہے میں نے کہا قرض لینے والے کے لئے فرمایا پس جب بڑھنا گھٹنا اس کے لئے ہے وہ اس مال سے نکاح کرتا ہے لباس بناتا ہے اور اس سے کھاتا ہے تو زکوٰۃ دینا اس کے لئے سزاوار نہیں ہے۔ (حسن)

۷۔ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے اوپر قرض ہے اور اس کے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا جو اس پر قرض ہے اگر اس کو رکھے ہوئے ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ دینی ہوگی۔ (مرسل)

۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جو بیچتا رہے تین سال تک ایسے شخص کے ہاتھ بطور قرض جو معتمد ہو تو کیا وہ ہر سال اس مال کی زکوٰۃ دے گا یا اس وقت جب اس سے ملے۔ فرمایا جب ملے۔ میں نے کہا کتنی بار فرمایا تینوں سال۔ (مجہول)

۹۔ میں نے دونوں اماموں میں سے کسی ایک سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر قرض ہو اور اس کے پاس مال غیر سے اتنا ہو کہ وہ قرض ادا کرنے کے قابل ہو آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا جب قرض لے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی جبکہ اس سے نفع حاصل ہو (مرسل)

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تمہارے پاس امانت ہو اور تم اس کو کام میں لا رہے ہو تو تم پر زکوٰۃ ہوگی اور اگر کام میں نہیں لاتے تو نہیں۔ (ض)

۱۱۔ میں نے حضرت کو لکھا اس شخص کے بارے میں جس پر اس کی زوجہ کا مہر ہو مگر اس سے طلب نہیں کرتی خواہ موافقت شوہر کی وجہ سے خواہ حیا کی وجہ سے۔ اسی طرح دونوں کی عمر گزرتی چلی جا رہی ہے آیا شوہر پر اس مہر کی زکوٰۃ ہے حضرت نے لکھا اس پر زکوٰۃ نہیں مگر صرف اپنے مال میں۔ (ح)

۱۲۔ پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جو بھول جاتا ہے یا عاریتاً دے دیتا ہے اور اس کا مال برابر قرضہ میں رہتا ہے تو اپنی زکوٰۃ کیسے دے۔ فرمایا وہ نہ اس کی زکوٰۃ دے گا اور نہ اس کی جو اس پر قرض ہے۔ زکوٰۃ صاحب مال پر ہے۔ (حسن)

۱۳۔ دو شخصوں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس مال ہے اور اس کو ایک سال پورا ہو گیا تو کیا وہ زکوٰۃ دے درآنحالیکہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس پر قرضہ ہے فرمایا جو اس کے ہاتھ میں

ہے اسی پر زکوٰۃ ہے۔ (حسن)

﴿باب ۱۲﴾

☼(أوقات الزكاة)☼

١ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن محمّد بن حكيم ، عن خالد بن الحجّاج الكرخيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الزّكاة فقال : انظر شهراً من السّنة فانو أن تؤدّي زكاتك فيه فإذا دخل ذلك الشّهر فانظر مانضّ ـ يعني ماحصل ـ في يدك من مالك فزكّه فإذا حال الحول من الشّهر الّذي زكّيت فيه فاستقبل بمثل ماصنعت ليس عليك أكثر منه .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد رفعه ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له : هل للزّكاة وقت معلوم تعطى فيه ؟ فقال : إنّ ذلك ليختلف في إصابة الرّجل المال وأمّا الفطرة فإنّها معلومة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : زكاتي تحلّ عليّ في شهر أيصلح لي أن أحبس منها شيئاً مخافة أن يجيئني من يسألني ؟ فقال : إذا حال الحول فأخرجها من مالك لا تخلطها بشيء ثمّ أعطها كيف شئت ، قال : قلت : فإن أنا كتبتها و أثبتّها يستقيم لي ؟ قال : لا يضرّك .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد البرقيّ ، عن سعد بن سعد الأشعريّ ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : سألت عن الرّجل تحلّ عليه الزّكاة في السّنة في ثلاث أوقات أيؤخّرها حتّى يدفعها في وقت واحد ؟ فقال : متى حلّت أخرجها . و عن الزّكاة في الحنطة و الشّعير و التّمر و الزّبيب متى تجب على صاحبها ؟ قال : إذا [ما] صرم و إذا [ما] خرص

٥ ـ وعنه ، عن محمّد بن حمزة ، عن الإصفهانيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : يكون

لي على الرّجل مال فأقبضه منه متى أُزكّيه ؟ قال : إذا قبضته فزكّه قلت : فإنّي أقبض بعضه في صدر السّنة و بعضه بعد ذلك قال : فتبسّم ثمّ قال : ما أحسن مادخلت فيها ثمّ قال : ماقبضته منه في السّتة الأشهر الأولى فزكّه لسنته و ما قبضته بعد في السّتة الأشهر الأخيرة فاستقبل به في السّنة المستقبلة وكذلك إذا استفدت مالاً منقطعاً في السّنة كلّها فما استفدت منه في أوّل السّنة إلى ستّة أشهر فزكّه في عامك ذلك كلّه وما استفدت بعد ذلك فاستقبل به السّنة المستقبلة .

٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن محمّد بن يحيى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل يكون نصف ماله عيناً و نصفه ديناً فتحلّ عليه الزّكاة قال : يزكّي العين ويدع الدّين ، قلت : فإنّه اقتضاه بعد ستّة أشهر ؟ قال : يزكّيه حين اقتضاه قلت : فإن هو حال عليه الحول وحلّ الشّهر الّذي كان يزكّي فيه وقد أتى لنصف ماله سنة ولنصفه الآخر ستّة أشهر ؟ قال : يزكّي الّذي مرّت عليه سنة و يدع الآخر حتّى تمرّ عليه سنته ، قلت : فإن اشتهى أن يزكّي ذلك ؟ قال : ما أحسن ذلك .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال في الرّجل يخرج زكاته فيقسم بعضها ويبقى بعضها يلتمس بها الموضع فيكون من أوّله إلى آخره ثلاثة أشهر ، قال : لا بأس .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن عمر بن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يكون عنده المال أيزكّيه إذا مضى نصف السّنة قال : لا ولكن حتّى يحول عليه الحول ويحلّ عليه ، إنّه ليس لأحد أن يصلّي صلاة إلّا لوقتها وكذلك الزّكاة ولا يصوم أحد شهر رمضان إلّا في شهره إلّا قضاء وكلّ فريضة إنّما تؤدّى إذا حلّت .

٩ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : أيزكّي الرّجل ماله إذا مضى ثلث السّنة ؟ قال : لا ، أيصلّي الأولى قبل الزّوال .

وقد روى أيضاً أنّه يجوز إذا أتاه من يصلح له الزّكاة أن يعجّل له قبل وقت الزّكاة إلّا أنّه يضمنها إذا جاء وقت الزّكاة وقد أيسر المعطى أو ارتدّ أعاد الزّكاة .

باب ۱۲

اوقات زکوٰۃ

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا سال کا ایک مہینہ نظر میں لے لو اور نیت کر لو کہ اپنی زکوٰۃ اس مہینے میں دیا کرو گے۔ جب وہ مہینہ آئے تو دیکھو تمہارے مال سے تمہارے ہاتھ میں کیا ہے اسی پر زکوٰۃ دو جبکہ اس مہینے کے بعد جس میں زکوٰۃ دی ہے ایک سال گزر جایا کرے تو زکوٰۃ دیا کرو اس سے زیادہ وقت میں نہیں۔ (مجہول)

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کیا زکوٰۃ کے لیے کوئی وقت معلوم ہے جس میں دی جائے۔ فرمایا اس میں تو اختلاف ہو گا بلحاظ کسی شخص کے مال پانے کے لیکن فطرہ کے لیے وقت معلوم ہے (مرفوع)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے ایک ایسے مہینے میں کہ میں اس میں سے کچھ روکنا چاہتا ہوں اس خوف سے کہ میرے پاس سے کوئی مانگنے کو آئے۔ فرمایا جب سال گزر جائے تو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالو اور اسے کسی مال میں ملاؤ نہیں، پھر جیسے چاہو اسے دو، راوی نے کہا۔ میں نے اسے لکھ لیا تاکہ میرے پاس یہ حکم محفوظ رہے فرمایا اس میں کوئی نقصان نہیں۔ (موثق)

۴۔ فرمایا راوی نے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے اوپر سال کے تین حصوں میں زکوٰۃ ہو تو کیا وہ خیال سے روکے رہے کہ سب زکاتیں ایک ساتھ دے دیگا فرمایا جب زکوٰۃ کا وقت آ جائے تو وہ اسے نکال دے، گیہوں، جَو، چھوارا اور منقی میں وجوب اس وقت ہو گا جب پک جائیں تخمینہ ہو جائے۔ (ص)

۵۔ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص کے پاس مال ہے اس میں سے وہ بعض پر قابض ہو گیا تو کب زکوٰۃ دے۔ فرمایا جب قبضہ ہو جائے تو زکوٰۃ دو۔ میں نے کہا بعض پر قبضہ ہوتا ہے ابتدائی سال میں اور بعض پر اس کے بعد، یہ سن کر حضرت ہنسے اور فرمایا جس پر تم پہلی ششماہی میں قابض ہو جاؤ تو اس سال کی زکوٰۃ دو اور جس پر آخری ششماہی پر قابض ہوا سے اگلے سال کے لیے رکھو، یہی صورت ہو گی جو مال ملے تھوڑا تھوڑا ہو کر تمام سال میں، پس جو مال گیا اول ششماہی میں اس کی اس سال کی پوری زکوٰۃ دے دو اور جو بعد میں ملے اس کی اگلے سال دینا۔ (مجہول)

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کے مال میں نصف اس کے پاس ہو اور

نصف قرض ہو اور اس پر سال گزر جائے۔ فرمایا عین المال پر زکوٰۃ لے اور قرضہ کو چھوڑ دے۔ میں نے کہا اگر وہ قرض کا مال چھ ماہ بعد مل جائے۔ فرمایا تو زکوٰۃ دی جائے۔ جب سے وہ ملا ہے میں نے کہا اگر ایک سال گزر جائے اور وہ مہینہ آجائے جس میں زکوٰۃ دی جاتی ہے اور اس میں سے نصف مال ایک سال بعد آئے اور نصف آخر چھ ماہ بعد، فرمایا زکوٰۃ دی جائے گی اس کی جس پر ایک سال گزر گیا ہو اور باقی کو سال پورا ہونے تک چھوڑ دیا جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ زکوٰۃ دینا چاہے۔ فرمایا اس سے بہتر اور کیا ہے۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ نکالے، اس میں سے کچھ تقسیم کر دے اور کچھ صحیح مستحق کی تلاش میں باقی رہے فرمایا تو تین ماہ تک اس کی تلاش میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۸۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص کے پاس مال ہے کیا وہ چھ ماہ بعد زکوٰۃ دے دے۔ فرمایا نہیں بلکہ جب سال گزر جائے اور زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ وقت سے پہلے نماز پڑھے اور نہ ماہ رمضان سے پہلے روزہ رکھے۔ ہاں قضا ہر وقت بجا لا سکتا ہے ہر فریضہ اپنے وقت وجوب پر ادا کیا جاتا ہے۔ (حسن)

۹۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا اپنے مال کی زکوٰۃ لے وہ شخص جس کے مال پر ایک تہائی سال گزرا ہو، فرمایا نہیں۔ کیا وہ ظہر کی نماز قبل زوال پڑھ لے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایسا مال ہو کہ زکوٰۃ عاید ہو گئی تو وقت زکوٰۃ ختم ہونے سے پہلے دیوے مگر وقت زکوٰۃ تک پہنچنا شامل ہو اور دینے والے کے لئے سہولت ہو۔ (حسن)

﴿باب ۱۳﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : باع أبي أرضاً من سليمان بن عبدالملك بمال فاشترط في بيعه أن يزكّي هذا المال من عنده لستّ سنين .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : باع أبي من هشام بن عبدالملك أرضاً له بكذا وكذا ألف دينار واشترط عليه زكاة ذلك المال عشر سنين وإنّما فعل ذلك لأنّ هشاماً كان هو الوالي .

باب ۱۳
شرط زکوٰۃ وقت بیع

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے والد نے ایک زمین بیچی سلیمان بن عبدالملک کے ہاتھ اس شرط کے ساتھ کہ اس زمین کی چھ سال کی زکوٰۃ اپنے پاس سے دے (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے والد نے اپنی ایک زمین ہشام بن عبدالملک کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کی کہ اس کی دس سال کی زکوٰۃ دے یہ اس لئے کیا کہ وہ بادشاہ وقت تھا۔ (م)

﴿باب ۱۴﴾
☆(المال الذي لايحول عليه الحول في يد صاحبه)☆

١ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن الرَّجل يكون له الولد فيغيب بعض ولده فلايدري أين هو و مات الرَّجل فكيف يصنع بميراث الغائب من أبيه قال : يعزل حتّى يجيىء ، قلت : فعلى ماله زكاة ؟ فقال : لاحتّى يجيىء ، قلت : فإذا هو جاء أيزكّيه ؟ فقال : لاحتّى يحول عليه الحول في يده .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل كان له مالٌ موضوع حتّى إذا كان قريباً من رأس الحول أنفقه قبل أن يحول عليه أعليه صدقة ؟ قال : لا .

٣ ـ عنه ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجلٌ كان عنده مائتا درهم غير درهم أحد عشر شهراً ثمَّ أصاب درهماً بعد ذلك في الشهر الثاني عشر فكملت عنده مائتا درهم أعليه زكاتها قال : لا حتّى يحول عليه الحول وهي مائتا درهم فإن كانت مائة وخمسين درهماً فأصاب خمسين

بعد أن يمضي شهر فلا زكاة عليه حتّى يحول على المائتين الحول، قلت: فإن كانت عنده مائتا درهم غير درهم فمضى عليها أيّام قبل أن ينقضي الشهر ثمّ أصاب درهماً فأتى على الدّراهم مع الدّرهم حول أعليه زكاة؟ قال: نعم وإن لم يمض عليها جميعاً الحول فلا شيء عليه فيها.

قال: وقال زرارة؛ ومحمّد بن مسلم قال أبوعبدالله عليه السلام: أيّما رجل كان له مال وحال عليه الحول فإنّه يزكّيه، قلت له: فإن هو وهبه قبل حلّه بشهر أو بيوم؟ قال: ليس عليه شيء أبداً.

قال: وقال زرارة عنه عليه السلام إنّه قال: إنّما هذا بمنزلة رجل أفطر في شهر رمضان يوماً في إقامته ثمّ خرج في آخر النّهار في سفر فأراد بسفره ذلك إبطال الكفّارة الّتي وجبت عليه وقال: إنّه حين رأى الهلال الثاني عشر وجبت عليه الزكاة ولكنّه لو كان وهبها قبل ذلك لجاز ولم يكن عليه شيء بمنزلة من خرج ثمّ أفطر إنّما لا يمنع ما حال عليه فأمّا مالم يحل فله منعه ولا يحلّ له منع مال غيره فيما قد حلّ عليه.

قال: زرارة و قلت له: رجل كانت له مائتا درهم فوهبها لبعض إخوانه أو ولده أو أهله فراراً بها من الزكاة فعل ذلك قبل حلّها بشهر؟ فقال: إذا دخل الشهر الثاني عشر فقد حال عليها الحول ووجبت عليه فيها الزكاة. قلت له: فإن أحدث فيها قبل الحول؟ قال: جائز ذلك له، قلت: إنّه فرّ بها من الزكاة، قال: ما أدخل على نفسه أعظم ممّا منع من زكاتها فقلت له: إنّه يقدر عليها قال: فقال: و ما علمه أنّه يقدر عليها وقد خرجت من ملكه؟ قلت: فإنّه دفعها إليه على شرط فقال: إنّه إذا سمّاها هبة جازت الهبة وسقط الشرط وضمن الزكاة: قلت له: وكيف يسقط الشرط وتمضي الهبة ويضمن الزكاة؟ فقال: هذا شرط فاسد والهبة المضمونة ماضية والزكاة له لازمة عقوبة له، ثمّ قال: إنّما ذلك له إذا اشترى بها داراً أو أرضاً أو متاعاً.

ثمّ قال زرارة: قلت له: إنّ أباك قال لي: من فرّ بها من الزكاة فعليه أن يؤدّيها؟ قال: صدق أبي عليه أن يؤدّي ما وجب عليه ومالم يجب عليه فلا شيء عليه فيه، ثمّ قال: أرأيت لو أنّ رجلاً اُغمي عليه يوماً، ثمّ مات فذهبت صلاته أكان عليه و قدمات أن يؤدّيها؟ قلت: لا إلّا أن يكون أفاق من يومه، ثمّ قال: لو أنّ رجلاً مرض في شهر رمضان ثمّ مات فيه أكان يصام عنه؟ قلت: لا، قال: فكذلك الرّجل لا يؤدّي

عن ما له إلّا ما حال عليه الحول .

باب ۱۶

وہ مال جس پر صاحب مال کے ہاتھ میں ایک سال نہ گزرے

۱۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو صاحب اولاد ہو اور اس کا ایک بیٹا غائب ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ وہ کہاں ہے اور یہ شخص مر جائے اور اس غائب کے متعلق اس باپ کی میراث کا کیا ہوگا فرمایا اس کے آنے تک رد کا جائے۔ میں نے کہا اگر وہ آجائے تو کیا زکوٰۃ دے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جس کو مال ملے۔ فرمایا ایک سال گزرنے سے پہلے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ (مجہول)

۲۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس مال رکھا ہو اور وہ سال ختم ہونے کے قریب اسے خرچ کر ڈالے آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا نہیں۔ (مجہول)

۳۔ زرارہ کہتے ہیں، میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا ایک شخص کے پاس ۱۹۹ درہم ہیں جن پر گیارہ مہینے گزر گئے ہیں اس کے بعد بارہویں مہینہ ایک درہم اس کو مل گیا اور دو سو درہم پورے ہو گئے۔ آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں جب تک دو سو پر ایک سال نہ گزر جائے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو پچاس درہم ہیں ایک ماہ بعد پچاس اور مل گئے پس زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک دو سو پر سال نہ گزرے۔ میں نے کہا اگر اس کے پاس ایک درہم کم دو سو ہوں اور اس پر ایک مہینہ ختم ہونے سے پہلے کچھ دن گزر جائیں پھر ایک درہم اسے مل جائے اور اس درہم کے ساتھ ان درہموں پر سال گزر جائے تو کیا اس شخص پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا ہاں اور اگر ان پر پورا سال نہ ہوگا تو زکوٰۃ نہ ہوگی۔ زرارہ اور محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس کے پاس مال ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو وہ زکوٰۃ دے گا۔ میں نے کہا اگر وہ وجوب زکوٰۃ سے ایک ماہ یا ایک دن پہلے ہبہ کر دے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اے زرارہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنی اقامت کی حالت میں روزہ نہ رکھے اور اس کفارہ سے بچنے کے لیے جو اس پر واجب ہوگیا ہے آخر دن میں سفر کرے۔ پھر فرمایا جب بارہویں مہینے کا چاند دیکھ لے تو زکوٰۃ واجب ہوگی اگر اس سے پہلے ہبہ کیا ہے تو جائز ہے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور وہ اس شخص کی مثل ہوگا جو گھر سے نکلنے کے بعد افطار کرے جس پر سال گزر جائے اس کی زکوٰۃ روکی نہ جائے اور جس پر سال نہیں گزرا اس کو دینا نہیں، جب بارہویں مہینے کا چاند نہ دیکھے اور نہ دوسرے کو روکے جبکہ اس پر سال ہوگیا ہو۔

زرارہ نے کہا، میں نے حضرت سے کہا۔ ایک شخص کے پاس دوسو درہم ہیں اس نے زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ایک ماہ وجوب زکوٰۃ سے پہلے اپنے بھائی، بیٹے یا بی بی کو وہ مال ہبہ کر دیا۔ فرمایا جب بارہواں مہینہ داخل ہو جاتا تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی۔ میں نے کہا اگر سال گزرنے سے پہلے ایسا کرے فرمایا اس کے لئے جائز ہے

میں نے کہا اس نے زکوٰۃ سے بھاگنے کے لئے ایسا کیا۔ فرمایا جو اس نے اپنے دل میں خیال کیا ہے وہ زکوٰۃ کے رکنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ میں نے کہا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔ فرمایا اس نے کیسے جانا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے حالانکہ ہبہ کے بعد وہ چیز اس کی ملکیت سے خارج ہو گئی۔ میں نے کہا۔ اس نے شرط کے ساتھ ایسا کیا ہے فرمایا جب اس کے نام ہبہ ہوا تو ہبہ جائز ہوا اور شرط ساقط ہو گئی اور زکوٰۃ کا ضامن ہوا میں نے کہا۔ شرط کیسے ساقط ہوئی اور ہبہ جاری رہا اور زکوٰۃ لازم ہوئی، فرمایا یہ شرط غلط ہے اور ہبہ جو صاحب مال کے لئے موجب زکوٰۃ تھا جاری ہے اور زکوٰۃ اس کے لئے لازم ہے اور نہ دینا باعث عقوبت ہے۔

پھر فرمایا یہی صورت ہوگی اگر وہ گھر، زمین یا کوئی سامان خریدے زرارہ کہتے ہیں میں نے کہا آپ کے والد نے مجھ سے فرمایا تھا جو زکوٰۃ سے بھاگے اس پر واجب ہے کہ زکوٰۃ دے۔ فرمایا میرے والد نے سچ کہا، جس پر واجب ہے وہ دے اور جس پر واجب نہیں اس پر کچھ نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم نے غور نہیں کیا، اس بات پر کہ ایک شخص ایک دن بے ہوش رہے پھر مر جائے اس کی نماز قضا ہو جائے تو کیا مرنے کے بعد اس کے لئے ادا کرنا ہے میں نے کہا نہیں، مگر اس صورت میں کہ غش سے افاقہ ہو جائے۔ پھر اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں بیمار پڑ جائے پھر مر جائے کیا اس پر روزہ کی قضا ہوگی۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا بس یہی صورت اس کی ہے جو اپنے مال سے نہیں دیتا مگر اس وقت جبکہ اس پر سال گزر جائے۔ (حسن)

﴿باب ۱۵﴾

☆(ما يستفيد الرجل من المال بعد أن يزكي ماعنده من المال)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ والحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد جميعاً ، عن الحسن بن عليّ الوشاء ، عن أبان ، عن شعيب قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : كلّ شيء جرّ عليك المال فزكّه وكلّ شيء ورثته أووهب لك فاستقبل به .

٢ ـ عليّ بن محمّد ، عن ابن جمهور ، عن أبيه ، عن يونس ، عن عبد الحميد بن عوّاض ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في الرجل يكون عنده المال فيحول عليه الحول ثمّ يصيب مالاً آخر قبل أن يحول على المال الحول ، قال : إذا حال على المال الأوّل الحول زكّاهما جميعاً .

باب ۱۵

ایک مال کے بعد اگر دوسرا مال ملے

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر وہ شے جو مال کو تمہاری طرف لائے اس کی زکوٰۃ دو ہر وہ شے جو وراثت میں ملے اور ہبہ کی جائے اسے قبول کرو۔ (موثق)

۲- راوی نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے پاس مال ہو اور اس کا سال پورا ہو جائے اور پھر اور مال مل جائے۔ قبل پہلے پر سال پورا ہونے تو کیا ہو فرمایا جب مال اول پر سال پورا ہو جائے تو اس سب کی زکوٰۃ دے دے۔ (ص)

﴿باب ۱٦﴾

﴿الرجل يشتري المتاع فيكسد عليه و المضاربة﴾

١ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن أبي الربيع الشامي ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل اشترى متاعاً فكسد عليه متاعه وقد كان زكّى ماله قبل أن يشتري به هل عليه زكاة أو حتّى يبيعه ؛ فقال : إن كان أمسكه ليلتمس الفضل على رأس المال فعليه الزكاة .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل اشترى متاعاً وكسد عليه وقد [كان] زكّى ماله قبل أن يشتري المتاع متى يزكّيه ؛ فقال : إن كان أمسك متاعه يبتغي به رأس ماله فليس عليه زكاة وإن كان حبسه بعد ما يجد رأس ماله فعليه الزكاة بعد ما أمسكه بعد رأس المال ؛ قال : وسألته عن الرجل يوضع عنده الأموال يعمل بها فقال : إذا حال الحول فليزكّها .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته

عن الرجل يكون عنده المتاع موضوعاً فيمكث عنده السّنة والسنتين أو أكثر من ذلك قال : ليس عليه زكاة حتّى يبيعه إلّا أن يكون أعطى به رأس ماله فيمنعه من ذلك التماس الفضل فإذا هو فعل ذلك وجبت فيه الزكاة و إن لم يكن أعطى به رأس ماله فليس عليه زكاة حتّى يبيعه و إن حبسه بماحبسه فإذا هو باعه فإنّما عليه زكاة سنة واحدة .

سماعة قال : وسألته عن الرجل يكون معه المال مضاربة هل عليه في ذلك المال زكاة إذا كان يتّجر به ؟ فقال : ينبغي له أن يقول لأصحاب المال زكّوه فإن قالوا : إنّا نزكّيه ، فليس عليه غير ذلك وإن هم أمروه أن يزكّيه فليفعل ، قلت : أرأيت لو قالوا : إنّا نزكّيه والرجل يعلم أنّهم لا يزكّونه ؟ فقال : إذا هم أقرّوا بأنّهم يزكّونه فليس عليه غير ذلك وإن هم قالوا : إنّا لا نزكّيه فلا ينبغي له أن يقبل ذلك المال ولا يعمل به حتّى يزكّوه .

و في رواية اُخرى عنه إلّا أن تطيب نفسك أن تزكّيه من ربحك قال : وسألته عن الرجل يربح في السنة خمسمائة درهم وستّمائة و سبعمائة هي نفقته وأصل المال مضاربة ، قال : ليس عليه في الربح زكاة .

٤ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم أنّه قال : كلّ مال عملت به فعليك فيه الزكاة إذا حال عليه الحول .

قال يونس : تفسير ذلك أنّه كلّما عمل للتجارة من حيوان و غيره فعليه فيه الزكاة .

٥ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إسحاق بن عمّار قال : قلت لأبي إبراهيم عليه السلام : الرجل يشتري الوصيفة[1] يثبتها عنده لتزيد وهو يريد بيعها ، أعلى ثمنها زكاة ؟ قال : لا حتّى يبيعها ، قلت : فإذا باعها يزكّي ثمنها ؟ قال : لا حتّى يحول عليه الحول وهو في يده .

٦ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تأخذنّ مالاً مضاربة إلّا مالاً تزكّيه أو يزكّيه صاحبه ، وقال : إن كان عندك متاع في البيت موضوع فأعطيت به رأس مالك فرغبت عنه فعليك زكاته .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن إسماعيل بن عبدالخالق قال : سأله سعيدالأعرج وأنا أسمع فقال : إنّا نكبس الزيت والسمن نطلب به التجارة فربّما مكث عندنا السنة والسنتين هل عليه زكاة ؟ قال : فقال : إن كنت تربح فيه شيئاً أو تجد رأس مالك فعليك زكاته و إن كنت إنما تربّص به لأنّك لا تجد إلّا وضيعة فليس عليك زكاته حتّى يصير ذهباً أو فضّة فإذا صار ذهباً أو فضّة فزكّه للسنة الّتي اتّجرت فيها (٤).

باب ۱۶

کساد بازاری کی صورت میں

۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی چیز خریدے اور خریدنے سے پہلے اپنے مال کی زکوٰۃ دے دی تھی وہ پھر زکوٰۃ دے یا اس چیز کی فروخت پر، فرمایا اگر اس نے اس لئے روکی ہے کہ راس المال میں زیادتی ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ (مجہول)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کوئی چیز خریدے اور بازار مندہ پڑ جائے اور اس چیز کے خریدنے سے پہلے وہ زکوٰۃ دے چکا ہو تو وہ اس مال کی زکوٰۃ کب دے۔ فرمایا اگر اس نے مال کو اپنے راس المال کو پورا کرنے کے لئے روکا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اصلی سرمایہ حاصل کرنے کے بعد روکا ہے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد سے جب اس نے راس المال حاصل کر لیا ہو۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال سے اپنا کاروبار کرتا ہے فرمایا وہ سال ختم ہونے پر زکوٰۃ دے گا۔ (حسن)

۳۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے پاس تجارتی سامان ہو اور وہ سال دو سال یا اس سے زیادہ مدت رکھا رہے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی مگر جب اس کو بیچے گا مگر اس صورت میں کہ راس المال اس کو عطا کیا ہو اس صورت میں منع ہوگا اس کے لئے فائدہ حاصل کرنا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو زکوٰۃ اس پر واجب ہوگی اور اگر عطا نہیں کیا گیا راس المال تو فروخت کے بعد اس پر زکوٰۃ ہوگی اور اس مال کو روکے رہے جتنی مدت بھی روکے گا تو اس پر ایک سال کی زکوٰۃ ہوگی۔

سماعہ نے اس شخص کے متعلق سوال کیا جس کے پاس شرکت کا مال تجارت ہو تو اگر اس سے تجارت ہو تو کیا اس میں زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اس کو چاہیئے کہ زکوٰۃ کے لئے اپنے ساتھیوں سے کہے اگر وہ کہیں کہ ہم زکوٰۃ دے چکے تو پھر

اس پر کچھ نہیں اور اگر وہ اس سے کہیں زکوٰۃ لے دو تو وہ ایسا کرے۔ میں نے کہا اگر وہ کہیں کہ ہم نے زکوٰۃ لے دی ہے اور اس شخص کے علم میں ہو کہ نہیں دی۔ فرمایا جب وہ اقرار کریں کہ زکوٰۃ دی ہے تو اس پر اس کے سوا اور کچھ نہیں اور اگر کہیں کہ ہم نے زکوٰۃ نہیں دی تو اس کے لئے سزاوار نہیں کہ اس مال کو قبول کرے اور اس سے کاروبار نہ کرے جب تک کہ وہ زکوٰۃ نہ دیں۔ (موثق)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تم اپنی خوشی سے چاہو تو نفع سے زکوٰۃ دے دو، میں نے کہا کیا حکم ہے اس کے بارے میں جو ایک سال میں پانچ سو، چھ سو یا سات سو درہم منافع حاصل کرتا ہے اور وہ اس کا نفقہ ہوتا ہے اور باہمی تجارت کا اصلی سرمایہ الگ رہتا ہے فرمایا منافع میں اس کے لئے زکوٰۃ نہیں۔

۴۔ فرمایا ہر وہ مال جس سے تم تجارت کرو اس میں زکوٰۃ ہے جب سال پورا ہو جائے۔ یونس نے کہا تفسیر اس کی یہ ہے کہ جو تجارتی کاروبار ہے حیوان وغیرہ کا تو اس میں صاحب مال پر زکوٰۃ ہے۔ (مجہول)

۵۔ میں نے امام ابو ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ایک خادمہ خریدتا ہے اور زیادہ قیمت پر بیچنے کے ارادہ سے اسے روکے رہتا ہے کیا وہ زکوٰۃ دے، فرمایا جب فروخت کرے اور جو اس کی قیمت ملے اور وہ مال اس کے قبضے میں سال بھر رہے تب زکوٰۃ دے گا۔ (مجہول)

۶۔ میں نے ابو عبد اللہؑ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا فرمایا مال مضاربت نہ لیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ اس کی زکوٰۃ یا تو تم دو یا اس کا مالک دے۔ اور فرمایا اگر کوئی مال تمہارے گھر میں رکھا ہو اور تمہارا راس المال ڈیا جائے اور تم اس سے نفرت کا اظہار کرو تو تم پر زکوٰۃ ہوگی (مجہول)

۷۔ راوی نے کہا میں محفوظ رکھتا ہوں روغن زیتون اور تیل کو بغرض تجارت اور بسا اوقات ایک دو سال نوبت فروخت نہیں آتی تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اگر تم اس سے راس المال اور منافع چاہتے ہو تو زکوٰۃ ہوگی لیکن اگر مجبوری انتظار فروخت ہے تو زکوٰۃ نہیں، جب تک اس قیمت میں سونا یا چاندی نہ آئے۔ جب آجائے تو اسی سال کی زکوٰۃ ہوگی جس سال فروخت کیا ہوگا۔ (حسن)

﴿ باب ۵ ﴾

☆(مايجب عليه الصدقة من الحيوان ومالايجب)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّادبن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم؛ و زرارة عنهما جميعاً عليهما السلام قالا : وضع أميرالمؤمنين صلوات الله عليه على الخيل العتاق الراعية في كلّ فرس في كلّ عام دينارين وجعل على البراذين ديناراً .

٢ ـ حمّادبن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : هل في البغال شيء ؟ فقال : لا ، فقلت : فكيف صار على الخيل ولم يصر على البغال ؟ فقال : لأنّ البغال لاتلقح والخيل الاناث ينتجن وليس على الخيل الذّكور شيء ، قال : [فقلت] : فما في الحمير؟ فقال : ليس فيها شيء ، قال : قلت : هل على الفرس أو البعير يكون للرجل يركبهما شيء ؟ فقال : لا ليس على مايعلف شيء إنّما الصدقة على السائمة المرسلة في مرجها عامها الّذي يقتنيها فيه الرجل فأمّا ماسوى ذلك فليس فيه شيء .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس على الرّقيق زكاة إلّا رقيق يبتغى به التجارة فإنّه من المال الّذي يزكّى .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، و محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام أنّهما سئلا عمّا في الرقيق فقالا : ليس في الرأس شيء أكثر من صاع من تمر إذا حال عليه الحول وليس في ثمنه شيء حتّى يحول عليه الحول .

٥ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل لم يزكّ إبله أوشاته عامين فباعها على من اشتراها أن يزكّيها لما مضى ؟ قال : نعم تؤخذ منه زكاتها ويتبع بها البايع أويؤدّي زكاتها البايع .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يكون له إبل أو بقر أوغنم أومتاع فيحول عليها الحول فيموت الإبل والبقر والغنم و يحترق المتاع ، قال : ليس عليه شيء .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير قال : كان عليّ عليه السلام لا يأخذ من صغار الإبل شيئاً حتّى يحول عليه الحول ولا يأخذ من جمال العمل صدقة و كأنّه لم يجب أن يأخذ من الذكور شيء لأنّه ظهر يحمل عليها .

باب ۱۷

حیوانوں پر زکوٰۃ

۱۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے جو گھوڑیاں آزادی سے چراگاہ میں چرتی ہوں ان میں سے ہر گھوڑی پر دو دینار اور جو تھان پر ہوں ہر ایک پر ایک دینار۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا خچر پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ گھوڑی پر ہے خچر پر نہیں۔ فرمایا خچر کے پیٹ میں بچہ نہیں ہوتا اور گھوڑی بچہ دیتی ہے نروں پر کوئی شے نہیں، راوی نے کہا اور گدھوں پر کیا ہے فرمایا کچھ نہیں، میں نے پوچھا ایسے گھوڑے اور اونٹ جو کسی کی سواری میں رہتا ہو۔ فرمایا کچھ نہیں اور نہ ان پر جو گھر پر چارہ کھاتے ہوں صدقہ تو ان پر ہے جو چراگاہوں میں سال بھر چرتے ہوں اور مالک کو کچھ خرچ نہ کرنا پڑتا ہو ان کے ماسوا پر کچھ نہیں۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے رقیق پر زکوٰۃ نہیں، لیکن اگر تجارت کی جائے تو وہ اس مال سے ہوگا جس پر زکوٰۃ ہے۔ (موثق)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے رقیق کے متعلق فرمایا اگرچہ ایک صاع تمر سے زیادہ ہو اس پر کچھ نہیں اگرچہ سال گزر جائے ہاں اس کی قیمت پر سال گزرنے کے بعد ہوگا۔ (حسن)

۵۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دو سال سے اپنے اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دی پھر اس نے ان کو فروخت کیا تو کیا ان کی زکوٰۃ مشتری پر ہوگی ان پچھلے دو سالوں کی، فرمایا ہاں زکوٰۃ اس سے لی جائے گی بیچنے والے کو اس کے متعلق طے کرنا ہوگا ورنہ بائع کو دینا ہوگی (حسن)

۶۔ حضرت عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس کے پاس اونٹ گائے بکری اور سامان ہو اور ان پر سال گزر جائے اور اونٹ، گائے، بکری مر جائے اور متاع جل جائے تو زکوٰۃ اسے دینی ہوگی فرمایا نہیں۔ (حسن)

۷۔ حضرت علی علیہ السلام چھوٹے اونٹوں پر کچھ نہیں لیتے تھے جب تک ایک سال ان پر نہ گزرے اور باربرداری کے اونٹوں پر کچھ پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کی پیٹھ پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ (حسن)

﴿باب﴾

﴿صدقة الابل﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمّد بن مسلم ؛ وأبي بصير ؛ و بريد العجليّ ؛ والفضيل ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله صلوات الله عليهما قالا : في صدقة الا بل في كلّ خمس شاة إلى أن تبلغ خمساً وعشرين فإذا بلغت ذلك ففيها ابنة مخاض ثمّ ليس فيها شيء حتّى تبلغ خمساً وثلاثين ، فإذا بلغت خمساً وثلاثين ففيها ابنة لبون ثمّ ليس فيها شيء حتّى تبلغ خمساً وأربعين فإذا بلغت خمساً وأربعين ففيها حقّة طروقة الفحل ، ثمّ ليس فيها شيء حتّى تبلغ ستّين فإذا بلغت ستّين ففيها جذعة ثمّ ليس فيها شيء حتّى تبلغ خمساً وسبعين فإذا بلغت خمساً وسبعين ففيها ابنتا لبون ، ثمّ ليس فيها شيء حتّى تبلغ تسعين فإذا بلغت تسعين ففيها حقّتان طروقتا الفحل ، ثمّ ليس فيها شيء حتّى تبلغ عشرين ومائة فإذا بلغت عشرين ومائة ففيها حقّتان طروقتا الفحل فإذا زادت واحدة على عشرين و مائة ففي كلّ خمسين حقّة و في كلّ أربعين ابنة لبون ، ثمّ ترجع الإبل على أسنانها وليس على النيف شيء ولا على الكسور شيء وليس على العوامل شيء إنّما ذلك على السائمة الراعية ؛ قال : قلت : ما في البخت السائمة شيء ؟ قال : مثل ما في الإبل العربيّة .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في خمس قلايص شاة و ليس فيما دون الخمس شيء و في عشر شاتان و في خمس عشرة ثلاث شياه و في عشرين أربع و في خمس وعشرين خمس وفي ستّة و عشرين بنت مخاض إلى خمس و ثلاثين ، وقال عبدالرحمن : هذا فرق بيننا و بين النّاس فإذا زادت واحدة ففيها بنت لبون إلى خمس و أربعين فإذا زادت واحدة ففيها حقّة إلى ستّين فإذا زادت واحدة ففيها جذعة إلى خمس و سبعين فإذا زادت واحدة ففيها بنتا لبون إلى تسعين فإذا كثرت الإبل ففي كلّ خمسين حقّة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة ،

عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس في صغار الإبل شيء حتى يحول عليها الحول من يوم تنتج .

باب۱۸

صدقۂ شتر

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے اونٹ کے صدقہ میں کہ ہر پانچ پر ایک بکری ہے اور جب تعداد ہو جائے پچیس تو چھبیس پر ایک اونٹنی جو دوسرے سال میں ہو دی جائے اس کے بعد اضافہ نہ ہوگا جب تک ۳۵ تک پہنچے جب ۳۶ ہوں تو اس میں ایک اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو دی جائے پھر ۴۵ تک یہی زکوٰۃ رہے گی لیکن جب ۴۶ ہو جائیں چوتھے سال میں داخل ہونے والی دی جائے اور جب ساٹھ تک پہنچ جائیں تو اکسٹھ کے بعد ایک اونٹ پانچ سالہ دیا جائے اور جب ۷۵ سے آگے بڑھیں تو ایسے دو اونٹ دیں جو تیسرے سال میں لگے ہوں۔ جب نوے سے آگے بڑھیں تو دو اونٹ دیئے جائیں جو چوتھے سال میں لگے ہوں جب ایک سو اکیس سے بڑھیں تو ہر پچاس پر ایک اونٹ چوتھے سال میں لگا ہو یا ہر چالیس پر ایک اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو، دو نصابوں کے درمیان جو تعداد ہو یا کسر ہو اس پر زکوٰۃ نہیں اور نہ باربردار اونٹوں پر ہے زکوٰۃ چراگاہوں میں چرنے والوں پر ہے۔ میں نے کہا چراگاہ میں چرنے والے بختی اونٹوں پر، فرمایا عربی اونٹوں کی طرح ان کی بھی زکوٰۃ ہوگی۔

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری، پانچ سے کم پر کچھ نہیں، دس پر دو بکریاں، پندرہ پر تین، بیس پر چار، پچیس پر پانچ ۲۶ پر ایک اونٹ جو دوسرے سال میں ہو۔ پینتیس تک۔ عبدالرحمٰن نے کہا یہ ہے فرق ہمارے اور لوگوں کے درمیان، اس کے بعد اگر ایک بھی زیادہ ہو پچھتر تک، ایک اونٹ پانچ سال کا دیا جائے گا اور اگر اس سے زیادہ ہوں گے تو دو، دو دوسرے سال میں داخل ہونے والے اور اگر کثرت ہو جائے تو ہر پچاس پر ایک چار سال کا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے چھوٹے اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں جب تک پیدائش کے بعد ایک سال پورا نہ ہو جائے۔

(نوٹ:۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں اونٹنی دی جائے گی۔)

﴿باب ۱۹﴾

﴿صدقة البقر﴾

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمّد بن مسلم ؛ وأبي بصير ؛ وبريد العجليّ ؛ والفضيل ، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام قالا : في البقر في كلّ ثلاثين بقرة تبيع [1] حولي وليس في أقلّ من ذلك شيء وفي أربعين بقرة بقرة مسنّة وليس فيما بين الثلاثين إلى الأربعين شيء حتّى تبلغ أربعين فإذا بلغت أربعين ففيها مسنّة وليس فيما بين الأربعين إلى الستين شيء فإذا بلغت الستين ففيها تبيعان إلى سبعين ، فإذا بلغت سبعين ففيها تبيع ومسنّة إلى ثمانين ، فإذا بلغت ثمانين ففي كلّ أربعين مسنّة إلى تسعين ، فإذا بلغت تسعين ففيها ثلاث تبايع حوليات فإذا بلغت عشرين ومائة ففي كلّ أربعين مسنّة ، ثمّ ترجع البقر على أسنانها وليس على النيف شيء ولا على الكسور شيء ولا على العوامل شيء ، إنّما الصدقة على السائمة الراعية وكلّ مالم يحل عليه الحول عند ربّه فلا شيء عليه حتّى يحول عليه الحول فإذا حال عليه الحول وجب عليه .

٢ ـ زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : في الجواميس شيء قال : مثل ما في البقر .

باب ۱۹

گائے کی زکوٰۃ

۱۔ فرمایا ابو جعفر و ابو عبد اللہ علیہما السلام نے گائے میں ہر تیس پر ایک گائے دی جائے گی جو ایک سال کی ہو (اس میں نر و مادہ کی قید نہیں) اور تیس سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور ہر چالیس پر ایک گائے جو تیسرے سال میں لگی ہو اور چالیس سے لے کر ساٹھ تک کوئی زکوٰۃ نہیں، جب ساٹھ کو پہنچ جائیں تو ستر تک ایک ایک سال کی دو گائیں دی جائیں اور جب ستر ہو جائیں تو اسی تک ایک گائے ایک سال کی اور ایک تیسرے سال والی دی جائے اور جب اسی ہو جائیں تو نوّے تک ایک گائے تین سال والی اور جب نوّے ہو جائیں تو تین گائیں ایک سال والی اور جب ایک سو بیس تو ہر چالیس پر ایک سہ سالہ، پھر گائے اپنی عمر کے لحاظ سے زکوٰۃ میں آئے گی۔ دو نصابوں کے اندر جو تعداد ہوگی اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور نہ باربرداری کے جانوروں پر، زکوٰۃ ان جانوروں پر ہوگی جو چراگاہوں میں چرے ہوں اور ایک سال سے کم والے جانور پر نہ ہوگی۔ (حسن)

﴿باب ۲﴾

أسنان الإبل من أوّل يوم تطرحه أُمّه إلى تمام السنة حوار فإذا دخل في الثانية سمّي ابن مخاض لأنّ أُمّه قد حملت فإذا دخلت في السنة الثالثة يسمّى ابن لبون وذلك أنّ أُمّه قد وضعت وصار لها لبن فإذا دخل في السنة الرابعة يسمّى الذكر حِقّاً والأُنثى حِقّة لأنّه قد استحقّ أن يحمل عليه فإذا دخل في السنة الخامسة يسمّى جَذَعاً فإذا دخل في السادسة يسمّى ثنيّاً لأنّه قد ألقى ثنيّته فإذا دخل في السابعة ألقى رباعيته ويسمّى رباعياً فإذا دخل في الثامنة ألقى السنّ الّذي بعد الرباعيّة وسمّي سديساً فإذا دخل في التاسعة وطرح نابه سمّي بازلاً فإذا دخل في العاشرة فهو مخلف وليس له بعد هذا اسم والأسنان الّتي تؤخذ منها في الصدقة من بنت مخاض إلى الجذع.

باب ۲

اونٹوں کی عمر کا بیان

۱۔ اول روز سے جب ماں بچہ کو چھوڑ دے تو وہ ایک سال تک حوار کہلائے گا دوسرے سال اس کا نام مخاض ہوگا کیونکہ اس کی ماں حاملہ ہوگئی ہے اور تیسرے سال اس کو ابن لبون کہیں گے کیونکہ اس کی ماں جننے کے بعد دودھ والی ہوگئی ہے اور جب چوتھے سال میں ہوگا تو نر کو حق اور مادہ کو حقہ کہتے ہیں کیونکہ وہ بوجھ لادنے کا حق دار ہو جاتا ہے اور جب پانچویں سال میں داخل ہوتا ہے تو جذع کہتے ہیں اور جب چھ سال کا ہوتا ہے تو ثنی کہتے ہیں کیونکہ اس کے دو دانت نکل آتے ہیں اور سات سال والے کو رباعیہ کہتے ہیں اور جب آٹھویں سال میں داخل ہو تو اس کو سدیس کہتے ہیں اور جب نویں سال میں داخل ہو تو اسے بازل کہتے ہیں اور دسویں سال والے کو مخلف۔ اس کے بعد کوئی نام نہیں اور جس سن والے پر زکوٰۃ ہوتی ہے وہ مخاض اور جذع ہیں۔ (حسن)

﴿باب ۲۱﴾

☆(صدقة الغنم)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ، و محمّد بن مسلم ؛ وأبي بصير ؛ وبريد ؛ والفضيل ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام في الشاة في كلِّ أربعين شاة شاةٌ وليس فيما دون الأربعين شيءٌ ثمَّ ليس فيها شيء حتّى تبلغ عشرين ومائة فإذا بلغت عشرين ومائة ففيها مثل ذلك شاة واحدة فإذا زادت على مائة وعشرين ففيها شاتان وليس فيها أكثر من شاتين حتّى تبلغ مائتين فإذا بلغت المائتين ففيها مثل ذلك فإذا زادت على المائتين شاة واحدة ففيها ثلاث شياه ثمَّ ليس فيها شيءٌ أكثر من ذلك حتّى تبلغ ثلاثمائة فإذا بلغت ثلاثمائة ففيها مثل ذلك ثلاث شياه فإذا زادت واحدة ففيها أربع شياه حتّى تبلغ أربعمائة فاذا تمّت أربعمائة كان على كلِّ مائة شاة . وسقط الأمر الأوّل وليس على مادون المائة بعد ذلك شيء وليس في النيف شيء ؛ وقالا : كلُّ مالم يحل عليه الحول عند ربّه فلا شيء عليه فإذا حال عليه الحول وجب عليه .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وعليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : ليس في الأكيلة ولا في الرُّبّى ـ و الرُّبّى الّتي تربّي اثنين ـ ولا شاة لبن ولا فحل الغنم صدقة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تؤخذ أكولة ـ والأكولة الكبيرة من الشاة تكون في الغنم ـ ولا والدة ولا الكبش الفحل .

٤ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : السّخل متى تجب فيه الصدقة قال : إذا أجذع .

باب ۲۱

بکری کی زکات

۱۔ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے بکری کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا۔ ہر چالیس پر ایک بکری اس سے کم پر کچھ نہیں، ایک سو بیس تک پہنچنے سے پہلے اور کچھ نہیں جب ایک سو بیس کو پہنچ جائیں تو اس پر ایک ہی بکری ہے اور جب اس سے زاید ہوں تو دو بکریاں دو سو تک دو ہی رہیں گی اگر دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو گی تو تین بکریاں ہوں گی پھر آگے کچھ نہ ہوگا جب تین سو تک پہنچیں گی تو تین ہوں گی اگر ایک بکری زیادہ ہو جائے گی تو پھر چار بکریاں ہوں گی اور جب چار سو تک پہنچ جائیں گی تو ہر سو پر ایک بکری ہو گی اور پہلا نصاب ختم ہو جائے گا۔ پھر سو سے کم پر کچھ نہ ہوگا اور کثیر پر بھی کچھ نہیں، جس مال پر اس کے مالک نزدیک سال نہ گزرے گا تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہ ہو گی اور جب ہو جائے گی تو واجب ہو گی۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں ہے صدقہ اس بکری جو بہت کھانے والی ہو اور نہ وہ جو دو روز میں بچہ دینے والی ہو اور نر بکرا، یہ زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے زکوٰۃ میں نہیں لی جائے گی زیادہ کھانے والی اور بوڑھی بکری اور نہ بچہ والی اور نہ مینڈھا۔ (موثق)

۴۔ میں نے حضرت سے پوچھا بکری کے بچہ پر کب زکوٰۃ ہو گی فرمایا جب چھ برس کا ہو جائے۔ (موثق)

﴿باب ۲۲﴾

☼(أدب المصدّق)☼

۱ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن بريد بن معاوية قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : بعث أمير المؤمنين صلوات الله عليه مصدّقاً من الكوفة إلى باديتها فقال له : يا عبدالله انطلق وعليك بتقوى الله وحده لاشريك له ولا تؤثرنّ دنياك على آخرتك وكن حافظاً لما ائتمنتك عليه ، راعياً لحقّ الله فيه حتّى تأتي نادي بني فلان فإذا قدمت فأنزل بمائهم من غير أن تخالط أبياتهم ثمّ امض

إليهم بسكينة ووقار حتّى تقوم بينهم وتسلّم عليهم ثمّ قل لهم : يا عباد الله أرسلني إليكم وليّ الله لآخذ منكم حقّ الله في أموالكم فهل لله في أموالكم من حقّ فتؤدّون إلى وليّه فإن قال لك قائل : لا فلا تراجعه وإن أنعم لك منهم منعم فانطلق معه من غير أن تخيفه أو تعده إلّا خيراً ، فإذا أتيت ماله فلا تدخله إلّا بإذنه فإنّ أكثره له ، فقل : يا عبد الله أتأذن لي في دخول مالك ، فإن أذن لك فلا تدخله دخول متسلّط عليه فيه و لاعنف به فاصدع المال صدعين ثمّ خيّره أيّ الصدعين شاء فأيّهما اختار فلا تعرّض له ثمّ اصدع الباقي صدعين ثمّ خيّره فأيّهما اختار فلا تعرّض له ولا تزال كذلك حتّى يبقى ما فيه وفاء لحقّ الله تبارك وتعالى من ماله فإذا بقي ذلك فاقبض حقّ الله منه و إن استقالك فأقله ، ثمّ اخلطها واصنع مثل الّذي صنعت أوّلاً حتّى تأخذ حقّ الله في ماله فإذا قبضته فلا توكل به إلّا ناصحاً شفيقاً أميناً حفيظاً غير معنف لشيء منها ثمّ احدر كلّ ما اجتمع عندك من كلّ ناد إلينا نصيّره حيث أمر الله عزّ وجلّ فإذا انحدر بها رسولك فأوعز إليه أن لا يحول بين ناقة و بين فصيلها ولا يفرّق بينهما ولا يمصرنّ لبنها فيضرّ ذلك بفصيلها ولا يجهد بها ركوباً و ليعدل بينهنّ في ذلك و ليوردهنّ كلّ ماء يمرّ به ولا يعدل بهنّ عن نبت الأرض إلى جوادّ الطريق في الساعة الّتي فيها تريح وتغبق وليرفق بهنّ جهده حتّى يأتينا بإذن الله سحاحاً سماناً غير متعبات ولا مجهدات فيقسمن بإذن الله على كتاب الله وسنّة نبيّه ﷺ على أولياء الله فإنّ ذلك أعظم لأجرك و أقرب لرشدك ينظر الله إليها و إليك و إلى جهدك و نصيحتك لمن بعثك وبعثت في حاجته فإنّ رسول الله ﷺ قال : ما ينظر الله إلى وليّ له يجهد نفسه بالطاعة والنصيحة له ولإمامه إلّا كان معنا في الرّفيق الأعلى ؛ قال : ثمّ بكى أبو عبد الله عليه السلام ، ثمّ قال : يا بريد لا والله ما بقيت لله حرمة إلّا انتهكت ولا عمل بكتاب الله ولا سنّة نبيّه في هذا العالم ولا اُقيم في هذا الخلق حدّ منذ قبض الله أمير المؤمنين صلوات وسلامه عليه ولا عمل بشيء من الحقّ إلى يوم الناس هذا ، ثمّ قال : أما والله لا تذهب الأيّام واللّيالي حتّى يحيي الله الموتى و يميت الأحياء و يردّ الله الحقّ إلى أهله ويقيم دينه الّذي ارتضاه لنفسه ونبيّه فأبشروا ثمّ أبشروا ثمّ أبشروا فوالله ما الحقّ إلّا في أيديكم .

٢ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام : أنّه سئل أيجمع الناس المصدّق أم يأتيهم على مناهلهم ؟ قال : لا بل يأتيهم على مناهلهم فيصدّقهم .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن عليّ عليهم السلام أنّه قال : لاتباع الصّدقة حتّى تعقل .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث ابن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام قال : كان عليّ صلوات الله عليه إذا بعث مصدّقه قال له : إذا أتيت على ربّ المال فقل له : تصدّق رحمك الله ممّا أعطاك الله ، فإن ولّى عنك فلا تراجعه .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج ، عن محمّد بن خالد أنّه سأل أباعبدالله عليه السلام عن الصدقة فقال : إنّ ذلك لا يقبل منك فقال : إنّي أحمل ذلك في مالي فقال له أبوعبدالله عليه السلام : مر مصدّقك أن لا يحشر من ماء إلى ماء ولا يجمع بين المتفرّق ولا يفرّق بين المجتمع و إذا دخل المال فليقسّم الغنم نصفين ثمّ يخيّر صاحبها أيّ القسمين شاء فإذا اختار فليدفعه إليه فإن تتبعت نفس صاحب الغنم من النّصف الآخر منها شاة أوشاتين أو ثلاثاً فليدفعها إليه ثمّ ليأخذ صدقته فإذا أخرجها فليقسّمها فيمن يريد فإذا قامت على ثمن فإن أرادها صاحبها فهو أحقّ بها وإن لم يردها فليبعها .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن أخيه الحسين ، عن عليّ بن يقطين قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عمّن يلي صدقة العشر على من لابأس به فقال : أن كان ثقة فمره يضعها في مواضعها و أن لم يكن ثقة فخذها [منه] وضعها في مواضعها .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن محمّد بن مقرن ابن عبدالله بن زمعة بن سبيع ، عن أبيه ، عن جدّه ، عن جدّ أبيه أنّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه كتب له في كتابه الّذي كتب له بخطّه حين بعثه على الصدقات : من بلغت عنده من الأبل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة و عنده حقّة فإنّه تقبل منه

الحِقّة ويجعل معها شاتين أو عشرين درهماً و من بلغت عنده صدقة الحقّة و ليست عنده حقّة وعنده جذعة فإنّه تقبل منه الجذعة و يعطيه المصدّق شاتين أو عشرين درهماً ومن بلغت صدقته حِقّة وليست عنده حِقّة و عنده ابنة لبون فإنّه يقبل منه ابنة لبون ويعطي معها شاتين أو عشرين درهماً ومن بلغت صدقته ابنة لبون و ليست عنده ابنة لبون وعنده حقّة فإنّه تقبل منه الحقّة ويعطيه المصدّق شاتين أوعشرين درهماً ومن بلغت صدقته ابنة لبون وليست عنده ابنة لبون وعنده ابنة مخاض فإنّه تقبل منه ابنة مخاض و يعطي معها شاتين أوعشرين درهماً ومن بلغت صدقته ابنة مخاض وليست عنده ابنة مخاض وعنده ابنة لبون فإنّه تقبل منه ابنة لبون ويعطيه المصدّق شاتين أو عشرين درهماً ومن لم يكن عنده ابنة مخاض على وجهها وعنده ابن لبون ذكر فإنّه تقبل منه ابن لبون وليس معه شيء ومن لم يكن معه شيء إلّا أربعة من الإبل وليس له مال غيرها فليس فيها شيء إلّا أن يشاء ربّها فإذا بلغ ماله خمساً من الإبل ففيها شاة.

٨ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن أسباط، عن أحمد بن معمر قال: أخبرني أبو الحسن العرنيّ قال: حدّثني إسماعيل بن إبراهيم، عن مهاجر، عن رجل من ثقيف قال: استعملني عليّ بن أبي طالب عليه السلام على بانقيا وسواد من سواد الكوفة فقال لي والناس حضور: انظر خراجك فجد فيه ولا تترك منه درهماً فإذا أردت أن تتوجّه إلى عملك فمرّ بي، قال: فأتيته فقال لي: إنّ الذي سمعت منّي خدعة إيّاك أن تضرب مسلماً أو يهودياً أو نصرانياً في درهم خراج أو تبيع دابّة عمل في درهم فإنّما اُمرنا أن نأخذ منهم العفو.

باب ۲۲

آدابِ صدقہ

۱۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، امیر المومنین علیہ السلام نے ایک محصّل صدقات کو کوفہ سے مواضعات کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ اے بندۂ خدا جا اور تجھ پر اللہ سے ڈرنا لازم ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے دیکھ دنیا کو آخرت پر

ترجیح نہ دینا اور جس چیز کا میں نے تجھے امین بنایا ہے اس کی حفاظت کرنا اور حق خدا کی طرف دعوت دینا۔ جب وہاں پہنچنا تو کہنا۔ اے اولاد فلاں جب تم اس گاؤں میں پہنچنا تو ان کے چشمہ کے پاس اترنا، ان کے گھروں سے الگ اور سکینہ اور وقار کے ساتھ ان کے پاس جانا اور ان کو سلام کر کے کہنا۔ اے اللہ کے بندو مجھے ولی خدا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہارے مالوں میں جو اللہ کا حق ہے وہ تم سے لوں لہٰذا تم اسے ولی خدا کو دو، اگر ان میں سے کوئی کہے کہ ہم پر نہیں ہے تو اس کی طرف رجوع نہ کرو اور اگر ان میں کوئی دولتمند ہے تو اس کے ساتھ جاؤ بغیر اس کو ڈرائے دھمکائے۔ جب تم اس کے مال کے پاس پہنچو تو بغیر اس کی اجازت کے داخل نہ ہو اگر وہ زیادہ مال ہو تو اس سے کہو کہ اے بندۂ خدا اجازت ہے کہ میں داخل ہوں اور جب وہ اجازت دے تو تحکمانہ انداز کے ساتھ داخل نہ ہو اور نہ ظلم کرو اس مال کے دو حصے کرو اور صاحب مال کو اختیار دو کہ وہ جو حصہ چاہے لے لے۔ جو حصہ لے اس سے تعرض نہ کرو یہ تقسیم بالسویہ برابر کرنا ہوگی تا اینکہ اس حد پر آجائے کہ جو حق اللہ کا لینا ہے اس کے مال سے، پس اس کو اپنے قبضے میں کرو اس کے بعد ایسے کی سپردگی میں دو جو ناصح، شفیق، امانت دار اور حفاظت کرنے والا ہو۔ کسی چیز پر ظلم نہ کرے پھر اس سب مال کو جو تمہارے پاس ہے ہمارے پاس بھیجو، اسی طریقہ سے جیسے اللہ نے حکم دیا ہے جب اپنے پیغامبر کے ساتھ مال زکوٰۃ بھیجو تو اسے تاکید کر دو کہ اونٹنی سے اس کے بچے کو جدا نہ کرے اور مویشیوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے اور ان کا دودھ نہ دوہے کہ اس سے بچے کو نقصان پہنچے گا اور یہ کہ ان پر سوار نہ ہو اور ان کے درمیان عدل قائم رکھے اور پانی کے گھاٹ پر سب کو لے جائے اور راستہ کے کناروں پر جہاں گھاس ہو ان کے آرام کرنے اور کھانے کے وقت ان کو کھانے سے نہ روکو اور نرمی اور مہربانی کا برتاؤ ان کے ساتھ کرے تا اینکہ خدا کے فضل و کرم سے وہ صحیح و سالم فربہ اندامی کے ساتھ ہمارے پاس پہنچ جائیں بغیر تعب و تکان کے اور ہم ان کو مطابق کتاب و سنت کے لوگوں پر تقسیم کر دیں خدا کے دوستوں پر یہ تمہارے لئے سب سے بڑا اجر ہوگا اور ہدایت سے زیادہ قریب اللہ تعالیٰ اس مال کی طرف بھی دیکھتا ہے تمہاری طرف بھی اور تمہاری کوشش کی طرف بھی اور اس نصیحت کی طرف جو تمہارے بھیجنے والے نے تم کو کی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صاحب حکم اطاعت الٰہی اور عمال کو نصیحت کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالے گا وہ ہمارا رفیق مراتب اعلیٰ میں ہوگا پھر حضرت ابوعبداللہؑ روئے اور فرمایا۔ اے برید! اس زمانہ میں اللہ کی کوئی حرمت ایسی نہیں رہی جس کی ہتک نہ کی گئی ہو اب نہ کتاب خدا پر عمل ہے اور نہ سنت رسولؐ پر اور جب امیرالمومنین علیہ السلام مرے ہیں اس قوم پر حد جاری نہیں کی گئی اور نہ اس زمانہ کے لوگوں کا کوئی عمل حق ہے پھر فرمایا واللہ یہ دن اور راتیں نہ جائیں جب تک وہ وقت نہ آئے کہ اللہ مردوں کو زندہ کرے اور زندوں کو مارے اور حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے اور اپنے اس دین کو قائم کرے جس کو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور اپنے نبی کے لئے بشارت ہو تم کو، بشارت ہو تم کو، خدا کی قسم حق نہیں ہے مگر تمہارے ہاتھوں میں۔ (حسن)

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا آیا صدقہ وصول کرنے والے کے پاس لوگ خود جمع ہوں یا وہ خود لوگوں کے پاس جائے فرمایا وہی لوگوں کے پاس جائے اور ان کے صدقات لے۔ (حسن)

۳۔ صدقہ کو فروخت نہ کیا جائے جب تک وہ قبضہ میں نہ آئے۔ (موثق)

۴۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام جب محصل صدقات کو بھیجتے تو فرماتے جب تم صاحب مال کے پاس جانا تو اس سے کہنا۔ جو کچھ تمہیں اللہ نے دیا ہے اس کا صدقہ دو۔ اگر وہ تم سے گریز کرے تو اس کا پیچھا نہ کرو (موثق)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے صدقہ لینے والے سے کہو وہ جابجا لوگوں کو جمع نہ کرے اور جو لوگ متفرق ہوں انھیں ایک جگہ جمع نہ کرے اور جو جمع ہو گئے ہوں انھیں متفرق نہ کرے اور جب زکوٰۃ لینے مال کے پاس جائے تو دو حصوں میں تقسیم کرے اس کی بکریوں کو اور مالک کو اختیار دے کہ وہ ان دو حصوں میں سے جسے چاہے اپنے لئے اختیار کرے جب وہ انتخاب کر لے تو اسے دے اور اگر نصف آخر میں سے وہ ایک دو یا تین بکریوں کو بدلنا چاہے تو انھیں دے دے اور صدقہ اس سے لے لے۔ جب صدقہ نکالے تو اسے پکا کرے اس بات پر کہ وہ کیا چاہتا ہے اگر وہ بیچنا ہو تو مالک اس کی خریداری کا زیادہ مستحق ہے اگر وہ کسی بکری کو دینا نہ چاہے تو اسی کے ہاتھ فروخت کر دے۔ (مجہول)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال صدقات کی طرف سے بے پرواہ ہو فرمایا اگر وہ مرد معتمد ہو تو اس سے کہو کہ وہ اس مال کو اس کی جگہ رکھے ورنہ اس سے لے کر صحیح مقام پر رکھا جائے۔ (ح)

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے محصل صدقات کو لکھا جس اونٹوں والے کو صدقہ میں پانچ سال کا اونٹ دینا ہو اور اس کے پاس اس عمر کا اونٹ نہ ہو بلکہ چار سال کا ہو تو وہی اس سے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں اور بیس درہم اور لئے جائیں اور جسے صدقہ میں چار سال والا دینا ہو اور اس کے پاس پانچ سال کا ہو تو اسے لیا جائے اور محصل صدقات اسے دو بکریاں اور بیس درہم دے اور جسے چار سال والا دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سال کا ہو تو اسے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں اور بیس درہم اور دے اور جسے تین سال والا دینا ہے اور اس کے پاس چار سال کا ہے تو لے لیا جائے اور محصل اسے دو بکریاں اور بیس درہم دے اور جسے تین سال والا دینا ہے اس کے پاس دو سال والا ہے تو اسے لے لیا جائے اور اس سے دو بکریاں اور بیس درہم لے جائیں اور جسے دو سال والا دینا ہو اور اس کے پاس تین سال کا ہو تو لے لیا جائے اور محصل اسے دو بکریاں اور بیس درہم دے اور جس کے پاس دو سال کا نہ ہو اور اس کے پاس تین سال کا نر ہو تو اسے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ نہیں اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں اور ان کے علاوہ کوئی جانور نہ ہو تو اس سے کچھ نہ لیا جائے۔ ہاں ان کا مالک دیدے یہ دوسری بات ہے۔ جب اس کے پانچ اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے۔ (مجہول)

۸۔ راوی کہتا ہے جب علی علیہ السلام نے مجھے مضافات کوفہ کا عامل صدقات بنایا تو لوگوں کی موجودگی میں فرمایا اپنے خراج پر

نظر رکھنا اور ایک درہم نہ چھوڑنا اور جب جانے کا ارادہ ہو تو میری طرف سے گزرنا۔ جب میں حضرت کے پاس آیا تو فرمایا
تونے جو کچھ مجھ سے سنا تھا وہ از راہِ تقیہ تھا۔ اپنے کو بچائے رکھنا اس سے کہ کسی مسلمان، یہودی یا نصرانی کو ایک درہم
خراج نہ دینے پر مارے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ان سے عفو چاہیں۔ (مں)

﴿ باب ۳ ﴾

٭(زكاة مال اليتيم)٭

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في مال اليتيم عليه زكاة ؟ فقال : إذا كان موضوعاً فليس عليه زكاة وإذا عملت به فأنت له ضامن والربح لليتيم .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبد الجبّار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي العطارد الخياط قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : مال اليتيم يكون عندي فأتّجر به ، فقال : إذا حرّكته فعليك زكاته قال : قلت : فإنّي اُحرّكه ثمانية أشهر وأدعه أربعة أشهر قال : عليك زكاته .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : هل على مال اليتيم زكاة قال : لا إلّا أن يتّجر به أو يعمل به .

٤ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ليس على مال اليتيم زكاة وإن بلغ اليتيم فليس عليه لما مضى زكاة ولا عليه فيما بقي حتّى يدرك فإذا أدرك فإنّما عليه زكاة واحدة ثمّ كان عليه مثل ما على غيره من النّاس .

٥ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ ومحمّد بن مسلم أنّهما قالا : ليس على مال اليتيم في الدّين والمال الصامت شيء فأمّا الغلّات فعليها الصدقة واجبة .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن سعيد السمان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ليس في مال اليتيم زكاة إلّا أن يتّجر به فإن اتّجر به فالرّبح لليتيم فإن وضع فعلى الّذي يتّجر به .

٧ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن يونس ابن يعقوب قال : أرسلت إلى أبي عبدالله عليه السلام أنّ لي إخوة صغاراً فمتى تجب على أموالهم الزكاة ؟ قال : إذا وجبت عليهم الصلاة وجبت الزكاة قلت : فما لم تجب عليهم الصّلاة قال : إذا اتّجر به فزكّه .

٨ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن القاسم بن الفضيل قال : كتبت إلى أبي الحسن الرّضا عليه السلام أسأله عن الوصيّ أيزكّي زكاة الفطرة عن اليتامى إذا كان لهم مال ؟ قال : فكتب عليه السلام : لا زكاة على يتيم .

باب ۲۳

زکوٰۃ مال یتیم

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مال یتیم اگر رکھا ہوا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اگر اس سے تم تجارت کرو تو تم اس کے ضامن ہو اور نفع یتیم کو دیا جائے گا۔ (ص)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا یتیم کا مال میرے پاس ہے میں اس سے تجارت کرتا ہوں فرمایا تم پر زکوٰۃ ہوگی میں نے میں آٹھ ماہ تو کام میں لاتا ہوں اور چار ماہ چھوڑ دیتا ہوں۔ فرمایا تو بھی تم پر زکوٰۃ ہوگی۔ (مجہول)

۳۔ میں نے پوچھا مال یتیم پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں لیکن اگر تجارت اس سے کی جائے گی یا کوئی اور کام کیا جائے گا تو زکوٰۃ ہوگی۔ (حسن)

۴۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مال یتیم پر زکوٰۃ نہیں اور جب بالغ ہو جائے تو پچھلے زمانہ کی زکوٰۃ اس پر نہ ہوگی اور نہ اس پر جو باقی ہے ہاں اگر نفع حاصل کیا ہے تو اس پر ایک زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد اسی طرح ہوگی جیسے اوروں پر۔ (حسن)

۵۔ فرمایا یتیم پر دَین اور مال صامت پر زکوٰۃ نہیں لیکن غلوں پر زکوٰۃ واجب ہے (حسن)

۶۔ فرمایا یتیم کے مال پر زکوٰۃ نہیں۔ مگر جبکہ تجارت کی جائے اور اس سے جو نفع ہوگا وہ یتیم کا ہوگا اگر رکھا رہے تو اسی پر ہوگا جس سے تجارت کی جائے۔ (مجہول)

۷۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میرے چند چھوٹے بھائی ہیں ان کے مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوگی فرمایا جب نماز واجب ہوگی میں نے کہا جب تک نماز واجب نہ ہو۔ فرمایا اگر اس مال سے تجارت ہوگی تو زکوٰۃ ہوگی (موثق)

۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے بذریعہ خط پوچھا وصی کے متعلق کہ آیا اس پر یتیموں کے مال سے زکوٰۃ دینا ہے حضرت نے لکھا یتیم پر زکوٰۃ نہیں۔ (ص)

«باب ۲۴»

(زكاة مال المملوك و المكاتب و المجنون)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس في مال المملوك شيء ولو كان له ألف ألف ولو احتاج لم يعط من الزكاة شيء .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : امرأة من أهلنا مختلطة أعليها زكاة ؟ فقال : إن كان عمل به فعليها زكاة وإن لم يعمل به فلا .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن العبّاس بن معروف ، عن عليِّ بن مهزيار عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن الفضل ، عن موسى بن بكر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن امرأة مصابة ولها مال في يد أخيها هل عليه زكاة ؟ فقال : إن كان أخوها يتّجر به فعليه زكاة .

عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن محمّد بن سماعة ، عن موسى بن بكر عن عبد صالح عليه السلام مثله .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن أبي البختريِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس في مال المكاتب زكاة .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن الخشّاب ، عن عليِّ بن الحسين ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن عبدالله بن سنان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : مملوكٌ في يده مال أعليه زكاةٌ ؟ قال : لا ، قلت : ولا على سيّده ؟ قال : لا إنّه لم يصل إلى سيّده و ليس هو للمملوك .

باب ۲۴

زکوٰۃ مال مملوک و مکاتب و مجنون

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ غلام کے مال میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ ہزاروں اس کے پاس ہوں اور اگر وہ محتاج ہو تو اسے زکوٰۃ سے کچھ نہ دیا جائے گا۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا ہمارے خاندان میں ایک احمق عورت ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اگر اس مال سے کچھ کاروبار ہوتا ہے تو زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہیں۔ (مجہول)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک عورت صحیح الدماغ نہیں۔ اس کا مال اس کے بھائی کے پاس ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا اس کا بھائی اگر اس مال سے تجارت کرے گا تو اس پر زکوٰۃ ہوگی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔

۴۔ فرمایا حضرت نے مال مکاتب میں زکوٰۃ نہیں۔

نوٹ :۔ (مکاتب وہ غلام ہے جس نے اپنے آقا سے کچھ تحریری معاہدہ اپنی آزادی کا کیا ہو)

۵۔ میں نے حضرت سے کہا ایک غلام کے پاس مال ہے آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا اور اس کے آقا پر فرمایا نہیں، کیونکہ وہ مال اس کے قبضہ میں نہیں اور مملوک کا بھی نہیں کیونکہ وہ خود آقا کی ملکیت ہے۔ (مجہول)

﴿باب ۲۵﴾

✿(فيما يأخذ السلطان من الخراج)✿

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج ، عن سليمان بن خالد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنَّ أصحاب أبي أتوه فسألوه عمّا يأخذ السّلطان فرقَّ لهم وإنّه ليعلم أنَّ الزّكاة لا تحلُّ إلّا لأهلها فأمرهم أن يحتسبوا به فجال فكري والله لهم ، فقلت له : يا أبة إنّهم إن سمعوا إذاً لم يزكِّ أحدٌ فقال : يا بنيّ حقٌّ أحبَّ الله أن يظهره .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن العشور الّتي تؤخذ من الرّجل أيحتسب بها من زكاته ؟ قال : نعم إن شاء .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن رفاعة بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يرث الأرض أو يشتريها فيؤدِّي خراجها إلى السلطان هل عليه عشر قال : لا .

٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص ابن القاسم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الزكاة فقال : ما أخذ منكم بنو اُميّة فاحتسبوا به ولا تعطوهم شيئاً ما استطعتم فإنَّ المال لا يبقى على هذا إن تزكّيه مرَّتين .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبدالله بن مالك ، عن أبي قتادة ، عن سهل بن اليسع أنّه حيث أنشأ سهل آباد وسأل أبا الحسن موسى عليه السلام عمّا يخرج منها ما عليه ؟ فقال : إن كان السلطان يأخذ خراجها فليس عليك شيء ، وإن لم يأخذ السلطان منها شيئاً فعليك إخراج عشر ما يكون فيها .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام قال : ما أخذه منك العاشر فطرحه في كوزة فهو من زكاتك وما لم يطرح في الكوز فلا تحتسبه من زكاتك .

باب ۲۵

سرکاری ٹیکس کے متعلق

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے والد کے اصحاب ان کے پاس آئے اور سوال کیا جو ٹیکس بادشاہ لیتا ہے تو زکوٰۃ سے چھٹکارا مل جائے گا حالانکہ یہ معلوم ہے کہ زکوٰۃ اس کے اہل کو دی جاتی ہے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو حساب زکوٰۃ میں رکھیں، میں اس حکم سے بڑا فکرمند ہوا۔ میں نے کہا بابا جان اگر لوگ اس حکم کو سنیں گے تو کوئی بھی زکوٰۃ نہ دے گا فرمایا بیٹا حق کا ظاہر کرنا اللہ پسند کرتا ہے۔ (حسن)

نوٹ : علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث محمول بر تقیہ ہے ظاہر ہے کہ اگر ان لوگوں کو جو مخالف مذہب اہلبیتؑ تھے اگر یہ پتہ چل جاتا کہ امام سرکاری خراج کو داخل زکوٰۃ نہیں جانتے تو فوراً بادشاہ کے عتاب میں آجاتے۔

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ (ظالم بادشاہ) دسواں حصہ جو لیتا ہے اس کو زکوٰۃ میں شمار کیا جائے۔ فرمایا ہاں اگر چاہے (احوط یہ ہے کہ زکوٰۃ دوبارہ دو) (م)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص زمین کا وارث ہوتا ہے اسے خریدتا ہے اور بادشاہ کو خراج دیتا ہے کیا اس پر دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔ فرمایا ہاں۔

۴۔ میں نے حضرتؑ زکوٰۃ کے متعلق پوچھا فرمایا جو مال تم سے بنی امیہ لے لیں اسے حساب میں رکھو اور جہاں تک ممکن ہو ان کو نہ دو کیونکہ اگر تم دوبارہ دو گے تو مال ہی باقی نہ رہے گا۔ (مجہول)

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس مال کے متعلق جس سے نکالا جائے تو اس پر کیا ہے فرمایا اگر بادشاہ نے اپنا خراج لے لیا تو تم پر کچھ نہیں اور اگر نہیں لیا تو تم پر دسواں حصہ نکالنا ہے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا جب محصل تم سے زکوٰۃ لے کر اپنی جھولی میں ڈالے تو وہ تمہاری زکوٰۃ ہوگئی اور اگر نہ ڈالے تو اسے اپنی زکوٰۃ نہ سمجھو۔ (ض)

﴿باب ۲۶﴾

☆(الرجل يخلف عند أهله من النفقة مايكون في مثلها الزكاة)☆

١ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار ، عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال : قلت له : رجلٌ خلّف عند أهله نفقة ألفين لسنتين عليها زكاة ؟ قال : إن كان شاهداً فعليه زكاة وإن كان غائباً فليس عليه زكاةٌ .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل وضع لعياله ألف درهم نفقة فحال عليها الحول ؟ قال : إن كان مقيماً زكّاه وإن كان غائباً لم يزكّه .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن سماعة عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرجل يخلّف لأهله ثلاثة آلاف درهم نفقة سنتين عليه زكاة ؟ قال : إن كان شاهداً فعليها زكاة وإن كان غائباً فليس فيها شيء .

باب ۲۷

اپنے اہل میں مال نفقہ کیلئے چھوڑنا

۱۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنے اہل وعیال کے دو سال کے نفقہ کے لیے دو ہزار روپیہ چھوڑے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا اگر وہ موجود ہے تو زکوٰۃ ہوگی اور اگر غائب ہے تو نہیں (موثق)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو اپنے اہل کے نفقہ کے لئے ایک ہزار روپیہ رکھے اور اس پر سال گزر جائے تو اگر وہ مقیم ہے تو زکوٰۃ دے گا اور غائب ہے تو نہیں۔ (موثق)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر ایک شخص اپنے اہل کے دو سال کے نفقہ کے لیے تین ہزار روپے چھوڑے تو آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اگر وہ موجود ہے تو ہوگی ورنہ نہیں۔ (مجہول)

﴿ باب ٢٨ ﴾

☆(الرجل يعطى من زكاة من يظن أنه معسر ثم يجده موسراً)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل يعطي زكاة ماله رجلاً وهو يرى أنه معسرٌ فوجده موسراً ؟ قال : لا يجزىء عنه .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن أبي المغرا عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى أشرك بين الأغنياء والفقراء في الأموال فليس لهم أن يصرفوا إلى غير شركائهم .

باب ۲۸

دھوکہ سے بجائے محتاج کے مالدار کو زکوٰۃ دے دینا

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ایک شخص کو محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مالدار تھا فرمایا یہ زکوٰۃ کافی نہ ہوگی۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ نے اموال میں اغنیاء اور فقراء کو شریک کیا ہے پس اغنیاء کو نہ چاہیئے کہ وہ فقراء کے غیر کو اس میں شریک کریں۔ (موثق)

﴿ باب ٢٨ ﴾

٭(الزكاة [لا] تعطى غير أهل الولاية)٭

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة وبكير ؛ و الفضيل ؛ ومحمّد بن مسلم ، وبريد العجليّ ، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام أنّهما قالا : في الرَّجل يكون في بعض هذه الأهواء الحروريّة والمرجئة والعثمانيّة والقدريّة ثمَّ يتوب و يعرف هذا الأمر ويحسن رأيه أيعيد كلَّ صلاة صلّاها أو صوم أو زكاة أو حجّ أوليس عليه إعادة شيء من ذلك ؟ قال : ليس عليه إعادة شيء من ذلك غير الزكاة لابدَّ أن يؤدّيها لأنّه وضع الزكاة في غير موضعها و إنّما موضعها أهل الولاية .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن عبيد بن زرارة قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ما من رجل يمنع درهماً من حقّ إلّا أنفق اثنين في غير حقّه وما من رجل منع حقّاً في ماله إلّا طوّقه الله به حيّة من نار يوم القيامة ، قال : قلت له : رجل عارف أدّى زكاته إلى غير أهلها زماناً هل عليه أن يؤدّيها ثانياً إلى أهلها إذا علمهم ؟ قال : نعم ، قال : قلت : فإن لم يعرف لها أهلاً فلم يؤدّها أولم يعلم أنّها عليه فعلم بعد ذلك ؟ قال : يؤدّيها إلى أهلها لما مضى ، قال : قلت له : فإنّه لم يعلم أهلها فدفعها إلى من ليس هو لها بأهل وقد كان طلب واجتهد ثمَّ علم بعد ذلك سوء ما صنع ؟ قال : ليس عليه أن يؤدّيها مرَّة اُخرى .

وعن زرارة مثله غير أنّه قال : إن اجتهد فقد برىء و إن قصر في الاجتهاد في الطلب فلا .

٣ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ الصدقة والزَّكاة لايحابى بها قريب ولم يمنعها بعيد .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن الوليد ابن صبيح قال : قال لي شهاب بن عبد ربّه : اقرء أبا عبدالله عليه السلام عنّي السلام و أعلمه أنّه يصيبني فزع في منامي ، قال : فقلت له : إنَّ شهاباً يقرئك السلام و يقول لك : إنّه يصيبني فزع في منامي ، قال : قل له فليزكّ ماله ، قال : فأبلغت شهاباً ذلك فقال لي :

فتبلغه عنّي ؟ فقلت : نعم ، فقال : قل له : إنّ الصبيان فضلاً عن الرّجال ليعلمون أنّي أُزكّي مالي ، قال : فأبلغته ، فقال أبوعبدالله عليه السلام : قل له : إنّك تخرجها ولا تضعها في مواضعها .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة قال : كتب إليّ أبو عبدالله عليه السلام : أنّ كلّ عمل عمله النّاصب في حال ضلاله أو حال نصبه ثمّ منّ الله عليه و عرّفه هذا الأمر فإنّه يؤجر عليه و يكتب له إلا الزكاة فإنّه يعيدها لأنّه وضعها في غير موضعها و إنّما موضعها أهل الولاية و أمّا الصلاة و الصوم فليس عليه قضاؤهما .

٦ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن إسماعيل بن سعد الأشعريّ ، عن الرّضا عليه السلام قال : سألته عن الزكاة هل توضع فيمن لا يعرف ؟ قال : لا ، ولا زكاة الفطرة .

باب ۲۵

وہ زکوٰۃ جو اہل ولایہ کے غیر کو دی جائے

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ اور ابوجعفر علیہما السلام نے اس شخص کے بارے میں جو خارجی ، مرجیہ ، عثمانیہ یا قدریہ فرقہ میں داخل ہوگیا ہو پھر توبہ کرے اور اپنی صحیح رائے سے امر حق کو پہچان لے تو اس کو نماز روزہ وغیرہ کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ زکوٰۃ جو اس نے اس زمانہ میں دی ہوگی وہ دوبارہ دینی ہوگی کیونکہ غلط ہاتھوں میں دی گئی اس کا صحیح مقام و مصرف اہل ولایت یعنی امام کی خدمت میں پہنچانا ہے (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو ایک درہم راہ خدا میں تو نہ دے اور دو درہم اور کاموں میں خرچ کر دے اور جو کوئی اپنے مال سے زکوٰۃ نہ دے تو روز قیامت خدا اس کی گردن میں آگ کا طوق ڈال دے گا۔ میں نے کہا ایک مرد عارف نے زکوٰۃ دی۔ اس نے غیر اہل کو ایک مدت تک تو کیا وہ دوبارہ زکوٰۃ دے اس کے اہل کو، جب ان کا پتہ چل جائے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر وہ مستحق کو نہ پہچانے اور نہ دے یا یہی نہ جانتا ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور بعد کو معلوم ہو۔ فرمایا تو گزرے ہوئے زمانہ کی زکوٰۃ اس کے مستحقوں کو دے۔ میں نے کہا اگر حقدار معلوم نہ ہوں اور وہ غیر مستحق کو دے دے اور جستجو کے بعد پتہ چلے کہ اس نے غلط جگہ دے دی ہے فرمایا تو اس صورت میں دوبارہ نہ دے

گا اور زرارہ سے مروی ہے کہ فرمایا اگر پوری طرح تلاش کر لی ہے تب تو بری ہوگا ورنہ نہیں۔

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صدقہ اور زکوٰۃ دینے میں قریب و بعید کا لحاظ نہیں۔ (حسن)

۴۔ مجھ سے شہاب بن عبد ربہ نے کہا کہ حضرت ابوعبداللہ کو میرا سلام پہنچا کر کہو کہ رات کو خواب میں ڈرتا ہوں۔ میں نے حضرت سے جا کر یہی کہا۔ فرمایا اس سے کہو اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔ میں شہاب سے جا کر کہہ دیا۔ اس نے کہا میری طرف سے حضرت سے کہو بچے بہتر ہیں مردوں سے وہ جانتے ہیں کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اس سے کہو کہ جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اس کو صحیح طریقہ سے صرف نہیں کرتے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر عمل جو ایک ناصبی ضلالت و ناصبیت کی حالت میں بجا لائے گا اور پھر خدا اس پر احسان کرے کہ وہ مذہب حقہ کو اختیار کرے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ سوائے زکوٰۃ کے کہ وہ اسے دوبارہ دینی ہوگی۔ کیونکہ اس نے غلط ہاتھوں میں اسے دیا وہ دینی چاہیے تھی اہل ولایت کو، رہے نماز روزہ تو ان کی قضا اس پر نہیں ہے۔ (حسن)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا۔ آیا وہ اس کو دی جائے جو معرفت نہیں رکھتا۔ فرمایا نہیں اور نہ زکوٰۃ فطرہ۔

﴿باب ۲۹﴾

☆(قضاء الزكاة عن الميت)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن عباد ابن صهيب ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل فرّط في إخراج زكاته في حياته فلمّا حضرته الوفاة حسب جميع ما كان فرّط فيه ممّا لزمه من الزكاة ثمّ أوصى به أن يخرج ذلك فيدفع إلى من يجب له ؛ قال : جائز يخرج ذلك من جميع المال إنّما هو بمنزلة دين لو كان عليه ليس للورثة شيء حتّى يؤدّوا ما أوصى به من الزّكاة .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجلٌ لم يزكّ ماله فأخرج زكاته عند موته فأدّاها كان ذلك يجزىء عنه ؟ قال : نعم ، قلت : فإن أوصى بوصيّة من ثلثه ولم يكن زكّى أيجزىء عنه من زكاته ؟ قال : نعم يحسب له زكاة ولا تكون له نافلة وعليه فريضة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن شعيب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنَّ على أخي زكاة كثيرة فأقضيها أو أُؤدّيها عنه ؟ فقال لي : وكيف لك بذلك ؟ قلت : أحتاط ، قال : نعم إذاً تفرِّج عنه .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت له : رجل يموت وعليه خمس مائة درهم من الزكاة وعليه حجّة الإسلام و ترك ثلاثمائة درهم فأوصى بحجّة الإسلام وأن يقضى عنه دين الزكاة ؟ قال : يحجُّ عنه من أقرب مايكون ويخرج البقيّة في الزكاة .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عليِّ بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن الأوَّل عليه السلام : رجل مات وعليه زكاة وأوصى أن تقضى عنه الزكاة وولده محاويج إن دفعوها أضرَّ ذلك بهم ضرراً شديداً ؟ فقال : يخرجونها فيعودون بها على أنفسهم ويخرجون منها شيئاً فيدفع إلى غيرهم .

باب ۲۹

میّت کی طرف سے ادائیگی زکوٰۃ

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس سے کوتاہی ہوئی ہو زکوٰۃ نکالنے کے بارے میں جب موت کا وقت آئے اور وہ اس زکوٰۃ کا حساب کرے جس کو اس نے نہیں دیا پھر وصیت کرے کہ اس کو کے مال سے ادا کیا جائے تو جائز ہے کہ اس کے تمام مال سے وہ زکوٰۃ نکالی جائے کیونکہ وہ مثل قرضہ کے ہے جو اس پر ہے ورثہ کو اس زکوٰۃ کے نکالنے کے بعد ورثہ ملے گا۔ (حسن)

۲۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی، وہ وقت مرگ سے دیتا ہے کیا یہ کافی ہوگی فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر وہ وصیت کرے ثلث مال کی اور اس نے زکوٰۃ نہیں دی ہے کیا یہ اس کی زکوٰۃ کے لیے کافی ہوگی۔ فرمایا ہاں زکوٰۃ میں محسوب ہوگا یہ مال اور جب زکوٰۃ فرض ہو تو ثلث کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (حسن)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرے بھائی پر بہت زکوٰۃ ہے میں اپنی طرف سے دوں یا وہ اپنی طرف سے ادا کرے فرمایا تم کیوں دو۔ میں نے کہا از راہ احتیاط، فرمایا ہاں اگر اس سے اسکی روزی کشادہ ہو جائے (حسن)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص مرگیا اور اس پر پانچ سو درہم زکوٰۃ ہے اور حج بھی ہے اور اس کا ترکہ تین سو درہم ہے اس نے حج کی وصیت کی اور یہ کہ زکوٰۃ کا قرضہ دیا جائے فرمایا۔ پہلے اس سرمایہ سے حج کیا جائے اور باقی سے زکوٰۃ۔ (حسن)

۵۔ ایک شخص مرگیا اور اس پر زکوٰۃ ہے اور اس نے زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے اس کی اولاد صاحب حاجت ہے اگر زکوٰۃ دی جاتی ہے تو ان کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ فرمایا وہ زکوٰۃ تو نکالیں لیکن اسے اپنے اوپر تقسیم کرلیں اور اس میں سے کچھ اوروں کو دے دیں۔ (حسن)

﴿باب ۳﴾

☆(أقل ما يعطى من الزكاة وأكثر)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي ولّاد الحنّاط، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : لا يعطي أحدٌ من الزكاة أقلّ من خمسة دراهم وهو أقلّ ما فرض الله عزّ وجلّ من الزكاة في أموال المسلمين فلا يعطوا أحداً من الزكاة أقلّ من خمسة دراهم فصاعداً .

٢ ـ وعنه ، عن أحمد ، عن عبدالملك بن عتبة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : قلت له : أُعطي الرّجل من الزكاة ثمانين درهماً ؟ قال : نعم وزده ، قلت : أُعطيه مائة ؟ قال : نعم وأغنه إن قدرت أن تغنيه .

٣ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ بن فضّال عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل كم يعطى الرّجل من الزكاة ، قال : قال أبوجعفر عليه السلام : إذا أعطيت فأغنه .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سعيد بن غزوان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تعطيه من الزكاة حتّى تغنيه .

باب ۳۲

کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ دینا

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ کسی کو زکوٰۃ پانچ درہم سے کم نہ دی جائے۔ خدا نے پانچ درہم سے کم زکوٰۃ نہیں رکھی پس اس سے کم نہ دو، زیادہ دے سکتے ہو۔ (ح)

۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص کو اسی درہم دے دیئے جائیں فرمایا ہاں بلکہ اور زیادہ، میں نے کہا سو، فرمایا ہاں اگر تم کر سکتے ہو تو اسے غنی کر دو۔ (موثق)

۳۔ حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا ایک شخص کو کتنی زکوٰۃ دی جائے فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اتنا دے سکتے ہو کہ وہ غنی ہو جائے۔

۴۔ اتنا دے سکتے ہو کہ وہ غنی ہو جائے۔

﴿باب ۳۱﴾

﴿أنه يعطى عيال المؤمن من الزكاة اذا كانوا صغاراً و يقضي عن﴾ ﴿المؤمنين الديون من الزكاة﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرَّجل يموت ويترك العيال أيعطون من الزكاة ؟ قال : نعم : حتّى ينشؤوا ويبلغوا ويسألوا من أين كانوا يعيشون إذا قطع ذلك عنهم فقلت : إنّهم لا يعرفون ؟ قال : يحفظ فيهم ميّتهم ويحبّب إليهم دين أبيهم فلا يلبثوا أن يهتمّوا بدين أبيهم فإذا بلغوا وعدلوا إلى غيركم فلا تعطوهم .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل عارف فاضل توفّي وترك عليه ديناً قد ابتلي به لم يكن بمفسد ولا بمسرف ولا معروف بالمسألة هل يقضى عنه من الزَّكاة الألف والألفان ؟ قال : نعم .

٣ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أحمد ابن عائذ، عن أبي خديجة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ذرّيّة الرّجل المسلم إذا مات يعطون من الزكاة والفطرة كما كان يعطى أبوهم حتّى يبلغوا فإذا بلغوا و عرفوا ما كان أبوهم يعرف أعطوا وإن نصبوا لم يعطوا.

باب ۳

زکوٰۃ عیال مومن کو دی جائے

۱- میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص مرجاتا ہے اور اولاد چھوڑ جاتا ہے کیا ان کو زکوٰۃ دی جائے۔ فرمایا ہاں جب اُن کی نشو نما ہو اور بالغ ہوں اور ان سے پوچھا جائے کہ جب یہ زکوٰۃ ان کو نہ دی جاتی تھی تو وہ کہاں سے کھاتے تھے؟ میں نے کہا وہ معرفت نہیں رکھتے۔ فرمایا ان کے مرنے والوں کی یاد دلائی اور ان کے باپ کے دین کی محبت ان کے دل میں پیدا کی جائے اور یہاں تک وہ اپنے باپ کے دین پر قائم ہوں اگر بالغ ہونے کے بعد وہ کسی دوسرے دین کی طرف چلے جائیں تو پھر زکوٰۃ ان کو نہ دی جائے۔ (حسن)

۲- میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مرد عارف فاضل ہو وہ مرجائے اور اس پر قرضہ ہو جس میں وہ مبتلا تھا اور وہ مفید تھا نہ مسرف اور نہ احمق تو کیا اس کا قرضہ زکات سے چکا دیا جائے ہزار دو ہزار روپیہ کا فرمایا ہاں۔ (ص)

۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مرد مسلمان کی اولاد کو جب ان کا باپ مرجائے زکوٰۃ فطرہ دیا جائے جیسے ان کے باپ کو دیا جاتا تھا ان کے بالغ ہونے تک جب بالغ ہو جائے اور اپنے باپ کی طرح صاحب معرفت رہیں تو زکوٰۃ دی جائے اور اگر ناصبی ہو جائیں تو نہ دی جائے۔ (ص)

﴿باب ۳۲﴾

﴿تفضيل أهل الزكاة بعضهم على بعض﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن عتيبة بن عبدالله بن عجلان السكونيّ قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: إنّي ربّما قسّمت الشيء بين أصحابي أصلهم به فكيف أعطيهم؟ فقال: أعطهم على الهجرة في الدّين و العقل والفقه.

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير جميعاً ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الزكاة أيفضّل بعض من يعطى ممّن لا يسأل على غيره ؟ قال : نعم يفضّل الّذي لا يسأل على الّذي يسأل .

٣ ـ عليُّ بن محمّد ، عن إبراهيم بن إسحاق ، عن محمّد بن سليمان ، عن عبدالله بن سنان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إنَّ صدقة الخفّ والظلف تدفع إلى المتجمّلين من المسلمين فأمّا صدقة الذّهب والفضّة وما كيل بالقفيز ممّا أخرجت الأرض فللفقراء المدقعين . قال ابن سنان : قلت : وكيف صار هذا كذا ؟ فقال : لانَّ هؤلاء متجمّلون يستحيون من النّاس فيدفع إليهم أجمل الأمرين عند النّاس وكلٌّ صدقة .

٤ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن [ابن أبي عمير] عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : قلت له : الرَّجل يعطى الألف الدّرهم من الزكاة فيقسّمها فيحدّث نفسه أن يعطي الرَّجل منها ثمَّ يبدوله ويعزله ويعطي غيره ؟ قال : لابأس به .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابه ، عن عنبسة بن مصعب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : اُتي النبيُّ صلى الله عليه وآله بشيء فقسّمه فلم يسع أهل الصفّة جميعاً فخصَّ به اُناساً منهم فخاف رسول الله صلى الله عليه وآله أن يكون قد دخل قلوب الآخرين شيءٌ فخرج إليهم فقال : معذرة إلى الله عزَّ وجلَّ وإليكم يا أهل الصفّة إنّا اُوتينا بشيء فأردنا أن نقسّمه بينكم فلم يسعكم فخصصت به اُناساً منكم خشينا جزعهم وهلعهم .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام أو عن أبي الحسن عليه السلام في الرَّجل يأخذ الشيء للرجل ثمَّ يبدوله فيجعله لغيره ، قال : لا بأس .

سبیلِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸

باب ۳۲
تفضیل زکوٰۃ

۱۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا میں بسا اوقات اپنے اصحاب میں زکوٰۃ تقسیم کرتا ہوں اور ان کو پہنچاتا ہوں

پس میں کس صورت سے تقسیم کروں فرمایا ان کو فضیلت دی جائے جو بلحاظ ہجرت فی الدین اور بلحاظ عقل وعلم دین بہتر ہوں۔ (م)

۲۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا کیا اس کو جو سوال نہیں کرتا سوال کرنے والے پر فضیلت ہے فرمایا ہاں۔ جو سوال نہیں کرتا اسے سوال کرنے والے پر فضیلت ہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صدقہ اونٹ اور گائے دیا جائے شاندار مسلمانوں کو لیکن سونے اور چاندی یا غلات کا صدقہ ان فقراء کے لئے ہے جن بیچارے کے چہرے گرد آلود ہوں ابن سنان نے کہا میں نے حضرت سے کہا یہ کیسے فرمایا جو شاندار لوگ ہوتے ہیں وہ لوگوں سے مانگنے میں حیا کرتے ہیں پس ان کو سب سے اچھی چیز دی جائے اور وہ کل صدقہ ہو۔ (م)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص ہزار درہم زکوٰۃ دیتا ہے اور اسے تقسیم کرتا ہے پھر اس کے دل میں آتا ہے کہ فلاں شخص کو دے چکا ہے پھر اسے معزول کرکے دوسرے کو دیتا ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے (مجہول)

۵۔ رسولُ اللہ کے پاس کچھ مال لایا گیا آپؐ نے اسے تقسیم کیا وہ چونکہ تمام اہل صفہ کے لئے کافی نہ تھا اس لئے آپؐ نے ان میں سے بعض پر تقسیم کیا پھر حضرت کو یہ خوف ہوا کہ جنھیں نہیں ملا ہے انھیں ملال ہوگا۔ آپ ان کے پاس آئے اور فرمایا اللہ سے اور تم سے معذرت خواہ ہوں اے اہل صفہ ہمارے پاس تھوڑی سی چیز آئی تھی ہم نے چاہا کہ تم سب میں تقسیم کردیں لیکن وہ سب کے لئے کافی نہ تھی لہٰذا تم میں سے کچھ لوگوں کو مخصوص کرنا پڑا۔ جن کی فریاد و زاری کا ہم کو خوف تھا۔ (ض)

۶۔ فرمایا اس شخص کے بارے جو کسی چیز کو ایک شخص کے لئے نے پھر اسے دوسرے کو دے دے فرمایا تو کوئی حرج نہیں۔

﴿باب ۲۳﴾

☆(تفضيل القرابة في الزكاة ومن لايجوز منهم أن يعطوا من الزكاة)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّدبن عيسى ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عبدالملك بن عتبة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : قلت له : لي قرابة أنفق على بعضهم و أفضّل بعضهم [على بعض] فيأتيني إبّان الزكاة أفأعطيهم منها ؟ قال : مستحقّون لها ؟ قلت : نعم ، قال : هم أفضل من غيرهم أعطهم ، قال : قلت : فمن ذا الّذي يلزمني من ذوي قرابتي حتّى لاأحسب الزكاة عليهم ؟ فقال : أبوك واُمّك ، قلت : أبي واُمّي ؟ قال : الوالدان والولد.

٢ ـ أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن مثنّى، عن أبي بصير قال: سأله رجل وأنا أسمع قال: أُعطي قرابتي زكاة مالي وهم لا يعرفون؟ قال: فقال: لا تعط الزكاة إلّا مسلماً وأعطهم من غير ذلك، ثمّ قال أبو عبدالله عليه السلام: أترون أنّما في المال الزكاة وحدها ما فرض الله في المال من غير الزكاة أكثر تعطي منه القرابة والمعترض لك ممّن يسألك فتعطيه ما لم تعرفه بالنصب فإذا عرفته بالنّصب فلا تعطه إلّا أن تخاف لسانه فتشتري دينك وعرضك منه.

٣ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن عيسى عن أحمد ابن محمّد بن أبي نصر قال: سألت الرّضا عليه السلام عن الرّجل له قرابة و موالي و أتباع يحبّون أمير المؤمنين صلوات الله عليه و ليس يعرفون صاحب هذا الأمر أيعطون من الزّكاة؟ قال: لا.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد عن زرعة بن محمّد، عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الرجل يكون له الزكاة وله قرابة محتاجون غير عارفين أيعطيهم من الزكاة؟ فقال: لا ولا كرامة، لا يجعل الزكاة وقاية لماله يعطيهم من غير الزكاة إن أراد.

٥ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرّحمن ابن الحجّاج، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: خمسة لا يعطون من الزكاة شيئاً: الأب والأُمّ والولد والمملوك والمرأة وذلك أنّهم عياله لازمون له.

٦ ـ أحمد بن إدريس وغيره، عن محمّد بن أحمد، عن محمّد بن عبد الحميد، عن أبي جميلة، عن زيد الشحّام، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: في الزكاة يعطى منها الأخ والأُخت والعمّ والعمّة والخال والخالة ولا يعطى الجدّ ولا الجدّة.

٧ ـ محمّد بن يحيى؛ ومحمّد بن عبدالله، عن عبدالله بن جعفر، عن أحمد بن حمزة قال قلت لأبي الحسن عليه السلام: رجلٌ من مواليك له قرابة كلّهم يقول بك وله زكاة أيجوز له أن يعطيهم جميع زكاته؟ قال: نعم.

٨ ـ محمّد بن أبي عبدالله، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن مهزيار، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن الرّجل يضع زكاته كلّها في أهل بيته وهم يتولّونك؟ فقال: نعم.

٩ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عمران بن إسماعيل بن عمران القمي

قال: كتبت إلى أبي الحسن الثالث عليه السلام: أن لي ولداً رجالاً و نساءً أفيجوز [لي] أن أعطيهم من الزكاة شيئاً؛ فكتب عليه السلام: إن ذلك جائز لكم.

١٠ ـ أحمد بن إدريس؛ وغيره، عن محمد بن أحمد، عن بعض أصحابنا، عن محمد بن جزك قال: سألت الصادق عليه السلام: أدفع عشر مالي إلى ولد ابنتي؟ قال: نعم لا بأس.

باب ۳۳

زکوٰۃ میں فضیلت قرابت

۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرے رشتہ دار ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دے کر میں ان کو نفقہ بہم پہنچاتا ہوں۔ میری زکوٰۃ کا وقت آگیا تو کیا میں ان کو زکوٰۃ دے دوں فرمایا کیا وہ مستحق ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا تو وہ غیروں سے افضل ہیں انھیں دے دو میں نے کہا وہ کون رشتہ دار ہیں جن کو میں زکوٰۃ نہ دوں فرمایا وہ تمہارے باپ اور ماں ہیں۔ میں نے کہا صرف میرے ماں باپ۔ فرمایا ماں باپ اور بیٹا۔ (موثق)

۲۔ ایک شخص نے کہا میں اپنے رشتہ داروں کو اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں درآنحالیکہ وہ معرفت نہیں رکھتے۔ فرمایا زکوٰۃ مسلمان کے سوا کسی کو نہ دو اور نصابی زکوٰۃ کے علاوہ ان کو دے سکتے ہو پھر فرمایا کیا تم کو نہیں معلوم کہ زکوٰۃ فریضہ اور دوسرے صدقات تم قرابتداروں کو دے سکتے ہو اور مانگنے والوں میں سے جو ناصبی ہوں ان کو نہ دو اور جب ان کا ناصبی ہونا معلوم ہو جائے تو مت دو ہاں اگر ان کی زبان درازی کا خوف ہو تو اپنے دین اور آبرو کو ان سے بچاؤ۔ (حسن)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے قرابتدار، دوست اور پیرو امیر المومنینؑ کو تو دوست رکھتے ہیں لیکن صاحب الامر کی معرفت نہیں رکھتے کیا ان کو زکوٰۃ دی جائے فرمایا نہیں۔ (ض)

۴۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے زکوٰۃ دینی ہے اور اس کے کچھ محتاج رشتہ دار بے معرفت ہیں آیا وہ ان کو زکوٰۃ میں سے کچھ دے فرمایا نہیں اور نہ اس کے کرامت و بزرگی ہے اور وہ زکوٰۃ کو اپنے مال کی حفاظت قرار نہ دے علاوہ زکوٰۃ کے انھیں دے سکتا ہے۔ (موثق)

۵۔ فرمایا پانچ کو زکوٰۃ میں سے کچھ نہ دیا جائے گا باپ ماں اولاد غلام اور زوجہ کیونکہ یہ اس کے عیال ہیں لازم النفقہ۔ (م)

۶۔ فرمایا حضرت نے زکوٰۃ دی جائے گی بھائی، بہن، چچا اور پھوپی، ماموں اور خالہ کو اور نہ دی جائے گی دادا اور دادی کو۔ (م)

۷۔ میں نے کہا ابوالحسن علیہ السلام سے ایک شخص کے بہت سے قرابت دار ہیں اور اس کے پاس مال زکوٰۃ ہے آیا جائز ہے کہ وہ ان سب کو مال زکوٰۃ دے دے۔ فرمایا ہاں۔ (مجہول)

۸۔ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو اپنی کل زکوٰۃ اپنے اہل بیت کو دیتا ہے اور وہ آپ کے دوستوں میں سے ہے فرمایا ٹھیک ہے۔ (ض)

۹۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے لئے کچھ لڑکے اور لڑکیاں (غیر واجب النفقہ) ہیں کیا ان کو زکوٰۃ میں سے کچھ دوں حضرت نے مجھے لکھا تمہارے لئے جائز ہے۔ (مجہول)

۱۰۔ میں نے پوچھا میں اپنے مال کا دسواں حصہ اپنے پوتے کو دے سکتا ہوں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (مرسل)۔

﴿باب نادر﴾

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي محمّد الوابشيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله بعض أصحابنا عن رجل اشترى أباه من الزكاة ـ زكاة ماله ـ قال : اشترى خير رقبة لابأس بذلك .

٢ ـ أحمدبن إدريس ، عن محمّدبن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل على أبيه دين ولأبيه مؤونة أيعطي أباه من زكاته يقضي دينه ؟ قال : نعم ومن أحقُّ من أبيه .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّادبن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل حلّت عليه الزكاة ومات أبوه وعليه دَين أيؤدّي زكاته في دَين أبيه وللابن مال كثير ؟ فقال : إن كان أبوه أورثه مالاً ثمَّ ظهر عليه دين لم يعلم به يومئذ فيقضيه عنه قضاه من جميع الميراث ولم يقضه من زكاته وإن لم يكن أورثه مالاً لم يكن أحدٌ أحقُّ بزكاته من دَين أبيه فإذا أدّاها في دَين أبيه على هذه الحال أجزأت عنه .

باب ۳۴

نادر (متفرقات)

۱۔ کسی نے حضرت سے پوچھا کیا ایک شخص مالِ زکوٰۃ سے اپنے غلام باپ کو خرید سکتا ہے فرمایا یہ تو آزاد کرانے کی بہترین صورت ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ (مرسل)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے باپ پر قرض ہے اور اس کے لیے خرچ بھی ہے آیا بیٹا زکوٰۃ میں سے کچھ دے کر قرضہ چکا دے فرمایا۔ ہاں اور اس کے باپ سے زیادہ مستحق اور کون ہوگا۔ (موثق)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر مالِ زکوٰۃ ہو اور اس کا باپ مقروض مر جائے تو کیا وہ اپنی زکوٰۃ سے اس کا قرضہ ادا کرے درآنحالیکہ لڑکے کے پاس مال کثیر ہو، فرمایا اگر اس کا باپ میراث میں مال چھوڑ گیا ہے اور بعد میں اس پر قرضہ معلوم ہو جو پہلے معلوم نہ تھا تو باپ کے مال سے قرضہ ادا کیا جائے اور زکوٰۃ سے نہیں اور اگر مال نہیں چھوڑا تو اس کی زکوٰۃ کے لیے باپ کے قرضہ کو ادا کرنے سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے اگر وہ ادا کر دے تو یہ کافی ہوگا۔ (موثق)

باب ۳۵

☆(الزكاة تبعث من بلد الى بلد أو تدفع الى من يقسمها فتضيع)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز [عن زرارة] ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل بعث بزكاة ماله لتقسم فضاعت هل عليه ضمانها حتّى تقسم ؟ فقال : إذا وجدلها موضعاً فلم يدفعها فهو لها ضامن حتّى يدفعها وإن لم يجدلها من يدفعها إليه فبعث بها إلى أهلها فليس عليه ضمان لأنّها قد خرجت من يده وكذلك الوصيّ الّذي يوصى إليه يكون ضامناً لما دفع إليه إذا وجد ربّه الّذي أمر بدفعه إليه فإن لم يجد فليس عليه ضمان .

٢ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا أخرج الرجل الزكاة من ماله ثمّ سمّاها لقوم فضاعت أو أرسل بها إليهم فضاعت فلا شيء عليه .

٣ ـ حريز ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : إذا أخرجها من

ماله فذهبت ولم يسمّها لأحد فقد برئ منها .

٤ ـ حريز ، عن زرارة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل بعث إليه أخ له زكاته ليقسّمها فضاعت ؟ فقال : ليس على الرّسول ولا على المؤدّي ضمان ؛ قلت : فإنّه لم يجدلها أهلاً ففسدت وتغيّرت أيضمنها ؟ قال : لا ولكن إن عرف لها أهلاً فعطبت أو فسدت فهو لها ضامن حتّى يخرجها .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن جميل بن صالح عن بكير بن أعين قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرّجل يبعث بزكاته فتسرق أو تضيع قال : ليس عليه شيء .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عمّن أخبره ، عن درست ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : في الزكاة يبعث بها الرّجل إلى بلد غير بلده ؟ قال : لا بأس أن يبعث الثلث أو الرّبع ـ شكّ أبو أحمد ـ .

٧ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يعطى الزكاة يقسّمها أله أن يخرج الشيء منها من البلدة الّتي هو فيها إلى غيرها ؟ قال : لا بأس .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة ، عن عبدالكريم بن عتبة الهاشميّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يقسّم صدقة أهل البوادي في أهل البوادي وصدقة أهل الحضر في أهل الحضر ولا يقسّمها بينهم بالسوية إنّما يقسّمها على قدر ما يحضره منهم وما يرى ليس في ذلك شيء موقّت .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن وهيب بن حفص قال : كنّا مع أبي بصير فأتاه عمرو بن إلياس فقال له : يا أبا محمّد إنّ أخي بحلب بعث إليّ بمال من الزكاة اُقسّمه بالكوفة فقطع عليه الطريق فهل عندك فيه رواية ؟ فقال : نعم . سألت أبا جعفر عليه السلام عن هذه المسألة ولم أظنّ أنّ أحداً يسألني عنها أبداً فقلت لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك الرجل يبعث بزكاته من أرض إلى أرض فيقطع عليه الطريق فقال : قد أجزأت عنه ولو كنت أنا لاعدتها .

١٠ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

عبدالله بن مسكان ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاتحل صدقة المهاجرين للأعراب ولا صدقة الأعراب للمهاجرين .

١١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد عن يحيى بن عمران ، عن ابن مسكان ، عن ضريس قال : سأل المدائني أبا جعفر عليه السلام قال : إن لنا زكاة نخرجها من أموالنا ففيمن نضعها ؟ فقال : في أهل ولايتك ، فقال : إني في بلاد ليس فيها أحد من أوليائك ؟ فقال : ابعث بها إلى بلدهم تدفع إليهم ولا تدفعها إلى قوم إن دعوتهم غداً إلى أمرك لم يجيبوك وكان والله الذبح .

باب ۳۵

زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنا

۱۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنا مال زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لیے کہیں بھیجا ہو اور وہ ضائع ہو جائے تو کیا یہ اس کا ضامن ہوگا جب تک وہ تقسیم ہو، فرمایا اگر اس کے مستحق موجود ہوں اور ان کو نہ دے تو ضامن ہوگا۔ جب تک وہ مستحقوں کو نہ پہنچے اور اگر کوئی مستحق نہ ملے اور وہ کسی دوسری جگہ اس کے اہل کو بھیج دے تو پھر وہ ضامن نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ مال اب اس کے ہاتھ میں نہیں، یہی صورت وصی کی ہوگی کہ جو چیز اس کے سپرد کی گئی ہے وہ اس کا ضامن ہوگا اور جب صاحب مال اس شخص کو پالے جس کے دینے کا حکم ہے تو اسے دے دے اور اگر نہ ملے تو وہ ضامن ہوگا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے پھر کچھ لوگوں کے سپرد کرے اور وہ مال ضائع ہو جائے۔ کیا ان کے پاس اس مال کو کسی کے ہاتھ لوگوں کے پاس بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے تو اس صاحب مال کی برات ہوگی۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اور وہ بغیر کسی کو دیئے ہاتھ سے چلی جائے تو وہ بری ہوگا۔ (حسن)

۴۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کا بھائی اس کے پاس اپنی زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے فرمایا اس کی ضمانت نہ بھیجنے والے پر ہوگی اور نہ جس کو بھیجی گئی تھی۔ میں نے پوچھا اگر مستحق نہ ملنے سے خراب ہو جائے یا اس میں تغیر آ جائے تو کیا وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔ فرمایا نہیں، لیکن مستحق موجود ہے اور نہ دے اور وہ شے تباہ ہو جائے یا فاسد ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا اور اس کا ادا کرنا لازم ہوگا۔ (حسن)

۵۔ میں نے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں جو کسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور وہ چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے فرمایا

اس پر کوئی تاوان نہیں۔ (حسن)

۶۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو مال زکوٰۃ کسی دوسرے شہر میں بھیجتا ہے فرمایا وہ تہائی یا چوتھائی مال بھیجے۔

۷۔ پوچھا ایک شخص کو زکوٰۃ تقسیم کے لئے دی جائے اور وہ اسے دوسرے شہر میں لے جائے تو وہ اپنا حق لے لے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

۸۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ صدقات اہل بادیہ کو اہل بادیہ تقسیم کرتے تھے اور شہر والوں کے صدقات کو شہر والوں پر اور سب پر برابر تقسیم نہیں کرتے تھے بلکہ بقدر ان کی ضرورتوں کے اور یہ نہیں دیکھتے تھے کہ اس میں کوئی شے موقت ہے۔ (حسن)

۹۔ ہم ابوبصیر کے ساتھ تھے کہ ان کے پاس عمرو بن الیاس آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو محمد حلب میں میرا بھائی ہے اس نے میرے لئے مال زکوٰۃ بھیجا تاکہ میں کوفہ میں تقسیم کر دوں راستہ میں ڈاکہ پڑ گیا۔ کیا اس کے بارے میں آپ کے پاس کوئی روایت ہے انھوں نے کہا۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے یہ سوال کیا تھا اور مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی اس کو پوچھے گا۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں ایک شخص مال زکوٰۃ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجتا ہے راستہ میں ڈاکہ پڑ جاتا ہے فرمایا اس کے لئے کافی ہے لیکن اگر میں ہوتا تو زکوٰۃ دوبارہ دیتا۔ (موثق)

۱۰۔ فرمایا نہیں حلال ہے مہاجرین کا صدقہ بدو عربوں کے لئے اور نہ بدو عربوں کا مہاجروں کے لئے۔ (م)

۱۱۔ مدائنی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو زکوٰۃ ہم اپنے اموال سے نکالتے ہیں تو وہ کسے دیں فرمایا اپنے اہل وطن کو اس نے کہا ہم ایسے شہر میں ہیں جہاں آپ کے دوستوں میں کوئی نہیں۔ فرمایا اسے کسی اور شہر میں بھیجو جہاں ایسے لوگ موجود ہوں ایسے لوگوں کو نہ دو جنھیں امر حق کے لئے بلاؤ تو وہ قبول نہ کریں۔ ایسے لوگوں کو دینا مستحقوں کے حقوق ذبح کرنا ہے (م)

﴿باب ۳۶﴾

﴿الرجل يدفع اليه الشيء يفرقه وهو محتاج اليه يأخذ لنفسه﴾

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ، عن سعيد بن يسار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرجل يعطى الزكاة يقسمها في أصحابه أيأخذ منها شيئاً ؟ قال : نعم .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عن أبي إبراهيم عليه السلام في رجل اُعطي مالاً يفرقه فيمن يحل له ، أله أن يأخذ منه شيئاً لنفسه وإن لم يسم له ؟ قال : يأخذ منه لنفسه مثل مايعطي غيره .

۳ ۔ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرَّجل يعطي الرَّجل الدَّراهم يقسّمها و يضعها في مواضعها وهو ممّن يحلّ له الصدقة ، قال : لا بأس أن يأخذ لنفسه كما يعطي غيره ، قال : ولا يجوز له أن يأخذ إذا أمره أن يضعها في مواضع مسمّاة إلّا باذنه .

باب ۳۳

قاسم زکوٰۃ کیا اپنے لئے بھی لے سکتا ہے

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص کو اس کے اصحاب میں تقسیم کرنے کے لئے زکوٰۃ دی جاتی ہے آیا وہ خود اس میں سے کچھ لے سکتا ہے۔ فرمایا ہاں (موثق)

۲۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جسے مال تقسیم کرنے کے لئے دیا گیا ہو تو کیا وہ اس میں سے اپنے لئے کچھ لے لے بغیر نامزد کئے ہوئے۔ فرمایا وہ اپنے لئے اتنا ہی لے جتنا غیر کو دے۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جسے درہم تقسیم کرنے اور صحیح مقام تک پہنچانے کے لئے دیئے گئے ہوں اور مستحق زکوٰۃ ہو۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ اپنے لئے اتنا لے لے جتنا حق اس کے غیر کا ہے ہاں ایسی صورت میں جائز نہ ہوگا جبکہ صاحب زکوٰۃ نے کچھ لوگوں کو نامزد کر دیا ہو ہاں اس کے اذن سے لے سکتا ہے۔ (موثق)

﴿باب ۳۴﴾

✿(الرجل اذا وصلت اليه الزكاة فهي كسبيل ماله يفعل بها مايشاء)✿

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أخذ الرجل الزكاة فهي كماله يصنع بها مايشاء ، قال : و قال : إنّ الله عزَّ وجلَّ فرض للفقراء في أموال الأغنياء فريضة لا يحمدون إلّا بأدائها وهي الزكاة فإذا هي وصلت إلى الفقير فهي بمنزلة ماله يصنع بها ما يشاء ، فقلت : يتزوَّج بها ويحجّ منها ؟ قال : نعم هي ماله ، قلت : فهل يؤجر الفقير إذا حجَّ من الزكاة كما يؤجر الغني صاحب المال ؟ قال : نعم .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنَّ شيخاً من أصحابنا يقال له : عمر سأل عيسى بن أعين وهو محتاج فقال له عيسى بن أعين : أما إنَّ عندي من الزكاة ولكن لا أعطيك منها ، فقال له : ولم ؟ فقال : لأنّي رأيتك اشتريت لحماً و تمراً فقال : إنّما ربحت درهماً فاشتريت بدانقين لحماً و بدانقين تمراً ثمَّ و رجعت بدانقين لحاجة ، قال : فوضع أبوعبدالله عليه السلام يده على جبهته ساعة ثمَّ رفع رأسه ثم قال : إنَّ الله تبارك و تعالى نظر في أموال الأغنياء ثمَّ نظر في الفقراء فجعل في أموال الأغنياء ما يكتفون به ولو لم يكفهم لزادهم بل يعطيه ما يأكل و يشرب و يكتسي و يتزوَّج و يتصدَّق و يحجّ .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأل رجلٌ أبا عبدالله عليه السلام وأنا جالسٌ فقال : إنّي اُعطى من الزكاة فأجمعه حتّى أحجَّ به ؟ قال : نعم يأجر الله من يعطيك .

باب ٣

جب کوئی زکوٰۃ لے لے تو پھر وہ اس کا مال ہے

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا جب کوئی شخص زکوٰۃ لے تو وہ اس کے مال کی طرح ہو جاتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اموال اغنیا سے فقراء کا حق رکھا ہے زکوٰۃ ادا کر کے اغنیا صاحب مدح نہیں ہو جاتے۔ جب زکوٰۃ فقیر لے لے تو وہ بمنزلہ اس کے مال کے ہو جاتی ہے جیسے چاہے خرچ کرے۔ میں نے کہا چاہے شادی کرے یا حج کرے فرمایا ہاں۔
میں نے کہا کیا زکوٰۃ سے حج کرنے والے کو وہی ثواب ملے گا جو صاحب مال کو ملتا ہے فرمایا ہاں۔ (موثق)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے اصحاب میں سے ایک شیخ نے جس کا نام عمر تھا۔ عیسیٰ بن اعین سے سوال کیا درآنحالیکہ وہ محتاج تھا۔ عیسیٰ نے کہا میرے پاس مال زکوٰۃ ہے تو مگر میں دوں گا نہیں۔ اس نے کہا یہ کیوں۔ انھوں نے کہا اس لئے کہ میں نے تجھے گوشت اور تمر خریدتے دیکھا ہے اس نے کہا مجھے منافع ایک درہم ملا تھا میں نے اس

میں سے دو دانگ کا گوشت خریدا اور دو دانگ کے تمرا اور دو دانگ اپنی ضرورت کے لیے بچا لیے۔ اس نے کہا حضرت نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ لیا، پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے نظر کی مال اغنیا کی طرف، پھر دیکھا فقراء کی طرف پس مال اغنیا میں اس چیز کو قرار دیا جس سے فقراء کا خرچ پورا ہو سکے اور در صورت کافی نہ ہونے کے اور زیادہ کریں بلکہ اتنا دیں کہ وہ کھائیں پہنیں، لباس بنائیں، شادی بیاہ کریں صدقہ دیں اور حج کریں۔ (۳)

۴۔ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا مجھے جو زکوٰۃ دی جاتی ہے میں اسے جمع کرتا ہوں تاکہ حج کروں۔ فرمایا ٹھیک ہے اللہ اجر دے دینے والوں کو (حسن)

«باب ۳۸»

☆(الرجل يحج من الزكاة أو يعتق)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج عن إسماعيل الشعيريّ ، عن الحكم بن عتيبة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل يعطى الرَّجل من زكاة ماله يحجُّ بها ؟ قال : مال الزكاة يحجُّ به ، فقلت له : إنّه رجل مسلم أعطى رجلاً مسلماً ؟ فقال : إن كان محتاجاً فليعطه لحاجته وفقره ولا يقول له : حجّ بها يصنع بها بعد ما يشاء .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عمرو ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يجتمع عنده من الزكاة الخمسمائة والستّمائة يشتري بها نسمة ويعتقها فقال : إذاً يظلم قوماً آخرين حقوقهم ، ثمَّ مكث مليّاً ثمَّ قال : إلّا أن يكون عبداً مسلماً في ضرورة فيشتريه ويعتقه .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن مروان بن مسلم ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن زرارة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل أخرج زكاة ماله ألف درهم فلم يجد موضعاً يدفع ذلك إليه فنظر إلى مملوك يباع فيمن يريده فاشتراه بتلك الألف الدَّرهم الّتي أخرجها من زكاته فأعتقه هل يجوز له ذلك ؟ قال : نعم لا بأس بذلك ، قلت : فإنّه لمّا إن أُعتق وصار حرّاً اتّجر و احترف و أصاب مالاً ثمَّ مات و ليس له وارث فمن يرثه إذا لم يكن له وارث ؟ قال : يرثه الفقراء المؤمنون الّذين يستحقّون الزكاة لأنّه إنّما اشترى بمالهم .

باب ۳۸

مال زکوٰۃ سے حج کرنا اور غلام آزاد کرنا

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ ایک آدمی ایک شخص کو زکوٰۃ دیتا ہے کیا وہ اس سے حج کر سکتا ہے۔ فرمایا مال زکوٰۃ سے حج ہو سکتا ہے میں نے کہا ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو زکوٰۃ دی فرمایا اگر وہ محتاج ہے تو دینے والا اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے دے یہ نہ کہے کہ اس سے حج کرنا بلکہ اس کی مرضی پر چھوڑ دے کہ جو چاہے کرے۔ (م)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے پاس زکوٰۃ خمس کے سوا درچھ سو روپیہ جمع ہوا اور وہ اس سے کنیز خرید کر کے آزاد کردے۔ فرمایا جب کسی قوم کے حقوق پر ظلم کیا جائے اور اس کی مدت طویل ہو جائے پھر فرمایا اگر غلام مسلمان ہو اور ضرورت مند ہو تو اسے خرید کر آزاد کردے۔ (م)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک ہزار درہم زکوٰۃ نکالی ہو اور اس کے دینے کے لئے مستحق نہ ملے اور وہ ایک غلام کو بکتا ہوا دیکھے جس کو خریدنا چاہتا ہو پس اس رقم سے اسے خریدلے۔ آیا یہ اس کے لئے جائز ہے۔ فرمایا ہاں کوئی مضائقہ نہیں، میں نے کہا اگر یہ غلام آزادی کے بعد تجارت کرے یا کوئی پیشہ کرکے مال حاصل کرے اور پھر مرجائے اور کوئی وارث نہ ہو تو اس کا مال کہاں جائے گا۔ فرمایا اس کے وارث فقرا ہوں گے جن کے مال سے وہ خریدا گیا تھا۔ (حسن)

باب ۳۹

(القرض انه حمى الزكاة)

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ؛ و الحجّال ، عن ثعلبة ابن ميمون ، عن إبراهيم بن السنديّ ، عن يونس بن عمّار قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : قرض المؤمن غنيمة وتعجيل أجر إن أيسر قضاك وإن مات قبل ذلك احتسبت به من الزكاة .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن عليّ ، عن محمّد بن فضيل ، عن موسى بن بكر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : كان عليٌّ صلوات الله عليه يقول : قرض المال حمى الزكاة .

٣ ـ أحمدبن محمّد ، عن أبيه ، عن أحمدبن النضر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من أقرض رجلاً قرضاً إلى ميسرة كان ماله في زكاة وكان هو في الصلاة مع الملائكة حتّى يقضيه .

باب ۳۹

قرض کی ادائیگی زکوٰۃ سے

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا قرض غنیمت ہے اور اس کی ادائیگی میں تعجیل، تمہارے ادا کرنے کے لیے آسان ہے اگر وہ قبل اس کے مر جائے تو یہ اس کی زکوٰۃ میں محسوب ہوگا۔

۲۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے قرض چکایا جا سکتا ہے۔ (م)

۳۔ فرمایا جو کسی کو اس کی بحالی تک کے لیے قرض دے وہ اس کی ادائیگی تک ملائکہ کے ساتھ ہوگا۔ (م)

﴿ باب ﴾

☆(قصاص الزكاة بالدين)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن الأوّل عليه السلام عن دين لي على قوم قد طال حبسه عندهم لا يقدرون على قضائه وهم مستوجبون للزكاة هل لي أن أدعه وأحتسب به عليهم من الزكاة ؟ قال : نعم .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ، عن الحسن بن [illegible] ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة بن محمّد ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يكون له الدَّين على رجل فقير يريد أن يعطيه من الزكاة ، فقال : إن كان الفقير عنده وفاءٌ بما كان عليه من دين من عرض من دار أو متاع من متاع البيت أو يعالج عملاً يتقلّب فيها بوجهه فهو يرجو أن يأخذ منه ماله عنده من دينه فلا بأس أن يقاصّه بما أراد أن يعطيه من الزكاة أو يحتسب بها فإن لم يكن عند الفقير وفاء ولا يرجو أن يأخذ منه شيئاً فليعطه من زكاته ولا يقاصّه بشيء من الزكاة .

باب

زکوٰۃ عوض قرض

۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا قرضہ کچھ لوگوں پر ہے اور عرصہ ہو گیا وہ ادا کرنے پر قادر نہیں اور مستحق زکوٰۃ بھی ہیں کیا مدِ زکوٰۃ میں یہ روپیہ ان کے لئے چھوڑ دوں، فرمایا ہاں۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص کا قرضہ ایک فقیر پر ہے وہ اسے زکوٰۃ دینی چاہتا ہے تاکہ قرضہ چک جائے فرمایا اگر اس کے پاس جو چیز ایسی ہے جس سے قرضہ چک جائے۔ گھر یا گھر کا کوئی اور سامان یا کوئی اور صورت ایسی ہو جس سے قرضہ ادا ہو جائے تو اس کے اس مال سے قرضہ لے لیا جائے۔ اگر اسے زکوٰۃ دینے کا ارادہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر یہ رقم قرضہ میں کاٹ دی جائے۔ اگر فقیر کے پاس ادائیگی کے لئے کچھ نہ ہو اور اس سے قرضہ ملنے کی امید بھی نہ ہو تو اسے زکات دی جائے اور کوئی رقم قرضہ میں منہا نہ کی جائے۔ (موثق)

باب

(من فر بماله من الزكاة)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن عمر بن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجلٌ فرَّ بماله من الزكاة فاشترى به أرضاً أوداراً أعليه فيه شيء ؛ فقال : لا ولو جعله حليّاً أونقراً فلاشيء عليه فيه وما منع نفسه من فضله أكثر ممّا منع من حقّ الله بأن يكون فيه .

باب

زکوٰۃ سے بچنے کے لئے تدبیر کرنا

۱۔ میں نے حضرت سے اس کے بارے میں پوچھا جو زکوٰۃ سے بچنے کے لئے زمین یا مکان خرید لے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں، ایسے ہی اگر وہ زیور بنوا لے یا چاندی کر لے تو اس پر کچھ نہیں اور جس نے حق اللہ کا روکا تو اس سے زیادہ نفس کو فضیلت سے روکنے والی دوسری چیز نہیں۔ (حسن)

﴿باب ۴۲﴾

﴿ الرجل يعطي عن زكاته العوض ﴾

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد البرقي قال : كتبت إلى أبي جعفر الثاني عليه السلام : هل يجوز أن يخرج عمّا يجب في الحرث من الحنطة والشعير وما يجب على الذهب دراهم بقيمة ما يسوي أم لا يجوز إلّا أن يخرج من كلّ شيء ما فيه ؟ فأجاب عليه السلام : أيّما تيسّر يخرج .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن العمركي بن علي ، عن علي بن جعفر قال : سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن الرجل يعطي عن زكاته من الدراهم دنانير وعن الدنانير دراهم بالقيمة أيحلّ ذلك ؟ قال : لا بأس به .

٣ ـ محمد بن أبي عبدالله ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن سعيد ابن عمرو ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : يشتري الرجل من الزكاة الثياب والسويق والدقيق والبطّيخ و العنب فيقسّمه ؟ قال : لا يعطيهم إلّا الدراهم كما أمر الله تبارك وتعالى .

باب ۴۲

جنس زکوٰۃ کو بدل کردینا

۱۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا آیا جائز ہے کہ جو زکوٰۃ گیہوں یا جو اور سونے کی نکالی جائے تو اس کے بدلے درہم یا جو چیز قیمت میں برابر ہو دے دی جائے یا وہی جنس دی جائے جس سے زکوٰۃ نکالی ہے فرمایا جس میں آسانی ہو وہ نکالے ۔ (م)

۲۔ میں نے ابو الحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو درہموں کی زکوٰۃ دیناروں میں دیناروں کی درہموں میں مساوی صورت میں دیتا ہے فرمایا اس میں کیا مضائقہ ہے (م)

۳۔ میں نے کہا ایک اپنے مال کی زکوٰۃ سے کپڑے ، ستو ، خربوزے اور انگور خریدکرتا ہے اور پھر وہ محتاجوں میں تقسیم کردیتا ہے ۔ فرمایا حکم خدا کے مطابق درہم دینے چاہییں ۔ (ض)

﴿باب ٢٦﴾

☼(من يحل له أن يأخذ الزكاة ومن لايحل له ومن له المال القليل)☼

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : يأخذ الزكاة صاحب السبعمائة إذا لم يجد غيره ، قلت : فإنّ صاحب السبعمائة تجب عليه الزكاة ؟ قال : زكاته صدقة على عياله ولا يأخذها إلاّ أن يكون إذا اعتمد على السبعمائة أنفدها في أقلّ من سنة فهذا يأخذها ولاتحلّ الزكاة لمن كان محترفاً وعنده مايجب فيه الزكاة .

٢ ـ حمّاد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن زرارة بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سمعته يقول : إنّ الصّدقة لا تحلّ لمحترف ولا لذي مرّة سويّ قويّ فتنزّهوا عنها .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بكر بن صالح ، عن الحسن بن عليّ ، عن إسماعيل بن عبدالعزيز ، عن أبيه ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل من أصحابنا له ثمانمائة درهم وهو رجل خفاف وله عيال كثيرة أله أن يأخذ من الزكاة ؟ فقال : يا أبامحمّد أيربح في دراهمه مايقوت به عياله و يفضل ؟ قال : قلت : نعم ، قال : كم يفضل ؟ قلت : لا أدري ، قال : إن كان يفضل عن القوت مقدار نصف القوت فلايأخذ الزكاة و إن كان أقلّ من نصف القوت أخذ الزكاة ، قلت : فعليه في ماله زكاة تلزمه ؟ قال : بلى ، قلت : كيف يصنع ؟ قال : يوسّع بها على عياله في طعامهم [و شرابهم] وكسوتهم و إن بقي منها شيء يناوله غيرهم وما أخذ من الزكاة فضّه على عياله حتّى يلحقهم بالناس .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن عن زرعة بن محمّد ، عن سماعة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الزكاة هل تصلح لصاحب الدار والخادم ؟ فقال : نعم إلاّ أن تكون داره دار غلّة فيخرج له من غلّتها دراهم ما يكفيه لنفسه و عياله فإن لم تكن الغلّة تكفيه لنفسه و عياله في طعامهم وكسوتهم و حاجتهم من غير إسراف فقد حلّت له الزكاة فإن كانت غلّتها تكفيهم فلا .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج ، عن أبي الحسن الأوّل عليه السلام قال : سألته عن الرجل يكون أبوه أوعمّه أو أخوه يكفيه مؤنته أيأخذ من الزكاة فيتوسّع به إن كانوا لا يوسّعون عليه في كلّ

مايحتاج إليه؟ فقال: لابأس.

٦ـ صفوان بن يحيى، عن معاوية بن وهب قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرجل يكون له ثلاثمائة درهم أو أربعمائة درهم وله عيال و هو يحترف فلايصيب نفقته فيها أيكبّ فيأكلها ولايأخذ الزكاة أو يأخذ الزكاة؟ قال: لا، بل ينظر إلى فضلها فيقوت بها نفسه ومن وسعه ذلك من عياله ويأخذ البقيّة من الزكاة ويتصرّف بهذه لاينفقها.

٧ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن اُذينة، عن غير واحد، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام أنّهما سئلا عن الرجل له دار وخادم أو عبد أيقبل الزكاة؟ قال: نعم إنّ الدار والخادم ليستا بمال.

٨ـ أحمد بن إدريس، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمّار قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: رجلٌ له ثمانمائة درهم ولابن له مائتا درهم وله عشر من العيال وهو يقوتهم فيها قوتاً شديداً وليس له حرفة بيده و إنّما يستبضعها فتغيب عنه الأشهر، ثمّ يأكل من فضلها أترى له إذا حضرت الزكاة أن يخرجها من ماله فيعود بها على عياله يسبغ عليهم بها النفقة؟ قال: نعم ولكن يخرج منها الشيء الدّرهم.

٩ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن أخيه الحسن، عن زرعة، عن سماعة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قد تحلّ الزكاة لصاحب السبعمائة و تحرم على صاحب الخمسين درهماً، فقلت له: و كيف يكون هذا؟ فقال: إذا كان صاحب السبعمائة له عيال كثير فلو قسّمها بينهم لم تكفه فليعف عنها نفسه و ليأخذها لعياله و أمّا صاحب الخمسين فإنّه يحرم عليه إذا كان وحده وهو محترف يعمل بها وهو يصيب منها مايكفيه إن شاء الله.

١٠ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن عبدالعزيز، عن أبيه قال: دخلت أنا و أبوبصير على أبي عبدالله عليه السلام فقال له أبوبصير: إنّ لنا صديقاً وهو رجلٌ صدوق يدين الله بماندين به فقال: من هذا يا أبامحمّد الّذي تزكّيه؟ فقال: العبّاس بن الوليد بن صبيح. فقال: رحم الله الوليد بن صبيح ماله يا أبامحمّد؟ قال: جعلت فداك له دار تسوى أربعة آلاف درهم وله جارية وله غلام يستقي على الجمل كلّ يوم مابين الدّرهمين إلى الأربعة سوى علف الجمل وله عيال أله أن يأخذ من الزكاة؟ قال: نعم،

قال: وله هذه العروض؟ فقال: يا أبا محمّد فتأمرني أن آمره أن يبيع داره وهي عزّه ومسقط رأسه أو يبيع جاريته الّتي تقيه الحرّ والبرد وتصون وجهه و وجه عياله أو آمره أن يبيع غلامه وجمله وهو معيشته وقوته بل يأخذ الزكاة وهي له حلال ولا يبيع داره ولا غلامه ولا جمله.

١١ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن أخيه الحسن، عن زرعة، عن سماعة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن الرجل يكون له الدّراهم يعمل بها وقد وجب عليه فيها الزكاة ويكون فضله الّذي يكسب بماله كفاف عياله لطعامهم وكسوتهم لايسعه لأدمهم وإنّما هو مايقوتهم في الطعام والكسوة، قال: فلينظر إلى زكاة ماله ذلك فليخرج منها شيئاً قلّ أو كثر فيعطيه بعض من تحلّ له الزكاة وليعد بمابقي من الزكاة على عياله وليشتر بذلك آدامهم وما يصلحهم من طعامهم من غير إسراف ولا يأكل هو منه فإنّه ربّ فقير أسرف من غنيّ، فقلت: كيف يكون الفقير أسرف من الغنيّ؟ فقال: إنّ الغنيّ ينفق ممّا اُوتي والفقير ينفق من غير ما اُوتي.

١٢ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن محبوب، عن معاوية بن وهب قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام يروون عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ الصدقة لاتحلّ لغنيّ ولالذي مرّة سويّ فقال: أبو عبدالله عليه السلام لاتصلح لغنيّ.

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: مايعطي المصدّق؟ قال: مايرى الإمام ولا يقدّر له شيء.

١٤ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام رجل مسلم مملوك و مولاه رجل مسلم وله مال يزكّيه و للمملوك ولد صغير حرّ أيجزيه مولاه أن يعطي ابن عبده من الزكاة؟ فقال: لابأس به.

١٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن داود الصرميّ قال: سألته عن شارب الخمر يعطى من الزكاة شيئاً، قال: لا.

حيدرآباد ولطيف آباد، يونٹ نمبر ٨

باب۳۴

کس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے

۱۔ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اگر کسی کے پاس سات سو درہم ہوں تو اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے جبکہ اس کے سوا کچھ اور نہ ملے ۔ میں نے کہا اس پر تو خود زکوٰۃ واجب ہوگی ۔ فرمایا اس کی زکوٰۃ صدقہ ہوگی اپنے عیال کا ، وہ ایسی صورت میں مستحق ہوگا جب کل کائنات اس کی سات سو ہوں اور جب وہ ان کو خرچ کرے تو ایک سال کا خرچ پورا نہ ہو ایسا شخص زکوٰۃ لے گا اور وہ شخص مستحق نہیں جو صاحب حرفہ ہو اور اس کے پاس اتنا ہو کہ اگر وہ زکوٰۃ لے تو زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے ۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ صدقہ نہیں حلال ہے پیشہ ور کو اور نہ اس قوی کو جو صحیح الاعضاء ہو اور ان سے اپنی روزی حاصل کر سکتا ہو ۔ (حسن)

۳۔ میں نے سوال کیا کہ ہمارے اصحاب میں ایک شخص ایسا ہے جس کے پاس آٹھ سو درہم ہیں اور کم حیثیت آدمی ہے کثیر العیال ہے ۔ کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے فرمایا کیا وہ اپنے ان درہموں سے اتنا نفع حاصل کر لیتا ہے کہ اس کے قوت کے لئے کافی ہو اور بچ رہے ۔ میں نے کہا ہاں ۔ فرمایا بھلا کتنا بچ جاتا ہے میں نے کہا یہ تو معلوم نہیں ۔ فرمایا اگر قوت کی مقدار کا نصف بچ جاتا ہے تو وہ زکوٰۃ نہیں لے گا ۔ اور اگر نصف قوت سے کم بچے تو زکوٰۃ لے لے ۔ میں نے کہا تو کیا اس کو اپنے مال سے زکوٰۃ دینی لازم ہوگی ۔ فرمایا ہاں ، میں نے کہا اس کی کیا صورت ہوگی فرمایا وہ اپنے عیال کے کھانے پینے اور لباس میں توسیع کرے اور جو بچے اسے غیروں کو دے اور جو زکوٰۃ لے اسے اپنے عیال پر تقسیم کرے تاکہ وہ دوسروں کے برابر ہو جائیں (موثق)

۴۔ میں نے پوچھا زکوٰۃ کے متعلق اس شخص کے جو اہل و عیال اور خادم رکھتا ہو ۔ فرمایا ہاں مگر اس صورت میں کہ اس کے گھر میں غلہ ہو تو وہ نکالے اپنے غلہ سے اتنے درہم جو کافی ہوں اس کے اور اس کی عیال کے خرچ کے لئے ۔ اگر غلہ اتنا نہ ہو کہ کافی ہو اس کے اور اس کی عیال کے لئے کھانے پہننے اور بغیر اسراف دوسری ضرورتوں میں خرچ کے لئے تو اس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے اور اگر غلہ کافی ہو تو نہیں ۔ (موثق)

۵۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس پر باپ ، چچا اور بھائی کے خرچ کی ذمہ داری ہو کیا وہ زکوٰۃ دے کر اپنی ضرورتوں کو اچھی طرح پورا کرے جبکہ وہ لوگ اپنی ضرورتوں کو پورا نہ کر سکتے ہوں فرمایا کوئی حرج نہیں ۔ (م)

۶۔ میں نے پوچھا ۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جس کے پاس تین سو یا چار سو درہم ہوں اور اس

کے اہل و عیال ہوں اور وہ پیشہ ور بھی ہوں لیکن نفقہ پورا نہیں ہوتا تو آیا وہ اسی میں سے کھائے جائے اور زکوٰۃ نہ لے یا زکوٰۃ لے لے، فرمایا نہ لے اور انتظار کرے کشادگی رزق کا، پس خرچ کرے اپنے پر اور اپنے عیال پر بقدر گنجائش اور بقیہ سے کچھ کام کرے اسے خرچ نہ کرے (ص)

۷۔ حضرت امام محمد باقر اور حضرت صادق علیہما السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو گھر رکھتا ہو نوکر یا غلام رکھتا ہو کیا وہ زکوٰۃ لے لے۔ فرمایا ہاں، نوکر اور گھر مال نہیں کہ ان کو صرف کیا جائے۔ (مرسل)

۸۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس ایک سو درہم ہوں اور اس کے بیٹے کے پاس دو سو ہوں اور دس آدمی گھر میں کھانے والے ہوں اور اس کو انھیں پورا پورا کھانا دینا پڑتا ہو اور اس کے ہاتھ میں کوئی پیشہ بھی نہ ہو وہ پریشان ہو کر کئی ماہ کے لئے غائب ہو جاتا ہے اور اپنی کمائی سے کھاتا پیتا ہے جب اسے زکوٰۃ نکالنے کا وقت آتا ہے تو وہ اپنے گھر لوٹ آتا ہے تاکہ وہ اپنے عیال کے نفقہ میں خرچ کرے کیا یہ درست ہے۔ فرمایا ہاں۔ لیکن کچھ درہم ان میں سے نکالے بھی۔ (موثق)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے سات سو درہم رکھنے والے پر زکوٰۃ حلال ہے اور پچاس رکھنے والے پر حرام، میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس صورت میں کہ سات سو والے کا کنبہ زیادہ ہے اگر وہ ان کو تقسیم کرے تو ان کے لئے کافی نہ ہوگی۔ پس اسے چاہیئے کہ اپنے نفس کو بچالے اور اپنے عیال کے لئے زکوٰۃ لے لے لیکن پچاس والے پر یوں حرام ہوگی جب وہ اکیلا ہو، صاحب حرفہ ہو کام میں لگا ہو اور اپنی ضرورت بھر کما لیتا ہو۔ (مجہول)

۱۰۔ میں ابوبصیر کے ساتھ ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور حضرت سے ابوبصیر نے کہا۔ میرا ایک دوست ہے جو میری ہی طرح دین خدا پر ثابت قدم ہے۔ حضرت نے پوچھا وہ کون ہے انھوں نے کہا۔ عباس بن ولید بن صبیح فرمایا اللہ ولید بن صبیح پر رحم کرے، اے ابومحمد اس کے متعلق کیا کہنا چاہتے ہو۔ انھوں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کے پاس چار ہزار درہم کی قیمت کا مکان ہے ایک لونڈی ہے ایک غلام ہے جو اونٹ پر پانی لاتا ہے جو دو درہم چار درہم تک کا ہوتا ہے علاوہ اونٹ کی گھاس کے، اور وہ صاحب عیال بھی ہے کیا زکوٰۃ لے سکتا ہے فرمایا ہاں انھوں نے کہا باوجود ان اسباب کے فرمایا اے ابومحمد کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں گھر بیچنے کا۔ حالانکہ وہ باعث عزت ہے اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے یا یہ کہ میں اسے لونڈی بیچنے کا حکم دوں جو اسے سردی گرمی سے بچاتی ہے اور اس کی اور اس کے عیال کی روزی کا سامان کرتی ہے یا یہ حکم دوں کہ وہ اپنے غلام کو فروخت کر دے یا اپنے اونٹ کو بیچ ڈالے جس پر اس کی معاش کا انحصار ہے۔ وہ زکوٰۃ لے کہ وہ اس کے لئے حلال ہے وہ نہ گھر بیچے نہ غلام اور نہ اونٹ۔ (موثق)

۱۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کے پاس کچھ درہم ہوں اور ان سے کاروبار کرتا ہو اور

زکوٰۃ اس مال میں اس پر واجب ہو اور منافع اتنا ہو کہ اس کے عیال کے لیے صرف کھانے اور کپڑے کو کافی ہو اتنی گنجائش نہ ہو کہ سالن بھی ہو سکے صرف روٹی اور کپڑے ہی کے لیے کافی ہو فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ پر نظر کرے اور اس میں سے کچھ زکوٰۃ نکالے۔ کم ہو یا زیادہ اور اسے ایسے شخص کو دے جس کے لیے زکوٰۃ حلال ہو اور مابقی زکوٰۃ اپنے عیال کے لئے رکھے اور اس سے ان کے لیے سالن خرید دے اور کھانے کی دیگر ضروریات لیکن اسراف نہ ہو اور خود اس سے نہ کھائے۔ کیونکہ اکثر فقیر مالدار سے زیادہ مسرف ہوتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا، مالدار خرچ کرتا ہے وہ مال جو اسے دیا گیا ہے اور فقیر خرچ کرتا ہے جو اسے نہیں دیا گیا۔ (ص)

۱۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ لوگ رسولِ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں اور نہ قوی الاعضاء کے لیے۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مالدار پر حلال نہیں۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے امام علیہ السلام سے کہا کہ صدقہ وصول کرنے والے کو کیا دیا جائے فرمایا جو امام تجویز کرے کوئی شے معین نہیں۔ (مجہول)

۱۴۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا ایک غلام مسلمان ہے اور اس کا آقا بھی مسلمان ہے اور اس کے پاس مال زکوٰۃ ہے اور غلام کا ایک کم عمر لڑکا آزاد ہے تو کیا آقا اس غلام کے لڑکے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (مجہول)

۱۵۔ میں نے پوچھا شرابی کو زکوٰۃ کا کوئی حصہ دیا جائے۔ فرمایا نہیں۔

﴿باب ۴۴﴾

☆(من تحل له الزكاة فيمتنع من أخذها)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الهيثم بن أبي مسروق ، عن الحسن بن عليّ ، عن مروان بن مسلم ، عن عبدالله بن هلال بن خاقان قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : تارك الزكاة وقد وجبت له مثل مانعها وقد وجبت عليه .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عبد العظيم بن عبدالله العلويّ ، عن الحسين بن عليّ ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال . تارك الزكاة وقد وجبت له كمانعها وقد وجبت عليه .

٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن

عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : الرجل من أصحابنا يستحيي أن يأخذ من الزكاة فأعطيه من الزكاة ولا اُسمّي له أنّها من الزكاة ؟ فقال : أعطه ولا تسمّ له ولا تذلّ المؤمن .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : الرجل يكون محتاجاً فيبعث إليه بالصدقة فلا يقبلها على وجه الصدقة يأخذه من ذلك ذمام واستحياء وانقباض أفيعطيها إيّاه على غير ذلك الوجه وهي منّا صدقة ؟ فقال : لا إذا كانت زكاة فله أن يقبلها فإن لم يقبلها على وجه الزكاة فلا تعطها إيّاه ، وما ينبغي له أن يستحيي ممّا فرض الله عزّ وجلّ إنّما هي فريضة الله له فلا يستحيي منها .

باب

مستحق زکوٰۃ کا زکوٰۃ لینے سے انکار کرنا

۱۔ مجھ سے فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تارک زکوٰۃ یعنی مستحق زکوٰۃ ہو کر زکوٰۃ نہ لینے والا ایسا ہے جیسے زکوٰۃ واجب کو روکنے والا۔ (مجہول)

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ میں نے کہا ہمارے بعض اصحاب زکوٰۃ لینے سے شرماتے ہیں پس اس کو زکوٰۃ دی جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ زکوٰۃ فرمایا تاکہ مومن کو ذلیل نہ کیا جائے۔ (حسن)

۴۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا ایک شخص محتاج ہے اس کے پاس صدقہ بھیجا گیا لیکن وہ صدقہ کے نام سے نہیں لیتا بلکہ اسے حیا آتی ہے اور دل گرفتگی ہوتی ہے تو کیا اسے اور نام سے دے دیا جائے درآنحالیکہ وہ ہمارا صدقہ ہو فرمایا اگر وہ زکوٰۃ ہے تو نہیں۔ اسے قبول کرنا چاہیئے اگر زکوٰۃ کے نام سے قبول نہ کرے تو اسے نہ دو جو اللہ نے فرض قرار دیا ہے اس میں شرم کیسی۔ (حسن)

﴿باب﴾

☆(الحصاد والجداد)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن شريح قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : في الزرع حقّان : حقٌّ تؤخذ به وحقٌّ تعطيه ، قلت : وما الّذي اُوخذ به وما الّذي اُعطيه ؟ قال : أمّا الّذي تؤخذ به فالعشر ونصف العشر وأمّا الّذي تعطيه فقول الله عزَّ وجلَّ : « وآتوا حقّه يوم حصاده » يعني من حصدك الشيء بعد الشيء ـ ولا أعلمه إلّا قال : ـ الضغث ثمَّ الضغث حتّى يفرغ .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و محمّد بن مسلم ؛ و أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « وآتوا حقّه يوم حصاده » فقالوا جميعاً : قال أبوجعفر عليه السلام : هذا من الصدقة يعطى المسكين القبضة بعد القبضة ومن الجداد الحفنة بعد الحفنة حتّى يفرغ ويعطي الحارس أجراً معلوماً ويترك من النخل معافارة و اُمَّ جعرور ويترك للحارس يكون في الحائط العذق والعذقان والثلاثة لحفظه إيّاه .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن عبدالله بن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاتصرم باللّيل و لا تحصد باللّيل ولا تضحّ باللّيل ولا تبذر باللّيل فإنّك إن تفعل لم يأتك القانع والمعترّ ، فقلت : ما القانع والمعترّ ؟ قال : القانع الّذي يقنع بما أعطيته والمعترّ الّذي يمرُّ بك فيسألك وإن حصدت باللّيل لم يأتك السؤّال وهو قول الله تعالى : « وآتوا حقّه يوم حصاده » عند الحصاد يعني القبضة بعد القبضة إذا حصدته و إذا خرج فالحفنة بعد الحفنة وكذلك عند الصرام وكذلك عند البذر ولا تبذر باللّيل لأنّك تعطي من البذر كما تعطي من الحصاد .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان ، عن أبي مريم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « و آتوا حقّه يوم حصاده » قال : تعطي المسكين يوم حصادك الضغث ثمَّ إذا وقع في البيدر ثمَّ إذا وقع في الصاع العشر ونصف العشر .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن مرازم ، عن مصادف قال : كنت مع أبي عبدالله عليه السلام في أرض له وهم يصرمون فجاء سائل يسأل ، فقلت : الله برزقك ، فقال عليه السلام : مه ليس ذلك لكم حتّى تعطوا ثلاثة فإذا أعطيتم ثلاثة ، فإن أعطيتم فلكم و إن أمسكتم فلكم .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزّ وجلّ : « و آتوا حقّه يوم حصاده ولاتسرفوا » قال : كان أبي عليه السلام يقول : من الإسراف في الحصاد والجداد أن يصدّق الرجل بكفّيه جميعاً و كان أبي إذا حضر شيئاً من هذا فرأى أحداً من غلمانه يتصدّق بكفّيه صاح به أعط بيد واحدة القبضة بعد القبضة والضغث بعد الضغث من السنبل .

باب

کھیتی کاٹنا اور پھل توڑنا

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کھیتی میں دو حق ہیں ایک جو اس سے لیا جاتا ہے وہ ۱۰/۱ ہے اور جو عطا کیا جاتا ہے وہ اس قول خدا کے موافق ہے دو اس کا حق کاٹنے کے دن ایک شے کے بعد دوسری شے اور میں اس کو نہیں جانتا اس کے سوا کہ حضرت نے فرمایا بوجھ بھر بوجھ کاٹنے سے فارغ ہونے تک یعنی کاٹتے وقت فقراء و مساکین کو کچھ گٹھے پودوں کے دیئے جائیں۔ (مجہول)

۲۔ آیہ وآتوا حقہ یوم حصاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ صدقہ ہے جو مسکین کو دیا جاتا ہے مٹھی بھر بھر کے اور پھلوں میں لپ بھر بھر کر دینا فراغت تک اور نگہبان کو اس کی طے شدہ مزدوری دی جائے اور اس کے لیے درختوں میں چھکے چھکے پھل چھوڑ دیئے جائیں اور انگوروں کے ایک دو تین گچھے اس کی حفاظت کے صلہ میں (حسن)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے پھل توڑ کر نہ جمع کرو رات میں اور رات میں کھیتی بھی نہ کاٹو اور نہ دانہ نکالو اگر تم نے ایسا کیا تو قانع اور معتر تم تک نہ پہنچیں گے میں نے پوچھا یہ قانع اور معتر کون ہیں فرمایا قانع وہ ہے کہ جو تم اسے دے وہ اس پر صبر کرے اور معتر وہ ہے جو تمہارے پاس آکر سوال کرے۔ اگر تم نے رات میں کھیتی کاٹی تو سوال کرنے والے تمہارے پاس نہ آئیں گے اور اس آیت کی تعمیل نہ ہوگی۔ کھیتی کاٹنے کے دن ان کا حق دو اور جب دو تو لپ بھر بھر کر دو اور ایسے ہی پھلوں کو چنتے وقت۔ اسی طرح کھلیان میں دانہ نکالتے وقت، تم کو جس طرح کھیتی کاٹتے وقت دینا ہے اسی طرح دانہ نکالتے وقت دینا ہے۔ (م)

۴۔ آیہ واٰتوا حقہ یوم حصادہ کے متعلق فرمایا مسکینوں کو دو کھیتی کاٹتے وقت مٹھی بھر بھر جب غلہ کھلیان میں آئے تب پھر جب ناپنے لگو تو اپنا حصہ محتاجوں کو دو (م)

۵۔ میں حضرت ابوعبداللہ کے ساتھ ان کی زمین پر گیا تھا اور لوگ پھل چن رہے تھے ایک سائل سوال کر رہا تھا۔ میں نے کہا اللہ نے تجھے رزق دیا ہے حضرت نے فرمایا ٹھہرو یہ تمہارا اس وقت ہوگا جب اس میں سے تیسرا حصہ دے دو۔ اگر تم نے دیا تو باقی تمہارا ہے اور اگر روکا تو بھی تمہارا ہی ہے۔ (م)

۶۔ آیہ واٰتوا حقہ الخ کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد نے فرمایا اسراف فی الحصاد اور جداد کے متعلق کہ ایک شخص تصدق کرے اپنے دونوں ہاتھوں سے اور میرے والد جب ایسا موقع آتا تو ایک غلام سے فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں سے تصدق کر اور ایک ہاتھ سے ایک مٹھی کے بعد دوسری اور خوشہ دار غلہ کے پودوں میں ایک گٹھے کے بعد دوسرا۔ (م)

﴿باب ٣٦﴾

۞(صدقة أهل الجزية)۞

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما حدُّ الجزية على أهل الكتاب وهل عليهم في ذلك شيء موظّف لا ينبغي أن يجوزوا إلى غيره ؟ فقال : ذاك إلى الإمام أن يأخذ من كلّ إنسان منهم ما شاء على قدر ماله بما يطيق إنّما هم قوم فدوا أنفسهم من أن يستعبدوا أو يقتلوا فالجزية تؤخذ منهم على قدر ما يطيقون له أن يأخذهم به حتّى يسلموا فإنّ الله تبارك وتعالى قال : « حتّى يعطوا الجزية عن يدٍ وهم صاغرون » وكيف يكون صاغراً وهو لا يكترث لما يؤخذ منه حتّى يجد ذلّاً لما اُخذ منه فيألم لذلك فيسلم ؛ قال : وقال ابن مسلم : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أرأيت ما يأخذ هؤلاء من هذا الخمس من أرض الجزية ويأخذ من الدهّاقين جزية رؤوسهم أما عليهم في ذلك شيء موظّف ؟ فقال : كان عليهم ما أجازوا على أنفسهم وليس للإمام أكثر من الجزية إن شاء الإمام وضع ذلك على رؤوسهم وليس على أموالهم شيء وإن شاء فعلى أموالهم وليس على رؤوسهم شيء ، فقلت : فهذا الخمس ؟ فقال : إنّما هذا شيء كان صالحهم عليه رسول الله صلى الله عليه وآله

٢ ـ حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألته عن أهل الذمّة ماذا عليهم ممّا يحقنون به دمائهم وأموالهم ؟ قال : الخراج فإن اُخذ من رؤوسهم الجزية فلا سبيل على أرضهم وإن اُخذ من أرضهم فلا سبيل على رؤوسهم .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى جميعاً ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن طلحة بن زيد ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : جرت السنّة أن لاتؤخذ الجزية من المعتوه ولا من المغلوب على عقله .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبي يحيى الواسطيِّ ، عن بعض أصحابنا قال : سئل أبوعبدالله عليه‌السلام عن المجوس أكان لهم نبيٌّ ؟ فقال : نعم أما بلغك كتاب رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله إلى أهل مكّة أن أسلموا و إلّا نابذتكم بحرب فكتبوا إلى رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله أن خذ منّا الجزية ودعنا على عبادة الأوثان ، فكتب إليهم النبيُّ صلى‌الله‌عليه‌وآله : أنّي لست آخذ الجزية إلّا من أهل الكتاب فكتبوا إليه ـ يريدون بذلك تكذيبه ـ : زعمت أنّك لاتأخذ الجزية إلّا من أهل الكتاب ثمّ أخذت الجزية من مجوس هجر ، فكتب إليهم النبيّ صلى‌الله‌عليه‌وآله : أنَّ المجوس كان لهم نبيٌّ فقتلوه و كتاب أحرقوه ، أتاهم نبيّهم بكتابهم في إثني عشر ألف جلد ثور .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن صدقات أهل الجزية وما يؤخذ منهم من ثمن خمورهم ولحم خنازيرهم وميتتهم ، قال : عليهم الجزية في أموالهم يؤخذ منهم من ثمن لحم الخنزير أوخمر وكلّ ما أخذوا منهم من ذلك فوزر ذلك عليهم وثمنه للمسلمين حلال يأخذونه في جزيتهم .

٦ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : إنَّ أرض الجزية لا ترفع عنها الجزية وإنّما الجزية عطاء المهاجرين والصّدقة لأهلها الّذين سمّى الله في كتابه وليس لهم من الجزية شيء ، ثمَّ قال : ما أوسع [الله] العدل ، ثمّ قال : إنَّ الناس يستغنون إذا عدل بينهم وتنزل السماء رزقها وتخرج الأرض بركتها بإذن الله تعالى .

۷ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام في أهل الجزية يؤخذ من أموالهم ومواشيهم شيء سوى الجزية ؟ قال : لا .

باب ۴۶

صدقہ اہل جزیہ

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ اہل کتاب پر جزیہ کی حد کیا ہے کیا ان پر کوئی ایسی دوامی چیز ہے جو ان کے غیر کے لئے نہیں فرمایا یہ امام کی رائے پر ہے کہ وہ ان میں سے ہر شخص سے بقدر اس کے مال کے لے جتنی طاقت ہو وہ ایسی قوم ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کا فدیہ دینا قبول کیا اس لئے کہ ان کو غلام نہ بنایا جائے اور قتل نہ کیا جائے پس ان سے جزیہ لیا جائے گا بقدر ان کی استطاعت کے اور ان سے لیا جاتا رہے گا جب تک وہ اسلام لائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ جزیہ ہاتھ سے دیں درآنحالیکہ وہ ذلیل ہوں ۔ اور کیونکر وہ ذلیل ہوں گے ان سے اتنی کم مقدار لی جائے کہ وہ اس کی پرواہ بھی نہ کریں ذلیل جب ہی ہوں گے جب ان سے اتنی مقدار لی جائے کہ اس کے ادا کرنے میں تکلیف محسوس کریں اور اس بناء پر وہ اسلام لے آئیں ۔ ابن مسلم نے کہا کیا آپ نے اس کو سنا کہ وہ لوگ (غیر شیعہ) ارض جزیہ سے خمس لیتے ہیں اور کسانوں سے ان کی جان کی حفاظت کا جزیہ، کیا ان کے لئے کوئی مقررہ صورت نہیں، حضرت نے فرمایا ان پر وہی ہے جس کی انھوں نے اپنے لئے منظوری دی ہے امام جزیہ کے علاوہ کوئی شے نہ لے گا اگر امام چاہے تو ان پر کچھ اور بھی عاید کر سکتا ہے میں نے کہا یعنی خمس، فرمایا جزیہ وہ ہے جس پر رسول اللہ نے ان سے صلح کی ہے۔ (حسن)

۲۔ محمد بن مسلم نے پوچھا کہ ذمی کفار پر ان کی جان و مال کی حفاظت کے بدلے میں کیا ہے فرمایا خراج، اگر ان سے لیا جائے تو پھر زمینوں پر کوئی ٹیکس نہ ہوگا اور اگر زمینوں کا محصول لیا جائے گا تو پھر جزیہ نہ ہوگا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ یہ سنت جاری ہے کہ جزیہ نہ لیا جائے گا مسلوب الحواس اور ناقص العقل سے۔

۴۔ حضرت سے مجوس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان کا کوئی نبی تھا۔ فرمایا کیا حضرت کے اس خط کی تمہیں خبر نہیں جو آپ نے اہل مکہ کو لکھا تھا کہ تم اسلام قبول کرو ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا۔ انھوں نے حضرت رسولِ خدا کو لکھا کہ آپ ہم سے جزیہ لے لیں اور ہم کو بتوں کی عبادت کے لئے چھوڑ دیں، حضرت نے لکھا میں جزیہ صرف اہل کتاب سے لیتا ہوں۔

انھوں نے حضرت کو جھٹلانے کے لئے لکھا۔ آپ لکھتے ہیں کہ آپ صرف اہل کتاب سے جزیہ لیتے ہیں حالانکہ آپ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے حضرت نے لکھا کہ مجوسیوں کا نبی تھا جسے انھوں نے قتل کر دیا اور اس کی کتاب کو جلا دیا ان کے نبی نے ان کو جو کتاب دی تھی وہ بارہ ہزار اوراق پر بیل کی جلد پر لکھی ہوئی تھی۔ (مجہول)

۵۔ میں نے حضرت سے اہل جزیہ کے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کیا لیا جائے ان سے شراب و سور کے گوشت اور مرداروں کی قیمتوں، فرمایا ان پر جزیہ ہے ان کے اموال کی قیمتوں میں از قسم لحم خنزیر و شراب وغیرہ ان کی فروخت کا گناہ ان کے سر ہوگا ان کی قیمت جو جزیہ میں لی جائے گی وہ مسلمانوں پر حلال ہے۔ (ق)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے زمین کا محصول ان سے جزیہ کو نہیں ہٹائے گا۔ جزیہ مہاجرین کے لئے عطا ہے اور صدقہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے ان کو جزیہ میں سے کچھ نہ ملے گا پھر فرمایا۔ کیسا وسیع ہے عدل۔ اگر لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں اور آسمان سے ان کے لئے رزق برسے اور باذن خدا زمین سے برکت ظاہر ہو۔ (ض)

۷۔ میں نے پوچھا کیا اہل جزیہ کے اموال و مویشیوں سے جزیہ کے علاوہ کچھ اور بھی لیا جائے۔ فرمایا نہیں۔ (ح)

﴿باب نادر﴾

۱ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرّار، عن يونس، عن عبدالله ابن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لابأس بالرّجل يمرّ على الثّمرة و يأكل منها ولا يفسد، قد نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن تبنى الحيطان بالمدينة لمكان المارّة، قال: و كان إذا بلغ نخلة أمر بالحيطان فخرقت لمكان المارّة

۲ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن محبوب، عن خالد بن جرير عن أبي الرّبيع الشّامي، عن أبي عبدالله عليه السلام نحوه إلّا أنّه قال: ولا يفسد ولا يحمل.

۳ ـ أحمد بن إدريس؛ وغيره، عن محمّد بن أحمد، عن عليّ بن الريّان، عن أبيه، عن يونس أو غيره عمّن ذكره، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: جعلت فداك بلغني أنّك كنت تفعل في غلّة عين زياد شيئاً وأنا أحبّ أن أسمعه منك قال: فقال لي: نعم كنت آمر إذا أدركت الثمرة أن يثلم في حيطانها الثلم ليدخل النّاس ويأكلوا و كنت آمر في كلّ يوم أن يوضع عشر بنيات يقعد على كلّ بنية عشرة كلّما أكل عشرة جاء عشرة اُخرى يلقى لكلّ نفس منهم مدّ من رطب و كنت آمر لجيران الضيعة كلّهم الشيخ و العجوز والصبي و المريض و المرأة و من لايقدر أن يجيء فيأكل منها لكلّ

إنسان منهم مدٌّ فإذا كان الجذاذ أوفيت القوّام والوكلاء والرجال أجرتهم وأحمل الباقي إلى المدينة ففرّقت في أهل البيوتات والمستحقّين الراحلتين والثاوية والأقلّ والأكثر على قدر استحقاقهم وحصل لي بعد ذلك أربعمائة دينار وكان غلّتها أربعة آلاف دينار .

٣ ـ عليُّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عليّ بن محمّد القاسانيّ ، عمّن حدّثه ، عن عبدالله بن القاسم الجعفريّ ، عن أبيه قال : كان النبيُّ صلّى الله عليه وآله إذا بلغت الثمار أمر بالحيطان فثلمت .

باب ۴

نادر

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی حرج نہیں اگر کوئی راستہ سے گزرے اور وہاں درخت ہو اس سے پھل کھالے لیکن نقصان نہ پہنچائے اور رسول اللہ نے منع فرمایا شہر میں ایسی جگہ دیوار بنانے سے جو گزرگاہ ہو اور نخلستان میں جاتے تو دیوار بنانے کا حکم دیتے لیکن گزرگاہ سے دیوار ہٹادی جاتی ۔ (مجہول)

۲۔ اور دوسری روایت میں حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اضافہ اور ہے کہ خراب نہ کرے اور لے نہ جائے ۔ (مجہول)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے عین زیاد کے غلہ میں کچھ کرکے بتایا تھا میں اس کو سننا چاہتا ہوں فرمایا ہاں۔ میں نے حکم دیا تھا کہ جب باغ کی دیوار شق ہو جائے اور لوگ اس میں داخل ہوں تو وہ گرے پڑے پھل کھالیں، میں نے یہ بھی کہا تھا کہ دس نشست گاہیں ہوں ہر ایک پر دس آدمی بیٹھیں جب ایک ٹکری کھاچکے تو دوسری کھائے ہر ایک کو ایک مد خرمے دیئے جائیں اور میں نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ جو لوگ بوڑھے، بوڑھیاں، بچے، بیمار اور عورتیں جو باغ تک آکر نہ کھاسکتے ہوں ان میں سے ہر کو ایک ایک مد دیا جائے اور جب پھل توڑے جائیں تو باغ کا خرچ، وکلا اور لوگوں کی اجرت کے بعد جو بچے وہ شہر میں لے آئیں اور آس پاس کے گھر والوں کو دو یا تین پیمانے کم یا زیادہ ان کے استحقاق کے مطابق دیں اس کے بعد جو ہمارے پاس پھلوں کی قیمت آئی وہ چار سو دینار تھی اور غلہ کی چار ہزار دینار۔ (مرسل)

۴۔ حضرت رسولؐ خدا جب پھل پک جاتے تو باغ کی دیوار تڑوا دیتے ۔ (ض)

﴿باب﴾

﴿فضل الصدقة﴾

١ - عليٌّ بن إبراهيم بن هاشم، عن أبيه، عن الحسين بن يزيد النوفليِّ، عن السكونيِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: الصدقة تدفع ميتة السوء.

٢ - محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان؛ و أحمد بن إدريس، عن محمّد بن عبدالجبّار جميعاً، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن غالب، عمّن حدَّثه، عن أبي جعفر عليه السلام قال: البرُّ والصدقة ينفيان الفقر ويزيدان في العمر و يدفعان تسعين ميتة السّوء؛ و في خبر آخر ويدفعان عن شيعتي ميتة السّوء.

٣ - عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن [محمّد بن] أبي عبدالله، عن أبيه، عن خلف بن حمّاد عن إسماعيل الجوهريِّ، عن أبي بصير، عن أبي جعفر عليه السلام قال: لأن أحجَّ حجّة أحبُّ إليَّ من أن أعتق رقبة ورقبة حتّى انتهى إلى عشرة ومثلها ومثلها حتّى انتهى إلى سبعين ولأن أعول أهل بيت من المسلمين أشبع جوعتهم و أكسو عورتهم وأكفُّ وجوههم عن النّاس أحبُّ إليَّ من أن أحجَّ حجّة وحجّة وحجّة حتّى انتهى إلى عشر وعشر وعشر ومثلها [ومثلها] حتّى انتهى إلى سبعين.

٤ - عدَّةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن النّوفليِّ، عن السّكونيِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من صدَّق بالخلف جاد بالعطيّة.

٥ - عليُّ بن محمّد، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن خالد، عن عبدالله بن القاسم، عن عبدالله بن سنان قال: قال أبو عبدالله عليه السلام داووا مرضاكم بالصّدقة و ادفعوا البلاء بالدُّعاء واستنزلوا الرِّزق بالصدقة فإنّها تفكُّ من بين لحي سبعمائة شيطان وليس شيءٌ أثقل على الشيطان من الصّدقة على المؤمن وهي تقع في يد الربِّ تبارك وتعالى قبل أن تقع في يد العبد.

٦ - أحمد بن عبدالله، عن جدِّه، عن محمّد بن عليٍّ، عن محمّد بن الفضيل، عن عبدالرَّحمن بن زيد، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: أرض القيامة نار ما خلا ظلَّ المؤمن فإنَّ صدقته تظلّه.

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : الصّدقة باليد تقي ميتة السّوء و تدفع سبعين نوعاً من أنواع البلاء وتفكّ عن لحى سبعين شيطاناً كلّهم يأمره أن لايفعل.

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن النّعمان ، عن معاوية ابن عمّار قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : كان في وصيّة النّبيّ صلى الله عليه وآله لأمير المؤمنين صلوات الله و سلامه عليه : و أمّا الصّدقة فجهدك جهدك حتّى يقال : قد أسرفت ولم تسرف .

٩ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : يستحبّ للمريض أن يعطي السّائل بيده ويأمر السّائل أن يدعو له .

١٠ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن عليّ ، عن محمّد بن عمر بن يزيد قال : أخبرت أباالحسن الرّضا عليه السلام أنّي اُصبت بابنين وبقي لي بنيٌّ صغير فقال : تصدَّق عنه ، ثمَّ قال حين حضر قيامي : مر الصّبيّ فليتصدَّق بيده بالكسرة والقبضة والشيء وإن قلّ فإنَّ كلَّ شيء يراد به الله و إن قلَّ بعد أن تصدق النّيّة فيه عظيم إنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول : « فمن يعمل مثقال ذرَّة خيراً يره * و من يعمل مثقال ذرَّة شرًّا يره » و قال : « فلا اقتحم العقبة * وما أدريك ما العقبة * فكُّ رقبة * أو إطعام في يوم ذي مسغبة * يتيماً ذا مقربة * أو مسكيناً ذا متربة » علم الله عزَّ وجلَّ أنَّ كلَّ أحد لايقدر على فكّ رقبة فجعل إطعام اليتيم والمسكين مثل ذلك تصدَّق عنه .

١١ ـ غير واحد من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن غير واحد ، عن أبي جميلة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : تصدَّقوا ولو بصاع من تمر ولو ببعض صاع ولو بقبضة ولو ببعض قبضة ولو بتمرة ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة ليّنة ، فإنَّ أحدكم لاق الله فقائل له : ألم أفعل بك ؟ ألم أجعلك سميعاً بصيراً ؟ ألم أجعل لك مالاً و ولداً ؟ فيقول : بلى ، فيقول الله تبارك وتعالى : فانظر ماقدَّمت لنفسك ، قال : فينظر قدَّامه وخلفه وعن يمينه و عن شماله فلايجد شيئاً يقي به وجهه من النّار .

باب ۴۸

صدقہ

۱۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا صدقہ بری موت سے بچا لیتا ہے۔ (م)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ احسان اور صدقہ دور کرتے ہیں فقر کو اور زیادہ کرتے ہیں عمر کو اور بچاتے ہیں ستر بری موتوں سے (مرسل)

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اگر میں ایک حج کروں تو وہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایک غلام آزاد کرنے سے اور ایک غلام آزاد کرنا ہی نہیں، یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے ستر تک پہنچے اور اگر میں خبر گیری کروں کسی مسلمان خاندان کی ، بھوکوں کو سیر کروں اور برہنوں کو لباس پہناؤں اور ان کی ضروریات کو پورا کروں تو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایک حج سے اور دوسرے حج سے یہاں تک کہ فرمایا ستر حج سے (مجہول)

۴۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پچھلا صدقہ دیا اس نے گویا نیا عطیہ دیا۔ (م)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلاؤں کو صدقہ سے دفع کرو اور رزق کا نزول چاہو صدقہ سے کہ وہ سات سو شیطانوں کی گرفت سے بچاتا ہے اور مومن کو صدقہ دینے سے زیادہ گراں شیطان کے لئے اور کوئی چیز نہیں۔ وہ بندۂ مومن کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ (م)

۶۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا قیامت کی زمین آگ ہی آگ ہوگی سوائے مومن کے سایہ کے کہ اس کا صدقہ اس پر سایہ فگن ہوگا۔ (حسن)

۷۔ حضرت نے فرمایا ہاتھ سے صدقہ دینا محفوظ رکھتا ہے بری موت سے اور دور کرتا ہے ستر قسم کی بلاؤں کو اور آزاد کرتا ہے ستر شیطانوں کے جبڑوں سے جن میں سے ہر ایک حکم دیتا ہے کہ صدقہ نہ دے۔ (حسن)

۸۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ کی وصیت تھی امیرالمومنین کو کہ صدقہ اس حد تک دو کہ کہا جائے کہ تم نے اسراف کیا حالانکہ وہ اسراف نہ ہوگا۔ (حسن)

۹۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ مریض سائل کو اپنے ہاتھ سے دے اور اس سے دعا کرنے کے لئے کہے۔ (حسن)

۱۰۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے دو لڑکے مر چکے اور ایک لڑکا باقی ہے جو کم سن ہے فرمایا اس کی طرف سے

صدقہ دو۔ پھر میرے قیام کے دوران فرمایا اس لڑکے سے کہو کہ تھوڑا سا صدقہ اپنے ہاتھ سے دے ہر وہ شے جو قربۃً الی اللہ دی جائے اگرچہ کم ہو۔ اس میں نیت کا بڑا دخل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ نیکی دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدی کرے گا بدی دیکھے گا اور فرمایا ہے پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہ گزرا اور تم کیا جانو کہ وہ گھاٹی کیا ہے غلام کو آزاد کرنا یا بھوک کے دن کسی یتیم رشتہ دار یا خاکسار مسکین کو کھانا دینا اور اللہ جانتا تھا کہ ہر ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہٰذا اس نے یتیم و مسکین وغیرہ کو صدقہ دینا اس جگہ مقرر کیا۔

۱۱ـ حضرت ابوعبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ دو اگرچہ چھوہارے کا ایک صاع ہی ہو یا ایک صاع سے کم ہو یا ایک مٹھی یا ایک مٹھی سے بھی کم ہو یا ایک چھوہارا ہی ہو۔ اگرچہ چھوہارے کا ایک ریشہ ہی ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر ایک نرم بات ہی کہو۔ جب تم میں سے کوئی خدا سے ملاقات کرے گا خدا اس سے کہے گا۔ میں نے تجھے سمیع و بصیر نہیں بنایا تھا کیا میں نے تجھ کو صاحب مال و اولاد نہیں بنایا تھا وہ کہے گا ہاں۔ خدا کہے گا اپنے آگے داہنے بائیں دیکھ پس وہ کوئی چیز ایسی نہ پائے گا جس سے اپنے چہرہ کو آگ سے بچا سکے۔ (ق)

﴿باب ۴۹﴾

﴿ ان الصدقة تدفع البلاء ﴾

١ ـ عدةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي ولّاد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : بكّروا بالصّدقة و ارغبوا فيها فما من مؤمن يتصدّق بصدقة يريد بها ما عندالله ليدفع الله بها عنه شرّ ماينزل من السّماء إلى الأرض في ذلك اليوم إلّا وقاه الله شرّ ماينزل من السماء إلى الأرض في ذلك اليوم .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ الله لا إله إلّا هو ليدفع بالصّدقة الدّاء و الدّبيلة (١) والحرق والغرق والهدم والجنون وعدّ صلى الله عليه وآله سبعين باباً من السّوء .

٣ ـ عليّ بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن عليّ ، عن عبدالرحمن بن محمّد الأسديّ ، عن سالم بن مكرم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مرّ يهوديٌّ بالنّبيّ صلى الله عليه وآله فقال : السّام عليك ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : عليك ، فقال أصحابه : إنّما سلّم عليك بالموت قال : الموت عليك ، قال النّبيّ صلى الله عليه وآله : و كذلك رددت ، ثمّ قال النبيّ صلى الله عليه وآله : إنّ هذا اليهوديّ يعضّه أسود في قفاه فيقتله قال : فذهب اليهوديّ فاحتطب حطباً كثيراً

فاحتمله ثمّ لم يلبث أن انصرف فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : ضعه فوضع الحطب فإذا أسود في جوف الحطب عاضّ على عود فقال : يا يهوديّ ما عملت اليوم ؟ قال : ما عملت عملاً إلّا حطبي هذا احتملته فجئت به وكان معي كعكتان فأكلت واحدة وتصدّقت بواحدة على مسكين ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : بها دفع الله عنه . وقال : إنّ الصّدقة تدفع ميتة السّوء عن الإنسان .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال عليّ عليه السلام : كانوا يرون أنّ الصّدقة تدفع بها عن الرّجل الظّلوم .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سليمان بن عمرو النّخعي قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : بكّروا بالصّدقة فإنّ البلاء لا يتخطّاها .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عبدالرّحمن بن حمّاد ، عن حنان بن سدير ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الصّدقة لتدفع سبعين بليّة من بلايا الدّنيا مع ميتة السّوء ، إنّ صاحبها لا يموت ميتة السّوء أبداً مع ما يدّخر لصاحبها في الآخرة .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بشر بن سلمة ، عن مسمع ابن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من تصدّق بصدقة حين يصبح أذهب الله عنه نحس ذلك اليوم .

٨ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن محمّد ، عن غير واحد ، عن عليّ بن أسباط ، عن الحسن بن الجهم قال : قال أبو الحسن عليه السلام لإسماعيل بن محمّد و ذكر له أنّ ابنه صدّق عنه ، قال : إنّه رجل قال : فمره أن يتصدّق ولو بالكسرة من الخبز ثمّ قال : قال أبو جعفر عليه السلام : إنّ رجلاً من بني إسرائيل كان له ابن وكان له محبّاً فأتي في منامه فقيل له : إنّ ابنك ليلة يدخل بأهله يموت ، قال : فلمّا كان تلك اللّيلة وبنى عليه أبوه توقّع أبوه ذلك فأصبح ابنه سليماً فأتاه أبوه فقال له : يا بنيّ هل عملت البارحة شيئاً من الخير ؟ قال : لا إلّا أنّ سائلاً أتى الباب وقد كانوا ادّخروا لي طعاماً فأعطيته السائل ، فقال : بهذا دفع [الله] عنك .

٩ ـ وبهذا الإسناد، عن علي بن أسباط، عمّن رواه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان بيني وبين رجل قسمة أرض وكان الرّجل صاحب نجوم وكان يتوخّى ساعة السّعود فيخرج فيها وأخرج أنا في ساعة النّحوس فاقتسمنا فخرج لي خير القسمين فضرب الرّجل يده اليمنى على اليسرى ثمّ قال: ما رأيت كاليوم قطّ قلت: ويل الآخر وماذاك؟ قال: إنّي صاحب نجوم أخرجتك في ساعة النّحوس وخرجت أنا في ساعة السّعود ثمّ قسمنا فخرج لك خير القسمين، فقلت: ألا أحدّثك بحديث حدّثني به أبي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من سرّه أن يدفع الله عنه نحس يومه فليفتتح يومه بصدقة يذهب الله بها عنه نحس يومه ومن أحبّ أن يذهب الله عنه نحس ليلته فليفتتح ليلته بصدقة يدفع الله عنه نحس ليلته، فقلت: وإنّي افتتحت خروجي بصدقة فهذا خير لك من علم النجوم.

١٠ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سمعته يقول: كان رجل من بني إسرائيل ولم يكن له ولد فولد له غلام وقيل له: إنّه يموت ليلة عرسه فمكث الغلام فلمّا كان ليلة عرسه نظر إلى شيخ كبير ضعيف فرحمه الغلام فدعاه فأطعمه فقال له السّائل: أحييتني أحياك الله قال: فأتاه آت في النّوم فقال له: سل ابنك ما صنع، فسأله فخبّره بصنيعه، قال: فأتاه الآتي مرّة أخرى في النّوم فقال له: إنّ الله أحيا لك ابنك بما صنع بالشّيخ.

١١ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن أبيه، عن فضالة بن أيّوب، عمّن ذكره، عن محمّد بن مسلم قال: كنت مع أبي جعفر عليه السلام في مسجد الرّسول صلى الله عليه وآله فسقط شرفة من شرف المسجد فوقعت على رجل فلم تضرّه وأصابت رجله، فقال أبو جعفر عليه السلام: سلوه أيّ شيء عمل اليوم، فسألوه فقال: خرجت وفي كمّي تمر فمررت بسائل فتصدّقت عليه بتمرة، فقال أبو جعفر عليه السلام: بها دفع الله عنك.

باب ۷۹

صدقہ بلا کو دور کرتا ہے

۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، صبح کو صدقہ دو اور اس کی طرف رغبت رکھو، جو بندہ مومن صدقہ

دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ اس سے شر کو دور رکھے تو اللہ اس روز ان تمام بلاؤں سے دور رکھتا ہے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہیں۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ دفع کرتا ہے صدقہ سے سخت سخت بیماریوں کو اور بچاتا ہے جلنے، ڈوبنے، مکان گرنے اور جنوں سے اور حضرت نے شمار کئے ستر دروازے برائی کے۔ (ض)

۳۔ ایک یہودی حضرت رسول خدا کی طرف گزرا اور اس نے کہا تمہارے لئے موت ہو حضرت نے فرمایا تیرے لئے ہو حضرت کے اصحاب نے کہا کیا اس نے سلام کیا تھا موت کے ذکر سے۔ آپ نے فرمایا تیرے لئے موت ہو۔ حضرت نے جواب دیا جو اس نے کہا تھا اسی کو لوٹا دیا۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ اس یہودی کی گدی میں سانپ کاٹے گا اور یہ مر جائے گا۔ فرمایا امام نے وہ یہودی چلا گیا اور بہت سی ایندھن کی لکڑیاں اس نے جمع کیں اور ان کا گٹھا باندھ کر اٹھایا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوٹا۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا اس بوجھے کو زمین پر رکھ، ناگاہ ایک کالا سانپ ان لکڑیوں کے بیچ میں تھا جو ایک لکڑی پر دانت مار رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا اے یہودی۔ آج تو نے کیا عمل کیا۔ اس نے کہا میں نے ان لکڑیوں کو اٹھانے اور لانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا دو روٹیاں میرے پاس تھیں ایک میں نے خود کھائی دوسری ایک مسکین کو صدقہ دی۔ فرمایا اسی لئے اللہ نے تیری بلا کو دفع کیا۔ بے شک صدقہ انسان کو بُری موت سے دور رکھتا ہے (ض)

۴۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ صدقہ رجل مظلوم سے مصیبت کو دور کرتا ہے۔ (ض)

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا صبح کو صدقہ دو کہ بلا اس کے قریب نہیں آتی (ض)

۶۔ فرمایا حضرت نے صدقہ دنیا کی بلاؤں میں سے ستر بلاؤں سے بچاتا ہے اور بری موت سے صدقہ دینے والے کو نجات دیتا ہے صدقہ دینے والا بری موت کبھی نہیں مرتا۔ (ض)

۷۔ فرمایا صبح کو صدقہ دینے والے سے اس دن کی نحوست دور ہو جاتی ہے۔ (ض)

۸۔ امام رضا علیہ السلام سے اسمٰعیل بن محمد نے ذکر کیا کہ اس کے بیٹے نے صدقہ دیا۔ فرمایا وہ جوانمرد ہے اسے [illegible] کہ وہ صدقہ دیا کرے۔ اگرچہ روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ پھر فرمایا کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی کا ایک بیٹا تھا جسے وہ دوست رکھتا تھا اس نے رات کو خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ تیرا بیٹا اگلی رات کو اپنے اہل میں مرا ہوا آئے گا جب وہ رات آئی تو باپ کو اس امر کے واقع ہونے کا خوف ہوا صبح کو اس کا بیٹا صحیح و سالم رہا۔ باپ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا بیٹے تو نے کل رات کو کوئی عمل خیر کیا ہے اس نے کہا اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ ایک سائل دروازہ پر آیا۔ میں نے جو کچھ کھانا گھر میں تھا سائل کو دے دیا۔ اس نے کہا بس یہی وجہ تھی کہ تیرے سر سے مصیبت ٹل گئی۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان زمین تقسیم ہوتی تھی اور وہ شخص نجومی تھا اور چاہتا تھا کہ وہ ایک نیک ساعت میں گھر سے نکلے اور میں منحوس ساعت میں نکلوں پس جب تقسیم ہوئی تو اچھا

حصہ میری طرف آیا اس نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر کہا۔ میں نے آج جیسا منحوس دن کبھی نہیں دیکھا میں نے کہا میں تمہیں بتاؤں گا اس نے کہا میں نجومی ہوں میں نے تمہیں منحوس گھڑی میں نکالا اور خود نیک ساعت میں نکلا، لیکن تقسیم میں بہترین حصہ آپ کو ملا۔ میں نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے والد نے مجھ سے بیان کی ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو چاہتا ہے کہ اللہ اس سے اس دن کی نحوست دور کرے تو اس دن کا آغاز صدقہ سے کرے۔ اللہ اس دن کی نحوست اس سے دور رکھے گا اور جو چاہتا ہے کہ رات کی نحوست کو دور رکھے تو اسے چاہیئے کہ رات کے آغاز میں صدقہ دے خدا اس رات کی نحوست کو اس سے دور رکھے گا میں نے کہا میں نے اپنے نکلنے کا آغاز صدقہ سے کیا تھا اور طریقہ علم نجوم سے بہتر ہے تیرے لئے۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کے کوئی اولاد نہ تھی پھر بیٹا پیدا ہوا اس سے کہا گیا کہ شادی کی رات مر جائے گا وہ لڑکا ٹھہرا رہا۔ جب عروسی کی رات آئی تو اس ایک بوڑھے ضعیف کو دیکھا۔ لڑکے کو اس پر رحم آیا اس نے اسے بلایا اور کھانا دیا۔ سائل نے کہا تو نے مجھے زندہ کیا اللہ تجھے زندہ رکھے۔ ایک آنے والے نے لڑکے کے باپ سے کہا۔ اپنے بیٹے سے پوچھ کر اس نے کیا کیا۔ باپ نے پوچھا تو اس نے بتایا۔ آنے والا دوبارہ آیا خواب میں اور اس نے کہا۔ اللہ نے تیرے بیٹے کو تیرے لئے زندہ رکھا اس صدقہ کی وجہ سے جو اس نے بڈھے کو دیا تھا۔ (مرسل)

۱۱۔ میں ابوجعفر علیہ السلام کے ساتھ مسجد رسولؐ میں تھا ناگاہ مسجد کا ایک کنگرہ ایک شخص پر گرا مگر اس کے چوٹ نہ آئی اور اس کا پاؤں صحیح سالم رہا۔ امام علیہ السلام نے لوگوں سے کہا اس سے پوچھو آج تو نے کیا عمل خیر کیا ہے پوچھا تو اس نے بتایا کہ جب میں گھر سے نکلا تھا تو میری آستین میں ایک چھوہارا تھا۔ ایک سائل نے سوال کیا میں نے وہ اسے دے دیا امام نے فرمایا۔ اسی وجہ سے اللہ نے تیری بلا دور کی۔ (مرسل)

﴿ باب ۵ ﴾

✡(فضل صدقة السر)✡

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن ابن القدَّاح ؛ عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليهما السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : صدقة السرِّ تطفي غضب الربِّ .

۲ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن عليّ بن مرداس ، عن صفوان بن يحيى ؛ والحسن بن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن عمّار السّاباطي قال : قال لي أبوعبدالله عليه السلام : ياعمّار الصدقة والله في السرّ أفضل من الصّدقة في العلانية وكذلك والله العبادة في السرّ أفضل منها في العلانية .

باب

فضیلت پوشیدہ صدقہ کی

۱۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ چھپا کر صدقہ دینا خدا کے غضب سے نجات دیتا ہے۔(م)

۲۔ حضرت نے فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ دینا علانیہ سے بہتر ہے اور پوشیدہ عبادت ظاہر عبادت سے۔(م)

﴿باب﴾

☆(صدقة الليل)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم قال : كان أبوعبدالله عليه السلام إذا اعتم وذهب من اللّيل شطره أخذ جراباً فيه خبز ولحم والدراهم فحمله على عنقه ثمّ ذهب به إلى أهل الحاجة من أهل المدينة فقسّمه فيهم ولايعرفونه فلمّا مضى أبوعبدالله عليه السلام فقدوا ذا فعلموا أنّه كان أباعبدالله عليه السلام .

۲ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا طرقكم سائل ذكر بليل فلاتردّوه .

۳ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن سعدان بن مسلم ، عن معلّى بن خنيس قال : خرج أبوعبدالله عليه السلام في ليلة قد رشّت وهو يريد ظلّة بني ساعدة فأتبعته فإذا هو قد سقط منه شيء فقال : بسم الله اللّهمّ ردّ علينا ، قال : فأتيته فسلّمت عليه ، قال : فقال : معلّى ؟ قلت : نعم جعلت فداك فقال لي : التمس بيدك فماوجدت من شيء فادفعه إليّ فإذا أنا بخبز منتشر كثير فجعلت أدفع إليه ماوجدت فإذا أنا بجراب

أعجز عن حمله من خبز فقلت : جعلت فداك أحمله على رأسي فقال : لا أنا أولى به منك ولكن امض معي قال : فأتينا ظلّة بني ساعدة فإذا نحن بقوم نيام فجعل يدسّ الرّغيف والرّغيفين حتّى أتى على آخرهم ثمّ انصرفنا ، فقلت : جعلت فداك يعرف هؤلاء الحقّ فقال : لو عرفوه لواسيناهم بالدّقّة - والدقة هي الملح - إنّ الله تبارك وتعالى لم يخلق شيئاً إلّا وله خازن يخزنه إلّا الصّدقة فإنّ الرّبّ يليها بنفسه وكان أبي إذا تصدّق بشيء وضعه في يد السّائل ثمّ ارتدّه منه فقبّله و شمّه ثمّ ردّه في يد السّائل ، إنّ صدقة اللّيل تطفي غضب الرّبّ وتمحو الذّنب العظيم وتهوّن الحساب وصدقة النّهار تثمر المال وتزيد في العمر ، إنّ عيسى ابن مريم عليه السلام لمّا أن مرّ على شاطئ البحر رمى بقرص من قوته في الماء فقال له بعض الحواريّين : يا روح الله وكلمته ، لم فعلت هذا و إنّما هو من قوتك ؟ قال : فقال : فعلت هذا لدابّة تأكله من دوابّ الماء وثوابه عند الله عظيم .

باب ۵

رات کا صدقہ

۱۔ ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبداللہؑ جب نماز عشاء پڑھتے اور رات کا کچھ حصہ گزر جاتا تو ایک تھیلے میں روٹی ، گوشت اور درہم بھرتے اور اس کو اپنی گردن پر رکھتے اور مدینہ کے اہل حاجت کے پاس جاتے اور ان میں تقسیم کرتے درآنحالیکہ وہ لوگ حضرت کو نہیں پہچانتے تھے بعد میں انھیں پتہ چلتا کہ وہ عبداللہ تھے۔ (م)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ان کے آباء طاہرین نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی سائل رات کو آئے اور سوال کرے تو اسے رد نہ کرو۔ (ض)

۳۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام ایک رات گھر سے نکلے بارش ہو رہی تھی آپ بنی ساعدہ کے سائبان کی طرف جانے لگے میں پیچھے تھا کوئی شے آپ کی گر گئی۔ فرمایا بسم اللہ یا اللہ ہم پر اسے لوٹا دے۔ میں حضرت کے پاس آیا اور کلام کیا۔ فرمایا اے معلّی میں نے کہا جی ہاں۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا اپنے ہاتھ سے ڈھونڈو جو چیز ملے مجھے دو۔ تلاش کے بعد مجھے بہت سے روٹی کے ٹکڑے ملے وہ میں نے حضرت کو دے دیئے۔ میں نے دیکھا کہ روٹیوں کا ایک وزنی تھیلا ہے جس کے اٹھانے سے میں عاجز تھا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کو میں سر پر رکھ کر چلتا ہوں فرمایا نہیں میں اسکے جانے کا زیادہ حقدار ہوں لیکن تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم بنی ساعدہ کے سائبان کے پاس آئے وہاں کچھ لوگ سو رہے تھے حضرت نے ایک

ایک دو دو روٹی ان پر تقسیم کی یہاں تک کہ آپ ان کے آخر تک پہنچے۔ پھر ہم لوٹ آئے۔ میں نے کہا کیا یہ لوگ حق کی معرفت رکھتے ہیں فرمایا اگر صاحبان معرفت ہوتے تو ہم ان سے اظہار ہمدردی کرتے ذقہ سے اور ذقہ نمکسے ہے۔ (مراد سالن) اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک خازن مقرر کیا ہے سوائے صدقہ کے کہ اللہ اس سے بذاتہ تعلق رکھتا ہے اور میرے پدر بزرگوار جب کوئی شے صدقہ دیتے تو اسے سائل کے ہاتھ میں دیتے پھر اس سے لے کر بوسہ دیتے اور سونگھتے پھر سائل کو دیتے۔ رات کا صدقہ غضب رب سے پناہ دیتا ہے اور اس سے گناہ عظیم محو کرتا ہے اور دن کا صدقہ مال میں نفع دیتا ہے اور عمر زیادہ کرتا ہے حضرت عیسیٰ کا گزر دریا کے کنارے سے ہوا تو آپ نے اپنے کھانے کی روٹی دریا میں ڈال دی حواریوں نے کہا اے روح اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا یہ تو آپ کی روزی تھی فرمایا اس پانی میں چوپایہ ہے وہ اسے کھائے گا۔ صدقہ کا عنداللہ ثواب عظیم ہے۔ (رفع)

﴿باب ۵۲﴾

☆(فی ان الصدقة تزيد فی المال)☆

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الصّدقة تقضي الدّين وتخلف بالبركة .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله قال : حدّثني الجهم بن الحكم المدائنيّ (٢) ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : تصدّقوا فإنّ الصّدقة تزيد في المال كثرة وتصدّقوا رحمكم الله .

٣ ـ أحمد بن محمد ، عن أبيه ، عن عليّ بن وهبان ، عن عمّه هارون بن عيسى قال : قال أبوعبدالله عليه السلام لمحمّد ابنه : يا بنيّ كم فضل معك من تلك النّفقة؟ قال : أربعون ديناراً ، قال : اُخرج فتصدّق بها ، قال : إنّه لم يبق معي غيرها ، قال : تصدّق بها فإنّ الله عزّ وجلّ يخلفها ، أما علمت أنّ لكلّ شيء مفتاحاً و مفتاح الرّزق الصّدقة فتصدّق بها ، ففعل فما لبث أبوعبدالله عليه السلام عشرة أيّام حتّى جاءه من موضع أربعة آلاف دينار فقال : يا بنيّ أعطينا لله أربعين ديناراً فأعطانا الله أربعة آلاف دينار .

قال : وحدّثني عليّ بن حسّان ، عن موسى بن بكر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : استنزلوا الرّزق بالصّدقة .

۴ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما أحسن عبدالصّدقة في الدّنيا إلّا أحسن الله الخلافة على ولده من بعده وقال : حسن الصّدقة يقضي الدّين و يخلف على البركة .

باب ۵۲

صدقہ سے مال میں زیادتی ہوتی ہے

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صدقہ قرضہ کو ادا کرتا ہے اور اپنے پیچھے برکت چھوڑتا ہے۔ (موثق)

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ دو کیونکہ صدقہ مال کو بڑھاتا ہے صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے۔ (ض)

۳۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے فرزند محمد سے فرمایا۔ تمہیں خرچ کے بعد کیا بچا۔ کہا چالیس دینار فرمایا انھیں نکالو اور صدقہ دو، میں نے کہا میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں۔ فرمایا صدقہ دے دو اللہ تعالیٰ اس میں زیادتی کرے گا کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہر شے کی ایک کنجی ہوتی ہے اور رزق کی کنجی صدقہ ہے پس امام زادہ نے تصدّق کر دیا حضرت کو دس دن نہ گزرے کہ آپ کے ایک موضع سے ۴ ہزار دینار آگئے حضرت نے فرمایا۔ اے فرزند ہم نے اللہ کو چالیس دینار دیئے اور اللہ نے ہم کو ۴ ہزار دیئے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ رزق کو صدقہ سے (ض)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا میں اچھا صدقہ دیا تو اللہ اس کے بعد اس کی اولاد میں خیر و برکت دیتا ہے اور فرمایا اچھا صدقہ دینا قرض کو ادا کرتا ہے اور برکت میں زیادتی کرتا ہے (ض)

﴿ باب ۵۳ ﴾

﴿ الصدقة على القرابة ﴾

۱ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن أبي جميلة ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من وصل قريباً بحجّة أو عمرة كتب الله له حجّتين وعمرتين و كذلك من حمل عن حميم يضاعف الله له الأجر ضعفين .

۲ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل رسول الله صلى الله عليه وآله أيُّ الصّدقة أفضل ؟ قال : على ذي الرّحم الكاشح

۳ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الصّدقة بعشرة والقرض بثمانية عشر وصلة الإخوان بعشرين وصلة الرَّحم بأربعة و عشرين .

باب ۵۳

قرابتداروں کو صدقہ دینا

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو حج و عمرہ کے دوران صلۂ رحم کرتا ہے تو اللہ اس کو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب دیتا ہے اسی طرح جو اپنے دوست کا قرضہ ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے اجر کو دونا کر دیتا ہے۔ (ض)

۲۔ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا جو اس رشتہ دار کو دیا جائے جو عداوت کو دل میں چھپائے ہو۔ (ض)

۳۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ دس صدقہ میں دینا اور اٹھارہ قرض میں دینا ایک ان دونوں میں برابر ہے بیس صلۂ رحم کے بھائیوں سے اور چوبیس صلہ رحم کے عزیزوں سے۔ (ض)

﴿باب ۵۴﴾

﴿كفاية العيال والتوسع عليهم﴾

۱ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، و أحمد بن محمّد جميعاً ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن أبي حمزة الثّماليِّ ، عن عليِّ بن الحسين عليهما السلام قال : أرضاكم عندالله أسبغكم على عياله .

۲ ـ و عنهما ، عن الحسن بن محبوب ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم قال : قال رجل لأبي جعفر عليه السلام : إنَّ لي ضيعة بالجبل أستغلّها في كلِّ سنة ثلاث آلاف درهم فأنفق على عيالي منها ألفي درهم وأتصدَّق منها بألف درهم في كلِّ سنة فقال أبو جعفر عليه السلام : إن كانت الألفان تكفيهم في جميع مايحتاجون إليه لسنتهم فقد نظرت لنفسك ووُفّقت لرشدك وأجريت نفسك في حياتك بمنزلة مايوصي به الحيُّ عند موته .

۳ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن معمر بن خلاد ، عن أبي الحسن

عليه‌السلام قال : ينبغي للرجل أن يوسّع على عياله كيلا يتمنّوا موته و تلاهذه الآية « و يطعمون الطعام على حبّه مسكيناً ويتيماً وأسيراً » قال : الأسير عيال الرّجل ينبغي للرّجل إذا زيد في النّعمة أن يزيد اُسراءه في السعة عليهم ، ثمّ قال : إنّ فلاناً أنعم الله عليه بنعمة فمنعها اُسراءه وجعلها عند فلان فذهب الله بها ، قال معمر : وكان فلان حاضراً .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الرّبيع ابن يزيد قال : سمعت أباعبدالله عليه‌السلام يقول : اليد العليا خيرٌ من اليد السّفلى و ابدء بمن تعول .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن الرّضا عليه‌السلام قال : قال : صاحب النّعمة يجب عليه التوسعة عن عياله .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن أبي عبدالله عن آبائه عليهم‌السلام قال : قال رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله : المؤمن يأكل بشهوة أهله و المنافق يأكل أهله بشهوته .

٧ ـ سهل بن زياد ، عن عليِّ بن أسباط ، عن أبيه أنَّ أبا عبدالله عليه‌السلام سئل أكان رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله يقوت عياله قوتاً معروفاً ؟ قال : نعم إنَّ النفس إذا عرفت قوتها قنعت به ونبت عليه اللّحم .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : كفى بالمرء إثماً أن يضيّع من يعوله .

٩ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبي الخزرج الأنصاريِّ ، عن عليِّ بن غراب ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : قال رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله : ملعونٌ ملعونٌ من ألقى كلّه على النّاس ، ملعونٌ ملعونٌ من ضيّع من يعول .

١٠ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي حمزة قال : قال عليُّ بن الحسين عليهما‌السلام : لأن أدخل السوق ومعي دراهم أبتاع به لعيالي لحماً وقد قرموا أحبُّ إليَّ من أن أعتق نسمة .

١١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن

أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليُّ بن الحسين عليهما السلام إذا أصبح خرج غادياً في طلب الرِّزق فقيل له : ياابن رسول الله أين تذهب ؟ فقال : أتصدَّق لعيالي ، قيل له : أتتصدَّق ؟ قال : من طلب الحلال فهو من الله عزَّ وجلَّ صدقة عليه .

١٢ ـ عليُّ بن محمّد بن بندار ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن عيسى ، عن أبي محمّد الأنصاريِّ ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنَّ المؤمن يأخذ بأدب الله عزَّ وجلَّ إذا وسَّع عليه اتَّسع و إذا أمسك عليه أمسك .

١٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن مرازم ، عن معاذ بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سعادة الرَّجل أن يكون القيِّم على عياله .

١٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ياسر الخادم قال : سمعت الرِّضا عليه السلام يقول : ينبغي للمؤمن أن ينقص من قوت عياله في الشتاء ويزيد في وقودهم .

باب

اپنے اہل وعیال کی پرورش اور انکی ضرورت پورا کرنا

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ (م)

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا کہ پہاڑی علاقہ میں میری کچھ زمین ہے جس سے ہر سال مجھے ۳ ہزار درہم غلہ ملتا ہے اس میں سے میں اپنے عیال پر دو ہزار درہم خرچ کرتا ہوں اور ہزار درہم ہر سال صدقہ دے دیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اگر دو ہزار ان کو تمام سال کی ضرورتوں میں کافی ہیں تو تم نے اپنے نفس پر نظر کی اور اپنی خیر پسندی کو پورا کیا اور تم نے اپنی زندگی میں وہی کیا جو ایک شخص اپنی موت کے وقت کسی زندہ کو وصیت کرتا ہے۔ (م)

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے عیال کی ضروریات کو پورا کرے تاکہ وہ مرنے کی تمنا نہ کریں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "وہ لوگ محبت خدا میں مسکین ویتیم واسیر کو کھانا کھلاتے ہیں" اور فرمایا اسیر سے مراد کسی آدمی کی عیال ہے انسان کو لازم ہے کہ نعمت میں زیادتی ہو تو اپنے عیال کے نفقہ میں بھی زیادتی کرے پھر فرمایا۔ فلاں شخص کو اللہ نے بھرپور نعمت دی تو اس نے اپنے عیال سے روک کر دوسرے کو دے دی اللہ نے اس سے

نعمت کو روک لیا۔ راوی کہتا ہے وہ فلاں شخص وہاں موجود تھا۔ (ض)

۴۔ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ دینے والا ہاتھ روکنے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور نجات والا وہ ہے جو اپنے عیال کی خبر لیتا رہے۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے مالدار پر واجب ہے اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کرنا۔

۶۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن کھاتا ہے اپنے اہل کی خواہش کے ساتھ اور منافق کھلاتا ہے اپنے اہل کو اپنی خواہش کے مطابق۔ (ض)

۷۔ کسی نے امام سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ اپنے عیال کو قوت معروف دیتے تھے فرمایا ہاں جب کوئی نفس اپنے قوت کو پہچان لیتا ہے تو اس پر قناعت کرتا ہے اور اسی سے اس کا گوشت پوست اگتا ہے (حسن)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مرد کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ نظرانداز کرے اپنے عیال کو (حسن)

۹۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنا اور اپنے اہل و عیال کا بار دوسروں پر ڈالے اور ملعون ملعون ہے جو اپنے عیال کو نظرانداز کرے۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا علی بن الحسینؑ نے کہ اگر میں بازار جاؤں اور میرے درہم ہوں عیال کے لئے گوشت خریدنے کو اور ان کی خواہش بھی ہو تو میرے لئے زیادہ محبوب ہے ایک کنیز آزاد کرنے سے۔ (حسن)

۱۱۔ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو طالب رزق میں نکلتے تھے کسی نے پوچھا آپ کہاں جاتے ہیں فرمایا اپنے عیال کے صدقہ کے لئے اس نے کہا کیا آپ صدقہ دیتے ہیں فرمایا جو حلال روزی طلب کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے اس پر صدقہ ہوتا ہے۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مومن ادب خدا حاصل کرتا ہے جبکہ توسیع رزق کرے عیال پر وسعت رزق کی صورت میں اور تنگی کرے تنگی کی صورت میں۔ (حسن)

۱۳۔ فرمایا حضرت نے کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ وہ اپنے عیال کی رزق کی رسائی کا پوری طرح ذمہ دار ہو۔ (حسن)

۱۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن کو چاہیئے کہ اپنے عیال کے قوت سے جاڑوں میں کم کرے اور گرمی میں بڑھائے۔ (مجہول)

﴿باب ۵۵﴾

☆(من يلزم نفقته)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن حريز، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: من الّذي أحتن عليه وتلزمني نفقته؟ قال: الوالدان والولد والزّوجة.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن يحيى، عن غياث بن إبراهيم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: اُتي أمير المؤمنين صلوات الله عليه بيتيم، فقال: خذوا بنفقته أقرب الناس منه من العشيرة كما يأكل ميراثه.

٣ ـ سهل بن زياد، عن عليّ بن الحكم، عن العلاء بن رزين، عن محمّد بن مسلم عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: من يلزم الرّجل من قرابته ممّن ينفق عليه؟ قال: الوالدان والولد والزّوجة.

باب ۵۵
کن لوگوں کا نفقہ لازم ہے

۱۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ میری شفقت کا اہل کون ہے جس کا نفقہ لازم ہے فرمایا اولاد اور زوجہ (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین کے پاس ایک یتیم آیا آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اس کے پاس جو قبیلہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو تاکہ وہ اس کے نفقہ کا اسی طرح ذمہ دار ہو جیسا کہ اس کی میراث لینے میں ہوگا۔ (موثق)

۳۔ میں نے پوچھا قرابتداروں میں وہ کون ہیں جن کا نفقہ واجب ہو فرمایا ماں باپ لڑکا اور زوجہ (ض)

﴿باب ۵۶﴾

☆(الصدقة على من لا تعرفه)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن سدير

الصيرفي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أطعم سائلاً لا أعرفه مسلماً ؟ فقال : نعم أعط من لا تعرفه بولاية ولا عداوة للحق إن الله عز وجل يقول : «وقولوا للناس حسناً» ولا تطعم من نصب لشيء من الحق أودعا إلى شيء من الباطل .

٢ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن عبدالله بن الفضل النوفلي عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه سئل عن السائل يسأل ولا يدري ماهو ، قال : اعط من وقعت له الرحمة في قلبك وقال : إعط دون الدرهم ، قلت : أكثر ما يعطى ؟ قال : أربعة دوانيق .

باب ۵۶

انجان آدمی کو صدقہ دینا

۱۔ میں نے حضرت سے کہا کیا میں ایسے سائل کو کھانا دوں جس کو مسلمان نہیں جانتا۔ فرمایا ہاں دے دو اس شخص کو جس کے متعلق تم نہیں جانتے کہ وہ حق سے محبت رکھتا ہے یا دشمنی، خدا فرماتا ہے اس سے نرمی سے بات کرو، ہاں ناصبی کو نہ دو اور نہ اس کو جو دعوت باطل دے۔ (حسن)

۲۔ حضرت سے سوال کیا گیا اس سائل کے متعلق جسے نہیں جانتا وہ کون ہے فرمایا جس پر تمہیں رحم آئے اسے دے دو اور یہ بھی فرمایا پورا درہم نہ دو۔ میں نے کہا زیادہ سے زیادہ کتنا فرمایا چار دانگ۔ (مجہول)

﴿باب ۵۷﴾

﴿الصدقة على أهل البوادي وأهل السواد﴾

١ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع أو غيره عن محمد بن عذافر ، عن عمر بن يزيد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الصدقة على أهل البوادي والسواد فقال : تصدق على الصبيان والنساء والزمناء والضعفاء والشيوخ وكان ينهى عن أولئك الجمسانين يعني أصحاب الشعور .

٢ ـ أحمد بن محمد ، عن علي بن الصلت ، عن زرعة ، عن منهال القصّاب قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : اعط الكبير والكبيرة والصغير والصغيرة ومن وقعت له في قلبك رحمة وإيّاك وكلّ وقال : بيده وهزّها .

٣ ـ أحمد بن محمد ، عن محمد بن علي ، عن الحكم بن مسكين ، عن عمرو بن أبي نصر قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ أهل السواد يقتحمون علينا وفيهم اليهود و النصارى والمجوس فنتصدّق عليهم فقال : نعم .

باب ۵۷

صدقہ اہل بادیہ پر

۱۔ میں نے پوچھا صدقہ دینے کے متعلق دیہاتیوں اور شہریوں کو، فرمایا صدقہ دو بچوں، عورتوں، اپاہجوں کمزوروں اور بوڑھوں کو اور منع فرمایا ان دیوانوں کو یعنی اصحاب شعور کو دینی جو صاحب عقل ہوکر کچھ نہیں کرتے۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بوڑھے، بوڑھی، لڑکے، لڑکی اور اس کو دو جس کے اوپر تمہیں رحم آئے اور ہرگز نہ دو ہر اپنے مخالف کو اور جس کے ہاتھ میں اس کو برباد کرنا ہو۔ (مجہول)

۳۔ میں نے حضرت سے کہا اہل شہر میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے لئے باعث ایذا ہیں ان میں یہودی بھی ہیں نصاریٰ بھی اور مجوسی بھی، کیا انھیں صدقہ دیں فرمایا ہاں۔ (ض)

﴿باب ۵۸﴾

☆(كراهية رد السائل)☆

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسين بن يزيد النوفلي ، عن إسماعيل بن أبي زياد السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لاتقطعوا على السائل مسألته فلولا أنّ المساكين يكذبون ما أفلح من ردّهم .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن محمد بن مسلم قال : قال أبو جعفر عليه السلام : اعط السائل ولو كان على ظهر فرس .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن محمّد بن سنان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن الوصّافي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان فيما ناجى الله عزَّ وجلَّ به موسى عليه السلام قال : ياموسى أكرم السائل ببذل يسير أو بردٍّ جميل لأنّه يأتيك من ليس بإنس ولا جانّ ملائكة من ملائكة الرَّحمن يبلونك فيما خوَّلتك ويسألونك عمّا نوَّلتك فانظر كيف أنت صانع يا ابن عمران .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله ابن غالب الأسديّ ، عن أبيه ، عن سعيد بن المسيّب قال : حضرت عليَّ بن الحسين عليهما السلام يوماً حين صلّى الغداة فإذا سائل بالباب فقال عليُّ بن الحسين عليهما السلام : اعطوا السائل ولا تردُّوا سائلاً .

٥ ـ عليُّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن أيمن بن محرز ، عن أبي اُسامة زيد الشحّام ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : [قال] ما منع رسول الله صلى الله عليه وآله سائلاً قطُّ إن كان عنده أعطى و إلّا قال : يأتي الله به .

٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن أبيه ، عن هارون بن الجهم ، عن حفص بن عمر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تردُّوا السائل ولو بظلف محترق .

باب ۵

کراہتِ ردِّ سوال

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے سائل کے سوال کے متعلق، زیادہ پوچھ گچھ نہ کرو اس بات سے کہ کوئی مسکین جھوٹ بولے اس کا رد کر دینا بہتر ہے۔ (۳)

۲۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے سائل کو دو اگرچہ وہ پشت فرس پر ہو (۴)

۳۔ موسیٰ علیہ السلام سے وقت مناجات اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ سائل کا اکرام کرو، کچھ تھوڑا سا دے کر یا بطریق احسن اس کا سوال رد کرو کیونکہ جو تمہارے پاس آیا ہے وہ نہ انسان ہے نہ جن بلکہ ملائکہ ہیں خدائے رحمٰن کے ملائکہ میں سے جو تم سے سوال کرتے ہیں اس چیز کا جو میں نے تم کو عطا کی ہے اور سوال کرتے ہیں اس چیز کا

جو میں نے تم کو بخشی ہے پس لے ابن عمران غور کرو تمہیں کیا کرنا چاہیے۔ (ض)

۴۔ میں ایک علی بن الحسین کی خدمت میں تھا آپ نے صبح کی نماز پڑھی، ناگاہ ایک سائل دروازہ پر آیا آپ نے فرمایا اسے دو اور کسی سائل کو رد نہ کرو۔ (ض)

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے کبھی کسی سائل کو منع نہیں کیا اگر ہوا تو دے دیا ورنہ فرمایا اللہ اس کو دینے والا ہے (مجہول)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو رد نہ کرو اگرچہ ایک جلا ہوا کھر ہی اسے دے دو۔ (مجہول)

﴿باب ۵۹﴾

☆(قدر مايعطى السائل)☆

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن الوليد بن صبيح قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فجاءه سائل فأعطاه ثم جاءه آخر فأعطاه ثم جاءه آخر فأعطاه ثم جاءه آخر فقال : يسع الله عليك ثم قال : إن رجلاً لو كان له مال يبلغ ثلاثين أو أربعين ألف درهم ثم شاء أن لا يبقى منها إلا وضعها في حق لفعل فيبقى لا مال له فيكون من الثلاثة الذين يرد دعاؤهم قلت : من هم ؟ قال : أحدهم رجل كان له مال فأنفقه في غير وجهه ثم قال : يا رب ارزقني فقال له : ألم أجعل لك سبيلاً إلى طلب الرزق .

٢ ـ وعنه ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن علي بن أبي حمزة قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول في السؤال أطعموا ثلاثة إن شئتم أن تزدادوا فازدادوا وإلا فقد أديتم حق يومكم .

باب ۵۹

کس حد تک سائل کو دیا جائے

۱۔ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک سائل آیا آپ نے اسے دیا پھر دوسرا آیا آپ نے اسے بھی دیا پھر تیسرا آیا آپ نے فرمایا اللہ تیرے رزق میں توسیع کرے گا۔ پھر فرمایا ایک شخص کے پاس تین چار

ہزار درہم ہوں اور وہ چاہے اس میں سے کچھ باقی نہ رہے مگر جو اس نے حق میں رکھا ہو اور وہ ایسا کرے اور اس کے پاس مال باقی نہ رہے تو وہ ان تین میں سے ایک ہوگا میں نے کہا وہ کون ہیں فرمایا ان میں ایک وہ شخص ہے جو غلط طریقہ سے مال خرچ کرے اور پھر کہے یا اللہ مجھے رزق دے اس سے کہا جائے کیا میں طلب رزق کا راستہ تجھے نہیں بتایا تھا۔ (م)

۲۔ فرمایا حضرت نے تین سائلوں کو کھانا دو اگر زیادہ چاہتے ہو تو زیادہ کرو ورنہ تم نے اپنے ایک دن کا حق تو ادا کر دیا۔ (م)

﴿باب ۶﴾

﴿دعاء السائل﴾

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن يعقوب بن يزيد ؛ وغيره ، عن زياد القنديِّ ، عمَّن ذكره قال : إذا أعطيتموهم فلقّنوهم الدُّعاء فإنّه يستجاب الدُّعاء لهم فيكم ولا يستجاب لهم في أنفسهم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن الحسن بن الجهم عن أبي الحسن عليه السلام قال : لا تحقروا دعوة أحد فإنّه يستجاب لليهوديِّ والنّصرانيِّ فيكم ولا يستجاب لهم في أنفسهم .

باب ۶

دعائے سائل

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کسی کی دعا کو حقیر نہ جانو تمہارے حق میں یہودی و نصرانی کی دعا قبول ہو جاتی ہے ہاں ان کے لیے ان کی قبول نہیں ہوتی۔ (م)

۲۔ فرمایا جب ان کو دو اپنے لئے دعا کرنے کو کہو ان کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوگی ان کے لئے نہیں۔ (مرسل)

﴿باب ۱۶﴾

✿(ان الذی یقسم الصدقة شریك صاحبها في الاجر)✿

۱ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن صالح بن رزين قال : دفع إليَّ شهاب بن عبد ربّه دراهم من الزكاة أُقسّمها فأتيته يوماً فسألني هل قسّمتها ؟ فقلت : لا فأسمعني كلاماً فيه بعض الغلظة فطرحت ما كان بقي معي من الدّراهم و قمت مغضباً فقال : لي ارجع حتّى أُحدّثك بشيء سمعته من جعفر بن محمّد عليه السلام فرجعت فقال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي إذا وجدت زكاتي أخرجتها فأدفع منها إلى من أثق به يقسّمها ؟ قال : نعم لا بأس بذلك أما إنّه أحد المعطين ، قال صالح : فأخذت الدّراهم حيث سمعت الحديث فقسّمتها .

۲ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن أبي نهشل ، عمّن ذكره عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو جرى المعروف على ثمانين كفّاً لأُجروا كلّهم فيه من غير أن ينقص صاحبه من أجره شيئاً .

۳ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يعطي الدّراهم يقسّمها قال : يجري له ما يجري للمعطي ولا ينقص المعطي من أجره شيئاً .

باب ۱۶

صدقہ تقسیم کرنے والا صدقہ دینے والے کے اجر میں شریک ہے

۱۔ مجھے شہاب بن عبد ربہ نے زکوٰۃ کے کچھ درہم تقسیم کرنے کے لئے دیئے جب میں ایک روز اس کے پاس آیا تو اس نے کہا وہ درہم تقسیم کر دیئے میں نے کہا نہیں اس پر اس نے سخت کلامی کی۔ میں نے بقیہ درہم اس کے آگے ڈال دیا اور میں غصہ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مجھ سے کہا پلٹ آؤ۔ میں تم سے وہ بات بیان کر دوں جو امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے میں لوٹ آیا اس نے کہا میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر میں اپنے مال سے زکوٰۃ نکالوں اور اپنے کسی معتمد کو تقسیم کرنے کے لئے دوں تو کوئی حرج تو نہیں آپ نے فرمایا

نہیں ، عطا کرنے والوں میں سے ایک وہ بھی ہوگا۔ صالح کہتا ہے میں نے یہ سن کر وہ درہم اٹھائے اور ان کو تقسیم کر دیا۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت نے صدقہ اگر اسی ہاتھوں سے تقسیم ہو تو اس کا اجر سب کو ملے گا بغیر اس کے کہ صدقہ کے اجر میں کوئی کمی ہو۔ (ض)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو کسی کو زرِ صدقہ تقسیم کرنے کے لئے دے۔ فرمایا اس کو وہی اجر ملے گا جو دینے والے کو ملے گا اور دینے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (مجہول)

﴿باب ۶۲ الایثار﴾

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل ليس عنده إلّا قوت يومه أيعطف من عنده قوت يومه على من ليس عنده شيء ويعطف من عنده قوت شهر على من دونه والسنة على نحو ذلك أم ذلك كلّه الكفاف الّذي لايلام عليه ؟ فقال : هوأمران أفضلكم فيه أحرصكم على الرَّغبة والأثرة على نفسه فإنَّ الله عزَّوجلَّ يقول : «ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة » والأمر الآخر لايلام على الكفاف واليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول .

٢ ـ قال : و حدَّثنا بكر بن صالح ، عن بندار بن محمّد الطبريّ ، عن عليّ بن سويد السائيّ ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : أوصني فقال : آمرك بتقوى الله ثمَّ سكت فشكوت إليه قلّة ذات يدي و قلت : و الله لقد عريت حتّى بلغ من عريتي إنَّ أبا فلان نزع ثوبين كانا عليه و كسانيهما ، فقال : صم و تصدَّق ، قلت : أتصدَّق ممّا وصلني به إخواني وإن كان قليلاً ؟ قال : تصدَّق بما رزقك الله ولو آثرت على نفسك .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن محمّد بن سماعة ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قلت له : أيُّ الصَّدقة أفضل ؟ قال : جهد المقلّ أما سمعت قول الله عزَّوجلَّ : « و يؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة » ترى ههنا فضلاً .

باب ۶۲

ایثار

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص کے پاس صرف ایک دن کا کھانا ہے کیا اس کو دے دے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور جس کے پاس ایک ماہ کا کھانا ہو وہ اسے دیدے جس کے پاس اس سے کم ہو اسی طرح ایک سال کا یا وہ سب اپنے ہی کفاف کے لئے رکھے جس پر ملامت نہ ہو۔ فرمایا یہ دو امر ہیں تم میں، صاحب فضیلت وہ ہے جو اپنی رغبت اور ایثار نفس کی بنا پر دے۔ خدا فرماتا ہے وہ اپنے نفس پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ اپنے کفاف کے لئے رکھے تو ملامت نہیں، مگر اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ (ض)

۲۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں اس کے بعد خاموش ہو گئے۔ میں نے حضرت سے تنگدستی کی شکایت کی اور کہا واللہ میں برہنہ تھا اور حبیب میری اس حالت کی خبر فلاں شخص کے باپ کو ہوئی تو اس نے اپنے دونوں کپڑے جو پہنے تھا اپنے بدن سے اتار کر مجھے پہنا دیئے حضرت نے کہا روزہ رکھو اور صدقہ دو، میں نے کہا چاہے میرے پاس کتنا ہی کم ہو۔ فرمایا اللہ نے جو رزق تم کو دیا ہے اس میں سے صدقہ دو اور اپنے نفس پر ایثار کرو۔ (م)

۳۔ میں نے پوچھا کونسا صدقہ، فرمایا تنگدست کے صدقہ کو کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی کہ "وہ اپنے نفسوں پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ تنگی ہو۔ فضیلت اسی میں ہے۔ (ض)

﴿باب ۶۳﴾

☆(من سأل من غير حاجة)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال عليُّ بن الحسين عليهما السلام : ضمنت على ربّي أنّه لا يسأل أحدٌ من غير حاجة إلّا اضطرّته المسألة يوماً إلى أن يسأل من حاجة .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن القاسم بن يحيى ، عن جدّه الحسن بن راشد ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات

الله عليه : اتّبعوا قول رسول الله ﷺ فإنّه قال : من فتح على نفسه باب مسألة فتح الله عليه باب فقر .

٣ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمّد ابن سنان ، عن مالك بن حصين السكوني قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : مامن عبد يسأل من غير حاجة فيموت حتّى يحوجه الله إليها ويثبّت الله له بها النّار .

باب ۶۳

بغیر حاجت سوال کرنا

۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ بے ضرورت کسی کو سوال نہیں کرنا چاہیے مگر جب سوال کرنے پر مجبور ہی ہو جائے تو سوال کرے ۔ (ض)

۲۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے قول رسول کی پیروی کرو ۔ حضرت نے فرمایا جو اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے ۔ (ض)

۳۔ فرمایا جو بندہ بے ضرورت سوال کرتا ہے اور مرتا ہے تو خدا اس کی طرف محتاج بنا دیتا ہے اور دوزخ میں اس کی جگہ قرار دیتا ہے ۔

(باب ٦٤)

(كراهية المسألة)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن حمّاد ، عمّن سمع أباعبدالله عليه السلام يقول : إيّاكم و سؤال النّاس فإنّه ذلّ في الدّنيا وفقر تعجّلونه وحساب طويل يوم القيامة .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبوجعفر عليه السلام : يامحمّد لو يعلم السّائل ما في المسألة ماسأل أحدٌ أحداً ولو يعلم المعطي ما في العطيّة ماردّ أحدٌ أحداً .

۳ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمدبن محمّدبن خالد، عن أبيه، عن أحمدبن النضر رفعه قال: قال رسول الله ﷺ: الأيدي ثلاث: يدالله العليا ويد المعطي الّتي تليها ويد المعطى أسفل الأيدي، فاستعفوا عن السؤال مااستطعتم إنَّ الأرزاق دونها حجب فمن شاء قنى حياءه وأخذ رزقه و من شاء هتك الحجاب و أخذ رزقه والّذي نفسي بيده لإن يأخذ أحدكم حبلاً ثمَّ يدخل عرض هذا الوادي فيحتطب حتّى لايلتقي طرفاه ثمَّ يدخل به السّوق فيبيعه بمدٍّ من تمر و يأخذ ثلثه و يتصدّق بثلثيه خيرٌ له من أن يسأل النّاس أعطوه أوحرموه.

٤ ـ محمّدبن يحيى، عن أحمدبن محمّدبن عيسى، عن عليِّ بن الحكم، عن داود بن النّعمان، عن إبراهيم بن عثمان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: إنَّ الله تبارك و تعالى أحبَّ شيئاً لنفسه و أبغضه لخلقه أبغض لخلقه المسألة و أحبَّ لنفسه أن يسأل و ليس شيء أحبُّ إلى الله عزَّوجلَّ من أن يسأل فلايستحيي أحدكم أن يسأل الله من فضله ولو [ب]شسع نعل.

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: جاءت فخذٌ من الأنصار إلى رسول الله ﷺ فسلّموا عليه فردَّ عليهم السلام فقالوا: يارسول الله: لنا إليك حاجة، فقال: هاتوا حاجتكم قالوا: إنّها حاجة عظيمة، فقال: هاتوها ماهي؟ قالوا: تضمن لنا على ربّك الجنّة، قال: فنكس رسول الله ﷺ رأسه ثمَّ نكت في الأرض ثمَّ رفع رأسه فقال: أفعل ذلك بكم على أن لا تسألوا أحداً شيئاً، قال: فكان الرَّجل منهم يكون في السّفر فيسقط سوطه فيكره أن يقول لإنسان: ناولنيه فراراً من المسألة فينزل فيأخذه ويكون على المائدة فيكون بعض الجلساء أقرب إلى الماء منه فلايقول: ناولني حتّى يقوم فيشرب.

٦ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمدبن أبي عبدالله، عن أبيه، عمّن ذكره، عن الحسين بن أبي العلاء قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: رحم الله عبداً عفَّ و تعفّف وكفَّ عن المسألة فإنّه يتعجّل الدّنيّة في الدّنيا ولا يغني النّاس عنه شيئاً، قال: ثمَّ تمثّل أبوعبدالله عليه السلام ببيت حاتم:

إذا ماعرفت اليأس ألفيته الغنى ☆ إذا عرفته النّفس والطّمع الفقر

٧ ـ عليّ بن محمّد ؛ و أحمدبن محمّد ، عن عليّ بن الحسن ، عن العبّاس بن عامر ، عن محمّدبن إبراهيم الصّيرفيّ ، عن مفضّل بن قيس بن رمّانة قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام فذكرت له بعض حالي ، فقال : يا جارية هات ذلك الكيس ، هذه أربعمائة دينار وصلني بها أبوجعفر فخذها و تفرّج بها قال : فقلت : لا والله جعلت فداك ماهذا دهري ولكن أحببت أن تدعوالله عزّ و جلّ لي ، قال : فقال : إنّي سأفعل ولكن إيّاك أن تخبر النّاس بكلّ حالك فتهون عليهم .

٨ ـ و روي عن لقمان أنّه قال لابنه : يابنيّ ذقت الصّبر وأكلت لحاء الشّجر فلم أجد شيئاً هو أمرّ من الفقر فإن بليت به يوماً ولا تظهر النّاس عليه فيستهينوك ولا ينفعوك بشيء ، ارجع إلى الّذي ابتلاك به فهو أقدر على فرجك وسله من ذا الّذي سأله فلم يعطه أووثق به فلم ينجه .

باب ۶

کراہت سوال

۱۔ راوی نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اپنے کو بچاؤ لوگوں سے سوال کرنے سے یہ دنیا میں ذلت ہے اور فقر کو جلد بلانے والی چیز ہے اور روز قیامت اس کا حساب طولانی ہے (مرسل)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اگر سوال کرنے والا یہ جان لیتا کہ سوال کرنا کیسی بری چیز ہے تو کبھی کوئی کسی سے سوال نہ کرتا اور اگر دینے والا یہ جان لیتا کہ دینے میں کتنا ثواب ہے تو کسی کے سوال کو رد کرتا ہی نہیں۔ (حسن)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین ہیں اللہ کا ہاتھ سب سے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ اس سے ملا ہوا ہے اور جس کو دیا جاتا ہے اس کا ہاتھ نیچا ہوتا ہے۔ پس حتی الامکان سوال سے بچو۔ ارزاق کے قریب کچھ حجاب ہیں پس جو چاہے حیا کے ساتھ رزق لے لے اور جو چاہے ہتک حجاب کر کے اپنا رزق حاصل کر لے۔ قسم خدا کی اگر تم میں سے کوئی ایک رسی لے کر جنگل میں جائے اور اس میں سوکھی لکڑیاں باندھ کر کسی بازار میں جا کر فروخت بعوض ایک مد خرموں

کے اوران میں سے ایک تہائی اپنے لئے رکھے اور دو تہائی راہ خدا میں دے دے تو وہ اس سے بہتر ہوگا کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اس کو دیں یا محروم کر دیں۔ (ض)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور اپنی مخلوق کے لئے پسند نہیں کرتا۔ مخلوق کے لئے سوال کرنا ناپسند کرتا ہے اور یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے پس تم میں سے کوئی خدا سے سوال کرنے میں حیا نہ کرے اگرچہ وہ ایک ٹوٹی جوتی کیوں نہ ہو۔ (حسن)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے انصار کے کچھ لوگ رسول خدا کے پاس آئے اور سلام کر کے کہنے لگے یا رسول اللہ ہماری آپ سے ایک درخواست ہے فرمایا بیان کرو انھوں نے کہا وہ بہت بڑی درخواست ہے فرمایا بیان تو کرو وہ کیا ہے انھوں نے کہا آپ خدا سے ہمارے لئے جنت کی ضمانت لے لیں، یہ سن کر حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر زمین پر جھکے پھر فرمایا۔ میں تمہارے لئے ایسا کروں گا اور وہ صورت یہ ہے کہ تم کسی چیز کا کسی سے سوال نہ کرو۔ اگر تم میں سے کوئی سفر میں ہو اور کوڑا گر جائے تو مکروہ ہے کہ وہ کسی سے کہے کہ اسے اٹھا دو۔ سوال سے بچنے کے لئے اسے چاہیئے کہ سواری پر سے اترے اور اسے اٹھالے، اگر دسترخوان پر بیٹھا ہو اور کوئی شخص بہ نسبت اس کے پانی سے زیادہ قریب ہو تو وہ اس سے یہ نہ کہے کہ یہ ظرف آب مجھے اٹھا دے بلکہ خود اٹھے اور پیئے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ اس بندے پر رحم کرے جو گناہ سے بچے اور سوال کرنے سے رکے سوال کرنا دنیا میں ذلت کو جلد لاتا ہے مگر جبکہ بے پرواہ ہو جائیں لوگ اس سے کسی شے کے سوال سے اور حضرت نے حاتم کے اس شعر کو پڑھا۔

انسان کا اپنے نفس کو بچانا اور طمع دنیا سے الگ ہو جانا غنیٰ ہے اور طمع کرنا فقیری ہے۔ (مرسل)

۷۔ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کچھ حالات بیان کئے، حضرت نے کنیز سے کہا فلاں تھیلی لاؤ فرمایا لو یہ چار سو دینار ہیں جو مجھے ابوجعفر سے ملے ہیں انھیں لے لو اور کام میں لاؤ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے کہا میرا کہنے کا یہ مقصد نہیں تھا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے خدا سے دعا کریں۔ فرمایا میں یہ بھی کروں گا لیکن اپنے کو اس سے بچاؤ کہ اپنی پریشان حالی کا کل قصہ لوگوں کو سناؤ ورنہ تم ان کی نظر میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ (مجہول)

۸۔ مروی ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا! ایلوا چکھے اور درختوں کی چھال کھائے۔ میں نے فقر سے زیادہ کسی شے کو کڑوا نہیں پایا۔ اگر کسی دن مبتلائے۔ مصیبت ہو جاؤ تو لوگوں پر اسے ظاہر نہ کرو ورنہ ان کی نظر میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ اور وہ کوئی فائدہ تمہیں نہیں پہنچائیں گے اس ذات کی طرف رجوع کرو جس نے تمہیں مبتلا کیا ہے وہ اس سے نجات دینے پر سب سے زیادہ قادر ہے اگر اس سے سوال کرو گے جو خود خدا سے سوال کرتا ہے کچھ نہ دے گا اور اس پر بھروسہ

کردگے تو نجات نہ دلائے گا (مرسل)

﴿باب ۶۵ المن﴾

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن موسى ، عن غياث ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ الله تبارك و تعالى كره لي ستّ خصال وكرهتها للأوصياء من ولدي وأتباعهم من بعدي منها المنّ بعد الصّدقة .

۲ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله رفعه ، قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : المنّ يهدم الصّنيعة .

باب ۶۵
احسان جتانا

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دیا ہے میرے لئے چھ خصلتوں کو اور میں نے ان کو برا قرار دیا ہے اپنے اوصیا کے لئے جو میری اولاد ہیں اور ان کے تابعین کے لئے بھی جو میرے بعد ہوں ان میں سے ایک یہ ہے صدقہ دے کر احسان جتانا۔ (حسن)

۲۔ احسان نیکی کو برباد کردیتا ہے۔ (مرفوع)

﴿باب ۶۶﴾
☆(من أعطى بعد المسألة)☆

۱ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه بعث إلى رجل بخمسة أوساق من تمر البغيبغة وكان الرّجل ممّن يرجو نوافله ويؤمّل نائله ورفده وكان لا يسأل عليّاً عليه السلام ولا غيره

شيئاً ، فقال رجل لأمير المؤمنين عليه السلام : والله ماسألك فلانٌ ولقد كان يجزئه من الخمسة أوساق وسق واحد ، فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : لاكثّر الله في المؤمنين ضربك أُعطي أنا وتبخل أنت ، لله أنت إذا أنالم أعط الّذي يرجوني إلّا من بعد المسألة ثمّ أُعطيه بعد المسألة فلم أُعطه ثمن ماأخذت منه و ذلك لأنّي عرضته أن يبذل لي وجهه الّذي يعفره في التّراب لربّي و ربّه عند تعبّده له و طلب حوائجه إليه فمن فعل هذا بأخيه المسلم وقد عرف أنّه موضع لصلته ومعروفه فلم يصدّق الله عزّ وجلّ في دعائه له حيث يتمنّى له الجنّة بلسانه و يبخل عليه بالحطام من ماله و ذلك أنّ العبد قد يقول في دعائه : اللّهمّ اغفر للمؤمنين والمؤمنات . فإذا دعالهم بالمغفرة فقد طلب لهم الجنّة فما أنصف من فعل هذا بالقول ولم يحقّقه بالفعل .

٢ ـ أحمد بن إدريس ، و غيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن نوح بن عبدالله ، عن الذّهليّ رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المعروف ابتداء و أمّا من أعطيته بعد المسألة فإنّما كافيته بما بذل لك من وجهه يبيت ليلته أرقاً متململاً يمثل بين الرّجاء واليأس لا يدري أين يتوجّه لحاجته ، ثمّ يعزم بالقصد لها فيأتيك و قلبه يرجف وفرائصه ترعد قد ترى دمه في وجهه لايدري أيرجع بكآبة أم بفرح .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن صندل ، عن ياسر ، عن اليسع بن حمزة قال : كنت في مجلس أبي الحسن الرّضا عليه السلام أحدّثه و قد اجتمع إليه خلق كثير يسألونه عن الحلال والحرام إذ دخل عليه رجلٌ طوال آدم فقال : السّلام عليك يا ابن رسول الله رجل من محبّيك و محبّي آبائك و أجدادك عليهم السلام مصدري من الحجّ وقد افتقدت نفقتي وما معي ما أبلغ مرحلة فإن رأيت أن تنهضني إلى بلدي ولله عليّ نعمة فإذا بلغت بلدي تصدّقت بالّذي تولّيني عنك فلست موضع صدقة فقال له : اجلس رحمك الله وأقبل على النّاس يحدّثهم حتّى تفرّقوا و بقي هو و سليمان الجعفري وخيثمة و أنا فقال : أتأذنون لي في الدّخول ؟ فقال له سليمان : قدّم الله أمرك ، فقام فدخل الحجرة و بقي ساعة ثمّ خرج وردّ الباب و أخرج يده من أعلى الباب وقال : أين الخراسانيّ ؟ فقال : ها أناذا ، فقال : خذ هذه المائتي دينار واستعن بها في مؤنتك ونفقتك وتبرّك بها ولاتصدّق

بها عنّي واخرج فلا أراك ولا تراني ، ثمّ خرج ، فقال له سليمان : جعلت فداك لقد أجزلت و رحمت فلما ذا سترت وجهك عنه ؟ فقال : مخافة أن أرى ذلّ السّؤال في وجهه لقضائي حاجته أما سمعت حديث رسول الله ﷺ : «المستتر بالحسنة يعدل سبعين حجّة والمذيع بالسّيئة مخذول والمستتر بها مغفور له» أما سمعت قول الأوّل

متى آته يوماً لأطلب حاجة ☆ رجعت إلى أهلي و وجهي بمائه

٤ ـ عليّ بن إبراهيم بإسناد ذكره عن الحارث الهمدانيّ قال : سامرت أمير المؤمنين صلوات الله عليه فقلت : يا أمير المؤمنين عرضت لي حاجة ، قال : فرأيتني لها أهلاً ؟ قلت : نعم يا أمير المؤمنين ، قال : جزاك الله عنّي خيراً ، ثمّ قام إلى السّراج فأغشاها وجلس ثمّ قال : إنّما أغشيت السّراج لئلاّ أرى ذلّ حاجتك في وجهك فتكلّم فإنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول : «الحوائج أمانة من الله في صدور العباد فمن كتمها كتبت له عبادة ومن أفشاها كان حقّاً على من سمعها أن يعينه

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن أبي الأصبغ ، عن بندار بن عاصم رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : ماتوسّل إليّ أحد بوسيلة ولا تذرّع بذريعة أقرب له إلى مايريده منّي من رجل سلف إليه منّي يد أتبعتها اُختها وأحسنت ربّها فإنّي رأيت منع الأواخر يقطع لسان شكر الأوائل ولا سخت نفسي بردّ بكر الحوائج وقد قال الشّاعر :

وإذا بليت ببذل وجهك سائلاً ☆ فابذله للمتكرّم المفضال

إنّ الجواد إذا حباك بموعد ☆ أعطاكه سلساً بغير مطال

وإذا السّؤال مع النّوال قرنته ☆ رجح السّؤال وخفّ كلّ نوال

باب ۷۶

سوال کے بعد دینا

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے ایک شخص کو خرموں کے پانچ لدے ہوئے اونٹ بھیجے اور یہ

شخص نوافل بجالانے والا اور مرد سخی تھا نہ علی علیہ السلام سے سوال کرتا تھا نہ کسی اور سے ، ایک شخص نے امیرالمومنین سے کہا۔ فلاں شخص نے آپ سے مانگا تو تھا نہیں اور اس کے لئے تو صرف ایک ہی اونٹ کا بوجھ کافی تھا۔ حضرت نے فرمایا خدا تجھ جیسے آدمی کی کثرت مومنین میں نہ کرے ۔ میں دیتا ہوں اور بخل تو کرتا ہے اگر میں اسے بعد سوال دیتا تو میں اسے قیمت نہ دیتا اس چیز کی جو میں اس سے لیتا کیونکہ میں اسے مجبور کرتا کہ وہ اپنے اس چہرہ کو میرے سامنے لائے جسے وہ خاک آلود کرتا ہے میرے اور اپنے رب کے سامنے وقت عبادت اور خدا سے طلب حاجت کے وقت جو اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کرے اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ موقع صلۂ رحم اور احسان کا ہے تو اس نے اپنی دعا میں جو اس کے لئے کرتا ہے تصدیق نہیں کی اس طرح کہ وہ اس کے لئے زبان سے تو جنت کی تمنا کرتا ہے اور مال دینے میں بخل کرتا ہے کیونکہ بندہ اپنی دعا میں کہتا ہے یا اللہ مومنین اور مومنات کو بخش دے اور جب مغفرت کی ان کے لئے دعا کی تو جنت کو ان کے لئے طلب کیا۔ پس کیسے انصاف کیا اس نے اپنے قول میں جبکہ اسے ثابت نہیں کرتا اپنے فعل سے۔ (ض)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نیکی و احسان وہی ہے جو ابتداءً کیا جائے۔ اگر تم نے سوال کے بعد دیا تو تم نے بدلہ دیا اس بات کا کہ اس نے تمہارے سامنے آکر سوال کیا، وہ راتوں کو جاگتا ہے تڑپتا ہے امید و یاس میں بسر کرتا ہے۔ نہیں جانتا اپنی ضرورت کو کس کے سامنے لے جائے اور پھر ارادہ کرتا ہے اور تمہارے پاس آتا ہے دل اس کا کانپتا ہے کندھے تھرتھراتے ہیں اور اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو جاتا ہے نہیں جانتا کہ آیا غمگین لوٹے گا یا خوش خوش ۔ (مرفوع)

۳۔ میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں حضرت سے باتیں کر رہا تھا بہت سے لوگ موجود تھے جو حلال و حرام کے متعلق پوچھ رہے تھے ناگاہ ایک مرد طویل القامت داخل ہوا اور اس نے کہا السلام یا ابن رسول اللہ میں آپ کے اور آپ کے آباء و اجداد کے دوستوں میں سے ہوں حج کے لئے نکلا ہوں زاد راہ ختم ہو گیا اگر مناسب سمجھیں تو مجھے میرے وطن تک پہنچا دیں اللہ نے مجھے دولت دی ہے جب میں اپنے شہر پہنچوں گا تو جو آپ مجھے دیں گے آپ کی طرف سے تصدق کر دوں گا۔ میں مقام صدقہ میں نہیں ہوں ۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے بیٹھ جاؤ اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرنے لگے جب لوگ چلے گئے اور وہ اور سلیمان اور خیثمہ اور میں باقی رہ گئے تو فرمایا اجازت ہے میں اندر جاؤں سلیمان نے کہا اللہ آپ کے امر کو مقدم رکھے پس حضرت حجرہ میں گئے اور کچھ دیر رہے پھر دروازہ بند کیا اور اوپر کے حصہ سے ہاتھ نکال کر فرمایا کہاں ہے مرد خراسانی ۔ اس نے کہا میں حاضر ہوں ۔ فرمایا یہ دو سو دینار لو اور اپنا خرچ اور زاد راہ پورا کرو اور برکت حاصل کرو میری طرف سے انھیں صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں ۔ بس اب چلے جاؤ تاکہ نہ تم مجھے دیکھو نہ میں تم کو ، یہ سن کر وہ چلا گیا ۔ تب حضرت باہر آئے ۔ سلیمان نے کہا ۔ میں آپ پر فدا ہوں آپ نے بخشش کی رحم کیا لیکن آپ نے اپنا چہرہ اس سے

کیوں چھپایا۔ فرمایا اس لئے کہ میں سوال کی ذلت کو اس کے چہرے پر قضائے حاجت کے وقت نہ دیکھوں۔ (مجہول)

۴۔ میں نے ایک رات امیر المومنینؑ سے گفتگو کی اور اپنی حاجت بیان کی حضرت نے فرمایا کیا تم نے مجھے اس کا اہل سمجھا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے پھر حضرت نے اٹھ کر چراغ کو پس پردہ کردیا اور فرمایا میں نے ایسا اس لئے کیا کہ میں تمہارے چہرے پر ذلت کا نشان نہ دیکھوں جو طلب حاجت کے وقت ہوتا ہے پھر فرمایا میں نے سنا ہے رسول اللہ سے کہ حاجتیں خدا کی امانتیں ہیں بندوں کے سینوں میں جس نے ان کو چھپایا اس کے لئے عبادت لکھی جائے گی اور جس نے اس کو ظاہر کردیا تو اس کے سننے والے کو یہ حق ہے کہ اسے تکلیف پہنچائے۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کسی نے میری طرف وسیلہ نہیں بنایا اور ذریعہ اختیار نہیں کیا اس سے زیادہ اچھا کہ ایک بار مجھ سے کچھ لینے کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا ہو اور میں نے اسے اچھا سمجھا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعد کے سوالات کا رد کرنا پہلے عطیات کے لئے زبان شکر کو قطع کردیتا ہے میرے نفس پر گراں گزرتا ہے پہلے سوال کا رد کرنا شاعر کہتا ہے۔ اگر تجھے سوال کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اسے کسی مرد کریم کے سامنے پیش کر کہ کوئی آدمی تجھ سے جود دینے کا وعدہ کرے گا وہ اسے ضرور دے گا بغیر ٹال مٹول کے، جب سوال کے ساتھ اپنی بخشش کو ملا دو تو سوال کو بڑا سمجھو اور بخشش کو اس کے مقابل ہلکا۔ (ض)

٦٧

﴿باب المعروف﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن إسماعيل بن عبدالخالق الجعفيّ قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إنَّ من بقاء المسلمين و بقاء الإسلام أن تصير الأموال عند من يعرف فيها الحقَّ ويصنع [فيها] المعروف فإنَّ من فناء الإسلام و فناء المسلمين أن تصير الأموال في أيدي من لا يعرف فيها الحقَّ ولا يصنع فيها المعروف .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن داود الرقّيّ ، عن أبي حمزة الثماليّ قال : قال أبوجعفر عليه السلام : إنَّ الله عزَّ وجلَّ جعل للمعروف أهلاً من خلقه ، حبّب إليهم فعاله ووجّه لطلّاب المعروف الطلب إليهم ويسّر لهم قضاءه كما يسّر الغيث للأرض المجدبة ليحييها ويحيي به أهلها وإنَّ الله جعل للمعروف أعداء من خلقه بغّض إليهم المعروف وبغّض إليهم فعاله وحظر على طلّاب المعروف الطلب إليهم وحظر عليهم قضاءه كما يحرم الغيث على الأرض المجدبة ليهلكها ويهلك أهلها وما يعفو الله أكثر .

۳ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن محمّد بن سنان ، عن داود الرّقي ، عن أبي حمزة الثّمالي قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إنَّ من أحبّ عباد الله إلى الله لمن حبّب إليه المعروف وحبّب إليه فعاله .

محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن سنان ، عن داود الرّقي عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام مثله .

باب ۶۷

احسان

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بقاء اسلام اور مسلمین اسی میں ہے کہ اموال کو حقدار تک پہنچا دیا جائے اور لوگوں پر احسان کیا جائے اور فنائے اسلام و مسلمین اس پر بھی ہے کہ اموال کو ایسے ہاتھوں میں دیا جائے جو غیر مستحق ہیں اور جن کے ساتھ احسان نہ کیا جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگ احسان کرنے کے اہل قرار دیئے ہیں اور احسان طلب کرنے والوں کی طرف توجہ کرنے کے فعل کو محبوب قرار دیا ہے اور وہ احسان کر کے اتنا ہی خوش ہوتے ہیں جتنا بارش سے خشک زمین، جس سے مردہ زمین اور اس کے باشندے زندہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ احسان کے دشمن بھی ہیں جو غصہ کرتے ہیں احسان کرنے والوں اور احسان چاہنے والوں پر اور رکاوٹ بن جاتے ہیں طالبان احسان کے لئے اور احسان کرنے والوں کے لئے جیسے بادل بارش روک کر زمین اور اہل زمین کے لئے ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے اور اللہ ان میں سے اکثر کو معاف نہیں کرتا۔ (مختلف فیہ)

۳۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو احسان کرتے اور اس پر عمل کرنے کو دوست رکھتے ہیں۔ (مجہول)

۴۔ دوسری روایت ابوحمزہ سے بھی ایسی ہی ہے۔

﴿باب ۶۸﴾

☆(فضل المعروف)☆

١ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد

الأعلى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : كلُّ معروف صدقة و أفضل الصّدقة صدقة عن ظهر غنى وابدء بمن تعول ، واليد العليا خير من اليد السّفلى ولا يلوم الله على الكفاف .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : كلُّ معروف صدقة .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، وأحمد بن أبي عبدالله جميعاً ، عن محمّد بن خالد ، عن سعدان بن مسلم ، عن أبي يقظان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : رأيت المعروف كاسمه وليس شيء أفضل من المعروف إلّا ثوابه وذلك يراد منه و ليس كلُّ من يحبُّ أن يصنع المعروف إلى النّاس يصنعه وليس كلُّ من يرغب فيه يقدر عليه ولا كلُّ من يقدر عليه يؤذن له فيه فإذا اجتمعت الرَّغبة والقدرة والإذن فهنالك تمّت السعادة للطّالب والمطلوب إليه .

ورواه أحمد بن أبي عبدالله ، عن ابن فضّال ، عن أبي جميلة ، عن محمّد بن مروان عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريِّ ، عن ابن القدّاح ، عن أبي عبد الله عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : كلُّ معروف صدقة والدّالُّ على الخير كفاعله والله عزَّ وجلَّ يحبُّ إغاثة اللّهفان .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمّد جميعاً ، عن الحسن بن محبوب ، عن عمر بن يزيد قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : المعروف شيءٌ سوى الزَّكاة فتقرَّبوا إلى الله عزَّ وجلَّ بالبرِّ وصلة الرَّحم .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اصنع المعروف إلى من هو أهله وإلى من ليس من أهله فإن لم يكن هو من أهله فكن أنت من أهله .

٧ ـ عليُّ بن محمّد بن بندار ، وغيره ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن عبدالله ابن القاسم ، عن رجل من أهل ساباط قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لعمّار : يا عمّار أنت ربُّ مال كثير ؟ قال : نعم جعلت فداك ، قال : فتؤدّي ما افترض الله عليك من الزَّكاة ؟

قال : نعم ، قال : فتخرج المعلوم من مالك ؟ قال : نعم ، قال : فتصل قرابتك ؟ قال : نعم ، قال : فتصل إخوانك ؟ قال : نعم ، فقال : يا عمّار إنّ المال يفنى والبدن يبلى والعمل يبقى والدّيان حيّ لايموت ، يا عمّار إنّه ماقدّمت فلن يسبقك وما أخّرت فلن يلحقك .

٨ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن جميل ابن درّاج ، عن حديد بن حكيم أو مرازم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : أيّما مؤمن أوصل إلى أخيه المؤمن معروفاً فقد أوصل ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وآله .

٩ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ أعرابيّاً من بني تميم أتى النبيّ صلى الله عليه وآله فقال : أوصني ، فكان فيما أوصاه به أن قال : يا فلان لاتزهدنّ في المعروف عند أهله .

١٠ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : اصنعوا المعروف إلى كلّ أحد فإن كان أهله وإلّا فأنت أهله .

١١ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن الوليد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أوّل من يدخل الجنّة المعروف وأهله وأوّل من يرد عليّ الحوض .

١٢ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اجيزوا لأهل المعروف عثراتهم واغفروها لهم فإنّ كفّ الله تعالى عليهم هكذا ـ وأومأ بيده كأنّه يظلّ بها شيئاً ـ .

باب ٢٨

فضیلت احسان

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ہر احسان صدقہ ہے اور افضل صدقہ وہ ہے جو لینے والے کو غنی کردے اور

کر دینے کی اس سے جس پر تم کو اعتماد احتیاج ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) بہتر ہوتا ہے نیچے والے (لینے والا) ہاتھ سے اور بقدر کفاف پر اللہ ملامت نہیں کرتا۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے ہر احسان صدقہ ہے (حسن)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں نے دیکھا احسان اپنے نام کی طرح ہے اور کوئی شے احسان سے افضل نہیں مگر اس کا ثواب اور اسی کا ارادہ کیا جاتا ہے اور ایسا نہیں ہے کہ جو کوئی لوگوں سے احسان کا ارادہ کرتا ہو وہ اسے کر بھی ڈالے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ جو اس کی طرف راغب ہو وہ اس پر قادر ہو اسے اجازت بھی مل جائے اور جب رغبت قدرت دونوں جمع ہو جائیں تو سعادت طالب و مطلوب کے لیے پوری ہو گئی (مجہول)

ایسی ہی دوسری روایت ہے۔

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا احسان صدقہ ہے اور نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا مثل نیکی کرنے والے کے ہے اور اللہ پریشان حالوں کی اعانت کو دوست رکھتا ہے۔ (ضو)

۵۔ فرمایا حضرت نے احسان کرنا زکوٰۃ سے علاوہ ہے نیکی اور صلہ رحم کر کے اللہ سے تقرب حاصل کرو۔ (ضو)

۶۔ فرمایا حضرت نے نیکی کرو اس کے ساتھ جو اہل ہے اور اس کے ساتھ بھی جو نا اہل ہے اور اگر وہ نا اہل ہے تو ہو تم تو نیکی کرنے کے اہل ہو۔ (حسن)

۷۔ عمار رضی اللہ عنہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے پاس مال کثیر ہے عرض کی ہاں فرمایا جو زکوٰۃ اللہ نے تم پر فرض کی ہے وہ تم نے ادا کی۔ کہا ہاں فرمایا حق معلوم دیا کہا ہاں، فرمایا اپنے قرابتداروں سے صلہ رحم کیا فرمایا ہاں فرمایا اپنے بھائیوں سے صلہ رحم کیا۔ فرمایا ہاں۔ فرمایا اے عمار مال فنا ہو جاتا ہے بدن کہنہ ہو جاتا ہے عمل باقی رہتا ہے اور بدلہ دینے والا زندہ ہے مرنے والا نہیں، جو تم پہلے بھیج چکے ہو وہ پیچھے نہ رہے گا اور جو بعد میں رہ گیا وہ تم سے ملے گا نہیں۔ (ضو)

۸۔ فرمایا جو بندۂ مومن اپنے مومن بھائی سے صلہ کرتا ہے تو یہ صلہ رحم ہوتا ہے گویا رسول اللہ سے (م)

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے پاس ایک عرب بنی تمیم سے آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجیے حضرت نے کچھ فرمایا ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اہل سے احسان کرتے میں گریز نہ کرنا۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا احسان کرو ہر ایک سے اگر وہ اس کا اہل ہے تو خیر ورنہ تم تو احسان کرنے کے اہل ہو۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہو گا اور حوض کوثر پر سب سے پہلے وارد ہو نیوالا احسان ہو گا اور احسان کرنے والا۔ (مجہول)

۱۲۔ فرمایا احسان کرنے والوں کی خطاؤں سے درگزر کرو اور ان کو معاف کرو اللہ کی رحمت کا ان پر سایہ ہو گا (م)

﴿باب منه﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عبدالله بن الدّهقان ، عن درست بن أبي منصور ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه يقول : من صنع بمثل ماصنع إليه فإنّما كافاه ومن أضعفه كان شكوراً ومن شكر كان كريماً ومن علم أنّ ماصنع إنّما صنع إلى نفسه لم يستبطء النّاس في شكرهم ولم يستزدهم في مودّتهم ، فلاتلتمس من غيرك شكر ما أتيت إلى نفسك و وقيت به عرضك ، واعلم أنّ الطّالب إليك الحاجة لم يكرم وجهه عن وجهك فأكرم وجهك عن ردّه .

باب ۶۹

تتمہ

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے اتنا ہی احسان کیا جتنا دوسرے نے اس کے ساتھ کیا ہو تو اس نے بدلہ دیا اور جس نے زیادہ کیا وہ شکر گزار ہوا اور جو شکر گزار ہو وہ کریم ہے اور جو یہ جانے کہ جو یہ سمجھے کہ جو احسان اس نے کیا ہے اپنے نفس کے لئے کیا ہے تو ایسے لوگوں کے شکرگزار ہونے میں لوگ تامل نہ کریں گے اور وہ لوگوں سے محبت کی زیادتی نہ چاہیں گے پس تم کچھ دے کر لوگوں سے شکر کے طالب نہ ہو اکرام کرو اور جان لو کہ تم سے سوال کرنے والا تمہارے سامنے اپنے کو ذلیل بناتا ہے پس اسے رد کر کے اپنے کو ذلیل نہ کرو۔

﴿باب﴾

☆(أن صنائع المعروف تدفع مصارع السوء)☆

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعري ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام قال : صنائع المعروف تقي مصارع السّوء .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفلي ، عن السّكوني ، عن أبي عبدالله

عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ البركة أسرع إلى البيت الّذي يمتار منه المعروف من الشّفرة في سنام البعير أومن السّيل إلى منتهاه .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي المغرا ، عن عبدالله بن سليمان قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إنّ صنائع المعروف تدفع مصادع السّوء .

باب

احسان بُری موت سے بچاتا ہے

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ احسان کرنا بری موت سے بچاتا ہے۔ (ض)

۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا برکت تیز پہنچتی ہے اس گھر کی طرف جس میں احسان کیا جاتا ہے اگرچہ وہ اونٹ کے کوہان کا ایک بال ہی ہو یا سیلاب کا ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ (ق)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (مجہول)

﴿باب﴾

﴿ان أهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الاخرة﴾

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمدبن أبي عبدالله ، عن زكريّا المؤمن ، عن داود ابن فرقد أوقتيبة الأعشى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله : يا رسول الله فداك آباؤنا و اُمّهاتنا إنّ أصحاب المعروف في الدّنيا عرفوا بمعروفهم فبم يعرفون في الآخرة ؟ فقال : إنّ الله تبارك وتعالى إذا أدخل أهل الجنّة الجنّة أمر ريحاً عبقة طيّبة (٢) فلزقت بأهل المعروف فلايمرّ أحد منهم بملأ من أهل الجنّة إلّا وجدوا ريحه فقالوا : هذا من أهل المعروف .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمدبن محمّد بن عيسى ، عن أبي عبدالله البرقيّ ، عن بعض أصحابنا رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أهل المعروف في الدّنيا هم أهل المعروف في الآخرة يقال لهم : إنّ ذنوبكم قدغفرت لكم فهبوا حسناتكم لمن شئتم .

٣ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن الوليد الوصّافي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أهل المعروف في الدُّنيا هم أهل المعروف في الآخرة و أهل المنكر في الدُّنيا هم أهل المنكر في الآخرة .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ للجنّة باباً يقال له : المعروف لا يدخله إلّا أهل المعروف وأهل المعروف في الدُّنيا هم أهل المعروف في الآخرة .

باب

دنیا میں احسان کرنیوالے آخرت میں بھی ایسے ہی ہیں

۱۔ ایک اصحاب رسول نے حضرت سے کہا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں احسان کرنے والے دنیا میں اپنے احسان سے پہچانے جاتے ہیں کیا وہ آخرت میں بھی پہچانے جائیں گے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا تو ایک پاک و صاف خوشبودار ہوا کو حکم دے گا کہ وہ احسان کرنے والوں سے ملے۔ پس اہل جنت میں سے جو کوئی گزرے وہ اس خوشبو کو محسوس کرے گا اور وہ کہیں گے کہ یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں (ضو)

۲۔ فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں صرف احسان کرنے والے داخل ہوں گے جو دنیا اہل معروف تھے وہ آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔

۲۔ فرمایا احسان کرنے والے جس طرح دنیا میں نیک نام ہیں آخرت میں بھی ہوں گے ان سے کہا جائے گا تمہارے گناہ بخش دیئے گئے پس تم اپنے احسانات جسے چاہو بخش دو۔ (مرفوع)

۳۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہ آخرت میں بھی نیک نام ہیں بدی کرنے والے جیسے دنیا میں بدنام ویسے آخرت میں۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں صرف اہل معروف ہی داخل ہوں گے جیسے دنیا میں اہل معروف تھے اسی طرح آخرت میں اہل معروف رہیں گے۔ (موثق)

﴿باب ۲﴾

☆(تمام المعروف)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن خالد ، عن سعدان ، عن

حاتم ، عن أبي‌عبدالله علیه السلام قال : رأيت المعروف لا يصلح إلّا بثلاث خصال : تصغيره و تستيره و تعجيله فإنّك إذا صغّرته عظّمته عند من تصنعه إليه ، و إذا ستّرته تمّمته و إذا عجّلته هنّأته و إن كان غير ذلك سخّفته ونكّدته .

٢ ـ أحمدبن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن خلف بن حمّاد ، عن موسى بن بكر ، عن زرارة ، عن حمران ، عن أبي جعفر علیه السلام قال : سمعته يقول : لكلّ شيء ثمرة وثمرة المعروف تعجيل السراح .

باب ۲۷

تکمیل احسان

۱۔ فرمایا حضرت نے احسان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے اوّل اس کو کم سمجھنا دوسرے چھپا کر دینا تیسرے دینے میں جلدی کرنا ، جب اپنے عطیہ کو حقیر سمجھوگے تو لینے والے کے دل میں اسکی عظمت ہوگی اور جب چھپا کر دوگے تو تم نے اس کا حق پورا کیا اور جب جلدی دوگے تو لینے والے کے لیے گوارا ہوگا اور اس کے سوا ہوگا تو تم نے اسے حقیر کیا اور تباہ کیا ۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کا ایک پھل ہوتا ہے احسان کا پھل ہے جلدی کر نا دینے میں ۔ (ض)

(باب ۲۸)

(وضع المعروف موضعه)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي‌عمير ، عن سيف بن عميرة قال : قال أبوعبدالله علیه السلام لمفضّل بن عمر : يامفضّل إذا أردت أن تعلم أشقيّ الرّجل أم سعيد فانظر سيبه ومعروفه إلى من يصنعه فإن كان يصنعه إلى من هو أهله فاعلم أنّه إلى خير وإن كان يصنعه إلى غير أهله فاعلم أنّه ليس له عندالله خير

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّدبن سنان ، عن مفضّل بن عمر قال : قال أبوعبدالله علیه السلام : يا مفضّل إذا أردت أن تعلم إلى خير يصير الرّجل أم إلى شرّ انظر أين يضع معروفه فإن كان يضع معروفه عند أهله فاعلم أنّه

يصير إلى خير وإن كان يضع معروفه عند غير أهله فاعلم أنّه ليس له في الآخرة من خلاق .

٣ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن محمّد بن عليّ ، عن أحمد بن عمرو بن سليمان البجليّ ، عن إسماعيل بن الحسن بن إسماعيل بن شعيب بن ميثم التمّار ، عن إبراهيم بن إسحاق المدائنيّ ، عن رجل ، عن أبي مخنف الأزديّ قال : أتى أمير المؤمنين صلوات الله عليه رهطٌ من الشيعة فقالوا : يا أمير المؤمنين لو أخرجت هذه الأموال ففرّقتها في هؤلاء الرّؤساء والأشراف وفضّلتهم علينا حتّى إذا استوسقت الأمور عدت إلى أفضل ما عوّدك الله من القسم بالسويّة و العدل في الرّعية ؟ فقال أمير المؤمنين عليه السلام : أتامروني ويحكم أن أطلب النّصر بالظلم و الجور فيمن و لّيت عليه من أهل الإسلام لا والله لا يكون ذلك ما سمر السمير وما رأيت في السّماء نجماً والله لو كانت أموالهم مالي لساويت بينهم فكيف وإنّما هي أموالهم ، قال : ثمّ أزم ساكتاً طويلاً ثم رفع رأسه فقال : من كان فيكم له مال فإيّاه والفساد فإنّ إعطاءه في غير حقّه تبذير وإسرافٌ وهو يرفع ذكر صاحبه في الناس ويضعه عند الله ولم يضع امرءٌ ماله في غير حقّه و عند غير أهله إلّا حرمه الله شكرهم و كان لغيره ودّهم فإن بقي معه منهم بقيّة ممّن يظهر الشكر له ويريه النصح فإنّما ذلك ملق منه وكذب فإن زلّت بصاحبهم النعل ثم احتاج إلى معونتهم ومكافاتهم فألأم خليل وشرّ خدين ولم يضع امرءٌ ماله في غير حقّه و عند غير أهله إلّا لم يكن له من الحظّ فيما أتى إلّا محمدة اللّئام وثناء الأشرار مادام عليه منعماً مفضلاً ومقالة الجاهل ما أجوده و هو عند الله بخيل فأيّ حظّ أبور وأخسر من هذا الحظّ وأيّ فائدة معروف أقلّ من هذا المعروف ، فمن كان منكم له مال فليصل به القرابة وليحسن منه الضيافة وليفكّ به العاني والأسير وابن السّبيل فإنّ الفوز بهذه الخصال مكارم الدّنيا و شرف الآخرة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن سنان ، عن إسماعيل ابن جابر قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لو أنّ الناس أخذوا ما أمرهم الله عزّ وجلّ به فأنفقوه فيما نهاهم الله عنه ماقبله منهم ولو أخذوا مانهاهم الله عنه فأنفقوه فيما أمرهم الله به ما قبله منهم حتّى يأخذوه من حقّ وينفقوه في حقّ .

٥ - عليٌّ بن محمّد، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن موسى بن القاسم، عن أبي جميلة عن ضريس قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: إنّما أعطاكم الله هذه الفضول من الأموال لتوجّهوها حيث وجّهها الله ولم يعطكموها لتكنزوها.

باب ۳۱

احسان کا صحیح مقام پر رکھنا

۱- مفضل بن عمر سے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم یہ جاننا چاہو کہ شقی کون ہے اور سعید کون تو اس کی بخشش اور احسان پر نظر کرو اگر وہ اہل کو دیتا ہے تو اگر خیر ہے اور اگر غیر اہل کو دیتا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ کے نزدیک یہ نیکی نہیں۔ (حسن)

۲- فرمایا حضرت نے اے مفضل اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ ایک شخص امر خیر کر رہا ہے یا امر شر تو اس کے احسان کی طرف دیکھو اگر اہل کے ساتھ کرتا ہے تو نیکی ہے اور اگر نااہل کے ساتھ کرتا ہے تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ (ض)

۳- راوی کہتا ہے کہ امیر المومنین کے پاس ایک گروہ ان کے شیعوں کا آیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین اگر آپ ان اموال کو رؤسا و اشراف میں تقسیم کر دیتے اور ہم ان کو ترجیح دیتے تو امور سلطنت میں کشادگی ہو جاتی اور بالسویہ تقسیم و عدالت کے ساتھ رعایا کو دینے سے زیادہ فائدہ آپ کو پہنچ جاتا۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو تم پر تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں ظلم و جور سے ان لوگوں سے طالب نصرت ہوں جن پر اللہ نے مجھے ولی بنایا ہے خدا کی قسم ایسا نہ ہوگا جب تک رات کو بات کرنے والا بات کرے اور جب تک میں آسمان میں ستارہ دیکھوں واللہ اگر ان کے اموال میرے اموال ہوتے تو میں ان کے درمیان مساوی تقسیم کر دیتا اور جب اموال ان کے ہیں تو کیسے کروں پھر کچھ دیر ساکت رہ کر سر اٹھایا اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس مال ہے وہ اپنے کو فساد سے بچائے۔ غیر مستحق کو دینا فضول خرچی ہے۔ ایسا احسان لوگوں میں تو اس کے ذکر کو بلند کرے گا لیکن عند اللہ اس کا مرتبہ پست ہوگا جو کوئی اپنا مال غیر مستحق کو دیتا ہے تو اللہ اس کو ان کے شکریے سے محروم کر دیتا ہے اور اس کی محبت اس کے غیر سے ہوتی ہے اور اگر ان میں سے کچھ اظہار شکر کرتے بھی ہیں تو از راہ چاپلوسی جھوٹا اگر وہ کسی وقت ایک جوتے کا محتاج ہوتا ہے۔ اور ان سے مدد طلب کرتا ہے تو اس کی ناکامی سے سخت رنج اٹھاتا ہے غیر مستحقوں کو اپنا مال دینے والا کوئی حظ حاصل نہیں کرتا سوائے کمینوں کی تعریف کے اور اشرار کی مدح کے، وہ بھی اس وقت تک ان کو دیتا رہے جاہلوں کی بات کیا اچھی ہے جبکہ عند اللہ وہ بخیل ہے پس اس حظ سے بدتر اور تلخ تر اور کونسا حظ ہوگا اور کسی احسان کا اس سے کم بدلہ اور کیا ہوگا پس تم سے جس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے قرابتداروں سے صلہ رحم کرے

اور ان کی ضیافت کرے اور پریشان حالوں اور قیدیوں کو تکلیف سے نجات دے، مسافروں کی مدد کرے ان عادتوں میں کامیابی دنیا کی بزرگیوں اور آخرت کا شرف ہے۔ (ض)

۴۔ فرمایا حضرت نے کاش لوگ اس حکم پر عمل کرتے جو اللہ نے ان کو دیا ہے۔ وہ حق چیز کو لیتے اور حق میں اس کو خرچ کرتے (ض)

۵۔ فرمایا حضرت نے اللہ نے یہ زیادہ مال تم کو اس لئے دیا ہے کہ تم اس کی طرف ویسی ہی توجہ کرو جیسی اللہ نے توجہ دلائی ہے اور اللہ نے یہ مال اس لئے نہیں دیا کہ تم اس کو ذخیرہ کرو (ض)

﴿ باب ﴾

﴿ في آداب المعروف ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تدخل لأخيك في أمر مضرّته عليك أعظم من منفعته له ، قال ابن سنان : يكون على الرّجل دين كثير ولك مال فتؤدّي عنه فيذهب مالك ولا تكون قضيت عنه .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن إبراهيم بن محمّد الأشعريّ ، عمّن سمع أبا الحسن موسى عليه السلام يقول : لا تبذل لإخوانك من نفسك ما ضرّه عليك أكثر من منفعته لهم .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن الحسن بن عليّ الجرجانيّ ، عمّن حدّثه ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لا توجب على نفسك الحقوق واصبر على النّوائب ولا تدخل في شيء مضرّته عليك أعظم من منفعته لأخيك .

باب

آداب احسان

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہ مداخلت کرو اپنے بھائی سے اس امر میں جو اس نے اپنی منفعت کے بڑے حصہ سے تم کو دیا ہے ابن سنان نے کہا کہ ایک شخص پر قرضہ ہے اور تمہارے پاس مال ہے اگر تم اس سے ادا کرو تو مال چلا جائے

گا اور اس کا قرضہ بھی ادا نہ ہوگا۔ (ض)

۲۔ فرمایا اپنے بھائیوں پر ایسی بخشش نہ کرو کہ ان کے نفع سے زیادہ تمہیں نقصان پہنچ جائے (مرسل)

۳۔ اپنے نفس پر حقوق واجب قرار نہ دو اور مصائب پر صبر کرو اور کوئی ایسا کام نہ کرو کہ اس میں اپنے دوست کے فائدے سے زیادہ نقصان پہنچ جائے۔ (ض)

﴿باب﴾

﴿من كفر المعروف﴾

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أبي جعفر البغداديّ ، عمّن رواه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : لعن الله قاطعي سبل المعروف ، قيل : وما قاطعوا سبل المعروف ؟ قال : الرَّجل يصنع إليه المعروف فيكفره فيمتنع صاحبه من أن يصنع ذلك إلى غيره .

٢ ـ عليُّ بن محمّد ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن الحسن بن محبوب ، عن سيف بن عميرة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : ما أقلَّ من شكر المعروف .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النّوفليِّ ، عن السّكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من أتى إليه معروف فليكافِ به فإن عجز فليثن عليه فإن لم يفعل فقد كفر النّعمة .

باب

احسان سے انکار کرنے والا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ لعنت کرے احسان کے راستوں کو قطع کرنے والوں پر، کسی نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ شخص ہے جس کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ ناشکری کرے احسان کرنے والے کو کسی کے ساتھ احسان کرنے سے روک دے۔ (مرسل)

۲۔ احسان کا جتنا شکر کیا جاتا ہے وہ کم ہے۔ (مجہول)

۳۔ رسول اللہ نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کی جائے اسے چاہئے کہ بدلہ دے اگر اس پر قادر نہ ہو تو احسان کرنے والے کی تعریف کرے ورنہ کفران نعمت ہوگا۔ (ض)

﴿ باب القرض ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن إسحاق ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مكتوب على باب الجنّة الصّدقة بعشرة والقرض بثمانية عشر وفي رواية اُخرى بخمسة عشر .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن فضيل بن يسار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : مامن مؤمن أقرض مؤمناً يلتمس به وجه الله إلّا حسب الله له أجره بحساب الصّدقة حتّى يرجع إليه ماله .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن عبدالحميد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله تعالى : «لاخير في كثير من نجويهم إلّا من أمر بصدقة أومعروف» قال : يعني بالمعروف القرض .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن أبيه ، عن عقبة بن خالد قال : دخلت أنا والمعلّى وعثمان بن عمران على أبي عبدالله عليه السلام فلمّا رآنا قال : مرحباً مرحباً بكم وجوه تحبّنا ونحبّها جعلكم الله معنا في الدُّنيا والآخرة فقال له عثمان : جعلت فداك ؛ فقال له أبو عبدالله عليه السلام : نعم مه قال : إنّي رجلٌ موسر ، فقال له : بارك الله لك في يسارك ، قال : ويجيىء الرَّجل فيسألني الشيء وليس هو إبّان زكاتي فقال له أبو عبدالله عليه السلام : القرض عندنا بثمانية عشر والصّدقة بعشرة و ماذا عليك إذا كنت كما تقول موسراً أعطيته فإذا كان إبّان زكاتك احتسبت بها من الزّكاة يا عثمان لاتردُّه فإنّ ردَّه عندالله عظيم ، يا عثمان إنّك لو علمت ما منزلة المؤمن من ربّه ماتوانيت في حاجته ومن أدخل على مؤمن سروراً فقد أدخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وقضاء حاجة المؤمن يدفع الجنون والجذام والبرص .

٥ ـ سهل بن زياد ، عن محمّد بن عبدالحميد ، عن إبراهيم بن السنديّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قرض المؤمن غنيمة وتعجيل خير ، إن أيسر أدّاه و إن مات احتسب من الزّكاة .

باب ۶
قرض

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ باب جنت پر لکھا ہوا ہے صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گنا اور ایک روایت میں پندرہ گنا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے جو مومن کسی مومن کو قربۃً الی اللہ قرضہ دے گا تو اللہ تعالیٰ قرضہ کی واپسی تک اس کا اجر بحساب صدقہ دے گا (حسن)

۳۔ فرمایا اس آیت میں معروف سے مراد صدقہ ہے۔ (حسن)

۴۔ میں معلیٰ اور عثمان بن بہرام حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ہم کو دیکھتے ہی فرمایا خوش آمدید، خوش آمدید، تم ہمیں دوست رکھتے ہو ہم تمہیں، اللہ نے تمہارا ہمارا ساتھ کیا ہے دنیا و آخرت میں، عثمان نے کہا میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، فرمایا ٹھہرو، اتنے میں ایک مالدار آدمی آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری دولت میں برکت دے۔ اس نے کہا ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے لیکن میرے پاس زکوٰۃ کا کچھ نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا قرض کی جزا ہمارے نزدیک اٹھارہ گنا زیادہ ہے اور صدقہ کی دس گنا۔ تم پر مالدار ہونے کی حیثیت سے کیا بار تھا اگر قرض دے دیتے جب زکوٰۃ کا وقت آتا مجرا کر لیتے۔ اے عثمان سوال کو رد نہ کرو اس کا رد کرنا خدا کے نزدیک بہت برا ہوتا ہے اگر تم جانتے کہ پیش خدا مومن کی کیا منزلت ہے تو سائل کی حاجت براری میں تاخیر نہ کرتے، جس نے قلب مومن کو خوش کیا اس نے قلب رسولؐ کو خوش کیا، مومن کی حاجت برلانا دفع کرتا ہے جنون و برص کو۔ (ح)

۵۔ فرمایا حضرت نے مومن کو قرض دینا غنیمت ہے نیکی میں جلدی کرے اگر مالدار ہو تو ادا کرے اگر مر جائے گا تو حق زکوٰۃ میں شمار ہوگا۔ (ح)

﴿باب﴾

☆(انظار المعسر)☆

١ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أراد أن يظله الله يوم لاظل إلا ظله ـ قالها ثلاثاً ـ فهابه الناس أن يسألوه ، فقال : فلينظر معسراً أوليدع له من حقه

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال : في يوم حارّ ـ وحنا كفّه ـ من أحبّ أن يستظلّ من فور جهنّم ؟ ـ قالها ثلاث مرّات ـ فقال الناس في كلّ مرّة : نحن يا رسول الله ، فقال : من أنظر غريماً أو ترك المعسر ، ثمّ قال لي أبوعبدالله عليه السلام : قال لي عبدالله بن كعب بن مالك : إنّ أبي أخبرني أنّه لزم غريماً له في المسجد فأقبل رسول الله صلى الله عليه وآله فدخل بيته و نحن جالسان ثمّ خرج في الهاجرة فكشف رسول الله صلى الله عليه وآله ستره وقال : يا كعب مازلتما جالسين ؟ قال : نعم بأبي و اُمّي قال : فأشار رسول الله صلى الله عليه وآله بكفّه خذ النّصف ، قال : فقلت : بأبي واُمّي، ثمّ قال : اتبعه ببقيّة حقّك ، قال : فأخذت النّصف ووضعت له النّصف .

۳ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن يعقوب بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : خلّوا سبيل المعسر كما خلّاه الله عزّوجلّ .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن يحيى بن عبدالله بن الحسن بن الحسن ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صعد رسول الله صلى الله عليه وآله المنبر ذات يوم فحمدالله وأثنى عليه و صلّى على أنبيائه صلّى الله عليهم ثمّ قال : أيّها النّاس ليبلغ الشّاهد منكم الغائب ، ألا ومن أنظر معسراً كان له على الله عزّوجلّ في كلّ يوم صدقة بمثل ماله حتّى يستوفيه ، ثمّ قال أبوعبدالله عليه السلام : « وإن كان ذوعسرة فنظرة إلى ميسرة و إن تصدّقوا خير لكم » إن كنتم تعلمون أنّه معسر فتصدّقوا عليه بمالكم [عليه] فهوخير لكم .

باب

تنگدست کو مہلت دینا

۱۔ جو چاہتا ہے کہ اس دن اس کے سر پہ سایہ ہو جس دن خدا کی رحمت کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا تو چاہیئے

اسے کہ غریب مقروض کو مہلت یا اپنا حق اس کے لئے چھوڑ دے ۔ (ح)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے ایک گرم دن میں فرمایا درآنحالیکہ آپ کی ہتھیلی پر مہندی لگی تھی تم میں سے جو کوئی دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ جہنم کے شعلوں سے بچکر سایہ میں رہے یہ تین بار فرمایا لوگوں نے ہر بار کہا یا رسولؐ اللہ ہم چاہتے ہیں فرمایا تو اپنے قرضدار کو مہلت دو یا غریب کے لئے چھوڑ دو، پھر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ اس نے پکڑ لیا ایک قرضدار کو مسجد میں، رسولؐ اللہ تشریف لے آئے اور اپنے گھر میں داخل ہوئے اور ہم دونوں بیٹھے تھے حضرت اس گرم وقت میں پھر باہر نکلے اپنے کپڑے اٹھائے اور فرمایا اے کعب تم لوگ ابھی بیٹھے ہو، میں نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ فدا ہوں حضرت نے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا آدھا قرضہ اس سے لو باقی کے طلبگار ہو۔ میں نے نصف لے لیا اور باقی نصف اس پر چھوڑا۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا غریب قرضدار کو سہولت دو جس طرح اللہ نے اسے سہولت دی ہے ۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد انبیاء پر درود بھیجا پھر فرمایا لوگو جو تم میں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ پہنچا دیں کہ جو غریب قرضدار کو مہلت دے گا تو اللہ ہر روز اس کے مال کے برابر صدقہ کا ثواب لکھے گا قرضہ کے ادا ہونے تک، پھر ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ تنگ دست ہو تو مالدار ہونے تک مہلت دو اور اگر صدقہ میں اسے دے دو تو تمہارے لئے یہ بہتر ہوگا۔ (ض)

﴿باب﴾

☆(تحليل الميت)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن عبدالحميد ، عن الحسن بن خنيس قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنَّ لعبد الرَّحمن بن سيابة ديناً على رجل قدمات وقد كلّمناه أن يحلّله فأبى فقال : ويحه أما يعلم أنَّ له بكلِّ درهم عشرة إذا حلّله فإذا لم يحلّله فإنّما له درهم بدل درهم .

٢ ـ عليُّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عمّن ذكره ، عن الوليد بن أبي العلاء ، عن معتّب قال : دخل محمّد بن بشر الوشّاء على أبي عبدالله عليه السلام يسأله : أن

يكلّم شهاباً أن يخفّف عنه حتّى ينقضي الموسم و كان له عليه ألف دينار فأرسل إليه فأتاه فقال له : قدعرفت حال محمّد وانقطاعه إلينا وقد ذكر أنّ لك عليه ألف دينار لم تذهب في بطن ولا فرج و إنّما ذهبت ديناً على الرّجال و وضايع وضعها وأنا أحبّ أن تجعله في حلّ فقال : لعلّك ممّن يزعم أنّه يقبض من حسناته فتعطاها ، فقال : كذلك في أيدينا فقال أبو عبدالله عليه السلام : الله أكرم وأعدل من أن يتقرّب إليه عبده فيقوم في اللّيلة القرّة أو يصوم في اليوم الحارّ أو يطوف بهذا البيت ثمّ يسلبه ذلك فيعطاه ولكن لله فضل كثير يكافي المؤمن ، فقال : فهو في حلّ .

باب

میّت کو معاف کرنا

۱۔ میں نے حضرت سے کہا کہ عبدالرحمٰن بن سبابہ کے کچھ درہم ایک شخص پر قرض تھے جو مر گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ اسے معاف کر دے اس نے انکار کر دیا۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو اس پر وہ نہیں جانتا کہ اس کو ہر دینار کے بدلے دس دینار کا اجر ملتا اور اب اسے ایک دینار کے بدلے ایک ہی دینار ملے گا۔ (حسن)

۲۔ محمد بن بشیر حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ حضرت شہاب سے فرمائیں کہ وہ موسم حج گزرنے تک مہلت دے اس پر شہاب کے ایک ہزار دینار قرض تھے۔ حضرت نے اسے بلا کر فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ محمد کی مالی حالت کمزور ہے وہ ہمارے پاس آیا اور یہ بتایا کہ تمہارے ایکہزار دینار اس پر قرض ہیں اس نے نہ کھانے پینے میں خرچ کیے ہیں نہ ہوس رانی میں، بلکہ وہ اس نے لوگوں کے قرضہ میں دیئے ہیں اور صحیح جگہ ان کو خرچ کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اسے بخش دو، کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ اس کے حسنات کو کم کر دیا جائے گا۔ اس نے کہا یہ تو ہمارے ہاتھ میں ہے کم کریں یا زیادہ، فرمایا اللہ عادل و کریم ہے جو بندہ ٹھنڈی راتوں میں کھڑا رہے اور گرمیوں میں روزہ رکھے یا خانہ کعبہ کا طواف قربۃً الی اللہ کرے تو عدل الٰہی کے خلاف ہے کہ یہ سب نیکیاں اس سے سلب کر کے اسے کچھ دے بلکہ اللہ تو بڑا فضل کرنے والا ہے وہ مومن کی نیکی کا بدلہ دیتا ہے یہ سن کر اس نے کہا کہ میں نے اپنا قرضہ بخش دیا (مجہول)

باب ۹

﴿ باب مؤونة النعم ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن سليمان الفرّاء مولى طربال ، عن حديد بن حكيم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من عظمت نعمة الله عليه اشتدّت مؤونة الناس عليه فاستديموا النّعمة باحتمال المؤونة ولا تعرّضوها للزّوال فقلّ من زالت عنه النّعمة فكادت أن تعود إليه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن عليّ بن محمّد القاسانيّ ، عن أبي أيّوب المدنيّ مولى بني هاشم ، عن داود بن عبدالله بن محمّد الجعفريّ ، عن إبراهيم بن محمّد قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : مامن عبد تظاهرت عليه من الله نعمة إلّا اشتدّت مؤونة النّاس عليه فمن لم يقم للنّاس بحوائجهم فقد عرّض النّعمة للزّوال ، قال : فقلت : جعلت فداك ومن يقدر أن يقوم لهذا الخلق بحوائجهم ، فقال : إنّما النّاس في هذا الموضع والله المؤمنون .

٣ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن سعدان بن مسلم ، عن أبان بن تغلب قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لحسين الصحّاف : ياحسين ماظاهر الله على عبد النّعم حتّى ظاهر عليه مؤونة النّاس ، فمن صبرلهم و قام بشأنهم زاده الله في نعمه عليه عندهم و من لم يصبر لهم ولم يقم بشأنهم أزال الله عزّ و جلّ عنه تلك النّعمة .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من عظمت عليه النّعمة اشتدّت مؤونة النّاس عليه فإن هو قام بمؤونتهم اجتلب زيادة النّعمة عليه من الله و إن لم يفعل فقد عرّض النّعمة لزوالها .

باب ۹

خرچ نعمت

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے پاس مال زیادہ ہوتا ہے تو لوگوں کے خرچ کی ذمہ داری بھی اس پر زیادہ ہو

جاتی ہے لوگوں پر خرچ کرکے دولت کو لازوال بناؤ اور مال کو زوال کے لئے نہ رکھو، ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ مال جانے کے بعد واپس آئے۔ (م)

۲۔ فرمایا حضرت نے جس بندہ پر خدا کی نعمت کا ظہور ہوتا ہے اس پر اتنا ہی لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بار زیادہ ہوتا ہے جو لوگوں کی حاجتیں پوری نہیں کرتا وہ اپنی دولت کو زوال کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ میں نے کہا اور جو حاجتوں کو پورا کرتے ہیں فرمایا ایسا کرنے والے واللہ مومن ہیں (ض)

۳۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ (مجہول)

۴۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

٨٠
﴿باب﴾
۞(حسن جوار النعم)۞

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن محمّد بن عرفة قال : قال أبوالحسن الرِّضا عليه السلام : يا ابن عرفة إنَّ النِّعم كالإبل المعتقلة في عطنها على القوم ما أحسنوا جوارها فإذا أساؤوا معاملتها وإنالتها نفرت عنهم .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عثمان بن عيسى ، عن محمّد ابن عجلان قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : أحسنوا جوار النِّعم ، قلت : وما حسن جوار النِّعم قال : الشكر لمن أنعم بها و أداء حقوقها .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن زيد الشحّام قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : أحسنوا جوار نعم الله واحذروا أن تنتقل عنكم إلى غيركم أما إنّها لم تنتقل عن أحد قطُّ فكادت أن ترجع إليه ، قال : وكان عليٌّ عليه السلام يقول : قلَّ ما أدبر شيء فأقبل .

باب
نعمت پر شکر کرنا

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے ابن عرفہ نعمتیں اس اونٹ کی طرح ہیں جو اپنے تھان پر بندھا ہو، قوم پر

لازم ہے کہ اس سے اچھا سلوک کرے اگر برا برتاؤ ہوگا تو وہ ان سے نفرت کرنے لگے گا۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے أحسنوا جوار النّعم ، میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نعمت دینے والے کا شکر ادا کرنا اور اس کے حقوق کی رعایت کرنا۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرت نے نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اس سے بچو کہ وہ تمہارے غیر کی طرف چلی جائے ایسا نہیں ہوتا کہ جو شے کسی سے چلی جائے وہ لوٹ ہی آئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا ہوتا ہے کہ جا کر چیز واپس آئے (م)

﴿باب ۸۱﴾

﴿معرفة الجود والسخاء﴾

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبيه ، عن أبي الجهم ، عن موسى بن بكر ، عن أحمد بن سليمان قال : سأل رجلٌ أبا الحسن الأوَّل عليه السلام وهو في الطواف فقال له : أخبرني عن الجواد ، فقال : إنَّ لكلامك وجهين فإن كنت تسأل عن المخلوق فإنَّ الجواد الّذي يؤدِّي ما افترض الله عليه وإن كنت تسأل عن الخالق فهو الجواد إن أعطى وهو الجواد إن منع ، لأنّه إن أعطاك أعطاك ماليس لك وإن منعك منعك ماليس لك .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : ماحدُّ السّخاء ؟ فقال : تخرج من مالك الحقَّ الّذي أوجبه الله عليك فتضعه في موضعه .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال : السخيُّ محبَّب في السّماوات ، محبَّب في الأرض خُلق من طينة عذبة وخُلق ماء عينيه من ماء الكوثر والبخيل مبغّض في السّماوات ، مبغّض في الأرض ، خلق من طينة سبخة وخلق ماء عينيه من ماء العوسج .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن عليِّ بن عقبة ، عن مهديٍّ ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : السّخيُّ الحسن الخلق في كنف الله لايستخلي الله منه حتّى يدخله الجنّة ، وما بعث الله عزَّ وجلَّ نبيّاً ولا وصيّاً إلّا سخيّاً وما كان أحد من الصّالحين إلّا سخيّاً ومازال أبي يوصيني بالسّخاء حتّى مضى وقال : من أخرج من ماله

الزكاة تامّة فوضعها في موضعها لم يسأل من أين اكتسبت مالك .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي سعيد المكاري ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أتى رسول الله صلى الله عليه وآله وفد من اليمن وفيهم رجل كان أعظمهم كلاماً وأشدّهم استقصاء في محاجّة النبيّ صلى الله عليه وآله فغضب النبيّ صلى الله عليه وآله حتّى التوى عرق الغضب بين عينيه وتربّد وجهه وأطرق إلى الأرض فأتاه جبرئيل عليه السلام فقال : ربّك يقرئك السلام و يقول لك : هذا رجل سخيّ يطعم الطّعام فسكن عن النبيّ صلى الله عليه وآله الغضب ورفع رأسه وقال له : لولا أنّ جبرئيل أخبرني عن الله عزّ وجلّ أنّك سخيّ تطعم الطعام لشردت بك وجعلتك حديثاً لمن خلفك فقال له الرّجل : وإنّ ربّك ليحبّ السخاء ؟ فقال : نعم فقال : إنّي أشهد أن لا إله إلّا الله وأنّك رسول الله والّذي بعثك بالحقّ لارددت من مالي أحداً .

٦ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبان ، عن معاوية بن عمّار ، عن زيد الشحّام ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ إبراهيم عليه السلام كان أبا أضياف فكان إذا لم يكونوا عنده خرج يطلبهم وأغلق بابه وأخذ المفاتيح يطلب الأضياف وإنّه رجع إلى داره فإذا هو برجل أو شبه رجل في الدّار فقال : يا عبدالله بإذن من دخلت هذه الدّار ؟ قال : دخلتها بإذن ربّها ـ يردّد ذلك ثلاث مرّات ـ فعرف إبراهيم عليه السلام أنّه جبرئيل ، فحمدالله ، ثمّ قال : أرسلني ربّك إلى عبد من عبيده يتّخذه خليلاً قال إبراهيم عليه السلام : فأعلمني من هو أخدمه حتّى أموت ؟ قال : فأنت هو قال : وممّ ذلك ؟ قال : لأنّك لم تسأل أحداً شيئاً قطّ ولم تسأل شيئاً قطّ فقلت : لا .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن أبي عبدالرّحمن ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أتى رجل النبيّ صلى الله عليه وآله فقال : يا رسول الله أيّ الناس أفضلهم إيماناً قال : أبسطهم كفّاً .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن أبي الحسن عليّ بن يحيى عن أيّوب بن أعين ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يؤتى يوم القيامة برجل فيقال : احتجّ فيقول : يا ربّ خلقتني وهديتني فأوسعت عليّ فلم أزل أوسّع على خلقك وأيسّر عليهم لكي تنشر عليّ هذا اليوم رحمتك وتيسّره ، فيقول الرّبّ جلّ

ثناؤه وتعالى ذكره : صدق عبدي أدخلوه الجنّة .

٩ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال : سمعت أبا الحسن عليه‌السلام يقول : السخيّ قريب من الله قريبٌ من الجنّة ، قريب من الناس ، و سمعته يقول : السّخاء شجرةٌ في الجنّة من تعلّق بغصن من أغصانها دخل الجنّة .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن ياسر الخادم ، عن أبي الحسن الرّضا عليه‌السلام قال : السخيّ يأكل طعام الناس ليأكلوا من طعامه والبخيل لا يأكل من طعام الناس لئلاّ يأكلوا من طعامه .

١١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله رفعه قال : قال أمير المؤمنين عليه‌السلام لابنه الحسن عليه‌السلام : يا بنيّ ما السّماحة ؟ قال : البذل في اليسر والعسر .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة قال : قال أبوعبدالله عليه‌السلام لبعض جلسائه : ألا اُخبرك بشيء يقرب من الله ويقرب من الجنّة ويباعد من النار ؟ فقال : بلى ، فقال : عليك بالسخاء فإنّ الله خلق خلقاً برحمته لرحمته فجعلهم للمعروف أهلاً وللخير موضعاً وللناس وجهاً ، يسعى إليهم لكي يحيوهم كما يحيي المطر الأرض المجدبة أولئك هم المؤمنون الآمنون يوم القيامة .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم رفعه قال : أوحى الله عزّوجلّ إلى موسى عليه‌السلام أن لا تقتل السّامريّ فإنّه سخيّ .

١٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمّد بن شعيب ، عن أبي جعفر المدائنيّ ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : شابٌ سخيٌّ مرهقٌ في الذّنوب أحبُّ إلى الله من شيخ عابد بخيل .

١٥ ـ سهل بن زياد ، عمّن حدّثه ، عن جميل بن درّاج قال : سمعت أبا عبدالله عليه‌السلام يقول : خياركم سمحاؤكم و شراركم بخلاؤكم ، و من خالص الإيمان البرّ بالإخوان والسعي في حوائجهم وإنّ البارّ بالإخوان ليحبّه الرّحمن و في ذلك مرغمة للشيطان وتزحزح عن النّيران ودخول الجنان ، ياجميل أخبر بهذا غرر أصحابك قلت : جعلت فداك من غرر أصحابي ؟ قال : هم البارّون بالإخوان في العسر و اليسر ثمّ قال : يا جميل أما إنّ صاحب الكثير يهون عليه ذلك وقد مدح الله عزّ و جلّ في

ذلك صاحب القليل فقال: في كتابه: «يؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شحّ نفسه فأُولئك هم المفلحون»

باب ۸۱

معرفت جود و سخا

۱۔ ایک شخص نے بحالت طواف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جواد کسے کہتے ہیں فرمایا اس کی دو صورتیں ہیں اگر یہ سوال مخلوق سے متعلق ہے تو جواد وہ ہے جو اپنے ان فرائض کو ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد کئے ہیں اور اگر خالق کے متعلق یہ سوال ہے تو وہ جواد ہے ہر صورت میں تم کو دے یا نہ دے کیونکہ جو تم کو دے گا تمہارا اس میں کوئی حق نہیں۔ اور اگر نہ دے تو تمہیں اس کے لینے کا حق نہیں۔ (م)

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ سخاوت کیا ہے فرمایا جو حق اللہ نے تم پر واجب کیا ہے اسے دو اور جو صحیح مقام اس کا ہے وہاں پہنچاؤ۔ (م)

۳۔ فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مرد سخی آسمانوں میں بھی محبوب ہے اور اہل زمین میں بھی اور اس کی زمین شور ہے اور اس کی آنکھوں کا پانی تھوہر درخت کے پانی سے ہے۔ اس حقیقت کو اللہ رسولؐ ہی جانتے ہیں۔ (م)

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ مرد سخی صاحب حُسنِ خلق ہوتا ہے اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے رحمت خدا اس سے متصل رہتی ہے جب تک وہ داخل جنت ہو، اللہ نے کسی نبی و وصی کو نہیں بھیجا مگر سخی بنا کر، خدا کے سب نیک بندے سخی ہوتے ہیں۔ میرے والد نے مرتے دم تک مجھے سخاوت کی وصیت کی اور فرمایا جو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تو نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ یمن کا ایک وفد رسول اللہؐ کے پاس آیا ان میں ایک شخص بڑا پرزور کلام کرنے والا تھا اس نے رسول اللہؐ سے جھگڑا کرنا شروع کر دیا۔ حضرت کو غصہ آیا جس سے پسینہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان آگیا اور چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور آپ نے زمین کی طرف اپنا چہرہ جھکایا۔ پس جبرئیل آئے اور خدا کا سلام پہنچا کر کہا یہ شخص سخی ہے لوگوں کو کھانا دیتا ہے۔ یہ سن کر حضرت کا غصہ فرو ہوا اور سر اٹھا کر فرمایا اگر جبرئیل نے یہ نہ بتایا ہوتا کہ تو سخی ہے اور لوگوں کو کھانا دیتا ہے تو میں تجھے نکال دیتا اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے عبرت کی داستان بنا دیتا۔ اس نے کہا اگر آپ کا رب سخاوت کو دوست رکھتا ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے رسولؐ ہیں قسم اس کی جس نے آپ کو حق پر بھیجا۔ اب میں کسی سائل

کو رد نہ کروں گا۔ (ص)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ابراہیم علیہ السلام بڑے مہمان نواز تھے اگر آپ کے یہاں کسی روز مہمان نہ آتے تو ان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ایک روز دروازہ بند کر کے کنجیاں لئے ہوئے مہمانوں کی تلاش میں گھر سے نکلے جب واپس ہوئے تو گھر میں ایک مرد یا مرد جیسا کوئی نظر آیا۔ آپ نے فرمایا اے بندۂ خدا تو کس کی اذن سے گھر میں داخل ہوا اس نے کہا اس گھر کے مالک کے اذن سے گھر میں داخل ہوا اس نے کہا اس گھر کے مالک کے اذن سے تین بار یہ کلمہ کہا، اب ابراہیم سمجھے کہ یہ جبرئیل ہیں جبرئیل نے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہا، تمہارے رب نے مجھے اپنے ایک ایسے بندہ کی طرف بھیجا ہے جسے اس نے اپنا خلیل بنایا ہے ابراہیم نے کہا مجھے بتا کہ وہ کون ہے تاکہ میں عمر بھر اس کی خدمت کروں جبرئیل نے کہا وہ آپ ہی ہیں فرمایا اس لئے کہ تم نے کسی سے سوال کیا اور نہ کسی شے کا سوال کیا، میں نے کہا نہیں۔ (مرسل)

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسولؐ خدا سے پوچھا۔ از روئے ایمان کون افضل ہے فرمایا دینے کے لئے سب سے زیادہ کھلا ہوا ہے۔ (ض)

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا روز قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔ حجت بیان کر، وہ کہے گا۔ اے میرے رب تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھے ہدایت کی اور وسعت رزق دی، میں نے تیری مخلوق کو دیا اور ان کی معاشں میں آسانی پیدا کی تاکہ تو آج کے دن میرے اوپر اپنی رحمت نازل کرے اور سختی کو آسان کرے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے سچ کہا اسے جنت میں داخل کرو۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے سخی قریب ہے اللہ سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے لوگوں سے اور یہ بھی فرمایا کہ سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جو اس کی کسی شاخ سے متعلق ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔ (ض)

۱۰۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے سخی کھاتا ہے لوگوں کا کھانا تاکہ لوگ اس کا کھانا کھائیں اور بخیل اس لئے لوگوں کا کھانا نہیں کھاتا تاکہ لوگ اس کا کھانا نہ کھائیں۔ (ض)

۱۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام سے پوچھا۔ جوانمردی کیا ہے انھوں نے کہا راہ خدا میں خرچ کرنا، مالداری و تنگدستی دونوں حالتوں میں۔ (موثق)

۱۲۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے ایک ہمنشیں سے کہا۔ میں تمہیں بتاؤں کہ کیا چیز اللہ سے اور جنت سے قریب کرتی ہے اور دوزخ سے دور رکھتی ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا تم سخاوت کرو۔ اللہ نے اپنی رحمت سے ایک مخلوق پر رحم کرنے والی پیدا کی ہے ان کو احسان کرنے کا اہل قرار دیا ہے اور نیکی کا مقام بنایا ہے اور لوگوں کے لئے جائے توجہ، وہ ان کی طرف دوڑتا ہے تاکہ ان کو اسی طرح زندہ کرے جیسے بارش زمین کو زندہ کرتی ہے یہ وہ مومن

ہیں جو روز قیامت امن میں ہوں گے۔ (مرفوع)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ سامری کو قتل مت کرو وہ سخی ہے۔

۱۴۔ فرمایا حضرت نے سخی جوان گنہگار خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے بوڑھے عابد بخیل سے۔

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تمہارے نیک لوگ اسخیا ہیں اور تمہارے بدترین لوگ بخیل ہیں اور خالص ایمان ہے نیکی کرنا اپنے بھائیوں سے اور سعی کرنا ان کے حوائج میں، جو اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے وہ خدا کا دوست ہے اور اس نیکی کرنے سے شیطان ذلیل ہوتا ہے اور نیکی کرنے والا آتش جہنم سے دور رہتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اے جمیل اس کی خبر دو اپنے روشن پیشانی اصحاب کو، میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں فرمایا فراخی اور تنگی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرنے والے، پھر فرمایا اے جمیل کثیر دولت والے پر یہ گراں گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قلیل المعاش لوگوں کی تعریف کرتا ہے وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے ان پر سختی ہو جو اپنے کو بخل سے بچاتے ہیں وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (مرفوع)

﴿ باب الانفاق ۸۳ ﴾

١ ـ عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ؛ و أحمد بن محمد بن خالد جميعاً ، عن الحسن بن محبوب ، عن إبراهيم بن مهزم ، عن رجل ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنَّ الشمس لتطلع و معها أربعة أملاك : ملك ينادي ياصاحب الخير أتمَّ وأبشر ؛ وملك ينادي ياصاحب الشرِّ أنزع وأقصر ؛ وملك ينادي أعط منفقاً خلفاً وآت ممسكاً تلفاً ؛ وملك ينضحها بالماء ولولا ذلك اشتعلت الأرض .

٢ ـ أحمد بن أبي عبدالله ، عن عثمان بن عيسى ، عمّن حدَّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « كذلك يريهم الله أعمالهم حسرات عليهم » قال : هو الرَّجل يدع ماله لاينفقه في طاعة الله بخلاً ، ثمَّ يموت فيدعه لمن يعمل فيه بطاعة الله أو في معصية الله فإن عمل به في طاعة الله رآه في ميزان غيره فرآه حسرة وقد كان المال له وإن كان عمل به في معصية الله قوَّاه بذلك المال حتّى عمل به في معصية الله عزَّ وجلَّ .

٣ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن عليِّ بن الحكم ، عن موسى ابن راشد ، عن سماعة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من أيقن

بالخلف سخت نفسه بالنفقة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن بعض من حدّثه عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه في كلام له : ومن يبسط يده بالمعروف إذا وجده يخلف الله له ما أنفق في دنياه ويضاعف له في آخرته .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى جميعاً ، عن ابن أبي نصر قال : قرأت في كتاب أبي الحسن [الرّضا] إلى أبي جعفر عليهما السلام : يا أبا جعفر بلغني أنّ الموالي إذا ركبت أخرجوك من الباب الصغير فإنّما ذلك من بخل منهم لئلّا ينال منك أحدٌ خيراً وأسألك بحقّي عليك لا يكن مدخلك و مخرجك إلّا من الباب الكبير ، فإذا ركبت فليكن معك ذهبٌ و فضّةٌ ثمّ لا يسألك أحدٌ شيئاً إلّا أعطيته ؛ ومن سألك من عمومتك أن تبرّه فلا تعطه أقلّ من خمسين ديناراً والكثير إليك ومن سألك من عمّاتك فلا تعطها أقلّ من خمسة وعشرين ديناراً والكثير إليك ، إنّي إنّما اُريد بذلك أن يرفعك الله ، فأنفق ولا تخش من ذي العرش اقتاراً .

٦ ـ أحمد بن محمّد بن خالد ، عن جهم بن الحكم المدائنيّ ، عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الأيدي ثلاثة سائلة ومنفقة و ممسكة وخير الأيدي المنفقة .

٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن أبيه ، عن سعدان ، عن الحسين بن أيمن ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : يا حسين أنفق وأيقن بالخلف من الله فإنّه لم يبخل عبدٌ ولا أمةٌ بنفقة فيما يرضي الله عزّ وجلّ إلّا أنفق أضعافها فيما يسخط الله [عزّ وجلّ] .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن عمر بن اُذينة رفعه إلى أبي عبدالله عليه السلام أو أبي جعفر عليه السلام قال : ينزل الله المعونة من السماء إلى العبد بقدر المؤونة فمن أيقن بالخلف سخت نفسه بالنفقة .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : دخل عليه مولى له فقال له : هل أنفقت اليوم شيئاً ؟ قال : لا والله فقال أبو الحسن عليه السلام : فمن أين يخلف الله علينا ، أنفق ولو درهماً واحداً .

۱۰ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من يضمن أربعة بأربعة أبيات في الجنّة ؟ أنفق ولا تخف فقراً وأنصف الناس من نفسك وافش السلام في العالم واترك المراء وإن كنت محقّاً .

باب ۸

انفاق

۱۔ فرمایا حضرت نے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ چار فرشتے ہوتے ہیں ایک ندا کرتا ہے اے نیکی والے نیکی تمام کر اور خوشخبری حاصل کر۔ دوسرا ندا کرتا ہے اے صاحب شر بدی ختم کر اور تیسرا کہتا ہے لوگوں کو دے اور بخیل کا مال تلف ہوگا اور چوتھا پانی چھڑکتا رہتا ہے ورنہ زمین شعلے نکالنے لگے۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق " اسی طرح اللہ ان کے اعمال ان کو دکھائے گا اور ان پر حسرت چھائی ہوگی " فرمایا یہ وہ شخص ہوگا جو اپنا مال چھوڑ جائے گا بغیر اطاعت خدا میں خرچ کئے از راہ بخل، پھر وہ مر جائے گا اور اپنا یہ مال اس شخص کے لئے چھوڑ جائے گا جو اسے یا تو اطاعتِ خدا میں خرچ کرے گا یا معصیت میں، اگر اطاعتِ خدا میں خرچ کرے گا تو وہ روز قیامت اسے میزان غیر میں دیکھے گا تو وہ بہ نگاہ حسرت دیکھے گا حالانکہ وہ مال اسی کا تھا اور اگر وہ مال معصیت خدا میں خرچ کرے گا تو اس کے مال نے اس کو گناہ کرنے کی قوت دی۔ (ضعیف)

۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا حاجت پیچھے چھوڑنے کا قصد کیا اس کا نفس راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے سخت ہو جاتا ہے۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے جس کا ہاتھ لوگوں پر احسان کرنے کے لئے کھلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اس کے لئے آثار خیر چھوڑتا ہے اور آخرت میں اس کے حسنات میں زیادتی کرتا ہے۔ (مرسل)

۵۔ میں نے پڑھا اس خط میں جو لکھا تھا ابوالحسن نے امام محمد باقر علیہ السلام کو " اے ابوجعفر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے غلام جب آپ سوار ہوتے ہیں تو آپ کو چھوٹے دروازے سے نکالتے ہیں اور یہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ان میں بخل ہے چاہتے ہیں کہ آپ سے کسی کو کچھ نہ ملے اور میں آپ سے اپنا حق نہ مانگ سکوں۔ آپ کا آنا جانا بڑے دروازہ سے ہونا چاہیئے اور جب آپ سوار ہوں تو آپ کے پاس سونا اور چاندی ہونا چاہئے تاکہ جو سوال کرے اسے آپ دیں آپ کے چچاؤں میں سے جو سوال کرے تو آپ اسے کم سے کم پچاس دینار دیں زیادہ جتنا آپ چاہیں اور اگر

کچھ پیسیاں مانگیں تو انھیں کم سے پچیس دینار دیں زیادہ جو آپ چاہیں یہ میں نے اس لئے کہا ہے تاکہ آپ کے درجات بلند ہوں پس راہ خدا میں خرچ کیجیے اور کمی کا اللہ کی طرف سے خوف نہ کیجیے۔ (م)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہاتھ تین قسم کے ہیں سوال کرنے والا، دوسرے کو دینے والا اور بخل سے کام لینے والا اور بہترین ہاتھ خرچ کرنے والا ہے (ض)

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اے حسین خرچ کرو راہِ خدا میں اور یقین کرو اللہ کی طرف بعد میں ملنے والے اجر کا، کوئی غلام یا کنیز بخل سے کام نہیں لیتی اس معاملہ میں جو اللہ کو راضی کرے وہ معصیتِ خدا میں اس سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا حضرت نے اللہ ہر ایک کا رزق بقدر اس کے خرچ کے آسمان سے نازل کرتا ہے جو یقین رکھتا ہے اس کا نفس نفقہ میں سخت ہو جاتا ہے (مرفوع)

۹۔ فرمایا حضرت نے آپ کا ایک غلام آیا آپ نے پوچھا آج تو نے کچھ خیرات کی، اس نے کہا نہیں، حضرت نے فرمایا تو پھر اللہ ہمیں اس کا بدلہ کیا دے گا۔ راہ خدا میں دو اگرچہ ایک ہی درہم ہو (م)

۱۰۔ فرمایا جو چاہتا ہے جنت میں بہت سے گھر اس کو ملیں تو راہِ خدا میں خرچ کرے اور خوف نہ کرے اور انصاف کرے لوگوں کے درمیان اور سلامتی کو دنیا میں پھیلاؤ اور جھگڑا ترک کرو اگرچہ تم حق پر ہو (ض)

۸۳
﴿باب﴾
﴿البخل والشحّ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن جعفر عن آبائه عليهم السلام أنَّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه سمع رجلاً يقول : إنَّ الشحيح أعذر من الظالم فقال له : كذبت إنَّ الظالم قد يتوب ويستغفر ويردُّ الظلامة على أهلها و الشحيح إذا شحَّ منع الزَّكاة والصدقة وصلة الرَّحم وقري الضيف والنفقة في سبيل الله وأبواب البرِّ ؛ وحرام على الجنّة أن يدخلها شحيحٌ .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : إذا لم يكن لله في عبد حاجة ابتلاه بالبخل .

٣ ـ أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن أحمد ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لبني سلمة : يا بني سلمة من سيّدكم ؟ قالوا : يا رسول الله سيّدنا رجلٌ فيه بخلٌ ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : وأيّ داء أدوى من البخل ، ثمّ قال : بل سيّدكم الأبيض الجسد البراء بن معرور .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن أبي الجهم ، عن موسى بن بكر ، عن أحمد بن سليمان ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : البخيل من بخل بما افترض الله عليه .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن جعفر عن أبيه ، عليهما السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما محق الإسلام محقُ الشحّ شيء ، ثمّ قال : إنّ لهذا الشحّ دبيباً كدبيب النّمل وشعباً كشعب الشرك ـ وفي نسخة اُخرى الشوك ـ .

٦ ـ أحمد بن محمد ، عن محمد بن عليّ ، عن أبي جميلة ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ليس بالبخيل الّذي يؤدّي الزّكاة المفروضة في ماله و يعطي البائنة في قومه .

٧ ـ أحمد بن محمد ، عن شريف بن سابق ، عن الفضل بن أبي قرّة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : تدري ما الشحيح ؟ قلت : هو البخيل ، قال : الشحّ أشدّ من البخل ، إنّ البخيل يبخل بما في يده و الشحيح يشحّ على ما في أيدي الناس و على ما في يديه حتّى لا يرى ممّا في أيدي الناس شيئاً إلّا تمنّى أن يكون له بالحلّ و الحرام ولا يقنع بما رزقه الله .

٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن المغيرة ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ليس البخيل من أدّى الزكاة المفروضة من ماله وأعطى البائنة في قومه إنّما البخيل حقّ البخيل من لم يؤدّ الزكاة المفروضة من ماله ولم يعط البائنة في قومه وهو يبذر فيما سوى ذلك .

باب ۱۳

بخل

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ مرد بخیل ظالم سے زیادہ بڑا ہے اس سے حضرت نے فرمایا تم نے غلط کہا۔ ظالم توبہ کرلیتا ہے اور بخشا جاتا ہے اور ظلم سے لی ہوئی چیز اس کے اہل کو واپس دے دیتا ہے لیکن بخیل جب زکوٰۃ، صدقہ، صلۂ رحم، مہمانداری اور راہِ خدا میں خرچ کرنے سے رک جاتا ہے اور ابوابِ خیر بند کر دیتا ہے تو اس کا داخلہ جنت پر حرام ہو جاتا ہے۔ (ض)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا جب اللہ کی حاجت اپنے بندوں میں نہیں رہتی یعنی اس سے بیزار ہو جاتا ہے تو اسے بخل میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (م)

۳۔ رسول اللہ نے بنی سلمہ سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے انھوں نے کہا ایک مرد بخیل ہے فرمایا بخل سے زیادہ کوئی بیماری ایذا رساں نہیں۔ پھر فرمایا تمہارا سردار سفید بدن والا امیر ابن معرور ہے (مجہول)

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بخیل وہ ہے جو بخل کرے ان فرائض کے ادا کرنے میں جو اللہ نے اس پر عائد کیے ہیں۔ (ض)

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا بخل سے زیادہ اسلام کو مٹانے والی کوئی شے نہیں۔ یہ بخل چیونٹی کی چال کی طرح دل میں چلتا ہے یہ ایک شعبہ ہے شرک کا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ مثل ایک کانٹے کی ہے۔ (م)

۶۔ فرمایا ایسے بخیل کے لئے کوئی اجر نہیں جو اپنے مال سے زکوٰۃ مفروضہ تو دے لیکن اپنی قوم پر باعث مصیبت ہو۔ (م)

۷۔ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم جانتے ہو شحیح کون ہے میں نے کہا بخیل فرمایا شحیح بخل سے زیادہ سخت ہے بخیل تو اپنے مال میں بخل کرتا ہے اور شحیح غیر کے مال میں بھی بخل چاہتا ہے اور اپنے مال میں بھی، یہاں تک کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس جو مال ہے وہ نہ حلال میں خرچ کریں نہ حرام میں۔ (ض)

۸۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے بخیل وہ جو زکوٰۃ مفروضہ ادا کرتا ہے اور قوم کو مصیبت میں ڈالتا ہے بلکہ پکا بخیل وہ ہے جو اپنی مفروضہ زکوٰۃ نہیں دیتا اور خرچ کرتا ہے اپنے مال کو اور فضولیات میں۔ (م)

﴿ باب ۱۴ النوادر ﴾

۱۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن معاوية بن وهب،

عن عبدالأعلى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أفضل الصدقة صدقة عن ظهرغنى .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أفضل الصدقة صدقة تكون عن فضل الكف .

٣ ـ علي بن إبراهيم : عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : «وأطعموا البائس الفقير» قال : هو الزمن الذي لا يستطيع أن يخرج لزمانته .

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن مهران بن محمد ، عن سعد ابن طريف ، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل : «فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى» بأن الله تعالى يعطي بالواحدة عشرة إلى مائة ألف فمازاد «فسنيسره لليسرى» قال : لايريد شيئاً من الخير إلا يسره الله له «وأما من بخل و استغنى» قال : بخل بما آتاه الله عز وجل «وكذب بالحسنى» بأن الله يعطي بالواحدة عشرة إلى مائة ألف فما زاد «فسنيسره للعسرى» قال : لايريد شيئاً من الشر إلا يسره له «وما يغني عنه ماله إذا تردى» قال : أما والله ما هو تردى في بئر ولا من جبل ولا من حائط ولكن تردى في نار جهنم .

٥ ـ وعنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن زرارة ، عن سالم بن أبي حفصة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله تبارك و تعالى يقول : مامن شيء إلا وقد وكلت به من يقبضه غيري إلا الصدقة فاني أتلقفها بيدي تلقفاً حتى أن الرجل ليتصدق بالتمرة أو بشق تمرة فاربيها [له] كما يربي الرجل فلوه وفصيله فيأتي يوم القيامة وهو مثل أحد وأعظم من أحد .

٦ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عمن حدثه ، عن عبدالرحمن العزرمي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاء رجل إلى الحسن والحسين عليهما السلام وهما جالسان على الصفا فسألهما فقالا : إن الصدقة لاتحل إلا في دين موجع أو غرم مفظع أو فقر مدقع ففيك شيء من هذا ؟ قال : نعم فأعطياه و قد كان الرجل سأل

عبدالله بن عمر، وعبدالرّحمن بن أبي بكر فأعطياه ولم يسألاه عن شيء، فرجع إليهما فقال لهما: مالكما لم تسألاني عمّا سألني عنه الحسن والحسين عليهما السلام؛ وأخبرهما بما قالا، فقالا: إنّهما غذّيا بالعلم غذاء.

٧ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن محبوب، عمّن حدّثه، عن مسمع، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لا تسألوا أُمّتي في مجالسها فتبخّلوها.

٨ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أبان، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «يا أيّها الّذين آمنوا أنفقوا من طيّبات ما كسبتم وممّا أخرجنا لكم من الأرض ولا تيمّموا الخبيث منه تنفقون» قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا أمر بالنخل أن يزكّى يجيء قوم بألوان من تمر وهو من أردى التمر يؤدّونه من زكاتهم تمراً يقال: له الجعرور والمعافارة قليلة اللّحا عظيمة النوى وكان بعضهم يجيء بها عن التمر الجيّد فقال: رسول الله صلى الله عليه وآله: لا تخرصوا هاتين التمرتين ولا تجيئوا منها بشيء، وفي ذلك نزل «ولا تيمّموا الخبيث منه تنفقون ولستم بآخذيه إلّا أن تغمضوا فيه» والإغماض أن تأخذها تين التمرتين.

٩ ـ وفي رواية أُخرى، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «أنفقوا من طيّبات ما كسبتم» فقال: كان القوم قد كسبوا مكاسب سوء في الجاهليّة فلمّا أسلموا أرادوا أن يخرجوها من أموالهم ليتصدّقوا بها فأبى الله تبارك وتعالى إلّا أن يخرجوا من أطيب ما كسبوا.

١٠ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن عثمان بن عيسى، عن رجل، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: جاء رجلٌ إلى النبيّ صلى الله عليه وآله فقال: إنّي شيخٌ كثير العيال ضعيف الرّكن قليل الشيء فهل من معونة على زماني؟ فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله إلى أصحابه ونظر إليه أصحابه وقال: قد أسمعنا القول وأسمعكم فقام إليه رجلٌ فقال: كنت مثلك بالأمس فذهب به إلى منزله فأعطاه مروداً من تبر وكانوا يتبايعون بالتبر وهو الذهب والفضّة فقال الشيخ: هذا كلّه قال: نعم فقال الشيخ: أقبل تبرك فإنّي

لست بجنّيّ ولا إنسيّ ولكنّي رسول من الله لأبلوك ، فوجدتك شاكراً فجزاك الله خيراً .

١١ ـ أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن مسمع بن عبدالملك قال : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام بمنى وبين أيدينا عنب نأكله فجاء سائل فسأله فأمر بعنقود فأعطاه ، فقال السائل : لاحاجة لي في هذا إن كان درهم قال : يسع الله عليك فذهب ثمّ رجع فقال : ردّوا العنقود فقال : يسع الله لك ولم يعطه شيئاً ثمّ جاء سائل آخر فأخذ أبوعبدالله عليه السلام ثلاث حبّات عنب فناولها إيّاه فأخذ السائل من يده ثمّ قال : الحمد لله ربّ العالمين الّذي رزقني ؛ فقال أبوعبدالله عليه السلام : مكانك فحشا ملء كفّيه عنباً فناولها إيّاه فأخذها السائل من يده ثمّ قال : الحمد لله ربّ العالمين فقال أبوعبدالله عليه السلام : مكانك ياغلام أيّ شيء معك من الدّراهم فإذا معه نحو من عشرين درهماً فيما حزرناه أو نحوها فناولها إيّاه فأخذها ثمّ قال : الحمد لله هذا منك وحدك لاشريك لك ، فقال أبوعبدالله عليه السلام : مكانك فخلع قميصاً كان عليه فقال : البس هذا فلبسه ثمّ قال : الحمد لله الّذي كساني وستر ني يا أباعبدالله ـ أوقال جزاك الله خيراً لم يدع لأبي عبدالله عليه السلام إلّا بذا ـ ثمّ انصرف فذهب قال : فظننّا أنّه لولم يدع له لم يزل يعطيه لأنّه كلّما كان يعطيه حمدالله أعطاه .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا ضاق أحدكم فليعلم أخاه ولايعين على نفسه .

١٣ ـ محمّد بن عليّ ، عن معمر رفعه قال : قال أميرالمؤمنين صلوات الله عليه في بعض خطبه : إنّ أفضل الفعال صيانة العرض بالمال .

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن زرارة قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : ثلاثة إن يعلمهنّ المؤمن كانت زيادة في عمره وبقاء النّعمة عليه ، فقلت : وما هنّ ؟ قال : تطويله في ركوعه وسجوده في صلاته وتطويله لجلوسه على طعامه إذا [أ]طعم على مائدته واصطناعه المعروف إلى أهله .

١٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام قلت : قوم عندهم فضول وبإخوانهم حاجة شديدة وليس تسعهم

الزّكاة أيسعهم أن يشبعوا و يجوع إخوانهم فإنّ الزمان شديد ؛ فقال : المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحرمه فيحقّ على المسلمين الاجتهاد فيه والتواصل و التّعاون عليه والمواساة لأهل الحاجة ، والعطف منكم يكونون على ما أمر الله فيهم « رحماء بينهم » متراحمين .

باب ۸۲

نوادر

۱۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بحالت مالداری دیا جائے (ض)

۲۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے بہترین صدقہ وہ ہے جو بھرپور دیا جائے۔ (ض)

۳۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں "وأطعموا البائس الفقير" فرمایا مراد وہ مجبور ہے جو اپنے اپاہج ہونے کی وجہ سے ذکوٰۃ نکالنے کے قابل نہیں۔ (ض)

۴۔ فرمایا اس قول باری تعالیٰ کے متعلق جس نے دیا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا بلکہ ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ "ہم اس کو آسانی سے راحت دیں گے" یعنی جب وہ امر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے آسانی پیدا کر دیتا ہے "اور جو بخل کرتا ہے اور مالدار بنتا ہے" فرمایا بخل کرتا ہے اس چیز میں جو اللہ نے اسے دی ہے اور اچھی بات کو جھٹلاتا ہے جس کے سبب اللہ ایک کا بدلہ دس بلکہ ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ دیتا ہے "اللہ اسے عسرت کی طرف لے جاتا ہے جب وہ بری بات کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شر کو اس پر آسان کر دیتا ہے" "اور ہلاک ہونے میں اس کا مال اس کی مدد نہیں کرتا" فرمایا خدا کی قسم یہ ہلاکت نہ کنوئیں میں ہوگی نہ پہاڑ میں نہ باغ میں بلکہ ہلاک ہوگا آتش جہنم میں۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ہر شے پر موکل رکھا ہے سوائے صدقہ کے میرا غیر اس پر قبضہ نہیں پاتا۔ میں اپنے ہاتھ سے اسے دیتا ہوں یہاں تک کہ جب کوئی ایک چھوہارہ صدقہ دیتا ہے یا ایک ریشہ چھوہارے کا تو میں اسے پرورش کرتا ہوں جیسے کوئی آدمی دودھ سے چھوٹے بچہ کو پالتا ہے وہ روز قیامت اُحد پہاڑ بلکہ اس سے زیادہ بڑا ہو کر آئے گا۔ (ض)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے پاس آیا جبکہ وہ مقام صفا میں بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں سے سوال کیا۔ فرمایا صدقہ حلال ہوتا ہے تین صورتوں میں، دردناک قرضہ، سخت ترتاوان اور رسوا کن لینے والے

فقر میں، کیا ان میں سے کوئی مصیبت تم پر ہے کہا ہاں۔ اس کو دونوں نے عطا کیا۔ پھر وہ گیا عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے پاس اور سوال کیا انھوں نے بغیر کچھ پوچھے دے دیا اس نے کہا تم نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی طرح کیوں نہ پوچھا اور جو کچھ انھوں نے پوچھا تھا بتایا انھوں نے کہا انھوں نے غذائے علم سے پرورش پائی ہے (مرسل)

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا مت سوال کرو میری امت سے مجالس میں ورنہ بخل کریں گے۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "اے ایمان والو راہِ خدا میں اپنی کمائی کا اچھا حصہ دو اور اس چیز سے دو جو زمین سے تمہارے لئے پیدا ہوئی ہے اور بُری چیز راہِ خدا میں نہ دو جسے تم خود لینا پسند نہیں کرتے اور رسول اللہ جب کسی درخت خرما سے زکوٰۃ لینے کا حکم دیتے تو کچھ لوگ اپنی زکوٰۃ میں دینے کے لئے ردّی خرمے لے آتے جن کو جعرور اور معارفہ کہا جاتا تھا ان میں گودا کم ہوتا تھا اور گٹھلی بڑی ہوتی تھی اور بعض اچھے خرمے لاتے تھے حضرت نے فرمایا ان دو قسم کے خرموں کا تخمینہ نہ کرو اور ان میں سے کوئی شے زکوٰۃ میں نہ لے کر آؤ"، اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ خراب جنس کو جسے تم خود لینا پسند نہیں کرتے زکوٰۃ میں دینے کا قصد نہ کرو اور لینے والوں کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے خرمے نہ لیں۔ (ضم)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "راہِ خدا میں اپنی کمائی کا بہترین حصہ دو" کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ مذموم پیشوں سے کماتے تھے جب مسلمان ہو گئے تو انھوں نے اپنے انہی اموال سے صدقہ نکالنا چاہا۔ پس خدا نے اس کے لینے سے انکار کیا اور حکم دیا کہ پاک مال میں سے زکوٰۃ دیں۔ (مرسل)

۱۰۔ ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا میں ایک بوڑھا کثیر العیال، کمزور اعضا والا اور قلیل المعاش ہوں آیا میری کچھ مدد ہو سکتی ہے حضرت نے اپنے اصحاب کو دیکھا اور انھوں نے اس شخص کو اور فرمایا اس نے ہمیں اور تمہیں اپنا قول سنا دیا۔ اس شخص نے کہا کل میں بھی آپ ہی جیسا تھا حضرت اسے لے کر گھر آئے اور ایک کیسۂ تبر دیا اور اصحاب نے بھی تبر دیا۔ (تبر سونے اور چاندی کو کہتے ہیں) اس شیخ نے کہا۔ بس کل یہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں اس نے کہا آپ یہ تبر لے لیجئے۔ میں نہ جن ہوں نہ انسان بلکہ اللہ کا پیغامبر ہوں تمہارے امتحان کے لئے آیا تھا۔ پس میں نے آپ کو شکر گزار پایا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ (مرسل)

۱۱۔ ہم منیٰ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے تھے اور ہم انگور کھا رہے تھے ایک سائل نے آکر سوال کیا آپ نے ایک خوشہ اسے دینے کا حکم دیا اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں درہموں کی ہے حضرت نے فرمایا اللہ تیرے رزق میں وسعت دے۔ وہ گیا اور پھر لوٹ کر آیا حضرت نے خوشہ اسے دے دیا اور کہا اللہ تیرے رزق میں وسعت دے اور کچھ نہ دیا۔ اس کے بعد دوسرا سائل آیا۔ حضرت نے تین دانے اسے دیئے اس نے لے لئے اور کہا حمد ہے اس خدا کی جو رب العالمین ہے اور جس نے مجھے رزق دیا۔ حضرت نے فرمایا ٹھہر جا اور غلام سے کہا تیرے پاس

کیلئے اس نے کہا میں نے بیس درہم جمع کئے ہیں حضرت نے فرمایا اس میں سے کچھ سائل کو دے دے۔ اس نے پھر خدا کی حمد کی، حضرت نے فرمایا ٹھہر جا۔ اور اپنی قمیص اتار کر اسے دے دی اور کہا اسے پہن لے، اس نے پہن لی اور کہا حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے لباس پہنایا اور ابوعبداللہ نے میرا بدن ڈھانپا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اس کے سوا اور کوئی دعا نہ کی اور چلا گیا راوی کہتا ہے ہم نے گمان کیا کہ اگر وہ دعا پر ختم نہ کرتا اور برابر حمد کئے جاتا تو حضرت برابر اسے دیئے چلے جاتے۔ (مرسل)

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کسی کی روزی تنگ ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے بھائی کو آگاہ کرے اور اپنے نفس پر تکلیف نہ اٹھائے۔ (مرسل)

۱۳۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ فرمایا۔ کاموں میں بہترین کام مال کے ذریعہ سے اپنی آبرو بچانا ہے (مرفوعا)

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر مومن تین باتوں کو جان لے تو اس کی عمر میں زیادتی اور نعمت باقی رہے میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ فرمایا نماز میں رکوع و سجود کو طول دینا، دوسرے جب دسترخوان پر کسی کو کھلائے تو زیادہ دیر بیٹھنا اور تیسرے اہل کے ساتھ احسان کرنا۔ (حسن)

۱۵۔ میں حضرت سے کہا کچھ لوگوں کے پاس ضرورت سے زیادہ روپیہ ہے اور ان کے بھائی سخت تکلیف میں بسر کرتے ہیں اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتے کیا ان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ تو سیر ہو کر کھائیں اور ان کے بھائی بھوکے مریں فرمایا یہ معاملہ سخت ہے مسلمان کو چاہیئے کہ مسلمان بھائی پر ظلم نہ کرے اور اس کو رسوا نہ کرے اور مسلمانوں کے لئے سزاوار کہ کوشش کریں باہمی صلہ رحم میں، معاونت و مواسات میں ضرورت مندوں کے ساتھ اور مہربانی کریں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ (موثق)۔

﴿ باب ۸۵ ﴾

✡(فضل اطعام الطعام)✡

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن عليِّ بن الحكم ، و غيره ، عن موسى بن بكر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : من موجبات مغفرة الله تبارك و تعالى إطعام الطّعام .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن عليِّ بن محمّد القاساني ، عمّن حدّثه ، عن عبدالله بن القاسم الجعفريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : خيركم من أطعم الطعام وأفشى السّلام وصلّى والنّاس نيام .

٣ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن عليّ ، عن الحسن بن عليّ ، عن سيف بن عميرة ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان عليٌّ عليه السلام يقول : إنّا أهل بيت اُمرنا أن نطعم الطّعام ونؤدّي في النّاس البائنة ونصلّي إذا نام النّاس .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن عليّ ، عن الحسن بن عليّ بن يوسف ، عن سيف بن عميرة ، عن فيض بن المختار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المنجيات إطعام الطّعام و إفشاء السّلام والصّلاة باللّيل والنّاس نيام .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى يحبّ إهراق الدّماء و إطعام الطعام .

٦ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أحبّ الأعمال إلى الله عزّ و جلّ إشباع جوعة المؤمن أو تنفيس كربته أو قضاء دينه .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن أحمد بن محمّد ؛ وابن فضّال عن ثعلبة بن ميمون ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله عزّ وجلّ يحبّ إطعام الطعام وإراقة الدّماء .

٨ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن سعيد ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اُتي رسول الله صلّى الله عليه وآله بأسارى فقدم رجلٌ منهم ليضرب عنقه ، فقال له جبرئيل : أخّر هذا اليوم يا محمّد ، فردّه وأخرج غيره حتّى كان هو آخرهم فدعا به ليضرب عنقه فقال له جبرئيل : يا محمّد ربّك يقرئك السّلام و يقول لك : إنّ أسيرك هذا يطعم الطعام ويقري الضيف و يصبر على النائبة ويحمل الحمالات فقال له النبيّ صلّى الله عليه وآله : إنّ جبرئيل أخبرني فيك من الله عزّ وجلّ بكذا و كذا وقد أعتقتك فقال له : إنّ ربّك ليحبّ هذا ؟ فقال : نعم فقال : أشهد أن لا إله إلّا الله و أنّك رسول الله ، والّذي بعثك بالحقّ نبيّاً لارددت عن مالي أحداً أبداً .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن عبدالله بن ميمون

عن جعفر، عن أبيه عليهما السلام أنّ النبيّ صلى الله عليه وآله قال: الرّزق أسرع إلى من يطعم الطعام من السكين في السّنام.

١٠ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن موسى بن بكر، عن أبي الحسن عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: من موجبات مغفرة الربّ تبارك وتعالى إطعام الطّعام.

١١ ـ أحمد بن محمّد، عن أبيه، عن معمر بن خلّاد قال: كان أبوالحسن الرّضا عليه السلام إذا أكل أُتي بصحفة فتوضع بقرب مائدته فيعمد إلى أطيب الطعام ممّا يؤتى به فيأخذ من كلّ شيء شيئاً فيضع في تلك الصّحفة ثمّ يأمر بها للمساكين ثمّ يتلو هذه الآية «فلا اقتحم العقبة» ثمّ يقول: علم الله عزّ وجلّ أنّه ليس كلّ إنسان يقدر على عتق رقبة فجعل لهم السّبيل إلى الجنّة.

باب ۸۵

فضیلت کھانا کھلانے کی

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے موجبات مغفرت الٰہی میں ایک کھانا کھلانا بھی ہے۔ (ض)

۲۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا تم میں نیک وہ ہے جو کھانا کھلائے لوگوں کو سلام کرے اور جب خواب میں ہوں تو نماز پڑھے۔ (حسن)

۳۔ حضرت علی فرمایا کرتے تھے ہم اہلبیت ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کھانا کھلائیں اور لوگوں کی مصیبت دور کریں۔

۴۔ فرمایا باعث نجات تین چیزیں ہیں کھانا کھلانا، علانیہ سلام کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں (ض)

۵۔ فرمایا اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلانا۔ (ض)

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل بھوکے مومن کا سیر کرنا اس کی تکلیف کو دور کرنا اور اس کا قرض ادا کرنا ہے (ض)

۷۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کھانا کھلانے اور ذبیحہ کرنے کو۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے ان میں سے ایک کو گردن مارنے کے لئے آگے بڑھایا گیا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمدؐ ایک دن کی تاخیر کرو اور دوسرے کو بلاؤ یہاں تک کہ یہ ان کا آخر ہو پس آخر میں اسے گردن مارنے کے لئے بلایا گیا۔ جبرئیل نے کہا اللہ تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے کہ آپ کا یہ قیدی لوگوں کو کھانا

کھلاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے اور لوگوں کے بار اٹھاتا ہے حضرت نے اس قیدی سے کہا اللہ کی طرف سے تیرے بارے میں جبرئیل نے خبر دی ہے ایسی ایسی۔ لہذا میں نے تجھ کو آزاد کیا۔ اس نے کہا کیا آپ کا رب اس عمل کو محبوب رکھتا ہے فرمایا ہاں۔ اس نے کلمہ پڑھا اور کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا میں نے کبھی کسی سائل کو کچھ دیئے بغیر نہیں لوٹایا۔ (موثق)

۹۔ فرمایا رسول اللہ نے رزق جلدی سے آتا ہے اس کی طرف اس سے زیادہ جلد جیسے چاقو جلد کوہان میں در آتا ہے۔

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ نے خدا کی مغفرت کے اسباب میں لوگوں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ (موثق)

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام کے لیے جب دسترخوان بچھتا تو کھانے آپ کے قریب رکھے جاتے آپ ان چیزوں کو کھاتے جو زیادہ پاک ہوتیں اور جتنے کھانے ہوتے سب آپ کے دسترخوان پر رکھے جاتے۔ پھر مساکین کو تقسیم کرنے کا حکم دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔ اللہ جانتا ہے کہ ہر انسان غلام آزاد کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو یہ صورت اس نے حصول جنت کی رکھ دی۔ (ح)

﴿باب ۸۶﴾

☆(فضل القصد)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن بريد بن معاوية ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال عليُّ بن الحسين صلوات الله عليهما : لينفق الرَّجل بالقصد و بلغة الكفاف و يقدم منه فضلاً لآخرته فإنَّ ذلك أبقى للنِّعمة وأقرب إلى المزيد من الله عزَّ وجلَّ وأنفع في العافية .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السِّنديِّ ، عن جعفر بن بشير ، عن داود الرَّقيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ القصد أمرٌ يحبّه الله عزَّ وجلَّ و إنَّ السَّرف أمرٌ يبغضه الله حتّى طرحك النّواة فإنّها تصلح للشيء و حتّى صبّك فضل شرابك .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : «ويسألونك ماذا ينفقون قل العفو» قال : العفو الوسط .

٤ ـ عليُّ بن محمّد رفعه قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه القصد مثراة و

السّرف متواة .

٥ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن أبي حمزة ، عن عليِّ بن الحسين عليهما السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ثلاث منجيات فذكر الثالث القصد في الغنى والفقر .

٦ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن عمر بن أبان ، عن مدرك بن أبي الهزهاز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : ضمنت لمن اقتصد أن لا يفتقر .

٧ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن يونس بن يعقوب عن حمّاد [بن واقد] اللّحام ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو أنَّ رجلاً أنفق ما في يديه في سبيل من سبيل الله ما كان أحسن ولا وفّق أليس يقول الله تعالى : «ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة وأحسنوا إنَّ الله يحبُّ المحسنين » يعني المقتصدين .

٨ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن مروك بن عبيد ، عن أبيه عبيد قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : يا عبيد إنَّ السرف يورث الفقر وإنَّ القصد يورث الغنى .

٩ - عليُّ بن محمّد ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن عليٍّ ، عن محمّد بن الفضيل ، عن موسى بن بكر قال : قال أبو الحسن عليه السلام : ما عال أمرءٌ في اقتصاد .

١٠ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن عثمان بن عيسى ، عن إسحاق بن عبد العزيز ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنّه قال له : إنّا نكون في طريق مكّة فنريد الإحرام فنطلي ولا تكون معنا نخالة نتدلّك بها من النورة فنتدلّك بالدّقيق وقد دخلني من ذلك ما الله أعلم به ، فقال : أمخافة الإسراف ؟ قلت : نعم ، فقال : ليس فيما أصلح البدن إسراف ، إنّي ربّما أمرت بالنّقي فيلتُّ بالزّيت فأتدلّك به ، إنّما الإسراف فيما أفسد المال وأضرَّ بالبدن قلت : فما الإقتار ؟ قال : أكل الخبز والملح وأنت تقدر على غيره ، قلت : فما القصد ؟ قال : الخبز و اللّحم واللّبن و الخلّ والسّمن مرَّةً هذا ومرَّةً هذا .

١١ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن مروك بن عبيد ، عن رفاعة ، عن

أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا جاد الله تبارك وتعالى عليكم فجودوا وإذا أمسك عنكم فأمسكوا ولا تجاودوا الله فهو الأجود.

١٢ ـ أحمد بن عبدالله، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن محمد بن علي [الصيرفي]، عن ابن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من اقتصد في معيشته رزقه الله ومن بذّر حرمه الله.

١٣ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن حسّان، عن موسى ابن بكر قال: سمعت أبا الحسن موسى عليه السلام يقول: الرّفق نصف العيش وما عال امرء في اقتصاده.

باب ۸۶

میانہ روی کی فضیلت

۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے آدمی کو چاہیے کہ خرچ میں میانہ روی اختیار کرے اور اپنی آمدنی کے لحاظ سے خرچ کرے بکفایت اور فضیلت آخرت کا خیال رکھے کہ اس میں نعمت کی بقا ہے اور اللہ سے مزید قربت کا باعث اور عاقبت کے لیے زیادہ نافع۔ (م)

۲۔ فرمایا میانہ روی اللہ کو محبوب ہے اور فضول خرچی سے اللہ کو بغض ہے یہاں تک کہ ایک گٹھلی کا پھینک دینا کہ کسی وقت وہ بھی کام آجائے گی یا پانی کا جو پینے سے بچ رہا ہو پھینک دیا۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا اس آیت کے متعلق "لوگ پوچھتے ہیں ہم کیسے خرچ کریں کہہ دو عفو سے" فرمایا عفو نام ہے میانہ روی کا (حسن)

۴۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے میانہ روی تونگری ہے اور فضول خرچی تنگدستی ہے (مرفوع)

۵۔ فرمایا علی بن الحسین نے رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں ان میں سے ایک میانہ روی ہے تونگری اور فقیری میں۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا حضرت نے جو کفایت شعاری کرے گا میں ضامن ہوں کہ وہ تنگدست نہ ہوگا۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا حضرت نے اگر کوئی راہِ خدا میں اپنا مال غلط طریقہ سے صرف کرے تو توفیق سے محروم رہے گا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو، احسان کرو اللہ احسان کرنے والوں یعنی کفایت شعاروں کو دوست رکھتا ہے۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا حضرت نے فضول خرچی سبب فقر ہے اور کفایت شعاری سبب مالداری۔ (مجہول)

۹۔ انسان کفایت شعاری میں غریب نہیں ہوتا۔ (مز)

۱۰۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ اگر ہم مکہ کے راستہ میں ہوں اور احرام باندھنا چاہیں اور نورہ لگائیں اور ہمارے پاس اسے رگڑنے کے لئے بھوسی نہ ہو اور ہم یہ کام آٹے سے لیں تو یہ خیال دل میں آئے کہ یہ غلط کام تو نہیں کیا فرمایا اسراف کے خوف سے میں نے کہا جی ہاں فرمایا اصلاح بدن میں اسراف نہیں، بسا اوقات میں صفائی کے لئے روغن زیتون کی مالش کرتا ہوں اسراف اس چیز میں ہوتا ہے جو مال کو برباد کرے اور بدن کو نقصان پہنچائے۔ میں نے کہا اور بخل فرمایا مثلاً نمک اور روٹی کھانا باوجودیکہ تم ان چیزوں کے علاوہ اور چیزیں کھانے پر بھی قدرت رکھتے ہو۔ میں نے کہا اور میانہ روی کیا ہے۔ فرمایا روٹی، گوشت، دودھ، سرکہ، گھی کبھی ایک مرتبہ یہ کھایا کبھی وہ۔ (مرسل)

۱۱۔ فرمایا جب اللہ تم کو دے تو تم بھی دو، جب اللہ تم سے روکے تو تم بھی رک جاؤ اللہ پر جود میں سبقت نہ کرو وہ سب سے زیادہ سخی ہے۔ (م)

۱۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کفایت شعار ہے اللہ اس کو رزق دیتا ہے اور جو اسراف کرتا ہے اس پر رزق حرام کر دیتا ہے۔ (مز)

۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کفایت شعاری آدھا عیش ہے جس نے میانہ روی اختیار کی وہ غریب نہ ہوگا۔

﴿باب۸﴾

☆(کراهية السرف والتقتير)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمّد الجوهريّ ، عن جميل بن صالح ، عن عبد الملك بن عمرو الأحول قال : تلا أبو عبدالله عليه السلام هذه الآية «والّذين إذا انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواماً» قال : فأخذ قبضة من حصى وقبضها بيده فقال : هذا الإقتار الّذي ذكره الله في كتابه ثمّ قبض قبضة اُخرى فأرخى كفّه كلّها ثمّ قال : هذا الإسراف ثمّ أخذ قبضة اُخرى فأرخى بعضها وأمسك بعضها وقال : هذا القوام .

٢ ـ وعنه ، عن أبيه ، عن محمّد بن عمرو ، عن عبدالله بن أبان قال : سألت أبا الحسن الأوّل عليه السلام عن النفقة على العيال فقال : مابين المكروهين الإسراف و الإقتار .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن ابن أبي يعفور ؛ ويوسف بن عمار[ة] قالا : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنَّ مع الإسراف قلّة البركة .

٤ ـ عدَّةٌ ، من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد ابن أبي نصر ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ربَّ فقير هو أسرف من الغني إنَّ الغني ينفق ممّا اُوتي و الفقير ينفق من غير ما اُوتي .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن المثنّى قال : سأل رجل أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله عزَّ وجلَّ : « وآتوا حقّه يوم حصاده ولاتسرفوا إنّه لايحبُّ المسرفين » فقال : كان فلان بن فلان الأنصاريُّ سمّاه وكان له حرث وكان إذا أخذ يتصدَّق به ويبقى هو وعياله بغير شيء فجعل الله عزَّ وجلَّ ذلك سرفاً .

٦ ـ عليٌّ بن محمد ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن النضر بن سويد ، عن موسى بن بكر ، عن عجلان قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فجاء سائل فقام إلى مكتل فيه تمر فملأ يده فناوله ، ثمَّ جاء آخر فسأله فقام فأخذ بيده فناوله ، ثمَّ جاء آخر فسأله فقام فأخذ بيده فناوله ، ثمَّ جاء آخر فسأله فقام فأخذ بيده فناوله ، ثمَّ جاء آخر فقال : الله رازقنا وإيّاك ثمَّ قال : إنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان لايسأله أحد من الدُّنيا شيئاً إلّا أعطاه فأرسلت إليه امرأة ابناً لها فقالت : انطلق إليه فاسأله فإن قال لك : ليس عندنا شيء فقل : أعطني قميصك ، قال : فأخذ قميصه فرمى به إليه ؛ وفي نسخة اُخرى فأعطاه فأدَّبه الله تبارك وتعالى على القصد فقال : « ولا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها كلَّ البسط فتقعد ملوماً محسوراً » .

٧ ـ أحمد بن محمد ، عن محمد بن عليّ ، عن محمد بن سنان ، عن أبي الحسن عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « وكان بين ذلك قواماً » قال : القوام هو المعروف «على الموسع قدره وعلى المقتر قدره متاعاً بالمعروف حقّاً على المحسنين » على قدر عياله و مؤونتهم الّتي هي صلاح له ولهم و« لا يكلّف الله نفساً إلّا ما آتيها » .

٨ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن صالح ابن عقبة ، عن سليمان بن صالح قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أدنى ما يجيء من حدّ

الإسراف ؟ فقال : إبذالك ثوب صونك وإهراقك فضل إنائك وأكلك التمر ورميك النوى ههنا وههنا .

٩ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عمّار أبي عاصم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : أربعة لا يستجاب لهم ، أحدهم كان له مال فأفسده فيقول : يا ربّ ارزقني فيقول الله عزّوجلّ : ألم آمرك بالاقتصاد .

باب ۵

کراہت اسراف وبخل

۱۔ حضرت نے یہ آیت پڑھی "جو لوگ خرچ کرتے ہیں اور اسراف وبخل نہیں کرتے اور درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں تو یہی صحیح طریقہ ہے پھر حضرت نے ایک مٹھی میں سنگریزے لے کر مٹھی بند کرلی۔ فرمایا یہ بخل ہے پھر ایک مٹھی میں لے کر بالکل کھول دی۔ فرمایا یہ اسراف ہے پھر ایک مٹھی میں لے کر کچھ مٹھی کھولی کچھ بند کرلی۔ فرمایا یہ میانہ روی ہے۔

۲۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا عیال کے نفقہ کے متعلق۔ فرمایا وہ دو مکروہ کے درمیان ہے۔ فضول خرچی اور بخل۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا اسراف میں برکت کم ہوتی ہے۔ (م)

۴۔ فرمایا بہت سے فقیر ایسے ہیں جو مالدار سے زیادہ فضول خرچ ہوتے ہیں مالدار خرچ کرتا ہے اس میں سے جو اُسے دیا گیا ہے اور فقیر خرچ کرتا ہے اس میں سے جو اسے نہیں دیا گیا۔ (موثق)

۵۔ کسی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو، اللہ مسرفوں کو دوست نہیں رکھتا۔ فرمایا فلاں بن فلاں انصاری کی کھیتی جب تیار ہوئی تو اس نے سب راہ خدا میں دے دی۔ اور وہ خود اور اس کے عیال خالی ہاتھ رہ گئے لہذا خدا نے اسکو فضول خرچی قرار دیا۔ (مجہول)

۶۔ میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں تھا کہ ایک سائل آیا۔ آپ اس پیمانہ کے پاس آئے جس میں خرمے تھے آپ نے ایک مٹھی بھر کر اسے دیدیئے۔ پھر ایک اور سائل آیا اس نے کہا اللہ نے ہم کو اور تجھ کو رزق دیا ہے پھر فرمایا حضرت رسولِ خدا سے جو کوئی دنیا کی کوئی شے مانگتا تھا آپ اسے دے دیتے تھے ایک عورت نے اپنے بیٹے سے کہا۔ تو حضرت کے پاس جا اور سوال کر اگر حضرت کہیں کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں تو کہنا اپنی قمیص ہی دے دیجیے چنانچہ حضورؐ نے اپنی قمیص اتار کر اسے دے دی۔

ایک اور نسخہ میں ہے خدا نے ان کو آگاہ کیا یہ کہ کر نہ تو اپنا ہاتھ بندھا ہی رکھو اور نہ ایسا کھولو کہ تنگ دست ہو کر بیٹھ رہو۔ (ض)

۷۔ فرمایا حضرت نے اس قول خدا کے متعلق کہ قوام سے مراد وہ احسان ہے جو مالدار اپنی حیثیت کے مطابق کرے اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اور اپنے بال بچوں کے اس خرچ کا لحاظ کرتے ہوئے جو ان کے حسب حال ہو اللہ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر جتنا اس کو دیا ہے اتنی ہی۔ (ض)

۸۔ میں نے پوچھا ادنیٰ فضول خرچی کیا ہے۔ فرمایا اپنے جسم کی حفاظت کرنے والا لباس کسی کو دے دینا، کسی نعمت کو جلا دینا جو بچ رہی ہو۔ خرما کھا کر گٹھلی ادھر ادھر پھینک دینا۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا چار چیزیں قابل قبول نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا مال لٹا کر خدا سے کہے مجھے رزق دے خدا اس سے کہتا ہے کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا۔ (مجہول)

﴿باب ۵۵﴾

✿(سقي الماء)✿

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : أوَّل ما يبدء به في الآخرة صدقة الماء ـ يعني في الأجر ـ .

٢ ـ محمد ، عن عبدالله بن محمد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ، عن مسمع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أفضل الصدقة إبراد كبد حرَّى .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سقى الماء في موضع يوجد فيه الماء كان كمن اعتق رقبة ومن سقى الماء في موضع لا يوجد فيه الماء كان كمن أحيا نفساً و من أحيا نفساً فكأنّما أحيا الناس جميعاً .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليِّ بن حديد ، عن مرازم ، عن مصادف قال : كنت مع أبي عبدالله عليه السلام بين مكّة و المدينة فمررنا على رجل في أصل شجرة وقد ألقى بنفسه فقال : مل بنا إلى هذا الرَّجل فإنّي أخاف أن يكون قد أصابه عطش فملنا فإذا رجل من الفراسين طويل الشعر فسأله أعطشان أنت ؟ فقال : نعم . فقال

لي : أنزل يا مصادف فاسقه فنزلت وسقيته ، ثمّ ركبت وسرنا فقلت : هذا نصراني فتتصدّق على نصرانيّ ؟ فقال : نعم إذا كانوا في مثل هذا الحال .

٥ ـ عليّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن يحيى بن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن أبيه ، عن جدّه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : جاء أعرابيٌّ إلى النبيّ صلى الله عليه وآله فقال : علّمني عملاً أدخل به الجنّة فقال : أطعم الطّعام وأفش السلام ، قال : فقال : لا أُطيق ذلك ، قال : فهل لك إبل ؟ قال : نعم قال : فانظر بعيراً واسق عليه أهل بيت لا يشربون الماء إلّا غبّاً فلعلّه لا ينفق بعيرك ولا ينخرق سقاؤك حتّى تجب لك الجنّة .

٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن ضريس بن عبدالملك ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى يحبّ إبراد الكبد الحرّى ومن سقى كبداً حرّى من بهيمة أو غيرها أظلّه الله يوم لا ظلّ إلّا ظلّه .

باب ۸۵

پانی پلانا

۱۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا سب سے پہلے آخرت میں جسے اجر دیا جائے گا وہ پانی پلانے والا ہوگا۔ (موثق)

۲۔ فرمایا سب سے بہتر صدقہ کسی پیاسے کے کلیجے کو ٹھنڈا کرنا ہے (موثق)

۳۔ فرمایا جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی ہو تو ایسا ہے جیسے ایک غلام آزاد کیا اور اگر ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی نہ ہو تو ایسا ہے جیسے ایک آدمی کی جان بچالی اور جس نے ایک کی جان بچائی اس نے گویا کل آدمیوں کی جان بچائی (حسن)

۴۔ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا پس ہم گزرے ایک ایسے شخص کی طرف سے جو ایک درخت کے نیچے جاں بلب تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کے پاس چلو مجھے ڈر ہے کہ یہ پیاسا ہے ہم اس کے پاس پہنچے تو دیکھا وہ ایک فرش بچھانے والا ہے جس کے لمبے لمبے بال ہیں۔ اس سے پوچھا کیا تو پیاسا ہے اس نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا۔ اے مصادف اُترو میں سواری سے اُترا اور اسے پانی پلایا۔ پھر سوار ہو کر ہم چلے۔ میں نے کہا یہ نصرانی ہے آپ نصرانی کو صدقہ دیتے ہیں فرمایا ہاں جب ایسی حالت ہو۔ (ض)

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک اعرابی حضرت رسولِ خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا کوئی عمل ایسا بتائیے

جس سے جنت مل جائے۔ فرمایا لوگوں کو کھانا دے اور کشادہ دلی سے سلام کر اس نے کہا میں کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ فرمایا تیرے پاس اونٹ ہے کہا ہاں فرمایا جا اسی پر پانی لے جا کر ایسے لوگوں کو پلا جنھوں نے کل سے پانی نہ پیا ہو پس تیرا اونٹ کھانے نہ پائے گا اور تو پلا کر نہ لوٹے گا کہ جنت تجھ پر واجب ہو جائے گی۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا حضرت نے اللہ دوست رکھتا ہے کہ دل جلے کو پانی پلایا جائے اور جو ایسے پیاسے کو پانی پلائے گا چاہے آدمی ہو یا چوپایہ تو اللہ اس دن اس پر سایہ کرے گا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (موثق)

﴿باب ۸۹﴾

☼(الصدقة لبني هاشم ومواليهم وصلتهم)☼

١ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبدالجبار ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص بن القاسم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن أناساً من بني هاشم أتوا رسول الله صلى الله عليه وآله فسألوه أن يستعملهم على صدقات المواشي وقالوا : يكون لنا هذا السهم الذي جعله الله للعاملين عليها فنحن أولى به فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : يابني عبدالمطلب إن الصدقة لاتحل لي ولا لكم ولكني قد وعدت الشفاعة ـ ثم قال أبوعبدالله عليه السلام : والله لقد وعدها صلى الله عليه وآله ـ فما ظنكم يابني عبدالمطلب إذا أخذت بحلقة باب الجنة أتروني مؤثرا عليكم غيركم .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن محمد بن مسلم ؛ وأبي بصير ؛ وزرارة ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام قالا : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إن الصدقة أو ساخ أيدي الناس وإن الله قد حرم علي منها ومن غيرها ما قد حرمه وإن الصدقة لا تحل لبني عبد المطلب ، ثم قال : أما والله لوقد قمت على باب الجنة ثم أخذت بحلقته لقد علمتم أني لا أوثر عليكم فارضوا لأنفسكم بما رضي الله ورسوله لكم ، قالوا : قد رضينا .

٣ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرحمن ابن الحجاج ، عن جعفر بن إبراهيم الهاشمي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : أتحل الصدقة لبني هاشم ؟ فقال : إنما تلك الصدقة الواجبة على الناس لاتحل لنا فأما غير ذلك فليس به بأس و لو كان كذلك ما استطاعوا أن يخرجوا إلى مكة ، هذه المياه

عامّتها صدقة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن عليّ ابن النّعمان ، عن سعيد بن عبدالله الأعرج قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أتحلّ الصّدقة لموالي بني هاشم ؟ قال : نعم .

٥ ـ حميد بن زياد ، عن [ابن] سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعيل بن الفضل الهاشميّ قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الصّدقة الّتي حرّمت على بني هاشم ماهي ؟ قال : هي الزّكاة ، قلت : فتحلّ صدقة بعضهم على بعض ؟ قال : نعم .

٦ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اعطوا الزّكاة من أرادها من بني هاشم فإنّها تحلّ لهم وإنّما تحرم على النبيّ صلى الله عليه وآله والإمام الّذي من بعده والأئمّة صلوات الله عليهم أجمعين .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمّد بن عبدالله ، عن محمّد بن يزيد ، عن أبي الحسن الأوّل عليه السلام قال : من لم يستطع أن يصلنا فليصل فقراء شيعتنا ومن لم يستطع أن يزور قبورنا فليزر قبور صلحاء إخواننا .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن النّوفليّ ، عن عيسى بن عبد الله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من صنع إلى أحد من أهل بيتي يداً كافيته يوم القيامة .

٩ ـ وعنه ، عن أبيه ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّي شافع يوم القيامة لأربعة أصناف ولو جاؤوا بذنوب أهل الدّنيا : رجل نصر ذرّيّتي ورجل بذل ماله لذرّيّتي عند المضيق ورجل أحبّ ذرّيّتي باللّسان وبالقلب ورجل يسعى في حوائج ذرّيّتي إذا طردوا أو شرّدوا .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن ثعلبة بن ميمون قال : كان أبو عبدالله عليه السلام يسأل شهاباً من زكاته لمواليه وإنّما حرّمت الزّكاة عليهم دون مواليهم .

باب ۸۹

صدقہ بنی ہاشم اور اُن کے موالی پر اور اُن سے صلۂ رحم

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی ہاشم کے کچھ لوگ حضرت رسولِ خدا کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ہمیں مویشیوں کے صدقات وصول کرنے کے لئے عامل بنا دیجئے اور اللہ نے عاملوں کے لئے جو حصہ معین کیا ہے وہ ہم کو بھی دیا کیجئے کیونکہ ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں حضرت نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے نہ تمہارے لئے، اللہ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا اللہ نے رسولؐ سے تو وعدہ کیا ہے تو اے بنی عبدالمطلب کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جب میں بابِ جنت پر ہوں گا تو تمہارے غیر کو تم پر ترجیح دوں گا۔ (ح)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے اللہ نے میرے اوپر حرام کیا ہے اور غیر پر نہیں، صدقہ بنی عبدالمطلب کے لئے حلال نہیں۔ پھر فرمایا واللہ جب میں کھڑا ہوں گا بابِ جنت پر۔ اور زنجیرِ در پکڑے ہوں گا تو تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں تم پر دوسروں کو ترجیح دوں گا پس جس پر اللہ رسولؐ راضی ہیں تم بھی راضی ہو جاؤ انھوں نے کہا۔ ہم راضی ہیں۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے میں نے پوچھا۔ کیا صدقہ بنی ہاشم پر حلال ہے فرمایا یہ صدقہ واجبہ جو لوگوں پر ہے ہمارے لئے حلال نہیں، جو اس کے ماسوا ہے اس کے لینے میں مضائقہ نہیں (مجہول)

۴۔ میں نے پوچھا کیا بنی ہاشم کے غلاموں پر صدقہ حلال ہے فرمایا ہاں۔ (ح)

۵۔ میں نے پوچھا کون سا صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے فرمایا زکوٰۃ، میں نے کہا ان میں سے ایک دوسرے کا صدقہ تو لے سکتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ (موثق)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بنی ہاشم سے اگر کوئی زکوٰۃ لینا چاہے تو اسے دے دو کیونکہ وہ ان پر حلال ہے زکوٰۃ حرام ہے نبی پر اور ان کے بعد کے امام پر اور تمام آئمہ پر۔ (مختلف فیہ)

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو ہم تک نہ پہنچ سکے وہ صلۂ رحم کرے ہمارے شیعہ فقیروں سے اور ہماری قبروں کی زیارت نہ کر سکے وہ زیارت کرے ہمارے نیک دل بھائیوں کی (مرسل)

۸۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے جو کوئی میرے اہلبیت میں سے کسی سے بھی اچھا سلوک کریگا میں روزِ قیامت اس کا بدلہ دونگا۔ (حسن)

۹۔ فرمایا رسولِ خدا نے میں روزِ قیامت چار گروہوں کی شفاعت کروں گا اگرچہ دنیا بھر کے گناہ اس کے ذمہ ہوں اول جس نے میری ذرّیت کی مدد کی دوسرے وہ جس نے میری ذریت کی مال سے مدد کی تنگی میں، تیسرے جس نے میری ذرّیت

کی مدد کی زبان و دل سے۔ چوتھے جو میری اولاد کی مدد کرے ضروریات میں جبکہ لوگ ان سے تعلقات منقطع کر لیں (م)

۱۰۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے شہاب سے اس کے مال کی زکوٰۃ مانگی اپنے غلاموں کے لیے۔ زکوٰۃ حرام ہے اُن پر نہ کی ان کے غلاموں پہ۔ (م)

﴿باب ۹﴾

﴿(النوادر)﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن رجل ، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عزَّ وجلَّ : «إن تبدوا الصدقات فنعمّا هي » قال : يعني الزَّكاة المفروضة قال : قلت : «وإن تخفوها وتؤتوها الفقراء» ؟ قال : يعني النّافلة إنّهم كانوا يستحبّون إظهار الفرائض وكتمان النّوافل .

٢ ـ عليٌّ بن محمّد ، عمّن حدَّثه ، عن معلّى بن عبيد ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الزَّكاة تجب عليَّ في موضع لا يمكنني أن أؤدّيها ، قال : اعزلها فإن اتّجرت بها فأنت ضامن لها ولها الرِّبح وإن تويت في حال ما عزلتها من غير أن تشغلها في تجارة فليس عليك وإن لم تعزلها واتّجرت بها في جملة مالك فلها بقسطها من الرِّبح ولا وضيعة عليها .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن شعيب ، عن الحسين بن الحسن ، عن عاصم ، عن يونس ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كان يتصدَّق بالسّكّر ، فقيل له : أتتصدَّق بالسّكّر ؟ فقال : نعم إنّه ليس شيءٌ أحبَّ إليَّ منه فأنا أحبُّ أن أتصدَّق بأحبِّ الأشياء إليَّ .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن معاذ بن كثير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : موسَّع على شيعتنا أن ينفقوا ممّا في أيديهم بالمعروف فإذا قام قائمنا حرَّم على كلِّ ذي كنز كنزه حتّى يأتيه به فيستعين به على عدوِّه و هو قول الله عزَّ و جلَّ : « و الّذين يكنزون الذَّهب و الفضّة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشّرهم بعذاب أليم » .

باب ۹۰

نوادر

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ آیہ "اِن تبدوا الصدقات" میں مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے اور ان تخفوہا میں مراد ہے زکوٰۃ نافلہ۔ لوگ محبوب رکھتے تھے فرائض کا اظہار اور نوافل کا کتمان۔ (مرسل)

۲۔ میں نے پوچھا زکوٰۃ مجھ پر واجب ہے لیکن اس کو دینا ممکن نہیں، فرمایا اس کو اپنے پاس محفوظ رکھ، اگر تونے اس سے تجارت کی تو تُو اس کا ضامن ہوگا اور نفع اسی کا ہوگا اور اگر ضایع کیا جمع رکھنے کی حالت میں بغیر تجارت کے لئے تو تجھ پر ضمانت نہ ہوگی اور اگر اس مال کو معزول نہ رکھا اور اس سے تجارت کو تو وہ منجملہ تیرے مال کے ہے قسط وار نفع اسی کا ہوگا اور ضایع ہونے کا اس سے تعلق نہ ہوگا۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ وہ شکر کا صدقہ دیتے تھے کسی نے وجہ پوچھی فرمایا میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں لہذا اسی کو صدقہ میں دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔ (ضو)

۴۔ فرمایا ہمارے دولت مند شیعوں کو لازم ہے کہ وہ راہ خدا میں خرچ کریں۔ قائم آل محمدؐ کے ظہور پر ہر خزانے والے کا خزانہ اس پر حرام ہوگا وہ حضرت کے پاس لایا جائے گا حضرت کے دشمنوں کے خلاف عمل کے لئے اور یہ آیت اس کی تائید میں ہے۔ (ضو)

کتاب الصّوم

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الصيام

(باب)

(ما جاء في فضل الصوم والصائم)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم بن هاشم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: بُني الإسلام على خمسة أشياء على الصّلاة والزّكاة والحجّ والصّوم والولاية، وقال رسول الله صلى الله عليه وآله: الصّوم جنّة من النّار.

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن إسماعيل بن أبي زياد، عن أبي عبدالله، عن آبائه عليهم السلام أنّ النّبيّ صلى الله عليه وآله قال لأصحابه: ألا اُخبركم بشيء إن أنتم فعلتموه تباعد الشّيطان منكم كما تباعد المشرق من المغرب؟ قالوا: بلى قال: الصّوم يسوّد وجهه والصّدقة تكسر ظهره والحبّ في الله والموازرة على العمل الصّالح يقطع دابره و الاستغفار يقطع وتينه ولكلّ شيء زكاة و زكاة الأبدان الصّيام.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن ابن فضّال، عن ثعلبة، عن عليّ بن عبد العزيز قال: قال لي أبو عبدالله عليه السلام: ألا اُخبرك بأصل الإسلام وفرعه وذروته وسنامه قلت: بلى قال: أصله الصّلاة وفرعه الزّكاة وذروته وسنامه الجهاد في سبيل الله، ألا اُخبرك بأبواب الخير؟ إنّ الصّوم جنّة.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن موسى بن بكر قال: لكلّ شيء زكاة وزكاة الأجساد الصّوم.

٥ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عثمان، عن إسماعيل بن يسار قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: قال أبي: إنّ الرّجل ليصوم يوماً تطوّعاً يريد ما عندالله عزّوجلّ فيدخله الله به الجنّة.

٦ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سلمة صاحب السّابريّ ، عن أبي الصّبّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ الله تبارك و تعالى يقول : الصّوم لي و أنا أجزي عليه .

٧ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سليمان ، عمّن ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : «واستعينوا بالصبر» قال : الصبر الصيام وقال : إذا نزلت بالرجل النازلة والشديدة فليصم فإنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول : « واستعينوا بالصبر» يعني الصّيام .

٨ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سنان ، عن منذر بن يزيد ، عن يونس بن ظبيان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من صام لله عزَّ و جلَّ يوماً في شدَّة الحرِّ فأصابه ظمأ وكّل الله به ألف ملك يمسحون وجهه و يبشّرونه حتّى إذا أفطر قال الله عزَّ و جلَّ له : ما أطيب ريحك و روحك ، ملائكتي اشهدوا أنّي قد غفرت له (٢)

٩ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن حسّان ، عن محمّد بن عليّ ، عن عليّ بن النعمان عن عبدالله بن طلحة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الصائم في عبادة وإن كان على فراشه مالم يغتب مسلماً .

١٠ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كتم صومه قال الله عزَّ وجلَّ لملائكته : عبدي استجار من عذابي فأجيروه و وكّل الله تعالى ملائكته بالدعاء للصّائمين ولم يأمرهم بالدُّعاء لأحد إلّا استجاب لهم فيه .

١١ ـ عليٌّ ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام أنَّ النبيّ صلى الله عليه وآله قال : إنَّ الله عزَّ وجلَّ وكّل ملائكته بالدعاء للصّائمين وقال : أخبرني جبرئيل عليه السلام عن ربّه أنّه قال : ما أمرت ملائكتي بالدُّعاء لأحد من خلقي إلّا استجبت لهم فيه .

١٢ ـ و بهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : نوم الصائم عبادة و نفسه

تسبيح .

۱۳ ـ عليّ ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أوحى الله عزّ وجلّ إلى موسى عليه السلام ما يمنعك من مناجاتي ؟ فقال : يارب أجلّك عن المناجات لخلوف فم الصائم فأوحى الله عزّ وجلّ إليه ياموسى لخلوف فم الصائم أطيب عندي من ريح المسك .

۱٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العباس ، عن عمرو بن سعيد ، عن الحسن بن صدقة قال : قال أبوالحسن عليه السلام : قيلوا فإنّ الله يطعم الصائم ويسقيه في منامه .

۱٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سلمة صاحب السابري ، عن أبي الصباح الكناني ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : للصّائم فرحتان فرحة عند إفطاره وفرحة عند لقاء ربّه .

۱٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن السمان الأرمني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا رأى الصائم قوماً يأكلون أو رجلاً يأكل سبّحت كلّ شعرة منه .

۱۷ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بكر بن صالح ، عن محمّد ابن سنان ، عن منذر بن يزيد ، عن يونس بن ظبيان قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من صام لله يوماً في شدّة الحرّ فأصابه ظمأ وكّل الله عزّ وجلّ به ألف ملك يمسحون وجهه ويبشّرونه حتّى إذا أفطر قال الله عزّ وجلّ : ما أطيب ريحك وروحك ، ملائكتي اُشهدوا أنّي قد غفرت له .

بسم الله الرحمن الرحيم

باب

فضیلتِ صوم وصائم

۱ـ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ، نماز ، زکوٰۃ ، حج ، روزہ اور ولایت

پر رسولؐ اللہ نے فرمایا روزہ نارجہنم کے لئے سپر ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں ایسی چیز جس کے کرنے پر شیطان اور تمہارے درمیان اتنا بُعد ہو جائے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب نے کہا ضرور فرمایا روزہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیتا ہے اور صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے اور محبت خدا اور عمل صالح پر قائم رہنا اس کا پچھلا حصہ کاٹ دیتا ہے اور استغفار اس کی رگ گردن کاٹ دیتا ہے ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (م)

۳۔ حضرت نے فرمایا اسلام کی اصل نماز ہے اور اس کی فرع زکوٰۃ ہے اور اس کی چوٹی اور کوہان فی سبیل اللہ جہاد ہے اور روزہ آتش جہنم کی سپر ہے۔

۴۔ ہر شے کے لئے زکوٰۃ ہے اور اجسام کی زکوٰۃ روزہ ہے (ض)

۵۔ میرے والد نے فرمایا جو کسی دن روزہ رکھتا ہے خوشنودی خدا کے لئے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرتا ہے (مجہول)

۶۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے میں (مجہول)

۷۔ فرمایا آیہ واستعینوا بالصبر میں صبر سے مراد روزہ ہے فرمایا جب کوئی سخت مصیبت نازل ہو تو روزہ رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "واستعینوا بالصبر" یعنی روزہ (مرسل)

۸۔ فرمایا جو گرم دن میں روزہ رکھے اور اسے پیاس محسوس ہو اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کے چہرے پر مسح کریں اور اسے بشارت دیں جب وہ افطار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسی اچھی ہے اس کی روح اور اس کی خوشبو، اے میرے ملائکہ گواہ رہنا میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔ (ض)

۹۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے روزہ دار عبادت میں رہتا ہے۔ وہ اپنے فرش پر ہو جب تک وہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ (ض)

۱۰۔ فرمایا جو اپنے روزہ کو چھپائے گا تو اللہ ملائکہ سے فرماتا ہے اس میرے بندہ نے پناہ چاہی ہے میرے عذاب سے پس اسے پناہ دو اور اللہ تعالیٰ معین کرتا ہے ملائکہ کو کہ وہ روزہ داروں کے لئے دعا کریں اور جن کے لئے وہ دعا کا حکم دیتا ہے ان کے حق میں قبول کرتا ہے۔ (ح)

۱۱۔ فرمایا رسولؐ خدا نے اللہ تعالیٰ نے موکل کیا ہے فرشتوں کو روزہ داروں کی دعا کے لئے اور مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ملائکہ کو حکم دیا ہے اپنے بندوں میں سے ایک کے لئے تو وہ جو دعا اس کے حق میں کریں میں قبول کرتا ہوں۔ (ض)

۱۲۔ حضرت نے فرمایا روزہ دار کی نیند عبادت ہے اور اس کے سانس تسبیح ہیں۔ (ض)

۱۳۔ فرمایا حضرت نے اللہ نے موسیٰ پر وحی کی، کس چیز نے تم کو مناجات کرنے سے روکا۔ انھوں نے کہا اے میرے رب تیری شان اجل وارفع ہے اس سے کہ میں اس منہ سے مناجات کروں جس سے روزہ کی وجہ سے بُو آتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اے موسیٰ میرے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بُو مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔ (حسن)

۱۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے قیلولہ کرو کہ اللہ لئے ہونے کی حالت میں روزہ دار کو کھلاتا پلاتا ہے (ضعیف)

۱۵۔ فرمایا حضرت نے روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک افطار کی فرحت دوسرے لقائے رب کی۔ (مجہول)

۱۶۔ فرمایا جب روزہ دار لوگوں کو یا کسی ایک کو کھاتے دیکھتا ہے تو اس کا ہر بال تسبیح کرتا ہے (مجہول)

۱۷۔ ترجمہ حدیث ۸ میں گزرا۔

﴿باب ۲﴾

☆(فضل شهر رمضان)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن عمرو الشّاميّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنَّ [عدَّة] الشهور عندالله اثنى عشر شهراً في كتاب الله يوم خلق السماوات والأرض فغرَّة الشهور شهر الله عزَّ ذكره وهو شهر رمضان وقلب شهر رمضان ليلة القدر و نزل القرآن في أوَّل ليلة من شهر رمضان فاستقبل الشهر بالقرآن.

٢ ـ أحمد بن إدريس، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمّار عن المسمعي أنّه سمع أبا عبدالله عليه السلام يوصي ولده إذا دخل شهر رمضان: فاجهدوا أنفسكم فإنَّ فيه تقسم الأرزاق و تكتب الآجال وفيه يكتب وفد الله الّذين يفدون إليه وفيه ليلةٌ، العمل فيها خير من العمل في ألف شهر.

٣ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من لم يغفر له في شهر رمضان لم يغفر له إلى قابل إلّا أن يشهد عرفة.

٤ ـ محمّد بن يحيى؛ و غيره، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب عن أبي أيّوب، عن أبي الورد، عن أبي جعفر عليه السلام قال: خطب رسول الله صلى الله عليه وآله النّاس في آخر جمعة من شعبان فحمد الله وأثنى عليه ثمّ قال:

أيّها النّاس إنّه قد أظلّكم شهرٌ فيه ليلة خيرٌ من ألف شهروهو شهر رمضان فرض الله صيامه وجعل قيام ليلة فيه بتطوّع صلاة كتطوّع صلاة سبعين ليلة فيماسواه من الشهور وجعل لمن تطوّع فيه بخصلة من خصال الخيروالبرّ كأجر من أدّى فريضة من فرائض الله عزّوجلّ ومن أدّى فيه فريضة من فرائض الله كان كمن أدّى سبعين فريضة من فرائض الله فيما سواه من الشهور وهوشهرالصبر وإنّ الصبر ثوابه الجنّة وشهر المواساة وهو شهر يزيد الله في رزق المؤمن فيه و من فطّر فيه مؤمناً صائماً كان له بذلك عندالله عتق رقبة ومغفرة لذنوبه فيما مضى؛ قيل: يا رسول الله ليس كلّنا يقدر على أن يفطّر صائماً، فقال: إنّ الله كريم يعطي هذا الثواب لمن لم يقدر إلّا على مذقة من لبن يفطّر بها صائماً أوشربة من ماء عذب أوتمرات لايقدر على أكثرمن ذلك ومن خفّف فيه عن مملوكه خفّف الله عنه حسابه، وهو شهر أوّله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره الإجابة والعتق من النّار ولاغنى بكم عن أربع خصال خصلتين ترضون الله بهما وخصلتين لاغنى بكم عنهما فأمّا اللّتان ترضون الله عزّ وجلّ بهما فشهادة أن لاإله إلّا الله وأنّ محمّداً رسول الله وأمّا اللّتان لاغنى بكم عنهما فتسألون الله فيه حوائجكم والجنّة وتسألون العافية و تعوذون به من النار.

٥ ـ أحمدبن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسين بن علوان، عن عمرو بن شمر عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يقبل بوجهه إلى الناس فيقول: يا معشر الناس إذا طلع هلال شهر رمضان غلّت مردة الشياطين وفتحت أبواب السماء وأبواب الجنان وأبواب الرّحمة وغلّقت أبواب النار واستجيب الدّعاء وكان لله فيه عند كلّ فطر عتقاء يعتقهم الله من النار وينادي مناد كلّ ليلة هل من سائل هل من مستغفر اللّهمّ أعط كلّ منفق خلفاً وأعط كلّ ممسك تلفاً حتّى إذا طلع هلال شوّال نودي المؤمنون أن اغدوا إلى جوائزكم فهو يوم الجائزة؛ ثمّ قال أبوجعفر عليه السلام: أما والّذي نفسي بيده ماهي بجائزة الدّنانير ولاالدّراهم.

٦ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب، عن سيف بن عميرة، عن عبدالله بن عبدالله، عن رجل، عن أبي جعفر عليه السلام

قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لمّا حضر شهر رمضان وذلك في ثلاث بقين من شعبان قال لبلال : ناد في النّاس فجمع النّاس ثمّ صعد المنبر فحمدالله و أثنى عليه ثمّ قال : أيّها الناس إنّ هذا الشهر قد خصّكم الله به و حضركم وهو سيّد الشهور ليلة فيه خير من ألف شهر ، تغلق فيه أبواب النّار وتفتح فيه أبواب الجنان فمن أدركه ولم يغفر له فأبعده الله ومن أدرك والديه ولم يغفر له فأبعده الله ومن ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ فلم يغفر الله له فأبعده الله .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن محمّد ابن مروان قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ لله عزّ وجلّ في كلّ ليلة من شهر رمضان عتقاء وطلقاء من النار إلّا من أفطر على مسكر فإذا كان في آخر ليلة منه أعتق فيها مثل ما أعتق في جميعه .

باب ۲

فضیلت ماہِ رمضان

۱- فرمایا اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں کتاب اللہ میں آسمان و زمین کے پیدا ہونے کے دن سے۔ پس رمضان کا چاند اللہ کے مہینے کا چاند ہے یہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں شب قدر ہے اور قرآن نازل ہوا ہے اس کی پہلی رات میں۔ پس قرآن کی وجہ سے اس کا استقبال کرو۔ (ض)

۲- حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت فرمائی کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہو تو اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالو۔ اس مہینہ میں ارزاق تقسیم ہوتے ہیں موت کے اوقات لکھے جاتے ہیں اور ان لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اس میں وہ رات ہے جس کا عمل ہزار مہینوں کے عمل کے برابر ہے (موثق)

۳- فرمایا جس کے گناہ اس مہینہ میں نہ بخشے جائیں گے اس کے گناہ سال آئندہ تک نہ بخشے جائیں گے لیکن اس صورت میں کہ وہ عرفہ میں حاضر ہوں۔ (مجہول)

۴- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے ماہ شعبان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں حمد و ثنائے باری کے بعد فرمایا۔ لوگو ماہ رمضان تم پر سایہ فگن ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور وہ ماہ رمضان ہے جس میں اللہ نے تم پر روزے فرض کیے ہیں اور اس رات میں ایک سنت نماز پڑھنا اور راتوں میں ستر نمازوں کے برابر ہے اور جو اس میں کسی سے نیکی

اور احسان کرے اس کا اجر وہی ہے جو ایک فریضہ ادا کرنے کا۔ فرائض خدا سے اور جو اس رات کو ایک فریضہ ادا کرے ایسا ہے جیسے دوسری راتوں میں اور مہینوں کے ستر فریضے ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اس میں اللہ رزقِ مومن میں زیادتی کرتا ہے اور جو ایک مومن روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو خدا اللہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے کسی نے کہا یا رسولؐ اللہ اگر کسی میں روزہ افطار کرانے کی مقدرت نہ ہو فرمایا اللہ کریم ہے وہ یہ ثواب اس کو دے گا جو تھوڑا سا دودھ کسی روزہ دار کو پلا دے یا میٹھا پانی ہی پلا دے یا چند خرمے ہی کھلا دے اور جو اپنے غلام سے خدمات کم لے خدا روز قیامت اس کے حساب میں تخفیف کرے گا اس ماہ کا اول رحمت ہے اوسط مغفرت اور آخر اجابت اور نار سے آزادی۔ تم میں سے کوئی چار خصلتوں سے غافل نہ ہو کہ وہ خدا کو راضی کرنے والی ہیں دو عادتیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے۔ وہ دو باتیں جو اللہ کو راضی کرتی ہیں گواہی دینا لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کی اور جن دو کے بغیر چارہ کار نہیں وہ اللہ سے سوال کرنا ہے اپنی حاجتوں اور جنت کا اور سوال کرنا ہے اپنی عاقبت اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگو جب رمضان کا چاند نکلتا ہے تو سرکش شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے۔ (نفس امارہ کی خواہشیں رک جاتی ہیں) اور آسمان و جنت و رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر افطار کے وقت اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر شب ایک منادی ندا کرتا ہے ہے کوئی سوال کرنے والا ہے کوئی استغفار کرنے والا اور کہنے والا یا اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور بخیل کے مال کو تلف کر۔ جب ماہ شوال کا چاند نمودار ہوتا ہے تو مومنین کو ندا دی جاتی ہے صبح کرو اپنے انعامات کے لئے یہ انعام کا دن ہے امام علیہ السلام نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ انعام دینار و درہم کا نہیں۔ (مرسل)

۶۔ شعبان کے ایک تہائی دن باقی تھے کہ حضرت رسول خدا نے بلال سے فرمایا لوگوں کو بلاؤ جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے منبر پر جا کر حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ لوگو یہ وہ مہینہ ہے جسے اللہ نے تم سے مخصوص کیا ہے اور وہ تمام مہینوں کا سردار ہے اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے دوزخ کے دروازے اس میں بند ہو جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جو اس مہینے کو پالے وہ دعائے مغفرت نہ کرے خدا اپنی رحمت سے اسے دور رکھتا ہے اور جو والدین کے لئے دعائے مغفرت نہ کرے وہ بھی رحمت خدا سے دور رہتا ہے اور جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بھی رحمت خدا سے دور رہتا ہے۔ (مرسل)

۷۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ شہر رمضان میں لوگوں کو نار جہنم سے آزاد کرتا ہے سوائے اس کے جو نشہ والی چیز سے افطار کرے۔ آخر رات میں آزاد کرتا ہے نار سے اسی طرح جیسے اور راتوں میں۔ (مجہول)

﴿باب۳﴾

(من فطر صائماً)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سلمة صاحب السابريّ عن أبي الصّباح الكنانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من فطّر صائماً فله مثل أجره .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن سعدان بن مسلم عن موسى بن بكر ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : فطرك أخاك الصائم أفضل من صيامك .

٣ ـ أحمد بن محمّد بن عليّ ، عن عليّ بن أسباط ، عن سيابة ، عن ضريس ، عن حمزة بن حمران ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليُّ بن الحسين عليهما السلام إذا كان اليوم الّذي يصوم فيه أمر بشاة فتذبح وتقطع أعضاءً و تطبخ فإذا كان عند المساء أكبَّ على القدور حتّى يجد ريح المرق وهو صائمٌ ثمَّ يقول : هاتوا القصاع أغرفوا لآل فلان و أغرفوا لآل فلان ثمَّ يؤتى بخبز وتمر فيكون ذلك عشاءه صلّى الله عليه وعلى آبائه .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة ، عن أبي عبدالله عن أبيه عليهما السلام قال : دخل سدير على أبي عليه السلام في شهر رمضان فقال : يا سدير هل تدري أيّ اللّيالي هذه ؟ فقال : نعم فداك أبي هذه ليالي شهر رمضان ، فما ذاك ؟ فقال له : أتقدر على أن تعتق في كلِّ ليلة من هذه اللّيالي عشر رقبات من ولد إسماعيل ؟ فقال له سدير : بأبي أنت و أُمّي لا يبلغ مالي ذاك ، فمازال ينقص حتّى بلغ به رقبة واحدة ، في كلِّ ذلك يقول : لا أقدر عليه . فقال له : فما تقدر أن تفطّر في كل ليلة رجلاً مسلماً ؟ فقال له : بلى وعشرة ، فقال له : أبي عليه السلام : فذاك الّذي أردت يا سدير إنَّ إفطارك أخاك المسلم يعدل رقبة من ولد إسماعيل عليه السلام .

باب ۳

روزہ افطار کرانے کا ثواب

۱۔ فرمایا حضرت نے جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا ۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا آپ نے کسی روزہ دار بھائی کا روزہ افطار کرانا تیرے روزہ سے بہتر ہے (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی بن الحسین جس دن روزہ رکھتے تو بکری ذبح کراکے پکواتے شام کے قریب ہانڈیوں کے قریب جاکر بھاپ سے شوربہ کا پتہ چلاتے جب پک جاتا تو پیالے منگاتے اور انھیں بھر بھر کر فرماتے یہ فلاں کی اولاد کو جاکر دو اور یہ فلاں کی اولاد کو، پھر روٹیاں اور خرمے لے کر شام تک تقسیم کرتے۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا حضرت نے سدیر میرے والد کے پاس آیا ماہ رمضان میں، حضرت نے فرمایا اے سدیر! تم جانتے ہو یہ کون سی راتیں ہیں اس نے کہا ہاں یہ ماہ رمضان کی راتیں ہیں۔ حضرت نے کیوں پوچھا۔ فرمایا کیا تم ان میں سے ہر رات میں دس غلام آزاد کرسکتے ہو اولاد اسماعیل سے۔ اس نے کہا مجھ سے ممکن نہیں۔ پھر حضرت نے کم کرتے کرتے فرمایا اچھا ایک تو آزاد کرسکتے ہو۔ تمام رمضان میں؟ اس نے کہا میں اس پر بھی قادر نہیں، فرمایا تم اس پر قادر ہو کہ ہر رات کو ایک مسلمان کا روزہ افطار کرادو۔ اس نے کہا میں ایک کا کیا دس مسلمان کا روزہ افطار کرادوں گا۔ فرمایا اے سدیر میں یہی چاہتا ہوں ایک مسلمان کا روزہ افطار کرادینا برابر ہے اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے۔ (مجہول)

﴿باب﴾

﴿في النهي عن قول رمضان بلا شهر﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ و محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن يحيى الخثعمي ، عن غياث بن إبراهيم ، عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليهما السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : لا تقولوا : رمضان و لكن قولوا : شهر رمضان فإنّكم لا تدرون ما رمضان .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن هشام ابن سالم ، عن سعد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كنّا عنده ثمانية رجال فذكرنا رمضان فقال : لا تقولوا : هذا رمضان ولا ذهب رمضان ولا جاء رمضان فإنّ رمضان اسم من أسماء الله عزّ وجلّ لا يجيىء ولا يذهب وإنّما يجيىء و يذهب الزائل ولكن قولوا : شهر رمضان ، فإنّ الشهر مضاف إلى الاسم و الاسم اسم الله عزّ ذكره و هو الشهر الّذي أُنزل فيه القرآن جعله مثلاً وعيداً .

باب ۴

صرف رمضان نہ کہو شہر رمضان کہو

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا صرف رمضان نہ کہو بلکہ ماہ رمضان کہو تم نہیں جانتے کہ رمضان کیا ہے۔ (موثق)

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آٹھ آدمی رمضان کا ذکر کر رہے تھے حضرت نے فرمایا یہ نہ کہو یہ رمضان ہے یا رمضان گیا یا آیا۔ کیونکہ رمضان تو خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے وہ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے۔ آنا جانا تو زوال پذیر چیز کے لئے ہوتا ہے بلکہ ماہ رمضان کہو، ماہ کا لفظ مضاف ہے اسم کی طرف جو اسمائے الٰہیہ میں سے ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اسے عید قرار دیا ہے۔ (م)

﴿باب ۵﴾

(ما يقال في مستقبل شهر رمضان)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليمانيّ عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا أهلّ هلال شهر رمضان استقبل القبلة و رفع يديه فقال : اللّهمَّ أهلّه علينا بالأمن و الإيمان والسلامة والإسلام والعافية المجلّلة و الرّزق الواسع و دفع الأسقام ، اللّهمَّ ارزقنا صيامه وقيامه وتلاوة القرآن فيه ، اللّهمَّ سلّمه لنا و تسلّمه منّا وسلّمنا فيه ؟ .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى الساباطيّ قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا كان أوّل ليلة من شهر رمضان فقل : « اللّهمَّ ربَّ شهر رمضان و منزل القرآن هذا شهر رمضان الّذي أنزلت فيه القرآن وأنزلت فيه آيات بيّنات من الهدى والفرقان اللّهمَّ ارزقنا صيامه وأعنّا على قيامه ، اللّهمَّ سلّمه لنا و سلّمنا فيه و تسلّمه منّا في يسر منك ومعافاة واجعل فيما تقضي وتقدّر من الأمر المحتوم فيما يفرق من الأمر

الحكيم في ليلة القدر من القضاء الّذي لا يردّ و لا يبدّل أن تكتبني من حجّاج بيتك الحرام المبرور حجّهم، المشكور سعيهم، المغفور ذنبهم، المكفّر عنهم سيّئاتهم واجعل فيما تقضي وتقدّر أن تطيل لي في عمري وتوسّع عليّ من الرّزق الحلال.

٣ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن عليّ بن رئاب، عن [أ]عبد [ا]صالح عليه السلام قال: ادع بهذا الدّعاء في شهر رمضان مستقبل دخول السنّة وذكر أنّه من دعا به محتسباً مخلصاً لم تصبه في تلك السنّة فتنة ولا آفة يضرّ بها دينه و بدنه ووقاه الله عزّ ذكره شرّ ما يأتي به تلك السنة.

«اللّهمّ إنّي أسألك باسمك الّذي دان له كلّ شيء وبرحمتك الّتي وسعت كلّ شيء وبعزّتك الّتي قهرت بها كلّ شيء وبعظمتك الّتي تواضع لها كلّ شيء و بقوّتك الّتي خضع لها كلّ شيء وبجبروتك الّتي غلبت كلّ شيء وبعلمك الّذي أحاط بكلّ شيء، يا نور يا قدّوس يا أوّل قبل كلّ شيء ويا باقي بعد كلّ شيء يا الله يا رحمن [يا الله] صلّ على محمّد وآل محمّد واغفر لي الذّنوب الّتي تغيّر النعم واغفر لي الذّنوب الّتي تنزل النقم واغفر لي الذّنوب الّتي تقطع الرّجاء و اغفر لي الذّنوب الّتي تديل الأعداء واغفر لي الذّنوب الّتي تردّ الدّعاء و اغفر لي الذّنوب الّتي يستحقّ بها نزول البلاء واغفر لي الذّنوب الّتي تحبس غيث السماء و اغفر لي الذّنوب الّتي تكشف الغطاء و اغفر لي الذّنوب الّتي تعجّل الفناء و اغفر لي الذّنوب الّتي تورث الندم و اغفر لي الذّنوب الّتي تهتك العصم و ألبسني درعك الحصينة الّتي لا ترام و عافني من شرّ ما أحاذر باللّيل والنهار في مستقبل سنتي هذه.

اللّهمّ ربّ السماوات السبع و الأرضين السبع ومافيهنّ ومابينهنّ وربّ العرش العظيم وربّ السبع المثاني والقرآن العظيم وربّ إسرافيل وميكائيل وجبرئيل وربّ محمّد صلّى الله عليه وآله وأهل بيته سيّد المرسلين وخاتم النبيّين أسألك بك و بما سمّيت به يا عظيم أنت الّذي تمنّ بالعظيم وتدفع كلّ محذور، وتعطي كلّ جزيل و تضاعف من الحسنات بالقليل و الكثير و تفعل ما تشاء يا قدير يا الله يا رحمن يا رحيم صلّ على محمّد وأهل بيته و ألبسني في مستقبل هذه السنّة سترك و نضّر وجهي بنورك وأحبّني بمحبّتك وبلّغني رضوانك وشريف كرامتك و جزيل عطائك من خير ما عندك ومن خير ما أنت معط أحداً من خلقك و ألبسني مع ذلك

عافيتك ، ياموضع كلّ شكوى وياشاهد كلّ نجوى ويا عالم كلّ خفيّة ويادافع [كلّ] ماتشاء من بليّة يا كريم العفو ياحسن التجاوز ، توفّني على ملّة إبراهيم وفطرته وعلى دين محمّد وسنّته وعلى خير وفاة فتوفّني موالياً لأوليائك معادياً لأعدائك .

اللّهمّ وجنّبني في هذه السنة كلّ عمل أوقول أو فعل يباعدني منك و اجلبني إلى كلّ عمل أوقول أوفعل يقرّبني منك في هذه السنة يا أرحم الرّاحمين وامنعني من كلّ عمل أوفعل أوقول يكون منّي أخاف ضرر عاقبته و أخاف مقتك إيّاي عليه حذراً أن تصرف وجهك الكريم عنّي فاستوجب به نقصاً من حظّ لي عندك يارؤوف يارحيم .

اللّهمّ اجعلني في مستقبل هذه السنة في حفظك و جوارك و كنفك و جلّلني ستر عافيتك و هب لي كرامتك ، عزّ جارك و جلّ ثناء وجهك ولا إله غيرك .

اللّهمّ اجعلني تابعاً لصالح من مضى من أوليائك وألحقني بهم و اجعلني مسلماً لمن قال بالصّدق عليك منهم وأعوذبك [يا] إلهي أن تحيط به خطيئتي وظلمي وإسرافي على نفسي و اتّباعي لهواي و اشتغالي بشهواتي فيحول ذلك بيني و بين رحمتك و رضوانك فأكون منسيّاً عندك ، متعرّضاً لسخطك و نقمتك .

اللّهمّ وفّقني لكلّ عمل صالح ترضى به عنّي و قرّبني به إليك زلفى .

اللّهمّ كما كفيت نبيّك محمّداً صلى الله عليه وآله هول عدوّه و فرّجت همّه و كشفت غمّه و صدّقته وعدك وأنجزت له موعدك بعهدك اللّهمّ بذلك فاكفني هول هذه السّنة و آفاتها و أسقامها و فتنتها وشرورها وأحزانها وضيق المعاش فيها و بلّغني برحمتك كمال العافية بتمام دوام [العافية و] النّعمة عندي إلى منتهى أجلي أسألك سؤال من أساء و ظلم و اعترف وأسألك أن تغفر لي مامضى من الذّنوب الّتي حصرتها حفظتك و أحصتها كرام ملائكتك عليّ و أن تعصمني إلهي من الذّنوب فيما بقي من عمري إلى منتهى أجلي يا الله يا رحمن صلّ على محمّد و [على] أهل بيت محمّد و آتني كلّ ما سألتك و رغبت إليك فيه فإنّك أمرتني بالدّعاء و تكفّلت [لي] بالإجابة » .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسين ، عن عليّ بن أسباط ، عن الحكم بن مسكين قال حدّثنا عمرو بن شمر قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : كان أمير المؤمنين صلوات

الله عليه إذا أهلّ هلال شهر رمضان أقبل إلى القبلة ثمّ قال : « اللّهمّ أهلّه علينا بالأمن و الإيمان والسّلامة والإسلام و العافية المجلّلة ، اللّهمّ ارزقنا صيامه و قيامه و تلاوة القرآن فيه ، اللّهمّ سلّمه لنا و تسلّمه منّا وسلّمنافيه » .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن معاوية ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كان إذا أهلّ هلال شهر رمضان قال : « اللّهمّ أدخله علينا بالسّلامة والإسلام واليقين والإيمان والبرّ والتّوفيق لما تحبّ و ترضى » .

٦ ـ يونس ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا حضر شهر رمضان فقل : « اللّهمّ قد حضر شهر رمضان و قد افترضت علينا صيامه و أنزلت فيه القرآن هدى للنّاس و بيّنات من الهدى والفرقان ، اللّهمّ أعنّا على صيامه ، اللّهمّ تقبّله منّا و سلّمنا فيه و تسلّمه منّا في يسر منك و عافية ، إنّك على كلّ شيء قدير يا أرحم الرّاحمين » .

٧ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن إبراهيم ، عن محمّد ابن مسلم ؛ و الحسين بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان ، عن أبي بصير قال : كان أبوعبدالله عليه السلام يدعو بهذا الدّعاء في شهر رمضان « اللّهمّ إنّي بك [أتوسّل] ومنك أطلب حاجتي ، مَن طلب حاجة إلى النّاس فإنّي لا أطلب حاجتي إلّا منك وحدك لاشريك لك وأسألك بفضلك ورضوانك أن تصلّي على محمّد و[على] أهل بيته وأن تجعل لي في عامي هذا إلى بيتك الحرام سبيلاً حجّة مبرورة متقبّلة زاكية خالصة لك تقرّ بها عيني وترفع بها درجتي و ترزقني أن أغضّ بصري وأن أحفظ فرجي وأن أكفّ بها عن جميع محارمك حتّى لا يكون شيء آثر عندي من طاعتك و خشيتك والعمل بما أحببت و التّرك لما كرهت ونهيت عنه واجعل ذلك في يسر و يسار وعافية [وأوزعني شكر ما أنعمت به عليّ] وأسألك أن تجعل و فاتي قتلاً في سبيلك تحت راية نبيّك مع أوليائك و أسألك أن تقتل بي أعداءك وأعداء رسولك وأسألك أن تكرمني بهوان من شئت من خلقك ولا تهنّي بكرامة أحد من أوليائك ، اللّهمّ اجعل لي مع الرّسول سبيلا حسبي الله ماشاء الله .

٨ ـ أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحسين، عن جعفر بن محمّد، عن عليّ بن أسباط، عن عبد الرَّحمن بن بشير، عن بعض رجاله أنَّ عليَّ بن الحسين عليهما السلام كان يدعو بهذا الدُّعاء [في كلِّ يوم من شهر رمضان] «اللّهمَّ إنَّ هذا شهر رمضان وهذا شهر الصِّيام وهذا شهر الإنابة وهذا شهر التوبة و هذا شهر المغفرة والرَّحمة وهذا شهر العتق من النّار والفوز بالجنّة، اللّهمَّ فسلّمه لي وتسلّمه منّي وأعنّي عليه بأفضل عونك ووفّقني فيه لطاعتك وفرِّغني فيه لعبادتك ودعائك وتلاوة كتابك وأعظم لي فيه البركة وأحسن لي فيه العاقبة وأصحَّ لي فيه بدني وأوسع فيه رزقي و اكفني فيه ما أهمّني واستجب لي فيه دعائي وبلّغني فيه رجائي، اللّهمَّ اذهب عنّي فيه النّعاس و الكسل والسّامة و الفترة و القسوة و الغفلة و الغرَّة، اللّهمَّ جنّبني فيه العلل والأسقام و الهموم و الأحزان و الأعراض و الأمراض و الخطايا و الذُّنوب واصرف عنّي فيه السّوء و الفحشاء والجهد و البلاء و التّعب و العناء إنّك سميع الدُّعاء، اللّهمَّ أعذني فيه من الشّيطان الرَّجيم و همزه ولمزه ونفثه ونفخه ووسواسه و كيده ومكره وحيله و أمانيّه و خدعه وغروره وفتنته ورجله وشركه وأعوانه وأتباعه وأخدانه وأشياعه و أوليائه و شركائه و جميع كيدهم، اللّهمَّ ارزقني فيه تمام صيامه و بلوغ الأمل في قيامه واستكمال ما يرضيك فيه صبراً وإيماناً و يقيناً و احتساباً، ثمَّ تقبّل ذلك منّا بالأضعاف الكثيرة والأجر العظيم، اللّهمَّ ارزقني فيه الجدَّ و الاجتهاد والقوَّة والنّشاط والإنابة والتّوبة والرَّغبة والرَّهبة والجزع والرِّقّة وصدق اللّسان والوجل منك والرَّجاء لك والتوكّل عليك والثقة بك والورع عن محارمك بصالح القول ومقبول السّعي ومرفوع العمل ومستجاب الدُّعاء[4] ولا تحل بيني وبين شيء من ذلك بعرض ولا مرض ولاهمّ [ولاغمّ] برحمتك يا أرحم الرَّاحمين».

٩ ـ عدَّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن يعقوب بن يزيد، عن محمّد بن إبراهيم النّوفليّ، عن الحسين بن المختار رفعه قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: إذا رأيت الهلال فلا تبرح وقل: «اللّهمَّ إنّي أسألك خير هذا الشهر وفتحه ونوره ونصره وبركته وطهوره ورزقه، و أسألك خير ما فيه وخير ما بعده وأعوذ بك من شرِّ ما فيه وشرِّ ما بعده اللّهمَّ أدخله علينا بالأمن والإيمان و السّلامة والإسلام والبركة والتّوفيق لما تحبُّ

و ترضیٰ "۔

باب ۵

استقبال ماہ رمضان

۱۔ فرمایا حضرت نے جب ہلال ماہ رمضان نمودار ہوتا تو حضرت رسول خدا قبلہ رُخ ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے یا اللہ اس ماہ کو گزارنا امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شاندار عافیت اور کشادہ رزق سے اور بیماریوں کے دور رکھنے سے یا اللہ اس ماہ میں روزہ کی اور رات کو قائم اللیل ہونے اور قرآن پڑھنے کی توفیق دے، خدا وندا سلامتی سے اسے گزار اور ہمارے اعمال کو قبول کر رمضان میں۔ (ضعیف)

۲۔ فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہو تو کہو اے میرے رب جو ماہ رمضان کا رب ہے جو منزل قرآن ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں تو نے قرآن نازل کیا ہے اور جس میں آیات بینات نازل کی ہیں ہدایت و حق و باطل میں فرق کے لئے یا اللہ ہمیں روزہ کی توفیق دے اور اس کے قیام میں ہماری مدد کر یا اللہ ہمارے روزے قبول کر، ان میں آسانی پیدا کر اور تقصیر کو معاف کر اور پورا کر امر معین کو جسے تو لیلۃ القدر میں جاری کرے اور جو ذتو رَد ہوتا ہے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے اور یہ کہ مجھے اپنے گھر کے حاجیوں میں لکھ جن کا حج مقبول ہو اور جن کی سعی مشکور ہو اور جن کے گناہ مغفور ہوں اور ان کے لئے کفارہ قرار دے اور میری عمر کو طویل تر کر دے اور میری حلال روزی میں وسعت دے۔ (موثق)

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ماہ رمضان کے داخلہ پر یہ دعا پڑھو اور فرمایا جو شخص پُرخلوص دل سے اس سال دعا مانگے گا تو کوئی فتنہ و آفت اس تک نہ پہنچے گا اور نہ اسے نقصان پہنچائے گا اس کے دین اور بدن کو اللہ بچائے گا ہر اس بُرائی سے جو اس سال اس کو پہنچنے والی ہوگی اور کہے یا اللہ میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس کے سامنے ہر شے پست ہے اور تیری رحمت سے جو ہر شے پر چھائی ہوئی ہے اور تیری اس عظمت سے جس کے سامنے ہر شے ذلیل ہے اور تیری اس قوت سے جس نے ہر شے کو عاجز کر دیا ہے اور تیری اس جبروت سے جو ہر شے پر غالب ہے اور تیرے اس علم سے جو ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اے نور اے پاک ذات اے اوّل، ہر شے سے پہلے اور اے باقی ہر شے کے بعد یا اللہ اے رحمٰن رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میرے وہ گناہ بخش دے جن سے دشمن غالب ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے نعمت میں تغیر پیدا ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے عذاب نازل ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے امید قطع ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے دشمن غالب ہو اور وہ گناہ بخش دے جن سے

دعا رد ہو اور وہ گناہ بخش دے جو پردہ چاک کرے اور وہ جو موت کو جلد لائے اور وہ گناہ جو سبب ندامت ہو اور وہ گناہ جو پاک دامنی کی ہتک ہو اور مجھے پہنا دے اپنی وہ محفوظ زرہ جس کی طرف قصد نہیں کیا جاتا اور محفوظ رکھ آئندہ سال میں اس چیز سے جس سے میں ڈرتا ہوں دن اور رات، اے ساتوں آسمان و زمین کے اور جو کچھ ان کے اندر ہے کے مالک۔ اے عرش عظیم سبع مثانی اور قرآن کریم کے مالک، اسرافیل و میکائیل و جبرئیل کے رب، اے رب محمد و آل محمد جو سردار مرسلین اور خاتم الانبیاء ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے صاحب عظمت نام سے جس سے تو بڑے بڑے احسان کرتا ہے اور ہر خطرے کو دفع کرتا ہے اور ہر انعام عطا کرتا ہے اور حسنات کو زیادہ کرتا ہے خواہ کم ہوں یا زیادہ اے قدیر، اے اللہ اے رحمٰن و رحیم تو جو چاہتا ہے کرتا ہے رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھے آنے والے سال میں اپنی رحمت کے لباس سے ڈھانپ لے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو تازہ کر اور اپنی محبت مجھے دے اور اپنی مرضی تک پہنچا اور اپنی بہترین بخشش سے نواز اور مجھے عافیت کا لباس پہنا، اے وہ ذات کہ تجھ سے شکایت کی جاتی ہے اور تو ہر سرگوشی کو سنتا ہے اے ہر راز کے جاننے والے، ہر بلا کے دفع کرنے والے مجھے ملت ابراہیمی پر عزت دے اور فطرت اسلام اور دین محمدؐ پر انکی سنت پر اچھی موت دے درآنحالیکہ میں دوست ہوں تیرے دوستوں کا اور دشمن ہوں تیرے دشمنوں کا اور مجھے تو بچا لے اس سال ایسے عمل و قول و فعل سے جو مجھے تجھ سے دور کر دے اور مجھے لے جا ایسے قول و فعل و عمل کی طرف جو مجھے اس سال تجھ سے قریب کر دے، اے ارحم الراحمین اور مجھے روک دے ہر اس قول و فعل و عمل سے جس سے مجھے عاقبت کے خراب ہونے کا ڈر ہو اور تیرے عذاب کا مجھے ڈر ہو یا میں ڈروں اس بات سے کہ تیری توجہ میری طرف سے ہٹ جائے گی اور جو میرے لئے تیرے نزدیک اجر ہے اس میں کمی ہو جائے گی اے مہربان و رحیم ذات یا اللہ آئندہ سال میں مجھے اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھنا اور عافیت کے پردوں میں چھپا رکھنا مجھے اپنی کرامت اور اپنے قرب کی عزت تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھے اپنے اولیاء کے اعمال خیر کا تابع بنا اور ان سے ملحق کر اور سچا مسلمان قرار دے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ خطائیں مجھے گھیرے ہوں اور ظلم و اسراف میں مبتلا ہوں اور بری خواہشات میں گھر کر تیری رحمت سے دور ہو جاؤں اور تیرے نزدیک بھولنے والا قرار پاؤں اور تیرے غصہ اور عذاب کا مستحق یا اللہ مجھے توفیق دے ہر اس عمل صالح کی جس سے تو راضی ہو اور مجھے تیری قربت حاصل ہو یا اللہ جس طرح تو نے اپنے نبی کو دشمنوں کے شر سے بچایا اور ان کے غم کو دور کیا اسی طرح میرا غم بھی دور کر اور آفات و اسقام اور فتنوں کو دور رکھ اور ضیق معاش سے بچا اور موت کے وقت تک اپنی نعمتوں کو باقی رکھ، میں سوال کرتا ہوں اپنی برائیوں اور ظلم کے ساتھ اور اعتراف گناہ کے بعد کہ میرے گناہ بخش دے جو گزر چکے اور جن کو لکھ لیا ہے تیرے گرامی مرتبت ملائکہ نے، الٰہی بقیہ عمر میں جو گناہ مجھ سے سرزد ہوں وہ بھی بخش دینا۔ اے رحمٰن رسولؐ پر اور ان کے اہلبیتؑ پر رحمت نازل کر اور جو میرا سوال ہے اسے پورا کر تو نے دعا کا حکم دیا ہے اور قبولیت

کا وعدہ کیا ہے۔

۴۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے جب ماہ رمضان کا چاند دیکھتے تو رو بہ قبلہ ہو کر فرماتے یا اللہ اس ماہ امن و ایمان و سلامتی اور اسلام عطا کر اور روشن عافیت یا اللہ ہمیں روزہ کا رزق دے اور رات میں عبادت کا اور تلاوت قرآن کا یا اللہ ہمارے لئے وجہ سلامتی قرار دے اور اس میں ہماری عبادت کو قبول فرما۔ (ض)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب ماہ رمضان کا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ اس ماہ کو داخل کر صحت و سلامتی اور اسلام ولیقین و ایمان اور نیکی اور توفیق کے ساتھ جو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا حضرت نے جب ماہ رمضان داخل ہو تو کہو یا اللہ یہ مبارک مہینہ داخل ہو گیا تو نے ہم پر اس کے روزے فرض کئے یا اللہ ان کو ہم سے قبول کر اور صحت و سلامتی کو برقرار رکھ تو ہر شے پر قادر ہے۔ اے ارحم الراحمین (ض)

۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب ماہ رمضان آئے تو یہ دعا پڑھو، یا اللہ میں صرف تجھ ہی سے طلب حاجت کرتا ہوں بجائے لوگوں سے مانگنے کے۔ میری حاجت تجھ ہی سے ہے تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں، میں فضل و کرم سے سوال کرتا ہوں رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور یہ کہ اس سال مجھے حج بیت اللہ کی توفیق دے ایسا حج جو مقبول ہو خالص اور پاک نیت سے ہو۔ جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرے درجات بلند ہوں اور مجھے عطا کر ایسا ارادہ کہ میں اپنی آنکھ کو حرام پر نظر کرنے سے روکوں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کروں اور محارم سے اپنا ہاتھ روکوں اس طرح کہ کوئی شے مجھے تیری اطاعت اور تیرے خوف سے نہ روکے اور وہ عمل کروں جو تجھے محبوب ہو اور جس سے تو نے منع کیا ہے اس سے رک جاؤں اور یہ سب کچھ فراخ دستی اور عافیت میں اور توفیق دے اپنے شکر کی اور میں تیری راہ میں تیرے نبی اور تیرے اولیاء کے رایت کے تحت مقتول ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ تیرے اور تیرے رسولؐ کے دشمنوں کو قتل کروں اور مجھے عزت دے اس مخلوق کے مقابل جو تیرے نزدیک ذلیل ہے اور اپنے اولیاء کے سامنے مجھے ذلیل نہ کر اور میرا راستہ رسول کا راستہ قرار دے اور میرے لئے اللہ کافی ہے اور جو وہ چاہے کافی ہے۔ (مجہول)

۸۔ حضرت علی بن الحسین یہ دعا پڑھتے تھے۔

یا اللہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ یہ روزوں کا مہینہ ہے یہ رجوع کرنے اور توبہ کرنے کا مہینہ ہے یہ مغفرت و رحمت کا مہینہ ہے یہ دوزخ سے آزادی اور جنت کی کامیابی کا مہینہ ہے یا اللہ ہماری عبادت کو قبول کرلے اور بہترین مدد عطا کر اور توفیق دے اپنی اطاعت کی اور فراغت دے اپنی عبادت اور دعا کی اور قرآن کی تلاوت کی اور اس ماہ میں برکت دے اور عافیت عطا کر، مجھے تندرست رکھ اور میرے رزق میں وسعت دے اور

اہم معاملات میں کفایت کر اور میری دعا قبول کر اور میری امید تک مجھے پہنچا، مجھ سے اونگھ، کسل، ملال فی العبادہ، سستی اور سخت دلی، غفلت اور غرور کو دور کر یا اللہ مجھے بچائے بیماریوں، غموں، رنجوں، اعراض و امراض سے خطاؤں اور گناہوں سے اور دور رکھ مجھ کو برائی سے بدکاری سے رنج و بلا سے، تعب و عناء سے تو دعاؤں کا سننے والا ہے یا اللہ پناہ دے مجھ کو شیطان رجیم سے اس کے وسوسوں اور جھاڑ پھونک سے، اس کے مکر و فریب سے، بری آرزوؤں کے پیدا کرنے سے اس کے دھوکہ اور اغوا سے اس کے فتنے سے، اس کے شر سے اس کے اعوان و انصار سے، اس کے تابعین اولیا اور شر کا سے اور ان کے ہر قسم کے مکروں سے یا اللہ مجھے پورے روزے رکھنے کی توفیق دے اور اپنی امیدوں کے پہنچنے کی، اور وہ صبر و ایمان و یقین دے جو تجھے راضی کرنے والا ہو، ہمارے اعمال کو دوچند اور کثیر اجر کے ساتھ قبول کر اور عمل خیر میں جد و جہد اور قوت و نشاط اور رجوع اور توبہ اور رغبت و خوف اور بیقراری اور رقت اور سچی زبان کی توفیق دے اور یہ کہ تجھی سے امید وابستہ ہے اور تیرے ہی اوپر توکل ہو، تجھی پر اعتماد ہو، جو چیزیں تو نے حرام قرار دی ہیں ان سے بچوں اور قول میں صلاحیت ہو۔ میری سعی قبول ہو، میرا عمل بلند ہو، میری دعائیں قبول ہوں اور میرے اور عمل خیر کے درمیان کوئی عارضہ یا مرض حائل نہ ہو۔ اے ارحم الراحمین۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب چاند دیکھو تو اپنی جگہ سے بغیر ہٹے کہو یا اللہ میں اس ماہ میں سوال کرتا ہوں خیر کا فتح کا نصرت کا، برکت کا طہارت کا اور رزق کا اس ماہ میں نیکی کا اور اس کے بعد بھی اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو اس میں ہو یا اس کے بعد ہو یا اللہ اس ماہ میں داخل کر ہم پر امان و ایمان و سلامتی اور اسلام اور برکت اور توفیق کو جس سے تو راضی ہو (ضع)

﴿باب ۶﴾

☆(الاهلة والشهادة عليها)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّه سئل عن الأهلّة فقال : هي أهلّة الشهور فإذا رأيت الهلال فصم وإذا رأيته فأفطر .

٢ ـ حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليٌّ عليه السلام يقول : لا أجيز في الهلال إلّا شهادة رجلين عدلين .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم قال : لاتجوز شهادة النّساء في الهلال .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : لاتجوز شهادة النّساء في الهلال و لاتجوز إلّا شهادة رجلين عدلين .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف ابن عميرة ، عن الفضل بن عثمان قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : ليس على أهل القبلة إلّا الرّؤية ، ليس على المسلمين إلّا الرّؤية .

٦ ـ أحمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا وليس بالرّأي ولا بالتظنّي وليس الرّؤية أن يقوم عشرة نفر فيقول واحد : هوذا وينظر تسعة فلا يرونه ، لكن إذا رآه واحد رآه ألف .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ و محمّد بن خالد ، عن سعد بن سعد ، عن عبدالله بن الحسين ، عن الصّلت الخزّاز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا غاب الهلال قبل الشفق فهو لليلته وإذا غاب بعد الشّفق فهو لليلتين .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن حمزة أبي يعلى ، عن محمّد ابن الحسن بن أبي خالد رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام إذا صحّ هلال شهر رجب فعدّ تسعة وخمسين يوماً وصم يوم السّتّين .

٩ ـ أحمد بن محمّد ، عن بكر ؛ ومحمّد بن أبي صهبان ، عن حفص ، عن عمر [و] بن سالم؛ ومحمّد بن زياد بن عيسى ، عن هارون بن خارجة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : عدّ شعبان تسعة وعشرين يوماً فإن كانت متغيّمة فأصبح صائماً فان كانت صاحية و تبصّرته ولم تر شيئاً فأصبح مفطراً .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا رأوا الهلال قبل الزّوال فهو لليلته الماضية و إذا رأوه بعد الزّوال فهو لليلته المستقبلة .

١١ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمّد بن مرازم عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا تطوّق الهلال فهو لليلتين وإذا رأيت ظلّ رأسك [فيه] فهو لثلاث ليال .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إسماعيل بن الحرّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا غاب الهلال قبل الشّفق فهو لليلته و إذا غاب بعد الشّفق فهو لليلتين .

باب ۶

ہلال ماہ صیام کی گواہی

۱۔ حضرت سے ہلالوں کے متعلق پوچھا گیا فرمایا وہ مہینوں کے چاند ہیں جب ماہ رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب عید کا دیکھو تو ختم کر دو۔

۲۔ فرمایا علی علیہ السلام نے کہ رویت ہلال بغیر دو عادلوں کی گواہی کے بغیر ثابت نہ ہوگی (ح)

۳۔ رویت ہلال میں عورتوں کی گواہی کافی نہیں۔ (ح)

۴۔ ہلال میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں اور نہیں جائز ہے گواہی مگر دو عادل مردوں کی۔ (ض)

۵۔ اہل قبلہ اور مسلمانوں کے لئے بدون رویت روزہ جائز نہیں۔ (ح)

۶۔ فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزے ختم کر دو، اس میں رائے اور گمان کو دخل نہیں اگر دس آدمی کھڑے دیکھ رہے ہوں اور ایک کہے یہ ہے کہ چاند اور نو آدمی نہ دیکھیں تو رویت ثابت نہ ہوگی اگر ایک دیکھتا تو ہزار بھی دیکھتے۔ (ض)

۷۔ فرمایا اگر چاند شفق سے پہلے غائب ہو جائے تو پہلی رات کا ہے اور اگر بعد شفق غائب ہو تو دوسری رات کا ہے۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا حضرت نے جب رجب کا چاند دیکھا جائے تو اس کے بعد انسٹھ دن شمار کرو اور ساٹھویں دن روزہ رکھو۔

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے شعبان کے ۲۹ دن شمار کرو اگر بادل ہو تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر مطلع صاف ہو اور تم نے نظر جما کر دیکھا ہو اور چاند نظر نہ آیا ہو تو صبح کو روزہ نہ ہوگا۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا اگر چاند قبل زوال دیکھا جائے تو گزشتہ رات کا ہے اور اگر بعد زوال دیکھا جائے تو وہ اگلی

رات کا ہے۔ (مجہول)

۱۱۔ جب چاند کے گرد حلقہ ہو تو وہ دو رات کا ہے اور جب تمہارے سر پر آئے تو تین رات کا ہے (حسن)

۱۲۔ ترجمہ نمبر ۲ میں دیکھو (حسن)

«باب نادر»

١ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن صالح بن أبي حمّاد ، عن ابن سنان ، عن حذيفة بن منصور عن أبي عبدالله عليه السلام قال : شهر رمضان ثلاثون يوماً لاينقص أبداً .

وعنه عن الحسن بن الحسين ، عن ابن سنان ، عن حذيفة مثله .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ الله تبارك وتعالى خلق الدُّنيا في ستّة أيّام ثمَّ اختزلها عن أيّام السّنة و السّنة ثلاثمائة وأربع و خمسون يوماً شعبان لا يتمُّ أبداً رمضان لا ينقص والله أبداً ولا تكون فريضة ناقصة إنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول : «ولتكملوا العدَّة» وشوَّال تسعة و عشرون يوماً و ذو القعدة ثلاثون يوماً لقول الله عزَّ وجلَّ : «وواعدنا موسى ثلاثين ليلة وأتممناها بعشر فتمَّ ميقات ربّه أربعين ليلة» وذو الحجّة تسعة وعشرون يوماً والمحرَّم ثلاثون يوماً ، ثمَّ الشهور بعد ذلك شهرٌ تامٌّ وشهرٌ ناقص .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن ابن سنان ، عن حذيفة بن منصور ، عن معاذ بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : شهر رمضان ثلاثون يوماً لا ينقصُ والله أبداً .

باب

نادر

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ماہ رمضان تیس دن کا ہوتا ہے ہمیشہ کم نہیں ہوتا (ضعیف)

۲۔ بروایت حذیفہ بھی یہی ہے ۔

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا پھر سال کے ایام ۳۵۴ قرار دیئے شعبان کے ۳۰ دن کبھی نہیں ہوتے اور رمضان کے ۳۰ دن سے کم نہیں ہوتے اور یہ فریضہ ناقص نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شمار پورا کرو، شوال ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور ذیقعدہ ۳۰ دن کا۔ خدا فرماتا ہے ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور پھر دس دن بڑھا کر چالیس دن کر دیئے اور ذی الحجہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور محرم تیس دن کا پھر جو مہینے بعد کے ہیں وہ ناقص و تام دونوں طرح کے ہیں ۔ (ض)

۴۔ فرمایا ماہ رمضان ۳۰ دن سے کم نہیں ہوتا ۔ (ض)

﴿باب ۸﴾

١ ـ عليُّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمّد بن عيسى [بن عبيد]، عن إبراهيم ابن محمّد المدنيّ ، عن عمران الزّعفرانيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إنّ السّماء تطبق علينا بالعراق [اليوم] أو اليومين والثّلاثة فأيّ يوم نصوم ؟ قال : اُنظر اليوم الّذي صمت من السنة الماضية وصم يوم الخامس .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن العباس بن معروف ، عن صفوان بن يحيى ، عن محمّد بن عثمان الخدريّ ، عن بعض مشايخه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صم في العام المستقبل يوم الخامس من يوم صمت فيه عام أوّل .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن السيّاريّ قال : كتب محمّد بن الفرج إلى العسكريّ عليه السلام يسأله عمّا روي من الحساب في الصوم عن آبائك في عدّ خمسة أيّام بين أوّل السنة الماضية والسنة الثانية الّتي تأتي ، فكتب : صحيح ولكن عدّ في كلّ أربع سنين خمساً ؛ وفي السنة الخامسة ستّاً فيما بين الاُولى والحادث وما سوى ذلك فإنّما هو خمسة خمسة ؛ قال السيّاريّ : و هذه من جهة الكبيسة قال : وقد حسبه أصحابنا فوجدوه صحيحاً ، قال : وكتب إليه محمّد بن الفرج في سنة ثمان وثلاثين ومائتين هذا الحساب لا يتهيّؤ لكلّ إنسان [أن] يعمل عليه إنّما هذا لمن يعرف السنين ومن يعلم متى كانت السنة الكبيسة ثمّ يصحّ له هلال شهر رمضان أوّل ليلة فإذا صحّ الهلال

لليلته و عرف السنين صحّ له ذلك إن شاء الله .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العبّاس ، عن إبراهيم الأحول ، عن عمران الزّعفراني قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا نمكث في الشتاء اليوم واليومين لا ترى شمس و لا نجم فأيّ يوم نصوم ؟ قال : انظر اليوم الّذي صمت من السنة الماضية وعدّ خمسة أيّام وصم اليوم الخامس .

باب ۸

متفرقات

۱۔ میں نے پوچھا عراق میں دو تین دن بادل رہتے ہیں پس کون دن روزہ رکھیں فرمایا یہ دیکھو کہ پچھلے سال کس دن روزہ رکھا تھا اس کے پانچویں دن روزہ رکھو۔

۲۔ فرمایا آئندہ سال روزہ رکھو پانچویں دن حساب سے اس دن کے جس میں پچھلے سال تم نے روزہ رکھا تھا۔

۳۔ فرمایا محمد بن فرج نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا روزہ کے اس حساب کے متعلق جو آپ کے آبا سے منقول ہے کہ پانچ دن آگے بڑھائے جائیں آگے والے سال میں، حضرت نے آنے والے سال میں۔ حضرت نے جواب میں لکھا یہ حساب صحیح ہے لیکن ہر چار سال کے بعد پانچ بڑھاؤ اور پانچویں سال چھ، پہلے سال سے۔ اگر آنے والے سال میں ان کے علاوہ پانچ پانچ دن ہی بڑھائے جائیں گے۔ سیاری نے کہا چھ دن والی صورت سال کبیسہ میں ہوئی۔ اس نے کہا ہمارے اصحاب نے اس کو جانچا تو صحیح پایا اور کہا کہ یہ لکھا تھا محمد بن فرج نے حضرت کو ۲۳۸ھ میں کہ یہ صورت قابل عمل ہر انسان کے لئے نہیں بلکہ اس کے لئے جو سالانہ حساب رکھتا ہو اور سال کبیسہ کے متعلق جانتا ہو کہ وہ کب ہوگا تب وہ جان سکے گا رمضان کے چاند کی پہلی کو اور جب پاندرات کا حساب رکھے گا تو یہ حساب اس کے لئے صحیح ہوگا۔ انشاء اللہ۔ (ض)

۴۔ میں نے پوچھا کہ موسم سرما میں اکثر دو تین دن نہ سورج نظر آتا ہے نہ تارہ، تو ہم روزہ کیسے رکھیں فرمایا پچھلے سال جس دن روزہ رکھا تھا اس سے پانچ دن بڑھا کر روزہ رکھ لو۔

﴿باب ۹﴾

☆(اليوم الذي يشك فيه من شهر رمضان هو أو من شعبان)☆

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمزة بن يعلى ، عن زكريّا بن آدم عن الكاهليّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن اليوم الّذي يشكّ فيه من شعبان قال : لأن أصوم يوماً من شعبان أحبّ إليّ من أن أفطر يوماً من شهر رمضان .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن سماعة قال : سألته عن اليوم الّذي يشكّ فيه من شهر رمضان لا يدري أهو من شعبان أو من رمضان فصامه فكان من شهر رمضان قال : هو يوم وفّق له ولا قضاء عليه .

٣ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن وهب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يصوم اليوم الّذي يشكّ فيه من شهر رمضان فيكون كذلك ؟ فقال : هو شيء وفّق له .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن أبي الصهبان ، عن عليّ بن الحسين بن رباط ، عن سعيد الأعرج قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي صمت اليوم الّذي يشكّ فيه فكان من شهر رمضان أفأقضيه ؟ قال : لا هو يوم وفّقت له .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي الصهبان ، عن محمّد بن بكر بن جناح ، عن عليّ بن شجرة ، عن بشير النبّال ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن صوم يوم الشكّ فقال : صمه فإن يك من شعبان كان تطوّعاً وإن يك من شهر رمضان فيوم وفّقت له .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل صام يوماً ولا يدري أمن شهر رمضان هو أو من غيره فجاء قوم فشهدوا أنّه كان من شهر رمضان فقال : بعض النّاس عندنا لا يعتدّ به فقال : بلى ، فقلت : إنّهم قالوا : صمت وأنت لا تدري أمن شهر رمضان هذا أم من غيره ، فقال : بلى فاعتدّ به فإنّما هو شيء وفّقك الله له إنّما يصام يوم الشكّ من شعبان ولا يصومه من شهر رمضان لأنّه قد نهي أن ينفرد الإنسان بالصّيام في يوم الشكّ وإنّما ينوي من اللّيلة أنّه يصوم من شعبان فإن كان من شهر رمضان أجزء عنه بتفضّل الله تعالى وبما

قد وسّع على عباده ولولا ذلك لهلك الناس .

٧ ـ سهل بن زياد ، عن عليّ بن الحكم ، عن رفاعة ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : دخلت على أبي العبّاس بالحيرة فقال : يا أبا عبدالله ماتقول في الصيّام اليوم ؟ فقلت : ذاك إلى الإمام إن صمت صمنا وإن أفطرت أفطرنا فقال : يا غلام عليّ بالمائدة فأكلت معه وأنا أعلم والله إنّه يوم من شهر رمضان فكان إفطاري يوماً وقضاؤه أيسر عليّ من أن يضرب عنقي ولا يُعبد الله .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عيسى بن هشام ، عن الخضر بن عبدالملك ، عن محمّد بن حكيم قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن اليوم الّذي يشكّ فيه فإنّ الناس يزعمون أنّ من صامه بمنزلة من أفطر يوماً في شهر رمضان فقال : كذبوا إن كان من شهر رمضان فهو يوم وفّق له وإن كان من غيره فهو بمنزلة مامضى من الأيّام .

باب ۹

صوم یوم شک

۱۔ میں نے سوال کیا اس دن کے متعلق جس میں شک ہو شعبان کا، فرمایا اگر وہ روزہ رکھے شعبان کا تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ افطار کرے ایک دن ماہ رمضان میں۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص کو شک ہے اس بارہ میں کہ آج کا دن شعبان کا ہے یا رمضان کا اور وہ روزہ رکھ لے اور وہ ماہ رمضان ہو فرمایا وہ یوم توفیق ہے اس پر قضا نہ ہوگی۔ (موثق)

۳۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا، کیا روز شک ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھ لے یہ روزہ ہو جائے گا فرمایا یہ وہ شے ہے جس کی توفیق دی گئی ہے۔ (حسن)

۴۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا، میں نے یوم شک روزہ رکھا لیکن معلوم ہوا کہ وہ ماہ رمضان کا دن ہے تو کیا میں اس روزہ کی قضا کروں فرمایا نہیں وہ تمہارے لئے توفیق ہے۔ (م)

۵۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ یوم شک میں روزہ کی کیا صورت ہو، فرمایا روزہ رکھو اگر وہ شعبان کا دن ہوگا تو روزہ سنتی ہوگا اور اگر ماہ رمضان ہوگا تو توفیق ہوگا۔ (حسن)

۶۔ میں نے حضرت سے کہا ایک شخص نے روزہ رکھا اور اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ ماہ رمضان ہے یا کوئی اور مہینہ کچھ لوگوں نے آکر گواہی دی کہ یہ ماہ رمضان ہے بعض نے کہا ہمارے نزدیک یہ ثابت نہیں۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا وہ لوگ روزہ تو رکھ لیا اور یہ پتہ نہیں کہ یہ ماہ رمضان ہے یا نہیں۔ فرمایا ہاں اس کے ایام شمار کئے گا یہ وہ چیز ہے جس کی اللہ نے اسے توفیق دی ہے شعبان میں یوم شک کا روزہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ منع ہے کہ انسان تنہا یوم شک میں روزہ رکھے وہ تو رات میں نیت کرتا ہے اور شعبان میں روزہ رکھتا ہے۔ پس اگر وہ ماہ رمضان ہے تو اللہ کے فضل سے وہ اس کے لئے کافی ہے خدا نے اپنے بندوں کے لئے عبادت میں وسعت ملحوظ رکھی ہے ورنہ لوگ ہلاک ہو جاتے۔ (موثق)

۷۔ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں حیرہ میں ابو العباس (بادشاہ عباسی) سے ملا اس نے کہا اے ابو عبد اللہ آپ آج کے روزہ (یوم الشک) کے لئے کیا کہتے ہیں میں نے کہا یہ امام پر موقوف ہے اگر آپ روزہ رکھیں گے ہم بھی رکھیں گے اور اگر آپ نہ رکھیں گے تو ہم بھی نہ رکھیں گے اس نے غلام سے کہا کھانا لاؤ۔ میں نے اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ حالانکہ میں جانتا تھا کہ ماہ رمضان ہے اس دن کا کھانا مجھ پر آسان تھا بہ نسبت اس کے کہ میں قتل کر دیا جاتا اور عبادت سے محروم ہو جاتا اور یہ روایت ضعیف ہے۔

۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے یوم شک کے روزہ کے متعلق کہا۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس دن روزہ رکھے گا تو ایسا ہے جیسے ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھا۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں اگر وہ دن ماہ رمضان کا ہوا تو یہ توفیق ہو گا۔ (داخل رمضان) ورنہ عام دنوں کا سا روزہ ہو گا۔ (مجہول)

﴿باب﴾

٭(وجوه الصوم)٭

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمّد الجوهريّ ، عن سليمان بن داود ، عن سفيان بن عيينة ، عن الزهري ، عن عليّ بن الحسين عليهما السلام قال : قال لي يوماً : يا زهريّ من أين جئت ؟ فقلت : من المسجد ، قال : فيم كنتم ؟ قلت : تذاكرنا أمر الصوم فاجتمع رأيي ورأي أصحابي على أنّه ليس من الصوم شيء واجب إلّا صوم شهر رمضان فقال : يازهري ليس كما قلتم الصوم على أربعين وجهاً فعشرة أوجه منها واجبة كوجوب شهر رمضان و عشرة أوجه منها صيامهنّ حرام و أربعة عشر منها صاحبها

بالخيار إن شاء صام وإن شاء أفطر وصوم الإذن على ثلاثة أوجه وصوم التأديب و صوم الإباحة وصوم السفر والمرض قلت: جعلت فداك فسّرهنّ لي قال:

أمّا الواجبة فصيام شهر رمضان، وصيام شهرين متتابعين في كفّارة الظهار لقول الله تعالى: «الّذين يظاهرون من نسائهم ثمّ يعودون لما قالوا فتحرير رقبة من قبل أن يتماسّا -إلى قوله- فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين »؛ وصيام شهرين متتابعين فيمن أفطر يوماً من شهر رمضان؛ وصيام شهرين متتابعين في قتل الخطأ لمن لم يجد العتق واجب لقول الله عزّ وجلّ: «ومن قتل مؤمناً خطاءً فتحرير رقبة مؤمنة ودية مسلّمة إلى أهله - إلى قوله عزّ و جلّ - فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين توبة من الله وكان الله عليماً حكيماً »؛ وصوم ثلاثة أيّام في كفّارة اليمين واجب قال الله عزّ وجلّ: «فصيام ثلاثة أيّام ذلك كفّارة أيمانكم إذا حلفتم » هذا لمن لايجد الإطعام كلّ ذلك متتابع و ليس بمتفرّق؛ وصيام أذى حلق الرّأس واجب قال الله عزّ و جلّ: «فمن كان منكم مريضاً أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أوصدقة أو نسك » فصاحبها فيها بالخيار فإن صام صام ثلاثة أيّام؛ وصوم المتعة واجب لمن لم يجد الهدي قال الله عزّ و جلّ: «فمن تمتّع بالعمرة إلى الحجّ فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيّام في الحجّ وسبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة »؛ وصوم جزاء الصيد واجب قال الله عزّ وجلّ: «ومن قتله منكم متعمداً فجزاءٌ مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم هدياً بالغ الكعبة أو كفّارة طعام مساكين أو عدل ذلك صياماً » أوتدري كيف يكون عدل ذلك صياماً يازهري؟ قال: قلت: لاأدري قال: يقوّم الصيد قيمة[قيمة عدل]ثمّ تفضّ تلك القيمة على البرّ ثمّ يكال ذلك البرّ أصواعاً فيصوم لكلّ نصف صاع يوماً؛ وصوم النذر واجب وصوم الاعتكاف واجب.

وأمّا الصوم الحرام: فصوم يوم الفطر ويوم الأضحى؛ و ثلاثة أيّام من أيّام التشريق وصوم يوم الشكّ، أمرنا به و نهينا عنه، أمرنا به أن نصومه مع صيام شعبان و نهينا عنه أن ينفرد الرجل بصيامه في اليوم الّذي يشكّ فيه الناس، فقلت له: جعلت فداك فإن لم يكن صام من شعبان شيئاً كيف يصنع؟ قال ينوي ليلة الشكّ أنّه

صائم من شعبان فإن كان من شهر رمضان أجزء عنه و إن كان من شعبان لم يضره فقلت : وكيف يجزىء صوم تطوع عن فريضة ؟ فقال : لوأن رجلاً صام يوماً من شهر رمضان تطوعا وهولايعلم أنه من شهر رمضان ثم علم [بعد] بذلك لأجزء عنه لأن الفرض إنما وقع على اليوم بعينه ، و صوم الوصال حرام . و صوم الصمت حرام . و صوم نذر المعصية حرام . وصوم الدهر حرام .

وأما الصوم الذي صاحبه فيه بالخيار فصوم يوم الجمعة والخميس وصوم البيض وصوم ستة أيام من شوال بعد شهر رمضان وصوم يوم عرفة ؛ وصوم يوم عاشورا فكل ذلك صاحبه فيه بالخيار ، إن شاء صام وإن شاء أفطر .

وأما صوم الإذن فالمرأة لا تصوم تطوعاً إلا بإذن زوجها والعبد لا يصوم تطوعاً إلا بإذن مولاه والضيف لا يصوم تطوعا إلا بإذن صاحبه ، قال رسول الله ﷺ : «من نزل على قوم فلا يصوم تطوعا إلا بإذنهم» .

وأما صوم التأديب فأن يؤخذ الصبي إذا راهق بالصوم تأديباً وليس بفرض وكذلك المسافر إذا أكل من أول النهار ثم قدم أهله أمر بالامساك بقية يومه وليس بفرض .

وأما صوم الإباحة لمن أكل أوشرب ناسياً أوقاء من غير تعمد فقد أباح الله له ذلك وأجزء عنه صومه .

وأما صوم السفر والمرض فإن العامة قد اختلفت في ذلك فقال قوم : يصوم وقال آخرون : لا يصوم وقال قوم : إن شاء صام وإن شاء أفطر وأما نحن فنقول : يفطر في الحالين جميعاً فإن صام في السفر أو في حال المرض فعليه القضاء فإن الله عز و جل يقول : « فمن كان (منكم) مريضاً أو على سفر فعدة من أيام أخر » فهذا تفسير الصيام .

باب
وجوه الصوم

ا۔ زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین نے مجھ سے کہا تم کہاں سے آ رہے ہو۔ میں نے کہا مسجد سے فرمایا وہاں کیا کر تے

تھے میں نے کہا ہم یہ بحث کر رہے تھے کہ کتنے روزے واجب ہیں، میری اور میرے اصحاب کی رائے یہ تھی کہ ماہ رمضان کے سوا اور کوئی روزہ واجب نہیں، حضرت نے فرمایا۔ اے زہری جو تم نے کہا یہ بات نہیں ہے۔ روزہ کی چالیس صورتیں ہیں ان میں سے دس واجب ہیں جیسے ماہ صیام کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام ہیں ان میں چودہ صورتیں ایسی ہیں چاہے یا نہ رکھے اور صوم الاذن کی تین صورتیں ہیں، صوم التادیب، صوم الاباحت، اور صوم السفر و المرض میں نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیے فرمایا جو روزے واجب ہیں وہ ماہ رمضان کے روزے ہیں دو مہینے لگاتار کفارہ ظہار کے روزے ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی بی بیوں سے ظہار کریں اور پھر رجوع کرنا چاہیں تو کفارہ قبل عورت کے پاس جانے کے غلام آزاد کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے روزے پے در پے رکھے اور غلطی سے قتل کرنے کا کفارہ دو ماہ کے متواتر روزے ہیں اور جو غلطی سے کسی کو قتل کرے اور غلام آزاد نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے (عمداً نہیں) تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے اور خون بہا دینا ہے اس کے اہل کو۔ پس جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے اور اللہ سے توبہ کرے اللہ علیم و حکیم ہے اور قسم کے کفارہ میں تین دن روزہ رکھنا واجب ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے تین دن روزہ رکھنا تمہاری قسم کا کفارہ ہے یہ اس کے لیے جو کھانا نہ کھلا سکے اور یہ روزے پے در پے رکھے متفرق نہ ہوں اور سر منڈوانے سے اگر تکلیف ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم میں مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو اور وہ حج میں سر نہ منڈا سکے تو اس کا فدیہ روزہ ہے یا صدقہ یا عبادت، اختیار ہے ان میں سے جو چاہے بجا لائے۔ اگر روزہ رکھے تو تین دن رکھے اور حج تمتع میں جو قربانی نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا جو عمرہ تمتع بجا لائے اور قربانی نہ کر سکے تو تین دن ایام حج میں روزہ رکھے اور سات دن لوٹنے کے بعد اس طرح دس پورے ہو جائیں گے اور ایام حج میں شکار کے کفارہ میں روزہ واجب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم میں کسی جانور کو قصداً مار ڈالے تو اس کا کفارہ مثل چوپایہ کے قتل کے ہے جس پر فیصلہ کریں گے تم میں سے عادل لوگ یا تو قربانی کو کعبہ تک پہنچایا جائے یا مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا اس کے برابر روزے رکھے جائیں اے زہری تم جانتے ہو یہ برابری کیسے ہوگی انھوں نے کہا میں نہیں جانتا۔ فرمایا اس شکار کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے پھر یہ قیمت گیہوں لگائی جائے اور پھر گیہوں صاع صاع کرکے ناپے جائیں پھر ہر نصف صاع پر ایک روزہ رکھا جائے پھر نذر کا روزہ واجب ہے اور صوم اعتکاف واجب ہے (یہ ہے واجب روزوں کی صورتیں) اور جو روزے حرام ہیں وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ ہے اور تین دن ایام تشریق کے اور یوم شک کا روزہ جس کا ہمیں حکم بھی دیا گیا ہے اور منع بھی کیا گیا ہے۔ حکم دیا گیا ہے اس کا کہ ہم یوم شک کا روزہ ماہ شعبان کے روزوں کے ساتھ رکھیں اور منع کیا گیا ہے اس سے کہ جس دن لوگوں کو شک ہو کوئی تنہا بہ نیت صوم رمضان روزہ رکھے، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر اس نے شعبان کا کوئی روزہ ہی نہ رکھا ہو تو کیا

صورت ہو گی فرمایا یوم شک کی رات کو نیت کرے کہ روزہ رکھتا ہوں ماہ شعبان کا۔ پس اگر رمضان کا چاند ہو جائے گا تو یہ روزہ اس میں شامل ہو جائے گا اور اگر ماہ شعبان ہی رہے گا تو اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا میں نے کہا سنت روزہ فرض کے لئے کیسے کافی ہوگا۔ فرمایا اگر کوئی ایک دن ماہ رمضان میں سنتی روزہ اس بنا پر رکھے کہ وہ نہیں جانتا کہ ماہ رمضان شروع ہو گیا ہے اور پھر اسے علم ہو تو یہ کافی ہوگا ماہ رمضان کے روزہ کے لئے کیونکہ فرض کی صورت بعینہ یہی ہو گی اور ملا کر دو روزہ رکھنا حرام ہے۔ چپ روزہ رکھنا حرام ہے اور صوم نذر معصیت بھی حرام ہے اور صوم دہر بھی حرام ہے۔

اور جن روزوں میں اختیار ہے وہ روز جمعہ کا روزہ ہے اور جمعرات کا اور ایام بیض اور ماہ رمضان کے بعد چھ دن ماہ شوال کے روزے، عرفہ کا روزہ، عاشور کا روزہ، ان سب میں اختیار ہے چاہے رکھے یا نہ رکھے۔

اور صوم اذن سے مراد یہ ہے کہ عورت سنتی روزہ نہ رکھے بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے اور غلام نہ رکھے بغیر آقا کی اجازت کے اور مہمان بغیر میزبان کی اجازت کے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جو کسی قوم کا مہمان ہو تو اس کے اذن کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے اور صوم تادیب جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچے تو تادیباً اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ کہ کسی غرض کے لئے ایسے ہی مسافر جب کھالے اول روز میں، پھر وہ اپنے گھر آجائے تو اسے چاہیئے کہ بقیہ روز کچھ کھائے پیئے نہیں۔ لیکن یہ فرض نہیں۔

اور صوم اباحت یہ ہے کہ کوئی شخص بھول کر روزہ میں کچھ کھا پی لے یا بلا قصد قے آجائے تو یہ اللہ نے مباح کر دیا ہے اور روزہ باقی رہے گا۔

لیکن صوم سفر و مرض تو عام مسلمانوں میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں رکھے بعض کہتے ہیں نہ رکھے، بعض کہتے چاہے چاہے رکھے چاہے نہ رکھے۔ ہم کہتے ہیں دونوں حال میں نہ رکھے اگر رکھے گا تو اس پر قضا لازم ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم سے کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے مہینے اس کی قضا بجا لائے۔

یہ ہے تقسیم روزوں کی۔ (مترجم)

﴿باب﴾

☆(ادب الصائم)☆

١ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن محمّد ابن مسلم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا صمت فليصم سمعك وبصرك وشعرك وجلدك وعدَّد أشياء غير هذا وقال : لايكون يوم صومك كيوم فطرك .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن النضر الخزّاز ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله لجابر بن عبدالله : ياجابر هذا شهر رمضان من صام نهاره و قام ورداً من ليله وعفّ بطنه و فرجه وكفّ لسانه خرج من ذنوبه كخروجه من الشهر ، فقال جابر : يارسول الله ما أحسن هذا الحديث ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : ياجابر وما أشدّ هذه الشروط .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن القاسم بن سليمان ، عن جرّاح المدائنيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ الصيام ليس من الطعام والشراب وحده ، ثمَّ قال : قالت مريم : « إنّي نذرت للرحمن صوماً » أي صوماً صمتاً ـ و في نسخة اُخرى أي صمتاً ـ فإذا صمتم فاحفظوا ألسنتكم وغضّوا أبصاركم ولاتنازعوا ولا تحاسدوا ،

٤ ـ قال : و سمع رسول الله صلى الله عليه وآله امرأة تسبُّ جارية لها وهي صائمة فدعا رسول الله صلى الله عليه وآله بطعام ، فقال لها : كلي فقالت : إنّي صائمة ، فقال : كيف تكونين صائمة وقد سبّيت جاريتك ، إنَّ الصوم ليس من الطعام والشراب ، قال : وقال أبوعبدالله عليه السلام : إذا صمت فليصم سمعك وبصرك من الحرام و القبيح و دع المراء وأذى الخادم و ليكن عليك و قار الصيام ولا تجعل يوم صومك كيوم فطرك .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن الفضيل بن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا صام أحدكم الثلاثة الأيام من الشهر فلا يجادلنَّ أحداً ولا يجهل ولايسرع إلى الحلف والأيمان بالله فإن جهل عليه أحد فليتحمّل .

٦ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما من عبد صالح يشتم فيقول : إنّي صائم سلام عليك لا أشتمك كما شتمتني إلّا قال الربُّ تبارك و تعالى : استجار عبدي بالصوم من شرِّ عبدي [ف]قد أجرته من النّار .

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ؛ وغيره

عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا ينشد الشعر بليل ولا ينشد في شهر رمضان بليل ولا نهار، فقال له إسماعيل: يا أبتاه فانّه فينا؟ قال: وإن كان فينا.

٨ ـ أحمد بن محمد، عن علي بن الحسين، عن محمد بن عبيد، عن عبيد بن هارون قال: حدّثنا أبو يزيد، عن حصين، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: عليكم في شهر رمضان بكثرة الاستغفار والدّعاء فأمّا الدّعاء فيدفع به عنكم البلاء وأمّا الاستغفار فيمحى ذنوبكم.

وبهذا الإسناد قال: كان علي بن الحسين عليهما السلام إذا كان شهر رمضان لم يتكلّم إلّا بالدّعاء والتسبيح والاستغفار والتكبير فإذا أفطر قال: «اللّهم إن شئت أن تفعل فعلت».

٩ ـ علي بن محمد، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن الوشّاء، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: إنّ الصيام ليس من الطعام و الشراب وحده إنّ مريم عليها السلام قالت: «إنّي نذرت للرحمن صوماً» أي صمتاً فاحفظوا ألسنتكم و غضّوا أبصاركم ولا تحاسدوا ولا تنازعوا فإنّ الحسد يأكل الإيمان كما تأكل النّار الحطب.

١٠ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن أبي بصير قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: الكذبة تنقض الوضوء وتفطر الصائم، قال: قلت: هلكنا، قال: ليس حيث تذهب إنّما ذلك الكذب على الله عزّ وجلّ وعلى رسوله وعلى الأئمّة عليهم السلام.

١١ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن موسى، عن غياث، عن إسحاق بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إنّ الله كره لي ستّ خصال ثمّ كرهتهنّ للأوصياء من ولدي وأتباعهم من بعدي: الرفث في الصوم.

باب ۱۱

آداب صائم

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، بال اور جلد وغیرہ سب کا روزہ ہوا اور

روزہ کا دن عام دنوں کی طرح نہ ہو۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے جابر یہ ماہ رمضان ہے جو روزہ رکھے اور رات کو ذکر الٰہی کرے اور اپنے شکم و فرج کو حرام سے بچائے اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو وہ گناہوں سے اس طرح باہر نکلے گا جیسے وہ نہا کر نہر سے نکلا ہو۔ جابر نے کہا یا رسول اللہ یہ حدیث کیسی اچھی ہے فرمایا اس کے شرائط کتنے سخت ہیں۔ (م)

۳۔ فرمایا حضرت نے روزہ صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں۔ پھر فرمایا مریم نے کہا میں نے رحمٰن کے لیے روزہ نذر کیا ہے یعنی خاموشی، مطلب یہ ہے کہ بدگوئی سے زبان کو روکا جائے۔ صمت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زبانوں کی حفاظت کرو۔ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو، جھگڑا نہ کرو اور ایک دوسرے کا حسد نہ کرو۔ (مجہول)

۴۔ حضرت رسولخدا نے سنا کہ ایک عورت بحالت روزہ اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی تھی۔ حضرت نے اسے بلایا اور کھانا منگا کر اس سے کہا کہ کھا۔ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں فرمایا تیرا روزہ کہاں رہا جبکہ تو اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی تھی روزہ کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں، فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے روزہ جب رکھو تو کان اور آنکھ کو حرام اور قبیح سے بچاؤ اور جھگڑا نہ کرو، نوکر کو اذیت نہ دو، روزہ کا وقار قائم رکھو اور عام دنوں کی طرح روزہ کا دن نہ ہونا چاہیئے۔

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی تم میں تین دن روزہ رکھے رمضان کا، تو کسی سے لڑے نہیں اور نہ جاہلانہ روش اختیار کرے اور نہ خدا کی جھوٹی قسم کھائے اور اگر کوئی جاہلانہ برتاؤ کرے تو تحمل سے کام لے (م)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر عبد صالح کو گالی دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں، تجھ پر سلام میں تجھے گالی نہ دوں گا جس طرح تو نے مجھے گالی دی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے روزہ دار بندہ کو گالی دے گا تو اس کی سزا جہنم ہے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے رات میں شعر نہ پڑھو اور ماہ رمضان میں نہ دن میں پڑھو نہ رات میں۔ ان کے فرزند اسمٰعیل نے کہا اگرچہ وہ اشعار ہماری شان میں ہوں فرمایا ہاں چاہے ہمارے متعلق ہوں (مجہول)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیرالمومنین نے فرمایا۔ ماہ رمضان میں بہ کثرت استغفار کرتے اور دعائیں مانگتے۔ دعا دافع بلا ہے اور استغفار تمہارے گناہوں کو محو کرنے والا ہے اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت علی بن الحسین کے متعلق یہ ہے کہ جب ماہ صیام آتا تو آپ سوائے دعا اور استغفار اور تکبیر کوئی کلام نہ کرتے اور جب افطار کرتے تو کہتے کہ اگر تو چاہے تو میرے گناہ معاف کردے اور میری دعا قبول کرے (م)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ روزہ صرف نہ کھانے اور نہ پینے کا نام نہیں۔ جناب مریم نے کہا تھا اللہ کے لیے میں نے صوم نذر کیا ہے یعنی خموشی کے ساتھ روزہ، پس اپنی زبانوں کو محفوظ رکھو، اپنی آنکھوں کو جھکائے رہو آپس

میں جھگڑا نہ کرو، حسد نہ کرو کیونکہ حسد ایمان کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو (ض)

۱۰۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جھوٹ سے وضو اور روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میں نے کہا تب تو ہم لوگ ہلاک ہوئے فرمایا یہ بات نہیں ہے جھوٹ سے مراد ہے اللہ اور رسولؐ اور آئمہ طاہرین پر جھوٹ بولنا۔ (حسن)

۱۱۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے اللہ نے برا جانا ہے میرے لئے چھ باتوں کو پھر برا جانا ان کو میری اولاد سے میرے اوصیا کے لئے اور ان کے تابعین کے لئے فحش کلام اور جماع روزہ میں (ض)

﴿باب ۱۲﴾

﴿صوم رسول الله صلى الله عليه وآله﴾

١ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الوشّاء، عن حمّاد بن عثمان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: صام رسول الله صلى الله عليه وآله حتّى قيل: ما يفطر، ثمّ أفطر حتّى قيل: ما يصوم، ثمّ صام صوم داود عليه السلام يوماً و يوماً لا، ثمّ قبض على صيام ثلاثة أيّام في الشهر قال: إنّهنّ يعدلن صوم الشهر ويذهبن بوحر الصدر ـ والوحر: الوسوسة ـ قال حمّاد: فقلت: و أيّ الأيّام هي؟ قال: أوّل خميس في الشهر و أوّل أربعاء بعد العشر منه وآخر خميس فيه، فقلت: كيف صارت هذه الأيّام الّتي تصام؟ فقال: إنّ من قبلنا من الاُمم كان إذا نزل على أحدهم العذاب نزل في هذه الأيّام. فصام رسول الله صلى الله عليه وآله هذه الأيّام المخوفة.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيّوب، عن محمّد بن مسلم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله أوّل ما بعث يصوم حتّى يقال: ما يفطر، ويفطر حتّى يقال: ما يصوم، ثمّ ترك ذلك وصام يوماً وأفطر يوماً وهو صوم داود عليه السلام ثمّ ترك ذلك وصام الثلاثة الأيّام الغرّ، ثمّ ترك ذلك وفرّقها في كلّ عشرة أيّام يوماً خميسين بينهما أربعاء فقبض عليه وآله السلام وهو يعمل ذلك.

٣ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن جميل ابن صالح، عن محمّد بن مروان قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصوم حتّى يقال: لا يفطر ثمّ صام يوماً وأفطر يوماً، ثمّ صام الاثنين والخميس ثمّ آل من ذلك

إلى صيام ثلاثة أيّام في الشّهر : الخميس في أوّل الشّهر وأربعاء في وسط الشّهر وخميس في آخر الشهر وكان يقول . ذلك صوم الدّهر ، وقد كان أبي عليه السلام يقول : ما من أحد أبغض إليّ من رجل يقال له : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يفعل كذا وكذا فيقول : لا يعذّبني الله على أن اجتهد في الصّلاة كأنّه يرى أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله ترك شيئاً من الفضل عجزاً عنه .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنّ نساء النبيّ صلى الله عليه وآله إذا كان عليهنّ صيام أخّرن ذلك إلى شعبان كراهة أن يمنعن رسول الله صلى الله عليه وآله فإذا كان شعبان صمن وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يقول : شعبان شهري .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : هل صام أحدٌ من آبائك شعبان ؟ قال : خير آبائي رسول الله صلى الله عليه وآله صامه .

٦ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن صفوان ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام هل صام أحدٌ من آبائك شعبان قطّ ؟ قال : صامه خير آبائي رسول الله صلى الله عليه وآله .

عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

فأمّا الّذي جاء في صوم شعبان أنّه سئل عليه السلام عنه فقال : ما صامه رسول الله صلى الله عليه وآله ولا أحدٌ من آبائي ، قال ذلك لأنّ قوماً قالوا : إنّ صيامه فرضٌ مثل صيام شهر رمضان ووجوبه مثل وجوب شهر رمضان وإنّ من أفطر يوماً منه فعليه من الكفّارة مثل ما على من أفطر يوماً من شهر رمضان . وإنّما قول العالم عليه السلام : ما صامه رسول الله صلى الله عليه وآله ولا أحد من آبائي عليهم السلام . أي ما صاموه فرضاً واجباً تكذيباً لقول من زعم أنّه فرض وإنّما كانوا يصومونه سنّة ، فيها فضل وليس على من لم يصمه شيء .

٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسن ، عن أحمد بن صبيح ، عن عنبسة العابد قال : قبض النبيّ صلى الله عليه وآله على صوم شعبان ورمضان وثلاثة أيّام في كلّ شهر أوّل خميس و أوسط أربعاء وآخر خميس وكان أبو جعفر وأبو عبدالله عليهما السلام يصومان ذلك .

باب ۱۲

صوم رسولؐ اللہ

۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ نے روزے رکھے تا اینکہ کہا گیا کہ اب ترک ہی نہ کریں گے پھر نہ رکھے تو کہا گیا اب نہ رکھیں گے۔ پھر حضرت نے صوم داؤد رکھا۔ ایک دن دوسرے دن نہیں پھر ہر ماہ تین دن رکھتے تھے اور فرماتے تھے۔ یہ برابر ہیں پورے مہینے کے روزوں کے، ان سے سینوں کے وسوسے دور ہو جاتے۔ میں نے کہا وہ کون سے دن ہیں۔ فرمایا جمعرات اور دس دن کے بعد کا بدھ اور آخر جمعرات، میں نے کہا ان ایام میں روزہ کیوں رکھا جائے فرمایا ہم سے پہلی قوموں پر ان ایام میں عذاب نازل ہوا ہے اسی لیے رسولؐ اللہ ان ایام میں روزہ رکھتے تھے۔ (ض)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ بعثت کے آغاز سے اتنے روزے رکھتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ اب وہ روزے ترک ہی نہ کریں گے اور پھر نہ رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اب نہ رکھیں گے۔ پھر حضرت نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ایک روز روزہ رکھتے ایک روز ناغہ دیتے جس روز صوم ہوتا وہ صوم داؤد سا ہوتا پھر یہ طریقہ ترک کیا اور مہینے کے پہلے تین دن روزہ رکھنے لگے۔ پھر یہ صورت ترک کی اور ان کے درمیان فرق ڈالا اور ہر دس میں جب جمعرات آتی تو روزہ رکھتے مرتے دم تک یہی معمول رہا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ اتنے لگاتار روزے رکھتے تھے گویا ناغہ ہی نہ کریں گے۔ پھر ایک دن رکھتے ایک دن ناغہ کرتے پھر ہر اتوار اور جمعرات کو آخر ماہ میں رکھنے لگے اور فرماتے تھے یہ صوم الدہر ہے اور میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے میرا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جس سے کہا جائے کہ رسولؐ اللہ ایسا ایسا کرتے اور وہ کہے اللہ مجھے عذاب نہ کرے گا اگر میں نماز بجا لاتا رہوں گویا وہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازراہ عجز کچھ چیزوں کو چھوڑ دیا ہے (حسن)

۴۔ فرمایا ازواج رسولؐ پر جب روزے قضا ہوتے تھے تو ان کو ماہ شعبان میں رکھتی تھیں وہ برا جانتی تھیں اس کو کہ رسولؐ کو مقاربت سے منع کریں اور ماہ شعبان میں روزہ رکھتی تھیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے۔ (ض)

۵۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا آپ کے آبا میں سے کسی نے ماہ شعبان کا روزہ رکھا۔ فرمایا میرے آبا میں سے بہترین یعنی رسولؐ خدا نے ماہ شعبان کے روزے رکھے ہیں۔ (موثق)

۶۔ حضرت ابوعبداللہ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ سوال کرنے والے نے ماہ شعبان کے روزوں کے وجوب کے متعلق سوال کیا حضرت نے فرمایا نہ رسول خدا نے روزے رکھے نہ میرے آبا میں کسی نے، یہ اس وجہ سے فرمایا کہ کچھ لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ شعبان کے روزے بھی رمضان کے روزے کی طرح فرض ہیں اور ان کے نہ رکھنے کا وہی کفارہ ہے جو ماہ رمضان کے روزے نہ رکھنے کا ہے پس امام علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ نے رکھے اور نہ میرے آبا میں کسی نے رکھا تھا کہ بہ نیت واجب و فرض نہیں رکھے یہ تکذیب ہے ان لوگوں کے قول کی کہ جو کہتے تھے کہ فرض ہیں۔ رسولؐ خدا اور آئمہ شعبان کے روزے بہ نیت قربت رکھتے تھے اگر کوئی شخص نہ رکھے تو اس پر کفارہ نہیں۔(ح)

۷۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا ہمیشہ شعبان و رمضان کے روزے رکھتے تھے اور تین دن ہر مہینے میں پہلی جمعرات درمیانی چہارشنبہ اور آخر جمعرات کو، اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے (موثق)

﴿باب﴾

☆(فضل صوم شعبان وصلته برمضان وصيام ثلاثة ايام في كل شهر)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وعليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن سلمة صاحب السابريّ ، عن أبي الصباح الكنانيّ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : صوم شعبان وشهر رمضان متتابعين توبة من الله والله

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن عمر بن أبان ، عن المفضّل بن عمر قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : صوم شعبان و شهر رمضان متتابعين توبة من الله .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين سعيد ، عن عليِّ بن الصلت ، عن زرعة بن محمّد [عن سماعة] وعن المفضّل بن عمر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال . كان عليُّ بن الحسين عليهما السلام يصل ما بين شعبان ورمضان ويقول : صوم شهرين متتابعين توبة من الله .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسين بن علوان ، عن عمرو بن خالد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصوم شعبان و رمضان يصلهما و ينهى الناس أن يصلوهما وكان يقول : هما شهرا الله وهما كفّارة لما قبلهما ولما بعدهما من الذُّنوب .

٥ - عليُّ بن محمّد، عن بعض أصحابه، عن محمّد بن سليمان، عن أبيه قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: ماتقول في الرَّجل يصوم شعبان وشهر رمضان؟ فقال: هما الشهران اللّذان قال الله تبارك وتعالى: «شهرين متتابعين توبة من الله» قلت: فلا يفصل بينهما؟ قال: إذا أفطر من اللّيل فهو فصل و إنّما قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لاوصال في صيام يعني لايصوم الرَّجل يومين متواليين من غير إفطار، وقد يستحبُّ للعبد أن لا يدع السّحور.

٦ - عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الصّوم في الحضر فقال: ثلاثة أيّام في كلِّ شهر: الخميس من جمعة والأربعاء من جمعة والخميس من جمعة اُخرى وقال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: صيام شهر الصبر وثلاثة أيّام من كلِّ شهر يذهبن ببلابل الصّدور وصيام ثلاثة أيّام من كلِّ شهر صيام الدَّهر، إنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول: «من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها».

٧ - عدَّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الصّيام في الشّهر كيف هو؟ قال: ثلاث في الشّهر في كلِّ عشر يوم إنَّ الله تبارك وتعالى يقول: «من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها». [ثلاثة أيّام في الشهر صوم الدهر].

٨ - عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن محمّد بن عليِّ، عن الحسين ابن مخارق أبي جنادة السّلوليِّ، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر، عن أبيه عليهما السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من صام شعبان كان له طهراً من كلِّ زلّة ووصمة وبادرة، قال أبو حمزة: قلت لأبي جعفر عليه السلام: ما الوصمة؟ قال: اليمين في المعصية والنّذر في المعصية قلت: فما البادرة؟ قال: اليمين عند الغضب والتوبة منها النّدم.

٩ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن ابن بكير، عن زرارة قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن أفضل ماجرت به السّنّة في التطوّع من الصّوم، فقال: ثلاثة أيّام في كلِّ شهر: الخميس في أوَّل الشهر والأربعاء في وسط الشهر والخميس في آخر الشّهر، قال: قلت له: هذا جميع ما جرت به السّنّة في الصّوم؟ فقال: نعم.

١٠ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز قال : قيل لأبي عبدالله عليه السلام : ما جاء في الصوم في يوم الأربعاء فقال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : إنَّ الله عزَّ وجلَّ خلق النّار يوم الأربعاء فأوجب صومه ليتعوَّذ به من النّار .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن هشام بن سالم ، عن الأحول ، عن ابن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله سئل عن صوم خميسين بينهما أربعاء فقال : أمّا الخميس فيوم تعرض فيه الأعمال وأمّا الأربعاء فيوم خلقت فيه النّار وأمّا الصوم فجنّة [من النّار] .

١٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : إنّما يصام يوم الأربعاء لأنّه لم تعذَّب اُمّة فيما مضى إلّا في يوم الأربعاء وسط الشهر فيستحبُّ أن يصام ذلك اليوم .

١٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن محمّد بن عمران ، عن زياد القنديِّ عن عبدالله بن سنان قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : إذا كان في أوَّل الشهر خميسان فصم أوَّلهما فإنّه أفضل وإذا كان في آخر الشهر خميسان فصم آخرهما فإنّه أفضل .

باب ۱۳

فضیلت صوم شعبان

۱۔ فرمایا ماہ شعبان اور ماہ رمضان کے پے درپے روزے رکھنا۔ توبہ کرنا ہے اللہ سے بخدا۔

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ملا دیتے تھے شعبان اور رمضان کے روزے اور فرماتے تھے دو مہینے پے درپے روزے رکھنا اللہ سے توبہ کرنا ہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کہ حضرت علی بن الحسین شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دو مہینے پے درپے اللہ سے توبہ کرنے کے ہیں۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھتے تھے اور لوگوں کو اس اتصال سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ دونوں اللہ کے مہینے ہیں اور یہ کفارہ بن جاتے ہیں اپنے

سے پہلے اور اپنے سے بعد کے گناہوں کا (نبی سے مراد یہ ہے کہ آخر شعبان اور اوّل رمضان کے روزوں کو بغیر افطار نہ ملائے۔ (موثق)

۵۔ میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو شعبان و رمضان دونوں ماہ کے روزے رکھے۔ فرمایا ان دونوں مہینوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ دو مہینے پے در پے اللہ سے توبہ کرنے کے ہیں میں نے کہا تو ان کے درمیان فاصلہ نہ دے۔ فرمایا جب رات کو افطار کرے گا تو یہی فاصلہ ہو جائے گا رسول اللہ نے فرمایا ہے روزہ میں اتصال نہیں۔ یعنی بغیر افطار دو روزے لگاتار نہ رکھے اور سحری کھانا ترک نہ کرے (ض)

۶۔ حضرت سے حضر کے روزے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا تین دن ہر مہینے میں پہلے جمعہ سے پہلے جمعرات کو اور دوسرے جمعہ سے پہلے چہارشنبہ کو اور آخر جمعہ سے پہلی جمعرات کو، اور امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ماہ رمضان کا نام صبر ہے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا سینوں سے وسوسوں کو دور کرتا ہے اور یہ صیام الدہر کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کو دس گنا ثواب دے گا۔ (حسن)

۷۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے مہینے کے روزوں سے متعلق پوچھا کہ کتنے دن رکھے جائیں فرمایا ہر مہینے میں دس دن کے بعد ایک دن، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا دس گنا ثواب ملے گا پس ہر ماہ تین دن کے روزے پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ (ض)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے جو ماہ شعبان میں روزہ رکھے تو وہ پاک کرے گا اس کو ہر لغزش وصمہ سے اور بادرہ سے، ابوحمزہ نے کہا۔ وصمہ کیا ہے فرمایا معصیت میں قسم کھانا، معصیت میں نذر کرنا۔ میں نے کہا بادرہ کیا ہے فرمایا غصہ میں قسم کھانا اور نادم ہو کر توبہ کرنا۔ (ض)

۹۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ سنتی روزوں میں بہترین سنت کیا ہے فرمایا ہر مہینہ میں تین روزے اوّل ماہ میں جمعرات کو، درمیان ماہ میں بدھ کو اور آخر ماہ میں جمعرات کو، میں نے کہا روزہ میں کل یہی سب سے بہتر سنت ہے فرمایا ہاں۔ (موثق)

۱۰۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ چہارشنبہ کے روزہ کا حکم کیوں ہے فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو چہارشنبہ کے روز پیدا کیا ہے پس اس کا روزہ لازم قرار دیا تاکہ آتش دوزخ سے پناہ ملے (حسن)

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے پوچھا ان دو جمعراتوں کے روزوں کے متعلق جن کے بیچ میں جمعہ ہو۔ فرمایا پنجشنبہ وہ دن ہے کہ اس میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور بدھ وہ دن ہے جس میں آگ کو پیدا کیا گیا پس روزہ اس کی سپر ہے۔ (ض)

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بدھ کے روزہ اس لیے رکھا جاتا ہے کہ زمانہ ماضی میں جس قوم پر عذاب آیا

ہے اسی روز آیا ہے لہٰذا اس دن روزہ مستحب قرار دیا گیا۔ (موثق)

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جب مہینہ کے اوّل میں دو پنجشنبہ آئیں تو پہلے کا روزہ رکھو اور آخر میں دو آئیں تو آخر کا رکھو یہی افضل ہے۔ (ض)

«باب ۱۴»

٭(أنه يستحب السحور)٭

١ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن شعيب ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن السحور لمن أراد الصوم أواجب هو عليه ؟ فقال : لابأس بأن لا يتسحّر إن شاء وأمّا في شهر رمضان فإنّه أفضل أن يتسحّر نحبّ أن لايترك في شهر رمضان .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن السحور لمن أراد الصوم فقال : أمّا في شهر رمضان فإنّ الفضل في السحور ولو بشربة من ماء وأمّا في التطوّع فمن أحبّ أن يتسحّر فليفعل ومن لم يفعل فلابأس .

٣ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : السحور بركة قال : وقال رسول الله صلى الله عليه وآله : لاتدع اُمّتي السحور ولو على حشفة .

باب ۱۴

سحری کھانے کا استحباب

۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا سحری کے متعلق۔ آیا اس کا کھانا روزہ رکھنے والے کے لیے واجب

ہے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ سحری کھائے۔ لیکن ماہ رمضان میں بہتر یہی ہے کہ سحری کھائے ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ماہ رمضان میں سحری ترک نہ کرے۔

۳۔ میں نے سحری کے متعلق پوچھا فرمایا ماہ رمضان میں سحری کھانا افضل ہے اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی ہو اور جو سحری کھانا چاہے وہ کھائے اور جو نہ چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (موثق)

۴۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سحری کھانا برکت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت سحری ترک نہ کرے اگرچہ ایک خرما ہی ہو۔

﴿باب ۱۵﴾

☆(ما يقول الصائم اذا أفطر)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن [أبي]جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان إذا أفطر قال : « اللّهمّ لك صمنا و على رزقك أفطرنا فتقبّله منّا ذهب الظماء وابتلّت العروق وبقي الأجر ».

باب ۱۵

وقت افطار صائم کیا کہے

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا جب افطار کرتے تو فرماتے یا اللہ ہم نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا پس اس کو قبول کر ہماری پیاس گئی سوکھی رگیں سیراب ہوئیں اور اجر باقی رہا۔

﴿باب ۱۶﴾

☆([صوم] الوصال وصوم الدهر)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن حسّان بن مختار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : [ما] الوصال في الصّيام ؟ قال :

فقال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال : لاوصال في صيام ولاصمت يوم إلى اللّيل ولاعتق قبل ملك .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الوصال في الصّيام أن يجعل عشاءه سحوره .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المواصل في الصّيام يصوم يوماً و ليلة و يفطر في السّحر .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن صوم الدّهر ، فقال : لم نزل نكرهه .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن صوم الدّهر فكرهه وقال : لابأس أن يصوم يوماً ويفطر يوماً .

باب ۱۶

وصال وصوم الدہر

۱۔ میں نے پوچھا صوم وصال کیا ہے۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ دو روزے ملانے نہیں چاہییں یعنی رات بھی شامل کر لی جائے اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد نہیں کیا جاتا ۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حضرت نے صوم وصال یہ ہے کہ شام کا کھانا نہ کھائے اور اسے صبح سے ملا دے۔ (ص)

۳۔ فرمایا صوم وصال یہ ہے کہ دن و رات کا روزہ رکھے اور صبح کو کھائے۔ (ص)

۴۔ میں نے صوم الدہر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کے متعلق کچھ نازل نہیں ہوا لیکن ہم اسے برا جانتے ہیں۔ (حسن)

۵۔ میں نے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق یعنی لگاتار روزے (سنتی) رکھنے کے متعلق پوچھا تو حضرت نے اس کو برا سمجھا اور فرمایا کوئی حرج نہیں اس میں ایک روز روزہ رکھے اور ایک روز افطار کرے۔ (ص)

۳۔ میں نے حضرت سے کہا۔ میں نے کنیز کو حکم دیا کہ دیکھے صبح ہوئی ہے یا نہیں، اس نے کہا نہیں ہوئی پس میں کھا لیتا ہوں پھر میں دیکھتا ہوں کہ صبح نمودار ہو گئی۔ فرمایا اس دن کو تمام کرو اور روزہ کی قضا بجا لاؤ اگر تم نے خود دیکھا ہوتا تو قضا لازم نہ ہوتی۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں گھر سے نکلے اور اس کے اصحاب کسی گھر میں کھا رہے تھے میں نے طلوع صبح کے آثار دیکھ کر ان سے کہا صبح ہو گئی بعض تو رک گئے اور بعض نے دل لگی سمجھی، فرمایا ان کو روزہ پورا کرنا اور قضا بجا لانی چاہیئے۔ (مجہول)

۵۔ میں نے پوچھا ایک دن یا دو دن ماہ رمضان میں ایسے ہوئے کہ میں سحری صبح ہوتے کھائی تو آیا اس روز روزہ نہ رکھوں یا اس روز پورا روزہ رکھوں اور دوسرے روز قضا کروں۔ فرمایا اسی روز روزہ نہ رکھ کیونکہ اسی روز صبح کو تو نے کھایا ہے اور دوسرے روز ادا کر۔ (مجہول)

۶۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو طلوع فجر کے بعد پانی پی لے اور وہ ماہ رمضان کا روزہ نہ ہو فرمایا وہ اس دن روزہ رکھے اور دوسرے دن اس کی قضا بجا لائے اور اگر یہ روزہ ماہ رمضان کی قضا کا ہے شوال وغیرہ میں اور بعد فجر پانی پی لیا ہے تو روزہ ختم کرے اور اس کی قضا بجا لائے۔ (ط)

۷۔ میں نے پوچھا ان دو شخصوں کے متعلق جنھوں نے کھڑے ہو کر صبح کو جانچا، ایک نے کہا نمودار ہو گئی دوسرے نے کہا میں تو آثار نہیں پاتا۔ فرمایا جس پر صبح ظاہر نہیں ہوئی وہ کھائے اور جس پر ظاہر ہو گئی ہے اس پر کھانا حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفیدی سیاہی سے جدا ہو جائے۔ (موثق)

﴿باب ۸﴾

☆(الفجر ماهو ومتى يحل و متى يحرم الاكل)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن العلاء بن رزين ، عن موسى بن بكر عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أذّن ابن اُمّ مكتوم لصلاة الغداة ومرّ رجل برسول الله صلى الله عليه وآله وهو يتسحّر فدعاه أن يأكل معه فقال : يا رسول الله قد أذّن المؤذّن للفجر ، فقال : إنّ هذا ابن اُمّ مكتوم وهو يؤذّن بليل فإذا أذّن بلال فعند ذلك فأمسك .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عليِّ بن عطيّة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الفجر هو الّذي إذا رأيته معترضاً كأنّه بياض سورى .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الخيط الأبيض من الخيط الأسود ، فقال : بياض النهار من سواد اللّيل ، قال : وكان بلال يؤذِّن للنبيِّ صلى الله عليه وآله و ابن اُمِّ مكتوم ـ وكان أعمى ـ يؤذِّن بليل ويؤذِّن بلال حين يطلع الفجر ، فقال النبيُّ صلى الله عليه وآله : إذا سمعتم صوت بلال فدعوا الطعام والشراب فقد أصبحتم .

٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمّد بن عبد الجبّار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام في قول الله تعالى : «اُحلَّ لكم ليلة الصيام الرَّفث إلى نسائكم الآية » فقال : نزلت في خوّات بن جبير الأنصاري وكان مع النبيِّ صلى الله عليه وآله في الخندق وهو صائم فأمسى وهو على تلك الحال وكانوا قبل أن تنزل هذه الآية إذا نام أحدهم حرِّم عليه الطعام والشراب فجاء خوّات إلى أهله حين أمسى فقال : هل عندكم طعام فقالوا : لا لاتنم حتّى نصلح لك طعاماً فاتّكأ فنام فقالوا له : قد فعلت قال : نعم فبات على تلك الحال فأصبح ثمَّ غدا إلى الخندق فجعل يغشى عليه فمرَّ به رسول الله صلى الله عليه وآله فلمّا رأى الّذي به أخبره كيف كان أمره فأنزل الله عزَّ وجلَّ فيه الآية «وكلوا واشربوا حتّى يتبيّن لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر » .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام فقلت : متى يحرم الطعام و الشراب على الصائم و تحلُّ الصلاة صلاة الفجر ، فقال : إذا اعترض الفجر و كان كالقبطيّة البيضاء فثمَّ يحرم الطعام و يحلُّ الصيام وتحلُّ الصلاة صلاة الفجر ، قلت : فلسنا في وقت إلى أن يطلع شعاع الشمس ؟ فقال : هيهات أين تذهب ؟ تلك صلاة الصبيان .

باب ۱۸

صبح کی شناخت

۱۔ فرمایا ابن ام مکتوم نے اجازت لی رسول اللہ سے نماز صبح کی اذان کی۔ ایک شخص حضرت کی طرف سے گزرا اور آنحالیکہ آپ سحری کھا رہے تھے۔ حضرت نے اس کو اپنے ساتھ کھانے کے لئے بلایا اس نے کہا یا رسول اللہ موذن صبح کی اذان دے رہا ہے فرمایا یہ ابن ام مکتوم ہے یہ رات کو اذان دیتا ہے۔ جب بلال اذان دے تب کھانے سے رک جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل طلوع فجر اذان کا جواز ہے۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت نے صبح وہ ہے کہ آسمان پر سفیدی اس طرح نظر آئے جیسے حلّہ کی نہر سورا کی سفیدی۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا کیا مطلب ہے سفید تاگے اور سیاہ تاگے کا۔ فرمایا جب دن کی سفیدی رات کی سیاہی میں نمایاں ہو اور فرمایا حضرت رسولؐ خدا کے دو موذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم جو نابینا تھے یہ رات میں اذان دیتے تھے اور بلال صبح نمودار ہوتے پر، پس جب بلال کی آواز اذان سنو تو کھانا پینا ترک کر دو کیونکہ صبح ہو جاتی ہے۔ (ض)

۴۔ امامین میں سے کسی ایک نے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ حلال ہے تمہارے لئے ماہ صیام کی رات کو عورتوں کے پاس جانا فرمایا یہ نازل ہوئی خوات بن جبیر انصاری کے بارہ میں وہ جنگ خندق میں رسول اللہ کے ساتھ روزہ سے تھا اسی حال میں شام ہوگئی۔ یہ واقعہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے اس زمانہ میں اگر کوئی سو جاتا تھا تو کھانا پینا اس پر حرام ہو جاتا تھا۔ خوات اپنے گھر والوں کے پاس آیا شام کو ان سے کہا کچھ کھانے کو ہے انھوں نے کہا تم سو رہو تم ہم تیار کئے دیتے ہیں وہ تکیہ پر سر رکھ کر سو گیا۔ لوگوں نے جاگنے پر اس سے کہا، تم سو گئے اس نے کہا ہاں۔ پس بغیر کھائے صبح تک سوتا رہا۔ صبح کو خندق کھودنے کے لئے آگیا اس کو غش آگیا، رسول اللہ اس کی طرف سے گزرے جب آپؐ کو یہ اطلاع ملی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ کھاؤ پیو جب تک صبح کا سفید خط رات کے کالے خط سے جدا نہ ہو صبح کے وقت (حسن)

۵۔ میں نے حضرت سے پوچھا روزہ دار پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت کب آتا ہے فرمایا جب صبح نمودار ہو جائے سفید چادر کی طرح، پھر کھانا حرام ہے اسی وقت سے روزہ شروع ہوتا ہے اور نماز صبح کا وقت آجاتا ہے میں نے کہا کیا سورج کے طلوع ہونے پر نہیں۔ فرمایا افسوس تم کہاں جا رہے ہو یہ تو بچوں کی نماز ہوئی۔ (م)

﴿باب ۱۹﴾

☆(من ظنّ أنّه ليل فأفطر قبل الليل)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن قوم صاموا شهر رمضان فغشيهم سحاب أسود عند غروب الشمس فظنّوا أنّه ليل فأفطروا ثمّ إنّ السحاب انجلى فإذا الشمس ، فقال : على الّذي أفطر صيام ذلك اليوم إنّ الله عزّ وجلّ يقول : «وأتمّوا الصيام إلى اللّيل» فمن أكل قبل أن يدخل اللّيل فعليه قضاؤه لأنّه أكل متعمّداً .

۲ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن أبي بصير ؛ وسماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوم صاموا شهر رمضان فغشيهم سحاب أسود عند غروب الشمس فرأوا أنّه اللّيل فأفطر بعضهم ، ثمّ إنّ السحاب انجلى فإذا الشمس ، قال : على الّذي أفطر صيام ذلك اليوم إنّ الله عزّ وجلّ يقول : «وأتمّوا الصيام إلى اللّيل» فمن أكل قبل أن يدخل اللّيل فعليه قضاؤه لأنّه أكل متعمّداً .

باب ۱۹

دھوکہ میں قبل از وقت افطار کر لینا

۱۔ میں نے سوال کیا۔ کچھ لوگوں نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا بادل غروب شمس کے وقت چھا گیا یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا بعد میں دھوپ نکل آئی۔ فرمایا جس نے اس روزہ افطار کیا تو اللہ فرماتا ہے روزہ رات تک تمام کرو چونکہ اس نے رات کے داخل ہونے سے قبل ہی افطار کر لیا لہٰذا اس پر روزہ کی قضا ہے۔ کیونکہ اس نے عمداً کھایا ہے (موثق)

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

﴿ باب ۲۰ ﴾

✿(من أكل أوشرب ناسياً في شهر رمضان)✿

۱ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن رجل نسي فأكل وشرب ثمَّ ذكر ، قال : لايفطر إنّما هو شيء رزقه الله عزَّ وجلَّ فليتمَّ صومه .

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن رجل صام في شهر رمضان فأكل وشرب ناسياً ، قال : يتمُّ صومه وليس عليه قضاؤه .

۳ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن داود بن سرحان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل ينسى فيأكل في شهر رمضان قال : يتمُّ صومه فإنّما هو شيء أطعمه الله [إيّاه] .

باب ۲۰

ماہ رمضان میں بھول کر کھانا پینا

۱۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو روزہ میں بھول کر کھا پی لے پھر اسے یاد آئے۔ فرمایا وہ روزہ توڑے نہیں خدا نے اس صورت میں رعایت کی ہے لہٰذا اسے چاہیئے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔ (موثق)

۲۔ میں نے پوچھا اگر ماہ رمضان میں کوئی بھول کر کھالے۔ فرمایا وہ روزہ پورا کرے اس روزہ کی قضا اس پر نہ ہوگی۔ (موثق)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بھول کر کھالے۔ فرمایا اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ایسے کھانے کو اللہ نے معاف کیا ہے (ض)

﴿ باب ۲۱ ﴾

✿(وقت الافطار)✿

۱ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن ابن

أبي عمير ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : وقت سقوط القرص ووجوب الإفطار من الصيام أن يقوم بحذاء القبلة ويتفقّد الحمرة الّتي ترتفع من المشرق فإذا جازت قمّة الرأس إلى ناحية المغرب فقد وجب الإفطار وسقط القرص .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن القاسم بن عروة ، عن بريد بن معاوية قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إذا غابت الحمرة من هذا الجانب يعني ناحية المشرق فقد غابت الشمس في شرق الأرض وغربها .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن الإفطار قبل الصلاة أو بعدها ؟ قال : إن كان معه قوم يخشى أن يحبسهم عن عشائهم فليفطر معهم وإن كان غير ذلك فليصلّ وليفطر .

باب ۲۱

وقت افطار

۱۔ فرمایا جب سورج غروب ہو جائے تو افطار واجب ہے چاہیئے کہ قبلہ کے مقابل کھڑا ہو اور دیکھے اس سرخی کو جو جانب مشرق بلند ہو جب وہ سر پر سے ہٹ کر جانب مغرب جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنا واجب ہے۔ (ضو)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب مشرق کی سرخی غائب ہو جائے تو سمجھو سورج مشرق و مغرب میں غائب ہو گیا۔ (مجہول)

۳۔ حضرت سے پوچھا گیا افطار قبل نماز ہو یا بعد نماز، اگر کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کا اندیشہ ہو کہ ان کے کھانے میں دیر ہو جائے گی تو قبل نماز افطار کرے ورنہ نماز پڑھ کر افطار کرے۔ (ض)

باب ۲۲

(من افطر متعمداً من غير عذر أو جامع متعمداً في شهر رمضان)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن

عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أفطر من شهر رمضان متعمّداً يوماً واحداً من غير عذر قال : يعتق نسمة أو يصوم شهرين متتابعين أو يطعم ستّين مسكيناً فان لم يقدر تصدّق بما يطيق.

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن رجل أفطر يوماً من شهر رمضان متعمّداً ، فقال : إنّ رجلاً أتى النبيّ صلى الله عليه وآله فقال : هلكت يارسول الله فقال : مالك ؟ فقال: النار يارسول الله ، قال: ومالك ؟ قال : وقعت على أهلي ، قال : تصدّق واستغفر قال الرجل : فوالّذي عظم حقّك ماتركت في البيت شيئاً لا قليلاً ولا كثيراً ، قال : فدخل رجل من الناس بمكتل من تمر فيه عشرون صاعاً يكون عشرة أصوع بصاعنا فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : خذ هذا التمر فتصدّق به ، فقال : يا رسول الله على من أتصدّق به و قد أخبرتك أنّه ليس في بيتي قليل ولا كثير ؟ قال : فخذه و أطعمه عيالك و استغفر الله ، قال : فلمّا خرجنا قال أصحابنا : إنّه بدء بالعتق فقال : أعتق أوصم أو تصدّق .

٣ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل وقع على أهله في شهر رمضان فلم يجد ما يتصدّق به على ستّين مسكيناً قال : يتصدّق بقدر مايطيق.

٤ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن ابن الحجّاج قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يعبث بأهله في شهر رمضان حتّى يمني قال : عليه من الكفّارة مثل ما على الّذي يجامع .

٥ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن بريد العجليّ قال : سئل أبوجعفر عليه السلام عن رجل شهد عليه شهود أنّه أفطر من شهر رمضان ثلاثة أيّام قال : يسئل هل عليك في إفطارك في شهر رمضان إثم فإن قال : لا فإنّ على الإمام أن يقتله وإن قال : نعم فإنّ على الإمام أن ينهكه ضرباً .

٦ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن رجل وجد في شهر رمضان وقد أفطر ثلاث مرّات وقد رفع إلى الإمام

ثلاث مرّات ، قال : يقتل في الثالثة

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن سوقة ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يلاعب أهله أوجاريته وهو في قضاء شهر رمضان فيسبقه الماء فينزل ، قال : عليه من الكفّارة مثل ماعلى الّذي يجامع في شهر رمضان .

٨ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله قال : سألته عن رجل أفطر يوماً من شهر رمضان متعمّداً ، قال : يتصدّق بعشرين صاعاً ويقضي مكانه .

٩ ـ عليّ بن محمّد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حمّاد ، عن المفضّل بن عمر ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أتى امرأته وهو صائم وهي صائمة ، فقال : إن كان استكرهها فعليه كفّارتان وإن كانت طاوعته فعليه كفّارة وعليها كفّارة و إن كان أكرهها فعليه ضرب خمسين سوطاً نصف الحدّ وإن كانت طاوعته ضرب خمسة و عشرين سوطاً و ضربت خمسة وعشرين سوطاً .

باب ۲۲

جو عمداً بغیر عذر روزہ ترک کرے

۱۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو روزہ نہ رکھے۔ ماہ رمضان میں قصداً ایک دن بغیر عذر تو فرمایا ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ پے در پے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو صدقہ دے۔ (م)

۲۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جس نے ماہ رمضان میں قصداً روزہ نہ رکھا۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کیا معاملہ ہے اس نے کہا میں تو مستحق دوزخ ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا آخر کیوں۔ اس نے کہا میں نے روزہ میں اپنی عورت سے جماع کیا فرمایا کفارہ دے اور استغفار کر، اس نے کہا میرے گھر میں تو کم یا زیادہ کچھ بھی نہیں اتنے میں ایک شخص آیا ایک پیمانہ میں خرمے لیے ہوئے جو ہمارے وزن سے دس صاع ہوں گے حضرت نے کہا اس آدمی سے خرمے لے لے اور صدقہ دے دے (بجائے کفارہ) اس نے کہا یا رسول اللہ میں کسے صدقہ دوں۔ درآنحالیکہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میرے گھر میں کچھ بھی نہیں، حضرت نے فرمایا انھیں لے جا اور اپنے عیال کو کھلا اور اللہ سے استغفار کر، ہم وہاں سے چلے تو ہمکے ساتھیوں

نے کہا۔حضرت نے کفارہ کی ابتدا غلام آزاد کرنے سے کی، پھر روزے رکھنے کے لئے فرمایا پھر صدقہ کے لئے (حسن)

۳۔ حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے ماہ صیام کے روزہ میں اپنی زوجہ سے مقاربت کی ہو اور اتنی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ فرمایا جتنی طاقت رکھتا ہو صدقہ دے۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی زوجہ کے پاس ماہ رمضان میں سوئے اور اس کی منی نکل جائے فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو جماع کرنے والے کا ہے۔ (م)

۵۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر لوگوں نے گواہی دی ہو کہ اس نے ماہ صیام میں تین روزے نہیں رکھے فرمایا اس سے پوچھا جائے کہ روزوں کے نہ رکھنے میں تو نے گناہ کیا ہے یا نہیں اگر وہ کہے نہیں تو امام حکم دے اس کے قتل کا اور اگر اقرار گناہ کرے تو امام کو چاہیئے کہ اسے اچھی طرح سزا دے۔ (م)

۶۔ میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ماہ رمضان میں بغیر کسی عذر کے تین دن روزے نہ رکھے اور ہر روز امام کے سامنے پیش کیا گیا ہو (اور تازیانہ آیا ہو) فرمایا تیسری بار نہ رکھے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ (موثق)

۷۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی بی بی یا کنیز کے ساتھ بحالت صوم چھیڑ چھاڑ کر رہا ہو اور اس حالت میں اس کو انزال ہو جائے۔ فرمایا اس کا کفارہ وہی ہے جو اس شخص کا جو بحالت صوم رمضان میں جماع کرے۔ (موثق)

۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو قصداً ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھے فرمایا وہ بیس صاع صدقہ دے اور اس کی وقت پر قضا بجا لائے۔ (مرسل)

۹۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے ساتھ ایسی حالت میں جماع کرے جبکہ دونوں روزہ سے ہوں فرمایا اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس پر دو کفارے ہوں گے اور اگر عورت نے مجبور کیا ہے تو مرد و عورت دونوں پر کفارہ ہوگا اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے شرعی حد کا نصف اور اگر عورت نے راغب کیا ہے تو ۲۵ کوڑے مرد کو مارے جائیں گے اور ۲۵ عورت کو (مرسل)

﴿باب ۲۳﴾

☆(الصائم يقبّل أو يباشر)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن رجل يمسّ من المرأة شيئاً أيفسد ذلك صومه أو ينقضه ؟ فقال : إنّ ذلك يكره للرّجل الشابّ مخافة أن يسبقه المنيّ .

۲ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا تنقض القبلة الصوم .

۳ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن منصور بن حازم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما تقول في الصائم يقبّل الجارية والمرأة ؟ فقال : أمّا الشيخ الكبير مثلي ومثلك فلا بأس وأمّا الشابُّ الشبق فلا لأنّه لايؤمن والقبلة إحدى الشهوتين قلت : فما ترى في مثلي تكون له الجارية فيلاعبها ؟ فقال لي : إنّك لشبق يا أبا حازم كيف طعمك ؟ قلت : إن شبعت أضرّني وإن جعت أضعفني قال : كذلك أنا فكيف أنت و النساء ؟ قلت : ولاشيء، قال : و لكنّي يا أبا حازم ما أشاء شيئاً أن يكون ذلك منّي إلّا فعلت .

باب ۲۳

بوسہ بازی اور مباشرت

۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو عورت کے کسی حصہ بدن کا مساس کرے آیا اس کا روزہ فاسد یا ناقص ہو جائے گا فرمایا آدمی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ منی نکل جائے۔ (م)

۲۔ فرمایا بوسہ لینے سے روزہ ناقص نہیں ہوتا۔ (حسن)

۳۔ میں نے حضرت سے پوچھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس روزہ دار کے متعلق جو اپنی زوجہ یا کنیز سے بوسہ بازی کرتا ہے فرمایا جو تمہاری اور میری طرح بوڑھا ہو اس کے لئے تو مضائقہ نہیں، لیکن ایک پُرشہوت جوان کے لئے ایسا نہیں کیونکہ وہ بچ نہیں سکتا۔ بوسہ بازی دو شہوتوں میں سے ایک ہے۔ میں نے کہا اگر کوئی میرا اور آپ جیسا ہو وہ اپنی کنیز سے بوس و کنار کرے۔ فرمایا اے ابوحازم کیا تم پُراز شہوت ہو۔ اچھا بتاؤ تمہارے کھانے کی کیا صورت ہے میں نے کہا اگر شکم سیر کھاتا ہوں تو ضرر دیتا ہے اور اگر بھوکا رہتا ہوں تو کمزور ہو جاتا ہوں فرمایا یہی حالت میری ہے پس کیا صورت ہے عورتوں کے ساتھ، میں نے کہا کچھ نہیں۔ فرمایا اے ابوحازم جب میں چاہتا ہوں کہ کوئی چیز مجھ سے ہو تو میں اسے کرتا ہوں۔ (م)

«باب ۲۷»

(فيمن أجنب بالليل في شهر رمضان وغيره فترك الغسل الى)
(أن يصبح أو احتلم بالليل أو النهار)

١ علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه قال: في رجل احتلم أول الليل أو أصاب من أهله ثم نام متعمداً في شهر رمضان حتى أصبح، قال: يتم صومه ذلك ثم يقضيه إذا أفطر [من] شهر رمضان ويستغفر ربه.

٢ ـ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن الرجل يصيب الجارية في شهر رمضان ثم ينام قبل أن يغتسل قال: يتم صومه ويقضي ذلك اليوم إلا أن يستيقظ قبل أن يطلع الفجر فإن انتظر ماء يسخن أو يستقي فطلع الفجر فلا يقضي يومه.

٣ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجنب ثم ينام حتى يصبح أيصوم ذلك اليوم تطوعاً؟ فقال: أليس هو بالخيار ما بينه وبين نصف النهار؛ قال: وسألته عن الرجل يحتلم بالنهار في شهر رمضان يتم صومه كما هو؟ فقال: لا بأس.

٤ ـ أحمد بن محمد، عن الحجال، عن ابن سنان قال: كتب أبي إلى أبي عبدالله عليه السلام وكان يقضي شهر رمضان وقال: إني أصبحت بالغسل وأصابتني جنابة فلم أغتسل حتى طلع الفجر فأجابه عليه السلام: لا تصم هذا اليوم وصم غداً.

٥ ـ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن علي ابن رئاب، عن إبراهيم بن ميمون قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يجنب بالليل في شهر رمضان فنسي أن يغتسل حتى يمضي بذلك جمعة أو يخرج شهر رمضان، قال: عليه قضاء الصلاة والصوم.

باب ۲۴

جو رات میں جنب ہو اور صبح تک غسل نہ کرے

۱۔ فرمایا حضرت نے اس شخص کے بارے میں جو اول شب میں محتلم ہو جائے یا اپنی زوجہ سے جماع کرے پھر قصداً سو جائے ماہ رمضان میں اور صبح تک سوتا رہے تو اسے چاہیئے کہ روزہ کو تمام کرے اور بعد رمضان اس کی قضا بجا لائے اور اللہ سے استغفار کرے۔ (ح)

۲۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو کنیز سے ماہ رمضان میں مجامعت کرے اور بے غسل کئے سو جائے۔ فرمایا وہ روزہ تمام کرے اور اس کی قضا بجالائے اگر پانی کے گرم ہونے یا پانی ملنے کا انتظار کرے اور صبح ہو جائے تو قضا لازم نہ ہوگی (ح)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو جنب ہونے کے بعد صبح تک سوئے تو کیا تطوعاً اس روز روزہ رکھے فرمایا اسے یہ اختیار نہیں ہے صبح سے نصف دن تک، پھر میں نے پوچھا اگر ماہ رمضان میں دن میں احتلام ہو جائے۔ فرمایا غسل کرے اور روزہ تمام کرے۔ (موثق)

۴۔ ایک شخص نے پوچھا کہ جب وہ ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ رہا تھا میں نے صبح کو غسل کیا درآنحالیکہ وہ غسل جنابت تھا پس غسل سے فارغ نہ ہوا تھا کہ صبح ہو گئی۔ فرمایا اس روز روزہ نہ رکھو دوسرے روز رکھو (ح)

۵۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے جو ماہ رمضان میں جنب ہو جائے اور غسل کرنا بھول جائے یہاں تک کہ آخری جمعہ گزر جائے بلکہ ماہ رمضان ختم ہو جائے فرمایا اس پر نماز و روزہ دونوں کی قضا واجب ہوگی (ض)

﴿باب ۲۵﴾

﴿كراهية الارتماس في الماء للصائم﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الصائم يستنقع في الماء ولا يرتمس رأسه

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله صلوات الله عليه قال : لا يرتمس الصائم ولا المحرم رأسه في الماء .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليِّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الصائم يستنقع في الماء ويصبُّ على رأسه و

... د بالثوب وينضح بالمروحة وينضح البوريا تحته ولايغمس رأسه في الماء

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن موسى بن سعدان ، عن عبدالله بن الهيثم ، عن عبدالله بن سنان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : لا تلزق ثوبك إلى جسدك وهو رطب وأنت صائم حتّى تعصره .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، وغيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن السيّاري ، عن محمّد بن عليّ الهمدانيّ ، عن حنان بن سدير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصائم يستنقع في الماء قال : لا بأس ولكن لاينغمس فيه والمرأة لاتستنقع في الماء لأنّها تحمل الماء بفرجها .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابنا ، عن مثنّى الحنّاط ؛ والحسن الصيقل قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصائم يرتمس في الماء قال : لا ولا المحرم . قال : وسألته عن الصائم يلبس الثوب المبلول ؟ قال : لا .

باب ۲۵

روزہ دار کے لئے کراہت غسل ارتماسی

۱۔ فرمایا حضرت نے روزہ دار کو چاہیئے پانی میں سر نہ ڈبوے اور نہ اپنے سر کو پانی میں ڈبوئے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا روزہ دار اور محرم کو پانی میں سر نہ ڈبونا چاہیئے (حسن)

۳۔ فرمایا روزہ دار کے لئے جائز ہے کہ پانی میں بدن ڈبوئے یا سر پہ پانی ڈالے یا تر کپڑے سے ٹھنڈک پہنچائے یا پنکھا کرے یا اپنے نیچے ٹھنڈا کپڑا رکھے لیکن اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے۔ (ع)

۴۔ فرمایا حضرت نے کہ پانی میں تر کپڑا روزہ کی حالت میں جسم پہ نہ پہنے ہاں نچوڑنے کے بعد مضائقہ نہیں (ق)

۵۔ میں نے پوچھا روزہ دار پانی میں بیٹھ جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن سر نہ ڈبوئے اور عورت پانی میں بیٹھے بھی نہیں تاکہ اس کی فرج کے ذریعہ سے پانی اس کے اندر نہ پہنچے۔ (ض)

۶۔ میں نے پوچھا روزہ دار کے متعلق کہ وہ پانی میں غوطہ لگائے فرمایا نہیں اور نہ محرم ایسا کرے۔ میں نے پوچھا کیا روزہ دار تر کپڑا پہن لے فرمایا نہیں۔ (ض)

﴿باب ۲۶﴾

☆(المضمضة و الاستنشاق للصائم)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الصائم يتوضّأ للصلاة فيدخل الماء حلقه ؟ فقال : إن كان وضوؤه لصلاة فريضة فليس عليه شيء وإن كان وضوؤه لصلاة نافلة فعليه القضاء .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن أبي جميلة ، عن زيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الصائم يتمضمض ؟ قال : لايبلع ريقه حتّى يبزق ثلاث مرّات .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله صلوات الله عليه في الصائم يتمضمض ويستنشق قال : نعم ولكن لا يبالغ .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الرَّيان بن الصلت ، عن يونس قال : الصائم في شهر رمضان يستاك متى شاء وإن تمضمض في وقت فريضة فدخل الماء حلقه فليس عليه شيء وقد تمَّ صومه وإن تمضمض في غير وقت فريضة فدخل الماء حلقه فعليه الإعادة ، والأفضل للصّائم أن لايتمضمض .

باب ۲۶

کلّی کرنا اور ناک میں پانی دینا

۱۔ میں نے پوچھا اگر روزہ دار وضو کرے اور پانی اس کی حلق میں چلا جائے۔ فرمایا اگر وضو نماز واجب کا ہو تو حرج نہیں اور اگر نماز نافلہ کا ہو تو اس روزہ کی قضا ہو گی۔ (حسن)

۲۔ روزہ دار کلی کرے لیکن اپنا تھوک نگلے نہیں اور تین بار تھوکے۔ (ض)

۳۔ روزہ دار کلی کرے ناک میں پانی لے مگر زیادتی نہ کرے (حسن)۔

۴۔ ماہ رمضان میں روزہ دار مسواک تو جس وقت چاہے کر لے لیکن کلی فرض نماز کے وضو میں کرے اگر بلا قصد پانی حلق میں چلا جائے تو روزہ برقرار رہے گا لیکن اس کے علاوہ اگر کلی کرتے وقت پانی حلق میں چلا جائے گا تو روزہ کا اعادہ کرنا ہوگا روزہ دار کے لئے بہتر یہ ہے کہ کلی نہ کرے۔ (ض)

(باب)

(الصائم يتقيأ أو يذرعه القيء او يقلس)

١ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ وأبو عليّ الأشعريّ ، عن محمد بن عبدالجبّار جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا تقيّأ الصائم فعليه قضاء ذلك اليوم و إن ذرعه من غير أن يتقيّأ فليتمّ صومه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا تقيّأ الصائم فقد أفطر وإن ذرعه من غير أن يتقيّأ فليتمّ صومه .

٣ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الّذي يذرعه القيء وهو صائم قال : يتمّ صومه ولا يقضي .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يخرج من جوفه القلس حتّى يبلغ الحلق ثمّ يرجع إلى جوفه و هو صائم ؟ قال : ليس بشيء .

٥ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم قال : سئل أبوجعفر عليه السلام عن القلس يفطّر الصّائم ؟ قال : لا .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن القلس وهي الجشأة يرتفع الطّعام من جوف الرّجل من غير أن يكون تقيّأ وهو قائم في الصّلاة قال : لاينقض ذلك وضوءه ولايقطع صلاته ولايفطّر صيامه .

باب

روزہ میں قے

ا۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب روزہ دار قصداً قے کرے تو اس پر روزہ کی قضا واجب ہوگی اور اگر بلا قصد

آجائے تو روزہ کو تمام کرے ۔ (ص)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے ۔(ص)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے (مجہول)

۴۔ فرمایا اگر پیٹ سے ترش پانی بحالت صوم حلق میں آجائے اور پھر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ رہے گا۔ (ص)

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کھٹے پانی کے متعلق کہ آیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے فرمایا نہیں۔ (موثق)

۶۔ میں نے کھٹے پانی کے متعلق پوچھا جو انسان کے کھانے سے پیٹ کے اندر سے اوپر آتا ہے فرمایا اس سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز نہ روزہ ۔ (موثق)۔

﴿باب ۲۸﴾

﴿في الصائم يحتجم و يدخل الحمام﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الصّائم أيحتجم ؟ فقال : إنّي أتخوّف عليه ، أما يتخوّف على نفسه ؟ قلت : ماذا يتخوّف عليه ؟ قال : الغشيان أو تثور به مرّة ، قلت : أرأيت إن قوي على ذلك ولم يخش شيئاً ؟ قال : نعم إن شاء .

٢ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحجامة للصّائم ، قال : نعم إذا لم يخف ضعفاً .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه سئل عن الرّجل يدخل الحمّام وهو صائم ، فقال : لا بأس ما لم يخش ضعفاً .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يدخل الحمّام وهو صائم ، قال : لا بأس .

باب ۲۸

روزہ میں پچھنے لگوانا اور حمّام کرنا

۱۔ میں نے پوچھا کیا حالت روزہ میں سینگی لگوائے فرمایا میں اس کے معاملہ میں خوف کرتا ہوں کیا وہ اپنے لئے خوف نہیں کرتا۔ میں نے کہا اس کے لئے کاہے کا خوف فرمایا غشی کا یا صفرہ کا اثر پذیر ہونے کا۔ وہ کسی چیز سے نہ ڈرے تو کرے۔ (ص)

۲۔ فرمایا اگر روزہ میں ضعف سے نہ ڈرے تو حجامت (پچھنے لگوانا) کرالے۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا روزہ دار کے حمام میں داخل ہونے کے لئے فرمایا کیا حرج ہے اگر ضعف سے نہ ڈرے (م)

۴۔ ترجمہ اوپر گزرا (م)

﴿ باب ۲۹ ﴾

☆(في الصائم يسعط ويصبّ في اذنه الدهن أو يحتقن)☆

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن حمّاد ابن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الصّائم يشتكي اُذنه يصبّ فيها الدّواء ؟ قال : لابأس به .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصّائم يصبّ في اُذنه الدّهن ، قال : لابأس به .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد أنّه سأله عن الرّجل يحتقن تكون به العلّة في شهر رمضان ، فقال : الصّائم لايجوز له أن يحتقن .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسين ، عن أحمد بن الحسن ، عن أبيه ، عن عليّ بن رباط ، عن ابن مسكان ، عن ليث المراديّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الصّائم يحتجم ويصبّ في اُذنه الدّهن قال : لابأس إلّا السّعوط فإنّه يكره .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه موسى ابن جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرّجل والمرأة هل يصلح لهما أن يستدخلا الدّواء

وهما صائمان ؛ قال : لابأس .

٦ ـ أحمد بن محمد ، عن علي بن الحسين ، عن محمد بن الحسين ، عن أبيه قال : كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام : ماتقول في التلطّف يستدخله الانسان وهو صائم ؛ فكتب : لابأس بالجامد .

باب ۲۹

بحالت صوم کان میں تیل ڈالنا وحقنہ کرانا

۱۔ اگر کان میں تکلیف ہو تو ڈلوانے میں کوئی حرج نہیں (م)

۲۔

۳۔ پوچھا اگر کوئی ماہ رمضان میں بحالت مرض حقنہ کرائے۔ فرمایا روزہ میں حقنہ کرانا جائز نہیں۔ (ض)

۴۔ میں نے پوچھا روزہ میں حجامت کرانا (پچھنے لگوانا) اور کان میں تیل ڈالنے کے متعلق فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن نسوار ناک میں ڈالنا مکروہ ہے۔ (موثق)

۵۔ میں نے پوچھا روزہ دار مرد و عورت (حقنہ کے ذریعہ) دوا داخل کرائیں (بشرطیکہ خشک ہو) فرمایا کوئی حرج نہیں (ع)

۶۔ میں نے پوچھا بحالت روزہ آپ حقنہ کرانے کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا اگر خشک ہو تو کوئی مضائقہ نہیں (مجہول)

﴿باب ۳۰﴾

❁(الكحل والذرور للصائم)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سليمان الفرّاء ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام في الصّائم يكتحل قال : لابأس به ليس بطعام ولاشراب .

علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن سليمان الفرّاء ، عن غير واحد ، عن أبي جعفر عليه السلام مثله .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن خالد ، عن سعد بن سعد الأشعري

عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : سألته عمّن يصيبه الرّمد في شهر رمضان هل يذرّ عينه بالنّهار وهو صائم ؟ قال : يذرّها إذا أفطر ولا يذرّها وهو صائم .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران قال : سألته عن الكحل للصّائم ، فقال : إذا كان كحلاً ليس فيه مسك وليس له طعم في الحلق فلابأس به .

باب ۳۰

سرمہ لگانا

۱۔ میں نے پوچھا روزہ دار سرمہ لگائے، فرمایا کچھ حرج نہیں، نہ وہ کھانے میں ہے نہ پینے میں (م)

۲۔ ایسی ہی روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے دوسرے راویوں نے کی ہے۔

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ماہ رمضان میں اگر بحالت روزہ کسی کی آنکھ دکھتی ہو تو دن میں وہ دوا آنکھ میں ڈال لے. فرمایا افطار کے بعد روزہ میں نہیں۔ (موثق)

۴۔ فرمایا ایسا سرمہ رمضان میں لگایا جا سکتا ہے جس میں مشک نہ ہو اور جس کا ذائقہ حلق تک نہ پہنچے (موثق)

باب ۳۱

(السواك للصائم)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن السّواك للصّائم ، فقال : نعم يستاك أيّ النّهار شاء .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الصّائم يستاك بالماء ، قال : لابأس به ؛ وقال : لايستاك بسواك رطب .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن

أبي عبدالله عليه السلام أنّه كره للصّائم أن يستاك بسواك رطب ، وقال : لايضرّ أن يبلّ سواكه بالماء ثمّ ينفضه حتّى لايبقى فيه شيء .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الصّائم ينزع ضرسه ؟ قال : لا ، ولايدمي فاه ولايستاك بعود رطب .

باب ۳۱

روزہ میں مسواک کرنا

۱۔ فرمایا روزہ دار دن میں جب چاہے مسواک کرے۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا روزہ دار پانی سے مسواک کرے فرمایا کیا حرج ہے لیکن تر مسواک نہ کرے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا مکروہ ہے ہری مسواک کرنا لیکن پانی میں تر کر کے کر سکتا ہے بشرطیکہ جھٹک کر اس کا پانی نکال دیا ہو۔ (حسن)

۴۔ پوچھا روزہ دار ڈاڑھ اکھڑوائے فرمایا نہیں اور اس کے منہ میں خون نہیں آنا چاہیئے اور نہ تر مسواک کرے (حسن)

﴿باب ۳۲﴾

﴿الطيب والريحان للصائم﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام أنّ عليّاً صلوات الله عليه كره المسك أن يتطيّب به الصّائم .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن داود بن إسحاق الحذّاء ، عن محمّد بن الفيض قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام ينهى عن النرجس ، فقلت : جعلت فداك لم ذلك ؟ فقال : لأنّه ريحان الأعاجم .

و أخبرني بعض أصحابنا أنَّ الأعاجم كانت تشمّه إذا صاموا و قالوا : إنّه يمسك الجوع .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبيه ، عن عبدالله بن الفضل النّوفليّ ، عن الحسن بن راشد قال : كان أبو عبدالله عليه السلام إذا صام تطيّب بالطيب و يقول : الطيب تحفة الصّائم .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليِّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الصّائم يشمُّ الرَّيحان والطيب ؟ قال : لا بأس به .

و روي أنّه لا يشمُّ الرَّيحان لأنّه يكره له أن يتلذَّذ به .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الحائض تقضي الصّلاة ؟ قال : لا ، قلت : تقضي الصوم ؟ قال : نعم ، قلت : من أين جاء ذا ؟ قال : إنَّ أوَّل من قاس إبليس ، قلت : والصّائم يستنقع في الماء ؟ قال : نعم ، قلت : فيبلُّ ثوباً على جسده ؟ قال : لا ، قلت : من أين جاء ذا ؟ قال : من ذاك ، قلت : الصّائم يشمُّ الرَّيحان ؟ قال : لا لأنّه لذَّة و يكره له أن يتلذَّذ .

باب ۳۲

روزہ میں خوشبو کا استعمال

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کو مشک سونگھنا مکروہ ہے (موثق)

۲۔ حضرت ابوعبداللہ نے منع فرمایا ہے نرجس کا پھول سونگھنے سے میں نے کہا ایسا کیوں ہے فرمایا اس لئے کہ عجمیوں کا پھول ہے بعض اصحاب نے بتایا کہ عجمی جب روزہ میں سونگھتے ہیں تو ان کی بھوک رک جاتی ہے۔ (مجہول)

۳۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام روزہ میں خوشبو لگاتے اور فرماتے خوشبو صائم کے لئے تحفہ ہے (م)

۴۔ فرمایا حضرت نے روزہ میں پھول یا خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (م)

۵۔ میں نے حضرت سے کہا کیا حیض والی عورت نمازوں کی قضا بجا لائے فرمایا نہیں، میں نے کہا قضا روزہ بجا لائے فرمایا ہاں، میں نے کہا یہ حکم آپ نے کہاں سے فرمایا۔ فرمایا سب سے قیاس کرنے والا ابلیس تھا۔ میں نے کہا روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا کیا وہ کپڑا تر کرکے بدن پر رکھے فرمایا نہیں، میں نے کہا یہ حکم کہاں سے ہے فرمایا اسی سے (یعنی قیاس نہ کرو) میں نے کہا روزہ دار کیا پھول نہ سونگھے۔ فرمایا نہیں کیونکہ اس میں لذت ہوتی ہے اور مکروہ ہے روزہ دار کو لذت حاصل کرنا۔ (ض)

﴿ باب ۳۳ ﴾

☆(مضغ العلك للصائم)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : الصّائم يمضغ العلك قال : لا .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليِّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبوجعفر عليه السلام : يا محمّد إيّاك أن تمضغ علكاً فإنّي مضغت اليوم علكاً وأنا صائم فوجدت في نفسي منه شيئاً .

باب ۳۳

روزہ میں گوند چابنا

۱۔ میں نے کہا روزہ دار گوند چاب سکتا ہے۔ فرمایا نہیں (حسن)

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد روزہ میں گوند چابنے سے بچو، میں نے روزہ میں چاب کر دیکھا تو اپنے نفس پر اس کا اثر پایا۔ (م)

باب ۳۴

(في الصائم يذوق القدر و يزق الفرخ)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن المرأة الصّائمة تطبخ القدر فتذوق المرقة تنظر إليه؟ فقال: لابأس. قال: وسئل عن المرأة يكون لها الصبيُّ وهي صائمة فتمضغ الخبز وتطعمه؟ فقال: لابأس والطير إن كان لها.

٢ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليٍّ الوشّاء، عن أبان بن عثمان، عن الحسين بن زياد، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لابأس للطبّاخ والطبّاخة أن يذوق المرق وهو صائم.

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنَّ فاطمة صلّى الله عليها كانت تمضغ للحسن ثمَّ للحسين صلوات الله عليهما وهي صائمة في شهر رمضان.

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن عليِّ بن النّعمان، عن سعيد الأعرج قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الصّائم يذوق الشيء ولا يبلعه؟ قال: لا.

باب ۳۴

روزہ میں ہانڈی کی نمک چشی

۱۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ روزہ میں ہانڈی کا نمک چکھ سکتے ہیں، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، پوچھا عورت اپنے بچہ کو روٹی چاب کر کھلا سکتی ہے فرمایا کوئی حرج نہیں بلکہ پرندہ کو بھی کھلا سکتی ہے (حسن)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر کھانا پکانے والا یا پکانے والی روزہ میں ہانڈی کا نمک چکھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں (ض)

۳۔ فرمایا حضرت نے جناب فاطمہ روزہ میں امام حسنؑ کو اور پھر امام حسینؑ کو روٹی چاب کر کھلاتی تھیں۔ (ض)

۴۔ میں نے کہا روزہ دار اگر روزہ میں کوئی شے چکھے اور نگلے نہیں۔ فرمایا نہیں ایسا نہ کرے۔ (م)

﴿باب ۳۵﴾

☆(في الصائم يزدرد نخامته ويدخل حلقه الذباب (۲))☆

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن غياث بن إبراهيم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس بأن يزدرد الصائم نخامته .

۲ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام أنّ علياً صلوات الله عليه سئل عن الذّباب يدخل حلق الصائم ، قال : ليس عليه قضاء ، لأنّه ليس بطعام .

باب ۳۵

روزہ میں بلغم نگلنا یا مکھی منہ میں جانا

۱۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر روزہ دار بلغم نگل لے۔ (موثق)

۲۔ پوچھا گیا اگر مکھی حلق میں داخل ہو جائے۔ فرمایا اس پر روزہ کی قضا نہیں کیونکہ وہ کھانا نہیں۔ (ضعیف)

﴿باب ۳۶﴾

☆(في الرجل يمصّ الخاتم والحصاة والنواة)☆

۱ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يعطش في شهر رمضان قال : لابأس بأن يمصّ الخاتم .

۲ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسن ، عن محسن بن أحمد ، عن يونس بن يعقوب قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : الخاتم في فم الصائم ليس به بأس فأمّا النواة فلا .

باب ۳۵
روزہ میں انگوٹھی وغیرہ چوسنا

۱۔ فرمایا بحالت روزہ اگر پیاس میں کوئی انگوٹھی چوس لے تو مضائقہ نہیں۔ (م)

۲۔ روزہ میں انگوٹھی چوسنے میں حرج نہیں لیکن گٹھلی نہ چوسے۔ (مجہول)

﴿باب ۳۶﴾

❁(الشيخ والعجوز يضعفان عن الصوم)❁

١ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين، عن محمّد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «وعلى الّذين يطيقونه فدية طعام مساكين» قال: الشيخ الكبير والّذي يأخذه العطاش؛ وعن قوله عزّ وجلّ: «فمن لم يستطع فإطعام ستّين مسكيناً» قال: من مرض أو عطاش.

٢ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن عبدالملك بن عتبة الهاشميّ قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الشيخ الكبير والعجوز الكبيرة الّتي تضعف عن الصوم في شهر رمضان، قال: تصدَّق في كلّ يوم بمدّ حنطة.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبدالله بن المغيرة، عن عبدالله بن سنان قال: سألته عن رجل كبير ضعف عن صوم شهر رمضان قال: يتصدَّق كلّ يوم بما يجزىء من طعام مسكين.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن محبوب، عن العلاء بن رزين، عن محمّد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: الشيخ الكبير والّذي به العطاش لاحرج عليهما أن يفطرا في شهر رمضان ويتصدَّق كلّ واحد منهما في كلّ يوم بمدّ من طعام ولا قضاء عليهما فإن لم يقدرا فلا شيء عليهما.

٥ ـ أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن ابن بكير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «وعلى الّذين يطيقونه فدية طعام مسكين» قال: الّذين كانوا يطيقون الصوم فأصابهم كبر أو عطاش أو شبه ذلك فعليهم لكلّ يوم مدّ.

٦ ـ أحمد بن إدريس؛ وغيره، عن محمّد بن أحمد، عن محمّد بن الحسين، عن عمرو بن سعيد، عن مصدّق بن صدقة، عن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يصيبه العطاش حتّى يخاف على نفسه، قال: يشرب بقدر مايمسك به رمقه ولا يشرب حتّى يروى .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرّار، عن يونس، عن المفضّل ابن عمر قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إنّ لنا فتيات وشبّاناً لا يقدرون على الصيام من شدّة مايصيبهم من العطش، قال: فليشربوا بقدر ماتروى به نفوسهم وما يحذرون .

باب ۳۷

بوڑھے اور بوڑھیوں کا روزہ

۱- فرمایا اس آیت کے متعلق جو کمزوری کی وجہ سے بمشقت روزہ رکھ پاتے ہوں وہ فدیہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا دیں اور دوسری آیت کے متعلق فرمایا جو کفارہ کے روزے نہ رکھ سکتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے خواہ روزہ نہ رکھ سکنا مرض سے ہو یا پیاس سے ۔ (م)

۲- فرمایا جو بوڑھے یا بوڑھیاں رمضان میں روزے نہ رکھ سکتے ہوں وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد گیہوں صدقہ دیں (م)

۳- جو ماہ رمضان میں پیرانہ سالی کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے وہ ایک مسکین کی خوراک کھلائے ۔ (حسن)

۴- فرمایا جو بہت بوڑھا یا پیاس کا بیمار ہو اور روزہ نہ رکھ سکے تو ہر روزہ کے بدلے ایک مد تصدق کرے اور ان دونوں پر قضا نہ ہوگی اور اگر وہ مد دینے پر قادر نہ ہوں تو معاف ہے ۔ (م)

۵- آیہ الذین یطیقونہ الخ کے متعلق حضرت نے جو بہ تکلف روزہ رکھ پاتے ہوں وہ بدلہ میں مساکین کو کھانا کھلائیں اور جو زیادہ بوڑھے ہو گئے ہوں یا پیاس وغیرہ کے بیمار ہوں تو ہر روز ایک مد کسی مسکین کو دیں ۔ (مرسل)

۶- جو شخص پیاس کا بیمار ہو اور ہلاک ہونے کا خوف ہو تو بقدر سد رمق پی لے نہ اتنا کہ سیراب ہو جائے (موثق)

۷- میں نے کہا ہمارے یہاں کچھ عورتیں اور جوان ایسے ہیں کہ وہ پیاس کے غلبہ کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ۔ فرمایا بقدر تری پہنچانے کے اتنا پی لیں کہ موت کا خدشہ باقی نہ رہے ۔ (م)

﴿باب ۳۸﴾

☆(الحامل والمرضع يضعفان عن الصوم)☆

۱ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : الحامل المقرب والمرضع القليلة اللبن لاحرج عليهما أن يفطرا في شهر رمضان لأنهما لاتطيقان الصوم و عليهما أن يتصدق كل واحد منهما في كل يوم يفطر فيه بمد من طعام وعليهما قضاء كل يوم أفطرتا فيه تقضيانه بعد .

محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبدالله بن هلال ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام مثله .

باب ۳۸

حاملہ اور مرضعہ کا روزہ

۱۔ قریب الولادت حاملہ اور دودھ پلانے والی جس کا دودھ کم ہو کوئی حرج نہیں اگر وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتیں لیکن انھیں چاہیے کہ جس روز روزہ نہ ہو وہ اس کا فدیہ ایک مُد اناج دیں اور بعد رمضان جتنے روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجا لائیں۔ (م)

۲۔ ایک دوسری حدیث بھی حضرت سے ایسی ہی منقول ہے۔

﴿باب ۳۹﴾

☆(حد المرض الذي يجوز للرجل أن يفطر فيه)☆

۱ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن الوليد بن صبيح قال : حممت بالمدينة يوماً في شهر رمضان فبعث إلي أبو عبدالله عليه السلام بقصعة فيها خل وزيت وقال : أفطر وصل وأنت قاعد .

۲ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة قال : كتبت إلى أبي عبدالله عليه السلام أسأله ما حد المرض الذي يفطر فيه صاحبه و المرض الذي

يدع صاحبه الصلاة قائماً ؟ قال : «بل الإنسان على نفسه بصيرة» و قال : ذاك إليه هو أعلم بنفسه.

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى بن عبيد، عن يونس، عن سماعة قال: سألته ما حدُّ المرض الّذي يجب على صاحبه فيه الإفطار كما يجب عليه في السفر من كان مريضاً أو على سفر؟ قال: هو مؤتمن عليه مفوَّض إليه فإن وجد ضعفاً فليفطر وإن وجد قوّة فليصمه، كان المرض ما كان.

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الصائم إذا خاف على عينيه من الرَّمد أفطر.

٥ ـ محمّد بن يحيى؛ وغيره، عن محمّد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعيد، عن مصدِّق بن صدقة، عن عمّار بن موسى، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يجد في رأسه وجعاً من صداع شديد هل يجوز له الإفطار؟ قال: إذا صدع صداعاً شديداً وإذا حمَّ حمّى شديدة وإذا رمدت عيناه رمداً شديداً فقد حلَّ له الإفطار.

٦ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن بكر بن أبي بكر الحضرميِّ قال: سأله أبي ـ يعني أبا عبدالله عليه السلام ـ وأنا أسمع: ما حدُّ المرض الّذي يترك منه الصوم؟ قال: إذا لم يستطع أن يتسحّر

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن شعيب، عن محمّد بن مسلم قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: ما حدُّ المريض إذا نقه في الصيّام؟ قال: ذلك إليه هو أعلم بنفسه إذا قوي فليصم.

٨ ـ أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسين بن عثمان، عن سليمان ابن عمرو، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: اشتكت أُمُّ سلمة رحمة الله عليها عينها في شهر رمضان فأمرها رسول الله صلّى الله عليه وآله أن تفطر، وقال: عشاء اللّيل لعينك رديٌّ.

باب ۳۹

روزہ نہ رکھنے کے لئے حدِ مرض

۱۔ میں نے مدینہ میں ایک روز روزہ رکھا ماہ رمضان کا، حضرت ابوعبداللہ نے میرے لیے ایک کاسہ میں تھوڑا سا ستو کہ اور روغن زیتون بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اس سے افطار کر لو اور نماز بیٹھ کر پڑھو (بوجہ خوف زیادتی مرض) (حسن)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو لکھا کیا حد ہے اس مرض کی جس میں انسان کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور اس مرض کی جس میں نماز ترک کی جائے۔ فرمایا انسان اپنے نفس کی حالت کو خود دیکھنے والا ہے یہ تو اسی کو اندازہ کرنا ہے کہ وہ رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا کیا تعریف ہے اس مرض کی جس میں روزہ کا ترک واجب ہوتا ہے جیسے سفر میں، فرمایا اس کا بھروسہ اسی کی ذات پر کیا جائے گا اگر کمزوری محسوس کرے روزہ ترک کر دے اگر رکھ سکتا ہے تو رکھ لے مرض چاہے کیسا ہی ہو۔ (موثق)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر روزہ رکھنے والا درد چشم سے خوف کرے تو روزہ نہ رکھے (موثق)

۵۔ حضرت نے فرمایا اگر کسی کے سر میں شدید درد ہے تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے اسی طرح جب شدید بخار ہو یا آنکھوں پر بہت زیادہ آشوب ہو تو بھی اس کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ (حسن)

۶۔ کسی نے حضرت سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا۔ کیا ہے اس مرض کی صورت جس میں روزہ ترک کیا جائے فرمایا جب کہ اس کی طاقت نہ ہو کہ صبح کی دوا ترک کر سکے۔ (موثق)

۷۔ پوچھا وہ کون سا مریض ہے جو روزہ نہ رکھے فرمایا اس کا فیصلہ وہ خود کرے کیونکہ اپنے دل کی حالت وہی بہتر سمجھ سکتا ہے اگر طاقت ہو تو رکھ لے۔ (ض)

۸۔ اُمّ سلمہ نے حضرت رسولِ خدا سے آنکھیں دکھنے کا حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا نہ رکھو اور فرمایا رات کا کھانا تمہاری آنکھ کے لئے مضر ہے۔ (حسن)

﴿باب ۴۰﴾

﴿من توالى عليه رمضانان﴾

۱ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ،

عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله صلوات الله عليهما قال : سألتهما عن رجل مرض فلم يصم حتّى أدركه رمضان آخر فقالا : إن كان برء ثمّ توانى قبل أن يدركه رمضان الآخر صام الّذي أدركه و تصدّق عن كلّ يوم بمدّ من طعام على مسكين و عليه قضاؤه وإن كان لم يزل مريضاً حتّى أدركه رمضان آخر صام الّذي أدركه وتصدّق عن الأوّل لكلّ يوم مدّاً على مسكين وليس عليه قضاؤه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام في الرّجل يمرض فيدركه شهر رمضان ويخرج عنه وهو مريض ولايصحّ حتّى يدركه شهر رمضان آخر ، قال : يتصدّق عن الأوّل ويصوم الثاني فإن كان صحّ فيما بينهما ولم يصم حتّى أدركه شهر رمضان آخر صامهما جميعاً ويتصدّق عن الأوّل .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن فضيل ، عن أبي الصباح الكنانيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل عليه من شهر رمضان طائفة ثمّ أدركه شهر رمضان قابل ، قال : عليه أن يصوم وأن يطعم كلّ يوم مسكيناً فإن كان مريضاً فيما بين ذلك حتّى أدركه شهر رمضان قابل فليس عليه إلّا الصيام إن صحّ وإن تتابع المرض عليه فلم يصحّ فعليه أن يطعم لكلّ يوم مسكيناً .

باب ۴

جس پر دو رمضان بے روزہ رکھے گزریں

۱۔ امامین علیہما السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو سال بھر بیمار رہا ہو اور اسی حالت میں دوسرا رمضان آجائے۔ فرمایا اگر مرض جاتا رہا ہو اور دوسرا رمضان آنے سے پہلے کچھ طاقت آگئی ہو تو آئندہ رمضان میں روزے رکھے اور گزشتہ سال کے قضا شدہ روزوں کے سلسلے میں ہر روزہ کے بدلے ایک مُد اناج کسی محتاج کو دے اور اس پر روزوں کی قضا نہیں۔ (۲)

۲۔ اگر کوئی سال بھر مریض رہے اور اسی حالت میں دوسرا رمضان آجائے تو پہلے رمضان کے لیے صدقہ دے اور

دوسرے کے روزے رکھے اور اگر دونوں رمضان کے درمیان صحت یاب ہوگیا اور اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک دوسرا رمضان آگیا تو دونوں رمضان کے روزے رکھنے ہوں گے اور پہلے رمضان کے سلسلے میں صدقہ بھی دے گا (حسن)

۳۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس پر ماہ رمضان کے روزے قضا ہیں اور دوسرا رمضان آجائے فرمایا اگر تندرست ہوگیا تو روزے رکھے اور پچھلے روزوں کے متعلق ہر روز مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر برابر بیمار ہی رہا ہو اور دوسرا رمضان آجائے تو اس پر بصورت صحت صرف روزے ہی رکھنا ہے اور اگر مسلسل بیمار ہی رہے تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے۔ (مجہول)

﴿ باب ﴾

☆(قضاء شهر رمضان)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن أحمد بن أشيم ، عن سليمان ابن جعفر الجعفريِّ قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرَّجل يكون عليه أيّام من شهر رمضان أيقضيها متفرِّقة قال : لا بأس بتفريق قضاء شهر رمضان إنّما الصيام الّذي لا يفرَّق كفّارة الظهار وكفّارة الدَّم وكفّارة اليمين .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عمّن يقضي شهر رمضان منقطعاً ، قال : إذا حفظ أيّامه فلا بأس .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أفطر شيئاً من شهر رمضان في عذر فإن قضاه متتابعاً أفضل وإن قضاه متفرِّقاً فحسن لا بأس .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان على الرَّجل شيء من صوم شهر رمضان فليقضه في أيِّ شهر شاء أيّاماً متتابعة فإن لم يستطع فليقضه كيف شاء وليحصِ الأيّام فإن فرَّق فحسن وإن تابع فحسن .

٥ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قضاء شهر رمضان في ذي الحجّة [أ]و[أ]قطعه

قال : اقضه في ذي الحجّة واقطعه إن شئت

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن عبدالله بن هلال ، عن عقبة بن خالد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل مرض في شهر رمضان فلمّا برء أراد الحجّ كيف يصنع بقضاء الصوم ؟ قال : إذا رجع فليصمه .

باب ۱۱

قضائے ماہ رمضان

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہوں کیا وہ متفرق طور سے انھیں ادا کر سکتا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں لگاتار تو وہ روزے رکھے جائیں گے جو ماہ صیام کے یا قتل کے یا قسم کے کفارہ کے ہوں (مجہول)

۲۔ میں نے پوچھا رمضان کے قضا روزے متفرق رکھنے میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا اگر دنوں کو یاد رکھے تو کیا حرج ہے۔ (موثق)

۳۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے کوئی ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھے تو ان کی ادائیگی اگر لگاتار ہو تو افضل ہے اور متفرق رکھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۴۔ اگر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہو جائیں تو جس ماہ میں چاہے لگاتار رکھ کر ادا کرے اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو جیسے چاہے رکھ کر دن پورے کر دے متفرق طریقہ سے یا لگاتار۔ (حسن)

۵۔ میں نے پوچھا ماہ رمضان کے قضا روزے ذی الحجہ میں ادا کر دیئے جائیں متفرق طور سے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر چاہے متفرق رکھ لے۔ (مرسل)

۶۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو ماہ صیام میں مریض ہو جائے اور جب اچھا ہو تو حج کا ارادہ کرے ایسی روزوں کی قضا کیسے بجا لائے فرمایا جب واپس آئے تو رکھ لے۔ (مجہول)

﴿باب ۱۲﴾

✲(الرجل يصبح وهو يريد الصيام فيفطر و يصبح وهو لا يريد الصوم)✲

✲(فيصوم في قضاء شهر رمضان و غيره)✲

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يصبح و هو يريد الصيام ثمّ يبدو

له فيفطر ، قال : هو بالخيار ما بينه و بين نصف النهار ، قلت : هل يقضيه إذا أفطر ؟ قال : نعم لأنّها حسنة أراد أن يعملها فليتمّها ، قلت : فإنّ رجلاً أراد أن يصوم ارتفاع النّهار أيصوم ؟ قال : نعم .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ابن أيّوب ، عن حسين بن عثمان ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الصائم المتطوّع تعرض له الحاجة ؟ قال : هو بالخيار ما بينه وبين العصر و إن مكث حتّى العصر ثمّ بدا له أن يصوم فإن لم يكن نوى ذلك فله أن يصوم ذلك اليوم إن شاء .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن العبّاس بن معروف ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن سنان ، عن عمّار بن مروان ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله : «الصائم بالخيار إلى زوال الشمس» قال : ذلك في الفريضة فأمّا النّافلة فله أن يفطر أيّ ساعة شاء إلى غروب الشمس .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الرَّحمن بن الحجّاج ، عن أبي الحسن صلوات الله عليه في الرَّجل يبدوله بعد ما يصبح ويرتفع النهار في صوم ذلك اليوم ليقضيه من شهر رمضان ولم يكن نوى ذلك من اللّيل قال : نعم ليصمه وليعتدَّ به إذا لم يكن أحدث شيئاً .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الحارث ابن محمّد ، عن بريد العجليّ ، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل أتى أهله في يوم يقضيه من شهر رمضان قال : إن كان أتى أهله قبل زوال الشمس فلا شيء عليه إلّا يوم مكان يوم وإن كان أتى أهله بعد زوال الشمس فإنَّ عليه أن يتصدَّق على عشرة مساكين فإن لم يقدر صام يوماً مكان يوم وصام ثلاثة أيّام كفّارة لما صنع .

٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة تقضي شهر رمضان فيكرهها زوجها على الإفطار ، فقال : لا ينبغي له أن يكرهها بعد الزوال

٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن صالح بن عبدالله الخثعمي قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل ينوي الصوم فيلقاه أخوه الّذي هو على أمره أيفطر ؟ قال : إن كان تطوّعاً أجزأه وحسب له وإن كان قضاء فريضة قضاه .

باب ۴۲

صبح کو ارادۂ صوم کرکے افطار کرنا

۱- میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو صبح کو روزہ سے ہو پھر پتہ چلے کہ ماہ رمضان نہیں ہے تو کیا افطار کرے۔ فرمایا اسے اختیار ہے دوپہر سے پہلے پہلے، میں نے کہا اگر اور لوگ رکھیں تو یہ بھی رکھے۔ فرمایا یہ تو اچھا ہے کہ اسے تمام کرے۔ میں نے کہا ایک شخص روزہ کا ارادہ کرے درآنحالیکہ دن چڑھ گیا ہو تو کیا وہ روزہ رکھے فرمایا رکھ لے۔

۲- میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے سنتی روزہ رکھا ہو اور اسے کوئی مجبوری پیش آجائے فرمایا عصر تک اسے رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے اگر عصر تک ٹھہرا رہے اور اسے کوئی مانع نہ ہو تو اگرچہ نیت نہ کی ہو نیت کرکے روزہ رکھ لے۔ (موثق)

۳- واجب روزہ میں دوپہر سے قبل نیت کرسکتا ہے اور سنتی روزہ میں غروب سے قبل جب چاہے نیت کرلے۔ (م)

۴- پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جسے دن چڑھے پتہ چلے کہ ماہ رمضان ہے تو وہ روزہ رکھے درآنحالیکہ رات کو نیت نہ کی ہو۔ فرمایا اسے روزہ رکھنا چاہیئے اگر عالم صوم کوئی امر حادث نہ ہوا ہو (م)

۵- پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو سفر سے اس دن اپنے گھر آئے جو ماہ رمضان کا دن ہو، فرمایا اگر وہ قبل زوال آگیا اور روزہ نہیں رکھا ہے تو اس کے کفارہ میں تین دن روزہ رکھے گا۔ (مجہول)

۶- پوچھا ایک عورت ماہ رمضان کے روزے سے ہے اس کے شوہر نے اسے افطار پر مجبور کیا۔ فرمایا بعد زوال اسے مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ (موثق)

۷- میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے روزہ کی نیت کی ہو اور پھر اس کا وہ بھائی ملے جس کے حکم سے وہ افطار کرتا ہے فرمایا اگر سنتی روزہ ہے تو کرے افطار اور اگر واجب روزہ کی قضا ہے تو اس کی قضا بجالائے گا۔ (مجہول)

﴿باب ۳۳﴾

✿(الرجل يتطوع بالصيام وعليه من قضاء شهر رمضان)✿

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل عليه من شهر رمضان أيام أيتطوع ؟ فقال : لا حتى يقضي ما عليه من شهر رمضان .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل عليه من شهر رمضان طائفة أيتطوع ؟ فقال : لا حتى يقضي ما عليه من شهر رمضان .

باب ۳۳

جس پر ماہ صیام کا روزہ قضا ہو وہ سنتی نہ رکھے

۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس پر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہوں وہ سنتی روزہ رکھے۔ فرمایا نہیں جب تک قضا روزے ماہ رمضان کے ادا نہ ہوں۔ (مجہول)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (حسن)

﴿باب ۳۴﴾

✿(الرجل يموت وعليه من صيام شهر رمضان أو غيره)✿

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يموت و عليه صلاة أو صيام ، قال : يقضي عنه أولى الناس بميراثه ، قلت : فإن كان أولى الناس به امرأة ؟ فقال : لا إلا الرجال .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن رجل أدركه شهر رمضان وهو مريض

فتوفّي قبل أن يبرء، قال: ليس عليه شيء و لكن يقضي عن الّذي يبرء ثمّ يموت قبل أن يقضي.

۳ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أبان بن عثمان، عن أبي مريم الأنصاري، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا صام الرّجل شيئاً من شهر رمضان ثمّ لم يزل مريضاً حتّى مات فليس عليه شيء وإن صحّ ثمّ مرض ثمّ مات وكان له مال تصدّق عنه مكان كلّ يوم بمدّ وإن لم يكن له مال صام عنه وليّه.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن حمّاد ابن عثمان عمّن ذكره، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن الرجل يموت وعليه دين من شهر رمضان من يقضي عنه؟ قال: أولى الناس به، قلت: وإن كان أولى النّاس به امرأة؟ قال: لا إلّا الرّجال.

٥ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد قال: كتبت إلى الأخير عليه السلام رجل مات وعليه قضاء من شهر رمضان عشرة أيّام وله وليّان هل يجوز لهما أن يقضيا عنه جميعاً خمسة أيّام أحد الوليّين وخمسة أيّام الآخر؟ فوقّع عليه السلام يقضي عنه أكبر وليّيه عشرة أيّام ولاء إن شاء الله.

٦ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سمعته يقول: إذا مات رجل وعليه صيام شهرين متتابعين من علّة فعليه أن يتصدّق عن الشهر الأوّل ويقضي الشهر الثاني.

باب ۲۴

مرنے کے بعد قضا روزوں کی صورت

۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس پر نماز اور روزے ہوں فرمایا میراث میں جو سب سے اولیٰ ہو وہ ادا کرے۔ میں نے کہا اگر عورت ہو فرمایا نہیں یہ فرض مرد کا ہے۔ (حسن)

۲۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو مریض ہو اور رمضان آجائے اور صحت یاب ہونے سے پہلے مرجائے فرمایا

اس پر کچھ نہیں، ہاں اگر صحت یاب ہو کر مرا ہے تو اس کی طرف روزوں کی قضا ہوگی۔ (م)

۳۔ فرمایا حضرت نے اگر کوئی ماہ رمضان کے چند روزے رکھے پھر بیمار پڑ جائے اور مرجائے تو اس کے لئے کچھ نہیں اور اگر تندرست ہو کر پھر بیمار ہو جائے اور مرجائے تو اگر مالدار ہے تو اس کی طرف سے صدقہ دیا جائے ہر روز ایک مُد ورنہ جو اس کا ولی ہو اس کے روزے ادا کرے۔ (م)

۴۔ ترجمہ نمبر ا میں دیکھئے (م)

۵۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا۔ ایک شخص مر گیا اور اس پر دس روزے رمضان کے قضا تھے اور اس کے دو ولی ہیں تو کیا ان میں سے ہر ایک پانچ پانچ روزے رکھے۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا جو ولی اکبر ہو اسے دسوں روزے رکھنے چاہئیں۔ (م)

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا اگر کوئی مرجائے اور اس پر پے در پے روزے ہوں بیماری کی وجہ سے تو اس کی طرف سے ماہ اوّل کا صدقہ دیا جائے اور دوسرے مہینے کی قضا بجالائی جائے۔ (م)

﴿باب ۵۰﴾

﴿ صوم الصبيان ومتى يؤخذون به ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه [عن ابن أبي عمير] ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام [٢] قال : إنّا نأمر صبياننا بالصّيام إذا كانوا بني سبع سنين بما أطاقوا من صيام اليوم فإن كان إلى نصف النّهار وأكثر من ذلك أو أقلّ فإذا غلبهم العطش والغرث أفطروا حتّى يتعوَّدوا الصّوم ويطيقوه فمروا صبيانكم إذا كانوا أبناء تسع سنين بما أطاقوا من صيام فإذا غلبهم العطش أفطروا .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن وهب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام في كم يؤخذ الصبيُّ بالصّيام قال : ما بينه وبين خمس عشرة سنة و أربع عشرة سنة فإن هو صام قبل ذلك فدعه و لقد صام ابني فلان قبل ذلك فتركته .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن الصبيِّ متى يصوم ؟ قال : إذا قوي على الصّيام .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفليِّ، عن السكونيِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أطاق الغلام صيام ثلاثة أيّام متتابعة فقد وجب عليه صيام شهر رمضان.

باب ۴۵

صوم صبیان

۱۔ فرمایا حضرت نے ہم اپنے لڑکوں کو سات سال کی عمر میں روزہ کا حکم دیتے ہیں تاکہ دن کے جس حصہ تک ان میں طاقت ہو رکھیں پس تم بھی اپنے بچوں کو جب نو برس کے ہو جائیں روزہ کا حکم دو تاکہ جتنی طاقت ہو اتنی دیر رکھیں جب ان پر پیاس کا غلبہ ہو تو افطار کر لیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا کس عمر میں لڑکوں سے روزہ کا مواخذہ کیا جائے۔ فرمایا پندرہ اور چودہ برس کے درمیان۔ اگر اس نے روزہ رکھا ہے اس سے پہلے تو اسے چھوڑ دو۔ میرے فلاں لڑکے نے اس سے پہلے روزہ رکھا۔ پس میں نے اس سے مواخذہ نہ کیا۔ (م)

۳۔ پوچھا کہ لڑکا کب روزہ رکھے فرمایا جب روزہ رکھنے کی طاقت آجائے۔ (موثق)

۴۔ فرمایا جب کوئی لڑکا تین دن متواتر روزہ رکھ لے تو اس پر ماہ رمضان کا روزہ واجب ہو جاتا ہے (ض)

﴿باب ۴۶﴾

﴿من اسلم في شهر رمضان﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان، عن الحلبيِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن رجل أسلم في النصف من شهر رمضان ما عليه من صيامه؟ قال: ليس عليه إلّا ما أسلم فيه.

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبدالله، عن آبائه عليهم السلام أنّ عليّاً صلوات الله عليه كان يقول: في رجل أسلم في نصف شهر رمضان أنّه ليس عليه إلّا ما يستقبل.

٣ ـ أبو عليِّ الأشعريُّ، عن محمّد بن عبد الجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن عيص بن القاسم قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قوم أسلموا في شهر رمضان وقد مضى

منه أيّام هل عليهم أن يصوموا مامضى منه أو يومهم الّذي أسلموا فيه ؟ فقال : ليس عليهم قضاء ولا يومهم الّذي أسلموا فيه إلّا أن يكونوا أسلموا قبل طلوع الفجر .

باب

جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو

۱۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو نصف رمضان کے بعد مسلمان ہوا ہو کیا اس کو پچھلے دنوں کے روزے بھی ادا کرنے ہوں گے۔ فرمایا نہیں جب سے مسلمان ہوا ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو شخص نصف ماہ رمضان کے بعد مسلمان ہو اس کو اگلے دنوں کے روزے رکھنے ہوں گے۔ (ض)

۳۔ پوچھا گیا ان لوگوں کے بارے میں جو اسلام لائے ہوں ماہ رمضان کے چند دن گزرنے کے بعد کیا ان کو پچھلے دن کے روزے رکھنے ہوں گے فرمایا نہ پچھلے دنوں کے نہ اس دن کے ہاں اگر طلوع فجر سے پہلے مسلمان ہو گئے ہوں تو اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا۔ (م)

﴿ أبواب السفر ﴾

﴿ باب ﴾

☆(كراهية السفر في شهر رمضان)☆

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الخروج إذا دخل شهر رمضان قال : لا إلّا فيما اُخبرك به : خروج إلى مكّة أو غزو في سبيل الله أو مال تخاف هلاكه أو أخ تريد وداعه وإنّه ليس أخاً من الأب والاُمّ .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يدخل شهر رمضان وهو مقيم لايريد براحاً ثمّ يبدو له بعد مايدخل شهر رمضان أن يسافر فسكت فسألته غير مرّة فقال : يقيم أفضل إلّا أن يكون [له] حاجة لابدَّ من الخروج فيها أو يتخوّف على ماله .

باب ۴۷

ماہ رمضان میں سفر کی کراہیت

۱۔ پوچھا گیا سفر کرنے کے متعلق ماہ صیام میں فرمایا نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ مکہ جائے یا فی سبیل اللہ جہاد کے لیے نکلے یا مال کے ضائع ہونے کا خوف ہو یا بھائی کو رخصت کرنا اور ماں اور باپ سے اس کے سوا دوسرا اور بھائی نہ ہو۔ (ض)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں مقیم ہو اور سفر کا ارادہ نہ رکھتا ہو پھر اسے سفر کرنے کی ضرورت پیش آ جائے۔ یہ سن کر حضرت خاموش ہوئے جب میں نے تین بار پوچھا تو فرمایا قیام افضل ہے لیکن اگر کسی وجہ سے باہر جانا ضروری ہو یا مال جانے کا خوف ہو تو سفر کرے۔ (حسن)

﴿ باب ۴۸ ﴾

﴿كراهية الصوم في السفر﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالعزيز العبديّ ، عن عبيد بن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : قول الله عزّ وجلّ : « فمن شهد منكم الشهر فليصمه » ؟ قال : ما أبينها من شهد فليصمه ومن سافر فلا يصمه .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : إنّ الله عزّ وجلّ تصدّق على مرضى أمّتي ومسافريها بالتقصير و الإفطار ، أيسرّ أحدكم إذا تصدّق بصدقة أن تردّ عليه .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبدالملك بن عتبة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن يحيى بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الصّائم في السّفر في شهر رمضان كالمفطر فيه في الحضر ، ثمّ قال : إنّ رجلاً أتى النّبيّ صلّى الله عليه وآله فقال : يارسول الله أصوم شهر رمضان في السفر ؟ فقال : لا ، فقال : يارسول الله إنّه عليّ يسير ؟ فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله : إنّ الله عزّ وجلّ تصدّق على مرضى أمّتي و مسافريها بالإفطار في شهر رمضان أيعجب أحدكم لو تصدّق بصدقة أن تردّ عليه .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن صالح بن سعيد ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : خيار اُمّتي الّذين إذا سافروا أفطروا وقصّروا وإذا أحسنوا استبشروا وإذا أساؤوا استغفروا ؛ وشرار اُمّتي الّذين ولدوا في النّعم وغذّوا به يأكلون طيب الطعام ويلبسون لين الثّياب وإذا تكلّموا لم يصدقوا .

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص بن القاسم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا خرج الرّجل في شهر رمضان مسافراً أفطر ؛ وقال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله خرج من المدينة إلى مكّة في شهر رمضان ومعه النّاس وفيهم المشاة فلمّا انتهى إلى كراع الغميم دعا بقدح من ماء فيما بين الظّهر والعصر فشرب وأفطر ثمّ أفطر النّاس معه وتمّ اُناس على صومهم فسمّاهم العصاة و إنّما يؤخذ بآخر أمر رسول الله صلى الله عليه وآله .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سمّى رسول الله صلى الله عليه وآله قوماً صاموا حين أفطر وقصّر عصاة وقال : هم العصاة إلى يوم القيامة وإنّا لنعرف أبناءهم وأبناء أبنائهم إلى يومنا هذا .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن سليمان بن سماعة ، عن عليّ بن إسماعيل ، عن محمّد بن حكيم قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لو أنّ رجلاً مات صائماً في السّفر ما صلّيت عليه .

باب ۴۸

سفر میں روزہ کی کراہت

۱۔ کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ فرمایا یہ تو ظاہر ہے جو کوئی ماہ رمضان میں اپنے گھر ہو وہ روزہ رکھے اور جو سفر میں ہو وہ نہ رکھے۔ (ف)

۲۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کو اختیار دیا ہے قصر اور افطار میں صدقہ دینا تمہارے لئے آسان ہوگا روزہ رکھنے سے۔ (م)

۳۔ فرمایا بحالت سفر ماہ رمضان میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے اس مہینہ میں روزہ نہ رکھنا۔
(باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا) (موثق)

۴۔ فرمایا رسولؐ خدا نے میری امت کے نیک لوگ وہ ہیں جو سفر میں قصر کرتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے اور جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور میری امت کے بدترین لوگ وہ جو ناز و نعمت میں پلے جاتے ہیں عمدہ غذائیں کھاتے ہیں نرم لباس پہنتے ہیں لیکن جب کلام کرتے ہیں تو سچ نہیں بولتے (مجہول)

۵۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی سفر کے لئے گھر سے نکلے تو روزہ کھول دے۔ رسول اللہ رمضان میں مکہ مدینہ سے چلے جب منزل کراع الغمیم پر پہنچے تو آپ نے ظہر و عصر کے درمیان پیالہ میں پانی لے کر پیا اور ان سب لوگوں نے جو آپ کے ساتھ تھے لیکن کچھ لوگ بدستور روزے سے رہے آپ نے ان کا نام نافرمان رکھا۔ چونکہ یہ امر رسولؐ دوبارہ ہوا تھا لہذا ان سے مواخذہ کیا جائے گا۔ (م)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کے متعلق جنھوں نے روزہ رکھا جب نہ رکھنا چاہیے تھا اور قصر کرنا چاہیے تھا کہ یہ نافرمان ہیں روز قیامت تک، اور ہم پہچانیں ان کی اولاد در اولاد کو اس دن بہ سبب اتباع کرنے اپنے آبا و اجداد کا۔ (حسن)

۷۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جو سفر میں روزہ رکھے گا۔ میں اس پر نماز نہیں پڑھوں گا (م)

﴿ باب ۴۹ ﴾

☆(من صام في السفر بجهالة)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : رجلٌ صام في السّفر فقال : إن كان بلغه أنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله نهى عن ذلك فعليه القضاء ، وإن لم يكن بلغه فلاشيء عليه .

٢ ـ أبو عليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص بن القاسم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من صام في السّفر بجهالة لم يقضه .

٣ ـ صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن مسكان ، عن ليث المراديِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سافر الرَّجل في شهر رمضان أفطر وإن صامه بجهالة لم يقضه .

باب ۵۹

جو سفر میں ناواقفیت کی بنا پر روزہ رکھے

۱۔ میں نے پوچھا اگر سفر میں کوئی روزہ رکھ لے؛ فرمایا اگر اس کو یہ خبر مل گئی ہے کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے تو اس پر روزہ کی قضا لازم ہوگی اور اگر نہیں پہنچی تو کچھ نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جو جاہل سفر میں روزہ رکھے گا اس پر قضا لازم نہ ہوگی۔ (م)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (م)

﴿باب ۵﴾

☆(من لايجب له الافطار والتقصير في السفر ومن يجب له ذلك)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المكاريّ والجمّال الّذي يختلف وليس له مقام يتمّ الصلاة ويصوم شهر رمضان .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه قال : لايفطر الرَّجل في شهر رمضان إلّا في سبيل حق

٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيوب ، عن محمّد بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : من سافر قصّر وأفطر إلّا أن يكون رجلاً سفره إلى صيد أو في معصية الله أو رسولاً لمن يعص الله أو في طلب شحناء أو سعاية ضرر على قوم مسلمين .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عمر بن حفص عن سعيد بن يسار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يشيّع أخاه في شهر رمضان فيبلغ مسيرة يوم أو مع رجل من إخوانه أيفطر أو يصوم ؟ قال : يفطر .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن

رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام في الرّجل يشيّع أخاه مسيرة يوم أو يومين أو ثلاثة ؟ قال : إن كان في شهر رمضان فليفطر ، قلت : أيّما أفضل يصوم أو يشيّعه ؟ قال : يشيّعه إنّ الله عزّ وجلّ قد وضعه عنه .

٦ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد ابن عثمان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام رجل من أصحابي قد جاءني خبره من الأعوص وذلك في شهر رمضان أتلقّاه و أفطر ؟ قال : نعم قلت : أتلقّاه و أفطر أو اُقيم وأصوم ؟ قال : تلقّاه وأفطر .

٧ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن عدّة ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت : الرّجل يشيّع أخاه في شهر رمضان اليوم واليومين ؟ قال : يفطر ويقضي ، قيل له : فذلك أفضل أو يقيم ولا يشيّعه ؟ قال : يشيّعه ويفطر فإنّ ذلك حقّ عليه .

باب ۵

سفر میں کس پر افطار و قصر واجب نہیں

۱۔ کرایہ پر سواری چلانے والے اور کرایہ پر اونٹ لے جانے والے۔ جو آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک جگہ نہیں رہتے وہ پوری نماز پڑھیں اور رمضان میں روزہ رکھیں (حسن)

۲۔ جس کا سفر جائز نہ ہو وہ روزہ رکھے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا جو سفر کرے وہ روزہ نہ رکھے اور نماز قصر کرے سوائے ان لوگوں کے جو تفریحاً شکار کو جائیں یا ناجائز امور کے لئے سفر کریں یا امر معصیت میں قاصد بن کر جائیں یا کینہ اور دشمنی کے لئے سفر کریں یا مسلمانوں کے حق میں چغل خوری کرنے جائیں (ضـ)

۴۔ میں نے پوچھا اس کے بارے میں جو ماہ رمضان میں اپنے کسی سفر کرنے والے بھائی کی مشایعت میں گھر سے نکلے اور دن کی مسافت تک چلا جائے آیا وہ افطار کرے یا روزہ رکھے فرمایا افطار کرے۔ (حسن)

۵۔ اس کے متعلق پوچھا جو اپنے بھائی کی مشایعت میں ایک دن یا دو دن یا تین دن کی راہ چلا جائے رمضان میں فرمایا وہ روزہ نہ رکھے۔ میں نے کہا آیا روزہ رکھنا بہتر ہے یا مشایعت۔ فرمایا مشایعت، اللہ نے روزہ اس سے ہٹا لیا ہے (م)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص میرے اصحاب میں سے ہے ماہ رمضان میں اس کے اعوض آنے کی خبر ملی آیا میں اس کو ملنے کو جانے میں روزہ رکھوں یا افطار کر دوں فرمایا افطار کرو، میں نے کہا میں جا کر ملوں اور روزہ نہ رکھوں یا مقیم رہوں اور روزہ رکھوں فرمایا ملو اور روزہ نہ رکھو۔ (ض)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص اپنے بھائی کی مشایعت کرتا ہے ایک یا دو روز فرمایا روزہ نہ رکھے اور قضا بجا لائے۔ کہا گیا یہ افضل ہے یا یہ کہ اپنی جگہ رہ کر روزہ رکھے۔ فرمایا مشایعت کرے اور روزہ نہ رکھے، یہ اس کا حق ہے (مرسل)

باب

(صوم التطوع في السفر وتقديمه وقضاؤه)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العبّاس ، عن محمّد بن عبدالله بن واسع ، عن إسماعيل بن سهل ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : خرج أبوعبدالله عليه السلام من المدينة في أيّام بقين من شعبان فكان يصوم ثمّ دخل عليه شهر رمضان وهو في السّفر فأفطر فقيل له : تصوم شعبان وتفطر شهر رمضان ؟ فقال : نعم شعبان إليّ إن شئت صمت وإن شئت لا ، وشهر رمضان عزم من الله عزّ وجلّ عليّ الإفطار .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن هلال ، عن عمرو بن عثمان ، عن عذافر قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أصوم هذه الثلاثة الأيّام في الشهر فربّما سافرت وربّما أصابتني علّة فيجب عليّ قضاؤها ؟ قال : فقال لي : إنّما يجب الفرض فأمّا غير الفرض فأنت فيه بالخيار ، قلت : بالخيار في السّفر والمرض ؟ قال : فقال : المرض قد وضعه الله عزّ وجلّ عنك والسّفر إن شئت فاقضه وإن لم تقضه فلا جناح عليك .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن سعد بن سعد الأشعريّ ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : سألته عن صوم ثلاثة أيّام في الشهر هل فيه قضاء على المسافر ؟ قال : لا .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن المرزبان بن عمران قال : قلت للرضا عليه السلام : اُريد السفر فأصوم لشهري الّذي اُسافر فيه ؟ قال : لا ، قلت : فإذا قدمت أقضيه ؟ قال : لا كما لا تصوم كذلك لا تقضي .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليِّ بن بلال ، عن الحسن بن بسّام الجمّال ، عن رجل قال : كنت مع أبي عبدالله عليه السلام فيما بين مكّة والمدينة في شعبان وهو صائم ثمَّ رأينا هلال شهر رمضان فأفطر فقلت له : جعلت فداك أمس كان من شعبان وأنت صائم واليوم من شهر رمضان وأنت مفطر ؟ فقال : إنَّ ذاك تطوُّع ولنا أن نفعل ماشئنا وهذا فرض فليس لنا أن نفعل إلّا ما اُمرنا .

باب ۵۱

سفر میں سنتی روزہ

۱۔ شعبان کے کچھ دن باقی تھے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام مدینہ سے نکلے اور روزہ سے تھے۔ چند روز بعد رمضان آگیا تو حضرت نے سفر میں روزہ نہ رکھا۔ کسی نے کہا آپ شعبان میں روزہ رکھتے ہیں اور رمضان میں نہیں۔ فرمایا شعبان کا روزہ اختیاری ہے چاہے رکھوں یا نہ رکھوں اور رمضان کا روزہ اللہ کی طرف سے واجب کیا گیا ہے لہٰذا اس کے احکام کی پابندی ضروری ہے۔ (م)

۲۔ میں نے کہا میں ماہ رمضان میں تین دن روزے رکھتا ہوں پھر بسا اوقات یا تو سفر درپیش آتا ہے یا بیمار ہو جاتا ہوں تو کیا میرے اوپر قضا واجب ہوگی۔ فرمایا واجب ہوتا ہے فرض لیکن جو فرض نہیں اس میں اختیار ہے میں نے کہا اختیار ہے سفر اور مرض میں فرمایا مرض میں، اللہ نے اس تکلیف کو تم سے اٹھا لیا ہے اب رہا سفر چاہے ادا کرو چاہے نہ کرو کوئی گناہ نہیں (اس میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے) (م)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ مہینہ میں تین دن کے روزے (صوم حاجت یا اعتکاف) اگر سفر میں نہ رکھے جائیں تو کیا ان کی قضا لازم ہوگی فرمایا نہیں۔ (م)

۴۔ میں نے پوچھا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں تو کیا اس مہینہ کے جس میں سفر کر رہا ہوں (سنتی) روزے رکھوں فرمایا نہیں میں نے کہا کیا واپسی پر قضا بجا لاؤں، فرمایا نہیں، یہ ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی سنتی روزہ تم نہ رکھو تو اس کی قضا لازم نہیں۔

۵۔ میں حضرت کے ساتھ شعبان میں مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا حضرت روزے سے تھے ہم نے رمضان کا چاند دیکھا تو حضرت نے روزہ نہ رکھا میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ ماہ شعبان میں تو آپ روزے سے تھے اور آج کہ رمضان ہے آپ کا روزہ نہیں، فرمایا وہ سنت روزہ تھا جس میں ہمیں اختیار ہے جیسا چاہیں کریں اور یہ واجب روزہ ہے اس کے لئے جیسا حکم ہے ویسا ہی کرنا ہوگا۔ (م)

﴿باب ۵۲﴾

(الرجل يريد السفر أو يقدم من سفر في شهر رمضان)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الرَّجل يخرج من بيته يريد السفر و هو صائم ، قال : فقال : إن خرج من قبل أن ينتصف النّهار فليفطر وليقض ذلك اليوم و إن خرج بعد الزَّوال فليتمَّ يومه .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا خرج الرَّجل في شهر رمضان بعد الزَّوال أتمَّ الصيام فإذا خرج قبل الزَّوال أفطر .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يسافر في شهر رمضان يصوم أو يفطر ؟ قال : إن خرج قبل الزَّوال فليفطر و إن خرج بعد الزَّوال فليصم ؟ و قال : يعرف ذلك بقول عليّ عليه السلام : « أصوم وأفطر حتّى إذا زالت الشمس عزم عليَّ » يعني الصيام .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا سافر الرَّجل في شهر رمضان فخرج بعد نصف النّهار فعليه صيام ذلك اليوم و يعتدُّ به من شهر رمضان فإذا دخل أرضاً قبل طلوع الفجر و هو يريد الإقامة بها فعليه صوم ذلك اليوم فإن دخل بعد طلوع

الفجر فلاصيام عليه و إن شاء صام.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن رفاعة بن موسى قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرَّجل يقدم في شهر رمضان من سفر حتّى يرى أنّه سيدخل أهله ضحوة أو ارتفاع النّهار، فقال: إذا طلع الفجر و هو خارج ولم يدخل أهله فهو بالخيار إن شاء صام و إن شاء أفطر.

٦ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عاصم بن حميد، عن محمّد بن مسلم، قال: سألت أباجعفر عليه السلام عن الرَّجل يقدم من سفر في شهر رمضان فيدخل أهله حين يصبح أو ارتفاع النهار، قال: إذا طلع الفجر وهو خارج ولم يدخل أهله فهو بالخيار إن شاء صام و إن شاء أفطر.

٧ ـ عدَّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد قال: سألت أباالحسن عليه السلام عن رجل قدم من سفر في شهر رمضان ولم يطعم شيئاً قبل الزَّوال قال: يصوم.

٨ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة قال: سألته عن مسافر دخل أهله قبل زوال الشمس و قد أكل، قال: لا ينبغي له أن يأكل يومه ذاك شيئاً ولا يواقع في شهر رمضان إن كان له أهل.

٩ ـ عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى بن عبيد، عن يونس قال: قال في المسافر الّذي يدخل أهله في شهر رمضان وقد أكل قبل دخوله قال: يكفُّ عن الأكل بقيّة يومه و عليه القضاء؛ و قال: في المسافر يدخل أهله وهو جنب قبل الزَّوال ولم يكن أكل فعليه أن يتمَّ صومه ولا قضاء عليه، يعني إذا كانت جنابته من احتلام.

باب ۵۲

رمضان میں وقت روانگی کب روزہ کھولا جائے

۱۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو بحالت روزہ سفر کے لئے گھر سے نکلے۔ فرمایا اگر دوپہر سے پہلے چلے تو

افطار کرے اور اس روزہ کی قضا بجالائے اور اگر بعد دوپہر چلے تو روزہ پورا کرے۔ (حسن)

۲۔ مضمون وہی ہے جو نمبر ا میں ہے (موثق)

۳۔ مضمون وہی نمبر ایک کا ہے۔

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی ماہ رمضان میں سفر کرے تو اگر دوپہر کے بعد گھر سے نکلے تو روزہ رکھے اور یہ ماہ رمضان میں شمار ہوگا اور جب ایسے مقام پر داخل ہو قبل طلوع فجر جہاں قیام کا ارادہ ہو تو اس دن اسے روزہ رکھنا ہوگا اور اگر بعد طلوع فجر داخل ہو تو نہ رکھے اور اگر چاہے تو رکھ لے۔ (ص)

۵۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں سفر سے لوٹے اور خیال کرے کہ وہ اپنے گھر چاشت یا دن چڑھنے سے پہلے پہنچ جائے گا فرمایا اگر طلوع فجر سے پہلے وہ گھر پہنچے تو اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے۔ (حسن)

۶۔ ترجمہ اوپر گزرا۔ (ص)

۷۔ فرمایا جو شخص ماہ رمضان میں سفر سے گھر آئے اور قبل زوال اس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو تو روزہ رکھے۔ (ض)

۸۔ میں نے اس مسافر کے متعلق پوچھا جو اپنے گھر زوال شمس سے پہلے آجائے درآنحالیکہ اس نے کھانا کھالیا ہو فرمایا اس دن اس کو کچھ نہیں کھانا چاہیے تھا اگرچہ وہ اپنے گھر میں آیا ہے (موثق)

۹۔ اس مسافر کے متعلق فرمایا جو ماہ رمضان میں اپنے گھر آئے اور اس سے پہلے اس نے کچھ کھالیا ہو تو اس کو باقی دن کچھ نہیں کھانا چاہیئے اور اس پر روزہ کی قضا ہوگی اور جو مسافر اپنے گھر اس حال میں آئے کہ قبل زوال جنب ہو اور اس نے کچھ کھایا نہ ہو تو اپنا روزہ پورا کرے اس پر روزہ کی قضا نہیں بشرطیکہ احتلام سے جنب ہوا ہو۔ (م)

﴿باب ۵۳﴾

☆(من دخل بلدة فأراد المقام بها أو لم يرد)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ؛ عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : إذا قدمت أرضاً و أنت تريد أن تقيم بها عشرة أيّام فصم و أتمّ و إن كنت تريد أن تقيم أقلّ من عشرة أيّام فأفطر ما بينك وبين شهر فإذا بلغ الشهر فأتمّ الصّلاة والصيام وإن قلت : أرتحل غدوة .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركي بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يدركه شهر رمضان في السفر فيقيم الأيّام في المكان عليه صوم ؟ قال : لا حتّى يجمع على مقام عشرة أيّام و إذا أجمع على مقام عشرة أيّام صام وأتمّ الصلاة ، قال : وسألته عن الرجل يكون عليه أيّام من شهر رمضان وهو مسافر يقضي إذا أقام في المكان ؟ قال : لاحتّى يجمع على مقام عشرة أيّام .

باب ۵۳

جو کسی شہر میں قیام کے ارادے سے داخل ہو

۱۔ جب تم کسی شہر میں پہنچو اور وہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو تو روزہ رکھو اور نماز پوری پڑھو اور اگر دس دن سے کم قیام کا ارادہ ہو تو روزہ ترک کرو لیکن اگر آج کل میں ایک مہینہ گزر جائے تو نماز تمام کرو اور روزہ رکھو چاہے کل ہی جانا پڑے۔ (ح)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے سفر میں ماہ رمضان آئے اور وہ کسی جگہ چند روز قیام کرے تو کیا وہ روزہ رکھے۔ فرمایا نہیں جب تک دس دن قیام نہ ہو اور جب دس دن ہو جائیں تو روزہ رکھے اور نماز پوری پڑھے۔ میں نے پوچھا اگر کسی پر ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں تو وہ بحالت سفر کسی جگہ ٹھہر کر ادا کرے۔ فرمایا نہیں جب تک دس پورے نہ ہوں۔ (ح)

﴿باب ۵۴﴾

﴿ الرجل يجامع أهله في السفر أويقدم من سفر في شهر رمضان ﴾

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن عمر بن يزيد قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يسافر في شهر رمضان أله أن يصيب من النساء ؟ قال : نعم .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سهل ، [عن أبيه] قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل أتى أهله في شهر رمضان و هو مسافر ؟ قال : لابأس .

٣ - أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبدالملك بن عتبة الهاشميّ قال : سألت أباالحسن يعني موسى عليه السلام عن الرّجل يجامع أهله في السفر و هو في شهر رمضان قال : لابأس به .

٤ - حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي العبّاس ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يسافر و معه جارية في شهر رمضان هل يقع عليها ؟ قال : نعم .

٥ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يسافر في شهر رمضان ومعه جارية له فله أن يصيب منها بالنهار ؟ فقال : سبحان الله أماتعرف حرمة شهر رمضان إنّ له في اللّيل سبحاً طويلاً قلت : أليس له أن يأكل ويشرب ويقصّر ؟ فقال : إنّ الله تبارك وتعالى قد رخّص للمسافر في الإفطار والتقصير رحمة وتخفيفاً لموضع التعب والنصب و وعث السفر ولم يرخّص له في مجامعة النساء في السّفر بالنّهار في شهر رمضان و أوجب عليه قضاء الصيام ولم يوجب عليه قضاء تمام الصلاة إذا آب من سفره ثمّ قال : والسنّة لاتقاس و إنّي إذا سافرت في شهر رمضان ما آكل إلّا القوت وما أشرب كلّ الرّي .

٦ - عليّ بن محمّد ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حمّاد ، عن عبدالله ابن سنان قال : سألته عن الرّجل يأتي جاريته في شهر رمضان بالنهار في السفر ؟ فقال : ماعرف هذا حقّ شهر رمضان « إنّ له في اللّيل سبحاً طويلاً » .

قال الكلينيّ : الفضل عندي أن يوقّر الرّجل شهر رمضان و يمسك عن النساء في السفر بالنهار إلّا أن يكون تغلبه الشهوة و يخاف على نفسه فقد رخّص له أن يأتي الحلال كما رخّص للمسافر الّذي لايجد الماء إذا غلبه الشبق أن يأتي الحلال قال : ويؤجر في ذلك كما أنّه إذا أتى الحرام أثم .

باب ۵۷

سفر میں اپنی زوجہ سے مجامعت

۱۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو رمضان میں سفر کرے آیا وہ عورتوں سے ہم بستر ہو سکتا ہے فرمایا ہاں (م)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بحالتِ سفر ماہ رمضان میں اپنی بی بی کے پاس جائے۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے (مجہول)

۳۔ وہی مضمون ہے جو اوپر ہے (م)

۴۔ وہی مضمون جو اوپر ہے (مرسل)

۵۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کی کنیز ہو کیا وہ دن میں اس کے ساتھ مجامعت کرے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تمہیں ماہ رمضان کی حرمت کا حال معلوم نہیں اس کی رات تک طویل تسبیح کے لیے ہے۔ میں نے کہا، جب وہ دن میں کھاتا ہے پیتا ہے نماز قصر کرتا ہے تو ایسا کیوں نہ کرے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافروں کے لیے افطار و قصر کی اجازت دی ہے اور یہ سفر میں تکلیف اور زحمت سے بچانے کے لیے ہے اور اللہ نے اجازت نہیں دی عورتوں سے مقاربت کی دن میں اگر ایسا کرے گا تو روزہ کی قضا واجب ہوگی اور نہیں واجب ہوگا نمازوں کا اتمام جبکہ وہ سفر کے بعد اپنے گھر پلٹ آئے پھر فرمایا شریعت میں قیاس کو دخل نہیں، میں تو سفر میں بقدر قوت لایموت کھاتا ہوں اور بہت تھوڑا پانی پیتا ہوں۔ (م)

۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بحالت سفر ماہ رمضان میں اپنی کنیز سے مقاربت کرے فرمایا اس شخص نے ماہ رمضان کے حق کو پہچانا ہی نہیں۔ دن کا کیا ذکر اس کی راتوں میں بھی زیادہ تسبیح کی جاتی ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک فضیلت یہ ہے کہ رمضان کا احترام ملحوظ رکھے اور عورتوں کی ہم بستری سے بحالت سفر دن میں بچے۔ اگر شہوت کا غلبہ بہت زیادہ ہو اور اس کے لیے ضرر کا خوف ہو تو اس کے لیے اجازت ہوگی جیسے اجازت ہے اس مسافر کے لیے جسے پانی نہ ملا ہو اور وہ بنا بر شہوت کے غلبہ کے بطریق حلال بغیر غسل جنابت کے مجامعت کرے اس کو اجر اس کا ملے گا جس طرح بطور حرام کرنے کے گناہ کی سزا ملے گی (م)

﴿باب ۵۵﴾

☆(صوم الحائض والمستحاضة)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الحائض تقضي الصوم ؟ قال : نعم ، قلت : تقضي الصلاة ؟ قال : لا ، قلت : من أين جاء هذا ؟ قال : أوَّل من قاس إبليس .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن امرأة أصبحت صائمة فلمّا ارتفع النهار أو كان العشيُّ حاضت أتفطر ؟ قال : نعم وإن كان وقت المغرب فلتفطر ، قال : وسألته عن امرأة رأت الطهر في أوَّل النهار من شهر رمضان فتغتسل ولم تطعم فما تصنع في ذلك اليوم ؟ قال : تفطر ذلك اليوم فإنّما فطرها من الدَّم .

٣ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص ابن القاسم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن امرأة تطمث في شهر رمضان قبل أن تغيب الشمس ، قال : تفطر حين تطمث .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليِّ بن رئاب ، عن سماعة بن مهران قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المستحاضة قال : فقال : تصوم شهر رمضان إلّا الأيّام الّتي كانت تحيض فيهنَّ ثمَّ تقضيها بعده .

٥ ـ صفوان بن يحيى ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن المرأة تلد بعد العصر أتتمُّ ذلك اليوم أم تفطر ؟ قال : تفطر وتقضي ذلك اليوم .

٦ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن عليِّ بن مهزيار قال : كتبت إليه عليه السلام امرأة طهرت من حيضها أو من دم نفاسها في أوَّل يوم من شهر رمضان ثمَّ استحاضت فصلّت وصامت شهر رمضان كلّه من غير أن تعمل ماتعمل المستحاضة من الغسل لكلِّ صلاتين فهل يجوز صومها و صلاتها أم لا ؟ فكتب عليه السلام : تقضي صومها ولا

تقضي صلاتها إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان يأمر فاطمة صلوات الله عليها والمؤمنات من نسائه بذلك .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكنانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في امرأة أصبحت صائمة فلمّا ارتفع النهار أو كان العشيّ حاضت أتفطر ؟ قال : نعم ، وإن كان قبل المغرب فلتفطر ؛ وعن امرأة ترى الطهر من أوّل النهار في شهر رمضان لم تغتسل ولم تطعم كيف تصنع بذلك اليوم؟ قال : إنّما فطرها من الدّم .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن محمّد بن يحيى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن امرأة مرضت في شهر رمضان وماتت في شوّال فأوصتني أن أقضي عنها ، قال : هل برئت من مرضها ؟ قلت : لا ، ماتت فيه فقال : لاتقض عنها فإنّ الله عزّ وجلّ لم يجعله عليها ، قلت : فإنّي أشتهي أن أقضي عنها وقد أوصتني بذلك ، قال: كيف تقضي عنها شيئاً لم يجعله الله عليها فإن اشتهيت أن تصوم لنفسك فصم .

٩ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن امرأة مرضت في شهر رمضان أو طمثت أو سافرت فماتت قبل خروج شهر رمضان هل يقضى عنها ؟ قال : أمّا الطمث والمرض فلا وأمّا السفر فنعم

١٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن رفاعة بن موسى قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة تنذر عليها صوم شهرين متتابعين قال : تصوم و تستأنف أيّامها الّتي قعدت حتّى تتمّ شهرين ، قلت : أرأيت إن هي يئست من المحيض أتقضيه ، قال : لاتقضي يجزئها الأوّل .

١١ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن محمّد بن جعفر قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنّ امرأتي جعلت على نفسها صوم شهرين فوضعت ولدها وأدركها الحبل فلم تقو على الصوم ، قال : فلتتصدّق مكان كلّ يوم بمدّ على مسكين .

باب ۵۵

صوم حائض و مستحاضہ

۱- میں نے پوچھا کیا حائض عورت روزہ کی قضا بجالائے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اور نماز کی قضا فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا ایسا کیوں ہے فرمایا قیاس شریعت میں نہیں، سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے۔ (ض)

۲- میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق کہ وہ روزہ سے ہو جب دن چڑھ جائے یا شام کا وقت آجائے تو وہ حائض ہو جائے تو کیا وہ افطار کرلے۔ فرمایا ہاں اگرچہ مغرب کا وقت ہو جائے۔ میں نے کہا اگر رمضان میں دن کے اوّل حصہ میں طہر دیکھے اور غسل کرے۔ اور اس نے کچھ کھایا نہ ہو تو اس دن کیا کرے۔ فرمایا روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ خون آنے کی وجہ سے ہے نہیں رکھا گیا۔ (حس)

۳- میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ماہ رمضان میں قبل غروب آفتاب حائض ہو فرمایا جونہی حیض آئے روزہ کو ختم کردے۔ (م)

۴- میں نے استحاضہ والی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ ماہ رمضان کا روزہ رکھے سوائے ان ایام کے جن میں حیض آئے ان روزوں کی قضا بجالائے گی۔ (ض)

۵- میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو وقت عصر بچہ جنے آیا وہ روزہ پورا کرے یا افطار کرے فرمایا افطار کرلے اور اس روزہ کی قضا بجالائے (م)

۶- میں نے لکھا کہ ایک عورت اوّل ماہ رمضان میں اپنے حیض یا نفاس سے پاک ہو جاتی ہے پھر اسے استحاضہ ہو جاتا ہے وہ نماز بھی پڑھتی ہے روزے بھی رکھتی ہے بغیر اس عمل کے جو استحاضہ والی کو کرنا چاہیئے یعنی ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرنا پس اس کی نماز اور اس کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں، حضرت نے لکھا روزوں کو جاری رکھے اور نماز کی قضا نہ کرے رسول اللہ نے ایسا ہی حکم دیا تھا جناب فاطمہ اور اپنی امت کی عورتوں کو۔ (م)

توضیح:- یہ حدیث نہ صرف ضعیف بلکہ ساقط الاعتبار ہے کیونکہ اگر اس نے احکام استحاضہ پر عمل نہیں کیا تو اس کی نماز کیسے صحیح ہوگی ہاں درصورت جاہل مسئلہ ہونے کے علماء نے اس کی نمازوں کو صحیح سمجھا ہے۔ ایسی صورت میں اس پر قضا لازم ہوگی کیونکہ معافی صرف ایام حیض میں ہے دوسرے ان احکام کا تعلق جناب سیدہ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہر قسم کی نجاست سے پاک تھیں البتہ یہ صورت ہو سکتی ہے کہ دوسری عورتوں کو تعلیم دینے کے لئے حضرت نے ان سے فرمایا ہو۔

۷۔ پوچھا اس عورت کے جو صبح کو بحالت روزہ اٹھے جب دن چڑھے یا شام ہو تو اسے حیض آنے لگے۔ کیا وہ افطار کرلے فرمایا ہاں اگر مغرب کے قبل ہی ایسا ہو تو بھی افطار کرلے اور جو ماہ رمضان میں دن کے اوّل وقت پاک ہو جائے اور اس نے نہ تو غسل کیا ہو اور نہ کھانا کھایا ہو وہ بھی روزہ کھول دے دن کے کچھ حصہ میں خون آنے کی وجہ سے۔ (مجہول)۔

۸۔ میں نے پوچھا اس عورت کے بارے میں جو ماہ رمضان میں بیمار ہوئی اور شوال میں مرگئی اس نے وصیت کی کہ اس کے قضا شدہ روزے ادا کئے جائیں۔ حضرت نے فرمایا کیا وہ مرنے سے پہلے صحت یاب ہوگئی تھی میں نے کہا نہیں وہ اسی مرض میں مرگئی تھی فرمایا اس کی طرف سے ادا کی ضرورت نہیں خدا نے اس پر قضا کو قرار نہیں دیا۔ میں نے کہا اگر میں بخوشی ادا کرنا چاہوں اور اس نے وصیت بھی کی ہو۔ فرمایا کیوں ادا کیا جائے اس کو جس کو خدا نے لازم قرار نہیں دیا اگر تمہیں رکھنا ہی ہے تو اپنے لئے رکھو۔ (موثق)

۹۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو رمضان میں بیمار ہو، حائض ہو یا مسافر ہو اور ماہ رمضان ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو کیا اس کے روزے ادا کئے جائیں فرمایا حیض اور بیماری والی کے روزوں کی قضا نہ ہوگی ہاں سفر والی کے روزوں کی ہوگی۔ (م)

۱۰۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جس پر دو ماہ کے متواتر روزے ہوں فرمایا وہ روزے رکھے اور جب حیض سے فارغ ہو تو شروع کرے۔ میں نے کہا جو عورت حیض سے مایوس ہو چکی ہے کیا وہ عادت والے ایام کی قضا بجالائے۔ فرمایا نہیں۔ اس کے لئے وہی کافی ہے جو پہلے بجا لاچکی ہے۔ (موثق)

۱۱۔ میں نے پوچھا اپنی عورت کے متعلق کہ اس نے متواتر دو ماہ کے روزے اپنے اوپر لازم قرار دیئے ہیں لیکن اس اوّل تو بچہ پیدا ہوا پھر وہ حاملہ ہوگئی اور روزہ کی طاقت نہیں رکھتی۔ فرمایا ہر دن کے بدلے میں ایک مُد ایک مسکین کو کھانا دے۔ (مجہول)۔

﴿ باب ۶۲ ﴾

(من وجب عليه صوم شهرين متتابعين فعرض له أمر يمنعه عن اتمامه)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ؛ و محمّد بن حمران ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل الحرّ يلزمه صوم شهرين متتابعين في ظهار فيصوم شهراً ثمّ يمرض ، قال : يستقبل وإن زاد على الشهر الآخر يوماً أو يومين بنى على مابقي.

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صيام كفّارة اليمين في الظهار شهرين متتابعين والتتابع أن يصوم شهراً ويصوم من الشهر الآخر أيّاماً أو شيئاً منه فإن عرض له شيء يفطر فيه أفطر ثمَّ قضى مابقي عليه و إن صام شهراً ثمَّ عرض له شيء فأفطر قبل أن يصوم من الآخر شيئاً فلم يتابع أعاد الصيام كلّه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة بن مهران قال : سألته عن الرَّجل يكون عليه صوم شهرين متتابعين أيفرِّق بين الأيّام ؟ فقال : إذا صام أكثر من شهر فوصله ثمَّ عرض له أمرٌ فأفطر فلابأس فإن كان أقلَّ من شهر أو شهراً فعليه أن يعيد الصيام .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل كان عليه صوم شهرين متتابعين في ظهار فصام ذا القعدة ثمَّ دخل عليه ذوالحجّة ، قال : يصوم ذا الحجّة كلّه إلّا أيّام التشريق يقضيها في أوَّل يوم من المحرَّم حتّى يتمَّ ثلاثة أيّام فيكون قد صام شهرين متتابعين ، قال : ولاينبغي له أن يقرب أهله حتّى يقضي ثلاثة أيّام التشريق الّتي لم يصمها ولابأس إن صام شهراً ثمَّ صام من الشهر الآخر الّذي يليه أيّاماً ثمَّ عرض له علّة أن يقطعها ثمَّ يقضي من بعد تمام الشهرين .

٥ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : في رجل صام في ظهار شعبان ثمَّ أدركه شهر رمضان قال : يصوم رمضان ويستأنف الصوم فإن هو صام في الظهار فزاد في النصف يوماً قضى بقيّته .

٦ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن موسى بن بكر ، عن الفضيل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال في رجل جعل عليه صوم شهر فصام منه خمسة عشر يوماً ثمَّ عرض له أمر ، فقال : إن كان صام خمسة عشر يوماً فله أن يقضي مابقي وإن كان أقلَّ من خمسة عشر يوماً لم يجزئه حتّى يصوم شهراً تامّاً .

٧ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن

محمد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قطع صوم كفّارة اليمين و كفّارة الظهار و كفّارة القتل ، فقال : إن كان على رجل صيام شهرين متتابعين فأفطر أو مرض في الشهر الأوّل فإنّ عليه أن يعيد الصيّام وإن صام الشهر الأوّل وصام من الشهر الثاني شيئاً ثمّ عرض له ماله فيه عذر فإنّ عليه أن يقضي .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل قتل رجلاً خطأً في الشهر الحرام قال : تغلظ عليه الدية و عليه عتق رقبة أو صيام شهرين متتابعين من أشهر الحرم ، قلت : فإنّه يدخل في هذا شيء ، فقال : ما هو ؟ قلت : يوم العيد و أيّام التشريق قال : يصومه فإنّه حقّ يلزمه

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبان بن تغلب ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل قتل رجلاً في الحرم ؟ قال : عليه دية وثلث و يصوم شهرين متتابعين من أشهر الحرم و يعتق رقبة و يطعم ستّين مسكيناً ، قال: قلت : يدخل في هذا شيء ، قال : وما يدخل ؟ قلت : العيدان و أيّام التشريق ، قال : يصومه فإنّه حقّ لزمه

باب ٥

جس پر دو ماہ کے متواتر روزے ہوں اور کوئی مانع ہو

۱۔ حضرت سے پوچھا اس مرد آزاد کے متعلق جس پر بسلسلہ ظہار دو ماہ کے روزے ہوں وہ ایک ماہ رکھ کر بیمار ہو جائے فرمایا آگے چل کر رکھے اور اگر دوسرے ماہ کے ایک دو دن رکھ لیے ہیں تو جو باقی ہیں ان کو پورا کرے ۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ظہار کی قسم کا کفارہ متواتر دو ماہ روزہ رکھنا ہے اور پے در پے کی صورت یہ ہے کہ ایک ماہ پورے روزے رکھے اور دوسرے ماہ کچھ دن رکھنے کے بعد اگر کوئی مانع درپیش ہو تو نہ رکھے اور اس کے جانے کے بعد جو باقی دن ہیں انھیں پورا کرے اور اگر ایک ماہ رکھنے کے بعد کوئی عارضہ لاحق ہوا اور دوسرے مہینے کا کوئی روزہ بھی نہ رکھا ہو تو یہ پے در پے رکھنا نہ ہوگا اور اس کو پھر سب روزے رکھنے ہوں گے ۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص پر دو مہینے کے روزے ہیں پے در پے رکھنے کے، تو وہ بیچ میں فرق ڈال کر رکھ لے۔ فرمایا اگر اس نے ایک ماہ سے زیادہ رکھے ہیں ملا کر پھر کوئی مانع درپیش ہوا تو روزہ ترک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر ایک ماہ یا ایک ماہ سے کم رکھے ہیں تو اس کو پھر پورے دو ماہ کے رکھنے ہوں گے۔ (موثق)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس پر پے در پے دو مہینے کے روزے ظہار کے کفارہ میں ہوں اور دو ماہ ذیقعدہ میں رکھے پھر ذی الحجہ آجائے فرمایا سوائے ایام تشریق پورے ذی الحجہ میں روزے رکھے اور ایام تشریق کے روزے تین دن کے محرم میں ادا کرو اس طرح دو ماہ کے روزے پورے ہو جائیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ ان تین ایام میں جو ایام تشریق کہلاتے ہیں اپنی زوجہ سے مجامعت نہ کرے اور ان کی قضا کے روزے اگلے مہینے میں رکھے اگر کوئی بیماری لاحق ہو تو دو ماہ تمام ہونے کے بعد رکھے۔ (ض)

۵۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو ظہار کے روزے شعبان میں رکھے پھر رمضان آجائے تو اسے چاہیئے کہ رمضان کے روزے شروع کرے۔ اگر اس نے ظہار کے روزے نصف ماہ سے ایک دن زیادہ رکھے تھے تو بقیہ بعد میں ادا کرے۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا اگر کسی کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں اور وہ ان میں سے پندرہ دن کے رکھے تو یہ کافی نہ ہوں گے اسے پورے پورے ایک ماہ کے پھر رکھنے ہوں گے۔ (ض)

۷۔ کفارہ قسم، کفارہ ظہار اور کفارہ قتل کے دو ماہ متواتر روزوں کے قطع کرنے کے سلسلے میں فرمایا اگر کسی پر دو ماہ کے پے در پے روزے ہوں اور وہ بیچ میں قطع کرے یا بیمار ہو جائے تو اسے اعادہ کرنا ہوگا اگرچہ پورے مہینے کے رکھ لیے ہوں اور دوسرے مہینے سے کچھ رکھے ہوں اور پھر کوئی عذر پیش آیا ہو تو اسے چاہیئے پورا کرے۔ (ض)

۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے غلطی سے کسی کو ماہ حرام میں قتل کر دیا ہو فرمایا دیت میں اس پر سختی کرو اور ایک غلام آزاد کرنا اور دو ماہ کے متواتر روزے رکھنا اس پر واجب ہیں میں نے کہا اگر بیچ میں کوئی شے مانع نہ ہو فرمایا وہ کیا میں نے کہا عید یا ایام تشریق فرمایا ان دنوں میں بھی روزہ رکھے کیونکہ وہ اس کے لئے لازم ہیں۔ (ض)

۹۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے کسی کو حرم میں قتل کر دیا ہو فرمایا اس پر ایک پوری دیت ہے اور اس کا ثلث اور دو ماہ پے در پے روزے رکھے اور ایک غلام آزاد کرے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ میں نے کہا اگر بیچ میں کوئی رکاوٹ آپڑے۔ فرمایا وہ کیا۔ میں نے کہا جیسے عید یا ایام تشریق، فرمایا ان ایام میں بھی روزہ رکھے گا کیونکہ وہ اس پر لازم ہیں۔ (حسن)

﴿باب ۵﴾

✿(صوم كفارة اليمين)✿

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلّ صوم يفرّق إلّا ثلاثة أيّام في كفّارة اليمين .

٢ ـ وعنه ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صيام ثلاثة أيّام في كفّارة اليمين متتابعات لا يفصل بينهنّ .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أبان عن الحسين بن زيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : السبعة الأيّام والثلاثة الأيّام في الحجّ لا يفرّق ، إنّما هي بمنزلة الثلاثة الأيّام في اليمين .

باب ۵

روزہ کفّارہ قسم

۱۔ فرمایا ہر روزہ جدا جدا رکھا جا سکتا ہے سوائے ان روزوں کے جو قسم کے کفارہ میں ہوں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا کفارۂ قسم کے تین روزے ایک ساتھ رکھے جائیں ان میں علیحدگی نہیں ہوگی۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ہفتہ کے سات دن ہیں ان میں تین دن حج کے ہیں جن میں کفارہ یمین کے تین دن کی طرح تفرقہ نہیں ڈالا جائے گا۔ (حسن)

﴿باب ۵۶﴾

✿(من جعل على نفسه صوماً معلوماً ومن نذر أن يصوم في شكر)✿

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن كرّام قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي جعلت على نفسي أن أصوم حتّى يقوم القائم عليه السلام فقال : صم ولا تصم في السفر ولا العيدين ولا أيّام التشريق ولا اليوم الّذي يشكّ فيه من شهر رمضان

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن أحمد بن أشيم قال كتب الحسين إلى الرِّضا عليه السلام جعلت فداك رجل نذر أن يصوم أيّاماً معلومة فصام بعضها ثمّ اعتلَّ فأفطر أيبتدىء في صومه أم يحتسب بما مضى؟ فكتب إليه : يحتسب ما مضى .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن صالح بن عبدالله ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك عليَّ صيام شهر إن خرج عمّي من الحبس فخرج فأصبح و أنا اُريد الصيام فيجيئني بعض أصحابنا فأدعو بالغداء وأتغدّي معه؟ قال : لابأس .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته عن رجل جعل على نفسه صوم شهر بالكوفة وشهر بالمدينة وشهر بمكّة من بلاء ابتلي به ، فقضى أنّه صام بالكوفة شهراً ودخل المدينة فصام بها ثمانية عشر يوماً ولم يقم عليه الجمّال ، قال : يصوم مابقي عليه إذا انتهى إلى بلده

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أنَّ عليّاً صلوات الله عليه قال في رجل نذر أن يصوم زماناً قال : الزَّمان خمسة أشهر والحين ستّة أشهر لأنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول : «تؤتي اُكلها كلَّ حين بإذن ربّها»

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن خالد بن جرير ، عن أبي الرَّبيع ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل ، عن رجل قال : لله عليَّ أن أصوم حيناً وذلك في شكر ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : قد اُتي عليٌّ عليه السلام في مثل هذا فقال : صم ستّة أشهر فانَّ الله عزَّ وجلَّ يقول : « تؤتي اُكلها كلَّ حين بإذن ربّها » يعني ستّة أشهر .

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عن آبائه عليهم السلام في الرَّجل يجعل على نفسه أيّاماً معدودة مسمّاة في كلِّ شهر ثمَّ يسافر فتمرُّ به الشهور ، أنّه لايصوم في السفر ولايقضيها إذا شهد .

٨ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرَّجل يصوم صوماً وقد وقّته على نفسه أو يصوم

من أشهر الحرم فيمرّ به الشهر والشهران لا يقضيه ؟ فقال : لايصوم في السفر ولايقضي شيئاً من صوم التطوّع إلّا الثلاثة الأيّام الّتي كان يصومها من كلّ شهر ولايجعلها بمنزلة الواجب إلّا أنّي اُحبّ لك أن تدوم على العمل الصالح ؛ قال : وصاحب الحرم الّذي كان يصومها و يجزئه أن يصوم مكان كلّ شهر من أشهر الحرم ثلاثة أيّام .

٩ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن عبدالحميد ، عن أبي الحسن الرّضا صلوات الله عليه قال : سألته عن الرّجل يجعل لله عزّ وجلّ عليه صوم يوم مسمّى ، قال : يصومه أبداً في السفر والحضر .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : إنّ اُمّي كانت جعلت على نفسها لله عليها نذراً إن كان الله ردّ عليها بعض ولدها من شيء كانت تخاف عليه أن تصوم ذلك اليوم الّذي يقدم فيه مابقيت فخرجت معنا مسافرة إلى مكّة فأشكل علينا لم ندر أتصوم أم تفطر ، فسألت أبا عبدالله عليه السلام عن ذلك وأخبرته بما جعلت على نفسها فقال : لاتصوم في السفر قد وضع الله عنها حقّه وتصوم هي ماجعلت على نفسها ، قال : قلت : ما ترى إذا هي قدمت و تركت ذلك ؟ فقال : إنّي أخاف أن ترى في الّذي نذرت ماتكره .

باب ۵

صوم معلوم اپنے لئے قرار دینا

۱۔ میں نے کہا میں نے اپنے دل میں قرار دے لیا ہے کہ ظہور آل محمدؑ تک روزہ رکھوں۔ فرمایا رکھو لیکن عیدین ایام تشریق اور رمضان کے یوم شک میں نہ رکھو (حسن)

۲۔ امام رضاؑ کو لکھا گیا ایک شخص نے نذر کی کہ چند دن روزے رکھے گا دن معین کر لے، پس کچھ روزے رکھ کر وہ بیمار ہو گیا اور روزہ ترک کر دیا تو آیا پھر سے روزہ رکھے یا یہ روزے اس کے مینہ دنوں میں محسوب ہو جائیں گے حضرت نے لکھا ہو جائیں گے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے کہا میرے اوپر دو مہینے کے روزے ہیں میرا چچا قید سے چھوٹا۔ صبح کو میرا ارادہ روزے کا تھا کچھ میرے اصحاب ملاقات کو آئے۔ میں نے بلایا صبح کے کھانے پر تو کیا میں ان کے ساتھ کھاؤں فرمایا کیا حرج ہے (مجہول)

۴۔ میں نے ایک شخص کے متعلق پوچھا جس نے نذر کی تھی کہ ایک ماہ کوفہ میں روزے رکھے گا ایک ماہ مدینہ میں اور ایک ماہ مکہ میں اس مصیبت کی وجہ سے جس میں وہ مبتلا ہے اس نے کوفہ میں ایک ماہ رکھ لیے، مدینہ میں اٹھارہ روزے رکھے تھے کہ اونٹ والے نے زیادہ قیام نہ کیا فرمایا جو باقی رہ گئے ہیں وہ اپنے شہر میں جاکر پورے کرے (ض)

۵۔ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا ایک شخص نے نذر کی کہ وہ ایک زمانہ تک روزے رکھے گا تو کتنی مدت تک رکھے فرمایا زمانہ سے مراد ہے پانچ ماہ حین سے مراد ہے چھ ماہ، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ اذن رب سے ہر چھ ماہ بعد اس کے پھل کھائے جاتے ہیں یعنی کھجور کے پھل گرمیوں میں کھائے جاتے ہیں اور اس میں پھول آتا ہے جاڑے میں اور پھول سے خرما بننے میں چھ ماہ گزر جاتے ہیں۔ (ض)

۶۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے یہ نذر کی کہ میں ایک حین تک شکر خدا میں روزے رکھوں گا حضرت نے فرمایا ایسا ہی مسئلہ حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا چھ ماہ روزے رکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (آیت کا ترجمہ اوپر گزرا۔ (مجہول)

۷۔ اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے دل میں یہ قرار دیا کہ وہ ہر ماہ چند روزے رکھے گا، پھر کئی ماہ وہ سفر میں رہا۔ فرمایا وہ سفر میں نہیں رکھے گا اور جب گھر آئے گا تو قضا بجا نہیں لائے گا۔ (ض)

۸۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے نیت کی ہو ایک روزہ کی، جس کا وقت اس کے دل میں ہو یا نیت کرے حرمت کے مہینوں میں روزوں کی اور ایک دو ماہ بغیر رکھے ہوئے گزر جائیں فرمایا سفر میں روزہ نہ رکھے اور نہ کسی سنت روزہ کی قضا بجا لائے۔ مگر وہ تین دن جن میں ہر ماہ روزہ رکھے اور بمنزلہ واجب اسے قرار نہ دیا ہو، میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمیشہ عمل صالح کرو اور صاحب حرم جو روزہ رکھتا ہے اور اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر مہینہ کی جگہ ہر محرم مہینہ میں تین دن روزے رکھے۔ (ح)

۹۔ میں نے پوچھا اس کے بارے میں جس پر اللہ نے روزہ واجب کر دیا ہے (صوم نذر) تو وہ اسے سفر و حضر دونوں جگہ رکھ سکتا ہے۔ فرمایا ہاں (مجہول)

۱۰۔ میں نے کہا میری ماں نے نذر کی ہے کہ اگر اس کے بیٹے سے اللہ اس مصیبت کو ہٹا دے جس سے وہ خوف کھاتی ہے تو وہ اس دن روزہ رکھا کرے گی زندگی بھر جس روز یہ بلا اس سے دور ہوگی، پس وہ مکہ کے سفر کے لئے نکلی۔ اب ہمارے لئے مشکل کا سامنا ہے۔ نہیں جانتے کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔ میں نے ابو عبداللہ سے یہ مسئلہ پوچھا اور سارا حال بیان کیا فرمایا سفر میں وہ روزہ نہ رکھے۔ اللہ نے اس سے اس تکلیف کو اٹھا لیا ہے۔ ہاں جو

نذر کی ہے وہ پوری کرے۔ میں نے کہا جب وہ مانے گی تو ترک کر دے گی۔ فرمایا جس کو وہ ناپسند کرتی تھی اسی کی نذر کیوں کی۔ (موثق)۔

﴿ باب ٥٩ ﴾

✿(كفارة الصوم وفديته)✿

١ ـ عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سهل ، عن إدريس بن زيد ؛ وعليٌّ بن إدريس قالا : سألنا الرّضا عليه السلام عن رجل نذر نذراً إن هو تخلّص من الحبس أن يصوم ذلك اليوم الّذي تخلّص فيه فيعجز عن الصّوم لعلّة أصابته أو غير ذلك فمدّ للرّجل في عمره وقد اجتمع عليه صوم كثير ما كفّارة ذلك الصّوم ؟ قال : يكفّر عن كلّ يوم بمدّ حنطة أو شعير .

٢ ـ أحمد بن محمد ، عن عليّ بن أحمد ، عن موسى بن بكر ، عن محمد بن منصور قال : سألت الرّضا عليه السلام عن رجل نذر نذراً في صيام فعجز فقال : كان أبي يقول : عليه مكان كلّ يوم مدٌّ .

٣ ـ عدةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام في رجل نذر على نفسه إن هو سلم من مرض أو تخلّص من حبس أن يصوم كلّ يوم أربعاء و هو اليوم الّذي تخلّص فيه فعجز عن الصوم لعلّة أصابته أو غير ذلك فمدّ للرّجل في عمره واجتمع عليه صوم كثير ما كفّارة ذلك ؟ قال : تصدّق لكلّ يوم بمدّ من حنطة أو ثمن مدّ .

٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص ابن القاسم قال : سألته عمّن لم يصم الثلاثة الأيّام من كلّ شهر وهو يشدّ عليه الصيام هل فيه فداء ؟ قال : مدٌّ من طعام في كلّ يوم .

٥ ـ الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن عمر بن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ الصوم يشدّ عليّ ، فقال لي : لدرهم تصدّق به أفضل من صيام يوم ، ثمّ قال : وما أحبّ أن تدعه .

٦ - أبوعليّ الاشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن يزيد بن خليفة قال : شكوت إلى أبي عبدالله عليه السلام فقلت : إنّي أُصدَّع إذا صمت هذه الثلاثة الأيّام ويشقّ عليّ ، قال : فاصنع كما أصنع إذا سافرت فإنّي إذا سافرت تصدَّقت عن كلّ يوم بمدّ من قوت أهلي الّذي أقوتهم به .

٧ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن صالح ابن عقبة ، عن عقبة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك إنّي قد كبرت وضعفت عن الصيام فكيف أصنع بهذه الثلاثة الأيّام في كلّ شهر ؟ فقال : يا عقبة تصدَّق بدرهم عن كلّ يوم ، قال : قلت : درهم واحد ؟ قال : لعلّها كبرت عندك وأنت تستقلّ الدرهم ؟ قال : قلت : إنّ نعم الله عزّ وجلّ عليّ لسابغة ، فقال : يا عقبة لإطعام مسلم خير من صيام شهر .

باب ۹۵

کفّارۂ صوم

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے یہ نذر کی کہ جس روز قید سے رہا ہوگا تو اسی روز روزہ رکھے گا لیکن جس دن چھوٹا تو وہ روزہ رکھنے سے عاجز رہا اس کی عمر دراز ہوئی۔ اور اس پر بہت سے روزے جمع ہوگئے تو کیا کفارہ دے فرمایا ہر دن کے بدلے ایک مُد گیہوں یا جو دے۔ (مجہول)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے چند روزے نذر کئے لیکن رکھ نہ سکا۔ فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مُد اناج دے۔ (مجہول)

۳۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو یہ نذر کرے کہ اگر مرض سے نجات پائے گا یا قید سے رہا ہوگا تو ہر چہار شنبہ کو روزہ رکھے گا اور یہ اس کی رہائی کا دن ہوگا لیکن وہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکھ نہ سکے اور اس کی عمر بڑھ جائے اور بہت سے روزے اس پر جمع ہو جائیں تو ان کا کفارہ کیا ہوگا۔ فرمایا ہر دن کے بدلے ایک مُد گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ دے۔ (ض)

۴۔ جو ہر ماہ تین دن روزے نہ رکھے اور روزہ اس پر سخت ہو تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مُد طعام دے۔ (م)

۵۔ میں نے کہا روزہ مجھ پر سخت گزرتا ہے فرمایا ایک درہم صدقہ دینا بہتر ہے ایک دن کے روزہ سے میں پسند کرتا کہ تم اسے چھوڑ دو۔ (ض)

۶۔ میں نے کہا جب میں ان تین دن میں روزے رکھتا ہوں تو مجھے درد سر ہو جاتا ہے اور روزہ سخت گزرتا ہے فرمایا ایسا کرو جیسا میں کرتا ہوں جب سفر کرتا ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک مُد اس غلہ سے صدقہ دیتا ہوں جو میرا قوت ہوتا ہے۔ (ض)

۷۔ میں نے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور ضعف سے روزہ کی طاقت نہیں رکھتا تو ہر ماہ کے تین روزوں کے متعلق کیا کروں فرمایا اسے عقبہ ہر روز کے بدلے ایک درہم صدقہ دے۔ میں نے کہا، صرف ایک درہم، فرمایا شاید تمہارے پاس پیسہ زیادہ ہے اس لئے تم ایک درہم کو کم جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ نے مجھے نعمتیں دی ہیں فرمایا اے عقبہ مرد مسلمان کو کھانا کھلانا ایک ماہ کے روزے سے بہتر ہے۔ (ض)

﴿ باب ﴾

☆(تأخير صيام الثلاثة الايام من الشهر الى الشتاء)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبدالله أو لأبي الحسن عليهما السلام : الرّجل يتعمّد الشهر في الأيّام القصار يصومه لسنة ، قال : لابأس .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن إبراهيم ابن مهزم ، عن حسين بن أبي حمزة ، عن أبي حمزة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : صوم ثلاثة أيّام من كلّ شهر أؤخّره إلى الشتاء ثمّ أصومها ؟ قال : لابأس بذلك .

٣ ـ أحمد بن إدريس ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته ، عن الرّجل يكون عليه من الثلاثة أيّام الشهر هل يصلح له أن يؤخّرها أو يصومها في آخر الشهر ؟ قال : لابأس ، قلت : يصومها متوالية أو يفرّق بينها ؟ قال : ما أحبّ ، إن شاء متوالية وإن شاء فرّق بينهما .

باب ۶۰

تاخیر کرنا مہینہ کے تین روزوں کی موسم سرما تک

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص مہینہ کے تین روزوں کی قضا جاڑوں میں بجالاتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں (ض)

۲۔ میں نے کہا میں ہر ماہ کے تین روزوں کا ادا کرنا جاڑوں تک ملتوی رکھتا ہوں فرمایا اس میں کیا حرج ہے۔ (ض)

۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو ہر ماہ تین روزے رکھتا ہو آیا اس کے لئے یہ درست ہے کہ اس میں تاخیر کرے یا آخر ماہ میں بجالائے یا جدا جدا رکھے۔ فرمایا اختیار ہے چاہے سلسلہ سے بجالائے یا علیحدہ علیحدہ رکھے۔ (مجہول)

﴿ باب ٦١ ﴾

﴿ صوم عرفة وعاشورا ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ؛ وعليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام أنّه سئل عن صوم يوم عرفة فقال : [أ]ما أصومه اليوم وهو يوم دعاء ومسألة .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن محمّد بن مسلم قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله لم يصم يوم عرفة منذ نزل صيام شهر رمضان .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن نوح بن شعيب النيسابوريّ ، عن ياسين الضرير ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام قالا : لاتصم في يوم عاشورا ولا عرفة بمكّة ولا في المدينة ولا في وطنك ولا في مصر من الأمصار .

٤ ـ الحسن بن عليّ الهاشميّ ، عن محمّد بن موسى ، عن يعقوب بن يزيد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال : حدّثني نجبة بن الحارث العطّار قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن صوم يوم عاشورا ، فقال : صوم متروك بنزول شهر رمضان و المتروك بدعة ، قال نجبة : فسألت أبا عبدالله عليه السلام من بعد أبيه عليه السلام عن ذلك فأجابني بمثل جواب

أبيه ، ثمّ قال : أما إنّه صوم يوم ما نزل به كتاب ولا جرت به سنّة إلّا سنّة آل زياد بقتل الحسين بن عليّ صلوات الله عليهما.

٥ - عنه ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد قال : حدّثني جعفر بن عيسى أخوه قال : سألت الرّضا عليه السلام عن صوم عاشورا وما يقول النّاس فيه ، فقال : عن صوم ابن مرجانة تسألني ، ذلك يوم صامه الأدعياء من آل زياد لقتل الحسين عليه السلام و هو يوم يتشأم به آل محمّد صلى الله عليه وآله ويتشأم به أهل الإسلام واليوم الّذي يتشأم به أهل الإسلام لا يصام ولا يتبرّك به ويوم الإثنين يوم نحس قبض الله عزّ و جلّ فيه نبيّه و ما اُصيب آل محمّد إلّا في يوم الإثنين فتشأمنا به وتبرّك به عدوّنا ويوم عاشورا قتل الحسين صلوات الله عليه وتبرّك به ابن مرجانة وتشأم به آل محمّد صلّى الله عليهم ، فمن صامهما أو تبرّك بهما لقي الله تبارك وتعالى ممسوخ القلب وكان حشره مع الّذين سنّوا صومهما و التبرّك بهما.

٦ - وعنه ، عن محمّد بن عيسى قال : حدّثنا محمّد بن أبي عمير ، عن زيد النرسي قال : سمعت عبيد بن زرارة يسأل أبا عبدالله عليه السلام عن صوم يوم عاشورا فقال : من صامه كان حظّه من صيام ذلك اليوم حظّ ابن مرجانة وآل زياد ، قال : قلت : وما كان حظّهم من ذلك اليوم ؟ قال : النّار أعاذنا الله من النّار ومن عمل يقرّب من النّار.

٧ - وعنه ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن سنان ، عن أبان ، عن عبدالملك قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن صوم تاسوعا وعاشورا من شهر المحرّم فقال : تاسوعا يوم حوصر فيه الحسين عليه السلام وأصحابه رضي الله عنهم بكربلا واجتمع عليه خيل أهل الشّام وأناخوا عليه وفرح ابن مرجانة وعمر بن سعد بتوافر الخيل وكثرتها و استضعفوا فيه الحسين صلوات الله عليه وأصحابه رضي الله عنهم وأيقنوا أن لا يأتي الحسين عليه السلام ناصر ولا يمدّه أهل العراق - بأبي المستضعف الغريب - ثمّ قال : وأمّا يوم عاشورا فيوم اُصيب فيه الحسين عليه السلام صريعاً بين أصحابه وأصحابه صرعى حوله [عراة] أفصوم يكون في ذلك اليوم ؟! كلّا وربّ البيت الحرام ما هو يوم صوم وما هو إلّا يوم حزن و مصيبة دخلت على أهل السماء وأهل الأرض وجميع المؤمنين ويوم فرح وسرور لابن مرجانة وآل زياد و أهل الشام غضب الله عليهم و على ذرّيّاتهم و ذلك يوم بكت عليه جميع

بقاع الأرض خلا بقعة الشام ، فمن صامه أو تبرّك به حشره الله مع آل زياد ممسوخ القلب مسخوط عليه ومن ادّخر إلى منزله ذخيرة أعقبه الله تعالى نفاقاً في قلبه إلى يوم يلقاه وانتزع البركة عنه وعن أهل بيته وولده وشاركه الشيطان في جميع ذلك .

باب ۶۱

صوم عرفہ اور عاشور

۱۔ میں نے روزِ عرفہ روزہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں اس دن روزہ رکھتا ہوں کہ وہ دن دعا کرنے اور سوال کرنے کا ہے۔ (م)

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے نہیں رکھا عرفہ کا روزہ جب سے ماہ رمضان کا روزہ فرض ہوا۔ (موثق)

۳۔ فرمایا روزِ عاشورہ اور روزِ عرفہ روزہ نہ رکھو نہ مکہ میں نہ مدینہ میں اور نہ اپنے وطن میں اور نہ کسی اور شہر میں۔ (مجہول)

۴۔ میں نے صوم عاشورہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد یہ روزہ متروک ہو گیا اور متروک پر عمل بدعت ہے۔ نجبہ کہتا ہے میں نے یہی سوال ابوعبداللہ سے کیا آپ نے بھی وہی جواب دیا جو آپ کے والد بزرگوار نے دیا تھا۔ پھر فرمایا اس روزہ کا ذکر نہ کتاب خدا میں ہے نہ سنت رسولؐ میں، یہ امام حسینؑ کے قتل کے بعد سنت آل زیاد قرار پائی ہے۔ (مجہول)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے صوم عاشورہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ لوگ کیا کہتے ہیں فرمایا کیا تم ابن مرجانہ (ابن زیاد) کے روزے کے متعلق سوال کرتے ہو یہ وہ دن ہے کہ قتل حسینؑ کے لیے آل زیاد کے حرامیوں نے روزہ رکھا اور یہ وہ دن ہے کہ اہل اسلام نے اسے منحوس دن جانا اور اہل بیت نے اسے منحوس قرار دیا ہے وہ نہ روزہ رکھتے ہیں اور نہ اس کو برکت کا دن جانتے ہیں اور دوشنبہ کا دن منحوس ہے کیونکہ رسول اللہ نے وفات پائی ہے۔ آل محمدؐ پر جو مصیبت آئی اسی دن آئی اس لئے ہم نے اسے شوم قرار دیا اور ہمارے دشمن نے اسے متبرک جانا روزِ عاشور امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا اور ابن مرجانہ نے اسے بابرکت دن قرار دیا اور آل محمدؐ نے اسے منحوس جانا پس جس نے اس دن روزہ رکھا اور برکت چاہی اللہ اس کے قلب کو مسخ کیا ہوا قرار دے گا اور اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنھوں نے اس دن کے روزے کو سنت قرار دیا اور متبرک سمجھے۔ (مجہول)

۶۔ صوم عاشور کے متعلق فرمایا جو اس روز روزہ رکھے گا اس کا نصیبہ وہی ہوگا جو ابن زیاد کا۔ میں نے کہا اس کا نصیبہ کیا ہوگا۔ فرمایا دوزخ۔ خدا ہمیں آتش دوزخ سے پناہ دے جو اس پر عمل کرے گا وہ آتش جہنم سے قریب ہوگا۔ (قم)

۷۔ میں نے پوچھا نویں اور دسویں محرم کے روزہ کے متعلق، فرمایا نویں محرم کو کربلا میں امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کا محاصرہ کیا گیا اور اہل شام کی فوجیں جمع ہوئیں اور ان پر چڑھائی کی اور خوش ہوئے۔ ابن زیاد و عمر سعد اپنی فوج کی کثرت پر اور امام حسین اور ان کے اصحاب کو کمزور بنایا اور ان کو یہ یقین تھا کہ امام حسین علیہ السلام کی مدد کو کوئی نہ آئے گا اور اہل عراق ان کو کمزور سمجھ کر ان کی مدد نہ کریں گے اور عاشور کا وہ دن ہے کہ اس میں امام حسین علیہ السلام اپنے اصحاب کے درمیان سر کٹائے پڑے تھے اور ان کے اصحاب کی لاشیں ان کے چاروں طرف تھیں تو کیا ایسے دن روزہ رکھنا چاہیے ہرگز نہیں، رب کعبہ کی قسم وہ روزہ کا دن نہیں، وہ رنج و مصیبت کا دن ہے اس دن اہل سموات وارض اور تمام مومنین کو رنج کرنا چاہیئے۔ وہ خوشی کا دن تھا ابن مرجانہ، اولاد زیاد اور اہل شام کے لیے، ان پر اور ان کی اولاد پر اللہ کا غضب نازل ہوا یہ وہ دن ہے جس میں سوائے خطۂ شام کے، روئے زمین کے تمام خطے روئے ہیں جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا اور برکت حاصل کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ممسوخ القلب محشور کرے گا اور اس کا غضب اس پر نازل ہوگا اور جو کوئی اس روز کوئی شے خرید کر ذخیرہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نفاق کو تا روز قیامت اس کے دل میں پیدا کرے گا اور برکت کو اس سے اٹھالے گا اور اس کی اولاد اور خاندان والوں سے بھی اور شیطان کو ان کے عمل میں شریک بنا دے گا۔ (ض)

﴿باب ۶۲﴾

☆(صوم العيدين وأيام التشريق)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة قال : سألته عن صيام يوم الفطر فقال : لاينبغي صيامه ولاصيام أيّام التشريق .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبي سعيد المكاري ، عن زياد بن أبي الحلال قال : قال لنا أبوعبدالله عليه السلام : لاصيام بعد الأضحى ثلاثة أيّام ولابعد الفطر ثلاثة أيّام ، إنّها أيّام أكل وشرب .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن اليومين اللّذين بعد الفطر أيصامان أم لا ؟ فقال : أكره لك أن تصومهما .

باب ٦٢

روزہ عیدین وایام تشریق

۱۔ میں نے عید الفطر کے روزہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور نہ یوم تشریق۔ (موثق)

۲۔ ہم سے حضرت نے فرمایا کہ عید الاضحٰی اور عید الفطر کے تین دن بعد تک روزہ نہیں وہ کھانے پینے کے دن ہیں (م)

۳۔ میں نے پوچھا کیا عید الفطر کے بعد دو روزے رکھے جائیں یا نہیں۔ فرمایا مکروہ ہے ان دو دن روزہ رکھنا (مجہول)

﴿باب ٦٣﴾

☆(صيام الترغيب)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن القاسم بن يحيى ، عن جدِّه الحسن بن راشد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : جعلت فداك للمسلمين عيدغير العيدين ؟ قال : نعم ياحسن أعظمهما وأشرفهما ، قلت : و أيُّ يوم هو ؟ قال : هويوم نصب أمير المؤمنين صلوات الله وسلامه عليه فيه علماً للناس ، قلت : جعلت فداك وما ينبغي لنا أن نصنع فيه ؟ قال : تصومه ياحسن وتكثر الصلاة على محمّد و آله وتبرَّء إلى الله ممّن ظلمهم فإنَّ الأنبياء صلوات الله عليهم كانت تأمر الأوصياء باليوم الّذي كان يقام فيه الوصيُّ أن يتّخذ عيداً ، قال : قلت : فما لمن صامه ؟ قال : صيام ستّين شهراً ، ولا تدع صيام يوم سبع و عشرين من رجب فإنّه هواليوم الّذي نزلت فيه النبوَّة على محمّد صلى الله عليه وآله وثوابه مثل ستّين شهراً لكم .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الأوَّل عليه السلام قال : بعث الله عزَّ وجلَّ محمّداً صلى الله عليه وآله رحمة للعالمين في سبع و عشرين من رجب فمن صام ذلك اليوم كتب الله له صيام ستّين شهراً ؛ وفي خمسة وعشرين من ذي القعدة وضع البيت وهو أوَّل رحمة وضعت على وجه الأرض فجعله الله عزَّ وجلَّ مثابة للنّاس و

أمناً ، فمن صام ذلك اليوم كتب الله له صيام ستّين شهراً ؛ وفي أوّل يوم من ذي الحجّة ولد إبراهيم خليل الرّحمن عليه السلام فمن صام ذلك اليوم كتب الله له صيام ستّين شهراً .

٣ ـ سهل بن زياد ، عن عبدالرّحمن بن سالم ، عن أبيه قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام هل للمسلمين عيد غير يوم الجمعة والأضحى و الفطر ؟ قال : نعم أعظمها حرمة قلت : و أيّ عيد هو جعلت فداك ؟ قال : اليوم الّذي نصب فيه رسول الله صلى الله عليه وآله أمير المؤمنين عليه السلام وقال : من كنت مولاه فعليّ مولاه ، قلت : و أيّ يوم هو ؟ قال : وما تصنع باليوم إنّ السّنة تدور و لكنّه يوم ثمانية عشر من ذي الحجّة ، فقلت : وما ينبغي لنا أن نفعل في ذلك اليوم ؟ قال : تذكرون الله عزّ ذكره فيه بالصيام والعبادة والذّكر لمحمّد وآل محمّد فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله أوصى أمير المؤمنين عليه السلام أن يتّخذ ذلك اليوم عيداً وكذلك كانت الأنبياء عليهم السلام تفعل كانوا يوصون أوصياءهم بذلك فيتّخذونه عيداً .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يوسف بن السّخت ، عن حمدان ابن النضر ، عن محمّد بن عبدالله الصيقل قال : خرج علينا أبو الحسن يعني الرّضا عليه السلام في يوم خمسة و عشرين من ذي القعدة فقال : صوموا فإنّي أصبحت صائماً ، قلنا : جعلنا فداك أيّ يوم هو؟ فقال : يوم نشرت فيه الرحمة ودحيت فيه الأرض ونصبت فيه الكعبة وهبط فيه آدم عليه السلام .

باب ۳۶

صوم الترغيب

۱۔ میں نے پوچھا کیا عیدین کے سوا کوئی اور عید بھی ہے فرمایا ہاں اے حسن وہ ان دونوں عیدوں سے افضل و اشرف ہے میں نے کہا وہ کون سی عید ہے فرمایا جس روز امیر المومنین علیہ السلام امام خلق بنائے گئے۔ میں نے کہا اس دن کیا کرنا چاہیئے فرمایا اے حسن روزہ رکھو اور محمد و آل محمد پر کثرت سے درود بھیجو اور ان کے ظالموں سے بیزاری ظاہر کرو۔ انبیا علیہم السلام اپنے اپنے اوصیاء کو آج کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور اپنا وصی اسی دن بناتے تھے اور اس دن کو عید منانے کا

حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا کیا ثواب ہے اس روزہ کا، فرمایا ساٹھ ماہ کے روزوں کا، اور روزہ ترک نہ کرے ۲۷ویں ماہ رجب کو یہ وہ دن ہے کہ حضرت رسولِ خدا کو نبوت ملی اس روزہ کا ثواب ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ہے (ف)

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے ۲۷ویں ماہ رجب کو مبعوث برسالت فرمایا۔ پس جو کوئی اس روز روزہ رکھے تو اس کو ساٹھ روزوں کا ثواب ملے گا اور ۲۵ ذیقعدہ وہ دن ہے کہ خانۂ کعبہ بنایا گیا اور وہ سب سے پہلی رحمت خدا کی ہے جو روئے زمین پر نازل ہوئی۔ پس خدا نے اس کو لوگوں کے لئے جائے ثواب اور جائے امن قرار دیا۔ جو کوئی اس روز روزہ رکھے گا اس کو ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (ف)

۳۔ میں نے پوچھا کیا جمعہ اور عیدین کے سوا مسلمانوں کے لئے کوئی اور بھی عید ہے فرمایا ان سے از روئے حرمت بہت زیادہ بڑی۔ میں نے پوچھا وہ کون سی عید ہے فرمایا اس دن جب رسول اللہ نے حضرت علی کو اپنا خلیفہ بنایا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی مولا ہیں میں نے کہا وہ کون دن ہے فرمایا وہ ۱۸ ذی الحجہ ہے میں نے کہا ہم کو اس دن کیا کرنا چاہیئے فرمایا اللہ کا ذکر کرو روزہ رکھو، محمد و آل محمد کا ذکر کرو۔ رسول اللہ نے حضرت علی کو وصیت کی تھی کہ اس دن کو عید قرار دیں اور انبیا بھی ایسا ہی کرتے تھے وہ اپنے اوصیا کو اس دن عید منانے کی وصیت کرتے تھے۔ (ف)

۴۔ ۲۵ ذی قعدہ کو امام رضا علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم بھی روزہ رکھو میں بھی روزہ سے ہوں ہم نے کہا اس دن کی کیا خصوصیت ہے فرمایا اسی دن زمین بچھائی گئی، کعبہ بنایا گیا اور اسی دن آدم زمین پر اترے۔ (ف)

﴿باب ٦٤﴾

☆(فضل افطار الرجل عند أخيه اذا سأله)☆

١ ـ عدَّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن إسحاق ابن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إفطارك لأخيك المؤمن أفضل من صيامك تطوّعاً .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن البرقيّ، عن القاسم بن محمّد، عن العيص، عن نجم بن حطيم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: من نوى الصوم ثمَّ دخل على أخيه فسأله أن يفطر عنده فليفطر وليدخل عليه السّرور فإنّه يحتسب له بذلك اليوم عشرة أيّام وهو قول الله عزَّ وجلَّ « من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها » .

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن إسماعيل، عن صالح بن عقبة، عن جميل بن درّاج قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: من دخل على أخيه و هو صائم فأفطر عنده ولم يعلمه بصومه فيمنَّ عليه كتب الله له صوم سنة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن الحسن بن عليّ الدينوريّ ، عن محمّد بن عيسى ، عن صالح ابن عقبة قال : دخلت على جميل بن درّاج و بين يديه خوان عليه غسّانية يأكل منها فقال : اُدن فكل ؛ فقلت : إنّي صائم فتركني حتّى إذا أكلها فلم يبق منها إلّا اليسير عزم عليّ ألّا أفطرت ، فقلت له : ألّا كان هذا قبل السّاعة ، فقال : أردت بذلك أدبك ثمّ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول أيّما رجل مؤمن دخل على أخيه وهو صائم فسأله الأكل فلم يخبره بصيامه ليمنّ عليه بإفطاره كتب الله جلّ ثناؤه له بذلك اليوم صيام سنة .

٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن ابن جمهور ، عن بعض أصحابه ، عن عليّ بن حديد قال : قلت لأبي الحسن الماضي عليه السلام : أدخل على القوم وهم يأكلون وقد صلّيت العصر وأنا صائم فيقولون : أفطر ؟ فقال : أفطر فإنّه أفضل .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن إبراهيم بن سفيان ، عن داود الرّقي قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لإفطارك في منزل أخيك المسلم أفضل من صيامك سبعين ضعفاً أو تسعين ضعفاً .

باب ٤٢

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۱۔ فرمایا کسی بندۂ مومن کا روزہ افطار کرانا سنتی روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت نے جو روزہ کی نیت کرلے اور اپنے کسی بھائی کے پاس جائے اور اس سے کہے افطار میرے یہاں کرنا تو اسے منظور کرنا چاہیے تاکہ اس کے دل کو خوش کرے اس صورت میں اسے دس روزوں کا ثواب ملے گا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اس کا بدلہ دس گنا اسے دیا جائے گا۔ (ص)

۳۔ فرمایا جو بحالت روزہ اپنے بھائی کے پاس جائے اور اس کے یہاں افطار کرے اور اپنا روزہ اسے بتائے نہیں اور افطار کرکے اس پر احسان کرے تو اس کو ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

۴۔ میں نے سنا حضرت سے کہ جو شخص بحالت صوم اپنے بھائی کے پاس جائے اور وہ اس سے کھانے کے لیے کہے اور وہ اس

سے اپنے روزہ کا حال بیان نہ کرے اور اس کو برکت دینے کے لئے اس کے یہاں افطار کرلے تو خدا اسے ایک سال کے روزوں کا ثواب دیتا ہے۔(ض)

۵۔ میں نے کہا میں اگر کچھ لوگوں کے پاس جاؤں اور وہ کھا رہے ہوں اور بحالت روزہ نماز عصر پڑھ لی اور انھوں نے مجھ سے کہا۔ آؤ تم بھی کھاؤ۔ فرمایا کھالو (اگر روزہ سنتی ہے) کیونکہ یہ امر افضل ہے۔(ض)

۶۔ فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے یہاں روزہ افطار کرنا افضل ہے ستر یا نوے گنا زیادہ روزوں سے۔ (مجہول)

﴿باب ۶۵﴾

☆(من لا يجوز له صيام التطوع الا باذن غيره)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن القاسم بن عروة ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : لا يصلح للمرأة أن تصوم تطوّعاً إلّا باذن زوجها .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن هلال ، عن مروك بن عبيد ، عن نشيط بن صالح ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من فقه الضّيف أن لا يصوم تطوّعاً إلّا باذن صاحبه و من طاعة المرأة لزوجها أن لا تصوم تطوّعاً إلّا باذنه و أمره ومن صلاح العبد و طاعته و نصحه لمولاه أن لا يصوم تطوّعاً إلّا باذن مولاه وأمره ومن برّ الولد أن لا يصوم تطوّعاً إلّا باذن أبويه وأمرهما و إلّا كان الضّيف جاهلاً و كانت المرأة عاصية و كان العبد فاسقاً عاصياً و كان الولد عاقّاً .

٣ ـ عليّ بن محمّد بن بندار [وغيره] عن إبراهيم بن إسحاق باسناد ذكره ، عن الفضيل بن يسار ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا دخل رجل بلدة فهو ضيف على من بها من أهل دينه حتّى يرحل عنهم ولا ينبغي للضّيف أن يصوم إلّا باذنهم لئلّا يعملوا الشيء فيفسد عليهم ولا ينبغي لهم أن يصوموا إلّا باذن الضّيف لئلّا يحتشمهم فيشتهي الطعام فيتركه لهم .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبيّ صلى الله عليه وآله : ليس للمرأة أن تصوم تطوّعاً إلّا بإذن زوجها .

٥ ـ عليُّ بن محمّد بن بندار ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن الجاموراني ، عن الحسن ابن عليّ بن أبي حمزة ، عن عمرو بن جبير العزرميّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاءت امرأة إلى النبيّ صلى الله عليه وآله فقالت : يا رسول الله ماحقّ الزّوج على المرأة ؟ فقال : هو أكثر من ذلك ، فقالت : أخبرني بشيء من ذلك ، فقال : ليس لها أن تصوم إلّا بإذنه .

باب ۱۵

کس کو روزہ رکھنا بے اجازت غیر جائز نہیں

۱۔ فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ سنتی روزہ اپنے شوہر کی بے اجازت رکھے (مرسل)

۲۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا مہمان کا علم دین یہ ہے کہ وہ بغیر میزبان کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے اور عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت یہ ہے کہ وہ سنتی روزہ بغیر اس کی اجازت کے نہ رکھے اور غلام کی صلاحیت اور اطاعت اس میں ہے کہ وہ بے اذن آقا اور اس کے حکم کے سنتی روزہ نہ رکھے اور لڑکے کے لئے نیکی یہ ہے کہ وہ اپنے والدین اجازت کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے ورنہ مہمان جاہل قرار پائے گا اور عورت نافرمان، غلام فاسق و عاصی اور لڑکا عاق ہوگا۔ (ضؔ)

۳۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کوئی کسی شہر میں داخل ہو تو اپنے اہل دین باشندوں کا مہمان ہے جب تک وہاں سے کوچ کرے پس مہمان کو نہیں چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کے اذن کے بغیر روزہ رکھے تاکہ وہ کوئی عمل ایسا نہ کریں جو ان کے لئے برا ہو اور میزبانوں کو بھی نہ چاہیئے کہ وہ بغیر مرضی مہمان روزہ رکھیں تاکہ وہ طلب طعام میں حیا کر کے طلب کو ترک کر دے۔ (ض)

۴۔ رسول اللہؐ نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ بے اذن شوہر سنتی روزہ رکھے۔ (ض)

۵۔ ایک عورت رسولؐ خدا کے پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ شوہر کا کیا حق ہے عورت پر، فرمایا وہ بہت زیادہ ہے حق عورت سے، اس نے کہا اس میں سے کچھ تو بتایئے۔ فرمایا عورت بے اذن شوہر روزہ (سنتی) نہیں رکھ سکتی۔ (ض)

﴿باب ٦٦﴾

﴿ما يستحب أن يفطر عليه﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا صام فلم يجد الحلواء أفطر على الماء .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أفطر الرَّجل على الماء الفاتر نقى كبده و غسل الذُّنوب من القلب و قوَّى البصر والحدق .

٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن صالح بن سنديّ ، عن ابن سنان ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الإفطار على الماء يغسل الذُّنوب من القلب .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عمَّن ذكره ، عن منصور بن العبّاس ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن مسكان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا أفطر بدء بحلواء يفطر عليها فإن لم يجد فسكّرة أو تمرات فإذا أعوز ذلك كلّه فماء فاتر وكان يقول : ينقي المعدة والكبد ويطيب النّكهة والفم ويقوّي الأضراس ويقوّي الحدق و يجلو النّاظر ويغسل الذُّنوب غسلاً ويسكن العروق الهائجة والمرّة الغالبة ويقطع البلغم ويطفي الحرارة عن المعدة ويذهب بالصّداع .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إبراهيم بن مهزم ، عن طلحة ابن زيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يفطر على التّمر في زمن التمر وعلى الرُّطب في زمن الرُّطب .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن جعفر بن عبدالله الأشعريّ ، عن ابن القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله أوَّل ما يفطر عليه في زمن الرُّطب الرُّطب و في زمن التّمر التّمر .

باب ٦٦

کس چیز سے افطار مستحب ہے

۱۔ رسولؐ اللہ کو جب افطار کے لئے حلوہ نہ ملتا تو پانی سے افطار کرتے (ض)

۲۔ فرمایا جب نیم گرم پانی سے افطار کیا جائے تو اس سے جگر صاف ہو جاتا ہے اور دل کے گناہ دھل جاتے ہیں اور بینائی قوی ہوتی ہے (ض)

۳۔ فرمایا حضرت نے پانی سے افطار کرنا دل سے گناہوں کو دھوتا ہے۔ (ض)

۴۔ فرمایا رسولؐ اللہ روزہ کا افطار حلوہ سے کرتے تھے اگر نہ ملتا تو شکر سے یا خرموں سے، اگر ان میں سے کوئی چیز نہ ہوتی تو نیم گرم پانی سے اور فرماتے تھے اس سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے جگر کی صفائی ہوتی ہے اور منہ میں خوشبو رہتی ہے اور داڑھیں مضبوط رہتی ہیں اور بصارت میں قوت آتی ہے گناہ دھل جاتے ہیں اور ہیجان میں آنے والی رگیں ساکن ہو جاتی ہیں اور صفرہ کا غلبہ کم ہو جاتا ہے۔ بلغم قطع ہو جاتا ہے۔ معدہ کی حرارت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اور درد سر دور ہو جاتا ہے (ض)

۵۔ حضرت رسول خدا افطار کرتے تھے چھوارہ کے زمانہ میں چھوارہ سے اور کھجور کے زمانہ میں کھجور سے۔ (ض)

۶۔ فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا سب سے پہلے کھجوروں کے زمانہ میں کھجور سے اور چھوارہ کے زمانہ میں چھوارے سے افطار کرتے تھے۔ (مجہول)

﴿باب ٦٧﴾

☼(الغسل في شهر رمضان)☼

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة ؛ و فضيل ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الغسل في شهر رمضان عند وجوب الشمس قبيله ثمّ يصلّي ثمّ يفطر .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام كم أغتسل في شهر رمضان ليلة ؟ قال : ليلة تسع عشرة و ليلة إحدى وعشرين وثلاث وعشرين قال : قلت : فإن شقّ عليّ ؟ قال : في إحدى وعشرين و ثلاث وعشرين ، قلت : فإن شقّ عليّ ؟ قال : حسبك الآن .

٣ ـ صفوان بن يحيى ، عن عيص بن القاسم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الليلة التي يطلب فيها ما يطلب متى الغسل ؟ فقال : من أوّل الليل و إن شئت حيث تقوم من آخره . و سألته عن القيام فقال : تقوم في أوّله و آخره .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ؛ و صفوان بن يحيى ؛ و عليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : الغسل في ليال من شهر رمضان في تسع عشرة وإحدى و عشرين وثلاث وعشرين و اُصيب أمير المؤمنين صلوات الله عليه في ليلة تسع عشرة وقبض في ليلة إحدى وعشرين صلوات الله عليه قال : والغسل في أوّل ليلة وهو يجزىء إلى آخره .

باب

ماہ رمضان میں غسل

۱۔ ماہ رمضان میں غروب شمس سے پہلے نہائے پھر نماز مغرب پڑھ کر افطار کرے (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا ماہ رمضان میں کتنی راتوں کو غسل کرنا چاہیئے فرمایا انیسویں اکیسویں تیئسویں شب کو میں نے کہا اگر یہ مجھ پر شاق ہو تو فرمایا (وہی) رات کافی ہے (مجہول)

۳۔ میں نے پوچھا شب قدر میں کس وقت غسل کیا جائے فرمایا اوّل شب میں اور اگر چاہو تو آخر رات میں اٹھ کر میں نے پوچھا اٹھنے کے متعلق فرمایا اوّل میں اور آخر میں ۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا رمضان کی تین راتوں میں نہانا چاہیئے انیسویں ، اکیسویں اور تیئسویں شب میں ۔ انیسویں شب میں امیرالمومنین زخمی ہوئے اور اکیسویں شب میں رحلت فرمائی ، پہلی شب میں غسل کرنا باقی دو کے لئے کافی ہوتا ہے (م)

﴿باب﴾

﴿ما يزاد من الصلاة في شهر رمضان﴾

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : دخلنا على أبي عبدالله عليه السلام فقال له أبو

بصير : ماتقول في الصّلاة في شهر رمضان ؟ فقال : لشهر رمضان حرمةٌ وحقٌ لايشبهه شيء من الشهور ، صلّ ما استطعت في شهر رمضان تطوّعاً بالليل والنّهار فإن استطعت أن تصلّي في كلّ يوم وليلة ألف ركعة [فافعل] إنّ عليّاً عليه السلام في آخر عمره كان يصلّي في كلّ يوم و ليلة ألف ركعة . فصلّ يا أبا محمّد زيادة [في] رمضان ، فقلت : كم جعلت فداك ؟ فقال : في عشرين ليلة تصلّي في كلّ ليلة عشرين ركعة ثماني ركعات قبل العتمة واثنتا عشرة ركعة بعدها سوى ما كنت تصلّي قبل ذلك فإذا دخل العشر الأواخر فصلّ ثلاثين ركعة في كلّ ليلة ثماني ركعات قبل العتمة و اثنين و عشرين ركعة بعدها سوى ما كنت تفعل قبل ذلك .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن أبي العبّاس البقباق ؛ وعبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يزيد في صلاته في شهر رمضان إذا صلّى العتمة صلّى بعدها فيقوم الناس خلفه فيدخل ويدعهم ثمّ يخرج أيضاً فيجيئون ويقومون خلفه فيدعهم ويدخل مراراً ، قال : وقال : لاتصلّ بعد العتمة في غير شهر رمضان .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا دخل العشر الأواخر شدّ المئزر و اجتنب النساء وأحيى اللّيل و تفرّغ للعبادة .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن ، عن سليمان الجعفري قال : قال أبو الحسن عليه السلام : صلّ ليلة إحدى و عشرين وليلة ثلاث وعشرين مائة ركعة تقرء في كلّ ركعة قل هو الله أحد عشر مرّات .

٥ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن صالح بن أبي حمّاد ، عن الحسن بن عليّ ، عن ابن سنان ، عن أبي شعيب المحامليّ ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الفضيل بن يسار قال : كان أبو جعفر عليه السلام إذا كانت ليلة إحدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين أخذ في الدّعاء حتّى يزول اللّيل فإذا زال اللّيل صلّى .

٦ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن محمّد بن أحمد بن مطهّر أنّه كتب إلى أبي محمّد عليه السلام يخبره

بماجاءت به الرّواية أنّ النبي ﷺ كان يصلّي في شهر رمضان و غيره من اللّيل ثلاث عشرة ركعة منها الوتر وركعتا الفجر فكتب عليه السلام فضّ الله فاه صلّى من شهر رمضان في عشرين ليلة كلّ ليلة عشرين ركعة ثماني بعد المغرب واثنتي عشرة بعد العشاء الآخرة واغتسل ليلة تسع عشرة وليلة إحدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين وصلّى فيهما ثلاثين ركعة اثنتي عشرة بعد المغرب وثماني عشرة بعد عشاء الآخرة و صلّى فيهما مائة ركعة يقرء في كلّ ركعة فاتحة الكتاب وقل هو الله أحد عشر مرّات و صلّى إلى آخر الشهر كلّ ليلة ثلاثين ركعة كما فسّرت لك

باب ۶۵

ماہ رمضان میں سنتی نمازیں

ہم ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوبصیر نے کہا آپ ماہ رمضان کی نمازوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا ماہ رمضان کی حرمت ہے اور وہ حق ہے جس میں اور کوئی دوسرا مہینہ شریک نہیں۔ اس مہینہ میں قربۃً الی اللہ دن اور رات میں جتنی نمازیں ممکن ہوں پڑھو، اگر ہو سکے تو ہر دن اور رات میں ایک ہزار رکعت پڑھو اے ابومحمد ماہ رمضان زیادہ عبادت کا زمانہ ہے۔ میں نے کہا کتنی، فرمایا بیس راتوں میں ہر رات کو بیس رکعات، آٹھ رکعتیں قبل عشا اور بارہ رکعتیں بعد عشا، سوائے ان کے جو اس سے پہلے تم پڑھ چکے ہو، جب عشرہ آخر داخل ہو تو ہر رات کو تیس رکعت پڑھو آٹھ رکعت قبل نماز عشا اور بائیس رکعتیں اس کے بعد، ما سوا ان کے جو پہلے پڑھ چکے ہو۔ (رضا)

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا رمضان میں نمازوں میں اضافہ کر دیتے تھے نماز عشا پڑھنے کے بعد مستحب نمازیں پڑھتے تھے لوگ حضرت کے پیچھے کھڑے ہو جاتے آپ ان میں داخل ہوتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔ پھر ان کے درمیان سے نکل آتے اور دوسرے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ان کے لئے دعا کرتے اور ایسا کئی بار ہوتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ نماز نافلہ میں جماعت نہیں) اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ ماہ رمضان کے علاوہ اور کسی مہینے میں عشا کے بعد نماز نہ پڑھو

۳۔ فرمایا حضرت نے جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ ازواج سے مجامعت نہ کرتے اور تمام رات عبادت میں بسر کرتے دوری

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اکیسویں اور تئیسویں شب میں سو رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں دس بار

قل ہو اللہ پڑھو۔(م)

۵۔ فرمایا راوی نے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اکیسویں اور تیئسویں شب دعا میں بسر کرتے یہاں تک کہ ساری رات گزر جاتی پھر نماز صبح پڑھتے۔(ض)

۶۔ میں نے امام علیہ السلام سے اس روایت کے متعلق سوال کیا کہ آنحضرت صلعم ماہ رمضان وغیرہ میں تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے ان میں نماز وتر و نماز صبح بھی شامل تھیں حضرت نے جواب میں لکھا اللہ ان کہنے والوں کا منہ بند کرے۔ حضرت رمضان کی پہلی بیس راتوں میں ہر رات کو بیس رکعت نماز پڑھتے تھے آٹھ رکعت بعد مغرب اور بارہ رکعت بعد عشا اور ۱۹، ۲۱ اور ۲۳ ویں شب کو غسل کرتے تھے اور ان دونوں میں تیس رکعت نماز پڑھتے تھے بارہ بعد مغرب اور اٹھارہ بعد عشا اور ان دونوں راتوں میں سو رکعت نماز پڑھتے تھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دس مرتبہ قل ہو اللہ احد اور آخر ماہ میں ہر رات کو تیس رکعت، جیسا کہ میں نے بیان کیا۔(مجہول)۔

﴿باب ۶۹﴾

☆(في ليلة القدر)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن حسّان بن مهران، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن ليلة القدر فقال: التمسها [في] ليلة إحدى وعشرين أو ليلة ثلاث وعشرين.

٢ ـ أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمّد الجوهريِّ، عن عليِّ بن أبي حمزة الثماليِّ قال: كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فقال له أبو بصير: جعلت فداك الليلة التي يرجى فيها ما يرجى؟ فقال: في إحدى وعشرين أو ثلاث وعشرين قال: فإن لم أقو على كلتيهما؟ فقال: ما أيسر ليلتين فيما تطلب قلت: فربّما رأينا الهلال عندنا وجاءنا من يخبرنا بخلاف ذلك من أرض اُخرى فقال: ما أيسر أربع ليال تطلبها فيها قلت: جعلت فداك ليلة ثلاث و عشرين ليلة الجهنيِّ فقال: إنَّ ذلك ليقال، قلت: جعلت فداك إنَّ سليمان بن خالد روى في تسع عشرة يكتب وفد الحاج، فقال لي: يا أبا محمّد وفد الحاج يكتب في ليلة القدر والمنايا والبلايا والأرزاق وما يكون إلى مثلها في قابل فاطلبها في ليلة إحدى وعشرين وثلاث وعشرين وصلِّ في كلِّ واحدة منهما مائة ركعة وأحيهما إن استطعت إلى النور واغتسل فيهما، قال: قلت: فإن لم أقدر على

ذلك وأنا قائم ؟ قال : فصل وأنت جالس ، قلت : فإن لم أستطع ؟ قال : فعلى فراشك ، لا عليك أن تكتحل أوّل اللّيل بشيء من النوم إنّ أبواب السماء تفتح في رمضان وتصفّد الشياطين وتقبل أعمال المؤمنين ؛ نعم الشهر رمضان كان يسمّى على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله المرزوق .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن علامة ليلة القدر فقال : علامتها أن تطيب ريحها وإن كانت في برد دفئت وإن كانت في حرّ بردت ، فطابت قال : وسئل عن ليلة القدر فقال : تنزل فيها الملائكة والكتبة إلى السماء الدّنيا فتكتبون ما يكون في أمر السنة وما يصيب العباد وأمر عنده موقوف له و فيه المشيئة فيقدّم منه ما يشاء ويؤخّر منه ما يشاء ويمحو ويثبت وعنده أمّ الكتاب .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قالوا : قال له بعض أصحابنا ـ قال : ولا أعلمه إلّا سعيد السمّان ـ : كيف يكون ليلة القدر خيراً من ألف شهر ؟ قال : العمل فيها خير من العمل في ألف شهر ليس فيها ليلة القدر .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ؛ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : نزلت التوراة في ست مضت من شهر رمضان ونزل الإنجيل في اثنى عشرة ليلة مضت من شهر رمضان ـ ونزل الزّبور في ليلة ثماني عشرة مضت من شهر رمضان ونزل القرآن في ليلة القدر .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن الفضيل ؛ و زرارة ، ومحمّد بن مسلم ، عن حمران أنّه سأل أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : «إنّا أنزلناه في ليلة مباركة» قال : نعم ليلة القدر وهي في كلّ سنة في شهر رمضان في العشر الأواخر فلم ينزل القرآن إلّا في ليلة القدر قال الله عزّ وجلّ : «فيها يفرق كلّ أمر حكيم» قال : يقدّر في ليلة القدر كلّ شيء يكون في تلك السنّة إلى مثلها من قابل خير وشرّ وطاعة ومعصية ومولود وأجل أو رزق فما قدّر في تلك السنّة وقضى فهو المحتوم ولله عزّ وجلّ فيه المشيئة ؛ قال : قلت : «ليلة القدر خير من ألف شهر» أيّ شيء عنى

بذلك ؟ فقال : العمل الصالح فيها من الصلاة والزكاة و أنواع الخير خيرٌ من العمل في ألف شهر ليس فيها ليلة القدر ؛ ولولا ما يضاعف الله تبارك وتعالى للمؤمنين ما بلغوا و لكنّ الله يضاعف لهم الحسنات [بحبّنا] .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن السيّاري ، عن بعض أصحابنا ، عن داود بن فرقد قال : حدَّثني يعقوب قال : سمعت رجلاً يسأل أبا عبدالله عليه السلام عن ليلة القدر فقال : أخبرني عن ليلة القدر كانت أو تكون في كلّ عام ؟ فقال أبو عبدالله عليه السلام لو رفعت ليلة القدر لرفع القرآن .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن أبي عبدالله المؤمن عن إسحاق بن عمّار قال : سمعته يقول ؛ وناس يسألونه يقولون : الأرزاق تقسّم ليلة النصف من شعبان ، قال : فقال : لا والله ما ذاك إلّا في ليلة تسع عشرة من شهر رمضان وإحدى وعشرين وثلاث وعشرين فإنَّ في ليلة تسع عشرة يلتقي الجمعان وفي ليلة إحدى و عشرين يفرق كلُّ أمر حكيم وفي ليلة ثلاث وعشرين يمضى ما أراد الله عزَّ وجلَّ من ذلك و هي ليلة القدر الّتي قال الله عزَّ وجلَّ : «خير من ألف شهر» قال : قلت : ما معنى قوله : «يلتقي الجمعان» ؛ قال : يجمع الله فيها ما أراد [من] تقديمه وتأخيره وإرادته و قضائه ، قال : قلت : فما معنى يمضيه في ثلاث وعشرين ؟ قال : إنّه يفرقه في ليلة إحدى وعشرين [إمضاؤه] ويكون له فيه البداء فإذا كانت ليلة ثلاث وعشرين أمضاه فيكون من المحتوم الّذي لا يبدو له فيه تبارك وتعالى .

٩ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : التقدير في ليلة تسع عشرة و الإبرام في ليلة إحدى وعشرين والإمضاء في ليلة ثلاث وعشرين .

١٠ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسين ، عن محمّد بن الوليد ؛ و محمّد بن أحمد ، عن يونس بن يعقوب ، عن عليّ بن عيسى القمّاط ، عن عمّه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : رأى رسول الله صلى الله عليه وآله في منامه بني اُميّة يصعدون على منبره من بعده و يضلّون الناس عن الصراط القهقرى فأصبح كئيباً حزيناً قال : فهبط عليه جبرئيل عليه السلام فقال :

يا رسول الله مالي أراك كئيباً حزيناً قال: يا جبرئيل إنّي رأيت بني أُميّة في ليلتي هذه يصعدون منبري من بعدي و يضلّون النّاس عن الصّراط القهقرى فقال: والّذي بعثك بالحقّ نبيّاً إنّ هذا شيء مااطلعت عليه فعرج إلى السماء فلم يلبث أن نزل عليه بآي من القرآن يؤنسه بها قال: «أفرأيت إن متّعناهم سنين ثمّ جاءهم ما كانوا يوعدون ﴿ما أغنى عنهم ما كانوا يمتّعون» وأنزل عليه «إنّا أنزلناه في ليلة القدر ﴿وما أدريك ما ليلة القدر ﴿ليلة القدر خير من ألف شهر» جعل الله عزّ وجلّ ليلة القدر لنبيّه ﷺ خيراً من ألف شهر ملك بني أُميّة.

١١ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن ابن فضّال، عن أبي جميلة، عن رفاعة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ليلة القدر هي أوّل السنة و هي آخرها.

١٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن عليّ بن الحكم، عن ربيع المسلي؛ وزياد بن أبي الحلال ذكراه عن رجل، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: في ليلة تسع عشرة من شهر رمضان التقدير وفي ليلة إحدى وعشرين القضاء وفي ليلة ثلاث وعشرين إبرام مايكون في السنة إلى مثلها لله جلّ ثناؤه يفعل مايشاء في خلقه.

باب ۷۹

شب قدر

۱۔ شب قدر کے متعلق فرمایا کہ اسے تلاش کرو اکیسویں اور تیئسویں شب میں (ع)

۲۔ ابوبصیر نے حضرت سے شب قدر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اکیس یا تیئس اور دونوں میں طلب حاجت کا موقع نہ ملے تو جن دو راتوں میں طلب حاجت کے لئے آسانی ہو، میں نے کہا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم چاند دیکھتے ہیں پھر ایک شخص کسی دوسرے شہر سے آتا ہے اور وہ اس کے خلاف خبر دیتا ہے فرمایا جن چار راتوں میں سہولت ہو اسے قرار دیا جائے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ جہنی (عبداللہ بن انیس انصاری) کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تیئسویں رات ہے فرمایا ایسا کہا جاتا ہے۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کی روایت انیس تاریخ کے متعلق ہے حاجیوں کا وفد یہی لکھتا ہے۔ فرمایا اے ابومحمد حاجیوں کا وفد کیا لکھ سکتا ہے۔ شب قدر، موتوں، مصیبتوں اور ارزاق کے متعلق اور ایسی ہی اور چیزوں کے متعلق جو سال آئندہ ہونے والی ہوں تم اسے تلاش کرو ۲۱ ویں اور ۲۳ ویں شب میں، ان دونوں راتوں میں

سورکعتیں پڑھو اور اگر ہو سکے تو تمام رات جاگو اور دونوں میں غسل کرو۔ میں نے کہا اگر میں اس پر قادر نہ ہوں کہ کھڑے ہو کر پڑھوں، فرمایا تو بیٹھ کر پڑھو۔ میں نے کہا اگر یہ بھی ممکن نہ ہو۔ فرمایا تو فرش پر لیٹ جاؤ اور تھوڑی دیر سو رہو۔ آسمان کے دروازے رمضان میں کھل جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور مومنین کے اعمال قبول کیے جاتے ہیں اس ماہ کا نام رمضان عہد رسول اللہ میں رکھا گیا المرزوق۔ (ض)

۳۔ میں نے پوچھا شب قدر کی علامت کیا ہے فرمایا اس کی ہوا میں خوشبو ہوتی ہے اگر سردی کا زمانہ ہو تو ہوا گرم ہو جاتی ہے اور اگر گرمی ہو تو ٹھنڈک ہو جاتی ہے اور خوشگوار موسم ہو جاتا ہے اور کسی نے یہی سوال کیا۔ فرمایا ملائکہ اور کاتبان قضا و قدر نازل ہوتے ہیں آسمان دنیا پر اور جو کچھ اس سال ہونے والا ہوتا ہے اسے لکھ لیتے ہیں ان مصائب و آلام اور راحت و آرام کو بھی جو بندوں کو پہنچنے والے ہوتے ہیں ان میں سے خدا جسے چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے وہ مٹاتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے۔ (م)

۴۔ لوگوں نے پوچھا لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے فرمایا جو عمل اس میں ہوگا وہ ان ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہوگا جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔ (حسن)

۵۔ کیا توریت نازل ہوئی ۶ر رمضان کو اور انجیل نازل ہوئی ۱۲ر رمضان کو اور زبور ۱۸ر کو اور قرآن شب قدر میں (ض)

۶۔ آیہ انا انزلنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ فرمایا ہاں لیلۃ القدر ہر ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے قرآن لیلۃ القدر ہی میں نازل ہوا ہے اس میں ہر امر حکیم کو جدا جدا بیان کیا جاتا ہے اور ہر شے جو اس سال میں ہوتی ہے اسی کے مثل اگلے سال میں مقدر کی جاتی ہے از قسم خیر ہو یا شر، اطاعت یا معصیت، ولادت ہو یا موت، یا رزق، پس جو اس سال کے لیے معین ہو جائے گا وہ ایک امر یقینی ہوگا اور مشیت الٰہی اس میں ناقد ہوگی۔ میں نے کہا شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس سے کیا مراد ہے فرمایا عمل صالح از قسم نماز و زکوٰۃ و دیگر امور خیر بہتر ہوتے ہیں ان ہزار مہینوں کے عمل سے جن میں شب قدر نہ ہو اگر اللہ تعالیٰ اس طرح مومنین کے عمل میں اضافہ نہ کرتا تو وہ اس حد تک نہ پہنچتے۔ لہٰذا اللہ یوں حسنات کو زیادہ کرتا ہے۔ (حسن)

۷۔ حضرت سے کسی نے پوچھا کیا شب قدر اب بھی ہر سال ہوتی ہے حضرت نے فرمایا اگر لیلۃ القدر نہ رہے تو قرآن ہی اٹھ جائے۔ (مجہول)

۸۔ لوگوں نے کہا رزق تو تقسیم ہوتے ہیں نصف ماہ شعبان میں، فرمایا وہ ایسا نہیں وہ تقسیم ہوتے ہیں ۱۹ر، ۲۱ر اور ۲۳ر ماہ رمضان کو، انیس کو دو چیزیں جمع ہوتی ہیں اور ۲۱ر کو ہر امر حکیم میں تفریق ہوتی ہے اور ۲۳ر دیں کو ان امور کا اجرا ہوتا ہے جن کا ارادہ اللہ نے کیا ہو، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے میں نے پوچھا دو کے جمع ہونے سے کیا مراد ہے فرمایا خدا جمع کرتا ہے جس کا ارادہ کیا ہو تقدیم و تاخیر ارادہ و قضا کے متعلق

میں نے کہا کیا مراد ہے جاری کرنے سے ۲۳ ویں شب کو، فرمایا وہ ۲۱ ویں شب کو اس کے اجراء کو جدا کرتا ہے اور پھر اس میں بدا، واقع ہوتا ہے (محو و اثبات) جب ۲۳ ویں شب آتی ہے تو ان امور کا حتمی طور پر اجراء ہوتا ہے جن کو اللہ نے ظاہر نہیں کیا تھا۔ (ض)

۹۔ فرمایا حضرت نے اندازہ ہوتا ہے ۱۹ ویں شب میں اور یقینی صورت ہوتی ہے ۲۱ ویں شب میں اور اجراء ہوتا ہے ۲۳ ویں شب میں۔ (موثق)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے خواب میں بنی امیہ کو اپنے بعد منبر پر چڑھتے دیکھا کہ وہ بہکا کر لوگوں کو غلط راستہ پر لے جا رہے ہیں پس آپ صبح کو بہت رنجیدہ اور ملول نظر آئے۔ جبرئیل نازل ہوئے اور اس حزن و ملال کا سبب پوچھا آپ نے اپنا خواب بیان فرمایا۔ جبرئیل نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے مجھے اس امر کی اطلاع نہیں پھر آسمان کی طرف گئے اور کچھ دیر کے بعد آیات قرآنی لے کر نازل ہوئے اور کہا خدا فرماتا ہے اگرچہ ہم نے ان کو چند روز کے لئے راحت دے دی ہے اس کے بعد جو ان کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہوگا اس عارضی دولت کی بنا پر انھیں ہمارے عذاب سے نجات نہ ملے گی پھر سورۂ انا انزلنا نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ لیلۃ القدر بنی امیہ کی ہزار ماہ کی حکومت سے بہتر ہے (مجہول)

۱۱۔ فرمایا شب قدر اول سال میں بھی تھی اور آخر سال تک رہے گی (ض)

۱۲۔ فرمایا ۱۹ ویں رات میں اندازہ ہے اور ۲۱ ویں رات میں حکم اللہ کا ہے اور ۲۳ ویں رات میں جاری کرنا ان امور کا جو سال گزشتہ کی طرح اگلے سال ہونے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے (ض)

توضیح: سابقہ احادیث میں امام علیہ السلام نے شب قدر کا تعین نہیں فرمایا یقیناً اس میں ایسی ہی کوئی مصلحت ہے جیسے اسم اعظم کے چھپانے میں یا اصحاب کہف کی صحیح تعداد نہ بتانے میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے ممکن ہے اس میں یہ مصلحت ہو کہ لوگ تینوں راتوں میں عبادت کرکے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

﴿باب﴾

(الدعاء في العشر الاواخر من شهر رمضان)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تقول في العشر الأواخر من شهر رمضان في كلّ ليلة : « أعوذ بجلال وجهك الكريم أن ينقضي عنّي شهر رمضان أو يطلع الفجر من ليلتي هذه ولك قبلي ذنب أو تبعة تعذّبني عليه ».

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسين ، عن محمّد بن عيسى ، عن أيّوب بن يقطين أو غيره عنهم عليهم السلام دعاء العشر الأواخر :

تقول في اللّيلة الأُولى : «يامولج اللّيل في النهار ومولج النهار في اللّيل ومخرج الحيّ من الميّت ومخرج الميّت من الحيّ ، يارازق من يشاء بغير حساب ، ياالله يا رحمن يا الله يارحيم ياالله ياالله ياالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و[على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في علّيّين وإساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب بالشكّ عنّي وترضيني بماقسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقنا فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوفيق لما وفّقت له محمّداً وآل محمّد عليهم السلام ».

وتقول في اللّيلة الثانية : «ياسالخ النهار من اللّيل فإذا نحن مظلمون ومجري الشمس لمستقرّها بتقديرك ياعزيز ياعليم و مقدّر القمر منازل حتّى عاد كالعرجون القديم يانور كلّ نور ومنتهى كلّ رغبة ووليّ كلّ نعمة يا الله يارحمن ياالله ياقدّوس ياأحد يا واحد يافرد يا الله ياالله ياالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا » ثمّ تعود إلى الدعاء الأوّل إلى قوله ـ : أسألك أن تصلّي على محمّد و أهل بيته ـ إلى آخر الدّعاء ـ .

وتقول في اللّيلة الثالثة : « يا ربّ ليلة القدر و جاعلها خيراً من ألف شهر و ربّ اللّيل و النهار و الجبال و البحار و الظلم والأنوار و الأرض و السماء يا باريء يا مصور ياحنّان يا منّان يا الله يارحمن ياالله ياقيوم ياالله يابديع ياالله يا الله ياالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و آل محمّد وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشكّ عنّي و ترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام ».

٣ ـ ابن أبي عمير ، عن محمّد بن عطيّة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الدّعاء في شهر

رمضان في كلّ ليلة تقول : « اللّهمّ إنّي أسألك فيما تقضي و تقدّر من الأمر المحتوم في الأمر الحكيم من القضاء الّذي لا يردّ ولا يبدّل أن تكتبني من حجّاج بيتك الحرام المبرور حجّهم ، المكفّر عنهم سيّئاتهم المغفور ذنوبهم المشكور سعيهم وأن تجعل فيما تقضي وتقدّر من الأمر المحتوم في الأمر الحكيم في ليلة القدر من القضاء الّذي لا يردّ ولا يبدّل أن تطيل عمري وأن توسّع عليّ في رزقي وأن تجعلني ممّن تنتصر به [لدينك] ولا تستبدل بي غيري » .

٤ ـ محمّد بن عيسى بإسناده عن الصّالحين عليهم السلام قال : تكرّر في ليلة ثلاث وعشرين من شهر رمضان هذا الدّعاء ساجداً و قائماً وقاعداً وعلى كلّ حال و في الشهر كلّه و كيف أمكنك و متى حضرك من دهرك تقول بعد تحميد الله تبارك و تعالى والصلاة على النبيّ صلى الله عليه وآله : « اللّهمّ كن لوليّك فلان بن فلان في هذه السّاعة و في كلّ ساعة وليّاً وحافظاً وناصراً ودليلاً وقائداً وعوناً [وعيناً] حتّى تسكنه أرضك طوعاً وتمتّعه فيها طويلاً » .

وتقول : في اللّيلة الرّابعة : « يا فالق الإصباح وجاعل اللّيل سكناً والشمس و القمر حسباناً يا عزيز يا عليم يا ذا المنّ والطول والقوّة والحول والفضل والإنعام والملك و الإكرام [يا ذا الجلال والإكرام] يا الله يا رحمن يا الله يا فرد يا وتر يا الله يا ظاهر يا باطن يا حيّ يا لا إله إلّا أنت لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء ، أسألك أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء وروحي مع الشهداء و إحساني في علّيّين وإساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب [بـ]ـالشكّ عنّي وترضى بما قسمت لي وآتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكرك والرّغبة إليك والإنابة و التّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام » .

و تقول في اللّيلة الخامسة : « يا جاعل اللّيل لباساً والنّهار معاشاً و الأرض مهاداً والجبال أوتاداً يا الله يا قاهر يا الله يا جبّار يا الله يا سميع يا الله يا قريب يا الله يا مجيب يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك

أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته و أن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء و روحي مع الشّهداء وإحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشّكّ عنّي و رضى بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام».

و تقول في اللّيلة السادسة: «يا جاعل اللّيل والنهار آيتين يامن محا آية اللّيل وجعل آية النهار مبصرة لتبتغوا فضلاً منه ورضواناً يامفصّل كلّ شيء تفصيلاً ياماجد يا وهّاب ياالله يا جواد ياالله ياالله ياالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء و الآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشّكّ عنّي و ترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام».

و تقول في اللّيلة السّابعة: «يا مادّ الظلّ ولو شئت لجعلته ساكناً و جعلت الشمس عليه دليلاً ثمّ قبضته إليك قبضاً يسيراً يا ذا الجود والطول و الكبرياء والآلاء لا إله إلّا أنت عالم الغيب و الشهادة الرّحمن الرّحيم لا إله إلّا أنت يا قدّوس ياسلام يا مؤمن يا مهيمن يا عزيز يا جبّار يامتكبّر يا الله يا خالق يا بارىء يامصوّر يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى و الأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته و أن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشّكّ عنّي وترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام».

و تقول في اللّيلة الثّامنة: «يا خازن اللّيل في الهواء و خازن النّور في السماء

ومانع السماء أن تقع على الأرض إلّا بإذنه وحابسهما أن تزولا يا عليم يا غفور يادائم يا الله يا وارث يا باعث من في القبور يا الله يا الله يالله لك الأسماء الحسنى و الأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمد و[على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في علّيين و إساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشك عنّي و ترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام ».

و تقول في اللّيلة التّاسعة : « يا مكوّر اللّيل على النّهار ومكوّر النّهار على اللّيل ياعليم ياحكيم يا الله يا ربّ الأرباب و سيّد السادات لا إله إلّا أنت يا أقرب إليّ من حبل الوريد يا الله يالله يالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و[على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في علّيين و إساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشكّ عنّي وترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرّغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفّقت له محمداً و آل محمّد عليهم السلام ».

و تقول في اللّيلة العاشرة : « الحمد لله لاشريك له ، الحمد لله كما ينبغي لكرم وجهه وعزّ جلاله وكما هو أهله يا قدّوس يانور القدس ياسبّوح يا منتهى التسبيح يا رحمن يا فاعل الرّحمة يا عليم ياكبير يا الله يا لطيف ياجليل يا الله يا سميع يا بصير يا الله يالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمد و[على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في علّيين وإساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشك عنّي و ترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرّغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفّقت له محمداً و آل محمد عليهم السلام .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدِّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كانت آخر ليلة من شهر رمضان فقل : « اللّهمَّ هذا شهر رمضان الّذي أنزلت فيه القرآن و قد تصرَّم وأعوذ بوجهك الكريم يا ربِّ أن يطلع الفجر من ليلتي هذه أو يتصرَّم شهر رمضان ولك قبلي تبعة أو ذنب تريد أن تعذِّبني به يوم ألقاك » .

٦ ـ الحسين بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعدان بن مسلم ، عن أبي بصير عن أبي عبدالله عليه السلام في وداع شهر رمضان « اللّهمَّ إنّك قلت في كتابك المنزل : «شهر رمضان الّذي اُنزل فيه القرآن» وهذا شهر رمضان وقد تصرَّم فأسألك بوجهك الكريم وكلماتك التامّة إن كان بقي عليَّ ذنب لم تغفره لي أو تريد أن تعذِّبني عليه أو تقايسني به أن يطلع فجر هذه اللّيلة أو يتصرَّم هذا الشهر إلّا وقد غفرته لي يا أرحم الرّاحمين .

اللّهمَّ لك الحمد بمحامدك كلّها أوّلها وآخرها ما قلت لنفسك منها وما قال الخلائق الحامدون المجتهدون المعدودون الموقّرون ذكرك و الشكر لك الّذين أعنتهم على أداء حقّك من أصناف خلقك من الملائكة المقرَّبين والنبيّين والمرسلين وأصناف الناطقين والمسبّحين لك من جميع العالمين على أنّك بلّغتنا شهر رمضان وعلينا من نعمك وعندنا من قسمك وإحسانك وتظاهر امتنانك فبذلك لك منتهى الحمد الخالد الدائم الراكد المخلّد السرمد الّذي لا ينفد طول الأبد جلَّ ثناؤك أعنتنا عليه حتّى قضينا صيامه وقيامه من صلاة وما كان منّا فيه من برٍّ أو شكر أو ذكر .

اللّهمَّ فتقبّله منّا بأحسن قبولك وتجاوزك وعفوك وصفحك وغفرانك و حقيقة رضوانك حتّى تظفرنا فيه بكلِّ خير مطلوب و جزيل عطاء موهوب و توقينا فيه من كلِّ مرهوب أو بلاء مجلوب أو ذنب مكسوب .

اللّهمَّ إنّي أسألك بعظيم ما سألك به أحدٌ من خلقك من كريم أسمائك و جميل ثنائك و خاصّة دعائك أن تصلّي على محمّد و آل محمّد وأن تجعل شهرنا هذا أعظم شهر رمضان مرَّ علينا منذ أنزلتنا إلى الدُّنيا بركة في عصمة ديني وخلاص نفسي وقضاء

حوائجي وتشفعني في مسائلي وتمام النّعمة عليّ وصرف السوء عنّي ولباس العافية لي فيه وأن تجعلني برحمتك ممّن خرت له ليلة القدر وجعلتها له خيراً من ألف شهر في أعظم الأجر وكرائم الذّخر وحسن الشكر وطول العمر ودوام اليسر.

اللّهمّ وأسألك برحمتك وطولك وعفوك ونعمائك وجلالك و قديم إحسانك و امتنانك أن لاتجعله آخر العهد منّا لشهر رمضان حتّى تبلّغناه من قابل على أحسن حال وتعرّفني هلاله مع النّاظرين إليه والمعترفين له في أعفى عافيتك وأنعم نعمتك و أوسع رحمتك وأجزل قسمك يا ربّي الّذي ليس لي ربّ غيره لايكون هذا الوداع منّي له وداع فناء ولا آخر العهد منّي للّقاء حتّى ترينيه من قابل في أوسع النّعم و أفضل الرّجاء و أنا لك على أحسن الوفاء إنّك سميع الدّعاء.

اللّهمّ اسمع دعائي وارحم تضرّعي وتذلّلي لك واستكانتي وتوكّلي عليك و أنا لك مسلم لاأرجو نجاحاً ولا معافاةً ولا تشريفاً ولا تبليغاً إلّا بك و منك فامنن عليّ جلّ ثناؤك وتقدّست أسماؤك بتبليغي شهر رمضان وأنا معافاً من كلّ مكروه ومحذور ومن جميع البوائق، الحمد لله الّذي أعاننا على صيام هذا الشّهر وقيامه حتّى بلّغني آخر ليلة منه».

باب

عشرہ آخری رمضان میں دعا کرنا

۱۔ فرمایا آخر ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھیے۔ أعوذ بجلال وجهك الكريم أن ينقضي عنّي شهر رمضان أو يطلع الفجر من ليلتي هذه ولك قبلي ذنب أو تبعة تعذّبني عليه.

میں تیری کریم ذات سے جو صاحب عظمت و جلال ہے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ماہ رمضان ایسی حالت میں گزرے یا اس رات کے بعد مجھے اس طرح صبح ہو کہ مجھ سے کوئی ایسا گناہ صادر ہو جس پر تیرا عذاب مجھ پر نازل ہو۔ (حسن)

۲۔ عشرۂ آخر میں پہلی رات کو یہ دعا پڑھے: «مولج اللّيل في النّهار ومولج النهار في اللّيل ومخرج الحيّ من الميّت ومخرج الميّت من الحيّ، يا رازق من يشاء بغير حساب، يا الله يا رحمن يا الله يا رحيم يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد وعلى أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في علّيّين وإساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب بالشكّ عنّي وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقنا فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوفيق لما وفّقت له محمّداً وآل محمّد عليهم السلام».

اے دن میں سے رات کو اور رات میں سے دن کو نکالنے والے، اے زندہ کو مردہ سے اور مردہ سے زندہ کو نکالنے والے، اے بے حساب جس کو چاہے رزق دینے والے یا اللہ اے رحمٰن اے اللہ اے رحیم یا اللہ یا اللہ تیرے سب نام اچھے ہیں اور تیری سب مثالیں بلند ہیں اور کبر تیرے لیے ہے تو نعمتیں دینے والا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ رحمت نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر اور میرا نام آج رات نیکوں کی فہرست میں لکھ اور میری روح کو شہداء کے زمرہ میں قرار دے اور میری نیکیوں کے بدلے میں جنت عطا کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے دل کو یقین عطا کر اور شک کو مجھ سے دور کر اور جو تو نے میری قسمت میں لکھا ہے اس پر مجھے راضی رکھ اور دنیا و آخرت میں مجھے نیکی عطا کر اور عذاب جہنم سے مجھے بچا نے اور اپنے ذکر کا مجھے رزق دے اور اپنے شکر کا اور اپنی طرف رغبت اور رجوع کا اور توفیق دے ان چیزوں کی جن کی توفیق تو نے محمد وآل محمدؐ کو دی ہے

وتقول في اللّيلة الثانية: «يا سالخ النهار من اللّيل فإذا نحن مظلمون ومجري الشمس لمستقرّها بتقديرك يا عزيز يا عليم ومقدّر القمر منازل حتّى عاد كالعرجون القديم يا نور كلّ نور ومنتهى كلّ رغبة ووليّ كلّ نعمة يا الله يا رحمن يا الله يا قدّوس يا أحد يا واحد يا فرد يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا» ثمّ تعود إلى الدعاء الأوّل إلى قوله ـ : أسألك أن تصلّي على محمّد و أهل بيته ـ إلى آخر الدّعاء ـ .

اے دن کو رات کی تاریکی سے نکالنے والے جبکہ ہم تاریکی میں تھے۔ اے سورج کو اپنے اندازہ کے مطابق اس کے

مستقر پر چلانے والے، اے عزیز و علیم اور اے چاند کی منازل کو معین کرنے والے یہاں تک کہ وہ پرانی شاخ کی طرح ہو جائے۔ اے نور اے کل نور اور رغبت کی انتہا اے ہر نعمت کے مالک اے اللہ اے رحمٰن، اے قدوس اے احد اے واحد، اے فرد اے اللہ اے اللہ اے اللہ تیرے سب نام نیک ہیں اور بہترین مثال ہیں پھر پہلی دعا کو اسئلک ان تصلی سے لے کر آخر تک پڑھے۔

و تقول في اللّيلة الثالثة : « يا رب ليلة القدر و جاعلها خيراً من ألف شهر و رب اللّيل و النهار و الجبال و البحار و الظلم والأنوار و الأرض و السماء يا باري، يا مصور يا حنّان يا منّان يا الله يا رحمن يا الله يا قيوم يا الله يا بديع يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد وآل محمّد وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشكّ عنّي و ترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام ».

چونکہ صرف اسمائے الٰہیہ ہیں لہٰذا ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

ترجمہ اوپر دعاؤں میں گزرا۔

ماہ رمضان کی ہر رات میں یہ دعا پڑھے:۔

اللّهم إنّي أسألك فيما تقضي و تقدّر من الأمر المحتوم في الأمر الحكيم من القضاء الّذي لا يردّ ولا يبدّل أن تكتبني من حجّاج بيتك الحرام المبرور حجّهم، المشكور سعيهم المغفور ذنوبهم المكفّر عنهم سيّئاتهم وأن تجعل فيما تقضي وتقدّر من الأمر المحتوم في الأمر الحكيم في ليلة القدر من القضاء الّذي لا يردّ ولا يبدّل أن تطيل عمري وأن توسّع عليّ في رزقي وأن تجعلني ممّن تنتصر به [لدينك] ولا تستبدل بي غيري ».

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اس حکم کے متعلق جو حتمی ہے اور جس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا کہ مجھے اپنے محترم گھر کے حج کرنے والوں میں لکھ دے جن کا حج مقبول ہے جن کے گناہ بخش دیئے گئے ہیں جن کے مساعی مشکور ہیں اور اپنے ان احکام یقینیہ میں جو اٹل ہیں اور جو شب قدر میں نازل ہوتے ہیں میری عمر کو طویل کر دے، میرے رزق کو زیادہ کر اور مجھے ان میں سے قرار دے جن کی مدد کی جاتی ہے اور غیر کی حالت سے میری تبدیل کر۔

فرمایا یہ دعا ماہ رمضان میں بحالت سجدہ، بحالت قیام و قعود ہر حالت میں اور پوٹے پیٹے جہاں کہیں قیام و مقام ہو حمد و صلوٰۃ کے بعد کہے۔

« اللّهمّ كن لوليك فلان بن فلان في هذه السّاعة و في كلّ ساعة وليّاً وحافظاً وناصراً ودليلاً وقائداً وعوناً [وعيناً] حتّى تسكنه أرضك طوعاً وتمتّعه فيها طويلاً ».

یا اللہ اپنے فلاں بن فلاں ولی کے صدقہ میں اس وقت اور ہر وقت میرا ولی وحافظ و ناصر اور قائد اور بے پر وا بنانے والا ہو، یہاں تک کہ تیری زمین پر تیری اطاعت کرنے والا اور طویل مدت فائدہ پانے والا ہو اور کہے۔

يا فالق الإصباح وجاعل اللّيل سكناً والشمس و القمر حسباناً ياعزيز ياعليم ياذا المنّ والطول والقوّة والحول والفضل والإنعام والملك و الإكرام [يا ذاالجلال والإكرام] يا الله يا رحمن يا الله يافرد يا وتر يا الله يا ظاهر يا باطن يا حيّ يالا إله إلّا أنت لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء، أسألك أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء وروحي مع الشهداء و إحساني في علّيّين وإساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب [با]الشكّ عنّي ورضى بما قسمت لي وآتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكرك والرّغبة إليك والإنابة و التّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمداً و آل محمّد عليهم السلام.

مضمون تقریباً وہی ہے جو اوپر گزرا۔

« يا جاعل اللّيل لباساً والنّهار معاشاً و الأرض مهاداً والجبال أوتاداً يا الله يا قاهر يا الله يا جبّار يا الله ياسميع يا الله يا قريب يا الله يامجيب ياالله ياالله ياالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته و أن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء و روحي مع الشّهداء وإحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشّكّ عنّي و رضى بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام ».

اور چھٹی رات میں پڑھے۔ يا جاعل اللّيل والنهار آيتين يامن محا آية اللّيل وجعل آية النهار مبصرة لتبتغوا فضلاً منه ورضواناً يامفصّل كلّ شيء تفصيلاً ياماجد يا وهّاب ياالله يا جواد ياالله ياالله ياالله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء و الآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشّكّ عنّي و ترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام ».

تھوڑے سے فرق سے مضمون وہی ہے۔

اور ساتویں رات میں یہ دعا پڑھے۔ « يا مادّ الظلّ ولو شئت لجعلته ساكناً و جعلت الشمس عليه دليلا ثمّ قبضته إليك قبضاً يسيراً يا ذا الجود والطول و الكبرياء والآلاء لا إله إلّا أنت عالم الغيب و الشهادة الرّحمن الرّحيم لا إله إلّا أنت يا قدّوس ياسلام يا مؤمن يا مهيمن يا عزيز يا جبّار يامتكبّر يا الله يا خالق يا بارىء يامصوّر يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى و الأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و [على] أهل بيته و أن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً

يذهب الشكّ عنّي وترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمّداً وآل محمّد عليهم السلام »

اور آٹھویں رات کو یہ دعا پڑھے۔ یا خازن اللّيل في الهواء و خازن النّور في السماء ومانع السماء أن تقع على الأرض إلّا باذنه وحابسهما أن تزولا يا عليم يا غفور يادائم يا الله يا وارث يا باعث من في القبور يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى و الأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و[على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السعداء و روحي مع الشّهداء و إحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشك عنّي و ترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكرك والرّغبة إليك والإنابة والتّوبة والتّوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام ».

اور نویں رات کو یہ دعا پڑھے۔ يا مكوّر اللّيل على النّهار ومكوّر النّهار على اللّيل ياعليم ياحكيم يا الله يا ربّ الأرباب و سيّد السادات لا إله إلّا أنت يا أقرب إليّ من حبل الوريد يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي على محمّد و[على] أهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه اللّيلة في السّعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في علّيّين و إساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشكّ عنّي وترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدّنيا حسنة و في الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك وشكرك والرّغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفّقت له محمّداً و آل محمّد عليهم السلام ».

اور دسویں رات کو یہ دعا پڑھے۔ الحمد لله لا شريك له الحمد لله كما ينبغي لكرم وجهه وعزّ جلاله وكما هو أهله يا قدّوس يانور القدس ياسبّوح يا منتهى التسبيح يا رحمن يا فاعل الرّحمة يا عليم ياكبير يا الله يا لطيف ياجليل يا الله يا سميع يا بصير يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلّي

على محمد و على أهل بيته و أن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء و روحي مع الشهداء و إحساني في عليين و إساءتي مغفورة و أن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي و إيماناً يذهب الشك عني و ترضيني بما قسمت لي و آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب الحريق و ارزقني فيها ذكرك و شكرك و الرغبة إليك و الإنابة و التوبة و التوفيق لما وفقت له محمداً و آل محمد عليهم السلام.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جب ماہ رمضان کی آخری رات ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللهم هذا شهر رمضان الذي أنزلت فيه القرآن و قد تصرم وأعوذ بوجهك الكريم يارب أن يطلع الفجر من ليلتي هذه أو يتصرم شهر رمضان ولك قبلي تبعة أو ذنب تريد أن تعذبني به يوم ألقاك .

وداع رمضان کے لیے یہ دعا پڑھے۔ اللهم إنك قلت في كتابك المنزل : فشهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن، وهذا شهر رمضان وقد تصرم فأسألك بوجهك الكريم و كلماتك التامة إن كان بقي علي ذنب لم تغفره لي أو تريد أن تعذبني عليه أو تقايسني به أن يطلع فجر هذه الليلة أو يتصرم هذا الشهر إلا وقد غفرته لي يا أرحم الراحمين .

اللهم لك الحمد بمحامدك كلها أولها و آخرها ما قلت لنفسك منها و ما قال الخلائق الحامدون المجتهدون المعدودون الموقرون ذكرك و الشكر لك الذين أعنتهم على أداء حقك من أصناف خلقك من الملائكة المقربين و النبيين و المرسلين و أصناف الناطقين و المسبحين لك من جميع العالمين على أنك بلغتنا شهر رمضان و علينا من نعمك و عندنا من قسمك و إحسانك و تظاهر امتنانك فبذلك لك منتهى الحمد الخالد الدائم الراكد المخلد السرمد الذي لا ينفد طول الأبد جل ثناؤك أعنتنا عليه حتى قضينا صيامه و قيامه من صلاة و ما كان منا فيه من بر أو شكر أو ذكر .

اللهم فتقبله منا بأحسن قبولك و تجاوزك و عفوك و صفحك و غفرانك و حقيقة رضوانك حتى تظفرنا فيه بكل خير مطلوب و جزيل عطاء موهوب و توقينا فيه من كل مرهوب أو بلاء مجلوب أو ذنب مكسوب .

اللّهمّ إنّي أسألك بعظيم ما سألك به أحدٌ من خلقك من كريم أسمائك و جميل ثنائك و خاصّة دعائك أن تصلّي على محمّد و آل محمّد وأن تجعل شهرنا هذا أعظم شهر رمضان مرّ علينا منذ أنزلتنا إلى الدّنيا بركة في عصمة ديني وخلاص نفسي وقضاء حوائجي وتشفعني في مسائلي وتمام النّعمة عليّ وصرف السوء عنّي ولباس العافية لي فيه وأن تجعلني برحمتك ممّن خرت له ليلة القدر وجعلتها له خيراً من ألف شهر في أعظم الأجر وكرائم الذّخر وحسن الشكر وطول العمر ودوام اليسر.

اللّهمّ وأسألك برحمتك وطولك وعفوك ونعمائك وجلالك و قديم إحسانك و امتنانك أن لا تجعله آخر العهد منّا لشهر رمضان حتّى تبلّغناه من قابل على أحسن حال وتعرّفني هلاله مع النّاظرين إليه والمعترفين له في أعفى عافيتك و أنعم نعمتك و أوسع رحمتك وأجزل قسمك يا ربّي الّذي ليس لي ربّ غيره لا يكون هذا الوداع منّي له وداع فناء ولا آخر العهد منّي للقاء حتّى ترينيه من قابل في أوسع النّعم و أفضل الرّجاء و أنا لك على أحسن الوفاء إنّك سميع الدّعاء.

اللّهمّ اسمع دعائي وارحم تضرّعي وتذلّلي لك واستكانتي وتوكّلي عليك و أنا لك مسلم لا أرجو نجاحاً ولا معافاةً ولا تشريفاً ولا تبليغاً إلّا بك و منك فامنن عليّ جلّ ثناؤك وتقدّست أسماؤك بتبليغي شهر رمضان وأنا معافاً من كلّ مكروه ومحذور ومن جميع البوائق، الحمد لله الّذي أعاننا على صيام هذا الشّهر وقيامه حتّى بلّغني آخر ليلة منه».

﴿باب﴾

☆(التكبير ليلة الفطر ويومه)☆

١ ـ عليّ بن محمّد، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبيه، عن خلف بن حمّاد، عن سعيد النقّاش قال: قال أبوعبدالله عليه السلام لي: أما إنّ في الفطر تكبيراً و لكنّه مستور

قال : قلت : و أين هو قال : في ليلة الفطر في المغرب والعشاء الآخرة وفي صلاة الفجر وفي صلاة العيد ثمّ يقطع ، قال : قلت : كيف أقول ؟ قال : تقول : «الله أكبر الله أكبر لا إله إلّا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد الله أكبر على ما هدانا» وهو قول الله عزّ وجلّ : «و لتكملوا العدّة (يعني الصيام) ولتكبّروا الله على ما هداكم» .

عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن خلف بن حمّاد مثله .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تكبّر ليلة الفطر وصبيحة الفطر كما تكبّر في العشر .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن القاسم بن يحيى ، عن جدّه الحسن بن راشد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ الناس يقولون : إنّ المغفرة تنزل على من صام شهر رمضان ليلة القدر ، فقال : يا حسن إنّ القاريجار إنّما يعطى اُجرته عند فراغه ذلك ليلة العيد ، قلت : جعلت فداك فما ينبغي لنا أن نعمل فيها ؟ فقال : إذا غربت الشمس فاغتسل و إذا صلّيت الثلاث المغرب فارفع يديك و قل : «يا ذا المنّ يا ذا الطول يا ذا الجود يا مصطفياً محمّداً و ناصره صلّ على محمّد و آله واغفر لي كلّ ذنب أذنبته أحصيته عليّ ونسيته وهو عندك في كتابك» وتخرّ ساجداً وتقول مائة مرّة : «أتوب إلى الله» و أنت ساجد وتسأل حوائجك .

وروي أنّ أمير المؤمنين عليه السلام كان يصلّي فيها ركعتين يقرء في الاُولى الحمد وقل هو الله أحد ألف مرّة وفي الثانية الحمد وقل هو الله أحد مرّة واحدة .

باب

تکبیر شب عید اور روز عید

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ عید الفطر ہمارا ایک مقصد تکبیر ہے لیکن وہ لوگوں سے مستور ہے میں نے کہا وہ تکبیر کہاں کہی جائے فرمایا

شب عید مغرب اور عشاء کے بعد اور صبح کی نماز کے بعد اور نماز عید کے بعد پھر حضرت خاموش ہوئے۔ میں نے کہا کیسے کہیں، فرمایا یوں کہو۔ (مجہول)

«الله أكبر الله أكبر لا إله إلّا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد الله أكبر على ما هدانا» وهو قول الله عزّوجلّ: «ولتكملوا العدّة (يعني الصيام) ولتكبّروا الله على ما هداكم»

۲۔ یہی روایت خلف بن حماد سے مروی ہے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا تکبیر کہی جائے شب عید صبح عید اسی طرح جیسے دسویں ذی الحجہ کو کہی جاتی ہے۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ مغفرت نازل ہوتی ہے اس شخص پر جو روزہ رکھے ماہ صیام میں شب قدر کا، فرمایا اے حسن کاریگروں کو اجرت دی جاتی ہے کام سے فراغت کے بعد، یہی صورت شب عید کی ہے، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ہمیں کیا کرنا چاہیے، فرمایا جب سورج غروب ہو تو غسل کرو، پھر مغرب کی نماز پڑھو اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو، اے احسان کرنے والے اے صاحب قوت و سخاوت، اے برگزیدہ کرنے والے محمدؐ کو اور ان کی مدد کرنے والے رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور بخش دے میرے ہر گناہ کو جس کا تو نے احصا کیا ہے اور میں بھول گیا ہوں درآنحالیکہ وہ تیری کتاب میں ہے پھر سجدہ میں سو بار اتوب الی اللہ کہو اور اپنی حاجت طلب کرو۔ (مرسل)

امیر المومنین علیہ السلام شب قدر میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھتے تھے اوّل رکعت میں بعد الحمد ایک ہزار بار قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد ایک بار۔

﴿باب ۲﴾

﴿يوم الفطر﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: اطعم يوم الفطر قبل أن تخرج إلى المصلّى.

٢ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن جرّاح المدائنيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ليطعم يوم الفطر قبل أن يصلّي ولا يطعم يوم أضحى حتّى ينصرف الإمام.

٣ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن إبراهيم بن

عمر ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبيّ صلى الله عليه وآله : إذا كان أوّل يوم من شوّال نادى مناد : أيّها المؤمنون اغدوا إلى جوائزكم ، ثمّ قال : ياجابر جوائز الله ليست بجوائز هؤلاء الملوك ، ثمّ قال : هو يوم الجوائز .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بعض أصحابنا ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان صبيحة يوم الفطر نادى مناد اغدوا إلى جوائزكم .

باب ۴۲

روزِ عید

۱۔ روزِ عید الفطر نماز کو جانے سے پہلے کچھ کھاؤ (حسن)

۲۔ فرمایا عید الفطر کو نماز سے پہلے اور عید الضحیٰ کو نماز کے بعد کھانا چاہیے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے جب شوال کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے ایمان والو صبح کرو اپنے انعامات کے لیے پھر فرمایا اے جابر اللہ کے انعامات ان بادشاہوں کے سے انعام نہیں ہیں پھر فرمایا عید کا دن انعامات کا دن ہے۔ (ض)

۴۔ فرمایا عید الفطر کی صبح کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ صبح کرو اپنے انعامات کے لیے۔ (ض)

﴿ باب ۴۳ ﴾

(ما يجب على الناس اذا صح عندهم الرؤية يوم الفطر بعدما)
(اصبحوا صائمين)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن يوسف بن عقيل ، عن محمّد بن قيس ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا شهد عند الإمام شاهدان أنّهما رأيا الهلال منذ ثلاثين يوماً أمر الإمام بالإفطار وصلّى في ذلك اليوم إذا كانا شهدا قبل زوال الشمس

فإن شهدا بعد زوال الشمس أمر الإمام بإفطار ذلك اليوم وأخّر الصلاة إلى الغد فصلّى بهم.

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد رفعه قال : إذا أصبح الناس صياماً ولم يروا الهلال وجاء قوم عدول يشهدون على الرؤية فليفطروا وليخرجوا من الغد أوّل النهار إلى عيدهم .

باب

لوگوں پر کیا واجب ہے جب رویت عید فطر ثابت ہو

۱۔ فرمایا جب امام کے سامنے گواہی دیں دو گواہ کہ انھوں نے چاند دیکھا ہے تیسویں دن یہ گواہی ہو تو امام حکم دے لوگوں کو افطار کرنے کا اور ان کے ساتھ اسی دن نماز پڑھے جبکہ یہ گواہی زوال آفتاب سے پہلے ہو اور اگر بعد زوال ہو تو روزہ کے افطار کا حکم دے اور نماز دوسرے دن پڑھائے۔ (ض)

۲۔ جب لوگ صبح کو روزے سے اٹھیں درآنحالیکہ انھوں نے چاند نہ دیکھا ہو اور کچھ لوگ آکر رویت کی گواہی دیں تو افطار کر لینا چاہیئے اور دوسرے روز اوّل دن میں نماز عید ادا کریں (مرفوع)

﴿ باب النوادر ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن السيّاري ، عن محمّد بن إسماعيل الرّازي عن أبي جعفر الثّاني عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك ما تقول في الصوم فإنّه قد روي أنّهم لا يوفّقون لصوم ؟ فقال : أما إنّه قد اُجيبت دعوة الملك فيهم قال : فقلت : وكيف ذلك جعلت فداك ؟ قال : إنّ الناس لمّا قتلوا الحسين صلوات الله عليه أمر الله تبارك وتعالى ملكاً ينادي أيّتها الاُمّة الظّالمة القاتلة عترة نبيّها لا وفّقكم الله لصوم ولا لفطر .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسين ، عن عمرو بن عثمان ، عن حنان بن سدير ،

عن عبدالله بن دينار ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : يا عبدالله ما من عيد للمسلمين أضحى ولا فطر إلّا وهو يجدّد لآل محمّد فيه حزناً ، قلت : ولم ذاك ؟ قال : لأنّهم يرون حقّهم في يد غيرهم .

٣ ـ عليّ بن محمّد ، عمّن ذكره ، عن محمّد بن سليمان ، عن عبدالله بن لطيف التفليسيّ عن رزين قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لمّا ضرب الحسين بن عليّ عليهما السلام بالسيف فسقط رأسه ثمّ ابتدر ليقطع رأسه نادى مناد من بطنان العرش ألا أيّتها الاُمّة المتحيّرة الضالّة بعد نبيّها لا وفّقكم الله لأضحى ولا لفطر ، قال : ثمّ قال أبو عبدالله عليه السلام : فلا جرم والله ما وفّقوا ولا يوفّقون حتّى يثأر ثائر الحسين عليه السلام .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن الحرّانيّ ، عن عليّ بن محمّد النوفليّ قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنّي أفطرت يوم الفطر على تين وتمر[ة] ، فقال لي : جمعت بركة وسنّة .

٥ ـ سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبدالله بن جبلة ، عن إسحاق بن عمّار أو غيره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلّى الله عليه وآله إذا أتي بطيب يوم الفطر بدء بنسائه .

باب

نوادر

۱۔ میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس امر میں کہ لوگ بیان کرتے ہیں ہمارے مخالفین کو روزے کی توفیق نہیں ہوتی فرمایا یہ فرشتہ کی قبولیت دعا کا اثر ہے، میں نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا جب لوگوں نے امام حسینؑ کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ندا کرنے کا حکم دیا، اے اپنے نبی کی امت پر ظلم کرنے اور قتل کرنے والو اللہ تم کو نہ روزہ کی توفیق دے نہ فطرہ کی۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت نے اے عبد اللہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہ ہوگا عید قرباں اور عید فطر کو جو اپنے رنج کو تازہ نہ کرتا ہو، میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا اس لیے کہ وہ آل محمد کے حق کو دشمنوں کے قبضے میں دیکھتے ہیں۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب امام حسینؑ کا سر کاٹا گیا تو بطن عرش سے ایک منادی نے ندا کی۔ اے امت حیران و گمراہ ہونے والی

اپنے نبی کے بعد خدا تمہیں توفیق نہ دے نہ قربانی کی نہ فطرہ کی، پھر حضرت نے فرمایا واللہ نہ اس کی توفیق دیئے گئے نہ دیئے جائیں گے جب تک قتل حسینؑ کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔

۴۔ میں نے حضرت سے کہا۔ میں نے روزہ افطار کیا خاک شفا اور چھوارہ سے فرمایا برکت و سنت دونوں جمع ہو گئے۔ (مجہول)

۵۔ روز عید جب رسول اللہ کے پاس خوشبو آتی تو آپ ابتدا کرتے اپنی ازواج سے۔ (مجہول)

﴿ باب الفطرة ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس ، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلُّ من ضممت إلى عيالك من حرٍّ أو مملوك فعليك أن تؤدّي الفطرة عنه قال : و إعطاء الفطرة قبل الصّلاة أفضل و بعد الصّلاة صدقة.

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نجران ؛ وعليّ بن الحكم عن صفوان الجمّال قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الفطرة ، فقال : على الصّغير والكبير والحرّ والعبد عن كلّ إنسان صاع من حنطة أو صاع من تمر أو صاع من زبيب

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : التّمر في الفطرة أفضل من غيره لأنّه أسرع منفعة وذلك أنّه إذا وقع في يد صاحبه أكل منه ، قال : و قال : نزلت الزّكاة وليس للنّاس أموال وإنّما كانت الفطرة .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن إبراهيم بن ميمون قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : الفطرة إن أعطيت قبل أن تخرج إلى العيد فهي فطرة و إن كانت بعد ما تخرج إلى العيد فهي صدقة .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن خالد ، عن سعد بن سعد الأشعريّ ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال . سألته عن الفطرة كم تدفع عن كلّ رأس من الحنطة

والشّعير والتّمر والزّبيب ؟ قال : صاع بصاع النبيّ صلى الله عليه وآله .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن تعجيل الفطرة بيوم ، فقال : لا بأس به ، قلت : فما ترى بأن نجمعها ونجعل قيمتها ورقاً ونعطيها رجلاً واحداً مسلماً ؟ قال : لا بأس به .

٧ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بأن يعطي الرّجل عن عياله وهم غيّب عنه و يأمرهم فيعطون عنه وهو غائب عنهم .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن بلال قال : كتبت إلى الرّجل عليه السلام أسأله عن الفطرة وكم تدفع ، قال : فكتب ستّة أرطال من تمر بالمدنيّ وذلك تسعة أرطال بالبغداديّ .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن جعفر بن إبراهيم بن محمّد الهمدانيّ وكان معنا حاجّاً قال : كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام على يدي أبي : جعلت فداك إنّ أصحابنا اختلفوا في الصّاع بعضهم يقول : الفطرة بصاع المدنيّ وبعضهم يقول : بصاع العراقيّ ؟ فكتب إليّ : الصّاع ستّة أرطال بالمدنيّ وتسعة أرطال بالعراقيّ قال : وأخبرني أنّه يكون بالوزن ألفاً ومائة وسبعين وزنة .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن داود بن النّعمان وسيف بن عميرة ، عن إسحاق بن عمّار قال قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل لا يكون عنده شيء من الفطرة إلّا ما يؤدّي عن نفسه وحدها يعطيه غريباً أو يأكل هو و عياله قال : يعطي بعض عياله ثمّ يعطي الآخر عن نفسه يردّدونها فيكون عنهم جميعاً فطرة واحدة .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة قال : قلت : الفقير الّذي يتصدّق عليه هل عليه صدقة الفطرة ؟ فقال : نعم يعطي ممّا يتصدّق به عليه .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن مولود ولد ليلة الفطر عليه فطرة ؟ قال : لا ، قد خرج الشهر ، قال : وسألته عن يهوديّ أسلم ليلة الفطر عليه فطرة ؟ قال : لا .

١٣ ـ محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن القاسم بن الفضيل البصريّ ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : كتبت إليه : الوصيّ يزكّي عن اليتامى زكاة الفطرة إذا كان لهم مال ؟ فكتب لا زكاة على يتيم . وعن مملوك يموت مولاه وهو عنه غائب في بلد آخر وفي يده مال لمولاه ويحضر الفطر أيزكّي عن نفسه من مال مولاه وقد صار لليتامى ؟ قال : نعم .

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك هل على أهل البوادي الفطرة ؟ قال : فقال : الفطرة على كلّ من اقتات قوتاً فعليه أن يؤدّي من ذلك القوت .

١٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن رجل في البادية لا يمكنه الفطرة ، قال : يتصدّق بأربعة أرطال من لبن .

١٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عمر بن يزيد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يكون عنده الضّيف من إخوانه فيحضر يوم الفطر يؤدّي عنه الفطرة ؟ قال : نعم الفطرة واجبة على كلّ من يعول من ذكر أو اُنثى صغير أو كبير حرّ أو مملوك .

١٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس أن يعطي الرّجلُ الرّجلَ عن رأسين وثلاثة وأربعة ـ يعني الفطرة ـ .

١٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن القاسم بن بريد ، عن مالك الجهنيّ قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن زكاة الفطرة ، قال : تعطيها المسلمين فإن لم تجد مسلماً فمستضعفاً وأعط ذا قرابتك منها إن شئت .

١٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته عن صدقة الفطرة اُعطيها غير أهل ولايتي من فقراء

باب ۴

اعتکاف کی کم سے کم مدت

۱۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جس کا شوہر غائب ہو اور وہ آجائے درآنحالیکہ وہ عورت اس کے اذن سے اعتکاف میں ہو، شوہر کے آنے کی خبر پاکر وہ اپنے گھر لوٹ آئے اور اپنے شوہر کے لئے تیار ہو یہاں تک کہ وہ اس سے ہم بستر ہو، فرمایا اگر وہ مسجد سے تین دن گزارنے سے پہلے نکلی ہے اور اس نے اعتکاف میں کوئی شرط نہیں رکھی تھی تو اس پر وہی کفارہ ہوگا جو ظہار کرنے والے پر ہوتا ہے۔ (ح)

۲۔ فرمایا اعتکاف تین دن سے کم نہیں ہوتا اور جو اعتکاف کرے وہ روزہ سے ہو اور معتکف کو چاہیئے کہ وقت اعتکاف وہی شرط کرے جو احرام کی ہوتی ہیں۔ (ح)

۳۔ فرمایا حضرت نے اگر ایک دن اعتکاف کرے اور اس نے شرط نہیں کی تو باہر آجائے اور اعتکاف ختم کر دے اور اگر دو روز ٹھہر گیا ہے اور شرط نہیں کی تو اعتکاف کو فسخ نہ کرے جب تک تین دن پورے نہ ہوں۔ (ح)

۴۔ فرمایا معتکف کو خوشبو نہیں سونگھنی چاہیئے اور نہ پھولوں سے لذت حاصل کرنی چاہیئے نہ کسی سے جھگڑا کرنا چاہیئے اور نہ خرید و فروخت کرنی چاہیئے اور جو تین دن اعتکاف میں رہے چوتھے دن اسے اختیار ہے چاہے تین دن اور بڑھائے چاہے مسجد سے نکل آئے اور اگر دو دن اور ٹھہر جائے گا تو اگلے پورے کرکے مسجد سے نکلے۔ (ح)

۵۔ فرمایا اعتکاف سنت ہے تین دن۔

﴿باب ۵﴾

✿(المعتكف لا يخرج من المسجد الالحاجة)✿

١ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس على المعتكف أن يخرج [من المسجد] إلّا إلى الجمعة أو جنازة أو غائط .

٢ - عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن داود بن سرحان

قال: كنت بالمدينة في شهر رمضان فقلت لأبي عبدالله عليه السلام: إنّي اُريد أن أعتكف فماذا أقول وما ذا أفرض على نفسي؟ فقال: لا تخرج من المسجد إلّا لحاجة لابدّ منها ولاتقعد تحت ظلال حتّى تعود إلى مجلسك.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا ينبغي للمعتكف أن يخرج من المسجد إلّا لحاجة لابدّ منها ثمّ لايجلس حتّى يرجع ولايخرج في شيء إلّا لجنازة أويعود مريضاً ولا يجلس حتّى يرجع واعتكاف المرأة مثل ذلك.

باب ۵

معتکف مسجد سے نہ نکلے بجز ضرورت کے

۱۔ معتکف مسجد سے نہ نکلے سوائے نماز جمعہ یا نماز جنازہ یا رفع ضرورت کے لیے۔ (ف)

۲۔ میں نے کہا میں اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہوں لہذا مجھے کیا کہنا یا کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا مسجد سے مت نکلو مگر سخت ضرورت کے وقت اور جب تک لوٹ کر آؤ کسی سایہ میں نہ بیٹھو (ض)

۳۔ فرمایا معتکف کو مسجد سے نہ نکلنا چاہیئے مگر شدید ضرورت میں اور واپس آنے تک کہیں نہ بیٹھے اور نہ باہر آئے مگر جنازہ کے لیے یا مریض کی عیادت کے لیے، مگر لوٹنے تک بیٹھے نہیں۔ عورت کے اعتکاف کی بھی یہی صورت ہے۔ (حسن)

﴿باب ۶﴾

✿(المعتكف يمرض و المعتكفة تطمث)✿

٢ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد؛ وسهل بن زياد جميعاً، عن ابن محبوب عن أبي أيّوب، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام في المعتكفة إذا طمثت قال: ترجع إلى بيتها وإذا طهرت رجعت فقضت ما عليها.

باب ۶

اگر معتکف مریض ہو جائے یا معتکفہ حائض ہو

۱۔ فرمایا جب معتکفہ عورت کو حیض آنے لگے تو مسجد سے نکل کر اپنے گھر آجائے اور جب طاہر ہو جائے تو بقیہ دن پورے کرے (م)

﴿ باب ۷ ﴾

✿(المعتكف يجامع أهله)✿

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المعتكف يجامع أهله ، قال : إذا فعل فعليه ما على المظاهر .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبدالرحمن بن أبي نجران ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن سماعة بن مهران قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن معتكف واقع أهله ، قال : هو بمنزلة من أفطر يوماً من شهر رمضان .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن الحسن بن الجهم ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن المعتكف يأتي أهله ، فقال : لا يأتي امرأته ليلاً ولا نهاراً وهو معتكف .

باب ۷

معتکف کا مجامعت کرنا

۱۔ میں نے پوچھا اگر معتکف اپنی زوجہ سے مجامعت کرے فرمایا اس کا کفارہ وہی ہے جو ظہار کا ہے (ض)

۲۔ میں نے پوچھا معتکف کے مجامعت کرنے سے متعلق، فرمایا ایسا ہی ہے جیسے ماہ رمضان میں بے وجہ روزہ نہ رکھنا۔ (موثق)

۳۔ فرمایا بحالت اعتکاف عورت کے پاس نہ دن کو جائے نہ رات کو (موثق)

باب ۸

«باب النوادر»

١ ـ أحمد بن إدريس، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ، عن عبيس بن هشام، عن أبان بن عثمان، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: رجل أسرته الرُّوم ولم يصم شهر رمضان ولم يدر أيّ شهر هو؟ قال: يصوم شهراً [و] يتوخّاه و يحسب فإن كان الشهر الّذي صامه قبل شهر رمضان لم يجزه وإن كان بعد رمضان أجزأه .

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن يحيى بن عمرو بن خليفة الزّيّات، عن عبدالله بن بكير، عن بعض أصحابنا، عن أحدهما عليهما السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا معشر الشباب عليكم بالباه فإن لم تستطيعوه فعليكم بالصّيام فإنّه وجاؤه .

٣ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن القاسم بن يحيى، عن جدِّه الحسن بن راشد، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: حدَّثني أبي عن جدِّي، عن آبائه عليهم السلام أنَّ عليّاً صلوات الله عليه قال: يستحبُّ للرَّجل أن يأتي أهله أوَّل ليلة من شهر رمضان لقول الله عزَّ وجلَّ: «أُحلَّ لكم ليلة الصيّام الرَّفث إلى نسائكم» والرَّفث المجامعة.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن عليّ بن إبراهيم الجعفريّ، عن محمّد بن الفضل، عن الرِّضا عليه السلام قال: قال لبعض مواليه يوم الفطر وهو يدعو له: يافلان تقبّل الله منك و منّا، ثمَّ أقام حتّى كان يوم الأضحى، فقال له: يافلان تقبّل الله منّا ومنك، قال: فقلت له: يا ابن رسول الله قلت في الفطر شيئاً وتقول في الأضحى غيره؟ قال: فقال: نعم إنّي قلت له في الفطر: تقبّل الله منك ومنّا لأنّه فعل مثل فعلي وتأسّيت أنا وهو في الفعل وقلت له في الأضحى: تقبّل الله منّا ومنك لأنّه يمكننا أن نضحي ولا يمكنه أن يضحي فقد فعلنا نحن غير فعله .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبي الصّخر أحمد بن عبدالرحيم رفعه إلى أبي الحسن صلوات الله عليه قال: نظر إلى النّاس في يوم فطر يلعبون و يضحكون فقال لأصحابه والتفت إليهم: إنَّ الله عزَّ و جلَّ خلق شهر رمضان مضماراً

جيراني ؟ قال : نعم الجيران أحقّ بها لمكان الشهرة .

٢٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يؤدّي الرّجل زكاة الفطرة عن مكاتبه ورقيق امرأته وعبده النّصرانيّ والمجوسيّ وما أغلق عليه بابه .

٢١ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار ، عن معتّب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : اذهب فأعط عن عيالنا الفطرة وأعط عن الرّقيق واجمعهم ولاتدع منهم أحداً ، فإنّك إن تركت منهم إنساناً تخوّفت عليه الفوت ، قلت : وما الفوت ؟ قال : الموت .

٢٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن بنان بن محمّد ، عن أخيه عبد الرّحمن بن محمّد ، عن محمّد ابن إسماعيل قال : بعثت إلى أبي الحسن الرّضا عليه السلام بدراهم لي ولغيري وكتبت إليه اُخبره أنّها من فطرة العيال فكتب بخطّه : قبضت وقبلت .

٢٣ ـ أبوالعبّاس الكوفيّ ، عن محمّد بن عيسى ، عن أبي عليّ بن راشد قال : سألته عن الفطرة لمن هي ؟ قال : للامام ، قال : قلت له : فأخبر أصحابي ، قال : نعم من أردت أن تطهّره منهم ، وقال : لا بأس بأن تعطي وتحمل ثمن ذلك ورقاً .

٢٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن عبدالله ، عن عبدالله بن جعفر ، عن أيّوب بن نوح قال : كتبت إلى أبي الحسن الثالث عليه السلام أنّ قوماً سألوني عن الفطرة و يسألوني أن يحملوا قيمتها إليك و قد بعث إليك هذا الرّجل عام أوّل وسألني أن أسألك فنسيت ذلك و قد بعثت إليك العام عن كلّ رأس من عيالي بدرهم على قيمة تسعة أرطال بدرهم فرأيك جعلني الله فداك في ذلك ؟ فكتب عليه السلام : الفطرة قد كثر السّؤال عنها وأنا أكره كلّ ما أدّى إلى الشّهرة فاقطعوا ذكر ذلك واقبض ممّن دفع لها وأمسك عمّن لم يدفع .

باب

فطرہ

۱۔ فرمایا جو لوگ تمہارے عیال میں شامل ہیں خواہ آزاد ہوں یا غلام ان میں سے ہر ایک کا فطرہ دینا ہوگا۔ قبل نماز فطرہ دینا افضل ہے بعد نماز فطرہ دینے سے۔ (م)

۲۔ فرمایا ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام ہر انسان کا ایک صاع (سوا تین سیر) گندم، چھوارہ یا منقیٰ ہے۔ (ص)

۳۔ فرمایا چھوارے کی زکوٰۃ افضل ہے اس کے غیر سے کیونکہ اس کا فائدہ جلد حاصل ہو جاتا ہے یعنی جونہی مستحق کے پاس پہنچتا ہے اسے کھا لیتا ہے جب زکوٰۃ کا حکم ہوا اس وقت لوگوں کے پاس مال نہ تھا لہٰذا غریبوں کی امداد کے لئے صرف فطرہ ہی تھا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا اگر عید کی نماز میں جانے سے پہلے فطرہ دیا جائے تو وہ فطرہ ہے اور اگر نماز کے بعد دیا جائے تو وہ صدقہ ہے (مجہول)

۵۔ میں نے پوچھا ہر شخص کا فطرہ گیہوں، جو، چھوارہ اور منقیٰ کا کتنا دیا جائے فرمایا ایک صاع نبی (ص)

۶۔ میں نے پوچھا فطرہ میں ایک دن کی تعجیل کے متعلق، فرمایا کیا مضائقہ ہے میں نے کہا اگر جمع رکھ کر اس کی قیمت روپیہ کی صورت میں ایک مسلمان کو دے دی جائے۔ تو فرمایا کیا مضائقہ ہے (موثق)

۷۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر کوئی اپنے عیال کی طرف سے جو وہاں موجود نہ ہوں فطرہ دے دے یا خود اپنے عیال کو اپنی طرف سے فطرہ دینے کا حکم دے درآنحالیکہ وہ ان سے غائب ہو (مجہول)

۸۔ میں نے فطرہ کے متعلق پوچھا کتنا دیا جائے فرمایا چھ رطل تمر مدنی جو برابر ہوتے ہیں ۹ رطل بغدادی کے۔ (مرسل)

۹۔ میں نے لکھا کہ صاع کے وزن میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہے بعض کہتے ہیں صاع مدنی مراد ہے بعض کہتے ہیں عراقی، حضرت نے تحریر فرمایا ایک صاع چھ رطل مدنی کا ہوتا ہے اور ۹ رطل عراقی کا اور یہ بھی بتایا کہ صاع کا وزن ایک ہزار ایک سو ستر درہم کا ہوتا ہے۔ (مجہول)

۱۰۔ میں نے پوچھا ایک شخص ایسا ہے کہ اس کے پاس صرف اتنا ہے کہ اپنی طرف سے ایک فطرہ دے دے تو آیا وہ کسی محتاج کو دے یا وہ اور اس کے عیال خود کھا لیں فرمایا ایک حصہ اپنے عیال کو دے اور دوسرا اپنی طرف سے دے تاکہ زیادہ ہو جائے پس یہ ان سب کی طرف سے ایک فطرہ ہو جائے گا۔ (مجہول)

۱۱۔ میں نے پوچھا ایسا فقیر جس کو صدقہ دیا جاتا ہے کیا اس پر صدقہ فطرہ ہے فرمایا ہاں وہ اس میں سے دے جو اس کو ملا ہے۔ (ضا)

۱۲۔ میں نے پوچھا جو بچہ عید کی رات کو پیدا ہوا ہے کیا اس پر فطرہ ہے فرمایا نہیں، وہ ماہ رمضان ختم ہونے کے بعد ہوا ہے میں نے کہا اور وہ یہودی جو عید کی رات اسلام لائے، فرمایا اس پر بھی نہیں۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے لکھا کیا وصی زکوٰۃ فطرہ یتیموں کی طرف سے دے سکتا ہے جبکہ وہ مالدار ہوں، فرمایا یتیم پر زکوٰۃ نہیں اور اس غلام پر جس کا آقا مر گیا ہو اور کسی دوسرے شہر چلا گیا ہو اس کے پاس اپنے آقا کا مال ہو اور فطرہ کا وقت آجائے تو وہ اپنے آقا کے مال سے اپنے نفس کی زکوٰۃ دے اور وہ یتیم ہوں فرمایا ہاں۔ (م)

۱۴۔ میں نے پوچھا اہل بادیہ پر فطرہ ہے فرمایا ہر اس شخص پر ہے جو روزی کماتا ہے اسی میں سے دے۔ (مرسل)

۱۵۔ حضرت سے پوچھا اس بادیہ نشین کے متعلق جسے فطرہ دینا ممکن نہ ہو فرمایا وہ چار رطل دودھ صدقہ دے (مرفوع)

۱۶۔ میں نے پوچھا اگر کسی کا کوئی بھائی روز عید تک مہمان رہے کیا وہ اس کا فطرہ دے فرمایا ہاں فطرہ دینا واجب ہے ہر اس کی طرف سے جس کا کھانا اس کے اوپر ہو مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا مملوک۔

۱۷۔ فرمایا ایک شخص کو دو تین اور چار فطرے بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ (موثق)

۱۸۔ میں نے پوچھا زکوٰۃ فطرہ کے متعلق، فرمایا مسلمانوں کو دی جائے اور اگر مسلمان نہ ملے تو ضعیف الایمان کو دیں اور تم اس میں سے کچھ چاہو تو اپنے قرابتداروں کو دے دو (حسن)

۱۹۔ میں نے پوچھا میں فطرہ دیتا ہوں ان پڑوسی فقیروں کو جو غیر ملکی ہیں فرمایا پڑوسی کا حق زیادہ ہے۔

۲۰۔ فرمایا ادا کرے فطرہ اپنے غلام مکاتب کی طرف سے اور اس حمل کی طرف سے جو اس کی زوجہ کو پہلے شوہر سے ہو اور جس پر اس کا دروازہ بند ہو۔ (مرفوع)

۲۱۔ فرمایا جاؤ اور اپنے عیال کا فطرہ دو اور اس بچہ کا جو ماں کے پیٹ میں ہے اور سب کا اور دونوں میں سے کسی کو نہ چھوڑو اور اگر ان کو چھوڑ دیا تو موت کا خوف اس کے لئے باقی رہا (موثق)

۲۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کے پاس کچھ درہم بھیجے اور آگاہ کیا کہ یہ میرے عیال کے فطرہ کے ہیں حضرت نے اپنے قلم سے لکھا مجھے مل گئے میں نے قبول کیا۔ (مجہول)

۲۳۔ میں نے پوچھا فطرہ کس کو دیا جائے فرمایا امام کو میں نے کہا میں اس حکم سے اپنے اصحاب کو آگاہ کردوں فرمایا جسے چاہو آگاہ کرو اور قیمت بھیج دو تو کوئی مضائقہ نہیں (مجہول)

۲۴۔ میں نے لکھا لوگوں نے فطرہ کے متعلق مجھ سے پوچھا اور یہ کہ اس کی قیمت آپ کو بھیج دیں پچھلے سال انھوں نے آپ کو بھیجا تھا اور مجھ سے کہا تھا میں آپ سے پوچھوں گا میں بھول گیا اس نے پھر اس سال اپنے عیال سے ہر فرد کے نو رطل بھیجے، پس آپ کی کیا رائے ہے تحریر فرمایا میں برا جانتا ہوں کہ شہرت کے لئے دیا جائے لہذا یہ ذکر چھوڑ دو، جو دیا ہے لے لو باقی چھوڑ دو۔

کتاب الاعتکاف

باب

﴿باب الاعتكاف﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا كان العشر الأواخر اعتكف في المسجد وضربت له قبّة من شعر و شمّر المئزر وطوى فراشه وقال بعضهم : واعتزل النساء فقال أبوعبدالله عليه السلام : أمّا اعتزال النّساء فلا .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ،عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كانت بدر في شهر رمضان فلم يعتكف رسول الله صلى الله عليه وآله فلمّا أن كان من قابل اعتكف عشرين عشراً لعامه وعشراً قضاء لما فاته .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ،عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن داود بن الحصين ، عن أبي العبّاس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اعتكف رسول الله صلى الله عليه وآله في شهر رمضان في العشر الأوَّل ثمَّ اعتكف في الثّانية في العشر الوسطى ثمَّ اعتكف في الثّالثة في العشر الأواخر ثمَّ لم يزل يعتكف في العشر الأواخر .

باب

اعتکاف کا وقت اور مقام

۱۔ جب ماہ رمضان کا عشرۂ آخر ہوتا تو رسول اللہ مسجد میں اعتکاف کرتے آپ کے لیے کمبل کا ایک قبہ بنایا جاتا اور عبادت کے لیے مضبوط کمر باندھتے اور آپ کا فرش لپیٹ دیا جاتا۔ لوگ کہنے لگے حضرت نے عورتوں کے پاس جانا ترک کر دیا ہے حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا ایسا نہیں تھا آپ نے عورتوں سے ترک تعلق نہیں کیا تھا۔ (حسن)

۲۔ جنگ بدر ماہ رمضان میں ہوئی اس لیے رسولِ خدا اعتکاف نہ کرسکے جب اگلا رمضان آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ دس دن اس سال کے اور دس دن پچھلے سال کے قضا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اعتکاف کیا رسولُ اللہ نے ماہ رمضان کے عشرہ اوّل میں پھر اعتکاف کیا۔ دوسرے عشرہ میں پھر اعتکاف کیا عشرۂ آخر میں۔ (ض)

﴿باب ۲﴾

✿(انه لايكون الاعتكاف الا بصوم)✿

١ - عدةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد، عن داود بن الحصين، عن أبي العبّاس، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا اعتكاف إلّا بصوم.

٢ - عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا اعتكاف إلّا بصوم في [ال] مسجد الجامع.

باب ۲

اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا

۱۔ فرمایا اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا۔ (م)

۲۔ اعتکاف نہیں ہوتا مگر جامع مسجد میں روزہ کے ساتھ

﴿باب ۳﴾

✿(المساجد التي يصلح الاعتكاف فيها)✿

١ - عدةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن عمر بن يزيد قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: ماتقول في الاعتكاف ببغداد في بعض مساجدها؟ فقال: لا اعتكاف إلّا في مسجد جماعة قد صلّى فيه إمام عدل بصلاة جماعة ولا بأس أن يعتكف في مسجد الكوفة والبصرة ومسجد المدينة ومسجد مكّة.

٢ - سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد، عن داود بن سرحان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا اعتكاف إلّا في العشرين من شهر رمضان وقال: إنّ عليّاً صلوات الله عليه كان يقول: لا أرى الاعتكاف إلّا في المسجد الحرام أو مسجد الرّسول أو مسجد جامع ولا

ينبغي للمعتكف أن يخرج من المسجد إلّا لحاجة لابدَّ منها ثمَّ لايجلس حتّى يرجع والمرأة مثل ذلك .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سُئل عن الاعتكاف ، قال : لايصلح الاعتكاف إلّا في المسجد الحرام أو مسجد الرَّسول صلى الله عليه وآله أو مسجد الكوفة أو مسجد جماعة وتصوم مادمت معتكفاً .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان قال : المعتكف بمكّة يصلّي في أيِّ بيوتها شاء سواء عليه في المسجد صلّى أو في بيوتها .

٥ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المعتكف بمكّة يصلّي في أيِّ بيوتها شاء والمعتكف في غيره لايصلّي إلّا في المسجد الّذي سمّاه .

باب ۳

کن مساجد میں اعتکاف ہو

۱۔ میں نے پوچھا اعتکاف کرنے کو بغداد کی کسی مسجد میں کیا جائے۔ فرمایا اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد جامع میں جہاں امام عادل نماز پڑھاتا ہو اور کوئی مضائقہ نہیں اعتکاف کرنے میں مسجد کوفہ، بصرہ، مدینہ و مکہ میں۔(ف)

۲۔ فرمایا اعتکاف ماہ رمضان کے دوسرے اور تیسرے عشرہ میں ہوتا ہے اور حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد الحرام، مسجد رسول اور مسجد جامع میں اور معتکف کو چاہیئے کہ بغیر کسی خاص مجبوری کے مسجد سے باہر نہ آئے اور لوٹنے تک بیٹھے نہیں یہی حکم عورت کے لئے ہے۔ (ح)

۳۔ فرمایا اعتکاف درست نہ ہوگا مگر مسجد الحرام، مسجد رسولؐ، مسجد کوفہ یا جامع مسجد میں اور جب تک اعتکاف ہو روزہ رکھنا ہوگا۔ (ح)

۴۔ مکہ میں اعتکاف کرنے والا جس گھر میں چاہے نماز پڑھے مسجد میں یا کسی گھر میں نماز پڑھنا برابر ہے۔ (ح)

۵۔ فرمایا مکہ کا معتکف جس گھر میں چاہے نماز پڑھے اور مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنے والا سوائے اس مسجد کے جس میں معتکف ہے اور کہیں نماز نہ پڑھے گا۔(م)

﴿باب﴾

☆(اقل مایکون الاعتکاف)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي ولّاد الحنّاط قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن امرأة كان زوجها غائباً فقدم و هي معتكفة بإذن زوجها فخرجت حين بلغها قدومه من المسجد إلى بيتها فتهيّأت لزوجها حتّى واقعها فقال : إن كانت خرجت من المسجد قبل أن تنقضي ثلاثة أيّام و لم تكن اشترطت في اعتكافها فإنَّ عليها ما على المظاهر .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايكون الاعتكاف أقلَّ من ثلاثة أيّام ومن اعتكف صام وينبغي للمعتكف إذا اعتكف أن يشترط كما يشترط الّذي يحرم .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا اعتكف يوماً ولم يكن اشترط فله أن يخرج ويفسخ الاعتكاف و إن أقام يومين ولم يكن اشترط فليس له أن يفسخ اعتكافه حتّى يمضي ثلاثة أيّام .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : المعتكف لايشمُّ الطيب ولا يتلذَّذ بالرَّيحان ولايماري ولا يشتري ولايبيع قال : ومن اعتكف ثلاثة أيّام فهو يوم الرَّابع بالخيار إن شاء زاد ثلاثة أيّام اُخر وإن شاء خرج من المسجد فإن أقام يومين بعد الثّلاثة فلايخرج من المسجد حتّى يتمَّ ثلاثة أيّام اُخر .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن داود بن سرحان قال : بدأني أبو عبدالله عليه السلام من غير أن أسأله فقال : الاعتكاف ثلاثة أيّام ؛ يعني السنة إن شاء الله .

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶

۱۲ـ۱۰

یا صاحب الزمان ادرکنا

لبیک یا حسین

خصوصی تعاون: نذر عباس

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

DVD

NOT FOR COMMERCIAL USE

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmall.com

كتاب مستطاب

الشافی

[illegible]

مع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ

کراچی

سبیلِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مُستطاب

الشّافی

کتابُ الحجج و کتابُ الجہاد

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ ابن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مُترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی
مصنّف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ع۲ کراچی

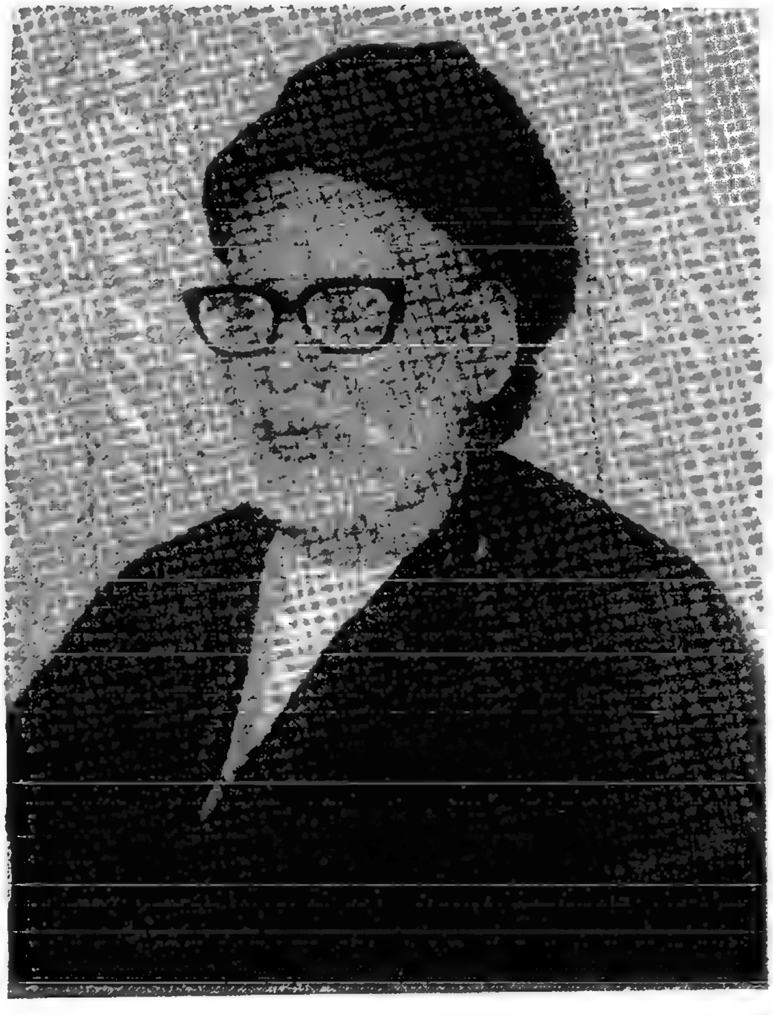

مُصنّفہ

سَیّدُ المُفسّرین

اَدیبِ اعظم الحاج مولانا سیّد ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

بانی جامعہ امامیہ وصدر جامعہ امامیہ کمیٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحج و کتاب الجہاد

ترجمہ

فروع کافی

جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ——————— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ——————— قریشی آرٹ پریس
ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ——————— سیّد محمد رضا زیدی

ھدیہ ——————— ۲۱۰ روپے

سال اشاعت : مارچ ۲۰۰۵ء

فہرست مضامین

کتاب الحج

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱	حجر اسود کی ابتدار اور بوسہ دینے کی علت	۳	۴
۲	ابتدائے بیت اور طواف	۶	۸
۳	خانۂ کعبہ کی زمین سب سے پہلے پیدا ہوئی۔	۹	۱۰
۴	حج آدم علیہ السلام	۱۱	۱۵
۵	علت الحرم	۱۸	۲۰
۶	ابتدائے خلق اور کعبہ سے لوگوں کی آزمائش	۲۲	۲۴
۷	حج ابراہیم و اسماعیل	۲۷	۳۶
۸	حج انبیا علیہم السلام	۴۳	۴۵
۹	اصحاب فیل کا کعبہ پر حملہ		
	عبدالمطلب کا چاہ زمزم کھودنا وغیرہ	۴۶	۵۲
۱۰	آیات بیّنات	۵۸	۵۹
۱۱	نوادر	۶۰	۶۰
۱۲	اللہ نے کعبہ کو صاحب حرمت بنایا	۶۱	۶۲
۱۳	حرم خدا میں داخل ہونے والے کے لئے امان ہے۔	۶۳	۶۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۴	مکہ میں الحاد اور ارتکاب جرم	۶۴	۶۵
۱۵	مکہ میں ہتھیار لے جانا	۶۶	۶۶
۱۶	لباس کعبہ کا پہننا	۶۶	۶۷
۱۷	کعبہ کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کرلے جانا مکروہ ہے۔	۶۷	۶۸
۱۸	مکہ میں کراہت قیام	۶۸	۶۹
۱۹	شجر حرم	۶۹	۷۰
۲۰	حرم میں کیا ذبح کیا جائے اور کیا نکالا جائے۔	۷۱	۷۱
۲۱	حرم میں شکار کرنا اور اس کا کفارہ	۷۲	۷۶
۲۲	لقطہ حرم	۷۹	۸۰
۲۳	کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے۔	۸۱	۸۲
۲۴	جو اپنے مقروض کو کعبہ میں دیکھے	۸۳	۸۳
۲۵	کعبہ کو کیا ہدیہ لے جائے۔	۸۴	۸۵
۲۶	آیہ سواء العاکف فیہ والباد کا مطلب۔	۸۶	۸۷
۲۷	حج نبی	۸۷	۹۳

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۸	حج وعمرہ کی فضیلت اور ان کا ثواب	۹۸	۱۰۸
۲۹	لزوم حج وعمرہ	۱۱۵	۱۱۷
۳۰	استطاعت حج	۱۱۸	۱۱۹
۳۱	باوجود استطاعت حج میں ٹال مٹول کرنا۔	..	
۳۲	جو مکہ سے نکل جائے اور پھر نہ لوٹے	۱۲۰	۱۲۱
۳۳	ترک حج میں بہتری نہیں	۱۲۲	۱۲۲
۳۴	ترک حج پر عذاب آئے گا	۱۲۳	۱۲۳
۳۵	نادر	۱۲۳	۱۲۴
۳۶	حج پر مجبور نہ کیا جائے۔	۱۲۴	۱۲۴
۳۷	اگر کوئی کمزور آدمی خود حج نہ کر سکے تو دوسرا کرے۔	۱۲۵	۱۲۵
۳۸	حج سے کیا کافی ہے کیا نہیں۔	۱۲۶	۱۲۶
۳۹	جس نے پانچ برس تک حج نہ کیا	۱۲۷	۱۳۰
۴۰	مقروض کا حج۔	۱۳۳	۱۳۳
۴۱	حج میں خرچ کی فضیلت۔	۱۳۴	۱۳۵
۴۲	مستحب ہے کہ حج کے لئے ہر وقت تیار رہے	۱۳۵	۱۳۶
۴۳	ایک شخص مسلمان ہو اور ختنہ سے پہلے حج کرے۔	۱۳۷	۱۳۷
۴۴	وہ عورت جس کا شوہر حج سے روکے	۱۳۸	۱۳۸
۴۵	گھر سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہیئے	۱۳۸	۱۳۹
۴۶	وصیت	۱۳۹	۱۴۱
۴۷	راستہ میں دعا	۱۴۳	۱۴۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۴۸	ماہ حج	۱۴۸	۱۴۸
۴۹	حج اکبر و اصغر	۱۴۹	۱۴۹
۵۰	اصناف حج	۱۵۰	۱۵۳
۵۱	حج تمتع کا ثواب اور سعی	۱۵۵	۱۵۶
۵۲	حج قران اور قارن پر کیا واجب ہے	۱۵۶	۱۵۷
۵۳	صفت اشعار و تقلید	۱۵۷	۱۵۸
۵۴	حج افراد	۱۵۹	۱۶۰
۵۵	جو نیت تمتع نہ کرے۔	۱۶۰	۱۶۰
۵۶	مجاوروں اور قادموں کا حج	۱۶۱	۱۶۴
۵۷	بچوں اور غلاموں کا حج	۱۶۶	۱۶۸
۵۸	ایک شخص بغیر حج کئے مرجاتا ہے اور حج کی وصیت کر جاتا ہے	۱۶۹	۱۷۰
۵۹	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا	۱۷۱	۱۷۱
۶۰	کیا جس کو حج مفرد کے لئے روپیہ دیا گیا ہے وہ حج تمتع کر سکتا ہے۔	۱۷۲	۱۷۲
۶۱	جو حج کے لئے وصیت کرے۔	۱۷۲	۱۷۳
۶۲	اگر سفر حج کے لئے جو رقم لی ہے وہ کافی نہ ہو۔	۱۷۴	۱۷۴
۶۳	مخالف کی طرف سے حج	۱۷۵	۱۷۵
۶۴	خرچ کی کمی کی صورت میں	۱۷۵	۱۷۶
۶۵	دوسرے کی طرف سے حج کرنے والا کیا کہے۔	۱۷۶	۱۷۷
۶۶	کوئی شخص کسی کے لئے حج و طواف کرے	۱۷۷	۱۷۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۶۷	جو غیر کی طرف سے حج کرے اس میں شرکت	۱۷۸	۱۷۹
۶۸	نوادر	۱۷۹	۱۷۹
۶۹	حج کے لیے جو روپیہ دیا جائے اور کام میں صرف ہو تو	۱۸۰	۱۸۰
۷۰	حج اور طواف آئمہ کی طرف سے	۱۸۱	۱۸۲
۷۱	حج میں شرکت	۱۸۴	۱۸۵
۷۲	حج وعمرہ کے لیے بال بڑھانا	۱۸۶	۱۸۷
۷۳	مواقیت احرام	۱۸۷	۱۸۹
۷۴	جو احرام خلاف وقت باندھے	۱۹۰	۱۹۲
۷۵	جو بغیر احرام میقات سے گزرے اور بے احرام داخل مکہ ہو۔	۱۹۳	۱۹۵
۷۶	احرام کے وقت کیا واجب ہے۔	۱۹۷	۱۹۸
۷۷	غسل احرام میں کیا کافی ہے کیا نہیں	۱۹۹	۲۰۰
۷۸	غسل کے بعد محرم کے لئے کیا جائز ہے۔	۲۰۱	۲۰۲
۷۹	نماز احرام	۲۰۴	۲۰۷
۸۰	تلبیہ	۲۰۹	۲۱۱
۸۱	محرم کو کیا کرنا چاہیئے۔	۲۱۲	۲۱۳
۸۲	لباس محرم	۲۱۴	۲۱۷
۸۳	محرم اپنی کمر سے ہمیانی باندھ سکتا ہے	۲۱۹	۲۲۰
۸۴	لباس محرمہ	۲۲۰	۲۲۲
۸۵	لباس میں محرم کی اضطراری حالت	۲۲۳	۲۲۴
۸۶	فدیہ لباس	۲۲۵	۲۲۵
۸۷	قمیص میں احرام	۲۲۵	۲۲۶

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۸۸	محرم کا قصداً یا بھول کر اپنا چہرہ چھپانا۔	۲۲۶	۲۲۷
۸۹	محرم کے لیے سایہ	۲۲۷	۲۳۰
۹۰	محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے	۲۳۲	۲۳۲
۹۱	محرم اور خوشبو	۲۳۲	۲۳۵
۹۲	کون سی زینت مکروہ ہے	۲۳۶	۲۳۷
۹۳	علاج محرم	۲۳۷	۲۳۹
۹۴	محرم کا حجامت کرانا، ناخن کٹوانا اور بال ترشوانا	۲۴۰	۲۴۲
۹۵	جوں مارنا	۲۴۳	۲۴۳
۹۶	محرم کے لئے کس کا قتل جائز ہے	۲۴۴	۲۴۵
۹۷	محرم کا ذبح کرنا	۲۴۶	۲۴۷
۹۸	ادب محرم	۲۴۷	۲۴۹
۹۹	محرم کی موت	۲۴۹	۲۵۰
۱۰۰	محصور ومصدود اور ان کا کفارہ	۲۵۰	۲۵۳
۱۰۱	مرد محرم کا تزویج کرنا اور طلاق دینا۔	۲۵۵	۲۵۶
۱۰۲	مناسک ادا کرنے سے پہلے محرم کا مجامعت کرنا۔	۲۵۷	۲۵۹
۱۰۳	محرم کا بوسہ لینا	۲۶۰	۲۶۲
۱۰۴	بعض مناسک ادا کرنے کے بعد زوجہ سے ہم بستر ہو۔	۲۶۴	۲۶۵
۱۰۵	شکار	۲۶۷	۲۶۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۰۶	بحالتِ احرام شکار یا مردار کی طرف مضطر ہونا۔	۲۷۰	۲۷۱
۱۰۷	مُحرِم کا شکار کرنا اور فدیہ دینا	۲۷۱	۲۷۲
۱۰۸	وحشی جانور کے شکار کا کفارہ	۲۷۲	۲۷۵
۱۰۹	پرندوں اور انڈوں کا کفارہ	۲۷۷	۲۷۸
۱۱۰	چند آدمیوں کا مل کر شکار کرنا	۲۷۹	۲۸۰
۱۱۱	خشکی اور تری کے جانوروں کے شکار میں فرق۔	۲۸۱	۲۸۲
۱۱۲	مُحرِم کا کئی بار شکار کرنا	۲۸۳	۲۸۳
۱۱۳	حرم میں شکار کرنا	۲۸۴	۲۸۵
۱۱۴	نوادر	۲۸۶	۲۸۷
۱۱۵	حرم میں داخلہ	۲۸۸	۲۸۹
۱۱۶	حج تمتع میں قطع تلبیہ	۲۹۰	۲۹۰
۱۱۷	دخول مکہ	۲۹۱	۲۹۲
۱۱۸	مسجد الحرام میں داخلہ	۲۹۳	۲۹۴
۱۱۹	دعائے استقبال حجر	۲۹۷	۲۹۸
۱۲۰	چومنا اور چھونا	۲۹۹	۲۹۹
۱۲۱	مزاحمت حجر اسود پر	۲۹۹	۳۰۱
۱۲۲	طواف و استلام ارکان	۳۰۲	۳۰۶
۱۲۳	ملتزم اور اس کے قریب دعا	۳۰۸	۳۰۹
۱۲۴	فضیلت طواف	۳۱۰	۳۱۱
۱۲۵		۳۱۲	۳۱۳
۱۲۶	حد موضع طواف	۳۱۳	۳۱۳

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۲۷	طواف میں چلنے کی حد	۳۱۴	۳۱۴
۱۲۸	اگر طواف میں کوئی حاجت یا بیماری ہو۔	۳۱۴	۳۱۶
۱۲۹	وقت طواف وقت نماز آجانا	۳۱۷	۳۱۸
۱۳۰	طواف میں سہو	۳۱۸	۳۲۰
۱۳۱	دو طوافوں کو ملانا	۳۲۱	۳۲۲
۱۳۲	جو طواف کو تکبیر تک مختصر کرے	۳۲۲	۳۲۳
۱۳۳	بغیر وضو طواف کرنا	۳۲۳	۳۲۴
۱۳۴	سعی قبل طواف	۳۲۴	۳۲۵
۱۳۵	طواف مریض	۳۲۶	۳۲۷
۱۳۶	دو رکعت، طواف ان کا وقت اور ان میں قرأت	۳۲۷	۳۲۹
۱۳۷	رکعات طواف میں سہو	۳۳۰	۳۳۱
۱۳۸	نوادر طواف	۳۳۱	۳۳۵
۱۳۹	استلام حجر	۳۳۶	۳۳۷
۱۴۰	کوہ صفا پر وقوف	۳۳۸	۳۴۰
۱۴۱	سعی بین الصفا والمروہ	۳۴۲	۳۴۴
۱۴۲	مروہ سے ابتدا	۳۴۵	۳۴۶
۱۴۳	سعی میں استراحت	۳۴۶	۳۴۷
۱۴۴	نماز کے لئے سعی کو قطع کرنا	۳۴۸	۳۴۸
۱۴۵	تقصیر متمتع	۳۴۸	۳۴۹
۱۴۶	حج تمتع میں تقصیر کا بھول جانا	۳۵۰	۳۵۱
۱۴۷	اگر حج تمتع کرنے والے کو مکہ سے باہر جانا پڑے۔	۳۵۲	۳۵۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اُردو ترجمہ
۱۴۸	وقت خروج مشعر	۳۵۵	۳۵۵
۱۴۹	احرام حائض و مستحاضہ	۳۵۶	۳۵۷
۱۵۰	ادائے مناسک میں حائض پر کیا واجب ہے۔	۳۵۷	۳۵۹
۱۵۱	طواف میں حیض آنا	۳۶۱	۳۶۱
۱۵۲	طواف مستحاضہ	۳۶۲	۳۶۲
۱۵۳	نادر	۳۶۲	۳۶۳
۱۵۴	علاج حائض	۳۶۴	۳۶۵
۱۵۵	دعائے دم	۳۶۵	۳۶۶
۱۵۶	احرام روز ترویہ	۳۶۹	۳۷۰
۱۵۷	پا پیادہ حج	۳۷۱	۳۷۲
۱۵۸	منیٰ جانے سے پہلے طواف حج تمتع	۳۷۳	۳۷۴
۱۵۹	تقدیم طواف برائے مفرد	۳۷۵	۳۷۵
۱۶۰	منیٰ کو جانا	۳۷۶	۳۷۶
۱۶۱	نزول منیٰ اور اس کے حدود	۳۷۷	۳۷۷
۱۶۲	عرفات میں اگلا دن اور اس کے حدود	۳۷۸	۳۷۹
۱۶۳	قطع تلبیہ	۳۸۰	۳۸۰
۱۶۴	عرفہ میں وقوف اور حد موقف	۳۸۰	۳۸۳
۱۶۵	عرفات سے چلنا	۳۸۶	۳۸۷
۱۶۶	شب مزدلفہ	۳۸۸	۳۸۹
۱۶۷	وادی محسر میں سعی	۳۹۰	۳۹۱
۱۶۸	جو وقوف مشعر سے ناواقف ہو	۳۹۲	۳۹۳
۱۶۹	مزدلفہ سے قبل فجر چلنا	۳۹۴	۳۹۵
۱۷۰	جس کا حج فوت ہو جائے	۳۹۶	۳۹۷
۱۷۱	جمار کے سنگریزے کہاں سے لئے جائیں۔	۳۹۸	۳۹۹
۱۷۲	یوم نحر	۴۰۰	۴۰۱
۱۷۳	ایام تشریق میں رمی الجمار	۴۰۳	۴۰۴
۱۷۴	رمی کے خلاف کرنا کم و زیادہ کرنا	۴۰۵	۴۰۶
۱۷۵	رمی الجمار بھول جائے	۴۰۷	۴۰۸
۱۷۶	رمی کرنا، بیمار، صبیان کا اور راکب کا۔	۴۰۸	۴۰۹
۱۷۷	ایام نحر	۴۱۰	۴۱۰
۱۷۸	ہدی کی کم سے کم صورت	۴۱۰	۴۱۱
۱۷۹	ہدی کس پر واجب ہے اور کہاں کرے۔	۴۱۱	۴۱۲
۱۸۰	ہدی میں کیا مستحب ہے	۴۱۲	۴۱۵
۱۸۱	ہدی کا دودھ دوہنا اور اس پر سوار ہونا	۴۱۷	۴۱۷
۱۸۲	اگر ہدی اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے تھک جائے یا مر جائے۔	۴۱۸	۴۲۰
۱۸۳	بدنہ اور بقر میں کتنے شریک ہوں	۴۲۱	۴۲۲
۱۸۴	ذبح	۴۲۳	۴۲۴
۱۸۵	ہدی واجب کا کھانا	۴۲۵	۴۲۶

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۸۶	ہدی کی کھال	۴۲۷	۴۲۸
۱۸۷	حلق و تقصیر	۴۲۸	۴۳۰
۱۸۸	مناسک میں مقدم و موخر کرنا	۴۳۱	۴۳۲
۱۸۹	مرد کے لئے کیا لباس ہو	۴۳۲	۴۳۳
۱۹۰	تمتع کرنے والے کا روزہ	۴۳۴	۴۳۶
۱۹۱	زیارت	۴۳۸	۴۴۰
۱۹۲	طواف النساء	۴۴۱	۴۴۲
۱۹۳	منیٰ میں شب باشی	۴۴۳	۴۴۴
۱۹۴	بعد زیارت فوات کو مکہ آنا	۴۴۴	۴۴۵
۱۹۵	ایام تشریق میں تکبیر	۴۴۵	۴۴۶
۱۹۶	مسجد منیٰ میں نماز	۴۴۷	۴۴۹
۱۹۷	منیٰ سے روانگی	۴۵۰	۴۵۲
۱۹۸	حصبہ میں نزول	۴۵۳	۴۵۵
۱۹۹	حرمین میں اتمام نماز	۴۵۵	۴۵۶
۲۰۰	فضیلت نماز مسجد الحرام و مسجد نبی	۴۵۷	۴۵۹
۲۰۱	دخول کعبہ	۴۶۰	۴۶۲
۲۰۲	وداع بیت	۴۶۴	۴۶۶
۲۰۳	مکہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے۔	۴۶۸	۴۶۸
۲۰۴	عمرۂ مفردہ میں کیا کافی ہے۔	۴۶۸	۴۶۹
۲۰۵	وہ عمرہ جو حج سے علیحدہ کیا جائے	۴۶۹	۴۶۹
۲۰۶	عمرۂ مقطوعہ عمرہ حج میں	۴۷۰	۴۷۱
۲۰۷	عمرہ کے مہینے	۴۷۱	۴۷۲
۲۰۸	قطع تلبیہ محرم	۴۷۳	۴۷۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۰۹	کفارہ اس عمرہ والے کا جو احرام میں جماع کرے۔	۴۷۵	۴۷۵
۲۱۰	ہدی کو تطوعاً بھیجنا	۴۷۶	۴۷۷
۲۱۱	نوادر	۴۷۷	۴۸۳
	ابواب الزیارت		
۲۱۲	زیارت نبی صلعم	۴۸۶	۴۸۸
۲۱۳	لقاء امام	۴۸۸	۴۸۹
۲۱۴	مدینہ جانے کی فضیلت	۴۹۰	۴۹۰
۲۱۵	دخول مدینہ و زیارت نبی	۴۹۰	۴۹۳
۲۱۶	منبر و روضہ اور مقام نبی	۴۹۶	۴۹۸
۲۱۷	مقام جبرئیل	۵۰۰	۵۰۰
۲۱۸	فضیلت قیام مدینہ	۵۰۰	۵۰۱
۲۱۹	اہل بقیع کی زیارت	۵۰۲	۵۰۳
۲۲۰	مشاہد اور قبور شہداء پر جانا	۵۰۵	۵۰۷
۲۲۱	وداع قبر نبی	۵۰۸	۵۰۹
۲۲۲	تحریم مدینہ	۵۰۹	۵۱۱
۲۲۳	معرس النبی	۵۱۱	۵۱۲
۲۲۴	مسجد غدیر خم	۵۱۳	۵۱۴
۲۲۵	متفرقات	۵۱۴	۵۱۵
۲۲۶	قبر امیر المومنین پر کیا کہا جائے	۵۱۶	۵۱۷
۲۲۷	دعائے آخر قبر امیر المومنین کے پاس	۵۱۷	۵۱۹
۲۲۸	موضع راس الحسین	۵۲۱	۵۲۱

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۲۹	زیارت قبر امام حسین علیہ السلام	۵۲۲	۵۲۴
	کتاب الجہاد		
۱	فضیلت جہاد	۵۳۰	۵۳۳
۲	جہاد مرد و عورت	۵۳۶	۵۳۶
۳	وجود جہاد	۵۳۷	۵۳۹
۴	جہاد کس پر واجب ہے۔	۵۴۲	۵۴۷
۵	لوگوں کے ساتھ جہاد	۵۵۲	۵۵۳
۶	جہاد کس کے ساتھ واجب ہوتا ہے۔	۵۵۴	۵۵۵
۷	عمرو بن عبید اور معتزلیوں کا امام		
	جعفر صادق سے مناظرہ۔	۵۵۶	۵۵۹
۸	وصیت رسولؐ و جناب امیرؑ	۵۶۳	۵۶۵

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۹	امان دینا	۵۶۷	۵۶۸
۱۰	بغیر عنوان	۵۶۹	۵۷۰
۱۱	بغیر عنوان	۵۷۱	۵۷۲
۱۲	طلب المبارزت	۵۷۲	۵۷۳
۱۳	قیدی پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا	۵۷۳	۵۷۴
۱۴	کا ذکر قتل کرنے سے پہلے دعوت		
	اسلام دینا	۵۷۴	۵۷۵
۱۵	نصائح امیر المومنین وقت قتال	۵۷۶	۵۷۸
۱۶	صفوان کو دار الحرب میں رکھنا جائز نہیں	۵۸۰	۵۸۱
۱۷	تقسیم مال غنیمت	۵۸۱	۵۸۳
۱۸	ارتباط الخیل	۵۸۴	۵۸۴
۱۹	فضیلت شہدا	۵۸۵	۵۸۵

کتاب الحج

[بسم الله الرّحمن الرّحيم]

كتاب الحج

﴿ باب ﴾

(بدء الحجر والعلة في استلامه)

١ ـ حدّثني عليّ بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى لمّا أخذ مواثيق العباد أمر الحجر فالتقمها ولذلك يقال : أمانتي أدّيتها وميثاقي تعاهدته لتشهد لي بالموافاة .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالله بن بكير ، عن الحلبيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : لم جعل استلام الحجر ؟ فقال : إنّ الله عزّ وجلّ حيث أخذ ميثاق بني آدم دعا الحجر من الجنّة فأمره فالتقم الميثاق فهو يشهد لمن وافاه بالموافاة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ؛ وغيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن موسى بن عمر ، عن ابن سنان ، عن أبي سعيد القمّاط ، عن بكير بن أعين قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام لأيّ علّة وضع الله الحجر في الرّكن الّذي هو فيه ولم يوضع في غيره ولأيّ علّة تقبّل ولأيّ علّة اُخرج من الجنّة ؛ ولأيّ علّة وضع ميثاق العباد والعهد فيه ولم يوضع في غيره ؛ وكيف السّبب في ذلك ؛ تخبرني جعلني الله فداك فإنّ تفكّري فيه لعجب ، قال : فقال سألت وأعضلت في المسألة واستقصيت فافهم الجواب وفرّغ قلبك واصغ سمعك اُخبرك إن شاء الله إنّ الله تبارك وتعالى وضع الحجر الأسود وهي جوهرة اُخرجت من الجنّة إلى آدم عليه السلام فوضعت في ذلك الرّكن لعلّة الميثاق وذلك أنّه لمّا أخذ من بني آدم من ظهورهم ذرّيّتهم حين أخذ الله عليهم الميثاق في ذلك المكان وفي ذلك المكان ترائى

لهم و من ذلك المكان يهبط الطير على القائم عليه السلام فأوّل من يبايعه ذلك الطائر وهو والله جبرئيل عليه السلام و إلى ذلك المقام يسند القائم ظهره وهو الحجّة والدليل على القائم وهو الشاهد لمن وافاه [ه] في ذلك المكان والشاهد على من أدّى إليه الميثاق والعهد الّذي أخذالله عزّ وجلّ على العباد.

وأمّا القبلة والاستلام فلعلّة العهد تجديداً لذلك العهد والميثاق وتجديداً للبيعة ليؤدّوا إليه العهد الّذي أخذ الله عليهم في الميثاق فيأتوه في كلّ سنة ويؤدّوا إليه ذلك العهد والأمانة اللّذين اُخذا عليهم، ألاترى أنّك تقول: أمانتي أدّيتها وميثاقي تعاهدته لتشهدلي بالموافاة و والله مايؤدّي ذلك أحد غير شيعتنا ولا حفظ ذلك العهد والميثاق أحدٌ غير شيعتنا و إنّهم ليأتوه فيعرفهم و يصدّقهم ويأتيه غيرهم فينكرهم و يكذّبهم و ذلك أنّه لم يحفظ ذلك غيركم فلكم والله يشهد وعليهم والله يشهد بالخفر والجحود والكفر وهو الحجّة البالغة من الله عليهم يوم القيامة يجيىء وله لسان ناطق و عينان في صورته الاُولى يعرفه الخلق ولا ينكره، يشهد لمن وافاه وجدّد العهد والميثاق عنده، بحفظ العهد والميثاق و أداء الأمانة ويشهد على كلّ من أنكر و جحد ونسي الميثاق بالكفر والإنكار.

فأمّا علّة ما أخرجه الله من الجنّة فهل تدري ما كان الحجر؟ قلت: لا، قال: كان ملكاً من عظماء الملائكة عندالله فلمّا أخذالله من الملائكة الميثاق كان أوّل من آمن به وأقرّ ذلك الملك فاتّخذه الله أميناً على جميع خلقه فألقمه الميثاق وأودعه عنده واستعبد الخلق أن يجدّدوا عنده في كلّ سنة الإقرار بالميثاق والعهد الّذي أخذ الله عزّوجلّ عليهم، ثمّ جعله الله مع آدم في الجنّة يذكّره الميثاق ويجدّد عنده الإقرار في كلّ سنة فلمّا عصى آدم واُخرج من الجنّة أنساه الله العهد والميثاق الّذي أخذالله عليه و على ولده لمحمّد صلى الله عليه وآله و لوصيّه عليه السلام وجعله تائهاً حيراناً، فلمّا تاب الله على آدم حوّل ذلك الملك في صورة درّة بيضاء فرماه من الجنّة إلى آدم عليه السلام وهو بأرض الهند فلمّا نظر إليه آنس إليه وهو لا يعرفه بأكثر من أنّه جوهرة وأنطقه الله عزّوجلّ فقال له: يا آدم أتعرفني؟ قال: لا، قال: أجل استحوذ عليك الشيطان فأنساك ذكر ربّك

ثمّ تحوّل إلى صورته الّتي كان مع آدم في الجنّة فقال لآدم : أين العهد والميثاق فوثب إليه آدم وذكر الميثاق وبكى وخضع له وقبّله وجدّد الإقرار بالعهد والميثاق ثمّ حوّله الله عزّ وجلّ إلى جوهرة الحجر درّة بيضاء صافية تضيىء، فحمله آدم عليه السلام على عاتقه إجلالاً له و تعظيماً فكان إذا أعيا حمله عنه جبرئيل عليه السلام حتّى وافا به مكّة فمازال يأنس به بمكّة ويجدّد الإقرار له كلّ يوم و ليلة ثمّ إنّ الله عزّ وجلّ لمّا بنى الكعبة وضع الحجر في ذلك المكان لأنّه تبارك و تعالى حين أخذ الميثاق من ولد آدم أخذه في ذلك المكان وفي ذلك المكان ألقم الملك الميثاق ولذلك وضع في ذلك الرّكن ونحّى آدم من مكان البيت إلى الصّفا وحوّا إلى المروة ووضع الحجر في ذلك الرّكن فلمّا نظر آدم من الصّفا وقد وضع الحجر في الرّكن كبّر الله وهلّله ومجّده فلذلك جرت السّنّة بالتّكبير و استقبال الرّكن الّذي فيه الحجر من الصّفا فإنّ الله أودعه الميثاق و العهد دون غيره من الملائكة لأنّ الله عزّ وجلّ لمّا أخذ الميثاق له بالرّبوبيّة و لمحمّد صلى الله عليه وآله بالنّبوّة ولعليّ عليه السلام بالوصيّة اصطكّت فرائص الملائكة فأوّل من أسرع إلى الإقرار ذلك الملك لم يكن فيهم أشدّ حبّاً لمحمّد و آل محمّد صلى الله عليه وآله منه و لذلك اختاره الله من بينهم وألقمه الميثاق وهو يجيىء يوم القيامة وله لسان ناطق و عين ناظرة يشهد لكلّ من وافاه إلى ذلك المكان وحفظ الميثاق .

باب ۱

حجرِ اسود کی ابتدا اور بوسہ دینے کی علت

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے میثاق لیا تو حجر کو حکم دیا کہ اسے نگل لے اسی وجہ سے وقت استلام کہا جاتا ہے تو نے میری امانت ادا کی اور میرے میثاق کی ذمہ داری لی تاکہ تو عہد پورا کرنے کی گواہی دے۔ (حسن)

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا حجرِ اسود کو بوسہ کیوں دیا جاتا ہے۔ فرمایا جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا تو جنت سے حجر کو بلایا اور حکم دیا کہ اس میثاق کو نگل لے، پس وہ گواہی دیتا ہے اس عہد کو پورا کرنے کی۔ (ق)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیوں رکھا گیا حجر کو اس مقام پر جہاں وہ ہے دوسری جگہ کیوں نہ رکھا گیا اور کس وجہ سے اسے بوسہ دیا جاتا ہے اور بندوں کے میثاق کو اس میں کیوں رکھا گیا۔ میں آپ پر فدا ہوں اس کا سبب بتائیے میں اس امر میں متفکر ہوں، فرمایا تم نے ایک مشکل مسئلہ پوچھا۔ پس جواب کو سمجھو اور اپنے کو تسکین دو اور کان لگا کر سنو میں تم کو انشاء اللہ بتاؤں گا۔

اللہ نے رکھا اس حجر اسود کو جو ایک جوہر ہے جنت سے آدم کے ساتھ نکلا ہے اور اس پر رکھا گیا میثاق کی وجہ سے اس کی صورت یہ ہے کہ جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا ان کی پشتوں سے ان کی ذریت نکال کر، اس مقام میں اور اس مکان میں وہ ظاہر ہوں گے اور یہیں ایک پرندہ قائم آل محمد پر اترے گا۔ پس سب سے پہلے حضرت کی بیعت یہی پرندہ کریگا اور وہ جبرئیل ہوں گے اور اسی جگہ کو حضرت حجت وقت ظہور اپنی پشت کا تکیہ بنائیں گے اور حجر خدا کی طرف سے حجت ہے اور وجود قائم پر دلیل اور گواہ ہوگا جو وفائے عہد کرے گا اس مقام پر اور جو میثاق خدا نے لیا ہے اس کے پورا ہونے کا گواہ بنے گا۔

رہا بوسہ دینا اور مس کرنا تو یہ شاید اسی عہد و میثاق کی تجدید ہے تاکہ جو عہد اللہ نے لیا ہے اسے ہر سال پورا کرکے دکھائیں اور جو امانت حجر کے پاس ہے اس کی یاد تازہ کریں کیا تم یہ نہیں کہتے۔ میں نے تیری امانت اور اپنے میثاق کو پورا کر دیا تاکہ تو میری موالات کی گواہی دے۔ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا اور کوئی یہ حق ادا نہیں کرتا اور نہ اس عہد کو یاد رکھتا ہے۔ ہمارے شیعہ حجر کے پاس آتے ہیں تو وہ ان کو پہچانتا ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے اور جو غیر شیعہ آتے ہیں تو ان کا انکار کرتا ہے اور ان کی تکذیب کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے غیر نے اس معاہدہ کو یاد نہیں رکھا، پس تمہارے موافق گواہی دیگا اور ان کے مخالف گواہی دیگا، ان کے کفر اور انکار کی وہ روز قیامت اللہ کی طرف سے ان پر حجت بالغہ ہوگا اور اس طرح آئے گا کہ اس کی بولنے والی زبان ہوگی اور اس کی پہلی صورت میں وہ لوگوں کو پہچانے گا اور گواہی دے گا ان کے موافق جنھوں نے عہد پورا کیا ہوگا اور تجدید عہد کی ہوگی اور ان کے خلاف کہے گا جنھوں نے کفر و انکار کی وجہ سے اس عہد کو بھلا دیا ہوگا۔ لیکن اللہ نے اسے جنت سے کیوں نکالا تو تم جانتے ہو حجر کیا تھا۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ ایک بڑا صاحب عظمت فرشتہ تھا جب اللہ نے ملائکہ سے عہد لیا تو سب سے پہلے یہی ایمان لایا اور اقرار کیا، اللہ نے تمام خلق پر اس کو امین بنایا اور میثاق کا لقمہ اس کے منہ میں دیا اور اس کے سپرد کیا اور مخلوق کو حکم دیا کہ وہ ہر سال حجر کے سامنے اس میثاق کی تجدید کریں اور اس عہد کو دہرائیں جو اللہ نے ان سے لیا ہے پھر اللہ نے آدم کے ساتھ اسے جنت میں رکھا، آدم اس میثاق کو یاد کرتے اور حجر کے آگے اقرار کی تجدید کرتے تھے ہر سال، جب آدم سے ترک اولیٰ ہوا اور جنت سے نکالے گئے تو اس عہد کو بھلا دیا جو اللہ نے ان سے اپنے لئے اور ان کے فرزند محمدؐ اور ان کے وصی علی کے بارے میں لیا تھا اور وہ حیران و

پریشان رہ گئے جب اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی تو اس فرشتہ کو سفید موتی کی صورت میں تبدیل کر دیا اور جنت آدم کی طرف اسے پھینک دیا اور وہ سرزمین ہند تھی جب آدم نے اسے دیکھا تو مانوس ہوئے لیکن پہچانا نہیں کیونکہ اس میں جوہریت زیادہ تھی خدا نے اس کو گویا کیا تو اس نے کہا۔ اے آدم تم نے مجھے پہچانا، انھوں نے کہا نہیں، فرشتہ نے کہا اس لیے کہ شیطان تم پر غالب ہوا اور اس نے ذکر رب تم سے ترک کرا دیا پھر خدا نے اس کو وہی صورت دی جو آدم کے پاس جنت میں تھی اس نے آدم سے کہا کہاں ہے وہ عہد و میثاق ما آدم اس کے پاس آئے اور میثاق کو یاد کیا روئے اور گڑگڑائے، اسے بوسہ دیا اور عہد و میثاق کی تجدید کی، پھر خدا نے اس فرشتہ کو سفید چمکدار پتھر بنایا آدم نے اس کی عظمت کے لحاظ سے اسے کندھے پر اٹھا لیا جب اس کے وزن سے تھک گئے تو جبرئیل نے مدد کی اور اس کو مکہ لے آئے آدم مکہ میں اس سے مانوس تھے اور ہر روز اور ہر شب اس کے سامنے تجدید اقرار کرتے تھے جب اللہ نے کعبہ کے بنانے کا حکم دیا تو اس پتھر کو وہاں رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اولاد آدم سے میثاق لیا تھا تو وہ اسی جگہ تھا اور یہیں فرشتہ کے منہ میں میثاق کو ڈالا گیا تھا اس لیے حجر کو اس رکن میں رکھا گیا آدم کعبہ سے صفا کی طرف آتے تھے اور حوا مروہ کی طرف سے اور حجر اس رکن میں رکھا ہوتا تھا جب آدم کوہ صفا سے دیکھتے تو تکبیر و تہلیل و تمجید کی صدا بلند کرتے، اسی لیے تکبیر سنت قرار پائی اور اس رکن کا استقبال جہاں حجر ہے کیونکہ جب اللہ نے اپنی ربوبیت، حضرت رسولؐ خدا کی نبوت اور حضرت علیؑ کی وصایت کا اقرار لیا تھا تو ملائکہ کے کندھے تھرتھرانے لگے۔ پس جس نے سب سے پہلے اقرار ربوبیت کیا اور حضرت رسولؐ خدا کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کو مانا یہی فرشتہ تھا ان میں محمدؐ و آل محمدؐ کی شدید محبت نہیں پائی جاتی تھی اس لیے خدا نے ان کے درمیان سے ایک فرشتہ منتخب کیا اور اس کے منہ میں میثاق دیا۔ وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کی بولتی زبان ہوگی اور دیکھنے والی آنکھ، وہ گواہی دے گا روز قیامت ہر اس کی جس نے اس مقام عہد کو پورا کیا ہو گا۔ (م)

﴿باب ۲﴾

✿(بدء البيت والطواف)✿

۱۔ عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن سنان، عن أبي عباد عمران بن عطيّة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: بينا أبي عليه السلام و أنا في الطواف إذ أقبل رجل شرجب من الرِّجال، فقلت: وما الشرجب أصلحك الله؟ قال: الطويل، فقال: السّلام

عليكم] و أدخل رأسه بيني و بين أبي ، قال : فالتفت إليه أبي و أنا فرددنا عليه السلام ، ثمّ قال : أسألك رحمك الله ، فقال له أبي : نقضي طوافنا ، ثمّ تسألني ، فلمّا قضى أبي الطواف دخلنا الحجر فصلّينا الرّكعتين ، ثمّ التفت فقال : أين الرّجل يا بنيّ فإذا هو وراءه قد صلّى ، فقال : ممّن الرّجل ؟ قال : من أهل الشّام ؟ فقال : و من أيّ أهل الشّام ؟ فقال : ممّن يسكن بيت المقدس ، فقال : قرأت الكتابين قال : نعم ، قال : سل عمّا بدالك ، فقال : أسألك عن بدء هذا البيت و عن قوله : « ن والقلم و ما يسطرون » ، و عن قوله : « و الّذين في أموالهم حقّ معلوم * للسائل و المحروم » ، فقال : يا أخا أهل الشّام اسمع حديثنا و لا تكذّب علينا فإنّه من كذّب علينا في شيء فقد كذّب على رسول الله صلى الله عليه وآله و من كذّب على رسول الله صلى الله عليه وآله فقد كذّب على الله و من كذّب على الله عذّبه الله عزّ و جلّ . أمّا بدء هذا البيت فإنّ الله تبارك و تعالى قال للملائكة : « إنّي جاعل في الأرض خليفة » فردّت الملائكة على الله عزّ وجلّ فقالت : «أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدّماء» فأعرض عنها فرأت أنّ ذلك من سخطه فلاذت بعرشه فأمر الله ملكاً من الملائكة أن يجعل له بيتاً في السّماء السّادسة يسمّى الضّراح بإزاء عرشه فصيّره لأهل السّماء يطوف به سبعون ألف ملك في كلّ يوم لا يعودون ، ويستغفرون ، فلمّا أن هبط آدم إلى السّماء الدّنيا أمره بمرمّة هذا البيت وهو بإزاء ذلك فصيّره لآدم و ذرّيّته كما صيّر ذلك لأهل السّماء . قال : صدقت يا ابن رسول الله .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ؛ و ابن محبوب جميعاً ، عن المفضّل بن صالح ، عن محمّد بن مروان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : كنت مع أبي في الحجر فبينما هو قائم يصلّي إذ أتاه رجل فجلس إليه فلمّا انصرف سلّم عليه ثمّ قال : إنّي أسألك عن ثلاثة أشياء لا يعلمها إلّا أنت ورجل آخر ، قال : ماهي ؟ قال : أخبرني أيّ شيء كان سبب الطواف بهذا البيت ؟ فقال : إنّ الله عزّ وجلّ لمّا أمر الملائكة أن يسجدوا لآدم عليه السلام ردّوا عليه فقالوا : «أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدّماء و نحن نسبّح بحمدك و نقدّس لك» قال الله تبارك وتعالى : « إنّي أعلم مالا تعلمون » فغضب

عليهم ثمّ سألوه التوبة فأمرهم أن يطوفوا بالضّراح و هو البيت المعمور، ومكثوا يطوفون به سبع سنين [و] يستغفرون الله عزّ وجلّ ممّا قالوا ثمّ تاب عليهم من بعد ذلك و رضي عنهم فهذا كان أصل الطواف ، ثمّ جعل الله البيت الحرام حذوا الضّراح توبة لمن أذنب من بني آدم وطهوراً لهم ، فقال : صدقت .

باب ۲

ابتدائے بیت اور طواف

۱۔ فرمایا جبکہ میں اور میرے باپ طواف میں تھے ایک شخص شرحبیل آیا۔ میں نے کہا شرحبیل کیا فرمایا طویل اور اس نے سلام کیا اور اپنا سر میرے اور میرے والد کے بیچ میں داخل کیا۔ پس میں اور میرے والد متوجہ ہوئے اور جواب سلام دیا۔ پھر کہا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں میرے والد نے کہا طواف کے بعد پوچھنا۔ طواف کے بعد ہم حجر کے پاس آئے دو رکعت نماز پڑھی، پھر مجھ سے فرمایا بیٹا وہ شخص کہاں ہے دیکھا تو وہ پیچھے نماز پڑھ رہا تھا بعد نماز آپ نے اس سے پوچھا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو اس نے کہا میں شامی ہوں فرمایا شام میں کہاں فرمایا ساکن بیت المقدس ہوں فرمایا تو نے دونوں کتابیں پڑھی ہیں اس نے کہا ہاں، فرمایا اب پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا یہ بتائیے بیت اللہ کی ابتدا کب ہوئی۔ دوسرے آیہ ن والقلم وما یسطرون، کا کیا مطلب ہے تیسرے آیہ امیرالہم سے کیا مراد ہے۔ فرمایا اے برادر شامی سن ہماری بات اور ہماری تکذیب نہ کرنا، جس نے کسی معاملہ میں ہمیں جھٹلایا اس نے رسول کو جھٹلایا اور جس نے رسول کو جھٹلایا اس نے خدا کو جھٹلایا، اور جس نے خدا کو جھٹلایا خدا اس کو عذاب دیگا اس گھر کے آغاز کی صورت یہ ہے کہ جب خدا نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں روئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں تو ملائکہ نے تردید کی اور کہا کیا تو اس کو بنائے گا جو فساد و خونریزی کرے۔ اس کے بعد جب انھوں نے غضب الٰہی کا احساس کیا تو عرش الٰہی کے نیچے پناہ لی، اللہ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ چھٹے آسمان پر جس کا نام ضراح ہے ایک گھر عرش کے مقابل بنائیں اور حکم دیا کہ اہل سموات اس کے گرد طواف کریں چنانچہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے اور استغفار کرتے ہیں جب آدم سما و دنیا کی طرف اترے تو خدا نے اس گھر کے مقابل زمین پر بیت اللہ بنانے کا حکم دیا۔ پس آدم اور اولاد آدم کے لئے اسی طرح طواف کا حکم ہوا۔ اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ نے سچ کہا۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے میں اپنے والد کے ساتھ حجر کے قریب تھا اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص

آکر پاس بیٹھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے سلام کیا اور کہا میں تین باتیں پوچھنی چاہتا ہوں جنھیں آپ کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں اس نے کہا یہ بتائیے کہ اس گھر کے طواف کرنے کا سبب کیا ہے فرمایا جب خدا نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو انھوں نے تردید کی اور کہا، تو ایسے کو بنائے گا جو فساد اور خونریزی کرے حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اللہ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ جب انھوں غضب خدا دیکھا تو توبہ کی، اللہ نے حکم دیا کہ وہ بیت المعمور کا طواف کریں، سات سال تک وہ برابر طواف و استغفار کرتے رہے۔ خدا نے اس کے بعد توبہ قبول کی اور راضی ہوگیا، یہ ہے اصل وجہ طواف کی، پھر خدا نے بیت المعمور کے مقابل خانۂ کعبہ بنوایا تاکہ بنی آدم میں جو گنہگار ہیں ان کی توبہ قبول ہو اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ (خ)

﴿باب ۳﴾

☆(أن أول ماخلق الله من الارضين موضع البيت و كيف كان أول ماخلق)☆

١ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن سنان، عن محمّد بن عمران العجليّ قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: أيّ شيء كان موضع البيت حيث كان الماء في قول الله عزّ وجلّ: «وكان عرشه على الماء» قال: كان مهاة بيضاء يعني درّة.

٢ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أحمد بن عائذ، عن أبي خديجة قال: إنّ الله عزّ وجلّ أنزل الحجر لآدم عليه السلام من الجنّة وكان البيت درّة بيضاء فرفعه الله عزّ وجلّ إلى السماء وبقي اُسّه وهو بحيال هذا البيت يدخله كلّ يوم سبعون ألف ملك لا يرجعون إليه أبداً فأمر الله عزّ وجلّ إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام يبنيان البيت على القواعد.

٣ ـ عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، عن منصور بن العبّاس، عن صالح اللّفائفيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام: قال: إنّ الله عزّ وجلّ دحى الأرض من تحت الكعبة إلى منى ثمّ دحاها من منى إلى عرفات ثمّ دحاها من عرفات إلى منى فالأرض من عرفات وعرفات من منى ومنى من الكعبة.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن أحمد، عن أحمد بن هلال، عن عيسى بن عبدالله

الهاشمي ، عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان موضع الكعبة ربوة من الأرض بيضاء تضيىء كضوء الشمس و القمر حتّى قتل ابنا آدم أحدهما صاحبه فاسودّت فلمّا نزل آدم رفع الله له الأرض كلّها حتّى رآها ثمّ قال : هذه لك كلّها قال : يارب ما هذه الأرض البيضاء المنيرة قال : هي [في] أرضي وقد جعلت عليك أن تطوف بها كلّ يوم سبعمائة طواف .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن الحسين بن عليّ بن مروان ، عن عدّة من أصحابنا ، عن أبي حمزة الثمالي قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام في المسجد الحرام : لأيّ شيء سمّاه الله العتيق ؟ فقال : إنّه ليس من بيت وضعه الله على وجه الأرض إلّا له ربّ و سكّان يسكنونه غير هذا البيت فإنّه لاربّ له إلّا الله عزّوجلّ وهو الحرّ ، ثمّ قال : إنّ الله عزّ وجلّ خلقه قبل الأرض ثمّ خلق الأرض من بعده فدحاها من تحته .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن أبان بن عثمان ، عمّن أخبره ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : لم سمّي البيت العتيق ؟ قال : هو بيت حرّ عتيق من النّاس لم يملكه أحد .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة عن أبي زرارة التميمي ، عن أبي حسّان ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لمّا أراد الله عزّ وجلّ أن يخلق الأرض أمر الرّياح فضربن وجه الماء حتّى صار موجاً ثمّ أزبد فصار زبداً واحداً فجمعه في موضع البيت ، ثمّ جعله جبلاً من زبد ثمّ دحى الأرض من تحته وهو قول الله عزّ وجلّ « إنّ أوّل بيت وضع للنّاس للّذي ببكّة مباركاً » .

باب ۳

خانۂ کعبہ کی زمین سب سے پہلے پیدا ہوئی

۱۔ میں نے پوچھا بیت اللہ کی جگہ اس وقت کیا چیز تھی جب بقول خدا پانی ہی تھا۔ فرمایا وہ ایک چمکدار موتی تھا(م)

۲۔ اللہ تعالیٰ حجر کو آدم کے لئے جنت سے نازل کیا اور بیت معمور ایک سفید موتی کی مانند تھا اللہ نے اس کو آسمان کی طرف

بلند کیا اور اس کی بنیاد باقی رکھی اور وہ اس گھر کے محاذ میں تھا ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے تھے جو اللہ سے امید لگائے ہوتے تھے اور اللہ نے ابراہیم و اسمٰعیل کو اس کی بنیادیں اٹھانے کا حکم دیا۔ (ض)

۳۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھایا عرفات سے اور عرفات منیٰ سے اور منیٰ کعبہ سے ہے۔ (ض)

۴۔ فرمایا کعبہ والی جگہ ایک ٹیلہ تھی ایسی سفید چمکدار جیسے سورج اور چاند، جب آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو وہ زمین برابر ہو گئی۔ جب آدم زمین پر اترے تھے تو اللہ نے پوری زمین بلند کر کے انھیں دکھا دی اور فرمایا سب تمہارے لئے ہے آدم نے کہا یہ زمین کا کون سا حصہ ہے جو چمک رہا ہے خدا نے فرمایا یہ میں نے تمہارے لئے اس لئے بنایا ہے کہ ہر روز سات سو مرتبہ اس کا طواف کرو۔ (ض)

۵۔ میں نے پوچھا کعبہ کو بیت عتیق کیوں کہتے ہیں فرمایا روئے زمین پر جو گھر بھی ہے اس کا کوئی مالک ہے اور اس میں کچھ رہنے والے ہوتے ہیں لیکن اس گھر کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں وہ آزاد ہے پھر فرمایا اللہ نے زمین سے پہلے اسے پیدا کیا ہے اور زمین کو اس کے نیچے بچھایا ہے۔ (مجہول)

۶۔ میں نے پوچھا اس کا نام بیت عتیق کیوں ہوا فرمایا یہ گھر آزاد ہے ہر شخص کی ملکیت سے کوئی اس کا مالک نہیں (مرسل)

۷۔ فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ہواؤں کو پانی پر ضرب مارنے کا حکم دیا پس اس میں جھاگ پیدا ہوا اور وہ سب اس جگہ جمع ہوئے جو مقام بیت ہے پھر اس کے نیچے زمین بچھائی، جیسا کہ فرماتا ہے سب سے پہلے گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا مکہ میں وہ صاحب برکت ہے۔ (مجہول)

﴿ باب ﴾

٭(فی حج آدم علیه السلام)٭

١ـ عليٌّ بن محمّد ، عن صالح بن أبي حمّاد ، عن الحسين بن يزيد ، عن الحسن بن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي إبراهيم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الله عزّ وجلّ لمّا أصاب آدم وزوجته الحنطة أخرجهما من الجنّة وأهبطهما إلى الأرض فأهبط آدم على الصّفا وأهبطت حوّاء على المروة و إنّما سمّي صفا لأنّه شقّ له من اسم آدم المصطفى و ذلك لقول الله عزّ وجلّ: « إنّ الله اصطفى آدم ونوحاً » و سمّيت المروة مروة لأنّه شقّ لها من اسم المرأة فقال آدم : ما فرّق بيني و بينها إلّا أنّها لاتحلّ لي ولو كانت تحلّ لي هبطت معي على الصّفا ولكنّها حرّمت عليّ من أجل ذلك وفرّق بيني وبينها ،

فمكث آدم معتزلاً حوّاء فكان يأتيها نهاراً فيتحدّث عندها على المروة فإذا كان اللّيل خاف أن تغلبه نفسه يرجع إلى الصّفا فيبيت عليه ولم يكن لآدم اُنس غيرها ولذلك سمّين النّساء من أجل أنّ حوّاء كانت اُنساً لآدم لا يكلّمه الله و لا يرسل إليه رسولاً، ثمّ إنّ الله عزّ وجلّ منّ عليه بالتّوبة وتلقّاه بكلمات فلمّا تكلّم بها تاب الله عليه وبعث إليه جبرئيل عليه السلام فقال: السّلام عليك يا آدم التّائب من خطيئته الصّابر لبليّته إنّ الله عزّ وجلّ أرسلني إليك لاُعلّمك المناسك الّتي تطهر بها فأخذ بيده فانطلق به إلى مكان البيت وأنزل الله عليه غمامة فأظلّت مكان البيت و كانت الغمامة بحيال البيت المعمور فقال: يا آدم خطّ برجلك حيث أظلّت عليك هذه الغمامة فإنّه سيخرج لك بيتاً من مهاة يكون قبلتك وقبلة عقبك من بعدك، ففعل آدم عليه السلام و أخرج الله له تحت الغمامة بيتاً من مهاة وأنزل الله الحجر الأسود و كان أشدّ بياضاً من اللّبن وأضوء من الشّمس و إنّما اسودّ لأنّ المشركين تمسحوا به فمن نجس المشركين اسودّ الحجر وأمره جبرئيل عليه السلام أن يستغفر الله من ذنبه عند جميع المشاعر ويخبره أنّ الله عزّ وجلّ قد غفر له؛ وأمره أن يحمل حصيات الجمار من المزدلفة فلمّا بلغ موضع الجمار تعرّض له إبليس فقال له: يا آدم أين تريد؟ فقال له جبرئيل عليه السلام: لا تكلّمه و ارمه بسبع حصيات و كبّر مع كلّ حصاة، ففعل آدم عليه السلام حتّى فرغ من رمي الجمار وأمره أن يقرّب القربان و هو الهدي قبل رمي الجمار وأمره أن يحلق رأسه تواضعاً لله عزّ وجلّ ففعل آدم ذلك ثمّ أمره بزيارة البيت و أن يطوف به سبعاً ويسعى بين الصّفا والمروة اُسبوعاً يبدء بالصّفا ويختم بالمروة ثمّ يطوف بعد ذلك اُسبوعاً بالبيت وهو طواف النّساء لا يحلّ للمحرم أن يباضع حتّى يطوف طواف النّساء ففعل آدم عليه السلام فقال له جبرئيل: إنّ الله عزّ وجلّ قد غفر ذنبك و قبل توبتك وأحلّ لك زوجتك، فانطلق آدم وغفر له ذنبه وقبلت منه توبته وحلّت له زوجته.

٢ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد القلانسيّ، عن عليّ ابن حسّان، عن عمّه عبدالرّحمن بن كثير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ آدم عليه السلام

لمّا اُهبط إلى الأرض اُهبط على الصّفا ولذلك سمّي الصّفا لأنّ المصطفى هبط عليه فقطع للجبل اسم من اسم آدم يقول الله عزّوجلّ: «إنّ الله اصطفى آدم ونوحاً وآل إبراهيم وآل عمران على العالمين» واُهبطت حوّاء على المروة وإنّما سمّيت المروة مروة لأنّ المرأة هبطت عليها فقطع للجبل اسم من اسم المرأة وهما جبلان عن يمين الكعبة وشمالها فقال آدم حين فرّق بينه وبين حوّاء ما فرّق بيني وبين زوجتي إلّا وقد حرمت عليّ فاعتزلها وكان يأتيها بالنّهار فيتحدّث إليها فإذا كان اللّيلة خشي أن تغلبه نفسه عليها رجع فبات على الصّفا ولذلك سميت النّساء لأنّه لم يكن لآدم اُنس غيرها فمكث آدم بذلك ما شاء الله أن يمكث لا يكلّمه الله ولا يرسل إليه رسولاً والرّبّ سبحانه يباهي بصبره الملائكة فلمّا بلغ الوقت الّذي يريد الله عزّوجلّ أن يتوب على آدم فيه أرسل إليه جبرئيل عليه السلام فقال: السّلام عليك يا آدم الصّابر لبليّته التّائب عن خطيئته إنّ الله عزّوجلّ بعثني إليك لاُعلّمك المناسك الّتي يريد الله أن يتوب عليك بها فأخذ جبرئيل عليه السلام بيد آدم عليه السلام حتّى أتى به مكان البيت فنزل غمام من السّماء فأظلّ مكان البيت فقال جبرئيل عليه السلام: يا آدم خطّ برجلك حيث أظلّ الغمام فإنّه قبلة لك ولآخر عقبك من ولدك فخطّ آدم برجله حيث أظلّ الغمام ثمّ انطلق به إلى منى فأراه مسجد منى فخطّ برجله ومدّ خطّة المسجد الحرام بعد ما خطّ مكان البيت ثمّ انطلق به من منى إلى عرفات فأقامه على المعرّف فقال: إذا غربت الشّمس فاعترف بذنبك سبع مرّات وسل الله المغفرة والتّوبة سبع مرّات ففعل ذلك آدم عليه السلام ولذلك سمّي المعرّف لأنّ آدم اعترف فيه بذنبه وجعل سنّة لولده يعترفون بذنوبهم كما اعترف آدم ويسألون التّوبة كما سألها آدم، ثمّ أمره جبرئيل فأفاض من عرفات فمرّ على الجبال السّبعة فأمره أن يكبّر عند كلّ جبل أربع تكبيرات ففعل ذلك آدم حتّى انتهى إلى جمع فلمّا انتهى إلى جمع ثلث اللّيل فجمع فيها المغرب والعشاء الآخرة تلك اللّيلة ثلث اللّيل في ذلك الموضع ثمّ أمره أن ينبطح في بطحاء جمع فانبطح في بطحاء جمع حتّى انفجر الصّبح فأمره أن يصعد على الجبل جبل جمع وأمره إذا طلعت الشّمس أن يعترف بذنبه سبع مرّات ويسأل الله التّوبة والمغفرة سبع مرّات ففعل

ذلك آدم كما أمره جبرئيل عليه السلام وإنّما جعله اعترافاً ليكون سنّة في ولده فمن لم يدرك منهم عرفات وأدرك جمعاً فقد وافى حجّه [إلى منى] ثمّ أفاض من جمع إلى منى فبلغ منى ضحى فأمره فصلّى ركعتين في مسجد منى ثمّ أمره أن يقرّب لله قرباناً ليقبل منه ويعرف أنّ الله عزّ وجلّ قد تاب عليه ويكون سنّة في ولده القربان، فقرّب آدم قرباناً فقبل الله منه فأرسل ناراً من السّماء فقبلت قربان آدم، فقال له جبرئيل: يا آدم إنّ الله قد أحسن إليك إذ علّمك المناسك الّتي يتوب بها عليك و قبل قربانك، فاحلق رأسك تواضعاً لله عزّ وجلّ إذ قبل قربانك فحلق آدم رأسه تواضعاً لله عزّ وجلّ ثمّ أخذ جبرئيل بيد آدم عليه السلام فانطلق به إلى البيت فعرض له إبليس عند الجمرة فقال له إبليس لعنه الله: يا آدم أين تريد؟ فقال له جبرئيل عليه السلام: يا آدم ارمه بسبع حصيات وكبّر مع كلّ حصاة تكبيرة، ففعل ذلك آدم فذهب إبليس، ثمّ عرض له عند الجمرة الثّانية فقال له: يا آدم أين تريد؟ فقال له جبرئيل عليه السلام: ارمه بسبع حصيات وكبّر مع كلّ حصاة تكبيرة، ففعل ذلك آدم فذهب إبليس، ثمّ عرض له عند الجمرة الثالثة فقال له: يا آدم أين تريد؟ فقال له جبرئيل عليه السلام: ارمه بسبع حصيات وكبّر مع كلّ حصاة تكبيرة، ففعل ذلك آدم، فذهب إبليس، فقال له جبرئيل عليه السلام: إنّك لن تراه بعد مقامك هذا أبداً ثمّ انطلق به إلى البيت فأمره أن يطوف بالبيت سبع مرّات ففعل ذلك آدم فقال له جبرئيل عليه السلام: إنّ الله قد غفر لك ذنبك وقبل توبتك و أحلّ لك زوجتك .

محمّد بن أبي عبدالله، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن سنان، عن عبدالكريم ابن عمرو؛ و إسماعيل بن حازم، عن عبدالحميد بن أبي الدّيلم، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار؛ وجميل بن صالح، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لمّا طاف آدم بالبيت و انتهى إلى الملتزم، قال له جبرئيل عليه السلام: يا آدم أقرّ لربّك بذنوبك في هذا المكان، قال: فوقف آدم عليه السلام فقال: يارب إنّ لكلّ عامل أجراً وقد عملت فما أجري؟ فأوحى الله عزّ وجلّ إليه يا آدم قد غفرت ذنبك، قال: يارب ولولدي [أ]ولذرّيّتي فأوحى الله عزّ وجلّ إليه يا آدم من جاء

من ذرّيتك إلى هذا المكان وأقرّ بذنوبه وتاب كما تبت ثمّ استغفر غفرت له .

٥ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا أفاض آدم من منى تلقّته الملائكة فقالوا : يا آدم برّ حجّك أما إنّه قد حججنا هذا البيت قبل أن تحجّه بألفي عام .

٦ ـ محمّد بن يحيى ؛ وغيره ، عن أحمد بن محمّد ، عن العبّاس بن معروف ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم بن أبي البلاد قال : حدّثني أبو بلال المكّي قال : رأيت أبا عبدالله عليه السلام طاف بالبيت ثمّ صلّى فيما بين الباب و الحجر الأسود ركعتين فقلت له : ما رأيت أحداً منكم صلّى في هذا الموضع ؟ فقال : هذا المكان الذي تيب على آدم فيه .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن محمّد العلويّ قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن آدم حيث حجّ : بما حلق رأسه ؟ فقال : نزل عليه جبرئيل عليه السلام بياقوتة من الجنّة فأمرّها على رأسه فتناثر شعره .

باب

حج آدم علیہ السّلام

۱۔ فرمایا جب آدم اور حوّا گیہوں کھانے کی علت میں جنت سے نکالے گئے تو آدم کوہ صفا پر اُترے اور حوّا مروہ پر، صفا اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے آدم مصطفٰے کے نام سے، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے، ... اور مروہ اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے اسم مرأۃ (عورت) سے، آدم نے کہا میرے اور حوا کے درمیان اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، اگر حلال ہوتی وہ میرے ساتھ کوہ صفا پر اترتی، اسی لئے وہ مجھ پر حرام ہے اور میرے اور اس کے درمیان مفارقت کا باعث ہے۔ کچھ عرصہ آدم حوا سے الگ رہے۔ دن میں کوہ مروہ پر ان کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔ جب رات ہوتی تو غلبۂ نفس کے خوف سے کوہ صفا پر لوٹ آتے اور رات اسی پر گزارتے۔ آدم کو سوائے حوا کے کسی سے انس نہ تھا اسی لئے عورتوں کا نام نساء رکھا گیا کیونکہ حوّا کو آدم سے انس تھا۔ اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام کرتا تھا اور نہ کوئی اپنا قاصد بھیجتا تھا پھر خدا نے ان پر احسان کیا اور چند

کلمات کی تلقین کے بعد ان کی توبہ قبول کی اور جبرئیل کو ان کے پاس بھیجا انھوں نے سلام کے بعد کہا۔ اللہ نے مجھے بھیجا ہے تمہارے پاس، اے آدم، اے خطاؤں سے توبہ کرنے والے، اے مصیبت پر صبر کرنے والے، اللہ نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ کو مناسک حج کی تعلیم دوں تاکہ تم پاک و صاف ہو جاؤ۔ پس جبرئیل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انکو ساتھ لیکر خانہ کعبہ پر آئے خدا نے ایک بادل کو بھیجا جس نے خانہ کعبہ پر سایہ کیا اور بادل تھا مقابل بیت المعمور کے جبرئیل نے کہا اے آدم جہاں تک بادل کا سایہ ہے وہاں اپنے پیر سے خط کھینچ دو اس کے بمقابل جو گھر بنے گا وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا قبلہ ہوگا پس آدم نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے بادل کے نیچے ایک گوہر نکالا اور حجر اسود کو نازل کیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور سورج سے زیادہ روشن تھا وہ مشرکین کے مس کرنے سے اور ان کی نجاست کے باعث سیاہ پڑ گیا۔ جبرئیل نے کہا اے آدم اپنے گناہ کے لئے استغفار کرو، تمام مشاعر پر جاکر اللہ نے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارا گناہ معاف کر دیا اور اے آدم مزدلفہ سے جمروں پر مارنے کے لئے چند کنکریاں لو، جب مقام جمار پر پہنچے تو شیطان سامنے آیا اور اس نے کہا اے آدم کہاں جا رہے ہو، جبرئیل نے کہا اس سے کلام نہ کرو اور سات کنکریوں سے اسے سنگسار کرو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہو، آدم نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رمی الجمرات سے فارغ ہوئے پھر کہا اب قربانی کرو یہ ہدی ہے قبل رمی الجمار اور یہ کہ اپنا سر منڈواؤ خدا کے سامنے از روئے تواضع، اس کے بعد زیارت بیت کا حکم دیا اور سات بار طواف کرنے کا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا، اس کے بعد چند ہفتے طواف نساء کا جس کے بغیر محرم محل نہیں ہوتا، آدم نے ایسا ہی کیا جبرئیل نے کہا اب اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہاری زوجہ تم پر حلال کر دیا آدم یہ سن کر چلے گئے۔ درآنحالیکہ ان کا گناہ معاف ہوا۔ توبہ قبول ہوئی اور بی بی سے مباشرت حلال ہوئی۔ (م)

۲۔ فرمایا آدم کو جب زمین پر اتارا گیا تو وہ کوہ صفا پر اترے اس لئے اس کا نام صفا ہوا کیونکہ مصطفےٰ اس پر اترا تھا خدا فرماتا ہے اللہ نے اصطفا کیا آدم نوح کا اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام عالموں پر اور حوا اتریں مروہ پر اتریں اور یہ دونوں پہاڑ ہیں کعبہ کے داہنی طرف اور شمال کی طرف، جب آدم اور حوا کے درمیان افتراق ہوا تو آدم نے کہا۔ میرے اور میری بی بی کے درمیان یہ افتراق اس وجہ سے ہوا ہے کہ اسے مجھ پر حرام کر دیا گیا ہے لہٰذا انھوں نے حوا سے ازدواجی تعلق قطع کیا، وہ دن میں ان کے پاس جاتے باتیں کرتے۔ مگر جب رات آتی تو اس اندیشہ سے کہ ان کا نفس غلبہ نہ کرے واپس آتے اور رات صفا پر گزارتے، اور اس لئے نام ہوا کہ آدم کو سوائے حوا کے کسی سے انس نہ تھا آدم اسی حالت میں جب تک خدا نے چاہا رہے نہ تو خدا نے ان سے کلام کیا اور نہ کسی رسول کو ان کے پاس بھیجا اور اللہ فخر کرتا تھا ملائکہ پر ان کے صبر کی وجہ سے، جب توبہ آدم قبول کرنے کا وقت آیا خدا نے

جبرئیل کو بھیجا انھوں نے بعد سلام کہا اے بلاؤں پر صبر کرنے والے، اے خطا پر توبہ کرنے والے اللہ نے مجھے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ مناسک حج کی تعلیم دوں جن کی وجہ سے اللہ تمہاری توبہ قبول کرنی چاہتا ہے پس جبرئیل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مقام بیت پر لے آئے، ایک بادل آیا اس نے سایہ ڈالا اس حصۂ زمین پر جہاں کعبہ ہے۔ جبرئیل نے کہا اپنے پیر سے اس حصۂ زمین پر نشان لگا دیجئے جہاں تک بادل کا سایہ ہے یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آخر وقت تک قبلہ ہوگا آدم نے خط کھینچ دیا۔ پھر جبرئیل ان کو مسجد منیٰ پر لے گئے وہاں نشان لگوایا، پھر وہاں سے عرفات لائے اور مقام معرف پر کھڑا کیا۔ غروب آفتاب کے بعد آدم نے سات بار اپنے گناہ کا اقرار کیا اسی لئے معرف نام ہوا کیونکہ آدم نے یہاں اپنے گناہ کا اعتراف کیا تھا اور یہ ان کی اولاد کے لئے سنت قرار پایا تاکہ وہ بھی اپنے گناہوں کا اعتراف اسی طرح کریں جیسے آدم نے کیا اور آدم کی طرح خدا سے توبہ قبول کرنے کا سوال کریں۔ پھر جبرئیل عرفات لے گئے اور آپ سات پہاڑوں کی طرف سے گزرے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ پہاڑ کے پاس جا کر چار تکبیریں کہیں انھوں نے ایسا ہی کیا جب مقام جمع تک پہنچے تو تہائی رات آچکی تھی آدم نے وہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی، پھر جبرئیل نے اظہار بندگی کے طور پر سنگریزوں پر لیٹنے کا حکم دیا، پھر جبل جمع پر چڑھنے کو کہا۔ جب صبح نمودار ہوئی۔ جب سورج نکل آیا تو کہا اپنے گناہ کا اعتراف کریں سات مرتبہ خدا سے توبہ کریں اور دعائے معفرت سات بار کریں آدم نے ایسا ہی کیا۔ انھوں نے دوبار اعتراف کیا یہی سنت قرار پائی ان کی اولاد کے لئے کہ جو عرفات تک نہ پہنچے اور جمع تک پہنچ جائے تو اس نے حج پورا کیا۔ پھر جمع سے چل کر چاشت کے وقت منیٰ پہنچے اور مسجد منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، پھر قربانی کا حکم دیا تاکہ اللہ قبول کرے اور اعتراف گناہ کیا اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پس قربانی ان کی اولاد میں سنت قرار پائی، اللہ نے ان کی قربانی قبول کی، آسمان سے آگ نازل ہوئی یہی قبولیت کا نشان تھا پھر جبرئیل نے کہا۔ اے آدم اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تم کو مناسک کی تعلیم دی اور توبہ اور قربانی قبول کی اب تم از راہ تواضع اپنا سر منڈواؤ، پھر جبرئیل نے آدم کا ہاتھ پکڑا اور مقام خانۂ کعبہ کی طرف چلے جمرہ کے پاس شیطان ملا، کہنے لگا اے آدم کہاں کا ارادہ ہے۔ جبرئیل نے کہا۔ اے آدم اسے سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہو، آدم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد چلے تو شیطان دوسرے جمرہ پر ملا اور کہنے لگا اے آدم کہاں جا رہے ہو، جبرئیل نے کہا اس پر سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہو آدم نے ایسا ہی کیا شیطان ساتھ چلا تیسرے جمرہ پر پھر سامنے آیا۔ اور کہنے لگا اے آدم کہاں جاتے ہو، جبرئیل نے کہا اسے سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہو۔ آدم نے ایسا ہی کیا ابلیس بھاگ گیا۔ جبرئیل نے کہا اس کے بعد تم کسی مقام پر اسے نہیں دیکھو گے پھر آدم کو لے کر بیت اللہ کو چلے اور حکم دیا کہ سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کریں آدم نے ایسا ہی کیا۔ جبرئیل نے کہا اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور توبہ قبول کر لی اور تمہاری بی بی تم پر حلال کر دی (ف)

۳۔ ایسی ہی روایت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ہے۔

۴۔ فرمایا جب آدم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور ملتزم مقام تک پہنچے تو جبرئیل نے کہا اس مقام پر اپنے گناہ کا اقرار کرو پس آدم ٹھہرے اور کہا لمے میرے رب ہر عمل کرنے والے کے لئے اجر ہے میں نے عمل کیا۔ پس میرا اجر کیا ہے اللہ نے وحی کی کہ میں نے تمہارا گناہ بخش دیا۔ انھوں نے کہا میری اولاد اور نسل کے لئے، اللہ نے وحی کی، تمہاری اولاد میں سے جو اس گھر تک آئے گا اور اپنے گناہ کا اقرار کرے گا اور تمہاری طرح توبہ کرے گا تو میں اس کا گناہ بخش دوں گا (حسن)

۵۔ فرمایا جب آدم منیٰ میں پہنچے تو ملائکہ نے ملاقات کی اور کہا کہ اے آدم اچھا ہے تمہارا حج لیکن ہم نے تم سے دو ہزار برس پہلے حج کیا ہے (مجہول)

۶۔ میں نے حضرت کو دیکھا کہ آپ نے طواف کرکے باب اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کہا میں نے تو کسی کو یہاں نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں آدم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ (مجہول)

۷۔ میں نے پوچھا آدم نے حج میں سر کیسے منڈوایا۔ فرمایا جبرئیل جنت کا ایک یاقوت لائے اسے آدم کے سر پر پھیرا جس سے ان کے بال منڈ گئے۔

﴿باب ۵﴾

☆(علة الحرم و كيف صار هذا المقدار)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن الرّضا عليه السلام عن الحرم و أعلامه كيف صار بعضها أقرب من بعض و بعضها أبعد من بعض ؟ فقال : إنّ الله عزّ وجلّ لمّا أهبط آدم من الجنّة هبط على أبي قبيس فشكا إلى ربّه الوحشة و أنّه لا يسمع ما كان يسمعه في الجنّة فأهبط الله عزّ وجلّ عليه ياقوتة حمراء فوضعها في موضع البيت فكان يطوف بها آدم فكان ضوؤها يبلغ موضع الأعلام فيعلم الأعلام على ضوئها و جعله الله حرماً .

عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أبي همام إسماعيل بن همام الكنديّ عن أبي الحسن الرضا عليه السلام نحو هذا .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن محمّد بن إسحاق ، عن أبي جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أنّ الله تبارك و تعالى أوحى إلى

جبرئيل عليه السلام أنا الله الرَّحمن الرَّحيم و أنّي قد رحمت آدم وحوّاء لمّا شكيا إليَّ ما شكيا فأهبط عليهما بخيمة من خيم الجنّة وعزّهما عنّي بفراق الجنّة وأجمع بينهما في الخيمة فإنّي قد رحمتهما لبكائهما و وحشتهما في وحدتهما وانصب الخيمة على التّرعة الّتي بين جبال مكّة ، قال : و التّرعة مكان البيت و قواعده الّتي رفعتها الملائكة قبل آدم فهبط جبرئيل عليه السلام على آدم بالخيمة على مقدار أركان البيت وقواعده فنصبها ، قال : وأنزل جبرئيل آدم من الصّفا و أنزل حوّاء من المروة و جمع بينهما في الخيمة قال : وكان عمود الخيمة قضيب ياقوت أحمر فأضاء نوره وضوؤه جبال مكّة و ما حولها قال : و امتدّ ضوء العمود قال : فهو مواضع الحرم اليوم من كلّ ناحية من حيث بلغ ضوء العمود قال : فجعله الله حرماً لحرمة الخيمة والعمود لأنّهما من الجنّة قال : ولذلك جعل الله عزّ وجلّ الحسنات في الحرم مضاعفة والسيّئات مضاعفة ، قال : ومدّت أطناب الخيمة حولها فمنتهى أوتادها ما حول المسجد الحرام ، قال : و كانت أوتادها من عقيان الجنّة و أطنابها من ضفائر الأُرجوان ، قال : و أوحى الله عزّ وجلّ إلى جبرئيل أهبط على الخيمة [ب]سبعين ألف ملك يحرسونها من مردة الشياطين ويؤنسون آدم ويطوفون حول الخيمة تعظيماً للبيت والخيمة ، قال : فهبط بالملائكة فكانوا بحضرة الخيمة يحرسونها من مردة الشياطين العتاة ويطوفون حول أركان البيت والخيمة كلّ يوم وليلة كما كانوا يطوفون في السماء حول البيت المعمور ، قال : و أركان البيت الحرام في الأرض حيال البيت المعمور الّذي في السماء ، ثمّ قال : إنّ الله عزّ وجلّ أوحى إلى جبرئيل بعد ذلك أن أهبط إلى آدم وحوّاء فنحّهما عن مواضع قواعد بيتي وارفع قواعد بيتي لملائكتي ، ثمّ ولد آدم فهبط جبرئيل على آدم و حوّاء فأخرجهما من الخيمة و نحّاهما عن ترعة البيت و نحّى الخيمة عن موضع الترعة ، قال : و وضع آدم على الصّفا و حوّاء على المروة فقال آدم : يا جبرئيل أبسخط من الله عزّ و جلّ حوّلتنا وفرّقت بيننا أم برضى و تقدير علينا ؟ فقال لهما : لم يكن ذلك بسخط من الله عليكما ولكنّ الله لا يسأل عمّا يفعل ، يا آدم إنّ السّبعين ألف ملك الّذين أنزلهم الله إلى الأرض ليؤنسوك ويطوفوا حول أركان البيت [المعمور] والخيمة سألوا الله أن يبني

لهم مكان الخيمة بيتاً على موضع الترعة المباركة حيال البيت المعمور فيطوفون حوله كما كانوا يطوفون في السماء حول البيت المعمور فأوحى الله عزّ وجلّ إليّ أن أُنحّيك و أرفع الخيمة ، فقال آدم قد رضينا بتقدير الله ونافذ أمره فينا ، فرفع قواعد البيت الحرام بحجر من الصفا وحجر من المروة وحجر من طور سيناء و حجر من جبل السّلام و هو ظهر الكوفة وأوحى الله عزّ وجلّ إلى جبرئيل أن ابنه وأتمّه فاقتلع جبرئيل الأحجار الأربعة بأمر الله عزّ و جلّ من مواضعهنّ بجناحه فوضعها حيث أمر الله عزّ وجلّ في أركان البيت على قواعده الّتي قدّرها الجبّار و نصب أعلامها ، ثمّ أوحى الله عزّ وجلّ إلى جبرئيل عليه السلام أن ابنه وأتمّه بحجارة من أبي قبيس و اجعل له بابين باباً شرقياً و باباً غربياً ، قال : فأتمّه جبرئيل عليه السلام فلمّا أن فرغ طافت حوله الملائكة فلمّا نظر آدم و حوّاء إلى الملائكة يطوفون حول البيت انطلقا فطافا سبعة أشواط ثمّ خرجا يطلبان ما يأكلان .

باب ۵

علّت الحرم

۱۔ میں نے حرم اور اس کے مقامات کے متعلق پوچھا کہ ان میں سے بعض قریب ہیں بعض دور، فرمایا جب آدم جنت سے نکلنے کے بعد کوہ ابوقبیس پر آئے تو انھوں نے خدا سے تنہائی کی شکایت کی کہ وہ نہیں سنتے ان باتوں کو جو جنت میں سنتے تھے پس خدا نے ان کے لئے یاقوت سرخ کو اتارا اس کو مقام بیت پر رکھا آدم اس کا طواف کرتے تھے اس کی روشنی اطراف وجوانب کے شعائر اللہ پر پڑتی تھی آدم اسی روشنی میں دیکھتے تھے۔ پس جہاں جہاں اس کی روشنی پڑی اسی کو حرم قرار دیا گیا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو وحی کی کہ اللہ رحمٰن و رحیم ہے۔ میں نے آدم و حوا پر رحم کیا۔ کیونکہ انھوں نے اپنی تکلیف کی شکایت کی ہے پس تو خیمہ لے کر اتر اور فراق کے غم میں تلقین صبر کر اور ان دونوں کو خیمہ میں جمع کر، میں نے رحم کیا ان کے رونے پر اور تنہائی سے ان کی وحشت پر اور خیمہ کو لے جا اور اسے خالی جگہ پر مکہ کے پہاڑوں کے درمیان نصب کر، فرمایا حضرت نے وہی مقام خانہ کعبہ کی جگہ ہے اور اس کی بنیادوں کی جن

کو ملائکہ نے بلند کیا تھا آدم سے پہلے، پس جبرئیل خیمہ لے کر آدم کے پاس آئے جو ارکان کعبہ کے برابر لمبا چوڑا تھا اسے نصب کیا۔ تب آدم صفا سے اترے اور حوا مروہ سے، اور دونوں اس خیمہ میں جمع ہوئے اس خیمہ کا ستون یاقوت احمر کا تھا اس کی چمک نے مکہ کی پہاڑوں اور ان کے اردگرد کو روشن بنا دیا۔ جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہی حرم ہے۔

فرمایا امام نے حرم کی حرمت اس خیمہ اور عمود کی وجہ سے ہے جو جنت سے آیا تھا اور کہا اسی لئے حسنات حرم میں اضافہ کیا ہے اور سیئات میں بھی، اور کہا کہ خیمہ کے اردگرد طنابیں کھینچی گئیں ان کی میخوں کی آخری حد مسجد الحرام کے ماحول تک تھی اور اس کی میخیں جنت کے سونے کی تھیں اور اس کی طنابیں ارغوانی تاگوں سے بٹی ہوئی تھیں اللہ نے جبرئیل کو وحی کی کہ تم خیمہ پر ستر ہزار فرشتوں کو لے کر اترو تاکہ سرکش اور راندۂ درگاہ شیاطین سے اس کی حفاظت کریں اور تعظیماً خیمہ کے گرد طواف کریں چنانچہ جبرئیل ملائکہ کے ساتھ آئے اور انھوں نے شیاطین سے خیمہ کی حفاظت کی اور ارکان بیت اور خیمہ کے گرد طواف کیا ہر رات اور دن جس طرح طواف کرتے تھے بیت المعمور کا اور بیت اللہ مقابلہ میں تھا آسمان کے بیت المعمور کے، اس کے بعد اللہ نے وحی کی جبرئیل کو کہ آدم و حوا کو زمین پر جاکر قواعد بیت سے ہٹا دیں میرے ملائکہ کے لئے اور ان کے بعد اولاد آدم کے لئے، جبرئیل آئے اور آدم کو خیمہ سے اور خانۂ کعبہ کی خالی جگہ پر سے ہٹایا۔ اس کے بعد آدم کوہ صفا پر چلے گئے اور حوا کوہ مروہ پر، آدم نے جبرئیل سے کہا۔ آیا تم نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ہم کو یہاں سے ہٹایا اور ہم کو ایک دوسرے سے جدا کیا ہے یا خدا کی مرضی اور تقدیر الٰہی سے، جبرئیل نے کہا تم دونوں پر اللہ کے غصہ کی وجہ سے ایسا نہیں کیا، لیکن بات یہ ہے کہ کسی امر کے متعلق اللہ سے سوال نہیں کیا جاتا کہ اس نے ایسا کیوں کیا، اے آدم یہ ستر ہزار فرشتے جو اللہ نے نازل کئے ہیں اس لئے کہ وہ تم سے انطار انس کریں اور ارکان بیت کا طواف کریں اور اس کا سوال کریں کہ اس جگہ پر جو بیت اللہ کے لئے خالی ہے اور بیت المعمور کے سامنے ہے ان کو گھر بنانے کی اجازت دے۔ خدا نے وحی کی کہ میں تم کو اور خیمہ کو یہاں سے ہٹاؤں، آدم نے کہا جو تقدیر الٰہی ہے ہم اس پر راضی ہیں۔ اور ہمارے لئے جو اس کا حکم ہو پس بیت اللہ کے قواعد کو بلند کیا گیا ایک پتھر کوہ صفا سے لیا دوسرا مروہ سے اور تیسرا کوہ طور سے اور چوتھا کوہ سلام سے جو پشت کوفہ پر ہے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو وحی کی کہ اسے بناؤ اور مکمل کرو، پس جبرئیل نے یہ چاروں پتھر ان کی جگہ سے اٹھالئے۔ جہاں جہاں خدا نے حکم دیا تھا بیت اللہ کی بنیادوں میں رکھ دیئے اور ان کے نشانات بنا دیئے، پھر خدا نے جبرئیل کو وحی کی کہ کوہ ابوقبیس سے پتھر لے کر شرقی و غربی دو دروازے بنائیں جب جبرئیل تعمیر سے فارغ ہوئے تو ملائکہ نے اس کا طواف کیا جب آدم و حوا نے بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا تو وہ بھی اپنے مقام سے چلے اور خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر وہاں سے نکل کر اپنی روزی کے ذرائع تلاش کرنے میں لگ گئے۔

﴿باب٦﴾

﴿ ابتلاء الخلق و اختبارهم بالكعبة ﴾

١ـ محمّد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن أبي بسر عن داود بن عبدالله ، عن [محمّد بن] عمرو بن محمّد ، عن عيسى بن يونس قال : كان ابن أبي العوجاء من تلامذة الحسن البصري فانحرف عن التوحيد فقيل له : تركت مذهب صاحبك و دخلت فيما لا أصل له و لا حقيقة ؟ فقال : إنّ صاحبي كان مخلّطاً ، كان يقول طوراً بالقدر وطوراً بالجبر وما أعلمه اعتقد مذهباً دام عليه وقدم مكّة متمرّداً و إنكاراً على من يحجّ وكان يكره العلماء مجالسته و مسائلته لخبث لسانه وفساد ضميره فأتى أباعبدالله عليه السلام فجلس إليه في جماعة من نظرائه فقال : يا أباعبدالله إنّ المجالس أمانات ولابدّ لكلّ من به سعال أن يسعل أفتأذن في الكلام ؟ فقال : تكلّم فقال : إلى كم تدوسون هذا البيدر و تلوذون بهذا الحجر و تعبدون هذا البيت المعمور بالطوب والمدر و تهرولون حوله هرولة البعير إذا نفر ، إنّ من فكر في هذا وقدر علم أنّ هذا فعل أسّسه غير حكيم ولا ذي نظر فقل فإنّك رأس هذا الأمر و سنامه وأبوك اُسّه وتمامه فقال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ من أضلّه الله وأعمى قلبه استوخم الحقّ ولم يستعذ به وصار الشيطان وليّه و ربّه وقرينه ، يورده مناهل الهلكة ثمّ لا يصدره وهذا بيت استعبدالله به خلقه ليختبر طاعتهم في إتيانه فحثّهم على تعظيمه و زيارته وجعله محلّ أنبيائه و قبلة للمصلّين إليه فهو شعبة من رضوانه وطريق يؤدّي إلى غفرانه ، منصوب على استواء الكمال ومجمع العظمة والجلال خلقه الله قبل دحو الأرض بألفي عام فأحقّ من اُطيع فيما أمر وانتهى عمّا نهى عنه وزجر الله المنشىء للأرواح والصور .

٢ـ و روي أنّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه قال في خطبة له : ولو أراد الله جلّ ثناؤه بأنبيائه حيث بعثهم أن يفتح لهم كنوز الذّهبان و معادن العقيان و مغارس الجنان و أن يحشر طير السّماء و وحش الأرض معهم لفعل و لو فعل لسقط البلاء و بطل الجزاء واضمحلّت الأنباء و لما وجب للقابلين اُجور المبتلين ولا لحق المؤمنين ثواب المحسنين ولا لزمت الأسماء أهاليها على معنى مبين و لذلك لو أنزل الله من السماء آية فظلّت أعناقهم لها خاضعين ولو فعل لسقط البلوى عن النّاس أجمعين ولكن الله جلّ

تناؤه جعل رسله أولي قوّة في عزائم نيّاتهم وضعفة فيما ترى الأعين من حالاتهم من قناعة تملأ القلوب والعيون غناؤه وخصاصة تملأ الأسماع والأبصار أذاؤه ولو كانت الأنبياء أهل قوّة لاترام وعزّة لاتضام وملك يمدّ نحوه أعناق الرّجال ويشدّ إليه عقد الرّحال لكان أهون على الخلق في الاختبار وأبعد لهم في الاستكبار ولآمنوا عن رهبة قاهرة لهم أورغبة مائلة بهم فكانت النّيات مشتركة والحسنات مقتسمة ولكن الله أراد أن يكون الاتّباع لرسله والتصديق بكتبه و الخشوع لوجهه والاستكانة لأمره و الاستسلام لطاعته أموراً له خاصّة، لاتشوبها من غيرها شائبة و كلّما كانت البلوى و الاختبار أعظم كانت المثوبة و الجزاء أجزل، ألاترون أنّ الله جلّ تناؤه اختبر الأوّلين من لدن آدم إلى الآخرين من هذا العالم بأحجار لاتضرّ ولا تنفع و لا تبصر و لا تسمع فجعلها بيته الحرام الّذي جعله للنّاس قياماً ثمّ وضعه بأوعر بقاع الأرض حجراً ، و أقلّ نتائق الدّنيا مدراً وأضيق بطون الأودية معاشاً وأغلظ محالّ المسلمين مياهاً ، بين جبال خشنة ورمال دمثة و عيون وشلة وقرى منقطعة وأثر من مواضع قطر السماء داثر ليس يزكو به خفّ ولا ظلف ولا حافر ثمّ أمر آدم و ولده أن يثنوا أعطافهم نحوه فصار مثابة لمنتجع أسفارهم وغاية لملقى رحالهم تهوي إليه ثمار الأفئدة من مفاوز قفار متّصلة و جزائر بحار منقطعة ومهاوي فجاج عميقة حتّى يهزّوا مناكبهم ذللاً، يهلّلون لله حوله ويرملون على أقدامهم شعثاً غبراً له ، قدنبذوا القنع والسّرابيل وراء ظهورهم وحسروا بالشعور حلقاً عن رؤوسهم ابتلاء عظيماً واختباراً كبيراً وامتحاناً شديداً و تمحيصاً بليغاً و قنوتاً مبيناً ، جعله الله سبباً لرحمته و وصلة و وسيلة إلى جنّته وعلّة لمغفرته و ابتلاء للخلق برحمته ولو كان الله تبارك و تعالى وضع بيته الحرام و مشاعره العظام بين جنّات و أنهار و سهل و قرار ، جمّ الأشجار ، داني الثّمار ، ملتفّ النبات ، متّصل القرى ، من برّة سمراء وروضة خضراء وأرياف محدقة و عراص مغدقة و زروع ناضرة و طرق عامرة و حدائق كثيرة لكان قد صغر الجزاء على حسب ضعف البلاء ثمّ لو كانت الأساس المحمول عليها والأحجار المرفوع بها بين زمرّدة خضراء

و یاقوتة حمراء ونور وضیاء لخفّف ذلك مصارعة الشكّ في الصدور ولوضع مجاهدة إبلیس عن القلوب و لنفی معتلج الرّیب من النّاس ولكن الله عزّ وجلّ یختبر عبیده بأنواع الشدائد و یتعبّدهم بألوان المجاهد ویبتلیهم بضروب المكاره إخراجاً للتكبّر من قلوبهم وإسكاناً للتذلّل في أنفسهم ولیجعل ذلك أبواباً [فتحاً] إلى فضله وأسباباً ذللاً لعفوه و فتنته كما قال: «الم أحسب الناس أن یتركوا أن یقولوا آمنّا وهم لایفتنون ٭ ولقد فتنّا الّذین من قبلهم فلیعلمنّ الله الّذین صدقوا ولیعلمنّ الكاذبین».

باب

ابتدائے خلق اور کعبہ سے لوگوں کی آزمائش

۱۔ عیسیٰ بن یونس سے مروی ہے کہ ابن ابی العوجاء حسن بصری کے شاگردوں میں سے تھے پھر اس نے اس کا مذہب چھوڑ دیا اور ایسا عقیدہ اختیار کیا جس کی نہ کوئی اصل ہے نہ حقیقت۔ اس نے کہا میرا استاد اپنے عقائد میں ناہموار ہے کبھی قدرت کا عقیدہ رکھتا ہے کبھی جبر کا، کوئی عقیدہ ایسا نہیں جس پر ہمیشہ قائم ہو یہ سرکش انسان مکہ آیا، حج سے اس کو انکار تھا، علماء اس سے ملنا ناپسند کرتے تھے کیونکہ بدزبان آدمی تھا اور ضمیر کا کھوٹا، یہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کے مصاحبوں کے ساتھ بیٹھا اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ مجالس امانت ہیں ضروری ہے کہ سوال کیا جائے اگر اجازت ہے کہ میں کچھ کہوں، فرمایا کہو، اس نے کہا یہ تو بتایئے تم اس ویران جگہ میں کب تک چلو پھرو گے اور کب تک اس پتھر سے اذن چاہو گے اور کب تک یہاں اونٹ کی طرح بلبلاؤ گے جہاں تک میں غور کرتا ہوں اس فعل کی بنیاد کسی عقلمند آدمی نے تو رکھی نہیں۔ آپ اس امر میں صاحب حکم کی حیثیت رکھتے ہیں آپ کے باپ نے اس کی بنیاد رکھی اور اتمام کو پہنچایا ہے حضرت نے فرمایا جس کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور جس کا دل اندھا ہو گیا ہے وہ حق بات کو برا سمجھتا ہے اور خدا سے پناہ نہیں مانگتا، شیطان اس کا ولی اس کا رب اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گھاٹ پر جا اتارتا ہے اور پھر وہاں سے نکالتا نہیں، یہ وہ گھر ہے جہاں خدا کی مخلوق اس کی عبادت کرتی ہے تاکہ وہاں پر ان کی اطاعت کی جانچ کی جائے وہ ابھارتا ہے ان کو اس کی زیارت و تعظیم کے لئے، اللہ تعالیٰ نے اس کو محل انبیاء

بنایا ہے اور نماز پڑھنے والوں کا قبلہ باغ جنت کی ایک شاخ ہے اور ایک طریقہ ہے مغفرت کا۔

وہ کمال روحانی حاصل کرنے اور عظمت و جلال کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے اللہ نے اس کو زمین بچھانے سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا۔ پس وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اطاعت کرے ان امور میں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے اور باز آئے بندہ ان چیزوں سے جن سے منع کیا ہے اور اس اللہ کو یاد کرے جو ارواح و صور کا پیدا کرنے والا ہے۔

مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے خطبہ میں، اگر اللہ چاہتا تو جب انبیا کو مبعوث کرتا تو ان کے لیے سونے چاندی کے خزانے کھول دیتا، معادن جو شہروں میں ہوتے انھیں بتا دیتا، اور جنت کے درخت مہیا کر دیتا آسمانی طیور جمع ہوتے۔ اور زمین کے وحشی ان کے پاس جمع ہوتے، وہ ایسا تو کر سکتا تھا لیکن اگر کرتا تو امتحان ختم ہو جاتا اور جزا باطل قرار پاتی اور ابتلا میں سستی ہو جاتی، جب قابلین کو مبتلا ہونے والوں کا اجر دینا واجب ہوا تو لاحق کیا گیا مومنین کے لئے احسان کرنے والوں کا ثواب عطا کیا گیا اور ان کے اہل کے لئے ایک مقصد ظاہر لازم ہوا۔

اگر اللہ آسمان سے کوئی ایسی نشانی ظاہر کرتا کہ لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جاتیں اگر ایسا ہوتا ہوتا تو تمام لوگوں سے امتحان ساقط ہو جاتا پس اللہ نے اپنے رسولوں کو صاحب قوت بنایا ہے ان کے پختہ ارادوں میں اور بظاہر ضعیف بنایا ہے چنانچہ حالات کو از قسم قناعت لوگوں کی آنکھیں دیکھتی ہیں ان کی دنیا سے بے پرواہی لوگوں کے دلوں اور آنکھوں کو ان کے روحانی اقتدار سے پُر کر دیتی ہے اور ان کی تنگدستی کانوں اور آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہے اگر انبیاء بڑی قوت والے ہوتے اور ایسی عزت والے کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکتا اور اگر ان کی ایسی سلطنت ہوتی کہ لوگوں کی گردنیں ان کی طرف کھنچتیں، اور مضبوط ہوتے اس کی طرف لوگوں کے معاملات، تو پھر لوگوں کا امتحان آسان ہو جاتا اور استکبار الگ بلکہ ہو جاتا کیونکہ وہ انبیا کی قوت دیکھ کر ایمان لاتے اور ان کی دولت و ثروت کی طرف راغب ہو کر ایمان لاتے لیکن اس صورت میں نیتیں خالص نہ ہوتیں بلکہ خلوص اور غیر خلوص میں تبدیل ہو جاتیں لیکن اللہ نے یہ چاہا کہ اس کے رسولوں کا اتباع اور اس کی کتابوں کی تصدیق اور اس کے سامنے انکسار و عاجزی اور اس کے احکام کی قبولیت بغیر کسی غرض اور شائبہ کے ہو اور جتنی آزمائش اور مصیبت زیادہ سخت ہو اتنا ہی اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدم سے اب تک اس عالم میں اللہ نے آزمائش ایمان کی ہے ایسے پتھروں سے جو نہ کسی کو ضرر پہنچاتے نہ نفع، نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں ان کو بیت الحرام میں رکھا اور بیت اللہ کو بنایا اجاڑ جگہ، اور گھر بنا ایسی جگہ جہاں پہاڑ ہی پہاڑ ہیں اور تنگ تر وادی ہے کسب معاش کے ذرائع بہت کم ہیں اور مسلمانوں کے لئے پانی کی کمی ہے سوکھے سخت پہاڑوں کا بیچ ہے نرم ریت ہے کہ جس میں چلنے والوں کے پیر دھنستے ہیں چشمے کم ہیں اور آبادیاں الگ الگ ہیں اور خط استوا کے وسط میں ہے اس

زمین پر نشان قدم نہ بکری کا ملتا ہے نہ گائے کا نہ اونٹ کا ۔ (نرم ریت کی وجہ سے ۔)
پھر آدم اور ان کی اولاد کو حکم دیا کہ وہ اپنی توجہ اس کی طرف کریں ۔ پس اللہ نے مقام ثواب قرار دیا دو رنزدیک کو حج کے واسطے سفر کرنے والوں اور ان کی سواریوں کے لئے ٹھہرنے کا مقام قرار دیا اور لوگوں کی اولاد کے دل بیت اللہ کی طرف مائل کئے جو سنسان میدانوں کو جو لگاتار ہیں طے کرکے آتے ہیں اور منقطع دریاؤں کو پار کرکے آ سکتا ہے اور گہری گھاٹیوں میں سے گذرتے ہوئے اس طرح آتے ہیں کہ ان کی حالت نہایت تباہ ہوتی ہے پیروں پر کپڑا بندھا ہوتا ہے ۔ پریشاں حال چہروں کے رنگ اڑے ہوئے ۔ نقابیں اور ازاریں پس پشت بندھی ہوتی ، بکھرے ہوئے گرد آلود بال سر پہ حلقوں کی صورتیں پڑے غرضیکہ ان کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور بڑے سخت امتحان سے گزرتے ہیں اور بڑی کوشش بلیغ کرنا پڑتی ہے اور دل کی بڑی رجوع کا کام ہے ۔
اور اللہ نے اسکو سبب رحمت قرار دیا اور وسیلہ بنایا جنت حاصل کرنے کا اور سبب مغفرت پانے کا اور اس ابتلا کو اپنی رحمت کا سبب قرار دیا اور اگر وہ اپنا گھر اور یہ عبادت کے مقامات ایسی جگہ بناتا جہاں آس پاس باغات ہوتے ، نہریں ہوتیں ، ہموار زمین ہوتی ، گھنے درختوں کا سایہ ہوتا ، نیچے نیچے پھل لگے ہوتے ، گھنے دار سبزہ ہوتا ، آس پاس گاؤں ہوتے ، لہلہاتے کھیت اور سرسبز بغیچے ہوتے اور زمین باغ و بہار ہوتی اردگرد چمن کھلے ہوتے ، نظر افروز کھیتیاں ہوتیں ، آبادی ہوتی بکثرت باغ ہوتے تو جزا کم ہو جاتی بہ سبب مصیبت کی کمی کے اور اس پر ہیرے اور جواہرات لگے ہوتے اور چمک دمک ہوتی تو لوگوں کے دلوں میں بہت سے شکوک پیدا ہو جاتے اور ابلیس کو اپنی کارروائی دکھانے کا موقع مل جاتا ۔ لوگوں کے دلوں میں شکوک سے اختلاج پیدا ہو جاتا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ آزماتا ہے اپنے بندوں کو ہر طرح کے آلام و مصائب میں اور ان کی عبدیت کی جانچ کرتا ہے ان کی مختلف قسم کی کوششوں سے اور انواع و اقسام کے مصائب میں مبتلا کرکے انہیں آزماتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے تکبر نکل جائے اور اس کے نفسوں میں تواضع اور انکساری پیدا ہو تاکہ وہ ان پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور اپنے عفو کو ان کی انکساری کے بدلے میں ظاہر کرے ۔ جیسا کہ فرماتا ہے کیا لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی ہم ان سے پہلے لوگوں کا بھی امتحان لیا ہے اور اللہ کے علم میں ہے کہ ان میں کون سچے ہیں اور کون جھوٹے ۔

«باب»

(حج ابراهيم و اسماعيل و بنائهما البيت ومن ولي البيت بعدهما) (عليهما السلام)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ والحسين بن محمّد ، عن عبدويه بن عامر ؛ وغيره ، و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي العبّاس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا ولد إسماعيل حمله إبراهيم و اُمّه على حمار و أقبل معه جبرئيل حتّى وضعه في موضع الحجر ومعه شيء من زاد و سقاء فيه شيء من ماء والبيت يومئذ ربوة حمراء من مدر ، فقال إبراهيم لجبرئيل عليه السلام : ههنا اُمرت قال : نعم ، قال : ومكّة يومئذ سلم وسمر و حول مكّة يومئذ ناس من العماليق .

٢ ـ و في حديث آخر عنه أيضاً قال : فلمّا ولّى إبراهيم قالت هاجر : يا إبراهيم إلى من تدعنا ؛ قال : أدعكما إلى ربّ هذه البنية قال : فلمّا نفد الماء وعطش الغلام خرجت حتّى صعدت على الصفا فنادت هل بالبوادي من أنيس ثمّ انحدرت حتّى أتت المروة فنادت مثل ذلك ثمّ أقبلت راجعة إلى ابنها فإذا عقبه يفحص في ماء فجمعته فساخ ولو تركته لساح .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ إبراهيم عليه السلام لمّا خلف إسماعيل بمكّة عطش الصبيّ فكان فيما بين الصّفا و المروة شجر فخرجت اُمّه حتّى قامت على الصّفا فقالت : هل بالبوادي من أنيس فلم تجبها أحد ، فمضت حتّى انتهت إلى المروة فقالت : هل بالبوادي من أنيس فلم تجب ، ثمّ رجعت إلى الصّفا وقالت ذلك حتّى صنعت ذلك سبعاً فأجرى الله ذلك سنّة وأتاها جبرئيل فقال لها : من أنت ؛ فقالت : أنا اُمّ ولد إبراهيم ، قال لها : إلى من ترككم ؛ فقالت : أما لئن قلت ذاك لقد قلت له حيث أراد الذّهاب : يا إبراهيم

إلى من تركتنا ؟ فقال : إلى الله عزّ وجلّ ، فقال جبرئيل عليه السلام : لقد وكلكم إلى كاف ، قال : و كان النّاس يجتنبون الممرّ إلى مكّة لمكان الماء ففحص الصّبيّ برجله فنبعت زمزم ، قال : فرجعت من المروة إلى الصّبيّ وقد نبع الماء فأقبلت تجمع التّراب حوله مخافة أن يسيح الماء ولو تركته لكان سيحاً ، قال : فلمّا رأت الطير الماء حلقت عليه فمرّ ركب من اليمن يريد السفر فلما رأوا الطير قالوا : ماحلقت الطير إلاّ على ماء فأتوهم فسقوهم من الماء فأطعموهم الركب من الطعام و أجرى الله عزّ وجلّ لهم بذلك رزقاً و كان النّاس يمرّون بمكّة فيطعمونهم من الطعام ويسقونهم من الماء .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، و أحمد بن إدريس ، عن عيسى بن محمّد بن أبي أيّوب ؛ عن عليّ ابن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد ، عن عليّ بن منصور ، عن كلثوم بن عبدالمؤمن الحرّانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أمر الله عزّ وجلّ إبراهيم عليه السلام أن يحجّ ويحجّ إسماعيل معه ويسكنه الحرم ، فحجّا على جمل أحمر وما معهما إلاّ جبرئيل عليه السلام فلمّا بلغا الحرم قال له جبرئيل : ياإبراهيم أنزلا فاغتسلا قبل أن تدخلا الحرم فنزلا فاغتسلا وأراهما كيف يتهيّئان للإحرام ففعلا ، ثمّ أمرهما فأهلاّ بالحجّ وأمرهما بالتلبيات الأربع الّتي لبّى بها المرسلون ، ثمّ صاربهما إلى الصفا فنزلا وقام جبرئيل بينهما واستقبل البيت فكبّر الله و كبّرا وهلّل الله وهلّلا وحمدالله وحمدا ومجّدالله ومجّدا وأثنى عليه وفعلا مثل ذلك وتقدّم جبرئيل وتقدّما يثنيان على الله عزّ و جلّ و يمجّدانه حتّى انتهى بهما إلى موضع الحجر فاستلم جبرئيل [الحجر] و أمرهما أن يستلما وطاف بهما أسبوعاً ثمّ قام بهما في موضع مقام إبراهيم عليه السلام فصلّى ركعتين وصلّيا ثمّ أراهما المناسك وما يعملان به فلمّا قضيا مناسكهما أمر الله إبراهيم عليه السلام بالانصراف وأقام إسماعيل وحده مامعه أحدٌ غير أمّه فلمّا كان من قابل أذن الله لابراهيم عليه السلام في الحجّ و بناء الكعبة و كانت العرب تحجّ إليه وإنّما كان ردماً إلاّ أنّ قواعده معروفة فلمّا صدر النّاس جمع إسماعيل الحجارة و طرحها في جوف الكعبة فلمّا أذن الله له في البناء قدم إبراهيم عليه السلام فقال : يابنيّ قد أمرنا الله ببناء الكعبة و كشفا عنها فإذا هو حجر واحد أحمر فأوحى الله عزّ وجلّ إليه ضع بناءها عليه وأنزل الله عزّ و جلّ أربعة أملاك يجمعون إليه الحجارة

فكان إبراهيم و إسماعيل عليهما السلام يضعان الحجارة والملائكة تناولهما حتّى تمّت اثنى عشر ذراعاً وهيّئا له بابين : باباً يدخل منه وباباً يخرج منه و وضعا عليه عتباً و شرجاً من حديد على أبوابه و كانت الكعبة عريانة فصدر إبراهيم وقد سوّى البيت وأقام إسماعيل فلمّا ورد عليه النّاس نظر إلى امرأة من حمير أعجبه جمالها فسأل الله عزّ وجلّ أن يزوّجها إيّاه و كان لها بعل فقضى الله على بعلها بالموت وأقامت بمكّة حزناً على بعلها فأسلى الله ذلك عنها وزوّجها إسماعيل وقدم إبراهيم الحجّ و كانت امرأة موفّقة وخرج إسماعيل إلى الطائف يمتار لأهله طعاماً فنظرت إلى شيخ شعث فسألها عن حالهم فأخبرته بحسن حال ، فسألها عنه خاصّة فأخبرته بحسن الدّين و سألها ممّن أنت ؟ فقالت : امرأة من حمير فسار إبراهيم ولم يلق إسماعيل وقد كتب إبراهيم كتاباً فقال : ادفعي هذا إلى بعلك، إذا أتى إن شاء الله، فقدم عليها إسماعيل فدفعت إليه الكتاب فقرأه فقال : أتدرين من هذا الشيخ ؟ فقالت : لقد رأيته جميلاً فيه مشابهة منك ، قال : ذاك إبراهيم فقالت : واسوءتاه منه فقال : ولم نظر إلى شيء من محاسنك ؟ فقالت : لا ولكن خفت أن أكون قد قصّرت وقالت له المرأة و كانت عاقلة : فهلاّ تعلّق على هذين البابين سترين ستراً من ههنا وستراً من ههنا ؟ فقال لها : نعم فعملا لهما سترين طولهما اثنى عشر ذراعاً فعلّقاهما على البابين فأعجبهما ذلك ، فقالت : فهلاّ أحوك للكعبة ثياباً فنسترها كلّها فإنّ هذه الحجارة سمجة فقال لها إسماعيل : بلى فأسرعت في ذلك و بعثت إلى قومها بصوف كثير تستغزلهم .

قال أبو عبدالله عليه السلام : و إنّما وقع استغزال النّساء من ذلك بعضهنّ لبعض لذلك ، قال : فأسرعت واستعانت في ذلك فكلّما فرغت من شقّة علّقتها فجاء الموسم وقد بقي وجه من وجوه الكعبة فقالت لإسماعيل : كيف نصنع بهذا الوجه الّذي لم تدركه الكسوة فكسوه خصفاً فجاء الموسم وجاءته العرب على حال ما كانت تأتيه فنظروا إلى أمر أعجبهم ، فقالوا : ينبغي لعامل هذا البيت أن يهدى إليه فمن ثمّ وقع الهدي فأتى كلّ فخذ من العرب بشيء يحمله من ورق ومن أشياء غير ذلك حتّى اجتمع شيء كثير فنزعوا ذلك الخصف وأتمّوا كسوة البيت وعلّقوا عليها بابين وكانت الكعبة

ليست بمسقّفة فوضع إسماعيل فيها أعمدة مثل هذه الأعمدة الّتي ترون من خشب و سقّفها إسماعيل بالجرائد وسوّاها بالطين فجاءت العرب من الحول فدخلوا الكعبة ورأوا عمارتها فقالوا : ينبغي لعامل هذا البيت أن يزاد فلمّا كان من قابل جاءه الهدي فلم يدر إسماعيل كيف يصنع فأوحى الله عزّ وجلّ إليه أن انحره وأطعمه الحاجّ قال: وشكا إسماعيل إلى إبراهيم قلّة الماء فأوحى الله عزّ وجلّ إلى إبراهيم أن احتفر بئراً يكون منها شراب الحاجّ فنزل جبرئيل عليه السلام فاحتفر قليبهم يعني زمزم حتّى ظهر ماؤها ثمّ قال جبرئيل عليه السلام : أنزل يا إبراهيم فنزل بعد جبرئيل فقال : يا إبراهيم اضرب في أربع زوايا البئر وقل: بسم الله ، قال: فضرب إبراهيم عليه السلام في الزّاوية الّتي تلي البيت وقال : بسم الله فانفجرت عين ثمّ ضرب في الزّاوية الثانية وقال: بسم الله فانفجرت عين ، ثمّ ضرب في الثالثة وقال: بسم الله فانفجرت عين ، ثمّ ضرب في الرابعة وقال : بسم الله فانفجرت عين وقال له جبرئيل : اشرب يا إبراهيم وادع لولدك فيها بالبركة وخرج إبراهيم عليه السلام وجبرئيل جميعاً من البئر فقال له أفض عليك يا إبراهيم وطف حول البيت فهذه سُقيا سقاها الله ولد إسماعيل فسار إبراهيم وشيّعه إسماعيل حتّى خرج من الحرم فذهب إبراهيم ورجع إسماعيل إلى الحرم .

٥) محمّد بن عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ والحسين بن محمّد ، عن عبدويه بن عامر ، ومحمّد ابن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان، عن عقبة بن بشير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : إنّ الله عزّ وجلّ أمر إبراهيم ببناء الكعبة وأن يرفع قواعدها ويرى النّاس مناسكهم فبنى إبراهيم وإسماعيل البيت كلّ يوم ساقاً حتّى انتهى إلى موضع الحجر الأسود . قال : أبو جعفر عليه السلام فنادى أبو قبيس إبراهيم عليه السلام إنّ لك عندي وديعة فأعطاه الحجر فوضعه موضعه ثمّ إنّ إبراهيم عليه السلام أذّن في النّاس بالحجّ فقال : أيّها النّاس إنّي إبراهيم خليل الله إنّ الله يأمركم أن تحجّوا هذا البيت فحجّوه فأجابه من يحجّ إلى يوم القيامة وكان أوّل من أجابه من أهل اليمن ، قال: وحجّ إبراهيم عليه السلام هو وأهله وولده فمن زعم أنّ الذّبيح هو إسحاق فمن ههنا كان ذبحه .

و ذكر عن أبي بصير أنّه سمع أبا جعفر و أبا عبدالله عليهما السلام يزعمان أنّه إسحاق فأمّا زرارة فزعم أنّه إسماعيل .

٦ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال قال : قال أبو الحسن عليه السلام ـ يعني الرضا ـ للحسن بن الجهم : أي شيء السكينة عندكم ؟ فقال : لا أدري جعلت فداك وأي شيء هي ، قال : ريح تخرج من الجنة طيبة لها صورة كصورة وجه الإنسان فتكون مع الأنبياء وهي التي نزلت على إبراهيم عليه السلام حيث بنى الكعبة فجعلت تأخذ كذا وكذا فبنى الأساس عليها .

٧ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن أسباط قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن السكينة فذكر مثله .

٨ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لما أمر إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام ببناء البيت وتم بناؤه قعد إبراهيم على ركن ثم نادى هلم الحج هلم الحج فلو نادى هلموا إلى الحج لم يحج إلا من كان يومئذ إنسياً مخلوقاً ولكنه نادى هلم الحج فلبى الناس في أصلاب الرجال لبيك داعي الله لبيك داعي الله عز وجل ، فمن لبى عشراً يحج عشراً ومن لبى خمساً يحج خمساً ومن لبى أكثر من ذلك فبعدد ذلك ومن لبى واحداً حج واحداً ومن لم يلب لم يحج .

٩ـ عنه ، عن سعيد بن جناح ، عن عدة من أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كانت الكعبة على عهد إبراهيم عليه السلام تسعة أذرع وكان لها بابان فبناها عبد الله بن الزبير فرفعها ثمانية عشر ذراعاً فهدمها الحجاج فبناها سبعة وعشرين ذراعاً .

٨ـ وروي عن ابن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان طول الكعبة يومئذ تسعة أذرع ولم يكن لها سقف فسقفها قريش ثمانية عشر ذراعاً فلم تزل ثم كسرها الحجاج على ابن الزبير فبناها وجعلها سبعة وعشرين ذراعاً .

١٠ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، والحسين بن محمد ، عن عبدويه بن عامر جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي بصير أنه سمع أبا جعفر وأبا عبدالله عليهما السلام يذكران أنه لما كان يوم التروية

قال جبرئيل لإبراهيم عليه السلام : تروّه من الماء فسمّيت التروية ثمّ أتى منى فأباته بها ثمّ غدا به إلى عرفات فضرب خباه بنمرة دون عرفة فبنى مسجداً بأحجار بيض و كان يعرف أثر مسجد إبراهيم حتّى أدخل في هذا المسجد الّذي بنمرة حيث يصلّي الإمام يوم عرفة فصلّى بها الظهر والعصر ، ثمّ عمد به إلى عرفات فقال : هذه عرفات فاعرف بها مناسكك واعترف بذنبك فسمّي عرفات ثمّ أفاض إلى المزدلفة فسمّيت المزدلفة لأنّه ازدلف إليها ، ثمّ قام على المشعر الحرام فأمره الله أن يذبح ابنه وقد رأى فيه شمائله وخلائقه وأنس ما كان إليه فلمّا أصبح أفاض من المشعر إلى منى فقال لأمّه: زوري البيت أنت واحتبس الغلام ؛ فقال : يا بنيّ هات الحمار والسكّين حتّى أقرّب القربان.فقال : أبان : فقلت لأبي بصير:ما أراد بالحمار والسكّين ؟ قال : أراد أن يذبحه ثمّ يحمله فيجهّزه ويدفنه قال :فجاء الغلام بالحمار والسكّين فقال : يا أبت أين القربان؟ قال : ربّك يعلم أين هو . يابنيّ أنت والله هو إنّ الله قد أمرني بذبحك فانظر ماذا ترى قال : «يا أبت افعل ما تؤمر ستجدني إن شاء الله من الصّابرين » قال : فلمّا عزم على الذّبح قال : يا أبت، خمّر وجهي وشدّ وثاقي قال : يا بنيّ الوثاق مع الذّبح والله لا أجمعهما عليك اليوم.

۱۱ـ قال أبو جعفر عليه السلام : فطرح له قرطان الحمار ثمّ أضجعه عليه و أخذ المدية فوضعها على حلقه قال : فأقبل شيخ فقال : ما تريد من هذا الغلام؟ قال: أريد أن أذبحه ، فقال : سبحان الله غلام لم يعص الله طرفة عين تذبحه ؟ فقال : نعم إنّ الله قد أمرني بذبحه ، فقال : بل ربّك نهاك عن ذبحه وإنّما أمرك بهذا الشّيطان في منامك قال : ويلك الكلام الّذي سمعت هو الّذي بلغ بي ما ترى لا والله لا أكلّمك ثمّ عزم على الذّبح فقال الشّيخ: يا إبراهيم إنّك إمام يقتدى بك فإن ذبحت ولدك ذبح النّاس أولادهم فمهلاً فأبى أن يكلّمه.

۱۲ـ قال : أبو بصير سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : فأضجعه عند الجمرة الوسطى ثمّ أخذ المدية فوضعها على حلقه ثمّ رفع رأسه إلى السّماء ثمّ انتحى عليه فقلبها جبرئيل عليه السلام عن حلقه فنظر إبراهيم فإذا هي مقلوبة فقلبها إبراهيم على خدّها و

قلّبها جبرئيل على قفاها ففعل ذلك مراراً ثمّ نودي من ميسرة مسجد الخيف : يا إبراهيم قد صدّقت الرّؤيا و اجترّ الغلام من تحته وتناول جبرئيل الكبش من قلّة ثبير فوضعه تحته و خرج الشّيخ الخبيث حتّى لحق بالعجوز حين نظرت إلى البيت والبيت في وسط الوادي فقال : ماشيخ رأيته بمنى ؟ فنعت نعت إبراهيم قالت : ذاك بعلي قال : فما وصيف رأيته معه ونعت نعته قالت : ذاك ابني قال : فإنّي رأيته أضجعه وأخذ المدية ليذبحه ، قالت : كلاّ ما رأيت إبراهيم إلاّ أرحم النّاس و كيف رأيته يذبح ابنه قال : و ربّ السّماء والأرض وربّ هذه البنية لقد رأيته أضجعه و أخذ المدية ليذبحه ، قالت : لم؟ قال : زعم أنّ ربّه أمره بذبحه ، قالت ، فحقّ له أن يطيع ربّه قال : فلمّا قضت مناسكها فرقت أن يكون قد نزل في ابنها شيء فكأنّي أنظر إليها مسرعة في الوادي واضعة يدها على رأسها وهي تقول : ربّ لا تؤاخذني بما عملت بامّ إسماعيل قال : فلمّا جاءت سارة فاُخبرت الخبر قامت إلى ابنها تنظر فإذا أثر السكّين خدوشاً في حلقه ففزعت واشتكت وكان بدء مرضها الّذي هلكت فيه .

وذكر أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أراد أن يذبحه في الموضع الّذي حملت اُمّ رسول الله صلى الله عليه وآله عند الجمرة الوسطى فلم يزل مضربهم يتوارثون به كابر عن كابر حتّى كان آخر من ارتحل منه عليّ بن الحسين عليهما السلام في شيء كان بين بني هاشم وبين بني اُميّة فارتحل فضرب بالعرين .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد ؛ والحسن بن محبوب ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أين أراد إبراهيم عليه السلام أن يذبح ابنه ؟ قال : على الجمرة الوسطى ؛ وسألته عن كبش إبراهيم عليه السلام ما كان لونه وأين نزل ؟ فقال : أملح وكان أقرن ونزل من السماء على الجبل الأيمن من مسجد منى وكان يمشي في سواد ويأكل في سواد وينظر ويبعر ويبول في سواد .

١٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحسن بن نعمان قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عمّا زادوا في المسجد الحرام ، فقال : إنّ إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام حدّا المسجد الحرام بين الصّفا والمروة .

١٣- وفي رواية اُخرى، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: خطّ إبراهيم بمكّة ما بين الحزورة إلى المسعى فذلك الّذي خطّ إبراهيم عليه السلام - يعني المسجد - .

- محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن النعمان، عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرميّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ إسماعيل دفن اُمّه في الحجر وحجر عليها لئلّا يوطأ قبر اُمّ إسماعيل في الحجر.

- بعض أصحابنا، عن ابن جمهور، عن أبيه، عن محمّد بن سنان، عن المفضّل ابن عمر، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الحجر بيت إسماعيل و فيه قبر هاجر و قبر إسماعيل.

١٦- محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب، عن معاوية بن عمّار قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحجر أمن البيت هو أو فيه شيء من البيت؟ فقال: لا ولا قلامة ظفر ولكنّ إسماعيل دفن اُمّه فيه فكره أن توطأ فحجر عليه حجراً وفيه قبور أنبياء.

١٧- عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن الوليد شباب الصيرفيّ، عن معاوية بن عمّار قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: دفن في الحجر ممّا يلي الركن الثالث عذارى بنات إسماعيل.

١٨- عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد جميعاً، عن أحمد ابن محمّد بن أبي نصر، عن أبان، عن أبي بصير، عن أبي جعفر عليه السلام قال: لم يزل بنو إسماعيل ولاة البيت [و] يقيمون للنّاس حجّهم وأمر دينهم يتوارثونه كابر عن كابر حتّى كان زمن عدنان بن اُدد فطال عليهم الأمد فقست قلوبهم وأفسدوا وأحدثوا في دينهم وأخرج بعضهم بعضاً فمنهم من خرج في طلب المعيشة و منهم من خرج كراهية القتال و في أيديهم أشياء كثيرة من الحنيفيّة من تحريم الاُمّهات والبنات وما حرّم الله في النكاح إلّا أنّهم كانوا يستحلّون امرأة الأب وابنة الاُخت والجمع بين الاُختين وكان في أيديهم الحجّ والتلبية والغسل من الجنابة إلّا ما أحدثوا في تلبيتهم وفي حجّهم من الشرك وكان فيما بين إسماعيل وعدنان بن اُدد موسى عليه السلام.

- وروي أنّ معدبن عدنان خاف أن يدرس الحرم فوضع أنصابه وكان أوّل من وضعها ثمّ غلبت جُرهُم على ولاية البيت فكان يلي منهم كابرعن كابر حتّى بغت جرهم بمكّة واستحلّوا حرمتها وأكلوا مال الكعبة وظلموا من دخل مكّة وعتوا وبغوا وكانت مكّة في الجاهليّة لا يظلم ولا يبغي فيها ولا يستحلّ حرمتها ملك إلّا هلك مكانه و كانت تسمّى بكّة لأنّها تبكّ أعناق الباغين إذا بغوا فيها وتسمّى بساسة كانوا إذا ظلموا فيها بستهم وأهلكتهم وتسمّى أمّ رُحم كانوا إذا لزموها رحموا فلمّا بغت جرهم واستحلّوا فيها بعث الله عزّ وجلّ عليهم الرعاف والنمل وأفناهم فغلبت خزاعة و اجتمعت ليجلوا من بقي من جرهم عن الحرم ورئيس خزاعة عمرو بن ربيعة بن حارثة بن عمرو ورئيس جرهم عمرو بن الحارث بن مصاص الجرهمي فهزمت خزاعة جرهم وخرج من بقي من جرهم إلى أرض من أرض جهينة فجاءهم سيل أتيّ فذهب بهم ووليت خزاعة البيت فلم يزل في أيديهم حتّى جاء قصيّ بن كلاب وأخرج خزاعة من الحرم وولى البيت و غلب عليه.

١٩ - أبوعليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار قال: أخبرني محمّد بن إسماعيل عن عليّ بن النّعمان، عن سعيد الأعرج، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ العرب لم يزالوا على شيء من الحنيفيّة يصلون الرّحم ويقرون الضّيف ويحجّون البيت ويقولون: اتّقوا مال اليتيم فإنّ مال اليتيم عقال ويكفّون عن أشياء من المحارم مخافة العقوبة و كانوا لا يملى لهم إذا انتهكوا المحارم و كانوا يأخذون من لحاء شجر الحرم فيعلّقونه في أعناق الإبل فلا يجترىء أحد أن يأخذ من تلك الإبل حيثما ذهبت ولا يجترىء أحد أن يعلّق من غير لحاء شجر الحرم، أيّهم فعل ذلك عوقب وأمّا اليوم فأملى لهم ولقد جاء أهل الشام فنصبوا المنجنيق على أبي قبيس فبعث الله عليهم سحابة كجناح الطير فأمطرت عليهم صاعقة فأحرقت سبعين رجلاً حول المنجنيق.

باب

حج ابراہیم و اسمٰعیل

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب اسمٰعیل پیدا ہوئے تو ابراہیم ان کو اور ان کی ماں کو گدھے پر بٹھا کر چلے اور ان کے ساتھ جبرئیل تھے جب وہ حجر کے پاس اترے تو ان کے پاس تھوڑا سا کھانا پانی بچا تھا اور خانہ کعبہ اس وقت ریت کا ایک ٹیلہ تھا ابراہیم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کیا یہاں کے لئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہا ہاں اور مکہ اس وقت سلم و سمر کے درختوں کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کے آس پاس قوم عمالقہ آباد تھی (حسن)

۲۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت سے منقول ہے کہ جب ابراہیم بی بی اور بچہ کو چھوڑ کر چلنے لگے تو ہاجرہ نے کہا آپ ہمیں کس پر چھوڑتے ہیں۔ فرمایا ان بنیادوں کے مالک پر۔ حضرت نے فرمایا جب پانی ختم ہو گیا اور اسمٰعیل کو پیاس لگی تو ہاجرہ تلاش کو نکلیں اور کوہ صفا پر چڑھیں اور ندا دی، کوئی آدمی یہاں ہے پھر وہاں سے اتر کر کوہ مروہ پر آئیں اور اسی طرح پکاریں۔ پھر اپنے بیٹے کے پاس لوٹ آئیں تو ان کے پیروں تلے پانی دیکھا، پس ایک جگہ جمع کیا ورنہ بہہ نکلتا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب ابراہیم مکہ میں اسمٰعیل کو چھوڑ گئے کہ اسمٰعیل پر پیاس کا غلبہ ہوا اور صفا و مروہ کے درمیان ایک درخت تھا (جس کے سایہ میں اسمٰعیل تھے) ان کی والدہ تلاش آب میں کوہ صفا پر چڑھیں اور پکاریں ان وادیوں میں کوئی انیس ہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا وہاں سے اتر کر مروہ پر پہنچیں اور اسی طرح پکاریں کسی نے جواب نہ دیا اس کے بعد پھر صفا پر گئیں اور سات بار ایسا ہی ہوا پس یہ سنت قرار پا گیا۔ جبرئیل ہاجرہ کے پاس آئے اور کہا۔ تو کون ہے۔ کہا میں ابراہیم کے اس بیٹے کی ماں ہوں۔ جبرئیل نے کہا تمہیں کس پر چھوڑا ہے انھوں نے کہا جب وہ واپس جانے لگے تھے تو میں نے کہا تھا ہمیں کس پر چھوڑ چلے۔ انھوں نے جواب دیا۔ اللہ پر۔ جبرئیل نے کہا۔ بس وہ تمہاری حفاظت کے لئے کافی ہے اور لوگ مکہ کی طرف سے گزرنے میں اجتناب کرتے تھے نایابی آب کی وجہ سے، پس اسماعیل نے زمین پر ایڑیاں رگڑیں تو وہاں سے زمزم کا سوتا پھوٹ نکلا ہاجرہ مروہ سے لوٹیں تو پانی لڑکے کے پاس بہتا دیکھا انھوں نے اس پانی کے گرد مٹی جمع کی اس خوف سے کہ پانی ضائع نہ ہو اگر چھوڑ دیتیں تو بہہ نکلتا۔ جب پرندوں نے پانی دیکھا تو اس پر حلقہ باندھنے لگے۔ یمن کا ایک قافلہ ادھر سے گزر رہا تھا انھوں نے چڑیوں کو دیکھا تو کہا پرندے تو بغیر پانی کے جمع نہیں ہو سکتے وہ وہاں آئے اور پانی پیا اور انھوں نے ہاجرہ کو کھانے کی پیشکش کی اور اس طرح اللہ نے ان کے رزق کا سامان کیا۔ اب یہ معمول ہوا کہ جو لوگ مکہ کی طرف سے گزرتے وہ وہاں سے پانی لیتے اور غلہ دے جاتے۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا حضرت نے اللہ نے حکم دیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ حج کریں اور ان کے ساتھ اسمٰعیل کو بھی اور ان کو حرم کا ساکن بنائیں پس دونوں نے سرخ موا اونٹ پر قصد حج کیا اور ان کے ساتھ سوائے جبرئیل کے اور کوئی نہ تھا۔ جب وہ دونوں داخل حرم ہوئے تو جبرئیل نے کہا کہ اے ابراہیم اب تم دونوں اترو اور غسل کرو اور ان کو احرام باندھنے کا طریقہ بتایا انھوں نے احرام باندھا پھر ان کو تو تہلیل بتائی اور انھوں نے ایسا کیا۔ پھر تلبیہ بتایا جس طرح انبیا کرتے تھے پھر جبرئیل ان دونوں کے ساتھ کوہ صفا پر گئے وہ دونوں وہاں پر ٹھہرے، جبرئیل ان دونوں کے درمیان تھے پس کعبہ کی طرف رخ کرکے جبرئیل نے تکبیر کہی اور ان دونوں نے بھی، پھر خدا کی حمد کی تو انھوں نے بھی کی، تہلیل و تمجید و ثنا کی تو انھوں نے بھی کی یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے، جبرئیل نے بوسہ دیا اور ان سے بھی بوسہ دینے کو کہا اور کئی ہفتے طواف کرایا، پھر دونوں کو لے کر مقام ابراہیم پر آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کو مناسک حج بتائے اور عمل کی تعلیم دی، جب مناسک بجالا چکے تو ابراہیم سے کہا اب آپ واپس جائیے اس کے بعد اسمٰعیل اور ان کی والدہ جبرئیل کے ساتھ رہ گئے۔

جب دوسرا سال آیا تو اللہ نے ابراہیم کو حج کی اجازت دی اور کعبہ بنانے کا حکم دیا۔ عرب حج کرتے تھے اور وہ اس وقت شکستہ حالت میں تھا مگر اس کی بنیادیں جانی ہوئی تھیں جب لوگ جمع کیا اسمٰعیل نے پتھروں کو اور ڈال دیا کعبہ کے بیچ میں، جب تعمیر کی اجازت ملی تو ابراہیم علیہ السلام بھی آگئے۔ فرمایا اے فرزند اللہ نے ہم کو کعبہ بنانے کا حکم دیا ہے پس دونوں نے اس جگہ کو کھودا وہاں ایک سرخ پتھر نکلا اللہ نے وحی کی کہ اسے بنیاد قرار دو، اللہ نے چار فرشتے بھیجے جو پتھروں کو ان کے پاس جمع کرتے تھے اور ابراہیم اور اسمٰعیل ان کو رکھتے جاتے تھے اور ملائکہ اٹھا کر دیتے جاتے تھے یہاں تک بارہ ہاتھ لمبی چوڑی عمارت بن گئی اجس میں دو دروازے تھے ایک آنے کے لئے اور ایک جانے کے لئے اور اس میں لوہے کی چوکھٹ لگائی گئی اور کواڑ لگائے گئے اور کعبہ اس وقت عریاں تھا ابراہیم تو بنانے کے بعد چلے گئے اور اسمٰعیل وہاں رہ گئے جب وہاں لوگ آنے لگے تو اسمٰعیل کی نظر بنی حمیر کی ایک عورت پر پڑی خدا سے دعا کی کہ اس عورت کو ان کی زوجیت میں دے دے وہ شوہر دار تھی، بہ قضائے الٰہی اس کا شوہر مر گیا خدا نے اس کے صدمہ میں اسے صبر عطا فرمایا اور اسمٰعیل سے اس کی شادی ہو گئی۔ ابراہیم علیہ السلام حج کے لئے آئے تو اسمٰعیل طلب معاش میں طائف گئے ہوئے تھے صرف ان کی بی بی گھر میں تھی اس نے ایک پریشان حال بوڑھے کو دیکھا، حضرت ابراہیم نے اس سے گھر کا حال پوچھا۔ اس نے کہا اچھا حال ہے حضرت اسمٰعیل کے متعلق پوچھا، کہا از روئے دین اچھے ہیں پوچھا تو کون ہے کہا میں بنی حمیر سے ہوں۔ ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیل سے ملے بغیر چلے گئے اور ایک پرچہ لکھ کر دیا کہ یہ اپنے شوہر کو دے دینا، جب اسمٰعیل آئے تو بی بی نے وہ پرچہ ان کو دیا، پڑھ کر پوچھا، یہ بزرگ کون تھے اس نے کہا ایک شاندار آدمی تھے اور آپ سے مشابہ تھے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اس نے کہا افسوس ہے میں نے نہ پہچانا، فرمایا انھوں نے تیرے محاسن کی طرف تو نظر نہیں کی کہا نہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے اس بات کا کہ مجھ سے ان کی خدمت میں تقصیر ہوئی، عورت عاقلہ تھی کہنے لگی ان دونوں

دروازوں پر ہمیں دو پردے لٹکانے چاہییں ایک یہاں اور ایک یہاں، انھوں نے کہا ہاں ہونا تو چاہیئے پس دونوں نے مل کر بارہ ہاتھ کے دو پردے بنا کر لٹکا دیئے اور اس سے خوش ہوکے ان کی بی بی نے کہا کہ کعبہ کے اوپر بھی پردہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ پتھر کھردرے ہیں حضرت اسمٰعیل نے کہا ٹھیک ہے۔ پس ان کی بی بی نے اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ بہت سی اون جمع کرکے کاتیں، فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ان عورتوں نے اون کو آپس میں تقسیم کرکے کاتا اور اس میں مدد کی زوجہ اسمٰعیل نے جب ایک حصہ تیار کر چکیں تو اسے لٹکا دیا جب موسم حج آیا تو کعبہ کی پوشش ابھی باقی تھی۔ زوجہ اسمٰعیل نے کہا کیا کریں لباس تو پورا نہیں ہوا اور حج کا زمانہ آگیا پس کھجور کے ریشوں سے بُن کر بقیہ پوشش بنائی گئی جب عرب آئے اور یہ صورت دیکھی تو تعجب کیا اور کہنے لگے اس گھر کے خدمتگار کے لیے کچھ تحفہ دیا جائے پس اس بناء پر حج میں ہدی کی رسم ہوئی۔ پس عرب کا ہر قبیلہ کوئی شے بطور ہدیہ لاتا تھا، روپیہ اور اور دیگر چیزیں، یہاں تک کہ بکثرت چیزیں جمع ہوگئیں پس یہ کھجور کے ریشوں والی پوشش اتار دی گئی اور کعبہ کی بقیہ پوشش پوری ہوگئی۔

اور کعبہ کی اس وقت تک چھت نہ تھی پس حضرت اسماعیل نے ایسے ستون کھڑے کئے جیسے اب تم لکڑی کے دیکھتے ہو پھر اسے کھجور کی شاخوں سے پاٹ کر اوپر سے مٹی کے گارے کی لیس کر دی، آس پاس کے عرب آتے تھے اور کعبہ میں داخل ہوتے تھے پس انھوں نے کہا اس گھر کے کارپردازوں کے تحفوں میں کچھ زیادتی کی جائے

اگلے سال جب عرب آئے تو اپنے ساتھ ہدی (اونٹ وغیرہ) لائے اسمٰعیل کو فکر ہوئی، ان کا کیا کریں وحی ہوئی ان کو نحر کرکے کھلاؤ۔ اسماعیل نے ابراہیم علیہ السلام سے کمئ آب کی شکایت کی وحی ہوئی اے ابراہیم کنواں کھودو جو حاجیوں کے پانی پینے کے کام آئے۔ جبرئیل نازل ہوئے اور ان کے لئے کنواں کھودا یعنی زمزم، یہاں تک کہ پانی نکل آیا۔ انھوں نے کہا اے ابراہیم اس کنویں میں اترو پھر جبرئیل بھی اُترے اور کہا اسے چاروں طرف سے کھودو اور بسم اللہ کہہ کر کھودو، ابراہیم نے پہلے اس گوشہ کو کھودا جو بیت اللہ سے متصل تھا وہاں سے چشمہ پھوٹ نکلا، پھر اسی طرح دوسرا تیسرا اور چوتھا گوشہ، بسم اللہ کہہ کر کھودا تو پانی نکلا، جبرئیل نے کہا اے ابراہیم یہ پانی پیو اور برکت کے لئے اپنی اولاد کے واسطے چھوڑ دو، ابراہیم اور جبرئیل کنویں سے نکل آئے پھر جبرئیل نے کہا۔ اے ابراہیم اس پانی کو اپنے اوپر ڈالو اور بیت کے چاروں طرف طواف کرو یہ وہ سیرابی ہے جسے اللہ نے اولاد کے لئے قرار دیا ہے اس کے بعد ابراہیم چلے گئے اسمٰعیل نے ان کی مشایعت کی جب وہ حرم سے آگے بڑھے تو اسمٰعیل لوٹ آئے۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے ابراہیم کو کعبہ بنانے کا حکم دیا اور بیت کی بنیادیں اٹھانے کا اور لوگوں کو مقامات حج دکھانے کا، پس ابراہیم اور اسمٰعیل دونوں نے گھر بنایا، ہر روز پنڈلی کے برابر بناتے تھے یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے، امام نے فرمایا کہ کوہ ابوقبیس نے ندا دی اے ابراہیم تمہاری ایک امانت میرے پاس

ہے یعنی حجر، پس ابراہیم نے اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا، پھر ابراہیم نے لوگوں کو حج کے لئے پکارا اور کہا میں ابراہیم خلیل الرحمٰن ہوں خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ اس گھر کا حج قیامت تک کرو، پس سب سے پہلے جس نے جواب دیا وہ اہل یمن تھے۔

ابراہیم علیہ السلام نے مع اپنے اہل وعیال کے حج کیا۔ بعض کا گمان ہے کہ جن کو ذبیح کہا جاتا ہے وہ اسحاق ہیں اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر اور ابو عبداللہ سے سنا کہ ذبیح اسحاق ہیں اور زرارہ سے مروی ہے کہ وہ اسمٰعیل کو ذبیح جانتے ہیں۔ (موثق)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں لکھا ہے کہ علمائے اسلام کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ ذبیح اسمٰعیل ہیں یا اسحاق، علمائے شیعہ کی اکثریت اس امر پر متفق ہے کہ وہ اسمٰعیل ہیں اس حدیث میں اسحاق کا نام راوی نے از راہِ تقیہ ذکر کیا ہے یہ تو مسلّم ہے کہ یہ واقعۂ ذبح ارض حجاز پر ہوا اور یہ بھی مسلم ہے کہ اسحاق شام ہی میں رہے حجاز میں آئے ہی نہیں، دوسرے اگر یہ واقعہ اسحاق سے متعلق ہوتا تو آنحضرت صلعم یہ نہ فرماتے۔ (انا ابن الذبیحین)، اس قسم کی روایات کا سلسلہ یوں چلا کہ حاکمان وقت معتقدات کے خلاف کوئی روایت نقل کرنے میں جان کا خوف تھا۔

۶۔ حسن بن جہم سے امام رضا علیہ السلام نے کہا تمہارے نزدیک سکینہ کیا ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا آپ بتایئے وہ کیا ہے فرمایا وہ ایک خوشبودار ہوا ہے جو جنت سے نکلتی ہے اس کی صورت آدمی کے چہرے جیسی ہوتی ہے کعبہ کی تعمیر کے وقت وہی ابراہیم پر نازل ہوئی اور بتایا کہ ایسا ایسا کرو چنانچہ اس طرح خانۂ کعبہ کی بنیاد رکھی (موثق)

۷۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سکینہ کے متعلق پوچھا تو یہی جواب دیا۔

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب ابراہیم و اسمٰعیل کو بنائے کعبہ کا حکم ہوا اور تعمیر مکمل ہوگئی تو ابراہیم رکن پر آئے اور آواز دی حج کے لئے آؤ حج کے لئے آؤ، اور اگر کہتے حج کے لئے آؤ تو یہ خطاب صرف انہی لوگوں سے ہوتا جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ لیکن انھوں نے کہا حج کے لئے آؤ، پس لبیک کہا ان نطفوں نے جو اصلاب رجال میں تھے پس جس نے دس بار کہا وہ دس بار حج کرے گا اور جس نے پانچ بار کہا وہ پانچ بار کرے گا اور جس نے زیادہ کہا وہ زیادہ بار اور جس نے ایک بار کہا وہ ایک بار حج کرے گا اور جس نے نہیں کہا اسے حج نصیب نہ ہوگا۔ (موثق)

۹۔ فرمایا کعبہ عہد ابراہیم میں سات ہاتھ تھا اور دو دروازے تھے عبداللہ بن زبیر نے اسے اٹھارہ ہاتھ بلند کیا حجاج نے اسے منہدم کرا کے سترہ ہاتھ لمبا بنایا۔ (موثق)

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ زمانہ ابراہیم میں کعبہ کا طول نو ہاتھ تھا اور چھت نہ تھی قریش نے اس کو اٹھارہ ہاتھ لمبا کر دیا پھر اس کو منہدم کرا کے حجاج نے سترہ ہاتھ لمبا بنوایا۔ (موثق)

۱۰۔ روز ترویہ جبرئیل نے کہا اے ابراہیم یہ روز ترویہ ہے (پس) ترویہ کرو پانی سے، اسی لئے ترویہ نام ہوا پھر منیٰ میں آئے وہاں شب باشی کی، صبح کو عرفات پہنچے، جبرئیل نے بتایا یہ عرفات ہے یہاں خیمہ عرفہ کے قریب لگایا اور سفید پتھروں سے ایک مسجد بنائی اور وہ مسجد ابراہیم کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کا اثر باقی تھا تا اینکہ میں اس مسجد میں داخل ہوا جو چت کبرے پتھروں سے بنی ہوئی تھی تاکہ امام روز عرفہ ظہر و عصر کی نماز پڑھے پھر جبرئیل عرفات میں لے گئے اور کہا یہ عرفات ہے یہاں اپنے مناسک کی معرفت حاصل کرو اور اپنے گناہ کا اقرار کرو اسی لئے عرفات نام ہوا۔ پھر وہاں سے مزدلفہ آئے پھر شعر الحرام میں قیام کیا۔ پھر خدا نے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس میں اپنی عادات و خصائل کو دیکھا اور ان سے انس حاصل کیا۔ صبح کو شعر سے منیٰ آئے، مادر اسمٰعیل سے کہا تم بھی خانہ کعبہ کی زیارت کو جاؤ اور لڑکے کو روک لیا اور فرمایا اے فرزند گدھا اور چاقو لاؤ تاکہ میں قربانی کروں ابان نے ابوبصیر سے کہا گدھا اور چاقو کس لئے درکار تھا کہا اس لئے کہ ذبح کریں اور لاش کو تجہیز و تکفین کے لئے اٹھا کرلے جائیں، پس اسمٰعیل گدھا اور چاقو لے آئے اور کہنے لگے بابا قربانی کہاں ہے فرمایا تمہارا رب جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ اے بیٹا خدا کی قسم وہ تو ہی ہے اللہ نے مجھے تم کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے پس بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے فرمایا بابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے بجا لائیے آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

امام نے فرمایا جب ذبح کا ارادہ کیا تو حضرت اسمٰعیل نے کہا بابا جان میرے منہ پر کپڑا لپیٹ دیجئے اور ہاتھ پاؤں باندھ دیجئے۔ فرمایا بیٹا ذبیح کے ہاتھ پاؤں باندھے جاتے نہیں واللہ میں ان دونوں کو تمہارے لئے جمع نہ کرونگا (حن)

۱۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ گدھے کا نمدہ بچھا کر اس پر ان کو لٹایا گیا اور چھری ان کی حلق پر رکھ دی ایک بوڑھا یعنی شیطان آیا اور کہنے لگا اس لڑکے کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو فرمایا میں اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا واہ جس لڑکے نے ایک آن کے لئے بھی گناہ نہ کیا ہو آپ اس بے قصور کو کیوں ذبح کرتے ہیں فرمایا اللہ نے مجھے اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ اس نے منع کیا ہے ذبح سے، یہ حکم تو شیطان نے تم کو خواب میں دیا ہے فرمایا دور ہو تیرے اوپر، جو کچھ میں نے سنا ہے وہ وہی ہے جو مجھے دیا گیا ہے خدا کی قسم میں تجھ سے کلام نہ کروں گا۔ پھر ذبح کا ارادہ کیا۔ اس بڈھے نے کہا اے ابراہیمؑ آپ امام ہیں آپ کی اقتدا کی جاتی ہے اگر آپ نے ذبح کیا تو لوگ اپنی اولاد کو ذبح کیا کریں گے۔ پس جھڑکتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ نے اس کا کلام سننے سے انکار کر دیا۔ (ض)

۱۲۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سنا کہ حضرت ابراہیم نے جمرۂ وسطیٰ کے قریب بیٹے کو لٹایا اور چھری کو ان کی حلق پر رکھا پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا پھر اسمٰعیل پر جھکے، جبرئیل نے چھری کو پلٹا دیا حلق پر سے، حضرت ابراہیم نے دیکھا تو اسے الٹا ہوا پایا، آپ نے پھر سیدھا کیا جبرئیل نے پھر پلٹ دیا۔ چند بار ایسا ہی ہوا پھر مسجد

خیف کے بائیں طرف سے آواز آئی - اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔
اسمٰعیل حضرت ابراہیم کے نیچے سے نکل گئے اور جبرئیل نے جلد ایک مینڈھے کو اٹھا کر ابراہیم کے نیچے رکھ دیا وہ شیخ خبیث وہاں سے ہاجرہ کے پاس پہنچا ان کا گھر وسط وادی میں تھا اس نے ان سے کہا کہ میں نے منیٰ میں ایک بزرگ کو دیکھا، پھر حضرت ابراہیم کا حلیہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ تو میرے شوہر ہیں اس نے کہا میں نے ایک لڑکے کو دیکھا اور اسمٰعیل کا حلیہ بیان کیا انھوں نے کہا یہ میرا لڑکا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ اس لڑکے کو زمین پر لٹایا اور ذبح کرنے کو چھری ہاتھ میں لی، ہاجرہ نے کہا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابراہیم تو بڑے رحمدل آدمی ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر دیں، شیطان نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے اور اس گھر کے مالک کی قسم کھائی میں نے ان کو اسی طرح دیکھا ہے انھوں نے کہا ایسا کیوں کر رہے ہیں اس نے کہا انھوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ان کے خدا نے ان کو ایسا حکم دیا ہے انھوں نے کہا اگر خدا کا حکم ہے تو ان کو بجالانا چاہیئے۔ جب وہ عبادت سے فارغ ہوئیں تو ان کے دل میں رقت پیدا ہوئی اور سوچیں کہ ممکن ہے ان کے فرزند پر کوئی مصیبت آئی ہو، میں جلدی سے دیکھوں تو، وہ وادی میں آئیں سر کو ہاتھوں سے پکڑے ہوئے کہتی جاتی تھیں یا اللہ اُم اسمٰعیل سے اگر کوئی عمل ہوا ہے تو اس کا مواخذہ نہ کر، جب چل رہی تھیں تو ان کو خبر ملی، جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئیں اور گردن پر چھری کا نشان دیکھا تو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ بیمار پڑ گئیں اور اسی مرض میں انتقال کر گئیں اور فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ حضرت ابراہیم نے ذبح کا ارادہ کیا ان مقامات پر جہاں حضرت رسول خدا کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں جمرۂ وسطیٰ کے پاس، اور یہ مقام نسلاً بعد نسل ان کے شجر اگانے کی جگہ قرار پایا آخر میں اس سے ارتحال کرنے والے علی بن الحسین تھے بنی ہاشم اور بنی امیہ کے درمیان کسی بات پر نزاع ہونے سے آپ نے بجائے وہاں کے حرم میں خیمہ لگایا۔

۱۳- میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہاں ذبح کرنا چاہا تھا فرمایا جمرۂ وسطیٰ پر میں نے اس مینڈھے کے متعلق پوچھا کہ اس کا رنگ کیا تھا اور کہاں اترا تھا فرمایا اس میں سیاہی سے زیادہ سفیدی تھی اور سینگ والا تھا آسمان سے جبل ایمن پر جہاں مسجد منیٰ ہے اترا تھا وہ سایہ میں چلتا اور سایہ میں کھاتا تھا اور سایہ ہی میں دیکھتا، مینگنیاں کرتا اور پیشاب کرتا تھا۔ (حسن)

۱۴- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ مسجد الحرام کو لوگوں نے کہاں تک بڑھایا۔ فرمایا ابراہیم اور اسمٰعیل نے مسجد الحرام کی حد صفا و مروہ کے درمیان رکھی تھی۔ (ض)

۱۵- فرمایا ابو نعیم نے خط کھینچا خزورہ سے مسعیٰ تک اور کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ابراہیم نے مسجد کے لئے خط کھینچا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اسمٰعیل نے اپنی والدہ کو پتھروں میں دفن کیا تاکہ لوگ اس پر چلیں پھریں نہیں۔ (م)

۱۶- میں نے پوچھا کہ جن پتھروں میں دفن کیا آیا وہ مقام بیت میں ہے یا اس کا کوئی حصہ ہے فرمایا نہیں ایک

ناخن تراشہ کی برابر بھی نہیں بلکہ اسمٰعیل نے اس لئے اپنی ماں کو وہاں دفن کیا کہ قبر پامال نہ ہو ان پتھروں میں انبیاء کی قبریں بھی ہیں۔ (ضعیف)

فرمایا حجر بیت اسمٰعیل ہے اسی میں قبر ہاجرہ و اسمٰعیل ہے۔

۱۷۔ فرمایا پہاڑی علاقہ میں جو رکن ثالث سے متصل ہے کنواری لڑکیاں اولاد اسمٰعیل سے مدفون ہیں (موثق)

۱۸۔ فرمایا بیت اللہ کی تولیت بنو اسمٰعیل میں چلی آ رہی تھی وہی حج کا انتظام کرتے تھے اور امر دین کو قائم رکھتے تھے یہ وراثت نسلاً بعد نسل چلی آ رہی تھی یہاں تک کہ عدنان کا زمانہ آیا اور ایک مدت دراز تک اس کے متولی رہے پھر وہ سیاہ قلب ہو گئے اور فسادات کرنے لگے اور انھوں نے اپنے دین میں احداث کیا اور بعض نے بعض کو نکال دیا ان میں سے کچھ تو طلب معاش کے لئے نکلے اور کچھ قتل کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اور دین حنیف میں انھوں نے بہت سی تبدیلیاں کیں مائیں اور بیٹیاں اپنے اوپر حلال کیں جن سے نکاح اللہ نے حرام کیا تھا انھوں نے حلال کر لیا تھا اپنے اوپر باپ کی جورو اور بہن کی لڑکی کو اور دو بہنوں کو بیک وقت اپنی زوجیت میں رکھتے تھے اور حج کا اہتمام انہی کے ہاتھ میں تھا اور تلبیہ اور غسل جنابت وہی بتاتے تھے اور انھوں نے تلبیہ کو بدل دیا تھا اور مناسک حج میں شرک کو داخل کر دیا تھا اور یہ لوگ تھے مابین اسمٰعیل، عدنان اور موسیٰ کے درمیان اور مروی ہے کہ معد بن عدنان نے اس خوف سے کہ کعبہ منہدم نہ ہو جائے، سب سے پہلے اس نے ستون قائم کئے پھر جرہم کے قبیلہ نے غلبہ کر کے کعبہ کی تولیت لے لی اور اس کا تعلق ان سے نسلاً بعد نسل رہا یہاں تک کہ جرہم مکہ پہنچے اور انھوں نے حرمت کعبہ کو برباد کیا اور مال کعبہ کو کھایا اڑایا اور جو مکہ میں آیا اس پر ظلم کیا اور سرکشی اختیار کی اور جاہلیت کے زمانہ میں کوئی مکہ کے اندر بغاوت نہیں کرتا تھا اور نہ اس کی ہتک حرمت کرتا تھا جس بادشاہ نے ایسا کیا وہ ہلاک ہو گیا اس کا نام بکہ اس لئے ہوا کہ وہ باغیوں کی سرکوبی کرتا ہے اور بباسہ اس لئے ہوا کہ وہ گناہ کو دور کرتا ہے اور نام رحم اس لئے نام ہوا کہ وہ رحم کرتا ہے جب بنی جرہم نے بغاوت کی تو نکسیر اور چیونٹیوں کی بلا میں مبتلا ہوئے اور فنا ہوئے خزاعہ غالب آئے اور جمع ہوئے تاہم حرم سے بغاوت کرنے والوں کو نکال دیں خزاعہ کا سردار عمرو تھا اور جرہم کا عمرو بن حرث خزاعہ نے جرہم کو ہرا دیا اور وہ سرزمین جہینہ کی طرف چلے گئے وہاں سیلاب آیا اور ان کو بہا لے گیا اور قصی بن کلاب کے وقت تک انہی کے پاس رہا اور وہ اس پر غالب رہے۔ (مرسل)

۱۹۔ فرمایا حضرت نے عرب کے لوگ دین حنیف کی بعض باتوں پر عمل کرتے تھے مثلاً صلہ رحم کرتے تھے، مہمان نواز تھے۔ بیت اللہ کا حج کرتے تھے اور کہتے تھے مال یتیم سے بچو کہ یہ پیروں کے لئے بندش ہے یعنی مانع رزق ہے اور سزا کے خوف سے محرمات سے بچتے تھے اور جب وہ ہتک حرمت کرتے تھے تو ان کو مہلت نہیں دی جاتی تھی اور حرم کے درخت کی چھال لے کر اسے اونٹ کی گردنوں میں لٹکا دیتے تھے پھر وہ اونٹ کہیں جائے کسی کی طاقت نہ تھی کہ اسے پکڑ لے اور یہ بھی کسی

کی مجال نہ تھی کہ شجر حرم کے علاوہ کسی اور درخت کی چھال نکالے جو ایسا کرتا اسے سزا دی جاتی صرف ایک دن کی مہلت دی جاتی۔ اہل شام (حجاج کی فوج) نے کوہ ابو قبیس پر منجنیقیں نصب کیں خدا نے ان پر ایک بادل بھیجا پرندہ کے پر کی طرح اور اس سے ان پر بجلیاں گریں اور ستر آدمی جو منجنیق کے گرد تھے جل گئے۔ (م)

«باب»

(حج الانبياء عليهم السلام)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن بعض أصحابه ، عن الوشّاء ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : قال لي أبو الحسن عليه السلام : إنَّ سفينة نوح كانت مأمورة طافت بالبيت حيث غرقت الأرض ثمَّ أتت منى في أيّامها ثمَّ رجعت السفينة و كانت مأمورة وطافت بالبيت طواف النساء .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يحدِّث عطاء قال : كان طول سفينة نوح ألف ذراع ومائتي ذراع وعرضها ثمانمائة ذراع وطولها في السماء مائتين ذراعاً وطافت بالبيت وسعت بين الصفا و المروة سبعة أشواط ثمَّ استوت على الجوديِّ .

٣ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن الحسين بن المختار ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : مرَّ موسى بن عمران في سبعين نبيّاً على فجاج الرَّوحاء عليهم العباء القطوانيّة يقول : لبيك عبدك ابن عبدك .

٤ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مرَّ موسى النبيُّ عليه السلام بصفاح الرَّوحاء على جمل أحمر خطامه من ليف عليه عباءتان قطوانيّتان وهو يقول : لبّيك يا كريم لبّيك ؛ قال : ومرَّ يونس بن متى بصفاح الروحاء وهو يقول : لبّيك كشّاف الكرب العظام لبّيك ؛ قال : ومرَّ عيسى ابن مريم بصفاح الروحاء وهو يقول : لبّيك عبدك ابن أمتك [لبّيك] و مرَّ محمّد صلى الله عليه وآله بصفاح الروحاء وهو يقول : لبّيك ذا المعارج لبّيك .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن عليّ بن إسماعيل ، عن عليّ بن الحكم ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أحرم موسى عليه السلام من رملة مصر قال: ومرّ بصفاح الرّوحاء محرماً يقود ناقته بخطام من ليف عليه عباءتان قطوانيّتان يلبّي وتجيبه الجبال .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أبيه ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّ سليمان بن داود حجّ البيت في الجنّ والأنس والطير والرّياح وكسا البيت القباطيّ .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نجران ، عن المفضّل ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : صلّى في مسجد الخيف سبعمائة نبيّ وإنّ ما بين الرّكن والمقام لمشحون من قبور الأنبياء وإنّ آدم لفي حرم الله عزّ وجلّ .

٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن زيد الشحّام ، عمّن رواه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حجّ موسى بن عمران عليه السلام ومعه سبعون نبيّاً من بني إسرائيل خطم إبلهم من ليف يلبّون وتجيبهم الجبال وعلى موسى عباءتان قطوانيّتان يقول : لبّيك عبدك ابن عبدك .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم ابن أبي البلاد ، عن أبي بلال المكّيّ قال : رأيت أباعبدالله عليه السلام دخل الحجر من ناحية الباب فقام يصلّي على قدر ذراعين من البيت فقلت له : ما رأيت أحداً من أهل بيتك يصلّي بحيال الميزاب ؟ فقال : هذا مصلّى شبر وشبير ابني هارون .

١٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الوليد شباب الصيرفيّ عن معاوية بن عمّار الدّهني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : دفن ما بين الرّكن اليمانيّ والحجر الأسود سبعون نبيّاً أماتهم الله جوعاً وضرّاً .

١١ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن عليّ بن مهزيار ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان ، عمّن رواه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ داود لمّا وقف الموقف بعرفة نظر إلى الناس وكثرتهم فصعد الجبل فأقبل يدعو فلمّا قضى

نسكه أتاه جبرئيل عليه السلام فقال له : يا داود يقول لك ربك : لم صعدت الجبل ظننت أنه يخفى علي صوت من صوت ثم مضى به إلى البحر إلى جدة فرسب به في الماء مسيرة أربعين صباحاً في البر فإذا صخرة ففلقها فإذا فيها دودة فقال له : ياداود يقول لك ربك : أنا أسمع صوت هذه في بطن هذه الصخرة في قعر هذا البحر فظننت أنه يخفى علي صوت من صوت .

باب ۸

حج انبیاء علیہم السلام

۱۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کشتی نوحؑ کو حکم تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے جبکہ زمین پانی میں ڈوب چکی تھی پس وہ موسم حج میں مقام منیٰ میں آئی پھر وہ پلٹی اور مطابق حکم الٰہی اس نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا۔ (ق)

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کشتی نوح کا طول ایک ہزار دو سو ہاتھ اور عرض آٹھ سو ہاتھ اور بلندی دو سو ہاتھ تھی اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی سات بار اس کے بعد جودی پر ٹھہر گئی (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ موسیٰ علیہ السلام ستر نبیوں کے ساتھ روحا پہاڑ کی گھاٹیوں سے آئے قطرانی (قطران کوفہ کے پاس ایک مقام) عبا پہنے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور بندہ کا بیٹا۔ (موثق)

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام گزرے روحا کے پتھریلے راستوں سے کہتے جاتے تھے لبیک اے بڑی بڑی مصیبتوں کو آسان کرنے والے اور اسی راستہ سے عیسیٰ علیہ السلام آئے یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بندہ اور اسی راستہ سے محمد مصطفیٰؐ یہ کہتے ہوئے آئے۔ اے ہر قسم کی بلندیوں والے میں حاضر ہوں (حسن)

۵۔ فرمایا موسیٰ نے احرام باندھا رملہ مصر سے اور گزرے روحا کے راستوں سے بحالت احرام کھینچتے تھے اپنے ناقہ کو کھجور کی چھال کی رسّی سے اور آپ قطرانی کپڑے کی دو عبائیں پہنے ہوئے تھے آپ کے تلبیہ کی آواز کا جواب پہاڑ دیتے تھے۔ (ض)

۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ سلیمانؑ نے مع جن وانس وطیور وہوا کے بیت اللہ کا حج کیا اور قباطی کپڑے کا لباس کعبہ کو پہنایا۔ (موثق)

۷۔ فرمایا کہ مسجد خیف میں سات سو انبیاء نے نماز پڑھی ہے اور رکن ومقام کے درمیان انبیاء کی قبریں ہیں اور آدم بھی حرم خدا کے اندر ہیں۔ (ض)

۸۔ فرمایا موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ستر نبیوں کے ساتھ حج کیا ان کے اونٹوں کی نکیل لیف خرما کی تھی وہ جب لبیک کہتے تھے تو پہاڑ اس کا جواب دیتے تھے اور موسیٰ کی دو عبائیں قطوانی پڑنے کی تھیں کہتے تھے حاضر ہے تیرا بندہ تیرے بندہ کا بیٹا۔ (مرسل)

۹۔ میں نے دیکھا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام دروازہ کی طرف سے حجر کے پاس آئے اور بیت سے دو ہاتھ ہٹ کر نماز پڑھی، میں نے کہا آپ کے اہل بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا میزاب کے مقابل نماز پڑھتے۔ فرمایا یہ حضرت ہارون کے دونوں بیٹوں شبر و شبیر کا مصلیٰ ہے۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستر نبی دفن ہیں جو مرے ہیں یا تو بھوک سے یا کوئی تکلیف اٹھا کر۔ (ض)

۱۱۔ فرمایا داؤد علیہ السلام جب مقام عرفہ میں تھے تو لوگوں کو دیکھا بڑی کثرت سے ہیں تو پہاڑ پر چڑھے اور دعا کرنے لگے جب عبادت سے فارغ ہوئے تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور کہا اے داؤد تمہارا رب کہتا ہے کہ تم پہاڑ پر کیوں چڑھے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ بہت سی آوازوں میں میرے اوپر کوئی آواز چھپ جاتی ہے پھر جبرئیل دریائی راستہ سے ان کو جدہ لے گئے چالیس روز بحری سفر کے بعد خشکی میں آئے۔ ایک چٹان ملی اس کو توڑا تو اس میں ایک کیڑا تھا پس جبرئیل نے کہا اے داؤد تمہارا رب کہتا ہے میں اس چٹان کے اندر اس کیڑے کی آواز سنتا ہوں تم نے خیال کیا کہ تمہاری آواز اور آوازوں میں مل کر مجھ سے مخفی ہو جائے گی۔

«باب ۹»

﴿ورود تبع و أصحاب الفيل البيت وحفر عبدالمطلب زمزم وهدم قريش﴾
﴿الكعبة و بنائهم اياها وهدم الحجاج لها و بنائه اياها﴾

۱ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن الحسين بن المختار قال: حدّثني إسماعيل بن جابر قال: كنت فيما بين مكّة و المدينة أنا و صاحب لي فتذاكرنا الأنصار فقال أحدنا: هم نُزّاع من قبائل وقال أحدنا: هم من أهل اليمن قال: فانتهينا إلى أبي عبدالله عليه السلام وهو جالس في ظلّ شجرة فابتدء الحديث ولم نسأله فقال: إنّ تبّعاً لمّا أن جاء من قبل العراق وجاء معه العلماء و أبناء الأنبياء فلمّا انتهى إلى هذا الوادي لهذيل أتاه اُناس من بعض القبائل فقالوا: إنّك تأتي أهل بلدة قد لعبوا بالناس زماناً طويلاً حتّى اتّخذوا بلادهم حرماً و بنيتهم ربّاً أو ربّة فقال: إن كان كما تقولون قتلت مقاتليهم وسبيت ذرّيّتهم و هدمت بنيتهم؛ قال: فسالت عيناه

حتّى وقعتا على خدّيه ، قال : فدعى العلماء وأبناء الأنبياء فقال : انظروني وأخبروني لما أصابني هذا ؟ قال : فأبوا أن يخبروه حتّى عزم عليهم قالوا : حدِّثنا بأيّ شيء حدّثت نفسك ؟ قال : حدّثت نفسي أن أقتل مقاتليهم وأسبي ذرّيّتهم وأهدم بنيتهم ، فقالوا : إنّا لانرى الّذي أصابك إلّا لذلك ، قال : ولم هذا ؟ قالوا : لأنّ البلد حرم الله والبيت بيت الله وسكّانه ذرّيّة إبراهيم خليل الرّحمن ، فقال : صدقتم فما مخرجي ممّا وقعت فيه ؟ قالوا : تحدّث نفسك بغير ذلك فعسى الله أن يردّ عليك ، قال : فحدّث نفسه بخير فرجعت حدقتاه حتّى ثبتتا مكانهما قال : فدعى بالقوم الّذين أشاروا عليه بهدمها فقتلهم ثمّ أتى البيت وكساه و أطعم الطعام ثلاثين يوماً كلّ يوم مائة جزور حتّى حملت الجفان إلى السباع في رؤوس الجبال ونثرت الأعلاف في الأودية للوحوش ثمّ انصرف من مكّة إلى المدينة فأنزل بها قوماً من أهل اليمن من غسّان و هم الأنصار .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد بن حمران ؛ و هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا أقبل صاحب الحبشة بالفيل يريد هدم الكعبة مرّوا بإبل لعبدالمطّلب فاستاقوها فتوجّه عبدالمطّلب إلى صاحبهم يسأله ردّ إبله عليه فاستأذن عليه فأذن له وقيل له : إنّ هذا شريف قريش أو عظيم قريش وهو رجل له عقل و مروّة ، فأكرمه وأدناه ثمّ قال لترجمانه : سله ماحاجتك ، فقال له : إنّ أصحابك مرّوا بإبل لي فاستاقوها فأحببت أن تردّها عليّ ، قال : فتعجّب من سؤاله إيّاه ردّ الإبل وقال : هذا الّذي زعمتم أنّه عظيم قريش و ذكرتم عقله يدع أن يسألني أن أنصرف عن بيته الّذي يعبده أما لو سألني أن أنصرف عن هدّه لانصرفت له عنه ، فأخبره التّرجمان بمقالة الملك فقال له عبدالمطّلب : إنّ لذلك البيت ربّاً يمنعه وإنّما سألتك ردّ إبلي لحاجتي إليها ، فأمر بردّها عليه و مضى عبد المطلب حتّى لقي الفيل على طرف الحرم ، فقال له : محمود ؛ فحرّك رأسه فقال له : أتدري لما جيئ بك ؟ فقال برأسه : لا(٢) ، فقال : جاؤوا بك لتهدم بيت ربّك أفتفعل ؟ فقال برأسه : لا ، قال : فانصرف عنه عبد المطّلب وجاؤوا بالفيل ليدخل الحرم ، فلمّا انتهى إلى طرف الحرم امتنع من الدّخول فضربوه فامتنع فأداروا به نواحي الحرم كلّها ، كلّ ذلك يمتنع عليهم فلم يدخل و بعث

الله عليهم الطير كالخطاطيف في مناقيرها حجر كالعدسة أو نحوها فكانت تحاذي برأس الرّجل ثمّ ترسلها على رأسه فتخرج من دبره حتّى لم يبق منهم أحدٌ إلّا رجل هرب فجعل يحدّث النّاس بما رأى إذا طلع عليه طائر منها فرفع رأسه فقال: هذا الطير منها وجاء الطّير حتّى حاذى برأسه ثمّ ألقاها عليه فخرجت من دبره فمات.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن النّعمان، عن سعيد بن عبدالله الأعرج، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إنّ قريشاً في الجاهليّة هدموا البيت فلمّا أرادوا بناءه حيل بينهم وبينه واُلقي في روعهم الرّعب حتّى قال قائل منهم: ليأتي كلّ رجل منكم بأطيب ماله ولا تأتوا بمال اكتسبتموه من قطيعة رحم أو حرام ففعلوا فخلّي بينهم وبين بنائه فبنوه حتّى انتهوا إلى موضع الحجر الأسود فتشاجروا فيه أيّهم يضع الحجر الأسود في موضعه حتّى كاد أن يكون بينهم شرٌّ فحكّموا أوّل من يدخل من باب المسجد فدخل رسول الله صلّى الله عليه وآله فلمّا أتاهم أمر بثوب فبسط ثمّ وضع الحجر في وسطه ثمّ أخذت القبائل بجوانب الثّوب فرفعوه ثمّ تناوله صلّى الله عليه وآله فوضعه في موضعه فخصّه الله به.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم؛ وغيره بأسانيد مختلفة رفعوه قالوا: إنّما هدمت قريش الكعبة لأنّ السيل كان يأتيهم من أعلا مكّة فيدخلها فانصدعت وسرق من الكعبة غزال من ذهب رجلاه من جوهر وكان حائطها قصيراً وكان ذلك قبل مبعث النّبيّ صلّى الله عليه وآله بثلاثين سنة فأرادت قريش أن يهدموا الكعبة ويبنوها ويزيدوا في عرصتها ثمّ أشفقوا من ذلك وخافوا إن وضعوا فيها المعاول أن تنزل عليهم عقوبة، فقال الوليد بن المغيرة دعوني أبدء فإن كان لله رضى لم يصبني شيء وإن كان غير ذلك كففنا، فصعد على الكعبة وحرّك منه حجراً فخرجت عليه حيّة وانكسفت الشّمس فلمّا رأوا ذلك بكوا وتضرّعوا وقالوا: اللّهمّ إنّا لا نريد إلّا الاصلاح، فغابت عنهم الحيّة فهدموه ونحّوا حجارته حوله حتّى بلغوا القواعد الّتي وضعها إبراهيم عليه السلام فلمّا أرادوا أن يزيدوا في عرصته وحرّكوا القواعد الّتي وضعها إبراهيم عليه السلام أصابتهم زلزلة شديدة وظلمة فكفّوا عنه وكان بنيان إبراهيم الطّول ثلاثون ذراعاً والعرض اثنان وعشرون ذراعاً

والسّمك تسعة أذرع ، فقالت قريش : نزيد في سمكها فبنوها فلمّا بلغ البناء إلى موضع الحجر الأسود تشاجرت قريش في وضعه فقال كلّ قبيلة : نحن أولى به نحن نضعه فلمّا كثر بينهم تراضوا بقضاء من يدخل من باب بني شيبة فطلع رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا: هذا الأمين قد جاء، فحكّموه فبسط رداءه وقال بعضهم : كساء طاروني كان له و وضع الحجر فيه ثمّ قال : يأتي من كلّ ربع من قريش رجل فكانوا عتبة بن ربيعة بن عبد شمس والأسود بن المطّلب من بني أسد بن عبدالعزّى . و أبو حذيفة بن المغيرة من بني مخزوم . و قيس بن عديّ من بني سهم فرفعوه ووضعه النّبيّ صلى الله عليه وآله في موضعه وقد كان بعث ملك الرّوم بسفينة فيها سقوف و آلات وخشب وقوم من الفعلة إلى الحبشة ليبنى له هناك بيعة فطرحتها الرّيح إلى ساحل الشّريعة فبطحت فبلغ قريشاً خبرها فخرجوا إلى السّاحل فوجدوا ما يصلح للكعبة من خشب و زينة وغير ذلك فابتاعوه وصاروا به إلى مكّة فوافق ذرع ذلك الخشب البناء ماخلا الحجر فلمّا بنوها كسوها الوصائد وهي الأردية .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن داود بن سرحان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله ساهم قريشاً في بناء البيت فصار لرسول الله صلى الله عليه وآله من باب الكعبة إلى النّصف مابين الرّكن اليمانيّ إلى الحجر الأسود .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ؛ وغيره رفعوه قال : كان في الكعبة غزالان من ذهب وخمسة أسياف فلمّا غلبت خزاعة جرهم على الحرم ألقت جرهم الأسياف و الغزالين في بئر زمزم وألقوا فيها الحجارة وطمّوها وعمّوا أثرها ، فلمّا غلب قصيّ على خزاعة لم يعرفوا موضع زمزم و عمي عليهم موضعها ، فلمّا غلب عبد المطّلب وكان يفرش له في فناء الكعبة ولم يكن يفرش لأحد هناك غيره فبينما هو نائم في ظلّ الكعبة فرأى في منامه أتاه آت فقال له : احفر برّة ، قال : وما برّة ؟ ثمّ أتاه في اليوم الثّاني فقال : احفر طيّبة ، ثمّ أتاه في اليوم الثّالث فقال : احفر المصونة ، قال : وما المصونة؟ ثمّ أتاه في اليوم الرّابع فقال : احفر زمزم لاتنزح ولا تذم تسقي الحجيج الأعظم عند

الغراب الأعصم عند قرية النمل وكان عند زمزم حجر يخرج منه النمل فيقع عليه الغراب الأعصم في كلّ يوم يلتقط النمل فلمّا رأى عبد المطّلب هذا عرف موضع زمزم فقال لقريش: إنّي اُمرت في أربع ليال في حفر زمزم وهي مأثرتنا وعزّنا فهلمّوا نحفرها فلم يجيبوه إلى ذلك فأقبل يحفرها هو بنفسه وكان له ابن واحد وهو الحارث وكان يعينه على الحفر، فلمّا صعب ذلك عليه تقدّم إلى باب الكعبة ثمّ رفع يديه و دعا الله عزّ وجلّ و نذر له إن رزقه عشر بنين أن ينحر أحبّهم إليه تقرّباً إلى الله عزّ وجلّ فلمّا حفر وبلغ الطّوى طوى إسماعيل وعلم أنّه قد وقع على الماء كبّر و كبّرت قريش وقالوا: يا أبا الحارث هذه مأثرتنا ولنا فيها نصيب، قال لهم: لم تعينوني على حفرها هي لي ولولدي إلى آخر الأبد.

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن القاسم بن يحيى، عن جدّه الحسن بن راشد قال: سمعت أبا إبراهيم عليه السلام يقول: لمّا احتفر عبد المطّلب زمزم وانتهى إلى قعرها خرجت عليه من إحدى جوانب البئر رائحة منتنة أفظعته فأبى أن ينثني وخرج ابنه الحارث عنه ثمّ حفر حتّى امعن فوجد في قعرها عيناً تخرج عليه برائحة المسك ثمّ احتفر فلم يحفر إلّا ذراعاً حتّى تجاره النوم فرأى رجلاً طويل الباع حسن الشعر جميل الوجه جيّد الثوب طيّب الرائحة وهو يقول: احفر تغنم وجدّ تسلم ولا تدّخرها للمقسم، الأسياف لغيرك والبئر لك أنت أعظم العرب قدراً ومنك يخرج نبيّها ووليّها و الأسباط النجباء الحكماء العلماء البصراء والسيوف لهم وليسوا اليوم منك ولا لك ولكن في القرن الثاني منك بهم ينير الله الأرض و يخرج الشياطين من أقطارها ويذلّها في عزّها ويهلكها بعد قوّتها و يذلّ الأوثان و يقتل عبّادها حيث كانوا ثمّ يبقى بعده نسل من نسلك هو أخوه ووزيره و دونه في السنّ وقد كان القادر على الأوثان لا يعصيه حرفاً و لا يكتمه شيئاً و يشاوره في كلّ أمر هجم عليه واستعيى عنها عبد المطّلب فوجد ثلاثة عشر سيفاً مسندة إلى جنبه فأخذها و أراد أن يبثّ، فقال: و كيف و لم أبلغ الماء ثمّ حفر فلم يحفر شبراً حتّى بدا له قرن الغزال ورأسه فاستخرجه وفيه طبع لا إله إلّا الله محمّد رسول الله عليّ وليّ الله فلان خليفة الله فسألته فقلت: فلان متى كان قبله أو بعده؟ قال: لم يجيء بعد ولا جاء

شيء من أشراطه فخرج عبد المطّلب وقد استخرج الماء و أدرك وهو يصعد فإذا أسود له ذنب طويل يسبقه بداراً إلى فوق فضربه فقطع أكثر ذنبه ثمّ طلبه ففاته وفلان قاتله إن شاء الله ومن رأى عبدالمطّلب أن يبطل الرّؤيا الّتي رآها في البئر ويضرب السّيوف صفائح البيت فأتاه الله بالنّوم فغشيه وهو في حجر الكعبة فرأى ذلك الرّجل بعينه وهو يقول : يا شيبة الحمد احمد ربّك فإنّه سيجعلك لسان الأرض ويتبعك قريش خوفاً ورهبة وطمعاً ، ضع السّيوف في مواضعها واستيقظ عبد المطّلب فأجابه أنّه يأتيني في النّوم فإن يكن من ربّي فهو أحبّ إليّ وإن يكن من شيطان فأظنّه مقطوع الذّنب ، فلم ير شيئاً ولم يسمع كلاماً فلمّا أن كان اللّيل أتاه في منامه بعدّة من رجال و صبيان فقالوا له : نحن أتباع ولدك و نحن من سكّان السّماء السّادسة السّيوف ليست لك تزوّج في مخزوم تقو[ى] واضرب بعد في بطون العرب ، فإن لم يكن معك مال فلك حسب فادفع هذه الثّلاثة عشر سيفاً إلى ولد المخزوميّة ولا يبان لك أكثر من هذا وسيف لك منها واحد سيقع من يدك فلا تجد له أثر إلّا أن يستجنه جبل كذا وكذا فيكون من أشراط قائم آل محمّد صلّى الله عليه وعليهم فانتبه عبد المطّلب وانطلق والسّيوف على رقبته فأتى ناحية من نواحي مكّة ففقد منها سيفاً كان أرقّها عنده فيظهر من ثمّ ، ثمّ دخل معتمراً وطاف بها على رقبته والغزالين أحداً وعشرين طوافاً وقريش تنظر إليه وهو يقول : اللّهمّ صدّق وعدك فأثبت لي قولي وانشر ذكري وشدّ عضدي وكان هذا ترداد كلامه وما طاف حول البيت بعد رؤياه في البئر ببيت شعر حتّى مات ولكن قد ارتجز على بنيه يوم أراد نحر عبدالله فدفع الأسياف جميعها إلى بني المخزوميّة إلى الزّبير وإلى أبي طالب وإلى عبدالله فصار لأبي طالب من ذلك أربعة أسياف سيف لأبي طالب وسيف لعليّ وسيف لجعفر وسيف لطالب وكان للزّبير سيفان وكان لعبد الله سيفان ثمّ عاد[ت] فصارت لعليّ الأربعة الباقية اثنين من فاطمة واثنين من أولادها فطاح سيف جعفر يوم اُصيب فلم يدر في يد من وقع حتّى السّاعة ؛ ونحن نقول : لا يقع سيف من أسيافنا في يد غيرنا إلّا رجل يعين به معنا إلّا صار فحماً قال : وإنّ منها لواحد[اً] في ناحية يخرج كما تخرج الحيّة فيبين منه ذراع وما يشبهه فتبرق له الأرض مراراً ثمّ يغيب فإذا

كان الليل فعل مثل ذلك فهذا دأبه حتّى يجيء صاحبه ولو شئت أن اُسمّي مكانه لسمّيته ولكن أخاف عليكم من أن اُسمّيه فتسمّوه فينسب إلى غير ما هو عليه .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي عليّ صاحب الأنماط ، عن أبان بن تغلب قال : لمّا هدم الحجّاج الكعبة فرّق الناس ترابها فلمّا صاروا إلى بنائها فأرادوا أن يبنوها خرجت عليهم حيّة فمنعت النّاس البناء حتّى هربوا فأتوا الحجّاج فأخبروه فخاف أن يكون قد منع بناءها فصعد المنبر ثمّ نشد الناس وقال : أنشد الله عبداً عنده ممّا ابتلينا به علم لما أخبرنا به ، قال : فقام إليه شيخ فقال : إن يكن عند أحد علم فعند رجل رأيته جاء إلى الكعبة فأخذ مقدارها ثمّ مضى فقال الحجّاج : من هو ؟ قال : عليّ بن الحسين عليهما السلام فقال : معدن ذلك فبعث إلى عليّ ابن الحسين صلوات الله عليهما فأتاه فأخبره ما كان من منع الله إيّاه البناء ، فقال له عليّ بن الحسين عليهما السلام : يا حجّاج عمدت إلى بناء إبراهيم وإسماعيل فألقيته في الطريق و انتهبته كأنّك ترى أنّه تراث لك اصعد المنبر وأنشد الناس أن لا يبقى أحد منهم أخذ منه شيئاً إلّا ردّه ، قال : ففعل فأنشد الناس أن لا يبقى منهم أحد عنده شيء إلّا ردّه قال : فردّوه فلمّا رأى جمع التراب أتى عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما فوضع الأساس وأمرهم أن يحفروا قال : فتغيّبت عنهم الحيّة وحفروا حتّى انتهوا إلى موضع القواعد، قال لهم عليّ بن الحسين عليهما السلام : تنحّوا فتنحّوا فدنا منها فغطّاها بثوبه ثمّ بكى ثمّ غطّاها بالتراب بيد نفسه ثمّ دعا الفعلة فقال : ضعوا بناءكم ، فوضعوا البناء فلمّا ارتفعت حيطانها أمر بالتراب فقلب فألقي في جوفه فلذلك صار البيت مرتفعاً يصعد إليه بالدّرج .

باب ۹

اصحاب فیل کا کعبہ پر حملہ عبد المطلب کا چاہ زمزم کھودنا وغیرہ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے میں اور میرا ایک دوست ، ہم نے انصار کے متعلق تذکرہ کیا۔ ہم میں

سے ایک نے کہا وہ قبائلیوں میں سے نکلے ہیں ایک نے کہا وہ اہل یمن سے ہیں ہم حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آئے آپ درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے آپ نے بغیر ہمارے سوال کے بات کی ابتدا کی۔ فرمایا تبع جب عراق کی طرف سے آیا اور اس کے ساتھ علما و اولاد انبیا تھی جب وادی ہذیل میں پہنچا تو اس کے پاس بعض قبیلوں کے لوگ آئے اور اس سے کہنے لگے تم ایسے لوگوں کے پاس آئے ہو جو مدت دراز سے لوگوں کے ساتھ کھیلے ہیں اب انھوں نے اپنے شہروں کو حرم بنا لیا ہے اور اپنے گھروں رب و ربہ (خدا اور بت) کی جگہ بنا لیا ہے اس نے کہا اگر ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو تو میں ان سے ضرور لڑوں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا اور ان کے گھروں کو ڈھا دوں گا۔ حضرت نے فرمایا یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نکل کر اس کے رخسار پر آگئیں۔ فرمایا تبع نے علمار اور انبیار کو بلا کر کہا یہ صورت ہے مجھے کیا کرنا چاہیئے انھوں نے رائے دینے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا تب انھوں نے کہا جو آپ کے دل میں ہو وہ کہیئے، اس نے کہا میرے دل میں ہے کہ لڑوں اور ان کی اولاد کو قید کروں اور گھروں کو گرا دوں انھوں نے کہا ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ امام نے فرمایا اس لئے کہ ایسا نہیں انھوں نے کہا یہ حرم خدا ہے اللہ کا گھر ہے اور یہاں کے ساکن ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد ہیں۔ اس نے کہا تم نے سچ کہا۔ لیکن جو ارادہ میرا ہے وہ بدلنے والا نہیں انھوں نے کہا آپ اپنے نفس سے پھر اس بارہ میں بات کریں شاید اللہ خیال بدل دے اس کے نفس نے نیک رائے دی اور وہ باز رہا اور اس کی دونوں آنکھیں اپنی جگہ پر آگئیں پھر وہ جیسی تھیں ویسی ہی ہوگئیں۔

پھر اس نے ان کو بلایا جنھوں نے بیت اللہ کو ڈھانے کا مشورہ دیا تھا پس ان سب کو قتل کیا پھر خانہ کعبہ میں آیا اور اسے لباس پہنایا اور ایک ماہ تک ہر روز اہل مکہ کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ بڑے ظرفوں میں ان درندوں کے لئے کھانا بھیجا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر تھے اور مویشیوں کے لئے چارہ فراہم کیا اور وہاں سے مدینہ آیا یمن والے غسانیوں کو وہاں اتارا یہ انصار کہلائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب بادشاہ حبش کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے ہاتھی لے کر آیا تو عبدالمطلب کے اونٹوں کی طرف سے گزرا اور ان کو ہنکا کر لے گیا۔ عبدالمطلب بادشاہ کے پاس گئے تاکہ واپسی کا مطالبہ کریں اس سے ملنے کی اجازت چاہی، جب گئے تو ان کے متعلق بتایا گیا کہ یہ شریف قریش ہیں اور ان کے سردار ہیں اور صاحب عقل و فہم ہستی ہیں اس نے عزت کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا پھر اپنے ترجمان سے کہا پوچھو کیا حاجت ہے انھوں نے کہا تیرے سپاہی میرے اونٹ ہنکا لائے ہیں ان کی واپسی کے لئے آیا ہوں اس نے اس سوال پر تعجب کیا اور کہنے لگا یہی وہ ہیں جن کو قریش کا سردار اور صاحب عقل و فہم کہا گیا ہے انھوں نے مجھ سے یہ درخواست نہ کی کہ ان کی عبادت گاہ کا انہدام نہ کروں اگر یہ درخواست کرتے تو میں پلٹ جاتا۔ ترجمان نے بادشاہ کا قول بیان کیا۔ عبدالمطلب نے کہا اس سے کہو اس گھر کا ایک مالک ہے وہ تیرے حملے کو رد کرے گا۔ میں اونٹوں کا مالک ہوں لہٰذا ان کی واگزاشت چاہتا ہوں اس نے واپسی کا حکم دے دیا۔

عبدالمطلب وہاں سے چلے اور اس ہاتھی کے پاس آئے جو حرم کے پاس کھڑا تھا اس سے کہا اے محمود اس نے سر ہلایا فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے سر ہلا کر کہا نہیں۔ فرمایا تیرے رب کا گھر گرانے کے لئے کیا تو ایسا کرے گا اس نے سر ہلایا کہ نہیں، یہ کہہ کر عبدالمطلب چلے آئے اور وہ ہاتھی لے کر حرم میں داخلہ کے لئے بڑھے لیکن ہاتھی نے قدم آگے نہ بڑھایا انھوں نے اسے مارا اور آگے بڑھانا چاہا وہ نہ بڑھا تو پھر مارا اگر وہ نہ بڑھا تب انھوں نے چاروں طرف سے حرم کو گھیر لیا۔ پس خدا نے ابابیل جیسے پرندے بھیجے جن کی منقاروں میں مسور کے دانے کے برابر کنکری تھی، وہ ہر ایک کے سر کے اوپر آئے اور کنکری اس پر ڈالی جو بدن پھوڑ کر اس کے مقعد سے نکل گئی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہا سوائے ایک کے جو لوگوں سے یہ حال بیان کرنے کے لئے باقی رہا ایک پرندہ اس کے سر پر بھی منڈلاتا رہا یہاں تک کہ اس نے کنکری اس کے سر پر بھی گرا دی جو مقعد سے جا نکلی اور وہ بھی مرگیا۔ (م)

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش نے خانۂ کعبہ کو گرا دیا جب بنانے کا ارادہ کیا تو ان کے درمیان اختلاف ہوا اور ان کے دلوں میں رعب سما گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ ہر ایک تم میں سے اپنا اپنا پاک و طیب مال لائے ایسا مال نہ ہو جو قطع رحم یا بطریق حرام حاصل کیا گیا ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پس انھوں نے تعمیر کا کام شروع کر دیا جب حجر اسود تک پہنچے تو اس امر میں جھگڑا شروع ہوا کہ حجر کو اس کی جگہ پر رکھے کون، قریب تھا کہ فتنہ برپا ہو جائے آخر طے پایا کہ جو شخص سب سے پہلے دروازہ سے داخل ہو وہ رکھے چنانچہ حضرت رسول خدا داخل ہوئے آپؐ نے کہا ایک چادر لاؤ اسے بچھا کر آپ نے حجر کو اس میں رکھا اور قبائلیوں سے کہا ہر ایک اس کا ایک ایک گوشہ پکڑ لے اس کے بعد آپؐ نے حجر کو اٹھا کر اس کی جگہ رکھ دیا اور اللہ نے یہ کام آپ سے مخصوص کیا۔ (م)

۴۔ فرمایا قریش نے اس لئے کعبہ کو گرایا کہ مکہ کے بالائی حصہ سے جو سیلاب آیا تھا اس سے دیوار شق ہو گئی تھی اور کعبہ کے اندر سے جو ہرن چوری ہو گیا جو سونے یا جواہرات کا تھا اور اس کی دیواریں نیچی تھیں یہ واقعہ بعثت نبی سے چھبیس برس پہلے کا ہے۔ قریش نے کعبہ کو گرا کر دوبارہ بنانے اور عمارت کو بڑھانے کا ارادہ کیا۔ پھر اس بات سے ڈرے کہ اس پر پھاوڑہ چلائیں اور عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا اس کام کے لئے مجھے چھوڑ دو اگر اس کام میں اللہ کی مرضی ہوتی تو مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور اس کے سوا کچھ ہوا تو میں کافی ہوں پس وہ کعبہ پر چڑھ گیا اور ایک پتھر کو حرکت دی وہاں سے ایک سانپ نکلا اور سورج گرہن میں آیا یہ دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور کہنے لگے یا اللہ ہم نے اس عمل سے عمارت میں اصلاح چاہی ہے پس سانپ غائب ہو گیا۔ انھوں نے کعبہ کو گرا دیا اور اس کے پتھر اس کے آس پاس رکھ دیئے جب ان بنیادوں تک پہنچے جو ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھیں تو انھوں نے انکیں بڑھانا چاہا۔ عرض میں جوں ہی بنیادوں کو ہلایا سخت زلزلہ آ گیا اور تاریکی چھا گئی پس وہ رک گئے۔ حضرت ابراہیم

کی بنیادوں کا طول تیس ہاتھ تھا اور چوڑائی ۲۲ ہاتھ اور بلندی ۹ ہاتھ، قریش نے کہا بلندی بڑھائی جائے۔ پس انھوں تعمیر کی، جب تعمیر حجر اسود تک پہنچی تو حجر اسود کے رکھتے وقت قریش میں جھگڑا ہو گیا ہر قبیلہ کا کہنا تھا کہ ہم اس کے رکھنے کا زیادہ مستحق ہوں آخر جب نزع نے طول پکڑا تو اس بات پر فیصلہ ہوا کہ کل جو سب سے باب بنی شیبہ میں داخل ہو وہ رکھے۔ پس حضرت رسول خدا داخل ہوئے۔ لوگوں نے کہا یہ امین ہیں انہی کو حکم بنایا جائے۔ حضرتؐ نے اپنی چادر بچھا دی بعض نے کہا وہ طارونی تھی حضرت نے اس میں حجر کو رکھا اس کے بعد فرمایا قریش کے ہر قبیلے کا سردار آئے پس بنی عتبہ بن ربیعہ ابن عبد الشمس اور اسود بن مطلب اور بنی اسد سے ابن عبد العزیٰ اور ابو حذیفہ بن المغیرہ بنی مخزوم سے قیس بن عادی بنی سہم سے، ان سب نے چادر کو پکڑ کر اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حجر کو اس کے مقام پر رکھا۔

اور بادشاہ روم نے ایک کشتی میں چھتوں کے تختے اور لکڑی کے متعلق اوزار اور کاریگروں کو حبشہ بھیجا تھا کہ وہاں جا کر فروخت کریں ہوا نے اس کشتی کو ساحل شریعت پر پہنچا دیا اور وہ وہاں ٹھہر گئی جب قریش کو خبر ملی تو وہ ساحل پر گئے اور وہاں کعبہ کی ضرورت کے مطابق لکڑی کا سامان زیبائش وغیرہ پایا پس اسے خرید کر مکہ لے آئے وہ پوری ثابت ہوئی انھوں نے سوائے حجر کے اور سب تعمیر مکمل کر لی اس کے بعد انھوں نے سرخ رنگ کے کپڑے سے اس کا لباس تیار کیا اور وہ چادروں کی صورت میں تھا۔ (مرفوع)

۵۔ فرمایا حضرت نے تعمیر کعبہ میں حضرت رسول خدا قریش کے ساتھ شریک رہے یہ شرکت باب کعبہ سے لے کر نصف حصہ تک اس رقبہ کے تھی جو باب کعبہ کے رکن یمانی سے حجر تک ہے۔ (حسن)

۶۔ کعبہ میں سونے کے دو ہرن تھے اور پانچ تلواریں جب خزاعہ نے جرہم پر غلبہ حاصل کیا تو جرہم نے وہ تلواریں اور ہرن کنوئیں میں ڈال دیئے یعنی زمزم میں اور اس میں پتھر بھر کر اس کا نشان باقی نہ رکھا جب قصی خزاعہ پر غالب آئے تو انھوں نے زمزم کا کوئی نشان باقی نہ پایا اس کا مقام ان سے پوشیدہ رہا۔ جب عبد المطلب نے غلبہ حاصل کیا تو ان کے لئے صحن کعبہ میں فرش بچھایا جاتا تھا ان سے پہلے اور کسی کے لئے ایسا نہیں کیا جاتا تھا۔

جب وہ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے تو انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا کہہ رہا ہے کہ برہ کو کھودو دوسرے روز اس نے خواب میں کہا طیبہ کو کھودو، تیسرے روز اس نے کہا معصونہ کو کھودو، چوتھے روز کہا زمزم کو کھودو اور سستی نہ کرو اور کسی کی مذمت کا خوف نہ کرو یہ کنواں حاجیوں کے تمام مجمع کو سیراب کرے گا وہاں کھودو جہاں سفید پروں والا کوا ہے اور جہاں چیونٹیوں کا دل ہے۔

جب عبد المطلب نے خواب میں یہ دیکھا اور زمزم کی جگہ معلوم ہوگئی تو قریش سے کہا چار راتوں سے میں زمزم کا کھودنا دیکھ رہا ہوں یہ ہمارے بزرگوں کی یادگار ہے ہماری عزت کا سرمایہ ہے آؤ تاکہ ہم اسے کھودیں کسی نے ہامی نہ

بھری اس کے بعد خود کھودنے پر آمادہ ہوئے ان کے اس وقت صرف ایک بیٹا حارث نامی تھا وہی کھودنے میں مدد کرتا تھا۔

جب یہ کام دشوار معلوم ہوا تو باب کعبہ پر آکر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نذر کی کہ اگر خدا انہیں دس بیٹے دے تو ان میں سے جو سب سے زیادہ محبوب ہوگا اسے راہ خدا میں ذبح کریں گے۔ غرضیکہ بعد میں پھر کھودا جب اس پتھریلی جگہ پہنچے جو طوی اسمٰعیل کہلاتی ہے اور پانی کے آثار ظاہر ہوئے تو عبدالمطلب نے تکبیر کہی اور کہنے لگے یہ ہمارے بزرگوں کی یادگار ہے لہٰذا اس میں ہمارا بھی حصہ ہے فرمایا تم نے میری مدد نہیں کی کھودنے میں لہٰذا یہ میرا اور میرے بیٹے کا ہے قیامت تک۔ (مرفوع)

۷۔ جب زمزم کو کھودتے کھودتے آخر پر پہنچے تو ایک طرف سے بڑی بدبودار ہوا نکلی جس سے کھودنے کا کام رکا لیکن انھوں نے روگردانی نہ کی لیکن ان کے فرزند حارث باہر نکل گئے کھودنے کا کام جاری رہا اس کے بعد تہہ میں ایک چشمہ پایا جس سے مشک کی سی خوشبو آئی، آگے ایک ہاتھ اور کھودا ہوگا کہ نیند غالب آئی کہ ایک قدآور شخص کو دیکھا، خوبصورت بال، خوبصورت چہرہ، عمدہ لباس، خوشبو سے معطر وہ کہہ رہا ہے کھود ختم کرو اور کوشش کرو، تم سلامت رہو گے اور ان تلواروں کو اپنے غیر پر تقسیم کرنے کے لئے ذخیرہ مت بناؤ، سونا خاص تمہارے ہی لئے ہے تم بلحاظ قدر و منزلت سردار عرب ہو تمہاری نسل میں نبی اور ولی ہوگا، اسباط ہوں گے علماء ہوں گے حکماء ہوں گے صاحب بصیرت ہوں گے اور یہ تلواریں ان کے لئے ہیں۔

لیکن یہ چیزیں تمہارے لئے اب نہیں بلکہ دوسری صدی میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جن کے نور سے زمین روشن ہوگی اور اطراف ارض سے شیاطین نکالے جائیں گے وہ ذلیل ہوں گے اور بعد قوت کے ہلاک ہوں گے ان کے بت ذلیل ہوں گے ان کے پجاری قتل کئے جائیں گے جہاں کہیں ہوں گے پھر اس کے بعد تمہاری نسل سے اس نبی کا بھائی اور وزیر ہوگا جو سن میں اس سے کم ہوگا اور وہ قادر ہوگا بت شکنی پر اور نبی کی کسی بات پر نافرمانی نہ کرے گا اور نہ نبی اس سے کسی بات کو چھپائے گا اور ہر امر میں اس سے مشورہ کرے گا۔ عبدالمطلب پر اس خواب سے فکر کا ہجوم ہوا اور وہ بھی کہ سمجھنے میں حیران رہ گئے انھوں نے اپنے پہلو کے برابر ۱۳ تلواروں کو رکھا ہوا پایا انھوں نے اس کو اٹھایا۔

اور اوپر جانا چاہا پھر دل میں کہا کہ ابھی تو میں پانی تک نہیں پہنچا پس پھر کھودنے لگے ابھی ایک بالشت ہی کھودا ہوگا کہ ہرن کا سینگ اور اس کا سر برآمد ہوا جس پر چھپا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ فلاں خلیفۃ اللہ، میں نے کہا فلاں اس نبی کے قبل ہوگا یا بعد، کہا ابھی اس کے شرائط کے متعلق کچھ نہیں آیا۔ پس عبدالمطلب پانی نکلنے کے بعد کنوئیں سے باہر نکلنے لگے تو ایک کالا سانپ جس کی لمبی دُم تھی جلدی سے اوپر کی طرف چڑھا انھوں نے اس پر ضرب لگائی اس کی دُم کا زیادہ حصہ کٹ گیا پھر وہ ایسا چھپا کہ باوجود تلاش کے نہ ملا۔ فلاں (مراد حضرت حجت انشاءاللہ

اس کو قتل کریں گے۔ عبد المطلب کی خواہش ہوئی کہ اس خواب کو باطل قرار دیں جو کنویں کے اندر دیکھا تھا اور تلواریں خانہ کعبہ کے گوشوں میں گاڑ دیں ان کو نیند آ گئی وہ حجر کعبہ کے پاس تھے پھر اسی شخص کو کہتے سنا، اے شیبۃ الحمد اپنے رب کی حمد کرو، وہ تم کو عنقریب لسان الارض بنائے گا قریش تمہاری پیروی کریں گے کچھ خوف سے کچھ طمع سے، تلواروں کو ان کی جگہ پر رکھو، عبد المطلب جاگے اور جواب دیا۔ جو میرے خواب میں آیا اگر وہ میرے رب کی طرف سے ہے تو وہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر شیطان سے ہے تو میرے گمان میں وہی دُم کٹا ہے پس انھوں نے نہ کسی کو دیکھا اور نہ کوئی بات سنی۔ اس کے بعد پھر رات کو خواب میں کچھ مردوں اور لڑکوں کو یہ کہتے سنتے کہ ہم آپ کے فرزند کے تابعین میں سے ہیں۔ ہم چھٹے آسمان کے ساکنوں میں سے ہیں یہ تلواریں آپ کے لئے نہیں ہیں تم بنی مخزوم میں شادی کرو ان سے تم کو قوت حاصل ہوگی پھر دیگر بطون عرب سے تعلق پیدا کرنا اگر تمہارے پاس مال نہ بھی ہوگا تب بھی کچھ حرج نہ ہوگا۔ پس یہ تیرہ تلواریں اولاد مخزومیہ کو دے دو، پس اس سے زیادہ تمہارے لئے بیان نہیں، ان میں سے ایک تلوار تمہارے لئے ہے جو تمہارے ہاتھ سے گرے گی اسے اس اس طرح رسی سے باندھ کر رکھنا ورنہ اس کا پتہ نہ چلے گا یہی تلوار قائم آل محمد کے ظہور کی شرطوں میں سے ہوگی۔

عبد المطلب جب خواب سے جاگے تو تلواروں کو اپنی گردن پر رکھا اور مکہ کی سمت آئے ان میں سے ایک تلوار نکالی جو سب سے زیادہ تیز اور چمکدار تھی پھر وہاں سے نکلے اور عمرہ کی نیت سے داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ درآنحالیکہ ان کی گردن پر دو لٹکن بہرن تھے ۱۲ بار طواف کیا اور قریش دیکھ رہے تھے وہ کہتے جاتے تھے اے خدا تیرہ وعدہ سچا ہے میری بات کو ثابت رکھ، میرے ذکر کو نشر کر اور میرے بازو کو قوی کر، اور اس کلام کا تکرار کرتے جاتے تھے اور اس کے بعد کہ بیت اللہ میں خواب دیکھا تھا انھوں نے طواف نہیں کیا اور مر گئے اور جب وہ وقت آیا کہ حضرت عبد اللہ کو نحر کریں تو وہ سب تلواریں فاطمہ مخزومیہ کی اولاد کو دیں، زبیر اور ابو طالب کو چار اور ایک علی کو ایک جعفر کو، ایک طالب کو اور زبیر کے پاس دو رہیں اور دو عبد اللہ کو ملیں پھر دوبارہ تقسیم ہوئی تو علی کو چار دیں دو فاطمہ کو دو ان کی اولاد کو، جعفر کی تلوار گم ہوگئی اور پھر پتہ نہ چلا کس ہاتھ لگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کوئی تلوار ہماری تلواروں میں سے غیر کے پاس نہیں جا سکتی مگر وہ شخص جو اس سے ہماری اعانت کرے گا ورنہ وہ کھٹی ہو جائے اور ان تلواروں میں سے ایک تلوار ناحیہ مقدسہ سے اسی طرح نکلے گی جیسے سانپ بل کھاتا نکلتا ہے پس ظاہر ہوئی اس سے ہاتھ جیسی چیز ظاہر ہوگی جس سے بار بار زمین روشن ہوگی پھر غائب ہوگی رات آئی تو پھر ایسا ہی ہوا یہ ہے دابہ، جب تک اس کا مالک آئے اگر تو چاہے تو اس کا مقام بتا دوں تو بتا دوں گا لیکن مجھے تم لوگوں سے یہ خوف ہے کہ اگر میں اس کا نام بتا دوں تو تم اس

کا نام بیان کرو گے اور جو قوت اس کو ہے اسے عاجزی کی طرف نسبت دو گے۔ (م)

۸۔ ابان بن تغلب نے کہا جب حجاج نے کعبہ کو گرا دیا تو لوگ اس کی مٹی اٹھا اٹھا کر لے گئے جب اس کو بنانا چاہا تو ایک سانپ نکلا اور اس نے تعمیر سے روک دیا لوگ بھاگ کر حجاج کے پاس آئے اور اس کو واقعہ کی خبر دی وہ ڈر گیا کہ تعمیر سے روک دیا گیا ہے وہ منبر پر گیا اور لوگوں کو قسم دے کر کہا اگر کسی کو اس مصیبت کا سبب معلوم ہو تو ہمیں بتائے ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا صرف ایک ہی شخص ہیں جو اس کی بابت بتلا سکتے ہیں، اس نے کہا وہ کون ہیں کہا علی بن الحسین، اس نے حضرت کو بلا بھیجا اور اس رکاوٹ کی وجہ پوچھی۔ فرمایا اے حجاج تو نے ابراہیم و اسمٰعیل کی بنائی ہوئی عمارت کو گرا دیا اور اس کا متبرک ملبہ سڑک پر ڈلوا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اسے اٹھا اٹھا کر لے گئے تو نے ایسا عمل کیا گویا وہ تیری میراث تھا منبر پر جا اور لوگوں کو قسم دے کہ جس نے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کرے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہے غرض کہ سب نے لوٹا دیا سب مٹی جمع ہو گئی تو حضرت علی بن الحسین علیہ السلام آئے۔ آپ نے داغ بیل ڈالی اور مزدوروں کو کھودنے کا حکم دیا اس کے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا اور لوگوں نے کھودنا شروع کیا جب وہ قواعد تک پہنچے تو حضرت نے فرمایا اب تم ہٹ جاؤ، وہ ہٹ گئے آپ بنیاد کے پاس گئے اور اپنے لباس سے ڈھانپ دیا۔ پھر مزدوروں کو بلایا اور فرمایا یہاں بنیاد رکھو۔ جب اس کی دیواریں کچھ بلند ہو گئیں تو جتنا ملبہ تھا اسے ان کے اندر بھروا دیا جس سے خانۂ کعبہ اتنا اونچا ہو گیا کہ سیڑھیوں سے چڑھا جائے۔

﴿باب﴾

﴿في قوله تعالى فيه آيات بينات﴾

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن سنان قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله عزَّ وجلَّ : «إنَّ أوَّل بيت وضع للناس للَّذي ببكّة مباركاً وهدى للعالمين٭فيه آيات بيّنات» ماهذه الآيات البيّنات؟ قال : مقام إبراهيم حيث قام على الحجر فأثّرت فيه قدماه والحجر الأسود ومنزل إسماعيل عليه السلام.

٢ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : قد أدركت الحسين عليه السلام قال : نعم أذكر وأنا معه في المسجد الحرام وقد دخل فيه السيل والناس يقومون على المقام يخرج الخارج يقول : قد ذهب به السيل و يخرج منه الخارج فيقول : هو مكانه قال : فقال لي : يا فلان ماصنع هؤلاء؟ فقلت : أصلحك

الله يخافون أن يكون السيل قدذهب بالمقام، فقال: ناد أنّ الله تعالى قدجعله علماً لم يكن ليذهب به فاستقرّوا و كان موضع المقام الّذي وضعه إبراهيم عليه السلام عند جدار البيت فلم يزل هناك حتّى حوّله أهل الجاهليّة إلى المكان الّذي هو فيه اليوم فلمّا فتح النبيّ صلى الله عليه وآله مكّة ردّه إلى الموضع الّذي وضعه إبراهيم عليه السلام فلم يزل هناك إلى أن ولي عمر بن الخطاب فسأل الناس من منكم يعرف المكان الّذي كان فيه المقام؟ فقال رجل: أنا قدكنت أخذت مقداره بنسع فهو عندي فقال: ائتني به فأتاه به فقاسه ثمّ ردّه إلى ذلك المكان.

باب

آیات بیّنات

۱۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا آیہ انّ اول بیت الخ میں آیات بینات سے کیا مراد ہے فرمایا مقام ابراہیم یعنی وہ پتھر جس پر نشان قدم ابراہیم ہے اور حجرا سود اور منزل اسمٰعیل۔

۲۔ زرارہ کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا، میں نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا ہے فرمایا ہاں میں بتاتا ہوں میں مسجد الحرام میں حضرت کے ساتھ تھا کہ سیلاب اس میں داخل ہوا لوگ مقام ابراہیم پر کھڑے تھے کوئی باہر نکلنے والا کہتا تھا مقام ابراہیم بہہ گیا کوئی کہتا تھا اپنی جگہ پر ہے حضرت نے پوچھا لوگ کیا کہتے ہیں، میں نے کہا لوگ خائف ہیں اس سے کہ سیلاب مقام ابراہیم کو بہالے جائے گا فرمایا پکار کر کہو اللہ نے اسے نشان قرار دیا ہے۔ سیلاب اسے بہا نہیں سکتا اپنے مقام پر ٹھہرے رہیں اور مقام کی وہ جگہ جہاں ابراہیم علیہ السلام نے رکھا تھا خانہ کعبہ کی دیوار کے پاس تھا وہیں رہا یہاں تک اہل جاہلیت نے اس جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو پھر اسی جگہ پر رکھا گیا جہاں ابراہیم نے رکھا تھا۔ وہ عمر کے وقت تک وہیں رہا۔ انھوں نے لوگوں سے کہا کوئی تم میں ہے جو مقام ابراہیم کی اصلی جگہ جانتا ہو۔ ایک شخص نے کہا اس کی بیت سے دوری کا ایک ناپ میرے پاس ہے انھوں نے کہا لے آؤ۔ پس پتھر کو اکھاڑ کر اسی کے لحاظ سے لگا دیا گیا۔ (موثق)

﴿باب نادر﴾

١ ـ محمّد بن عقيل ، عن الحسن بن الحسين ، عن عليّ بن عيسى ، عن عليّ بن الحسن ، عن محمّد بن يزيد الرفاعي رفعه أنّ أمير المؤمنين عليه السلام سئل عن الوقوف بالجبل لِمَ لم يكن في الحرم ؟ فقال : لأنّ الكعبة بيته والحرم بابه فلمّا قصدوه وافدين وقفهم بالباب يتضرّعون ، قيل له : فالمشعر الحرام لم صار في الحرم ؟ قال : لأنّه لمّا أذن لهم بالدّخول وقفهم بالحجاب الثاني فلمّا طال تضرّعهم بها أذن لهم لتقريب قربانهم فلمّا قضوا تفثهم تطهّروا بها من الذّنوب الّتي كانت حجاباً بينهم وبينه أذن لهم بالزّيارة على الطهارة قيل له : فلم حرّم الصيام أيّام التشريق ؟ قال : لأنّ القوم زوّار الله وهم في ضيافته ولا يجمل بمضيف أن يصوم أضيافه ، قيل له : فالتعلّق بأستار الكعبة لأيّ معنى هو ؟ قال : مثل رجل له عند آخر جناية وذنب فهو يتعلّق بثوبه يتضرّع إليه ويخضع له أن يتجافى عن ذنبه .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن صفوان ـ أو رجل ـ عن صفوان ، عن ابن بكير ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال ، إنّ المزدلفة أكثر بلاد الله هوامّاً فإذا كانت ليلة التروية نادى مناد من عند الله يا معشر الهوامّ ارحلن عن وفد الله ، قال : فتخرج في الجبال فتسمها حيث لاترى فإذا انصرف الحاجّ عادت .

باب

نوادر

١- امیرالمومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا جبل پر ٹھہرنے کے متعلق کہ جب وہ داخل حرم نہیں تو کیوں فرمایا کعبہ اللہ کا گھر ہے اور حرم اس کا دروازہ ہے جب آنے والے آنے کا ارادہ کریں تو ان کو دروازہ پر تضرع و زاری کرنی چاہیئے پوچھا گیا اور مشعر الحرام کو داخل حرم کیوں کیا گیا۔ فرمایا اذن دخول کے حجاب ثانی کے پاس ٹھہرنا چاہیئے۔ جب ان کی تضرع و زاری زیادہ ہو تو ان کو اجازت دی جائے قربانی کی جب وہ اس طرح

اپنے نفس کی کثافت دور کرلیں اور ان گناہوں سے پاک ہو جائیں جو حجاب بنے ہوئے تھے ان کے اور خدا کے درمیان، تو اذن دیا جائے زیارت کعبہ کا، کہا گیا روزہ کیوں حرام کیا گیا ایام تشریق میں فرمایا اس لئے کہ لوگ زائرین خدا ہو کر اس کے مہمان ہوتے ہیں اور میزبان کے لئے یہ اچھا نہیں کہ اس کا مہمان روزے سے ہو۔ پوچھا گیا کہ کعبہ کے پردوں سے تعلق رکھنے کا کیا مطلب، جب کسی کا آخری گناہ بھی رہ جائے تو اس کو چاہیئے کہ غلاف کعبہ پکڑ کر گریہ وزاری کرے تاکہ ہر گناہ سے دور ہو جائے۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفرؑ نے مزدلفہ اکثر بلاد اللہ ہے جب شب تروِیہ آتی ہے تو اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے کیڑے مکوڑو خدا کی بارگاہ میں آنے والوں سے دور ہو جاؤ پس وہ پہاڑوں سے نکل کر غیر معلوم جگہ میں چلے جاتے ہیں اور ان کے جانے کے بعد آ جاتے ہیں۔ (ض)

﴿باب ۱۳﴾

☆(ان الله عزوجل حرّم مكة حين خلق السماوات والارض)☆

١ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن عليّ بن النّعمان، عن سعيد الأعرج عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ قريشاً لمّا هدموا الكعبة وجدوا في قواعده حجراً فيه كتاب لم يحسنوا قراءته حتّى دعوا رجلاً فقرأه فإذا فيه: أنا الله ذو بكّة حرّمتها يوم خلقت السّماوات والأرض و وضعتها بين هذين الجبلين و حففتها بسبعة أملاك حفّاً (١).

٢ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضّال، عن ابن بكير، عن زرارة قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: حرّم الله حرمه أن يُختلى خلاه أو يعضد شجرة إلّا الإذخر أو يصاد طيره.

٣ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لمّا قدم رسول الله صلى الله عليه وآله مكّة يوم افتتحها فتح باب الكعبة فأمر بصور في الكعبة فطمست فأخذ بعضادتي الباب فقال: لا إله إلّا الله وحده لاشريك له صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ماذا تقولون وماذا تظنّون؟ قالوا: نظنّ خيراً و نقول خيراً أخ كريم وابن أخ كريم وقد قدرت، قال: فإنّي أقول كما قال أخي يوسف: لا

تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو أرحم الرّاحمين ، ألا إنّ الله قد حرّم مكّة يوم خلق السّماوات والأرض فهي حرام بحرام الله إلى يوم القيامة لا ينفر صيدها ولا يعضد شجرها ولا يختلى خلاها ولا تحلّ لقطتها إلّا لمنشد فقال العبّاس : يا رسول الله إلّا الإذخر فإنّه للقبر والبيوت ؟ فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله إلّا الإذخر .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله يوم فتح مكّة : إنّ الله حرّم مكّة يوم خلق السّماوات والأرض وهي حرام إلى أن تقوم السّاعة لم تحلّ لأحد قبلي ولا تحلّ لأحد بعدي ولم تحلّ لي إلّا ساعة من نهار .

باب ۱۲

اللہ نے مکّہ کو صاحبِ حرمت بنایا ہے

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب قریش نے کعبہ کو گرایا تو اس کی بنیادوں میں ایک پتھر پایا جس پر کچھ لکھا تھا لیکن لوگ پڑھ نہ سکے ایک شخص کو تلاش کیا۔ اس نے پڑھا۔ میں مکّہ کا مالک ہوں میں نے اسے صاحب حرمت بنایا ہے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کو ان دو پہاڑوں کے درمیان رکھا ہے اور اس کا طواف کرتے ہیں سات فرشتے۔ (ح)

۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ نے حرام کیا ہے اس کو کہ حرم کے اندر گھاس پامال کی جائے سوائے سوکھی گھاس کے اور درخت نہ کاٹا جائے اور پرندہ کا شکار نہ کیا جائے۔ (موثق)

۳۔ فرمایا جب رسول اللہ فتح مکہ کے بعد مکّہ آئے تو آپ نے کعبہ کو کھولا اور حکم دیا کہ جو تصویریں بنی ہوئی ہیں وہ مٹادی جائیں اور دروازہ کا بازو پکڑ کر فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ، اس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور مخالف گروہوں کو شکست دی ، اب بتاؤ تم کیا کہتے ہو اور میرے متعلق کیا گمان رکھتے ہو انھوں نے کہا نیکی کرنے کا ، آپ ہمارے اخِ کریم ہیں اور اخِ کریم کے فرزند ہیں آپ کو ہم پر ہر

طرح کی قدرت ہے فرمایا میں تمہارے حق میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا کہ اب تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ رحم کرنے والا ہے آگاہ ہو کہ اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے مکہ کو صاحب حرمت بنایا ہے پس وہ قیامت تک بحرمت ایزدی محترم ہے اس میں شکار نہ کیا جائے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا سبزہ نہ کچلا جائے اور اس میں گری پڑی چیز اٹھانا حلال نہیں مگر اعلان کرنے والے کے لئے، عباس نے کہا یا رسولُ اللہ کیا اذخر (ایک قسم کی خوشبودار گھاس جسے قبروں میں رکھتے ہیں اور جلانے کے لئے گھروں میں رکھتے ہیں) جو قبروں میں اور گھروں میں کام آتی ہے۔ فرمایا سوائے اذخر کے۔ (موثق)

۳۔ روز فتح مکہ رسولُ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت سے خانۂ کعبہ کو محترم بنایا ہے اور وہ محترم رہے گا روز قیامت تک، مجھ سے پہلے اور نہ میرے بغیر احرام داخل ہونا حلال نہیں، سوائے دن میں ایک ساعت کے لئے۔ (حسن)

﴿باب ۱۳﴾

﴿ في قوله تعالى : «ومن دخله كان آمناً» ﴾

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزَّ وجلَّ : «ومن دخله كان آمناً» البيت عنى أم الحرم ؟ قال : من دخل الحرم من النَّاس مستجيراً به فهو آمنٌ من سخط الله ومن دخله من الوحش والطَّير كان آمناً من أن يهاج أو يؤذى حتَّى يخرج من الحرم .

٢ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمَّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزَّ وجلَّ : « ومن دخله كان آمناً » قال : إذا أحدث العبد في غير الحرم جناية ثمَّ فرَّ إلى الحرم لم يسع لأحد أن يأخذه في الحرم ولكن يمنع من السوق ولا يبايع ولا يطعم ولا يسقى ولا يكلَّم ، فانّه إذا فعل ذلك به يوشك أن يخرج فيؤخذ وإذا جنى في الحرم جناية اُقيم عليه الحدُّ في الحرم لأنّه لم يدع للحرم حرمته .

محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن

عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزّ و جلّ : « ومن دخله كان آمناً » قال : إن سرق سارق بغير مكّة أو جنى جناية على نفسه ففرّ إلى مكّة لم يؤخذ مادام في الحرم حتّى يخرج منه ولكن يمنع من السوق ولا يبايع ولا يجالس حتّى يخرج منه فيؤخذ وإن أحدث في الحرم ذلك الحدث اُخذ فيه .

باب ۱۳

حرم خدا میں داخل ہونے والے کے لئے امان ہے

۱۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا اور کہا یہاں خانۂ کعبہ مراد ہے یا حرم، فرمایا جو حرم میں پناہ لینے کے لئے داخل ہوا وہ غضب الٰہی سے امن میں رہا اور جو وحشی جانور و پرندہ اس میں داخل ہوگا نہ اسے ہٹایا جائے گا نہ ایذا پہنچائی جائے گی جب تک وہ اس سے نہ نکلے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا فرمایا جب کوئی بندہ حرم کے علاوہ کسی جگہ کوئی گناہ کرے اور بھاگ کر حرم میں آجائے تو کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے حرم کے اندر گرفتار کرلے۔ لیکن اسے خرید و فروخت اور کھانے پینے سے اور بات کرنے سے منع کریں اور اس کے بعد جب وہ نکلے تو پکڑ لیں اور اگر حرم کے اندر جرم کرے تو وہیں اس پر حد جاری کریں کیونکہ اس نے حرم کعبہ کی حرمت کو ضایع کیا ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا اس آیت کا مطلب، فرمایا اگر کوئی مکہ کے علاوہ کہیں اور چوری کرے یا اپنے نفس کے متعلق کوئی گناہ کرے اور بھاگ کر مکہ آجائے تو جب تک حرم کے اندر رہے گا پکڑا نہ جائے گا جب تک خود نہ نکلے۔ لیکن نہ تو اس کے ساتھ خرید و فروخت کی جائے گی اور نہ ہم نشینی، جب وہ باہر نکلے پکڑ لیا جائے اور اگر حرم کے اندر ارتکاب جرم کرے تو وہیں پکڑ لیا جائے۔ (حسن)

﴿باب ۱۴﴾

﴿الالحاد بمكة والجنايات﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : اُتي أبو عبدالله عليه السلام في المسجد فقيل له إنّ سبعاً من سباع الطير على الكعبة ليس يمرّ به شيء من حمام الحرم إلّا ضربه فقال :

انصبوا له واقتلوه فإنّه قد ألحد .

٢ ـ ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : سألت أباعبدالله عليه السلام ، عن قول الله عزّ و جلّ : «ومن يرد فيه بإلحاد بظلم » قال : كلّ ظلم إلحاد و ضرب الخادم في غير ذنب من ذلك الإلحاد .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكنانيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ و جلّ : «ومن يرد فيه بإلحاد بظلم نذقه من عذاب أليم » فقال : كلّ ظلم يظلمه الرّجل نفسه بمكّة من سرقة أو ظلم أحد أو شيء من الظلم فإنّي أراه إلحاداً ولذلك كان يتّقي أن يسكن الحرم .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل قتل رجلاً في الحلّ ثمّ دخل الحرم فقال : لا يقتل ولا يطعم ولا يسقى ولا يبايع ولا يؤوى حتّى يخرج من الحرم فيقام عليه الحدّ ، قلت : فما تقول في رجل قتل في الحرم أو سرق ؟ قال : يقام عليه الحدّ في الحرم صاغراً إنّه لم ير للحرم حرمة وقد قال الله تعالى : «فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم » فقال : هذا هو في الحرم فقال : «لا عدوان إلّا على الظالمين» .

باب

مکّہ میں الحاد و ارتکاب جرم

۱۔ امام علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا ایک شکاری پرندہ کعبہ کے اوپر بیٹھا ہے جو چیز حرم پر سے گزرتی ہے وہ اسے مارتا ہے فرمایا اسے پکڑو اور قتل کر دو کیونکہ اس نے جنگ کی ہے (حسن)

۲۔ میں نے اس آیت کے متعلق حضرت سے پوچھا، فرمایا ہر ظلم الحاد ہے اور بے گناہ اپنے خادم کو مارنا یہ بھی الحاد ہے (حسن)

۳۔ میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا فرمایا ہر وہ ظلم جو کوئی اپنے نفس پر کرتا ہے مکہ کے اندر چوری ہو یا کسی قسم کا ظلم کسی پر کرے تو میں اسے الحاد سمجھتا ہوں ایسے شخص کو مکہ سے نکال باہر کیا جائے (مجہول)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے ایک شخص کو مقام حل میں قتل کیا اور اس کے بعد وہ حرم میں داخل ہو گیا۔ فرمایا وہاں اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ اس کو کھانے کو نہ دیا جائے نہ پینے کو نہ اس سے خرید و فروخت کی جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر آئے اس وقت اس پر حد جاری کی جائے۔ میں نے کہا اور اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو حرم کے اندر قتل کرے یا چوری کرے فرمایا حرم ہی میں اس پر حد جاری کی جائے۔ خدا فرماتا ہے جو تم پر ظلم کرے تم بھی اس پر کرو۔ مگر اتنا ہی جتنا اس نے کیا ہے اور جبکہ امام علیہ السلام حرم میں تھے آپ نے فرمایا نہیں ہے سزا مگر ظالموں کے لیے۔ (حسن)

﴿باب ۱۵﴾

﴿اظهار السلاح بمكّة﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاينبغي أن يدخل الحرم بسلاح ، إلّا أن يدخله في جوالق أو يغيّبه ـ يعني يلفُّ على الحديد شيئاً ـ .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسن ، عن صفوان ، عن شعيب العقرقوفيّ ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يريد مكّة أو المدينة يكره أن يخرج معه بالسلاح ، فقال : لا بأس بأن يخرج بالسلاح من بلده ولكن إذا دخل مكّة لم يظهره .

باب ۱۵

مکہ میں ہتھیار لے جانا

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حرم میں ہتھیاروں کے ساتھ داخل نہ ہونا چاہیے ہاں اگر وہ نیاموں میں ہوں یا کسی چیز میں لپیٹے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص مکہ یا مدینہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا وہ مکروہ ہے کہ وہ ہتھیار لے کر نکلے۔ فرمایا اپنے شہر سے لے کر جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب داخل مکہ ہو تو اسے چھپا لے (م)

﴿باب ۱۶﴾

☼(لبس ثياب الكعبة)☼

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد بن خالد ، عن محمّدبن عليٍّ ، عن عبدالله ابن جبلة ، عن عبدالملك بن عتبة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عمّا يصل إلينا من ثياب الكعبة هل يصلح لنا أن نلبس شيئاً منها ؟ قال : يصلح للصّبيان والمصاحف و المخدَّة تبتغي بذلك البركة إن شاءالله .

باب ۱۶

لباس کعبہ کا پہننا

۱۔ میں نے پوچھا لباس کعبہ سے اگر کچھ مل جائے تو کیا ہم اس سے کوئی چیز از قسم لباس بنا کر پہن سکتے ہیں فرمایا چھوٹے بچوں کے لئے حصول برکت کے واسطے یا قرآن کا جزدان یا جلد پر چڑھانا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا استعمال کرنا اور فروخت کرنا جائز ہے۔ (م)

﴿باب﴾

☼(كراهة أن يؤخذ من تراب البيت وحصاه)☼

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن داودبن النعمان ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمّدبن مسلم قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: لاينبغي لأحد أن يأخذ من تربة ماحول الكعبة وإن أخذ من ذلك شيئاً ردَّه .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمدبن محمّد بن أبي نصر ، عن المفضّل بن صالح ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أخذت سكّاً من سكّ(٢) المقام وتراباً من تراب البيت وسبع حصيات ، فقال : بئس ماصنعت أمّا التراب

و الحصا فردّه .

۳ ـ أحمد بن مهران ، عمّن حدّثه ، عن محمّد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ عمّي كنس الكعبة و أخذ من ترابها فنحن نتداوي به ؟ فقال : ردّه إليها .

٤ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن زيد الشحّام قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أخرج من المسجد وفي ثوبي حصاة قال : فردّها أو اطرحها في مسجد .

باب ۱۷

کعبہ کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کر لے جانا مکروہ ہے

۱۔ حضرت نے فرمایا کسی کے لئے سزاوار نہیں کہ کعبہ کے اردگرد کی مٹی اٹھائے اور اگر اٹھالی ہے تو اسے لوٹا دے۔ (م)

۲۔ میں نے حضرت سے کہا میں مقام ابراہیم سے کچھ خوشبو اور بیت اللہ کی مٹی اور سات کنکریاں لے لی ہیں فرمایا برا کیا، مٹی اور کنکریاں واپس کر دو (ض)

۳۔ میں نے کہا میرا چچا بیت اللہ میں جھاڑو دیتا ہے اور اس کی خاک رکھ لیتا ہے تو کیا ہم اس سے علاج امراض کرسکتے ہیں فرمایا اسے لوٹا دو (ض)

۴۔ میں نے کہا میں مسجد نبوی سے نکلتا ہوں تو میرے لباس میں کچھ کنکریاں ہوتی ہیں فرمایا انھیں لوٹا دو یا کسی مسجد میں رکھ دو۔ (مرسل)

﴿باب ۱۸﴾

☆(كراهية المقام بمكة)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن الحكم ؛ و صفوان ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لاينبغي للرّجل أن يقيم بمكّة سنة قلت : كيف يصنع ؟ قال : يتحوّل عنها ولاينبغي لأحد أن يرفع بناء فوق الكعبة .

وروي أنّ المقام بمكّة يقسي القلوب .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عمّن ذكره ، عن ذريح ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام [قال :] إذا فرغت من نسكك فأرجع فإنّه أشوق لك إلى الرّجوع .

باب ۸

مکہ میں کراہت قیام

۱۔ فرمایا کسی شخص کو نہیں چاہیئے کہ وہ ایک سال مکہ میں قیام کرے اور نہ یہ کہ کعبہ کے اوپر کوئی عمارت بنائے (م)

۲۔ ایک روایت میں ہے کہ مکہ میں قیام دلوں کو سخت بنا دیتا ہے فرمایا جب تم اعمال حج سے فارغ ہو جاؤ تو واپس جاؤ تاکہ پھر آنے کا شوق باقی رہے۔ (مرسل)

﴿ باب ۹ ﴾

☆(شجر الحرم)☆

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تنزع من شجر مكّة إلّا النّخل وشجر الفاكهة .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلّ شيء ينبت في الحرم فهو حرام على النّاس أجمعين .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي جميلة ، عن إسحاق بن يزيد قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : الرّجل يدخل مكّة فيقطع من شجرها قال : اقطع ما كان داخلاً عليك ولا تقطع مالم يدخل منزلك عليك .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : شجرة أصلها في الحلّ وفرعها في الحرم ؟ فقال : حرم أصلها لمكان فرعها ، قلت : فان أصلها في الحرم و فرعها في الحلّ فقال : حرم فرعها لمكان أصلها .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يخلّى عن البعير في الحرم يأكل ماشاء .

٦ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد ابن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الشجرة يقلعها الرّجل من منزله في الحرم ، قال : إن بني المنزل و الشجرة فيه فليس له أن يقلعها و إن كانت نبتت في منزله و هو له فليقلعها .

باب ۱۹

شجر حرم

۱۔ فرمایا حضرت نے مکہ کے درخت سے کوئی چیز نہ توڑی جائے سوائے خرمہ یا پھل والے درختوں کے پھل کے۔

۲۔ فرمایا ہر وہ شے جو حرم میں اُگے تمام لوگوں پر حرام ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مکہ میں داخل ہوا اور اس کا درخت کاٹے۔ فرمایا جو حصہ تمہارے گھر میں ہے اسے کاٹو اور جو تمہارے گھر سے خارج ہے اسے قطع نہ کرو۔ (ح)

۴۔ میں نے کہا ایک درخت کی جڑ مقام حل میں ہے اور شاخ حرم میں، فرمایا جڑ کا احترام کیا جائے گا شاخ کی وجہ سے۔ میں نے کہا اگر حرم میں ہو اور شاخ حل میں، فرمایا شاخ کا احترام کیا جائے گا اصل کی وجہ سے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا اونٹ کو حرم میں چھوڑ دو جو چاہے کھائے (حسن)

۶۔ میں نے پوچھا اس درخت کے بارے میں جسے ایک شخص جس کا گھر حرم میں ہے اکھاڑتا ہے فرمایا اگر اس نے گھر بنایا اور وہ درخت پہلے سے وہاں تھا تو اسے نہیں اکھاڑے گا اور اگر گھر بنانے کے بعد پھوٹا ہے تو اسے اکھاڑ سکتا ہے (ح)

﴿ باب ۲ ﴾

(ما يذبح في الحرم وما يخرج به منه)

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يذبح بمكّة إلّا الإبل والبقر والغنم والدَّجاج .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما كان يصفُّ من الطير فليس لك أن تخرجه وما كان لا يصفُّ فلك أن تخرجه ؛ قال : و سألته عن دجاج الحبش ، قال : ليس من الصيد إنّما الصيد ما طار بين السماء والأرض .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن محمّد بن مسلم قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام و أنا حاضرٌ عن الدَّجاج الحبشي يخرج به من الحرم فقال : إنها لا تستقل بالطيران .

باب ۲

حرم میں کیا ذبح کیا جائے اور کیا نکالا جائے

۱۔ فرمایا نہ ذبح کیا جائے مکہ میں مگر اونٹ گائے ، بکری ، مرغی (م)

۲۔ فرمایا جو پرندے صف باندھ کر اڑتے ہیں تو ان کو حرم سے باہر نہیں نکالا جائے گا اور جو پرواز نہیں کرتے ان کو نکال دیا جائے۔ میں نے کہا اور حبشی مرغی، فرمایا وہ شکار میں داخل نہیں، شکار میں داخل وہ پرندے ہیں جو آسمان اور زمین کے درمیان اڑتے ہیں (حسن)

۳۔ ایک شخص نے حبشی مرغی کے متعلق پوچھا جو حرم سے نکالی جائے فرمایا کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ مستقل پرواز کرنے والی نہیں (حسن)

﴿باب ۲۱﴾

(صيد الحرم وما تجب فيه الكفارة)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كنت حلالاً فقتلت الصّيد في الحلّ ما بين البريد إلى الحرم فعليك جزاؤه فإن فقأت عينه أو كسرت قرنه أو جرحته تصدقت بصدقة .

٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل اُهدي له حمام أهليٌّ وهو في الحرم فقال : إن هو أصاب منه شيئاً فليتصدّق بثمنه نحواً ممّا كان يسوي في القيمة .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مثنّى بن عبدالسلام ، عن محمّد بن أبي الحكم قال : قلت لغلام لنا : هيّىء لنا غداء فأخذ طياراً من الحرم فذبحها وطبخها فأخبرت أبا عبدالله عليه السلام فقال : ادفنها وأفد كلّ طائر منها .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الصيد يصاد في الحلّ ثمَّ يجاء به إلى الحرم وهو حيٌّ ، فقال : إذا أدخله إلى الحرم حرم عليه أكله و إمساكه فلا تشترينَّ في الحرم إلّا مذبوحاً ذبح في الحلّ ثمَّ جيىء به إلى الحرم مذبوحاً فلا بأس للحلال .

٥ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة أنَّ الحكم سأل أبا جعفر عليه السلام عن رجل اُهدي له حمامة في الحرم مقصوصة ؟ فقال أبو جعفر عليه السلام انتفها وأحسن إليها وأعلفها حتّى إذا استوى ريشها فخلّ سبيلها .

٦ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن مثنّى بن عبد السلام ، عن كرب الصيرفيِّ قال : كنّا جماعة فاشترينا

طيراً فقصصناه ودخلنابه مكّة فعاب ذلك علينا أهل مكّة فأرسل كرب إلى أبي عبدالله عليه السلام فسأله فقال : استودعوه رجلاً من أهل مكّة مسلماً أو امرأة مسلمة فإذا استوى خلّوا سبيله .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : من أصاب طيراً في الحرم وهو محلّ فعليه القيمة و القيمة درهم يشتري به علفاً لحمام الحرم .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن خلّاد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في رجل ذبح حمامة من حمام الحرم ، قال : عليه الفداء ، قلت : فيأكله ؟ قال : لا ، قلت : فيطرحه قال : إذا يكون عليه فداء آخر ، قلت : فما يصنع به ؟ قال : يدفنه .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن مثنّى الحنّاط عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل خرج بطير من مكّة إلى الكوفة قال : يردّه إلى مكّة .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في الحمامة درهم وفي الفرخ نصف درهم وفي البيضة ربع درهم .

١١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن ابن بكير قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن رجل أصاب طيراً في الحلّ فاشتراه فأدخله الحرم فمات ، فقال : إن كان حين أدخله الحرم خلّى سبيله فمات فلا شيء عليه وإن كان أمسكه حتّى مات عنده في الحرم فعليه الفداء .

١٢ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل رمى صيداً في الحلّ فمضى برميته حتّى دخل الحرم فمات أعليه جزاؤه ؟ قال : لا ، ليس عليه جزاؤه لأنّه رمى حيث رمى وهو له حلال إنّما مثل ذلك مثل رجل نصب شركاً في الحلّ إلى جانب الحرم فوقع فيه صيد فاضطرب الصيد حتّى دخل الحرم فليس عليه جزاؤه لأنّه

كان بعد ذلك شيء ، فقلت : هذا القياس عند الناس ، فقال : إنّما شبّهت لك شيئاً بشيء .

١٣ - صفوان بن يحيى ، عن زياد أبي الحسن الواسطيّ ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته ، عن قوم قفلوا على طائر من حمام الحرم الباب فمات ؟ قال : عليهم بقيمة كلّ طير درهم [نصف] يعلف به حمام الحرم .

١٤ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مسمع بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل حلّ في الحرم رمى صيداً خارجاً من الحرم فقتله قال : عليه الجزاء لأنّ الآفة جاءته من قبل الحرم ؛ قال : وسألته عن رجل رمى صيداً خارجاً من الحرم في الحلّ فتحامل الصيد حتّى دخل الحرم ، فقال : لحمه حرام مثل الميتة .

١٥ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن عبدالله بن سنان عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : في حمام مكّة الطير الأهليّ غير حمام الحرم من ذبح طيراً منه وهو غير محرم فعليه أن يتصدّق بصدقة أفضل من ثمنه فإن كان محرماً فشاة عن كلّ طير .

١٦ - أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : أرسلت إلى أبي الحسن عليه السلام أنّ أخاً لي اشترى حماماً من المدينة فذهبنا بها إلى مكّة فاعتمرنا وأقمنا إلى الحجّ ثمّ أخرجنا الحمام معنا من مكّة إلى الكوفة فعلينا في ذلك شيء ؟ قال للرسول : إنّي أظنّهنّ كنّ فرهة قال له : يذبح مكان كلّ طير شاة .

١٧ - أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان عن إبراهيم بن ميمون قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل نتف حمامة من حمام الحرم قال : يتصدّق بصدقة على مسكين ويعطي باليد الّتي نتف بها فإنّه قد أوجعه .

١٨ - محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : اُهدي لنا طائر مذبوح بمكّة فأكله أهلنا فقال : لا يرى به أهل مكّة بأساً ، قلت : فأيّ شيء تقول أنت ؟ قال : عليهم ثمنه .

١٩ - بعض أصحابنا ، عن أبي جرير القمّيّ قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : نشتري

الصّفور فندخلها الحرم فلنا ذلك؟ فقال كلّ ما اُدخل الحرم من الطير ممّا يصفّ جناحه فقد دخل مأمنه فخلّ سبيله .

٢٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن يزيد بن خليفة قال : كان في جانب بيتي مكتل فيه بيضتان من حمام الحرم فذهب الغلام يكبّ المكتل وهو لا يعلم أنّ فيه بيضتين فكسرهما فخرجت ، فلقيت عبدالله بن الحسن فذكرت ذلك له فقال : تصدّق بكفّين من دقيق ، قال : ثمّ لقيت أبا عبدالله عليه السلام بعد فأخبرته فقال : ثمن طيرين تعلف به حمام الحرم ، فلقيت عبدالله بن الحسن فأخبرته ، فقال : صدقك حدّث به فإنّما أخذه عن آبائه .

٢١ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، و أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن فرخين مسرولين ذبحتهما وأنا بمكّة فقال لي : لم ذبحتهما ؟ فقلت : جاءتني بهما جارية من أهل مكّة فسألتني أن أذبحهما فظننت أنّي بالكوفة ولم أذكر الحرم ، فقال : عليك قيمتهما ، قلت : كم قيمتهما ؟ قال : درهم وهو خير منهما .

٢٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن داود بن فرقد قال : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام بمكّة و داود بن عليّ بها فقال لي أبو عبدالله عليه السلام : قال لي داود بن عليّ ما تقول يا أبا عبدالله في قماري اصطدناها و قصّيناها ؟ فقلت : تنتف وتعلف فإذا استوت خلّي سبيلها .

٢٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن مثنّى قال : خرجنا إلى مكّة فاصطادت النساء قمريّة من قماري أمج حيث بلغنا البريد فنتفت النساء جناحيه ثمّ دخلوا بها مكّة فدخل أبو بصير على أبي عبدالله عليه السلام فأخبره فقال : تنظرون امرأة لا بأس بها فتعطونها الطير تعلفه وتمسكه حتّى إذا استوى جناحاه خلّته .

٢٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عيسى ، عن عمران الحلبيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما يكره من الطير ؟ فقال : ما صفّ على رأسك .

۲۵ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن داود بن أبي يزيد العطار عن أبي سعيد المكاريّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل قتل أسداً في الحرم ، قال : عليه كبش يذبحه .

۲۶ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن بكير ابن أعين ، عن أحدهما عليهما السلام في رجل أصاب ظبياً في الحلّ فاشتراه فأدخله الحرم فمات الظبي في الحرم ، فقال : إن كان حين أدخله الحرم خلّى سبيله فمات فلا شيء عليه وإن كان أمسكه حتّى مات عنده في الحرم فعليه الفداء .

۲۷ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي نصر قال : أخبرني حمزة بن اليسع قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الفهد يشترى بمنى ويخرج به من الحرم فقال : كلّ ما اُدخل الحرم من السبع مأسوراً فعليك إخراجه .

۲۸ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن عليّ عليه السلام أنّه سئل عن شجرة أصلها في الحرم وأغصانها في الحلّ على غصن منها طائر رماه رجل فصرعه ، قال : عليه جزاؤه إذا كان أصلها في الحرم .

۲۹ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن عبدالأعلى بن أعين قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل أصاب صيداً في الحلّ فربطه إلى جانب الحرم فمشى الصيد بر باطه حتّى دخل الحرم والرّباط في عنقه فأجرّه الرّجل بحبله حتّى أخرجه من الحرم والرّجل في الحلّ ؟ فقال : ثمنه ولحمه حرام مثل الميتة .

باب ۱۲

حرم میں شکار کرنا اور اس کا کفّارہ

۱۔ فرمایا حضرت نے اگر تم محل ہو اور مقام حل میں پرندہ حرم کے درمیان تم نے شکار کیا تو اس کا بدلہ دینا ہوگا اور اگر ایک آنکھ پھوڑ دی ہے یا سینگ توڑ دیا ہے تو صدقہ دینا ہوگا۔

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے حرم کے اندر کسی نے پالتو کبوتر کا ہدیہ دیا ہو فرمایا اگر اس نے جانور کو

ہلاک کیا ہو تو اس کی قیمت کی رقم تصدق کرے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا: میں نے اپنے غلام سے کہا کھانا تیار کر اس نے حرم کا ایک پرندہ پکڑ کر ذبح کیا اور پکا لیا حضرت نے فرمایا اس کھانے کو دفن کردو اور اسی جنس کا ایک پرندہ بدلہ میں دو۔ (ح)

۴۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شکار کے متعلق جو حل میں کیا جائے پھر حرم میں لایا جائے فرمایا جب حرم میں لایا جائے تو اس پر کھانا حرام ہے اور اس کا روکے رہنا بھی، حرم میں خریدا نہ جائے مگر اس کا گوشت جو مقام حل میں ذبح کیا گیا ہو پھر حرم میں لایا جائے تو اس شخص کے لئے جائز ہے جو احرام باندھے ہوئے نہ ہو۔ (ح)

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس حرم میں ایک آدمی کبوتر کا ہدیہ لایا جس کے پر کٹے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اس کے کٹے پر نوچ دے اور اسے دانہ پانی دے اور جب تک اس کے نئے پر پھوٹیں اس سے اچھا برتاؤ کر، جب نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے چھوڑ دینا۔ (ح)

۶۔ ہماری جماعت نے ایک پرندہ خریدا ہم نے اس کو قینچی کر دیا اور اسے لے کر مکہ آئے اہل مکہ نے ہم پر اعتراض کیا۔ کرب نے حضرت ابوعبداللہ سے اس کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ طائر وہاں کسی مسلمان مرد یا عورت کے سپرد کردو اور جب اس کے نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے آزاد کردو۔ (مجہول)

۷۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو محل حرم کے اندر کسی پرندے کو اذیت دے تو اس پرندے کی قیمت اسے درہم کی صورت میں دینی ہوگی اور اس قیمت سے طیور حرم کے لئے غلہ خریدا جائے گا۔ (ح)

۸۔ راوی نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو حرم کے کبوتر کو ذبح کرے، فرمایا اسے فدیہ دینا ہوگا۔ میں نے کہا پھر کھائے فرمایا نہیں، اس صورت میں اسے دوسرا فدیہ دینا پڑ جائے گا۔ میں نے کہا پھر کیا کرے۔ فرمایا دفن کردے۔ (مجہول)

۹۔ میں نے پوچھا ایک شخص مکہ سے پرندہ لے کر کوفہ گیا فرمایا اسے لوٹا دینا چاہیئے (حسن)

۱۰۔ فرمایا کبوتر کا کفارہ ایک درہم ہے چوزہ کا نصف درہم اور انڈے کا ۱/۴ درہم۔ (حسن)

۱۱۔ اگر کسی مقام حل میں پرندہ پکڑا اور ایک شخص اسے خرید کر داخل حرم ہو اور وہ مر جائے۔ فرمایا اگر حرم میں آکر اسے آزاد کر دیا تھا اور پھر وہ مر گیا تو کوئی کفارہ نہیں اور اگر روکے رہا اور مر گیا تو کفارہ دینا ہوگا۔ (ح)

۱۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے شکار کے تیر مارا مقام حل میں وہ تڑپ کر حرم میں داخل ہو گیا اور وہاں مر گیا۔ فرمایا کیا اس پر فدیہ ہے فرمایا نہیں اس لئے کہ جب اس نے تیر مارا تو وہ اس کے لئے حلال تھا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو جال مقام حل میں بچھائے حرم کی سمت اور اس میں شکار آ پھنسے اور وہ تڑپ کر نکل جائے اور حرم میں داخل ہو تو اس پر کفارہ نہیں کیونکہ یہ امر بعد میں واقع ہوا۔ میں نے کہا لوگوں کا قیاس یہی ہے فرمایا نہیں تمھیں ایک شے کا شبہ دوسری پر ہوا۔ (ح)

۱۳۔ میں نے کہا کچھ لوگوں نے حرم کے ایک کبوتر پر دروازہ بند کر لیا اور وہ مر گیا۔ فرمایا ان پر پورے کبوتر کی قیمت نصف درہم کفارہ ہوگا جس سے حرم کے کبوتروں کو دانہ دیا جائے گا۔ (ص)

۱۴۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حرم میں حل ہوا در حرم کے باہر والے شکار کو تیر مارے اور وہ مر جائے فرمایا اس پر کفارہ ہے کیونکہ طائر پر جو آفت آئی وہ حرم کی طرف سے آئی، میں نے پوچھا ایک شخص نے حرم کے باہر سے تیر مارا، مقام حل سے شکار بھاگ کر حرم میں داخل ہو گیا۔ فرمایا اس کا گوشت مردار کی طرح حرام ہے۔ (ح)

۱۵۔ فرمایا مکہ کے پالتو کبوتر کے متعلق جو حرم کے کبوتروں میں سے نہ ہو کر جو بغیر احرام کی حالت کے اسے ذبح کرے گا تو اس کو صدقہ دینا ہوگا۔ جو اس کی قیمت سے زیادہ ہو۔ اگر بحالت احرام ایسا کیا ہے تو ایک بکری ہر طائر کے بدلے دینا ہوگی۔ (موثق)

۱۶۔ میں نے کہا میرا ایک بھائی ہے اس نے کچھ کبوتر مدینہ سے خریدے۔ ہم ان کو لے کر مکہ گئے عمرہ بجا لائے اور حج کے لیے وہاں ٹھہرے، پھر ہم ان کبوتروں کو لے کر کوفہ گئے تو کیا ہمیں اس کے متعلق کچھ کفارہ دینا ہوگا۔ آپ نے تاعذرسے فرمایا یہ ان کے متعلق سستی کی گئی لہٰذا ہر کبوتر کے مقابل ایک بکری ذبح کی جائے۔ (موثق)

۱۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے حرم کے ایک کبوتر کے پر نوچ ڈالے فرمایا ایک مسکین کو صدقہ دے اور اسی ہاتھ سے دے جس سے پر اکھاڑے ہیں کیونکہ اسی سے اذیت دی ہے۔ (ح)

۱۸۔ میں نے کہا ہمارے لیے ایک ذبح کیا ہوا پرندہ تحفتہً بھیجا گیا ہمارے اہل و عیال نے اسے کھا لیا اہل مکہ نے اعتراض تو نہیں کیا آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اس کی قیمت اس کو دینی ہوگی۔

۱۹۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا ہم نے شکرے خریدے ہم نے حرم میں انھیں چھوڑ دیا فرمایا ہر وہ پرندہ جو پر مار کر اڑ سکے جب وہ جائے امن میں داخل ہو جائے تو اسے چھوڑ دو۔ (مجہول)

۲۰۔ میرے گھر میں ایک کونہ میں زنبیل لٹکی تھی جس میں حرم کے کبوتر کے دو انڈے رکھے تھے لڑکے نے زنبیل کو الٹ دیا اسے پتہ نہ تھا کہ اس میں انڈے ہیں وہ اس نے توڑ دیئے۔ میں نے عبداللہ بن الحسن سے اس کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا دو مسنٰی آزاد کر دو، پھر میں عبداللہ سے ملا حضرت نے فرمایا دو پرندوں کی قیمت دو تاکہ اس سے حرم کے کبوتروں کے لیے دانہ دیا جائے۔ میں نے عبداللہ بن حسن سے کہا۔ انھوں نے جو کچھ فرمایا ہے اپنے آباء سے اخذ کر کے فرمایا ہے۔

۲۱۔ میں نے کہا مکہ میں میں نے دو چوزے ذبح کیے۔ حضرت نے پوچھا کیوں، میں نے کہا مکہ کی ایک کنیز نے مجھ سے ان کے ذبح کرنے کی درخواست کی تھی، میں اس خیال میں رہا کہ میں کوفہ میں ہوں حرم کا خیال دل سے نکل گیا۔ فرمایا ان دونوں کی قیمت تم کو دینی ہوگی۔ میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا ایک درہم، یہ ان دونوں سے بہتر ہے۔ (ض)

۲۲۔ میں نے کہا ہم نے کچھ قمریاں پکڑیں اور ان کو پنجرے میں بند کر دیا۔ فرمایا ان کے پر نوچ ڈالو، ان کو پرورش کرو جب ان کے پر

پھوٹ آئیں تو ان کو آزاد کر دو۔ (م)

۲۳۔ ہم مکہ کی طرف چلے عورتوں نے ابج (نام، مقام) کی ایک قمری پکڑ لی جب مقام برید پر پہنچے تو عورتوں نے اس قمری پرندے کے پر نوچ لیے پھر مکہ میں داخل ہوئے۔ ابوبصیر حضرت ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس امر کی اطلاع دی فرمایا عورتوں کو مہلت دو کہ وہ اس قمری کو دانہ پانی دیں اور اس کی نگرانی کریں جب اس کے بازو ٹھیک ہو جائیں تو چھوڑ دیں۔ (موثق)

۲۴۔ میں نے پوچھا طیور میں کس کی حرمت ہے، فرمایا جو مستقلاً اڑنے والے ہیں۔ (حن)

۲۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے شیر کو حرم میں قتل کیا فرمایا ایک بھیڑ کو وہ ذبح کرے۔

۲۶۔ ایک آدمی نے ایک ہرن کو پکڑا دوسرے نے اسے خریدا اور حرم میں داخل کر دیا، ہرن وہاں مرگیا۔ فرمایا اگر حرم میں داخل کرتے وقت ہرن کو آزاد کر دیا تھا تو اس کا کوئی کفارہ نہیں اور اگر اسے روکے رہا ہے اور اسی حالت میں وہ مرگیا تو اسے فدیہ دینا ہوگا۔

۲۷۔ میں نے حضرت سے تیندوے (ایک درندہ ہے) کے متعلق پوچھا کہ اگر کوئی درندہ چیتا یا تیندوا داخل حرم ہو جائے فرمایا اس کا نکال دینا تم پر واجب ہے۔

۲۸۔ اگر ایک درخت کی جڑ حرم میں ہو اور شاخیں حل میں اور وہاں کسی شاخ پر بیٹھے طائر کو کوئی مار گرائے، فرمایا اس پر بدلہ دینا لازم ہوگا۔ (مجہول)

۲۹۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے حل میں جانور پکڑا ہو اور اسے حرم کے قریب باندھ دیا ہو وہ جانور مع رسی کے حرم میں چلا جائے رسی اس کی گردن میں ہو اور شخص مقام حل میں رہ کر اس رسی کو کھینچے اور حرم سے نکال لے فرمایا اس کی قیمت یا اس کا گوشت مردار کی طرح اس پر حرام ہوگا۔ (حن)

﴿باب ۲۲﴾

(لقطة الحرم)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : اللّقطة لقطتان لقطة الحرم تعرَّف سنة فإن وجدت صاحبها وإلّا تصدَّقت بها ، ولقطة غيرها تعرَّف سنة فإن جاء صاحبها وإلّا فهي كسبيل مالك

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن فضيل

ابن يسار، قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يجد اللّقطة في الحرم، قال: لايمسّها وأمّا أنت فلا بأس لأنّك تعرّفها.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن أبي عمير، عن فضيل بن غزوان قال: كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فقال له الطيّار: إنّي وجدت ديناراً في الطواف قد انسحق كتابته فقال: هوله.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن أحمد، عن محمّد بن عيسى، عن محمّد بن رجاء الارجاني قال: كتبت إلى الطيّب عليه السلام أنّي كنت في المسجد الحرام فرأيت ديناراً فأهويت إليه لآخذه فإذا أنا بآخر ثمّ بحثت الحصا فإذا أنا بثالث فأخذتها فعرّفتها فلم يعرفها أحد فما ترى في ذلك؟ فكتب: فهمت ما ذكرت من أمر الدّنانير فإن كنت محتاجاً فتصدّق بثلثها وإن كنت غنيّاً فتصدّق بالكلّ.

باب

لقطۂ حرم

۱. گری پڑی چیز دو قسم کی ہے اوّل جو حرم میں ملے تو ایک سال تک اس کا تعارف کرایا جائے اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے اور نہ ملے تو اسے تصدق کردے ، دوسرے جو حرم کے علاوہ اگر کہیں اور ملے تو ایک سال تک اس کا تعارف کرایا جائے اگر مالک مل جائے تو اسے دے دے اور نہ ملے تو اپنے پاس رکھے۔ (حسن)

۲. فضل بن یسار کہتے ہیں میں نے حضرت سے پوچھا اس لقطہ کے متعلق جو حرم میں ملے فرمایا اس کو نہ چھوئے لیکن تمہارے لئے حرج نہیں کیونکہ تم تعارف کراؤ گے۔ (مجہول)

۳. ایک شخص نے پوچھا میں نے طواف کرتے ہوئے ایک دینار پایا جس کی تحریر مٹ گئی تھی، فرمایا وہ تم اپنے پاس رکھو

۴. میں نے حضرت کو لکھا میں مسجد الحرام میں تھا میں نے ایک دینار پڑا ہوا دیکھا میں اسے لینے کے لئے جھکا تو دوسرا نظر آیا میں نے سنگریزوں کو ٹٹولا تو تیسرا ملا۔ میں نے ان کو لے لیا آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے لکھا تم نے دیناروں کے متعلق جو لکھا ہے اگر تم محتاج ہو تو تیسرا حصہ تصدق کر کے اپنے صرف میں لاؤ اور اگر غنی ہو تو کل تصدق کردو (مجہول)

﴿باب ۲۳﴾

☼(فضل النظر الى الكعبة)☼

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة قال : كنت قاعداً إلى جنب أبي جعفر عليه السلام و هو محتب مستقبل الكعبة ، فقال : أما إنّ النظر إليها عبادة فجاءه رجل من بجيلة يقال له : عاصم بن عمر فقال لأبي جعفر عليه السلام : إنّ كعب الأحبار كان يقول : إنّ الكعبة تسجد لبيت المقدس في كلّ غداة ، فقال أبو جعفر عليه السلام : فما تقول فيما قال كعب ؟ فقال : صدق ، القول ما قال كعب فقال أبو جعفر عليه السلام : كذبت و كذب كعب الأحبار معك وغضب ؛ قال زرارة ما رأيته استقبل أحداً بقول كذبت غيره ثمّ قال : ما خلق الله عزّ وجلّ بقعة في الأرض أحبّ إليه منها ـ ثمّ أومأ بيده نحو الكعبة ـ ولا أكرم على الله عزّ وجلّ منها لها حرّم الله الأشهر الحرم في كتابه يوم خلق السماوات والأرض ثلاثة متوالية للحجّ : شوّال وذو القعدة وذو الحجّة وشهر مفرد للعمرة [وهو] رجب .

۲ ـ وبهذا الإسناد ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله تبارك وتعالى حوّل الكعبة عشرين ومائة رحمة منها ستّون للطائفين وأربعون للمصلّين وعشرون للناظرين .

۳ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي عبدالله الخزّاز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ للكعبة للحظة في كلّ يوم يغفر لمن طاف بها أو حنّ قلبه إليها أو حبسه عنها عذر .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن عليّ عن ابن رباط ، عن سيف التمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من نظر إلى الكعبة لم يزل تكتب له حسنة وتمحى عنه سيّئة حتّى ينصرف ببصره عنها .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : النظر إلى الكعبة عبادة والنظر إلى الوالدين عبادة والنظر إلى الإمام عبادة ؛ وقال

من نظر إلى الكعبة كتبت له حسنة ومحيت عنه عشر سيئات

٦ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن علي بن عبدالعزيز، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من نظر إلى الكعبة بمعرفة فعرف من حقّنا و حرمتنا مثل الّذي عرف من حقّها وحرمتها غفرالله له ذنوبه وكفاه همّ الدُّنيا والآخرة.

باب ۲۳

کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے

۱۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھا تھا حضرت دو زانو قبلہ رُخ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اس کی طرف نظر کرنا عبادت ہے ناگاہ بجیلہ کا ایک شخص عاصم بن عمر نامی آیا اور کہنے لگا کعب الاحبار کہتا ہے کہ خانۂ کعبہ ہر صبح کو سجدہ کرتا ہے بیت المقدس کو، حضرت نے فرمایا تم اس بارے میں کیا کہتے ہو اس نے کہا کعب نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا ہے فرمایا تم بھی جھوٹے کعب بھی جھوٹا اور آپ نے اظہار غضب کیا۔ زرارہ نے کہا میں نے حضرت کے سوا کسی کو یوں جھوٹا کہتے نہیں دیکھا پھر فرمایا اللہ نے کسی خطۂ زمین کو اپنے لیے اس سے زیادہ محبوب قرار نہیں دیا پھر کعبہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم اور کوئی جگہ نہیں وہ حرم خدا ہے اس نے اپنی کتاب میں بسلسلہ حج تین مسلسل ماہ کو محترم قرار دیا ہے یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحج اور رجب کا ایک مہینہ عمرہ کا ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا اللہ نے نہیں پیدا کیا کعبہ کے گرد ایک سو بیس رحمتیں رکھی ہیں ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز گزاروں کے لیے اور بیس دیکھنے والوں کے لیے۔

۳۔ فرمایا کعبہ باعث نظر رحمت الٰہی ہے ہر روز گناہ بخشے جاتے ہیں اس کا طواف کرنے والوں کے اور اس کے جس کا دل اس کی طرف مائل ہو یا جس کو کوئی عذر اس کے لیے روکے۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا جو کعبہ کی طرف نگاہ کرے اس کے نام پر ہمیشہ نیکی لکھی جائے گی اور اس کا گناہ محو ہو گا جب تک کہ وہ کعبہ کی طرف سے نظر ہٹائے۔ (ض)

۵۔ فرمایا حضرت نے کعبہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے والدین کی طرف نظر کرنا عبادت ہے امام کی طرف نظر کرنا عبادت ہے فرمایا جو کعبہ کی طرف نظر کرے گا تو اس کے لیے ایک حسنہ لکھا جائے گا اور دس گناہ محو کیا جائے گا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا جو کعبہ کی طرف معرفت کے ساتھ نظر کرے اور معرفت ہمارے حق و حرمت کی رکھتا ہو وہ مثل اس کے ہے جو کعبہ کے حق اور حرمت کو پہچانتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور امور دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔ (مجہول)

﴿باب ۲۴﴾

☆(فيمن رأى غريمه في الحرم)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن شاذان بن الخليل أبي الفضل ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل لي عليه مال فغاب عنّي زماناً فرأيته يطوف حول الكعبة أفأتقاضاه مالي ؟ قال : لا ، لاتسلّم عليه ولا تروّعه حتّى يخرج من الحرم.

باب ۲۴

جو اپنے مقروض کو کعبہ میں دیکھے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص میرا مقروض ہے اور وہ غائب ہوگیا ہے ایک مدت کے بعد میں نے اسے کعبہ میں طواف کرتے ہوئے پایا تو کیا میں اس پر تقاضا کروں فرمایا نہیں اسے سلام بھی نہ کرو اور نہ اسے ذلیل کر جب تک وہ حرم میں ہے۔ (مجہول)

﴿باب ۲۵﴾

☆(ما يهدى الى الكعبة)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز قال : أخبرني ياسين قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إنَّ قوماً أقبلوا من مصر فمات منهم رجلٌ فأوصى بألف درهم للكعبة فلمّا قدم الوصيُّ مكّة سأل فدلّوه على بني شيبة فأتاهم فأخبرهم الخبر فقالوا : قد برءت ذمّتك ادفعها إلينا فقام الرَّجل فسأل الناس فدلّوه على أبي جعفر محمّد بن علي عليهما السلام قال أبوجعفر عليه السلام : فأتاني فسألني فقلت له : إنَّ الكعبة غنيّة عن هذا انظر إلى من أمَّ هذا البيت فقطع به أو ذهبت نفقته أو ضلّت راحلته أو عجز أن يرجع إلى أهله فادفعها إلى هؤلاء الّذين سمّيت لك فأتى الرَّجل بني شيبة فأخبرهم

بقول أبي جعفر عليه السلام فقالوا : هذا ضالٌ مبتدع ليس يؤخذ عنه ولاعلمَ له ونحن نسألك بحقّ هذا و بحقّ كذا و كذا لما أبلغته عنّا هذا الكلام قال : فأتيت أبا جعفر عليه السلام فقلت له : لقيت بني شيبة فأخبرتهم فزعموا أنّك كذا و كذا وأنّك لاعلم لك ثمّ سألوني بالعظيم ألّا بلّغتك ماقالوا قال : وأنا أسألك بما سألوك لمّا أتيتهم فقلت لهم : إنّ من علمي أن لو ولّيت شيئاً من أمر المسلمين لقطّعت أيديهم ثمّ علّقتها في أستار الكعبة ثمّ أقمتهم على المصطبّة ثمّ أمرت منادياً ينادي: ألا إنّ هؤلاء سرّاق الله فاعرفوهم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن بنان بن محمّد ، عن موسى بن القاسم ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل جعل جاريته هدياً للكعبة كيف يصنع قال : إنّ أبي أتاه رجل قد جعل جاريته هدياً للكعبة فقال له : قوّم الجارية أو بعها ثمّ مر منادياً يقوم على الحجر فينادي : ألا من قصرت به نفقته أو قطع به طريقه أو نفد به طعامه فليأت فلان بن فلان ومره أن يعطي أوّلاً فأوّلاً حتّى ينفد ثمن الجارية .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السنديّ ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان ، عن أبي الحرّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاء رجل إلى أبي جعفر عليه السلام فقال : إنّي أهديت جارية إلى الكعبة فاُعطيت بها خمسمائة دينار فماترى ؟ قال : بعها ثمّ خذ ثمنها ثمّ قم على حائط الحجر ثمّ ناد وأعط كلّ منقطع به و كلّ محتاج من الحاجّ .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحسن الميثميّ ، عن أخويه محمّد وأحمد ؛ عن عليّ بن يعقوب الهاشميّ ، عن مروان بن مسلم ، عن سعيد بن عمرو الجعفيّ ، عن رجل من أهل مصر قال : أوصى إليّ أخي بجارية كانت له مغنّية فارهة و جعلها هدياً لبيت الله الحرام فقدمت مكّة فسألت فقيل : ادفعها إلى بني شيبة وقيل لي غير ذلك من القول فاختلف عليّ فيه ، فقال لي رجل من أهل المسجد : ألا اُرشدك إلى من يرشدك في هذا إلى الحقّ ؟ قلت : بلى ، قال : فأشار إلى شيخ جالس في المسجد فقال : هذا جعفر بن محمّد عليهما السلام فسله قال : فأتيته عليه السلام فسألته و قصصت عليه القصّة فقال : إنّ الكعبة لا تأكل ولا تشرب وما اُهدي لها فهو لزوّارها بع الجارية وقم على الحجر فناد هل من منقطع به وهل من محتاج من زوّارها فإذا أتوك فسل عنهم وأعطهم و أقسم فيهم ثمنها ، قال : فقلت له : إنّ بعض من سألته أمرني بدفعها إلى بني شيبة ؟ فقال : أما إنّ

قائمنا لو قد قام لقد أخذهم و قطع أيديهم وطاف بهم وقال : هؤلاء سرّاق الله .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبي عبدالله البرقي ، عن بعض أصحابنا قال : دفعت إليَّ امرأة غزلاً فقالت : ادفعه بمكّة ليخاط به كسوة الكعبة فكرهت أن أدفعه إلى الحجبة وأنا أعرفهم ، فلمّا صرت بالمدينة دخلت على أبي جعفر عليه السلام فقلت له : جعلت فداك إنَّ امرأة أعطتني غزلاً وأمرتني أن أدفعه بمكّة ليخاط به كسوة الكعبة فكرهت أن أدفعه إلى الحجبة ، فقال : اشتر به عسلاً وزعفراناً وخذ طين قبر أبي عبدالله عليه السلام وأعجنه بماء السماء واجعل فيه شيئاً من العسل والزّعفران و فرّقه على الشيعة ليداووا به مرضاهم .

باب ۲۵

کعبہ کو کیا ھدیہ لے جائے

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کچھ لوگ مصر سے آئے ان میں سے ایک مرگیا اور یہ وصیت کرگیا کہ ہزار درہم کعبہ کو دیئے جائیں، وصی جب مکہ میں آیا تو لوگوں سے پوچھا کسے دیئے جائیں انھوں نے بنی شیبہ کو بتایا وہ ان کے پاس گیا اور اطلاع دی انھوں نے کہا تم اپنی ذمہ داری سے بری ہو جاؤ گے وہ رقم ہمیں دے دو، وہ وہاں سے اٹھا اور لوگوں سے پوچھا، انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو بتایا، امام فرماتے ہیں وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھا۔ میں نے کہا کعبہ مال سے بے پرواہ ہے تم تلاش کرو ایسے لوگوں کو جو اس گھر کی طرف آنے والے ہوں اور راہ میں لٹ گئے ہوں یا زادراہ ختم ہوگیا ہو یا اس کی سواری گم ہوگئی ہو ان لوگوں پر وہ رقم صرف کرو جن کا میں نے ذکر کیا وہ شخص پھر بنی شیبہ کے پاس گیا اور حضرت کا قول بیان کیا، انھوں نے کہا (معاذ اللہ) وہ گمراہ ہیں بدعتی ہیں ان سے کوئی نہیں پوچھتا، وہ جاہل ہیں ہم اس کو اپنے حق کی بنا پر تجھ سے مانگتے ہیں تم ہماری بات وہاں لے کیوں گئے۔ وہ شخص کہتا ہے میں پھر ابوجعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ وہ لوگ تو ایسا ایسا کہتے ہیں آپ کو جاہل بتایا اور مال مانگا اور جو انھوں نے کہا وہ میں نے آپ تک پہنچایا۔ حضرت نے فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا یہ بات میرے علم میں ہے کہ اگر میں نے کسی چیز کا مال مسلمین میں سے ان کو مالک بنا دیا تو ان کے ہاتھ کاٹے جائیں گے، پھر اس شخص سے آپ نے فرمایا اس مال کو کعبہ کے پڑوسیوں کے پاس رکھ اور ان کو صحن کے پاس کھڑا کر کے ندا کر کہ یہ اللہ کے چور ہیں انھیں پہچان لو۔ (مجہول)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی کنیز کو تحفۃً کعبہ کو دیا ہو تو وہ کیا کرے فرمایا میرے والد کے پاس بھی ایک ایسا ہی شخص آیا تھا آپ نے اس سے فرمایا اس کنیز کی قیمت کا معاملہ کنیز سے کرایا سے فروخت کرنے اور حجرا سود کے پاس کسی سے ندا کرا کہ جس کا زادِ راہ کم ہو گیا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا اس کا کھانا کم ہو گیا ہو تو وہ فلاں بن فلاں سے ملے پس جو لوگ پہلے آئیں انھیں دیتا جائے جب تک وہ ختم نہ ہو۔ (مجہول)

۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک کنیز جسے میں نے پانچ سو دینار میں خریدا تھا کعبہ کے لئے ہدیہ دی، تو میں کیا کروں، فرمایا اسے فروخت کر اور دیوار حجر پر کھڑے ہو کر ندا کر اور جس کا زاد راہ ختم ہو گیا یا جو حاجی محتاج ہو اسے دے دے۔ (مجہول)

۴۔ ایک شخص نے اپنے بھائی کو وصیت کی ایک کنیز کے متعلق جو گانے والی طرب افزا تھی کہ یہ ہدیہ ہے خانۂ کعبہ کے لئے وہ مکہ آئی اس کے متعلق پوچھا گیا لوگوں نے کہا بنی شیبہ کے حوالے کر دیجئے۔ اس کے علاوہ بھی لوگوں نے بتایا۔ میرے بارے میں اختلاف ہوا، اہل مسجد میں سے ایک شخص نے کہا۔ میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو تجھے صحیح امر کی طرف ہدایت کرے گا مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جعفر بن محمد ہیں ان سے پوچھ، راوی کہتا ہے کہ میں ان کے پاس گیا اور سوال کیا اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا کعبہ تو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے جو ہدیہ اس کے پاس بھیجا جائے وہ اس کے زائرین کے لئے ہے، غریب محتاجوں کے لئے جب وہ تیرے پاس آئیں تو ان سے سوال کر اور ان کو دے دے اور اس کی قیمت ان میں تقسیم کر دے میں نے کہا بعض لوگوں سے میں نے سوال کیا تو انھوں نے مجھے دینے کو کہا بنی شیبہ کو فرمایا جب ہمارے قائمؑ کا ظہور ہو گا تو ان سب کو دھر پکڑے گا اور ان کے ہاتھ قلم کرے گا اور ان کے گرد گھوم کر کہے گا یہ ہیں اللہ کے چور۔ (مجہول)۔

۵۔ مجھے ایک عورت نے سوت دیا کہ اسے مکہ لے جا تا کہ اس سے لباس کعبہ سیا جائے۔ میں نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ دربانوں کے سپرد کر دوں۔ حضرت نے فرمایا اس کو فروخت کر کے شہد و زعفران خرید کر اور اسے شیعوں میں تقسیم کر تا کہ وہ اپنے مریضوں کا علاج کریں۔ (مرسل)

﴿ باب ۲۷ ﴾

☆(فی قوله عز و جل «سواء العاكف فيه والباد»)☆

١ـ عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: إنَّ معاوية أوَّل من علّق على بابه مصراعين بمكّة

فمنع حاجّ بيت الله ماقال الله عزّ و جلّ: « سواء العاكف فيه والباد » وكان الناس إذا قدموا مكّة نزل البادي على الحاضر حتّى يقضي حجّه وكان معاوية صاحب السلسلة الّتي قال الله تعالى: « في سلسلة ذرعها سبعون ذراعاً فاسلكوه ¤ إنّه كان لايؤمن بالله العظيم » وكان فرعون هذه الأُمّة.

باب ۲

آیۂ سواء العاکف فیہ والباد کا مطلب

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے معاویہ پہلا وہ شخص ہے جس نے مکہ میں اپنے گھر کے دروازے میں دو کواڑ لگوائے اور بیت اللہ کے حاجیوں کو واسطے سے روکا حالانکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اس شہر والا اور باہر والا بادیہ نشین برابر ہے جب تک کہ وہ حج کو پورا کرے اور معاویہ ہی وہ زنجیر والا ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ دوزخی ایسی ہی زنجیر میں جکڑے ہوں گے جس کا طول ستر ہاتھ کا ہوگا، چونکہ وہ خدا پر ایمان نہیں لائے لہذا انھیں جکڑ لو اور معاویہ اس امت کا فرعون تھا۔ (م)

(باب ۲)

(حج النبي صلى الله عليه وآله)

١ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن يحيى، عن غياث بن إبراهيم عن جعفر عليه السلام قال: لم يحجّ النبيّ صلى الله عليه وآله بعد قدومه المدينة إلّا واحدة وقد حجّ بمكّة مع قومه حجّات.

٢ ـ أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن عيسى الفرّاء، عن عبد الله بن أبي يعفور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: حجّ رسول الله صلى الله عليه وآله عشر حجّات مستسرّاً في كلّها يمرّ بالمأزمين فينزل ويبول.

٣ ـ أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن يونس بن يعقوب، عن عمر بن يزيد، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: حجّ رسول الله صلى الله عليه وآله عشرين حجّة.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله أقام بالمدينة عشر سنين لم يحجّ ثمّ أنزل الله عزّ وجلّ عليه : «وأذّن في النّاس بالحجّ يأتوك رجالاً وعلى كلّ ضامر يأتين من كلّ فجّ عميق» فأمر المؤذّنين أن يؤذّنوا بأعلى أصواتهم بأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله يحجّ في عامه هذا ، فعلم به من حضر المدينة وأهل العوالي والأعراب و اجتمعوا لحجّ رسول الله صلى الله عليه وآله وإنّما كانوا تابعين ينظرون ما يؤمرون ويتبعونه أو يصنع شيئاً فيصنعونه فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله في أربع بقين من ذي القعدة فلمّا انتهى إلى ذي الحليفة زالت الشمس فاغتسل ثمّ خرج حتّى أتى المسجد الّذي عند الشجرة فصلّى فيه الظّهر وعزم بالحجّ مفرداً وخرج حتّى انتهى إلى البيداء عند الميل الأوّل فصفّ له سماطان فلبّى بالحجّ مفرداً وساق الهدي ستّاً و ستّين أو أربعاً وستّين حتّى انتهى إلى مكّة في سلخ أربع من ذي الحجّة فطاف بالبيت سبعة أشواط ثمّ صلّى ركعتين خلف مقام إبراهيم عليه السلام ثمّ عاد إلى الحجر فاستلمه وقد كان استلمه في أوّل طوافه ثمّ قال : إنّ الصّفا والمروة من شعائر الله فأبدء بما بدء الله تعالى به وإنّ المسلمين كانوا يظنّون أنّ السّعي بين الصّفا والمروة شيء صنعه المشركون فأنزل الله عزّ وجلّ : «إنّ الصفا والمروة من شعائر الله فمن حجّ البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطّوّف بهما» ثمّ أتى الصّفا فصعد عليه واستقبل الرّكن اليمانيّ فحمد الله و أثنى عليه ودعا مقدار ما يقرء سورة البقرة مترسّلاً ثمّ انحدر إلى المروة فوقف عليها كما وقف على الصّفا ثمّ انحدر و عاد إلى الصّفا فوقف عليها ثمّ انحدر إلى المروة حتّى فرغ من سعيه ، فلمّا فرغ من سعيه و هو على المروة أقبل على النّاس بوجهه فحمد الله وأثنى عليه ثمّ قال : إنّ هذا جبرئيل ـ وأومأ بيده إلى خلفه ـ يأمرني أن آمر من لم يسق هدياً أن يحلّ ولو استقبلت من أمري ما استدبرت لصنعت مثل ما أمرتكم ولكنّي سقت الهدي ولا ينبغي لسائق الهدي أن يحلّ حتّى يبلغ الهدي محلّه ؛ قال : فقال له رجل من القوم : لنخرجنّ حجّاجاً ورؤوسنا وشعورنا تقطر فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : أما إنّك لن تؤمن بهذا أبداً ؛ فقال له سراقة بن مالك بن جعشم الكنانيّ : يا رسول الله علّمنا ديننا كأنّا خلقنا اليوم فهذا الّذي أمرتنا به لعامنا هذا أم لما يستقبل؟

فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : بل هو للأبد إلى يوم القيامة ، ثمّ شبّك أصابعه وقال : دخلت العمرة في الحجّ إلى يوم القيامة ، قال : وقدم عليّ عليه السلام من اليمن على رسول الله صلى الله عليه وآله و هو بمكّة فدخل على فاطمة سلام الله عليها وهي قد أحلّت فوجد ريحاً طيّبة ووجد عليها ثياباً مصبوغة فقال : ماهذا يا فاطمة ؟ فقالت أمرنا بهذا رسول الله صلى الله عليه وآله فخرج عليّ عليه السلام إلى رسول الله صلى الله عليه وآله مستفتياً ، فقال : يا رسول الله إنّي رأيت فاطمة قد أحلّت وعليها ثياب مصبوغة ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : أنا أمرت النّاس بذلك فأنت يا عليّ بما أهللت ؟ قال : يا رسول الله إهلالاً كإهلال النبيّ ، فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : قرّ على إحرامك مثلي وأنت شريكي في هديي ، قال : ونزل رسول الله صلى الله عليه وآله بمكّة بالبطحاء هو و أصحابه ولم ينزل الدّور فلمّا كان يوم التّروية عند زوال الشّمس أمر النّاس أن يغتسلوا ويهلّوا بالحجّ وهو قول الله عزّ وجلّ الّذي أنزل على نبيّه صلى الله عليه وآله : «فاتّبعوا ملّة (أبيكم) إبراهيم» فخرج النبيّ صلى الله عليه وآله وأصحابه مهلّين بالحجّ حتّى أتى منى فصلّى الظّهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والفجر ثمّ غدا والنّاس معه و كانت قريش تفيض من المزدلفة وهي جمع ويمنعون النّاس أن يفيضوا منها ، فأقبل رسول الله صلى الله عليه وآله وقريش ترجو أن تكون إفاضته من حيث كانوا يفيضون فأنزل الله تعالى عليه «ثمّ أفيضوا من حيث أفاض النّاس واستغفروا الله» يعني إبراهيم وإسماعيل وإسحاق في إفاضتهم منها ومن كان بعدهم ، فلمّا رأت قريش أنّ قبّة رسول الله صلى الله عليه وآله قد مضت كأنّه دخل في أنفسهم شيء للّذي كانوا يرجون من الإفاضة من مكانهم حتّى انتهى إلى نمرة و هي بطن عرنة بحيال الأراك فضربت قبّته وضرب النّاس أخبيتهم عندها فلمّا زالت الشّمس خرج رسول الله صلى الله عليه وآله ومعه قريش وقد اغتسل وقطع التّلبية حتّى وقف بالمسجد فوعظ النّاس وأمرهم ونهاهم ، ثمّ صلّى الظهر والعصر بأذان وإقامتين ، ثمّ مضى إلى الموقف فوقف به فجعل النّاس يبتدرون أخفاف ناقته يقفون إلى جانبها فنحاها ، ففعلوا مثل ذلك ، فقال : أيّها النّاس ليس موضع أخفاف ناقتي بالموقف ولكن هذا كلّه ـ وأومأ بيده إلى الموقف ـ فتفرّق النّاس وفعل مثل ذلك بالمزدلفة فوقف النّاس حتّى وقع القرص قرص الشّمس ـ ثمّ أفاض وأمر النّاس بالدعة حتى انتهى إلى المزدلفة وهو المشعر

الحرام فصلّى المغرب والعشاء الآخرة بأذان واحد و إقامتين ثمّ أقام حتّى صلّى فيها الفجر وعجّل ضعفاء بني هاشم بليل وأمرهم أن لا يرموا الجمرة ـ جمرة العقبة ـ حتّى تطلع الشّمس فلمّا أضاء له النّهار أفاض حتّى انتهى إلى منى فرمى جمرة العقبة وكان الهدي الّذي جاء به رسول الله صلّى الله عليه وآله أربعة وستّين أو ستّة و ستّين وجاء عليّ عليه السلام بأربعة و ثلاثين أوستّة وثلاثين ، فنحر رسول الله صلّى الله عليه وآله ستّة وستّين ونحر عليّ عليه السلام أربعة وثلاثين بدنة وأمر رسول الله صلّى الله عليه وآله أن يؤخذ من كلّ بدنة منها جذوة من لحم ، ثمّ تطرح في برمة ، ثمّ تطبخ ، فأكل رسول الله صلّى الله عليه و آله و سلّم وعليّ وحسيا من مرقها و لم يعطيا الجزّارين جلودها ولا جلالها و لا قلائدها و تصدّق به وحلق وزار البيت ورجع إلى منى وأقام بها حتّى كان اليوم الثّالث من آخر أيّام التّشريق ، ثمّ رمى الجمار ونفر حتّى انتهى إلى الأبطح فقالت له عائشة : يا رسول الله ترجع نساؤك بحجّة و عمرة معاً وأرجع بحجّة ؟ فأقام بالأبطح وبعث معها عبد الرّحمن بن أبي بكر إلى التّنعيم فأهلّت بعمرة ثمّ جاءت و طافت بالبيت و صلّت ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام وسعت بين الصّفا والمروة، ثمّ أتت النّبيّ صلّى الله عليه وآله فارتحل من يومه ولم يدخل المسجد الحرام ولم يطف بالبيت و دخل من أعلى مكّة من عقبة المدنيّين وخرج من أسفل مكّة من ذي طوى .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن إسماعيل بن همّام ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : أخذ رسول الله صلّى الله عليه وآله حين غدا من منى في طريق ضبّ و رجع ما بين المأزمين وكان إذا سلك طريقاً لم يرجع فيه .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله حين حجّ حجّة الإسلام خرج في أربع بقين من ذي القعدة حتّى أتى الشّجرة فصلّى بها ثمّ قاد راحلته حتّى أتى البيداء فأحرم منها و أهلّ بالحجّ و ساق مائة بدنة وأحرم النّاس كلّهم بالحجّ لا ينوون عمرة ولا يدرون ما المتعة حتّى إذا قدم رسول الله صلّى الله عليه وآله مكّة طاف بالبيت وطاف النّاس معه ثمّ صلّى ركعتين عند المقام واستلم الحجر ،

ثمّ قال : أبدء بما بدء الله عزّ وجلّ به فأتى الصّفا فبدء بها ثمّ طاف بين الصّفا والمروة سبعاً فلمّا قضى طوافه عند المروة قام خطيباً فأمرهم أن يحلّوا و يجعلوها عمرة و هو شيء أمر الله عزّ وجلّ به فأحلّ النّاس و قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : لو كنت استقبلت من أمري ما استدبرت لفعلت كما أمرتكم ولم يكن يستطيع أن يحلّ من أجل الهدي الّذي كان معه إنّ الله عزّ وجلّ يقول : «ولا تحلقوا رؤوسكم حتّى يبلغ الهدي محلّه» فقال سراقة بن مالك بن جعشم الكنانيّ : يا رسول الله علّمنا كأنّا خلقنا اليوم أرأيت هذا الّذي أمرتنا به لعامنا هذا أو لكلّ عام؟ فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله : لا بل للأبد الأبد . وإنّ رجلاً قام فقال : يا رسول الله نخرج حجّاجاً و رؤوسنا تقطر؟! فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله : إنّك لن تؤمن بهذا أبداً قال : وأقبل عليّ عليه السلام من اليمن حتّى وافى الحجّ فوجد فاطمة سلام الله عليها قد أحلّت ووجد ريح الطّيب ، فانطلق إلى رسول الله صلّى الله عليه وآله مستفتياً فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله : يا عليّ بأيّ شيء أهللت؟ فقال : أهللت بما أهلّ به النّبيّ صلّى الله عليه وآله فقال : لا تحلّ أنت فأشركه في الهدي وجعل له سبعاً وثلاثين ونحر رسول الله صلّى الله عليه وآله ثلاثاً وستّين فنحرها بيده ثمّ أخذ من كلّ بدنة بضعة فجعلها في قدر واحد ثمّ أمر به فطبخ فأكل منه وحسا من المرق وقال : قد أكلنا منها الآن جميعاً ؛ والمتعة خير من القارن السّائق وخير من الحاجّ المفرد . قال : وسألته أليلاً أحرم رسول الله صلّى الله عليه وآله أم نهاراً؟ فقال : نهاراً قلت : أيّة ساعة؟ قال : صلاة الظهر .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر ابن سويد ، عن عبد الله بن سنان قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : ذكر رسول الله صلّى الله عليه وآله الحجّ فكتب إلى من بلغه كتابه ممّن دخل في الإسلام : أنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله يريد الحجّ يؤذنهم بذلك ليحجّ من أطاق الحجّ فأقبل النّاس فلمّا نزل الشّجرة أمر النّاس بنتف الإبط و حلق العانة والغسل والتجرّد في إزار ورداء أو إزار وعمامة يضعها على عاتقه لمن لم يكن له رداء وذكر أنّه حيث لبّى قال : «لبّيك اللّهمّ لبّيك لبّيك ، لا شريك لك لبّيك ، إنّ الحمد والنّعمة لك والملك لا شريك لك» وكان رسول الله صلّى الله عليه وآله يكثر من ذي المعارج وكان يلبّي كلّما لقي راكباً أو علا أكمة أو هبط وادياً و من آخر اللّيل و في إدبار الصلوات ، فلمّا دخل مكّة دخل من أعلاها من العقبة وخرج حين خرج من ذي طوى

فلمّا انتهى إلى باب المسجد استقبل الكعبة ـ وذكر ابن سنان أنّه باب بني شيبة ـ فحمدالله وأثنى عليه وصلّى على أبيه إبراهيم ، ثمّ أتى الحجر فاستلمه فلمّا طاف بالبيت صلّى ركعتين خلف مقام إبراهيم عليه السلام ودخل زمزم فشرب منها ، ثمّ قال : «اللّهمّ إنّي أسألك علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من كلّ داءٍ وسقمٍ» فجعل يقول ذلك وهو مستقبل الكعبة ، ثمّ قال لأصحابه : ليكن آخر عهدكم بالكعبة استلام الحجر ، فاستلمه ثمّ خرج إلى الصّفا ، ثمّ قال : أبدء بما بدءالله به ، ثمّ صعد على الصّفا فقام عليه مقدار ما يقرء الإنسان سورة البقرة .

٨ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : نحر رسول الله صلى الله عليه وآله بيده ثلاثاً و ستّين و نحر عليّ عليه السلام ماغبر ، قلت : سبعة وثلاثين ؟ قال : نعم .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الّذي كان على بدن رسول الله صلى الله عليه وآله ناجية بن جندب الخزاعيّ الأسلميّ والّذي حلق رأس النّبيّ صلى الله عليه وآله في حجّته معمر بن عبدالله بن حراثة بن نصر بن عوف بن عويج بن عدي بن كعب ؛ قال : ولمّا كان في حجّة رسول الله صلى الله عليه وآله وهو يحلقه ، قالت قريش أي معمر ! اُذن رسول الله صلى الله عليه وآله في يدك وفي يدك الموسى ، فقال معمر : والله إنّي لأعدّه من الله فضلاً عظيماً عليّ ، قال : وكان معمر هو الّذي يرحل لرسول الله صلى الله عليه وآله فقال رسول الله : يامعمر إنّ الرّحل اللّيلة لمسترخي ، فقال معمر : بأبي أنت واُمّي لقد شددته كما كنت أشدّه ولكن بعض من حسدني مكاني منك يا رسول الله أراد أن تستبدل بي ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : ماكنت لأفعل .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اعتمر رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاث عمر مفترقات : عمرة في ذي القعدة أهلّ من عسفان وهي عمرة الحديبية وعمرة أهلّ من الجحفة وهي عمرة القضاء وعمرة أهلّ من الجعرانة بعد مارجع من الطّائف

من غزوة حنين .

۱۱ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نجران ، عن العلاء ابن رزين ، عن عمر بن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أحجّ رسول الله صلى الله عليه وآله غير حجّة الوداع ؟ قال : نعم عشرين حجّة .

۱۲ ـ سهلٌ ، عن ابن فضّال ، عن عيسى الفرّاء ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : حجّ رسول الله صلى الله عليه وآله عشرين حجّة مستترةً كلّها يمرّ بالمأزمين فينزل فيبول .

۱۳ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن جعفر بن سماعة ؛ ومحمّد ابن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم جميعاً ، عن أبان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اعتمر رسول الله صلى الله عليه وآله عمرة الحديبية وقضى الحديبية من قابل ومن الجعرانة حين أقبل من الطائف ثلاث عمر كلّهنّ في ذي القعدة .

۱۴ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ذكر أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله اعتمر في ذي القعدة ثلاث عمر كلّ ذلك يوافق عمرته ذا القعدة .

باب ۲

حج نبیؐ

۱۔ فرمایا رسول خدا نے بیس حج کیا مدینہ میں آنے کے بعد مگر ایک اور اپنی قوم کے ساتھ مکہ میں کئی حج کئے۔ (موثق)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے دس حج کئے، سب کے سب چھپ کر، آپ لوگوں کے ساتھ پہاڑوں کے تنگ راستوں سے گزرتے تھے منزلوں پر اُترتے تھے اور پیشاب کرتے تھے (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے بیس حج کئے (موثق)

۴۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے قیام کیا مدینہ میں دس سال اور اس مدت میں حج نہ کرسکے پھر یہ آیت نازل ہوئی حج کے لئے لوگوں کو بلاؤ، مرد تمہارے پاس آئیں گے اور ہر گہرے درہ سے دُبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر چلے آئیں

گے حضور نے موذنوں کو حکم دیا کہ بلند آواز سے اعلان کریں کہ رسول اللہ اس سال حج کریں گے پس جو لوگ مدینہ میں تھے وہ آگاہ ہو گئے اور آس پاس کے عربوں کو بھی مطلع کر دیا گیا سب لوگ جمع ہو گئے اور اس کا انتظار کرنے لگے کہ حضورؐ کیا حکم دیتے ہیں تاکہ اس کو بجا لائیں اور جیسا حضرت کریں ویسا ہی وہ بھی کریں ماہ ذی قعدہ کے چار دن باقی تھے کہ حضور مدینہ سے چلے جب مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو زوال آفتاب ہو گیا تھا۔ آپ نے غسل کیا پھر وہاں سے چل کر اس مسجد میں آئے جو مسجد شجرہ کہلاتی ہے آپؐ نے وہاں نماز ظہر پڑھی اور حج مفردہ کا ارادہ کیا اور پہلی رات کے قریب مقام بیداء میں پہنچے وہاں دو اونی کپڑے پہنائے گئے آپؐ نے حج مفردہ کا تلبیہ کیا اور ہدی کو لے چلے جن کی تعداد ۶۶ یا ۶۴ تھی اس کے بعد ۴ ذی الحجہ کو آپؐ مکہ پہنچے اور آپؐ نے سات مرتبہ خانۂ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر آپؐ نے دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھی پھر آپ حجر کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور پہلے طواف میں بھی بوسہ دیا تھا پھر فرمایا صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں پس میں حکم خدا کے مطابق کرتا ہوں مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا مشرکوں کا عمل ہے پس اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو حج کرے اور عمرہ بجا لائے اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے۔ پھر آپؐ صفا پر آئے اور رکن یمانی کی طرف رخ کیا اور خدا کی حمد و ثنا کی اتنی دیر دعا کی جتنی دیر مسلسل کوئی سورۂ بقر پڑھے۔ پھر مروہ پر تشریف لے گئے اور جتنی دیر صفا پر ٹھہرے تھے وہاں بھی ٹھہرے پھر وہاں سے کوہ صفا پر گئے اور ٹھہرے۔ پھر وہ مروہ پر گئے یہاں تک کہ ان کی سعی سے فارغ ہوئے در آنحالیکہ آپ مروہ پر تھے اور آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا یہ جبرئیل ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی پشت کی طرف اور فرمایا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جو ہدی کو نہیں لے جائے گا محل نہیں ہوگا اگر میں اپنے امر میں آگے بڑھوں گا تو پیچھے نہ ہٹوں گا۔ میں وہی کروں گا جیسا میں نے تم کو حکم دیا ہے میں ہدی لے جاؤں گا اور ہدی لے جانے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ ہدی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے محل ہو جائے۔ ایک شخص نے کہا ہم حاجی بن کر ایسی صورت میں نہیں نکلیں گے کہ ہمارے سروں اور بالوں سے غسل جنابت کا پانی ٹپکتا ہو (یہ کہنے والے حضرت عمر تھے جنہوں نے حج تمتع کو حرام کیا) حضرت نے فرمایا تم اس پر کبھی ایمان نہ لاؤ گے حضرت کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں حج تمتع کو حرام کیا۔) سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اپنے دین کو اس طرح جان لیا گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے تھے جو آپ نے ہمیں حکم دیا ہم نے اسے جان لیا۔

کیا یہ حکم ہمارے ہی لئے ہے فرمایا قیامت تک کے لئے ہے پھر اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور فرمایا اس طرح میں نے عمرہ کو حج میں داخل کیا قیامت تک کے لئے۔ حضرت علیؑ اسی موقع پر یمن سے آئے جب کہ

رسول اللہ مکہ میں تھے پس حضرت علیؑ فاطمہ علیہا السلام کے پاس آئے درآنحالیکہ وہ احرام کھول چکی تھیں اور خوشبو لگائے ہوئے تھیں اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے۔ فرمایا اے فاطمہ ایسا کیوں ہے فرمایا رسول اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے پس حضرت علی رسول خدا کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ فاطمہ مُحِل ہو گئیں اور انھوں نے رنگین کپڑے پہن لئے فرمایا میں نے لوگوں کو یہی حکم دیا ہے یا علی تم نے ہلہلہ کیسے فرمایا اسی نیت سے جو نبی کی ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا میری طرح تم احرام باندھے رہو ہدی میں میرے شریک ہو پھر حضرت مع اصحاب ملکہ کے مقام بطحا پر آئے لیکن گھروں میں نہیں اُترے جب یوم ترویہ آیا تو زوال آفتاب کے وقت لوگوں کو غسل کا حکم دیا کہ ہلہلہ حج کریں جیسا کہ خدا نے اپنے نبی پر نازل کیا ہے۔

اتباع کرو ملت ابراہیم کا خلوص سے پھر حضرت مع اصحاب ہلہلہ حج کرتے ہوئے نکلے اور منیٰ میں آئے اور ظہر کی نماز پڑھی، عصر اور مغرب، عشاء اور صبح کی نماز پڑھی پھر صبح کو لوگ آپ کے ساتھ تھے اور قریش مزدلفہ سے چل کھڑے ہوتے تھے اور لوگوں کو وہاں سے چلنے کے لئے منع کرتے تھے رسول اللہ تشریف لائے اور قریش کو یہ امید تھی کہ ان کا یہ چل پڑنا اسی طرح کا ہوگا جیسے دوسرے لوگ چل کھڑے ہوتے ہیں۔ خدا نے رسولؐ پر یہ آیت نازل کی، تم بھی اسی طرح چل کھڑے ہو جیسے اور لوگ چل کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ سے استغفار کرو یعنی ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق، جس وقت وہاں سے چلتے تھے تم بھی چلو، اور جس وقت ان کے بعد والے چلتے تھے جب قریش نے دیکھا کہ حضرت کا خیمہ کھڑا گیا تو ان کے دلوں میں یہ بات پیدا ہوئی جس کی چل کھڑے ہونے کے بارے میں وہ امید کرتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ مقام نمرہ تک پہنچے اور وہاں آپ کا خیمہ نصب ہوا اس کے پاس اوروں نے بھی اپنے خیمے نصب کئے جب زوال آفتاب ہو گیا تو رسول اللہ خیمہ سے نکلے اور آپ کے ساتھ قریش تھے حضرت نے غسل کیا اور تلبیہ قطع کیا پھر آپ نے مسجد میں ٹھہر کر لوگوں کو وعظ کیا اور کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے روکا پھر نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے ادا کی پھر موقف کی طرف گئے اور قیام کیا لوگ بڑھے کہ آپ کے ناقہ کے موڑے درست کریں وہ ناقہ کے چاروں طرف جمع تھے آپ نے ان کو ہٹایا اور فرمایا لوگو یہ جگہ اس کام کے لئے نہیں ہے یہ سن کر لوگ متفرق ہو گئے اور انھوں نے یہ کام مزدلفہ میں کیا لوگ وہاں ٹھہرے رہے جب سورج غروب ہوا تو چلے حضرت نے دعا کا حکم دیا جب مزدلفہ آیا جو مشعر الحرام ہے تو مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی پھر قیام کیا اور وہیں صبح کی نماز پڑھی بنی ہاشم کے کمزور لوگوں کو رات ہی میں چلتا کیا اور حکم دیا کہ وہ طلوع آفتاب سے جمرۂ عقبہ پر رمی کریں اور دن نکلتے ہی وہاں سے چل دیں اور منیٰ پہنچیں، پھر حضرت نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی اور جو ہدی رسول اللہ اپنے ساتھ لائے تھے ان کی تعداد ۶۴ یا ۶۶ تھی اور حضرت علی نے نحر کئے ۳۴ اونٹ، اور رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے تھوڑا سا گوشت لیا جائے اور اسے ہانڈی میں پکایا جائے۔

پس رسول اللہ نے اور حضرت علی علیہ السلام نے اس میں سے تھوڑا سا شوربہ کھایا اور قصائیوں کو نہ قربان کی کھال دی اور نہ جسم کا کوئی حصہ اور نہ اونٹوں کے قلادے اور باقی تصدق کر دیا پھر بیت اللہ کی زیارت کی اور منیٰ کی طرف لوٹ آئے اور وہاں قیام کیا۔ تیسرے دن جو آخر ایام تشریق تھا پھر جمرون پر رمی کی اور نفرین کی پھر ابطح آئے، حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اپنی ازواج کو حج و عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لئے کہیئے (چونکہ وہ حائض ہونے والی تھیں) اور آپ حج کیجیے۔ حضرت مقام ابطح پر ٹھہرے اور عائشہؓ کو عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم میں بھیج دیا جہاں انھوں نے عمرہ کا ہلہلہ کیا اور بیت اللہ آکر طواف کیا اور رسول اللہ داخل ہوئے بالائی حصہ مکہ سے عقبہ مدینین ہوکر اور خارج ہوئے اسفل مکہ کے مقام طوی سے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ منیٰ سے آنحضرتؐ ضب کی راہ سے چلے اور پتھریلے راستوں سے گزرے آپ جس راستہ سے جاتے تھے اس سے لوٹتے نہ تھے۔ (م)

۶۔ فرمایا حضرت عبداللہ نے کہ جب رسول اللہ نے حج کا ارادہ کیا تو آپ مدینہ سے چلے جبکہ ذی قعدہ کے چار دن باقی تھے اور شجرہ تک آئے وہاں نماز پڑھی پھر سواری کو چلایا اور بیدا زمین آئے یہاں احرام باندھا اور ہلہلہ کیا سو قربانی کے اونٹ آپ کے ساتھ تھے تمام لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ نیت عمرہ کی نہیں کی اور وہ حج تمتع کو جانتے بھی نہ تھے جب رسول اللہ مکہ آئے تو حضرت نے طواف کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ طواف کئے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر فرمایا جو حکم خدا ہے اب وہ بجا لاتا ہوں اس کے بعد آپ کوہ صفا پر آئے اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کئے جب مروہ پر پہنچ کر وہ ختم ہوئے تو آپ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں سے فرمایا محل ہو جائیں اور اس کو عمرہ قرار دیں۔

اور وہ ایک ایسا حکم ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور فرمایا جب میں اپنے معاملہ میں کوئی قدم آگے بڑھاتا ہوں تو پیچھے نہیں ہٹاتا۔ جو میں نے تم کو حکم دیا ہے وہ خود بھی کرتا ہوں اور نہیں سزاوار ہے اس کے لئے جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہے کہ محل ہو جائے اس سے پہلے کہ ہدی اپنے مقام پر پہنچے، سراقہ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے جان لیا اس طرح گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں یہ تو فرمایئے کیا یہ حکم اس سال کے لئے ہے یا ہر سال کے لئے، فرمایا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ اچھا ہے کہ حج کے زمانہ میں عمرہ کے بعد محل ہو کر عورت کے پاس جا سکیں اور پھر دوبارہ احرام باندھیں حج کے لئے غسل جنابت کا پانی ہمارے سروں سے ٹپکتا ہو۔

حضرت نے فرمایا تو کبھی ایمان نہ لائے گا حضرت علی یمن سے حج کرنے کے لئے آگئے آپ نے جناب فاطمہ کو محل حالت میں پایا اور خوشبو بھی پائی رسول اللہ کے پاس آئے اور فتویٰ پوچھا۔ حضرت نے پوچھا یا علی تم نے کیا نیت کی ہے فرمایا وہی جو آپ کی نیت ہے فرمایا احرام نہ کھولو، اور ان کو اپنی قربانی میں شریک کیا اور ۳۷ قربانیاں

ان کے حصہ میں دیں اور ۶۳ اپنے حصہ میں رکھیں۔

اور حضرت نے ان کو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر قربانی سے تھوڑا سا گوشت لے کر اسے ایک ہانڈی یا دیگ میں ڈالا اور پکوایا پھر تھوڑا سا شوربہ کھایا اور فرمایا اب ہم نے سب میں سے کھایا اور فرمایا حج تمتع بہتر ہے حج قران سے اور وہ بہتر ہے حج افراد سے، میں نے پوچھا حضور نے احرام رات کو باندھا تھا یا دن میں، فرمایا دن میں، میں نے کہا کس وقت فرمایا ظہر کے وقت، فرمایا رسول اللہ نے ذکر کیا حج کا اور لکھا ان لوگوں کو جن کا خط آیا تھا جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے تھے کہ رسول اللہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اس کو اطلاع دی جائے کہ جو حج کرنے کی طاقت رکھتا ہے لوگ آ گئے جب منزل شجرہ پر اُترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بغلوں کے بال نوچیں اور موئے زہار صاف کریں اور غسل کریں اور صرف ازار ور دا ابا س میں رکھیں یا ازار و عمامہ اپنے کندھے پر رکھیں جن کے پاس ردا نہ ہو اور پھر اس طرح تلبیہ کیا۔ لبیک اللھم لبیک لبیک الخ اور حضرت رسولؐ خدا تلبیہ کرتے جب کوئی سوار ملتا یا کسی ٹیلہ پر چڑھتے یا آخر رات کو کسی وادی میں اترتے اور نمازوں کے بعد اور جب عقبہ کے بالائی حصہ سے مکہ میں داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلتے وادی طویٰ کی طرف سے ہو کر جب باب مسجد پر پہنچتے تو کعبہ کا رخ کرتے ابن سنان نے کہا کہ وہ باب بنی شیبہ ہے پس اللہ کی حمد و ثنا کرتے اور درود بھیجتے اپنے جد ابراہیم پر اور پھر حجر کے پاس آتے اسے بوسہ دیتے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھتے پھر زم زم پر آتے اور اس کا پانی پیتے پھر فرمایا یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں علم نافع اور رزق واسع کا اور ہر درد کی شفا کا، اور یہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے فرماتے پھر آپؐ نے اصحاب سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ میرا کعبہ سے آخری عہد ہے حجر کو بوسہ دینے کا اس کے بعد حضرت نے بوسہ دیا پھر کوہ صفا پر گئے اور فرمایا میں ظاہر کرتا ہوں اس امر کو جو اللہ نے ظاہر کیا پھر صفا پر اتنی دیر قیام کیا جتنی دیر کوئی سورۂ بقر پڑھے۔ (م)

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے نحر کئے اپنے ہاتھ سے ۶۳ اونٹ اور علی علیہ السلام نے اس کے علاوہ میں نے کہا ۳۳ فرمایا ہاں۔ (ض)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ کے اونٹوں کی نگرانی کرنے والا ناجیہ بن جندب تھا اور حضرت کا سر مونڈنے والا حج میں معمر بن عبداللہ تھا۔

جب وہ حجۃ الوداع میں رسولؐ اللہ کا سر مونڈ رہا تھا تو قریش نے اس سے کہا کیا رسولؐ اللہ نے اجازت دی تھی کہ تیرے ہاتھ میں استرا ہو، اس نے کہا واللہ میں اپنے لئے خدا کا فضل سمجھتا ہوں یہ معمر وہ شخص ہے جو رسول اللہ کے لئے سواری کا اہتمام کرتا تھا۔

رسول اللہ نے فرمایا۔ اے معمر رات کی سواری ڈھیل کسی گئی ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں

میں نے تو اسی طرح مضبوط باندھا تھا جیسے باندھا کرتا ہوں لیکن آپ کی جو نظر کرم میرے اوپر ہے لوگوں کو اس پر حسد ہے اور وہ میری جگہ لینا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا میں ایسا نہیں کروں گا۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہؐ نے تین عمرے متفرق کئے ایک ذی قعدہ میں احرام باندھا عسفان سے جو عمرہ حدیبیہ کہلاتا ہے دوسرے کا احرام باندھا جحفہ سے جو عمرہ قضا تھا اور ایک کا احرام باندھا جعرانہ سے جبکہ آپ طائف غزوہ حنین کے بعد لوٹے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے علاوہ کوئی اور بھی حج کیا تھا فرمایا بیس حج اور کئے تھے۔ (ض)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہؐ نے چھپ کر بیس حج کئے آپ پتھریلے مقاموں سے گزرتے تھے اور صرف بول کے لئے اترتے تھے۔ (م)

۱۳۔ فرمایا رسول اللہؐ نے عمرہ حدیبیہ کیا اور حدیبیہ سے اگلے سال کیا اور جعرانہ سے طائف آتے ہوئے تین عمرے کئے اور تینوں ماہ ذی قعدہ میں کئے۔ (موثق)

۱۴۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسولؐ خدا نے تین عمرے کئے ہر عمرہ ماہ ذی قعدہ میں۔ (موثق)

﴿ باب۲۸ ﴾

☆(فضل الحج والعمرة وثوابهما)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان الخزّاز ، عن عليِّ بن عبدالله البجليِّ ، عن خالد القلانسيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال عليُّ بن الحسين عليهما السلام : حجّوا واعتمروا تصحَّ أبدانكم وتتّسع أرزاقكم وتكفون مؤونات عيالكم ؛ وقال : الحاجُّ مغفورٌ له وموجوبٌ له الجنّة ومستأنفٌ له العمل ومحفوظ في أهله وماله .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن عبد الأعلى قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : كان أبي يقول : من أمَّ هذا البيت حاجّاً أو معتمراً مبرّءاً من الكبر رجع من ذنوبه كهيئة يوم ولدته أُمّه ثمَّ قرأ : «فمن تعجّل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخّر فلا إثم عليه لمن اتّقى» قلت : ما الكبر ؟ قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنَّ أعظم الكبر غمص الخلق وسفه الحقِّ قلت : ما غمص الخلق وسفه الحقِّ ؟ قال : يجهل الحقَّ ويطعن على أهله ومن فعل ذلك نازع الله رداءه .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ضمان الحاجّ والمعتمر على الله إن أبقاه بلّغه أهله وإن أماته أدخله الجنّة .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الحجّة ثوابها الجنّة و العمرة كفّارة لكلّ ذنب .

٥ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن يحيى بن عمرو بن كليع ، عن إسحاق بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي قد وطّنت نفسي على لزوم الحجّ كلّ عام بنفسي أو برجل من أهل بيتي بمالي ؟ فقال : وقد عزمت على ذلك ؟ قال : قلت : نعم ، قال : إن فعلت فأبشر بكثرة المال .

٦ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : الحجّاج يصدرون على ثلاثة أصناف : صنف يعتق من النّار وصنف يخرج من ذنوبه كهيئة يوم ولدته أمّه و صنف يحفظ في أهله وماله ، فذاك أدنى ما يرجع به الحاجّ .

٧ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن يحيى الكاهليّ قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول و يذكر الحجّ فقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : هو أحد الجهادين هو جهاد الضّعفاء ونحن الضعفاء أما إنّه ليس شيء أفضل من الحجّ إلّا الصّلاة وفي الحجّ ههنا صلاة وليس في الصّلاة قبلكم حجّ ، لا تدع الحجّ و أنت تقدر عليه أما ترى أنّه يشعث رأسك و يقشف فيه جلدك و يمتنع فيه من النّظر إلى النّساء وإنّا نحن ههنا ونحن قريب ولنا مياه متّصلة ما نبلغ الحجّ حتّى يشقّ علينا فكيف أنتم في بعد البلاد وما من ملك ولا سوقة يصل إلى الحجّ إلّا بمشقّة في تغيير مطعم أو مشرب أو ريح أو شمس لا يستطيع ردّها و ذلك قوله عزّ وجلّ : « و تحمل أثقالكم إلى بلد لم تكونوا بالغيه إلّا بشقّ الأنفس إنّ ربّكم لرؤف رحيم ».

۸ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ ابن عبدالله ، عن الفضيل بن يسار قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لايحالف الفقر والحمّى مدمن الحجّ والعمرة .

۹ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي أيّوب ، عن سعد الإسكاف قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : إنّ الحاجّ إذا أخذ في جهازه لم يخط خطوة في شيء من جهازه إلّا كتب الله عزّ وجلّ له عشر حسنات ومحى عنه عشر سيّئات ورفع له عشر درجات حتّى يفرغ من جهازه متى ما فرغ فإذا استقبلت به راحلته لم تضع خفّاً ولم ترفعه إلّا كتب الله عزّ وجلّ له مثل ذلك حتّى يقضي نسكه فإذا قضى نسكه غفر الله له ذنوبه ، وكان ذا الحجّة والمحرّم وصفر وشهر ربيع الأوّل أربعة أشهر تكتب له الحسنات ولاتكتب عليه السّيّئات إلّا أن يأتي بموجبة فإذا مضت الأربعة الأشهر خلط بالنّاس .

۱۰ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن حسين بن خالد قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : لأيّ شيء صار الحاجّ لا يكتب عليه الذّنب أربعة أشهر ؟ قال : إنّ الله عزّ وجلّ أباح المشركين الحرم في أربعة أشهر إذ يقول : « فسيحوا في الأرض أربعة أشهر » ثمّ وهب لمن يحجّ من المؤمنين البيت الذّنوب أربعة أشهر .

۱۱ ـ أحمد ، عن أبي محمّد الحجّال ، عن داود بن أبي يزيد ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحاجّ لايزال عليه نور الحجّ ما لم يلمّ بذنب .

۱۲ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي محمّد الفرّاء قال : سمعت جعفر بن محمّد عليهما السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : تابعوا بين الحجّ والعمرة فإنّهما ينفيان الفقر والذّنوب كما ينفي الكير خبث الحديد .

۱۳ ـ محمّد بن يحيى ، عن عليّ بن إسماعيل ، عن عليّ بن الحكم ، عن جعفر ابن عمران ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحجّ والعمرة سوقان من أسواق الآخرة ، اللازم لهما في ضمان الله إن أبقاه أدّاه إلى عياله وإن أماته أدخله الجنّة .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن زكريّا المؤمن ، عن إبراهيم بن صالح ، عن رجل من أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحاجّ والمعتمر وفد الله إن سألوه أعطاهم وإن دعوه أجابهم وإن شفعوا شفّعهم و إن سكتوا إبتدءهم ويعوّضون بالدّرهم ألف [ألف] درهم .

١٥ ـ وعنه ، عن عبدالمؤمن ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : درهم تنفقه في الحجّ أفضل من عشرين ألف درهم تنفقها في حقّ .

١٦ ـ وعنه ، عن عبدالمؤمن ، عن داود بن أبي سليمان الجصّاص ، عن عذافر قال قال أبو عبدالله عليه السلام : ما يمنعك من الحجّ في كلّ سنة ؟ قلت : جعلت فداك العيال قال : فقال : إذا متّ فمن لعيالك ؟ أطعم عيالك الخلّ والزّيت وحجّ بهم كلّ سنة .

١٧ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن عليّ بن أسباط ، عن سليمان الجعفريّ عمّن رواه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ بن الحسين عليهما السلام يقول : بادروا بالسّلام على الحاجّ والمعتمر ومصافحتهم من قبل أن تخالطهم الذّنوب .

١٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن عيسى ، عن زكريّا المؤمن ، عن شعيب العقرقوفيّ ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحاجّ والمعتمر في ضمان الله ، فإن مات متوجّهاً غفر الله له ذنوبه وإن مات محرماً بعثه الله ملبّياً و إن مات بأحد الحرمين بعثه الله من الآمنين وإن مات منصرفاً غفر الله له جميع ذنوبه .

١٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضّال ، عن الرّضا عليه السلام قال : سمعته يقول : ما وقف أحد في تلك الجبال إلّا استجيب له فأمّا المؤمنون فيستجاب لهم في آخرتهم وأمّا الكفّار فيستجاب لهم في دنياهم .

٢٠ ـ وعنه ، عن أبيه ، عن عليّ بن أسباط ، عن بعض أصحابنا قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا أخذ النّاس منازلهم بمنى نادى مناد : يامنى قد جاء أهلك فاتّسعي في فجاجك و اترعي في منابك و مناد ينادي : لو تدرون بمن حللتم لأيقنتم بالخلف بعد المغفرة .

٢١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن أبي الجارود ،

عن أبي جعفر عليه السلام قال: « ففرّوا إلى الله إنّي لكم منه نذيرٌ مبين » قال: حجّوا إلى الله عزّ وجلّ.

٢٢ـ عليٌّ، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أخذ النّاس منازلهم بمنى نادى مناد: لو تعلمون بفناء من حللتم لأيقنتم بالخلف بعد المغفرة.

٢٣ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن يونس بن يعقوب، عن خاله عبدالله بن عبدالرحمن، عن سعيد السمّان قال: كنت أحجّ في كلّ سنة فلمّا كان في سنة شديدة أصاب النّاس فيها جهد فقال لي أصحابي: لو نظرت إلى ما تريد أن تحجّ العام به فتصدّقت به كان أفضل قال: فقلت لهم: وترون ذلك؛ قالوا: نعم، قال: فتصدّقت تلك السنة بما أريد أن أحجّ به وأقمت قال: فرأيت رؤيا ليلة عرفة و قلت: والله لا أعود ولا أدع الحجّ قال: فلمّا كان من قابل حججت فلمّا أتيت منى رأيت أبا عبدالله عليه السلام وعنده النّاس مجتمعون فأتيته فقلت له: أخبرني عن الرجل وقصصت عليه قصّتي وقلت: أيّهما أفضل الحجّ أو الصدقة؛ فقال: ما أحسن الصدقة ـ ثلاث مرّات ـ قال: قلت: أجل فأيّهما أفضل؛ قال: ما يمنع أحدكم من أن يحجّ ويتصدّق قال: قلت: ما يبلغ ماله ذلك ولا يتّسع قال: إذا أراد أن ينفق عشرة دراهم في شيء من سبب الحجّ أنفق خمسة وتصدّق بخمسة أو قصّر في شيء من نفقته في الحجّ فيجعل ما يحبس في الصدقة فإنّ له في ذلك أجراً قال: قلت: هذا لو فعلناه استقام، قال: ثمّ قال: وأنّى له مثل الحجّ ـ فقالها ثلث مرّات ـ إنّ العبد ليخرج من بيته فيعطي قسماً حتّى إذا أتى المسجد الحرام طاف طواف الفريضة ثمّ عدل إلى مقام إبراهيم فصلّى ركعتين فيأتيه ملك فيقوم عن يساره فإذا انصرف ضرب بيده على كتفه فيقول: يا هذا أمّا ما مضى فقد غفر لك وأمّا ما يستقبل فجدّ.

٢٤ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيّوب، عن أبي حمزة الثمالي قال: قال رجل لعليّ بن الحسين عليهما السلام: تركت الجهاد وخشونته ولزمت الحجّ ولينه قال: وكان متّكئاً فجلس وقال: ويحك أما بلغك ما قال رسول الله صلى الله عليه وآله في حجّة الوداع إنّه لمّا وقف بعرفة وهمّت الشمس أن تغيب قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا بلال قل للناس

فلينصتوا فلمّا نصتوا قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إنّ ربّكم تطوّل عليكم في هذا اليوم فغفر لمحسنكم وشفّع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفوراً لكم؛ قال: ـ و زاد غير الثمالي أنّه قال: إلّا أهل التبعات ـ فإنّ الله عدل يأخذ للضعيف من القويّ فلمّا كانت ليلة جمع لم يزل يناجي ربّه ويسأله لأهل التبعات فلمّا وقف بجمع قال لبلال: قل للنّاس فلينصتوا فلمّا نصتوا قال: إنّ ربّكم تطوّل عليكم في هذا اليوم فغفر لمحسنكم وشفّع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفوراً لكم وضمن لأهل التبعات من عنده الرّضا .

٢٥ ـ عليّ، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار قال: لمّا أفاض رسول الله صلى الله عليه وآله تلقّاه أعرابيّ بالأبطح فقال: يارسول الله إنّي خرجت أريد الحجّ ففاتني وأنا رجل ميّل ـ يعني كثير المال ـ فمرني أصنع في مالي ما أبلغ به مايبلغ به الحاجّ قال: فالتفت رسول الله صلى الله عليه وآله إلى أبي قبيس فقال: لوأنّ أباقبيس لك زنته ذهبة حمراء أنفقته في سبيل الله مابلغت مابلغ الحاجّ.

٢٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن محمّد بن إسماعيل، عن أبي إسماعيل السرّاج، عن هارون بن خارجة قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: من دفن في الحرم أمن من الفزع الأكبر، فقلت له: من برّ الناس و فاجرهم؟ قال: من برّ الناس وفاجرهم.

٢٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب، عن العلاء، عن رجل، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ أدنى مايرجع به الحاجّ الّذي لا يقبل منه أن يحفظ في أهله وماله؛ قال: فقلت: بأيّ شيء يحفظ فيهم؟ قال: لا يحدث فيهم إلّا ماكان يحدث فيهم وهو مقيم معهم.

٢٨ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جندب، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: الحجّ جهاد الضعيف ثمّ وضع أبو عبدالله عليه السلام يده في صدر نفسه وقال: نحن الضعفاء ونحن [ال] ضعفاء ..

٢٩ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن إبراهيم بن ميمون قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي أحجّ سنة و شريكي سنة ، قال : ما يمنعك من الحجّ يا إبراهيم ؟ قلت : لا أتفرَّغ لذلك جعلت فداك أتصدَّق بخمسمائة مكان ذلك ؟ قال : الحجّ أفضل ، قلت: ألف ؟ قال : الحجّ أفضل ، قلت : فألف وخمسمائة ؟ قال : الحجّ أفضل ، قلت : ألفين ؟ قال : أفي ألفيك طواف البيت ؟ قلت : لا ، قال : أفي ألفيك سعي بين الصفا والمروة ؟ قلت : لا ، قال : أفي ألفيك وقوف بعرفة ؟ قلت : لا ، قال : أفي ألفيك رمي الجمار ؟ قلت : لا ، قال : أفي ألفيك المناسك ؟ قلت : لا ، قال : الحجّ أفضل .

٣٠ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال لي أبو عبدالله : قال لي إبراهيم ابن ميمون كنت جالساً عند أبي حنيفة فجاءه رجل فسأله فقال : ما ترى في رجل قد حجّ حجّة الإسلام ، الحجّ أفضل أم يعتق رقبة ؟ فقال : لا بل عتق رقبة ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : كذب والله وأثم لحجّة أفضل من عتق رقبة ورقبة ورقبة حتّى عدَّ عشراً ثمَّ قال: ويحه في أيّ رقبة طواف بالبيت وسعي بين الصفا والمروة والوقوف بعرفة وحلق الرأس ورمي الجمار لو كان كما قال لعطّل الناس الحجّ ولو فعلوا كان ينبغي للإمام أن يجبرهم على الحجّ إن شاؤوا وإن أبوا فإنَّ هذا البيت إنّما وضع للحجّ .

٣١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن عمر ابن يزيد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : حجّة أفضل من [عتق] سبعين رقبة ، فقلت: ما يعدل الحجّ شيءٌ ، قال : ما يعدله شيءٌ ولدرهم واحدٌ في الحجّ أفضل من ألفي ألف درهم فيما سواه من سبيل الله ثمَّ قال له : خرجت على نيّف وسبعين بعيراً وبضع عشرة دابّة ولقد اشتريت سوداً أكثر بها العدد ولقد آذاني أكل الخلّ والزيت حتّى أنَّ حميدة أمرت بدجاجة فشويت فرجعت إليَّ نفسي .

٣٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حسين الأحمسيّ ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : حجّة خير من بيت مملوءٌ ذهباً يتصدَّق به حتّى يفنى .

٣٣ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن الفضيل قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : لا وربّ هذه البنية لا يخالف مدمن الحجّ بهذا البيت حمّى ولا فقر أبداً .

٣٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمّد جميعاً ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن محمّد بن عبدالله قال : قلت للرِّضا عليه السلام : جعلت فداك إنَّ أبي حدَّثني عن آبائك عليهم السلام أنّه قيل لبعضهم : إنَّ في بلادنا موضع رباط يقال له : قزوين وعدوّاً يقال له : الدَّيلم فهل من جهاد أوهل من رباط ؟ فقال : عليكم بهذا البيت فحجّوه ، ثمَّ قال : فأعاد عليه الحديث ثلاث مرَّات كلُّ ذلك يقول : عليكم بهذا البيت فحجّوه ثمَّ قال في الثالثة : أما يرضى أحدكم أن يكون في بيته ينفق على عياله ينتظر أمرنا فإن أدركه كان كمن شهد مع رسول الله صلى الله عليه وآله بدراً وإن لم يدركه كان كمن كان مع قائمنا في فسطاطه هكذا و هكذا ـ و جمع بين سبّابتيه ـ فقال أبوالحسن عليه السلام : صدق هو على ماذكر .

٣٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن غالب ، عمّن ذكره عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحجُّ والعمرة سوقان من أسواق الآخرة والعامل بهما في جوار الله إن أدرك ما يأمل غفر الله له وإن قصر به أجله وقع أجره على الله .

٣٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن زعلان ، عن عبدالله ابن المغيرة ، عن ابن الطيّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : حجج تترى وعمر تسعى يدفعن عيلة الفقر وميتة السوء .

٣٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أتى النبيَّ صلى الله عليه وآله رجلان رجلٌ من الأنصار ورجلٌ من ثقيف فقال الثقفيُّ : يا رسول الله حاجتي ، فقال : سبقك أخوك الأنصاريُّ فقال : يا رسول الله إنّي على ظهر سفر وإنّي عجلان وقال الأنصاريُّ : إنّي قد أذنت له فقال : إن شئت سألتني وإن شئت نبّأتك فقال : نبّئني يا رسول الله ، فقال : جئت تسألني عن الصلاة وعن الوضوء وعن السجود فقال الرَّجل : إي والّذي بعثك بالحقّ ، فقال : أسبغ الوضوء واملأ يديك من ركبتيك وعفّر جبينك في التراب

وصلّ صلاة مودّع ، وقال الأنصاري : يارسول الله حاجتي ، فقال : إن شئت سألتني و إن شئت نبّأتك ، فقال : يارسول الله نبّئني ، قال جئت تسألني عن الحجّ وعن الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار وحلق الرأس ويوم عرفة فقال الرجل : إي و الّذي بعثك بالحقّ ، قال : لا ترفع ناقتك خفّاً إلّا كتب الله به لك حسنة ، و لا تضع خفّاً إلّا حطّ به عنك سيئة و طواف بالبيت و سعي بين الصفا والمروة تنفتل كما و لدتك اُمّك من الذّنوب و رمي الجمار ذخر يوم القيامة و حلق الرأس لك بكلّ شعرة نور يوم القيامة ويوم عرفة يوم يباهي الله عزّ و جلّ به الملائكة فلو حضرت ذلك اليوم برمل عالج وقطر السماء و أيّام العالم ذنوباً فإنّه تبت ذلك اليوم .

وفي حديث آخر له بكلّ خطوة يخطوا إليها يكتب له حسنة و يمحى عنه سيّئة ويرفع له بها درجة .

٣٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن الحسن بن الجهم عن أبي الحسن الرّضا عليه‌السلام قال : قال أبوجعفر عليه‌السلام : مايقف أحدٌ على تلك الجبال برٌّ ولا فاجر إلّا استجاب الله له فأمّا البرّ فيستجاب له في آخرته ودنياه وأمّا الفاجر فيستجاب له في دنياه .

٣٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن المفضّل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : قال رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله : الحاجّ ثلاثة فأفضلهم نصيباً رجلٌ غفر له ذنبه ماتقدّم منه وماتأخّر ووقاه الله عذاب القبر و أمّا الّذي يليه فرجلٌ غفر له ذنبه ماتقدّم منه ويستأنف العمل فيما بقي من عمره وأمّا الّذي يليه فرجل حفظ في أهله و ماله .

٤١ ـ ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : ما من سفر أبلغ في لحم ولا دم و لا جلد ولا شعر من سفر مكّة ، وما أحد يبلغه حتّى تناله المشقّة .

٤٠ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ؛ و عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : الحاجّ على ثلاثة أصناف : صنف يعتق من النّار و صنف يخرج من ذنوبه كهيئة يوم ولدته اُمّه وصنف يحفظ في أهله وماله وهو أدنى ما يرجع به الحاجّ .

٤٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن داود بن أبي يزيد عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أخذ النّاس مواطنهم بمنى نادى مناد من قبل الله عزَّ و جلَّ : إن أردتم أن أرضى فقد رضيت .

٤٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عمر بن حفص ، عن سعيد بن يسار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام ـ عشيّة من العشيّات و نحن بمنى و هو يحثّني على الحجِّ و يرغبني فيه ـ : يا سعيد أيّما عبد رزقه الله رزقاً من رزقه فأخذ ذلك الرِّزق فأنفقه على نفسه و على عياله ثمَّ أخرجهم قد ضحاهم بالشّمس حتّى يقدم بهم عشيّة عرفة إلى الموقف فيقيل ، ألم تر فرجاً تكون هناك فيها خلل وليس فيها أحدٌ ؟ فقلت : بلى جعلت فداك ؟ فقال : يجيىء بهم قد ضحاهم حتّى يشعب بهم تلك الفرج فيقول الله تبارك و تعالى لا شريك له : عبدي رزقته من رزقي فأخذ ذلك الرِّزق فأنفقه فضحى به نفسه و عياله ثمَّ جاء بهم حتّى شعب بهم هذه الفرجة التماس مغفرتي أغفرله ذنبه وأكفيه ما أهمّه وأرزقه . قال : سعيد مع أشياء قالها نحواً من عشرة .

٤٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : إذا أخذ النّاس منازلهم بمنى نادى مناد : لو تعلمون بفناء من حللتم لأيقنتم بالخلف بعد المغفرة .

٤٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من مات في طريق مكّة ذاهباً أو جائياً أمن من الفزع الأكبر يوم القيامة .

٤٦ ـ أبو عليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن أبي المغراء ، عن سلمة بن محرز قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام إذ جاءه رجلٌ يقال له : أبو الورد فقال لأبي عبدالله عليه السلام : رحمك الله إنّك لو كنت أرحت بدنك من المحمل ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا الورد ، إنّي أحبُّ أن أشهد المنافع الّتي قال الله تبارك وتعالى : «ليشهدوا منافع لهم » إنّه لا يشهدها أحدٌ إلّا نفعه الله أمّا أنتم فترجعون مغفوراً

لكم وأمّا غيركم فيحفظون في أهاليهم وأموالهم .

٤٧ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن محمّد بن عبد الحميد ، عن عبدالله بن جندب ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان الرّجل من شأنه الحجّ كلّ سنة ثمّ تخلّف سنة فلم يخرج قالت الملائكة الّذين على الأرض للّذين على الجبال : لقد فقدنا صوت فلان ، فيقولون : اطلبوه فيطلبونه فلا يصيبونه فيقولون : اللّهم إن كان حبسه دين فأدّ عنه أو مرض فاشفه أو فقر فأغنه أو حبس ففرّج عنه أو فعل فافعل به والنّاس يدعون لأنفسهم وهم يدعون لمن تخلّف .

٤٨ ـ أحمد ، عن عمرو بن عثمان ، عن عليّ بن عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما يقول : يامعشر من لم يحجّ استبشروا بالحاجّ وصافحوهم وعظّموهم فإنّ ذلك يجب عليكم ، تشاركوهم في الأجر .

باب ۲۸

حج وعمرہ کی فضیلت اور انکا ثواب

۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ حج و عمرہ کرو کہ ان سے تمہارے بدن تندرست رہیں گے اور رزق وسیع ہوں گے اور تمہارے اہل و عیال کے خرچ میں کفایت ہوگی اور فرمایا حاجی کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جنت اس پر واجب ہوگی اور عمل کا نئے سرے سے آغاز ہوگا اور اس کے اہل و مال حفاظت میں رہیں گے ۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جو خانۂ کعبہ کے حج کا یا عمرہ کا ارادہ کرے درآنحالیکہ وہ کبر سے بری ہو اور گناہوں سے باز آئے تو وہ ایسا گناہ سے پاک ہو جائے گا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے پھر یہ آیت پڑھی ۔ میں نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو عیب لگائے اور حق بات کو جہالت سمجھے اور حق سے جاہل ہو اور حق پرستوں کو طعنے دے جو ایسا کرے گا اللہ سے جھگڑا کرے گا اس کی ردا میں ۔ (خدا نے فرمایا ہے الکبریا ردائی)

۳۔ فرمایا حضرت نے اللہ کی ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اس کے اہل تک پہنچا دے اور اگر موت دے تو جنت میں داخل کرے ۔ (ض)

۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ اس کا کفارہ ہے (ض)

۵۔ میں نے کہا میں نے یہ قرار دیا ہے کہ ہر سال یا تو خود حج کروں یا اپنے خاندان والوں میں سے کسی سے اپنا مال دے کر نیابتہً حج کراؤں فرمایا کیا تو نے ایسا ارادہ کیا ہے، میں نے کہا ہاں، فرمایا تو یقین کر تیرے مال میں زیادتی ہوگی۔ (مجہول)

۶۔ فرمایا حضرت نے حاجی تین قسم کے ہیں ایک وہ جو نار دوزخ سے آزاد ہوں گے دوسرے وہ جو اپنے گناہوں کے بخشے جانے کے بعد ایسے ہوں گے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ حاجی کے لیے یہ کم سے کم ثواب ہے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حج کا ذکر کرتے ہوئے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ حج دو جہادوں میں سے ایک جہاد ہے یہ جہاد کمزوروں کا اور ہم کمزور ہیں سوائے نماز کوئی عبادت حج سے افضل نہیں اور حج میں نماز ہے اور نماز میں حج نہیں، اپنے حج کو ترک نہ کرو درآنحالیکہ تم قادر ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس میں تمہارے سر کے بالوں کی پراگندگی ہوتی ہے تمہاری جلد بدن کو سختی برداشت کرنا ہوتی ہے، عورتوں پر نظر کرنا ممنوع ہوتا ہے۔ ہم تو یہاں ہیں ہم تو قریب رہنے والے ہیں ہمیں برابر پانی ملتا رہتا ہے اور پھر بھی حج میں نفس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے تمہارا تو ذکر ہی کیا۔ جو دور دراز شہروں میں رہتے ہیں پردیس، پھر راہوں کی تکلیف اٹھا کر حج کے لئے آتے ہیں، نہ مزیدار کھانا ملتا ہے نہ پانی پھر سرد و گرم ہوائیں اور سخت دھوپ، ان کے رد پر تمہیں قدرت نہیں، جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مویشی تمہارا بوجھ اٹھا کر ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتے ہیں اگر تم خود لے جاتے تو بڑی تکلیف اٹھانے کے بعد۔ (حسن)

۸۔ فرمایا رسول خدا نے فقر اور گرہی حج و عمرہ سے شروع ہے یعنی ان چیزوں کے خوف سے ترک نہ کرو۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حج کا ارادہ کرنے والا اپنا سامان سفر درست کرنے لگتا ہے تو اس مدت میں اس کے ہر قدم پر دس حسنات لکھے جاتے ہیں اور دس گناہ محو ہو جاتے ہیں اور سامان سفر کی درستی تک دس درجہ اس کے بلند ہوتے ہیں اور جب سواری تیار ہوتی ہے تو سوار ہونے سے پہلے تک اسی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اپنے مناسک حج پورے کر لیتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول یہ چار ماہ اس کے لئے حسنات لکھے جاتے ہیں اور گناہ نہیں لکھے جاتے مگر ہاں اگر کوئی خاص سبب پیدا ہو جب یہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو وہ عام آدمیوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ (مختلف فیہ)

۱۰۔ میں نے پوچھا حاجی کے لئے چار ماہ گناہ کیوں نہیں لکھے جاتے۔ فرمایا مشرکوں کے لئے چار ماہ خدا نے یہ رعایت کی ہے کہ ان سے جنگ نہ کی جائے جیسا کہ فرماتا ہے چار ماہ زمین پر چلو پھرو، پس مومنین کے لئے یہ رعایت کی ہے کہ چار ماہ ان کے گناہ نہ لکھے جائیں۔ (مجہول)

۱۱۔ فرمایا جب تک حاجی گناہ نہیں کرتا اس سے نور حج زائل نہیں ہوتا۔ (مجہول)

۱۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے حج کے بعد عمرہ اور عمرہ کے بعد حج کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہ کو اس طرح دور کر

دیتے ہیں جیسے ریتی رگڑ کر لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔ (مرسل)

۱۳۔ فرمایا حج وعمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں اور خدا کی یہ ضمانت ہے کہ حج وعمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اسے اس کے اہل وعیال تک پہنچا دے اور اگر اس کو مارے تو داخل جنت کرے۔

۱۴۔ فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کی فرستادہ جماعت ہیں اگر وہ اس سے سوال کریں گے تو وہ ان کو دے گا اور اگر وہ اس سے دعا کریں گے تو قبول کرے گا اور اگر وہ سفارش کریں گے تو وہ منظور کرے گا اور اگر چپ رہیں گے تو ابتدا کرے گا اور ایک درہم کے بدلے ہزار درہم دے گا۔ (مجہول)

۱۵۔ فرمایا ایک درہم حج میں خرچ کرنا افضل ہے راہ حق میں دس ہزار درہم خرچ کرنے سے۔ (ض)

۱۶۔ فرمایا تجھے حج سے ہر سال کیا چیز روکتی ہے اس نے کہا اہل وعیال، فرمایا اگر تو مر جائے تو اہل وعیال کا کیا ہوگا اہل وعیال کو سیر کرو اور زیتون کھلاؤ اور ہر سال حج کرو (ض)

۱۷۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ حج اور عمرہ کرنے والوں پر سلام کی ابتدا کرو ان سے مصافحہ کرو، قبل اس کے کہ گناہوں سے آغشتہ ہو کر ملو۔ (مجہول)

۱۸۔ فرمایا حاجی اور معتمر، اللہ کی ضمانت میں ہے اگر مناسک ادا کرتا ہوا مرے گا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگر بحالت احرام مرے گا تو اللہ اس کو تلبیہ کرنے والوں کی صورت میں مبعوث کرے گا اور اگر وہ حرم میں مرے گا تو اللہ اسے امن والوں میں مبعوث کرے گا اور اگر حج سے ہمت کر مرے گا تو اللہ اس کے سب گناہ بخش دے گا۔ (ض)

۱۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نہیں ٹھہرا ان پہاڑوں میں کوئی مگر یہ کہ اس کی دعا قبول کی گئی اور دیگر مومنین، تو ان کی قبولیت کا تعلق آخرت سے ہوگا اور کفار کی دعائیں ان کی دنیا میں قبول ہوں گی۔ (ض)

۲۰۔ فرمایا جب منیٰ میں لوگ پہنچتے ہیں تو منیٰ میں ایک منادی ندا کرتا ہے تیرے اہل آ گئے پس اپنی تنگیوں میں کشادگی پیدا کر اور اپنے ثواب میں رعایت کر اور ایک منادی ندا کرے گا کاش تم جانتے کہ تم کس کے یہاں اترے ہو تو تم یقین کرتے بدلہ مغفرت کے بعد۔ (حسن)

۲۱۔ فرمایا اللہ کی طرف چلو، میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اللہ کی طرف حج کرو۔ (مرسل)

حیدر ... باولطیف آباد، یونٹ نمبر ۸

۲۲۔ ترجمہ نمبر ۲ میں دیکھو۔

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں ہر سال حج کرتا تھا ایک سال سخت قحط پڑا اور لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا میرے دوستوں نے کہا کہ اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دو اور یہ رقم صدقہ میں دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا میں نے کہا کیا تم نے اس پر غور کیا ہے انھوں نے کہا ہاں میں نے تصدق کرنے کا ارادہ کیا، عرفہ کی رات کو پھر غور کیا تو یہ طے کیا کہ میں حج کو ترک نہ کروں گا اگلے سال پھر حج کو گیا مقام منیٰ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بہت سے لوگ

حضرت کے پاس جمع تھے میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور پوچھا حج افضل ہے یا صدقہ، آپؑ نے تین بار فرمایا صدقہ کا کیسا کہنا میں نے کہا لیکن ان میں زیادہ بہتر کون ہے۔ فرمایا تمہیں کیا چیز حج اور صدقہ سے روکتی ہے میں نے کہا مال کی کمی ان دونوں کو بجالانے کی اجازت نہیں دیتی۔ فرمایا اگر کوئی بسلسلہ حج کسی امر میں دس درہم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے میں پانچ درہم خرچ کرے اور پانچ درہم صدقہ دے یا حج کے زمانہ میں اپنے کھانے پینے میں کمی کرے اور جو بچایا ہے وہ صدقہ دے۔ میں نے کہا ہم اگر ایسا کریں تو ٹھیک ہے پھر آپؑ نے تین بار فرمایا حج کے برابر کیا چیز ہو سکتی ہے جب کوئی حج کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو نیکی کا ایک حصہ اسے مل جاتا ہے اور جب مسجد الحرام میں آتا ہے اور طواف فریضہ کرتا ہے اور وہاں سے آکر مقام ابراہیم نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب آتا ہے اور جب وہ نماز پڑھ کر بیٹھتا ہے تو اس کے شانہ کو ہلا کر کہتا ہے پچھلے گناہ معاف اب آگے نیکی کر۔

۲۴۔ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں نے جہاد اور اس کی سختی کو چھوڑ کر حج اور اس کی آسانی کو لے لیا ہے امام علیہ السلام تکیہ لگائے ہوئے تھے یہ سن کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا وائے ہو تیرے اوپر، کیا تجھ تک یہ حدیث نہیں پہنچی جو حجۃ الوداع میں فرمائی تھی۔ جبکہ عرفہ میں قیام کیا تھا اور سورج غروب ہونے والا تھا۔ حضرت نے بلال کو حکم دیا کہ لوگوں کو کہو خاموش ہو جائیں جب سب ہمہ تن گوش ہوئے تو حضرت نے فرمایا اس دن اللہ نے بخش دیا تمہارے نکوکاروں کو اور شفاعت قبول کی تمہارے نیکوں کی، تمہارے بدی کرنے والوں کے متعلق پس فائدہ حاصل کرو اس مغفرت کا جو تمہارے لئے ہے اور ابو حمزہ ثمالی راوی حدیث کے علاوہ ایک اور راوی نے اس حدیث میں اتنے الفاظ اور زیادہ بیان کئے۔

اے پہاڑوں کی گھاٹیوں میں رہنے والو اللہ نے عدل کیا ہے کہ وہ قوی سے ضعیف کے بارے میں مواخذہ کرتا ہے جب رات ہوئی تو آپ اہل شعاب کے متعلق اللہ سے مناجات کرتے رہے رحمت کا سوال کرتے رہے پھر بلال سے فرمایا لوگوں کو خاموش کرو جب سب خاموش ہوئے تو فرمایا اللہ نے آج کے دن تم پر بخشش کی ہے تمہارے نیکوں کو بخش دیا اور بدوں کے بارے میں تمہارے نیکوں کی سفارش قبول کی، پس خدا کی بخشش لے کر اٹھو اہل شعاب کے لئے خدا کی طرف سے رضا ہے۔ (حسن)

۲۵۔ جب حضرت چلے تو مقام ابطح میں ایک اعرابی ملا اور کہنے لگا میں حج کو نکلا ہوں آپ مجھے معاف کر دیں میں مالدار آدمی ہوں آپ حکم دیں کہ اتنا مال دے دوں جو ایک حاجی کے ثواب کے لئے کافی ہو حضرت نے فرمایا اگر یہ کوہ ابو قبیس سونا ہو جائے اور تو اس کو راہ خدا میں خرچ کر دے تب بھی وہ ثواب نہ پا سکے گا جو ایک حاجی کا ہوتا ہے۔ (حسن)

۲۶۔ فرمایا جو حرم میں دفن ہو گا قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا۔ میں نے کہا ہر نیک و بد فرمایا ہاں ہر نیک و بد (ض)

۲۷۔ ادنیٰ بات اس حاجی کے لئے جس کا حج قبول ہو یہ ہے کہ اس کا اہل اور مال محفوظ ہو گا۔ میں نے کہا کس طرح حفاظت

ہو گی ان میں فرمایا ان میں کوئی حادثہ واقع نہ ہوگا مگر جبکہ وہ ان میں مقیم ہو اور کسی حادثہ کا سبب بنے۔

۲۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حج کمزوروں کا جہاد ہے پھر اپنے سینہ پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں کمزور ہم ہیں کمزور۔ (مجہول)

۲۹۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا میں خود ایک سال حج کرتا ہوں اور ایک سال میرا شریک حج کرتا ہے فرمایا تمہیں کیا چیز مانع ہوتی ہے۔ میں نے کہا فراغت حاصل نہیں، میں اس کے بدلے پانچ سو روپے صدقہ دیتا ہوں فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا ایک ہزار دے دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا ڈیڑھ ہزار دے دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا دو ہزار دے دونگا کیا تیرے دو ہزار طواف کے برابر ہو جائینگے میں نے کہا نہیں تو کیا سعی صفا و مروہ کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا وقوف عرفہ کے برابر ہو جائیں گے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا رمی جمرات کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا اور مناسک کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں، فرمایا تو حج افضل ہے۔ (ح)

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ ایک شخص کے لئے حج افضل ہے یا غلام آزاد کرنا انھوں نے کہا۔ غلام آزاد کرنا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹا ہے وہ اور وہ یہ کہہ کر گنہگار ہوا بے شک حج افضل ہے غلام آزاد کرنے سے، غلام آزاد کرنے سے، غلام آزاد کرنے سے۔ یہاں تک کہ آپؑ نے دس تک گنا پھر فرمایا وائے ہو اس پہ کونسا غلام برابر ہے طواف بیت کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے عرفہ اور حلق راس کے اگر ایسا ہوتا جیسا اس نے کہا اگر لوگ ایسا ہی کریں تو لوگ حج کرنا ہی چھوڑ دیں اس صورت میں امام کو لازم ہے ان سے جبراً حج کرائے اگر وہ انکار کریں تو کہے کہ یہ گھر تو حج کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ (م)

۳۱۔ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا حج افضل ہے ستر غلام آزاد کرنے سے، میں نے کہا حج کے بدلہ کی بھی کوئی چیز ہے فرمایا کوئی چیز اس کا عوض نہیں، ایک درہم جو حج میں خرچ کیا جائے وہ لاکھوں ان درہموں سے جو حج کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کئے جائیں، پھر فرمایا حج کے لئے چلا تو ستر سے زیادہ کچھ اونٹ ساتھ تھے اور تقریباً دس گھوڑے اور میں نے بہت سے غلام خریدے تھے ایسی حالت میں کہ سرکہ اور زیتون کا تیل مجھے نقصان دیتا تھا میں کھا رہا تھا تاکہ حج کے خرچ میں کمی نہ ہو، میری تکلیف دیکھ کر حمیدہ نے مرغی پکائی جس سے میری حالت درست ہوئی۔ (حسن)

۳۲۔ فرمایا ایک حج کرنا بہتر ہے اس سے کہ سونے سے بھرا ہوا ایک گھر کل کا کل خرچ کر دیا جائے۔ (حسن)

۳۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے قسم خدا کی جب تک اس گھر کا حج ہے حاجیوں کی حاجت ہوگی اور ان کے لیے فقر نہ ہوگا۔

۳۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے باپ نے آپ کے آبائے طاہرین سے یہ حدیث نقل کی کہ کسی نے ان سے کہا کہ ہمارے شہروں میں ایک موضع ہے رباط نامے جس کو قزوین کہا جاتا ہے اور ایک دشمن ہے جس کو دیلم کہتے ہیں پس

ہم اس سے جہاد کریں یا رباط میں مقیم رہیں فرمایا تم اس گھر کا حج کرو پھر حضرت نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا اور دوسری بار کہا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ اپنے گھر میں اپنے عیال پر خرچ کرے اور ہمارے امر کا انتظار کرے اگر اس نے پا لیا تو ایسا ہے جیسے اس نے جنگ بدر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شہادت پائی اور اگر نہ پایا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہمارے قائمؑ کے ساتھ اس طرح ہو اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا امام زمانہ نے فرمایا جو کچھ اس نے بیان کیا ٹھیک ہے (مجہول)

۳۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حج و عمرہ دو بازار ہیں آخرت کے بازاروں میں سے اور ان کو بجا لانے والا اللہ کے جوارِ رحمت میں ہوگا اگر اس نے اپنی امید کو پا لیا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور اگر موت آ گئی تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ (مجہول)

۳۶۔ فرمایا حضرت نے حج میں تواتر ہے یعنی ایک کے بعد دوسرا اور عمرہ میں فصل ہو سکتا ہے یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور بُری موت سے بچاتے ہیں۔ (مجہول)

۳۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا کے پاس دو شخص آئے ایک انصاری اور دوسرا ثقیفی ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ میری ایک حاجت ہے فرمایا تم سے پہلے تمہارے بھائی انصاری اپنی ضرورت بیان کرنا چاہتا ہے ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ میں حالت سفر میں ہوں اور مجھے جلدی ہے انصاری نے کہا میں نے اجازت دی۔ حضرت نے ثقیفی سے فرمایا چاہے تو اپنی حاجت بیان کر چاہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے کہا حضور ہی بیان فرما دیں فرمایا تو پوچھنے آیا ہے نماز، وضو اور سجدہ کے متعلق، اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے وضو میں اعضا پر پانی جاری کرو، اپنے دونوں ہاتھ نماز میں گھٹنوں پر رکھو اور سجدہ میں اپنا ماتھا خاک پر رکھو اور ایسی پڑھو جیسی وداع کرنے والا پڑھے۔ انصاری نے کہا میری بھی حاجت ہے تم بیان کر دیا میں، اس نے کہا آپ ہی بیان فرما دیں فرمایا تم پوچھنا چاہتے ہو حج، طواف، سعی صفا و مروہ کے متعلق اور رمی جمرات اور سر منڈوانے والے اور یوم عرفہ کے متعلق اس نے کہا واللہ ایسا ہی ہے فرمایا جب تم اونٹ کو حج کو جانے کے لیے چرمی موزہ پہناؤ گے تو اللہ ایک حسنہ لکھے گا اور جب ان کو اتارو گے تو ایک گناہ محو کیا جائے گا اور جب طواف کرو گے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو گے تو گناہوں سے اس طرح آزاد ہو جاؤ گے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو اور جب رمی جمرات کرو گے تو نیکیوں کا ذخیرہ ہوگا روز قیامت کے لیے اور حلق راس کراؤ گے تو روز قیامت ہر بال نورانی ہوگا اور روز عرفہ وہ دن ہے کہ اللہ ملائکہ پر مباہات کرتا ہے اگر اس دن تم وہاں موجود ہو تو اگر گناہ بقدر ریگ صحرا، بارش کے قطرات اور دنیا کے ایام کے برابر ہوں گے تو معاف ہو جائیں گے۔ (مجہول)

۳۸۔ فرمایا حضرت نے جو کوئی ان پہاڑوں پر ٹھہرے گا نیک ہو یا بد خدا اس کی دعا قبول کرے گا نیک کی آخرت اور دنیا کے

متعلق اور بد کی صرف دنیا کے متعلق۔ (موثق)

۳۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حاجی تین ہیں ان میں بلحاظ نصیبہ افضل وہ ہے جس کے پہلے اور بعد کے سب گناہ بخش دیئے گئے ہوں اور عذاب قبر سے اللہ اسے بچا لے اور اس کے بعد وہ ہے جس کے پہلے گناہ اللہ بخش دے اور وہ اپنی باقی زندگی میں عمل شروع کرے اس کے بعد وہ ہے جو اپنے اہل و عیال میں بحفاظت پہنچ جائے۔ (ض)

۴۰۔ حضرت نے فرمایا کوئی سفر بلحاظ گوشت و خون و جلد اور بال سفر مکہ سے زیادہ سخت نہیں، بغیر سخت مشقت کے کوئی وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ (موثق)

۴۱۔ فرمایا ابوعبداللہ نے حاجی تین قسم کے ہیں جو نار جہنم سے آزاد ہیں دوسرے وہ جو گناہ بخشے جانے کے بعد ایسے ہو جائیں گے جیسے بے گناہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں تیسرے وہ جن کا لوٹنا بحفاظت جان و مال ہو یہ ادنیٰ صلہ حج کا ہے (حسن)

۴۲۔ فرمایا جب لوگ منیٰ کو اپنا وطن بناتے ہیں تو ایک منادی اللہ کی طرف سے ندا کرتا ہے اگر تم میرا راضی ہونا چاہتے ہو تو میں راضی ہوں۔ (م)

۴۳۔ ایک رات جب ہم منیٰ میں تھے حضرت ابوعبداللہ ہم کو حج کے لئے آمادہ کرتے رہے اور رغبت دلاتے رہے فرمایا اے سعید، اللہ بندہ کو اپنے پاس سے رزق دیتا ہے بندہ کو چاہیئے کہ اس رزق کو لے اور اپنے عیال پر خرچ کرے پھر ان کو چاشت کے وقت لے کر چلے اور رات کو ان کے ساتھ عرفہ پہنچے۔ موقف تک تو یہ عبادت مقبول ہو گی کیا تم نے اس کشادگی کو نہیں دیکھا جو یہاں ہے کہیں کوئی شے بھی نہیں۔ میں نے کہا بے شک، فرمایا ان کو دھوپ چڑھتے وقت لے آؤ تاکہ یہ کشادگی اس شئے پر ہو جائے خدائے وحدہٗ لاشریک فرماتا ہے اے میرے بندے میں نے اسے رزق دیا اس نے لے لیا۔ اس نے اسے اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کیا پھر وہ ان کو حج کے لئے لایا تاکہ وسعت رزق ان پر پر تقسیم ہو اس نے میری بخشش کا سوال کیا۔ میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور اس کی مہم کو آسان کیا میں اس کو رزق دیتا ہوں میں نے کہا مع تمام اشیاء کے فرمایا تقریباً دس چیزیں (م)

۴۴۔ فرمایا جب لوگ منیٰ میں جاتے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے کاش تم جانتے کہ کس کے صحن میں اترے ہو تو مغفرت کے بعد اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوتے۔ (حسن)

۴۵۔ فرمایا جو مکہ کی راہ میں آتے جاتے مر جائے گا وہ روز قیامت کے عظیم الشان خوف سے امن میں رہے گا (حسن)

۴۶۔ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابوالورد نامے ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ اللہ کی رحمت آپ پر نازل ہو آپ محمل میں اپنے بدن کو کچھ دیر آرام دے لیں فرمایا اے ابوالورد، میں پسند کرتا ہوں کہ گواہ بنوں ان منافع کا جن کے لئے اللہ نے کہا ہے کہ وہ گواہی دیں ان منافع کی۔ جو گواہی دے گا اللہ اسے نفع پہنچائے گا تم

حج سے لوٹو گے اس حال میں کہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا لیکن تمہارے غیر تو محفوظ رہیں گے اپنے اہل اور مال میں۔ (مجہول)

۴۷۔ فرمایا جب کوئی شخص پوری شرائط کے ساتھ حج کرتا ہے ہر سال، اور ایک سال نہیں جاتا تو ملائکہ ارض و جبال کہتے ہیں ہمیں فلاں کی آواز سنائی نہیں دیتی، باہم کہتے ہیں اسے تلاش کرو تلاش کرنے پر نہیں پاتے تو کہتے ہیں یا اللہ اگر وہ قرض کی وجہ سے رکا ہے تو اس کا قرض ادا کر، اگر مرض نے روکا ہے تو شفا دے، اگر فقیر ہو گیا ہے تو غنی کر دے، اگر قید میں ہے تو اسے رہا کر، اگر کسی کام میں ہے تو اسے پورا کر دے، لوگ دعا کرتے ہیں اپنے نفسوں کے لئے اور فرشتے دعا کرتے ہیں اس کے لئے جو اپنے نفس کے خلاف کرے۔ (مرسل)

۴۸۔ فرمایا حضرت نے اے معشر جس نے حج نہیں کیا ہے اسے بشارت دو حاجی بننے کی، ایسے لوگوں سے مصافحہ کرو، ان کی تعظیم کرو یہ تمہارے اوپر واجب ہے ان سے کہو اور اس کو اس اجر میں شریک کرو۔ (مجہول)

﴿باب ۲۹﴾

﴿فرض الحج والعمرة﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أُذينة قال: كتبت إلى أبي عبدالله عليه السلام بمسائل بعضها مع ابن بكير وبعضها مع أبي العبّاس فجاء الجواب باملائه: سألت عن قول الله عزَّ وجلَّ: «ولله على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلاً» يعني به الحجّ والعمرة جميعاً لأنّهما مفروضان وسألته عن قول الله عزَّ وجلَّ: «وأتمّوا الحجّ والعمرة لله» قال: يعني بتمامهما أداءهما واتّقاء ما يتّقي المحرم فيهما وسألته عن قوله تعالى: «الحجّ الأكبر» ما يعني بالحجّ الأكبر؟ فقال: الحجّ الأكبر الوقوف بعرفة ورمي الجمار والحجّ الأصغر العمرة.

٢ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن أبان بن عثمان، عن الفضل أبي العبّاس، عن أبي عبدالله عليه السلام «وأتمّوا الحجّ والعمرة لله» قال: هما مفروضان.

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الحجُّ

على الغنيّ والفقير؟ فقال: الحجّ على النّاس جميعاً كبارهم وصغارهم فمن كان له عذر عذره الله.

٤ ـ ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: العمرة واجبة على الخلق بمنزلة الحجّ على من استطاع لأنّ الله تعالى يقول: «وأتمّوا الحجّ والعمرة لله» وإنّما نزلت العمرة بالمدينة قال: قلت له: «فمن تمتّع بالعمرة إلى الحجّ» أيجزىء ذلك عنه؟ قال: نعم.

٥ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن موسى بن القاسم البجليّ؛ و محمّد بن يحيى، عن العمركيّ بن عليّ جميعاً، عن عليّ بن جعفر، عن أخيه موسى عليه السلام قال: إنّ الله عزّ وجلّ فرض الحجّ على أهل الجدة في كلّ عام و ذلك قوله عزّ وجلّ: «ولله على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلاً ۞ ومن كفر فإنّ الله غنيّ عن العالمين» قال: قلت فمن لم يحجّ منّا فقد كفر؟ قال: لا ولكن من قال: ليس هذا هكذا فقد كفر.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن سنان، عن حذيفة بن منصور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الله عزّ وجلّ فرض الحجّ على أهل الجدة في كلّ عام (٢).

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن الفضل بن يونس، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال: ليس على المملوك حجّ ولا عمرة حتّى يعتق.

٨ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن ابن أبي عمير، عن أبي جرير القمّيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الحجّ فرض على أهل الجدة في كلّ عام.

٩ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن الحسين، عن محمّد بن سنان، عن حذيفة بن منصور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الله عزّ وجلّ فرض الحجّ على أهل الجدة في كلّ عام.

باب ۲۹

فرض حج و عمرہ

۱۔ میں نے چند مسائل حضرت کو لکھے ان میں سے بعض میں ابن بکیر سے بحث تھی اور بعض میں ابوالعباس سے پس حضرت کے قلم سے لکھا ہوا جواب آیا۔ تم نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ لوگوں پر اللہ کی طرف سے حج بیت اللہ ہے اس کے لیے جسے راستہ کی سہولت ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے لئے یہ حکم ہے کیونکہ یہ دونوں فرض ہیں اور یہ سوال کیا کہ حج و عمرہ کو تمام کرو تو اس سے مراد ہے دونوں کو پوری طرح ادا کرنا اور بچنا ان باتوں سے دونوں میں جن سے محرم بچتا ہے اور سوال کیا تو نے حج اکبر سے تو حج اکبر نام ہے عرفات میں ٹھہرنا رمی جمرات کرنا اور حج اصغر یعنی عمرہ بجالانا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حج و عمرہ دونوں فرض ہیں۔ (ض)

۳۔ میں نے کہا کیا حج غنی و فقیر دونوں پر ہے فرمایا حج تو سب آدمیوں پر ہے بڑے ہوں یا چھوٹے لیکن اگر کوئی عذر ہے تو اللہ اس کا قبول کرنے والا ہے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا عمرہ واجب ہے مخلوق پر مثل حج جو استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حج و عمرہ کو تمام کرو، عمرہ کا حکم مدینہ میں نازل ہوا میں نے کہا جو حج تمتع کے ساتھ عمرہ بجالائے تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ (حسن)

۵۔ فرمایا اللہ نے فرض کیا حج کو مالداروں پر ہر سال (اگر ایک سال بجا نہ لائے تو دوسرے سال نہ یہ کہ ہر سال یعنی وجوب ساقط نہ ہوگا جب تک کسی نہ کسی سال بجا نہ لائے) اللہ فرماتا ہے اللہ کی طرف سے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو وہاں تک جا سکتا ہو اور جو انکار کرے تو اللہ تمام عالموں کی عبادت سے بے پرواہ ہے میں نے کہا ہم میں سے جو کوئی حج نہ کرے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہیں، ہاں جو یہ کہے کہ یہ کچھ نہیں تو وہ کافر ہے (ض)

۶۔ اللہ نے ہر سال اہل دولت پر حج فرض کیا یعنی اگر ایک سال نہ کرے تو دوسرے سال، دوسرے سال نہ کرے تو تیسرے سال غرض وجوب ہٹتا نہیں۔ (ض)

۷۔ غلام پر نہ حج ہے نہ عمرہ جب تک وہ آزاد نہ ہو (ض)

۸۔ ترجمہ نمبر ۶ میں گزرا۔

۹۔ " "

«باب»

«(استطاعة الحج)»

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : «ولله على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلاً » قال : ما السّبيل ؟ قال : أن يكون له مايحجّ به ، قال : قلت : من عرض عليه ما يحجّ به فاستحيى من ذلك أهو ممّن يستطيع إليه سبيلاً ؟ قال : نعم ما شأنه أن يستحيي ولو يحجّ على حمار أجدع أبتر فإن كان يطيق أن يمشي بعضاً ويركب بعضاً فليحجّ .

٢ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمّد بن يحيى الخثعميّ قال : سأل حفص الكناسيّ أبا عبدالله عليه السلام وأنا عنده عن قول الله عزّ وجلّ : « ولله على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلاً » ما يعني بذلك ؟ قال : من كان صحيحاً في بدنه مخلّى سربه له زاد وراحلة فهو ممّن يستطيع الحجّ ـ أو قال : ممّن كان له مال ـ فقال له حفص الكناسيّ : فإذا كان صحيحاً في بدنه مخلّى سربه له زاد وراحلة فلم يحجّ فهو ممّن يستطيع الحجّ ؟ قال : نعم .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن خالد بن جرير ، عن أبي الرّبيع الشاميّ قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : «من استطاع إليه سبيلاً » فقال : ما يقول النّاس ؟ قال : فقيل له : الزّاد والرّاحلة ، قال : فقال أبو عبدالله عليه السلام : قد سئل أبو جعفر عليه السلام عن هذا فقال : هلك النّاس إذاً ، لئن كان من كان له زاد وراحلة قدر ما يقوت عياله ويستغني به عن النّاس ينطلق إليه فيسلبهم إيّاه لقد هلكوا ، فقيل له : فما السّبيل ؟ قال : فقال : السّعة في المال إذا كان يحجّ ببعض ويبقي بعضاً يقوت به عياله أليس قد فرض الله الزّكاة فلم يجعلها إلاّ على من يملك مائتي درهم .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن

عميرة ، عن أبي بكر الحضرمي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي شيّعت أصحابي إلى القادسيّة فقالوا لي : انطلق معنا ونقيم عليك ثلاثاً فرجعت وليس عندي نفقة فيسّر الله ولحقتهم قال : إنّه من كتب عليه في الوفد لم يستطع أن لايحجّ وإن كان فقيراً ومن لم يكتب لم يستطع أن يحجّ وإن كان غنياً صحيحاً .

٥ ـ محمد بن أبي عبدالله ، عن موسى بن عمران ، عن الحسين بن يزيد النّوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله رجل من أهل القدر فقال: ياابن رسول الله أخبرني عن قول الله عزّ وجلّ : «ولله على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلاً » أليس قد جعل الله لهم الاستطاعة ؛ فقال :ويحك إنّما يعني بالاستطاعة الزّاد والرّاحلة ليس استطاعة البدن ، فقال الرّجل : أفليس إذا كان الزّاد والرّاحلة فهو مستطيع للحجّ فقال :ويحك ليس كما تظنّ قد ترى الرّجل عنده المال الكثير أكثر من الزّاد والرّاحلة فهو لايحجّ حتّى يأذن الله تعالى في ذلك .

باب ۳

استطاعت حج

۱۔ آیہ و للہ علی الناس کے متعلق فرمایا حج اس پر ہے جسے راستہ کی سہولت ہو، کسی نے پوچھا سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا اس کے لئے وہ سب چیزیں مہیا ہوں جن سے حج کیا جا سکتا ہے میں نے کہا جن کے لئے سب سامان مہیا ہو اس پر بھی وہ باز رہے حالانکہ وہ صاحب استطاعت ہے فرمایا وہ کیوں باز رہتا ہے اگر کن کٹے دُم کٹے گدھے پر بھی سفر ممکن ہو یا کچھ پیدل یا کچھ سواری تو بھی حج کرے۔ (ض)

۲۔ حفص کناسی نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا من استطاع الیہ سبیلا سے کیا مراد ہے فرمایا جو شخص صحت مند ہو اور راستے صاف ہوں زاد و راحلہ موجود ہو تو وہ مستطیع ہے یا یہ کہ اس کے پاس مال ہو (جس سے وہ تمام ضروریات پوری کر سکے) حفص نے کہا۔ اگر ان سب باتوں کے باوجود وہ حج نہ کرے تو وہ حج کے لئے مستطیع مانا جائے گا۔ فرمایا ہاں۔ (حسن)

۳۔ حضرت سے من استطاع الیہ سبیلا کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں جس کے پاس زاد راحلہ ہو فرمایا

حضرت نے ایسا ہی سوال امام محمد باقر علیہ السلام سے کیا گیا تھا فرمایا اس صورت میں لوگ ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ اگر کسی کے پاس زاد و راحلہ اتنا ہی ہو کہ اپنے عیال کے خرچ کے لئے کافی ہو اور انھیں کسی سے مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور ان سے اس کے حج کے لئے لے لیا جائے تو وہ ہلاک ہو جائیں گے پوچھا پھر سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا مال میں وسعت تاکہ کچھ مال سے حج کرلے اور کچھ اپنے عیال کے لئے چھوڑے کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے زکوٰۃ اس پر فرض کی ہے جو دو سو روپیہ کا مالک ہو۔ (مجہول)

۴۔ میں نے حضرت سے کہا میں اپنے ساتھیوں کے پیچھے چلا قادسیہ کی طرف، انھوں نے کہا تم ہمارے ساتھ چلو، ہم تمہیں ایک تہائی خرچ دیں گے۔ میں واپس آگیا میرے پاس نفقہ سے کچھ نہ تھا پھر خدا نے مجھے آسانی پیدا کی اور میں ان سے جا ملا۔ فرمایا اگر وہ ایک جماعت میں شامل ہو گیا ہے تو اسے حج کرنا ہو گا چاہے غریب ہی ہو اور اگر شامل وفد نہیں تو حج ساقط اگرچہ غنی ہو۔ (کیونکہ بغیر قافلہ کے سفر نہیں کرسکتا) (حسن)

۵۔ فرمایا ایک قدریہ (مفوضہ) نے جن کا عقیدہ ہے کہ اعمال میں تقدیر الٰہی کو دخل نہیں) رسول اللہ سے آیہ للّٰہ علی الناس الخ کے متعلق پوچھا۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے سب کو استطاعت دی ہے۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر استطاعت سے مراد زاد اور راحلہ ہے بدن کی استطاعت مراد نہیں اس نے کہا تو کیا ایسا نہیں کہ جب زاد و راحلہ ہو تو حج کے لئے مستطیع سمجھا جائے فرمایا وائے ہو تجھ پر ایسا نہیں ہے جیسا تو گمان کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس کثیر مال ہے اور زاد و راحلہ بھی کافی ہے لیکن وہ حج نہیں کرتا جب تک اللہ کا اذن اس کے لئے نہ ہو۔ (ن)

﴿باب ۳۱﴾

✿(من سوّف الحج وهو مستطيع)✿

١ ـ أبوعليّ الأشعري، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن ذريح المحاربيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من مات ولم يحجّ حجّة الإسلام لم يمنعه من ذلك حاجة تجحف به أو مرض لا يطيق فيه الحجّ أو سلطان يمنعه فليمت يهوديّاً أو نصرانيّاً.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمّد، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ: «ومن كان في هذه أعمى فهو في الآخرة أعمى وأضلّ سبيلاً» فقال: ذلك الّذي يسوّف نفسه الحجّ يعني حجّة الإسلام حتّى يأتيه الموت.

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالرَّحمن بن أبي نجران ، عن أبي جميلة، عن زيد الشّحام قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : التاجر يسوِّف نفسه الحجَّ ؛ قال : ليس له عذر وإن مات فقد ترك شريعة من شرائع الإسلام .

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل، عن أبي الصّباح الكنانيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : أرأيت الرَّجل التّاجر ذا المال حين يسوِّف الحجَّ كلَّ عام و ليس يشغله عنه إلّا التّجارة أو الدَّين فقال : لا عذر له يسوِّف الحجَّ إن مات وقد ترك الحجَّ فقد ترك شريعة من شرائع الإسلام .

عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن أحمد النّهديِّ ، عن محمّد بن الوليد ، عن أبان بن عثمان ، عن ذريح المحاربيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من مات ولم يحجَّ حجّة الإسلام لم تمنعه من ذلك حاجة تجحف به أو مرض لا يطيق فيه الحجَّ أو سلطان يمنعه فليمت يهوديّاً أو نصرانيّاً .

٦ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن أحمد بن الحسن الميثميِّ ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : من مات وهو صحيح موسر لم يحجَّ فهو ممّن قال الله عزَّ وجلَّ : «ونحشره يوم القيمة أعمى » قال : قلت : سبحان الله أعمى ؛ قال : نعم إنَّ الله عزَّ وجلَّ أعماه عن طريق الحقِّ .

باب ۳

باوجود استطاعت حج میں ٹال مٹول کرنا

۱۔ فرمایا جو بغیر حج کئے مرجائے اور کوئی ضرورت ایسی نہ ہو جو اسے حج کرنے سے روکے یا ایسی بیماری جس کی وجہ سے حج کی طاقت نہ رکھتا ہو یا کوئی بادشاہ اسے روکنے والا بھی نہ ہو تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔

۲۔ میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے اور گم کردہ راہ ہے فرمایا اس سے مراد وہ ہے جو حج میں ٹال مٹول کرتا ہے یہاں تک کہ موت اسے آجاتی ہے (ض)

۴۔ میں نے کہا ایک تاجر حج میں ٹال مٹول کرتا ہے فرمایا اگر کوئی عذر نہیں ہے اور اس حالت میں وہ مرجائے گا تو شریعت اسلام کے ایک حکم کو چھوڑ دیا۔ (ض)
دوسری روایت میں بھی یہی مضمون ہے۔
میں نے کہا آپ نے غور کیا اس مالدار تاجر پر جو ہر سال حج کو ٹالتا ہے اور کوئی امر سوائے تجارت اور قرض کے مانع نہیں، فرمایا ان میں سے کوئی امر مانع حج نہیں، اگر بغیر حج کئے وہ مرجائے گا تو احکام شریعت میں سے ایک حکم کو اس نے ترک کیا۔ (مجہول)

۵۔ ترجمہ نمبر ایک میں دیکھئے۔ (موثق)

۶۔ فرمایا جو بغیر حج کئے بحالت صحت و مالداری مرجائے گا تو اس کو روز قیامت طریق سے اندھا اٹھائے گا۔

﴿باب ۳۲﴾

☆(من يخرج من مكة لايريد العود اليها)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حسين الأحمسي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من خرج من مكّة وهو لايريد العود إليها فقد اقترب أجله و دنا عذابه .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن حسين بن عثمان عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من خرج من مكّة و هو لايريد العود إليها فقد اقترب أجله ودنا عذابه .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن حمّاد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ صلوات الله عليه يقول لولده : يابنيّ انظروا بيت ربّكم فلايخلونّ منكم فلاتناظروا

باب ۳۲

جو مکہ سے نکل جائے اور پھر نہ لوٹے

۱۔ فرمایا جو مکہ سے اس ارادہ سے نکلے کہ واپسی کا ارادہ نہ ہو تو سمجھو اس کی موت قریب ہے اور عذاب نزدیک

ہے۔ (حسن)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔

۳۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے، اے بیٹو اپنے رب کے گھر کی طرف نظر رکھو تم میں سے کوئی اس سے خالی نہ رہے اور نہ ڈھیل ڈالے۔ (م)

﴿باب ۳۳﴾

☆(أنه ليس في ترك الحج خيرة وأن من حبس عنه فبذنب)☆

١ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن النضر بن شعيب، عن يونس بن عمران ابن ميثم ، عن سماعة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال لي: مالك لا تحجّ في العام؟ فقلت: معاملة كانت بيني وبين قوم وأشغال وعسى أن يكون ذلك خيرة، فقال: لا والله ما فعل الله لك في ذلك من خيرة، ثمّ قال: ما حبس عبد عن هذا البيت إلّا بذنب وما يعفو أكثر.

باب ۳۳

ترک حج میں بہتری نہیں

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اس سال تم نے حج کیوں نہ کیا۔ میں نے کہا میرے اور قوم کے درمیان کچھ معاملات تھے اور کچھ مصروفیت تھی شاید وہ نیکی میں شمار ہو فرمایا جو کوئی اس گھر کے آنے سے رکا رہے گا وہ گنہگار ہوگا اس کے اکثر گناہ بخشے نہ جائیں گے۔ (ض)

﴿باب ۳۴﴾

☆(انه لو ترك الناس الحج لجاءهم العذاب)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حسين الأحمسيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لو ترك الناس الحجّ لما نوظروا العذاب ـ أو قال: اُنزل عليهم العذاب ـ.

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ، عن أبيه قال : ذكرت لأبي جعفر عليه السلام البيت ، فقال : لو عطّلوه سنة واحدة لم يناظروا

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن حمّاد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليٌّ صلوات الله عليه يقول لولده : يا بنيَّ انظروا بيت ربّكم فلا يخلونَّ منكم فلا تناظروا .

باب ۳۴

ترکِ حج پر عذاب آئے گا

۱۔ اگر لوگ حج کو ترک کریں گے ان کو عذاب کی مہلت نہ دی جائے گی یا یہ فرمایا کہ ان پر عذاب نازل کیا جائے گا۔ (م)

۲۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خانۂ کعبہ کا ذکر کیا، فرمایا اگر یہ لوگ ایک سال کے لئے معطل چھوڑ دیں گے تو ان عذاب سے مہلت نہ ملے گی۔ (موثق)

۳۔ فرمایا حضرت نے کہ علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ اے فرزندو اپنے رب کے گھر پر نظر رکھو تم میں سے کوئی اس معاملہ میں بخل سے کام نہ لے ورنہ عذاب سے مہلت نہ ملے گی۔ (م)

﴿باب ۳۵ نادر﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رجل ، عن إسحاق بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام إنَّ رجلاً استشارني في الحجِّ وكان ضعيف الحال فأشرت إليه إن لا يحجَّ ، فقال : ما أخلقك أن تمرض سنة ، قال : فمرضت سنة .

باب ۳۵

نادر

۱۔ میں نے ابو عبداللہ سے کہا کہ ایک شخص نے مجھ سے حج کے بارے میں مشورہ کیا وہ مرد ضعیف الحال تھا میں نے کہا تم حج کو نہ جاؤ، فرمایا اگر سال بھر بیمار رہے اس نے کہا میں سال بھر بیمار رہا۔ (حسن)

﴿باب ۳۶﴾

(الاجبار على الحج)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختريّ ؛ و هشام بن سالم ؛ ومعاوية بن عمّار ؛ وغيرهم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو أنَّ الناس تركوا الحجَّ لكان على الوالي أن يجبرهم على ذلك وعلى المقام عنده ولو تركوا زيارة النبيّ صلى الله عليه وآله لكان على الوالي أن يجبرهم على ذلك وعلى المقام عنده، فإن لم يكن لهم أموال أنفق عليهم من بيت مال المسلمين .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو عطّل الناس الحجَّ لوجب على الإمام أن يجبرهم على الحجِّ إن شاؤوا و إن أبوا فانَّ هذا البيت إنّما وضع للحجّ .

باب ۳۶

حج پر مجبور کیا جائے

۱۔ فرمایا اگر لوگ حج کو ترک کر دیں تو حاکم انھیں مجبور کرے اس مقام پر جہاں وہ ہے اور جو زیارت نبی ترک کریں، حاکم ان کو بھی مجبور کرے۔ (تاکہ ان مقامات مقدسہ کی توہین نہ ہو) اور اگر ان کے پاس خرچ نہ ہو تو بیت المال سے ان کو خرچ دیا جائے۔ (حسن)

﴿ باب ۳۴ ﴾

(ان من لم يطق الحج ببدنه جهز غيره)

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام أنَّ عليّاً صلوات الله عليه قال لرجل كبير لم يحجَّ قطّ : إن شئت أن تجهّز رجلاً ثمَّ ابعثه أن يحجَّ عنك .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ أمير المؤمنين سلام الله عليه أمر شيخاً كبيراً لم يحجَّ قطُّ ولم يطق الحجَّ لكبره أن يجهّز رجلاً [أن] يحجَّ عنه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد عن عليِّ بن أبي حمزة قال : سألته عن رجل مسلم حال بينه وبين الحجِّ مرض أو أمر يعذره الله فيه ، فقال : عليه أن يحجَّ عنه من ماله صرورة لامال له .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن القاسم بن بريد ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان عليٌّ صلوات الله عليه يقول : لو أنَّ رجلاً أراد الحجَّ فعرض له مرض أو خالطه سقم فلم يستطع الخروج فليجهّز رجلاً من ماله ثمَّ ليبعثه مكانه .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن كان رجلٌ موسر حال بينه وبين الحجِّ مرض أو أمر يعذره الله عزَّ وجلَّ فيه فانَّ عليه أن يحجَّ عنه صرورة لامال له .

باب ۳۴

اگر کوئی کمزور آدمی خود حج نہ کر سکے تو دوسرا کرے

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ایک بوڑھے آدمی سے جس نے ابھی تک حج نہیں کیا تھا اگر تم چاہو تو کسی دوسرے کو تیار کرو کہ وہ تمہاری طرف سے حج کر آئے (ضا)

۲۔ حضرت علیؑ نے ایک بہت بوڑھے سے فرمایا جس نے کبھی حج نہیں کیا تھا اور بڑھاپے کی وجہ سے حج کرنے کی طاقت بھی نہ تھی کہ اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرا۔ (حسن)

۳۔ میں نے اس مرد مسلم کے متعلق پوچھا جس کے اور حج کے درمیان مرض حائل ہو گیا ہو یا کوئی ایسا عذر ہو جسے اللہ قبول کرلے۔ فرمایا اسے اپنے مال سے اپنے بدلے ایسے شخص سے حج کرانا چاہیئے جس کے پاس مال نہ ہو (صرورہ وہ شخص جو مال جمع نہیں کرتا ہے) (مو)

۴۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اگر کوئی حج کا ارادہ کرے اور اسے کوئی بیماری عارض ہو جائے یا کوئی سقم پیدا ہو جائے اور خروج کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرائے اور اس کو اس کے مکان تک پہنچائے۔

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی مالدار ہو اور اسے حج کے موقع پر اسے کوئی مرض لاحق ہو جائے یا کوئی ایسا عذر ہو جس سے عنداللہ معذور ہو تو اسے چاہیئے اپنے بدلے حج کرائے ایسے شخص سے جس نے مال جمع نہ کیا ہو غریب ہو۔

﴿باب ۳۸﴾

☆(مایجزیء من حجة الاسلام ومالایجزیء)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ و سهل بن زياد جميعاً ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو أنَّ رجلاً معسراً أحجّه رجل كانت له حجّة فإن أيسر بعد كان عليه الحجُّ و كذلك النّاصب إذا عرف فعليه الحجُّ وإن كان قد حجَّ.

٢ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن عدَّة من أصحابنا ، عن أبان بن عثمان عن الفضل بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل لم يكن له مال فحجَّ به اُناس من أصحابه أقضى حجّة الإسلام ؟ قال : نعم فإذا أيسر بعد ذلك فعليه أن يحجَّ ، قلت : وهل تكون حجّته تلك تامّة أو ناقصة إذا لم يكن حجَّ من ماله ؟ قال : نعم يقضي عنه حجّة الإسلام وتكون تامّة وليست بناقصة وإن أيسر فليحجَّ

٣ ـ ٣ ـ وسئل عن الرَّجل يكون له الإبل يكريها فيصيب عليها فيحجُّ وهو كريٌّ تغني عنه حجّته أو يكون يحمل التجارة إلى مكّة فيحجُّ فيصيب المال في تجارته أو

يضيع اتكون حجّته تامّة أوناقصة أولا تكون حتّى يذهب به إلى الحجّ ولا ينوي غيره أويكون ينويهما جميعاً أيقضي ذلك حجّته ؟ قال : نعم حجّته تامّة .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل حجّ عن غيره أيجزئه ذلك من حجّة الإسلام ؟ قال : نعم ، قلت : حجّة الجمّال تامّة أوناقصة ؟ قال : تامّة ، قلت : حجّة الأجير تامّة أم ناقصة ؟ قال : تامّة .

٥ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمربن أذينة قال : كتبت إلى أبي عبدالله عليه السلام أسأله عن رجل حجّ ولا يدري ولا يعرف هذا الأمر ثمّ منّ الله عليه بمعرفته والدّينونة به أعليه حجّة الإسلام أم قد قضى ؟ قال : قد قضى فريضة الله و الحجّ أحبّ إليّ ؛ وعن رجل هو في بعض هذه الأصناف من أهل القبلة ناصب متديّن ثمّ منّ الله عليه فعرف هذا الأمر أيقضي عنه حجّة الإسلام أوعليه أن يحجّ من قابل ؟ قال : الحجّ أحبّ إليّ .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مهزيار : قال : كتب إبراهيم بن محمّد بن عمران الهمدانيّ إلى أبي جعفر عليه السلام : أنّي حججت و أنا مخالف و كنت صرورة فدخلت متمتّعاً بالعمرة إلى الحجّ ؟ قال : فكتب إليه أعد حجّك .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نجران ، عن عاصم بن حميد ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يمرّ مجتازاً يريد اليمن أو غيرها من البلدان وطريقه بمكّة فيدرك النّاس وهم يخرجون إلى الحجّ فيخرج معهم إلى المشاهد أيجزئه ذلك من حجّة الإسلام ؟ قال : نعم .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يخرج في تجارة إلى مكّة أويكون له إبل فيكريها حجّته ناقصة أم تامّة ؟ قال : لا ، بل حجّته تامّة .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن شهاب ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أعتق عشيّة عرفة عبداً له أيجزئه عن العبد حجّة الإسلام ؟

قال : نعم قلت : فأمّ ولد أحجّها مولاها أيجزىء عنها ؟ قال : لا ، قلت : أله أجر في حجّتها ؟ قال : نعم ؛ قال : وسألته عن ابن عشر سنين يحجّ ؟ قال : عليه حجّة الإسلام إذا احتلم وكذلك الجارية عليها الحجّ إذا طمثت .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ وعدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد جميعاً ، عن عليّ بن مهزيار ، عن محمّد بن الفضيل قال : سألت أباجعفر الثاني عليه السلام عن الصبيّ متى يحرم به ؟ قال : إذا اثّغر .

١١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن ضريس ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : في رجل خرج حاجّاً حجّة الإسلام فمات في الطريق ، فقال : إن مات في الحرم فقد أجزأت عنه حجّة الإسلام وإن [كان] مات دون الحرم فليقض عنه وليّه حجّة الاسلام .

١٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن بريد العجليّ قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن رجل خرج حاجّاً ومعه جمل له ونفقة وزاد فمات في الطريق قال : إن كان صرورة ثمّ مات في الحرم فقد أجزء عنه حجّة الإسلام وإن كان مات و هو صرورة قبل أن يحرم جعل جمله و زاده و نفقته وما معه في حجّة الإسلام فإن فضل من ذلك شيء فهو للورثة إن لم يكن عليه دين ؛ قلت : أرأيت إن كانت الحجّة تطوّعاً ثمّ مات في الطريق قبل أن يحرم لمن يكون جمله ونفقته وما معه ؟ قال : يكون جميع مامعه وما ترك للورثة إلّا أن يكون عليه دين فيقضي عنه أو يكون أوصى بوصيّة فينفذ ذلك لمن أوصى له ويجعل ذلك من ثلثه .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل نذر أن يمشي إلى بيت الله الحرام أيجزئه ذلك عن حجّة الإسلام ؟ قال : نعم ، قلت : وإن حجّ عن غيره ولم يكن له مال وقد نذر أن يحجّ ماشياً أيجزىء ذلك عنه ؟ قال : نعم .

١٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن عامر بن عميرة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : بلغني عنك أنّك قلت : لو أنّ رجلاً مات ولم يحجّ حجّة الإسلام فحجّ عنه بعض أهله أجزء ذلك عنه ؟ فقال :

نعم أشهد بها عن أبي أنّه حدّثني أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله أتاه رجل فقال : يا رسول الله إنّ أبي مات ولم يحجّ ؟ فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله : حجّ عنه فإنّ ذلك يجزئ عنه.

١٥ - عنه ، عن صفوان ، عن حكم بن حكيم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنسان هلك ولم يحجّ ولم يوص بالحجّ فأحجّ عنه بعض أهله رجلاً أو امرأة هل يجزئ ذلك ويكون قضاء عنه و يكون الحجّ لمن حجّ ويوجر من أحجّ عنه ؟ فقال : إن كان الحاجّ غير صرورة أجزء عنهما جميعاً وأجر الّذي أحجّه.

١٦ - عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل يموت ولم يحجّ حجّة الإسلام ولم يوص بها أيقضى عنه ؟ قال : نعم.

١٧ - عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل و المرأة يموتان ولم يحجّا أيقضى عنهما حجّة الاسلام ؟ قال : نعم.

١٨ - محمّد بن يحيى رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن رجل مات وله ابن لم يدر أحجّ أبوه أم لا ؟ قال يحجّ عنه فإن كان أبوه قد حجّ كتب لأبيه نافلة و للابن فريضة وإن كان أبوه لم يحجّ كتب لأبيه فريضة و للابن نافلة.

١٩ - عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرّحمن الأصمّ ، عن مسمع بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لو أنّ عبداً حجّ عشر حجج كانت عليه حجّة الإسلام أيضاً إذا استطاع إلى ذلك سبيلاً ولو أنّ غلاماً حجّ عشر حجج ثمّ احتلم كانت عليه فريضة الإسلام ولو أنّ مملوكاً حجّ عشر حجج ثمّ أعتق كانت عليه فريضة الإسلام إذا استطاع إليه سبيلاً.

باب ۳۸

حج سے کیا کافی ہے کیا نہیں

۱۔ فرمایا اگر کوئی غریب ہو اور اس کی طرف سے کوئی دوسرا جس پر حج واجب ہو حج کر دے اور شخص اول مالدار ہو

جائے تو اس کو پھر حج کرنا ہوگا ایسے ہی ناصبی کو جب معرفت حاصل ہو تو حج کرنا ہوگا اگرچہ وہ حج کر چکا ہو۔ (ضا)

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مالدار نہ ہو اور اس کے اصحاب میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے تو یہ حج صحیح ہوگا فرمایا ہاں لیکن جب مالدار ہو جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا میں نے کہا وہ پہلا حج تام ہوگا یا ناقص جو اپنے مال سے نہیں کیا۔ فرمایا ہاں وہ اس کے لئے پورا ہوگا ناقص نہ ہوگا لیکن جب مالدار ہو جائے تو حج خود کرے۔ (مرسل)

۳۔ اس کے بارے میں پوچھا گیا جو اونٹ کرایہ پر چلاتا ہو اور مکہ پہنچ کر حج کرے تو کیا اس کا یہ حج ہو جائے گا یا وہ مال تجارت مکہ لے جاتا ہے اور حج بھی کر لیتا ہے۔ وہ تجارت میں مال بھی حاصل کرتا ہے اور نقصان بھی تو اس صورت میں اس کا حج تام ہوگا یا ناقص یا نہ ہوگا جب تک خود بقصد حج خود نہ جائے اور حج کے سوا دوسری نیت نہ ہو یا دونوں باتوں کی نیت ہو تو اس صورت میں وہ فریضۂ حج سے ادا ہو جائے گا۔ فرمایا ہاں اس کا حج پورا ہوگا۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا جو کوئی غیر کی طرف سے حج کرے تو اس کے حج کے لئے کافی ہوگا فرمایا ہاں، میں نے کہا ساربان کا حج ناقص ہے یا تام فرمایا تام ہے میں نے کہا اجیر کا حج تام ہے یا ناقص، فرمایا تام ہے۔ (حسن)

۵۔ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کو لکھا، میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق، جس نے حج تو کیا لیکن وہ اس کے متعلق جانتا کچھ نہیں۔ پھر خدا نے اس پر احسان کیا اور اسے معرفت و دینداری حاصل ہو تو کیا وہ دوبارہ حج کرے یا اس فریضہ سے ادا ہوگا فرمایا ادا ہو گیا لیکن میرے نزدیک اصناف اہل قبلہ میں حج کرنا زیادہ محبوب ہے میں نے کہا اگر کوئی ناصبی متدین ہو اور پھر اللہ کا اس پر احسان ہو اور اس کو امر دین کی معرفت حاصل ہو جائے تو اس کا پہلا حج کافی ہوگا یا پھر حج کرے فرمایا حج میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ (ضا)

۶۔ میں نے حضرت کو لکھا، میں نے حج کیا اور میں مخالف تھا اور صرورہ یعنی بے مال والا تھا میں نے حج تمتع کا صرف عمرہ کیا حضرت نے جواب دیا کہ اپنے حج کا اعادہ کرو۔ (حسن)

۷۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص راہ سے گزر رہا ہے یمن یا کسی اور شہر میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے مکہ کے راستے میں سے کچھ لوگ اس کو جاتے ہوئے ملتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس کے ساتھ حج کر لیتا ہے آیا یہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا ہاں۔ (ض)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص تجارت کے لئے مکہ کی طرف جاتا ہے یا اپنے اونٹ کرایہ پر لے جاتا ہے کیا اس کا یہ حج کافی ہے یا ناقص ہے۔ فرمایا کافی ہے۔ (ضا)

۹۔ میں نے کہا اگر ایک شخص شب عرفہ اپنے غلام کو آزاد کر دے اور غلام حج کرے تو کیا یہ اس کا حج کافی ہوگا فرمایا ہاں میں

نے کہا اگر کنیز کا آقا اس کی طرف سے حج کرے تو کیا یہ کافی ہوگا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا اس حج میں کچھ اجر اس کنیز کو ملے گا۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا اگر دس برس کا لڑکا حج کرے تو کافی ہوگا فرمایا اگر اسے احتلام ہونے لگا ہے اسی طرح لڑکی جب اسے حیض آنے لگے۔ (م)

۱۰۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ بچہ کے لئے کیا احرام باندھا جائے۔ فرمایا جب اس کے دانت نکل آئیں۔

۱۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو حج کے لئے نکلے اور راستہ میں مرجائے۔ فرمایا اگر حرم میں مرا ہے تو اس کا حج ہوگیا اور اگر حرم سے باہر مرا ہے تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے حج کرنا چاہیئے (م)

۱۲۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو حج کو نکلے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ نفقہ اور زاد راہ ہو وہ راہ میں مرجائے۔ فرمایا اگر وہ صرورہ ہے پھر حرم میں مرگیا تو اس کا حج ہوگیا اور اگر وہ حرم سے باہر مرا ہے درآنحالیکہ وہ صرورہ یعنی غریب تھا قبل احرام باندھنے کے، تو اس کا اونٹ اور نفقہ اور زاد راہ اور جو اس کے پاس ہے حج کے معاملہ میں صرف کیا جائے گا اور جو بچے گا وہ اس کے ورثا کو ملے گا اگر اس پر قرض نہیں ہے۔ میں نے کہا اگر سنتی حج ہو اور احرام باندھنے سے پہلے مرجائے راستہ میں تو اس کا اونٹ نفقہ اور زاد راہ کس کو دیا جائے گا فرمایا جو کچھ اس کے پاس ہوگا اور جو اس کا ترکہ ہوگا وہ وارثوں کا حق ہوگا اگر اس پر قرض ہوگا تو اس کے مال سے ادا کیا جائے گا اور اگر اس نے کوئی وصیت کی ہے تو جو وصی ہے وہ اس کے ثلث مال سے پوری کرے گا۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے یہ نذر کی ہو کہ وہ پاپیادہ حج کرے گا کیا حج کے لئے یہ صورت درست ہوگی فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر اسی طرح شخص غیر کے حج کے لئے نذر کرے اور اس کے پاس مال نہ ہو، تو یہ صورت بھی صحیح ہوگی؟ فرمایا ہاں۔ (مجہول)

۱۴۔ میں نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس حالت میں مرجائے کہ اس نے حج نہیں کیا اس کی طرف سے گھروالوں میں سے کوئی حج کرے تو کیا یہ کافی ہوجائے گا حضرت نے فرمایا میرے والد نے یہ بیان کیا کہ ایک شخص رسولؐ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا باپ مرگیا اور اس نے حج نہیں کیا فرمایا اس کی طرف سے حج کرادیا جائے تیرے لئے یہ خدمت کافی ہے۔ (م)

۱۵۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص ہلاک ہوگیا اس نے حج نہیں کیا اور اس نے حج کے لئے وصیت بھی نہیں کی، پس اس کے ایک رشتہ دار نے اس کی طرف سے حج کرلیا تو یہ کافی ہوجائے اور مرنے والے کی طرف ادائیگی ہو جائے گی اور حج کرنے والے کو اُجرت ملے گی۔ فرمایا اگر حج کرنے والا غریب ہے باپ ہے تو دونوں کو کافی ہوگا اور حج کرنے والے کو اجر ملے گا اور حج کرنے والے کو اجرت دی جائے گی۔ (م)

۱۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مر جائے اور حج نہ کیا ہو اور وصیت بھی نہ کی ہو تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔ فرمایا ہاں۔ (مرفوع)

۱۷۔ میں نے پوچھا اگر مرد عورت دونوں مر جائیں اور انھوں نے حج نہ کیا ہو تو آیا ان دونوں کی طرف سے حج کیا جائے فرمایا ہاں (مرفوع)

۱۸۔ میں نے پوچھا ایک شخص مر گیا اور اس کے بیٹے کو پتہ نہیں کہ اس کے باپ نے حج کیا یا نہیں۔ فرمایا اس کی طرف سے حج کیا جائے اگر باپ نے حج کر لیا ہوگا تو یہ حج اس کے لئے نافلہ ہوگا اور بیٹے کے لئے فریضہ اور اگر نہ کیا ہوگا تو باپ کے لئے فریضہ ہوگا اور بیٹے کے لئے نافلہ۔ (ض)

۱۹۔ فرمایا اگر کوئی دس حج کر چکا ہو پھر مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہوگا اسی طرح اگر کوئی لڑکا دس حج کرے تو بالغ ہو جانے پر اسے حج کا فریضہ ادا کرنا ہوگا اور اگر کوئی غلام دس حج کرے اور مستطیع ہو جائے تو اسے بھی پھر حج کرنا ہوگا۔

﴿باب ۳۹﴾

☆(من لم يحج بين خمس سنين)☆

١ ـ أحمد بن محمد ، عن محمد بن أحمد النهدي ، عن محمد بن الوليد ، عن أبان ، عن ذريح عن أبي عبدالله عليه السلام قال من : مضت له خمس سنين فلم يفد إلى ربه وهو موسر انه لمحروم .

٢ ـ علي بن محمد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق ، عن عبدالله بن حماد ، عن عبدالله بن سنان ، عن حمران ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن لله منادياً ينادي : أي عبد أحسن الله إليه و أوسع عليه في رزقه فلم يفد إليه في كل خمسة أعوام مرة ليطلب نوافله إن ذلك لمحروم .

باب ۳۹

جس نے پانچ برس تک حج نہ کیا

۱۔ فرمایا حضرت نے جس نے مالدار ہو کر پانچ برس تک حج مستحب نہ کیا تو وہ رحمت رب سے محروم ہوا۔ (موثق)

۲۔ فرمایا اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ کون بندہ ہے کہ اللہ اس پر احسان کرے اور اس کے

رزق میں وسعت دے پس ہر پانچ برس کے اندر جو اپنے نوافل کو بہتر بنانے کے لئے حج نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے ۔ (رض)

﴿باب﴾

☆(الرجل يستدين ويحج)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن أبي طالب ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل يحجُّ بدين وقد حجَّ حجَّة الإسلام ، قال : نعم إنَّ الله سيقضي عنه إن شاء الله .

٢ ـ أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن عليٍّ ، عن محمّد بن الفضيل ، عن موسى بن بكر ، عن أبي الحسن الأوَّل عليه السلام قال : قلت له : هل يستقرض الرَّجل ويحجُّ إذا كان خلف ظهره ما يؤدِّي عنه إذا حدث به حدث ؟ قال : نعم .

٣ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عبدالملك ابن عتبة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرَّجل عليه دين يستقرض و يحجُّ ؟ قال : إن كان له وجه في مال فلا بأس .

٤ ـ أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أبي همّام قال : قلت للرِّضا عليه السلام : الرَّجل يكون عليه الدَّين ويحضره الشيء أيقضي دينه أو يحجُّ ؟ قال : يقضي ببعض ويحجُّ ببعض قلت : فإنّه لا يكون إلّا بقدر نفقة الحجِّ ، فقال : يقضي سنة ويحجُّ سنة ، فقلت : أُعطي المال من ناحية السلطان ؟ قال : لا بأس عليكم .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن وهب ، عن غير واحد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : يكون عليَّ الدَّين فيقع في يدي الدَّراهم فإن وزَّعتها بينهم لم يبق شيء أفأحجُّ بها أو أُوزِّعها بين الغرام فقال : تحجُّ بها وادع الله أن يقضي عنك دينك .

٦ ـ أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن البرقيِّ ، عن جعفر بن بشير ، عن موسى بن بكر الواسطيِّ قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرَّجل يستقرض و يحجُّ فقال : إن كان خلف ظهره مال إن حدث به حدث أدِّي عنه فلا بأس .

باب ۴

مقروض کا حج

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے قرض سے حج کیا۔ کیا یہ صحیح ہوگا فرمایا اللہ اسے پورا کرے گا۔ انشاء اللہ۔ (ح)

۲۔ میں نے کہا کیا قرض لے کر حج کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے لئے کوئی ایسا سہارا ہو کہ اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو اسے دفع کر سکے۔ فرمایا ہاں۔ (ح)

۳۔ میں نے پوچھا اگر ایک شخص مقروض ہے اور وہ اور قرضہ لیکر حج کو جائے تو فرمایا اگر اس کے پاس کوئی چیز از قسم مال ایسی ہے کہ وہ قرضہ ادا کر سکے گا تو کیا مضائقہ ہے (م)

۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص پر قرضہ ہے اور اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ وہ قرضہ ادا کرے یا حج کرلے فرمایا کچھ قرضہ ادا کرکے حج کرے۔ میں نے کہا اگر بقدر نفقہ ہی ہو۔ فرمایا ایک سال قرضہ ادا کرے اور ایک سال حج کرے۔ میں نے کہا اگر بادشاہ کی طرف سے کچھ عطیہ ملے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔ (ح)

۵۔ میں نے کہا اگر میرے اوپر قرضہ ہو اور میرے ہاتھ میں کچھ روپیہ آئے جو اتنا ہو کہ اگر قرضہ چکاؤں تو حج کے لئے کچھ نہ بچے تو میں حج کروں یا قرضداروں کو لوٹاؤں، فرمایا اس سے حج کر اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تیرا قرضہ ادا کردے (مرسل)

۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو قرضہ لے کر حج کرے۔ فرمایا اگر اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہ اسے سنبھال لے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (م)

باب ۴

(الفضل في نفقة الحج)

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : سمعت أبا عبدالله عليه‌السلام يقول : لو أنّ أحدكم إذا ربح الربح أخذ منه الشيء فعزله فقال : هذا للحجّ وإذا ربح أخذ منه وقال : هذا للحجّ ، جاء إبّان الحجّ وقد اجتمعت له نفقة عزم الله فخرج ولكن أحدكم يربح الربح فينفقه فإذا جاء إبّان الحجّ أراد أن يخرج ذلك من رأس ماله فيشقّ عليه .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن شيخ رفع الحديث إلى أبي عبدالله عليه السلام قال : قال له : يا فلان أقلل النّفقة في الحجّ تنشط للحجّ ولا تكثر النفقة في الحجّ فتملّ الحجّ .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن ربعيّ بن عبد الله قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : كان عليٌّ صلوات الله عليه لينقطع ركابه في طريق مكّة فيشدّه بخوصة ليهوّن الحجّ على نفسه .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الهديّة من نفقة الحجّ .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبدالله بن جبلة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : هديّة الحجّ من الحجّ .

باب ۱۸

حج میں خرچ کی فضیلت

۱۔ حضرت نے فرمایا جب تم کو تجارت وغیرہ میں نفع ہو تو اس کا ایک حصہ الگ کر لو کہ یہ حج کے لئے ہے اور جب دوبارہ نفع ہو تو اسے بھی حج کے لئے مخصوص کر لو اور جب حج کا وقت آئے تو تمہارے پاس زادِ راہ جمع ہو جائے گا پس اس سے حج کو جاؤ اگر تم نفع کو خرچ کرتے رہو گے تو وقت حج راس المال سے خرچ کرنا تمہارے لئے شاق ہوگا۔ (موثق)

۲۔ فرمایا اے فلاں حج کے لئے کم سے کم خرچ کرو اگر زیادہ خرچ کر بیٹھے تو حج تمہارے لئے باعث ملال ہوگا۔ (مرفوع)

۳۔ فرمایا حضرت نے اگر حضرت علی علیہ السلام کی رکاب راہ مکہ میں قطع ہو جاتی تھی تو اسے کھجور کی چھال سے باندھ لیتے تھے تاکہ حج ان کے نفس پر بار نہ ڈالے۔ (موثق)

۴۔ فرمایا تحفہ کا شمار نفقۂ حج میں ہے۔ (ض)

۵۔ فرمایا ہدیۂ حج شامل حج ہے (مجہول)

﴿ باب۲ ﴾

☆(أنه يستحب للرجل أن يكون متهيئاً للحج في كل وقت)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمَّد ، عن محمَّد بن الحسن زعلان ، عن عبدالله ابن المغيرة ، عن حمّاد بن طلحة ، عن عيسى بن أبي منصور قال : قال لي جعفر بن محمَّد عليه السلام : ياعيسى إنّي اُحبُّ أن يراك الله عزَّ وجلَّ فيما بين الحجِّ إلى الحجِّ وأنت تتهيّأ للحجِّ .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حسين بن عثمان ؛ ومحمَّد بن أبي حمزة ؛ وغيرهما ، عن إسحاق بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من اتّخذ محملاً للحجِّ كان كمن ربط فرساً في سبيل الله عزَّ وجلَّ .

٣ ـ محمَّد بن يحيى ، عن محمَّد بن أحمد ، عن حمزة بن يعلى ، عن بعض الكوفيّين ، عن أحمد بن عائذ ، عن عبدالله بن سنان قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : من رجع من مكّة وهو ينوي الحجَّ من قابل زيد في عمره .

باب۲

مستحب ہے کہ حج کے لئے ہر وقت تیار رہے

۱۔ حضرت نے فرمایا اے عیسیٰ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ تم ایک حج کے بعد اپنے کو دوسرے حج کے لئے تیار رکھو۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا جو کوئی حج کے جانے کے لئے محمل باندھے ایسا ہے جیسے فی سبیل اللہ جہاد کے لئے گھوڑا تیار کیا۔ (مجہول)

۳۔ جو مکہ سے اس نیت سے لوٹے کہ اگلے سال پھر حج کو آئے گا تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔

﴿ باب۳ ﴾

☆(الرجل يسلم فيحج قبل أن يختتن)☆

١ ـ أبوعليّ الأشعريُّ ، عن محمَّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن إبراهيم بن ميمون ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يسلم فيريد أن يحجَّ وقد حضر الحجُّ أيحجُّ أو

يختتن ؛ قال : لا يحجّ حتّى يختتن .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس أن تطوف المرأة غير المخفوضة فأمّا الرّجل فلا يطوف إلّا وهو مختتن .

باب ۴۳

ایک شخص مسلمان ہو اور ختنہ سے قبل حج کرے

۱۔ جو شخص مسلمان ہو جائے اور حج کا ارادہ کرے اور حج کا وقت آجائے تو وہ حج کرے یا ختنہ کرائے۔ فرمایا بغیر ختنہ کرائے حج نہ کرے۔ (مجہول)

۲۔ عورت غیر ختنہ شدہ طواف کر سکتی ہے مگر مرد غیر مختون طواف نہیں کر سکتا۔ (حسن)

﴿ باب ۴۴ ﴾

☆(المرأة يمنعها زوجها من حجة الاسلام)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن امرأة لها زوج أبى أن يأذن لها أن تحجّ ولم تحجّ حجّة الإسلام فغاب زوجها عنها وقد نهاها أن تحجّ؟ قال : لا طاعة له عليها في حجّة الإسلام فلتحجّ إن شاءت .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة تخرج مع غير وليّ ؟ قال : لا بأس فإن كان لها زوج أو ابن [أو] أخ قادرين على أن يخرجا معها وليس لها سعة فلا ينبغي لها أن تقعد ولا ينبغي لهم أن يمنعوها .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن امرأة لها زوج وهي صرورة لا يأذن لها في الحجّ قال : تحجّ وإن لم يأذن لها .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة تريد الحجّ ليس معها محرم هل يصلح لها الحجّ؟ فقال: نعم إذا كانت مأمونة.

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن معاوية قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة الحرّة تحجّ إلى مكّة بغير وليّ؟ فقال: لا بأس تخرج مع قوم ثقات.

باب ۴

وہ عورت جس کا شوہر حج سے روکے

۱۔ میں نے پوچھا ایک عورت کے شوہر نے اس کو حج کرنے سے منع کر دیا اور اس عورت نے حج نہ کیا اس کا شوہر غائب ہو گیا اور حج کرنے سے اسے منع کر گیا۔ فرمایا اس عورت کو اس امر میں شوہر کی اطاعت لازم نہیں، اگر حج کرنا چاہتی ہے تو کرے۔ (ض)

۲۔ میں نے پوچھا ایک عورت حج کرنے غیر ولی کے ساتھ نکلی، فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر اس کا شوہر بیٹا یا بھائی ہو اور اس کو حج کرنے کی قدرت ہو تو اس کے ساتھ حج کرنے کو جائیں درآنحالیکہ عورت مالدار نہ ہو، عورت کو حج سے رکنا نہ چاہیئے اور لوگوں کو اسے منع نہیں کرنا چاہیئے۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا اس شوہردار عورت کے متعلق جو جمع کیا ہوا مال نہیں رکھتی اور شوہر اسے حج کی اجازت نہیں دیتا فرمایا وہ بے اجازت شوہر حج کو چلی جائے۔ (حسن)

۴۔ اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حج کرنا چاہتی ہے لیکن کوئی محرم اس کے ساتھ نہیں، کیا حج کو جانا اس کے لئے درست ہے۔ فرمایا ہاں اگر وہ امن وامان کے ساتھ جا سکے۔ (ص)

۵۔ پوچھا گیا اس آزاد عورت کے متعلق جو مکہ کا سفر بغیر اپنے کسی سرپرست کے کرے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ معتمد اور معتبر لوگوں کے ساتھ چلی جائے۔ (حسن)

﴿باب ۵﴾

☆(القول اذا خرج الرجل من بيته)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن موسى بن القاسم قال: حدّثنا

صباح الحذّاء قال : سمعت موسى بن جعفر عليه السلام يقول : لو كان الرّجل منكم إذا أراد السفر قام على باب داره تلقاء وجهه الّذي يتوجّه له فقرء فاتحة الكتاب أمامه و عن يمينه وعن شماله و آية الكرسيّ أمامه وعن يمينه وعن شماله ثمّ قال : «اللّهمّ احفظني واحفظ مامعي وسلّمني وسلّم مامعي وبلّغني وبلّغ مامعي ببلاغك الحسن» لحفظه الله وحفظ مامعه وسلّمه وسلّم مامعه وبلّغه وبلّغ مامعه ، قال : ثمّ قال : ياصباح أمارأيت الرّجل يحفظ ولايحفظ مامعه ويسلم ولايسلم مامعه ويبلغ ولا يبلغ مامعه قلت : بلى جعلت فداك .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى جميعاً ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا خرجت من بيتك تريد الحجّ و العمرة إن شاء الله فادع دعاء الفرج وهو «لاإله إلّاالله الحليم الكريم لاإله إلّاالله العليّ العظيم سبحان الله ربّ السماوات السبع و ربّ الأرضين السبع و ربّ العرش العظيم و الحمدلله ربّ العالمين» ثمّ قل : «اللّهمّ كن لي جاراً من كلّ جبّار عنيد ومن كلّ شيطان مريد » ثمّ قل : « بسم الله دخلت وبسم الله خرجت وفي سبيل الله ، اللّهمّ إنّي اُقدّم بين يدي نسياني وعجلتي بسم الله وماشاء الله في سفري هذا ذكرته أونسيته ، اللّهمّ أنت المستعان على الاُمور كلّها وأنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل ، اللّهمّ هوّن علينا سفرنا واطو لنا الأرض وسيّرنا فيها بطاعتك وطاعة رسولك ، اللّهمّ أصلح لنا ظهرنا و بارك لنا فيما رزقتنا وقنا عذاب النار ، اللّهمّ إنّي أعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب و سوء المنظر في الأهل والمال والولد ، اللّهمّ أنت عضدي وناصري بك أحلّ و بك أسير اللّهمّ إنّي أسألك في سفري هذا السرور والعمل بما يرضيك عنّي ، اللّهمّ اقطع عنّي بعده و مشقّته واصحبني فيه واخلفني في أهلي بخير ولاحول ولا قوّة إلّا بالله ، اللّهمّ إنّي عبدك وهذا حملانك والوجه وجهك والسفر إليك وقد اطّلعت على مالم يطّلع عليه أحد فاجعل سفري هذا كفّارة لما قبله من ذنوبي وكن عوناً لي عليه واكفني وعثه و مشقّته ولقّني من القول والعمل رضاك ، فإنّما أنا عبدك وبك ولك » فاذا جعلت رجلك

في الرّكاب فقل: « بسم الله الرّحمن الرّحيم، بسم الله والله أكبر » فإذا استويت على راحلتك واستوى بك محملك فقل: « الحمدلله الّذي هدانا للإسلام و علّمنا القرآن و منّ علينا بمحمّد صلى الله عليه وآله، سبحان الله سبحان الّذي سخّر لنا هذا وما كنّا له مقرنين وإنّا إلى ربّنا لمنقلبون والحمدلله ربّ العالمين، اللّهمّ أنت الحامل على الظهر والمستعان على الأمر، اللّهمّ بلّغنا بلاغاً يبلغ إلى خير، بلاغاً يبلغ إلى مغفرتك ورضوانك اللّهمّ لاطير إلّا طيرك ولاخير إلّا خيرك ولاحافظ غيرك ».

باب ۷۵

گھر سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہیئے

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جب کوئی تم میں سے حج کا ارادہ کرکے گھر سے نکلے تو اس کے گھر کے دروازہ پر ایک شخص اس کی طرف رخ کرکے سورۂ فاتحہ اس کے آگے پڑھے، داہنے بائیں پڑھے اسی طرح آیت الکرسی ہر تین طرف پڑھے، پھر کہے یا اللہ اس کی حفاظت کر اور ہر اس چیز کی جو اس کے ساتھ ہے اور صحیح سلامت رکھ اس کو اور جو اس کے ساتھ ہے اور منزل پر پہنچا دے اس کو اور جو اس کے ساتھ ہے پھر فرمایا اے صباح (راوی) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حج کرنے والا محفوظ رہا ہو اور اس کے ساتھ کی چیز غیر محفوظ رہی ہو یا وہ سلامت رہا ہو اور ساتھ کی چیز سلامت نہ رہی ہو یا خود پہنچ گیا ہو اور ساتھ والی چیز نہ پہنچی ہو، میں نے کہا ضرور پہنچی ہے میں آپ پر فدا ہوں۔ (ص)

۲۔ فرمایا جب ارادہ حج و عمرہ کرنے کا ہو تو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھو۔

وهو «لاإله إلّا الله الحليم الكريم لاإله إلّا الله العليّ العظيم سبحان الله ربّ السماوات السبع و ربّ الأرضين السبع و ربّ العرش العظيم و الحمدلله ربّ العالمين

پھر کہو

«اللّهمّ كن لي جاراً من كلّ جبّار عنيد ومن كلّ شيطان مريد » ثمّ قل: « بسم الله دخلت وبسم الله خرجت وفي سبيل الله، اللّهمّ إنّي اُقدّم بين يدي نسياني وعجلتي بسم الله وماشاء الله في سفري هذا ذكرته أونسيته، اللّهمّ أنت المستعان على الأمور كلّها وأنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل، اللّهمّ هوّن علينا سفرنا واطو لنا الأرض

وسيّرنا فيها بطاعتك وطاعة رسولك ، اللّهم أصلح لنا ظهرنا و بارك لنا فيما رزقتنا وقنا عذاب النار ، اللّهمّ إنّي أعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر في الأهل والمال والولد ، اللّهمّ أنت عضدي وناصري بك أحلّ و بك أسير اللّهمّ إنّي أسألك في سفري هذا السرور والعمل بما يرضيك عنّي ، اللّهمّ اقطع عنّي بعده و مشقّته وأصحبني فيه واخلفني في أهلي بخير ولاحول ولا قوّة إلّا بالله ، اللّهمّ إنّي عبدك وهذا حملانك والوجه وجهك والسفر إليك وقد اطّلعت على مالم يطّلع عليه أحد فاجعل سفري هذا كفّارة لما قبله من ذنوبي وكن عوناً لي عليه واكفني وعثه و مشقّته ولقّنّي من القول والعمل رضاك ، فإنّما أنا عبدك وبك ولك

یا اللہ مجھے پناہ دے ہر سخت گیر ظالم سے اور ہر شیطان رجیم سے ، پھر کہو میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اور راہِ خدا میں چلنے کو نکلا ہوں یا اللہ میں بھول چوک والا ہوں اور مجھ میں جلدی ہے اللہ کے نام سے یہ سفر شروع کرتا ہوں ، میں نے اس کا ذکر کبھی کیا اور بھولا بھی یا اللہ تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں کل امور میں تو ہی میرا ساتھی ہے سفر میں میرا قائم مقام ہے میرے اہل میں ، اس سفر کو مجھ پر آسان کر ، طی الارض کر اور راہنمی اور اپنے رسول کی اطاعت میں لے چل ، یا اللہ ہمارے حال کی اصلاح کر اور ہمارے رزق میں برکت دے اور عذاب نار سے ہمیں بچالے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں مشقت سفر سے اور رنج و آلام سے اور اپنے اہل و مال و اولاد میں کسی بُرے منظر سے یا اللہ تو ہی میرا مددگار اور ناصر ہے میں تیری ہی مدد سے منزل پر اُترتا اور راہ میں چلتا ہوں یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس سفر میں سرور کا اور ایسے عمل کا جو تجھے مجھ سے راضی رکھے یا اللہ بُعد سفر اور اس کی مشقت کو میرے اوپر آسان کر اور اس سفر میں میرے ساتھ ہو اور میرے اہل میں میرا قائم مقام ہو ، نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے ، یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور ان چوپاؤں کا رزق دینے والا تو ہی ہے ۔ ذات تیری ہی ذات ہے یہ سفر میرا تیری ہی طرف ہے تو واقف ہے اس چیز سے جس سے کوئی واقف نہیں ، بس میرے اس سفر کو میرے گزشتہ گناہوں کا کفارہ قرار دے اور اس میں میری مدد کر اور سفر کی تعب و تکلیف سے بچالے اور میرے اور عمل کو اپنی مرضی کے مطابق بنانے میں تیرا ہی بندہ ہوں ، تجھی سے میری لَو لگی اور تیری ہی خوشنودی کے لیے میرا عمل ہے ۔

جب رکاب پر پیر رکھیں تو کہیں ۔

بسم الله الرّحمن الرّحيم ، بسم الله والله أكبر ، فإذا استويت على راحلتك واستوى بك محملك فقل : « الحمدلله الّذي هدانا للإسلام و علّمنا القرآن و

منّ علينا بمحمّد صلى الله عليه وآله ، سبحان الله سبحان الّذي سخّر لنا هذا وما كنّا له مقرنين وإنّا إلى ربّنا لمنقلبون والحمدلله ربّ العالمين ، اللّهمّ أنت الحامل على الظهر والمستعان على الأمر ، اللّهمّ بلّغنا بلاغاً يبلغ إلى خير ، بلاغاً يبلغ إلى مغفرتك ورضوانك اللّهمّ لاطير إلّا طيرك ولاخير إلّا خيرك ولاحافظ غيرك » .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، بسم اللہ واللہ اکبر ، جب سواری درست ہو جائے اور محمل میں بیٹھنے لگو تو کہو شکر ہے اس خدا کا جس نے ہدایت کی اسلام کی طرف اور قرآن کی تعلیم دی اور محمدؐ جیسے رسولؐ کو بھیج کر احسان کیا ، پاک ہے وہ ذات جس نے چوپاؤں کو ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم سے ان کو تابعدار بنانا ممکن نہ تھا اور ہماری بازگشت اپنے رب کی طرف ہونے والی ہے اور حمد ہے رب العالمین کے لئے ، یا اللہ سواریوں کی پشتوں پر تو ہی بٹھانے والا ہے ہر امر میں تجھی سے مدد ہے یا اللہ خیر سے پہنچائے اپنی بخشش اور رضا کے ساتھ ، نہیں ہے پرواز مگر تیری مدد سے اور نہیں ہے مگر تجھ سے اور تیرے سوا کوئی حافظ نہیں ۔ (حسن)

«باب الوصية»

۱ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن صفوان الجمّال عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أبي يقول : ما يعبؤ من يؤمّ هذا البيت إذا لم يكن فيه ثلاث خصال : خلق يخالق به من صحبه أو حلم يملك به من غضبه أو ورع يحجزه عن محارم الله .

۲ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : مايعبؤ من يسلك هذا الطريق إذا لم يكن فيه ثلاث خصال : ورع يحجزه عن معاصي الله وحلم يملك به غضبه وحسن الصحبة لمن صحبه .

۳ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : وطّن نفسك على حسن الصحابة لمن صحبت في حسن خلقك ، وكفّ لسانك واكظم غيظك وأقلّ لغوك وتفرش عفوك وتسخو نفسك .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن إسماعيل بن مهران ، عن محمّد بن حفص ، عن أبي الرّبيع الشاميّ قال : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام و البيت غاصّ بأهله فقال : ليس منّا من لم يحسن صحبة من صحبه ومرافقة من رافقه و ممالحة من مالحه ومخالقة من خالقه .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : «الرّفيق ثمَّ السفر» ؛ وقال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : «لا تصحبنَّ في سفرك من لا يرى لك من الفضل عليه كما ترى له عليك» .

٦ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عثمان ، عن حريز ، عمّن ذكره ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا صحبت فاصحب نحوك ولا تصحبنَّ من يكفيك فإنَّ ذلك مذلّة للمؤمن .

٧ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن الحسن بن الحسين اللّؤلؤيِّ عن محمّد بن سنان عن حذيفة بن منصور ، عن شهاب بن عبد ربّه قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : قد عرفت حالي وسعة يدي وتوسّعي على إخواني فأصحب [ا] لنفر منهم في طريق مكّة فأتوسّع عليهم ، قال : لا تفعل يا شهاب إن بسطت وبسطوا أجحفت بهم وإن أمسكوا أذللتهم فاصحب نظراءك .

٨ ـ أحمد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : يخرج الرَّجل مع قوم مياسير وهو أقلّهم شيئاً فيخرج القوم النفقة ولا يقدر هو أن يخرج مثل ما أخرجوا ، فقال : ما أُحبُّ أن يذلَّ نفسه ليخرج مع من هو مثله .

باب ۲۶

وصیت

۱۔ فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جس شخص میں تین خصلتیں نہ ہوں اس نے حج بیت اللہ کیا پایا اول خوش خلقی، جس کا اثر اپنے دوستوں پر ڈالے، دوسرے علم جس سے اپنے غضب پر قابو پائے، تیسرے

پرہیزگاری جس سے محارم الٰہیہ سے بچے۔ (ضعیف)

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔ (م)

۳۔ فرمایا حسن صحبت کو اپنے نفس میں جگہ دو خوش خلقی سے ملو، اپنی زبان کو روکو، اپنے غصّہ کو پیو، لغویات کم کرو عفو کو زیادہ کرو، اپنے نفس پر قابو حاصل کرو (حسن)

۴۔ فرمایا درآنحالیکہ گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے مصاحبوں سے اچھی صحبت نہ رکھے، نرمی کا برتاؤ کرنے والوں سے نرمی نہ کرے اور جو کھانا کھلائے اسے کھانا نہ کھلائے اور اپنے خلاف والے کی مخالفت نہ کرے (مجہول)

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے سفر سے پہلے اپنا رفیق تلاش کرو اور امیر المومنین نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ سفر نہ کرو جو تمہاری کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں سمجھتا جیسی کہ تم اپنے لئے اس کی فضیلت جانتے ہو۔ (ضعیف)

۶۔ فرمایا جب مصاحب بناؤ تو اپنے جیسے کو اور مت صحبت رکھو اس سے جو تم سے بے پرواہ ہو کہ اس میں مومنین کے لئے ذلت ہے۔ (مرسل)

۷۔ میں نے کہا آپ کو معلوم ہے میرا حال اور میری کشادہ دستی اپنے بھائیوں پر تو کیا میں سفر مکہ میں ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے لوں اور ان پر اچھی طرح روپیہ صرف کروں۔ فرمایا اے شہاب ایسا نہ کرو اگر تم نے اور انھوں نے پورا ہاتھ کھول دیا تو تمہیں ان کو باز رکھنا پڑے گا اور جب وہ رک جائیں گے تو گویا تم نے ان کو ذلیل کیا۔ پس بہتر یہ ہے کہ اپنے ہی جیسے لوگوں کو اپنے ساتھ رکھو (ح)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص جو قلیل البضاعت ہے ایسے لوگوں کے ساتھ سفر حج کرتا ہے جو مالدار ہیں وہ لوگ دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کی طرح نہیں کر سکتا فرمایا وہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا کیوں پسند کرتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہی جیسے لوگوں کے ساتھ سفر کرے (ض)

﴿باب﴾

☆(الدعاء في الطريق)☆

١ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن محمّد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور قال : صحبت أباعبدالله عليه السلام وهو متوجّه إلى مكّة فلمّا صلّى قال : «اللّهمّ خلّ سبيلنا و أحسن تسييرنا و أحسن عافيتنا» وكلّما صعد أكمة قال : «اللّهمّ لك الشرف على كلّ شرف» .

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي

عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله في سفره إذا هبط سبّح وإذا صعد كبّر .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن قاسم الصيرفيّ ، عن حفص ابن القاسم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ على ذروة كلّ جسر شيطان فإذا انتهيت إليه فقل : «بسم الله يرحل عنك» .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان عن عيسى بن عبدالله القمّيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قل : «اللّهمّ إنّي أسألك لنفسي اليقين والعفو والعافية في الدُّنيا والآخرة ، اللّهمّ أنت ثقتي وأنت رجائي وأنت عضدي وأنت ناصري بك أحلُّ وبك أسير » قال : «ومن يخرج في سفر وحده فليقل : «ماشاء الله لا قوَّة إلّا بالله ، اللّهمّ آنس وحشتي وأعنّي على وحدتي وأدّ غيبتي » .

٥ ـ أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن عليّ ، عن عليّ بن حمّاد ، عن رجل ، عن أبي سعيد المكاريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا خرجت في سفر فقل : «اللّهمّ إنّي خرجت في وجهي هذا بلاثقة منّي بغيرك ولارجاء آوي إليه إلّا إليك ولاقوَّة أتّكل عليها ولا حيلة ألجأ إليها إلّا طلب فضلك و ابتغاء رزقك وتعرُّضاً لرحمتك و سكوناً إلى حسن عادتك وأنت أعلم بما سبق لي في علمك في سفري هذا ممّا أُحبُّ أو أكره فإنّما أوقعت عليه يا ربِّ من قدرك فمحمود فيه بلاؤك ومنتصح عندي فيه قضاؤك وأنت تمحو ماتشاء وتثبت وعندك أُمُّ الكتاب ، اللّهمّ فاصرف عنّي مقادير كلِّ بلاء و مقضيّ كلِّ لأواء وابسط عليَّ كنفاً من رحمتك و لطفاً من عفوك وسعة من رزقك وتماماً من نعمتك وجماعاً من معافاتك وأوقع عليَّ فيه جميع قضائك على موافقة جميع هواي في حقيقة أحسن أملي وادفع ما أحذر فيه ومالا أحذر على نفسي و ديني و مالي ممّا أنت أعلم به منّي واجعل ذلك خيراً لآخرتي ودنياي مع ما أسألك يا ربِّ أن تحفظني فيمن خلّفت ورائي من ولدي و أهلي و مالي و معيشتي و حزانتي و قرابتي وإخواني بأحسن ما خلّفت به غائباً من المؤمنين في تحصين كلِّ عورة و حفظ من كلِّ مضيعة وتمام كلِّ نعمة و كفاية كلِّ مكروه وستر كلِّ سيّئة وصرف كلِّ محذور وكمال كلِّ ما يجمع لي الرِّضا والسرور في جميع أُموري وافعل ذلك بي بحقّ

محمد و آل محمد وصلّ علی محمد و آل محمد والسلام علیه وعلیهم و رحمة الله و برکاته» .

باب ۴۷

راستہ میں دعا

۱۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر مکہ میں تھا آپ نے بعد نماز فرمایا یا اللہ راستہ خالی بنا دے اور ہمارا سفر اچھا بنا دے، ہم کو عافیت کے ساتھ پہنچا اور پہاڑیوں کی چڑھائی کو آسان کر، تیسرے لئے ہر قسم کی بلندی ہے۔ (ض)

۲۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا جب سفر میں سواری سے اترتے تو تسبیح کرتے ہوئے اور جب چڑھتے تو تکبیر کہتے ہوئے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر پل کی چوٹی پر شیطان ہوتا ہے پس جب تم آخری حد پر پہنچو تو کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس نے مجھے تجھ کو پار کرایا۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا کہو یا اللہ میں تجھ سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں یقین کا، عفو کا اور دنیا و آخرت میں عافیت کا یا اللہ تجھی پر میرا اعتماد ہے تو ہی میری امید ہے تجھی پر میرا بھروسہ ہے تو ہی میرا ناصر ہے تیری مدد ہی سے میں منزل پر اترتا ہوں، راستوں پر چلتا ہوں فرمایا جو سفر کرے تو یہ کہے۔ دعا متن میں ہے (حسن)

۵۔ فرمایا جب سفر کے لئے گھر سے نکلو تو یہ دعا پڑھو۔

«اللّهمّ إنّي خرجت

في وجهي هذا بلاثقة منّي بغيرك ولارجاء آوي إليه إلّاإليك ولاقوّة أتّكل عليها ولا حيلة ألجأ إليها إلّا طلب فضلك و ابتغاء رزقك وتعرّضاً لرحمتك و سكوناً إلى حسن عادتك وأنت أعلم بما سبق لي في علمك في سفري هذا ممّا أُحبّ أوأكره فإنّما أوقعت عليه يارب من قدرك فمحمود فيه بلاؤك ومنتصح عندي فيه قضاؤك وأنت تمحو ماتشاء وتثبت وعندك أُمّ الكتاب، اللّهمّ فاصرف عنّي مقادير كلّ بلاء و مقضيّ كلّ لأواء وابسط عليّ كنفاً من رحمتك و لطفاً من عفوك وسعة من رزقك وتماماً من نعمتك وجماعاً من معافاتك وأوقع عليّ فيه جميع قضائك على موافقة جميع هواي في حقيقة أحسن أملي وادفع ما أحذر فيه ومالا أحذر على نفسي و ديني و مالي ممّا أنت أعلم به منّي واجعل ذلك خيراً لآخرتي ودنياي مع ما أسألك يا ربّ

أن تحفظني فيمن خلّفت ورائي من ولدي و أهلي و مالي و معيشتي و حزانتي و قرابتي وإخواني بأحسن ما خلّفت به غائباً من المؤمنين في تحصين كلّ عورة و حفظ من كلّ مضيعة وتمام كلّ نعمة وكفاية كلّ مكروه وستر كلّ سيّئة وصرف كلّ محذور وكمال كلّ ما يجمع لي الرّضا والسرور في جميع اُموري وافعل ذلك بي بحق محمّد وآل محمّد وصلّ على محمّد وآل محمّد والسلام عليه وعليهم و رحمة الله وبركاته .

باب ۳۸

(أشهر الحج)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مثنّى الحنّاط ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : « الحجّ أشهر معلومات شوّال وذوالقعدة وذوالحجّة ليس لأحد أن يحجّ فيما سواهنّ » .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ و جلّ : «الحجّ أشهر معلومات فمن فرض فيهنّ الحجّ » و الفرض التلبية و الإشعار و التقليد فأيّ ذلك فعل فقد فرض الحجّ ولا يفرض الحجّ إلّا في هذه الشهور الّتي قال الله عزّ وجلّ «الحجّ أشهر معلومات» وهو شوّال وذوالقعدة وذوالحجة .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم بإسناده قال : أشهر الحجّ شوّال و ذوالقعدة و عشر من ذي الحجّة وأشهر السياحة عشرون من ذي الحجّة والمحرّم و صفر و شهر ربيع الأوّل وعشر من شهر ربيع الآخر

باب ۳۸

ماہ حج

۱۔ فرمایا حج کے معلوم مہینے ہیں شوال ، ذی قعدہ اور ذی الحجہ ان کے سوا کسی اور مہینے میں حج نہیں ۔ (ض)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیہ الحج اشہر معلومات کے متعلق یہ اس کے لئے ہے جس پر ان ماہ میں حج فرض ہے اور فرض تلبیہ و اشعار اور تقلید ہے (یعنی احکام حج تلبیہ، احرام، طواف اور قربانی وغیرہ) اور جس نے ان افعال کو کیا اس نے فرض حج ادا کیا اور حج فرض نہیں ہوتا مگر ان مہینوں میں شوال، ذی قعدہ ذی الحجہ (حسن)

۳۔ فرمایا حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ و ذی الحجہ ہیں اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن حج کے ہیں اور آخری بیس دن اور محرم و صفر اور ربیع الاول اور ربیع الآخر کے بیس دن سیر و سیاحت کے ہیں (مرسل)

(باب ۷۹)

(الحج الاكبر والاصغر)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن يوم الحجّ الأكبر ، فقال : هو يوم النّحر والحجّ الأصغر العمرة .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن ذريح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحجّ الأكبر يوم النّحر .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و عليّ بن محمّد القاسانيّ جميعاً ، عن القاسم بن محمّد ، عن سليمان بن داود المنقريّ ، عن فضيل بن عياض قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الحجّ الأكبر فإنّ ابن عبّاس كان يقول : يوم عرفة ، فقال أبوعبدالله عليه السلام : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : الحجّ الأكبر يوم النحر ويحتجّ بقوله عزّ وجلّ : «فسيحوا في الارض أربعة أشهر» وهي عشرون من ذي الحجّة والمحرّم وصفر وشهر ربيع الأوّل وعشر من ربيع الآخر ولو كان الحجّ الأكبر يوم عرفة لكان أربعة أشهر و يوماً .

باب ۷۹

حج اکبر و اصغر

۱۔ میں نے حضرت سے روز حج کے متعلق پوچھا فرمایا حج اکبر روز قربانی ہے اور عمرہ حج اصغر ہے (حسن)

۲۔ فرمایا حج اکبر یوم قربانی ہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابن عباس نے بتایا تھا کہ حج اکبر یوم عرفہ ہے لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ روز قربانی ہے اور دلیل بیان کی اس آیت سے کہ چلو پھرو زمین پر چار ماہ اور یہ چار ماہ ہوتے ہیں اس طرح ذی الحجہ کے بیس روز ایک مہینہ محرم کا، دوسرا صفر کا، تیسرا ربیع الاوّل کا اور دس دن ربیع الآخر کے اگر یوم عرفہ شامل ہو تو یہ چار ماہ ایک دن ہو جاتے ہیں۔ (ض)

﴿باب﴾

☼(أصناف الحج)☼

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : الحجُّ ثلاثة أصناف حجٌّ مفرد وقران وتمتّع بالعمرة إلى الحجِّ وبها أمر رسول الله صلى الله عليه وآله والفضل فيها ولا نأمر الناس إلّا بها .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن منصور الصّيقل قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : الحجُّ عندنا على ثلاثة أوجه حاجٌّ متمتّع وحاجٌّ مفرد سائق للهدي وحاجٌّ مفرد للحجّ .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب الخزّاز قال : سألت أباعبدالله عليه السلام أيُّ أنواع الحجِّ أفضل؟ فقال: التّمتّع وكيف يكون شيء أفضل منه و رسول الله صلى الله عليه وآله يقول : «لو استقبلت من أمري ما استدبرت لفعلت مثل مافعل النّاس» .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبد الرحمن ، عن معاوية ابن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : مانعلم حجّاً لله غير المتعة إنّا إذا لقينا ربّنا قلنا ربّنا عملنا بكتابك وسنّة نبيّك ويقول القوم : عملنا برأينا فيجعلنا الله وإيّاهم حيث يشاء .

٥ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي جعفر الثّاني عليه السلام قال : كان أبوجعفر عليه السلام يقول : المتمتّع بالعمرة إلى الحجِّ أفضل من المفرد السّائق للهدي وكان يقول : ليس يدخل الحاجُّ بشيء أفضل من المتعة .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن معاوية ،

عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من حجّ فليتمتّع إنّا لا نعدل بكتاب الله عزّ وجلّ و سنّة نبيّه صلّى الله عليه و آله

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ؛ وابن أبي نجران ، عن صفوان الجمّال قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ بعض الناس يقول : جرّد الحجّ و بعض الناس يقول : أقرن وسق وبعض الناس يقول : تمتّع بالعمرة إلى الحجّ فقال : لو حججت ألف عام لم أقرنها إلّا متمتّعاً

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الحجّ فقال : تمتّع ثمّ قال : إنّا إذا وقفنا بين يدي الله عزّ و جلّ قلنا : يارب أخذنا بكتابك وسنّة نبيّك ، وقال: الناس رأينا برأينا .

٩ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد قال : كتب إليه عليّ بن ميسّر يسأله عن رجل اعتمر في شهر رمضان ثمّ حضر له الموسم أيحجّ مفرداً للحجّ أو يتمتّع ، أيّهما أفضل ؟ فكتب إليه يتمتّع أفضل .

١٠ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المتعة والله أفضل وبها نزل القرآن و جرت السنّة .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : سألت أبا جعفر عليه السلام في السنة الّتي حجّ فيها وذلك في سنة اثنتي عشرة ومائتين فقلت : جعلت فداك بأيّ شيء دخلت مكّة مفرداً أو متمتّعاً ؟ فقال: متمتّعاً، فقلت له : أيّما أفضل المتمتّع بالعمرة إلى الحجّ أو من أفرد وساق الهدي ؟ فقال : كان أبو جعفر عليه السلام يقول : المتمتّع بالعمرة إلى الحجّ أفضل من المفرد السائق للهدي و كان يقول : ليس يدخل الحاجّ بشيء أفضل من المتعة .

١٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن عبدالملك بن عمرو أنّه سأل أبا عبدالله عليه السلام عن التمتّع بالعمرة إلى الحجّ فقال : تمتّع قال : فقضى أنّه أفرد الحجّ في ذلك العام أو بعده فقلت : أصلحك الله سألتك فأمرتني بالتمتّع

وأراك قد أفردت الحجّ العام فقال: أما والله إنّ الفضل لفي الّذي أمرتك به ولكنّي ضعيف فشقّ عليّ طوافان بين الصفا والمروة فلذلك أفردت الحجّ.

١٣ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن يحيى الحلبيّ، عن عمّه عبيدالله [أنّه] قال: سأل رجل أباعبدالله عليه السلام وأنا حاضر فقال: إنّي اعتمرت في الحرم وقدمت الآن متمتّعاً فسمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: نعم ماصنعت إنّا لانعدل بكتاب الله عزّ وجلّ و سنّة رسول الله صلى الله عليه وآله فإذا بعثنا ربّنا أووردنا على ربّنا قلنا: ياربّ أخذنا بكتابك و سنّة نبيّك صلى الله عليه وآله و قال الناس: رأينا رأينا فصنع الله عزّ وجلّ بنا وبهم ماشاء.

١٤ ـ أحمد بن محمّد عن الحسين بن سعيد، عن النّضر بن سويد، عن درست، عن محمّد بن الفضل الهاشميّ قال: دخلت مع إخوتي على أبي عبدالله عليه السلام فقلنا: إنّا نريد الحجّ وبعضنا صرورة، فقال: عليكم بالتمتّع فإنّا لانتّقي في التمتّع بالعمرة إلى الحجّ سلطاناً واجتناب المسكر والمسح على الخفّين.

١٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إنّي اعتمرت في رجب وأنا اُريد الحجّ أفأسوق الهدي وأفرد الحجّ أو أتمتّع، فقال: في كلّ فضل و كلّ حسن، قلت: فأيّ ذلك أفضل؟ فقال: تمتّع هو والله أفضل، ثمّ قال: إنّ أهل مكّة يقولون: إنّ عمرته عراقيّة وحجّته مكّيّة، كذبوا أو ليس هو مرتبطاً بحجّه لايخرج حتّى يقضيه، ثمّ قال: إنّي كنت أخرج لليلة أو لليلتين تبقيان من رجب فتقول: أمّ فروة أي أبه إنّ عمرتنا شعبانيّة و أقول لها: أي بنيّة إنّها فيما أهللت و ليست فيما أحللت.

١٦ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن صفوان الجمّال، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من لم يكن معه هدي وأفرد رغبة عن المتعة فقد رغب عن دين الله عزّ وجلّ.

١٧ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية قال: قلت لأبي

عبدالله عليه السلام : إنّهم يقولون في حجة المتمتع : حجّته مكيّة وعمرته عراقيّة ، فقال : كذبوا أو ليس هو مرتبطاً بحجّته لايخرج منها حتّى يقضي حجّته .

١٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن عبدالملك ابن أعين قال : حجّ جماعة من أصحابنا فلمّا قدموا المدينة دخلوا على أبي جعفر عليه السلام فقالوا : إنّ زرارة أمرنا أن نهلّ بالحجّ إذا أحرمنا ، فقال لهم : تمتّعوا ، فلمّا خرجوا من عنده دخلت عليه فقلت : جعلت فداك لئن لم تخبرهم بما أخبرت زرارة لنأتينّ الكوفة ولنصبحنّ به كذّاباً فقال : ردّهم فدخلوا عليه فقال : صدق زرارة ثمّ قال : أما والله لايسمع هذا بعد هذا اليوم أحدٌ منّي

باب ۵

اصناف حج

۱۔ فرمایا حج کی تین قسمیں ہیں حج مفرد، حج قرآن، حج تمتع، عمرۂ حج کے ساتھ ہے اور رسول اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے اور حضرت نے فرمایا لوگوں کو تم اسی کا حکم دو۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ہمارے نزدیک حج تین قسم کا ہے حج تمتع، حج مفرد جس میں حاجی ہدی کو چلاتا ہے اور وہ جو مفرد لائے ہے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے پوچھا کون سی قسم حج کی افضل ہے فرمایا حج تمتع اور کیونکر کوئی شے اس سے افضل ہو سکتی ہے جس کے رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر تو میرے حکم استقبال کرتا تو پیچھے کی طرف نہ ہٹتا اور اسی طرح کرتا جیسے لوگ کرتے ہیں (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت نے ہم حج تمتع کے سوا اور کوئی حج نہیں جانتے، ہم خدا سے ملاقات کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے، اے ہمارے رب ہم نے عمل کیا موافق کتاب خدا اور سنت نبی کے اور ہماری قوم کہتی ہے ہم نے عمل کیا اپنی رائے پر، پس خدا ہمارے اور ان کے درمیان جو چاہے فیصلہ کرے گا۔ (م)

۵۔ فرمایا حضرت نے حج تمتع افضل ہے حج مفرد سے اور یہ بھی فرمایا حاجی کے لئے حج تمتع سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں۔ (م)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو حج بیت اللہ کرے اسے چاہیے کہ حج تمتع کرے۔ ہم کتاب خدا اور سنت رسول سے عدول نہیں کرتے۔ (مجہول)

۷۔ میں نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں حج مفرد کرو، کچھ کہتے ہیں حج قران کرو اور ہدی لے جاؤ، کچھ کہتے ہیں عمرہ کے ساتھ حج تمتع کرو فرمایا اگر تم ہزار برس تک حج کرو گے تو حج تمتع کی مثل نہ ہوں گے۔

۸۔ میں نے حضرت سے حج کے متعلق پوچھا۔ فرمایا حج تمتع کرو پھر فرمایا ہم جب پیش خدا حاضر ہوں گے تو کہیں گے پروردگار ہم نے تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت سے اخذ کیا اور لوگ کہیں گے ہم نے اپنی رائے سے کیا۔ (حسن)

۹۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا اس کے بعد جب موسم حج آئے تو حج مفرد کرے یا حج تمتع فرمایا حج تمتع افضل ہے (م)

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے واللہ متعہ افضل ہے وہ مطابق قرآن وسنت ہے۔

۱۱۔ ۲۱۲ھ میں امام علیہ السلام نے حج کیا، میں نے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے حج مفرد کیا تھا یا حج تمتع۔ فرمایا حج تمتع، میں نے کہا آیا حج تمتع افضل ہے یا حج مفرد، فرمایا حج تمتع جو عمرہ کے ساتھ ہو حج مفرد سے بہتر ہے حاجی کے لئے اس سے بہتر صورت نہیں (م)

۱۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا حج تمتع کے متعلق فرمایا حج تمتع ہی کرنا چاہیے اور فرمایا میں نے اس سال حج افراد کا ارادہ کیا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے، جب میں نے سوال کیا تو آپ نے تمتع کا حکم دیا اور آپ خود حج مفرد کا ارادہ رکھتے ہیں فرمایا واللہ فضیلت اسی میں ہے جس کا میں نے حکم دیا ہے لیکن میں کمزور ہوں صفا و مروہ کے درمیان دو بار طواف کرنا میرے لئے دشوار ہے اس لئے میں حج افراد کرنا چاہتا ہوں۔ (م)

۱۳۔ ایک شخص نے پوچھا میں نے حرم میں عمرہ کر لیا ہے اور اب حج تمتع کے لئے آیا ہوں فرمایا ہاں تم نے ایسا کر لیا ہم تو کتاب خدا اور سنت رسول سے ہٹنے والے نہیں، جب روز قیامت پیش خدا جائیں گے تو کہیں گے پروردگارا ہم نے تیری کتاب اور سنت کے مطابق عمل کیا اور وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نے اپنی رائے سے عمل کیا پس اللہ ہمارے اور ان کے ساتھ جو چاہے گا کرے گا۔ (م)

۱۴۔ ہم نے کہا ہمارا ارادہ حج کا ہے اور ہم میں سے مفلس ہیں فرمایا تم حج تمتع کرو، ہم تقیہ نہیں کرتے عمرہ و حج میں سلطان کے ڈر سے اور اجتناب لازم ہے مسکرات سے اور موزوں پر مسح کرنے سے۔ (م)

۱۵۔ میں نے کہا میں رجب میں عمرہ کر چکا ہوں اور اب حج کا ارادہ ہے پس میں ہدی لے جاؤں اور حج مفرد کروں فرمایا ہر ایک صورت افضل و بہتر ہے۔ میں نے کہا زیادہ بہتر کون سا طریقہ ہے۔ فرمایا تمتع، پھر فرمایا اہل مکہ کہتے ہیں کہ عمرہ عراقیہ ہے اور حج مکیہ ہے وہ جھوٹے ہیں کیا عمرہ حج سے ربط نہیں رکھتا جب اسے بجا لایا جائے

پھر فرمایا ایک یا دو رات ماہ رجب کی باقی تھیں کہ میں گھر سے نکلا ام فروہ نے کہا بابا ہمارا عمرہ تو شعبان میں ہوگا۔ میں نے کہا بیٹی میں احرام باندھ چکا ہوں اور یہ عمل نہیں ہوا۔ (م)

۱۶۔ فرمایا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور حج تمتع سے نفرت کرے حج افراد بجالائے تو اس نے دین خدا سے نفرت کی۔ (حو)

۱۷۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں حج مکی ہے اور عمرہ عراقی، فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیا وہ مرتبط حج سے نہیں ہے۔ حج بغیر اس کے پورا نہیں ہوتا۔ (حسن)

۱۸۔ عبدالملک بن اعین نے بیان کیا۔ ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے حج کیا جب مدینہ آئے تو ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں آئے کہا زرارہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ احرام کھول دیں۔ فرمایا فائدہ حاصل کرو، جب وہ لوگ چلے گئے تو راوی کہتا ہے میں حضرت کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا آپ نے ان کو بتا دیا ہے جو زرارہ نے بتایا تھا تاکہ جب وہ کوفہ آئیں تو مجھ کو آگاہ کریں فرمایا ان کو واپس بلاؤ جب آئے تو فرمایا زرارہ نے سچ کہا ہے پھر فرمایا واللہ آج کے بعد پھر کوئی مجھ سے نہ سنے گا۔ (حسن)

نوٹ:۔ شیعہ عموماً حج تمتع کرتے ہیں اس حج میں پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا جاتا ہے اعمال عمرہ بجالانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور چونکہ جو چیزیں محرم پر حرام ہو جاتی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں عمرہ کے بجالانے کے بعد حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے سنی حضرات حج تمتع نہیں کرتے اور ایک ہی احرام سے حج و عمرہ دونوں کر لیتے ہیں رسول اللہ نے اسی قسم کا حج کیا تھا مگر حضرت عمر نے حج تمتع کو حرام کر دیا ان کا یہ قول مشہور ہے (متعتان کانتا في عهد رسول الله و انا احرمهما) (متعہ اور حج تمتع رسول اللہ کے زمانہ میں دونوں رائج تھے میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں۔

﴿باب ﴾

☆(ماعلى المتمتع من الطواف والسعي)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، وصفوان جميعاً ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : على المتمتّع بالعمرة إلى الحجّ ثلاثة أطواف بالبيت وسعيان بين الصّفا والمروة وعليه إذا قدم مكة طواف بالبيت وركعتان عند مقام إبراهيم عليه السلام وسعي بين الصّفا والمروة ثمّ يقصّر وقد أحلّ هذا للعمرة وعليه للحجّ طوافان وسعي بين الصّفا والمروة ويصلّي عند كلّ طواف بالبيت ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المتمتّع عليه ثلاثة أطواف بالبيت وطوافان بين الصّفا

والمروة وقطع التلبية من متعته إذا نظر إلى بيوت مكة ويحرم بالحجّ يوم التروية و يقطع التلبية يوم عرفة حين تزول الشمس.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن منصور بن حازم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: على المتمتّع بالعمرة إلى الحجّ ثلاثة أطواف بالبيت ويصلّي لكلّ طواف ركعتين وسعيان بين الصفا والمروة.

باب ۵۱

حج تمتع کا طواف اور سعی

۱۔ فرمایا حج تمتع کے عمرہ میں تین طواف بیت ہیں اور صفا و مروہ کے درمیان دو بار سعی اور یہ کہ جب وارد مکہ ہو تو خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے حج کے عمرہ میں یہی ہے اور حج کے لیے دو طواف ہیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور ہر طواف بیت کے ساتھ نماز پڑھنا اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر پڑھنا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا تمتع کرنے والے پر تین طواف ہیں خانۂ کعبہ کے اور دو طواف ہیں صفا و مروہ کے درمیان اور جب مکہ کے مکانات نظر آئیں تو تلبیہ کو قطع کر دے اور حج کا احرام باندھے یوم ترویہ اور روز عرفہ وقت زوال آفتاب تلبیہ قطع کر دے۔ (ضو)

۳۔ فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے پر تین طواف ہیں اور ہر طواف پر دو رکعت نماز اور صفا و مروہ کے درمیان سعی (حسن)

باب ۵۲

(صفة الاقران ومايجب على القارن)

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن منصور بن حازم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا يكون القارن إلّا بسياق الهدي وعليه طوافان بالبيت وسعي بين الصّفا والمروة كما يفعل المفرد ليس بأفضل من المفرد إلّا بسياق الهدي.

۲ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : القارن لايكون إلّا بسياق الهدي وعليه طواف بالبيت وركعتان عند مقام إبراهيم عليه السلام وسعي بين الصّفا والمروة وطواف بعد الحجّ وهو طواف النساء .

۳ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : إنّي سقت الهدي وقرنت ، قال : ولم فعلت ذلك التمتّع أفضل ، ثمّ قال : يجزئك فيه طواف بالبيت وسعي بين الصّفا والمروة واحد . وقال : طف بالكعبة يوم النحر .

باب ۵۲

حج قران اور قارن پر کیا واجب ہے

۱۔ فرمایا حضرت نے حج قران کرنے والے پر قربانی کرنا اور بیت اللہ کے دو طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ جیسا کہ حج مفرد والا کرتا ہے مفرد والے سوائے قربانی لے جانے کے اور کوئی فضیلت نہیں (حسن)

۲۔ فرمایا حج قران کرنے والے پر ہدی کا لے جانا ہے اور بیت اللہ کا طواف اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف النسا بعد الحج۔

۳۔ میں نے کہا میں حج قران کے لئے ہدی لے گیا فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا۔ فرمایا تمتع افضل ہے پھر فرمایا کافی ہے تیرے لئے طواف بیت اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ایک بار اور فرمایا روز قربانی کعبہ کا طواف کر (حسن)

﴿باب ۵۳﴾

☆(صفة الاشعار والتقليد)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليٍّ ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي قد اشتريت بدنة فكيف أصنع بها ؟ فقال : انطلق حتّى تأتي مسجد الشجرة فأفض عليك من الماء والبس ثوبيك ثمّ أنخها مستقبل القبلة ثمّ أدخل المسجد فصلّ ثمّ افرض بعد صلاتك ثمّ اخرج إليها فأشعرها من الجانب

الأيمن من سنامها ثمّ قل : « بسم الله اللّهم منك و لك اللّهم تقبّل منّي » ثمّ انطلق حتّى تأتي البيداء فلبّه .

٢ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان ، عن محمّد الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن تجليل الهدي وتقليدها فقال : لاتبالي أيّ ذلك فعلت ، وسألته عن إشعار الهدي ، فقال : نعم من الشقّ الأيمن ، فقلت : متى نشعرها ؟ قال : حين تريد أن تحرم .

٣ ـ أبان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله ؛ وزرارة قالا : سألنا أبا عبدالله عليه السلام عن البدن كيف تشعر ومتى يحرم صاحبها ومن أيّ جانب تشعر ومعقولة تنحر أو باركة ؟ فقال : تنحر معقولة وتشعر من الجانب الأيمن .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نجران ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته ، عن البدن كيف تشعر ؟ قال : تشعر وهي معقولة وتنحر وهي قائمة ، تشعر من جانبها الأيمن ويحرم صاحبها إذا قلّدت وأشعرت .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كانت البدن كثيرة قام فيما بين ثنتين ثمّ أشعر اليمنى ثمّ اليسرى ولايشعر أبداً حتّى يتهيّأ للاحرام لأنّه إذا أشعر وقلّد وجلّل وجب عليه الإحرام وهي بمنزلة التلبية

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : البدن تشعر من الجانب الأيمن و يقوم الرّجل في جانب الأيسر ثمّ يقلّدها بنعل خلق قد صلّى فيها .

باب ۵۳

صفت اشعار و تقلید

۱۔ میں نے کہا میں نے قربانی کا اونٹ خریدا ہے تو اب کیا کروں فرمایا اسے لے کر مسجد شجرہ تک جاؤ اور اپنے اوپر پانی

ڈالو اور اپنے دونوں کپڑے پہنو، پھر اپنی قربانی رو بقبلہ بٹھاؤ پھر مسجد میں جاؤ اور نماز پڑھو نماز کے بعد اپنا فرض پورا کرو۔ پھر قربانی کے پاس جاؤ اور پھر کہو یا اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لئے ہے یا اللہ میری طرف سے اسے قبول کر پھر چل کر بیداء میں آؤ (تام ہے جگہ کا) پھر تلبیہ کرو۔

۲۔ میں نے پوچھا ہدی کے ذبح کرنے اور قلادہ ڈالنے کے متعلق فرمایا اس کے متعلق زیادہ غور نہ کرو جس طرح چاہو کرو میں نے قربانی کے لٹانے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا داہنی جانب کی طرف، میں نے کہا ایسا کب کیا جائے فرمایا جب احرام باندھنے کا ارادہ ہو۔ (ض)

۳۔ ہم دونوں نے حضرت سے بُدنہ کے متعلق سوال کیا کیونکر لٹایا جائے اور اس کا مالک کب احرام باندھے اور کس جانب لٹائے ہاتھ پاؤں باندھ کر نحر کرے یا بٹھا کر، فرمایا باندھ کر نحر کیا جائے اور داہنی طرف لٹایا جائے۔ (ض)

۴۔ میں نے قربانی کے اونٹ کے متعلق پوچھا کیونکر ذبح کیا جائے۔ فرمایا لٹا کر اور ہاتھ پاؤں باندھ کر اور کھڑا کر کے بھی نحر کر سکتے ہو اور لٹاؤ تو داہنی جانب لٹاؤ اور اس کا مالک احرام باندھے ہو جب کہ قلادہ باندھے اور نحر کرے۔ (ح)

۵۔ فرمایا حضرت نے جب بہت سی قربانیاں ہوں تو ابتدا کرو اس سے جس کے دو دانت ہوں اور پھر اسے داہنی طرف لٹاؤ پھر بائیں طرف بعد نحر لوٹاد و اور اس وقت تک نحر نہ کرو جب تک احرام نہ باندھو اور یہ بمنزلہ تلبیہ کے ہے۔ (ض)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بدنہ کو داہنی طرف لٹایا جائے اور نحر کرنے والا بائیں طرف ہو پھر اپنی پرانی جوتی کا جس میں نماز پڑھی ہو قلادہ ڈالے۔ (حسن)

«باب الافراد»

۱ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المفرد بالحجّ عليه طواف بالبيت وركعتان عند مقام إبراهيم عليه السلام وسعي بين الصّفا والمروة وطواف الزيارة وهو طواف النساء وليس عليه هدي ولا أضحية قال : وسألته عن المفرد للحجّ هل يطوف بالبيت بعد طواف الفريضة قال : نعم ماشاء ويجدّد التلبية بعد الرّكعتين والقارن بتلك المنزلة يعقدان ما أحلاّ من الطّواف بالتلبية .

باب ۵۴

حج افراد

۱۔ فرمایا حج افراد والے پر بیت اللہ کا طواف ہے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف الزیارت یعنی طواف النساء اس پر ہدی اور قربانی نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کیا وہ طواف فریضہ کے بعد طواف بیت کرے۔ فرمایا ہاں اگر چاہے اور تجدید تلبیہ کرے بعد دو رکعتوں کے اور حج قران کرنے والا اس منزلت پر بیٹھے تو طواف اور تلبیہ سے محل نہ ہوگا۔

﴿باب ۵۵﴾

﴿فيمن لم ينو المتعة﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل لبّى بالحجّ مفرداً فقدم مكّة وطاف بالبيت وصلّى ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام وسعى بين الصّفا والمروة قال : فليحلّ وليجعلها متعة إلّا أن يكون ساق الهدي .

٢ ـ أحمد ، عن الحسن بن عليٍّ ، عن يونس بن يعقوب ، عمّن أخبره ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : ماطاف بين هذين الحجرين الصّفا والمروة أحد إلّا أحلّ إلّا سائق الهدي .

باب ۵۵

جو نیّت تمتع نہ کرے

۱۔ فرمایا جو حج مفرد کرنے کے لئے تلبیہ کرے اور مکہ آئے اور طواف بیت کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے فرمایا وہ محل ہوکر اب نیت تمتع کرکے قربانی لے جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے جو طواف دو پتھروں یعنی صفا و مروہ کے درمیان کرے وہ نہیں محل ہوگا بغیر ہدی کے لے جائے (مرسل)

﴿ باب ۵۶ ﴾

﴿ حج المجاورين وقطان مكة ﴾

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم بن عمرو ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس لأهل سرف ولا لأهل مرّ ولا لأهل مكّة متعة يقول الله عزَّ وجلَّ : « ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام » .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : لأهل مكّة متعة ؟ قال : لا ، ولا لأهل بستان ولا لأهل ذات عرق ولا لأهل عسفان و نحوها .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام » قال : من كان منزله على ثمانية عشر ميلاً من بين يديها و ثمانية عشر ميلاً من خلفها وثمانية عشر ميلاً عن يمينها وثمانية عشر ميلاً عن يسارها فلا متعة له مثل مرّ و أشباهها .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن داود ، عن حمّاد قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن أهل مكّة أيتمتّعون ؟ قال : ليس لهم متعة ، قلت : فالقاطن بها قال : إذا أقام بها سنة أو سنتين صنع صنع أهل مكّة ، قلت : فإن مكث الشهر ؟ قال : يتمتّع ، قلت : من أين ؟ قال : يخرج من الحرم ، قلت : أين يهلّ بالحجّ ؟ قال : من مكّة نحواً عمّا يقول الناس .

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي اُريد الجوار فكيف أصنع ؟ قال : إذا رأيت الهلال هلال ذي الحجّة فاخرج إلى الجعرانة فأحرم منها بالحجّ ، فقلت له : كيف أصنع إذا دخلت مكّة اُقيم إلى يوم التروية لا أطوف بالبيت ؟ قال : تقيم عشراً لا تأتي الكعبة إنَّ عشراً لكثير إنَّ البيت ليس بمهجور ولكن إذا دخلت فطف بالبيت واسع بين الصفا والمروة ، فقلت له : أليس كلّ من طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة

فقد أحلّ؟ قال: إنّك تعقد بالتلبية ثمّ قال: كلّما طفت طوافاً وصلّيت ركعتين فاعقد بالتلبية، ثمّ قال: إنّ سفيان فقيهكم أتاني فقال: ما يحملك على أن تأمر أصحابك يأتون الجعرانة فيحرمون منها؟ فقلت له: هو وقت من مواقيت رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: وأيّ وقت من مواقيت رسول الله صلى الله عليه وآله هو؟ فقلت له: أحرم منها حين قسّم غنائم حنين ومرجعه من الطائف، فقال: إنّما هذا شيء أخذته من عبد الله بن عمر كان إذا رأى الهلال صاح بالحجّ، فقلت: أليس قد كان عندكم مرضيّاً قال: بلى و لكن أما علمت أنّ أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله إنّما أحرموا من المسجد فقلت: إنّ أولئك كانوا متمتّعين في أعناقهم الدّماء وإنّ هؤلاء قطنوا بمكّة فصاروا كأنّهم من أهل مكّة وأهل مكّة لا متعة لهم فأحببت أن يخرجوا من مكّة إلى بعض المواقيت و أن يستغبّوا به أيّاماً فقال لي و أنا اُخبره أنّها وقت من مواقيت رسول الله صلى الله عليه وآله يا أبا عبد الله فإنّي أرى لك أن لا تفعل فضحكت وقلت: ولكنّي أرى لهم أن يفعلوا، فسأل عبد الرّحمن عمّن معنا من النساء كيف يصنعن؟ فقال: لولا أنّ خروج النساء شهرة لأمرت الصّرورة منهنّ أن تخرج ولكن مر من كان منهنّ صرورة أن تهلّ بالحجّ في هلال ذي الحجة فأمّا اللّواتي قد حججن فإن شئن ففي خمس من الشهر وإن شئن فيوم التّروية فخرج و أقمنا فاعتلّ بعض من كان معنا من النساء الصرورة منهنّ فقدم في خمس من ذي الحجّة فأرسلت إليه أنّ بعض من معنا من صرورة النساء قد اعتللن فكيف تصنع؟ فقال: فلتنظر ما بينها و بين التروية فإن طهرت فلتهلّ بالحجّ و إلّا فلا يدخل عليها يوم التروية إلّا وهي محرمة، و أمّا الأواخر فيوم التروية، فقلت: إنّ معنا صبيّاً مولوداً فكيف نصنع به؟ فقال: مر اُمّه تلقى حميدة فتسألها كيف تصنع بصبيانها، فأتتها فسألتها كيف تصنع، فقالت: إذا كان يوم التروية فأحرموا عنه وجرّدوه وغسّلوه كما يجرّد المحرم وقفوا به المواقف فإذا كان يوم النّحر فارموا عنه واحلقوا عنه رأسه ومري الجارية أن تطوف به بين الصفا و المروة، قال: و سألته عن رجل من أهل مكّة يخرج إلى بعض الأمصار ثمّ يرجع إلى مكّة فيمرّ ببعض المواقيت أله أن يتمتّع؟ قال: ما أزعم أنّ ذلك ليس له لو فعل و كان الإهلال أحبّ إليّ.

٦ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : المجاور بمكّة سنة يعمل عمل أهل مكّة يعني يفرد الحجّ مع أهل مكّة وما كان دون السّنة فله أن يتمتّع .

٧ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن المجاور أله أن يتمتّع بالعمرة إلى الحجّ ؟ قال : نعم يخرج إلى مهلّ أرضه فيلبّي إن شاء .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من دخل مكّة بحجّة عن غيره ثمّ أقام سنة فهو مكّيٌّ فإذا أراد أن يحجّ عن نفسه أو أراد أن يعتمر بعد ما انصرف من عرفة فليس له أن يحرم بمكّة ولكن يخرج إلى الوقت وكلّما حوّل رجع إلى الوقت .

٩ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ، عن أبي الفضل قال : كنت مجاوراً بمكّة فسألت أباعبدالله عليه السلام من أين اُحرم بالحجّ ؟ فقال : من حيث أحرم رسول الله صلّى الله عليه وآله من الجعرانة أتاه في ذلك المكان فتوح فتح الطائف وفتح خيبر و الفتح فقلت : متى أخرج ؟ قال : إن كنت صرورة فإذا مضى من ذي الحجّة يوم وإن كنت قد حججت قبل ذلك فإذا مضى من الشهر خمس .

١٠ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المجاور بمكّة إذا دخلها بعمرة في غير أشهر الحجّ في رجب أو شعبان أو شهر رمضان أو غير ذلك من الشهور إلّا أشهر الحجّ فإنّ أشهر الحجّ شوّال وذوالقعدة و ذوالحجّة من دخلها بعمرة في غير أشهر الحجّ ثمّ أراد أن يحرم فليخرج إلى الجعرانة فيحرم منها ثمّ يأتي مكّة ولا يقطع التّلبية حتّى ينظر إلى البيت ثمّ يطوف بالبيت ويصلّي الركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام ثمّ يخرج إلى الصّفا و المروة فيطوف بينهما ثمّ يقصّر و يحلّ ثمّ يعقد التلبية يوم التروية .

باب ۵۶

مجاوروں اور خادموں کا حج

۱۔ فرمایا مقام سرف (مکہ سے دس میل پر ایک گاؤں) کے رہنے والے، مرو کے رہنے والے اور مکہ والے حج تمتع نہ کریں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے یہ حکم ان کے لئے جو مسجد الحرام کے آس پاس رہنے والے نہیں۔ (ض)

۲۔ میں نے کہا کیا اہل مکہ کے لئے حج تمتع ہے فرمایا نہیں، نہ اہل بستان کے لئے نہ اہل ذات العرق کے لئے اور نہ اہل عسفان جیسوں کے لئے۔ (ض)

۳۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ یہ حکم اس کے لئے نہیں ہے جس کے اہل مسجد الحرام میں موجود ہوں فرمایا مراد ہے وہ جس کا مکان ۱۸ میل مکہ کے سامنے ہو اتنا ہی اس کے پیچھے اور اٹھارہ میل داہنی طرف، اتنے ہی بائیں طرف ان کے لئے تمتع نہیں۔ (ض)

۴۔ میں نے پوچھا اہل مکہ حج تمتع کریں۔ فرمایا ان کے لئے تمتع نہیں ہے میں نے کہا خدام کے لئے کیا صورت ہے فرمایا اگر وہ سال دو سال رہیں تو ان کے لئے سب ہی صورت ہے جو اہل مکہ کے لئے ہے میں نے کہا اگر ایک ماہ قیام رہا ہو تو فرمایا ان کو حج تمتع کرنا چاہیئے۔ میں نے کہا یہ کیوں فرمایا وہ حرم سے خارج ہیں میں نے کہا وہ تلبیہ کہاں سے کریں فرمایا جس کو لوگ کنارہ شہر کہتے ہوں۔ (حسن)۔

۵۔ میں نے حضرت سے کہا میں جوار مکہ میں رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو تو جعرانہ کی طرف جاؤ اور وہاں سے حج کا احرام باندھو، میں نے کہا جب میں مکہ میں داخل ہوں تو کیا کروں یوم ترویہ تک وہاں قیام کروں، خانۂ کعبہ کا طواف نہ کروں فرمایا دس دن رہ کر تم خانۂ کعبہ میں نہ آؤ گے دس دن تو بہت ہوتے ہیں خانۂ کعبہ کو چھوڑا نہیں جا سکتا بلکہ جب تم مکہ میں داخل ہو تو خانۂ کعبہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو۔ میں نے کہا میں وہ کل لباس پہنوں جو طواف اور سعی کے لئے پہنا جاتا ہے اور محل ہو جاؤں فرمایا تم ٹھہرو تلبیہ کے لئے، پھر فرمایا جب بھی تم کوئی طواف کرو دو رکعت نماز پڑھو تو تلبیہ کرو پھر فرمایا سفیان تمہارا فقیہہ میرے پاس آیا اور کہا آپ کس وجہ سے اپنے اصحاب کو جعرانہ جانے اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا یہ وقت مواقیت رسول اللہ سے۔ اس نے کہا یہ کیسے میں نے کہا رسول اللہ نے یہیں سے احرام باندھا تھا جب آپ نے غنایم حنین کی تقسیم کی تھی اور طایف سے لوٹے تھے اس نے کہا میں نے اس کو عبداللہ بن عمر سے لیا ہے کہ جب وہ چاند دیکھتے تھے حج کے لئے پکارتے تھے

میں نے کہا تو کیا تمہاری مرضی پر منحصر ہے اس نے کہا ہاں کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اصحاب رسولؐ مسجد سے احرام باندھتے تھے میں نے کہا وہ تمتع کرنے والے تھے اور ان کو قربانی دینی ہوتی تھی اور یہ لوگ مکہ میں خدمت گذار ہیں پس یہ مثل اہالی مکہ ہیں اور اہل مکہ کے لئے حج تمتع نہیں، پس میں نے ان کو خبردار کرنا چاہا کہ وہ مکہ سے نکل کر کسی میقات تک جائیں اور چند روز مکہ سے غائب رہیں اس نے کہا اور میں بتاؤں گا کہ میقات رسولؐ یہ ہے لے ابوعبداللہ مناسب یہ ہے کہ آپ ایسا نہ کریں میں نے ہنس کر کہا میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا کریں۔

عبدالرحمن نے کہا ہمارے ساتھ کچھ عورتیں ہیں ان کو کیا کرنا چاہیئے فرمایا اگر عورتوں کا میقات پر جانے کے لئے نکلنا باعث بدنامی نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بے پردہ غریب عورتیں نکلیں لیکن تم حکم دو کہ جو ان میں صرورہ ہیں وہ حج کا قصد کریں ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر لیکن جو حج کر چکیں اگر وہ چاہیں تو پانچویں تاریخ اور چاہیں تو روز ترویہ ایسا کریں یہ فرما کر آپ چلے گئے اور ہم بھی اٹھ کھڑے ہوتے جو بے پردہ عورتیں (خدمتگارنیاں) ہمارے ساتھ تھیں ان میں سے بعض کو حیض آنے لگا جب حضرت پانچویں ذی الحجہ کو تشریف لائے تو میں نے کہلا کر بھیجا کہ بعض صرورہ عورتیں حائض ہو گئی ہیں تو ہم کیا کریں فرمایا وہ یوم ترویہ تک انتظار کریں اور اگر طاہر ہو جائیں تو حج کی تیاری کریں ورنہ یوم ترویہ سے ان کا تعلق نہ ہوگا رہیں دوسری عورتیں وہ یوم ترویہ سے مناسک ادا کریں۔

میں نے کہا ہمارے ساتھ ایک نوزائیدہ بچہ بھی ہے اس کے لئے کیا کریں فرمایا اس کی ماں سے کہو کہ وہ حمیدہ سے ملے اور دریافت کرے۔ وہ آئی اور پوچھا انھوں نے کہا یوم ترویہ اس کی طرف سے احرام باندھو اور اسے نہلاؤ اور مواقف حج میں لے جاؤ جب روز قربانی آئے تو اس کی طرف سے رمی جمرات کرو اس کا سر منڈواؤ اور کنیز کو حکم دو کہ صفا و مروہ کے درمیان اس کی طرف سے سعی کرے۔

میں نے کہا ایک شخص گھر سے نکل کر بعض شہروں میں گیا پھر مکہ کی طرف لوٹا اور بعض مقامات حج کی طرف سے گزرا تو کیا وہ حج تمتع کر سکتا ہے فرمایا تو کیا اس کا گمان ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کا ثواب نہ ملے گا میں پسند کرتا ہوں اس کو کہ وہ اس کا تہیہ کرے۔ (م)

۶۔ فرمایا مکہ میں جو ایک سال رہے اس کو اہل مکہ کی طرح حج افراد کرنا چاہیئے اور جو اس سے کم رہے اسے حج تمتع کرنا ہوگا۔ (مجہول)

۷۔ میں نے پوچھا مکہ میں عارضی رہنے والوں کے متعلق کہ کیا وہ حج تمتع کرے فرمایا۔ ہاں وہ میقات پر جائے اور اگر چاہے تو تلبیہ کرے۔ (ض)

۸۔ فرمایا جو مکہ میں داخل ہوا اور وہ اپنے غیر کی طرف سے حج کرے پھر ایک سال مکہ میں رہے تو وہ مکی ہے اب اگر اپنی طرف سے حج کا ارادہ کرے یا عرفہ سے لوٹتے ہوئے عمرہ بجا لائے تو اس کے لئے مکہ سے احرام باندھنا ضروری

لیکن وقت پر نکلے اور جب لوٹے تو وقت پر (مرسل)

۹۔ میں نے کہا میں مکہ میں مجاور ین مکہ سے ہوں تو میں کہاں سے احرام باندھوں فرمایا جہاں سے رسول اللہ نے باندھا یعنی جعرانہ سے) وہ فتح طائف و مکہ کے بعد اس مقام پر پہنچے تھے۔ میں نے کہا میں مکہ سے باہر جاؤں فرمایا اگر تم مالدار نہیں ہو تو جب ذی الحجہ کا ایک دن گزر جائے تو نکلو اور اگر اس سے پہلے حج کر چکے ہو تو ذی الحجہ کے پانچ دن گزرنے کے بعد نکلو۔ (م)

۱۰۔ فرمایا مکہ کا مجاور جب عمرہ کرے حج کے مہینوں کے علاوہ رجب، شعبان یا رمضان میں کہ یہ مہینے حج کے مہینوں کے علاوہ ہیں حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ ہیں۔

علاوہ حج کے مہینوں کے اگر احرام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ جعرانہ جائے اور وہاں سے احرام باندھے پھر مکہ آئے اور جب تک بیت اللہ نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے پھر خانۂ کعبہ کا طواف کرے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور تقصیر کے بعد محل ہو جائے پھر یوم ترویہ تلبیہ کرے۔ (مجہول)

﴿باب ۵﴾

☼(حج الصبيان والمماليك)☼

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مثنّى الحنّاط ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : إذا حجَّ الرَّجل بابنه وهو صغير فإنّه يأمره أن يلبّي ويفرض الحجَّ فإن لم يحسن أن يلبّي لبّى عنه ويطاف به ويصلّي عنه قلت : ليس لهم ما يذبحون ، قال : يذبح عن الصغار ويصوم الكبار ويتّقي عليهم ما يتّقي على المحرم من الثياب والطّيب فإن قتل صيداً فعلى أبيه .

٢ ـ أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالكريم ، عن أيّوب أخي أُديم قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام من أين يجرّد الصبيان ؟ فقال : كان أبي يجرّدهم من فخّ .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن الحسن بن عليّ ، عن يونس بن يعقوب ، عن أبيه ، قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنَّ معي صبية صغاراً وأنا أخاف عليهم البرد فمن أين يحرمون ؟ قال : ائت بهم العرج فليحرموا منها فإنّك إذا أتيت العرج وقعت في تهامة ثمَّ قال : فإن خفت عليهم فائت بهم الجحفة .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي

عبدالله عليه السلام قال: انظروا من كان معكم من الصّبيان فقدّموه إلى الجحفة أو إلى بطن مرّ ويصنع بهم مايصنع بالمحرم و يطاف بهم ويرمى عنهم ومن لايجد منهم هدياً فليصم عنه وليّه وكان عليّ بن الحسين عليهما السلام يضع السكّين في يد الصّبيّ ثمّ يقبض على يديه الرّجل فيذبح .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن الفضل بن يونس ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : ليس على المملوك حجّ ولا عمرة حتّى يعتق .

٦ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن غلمان لنا دخلوا معنا مكّة بعمرة و خرجوا معنا إلى عرفات بغير إحرام قال : قل لهم يغتسلون ثمّ يحرمون و اذبحوا عنهم كما تذبحون عن أنفسكم .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلّ ما أصاب العبد وهو محرم في إحرامه فهو على السيّد إذا أذن له في الإحرام .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته عن غلام لنا خرجت به معي وامرته فتمتّع و أهلّ بالحجّ يوم التروية ولم أذبح عنه ، أله أن يصوم بعد النفر وقد ذهبت الأيّام الّتي قال الله عزّوجلّ ؟ فقال : ألاكنت أمرته أن يفرد الحجّ ؟ قلت : طلبت الخير ، فقال : كما طلبت الخير فاذبح شاة سمينة وكان ذلك يوم النّفر الأخير .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن سماعة أنّه سئل عن رجل أمر غلمانه أن يتمتّعوا ، قال : عليه أن يضحّي عنهم ، قلت : فإنّه أعطاهم دراهم فبعضهم ضحّى وبعضهم أمسك الدّراهم وصام ؟ قال : قد أجزء عنهم وهو بالخيار إن شاء تركها ، قال : ولو أنّه أمرهم وصاموا كان قد أجزء عنهم .

باب ۵

بچوں اور غلاموں کا حج

۱- فرمایا جب کوئی اپنے بیٹوں کے ساتھ حج کرے اور وہ بچہ ہو تو اسے "تلبیہ کرنے کو کہے اور اگر وہ نہ کہہ سکے تو کوئی اس کی طرف سے کہے اور اس کی طرف سے طواف کرے اور نماز پڑھے میں نے کہا کیا یہ نہیں کر وہ ذبح کریں فرمایا چھوٹوں کی طرف سے ذبح کریں اور ان کے لئے وہی ہے کپڑوں اور خوشبو کے متعلق جو محرم کے لئے ہے اگر وہ کوئی شکار کرے گا تو کفارہ باپ پر ہوگا۔

۲- کسی نے پوچھا لڑکے کہاں سے احرام کے لئے کپڑے اتاریں فرمایا میرے والد مقام فخ سے کپڑے اترواتے تھے۔

۳- میں نے کہا میرے ساتھ چھوٹی بچیاں ہیں میں ان کو ٹھنڈ لگنے سے ڈرتا ہوں پس کہاں سے احرام بندھواؤں فرمایا ان کو مقام عرج ہو لاؤ اور وہاں سے احرام باندھو جب تم عرج تک پہنچو گے تو تہامہ پہنچ گئے۔ پھر فرمایا اگر بچوں کے بیمار ہونے کا خوف ہو تو انھیں جحفہ لے آؤ۔ (مجہول)

۴- فرمایا ابوعبداللہ نے جو بچے تمہارے ساتھ ہوں ان کو مہلت دو اور جحفہ تک یا بطن مروہ تک لاؤ اور ان کے لئے وہی ہے جو ایک محرم کے لئے ہوتا ہے ان کی طرف سے رمی جمرات کی جائے اور جو قربانی نہ کر سکے تو روزہ رکھے اس کی طرف سے اس کا ولی، حضرت علی بن الحسین بچہ کے ہاتھ میں چاقو دے دیتے تھے اور کوئی اس کے قبضہ کو پکڑ کر ذبح کر دیتا تھا۔

۵- فرمایا حضرت نے غلام جب تک آزاد نہ ہو نہ اس پر حج ہے نہ عمرہ (موثق)

۶- میں نے کہا چند لڑکے ہمارے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور ہمارے ساتھ بغیر احرام عرفات میں آگئے فرمایا ان سے کہو نہائیں پھر احرام باندھیں اور ان کی طرف سے تم اسی طرح قربانی کرو جیسے اپنی طرف سے کرتے ہو (موثق)

۷- فرمایا بحالت احرام غلام کو جو ضرورت پیش آئے گی وہ اس کے آقا کو پیش آئے گی بشرطیکہ اس کے اذن سے احرام باندھا ہو۔ (حسن)

۸- میں نے کہا میرا ایک لڑکا ہے میں اس کے ساتھ حج کو نکلا میں نے اس کو تمتع کا حکم دیا اس نے پہلا حج کیا روز ترویہ لیکن میں نے اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا، تو کیا وہ روزہ رکھے منیٰ سے چلے آنے کے بعد، حالانکہ وہ وقت گزر چکا جس کا حکم خدا نے دیا ہے فرمایا اگر تم نے حکم دیا ہے حج مفرد کا۔ میں نے کہا میں نے طلب خیر کیا ہے فرمایا طلب خیر کیا ہے تو ایک موٹی تازی بکری ذبح کرو یہ منیٰ کا آخری دن ہوگا۔ (ض)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنے چند لڑکوں کو تمتع کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا اس پر لازم ہے کہ ان کی طرف سے قربانی کرے میں نے کہا اس نے ان کو روپے دے دیئے تھے ان میں سے بعض نے قربانی کی بعض نے روپے روک لئے اور روزہ رکھ لیا فرمایا یہ ان کے لئے کافی ہے انھیں اختیار ہے قربانی ترک کرنے کا اگر اس نے ان کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے تو یہ ان کے لئے کافی ہے۔ (ض)

﴿ باب ﴾

☆(الرجل يموت صرورة أو يوصي بالحج)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل توفّي و أوصى أن يحجّ عنه قال : إن كان صرورة فمن جميع المال إنّه بمنزلة الدَّين الواجب و إن كان قدحجّ فمن ثلثه و من مات ولم يحجّ حجّة الإسلام ولم يترك إلّا قدر نفقة الحمولة وله ورثة فهم أحقّ بماترك فإن شاؤوا أكلوا وإن شاؤوا [أ]حجّوا عنه .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن سعد بن أبي خلف قال : سألت أباالحسن موسى عليه السلام عن الرّجل الصّرورة يحجّ عن الميّت ؟ قال : نعم إذا لم يجد الصرورة ما يحجّ به عن نفسه فإن كان له مايحجّ به عن نفسه فليس يجزىء عنه حتّى يحجّ من ماله وهي تجزىء عن الميّت إن كان للصّرورة مال و إن لم يكن له مال .

٣ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألته عن الرّجل يموت ويوصي بحجّة فيعطى رجل دراهم يحجّ بها عنه فيموت قبل أن يحجّ ثمّ أعطى الدّراهم غيره قال : إن مات في الطريق أو بمكّة قبل أن يقضي مناسكه فإنّه يجزىء عن الأوّل ؟ قلت : فإن ابتلي بشيء يفسد عليه حجّه حتّى يصير عليه الحجّ من قابل أيجزىء عن الأوّل ؟ قال : نعم ، قلت : لأنّ الأجير ضامن للحجّ ؟ قال : نعم .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أعطى رجلاً مايحجّه فحدث بالرّجل حدث ؟

فقال: إن كان خرج فأصابه في بعض الطريق فقد أجزءت عن الأوّل و إلّا فلا.

۵ ـ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن عليّ بن النعمان، عن سويد القلاء، عن أيّوب، عن بريد العجليّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن رجل استودع عني مالاً فهلك و ليس لولده شيء و لم يحجّ حجّة الإسلام قال: حجّ عنه و ما فضل فأعطهم.

باب

ایک شخص بغیر حج کئے مرجاتا ہے اور وصیت حج کرجاتا ہے

۱۔ فرمایا اس شخص کے متعلق جو مرجاتا ہے اور حج کی وصیت کرجائے تو اگر اس نے اب تک حج نہیں کیا ہے تو اس کے تمام مال سے خرچ حج بطور قرض واجب دینا ہوگا اور اگر حج کرلیا ہے تو ثلث مال سے دینا ہوگا اور جو بغیر حج کئے مرجائے اور اس نے بقدر نفقہ چھوڑا ہو اور اس کے وارث بھی ہوں تو انھیں اختیار ہوگا چاہے کھالیں چاہے اس کے بدلے کا حج کرادیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جو صرورہ ہو (یعنی جس نے حج نہ کیا ہو) وہ میت کی طرف سے حج کرے فرمایا ہاں جب تک اس کو اتنا مال نہ ملے کہ وہ اپنی طرف سے حج کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے لیے حج کرسکے تو دوسرے کے لئے حج کرنا اس کے لیے کافی نہ ہوگا ہاں میت کے لئے کافی ہو جائے گا چاہے حج کرنے والے کے پاس مال ہو یا نہ ہو۔ (ص)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص مرتے وقت حج کی وصیت کرتا ہے پس ایک شخص کو حج کے لئے پیسے دیئے جاتے ہیں وہ حج کرنے سے پہلے مرجاتا ہے پھر وہ پیسے دوسرے کو دیتا ہے فرمایا اگر وہ راستہ میں مرا یا مکہ میں مناسک حج ادا کرنے سے پہلے مرا ہے تو یہ شخص اوّل کے حج کے لئے کافی ہوگا۔ میں نے کہا اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور اس سال حج کو نہ جاسکے اور اگلے سال حج کرے تو یہ شخص اوّل کے لئے کافی ہو جائے گا فرمایا ہاں، میں نے کہا اس لیے کہ اجیر ضامن ہوتا ہے فرمایا ہاں۔ (موثق)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے کسی کو حج کے لئے پیسے دیئے اسے کوئی حادثہ پیش آگیا فرمایا اگر حج کے راستہ میں پیش آیا ہے تو شخص اوّل کے حج کے لئے کافی ہے۔ ورنہ نہیں (مرسل)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے مجھے کچھ مال سونپا اور اس کی اولاد کے پاس کچھ نہیں اور مرنے والے نے حج نہیں کیا تھا

فرمایا اس کی طرف سے حج کرا دیا جائے اور جو بچے اس کی اولاد کو دے دیا جائے۔ (م)

﴿باب ۵۹﴾

☆(المرأة تحج عن الرجل)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مصادف ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة تحجُّ عن الرَّجل الصّرورة فقال : إن كانت قد حجّت وكانت مسلمة فقيهة فربَّ امرأة أفقه من رجل .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام الرَّجل يحجُّ عن المرأة والمرأة تحجُّ عن الرَّجل ؟ قال : لابأس .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : امرأة من أهلنا مات أخوها فأوصى بحجّة وقد حجّت المرأة ، فقالت : إن صلح حججت أنا عن أخي و كنت أنا أحقُّ بها من غيري ؟ فقال أبوعبدالله عليه السلام : لابأس بأن تحجَّ عن أخيها و إن كان لها مال ، فلتحجَّ من مالها فإنّه أعظم لأجرها .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن رفاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : تحجُّ المرأة عن أخيها وعن اُختها . وقال : تحجُّ المرأة عن ابنها .

باب ۵۹

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عورت اس مرد کی طرف سے جس نے حج نہیں کیا، کر سکتی ہے فرمایا اگر اس عورت نے حج نہ کیا ہو اور وہ مسلمان جو مسائل دین سے واقف ہو، بعض عورتیں مرد سے زیادہ فقیہہ ہوتی ہیں (ض)

۲۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر مرد عورت کے بدلے اور عورت مرد کے بدلے حج کرے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ہمارے خاندان میں ایک عورت کا بھائی مر گیا۔ اس نے حج کی وصیت کی اور عورت حج کر چکی ہے اس نے

کہا اگر حالات درست ہوئے تو میں اپنے بھائی کی طرف سے حج کروں گی۔ میں بہ نسبت دوسرے کے زیادہ حقدار ہوں حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے وہ اپنے بھائی کی طرف سے حج کرے اور اگر مالدار ہو تو اپنے مال سے کرے کہ اس کا بڑا اجر ہے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا عورت حج کر سکتی ہے اپنے بھائی بہن اور بیٹے کی طرف سے۔ (ض)

﴿باب﴾

✿(من يعطي حجة مفردة فيتمتع أو يخرج من غير الموضع الذي يشترط)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام في رجل أعطى رجلاً دراهم يحجّ بها عنه حجّة مفردة أيجوز له أن يتمتّع بالعمرة إلى الحجّ ؟ فقال : نعم ، إنّما خالفه إلى الفضل .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن حريز قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل أعطى رجلاً حجّة يحجّ بها عنه من الكوفة فحجّ عنه من البصرة ، قال : لا بأس إذا قضى جميع مناسكه فقد تمّ حجّه .

باب

کیا جس کو حج مفرد کے لئے روپیہ دیا گیا ہے حج تمتع کر سکتا ہے

۱۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے حج تمتع کے لئے کسی کو روپے دیئے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ حج تمتع کرے فرمایا ہاں لیکن یہ فضیلت کے خلاف ہے (جس حج کو کہا تھا وہی کرنا چاہیئے تھا)۔ (ص)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک شخص کو اپنا حج ادا کرنے پر اس شرط پر بھیجا کہ وہ کوفہ سے جائے مگر وہ بصرہ سے گیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر اس نے پورے مناسک ادا کر لئے تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ (ض)

﴿باب﴾

✿(من يوصي بحجة فيحج عنه من غير موضعه او يوصي)✿

✿(بشيء قليل في الحج)✿

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن

زكريّا بن آدم قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل مات و أوصى بحجّة أيجوز أن يحجّ عنه من غير البلد الّذي مات فيه ؟ فقال : ما كان دون الميقات فلابأس .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السنديّ ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان بن عثمان ، عن عمر بن يزيد قال : قال أبوعبدالله عليه السلام في رجل أوصى بحجّة فلم تكفه من الكوفة : إنّها تجزىء حجّته من دون الوقت .

٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن محمّد بن عبدالله قال : سألت أبا الحسن الرِّضا عليه السلام عن الرَّجل يموت فيوصي بالحجّ من أين يحجّ عنه ؟ قال : على قدر ماله إن وسعه ماله فمن منزله و إن لم يسعه ماله من منزله فمن الكوفة فإن لم يسعه من الكوفة فمن المدينة .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أوصى أن يحجّ عنه حجّة الإسلام فلم يبلغ جميع ماترك إلّا خمسين درهماً قال : يحجّ عنه من بعض الأوقات الّتي وقّتها رسول الله صلى الله عليه وآله من قرب .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن سنان ـ أو عن رجل عن محمّد بن سنان ـ عن ابن مسكان ، عن أبي سعيد ، عمّن سأل أباعبدالله عليه السلام عن رجل أوصى بعشرين درهماً في حجّة ؟ قال : يحجّ بها رجل من موضع بلغه .

باب ۱۶

جو حج کے لئے وصیّت کرے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص مرگیا اور حج کی وصیت کی علاوہ اس شہر سے چلنے کے جس میں مرا ہے فرمایا اگر میقات کے پاس ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (م)

۲۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو وصیت کرے حج کی لیکن جو خرچ کو دے وہ کوفہ سے پورا نہ ہو فرمایا قریب کے میقات سے اگر احرام باندھے گا تو حج پورا ہو جائے گا۔ (مجہول)

۳۔ امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مرتے وقت حج کی وصیت کرے تو کہاں سے حج کے لئے چلنا

چاہیئے فرمایا جتنی اس کے مال میں گنجائش ہو اگر نہ ہو تو کوفہ سے سفر کرے ورنہ مدینہ سے۔ (مجہول)

۴۔ حضرت سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حج کرنے کی وصیت کی لیکن اس کا کل ترکہ پچاس درہم سے زیادہ نہیں ہوتا فرمایا میقاتوں میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائے ہیں جو سب سے زیادہ قریب ہو اس سے حج کرے۔ (م)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج کے لئے بیس درہم کی وصیت کی۔ فرمایا اس مقام سے حج کو جائے جو اس سفر کے لئے رقم کافی ہو (ض)

﴿باب ۶۲﴾

﴿الرجل يأخذ الحجة فلاتكفيه اويأخذها فيدفعها الى غيره﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل قال : أمرت رجلاً يسأل أبا الحسن عليه السلام عن الرّجل يأخذ من رجل حجّة فلاتكفيه أله أن يأخذ من رجل اُخرى ويتّسع بها و يجزىء عنهما جميعاً أو يشركهما جميعاً إن لم تكفه إحديهما ؟ فذكر أنّه قال : أحبّ إليّ أن تكون خالصة لواحد فإن كانت لاتكفيه فلا يأخذها .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن جعفر الأحول ، عن عثمان بن عيسى قال : قلت لأبي الحسن الرّضا عليه السلام : ماتقول في الرّجل يعطي الحجّة فيدفعها إلى غيره ، قال : لا بأس به .

٣ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن أحمد بن محمّد ، عن محسن بن أحمد ، عن أبان ، عن عمر ابن يزيد قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل أوصى بحجّة فلم تكفه ، قال : فيقدّمها حتّى يحجّ دون الوقت .

باب ۶۲

اگر سفر حج کے لئے جو رقم لی ہے وہ کافی نہ ہو

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو حج بدل کا سفر خرچ کسی سے لے مگر وہ پورا نہ ہو تو بقیہ دوسرے سے لے اور خرچ پورا کرے تو یہ دونوں کے لئے کافی ہوگا یا درصورت کافی نہ ہونے کے دونوں کو شریک کرے فرمایا میں تو

اسی کو دوست رکھتا ہوں کہ ایک ہی کے لئے ہو اگر خرچ پورا نہ ہو تو لے ہی نہیں۔ (مرسل)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں اس کے لئے جو کسی کا حج لیتا ہے اور پھر دوسرے کو دے دیتا ہے فرمایا کیا حرج ہے۔ (ض)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے وصیت کی حج کی لیکن خرچ کے لئے مال کافی نہیں، فرمایا دوسرے وقت کے لئے رکھا جائے۔ (مجہول)

﴿باب ۶۳﴾

☆(الحج عن المخالف)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن وهب بن عبد ربّه قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أيحجُّ الرَّجل عن النّاصب فقال : لا، فقلت : فإن كان ؟ أبي قال : [ف]إن كان أباك فنعم .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليِّ بن مهزيار قال : كتبت إليه الرَّجل يحجُّ عن الناصب هل عليه إثمٌ إذا حجَّ عن الناصب وهل ينفع ذلك الناصب أم لا ؟ فكتب لا يحجّ عن الناصب ولا يحجّ به .

باب ۶۳

مخالف کی طرف سے حج

۱۔ میں نے کہا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے، فرمایا نہیں، میں نے کہا اگرچہ میرا باپ ہو، فرمایا اگر تمہارا باپ ہے تو خیر۔ (حسن)

۲۔ میں نے لکھا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جائے کیا اس کی طرف سے حج کرنے والے پر گناہ ہوگا اور کیا ناصبی کے لئے مفید ہوگا فرمایا ناصبی کی طرف سے حج نہ کرو اور نہ کیا جائے۔ (ض)

﴿باب ۶۴﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عمّن حدَّثه ، عن إبراهيم بن مهزيار قال : كتبت إلى أبي محمّد عليه السلام : أنَّ مولاك عليَّ بن مهزيار أوصى أن يحجَّ عنه من ضيعة صيّر ربعها لك في كلّ

سنة حجّة إلى عشرين ديناراً وأنّه قد انقطع طريق البصرة فتضاعف المؤونة على الناس فليس يكتفون بعشرين ديناراً وكذلك أوصى عدّة من مواليك في حججهم ؟ فكتب : يجعل ثلاث حجج حجّتين إن شاء الله .

٢ـ إبراهيم قال : وكتب إليه عليّ بن محمّد الحصيني : أنّ ابن عمّي أوصى أن يحجّ عنه بخمسة عشر ديناراً في كلّ سنة فليس يكفي فما تأمر في ذلك ؟ فكتب يجعل حجّتين في حجّة إنّ الله عالم بذلك .

باب ۶۴

خرچ کی کمی کی صورت میں

۱۔ میں نے ابو محمد علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے غلام علی بن مہزیار نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے محصول زمین سے جو ملے اس کا ایک چوتھائی تیرا ہو ہر سال حج کے لیے بیس دینار اس نے بصرہ کا راستہ منقطع کیا تاکہ لوگوں پر خرچ بڑھ جائے اور وہ بیس دینار پر بس نہ کریں ایسے ہی وصیت کی اس نے چند غلاموں کو ان کے حج میں آپ نے جواب میں لکھا اس صورت میں تین حج کی بجائے دو حج کیے جائیں۔ (مرسل)

۲۔ میں نے لکھا میرے چچا زاد بھائی نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے پندرہ دینار میں ہر سال حج کیا جائے لیکن یہ رقم کفایت نہیں کرتی۔ آپ نے لکھا دو حجوں کی بجائے ایک حج کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس مجبوری کو جانتا ہے (مرسل)

باب ۶۵

(ماينبغي للرجل أن يقول اذا حج عن غيره)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالكريم ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : له الرّجل يحجّ عن أخيه أو عن أبيه أو عن رجل من الناس هل ينبغي له أن يتكلّم بشيء ؟ قال : نعم يقول بعد

ما يحرم : « اللّهمّ ما أصابني في سفري هذا من تعب أو شدّة أو بلاء أو شعث فأجر فلاناً فيه وأجرني في قضائي عنه » .

باب ۶۵

دوسرے کی طرف سے حج کرنیوالا کیا کہے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص اپنے بھائی باپ یا کسی اور کی طرف سے حج کرے تو کیا اسے کہنا چاہیئے فرمایا ہاں وہ کہے۔ احرام کے بعد کہے یا اللہ اس سفر میں جو تکلیف مجھے پہنچی ہے اس تکان، سختی، مصیبت، پریشانی و زحمت کا اجر فلاں کو دے اور اس کا ثواب مجھے عطا کر۔ (ض)

﴿باب ۶۶﴾

٭(الرجل يحجّ عن غيره فحجّ عن غير ذلك أو يطوف عن غيره)٭

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن يحيى الأزرق قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : الرّجل يحجّ عن الرّجل يصلح له أن يطوف عن أقاربه ؟ فقال : إذا قضى مناسك الحجّ فليصنع ماشاء .

٢ ـ محمّد بن يحيى رفعه قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن رجل أعطى رجلاً مالاً يحجّ عنه فحجّ عن نفسه فقال : هي عن صاحب المال .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أخذ من رجل مالاً ولم يحجّ عنه ومات لم يخلف شيئاً ، قال : إن كان حجّ الأجير أُخذت حجّته ودفعت إلى صاحب المال وإن لم يكن حجّ كتب لصاحب المال ثواب الحجّ .

باب ٦٦

کوئی شخص کسی کے لئے حج و طواف کرے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص کسی کے لئے حج کرتا ہے اور اپنے اقارب کے لئے طواف کرتا ہے فرمایا مناسک حج ادا کرنے کے بعد جو چاہے کرے (ص)

۲۔ کسی نے پوچھا کہ کسی نے ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا اس نے اپنے لئے حج کیا فرمایا وہ حج صاحب مال کی طرف سے ہوگا۔ (مرفوع)

۳۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے کسی سے حج کے لئے مال لیا لیکن حج کرنے سے پہلے مرگیا اور مال سے کچھ نہ چھوڑا فرمایا اگر وہ اجیر تھا تو اس سے مال واپس لے کر صاحب مال کو دیا جائے گا اور اگر اس نے حج نہیں کیا (اور مرگیا) تو صاحب مال کو حج کا ثواب مل جائے گا۔ (حسن)

﴿ باب ٧٢ ﴾

☆(من حج عن غيره ان له فيها شركة)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العبَّاس ، عن عليِّ بن أسباط ، عن رجل من أصحابنا يقال له : عبدالرحمن بن سنان قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام إذ دخل عليه رجلٌ فأعطاه ثلاثين ديناراً يحجُّ بها عن إسماعيل ولم يترك شيئاً من العمرة إلى الحجِّ إلّا اشترطه عليه حتّى اشترط عليه أن يسعى عن وادي محسِّر ثمَّ قال : يا هذا إذا أنت فعلت هذا كان لإسماعيل حجّة بما أنفق من ماله و كان لك تسع بما أتعبت من بدنك .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليِّ بن يوسف ، عن أبي عبدالله المؤمن عن ابن مسكان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرَّجل يحجُّ عن آخر ماله من الأجر والثواب ؟ قال : للّذي يحجُّ عن رجل أجر وثواب عشر حجج .

باب ۶۷

جو غیر کی طرف سے حج کرے اسمیں شرکت

۱۔ میں حضرت کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا آپ نے اسے ۳۰ دینار دیئے کہ ان سے اسماعیل کے لئے حج کرے اور عمرہ سے حج تک کوئی شرط ایسی نہ تھی جو آپ نے نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ یہ شرط بھی کر لی کہ وادی محسر سے سعی کرے۔ پھر اے شخص جب تو یہ کرے تو یہ حج اسماعیل کی طرف سے ہوگا اور جو اس کے مال سے خرچ ہوگا اس کا نواں حصہ تو لے لینا بدلے میں اس تکلیف کے جو تیرے بدن کو پہنچی (ض)

۲۔ میں نے کہا جو کوئی دوسرے کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کا اجر و ثواب ہے فرمایا ایسے شخص کے لئے دس حج کا ثواب ہے۔ (ض)

﴿باب ۶۸ نادر﴾

۱ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عمَّن ذكره ، عن ابن أبي عمير ، عن عليِّ بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : رجل دفع إلى خمسة نفر حجّة واحدة فقال : يحجّ بها بعضهم فسوَّغها رجل منهم ، فقال لي : كلّهم شركاء في الأجر ، فقلت لمن الحجّ ؟ قال : لمن صلّى في الحرّ والبرد .

باب ۶۸

نادر

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک حج کے لئے پانچ آدمیوں کو پیسے دیئے کہ ان میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے ان میں سے ایک نے کر لیا۔ فرمایا کل شرکا اجر میں شریک ہوں گے میں نے کہا لیکن حج کس سے منسوب ہوگا فرمایا جس نے گرمی و سردی میں نماز پڑھی ہوگی۔ (ض)

﴿ باب ۶۹ ﴾

☆(الرجل يعطى الحج فيصرف ما اخذ في غير الحج او تفضل)☆
☆(الفضلة مما اعطى)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد جميعاً ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن محمّد بن عبدالله القمّيّ قال : سألت أبا الحسن الرِّضا عليه السلام عن الرَّجل يعطي الحجّة يحجُّ بها و يوسّع على نفسه فيفضل منها أيردُّها عليه ؟ قال : لاهي له .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدَّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى السّاباطيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يأخذ الدَّراهم ليحجَّ بها عن رجل هل يجوز له أن ينفق منها في غير الحجِّ ؟ قال : إذا ضمن الحجَّ فالدَّراهم له يصنع بها ما أحبَّ وعليه حجّة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان قال : بعثني عمر بن يزيد إلى أبي جعفر الأحول بدراهم وقال : قل له : إن أراد أن يحجَّ بها فليحجَّ و إن أراد أن ينفقها فلينفقها ؛ قال : فأنفقها ولم يحجَّ ، قال حمّاد : فذكر ذلك أصحابنا لأبي عبدالله عليه السلام فقال : وجدتم الشيخ فقيهاً .

باب ۶۹

حج کے لئے جو روپیہ دیا جائے وہ اور کام میں صرف ہو تو؟

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے حج کرانے کے لئے روپئے دیئے اجیر نے اپنے نفس پر تنگی کر کے کچھ پیسے بچا لئے کیا وہ انھیں واپس کردے فرمایا نہیں وہ اسی کا مال ہے (مجہول)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک آدمی کو کسی کی طرف سے حج کرنے کے لئے پیسے دیئے آیا وہ رقم حج کے سوا دوسرے کام میں صرف کر سکتا ہے فرمایا جب وہ حج کا ضامن ہو چکا پس روپیہ کو جیسے چاہے صرف کرے حج کرنا اس پر فرض ہے حماد نے کہا عمر بن یزید نے مجھے ابوجعفر احول کے پاس کچھ درہم دے کر بھیجا اور کہا ان سے کہنا چاہے اس

رقم سے حج کر لیں چاہے اپنے خرچ میں لائیں پس انھوں نے وہ رقم خرچ کر لی اور حج نہ کیا۔ ہمارے اصحاب نے اس کا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا فرمایا تمہارا شیخ فقیہہ ہے یعنی ان کے لئے ایسا کرنا جائز ہے (حسن)

﴿باب﴾

☆(الطواف و الحج عن الائمة عليهم السلام)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن موسى بن القاسم البجليِّ قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ياسيِّدي إنّي أرجو أن أصوم في المدينة شهر رمضان ، فقال : تصوم بها إن شاءالله ، قلت : وأرجو أن يكون خروجنا في عشر من شوّال وقد عوّدالله زيارة رسول الله صلى الله عليه وآله وأهل بيته و زيارتك فربّما حججت عن أبيك وربّما حججت ، عن أبي وربّما حججت عن الرَّجل من إخواني وربّما حججت عن نفسي فكيف أصنع ؟ فقال : تمتّع ، فقلت : إنّي مقيم بمكّة منذ عشر سنين ؟ فقال : تمتّع .

٢ ـ أبوعليٍّ الأشعريُّ ، عن الحسن بن عليٍّ الكوفيِّ ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن موسى بن القاسم قال : قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام : قد أردت أن أطوف عنك وعن أبيك فقيل لي : إنَّ الأوصياء لا يطاف عنهم ، فقال لي : بل طف ما أمكنك فإنّه جائز . ثمَّ قلت له بعد ذلك بثلاث سنين : إنّي كنت استأذنتك في الطواف عنك وعن أبيك فأذنت لي في ذلك فطفت عنكما ماشاءالله ثمَّ وقع في قلبي شيء فعملت به قال : وما هو؟ قلت : طفت يوماً عن رسول الله صلى الله عليه وآله فقال : ثلاث مرّات صلّى الله على رسول الله ، ثمَّ اليوم الثاني عن أمير المؤمنين ثمَّ طفت اليوم الثالث عن الحسن عليه السلام والرابع عن الحسين عليه السلام والخامس عن عليِّ ابن الحسين عليهما السلام والسادس عن أبي جعفر محمّد بن عليٍّ عليهما السلام واليوم السابع عن جعفر بن محمّد عليهما السلام واليوم الثامن عن أبيك موسى عليه السلام واليوم التاسع عن أبيك عليٍّ عليه السلام واليوم العاشر عنك ياسيّدي وهؤلاء الّذين أدين الله بولايتهم فقال : إذن والله تدين الله بالدِّين الّذي لا يقبل من العباد غيره ، قلت : وربّما طفت عن اُمّك فاطمة عليها السلام وربّما لم أطف ، فقال : استكثر من هذا فإنّه أفضل ، ما أنت عامله إن شاء الله .

بابٌ

حج اور طواف آئمہ کی طرف سے

۱۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا، اے میرے سردار میں امید کرتا ہوں کہ ماہ رمضان کے روزے مدینہ میں رکھوں فرمایا انشاء اللہ رکھو گے۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا یہاں سے نکلنا ۲۰ شوال کو ہو اور اللہ مجھے زیارت رسولؐ اور اہلبیتؑ رسولؐ اور آپ کی زیارت نصیب کرے، اکثر میں نے حج کئے ہیں آپؑ کے والد کی طرف سے، اپنے باپ کی طرف سے اور اپنے بھائیوں اور اپنی ذات کی طرف سے، پس اب میں کیا کروں فرمایا حج تمتع کرو۔ میں نے کہا میں تو مکہ میں مقیم ہوں دس سال سے، فرمایا حج تمتع کرو۔ (م)

۲۔ میں نے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ طواف کروں آپ کی اور آپ کے والد کی طرف سے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاءؑ کی طرف سے طواف نہیں ہوتا۔ فرمایا ہاں طواف کرو جتنا تم سے ممکن ہو کیونکہ یہ جائز ہے اس کے بعد میں نے کہا تین سال ہوئے کہ میں نے آپ کی اور آپ کے والد کی طرف سے طواف کی اجازت چاہی تھی پس آپ نے اس کی اجازت دی تھی اپنی اور اپنے والد کی طرف سے طواف کرنے کی پھر میرے دل میں ایک بات آئی جس پر میں نے عمل کیا۔ فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا ایک دن میں نے رسولؐ اللہ کی طرف سے طواف کیا دوسرے روز امیرالمومنینؑ کی طرف سے تیسرے روز امام حسنؑ کی طرف سے چوتھے روز امام حسینؑ کی طرف سے پانچویں روز علی بن الحسینؑ کی طرف سے چھٹے روز امام محمد باقرؑ کی طرف سے ساتویں دن امام جعفر صادقؑ کی طرف سے آٹھویں دن آپ کے والد امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف سے نویں روز آپؑ کے والد امام رضاؑ کی طرف سے، دسویں روز آپؑ کی طرف سے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی ولایت پر اللہ نے ہمارا دین قائم کیا ہے فرمایا اجازت ہے واللہ خدا نے تجھے وہ دین عطا کیا ہے جس کے سوا کوئی دین قبول نہ کیا جائے گا میں نے کہا گاہ گاہ میں آپ کی جد ماجدہ حضرت فاطمہؑ کی طرف سے کرتا ہوں اور کبھی طواف بھی نہیں کرتا۔ فرمایا زیادہ کیا کرو یہ افضل ہے اس عمل سے جو تم کرو انشاء اللہ (م)

﴿باب﴾

(من يشرك قرابته واخوته في حجته او يصلهم بحجة)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : أُشرك أبويَّ في حجّتي ، قال : نعم ، قلت : أُشرك إخوتي

في حجّتي ؟ قال : نعم إنّ الله عزّ وجلّ جاعلٌ لك حجّاً ولهم حجّاً ولك أجر لصلتك إيّاهم ، قلت : فأطوف ، عن الرَّجل والمرأة وهم بالكوفة ؟ فقال : نعم تقول حين تفتتح الطواف : « اللّهمَّ تقبّل من فلان » الّذي تطوف عنه .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن بعض أصحابنا ، عن عمرو بن إلياس قال : حججت مع أبي وأنا صرورة فقلت : إنّي أُحبُّ أن أجعل حجّتي عن أُمّي فإنّها قد ماتت ؟ قال : فقال لي : حتّى أسأل لك أباعبدالله عليه السلام فقال : إلياس لأبي عبدالله عليه السلام وأنا أسمع : جعلت فداك إنَّ ابني هذا صرورة وقد ماتت أُمّه فأحبُّ أن يجعل حجّته لها أفيجوز ذلك له ؟ فقال أبوعبدالله عليه السلام : يكتب له ولها ويكتب له أجر البرِّ .

٣ ـ عدَّة ، من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن صفوان الجمّال قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام فدخل عليه الحارث بن المغيرة فقال : بأبي أنت وأُمّي لي ابنة قيّمة لي على كلّ شيء وهي عاتق أفأجعل لها حجّتي ؟ قال : أما إنّه يكون لها أجرها ويكون لك مثل ذلك ولاينقص من أجرها شيء .

٤ ـ أبو عليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يحجُّ فيجعل حجّته و عمرته أو بعض طوافه لبعض أهله و هو عنه غائب ببلد آخر ، قال : قلت : فينقص ذلك من أجره ؟ قال : لاهي له ولصاحبه وله أجر سوى ذلك بما وصل ، قلت : وهو ميّت هل يدخل ذلك عليه ؟ قال : نعم حتّى يكون مسخوطاً عليه فيغفر له أو يكون مضيّقاً عليه فيوسّع عليه ، قلت : فيعلم هو في مكانه إن عمل ذلك لحقه ، قال : نعم ، قلت : وإن كان ناصباً ينفعه ذلك ؟ قال : نعم يخفّف عنه .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحارث بن المغيرة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام وأنا بالمدينة بعد ما رجعت من مكّة : إنّي أردت أن أحجَّ عن ابنتي ، قال : فاجعل ذلك لها الآن .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يشرك أباه وأخاه وقرابته في حجّه، فقال: إذاً يكتب لك حجٌّ مثل حجّهم وتزداد أجراً بما وصلت.

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن ابن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: من وصل أباه أوذا قرابة له فطاف عنه كان له أجره كاملاً وللّذي طاف عنه مثل أجره ويفضل هو بصلته إيّاه بطواف آخر. وقال: من حجّ فجعل حجّته عن ذي قرابته يصله بها كانت حجّته كاملة وكان للّذي حجّ عنه مثل أجره، إنّ الله عزّ وجلّ واسع لذلك.

٨ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن أحمد، عن بعض أصحابنا، عن عليّ بن محمّد الأشعث عن عليّ بن إبراهيم الحضرميّ، عن أبيه قال: رجعت من مكّة فلقيت أبا الحسن موسى عليه السلام في المسجد وهو قاعد فيما بين القبر و المنبر، فقلت: يا ابن رسول الله إنّي إذا خرجت إلى مكّة ربّما قال لي الرّجل: طف عنّي أسبوعاً وصلّ ركعتين فأشتغل عن ذلك فإذا رجعت لم أدرما أقول له، قال: إذا أتيت مكّة فقضيت نسكك فطف اُسبوعاً وصلّ ركعتين ثمّ قل: «اللّهمّ إنّ هذا الطواف و هاتين الرّكعتين عن أبي واُمّي و عن زوجتي وعن ولدي وعن حامّتي وعن جميع أهل بلدي حرّهم وعبدهم وأبيضهم وأسودهم» فلاتشاء أن قلت للرّجل: إنّي قد طفت عنك وصلّيت عنك ركعتين. إلّا كنت صادقاً، فإذا أتيت قبر النبيّ صلى الله عليه وآله فقضيت ما يجب عليك فصلّ ركعتين ثمّ قف عند رأس النبيّ صلى الله عليه وآله ثمّ قل: «السلام عليك يانبيّ الله من أبي واُمّي و زوجتي و ولدي وجميع حامّتي ومن جميع أهل بلدي حرّهم وعبدهم و أبيضهم وأسودهم» فلا تشاء أن تقول للرّجل: إنّي أقرءت رسول الله صلى الله عليه وآله عنك السلام إلّا كنت صادقاً.

٩ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن إسماعيل قال: سألت أبا الحسن عليه السلام كم اُشرك في حجّتي؟ قال: كم شئت.

١٠ ـ أحمد بن عبدالله، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبي عمران الأرمنيّ، عن عليّ ابن الحسين، عن محمّد بن الحسن، عن أبي الحسن عليه السلام قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: لو أشركت ألفاً في حجّتك لكان لكلّ واحد حجّة من غير أن تنقص حجّتك شيئاً.

باب ۷

حج میں شرکت

۱۔ میں نے کہا میں اپنے والدین کو حج میں شریک کروں فرمایا ہاں میں نے کہا اور بھائی کو بھی شریک کر سکتا ہوں فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھی حج کا ثواب دے گا اور ان کے لئے بھی اور تیرے لئے زیادہ اجر ہوگا ان کو شامل کرنے کی وجہ سے، میں نے کہا مرد و عورت دونوں کی طرف سے طواف کروں درآنحالیکہ وہ کو نہ میں ہوں فرمایا ہاں جب طواف شروع کرو تو کہو یا اللہ قبول کر فلاں کی طرف سے جس کے بدلے طواف کیا گیا ہے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اپنے باپ کے ساتھ پہلی بار حج کیا۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں جو مر چکی ہے۔ میں حضرت سے پوچھ رہا تھا کہ الیاس نے کہا درآنحالیکہ میں سن رہا تھا میں آپ پر فدا ہوں میرا یہ بیٹا پہلی بار حج کر رہا ہے اس کی ماں مر گئی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنا حج اس کے لئے کرے کیا یہ جائز ہے فرمایا اس کے نام بھی لکھا جائے گا اور اس کی ماں کے نام بھی اور اس نیکی کا اجر اسے علیحدہ ملے گا (مرسل)

۳۔ حارث بن مغیرہ حضرت کے پاس آیا اور کہا میرے پاس ایک لڑکی ہے جو سب کام کاج کرتی ہے اور وہ کنیز آزاد شدہ ہے کیا میں اس کے لئے حج کروں فرمایا اس کو بھی اجر ملے گا اور اتنا ہی تمہیں، اس کے اجر میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (حفو)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج کیا پس وہ اس کا اور اپنے عمرہ کا اور بعض طواف کا ثواب اپنے کسی رشتہ دار کو دینا چاہتا ہے اور وہ موجود نہیں دوسرے شہر میں ہے تو کیا اس کے اجر میں کچھ کمی ہو جائے گی فرمایا نہیں اس کے لئے بھی ہوگا اور اس کے رشتہ دار کے لئے بھی اور اس صلۂ رحم کا اجر اور ملے گا میں نے کہا اگر وہ مرجائے تو بھی ہوگا فرمایا ہاں جب تک اس پر ناراض نہ ہو، میں نے کہا کیا اسے بتا دیا جائے اس کے مقام پر کہ یہ عمل اس کے لئے کیا گیا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اگرچہ وہ ناصبی ہو فرمایا اس صورت میں اس کے ثواب میں کمی آجائے گی (موثق)

۵۔ میں مکہ سے واپسی میں مدینہ آیا۔ میں نے حضرت سے کہا۔ میں اپنی بیٹی کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہوں فرمایا ابھی کرلو۔ (حسن)

۶۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو اپنے حج میں اپنے باپ بھائی اور قرابتداروں کو شریک کرے تو اس کو وہی ثواب ملے گا جو ان دوسروں کو ملے گا اور اس کے ماسوا صلۂ رحم کا ملے گا۔ (حسن)

۷۔ فرمایا حضرت نے جو صلۂ رحم کرے اور وہ اس کا قرابتدار اس کی طرف سے طواف کرے تو اس کو پورا اجر ملے گا اور طواف کرنے والے کو اتنا ہی اجر اور اس کے علاوہ صلۂ رحم کا اجر جو دوسرے طواف کی برابر ہوگا اور فرمایا جو حج کرے اور اسے اپنے رشتہ دار کے لئے قرار دے تو جس نے کسی کے بدلے حج کیا ہے اسے پورا اجر ملے گا بے شک اللہ اس کے اجر میں اضافہ کردے گا۔ (مجہول)

۸۔ میں مکہ سے واپس ہوا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملا آپ مسجد میں قبرِ رسولؐ اور منبر کے درمیان بیٹھے تھے میں نے کہا یا بن رسول اللہ جب میں مکہ کی طرف جاتا ہوں تو بسا اوقات ایک شخص مجھ سے کہتا ہے میری طرف سے ایک ہفتہ طواف کر اور دو رکعت نماز پڑھ میں اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہوں جب لوٹتا ہوں تو سمجھ میں نہیں آتا اس سے کیا کہوں فرمایا جب تو مکہ جائے اور مناسک حج ادا کرے تو ایک ہفتہ بھر طواف کر اور دو رکعت نماز پڑھ اور کہہ یا اللہ یہ طواف اور دونوں رکعتیں میرے باپ ماں اور تمام میرے اہل شہر کی طرف سے ہیں آزاد یا غلام کالے ہوں یا گورے اور میں پسند نہیں کرتا کہ تو کسی سے کہے کہ میں نے تیری طرف سے طواف کیا ہے اور دو رکعت نماز پڑھی ہے پھر قبرِ نبیؐ کے سرہانے کھڑا ہو اور کہو سلام آپ پر اے نبی میرے ماں باپ، میری زوجہ اور اولاد اور تمام خاندان والے اور اہل شہر، آزاد و غلام، کالے اور گورے سب کا سلام اور کسی سے یہ نہ کہو کہ میں نے تیری طرف سے نبی پر سلام پڑھا اگر تو سچا ہوگا (مجہول)

۹۔ میں نے کہا میں حج میں کتنے شریک کروں فرمایا جتنے چاہو (ص)

۱۰۔ فرمایا اگر تم ایک ہزار کو حج میں شامل کرلو تو ہر ایک کو حج کا پورا ثواب ملے گا بغیر تمہارے اجر میں کسی کمی کے۔ (ق)

باب ۷۲

(توفير الشعر لمن اراد الحج والعمرة)

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحجّ أشهر معلومات شوّال و ذوالقعدة و ذوالحجّة فمن أراد الحجّ وفّر شعره إذا نظر إلى هلال ذي القعدة ومن أراد العمرة وفّر شعره شهراً .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يريد الحجّ أيأخذ من رأسه في شوال كلّه مالم ير الهلال ؟ قال : لا بأس مالم ير الهلال .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن بعض أصحابنا ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يأخذ الرّجل إذا رأى هلال ذي القعدة و أراد الخروج من رأسه

ولامن لحيته .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أعف شعرك للحجّ إذا رأيت هلال ذي القعدة و للعمرة شهراً .

باب

حج و عمرہ کے لئے بال بڑھانا

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حج کے چند معلوم مہینے ہیں شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ، جو کوئی حج کا ارادہ کرے تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال بڑھانے لگے اور اگر عمرہ کا ارادہ کرے تو ایک ماہ پہلے سے بڑھائے (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو حج کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شوال میں اپنے بال کٹوا لے جب تک ہلال ذی قعدہ اس نے نہ دیکھا ہو فرمایا کیا حرج ہے جب تک ذی قعدہ کا چاند نظر نہ آئے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب ذی قعدہ کا چاند حج کو جانے والا دیکھ لے تو اپنے بال نہ بنوائے۔ سر اور داڑھی دونوں کے (مرسل)

۴۔ فرمایا جب حج کا ارادہ ہو تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر بال کٹوانا چھوڑ دے اور عمرہ کے لئے ایک ماہ ہے۔

﴿باب﴾

☆(مواقيت الاحرام)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من تمام الحجّ والعمرة أن تحرم من المواقيت الّتي وقّتها رسول الله صلى الله عليه وآله ولا تجاوزها إلّا وأنت محرم فإنّه وقّت لأهل العراق ولم يكن يومئذ عراق بطن العقيق من قبل أهل العراق و وقّت لأهل اليمن يلملم و وقّت لأهل الطائف قرن المنازل و وقّت لأهل المغرب الجحفة وهي مهيعة و وقّت لأهل المدينة ذا الحليفة ومن كان منزله خلف هذه المواقيت ممّا يلي مكّة فوقته منزله .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : الإحرام من مواقيت خمسة وقّتها رسول الله صلى الله عليه وآله لا ينبغي لحاجّ ولا لمعتمر أن يحرم قبلها ولا بعدها ، وقّت لأهل المدينة ذا الحليفة و هو مسجد الشجرة يصلّى فيه و يفرض فيه الحجّ و وقّت لأهل الشام الجحفة و وقّت لأهل نجد العقيق ووقّت لأهل الطائف قرن المنازل و وقّت لأهل اليمن يلملم ولا ينبغي لأحد أن يرغب عن مواقيت رسول الله صلى الله عليه وآله .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن أبي أيّوب الخزّاز قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : حدّثني عن العقيق أوقت وقّته رسول الله صلى الله عليه وآله أوشيء صنعه الناس ؟ فقال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وقّت لأهل المدينة ذا الحليفة و وقّت لأهل المغرب الجحفة و هي عندنا مكتوبة مهيعة و وقّت لاهل اليمن يلملم و وقّت لأهل الطائف قرن المنازل ووقّت لأهل نجد العقيق وما أنجدت .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : حدّ العقيق ما بين المسلخ إلى عقبة غمرة .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أوطاس ليس من العقيق .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن موسى بن جعفر ، عن يونس بن عبدالرّحمن قال : كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام : أنّا نحرم من طريق البصرة ولسنا نعرف حدّ عرض العقيق ؟ فكتب : أحرم من وجرة .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الإحرام من أيّ العقيق أفضل أن أحرم ؟ فقال : من أوّله أفضل .

٩٨ - عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أقام بالمدينة شهراً وهو يريد الحجّ ثمّ بداله أن يخرج في غير طريق أهل المدينة الّذي يأخذونه فليكن إحرامه من مسيرة ستّة أميال فيكون حذاء الشجرة من البيداء ؛ وفي رواية اُخرى يحرم من الشجرة ثمّ يأخذ أيّ طريق شاء .

٩ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أوّل العقيق بريد البعث وهو دون المسلخ بستّة أميال ممّا يلي العراق وبينه وبين غمرة أربعة وعشرون ميلاً بريدان .

بعض أصحابنا قال : إذا خرجت من المسلخ فأحرم عند أوّل بريد يستقبلك.

باب

مواقیتِ احرام

۱- فرمایا تمام حج و عمرہ یہ ہے کہ اس میقات سے احرام باندھے جس کو رسول اللہ نے معین کر دیا ہے احرام باندھ کر ہی اس سے آگے بڑھے اہل عراق کا میقات بطن عقیق ہے اور اہل یمن کا یلملم اور اہل طایف کا قرآن المنازل اور اہل مغرب کا جحفہ اور اہل مدینہ کا ذا الحلیفہ اور جس کا ان مواقیت کے پیچھے ہو جو مکہ سے ملا ہو تو اس کا گھر ہی اس کا میقات ہے۔ (حسن)

۲- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳- میں نے کہا مجھے عقیق نے بیان کیا کہ یہ میقات رسول اللہ نے بتائے ہیں یا لوگوں نے خود بنا لیے ہیں حضرت نے فرمایا رسولؐ اللہ نے مقرر کئے ہیں۔

اہل مدینہ کے لئے ذا الحلیفہ، اہل مغرب کے لئے جحفہ جو ہمارے پاس مہیعہ لکھا ہے اور اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل طایف کے لئے قران المنازل اور اہل نجد کے لئے عقیق۔ (ص)

۴- فرمایا عقیق کی حد مسلخ سے عقبہ غمرہ تک ہے (ض)

۵- فرمایا اوطاس عقیق سے نہیں ہے (مرسل)

۶- میں نے پوچھا ہم طریق بصرہ سے احرام باندھتے ہیں اور حد عرض عقیق نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا احرام باندھو

وغیرہ سے (مجہول)

۷۔ میں نے پوچھا میں کون سے عقیق سے احرام باندھوں فرمایا اوّل سے باندھنا افضل ہے۔ (موثق)

۸۔ فرمایا جب ایک ماہ سے مدینہ میں مقیم ہو اور حج کے لیے نکلے پھر پتہ چلے کہ وہ اس راستہ پر نہیں جس سے اہل مدینہ جاتے ہیں تو وہ اپنا احرام چھ میل کی مسافت سے باندھے اور یہ کھلے میدان کے درخت کے مقابل ہو اور ایک دوسری حدیث میں ہے درخت سے باندھے پھر جس راستہ سے چاہے جائے۔ (م)

۹۔ فرمایا اول عقیق بریدالبعث ہے اور وہ مسلخ سے چھ میل ہے عراق سے ملا ہوا اس کے اور غمرہ کے درمیان ۲۴ میل برید تک ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ جب تم مسلخ سے نکلو تو اول برید آنے پر احرام باندھ لو۔ (حسن)

﴿ باب ﴾

☆(من احرم دون الوقت)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن إبراهيم الكرخي قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل أحرم بحجّة في غير أشهر الحجّ دون الوقت الّذي وقّته رسول الله ﷺ قال : ليس إحرامه بشيء إن أحبّ أن يرجع إلى منزله فليرجع ولا أرى عليه شيئاً وإن أحبّ أن يمضي فليمض فإذا انتهى إلى الوقت فليحرم منه و يجعلها عمرة فإنّ ذلك أفضل من رجوعه لأنّه أعلن الإحرام بالحجّ .

۲ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مثنّى ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الحجّ أشهر معلومات شوّال وذوالقعدة وذوالحجّة ليس لأحد أن يحرم بالحجّ في سواهنّ وليس لأحد أن يحرم دون الوقت الّذي وقّته رسول الله ﷺ فإنّما مثل ذلك مثل من صلّى في السفر أربعاً و ترك الثنتين .

۳ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن فضيل بن يسار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل اشترى بدنة قبل أن ينتهي إلى الوقت الّذي يحرم فيه فأشعرها وقلّدها أيجب عليه حين فعل ذلك ما يجب على المحرم ؟

قال : لا ولكن إذا انتهى إلى الوقت فليحرم ثمّ ليشعرها ويقلّدها فإنّ تقليده الأوّل ليس بشيء .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من أحرم بالحجّ في غير أشهر الحجّ فلا حجّ له ومن أحرم دون الميقات فلا إحرام له .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مهران بن أبي نصر ، عن أخيه رباح قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا نروي بالكوفة أنَّ عليّاً صلوات الله عليه قال : إنَّ من تمام الحجّ والعمرة أن يحرم الرَّجل من دويرة أهله فهل قال هذا عليٌّ عليه السلام ؟ فقال : قد قال ذلك أمير المؤمنين عليه السلام لمن كان منزله خلف المواقيت ولو كان كما يقولون ما كان يمنع رسول الله صلى الله عليه وآله أن لا يخرج بثيابه إلى الشجرة .

٦ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن النعمان ، عن عليِّ بن عقبة عن ميسرة قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام وأنا متغيّر اللّون فقال لي : من أين أحرمت قلت : من موضع كذا و كذا فقال : ربَّ طالب خير تزلُّ قدمه ، ثمَّ قال : يسرُّك ان صلّيت الظّهر في السفر أربعاً ؟ قلت : لا ، قال : فهو والله ذاك .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من أحرم دون الوقت و أصاب من النساء و الصيد فلا شيء عليه .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : ليس ينبغي لأحد أن يحرم دون المواقيت الّتي وقّتها رسول الله صلى الله عليه وآله إلّا أن يخاف فوت الشهر في العمرة .

٩ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يجيء معتمراً عمرة رجب فيدخل عليه هلال شعبان قبل أن يبلغ الوقت أيحرم قبل الوقت ويجعلها لرجب أو يؤخّر الإحرام إلى العقيق ويجعلها لشعبان ؟ قال : يحرم قبل الوقت فيكون لرجب لأنَّ لرجب فضله وهو الّذي نوى .

باب ۱۷

جو احرام خلاف وقت باندھے

۱۔ میں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو احرام باندھے حج کے مہینوں کے علاوہ، جو رسول اللہ نے بتائے ہیں۔ فرمایا وہ احرام ہی نہیں اگر وہ اپنے گھر لوٹنا چاہتا ہے تو لوٹ جائے اس پر کوئی الزام نہیں اور اگر چاہے تو میقات پر پہنچ کر احرام باندھے اور عمرہ کرے یہ افضل ہے اس کے گھر لوٹنے سے کیونکہ وہ احرام حج کا اعلان کر چکا ہے۔ (مجہول)۔

۲۔ فرمایا حضرت نے حج کے معلوم مہینے ہیں شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس وقت کے خلاف احرام باندھے جو رسول اللہ نے مقرر کیا ہے اور نہ معینہ میقات کے سوا دوسری جگہ سے ورنہ یہ ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی سفر میں دو کے بجائے چار رکعت نماز پڑھے۔ (ح)

۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو احرام باندھنے کے وقت سے پہلے ہدنہ خرید لے اور اشعار و تقلید کرے تو کیا اس پر وہی واجب ہے جو محرم پر ہوتا ہے فرمایا نہیں، جب وہ میقات پر پہنچ لے اور احرام باندھ لے تب اشعار و تقلید کرے پہلا اشعار و تقلید بیکار ہوگا۔ (م)

۴۔ فرمایا جو ماہائے حج کے علاوہ کسی ماہ میں احرام باندھے اس کا حج نہیں ہوگا اسی طرح جو میقات معین کے خلاف کہیں سے احرام باندھے گا اس کا احرام بھی صحیح نہ ہوگا۔ (ح)

۵۔ میں نے حضرت سے کہا ہم کوفہ میں روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج و عمرہ کا پورا ہونا اس پر ہے کہ احرام دو یرہ سے باندھے۔ فرمایا حضرت نے یہ اس شخص کے لئے فرمایا ہے جس کا گھر مواقیت سے پیچھے ہو اگر ایسا ہوتا جیسا لوگ کہتے ہیں تو رسول اللہ منع نہ کرتے اس سے کہ اپنے کپڑے نہ اتارے شجرہ تک (ح)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے در آنحالیکہ میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا فرمایا تم نے کہاں سے احرام باندھا میں نے کہا فلاں مقام سے فرمایا بہت سے طالبان خیر کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ سفر میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھ لو میں نے کہا نہیں فرمایا واللہ یہ ایسا ہی ہے۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا جو کوئی خلاف وقت احرام باندھے اور عورتوں سے مقاربت کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ (مرسل)

۸۔ فرمایا کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ میقات کے علاوہ کہیں اور سے احرام باندھے مگر یہ کہ عمرہ کے مہینے کے چلے جانے کا خوف کرے (ح)

۹۔ میں نے پوچھا اس کے بارے میں جو رجب کا عمرہ کرنے آتا ہے پس اسے ہلال شعبان نظر آتا ہے قبل اس کے کہ وقت پر احرام باندھے تو وہ رجب ہی کا قرار دے اور احرام میں عقیق تک پہنچنے کے لئے تاخیر کرے اور اسے شعبان کا قرار دے۔ فرمایا قبل از وقت باندھے تو وہ رجب کا ہوگا۔ کیونکہ رجب کی فضیلت ہے اور اسی کی اس نے نیت کی ہے۔ (موثق)

﴿باب ۷۵﴾

☆(من جاوز ميقات أرضه بغير احرام أودخل مكة بغير احرام)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل نسي أن يحرم حتّى دخل الحرم قال : قال أبي : يخرج إلى ميقات أهل أرضه فإن خشي أن يفوته الحجّ أحرم من مكانه فإن استطاع أن يخرج من الحرم فليخرج ثمَّ ليحرم .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن الرِّضا عليه السلام قال : كتبت إليه أنَّ بعض مواليك بالبصرة يحرمون ببطن العقيق وليس بذلك الموضع ماء ولا منزل وعليهم في ذلك مؤونة شديدة ويعجّلهم أصحابهم وجمّالهم ومن وراء بطن العقيق بخمسة عشر ميلاً منزل فيه ماء وهو منزلهم الّذي ينزلون فيه فترى أن يحرموا من موضع الماء لرفقه بهم وخفّته عليهم ؟ فكتب : أنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله وقّت المواقيت لأهلها ولمن أتى عليها من غير أهلها وفيها رخصة لمن كانت به علّة فلا يجاوز الميقات إلّا من علّة .

٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرميِّ قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إنّي خرجت بأهلي ماشياً فلم اُهلَّ حتّى أتيت الجحفة وقد كنت شاكياً فجعل أهل المدينة يسألون عنّي فيقولون : لقيناه وعليه ثيابه وهم لا يعلمون وقد رخّص رسول الله صلى الله عليه وآله لمن كان مريضاً أو ضعيفاً أن يحرم من الجحفة .

٤ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن رفاعة بن موسى

عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يعرض له المرض الشديد قبل أن يدخل مكّة ؛ قال : لايدخلها إلّا بإحرام .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن اُناس من أصحابنا حجّوا بامرأة معهم فقدموا إلى الوقت وهي لا تصلّي فجهلوا أنّ مثلها ينبغي أن يحرم فمضوا بها كما هي حتّى قدموا مكّة وهي طامث حلال فسألوا النّاس ، فقالوا : تخرج إلى بعض المواقيت فتحرم منه وكانت إذا فعلت لم تدرك الحجّ فسألوا أباجعفر عليه السلام فقال : تحرم من مكانها قد علم الله نيّتها .

٦ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل مرّ على الوقت الّذي يحرم النّاس منه فنسي أوجهل فلم يحرم حتّى أتى مكّة فخاف إن رجع إلى الوقت أن يفوته الحجّ ، فقال : يخرج من الحرم ويحرم ويجزئه ذلك .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصّبّاح الكنانيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل جهل أن يحرم حتّى دخل الحرم كيف يصنع ؛ قال : يخرج من الحرم ثمّ يهلّ بالحجّ .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليهما السلام في رجل نسي أن يحرم أوجهل وقد شهد المناسك كلّها وطاف وسعى قال : تجزئه نيّته إذا كان قد نوى ذلك فقد تمّ حجّه وإن لم يهلّ ؛ وقال في مريض اُغمي عليه حتّى أتى الوقت ، فقال : يحرم منه .

٩ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن الإحرام من غمرة قال : ليس به بأس [أن يحرم منها] وكان بريد العقيق أحبّ إليّ .

١٠ ـ صفوان ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن امرأة كانت مع قوم فطمثت فأرسلت إليهم فسألتهم ؛ فقالوا : ما ندري أعليك إحرام أم لا وأنت حائض ، فتركوها حتّى دخلت الحرم ، قال : ان كان عليها مهلة فلترجع إلى الوقت

فلتحرم منه وإن لم يكن عليها وقت فلترجع إلى ما قدرت عليه بعدما تخرج من الحرم بقدر ما لا يفوتها .

۱۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن أحمد بن عمرو بن سعيد ، عن وردان ، عن أبي الحسن الأوّل عليه السلام قال : من كان من مكّة على مسيرة عشرة أميال لم يدخلها إلّا بإحرام .

۱۲ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن سورة بن كليب قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام : خرجت معنا امرأة من أهلنا فجهلت الإحرام فلم تحرم حتّى دخلنا مكّة ونسينا أن نأمرها بذلك ؟ قال : فمروها فلتحرم من مكانها من مكّة أو من المسجد .

باب ۵

جو بغیر احرام میقات سے گزرے اور بے احرام داخل مکہ ہو

۱۔ پوچھا اس شخص کے متعلق جو احرام باندھنا بھول جائے اور داخل حرم ہو فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ اپنی بستی والوں کے میقات کی طرف جائے اگر حج کے فوت ہونے کا خوف ہو تو اسی جگہ سے احرام باندھ لے اگر حرم سے جانے کا وقت ہو تو میقات پر جائے اور احرام باندھے ۔ (حسن)

۲۔ میں حضرت کو لکھا ، میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے بعض غلام بصرہ اور بطن عقیق سے احرام باندھتے ہیں اور یہ ایسی جگہ ہے جہاں پانی نہیں اور نہ یہ منزل ہے یہاں اترنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور مسافر اور اونٹوں والے جلدی کرتے ہیں اور بطن عقیق کے علاوہ پندرہ میل دور ایک منزل ہے جہاں پانی ہے اور اس منزل پر لوگ اترتے ہیں پس آپ کی رائے ہے کہ اس مقام آب سے احرام باندھ لیں تاکہ ان لوگوں کی موافقت بھی ہو جائے اور سہولت بھی ، حضرت نے جواب میں لکھا کہ رسولؐ اللہ نے وہاں کے باشندوں کے لئے میقات معین کر دیئے ہیں پس ان کے خلاف کہیں سے احرام باندھنے کی اجازت صرف بیماروں کے لئے ہے ۔ (ح)

۳۔ فرمایا حضرت نے میں اپنے اہل کے ساتھ پاپیادہ مدینہ سے چلا اور جحفہ پہنچا اور میں بیمار تھا اہل مدینہ کہنے لگے ہم نے ان کو جحفہ میں کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ میں بیمار ہوں رسول اللہ نے اجازت دی ہے بیمار

اور ضعیف کو اس بات کی کہ وہ جحفہ سے احرام باندھے۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کو شدید مرض لاحق ہو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے فرمایا بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔ (ضر)

۵۔ زرارہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک عورت کے ساتھ حج کیا اور میقات تک آئے اس عورت نے نماز نہ پڑھی انھیں معلوم نہ تھا کہ اسے احرام باندھنا چاہیئے پس وہ اسی حالت میں مکہ پہنچے، عورت کو حیض آرہا تھا انھوں نے لوگوں سے مسئلہ پوچھا انھوں نے کہا اس کو کسی میقات تک جانا اور وہاں سے احرام باندھ کر آنا چاہیئے لیکن اگر وہ جاتی تو حج فوت ہو جاتا جب امام علیہ السلام سے پوچھا تو فرمایا اسی جگہ سے احرام باندھے اللہ اس کی نیت کا جاننے والا ہے۔ (مرسل)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص میقات سے گزرا جہاں سے لوگ احرام باندھتے ہیں وہ بھول گیا یا جاہل مسئلہ تھا اس نے احرام نہ باندھا اور اسی حالت میں مکہ چلا گیا اب وہ اس سے ڈرا کہ اگر میقات سے احرام باندھ کر آئے گا تو حج فوت ہو جائے گا امام نے فرمایا وہ حرم سے باہر جاکر احرام باندھے یہی اس کے لئے کافی ہے۔ (ص)

۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص احرام سے جاہل تھا وہ بے احرام داخل مکہ ہو گیا تو کیا کرے فرمایا حرم سے باہر جائے اور احرام باندھے اور وہیں سے ہلہلہ حج کرے۔ (مجہول)

۸۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جو بھول گیا یا جاہل تھا کہ اس نے احرام نہ باندھا اور تمام مناسک و طواف و سعی بجا لایا۔ فرمایا اس کی نیت کافی ہے اگر نیت کر لی ہے تو اس کا حج پورا ہو گیا اور ہلہلہ کرے اور اس مریض کے متعلق فرمایا جو میقات پر پہنچنے کے وقت بیہوش تھا کہ وہ وہیں سے احرام باندھے۔ (مرسل)

۹۔ پوچھا کہ اگر غرہ سے احرام باندھا جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں میرے نزدیک عقیق سے زیادہ بہتر ہے (موثق)

۱۰۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ایک قوم کے ساتھ ہو اور اسے حیض آجائے اور وہ ان سے معلوم کرے وہ کہیں کہ تو نہیں جانتی کہ تیرے لئے احرام لازم ہے لیکن تو حائض ہے پس وہ اسے چھوڑ دیں اور وہ مکہ میں داخل ہو جائے۔ فرمایا اگر اس کا حیض ختم ہو جائے تو وہ میقات پر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے اور اگر وہاں تک نہ جا سکے تو لوٹے حرم سے دور جتنا جا سکے جائے اور اتنی دور کہ حج فوت نہ ہو (ص)

۱۱۔ فرمایا جو مکہ سے دس میل دور نکل جائے تو وہاں سے احرام باندھ کر آئے۔ (مجہول)

۱۲۔ میں نے کہا ایک عورت ہمارے ساتھ تھی وہ احرام سے واقف نہ تھی اس لئے احرام نہ باندھا، ہم مکہ میں داخل ہوئے اور یہ بھول گئے کہ اسے احرام باندھنے کو کہیں، فرمایا اس سے کہو جہاں ہو وہیں احرام باندھے مکہ کے اندر یا مسجد سے۔ (حسن)

﴿ باب ﴾

✿(ما يجب لعقد الاحرام)✿

۱ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ؛ وابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : إذا انتهيت إلى العقيق من قبل العراق أو إلى الوقت من هذه المواقيت وأنت تريد الإحرام إن شاء الله فانتف إبطيك وقلّم أظفارك واطّل عانتك وخذ من شاربك ولا يضرّك بأيّ ذلك بدءت ثمّ استك واغتسل والبس ثوبيك وليكن فراغك من ذلك إن شاء الله عند زوال الشمس وإن لم يكن عند زوال الشمس فلا يضرّك غير أنّي أحبّ أن يكون ذلك مع الاختيار عند زوال الشمس .

۲ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ قال : السنّة في الإحرام تقليم الأظفار وأخذ الشارب و حلق العانة .

۳ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عليِّ بن أبي حمزة قال : سأل أبوبصير أباعبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ وأنا حاضر فقال : إذا طليت للإحرام الأوّل كيف أصنع في الطلية الأخيرة وكم بينهما ؟ قال : إذا كان بينهما جمعتان خمسة عشر يوماً فاطّل .

۴ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليِّ بن مهزيار قال : كتب الحسن بن سعيد إلى أبي الحسن عَلَيْهِ السَّلَامُ : رجل أحرم بغير غسل أو بغير صلاة عالم أو جاهل ماعليه في ذلك وكيف ينبغي أن يصنع ؟ فكتب عَلَيْهِ السَّلَامُ : يعيد .

۵ ـ بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن محمّد بن القاسم ، عن عبدالله بن أبي يعفور قال : كنّا بالمدينة فلاحاني زرارة في نتف الإبط وحلقه ، فقلت : حلقه أفضل ؛ وقال زرارة : نتفه أفضل فاستأذنّا على أبي عبدالله عَلَيْهِ السَّلَامُ فأذن لنا وهو في الحمّام يطلي وقد أطلى إبطيه ، فقلت لزرارة : يكفيك ؟ قال : لا لعلّه فعل هذا لما لا يجوز لي أن أفعله ، فقال : فيما أنتما ؟ فقلت : إنّ زرارة لاحاني في نتف الإبط وحلقه ، قلت : حلقه

أفضل وقال زرارة : نتفه أفضل ، فقال : أصبت السنّة وأخطأها زرارة حلقه أفضل من نتفه وطليه أفضل من حلقه ، ثمّ قال لنا : اطّليا فقلنا فعلنا منذ ثلاث ، فقال : أعيدا فإنّ الاطّلاء طهور .

باب ۶

احرام کے وقت کیا واجب ہے

۱۔ فرمایا جب تم عقیق پر پہنچو عراق کی طرف سے یا کسی میقات پر ان میقاتوں میں سے اور احرام کا ارادہ کرو تو اپنی بغلوں کے بال صاف کرو، ناخن تراشو، اپنی شرمگاہ کے بال صاف کرو، اپنی موچھیں کٹواؤ، کوئی حرج نہیں جس صورت سے ہو پھر مسواک کرو اور غسل کرو اور احرام کے دونوں کپڑے پہنو اور ان سب باتوں سے فراغت زوال سے پہلے ہو جائے اور اگر نہ ہو تو باوجود زوال آفتاب سے پہلے اختیار ہونے کے بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا احرام میں سنت ہے ناخن کاٹنا، موچھیں کتروانا اور موئے زہار صاف کرنا۔ (حسن)

۳۔ راوی نے کہا جب احرام اوّل کے لئے موئے زہار مونڈے تو پھر کتنے دن بعد ایسا کرے فرمایا دو جمعوں کے بعد یعنی پندرہ دن۔ (م)

۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بغیر غسل و نماز احرام باندھ لیا، عالم ہو یا جاہل اسے کیا کرنا چاہیئے فرمایا اسے دوبارہ احرام باندھنا چاہیئے۔ (ض)

۵۔ ہم مدینہ میں تھے زرارہ نے مجھ سے بحث کی بغلوں کے بال نوچنے اور مونڈنے میں۔ میں نے کہا مونڈنا افضل ہے زرارہ نے کہا نوچنا۔ ہم نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اذن دخول چاہا آپ نے اجازت دی درآنحالیکہ آپ حمام میں تھے اور اپنی بغلوں میں نورہ لگائے ہوئے تھے۔ میں نے زرارہ سے کہا تمہیں سمجھنے کے لئے یہی کافی ہے اس نے کہا نہیں شاید حضرت نے وہ عمل کیا ہو جو میرے لئے جائز نہ ہو، حضرت نے فرمایا تم دونوں کے درمیان کیا جھگڑا ہے میں نے کہا زرارہ کہتے ہیں بغل کے بال نوچنا افضل ہے میں کہتا ہوں مونڈنا افضل ہے فرمایا تم صحیح کہتے ہو زرارہ غلطی پر ہے مونڈنا افضل ہے نوچنے سے اور نورہ لگانا افضل ہے مونڈنے سے، پھر فرمایا تم دونوں نورہ لگاؤ۔ بس ہم نے تین دن ایسا کیا فرمایا ایسا ہی کرنا نورہ لگانا پاکیزگی ہے۔ (ض)

﴿ باب ﴾

﴿ما يجزيء من غسل الاحرام وما لا يجزيء﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : غسل يومك ليومك وغسل ليلتك لليلتك .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عليِّ ابن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألته عن الرَّجل يغتسل بالمدينة لإحرامه أيجزئه ذلك من غسل ذي الحليفة ؟ قال : نعم فأتاه رجلٌ و أنا عنده ، فقال : اغتسل بعض أصحابنا فعرضت له حاجة حتّى أمسى ؟ قال : يعيد الغسل يغتسل نهاراً ليومه ذلك وليلاً لليلته .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يغتسل للإحرام ثمَّ ينام قبل أن يحرم ، قال : عليه إعادة الغسل .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليِّ ابن أبي حمزة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل اغتسل للإحرام ثمَّ لبس قميصاً قبل أن يحرم ، قال : قد انتقض غسله .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل اغتسل للإحرام ثمَّ نام قبل أن يحرم قال : عليه إعادة الغسل .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل اغتسل لإحرامه ثمَّ قلّم أظفاره ، قال : يمسحها بالماء ولا يعيد الغسل .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم قال : أرسلنا إلى أبي عبدالله عليه السلام ونحن جماعة و نحن بالمدينة : إنّا نريد أن نودِّعك ،

فأرسل إلينا أن اغتسلوا بالمدينة فإنّي أخاف أن يعسر عليكم الماء بذي الحليفة، فاغتسلوا بالمدينة والبسوا ثيابكم الّتي تحرمون فيها ثمّ تعالوا فرادى أو مثاني.

٨ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد، عن علاء بن رزين عن محمّد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا اغتسل الرّجل وهو يريد أن يحرم فلبس قميصاً قبل أن يلبّي فعليه الغسل.

٩ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن درّاج عن أحدهما عليهما السلام في الرّجل يغتسل للاحرام ثمّ يمسح رأسه بمنديل؟ قال: لا بأس به.

باب ۷

غسل احرام میں کیا کافی ہے کیا نہیں

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دن کا غسل تمہارے دن کے لئے اور رات کا غسل تمہاری رات کے لئے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے مدینہ میں احرام کے لئے غسل کیا آیا یہ ذوالحلیفہ (میقات) کے لئے کافی ہے اس نے کہا ہاں ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ایک ساتھی نے غسل کیا پھر اس کو کوئی ضرورت پیش آگئی یہاں تک کہ شام ہوگئی حضرت نے کہا اس کو اعادہ غسل کرنا چاہئے۔ دن کا غسل دن کے لئے ہے اور رات کا رات کے لئے (ض)

۳۔ میں نے حضرت سے ایک شخص کے متعلق پوچھا جو غسل احرام کر کے بغیر احرام باندھے سو گیا فرمایا وہ دوبارہ غسل کرے۔ (ض)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے غسل احرام کیا اور احرام باندھنے سے پہلے قمیض پہن لی۔ فرمایا اس کا غسل ٹوٹ گیا۔ (ض)

۵۔ ترجمہ نمبر ۳ میں گزرا (ض)

۶۔ فرمایا حضرت نے جو غسل احرام کے بعد ناخن تراشے تو اس کو چاہیے کہ ان ناخنوں پر پانی مل دے اعادۂ غسل کی ضرورت نہیں۔ (مرسل)

۷۔ ہشام کہتے ہیں ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہلا بھیجا کہ ہماری ایک جماعت مدینہ میں ہے ہم آپ سے رخصت کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ مدینہ میں غسل کر لو مجھے ڈر ہے کہ منزل ذوالحلیفہ میں

پانی نہ ملے لہٰذا مدینہ میں غسل کرکے احرام کا لباس پہن لو پھر ایک ایک یا دو دو کرکے آؤ۔ (م)

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بہ قصد احرام غسل کرے اور تلبیہ سے پہلے قمیض پہن لے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔ (ح)

۹۔ جو کوئی بقصد احرام غسل کرے پھر رومال سے سر کو ملے تو کوئی حرج نہیں۔

﴿باب﴾

﴿مایجوز للمحرم بعد اغتساله من الطیب والصید وغیر ذلك﴾
﴿قبل ان یلبی﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : سألته عن الرّجل يدّهن بدهن فيه طيب وهو يريد أن يحرم قال : لاتدّهن حين تريد أن تحرم بدهن فيه مسك ولاعنبر تبقي رائحته في رأسك بعد ما تحرم وادّهن بما شئت من الدّهن حين تريد أن تحرم قبل الغسل و بعده فإذا أحرمت فقد حرم عليك الدّهن حتّى تحلّ .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاتدّهن حين تريد أن تحرم بدهن فيه مسك ولا عنبر من أجل رائحة تبقى في رأسك بعد ما تحرم و ادّهن بما شئت من الدّهن حين تريد أن تحرم فإذا أحرمت فقد حرم عليك الدّهن حتّى تحلّ .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان ، عن عبدالرحمن ابن أبي عبدالله ؛ وفضيل ؛ ومحمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الطيّب عند الإحرام والدّهن فقال : كان عليّ صلوات الله عليه لايزيد على السليخة .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا بأس بأن يدّهن الرّجل قبل أن يغتسل للإحرام أو بعده و كان يكره الدّهن الخاثر الّذي يبقى

٥ ـ أحمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل المحرم يدّهن بعد الغسل ، قال : نعم فادّهنّا عنده بسليخة بان ؛ و

ذكر أنّ أباه كان يدّهن بعد مايغتسل للإحرام وأنّه يدّهن بالدّهن مالم يكن غالية أودهناً فيه مسك أوعنبر .

٦ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن عبدالله بن مسكان عن عليّ بن عبدالعزيز قال : اغتسل أبوعبدالله عليه السلام للإحرام ثمّ دخل مسجد الشجرة فصلّى ثمّ خرج إلى الغلمان فقال : هاتوا ماعندكم من لحوم الصيد حتّى نأكله .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل إذا تهيّأ للإحرام فله أن يأتي النساء مالم يعقد التلبية أويلبِّ .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليهما السلام في رجل صلّى الظهر في مسجد الشجرة و عقد الإحرام ثمّ مسّ طيباً أوصاد صيداً أو واقع أهله ، قال : ليس عليه شيء مالم يلبِّ .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن بعض أصحابه قال : كتبت إلى أبي إبراهيم عليه السلام رجل دخل مسجد الشجرة فصلّى وأحرم وخرج من المسجد فبداله قبل أن يلبّي أن ينقض ذلك بمواقعة النساء أله ذلك ؟ فكتب عليه السلام نعم ـ أولا بأس به ـ .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن زياد ابن مروان قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : ما تقول في رجل تهيّأ للإحرام و فرغ من كلّ شيء الصلاة و جميع الشروط إلّا أنّه لم يلبِّ أله أن ينقض ذلك و يواقع النساء ؟ فقال : نعم .

باب ۵

غسل کے بعد محرم کے لئے کیا جائز ہے

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو سر میں ایسا تیل ڈالے جس میں خوشبو ہو اور وہ احرام کا ارادہ رکھتا ہو فرمایا جب احرام کا ارادہ ہو تو ایسا تیل نہ لگاؤ جس میں مشک یا عنبر ہو اور اس کی خوشبو احرام میں تمہارے

سر میں باقی رہے اور تیل ڈالو جیسا چاہو قبل غسل اور اس کے بعد لیکن احرام کے بعد تیل ڈالنا حرام ہے جب تک محل نہ ہو۔ (ضع)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب احرام کا ارادہ ہو تو تیل نہ لگاؤ احرام کے بعد تیل کا استعمال حرام ہے جب تک محل نہ ہو (حسن)

۳۔ حضرت سے پوچھا احرام میں خوشبو اور تیل کے استعمال کے متعلق، فرمایا حضرت علی علیہ السلام سلیخہ (وہ خوشبو جو جلد اڑ جائے) کو زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ (ضع)

۴۔ فرمایا حضرت نے غسل احرام سے پہلے یا اس کے بعد تیل لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مکروہ ہے ایسا تیل لگانا جس کی خوشبو باقی رہے (ص)

۵۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو بعد غسل تیل لگائے۔ فرمایا ہاں پس ہم نے تیل لگایا ایسی خوشبو کا جو جلد اڑنے والی تھی اور حضرت نے بیان کیا کہ ان کے والد ماجد غسل احرام کے بعد لگاتے تھے لیکن ایسا تیل جس میں کوئی خوشبو نہ ہو اور نہ مشک و عنبر کی آمیزش ہو۔ (ضع)

۶۔ راوی کہتا ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے احرام کے لئے غسل کیا پھر مسجد شجرہ میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر نوکروں کے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس جو شکار کا گوشت ہے لے آؤ یہاں تک کہ ہم نے اسے کھایا۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا جب کوئی احرام کا ارادہ کرے تو جب تک نیت تلبیہ نہ کی ہو یا تلبیہ نہ کیا ہو وہ عورتوں کے پاس جا سکتا ہے۔ (حسن)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے نماز پڑھی اور نیت احرام کی پھر اگر وہ خوشبو کو مس کرے یا شکار کرے یا عورت کے پاس جائے تو فرمایا جب تک تلبیہ نہ کہے کوئی گناہ نہیں۔ (مرسل)

۹۔ میں نے حضرت کو لکھا ایک شخص مسجد شجرہ میں داخل ہوا اور نماز پڑھ کر احرام باندھا جب مسجد سے نکلا تو تلبیہ کرنے سے قبل اس پر ظاہر ہوا کہ اس میں نقص واقع ہوا ہے عورتوں سے مجامعت پر، حضرت نے لکھا کوئی مضائقہ نہیں۔ (کیونکہ وہ احرام سے پہلے تھا) (مرسل)

۱۰۔ میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے تہیۂ احرام کیا ہو اور نماز وغیرہ کے تمام شروط سے فارغ ہو گیا ہو تو کیا مجامعت زنان سے نقص واقع ہوگا فرمایا ہاں۔ (مجہول)

«باب»

(صلاة الاحرام وعقده و الاشتراط فيه)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ؛ و معاوية بن عمّار جميعاً، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا يضرُّك بليل أحرمت أم نهار إلّا أنَّ أفضل ذلك عند زوال الشمس.

٢ ـ عليٌّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان عن صفوان، عن ابن أبي عمير جميعاً، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال: لا يكون إحرام إلّا في دبر صلاة مكتوبة أحرمت في دبرها بعد التسليم وإن كانت نافلة صلّيت ركعتين و أحرمت في دبرهما فإذا انفتلت من صلاتك فاحمد الله واثن عليه وصلّ على النبيّ صلى الله عليه وآله وقل: «اللّهمَّ إنّي أسألك أن تجعلني ممّن استجاب لك وآمن بوعدك و اتّبع أمرك فإنّي عبدك وفي قبضتك لا اُوقى إلّا ما وقيت، ولا آخذ إلّا ما أعطيت وقد ذكرت الحجَّ فأسألك أن تعزم لي عليه على كتابك و سنّة نبيّك و تقوّيني على ماضعفت عنه و تسلّم منّي مناسكي في يسر منك و عافية و اجعلني من وفدك الّذين رضيت وارتضيت و سمّيت و كتبت اللّهمَّ فتمّم لي حجّي و عمرتي، اللّهمَّ إنّي اُريد التمتّع بالعمرة إلى الحجّ على كتابك وسنّة نبيّك صلى الله عليه وآله فإن عرض لي شيء يحبسني فخلّني حيث حبستني لقدرك الّذي قدّرت عليَّ، اللّهمَّ إن لم تكن حجّة فعمرة أحرم لك شعري وبشري و لحمي و دمي و عظامي و مخّي و عصبي من النساء والثياب والطيب أبتغي بذلك وجهك والدّار الآخرة» قال: و يجزئك أن تقول هذا مرّة واحدة حين تحرم ثمَّ قم فامش هنيئة فإذا استوت بك الأرض ماشياً كنت أو راكباً فلبِّ.

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: إنّي اُريد أن أتمتّع بالعمرة إلى الحجّ فكيف أقول؟ قال: تقول: «اللّهمَّ إنّي اُريد أن أتمتّع بالعمرة إلى الحجّ على كتابك و سنّة نبيّك صلى الله عليه وآله» وإن شئت أضمرت الّذي تريد.

٤ ـ عليّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته أليلاً أحرم رسول الله صلى الله عليه وآله أم نهاراً؟ فقال: نهاراً، قلت: أيّ ساعة؟ قال: صلاة الظهر، فسألته متى ترى أن نحرم؟ فقال: سواء عليكم إنّما أحرم رسول الله صلى الله عليه وآله صلاة الظهر لأنّ الماء كان قليلاً كان يكون في رؤوس الجبال فيهجر الرّجل إلى مثل ذلك من الغد ولا يكاد يقدرون على الماء وإنّما أحدثت هذه المياه حديثاً.

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمّار قال: قلت لأبي إبراهيم عليه السلام: إنّ أصحابنا يختلفون في وجهين من الحجّ يقول بعض: أحرم بالحجّ مفرداً فإذا طفت بالبيت وسعيت بين الصفا والمروة فأحلّ واجعلها عمرة وبعضهم يقول: أحرم و انو المتعة بالعمرة إلى الحجّ. أيّ هذين أحبّ إليك؟ قال: انو المتعة.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن ابن بكير، عن حمزة بن حمران قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الّذي يقول: حلّني حيث حبستني قال: هو حلّ حيث حبسه؟ قال أو لم يقل.

٧ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عثمان، عن زرارة عن أبي عبدالله عليه السلام قال: هو حلّ إذا حبس اشترط أو لم يشترط.

٨ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن أبي بكر الحضرميّ؛ وزيد الشحّام؛ ومنصور بن حازم قالوا: أمرنا أبو عبدالله عليه السلام أن نلبّي ولا نسمّي شيئاً وقال: أصحاب الإضمار أحبّ إليّ

٩ ـ أحمد، عن عليّ، عن سيف، عن إسحاق بن عمّار أنّه سأل أبا الحسن موسى عليه السلام قال: الإضمار أحبّ إليّ فلبّ ولا تسمّ.

١٠ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن الفضيل، عن أبي الصبّاح الكنانيّ قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: أرأيت لو أنّ رجلاً أحرم في دبر صلاة مكتوبة أكان يجزئه ذلك؟ قال: نعم.

١١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختريّ؛ و

عبدالرَّحمن بن الحجَّاج ؛ وحمَّاد بن عثمان ، عن الحلبيِّ جميعاً ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا صلّيت في مسجد الشجرة فقل وأنت قاعدٌ في دبر الصلاة قبل أن تقوم ما يقول المحرم ، ثمَّ قم فامش حتّى تبلغ الميل وتستوي بك البيداء ، فإذا استوت بك فلبّه .

١٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عبدالله بن سنان أنّه سأل أباعبدالله عليه السلام : هل يجوز للمتمتّع بالعمرة إلى الحجِّ أن يظهر التلبية في مسجد الشجرة ؟ فقال : نعم إنّما لبّى النبيُّ صلى الله عليه وآله على البيداء لأنَّ الناس لم يكونوا يعرفون التلبية فأحبَّ أن يعلّمهم كيف التلبية .

١٣ ـ أبوعليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : إذا أحرم الرَّجل في دبر المكتوبة أيلبّي حين ينهض به بعيره أو جالساً في دبر الصلاة ؟ قال : أيَّ ذلك شاء صنع .

قال الكلينيُّ : وهذا عندي من الأمر المتوسّع إلّا أنَّ الفضل فيه أن يظهر التلبية حيث أظهر النبيُّ صلى الله عليه وآله على طرف البيداء ولا يجوز لأحد أن يجوز ميل البيداء إلّا وقد أظهر التلبية وأوَّل البيداء أوَّل ميل يلقاك عن يسار الطريق .

١٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صلِّ المكتوبة ثمَّ أحرم بالحجِّ أو بالمتعة واخرج بغير تلبية حتّى تصعد إلى أوَّل البيداء إلى أوَّل ميل عن يسارك فإذا استوت بك الأرض راكباً كنت أو ماشياً فلبِّ فلا يضرّك ليلاً أحرمت أو نهاراً ومسجد ذي الحليفة الّذي كان خارجاً عن السقائف عن صحن المسجد ثمَّ اليوم ليس شيء من السقائف منه .

١٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن عليِّ بن رئاب عن فضيل بن يسار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المعتمر عمرة مفردة يشترط على ربّه أن يحلّه حيث حبسه ومفرد الحجِّ يشترط على ربّه أن لم يكن حجّة فعمرة .

١٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن أبي المغرا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كانت بنو إسرائيل إذا قربت القربان تخرج نارٌ تأكل قربان من قبل منه وإنَّ الله جعل الإحرام مكان القربان .

باب ۹

نمازِ احرام

۱۔ فرمایا حضرت نے کوئی حرج نہیں چاہے رات میں احرام باندھے چاہے دن میں لیکن افضل یہ ہے کہ زوال شمس کے بعد ہو (حسن)۔

۲۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب کے بعد ہو سلام ختم کرنے کے بعد اور اگر نماز نافلہ ہو تو دو رکعت پڑھنے کے بعد احرام باندھے جونہی نماز سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم اور ان کی آل پر درود بھیجے اور کہے۔

اللّهمّ إنّي أسألك أن تجعلني ممّن استجاب لك وآمن بوعدك و اتّبع أمرك فإنّي عبدك وفي قبضتك لا أوقى إلّا ما وقيت، ولا آخذ إلّا ما أعطيت وقد ذكرت الحجّ فأسألك أن تعزم لي عليه على كتابك و سنّة نبيّك و تقوّيني على ماضعفت عنه و تسلّم منّي مناسكي في يسر منك و عافية و اجعلني من وفدك الّذين رضيت وارتضيت و سمّيت و كتبت اللّهمّ فتمّم لي حجّي و عمرتي، اللّهمّ إنّي أريد التمتّع بالعمرة إلى الحجّ على كتابك وسنّة نبيّك صلى الله عليه وآله فإن عرض لي شيء يحبسني فحلّني حيث حبستني لقدرك الّذي قدّرت عليّ، اللّهمّ إن لم تكن حجّة فعمرة أحرم لك شعري وبشري و لحمي و دمي و عظامي و مخّي و عصبي من النساء والثياب والطيب أبتغي بذلك وجهك والدّار الآخرة

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں تیرے فرمانبردار ہوں تیرے وعدے پر ایمان لاؤں تیرے حکم کو بجا لاؤں کہ میں تیرا عبد ہوں تیرے قبضہ میں ہوں تجھ جیسا وعدہ کا پورا کرنے والا نہیں اور جو تو دے اسے کوئی لینے والا نہیں تو نے حج کا حکم دیا میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب اور سنت نبی پر میرے ارادہ کو قائم رکھ۔ اور اگر مجھ سے کمزوری ظاہر ہو تو مجھے قوت دے اور میرے مناسک کو میری آسانی اور عافیت کے ساتھ قبول کرلے اور مجھے اپنے گھر کے ان آنے والوں میں قرار دے جن سے تو راضی ہو اور جن کو تو نے پسند کیا ہو اور جن کو تو نے نام اور کیفیت سے پکارا ہو میرے حج اور عمرہ کو پورا کر۔ یا اللہ میں عمرہ کے ساتھ حج

تمتع کا ارادہ کرتا ہوں تیری کتاب اور تیرے نبی کی سُنّت کے مطابق اگر کوئی شے مجھے اس امر خیر سے روکے تو میری اس رکاوٹ کو برطرف کر یا اللہ اگر حج نہ کر سکوں تو عمرہ ہی بجا لاؤں میں نے احرام باندھا ہے تاکہ میرے بال میری جلد میرا گوشت، میرا خون، میری ہڈی، میری مینگ اور میرے اعصاب عورتوں کے پاس جانے سے محفوظ رہیں اور خوشبو سے بھی میں تیری خوشنودی اور دار آخرت کی فلاح چاہتا ہوں۔

امام نے فرمایا احرام کے وقت یہ دعا ایک بار کر دو پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو جب زمین ہموار ہو تو سوار رہو یا تلبیہ کرو۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا اگر میں عمرۂ تمتع کا ارادہ کروں تو کیا کہوں فرمایا۔ یہ کہو

اللّٰهمّ إنّي اُريد أن أتمتّع بالعمرة إلى الحجّ على كتابك و سنّة نبيّك

یا اللہ میں تیری کتاب و سنت کے مطابق تمتع کے عمرہ کو بجا لاتا ہوں اور اگر چاہو تو یہ نیت میں رکھو لیکن الفاظ میں نہ کہو (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا آیا رسول اللہ نے رات کو احرام باندھا تھا یا دن میں فرمایا دن میں، میں نے کہا کس وقت فرمایا نماز ظہر کے بعد، میں نے کہا ہم کب احرام کی نیت کریں فرمایا تمہیں اختیار ہے رسول اللہ نے تو نماز ظہر کے وقت باندھا تھا کیونکہ پانی کم تھا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ملتا تھا اس لئے صبح کو لوگ لے آتے تھے اس کے بعد پانی لانے پر قادر نہ ہوتے تھے۔ (حسن)

۵۔ میں نے کہا ہمارے اصحاب مختلف ہیں حج کی دو صورتوں میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احرام حج مفرد کا باندھو اور جب کعبہ کا طواف کر لو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی سے فارغ ہو تو احرام کھول دو اور اسے عمرہ قرار دو اور کچھ لوگ کہتے ہیں احرام باندھو اور عمرہ حج تمتع کی نیت کرو، آپ کے نزدیک ان دونوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے فرمایا تمتع کی نیت کرو (موثق)

۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو وقت احرام کہے یا اللہ مجھے آزاد کر جس طرح تو نے مجھے پابند کیا ہے فرمایا وہ اسی طرح آزاد ہے جس طرح پابند ہوا فرمایا کہے یا نہ کہے (مجہول)

۷۔ حضرت نے فرمایا وہ شرط کرے یا نہ کرے وہ محل ہو گا جس طرح وہ بحالت احرام پابند ہوا ہے۔ (ض)

۸۔ ہمیں حضرت نے حکم دیا کہ تلبیہ کریں اور کسی شے کو نامزد نہ کریں اور فرمایا دل میں رکھنے والوں کو میں دوست رکھتا ہوں۔ (ض)

۹۔ فرمایا حضرت نے کہا چھپانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے پس تلبیہ کرو نام نہ لو۔ (موثق)۔

۱۰۔ میں نے حضرت سے کہا ایک شخص نے نماز واجب کے بعد احرام باندھا آیا اس کے لئے یہ کافی ہے فرمایا ہاں (موثق)

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسجد شجرہ میں نماز پڑھ چکو تو نماز کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر وہ کہو جو احرام والا کہتا ہے پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو ایک میل جب جنگل آجائے تو کھلے مقام میں آجاؤ تو تلبیہ کرو (م)

۱۲۔ میں نے پوچھا حج تمتع کے متعلق کہ تلبیہ کرو مسجد شجرہ سے کہے فرمایا ہاں رسولؐ اللہ نے بیدار مقام سے تلبیہ کیا اس لئے کہ لوگ تلبیہ سے واقف نہ تھے میں چاہتا ہوں کہ لوگ جانیں کہ تلبیہ کیسے کیا جاتا ہے۔ (مجہول)

۱۳۔ میں نے کہا جب کوئی بعد نماز واجب احرام باندھے تو کیا تلبیہ کرے اس وقت جبکہ اونٹ اٹھے یا بعد نماز بیٹھ کر۔ فرمایا جیسے چاہے کرے۔ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ امر وسعت وقت پر مبنی ہے ورنہ فضیلت اسی میں ہے کہ تلبیہ کرے۔ جیسے نبیؐ نے کیا۔ بیدار کے کنارے سے اور نہیں جائز ہے کسی کے لئے بیدار سے ایک میل آگے جاکر کرنا بلکہ وہیں سے تلبیہ کرے اور بیدار کا اوّل پہلا میل ہے جو تمہارے راستہ کے بائیں طرف ہے (موثق)

۱۴۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب پڑھو پھر حج یا حج تمتع کا احرام باندھو اور بغیر تلبیہ نکلو یہاں تک کہ تم چڑھو بیدار کے اول حصہ پر بائیں طرف کے پہلے میل پر، جب ہموار زمین آجائے تو سوار ہو یا پیادہ وہاں سے تلبیہ کرو، کوئی مضائقہ نہیں چاہے تم نے دن میں احرام باندھا ہو یا رات میں اور مسجد ذی الحلیفہ وہ ہے جو ان چھتوں سے خارج تھی جو صحن مسجد کے علاوہ تھیں اب ان چھتوں میں سے کچھ باقی نہیں۔ (حسن)

۱۵۔ فرمایا عمرہ مفردہ والا اپنے رب سے یہ شرط کرتا ہے کہ محل کرے اس کو جس حیثیت سے اسے پابند کیا ہے اور حج مفردہ میں وہ اپنے رب سے کہتا ہے اگر حج نہ ہو تو عمرہ ہی ہو جائے۔ (ض)

۱۶۔ فرمایا حضرت نے بنی اسرائیل جب قربانی پیش کرتے تھے تو آگ نکل کر اس قربانی کو کھا جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی جگہ احرام قرار دیا۔ (موثق)

﴿ باب التلبية ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ قال : سألته لِمَ جعلت التلبية ؟ فقال : إنَّ الله عزَّ وجلَّ أوحى إلى إبراهيم عليه السلام أن أذِّن في النّاس بالحجِّ يأتوك رجالاً وعلى كلِّ ضامر يأتين من كلِّ فجٍّ عميق » فنادى فاُجيب من كلِّ وجه يلبّون .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام أنَّ عليّاً صلوات الله عليه قال : تلبية الأخرس وتشهّده وقراءته القرآن في الصلاة تحريك لسانه وإشارته بإصبعه .

٣ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان عن صفوان ؛ و ابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : التلبية : «لبّيك اللّهمّ لبّيك لبّيك لا شريك لك لبّيك إنّ الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك لبّيك ذا المعارج لبّيك لبّيك داعياً إلى دار السلام لبّيك لبّيك غفّار الذّنوب لبّيك لبّيك أهل التلبية لبّيك لبّيك ذا الجلال والإكرام لبّيك لبّيك مرهوباً و مرغوباً إليك لبّيك لبّيك تبدىء والمعاد إليك لبّيك لبّيك كشّاف الكرب العظام لبّيك لبّيك عبدك وابن عبديك لبّيك لبّيك ياكريم لبّيك» تقول ذلك في دبر كلّ صلاة مكتوبة أو نافلة وحين ينهض بك بعيرك و إذا علوت شرفاً أو هبطت وادياً أو لقيت راكباً أو استيقظت من منامك و بالأسحار وأكثر ما استطعت منها واجهر بها وإن تركت بعض التلبية فلا يضرّك غير أنّ تمامها أفضل .

واعلم أنّه لابدّ من التلبيات الأربع في أوّل الكلام وهي الفريضة وهي التوحيد وبها لبّى المرسلون وأكثر من ذي المعارج فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان يكثر منها و أوّل من لبّى إبراهيم عليه السلام قال : «إنّ الله عزّ وجلّ يدعوكم إلى أن تحجّوا بيته» فأجابوه بالتلبية ، فلم يبق أحد أخذ ميثاقه بالموافاة في ظهر رجل ولا بطن امرأة إلّا أجاب بالتلبية .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن أسد بن أبي العلاء ، عن محمّد بن الفضيل ، عمّن رأى أبا عبدالله عليه السلام و هو محرم قد كشف عن ظهره حتّى أبداه للشمس و هو يقول : لبّيك في المذنبين لبّيك .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه، عن حمّاد ، عن حريز رفعه قال: إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله لمّا أحرم أتاه جبرئيل عليه السلام فقال له : مر أصحابك بالعجّ والثجّ والعجّ رفع الصوت بالتلبية والثجّ نحر البدن وقال : قال جابر بن عبدالله : مابلغنا الرّوحاء حتّى بحّت أصواتنا .

٦ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس بأن تلبّي وأنت على غير طهر وعلى كلّ حال .

۷ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن أبي سعيد المكاري ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس على النساء جهر بالتلبية .

۸ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن ابن فضّال ، عن رجال شتّى ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من لبّى في إحرامه سبعين مرّة إيماناً و احتساباً أشهدالله له ألف ألف ملك ببراءة من النّار و براءة من النفاق .

باب ۸۰

تلبیہ

۱۔ میں نے پوچھا تلبیہ کیوں ہے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے وحی کی ابراہیم علیہ السلام کو کہ تم لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ لوگ ہر طرف سے دبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر ہر گہری گھاٹی سے اس گھر کی طرف آئیں گے پس ابراہیم نے ندا کی ہر طرف سے لوگوں نے لبیک کر اس دعوت کو قبول کیا (حس)

۲۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ گونگے کا تلبیہ اور تشہد اور نماز میں قرأت اس کا زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ (ضو)

۳۔ میں نے تلبیہ کو پوچھا فرمایا یوں کہے۔

لبّيك اللّهم لبّيك لبّيك لا شريك لك لبّيك إنّ الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك لبّيك ذاالمعارج لبّيك لبّيك داعياً إلى دار السلام لبّيك لبّيك غفّار الذّنوب لبّيك لبّيك أهل التلبية لبّيك لبّيك ذاالجلال والإكرام لبّيك لبّيك مرهوباً و مرغوباً إليك لبّيك لبّيك تبدىء والمعاد إليك لبّيك لبّيك كشّاف الكرب العظام لبّيك لبّيك عبدك وابن عبديك لبّيك لبّيك ياكريم لبّيك

اور یہ نماز کے بعد کہو خواہ وہ نماز واجب ہو یا نافلہ اور جب تمہارا اونٹ تمہیں لے کر اٹھے اور جب تم بلند ہو یا جب وادی میں اترو یا کسی سوار سے ملو یا نیند سے بیدار ہو، صبح کے وقت اور زیادہ جتنا ممکن ہو آواز بلند

کہو اور اگر کچھ حصہ ترک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن پورا کہنا افضل ہے اور جان لو کہ وہ چاروں تلبیات ضروری ہیں جو اول کتاب میں مذکور ہوئیں وہ فریضہ ہے وہ توحید ہے مرسلین نے تلبیہ کیا ہے رسول اللہ اکثر تلبیہ کرتے تھے اور سب سے پہلے تلبیہ کرنے والے حضرت ابراہیم ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو حج کرنے کے لئے اپنے گھر بلاتا ہے پس تم تلبیہ سے جواب دو، پس کوئی شخص ایسا نہ رہا جس نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے لبیک نہ کہا ہو خواہ وہ پشت پدر میں بصورت نطفہ ہو یا رحم مادر میں (ض)

۴۔ راوی نے دیکھا ابو عبداللہ علیہ السلام کو بحالت احرام کہ دھوپ میں آپ کی پیٹھ کھلی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے ہیں لبیک ہے گنہگاروں میں لبیک ہے۔ (ض)

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جب احرام باندھا تو جبرئیل نے آکر کہا اپنے اصحاب عج اور ثج کا حکم دیجیے، عج یعنی بلند آواز سے کہنا تلبیہ کا اور ثج یعنی بدن کی قربانی اور جابر نے کہا فرمایا ہم روحا تک نہ پہنچے پائے تھے کہ ہماری آوازیں بیٹھ گئیں (مرفوع)

۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر تلبیہ بے طہارت بھی کیا جائے اور ہر حالت میں کیا جائے۔ (حسن)

۷۔ عورتوں کے لئے باآواز بلند تلبیہ نہیں (ض)

۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو بحالت احرام ستر بار تلبیہ کہے ایمان اور شمار کے ساتھ تو ہزار ہا فرشتے اسے دوزخ اور نفاق سے بچانے کے لئے اللہ سے درخواست کرتے ہیں۔ (موثق)

﴿باب ۸۱﴾

☆(ماينبغي تركه للمحرم من الجدال وغيره)☆

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «الحجّ أشهر معلومات فمن فرض فيهنّ الحجّ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحجّ» فقال: إنّ الله عزّ وجلّ اشترط على النّاس شرطاً وشرط لهم شرطاً قلت: فما الّذي اشترط عليهم وما الّذي اشترط لهم؟ فقال: أمّا الّذي اشترط عليهم فإنّه قال: «الحجّ أشهر معلومات فمن فرض فيهنّ الحجّ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحجّ» وأمّا ما شرط لهم فإنّه قال: «فمن تعجّل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخّر فلا إثم عليه لمن اتّقى» قال: يرجع لا ذنب له . قال: قلت: أرأيت من ابتلي بالفسوق ما عليه؟ قال: لم يجعل الله له حدّاً يستغفر الله ويلبّي . قلت: فمن ابتلي بالجدال ما عليه؟ قال: إذا جادل فوق مرّتين فعلى المصيب دم يهريقه و على المخطئ بقرة .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عبدالله بن سنان في قول الله عزّ وجلّ: «وأتمّوا الحجّ والعمرة لله» قال: إتمامها أن لا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحجّ.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير جميعاً، عن معاوية بن عمّار قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: إذا أحرمت فعليك بتقوى الله وذكر الله كثيراً وقلّة الكلام إلّا بخير فإنّ من تمام الحجّ والعمرة أن يحفظ المرء لسانه إلّا من خير كما قال الله عزّ وجلّ فإنّ الله عزّ وجلّ يقول: «فمن فرض فيهنّ الحجّ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحجّ» والرّفث الجماع، والفسوق الكذب والسباب، والجدال قول الرّجل لا والله، وبلى والله.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن أبان بن عثمان، عن أبي بصير، عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا حلف ثلاث أيمان متتابعات صادقاً فقد جادل وعليه دم وإذا حلف بيمين واحدة كاذباً فقد جادل وعليه دم.

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان، عن عبدالله بن مسكان، عن أبي بصير قال: سألته عن المحرم يريد أن يعمل العمل فيقول له صاحبه: والله لا تعمله فيقول: والله لأعملنّه، فيخالفه مراراً أيلزمه ما يلزم [صاحب] الجدال؟ قال: لا إنّما أراد بهذا إكرام أخيه إنّما ذلك ما كان [لله] فيه معصية.

٦ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب، عن أبي المغرا، عن سليمان بن خالد قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: في الجدال شاةٌ وفي السباب والفسوق بقرةٌ والرّفث فساد الحجّ.

باب ۸۱

مُحرم کو کیا کرنا چاہیئے

ا۔ فرمایا اس آیت کے متعلق حج معلوم چند مہینے ہیں پس جن مہینوں میں حج فرض ہے ان میں نہ زنا ہے نہ بداعمالی اور نہ لڑائی جھگڑا، ایک شرط لوگوں کے لئے رکھی ہے اور ان کے متعلق رکھی ہے میں نے پوچھا لوگوں کے لئے اور

ان کے متعلق کیا ہے فرمایا عشر ما دہی ہے کہ حج میں نہ جماع کرے نہ بدگوئی اور نہ لڑائی جھگڑا، اور رعایت یہ ہے کہ اگر دو یوم پہلے کرے تو گناہ نہیں اور دو یوم بعد ہو تو گناہ نہیں، مرد متقی کے لئے اور وہ گناہوں سے پاک ہو کر پلٹے گا۔ میں نے کہا جو بدگوئی عمل میں لائے گا اس کے لئے کیا سزا ہے فرمایا اللہ نے اس کے لئے کوئی سزا نہیں رکھی ہاں وہ استغفار کرنے کے بعد تلبیہ کرے۔ میں نے کہا جو لڑائی جھگڑا کرے فرمایا اگر دو بار سے زیادہ لڑے تو جو حق پر ہو وہ ایک بکری ذبح کرے اور جو غلطی پر ہو وہ ایک گائے کی قربانی کرے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا واتموا الحج والعمرۃ الخ فرمایا اتمام حج یہ ہے کہ نہ تو جماع کرے نہ جھوٹ بولے اور نہ گالی دے اور نہ جھگڑا کرے (ص)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب احرام باندھو تو تقویٰ کے ساتھ باندھو اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو اور جو بات کرو نیکی پر مبنی ہو حج وعمرہ کا تمام ہونا موقوف ہے اس امر پر کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن پر حج فرض ہے وہ جماع نہ کریں جھوٹ نہ بولیں اور جدال نہ کریں۔ رفث کے معنی جماع کے ہیں فسوق کے معنی جھوٹ اور گالی ہیں اور جدال جھوٹی قسم لا واللہ وبلیٰ واللہ کہہ کر۔

۴۔ اگر کوئی تین قسمیں سچی کھائے تو اس نے جدال کیا اس پر قربانی ہے (بکری کی) اور اگر جھوٹی ایک قسم کھائی ہے تو اس پر ایک قربانی ہے۔ (ض)

۵۔ میں نے اس محرم کے متعلق پوچھا جو ارادہ کرتا ہے کسی عمل کا اس سے اس کا ساتھی کہتا ہے واللہ مت کر وہ کہتا ہے واللہ میں ضرور کروں گا اس طرح چند بار مخالفت ہوتی ہے تو کیا یہ جدال کی تعریف میں آتا ہے فرمایا نہیں اس نے اس سے اپنے بھائی اکرام کا ارادہ کیا ہے اس میں معصیت نہیں۔ (ص)

۶۔ فرمایا جدال میں ایک بکری کی قربانی ہے اور گالی اور بدکاری میں گائے کی اور جماع کرنا فساد حج ہے (ض)

﴿باب ۸۲﴾

(مايلبس المحرم من الثياب ومايكره له لباسه)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن بعض أصحابنا عن بعضهم عليهم السلام قال : أحرم رسول الله صلى الله عليه وآله في ثوبي كرسف .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان ثوبا رسول الله صلى الله عليه وآله الّذي أحرم فيهما يمانيين عبري وظفار وفيهما كفّن

٣ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال :

كلّ ثوب يصلّى فيه فلا بأس أن يحرم فيه .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبدالكريم بن عمرو ، عن أبي بصير قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن الخميصة سداها أبريسم ولحمتها من غزل ، قال : لابأس بأن يحرم فيها إنّما يكره الخالص منه .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن شعيب أبي صالح ، عن خالد أبي العلاء الخفّاف قال : رأيت أباجعفر عليه السلام وعليه بردٌ أخضر وهو محرم .

٦ ـ محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت عنده جالساً فسئل عن رجل يحرم في ثوب فيه حرير فدعا بإزار قرقبيّ فقال : أنا اُحرم في هذا وفيه حرير .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المحرم يلبس الطيلسان المزرور ، فقال : نعم ، وفي كتاب عليّ عليه السلام لايلبس طيلسان حتى ينزع إزراره فحدّثني أبي إنّما كره ذلك مخافة أن يزرّه الجاهل عليه .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثل ذلك وقال : إنّما كره ذلك مخافة أن يزرّه الجاهل فأمّا الفقيه فلابأس أن يلبسه .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تلبس ثوباً له إزرار و أنت محرم إلّا أن تنكسه ولا ثوباً تدرّعه ولا سراويلاً إلّا أن لايكون لك إزار ولا خفّين إلّا أن لايكون لك نعلان ؛ قال : وسألته عن المحرم يقارن بين ثيابه الّتي أحرم فيها و غيرها ، قال : لابأس بذلك إذا كانت طاهرة .

١٠ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لابأس بأن يغيّر المحرم ثيابه ولكن إذا دخل مكّة لبس ثوبي إحرامه اللّذين أحرم فيهما وكره أن يبيعهما .

١٠ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم يتردّى بالثوبين ، قال : نعم و الثلاثة إن شاء يتّقي بها البرد والحرّ .

١٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عثمان ، عن عبدالرحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يلبس الخزّ ، قال : لا بأس .

١٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أحمد بن عائذ ، عن الحسين بن مختار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : يحرم الرَّجل في الثوب الأسود ؟ قال : لا يحرم في الثوب الأسود ولا يكفّن به الميّت .

١٤ ـ أحمد ، عن ابن محبوب ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن الرَّجل يحرم في ثوب وسخ ؟ قال : لا ولا أقول : إنّه حرام ولكن اُحبّ أن يطهّره وطهوره غسله ولا يغسل الرَّجل ثوبه الّذي يحرم فيه حتّى يحلّ وإن توسّخ إلّا أن يصيبه جنابة أو شيء فيغسله .

١٥ ـ أحمد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن خلوق الكعبة للمحرم أيغسل منه الثوب ؟ قال : لا هو طهور . ثمّ قال : إنّ بثوبي منه لطخاً .

١٦ ـ أحمد ، عن ابن فضّال ، عن المفضّل بن صالح ، عن ليث المراديّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الثوب المعلم هل يحرم فيه الرَّجل ؟ قال : نعم إنّما يكره الملحم .

١٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عبدالله بن هلال قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن الثوب يكون مصبوغاً بالعصفر ثمّ يغسل ألبسه وأنا محرم ؟ قال : نعم ليس العصفر من الطيب ولكن أكره أن تلبس ما يشهرك به النّاس .

١٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الثوب يصيبه الزَّعفران ثمّ يغسل فلا يذهب أيحرم فيه ؟ قال : لا بأس

به إذا ذهب ريحه ولو كان مصبوغاً كلّه إذا ضرب إلى البياض وغسل فلا بأس به

١٩ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان ، عن إسماعيل بن الفضل قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم يلبس الثوب قد أصابه الطيب ، قال : إذا ذهب ريح الطيب فليلبسه .

٢٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بأن يحرم الرّجل في ثوب مصبوغ بمشق ولا بأس بأن يحوّل المحرم ثيابه ، قلت : إذا أصابها شيء يغسلها ؟ قال : نعم وإن احتلم فيها .

٢١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يلبس لحافاً ظهارته حمراء وبطانته صفراء قد أتى له سنة وسنتان ، قال : مالم يكن له ريح فلا بأس وكلّ ثوب يصبغ و يغسل يجوز الإحرام فيه فإن لم يغسل فلا .

٢٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نصر ، عن نجيح ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : لا بأس بلبس الخاتم للمحرم ؛ وفي رواية أخرى لا يلبسه للزّينة .

باب ۸۲

لباس مُحرم

۱۔ فرمایا رسول اللہ احرام باندھتے تھے دو سوتی کپڑوں سے (مرسل)

۲۔ رسول اللہ کا احرام دو یمنی کپڑوں میں ہوتا عبری اور اظفار جن کے نام تھے اور ان ہی دونوں میں کفن دیا گیا تھا (حسن)

۳۔ فرمایا جس لباس میں نماز پڑھتا ہے اگر اسی کا احرام باندھے تو کوئی حرج نہیں (حسن)

۴۔ فرمایا وہ چادر جس کا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا اس کا احرام باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں خالص ریشم میں مکروہ ہے۔ (ض)

۵۔ میں نے دیکھا امام محمد باقر علیہ السلام بحالت احرام سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے (مجہول)

۶۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو ریشمی لباس احرام میں پہنے ہو جس میں کچھ ریشم ہو۔ آپ نے اپنا توشی زیر جامہ

منگوا کر فرمایا میں اس کا احرام باندھتا ہوں اس میں کچھ حریر شامل ہے۔ (م)

۷۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو طیلسان (طیلسان وہ چادر جو سر سے کندھوں کو شامل کرتے ہوئے اوڑھی جائے)۔ منقش کو احرام میں استعمال کرے۔ فرمایا ہاں کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ طیلسان کو نہ پہنے جب تک ازار کو علیحدہ نہ کرے میرے والد نے فرمایا یہ اس اندیشہ سے ہے کہ جاہل اس پر ازار کو نہ پہنے۔ (م)

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ یہی اور یہ بھی کہا کہ میں مکروہ جانتا ہوں اس امر کو کہ جاہل اسے بطور زیر جامہ استعمال کرے۔ ہاں تقیہ کی صورت میں مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۹۔ فرمایا احرام میں ایسا لباس نہ پہنو جس میں ازار ہو مگر اس کو علیحدہ کر کے اور نہ ایسا لباس جسے زرہ بنایا ہو اور نہ پاجامہ مگر جبکہ لنگ نہ ہو اور نہ موزے مگر جبکہ جوتا نہ ہو، میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو ان کپڑوں میں جن کا احرام باندھے ہے کوئی کپڑا ملائے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر پاک ہو (حسن)

۱۰۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر محرم اپنے لباس میں تبدیلی پیدا کر دے لیکن جب مکہ میں داخل ہو تو وہ دونوں کپڑے پہن لے جس میں احرام باندھا ہے اور ان کو فروخت کرنا مکروہ ہے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو دو کپڑے پہنے ہوئے ہے فرمایا ہاں اگر سردی اور گرمی سے بچانے کے لئے چاہے تو تیسرا کپڑا اوڑھ استعمال کرے۔

۱۲۔ فرمایا اگر محرم ریشمی لباس پہنے تو کوئی مضائقہ نہیں (مگر جب مکہ میں داخل ہو تو سوتی کپڑا پہنے) (م)

۱۳۔ فرمایا سیاہ کپڑوں میں احرام نہ ہو اور نہ میت کو کفن دیا جائے۔ (ض)

۱۴۔ میں نے پوچھا کیا میلے کپڑے میں احرام ہو سکتا ہے فرمایا نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ حرام ہے لیکن اسے طاہر کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور طہارت سے مراد اس کا دھونا ہے احرام والے کپڑے کو محل ہونے تک دھویا نہ جائے ہاں اگر جنابت ہو یا کوئی شے لگ جائے تو دھوئے (مجہول)

۱۵۔ میں نے پوچھا محرم کعبہ کے صابن سے کپڑا دھو سکتا ہے۔ فرمایا نہیں وہ طاہر ہوتا ہے پھر فرمایا اگر کوئی کپڑا ستھرا ہوا ہو تو خیر۔ (مجہول)

۱۶۔ میں نے پوچھا دھاری دار کپڑے میں احرام باندھا جا سکتا ہے فرمایا ہاں لیکن ریشمی تانے بانے کا نہ ہو (حسن)

۱۷۔ حضرت سے پوچھا گیا اس کپڑے کے متعلق جو زعفران میں رنگا گیا ہو کیا میں بحالت احرام اسے پہن لوں فرمایا ہاں زعفران خوشبو میں داخل نہیں لیکن میں ایسے لباس کو ناپسند کرتا ہوں جس سے انگشت نمائی ہو۔ (م)

۱۸۔ میں نے پوچھا اس کپڑے کے متعلق جس پر اثر زعفران ہو اور اسے دھویا جائے مگر وہ دور نہ ہو کیا اس میں احرام درست ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر اس کی خوشبو دور ہو جائے اگرچہ وہ کل زعفران سے رنگا ہوا ہو جب دھونے سے سفیدی

آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۱۹۔ میں نے پوچھا ایسا کپڑا احرام میں پہنا جائے جس میں خوشبو ہو، فرمایا جب اس کی خوشبو برطرف ہو جائے تو پہن لو۔ (موثق)۔

۲۰۔ فرمایا کوئی حرج نہیں ایسے کپڑے میں جو سرخ مٹی (گیرو) میں رنگا گیا ہو اور کوئی حرج نہیں اگر محرم اپنے کپڑوں کو پلٹ دے۔ میں نے کہا اگر کوئی شے لگ گئی ہو تو اسے دھو ڈالے فرمایا ہاں اگر اس میں احتلام ہوا ہو (مجہول)

۲۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص کے پاس ایسا لحاف ہے جس کا اوپر کا حصہ سرخ ہے اور اندر کا حصہ زرد اور ایک یا دو سال اس پر گزر گئے۔ فرمایا اگر بو باقی نہیں تو کوئی حرج نہیں اور ہر رنگین کپڑا اگر دھو ڈالا جائے تو اس میں احرام صحیح ہے ورنہ نہیں۔

۲۲۔ کوئی حرج نہیں اگر محرم انگوٹھی پہنے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ زینت کے لئے نہ پہنے۔

﴿ باب۵۹ ﴾

٭(المحرم يشدعلى وسطه الهميان و المنطقة)٭

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن صفوان الجمّال قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنَّ معي أهلي وأنا اُريد أن أشدَّ نفقتي في حَقوي ؟ فقال : نعم فإنَّ أبي عليه السلام كان يقول : من قوَّة المسافر حفظ نفقته .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم يشدُّ على بطنه العمامة ، قال : لا ، ثمَّ قال : كان أبي يقول : يشدُّ على بطنه المنطقة الّتي فيها نفقته يستوثق منها فإنّها من تمام حجّه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم يصرُّ الدَّراهم في ثوبه قال : نعم ويلبس المنطقة والهميان .

باب ۸۳

محرم اپنی کمر سے ہمیانی باندھ سکتا ہے

۱۔ میں نے کہا میرے ساتھ میرے اہل وعیال بھی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنی رقم کمر سے باندھوں فرمایا ہاں میرے والد ماجد فرماتے تھے مسافر کو اپنے نفقہ کی حفاظت بہت ضروری ہے (ض)

۲۔ میں نے پوچھا محرم اپنے پیٹ پر عمامہ لپیٹ لے فرمایا نہیں پھر فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ کمر پر پٹکا باندھے اور اس میں اپنی رقم رکھ لے کیونکہ یہ امر اتمام حج سے ہے (ح)

۳۔ فرمایا محرم اپنے کپڑوں میں درہم رکھ سکتا ہے اور اس کے اوپر پٹکا باندھ لے۔ (م)

﴿باب﴾

☆(مايجوز للمحرمة أن تلبسه من الثياب و الحلي ومايكره لها من ذلك)☆

١ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن عيص بن القاسم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : المرأة المحرمة تلبس ماشاءت من الثياب غير الحرير و القفّازين وكره النّقاب وقال : تسدل الثّوب على وجهها . قلت : حدُّ ذلك إلى أين ؟ قال : إلى طرف الأنف قدر ماتبصر .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العبّاس ، عن إسماعيل ابن مهران ، عن النّضر بن سويد ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن المرأة المحرمة أيُّ شيء تلبس من الثياب ؟ قال : تلبس الثياب كلّها إلّا المصبوغة بالزَّعفران والورس ولاتلبس القفّازين ولاحلياً تتزيّن به لزوجها ولاتكتحل إلّا من علّة ولاتمسُّ طيباً ولا تلبس حليّاً ولافرنداً ولابأس بالعلم في الثوب .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مرَّ أبوجعفر عليه السلام بامرأة متنقّبة وهي محرمة فقال : أحرمي وأسفري و أرخي ثوبك من فوق رأسك فإنّك إن تنقّبت لم يتغيّر لونك فقال رجل : إلى أين ترخيه ؟ فقال : تغطّي عينيها ، قال : قلت : يبلغ فمها ؟ قال : نعم ، وقال أبوعبدالله عليه السلام :

المحرمة لاتلبس الحلي ولا الثياب المصبغات إلا صبغ لايردع .

٤ ـ أبوعلي الأشعري ، عن محمد بن عبدالجبار ، عن صفوان ، عن عبدالرحمن بن الحجاج قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن المرأة يكون عليها الحلي والخلخال والمسكة والقرطان من الذهب والورق تحرم فيه وهو عليها وقدكانت تلبسه في بيتها قبل حجها أتنزعه إذا أحرمت أوتتركه على حاله ؟ قال : تحرم فيه وتلبسه من غير أن تظهره للرجال في مركبها ومسيرها .

٥ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي الحسن الأحمسي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن العمامة السابرية فيها علم حرير تحرم فيها المرأة ؟ قال : نعم إنما كره ذلك إذا كان سداه ولحمته جميعاً حريراً ، ثم قال أبوعبدالله عليه السلام : قد سألني أبو سعيد عن الخميصة سداها أبريسم أن ألبسها و كان وجد البرد فأمرته أن يلبسها .

٦ ـ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، أوغيره ، عن داود بن الحصين ، عن أبي عيينة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام مايحل للمرأة أن تلبس وهي محرمة قال : الثياب كلها ماخلا القفازين و البرقع والحرير ، قلت : تلبس الخز ؟ قال : نعم ، قلت : فإن سداه [ال]أبريسم وهو حرير ؟ قال : ما لم يكن حريراً خالصاً فلا بأس .

٧ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن عبدالله بن ميمون ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام قال : المحرمة لاتتنقب لأن إحرام المرأة في وجهها وإحرام الرجل في رأسه .

٨ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعيل بن الفضل قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المرأة هل تصلح لها أن تلبس ثوباً حريراً وهي محرمة ؟ قال : لاولها أن تلبسه في غير إحرامها .

٩ ـ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : مر أبوجعفر عليه السلام بامرأة محرمة قداستترت بمروحة فأماط المروحة بنفسه عن وجهها .

١٠ ـ عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ، عن حريز ، عن عامر بن جذاعة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : مصبّغات الثياب تلبسه المحرمة ؟ فقال : لا بأس به إلّا المفدم المشهور و القلادة المشهورة .

١١ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المرأة إذا أحرمت أتلبس السراويل ؟ قال : نعم ، إنّما تريد بذلك الستر .

باب ١٧٤

لباس محرمہ

۱۔ فرمایا حضرت نے محرمہ عورت جو چاہے پہنے سوائے ریشم کے اور دستانوں کے اور نقاب ڈالنا مکروہ ہے اور چہرہ پر کپڑا چھوڑے ۔ میں نے کہا کہاں تک فرمایا ناک کے کنارے تک تاکہ دیکھ سکے ۔ (م)

۲۔ میں نے پوچھا محرمہ عورت کے لباس کے متعلق فرمایا ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے مگر جو زعفران یا درس (ایک قسم کی گھاس جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رنگے ہوں وہ نہ پہنے اور نہ دستانے اور نہ وہ زیور جو اپنے شوہر کے لئے زینت کی غرض سے ہو اور سرمہ نہ لگائے سوائے مرض کی حالت کے ۔ اور خوشبو کو مس نہ کرے اور زیور نہ پہنے اور قرقد ۔ ایک قسم کا کپڑا نہ پہنے اور کپڑا دھاری دار ہو تو مضائقہ نہیں ۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایک نقاب پوش محرمہ عورت کی طرف سے گزرے فرمایا احرام باندھ سفر کر اور اپنے کپڑے اپنے سر کے نیچے ڈال اگر تو نے نقاب ڈالی تو تیرا رنگ متغیر نہ ہوگا کسی نے پوچھا کتنا نیچا ڈالے فرمایا اتنا کہ آنکھوں کو ڈھانپ لے ۔ میں نے کہا اس کے منہ تک پہنچ جائے فرمایا ہاں اور حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا محرمہ زیور نہ پہنے ، رنگین اور خوشبودار بھی نہ ہو ۔ (حسن)

۴۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو زیور پازیب ، کنگن اور گوشوارے سونے اور چاندی کے پہنے ہو اور محرمہ ہو اور یہ زیور وہ اپنے گھر میں بھی پہنے رہتی ہو حج سے پہلے آیا وہ بحالت احرام اتار دے یا بدستور پہنے رہے فرمایا پہنے رہے لیکن خواہ سوار ہو یا پیادہ وہ لوگوں پر اس زینت کو ظاہر نہ کرے ۔

۵۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا عمامہ سابری کے متعلق جس میں ریشم کی دھاری ہوتی ہے کیا عورت احرام میں استعمال کرسکتی ہے فرمایا ہاں لیکن مکروہ ہے اگر اس کا تانا بانا حریر کا ہو ۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے

کہ مجھ سے ابوسعید نے خمیقہ کپڑے کے متعلق پوچھا جس کا تانا ریشم کا ہوتا ہے کیا میں اسے پہن لوں درآنحالیکہ سردی ہو میں نے اسے پہننے کا حکم دیا۔(مجہول)

۶۔ میں نے پوچھا محرمہ عورت کے لیے کیسا لباس ہونا چاہیے فرمایا ہر طرح کا کپڑا پہن سکتی ہے سوائے دستانوں کے برقع کے اور حریر کے، میں نے کہا خز پہن لے فرمایا ہاں چاہیے اس کا تانا ریشم کا ہو، فرمایا اگر خالص ریشم نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔(ض)

۷۔ فرمایا عورت چہرہ پر نقاب نہ ڈالے کیونکہ احرام عورت اس کے چہرے میں ہے اور مرد کا اس کے سر میں۔(موثق)

۸۔ میں نے پوچھا احرام میں عورت ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے فرمایا نہیں ہاں بغیر احرام پہن سکتی ہے(موثق)

۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام ایک محرمہ عورت کی طرف سے گزرے تو پنکھے سے منہ چھپائے ہوئے تھی آپ نے اس کے چہرے سے پنکھا ہٹا دیا۔(حسن)

۱۰۔ میں نے پوچھا محرمہ عورت رنگین کپڑے پہن لے۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے مگر مقدم مشہور اور قلادہ مشہورہ (حسن)

۱۱۔ میں نے اس محرمہ کے متعلق پوچھا جو پاجامہ پہنے ہو فرمایا ٹھیک ہے جبکہ اس کا مقصد ستر ہو (مرسل)

﴿باب ۸۵﴾

☆(المحرم يضطر الى مالايجوز له لبسه)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ ابن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل هلكت نعلاه ولم يقدر على نعلين ، قال : له أن يلبس الخفّين إذا اضطرّ إلى ذلك و ليشقّه من ظهر القدم و إن لبس الطيلسان فلا يزرّه عليه فإن اضطرّ إلى قباء من برد ولايجد ثوباً غيره فليلبسه مقلوباً ولا يدخل يديه في يدي القباء .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن رفاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يلبس الخفّين و الجوربين ، قال : إذا اضطرّ إليهما

٣ ـ سهل ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن جعفر عليه السلام أنّ عليّاً عليه السلام كان لايرى بأساً بعقد الثوب إذا قصر ثمّ يصلّي [فيه] و إن كان محرماً .

٤ ـ سهل ، عن أحمد بن محمّد ، عن مثنّى ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا بأس بأن يحرم الرّجل وعليه سلاحه إذا خاف العدوّ.

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن مثنّى الحنّاط ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اضطرّ إلى ثوب وهو محرم و ليس معه إلّا قباء فلينكسه وليجعل أعلاه أسفله و يلبسه ؛ وفي رواية اُخرى يقلّب ظهره بطنه إذا لم يجد غيره .

٦ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن عبدالرحمن ، عن حمران ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : المحرم يلبس السّراويل إذا لم يكن معه إزار ويلبس الخفّين إذا لم يكن معه نعل .

باب ۸۵

لباس میں محرم کی اضطراری حالت

۱۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کی جوتی ٹوٹ گئی ہو اور نئی جوتی خریدنے کی طاقت نہ رکھتا ہو فرمایا وہ موزے پہن لے جبکہ اس طرف مضطر ہو اور پشت پا کے حصہ کو پھاڑ دے اور اگر طیلسان (لمبی چادر) پہنے ہو تو ازار نہ پہنے اور اگر سردی معلوم ہو اور دوسرا کپڑا نہ ہو، طیلسان کو الٹے کر پہنے لیکن اپنا ہاتھ قبا کی آستینوں میں نہ ڈالے (ض)

۲۔ میں نے پوچھا محرم موزے اور جرابیں پہن لے فرمایا بصورت اضطرار (م)

۳۔ حضرت علی علیہ السلام کوئی اندیشہ نہ کرتے تھے اس میں کہ جب کپڑا چھوٹا ہوتا تو اسے کمر سے باندھ لیتے اگر محرم ہوتے (ض)

۴۔ فرمایا اگر کسی کو دشمن سے خوف ہو تو وہ حالت احرام میں ہتھیار باندھ سکتا ہے (ض)

۵۔ فرمایا جب کسی محرم کے پاس ایک ہی قبا ہو تو وہ اسے ادھیڑ کر نیچے کا حصہ اوپر کرے اور پہن لے۔ (حسن)

" اور ایک روایت میں ہے کہ جب دوسرا لباس ہو تو اس کو الٹا کر کے پہنے یعنی اندر والا حصہ اوپر کرے۔

۶۔ فرمایا محرم لنگی باندھے اگر اس کے پاس ازار نہ ہو اور موزہ پہن لے اگر جوتا نہ ہو۔ (مرسل)

﴿باب ۸۶﴾

☆(مایجب فیه الفداء من لبس الثیاب)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عليِّ بن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من لبس ثوباً لاينبغي له لبسه وهو محرم ففعل ذلك ناسياً أوساهياً أو جاهلاً فلاشيء عليه ومن فعله متعمّداً فعليه دم .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن ضروب من الثّياب مختلفة يلبسها المحرم إذا احتاج ما عليه ؛ قال : لكلِّ صنف منها فداء .

باب ۸۶

فدیہ لباس

۱۔ اگر کوئی احرام میں ایسا لباس پہن لے جو اسے نہیں پہننا چاہیے خواہ بھول کر یا سہو سے یا از روئے جہالت تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر قصداً ایسا کرے تو اس کو قربانی دینا لازم ہوگا۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا اگر محرم حسب ضرورت مختلف قسم کا لباس پہنے فرمایا ہر قسم کے لیے فدیہ دینا ہوگا (حسن)

﴿باب ۸۷﴾

☆(الرجل یحرم فی قمیص أو یلبسه بعد مایحرم)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ؛ و غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أحرم و عليه قميص ، قال : ينزعه ولايشقّه و إن كان لبسه بعد ما أحرم شقّه و أخرجه ممّايلي رجليه .

٢ ـ أبوعليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن خالد بن محمّد الأصمّ قال : دخل رجلٌ المسجد الحرام وهو محرم فدخل في الطواف وعليه قميص و

كساء فأقبل النّاس عليه يشقّون قميصه وكان صلباً فرآه أبوعبدالله عليه السلام وهم يعالجون قميصه يشقّونه، فقال له: كيف صنعت؟ فقال: أحرمت هكذا في قميصي وكسائي، فقال: انزعه من رأسك ليس ينزع هذا من رجليه إنّما جهل؛ فأتاه غير ذلك فسأله فقال: ما تقول في رجل أحرم في قميصه؟ قال: ينزعه من رأسه.

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال: إن لبست ثوباً في إحرامك لايصلح لك لبسه فلبّ وأعد غسلك وإن لبست قميصاً فشقّه وأخرجه من تحت قدميك.

باب ۸۴

قمیص میں احرام

۱۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو بحالت احرام قمیص پہنے ہو فرمایا اسے اتار دے اور پھاڑے نہیں اور اگر بعد احرام اسے پہنے تو اسے پھاڑ دے اور پیروں کی طرف سے نکالے۔ (حسن)

۲۔ ایک شخص مسجد حرام میں بحالت احرام قمیص پہنے ہوئے آیا اور طواف کرنے لگا لوگوں نے اس کی قمیص اور چادر کو پھاڑنا شروع کیا اور وہ سخت تھی حضرت نے اسے دیکھا اور وہ قمیص کو اتار رہے تھے اور پھاڑ رہے تھے آپ نے اس سے کہا کیوں تو نے پہنی، اس نے کہا یہی قمیص پہنے کرتی فرمایا اسے اتار اپنے سر کی طرف سے پیروں کی طرف سے نہیں وہ جاہل مسئلہ تھا اسے دوسری دی گئی۔ حضرت سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں جو احرام میں قمیص پہنے ہو فرمایا وہ اتارے سر کی طرف سے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا جب تم احرام کا لباس پہنو اور وہ پہننے کے قابل نہ ہو تو تلبیہ کرو اور غسل دوبارہ کرو اور اگر دوسری قمیص نہ ہو تو اسے قدموں کے نیچے سے نکالو۔ (حسن)

﴿ باب ۸۵ ﴾

☆(المحرم يغطي رأسه أو وجهه متعمداً أو ناسياً)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد؛ وسهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن

ابن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت : المحرم يؤذيه الذُّباب حين يريد النوم يغطّي وجهه ؟ قال : نعم ، ولا يخمر رأسه ؛ والمرأة عند النوم لا بأس بأن تغطّي وجهها كلّه عند النوم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن سنان ، عن عبد الملك القمّيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : المحرم يتوضّأ ثمّ يجلّل وجهه بالمنديل يخمره كلّه ، قال : لا بأس .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم ينام على وجهه على زاملته قال : لا بأس [به]

٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن عبد الرَّحمن قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يجد البرد في اُذنيه يغطّيهما ؟ قال : لا .

باب ۸۸

مُحرم کا قصداً یا بھول کر اپنا چہرہ چھپانا

۱۔ میں نے کہا اگر سوتے وقت مُحرم کو مکھیاں اذیت دیں تو کیا وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لے۔ فرمایا ہاں لیکن سر کو نہ ڈھانپے البتہ عورت سوتے وقت اگر کل چہرہ اور سر ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں۔ (م)

۲۔ پوچھا میں نے اگر کوئی مُحرم وضو کر کے اپنے کپڑے کے کنارے سے اپنا چہرہ صاف کرے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (ض)

۳۔ میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے بار برداری کے اونٹ پر چہرہ رکھ کر سو جائے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (حس)

۴۔ میں نے پوچھا اگر کسی مُحرم کے کانوں کو سردی لگے تو وہ ڈھک سکتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ (م)

﴿باب ۸۹﴾

☆(الظلال للمحرم)☆

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن جعفر بن المثنّى الخطيب ، عن محمّد بن الفضيل ؛ وبشر بن إسماعيل قال : قال لي محمّد [بن إسماعيل] : ألا أسرُّك يا ابن مثنّى ؟

قال : قلت : بلى وقمت إليه ، قال : دخل هذا الفاسق آنفاً فجلس قبالة أبي الحسن عليه السلام ثمّ أقبل عليه فقال له : يا أبا الحسن ما تقول في المحرم أيستظلّ على المحمل ؟ فقال له : لا ، قال : فيستظلّ في الخباء ؟ فقال له : نعم ، فأعاد عليه القول شبه المستهزئ يضحك فقال : يا أبا الحسن فما فرق بين هذا وهذا ؟ فقال : يا أبا يوسف إنّ الدّين ليس بقياس كقياسكم أنتم تلعبون بالدّين إنّا صنعنا كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله وقلنا : كما قال رسول الله صلى الله عليه وآله : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يركب راحلته فلا يستظلّ عليها وتؤذيه الشمس فيستر جسده بعضه ببعض وربّما ستر وجهه بيده وإذا نزل استظلّ بالخباء وفيء البيت وفيء الجدار .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الظلال للمحرم ، فقال : اضح لمن أحرمت له قلت : إنّي محرور وإنّ الحرّ يشتدّ عليّ ؟ قال : أما علمت أنّ الشمس تغرب بذنوب المحرمين .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن عليّ بن الريّان ، عن قاسم الصيقل قال : ما رأيت أحداً كان أشدّ تشديداً في الظلّ من أبي جعفر عليه السلام كان يأمر بقلع القبّة و الحاجبين إذا أحرم .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألته عن المرأة يضرب عليها الظلال وهي محرمة ، قال : نعم قلت : فالرّجل يضرب عليه الظلال وهو محرم ، قال : نعم إذا كانت به شقيقة ويتصدّق بمدّ لكلّ يوم .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع قال : كتبت إلى الرّضا عليه السلام : هل يجوز للمحرم أن يمشي تحت ظلّ المحمل ؟ فكتب : نعم ، قال : وسأله رجل عن الظلال للمحرم من أذى مطر أو شمس و أنا أسمع فأمره أن يفدي شاة ويذبحها بمنى .

٦ ـ أحمد ، عن عليّ بن أحمد بن أشيم ، عن موسى بن عمر ، عن محمّد بن منصور ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الظلال للمحرم ، قال : لا يظلّل إلّا من علّة مرض .

٧ ـ أحمد ، عن عثمان بن عيسى الكلابي قال : قلت لأبي الحسن الأوّل عليه السلام : إنّ عليّ بن شهاب يشكو رأسه والبرد شديد ويريد أن يحرم ؟ فقال : إن كان كما زعم فليظلّل وأمّا أنت فاضح لمن أحرمت له .

٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن إسماعيل بن عبدالخالق قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام هل يستتر المحرم من الشمس ؟ فقال : لا ، إلّا أن يكون شيخاً كبيراً ـ أو قال ذاعلة ـ .

٩ ـ أحمد بن محمّد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : قلت للرّضا عليه السلام : المحرم يظلّل على محمله ويفتدي إذا كانت الشمس و المطر يضرّان به ؟ قال : نعم ، قلت : كم الفداء ؟ قال : شاة .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الكاهليّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس بالقبّة على النساء والصبيان وهم محرمون .

١١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبيّ ، عن المعلّى بن خنيس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يستتر المحرم من الشمس بثوب ولابأس أن يستتر بعضه ببعض .

١٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن بكر بن صالح قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام : أنّ عمّتي معي وهي زميلتي والحرّ تشتدّ عليها إذا أحرمت فترى لي أن اُظلّل عليّ وعليها فكتب عليه السلام : ظلّل عليها وحدها .

١٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألته عن المحرم أيتغطّى ؟ قال : أمّا من الحرّ والبرد فلا .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عمّن ذكره ، عن أبي عليّ بن راشد قال : سألته عن محرم ظلّل في عمرته ، قال : يجب عليه دم ، قال : وإن خرج إلى مكّة وظلّل وجب عليه أيضاً دم لعمرته ودم لحجّته .

١٥ ـ عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نجران ، عن محمّد بن الفضيل قال : كنّا في دهليز يحيى بن خالد بمكّة و كان هناك أبو الحسن موسى عليه السلام و

أبو يوسف فقام إليه أبو يوسف و تربّع بين يديه فقال: يا أبا الحسن جعلت فداك المحرم يظلّل؟ قال: لا، قال: فيستظلّ بالجدار و المحمل و يدخل البيت و الخباء؟ قال: نعم قال: فضحك أبو يوسف شبه المستهزىء فقال له أبو الحسن عليه السلام: يا أبا يوسف إنّ الدّين ليس بالقياس كقياسك و قياس أصحابك إنّ الله عزّ وجلّ أمر في كتابه بالطلاق و أكّد فيه بشاهدين و لم يرض بهما إلّا عدلين و أمر في كتابه بالتزويج و أهمله بلا شهود فأتيتم بشاهدين فيما أبطل الله و أبطلتم شاهدين فيما أكّد الله عزّ وجلّ و أجزتم طلاق المجنون و السكران، حجّ رسول الله صلى الله عليه وآله فأحرم و لم يظلّل و دخل البيت و الخباء واستظلّ بالمحمل و الجدار فعلنا كما فعل رسول الله صلى الله عليه وآله، فسكت.

باب ۸۹

محرم کے لئے سایہ

۱۔ مجھ سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا اے ابن مثنیٰ کیا میں تجھے خوش کردوں میں نے کہا ہاں بس یہ فاسق مجھے ساتھ لئے امام علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور سامنے بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے ابوالحسنؑ بتایئے کیا محرم محمل میں اپنے سر پر سایہ کر سکتا ہے فرمایا نہیں ۔ اس نے کہا اور خیمہ میں فرمایا کر سکتا ہے اس نے پھر یہی سوال کیا اور مسخرہ پن کے ساتھ کہنے لگا اے ابوالحسن پھر ان دونوں میں فرق کیا ہوا حضرت نے فرمایا اے ابو یوسف دین میں قیاس کو دخل نہیں، تم دین کے ساتھ کھیلتے ہو اور ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا۔ حضرت سواری میں تھے جو سایہ کرنے والی چیز ہوتی اس کے سایہ میں نہ بیٹھتے، جب دھوپ سے اذیت ہوتی تو جسم کے ایک عضو سے دوسرے عضو کو چھپاتے مثلاً چہرہ کا ہاتھ رکھ لیتے اور جب سواری سے اترتے تو خیمہ میں یا گھر میں دیوار کے سایہ میں آجاتے۔ (ض)

۲۔ میں نے محرم کے سایہ میں جانے کے متعلق پوچھا فرمایا ذرا واضح بیان کرو، میں نے کہا میں گرم مزاج ہوں گرمی میرے اوپر زیادہ اثر کرتی ہے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ دھوپ محرمین کے گناہ دور کر دیتی ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے زیادہ کسی کو گرمی برداشت کرنے والا نہیں پایا احرام کی حالت میں حکم دیتے تھے قبہ اور پردوں کے برطرف کر دینے کا۔ (مجہول)

۴۔ میں نے پوچھا کیا عورت احرام میں زیر سایہ رہ سکتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا اور مرد فرمایا اگر اسے درد

شقیقہ لاحق ہو اس صورت میں ہر روز کے لئے ایک مُد تصدق کرے۔ (ض)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا، آیا مُحرِم کے لئے جائز ہے کہ وہ محمل کے سایہ کے نیچے چلے آپ نے لکھا ہاں، ایک شخص نے پوچھا اگر مُحرِم کو بارش یا دھوپ اذیت دے۔ حضرت نے فرمایا ایک بکری بطور کفارہ منیٰ میں ذبح کرے (م)

۶۔ فرمایا مرض کی حالت میں سایہ میں آسکتا ہے (مجہول)

۷۔ میں نے کہا علی شہاب درد میں مبتلا ہے اور سخت سردی ہے اور احرام کا ارادہ رکھتا ہے فرمایا اگر یہ صورت ہے تو وہ سایہ میں چلا جائے۔ (موثق)

۸۔ میں نے پوچھا کیا مُحرِم سورج سے بچ کر سایہ میں آجائے فرمایا نہیں، ہاں اگر زیادہ بوڑھا ہو یا بیمار ہو تو سایہ میں رہ سکتا ہے۔ (م)

۹۔ میں نے کہا کیا مُحرِم محمل کے سایہ میں رہ سکتا ہے اور فدیہ دے جبکہ دھوپ یا بارش اس کے لئے مضر ہو فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا فدیہ کیا ہے فرمایا ایک بکری (م)

۱۰۔ بحالت احرام عورتیں اور بچے تحت قبہ رہ سکتے ہیں۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا مُحرِم دھوپ سے بچنے کے لئے کپڑے سے سایہ نہ کرے اور کوئی حرج نہیں اگر بعض اعضاء کا بعض اعضاء سے سایہ کرے۔ (موثق)

۱۲۔ میں نے لکھا میری پھوپی بحالت احرام گرمی کی شدت سے سایہ چاہتی ہے آیا میں اپنے اور اس کے اوپر سایہ کروں فرمایا صرف اس کے ہی اوپر۔ (ض)

۱۳۔ میں نے پوچھا مُحرِم اپنے کو ڈھانپ لے فرمایا گرمی اور سردی کی وجہ سے نہیں۔ (ض)

۱۴۔ میں نے کہا ایک مُحرِم عمرہ کے احرام میں سایہ میں آگیا فرمایا اسے قربانی کرنا ہوگی میں نے کہا اگر وہ مکہ سے نکل کر سایہ میں آئے۔ فرمایا ایک قربانی عمرہ کی اور ایک حج کی کرنا ہوگی۔ (مرسل)

۱۵۔ ہم یحییٰ بن خالد کے یہاں مکہ میں تھے اور وہاں امام موسیٰ کاظمؑ اور ابو یوسف تھے۔ ابو یوسف پالتی مار کر حضرت کے سامنے بیٹھا اور کہنے لگا اے ابوالحسن کیا مُحرِم سایہ میں بیٹھ جائے۔ فرمایا نہیں، اس نے کہا دیوار محمل کے سایہ میں اگر آجائے اور گھر اور خیمہ میں چلا جائے اس کے لئے جائز ہے فرمایا ہاں، اس نے از راہ تمسخر ہنس کر کہا یہ کیا بات ہوئی۔ فرمایا اے ابو یوسف دین کی بنیاد تمہارے اور تمہارے اصحاب کے قیاس پر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے طلاق میں بتاکید دو گواہ عادل سننے والے ہوں اور تزویج میں گواہوں کی ضرورت نہیں رکھی پس تم دو گواہ لیتے ہو اس میں جس میں خدا نے گواہی کو باطل قرار دیا ہے اور نہیں ضرورت سمجھتے اس میں جہاں خدا نے تاکید کی ہے اور تم نے مجنون اور نشہ میں بے ہوش کی طلاق کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں رسول اللہ نے احرام

حج باندھا تو سایہ میں نہیں گئے لیکن جب گھر میں داخل ہوئے یا خیمہ میں گئے اور محمل اور دیوار کے سایہ میں رہے پس ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا۔ (ض)

باب ۹۰

(ان المحرم لا یرتمس فی الماء)

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يرتمس المحرم في الماء .

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان ، عن يعقوب بن شعيب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يرتمس المحرم في الماء ولا الصائم .

باب ۹۰

محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے

۱۔ فرمایا محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا حضرت نے محرم اور روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (م)

باب ۹۱

(الطيب للمحرم)

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تمسّ شيئاً من الطيب ولا من الدّهن في إحرامك واتّق الطيب في طعامك و أمسك على أنفك من الرّائحة الطيّبة ولا تمسك عنه من الرّيح المنتنة فإنّه لا ينبغي للمحرم أن يتلذّذ بريح طيّبة .

۲ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله

عليه السلام قال : لايمسّ المحرم شيئاً من الطيب ولاالرّيحان ولا يتلذّذبه ولا بريح طيّبة فمن ابتلي بشيء من ذلك فليتصدّق بقدر ماصنع قدرسعته .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من أكل زعفراناً متعمّداً أوطعاماً فيه طيب فعليه دم ، فإن كان ناسياً فلاشيء عليه ويستغفر الله عزّ وجلّ .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المحرم يمسك على أنفه من الرّيح الطيّبة ولايمسك على أنفه من الرّيح المنتنة .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل قال : رأيت أباالحسن عليه السلام كشف بين يديه طيب لينظر إليه وهو محرم فأمسك على أنفه بثوبه من ريحه .

٦ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم مثله وقال : لابأس بالرّيح الطيّبة فيما بين الصّفا والمروة من ريح العطّارين ولايمسك على أنفه .

٧ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان بن عثمان ، عن الحسن بن زياد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الإشنان فيه الطيب اغسل به يديّ وأنا محرم ؟ قال : إذا أردتم الإحرام فانظروا مزاودكم فاعزلوا الّذي لاتحتاجون إليه ، وقال : تصدّق بشيء كفارة للإشنان الّذي غسلت به يدك .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المحرم يصيب ثوبه الطيب قال : لابأس بأن يغسله بيد نفسه .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبدالكريم ، عن الحسن بن هارون قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي أكلت خبيصاً حتّى شبعت وأنا محرم ؟ فقال : إذا فرغت من مناسكك وأردت الخروج من مكّة فابتع بدرهم تمراً فتصدّق به فيكون كفّارة لذلك ولما دخل في إحرامك ممّا لاتعلم .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ؛ عن محمّد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ،

عن أبيه قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ماتقول في الملح فيه زعفران للمحرم ؟ قال : لاينبغي للمحرم أن يأكل شيئاً فيه زعفران ولا شيئاً من الطيب .

١١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى بن عمران الحلبي ، عن المعلى أبي عثمان ، عن معلى بن خنيس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كره أن ينام المحرم على فراش أصفر أو على مرفقة صفراء

١٢ ـ أبوعلي الأشعري ، عن محمد بن عبدالجبار ، عن صفوان ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاتمس ريحاناً وأنت محرم ولا شيئاً فيه زعفران ولاتطعم طعاماً فيه زعفران .

١٣ ـ صفوان ، عن أبي المغرا قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم يغسل يده بالأشنان ، قال : كان أبي يغسل يده بالحرض الأبيض .

١٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن معاوية بن عمار قال: لا بأس بأن تشم الإذخر والقيصوم والخزامى والشيح وأشباهه وأنت محرم .

١٥ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبدالله بن هلال ، عن عبدالله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يمس الطيب و هو نائم لايعلم ؟ قال : يغسله وليس عليه شيء ؟ و عن المحرم يدهنه الحلال بالدهن الطيب والمحرم لايعلم ماعليه ؟ قال يغسله أيضاً وليحذر .

١٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن العباس بن معروف ، عن علي بن مهزيار قال : سألت ابن أبي عمير ، عن التفاح والأترج والنبق وماطاب ريحه ، قال : تمسك عن شمه و تأكله .

١٧ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يأكل الأترج ؟ قال : نعم ، قلت : له رائحة طيبة ، قال : الأترج طعام ليس هو من الطيب .

۱۸ ۔ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الحنّاء فقال : إنَّ المحرم ليمسّه ويداوي به بعيره وما هو بطيب ومابه بأس .

۱۹ ۔ أبو عليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن العبّاس بن عامر عن حمّاد بن عثمان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي جعلت ثوبي إحرامي مع أثواب قد جمّرت فأجد من ريحها ، قال : فانشرها في الرّيح حتّى يذهب ريحها .

باب ۹۱

مُحرم اور خوشبو

۱۔ فرمایا مُحرم خوشبو استعمال نہ کرے اور نہ تیل اور خوشبو دار کھانے سے پرہیز کرو اور خوشبو بھی مت سونگھو اور نہ بدبو دار چیز سونگھو، مُحرم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ خوشبو سے لذت حاصل کرے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت نے مُحرم کسی طرح کی خوشبو مس نہ کرے اور نہ ریحان سے لذت حاصل کرے اور نہ کسی خوشبو سے اگر مجبور ہو کسی شے کے سونگھنے پر تو تصدق کرے بہ قدر اپنی حیثیت کے۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا جو قصداً زعفران کھائے یا ایسی چیز جس میں خوشبو ہو تو اس کو قربانی دینا ہوگی اور اگر بھول کر کھایا ہے تو اس پر کچھ نہیں اللہ سے معافی مانگے۔ (ض)

۴۔ فرمایا مُحرم ناک سے نہ کوئی خوشبو سونگھے نہ بدبو (حسن)

۵۔ فرمایا اگر مُحرم کو کوئی خوشبو کھولنا پڑے تو ناک کو کپڑے سے بند کرے۔ (م)

۶۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر صفا و مروہ کے درمیان عطاروں کی دکانوں سے خوشبو کی لپٹ آئے البتہ اپنی ناک سے سونگھے نہیں (حسن)

۷۔ میں نے کہا اگر اشنان گھاس سے جس میں خوشبو ہو میں بحالت احرام اپنے ہاتھ دھولوں۔ فرمایا جب تم احرام کا ارادہ کرو تو اپنے زادِ راہ پر نظر ڈالو جس کی ضرورت نہ ہو اسے علیحدہ کر لو اور اگر اشنان سے ہاتھ دھوئے ہیں تو بطور کفارہ اس میں سے دو۔ (ض)

۸۔ فرمایا اگر کسی محرم کے کپڑوں کو خوشبو لگ جائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے دھو ڈالے۔ (حسن)

۹۔ میں نے کہا میں نے شکم سیر خبیص (وہ کھانا جس میں زعفران ہو) کھایا ہے بحالت احرام، فرمایا جب مناسک حج سے فارغ ہو تو ایک درہم کی کھجوریں خرید کر تصدق کر دو وہی کفارہ ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔ (م)

۱۰۔ پوچھا کیا محرم جس نمک میں زعفران ملا ہو کھائے فرمایا محرم کو نہیں چاہیئے کہ وہ زعفران ملی ہوئی کوئی شے کھائے (حسن)

۱۱۔ فرمایا مکروہ ہے محرم کے لئے زرد فرش یا تکیہ پر سونا۔ (مختلف فیہ)

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بحالتِ احرام خوشبو کو مس نہ کرو اور نہ اس کھانے کو کھاؤ جس میں زعفران ہو (م)

۱۳۔ فرمایا محرم اشنان سے ہاتھ نہ دھوئے میرے والد اشنان ابیض سے ہاتھ دھوتے تھے (یہ ایک قسم کی سفید گھاس ہے جس سے ہاتھ دھوتے ہیں) (م)

۱۴۔ اگر مذکورہ خوشبوؤں کو سونگھے تو کوئی حرج نہیں۔ (م)

۱۵۔ میں نے پوچھا محرم بہ حالت خواب لاعلمی میں خوشبو سونگھ لے۔ فرمایا اس کپڑے کو دھو ڈالے اس پر کوئی الزام نہیں، میں نے کہا اگر پاک خوشبودار تیل لگائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا خوشبو ہے فرمایا اسے بھی دھوئے اور پرہیز کرے۔ (مجہول)

۱۶۔ میں نے پوچھا سیب، لیمو، بیر اور ہر اس چیز کے متعلق جس کی خوشبو اچھی ہو فرمایا کھاؤ سونگھو مت (م)

۱۷۔ میں نے کہا اگر محرم نارنگی کھائے اس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے فرمایا اس کا شمار غذا میں ہے خوشبو میں نہیں (موثق)

۱۸۔ میں نے مہندی کے متعلق پوچھا فرمایا محرم اسے اونٹ کے بدن پر ملے وہ خوشبو نہیں اور نہ اس سے کوئی خوف ہے۔ (م)

۱۹۔ میں نے کہا۔ میں نے احرام کے کپڑے کو دھونی دی اور اس کی خوشبو لی فرمایا اس کپڑے کو ہوا میں ہلاؤ تاکہ اس کی خوشبو زائل ہو جائے۔ (م)

﴿باب ۹۲﴾

☆(مايكره من الزينة للمحرم)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لاتنظر في المرآة وأنت محرم لأنّه من الزّينة ولا تكتحل المرأة المحرمة بالسواد إنّ السواد زينة .

٢ ـ عليٌّ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار قال: قال أبو عبدالله

عليه السلام: لاينظر المحرم في المرآة لزينة فإن نظر فليلب.

٣ ـ علي، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبي، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن الكحل للمحرم قال: أمّا بالسواد فلا ولكن بالصبر و الحضض.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عمّن أخبره، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا اشتكى المحرم عينيه فليكتحل بكحل ليس فيه مسك ولاطيب.

٥ ـ علي، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المحرم لايكتحل إلّا من وجع وقال: لابأس بأن تكتحل وأنت محرم بما لم يكن فيه طيب يوجد ريحه فأمّا للزّينة فلا.

باب ۹۲

کون سی زینت مکروہ ہے

۱۔ فرمایا محرم مرد عورت کی طرف نظر نہ کرے کہ وہ زینت ہے اور محرمہ عورت سیاہ سرمہ نہ لگائے کہ وہ زینت ہے (حسن)

۲۔ مرد محرم عورت کی طرف زینت کی نظر سے نہ دیکھے اور اگر نظر پڑ جائے تو تلبیہ کرے۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا کیا محرم سرمہ لگائے سیاہ سرمہ فرمایا نہیں چاہے وہ ایلوے اور رنگ سے بنایا گیا ہو (حسن)

۴۔ فرمایا جب محرم کی آنکھ میں تکلیف ہو تو وہ ایسا سرمہ لگائے جس میں مشک اور خوشبو نہ ہو۔ (ض)

۵۔ فرمایا محرم سرمہ نہ لگائے مگر جب آنکھ میں درد ہو اور فرمایا اگر سرمہ میں خوشبو نہ ہو تو لگائے ہاں زینت کے لئے نہیں۔ (حسن)

﴿ باب ۹۳ ﴾

✿(العلاج للمحرم إذا مرض أو أصابه جرح أو خراج أو علة)✿

١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن إسماعيل، عن محمّد بن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا اشتكى المحرم فليتداو بما

يأكل وهو محرم .

٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مرَّ رسول الله صلى الله عليه وآله على كعب بن عجرة والقمل يتناثر من رأسه وهو محرم فقال له : أتؤذيك هوامّك ؟ فقال : نعم فأنزلت هذه الآية « فمن كان منكم مريضاً أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك » فأمره رسول الله صلى الله عليه وآله أن يحلق وجعل الصيام ثلاثة أيّام والصدقة على ستّة مساكين لكلّ مسكين مدّين والنسك شاة ؛ قال أبوعبدالله عليه السلام : وكلُّ شيء من القرآن « أو » فصاحبه بالخيار يختار ماشاء وكلُّ شيء من القرآن « فمن لم يجد كذا فعليه كذا » فالأولى الخيار .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عبدالله بن يحيى الكاهليِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله رجلٌ ضرير البصر وأنا حاضر فقال : أكتحل إذا أحرمت ؟ قال : لا ولمَ تكتحل ؟ قال : إنّي ضرير البصر فإذا أنا اكتحلت نفعني وإذا لم أكتحل ضرَّني ، قال : فاكتحل ، قال : فإنّي أجعل مع الكحل غيره ؟ قال : ماهو ؟ قال : آخذ خرقتين فأُربّعهما فأجعل على كلّ عين خرقة وأعصبهما بعصابة إلى قفاي فإذا فعلت ذلك نفعني وإذا تركته ضرَّني قال : فاصنعه .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليٍّ ، عن أبان ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن رجل تشقّقت يداه ورجلاه وهو محرم أيتداوى ؟ قال : نعم ، بالسّمن والزَّيت وقال : إذا اشتكى المحرم فليتداو بما يحلُّ له أن يأكله وهو محرم .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يعصر الدُّمل ويربط على القرحة ، قال : لا بأس .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن خرج بالرَّجل منكم الخراج أو الدُّمل فليربطه وليتداو بزيت أو سمن .

٧ ـ أحمد ، عن عليِّ بن النعمان ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المحرم يكون به شجّة أيداويها أو يعصبها بخرقة ؟ قال : نعم وكذلك القرحة

تكون في الجسد .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن عمران الحلبي قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن المحرم يكون به الجرح فيتداوي بدواء فيه زعفران ، قال : إن كان الغالب على الدّواء فلا وإن كانت الأدوية الغالبة عليه فلابأس .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن ناجية ، عن محمّد بن عليّ ، عن مروان بن مسلم ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يصيب اُذنه الرّيح فيخاف أن يمرض هل يصلح له أن يسدّ اُذنيه بالقطن ؟ قال : نعم لا بأس بذلك إذا خاف ذلك و إلّا فلا .

١٠ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : لابأس بأن يعصب المحرم رأسه من الصداع .

باب ۹۳

علاج محرم

۱۔ اگر محرم کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کھانے سے کیا جائے (مجہول)

۲۔ فرمایا رسول اللہ گزرے کعب بن عجرہ کی طرف سے در آنحالیکہ ان کے سر سے بحالت احرام جوئیں گر رہی تھیں فرمایا یہ کیڑے تم کو اذیت دے رہے ہیں انھوں نے کہا ہاں پس یہ آیت نازل ہوئی "تم میں سے جو مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کا فدیہ تین روزے ہیں یا صدقہ یا عبادت" حضرت نے اسے حکم دیا سر منڈوانے کا اور روزہ رکھنے کا۔ میں نے کہا دنوں کے روزے اور صدقہ چھ مسکینوں کو، ہر مسکین کو دو مد اور نسک یعنی بکری کی قربانی ابوعبداللہ نے فرمایا ہر شے قرآن میں ہے اور صاحب حج کو اختیار ہے کہ جونسی صورت چاہے اختیار کرے اور ہر شے قرآن میں ہے جو ایسا کر سکے وہ ایسا کرے اختیار اولیٰ ہے۔ (مرسل)

۳۔ ایک کمزور بینائی والے نے کہا کیا بحالت احرام میں سرمہ لگاؤں، فرمایا نہیں تو سرمہ کیوں لگاتا ہے اس نے کہا نظر کی کمزوری کی وجہ سے، جب میں سرمہ لگاتا ہوں تو فائدہ دیتا ہے نہیں لگاتا تو نقصان پہنچتا ہے فرمایا تو لگالو اس نے کہا میں سرمہ کے ساتھ کچھ اور بھی چاہتا ہوں فرمایا وہ کیا اس نے کہا کپڑے کی دو گدیاں چاہتا ہوں تاکہ ان کی

چار تہیں کرکے اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ لوں اور باندھ لوں ورنہ مجھے تکلیف ہوگی فرمایا ایسا کرلو۔(حسن)

۴۔ ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ پاؤں پھٹ رہے ہوں اور وہ احرام میں ہو آیا وہ علاج کرے فرمایا ہاں گھی اور تیل سے اور فرمایا جب محرم کو کوئی شکایت ہو تو غذا سے جو حلال ہو اس کا علاج کرے۔(ض)

۵۔ اگر کسی محرم کے دمل بہتا ہو اور زخم پر پٹی بندھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔(حسن)

۶۔ اگر کسی کے زخم یا دمل سے مواد خارج ہو اور وہ پٹی باندھے تو تیل کا استعمال کرسکتا ہے۔(م)

۷۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔(م)

۸۔ اگر زخم ہو اور دوا میں زعفران ہو تو اگر دواؤں پر زعفران غالب ہو تو استعمال نہ کریں اور اگر نہ ہو تو کرلیں۔(حسن)

۹۔ اگر کسی محرم کے کانوں کو ہوا تکلیف دیتی ہو اور کانوں میں روئی رکھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

﴿باب﴾

☆(المحرم يحتجم او يقص ظفراً أو شعراً او شيئاً منه)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم يحتجم ؟ قال : لا إلّا أن لا يجد بدّاً فليحتجم ولا يحلق مكان المحاجم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن مثنّى بن عبد السّلام ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا يحتجم المحرم إلّا أن يخاف على نفسه أن لا يستطيع الصلاة .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم تطول أظفاره أو ينكسر بعضها فيؤذيه ذلك قال : لا يقصّ منها شيئاً إن استطاع فإن كانت تؤذيه فليقصّها و ليطعم مكان كلّ ظفر قبضة من طعام .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي جعفر عليه السلام في محرم قلّم ظفراً قال : يتصدّق بكفّ من طعام ، قال : ظفرين ؟ قال :

كفّين ، قلت : ثلاثة ؛ قال : ثلاثة أكف ، قلت : أربعة ؛ قال : أربعة أكف ، قلت : خمسة قال : عليه دم يهريقه فإن قص عشرة أو أكثر من ذلك فليس عليه إلّا دم يهريقه .

٥ ـ حميدبن زياد ، عن حسن بن محمّدبن سماعة ، عن عليّ بن الحسن بن رباط ، عن هاشم بن المثنّى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا قلّم المحرم أظفار يديه و رجليه في مكان واحد فعليه دم واحد وإن كانتا متفرّقتين فعليه دمان .

٦ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّدبن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل نسي أن يقلّم أظفاره عند إحرامه قال : يدعها ، قلت : فإنّ رجلاً من أصحابنا أفتاه بأن يقلّم أظفاره و يعيد إحرامه ففعل ، قال : عليه دم يهريقه .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا يأخذ المحرم من شعر الحلال .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ؛ وسهل بن زياد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من حلق رأسه أو نتف إبطه ناسياً أو ساهياً أو جاهلاً فلا شيء عليه ومن فعله متعمّداً فعليه دم .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن نتف المحرم من شعر لحيته وغيرها شيئاً فعليه أن يطعم مسكيناً في يده .

١٠ ـ محمّدبن يحيى ، عن أحمدبن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن المفضّل بن صالح ، عن ليث المراديّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يتناول لحيته وهو محرم فيعبث بها فينتف منها الطّاقات يبقين في يده خطأً أو عمداً قال : لا يضرّه .

١١ ـ أحمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا وضع أحدكم يده على رأسه أو لحيته وهو محرم فسقط شيء من الشعر فليتصدّق بكفّين من كعك أو سويق .

باب ۹۴

مُحرم کا حجامت کرانا ناخن کٹوانا اور بال ترشوانا

۱۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو پچھنے لگوائے فرمایا نہیں مگر جب مجبور ہو اور پچھنے لگنے کی جگہ بال نہ مونڈے (حسن)

۲۔ فرمایا محرم پچھنے نہ لگوائے جب تک یہ خوف نہ ہو کہ وہ نماز نہ پڑھ سکے گا۔ (حسن)

۳۔ میں نے اس محرم کے متعلق پوچھا جس کے ناخن بڑھ گئے ہوں یا کوئی حصہ ناخن کا ٹوٹ گیا ہو اور تکلیف دیتا ہو فرمایا جہاں تک ممکن ہو نہ کاٹے اگر تکلیف زیادہ ہو تو کاٹ دے اور ہر ناخن کے بدلے ایک مٹھی اناج دے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا محرم اگر ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے میں ایک ایک مٹھی اناج تصدق کرے اور اگر چار سے زیادہ کاٹے یعنی پانچ تو ایک قربانی دے اور دس سے زیادہ کاٹے تو بھی ایک قربانی دے (مرسل)

۵۔ اگر محرم ایک ہی جگہ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے تو اس پر ایک قربانی اور اگر دو جگہ کاٹے تو دو قربانیاں (موثق)

۶۔ میں نے پوچھا ایک شخص وقت احرام ناخن قلم کرانا بھول گیا۔ فرمایا اسے چھوڑ دو، میں نے کہا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے فتویٰ دیا کہ وہ ناخن ترشوائے اور احرام کا اعادہ کرے اس نے ایسا ہی کیا۔ فرمایا اس پر قربانی ہے (موثق)

۷۔ فرمایا محرم کو حلال شعر نہ پڑھنے چاہئیں (موثق)

۸۔ فرمایا اگر سر کے بال منڈائے یا بغل کے بال نوچے نسیان سے یا سہو سے یا جہالت سے تب تو اس پر کچھ نہیں اور اگر عمداً ایسا کرے گا تو ایک قربانی کرنا ہوگی۔ (م)

۹۔ فرمایا اگر کوئی اپنی داڑھی کے بال بحالت احرام نوچے یا اور جگہ سے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا دے جو اس کے پاس ہو۔ (حسن)

۱۰۔ میں نے کہا ایک محرم اپنی داڑھی سے کھیلتا ہے اور ایک ایک کر کے بال نوچتا ہے خطاءً یا عمداً فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (م)

۱۱۔ اگر کوئی سر کے بال یا داڑھی ہاتھ میں لے اور اس سے کوئی بال گر جائے تو دو روٹیاں یا ستو صدقہ دے (م)

﴿ باب ۹۵ ﴾

✿(المحرم يلقي الدواب عن نفسه)✿

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان ، عن أبي الجارود قال : سأل رجل أبا جعفر عليه السلام عن رجل قتل قمّلة وهو محرم قال : بئس ما صنع ، قال : فما فداؤها ؟ قال : لا فداء لها .

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما تقول في محرم قتل قمّلة ؟ قال : لا شيء عليه في القمّل ولا ينبغي أن يتعمّد قتلها .

٣ ـ الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يرمي المحرم القمّلة من ثوبه ولا من جسده متعمّداً فإن فعل شيئاً من ذلك فليطعم مكانها طعاماً ، قلت : كم ؟ قال : كفّاً واحداً .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نجران ، عن عبدالله بن سنان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أرأيت إن وجدت عليّ قراداً أو حلمة أطرحهما ؟ قال : نعم ، وصغارٌ لهما إنّهما رقيا في غير مرقاهما .

باب ۹۵

جوں مارنا

۱۔ اگر بحالت احرام کوئی جوں مار دے تو اس نے برا کیا اس پر فدیہ نہیں ہے۔ (ض)

۲۔ میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے جوں مار دی۔ فرمایا اس پر کفارہ تو نہیں لیکن عمداً اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ (مجہول)

۳۔ محرم کو نہیں چاہیے کہ اپنے کپڑے یا جسم سے جوں نکال کر پھینکے اور قصداً ایسا کرے گا تو ایک مٹھی اناج اسے دینا ہوگا (ض)

۴۔ میں نے پوچھا اگر میں اونٹ کے بدن پر چچڑی یا دوسرا چمڑے کا کیڑا دیکھوں تو اسے نوچ کر پھینک دوں۔ فرمایا ہاں لیکن چھوٹے کیڑے چھوڑ دیئے جائیں۔ (ح)

(باب ٩٦)

(ما يجوز للمحرم قتله وما يجب عليه فيه الكفارة)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلُّ ما خاف المحرم على نفسه من السّباع والحيّات وغيرها فليقتله فإن لم يردك فلا ترده .

٢ ـ عليٌّ ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أحرمت فاتّق قتل الدوابّ كلّها إلّا الأفعي والعقرب والفارة فإنّها توهي السّقاء وتحرق على أهل البيت وأمّا العقرب فإنَّ نبيّ الله صلى الله عليه وآله مدَّ يده إلى الحجر فلسعته عقرب فقال : «لعنك الله لا برّاً تدعين ولا فاجراً» والحيّة إذا أرادتك فاقتلها فإن لم تردك فلا تردها والكلب العقور والسبع إذا أراداك [فاقتلهما] فإن لم يريداك فلا تردهما والأسود الغدر فاقتله على كلّ حال وارم الغراب رمياً والحدأة على ظهر بعيرك .

٣ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يقتل في الحرم والإحرام الأفعي والأسود الغدر وكلُّ حيّة سوء والعقرب والفارة وهي الفويسقة ويرجم الغراب والحدأة رجماً فإن عرض لك لصوص امتنعت منهم .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يقتل المحرم الزنبور والنسر والأسود الغدر والذئب وما خاف أن يعدوا عليه ، وقال : الكلب العقور هو الذِّئب .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن محرم قتل زنبوراً قال : إن كان خطأً فليس عليه شيء ، قلت : لا ، بل متعمّداً ؟ قال : يطعم شيئاً من طعام ، قلت : إنّه أرادني ؟ قال كلُّ شيء أرادك فاقتله .

٦ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مثنّى بن عبدالسلام ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن المحرم يقتل البقّة والبرغوث إذا أراداه ؟ قال : نعم .

٧ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب عن عليِّ بن رئاب ، عن مسمع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اليربوع و القنفذ و الضبُّ إذا أماته المحرم فيه جدي و الجدي خير منه و إنّما قلت هذا كي ينكل عن صيد غيرها .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ القراد ليس من البعير والحلمة من البعير بمنزلة القمّلة من جسدك فلا تلقها والق القراد .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عليِّ بن أبي حمزة عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يقرِّد البعير قال : نعم ولا ينزع الحلمة .

١٠ ـ أحمد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عبدالرَّحمن بن العرزميِّ ، عن أبي عبدالله عن أبيه ، عن عليٍّ عليه السلام قال : يقتل المحرم كلَّ ما خشيه على نفسه .

١١ ـ أحمد ، عن ابن فضّال ، عن بعض أصحابنا ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بقتل البرغوث والقمّلة والبقّة في الحرم .

١٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن أحمد القلانسيِّ ، عن أحمد بن الوليد ، عن أبان ، عن أبي الجارود قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : حككت رأسي وأنا محرم فوقعت قمّلة ، قال : لا بأس ، قلت : أيُّ شيء تجعل عليَّ فيها ؟ قال : و ما أجعل عليك في قمّلة ليس عليك فيها شيء .

باب ۹۹

محرم کے لئے کس کا قتل جائز ہے

۱۔ فرمایا اگر کسی درندے یا سانپ کا خوف ہو تو محرم اسے قتل کر دے پس اگر وہ تمہیں ستانے کا ارادہ نہ کرے تو تم بھی اسے قتل کا ارادہ نہ کرو (مرسل)

۲۔ فرمایا بحالت احرام حشرات الارض میں سے کسی کو نہ مارو سوائے سانپ بچھو اور چوہے کے کیونکہ چوہا پانی خراب کرتا ہے اور

گھروں کو کھودتا ہے۔ رہا بچھو تو حضرت رسول خدا نے ایک پتھر اٹھانے کو اپنا ہاتھ بڑھایا تو بچھو نے کاٹ لیا آپ نے فرمایا تیرے اوپر خدا کی لعن ہو تجھے نہ نیک دوست رکھے گا نہ بد۔ رہا سانپ اگر وہ تمہاری طرف کاٹنے کو بڑھے تو مار ڈالو ورنہ نہیں اور کٹ کھنے کتے کو مار دو اور درندہ جب تمہیں ستانے کو آئے ورنہ مت مارو اور کالے ناگ کو مار ڈالو ہر حالت میں اور کوّے کو تیر مار دو جبکہ وہ تمہاری پس پشت بول رہا ہو۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حرم میں ہو یا احرام کی حالت میں سانپ کو مار ڈالا جائے اور زہریلے کالے ناگوں کو اور مہلک سانپ کو اور بچھو کو اور چوہے کو کہ وہ تکلیف دہ ہے اور کنکری مارو کوّے کو اور نوچنے والے کوّے کو اور اگر چوہے تمہارے پیچھے ہوں گے تو ان کے لیے رک جائیں گے۔

۴۔ فرمایا قتل کرو بھڑ، اگر وہ اژدہا زہریلے کالے ناگ کو اور بھیڑیے کو اور جس سے حملے کا خطرہ ہو اور کٹ کھنا کتا جو مثل بھیڑیے کے ہو۔ (مجہول)

۵۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جس نے بھڑ مار ڈالی ہو، فرمایا اگر عمداً نہیں ماری تو کوئی حرج نہیں میں نے کہا اگر قصداً ہو فرمایا تو تھوڑا سا کھانا دے۔ میں نے کہا اگر وہ میرے کاٹنے کا ارادہ کرے فرمایا تو مار ڈالو۔ (حسن)

۶۔ اگر محرم مچھر یا پسو مار دے تو حرج نہیں۔ (ض)

۷۔ فرمایا ہر لومڑی اور گوہ کو اگر محرم مار ڈالے تو ایک بھیڑ دے اور یہ اس لیے کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور کا شکار نہ کرے۔ (ض)

۸۔ فرمایا چچڑی اونٹ کے اجزا میں نہیں اور حلمہ (ایک قسم کی جوں) اور حلمہ (چمڑے کا کیڑا) بمنزلہ ابھری جگہ ہے تمہارے جسم میں اسے مت نوچو البتہ چچڑی کو علیحدہ کردو۔ (ض)

۹۔ چچڑی کو نوچ دے اور حلمہ کو چھوڑ دے (ض)

۱۰۔ ہر چیز کو مار دے جس سے خطرہ ہو (ض)

۱۱۔ کوئی مضائقہ نہیں اگر حرم میں پسو، جوں یا مچھر کو مار دے (مرسل)

۱۲۔ اگر سر کھجانے میں جوں گر جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (م)

باب ۹۷

(المحرم يذبح ويحتش لدابته)

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المحرم يذبح البقر والإبل والغنم وكلّما لم يصفّ من الطير

وما احلّ للحلال أن يذبحه في الحرم وهو محرم في الحلّ والحرم.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن موسى بن سعدان، عن عبدالله بن القاسم، عن عبدالله بن سنان قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: المحرم ينحر بعيره أو يذبح شاته؟ قال: نعم، قلت له: يحتشّ لدابّته وبعيره؟ قال: نعم، ويقطع ماشاء من الشجر حتّى يدخل الحرم فإذا دخل الحرم فلا.

باب ۹

مُحرم کا ذبح کرنا

۱۔ فرمایا محرم ذبح کرے گائے اونٹ اور بکری اور ہر وہ پرندہ جو ہوا میں اڑتا نہیں (جیسے مرغی) اور جن کا ذبح کرنا حلال ہے مقام حل میں ہو یا حرم میں۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا محرم اپنا اونٹ نحر کرے اور اپنی بکری ذبح کرے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اپنے چوپایہ اونٹ کے لئے پتے جھاڑے فرمایا ہاں اور احرام سے پہلے درخت سے جو چاہے کاٹے (ض)

﴿ باب ۹٥ ﴾

☆(ادب المحرم)☆

١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا حككت رأسك فحكّه حكّاً رفيقاً ولا تحكّنّ بالأظفار ولكن بأطراف الأصابع.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا اغتسل المحرم من الجنابة يصبّ على رأسه و يميّز الشعر بأنامله بعضه من بعض.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لابأس بأن يدخل المحرم الحمّام ولكن لايتدلّك.

٤ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن محمّد بن إسماعيل، عن حمّاد بن عيسى

عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس للمحرم أن يلبّي من دعاه حتّى يقضي إحرامه ، قلت : كيف يقول ؟ قال : يقول : ياسعد .

٥ ـ محمّد بن يحيى ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يتخلّل ؟ قال : لابأس .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : المحرم يستاك ؟ قال : نعم ، قلت : فإن أدمى يستاك ؟ قال : نعم هو من السنّة ؛ وروي أيضاً لايستدمي .

٧ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام هل يحكّ المحرم رأسه ويغتسل بالماء ؟ قال : يحكّ رأسه مالم يتعمّد قتل دابّة ولابأس بأن يغتسل بالماء ويصبّ على رأسه مالم يكن ملبّداً ، فإن كان ملبّداً فلا يفيض على رأسه الماء إلّا من الاحتلام .

٨ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن حمّاد بن عثمان عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يكره الاحتباء للمحرم ويكره في المسجد الحرام .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن حفص بن البختريّ عن أبي حلال الرازيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته ، عن رجلين اقتتلا وهما محرمان قال : سبحان الله بئس ماصنعا ، قلت : قد فعلا فما الّذي يلزمهما ؟ قال : على كلّ واحد منهما دم .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن العمركيّ بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن المحرم يصارع هل يصلح له ؟ قال : لايصلح له مخافة أن يصيبه جراح أو يقع بعض شعره .

١١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن العبّاس بن عامر ، عن عبدالله بن جبلة ، عن عبدالله بن سعيد قال : سأل أبو عبدالرّحمن أباعبدالله عليه السلام عن المحرم يعالج دَبَر الجمل قال : فقال : يلقي عنه الدوّاب ولايدميه .

۱۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار بن موسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يكون به الجرب فيؤذيه ، قال : يحكّه فإن سال منه الدّم فلا بأس .

باب ۹۸

ادبِ محرِم

۱۔ محرِم کو چاہیئے کہ سر کو ناخن سے نہ کھجائے بلکہ انگلیوں کے پوروں سے۔

۲۔ محرِم جب غسل جنابت کرے تو سر پر پانی ڈالے اور انگلیوں سے بالوں میں پہنچائے۔ (حسن)

۳۔ حمام میں نہانے کا مضائقہ نہیں لیکن دوسرا بدن ملے نہیں۔

۴۔ جب تک احرام پورا نہ ہو جائے تلبیہ نہ کرے۔

۵۔ محرِم کے خلال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۔ پوچھا محرِم مسواک کرے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا دواماً یعنی ہر روز فرمایا ہاں ایک روایت میں ہے کہ روز نہیں

۷۔ میں نے کہا آیا محرِم سر کھجائے اور پانی سے دھو ڈالے فرمایا سر کو کھجائے اور جوں وغیرہ مارنے کا ارادہ نہ ہو پانی سے دھونے میں کوئی مضائقہ نہیں اور سر پر پانی ڈالنے میں بھی اگر وہ گندے ہوئے اور چپکے ہوئے نہ ہوں اگر ایسا ہو تو پانی سر پر نہ ڈالے مگر احتلام کی صورت میں۔ (ض)

۸۔ مکروہ ہے محرِم کے لئے پھل چننا خصوصاً مسجد الحرام میں۔ (حسن)

۹۔ اگر بحالت احرام دو آدمی قتال کریں تو یہ بہت بُرا کام ہے ان میں سے ہر ایک کو ایک قربانی دینی ہوگی۔ (ض)

۱۰۔ بحالتِ احرام کشتی نہیں لڑنی چاہیئے تاکہ کہیں زخم نہ لگ جائے یا کوئی بال نہ گر جائے (م)

۱۱۔ ایک محرِم اونٹ کی دبر کا علاج کرتا ہے تو وہ کیڑے نکالے خون نہ نکالے (مرسل)

۱۲۔ اگر کسی کے خارش ہو اور وہ کھجائے اور خون نکل آئے تو مضائقہ نہیں (ض)

﴿ باب ۹۹ ﴾

☆(المحرم يموت)☆

۱ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن ابن

أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام في المحرم يموت ، قال : يغسّل ويكفّن ويغطّى وجهه ولا يحنّط ولا يمسّ شيئاً من الطيب .

٣ ـ محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب ، عن أبي مريم عن أبي عبدالله عليه السلام قال : توفّي عبدالرحمن بن الحسن بن عليّ بالأبواء وهو محرم ومعه الحسن والحسين وعبدالله بن جعفر وعبدالله وعبيدالله ابنا العبّاس فكفّنوه وخمّروا وجهه ورأسه ولم يحنّطوه ، وقال : هكذا في كتاب عليّ عليه السلام .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبدالله بن هلال ، عن عبدالله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة المحرمة تموت وهي طامث ، قال : لا تمسّ الطيب وإن كنّ معها نسوة حلال .

باب ۹۹

مُحرِم کی موت

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے مُحرِم کی میت کے بارے میں کہ اسے غسل و کفن دیا جائے اور اس کا چہرہ ڈھانپ دیا جائے نہ تو حنوط کیا جائے اور نہ کسی خوشبو کا استعمال ہو (ح)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ عبدالرحمٰن بن الحسن بن علی الابوا میں وفات پائی بحالت احرام ان کے ساتھ تھے امام حسنؑ و امام حسینؑ اور عبداللہ جعفر اور عبداللہ و عبیداللہ پسران عباس، پس انھوں نے ان کو کفنایا اور ان کے چہرے اور سر کو ڈھانپ دیا اور حنوط نہ کیا اور حضرت نے فرمایا کتاب علی میں ایسا ہی ہے۔ (موثق)

۳۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک مُحرِمہ عورت بحالتِ حیض مر جاتی ہے فرمایا خوشبو اس سے مس نہ کرو اگرچہ اس کے ساتھ محل عورتیں ہوں۔ (مجہول)

﴿باب﴾

☆(المحصور والمصدود وما عليهما من الكفارة)☆

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن داود بن

سرحان ، عن عبدالله بن فرقد ، عن حمران ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله حين صدّ بالحديبية قصّر و أحلّ و نحر ثمّ انصرف منها ولم يجب عليه الحلق حتّى يقضي النّسك فأمّا المحصور فإنّما يكون عليه التقصير .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن محرم انكسرت ساقه أيّ شيء يكون حاله وأيّ شيء عليه ؟ قال : هو حلال من كلّ شيء ، قلت : من النساء والثياب و الطيب ؟ فقال : نعم من جميع ما يحرم على المحرم ؛ وقال : أما بلغك قول أبي عبدالله عليه السلام : حلّني حيث حبستني لقدرك الّذي قدّرت عليّ ، قلت : أصلحك الله ما تقول في الحجّ ؟ قال : لابدّ أن يحجّ من قابل ، قلت : أخبرني عن المحصور و المصدود هما سواء ؟ فقال : لا ، قلت : فأخبرني عن النبيّ صلى الله عليه وآله حين صدّه المشركون قضى عمرته ؟ قال : لا ولكنّه اعتمر بعد ذلك .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : المحصور غير المصدود المحصور المريض و المصدود الّذي يصدّه المشركون كما ردّوا رسول الله صلى الله عليه وآله و أصحابه ليس من مرض و المصدود تحلّ له النساء والمحصور لا تحلّ له النساء ؛ قال : وسألته عن رجل اُحصر فبعث بالهدي قال : يواعد أصحابه ميعاداً إن كان في الحجّ فمحلّ الهدي يوم النحر فإذا كان يوم النحر فليقصّ من رأسه ولا يجب عليه الحلق حتّى يقضي المناسك وإن كان في عمرة فلينظر مقدار دخول أصحابه مكّة والساعة الّتي يعدهم فيها فإذا كان تلك الساعة قصّر و أحلّ وإن كان مرض في الطريق بعد ما أحرم فأراد الرّجوع رجع إلى أهله و نحر بدنة أو أقام مكانه حتّى يبرأ إذا كان في عمرة و إذا برء فعليه العمرة واجبة و إن كان عليه الحجّ رجع أو أقام ففاته الحجّ فإنّ عليه الحجّ من قابل ؛ فإنّ الحسين بن عليّ صلوات الله عليهما خرج معتمراً فمرض في الطريق فبلغ عليّاً عليه السلام ذلك و هو في المدينة فخرج في طلبه فأدركه بالسقيا و هو مريض بها ، فقال : يا بنيّ ما تشتكي ؟ فقال : أشتكي رأسي

فدعا عليٌّ عليه السلام ببدنة فنحرها وحلق رأسه وردَّه إلى المدينة فلمّا برء من وجعه اعتمر قلت ، أرأيت حين برء من وجعه قبل أن يخرج إلى العمرة حلّت له النساء قال ، لا تحلّ له النساء حتّى يطوف بالبيت وبالصّفا والمروة ، قلت : فما بال رسول الله صلى الله عليه وآله حين رجع من الحديبية حلّت له النساء ولم يطف بالبيت قال : ليسا سواء كان النبيُّ صلى الله عليه وآله مصدوداً والحسين عليه السلام محصوراً .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّد ؛ و سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا اُحصر الرَّجل بعث بهديه فإذا أفاق و وجد من نفسه خفّة فليمض إن ظنَّ أنّه يدرك النّاس فإن قدم مكّة قبل أن ينحر الهدي فليقم على إحرامه حتّى يفرغ من جميع المناسك و[ل]ينحر هديه ولاشيء عليه و إن قدم مكّة وقد نحر هديه فإنَّ عليه الحجُّ من قابل أوالعمرة قلت : فإن مات وهو محرم قبل أن ينتهي إلى مكّة ؛ قال : يحجُّ عنه إن كانت حجّة الإسلام ويعتمر إنّما هو شيء عليه .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال في المحصور ولم يسق الهدي قال : ينسك ويرجع فإن لم يجد ثمن هدي صام .

٦ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن مثنّى ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا اُحصر الرَّجل فبعث بهديه فآذاه رأسه قبل أن ينحر هديه فإنّه يذبح شاة في المكان الّذي اُحصر فيه أو يصوم أو يتصدّق والصوم ثلاثة أيّام و الصدقة على ستّة مساكين نصف صاع لكلّ مسكين .

٧ ـ سهل ، عن ابن أبي نصر ، عن رفاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يشترط وهو ينوي المتعة فيحصر هل يجزئه أن لا يحجَّ من قابل ؟ قال : يحجُّ من قابل و الحاجُّ مثل ذلك إذا اُحصر ، قلت : رجلٌ ساق الهدي ثمَّ اُحصر ؟ قال : يبعث بهديه ، قلت : هل يستمتع من قابل ؟ فقال : لا ولكن يدخل في مثل ما خرج منه .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الفضل بن يونس ، عن أبي الحسن عليه السلام قال :

سألته عن رجل عرض له سلطان فأخذه ظالماً له يوم عرفة قبل أن يعرّف فبعث به إلى مكّة فحبسه فلمّا كان يوم النحر خلّى سبيله كيف يصنع ؟ قال : يلحق فيقف بجمع ثمّ ينصرف إلى منى فيرمي و يذبح و يحلق ولا شيء عليه ، قلت : فإن خلّى عنه يوم النفر كيف يصنع ؟ قال : هذا مصدود عن الحجّ إن كان دخل مكّة متمتّعاً بالعمرة إلى الحجّ فليطف بالبيت اُسبوعاً ثمّ يسعى اُسبوعاً ويحلق رأسه ويذبح شاة فإن كان مفرداً للحجّ فليس عليه ذبح ولا شيء عليه .

٩ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن أحمد بن الحسن الميثميّ عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : المصدود يذبح حيث صدّ ويرجع صاحبه فيأتي النساء والمحصور يبعث بهديه ويعدهم يوماً فإذا بلغ الهدي أحلّ هذا في مكانه ، قلت له : أرأيت إن ردّوا عليه دراهمه ولم يذبحوا عنه و قد أحلّ فأتى النساء ؟ قال : فليعد و ليس عليه شيء وليمسك الآن عن النساء إذا بعث .

باب

محصور و مصدود اور ان کا کفارہ

(اصطلاح فقہا میں حصر اور صدّ دو لفظ ہیں حصر کے معنی ہیں مرض کی وجہ سے افعال حج کو تمام نہ کر پانا اور صد کے معنی ہیں دشمن کی وجہ سے رکنا۔)

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے حدیبیہ کے موقع پر قصر کیا اور محل ہو گئے اور نحر کرنے کے بعد پلٹ آئے اور جب تک مناسک ادا نہ ہو جائیں سر منڈوانا ہم پر واجب نہیں اور محصور کے اوپر صرف بال کٹانا ہے۔ (ح)

۲۔ میں نے پوچھا ایک محرم کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو وہ کیا کرے اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا وہ محل ہے ہر شے سے، میں نے کہا عورتوں، خوشبو اور کپڑے سب کا استعمال کرے فرمایا ہاں جو چیزیں محرم پر حرام ہیں وہ سب حلال ہو جائیں گی؟ فرمایا کیا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا یا اللہ بحکم قضا و قدر جس طرح مجھے (کچھ چیزوں سے) باز رکھا ہے اسی طرح ان کو حلال کر دے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے حج کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا اسے اگلے سال حج کرنا چاہیے۔ میں نے کہا آنحضرت نے کیا کیا جب مشرکوں نے آپ کو روکا تھا کیا آپ نے عمرہ ادا کیا فرمایا نہیں بلکہ اس کے بعد عمرہ بجا لائے۔ (م)

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے محصور غیر مصدود ہے اور محصور مریض ہوتا ہے اور مصدود وہ ہے جس کو مشرکین نے حج سے روکا ہو جیسے کہ رسول اللہ کو روکا تھا اس کا تعلق مرض سے نہ تھا اور مصدود پر حلال ہیں عورتیں لیکن محصور پر حلال نہیں، میں نے پوچھا ایک شخص محصور ہے وہ ہدی کے ساتھ بھیجا گیا، فرمایا اس کے اصحاب کسی میعاد کا وعدہ کریں اگر وہ شخص حج میں ہے تو ہدی کا وقت یوم نحر ہے تو اس کو اپنے سر کے بال کٹوانے چاہییں، سر منڈانا واجب نہیں ہوتا جب تک مناسک حج پورے نہ ہوں اور اگر عمرہ میں ہے تو اسے دیکھنا چاہیے اپنے اصحاب کے مکہ میں داخل ہونے کے وقت کو اور اس گھڑی جس میں انھوں نے وہاں پہنچنے کا وعدہ کیا ہے جب وقت آئے تو قصر کر کے محل ہو جاؤ اور اگر راستہ میں کچھ احرام باندھا تھا کہ بیمار ہو گیا تو اسے چاہیے کہ اپنے اہل کی طرف لوٹ آئے اور قربانی نحر کرے اور اچھے ہونے تک اپنی جگہ پر رہے اگر عمرہ میں ہو تو اچھا ہوتے ہی عمرہ واجبہ بجا لائے اور اگر حج کا ارادہ تھا تو لوٹ آئے اور ٹھہرے جب حج فوت ہوا ہے وہ اگلے سال بجا لائے۔

حسین بن علی علیہ السلام عمرہ کرنے نکلے راستہ میں بیمار ہو گئے حضرت علی کو خبر ملی جبکہ آپ مدینہ میں تھے آپ ان کی تلاش میں نکلے مقام سقیا میں جہاں بیمار ہوئے تھے مل گئے پوچھا اے فرزند کیا شکایت ہے انھوں نے کہا درد سر ہے پس حضرت علیؑ نے قربانی منگائی اور اسے نحر کیا اور امام حسینؑ کا سر منڈوایا اور ان کو مدینہ لے آئے جب اچھے ہو گئے تو عمرہ بجا لائے عورتیں ان پر حلال ہوئیں تندرست ہو گئے تھے تو عمرہ کے لئے جانے سے پہلے عورتیں ان کے لئے حلال ہو گئی تھیں فرمایا جب تک طواف بیت اور سعی خانہ کعبہ سے فارغ نہ ہوئے عورتیں ان پر حلال نہ ہوئیں میں نے کہا رسول اللہ کے لئے کیا صورت تھی جب حدیبیہ سے لوٹے۔ فرمایا یہ دونوں صورتیں برابر نہیں، رسول اللہ مصدود تھے اور حسینؑ محصور تھے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب کوئی بیمار ہو جائے تو اپنی ہدی بھیج دے جب افاقہ ہو جائے اور وہ ہلکا پن محسوس کرے تو چلا جائے اگر یہ خیال ہو کہ وہ ساتھیوں کو پائے گا اگر مکہ میں ہدی کے نحر ہونے سے پہلے پہنچ جائے تو اپنے احرام پر قائم رہے یہاں تک کہ تمام مناسک سے فارغ ہو اور پھر اپنی قربانی نحر کرے اس کے سوا اور کچھ اس پر نہیں اور اگر مکہ میں اس وقت پہنچے جبکہ قربانی ہو چکی ہو تو اس پر حج کرنا ہے اگلے سال یا عمرہ کرنا، میں نے کہا کہ اگر وہ حالت احرام مکہ پہنچنے سے پہلے مر جائے۔ فرمایا اگر حج یا عمرہ اس پر ہو تو اس کی طرف سے کرایا جائے۔

۵۔ فرمایا اگر مرض لاحق ہو جائے اور ہدی کو نہیں بھیجا ہے تو مناسک ادا کر کے لوٹ آئے اگر قربانی کے لئے روپیہ پاس نہ ہو تو روزہ رکھ لے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی زمانۂ حج میں بیمار ہو جائے اور وہ اپنی قربانی بھیج دے تو اگر قربانی کو نحر کرنے سے

پہلے اس کے سر میں تکلیف ہو تو جن ارکان حج میں وہ بیمار ہوا ہے ایک بکری ذبح کرے یا صدقہ دے، روزے تین دن رکھے اور صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے ہر مسکین کو ایک صاع (سوا تین سیر) (موثق)

۷۔ فرمایا حضرت نے جب میں نے پوچھا ایک شخص حج تمتع کی نیت کرتا ہے وہ بیمار ہو جاتا ہے تو کافی ہوگا کہ وہ حج نہ کرے مگر اگلے سال۔ فرمایا اگلے سال حج کرے اور ہر حج کرنے والے کے لئے ایسا ہی ہے اگر بیمار ہو جائے۔ میں نے کہا ایک شخص قربانی بھیج دے اور پھر بیمار ہو جائے، فرمایا قربانی بھیج دے۔ میں نے کہا تو حج تمتع اگلے سال کرے۔ (ض)

۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے بادشاہ جیسے معارضہ ہوا ایک ظالم کو روز عرفہ قبل عرفات میں جانے کے مکہ بھیج دے اور وہاں قید کر دے اور یوم نحر اسے آزاد کرے تو وہ کیا کرے فرمایا وہ حج سے روکا گیا ہے اگر مکہ میں آجائے تو حج تمتع بجا لائے، سات مرتبہ خانۂ کعبہ کا طواف کرے، سات بار سعی کرے اور سر منڈوائے اور ایک بکری ذبح کرے اور اگر حج مفرد ہو تو ذبح کی ضرورت نہیں اور اس پر اور کچھ نہیں، فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے مصدود ذبح کرے گا جس طرح وہ روکا گیا ہے اور جب اس کا ساتھی لوٹ آئے گا تو عورتوں کے پاس اسے جانا جائز ہوگا اور محصور جب قربانی بھیج دے اور کسی دن کا وعدہ کرے پس اگر قربانی اپنی جگہ پہنچ گئی تو یہ اپنی جگہ محل ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر لوگ اس کے پیسے واپس کر دیں اور اس کی طرف سے ذبح نہ کریں تو وہ محل ہو جائے گا اور عورتوں کے پاس جا سکے گا فرمایا وہ اعادہ کرے اور اس کے لئے کوئی اور رکاوٹ نہیں سوائے عورتوں کے پاس جانے کے جب وہ کسی کو قربانی کے لئے بھیجے۔ (موثق)

﴿باب﴾

☆(المحرم يتزوج اويزوج ويطلق ويشترى الجوارى)☆

١ - عدةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن عليّ، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المحرم لا ينكح ولا ينكح ولا يخطب ولا يشهد النكاح وإن نكح فنكاحه باطلٌ.

٢ - أحمد، عن صفوان بن يحيى، عن حريز، عن عبدالرحمن بن أبي عبدالله، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ رجلاً من الأنصار تزوّج وهو محرمٌ فأبطل رسول الله صلى الله عليه وآله نكاحه.

٣ - أحمد بن محمد، عن الحسن بن عليّ، عن ابن بكير، عن إبراهيم بن الحسن، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ المحرم إذا تزوّج وهو محرم فرّق بينهما ثمّ لا يتعاودان أبداً.

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمّار قال : المحرم لايتزوَّج فإن فعل فنكاحه باطل .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ و سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاينبغي للرَّجل الحلال أن يزوِّج محرماً وهو يعلم أنّه لايحلُّ له ، قلت : فإن فعل فدخل بها المحرم ؟ قال : إن كانا عالمين فإنَّ على كلِّ واحد منهما بدنة و على المرأة إن كانت محرمة بدنة و إن لم تكن محرمة فلا شيء عليها إلّا أن تكون قد علمت أنَّ الّذي تزوَّجها محرم فإن كانت علمت ثمَّ تزوَّجته فعليها بدنة .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عاصم بن حميد ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : المحرم يطلّق ولا يتزوَّج .

٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يطلّق ؟ قال : نعم .

٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن البرقي ، عن سعد بن سعد ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : سألته عن المحرم يشتري الجواري و يبيع ؟ قال : نعم .

باب ۱۰۱

مردِ مُحرم کا تزویج کرنا اور طلاق دینا

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے احرام والا نہ خود نکاح کرتا ہے نہ اس کا نکاح کیا جاتا ہے نہ وہ خطبہ پڑھتا ہے اور نہ نکاح کا گواہ بنتا ہے اگر وہ نکاح کرے تو باطل ہو جاتا ہے۔ (مرسل)

۲۔ فرمایا حضرت نے انصار میں سے ایک شخص نے بحالت احرام نکاح کیا تو رسول اللہ نے اسے باطل قرار دیا۔

۳۔ فرمایا اگر بحالت احرام تزویج کرلے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور وہ کبھی نکاح نہ کرسکیں گے۔ (مجہول)

۴۔ محرم نہ تزویج کرے گا نہ اس کی تزویج کی جائے گی اگر کرے تو اس کا نکاح باطل ہے (حسن)

۵۔ فرمایا نہیں لائق ہے مرد کے لئے کہ وہ بحالت احرام شادی کرے درآنحالیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے لئے حلال نہیں، میں نے کہا اگر کرے اور محرم دخول بھی کرے۔ فرمایا اگر میاں بیوی دونوں کو علم تھا تو ہر ایک پر قربانی کا اونٹ ہے اور عورت پر اگر محرمہ ہو تو اونٹ قربانی کا ہے اور اگر محرمہ نہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں مگر اس صورت میں کہ جانتی ہو کہ جس سے تزویج کی ہے وہ محرم ہے اگر جان کر تزویج کی تو اس صورت میں اس پر قربانی کا اونٹ ہوگا۔ (موثق)

۶۔ فرمایا محرم طلاق دے سکتا ہے نکاح نہیں کر سکتا (موثق)

۷۔ میں نے پوچھا محرم طلاق دے سکتا ہے فرمایا ہاں۔ (م)

۸۔ میں نے پوچھا محرم کنیزیں خرید فروخت کر سکتا ہے فرمایا ہاں (م)

﴿باب ۱۲﴾

﴿المحرم يواقع امرأته قبل ان يقضي مناسكه اومحل يقع على محرمة﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن زرارة قال: سألته عن محرم غشي امرأته وهي محرمة؛ قال: جاهلين أو عالمين؛ قلت: أجبني في الوجهين جميعاً، قال: إن كانا جاهلين استغفرا ربّهما ومضيا على حجّهما وليس عليهما شيء وإن كانا عالمين فرّق بينهما من المكان الّذي أحدثا فيه و عليهما بدنة و عليهما الحجُّ من قابل فإذا بلغا المكان الّذي أحدثا فيه فرّق بينهما حتّى يقضيا نسكهما و يرجعا إلى المكان الّذي أصابا فيه ما أصابا، قلت: فأيُّ الحجّتين لهما؛ قال الأولى الّتي أحدثا فيها ما أحدثا والأُخرى عليهما عقوبة.

٢ ـ عليٌّ، عن أبيه، عن حمّاد، عن أبان بن عثمان رفعه إلى أحدهما عليهما السلام قال: معنى يفرّق بينهما أي لايخلوان وأن يكون معهما ثالث.

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ و محمّد بن إسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن ابن أبي عمير؛ و صفوان، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام في

المحرم يقع على أهله قال : إن كان أفضى إليها فعليه بدنة والحجّ من قابل و إن لم يكن أفضى إليها فعليه بدنة وليس عليه الحجّ من قابل ، قال : وسألته عن رجل وقع على امرأته و هو محرم قال : إن كان جاهلاً فليس عليه شيء و إن لم يكن جاهلاً فعليه سوق بدنة و عليه الحجّ من قابل فإذا انتهى إلى المكان الّذي وقع بها فرّق محملهما فلم يجتمعا في خباء واحد إلّا أن يكون معهما غيرهما حتّى يبلغ الهدي محلّه .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل وقع على أهله وهو محرم ؟ قال : أجاهل أو عالم ؟ قال : قلت : جاهل ، قال : يستغفر الله ولا يعود ولا شيء عليه .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن محرم واقع أهله فقال : قد أتى عظيماً ، قلت : أفتني ، فقال : استكرهها ؟ أو لم يستكرهها ؟ قلت : أفتني فيهما جميعاً ، فقال : إن كان استكرهها فعليه بدنتان و إن لم يكن استكرهها فعليه بدنة وعليها بدنة و يفترقان من المكان الّذي كان فيه ما كان حتّى ينتهيا إلى مكّة و عليهما الحجّ من قابل لابدّ منه ، قال : قلت : فإذا انتهيا إلى مكّة فهي امرأته كما كانت ؟ فقال : نعم هي امرأته كما هي ، فإذا انتهيا إلى المكان الّذي كان منهما ما كان افترقا حتّى يحلّا فإذا أحلّا فقد انقضى عنهما ، فإنّ أبي كان يقول ذلك .

و في رواية اُخرى فإن لم يقدر على بدنة فإطعام ستّين مسكيناً لكلّ مسكين مدّ فإن لم يقدر فصيام ثمانية عشر يوماً و عليها أيضاً كمثله إن لم يكن استكرهها .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر ، عن صباح الحذّاء ، عن إسحاق بن عمّار قال : قلت لأبي الحسن موسى عليه السلام : أخبرني عن رجل محلّ وقع على أمة له محرمة ؟ قال : موسر أو معسر ؟ قلت : أجبني فيهما ، قال : هو أمرها بالإحرام أو لم يأمرها أو أحرمت من قبل نفسها ؟ قلت : أجبني فيهما ، فقال : إن كان موسراً و كان عالماً أنّه لا ينبغي له و كان هو الّذي أمرها بالإحرام فعليه بدنة و إن شاء بقرة و إن شاء شاة و إن لم يكن أمرها بالإحرام فلاشيء عليه موسراً كان أو معسراً

و إن كان أمرها وهو معسر فعليه دم شاة أو صيام.

٧ ـ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن رجل باشر امرأته و هما محرمان ما عليهما؟ فقال: إن كانت المرأة أعانت بشهوة مع شهوة الرجل فعليهما الهدي جميعاً و يفرق بينهما حتى يفرغا من المناسك و حتى يرجعا إلى المكان الذي أصابا فيه ما أصابا و إن كانت المرأة لم تعن بشهوة واستكرهها صاحبها فليس عليها شيء.

باب ۱۰۲

مناسک ادا کرنے سے پہلے محرم کا مجامعت کرنا

۱۔ میں نے پوچھا اگر محرم بی بی سے مجامعت کرے فرمایا دونوں جاہل مسئلہ ہیں یا عالم، اگر جاہل ہیں تو دونوں اپنے رب سے استغفار کریں اور اپنا حج کریں ان پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر عالم مسئلہ ہیں تو ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک الگ الگ رکھا جائے اور وہ لوٹیں اس جگہ جہاں مباشرت کی تھی میں نے کہا کفارہ میں دو حج کی کیا صورت ہے فرمایا ایک تو اس واقعہ کی وجہ سے جو عمل میں آیا اور دوسرا اس عمل کی سزا ہے۔ (حسن)

۲۔ اور فرمایا جدا رکھے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ خلوت نہ کرسکیں گے ایک تیسرا آدمی ان کے ساتھ رہے گا۔ (مرفوع)

۳۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو اپنی زوجہ سے مجامعت کرے فرمایا اگر وہ عورت کی طرف خود بڑھا ہے تو اس پر اونٹ کی قربانی ہے اور اگلے سال پھر حج کرنا ہے اور اگر خود نہیں بڑھا تو اس پر بدنہ ہے اگلے سال حج نہیں اور دریافت کیا اس کے بارے میں جو بحالت احرام اپنی عورت سے جماع کرے فرمایا اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر جاہل نہیں ہے تو اس پر قربانی ہے جانا ہے اگلے سال حج نہیں، پس جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں مجامعت کی تھی تو دونوں ایک خیمہ میں جمع نہ ہوں گے اور ان کے ساتھ ایک تیسرا آدمی رہے گا جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بحالت احرام اپنی عورت سے مجامعت کی فرمایا وہ جاہل تھا یا عالم، میں نے کہا جاہل فرمایا اللہ سے استغفار کرے اور پھر ایسا نہ کرے اس پر کفارہ کچھ نہیں۔ (ضعیف)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس محرم کے متعلق پوچھا جو اپنی زوجہ سے مقاربت کرے فرمایا اس نے گناہ عظیم کیا میں

نے کہا آپ مجھے فتویٰ دیجئے۔ فرمایا میں سمجھتا ہوں مرد نے عورت کو مجبور کیا ہوگا۔ میں نے کہا دونوں کے متعلق حکم فرمائیے۔ فرمایا اگر مرد نے اسے مجبور کیا ہے تو اس پر دو قربانیاں اونٹ کی ہیں اور اگر مجبور نہیں کیا ہے تو ایک اونٹ کی قربانی مرد پر ہے اور ایک کی عورت پر، اور وہ دونوں اس مقام پر جدا رکھے جائیں جہاں جماع کیا تھا یہاں تک کہ وہ مکہ پہنچیں پھر ان دونوں کو اگلے سال حج کرنا ضروری ہوگا۔ میں نے کہا مکہ پہنچ کر عورت ویسی ہی ہو جائے گی جیسی تھی فرمایا ہاں جب وہ اس جگہ پر پہنچیں جہاں یہ واقعہ ہوا تھا تو محل ہونے تک الگ رہیں جب وہ محل ہو جائیں تو ان دونوں کا معاملہ پورا ہو گیا میرے والد نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ (ح)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے ہر مسکین کو ایک مُد اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو تیرہ دن روزے رکھے۔

۶۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے اپنی محرمہ کنیز سے جماع کیا فرمایا وہ مالدار ہے یا محتاج میں نے کہا دونوں کے متعلق فرمائیے فرمایا آیا اس نے احرام کا حکم دیا تھا یا نہیں یا وہ کنیز باختیار خود محرمہ ہوئی۔ فرمایا مجھے دونوں صورتوں میں جواب دیجئے، فرمایا اگر وہ مالدار ہے اور واقف مسئلہ ہے تو اسے ایسا کرنا نہیں چاہیئے تھا اور اگر اس احرام کا حکم دیا تھا تو اس کا کفارہ ایک اونٹ کی قربانی ہے اگر چاہے تو گائے کی دے اور اگر احرام کا حکم نہیں دیا تو کوئی کفارہ نہیں چاہے مالدار ہو یا غریب اور اگر حکم دیا ہے اور غریب ہے تو اس پر ایک قربانی ہے بکری کی یا پھر روزے رکھے (موثق)

۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے مباشرت کی اپنی عورت سے اور وہ دونوں محرم تھے تو ان پر کیا کفارہ ہے فرمایا اگر عورت نے مرد کی خواہش کے ساتھ اپنی خواہش بھی ظاہر کی تو دونوں پر ایک اونٹ کفارہ ہے اور ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک علیحدہ رکھا جائے گا جب تک وہ مقام مباشرت تک واپس آئیں اور اگر عورت نے اس خواہش میں مرد کی مدد نہیں کی اور مرد نے اسے مجبور کیا تو عورت پر کچھ نہیں۔ (ح)

﴿باب ۱۳﴾

☆(المحرم يقبل امرأته و ينظر اليها بشهوة أوغير شهوة)☆
☆(أوينظر الى غيرها)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن محرم نظر إلى امرأته فأمنى أو أمذى وهو محرم ؛ قال : لاشيء عليه ولكن ليغتسل

ويستغفر ربّه و إن حملها من غير شهوة فأمنى أوأمذى فلاشيء عليه و إن حملها أومسّها بشهوة فأمنى أوأمذى فعليه دم ، وقال في المحرم ينظر إلى امرأته و ينزلها بشهوة حتّى ينزل ، قال : عليه بدنة.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يضع يده من غير شهوة على امرأته ؟ قال : نعم يصلح عليها خمارها ويصلح عليها ثوبها ومحملها ، قلت : أفيمسّها وهي محرمة ؟ قال : نعم، قلت : المحرم يضع يده بشهوة ؟ قال : يهريق دم شاة ، قلت : فإن قبّل ؟ قال : هذا أشدّ ينحر بدنة .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل قبّل امرأته و هو محرم ، قال : عليه بدنة و إن لم ينزل وليس له أن يأكل منها .

٤ ـ سهل بن زياد ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مسمع أبي سيّار قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا سيّار إنّ حال المحرم ضيّقة فمن قبّل امرأته على غير شهوة و هو محرم فعليه دم شاة ومن قبّل امرأته على شهوة فأمنى فعليه جزور ويستغفر ربّه ومن مسّ امرأته بيده وهو محرم على شهوة فعليه دمُ شاة و من نظر إلى امرأته نظر شهوة فأمنى فعليه جزور و من مسّ امرأته أولازمها من غير شهوة فلا شيء عليه .

٥ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يعبث بأهله حتّى يمني من غير جماع أويفعل ذلك في شهر رمضان ماذا عليهما ؟ قال : عليهما جميعاً الكفّارة مثل ما على الّذي يجامع .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمرو بن عثمان الخزّاز ، عن صباح الحذّاء ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : ماتقول في محرم عبث بذكره فأمنى ؟ قال : أرى عليه مثل ما على من أتى أهله وهو محرم بدنة والحجّ

من قابل .

٧ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل نظر إلى ساق امرأة فأمنى ؛ قال : إن كان موسراً فعليه بدنة و إن كان بين ذلك فبقرة و إن كان فقيراً فشاة ، أما إنّي لم أجعل ذلك عليه من أجل الماء و لكن من أجل أنّه نظر إلى مالا يحلّ له .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار في محرم نظر إلى غير أهله فأنزل قال : عليه دم لأنّه نظر إلى غير مايحلّ له وإن لم يكن أنزل فليتّق الله ولا يعد وليس عليه شيء .

٩ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن أحمد النهديّ ، عن محمّد بن الوليد ، عن أبان بن عثمان ، عن الحسين بن حمّاد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المحرم يقبّل اُمّه ، قال : لابأس هذه قبلة رحمة إنّما يكره قبلة الشهوة .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل يسمع كلام امرأة من خلف حائط وهو محرم فتشهّى حتّى أنزل قال : ليس عليه شيء .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المحرم تنعت له المرأة الجميلة الخلقة فيمني ، قال : ليس عليه شيء .

باب ۱۲

محرم کا بوسہ لینا

۱۔ میں نے کہا ایک محرم نے اپنی عورت کو دیکھا اس کی منی یا مذی نکل آئی۔ فرمایا اس پر کچھ نہیں لیکن غسل کرے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اگر اسے بدون شہوت اٹھایا اور منی یا مذی نکل جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور

اگر از روئے شہوت اٹھایا ہو اور منی یا مذی نکل گئی تو اسے قربانی کرنا ہوگی اور فرمایا جو اپنی عورت کو خواہش سے دیکھے اور عورت کو انزال ہو جائے اور اسے بھی تو اس کو ایک اونٹ قربانی دینا ہوگا ۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو بغیر شہوت اپنی عورت پر ہاتھ رکھے فرمایا ہاں اس کی اوڑھنی یا کپڑا یا محمل درست کرنے کے لئے چھو سکتا ہے ۔ میں نے کہا ایسی صورت میں بھی جبکہ عورت محرمہ ہو فرمایا ہاں میں نے کہا محرم مرد اگر شہوت کے ساتھ اپنا ہاتھ رکھے فرمایا ایک بکری ذبح کرنا ہوگی میں نے کہا اگر بوسہ لے فرمایا یہ تو زیادہ سخت ہے ایک اونٹ نحر کرے (حسن)

۳۔ میں نے کہا بحالت احرام اپنی عورت کا بوسہ لے فرمایا اس پر ایک اونٹ ہے اگرچہ انزال نہ ہوا اور وہ اس قربانی کا گوشت نہ کھائے گا ۔ (مو)

۴۔ فرمایا اے ابو سیار محرم کا حال تنگ ہے جو اپنی عورت کا بغیر شہوت بوسہ لے بحالت احرام تو کیا ہو فرمایا اس کا کفارہ ایک بکری کی قربانی ہے اور جو شہوت سے بوسہ لے اور منی نکل آئے تو اس کو ایک اونٹ قربان کرنا ہوگا اور اگر بدون شہوت ہے تو کچھ نہیں ۔ (م)

۵۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا ایک شخص اپنی بی بی سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے اور اس کی منی نکل آتی ہے بغیر جماع یا یہی عمل وہ رمضان میں کرتا ہے فرمایا ان دونوں کا کفارہ وہی ہے جو جماعت کرنے کا ہوتا ۔ (مجہول)

۶۔ میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے عضو تناسل پر بحالت احرام مشت زنی کرے اور منی نکل آئے فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو اپنی بی بی سے مجامعت کرنے کا ہے اور وہ ایک اونٹ ہے قربانی کا اور اگلے برس حج ۔ (حسن)

۷۔ میں نے کہا اگر ایک شخص کسی عورت کی پنڈلی دیکھے اور اس کی منی نکل جائے فرمایا اگر مالدار ہے تو ایک اونٹ کفارہ میں ذبح کرے اگر درمیانی حیثیت کا ہے تو گائے اور فقیر ہے تو بکری قربانی دے ۔ میں منی نکلنے کو وجہ قرار نہیں دیتا بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے اس عورت کی ساق کو دیکھا کیوں جو اس کے لئے حلال نہ تھی ۔ (موثق)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے غیر عورت پر نگاہ ڈالی اور اسے انزال ہو گیا فرمایا ایک قربانی دے اس نے کیوں نامحرم عورت پر نظر کی اور انزال نہ ہو تو اللہ سے ڈرے اور پھر ایسا نہ کرے ۔ (حسن)

۹۔ میں نے کہا کوئی محرم اپنی ماں کو بوسہ دے فرمایا کیا مضائقہ ہے یہ تو رحمت کا بوسہ ہے نہ کہ شہوت کا ۔ (مختلف فیہ)

۱۰۔ اگر کوئی بحالت احرام پس دیوار سے کسی عورت کا کلام سنے اور شہوت غالب ہو اور انزال ہو جائے ۔ فرمایا اس پر کچھ نہیں ۔ (ض)

۱۱۔ فرمایا اگر کوئی خوبصورت عورت اس کی مدح کرے اور اسے انزال ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں ۔ (موثق)

باب

(المحرم يأتي أهله وقد قضى بعض مناسكه)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن سلمة بن محرز قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل وقع على أهله قبل أن يطوف طواف النساء ، قال : ليس عليه شيء فخرجت إلى أصحابنا فأخبرتهم فقالوا : اتّقاك ، هذا ميسّر قد سأله عن مثل ماسألت فقال له : عليك بدنة ، قال : فدخلت عليه فقلت : جعلت فداك إنّي أخبرت أصحابنا بما أجبتني فقالوا : اتّقاك هذا ميسّر قد سأله عمّا سألت فقال له : عليك بدنة ، فقال : إنَّ ذلك كان بلغه فهل بلغك ؟ قلت : لا قال ليس عليك شيء .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن أبي خالد القمّاط قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل وقع على امرأته يوم النحر قبل أن يزور ، قال : إن كان وقع عليها بشهوة فعليه بدنة وإن كان غير ذلك فبقرة ، قلت : أو شاة ؟ قال : أو شاة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن متمتّع وقع على أهله ولم يزر ، قال : ينحر جزوراً وقد خشيت أن يكون قد ثلم حجّه إن كان عالماً وإن كان جاهلاً فلا شيء عليه . و سألته عن رجل وقع على امرأته قبل أن يطوف طواف النساء قال : عليه جزور سمينة وإن كان جاهلاً فليس عليه شيء ، قال : وسألته عن رجل قبّل امرأته وقد طاف طواف النساء ولم تطف هي قال : عليه دم يهريقه من عنده .

٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص ابن القاسم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل واقع أهله حين ضحّى قبل أن يزور البيت ، قال : يهريق دماً .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا واقع المحرم امرأته قبل أن يأتي المزدلفة فعليه الحجُّ من قابل .

٦ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن حمران بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل كان عليه طواف النساء وحده فطاف منه خمسة أشواط ثمّ غمزه بطنه فخاف أن يبدره فخرج إلى منزله فنفض ثمّ غشي جاريته ، قال : يغتسل ثمّ يرجع فيطوف بالبيت طوافين تمام ما كان قد بقي عليه من طوافه و يستغفر الله ولا يعود و إن كان طاف طواف النساء فطاف منه ثلاثة أشواط ثمّ خرج فغشي فقد أفسد حجّه وعليه بدنة و يغتسل ثمّ يعود فيطوف أسبوعاً .

٧ ـ ابن محبوب ، عن عبد العزيز العبدي ، عن عبيد بن زرارة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت أسبوعاً طواف الفريضة ثمّ سعى بين الصفا و المروة أربعة أشواط ثمّ غمزه بطنه فخرج فقضى حاجته ثمّ غشي أهله ، قال : يغتسل ثمّ يعود فيطوف ثلاثة أشواط و يستغفر ربّه ولا شيء عليه ؛ قلت : فإن كان طاف بالبيت طواف الفريضة فطاف أربعة أشواط ثمّ غمزه بطنه فخرج فقضى حاجته فغشي أهله ، فقال : أفسد حجّه وعليه بدنة ويغتسل ثمّ يرجع فيطوف أسبوعاً ثمّ يسعى و يستغفر ربّه ، قلت : كيف لم تجعل عليه حين غشي أهله قبل أن يفرغ من سعيه كما جعلت عليه هدياً حين غشي أهله قبل أن يفرغ من طوافه ، قال : إنّ الطواف فريضة و فيه صلاة و السعي سنّة من رسول الله صلى الله عليه وآله ، قلت : أليس الله يقول : « إنّ الصفا و المروة من شعائر الله » قال : بلى ولكن قد قال فيهما : « و من تطوّع خيراً فإنّ الله شاكر عليم » فلو كان السعي فريضة لم يقل : فمن تطوّع خيراً .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عليّ بن يقطين ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل قال لامرأته أو لجاريته بعد ما حلق فلم يطف ولم يسع بين الصفا والمروة : اطرحي ثوبك ونظر إلى فرجها ، قال : لا شيء عليه إذا لم يكن غير النظر (٤) .

باب ۱۱۷

بعض مناسک ادا کرنے کے بعد زوجہ سے ہم بستر ہو

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی زوجہ سے مجامعت کی قبل طواف نسار بجالانے کے۔ فرمایا اس پر کچھ نہیں، میں نے اپنے

اصحاب سے یہ خبر بیان کی انھوں نے کہا اپنے کو اس سے بچایا یہ میسرہ موجود ہے یہی سوال اس نے کیا تھا تو فرمایا تھا تیرے اوپر ایک بدنہ ہے میں حضرت کے پاس پھر آیا اور یہ واقعہ بیان کیا۔

حضرت نے فرمایا اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا اس لئے ایسا حکم دیا تھا کیا تم کو بھی معلوم تھا۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا بس تو تم پر کوئی کفارہ نہیں۔ (مجہول)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے یوم نحر قبل طواف زیارت، فرمایا اگر یہ جماع باشہوت تھا اور عالم مسئلہ تھا تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر ایسا نہ تھا تو ایک گائے ہے۔ میں نے کہا یا بکری، فرمایا یا بکری (مؤ)

۳۔ میں نے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والے نے اپنی عورت سے جماع کیا اور طواف زیارت بجا نہ لایا فرمایا وہ اونٹ نحر کرے اور مجھے خوف ہے اس کا کہ اگر عالم تھا تو اس کا حج فاسد ہوا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں، میں نے پوچھا اگر قبل طواف نساء مجامعت کی فرمایا اس کا کفارہ موٹا تازہ اونٹ ہے اور اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کچھ نہیں، میں نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو بوسہ دے اور اس نے طواف نساء کر لیا ہے مگر عورت نے نہیں کیا، فرمایا اس پر اپنے خرچ سے قربانی کرنا ہے (ح)

۴۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے قبل اس کے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے، فرمایا قربانی کرے۔ (م)

۵۔ فرمایا جو محرم اپنی عورت سے جماع کرے قبل مزدلفہ میں آنے کے تو اس کو اگلے سال حج کرنا ہوگا۔ (حسن)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص پر طواف نساء فقط تھا اس نے پانچ چکر لگائے کہ اس کے پیٹ میں کھلبلی ہوئی اسے خوف ہو کہ پاخانہ نکل نہ جائے وہ اپنے گھر آیا حاجت رفع کی پھر اسے لونڈی نے ڈھانپ دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے اور واپس ہو کر خانۂ کعبہ کے باقی جو دو طواف ہیں وہ پورے کرے اور اللہ سے استغفار کرے اعادہ نہ کرے اور اگر طواف نساء کر رہا ہو اور تین طواف کر چکا ہو اور ڈھانپ دیا جائے تو حج ناقص ہوا اس پر ایک بدنہ ہے غسل کرے اور واپس آکر ساتواں طواف کرے (حسن)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے بیت اللہ کے سات طواف کر لئے اور صفا و مروہ کے درمیان چار بار سعی کر چکا تھا کہ رفع حاجت کی ضرورت ہوئی وہ وہاں سے نکلا اور رفع حاجت کی اس کی بی بی نے اس پر کپڑا ڈال دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے پھر جائے اور باقی تین چکر لگائے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اس پر کچھ نہیں، میں نے کہا اگر بیت کا طواف فریضہ کر رہا ہو اور چار طواف کے بعد یہ صورت پیش آئے فرمایا اس کا حج ناقص ہے اس پر ایک بدنہ دینا لازم ہے پھر غسل کرکے جائے اور ساتوں طواف کرے پھر سعی کرے اور اللہ سے استغفار کرے۔ میں نے کہا پہلے حکم میں اور

اس میں اختلاف کیوں ہے فرمایا طواف فریضہ ہے اس میں نماز ہے اور سعی سنت رسول اللہ ہے (م)

میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ صفا و مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہے فرمایا ہاں فرمایا ہے لیکن ان کے بارے میں یہ بھی تو کہا ہے کہ جو بخوشی نیکی کرے تو اللہ شکر گزار اور جاننے والا ہے اگر سعی فریضہ ہوتی تو یہ نہ فرماتا۔ ومن تطوع خیراً ۔ (م)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے سر منڈوانے کے بعد بغیر طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان بغیر سعی کئے اپنی عورت یا لونڈی سے کہا کپڑے اتار اور اس کی شرمگاہ پر نظر کرے۔ فرمایا اگر اس کے سوا کوئی اور امر نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ (حس)

﴿أبواب الصيد﴾ ۱۰۵

﴿باب﴾

☆(النهي عن الصيد وما يصنع به اذا أصابه المحرم والمحل)☆
☆(في الحل و الحرم)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تستحلّنَّ شيئاً من الصّيد وأنت حرام ولا وأنت حلال في الحرم ولا تدلّنَّ عليه محلاً ولا محرماً فيصطادوه ولا تشر إليه فيستحلَّ من أجلك فإنَّ فيه فداء لمن تعمّده .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريِّ ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المحرم لا يدلُّ على الصّيد فإن دلَّ عليه فقتل فعليه الفداء .

٣ ـ ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى جميعاً ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تأكل من الصّيد وأنت حرام وإن كان [الّذي] أصابه محلٌّ و ليس عليك فداء ما أتيته بجهالة إلّا الصّيد فإنَّ عليك فيه الفداء بجهل كان أو بعمد .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي الحسن الرِّضا عليه السلام قال : سألته عن المحرم يصيد الصّيد بجهالة ، قال : عليه كفّارة ، قلت : فإنّه

أصابه خطأً ، قال : و أيّ شيء الخطأ عندك ؟ قلت : يرمي هذه النخلة فيصيب نخلة أُخرى ، قال : نعم هذا الخطأ وعليه الكفّارة ، قلت : فإنّه أخذ طائراً متعمّداً فذبحه وهو محرم ؟ قال : عليه الكفّارة ، قلت : ألست قلت : إنّ الخطأ والجهالة والعمد ليسوا بسواء فلأيّ شيء يفضل المتعمّد الجاهل والخاطىء ؟ قال : إنّه أثم ولعب بدينه .

٥ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا رمى المحرم صيداً فأصاب اثنين فإنّ عليه كفّارتين جزاؤهما .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية ابن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا أصاب المحرم الصيد في الحرم وهو محرم فإنّه ينبغي له أن يدفنه ولا يأكله أحدٌ وإذا أصابه في الحلّ فإنّ الحلال يأكله وعليه هو الفداء .

٧ ـ أبوعليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل أصاب من صيد أصابه محرم وهو حلال ؟ قال : فليأكل منه الحلال وليس عليه شيء إنّما الفداء على المحرم .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن لحوم الوحش تهدى إلى الرَّجل ولم يعلم صيدها و لم يأمر به أيأكله ؟ قال : لا ، قال : و سألته أيأكل قديد الوحش محرم ؟ قال : لا .

٩ ـ أبوعليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن جميل قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الصيد يكون عند الرَّجل من الوحش في أهله أو من الطّير يحرم وهو في منزله ؟ قال : لا بأس لا يضرُّه .

١٠ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ماوطئته أو وطئه بعيرك وأنت محرمٌ فعليك فداؤه ، و قال : اعلم أنّه ليس عليك فداء شيء أتيته وأنت جاهلٌ به وأنت محرم في حجّك ولا في عمرتك إلّا الصيد فإنَّ عليك فيه الفداء بجهالة كان أو بعمد .

١١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه في المحرم يصيب الصّيد فيدميه ثمّ يرسله قال : عليه جزاؤه .

باب ۵۱

شکار

۱۔ فرمایا حضرت نے شکار کی کوئی صورت بھی حلال نہیں بحالت احرام اور مُحِل ہونے کی صورت میں بھی حرم میں شکار کی اجازت نہیں اور نہ رغبت دلاؤ اس کی طرف خواہ محل ہو یا محرم ہو کہ لوگ شکار کریں اور نہ اس کا مشورہ دو ورنہ تمہاری وجہ سے حلال سمجھا جائے گا جو قصداً شکار کرے گا تو اسے فدیہ دینا ہوگا۔ (م)

۲۔ فرمایا حضرت نے احرام کی حالت میں شکار کی رہنمائی نہ کرے اور اگر کی اور جانور قتل ہو گیا تو فدیہ دینا لازم ہوگا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بحالت احرام شکار کئے ہوئے جانور کا گوشت بھی نہ کھاؤ اگرچہ محل ہی نے شکار کیا ہو۔ اگر جہالت سے کھا لیا ہے تو خیر لیکن شکار کرنے پر خواہ جہالت سے ہو یا عمداً قربانی ضرور دینی ہوگی۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا اگر محرم جہالت سے شکار کرے فرمایا اس پر کفارہ ہے میں نے کہا اگر غلطی سے جا لگے فرمایا غلطی سے کس طرح میں نے کہا ایک شخص ایک درخت پر تیر پھینکتا ہے اور وہ دوسرے درخت پر جا لگتا ہے فرمایا ہاں یہ خطا ہے۔ اور اس پر کفارہ ہے میں نے کہا اگر وہ قصداً طائر کو پکڑ کر ذبح کرے بحالت احرام۔ فرمایا اس پر کفارہ ہے میں نے کہا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ خطا، جہالت اور عمد برابر نہیں پس کیا چیز میں زیادتی رہی عمداً کرنے والے کو ایک جاہل وخاطی پر، فرمایا وہ گنہگار ہے اور اپنے دین سے کھیلتا ہے۔

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی ایک شکار کو تیر مارے اور اس کی زد میں دو جانور آجائیں تو ان کے بدلے دو کفارے ہوں گے۔ (م)

۶۔ فرمایا اگر حرم میں کوئی محرم شکار کرے تو چاہیئے کہ اسے دفن کر دے اور کوئی اسے نہ کھائے اور اگر مقام حل میں شکار کیا تو بغیر احرام والا کھا تو سکے گا مگر اس کو قربانی دینا ہوگی۔ (حسن)

۷۔ فرمایا اگر کوئی اس شکار کو کھائے جس کو محرم نے شکار کیا ہو تو وہ حلال ہے اس پر جو محرم نہیں ہے اور اس پر

کوئی کفارہ نہیں، کفارہ تو محرم پر ہے۔ (حسن)

۸۔ میں نے حضرت سے کہا کہ وحشیوں کے گوشت کے متعلق جو کسی کو ہدیہ بھیجے اور وہ نہ بتائے اسے کہ یہ شکار ہے اور اس نے حکم بھی نہیں دیا۔ آیا وہ اسے کھائے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا آیا مُحرم وحشی جانور کا گوشت کھائے فرمایا نہیں۔ (م)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص کے اہل کے پاس وحشی جانور کا گوشت ہے یا پرندہ کا ہے اور وہ اپنے گھر میں ہو تو کھائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا جس گھاس کو تو روندے یا تیرا اونٹ، بحالت احرام تو تجھ پر اس کا کفارہ ہے اور فرمایا جان لے کہ تیرے اوپر کوئی کفارہ نہیں اگر نادانستگی میں ہو جبکہ حج کا احرام ہو اور نہ تیرے عمرہ میں مگر شکار کر اس پر تو کفارہ ہو ہی جائے گا چاہے جہالت سے ہو یا عمداً۔ (م)

۱۱۔ فرمایا امیر المومنین نے اگر بحالت احرام شکار کرے اور خون اس کے بدن سے نکل رہا ہو اور اس کو یونہی چھوڑ دے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا۔ (حسن)۔

﴿باب﴾

☆(المحرم يضطر الى الصيد والميتة)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن المحرم يضطرّ فيجد الميتة و الصّيد أيّهما يأكل؟ قال: يأكل من الصّيد ما يحبّ أن يأكل من ماله؟ قلت: بلى، قال: إنّما عليه الفداء فليأكل وليفده.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن يونس بن يعقوب قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المضطرّ إلى الميتة وهو يجد الصيد قال: يأكل الصيد، قلت: إنّ الله قد أحلّ له الميتة إذا اضطرّ إليها ولم يحلّ له الصّيد، قال: تأكل من مالك أحبّ إليك أو من ميتة؟ قلت: من مالي، قال: هو مالك لأنّ عليك فداه، قلت: فإن لم يكن عندي مال؟ قال: تقتضيه إذا رجعت إلى مالك.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن محبوب، عن شهاب، عن

ابن بكير ؛ وزرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل اضطرّ إلى ميتة و صيد وهو محرم ، قال : يأكل الصيد ويفدي .

باب ۱۰۱

بحالتِ احرام شکار یا مردار کی طرف مضطر ہونا

۱۔ میں نے پوچھا محرم اگر مضطر ہو اور وہ مردار یا شکار پالے تو ان میں سے کون سا کھائے فرمایا شکار کھائے لیکن وہ پسند کرے اس کا کھانا اپنے مال سے، میں نے کہا بے شک، فرمایا اس پر فدیہ ہوگا پس کھائے اور فدیہ دے۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا اس مضطر کے متعلق جو مردار کھانے پر مجبور ہو اور اسے شکار بھی ملتا ہو فرمایا پھر تو شکار ہی کھائے میں نے کہا اللہ نے حلال کر دیا ہے مردار کو جب مضطر ہو اور شکار کو حلال نہیں کیا۔ فرمایا یہ بتاؤ تم کو اپنے مال سے کھانا پسند ہوگا یا مردار کھانا۔ میں نے کہا اپنے مال سے کھانا۔ فرمایا جب تم نے فدیہ دے دیا تو وہ تمہارا ہی مال ہو گیا اور اگر نہ ہو تو اسے دے دینا جب تم اپنے مال کی طرف لوٹ آؤ۔ (موثق)

۳۔ فرمایا جو مردار اور شکار کھانے کی طرف مضطر ہو وہ شکار کھائے اور فدیہ دیدے۔ (م)

﴿باب﴾

(المحرم يصيد الصيد من أين يفديه و اين يذبحه)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ [ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل شاذان ، عن ابن أبي عمير] و صفوان ، عن معاوية بن عمّار قال : يفدي المحرم فداء الصيد من حيث أصابه .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من وجب عليه هدي في إحرامه فله أن ينحره حيث شاء إلّا فداء الصيد فإنّ الله عزّ وجلّ يقول : «هدياً بالغ الكعبة» .

٣ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن سنان قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من وجب عليه فداء صيداً أصابه و هو محرم فإن كان حاجّاً نحر هديه الّذي يجب عليه بمنى و إن كان معتمراً نحر بمكّة

قبالة الكعبة .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشاء ، عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال في المحرم إذا أصاب صيداً فوجب عليه الفداء فعليه أن ينحره إن كان في الحجّ بمنى حيث ينحر الناس فإن كان في عمرة نحره بمكّة و إن شاء تركه إلى أن يقدم فيشتريه فإنّه يجزىء عنه .

باب

مُحرم کا شکار کرنا اور فدیہ دینا

۱۔ مُحرم کو شکار کا فدیہ دینا ہوگا چاہے کسی صورت سے شکار ہو۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جس پر ہدی واجب ہوئی ہو احرام میں تو صید کے فدیہ میں جس طرح چاہے نحر کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدی کعبہ کو پہنچنے والی ہو۔

۳۔ فرمایا جس پر فدیۂ شکار واجب ہو درآنحالیکہ اس نے احرام میں شکار کیا ہو اگر وہ احرام حج تھا تو منیٰ میں قربانی کرے اور اگر احرام عمرہ تھا تو مکہ میں کعبہ کے مقابل قربانی کرے۔ (ص)

۴۔ فرمایا اگر محرم شکار کرے تو اس پر فدیہ دینا واجب ہے اگر اسے حج کرنا تھا تو قربانی کو نحر کرے منیٰ میں جہاں سب لوگ کرتے ہیں اور اگر عمرہ کرنا تھا تو مکہ میں قربانی کرے اور اگر چاہے تو اس کو مکہ یا منیٰ میں خرید کر کے نحر کرے یہ اس کے لیے کافی ہوگا۔ (ض)

﴿باب﴾

﴿كفارات ما اصاب المحرم من الوحش﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن محرم أصاب نعامة أو حمار وحش قال : عليه بدنة قلت : فإن لم يقدر على بدنة ؟ قال : فليطعم ستّين مسكيناً ، قلت : فإن لم يقدر على أن يتصدّق ؟ قال : فليصم ثمانية عشر يوماً والصدقة مدٌّ على كلّ مسكين قال : وسألته عن محرم أصاب بقرة ، قال : عليه بقرة ، قلت : فإن لم يقدر على بقرة ؟

قال : فليطعم ثلاثين مسكيناً ، قلت : فإن لم يقدر على أن يتصدّق ؛ قال : فليصم تسعة أيّام ، قلت : فإن أصاب ظبياً ؛ قال : عليه شاة ، قلت : فإن لم يقدر ؛ قال : فإطعام عشرة مساكين فإن لم يقدر على ما يتصدّق به فعليه صيام ثلاثة أيّام .

٢ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن محمّد ، عن داود الرقّي ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يكون عليه بدنة واجبة في فداء ، قال : إذا لم يجد بدنة فسبع شياه فإن لم يقدر صام ثمانية عشر يوماً .

٣ - أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن فضّال ، عن ابن بكير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : «أو عدل ذلك صياماً» قال : يثمّن قيمة الهدي طعاماً ثمَّ يصوم لكلِّ مدّ يوماً فإذا زادت الأمداد على شهرين فليس عليه أكثر منه .

٤ - أبو عليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : المحرم يقتل نعامة قال : عليه بدنة من الإبل قلت : يقتل حمار وحش ؛ قال : عليه بدنة ، قلت : فالبقرة ، قال : بقرة .

٥ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم قتل نعامة ، قال : عليه بدنة فإن لم يجد فإطعام ستّين مسكيناً وقال : إن كان قيمة البدنة أكثر من إطعام ستّين مسكيناً لم يزد على إطعام ستّين مسكيناً وإن كان قيمة البدنة أقلَّ من إطعام ستّين مسكيناً لم يكن عليه إلّا قيمة البدنة .

٦ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عليِّ ابن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم رمى ظبياً فأصابه في يده فعرج منها قال : إن كان الظبي مشى عليها ورعى فعليه ربع قيمته وإن كان ذهب على وجهه فلم يدر ما صنع فعليه الفداء لأنّه لا يدري لعلّه قد هلك .

٧ ـ سهل بن زياد ، عن أحمدبن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل قتل ثعلباً قال : عليه دم قلت : فأرنباً ، قال : مثل ما على الثعلب

٨ ـ سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن أحمد بن عليّ ، عن مسمع بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اليربوع و القنفذ والضبّ إذا أصابه المحرم فعليه جدي و الجدي خير منه وإنّما جعل عليه هذا كي ينكل عن صيد غيره .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ؛ وعدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أصاب المحرم الصيد ولم يجد ما يكفّر من موضعه الّذي أصاب فيه الصيد قوّم جزاؤه من النعم دراهم ثمَّ قوّمت الدَّراهم طعاماً لكلِّ مسكين نصف صاع فإن لم يقدر على الطعام صام لكلِّ نصف صاع يوماً .

١٠ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل أصاب بيض نعامة وهو محرم ، قال : يرسل الفحل في الإبل على عدد البيض ؛ قلت : فإنَّ البيض يفسد كلّه و يصلح كلّه ، قال : ماينتج من الهدي فهو هدي بالغ الكعبة وإن لم ينتج فليس عليه شيء فمن لم يجد إبلاً فعليه لكلِّ بيضة شاة فإن لم يجد فالصدقة على عشرة مساكين لكلِّ مسكين مدٌّ فإن لم يقدر فصيام ثلاثة أيّام .

١١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن عليّ بن رئاب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل اشترى لرجل محرم ، بيض نعامة فأكله المحرم قال : على الّذي اشتراه للمحرم فداء وعلى المحرم فداء ، قلت : وما عليهما ؟ قال : على المحلّ جزاء قيمة البيض لكلّ بيضة درهم و على المحرم الجزاء لكلّ بيضة شاة .

١٢ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب

عن أبي عبيدة مثله .

۱۳ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن صالح بن عقبة ، عن يزيد بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل مرّ وهو محرم فأخذ ظبية فاحتلبها وشرب لبنها قال : عليه دم وجزاء في الحرم .

۱٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبدالله بن جبلة ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن محرم كسر قرن ظبي ، قال : يجب عليه الفداء ، قال : قلت : فإن كسر يده ؟ قال : إن كسر يده ولم يرع فعليه دم شاة .

باب

وحشی جانور کے شکار کا کفّارہ

۱۔ میں نے کہا اگر کسی محرم نے شتر مرغ یا وحشی گدھا شکار کیا ہو، فرمایا اس پر بدنہ ہے میں نے کہا اگر وہ بدنہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے، میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو فرمایا اٹھارہ دن روزے رکھے اور صدقہ ہر مسکین کے لئے ایک مد ہے میں نے کہا اگر گائے ماری ہے فرمایا تو اس کا کفارہ گائے ہے میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو فرمایا تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے، میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو ۹ دن روزہ رکھے اور اگر ہرن مارے تو اس کا کفارہ ایک بکری ہے اگر یہ نہ کر سکے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے . (ض)

۲۔ فرمایا اگر کسی پر ایک بدنہ دینا واجب ہو فدیہ میں تو اگر بدنہ نہ ملے تو سات بکریاں ذبح کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے (مختلف فیہ)

۳۔ فرمایا حضرت نے اس قول خدا کے متعلق « أو عدل ذلك صياماً » یا اس کے برابر روزے فرمایا ہدی کی قیمت کے برابر طعام دیا جائے اور ہر روزہ ایک دن کا ایک مد کے بدلے میں رکھا جائے گا اور اگر مد کی تعداد دو ماہ کے روزوں سے زیادہ ہو جائے تو اس سے زیادہ روزے نہ رکھے گا۔

۴۔ فرمایا محرم اگر شتر مرغ کو قتل کرے تو کفارہ اونٹ کا بدنہ ہے اگر جنگلی گدھا مارے تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر گائے مارے تو کفارہ گائے ہے (م)

۵۔ فرمایا جو کوئی شتر مرغ کو مار ڈالے تو اس پر ایک بدنہ ہے اگر بدنہ نہ ملے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر بدنہ کی قیمت ساٹھ مسکینوں کے کھانے سے زیادہ ہو تو ساٹھ آدمیوں سے زیادہ نہ کھلائے اور اگر بدنہ کی قیمت ساٹھ مسکینوں کے کھلانے سے کم ہو تو اس پر بدنہ ہی قیمت ہوگی۔ (مرسل)

۶۔ فرمایا اگر کوئی محرم ہرن کو تیر مارے اور اس کی ٹانگ زخمی ہو جائے اور لنگڑانے لگے فرمایا اگر وہ زمین پر چلتا اور چرتا ہے تو شکاری پر ہرن کی چوتھائی قیمت ہے اگر وہ غائب ہو اور پتہ نہ چلے کہ اس کا کیا حشر ہوا تو اس کو فدیہ دینا لازم ہوگا کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید وہ مر ہی گیا ہو۔ (ض)

۷۔ اگر کوئی محرم لومڑی کو مار ڈالے تو اسے قربانی دینا ہوگی اور خرگوش کا کفارہ لومڑی کا سا کفارہ ہے۔ (ض)

۸۔ فرمایا سیہی اور گوہ کو اگر محرم زخمی کرے تو کفارہ ایک بھیڑ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ وہ ان کے علاوہ اور جانوروں کے شکار سے باز رہے۔ (ض)

۹۔ اگر محرم شکار کرے اور اس مقام پر کوئی چیز کفارہ دینے کے لئے نہ ہو تو درہموں میں اس کی قیمت کا تخمینہ کرے اور پھر درہموں کے لحاظ سے اتنے مساکین کو کھانا دے کہ ہر مسکین کو نصف صاع مل جائے اگر کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو ہر نصف صاع کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھے۔ (ض)

۱۰۔ میں نے کہا اگر ایک شخص شتر مرغ کے انڈے توڑ دے درآنحالیکہ محرم ہو فرمایا جتنے انڈے توڑے ہوں اتنی ہی بار اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے۔ میں نے کہا انڈے سب کے سب گندے بھی ہو جاتے ہیں اور اچھے بھی رہتے ہیں فرمایا جو بھی ان سے بچے پیدا ہوں وہ قربانی کے لئے کعبہ پہنچائے جائیں گے اور اگر اونٹ نہ ملے تو اس کو ہر انڈے کے بدلے ایک بکری کی قربانی دینی ہوگی اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صدقہ دے دس مسکینوں کو، ہر مسکین کو ایک مُد، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تین دن روزہ رکھے۔ (م)

۱۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے مرد محرم کے لئے شتر مرغ کے انڈے خریدے اور محرم ان کو کھائے۔ فرمایا دونوں پر فدیہ ہے خریدنے والے پر، ہر انڈے کی قیمت ایک درہم ہے اور محرم پر ہر انڈے کے بدلے ایک بکری۔ (ض)

۱۲۔ ابو عبیدہ نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔

۱۳۔ اگر ایک شخص بحالت احرام کسی طرف سے گزرے اور ہرنی کو پکڑ کر اسے دوہے اور اس کا دودھ پی لے تو اس کو قربانی کرنا ہوگی اور یہ بدلہ حرم میں دیا جائے گا۔ (ض)

۱۴۔ اگر کوئی محرم ہرن کا سینگ توڑے تو اسے فدیہ دینا ہوگا اور ٹانگ توڑ دے اور وہ چرے نہیں تو ایک بکری کی قربانی ہے۔ (مجہول)

﴿ باب ﴾

﴿كفارة ما أصاب المحرم من الطير والبيض﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المحرم إذا أصاب حمامة ففيها شاة وإن قتل فراخه ففيه حمل و إن وطىء البيض فعليه درهم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكنانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في الحمامة وأشباهها إذا قتلها المحرم شاة وإن كان فراخاً فعدلها من الحملان وقال في رجل وطىء بيض نعامة ففدغها وهو محرم ، فقال : قضى فيه عليّ عليه السلام أن يرسل الفحل على مثل عدد البيض من الإبل فما لقح وسلم حتّى ينتج كان النّتاج هدياً بالغ الكعبة .

٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد جميعاً ، عن أحمد بن محمّد ابن أبي نصر ، عن المفضّل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا قتل المحرم قطاة فعليه حمل قد فطم من اللّبن ورعى من الشجر .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن منصور ابن حازم ، عن سليمان بن خالد قال : سألته عن محرم وطىء بيض قطاة فشدخه قال : يرسل الفحل في عدد البيض من الغنم كما يرسل الفحل في عدد البيض من النعام في الإبل .

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرَّحمن بن الحجّاج ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في كتاب عليّ صلوات الله عليه في بيض القطاة بكارة من الغنم إذا أصابه المحرم مثل ما في بيض النعام بكارة من الإبل .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل قتل فرخاً وهو محرم في غير الحرم ، فقال : عليه حمل وليس عليه قيمة لأنّه ليس في الحرم .

۷ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ياسين الضرير ، عن حريز ، عمن حدثه ، عن سليمان بن خالد قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قيمة ما في القمري والدبسي والسماني والعصفور والبلبل فقال : قيمته فإن أصابه وهو محرم بالحرم فقيمتان ليس عليه فيه دم .

۸ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبدالجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في القبرة والعصفور والصعوة يقتلهم المحرم قال : عليه مد من طعام لكل واحد .

۹ - محمد بن جعفر ، عن محمد بن عبدالحميد ، عن سيف بن عميرة ، عن منصور بن حازم ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : في كتاب أمير المؤمنين عليه السلام من أصاب قطاة أو حجلة أو دراجة أو نظيرهن فعليه دم .

۱۰ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حماد بن عثمان قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل أصاب طيرين واحد من حمام الحرم والآخر من حمام غير الحرم ، قال : يشتري بقيمة الذي من حمام الحرم قمحاً فيطعمه حمام الحرم ويتصدق بجزاء الآخر .

باب

پرندوں اور انڈوں کا کفارہ

۱۔ فرمایا اگر محرم کبوتری کو مارے تو کفارہ ایک بکری ہے اور اگر چوزہ کو قتل کرے تو بھیڑ کا بچہ جو چار ماہ سے کم نہ ہو اور اگر انڈے کچل ڈالے تو ایک درہم ہے۔

۲۔ فرمایا کبوتر اور اس کی مثل کے مار ڈالنے کا کفارہ محرم پر ایک بکری ہے اور اگر بچے مار ڈالے ہیں تو ان کے برابر دو بھیڑ کے بچے ہوں گے اگر شتر مرغ کے انڈے کچل کر بحالت احرام توڑ دے تو حضرت علی نے فرمایا کہ انڈوں کی تعداد کے مطابق نر اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے تاکہ وہ گابھن ہو پس اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ ہدی کی صورت میں کعبہ لے جایا جائے گا (مجہول)

۳۔ فرمایا محرم اگر تیتر مار ڈالے تو اس پر بھیڑ کا اتنا بڑا بچہ ہے جس کا دودھ چھوٹ گیا ہو اور پیڑ چرنے لگا ہو (م)

۴۔ میں نے کہا اگر محرم تیتر کے انڈے کچل ڈالے فرمایا انڈوں کی تعداد کے مطابق بکری پر اس طرح چھوڑے جیسے شتر مرغ کے انڈوں کے کفارہ میں اونٹ کو چھوڑنا۔ (ض)

۵۔ مضمون وہی ہے جو اوپر ہے (ض)

۶۔ اگر محرم حرم کے علاوہ پرندہ کا بچہ مار ڈالے تو اس پر ایک بھیڑ کا کفارہ ہے قیمت اس کی نہیں کیونکہ وہ حرم میں نہیں۔ (ض)

۷۔ میں نے پوچھا قمری، بٹیر، تیتر، چڑیا اور بلبل کی قیمت کے متعلق فرمایا اگر محرم نے حرم میں مارا ہے تو دوگنی قیمت دینی ہوگی قربانی نہیں۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا اگر کوئی چنڈول، چڑیا یا ممولا مار ڈالے تو ہر ایک کے بدلے ایک مُد طعام دے (مرسل)

۹۔ کتاب امیرالمومنین میں ہے جو کوئی قطاۃ (تیتر کی ایک قسم) حجلہ (ایک پرندہ) اور بڑا تیتر اور ان کی مثل اور پرندے مارنے پر قربانی کرنی ہوگی۔ (مجہول)

۱۰۔ میں نے کہا ایک شخص نے دو پرندے مارے ایک کبوتر حرم کا اور دوسرا غیر حرم کا، فرمایا حرم کے کبوتر کی قیمت کا گیہوں خریدے اور وہ حرم کے کبوتروں کی قیمت کا صدقہ دے۔ (ض)

﴿باب﴾

☆(القوم يجتمعون على الصيد وهم محرمون)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى جميعاً ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن رجلين أصابا صيداً وهما محرمان الجزاء بينهما أوعلى كلِّ واحد منهما جزاءٌ ؟ فقال : لابل عليهما أن يجزي كلُّ واحد منهما الصّيد ، قلت : إنَّ بعض أصحابنا سألني عن ذلك فلم أدرما عليه ، فقال : إذا أصبتم مثل هذا فلم تدروا فعليكم بالاحتياط حتّى تسألوا عنه فتعلموا .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا اجتمع قومٌ على صيد وهم محرمون في صيده أو أكلوا منه فعلى كلِّ واحد منهم قيمته .

٣ ـ أبوعليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن الحكم

ابن أيمن ، عن يوسف الطاطري قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام صيد أكله قوم محرمون ؟ قال : عليهم شاة و ليس على الّذي ذبحه إلّا شاة .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن قوم اشتروا صيداً فقالت : رفيقة لهم اجعلوا لي فيه بدرهم فجعلوا لها ، فقال : على كلّ إنسان منهم فداء .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي ولّاد الحنّاط قال : خرجنا ستّة نفر من أصحابنا إلى مكّة فأوقدنا ناراً عظيمة في بعض المنازل أردنا أن نطرح عليها الحماً ذكيّاً وكنّا محرمين فمرّ بنا طائر صافّ ـ قال : حمامة أو شبهها ـ فأحرقت جناحه فسقط في النار فمات فاغتممنا لذلك فدخلت على أبي عبدالله عليه السلام بمكّة فأخبرته وسألته فقال : عليكم فداء واحد دم شاة تشتركون فيه جميعاً لأنّ ذلك كان منكم على غير تعمّد ولو كان ذلك منكم تعمّداً ليقع فيها الصيد فوقع ألزمت كلّ رجل منكم دم شاة ؛ قال أبو ولّاد وكان ذلك منّا قبل أن ندخل الحرم .

٦ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن شهاب ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام في محرمين أصابا صيداً ، فقال : على كلّ واحد منهما الفداء .

باب ۱۱

چند آدمیوں کا مل کر شکار کرنا

۱۔ میں نے کہا اگر دو شخص مل کر شکار کریں تو کفارہ دونوں کو دینا ہوگا یا ایک کو، فرمایا دونوں میں سے ہر ایک کو دینا ہوگا میں نے کہا بعض لوگ ایسے مسائل پوچھا کرتے ہیں اور ہم جواب نہیں جانتے، فرمایا احتیاط سے کام لو اور بے پوچھے نہ بتاؤ۔ (حسن)

۲۔ فرمایا اگر چند آدمی بحالت احرام مل کر شکار کریں یا اس کا گوشت کھائیں تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی قیمت دینا ہوگی۔ (حسن)

۳۔ اگر چند محرم ایک شکار کو کھائیں تو ان سب پر ایک ایک بکری ہے اور ذبح کرنے والے پر ایک سے زیادہ نہیں (مجہول)

۴۔ میں نے کہا ایک شکار کو بہت سے لوگوں نے کھایا ہے ان کی ایک ساتھی عورت نے کہا، اس میں سے ایک درہم کا مجھے

دنبے دو) ان میں سے ہر ایک کو ایک بکری کی قربانی کرنا ہوگی۔ (ح)

۵۔ ابو ولاد حناط نے بیان کیا کہ ہم چھ آدمی مکہ کو چلے راستہ میں ایک جگہ ہم نے آگ روشن کی تاکہ اس پر ہلکا گوشت ڈالیں اور ہم سب محرم تھے ایک پرندہ اڑتا ہوا آیا کبوتر یا اس جیسا، اس کے دونوں بازو جل گئے اور وہ آگ میں گر کر مر گیا ہم کو صدمہ ہوا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا تم سب پہ صرف ایک فدیہ ہے۔ ایک بکری سب کے اشتراک سے، یہ اس لئے ہے کہ بغیر ارادہ ایسا ہوا اور اگر ارادۃً ایسا ہوتا تو تم سے ہر ایک کو ایک بکری دینا ہوتی۔ ابو ولاد نے کہا یہ واقعہ ہمارے حرم میں داخل ہونے سے پہلے ہوا تھا۔ (ح)

۶۔ میں نے کہا دو احرام والوں نے شکار کیا۔ فرمایا ان میں سے ہر ایک پر فدیہ ہے۔ (ح)

﴿باب ١١﴾

(فصل ما بين صيد البر والبحر وما يحل للمحرم من ذلك)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس بأن يصيد المحرم السمك ويأكل مالحه وطريّه ويتزوّد . وقال : « أُحلّ لكم صيد البحر وطعامه متاعاً لكم » قال : مالحه الّذي يأكلون وفصل ما بينهما كلّ طير يكون في الآجام يبيض في البرّ ويفرخ في البرّ فهو من صيد البرّ وما كان من صيد البرّ يكون في البرّ ويبيض في البحر ويفرخ في البحر فهو من صيد البحر .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلّ شيء يكون أصله في البحر و يكون في البرّ و البحر فلا ينبغي للمحرم أن يقتله فإن قتله فعليه الجزاء كما قال الله عزّ وجلّ .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن العلاء ابن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن محرم قتل جرادة قال : كفّ من طعام وإن كان كثيراً فعليه دم شاة .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم قتل جرادة ، قال : يطعم تمرة والتمرة خير من جرادة .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : اعلم أنّ ما وطئت من الدّبا أو وطئته بعيرك فعليك فداؤه .

٦ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: مرّ علي صلوات الله عليه على قوم يأكلون جراداً فقال: سبحان الله وأنتم محرمون؟! فقالوا: إنّما هو من صيد البحر، فقال لهم: ارموه في الماء إذاً.

٧ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن زرارة، عن أحدهما عليهما السلام قال: المحرم يتنكّب الجراد إذا كان على الطريق فإن لم يجد بدّاً فقتل فلا شيء عليه.

٨ ـ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق ابن عمّار، عن أبي بصير قال: سألته عن الجراد يدخل متاع القوم فيدوسونه من غير تعمّد لقتله أو يمرّون به في الطريق فيطأونه، قال: إن وجدت معدلاً فاعدل عنه فإن قتلته غير متعمّد فلا بأس.

٩ ـ حميد بن زياد، عن الحسن بن محمد بن سماعة، عن غير واحد، عن أبان، عن الطيّار، عن أحدهما عليهما السلام قال: لا يأكل المحرم طير الماء.

باب ۱۱۱

خشکی اور تری کے جانوروں کے شکار میں فرق

۱۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر محرم مچھلی کا شکار کرلے اور جو اجزار کھانے کے ہیں وہ کھالے اور جدائی بیان کی بری اور بحری جانوروں میں، ہر وہ پرندہ جو جنگل میں رہے اور خشکی میں انڈے بچے دے وہ خشکی کا شکار کہلائے گا اور جو خشکی میں پایا جائے اور انڈے بچے دریا میں دے تو وہ شکار دریائی کہلائے گا (مرسل)

۲۔ جس جانور کی اصل دریا میں ہو لیکن وہ خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہو تو محرم کو چاہیے اسے قتل نہ کرے اور اگر مار ڈالے گا تو اس پر بحکم خدا بدلہ دینا ہوگا (حسن)

۳۔ اگر محرم کسی ٹڈی کو مار دے تو ارشاد فرمایا ایک مٹھی بھر کھانا دو ایک بہت سی ٹڈیاں محرم مار ڈالے تو ایک گوسفند کا کفارہ دے

۴۔ فرمایا اگر محرم ایک ٹڈی کو مار ڈالے گا تو ایک چھوہارہ کسی کو کھلائے اور چھوہارا ٹڈی سے بہتر ہے (مرسل)

۵۔ فرمایا اگر تم نے ریت والا ٹیڑا کچل دیا یا تمہارے اونٹ نے پامال کر دیا ہو تو تم پر اس کا فدیہ دینا ہے (حسن)

۶۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو بحالت احرام ٹڈیاں کھا رہے تھے فرمایا سبحان اللہ تم محرم ہو یہ تو دریائی شکار ہے ان کو پانی میں ڈال دو (م)

۷۔ فرمایا محرم جب راستہ میں ٹڈیاں پائے تو انھیں ہٹا دے اور اگر چارہ کار نہ ہو تو مار ڈالے اس پر کوئی کفارہ نہ ہوگا۔ (ض)

۸۔ میں نے کہا اگر لوگوں کے سامان میں ٹڈیاں ہوں اور انھوں نے ان کو بغیر ارادہ کچل دیا ہو یا راہ میں ان کو پامال کر دیں فرمایا اگر ان سے بچا جا سکے تو بچا جائے ورنہ ان کے قتل میں کوئی مضائقہ نہیں (موثق)

۹۔ فرمایا محرم آبی پرندہ نہ کھائے (مرسل)

باب

(المحرم يصيب الصيد مراراً)

١ - عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام في المحرم يصيد الطّير، قال: عليه الكفّارة في كلّ ما أصاب.

٢ - عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم أصاب صيداً قال: عليه الكفّارة، قلت: فإن أصاب آخر قال: إذا أصاب آخر فليس عليه كفّارة وهو ممّن قال الله عزّ وجلّ: «ومن عاد فينتقم الله منه».

قال ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه: إذا أصاب المحرم الصيد خطأً فعليه أبداً في كلّ ما أصاب الكفّارة وإذا أصابه متعمّداً فإنّ عليه الكفّارة فإن عاد فأصاب ثانياً متعمّداً فليس عليه الكفّارة وهو ممّن قال الله عزّ وجلّ: «ومن عاد فينتقم الله منه».

باب

محرم کا کئی بار شکار کرنا

۱۔ اگر محرم بار بار شکار کرے تو ہر بار اسے کفارہ دینا ہوگا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جو محرم شکار کرے اس پر کفارہ ہے اور اگر دوبارہ کرے تو اس پر کفارہ نہیں اور وہ ان میں سے ہے جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اور جو دوبارہ کرے تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ ابن ابی عمیر نے حضرت کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ غلطی سے محرم شکار کرے تو ہمیشہ جب شکار کرے گا تو اس پر کفارہ ہوگا اور اگر عمداً کرے گا تو کفارہ ہوگا اور اگر دوبارہ عمداً اعادہ کرے گا تو اس پر کفارہ نہیں بلکہ وہ موافق قول باری تم ان لوگوں میں سے ہوگا جن سے اللہ انتقام لے گا۔ (حسن)

﴿باب ۱۳۱﴾

☆(المحرم يصيب الصيد في الحرم)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله علیه السلام قال : إن قتل المحرم حمامة في الحرم فعليه شاة و ثمن الحمامة درهم أو شبهه ، يتصدَّق به أو يطعمه حمام مكّة فإن قتلها في الحرم وليس بمحرم فعليه ثمنها .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن صالح بن عقبة ، عن الحارث بن المغيرة ، عن أبي عبدالله علیه السلام قال : سئل عن رجل أكل بيض حمام الحرم وهو محرم ، قال : عليه لكلّ بيضة دم وعليه ثمنها سدس أو ربع الدِّرهم ـ الوهم من صالح ـ ثمّ قال : إنَّ الدِّماء لزمته لأكله وهو محرم وإنَّ الجزاء لزمه لأخذه بيض حمام الحرم .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن صالح بن عقبة ، عن يزيد بن عبدالملك عن أبي عبدالله علیه السلام عن رجل محرم مرَّ وهو في الحرم فأخذ عنق ظبية فاحتلبها وشرب من لبنها قال : عليه دم وجزاؤه في الحرم ثمن اللّبن .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله علیه السلام قال : إن أصبت الصيد وأنت حرام في الحرم فالفداء مضاعف عليك وإن أصبته وأنت حلال في الحرم فقيمة واحدة و إن أصبته و أنت حرام في الحلّ فإنّما عليك فداء واحد .

٥ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبدالله علیه السلام قال : إنّما يكون الجزاء مضاعفاً فيما دون البدنة حتّى يبلغ البدنة

فإذا بلغ البدنة فلا تضاعف لأنّه أعظم ما يكون ، قال الله عزّ وجلّ : « ومن يعظّم شعائر الله فإنّها من تقوى القلوب » .

٦ - عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي ولّاد الحنّاط ، عن حمران بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : محرم قتل طيراً فيما بين الصفا والمروة عمداً ؟ قال : عليه الفداء والجزاء ويعزّر ، قال : قلت : فإن فعله في الكعبة عمداً ؟ قال : عليه الفداء والجزاء ويضرب دون الحدّ ويقام للناس كي ينكل غيره .

باب ۱۳

حرم میں شکار کرنا

۱۔ فرمایا حضرت نے اگر محرم قتل کرے کبوتر کو حرم میں تو اس کا کفارہ بکری ہے اور کبوتر کی قیمت ایک درہم یا اس کی مثل تصدق کرے یا دانہ کھلائے حرم کے کبوتروں کو اور اگر قتل کیا ہے حرم میں اور محرم نہیں ہے تو اس کی قیمت دینا ہوگی۔ (حسن)

۲۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے حرم کے کبوتروں کے انڈے کھا لئے ہوں فرمایا اس کو ہر انڈے کے بدلے قربانی دینا ہوگی اور اس کو دینا ہوگا چھٹا یا چوتھائی حصہ درہم کا، یہ راوی صالح کا وہم ہے (چھٹا یا چوتھائی حصہ صاع میں ہے نہ کہ درہم میں) پھر فرمایا قربانی لازم ہوگی جب بحالت احرام کھایا ہو اور بدلہ دینا لازم ہوگا اگر اس نے حرم کے کبوتر کا انڈہ لیا ہے۔ (ض)

۳۔ اگر محرم حرم میں ہرنی کو پکڑ کر اس کا دودھ کر پی لے تو اس پر قربانی ہے اور دودھ کی قیمت حرم میں دینا ہوگی۔ (ق)

۴۔ فرمایا اگر بحالت احرام حرم میں شکار کیا ہے تو فدیہ دوگنا دینا ہوگا اور اگر محل ہو کر حرم میں شکار کیا ہے تو ایک فدیہ ہوگا اور اگر بحالت احرام مقام حل میں شکار کیا ہے تو ایک فدیہ ہوگا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا بدلہ دوگنا ہوگا جبکہ کفارہ بدنہ تک نہ پہنچے اور جب پہنچ جائے تو دوگنا نہ ہوگا کیونکہ یہ سب سے بڑا کفارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شعایر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ نشان ہوگا اس کے دلی تقوے کا (اور بدنہ شعایر

اللہ میں سے ہے۔ (مرسل)

۶۔ میں نے کہا اگر کوئی پرندہ کو عمداً صفا و مروہ کے درمیان قتل کرے فرمایا اس پر فدیہ بھی ہے قیمت بھی اور سزا بھی، میں نے کہا اگر کعبہ میں ایسا کرے فرمایا اس پر فدیہ بھی، اس کی قیمت بھی اور اس پر حد شرعی بھی جاری کی جائے گی لوگوں کے سامنے تاکہ پھر کوئی ایسا نہ کرے۔ (حسن)

﴿باب النوادر﴾

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : «ليبلونكم الله بشيء من الصيد تناله أيديكم ورماحكم» قال : حشرت لرسول الله صلى الله عليه وآله في عمرة الحديبية الوحوش حتى نالتها أيديهم ورماحهم .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله عز وجل : «يا أيها الذين آمنوا ليبلونكم الله بشيء من الصيد تناله أيديكم ورماحكم» قال : حشر عليهم الصيد في كل مكان حتى دنا منهم ليبلوهم الله به .

٣ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليماني عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عز وجل «ذوا عدل منكم» قال : العدل رسول الله صلى الله عليه وآله والإمام من بعده ثم قال : هذا مما أخطأت به الكتاب .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، رفعه في قوله تعالى «تناله أيديكم ورماحكم» قال : ما تناله الأيدي البيض والفراخ وما تناله الرماح فهو مالا تصل إليه الأيدي .

٥ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل «يحكم به ذوا عدل منكم» قال : العدل رسول الله صلى الله عليه وآله والإمام من بعده ثم قال : هذا مما أخطأت به الكتاب .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جميلة ، عن زيد الشحام ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : «ومن عاد

فينتقم الله منه » قال : إنّ رجلاً انطلق وهو محرمٌ فأخذ ثعلباً فجعل يقرّب النّار إلى وجهه وجعل الثعلب يصيح ويحدث من إسته وجعل أصحابه ينهونه عمّا يصنع ثمّ أرسله بعد ذلك فبينما الرّجل نائمٌ إذ جاءته حيّة فدخلت في فيه فلم تدعه حتّى جعل يحدث كما أحدث الثعلب ثمّ خلّت عنه .

٧ ـ محمّد بن يحيى رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أكل من لحم صيد لا يدري ماهو وهو محرم ، قال : عليه دم شاة .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن عقبة ، عن أبيه عقبة بن خالد عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل قضى حجّته ثمّ أقبل حتّى إذا خرج من الحرم استقبله صيدٌ قريب من الحرم و الصيد متوجّه نحو الحرم فرماه فقتله ، ما عليه في ذلك ؟ قال : يفديه على نحوه .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن مهزيار قال : سألت الرّجل عن المحرم يشرب الماء من قربة أو سقاء اتّخذ من جلود الصيد هل يجوز ذلك أم لا ؟ فقال : يشرب من جلودها .

باب

نوادر

۱۔ فرمایا اس قول باری تعالیٰ کے متعلق "ہم وہ تم کو آزمائے گا کچھ اس شکار کے متعلق جسے تمہارے ہاتھ اور نیزے پالیں" فرمایا عمرہ حدیبیہ کے وقت وحشی جانور حضرت رسولِ خدا کے پاس اس طرح جمع ہو گئے تھے کہ وہ ہاتھوں سے پکڑ سکتے تھے اور نیزوں سے مار سکتے تھے۔ (حسن)

۲۔ اس آیت کے متعلق پوچھا لیبلونکم اللہ الخ
فرمایا ہر طرف سے ان کے گرد وحشی جانور جمع ہو گئے تھے تاکہ ان کی وجہ سے اللہ ان کا امتحان لے (حسن)

۳۔ فرمایا آیہ ذوا عدل منکم کے متعلق کہ عدل سے مراد رسول اللہ ہیں ان کے بعد امام نے فرمایا۔ اس میں کتابت کرنے والے نے خطا کی ہے (یعنی اصل صورت یہ ہے۔ ذو عدل منکم نہ کہ ذوا عدل) (حسن)

۴۔ آیہ تنالہ ایدیکم ورماحکم، کے متعلق فرمایا کہ تنالہ ایدی سے مراد ہے جن چیزوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتے ہوں جیسے انڈے اور بچے اور رماحکم سے مراد ہے وہ شکار جو ہاتھ سے نہ پکڑا جا سکے۔ (مرفوع)

۵۔ آیہ یحکم بہ ذوا عدل منکم، کے متعلق فرمایا کہ عدل رسول اللہ ہیں اور ان کے بعد امام، پھر فرمایا یہ آیت منجملہ ان آیتوں کے ہے جن میں لکھنے والوں نے خطا کی ہے۔

۶۔ فرمایا اس آیت کے متعلق فمن عاد الخ کہ ایک شخص نے لومڑی کو پکڑ کر آگ سے اس کا منہ جھلس دیا لومڑی چیخ چلا رہی تھی اور اس کی مقعد سے پاخانہ نکل رہا تھا اس شخص کے ساتھی ایسا کرنے سے اسے منع کر رہے تھے۔ اس کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ پس جبکہ یہ شخص سو رہا تھا ایک سانپ آیا اور اس کے منہ میں گھس گیا یہاں تک اس کا پاخانہ نکل گیا جس طرح لومڑی ہگ رہی تھی اس کے بعد سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔ (ض)

۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص محرم نے شکار کا گوشت کھایا اور وہ نہ جانتا تھا کہ ایسا نہ کرنا چاہیے فرمایا اس کو قربانی دینا ہوگی جانور کے لحاظ سے۔ (مرفوع)

۸۔ سوال کیا ایک شخص ارکان حج ادا کر کے چلا ناگاہ ایک شکار حرم کی زمین سے جاتا ہوا ملا اس نے تیر مار کر اسے قتل کر دیا اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا اس جانور کے لحاظ سے قربانی۔ (حسن)

۹۔ میں نے کہا ایک محرم نے ایسی مشک یا پیالہ سے پانی پیا جو شکار کے چمڑے سے بنا ہوا ہے آیا یہ جائز ہے یا نہیں فرمایا پی سکتا ہے۔ (م)

﴿باب ۱۱۵﴾

٭(دخول الحرم)٭

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن القاسم بن إبراهيم عن أبان بن تغلب قال : كنت مع أبي عبدالله عليه السلام مزاملة فيما بين مكّة و المدينة فلمّا انتهى إلى الحرم نزل واغتسل وأخذ نعليه بيديه ثمّ دخل الحرم حافياً فصنعت مثل ما صنع ، فقال : يا أبان من صنع مثل ما رأيتني صنعت تواضعاً لله محى الله عنه مائة ألف سيئة و كتب له مائة ألف حسنة و بنى الله عزَّ و جلَّ له مائة ألف درجة وقضى له مائة ألف حاجة .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السنديّ ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حسين بن المختار ، عن أبي عبيدة قال : زاملت أباجعفر عليه السلام فيما بين مكّة و المدينة فلمّا انتهى

إلى الحرم اغتسل وأخذ نعليه بيديه ثمّ مشى في الحرم ساعة.

محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن عليّ بن الحكم، عن الحسين بن المختار، مثله.

٣ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: إذا دخلت الحرم فتناول من الإذخر فامضغه وكان يأمر اُمّ فروة بذلك.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا دخلت الحرم فخذ من الإذخر فامضغه.

قال الكلينيّ: سألت بعض أصحابنا عن هذا فقال: يستحبّ ذلك ليطيب بها الفم لتقبيل الحجر.

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان، عن ذريح قال: سألته عن الغسل في الحرم قبل دخوله أو بعد دخوله قال: لا يضرّك أيّ ذلك فعلت وإن اغتسلت بمكّة فلا بأس وإن اغتسلت في بيتك حين تنزل بمكّة فلا بأس.

باب

حرم میں داخلہ

۱۔ میں مدینہ سے مکہ تک حضرت کا ہمسفر تھا جب آپ حرم کے پاس پہنچے تو سواری سے اترے اور غسل کیا اور اپنے جوتے اپنے ہاتھوں میں لیے اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا اے ابان جو کوئی اس طرح کرے گا جس طرح میں نے کیا ہے از روئے تواضع تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک لاکھ گناہ محو کرے گا اور اس کے نام ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک لاکھ درجات عطا کرے گا اور ایک لاکھ حاجتیں بر لائے گا (مجہول)

۲۔ میں مکہ اور مدینہ کے سفر میں حضرت کے ساتھ تھا جب حرم کے قریب پہنچے تو آپ نے غسل کیا اور جوتے ہاتھ میں لیے تب حرم میں داخل ہوئے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا جب حرم میں داخل ہو تو اذخر گھاس لے کر چباؤ۔ ام فروہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ (ض)

۴۔ فرمایا جب حرم میں داخل ہو تو اذخر گھاس چباؤ، کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض اصحاب سے اس کی وجہ دریافت کی، فرمایا تاکہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت منہ خوشبودار ہو۔ (حسن)

۵۔ میں نے پوچھا حرم میں داخلہ کے لیے غسل قبل داخلہ ہے یا بعد میں فرمایا اگر مکہ میں داخل ہو کر غسل کر لو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر مکہ میں آکر اپنے گھر میں نہالو تو کوئی حرج نہیں۔

﴿باب ۱۱۶﴾

☆(قطع تلبية المتمتع)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا دخلت مكّة وأنت متمتّع فنظرت إلى بيوت مكّة فاقطع التلبية وحدّ بيوت مكّة الّتي كانت قبل اليوم عقبة المدنيّين وإنّ الناس قد أحدثوا بمكّة مالم يكن فاقطع التلبية وعليك بالتكبير و التهليل والتحميد والثناء على الله عزّ وجلّ بما استطعت .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير عن أبيه قال : قال أبوجعفر وأبوعبدالله عليهما السلام : إذا رأيت أبيات مكّة فاقطع التلبية .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المتمتّع إذا نظر إلى بيوت مكّة قطع التلبية .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام أنّه سئل عن المتمتّع متى يقطع التلبية ، قال : إذا نظر إلى أعراش مكّة عقبة ذي طوى ، قلت: بيوت مكّة ؟ قال : نعم .

باب ۱۱۶

حج تمتع میں قطع تلبیہ

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تمتع کے ارادہ سے تم مکہ میں داخل ہوا ور مکہ کے مکانات نظر آنے لگیں اور عقبہ المدنیین ان کی حد ہے لیکن لوگوں نے جو بات نہ تھی وہ پیدا کر لی ہے پس اس وقت تلبیہ قطع کرو اور تکبیر تہلیل و تحمید و ثنائے الٰہی بجا لاؤ جتنی زیادہ بجا لا سکتے ہو۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جب تم مکہ کے گھر دیکھو تو تلبیہ بند کر دو (حسن)
۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (حسن)
۴۔ مضمون وہی جو اوپر لکھا گیا

باب
(دخول مكة)

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن يونس ابن يعقوب قال : قلت : لأبي عبدالله عليه السلام : من أين أدخل مكة و قد جئت من المدينة ؟ فقال : أدخل من أعلى مكة و إذا خرجت تريد المدينة فاخرج من أسفل مكة .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن علي عليه السلام أنه كان إذا قدم مكة بدء بمنزله قبل الطواف .

٣ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن محمد الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز وجل يقول في كتابه : «وطهر بيتي للطائفين والعاكفين والركع السجود» فينبغي للعبد أن لا يدخل مكة إلا وهو طاهر قد غسل عرقه والأذى وتطهر .

٤ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا انتهيت إلى الحرم إن شاء الله فاغتسل حين تدخله وإن تقدمت فاغتسل من بئر ميمون أو من فخ أو من منزلك بمكة .

٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبي قال : أمرنا أبو عبدالله عليه السلام أن نغتسل من فخ قبل أن ندخل مكة .

٦ ـ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن عجلان أبي صالح قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا انتهيت إلى بئر ميمون أو بئر عبد الصمد فاغتسل واخلع نعليك و امش حافياً وعليك السكينة والوقار .

۷ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قال لي : إن اغتسلت بمكّة ثمَّ نمت قبل أن تطوف فأعد غسلك .

۸ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرَّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن الرجل يغتسل لدخول مكّة ثمَّ ينام فيتوضّأ قبل أن يدخل أيجزئه ذلك أو يعيد ؟ قال : لا يجزئه لأنّه إنّما دخل بوضوء .

۹ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنّه قال : من دخلها بسكينة غفر له ذنبه ، قلت : كيف يدخلها بسكينة ؟ قال : يدخل غير متكبّر ولا متجبّر .

۱۰ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليٍّ ، عن أبان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يدخل مكّة رجل بسكينة إلّا غفر له ، قلت : ما السكينة ؟ قال : يتواضع .

باب

دخول مکہ

۱۔ میں نے کہا مکہ میں کدھر سے داخل ہوں مدینہ سے آتے ہوئے۔ فرمایا آتے ہوئے اوپر کے حصہ سے اور جاتے وقت نیچے سے۔ (موثق)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام جب مکہ آتے تو شروع کرتے اس کی منزلت کا اظہار طواف سے قبل۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اے ابراہیم و اسماعیل میرے گھر کو صاف ستھرا رکھو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے، پس بندہ کو چاہیے کہ سرزمین مکہ پر نہ داخل ہو مگر پاک و طاہر ہو کر، اپنے پسینے کو دھوئے اور اپنے بدن کو پاک کرے۔ (مرسل)

۴۔ جب حرم کے پاس پہنچو انشاء اللہ تو داخلہ کے وقت غسل کرو اور شہر سے باہر ہو تو بئر میمون یا مقام فخ یا

مکہ کے پاس والی منزل پر سے غسل کرکے داخل ہو۔ (حسن)

۵۔ حضرت نے مجھے حکم دیا غسل کرنے کا مقام فخ سے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا جب تم میمون یا بئر عبدالصمد پہ پہنچو تو وہیں غسل کرو اور جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلو اور سکینہ اور وقار سے چلو۔ (موثق)

۷۔ فرمایا جب مکہ کے داخلہ کے لئے غسل کرو اور طواف سے پہلے سو جاؤ تو غسل کا اعادہ کرو (ح)

۸۔ فرمایا اگر کوئی دخول مکہ کے لئے غسل کرے پھر سو جائے پھر داخلہ سے پہلے وضو کرے آیا یہ کافی ہوگا یا اعادہ غسل کرے فرمایا کافی نہیں کیونکہ اس نے وضو ہی تو کیا ہے۔ (ح)

۹۔ فرمایا جو مکہ میں سکینہ کے ساتھ داخل ہوگا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکینہ سے کیا مراد فرمایا از راہ تکبر و تجبر داخل نہ ہو۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا مکہ میں جو کوئی سکینہ سے داخل ہوگا اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکینہ کیا ہے فرمایا تواضع اختیار کرے۔ (ح)

﴿باب ۱۱﴾

☆(دخول المسجد الحرام)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا دخلت المسجد الحرام فادخله حافياً على السكينة والوقار والخشوع ، وقال : ومن دخله بخشوع غفر الله له إن شاء الله ، قلت : ما الخشوع ؟ قال : السكينة ، لاتدخله بتكبّر فإذا انتهيت إلى باب المسجد فقم وقل : «السلام عليك أيّها النبيُّ ورحمة الله وبركاته بسم الله وبالله ومن الله وماشاء الله والسلام على أنبياء الله ورسله والسلام على رسول الله والسلام على إبراهيم والحمد لله ربِّ العالمين» فإذا دخلت المسجد فارفع يديك واستقبل البيت وقل : «اللّهمَّ إنّي أسألك في مقامي هذا في أوّل مناسكي أن تقبل توبتي وأن تجاوز عن خطيئتي وتضع عنّي وزري ، الحمد لله الّذي بلّغني بيته الحرام ، اللّهمَّ إنّي أشهد أنَّ هذا بيتك الحرام الّذي جعلته مثابة للناس وأمناً مباركاً وهدى للعالمين ،

اللّهمّ إنّي عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك و أؤمّ طاعتك ، مطيعاً لأمرك ، راضياً بقدرك ، أسألك مسألة المضطرّ إليك الخائف لعقوبتك ، اللّهمّ افتح لي أبواب رحمتك واستعملني بطاعتك ومرضاتك » .

وروى أبوبصير عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تقول وأنت على باب المسجد : « بسم الله وبالله ومن الله وماشاء الله وعلى ملّة رسول الله صلى الله عليه وآله وخير الأسماء لله والحمد لله والسلام على رسول الله صلّى الله عليه وآله ، السلام على محمّد بن عبدالله السلام عليك أيّها النبيّ ورحمة الله وبركاته السلام على أنبياء الله ورسله ، السلام على إبراهيم خليل الرّحمن السلام على المرسلين والحمد لله ربّ العالمين ، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ، اللّهمّ صلّ على محمّد و آل محمّد و بارك على محمّد و آل محمّد وارحم محمّداً و آل محمّد كما صلّيت و باركت وترحّمت على إبراهيم و آل إبراهيم إنّك حميد مجيد ، اللّهمّ صلّ على محمّد [و آل محمّد] عبدك ورسولك وعلى إبراهيم خليلك وعلى أنبيائك ورسلك وسلّم عليهم وسلام على المرسلين والحمد لله ربّ العالمين ، اللّهمّ افتح لي أبواب رحمتك و استعملني في طاعتك ومرضاتك واحفظني بحفظ الإيمان أبداً ما أبقيتني ، جلّ ثناء وجهك ، الحمد لله الّذي جعلني من وفده وزوّاره و جعلني ممّن يعمر مساجده وجعلني ممّن يناجيه ، اللّهمّ إنّي عبدك و زائرك في بيتك وعلى كلّ مأتيّ حقّ لمن أتاه وزاره وأنت خير مأتيّ وأكرم مزور فأسألك ياالله يارحمن بأنّك أنت الله الّذي لاإله إلّا أنت وحدك لاشريك لك و بأنّك واحد أحد صمد لم تلد ولم تولد ولم يكن له كفواً أحد وأنّ محمّداً عبدك ورسولك صلّى الله عليه و على أهل بيته ياجواد يا كريم يا ماجد ياجبّار يا كريم ، أسألك أن تجعل تحفتك إيّاي بزيارتي إيّاك أوّل شيء تعطيني فكاك رقبتي من النّار ، اللّهمّ فكّ رقبتي من النّار - تقولها ثلاثاً - وأوسع عليّ من رزقك الحلال الطيّب وادرء عنّي شرّ شياطين الإنس و الجنّ و شرّ فسقة العرب والعجم » .

باب ۱۲۵

مسجد الحرام میں داخلہ

۱۔ فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو تو ننگے پیر سکینہ و وقار و خشوع کے ساتھ ہو اور فرمایا جو اس طرح

داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ میں نے کہا خشوع کیا ہے فرمایا سکینہ تکبر سے اس میں نہ جاؤ جب باب مسجد پر پہنچو تو کھڑے ہو کر کہو، السلام عليك أيها النبي و رحمة الله و بركاته

بسم الله وبالله ومن الله وماشاء الله و السلام على أنبياء الله و رسله والسلام على رسول الله والسلام على إبراهيم والحمد لله رب العالمين

میرا سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر بسم اللہ و باللہ و من اللہ و ماشاء اللہ اور سلام ہو انبیا و مرسلین خدا پر اور سلام ہو رسول اللہ پر اور سلام ہو حضرت ابراہیمؑ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جب مسجد میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ بلند کرو اور خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے کہو «اللهم إني أسألك في مقامي هذا في أول مناسكي أن تقبل توبتي وأن تجاوز عن خطيئتي وتضع عني وزري ، الحمد لله الذي بلغني بيته الحرام ، اللهم إني أشهد أن هذا بيتك الحرام الذي جعلته مثابة للناس وأمناً مباركاً وهدى للعالمين ، اللهم إني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك و أؤم طاعتك ، مطيعاً لأمرك ، راضياً بقدرك ، أسألك مسألة المضطر إليك الخائف لعقوبتك ، اللهم افتح لي أبواب رحمتك واستعملني بطاعتك ومرضاتك »

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس مقام میں جو میری پہلی عبادت ہے کہ میری توبہ قبول کر اور میری خطا سے درگزر کر اور میرے گناہوں کے بوجھ کو مجھ سے ہٹا دے۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس نے مجھے اپنے حرمت والے گھر بھیجا۔ میں گواہی دیتا ہوں یہ تیرا صاحب حرمت والا گھر ہے جسے تو نے لوگوں کے لئے ثواب پانے کی جگہ بنایا ہے اور امن و برکت والا اور تمام عالموں کے لئے ہدایت ، میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب ہوں اور تیری اطاعت کا خواستگار ، تیرے حکم کا مطیع اور تیری قدر پر راضی ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری طرف مضطر ہو کر اور تیرے عذاب سے ڈر کر ، یا اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھ سے اپنی اطاعت اور مرضی کا عمل کرا ، اور ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یوں کہے جب مسجد کے دروازے پر پہنچے

« بسم الله وبالله ومن الله وماشاء الله وعلى ملة رسول الله ﷺ وخير الأسماء لله والحمد لله والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله ، السلام على محمد بن عبدالله السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام على أنبياء الله ورسله ، السلام على إبراهيم خليل الرحمن السلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين ، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ، اللهم صل

علی محمد و آل محمد و بارك علی محمد و آل محمد وارحم محمداً و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت علی إبراهیم و آل إبراهیم إنك حمید مجید، اللّهم صلّ علی محمد [و آل محمد] عبدك و رسولك و علی إبراهیم خلیلك و علی أنبیائك و رسلك و سلّم علیهم و سلام علی المرسلین و الحمدلله ربّ العالمین، اللّهمّ افتح لي أبواب رحمتك و استعملني في طاعتك و مرضاتك واحفظني بحفظ الإیمان أبداً ما أبقیتني، جلّ ثناء وجهك، الحمدلله الّذي جعلني من وفده و زوّاره و جعلني ممّن یعمر مساجده و جعلني ممّن یناجیه، اللّهمّ إنّي عبدك و زائرك في بیتك و علی کلّ مأتيّ حقّ لمن آتاه و زاره و أنت خیر مأتيّ و أکرم مزور فأسألك یا الله یا رحمن بأنّك أنت الله الّذي لا إله إلّا أنت وحدك لا شریك لك و بأنّك واحد أحدٌ صمدٌ لم تلد و لم تولد و لم یکن له کفواً أحد[2] و أنّ محمداً عبدك و رسولك صلّی الله علیه و علی أهل بیته یا جواد یا کریم یا ماجد یا جبّار یا کریم، أسألك أن تجعل تحفتك إیّاي بزیارتي إیّاك أوّل شيء تعطیني فکاك رقبتي من النّار، اللّهم فكّ رقبتي من النّار ـ تقولها ثلاثاً ـ و أوسع عليّ من رزقك الحلال الطیّب و ادرء عنّي شرّ شیاطین الإنس و الجنّ و شرّ فسقة العرب و العجم».

بسم اللہ و باللہ و من اللہ و ما شاء اللہ اور ملت رسول اللہ پر اور بہترین اسماء اللہ ہی کے لئے ہیں اور حمد بھی اللہ ہی کے لئے ہے اور سلام ہو رسول خدا پر اور محمد بن عبداللہ پر اور سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت ہو سلام ہو تمام انبیاءؑ و مرسلین پہ سلام ہو ابراہیم خلیل پر سلام ہو مرسلین پر اور حمد ہے اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور برکت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رحم کر محمد و آل محمد پر جیسے تو نے برکت و رحمت نازل کی ابراہیم و آل ابراہیم پر، تو حمید و مجید ہے یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر وہ محمد جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور ابراہیم پر جو تیرے خلیل ہیں اور اپنے انبیاء اور مرسلین پر اور سلام ہو ان پر اور مرسلین پر اور حمد کا مستحق اللہ رب العالمین ہے یا اللہ میرے لئے ابواب رحمت کو کھول دے اور توفیق دے کہ تیری اطاعت اور مرضی کا عمل مجھ سے صادر ہو اور ایمان کی حفاظت کے ساتھ میری حفاظت کر اور یہ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے اپنے گھر بلایا اور اس کا زائر بنایا اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دیا جو مساجد کو آباد کرتے ہیں اور مناجات کرنے والوں میں سے بنایا یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے گھر کا زائر ہوں اور تو ان میں سب سے بہتر ہے جس کے پاس آیا جائے تو مستحق ہے اس کا کہ بندہ تیرے

پاس آئے اور تیرے گھر کی زیارت کرے۔ میں سوال کرتا ہوں اے رحمن اور اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرا کوئی شریک نہیں تو واحد و احد و صمد ہے نہ تو کسی کو پیدا کیا نہ تجھے کسی نے پیدا کیا۔ کوئی تیرا کفو نہیں۔ محمدؐ تیرے عبد رسول ہیں اے جواد و کریم اے ماجد ان پر اور ان کی آل پر صلوٰۃ ہو۔

اے جبار اے کریم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے قرار دے میری زیارت کو اپنا تحفہ اور سب پہلے عطا کر میری گردن کی آزادی نار جہنم سے اور میرے رزق حلال و طیب میں وسعت دے اور دور رکھ مجھ کو شر شیاطین و انس و جن سے اور فاسقان عرب و عجم کے شر سے۔ (حسن)

﴿ باب ۱۹ ﴾

☆(الدعاء عند استقبال الحجر و استلامه)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا دنوت من الحجر الأسود فارفع يديك واحمد الله و اثن عليه و صلّ على النبيّ صلى الله عليه وآله و اسأل الله أن يتقبّل منك ثمّ استلم الحجر وقبّله فإن لم تستطع أن تقبّله فاستلمه بيدك فإن لم تستطع أن تستلمه بيدك فأشر إليه وقل : « اللّهمّ أمانتي أدّيتها وميثاقي تعاهدته لتشهدلي بالموافاة ، اللّهمّ تصديقاً بكتابك وعلى سنّة نبيّك أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له وأنّ محمّداً عبده و رسوله آمنت بالله و كفرت بالجبت والطاغوت وباللّات والعزّى وعبادة الشيطان و عبادة كلّ ندّ يدعى من دون الله » فإن لم تستطع أن تقول هذا كلّه فبعضه وقل : « اللّهمّ إليك بسطت يدي و فيما عندك عظمت رغبتي فاقبل سبحتي واغفرلي وارحمني ، اللّهمّ إنّي أعوذبك من الكفر والفقر و مواقف الخزي في الدّنيا والآخرة » .

٢ ـ وفي رواية أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا دخلت المسجد الحرام فامش حتّى تدنو من الحجر الأسود فتستقبله و تقول : « الحمدلله الّذي هدانا لهذا وما كنّا لنهتدي لولا أن هدانا الله سبحان الله والحمدلله ولا إله إلّا الله والله أكبر ، أكبر من خلقه وأكبر ممّن أخشى وأحذر ولا إله إلّا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحيي و يميت ويميت ويحيي بيده الخير وهو على كلّ شيء قدير ، وتصلّي على النبيّ وآل النبيّ

[صلّى الله عليه وعليهم] وتسلّم على المرسلين كما فعلت حين دخلت المسجد ثمّ تقول: «اللّهمّ إنّي أؤمن بوعدك وأوفي بعهدك» ثمّ ذكر كما ذكر معاوية.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عمّن ذكره، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا دخلت المسجد الحرام وحاذيت الحجر الأسود فقل: «أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له وأشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله آمنت بالله وكفرت بالطاغوت وباللّات والعزّى وبعبادة الشيطان وبعبادة كلّ ندّ يدعى من دون الله» ثمّ ادن من الحجر واستلمه بيمينك ثمّ تقول: «بسم الله والله أكبر، اللّهمّ أمانتي أدّيتها وميثاقي تعاهدته لتشهد عندك لي بالموافاة».

باب ۱۱۹

دعائے استقبال حجر

۱۔ فرمایا جب تم حجر اسود سے قریب ہو تو ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کرو اور نبی پر درود بھیجو اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہاری عبادت قبول کرے پھر حجر اسود کو بوسہ دو اگر ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے بوسہ دو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کرو اور کہو یا اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کیا اور اپنے عہد کو پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی گواہی دے یا اللہ میں تصدیق کرتا ہوں تیری کتاب کی اور میں تیرے نبی کی سنت پر ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے انکار کیا ہے شیاطین لات و عزیٰ سے اور شیاطین کی عبادت سے اور ہر اس ذات کی عبادت سے جسے اللہ کے سوا پوجا جاتا ہے اور یہ سب کہنا ممکن نہ ہو تو کہو یا اللہ میں نے تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلایا ہے اور جو تیرے ید قدرت میں ہے اس کی طرف پوری رغبت کی ہے۔ پس تو میری تسبیح کو قبول کر اور مجھے بخش دے اور رحم کر۔ یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کفر و فقر سے اور ذلت کے مواقع سے دنیا و آخرت میں۔

۲۔ حضرت نے فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو پس چلو اور حجر اسود کے قریب آؤ اسے بوسہ دو اور کہو

الحمد لله الّذي هدانا لهذا وما كنّا لنهتدي لولا أن هدانا الله سبحان الله والحمد لله ولا إله إلّا الله والله أكبر، أكبر من خلقه وأكبر ممّن أخشى وأحذر ولا إله إلّا الله وحده لا شريك له

، له الملك وله الحمد يحيي ويميت ويميت ويحيي بيده الخير وهو على كلّ شيء قدير حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں ہدایت کی اور اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے ملک ہے اللہ اور سزاوار حمد ہے اللہ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکبر ہے اپنی مخلوق سے اور اکبر ہے ہر اس چیز سے جس نے اسے پیدا کیا وہ وحدہٗ لاشریک ہے ملک اسی کا ہے حمد کا سزاوار وہی ہے وہ جلاتا اور مارتا ہے اور مارتا اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور درود بھیجو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور سلام بھیجو مرسلین پر اس طرح جس طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت بھیجا تھا پھر کہو یا اللہ میں تیرے وعدہ پر ایمان لایا ہوں تیرے عہد کو پورا کرتا ہوں پھر آپؑ نے ذکر کیا اس کا جو معاویہ ذکر کیا کرتا تھا۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا حضرتؑ نے جب تم مسجد الحرام میں داخل ہو اور محاذ حجر اسود میں پہنچو تو کہو اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ، میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے انکار کیا شیاطین اور لات وعزیٰ کا اور عبادت شیاطین کا اور ہر اس کی عبادت کا جس کو خدا کا مثل قرار دے کر پوجا جاتا ہے پھر حجر کے قریب جا کر داہنے ہاتھ سے مس کرو اور کہو بسم اللہ وباللہ واللہ اکبر۔ یا اللہ یہ میری امانت تھی جسے میں نے پورا کیا اور عہد تھا جسے میں نے پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی گواہی دے۔ (مرسل)

﴿ باب ۱۲ ﴾

☆(الاستلام والمسح)☆

١ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن استلام الرُّكن قال : استلامه أن تلصق بطنك به والمسح أن تمسحه بيدك .

باب ۱۲

چومنا اور چھونا

۱۔ میں نے استلام رکن کے متعلق پوچھا۔ فرمایا استلام کی صورت یہ ہے کہ اپنے شکم کو اس سے ملا دے اور مسح یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسے چھوئے۔

﴿ باب ۱۳ ﴾

☆(المزاحمة على الحجر الأسود)☆

١ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال :

قال أبو عبدالله عليه السلام : كنّا نقول : لابدّ أن نستفتح بالحجر ونختم به فأمّا اليوم فقد كثر النّاس .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف وسفيان الثوريّ قريب منّي فقال : يا أباعبدالله كيف كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصنع بالحجر إذا انتهى إليه ، فقلت : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يستلمه في كلّ طواف فريضة ونافلة ، قال : فتخلّف عني قليلاً فلمّا انتهيت إلى الحجر جزت ومشيت فلم أستلمه فلحقني فقال : يا أباعبدالله ألم تخبرني أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان يستلم الحجر في كلّ طواف فريضة ونافلة ؟ قلت : بلى ، قال : فقد مررت به فلم تستلم ؟ فقلت : إنّ النّاس كانوا يرون لرسول الله صلى الله عليه وآله ما لا يرون لي و كان إذا انتهى إلى الحجر أفرجوا له حتّى يستلمه وإنّي أكره الزّحام .

٣ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن سيف التمار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أتيت الحجر الأسود فوجدت عليه زحاماً فلم ألق إلّا رجلاً من أصحابنا فسألته فقال : لابدّ من استلامه فقال : إن وجدته خالياً وإلّا فسلّم من بعيد .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل حجّ ولم يستلم الحجر ، فقال : هو من السنّة فإن لم يقدر فالله أولى بالعذر .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي لاأخلص إلى الحجر الأسود فقال : إذا طفت طواف الفريضة فلا يضرّك .

٦ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن محمّد الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الحجر إذا لم أستطع مسّه وكثر الزّحام ؟ فقال : أمّا الشيخ الكبير والضعيف والمريض فمرخّص وما أحبّ أن تدع مسّه إلّا أن لاتجد بدّاً .

٧ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أحمد بن محمّد بن

أبي نصر ، عن محمد بن عبيدالله قال : سئل الرّضا عليه السلام عن الحجر الأسود وهل يقاتل عليه النّاس إذا كثروا ؟ قال : إذا كان كذلك فأوم إليه إيماء بيدك .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس على النساء جهر بالتلبية ولا استلام الحجر ولادخول البيت ولا سعي بين الصّفا والمروة ـ يعني الهرولة ـ .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أحمد بن موسى ، عن عليّ ابن جعفر ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : استلموا الرّكن فإنّه يمين الله في خلقه يصافح بها خلقه مصافحة العبد ـ أو الرّجل ـ يشهد لمن استلمه بالموافاة .

١٠ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن النعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن استلام الحجر من قبل الباب ، فقال : أليس إنّما تريد أن تستلم الرّكن ؟ قلت : نعم ، قال : يجزئك حيث مانالت يدك .

باب ١٢

مزاحمت حجر اسود پر

۱۔ حضرت نے فرمایا افتتاح حجر اسود سے کرو اور اسی پر ختم کرو لوگوں کی اب کثرت ہے۔ (حسن)

۲۔ حضرت نے فرمایا میں طواف کر رہا تھا اور سفیان ثوری میرے قریب تھا مجھ سے کہنے لگا۔ اے ابو عبداللہ، رسول اللہ کا عمل حجر اسود کے پاس آکر کیا ہوتا تھا۔ میں نے کہا آنحضرت ہر طواف میں خواہ فریضہ ہو یا نافلہ استلام کرتے تھے یہ سن کر وہ مجھ سے کچھ دور ہٹ گیا جب میں حجر کے پاس گیا تو آگے بڑھ گیا استلام نہ کیا۔ اس نے کہا۔ اے ابو عبداللہ کیا آپ نے یہ نہیں بتایا کہ رسول اللہ ہر طواف کے بعد استلام حجر اسود کیا کرتے تھے نافلہ ہو یا فریضہ لیکن آپ بغیر استلام کے گزر گئے میں نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ رسول اللہ کے لیے جو روا رکھتے تھے ہمارے لیے روا نہیں رکھتے۔ جب حضرت حجر تک پہنچتے تھے لوگ پھٹ جاتے تھے اور آپ استلام کر لیتے تھے ہمیں اژدہام مانع ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے حضرت سے کہا جب میں حجر اسود کے پاس آیا تو میں نے بہت ہجوم پایا اپنے ایک دوست سے اس کے متعلق

پوچھا اس نے کہا استلام ضروری ہے فرمایا اگر خالی جگہ ہو تو کرو ورنہ دور سے بوسہ دے لو۔ (ح)

۴۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے حج کیا استلام نہیں کیا۔ فرمایا وہ سنت ہے اگر قدرت نہ ہو تو اللہ بہتر عذر کا جاننے والا ہے۔

۵۔ میں نے کہا میں حجر اسود تک نہیں پہنچ سکا فرمایا جب تم نے طواف فریضہ ادا کر لیا تو کوئی حرج نہیں۔ (ح)

۶۔ میں نے حضرت سے کہا اگر حجر کو مس کرنا ممکن نہ ہو اور ہجوم زیادہ ہو۔ فرمایا شیخ کبیر اور ضعیف اور مریض کے لئے اجازت ہے اور میں مس کرنے کے ترک کو پسند نہیں کرتا مگر جب چارہ کار نہ ہو۔ (مرسل)

۷۔ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا حجر اسود کے بارے میں کہ آیا جب لوگوں کی کثرت ہو تو ان کو بزور پیچھے ہٹانے کے لئے لڑائی کی جائے فرمایا اگر ایسی صورت ہو تو ہاتھ سے اشارہ کیا جائے۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا عورتیں بآواز بلند تلبیہ نہ کریں اور نہ استلام حجر کریں اور نہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوں اور نہ سعی صفا و مروہ میں ہرولہ کریں۔ (حسن)

۹۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے استلام حجر کرو کہ وہ بمنزلہ خدا کے داہنے ہاتھ کے ہے اس کی مخلوق میں جس سے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے یہ مصافحہ بندہ کا خدا سے ہے یہ حجر اپنے استلام کرنے والے کے عہد پورا کرنے کی گواہی دے گا۔ (مجہول)

۱۰۔ میں نے استلام حجر کے متعلق پوچھا دروازہ کی طرف سے۔ فرمایا کیا ایسا نہیں کہ تم رکن کے استلام کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ارادہ تو ہے فرمایا تو یہ کافی ہے اگر ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچتا۔ (ح)

﴿ باب ۱۳ ﴾

(الطواف و استلام الأركان)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : طف بالبيت سبعة أشواط وتقول في الطواف : «اللّهمَّ إنّي أسألك باسمك الّذي يمشى به على طلل الماء كما يمشى به على جدد الأرض وأسألك باسمك الّذي يهتزُّ له عرشك وأسألك باسمك الّذي تهتزُّ له أقدام ملائكتك و أسألك باسمك الّذي دعاك به موسى من جانب الطور فاستجبت له وألقيت عليه محبّة منك وأسألك باسمك الّذي غفرت به لمحمد صلى الله عليه وآله ما تقدّم من ذنبه وما تأخّر وأتممت عليه نعمتك أن تفعل بي كذا و

كذا - ما أحببت من الدّعاء - ؛ وكلّما انتهيت إلى باب الكعبة فصلّ على النبيّ صلى الله عليه وآله و تقول فيما بين الركن اليمانيّ والحجر الأسود : «ربّنا آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار» وقل في الطّواف : «اللّهمّ إنّي إليك فقير وإنّي خائف مستجير فلا تغيّر جسمي ولا تبدّل اسمي» .

٢ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن سنان عن عبدالله بن مسكان قال : حدّثني أيّوب أخو اُديم ، عن الشيخ قال : قال لي أبي : كان أبي عليه السلام إذا استقبل الميزاب قال : «اللّهمّ أعتق رقبتي من النّار وأوسع عليّ من رزقك الحلال وادرء عنّي شرّ فسقة الجنّ والإنس وأدخلني الجنّة برحمتك» .

٣ - أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن عبدالسلام ابن عبدالرّحمن بن نعيم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : دخلت طواف الفريضة فلم يفتح لي شيء من الدّعا إلّا الصلاة على محمّد و آل محمّد وسعيت فكان كذلك ؟ فقال : ما اُعطي أحد ممّن سأل أفضل ممّا أعطيت .

٤ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ما أقول إذا استقبلت الحجر ؟ فقال : كبّر وصلّ على محمّد و آله ، قال : وسمعته إذا أتى الحجر يقول : «الله أكبر السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله» .

٥ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن عاصم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ بن الحسين عليهما السلام إذا بلغ الحجر قبل أن يبلغ الميزاب يرفع رأسه ثمّ يقول : «اللّهمّ أدخلني الجنّة برحمتك - وهو ينظر إلى الميزاب - و أجرني برحمتك من النار وعافني من السقم وأوسع عليّ من الرّزق الحلال وادرء عنّي شرّ فسقة الجنّ والإنس وشرّ فسقة العرب والعجم» .

٦ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول لمّا انتهى إلى ظهر الكعبة حين يجوز الحجر : «يا ذا المنّ والطول والجود والكرم إنّ عملي ضعيف فضاعفه لي وتقبّله منّي إنّك أنت السميع العليم» .

٧ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن

سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يستحبّ أن تقول بين الرّكن والحجر : «اللّهمّ آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار» وقال : إنّ ملكاً موكّلاً يقول : آمين .

٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله لايستلم إلّا الرّكن الأسود و اليماني ثمّ يقبّلهما و يضع خدّه عليهما ورأيت أبي يفعله .

٩ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف بالبيت فإذا رجل يقول : ما بال هذين الركنين يستلمان ولا يستلم هذان ؛ فقلت : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله استلم هذين ولم يعرّض لهذين فلاتعرّض لهما إذا لم يعرّض لهما رسول الله صلى الله عليه وآله ؛ قال جميل : ورأيت أباعبدالله عليه السلام يستلم الأركان كلّها .

١٠ ـ أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، رفعه ، عن زيد الشحّام أبي أسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف مع أبي عبدالله عليه السلام وكان إذا انتهى إلى الحجر مسحه بيده وقبّله و إذا انتهى إلى الرّكن اليماني التزمه فقلت : جعلت فداك تمسح الحجر بيدك وتلتزم اليماني ؛ فقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما أتيت الرّكن اليمانيّ إلّا وجدت جبرئيل قدسبقني إليه يلتزمه .

١١ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن عليّ ، عن ربعيّ ، عن العلاء بن المقعد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ الله عزّ وجلّ وكّل بالرّكن اليماني ملكاً هجّيراً يؤمّن على دعائكم .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن العلاء بن المقعد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ ملكاً موكّلاً بالرّكن اليمانيّ منذ خلق الله السماوات و الأرضين ليس له هجّير إلّا التأمين على دعائكم فلينظر عبد بما يدعو ، فقلت له : ما الهجّير ؛ فقال : كلام من كلام العرب أي ليس له عمل . وفي رواية اُخرى ليس له عمل غير ذلك .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية [بن عمّار] ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الرّكن اليمانيّ باب من أبواب الجنّة لم يغلقه الله منذ فتحه .

وفي رواية اُخرى بابنا إلى الجنّة الّذي منه ندخل .

١٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن عليٍّ بن النعمان ، عن إبراهيم بن سنان ، عن أبي مريم قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام أطوف فكان لايمرُّ في طواف من طوافه بالرُّكن اليمانيِّ إلّا استلمه ثمَّ يقول : اللّهمَّ تب عليَّ حتّى أتوب و اعصمني حتّى لاأعود.

١٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن أبي الفرج السنديِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف معه بالبيت فقال : أيُّ هذا أعظم حرمة؟ فقلت : جعلت فداك أنت أعلم بهذا منّي فأعاد عليَّ فقلت له : داخل البيت ، فقال : الرُّكن اليمانيُّ على باب من أبواب الجنّة مفتوح لشيعة آل محمّد ، مسدود عن غيرهم ، وما من مؤمن يدعو بدعاء عنده إلّا صعد دعاؤه حتّى يلصق بالعرش ، مابينه و بين الله حجابٌ .

١٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ في هذا الموضع ـ يعني حين يجوز الرُّكن اليمانيَّ ـ ملكاً اُعطي سماع أهل الأرض فمن صلّى على رسول الله صلى الله عليه وآله حين يبلغه أبلغه إيّاه .

١٧ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليٍّ ـ أو غيره ـ عن حمّاد ابن عثمان قال : كان بمكّة رجل مولى لبني اُميّة يقال له : ابن أبي عوانة له عنادة و كان إذا دخل إلى مكّة أبوعبدالله عليه السلام أو أحدٌ من أشياخ آل محمّد عليهم السلام يعبث به و إنّه أتى أبا عبدالله عليه السلام وهو في الطواف فقال : يا أبا عبدالله ما تقول في استلام الحجر ؟ فقال: استلمه رسول الله صلى الله عليه وآله فقال له : ما أراك استلمته ، قال : أكره أن اُوذي ضعيفاً أو أتأذّى قال : فقال : قد زعمت أنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله استلمه ؟ قال : نعم ولكن كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا رأوه عرفوا له حقّه وأنا فلا يعرفون لي حقّي .

١٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أنَّ عليّاً صلوات الله عليه سئل كيف يستلم الأقطع الحجر ، قال : يستلم الحجر من حيث القطع فإن كانت مقطوعة من المرفق استلم الحجر بشماله .

١٩ ـ محمد بن يحيى ، عمن ذكره ، عن محمد بن جعفر النوفلي ، عن إبراهيم بن عيسى عن أبيه ، عن أبي الحسن عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وآله طاف بالكعبة حتى إذا بلغ الركن اليماني رفع رأسه إلى الكعبة ثم قال : « الحمد لله الذي شرّفك وعظّمك و الحمد لله الذي بعثني نبياً وجعل علياً إماماً ، اللّهم اهدله خيار خلقك وجنّبه شرار خلقك » .

باب ۱۲۲

طواف واستلام ارکان

۱۔ فرمایا خانۂ کعبہ کا طواف سات بار کرو اور طواف میں کہو۔
یا اللہ میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے پانی میں اور ناہموار زمین چلتے ہیں اور اس نام سے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حرکت دیتا ہے اور عرش اس سے تھم جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے ملائکہ وجد میں آتے ہیں اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے موسیٰ نے طور پر دعا کی تھی اور تو نے اس کو قبول کیا اور ان پر رحمت نازل کی اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے تو نے محمد مصطفےٰ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے اور نعمتوں کو ان پر تمام کیا۔ میرے ساتھ ایسا ایسا کر جو کچھ میری دعا ہے تو پسند کرے اور جب دروازۂ کعبہ پہنچے تو درود بھیج نبی پر اور ان کی آل پر اور رکن یمانی اور حجرۂ اسود کے درمیان کہے۔ اے ہمارے رب دنیا و آخرت دونوں میں نیکی دے اور عذاب دوزخ سے بچا اور طواف میں کہو یا اللہ میں تیری بارگاہ کا فقیر ہوں تجھ سے خائف ہوں اور تیری پناہ چاہنے والا میرا جسم متغیر نہ کرنا اور میرے نام کو نہ بدلنا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا میرے والد ماجد جب پرنالۂ کعبہ کے سامنے آتے تو کہتے یا اللہ میری گردن نار سے آزاد کر اور اپنے رزق حلال کو میرے اوپر زیادہ کر اور فاسق جن و انس کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر۔ (ق)

۳۔ میں نے کہا میں نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن سوائے محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کے میں نے کوئی دعا نہیں پڑھی اسی طرح سعی کی فرمایا تمہیں سب سے بہتر اس کی جزا ملے گی۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا میں حجر اسود کے مقابل جا کر میں کیا کہوں فرمایا تکبیر کہو محمد و آل محمد پر درود بھیجو راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ جب آپ حجر کے پاس آئے تو فرمایا اللہ اکبر اور سلام ہو رسول اللہ پر۔ (م)

۵۔ حضرت میزاب تک پہنچنے سے پہلے جب حجر کے پاس آئے تو آپ نے سر اٹھا کر فرمایا یا اللہ اپنی رحمت سے مجھے جنت میں

داخل کر اور آپ میزاب کی طرف دیکھتے جاتے تھے اور مجھے نار دوزخ سے پناہ دے اور بیماری سے بچا اور رزق حلال میں زیادتی کر اور فاسق جن و انسان اور عرب و عجم کے شر سے بچائے۔ (ص)

۶۔ میں نے حضرت سے سنا جب آپ پشت کعبہ کی طرف آئے تو یہ دعا کی۔ اے صاحب احسان و طاقت حمد و کرم میرا عمل کمزور ہے اسے زیادہ کر اور مجھ سے قبول کر بے شک تو سمیع و علیم ہے (حسن)

۷۔ فرمایا مستحب ہے یہ کہنا رکن و حجر کے درمیان یا اللہ مجھے دنیا و آخرت میں نیکی دے اور عذاب نار سے بچائے فرمایا کہ اس کا ملک موکل آمین کہتا ہے۔ (ص)

۸۔ فرمایا رسول اللہ استلام نہیں کرتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کا پھر ان دونوں کو بوسہ دیتے اور اپنا رخسارہ اس پر رکھتے، میرے والد بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (موثق)

۹ فرمایا میں طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ کیا بات ہے کہ ان دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں اور ان دو کا نہیں کرتے۔ میں نے کہا حضرت رسول اللہ انہی دو کا استلام کرتے تھے پس تم بھی ان دو سے تعرض نہ کرو جبکہ رسول اللہ نے نہیں کیا۔ جمیل کہتا ہے میں نے دیکھا کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام تمام ارکان کا استلام کرتے تھے (م)

۱۰۔ فرمایا راوی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا جب آپ حجر کے پاس پہنچے تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور بوسہ دیا اور جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو اس سے چمٹ گئے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے حجر کو تو اپنے ہاتھ سے مس کیا اور رکن یمانی کو چمٹ گئے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب میں رکن یمانی کے پاس آیا تو جبرئیل نے مجھ سے آگے بڑھ کر اسے اپنے سے لپٹایا (م)

۱۱۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رکن یمانی پر معین کیا ہے جو اس سے لپٹا ہوا ہے اور تمہاری دعاؤں پر آمین کہتا ہے۔ (موثق)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رکن یمانی پر معین کیا ہے جب سے اس نے آسمان و زمین کو خلق فرمایا ہے اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ صرف تمہاری دعاؤں پر آمین کہے لہٰذا بندہ کو سوچ سمجھ کر دعا کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا پھر کیا ہے فرمایا یہ ایک کلام ہے کلام عرب سے یعنی اس کا کوئی عمل نہیں۔ (حسن)

۱۳۔ فرمایا رکن یمانی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے جب سے خدا نے اسے کھولا ہے بند نہیں کیا اور ایک روایت میں ہے وہ ہمارا دروازہ ہے جنت کی طرف جس سے ہم داخل ہوں گے (حسن)

۱۴۔ میں امام باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا حضرت ہر طواف میں جب رکن یمانی کی طرف سے گزرتے تو اس سے لپٹ جاتے پھر فرماتے یا اللہ جب میں توبہ کروں میری توبہ قبول کر اور بچا مجھے جب میں نہ لوٹوں۔ (ض)

۱۵۔ میں حضرت کے ساتھ طواف کر رہا تھا فرمایا خدا کی قسم یہ بڑی حرمت والا ہے میں نے کہا میں آپ کے فدا ہوں آپ اس کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں اس کا حضرت نے پھر اعادہ فرمایا میں نے کہا کیا اس سے داخل بیت مراد ہے فرمایا

رکن یمانی مراد ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو کھلا ہوا ہے شیعان آل محمدؐ کے لئے نہ کہ ان کے غیر پر، جو بندۂ مومن اس کے پاس دعا کرتا ہے اس کی دعا عرش تک پہنچتی ہے اور اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہتا۔ (ض)

۱۶۔ فرمایا یہ ہے وہ جگہ یعنی جب رکن یمانی کسی فرشتہ کو گزرتا پاتا ہے تو جو اہل ارض سے سنتا ہے وہ اسے بتاتا ہے پس جو محمد وآل محمد پر درود بھیجتا ہے اور اس تک پہنچتا ہے تو وہ اس فرشتہ تک پہنچاتا ہے۔ (حسن)

۱۷۔ مکہ میں ایک شخص ابن ابی عوانہ نامی رہتا تھا جو بنی امیہ کا غلام تھا جبکہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام یا آل محمد میں سے کوئی ان کے پاس آتے تو ان سے بحث کرتا وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا جبکہ آپ طواف میں تھے کہنے لگا۔ اے ابو عبداللہ آپ استلام حجر اسود کے متعلق کیا کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ نے اس کا استلام کیا اس نے کہا میں نے آپ کو تو استلام کرتے نہیں دیکھا۔ فرمایا میں نے اچھا نہ سمجھا کہ کسی کمزور کو ایذا دوں یا ایذا پاؤں اس نے کہا رسول اللہ تو استلام کرتے تھے فرمایا لیکن ان کا حق پہچانتے تھے اور میں ہوں کہ لوگ میرا حق نہیں پہچانتے۔

۱۸۔ میں نے کہا جس کا ہاتھ کٹ گیا ہو وہ استلام کیسے کرے۔ فرمایا اگر کہنی سے کٹ گیا ہے تو بائیں ہاتھ سے کرے۔ (ض)

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے کعبہ کا طواف کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف سر اٹھا کر فرمایا حمد ہے اس کی جس نے مجھے نبی اور علی کو امام بنایا یا اللہ اس کی طرف نیک بندوں کو بھیج اور شریر بندوں سے اسے بچا (مرسل)

﴿باب ۱۲۳﴾

(الملتزم و الدعاء عنده)

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : من أين أستلم الكعبة إذا فرغت من طوافي ؟ قال : من دبرها .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصّباح الكنانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن استلام الكعبة فقال : من دبرها .

٣ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا كنت في الطواف السابع فائت المتعوّذ وهو إذا قمت في دبر الكعبة حذاء الباب فقل : « اللّهمّ البيت بيتك و

العبد عبدك و هذا مقام العائذ بك من النّار ، اللّهمّ من قبلك الرّوح والفرج » ثمّ استلم الرّكن اليمانيّ ثمّ ائت الحجر فاختم به .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كان إذا انتهى إلى الملتزم قال لمواليه : أميطوا عنّي حتّى أقرّ لربّي بذنوبي في هذا المكان فإنّ هذا مكان لم يقرّ عبد لربّه بذنوبه ثمّ استغفر الله إلّا غفرالله له .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا فرغت من طوافك وبلغت مؤخّر الكعبة ـ وهو بحذاء المستجار دون الرّكن اليمانيّ بقليل ـ فابسط يديك على البيت وألصق بطنك وخدّك بالبيت و قل : « اللّهمّ البيت بيتك والعبد عبدك وهذا مكان العائذ بك من النّار » ثمّ أقرّ لربّك بما عملت فإنّه ليس من عبد مؤمن يقرّ لربّه بذنوبه في هذا المكان إلّا غفرالله له إن شاء الله و تقول : « اللّهمّ من قبلك الرّوح والفرج والعافية ، اللّهمّ إنّ عملي ضعيف فضاعفه لي و اغفرلي ما اطّلعت عليه منّي وخفي على خلقك » ثمّ تستجير بالله من النّار و تخيّر لنفسك من الدّعاء ثمّ استلم الرّكن اليمانيّ ثمّ ائت الحجر الأسود .

باب ۱۳

ملتزم اور اس کے قریب دعا

۱۔ میں نے پوچھا جب میں طواف کر چکوں تو استلام کہاں سے کروں فرمایا پیچھے کی طرف سے ۔ (ح)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے ۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا جب تم ساتویں طواف میں ہو اور کعبہ کے پیچھے آؤ دروازہ کے مقابل تو کہو

اللّهمّ البيت بيتك و العبد عبدك و هذا مقام العائذ بك من النّار ، اللّهمّ من قبلك الرّوح والفرج

یا اللہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور بندہ

تیرا بندہ ہے اور یہ جگہ ہے تجھ سے پناہ مانگنے کی دوزخ سے یا اللہ تیری طرف سے رُوح ہے فرحت ہے اس کے بعد رکن یمانی کا استلام کرے پھر حجر کے پاس آکر ختم کرے۔ (م)

۴۔ حضرت جب ملتزم کے پاس آتے تو اپنے غلاموں سے فرماتے میرے پاس سے ہٹ جاؤ تاکہ میں اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کروں اس جگہ، یہ جگہ ہے کہ جس بندہ نے اپنے رب کے سامنے اقرار گناہ کیا اللہ نے اس کا گناہ بخش دیا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا جب تم طواف سے فارغ ہو اور کعبہ کے موخر حصہ میں پہنچو جو مستجار کے مقابل ہے رکن یمانی کے علاوہ کچھ دور، پس اپنے ہاتھ کعبہ پر پھیلاؤ اور اپنا بدن اور رخسار اس سے لگاؤ اور کہو

«اللّٰهمّ البيت بيتك والعبد عبدك وهذا مكان العائذ بك من النّار

یا اللہ گھر تیرا گھر ہے اور بندہ تیرا بندہ ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں بندہ نار دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہے پھر اپنے رب کے سامنے جو گناہ کئے ہیں ان کا اقرار کرو جو بندۂ مومن ایسا کرے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے انشاء اللہ اور کہو

اللّٰهمّ من قبلك الرّوح والفرج والعافية ، اللّٰهمّ إنّ عملي ضعيف فضاعفه لي و اغفرلي ما اطلعت عليه منّي وخفي على خلقك »

یا اللہ تیری طرف سے راحت ہے فرحت ہے عافیت ہے یا اللہ میرا عمل کمزور ہے اسے زیادہ کر اور مجھے بخش دے تو میرے ہر عمل پر مطلع ہے اور تیری مخلوق سے پوشیدہ ہے پھر نار دوزخ سے پناہ مانگ اور اپنے نفس کے لئے دعا کر پھر استلام رکن یمانی کر پھر حجر اسود کے پاس آ۔ (حسن)

﴿ باب ۱۲۴ ﴾

☆(فضل الطواف)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن الحسن بن يوسف ، عن ذكريّا المؤمن ، عن عليّ بن ميمون الصّائغ قال : قدم رجل على عليّ بن الحسين عليه السلام

فقال : قدمت حاجاً ؟ فقال : نعم ، فقال : أتدري ما للحاج ؟ قال : لا ، قال : من قدم حاجاً وطاف بالبيت وصلّى ركعتين كتب الله له سبعين ألف حسنة ومحى عنه سبعين ألف سيّئة و رفع له سبعين ألف درجة وشفّعه في سبعين ألف حاجة و كتب له عتق سبعين ألف رقبة قيمة كلّ رقبة عشرة آلاف درهم .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليمانيّ عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أبي يقول : من طاف بهذا البيت اُسبوعاً وصلّى ركعتين في أيّ جوانب المسجد شاء كتب الله له ستّة آلاف حسنة ومحى عنه ستّة آلاف سيّئة ورفع له ستّة آلاف درجة و قضى له ستّة آلاف حاجة ، فما عجّل منها فبرحمة الله وما أخّر منها فشوقاً إلى دعائه .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عمّن أخبره ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : دخلت عليه وأنا اُريد أن أسأله عن مسائل كثيرة فلمّا رأيته عظم عليّ كلامه فقلت له : ناولني يدك أو رجلك اُقبّلها فناولني يده فقبّلتها فذكرت [قول] رسول الله صلى الله عليه وآله فدمعت عيناي فلمّا رآني مطأطئاً رأسي قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما من طائف يطوف بهذا البيت حين تزول الشمس حاسراً عن رأسه حافياً يقارب بين خطاه ويغضّ بصره ويستلم الحجر في كلّ طواف من غير أن يؤذي أحداً ولا يقطع ذكر الله عزّ وجلّ عن لسانه إلّا كتب الله عزّ وجلّ له بكلّ خطوة سبعين ألف حسنة ومحى عنه سبعين ألف سيّئة ورفع له سبعين ألف درجة وأعتق عنه سبعين ألف رقبة ثمن كلّ رقبة عشرة آلاف درهم وشفّع في سبعين من أهل بيته وقضيت له سبعون ألف حاجة إن شاء فعاجله و إن شاء فآجله .

باب ۱۲۲

فضیلت طواف

۱۔ ایک شخص علی بن الحسین علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تم حج کو آئے ہو اس نے کہا ہاں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ حج کا کیا ثواب ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا جو حج کے لئے آئے اور طواف بیت کرے اور دو رکعت نماز

پڑھے تو اللہ اس کے نام پر ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ستر ہزار برائیاں محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجات بلند کرتا ہے اور ستر ہزار حاجتیں بر لاتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جن میں ایک غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو۔ (ضو)

۲۔ فرمایا میرے والد ماجد نے فرمایا ہے جو اس گھر کے سات طواف کرے اور دو رکعت نماز مسجد کے کسی جانب پڑھے اللہ اس کے لئے چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے اور چھ ہزار حاجتیں بر لاتا ہے پس جلدی کی جائے اللہ کی رحمت کے لئے اور زیادہ دیر ٹھہرا جائے شوق دعا میں (حسن)

۳۔ میں ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ چند مسائل دریافت کروں جب میں نے حضرت کو دیکھا تو ان کے کلام کی عظمت میرے دل میں قائم ہوئی۔ میں نے کہا اپنا ہاتھ یا پیر اٹھائیے تاکہ میں بوسہ دوں، حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے بوسہ دیا پھر میں نے قول رسول ذکر کیا، میری آنکھوں میں آنسو تھے اور سر جھکا ہوا تھا حضرت نے فرمایا رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جو اس گھر کا طواف کرے اس طرح کہ ننگے سر اور ننگے پیر ہو اور پاس پاس قدم رکھے اور آنکھیں جھکائے ہو اور ہر طواف میں استلام حجر کرے بغیر اس کے کہ کسی کو ایذا دے اور اپنی زبان پر ذکر خدا برابر جاری رکھے تو اللہ اس کے ہر قدم پر ستر ہزار حسنہ لکھتا ہے اور ستر ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جبکہ ہر غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہوں اور شفاعت کرتا ہے اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کے لئے ان کی ستر حاجتیں بر لاتا ہے خواہ جلد یا بدیر۔ (مرسل)

﴿ باب ۲۵ ﴾

[☆(ان الصلاة والطواف ايهما افضل)☆]

١ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من أقام بمكّة سنة فالطواف أفضل له من الصلاة ومن أقام سنتين خلط من ذا ومن ذا ومن أقام ثلاث سنين كانت الصلاة أفضل [له من الطواف].

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز بن عبدالله، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الطواف لغير أهل مكّة أفضل من الصلاة و الصلاة لأهل مكّة أفضل.

۳ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضّال ، عن ابن القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : طواف قبل الحجّ أفضل من سبعين طواف بعد الحجّ .

باب ۱۲۵

صلوٰۃ و طواف دونوں میں کیا افضل ہے

۱۔ فرمایا جو اقامت کرے مکہ میں ایک سال تو اس کا طواف نماز سے افضل ہوگا اور دو سال قیام کرے تو برابر صورت ہوگی اور جو تین سال قیام کرے تو نماز افضل ہوگی (حسن)

۲۔ فرمایا جو لوگ ساکن مکہ نہیں ان کا طواف نماز سے افضل ہے اور اہل مکہ کی نماز افضل ہے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا طواف قبل حج افضل ہے ستر طوافوں سے بعد حج۔ (ض)

﴿ باب ۱۲۶ ﴾

☆(حد موضع الطواف)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى ؛ وغيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن ياسين الضرير عن حريز بن عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سألته عن حدّ الطواف بالبيت الّذي من خرج منه لم يكن طائفاً بالبيت ، قال : كان النّاس على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله يطوفون بالبيت والمقام وأنتم اليوم تطوفون ما بين المقام وبين البيت فكان الحدُّ موضع المقام اليوم فمن جازه فليس بطائف والحدُّ قبل اليوم واليوم واحد قدر ما بين المقام و بين البيت من نواحي البيت كلّها فمن طاف فتباعد من نواحيه أبعد من مقدار ذلك كان طائفاً بغير البيت بمنزلة من طاف بالمسجد لأنّه طاف في غير حدٍّ ولا طواف له .

باب ۱۲۶

حد موضع طواف

۱۔ میں نے پوچھا حد طواف بیت کے متعلق اس کے لیے جو اس سے نکلے بغیر طواف بیت کے فرمایا عہد رسول میں لوگ طواف

کرتے تھے بیت اور مقام ابراہیم کا اور اب تم طواف کرتے ہو درمیان مقام اور بیت کے۔ پس اب حد ہے جائے مقام جو اس سے تجاوز کرے اس کا حج نہیں اور حد آج سے پہلے کی ہے اور اب مابین مقام و بیت ہے تمام نواحی بیت سے، پس جس نے طواف کیا وہ دور ہوا ایک نواحی سے اور اس کی دوری بقدر اس کے ہوگی اور وہ بیت کا طواف کرنے والا نہ ہوگا بلکہ مسجد الحرام کا طواف کرنے والا ہوگا کیونکہ وہ حد معین کے خلاف طواف کرے گا۔ پس اس کا طواف نہ ہوگا۔ (مجہول)

﴿ باب ۱۲۷ ﴾

☆(حد المشي في الطواف)☆

١ ـ عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن البرقي ، عن عبدالرحمن ابن سيابة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الطواف فقلت : أسرع وأكثر أو أبطىء ؟ قال : مشي بين المشيين .

باب ۱۲۷

طواف میں چلنے کی حد

۱۔ میں نے پوچھا کہ طواف میں تیز دوڑے یا آہستہ چلے فرمایا دونوں کے درمیان چال ہو۔

﴿ باب ۱۲۸ ﴾

☆(الرجل يطوف فتعرض له الحاجة أو العلة)☆

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل طاف شوطاً أو شوطين ثم خرج مع رجل في حاجة فقال : إن كان طواف نافلة بنى عليه وإن كان طواف فريضة لم يبن عليه .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليهما السلام في الرجل يحدث في طواف الفريضة وقد طاف بعضه قال : يخرج فيتوضأ فإن كان

جاز النصف بنى على طوافه وإن كان أقلّ من النصف أعاد الطواف .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن فضّال عن حمّاد بن عيسى ، عن عمران الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثلاثة أشواط من الفريضة ثمّ وجد خلوة من البيت فدخله كيف يصنع ؟ فقال : يقضي طوافه وقد خالف السنّة فليعد طوافه .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا طاف الرّجل بالبيت أشواطاً ثمّ اشتكى أعاد الطواف ـ يعني الفريضة ـ .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ ابن رئاب ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي الحسن عليه السلام في رجل طاف طواف الفريضة ثمّ اعتلّ علّة لا يقدر معها على تمام الطواف ، فقال : إن كان طاف أربعة أشواط أمر من يطوف عنه ثلاثة أشواط فقد تمّ طوافه وإن كان طاف ثلاثة أشواط ولا يقدر على الطواف فإنّ هذا ممّا غلب الله عليه فلا بأس بأن يؤخّر الطواف يوماً و يومين فإن خلّته العلّة عاد فطاف أسبوعاً وإن طالت علّته أمر من يطوف عنه أسبوعاً ويصلّي هو ركعتين ويسعى عنه وقد خرج من إحرامه وكذلك يفعل في السعي و في رمي الجمار .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن عبد العزيز ، عن أبي عزّة قال : مرّ بي أبو عبدالله عليه السلام وأنا في الشوط الخامس من الطواف فقال لي : انطلق حتّى نعوده هاهنا رجلاً . فقلت له : إنّما أنا في خمسة أشواط فأتمّ اُسبوعي قال : اقطعه و احفظه من حيث تقطع حتّى تعود إلى الموضع الّذي قطعت منه فتبني عليه .

٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن أبي إسماعيل السرّاج ، عن سكين بن عمّار ، عن رجل من أصحابنا يكنّى أبا أحمد قال : كنت مع أبي عبدالله عليه السلام في الطواف يده في يدي إذ عرض لي رجل له إليّ حاجة فأومأت إليه بيدي فقلت له : كما أنت حتّى أفرغ من طوافي ، فقال لي أبو عبدالله عليه السلام : ماهذا ؟ قلت : أصلحك الله

رجل جاءني في حاجة ، فقال لي : مسلم هو ؟ قلت : نعم ، فقال لي : اذهب معه في حاجته ، فقلت له : أصلحك الله فأقطع الطواف ؟ فقال : نعم ، قلت : و إن كنت في المفروض ؟ قال : نعم وإن كنت في المفروض ؛ قال : وقال أبو عبدالله عليه السلام : من مشى مع أخيه المسلم في حاجته كتب الله له ألف ألف حسنة و محى عنه ألف ألف سيئة ورفع له ألف ألف درجة .

باب ۱۲۸

اگر طواف میں کوئی حاجت یا بیماری ہو

۱۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس نے طواف کا ایک چکر یا دو لگانے کے بعد وہ ایک شخص کے ساتھ کسی ضرورت سے باہر نکلے۔ فرمایا اگر طواف نافلہ تھا تو بقیہ شوط پورا کرے اور اگر فریضہ تھا تو شروع سے کرے۔ (حسن)

۲۔ کسی نے پوچھا اگر طواف فریضہ میں حدث صادر ہو جائے فرمایا باہر آ جائے اور وضو کرے اگر نصف سے زیادہ طواف کر چکا تھا تو باقی اور کرے اور اگر نصف سے کم تھے تو از سر نو طواف کرے (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ میں سے تین شوط کئے تھے کہ اسے بیت اللہ خالی نظر آیا وہ اس میں داخل ہو گیا فرمایا طواف کا اعادہ کرے۔ (موثق)

۴۔ اگر طواف فریضہ میں چند شوط کے بعد کوئی شکایت پیدا ہو تو طواف کا اعادہ کرے۔ (حسن)

۵۔ پوچھا ایک شخص طواف فریضہ کر رہا تھا کہ بیمار ہو گیا اور اس قابل نہ رہا کہ طواف پورا کرے۔ فرمایا اگر چار شوط کر لئے تھے تو کسی سے کہے کہ اس کی طرف سے تین شوط کرے اس طرح اس کا طواف پورا ہو جائے گا اور اگر تین شوط کئے ہیں اور طواف پر قادر نہیں تو چونکہ یہ اللہ کی طرف رکاوٹ ہے لہذا کوئی مضائقہ نہیں، اگر ایک یا دو روز تاخیر سے بجا لائے اگر بیماری دور ہو جائے تو اعادہ کرے اور سات شوط کرے اور بیماری اگر طول پکڑ جائے تو کسی اور سے طواف کرنے کو کہے اسے چاہیئے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور اس کی طرف سے سعی کرے احرام کے ساتھ اسی طرح رمی الجمرات کرے۔ (ض)

۶۔ حضرت میری طرف سے گزرے جبکہ میں طواف کا پانچواں شوط کر رہا تھا فرمایا چلے آؤ تاکہ یہاں سے دوسرے شخص کو لوٹاؤ۔ میں نے کہا میں پانچواں شوط کر رہا ہوں سات پورے ہو جانے دیجئے۔ فرمایا قطع کرو اور یاد رکھو جہاں سے قطع کیا ہے تاکہ واپس آکر وہیں سے شروع کرو اور پہلے پر بنا رکھو (مجہول)

۱۰ میں حضرت کے ساتھ طواف میں تھا حضرت کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا کہ ایک شخص میرے سامنے آیا جس کی کوئی حاجت تھی میں نے کہا ٹھہرو تاکہ میں طواف سے فارغ ہو جاؤں حضرت نے پوچھا کیا معاملہ ہے میں نے کہا اس کی مجھ سے کوئی حاجت ہے فرمایا کیا یہ کوئی مسلمان ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو اس کے ساتھ حاجت پوری کرنے جاؤ۔ میں نے کہا تو کیا میں طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں میں نے کہا چاہے طواف فریضہ ہو، فرمایا ہاں چاہے طواف فریضہ ہو اور حضرت نے فرمایا جو کوئی بندۂ مسلم کی حاجت براری کو جائے گا اللہ اس کے لئے ہزاروں حسنہ لکھے گا اور ہزاروں گناہ معاف کرے گا اور ہزارہا درجات بلند کرے گا۔

﴿ باب ۲۹ ﴾

☆(الرجل يطوف فيعيى أو تقام الصلاة أو يدخل عليه وقت الصلاة)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن شهاب ، عن هشام عن أبي عبد الله عليه السلام أنّه قال في رجل كان في طواف فريضة فأدركته صلاة فريضة قال : يقطع طوافه ويصلّي الفريضة ثمّ يعود ويتمّ مابقي عليه من طوافه .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجّاج ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يكون في الطواف قد طاف بعضه وبقي عليه بعضه فيطلع الفجر فيخرج من الطوف إلى الحجر أو إلى بعض المسجد إذا كان لم يوتر فيوتر ثمّ يرجع إلى مكانه فيتمّ طوافه أفترى ذلك أفضل أم يتمّ الطواف ثمّ يوتر وإن أسفر بعض الإسفار ؟ قال : ابدء بالوتر و اقطع الطواف إذا خفت ذلك ثمّ أتمّ الطواف بعد .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله سنان قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل كان في طواف الفريضة فاُقيمت الصلاة ، قال : يصلّي معهم الفريضة فإذا فرغ بنى من حيث قطع .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرّجل يعيى في الطواف أله أن يستريح ؟ قال : نعم يستريح ثمّ يقوم فيبني على طوافه في فريضة أو غيرها و يفعل ذلك في سعيه و جميع

مناسكه .

٥ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الرّجل يستريح في طوافه فقال : نعم أنا قد كانت توضع لي مرفقة فأجلس عليها .

باب ۲۹

وقت طواف وقت نماز آجانا

۱۔ فرمایا اگر کوئی طواف فریضہ کر رہا ہو اور نماز فریضہ کا وقت آجائے تو طواف کو قطع کر کے نماز ادا کرے اس کے بعد جو طواف باقی رہ گیا ہے اسے پورا کرے۔ (م)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کر لیا ہے اور کچھ باقی ہے کہ صبح طلوع ہونے لگی اور وہ طواف سے باہر آکر حجر کی طرف یا کسی مسجد کی طرف جبکہ نماز وتر اس نے ادا نہ کی ہو پس ادا کرے پھر اپنی جگہ پر آکر طواف پورا کرے تو آیا آپ کے نزدیک یہ افضل ہے یا طواف کو ختم کر کے نماز وتر پڑھنا، فرمایا پہلے وتر پڑھے اور پھر طواف کرے اگر وقت جانے کا خوف ہو نماز کے بعد طواف پورا کرے۔ (م)

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص طواف فریضہ ادا کر رہا ہے کہ نماز جماعت کے لئے اقامت ہونے لگی فرمایا لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے بعد نماز جہاں سے طواف قطع کیا تھا پورا کرے۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص طواف میں تھک جاتا ہے کیا جائز ہے کہ وہ آرام کرلے۔ فرمایا ہاں کرے پھر جہاں سے چھوٹا ہے طواف بجالائے فریضہ ہو یا نافلہ، ایسا ہی سعی اور تمام مناسک میں کرے۔ (م)

۵۔ حضرت سے پوچھا گیا کیا طواف میں وقت تکان آرام کر سکتا ہے فرمایا ہاں۔ (م)

﴿ باب ۳۰ ﴾

☆(السهو في الطواف)☆

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل طاف طواف الفريضة فلم يدر ستّة

طاف أم سبعة ، قال : فليعد طوافه،قلت : ففاته ؟ قال : ماأرى عليه شيئاً والا عادةأحب إليّ و أفضل .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل لم يدر ستّة طاف أو سبعة ؟ قال : يستقبل .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّدبن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار قال : سألته ، عمّن طاف بالبيت طواف الفريضة فلم يدرستّة طاف أو سبعة ؟ قال : يستقبل ، قلت : ففاته ذلك ؟ قال : ليس عليه شيء .

٤ ـ محمّدبن يحيى ، عن أحمدبن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عليِّ بن أبي حمزة عن أبي بصيرقال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل شكّ في طواف الفريضة قال : يعيد كلّما شكّ ، قلت : جعلت فداك شكّ في طواف نافلة ؟ قال : يبني على الأقلّ .

٥ ـ محمّدبن يحيى ، عن أحمدبن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبيّ ، عن هارون بن خارجة ، عن أبي بصيرقال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثمانية أشواط المفروض ، قال : يعيد حتّى يثبته .

٦ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن سماعة ابن مهران ، عن أبي بصيرقال : قلت : رجل طاف بالبيت طواف الفريضةفلم يدرستّةطاف أم سبعة أم ثمانية ؟ قال : يعيد طوافه حتّى يحفظ ، قلت : فإنّه طاف و هو متطوّع ثماني مرّات وهوناس ؟ قال : فليتمّه طوافين ثمّ يصلّي أربع ركعات فأمّا الفريضة فليعد حتّى يتمّ سبعة أشواط .

٧ ـ محمّدبن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّدبن إسماعيل ، عن حنان بن سدير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ماتقول في رجل طاف فأوهم ـ فقال : طفت أربعة أوطفت ثلاثة ـ ؟ فقال أبوعبدالله عليه السلام : أيّ الطوافين كان طواف نافلة أم طواف فريضة ؟ قال : إن كان طواف فريضة فليلق ما في يده وليستأنف و إن كان طواف نافلة فاستيقن ثلاثة وهو في شكّ من الرّابع أنّه طاف فليبن على الثلاثة فإنّه يجوز له .

٨ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل طاف بالبيت ثمّ خرج إلى الصفا فطاف بين الصفا والمروة فبينا هو يطوف إذ ذكر أنّه قد ترك بعض طوافه بالبيت ؟ قال : يرجع إلى البيت فيتمّ طوافه ثمّ يرجع إلى الصفا والمروة فيتمّ مابقي .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير عن الحسن بن عطيّة قال : سأله سليمان بن خالد و أنا معه عن رجل طاف بالبيت ستّة أشواط ، قال أبوعبدالله عليه السلام : وكيف يطوف ستّة أشواط ؟ قال : استقبل الحجر و قال : الله أكبر و عقد واحداً فقال أبوعبدالله عليه السلام : يطوف شوطاً ، قال سليمان : فإنّه فاته ذلك حتّى أتى أهله قال : يأمر من يطوف عنه .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أبي كهمس قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل نسي فطاف ثمانية أشواط ، قال : إن ذكر قبل أن يبلغ الركن فليقطعه .

باب ۱۳۱

طواف میں سہو

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن یہ یاد نہ رہا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات فرمایا طواف کا اعادہ کرے۔ میں نے کہا وہ اگر ختم کر چکا ہو فرمایا اس پر کچھ نہیں لیکن میں اعادہ کو اچھا اور افضل سمجھتا ہوں (م)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا مگر اسے شک ہوا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات، فرمایا اسے پورا کرے۔

۳۔ میں نے کہا ایک شخص، طواف فریضہ ادا کرتے کرتے بھول گیا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات فرمایا اسے چھ قرار دے کر پورا کرے میں نے کہا اگر ختم کر چکا۔ فرمایا تو کچھ نہیں۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا اگر طواف فریضہ میں کسی کو شک ہو۔ فرمایا جب شک ہو اعادہ کرے۔ میں نے کہا اگر طواف نافلہ میں شک ہو فرمایا کم پر بنا رکھے۔ (ض)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے آٹھ شوط طواف واجب کے کئے فرمایا اعادہ کرے تاکہ طواف درست ہو جائے۔ (م)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن بھول گیا کہ یہ شوط چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں فرمایا اپنے طواف کا اعادہ کرے اور یاد رکھے۔ میں نے کہا اگر طواف نافلہ ہو اور بھول کر آٹھ شوط کرے فرمایا وہ طواف تمام کرے پھر چار رکعت نماز بجالائے اگر فریضہ ہو تو اعادہ کرے تاکہ سات شوط پورے ہوں۔ (مجہول)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص کو طواف میں شک ہوا کہ چوتھا ہے یا تیسرا، فرمایا دو طوافوں میں سے کون سا طواف تھا طواف نافلہ یا طواف فریضہ، اگر طواف فریضہ تھا تو جو کچھ کر چکا ہے اُسے چھوڑے اور پھر سے طواف کرے اور اگر طواف نافلہ ہے تو یقین کرے کہ تیسرا ہے اور اس کے بعد چار طواف اور کرے یہ اس کے لئے جائز ہے (موثق)

۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا پھر صفا کی طرف گیا اور صفا و مروہ کا طواف اثنائے طواف میں یاد آیا کہ طواف بیت میں کچھ چھوٹ گیا ہے فرمایا وہ پلٹ آئے اور طواف کو پورا کرے پھر صفا و مروہ کی طرف آئے اور باقی کو پورا کرے (موثق)

۹۔ ایک شخص نے چھ شوط کئے حضرت نے فرمایا وہ ایک اور کرے اس نے کہا وہ ختم کر کے گھر چلا گیا فرمایا کسی سے کہے کہ اس کی طرف سے ایک طواف کر دے۔ (حسن)

۱۰۔ میں نے کہا ایک شخص نے بھول کر آٹھ شوط کر لئے۔ فرمایا اگر رکن تک پہنچنے سے پہلے یاد آیا ہے تو اسے قطع کر دے۔ (مجہول)

﴿ باب ۱۳۱ ﴾

☆(الاقران بين الاسابيع)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمّد بن سنان ، عن عبدالله بن مسكان ، عن زرارة قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إنّما يكره أن يجمع الرَّجل بين الأسبوعين والطوافين في الفريضة فأمّا في النافلة فلابأس .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن أبي حمزة قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن الرَّجل يطوف يقرن بين اُسبوعين فقال : إن شئت رويت لك عن أهل مكّة ؟ قال : فقلت : لا والله مالي في ذلك من حاجة جعلت فداك ولكن اروِ لي ما أدين الله عزَّ وجلَّ به ، فقال : لاتقرن بين اُسبوعين كلّما طفت اُسبوعاً فصلِّ ركعتين و أمّا أنا فربّما قرنت الثلاثة و الأربعة ، فنظرت إليه ، فقال : إنّي مع هؤلاء .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن أحمد النهديّ ، عن محمّد بن الوليد ، عن عمر بن يزيد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّما يكره القران في الفريضة فأمّا النّافلة فلا والله ما به بأس .

باب ۱۳۱

دو طوافوں کو ملانا

۱۔ فرمایا مکروہ ہے کہ کوئی دو طوافوں کو جو فریضہ ہوں بغیر دو رکعت بیچ میں پڑھے ملا دے۔ ہاں طواف نافلہ میں کوئی حرج نہیں۔ (ضو)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص طواف کرتا ہے اور دو سات شوطوں کو ملا دیتا ہے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم سے عمل اہل مکہ بیان کروں میں نے کہا لا واللہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، لیکن آپ مجھ سے بیان فرما دیں تاکہ معلوم ہو کہ حکم خدا کیا ہے فرمایا دو سات شوطوں کو مت ملاؤ جب سات شوط پورے کر لو تو دو رکعت نماز پڑھو لیکن ملا دیتا ہوں تین اور چار کو، یہ سن کر میں نے حضرت کی طرف دیکھا۔ فرمایا (مجبوراً) میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں (ضو)

۳۔ میں نے حضرت سے سنا مکروہ ہے ملانا فریضہ میں لیکن نافلہ میں حرج نہیں۔ (مجہول)

﴿ باب ۱۳۲ ﴾

☆(من طاف واختصر في الحجر)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يطوف بالبيت [فاختصر] قال : يقضي ما اختصر من طوافه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من اختصر في الحجر في الطواف فليعد طوافه من الحجر الأسود إلى الحجر الأسود .

باب ۱۳۲

جو طواف کو حجر تک مختصر کر دے

۱۔ فرمایا جو بیت کا طواف کرے وہ پورا کرے جو اس نے کم کیا ہے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جو مختصر کرے طواف حجر میں اس کا اعادہ کرنا چاہیئے حجر اسود سے حجر اسود تک۔ (حسن)

﴿ باب ۱۳۳ ﴾

✿(من طاف على غير وضوء)✿

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن مثنّى ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرَّجل يطوف على غير وضوء أيعتدُّ بذلك الطواف ؟ قال : لا .

٢ ـ سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه سئل أينسك المناسك و هو على غير وضوء ؟ فقال : نعم إلّا الطواف بالبيت فإنَّ فيه صلاة .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن علاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أحدهما عليهما السلام عن رجل طاف طواف الفريضة و هو على غير طهور ، قال : يتوضّأ ويعيد طوافه وإن كان تطوّعاً توضّأ وصلّى ركعتين .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن العمركيّ بن عليّ ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل طاف بالبيت وهو جنب فذكر وهو في الطواف قال : يقطع طوافه ولا يعتدُّ بشيء ممّا طاف ؛ و سألته عن رجل طاف ثمَّ ذكر أنّه على غير وضوء قال : يقطع طوافه ولا يعتدُّ به .

باب ۱۳۳

بغیر وضو طواف کرنا

۱۔ میں نے کہا ایک شخص بغیر وضو طواف کرتا ہے کیا یہ طواف میں شمار ہوگا۔ فرمایا نہیں۔ (ض)

۲۔ پوچھا گیا کیا مناسک حج بے وضو ادا کر سکتے ہیں فرمایا ہاں سوائے طواف بیت کے کہ اس میں نماز ہے (ض)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص طواف بے وضو ادا کرتا ہے فرمایا وضو کر کے طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف نافلہ ہے تو وضو کرے دو رکعت نماز نافلہ پڑھے۔ (ح)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے بحالت جنابت طواف بیت کیا اور طواف میں ذکر کیا فرمایا وہ طواف کو قطع کرے اس کو کسی شمار میں نہ لایا جائے۔ میں نے کہا اگر کسی کو اثنائے طواف یاد آئے کہ اس نے وضو نہیں کیا ہے۔ فرمایا طواف قطع کرے وہ کسی شمار میں نہیں (ح)

﴿باب ۱۳۴﴾

✿(من بدأ بالسعي قبل الطواف أو طاف و أخر السعي)✿

١ ـ أبوعليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجلٌ طاف بالكعبة ثمَّ خرج فطاف بين الصّفا والمروة فبينما هو يطوف إذ ذكر أنّه قد ترك من طوافه بالبيت قال : يرجع إلى البيت فيتمُّ طوافه ثمَّ يرجع إلى الصفا والمروة فيتمُّ ما بقي ، قلت : فإنّه بدء بالصفا والمروة قبل أن يبدء بالبيت ؟ فقال : يأتي البيت فيطوف به ثمَّ يستأنف طوافه بين الصفا والمروة ، قلت : فما فرق بين هذين ؟ قال : لأنَّ هذا قد دخل في شيء من الطواف وهذا لم يدخل في شيء منه .

٢ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل طاف بين الصفا والمروة قبل أن يطوف بالبيت ، فقال : يطوف بالبيت ثمَّ يعود إلى الصفا والمروة فيطوف بينهما .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن

سويد، عن عبدالله بن سنان قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يقدم حاجاً وقد اشتدّ عليه الحرّ فيطوف بالكعبة ويؤخّر السعي إلى أن يبرد فقال: لا بأس به وربّما فعلته.

٤ ـ أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب، عن رفاعة قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يطوف بالبيت، فيدخل وقت العصر أيسعى قبل أن يصلّي أو يصلّي قبل أن يسعى؟ قال: لا بل يصلّي ثمّ يسعى.

٥ ـ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين قال: سألته عن رجل طاف بالبيت فأعيى أيؤخّر الطواف بين الصفا والمروة إلى غد؟ قال: لا.

باب ۱۳۱

سعی قبل طواف

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے کعبہ کا طواف کیا پھر وہاں سے نکل صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا بحالت طواف یاد آیا کہ اس نے طواف بیت نہیں کیا فرمایا وہ بیت کی طرف لوٹ آئے اور اپنا طواف پورا کرکے صفا و مروہ کی طرف جائے اور باقی کو تمام کرے۔ میں نے کہا اس نے صفا و مروہ سے ابتدا کی قبل بیت فرمایا بیت کی طرف آئے اور طواف کرے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف شروع کرے میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے فرمایا یہ داخل ہو چکا تھا طواف میں اور وہ داخل نہیں ہوا تھا۔ (موثق)

۲۔ فرمایا اگر کوئی قبل طواف بیت صفا و مروہ کا طواف کرے تو اسے پہلے طواف بیت کرنا چاہیے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص حج کو آرہا تھا گرمی کا اس پر اثر ہوگیا پس اس نے کعبہ کا طواف تو کرلیا مگر سعی میں گرمی کا اثر زائل ہونے تک تاخیر کی فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کبھی میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ (م)

۴۔ میں نے کہا ایک آدمی طواف بیت کر رہا ہے کہ وقت نماز عصر داخل ہوگیا آیا وہ نماز سے پہلے سعی کرے یا سعی سے پہلے نماز پڑھے فرمایا سعی سے پہلے نماز پڑھے۔ (م)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے بیت کا طواف کیا اور تھک گیا تو کیا وہ کل سعی کر سکتا ہے فرمایا نہیں ۔(م)

(باب ۱۳۵)

(طواف المريض ومن يطاف به محمولا من غير علة)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن الرّبيع بن خيثم قال : شهدت أباعبدالله عليه‌السلام و هو يطاف به حول الكعبة في محمل وهو شديد المرض فكان كلّما بلغ الرّكن اليمانيّ أمرهم فوضعوه بالأرض فأخرج يده من كوّة المحمل حتّى يجرّها على الأرض ثمّ يقول : ارفعوني فلمّا فعل ذلك مراراً في كلّ شوط قلت له : جعلت فداك يابن رسول الله إنّ هذا يشقّ عليك فقال : إنّي سمعت الله عزّ وجلّ يقول : « ليشهدوا منافع لهم » فقلت : منافع الدّنيا أو منافع الآخرة فقال : الكلّ .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الرّحمن بن الحجّاج ومعاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : المبطون والكسير يطاف عنهما ويرمى عنهما الجمار .

٣ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي إبراهيم عليه‌السلام قال : سألته عن المريض المغلوب يطاف عنه بالكعبة ؛ قال : لا ، ولكن يطاف به .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : الصبيان يطاف بهم ويرمى عنهم ، قال : وقال أبوعبدالله عليه‌السلام : إذا كانت المرأة مريضة لا تعقل يطاف بها أو يطاف عنها .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليمانيّ عن إسماعيل بن عبدالخالق قال : كنت إلى جنب أبي عبدالله عليه‌السلام و عنده ابنه عبدالله وابنه الّذي يليه فقال له رجل : أصلحك الله يطوف الرّجل عن الرّجل وهو مقيم بمكّة ليس به علّة ؛ فقال : لا ، لو كان ذلك يجوز لأمرت ابني فلاناً فطاف عنّي ـ سمّى الأصغر ـ وهما يسمعان .

باب ۱۳۵

طواف مریض

۱۔ میں حاضر خدمت حضرت ابوعبداللہ ہوا آپ محمل میں بیٹھے ہوئے کعبہ کے گرد طواف فرما رہے تھے اور سخت بیمار تھے جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ محمل کو زمین پر رکھو پھر آپ نے اپنا ہاتھ محمل کے روشندان سے نکالا اور اس کو زمین پر کھینچا پھر فرمایا مجھے اٹھاؤ جب چند بار ایسا ہی ہر شوط میں ہوا تو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ تو آپ کے لئے بڑا تکلیف دہ امر ہے فرمایا میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چاہیے کہ لوگ حاضر ہوں اپنے منافع کے لیے میں نے کہا منافع دنیا یا منافع آخرت فرمایا دونوں۔

۲۔ فرمایا استسقار کا بیمار اور جس کے اعضاء شکست ہو گئے ہوں ان کی طرف سے دوسرا طواف و رمی جمرات کرے۔ (حسن)

۳۔ میں نے اس مریض کے متعلق جو مرض سے مغلوب ہو پوچھا کہ اس کی طرف سے طواف کیا جائے فرمایا نہیں بلکہ وہ خود کرے۔ (موثق)

۴۔ فرمایا جو عورت مریض ہو اور صاحب عقل کامل نہ ہو تو وہ خود کرے یا اس کی طرف سے کوئی کرے۔ (حسن)

۵۔ میں حضرت کے پہلو میں بیٹھا تھا اور میرے پاس آپ کے فرزند عبداللہ اور دوسرے فرزندان کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے آکر پوچھا کیا اس شخص کی طرف سے طواف کیا جا سکتا ہے جو مکہ میں مقیم ہو اور اس کو کوئی بیماری بھی نہ ہو فرمایا اگر یہ جائز ہوتا تو میں اپنے بیٹے فلاں کو حکم دیتا کہ وہ میری طرف سے طواف کرے بیٹے کا نام اصغر لیا اور وہ دونوں صاحبزادے سن رہے تھے۔ (حسن)

﴿باب ۱۳۶﴾

☆(ركعتي الطواف ووقتهما و القراءة فيهما والدعاء)☆

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا فرغت من طوافك فائت مقام إبراهيم عليه السلام فصلّ ركعتين واجعله أمامك واقرء في الاُولى منهما سورة التوحيد «قل هو الله أحد» وفي الثانية «قل يا أيّها الكافرون» ثمَّ تشهّد و احمدالله و اثن عليه و صلّ على النبيّ صلى الله عليه وآله و اسأله أن يتقبّل منك و هاتان الركعتان هما الفريضة ليس يكره لك أن تصلّيهما في أيّ الساعات شئت ، عند طلوع

الشمس وعند غروبها ولا تؤخّرهما ساعة تطوف وتفرغ فصلّهما .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان قال : رأيت أبا الحسن موسى عليه السلام يصلّي ركعتي طواف الفريضة بحيال المقام قريباً من ظلال المسجد .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن رجل طاف طواف الفريضة وفرغ من طوافه حين غربت الشمس قال : وجبت عليه تلك الساعة الرّكعتان فليصلّهما قبل المغرب .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : قلت للرّضا عليه السلام : أُصلّي ركعتي طواف الفريضة خلف المقام حيث هو الساعة أو حيث كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ قال : حيث هو الساعة .

٥ ـ أبو عليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : ما رأيت الناس أخذوا عن الحسن والحسين عليهما السلام إلّا الصلاة بعد العصر وبعد الغداة في طواف الفريضة .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن بعض أصحابنا قال : قال أحدهما عليهما السلام : يصلّي الرّجل ركعتي الطّواف طواف الفريضة والنافلة بقل هو الله أحد وقل يا أيّها الكافرون .

٧ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يطوف الطواف الواجب بعد العصر أيصلّي الركعتين حين يفرغ من طوافه قال : نعم أما بلغك قول رسول الله صلى الله عليه وآله : يابني عبد المطلب لا تمنعوا الناس من الصلاة بعد العصر فتمنعوهم من الطواف .

٨ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لا ينبغي أن تصلّي ركعتي طواف الفريضة إلّا عند مقام إبراهيم عليه السلام فأمّا التطوّع فحيث شئت من المسجد .

٩ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عثمان ،

عن يحيى الأزرق ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : إنّي طفت أربعة أسابيع فأعييت أفأصلّي ركعاتها و أنا جالس ؟ قال : لا ، قلت : فكيف يصلّي الرّجل إذا اعتلّ و وجد فترة صلاة اللّيل جالساً و هذا لايصلّي ؟ قال : فقال : يستقيم أن تطوف وأنت جالس قلت : لا ، قال : فصلّ وأنت قائم .

باب ۱۳۶

دو رکعت طواف ان کا وقت اور ان میں قرأت

۱۔ فرمایا جب تم اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ تو مقام ابراہیم پر آؤ اور دو رکعت نماز پڑھو مقام کو سامنے رکھ کر رکعت اوّل میں سورۂ قل ہو اللہ اور رکعت ثانی میں قل یا ایہا الکافرون، پھر تشہد کے بعد حمد و ثنائے الٰہی کرو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عمل کو قبول کرے، یہ دونوں رکعتیں فرض ہیں کوئی مجبوری نہیں، جب چاہو طلوع فجر سے غروب تک پڑھ لو لیکن یہ خیال رہے کہ طواف سے فارغ ہوتے ہی ان کو پڑھا جائے۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھتے ہوئے مقام جہاں میں ظلال المسجد کے قریب۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا، ادا کے بعد سورج غروب ہو گیا فرمایا اس پر واجب تھیں دو رکعت جو اسے قبل مغرب پڑھنی چاہیئے تھیں۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا طواف میں واجب کی دو رکعت پڑھتا ہوں خلاف مقام اس حیثیت سے کہ وہ وقت ہوتا ہے یا اس حیثیت سے کہ وہ عہد رسولؐ میں تھا فرمایا اس حیثیت سے کہ وہ اس کا وقت ہے۔ (م)

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ لوگوں نے نہیں لیا امام حسن اور امام حسین علیہم السلام سے مگر بعد نماز عصر اور بعد نماز صبح طواف فریضہ میں۔ (الموثق)

۶۔ فرمایا نماز طواف فریضہ ہو یا نافلہ سورۂ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھنی چاہیئے (مرسل)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص طواف واجب کرتا ہے بعد عصر، کیا وہ دو رکعت طواف سے فارغ ہوتے ہی ادا کرے فرمایا ہاں، کیا تم تک رسول خدا کا یہ کلام نہیں پہنچا آپ نے فرمایا اے اولاد عبدالمطلب لوگوں کو نماز بعد عصر سے منع نہ کرو

اور ان کو طواف سے فائدہ اٹھانے دو۔ (حسن)

۸۔ فرمایا طواف فریضہ کی نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑھو اور نافلہ طواف کی جس مسجد میں چاہو پڑھ لو۔ (ض)

۹۔ میں نے کہا میں نے سات شوط والے چار طواف کئے اور میں تھک گیا تو کیا ان کی رکعات بیٹھ کر پڑھ لوں فرمایا نہیں، میں نے کہا یہ کیسے جبکہ ایک بیمار آدمی جو سست پڑ گیا ہو نماز شب بیٹھ کر پڑھتا ہے اور یہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیا تم طواف بیٹھ کر کر سکتے ہو، میں نے کہا نہیں فرمایا تو نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ (ض)

﴿باب ۱۳﴾

☆(السهو في ركعتي الطواف)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل نسي أن يصلّي الرّكعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام في طواف الحجّ والعمرة ، فقال : إن كان بالبلد صلّى ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام فإنّ الله عزّ وجلّ يقول : «واتّخذوا من مقام إبراهيم مصلّى وإن كان قد ارتحل فلا آمره أن يرجع

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل نسي الركعتين خلف مقام إبراهيم عليه السلام فلم يذكر حتّى ارتحل من مكّة ؛ قال : فليصلّهما حيث ذكر وإذ ذكرهما وهو في البلد فلا يبرح حتّى يقضيهما .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل طاف طواف الفريضة و لم يصلّ الركعتين حتّى طاف بين الصفا والمروة ثمّ طاف طواف النساء ولم يصلّ الرّكعتين حتّى ذكر بالأبطح فصلّى أربع ركعات ، قال : يرجع فيصلّي عند المقام أربعاً .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن المثنّى قال : نسيت ركعتي الطواف خلف مقام إبراهيم عليه السلام حتّى انتهيت إلى منى فرجعت إلى مكّة فصلّيتهما فذكرنا ذلك لأبي عبدالله عليه السلام ، فقال : ألا صلّاهما حيث ذكر .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عيسى ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : في رجل طاف طواف الفريضة ونسي الركعتين حتّى طاف بين الصفا والمروة قال : يُعلم ذلك الموضع ثمّ يعود فيصلّي الركعتين ثمّ يعود مكانه .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سئل عن رجل طاف طواف الفريضة ولم يصلّ الركعتين حتّى طاف بين الصفا والمروة وطاف بعد ذلك طواف النساء ولم يصلّ أيضاً لذلك الطواف حتّى ذكر بالأبطح ، قال : يرجع إلى مقام إبراهيم عليه السلام فيصلّي .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألته عن رجل دخل مكّة بعد العصر فطاف بالبيت وقد علّمناه كيف يصلّي فنسي فقعد حتّى غابت الشمس ثمّ رأى النّاس يطوفون فقام فطاف طوافاً آخر قبل أن يصلّي الركعتين لطواف الفريضة ، فقال : جاهل ؟ قلت : نعم ، قال : ليس عليه شيء .

٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسين زعلان ، عن الحسين بن بشّار ، عن هشام بن المثنّى ، وحنان قالا : طفنا بالبيت طواف النساء ونسينا الركعتين فلمّا صرنا بمنى ذكرناهما فأتينا أباعبدالله عليه السلام فسألناه ، فقال : صلّياهما بمنى .

باب ۱۲

رکعات طواف میں سہو

۱۔ میں نے کہا طواف حج عمرہ کے بعد ایک شخص دو رکعت مقام ابراہیم پر پڑھنی بھول گیا۔ فرمایا اگر وہ شہر میں ہے تو دو رکعت مقام ابراہیم پر پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مقام ابراہیم پہ نماز پڑھو اگر چلا گیا ہے تو اسے لوٹنے کے لیے میں نہیں کہتا۔ (مجہول)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا بھول گیا اور اسے یاد نہ آیا اور مکہ سے چلا گیا فرمایا جہاں یاد آئے

دو رکعت پڑھ لے اور اگر اس وقت یاد آئے جبکہ وہ شہر میں ہو تو جب ادا نہ کرے وہاں سے نہ جائے (حسن)

۳۔ فرمایا اگر کوئی طواف واجب کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے پھر طواف نساء بھی کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے ابطح میں پہنچ کر یاد آئے تو چار رکعت نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ لوٹے اور چار رکعت مقام ابراہیم پر پڑھے۔ (موثق)

۴۔ راوی کہتا ہے مقام ابراہیم پر طواف کی دو رکعتیں پڑھنی بھول گیا اور منیٰ میں پہنچ گیا وہاں سے مکہ آیا اور دو رکعت پڑھیں اس کا ذکر ابو عبداللہ علیہ السلام سے ہم نے کیا۔ فرمایا جہاں یاد آتا وہیں پڑھ لینے۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا جو شخص طواف فریضہ کرے اور دو رکعت بھول جائے پھر طواف صفا و مروہ کرے تو اس کو اپنی جگہ یا درکھنی چاہیئے اور وہاں سے لوٹ کر آئے اور دو رکعت پڑھ کر پھر وہیں چلا جائے۔ (مرسل)

۶۔ پوچھا گیا ایک شخص نے طواف فریضہ کیا اور دو رکعت نماز نہ پڑھی پھر طواف صفا و مروہ کیا اور اس کے بعد طواف نساء کیا اور نماز نہ پڑھی طواف واجب کی مقام ابطح پر یاد آیا فرمایا وہ مقام ابراہیم پر پلٹ کر جائے اور نماز پڑھے (م)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص بعد عصر مکہ میں داخل ہوا اور اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور ہم نے اسے بتا دیا تھا کہ بعد طواف نماز پڑھنی ہے وہ بھول گیا اور بیٹھ رہا۔ سورج غروب ہو گیا۔ پھر اس نے لوگوں کو طواف کرتے دیکھا کھڑا ہوا اور دوسرا طواف کیا قبل اس کے کہ وہ دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھے فرمایا کیا وہ جاہل ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو اس پر کچھ نہیں۔ (ض)

۸۔ ہم دونوں نے طواف بیت کیا اور دو رکعت نماز پڑھنا بھول گئے ہم نے ابو عبداللہ سے پوچھا۔ فرمایا منیٰ ہی میں پڑھ لو۔

﴿ باب ۱۳۱ ﴾

☆(نوادر الطواف)☆

۱ ـ محمد بن يحيى ؛ و غيره ، عن أحمد بن [محمد بن] هلال ، عن أحمد بن محمد ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أوّل مايظهر القائم من العدل أن ينادي مناديه أن يسلّم صاحب النافلة لصاحب الفريضة الحجر الأسود والطواف .

۲ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن النعمان ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الطواف أيكتفي الرّجل با حصاء صاحبه ؟ فقال : نعم .

۳ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبدالكريم بن

عمرو ، عن أيّوب أخي اُديم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : القراءة وأنا أطوف أفضل أو أذكر الله تبارك وتعالى ؟ قال : القراءة ، قلت : فإن مرّ بسجدة وهو يطوف ؟ قال : يؤمي برأسه إلى الكعبة .

٤ ـ سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن مثنّى ، عن زياد بن يحيى الحنظليّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تطوفنّ بالبيت وعليك برطلّة (٤).

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي الفرج قال : سأل أبان أبا عبدالله عليه السلام أكان لرسول الله صلى الله عليه وآله طواف يعرف به ؟ فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يطوف باللّيل والنّهار عشرة أسابيع ثلاثة أوّل اللّيل وثلاثة آخر اللّيل واثنين إذا أصبح واثنين بعد الظهر وكان فيما بين ذلك راحته .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عليّ بن النعمان ، عن داود بن فرقد ، عن عبدالأعلى قال : رأيت اُمّ فروة تطوف بالكعبة عليها كساء متنكّرة فاستلمت الحجر بيدها اليسرى فقال لها رجل ممّن يطوف : يا أمة الله أخطأت السنّة ، فقالت : إنّا لأغنياء عن علمك .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد قال : قال أبو الحسن عليه السلام : أتدري لم سمّيت الطّائف ؟ قلت : لا ، قال : إنّ إبراهيم عليه السلام لمّا دعا ربّه أن يرزق أهله من الثمرات قطع لهم قطعة من الاُردن فأقبلت حتّى طافت بالبيت سبعاً ثمّ أقرّها الله في موضعها وإنّما سمّيت الطّائف للطواف بالبيت .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن زياد القنديّ قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك إنّي أكون في المسجد الحرام وأنظر إلى النّاس يطوفون بالبيت وأنا قاعد فأغتمّ لذلك ، فقال : يا زياد لا عليك فإنّ المؤمن إذا خرج من بيته يؤمّ الحجّ لا يزال في طواف وسعي حتّى يرجع .

٩ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن هيثم التميميّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجل كانت معه صاحبة لا تستطيع القيام على رجلها فحملها زوجها في محمل فطاف بها طواف الفريضة بالبيت وبالصفا والمروة أيجزئه

ذلك الطواف عن نفسه طوافه بها؛ فقال: إيهاً الله إذاً .

١٠ ـ عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن ابن أبي عمير، عن محمّد بن أبي حمزة، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: دع الطواف وأنت تشتهيه .

١١ ـ محمّد بن يحيى؛ وغيره، عن محمّد بن أحمد، عن العبّاس بن معروف، عن موسى ابن عيسى اليعقوبيّ، عن محمّد بن ميسّر، عن أبي الجهم، عن أبي عبدالله، عن آبائه، عن عليٍّ عليه السلام أنّه قال في امرأة نذرت أن تطوف على أربع، قال: تطوف أُسبوعاً ليديها وأُسبوعاً لرجليها .

١٢ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن صفوان قال: سألته عن ثلاثة دخلوا في الطواف فقال واحد منهم لصاحبه: تحفّظوا الطواف فلمّا ظنّوا أنّهم قد فرغوا قال واحد: معي ستّة أشواط، قال: إن شكّوا كلّهم فليستأنفوا وإن لم يشكّوا وعلم كلُّ واحد: منهم ما في يده فليبنوا .

١٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختريِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة تطوف بالصبيِّ وتسعى به هل يجزىء ذلك عنها وعن الصبيِّ؟ فقال: نعم .

١٤ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: يستحبُّ أن تطوف ثلاثمائة وستّين أُسبوعاً عدد أيّام السنة فإن لم تستطع فثلاثمائة وستّين شوطاً فإن لم تستطع فما قدرت عليه من الطواف

١٥ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن يونس بن يعقوب قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: هل نشرب ونحن في الطواف؟ قال: نعم .

١٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن عبدالله بن يحيى الكاهليِّ قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: طاف رسول الله صلى الله عليه وآله على ناقته العضباء وجعل يستلم الأركان بمحجنه ويقبّل المحجن .

١٧ ـ أحمد بن محمّد، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبدالله عليه السلام: طواف في العشر أفضل من سبعين طوافاً في الحجّ .

۱۸ ۔ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه في امرأة نذرت أن تطوف على أربع فقال: تطوف اُسبوعاً ليديها واُسبوعاً لرجليها

باب ۱۳۱

نوادر طواف

۱۔ فرمایا سب سے پہلے جب ظہور قائم آل محمد ہو گا ایک منادی ندا کرے گا جس پر طواف نافلہ ہے وہ سلام کرے اس کو جس پر استلام حجر و طواف واجب ہے ۔ (ضا)

۲۔ پوچھا گیا حضرت سے آیا یہ کافی ہے کہ طواف میں شوط کو اس کا ساتھی گنتا جائے فرمایا ہاں ۔ (ضا)

۳۔ میں نے کہا طواف میں سوروں کی قرأت بہتر ہے یا ذکر خدا ۔ فرمایا قرأت ۔ میں نے کہا اگر طواف میں کوئی سجدہ (سجدہ ممنوعہ یا بنا بر تقیہ) کرے ۔ فرمایا اپنے سر سے کعبہ کی طرف اشارہ کرے ۔ (ضا)

۴۔ فرمایا طواف بیت میں اونچی مخروطی شکل کی قلندرانہ ٹوپی سر پر نہ رکھے ۔ (ضا)

۵۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ طواف کرتے تھے فرمایا رات اور دن میں دس مرتبہ سات سات شوط تین بار اول شب میں تین بار آخر شب اور دو بار صبح کو اور دو بار بعد ظہر اور ان دونوں کے درمیان آپ آرام فرماتے تھے ۔ (مجہول)

۶۔ میں نے دیکھا اُمِ فروہ (مادر امام جعفر صادقؑ) کعبہ کا طواف ایک بدنما چادر میں کرتی تھیں (تاکہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں) پس آپ نے استلام حجر بائیں ہاتھ سے کیا ۔ ایک شخص نے کہا اے کنیز خدا تم نے یہ طواف خلاف سنت کیا ، فرمایا ہم تمہارے علم پر اعتماد نہیں کرتے ۔ (حسن)

۷۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کیا تم جانتے ہو کہ طائف کا نام طائف کیوں ہوا میں نے کہا نہیں فرمایا ابراہیمؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اہل کو ان کے ثمرات کا رزق دے پس خدا نے اردن (یہ جگہ شام میں ہے) کا قطع ان کے لیے معین کیا یہ سر زمین چلی اور طواف بیت کیا سات بار پھر خدا نے اس کو اس کی جگہ پر قرار دیا اس لیے اس کا نام طائف ہوا ۔ (ضا)

۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں مسجد الحرام میں ہوتا ہوں اور لوگوں کو طواف کرتے دیکھتا ہوں درآنحالیکہ میں بیٹھا ہوتا ہوں فرمایا اے زیاد یہ گناہ نہیں ، جب بندۂ مومن بقصد حج گھر سے نکلتا ہے تو وہ واپسی تک طواف و سعی میں شمار ہوتا ہے ۔ (حسن)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص کے ساتھ اس کی بی بی ہے جو اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو سکتی اس کے شوہر نے اسے محمل میں اٹھایا اور طواف فریضہ بیت و طواف صفا و مروہ ادا کیا آیا یہ اس کے لئے اپنی طرف سے طواف بھی کافی ہوگا فرمایا ہاں۔ (م)

۱۰۔ فرمایا طواف کو چھوڑ دو اگر لوگوں کی کثرت کی وجہ سے اسے پورا نہیں کر سکتے۔ (مرسل)

۱۱۔ میں نے کہا ایک عورت نے چار طواف کی نذر کی سے فرمایا نہیں سات کی کرنی چاہئے سات اپنے ہاتھوں کے اور سات اپنے پیروں کے۔ (مجہول)

۱۲۔ میں نے کہا تین شخص طواف میں داخل ہوئے ایک نے ان میں سے اپنے ساتھی سے کہا طواف گنتے رہنا جب انھوں نے گمان کیا کہ وہ فارغ ہوگئے تو ان میں سے ایک نے کہا میرا شمار تو چھ شوط کا ہے حضرت نے فرمایا اگر سب نے شک کیا ہے تو پھر سے طواف کریں اور اگر سب نے شک نہیں کیا ہے اور ہر ایک کو اپنا شمار یاد ہے تو اسی پر بنا کریں۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے کہا ایک عورت نے اپنے بچے کے ساتھ طواف وسعی کی یہ اس کے لئے اور بچہ کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں۔ (حسن)

۱۴۔ فرمایا مستحب ہے کہ تین سو ساٹھ بار ایک سال کے دنوں کے برابر طواف کیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین سو ساٹھ شوط ہی کرلے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو جتنے زیادہ کر سکتا ہو کرے۔ (حسن)

۱۵۔ میں نے کہا کیا ہم اثنائے طواف میں پانی پی سکتے ہیں، فرمایا ہاں۔ (موثق)

۱۶۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے ناقہ عضباء پر طواف کیا اور ارکان کا استلام اور بوسہ دیا محجن کو۔ (حسن)

۱۷۔ فرمایا کہ ذی الحجہ کے عشرۂ اولیٰ میں افضل ہے طواف حج کے زمانہ میں ستر طوافوں سے۔ (م)

۱۸۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس نے چار شوط نذر کی ہو، فرمایا وہ سات کرے اپنے ہاتھوں کے لئے اور سات اپنے پیروں کے لئے۔ (م)

﴿باب ۱۳۹﴾

(استلام الحجر بعد الركعتين وشرب ماء زمزم قبل الخروج الى)

(الصفا والمروة)

۱ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عُمير؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا فرغت من الركعتين فائت الحجر الأسود وقبّله واستلمه أو أشر إليه

فإنّه لابدّ من ذلك ، وقال : إن قدرت أن تشرب من ماء زمزم قبل أن تخرج إلى الصفا فافعل وتقول حين تشرب : « اللّهمّ اجعله علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاء من كلّ داء و سقم » قال : وبلغنا أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال حين نظر إلى زمزم : « لولا أنّي أشقّ على اُمّتي لأخذت منه ذنوباً أو ذنوبين » .

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا فرغ الرّجل من طوافه وصلّى ركعتين فليأت زمزم وليستق منه ذنوباً أو ذنوبين وليشرب منه وليصبّ على رأسه وظهره وبطنه ويقول : « اللّهمّ اجعله علماً نافعاً و رزقاً واسعاً وشفاء من كلّ داء و سقم » ، ثمّ يعود إلى الحجر الأسود .

٣ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن مهزيار قال : رأيت أبا جعفر الثاني عليه السلام ليلة الزّيارة طاف طواف النّساء وصلّى خلف المقام ثمّ دخل زمزم فاستقى منها بيده بالدّلو الّذي يلي الحجر وشرب منه وصبّ على بعض جسده ثمّ أطلع في زمزم مرّتين . وأخبرني بعض أصحابنا أنّه رآه بعد ذلك بسنة فعل مثل ذلك .

باب ۱۳۹

استلام حجر

۱- فرمایا جب طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہو تو حجر کے پاس آؤ اسے بوسہ دو اور اس سے لپٹو اور اس کی طرف اشارہ کرو یہ ضروری ہے اور فرمایا اگر یہ ممکن نہ ہو تو صفا جانے سے پہلے زمزم کا پانی پیو اور کہو یا اللہ میرے علم کو نافع قرار دے اور رزق کو واسع اور شفا قرار دے ہر درد و آزار سے صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جبکہ آپ کی نظر زمزم پر گئی اگر میری امت پر میری یہ سنت شاق نہ ہوتی تو میں چاہ زمزم سے ایک یا دو ڈول نکالتا۔ (حسن)

۲- فرمایا جب آدمی طواف سے فارغ ہو اور دو رکعت نماز پڑھ لے تو زمزم پر آئے ایک یا دو ڈول اس سے نکالے اور اس کو پیئے اور اپنے سر پشت اور شکم پر ڈالے اور کہے یا اللہ اس کو علم نافع، رزق واسع اور ہر درد

کی دو اقرار دے پھر حجر اسود کی طرف آئے۔ (حسن)

۳۔ میں نے شب زیارت میں امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا طواف نسا کرتے ہوئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے پھر آپ زمزم پر آئے اور آپ نے وہ ڈول جو حجر کے پاس تھا بھرا اور پانی پیا اور اپنے جسم پر چھڑکا دوبارہ پھر زمزم پر آئے۔ میرے ایک دوست نے خبر دی کہ چھ بار ایسا ہی کیا (م)

﴿باب﴾

✿(الوقوف على الصفا والدعاء)✿

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله حين فرغ من طوافه وركعتيه قال : أبدء بما بدء الله عزَّ وجلَّ به من إتيان الصفا ، إنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول : « إنَّ الصفا والمروة من شعائر الله » . قال أبو عبدالله عليه السلام : ثمَّ اخرج إلى الصفا من الباب الّذي خرج منه رسول الله صلى الله عليه وآله وهو الباب الّذي يقابل الحجر الأسود حتّى تقطع الوادي وعليك السكينة والوقار فاصعد على الصفا حتّى تنظر إلى البيت وتستقبل الرُّكن الّذي فيه الحجر الأسود واحمدالله واثن عليه ثمَّ اذكر من آلائه وبلائه وحسن ما صنع إليك ما قدرت على ذكره ثم كبّر الله سبعاً و احمده سبعاً و هلّله سبعاً و قل : « لا إله إلّا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد يحيي و يميت وهو حيٌّ لايموت وهو على كلِّ شيء قدير » ثلاث مرَّات ، ثمَّ صلِّ على النبيِّ صلى الله عليه وآله وقل : « الله أكبر على ما هدانا والحمدلله على ما أولانا والحمدلله الحيِّ القيوم و الحمدلله الحيِّ الدَّائم » ثلاث مرَّات ، و قل : « أشهد أن لا إله إلّا الله وأشهد أنَّ محمّداً عبده ورسوله ، لانعبد إلّا إيّاه مخلصين له الدِّين ولو كره المشركون » ثلاث مرَّات « اللّهمَّ إنّي أسألك العفو والعافية واليقين في الدُّنيا والآخرة » ثلاث مرَّات « اللّهمَّ آتنا في الدُّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار » ثلاث مرَّات ثم كبّر الله مائة مرَّة وهلّل مائة مرَّة واحمد مائة مرَّة وسبّح مائة مرَّة وتقول : « لا إله إلّا الله وحده أنجز وعده و نصر عبده وغلب الأحزاب وحده فله الملك وله الحمد وحده وحده اللّهمَّ بارك لي في الموت و

في ما بعد الموت ، اللّهمّ إنّي أعوذبك من ظلمة القبر و وحشته ، اللّهمّ أظلّني في ظلّ عرشك يوم لاظلّ إلّا ظلّك ، وأكثر من أن تستودع ربّك دينك ونفسك وأهلك ، ثمّ تقول : « أستودع الله الرّحمن الرّحيم الّذي لايضيع ودائعه نفسي وديني وأهلي ، اللّهمّ استعملني على كتابك وسنّة نبيّك وتوفّني على ملّته وأعذني من الفتنة » ثمّ تكبّر ثلاثاً ثمّ تعيدها مرّتين ثمّ تكبّر واحدة ثمّ تعيدها فإن لم تستطع هذا فبعضه ؛ و قال أبوعبدالله عليه السلام . إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان يقف على الصفا بقدر مايقرء سورة البقرة مترتّلاً .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : حدّثني جميل قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : هل من دعاء موقّت أقوله على الصفا و المروة ؟ فقال : تقول إذا وقفت على الصفا : « لا إله إلّا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كلّ شيء قدير » ثلاث مرّات .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام كيف يقول الرّجل على الصفا والمروة ؟ قال: يقول : « لا إله إلّا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كلّ شيء قدير » ثلاث مرّات .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالحميد ابن سعيد قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن باب الصفا قلت : إنّ أصحابنا قد اختلفوا فيه بعضهم يقول : الّذي يلي السقاية وبعضهم يقول : الّذي يلي الحجر ، فقال : هو الّذي يلي السقاية محدث صنعه داود وفتحه داود .

٥ ـ أحمد بن محمّد عن عليّ بن حديد ، عن عليّ بن النعمان يرفعه قال : كان أمير المؤمنين عليه السلام إذا صعد الصفا استقبل الكعبة ثمّ رفع يديه ثمّ يقول : « اللّهمّ اغفرلي كلّ ذنب أذنبته قطّ فإن عدت فعد عليّ بالمغفرة فإنّك أنت الغفور الرّحيم ، اللّهمّ افعل بي ما أنت أهله فإنّك إن تفعل بي ما أنت أهله ترحمني وإن تعذّبني فأنت غنيّ عن عذابي وأنا محتاج إلى رحمتك فيا من أنا محتاج إلى رحمته ارحمني ، اللّهمّ لاتفعل بي

ما أنا أهله فإنّك إن تفعل بي ما أنا أهله تعذّبني و لم تظلمني ، أصبحت أتّقي عدلك ولا أخاف جورك فيا من هو عدل لايجور ارحمني » .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن حمدان بن سليمان ، عن الحسن بن عليّ بن الوليد رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أراد أن يكثر ماله فليطل الوقوف على الصفا والمروة .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن الحسن بن أبي الحسن ، عن صالح ابن أبي الأسود ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس على الصفا شيء موقّت .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن مولى لأبي عبدالله عليه السلام من أهل المدينة قال : رأيت أباالحسن عليه السلام صعد المروة فألقى نفسه على الحجر الّذي في أعلاها في ميسرتها واستقبل الكعبة .

٩ ـ عليّ بن محمّد ، عن صالح بن أبي حمّاد ، عن أحمد بن الجهم الخزّاز ، عن محمّد بن عمر بن يزيد ، عن بعض أصحابه قال : كنت وراء أبي الحسن موسى عليه السلام على الصفا ـ أو على المروة ـ وهو لايزيد على حرفين « اللّهمّ إنّي أسألك حسن الظنّ بك في كلّ حال وصدق النيّة في التوكّل عليك » .

باب ۱۴

کوہ صفا پر وقوف

۱۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طواف اور اس کی دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں ابتدا کرتا ہوں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے صفا و مروہ شعائر اللہ ہیں فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے پھر نکلو صفا کی طرف اس دروازہ سے جس سے رسول اللہ نکلے تھے اور وہ دروازہ مقابل میں حجر اسود کے ہے یہاں تک کہ تو وادی کو طے کرے اور سکینہ اور وقار کے ساتھ صفا پر چڑھو یہاں تک کہ خانۂ کعبہ نظر آنے لگے اور استقبال کرو اس رکن کا جس میں حجر اسود ہے اللہ کی حمد و ثنا کرو اور اس کی نعمتوں اور آزمائشوں کو یاد کرو اور ان کو جو تم پر احسانات کیے ہیں جس قدر تم میں قوت ہو اس کا ذکر کرو پھر سات تکبیریں کہو ، سات بار الحمد للہ کہو ، سات بار لا إله إلّا الله

وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد يحيي و يميت وهو حي لايموت وهوعلى كل شيء قدير پھر محمد وآل محمد پر درود بھیج کر کہو ۰ الله أكبر على ماهدانا والحمدلله على ما أولانا والحمدلله الحي القيوم و الحمدلله الحي الدائم تین بار اور پھر کہو أشهد أن لا إله إلّا الله وأشهد أنّ محمداً عبده ورسوله ، لانعبد إلّا إيّاه مخلصين له الدّين ولو كره المشركون۰ تین بار پھر کہو اللّهمّ إنّي أسألك العفو والعافية واليقين في الدّنيا والآخرة تین بار پھر ۰اللّهمّ آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار تین بار پھر الله واکبر سو بار ، لا الٰہ الا اللہ سو بار ، الحمد للہ سو بار ، تسبیح یعنی سبحان اللہ سو بار اور پھر ۰لاإله إلّا الله وحده أنجز وعده و نصر عبده وغلب الأحزاب وحده فله الملك وله الحمد وحده وحده اللّهمّ بارك لي في الموت و في ما بعد الموت ، اللّهمّ إنّي أعوذبك من ظلمة القبر و وحشته پھر تکبیر کہے تین بار پھر دو مرتبہ یہ دعا پڑھے پھر ایک بار اللہ اکبر کہے پھر یہ دعا پڑھے ، اللّهمّ أظلّني في ظلّ عرشك يوم لاظلّ إلّا ظلّك ، وأكثر من أن تستودع ربّك دينك ونفسك وأهلك ، پھر کہو أستودع الله الرّحمن الرّحيم الّذي لايضيع ودائعه نفسي وديني وأهلي ، اللّهمّ استعملني على كتابك وسنّة نبيّك وتوفّني على ملّته وأعذني من الفتنة اگر یہ سب نہ پڑھ سکے تو بعض پڑھے فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ کو صفا پر کھڑے ہوتے اور ترتیل کے ساتھ سورہ بقر کچھ پڑھتے۔

۲- میں نے کہا کیا کوہ صفا پر پڑھنے کے لئے کوئی مخصوص دعا ہے فرمایا تین بار یہ دعا پڑھو لا إله إلّا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهوعلى كلّ شيء قدير

۳- ترجمہ نمبر ۱ میں دیکھو۔(م)

۴- میں نے پوچھا کس دروازہ سے صفا پر جایا جائے بعض کہتے ہیں جو متصل سقایہ ہے بعض کہتے ہیں متصل حجر ہے فرمایا جو متصل سقایہ ہے وہ جدید ہے جسے داؤد نے بنایا اور اسی نے کھولا ہے (مجہول)

۵- فرمایا امیر المومنین علیہ السلام جب صفا پر چڑھتے تو کعبہ کی طرف رخ کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے (م) اللّهمّ اغفرلي كلّ ذنب أذنبته قطّ فإن عدت فعد عليّ بالمغفرة فإنّك أنت الغفور الرّحيم ، اللّهمّ افعل بي ما أنت أهله فإنّك إن تفعل بي ما أنت أهله ترحمني وإن تعذّبني فأنت غنيّ عن عذابي وأنا محتاج إلى رحمتك فيا من أنا محتاج إلى رحمته ارحمني ، اللّهمّ لاتفعل بي ما أنا أهله فإنّك إن تفعل بي ما أنا أهله تعذّبني و لم تظلمني ، أصبحت أتّقي عدلك ولا أخاف جورك فيا من هو عدل لايجور ارحمني .

۶۔ فرمایا جو مال کی زیادتی چاہتا ہو وہ صفا و مروہ پر زیادہ ٹھہرے۔ (مجہول)

۷۔ فرمایا صفا پر عمل کے لیے کوئی مخصوص چیز نہیں۔ (ض)

۸۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کوہ مروہ پر چڑھے اور اپنے کو اس پتھر پر گرایا جو اس کی چوٹی پر بائیں طرف تھا اور کعبہ کی طرف رخ کیا۔ (ض)

۹۔ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پس پشت تھا صفا و مروہ پر آپ نے ان کلموں سے زیادہ نہ فرمایا۔ (ض)

اللّهمّ إنّي أسألك حسن الظنّ بك في كلّ حال وصدق النيّة في التوكّل عليك

﴿ باب ﴾

﴿ السعي بين الصفا والمروة وما يقال فيه ﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة قال : سألته عن السعي بين الصفا والمروة ، قال : إذا انتهيت إلى الدّار الّتي على يمينك عند أوّل الوادي فاسع حتّى تنتهي إلى أوّل زقاق عن يمينك بعد ما تجاوز الوادي إلى المروة فإذا انتهيت إليه فكفّ عن السعي وامش مشياً وإذا جئت من عند المروة فابدء من عند الزّقاق الّذي وصفت لك فإذا انتهيت إلى الباب الّذي من قبل الصفا بعد ما تجاوز الوادي فاكفف عن السعي وامش مشياً فإنّما السعي على الرّجال وليس على النساء سعي .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه عليهما السلام قال : كان أبي يسعى بين الصفا والمروة ما بين باب ابن عباد إلى أن يرفع قدميه من المسيل لايبلغ زقاق آل أبي حسين .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن أسلم ، عن يونس ، عن أبي بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : مامن بقعة أحبّ إلى الله من المسعى لأنّه يذلّ فيها كلّ جبّار . وروي أنّه سئل لم جعل السعي ؟ فقال : مذلّة للجبّارين .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد رفعه قال : ليس لله منسك أحبّ إليه من

السعي وذلك أنّه يذلّ فيه الجبّارين .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن التيملي ، عن الحسين بن أحمد الحلبي ، عن أبيه ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جعل السعي بين الصفا والمروة مذلّة للجبارين .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : انحدر من الصفا ماشياً إلى المروة وعليك السكينة والوقار حتّى تأتي المنارة وهي على طرف المسعى فاسع ملأ فروجك وقل : « بسم الله والله أكبر وصلّى الله على محمّد و على أهل بيته ، اللّهمّ اغفر وارحم وتجاوز عمّا تعلم وأنت الأعزّ الأكرم » حتّى تبلغ المنارة الأخرى فإذا جاوزتها فقل : « ياذا المنّ والفضل والكرم والنعماء والجود اغفر لي ذنوبي إنّه لايغفر الذّنوب إلّا أنت » ثمّ امش و عليك السكينة والوقار حتّى تأتي المروة فاصعد عليها حتّى يبدو لك البيت واصنع عليها كما صنعت على الصفا وطف بينهما سبعة أشواط تبدء بالصفا وتختم بالمروة .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن مولى لأبي عبدالله عليه السلام من أهل المدينة قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام يبتدىء بالسعي من دار القاضي المخزومي ، قال : ويمضي كما هو إلى زقاق العطارين .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن معاوية بن حكيم ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن الحسن بن عليّ الصيرفي ، عن بعض أصحابنا قال : سئل أبو عبدالله عليه السلام عن السعي بين الصفا والمروة فريضة أم سنّة ؟ فقال : فريضة ، قلت : أو ليس قال الله عزّ وجلّ : « فلاجناح عليه أن يطّوّف بهما » قال : كان ذلك في عمرة القضاء إنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله شرط عليهم أن يرفعوا الأصنام من الصفا و المروة فتشاغل رجل و ترك السعي حتّى انقضت الأيّام واُعيدت الأصنام فجاؤوا إليه فقالوا : يا رسول الله إنّ فلاناً لم يسع بين الصفا والمروة وقد اُعيدت الأصنام فأنزل الله عزّ وجلّ : « فلاجناح عليه أن يطّوّف بهما » ـ أي وعليهما الأصنام ـ .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطيّة ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل ترك شيئاً من الرمل

في سعيه بين الصفا والمروة ، قال : لاشيء عليه ، و روي أنّ المسعى كان أوسع ممّا هو اليوم ولكنّ النّاس ضيّقوه .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل ترك السعي متعمّداً ، قال : عليه الحجّ من قابل .

باب ۱۴۱

سعی بین الصفا والمروہ

۱۔ میں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کو پوچھا فرمایا جب تم اس گھر تک پہنچو جو تمہاری داہنی طرف سے شروع وادی میں ہے تو سعی کرو، جب پہنچو اپنی داہنی طرف والے تنگ راستہ میں وادی سے گزر کر مروہ کی طرف تو سعی کو روک دو اور معمولی چال چلو جب مروہ کے پاس پہنچو تو شروع کرو اس تنگ راستہ سے جو میں نے بیان کیا جب اس دروازہ پر پہنچو جو صفا کی طرف ہے وادی سے گزرنے کے بعد تو سعی ختم کرو اور معمولی چال چلو، سعی مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ (موثق)

۲۔ فرمایا میرے والد سعی کرتے تھے صفا و مروہ کے درمیان اور جو باب ابن عباد کے درمیان ہے یہاں تک کہ جب بڑھتے میل سے تو نہ پہنچتے تھے آل ابی حسین والے تنگ راستہ تک ۔ (موثق)

۳۔ میں نے حضرت سے سنا کہ اللہ کو سعی سب سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ وہ ہر سرکش کو ذلیل کرتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ سعی کس لئے ہے فرمایا جباروں کو ذلیل کرنے کے لئے۔ (ض)

۴۔ فرمایا ارکان حج میں اللہ کو سب سے زیادہ سعی محبوب ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں۔ (ض)

۵۔ اللہ نے سعی کو اس لئے رکھا ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں۔ (مرسل)

۶۔ فرمایا حضرت نے صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے سکینہ و وقار سے چلو جب مینار تک آؤ تو وہاں سے سعی کرو اور کہو

بسم الله والله أكبر وصلّى الله على

محمّد و على أهل بيته ، اللّهمّ اغفر وارحم وتجاوز عمّا تعلم وأنت الأعزّ الأكرم » حتّى تبلغ المنارة الأُخرى فإذا جاوزتها فقل : «ياذا المنّ والفضل والكرم والنعماء والجود اغفرلي ذنوبي إنّه لايغفر الذّنوب إلّا أنت

پھر سکینہ و وقار سے چلو اور مروہ آؤ اور اس پر چڑھو یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پس ویسا ہی عمل کرو جیسا صفا پر کیا تھا اور دونوں کے درمیان طواف کرو سات بار صفا سے شروع کرو اور مروہ پر ختم۔ (حسن)

۷۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ انھوں نے دار قاضی مخزومی سے سعی کی ابتدا کی اور وہ عطاروں کے کوچہ کی طرف سے گزرے۔ (ح)

۸۔ میں نے پوچھا کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فرض ہے یا سنت، فرمایا فرض ہے میں نے کہا آیت سے تو ایسا نہیں معلوم ہوتا اس میں تو یہ ہے کہ کوئی گناہ نہیں اس پر جو ان دونوں کا طواف کرے فرمایا یہ آیت عمرہ قضا کے متعلق ہے۔ رسول اللہ نے کفار مکہ سے شرط کی تھی کہ وہ صفا و مروہ سے بُت ہٹا لیں، ایک مسلمان اور کام میں مشغول ہو گیا یہاں تک کہ ایام حج گزر گئے اور بت اپنی جگہ پر پھر آگئے۔ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا فلاں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی اور بت پھر اپنی جگہ پر رکھے گئے۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ نہیں ہے گناہ اس کے لئے جو دونوں کا طواف کرے درآنحالیکہ ان دونوں پر بت رکھے ہوئے ہوں۔ (مرسل)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص سعی صفا و مروہ کے درمیان رمل (درمیانی چال) چھوڑ دے فرمایا اس پر کوئی گناہ نہیں اور یہ بھی فرمایا کل سعی میں پہلے آج سے زیادہ سہولت تھی لوگوں نے اسے تنگ بنا دیا ہے۔

۱۰۔ فرمایا اگر کوئی عمداً سعی کو ترک کر دے تو اس کو سال آئندہ پھر حج کرنا ہوگا۔ (حسن)

﴿باب ۱۴۲﴾

✿(من بدء بالمروة قبل الصفا او سهى في السعي بينهما)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل بدء بالمروة قبل الصفا ، قال : يعيد ألاترى أنّه لوبدء بشماله قبل يمينه في الوضوء ـ أراد أن يعيد الوضوء ـ .

٢ ـ أبو عليّ الاشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج ، عن أبي إبراهيم عليه السلام في رجل سعى بين الصفا والمروة ثمانية أشواط ما عليه ؟ فقال : إن كان خطأً أطرح واحداً واعتدّ بسبعة .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن جميل بن درّاج قال : حججنا ونحن صرورة فسعينا بين الصفا والمروة أربعة عشر شوطاً فسألت أباعبدالله عليه السلام عن ذلك ، فقال : لابأس سبعة لك وسبعة تطرح .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عليّ الصائغ قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام وأنا حاضر عن رجل بدء بالمروة قبل الصفا ، قال : يعيد ألا ترى أنّه لو بدء بشماله قبل يمينه كان عليه أن يبدء بيمينه ثمّ يعيد على شماله .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمّار قال : من طاف بين الصفا والمروة خمسة عشر شوطاً طرح ثمانية واعتدّ بسبعة وإن بدء بالمروة فليطرح وليبدء بالصفا .

باب ۱۴۲

مروہ سے ابتدا

۱. میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص نے سعی کی ابتدا مروہ سے کی. فرمایا وہ دوبارہ سعی کرے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو کوئی وضو میں بایاں ہاتھ داہنے سے پہلے دھولے اسے وضو دوبارہ کرنا چاہیے (ض)

۲. فرمایا اگر کسی نے غلطی سے بجائے سات بار کے آٹھ بار سعی کی ہے تو ایک کو نظرانداز کرکے سات ہی شمار کرے (م)

۳. ہم نے پہلی بار حج کیا اور صفا و مروہ کے درمیان ۱۴ بار سعی کی حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا فرمایا کوئی مضائقہ نہیں سات کو نظرانداز کرو

۴. ترجمہ نمبر ۱ میں دیکھو (م)

۵. فرمایا جو صفا و مروہ کے درمیان پندرہ شوط کرے تو آٹھ کو نظرانداز کرکے سات کو شمار کرے اور اگر ابتدا مروہ سے کی ہے تو صفا سے ابتدا کرے اور جو کرچکا ہے اسے نظرانداز کرے (م)

باب ۱۴۳

(الاستراحة في السعي والركوب فيه)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن السعي بين الصفا و المروة على الدابّة ، قال : نعم و على المحمل .

٢ ـ معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يسعى بين الصفا والمروة راكباً ، قال : لابأس والمشي أفضل .

٣ ـ ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يطوف بين الصفا والمروة أيستريح ؟ قال : نعم إن شاء جلس على الصفا والمروة وبينهما فيجلس .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبان ، عن عبدالرحمن ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايجلس بين الصفا والمروة إلّا من جهد .

٥ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن النساء يطفن على الإبل والدّوابّ أيجزئهنّ أن يقفن تحت الصفا والمروة ؟ قال : نعم بحيث يرين البيت .

٦ ـ وعنه ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ليس على الراكب سعي ولكن ليسرع شيئاً .

باب ۱۴۳

سعی میں استراحت

۱۔ میں نے کہا کیا مجبوری میں چوپایہ پر سعی کر سکتے ہیں فرمایا ہاں چوپایہ پر بھی اور محمل میں بھی۔ (حسن)

۲۔ فرمایا صفا و مروہ کے درمیان سعی سوار ہو کر ہو سکتی ہے لیکن چلنا افضل ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتا ہے وہ آرام چاہتا ہے کیا آرام کرے فرمایا ہاں اگر چاہے تو صفا و مروہ پر بیٹھ جائے یا ان دونوں کے درمیان۔ (حسن)

۴۔ فرمایا صفا و مروہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر از راہ حاجت۔ (ض)

۵۔ میں نے کہا کچھ عورتیں اونٹ یا چوپاؤں پر سعی کر رہی ہیں کیا ان کو اجازت ہے کہ وہ صفا و مروہ کے نیچے ٹھہر جائیں فرمایا ہاں بشرطیکہ کعبہ کو دیکھتی رہیں۔ (ص)

۶۔ فرمایا نہیں ہے راکب پر سعی مگر جبکہ جلدی ہو۔ (ص)

﴿ باب ۱۴۴ ﴾

☆(من قطع السعي للصلاة أو غيرها والسعي بغير وضوء)☆

۱ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرَّجل يدخل في السعي بين الصفا والمروة فيدخل وقت الصلاة أيخفّف أو يقطع ويصلّي ويعود أو يثبت كما هو على حاله حتّى يفرغ ؛ قال : أو ليس عليهما مسجد ؟ لا ، بل يصلّي ثمَّ يعود ، قلت : يجلس عليهما ؛ قال : أو ليس هو ذا يسعى على الدَّوابّ .

۲ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عثمان ، عن يحيى الأزرق ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : الرَّجل يسعى بين الصفا والمروة ثلاثة أشواط أو أربعة ثمَّ يبول أيتمُّ سعيه بغير وضوء ؛ قال : لا بأس ولو أتمَّ نسكه بوضوء كان أحبَّ إليَّ .

باب ۱۴۴

نماز کے لئے سعی کو قطع کرنا

۱۔ میں نے کہا ایک شخص سعی کرنے لگا صفا و مروہ کے درمیان ناگاہ وقت نماز آگیا۔ کم کرے یا قطع کرے اور نماز پڑھ کر پھر لوٹ آئے یا بدستور سعی کرتا رہے فرمایا کیا دونوں پہاڑوں پر مسجد نہیں۔ اسے چاہیئے کہ نماز پڑھے پھر واپس آکر سعی کرے۔ میں نے کہا ان دونوں پر بیٹھ سکتا ہے فرمایا اگرچہ چار پایہ پر سعی نہیں کر رہا۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان تین چار شوط کر چکا ہے کہ اس نے پیشاب کیا، کیا بغیر وضو اپنی سعی پوری کرے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن وضو کے ساتھ مجھے زیادہ پسند ہے۔ (موثق)

﴿ باب ۱۴۵ ﴾

☆(تقصير المتمتع وإحلاله)☆

۱ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ؛ وعدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد

عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ؛ و حمّاد بن عيسى جميعاً ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا فرغت من سعيك وأنت متمتّع فقصّر من شعرك من جوانبه ولحيتك وخذ من شاربك وقلّم أظفارك وابق منها لحجّك و إذا فعلت ذلك فقد أحللت من كلّ شيء يحلّ منه المحرم وأحرمت منه فطف بالبيت تطوّعاً ماشئت .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام أحلّ من عمرته وأخذ من أطراف شعره كلّه على المشط ثمّ أشار إلى شاربه فأخذ منه الحجّام ثمّ أشار إلى أطراف لحيته فأخذ منه ، ثمّ قام .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن رفاعة ابن موسى قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرّجل يطوف بالبيت ويسعى أيتطوّع بالطواف قبل أن يقصّر ؟ قال : ما يعجبني .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ؛ وحفص ابن البختري ؛ وغيرهما ، عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم يقصّر من بعض ولا يقصّر من بعض ، قال : يجزئه .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن أسلم قال : لمّا أراد أبوجعفر ـ يعني ابن الرضا عليهما السلام ـ أن يقصّر من شعره للعمرة أراد الحجّام أن يأخذ من جوانب الرّأس فقال له : ابدء بالنّاصية فبدء بها .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، و صفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن متمتّع قرّض أظفاره وأخذ من شعر رأسه بمشقص ، قال : لا بأس ليس كلّ أحد يجد جلماً .

باب ۱۴۵

تقصیر متمتع

۱- فرمایا جب تم سعی سے فارغ ہو جاؤ حج تمتع میں تو ہر طرف سے اپنے سر کے بال کٹواؤ اور اپنی داڑھی اور مونچھوں

کے بال ترشواؤ اور ناخن کٹواؤ اور باقی رکھو ان کو اپنے حج کے لئے اور جب تم یہ کر چکو تو جو چیزیں احرام میں تم پر حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو گئیں پس اب اپنی خوشی سے جتنی بار چاہو بیت اللہ کا طواف کرو۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو دیکھا جب عمرہ سے فارغ ہوئے تو پورے سر کے بال کنگھی سے کٹوائے پھر آپ نے اشارہ کیا مونچھوں کی طرف حجام نے ان کی اصلاح کی پھر داڑھی کے بال کٹوا لئے پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ (م)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص طواف بیت کرتا ہے اور سعی کرتا ہے آیا قبل تقصیر وہ طواف مندوب کرے فرمایا مجھے تعجب (کراہت) قبل تقصیر طواف مندوب کرنا۔ (م)

۴۔ میں نے کہا ایک محرم کچھ بال کٹواتا ہے اور کچھ نہیں کٹواتا۔ فرمایا کافی ہے (حسن)

۵۔ امام رضا علیہ السلام کے صاحبزادہ ابو جعفر نے عمرہ کے لئے جب بال کٹوانے چاہے تو حجام نے اطراف سر سے کاٹنے کا ارادہ کیا، فرمایا پیشانی سے ابتدا کرو اس نے ایسا ہی کیا۔ (مجہول)

۶۔ میں نے کہا ایک تمتع کرنے والے نے اپنے ناخن کاٹے اور سر کے بال تیر کے پیکاں سے کاٹے۔ فرمایا کیا حرج ہے ہر ایک کو تو قینچی نہیں ملتی۔ (حسن)

﴿ باب ۱۶۱ ﴾

☆(المتمتع ينسى أن يقصر حتى يهل بالحج أو يحلق رأسه أو يقع اهله)☆
☆(قبل ان يقصر)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام عن رجل متمتّع نسي أن يقصّر حتى أحرم بالحجّ ، قال : يستغفر الله .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل أهلَّ بالعمرة ونسي أن يقصّر حتّى دخل في الحجّ قال : يستغفر الله ولاشيء عليه وتمّت عمرته .

٣ ـ أبوعليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن رجل تمتّع بالعمرة إلى الحجّ فدخل مكّة وطاف وسعى ولبس ثيابه و أحلَّ ونسي أن يقصّر حتّى خرج إلى عرفات ، قال : لابأس به يبني على العمرة وطوافها وطواف الحجّ على أثره

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثمّ بالصفا والمروة وقد تمتّع ثمّ عجّل فقبّل امرأته قبل أن يقصّر من رأسه ، فقال : عليه دم يهريقه وإن جامع فعليه جزور أو بقرة .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت : أبا عبدالله عليه السلام عن متمتّع وقع على امرأته ولم يقصّر ؛ فقال : ينحر جزوراً وقد خفت أن يكون قد ثلم حجّه إن كان عالماً وإن كان جاهلاً فلا شيء عليه .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك إنّي لما قضيت نسكي للعمرة أتيت أهلي ولم اُقصّر قال : عليك بدنة ، قال : قلت : إنّي لمّا أردت ذلك منها ولم تكن قصّرت امتنعت فلمّا غلبتها قرّضت بعض شعرها بأسنانها ، فقال : رحمها الله كانت أفقه منك عليك بدنة وليس عليها شيء .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن متمتّع حلق رأسه بمكّة ، قال : إن كان جاهلاً فليس عليه شيء وإن تعمّد ذلك في أوّل أشهر الحجّ بثلاثين يوماً منها فليس عليه شيء وإن تعمّد بعد الثلاثين الّتي يوفّر فيها الشعر للحجّ فإنّ عليه دماً يهريقه .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ينبغي للمتمتّع بالعمرة إلى الحجّ إذا أحلّ أن لا يلبس قميصاً وليتشبّه بالمحرمين .

باب ۱۴۶

حج تمتع میں تقصیر کا بھول جانا

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو تمتع والا حج کر رہا ہو اور وہ بال کٹوانے بھول جائے اور حج کا احرام باندھ لے فرمایا وہ اللہ سے استغفار کرے۔ (م)

۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو عمرہ کرے اور بال کٹوانے بھول جائے اور حج کے مناسک میں داخل ہو فرمایا اللہ سے استغفار کرے اس پر کوئی الزام نہیں اس کا عمرہ پورا ہو گیا۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے عمرۂ تمتع کیا اور مکہ میں داخل ہو کر طواف کیا اور سعی کی اور اپنا لباس پہنا اور محل ہو گیا اور تقصیر کرانا بھول گیا یہاں تک کہ وہ عرفات چلا گیا فرمایا کوئی حرج نہیں وہ اپنے طواف کی بنا ر عمرہ پر رکھے اور اس کے بعد طواف حج کرے۔ (ح)

۴۔ پوچھا ایک شخص نے طواف بیت کیا پھر صفا و مروہ میں سعی کی اور یہ عمرۂ تمتع تھا پھر جلد بازی سے کام لے کر اس نے اپنی بی بی کا بوسہ لیا قبل سر کے بال کٹوانے کے، فرمایا وہ قربانی دے اور اگر مجامعت کرلی ہے تو ایک اونٹ دے یا ایک گائے۔ (حسن)

۵۔ میں نے پوچھا اس تمتع کرنے والے کے متعلق جو مجامعت کرے اپنی عورت سے درآنحالیکہ اس نے بال نہیں کٹوائے فرمایا وہ ایک اونٹ نحر کرے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ اگر عالم مسئلہ تھا تو اس کے حج میں رخنہ پڑ جائے گا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں۔ (حسن)

۶۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے عمرہ کے مناسک ادا کئے اور پھر بغیر تقصیر کے میں نے اپنی زوجہ سے مقاربت کی فرمایا تجھ پر ایک اونٹ کی قربانی ہے۔ میں نے کہا جب میں نے اس سے ایسا ارادہ کیا تو اس نے تقصیر نہیں کی تھی تو مجھے مقاربت سے منع کیا مگر میں اس پر غالب آیا اس نے اپنے کچھ بال اپنے دانتوں سے کاٹے۔ فرمایا اللہ اس پر رحم کرے وہ تجھ سے زیادہ فقیہہ ہے۔ تجھ پر ایک اونٹ ہے اس پر کچھ نہیں۔ (حسن)

۷۔ میں نے کہا ایک حج تمتع کرنے والے نے مکہ میں اپنا سر منڈوایا فرمایا اگر وہ جاہل تھا تو کچھ نہیں اور اگر عمداً ذی الحج کے مہینوں میں سے تیس دن کے اندر ایسا کیا ہے تو کچھ نہیں اور اگر تیس دن کے بعد ان ایام میں جن میں حج کے لئے بال منڈانا ضروری ہوتا ہے ایسا کیا ہے تو اس کو ایک قربانی دینا ہوگی۔ (ح)

۸۔ فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے کو چاہیئے کہ جب عمرہ سے محل ہو تو قمیص نہ پہنے اور حج کے ایام تک اپنے کو محرموں کے مشابہ رکھے

﴿ باب ۱۴ ﴾

☆(المتمتع تعرض له الحاجة خارجاً من مكة بعد احلاله)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من دخل مكّة متمتّعاً في أشهر الحجّ لم يكن له أن يخرج حتّى يقضي الحجّ فإن عرضت له

حاجة إلى عسفان أو إلى الطائف أو إلى ذات عرق خرج محرماً ودخل ملبّياً بالحجّ فلا يزال على إحرامه فإن رجع إلى مكّة رجع محرماً ولم يقرب البيت حتّى يخرج مع النّاس إلى منى على إحرامه وإن شاء كان وجهه ذلك إلى منى، قلت: فإن جهل وخرج إلى المدينة أو إلى نحوها بغير إحرام ثمَّ رجع في إبّان الحجّ في أشهر الحجّ يريد الحجّ أيدخلها محرماً أو بغير إحرام؟ فقال: إن رجع في شهره دخل بغير إحرام وإن دخل في غير الشهر دخل محرماً،

قلت: فأيّ الإحرامين والمتعتين، متعة الأولى أو الأخيرة؟ قال: الأخيرة وهي عمرته وهي المحتبس بها الّتي وصلت بحجّته؟ قلت: فما فرق بين المفردة وبين عمرة المتعة إذا دخل في أشهر الحجّ؟ قال: أحرم بالعمرة وهو ينوي العمرة ثمَّ أحلَّ منها ولم يكن عليه دم ولم يكن محتبساً بها لأنّه لا يكون ينوي الحجّ.

٢ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق ابن عمّار قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المتمتّع يجيء فيقضي متعته ثمَّ تبدو له الحاجة فيخرج إلى المدينة أو إلى ذات عرق أو إلى بعض المعادن، قال: يرجع إلى مكّة بعمرة إن كان في غير الشهر الّذي يتمتّع فيه لأنَّ لكلّ شهر عمرة وهو مرتهن بالحجّ، قلت: فإن دخل في الشهر الّذي خرج فيه؟ قال: كان أبي مجاوراً ههنا فخرج متلقّياً بعض هؤلاء فلمّا رجع بلغ ذات عرق، أحرم من ذات عرق بالحجّ ودخل وهو محرم بالحجّ.

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرَّجل يتمتّع بالعمرة إلى الحجّ يريد الخروج إلى الطائف قال: يهلُّ بالحجّ من مكّة وما اُحبُّ له أن يخرج منها إلّا محرماً ولا يتجاوز الطائف إنّها قريبة من مكّة.

٤ ـ ابن أبي عمير، عن حفص بن البختريّ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل قضى متعته ثمَّ عرضت له حاجة أراد أن يخرج إليها، قال: فقال: فليغتسل للإحرام وليهلَّ بالحجّ وليمض في حاجته وإن لم يقدر على الرجوع إلى مكّة مضى إلى عرفات.

٥ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عمّن ذكره، عن أبان، عمّن أخبره عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المتمتّع [هو] محتبس لا يخرج من مكّة حتّى يخرج إلى الحجّ

إلا أن يأبق غلامه أو تضل راحلته فيخرج محرماً ولا يجاوز إلا على قدر مالا تفوته عرفة .

باب ۲۱

اگر حج تمتع کرنے والے کو مکہ سے باہر جانا پڑے

۱- فرمایا جو تمتع کے لئے حج کے مہینوں میں داخل مکہ ہو تو حج کرنے سے پہلے اسے مکہ سے نہ جانا چاہیے اگر کوئی ضرورت عسفان، طائف یا ذات العرق جانے کے لئے پیش آ جائے تو احرام باندھے نکلے اور تلبیہ کرتا ہوا حج کے لئے آئے، احرام برابر جاری رہے اگر مکہ لوٹے تو بحالت احرام لوٹے اور بیت کے قریب نہ جائے جب تک وہ ان کے ساتھ بحالت احرام منیٰ کی طرف روانہ نہ ہو یا خود منیٰ کی طرف روانہ ہو۔ میں نے کہا اگر وہ جاہل ہو اور بغیر احرام مدینہ وغیرہ کی طرف چلا جائے اور پھر حج کے ارادہ سے حج کے مہینوں میں لوٹے تو آیا احرام سے داخل ہو یا بغیر احرام فرمایا اگر وہ لوٹا ہے حج کے مہینوں میں تو داخل ہو بغیر احرام اور اگر ماہ ئے حج کے علاوہ داخل ہو تو محرم داخل ہو، میں نے کہا ان دونوں احراموں اور دونوں تمتع میں کون ٹھیک سمجھا جائے۔ فرمایا آخر والا وہی اس کا عمرہ ہے اور وہی اس حج کے ساتھ والا عمرہ ہوگا، میں نے کہا کیا فرق ہے عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع میں جب وہ حج کے مہینوں میں داخل ہو فرمایا احرام عمرہ نیت عمرہ پر ہے پھر اس سے محل ہو اگر حج کی نیت نہیں کھتا

۲- میں نے پوچھا ایک تمتع کرنے والے نے مکہ آکر عمرۂ تمتع کیا پھر اس کو کوئی ضرورت پیش آئی، وہ مدینہ یا ذات عرق یا بعض معادن کی طرف چلا گیا۔ فرمایا وہ مکہ عمرہ کے لئے لوٹے اگر وہ مہینہ علاوہ ان مہینوں کے ہے جس میں عمرہ تمتع کیا جاتا ہے ہر مہینہ کا عمرہ ہے (اور وہ رہن ہے حج کے ساتھ) میں نے کہا اگر وہ اسی مہینہ میں آ جائے جس میں وہ گیا تھا فرمایا میرے والد یہاں رہتے تھے وہ بعض لوگوں کی ملاقات کو باہر گئے جب وہ واپسی میں ذات عرق آئے تو وہاں سے انھوں نے احرام باندھا وہ اسی صورت سے مکہ آکر ارکان حج بجالائے۔ (موثق)

۳- میں نے کہا ایک شخص عمرہ حج تمتع کرنا چاہتا ہے وہ طائف کی طرف چلا گیا فرمایا وہ حج کے لئے تکبیر کہے اور اسے نہیں چاہئے تھا کہ بغیر احرام نکلے اور اسے طائف سے آگے نہ بڑھنا چاہیے۔ وہ مکہ سے قریب ہے رحج کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں) (حسن)

۴- پوچھا ایک شخص نے عمرہ تمتع کیا پھر کسی ضرورت سے اسے وہاں سے جانا پڑا۔ فرمایا اسے چاہیے کہ غسل کرے اور تکبیر حج کہے اور اپنی ضرورت کو جائے پھر اگر مکہ نہ آسکے تو عرفات چلا جائے۔ (حسن)

۵- فرمایا حج تمتع کرنے والا مکہ میں رہنے کا پابند ہے وہ حج کرنے تک مکہ سے نہ جائے مگر اس صورت میں کہ غلام بھاگ گیا ہو یا سواری کا جانور گم ہو گیا ہو اور رجائے تو آتنی دور نہیں کہ عرفہ فوت ہو جائے۔ (رفع)

﴿باب ١٤٨﴾

﴿الوقت الذی یفوت فیه المتعة﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ؛ ومرازم وشعيب عن أبي عبدالله عليه السلام عن الرَّجل المتمتّع يدخل ليلة عرفة فيطوف و يسعى ثمَّ يحلُّ ثمَّ يحرم ويأتي منى ، قال : لا بأس .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن محمّد بن ميمون قال : قدم أبوالحسن عليه السلام متمتّعاً ليلة عرفة فطاف و أحلَّ وأتى بعض جواريه ثمَّ أهلَّ بالحجّ وخرج .

٣ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن بعض أصحابنا أنّه سأل أباعبدالله عليه السلام عن المتعة متى تكون ؟ قال : يتمتّع ما ظنَّ أنّه يدرك النّاس بمنى .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن يعقوب بن شعيب الميثميّ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لا بأس للمتمتّع إن لم يحرم من ليلة التروية متى ما تيسّر له ما لم يخف فوت الموقفين .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد رفعه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في متمتّع دخل يوم عرفة فقال : متعته تامّة إلى أن تقطع التلبية .

باب ١٤٨

وقت فوت متعہ

١۔ پوچھا ایک تمتع کرنے والا شخص عرفہ کی رات میں آتا ہے طواف و سعی کرتا ہے پھر احرام باندھ کر منیٰ میں آتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ۔ (حسن)

٢۔ امام رضا علیہ السلام حج تمتع کرنے عرفہ کی رات کو آئے طواف کیا اور محل ہو گئے اور اپنی ایک کنیز سے ہم بستری کی پھر حج کی تکبیر کہی اور وہاں سے چلے آئے ۔ (مجہول)

۳۔ حضرت سے پوچھا تمتع کے متعلق کب تک ہوگا فرمایا جب لوگ منیٰ سے نہ جائیں۔ (مرسل)

۴۔ میں نے حضرت سے سنا کوئی حرج نہیں تمتع کرنے والے کے لئے اگر احرام نہ باندھے شب ترویہ سے جب تک اسے موقفین کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا حضرت نے تمتع کرنے والے کے متعلق جو یوم عرفہ آیا کہ اس نے تمتع پورا کیا یہاں تک کہ وہ تلبیہ کو قطع کرے (م)

﴿باب ۱۴۱﴾

☆(احرام الحائض والمستحاضة)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الحائض تريد الإحرام ، قال : تغتسل و تستثفر و تحتشي بالكرسف وتلبس ثوباً دون ثياب إحرامها وتستقبل القبلة ولاتدخل المسجد وتهلّ بالحجّ بغير صلاة .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن عمر بن أبان الكلبيّ قال : ذكرت لأبي عبدالله عليه السلام المستحاضة فذكر أسماء بنت عميس فقال : إنّ أسماء ولدت محمّد بن أبي بكر بالبيداء و كان في ولادتها البركة للنساء لمن ولدت منهنّ أوطمثت فأمرها رسول الله صلى الله عليه وآله فاستثفرت وتنطّقت بمنطقة وأحرمت .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : المرأة الحائض تحرم وهي لاتصلّي ؟ قال : نعم إذا [illegible]ت الوقت فلتحرم .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن الحكم ، عن محمّد بن زياد ، عن محمّد بن مروان ، عن زيد الشحّام ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن امرأة حاضت وهي تريد الإحرام فتطمث قال : تغتسل وتحتشي بكرسف وتلبس ثياب الإحرام وتحرم فإذا كان الليل خلعتها ولبست ثيابها الآخر حتّى تطهر .

باب ۱۴۹

احرام حایض و مستحاضہ

۱۔ میں نے حضرت سے حایض عورت کے متعلق پوچھا جو احرام کا ارادہ کرتی ہے فرمایا وہ اپنا خون روئی سے صاف کرکے فرج کو لنگوٹ سے کس کر باندھے کہ خون باہر نہ آئے اور احرام کے لباس کے علاوہ اور کپڑے پہنے، رو بقبلہ ہو اور مسجد الحرام میں داخل نہ ہو اور حج کے لئے لبیک کہے۔ (موثق)

۲۔ میں نے حضرت سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا آپ نے اس سلسلے میں ایک واقعہ اسماء بنت عمیس کا سنایا کہ جب محمد بن ابوبکر کو انھوں نے جنگل میں جنا اور اس ولادت میں برکت ہوئی جننے والی کو اور حیض والی عورتوں کے لئے مسئلہ معلوم ہونے سے حضرت نے ان کو حکم دیا کہ فرج کو صاف کرنے کے بعد کس کر باندھ لیں اور پھر انھوں نے احرام باندھا۔ (ح)

۳۔ میں نے کہا حیض والی عورت احرام باندھے درآنحالیکہ وہ نماز نہیں پڑھتی، فرمایا ہاں جب وقت آئے احرام باندھے۔ (ح)

۴۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو حایض ہو اور احرام باندھنا چاہتی ہو اور اسے خون آجائے۔ فرمایا غسل کرے روئی باندھے اور احرام کا لباس پہنے جب رات آئے تو اسے اتار دے اور اپنے دوسرے کپڑے پہن لے جب تک طاہر ہو (ح)

﴿باب ۱۵۰﴾

☆(مايجب على الحائض في أداء المناسك)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن حفص ابن البختريِّ ، عن العلاء بن صبيح ؛ وعبد الرحمن بن الحجّاج ؛ و عليِّ بن رئاب ، و عبدالله بن صالح كلّهم يروونه عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المرأة المتمتّعة إذا قدمت مكّة ثمَّ حاضت تقيم مابينها و بين التروية فإن طهرت طافت بالبيت وسعت بين الصفا و المروة وإن لم تطهر إلى يوم التروية اغتسلت واحتشت ثمَّ سعت بين الصفا والمروة ثمَّ خرجت إلى منى فإذا قضت المناسك وزارت البيت طافت بالبيت طوافاً لعمرتها ثمَّ طافت طوافاً للحجِّ ثمَّ خرجت فسعت فإذا فعلت ذلك فقد أحلّت من كلِّ شيء يحلُّ منه المحرم إلّا فراش زوجها فإذا طافت اُسبوعاً آخر حلَّ لها فراش زوجها .

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن درست الواسطيّ ، عن عجلان أبي صالح قال : سألت أبا عبدالله عليه‌السلام عن امرأة متمتّعة قدمت مكّة فرأت الدّم ، قال : تطوف بين الصفا والمروة ثمّ تجلس في بيتها ، فإن طهرت طافت بالبيت و إن لم تطهر فإذا كان يوم التروية أفاضت عليها الماء وأهلّت بالحجّ من بيتها و خرجت إلى منى وقضت المناسك كلّها فإذا قدمت مكّة طافت بالبيت طوافين ثمّ سعت بين الصفا والمروة فإذا فعلت ذلك فقد حلّ لها كلّ شيء ماخلا فراش زوجها .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن ابن رباط ، عن درست بن أبي منصور ، عن عجلان قال : قلت لأبي عبدالله عليه‌السلام : متمتّعة قدمت فرأت الدّم كيف تصنع ؟ قال : تسعى بين الصفا والمروة وتجلس في بيتها فإن طهرت طافت بالبيت وإن لم تطهر فإذا كان يوم التّروية أفاضت عليها الماء، وأهلّت بالحجّ وخرجت إلى منى فقضت المناسك كلّها فإذا فعلت ذلك فقد حلّ لها كلّ شيء ما عدا فراش زوجها ، قال : وكنت أنا و عبيد الله بن صالح سمعنا هذا الحديث في المسجد فدخل عبيدالله على أبي الحسن عليه‌السلام فخرج إليّ فقال : قد سألت أبا الحسن عليه‌السلام عن رواية عجلان فحدّثني بنحو ما سمعنا من عجلان .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن الحسن ، عن عليّ بن رباط عن عبيدالله بن صالح ، عن أبي الحسن عليه‌السلام قال : قلت له : امرأة متمتّعة تطوف ثمّ طمثت قال : تسعى بين الصفا والمروة وتقضي متعتها .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عمّن حدّثه ، عن ابن أبي نجران ، عن مثنّى الحنّاط ، عن أبي بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه‌السلام يقول : في المرأة المتمتّعة إذا أحرمت وهي طاهر ثمّ حاضت قبل أن تقضي متعتها سعت ولم تطف حتّى تطهر ثمّ تقضي طوافها وقد قضت عمرتها و إن هي أحرمت و هي حائض لم تسع ولم تطف حتّى تطهر .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن عليّ بن أسباط ، عن درست عن عجلان أبي صالح أنّه سمع أباعبدالله عليه‌السلام يقول : إذا اعتمرت المرأة ثمّ اعتلّت قبل أن تطوف قدّمت السعي وشهدت المناسك فإذا طهرت و انصرفت من الحجّ قضت

طواف العمرة وطواف الحجّ وطواف النساء ثمّ أحلّت من كلّ شيء .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب ، عن رجل أنّه سمع أباعبدالله عليه‌السلام يقول وسئل عن امرأة متمتّعة طمثت قبل أن تطوف فخرجت مع الناس إلى منى [فقال] : أوليس هي على عمرتها و حجّتها فلتطف طوافاً للعمرة وطوافاً للحجّ .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن بعض أصحابه ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه‌السلام : المرأة تجيء متمتّعة فطمثت قبل أن تطوف بالبيت فيكون طهرها يوم عرفة فقال : إن كانت تعلم أنّها تطهر و تطوف بالبيت و تحلّ من إحرامها و تلحق بالناس فلتفعل .

٩ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه‌السلام عن امرأة طافت بالبيت ثمّ حاضت قبل أن تسعى ، قال : تسعى ، قال : وسألته عن امرأة سعت بين الصفا و المروة فحاضت بينهما ، قال : تتمّ سعيها .

١٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نجران ، عن مثنّى الحنّاط ، عن أبي بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه‌السلام يقول في المرأة المتمتّعة إذا أحرمت وهي طاهر ثمّ حاضت قبل أن تقضي متعتها سعت ولم تطف حتّى تطهر ثمّ تقضي طوافها وقد تمّت متعتها وإن هي أحرمت وهي حائض لم تسع ولم تطف حتّى تطهر .

باب ۱۵

ادائے مناسک میں حائض پر کیا واجب ہے

۱۔ فرمایا جو حج تمتع کرے اگر وہ مکہ میں آنے کے بعد حائض ہو قیام کرے ترویہ تک اگر طاہر ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اگر طاہر نہ ہو یوم ترویہ تک تو غسل کرے فرج پر روئی باندھے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر منیٰ کی طرف جائے جب مناسک پورے کرے اور کعبہ کی زیارت کرے تو

بیت اللہ کا طواف عمرہ کرے۔ پھر طواف حج کرے پھر چلے اور سعی کرے جب یہ کر چکے تو اس کے لئے ہر وہ شے حلال ہوگی جو محرم پر حرام تھی سوائے اپنے شوہر کے فرش پر جانے کے جب سات طواف کرے تو یہ بھی حلال ہو جائے گا۔ (م)

۲۔ میں نے کہا ایک عورت حج تمتع کے لئے مکہ آئی تو اسے خون آنے لگا۔ فرمایا وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے پھر اپنے گھر بیٹھے۔ اگر پاک ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور اگر طاہرہ نہ ہو تو جب یوم ترویہ آئے تو اپنے اوپر پانی ڈالے اور قصد حج کرے اپنے گھر سے اور منیٰ کی طرف جائے اور کل مناسک ادا کرے جب مکہ آئے تو بیت اللہ کے دو طواف کرے پھر صفا و مروہ میں سعی کرے۔ جب یہ کر چکے تو سوائے شوہر کے پاس جانے کے ہر شے اس پر حلال ہے۔ (ض)

۳۔ ترجمہ اوپر گزرا (ض)

راوی کہتا ہے کہ میں نے اور عبید اللہ بن صالح نے یہ حدیث مسجد میں سنی عبید اللہ امام رضاؑ کی خدمت میں آیا اس نے میری طرف آکر کہا میں نے امام علیہ السلام سے روایت عجلان (سابقہ نمبر۲) کے متعلق پوچھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو روایت عجلان میں ہے۔

۴۔ میں نے کہا حج تمتع کرنے والی ایک عورت نے طواف کیا اس کے بعد اسے حیض آنے لگا فرمایا وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور پورا کرے تمتع کو۔ (ض)

۵۔ حضرت نے فرمایا تمتع والی عورت اگر احرام بحالت طہارت باندھے، پھر تمتع سے پہلے حیض آنے لگے تو وہ سعی کرے اور پاک ہونے تک طواف نہ کرے، پھر طواف کرے عمرہ پورا ہو گیا اور اگر احرام کے ساتھ ہی حیض آئے تو سعی نہ کرے اور طہارت سے پہلے طواف نہ کرے۔ (مرسل)

۶۔ فرمایا جب عورت عمرہ کر رہی ہو اور اسے حیض آنے لگے طواف سے پہلے تو وہ سعی کرے اور مناسک میں موجود رہے جب طاہر ہو جائے اور حج سے لوٹے تو ادا کرے طواف عمرہ اور طواف حج اور طواف نسا بس ہر شے اس کے لئے حلال ہے۔ (م)

۷۔ فرمایا تمتع والی عورت اگر طواف سے قبل حائض ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ منیٰ کی طرف جائے گویا یہ اس کا عمرہ اور حج نہیں، اسے ایک طواف عمرہ کا اور ایک طواف حج کا کرنا چاہیئے۔ (مرسل)

۸۔ میں نے کہا ایک عورت تمتع کے لئے آئی اور وہ طواف بیت سے پہلے حائض ہو گئی اور اس کا طہر یوم عرفہ ہوگا فرمایا اگر وہ اپنے طہر کو جانتی ہے تو کعبہ کا طواف کرے اور اپنا احرام ختم کرے اور لوگوں سے مل جائے اسے یہی کرنا چاہیئے (مرسل)

۹۔ میں نے کہا ایک عورت نے بیت کا طواف کیا۔ پھر سعی سے قبل حائض ہو گئی فرمایا سعی کرے، میں نے کہا جو عورت صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے حائض ہو جائے فرمایا اپنی سعی کو تمام کرے۔ (م)

۱۰۔ فرمایا جو متمتع عورت بحالت طہارت احرام باندھے پھر حیض آنے لگے قبل تمتع پورا کرنے کے تو سعی تو کرے لیکن طاہر ہونے

تک کعبہ کا طواف نہ کرے پاک ہونے پر طواف کرے تو اس کا تمتع پورا ہوا اور طہارت سے پہلے طواف نہ کرے (رض)

﴿باب ۵﴾

﴿(المرأة تحيض بعد ما دخلت في الطواف)﴾

١ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن امرأة طافت بالبيت في حجّ أو عمرة ثمّ حاضت قبل أن تصلّي الركعتين ، قال : إذا طهرت فلتصلّ ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام وقد قضت طوافها .

٢ - محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن الحسن ، عن عليّ بن أبي حمزة ؛ ومحمّد بن زياد ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا حاضت المرأة وهي في الطّواف بالبيت أو بين الصفا والمروة فجازت النصف فعلمت ذلك الموضع فإذا طهرت رجعت فأتمّت بقيّة طوافها من الموضع الّذي علمته فإن هي قطعت طوافها في أقلّ من النصف فعليها أن تستأنف الطّواف من أوّله .

٤ - أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن إسحاق بيّاع اللّؤلؤ قال : أخبرني من سمع أبا عبدالله عليه السلام يقول : المرأة المتمتّعة إذا طافت بالبيت أربعة أشواط ثمّ رأت الدّم فمتعتها تامّة .

باب ۵

طواف میں حیض آنا

۱۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جس نے حج یا عمرہ کا طواف کیا پھر حائض ہو گئی قبل اس کے کہ دو رکعت نماز طواف پڑھے فرمایا جب طاہر ہو جائے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے بس اس کا طواف پورا ہو گیا

۲۔ فرمایا عورت طواف بیت کر رہی ہو یا صفا و مروہ کے درمیان ہو اور نصف کر چکی ہو اور اسے معلوم ہو وہ جگہ تو پاک ہونے کے بعد وہاں آئے اور بقیہ طواف پورا کرے جہاں سے اسے حیض کا علم ہوا تھا پس اگر اس نے طواف کو نصف

اوّل میں قطع کیا تھا تو اسے چاہیے کہ از سر نو طواف کرے۔ (ع)

۳۔ اگر کوئی عورت کعبہ کے چار طواف کرے اور پھر حائض ہو تو اس کا تمتع پورا ہو گیا۔ (مجہول)

﴿ باب ۱۵۲ ﴾

﴿ ان المستحاضة تطوف بالبيت ﴾

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّ أسماء بنت عميس نفست بمحمّد بن أبي بكر فأمرها رسول الله صلى الله عليه وآله حين أرادت الإحرام من ذي الحليفة أن تحتشي بالكرسف والخرق وتهلّ بالحجّ فلمّا قدموا مكّة و قد نسكوا المناسك و قد أتى لها ثمانية عشرة يوماً فأمرها رسول الله صلى الله عليه وآله أن تطوف بالبيت وتصلّي ولم ينقطع عنها الدّم ففعلت ذلك .

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن أسلم ، عن يونس بن يعقوب ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المستحاضة تطوف بالبيت وتصلّي ولا تدخل الكعبة .

باب ۱۵۲

طواف مستحاضہ

۱۔ فرمایا اسماء بنت عمیس کو خون نفاس آیا ولادت محمد بن ابی بکر میں پس جب انھوں نے احرام کا ارادہ کیا منزل ذی حلیفہ سے تو رسول اللہ نے حکم دیا کہ روئی سے صاف کر کے گدی باندھیں اور حج کا اہلال کریں۔ جب لوگ مکہ میں آئے اور مناسک ادا کرنے لگے تو بنت عمیس کو اٹھارہ دن ہو گئے تھے رسول اللہ نے حکم دیا کہ وہ طواف بیت کریں اور نماز پڑھیں حالانکہ خون بند نہ ہوا تھا انھوں نے ایسا ہی کیا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ استحاضہ والی عورت طواف کرے کعبہ کا اور نماز پڑھے مگر کعبہ کے اندر داخل نہ ہو۔ (م)

﴿ باب ۱۵۳ نادر ﴾

۱ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

إسحاق بن عمّار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن جارية لم تحض خرجت مع زوجها وأهلها فحاضت فاستحيت أن تعلم أهلها و زوجها حتّى قضت المناسك وهي على تلك الحال فواقعها زوجها ثمّ رجعت إلى الكوفة فقالت لأهلها : كان من الأمر كذا و كذا ، قال : عليها سوق بدنة وعليها الحجّ من قابل وليس على زوجها شيء .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن الحسين ، عن محمّد بن زياد ، عن حمّاد ، عن رجل قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إذا طافت المرأة الحائض ثمّ أرادت أن تودّع البيت فلتقف على أدنى باب من أبواب المسجد ولتودّع البيت .

٣ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج قال : أرسلت إلى أبي عبدالله عليه السلام أنّ بعض من معنا من صرورة النساء قد اعتللن فكيف تصنع ؟ فقال : تنتظر ما بينها وبين التروية فإن طهرت فلتهلّ وإلّا فلا تدخلنّ عليها التروية إلّا وهي محرمة .

٤ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن فضيل ابن يسار ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا طافت المرأة طواف النساء وطافت أكثر من النصف فحاضت نفرت إن شاءت .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيّوب الخزّاز قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فدخل عليه رجل ليلاً فقال : أصلحك الله امرأة معنا حاضت ولم تطف طواف النساء ؟ فقال : لقد سئلت عن هذه المسألة اليوم ، فقال : أصلحك الله أنا زوجها وقد أحببت أن أسمع ذلك منك ، فأطرق كأنّه يناجي نفسه وهو يقول : لا يقيم عليها جمّالها و لا تستطيع أن تتخلّف عن أصحابها ، تمضي وقد تمّ حجّها .

باب ۵۳

نادر

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے میں نے کہا کہ ایک کنیز جس کو حیض نہیں آیا تھا اپنے شوہر اور گھر والوں کے ساتھ حج کو

چلی اور اسے حیض آنے لگا مگر شرم کی وجہ سے نہ تو اپنے گھر والوں سے کہا نہ اپنے شوہر سے اسی حال میں مناسک حج ادا کیئے پھر وہ کوفہ آئی تب گھر والوں کو بتلایا کہ معاملہ یہ ہے فرمایا وہ قربانی کا ایک اونٹ بھیجے اور اگلے سال دوبارہ حج کرے۔ اس کے شوہر پر کچھ نہیں۔ (موثق)

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب عورت طواف کرے حیض میں پھر خانۂ کعبہ کو رخصت کرنا چاہے تو ابواب مسجد میں جو دروازہ سے زیادہ قریب ہو اس سے رخصت کریں۔ (ض)

۳۔ میں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے حیض آرہا ہو فرمایا وہ انتظار کرے اس کے اور ترویہ کے درمیان اگر طاہر ہو جائے تو حج کرے ورنہ نہیں مگر جبکہ وہ محرمہ ہو۔ (م)

۴۔ فرمایا حضرت نے اگر عورت طواف نصف سے زیادہ کر چکی ہو اور وہ حائض ہو جائے۔ پس اگر وہ چاہے تو مکہ سے چلی جائے۔ (مرسل)

۵۔ میں حضرت کی خدمت میں تھا کہ رات کو ایک شخص آیا اور کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے ایک عورت ہمارے ساتھ ہے وہ حائض ہو گئی ہے درآنحالیکہ طواف نساء نہیں کر پائی تھی۔ فرمایا تم نے یہ مسئلہ آج پوچھا۔ اس نے کہا میں اس کا شوہر ہوں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب آپ سے سنوں حضرت نے تھوڑی دیر تامل کے بعد فرمایا اگر اس کا اونٹ والا نہیں ٹھہر سکتا اور وہ اپنے ساتھیوں کو نہیں چھوڑ سکتی تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ (حسن)

﴿باب ۱۵۴﴾

﴿علاج الحائض﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ـ أو غيره ـ عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن أخيه الحسين قال : حججت مع أبي ومعه [ي] اُخت لي فلمّا قدمنا مكّة حاضت فجزعت جزعاً شديداً خوفاً أن يفوتها الحجّ فقال لي أبي : ائت أبا الحسن عليه السلام وقل له : إنّ أبي يقرئك السلام ويقول لك : إنّ فتاة لي قد حججت بها وقد حاضت وجزعت جزعاً شديداً مخافة أن يفوتها الحجّ فما تأمرها ؟ قال : فأتيت أبا الحسن عليه السلام وكان في المسجد الحرام فوقفت بحذاه فلمّا نظر إليّ أشار إليّ فأتيته وقلت له : إنّ أبي يقرئك السلام ـ وأدّيت إليه ما أمرني به أبي ـ فقال : أبلغه السلام وقل له فليأمرها أن تأخذ قطنة بماء اللّبن فلتستدخلها فإنّ الدّم سينقطع عنها وتقضي مناسكها كلّها ، قال : فانصرفت إلى أبي

فأدّيت إليه قال : فأمرها بذلك ففعلته فانقطع عنها الدّم وشهدت المناسك كلّها فلمّا أن ارتحلت من مكّة بعد الحجّ وصارت في المحمل عاد إليها الدّم .

باب ۱۵۱

علاج حائض

۱۔ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کو گیا میرے ساتھ میری بہن تھی مکہ پہنچے تو وہ حائض ہوگئی وہ سخت مضطرب تھی اس خیال سے کہ اب وہ حج نہ کرسکے گی میرے باپ نے کہا ابوالحسن علیہ السلام کے پاس جاؤ اور یہ واقعہ بیان کرو اور پوچھو آپ کیا فرماتے ہیں۔ میں حضرت کے پاس گیا آپ مسجد الحرام میں تھے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور جو کچھ میرے باپ نے کہا تھا بیان کیا۔ فرمایا اپنی بہن سے کہو روئی کو آب شیر میں بھگو کر رکھے خون بند ہو جائے گا اور وہ مناسک حج ادا کرسکے گی چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہوگیا اور اس نے سب مناسک ادا کئے۔ حج کے بعد جب مکہ سے نکلی اور محمل میں بیٹھی خون پھر جاری ہوگیا۔ (مرسل)

﴿ باب ۱۵۵ ﴾

﴿ دعاء الدم ﴾

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أشرفت المرأة على مناسكها وهي حائض فلتغتسل ولتحتش بالكرسف ولتقف هي ونسوة خلفها فيؤمّنّ على دعائها وتقول : «اللّهمّ إنّي أسألك بكلّ اسم هولك أو تسمّيت به لأحد من خلقك أو استأثرت به في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم وبكلّ حرف أنزلته على موسى وبكلّ حرف أنزلته على عيسى وبكلّ حرف أنزلته على محمّد صلّى الله عليه وآله إلّا أذهبت عنّي هذا الدّم» وإذا أرادت أن تدخل المسجد الحرام أو مسجد الرّسول صلّى الله عليه وآله فعلت مثل ذلك ، قال : وتأتي مقام جبرئيل عليه السلام وهو تحت الميزاب فإنّه كان مكانه إذا استأذن على نبيّ الله صلّى الله عليه وآله قال : فذلك مقام لا تدعو الله فيه

حائض تستقبل القبلة وتدعو بدعاء الدَّم إلّا رأت الطّهر إن شاء الله .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عمّن ذكره ، عن ابن بكير ، عن عمر بن يزيد قال : حاضت صاحبتي وأنا بالمدينة و كان ميعاد جمّالنا وإبّان مقامنا وخروجنا قبل أن تطهر ولم تقرب المسجد ولا القبر ولا المنبر فذكرت ذلك لأبي عبدالله عليه السلام فقال : مرها فلتغتسل ولتأت مقام جبرئيل عليه السلام فإنّ جبرئيل كان يجيىء فيستأذن على رسول الله صلى الله عليه وآله وإن كان على حال لاينبغي أن يأذن له قام في مكانه حتّى يخرج إليه وإن أذن له دخل عليه ، فقلت : وأين المكان ؟ فقال : حيال الميزاب الّذي إذا خرجت من الباب الّذي يقال له : باب فاطمة بحذاء القبر إذا رفعت رأسك بحذاء الميزاب والميزاب فوق رأسك والباب من وراء ظهرك وتجلس في ذلك الموضع وتجلس معها نساء ولتدع ربّها ويؤمّنّ على دعائها ، قال : فقلت : وأيّ شيء تقول ؟ قال : تقول : « اللّهمّ إنّي أسألك بأنّك أنت الله ليس كمثلك شيء أن تفعل لي كذا وكذا » قال : فصنعت صاحبتي الّذي أمرني فطهرت و دخلت المسجد ، قال : وكان لنا خادمٌ أيضاً فحاضت فقالت : ياسيّدي ألا أذهب أنا فأصنع كما صنعت سيّدتي ، فقلت : بلى ، فذهبت فصنعت مثل ما صنعت مولاتها فطهرت ودخلت المسجد .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن الحسن ، عن عبدالله بن عثمان ، عن عبدالله بن مسكان ، عن بكر بن عبدالله الأزديّ شريك أبي حمزة الثماليّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك إنّ امرأة مسلمة صحبتني حتّى انتهيت إلى بستان بني عامر فحرمت عليها الصلاة فدخلها من ذاك أمر عظيم فخافت أن تذهب متعتها فأمرتني أن أذكر ذلك لك وأسألك كيف تصنع ، فقال : قل لها فلتغتسل نصف النهار وتلبس ثياباً نظافاً وتجلس في مكان نظيف وتجلس حولها نساء يؤمّنّ إذا دعت وتعاهدلها زوال الشمس فإذا زالت فمرها فلتدع بهذا الدّعاء وليؤمّنّ النساء على دعائها حولها كلّما دعت تقول : « اللّهمّ إنّي أسألك بكلّ اسم هولك وبكلّ اسم تسمّيت به لأحد من خلقك وهو مرفوعٌ مخزونٌ في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم الّذي إذا سئلت به كان حقّاً عليك أن تجيب أن تقطع عنّي هذا الدّم فإن انقطع

الدّم وإلّا دعت بهذا الدّعاء الثاني فقل لها فلتقل : «اللّهم إنّي أسألك بكلّ حرف أنزلته على محمّد صلى الله عليه وآله وبكلّ حرف أنزلته على موسى عليه السلام وبكلّ حرف أنزلته على عيسى عليه السلام وبكلّ حرف أنزلته في كتاب من كتبك وبكلّ دعوة دعاك بها ملك من ملائكتك أن تقطع عنّي هذا الدّم» فإن انقطع فلم تريومها ذلك شيئاً وإلّا فلتغتسل من الغد في مثل تلك الساعة الّتي اغتسلت فيها بالأمس فإذا زالت الشمس فلتصلّ ولتدع بالدّعاء وليؤمّنّ النسوة إذا دعت ، ففعلت ذلك المرأة فارتفع عنها الدّم حتّى قضت متعتها وحجّها وانصرفنا راجعين فلمّا انتهينا إلى بستان بني عامر عاودها الدّم فقلت له : أدعو بهذين الدّعائين في دبر صلاتي فقال : ادع بالأوّل إن أحببت وأمّا الآخر فلاتدع به إلّا في الأمر الفظيع ينزل بك .

باب ۱۵۵

دعائے دم

۱۔ فرمایا جب حج کے ایام عورت کو حیض آئے تو وہ غسل کرے اور اپنی گدی بدلے اور وہ ٹھہرے اور عورتیں اس کے پیچھے اس کی دعا پر آمین کہیں، وہ یوں دعا کرے ۔ «اللّهم إنّي أسألك بكلّ اسم هو لك أو تسمّيت به لأحد من خلقك أو استأثرت به في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم وبكلّ حرف أنزلته على موسى وبكلّ حرف أنزلته على عيسى وبكلّ حرف أنزلته على محمّد صلى الله عليه وآله

پھر وہ مقام جبرئیل پر آئے جو تحت میزاب ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں جبرئیل نے حضرت رسولِ خدا سے آنے کی اجازت چاہی تھی حائض رو بقبلہ ہو کر یہاں خدا سے دعا کرے اور دعائے دم کرنے کے بعد اس کو طہر ہو جائے گا

۲۔ جب میں مدینہ میں تھا تو میری زوجہ حائض ہو گئی اور ہمارے اونٹ والے سے چلنے کا وقت مقرر تھا اور ہمارا ٹھہرنا اور چلنا اس کے طاہر ہونے سے پہلے ہونا تھا میں نے اس کا ذکر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کیا۔ فرمایا اس سے کہو کہ غسل کرے اور مقام جبرئیل پر آئے۔ جبرئیل علیہ السلام جب آتے تھے تو رسول اللہ سے اذن طلب کرتے تھے اگر حضرت مشغول ہوتے تو

ان کو اذن نہ دیتے اور اپنے مقام پر ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ حضرتؑ کے پاس آتے اگر اذن مل جاتا تو داخل ہوتے، میں نے کہا وہ مقام کہاں ہے فرمایا میزاب کے پاس یہ وہ جگہ ہے کہ جب تم اس دروازے سے نکلو جو باب فاطمہ کہلاتا ہے مقابل قبر مبارک تو جب سر اٹھاؤ گے تو مقابل میزاب کے ہوگے اور میزاب تمہارے سر پر ہوگا اور دروازہ تمہاری پشت پر، پس عورت اس جگہ بیٹھے اور اس کے ساتھ کچھ اور عورتیں ہوں جو اس کی دعا پر آمین کہیں، میں نے کہا کیا کہے وہ کہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں تو اللہ ہے تیری مثل کوئی شے نہیں، پس تو میرے ساتھ ایسا ایسا کر، راوی کہتا ہے میری ساتھی نے ایسا ہی کیا اور وہ پاک ہوگئی اور وہ مسجد میں داخل ہوگئی اور ہمارے ساتھ ایک خادمہ بھی تھی وہ بھی حائض ہوگئی اس نے کہا اے میرے سردار میں بھی نہیں جاسکتی کیا میں بھی ایسا ہی کروں جیسا میری مالکہ نے کیا ہے۔ میں نے کہا ہاں پس اس نے بھی ایسا ہی کیا وہ بھی پاک ہوگئی اور داخل مسجد ہوئی۔ (مرسل)

۳۔ میں نے کہا ایک مسلمان عورت ہمارے ساتھ تھی جب بستان بنی عامر پہنچے تو وہ نماز سے محروم ہوگئی (حیض آنے لگا) اس سے اسے بڑا صدمہ ہوا اور یہ خوف ہوا کہ وہ حج تمتع نہ کرسکے گی اس نے مجھ سے کہا کہ اس کا ذکر میں آپ سے کروں اور پوچھوں کہ وہ کیا کرے۔ فرمایا اس سے کہو کہ وہ غسل کرے دوپہر کو اور پاک کپڑے پہنے اور پاک جگہ پر بیٹھے اور اس کے گرد آمین کہنے کے لئے کچھ عورتیں ہوں وہ زوال شمس تک انتظار کرے جب زوال پذیر ہوجائے تو اس طرح دعا کرے اور اس کے گرد والی عورتیں آمین کہیں۔

اللّهمّ إنّي أسألك بكلّ اسم هولك وبكلّ اسم تسمّيت به لأحد من خلقك وهو مرفوع مخزون في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم الّذي إذا سئلت به كان حقاً عليك أن تجيب أن تقطع عنّي هذا الدم

اگر خون بند ہوجائے تو خیر ورنہ یہ دوسری دعا کرے۔

اللّهم إنّي أسألك بكلّ حرف أنزلته على محمد ﷺ وبكلّ حرف أنزلته على موسى عليه السلام وبكلّ حرف أنزلته على عيسى عليه السلام وبكلّ حرف أنزلته في كتاب من كتبك وبكلّ دعوة دعاك بها ملك من ملائكتك أن تقطع عنّي هذا الدم

اگر خون بند ہوجائے اور دن کچھ نہ دیکھے تو خیر ورنہ پھر دعا کرے اور عورتیں آمین کہیں اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہو گیا اس نے حج تمتع کرلیا جب وہاں سے لوٹ کر ہم بستان بنی عامر میں آئے تو پھر جاری ہوگیا۔ میں نے حضرت سے کہا کیا نماز کے بعد میں بھی یہ دعا پڑھ لیا کروں فرمایا اگر چاہو تو پہلی دعا پڑھ لیا کرو، رہی تو اسے کسی سخت مصیبت کے وقت پڑھو

﴿باب ۱۵۰﴾

☆(الاحرام يوم التروية)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان يوم التروية إن شاء الله فاغتسل و ألبس ثوبيك و ادخل المسجد حافياً وعليك السّكينة والوقار ، ثمّ صلّ ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام أو في الحجر ثمّ اقعد حتّى تزول الشمس فصلّ المكتوبة ثمّ قل في دبر صلاتك كما قلت حين أحرمت من الشجرة وأحرم بالحجّ ، ثمّ امض وعليك السّكينة و الوقار فإذا انتهيت إلى الرفضاء دون الرّدم فلبّ فإذا انتهيت إلى الرّدم و أشرفت على الأبطح فارفع صوتك بالتلبية حتّى تأتي منى .

٢ ـ وفي رواية أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أردت أن تحرم يوم التروية فاصنع كما صنعت حين أردت أن تحرم وخذ من شاربك ومن أظفارك وأطل عانتك إن كان لك شعرٌ وانتف إبطيك واغتسل وألبس ثوبيك ثمّ ائت المسجد الحرام فصلّ فيه ستّ ركعات قبل أن تحرم وتدعو الله وتسأله العون وتقول : «اللّهمّ إنّي اُريد الحجّ فيسّره لي وحلّني حيث حبستني لقدرك الّذي قدّرت عليّ» وتقول : «أحرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي من النساء والطّيب والثياب اُريد بذلك وجهك والدّار الآخر وحلّني حيث حبستني لقدرك الّذي قدّرت عليّ» ثمّ تلبّ من المسجد الحرام كما لبّيت حين أحرمت وتقول : «لبّيك بحجّة تمامها و بلاغها عليك» وإن قدرت أن يكون [في] رواحك إلى منى زوال الشمس و إلّا فمتى ما تيسّر لك من يوم التروية .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألته عن رجل أتى المسجد الحرام و قد أزمع بالحجّ يطوف بالبيت ؟ قال : نعم ما لم يحرم .

٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي أحمد عمرو بن حريث الصيرفيّ قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : من أين اُهلّ بالحجّ ؟ فقال : إن شئت من رحلك و إن شئت من الكعبة وإن شئت من الطريق .

٥ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام من أيّ المسجد أحرم يوم التروية ؟ فقال : من أيّ المسجد شئت .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن سليمان بن محمد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : متى اُلبّي بالحجّ ؟ فقال : إذا خرجت إلى منى ، ثمّ قال : إذا جعلت شعب دبّ على يمينك و العقبة عن يسارك فلبّ بالحجّ .

باب ۱۵۶

احـــرام روزِ ترویہ

۱۔ فرمایا جب یوم ترویہ ہو تو غسل کرے دونوں کپڑے پہنے اور ننگے پاؤں مسجد میں داخل ہو اور سکینہ و وقار کے ساتھ آؤ اور مقام ابراہیم یا حجر کے پاس دو رکعت نماز پڑھو پھر زوال شمس تک بیٹھو پھر نماز فریضہ پڑھو اور نماز کے بعد وہی کہو جو شجرہ سے احرام باندھتے وقت اور احرام حج کے وقت کہا تھا پھر سکینہ و وقار سے چلو جب ردم کے قریب مقام فضا پر پہنچو تو تلبیہ کرو اور جب ردم پر اور ابطح پر آؤ تو بلند آواز سے تلبیہ کرو یہاں تک کہ منیٰ پہنچو۔ (حسن)

۲۔ فرمایا اگر تم یوم ترویہ احرام باندھنا چاہو تو وہی کرو جو تم نے احرام کے وقت کیا تھا اپنی مونچھیں کترواؤ ناخن ترشواؤ بغلوں کے بال صاف کراؤ اور موئے زہار صاف کرو غسل کرو اور دونوں کپڑے پہنو اور مسجد حرام میں آؤ وہاں چھ رکعت نماز پڑھو قبل احرام کے اور اللہ سے دعا کرو مدد چاہو اور کہو

«اللّهمّ إنّي اُريد الحجّ فيسّره لي وحلّني حيث حبستني لقدرك الّذي قدّرت عليّ»

پھر کہو

«أحرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي من النساء والطّيب والثياب اُريد بذلك وجهك والدّار الآخرة وحلّني حيث حبستني لقدرك الّذي قدّرت عليّ»

پھر تلبیہ کرو مسجد الحرام سے اسی طرح جیسے تلبیہ احرام کے وقت کیا تھا اور کہو:

لبّيك بحجّة تمامها و بلاغها عليك، وإن قدرت

اگر زوال آفتاب کے وقت منیٰ جا سکو تو جاؤ ورنہ جب ممکن ہو یوم ترویہ سے۔ (مرسل)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص مسجد الحرام میں آیا اور حج کا ارادہ رکھتا ہے وہ طواف بیت کرتا ہے تو یہ ٹھیک ہے فرمایا ہاں جب تک احرام نہ باندھے۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا کہاں سے تلبیہ کرے فرمایا اگر چاہے تو اپنی سواری سے اگر چاہے تو کعبہ سے اگر چاہے تو راستہ سے (م)

۵۔ میں نے کہا یوم ترویہ کس مسجد سے احرام باندھوں فرمایا جس مسجد سے چاہو۔ (موثق)

۶۔ میں نے کہا کب تلبیہ حج کروں فرمایا جب منیٰ کو چلو پھر فرمایا جب شعیب درب تمہارے داہنی طرف ہو اور عقبہ بائیں طرف تو حج کے لئے تلبیہ کرو۔ (مجہول)

﴿ باب ۵۱ ﴾

☆(الحج ماشياً وانقطاع مشي الماشي)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن فضّال ، عن ابن بكير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا نريد أن نخرج إلى مكّة مشاة ؛ فقال لنا : لا تمشوا واخرجوا ركباناً قلت : أصلحك الله إنّه بلغنا عن الحسن بن عليّ صلوات الله عليهما أنّه كان يحجّ ماشياً فقال : كان الحسن بن عليّ عليهما السلام يحجّ ماشياً وتساق معه المحامل والرّحال .

٢ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن سيف التمّار قال : قلت لأبي عبدالله : إنّا كنّا نحجّ مشاة فبلغنا عنك شيء فما ترى ؟ قال : إنّ النّاس ليحجّون مشاة ويركبون ، قلت : ليس عن ذلك أسألك ، قال : فعن أيّ شيء سألت ؟ قلت : أيّهما أحبّ إليك أن نصنع ؟ قال : تركبون أحبّ إليّ فإنّ ذلك أقوى لكم على الدّعاء والعبادة .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن المشي أفضل أو الرّكوب ؟ فقال : إذا كان

الرجل موسراً فمشى ليكون أقلّ لنفقته فالرّكوب أفضل .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ؛ وابن بكير ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن الحجّ ماشياً أفضل أو راكباً ، قال : بل راكباً فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله حجّ راكباً .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن مشي الحسن عليه السلام من مكّة أو من المدينة ، قال : من مكّة . وسألته إذا زرت البيت أركب أو أمشي ؟ فقال : كان الحسن عليه السلام يزور راكباً . وسألته عن الرُّكوب أفضل أو المشي ؟ فقال : الركوب ، قلت : الرُّكوب أفضل من المشي ؟ فقال : نعم لأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله ركب .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن إسماعيل بن همام ، عن أبي الحسن الرِّضا عليه السلام قال : قال أبو عبدالله عليه السلام في الّذي عليه المشي في الحجّ : إذا رمى الجمار زار البيت راكباً وليس عليه شيء .

باب ۱۵۷

پاپیادہ حج

۱۔ میں نے کہا ہم پاپیادہ مکہ جانا چاہتے ہیں فرمایا پیادہ نہ جاؤ سواری پر جاؤ ، میں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ امام حسنؑ پاپیادہ حج کیا کرتے تھے فرمایا ضرور ایسا تھا لیکن ان کے ساتھ محملیں ہوتی تھیں لوگ ہوتے تھے (موثق)

۲۔ میں نے کہا ہم پیادہ حج کرتے تھے ہم نے آپ کے متعلق کچھ سنا ہے تو آپ کی کیا رائے ہے فرمایا لوگ پیادہ بھی حج کرتے ہیں اور سوار ہو کر بھی۔ میں نے کہا میرا یہ سوال نہیں ، فرمایا پھر کیا ہے میں نے کہا میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے نزدیک کون سا طریقہ بہتر ہے فرمایا سوار ہو کر جانا تمہارے لئے یہی بہتر ہے تاکہ تم اچھی طرح دعا اور عبادت کر سکو۔ (ح)

۳۔ میں نے کہا حج پیادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر، فرمایا اگر وہ مالدار ہے تو پیدل چلے تاکہ اپنے خرچ میں کمی کرے اور سواری پر چلنا زیادہ بہتر ہے۔ (ض)

۴۔ میں نے پوچھا حج پیادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر، فرمایا سواری پر، رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ حج سوار ہو کر کرو (حسن)

۵۔ میں نے کہا امام حسنؑ کا پیدل چلنا مکہ سے ہوتا تھا یا مدینہ سے فرمایا مکہ سے، میں نے کہا جب خانۂ کعبہ کی زیارت کرتے تھے تو سوار ہوتے تھے یا پیدل فرمایا سواری سے زیارت کرتے تھے۔ میں نے کہا سواری افضل ہے یا پیادہ چلنا، فرمایا سواری افضل ہے کیونکہ رسول اللہ سوار ہو کر جاتے تھے۔ (م)

۶۔ فرمایا رمی جمرات پیادہ کرے اور زیارت کعبہ سوار ہو کر تو کوئی گناہ نہیں

﴿باب ۱۵۸﴾

☆(تقديم طواف الحج للمتمتع قبل الخروج الى منى)☆

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمّار قال: سألت أباالحسن عليه السلام عن المتمتّع إذا كان شيخاً كبيراً أو امرأة تخاف الحيض تعجّل طواف الحجّ قبل أن تأتي منى؟ فقال: نعم من كان هكذا يعجّل. قال: وسألته عن الرّجل يحرم بالحجّ من مكّة ثمّ يرى البيت خالياً فيطوف به قبل أن يخرج عليه شيء؟ فقال: لا، قلت: المفرد بالحجّ إذا طاف بالبيت و بالصفا و المروة يعجّل طواف النساء؟ فقال: لا إنّما طواف النساء بعد ما يأتي منى.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن عليّ بن أبي حمزة قال: سألت أباالحسن عليه السلام عن رجل يدخل مكّة ومعه نساء قد أمرهنّ فتمتّعن قبل التروية بيوم أو يومين أو ثلاثة فخشي على بعضهنّ الحيض، فقال: إذا فرغن من متعتهنّ وأحللن فلينظر إلى الّتي يخاف عليها الحيض فيأمرها تغتسل وتهلّ بالحجّ من مكانها ثمّ تطوف بالبيت وبالصّفا والمروة فإن حدث بها شيء قضت بقيّة المناسك وهي طامث فقلت: أليس قد بقي طواف النساء؟ قال: بلى، قلت: فهي مرتهنة حتّى تفرغ منه؟ قال: نعم، قلت: فلم لاتتركها حتّى تقضي مناسكها؟ قال: يبقى عليها منسك واحد أهون عليها من أن تبقى عليها المناسك كلّها مخافة الحدثان، قلت: أبى الجمّال أن يقيم عليها و الرفقة؟ قال: ليس لهم ذلك تستعدي عليهم حتّى يقيم عليها حتّى تطهر و تقضي مناسكها.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرّار، عن يونس، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير [عن أبي عبدالله عليه السلام] قال: قلت: رجل كان متمتّعاً أو أهلّ بالحجّ

قال : لايطوف بالبيت حتّى يأتي عرفات فإذاهوطاف قبل أن يأتي منى من غير علّة فلا يعتدّ بذلك الطواف .

۴ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن إسماعيل ابن عبدالخالق قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لابأس أن يعجّل الشيخ الكبير والمريض والمرأة والمعلول طواف الحجّ قبل أن يخرج إلى منى .

باب ۱۵۸

منیٰ جانے سے پہلے طواف حج تمتع

۱۔ میں نے پوچھا اس متمتع کے متعلق جو بہت بوڑھا ہو یا وہ عورت جو حیض سے ڈر کر جلدی کرے طواف حج میں قبل منیٰ جانے کے، فرمایا ہاں جو ایسا ہو تو وہ جلدی کر سکتا ہے میں نے کہا حج کے لئے مکہ سے احرام باندھ آئے پھر بیت اللہ کو خالی پاکر طواف کرتا ہے قبل اس کے کہ کچھ اور کرے فرمایا نہیں، میں نے کہا حج افراد میں طواف بیت کرے اور صفا و مروہ میں سعی کرے اور جلدی سے طواف نساء کرلے فرمایا ایسا نہ کرے طواف نساء منیٰ کے بعد ہے۔ (موثق)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص مکہ میں داخل ہوا اس کے ساتھ کچھ عورتیں ہیں اس نے حکم دیا کہ وہ یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) سے ایک دن یا دو دن یا تین دن پہلے ارکان تمتع بجا لائیں کیوں کہ اسے بعض کے حائض ہونے کا خوف تھا فرمایا جب تمتع سے فارغ ہو کر محل ہو جائیں تو ان پر نظر کرے جن سے حیض آنے کا خوف تھا پس انھیں حکم دے کہ غسل کرکے اپنی جگہ حج کا ہلہلہ کریں پھر طواف بیت کریں۔ اور صفا و مروہ کا اگر کوئی شے حادث ہو تو بحالت حیض بقیہ مناسک ادا کرے۔ میں نے کہا طواف نساء تو باقی رہ جائے گا۔ فرمایا ہاں میں نے کہا وہ تو فارغ ہونے تک پابند ہے فرمایا ہاں میں نے کہا تمام مناسک ادا کرنے تک اسے ترک کیوں نہ کرے فرمایا ایک ہی عبادت تو اس کی باقی رہ جائے گی جس کا ادا کرنا اس کے لئے آسان ہوگا بہ نسبت سب مناسک ادا کرنے کے، دونوں حدثوں کے خوف سے اگر بجا نہ لائے۔ میں نے کہا اگر اونٹ والا ٹھہرنا نہیں چاہتا اور مہربانی نہیں کرتا۔ فرمایا لوگ اسے مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ عورت کے طاہر ہونے اور مناسک ادا کرنے تک رُکے رہیں۔ (ض)

۳۔ میں نے کہا ایک تمتع والے نے ہلہلہ حج کیا۔ فرمایا جب تک عرفات نہ جائے طواف بیت نہ کرے اگر بغیر کسی علت کے منیٰ میں جانے سے پہلے طواف کرے گا تو وہ طواف شمار نہ ہوگا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر بوڑھا آدمی، بیمار آدمی، عورت یا مجبور منیٰ میں جانے سے پہلے طواف کرے۔ (مو)

﴿ باب ۱۵۹ ﴾

☆(تقديم الطواف للمفرد)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن المفرد للحجّ يدخل مكّة يقدّم طوافه أو يؤخّره فقال: سواء .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن حمّاد بن عثمان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن مفرد الحجّ يقدّم طوافه أو يؤخّره ؟ فقال : هو والله سواء عجّله أو أخّره .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن ابن بكير ، عن زرارة قال: سألت أباجعفر عليه السلام عن مفرد الحجّ يقدّم طوافه أو يؤخّره ، قال : يقدّمه فقال رجل إلى جنبه : لكنّ شيخي لم يفعل ذلك ، كان إذا قدم أقام بفخّ حتّى إذا رجع النّاس إلى منى راح معهم ، فقلت له : من شيخك ؟ قال : عليّ بن الحسين عليهما السلام ، فسألت عن الرَّجل فإذا هو أخو عليّ بن الحسين عليهما السلام لامّه

باب ۱۵۹

تقدیم طواف برائے مفرد

۱۔ میں نے کہا حج مفرد کرنے والا مکہ میں آتا ہے اور طواف کو مقدم کرتا ہے یا موخر فرمایا برابر ہے (موثق)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔

۳۔ میں نے حج مفرد کے متعلق پوچھا ۔ طواف مقدم ہے یا موخر، فرمایا مقدم، ایک شخص جو پہلو میں بیٹھا تھا کہنے لگا لیکن میرا شیخ ایسا نہیں کرتا وہ مقام فخ میں رہتا ہے جب تک لوگ منیٰ جائیں وہ ان کے ساتھ جاتا ہے میں نے کہا تمہارا شیخ کون ہے کہا علی بن الحسینؑ میں نے کہا یہ شخص کون ہے ۔ معلوم ہوا وہ حضرت علی بن الحسینؑ کے سوتیلے بھائی ہیں ۔

﴿باب ۱۶﴾

✿(الخروج الی منی)✿

١ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يكون شيخاً كبيراً أو مريضاً يخاف ضغاط النّاس وزحامهم يحرم بالحجّ ويخرج إلى منى قبل يوم التروية ؟ قال : نعم ، قلت : يخرج الرّجل الصحيح يلتمس مكاناً ويتروّح بذلك المكان ؟ قال : لا ، قلت : يعجّل بيوم ؟ قال : نعم ، قلت : بيومين ؟ قال : نعم ، قلت : ثلاثة ؟ قال : نعم ، قلت : أكثر من ذلك ؟ قال : لا .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : على الإمام أن يصلّي الظهر بمنى ثمّ يبيت بها ويصبح حتّى تطلع الشمس ثمّ يخرج إلى عرفات .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن رفاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته هل يخرج النّاس إلى منى غدوة ؟ قال : نعم إلى غروب الشمس .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا توجّهت إلى منى فقل : «اللّهمّ إيّاك أرجو وإيّاك أدعو فبلّغني أملي وأصلح لي عملي» .

باب ۱۶

منیٰ کو جانا

۱۔ میں نے کہا ایک شخص بہت بوڑھا ہے یا مریض ہے وہ لوگوں کے اژدہام اور کشمکش سے گھبراتا ہے احرام حج باندھتا ہے اور یوم ترویہ سے پہلے منیٰ جاتا ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا ایک تندرست آدمی مکان کی تلاش میں نکلتا ہے اور وہاں پہنچ جاتا ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ایک دن کی تعجیل ہو سکتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا دو دن کی فرمایا ہاں میں نے کہا تین دن کی فرمایا ہاں میں نے کہا اس سے زیادہ فرمایا نہیں (موثق)

۲۔ فرمایا امام ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھتا ہے اور رات کو وہاں رہتا ہے صبح کو سورج نکلنے پر وہاں سے عرفات جاتا ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا کیا لوگ بوقت صبح منیٰ جا سکتے ہیں فرمایا غروب شمس تک (مو)

۴۔ فرمایا منیٰ پہنچو تو کہو۔

لے اللہ میری امید تجھ سے ہے اور میری دعا تجھ سے ہے پس میری امید پوری کر اور میرے عمل کو درست کر۔ (حسن)

﴿ باب ۱۶۱ ﴾

☆(نزول منى وحدودها)☆

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا انتهيت إلى منى فقل : « اللّهمَّ هذه منى وهي ممّا مننت بها علينا من المناسك فأسألك أن تمنَّ علينا بما مننت به على أنبيائك ، فإنّما أنا عبدك وفي قبضتك » ثمَّ تصلّي بها الظّهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والفجر والإمام يصلّي بها الظّهر لا يسعه إلّا ذلك وموسّع عليك أن تصلّي بغيرها إن لم تقدر ثمَّ تدركهم بعرفات ، قال : وحدُّ منى من العقبة إلى وادي محسّر .

باب ۱۶۱

نزول منیٰ اور اس کے حدود

۱۔ فرمایا جب منیٰ پہنچو تو کہو،

اللّهمَّ هذه منى وهي ممّا مننت بها علينا من المناسك فأسألك أن تمنَّ

علينا بما مننت به على أنبيائك ، فإنّما أنا عبدك وفي قبضتك

یا اللہ یہ منیٰ ہے اور اس سے تو نے احسان کیا ہمارے اوپر مناسک کا، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہم پر احسان کر جیسے تو نے اس کی وجہ احسان کیا ہے اپنے انبیاء پر، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے قبضے میں ہوں، پھر ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور صبح کی نماز وہاں پڑھو اور امام وہاں ظہر کی نماز پڑھیں ان کے لئے اس سے زیادہ کی وسعت نہیں تمہارے لئے توسیع ہے کہ اگر قدرت نہیں اس کے علاوہ پڑھنے کی تو نہ پڑھو، پھر لوگوں سے عرفات میں مل جاؤ اور منیٰ کی حد وادی عقبہ سے وادی محسر تک ہے۔

﴿ باب ۱۹۳ ﴾

☆(الغدو الى عرفات وحدودها)☆

١ ـ حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عمّن ذكره، عن أبان، عن إسحاق بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من السنّة ألّا يخرج الإمام من منى إلى عرفة حتّى تطلع الشمس.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن يحيى بن عمران الحلبيّ، عن عبد الحميد الطائيّ قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إنّا مشاة فكيف نصنع؟ قال: أمّا أصحاب الرِّحال فكانوا يصلّون الغداة بمنى وأمّا أنتم فامضوا حتّى تصلّوا في الطريق.

٣ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير؛ وصفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا غدوت إلى عرفة فقل: وأنت متوجّه إليها: «اللّهمّ إليك صمدت وإيّاك اعتمدت ووجهك أردت فأسألك أن تبارك لي في رحلتي وأن تقضي لي حاجتي وأن تجعلني اليوم ممّن تباهي به من هو أفضل منّي» ثمّ تلبّي وأنت غاد إلى عرفات فإذا انتهيت إلى عرفات فاضرب خباك بنمرة ـ ونمرة هي بطن عرنة دون الموقف ودون عرفة ـ فإذا زالت الشمس يوم عرفة فاغتسل وصلّ الظهر والعصر بأذان واحد وإقامتين وإنّما تعجّل العصر وتجمع بينهما لتفرغ نفسك للدّعاء فإنّه يوم دعاء ومسألة؛ قال: وحدّ عرفة من بطن عرنة وثويّة ونمرة إلى ذي المجاز وخلف الجبل موقف.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حمّاد، عن الحلبيّ قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: الغسل يوم عرفة إذا زالت الشمس وتجمع بين الظهر والعصر

بأذان وإقامتين .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ؛ وهشام ابن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قيل له : أيّما أفضل الحرم أو عرفة ؟ فقال : الحرم فقيل : وكيف لم تكن عرفات في الحرم ؟ فقال : هكذا جعلها الله عزَّ وجلَّ .

٦ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن عليِّ بن النعمان عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : حدُّ عرفات من المأزمين إلى أقصى الموقف .

باب ۱۶۲

عرفات میں اگلا دن اور اس کے حدود

۱۔ فرمایا سنت ہے کہ امام منیٰ سے عرفات نہ جائے جب تک سورج نہ نکلے ۔ (مرسل)

۲۔ میں نے کہا پیدل ہوں تو کیا کروں فرمایا جو سواریوں والے ہیں وہ صبح کی نماز منیٰ میں پڑھیں اور تم لوگ چلتے رہو اور نماز صبح راستہ میں پڑھو۔ (ح)

۳۔ فرمایا جب عرفہ میں صبح کرو تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہو «اللّهمّ إليك صمدت وإيّاك اعتمدت ووجهك أردت فأسألك أن تبارك لي في رحلتي وأن تقضي لي حاجتي و أن تجعلني اليوم ممّن تباهي به من هو أفضل منّي

پھر تلبیہ کرو صبح عرفات میں ہو جب عرفات پہنچو تو نمرہ میں ٹھہرو اور نمرہ بطن عرفہ میں ہے موقف کے پاس اور عرفہ کے نزدیک ، جب عرفہ میں زوال شمس ہو جائے تو غسل کرو اور نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور عصر کی نماز میں جلدی کرو اور دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھو تاکہ تم فارغ ہو جاؤ دعا کے لئے کیونکہ یہ دن دعا اور سوال کا ہے فرمایا حد عرفہ بطن عرنہ و ثویہ و نمرہ سے ذی المجاز تک ہے اور پہاڑ کے عقب میں موقف ہے (ح)

۴۔ فرمایا یوم عرفہ غسل کرے جب زوال شمس ہو جائے تو ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھے ایک اذان اور دو اقامت سے (حسن)

۵۔ حضرت سے پوچھا گیا کون افضل ہے حرم یا عرفہ ، فرمایا حرم ، اس نے کہا عرفات حرم میں کیوں نہیں فرمایا اللہ نے اس

گویا ایسی قرار دیا ہے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حد عرفات مازمین سے انتہائی موقف تک ہے (م)

باب ۱۶۳

(قطع تلبية الحاج)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال : الحاجّ يقطع التلبية يوم عرفة زوال الشمس .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قطع رسول الله صلى الله عليه وآله التلبية حين زاغت الشمس يوم عرفة وكان عليّ بن الحسين عليهما السلام يقطع التلبية إذا زاغت الشمس يوم عرفة ؛ قال : أبو عبدالله عليه السلام : فإذا قطعت التلبية فعليك بالتهليل والتحميد والتمجيد والثناء على الله عزّ وجلّ .

باب ۱۶۳

قطع تلبیہ

۱۔ فرمایا حاجی زوال آفتاب کے بعد یوم عرفہ تلبیہ قطع کرے (م)

۲۔ فرمایا زوال آفتاب کے وقت رسول اللہ نے تلبیہ قطع کیا عرفہ کے دن اور علی بن الحسین علیہما السلام تلبیہ کو قطع کرتے تھے جب سورج ڈھلک جاتا عرفہ کے دن، حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تلبیہ بند کرو تو اس کے بعد اللہ کی تہلیل و تحمید و تمجید و ثنا کرو۔ (حسن)

باب ۱۶۴

(الوقوف بعرفة وحدّ الموقف)

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مسمع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : عرفات كلّها موقف وأفضل الموقف سفح الجبل .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا وقفت بعرفات فادن عن الهضاب ـ و الهضاب هي الجبال ـ فإنّ النبيّ صلى الله عليه وآله قال : إنّ أصحاب الأراك لا حجّ لهم ـ يعني الّذين يقفون عند الأراك ـ .

٣ ـ عليّ بن أبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله في الموقف : ارتفعوا عن بطن عرنة ؛ وقال : أصحاب الأراك لاحجّ لهم .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمّد بن اسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قف في ميسرة الجبل فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وقف بعرفات في ميسرة الجبل فلمّا وقف جعل النّاس يبتدرون إخفاف ناقته فيقفون إلى جانبه فنحّاها ففعلوا مثل ذلك فقال : أيّها النّاس إنّه ليس موضع إخفاف ناقتي الموقف و لكن هذا كلّه موقف [وأشار بيده إلى الموقف] و فعل مثل ذلك في المزدلفة ؛ فإذا رأيت خللاً فسدّه بنفسك و راحلتك فإنّ الله عزّ و جلّ يحبّ أن تسدّ تلك الخلال و انتقل عن الهضاب واتّق الأراك فإذا وقفت بعرفات فاحمد الله و هلّله و مجّده واثن عليه و كبّره مائة تكبيرة و اقرء قل هو الله أحد مائة مرّة و تخيّر لنفسك من الدّعاء ما أحببت و اجتهد فإنّه يوم دعاء و مسألة و تعوّذ بالله من الشيطان فإنّ الشيطان لن يذهلك في موضع أحبّ إليه من أن يذهلك في ذلك الموضع و إيّاك أن تشتغل بالنظر إلى النّاس واقبل قبل نفسك وليكن فيما تقول : « اللّهمّ ربّ المشاعر كلّها فكّ رقبتي من النّار وأوسع عليّ من الرّزق الحلال وادرء عنّي شرّ فسقة الجنّ والإنس ، اللّهمّ لاتمكربي ولا تخدعني ولا تستدرجني يا أسمع السامعين ويا أبصر النّاظرين و يا أسرع الحاسبين و يا أرحم الرّاحمين أسألك أن تصلّي على محمّد و آل محمّد و أن تفعل بي كذا و كذا » وليكن فيما تقول و أنت رافع يديك إلى السّماء : « اللّهمّ حاجتي الّتي إن أعطيتها لم يضرّني ما منعتني و إن منعتنيها لم ينفعني ما أعطيتني أسألك خلاص رقبتي من النّار اللّهمّ إنّي عبدك و ملك يدك و ناصيتي بيدك و أجلي بعلمك أسألك أن توفّقني لما يرضيك عنّي وأن تسلم منّي مناسكي الّتي أريتها إبراهيم خليلك و دللت عليها حبيبك

محمداً صلى الله عليه وآله ، وليكن فيما تقول : « اللّهمّ اجعلني ممّن رضيت عمله وأطلت عمره وأحييته بعد الموت حياة طيّبة » .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى ، عن عبدالله بن ميمون قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وقف بعرفات فلمّا همّت الشمس أن تغيب قبل أن تندفع قال : « اللّهمّ إنّي أعوذ بك من الفقر ومن تشتّت الأمر ومن شرّ مايحدث باللّيل والنّهار أمسى ظلمي مستجيراً بعفوك و أمسى خوفي مستجيراً بأمانك و أمسى ذلّي مستجيراً بعزّك و أمسى وجهي الفاني مستجيراً بوجهك الباقي ياخير من سئل ويا أجود من أعطى جلّلني برحمتك وألبسني عافيتك واصرف عنّي شرّ جميع خلقك » ؛ قال عبدالله بن ميمون : و سمعت أبي يقول : « ياخير من سئل و يا أوسع من أعطى و يا أرحم من استرحم » ثمّ سل حاجتك .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن الحسن بن عليّ ، عن صالح بن أبي الأسود ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس في شيء من الدّعاء عشيّة عرفة شيء موقّت .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه قال : رأيت عبدالله بن جندب بالموقف فلم أر موقفاً كان أحسن من موقفه مازال مادّاً يديه إلى السّماء و دموعه تسيل على خدّيه حتّى تبلغ الأرض فلمّا انصرف النّاس قلت له : يا أبا محمّد ما رأيت موقفاً قطّ أحسن من موقفك ، قال : والله مادعوت إلّا لإخواني و ذلك أنّ أبا الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام أخبرني أنّه من دعا لأخيه بظهر الغيب نودي من العرش : ولك مائة ألف ضعف مثله ، فكرهت أن أدع مائة ألف ضعف مضمونة لواحد لا أدري يستجاب أم لا .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن ابن أبي عمير قال : كان عيسى بن أعين إذا حجّ فصار إلى الموقف أقبل على الدّعاء لإخوانه حتّى يفيض النّاس . قال : فقلت له : تنفق مالك و تتعب بدنك حتّى إذا صرت إلى الموضع الّذي تبثّ فيه الحوائج إلى الله عزّ وجلّ أقبلت على الدّعاء لإخوانك وتركت نفسك ؛ قال : إنّي على ثقة من دعوة الملك لي و في شكّ من الدّعاء لنفسي .

٩ ـ أحمد بن محمّد العاصميّ ، عن عليّ بن الحسين السّلميّ ، عن عليّ بن أسباط عن إبراهيم بن أبي البلاد ـ أو عبدالله بن جندب ـ قال . كنت في الموقف فلمّا أفضت لقيت

إبراهيم بن شعيب فسلّمت عليه و كان مصاباً باحدى عينيه و إذا عينه الصّحيحة حمراء كأنّها علقة دم فقلت له : قد أصبت باحدى عينيك و أنا والله مشفق على الاُخرى فلو قصرت من البكاء قليلاً ؛ فقال : والله يا أبا محمّد مادعوت لنفسي اليوم بدعوة ، فقلت : فلمن دعوت ؛ قال : دعوت لإخواني لأنّي سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : من دعا لأخيه بظهر الغيب وكّل الله به ملكاً يقول : ولك مثلاه ، فأردت أن أكون إنّما أدعو لإخواني و يكون الملك يدعولي لأنّي في شكّ من دعائي لنفسي ولست في شكّ من دعاء الملك لي .

١٠ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن النضر بن سويد ، عن عمرو بن أبي المقدام قال : رأيت أبا عبدالله عليه السلام يوم عرفة بالموقف و هو ينادي بأعلى صوته : أيّها النّاس إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان الإمام ثمّ كان عليّ بن أبي طالب ثمّ الحسن ثمّ الحسين ثمّ عليّ بن الحسين ثمّ محمّد بن علي عليهما السلام ثمّ هه فينادي ثلاث مرّات لمن بين يديه و عن يمينه وعن يساره ومن خلفه اثنى عشر صوتاً وقال عمرو : فلمّا أتيت منى سألت أصحاب العربيّة عن تفسير «هه» فقالوا : هه لغة بني فلان : أنا فسألوني . قال : ثمّ سألت غيرهم أيضاً من أصحاب العربيّة فقالوا مثل ذلك .

١١ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن سماعة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا ضاقت عرفة كيف يصنعون ؟ قال : يرتفعون إلى الجبل .

باب ١٦٧

عرفہ میں وقوف اور حد موقف

۱۔ فرمایا کہ عرفات پورا موقف ہے اور افضل موقف زیریں جبل ہے (م‌ن)

۲۔ فرمایا جب عرفات میں وقوف ہو تو سطح بلند پہاڑ سے قریب ہو رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اصحاب کے لئے حج نہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اراک کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ (ض)

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ بطن عرنہ سے بلندی پر رہو اور اصحاب اراک کا حج نہیں ہوتا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا پہاڑ کی بائیں طرف ٹھہرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں وقوف اسی طرح کیا تھا جب لوگ آپ کے ناقہ کو موزہ پہنانے میں جلدی کرنے لگے اور ٹھہرنے میں بھی اس کی ایک طرف پس ناقہ کو روکا لوگوں نے ایسا ہی کیا

تب آپ نے فرمایا لوگو یہ جگہ میرے ناقہ کو موزہ پہننے کی نہیں ہے یہ سب کا سب موقف ہے اور موقف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا یہ کل موقف ہے اور ایسا ہی مزدلفہ میں کیا اگر کوئی خلل دیکھو تو اپنی سواری کو روک لو، خدا پسند کرتا ہے اس روکنے کو پھر منتقل ہو یہ صواب ہے اور بچو ارک سے، جب عرفات میں ٹھہرو تو اللہ کی حمد کرو تہلیل و تمجید و ثنا کرو اور سو بار تکبیر کہو اور سو بار قل ہو اللہ پڑھو پھر جو دعا چاہو کرو اور دیر تک مانگو کیونکہ یہ دن دعا و سوال کا ہے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ شیطان ایسی جگہ تمہیں غافل نہ کر دے جو خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور اپنے کو اس سے بچاؤ کہ لوگوں کی طرف نظر کرو اور اپنے نفس کی طرف توجہ کرو اور یہ کہنا چاہیے۔

اللّهمّ ربّ المشاعر كلّها فكّ رقبتي من النّار وأوسع عليّ من الرّزق الحلال وادرء عنّي شرّ فسقة الجنّ والإنس ، اللّهمّ لاتمكربي ولا تخدعني ولا تستدرجني يا أسمع السامعين ويا أبصر النّاظرين و يا أسرع الحاسبين و يا أرحم الرّاحمين أسألك أن تصلّي على محمّد و آل محمّد و أن تفعل بي

اور یہ بھی کہنا چاہیے درآنحالیکہ تمہارے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوں

اللّهمّ حاجتي الّتي إن أعطيتها لم يضرّني ما منعتني و إن منعتنيها لم ينفعني ما أعطيتني أسألك خلاص رقبتي من النّار اللّهمّ إنّي عبدك و ملك يدك و ناصيتي بيدك و أجلي بعلمك أسألك أن توفّقني لما يرضيك عنّي وأن تسلم منّي مناسكي الّتي أريتها إبراهيم خليلك و دللت عليها حبيبك محمّداً صلّى الله عليه وآله ،

اور یہ بھی کہنا چاہیے۔

اللّهمّ اجعلني ممّن رضيت عمله وأطلت عمره وأحييته بعد الموت حياة طيّبة ،

فرمایا کہ رسول اللہ نے جب عرفات میں قیام کیا تو سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے کہا اللّهمّ إنّي أعوذ بك من الفقر ومن تشتّت الأمر ومن شرّ مايحدث باللّيل والنّهار أمسى ظلمي مستجيراً بعفوك و أمسى خوفي مستجيراً بأمانك و أمسى ذلّي مستجيراً بعزّك و أمسى وجهي الفاني مستجيراً بوجهك الباقي ياخير من سئل ويا أجود من أعطى جلّلني برحمتك وألبسني عافيتك واصرف عنّي شرّ جميع خلقك ،

اور عبداللہ بن میمون نے کہا۔ میں یہ کہتے

۶۔ فرمایا عرفات کی رات سے بہتر دعا کے لئے وقت نہیں۔ (ض)

۷۔ میں نے عبداللہ بن جندب کو موقف میں دیکھا میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا اس کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے تھے رخساروں سے آنسو ڈھلک کر زمین تک پہنچ گئے تھے جب لوگ چلے گئے تو میں نے کہا۔ اے ابو محمد میں نے تم سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا۔ انھوں نے کہا میری دعا صرف اپنے بھائیوں کے لئے تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے غائبانہ دعا اپنے بھائی کے لئے کی۔ تحت عرش سے ندا آئی تمہارے لئے لاکھوں اجر ہیں پس میں نے برا جانا اس امر کو کہ ایک دعا کے عوض اتنا کثیر ثواب جس کا ہوا سے ترک کر دوں میں نہیں جانتا کہ یہ دعا قبول ہوگی یا نہیں۔ (حسن)

۸۔ راوی نے کہا عیسیٰ بن اعین جب حج کرکے موقف میں آئے تو اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہے جب تک لوگ وہاں رہے۔ میں نے کہا تم نے اپنا مال خرچ کیا اور اپنے بدن کو تکلیف دی، جب تم اس مقام پر آئے جہاں اللہ سے حاجتیں بیان کی جاتی ہیں تو تم اپنے بھائیوں کے لئے دعا مانگنے لگے اور اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگتے انھوں نے کہا مجھے دوسروں کے لئے دعا کے قبول ہونے کا یقین ہے اور اپنے میں شک ہے۔ (ض)

۹۔ میں موقف سے جب فارغ ہوا تو ابراہیم بن شعیب سے ملا۔ میں نے ان پر سلام کیا ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور صحیح آنکھ خون کے لوتھڑے کی طرح سرخ ہو رہی تھی، میں نے کہا آپ ایک آنکھ تو دے بیٹھے، مجھے دوسری کا بھی ڈر ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ رونا کچھ کم کر دیں انھوں نے کہا واللہ اے ابو محمد میں اپنے نفس کے لئے کوئی دعا نہیں مانگتا میں نے کہا پھر کس کے لئے انھوں نے کہا اپنے بھائیوں کے لئے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے خدا ایک فرشتہ کو موکل کرتا ہے وہ کہتا ہے اس کا دوگنا تجھ کو ملے گا اس لئے میں نے اپنے بھائیوں کے لئے دعا کی اور ایک فرشتہ میرے لئے دعا کرتا ہے میں اپنے نفس کے لئے (اپنی دعا کے قبول ہونے میں شک) کرتا ہوں اور میرے لئے جو دعا فرشتہ کرتا ہے اس میں مجھے شک نہیں۔ (مجہول)

۱۰۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو روز عرفہ دیکھا کہ بلند آواز سے فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلعم امام تھے ان کے بعد علی ابن ابی طالبؑ تھے ان کے بعد حسنؑ اور ان کے بعد حسینؑ ان کے بعد محمد بن علی ان کے بعد ھہ تین بار آپ نے یہی فرمایا سامنے اور داہنے اور بائیں طرف والوں سے بارہ مرتبہ پیچھے والوں سے عمرو نے کہا جب میں منیٰ میں آیا تو میں نے عرب کے لغت والوں سے لفظ ھہ کے معنی پوچھے ایک نے کہا بنی فلاں کی زبان میں اس کے معنی میں کے ہیں پھر میں نے اور لوگوں سے پوچھا۔ انھوں نے بھی یہی بتایا۔ (ض)

۱۱۔ میں نے کہا اگر وقت عرفہ تنگ ہو جائے تو لوگ کیا کریں فرمایا پہاڑ پر چڑھیں۔ (ض)

﴿باب ۶۵﴾

☆(الافاضة من عرفات)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه‌السلام : متى الإفاضة من عرفات ؟ قال : إذا ذهب الحمرة ـ يعني من الجانب الشرقي ـ .

٢ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه‌السلام : إنّ المشركين كانوا يفيضون من قبل أن تغيب الشمس فخالفهم رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله فأفاض بعد غروب الشمس قال : وقال أبوعبدالله عليه‌السلام إذا غربت الشمس فأفض مع الناس وعليك السكينة والوقار وأفض بالإستغفار فإنّ الله عزّ وجلّ يقول : « ثمّ أفيضوا من حيث أفاض الناس واستغفروا الله إنّ الله غفور رحيم » فإذا انتهيت إلى الكثيب الأحمر عن يمين الطريق فقل : « اللّهمّ ارحم موقفي وزد في علمي وسلّم لي ديني و تقبّل مناسكي » و إيّاك والوجيف الّذي يصنعه الناس فإنّ رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله قال : أيّها الناس إنّ الحجّ ليس بوجيف الخيل ولا إيضاع الإبل ولكن اتّقوا الله وسيروا سيراً جميلاً ، لاتوطئوا ضعيفاً ولاتوطئوا مسلماً وتوءّدوا واقتصدوا في السير فإنّ رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله كان يكفّ ناقته حتّى يصيب رأسها مقدّم الرّجل ويقول أيّها الناس عليكم بالدّعة فسنّة رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله تتّبع ، قال معاوية : و سمعت أباعبدالله عليه‌السلام يقول : « اللّهمّ أعتقني من النار » وكرّرها حتّى أفاض ، فقلت : ألا تفيض فقد أفاض النّاس ؟ فقال : إنّي أخاف الزّحام و أخاف أن أشرك في عنت إنسان .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عثمان بن عيسى ، عن هارون بن خارجة قال : سمعت أباعبدالله عليه‌السلام يقول في آخر كلامه حين أفاض : « اللّهمّ إنّي أعوذ بك أن أظلم أو اُظلم أو أقطع رحماً أو اُوذي جاراً » .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، و أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن ضريس الكناسي ، عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : سألته عن رجل أفاض من عرفات قبل أن تغيب الشمس ، قال : عليه بدنة ينحرها يوم النحر فان لم يقدر

صام ثمانية عشر يوماً بمكّة أو في الطريق أو في أهله .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يوكّل الله عزّ وجلّ ملكين بمأزمي عرفة فيقولان : سلّم سلّم .

٦ ـ وعنه ، عن عليّ بن النّعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ملكان يفرّجان للناس ليلة مزدلفة عند المأزمين الضيّقين .

باب ۱۶۵

عرفات سے چلنا

۱۔ میں نے حضرت سے کہا عرفات سے کب چلیں فرمایا جب مشرق کی سرخی غائب ہو جائے۔ (موثق)

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سورج غروب ہو جائے تو لوگوں کے ساتھ چل دو مگر سکینہ اور وقار کے ساتھ اور استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چلو جس طرف لوگ چلیں اور اللہ سے استغفار کرو بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔ جب کثیب احمر پر پہنچو جو راستہ کے داہنی طرف ہے تو کہو خداوندا میرے موقف پر رحم کر، میرے علم میں زیادتی کر اور میرے دین کو سالم رکھ اور مناسک کو قبول کر، اور تیز چلانے سے اونٹوں کے بچو رسول اللہ نے فرمایا ہے لوگو حج نہ تو گھوڑوں کی دوڑ ہے نہ اونٹوں کی بھاگ بلکہ اللہ سے ڈرو اور چلو آہستہ آہستہ، نہ تو کسی ضعیف کو کچلو اور نہ کسی مسلمان کو پامال کرو بلکہ درمیانی چال اختیار کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ کو اس طرح روکتے تھے کہ اس کا سر پیروں سے مل جاتا تھا اور فرماتے تھے لوگو ہلکی چال چلو، پس سنت رسولؐ کا اتباع کرنا چاہیے۔ معاویہ نے کہا حضرت ابوعبداللہ کو میں نے فرماتے سنا ، یا اللہ مجھے نار سے آزاد کر، جب چلتے یہی فرماتے۔ میں نے کہا لوگ چلنے لگے آپ کیوں نہیں چلتے۔ فرمایا میں ہجوم سے ڈرتا ہوں مجھے خوف ہے کہ میں کسی انسان کو تکلیف دینے میں شریک نہ ہو جاؤں۔ (حسن)

۳۔ روانگی کے وقت میں نے آخر بار حضرت کو فرماتے سنا یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے اور قطع رحم کرنے یا کسی پڑوسی کو ستانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ (موثق)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص قبل غروب آفتاب عرفات سے چل پڑا۔ فرمایا اس کو ایک بدنہ قربانی کے دن نحر کرنا ہوگا اور اس کا مقدور نہ ہو تو اٹھارہ دن مکہ میں یا راستہ میں یا اپنے گھر جا کر روزے رکھے۔ (م)

۵۔ فرمایا اللہ تعالیٰ عرفات کے ایک تنگ مقام پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے جو کہتے ہیں سلامتی سے سلامتی سے۔ (م)

-۲ فرمایا دو فرشتے لوگوں کے لئے مزدلفہ کی رات میں کشادگی پیدا کرتے ہیں دو تنگ راستوں میں۔(م)

﴿ باب ﴾ ۱۲۶

﴿ ليلة المزدلفة والوقوف بالمشعر والافاضة منه و حدوده ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية ؛ و حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : لا تصلِّ المغرب حتّى تأتي جمعاً فتصلّي بها المغرب والعشاء الآخرة بأذان واحد و إقامتين و أنزل ببطن الوادي عن يمين الطريق قريباً من المشعر و يستحبُّ للصرورة أن يقف على المشعر الحرام و يطأه برجله ولا يجاوز الحياض ليلة المزدلفة و يقول : « اللّهمَّ هذه جمع ، اللّهمَّ إنّي أسألك أن تجمع لي فيها جوامع الخير ، اللّهمَّ لاتؤيسني من الخير الّذي سألتك أن تجمعه لي في قلبي وأطلب إليك أن تعرِّفني ماعرَّفت أولياءك في منزلي هذا وأن تقيني جوامع الشرِّ » وإن استطعت أن تحيي تلك اللّيلة فافعل فإنّه بلغنا أنَّ أبواب السماء لاتغلق تلك اللّيلة لأصوات المؤمنين ، لهم دويٌّ كدويِّ النّحل يقول الله جلَّ ثناؤه : أنا ربّكم و أنتم عبادي أدَّيتم حقّي وحقٌّ عليَّ أن أستجيب لكم فيحطُّ الله تلك اللّيلة عمّن أراد أن يحطَّ عنه ذنوبه و يغفر لمن أراد أن يغفر له .

٢ ـ أبوعليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان ، عن عنبسة بن مصعب قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرَّكعات الّتي بعد المغرب ليلة المزدلفة ، فقال : صلّها بعد العشاء أربع ركعات .

٣ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليٍّ ، عن أبان بن عثمان ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يستحبُّ للصرورة أن يطأ المشعر الحرام و أن يدخل البيت .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام : قال : أصبح على طهر بعد ماتصلّي الفجر فقف إن شئت قريباً من الجبل و إن شئت حيث شئت فإذا وقفت فاحمدالله و اثن عليه و اذكر من آلائه و بلائه ماقدرت عليه وصلِّ على النبيِّ صلى الله عليه وآله وليكن من قولك : « اللّهمَّ ربَّ المشعر الحرام فكَّ رقبتي

من النّار وأوسع عليّ من رزقك الحلال وادرء عنّي شرّ فسقة الجنّ والانس ، اللّهمّ أنت خير مطلوب إليه و خير مدعوّ و خير مسؤول ولكلّ وافد جائزة فاجعل جائزتي في موطني هذا أن تقيلني عثرتي و تقبل معذرتي و أن تجاوز عن خطيئتي ثمّ اجعل التقوى من الدّنيا زادي، ثمّ أفض حين يشرق لك ثبير وترى الإبل موضع إخفافها .

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام أيّ ساعة أحبّ إليك أن أفيض من جمع ؟ فقال : قبل أن تطلع الشّمس بقليل فهي أحبّ السّاعات إليّ ، قلت : فإن مكثنا حتّى تطلع الشمس ، قال : ليس به بأس .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تجاوز وادي محسّر حتّى تطلع الشّمس .

باب ۱۲۲

شب مزدلفہ

۱۔ فرمایا حضرت نے مت ملاؤ مغرب کو جب تم تمام جمع ہو جاؤ تو مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور بطن وادی میں راستہ کے دائیں طرف مشعر کے قریب اترو اور ہر دردہ کے لیے مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں وقوف کرے اور اپنے پیروں سے اس پر چلے اور شب مزدلفہ تبافن سے آگے نہ بڑھے اور کہے یا اللہ یہ مجمع ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لیے نیکیوں کو جمع کر یا اللہ جس نیکی کا میں نے تجھ سے سوال کیا ہے اس سے مایوس نہ کر اور اس کو میرے دل میں جمع کر دیا تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معرفت کرا مجھے اس منزل میں اس چیز کی جس کی معرفت کرائی ہے تو نے اپنے اولیاء کو اور مجھ کو بچا شر کی جمع کرنے والی چیز سے ، اور حضرت نے فرمایا اگر طاقت ہو تو اس رات کو عبادت میں گزارو ، ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ اس رات کو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان مومنین کی آوازوں کے لیے جن کی آوازوں کی گونج شہد کی مکھیوں کی طرح ہوتی ہے اور اللہ فرماتا ہے میرے اوپر فرض ہے کہ میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں میں تمہارا رب ہوں تم نے میرا حق ادا کیا ، پس اللہ گناہ معاف کرتا ہے اس کے جو گناہ معاف کرانا چاہے اور بخشتا ہے اسے جو بخشوانا چاہتا ہو ۔ (م)

۲۔ میں نے کہا شب مزدلفہ بعد مغرب کتنی رکعتیں پڑھے فرمایا بعد عشاء چار رکعت ۔ (ض)

۳۔ فرمایا صرورہ کے لیے مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں چلے اور بیت اللہ میں داخل ہو۔ (م)

۴۔ فرمایا صبح کر و طہارت کے ساتھ نماز صبح پڑھنے کے بعد اور اگر چاہو تو قریب جبل ٹھہرو یا پھر جہاں چاہو۔ پس جب ٹھہرو تو اللہ کی حمد و ثنا کرو اور اس کی نعمتوں اور بلاؤں کو یاد کرو جتنی تم میں طاقت ہو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور یہ کہنا چاہیے

اللّهم ربّ المشعر الحرام فكّ رقبتي من النّار وأوسع عليّ من رزقك الحلال وادرء عنّي شرّ فسقة الجنّ والإنس ، اللّهمّ أنت خير مطلوب إليه و خير مدعوّ و خير مسؤول ولكلّ وافد جائزة فاجعل جائزتي في موطني هذا أن تقيلني عثرتي و تقبل معذرتي و أن تجاوز عن خطيئتي ثمّ اجعل التقوى من الدّنيا زادي

یا اللہ، اے مشعر الحرام کے رب میری گردن نار دوزخ سے آزاد کر اور رزق حلال کو زیادہ کر اور فاسق جن و انس کے شر کو مجھ سے دور رکھ، یا اللہ تو سب سے بہتر طلب کرنے والوں کو دینے والا ہے، سب سے بہتر دعاؤں کا سننے والا ہے، سب سے بہتر سوال کا پورا کرنیوالا ہے ہر آنیوالے کے لیے تیرے یہاں انعام ہے، میرے لیے بھی اس مقام پر انعام قرار دے اور میری لغزشوں کو دور کر اور میری معذرت قبول کر اور میری خطاؤں سے درگزر کر اور دنیا کا زاد راہ میرے لیے تقویٰ کو قرار دے پھر چل پڑو جب کوہ بشیر دکھائی دے تو یہ جگہ اونٹوں کو موزہ پہنانے کی ہے (یعنی سفر کے لیے اونٹوں کو تیار کرنا) (حسن)

۵۔ میں نے کہا کونسا وقت آپ کے نزدیک چلنے کے لیے بہتر ہے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے میرے نزدیک یہ بہترین وقت ہے میں نے کہا اگر طلوع تک ٹھہر جائیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (موثق)

۶۔ فرمایا وادی محسر سے مت گزرو جب تک طلوع شمس نہ ہو۔ (حسن)

﴿باب ۱۶۴﴾

﴿السعي في وادي محسر﴾

١ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ؛ وغيره عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال لبعض ولده : هل سعيت في وادي محسّر فقال : لا ، قال : فأمره أن يرجع حتّى يسعى ، قال : فقال له ابنه : لا أعرفه ، فقال له : سل النّاس .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن بعض أصحابنا قال : مرّ رجل بوادي محسّر فأمره أبوعبدالله عليه السلام بعد الانصراف إلى مكّة أن يرجع فيسعى .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

ابن أبي عمير، وصفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا مررت بوادي محسّر ـ وهو واد عظيم بين جمع ومنى وهو إلى منى أقرب ـ فاسع فيه حتّى تجاوزه فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله حرّك ناقته وقال: «اللّهمّ سلّم لي عهدي واقبل توبتي وأجب دعوتي واخلفني فيمن تركت بعدي».

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن محمّد بن إسماعيل، عن أبي الحسن عليه السلام قال: الحركة في وادي محسّر مائة خطوة.

٥ ـ محمّد بن يحيى؛ وغيره، عن أحمد بن محمّد؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن عليّ بن النعمان، عن عبدالله بن مسكان، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: حدّ المزدلفة من محسّر إلى المأزمين.

٦ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمّار، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن حدّ جمع، قال: ما بين المأزمين إلى وادي محسّر.

٧ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين؛ وعدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد جميعاً، عن ابن أبي نصر، عن سماعة قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إذا كثر النّاس بجمع وضاقت عليهم كيف يصنعون؟ قال: يرتفعون إلى المأزمين.

٨ ـ أحمد بن محمّد العاصميّ، عن عليّ بن الحسن التيمليّ، عن عمرو بن عثمان الأزديّ، عن محمّد بن عذافر عن عمر بن يزيد قال: الرّمل في وادي محسّر قدر مائة ذراع.

باب ۱۶۷

وادیٔ محسر میں سعی

۱۔ حضرت نے اپنے ایک لڑکے سے فرمایا تم نے وادیٔ محسر کی سعی کی انھوں نے کہا نہیں، فرمایا پلٹ کر جاؤ اور سعی کر کے آؤ صاحبزادہ نے کہا میں اس کو نہیں جانتا، فرمایا لوگوں سے پوچھ لینا۔

۲۔ ایک شخص وادی محسر سے گزرا حضرت ابوعبداللہ نے اس کے مکہ میں آنے کے بعد فرمایا پلٹ کر جاؤ اور سعی کرو۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا جب تم وادیٔ محسر سے گزرو تو سعی کرو یہ بہت بڑی وادی ہے جمع اور منیٰ کے درمیان، وہ منیٰ سے زیادہ قریب

ہے۔ رسول اللہ صلعم نے حرکت دی اپنے ناقہ کو اور فرمایا اللہ میرے عہد کو برقرار رکھ اور میری توبہ کو قبول کر اور میری دعا قبول کر اور میرا خلیفہ بنا جو میں نے چھوڑا ہے اپنے بعد (حسن)

۴۔ وادی محسر میں سو قدم چلے (حسن)

۵۔ فرمایا حد مزدلفہ محسر سے مازمین تک ہے۔ (م)

۶۔ فرمایا جمع کی حد مازمین سے وادی محسر تک ہے (موثق)

۷۔ میں نے کہا جب لوگ جمع میں زیادہ ہو جائیں اور جگہ تنگ ہو فرمایا مازمین پر چڑھ جائیں۔ (موثق)

۸۔ وادی محسر میں ریت سو ہاتھ تک ہے۔ (مجہول)

﴿باب ١٦٨﴾

✿(من جهل أن يقف بالمشعر)✿

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن حمّاد بن عثمان ، عن محمّد بن حكيم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الرَّجل الأعجميّ والمرأة الضّعيفة يكونان مع الجمّال الأعرابيّ فإذا أفاض بهم من عرفات مرَّ بهم كما مرَّ بهم إلى منى و لم ينزل بهم جمعاً ، فقال : أليس قد صلّوا بها فقد أجزأهم ، قلت : و إن لم يصلّوا بها ؟ قال : ذكروا الله فيها فإن كانوا ذكروا الله فيها فقد أجزأهم .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : جعلت فداك إنَّ صاحبيَّ هذين جهلا أن يقفا بالمزدلفة ؟ فقال : يرجعان مكانهما فيقفان بالمشعر ساعة ، قلت : فإنّه لم يخبرهما أحدٌ حتّى كان اليوم وقد نفر النّاس ، قال : فنكس رأسه ساعة ثمَّ قال : أليسا قد صلّيا الغداة بالمزدلفة ؟ قلت : بلى ، فقال : أليسا قد قنتا في صلاتهما ؟ قلت : بلى ، فقال : تمَّ حجّهما ، ثمَّ قال : المشعر من المزدلفة والمزدلفة من المشعر و إنّما يكفيهما اليسير من الدُّعاء .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجلٌ أفاض من عرفات فمرَّ بالمشعر فلم يقف حتّى انتهى إلى منى ورمى الجمرة ولم يعلم حتّى ارتفع النّهار ؟ قال : يرجع إلى المشعر فيقف به ثمَّ يرجع فيرمي الجمرة .

٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية

ابن عمار قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: ماتقول في رجل أفاض من عرفات فأتى منى؟ قال: فليرجع فيأتي جمعاً فيقف بها و إن كان النّاس قد أفاضوا من جمع.

٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن محمّد بن يحيى الخثعمي، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال: في رجل لم يقف بالمزدلفة ولم يبت بها حتّى أتى منى فقال: ألم ير النّاس [و] لم ينكر منى حين دخلها؟ قلت: فإن جهل ذلك؟ قال: يرجع، قلت: إنّ ذلك قد فاته؟ فقال: لابأس.

٦ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن عليّ بن رئاب، عن حريز، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من أفاض من عرفات مع النّاس ولم يلبث معهم بجمع و مضى إلى منى متعمّداً أو مستخفّاً فعليه بدنة.

باب

جو وقوف مشعر سے ناواقف ہو

۱۔ میں نے کہا ایک عجمی مرد کے ساتھ ایک ضعیفہ تھی وہ دونوں ایک جمال عربی کے ساتھ تھے جب عرفات سے چلے تو گزر گئے ان کے ساتھ جیسے منیٰ کی طرف گئے تھے مقام جمع میں نہ اُترے اگر انھوں نے نماز پڑھ لی تھی تو کافی ہے۔ میں نے کہا اگر نہیں پڑھی۔ فرمایا اگر ذکر خدا کر لیا ہے تو بھی کافی ہے۔ (ض)

۲۔ میں نے کہا میرے دو ساتھی مزدلفہ میں ٹھہرے، فرمایا وہ لوٹ کر جائیں اور مشعر میں کچھ دیر توقف کریں۔ میں نے کہا اگر ان کو کسی نے بتایا ہی نہ ہو تا اینکہ وہ دن گزر گیا اور لوگ وہاں سے چلے گئے حضرت نے تھوڑی دیر سر جھکایا پھر انھوں نے صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھی تھی۔ میں نے کہا ہاں فرمایا تو ان دونوں کا حج پورا ہو گیا پھر فرمایا مزدلفہ اور مشعر ایک ہی ساتھ ہیں اور ان کو تھوڑی دیر دعا کرنا بھی کافی ہوتا۔ (ض)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا، مشعر کی طرف سے گزرا مگر ٹھہرا نہیں اور منیٰ چلا گیا اور رمی جمرات کی اور اس کو علم نہ ہوا تا اینکہ دن چڑھ گیا فرمایا وہ لوٹ کر جائے اور وہاں ٹھہرے پھر لوٹ کر آئے اور رمی جمرات کرے (موثق)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا اور منیٰ آیا فرمایا وہ لوٹ جائے اور جمع میں آئے اور وہاں ٹھہرے اگرچہ لوگ جمع سے چلے گئے ہوں۔ (مجہول)

۵۔ ایک شخص نے مزدلفہ میں قیام نہ کیا اور وہاں شب باش نہ ہوا اور منیٰ چلا آیا۔ فرمایا کیا اس نے اور لوگوں کو جاتے نہیں دیکھا تھا اور اس نے منیٰ سے انکار نہیں کیا جب اس میں داخل ہوا۔ میں نے کہا وہ اس مسئلہ سے جاہل تھا۔ فرمایا وہ لوٹ جائے میں نے کہا

یہ موقع تو اس سے جاتا رہا۔ فرمایا تو مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا جو شخص عرفات سے لوگوں کے ساتھ چلے اور ان کے ساتھ تو (جمع میں) نہ ٹھہرے اور ایسا عمداً یا استخفافاً کرے تو اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے۔ (حسن)

﴿ باب ٦٩ ﴾

☆(من تعجل من المزدلفة قبل الفجر)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليّ بن رئاب ، عن مسمع ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل وقف مع الناس بجمع ثمَّ أفاض قبل أن يفيض الناس قال : إن كان جاهلاً فلا شيء عليه و إن كان أفاض قبل طلوع الفجر فعليه دم شاة .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أبان بن عثمان ، عن سعيد السمّان قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله عجّل النساء ليلاً من المزدلفة إلى منى و أمر من كان منهنَّ عليها هدي أن ترمي ولا تبرح حتّى تذبح ومن لم يكن عليها منهنَّ هدي أن تمضي إلى مكّة حتّى تزور .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليهما السلام قال : لابأس بأن يفيض الرَّجل بليل إذا كان خائفاً .

٤ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : أيّما امرأة أو رجل خائف أفاض من المشعر الحرام ليلاً فلابأس فليرم الجمرة ثمَّ ليمض و ليأمر من يذبح عنه و تقصّر المرأة و يحلق الرجل ثمَّ ليطف بالبيت وبالصّفا و المروة ثمَّ ليرجع إلى منى فإن أتى منى ولم يذبح عنه فلابأس أن يذبح هو وليحمل الشعر إذا حلق بمكّة إلى منى وإن شاء قصّر إن كان قد حجَّ قبل ذلك .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أبي المغراء ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : رخّص رسول الله صلى الله عليه وآله للنّساء و الصّبيان أن يفيضوا بليل ويرموا الجمار بليل وأن يصلّوا الغداة في منازلهم فإن خفن الحيض مضين إلى مكّة و وكّلن من يضحّي عنهنَّ .

٦ ـ أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن عبد الله بن مسكان ، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : لا بأس بأن تقدم النساء إذا زال الليل فيقفن عند المشعر الحرام ساعة ، ثم ينطلق بهن إلى منى فيرمين الجمرة ، ثم يصبرن ساعة ، ثم يقصرن و ينطلقن إلى مكة فيطفن إلا أن يكن يردن أن يذبح عنهن فإنهن يوكلن من يذبح عنهن .

٧ ـ وعنه ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام: جعلت فداك معنا نساء فأفيض بهن بليل ؟ قال : نعم تريد أن تصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ قال : قلت : نعم ، فقال : أفض بهن بليل ولا تفض بهن حتى تقف بهن بجمع ثم أفض بهن حتى تأتي بهن الجمرة العظمى فيرمين الجمرة فإن لم يكن عليهن ذبح فليأخذن من شعورهن ويقصرن من أظفارهن و يمضين إلى مكة في وجوههن ويطفن بالبيت ويسعين بين الصفا و المروة ثم يرجعن إلى البيت و يطفن أسبوعاً ، ثم يرجعن إلى منى وقد فرغن من حجهن ، و قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله أرسل معهن أسامة .

٨ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، و غيره ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : رخص رسول الله صلى الله عليه وآله للنساء والضعفاء أن يفيضوا من جمع بليل وأن يرموا الجمرة بليل فإن أرادوا أن يزوروا البيت وكلوا من يذبح عنهم .

باب ۱۹۶

مزدلفہ سے قبل فجر چلنا

۱۔ جو لوگوں کے ساتھ جمع میں ٹھہرا اور لوگوں سے پہلے چل دیا پس اگر جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر عالم ہو کر چلا گیا تو اس پر ایک بکرے کی قربانی ہے۔ (ح)

۲۔ فرمایا کہ حضرت رسولؐ خدا جلدی کرتے تھے عورتوں کو مزدلفہ سے منیٰ لے جانے میں اور جن عورتوں پر ہدی ہوتی تھی ان کو حکم دیتے کہ وہ رمی نہ کریں جب تک قربانی نہ کر لیں اور جن پر قربانی نہ ہوتی ان کو حکم مکہ جانے کا دیتے تاکہ وہ زیارت کعبہ کریں۔ (م)

۳۔ فرمایا اگر کوئی خائف ہو تو کوئی حرج نہیں اگر وہ رات ہی کو چل دے۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا اگر کوئی مرد یا عورت خائف ہو اور مشعر الحرام سے رات ہی میں چل دے تو کوئی حرج نہیں اور رمی جمرات کرے اور کسی سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کر دے اور عورت بال کٹوائے اور مرد سر منڈوائے پھر طواف بیت کرے اور صفا و مروہ میں سعی کرے پھر منیٰ کی طرف آئے اگر منیٰ جا کر معلوم ہو کہ اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا گیا تو خود ذبح کرے اور مشعر جانے جب سر منڈائے مکہ میں تو منیٰ جائے اور اگر چاہے تو بال کٹوائے اگر اس سے پہلے حج کر لیا ہے۔ (ح)

۵۔ رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور بچوں کو کہ وہ رات ہی کو چل دیں اور رات ہی کو رمی جمرات کریں اور صبح کی نماز اپنی منزلوں پر پڑھیں اور عورتوں کو حیض کا خوف ہو تو وہ مکہ جائیں اور کسی کو اپنی طرف سے قربانی کے لئے معین کریں۔ (ض)

۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں جب رات قریب زوال ہو تو عورتوں کو آگے بھیج دیں وہ مشعر الحرام میں توقف کریں ایک گھڑی پھر وہاں سے منیٰ کی طرف جائیں رمی جمرات کریں پھر ذرا ٹھہریں بال کٹوائیں پھر مکہ کی طرف جائیں طواف کریں مگر ایسی صورت میں کہ چاہیں ان کی طرف سے کوئی قربانی کرے تو اسے اپنی طرف سے معین کریں۔ (ض)

۷۔ میں نے کہا میرے ساتھ عورتیں ہیں میں رات کو ان کے ساتھ چل دیتا ہوں فرمایا تم ایسا ہی کرتے ہو جیسا رسول اللہ نے کیا تھا میں نے کہا صحیح ہے فرمایا ان کے ساتھ رات کو جاؤ لیکن ان کے ساتھ ٹھہرو نہیں، تم ان کے ساتھ جمع میں ٹھہرو، پھر ان کے ساتھ جمرہ عقبہ پر آؤ وہ وہاں رمی جمرہ کریں اگر ان کو قربانی دینا نہیں ہے تو بال کٹوائیں، ناخن تراشیں اور مکہ چل جائیں اور طواف بیت کریں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں پھر بیت کی طرف آئیں اور سات بار طواف کریں پھر منیٰ کی طرف لوٹیں بس حج ان کا تمام ہو گیا۔ فرمایا رسول اللہ نے عورتوں کے ساتھ اسامہ کو بھیجا تھا۔ (ح)

۸۔ فرمایا رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور کمزوروں کو کہ جمع سے رات ہی میں چلے جائیں اور رات ہی کو رمی جمرات کریں اور اگر بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ رکھتی ہوں تو اپنی طرف سے کسی کو قربانی کرنے کے لئے معین کریں۔ (حسن)

﴿باب﴾

☆(من فاته الحج)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب عن داود الرقّي قال : كنت مع أبي عبدالله عليه‌السلام بمنى إذ جاء رجلٌ فقال : إنّ قوماً قدموا يوم النحر وقد فاتهم الحجّ فقال : نسأل الله العافية وأرى أن يهريق كلّ واحد منهم دم شاة ويحلّون وعليهم الحجّ من قابل إن انصرفوا إلى بلادهم وإن أقاموا

حتّى تمضي أيّام التشريق بمكة ثمّ يخرجوا إلى وقت أهل مكّة و أحرموا منه و اعتمروا فليس عليهم الحجّ من قابل .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أدرك جمعاً فقد أدرك الحجّ وقال : أيّما قارن أو مفرد أو متمتّع قدم وقد فاته الحجّ فليحلّ بعمرة وعليه الحجّ من قابل ؛ قال : و قال في رجل أدرك الإمام و هو بجمع فقال : إن ظنّ أنّه يأتي عرفات فيقف بها قليلاً ثمّ يدرك جمعاً قبل طلوع الشمس فليأتها وإن ظنّ أنّه لا يأتيها حتّى يفيضوا فلا يأتها وليقم بجمع فقد تمّ حجّه .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أدرك المشعر الحرام يوم النحر من قبل زوال الشمس فقد أدرك الحجّ .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن عبدالله ابن المغيرة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أدرك المشعر الحرام وعليه خمسة من الناس قبل أن تزول الشمس فقد أدرك الحجّ .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أدرك المشعر الحرام و عليه خمسة من الناس فقد أدرك الحجّ .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال : تدري لم جعل ثلاث هنا ؟ قال : قلت : لا قال : فمن أدرك شيئاً منها فقد أدرك الحجّ .

باب

جس کا حج فوت ہو جائے

۱ - میں حضرت کے ساتھ تھا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ کچھ لوگ قربانی کے دن آئے اور ان کا حج فوت ہوگیا فرمایا امام اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک بکری ذبح کر کے محل ہو جانا چاہیے اور اگلے سال حج کرنا چاہیے اگر وہ

اپنے شہروں کو پلٹ جائیں اور اگر قیام کریں تو یہاں تک کہ ایام تشریق (عید کے بعد تین دن) مکہ میں گزریں پھر وہ اہل مکہ کے وقت پر عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کریں تو ان پر اگلے سال حج نہ ہوگا۔ (مختلف فیہ)

۲۔ فرمایا جو جمع کو پہنچ جائے اس نے حج کو پالیا اور فرمایا جو حج قران یا حج مفرد یا حج تمتع کے لئے آئے اور حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے بعد محل ہو جائے۔ اگلے سال اسے حج کرنا ہوگا اور اس کے بارے میں فرمایا جو ان دنوں کو پائے وہ جمع میں ہو فرمایا اگر اس کو یہ گمان ہو کہ وہ عرفات میں کچھ دیر ٹھہر سکے گا، پھر جمع میں آ جائے گا طلوع شمس سے پہلے تو آ جائے اور اگر یہ گمان ہو کہ وہ نہیں آپائے گا تو وہاں نہ جائے لوگوں کے جانے تک تو جمع میں قیام کرے اس کا حج پورا ہو گیا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا جو مشعر الحرام پہنچ گیا روز قربانی زوال آفتاب سے پہلے تو اس کا حج پورا ہو گیا (حسن)

۴۔ فرمایا جس نے مشعر الحرام کو پالیا روز زوال آفتاب سے قبل پانچ آدمی بھی (حفاظت کے لئے) اس کے پاس ہوں تو اس نے حج کو پالیا۔ (موثق)

۵۔ ترجمہ نمبر ۳ میں ہے (م)

۶۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ وقوف کے تین مقام کیوں رکھے گئے ہیں میں نے کہا نہیں فرمایا ان میں سے جس نے تھوڑا سا ٹھہراؤ بھی پالیا اس نے حج کو پالیا۔ (حسن)

﴿ باب ۱۸۱ ﴾

✿(حصى الجمار من أين تؤخذ ومقدارها)✿

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : خذ حصى الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بمنى أجزأك .

٢ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن مثنّى الحنّاط عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الحصى الّتي يرمى بها الجمار ، فقال : تؤخذ من جمع و تؤخذ بعد ذلك من منى .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن ربعيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : خذ حصى الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بمنى أجزأك .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : التقط الحصى ولا تكسرنَّ منهنَّ

شيئاً .

٥ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : حصى الجمار إن أخذته من الحرم أجزأك و إن أخذته من غير الحرم لم يجزئك ، قال : وقال : لاترمي الجمار إلّا بالحصى .

٦ - ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في حصى الجمار قال : كره الصمّ منها وقال : خذ البرش .

٧ - عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : حصى الجمار تكون مثل الأنملة ولاتأخذها سوداء ولا بيضاء ولاحمراء خذها كحلية منقطة تخذفهنّ خذفاً و تضعها على الإبهام و تدفعها بظفر السبّابة و ارمها من بطن الوادي و اجعلهنّ عن يمينك كلّهنّ و لاترم على الجمرة و تقف عند الجمرتين الأوليين ولا تقف عند جمرة العقبة .

٨ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن حنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يجوز أخذ حصى الجمار من جميع الحرم إلّا من المسجد الحرام و مسجد الخيف .

٩ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن محمّد بن عيسى ، عن ياسين الضّرير ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته من أين ينبغي أخذ حصى الجمار قال : لاتأخذه من موضعين : من خارج الحرم و من حصى الجمار ولا بأس بأخذه من سائر الحرم .

باب ١٨

جمار کے سنگریزے کہاں سے لئے جائیں

۱۔ جمار کی کنکریاں مقام جمع سے لی جائیں اور اگر تم نے منیٰ میں تر کر لیں تو کافی ہے (حسن)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (ق)

۳۔ مضمون واحد (حسن)

۴۔ کنکریاں چنو اور اس کا کوئی حصہ توڑو نہیں (ح)

۵۔ فرمایا اگر کنکریاں حرم سے لی گئی ہیں تو کافی ہیں ورنہ نہیں اور فرمایا جمار کو سنگسار نہ کرو مگر کنکریوں سے (حسن)

۶۔ فرمایا سنت کنکریاں مکروہ ہیں اور فرمایا نقطہ دار لو (حسن)

۷۔ فرمایا کنکریاں مثل انگلی کے ہوں۔ کالی، سفید اور سرخ نہ لو، نقطہ دار ہوں انگوٹھے پر رکھو اور انگشت سبابہ کے ناخن سے مارو۔ اوپر جمرہ کے نہ جاؤ بلکہ بطن وادی سے مارو، تمام کنکریاں داہنے ہاتھ سے مارو اور جمرہ پر جا کر نہ مارو، پہلے دو جمروں کے پاس کھڑے ہو جمرہ عقبہ کے پاس نہ کھڑے ہو۔ (موثق)

۸۔ فرمایا جائز ہے کنکریاں لینا تمام حرم سے مگر مسجد الحرام اور مسجد خیف سے نہ لی جائیں (موثق)

۹۔ فرمایا دو جگہوں سے کنکریاں نہ لو اوّل حرم کے باہر سے دوسرے جمروں پر سے، باقی تمام حرموں سے لے سکتے ہو (مجہول)

﴿ باب ﴾

☆(يوم النحر ومبتدء الرمي وفضله)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: خذ حصى الجمار ثمّ ائت الجمرة القصوى الّتي عند العقبة فارمها من قبل وجهها ولا ترمها من أعلاها وتقول والحصى في يدك : « اللّهمّ هؤلاء حصياتي فأحصهنّ لي وارفعهنّ في عملي » ثمّ ترمي و تقول مع كلّ حصاة : « الله أكبر ، اللّهمّ ادحر عنّي الشيطان اللّهمّ تصديقاً بكتابك و على سنّة نبيّك صلى الله عليه وآله ، اللّهمّ اجعله حجّاً مبروراً و عملاً مقبولاً وسعياً مشكوراً و ذنباً مغفوراً » وليكن فيما بينك و بين الجمرة قدر عشرة أذرع أو خمسة عشر ذراعاً فإذا أتيت رحلك و رجعت من الرّمي فقل : « اللّهمّ بك وثقت و عليك توكّلت فنعم الرّبّ ونعم المولى و نعم النصير » . قال : و يستحبّ أن يرمي الجمار على طهر .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل بن درّاج ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن رمي الجمرة يوم النحر مالها ترمى وحدها ولا ترمى من الجمار غيرها يوم النحر ؟ فقال : قد كنّ يرمين كلّهنّ و لكنّهم تركوا ذلك ، فقلت له : جعلت فداك فأرميهنّ ؟ قال : لا ترمهنّ أما ترضى أن تصنع مثل مانصنع .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن زرارة ،

عن حمران قال: سألت أباجعفر عليه السلام عن رمي الجمار فقال: كنّ يرمين جميعاً يوم النحر، فرميتها جميعاً بعد ذلك، ثمّ حدّثته فقال لي: أما ترضى أن تصنع كما كان عليّ عليه السلام يصنع؟ فتركته.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل، عن زرارة، عن أحدهما عليهما السلام؛ وعن ابن اُذينة، عن ابن بكير قال: كانت الجمار ترمى جميعاً، قلت: فأرميها؟ فقال: لا أما ترضى أن تصنع كما أصنع.

٥ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن سنان، عن ابن مسكان، عن سعيد الرّومي قال: رمى أبوعبدالله عليه السلام الجمرة العظمى فرأى النّاس وقوفاً فقام وسطهم ثمّ نادى بأعلى صوته: أيّها النّاس إنّ هذا ليس بموقف ـ ثلاث مرّات ـ ففعلت.

٦ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن محبوب، عن عليّ بن رئاب، عن محمّد بن قيس، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لرجل من الأنصار: إذا رميت الجمار كان لك بكلّ حصاة عشر حسنات تكتب لك لما تستقبل من عمرك.

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن أبي عبدالله، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عن أبي عبدالله عليه السلام في رمي الجمار قال: له بكلّ حصاة يرمي بها تحطّ عنه كبيرة موبقة.

باب ۱۷۲

یوم نحر

۱۔ فرمایا کنکریاں لو اور جمرۂ قصویٰ کے پاس آؤ جو عقبہ کے پاس ہے پس اسے سامنے کی طرف سے سنگسار کرو اس کے اوپر سے نہیں اور ہاتھ میں کنکریاں لے کر کہو «اللّهمّ هؤلاء حصياتي فاحصهنّ لي وارفعهنّ في عملي» ثمّ ترمي و تقول مع كلّ حصاة: «الله أكبر، اللّهمّ ادحر عنّي الشيطان اللّهمّ تصديقاً بكتابك و على سنّة نبيّك صلى الله عليه وآله، اللّهمّ اجعله حجّاً مبروراً و عملاً مقبولاً وسعياً مشكوراً و ذنباً مغفوراً» وليكن فيما بينك و بين الجمرة قدر عشرة أذرع أو خمسة عشر ذراعاً فإذا أتيت رحلك و رجعت من الرمي فقل: «اللّهمّ بك وثقت و عليك توكّلت فنعم

الرب و نعم المولی و نعم النصیر یا اللہ یہ میری کنکریاں پس ان کو شیطان سے میری حفاظت قرار دے اور میرے علم میں ان کو بلند کر، پھر مارو اور کہو ہر کنکری پر اللہ اکبر یا اللہ دور رکھ مجھ سے شیطان کو یا اللہ تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور میں تیرے نبی کے طریقہ پر ہوں یا اللہ میرے حج کو مبرور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور قرار دے اور میرے گناہوں کو بخش دے اور تیرے اور جمرہ کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو جب سواری کی طرف آؤ اور رمی سے لوٹو تو کہو یا اللہ میں نے تجھ پر اعتماد کیا ہے اور تجھ پر بھروسہ کیا تو کیا اچھا رب اور کیا اچھا مولا ہے اور کیا اچھا مددگار ہے اور مستحب ہے کہ رمی طہارت سے ہو۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا یوم نحر کیا ایک ہی جمرہ کو رمی کرے اور اس کے سوا باقی دوسرے جمروں کو رمی نہ کرے وہ سب رمی کو ملاتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا پھر میں رمی کروں فرمایا نہیں وہی کرو جو ہم کرتے ہیں۔ (م)

۳۔ سوال کیا گیا رمی جمار سے فرمایا یوم نحر سب کو رمی کیا جاتا تھا پس میں نے اس کے بعد سب کو رمی کیا اور حضرت نے بیان کیا فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم وہ کرو جو حضرت علیؑ نے کیا۔ پس میں نے ترک کیا۔ (موثق)

۴۔ فرمایا یوم تمام جمروں کو رمی کیا جاتا تھا۔ میں نے کہا تو میں ان کو رمی کروں فرمایا نہیں وہی کرو جو ہم کرتے ہیں (حسن)

۵۔ حضرت ابوعبداللہ نے جمرۂ عقبیٰ کو رمی کیا اور لوگوں کو وہاں ٹھہرا ہوا پایا آپ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر کہا بلند آواز سے لوگو یہ موقف نہیں ہے پس میں نے ایسا ہی کیا۔ (ح)

۶۔ رسول اللہ نے ایک مرد انصار سے جو رمی کر رہا تھا فرمایا ہر کنکری پر دس حسنہ تیرے نام پر تیری باقی عمر تک لکھے جائیں گے۔ (ض)

۷۔ فرمایا رمی الجمار کے متعلق کہ ہر کنکری پر ایک سخت گناہ کبیرہ محو کیا جاتا ہے (م)

﴿ باب ۱۳ ﴾

☆(رمي الجمار في أيام التشريق)☆(٥)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أرم في كلّ يوم عند زوال الشمس وقل كما قلت حين رميت جمرة العقبة فابدء بالجمرة الأُولى فارمها عن يسارها في بطن المسيل وقل كما قلت يوم النحر ، قم عن يسار الطريق فاستقبل القبلة فاحمدالله واثن عليه وصلّ على النبيّ صلى الله عليه وآله ثمّ تقدَّم

قليلاً فتدعو وتسأله أن يتقبّل منك ثمّ تقدّم أيضاً ثمّ افعل ذلك عند الثانية واصنع كما صنعت بالأولى وتقف و تدعو الله كما دعوت ثمّ تمضي إلى الثّالثة و عليك السّكينة والوقار فارم ولاتقف عندها .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الجمار ، فقال : قم عند الجمرتين ولا تقم عند جمرة العقبة ، قلت : هذا من السنّة ؟ قال : نعم ، قلت : ما أقول إذا رميت ؟ فقال : كبّر مع كلّ حصاة .

٣ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : خذ حصى الجمار بيدك اليسرى و ارم باليمنى .

٤ ـ أبو علي الأشعري ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي بصير ؛ و صفوان ، عن منصور بن حازم جميعاً ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : رمي الجمار من طلوع الشمس إلى غروبها .

٥ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال للحكم بن عتيبة : ما حدّ رمي الجمار ؟ فقال الحكم : عند زوال الشمس ، فقال أبو جعفر عليه السلام : أرأيت لو أنّهما كانا رجلين فقال أحدهما لصاحبه : احفظ علينا متاعنا حتّى أرجع أكان يفوته الرّمي ؛ هو والله ما بين طلوع الشمس إلى غروبها .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : رخّص رسول الله صلى الله عليه وآله لرعاة الإبل إذا جاؤوا باللّيل أن يرموا .

٧ ـ أحمد بن محمّد ، عن إسماعيل بن همّام قال : سمعت أبا الحسن الرّضا عليه السلام يقول : لاترمي الجمرة يوم النحر حتّى تطلع الشمس ؛ وقال : ترمي الجمار من بطن الوادي و تجعل كلّ جمرة عن يمينك ثمّ تنفتل في الشقّ الآخر إذا رميت جمرة العقبة .

٨ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان ، عن محمّد الحلبي قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الغسل إذا أراد أن يرمي ، فقال : ربّما اغتسلت فأمّا من السنّة فلا .

٩ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الغسل إذا رمى الجمار ، فقال : ربّما فعلت وأمّا [من] السنّة فلا ولكن من الحرّ والعرق .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الجمار ، فقال : لاترم الجمار إلّا وأنت على طهر .

باب ۱۷۳

ایّام تشریق میں رمی الجمار

۱۔ فرمایا ہر روز زوال شمس کے وقت رمی کرو اور وہی کہو جو جمرۃ العقبہ کی رمی کے وقت کہا تھا جمرہ اولیٰ سے ابتدا کرو بائیں طرف سے اس کے رمی کرو بطن مسیل میں اور وہی کہو جو یوم نحر کہا تھا راستہ کے بائیں جانب رو بقبلہ کھڑے ہو حمد و ثنائے خدا کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر تھوڑا آگے بڑھو، دعا کرو اور سوال کرو کہ وہ تمہاری دعا قبول کرے، پھر آگے بڑھو اور وہی کرو جو دوسرے جمرہ پر کیا تھا اور وہ کرو جو پہلے پر کیا تھا اور ٹھہر کر اللہ سے دعا کرو جیسے دعا کی تھی پھر سکینہ و وقار سے تیسرے کے پاس جاؤ، رمی کرو اور اس کے پاس ٹھہرو نہیں (حسن)

۲۔ میں نے حضرت سے جمار کے متعلق پوچھا فرمایا دونوں جمروں کے قریب کھڑے ہو جمرۂ عقبہ کے قریب نہ کھڑے ہو میں نے کہا کیا یہ سنت ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا رمی کے وقت کیا کہوں فرمایا ہر کنکری پر تکبیر کہو۔ (م)

۳۔ فرمایا کنکریاں بائیں ہاتھ میں رکھو اور داہنے سے پھینکو۔ (م)

۴۔ فرمایا رمی جمرات کا وقت طلوع شمس سے غروب تک ہے (موثق)

۵۔ فرمایا حضرت نے رمی کی حد زوال کے نزدیک ہے، فرمایا حضرت نے اگر دو شخص ہوں ان میں سے ایک دوسرے سے کہے جب تک میں لوٹوں تم میرے سامان کی حفاظت کرنا اگر طلوع شمس سے غروب تک وہ لوٹے تو اس کی رمی فوت نہ ہوگی (حسن)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے رسول خدا نے اونٹوں کے چرواہوں سے کہا کہ جب وہ رات میں آئیں تو رمی کریں۔ (م)

۷۔ فرمایا روز قربانی طلوع فجر سے پہلے جمرہ کو رمی نہ کرو اور فرمایا جمار کو رمی کرو بطن وادی سے اور ہر جمرہ کو داہنی طرف کو پھیر منتقل ہو دوسری طرف جب جمرہ عقبہ پر رمی کرو۔ (م)

۸۔ میں نے کہا کیا رمی کا ارادہ کرے تو غسل کرے فرمایا سنت نہیں ہے لیکن اکثر غسل کر لیتا ہوں (موثق)

۹۔ میں نے غسل کے متعلق سوال کیا رمی جمرات کے لئے فرمایا میں اکثر ایسا کرتا ہوں لیکن یہ سنت نہیں ہے لیکن گرمی اور پسینہ کے لئے کر لیا جائے (حسن)

۱۰۔ میں نے پوچھا جمار کے لئے غسل کرنے کے متعلق فرمایا جمار بغیر طہارت نہ کرو۔ (ض)

﴿باب﴾

☆(من خالف الرمي أو زاد أو نقص)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مسمع ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل نسي رمي الجمار يوم الثاني فبدء بجمرة العقبة ثمَّ الوسطى ثمَّ الاُولى يؤخّر مارمى بما رمى ويرمي الجمرة الوسطى ثمَّ جمرة العقبة .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ؛ و حمّاد ، عن الحلبيِّ جميعاً ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل يرمي الجمار منكوسة ، قال : يعيد على الوسطى و جمرة العقبة .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عبدالكريم بن عمرو ؛ عن عبدالأعلى ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : رجل رمى الجمرة بستِّ حصيات و وقعت واحدة في الحصى ، قال : يعيدها إن شاء من ساعته وإن شاء من الغد إذا أراد الرَّمي ولا يأخذ من حصى الجمار ؛ قال : و سألته عن رجل رمى جمرة العقبة بستِّ حصيات ووقعت واحدة في المحمل ، قال : يعيدها .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : ذهبت أرمي فإذا في يدي ستُّ حصيات فقال: خذ واحدة من تحت رجلك .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : في رجل أخذ إحدى و عشرين حصاة فرمى بها فزاد واحدة فلم يدر من أيّتهنَّ نقصت ، قال : فليرجع فليرم كلَّ واحدة بحصاة ، فإن سقطت من رجل حصاة فلم يدر أيّتهنَّ هي ؟ قال : يأخذ من تحت قدميه

حصاة فيرمي بها ، قال : و إن رميت بحصاة فوقعت في محمل فأعد مكانها فإن هي أصابت إنساناً أوجملاً ثمّ وقعت على الجمار أجزأك ؛ وقال في رجل رمى [الجمار فرمى] الأولى بأربع والأخيرتين بسبع سبع قال : يعود فيرمي الأولى بثلاث وقد فرغ و إن كان رمى الأولى بثلاث ورمى الأخيرتين بسبع سبع فليعد و ليرمهنّ جميعاً بسبع سبع و إن كان رمى الوسطى بثلاث ثمّ رمى الأخرى فليرم الوسطى بسبع و إن كان رمى الوسطى بأربع رجع فرمى بثلاث ؛ قال : قلت : الرّجل ينكس في رمي الجمار فيبدء بجمرة العقبة ثمّ الوسطى ثمّ العظمى ؛ قال : يعود فيرمي الوسطى ثمّ يرمي جمرة العقبة و إن كان من الغد .

باب

رمی خلاف کرنا یا کم وزیادہ کرنا

۱۔ میں نے کہا ایک شخص یوم ثانی رمی جمرات بھول گیا پس اس نے ابتدا کی جمرہ عقبہ سے پھر درمیانی پھر اول فرمایا نہیں رمی کی ، اس نے جو رمی کی وہ رمی کرے جمرہ وسطی سے پھر رمی کرے جمرۂ عقبہ پر (م)

۲۔ ایک شخص نے الٹی رمی کی فرمایا وہ لوٹے وسطی کی طرف ، پھر عقبہ پر آئے ۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص رمی جمرات کرتا ہے چھ کنکریوں سے اور ایک رہ جاتی ہے فرمایا اعادہ کرے چاہے اس کے وقت میں چاہے دوسرے روز اور جب رمی کرنا چاہے تو جمرہ پر پڑی ہوئی کنکریاں نہ لے ۔ میں نے کہا ایک شخص نے جمرۂ عقبہ پر چھ کنکریاں ماریں اور ایک رہ گئی اور محمل میں جائے ۔ فرمایا اس کا اعادہ کرے ۔ (م)

۴۔ میں نے کہا میں رمی کرنے گیا دیکھا تو میرے ہاتھ میں چھ کنکریاں تھیں فرمایا ایک پیروں کے نیچے سے اٹھالے ۔ (م)

۵۔ جو شخص اکیس کنکریاں لے اور رمی کرے تو ایک زیادہ معلوم ہوا اور یہ نہ جانے کہ کس جمرہ پر ایک کم لگا فرمایا لوٹے اور ہر ایک پر ایک ایک کنکری اور مارے اگر کسی سے ایک کنکری گر جائے اور نہ جانے کہ کہاں کم مارے تو اپنے پیروں کے نیچے سے ایک کنکری اٹھالے اور اسے مارے اگر کوئی کنکری محمل میں رہ جائے تو اس کا اعادہ کرے اگر کسی انسان کو جا لگے یا محمل میں لگ کر جمرہ پر جا پڑے تو کافی ہے فرمایا اس شخص کے متعلق جو جمرہ اولی پر چار کنکریاں مارے اور دوسرے دو پر سات سات تو وہ لوٹے اور جمرۂ اولی پر تین اور مارے ، پس رمی پوری ہوئی اور اگر تین ماری ہیں اول پر اور سات سات دوسروں پر تو سب پر سات سات مارے اور اگر درمیانی پر تین ماری ہیں پھر آخر پر ماری تھیں

تو درمیانی پر سات مارے اور درمیانی پر سات ماری ہیں تو لوٹے اور رمی کرے۔ میں نے کہا ایک شخص نے الٹی رمی کی اس نے جمرہ عقبہ سے شروع کیا پھر درمیانی پر پھر بڑے پر، فرمایا لوٹے اور دوبارہ مارے اول، وسطی پر پھر عقبہ پر اگرچہ دوسرے دن ہو۔ (حسن)

﴿ باب ۱۷۵ ﴾

☆(من نسي رمي الجمار أو جهل)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له رجلٌ نسي أن يرمي الجمار حتّى أتى مكّة قال : يرجع فيرميها يفصل بين كلّ رميتين بساعة ، قلت : فاته ذلك وخرج ؟ قال : ليس عليه شيءٌ ؛ قال : قلت : فرجلٌ نسي السّعي بين الصّفا والمروة ؟ فقال : يعيد السعي ، قلت : فاته ذلك حتّى خرج ؟ قال : يرجع فيعيد السعي إنَّ هذا ليس كرمي الجمار إنَّ الرَّمي سنّة والسعي بين الصفا والمروة فريضة .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ؛ وغيره ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أفاض من جمع حتّى انتهى إلى منى فعرض له عارضٌ فلم يرم الجمرة حتّى غابت الشمس قال : يرمي إذا أصبح مرَّتين إحداهما بكرة وهي للأمس والأُخرى عند زوال الشّمس وهي ليومه .

٣ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ؛ ومحمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال في الخائف : لا بأس بأن يرمي الجمار باللّيل ويضحّي باللّيل ويفيض باللّيل .

٤ ـ وعنه ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام ما تقول في امرأة جهلت أن ترمي الجمار حتّى نفرت إلى مكّة ؟ قال : فلترجع ولترم الجمار كما كانت ترمي والرَّجل كذلك .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن أخيه الحسن ، عن زرعة ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه كره رمي الجمار باللّيل ورخّص للعبد والرّاعي في رمي الجمار ليلاً .

باب ۱۷۱

رمی الجمار بھول جائے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص رمی جمرات بھول گیا اور مکہ چلا آیا فرمایا لوٹ جائے اور رمی کرے اور دونوں رمیوں کے درمیان ایک گھڑی کا فرق ہو۔ میں نے کہا وقت جاتا رہا؟ فرمایا اس پر کچھ نہیں میں نے کہا وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی بھول گیا فرمایا اعادہ کرے۔ میں نے کہا اس کا وقت جاتا رہا، کہا لوٹے اور دوبارہ سعی کرے یہ رمی جمرات کی طرح نہیں رمی سنت ہے اور سعی واجب ہے (حسن)

۲۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو جمع سے چلے اور منیٰ پہنچے پھر کوئی عارضہ ہو جائے وہ رمی جمرہ نہ کرے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فرمایا جب صبح ہو تو دوبارہ رمی کرے ایک صبح کو کل کے بدلے میں اور دوسرا زوال آفتاب کے وقت آج کے بدلے (ح).

۳۔ خائف کے لیے فرمایا وہ رات ہی میں رمی کرے۔ رات میں ذبح کرے اور رات ہی میں چلا جائے۔ (حسن)

۴۔ اگر کوئی عورت رمی جمرات کرنا بھول جائے اور مکہ چلی جائے فرمایا وہ لوٹے اور رمی جمار کرے اور مرد کے لیے بھی یہی ہے (ح)

۵۔ حضرت مکروہ جانتے تھے رات کو رمی جمار کرنے کو اور اجازت دی ہے رمی کرنے کی رات کو غلام اور چرواہے کو (موثق)

﴿باب ۱۷۲﴾

﴿ الرمي عن العليل والصبيان والرمي راكباً ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ؛ و عبدالرحمن بن الحجّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الكسير و المبطون يرمى عنهما قال : والصبيان يرمى عنهم .

٢ ـ أبوعليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمّار قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن المريض يرمى عنه الجمار ، قال : نعم يحمل إلى الجمرة و يرمى عنه .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عاصم بن حميد ، عن عنبسة بن مصعب قال : رأيت أباعبدالله عليه السلام بمنى يمشي

و يركب فحدثت نفسي أن أسأله حين أدخل عليه فابتدأني هو بالحديث فقال: إن علي بن الحسين عليه السلام كان يخرج من منزله ماشياً إذا رمى الجمار ومنزلي اليوم أنفس من منزله فأركب حتى آتي منزله فإذا انتهيت إلى منزله مشيت حتى أرمي الجمرة.

٤ ـ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن مثنى، عن رجل، عن أبي عبدالله، عن أبيه عليهما السلام أن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يرمي الجمار ماشياً.

٥ ـ أحمد بن محمد، عن علي بن مهزيار قال: رأيت أباجعفر عليه السلام يمشي بعد يوم النحر حتى يرمي الجمرة ثم ينصرف راكباً و كنت أراه ماشياً بعد ما يحاذي المسجد بمنى.

قال: وحدثني علي بن محمد بن سليمان النوفلي، عن الحسن بن صالح، عن بعض أصحابه قال: نزل أبوجعفر عليه السلام فوق المسجد بمنى قليلاً عن دابته حتى توجه ليرمي الجمرة عند مضرب علي بن الحسين عليهما السلام فقلت له: جعلت فداك لم نزلت ههنا؟ فقال: إن ههنا مضرب علي بن الحسين عليهما السلام و مضرب بني هاشم و أنا أحب أن أمشي في منازل بني هاشم.

باب ۱۶۷

رمی کرنا بیمار، صبیان کا اور راکب کا

۱۔ شکستہ اعضاء اور مبطون کی طرف سے اور بچوں کی طرف سے کوئی اور رمی کرے۔ (حسن)

۲۔ مریض کی طرف سے دوسرا رمی کرے۔

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ منیٰ میں چلتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا حضرت کے پاس جاؤں گا پوچھوں گا جب میں آیا تو حضرت نے خود ہی وہ بات بیان کر دی فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام اپنی منزل سے پیادہ چلتے تھے جب رمی جمرات کو آتے تھے آج میری منزل ان کی منزل سے دور ہے پس میں سوار ہو کر اپنی منزل پر آتا ہوں اور ان کی منزل پر پہنچتا ہوں تو پیادہ ہو کر رمی جمرات کرتا ہوں۔ (ضو)

۴۔ رسول اللہ پیادہ رمی جمرات کرتے تھے۔ (مرسل)

۵۔ میں نے حضرت کو دیکھا یوم نحر کے بعد پیدل چلتے دیکھا رمی جمرہ کے لئے، پھر سوار ہو کر پلٹے، میں نے دیکھا تھا پیدل

جبکہ مسجد منیٰ کے سامنے آئے تھے اپنی سواری سے کچھ دور پھر متوجہ ہوئے ری جمرہ کی طرف حضرت علی بن الحسینؑ کی خیمہ گاہ کے پاس تھے، میں نے کہا آپ یہاں سواری سے کیوں اُترے۔ فرمایا یہ مقام ہے خیمہ نصب کرنے کا علی بن الحسینؑ اور بنی ہاشم کے پس میں نے یہاں پیدل چلنا پسند کیا۔

﴿باب ۱۷۷﴾

☆(أيام النحر)☆

١ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن كليب الأسديّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن النحر ، فقال : أمّا بمنى فثلاثة أيّام و أمّا في البلدان فيوم واحد .

٢ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن محمّد ابن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الأضحى يومان بعد يوم النحر و يوم واحد بالأمصار .

باب
ایّام نحر

۱۔ منیٰ میں قربانی تین دن ہے اور شہروں میں ایک دن۔ (حسن)

۲۔ فرمایا یوم نحر کے بعد قربانی دو دن ہے اور شہروں میں ایک دن۔ (حسن)

﴿باب ۱۷۸﴾

☆(أدنى مايجزىء من الهدي)☆

١ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ و جلَّ : «فمن تمتّع بالعمرة إلى الحجّ فما استيسر من الهدي» قال : شاة .

٢ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يجزىء في المتعة شاة .

باب ۱۸۸

ہدی کی کم سے کم صورت

۱۔ فرمایا حضرت نے حج تمتع میں ہدی کی کم سے کم صورت بکری ہے (م)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (حسن)

﴿باب ۱۸۹﴾

☆(من يجب عليه الهدي و أين يذبحه)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن سعيد الأعرج قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من تمتّع في أشهر الحجّ ثمّ أقام بمكّة حتّى يحضر الحجّ من قابل فعليه شاة ومن تمتّع في غير أشهر الحجّ ثمّ جاور حتّى يحضر الحجّ فليس عليه دم إنّما هي حجّة مفردة و إنّما الأضحى على أهل الأمصار .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن الأضحى أواجب على من وجد لنفسه و عياله ؟ فقال : أمّا لنفسه فلايدعه و أمّا لعياله إن شاء تركه .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن إبراهيم الكرخيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل قدم بهديه مكّة في العشر فقال : إن كان هدياً واجباً فلاينحره إلّا بمنى و إن كان ليس بواجب فلينحره بمكّة إن شاء و إن كان قد أشعره وقلّده فلاينحره إلّا يوم الأضحى .

٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : الرّجل يخرج من حجّته شيئاً يلزمه منه دم يجزئه أن يذبحه إذا رجع إلى أهله ؟ فقال : نعم ، وقال ـ فيما أعلم ـ : يتصدّق به ، قال : إسحاق : و قلت لأبي إبراهيم عليه السلام : الرّجل يخرج من حجّته ما يجب عليه الدّم ولا يهريقه حتّى يرجع إلى أهله ؟ فقال : يهريقه في أهله و يأكل منه الشيء .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب ، عن

شعيب العقرقوفي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : سقت في العمرة بدنة أين أنحرها ؟ قال : بمكّة ، قلت : أيّ شيء أعطي منها ؟ قال : كل ثلثاً واهد ثلثاً وتصدّق بثلث .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ أهل مكّة أنكروا عليك أنّك ذبحت هديك في منزلك بمكّة فقال : إنّ مكّة كلّها منحر .

باب ۱۷۹

ہدی کس پر واجب ہے اور کہاں ذبح کرے

۱۔ فرمایا جو عمرہ تمتع حج کے مہینوں میں کرے پھر مکہ میں اقامت کرے اور اگلے سال حج کر آئے تو اس پر ایک بکری ہے اور جو حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ تمتع کرے وہ چند سال بعد حج کو آئے تو اس پر کوئی قربانی نہیں یہ حج مفرد ہے قربانی تو شہر والوں پر ہے۔ (ح)

۲۔ حضرت سے قربانی کے متعلق پوچھا گیا آیا واجب ہے اس پر جو اپنے اہل و عیال کے لئے تفقد رکھتا ہو۔ فرمایا اپنے لئے تو کرے اہل و عیال کے لئے اختیار ہے اگر چاہے نہ کرے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا جو قربانی کو مکہ میں دس دن کے اندر لے آئے اور قلادہ بھی ڈال دے تو اس کو وہ یوم قربانی ہی ذبح کرے (مجہول)

۴۔ میں نے کہا ایک حج کر چکتا ہے اور اس پر قربانی کا کفارہ ہے تو کیا اپنے گھر آجانے کے بعد ذبح کرے فرمایا ہاں۔

اسحٰق نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے کہا۔ ایک حج کرتا ہے اور اس پر کفارہ میں قربانی واجب ہے اور اس نے وہ قربانی نہیں کی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر آگیا کیا اب وہ قربانی کرے فرمایا ہاں ذبح کرے اور اس سے کچھ کھائے بھی۔ (موثق)

۵۔ میں نے کہا میں عمرہ میں ہدی کو لے گیا پس کہاں ذبح کروں فرمایا مکہ میں، میں نے کہا کیسے تقسیم کروں فرمایا ایک ثلث کھاؤ ایک ثلث ہدیہ دو اور ایک ثلث تصدق کرو۔ (موثق)

۶۔ میں نے کہا آپ نے جو مکہ کے اندر اپنے گھر میں قربانی کی تو اہل مکہ نے اسے برا سمجھا فرمایا مکہ کل کا کل جائے نحر ہے (حسن)

﴿باب ۱۸۰﴾

☆(ما يستحب من الهدي وما يجوز منه وما لا يجوز)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عمّن حدّثه ، عن حمّاد بن عثمان قال :

سألت أباعبدالله عليه السلام عن أدنى ما يجزىء من أسنان الغنم في الهدي فقال : الجذع من الضأن ، قلت : فالمعز ؟ قال : لا يجزىء الجذع من المعز ، قلت : و لم ؟ قال : لأنّ الجذع من الضأن يلقح والجذع من المعز لا يلقح.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الإبل و البقر أيّهما أفضل أن يضحّى بها ؟ قال : ذوات الأرحام ، فسألته عن أسنانها ، فقال : أمّا البقر فلا يضرّك بأيّ أسنانها ضحّيت و أمّا الإبل فلا يصلح إلّا الثنيّ فمافوق .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نجران ، عن محمّد بن حمران ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أسنان البقر تبيعها ومسنّها في الذّبح سواء .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : حدّثني من سمعه يقول : ضحّ بكبش أسود أقرن فحل فإن لم تجد أسود فأقرن فحل يأكل في سواد ويشرب في سواد وينظر في سواد .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن النعجة أحبّ إليك أم الماعز ، قال : إن كان الماعز ذكراً فهو أحبّ إليّ وإن كان الماعز اُنثى فالنعجة أحبّ إليّ ، قال : قلت : فالخصيّ يضحّى به ؟ قال : لا إلّا أن لا يكون غيره ؛ و قال : يصلح الجذع من الضأن فأمّا الماعز فلا يصلح ، قلت : الخصيّ أحبّ إليك أم النعجة ؟ قال : المرضوض أحبّ إليّ من النعجة و إن كان خصيّاً فالنعجة .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا اشترى الرّجل البدنة مهزولة فوجدها سمينة فقد أجزأت عنه و إن اشتراها مهزولة فوجدها مهزولة فإنّها لاتجزىء عنه .

٧ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن سلمة أبي حفص ، عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليهما السلام قال : كان عليّ عليه السلام يكره التشريم في الآذان والخرم ولايرى به باساً إن كان ثقب في موضع الوسم و كان يقول : يجزىء من البدن الثنيّ ومن المعز الثنيّ و من الضأن الجذع .

٨ ـ أبان ، عن عبدالرحمن ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : الكبش في أرضكم أفضل

من الجزور .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل يشتري هدياً وكان به عيب ـ عور أوغيره ـ فقال : إن كان نقد ثمنه فقد أجزء عنه و إن لم يكن نقد ثمنه ردّه و اشترى غيره ؛ قال : و قال أبوعبدالله عليه السلام : اشترفحلاً سميناً للمتعة فإن لم تجدفموجوء فإن لم تجد فمن فحولة المعز فإن لم تجدفنعجة فإن لم تجد فما استيسر من الهدي ، قال : و يجزىء في المتعة الجذع من الضأن ولايجزىء جذع المعز ، قال : وقال أبوعبدالله عليه السلام في رجل اشترى شاة ثمّ أراد أن يشتري أسمن منها ، قال : يشتريها فإذا اشتراها باع الاُولى . قال : ولاأدري : شاة قال أوبقرة .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ عن جعفر ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول‌الله صلى الله عليه وآله : صدقة رغيف خير من نسك مهزولة .

١١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الضحيّة تكون الاُذن مشقوقة فقال : إن كان شقّها وسماً فلابأس و إن كان شقاً فلايصلح .

١٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال النبيّ صلى الله عليه وآله : لاتضحّى بالعرجاء بيّن عرجها ولابالعجفاء ولا بالجرباء ولا بالخرقاء ولا بالحذّاء ولابالعضباء .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الاُضحيّة يكسرقرنها قال : إذا كان القرن الداخل صحيحاً فهو يجزىء .

١٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا رميت الجمرة فاشتر هديك إن كان من البدن أو من البقر و إلّا فاجعل كبشاً سميناً فحلاً فإن لم تجد فموجوء من الضأن فإن لم تجدفتيساً فحلاً فإن لم تجد فما [اس]تيسر عليك وعظّم شعائر الله عزّ و جلّ فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله ذبح عن اُمّهات المؤمنين بقرة بقرة ونحر بدنة .

١٥ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

عيص بن القاسم ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام في الهرم الّذي وقعت ثناياه أنّه لابأس به في الأضاحي و إن اشتريته مهزولاً فوجدته سميناً أجزأك و إن اشتريت مهزولاً فوجدته مهزولاً فلايجزىء.

۱۷- عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إبراهيم بن محمّد ، عن السلميّ ، عن داود الرّقّيّ قال : سألني بعض الخوارج عن هذه الآية «من الضأن اثنين و من المعز اثنين قل آلذّكرين حرّم أم الانثيين» «ومن الإبل اثنين ومن البقر اثنين» ما الّذي أحلّ الله من ذلك وما الّذي حرّم ؛ فلم يكن عندي شيء ، فدخلت على أبي‌عبدالله عليه السلام و أنا حاجّ فأخبرته بما كان فقال : إنّ الله عزّ وجلّ أحلّ في الاُضحيّة بمنى الضأن والمعز الأهليّة و حرّم أن يضحّى بالجبليّة وأمّا قوله : «ومن الإبل اثنين ومن البقر اثنين» فإنّ الله تبارك وتعالى أحلّ في الاُضحيّة الإبل العراب وحرّم فيها البخاتيّ وأحلّ البقر الأهليّة أن يضحّى بها و حرّم الجبليّة ، فانصرفت إلى الرّجل فأخبرته بهذا الجواب ، فقال : هذا شيء حملته الإبل من الحجاز .

باب ۱۸۰

ہدی میں کیا مستحب ہے

۱- میں نے کہا ہدی میں کم سے کم کس عمر کا ہو فرمایا بھیڑ دو سال کی۔ میں نے کہا اور بکری، فرمایا بکری دو سال کی کافی نہیں کیونکہ دو سال کی بھیڑ گابھن ہو جاتی ہے اور بکری نہیں۔ (م)

۲- میں نے پوچھا کہ آیا اونٹ کی قربانی افضل ہے یا بیل کی فرمایا دونوں مادہ ہوں میں نے پوچھا دانتوں کے متعلق فرمایا گائے میں کوئی نقصان نہیں کتنے ہی دانتوں کی ہو مگر اونٹ دو یا زیادہ دانتوں کا ہو۔ (حس)

۳- فرمایا گائے دو سال کی ہو یا تین سال کی ذبح کے لیے برابر ہے (مجہول)

۴- فرمایا قربانی کرو ایسے مینڈھے کی جو کالا ہو، بے سینگ ہو یا نہ ہو، اگر کالا ہو تو بے سینگ کا نر ہو اچھی طرح چرنے والا ہو موٹا تازہ اور تندرست ہو۔ (مرسل)

۵- میں نے کہا بھیڑ آپ کو زیادہ پسند ہے یا بکری، فرمایا بکرا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اگر بکری ہو تو بھیڑ بہتر ہے میں نے کہا خصّی کی قربانی کی جائے فرمایا نہیں مگر دریں صورت کہ دوسرا جانور نہ ملے فرمایا بھیڑ کا بچہ بہتر ہے اور

بکری مناسب نہیں، میں نے کہا خصی زیادہ بہتر ہے یا بھیڑ، فرمایا مرضوض (چھوٹے خصیہ والا) بہتر ہے بھیڑ سے اور اگر خصی ہو تو بھیڑ بہتر ہے۔ (ض)

۷۔ فرمایا اگر کوئی دبلا اونٹ خریدے اور وہ موٹا ہو جائے تو کافی ہے اور اگر دبلا خریدے اور دبلا ہی رہے تو کافی نہیں (حسن)

۷۔ حضرت ابوعبداللہ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مکروہ جانتے تھے قربانی کن پھٹے اور کن کٹے کی اور نہیں برا جانتے تھے اگر داغ دینے کی جگہ سوراخ ہو اور فرمایا بدنہ کا سن دو سال کا اور بھیڑ کا دو سال کا ہونا کافی ہے۔ (مجہول)

۸۔ فرمایا میںنڈھا تمہارے شہروں میں افضل ہے کتری ہوئی اون والی بھیڑ سے۔ (مرسل)

۹۔ فرمایا اگر کوئی قربانی کا جانور خریدے اور وہ کانا وغیرہ ہو تو اگر قیمت دے چکا ہے تو خیر ورنہ اسے واپس کر کے دوسرا خریدنا چاہیے نر موٹا تازہ تمتع والے کو اگر نہ ملے تو کمزور اگر اونٹ ویسا نہ ملے تو بکرا اگر نہ ملے تو بھیڑ اگر یہ بھی نہ ملے تو جو میسر آجائے۔ تمتع میں کافی ہے بھیڑ کا بچہ نہ کہ بکری کا بچہ اور اگر کوئی بکری خریدے پھر اس سے زیادہ موٹی پائے تو پہلی کو فروخت کر کے دوسری خرید لے۔ راوی نے کہا نہیں (؟) تھا بکری کہا تھا یا گائے۔ (مرسل)

۱۰۔ رسول اللہ نے فرمایا ایک روٹی صدقہ میں دینا بہتر ہے دبلی قربانی سے۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا قربانی پر اگر داغ دینے سے اگر کھال جلی ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر ویسے پھٹ گئی ہے تو قربانی نہ کرے۔ (حسن)

۱۲۔ فرمایا رسول اللہ نے قربانی نہ کی جائے ایسے جانور کی جو لنگڑا ہو، دبلا ہو، خارشتی ہو، سینگ ٹوٹا ہو۔ (ض)

۱۳۔ فرمایا سینگ ٹوٹے کی قربانی نہ ہوگی ہاں اگر داخلی حصہ صحیح ہے تو ہو سکتی ہے۔ (حسن)

۱۴۔ فرمایا رمی جمرہ کے بعد اپنی قربانی خرید لو خواہ اونٹ ہو یا گائے ورنہ موٹا میںنڈھا نر اگر نہ ملے تو دبلا بھیڑ اگر نہ ملے تو تیس نر (ہرن اور بکری کے ملنے سے جو بچہ پیدا ہو) اگر نہ ملے تو جو میسر آئے، شعائر اللہ کی تعظیم کرو رسول اللہ امہات المومنین کی طرف سے ایک ایک گائے قربان کرتے اور اپنی طرف سے اونٹ نحر کرتے تھے۔ (ض)

۱۵۔ فرمایا قربانی ہو سکتی ہے ایسے بوڑھے جانور کی جس کے اگلے دو دانت گر گئے ہوں اگر تم نے دبلا جانور خریدا اور وہ موٹا ہو گیا تو کافی ہے اور اگر دبلا خریدا اور دبلا ہی رہا تو کافی نہیں۔ (م)

۱۶۔ مجھ سے ایک خارجی نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ بھیڑ کا جوڑا (نر اور مادہ) بکری کا جوڑا ان سے کہو آیا حرام کئے ہیں یا مادہ اور اونٹ کا جوڑا اور گائے کا جوڑا۔ پس بتاؤ اللہ نے ان میں سے کس کو حلال کیا ہے اور کس کو حرام، میرے پاس اس کا جواب نہ تھا میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں آیا۔
میں حج کر رہا تھا حضرت کو میں نے یہ سوال بتایا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے قربانی کے لئے منیٰ میں بھیڑ اور بکری پالتو، اور حرام کی ہیں پہاڑی اونٹ اور گائے یعنی اللہ نے قربانی کے لئے حلال کیا ہے پالتو اونٹ کو اور حرام کیا ہے

بخاتی نسل کو اور دیسی گاؤں کو حلال کیا ہے اور پہاڑی کو حرام۔ یہ سن کر میں اس شخص کے پاس گیا اور یہ جواب بیان کیا ہے اس نے کہا یہ جواب حجاز سے اونٹوں پر آیا ہے۔ (مجہول)

﴿ باب ۱۸۱ ﴾

﴿ الهدي ينتج او يحلب او يركب ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصّباح الكنانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « لكم فيها منافع إلى أجل مسمّى » قال : إن احتاج إلى ظهرها ركبها من غير أن يعنف عليها و إن كان لها لبنٌ حلبها حلاباً لاينهكها .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النّضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن نتجت بدنتك فاحلبها مالايضرّ بولدها ثمّ انحرهما جميعاً ، قلت : أشرب من لبنها وأسقي ؟ قال : نعم ، وقال : إنّ عليّاً أمير المؤمنين عليه السلام كان إذا رأى [أ]ناساً يمشون قد جهدهم المشي حملهم على بدنه ؛ و قال : إن ضلّت راحلة الرّجل أو هلكت و معه هدي فليركب على هديه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن البدنة تنتج أنحلبها ؟ قال : احلبها حلباً غير مضرّ بالولد ثمّ انحرهما جميعاً ، قلت : يشرب من لبنها ؟ قال : نعم و يسقي إن شاء .

باب ۱۸۱

ہدی کا دودھ دوہنا اور اس پر سوار ہونا

۱۔ فرمایا اس آیت کے متعلق "ایک وقت معین تک تمہارے لئے ان سے نفع حاصل کرنا ہے" اگر ضرورت ہو تو اس کی پشت پر سواری کرے بغیر اس پر ظلم کئے اور اگر دودھ والی ہو تو دودھ لے مگر اتنا کہ اس کا بچہ دودھ سے محروم نہ رہے۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تمہارے بدنہ کے بچہ پیدا ہو تو اس کا دودھ دوہ لو لیکن اس کے بچہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے اسے نحر کرو، میں نے کہا میں اس کا دودھ پی لوں اور دوسروں کو پلاؤں فرمایا ہاں، اور فرمایا امیر المومنینؑ جب راستہ میں کسی کو تھکا ہوا دیکھتے تو اپنے بدنہ پر بٹھا لیتے اور حضرت نے فرمایا اگر کسی کی سواری کا اونٹ کھو جائے یا مر جائے اور اس کے ساتھ بدی ہو تو اس پر سوار ہو جائے (م)

۳۔ میں نے کہا اگر بدنہ نے بچہ دیا ہے آیا اس کا دودھ لیا جائے فرمایا دوہ لو مگر اس کے بچہ کو نقصان نہ پہنچے پھر دونوں کو نحر کردو، میں نے کہا اس کا دودھ پی لے اور پلائے فرمایا ہاں اگر چاہے۔ (م)

﴿باب ۱۸۲﴾

✿(الهدي يعطب او يهلك قبل ان يبلغ محله والاكل منه)✿

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كلُّ من ساق هدياً تطوُّعاً فعطب هديه فلاشيء عليه ينحره ويأخذ نعل التقليد فيغمسها في الدَّم و يضرب به صفحة سنامه ولابدل عليه و ما كان من جزاء صيد أو نذر فعطب فعل مثل ذلك و عليه البدل وكلُّ شيء إذا دخل الحرم فعطب فلا بدل على صاحبه تطوُّعاً أو غيره .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى جميعاً ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل اشترى اُضحيّة فماتت أو سرقت قبل أن يذبحها ، فقال : لابأس وإن أبدلها فهو أفضل و إن لم يشتر فليس عليه شيء .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن رجل قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن البدنة يهديها الرَّجل فتنكسر أو تهلك ، فقال : إن كان هدياً مضموناً فإنَّ عليه مكانه و إن لم يكن مضموناً فليس عليه شيء ؛ قلت : أو يأكل منه ؟ قال : نعم .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الهدي الواجب إذا أصابه كسر أو عطب أيبيعه صاحبه ويستعين بثمنه على هدي آخر ؟ قال : يبيعه ويتصدَّق بثمنه و يهدي هدياً آخر .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن

رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : إذا وجد الرّجل هدياً ضالاً فليعرّفه يوم النحر واليوم الثاني واليوم الثالث ثمّ يذبحه عن صاحبه عشيّة يوم الثالث ؛ وقال في الرّجل يبعث بالهدي الواجب فيهلك الهدي في الطّريق قبل أن يبلغ و ليس له سعة أن يهدي ، فقال : الله سبحانه أولى بالعذر إلّا أن يكون يعلم أنّه إذا سأل اُعطي .

٦ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن رجل اشترى هدياً لمتعته فأتى به أهله و ربطه ثمّ انحلّ وهلك هل يجزئه أو يعيد ؟ قال : لايجزئه إلّا أن يكون لاقوّة به عليه

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن رجل اشترى كبشاً فهلك منه ؟ قال : يشتري مكانه آخر ، قلت : فإن اشترى مكانه آخر ثمّ وجد الأوّل ؟ قال : إن كانا جميعاً قائمين فليذبح الأوّل وليبع الآخر وإن شاء ذبحه وإن كان قد ذبح الآخر فليذبح الأوّل معه .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يضلّ هديه فيجده رجل آخر فينحره فقال : إن كان نحره بمنى فقد أجزء عن صاحبه الّذي ضلّ منه وإن كان نحره في غير منى لم يجز عن صاحبه .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليهما السلام في رجل اشترى هدياً فنحره فمرّ به رجل فعرفه فقال : هذه بدنتي ضلّت منّي بالأمس وشهد له رجلان بذلك ، فقال : له لحمها ولا يجزىء عن واحد منهما ، ثمّ قال : و لذلك جرت السنّة بإشعارها و تقليدها إذا عرفت .

باب ۱۸۲

اگر ہدی اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے تھک جائے یا مرجائے

۱۔ فرمایا جب کوئی استحباباً ہدی کو لے کر چلے اور ہدی ہلاک ہو جائے تو اس کا نحر لازم نہیں، قلادہ کے جوتے لے اور اس کے خون میں ڈبوئے اور اس کے کوہان پر مارے اور کوئی دلیل وجوب نحر کی اس پر نہیں اگر وہ ہدی بدلہ شکار کا ہو یا نذر ہو اور یہی صورت واقع ہو تو اس پر بدل ہوگا اور اگر حرم میں داخل ہونے کے بعد مرجائے تو اس پر بدل نہیں استحباباً ہو یا وجوباً۔ (مرسل)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے قربانی کے لئے جانور خریدا وہ مرگیا یا چوری ہوگیا ذبح کرنے سے پہلے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر بدل کر دے تو بہتر ہے اور اگر نہ خریدے تو لازم نہیں۔ (حسن)

۳۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص قربانی لے کر چلا پس اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا ہلاک ہوگیا فرمایا اگر وہ کسی دوسرے کا تھا تو اس کا بدلہ کرنا ہوگا اور اگر نہیں تھا تو اس پر کچھ نہیں میں نے کہا (نحر کرے) اس کا گوشت کھائے فرمایا ہاں (مرسل)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص ہدی واجب لے کر چلا ناگاہ اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا وہ تھک کر بیٹھ رہا تو کیا اس کا مالک اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے دوسرا جانور خریدلے، فرمایا اس کی قیمت تصدق کر دے اور دوسری ہدی لیجائے (حسن)

۵۔ فرمایا اگر کوئی گم کردہ ہدی کو پائے تو اس کا تعارف کرائے قربانی کے پہلے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن (اگر پتہ نہ چلے تو) تیسرے دن کی شام کو اس کی طرف سے نحر کردے اور اس کے بارے میں فرمایا جو ہدی واجب بھیجے راستہ میں ہدی ہلاک ہو جاتی ہے اور اپنے مقام تک نہیں پہنچتی اور اس کے پاس دوسرا جانور خریدنے کے لئے پیسہ نہیں، فرمایا اللہ عذر کا قبول کرنے والا ہے۔ (م)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کے لئے ہدی کو خریدا اسے لے کر گھر آیا اور باندھا وہ کھل گئی اور لاپتہ ہوگئی آیا یہ کافی ہے فرمایا نہیں کافی مگر اس صورت میں کہ اسے قدرت نہ ہو۔

۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک مینڈھا خریدا وہ گم ہوگیا فرمایا اس کی جگہ دوسرا خریدے، میں نے کہا اگر وہ دوسرا خریدے اور پھر پہلا مل جائے۔ فرمایا اگر وہ دونوں ہوں تو پہلے کو ذبح کرے اور دوسرے کو بیچ ڈالے اور اگر دوسرے کو ذبح کیا ہے تو پہلے کو بھی ذبح کرے۔ (ق)

۸۔ فرمایا اگر کسی کی ہدی گم ہوگئی ہے اور دوسرے نے اسے پالیا ہے اور اسی نے نحر کیا ہے فرمایا اگر اس نے منیٰ میں نحر کیا ہے تو قربانی اس کے لئے کافی ہوگی جس نے اسے گم کیا تھا اور اگر منیٰ کے علاوہ کہیں اور نحر کیا ہے تو کافی نہ ہوگی۔ (حسن)

۹۔ فرمایا اگر کوئی ہدی خریدے اور کوئی اسے پہچان کر کہے یہ میرا بدنہ ہے جو کل کھو گیا تھا اور دو آدمی گواہی بھی دیں فرمایا گوشت اس کے لئے ہوگا لیکن دونوں میں سے ایک کے لئے بھی یہ قربانی کافی نہ ہوگی اس لئے تو اعلان کرنے اور پٹہ ڈالنے کا حکم ہے کہ پہچان ہو سکے۔ (مؤ)

﴿ باب ۱۸۳ ﴾

﴿ البدنة و البقرة عن كم تجزيء ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الله بن سنان قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يذبح يوم الأضحى كبشين أحدهما عن نفسه و الآخر عمّن لم يجد من أمّته ؛ و كان أمير المؤمنين عليه السلام يذبح كبشين أحدهما عن رسول الله صلى الله عليه وآله و الآخر عن نفسه .

٢ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرَّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن قوم غلت عليهم الأضاحيُّ وهم متمتّعون و هم مترافقون و ليسوا بأهل بيت واحد وقد اجتمعوا في مسيرهم و مضربهم واحد ، ألهم أن يذبحوا بقرة ؟ فقال : لا أحبُّ ذلك إلّا من ضرورة .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليٍّ ، عن رجل يسمّى سوادة قال : كنّا جماعة بمنى فعزَّت الأضاحيُّ فنظرنا فإذا أبو عبدالله عليه السلام واقف على قطيع يساوم بغنم ويماكسهم مكاساً شديداً فوقفنا ننتظر فلمّا فرغ أقبل علينا فقال : أظنّكم قد تعجّبتم من مكاسي ؟ فقلنا : نعم ، فقال : إنَّ المغبون لا محمود ولا مأجور ألكم حاجة ؟ فقلنا : نعم أصلحك الله إنَّ الأضاحيَّ قد عزَّت علينا ، قال : فاجتمعوا فاشتروا جزوراً ، فيما بينكم ، قلنا : و لا تبلغ نفقتنا ، قال : فاجتمعوا و اشتروا بقرة فيما بينكم فاذبحوها ، قلنا : ولا تبلغ نفقتنا ، قال : فاجتمعوا فاشتروا فيما بينكم شاة فاذبحوها فيما بينكم ، قلنا : تجزيء عن سبعة ؟ قال : نعم وعن سبعين .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أُذينة ، عن حمران قال : عزَّت البدن سنة بمنى حتّى بلغت البدنة مائة دينار فسئل أبو جعفر عليه السلام عن ذلك فقال : اشتركوا فيها ، قال : قلت : كم ؟ قال : ماخفَّ هو أفضل ، قلت : عن كم تجزيء ؟

قال : عن سبعين .

باب ۱۸۳

بدنہ اور بقر میں کتنے شریک ہوں

۱۔ رسولؐ اللہ یوم نحر دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے دوسرا اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ اور امیرالمومنینؑ دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے دوسرا رسول اللہ کی طرف سے۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کو بسلسلہ حج تمتع قربانی کرنا ہے اور وہ رفقی و مدارات سے پیش آنے والے ہیں لیکن ایک خاندان سے نہیں ہیں بلکہ راہ میں ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں کیا وہ سب مل کر ایک گائے کر لیں فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا مگر بوقت ضرورت۔ (م)

۳۔ ہماری ایک جماعت منیٰ میں تھی قربانی کے جانوروں کی قیمت بہت گراں تھی ہم کھڑے تک رہے تھے ناگاہ حضرت ابوعبداللہؑ کو بکریوں کے گلہ کے پاس کھڑے دیکھا اور ان پر سخت ٹیکس لگانیوالوں کے پاس جب آپ فارغ ہوگئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم تعجب کر رہے ہو ٹیکسوں پر، ہم نے کہا جی ہاں فرمایا مغبون (خرید و فروخت میں دھوکا دینے والا) پسندیدہ نہیں اور نہ اسے اجر ملے گا۔ کیا تمہاری کوئی حاجت ہے ہم نے کہا ہاں، اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ قربانی کے جانوروں کی قیمت بہت گراں ہے فرمایا مل کر ایک اونٹ خرید لو اور نحر کر کے اپنے درمیان بانٹ لو میں نے کہا زاد راہ اتنا نہیں فرمایا تو مل کر ایک گائے خرید لو فرمایا اس کی بھی گنجائش نہیں، فرمایا سب مل کر ایک بکری خرید لو اور اسے ذبح کر کے تقسیم کر لو، میں نے کہا کیا سات آدمیوں کی شرکت ہو سکتی ہے فرمایا ہاں بلکہ ستر تک کی۔ (مجہول)

۴۔ ایک سال اونٹوں کی قیمت منیٰ میں بہت زیادہ ہوگئی حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے اس کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا قربانی میں شریک ہو جاؤ میں نے کہا کتنے لوگ ہوں فرمایا جتنے کم ہوں اچھا ہے میں نے کتنے ہو سکتے ہیں فرمایا ستر۔ (حسن)

﴿ باب الذبح ﴾

١ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله ابن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « فاذكروا اسم الله عليها صوافّ » قال : ذلك حين تصفّ للنّحر تربط يديها مابين الخفّ إلى الركبة و وجوب جنوبها إذا وقعت على الأرض .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكنانيّ قال : سألت أباعبدالله عليه‌السلام كيف تنحر البدنة ؟ فقال تنحر وهي قائمة من قبل اليمين .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه‌السلام : النحر في اللّبة والذّبح في الحلق .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : لايذبح لك اليهوديّ ولا النصرانيّ اُضحيّتك فإن كانت امرأة فلتذبح لنفسها وتستقبل القبلة و تقول : « وجّهت وجهي للّذي فطر السّماوات و الأرض حنيفاً ، اللّهمّ منك ولك » .

٥ ـ وعنه ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : كان عليّ بن الحسين عليهما‌السلام يجعل السكّين في يد الصبيّ ثمّ يقبض الرّجل على يد الصبيّ فيذبح .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان وابن أبي عمير قال : قال أبوعبدالله عليه‌السلام : إذا اشتريت هديك فاستقبل به القبلة وانحره أو اذبحه وقل : « وجّهت وجهي للّذي فطر السماوات والأرض حنيفاً وما أنا من المشركين ، إنّ صلوتي و نسكي و محياي و مماتي لله ربّ العالمين لاشريك له و بذلك اُمرت وأنا من المسلمين ، اللّهمّ منك ولك بسم الله والله أكبر اللّهمّ تقبّل منّي » ثمّ أمرّ السكّين ولاتنخعها حتّى تموت .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن موسى بن جعفر البغداديّ ، عن جميل ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : تبدء بمنى بالذّبح قبل الحلق و في العقيقة بالحلق قبل الذّبح .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عبدالرّحمن بن أبي هاشم البجليّ ، عن أبي خديجة قال : رأيت أباعبدالله عليه‌السلام وهو ينحر بدنته معقولة يدها اليسرى ثمّ يقوم من جانب يدها اليمنى و يقول : « بسم الله والله أكبر ، اللّهمّ هذا منك ولك ، اللّهمّ تقبّله منّي » ثمّ يطعن في لبّتها ثمّ يخرج السكّين بيده فإذا وجبت قطع موضع الذّبح بيده .

باب ۱۸۷

ذبح

۱۔ فرمایا اس آیت کے متعلق جب نحر کے لئے لٹایا جائے اس کے پیر کھروں سے لیکر گھٹنوں تک باندھ دیئے جائیں اور جب وہ زمین پر لیٹ جائے تب اس کے پہلو چاک کئے جائیں۔ (م)

۲۔ پوچھا حضرت سے کیسے نحر کیا جائے فرمایا نحر کرو اس کے کھڑے ہونے کی حالت میں اور نحر کرنے والا داہنی طرف کھڑا ہو (مجہول)

۳۔ فرمایا نحر ہوتا ہے لبہ (گردن کا گڑھا) اور ذبح ہوتا ہے حلق میں۔ (حسن)

۴۔ فرمایا یہودی یا نصرانی نحر نہ کرے اگر عورت ہے تو ذبح اپنے لئے رو بقبلہ ہو کر کرے اور کہے (حسن)

« وجّهت وجهي للّذي فطر السّماوات و الأرض حنيفاً ، اللّهمّ منك ولك »

۵۔ فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام لڑکے کے ہاتھ میں چھری دیتے تھے پھر ایک شخص اس کے ہاتھ کو پکڑ کر ذبح کر دیتا تھا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب قربانی کا جانور خریدو تو اسے قبلہ رخ کرکے نحر یا ذبح کرو اور کہو (حسن)

«وجّهت وجهي للّذي فطر السماوات والأرض حنيفاً وما أنا من المشركين ، إنّ صلوتي و نسكي و محياي و مماتي لله ربّ العالمين لاشريك له و بذلك أمرت وأنا من المسلمين ، اللّهمّ منك ولك بسم الله والله أكبر اللّهمّ تقبّل منّي»

پھر چھری چلا دو اور جب تک مر نہ جائے اُسے ادھیڑو مت۔

۷۔ فرمایا منیٰ میں حلق سے پہلے ذبح کرو۔ اور عقیقہ میں ذبح سے پہلے حلق ہو۔ (مجہول)

۸۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو بدنہ نحر کرتے دیکھا اس کا بایاں اگلا پیر بندھا ہوا تھا آپ اس کے داہنی طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا

بسم الله والله أكبر ، اللّهمّ هذا منك ولك ، اللّهمّ تقبله منّي

پھر آپ نے اس کے لبہ پر چاقو مارا پھر اپنے ہاتھ سے چھری نکالی اور اس کے ذبح کرنے کی جگہ کو اپنے ہاتھ سے کاٹا۔

باب ۸۹

(الاكل من الهدى الواجب والصدقة منها و اخراجه من منى)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : أمر رسول الله صلى الله عليه وآله حين نحر أن تؤخذ من كلِّ بدنة حذوة من لحمها ثمَّ تطرح في بُرمة ثمَّ تطبخ و أكل رسول الله صلى الله عليه وآله و عليٌّ عليه السلام منها و حسيا من مرقها .

٢ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله تعالى : «فإذا وجبت جنوبها (قال : إذا وقعت على الأرض) فكلوا منها و أطعموا القانع والمعترَّ» قال : القانع الّذي يرضى بما أعطيته ولا يسخط ولا يكلح ولايلوى شدقه غضباً والمعترُّ المارُّ بك لتطعمه .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل عن أبي الصباح الكنانيِّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن لحوم الأضاحي ، فقال : كان عليُّ بن الحسين و أبو جعفر عليهما السلام يتصدَّقان بثلث على جيرانهم وثلث على السؤَّال وثلث يمسكونه لأهل البيت .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليٍّ ؛ و حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد جميعاً ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الهدي ما يأكل منه الّذي يهديه في متعته وغير ذلك ، فقال : كما يأكل من هديه .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيِّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن فداء الصيد يأكل صاحبه من لحمه فقال : يأكل من اُضحيّته و يتصدَّق بالفداء .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « فإذا وجبت

جنوبها فكلوا منها وأطعموا القانع والمعترّ » قال : القانع الّذي يقنع بما أعطيته والمعترّ الّذي يعتريك والسائل الّذي يسألك في يديه والبائس هو الفقير .

۷ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن إخراج لحوم الأضاحي من منى فقال : كنّا نقول : لا يخرج منها شيء لحاجة النّاس إليه فأمّا اليوم فقد كثر النّاس فلا بأس بإخراجه .

۸ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألته عن رجل أهدى هدياً فانكسر فقال : إن كان مضموناً ـ و المضمون ما كان في يمين يعني نذراً أو جزاءً ـ فعليه فداؤه قلت : أيأكل منه ؟ فقال : لا إنّما هو للمساكين ، فإن لم يكن مضموناً فليس عليه شيء ، قلت : أيأكل منه ؟ قال : يأكل منه .

و روي أيضاً أنّه يأكل منه مضموناً كان أو غير مضمون .

۹ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن مولى لأبي عبدالله عليه السلام قال : رأيت أبا الحسن الأوّل عليه السلام دعا ببدنة فنحرها فلمّا ضرب الجزّارون عراقيبها فوقعت إلى الأرض وكشفوا شيئاً عن سنامها قال : اقطعوا وكلوا منها [وأطعموا] فإنّ الله عزّ وجلّ يقول : « فإذا وجبت جنوبها فكلوا منها وأطعموا » .

۱۰ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ، عن أبي جعفر عليه السلام ؛ و عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قالا : نهانا رسول الله صلى الله عليه وآله عن لحوم الأضاحي بعد ثلاث ثمّ أذن فيها وقال : كلوا من لحوم الأضاحي بعد ثلاث وادّخروا .

باب ۱۸۱

ہدی واجب کا کھانا

۱۔ نحر کے بعد رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہر قربانی کا تھوڑا تھوڑا گوشت دیں اور اسے کر ہانڈی میں ڈال کر پکائیں رسول اللہ

نے اور حضرت علیؑ نے اس میں سے کچھ کھایا اور شوربا پیا۔ (حسن)

۲۔ آیہ فاذا وجبت جنوبھا الخ فرمایا جب اس کا گوشت کاٹ لیا جائے تو اس میں سے قانع اور معتر دونوں قسم کے محتاجوں کو دیا جائے۔ قانع وہ ہے کہ جو کچھ تم اسے دے دو وہ نہ اس پر غصہ کرے اور نہ دل گرفتہ ہو اور نہ غصہ میں ہونٹ چڑھائے اور معتر پیشہ ور فقیر ہے (مرسل)

۳۔ میں نے قربانی کے گوشت کے متعلق سوال کیا فرمایا حضرت علی بن الحسین اور امام محمد باقر علیہ السلام تصدق کرتے تھے ایک تہائی پڑوسیوں کو اور ایک تہائی سوال کرنے والوں کو اور ایک تہائی رکھتے تھے اپنے اہل بیت کے لئے۔

۴۔ میں نے کہا حج تمتع وغیرہ میں جو گوشت ہدیہ میں آئے تو اس سے کیا کھائے فرمایا جیسے اپنی ہدی سے کھائے (موثق)

۵۔ میں نے پوچھا شکار کے بدلہ کی قربانی کے متعلق کیا قربانی کرنے والا اس کا گوشت کھائے۔ فرمایا وہ اپنی قربانی کا کھائے اور فدیہ والی کا گوشت تصدق کرے۔ (حسن)

۶۔ آیہ فاذا وجبت الخ کے متعلق فرمایا قانع وہ ہے کہ جسے تم دے دو اس پر قانع ہو اور معتر وہ پیشہ ور فقیر ہے جو زیادہ لینے پر بحث کرے اور سائل وہ ہے جو سوال کرے اس کا جو اس کے ساتھ ہے اور بائس فقیر ہے۔ (حسن)

۷۔ میں نے سوال کیا منیٰ میں قربانی کے گوشت نکالنے کا۔ فرمایا پہلے ہم کہتے تھے اس سے کچھ نہ نکالا جائے کیونکہ لوگوں کو اس کی احتیاج ہے لیکن اب حاجیوں کی کثرت ہے اس کے نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

۸۔ میں نے کہا اگر کوئی ہدی بھیجے اور وہ مرجائے۔ فرمایا اگر وہ نذر یا فدیہ ہے تو اس پر اس کا بدلہ ہے میں نے کہا کیا اس سے کھائے فرمایا نہیں وہ حق مساکین ہے (مجہول)

۹۔ ایک روایت میں ہے کوئی حالت ہو کھانا جائز ہے۔

۱۰۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو دیکھا کہ آپ نے بدنہ منگایا اور اس کو نحر کیا جب اونٹوں کے ضرب لگائی تو ان کی گردن کے موٹے پٹھے کٹ گئے اور کوہان کا کچھ حصہ کھل گیا۔ فرمایا اسے کاٹو اور کھاؤ۔ اللہ فرماتا ہے جب اس کے دست و بازو کاٹ چکو تو خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔ (ضعیف)

۱۱۔ فرمایا امامینؑ نے کہ رسول اللہ نے منع کیا ہم کو قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد پھر اجازت دی تین دن کے بعد کھانے کی اور ذخیرہ کرنے کی۔ (موثق)

﴿باب ۱۸۹﴾

☆(جلود الهدی)☆

١ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يعطى الجزّار من جلود الهدي و أجلالها

شيئاً

٢ ـ وفي رواية معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ينتفع بجلد الأضحيّة و يشترى به المتاع و إن تصدّق به فهو أفضل وقال : نحر رسول الله صلى الله عليه وآله بدنة ولم يعط الجزّار من جلودها ولا قلائدها ولاجلالها ولكن تصدّق به ولا تعط السلّاخ منها شيئاً ولكن أعطه من غير ذلك .

باب ۱۸۶

ہدی کی کھال

۱۔ فرمایا رسول اللہ نے منع کیا ہے کہ قصاب کو ہدی کی کھال اس کی جھول سے کچھ بھی دینے کو، ایک روایت میں ہے کہ قربانی کی جلدوں سے سامان خریدا جائے اور اگر صدقہ میں دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ فرمایا رسول اللہ نے بدنہ نحر کیا اور قصابوں کو نہ تو کھالیں دیں نہ قلادے نہ جھولیں بلکہ ان کا صدقہ دیا اور نہ کھال اتارنے والے کو اس میں سے کچھ دیا

﴿ باب ۱۸۷ ﴾

﴿ الحلق والتقصير ﴾

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن ، عن إبراهيم بن مسلم ، عن أبي شبل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ المؤمن إذا حلق رأسه بمنى ثمّ دفنه جاء يوم القيامة وكلّ شعرة لها لسان طلق تلبّي باسم صاحبها .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن مفضّل بن صالح ، عن أبان بن تغلب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : للرّجل أن يغسل رأسه بالخطمي قبل أن يحلقه ؟ قال : يقصّر و يغسله .

٣ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يوم النّحر يحلق رأسه ويقلّم أظفاره ويأخذ من شاربه ومن أطراف لحيته .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : إذا اشتريت اُضحيّتك ووزنت ثمنها وصارت في رحلك فقد

بلغ الهدي محلّه فإن أحببت أن تحلق فاحلق .

٥ ـ و بإسناده ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألته عن رجل جهل أن يقصّر من رأسه أو يحلق حتّى ارتحل من منى قال : فليرجع إلى منى حتّى يحلق بها شعره أو يقصّر وعلى الصّرورة أن يحلق .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ينبغي للصّرورة أن يحلق و إن كان قد حجّ فإن شاء قصّر وإن شاء حلق ، قال وإذا لبّد شعره أو عقصه فإنّ عليه الحلق و ليس له التقصير .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : على الصرورة أن يحلق رأسه ولا يقصّر و إنّما التقصير لمن حجّ حجّة الإسلام .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل نسي أن يقصّر من شعره و هو حاجّ حتّى ارتحل من منى ، قال : ما يعجبني أن يلقي شعره إلّا بمنى ، و قال : في قول الله عزّ وجلّ : «ثمّ ليقضوا تفثهم» قال : هو الحلق و ما في جلد الإنسان .

٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل يحلق رأسه بمكّة ، قال يردّ الشعر إلى منى .

١٠ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن آبائه ، عن عليّ عليه السلام قال : السنّة في الحلق أن يبلغ العظمين .

١١ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تقصّر المرأة من شعرها لعمرتها قدر أنملة .

١٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام : إنّا حين نفرنا من منى أقمنا أيّاماً ثمّ حلقت رأسي طلب التلذّذ فدخلني من ذلك شيء ؟ فقال : كان أبو الحسن صلوات الله عليه إذا خرج من مكّة فأتي بثيابه حلق رأسه ؛ قال : و قال في قول الله عزّ وجلّ : « ثمّ ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم » قال : التفث تقليم الأظفار وطرح

الوسخ و طرح الإحرام.

۱۳ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى ، عن ياسين الضرير ، عن حريز ، عن زرارة أنّ رجلاً من أهل خراسان قدم حاجّاً وكان أقرع الرأس لايحسن أن يلبّي فاستفتي له أبوعبدالله عليه السلام فأمر أن يلبّى عنه ويمرّ الموسى على رأسه فإنّ ذلك يجزئ عنه.

باب ۱۸۰

حلق و تقصیر

۱۔ فرمایا جو مومن منیٰ میں سر منڈوائے گا اور دفن ہوگا تو روز قیامت اس کا ہر بال صاف زبان میں تلبیہ کرے گا اس کا نام لے کر۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا مرد کو چاہیے اپنا سر خطمی سے دھوئے قبل سر منڈوانے کے اور فرمایا بال کٹوائے اور غسل کرے۔ (م)

۳۔ رسول اللہ یوم نحر سر منڈواتے تھے ناخن کٹواتے تھے مونچھیں ترشواتے تھے اور داڑھی کے اطراف کو کٹواتے تھے (مرسل)

۴۔ فرمایا جب تم قربانی کا جانور خرید لو اور قیمت دے دو اور وہ تمہاری سواری کے ساتھ ہو اور ہدی اپنے مقام پر پہنچ جائے تو اگر چاہو تو سر منڈا لو (م)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نہیں جانتا کہ بال کٹوائے یا سر منڈوائے اور منیٰ سے چل دیتا ہے فرمایا وہ لوٹے سر منڈوائے یا بال کٹوائے اور صرورہ کو بال منڈوانے چاہئیں۔ (م)

۶۔ فرمایا صرورہ کو بال منڈوانے چاہئیں اور اگر حج کر لیا ہے تو اختیار ہے چاہے کٹوائے یا منڈوائے اور فرمایا جس کے بال بٹے ہوئے ہوں گچھے دار ہوں اس کو منڈوانے چاہییں نہ کہ کٹوائے۔ (حسن)

۷۔ فرمایا صرورہ کو سر منڈوانا چاہیے کٹوائے نہیں، کٹوانا اس کے لیے ہے جو حج کرے۔

۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو حج میں اپنے بال کٹوانے بھول جائے یہاں تک کہ وہ منیٰ سے کوچ کر جائے فرمایا کس قدر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ وہ منیٰ کے علاوہ بال کٹوائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چاہیے وہ اپنی کثافت دور کریں اور وہ سر منڈوانا اور جلد بدن کا میل صاف کرنا ہے۔

۹۔ فرمایا جو کوئی مکہ میں سر منڈوائے وہ منیٰ میں بھی منڈوائے۔ (حسن)

۱۰۔ حضرت علیؑ نے فرمایا سنت ہے دو کانوں کی جڑوں تک سر منڈوائے۔ (موثق)

۱۱۔ فرمایا عمرہ میں عورت بقدر ایک انگل کے بال کٹوا لے۔ (حسن)

۱۲۔ امام رضا علیہ السلام جب مکہ سے نکلتے تو اپنے کپڑے پہنے ہوتے اور سر منڈا ہوا ہوتا اور یہ آیت پڑھتے لیقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم، قال: التفث تقليم الأظفار وطرح الوسخ و طرح الإحرام فرمایا حضرت نے تفث سے مراد ہے ناخن کٹوانا، میل دور کرنا اور احرام اتارنا۔ (مجہول)

۱۳۔ ایک شخص خراسان سے حج کرنے آیا اس کے سر پر بال نہ تھے اور اچھی طرح تلبیہ نہیں کر سکتا تھا حضرت سے اس کے متعلق پوچھا گیا آپ نے حکم دیا کہ کوئی اس کی طرف سے تلبیہ کرے اور اس کے سر پر استرا پھروا دینا کافی ہے۔

﴿باب ۱۸۱﴾

☆(من قدم شيئاً أو أخره من مناسكه)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يزور البيت قبل أن يحلق ، قال : لاينبغي إلّا أن يكون ناسياً ثمّ قال : أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله أتاه اُناس يوم النّحر فقال بعضهم : يارسول الله إنّي حلقت قبل أن أذبح و قال بعضهم : حلقت قبل أن أرمي فلم يتركوا شيئاً كان ينبغي لهم أن يؤخّروه إلّا قدّموه ، فقال : لا حرج .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام : جعلت فداك إنّ رجلاً من أصحابنا رمى الجمرة يوم النحر و حلق قبل أن يذبح فقال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله لمّا كان يوم النّحر أتاه طوائف من المسلمين فقالوا : يا رسول الله ذبحنا من قبل أن نرمي و حلقنا من قبل أن نذبح ، ولم يبق شيء ممّا ينبغي لهم أن يقدّموه إلّا أخّروه ولاشيء ممّا ينبغي لهم أن يؤخّروه إلّا قدّموه ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : لاحرج لاحرج .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ و سهل بن زياد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل زار البيت قبل أن يحلق ، فقال : إن كان زار البيت قبل أن يحلق وهو عالم أنّ ذلك لاينبغي له فانّ عليه دم شاة .

٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية

ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل نسي أن يذبح بمنى حتّى زار البيت فاشترى بمكّة ثمّ ذبح ، قال : لا بأس قد أجزء عنه .

باب ۱۸۸

مناسک میں مقدّم و موخّر کرنا

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو خانۂ کعبہ کی زیارت کرے قبل حلق فرمایا نہیں اسے چاہیئے تھا بھول ہو جائے تو خیر پھر فرمایا یوم نحر رسولؐ اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے ایک نے کہا رسولؐ اللہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ایک نے کہا میں نے رمی سے پہلے حلق کرا لیا انھوں نے ہر شئے جو موخر تھی مقدم کر دیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں (حسن)

۲۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں ہمارا ایک ساتھی ہے جس نے رمی جمرہ کی یوم نحر اس کے پاس کچھ مسلمان آئے انھوں نے کہا یا رسولؐ اللہ ہم نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا اور ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا کوئی چیز ایسی نہ رہی جو مقدم تھی اسے موخر کر دیا ہو اور جو موخر تھی اسے مقدم نہ کر دیا ہو حضرت نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں ۔ (ض)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے حلق سے پہلے بیت اللہ کی زیارت کی۔ فرمایا اگر عالم مسئلہ تھا اور اس نے ایسا کیا تو ایک بکری ذبح کرے ۔ (م)

۴۔ فرمایا اس شخص کے بارے میں جو بھول گیا منا میں ذبح کرنا اور اس نے کعبہ کی زیارت کی پھر اس نے مکہ میں جانور خرید کرکے ذبح کیا فرمایا کافی ہے (م)

باب ۱۸۹

(ما يحلّ للرجل من اللباس والطيب اذا حلق قبل أن يزور)

۱ ـ أبو عليّ الأشعري ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن سعيد ابن يسار قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المتمتّع إذا حلق رأسه قبل أن يزور البيت يطليه بالحنّاء قال : نعم الحنّاء والثياب و الطيب و كلّ شيء إلّا النّساء ـ ردّدها عليّ مرّتين أو ثلاثة ـ قال : وسألت أبا الحسن عليه السلام عنها فقال : نعم الحنّاء والثياب والطيب و كلّ شيء إلّا النساء .

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام فقلت : المتمتّع يغطّي رأسه إذا حلق ؟ فقال : يا بنيّ حلق رأسه

أعظم من تغطيته إيّاه .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن يونس مولى عليّ ، عن أبي أيّوب الخزّاز قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام بعد ماذبح حلق ثمّ ضمّد رأسه بمسك و زار البيت و عليه قميص و كان متمتّعاً .

عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن أبي أيّوب نحوه .

٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : ولد لأبي الحسن عليه السلام مولود بمنى فأرسل إلينا يوم النحر بخبيص فيه زعفران و كنّا قدحلقنا ، قال عبدالرّحمن : فأكلت أنا و أبى الكاهليّ و مرازم أن يأكلا و قالا : لم نزر البيت فسمع أبوالحسن عليه السلام كلامنا فقال لمصادف ـ و كان هو الرسول الّذي جاءنا به ـ : في أيّ شيء كانوا يتكلّمون قال : أكل عبدالرّحمن و أبى الآخران وقالا : لم نزر بعد ، فقال : أصاب عبدالرّحمن ثمّ قال : أما يذكر حين اُوتينا به في مثل هذا اليوم فأكلت أنا منه وأبى عبدالله أخي أن يأكل منه فلمّا جاء أبي حرّشه عليّ فقال : يا أبه إنّ موسى أكل خبيصاً فيه زعفران ولم يزر بعد ، فقال أبي : هو أفقه منك أليس قد حلقتم رؤوسكم .

٥ ـ صفوان ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألت أباإبراهيم عليه السلام عن المتمتّع إذا حلق رأسه مايحلّ له ؟ فقال : كلّ شيء إلّا النّساء .

باب ۱۸۹

مرد کے لئے کیا لباس ہو

۱۔ میں نے پوچھا تمتع کرنے والے کے لئے جب زیارت سے پہلے اپنا سر منڈوالے مہندی لگانا جائز ہے فرمایا حنا، لباس اور خوشبو اور ہر شے سوائے عورتوں کے دو یا تین بار حضرت نے یہ فرمایا میں نے امام رضا علیہ السلام سے حنا کے متعلق پوچھا فرمایا ہاں حنا کپڑے اور خوشبو سب جائز ہے عورتوں کے سوا۔ (۲)

۲۔ میں کہا تمتع کرنے والا حلق کے بعد اپنا سر ڈھانپ لے فرمایا اللہ کے نزدیک حلق راس اعظم ہے بہ نسبت سر چھپانے کے (موثق)

۳۔ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو دیکھا ذبح کے بعد حلق کرایا پھر سر پر مشک کا ضماد کیا اور بیت اللہ کی زیارت کی ایک

قمیض پہنے ہوئے حج تمتع میں کی ۔ (۴)

ابوایوب نے بھی یہی روایت کی ہے۔

۴۔ راوی نے کہا امام رضا علیہ السلام کے منیٰ میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت نے ہمارے لیے اس کے گوشت کا ایک کھانا پکوا کر بھیجا جس میں زعفران تھا اور ہم سر منڈوا چکے تھے عبدالرحمٰن راوی نے بیان کیا میں نے تو کھایا کاہلی اور مرازم نے کھانے سے انکار کردیا اور کہا کہ ہم نے ابھی بیت اللہ کی زیارت نہیں کی۔ ابوالحسن علیہ السلام نے ہمارا کلام سنا، مصادف نے جو حضرت کی طرف سے کھانا لایا تھا ہم سے یہ کہا یہ کس امر پر گفتگو کر رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ اسکے بعد زیارت نہ ہوگی اس نے کہا وہ دن یاد نہیں جب ہم لائے تھے حضرت کی طرف سے فلاں دن تو میں نے اس میں سے کھایا تھا اور میرے بھائی عبداللہ نے انکار کیا تھا اس کے کھانے سے، جب ابی وہ آیا تو اس نے کہا بابا جان موسیٰ نے وہ کھانا کھالیا جس میں زعفران تھا اور اس نے بعد میں زیارت بیت نہ کی۔ میرے باپ نے کہا وہ تجھ سے زیادہ فقیہ ہے کیا تم نے اپنے سر نہیں منڈوا لیے تھے۔ (موثق)

۵۔ فرمایا تمتع کرنے والا جب سر منڈوالے تو اس پر ہر شے سوائے عورتوں کے حلال ہوجاتی ہے (موثق)

﴿ باب ۱۹ ﴾

☆(صوم المتمتع اذا لم يجد الهدى)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ و سهل بن زياد جميعاً ، عن رفاعة بن موسى قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن المتمتّع لايجد الهدي ، قال : يصوم قبل التروية بيوم و يوم التروية ويوم عرفة ، قلت : فإنّه قدم يوم التروية ؟ قال : يصوم ثلاثة أيّام بعد التشريق، قلت : لم يقم عليه جمّاله ؟ قال : يصوم يوم الحصبة وبعده يومين ، قال : قلت : و ما الحصبة ؟ قال : يوم نفره ، قلت : يصوم وهو مسافر ؟ قال : نعم أليس هو يوم عرفة مسافراً إنّا أهل بيت نقول ذلك لقول الله عزّ وجلّ : « فصيام ثلاثة أيّام في الحجّ » يقول في ذي الحجّة .

٢ ـ أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالكريم بن عمرو ، عن زرارة ، عن أحدهما عليهما السلام أنّه قال : من لم يجد هدياً و أحبّ أن يقدّم الثلاثة الأيّام في أوّل العشر فلا بأس .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن متمتّع لم يجد هدياً قال : يصوم ثلاثة أيّام في الحجّ يوماً قبل التروية و يوم التروية و يوم عرفة ، قال : قلت : فإن فاته ذلك ؛ قال : يتسحّر ليلة الحصبة و يصوم ذلك اليوم و يومين بعده ، قلت : فإن لم يقم عليه جمّاله أيصومها في الطريق ؛ قال : إن شاء صامها في الطريق و إن شاء إذا رجع إلى أهله .

٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص بن القاسم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن متمتّع يدخل يوم التروية وليس معه هدي ، قال : فلا يصوم ذلك اليوم ولا يوم عرفة ويتسحّر ليلة الحصبة فيصبح صائماً وهو يوم النفر و يصوم يومين بعده .

٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابه ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له رجل : تمتّع بالعمرة إلى الحجّ في عيبته ثياب له يبيع من ثيابه ويشتري هديه ؛ قال : لا هذا يتزيّن به المؤمن ، يصوم ولا يأخذ شيئاً من ثيابه .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبدالله عليه السلام في متمتّع يجد الثمن ولا يجد الغنم قال : يخلّف الثمن عند بعض أهل مكّة ويأمر من يشتري له و يذبح عنه وهو يجزىء عنه فإن مضى ذوالحجّة أخّر ذلك إلى قابل من ذي الحجّة .

٧ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن يحيى الأزرق قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن متمتّع كان معه ثمن هدي وهو يجد بمثل ذلك الّذي معه هدياً فلم يزل يتوانى و يؤخّر ذلك حتّى إذا كان آخر النهار غلت الغنم فلم يقدر أن يشتري بالّذي معه هدياً ، قال : يصوم ثلاثة أيّام بعد أيّام التشريق .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالكريم ، عن أبي بصير قال : سألته عن رجل تمتّع فلم يجد هدياً فصام الثلاثة الأيّام فلمّا قضى نسكه بدا له أن يقيم بمكّة ، قال : ينتظر مقدم أهل بلاده فإذا ظنّ أنّهم قد دخلوا فليصم السبعة الأيّام .

٩ ـ أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن عبدالكريم ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام

قال : سألته عن رجل تمتّع فلم يجد مايهدي [به] حتّى إذا كان يوم النفر وجد ثمن شاة أيذبح أو يصوم ؟ قال : بل يصوم فإنّ أيّام الذّبح قد مضت .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن منصور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من لم يصم في ذي الحجّة حتّى يهلّ هلال المحرّم فعليه دم شاة وليس له صوم و يذبحه بمنى .

١١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبدالله بن بحر ، عن حمّاد بن عثمان قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن متمتّع صام ثلاثة أيّام في الحجّ ثمّ أصاب هدياً يوم خرج من منى ، قال : أجزأه صيامه .

١٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن عمّار قال : من مات ولم يكن له هدي لمتعته فليصم عنه وليّه .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن رجل يتمتّع بالعمرة إلى الحجّ ولم يكن له هدي فصام ثلاثة أيّام في الحجّ ثمّ مات بعد مارجع إلى أهله قبل أن يصوم السبعة الأيّام أعلى وليّه أن يقضي عنه ؟ قال : ما أرى عليه قضاء .

١٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن عبدالله بن هلال ، عن عقبة بن خالد قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل تمتّع و ليس معه مايشتري به هدياً فلمّا أن صام ثلاثة أيّام في الحجّ أيسر أيشتري هدياً فينحره أو يدع ذلك و يصوم سبعة أيّام إذا رجع إلى أهله ؟ قال : يشتري هدياً فينحره و يكون صيامه الّذي صامه نافلة له .

١٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه في قوله عزّ وجلّ : «فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيّام في الحجّ و سبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة» قال : كمالها كمال الاُضحيّة .

١٦ ـ بعض أصحابنا ، عن محمّد بن الحسين ، عن أحمد بن عبدالله الكرخيّ قال : قلت للرّضا عليه السلام : المتمتّع يقدم وليس معه هدي أيصوم مالم يجب عليه ؟ قال : يصبر إلى يوم النحر فإن لم يصب فهو ممّن لم يجد .

باب ۱۹۰

تمتع کرنے والے کا روزہ

۱۔ میں نے حضرت سے اس حج تمتع کرنے والے کے متعلق پوچھا جو قربانی نہ کر سکا فرمایا وہ تین روزے رکھے ایک قبل ترویہ (۸ ذی الحجہ) اور ایک روز ترویہ اور ایک روز عرفہ، میں نے کہا اگر وہ آیا ہی روز ترویہ ہو، فرمایا پھر تین دن یوم تشریق (۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) میں رکھے۔ میں نے کہا اس کا اونٹ والا اتنا نہیں ٹھہرتا فرمایا پھر ایک یوم حصبہ اور دو دن اس کے بعد، میں نے کہا حصبہ کیا ہے فرمایا تمہارے چلنے کا دن، میں نے کہا کیا سفر میں روزہ رکھے فرمایا ہاں کیا یوم عرفہ وہ مسافر نہیں تھا اور ہم اہلبیت، یہ اس آیت کے مطابق کہتے ہیں پس حج میں (یعنی ذی الحجہ میں) تین دن کے روزے رکھیں۔ (ص)

۲۔ فرمایا جو ہدی نہ پا سکے تو میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ اول عشرہ میں تین دن مقدم رکھے۔ (موثق)

۳۔ میں نے اس متمتع کے متعلق سوال کیا جو ہدی کو نہ پا سکے فرمایا وہ حج میں تین دن روزہ رکھے ایک دن قبل ترویہ ایک دن ترویہ کا اور ایک یوم عرفہ، میں نے کہا اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے فرمایا چلنے کی رات کو سحری کھائے اور اس دن روزہ رکھے اور دو دن اس کے بعد، میں نے کہا اگر اس کا اونٹ والا نہ ٹھہرے۔ فرمایا اچھا ہے تو راستہ میں روزہ رکھے ورنہ گھر جا کر۔ (حسن)

۴۔ میں نے متمتع کے متعلق پوچھا کہ وہ یوم ترویہ داخل ہوتا ہے اور اس کے پاس ہدی نہیں ہے فرمایا وہ اس روز روزہ رکھے، عرفہ کے دن نہیں اور کوچ کی رات کو سحری کھائے اور اس دن کہ کوچ کرے، روزہ رکھے اور دو دن بعد میں۔ (ص)

۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کا عمرہ کرتا ہے اس کی گٹھری میں کپڑے ہیں اسے بیچ کر ہدی خریدتا ہے۔ فرمایا مومن کی زینت ان چیزوں سے نہیں ہوتی وہ روزہ رکھتا ہے اور اپنے کپڑوں سے کچھ نہیں لیتا۔ (مرسل)

۶۔ فرمایا اس متمتع کے بارے میں جس کے پاس قیمت تو ہو لیکن بکری نہ ملے۔ فرمایا وہ قیمت کو کسی اہل مکہ کو دے اور اسے بکری خریدنے کو کہے اور یہ کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کر دے تو یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا اور فرمایا اور یہ کام وہ گزشتہ ذی الحجہ سے آخری ذی الحجہ تک کر دے۔ (حسن)

۷۔ میں نے کہا اس متمتع کے لئے جس کے پاس ہدی کی قیمت ہو اور اسے اس قیمت کی ہدی مل بھی رہی ہو لیکن وہ خریدنے میں تاخیر کرے اور دن کے آخری حصہ میں بکری کی قیمت گراں ہو جائے اور وہ اس رقم سے جو اس کے پاس ہے نہ خرید سکے تو

فرمایا ایام تشریق کے بعد تین دن روزے رکھے۔ (ح)

۸۔ میں نے اس تمتع کرنے والے کے متعلق پوچھا جسے ہدی نہیں ملی اس نے تین دن روزے رکھے جب وہ اپنے مناسک ادا کر چکا تو اسے مکہ میں قیام کرنا پڑا فرمایا وہ اپنے شہر والے لوگوں کے آنے کا انتظار کرے جب معلوم ہو کر وہ آ گئے تو سات روزے رکھے۔ (ح)

۹۔ میں نے کہا ایک تمتع کرنے والے نے ہدی نہ پائی جب چلنے لگا تو بکری کی قیمت اس کے پاس آ گئی تو آیا وہ ذبح کرے یا روزے رکھے فرمایا روزہ رکھے کیونکہ ذبح کا وقت تو گزر گیا۔ (موثق)

۱۰۔ فرمایا جو ذی الحج میں روزے نہ رکھے اور محرم کا چاند نظر آ جائے تو اس کا کفارہ ایک بکری ذبح کرنا ہے اس کے روزے نہیں اسے منیٰ میں لے جا کر ذبح کرے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے تین روزے رکھ لئے پھر اسے ہدی مل گئی جس دن وہ منیٰ سے چلا فرمایا روزے کافی ہیں۔ (ح)

۱۲۔ فرمایا جو مر جائے اور قربانی نہ کی ہو تو اس کے ولی کو چاہیئے کہ روزہ رکھے۔ (ح)

۱۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے عمرہ حج تمتع کیا لیکن قربانی نہ کی اس نے ذی الحج میں تین روزے رکھے پھر مر گیا اس کے بعد وہ اپنے گھر آیا وہ سات روزے نہ رکھ پایا تو کیا اس کے ولی پر قضا ہے فرمایا میرے نزدیک قضا نہیں۔ (حسن)

۱۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کیا لیکن ہدی خرید نے کو اس کے پاس پیسہ نہیں پس آیا تین دن روزہ رکھنا اس کے لئے آسان ہے یا ہدی خرید کر ذبح کرنا یا ان دونوں کو چھوڑ کر سات دن روزے رکھنا اپنے گھر جا کر، فرمایا ہدی کو خرید کر نحر کرنا اور جو روزے رکھے ہوں گے وہ نافلہ قرار پائیں گے۔ (مجہول)

۱۵۔ اس آیت کے متعلق فرمایا کامل قربانی میں ہے

«فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيّام في الحجّ و سبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة»

۱۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کے لئے آیا مگر ہدی اس کے ساتھ نہیں تو کیا روزہ رکھے جو اس پر واجب نہیں فرمایا یوم نحر تک صبر کرے اگر نہ ملے تو وہ مثل اس کی ہے جس نے نہ پایا۔ (مجہول)

﴿ باب ۱۹ ﴾

☆(الزيارة والغسل فيها)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الغسل إذا زار البيت

من منى ، فقال : أنا أغتسل من منى ثمّ أزور البيت .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمّار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن غسل الزّيارة يغتسل الرّجل باللّيل ويزور في اللّيل بغسل واحد أيجزئه ذلك ؟ قال : يجزئه مالم يحدث [مايوجب] وضوءاً فإن أحدث فليعد غسله باللّيل .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ينبغي للمتمتّع أن يزور البيت يوم النحر أو من ليلته ولايؤخّر ذلك .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في زيارة البيت يوم النحر قال : زره فإن شغلت فلايضرّك أن تزور البيت من الغد ولا تؤخّر أن تزور من يومك فإنّه يكره للمتمتّع أن يؤخّره و موسّع للمفرد أن يؤخّره فإذا أتيت البيت يوم النحر فقمت على باب المسجد قلت : « اللّهمّ أعنّي على نسكك و سلّمني له وسلّمه لي أسألك مسألة العليل الذليل المعترف بذنبه أن تغفرلي ذنوبي وأن ترجعني بحاجتي ، اللّهمّ إنّي عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك و أؤمّ طاعتك متّبعاً لأمرك راضياً بقدرك أسألك مسألة المضطرّ إليك المطيع لأمرك المشفق من عذابك الخائف لعقوبتك أن تبلّغني عفوك و تجيرني من النّار برحمتك » ثمّ تأتي الحجر الأسود فتستلمه و تقبّله ، فإن لم تستطع فاستلمه بيدك و قبّل يدك ، فإن لم تستطع فاستقبله و كبّر وقل كما قلت حين طفت بالبيت يوم قدمت مكّة ثمّ طف بالبيت سبعة أشواط كما وصفت لك يوم قدمت مكّة ثمّ صلّ عند مقام إبراهيم عليه السلام ركعتين تقرء فيهما بقل هوالله أحد وقل يا أيّها الكافرون ثمّ ارجع إلى الحجر الأسود فقبّله إن استطعت و استقبله وكبّر ثمّ اخرج إلى الصّفا فاصعد عليه واصنع كما صنعت يوم دخلت مكّة ثمّ ائت المروة فاصعد عليها وطف بينهما سبعة أشواط ، تبدء بالصّفا و تختم بالمروة فإذا فعلت ذلك فقد أحللت من كلّ شيء أحرمت منه إلّا النساء ثمّ ارجع إلى البيت وطف به اُسبوعاً آخر ثمّ صلّ ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام ثمّ أحللت من كلّ شيء و فرغت من حجّك كلّه و كلّ شيء أحرمت منه .

٥ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عمّن ذكره قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: جعلت فداك متمتّع زار البيت فطاف طواف الحجّ ثمّ طاف طواف النساء ثمّ سعى؟ فقال: لا يكون السعي إلّا قبل طواف النساء، فقلت: عليه شيء؟ فقال: لا يكون السعي إلّا قبل طواف النساء.

باب ۱۹۱

زیارت

۱۔ میں نے پوچھا خانۂ کعبہ کی زیارت کے لیے منیٰ میں غسل کیا جائے فرمایا میں منیٰ میں غسل کرکے زیارت کرتا ہوں۔ (ح)

۲۔ میں نے غسل زیارت کے متعلق سوال کیا، مرد غسل کرے رات کو اور زیارت کرے رات میں ایک غسل سے تو کیا یہ کافی ہے فرمایا کافی ہے جب تک ناقض وضو حدث صادر نہ ہو اگر ہو جائے تو رات میں پھر غسل کرے (موثق)

۳۔ فرمایا متمتع کو چاہیئے کہ روز قربانی زیارت بیت کرے یا اسی رات میں اور اس میں تاخیر نہ کرے (حسن)

۴۔ فرمایا یوم نحر بیت اللہ کی زیارت کرو اگر ہجوم کی وجہ سے رات کو موقع نہ ملے تو صبح کو اٹھاؤ اور تاخیر نہ کرو اور زیارت کرو اسی روز کیونکہ متمتع کے لئے تاخیر مکروہ ہے اور توسیع ہے حج مفرد والے کے لیے اگر وہ تاخیر کرے اور جب یوم نحر بیت اللہ کے پاس آؤ تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہو۔

«اللّهمّ أعنّي على نسكك وسلّمني له وسلّمه لي أسألك مسألة العليل الذليل المعترف بذنبه أن تغفر لي ذنوبي وأن ترجعني بحاجتي، اللّهمّ إنّي عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك وأؤمّ طاعتك متّبعاً لأمرك راضياً بقدرك أسألك مسألة المضطرّ إليك المطيع لأمرك المشفق من عذابك الخائف لعقوبتك أن تبلّغني عفوك وتجيرني من النّار برحمتك»

پھر حجر اسود کے پاس آؤ اسے چھاتی سے لگاؤ اسے بوسہ دو اور اگر یہ نہ کر سکو تو اس کا استلام اپنے ہاتھ سے کرکے اپنے ہاتھ کو بوسہ دو اور تکبیر کہو اور وہی کہو جو مکہ آنے کے دن طواف بیت کرتے وقت کہا تھا پھر سات بار طواف بیت کرو جیسا میں نے بتایا تھا اس دن جب تم مکہ آئے تھے، پھر مقام ابراہیم پر نماز پڑھو دو رکعت قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کے ساتھ، پھر حجر کی طرف آؤ اور اس کا استلام کرو، بوسہ دو اور تکبیر کہو پھر صفا کی طرف آؤ اور اس پر چڑھو اور وہی کرو جو مکہ آتے وقت کیا تھا پھر مروہ پر چڑھو اور ان کے درمیان چھ بار طواف کرو

صفا سے ابتدا کرو اور مروہ پر ختم ۔ اس کے بعد وہ سب چیزیں تم پر حلال ہو گئیں جو حرام ہو گئی تھیں سوائے عورتوں کے ، پھر خانۂ کعبہ کی طرف آؤ اور سات بار آخری طواف کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو مقام ابراہیم پر ، اب تم پر ہر شے حلال ہو گئی اور تم حج سے فارغ ہو گئے ۔ (حسن)

۵۔ میں نے کہا تمتع کرنے والے نے بیت اللہ کی زیارت کی اور طواف حج کیا پھر طواف نساء کیا اب کچھ اور باقی ہے فرمایا نہیں سعی ہوئی مگر قبل طواف نساء کے ۔ (مرسل)

﴿ باب ۱۹۲ ﴾

☆(طواف النساء)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد قال : قال أبو الحسن عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : « وليطّوَّفوا بالبيت العتيق » قال : طواف الفريضة طواف النّساء .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن بعض أصحابه ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزَّ وجلَّ : «وليوفوا نذورهم وليطّوَّفوا بالبيت العتيق» قال : طواف النساء .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن عبدالله بن سنان ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لولا ما منَّ الله عزَّ وجلَّ على النّاس من طواف النّساء لرجع الرَّجل إلى أهله و ليس يحلُّ له أهله .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن عليِّ بن يقطين ، عن أخيه الحسين بن عليِّ بن يقطين قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الخصيان و المرأة الكبيرة أعليهم طواف نساء ؟ قال : نعم عليهم الطواف كلّهم .

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رجلٌ نسي طواف النساء حتّى دخل أهله قال : لاتحلُّ له النّساء حتّى يزور البيت ؛ و قال : يأمر أن يقضي عنه إن لم يحجَّ فإن توفّي قبل أن يطاف عنه فليقض عنه وليّه أو غيره .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن

الحلبيّ قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن المرأة المتمتّعة تطوف بالبيت و بالصفاوالمروة للحجّ ثمّ ترجع إلى منى قبل أن تطوف بالبيت، فقال: أليس تزور البيت؟ قلت: بلى، قال: فلتطف.

۷ ـ أبوعليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمّار، عن سماعة، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سألته عن رجل طاف طواف الحجّ و طواف النساء قبل أن يسعى بين الصفا والمروة، فقال: لايضرّه يطوف بين الصفا والمروة وقد فرغ من حجّه.

باب ۱۹۲

طواف النساء

۱۔ فرمایا اس آیت کے متعلق طواف کرو بیت عتیق کا۔ اس مراد طواف واجبہ نساء ہے۔ (ض)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (ض)

۳۔ فرمایا اگر اللہ کا احسان نہ ہوتا طواف نساء کے متعلق تو مرد اپنے گھر کی طرف اس حال میں لوٹتا کہ اس کی بی بی اس پر حلال نہ ہوتی۔ (موثق)۔

۴۔ میں نے کہا خصی مرد اور بوڑھی عورت پر بھی طواف نساء ہے فرمایا ہاں ان پر تمام طواف ہیں (م)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص طواف نساء بھول گیا اور اپنے گھر آ گیا فرمایا جب تک زیارت کعبہ نہ کرے گا عورتیں اس پر حلال نہ ہوں گی اس کو چاہیئے کہ کسی دوسرے سے یہ طواف کرائے اگر بغیر طواف کرائے وہ مرجائے تو اس کے ولی وغیرہ پر طواف کرانا لازم ہوگا۔ (حسن)

۔ میں نے کہا ایک تمتع کرنے والی عورت نے طواف بیت کیا، طواف صفا و مروہ کیا پھر منیٰ کی طرف چلی گئی قبل بیت کا طواف کرنے کے فرمایا کیا اس نے زیارت بیت نہیں کی۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا اسے طواف کرنا چاہیئے۔ (ض)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف حج اور طواف نساء طواف صفا و مروہ کی سعی سے پہلے کر لیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے حج پورا ہو گیا۔ (موثق)

﴿ باب ۱۹۳ ﴾

✿(من بات عن منى في لياليها)✿

١ - عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ و محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان؛ و ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لاتبت ليالي التشريق إلّا بمنى فإن بتّ في غيرها فعليك دمٌ و إن خرجت أوّل اللّيل فلاينتصف لك اللّيل إلّا و أنت بمنى إلّا أن يكون شغلك بنسكك [أ]وقدخرجتَ من مكّة وإن خرجت نصف اللّيل فلا يضرّك أن تصبح بغيرها؛ قال: وسألته عن رجل زار عشاء فلم يزل في طوافه ودعائه وفي السعي بين الصفا والمروة حتّى يطلع الفجر، قال: ليس عليه شيء كان في طاعة الله.

٢ - أبوعليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن عيص ابن القاسم قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن الزّيارة من منى، قال: إن زار بالنّهار أو عشاء فلاينفجر الفجر إلّا وهو بمنى وإن زار بعد نصف اللّيل وأسحر فلابأس أن ينفجر الفجر وهو بمكّة.

٣ - عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل، عن بعض أصحابنا في رجل زار البيت فنام في الطريق قال: إن بات بمكّة فعليه دمٌ و إن كان قدخرج منها فليس عليه شيءٌ ولو أصبح دون منى.

و في رواية أُخرى عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يزور فينام دون منى قال: إذا جاز عقبة المدنيّين فلا بأس أن ينام.

٤ - عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا زار الحاجُّ من منى فخرج من مكّة فجاوز بيوت مكّة فنام ثمَّ أصبح قبل أن يأتي منى فلاشيء عليه.

٥ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن ابن بكير، عمّن أخبره، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال: لاتدخلوا منازلكم بمكّة إذا زرتم - يعني أهل مكّة.

باب ۱۹۳

منیٰ میں شب باشی

۱۔ فرمایا حضرت نے ایام تشریق میں شب باشی منیٰ میں ہونا چاہیئے اگر کہیں اور رہ گئے تو ایک بکری قربانی دینا ہوگی اور اگر تم اول رات میں نکلو تو آدھی رات نہ ہونے پائے مگر یہ کہ تم منیٰ میں ہو مگر یہ کہ تم مناسک کی ادائیگی میں مصروف ہو اور تم مکہ سے چل دیئے ہو اور اگر نصف شب میں چلے ہو تو کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے علاوہ کہیں سفر کرو، میں نے پوچھا ایک شخص عشاء کے بعد دیر تک طواف و دعا و سعی صفا و مروہ میں مشغول رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، فرمایا اس کے اوپر کچھ نہیں کیونکہ وہ طاعت خدا میں تھا۔ (حسن)

۲۔ میں نے پوچھا زیارت منیٰ کے متعلق، فرمایا دن میں جائے یا رات میں مگر صبح منیٰ میں طلوع ہونی چاہیئے اور اگر نصف شب کو جائے اور صبح وہاں کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر صبح ہی مکہ آجائے۔ (ض)

۳۔ ایک شخص نے بیت اللہ کی زیارت کی اور راستہ میں سو گیا، فرمایا اگر اس نے مکہ میں شب باشی کی ہے تو اس کو قربانی دینا ہوگی اور اگر وہاں سے نکل گیا ہے تو اس پر کچھ نہیں اگرچہ صبح منیٰ کے قریب کی ہو اور ایک روایت میں ابوعبداللہ سے مروی ہے کہ جو زیارت کرنے والا ہو اور منیٰ میں سو جائے پس جب عقبہ مدینین سے گزر جائے تو کوئی حرج نہیں اگر وہ سو جائے۔ (مرسل)

۴۔ جب حج کرنے والا منیٰ کے لئے مکہ سے چلے اور مکہ کے گھروں سے آگے نکل جائے اور سو جائے اور منیٰ پہنچنے سے پہلے صبح ہو جائے تو اس پر الزام نہیں۔ (حسن)

۵۔ فرمایا مت داخل ہو اپنے مکہ کے گھروں میں جب اہل مکہ تم سے ملنے آئیں۔ (مرسل)

﴿باب ۱۹۴﴾

۞(اتيان مكة بعد الزيارة للطواف)۞

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن المفضّل بن صالح ، عن ليث المراديّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرَّجل يأتي مكّة أيّام منى بعد فراغه من زيارة البيت فيطوف بالبيت تطوّعاً ، فقال : المقام بمنى أفضل و أحبّ إليّ .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

عيص بن القاسم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الزّيارة بعد زيارة الحجّ في أيّام التشريق ، فقال : لا .

باب ۱۹۴
بعد زیارت طواف کو مکہ آنا

۱۔ میں نے کہا ایام منیٰ میں بعد فراغت زیارت بیت ایک شخص منیٰ میں آتا ہے اور استحباباً طواف بیت کرتا ہے فرمایا اس کا منیٰ میں ٹھہرنا افضل ہے۔ (م)

۲۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا زیارت کے متعلق ایام تشریق کے بعد، فرمایا نہیں۔ (م)

﴿باب ۱۹۵﴾
﴿ التكبير أيام التشريق ﴾

۱ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّادبن عيسى ، عن حريز ، عن محمّدبن مسلم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزَّوجلَّ : « واذكروا الله في أيّام معدودات » قال : التكبير في أيّام التشريق من صلاة الظهر من يوم النحر إلى صلاة الفجر من يوم الثالث و في الأمصار عشر صلوات ، فاذا نفر بعد الأولى أمسك أهل الأمصار ومن أقام بمنى فصلّى بها الظهر والعصر فليكبّر .

۲ ـ حمّادبن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : التكبير في أيّام التشريق في دبر الصلوات ؟ فقال : التكبير بمنى في دبر خمسة عشر صلاة و في سائر الأمصار في دبر عشر صلوات و أوَّل التكبير في دبر صلاة الظهر يوم النحر يقول فيه : « الله أكبر ، الله أكبر ، لاإله إلّا الله والله أكبر ، الله أكبر ، ولله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على مارزقنا من بهيمة الأنعام » و إنّما جعل في سائر الأمصار في دبر عشر صلوات لأنّه إذا نفر الناس في النفر الأوَّل أمسك أهل الأمصار عن التكبير وكبّر أهل منى ماداموا بمنى إلى النفر الأخير .

۳ ـ أبوعليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

منصور بن حازم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « و اذكروا الله في أيّام معدودات » قال : هي أيّام التشريق ، كانوا إذا أقاموا بمنى بعد النحر تفاخروا ، فقال الرجل منهم : كان أبي يفعل كذا وكذا ، فقال الله جلّ ثناؤه : « فإذا أفضتم من عرفات فاذكروا الله كذكركم آباءكم أو أشدّ ذكراً » قال : و التكبير « الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلّا الله والله أكبر ، الله أكبر ، ولله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام » .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : التكبير أيّام التشريق من صلاة الظهر يوم النحر إلى صلاة العصر من آخر أيّام التشريق إن أنت أقمت بمنى و إن أنت خرجت فليس عليك التكبير و التكبير أن تقول : « الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلّا الله والله أكبر ، الله أكبر ، ولله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا . الله أكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام ، والحمد لله على ما أبلانا » .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : سألته عن رجل فاتته ركعة مع الإمام من الصلاة أيّام التشريق ، قال : يتمّ صلاته ثمّ يكبّر ؛ قال : و سألته عن التكبير بعد كلّ صلاة ، فقال : كم شئت ، إنّه ليس شيء موقّت ـ يعني في الكلام ـ .

باب ۱۹

ایام تشریق میں تکبیر

۱۔ میں نے حضرت سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا اللہ کو یاد کرو گنتی کے چند دن ۔ فرمایا یہ تکبیر ایام تشریق کے متعلق ہے اور نماز ظہر سے یوم نحر صبح کی نماز تک تیسرے دن اور شہروں میں دس صلوات کے متعلق ، جب چلے پہلے روز تو شہر والوں کو اور ان کو جو منیٰ میں مقیم ہوں روکے اور ان کے ساتھ ظہر و عصر کی نماز پڑھے اور تکبیر کرے رحمٰن

۲۔ میں نے پوچھا ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیروں کی کیا صورت ہے فرمایا منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد اور تمام

شہروں میں پندرہ نمازوں کے بعد اور پہلی تکبیر روز نحر بعد نماز ظہر ہے یوں کہے۔

اللهُ أكبر ، اللهُ أكبر ، لاإله إلّا اللهُ واللهُ أكبر ، اللهُ أكبر ، و للهِ الحمد ، اللهُ أكبر على ما هدانا ، اللهُ أكبر على مارزقنا من بهيمة الأنعام

اور یہ قرار دیا ہے تمام شہروں میں بعد دس نمازوں کے کیونکہ جب اوّل نفر میں اہل امصار کوچ کریں تو ان کو تکبیر سے روکو اور تکبیر کہیں اہل منیٰ جب تک وہ منیٰ میں رہیں کوچ کے آخر دن تک۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اس قول خدا کے بارے میں اللہ کا ذکر دگنتی کے چند دن، فرمایا وہ ایام تشریق ہیں جب منیٰ میں لوگ بعد نحر ٹھہرے ہوئے تھے آپس میں فخر کرنے لگے ایک نے ان میں سے کہا میرا باپ ایسا کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب تم عرفات سے چلو تو اللہ کا ذکر کرو اسی طرح جیسے تم اپنے آبا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے کہیں زیادہ اور فرمایا تکبیر یوں کہو۔ (ح)

اللهُ أكبر ، اللهُ أكبر ، لا إله إلّا اللهُ واللهُ أكبر ، اللهُ أكبر ، وللهِ الحمد ، اللهُ أكبر على ماهدانا ، اللهُ أكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام »

۴۔ فرمایا تکبیر ایام تشریق میں ہے یوم نحر کی نماز ظہر سے عصر تک آخر ایام تشریق میں، اگر تم منیٰ میں ٹھہرے ہو اور اگر چل دیئے ہو تو تمہیں تکبیر نہیں کہنی اور تکبیر یہ ہے:

اللهُ أكبر ، اللهُ أكبر ، لاإله إلّا اللهُ واللهُ أكبر ، اللهُ أكبر ، وللهِ الحمد ، اللهُ أكبر على ماهدانا .
اللهُ أكبر على مارزقنا من بهيمة الانعام ، والحمدُ للهِ على ما أبلانا » .

۵۔ میں نے کہا ایک شخص ایام تشریق کی نماز میں ایک رکعت امام کے ساتھ نہ پڑھ سکا۔ فرمایا نماز کو تمام کرے پھر تکبیر کہے۔ میں نے پوچھا ہر نماز کے بعد کتنی تکبیر کہی جائیں فرمایا جتنی چاہو کوئی حد نہیں۔ (م)

« باب ۹ »

☆(الصلوة في مسجد منى ومن يجب عليه التقصير والتمام بمنى)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : [إنّ] أهل مكّة إذا زاروا البيت و دخلوا منازلهم أتمّوا و إذا لم يدخلوا منازلهم قصّروا .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ أهل مكّة إذا خرجوا حجّاجاً قصّروا و إذا زاروا و رجعوا

إلى منازلهم أتمّوا .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حجّ النبيّ صلى الله عليه وآله فأقام بمنى ثلاثاً يصلّي ركعتين ثمّ صنع ذلك أبوبكر و صنع ذلك عمر ثمّ صنع ذلك عثمان ستّة سنين ثمّ أكملها عثمان أربعاً فصلّى الظهر أربعاً ثمّ تمارض ليشدّ بذلك بدعته فقال للمؤذّن : اذهب إلى عليّ فقل له فليصلّ بالناس العصر ، فأتى المؤذّن عليّاً عليه السلام فقال له : إنّ أمير المؤمنين عثمان يأمرك أن تصلّي بالناس العصر فقال : إذن لا اُصلّي إلّا ركعتين كما صلّى رسول الله صلى الله عليه وآله فذهب المؤذّن فأخبر عثمان بما قال عليّ عليه السلام ، فقال : اذهب إليه فقل له : إنّك لست من هذا في شيء ، اذهب فصلّ كما تؤمر ، قال عليّ عليه السلام : لا والله لا أفعل فخرج عثمان فصلّى بهم أربعاً فلمّا كان في خلافة معاوية و اجتمع الناس عليه و قتل أمير المؤمنين عليه السلام حجّ معاوية فصلّى بالناس بمنى ركعتين الظهر ثمّ سلّم فنظرت بنو اُميّة بعضهم إلى بعض وثقيف و من كان من شيعة عثمان ، ثمّ قالوا : قد قضى على صاحبكم و خالف وأشمت به عدوّه فقاموا فدخلوا عليه فقالوا : أتدري ما صنعت ما زدت على أن قضيت على صاحبنا و أشمت به عدوّه و رغبت عن صنيعه و سنّته ، فقال : ويلكم أما تعلمون أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله صلّى في هذا المكان ركعتين و أبوبكر وعمر وصلّى صاحبكم ستّ سنين كذلك فتأمروني أن أدع سنّة رسول الله صلى الله عليه وآله وما صنع أبوبكر وعمر وعثمان قبل أن يحدث ؟! فقالوا : لا والله ما نرضى عنك إلّا بذلك ، قال : فأقيلوا فانّي مشفّعكم وراجع إلى سنّة صاحبكم فصلّى العصر أربعاً فلم يزل الخلفاء والاُمراء على ذلك إلى اليوم .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صلّ في مسجد الخيف وهو مسجد منى وكان مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله على عهده عند المنارة الّتي في وسط المسجد وفوقها إلى القبلة نحواً من ثلاثين ذراعاً وعن يمينها وعن يسارها وخلفها نحواً من ذلك فقال : فتحرّ ذلك فإن استطعت أن يكون مصلّاك فيه فافعل فإنّه قد صلّى فيه ألف نبيّ وإنّما سمّي الخيف لأنّه مرتفع عن الوادي و ما ارتفع عنه يسمّى خيفاً .

٥ ـ معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ أهل مكّة يتمّون الصلاة

بعرفات ، فقال : ويلهم - أو ويحهم - وأيّ سفر أشدّ منه ، لا لايتمّ .

٦ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمّد ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : صلّ ستّ ركعات في مسجد منى في أصل الصومعة

باب ۱۹۶

مسجد منیٰ میں نماز

۱۔ فرمایا اہلِ مکہ جب زیارت بیت کر کے اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں تو ان کا حج تمام ہوا اور جب تک داخل نہ ہوں تقصیر کریں (بال کٹوائیں) (حسن)

۲۔ فرمایا اہلِ مکہ جب حج کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو قصر کریں اور جب زیارت کعبہ کر لیں اور گھروں کو واپس آئیں تو حج ختم ہوا۔ (حسن)

۳۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے حج کیا تین دن قیام فرمایا منیٰ میں آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر ابو بکرؓ و عثمانؓ نے ایسا کیا عثمانؓ نے چھ سال ایسا ہی کیا اس کے بعد عثمانؓ نے ظہر کی پوری چار رکعت پڑھیں، پھر بہ تکلف مریض ہو گئے۔ کیونکہ اپنی یہ بدعت سخت معلوم ہوئی، موذن سے کہا علیؑ کے پاس جاؤ اور کہو کہ لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائیں، موذن نے آکر کہا امیر المومنین عثمانؓ نے آپ کو نماز عصر پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا کہ وہ میں تو اسی طرح دو رکعت پڑھاؤں گا جیسے رسول اللہ پڑھتے تھے موذن نے یہی جاکر بیان کر دیا۔ عثمانؓ نے کہا پھر جا اور کہو کہ آپ کا اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں جیسا حکم دیا گیا ہے بجا لایئے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا واللہ میں ایسا ہرگز نہ کروں گا پس عثمانؓ نے چار ہی رکعت پڑھا دیں جب معاویہ کی حکومت کا زمانہ آیا اور امیر المومنینؑ قتل کر دیئے گئے تو معاویہ حج کے لئے آیا اور اس نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ظہر کی اور سلام پر ختم کر دی، بنی امیہ، بنی ثقیف اور شیعیان عثمانؓ نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کہنے لگے تمہارے صاحب نے غلطی کی ہے اور خلاف عثمانؓ کیا اور دشمن کو شماتت کا موقع دیا، وہ سب معاویہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ نے کیا کیا۔ آپ نے خلاف عمل عثمانؓ کیا دشمن کو شماتت کا موقع دیا ان کے عمل اور سنت سے نفرت کی۔ معاویہ نے کہا تمہارا برا ہو کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ نے اسی جگہ دو رکعت پڑھی تھی اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے بھی اور قبل اس بدعت کے عثمانؓ نے بھی۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم تم سے راضی نہ ہوں گے مگر اس عمل کے بعد۔ معاویہ نے کہا اچھا آؤ میں تمہاری سفارش کروں گا اور تمہارے صاحب کی سنت کو پورا کروں گا اس کے بعد عصر کی چار رکعت پڑھا دیں اس کے بعد خلفاء

اور ائمہ آج تک اس سنت پر قائم ہیں (حسن)

۴۔ حضرت ابوعبداللہ نے مسجد خیف میں نماز پڑھی اور وہ مسجد منیٰ ہے اور حضرت رسول خدا نے بھی یہاں نماز پڑھی ہے اس منارہ کے پاس جو وسط مسجد میں ہے اور اس کے اوپر قبلہ کی طرف تقریباً بائیس ہاتھ اور داہنے بائیں اور پیچھے بھی اتنا ہی پس وہاں جاؤ اور اگر طاقت ہو تو اس میں نماز پڑھو کیونکہ اس میں ایک ہزار نبی نے نماز پڑھی ہے اس کا نام خیف اس لئے ہے کہ یہ بلند ہے وادی سے اور جو بلند ہو اس کو خیف کہتے ہیں۔ (حسن)

۵۔ میں نے کہا اہل مکہ نماز کو عرفات میں تمام کر دیتے ہیں فرمایا وائے ہو ان پر کون سا سفر اس سے زیادہ سخت ہے ان کی نماز تمام نہیں ہوتی۔ (حسن)

۶۔ فرمایا چھ رکعت نماز مسجد منیٰ میں پڑھو اصل عبادت گاہ میں۔ (حسن)

﴿ باب ۱۹۶ ﴾

☆(النفر من منى الاول و الاخر)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن داود بن النعمان عن أبي أيّوب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا نريد أن نتعجّل السير ـ و كانت ليلة النفر حين سألته ـ فأيُّ ساعة ننفر ؟ فقال لي: أمّا اليوم الثّاني فلا تنفر حتّى تزول الشمس وكانت ليلة النفر وأمّا اليوم الثالث فإذا ابيضّت الشمس فانفر على بركة الله فإنَّ الله جلَّ ثناؤه يقول : «فمن تعجّل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخّر فلا إثم عليه» فلو سكت لم يبق أحدٌ إلّا تعجّل ولكنّه قال : «و من تأخّر فلا إثم عليه».

٢ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن أبي الفرج ، عن أبان بن تغلب قال : سألته أيقدِّم الرَّجل رحله وثقله قبل النفر ؟ فقال : لا أما يخاف الّذي يقدِّم ثقله أن يحبسه الله تعالى ؟ قال : ولكن يخلّف منه ماشاء لا يدخل مكّة ، قلت : أفأ تعجّل من النسيان أقضي مناسكي وأنا اُبادر به إهلالاً وإحلالاً ؟ قال : فقال : لابأس .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أردت أن تنفر في يومين فليس لك أن تنفر حتّى تزول الشمس وإن تأخّرت إلى آخر أيّام التشريق و هو يوم النفر الأخير فلا عليك أيَّ ساعة نفرت و رميت قبل الزّوال أو بعده .

فإذا نفرت و انتهيت إلى الحصبة و هي البطحاء فشئت أن تنزل قليلاً فإنّ أباعبدالله عليه السلام قال : كان أبي ينزلها ثمّ يحمل فيدخل مكّة من غير أن ينام بها .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، وعن حمّاد عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من تعجّل في يومين فلا ينفر حتّى تزول الشمس فإن أدركه المساء بات ولم ينفر .

٥ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يصلّي الإمام الظهر يوم النفر بمكّة .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس أن ينفر الرّجل في النفر الأوّل ثمّ يقيم بمكّة .

٧ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا نفرت في النفر الأوّل فإن شئت أن تقيم بمكّة وتبيت بها فلابأس بذلك ؛ قال : وقال : إذا جاء اللّيل بعد النفر الأوّل فبت بمنى وليس لك أن تخرج منها حتّى تصبح .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن جعفر ، عن أيّوب بن نوح قال : كتبت إليه : أنّ أصحابنا قد اختلفوا علينا فقال بعضهم : إنّ النفر يوم الأخير بعد الزّوال أفضل ، و قال بعضهم : قبل الزّوال ؛ فكتب : أما علمت أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله صلّى الظهر والعصر بمكّة ولايكون ذلك إلّا وقد نفر قبل الزّوال .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العبّاس ، عن عليّ بن أسباط ، عن سليمان بن أبي زينبة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أبي يقول : لو كان لي طريق إلى منزلي من منى مادخلت مكّة .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعليّ بن محمّد القاساني جميعاً ، عن القاسم بن محمّد عن سليمان بن داود المنقريّ ، عن سفيان بن عيينة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأل رجل أبي بعد منصرفه من الموقف فقال : أترى يخيّب الله هذا الخلق كلّه ؟ فقال أبي : ماوقف بهذا الموقف أحد إلّا غفر الله له مؤمناً كان أو كافراً إلّا أنّهم في مغفرتهم على ثلاث منازل مؤمن غفر الله له ماتقدّم من ذنبه و ماتأخّر وأعتقه من النار وذلك قوله عزّ وجلّ «ربّنا آتنا في الدّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ٭ أولئك لهم نصيب ممّا

كسبوا والله سريع الحساب » ومنهم من غفر الله له ما تقدّم من ذنبه و قيل له: أحسن فيما بقي من عمرك وذلك قوله عزّ و جلّ: «فمن تعجل في يومين فلاإثم عليه ومن تأخّر فلا إثم عليه» يعني من مات قبل أن يمضي فلا إثم عليه و من تأخّر فلا إثم عليه لمن اتّقى الكبائر وأمّا العامّة فيقولون: فمن تعجّل في يومين فلا إثم عليه يعني في النفر الأوّل ومن تأخّر فلاإثم عليه يعني لمن اتّقى الصيد أفترى أنّ الصيد يحرّمه الله بعدما أحلّه في قوله عزّ وجلّ: وإذا حللتم فاصطادوا » وفي تفسير العامّة معناه وإذا حللتم فاتّقوا الصيد. و كافر وقف هذا الموقف زينة الحياة الدّنيا غفر الله له ماتقدّم من ذنبه إن تاب من الشرك فيما بقي من عمره وإن لم يتب وفّاه أجره ولم يحرمه أجر هذا الموقف وذلك قوله عزّ وجلّ: «من كان يريد الحيوة الدّنيا وزينتها نوفّ إليهم أعمالهم فيها وهم فيها لا يبخسون ۞ أولئك الّذين ليس لهم في الآخرة إلّا النّار وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون ».

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن محمّد بن المستنير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من أتى النساء في إحرامه لم يكن له أن ينفر في النفر الأوّل. وفي رواية أُخرى الصيد أيضاً.

١٢ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن أحمد بن الحسن الميثمي ، عن معاوية بن وهب ، عن إسماعيل بن نجيح الرماح قال: كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام بمنى ليلة من اللّيالي فقال: مايقول هؤلاء في «فمن تعجّل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخّر فلا إثم عليه»؛ قلنا: ما ندري ، قال: بلى يقولون: من تعجّل من أهل البادية فلا إثم عليه ومن تأخّر من أهل الحضر فلا إثم عليه ، وليس كما يقولون قال الله جلّ ثناؤه: «فمن تعجّل في يومين فلا إثم عليه ألا لا إثم عليه ومن تأخّر فلا إثم عليه ألا لا إثم عليه لمن اتّقى إنّما هي لكم والناس سواد وأنتم الحاجّ.

باب ۱۹۶

منیٰ سے روانگی

۱- میں نے کہا ہمیں جلد سفر کرنا ہے اور رجب میں نے پوچھا وہ سفر کی رات تھی پس کس وقت کوچ کیا جائے فرمایا دوسرے

روز تو سفر نہ کرو جب تک زوال نہ ہو جائے اور کوچ رات کو ہونا چاہیئے ہاں تیسرے دن جب سورج چمک جائے تو برکت خدا کے ساتھ روانہ ہو جاؤ انشاء اللہ۔ فرمایا ہے جو دو دن میں جلدی کرے تو اس پر بھی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے پس اگر ٹھہرے اور ہر ایک جلدی میں ہو مگر وہ رک جائے تو اس تاخیر میں گناہ نہیں۔ (مو)

۲۔ میں نے کہا کیا کوئی چلنے سے پہلے اپنی سواری اور سامان بھیج دے فرمایا نہیں کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ اسے روک دے لیکن کچھ بھیج دے خود مکہ میں داخل نہ ہو اگر ہم بھول جلدی کریں اور ہم نے مناسک کو پورا کر لیا محض عظمت شان کے لئے جلدی کی۔ فرمایا حرج نہیں۔ (مجہول)۔

۳۔ فرمایا اگر تم دو دن میں پہلے چلنے کا ارادہ کرو تو زوال سے پہلے نہیں اور اگر ایام تشریق کے آخر تک رہو کہ یہ کوچ کا آخری دن ہے تو پھر جس وقت چاہو چل دو، قبل زوال ہو یا بعد زوال، جب تم چلو اور حصبہ یعنی بطحا پہنچو تو اگر چاہو تو وہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ۔ حضرت نے فرمایا میرے والد یہاں اترتے تھے پھر سوار ہو کر مکہ میں آتے تھے بغیر اس کے کہ مقام حصبہ میں سوئیں۔

۴۔ فرمایا جو دو دن کے اندر ہی چلے تو زوال شمس سے پہلے نہ چلے اگر شام ہو جائے تو وہیں شب باش ہو۔ وہاں سے چلے نہیں۔ (حسن)۔

۵۔ فرمایا امام نماز روانگی کے دن پڑھ کر چلے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر کوئی سب سے پہلے چل دے اور پھر مکہ میں قیام کرے۔ (ح)

۷۔ جب پہلے ہی چلو تو چاہو مکہ میں قیام کرو اور وہاں رات کو رہو تو کوئی حرج نہیں اور فرمایا جب کوچ کے بعد رات آئے تو منیٰ میں شب باش ہو اور نہیں جائز ہے کہ صبح سے پہلے منیٰ سے چلو (مجہول)۔

۸۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ ہمارے اصحاب میں اختلاف ہو گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ چلنا آخر دن ہے بعد زوال اور یہ افضل ہے بعض کہتے ہیں قبل زوال چلنا چاہیئے حضرت نے لکھا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے نماز ظہر و عصر مکہ میں پڑھی پس یہ نہیں ہو سکتا جب تک قبل زوال نہ چلا جائے۔ (ح)

۹۔ فرمایا کہ میرے والد نے فرمایا اگر منیٰ سے میرے گھر تک کوئی راستہ ہوتا تو میں مکہ نہ جاتا۔ (ح)

۱۰۔ فرمایا ایک شخص نے میرے پدر بزرگوار سے پوچھا موقف سے لوٹنے پر کیا اللہ اپنی تمام مخلوق کو ثواب سے محروم کرتا ہے میرے والد نے فرمایا نہیں ٹھہرا اس جگہ کوئی مگر اللہ نے اس کے گناہ بخش دیئے مومن ہو یا کافر مگر ان کی مغفرت کی تین صورتیں ہیں مومن کے مقدم و موخر گناہ بخش دیئے جائیں گے جیسا کہ اس آیت میں ہے،

«ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ۞ أولئك لهم نصيب مما كسبوا والله سريع الحساب» لے ہمارے رب ہم کو دنیا میں

بھی نیکی دے اور آخرت میں بھی، اور ہم کو عذاب نار سے بچائے یہ ان کا حصہ ہے اس چیز سے جو انھوں نے حاصل کیا اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ بخشے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنی بقیہ عمر میں نیکی کر اور یہ ہے اس قول باری میں «فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخّر فلا إثم عليه» يعني من مات قبل أن يمضي فلا إثم عليه و من تأخّر فلا إثم عليه لمن اتّقى الكبائر

کہ جو دو دن کے اندر ہی چل دے تو اس پر الزام نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر الزام نہیں، جو چلنے سے پہلے مر جائے اس پر الزام نہیں اور نہیں ہے الزام تاخیر میں اس شخص پر جو گناہان کبیرہ سے بچے۔ اہل سنت کہتے ہیں جو دو دن کے اندر چل دے تو اس پر سب سے پہلے چلنے پر کوئی الزام نہیں اور جو تاخیر سے چلے تو اس کے لیے گناہ نہیں اگر وہ شکار کرنے سے بچا رہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے محل ہونے کے بعد شکار کو حرام نہیں کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے

و إذا حللتم فاصطادوا جب محل ہو جاؤ تو شکار کرو۔ اہلسنت کی تفسیر اس آیت کے متعلق یہ ہے کہ جب محل ہو جاؤ تو بھی شکار سے بچو۔ اب رہا کافر والا معاملہ اگر وہ اس موقف پر ٹھہرے گا تو زینت حیات دنیا مل جائے گی اور مقدم و موخر گناہ بخشے جائیں گے بشرطیکہ وہ اپنی بقیہ عمر میں شرک سے توبہ کرے اور اگر توبہ نہ کرے گا تو مال دنیا اجر میں مل جانے سے اس جگہ قیام کرے وہ اجر سے محروم نہ رہا یہی خبر اس آیت میں ہے جو حیات دنیا اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ان کو ان کے اعمال کے لحاظ سے ہم بدلہ پورا کر دیں گے اور وہ نقصان میں نہ رہیں گے یہ ایسے لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور جو کچھ انھوں نے عمل کیا ہے وہ سب حبط ہو جائے گا۔ (حسن)

۱۱۔ فرمایا جو احرام میں عورت کے پاس جائے گا وہ پہلے چلنے والوں میں نہیں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ شکار بھی نہ کریگا (مجہول)

۱۲۔ ہم حضرت ابو عبداللہ کے ساتھ منیٰ میں تھے فرمایا یہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں "جو دو یوم کے اندر چل دے اس پر گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں، ہم نے کہا ہمیں معلوم نہیں فرمایا وہ کہتے ہیں جو صحرائی جلدی چلنے میں کرے اس پر گناہ نہیں اور جو شہری تاخیر سے جائے اس پر گناہ نہیں، ایسا نہیں جیسا وہ کہتے ہیں۔ اللہ نے جو فرمایا ہے اس پر گناہ نہیں جو جلدی کرے اور نہ اس پر جو تاخیر کرے تو ضرور گناہ نہیں مگر اس پر جو گناہ سے بچے، یہ آیت تم سے متعلق ہے نہ کہ سواد اعظم سے حاجی تم ہو۔ (مجہول)

﴿ باب ۱۹۸ ﴾

☆(نزول الحصبة)☆

١ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان ، عن

أبي مريم ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه سئل عن الحصبة ، فقال : كان أبي ينزل الأبطح قليلاً ثمّ يجيىء ويدخل البيوت من غير أن ينام بالأبطح ؛ فقلت له : أرأيت إن تعجّل في يومين إن كان من أهل اليمن عليه أن يحصّب قال : لا .

باب ۱۹۸

حصبہ میں نزول

۱۔ حضرت سے حصبہ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا میرے والد ابطح میں تھوڑی دیر کے لئے اترتے تھے پھر آتے تھے اور گھروں میں داخل ہوتے تھے بغیر اس کے کہ ابطح میں سوئیں ۔ میں نے کہا اگر اہل یمن دو دن میں چلیں تو کیا وہ حصبہ میں اتریں فرمایا نہیں ۔ (م)

﴿ باب ۱۹۹ ﴾

☆(اتمام الصلاة في الحرمين)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وسهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن إبراهيم بن شيبة قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام أسأله عن إتمام الصلاة في الحرمين فكتب إليَّ : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يحبُّ إكثار الصلاة في الحرمين فأكثر فيهما وأتمّ .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عثمان بن عيسى قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن إتمام الصلاة والصيام في الحرمين فقال : أتمّها ولو صلاة واحدة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عليِّ بن يقطين قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن التقصير بمكّة فقال : أتمّ وليس بواجب إلّا أنّي أُحبُّ لك ما أُحبُّ لنفسي .

٤ ـ يونس ، عن زياد بن مروان قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن إتمام الصلاة في الحرمين فقال : أُحبُّ لك ما أُحبُّ لنفسي أتمّ الصلاة .

٥ ـ يونس ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام إنَّ من المذخور الإتمام في الحرمين .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن الحسين بن المختار

عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : قلت له : إنّا إذا دخلنا مكّة و المدينة نتمّ أو نقصّر ؟ قال : إن قصّرت فذاك وإن أتممت فهو خير يزداد .

٧ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن مسمع عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : كان أبي يرى لهذين الحرمين مالا يراه لغيرهما ويقول : إنّ الإتمام فيهما من الأمر المذخور .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمّد جميعاً ، عن عليّ بن مهزيار قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام : أنّ الرّواية قد اختلفت عن آبائك عليهم السلام في الإتمام والتقصير في الحرمين فمنها بأن يتمّ الصلاة ولو صلاة واحدة ومنها أن يقصّر مالم ينو مقام عشرة أيّام ولم أزل على الإتمام فيها إلى أن صدرنا في حجّنا في عامنا هذا فإنّ فقهاء أصحابنا أشاروا عليّ بالتقصير إذ كنت لا أنوي مقام عشرة أيّام فصرت إلى التقصير وقد ضقت بذلك حتّى أعرف رأيك ؛ فكتب إليّ بخطّه : قد علمت يرحمك الله فضل الصلاة في الحرمين على غيرهما فإنّي اُحبّ لك إذا دخلتهما أن لا تقصّر وتكثر فيهما الصلاة ؛ فقلت له بعد ذلك بسنتين مشافهة : إنّي كتبت إليك بكذا وأجبتني بكذا فقال : نعم ، فقلت : أيّ شيء تعني بالحرمين ؟ فقال : مكّة و المدينة .

باب ۱۹۹

حرمین میں اتمام نماز

۱۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ حرمین میں اتمام نماز کے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ دوست رکھتے تھے حرمین میں زیادہ نمازوں کو اور وہاں زیادہ پڑھتے تھے۔ (مجہول)

۲۔ میں نے پوچھا حرمین میں اتمام نماز کے متعلق فرمایا تمام پڑھو اگرچہ ایک ہی نماز ہو (موثق)

۳۔ میں نے پوچھا کیا مکہ میں نماز قصر پڑھی جائے فرمایا پوری پڑھو واجب تو نہیں لیکن میں تمہارے لئے وہی دوست رکھتا ہو جو اپنے لئے۔ (موثق)

۴۔ ترجمہ اوپر ہے (مجہول)

۵۔ فرمایا تقیہ حرمین میں اتمام نماز ہے (مجہول)

۶۔ میں نے کہا جب ہم مکہ یا مدینہ میں داخل ہوں تو پوری نماز پڑھیں یا قصر فرمایا اگر قصر پڑھو تو ٹھیک ہے اور اگر تمام پڑھو تو

باعث ثواب ہے۔ (مرسل)

۷۔ فرمایا میں ان مقاموں میں وہ دیکھتا ہوں جو ان کے غیر میں نہیں فرمایا ان دونوں میں اتمام از قبیلہ مستحب ہے (مرسل)

۸۔ میں نے حضرت سے کہا آپ کے آباء سے حرمین میں نماز کے اتمام و قصر کے متعلق مختلف روایتیں ہیں بعض میں یہ ہے کہ نماز تمام پڑھو اگرچہ ایک ہی نماز ہو اور بعض میں یہ ہے قصر کرو جب تک دس دن کے قیام کی نیت نہ ہو، میں تو برابر اتمام ہی کرتا ہوں جب تک ہم حج کے لیے نکلیں ہمارے اصحاب میں جو فقہا ہیں انھوں نے مجھ سے قصر کے لیے کہا جبکہ میری نیت دس دن قیام کی نہ تھی یعنی قصر نماز پڑھی، اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں حضرت نے اپنے قلم سے مجھے لکھا خدا تم پر رحم کرے، تم کو معلوم ہے کہ حرمین میں نماز افضل ہے بہ نسبت دیگر مقامات کے، میں تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ جب تم ان دو مقامات میں داخل ہو تو قصر نہ کرو اور زیادہ نمازیں پڑھو، دو سال بعد میں نے دو دو حضرت سے کہا میں نے آپ کو ایسا لکھا تھا آپ نے ایسا جواب دیا تھا فرمایا ہاں، میں نے کہا حرمین سے کیا مراد ہے فرمایا مکہ اور مدینہ۔ (م)

﴿باب ۲﴾

☆(فضل الصلاة في المسجد الحرام وأفضل بقعة فيه)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن الحسن بن الجهم قال : سألت أبا الحسن الرِّضا عليه السلام عن أفضل موضع في المسجد يصلّى فيه ، قال : الحطيم مابين الحجر وباب البيت ، قلت : والّذي يلي ذلك في الفضل فذكر أنّه عند مقام إبراهيم عليه السلام قلت : ثمَّ الّذي يليه في الفضل ؟ قال : في الحجر ، قلت : ثمَّ الّذي يلي ذلك ؟ قال كلّما دنى من البيت .

٢ ـ أبو عليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي أيّوب الخزّاز ، عن أبي عبيدة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : الصلاة في الحرم كلّه سواء ؟ فقال : يا أبا عبيدة ما الصلاة في المسجد الحرام كلّه سواء ، فكيف يكون في الحرم كلّه سواء قلت : فأيُّ بقاعه أفضل ؟ قال : مابين الباب إلى الحجر الأسود .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الملتزم لأيِّ شيء يلتزم وأيُّ شيء يذكر فيه ؟ فقال : عنده نهر من أنهار الجنّة تلقى فيه أعمال العباد عند كلِّ خميس .

٤ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن الكاهليِّ قال : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام

فقال : أكثروا من الصلاة والدّعاء في هذا المسجد أما إنّ لكلّ عبد رزقاً يجاز إليه جوزاً .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن أبي سلمة ، عن هارون بن خارجة ، عن صامت ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام قال : الصلاة في المسجد الحرام تعدل مائة ألف صلاة .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام قال : الصلاة في المسجد الحرام تعدل مائة ألف صلاة .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : أقوم اُصلّي بمكّة والمرأة بين يديّ جالسة أومارّة ؟ فقال : لا بأس إنّما سمّيت بكّة لأنّها تبكّ فيها الرّجال والنساء .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج قال : قال له الطيّار وأنا حاضر : هذا الّذي زيد هو من المسجد ؟ فقال : نعم إنّهم لم يبلغوا بعد مسجد إبراهيم وإسماعيل صلّى الله عليهما .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألته عن الرّجل يصلّي بمكّة يجعل المقام خلف ظهره وهو مستقبل القبلة ، فقال : لا بأس يصلّي حيث شاء من المسجد بين يدي المقام أو خلفه وأفضله الحطيم و الحجر وعند المقام والحطيم حذاء الباب .

١٠ ـ فضالة بن أيّوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : خطّ إبراهيم عليه السلام بمكّة مابين الحزورة إلى المسعى فذلك الّذي خطّ إبراهيم عليه السلام يعني المسجد .

١١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرّجل يصلّي في جماعة في منزله بمكّة أفضل أو وحده في المسجد الحرام ؟ فقال : وحده .

١٢ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ، عن ثعلبة ، عن معاوية قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الحطيم ، فقال : هو ما بين الحجر الأسود وبين الباب ؛ وسألته لم سمّي الحطيم ؟ فقال : لأنّ الناس يحطم بعضهم بعضاً هناك .

باب ۱۰۸

فضیلت نماز مسجد الحرام میں

۱۔ میں نے حضرت سے سوال کیا کہ نماز کے لئے سب سے زیادہ فضیلت کس مقام کو ہے فرمایا حطیم کو جو حجر اور باب البیت کے درمیان ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا مقام ابراہیم کے پاس، میں نے کہا پھر فرمایا حجر کے پاس، میں نے کہا پھر فرمایا جو جگہ بیت سے زیادہ قریب ہو۔ (موثق)

۲۔ میں نے کہا کیا مسجد الحرام میں ہر جگہ نماز پڑھنا برابر ہے فرمایا اے ابو عبیدہ ایسا نہیں ہے میں نے کہا پھر کونسی جگہ زیادہ فضیلت کی ہے فرمایا باب اور کعبہ کے درمیان (م)

۳۔ میں نے حضرت سے ملتزم کے متعلق پوچھا کس وجہ سے اسے فضیلت ہے اور کہا وہاں پڑھا جائے فرمایا اس کے قریب جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں ہر پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔ (موثق)

۴۔ حضرت نے فرمایا مسجد الحرام میں بہت زیادہ نماز پڑھو اور دعا کرو، ہر بندہ کے لئے رزق ہے جو اس کی طرف آتا ہے یعنی تجارت وغیرہ کے مشغلہ میں ترک نہ کرو (حسن)

۵۔ فرمایا مسجد الحرام میں ایک نماز برابر ہے ایک لاکھ نمازوں کی۔ (مجہول)

۶۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (م)

۷۔ میں نے کہا میں مکہ میں نماز پڑھ رہا تھا ایک عورت سامنے بیٹھی تھی یا گزر رہی تھی فرمایا کوئی حرج نہیں اس کا نام بکہ ہے جہاں سرکش مردوں اور عورتوں کی گردنیں جھکتی ہیں۔ (حسن)

۸۔ طیار نے میری موجودگی میں کہا یہ جگہ مسجد میں زیادہ کی گئی ہے فرمایا ہاں، لوگ نہیں پہنچے بعد مسجد ابراہیم اور اسماعیل کے لیکن زیادہ کو بھی فضیلت ہے کیونکہ یہ جگہ ان دونوں کے زمانہ میں نہ تھی اور مسجد تھی (حسن)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص مکہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے اور وہ رو بقبلہ ہو، فرمایا کوئی حرج نہیں جہاں چاہے مسجد الحرام میں نماز پڑھے، مقام ابراہیم کے چاہے سامنے ہو یا پیچھے اور افضل حطیم و حجر و مقام ابراہیم کے پاس ہے اور حطیم مقابل روا؟ کے ہے۔

۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت ابراہیم کی بستی مکہ حزورہ کے درمیان تھی یہ وہ جگہ ہے جہاں ابراہیم نے مسجد کا خط دیا تھا۔ (م)۔

۱۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو مکہ میں اپنے گھر کے اندر جماعت سے نماز پڑھتا ہے آیا یہ افضل ہے یا مسجد الحرام

میں تنہا پڑھنا فرمایا تنہا پڑھنا۔ (حز)

۱۲۔ میں نے پوچھا حطیم کہاں ہے فرمایا حجر اسود اور باب کے درمیان، میں نے کہا حطیم کیوں نام ہوا۔ فرمایا اس لئے کہ وہاں لوگوں کی بھیڑ رہتی ہے (موثق)

﴿ باب ۲ ﴾

✿(دخول الكعبة)✿

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن عمرو بن عثمان، عن عليِّ ابن خالد، عمّن حدَّثه، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان أبي يقول: الدَّاخل الكعبة يدخل والله راض عنه ويخرج عطلاً من الذُّنوب.

٢ ـ محمّد بن يحيى، عن محمّد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن ابن فضّال، عن ابن القدَّاح، عن جعفر، عن أبيه عليهما السلام قال: سألته عن دخول الكعبة، قال: الدُّخول فيها دخول في رحمة الله والخروج منها خروج من الذُّنوب، معصوم فيما بقي من عمره مغفورٌ له ما سلف من ذنوبه.

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أردت دخول الكعبة فاغتسل قبل أن تدخلها ولا تدخلها بحذاء، وتقول: إذا دخلت: «اللّهمَّ إنّك قلت: ومن دخله كان آمناً، فآمنّي من عذاب النّار» ثمّ تصلّي ركعتين بين الاُسطوانتين على الرُّخامة الحمراء تقرء في الركعة الاُولى حم السجدة و في الثانية عدد آياتها من القرآن وتصلّي في زواياه وتقول: «اللّهمَّ من تهيّأ أو تعبّأ أو أعدَّ أو استعدَّ لوفادة إلى مخلوق رجاء رفده وجائزته ونوافله وفواضله فإليك يا سيّدي تهيئتي وتعبئتي وإعدادي واستعدادي رجاء رفدك ونوافلك وجائزتك فلا تخيّب اليوم رجائي يا من لا يخيب عليه سائل ولا ينقصه نائل فإنّي لم آتك اليوم بعمل صالح قدَّمته ولا شفاعة مخلوق رجوته ولكنّي أتيتك مقرّاً بالظلم والإساءة على نفسي فإنّه لا حجّة لي ولا عذر فأسألك يا من هو كذلك أن تعطيني مسألتي وتقيلني عثرتي وتقبلني برغبتي ولا تردَّني مجبوهاً ممنوعاً ولا خائباً، يا عظيم يا عظيم يا عظيم أرجوك للعظيم

أسألك يا عظيم أن تغفرلي الذّنب العظيم ، لا إله إلّا أنت» قال : ولا تدخلها بحذاء ولا تبزق فيها ولا تمتخط فيها ولم يدخلها رسول الله صلى الله عليه وآله إلّا يوم فتح مكّة .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام و ذكرت الصلاة في الكعبة قال : بين العمودين تقوم على البلاطة الحمراء ـ فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله صلّى عليها ثمّ أقبل على أركان البيت وكبّر إلى كلّ ركن منه .

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن عمّار قال : رأيت العبد الصالح عليه السلام دخل الكعبة فصلّى ركعتين على الرّخامة الحمراء ثمّ قام فاستقبل الحائط بين الرّكن اليمانيّ و الغربيّ فوقع يده عليه و لزق به و دعا ، ثمّ تحوّل إلى الرّكن اليمانيّ فلصق به ودعا ثمّ أتى الرّكن الغربيّ ثمّ خرج .

٦ ـ وعنه ، عن عليّ بن النعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابدّ للصرورة أن يدخل البيت قبل أن يرجع فإذا دخلته فادخله بسكينة ووقار ثمّ ائت كلّ زاوية من زواياه ثمّ قل : «اللّهمّ إنّك قلت : «ومن دخله كان آمناً» فآمنّي من عذاب يوم القيامة» وصلّ بين العمودين اللّذين يليان على الرّخامة الحمراء و إن كثر الناس فاستقبل كلّ زاوية في مقامك حيث صلّيت و ادع الله واسأله .

٧ ـ وعنه ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبدالله بن سنان قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام وهو خارج من الكعبة وهو يقول : «الله أكبر الله أكبر» حتّى قالها ثلاثاً ثمّ قال : «اللّهمّ لا تجهد بلاءنا ربّنا ولا تشمت بنا أعداءنا فإنّك أنت الضارّ النافع» ثمّ هبط فصلّى إلى جانب الدّرجة جعل الدّرجة عن يساره مستقبل الكعبة ليس بينها وبينه أحد ثمّ خرج إلى منزله .

٨ ـ وعنه ، عن إسماعيل بن همّام قال : قال أبو الحسن عليه السلام : دخل النبيّ صلى الله عليه وآله الكعبة فصلّى في زواياها الأربع ، صلّى في كلّ زاوية ركعتين .

٩ ـ وعنه ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : رأيت أبا عبدالله عليه السلام قد دخل الكعبة ثمّ أراد بين العمودين فلم يقدر عليه فصلّى دونه ثمّ خرج فمضى حتّى خرج من المسجد .

١٠ ـ وعنه ، عن ابن فضّال ، عن يونس قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذادخلت الكعبة كيف أصنع ؟ قال : خذ بحلقتي الباب إذا دخلت ثمّ امض حتّى تأتي العمودين فصلّ على الرّخامة الحمراء ، ثمّ إذا خرجت من البيت فنزلت من الدّرجة فصلّ عن يمينك ركعتين .

١١ ـ وعنه ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار في دعاء الولد قال : افض عليك دلواً من ماء زمزم ثمّ ادخل البيت فإذا قمت على باب البيت فخذ بحلقة الباب ثمّ قل : « اللّهمّ إنّ البيت بيتك و العبد عبدك وقد قلت : « ومن دخله كان آمناً » فآمنّي من عذابك و أجرني من سخطك » ثمّ ادخل البيت فصلّ على الرّخامة الحمراء ركعتين ثمّ قم إلى الأسطوانة الّتي بحذاء الحجر وألصق بها صدرك ثمّ قل : « ياواحد يا أحد ياماجد ياقريب يابعيد ياعزيز ياحكيم لاتذرني فرداً و أنت خير الوارثين هب لي من لدنك ذرّيّة طيّبة إنّك سميع الدّعاء » ثمّ در بالاسطوانة فألصق بها ظهرك وبطنك و تدعو بهذا الدّعاء فإن يرد الله شيئاً كان .

باب ۲۰۱

دخولِ کعبہ

۱۔ فرمایا جب کوئی کعبہ میں داخل ہوتا ہے تو اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ (مرسل)

۲۔ میں نے دخولِ کعبہ کے متعلق پوچھا فرمایا اس میں داخل ہونا اور وہاں سے نکلنا گناہوں سے باہر آجانا ہے اس کی باقی عمر کے گناہ اور جو پہلے ہو چکا ہے وہ سب بخشے جاتے ہیں۔ (موثق)

۳۔ فرمایا جب کعبہ میں داخل ہو تو پہلے غسل کرو اور سے داخل نہ ہو اور وقت دخول کہو۔

«ومن دخله كان آمناً» فآمنّي من عذاب النّار»

یا اللہ تو نے کہا ہے جو اس میں داخل ہوا امن سے رہا پس مجھے عذابِ نار سے امان دے پھر دو لوں ستونوں کے درمیان رخامہ حمرا پر نماز پڑھو پہلی رکعت میں حم سجدہ اور دوسری میں قرآن کی چند آیات اور اس کے چاروں کونوں میں نماز پڑھو اور کہو اللّهمّ من تهيّأ أو تعبّأ .

أو أعدّ أو استعدّ لوفادة إلى مخلوق رجاء رفده وجائزته ونوافله وفواضله فإليك يا

سیّدي تهيئتي وتعبئتي وإعدادي واستعدادي رجاء رفدك ونوافلك وجائزتك فلا تخيّب اليوم رجائي يا من لا يخيب عليه سائل ولا ينقصه نائل فإنّي لم آتك اليوم بعمل صالح قدّمته ولا شفاعة مخلوق رجوته ولكنّي أتيتك مقرّاً بالظلم والإساءة على نفسي فإنّه لاحجّة لي ولا عذر فأسألك يا من هو كذلك أن تعطيني مسألتي وتقيلني عثرتي وتقبلني برغبتي ولا تردّني مجبوهاً ممنوعاً ولا خائباً ، يا عظيم يا عظيم يا عظيم أرجوك للعظيم أسألك يا عظيم أن تغفر لي الذّنب العظيم ، لا إله إلّا أنت:

اور فرمایا جوتے پہن کر داخل نہ ہو وہاں تھوکو نہیں آپ بیٹی نہ ڈالو ، رسول اللہ کعبہ میں یوم فتح مکہ داخل ہوئے تھے (حسن)

۴۔ میں نے حضرت سے کعبہ کے اندر نماز کا ذکر کیا ۔ فرمایا دونوں ستونوں کے درمیان سرخ پتھر پر کھڑے ہو رسول اللہ نے اس پر نماز پڑھی تھی پھر ارکان بیت کی طرف آؤ اور ہر رکن پر تکبیر کہو ۔ (حسن)

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ کعبہ میں داخل ہوئے اور رخامہ حمرا پر دو رکعت نماز پڑھی پھر اس دیوار کی طرف رُخ کیا جو رکن یمانی اور غربی کے درمیان ہے آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر ملا اور دعا کی ، پھر رکن یمانی سے پشت کر دعا کی پھر رکن غربی کی طرف آئے ، اس کے بعد باہر نکل آئے ۔ (م)

۶۔ فرمایا صرورہ کے لئے ضروری ہے کہ کعبہ کے اندر جائے قبل لوٹنے کے جب داخل ہو تو سکینہ و وقار سے داخل ہو پھر ہر گوشہ میں جاؤ اور یہ کہو۔

«اللّهمّ إنّك قلت : «ومن دخله كان آمناً» فآمنّي من عذاب يوم القيامة:

پھر دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھو جو متصل باب ہیں رخام حمرا پہ اگر لوگ زیادہ ہوں تو ہر زاویہ کی طرف رُخ کرکے دعا کرو اور خدا سے سوال کرو ۔ (م)

۷۔ حضرت بیرون کعبہ فرمارہے اللہ اکبر (تین بار) پھر فرمایا

«اللّهمّ لا تجهد بلاءنا ربّنا ولا تشمت بنا أعداءنا فإنّك أنت الضارّ النافع

پھر جانب درجہ اپنے بائیں طرف رو بقبلہ ہو کر نماز پڑھی در آنحالیکہ ان کے اور اس کے درمیان کوئی نہ تھا پھر وہاں سے اپنی منزل کی طرف گئے ۔ (یعنی سیڑھی) (م)

۸۔ حضرت رسولِ خدا نے کعبہ میں داخل ہو کر اس کے گوشہ میں دو رکعت نماز پڑھی ۔ (م)

۹۔ حضرت کعبہ میں داخل ہوئے آپ نے دونوں ستونوں کے درمیان آنا چاہا لیکن ممکن نہ ہوا پس آپ نے اس کے قریب نماز پڑھی پھر باہر نکل آئے۔ (موثق)

۱۰۔ میں نے کہا جب کعبہ کے اندر داخل ہوں تو کیا کروں فرمایا کعبہ کے حلقۂ در کو پکڑو اور جب اندر جاؤ تو عمودین تک پہنچو اور رخامہ حمرا پر نماز پڑھو اور جب نکل کر سیڑھیوں پر آؤ تو داہنی طرف دو رکعت نماز پڑھو۔ (موثق)

۱۱۔ دعائے ولد کے متعلق فرمایا آب زمزم سے ایک ڈول پر کر کے پھر کعبہ میں داخل ہو جب دروازہ پہ پہنچو تو حلقۂ در کو پکڑو اور کہو اللّٰهمّ إنّ البيت بيتك و العبد عبدك و قد قلت : « ومن دخله كان آمناً » فآمنّي من عذابك و أجرني من سخطك» یا اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے تو نے فرمایا ہے جو اس گھر میں داخل ہوا اسے امان ملی پس اپنے عذاب سے مجھے نجات دے۔ اور اپنے غصہ سے پناہ دے اور کعبہ کے اندر داخل ہو کر رخامہ حمرا پر دو رکعت نماز پڑھو پھر کھڑے ہو اس ستون کے پاس جو حجرہ کے مقابل ہے اور اسے سینہ سے لپٹا لو اور کہو یاواحد یا أحد یاماجد یاقریب یابعید یا عزیز یاحكيم لاتذرني فرداً و أنت خيرالوارثين هب لي من لدنك ذرّيّة طيّبة إنّك سميع الدّعاء ؛ اے واحد و احد، اے قریب و بعید! اے عزیز و حکیم مجھے اکیلا نہ رکھ تو سب سے بہتر وارث ہے مجھے ایک پاک نفس کا لڑکا دے تو دعاؤں کا سننے والا ہو پھر اسطوانہ کے پاس آؤ اور اپنی پشت اور بطن کو اس سے ملائے اور یہی دعا کرو اگر اللہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے (مر)

« باب ۲۰۲ »
☆(وداع البيت)☆

۱ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أردت أن تخرج من مكّة وتأتي أهلك فودّع البيت وطف بالبيت اُسبوعاً و إن استطعت أن تستلم الحجر الأسود والرّكن اليمانيّ في كلّ شوط فافعل و إلّا فافتتح به واختم به فإن لم تستطع ذلك فموسّع عليك ، ثمّ تأتي المستجار فتصنع عنده كما صنعت يوم قدمت مكّة و تخيّر لنفسك من الدّعاء ، ثمّ استلم الحجر الأسود ثمّ ألصق بطنك بالبيت تضع يدك على الحجر و الاُخرى ممّا يلي الباب واحمدالله وأثن عليه وصلّ على النبيّ صلّى الله عليه وآله ثمّ قل : «اللّهمّ صلّ على محمّد عبدك ورسولك و نبيّك و أمينك و حبيبك ونجيّك وخيرتك من خلقك اللّهمّ كما بلّغ رسالاتك وجاهد في سبيلك وصدع بأمرك و اُوذي في جنبك و عبدك حتّى أتاه اليقين ، اللّهمّ اقلبني مفلحاً منجحاً مستجاباً لي

بأفضل ما يرجع به أحدٌ من وفدك من المغفرة والبركة والرّحمة والرّضوان والعافية ، اللّهمّ إن أمتّني فاغفرلي و إن أحييتني فارزقنيه من قابل ، اللّهمّ لاتجعله آخر العهد من بيتك ، اللّهمّ إنّي عبدك و ابن عبدك و ابن أمتك ، حملتني على دوابّك و سيّرتني في بلادك حتّى أقدمتني حرمك و أمنك وقد كان في حسن ظنّي بك أن تغفرلي ذنوبي فإن كنت قد غفرت لي ذنوبي فازدد عنّي رضا و قرّبني إليك زلفى و لا تباعدني و إن كنت لم تغفر لي فمن الآن فاغفرلي قبل أن تنأى عن بيتك داري فهذا أوان انصرافي إن كنت أذنت لي غير راغب عنك ولا عن بيتك ولا مستبدل بك و لا به ، اللّهمّ احفظني من بين يديّ و من خلفي وعن يميني و عن شمالي حتّى تبلّغني أهلي فإذا بلّغتني أهلي فاكفني مؤونة عبادك و عيالي فإنّك وليّ ذلك من خلقك و منّي » .

ثمّ ائت زمزم فاشرب من مائها ثمّ اخرج وقل : « آئبون تائبون عابدون لربّنا حامدون إلى ربّنا راغبون إلى الله راجعون إن شاء الله » ؛ قال : وإنّ أباعبدالله عليه السلام لمّا ودّعها و أراد أن يخرج من المسجد الحرام خرّ ساجداً عند باب المسجد طويلاً ثمّ قام فخرج .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام ودّع البيت فلمّا أراد أن يخرج من باب المسجد خرّ ساجداً ثمّ قام فاستقبل الكعبة فقال : « اللّهمّ إنّي أنقلب على ألّا إله إلّا أنت » .

٣ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ وأبو عليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن عليّ بن مهزيار قال : رأيت أباجعفر الثاني عليه السلام في سنة خمس و عشرين ومائتين ودّع البيت بعد ارتفاع الشمس و طاف بالبيت ، يستلم الرّكن اليمانيّ في كلّ شوط فلمّا كان في الشوط السابع استلمه واستلم الحجر و مسح بيده ثمّ مسح وجهه بيده ثمّ أتى المقام فصلّى خلفه ركعتين ثمّ خرج إلى دبر الكعبة إلى الملتزم فالتزم البيت و كشف الثوب عن بطنه ثمّ وقف عليه طويلاً يدعو ثمّ خرج من باب الحنّاطين وتوجّه ؛ قال : فرأيته في سنة سبع عشرة ومائتين ودّع البيت ليلاً يستلم الرّكن اليمانيّ والحجر الأسود في كلّ شوط فلمّا كان في الشوط السابع التزم البيت في دبر الكعبة قريباً من الرّكن اليمانيّ و فوق الحجر المستطيل و كشف الثوب عن

بطنه ، ثمّ أتى الحجر فقبّله و مسحه وخرج إلى المقام فصلّى خلفه ثمّ مضى ولم يعد إلى البيت و كان وقوفه على الملتزم بقدر ماطاف بعض أصحابنا سبعة أشواط و بعضهم ثمانية .

٤ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن أبان ، عن أبي إسماعيل قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : هوذا أخرج جعلت فداك فمن أين اُودّع البيت ؟ قال : تأتي المستجار بين الحجر والباب فتودعه من ثمّ ثمّ تخرج فتشرب من زمزم ثمّ تمضي ، فقلت : أصبّ على رأسي ؟ فقال : لاتقرب الصبّ .

٥ ـ الحسين بن محمّد ، عن محمّد بن أحمد النهديّ ، عن يعقوب بن يزيد ، عن عبدالله بن جبلة ، عن قثم بن كعب قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إنّك لتدمن الحجّ ؟ قلت : أجل ، قال : فليكن آخر عهدك بالبيت أن تضع يدك على الباب وتقول : « المسكين على بابك فتصدّق عليه بالجنّة » .

باب ٢٠٥

وداع بیت

۱۔ فرمایا جب مکہ سے جانا ہو تو کعبہ کو اس طرح رخصت کرو کہ سات بار طواف کرو اور اگر ممکن ہو تو استلام حجر کرو اور رکن کا ہر شوط پر، ورنہ جہاں سے شروع کرو وہیں پر ختم کرو پھر مستجار آؤ اور وہی کرو جو مکہ آنے کے دن کیا تھا اور اپنے لئے دعا کرو اور استلام حجر کرو اور اپنا شکم بیت سے ملو، اپنا ہاتھ حجر پر رکھو اور دوسرا باب سے ملے ہوئے حصہ پر، خدا کی حمد وثنا اور درود کے بعد کہو۔

«اللّهمّ صلّ على محمّد عبدك ورسولك و نبيّك و أمينك و حبيبك و نجيّك وخيرتك من خلقك اللّهمّ كما بلّغ رسالاتك وجاهد في سبيلك وصدع بأمرك و اُوذي في جنبك و عبدك حتّى أتاه اليقين ، اللّهمّ اقلبني مفلحاً منجحاً مستجاباً لي بأفضل مايرجع به أحدٌ من وفدك من المغفرة والبركة والرّحمة والرّضوان والعافية ، اللّهمّ إن أمتّني فاغفرلي و إن أحييتني فارزقنيه من قابل ، اللّهمّ لاتجعله آخر العهد من بيتك ، اللّهمّ إنّي عبدك و ابن عبدك و ابن أمتك ، حملتني على دوابّك و سيّرتني

في بلادك حتّى أقدمتني حرمك و أمنك وقد كان في حسن ظنّي بك أن تغفرلي ذنوبي فإن كنت قد غفرت لي ذنوبي فازدد عنّي رضاو قرّبني إليك زلفى و لا تباعدني و إن كنت لم تغفر لي فمن الآن فاغفرلي قبل أن تنأى عن بيتك داري فهذا أوان انصرافي إن كنت أذنت لي غير راغب عنك ولا عن بيتك ولا مستبدل بك و لا به ، اللّهمّ احفظني من بين يديّ و من خلفي وعن يميني و عن شمالي حتّى تبلّغني أهلي فإذا بلّغتني أهلي فاكفني مؤونة عبادك و عيالي فإنّك وليّ ذلك من خلقك و منّي » .

پھر زمزم پر آؤ اس کا پانی پیو پھر چلتے ہوئے کہو

آئبون تائبون عابدون لربّنا حامدون إلى ربّنا راغبون إلى الله راجعون إن شاء الله

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب کعبہ کو رخصت کر کے مسجد الحرام سے نکلتے تو بر شوط مسجد کے پاس دیر تک سجدہ میں رہتے پھر کھڑے ہوتے اور وہاں سے نکلتے۔ (حسن)

۲- میں نے دیکھا امام رضا علیہ السلام کو کہ جب وداع کر کے باب مسجد سے نکلتے تو سجدہ میں جاتے پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کہتے

« اللّهمّ إنّي أنقلب على ألّا إله إلّا أنت

۳- میں نے حضرت کو ۲۲۵ھ میں کعبہ وداع کرتے ہوئے بلندیٔ آفتاب کے وقت دیکھا کہ آپ نے بیت کا طواف کیا رکن یمانی کو ہر شوط کے بعد آغوش میں لیا ساتویں شوط پر اسے بھی آغوش میں لیا اور حجر اسود کو بھی اور ہاتھ سے مسح کر کے ہاتھ منہ پہ پھیرا پھر مقام ابراہیم پر آئے اس کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر پشت کعبہ پر ملتزم کے پاس آئے اور اپنے شکم پر سے کپڑا ہٹا کر کعبہ کو لپٹ گئے پھر وہاں کھڑے طویل عرصہ تک دعا کرتے رہے پھر باب الحناطین سے نکلے میں نے ۲۱۵ھ میں یہ دیکھا۔ حضرت نے بیت کو رات میں رخصت کیا رکن یمانی کو آغوش میں لیا اور حجر مستطیل کو اوپر سے لیا شکم مبارک کو کھولا اور حجر کے پاس آکر بوسہ دیا اور مس کیا پھر مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز اس کے پیچھے پڑھی پھر چلے اور بیت کی طرف لوٹے نہیں، آپ کا قیام ملتزم پر اتنی دیر تھا جتنی دیر سات یا آٹھ بار طواف کیا جائے (م)

۴- میں نے کہا بیت کو کہاں سے رخصت کیا جائے فرمایا مستجار کے پاس آؤ جو حجر اور باب کے درمیان ہے یہاں سے رخصت کرو پھر زمزم پر آؤ اس کا پانی پیو، میں نے کہا سر پر بھی چھڑک لوں فرمایا نہیں (م)

۵- فرمایا تم دوامی حج چاہتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا تو حج تمام کرنے کے بعد سب سے آخر میں یہ کرو کہ اپنا ہاتھ دروازہ پر رکھ کر کہو مسکین بندہ تیرے دروازہ پر ہے پس اسے جنت عطا کر (مجہول)

﴿باب ۲۰۳﴾

☆(ما يستحب من الصدقة عند الخروج من مكة)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبي ، عن معاوية بن عمّار ، و حفص بن البختري ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : ينبغي للحاجّ إذا قضى نسكه و أراد أن يخرج أن يبتاع بدرهم تمراً يتصدّق به فيكون كفّارة لما لعلّه دخل عليه في حجّه من حكّ أو قمّلة سقطت أو نحو ذلك .

٢ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عمّن ذكره ، عن أبان ، عن أبي بصير قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إذا أردت أن تخرج من مكّة فاشتر بدرهم تمراً فتصدّق به قبضة قبضة ، فيكون لكلّ ما كان منك في إحرامك وما كان منك بمكّة .

باب ۲۰۳

مکّہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے

۱۔ فرمایا حج کرنے والا جب ارکان حج ادا کر چکے اور چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرمے خریدے اور تصدق کر دے یہ کفارہ ہے اس کوتاہی کا جو حج میں واقع ہو گئی ہو، جیسے بدن کو کھجانا، جوں کا بدن سے گر جانا وغیرہ (حسن)

۲۔ فرمایا جب مکہ سے چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرمے خریدو اور ایک ایک مٹھی صدقہ دو تاکہ احرام میں یا مکہ کے قیام میں اگر کوئی چوک ہو گئی ہو تو اس کا کفارہ ہو جائے (مرسل)

﴿ باب ۲۰۴ ﴾

☆(ما يجزىء من العمرة المفروضة)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا استمتع الرّجل بالعمرة فقد قضى ما عليه من فريضة العمرة .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن العمرة أواجبة هي ؟ قال : نعم ، قلت : فمن تمتّع يجزىء عنه ؟ قال : نعم .

باب ۲۰۴

عمرۂ مفروضہ میں کیا کافی ہے

۱۔ فرمایا جب حج تمتع کا عمرہ پورا ہوگیا تو فریضۂ عمرہ سے جو اس پر واجب ہے وہ پورا ہوگیا۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا کیا عمرہ واجب ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا جو حج تمتع کرے اس کے لئے یہ عمرہ کافی ہوگا فرمایا ہاں (م)

﴿باب﴾

✿(العمرة المبتولة)✿

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إنّ عليّاً عليه السلام كان يقول : في كلّ شهر عمرة .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في كتاب عليّ عليه السلام : في كلّ شهر عمرة .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن عليِّ بن أبي حمزة قال : سألت أباالحسن عليه السلام عن رجل يدخل مكّة في السنة المرَّة أو المرّتين أو الأربعة كيف يصنع ؟ قال : إذا دخل فليدخل ملبّياً و إذا خرج فليخرج محلّاً ؛ قال : ولكلّ شهر عمرة ، فقلت : يكون أقلّ ؟ قال : لكلّ عشرة أيّام عمرة ، ثمَّ قال : و حقّك لقد كان في عامي هذه السنة ستّ عمر ، قلت : لم ذاك ؟ فقال : كنت مع محمّد بن إبراهيم بالطائف فكان كلّما دخل دخلت معه .

باب ۲۰۵

وہ عمرہ جو حج سے علیحدہ کیا جائے

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر مہینے میں عمرہ ہو سکتا ہے۔ (م)

۲۔ فرمایا کتاب علی میں ہے کہ ہر ماہ میں عمرہ ہے۔ (م)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص مکہ میں داخل ہوتا ہے ایک سال کے اندر ایک بار دو بار یا چار بار

تو وہ کیا کرے۔ فرمایا داخل ہو لبیک کہہ کر اور نکلے محل ہو کر اور فرمایا ہر مہینہ عمرہ ہے میں نے کہا اس سے کم مدت بھی ہے فرمایا دس دن میں ایک عمرہ پھر فرمایا تیرے حق کی قسم میں نے چھ عمرے کئے ہیں میں نے کہا وہ کیسے فرمایا میں محمد بن ابراہیم کے ساتھ طائف میں تھا جب وہ مکہ آیا میں بھی اس کے ساتھ آیا۔ (خ)

﴿باب ۲۰۶﴾

﴿العمرة المبتولة في أشهر الحج﴾

١ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس بالعمرة المفردة في أشهر الحجّ ثمَّ يرجع إلى أهله .

٢ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لابأس بالعمرة المفردة في أشهر الحجّ ثمَّ يرجع إلى أهله إن شاء .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليمانيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه سئل عن رجل خرج في أشهر الحجّ معتمراً ثمَّ رجع إلى بلاده ، قال : لابأس و إن حجَّ في عامه ذلك و أفرد الحجَّ فليس عليه دم فإنَّ الحسين بن عليّ عليهما السلام خرج قبل التروية بيوم إلى العراق وقد كان دخل معتمراً .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار ، عن يونس ، عن معاوية ابن عمّار قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : من أين افترق المتمتّع و المعتمر ؟ فقال : إنَّ المتمتّع مرتبط بالحجّ والمعتمر إذا فرغ منها ذهب حيث شاء وقد اعتمر الحسين بن عليّ عليهما السلام في ذي الحجّة ثمَّ راح يوم التروية إلى العراق والناس يروحون إلى منى ولابأس بالعمرة في ذي الحجّة لمن لايريد الحجَّ .

باب ۷۰

عمرہ مقطوعہ ماہ حج میں

۱۔ فرمایا اگر ماہ حج میں صرف عمرہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں عمرہ کے بعد اپنے گھر لوٹ آئے۔ (ص)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے (ض)

۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص حج کے مہینے میں عمرہ کرتا ہے اور پھر اپنے شہر کو لوٹ جاتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں اگر اسی سال حج کرے اور علیحدہ حج کرے تو اس پر قربانی نہیں۔ امام حسین علیہ السلام یوم ترویہ سے ایک دن قبل عازم عراق ہوئے اور آپ عمرہ بجالائے۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا کہاں سے اختراق ہوتا ہے۔ متمتع اور معتمر میں فرمایا تمتع کرنے والا مرتبط ہے حج سے اور عمرہ کرنے والا فارغ ہو کر جہاں چاہے جا سکتا ہے امام حسین علیہ السلام نے عمرہ کیا ذی الحجہ میں پھر یوم ترویہ راہی عراق ہوئے رجوع کا ارادہ نہ کرے وہ ذی الحجہ میں عمرہ بجالائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مجہول)

﴿باب ٧٠﴾

☆(الشهور التي تستحب فيها العمرة ومن أحرم في شهر وأحل في اخر)☆

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الوليد بن صبيح قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : بلغنا أنَّ عمرة في شهر رمضان تعدل حجّة ، فقال : إنّما كان ذلك في امرأة وعدها رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لها : اعتمري في شهر رمضان فهي لك حجّة .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ و أحمد بن محمّد جميعاً ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن عليِّ بن حديد قال : كنت مقيماً بالمدينة في شهر رمضان سنة ثلاث عشرة و مائتين فلمّا قرب الفطر كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام أسأله عن الخروج في عمرة شهر رمضان أفضل أو اُقيم حتّى ينقضي الشهر واُتمَّ صومي ؛ فكتب إليَّ كتاباً قرأته بخطّه سألت رحمك الله عن أيِّ العمرة أفضل عمرة شهر رمضان أفضل يرحمك الله .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن ابن بكير ، عن عيسى

الفرّاء، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أهلَّ بالعمرة في رجب وأحلَّ في غيره كانت عمرته لرجب وإذا أهلَّ في غير رجب وطاف في رجب فعمرته لرجب.

٤ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن حمّاد بن عثمان قال: كان أبوعبدالله عليه السلام إذا أراد العمرة انتظر إلى صبيحة ثلاث وعشرين من شهر رمضان ثمَّ يخرج مهلاً في ذلك اليوم.

٥ ـ عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختريِّ، عن عبدالرَّحمن بن الحجّاج، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أحرم في شهر وأحلَّ في آخر فقال: يكتب له في الّذي قد نوى أو يكتب له في أفضلهما.

٦ ـ محمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: المعتمر يعتمر في أيِّ شهور السنة شاء وأفضل العمرة عمرة رجب.

٧ ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن أبان بن عثمان، عن عبدالرَّحمن بن أبي عبدالله، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: العمرة بعد الحجِّ؟ قال: إذا أمكن الموسى من الرأس.

باب ۲۰

عمرہ کے مہینے

۱۔ میں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے فرمایا یہ تھا اس عورت کے لئے جس سے رسول اللہ نے وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ تو ماہ رمضان میں عمرہ کر وہ تیرے ایک حج کے برابر ہوگا۔ (حسن)

۲۔ میں ماہ رمضان میں سنہ ۲۱۳ھ میں مدینہ میں مقیم تھا جب عید الفطر کا وقت قریب آیا تو میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا میں ماہ رمضان میں عمرہ بجا کر دوں یا عید تک یہیں رہ کر روزے پورے کروں کون ان میں افضل ہے حضرت نے اپنے قلم سے تحریر کیا کہ شہر رمضان کے عمرہ سے افضل کون سا عمرہ ہو سکتا ہے۔ (ح)

۳۔ فرمایا جب رجب میں عمرہ کا اہلال کرے اور محل ہو اس کے غیر میں تو اس کا عمرہ رجب میں شامل ہوگا اور اگر اہلال غیر رجب میں کرے اور طواف کرے رجب میں تو عمرہ رجب ہوگا۔ (مجہول)

۴۔ حضرت جب عمرہ کا ارادہ کرتے تو ۲۳ ویں رمضان کا انتظار کرتے پھر تشریف لے جاتے۔ (ض)

۵۔ پوچھا حضرت سے اس شخص کے متعلق جو احرام باندھے ایک مہینے میں اور کھولے دوسرے مہینے میں، فرمایا لکھا جائے گا اس مہینہ میں جس میں نیت کی ہے یا اس میں جو افضل ہوگا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا عمرہ جس ماہ میں چاہے کرے مگر افضل وہ ہے جو رجب میں ہو۔

۷۔ میں نے کہا عمرۂ (مفردہ) حج کے بعد کرے جب سر کے لئے استرہ مل جائے (ض)

﴿باب ۲۸﴾

﴿قطع تلبية المحرم وما عليه من العمل﴾

١ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن مرازم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: يقطع صاحب العمرة المفردة التلبية إذا وضعت الإبل أخفافها في الحرم.

٢ـ حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن غير واحد، عن أبان، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: يقطع تلبية المعتمر إذا دخل الحرم.

٣ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من اعتمر من التنعيم فلا يقطع التّلبية حتّى ينظر إلى المسجد.

٤ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن أبان بن عثمان، عن زرارة قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: إذا قدم المعتمر مكّة وطاف وسعى فإن شاء فليمض على راحلته وليلحق بأهله.

٥ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن سنان، عن ابن مسكان، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: العمرة المبتولة يطوف بالبيت وبالصفا والمروة ثمّ يحلّ فإن شاء أن يرتحل من ساعته ارتحل.

٦ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان بن يحيى، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يجيء معتمراً عمرة مبتولة قال: يجزئه إذا طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة وحلق أن يطوف طوافاً واحداً بالبيت ومن شاء أن يقصّر قصّر.

۷ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن إبراهيم بن عبدالحميد ، عن عمر أو غيره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المعتمر يطوف ويسعى و يحلق قال : ولابدّ له بعد الحلق من طواف آخر .

۸ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعيل بن رباح ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن مفرد العمرة عليه طواف النساء ؟ قال : نعم .

۹ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عيسى قال : كتب أبوالقاسم مخلّد بن موسى الرّازي إلى الرّجل يسأله عن العمرة المبتولة هل على صاحبها طواف النساء و العمرة الّتي يتمتّع بها إلى الحجّ فكتب أمّا العمرة المبتولة فعلى صاحبها طواف النساء و أمّا الّتي يتمتّع بها إلى الحجّ فليس على صاحبها طواف النساء .

باب ۲۱۶

قطع تلبیہ محرم

۱۔ فرمایا عمرہ مفردہ والا تلبیہ کو قطع کرے حرم میں پہنچ کر اونٹ کے چمڑے کے موزے اتار لئے جائیں (حسن)

۲۔ فرمایا جب عمرہ کرنے والا حرم میں داخل ہو تو تلبیہ قطع کرے

۳۔ جو عمرہ کا احرام منزل تنعیم سے باندھے جب تک اسے مسجد الحرام نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے۔ (حسن)

۴۔ جب عمرہ کے لئے مکہ آئے اور طواف و سعی کرلے تو پھر چاہے تو اپنی سواری لیکر اور اپنے اہل وعیال سے جا ملے (ح)

۵۔ عمرہ مفردہ والا طواف بیت و سعی صفا و مروہ کے بعد محل ہو جاتا ہے اگر چاہے تو چلا جائے۔ (م)

۶۔ جو عمرہ مفردہ کے لئے آئے تو اس کے لئے کافی ہے طواف بیت اور سعی صفا و مروہ اور سر منڈوانا اور بیت کا ایک طواف اگر چاہے تو تقصیر کرے۔ (ص)

۷۔ عمرہ والا طواف کرے سعی کرے سر منڈوائے اور اس کے بعد طواف آخر کرنا ضروری ہے۔ (مجہول)

۸۔ میں نے کہا عمرہ مفردہ والا طواف نساء کرے فرمایا ہاں۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا عمرہ مفردہ والے پر طواف نساء ہے اور عمرۂ تمتع والے پر نہیں۔ (م)

﴿باب﴾

☼(المعتمر يطأ أهله وهو محرم والكفارة في ذلك)☼

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أحمد بن أبي عليٍّ ، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل اعتمر عمرة مفردة فوطىء أهله و هو محرمٌ قبل أن يفرغ من طوافه وسعيه قال : عليه بدنة لفساد عمرته وعليه أن يقيم بمكّة حتّى يدخل شهر آخر فيخرج إلى بعض المواقيت فيحرم منه ثمَّ يعتمر .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عليِّ بن رئاب ، عن مسمع ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يعتمر عمرة مفردة ويطوف بالبيت طواف الفريضة ثمَّ يغشي أهله قبل أن يسعى بين الصفا والمروة ، قال : قد أفسد عمرته و عليه بدنة و يقيم بمكّة محلاًّ حتّى يخرج الشهر الّذي اعتمر فيه ثمَّ يخرج إلى الوقت الّذي وقّته رسول الله صلى الله عليه وآله لأهل بلاده فيحرم منه و يعتمر .

٣ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن زرارة قال : قال : من جاء بهدي في عمرة في غير حجٍّ فلينحره قبل أن يحلق رأسه .

٤ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : المعتمر إذا ساق الهدي يحلق قبل أن يذبح .

٥ ـ أبو عليٍّ الأشعريُّ ، عن الحسن بن عليٍّ الكوفيِّ ، عن عليِّ بن مهزيار ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : من ساق هدياً في عمرة فلينحره قبل أن يحلق و من ساق هدياً و هو معتمر نحر هديه بالمنحر و هو بين الصفا والمروة وهي الحزورة ، قال : و سألته عن كفّارة العمرة أين تكون ؟ فقال : بمكّة إلّا أن يؤخّرها إلى الحجِّ فيكون بمنى و تعجيلها أفضل و أحبُّ إليَّ .

باب ۲۹

کفارہ اس عمرہ والے کا جو احرام میں جماع کرے

۱۔ فرمایا اگر عمرہ مفردہ کرنے والا اپنی اہلیہ سے مجامعت کرے بحالت احرام قبل طواف وسعی سے فارغ ہوئے تو اس

کا کفارہ ایک بدنہ ہے عمرہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے اور اسے لازم ہے کہ دوسرے مہینوں کے داخل ہونے تک مکہ میں قیام کرے پھر بعض مواقیت کے لئے نکلے اور احرام کے ساتھ عمرہ کرے۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا جو کوئی عمرہ مفردہ کرے اور طواف فریضہ کرنے کے بعد اپنی بی بی سے مباشرت کرے سعی سے پہلے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گیا اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے اور وہ محل ہو کر مکہ میں رہے اور جو وقت رسولؐ خدا نے اہل شہر کے لئے عمرہ کا معین کیا ہے اس میں مکہ سے نکلے احرام باندھے اور عمرہ بجا لائے۔ (ح)

۳۔ جو بغیر حج کے عمرہ کے لئے ہدی لے کر آئے تو اسے چاہیئے کہ حلق راس سے پہلے نحر کرے۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لائے وہ ذبح سے پہلے سر منڈوائے (مجہول)

۵۔ فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لے کر آئے تو سر منڈوانے سے پہلے اس کو نحر کرے اور جو عمرہ میں ہدی لائے وہ اس کو صفا مروہ کے درمیان حزورہ کے نام سے جو مذبح ہے وہاں نحر کرے، میں نے کہا عمرہ کا کفارہ کہاں ہو، فرمایا مکہ میں مگر حج کے وقت تک اسے روکے رکھے اور منیٰ میں ہو اور اس میں جلدی کرنا افضل ہے اور مجھے پسند ہے (ح)

باب ۲

☆ (الرجل يبعث بالهدى تطوعا و يقيم في أهله) ☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن . . بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل بعث بهدي مع قوم و واعدهم يوم يقلّدون فيه هديهم و يحرمون فيه ، فقال : يحرم عليه مايحرم على المحرم في اليوم الّذي واعدهم حتّى يبلغ الهدي محلّه ؛ فقلت : أرأيت إن اخلفوا في ميعادهم و أبطؤوا في السير عليه جناح في اليوم الّذي واعدهم ؟ قال : لا ويحلّ في اليوم الّذي واعدهم .

٢ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن سلمة ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ عليّاً عليه السلام كان يبعث بهديه ثمّ يمسك عمّا يمسك عنه المحرم غير أنّه لايلبّي ، و يواعدهم يوم ينحر فيه بدنة فيحلّ .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يبعث بالهدي تطوّعا ليس بواجب ، قال : يواعد أصحابه يوماً فيقلّدونه فإذا كانت تلك الساعة اجتنب

مايجتنب المحرم إلى يوم النحر فإذا كان يوم النحر أجزء عنه .

٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن هارون بن خارجة قال : إنّ مراداً بعث ببدنة وأمر أن تقلّد و تشعر في يوم كذا وكذا فقلت له : إنّما ينبغي أن لايلبس الثياب فبعثني إلى أبي عبدالله عليه السلام بالحيرة فقلت له : إنّ مراداً صنع كذا وكذا و إنّه لايستطيع أن يترك الثياب لمكان زياد ، فقال : مره أن يلبس الثياب وليذبح بقرة يوم الأضحى عن نفسه .

باب ۱۲

ہدی کو تطوعاً بھیجنا

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے کچھ لوگوں کے ساتھ ہدی بھیجی اور ان سے وعدہ لیا کہ فلاں روز وہ ہدی کے قلادہ ڈالیں اور احرام باندھیں فرمایا وہ اپنے اوپر حرام کریں ہر اس چیز کو جو محرم پر حرام ہوتی ہے اور جب تک ہدی اپنے مقام پر پہنچے وہ احرام میں رہیں میں نے کہا اگر وہ اس وعدہ کے خلاف کریں اور چلنے میں تاخیر کریں تو کیا وعدہ کے دن نہ پہنچنے کا اس پر کفارہ ہوگا فرمایا نہیں، وہ محل ہوگا اس دن جس کا وعدہ اس نے ان سے کیا ہوگا۔ (مجہول)

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام ہدی بھیجتے تھے اور باز رہتے تھے ان تمام چیزوں سے جن سے ایک محرم باز رہتا ہے سوائے اس کے کہ تلبیہ نہیں کرتے تھے اور لے جانے والوں سے وعدہ لیتے تھے کہ روز نحر، نحر کر کے محل ہو۔ (مجہول)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص استحباباً ہدی بھیجنا چاہتا ہے فرمایا وہ اپنے اصحاب سے وعدہ لے کہ یوم معین پر اس کی گردن میں قلادہ ڈالے، جب وہ وقت آئے تو ان تمام چیزوں سے پرہیز کرے جن سے ایک محرم پرہیز کرتا ہے روز نحر تک، جب روز نحر ذبح ہو جائے تو اس کی طرف سے کافی ہوگا۔ (حسن)

۴۔ راوی نے کہا مراد نے بدنہ بھیجا اور کہا فلاں فلاں دن اس کے پٹہ ڈالا جائے اور اشعار کیا جائے، میں نے کہا کیا وہ لباس نہ پہنے اس نے مجھے ابوعبداللہ کے پاس حیرہ بھیجا میں نے ان سے کہا مراد نے ایسا ایسا کیا وہ مکان زیاد میں ہونے کی وجہ سے کپڑے نہیں اتار سکتا۔ فرمایا اسے حکم دو کہ وہ کپڑے پہنے رہے اور روز قربانی اپنی طرف سے گائے ذبح کرے۔ (م)

باب ۱۳ النوادر

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أصرم بن حوشب ، عن عيسى بن

عبدالله ، عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال : أودية الحرم تسيل في الحلّ وأودية الحلّ لاتسيل في الحرم .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبان بن تغلب قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام في ناحية من المسجد الحرام وقوم يلبّون حول الكعبة فقال : أترى هؤلاء الّذين يلبّون والله لأصواتهم أبغض إلى الله من أصوات الحمير .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن رجل لبّى بحجّة أو عمرة وليس يريد الحجّ ، قال : ليس بشيء ولاينبغي له أن يفعل .

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال في هؤلاء الّذين يفردون الحجّ إذا قدموا مكّة وطافوا بالبيت أحلّوا و إذا لبّوا أحرموا فلايزال يحلّ ويعقد حتّى يخرج إلى منى بلاحجّ ولاعمرة .

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العبّاس ، عن الحسن ابن عليّ بن يقطين ، عن حفص المؤذّن قال : حجّ إسماعيل بن عليّ بالناس سنة أربعين و مائة فسقط أبوعبدالله عليه السلام عن بغلته فوقف عليه إسماعيل فقال له أبوعبدالله عليه السلام : سر فإنّ الإمام لايقف .

٦ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله ابن مسكان ، عن الحسن بن سريّ قال : قلت له : ماتقول في المقام بمنى بعدما ينفر الناس قال : إذا قضى نسكه فليقم ماشاء وليذهب حيث شاء .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله رجل في المسجد الحرام من أعظم الناس وزراً ؟ فقال : من يقف بهذين الموقفين عرفة والمزدلفة وسعى بين هذين الجبلين ثمّ طاف بهذا البيت وصلّى خلف مقام إبراهيم عليه السلام ثمّ قال : في نفسه أوظنّ أنّ الله لم يغفر له فهو من أعظم الناس وزراً .

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السنديّ ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنّا عنده فذكروا الماء في طريق مكّة و ثقله فقال : الماء لايثقل إلّا أن ينفرد به الجمل فلايكون عليه إلّا الماء .

٩ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن السنديّ بن الربيع ، عن محمّد بن القاسم بن الفضيل ، عن فضيل بن يسار ، عن أحدهما عليهما السلام قال : من حجّ ثلاث سنين متوالية ثمّ حجّ أو لم يحجّ فهو بمنزلة مدمن الحجّ ؛ وروي أنّ مدمن الحجّ الّذي إذا وجد الحجّ حجّ كما أنّ مدمن الخمر الّذي إذا وجده شربه .

١٠ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من ركب راحلة فليوص .

١١ - محمّد بن يحيى ، عن بعض أصحابه ، عن العبّاس بن عامر ، عن أحمد بن رزق الغمشاني ، عن عبدالرّحمن بن الأشل بيّاع الأنماط ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كانت قريش تلطخ الأصنام الّتي كانت حول الكعبة بالمسك و العنبر وكان يغوث قبال الباب و كان يعوق عن يمين الكعبة و كان نسر عن يسارها و كانوا إذا دخلوا خرّوا سجّداً ليغوث ولا ينحنون ثمّ يستديرون بحيالهم إلى يعوق ثمّ يستديرون بحيالهم إلى نسر ثمّ يلبّون فيقولون : «لبّيك اللّهمّ لبّيك لبّيك لاشريك لك إلّا شريك هو لك تملكه وما ملك» قال : فبعث الله ذباباً أخضر له أربعة أجنحة فلم يبق من ذلك المسك والعنبر شيئاً إلّا أكله و أنزل الله تعالى : « يا أيّها الناس ضرب مثل فاستمعوا له إنّ الّذين يدعون من دون الله لن يخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا له و إن يسلبهم الذّباب شيئاً لايستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب » .

١٢ - الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايلي الموسم مكّيّ .

١٣ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن الحسن بن موسى ، عن غياث بن كلّوب عن إسحاق بن عمّار ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أنّ عليّاً صلوات الله عليه كان يكره الحجّ والعمرة على الإبل الجلّالات .

١٤ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عليّ بن محمّد بن شيرة ، عن عليّ بن سليمان قال : كتبت إليه أسأله عن الميّت يموت بعرفات يدفن بعرفات أو ينقل إلى الحرم فأيّهما أفضل؟ فكتب : يحمل إلى الحرم و يدفن فهو أفضل .

١٥ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله جلّ ثناؤه : « ثمّ ليقضوا تفثهم » قال : هو مايكون من

الرّجل في إحرامه فإذا دخل مكّة فتكلّم بكلام طيّب كان ذلك كفّارة لذلك الّذي كان منه .

١٦ - أحمد بن محمّد ، عمّن حدّثه ، عن محمّد بن الحسين ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ القائم عليه السلام إذا قام ردّ البيت الحرام إلى أساسه و مسجد الرّسول إلى أساسه و مسجد الكوفة إلى أساسه . وقال أبو بصير : إلى موضع التمّارين من المسجد .

١٧ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالرحمن بن حمّاد ، عن إبراهيم بن عبدالحميد قال : سمعته يقول : من خرج من الحرمين بعد ارتفاع النهار قبل أن يصلّي الظهر والعصر نودي من خلفه لاصحبك الله .

١٨ - محمّد بن يحيى ، عن بنان بن محمّد ، عن موسى بن القاسم ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن رجل جعل جاريته هدياً للكعبة كيف يصنع ؟ فقال : إنّ أبي أتاه رجل قد جعل جاريته هدياً للكعبة فقال له : قوّم الجارية أو بعها ثمّ مرمنادياً يقوم على الحجر فينادي : ألامن قصرت به نفقته أو قطع به أو نفد طعامه فليأت فلان بن فلان ومره أن يعطي أوّلاً فأوّلاً حتّى ينفد ثمن الجارية .

١٩ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن عبدالله بن هلال ، عن عقبة بن خالد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة تلد يوم عرفة كيف تصنع بولدها أيطاف عنه أم كيف يصنع به ؟ قال : ليس عليه شيء .

٢٠ - محمّد بن يحيى ؛ وغيره ، عن محمّد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبدالله بن جبلة ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت : جعلت فداك كان عندي كبش سمين لاُضحّي به فلمّا أخذته و أضجعته نظر إليّ فرحمته و رققت عليه ثمّ إنّي ذبحته ، قال : فقال لي : ما كنت اُحبّ لك أن تفعل ، لا تربّين شيئاً من هذا ثمّ تذبحه .

٢١ - محمّد بن يحيى ، عن حمدان بن سليمان ، عن الحسن بن محمّد بن سلام ، عن أحمد بن بكر بن عصام ، عن داود الرقّي قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام ولي على رجل مال قد خفت تواه فشكوت إليه ذلك فقال لي : إذا صرت بمكّة فطف عن عبدالمطّلب طوافاً وصلّ ركعتين عنه وطف عن أبي طالب طوافاً وصلّ عنه ركعتين وطف عن عبدالله

طوافاً وصلّ عنه ركعتين وطف عن آمنة طوافاً و صلّ عنها ركعتين وطف عن فاطمة بنت أسد طوافاً و صلّ عنها ركعتين ثمّ ادع أن يردّ عليك مالك ، قال : ففعلت ذلك ثمّ خرجت من باب الصفا و إذا غريمي واقف يقول : يا داود حبستني تعال اقبض مالك .

٢٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبدالله بن عمر قال : كنّا بمكّة فأصابنا غلاء من الأضاحي فاشترينا بدينار ثمّ بدينارين ثمّ لم نجد بقليل ولا كثير فرقّع هشام المكاري رقعة إلى أبي الحسن عليه السلام وأخبره بما اشترينا ثمّ لم نجد بقليل ولا كثير ، فوقّع : انظروا الثمن الأوّل والثاني والثالث ثمّ تصدّقوا بمثل ثلثه

٢٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ؛ و محمّد بن أبي حمزة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرَّجل يحجُّ عن آخر فاجترح في حجّه شيئاً يلزمه فيه الحجّ من قابل أو كفّارة ؟ قال : هي للأوّل تامّة و على هذا ما اجترح .

٢٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان ، عن أبي الحسن ، عن أبي عبدالله عليهما السلام قال : جاء رجل إلى أبي جعفر عليه السلام فقال : إنّي أهديت جارية إلى الكعبة فأعطيت خمسمائة دينار فماترى ؟ قال : بعها ثمّ خذ ثمنها ثمّ قم على هذا الحائط ـ حائط الحجر ـ ثمّ ناد و أعط كلّ منقطع به وكلّ محتاج من الحاجّ .

٢٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ؛ و الحجّال ، عن ثعلبة ، عن أبي خالد القمّاط ، عن عبدالخالق الصيقل قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزَّ وجلَّ : « ومن دخله كان آمناً » فقال : لقد سألتني عن شيء ما سألني أحد إلّا من شاء الله قال : من أمَّ هذا البيت و هو يعلم أنّه البيت الّذي أمره الله عزَّ وجلَّ به و عرفنا أهل البيت حقَّ معرفتنا كان آمناً في الدُّنيا والآخرة .

٢٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسماعيل الخثعمي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا إذا قدمنا مكّة ذهب أصحابنا يطوفون و يتركوني أحفظ متاعهم ؟ قال : أنت أعظمهم أجراً .

٢٧ ـ بإسناده ، عن ابن أبي عمير ، عن مرازم بن حكيم قال : زاملت محمّد بن مصادف فلمّا دخلنا المدينة اعتللت فكان يمضي إلى المسجد و يدعني وحدي فشكوت ذلك إلى

مصادف فأخبر به أباعبدالله عليه السلام فأرسل إليه قعودك عنده أفضل من صلاتك في المسجد .

٢٨ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضّال ، عن سفيان بن إبراهيم الجريريّ ، عن الحارث بن الحصيرة الأسدي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كنت دخلت مع أبي الكعبة فصلّى على الرُّخامة الحمراء بين العمودين فقال : في هذا الموضع تعاقد القوم إن مات رسول الله صلى الله عليه وآله أوقتل ألّا يردُّوا هذا الأمر في أحد من أهل بيته أبداً ، قال : قلت : ومن كان ؟ قال : كان الأوَّل والثاني وأبوعبيدة بن الجرّاح و سالم ابن الحبيبة .

٢٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سُئل أمير المؤمنين صلوات الله عليه عن إساف و نائلة و عبادة قريش لهما ، فقال : نعم كانا شابّين صبيحين و كان بأحدهما تأنيث و كانا يطوفان بالبيت فصادفا من البيت خلوة فأراد أحدهما صاحبه ففعل فمسخهما الله فقالت قريش : لولا أنَّ الله رضي أن يعبد هذان معه ماحوَّلهما عن حالهما .

٣٠ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ، عن عليّ بن أبي عبدالله ، عن الحسين بن يزيد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول ـ وقد قال له أبوحنيفة ـ : عجب الناس منك أمس وأنت بعرفة تماكس ببدنك أشدَّ مكاساً يكون ، قال : فقال له أبوعبدالله عليه السلام : ومالله من الرِّضا أن اُغبن في مالي ، قال : فقال أبوحنيفة : لا والله مالله في هذا من الرِّضا قليل و لا كثير و ما نجيئك بشيء إلّا جئتنا بمالا مخرج لنا منه .

٣١ ـ سهل ، عن عليّ بن أسباط ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لاينبغي لأحد أن يحتبي قبالة الكعبة .

٣٢ ـ سهل ، عن منصور بن العبّاس ، عن ابن أبي نجران ـ أوغيره ـ عن حنان ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : شكت الكعبة إلى الله عزَّ وجلَّ ماتلقى من أنفاس المشركين ، فأوحى الله إليها قرّي كعبة فإنّي مبدِّلك بهم قوماً يتنظّفون بقضبان الشجر فلمّا بعث الله محمّداً صلى الله عليه وآله أوحى إليه مع جبرئيل عليه السلام بالسواك و الخلال .

٣٣ ـ عدَّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن بعض

أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت : نكون بمكّة أو بالمدينة أو الحيرة أو المواضع الّتي يرجى فيها الفضل فربّما خرج الرّجل يتوضّأ فيجيء آخر فيصير مكانه قال : من سبق إلى موضع فهو أحقّ به يومه وليلته .

٣٤ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبدالله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أماط أذى عن طريق مكّة كتب الله له حسنة ومن كتب له حسنة لم يعذّبه .

٣٥ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لايزال العبد في حدّ الطواف بالكعبة مادام حلق الرأس عليه .

٣٦ - أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن إبراهيم التيمليّ ، عن عليّ بن أسباط ، عن رجل من أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا كان أيّام الموسم بعث الله عزّ وجلّ ملائكة في صور الآدميّين يشترون متاع الحاجّ والتجّار ، قلت : فمايصنعون به ؟ قال : يلقونه في البحر .

٣٧ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن الحسين بن مسلم ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : يوم الأضحى في اليوم الّذي يصام فيه ويوم العاشوراء في اليوم الّذي يفطر فيه .

باب

نوادر

۱۔ فرمایا حرم کی زمین بلند ہونے کی وجہ سے پانی بہتا ہے حل کی طرف اور حل کا پانی بہہ کر حرم کی طرف نہیں آتا (حسن) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں اس حدیث کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح مقام حرم کو مقام حل پر صوری بلندی حاصل ہے اسی طرح محمد و آل محمد کو عوام الناس پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔ (حسن)

۲۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد الحرام کے ایک طرف حاضر تھا اور بہت سے لوگ کعبہ کے گرد تلبیہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا کیا تم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو تلبیہ کر رہے ہیں خدا کے نزدیک ان کی آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بری ہے۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص بغیر ارادۂ حج ، حج یا عمرہ کا تلبیہ کرے فرمایا بیکار ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا ان لوگوں کے متعلق جو حج افراد کریں کہ جب مکہ آئیں اور بیت کا طواف کریں تو محل ہوئے اور جب تلبیہ کریں تو احرام میں ہوئے اسی طرح کبھی کشادگی کبھی بندش یہاں تک کہ وہ منیٰ کی طرف جائیں بغیر حج وعمرہ کے۔ (حسن)

۵۔ محمد بن اسماعیل نے سنہ ۱۳۳ھ میں لوگوں کے ساتھ حج کیا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام اپنے خچر سے گر پڑے اسمٰعیل ٹھہر ٹھہر گئے حضرت نے فرمایا تم چلو امام توقف نہیں کرتا۔ (ض)

۶۔ میں نے کہا آپ فرماتے ہیں منیٰ میں قیام کے متعلق جبکہ لوگ چلدیں فرمایا جب مناسک ادا کرلے، تو جب تک چاہو ٹھہرو جب چاہو چل دو۔ (مجہول)

۷۔ ایک شخص نے مسجد الحرام میں حضرت سے پوچھا سب سے زیادہ گنہگار کون ہے فرمایا جو ان دونوں موقفوں عرفہ ومزدلفہ میں وقوف کرے اور ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرے اور بیت اللہ کا طواف کرے اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے پھر اپنے دل میں کہے یا گمان کرے کہ اللہ اس کے گناہ نہیں بخشے گا یہ سب سے بڑا گنہگار ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے۔ (مرسل)

۸۔ ہم ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھے لوگوں نے پانی کا ذکر کیا مکہ کے راستہ میں اور اس کے وزن کا۔ فرمایا اتنا بار ہو کہ اگر جدا گانہ اونٹ پر لادا جائے کہ پانی کے سوا اور کچھ اس پر نہ ہو۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا جو آدمی تین سال پے درپے حج کرلے تو پھر حج کرے یا نہ کرے وہ بمنزلہ دوامی حج کرنے والوں کے ہوجاتا ہے اور مدمن الحج سے مراد وہ ہے کہ جب موقع پائے حج کرلے جیسے مدمن الخمر کہ جب اسے کہیں شراب ملے پی لے۔ (مجہول)

۱۰۔ فرمایا جو سواری پر بیٹھے اسے چاہیئے کہ وصیت کرے۔ (ض)

۱۱۔ فرمایا قریش ان بتوں پر جو کعبہ کے گرد تھے مشک وعنبر ملتے تھے یغوث بت دروازہ بیت کے سامنے تھا یعوق کعبہ کے داہنی طرف اور نسر بائیں طرف تھا۔

اور جب حرم میں داخل ہوتے تو یغوث کو سجدہ کرتے اس کے سامنے جھکتے نہ تھے پھر نسر کی طرف آکر کہتے لبیک لبیک الخ خدا نے ایک مکھی کو بھیجا جو سبز رنگ کی اور چار پیروں والی تھی وہ سارا مشک وعنبر چاٹ گئی، اللہ تعالی نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

اے لوگو یہ ایک مثال ہے اسے کان لگا کر سنو! اللہ کے سوا وہ جن کو پکارتے ہیں انھوں نے تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کی۔ اگر وہ سب جمع ہوکر بھی چاہیں تو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ مکھی اگر ان کی کوئی چیز لے اڑے تو وہ اس کو اس سے لے نہیں سکتے کتنے کمزور ہیں طالب ومطلوب (ض)

۱۲۔ موسم حج کی امیری امیر حاج سے متعلق ہے نہ امیر مکہ سے (ض)

۱۳۔ حضرت ابوعبداللہ نجاست خوراونٹوں پر حج وغیرہ کرنا مکروہ جانتے تھے (ض)

۱۴۔ جو شخص عرفات میں مرجائے اسے حرم میں لاکر دفن کرنا افضل ہے (ض)

۱۵۔ فرمایا اس آیت کے متعلق "ثم لیقضوا تفثہم پھر اپنی نجاست دور کریں"، یعنی جب تک احرام میں ہے ناخن کٹوانا بدن کے زیادہ بال صاف کروانا وغیرہ اور جب مکہ میں آئے تو کراہی کرے تاکہ ان فروگزاشتوں کا کفارہ ہو جائے جو بحالت احرام ہو گئی ہوں۔ (مرسل)

۱۶۔ فرمایا حضرت نے جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو کعبہ کو مسجد رسولؐ اور مسجد کوفہ کو اس کی اصل بنیادوں پر لائیں گے ابوبصیر نے کہا اس جگہ تک جو مسجد سے متعلق تھی۔ (مرسل)

۱۷۔ فرمایا جو کوئی حرمین سے سورج بلند ہونے کے بعد قبل نماز ظہر و عصر پڑھنے کے چل دے اسے پیچھے سے پکارنیوالا کہے گا اللہ تیرا بھلا نہ کرے۔ (مجہول)

۱۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی کنیز تحفہ میں دیا تو وہ کیا کرے فرمایا میرے والد (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنی کنیز کعبہ کی نذر کی تھی حضرت نے فرمایا چاہیے اس کی قیمت خود دے یا بیچ ڈالے۔ پھر اس سے کہو کہ حجر کے پاس کھڑے ہو کر ندا کرے، جس کے پاس نفقہ نہ رہا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا کھانا ختم ہو گیا ہو وہ فلاں بن فلاں کے پاس آئے پس پہلے آنے والوں کو دیا جائے تا اینکہ جاریہ کی قیمت ختم ہو جائے۔ (مجہول)

۱۹۔ پوچھا ایک عورت یوم عرفہ بچہ جنتی ہے تو کیا کرے آیا اس کی طرف سے طواف کرے۔ فرمایا کچھ نہیں کرنا۔ (مجہول)

۲۰۔ میں نے کہا میرے پاس ایک موٹا تازہ مینڈھا ذبح کرنے کے لیے تھا میں نے اسے پکڑ کر لٹایا تو دیکھنے لگا مجھے اس پر رحم آیا اور دل میں نرمی پیدا ہوئی مگر میں نے اسے ذبح کر دیا۔ فرمایا میں تمہارے لیے اسے اچھا نہیں سمجھتا کسی پالتو جانور کو ذبح نہ کرو۔ (مجہول)

۲۱۔ میں نے کہا میرا ایک شخص کے پاس مال ہے اور اس کا پتہ نہیں فرمایا جب تم مکہ پہنچو تو حضرت عبدالمطلب، حضرت ابوطالب حضرت عبداللہ، حضرت آمنہ، حضرت فاطمہ بنت اسد ہر ایک کے نام سے طواف کرو اور ایک ایک طواف کے بعد ان کی طرف سے دو رکعت نماز پڑھو پھر خدا سے دعا مانگو روپیہ مل جائے گا۔

راوی کہتا ہے میں نے یہ عمل کیا پھر جب میں باب صفا سے نکلا تو میرا قرضدار کھڑا ہوا تھا اس نے کہا اے داؤد میں تمہاری وجہ سے رکا ہوا ہوں آؤ اپنا مال لے لو۔ (مجہول)

۲۲۔ ہم مکہ میں تھے کہ قربانی کے جانور گراں ہو گئے۔ ہم نے پہلے ایک دینار میں خریدا پھر دو میں پھر نہ کم میں ملا نہ زیادہ میں۔ کرایہ والا ہشام نامی میرا خط امام رضا علیہ السلام کے پاس لے گیا حضرت نے تحریر فرمایا پہلی اور دوسری قیمت دیکھو پھر تیسری قیمت تصدق کر دو (مجہول)

۲۳۔ میں نے کہا ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج کو جاتا ہے اور اس کے حج میں کوئی ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سال آئندہ حج کرنا لازم ہو جاتا ہے یا کفارہ دینا پڑتا ہے فرمایا پہلے شخص کا حج تو پورا ہو گا اور جو غلطی ہوئی ہے اس کا ذمہ دار اجیر ہے۔ (حسن)

۲۴۔ میں نے کہا میں نے ایک کنیز کعبہ کو نذر دی مجھے اس کی قیمت ملتی ہے فرمایا بیچ ڈالو اور اس کی قیمت لے کر حجر کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ندا کرو اور جو حاجی ضرورتمند ہو اسے دو۔ (مجہول)

۲۵۔ میں نے آیہ من دخلہ کان آمناً کے معنی پوچھے۔ فرمایا تم نے ایسا سوال کیا جو کسی نے نہیں پوچھا۔ سنو جو شخص جو کوئی اس گھر میں یہ جان کر آئے کہ یہ وہ گھر ہے کہ جس میں آنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ہم اہلبیت کو اس طرح پہچانے جو حق معرفت ہے تو وہ دنیا و آخرت میں امن سے رہے گا۔ (مجہول)

۲۶۔ میں نے کہا ہم مکہ آئے میرے ساتھی طواف کرنے لگے اور مجھے اپنے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا فرمایا تیرا اجر ان سے زیادہ ہے۔ (مجہول)

۲۷۔ میں محمد بن مصادف کا ہمسفر تھا جب ہم پہنچے تو میں بیمار ہو گیا وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر مسجد میں چلا گیا اس کی اطلاع ابوعبداللہ کو دی گئی آپ نے اس کو کہلا بھیجا کہ تمہارا اس کے پاس بیٹھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر تھا۔ (م)

۲۸۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے میں اپنے والد کے ساتھ کعبہ میں آیا انھوں نے دونوں ستونوں کے درمیان رخامۃ الحمراء پر نماز پڑھی اور فرمایا یہی وہ جگہ ہے جہاں قوم نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر رسولؐ مر جائیں تو امر خلافت کو ہرگز اہلبیت میں سے کسی کی طرف ہرگز نہ جانے دینا میں نے کہا وہ کون لوگ تھے فرمایا اول و ثانی اور ابوعبیدہ بن جراح اور سالم بن حبیبہ۔ (ض)

۲۹۔ فرمایا کسی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے اساف اور نائلہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ قریش ان کی پوجا کیوں کرتے تھے فرمایا وہ دو جوان تندرست تھے اور ان میں سے ایک مخنث تھا یہ دونوں طواف بیت کر رہے تھے اور اس وقت وہاں کوئی نہ تھا پس ایک نے اپنے ساتھی سے خلوت کی پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو مسخ کر دیا۔ قریش نے کہا اللہ اگر اس پر راضی نہ ہوتا کہ اس کی عبادت کی جائے تو ان کو اس حالت میں کیوں لاتا۔ (ض)

۳۰۔ حضرت نے فرمایا کہ ابوحنیفہ نے کہا کل جبکہ آپ عرفات میں تھے آپ کے ایک امر نے لوگوں کو تعجب میں ڈالا۔ آپ نے اپنے بدنہ خریدنے میں قیمت کم کرانے کے لئے بڑا جھگڑا کیا حضرت نے فرمایا اللہ اس سے راضی نہیں ہوتا کہ میں اپنے مال میں بے پروائی کروں ابوحنیفہ نے کہا واللہ اس میں اللہ کی رضی نہیں کم ہو یا زیادہ، ہم آپ کے پاس وہی چیز لاتے ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ (ض)

۳۱۔ فرمایا جایز نہیں کسی کے لئے کہ پشت اور پنڈلیاں کھولے ہوئے کعبہ کے سامنے آئے۔ (ض)

۳۲۔ فرمایا کعبہ نے زبان حال) اللہ سے شکایت کی مشرکین کی نجس سانسوں کی ، خدا نے وحی کی میں ان کو بدل دوں گا ایسے لوگوں سے جو دانتوں کو صاف کریں گے درخت کی شاخ سے ، جب اللہ نے حضرت رسول خدا کو مبعوث کیا تو خدا نے جبرئیل علیہ السلام کو مسواک اور خلال کے ساتھ بھیجا ۔ (ض)

۳۳۔ میں نے کہا اگر ہم مکہ مدینہ، حیرہ یا کوئی اور فضیلت والی جگہ ہوں اور ایک شخص وہاں وضو کر رہا ہو دوسرا شخص اس کی جگہ پر آکر بیٹھ جائے ۔ فرمایا جو پہلے بیٹھا ہے حق اسی کا ہے دن ہو یا رات ۔

۳۴۔ فرمایا جو کسی تکلیف دہ امر کی وجہ سے مجبوراً راہ مکہ سے ہٹ گیا ہو اس کے نام پر خدا نیکی لکھتا ہے اور جس کے نام پر نیکی لکھی جائے وہ معذب نہ ہوگا ۔ (ض)

۳۵۔ فرمایا جب تک حلق راس نہ ہو حد طواف کعبہ سے دہٹے ۔ (حسن)

۳۶۔ فرمایا موسم حج میں اللہ ملائکہ کو انسانی صورت میں بھیجتا ہے تاکہ وہ حاجیوں اور تاجروں کا سامان خریدیں (مکہ اور منیٰ میں تجارت کے فروغ کے لئے) میں نے کہا وہ کیا کرتے ہیں فرمایا دریا میں ڈال دیتے ہیں) ۔ (مجہول)

۳۷۔ فرمایا یوم اضحیٰ ان دنوں میں سے ہے جن میں روزہ رکھا جاتا ہے اور یوم عاشورہ ان ایام میں سے ہے جن میں روزہ افطار کیا جاتا ہے ۔

﴿ ابواب الزيارات ﴾

﴿باب ٢٢٢﴾

﴿ زيارة النبي صلى الله عليه وآله ﴾

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن محمّدبن عيسى ، عن ابن أبي نجران قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : جعلت فداك ما لمن زار رسول الله صلى الله عليه وآله متعمّداً ؟ فقال : له الجنّة .

٢ ـ أحمدبن محمّد ، عن الحسن بن عليّ ، عن حريز ، عن فضيل بن يسار قال : إنّ زيارة قبر رسول الله صلى الله عليه وآله و زيارة قبور الشهداء و زيارة قبر الحسين عليه السلام تعدل حجّة مع رسول الله صلى الله عليه وآله .

٣ ـ أحمدبن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن أبان ، عن السدوسي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من أتاني زائراً كنت شفيعه يوم القيامة .

٤ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمدبن أبي عبدالله ، عن عثمان بن عيسى ، عن المعلّى أبي شهاب قال : قال الحسين عليه السلام لرسول الله صلى الله عليه وآله : يا أبتاه ما لمن زارك ؟ فقال رسول الله

عليه السلام : يا بنيّ من زارني حيّاً أو ميتاً أو زار أباك أو زار أخاك أو زارك كان حقّاً عليّ أن أزوره يوم القيامة وأخلّصه من ذنوبه .

٥ ـ عليّ بن محمّد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق ، عن محمّد بن سليمان الدّيلمي عن أبي حجر الأسلمي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من أتى مكّة حاجّاً ولم يزرني إلى المدينة جفوته يوم القيامة ومن أتاني زائراً وجبت له شفاعتي ومن وجبت له شفاعتي وجبت له الجنّة ومن مات في أحد الحرمين مكّة والمدينة لم يعرض ولم يحاسب ومن مات مهاجراً إلى الله عزّ وجلّ حشر يوم القيامة مع أصحاب بدر .

باب ۱۱۲

زیارت نبی صلعم

۱۔ جو رسولؐ کی زیارت کرے اس کے لئے جنت ہے۔ (م)

۲۔ زیارت قبر رسولؐ، قبور شہدا اور قبر امام حسینؑ کا ثواب برابر ہے اس حج کے ثواب کے جو رسول اللہ کے ساتھ ہو۔ (موثق)

۳۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے جو میری قبر کی زیارت کو آئے گا تو میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔ (مجہول)

۴۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت رسول خدا سے پوچھا جو آپ کی زیارت کرے۔ فرمایا اے فرزند جو زندگی یا مرنے پر میری زیارت کرے یا تمہارے باپ، بھائی اور تمہاری زیارت کرے تو روز قیامت میں اس سے ملوں گا اور گناہوں سے اسے نجات دلاؤں گا۔ (مجہول)

۵۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جو حج کرنے مکہ آئے اور مدینہ آکر میری زیارت نہ کرے تو روز قیامت میں اس سے الگ رہوں گا اور جو میری زیارت کو آئے گا تو میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی اور میری شفاعت پر اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو حرمین میں کسی جگہ مکہ یا مدینہ میں مرے گا تو روز قیامت اس سے محاسبہ نہ ہوگا اور جو راہ خدا میں ہجرت کرکے آئے گا وہ اصحاب بدر کے ساتھ محشور ہوگا۔ (م)

﴿ بابٌ ﴾

﴿ اتباع الحجّ بالزيارة ﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة ،

عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنما أمر الناس أن يأتوا هذه الأحجار فيطوفوا بها ثم يأتونا فيخبرونا بولايتهم و يعرضوا علينا نصرهم .

٢ ـ محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن عمار بن مروان ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال: تمام الحج لقاء الإمام .

٣ ـ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن علي بن أسباط ، عن يحيى بن يسار قال: حججنا فمررنا بأبي عبدالله عليه السلام فقال: حاج بيت الله و زوار قبر نبيه صلى الله عليه وآله و شيعة آل محمد: هنيئاً لكم .

٤ ـ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن سليمان ، عن زياد القندي ، عن عبدالله بن سنان ، عن ذريح المحاربي قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إن الله أمرني في كتابه بأمر فأحب أن أعمله ، قال: و ما ذاك؟ قلت: قول الله عز وجل: « ثم ليقضوا تفثهم و ليوفوا نذورهم » قال: ليقضوا تفثهم لقاء الإمام و ليوفوا نذورهم تلك المناسك ، قال: عبدالله بن سنان فأتيت أباعبدالله عليه السلام فقلت: جعلت فداك قول الله عز وجل: « ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم » قال: أخذ الشارب وقص الأظفار وما أشبه ذلك ، قال: قلت: جعلت فداك إن ذريح المحاربي حدثني عنك بأنك قلت له: « ليقضوا تفثهم » لقاء الإمام وليوفوا نذورهم تلك المناسك ، فقال: صدق ذريح وصدقت إن للقرآن ظاهراً و باطناً و من يحتمل مايحتمل ذريح؟! .

باب ٢١٣

لقاء امام

۱۔ فرمایا لوگ ان پتھروں کی جگہوں میں آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و نصرت کی خبر دیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا تمام حج موقوف ہے لقاء امام پر (ض)

۳۔ راوی کہتا ہے ہم نے حج کیا اور حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس گئے آپ نے فرمایا اے بیت اللہ کے حاجیو، قبر نبی کے زایرو اور آل محمد کے شیعو، مبارک ہو تمہیں۔ (ض)

۴۔ میں نے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اپنی کتاب میں ایک امر کا پس میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا اللہ نے فرمایا ہے اپنی کثافت کو دور کرو اور اپنی نذروں کو وفا کرو فرمایا کثافت دور کرنے سے مراد ہے لقاء امام اور

نذریں وفا کرنے سے مراد ہے مناسک کا ادا کرنا۔ عبداللہ بن سنان نے کہا میں حضرت کے پاس آیا اور اس آیت کا مطلب پوچھا فرمایا کثافت دور کرنے سے مراد ہے مونچھیں کتروانا، ناخن کٹوانا اور جو ان سے مشابہ ہیں میں نے کہا میں نے ذریح المحاربی سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ کثافت دور کرنے سے لقاء امام مراد ہے اور نذور سے مراد مناسک ہیں فرمایا ذریح نے سچ کہا اور میں نے بھی سچ کہا، قرآن کے دو بطن ہیں ظاہر اور باطن اور کون طاقت رکھتا ہے اس امر کے اٹھانے کی جو ذریح نے اٹھایا ہے۔ (م)

﴿باب ۲۱۴﴾

☆(فضل الرجوع الى المدينة)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن المثنّى ، عن سدير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ابدؤوا بمكّة واختموا بنا .

٢ ـ عليُّ بن محمّد بن عبدالله ، عن أحمد بن أبي عبدالله ، عن أبيه ، قال : سألت أباجعفر عليه السلام أبدء بالمدينة أو بمكّة ؟ قال : ابدء بمكّة واختم بالمدينة فإنّه أفضل .

باب ۲۱۴

مدینہ جانے کی فضیلت

۱۔ فرمایا مکہ سے شروع کرو اور ہم پر ختم کرو۔ (مجہول)

۲۔ میں نے کہا مدینہ سے شروع کروں یا مکہ سے فرمایا مکہ سے شروع کرو کیونکہ یہ افضل ہے۔ (مجہول)

﴿باب ۲۱۵﴾

☆(دخول المدينة و زيارة النبي صلى الله عليه والدعاء عند قبره)☆

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا دخلت المدينة فاغتسل قبل أن تدخلها أو حين تدخلها ثمَّ تأتي قبر النبيِّ صلى الله عليه وآله ثمَّ تقوم فتسلّم على رسول الله صلى الله عليه وآله ثمَّ تقوم عند الأسطوانة المقدَّمة من جانب القبر الأيمن عند رأس القبر عند زاوية القبر و أنت مستقبل القبلة و منكبك الأيسر إلى جانب القبر ومنكبك الأيمن ممّا يلي المنبر ، فإنّه موضع رأس رسول الله صلى الله عليه وآله وتقول :

« أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له و أشهد أنّ محمداً عبده و رسوله و أشهد أنّك رسول الله ، و أشهد أنّك محمّد بن عبد الله ، و أشهد أنّك قد بلّغت رسالات ربّك و نصحت لاُمّتك ، و جاهدت في سبيل الله ، و عبدت الله [مخلصاً] حتّى أتاك اليقين بالحكمة و الموعظة الحسنة و أدّيت الّذي عليك من الحقّ و أنّك قد رؤفت بالمؤمنين و غلظت على الكافرين فبلغ الله بك أفضل شرف محلّ المكرّمين ، الحمد لله الّذي استنقذنا بك من الشرك و الضلالة ، اللّهمّ فاجعل صلواتك و صلوات ملائكتك المقرّبين و عبادك الصالحين و أنبيائك المرسلين و أهل السماوات والأرضين و من سبّح لك يا ربّ العالمين من الأوّلين والآخرين على محمّد عبدك و رسولك و نبيّك و أمينك و نجيّك و حبيبك و صفيّك و خاصّتك وصفوتك و خيرتك من خلقك ، اللّهمّ أعطه الدّرجة و الوسيلة من الجنّة وابعثه مقاماً محموداً يغبطه به الأوّلون و الآخرون ، اللّهمّ إنّك قلت : « ولو أنّهم إذظلموا أنفسهم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توّاباً رحيماً » و إنّي أتيت نبيّك مستغفراً تائباًمن ذنوبي وإنّي أتوجّه بك إلى الله ربّي و ربّك ليغفر لي ذنوبي » .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن الحسين بن عليّ الكوفيّ ، عن عليّ بن مهزيار ، عن الحسن بن عليّ بن عثمان بن عليّ بن الحسين بن عليّ بن أبي طالب ، عن عليّ بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن موسى ، عن أبيه ، عن جدّه عليه‌السلام قال : كان أبي عليّ بن الحسين عليهما‌السلام يقف على قبر النبيّ صلى‌الله‌عليه‌وآله فيسلّم عليه و يشهد له بالبلاغ و يدعو بما حضره ثمّ يسند ظهره إلى المروة الخضراء الدّقيقة العرض ممّا يلي القبر ويلتزق بالقبر و يسند ظهره إلى القبر و يستقبل القبلة فيقول : « اللّهمّ إليك ألجأت ظهري و إلى قبر محمّد عبدك و رسولك أسندت ظهري و القبلة الّتي رضيت لمحمّد صلى‌الله‌عليه‌وآله استقبلت ، اللّهمّ إنّي أصبحت لا أملك لنفسي خيرما أرجو ولا أدفع عنها شرّ ما أحذر عليها و أصبحت الاُمور بيدك فلافقير أفقر منّي إنّي لما أنزلت إليّ من خيرفقير ، اللّهمّ اردد ني منك بخير فانّه لارادّ لفضلك ، اللّهمّ إنّي أعوذ بك من أن تبدّل اسمي أوتغيّر جسمي أوتزيل نعمتك عنّي ، اللّهمّ كرّمني بالتقوى و جمّلني بالنعم و اغمرني بالعافية وارزقني شكر العافية .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : كيف السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله عند قبره ؟ فقال : قل : «السلام على رسول الله ، السلام عليك يا حبيب الله ، السلام عليك يا صفوة الله ، السلام عليك يا أمين الله أشهد أنّك قد نصحت لأمّتك و جاهدت في سبيل الله و عبدته حتّى أتاك اليقين فجزاك الله أفضل ما جزى نبيّاً عن أمّته ، اللّهمّ صلّ على محمّد و آل محمّد أفضل ما صلّيت على إبراهيم و آل إبراهيم إنّك حميدٌ مجيدٌ » .

٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن عليّ بن مهزيار ، عن حمّاد بن عيسى ، عن محمّد بن مسعود قال : رأيت أبا عبدالله عليه السلام انتهى إلى قبر النبيّ صلى الله عليه وآله فوضع يده عليه وقال : «أسأل الله الّذي اجتباك واختارك و هداك وهدى بك أن يصلّي عليك » ثمّ قال : «إنّ الله وملائكته يصلّون على النبيّ يا أيّها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً » .

٥ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عثمان ، عن إسحاق بن عمّار أنّ أبا عبدالله عليه السلام قال لهم : مرّوا بالمدينة فسلّموا على رسول الله صلى الله عليه وآله من قريب وإن كانت الصلاة تبلغه من بعيد

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن صفوان بن يحيى قال : سألت أبا الحسن عليه السلام[١] عن المرّ في مؤخّر مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله ولا أسلّم على النبيّ صلى الله عليه وآله ، فقال : لم يكن أبو الحسن عليه السلام يصنع ذلك ، قلت : فيدخل المسجد فيسلّم من بعيد لا يدنو من القبر ؟ فقال : لا ، قال : سلّم عليه حين تدخل وحين تخرج ومن بعيد .

٧ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن معاوية بن وهب قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : صلّوا إلى جانب قبر النبيّ صلى الله عليه وآله وإن كانت صلاة المؤمنين تبلغه أينما كانوا

٨ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن حسّان ، عن بعض أصحابنا قال : حضرت أبا الحسن الأوّل عليه السلام و هارون الخليفة و عيسى بن جعفر و جعفر بن يحيى بالمدينة قد جاؤوا إلى قبر النبيّ صلى الله عليه وآله فقال هارون لأبي الحسن عليه السلام : تقدّم فأبى فتقدّم هارون فسلّم وقام ناحية وقال عيسى بن جعفر لأبي الحسن عليه السلام : تقدّم فأبى فتقدّم عيسى فسلّم ووقف مع هارون ، فقال : جعفر لأبي الحسن عليه السلام : تقدّم فأبى فتقدّم

جعفر فسلّم ووقف مع هارون وتقدّم أبوالحسن عليه السلام فقال : السلام عليك يا أبه أسأل الله الّذي اصطفاك واجتباك وهداك وهدى بك أن يصلّي عليك ، فقال : هارون لعيسى : سمعت ماقال ؟ قال : نعم ، فقال هارون : أشهد أنّه أبوه حقّاً

باب

دخول مدینہ و زیارت نبیؐ

۱۔ فرمایا جب مدینہ میں داخل ہو تو داخلہ سے پہلے غسل کرو یا داخلے کے وقت پھر قبر نبی کے پاس جاکر سلام کرو پھر اس ستون کے قریب کھڑے ہو جو قبر کے داہنی طرف ہے قبر کے سرہانے قبر کے گوشہ کے پاس اور رو بقبلہ ہو، تمہارا بایاں کندھا جانب قبر ہو اور داہنا متصل قبر، کیونکہ سر اقدس رسول اللہ کی یہی جگہ ہے اور کہو۔

« أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له و أشهد أنّ محمّداً عبده و رسوله و أشهد أنّك رسول الله ، و أشهد أنّك محمّد بن عبد الله ، و أشهد أنّك قد بلّغت رسالات ربّك و نصحت لأمّتك ، و جاهدت في سبيل الله ، و عبدت الله [مخلصاً] حتّى أتاك اليقين بالحكمة و الموعظة الحسنة و أدّيت الّذي عليك من الحقّ و أنّك قد رؤفت بالمؤمنين و غلظت على الكافرين فبلّغ الله بك أفضل شرف محلّ المكرّمين ، الحمد لله الّذي استنقذنا بك من الشرك و الضلالة ، اللّهمّ فاجعل صلواتك و صلوات ملائكتك المقرّبين و عبادك الصالحين و أنبيائك المرسلين و أهل السماوات والأرضين و من سبّح لك يا ربّ العالمين من الأوّلين والآخرين على محمّد عبدك و رسولك و نبيّك و أمينك و نجيّك و حبيبك و صفيّك و خاصّتك و صفوتك و خيرتك من خلقك ، اللّهمّ أعطه الدّرجة و الوسيلة من الجنّة وابعثه مقاماً محموداً يغبطه به الأوّلون و الآخرون ، اللّهمّ إنّك قلت : « ولو أنّهم إذظلموا أنفسهم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توّاباً رحيماً » و إنّي أتيت نبيّك مستغفراً تائباً من ذنوبي وإنّي أتوجّه بك إلى الله ربّي و ربّك ليغفر لي ذنوبي » .

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے عبد و رسول ہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے

رسولؐ ہیں اور پسر عبداللہ ہیں اور یہ کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت کردی اور راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے وقت تک اللہ کی عبادت کی اور حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لیا اور جو حق ادا کرنے کا تھا اس طرح ادا کیا اور آپ مومنین پر مہربان ہیں اور کافروں پر سخت اللہ تعالیٰ نے تمام صاحب کرامت انبیاء پر آپ کو شرف بخشا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ آپ کی وجہ سے ہم شرک سے بچ گئے یا اللہ تیری صلوٰۃ ہو، تیری، تیرے ملائکہ مقربین کی تیرے عباد مخلصین کی تیرے انبیاء مرسلین کی اور اہل سموات و ارض کی اور ان سب کی جو تیری تسبیح کرتے ہیں اولین سے ہوں یا آخرین سے، محمد اپنے عبد، و رسول و نبی و امین و نجی و حبیب و صفی و خاصہ و صاحب صفوت اور تمام مخلوق میں اپنے بہتر بندہ پر یا اللہ ان کو جنت میں اعلیٰ درجہ و وسیلہ عطا کر اور اس مقام محمود کو عطا کر جو باعث غبطہ ہو اولین و آخرین کے لیے، یا اللہ تو نے فرمایا ہے اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے تمہارے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسولؐ بھی سفارش کریں تو اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے یا اللہ میں تیرے نبی کے پاس استغفار اور توبہ کرتا ہوا آیا ہوں اپنے گناہوں سے، اے رسول میں اپنے اور آپ کے رب اللہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ آپ کے واسطہ میرے گناہ بخش دے۔

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام قبر نبی پر آئے اور سلام کیا اور گواہی دی ان کی تبلیغ کی اور پھر اپنی پیٹھ مروہ خضرا پتھر سے لگائی جو متصل قبر تھا اور قبر سے پیٹ گئے اور اپنی پشت کو قبر سے لگا کر اور رو بقبلہ ہو کر فرمایا: اللّهمّ إليك ألجأت ظهري

و إلى قبر محمّد عبدك و رسولك أسندت ظهري و القبلة الّتي رضيت لمحمّد صلى الله عليه وآله استقبلت، اللّهمّ إنّي أصبحت لا أملك لنفسي خير ما أرجو ولا أدفع عنها شرّ ما أحذر عليها و أصبحت الأمور بيدك فلا فقير أفقر منّي إنّي لما أنزلت إليّ من خير فقير، اللّهمّ اردُدني منك بخير فإنّه لا رادّ لفضلك، اللّهمّ إنّي أعوذ بك من أن تبدّل اسمي أو تغيّر جسمي أو تزيل نعمتك عنّي، اللّهمّ كرّمني بالتقوى و جمّلني بالنعم و اغمرني بالعافية وارزقني شكر العافية.

یا اللہ اپنی پشت کو جھکایا ہے تیری طرف اور تیرے بندے اور رسول محمد کی طرف اور اس قبلہ کی طرف جس سے تو نے محمد کو راضی کیا یا اللہ میرا حال یہ ہے کہ میں اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتا جو میں امید کرتا ہوں اور اس شر کو دفع نہیں کر سکتا میرے معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں، یا اللہ نیکی کو میری طرف لوٹا، تیرے فضل کا کوئی رد کرنے والا نہیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میرا نام بدل جائے یا میرے جسم میں تغیر پیدا ہو جائے یا تیری نعمت زائل ہو جائے یا اللہ مجھے تقویٰ دے اور مجھے نعمتوں سے لاد دے اور عافیت سے بھرپور کر اور شکر عافیت کی توفیق

گئے۔ (مجہول)

۳۔ میں نے کہا قبر رسول پر سلام کیسے کریں، فرمایا کہو۔

«السلام على رسول الله ، السلام عليك يا حبيب الله ، السلام عليك يا صفوة الله ، السلام عليك يا أمين الله أشهد أنك قد نصحت لأمتك و جاهدت في سبيل الله و عبدته حتى أتاك اليقين فجزاك الله أفضل ما جزى نبياً عن أمته ، اللهم صل على محمد و آل محمد أفضل ما صليت على إبراهيم و آل إبراهيم إنك حميد مجيد» .

اے رسول خدا آپ پر سلام، اے حبیب خدا آپ پر سلام، اے صفوۃ اللہ آپ پر سلام، سلام ہو آپ پر، اے امین خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنی امت کو نصیحت کی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور مرتے وقت تک اللہ کی عبادت کی پس اللہ آپ کو ہر نبی سے بہتر جزا دے یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر جیسے تو نے رحمت نازل کی ابراہیم اور اولاد ابراہیم پر۔ (ح)

۴۔ میں نے حضرت کو دیکھا کہ قبر نبی پر آئے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا میں سوال کرتا ہوں اللہ سے جس نے آپ کو منتخب و برگزیدہ کیا اور آپ کو ہدایت کی اور آپ کی وجہ سے ہدایت کی کہ وہ آپ پر رحمت نازل کرے، پھر فرمایا اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھیجو اور پورا پورا سلام۔ (مجہول)

۵۔ فرمایا مدینہ جاؤ تو سلام بھیجو رسولؐ پر قریب سے اگرچہ صلوات ان تک دور سے بھی پہنچتی ہے۔ (ح)

۶۔ میں نے اس راستہ کے متعلق سوال کیا جو مسجد کے مؤخر حصہ میں ہے میں وہاں سے سلام نہیں کرتا فرمایا ابوالحسن ایسا نہیں کرتا۔ میں نے کہا تو پھر مسجد میں داخل ہو کر دور سے سلام کرے اور قبر کے پاس نہ جائے فرمایا نہیں سلام کرو حضرت پر جب داخل ہو اور جب نکلو دور سے۔ (ح)

۷۔ فرمایا درود بھیجو قبر نبی کی جانب سے اگرچہ حضرت تک درود پہنچ جاتا ہے جہاں کہیں سے بھی بھیجا جائے۔ (ح)

۸۔ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ہارون خلیفہ و عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن یحییٰ مدینہ میں تھے وہ سب قبر نبی پر آئے۔ ہارون نے امام علیہ السلام سے کہا آپ آگے بڑھیے۔ حضرت نے انکار کیا۔ ہارون آگے بڑھا اور سلام کر کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ پھر عیسیٰ نے حضرت سے کہا آپ بڑھیے حضرت نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس جا کھڑا ہوا پھر جعفر بڑھا اور اس نے حضرت سے کہا آپ بڑھیے حضرت نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس جا کھڑا ہوا، امام علیہ السلام آگے بڑھے اور فرمایا سلام ہو آپ پر بابا جان، میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کا انتخاب کیا کہ درود بھیجے آپ پر، ہارون نے عیسیٰ سے کہا تو نے سنا جو انہوں نے کہا اس نے کہا ہاں، ہارون نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ حقیقتاً رسول ان کے باپ تھے۔ (ح)

﴿ باب ٢١٦ ﴾

﴿ المنبر والروضة ومقام النبي صلى الله عليه وآله ﴾

١ - عليُّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمّد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير؛ وصفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمّار قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: إذا فرغت من الدُّعاء عند قبر النبيِّ صلى الله عليه وآله فائت المنبر فامسحه بيدك وخذ برمّانتيه وهما السفلاوان و امسح عينيك ووجهك به فإنّه يقال: إنّه شفاء العين وقم عنده فاحمدالله وأثن عليه و سل حاجتك فإنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال: مابين منبري و بيتي روضة من رياض الجنّة ومنبري على ترعة من ترع الجنّة - والترعة هي الباب الصغير - ثمَّ تأتي مقام النبيِّ صلى الله عليه وآله فتصلّي فيه ما بدالك فإذا دخلت المسجد فصلِّ على النبيِّ صلى الله عليه وآله وإذاخرجت فاصنع مثل ذلك وأكثر من الصلاة في مسجد الرَّسول صلى الله عليه وآله.

٢ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليِّ بن الحكم، عن معاوية بن وهب قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: لما كان سنة إحدى و أربعين أراد معاوية الحجَّ فأرسل نجّاراً وأرسل بالآلة و كتب إلى صاحب المدينة أن يقلع منبر رسول الله صلى الله عليه وآله ويجعلوه على قدر منبره بالشام فلمّا نهضوا ليقلعوه انكسفت الشمس وزلزلت الأرض فكفّوا و كتبوا بذلك إلى معاوية فكتب عليهم يعزم عليهم لمّافعلوه ففعلوا ذلك فمنبر رسول الله صلى الله عليه وآله المدخل الّذي رأيت.

٣ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن جميل، عن أبي بكر الحضرميِّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: مابين بيتي و منبري روضة من رياض الجنّة و منبري على ترعة من ترع الجنّة وقوائم منبري ربتت في الجنّة قال: قلت: هي روضة اليوم؟ قال: نعم إنّه لو كشف الغطاء لرأيتم.

٤ - محمّد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين عن محمّد بن مسلم قال: سألته عن حدّ مسجد الرَّسول صلى الله عليه وآله فقال: الأُسطوانة الّتي عند رأس القبر إلى الأُسطوانتين من وراء المنبر عن يمين القبلة و كان من وراء المنبر طريق تمرُّ فيه الشاة و يمرُّ الرَّجل منحرفاً و كان ساحة المسجد من البلاط إلى الصحن.

٥ ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن مرازم قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عمّا يقول الناس في الرّوضة ، فقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : فيما بين بيتي و منبري روضة من رياض الجنّة ومنبري على ترعة من ترع الجنّة ، فقلت له : جعلت فداك فما حدّ الرّوضة ؟ فقال : بُعد أربع أساطين من المنبر إلى الظّلال ، فقلت : جعلت فداك من الصحن فيها شيء ؟ قال : لا .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن عليّ بن النعمان عن عبدالله بن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : حدّ الروضة في مسجد الرّسول صلى الله عليه وآله إلى طرف الظلال وحدّ المسجد إلى الاُسطوانتين عن يمين المنبر إلى الطريق ممّا يلي سوق اللّيل .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن إسماعيل ، عن محمّد بن عمرو بن سعيد ، عن موسى بن بكر ، عن عبدالأعلى مولى آل سام قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : كم كان مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله ؟ قال : كان ثلاثة آلاف وستّمائة ذراع مكسّراً .

٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن معاوية بن وهب قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : هل قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنّة ؟ فقال : نعم وقال : بيت عليّ وفاطمة عليهما السلام ما بين البيت الّذي فيه النبيّ صلى الله عليه وآله إلى الباب الّذي يحاذي الزّقاق إلى البقيع قال : فلو دخلت من ذلك الباب والحائط مكانه أصاب منكبك الأيسر ، ثمّ سمّى سائر البيوت وقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الصلاة في مسجدي تعدل ألف صلاة في غيره إلّا المسجد الحرام فهو أفضل .

٩ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء ؛ وعدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن حمّاد بن عثمان ، عن القاسم بن سالم قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول إذا دخلت من باب البقيع فبيت عليّ صلوات الله عليه على يسارك قدر ممرّ عنز من الباب وهو إلى جانب بيت رسول الله صلى الله عليه وآله و باباهما جميعاً مقرونان .

١٠ ـ سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن حمّاد بن عثمان ، عن جميل بن درّاج قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما بين منبري و بيوتي روضة

من رياض الجنّة و منبري على ترعة من ترع الجنّة وصلاة في مسجدي تعدل ألف صلاة فيما سواه من المساجد إلّا المسجد الحرام؛ قال جميل: قلت له: بيوت النبيّ عليه السلام وبيت عليّ منها؛ قال: نعم وأفضل.

١١ - عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن أبي سلمة، عن هارون بن خارجة قال: الصلاة في مسجد الرّسول صلى الله عليه وآله تعدل عشرة آلاف صلاة.

١٢ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن فضّال، عن يونس بن يعقوب قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الصلاة في بيت فاطمة عليها السلام أفضل أو في الرّوضة؟ قال: في بيت فاطمة عليها السلام.

١٣ - عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أيّوب بن نوح، عن صفوان؛ و ابن أبي عمير، وغير واحد، عن جميل بن درّاج قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: الصلاة في بيت فاطمة عليها السلام مثل الصلاة في الرّوضة؟ قال: وأفضل.

باب ۲۱۶

منبر روضہ اور مقام نبیؐ

۱۔ فرمایا جب دعا سے قبرِ نبیؐ کے پاس فارغ ہو تو منبر کے پاس آؤ اور اپنے ہاتھ سے اس کا مسح کرو اور نیچے والے دونوں درجوں پر آنکھیں اور منہ کو ملو کہا جاتا ہے کہ یہ آنکھوں کے لئے شفا ہے اور وہاں کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی کرو اور اپنی حاجت طلب کرو کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے نزعہ پر ہے اور نزعہ اور مقام مرتفع پر جنت کا چھوٹا دروازہ ہے پھر مقام نبی پر آؤ اور جتنا ممکن ہو وہاں نماز پڑھو جب مسجد میں داخل ہو تو درود بھیجو اور جب نکلو تب بھی اور مسجد رسول میں بکثرت صلوٰۃ بھیجو۔

۲۔ حضرت نے فرمایا ۵۰ھ میں معاویہ نے حج کا ارادہ کیا اس نے ایک بڑھئی مع اوزاروں کے بھیجا اور حاکم مدینہ کو لکھا کہ رسولؐ اللہ کے منبر کو ہٹا کر شام بھیج دے اور ویسا ہی بنوا کر وہاں رکھ دے چنانچہ جب وہ اکھاڑنے لگے تو سورج کو گہن لگا اور زمین میں زلزلہ آگیا وہ رک گئے اور معاویہ کو یہ حال لکھ بھیجا۔ معاویہ نے لکھا جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا پس منبر رسولؐ اس داخلہ کی جگہ تھا جو تم نے دیکھی (م)

۳۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جنت کے ایک بلند

مقام پر میرے منبر کے پائے جنت میں ہیں، میں نے کہا وہ اب بھی ہے فرمایا اگر پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم دیکھ لو گے (حسن)

۴۔ میں نے مسجد رسولؐ کی حد پوچھی فرمایا اس ستون سے جو قبر کے پاس ہے سرہانے کی طرف ان دو ستونوں تک جو منبر سے باہر ہے قبلہ کے داہنی طرف اور منبر کے باہر ایک راستہ تھا جس سے بکریاں گزرتی تھیں اور لوگ بچ کر نکلتے تھے اور مسجد کی وسعت بلاط سے صحن تک تھی۔ (م)

۵۔ میں نے پوچھا اس کے متعلق جو روضہ کے بارے میں لوگ کہتے ہیں فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جو جنت کے مرتفع مقام پر ہے میں نے پوچھا اس روضہ کی حد کیا ہے فرمایا چار ستونوں کی دوری منبر سے ٹیسلہ تک، میں نے کہا صحن بھی کچھ ہے فرمایا نہیں۔ (ض)

۶۔ فرمایا روضہ کی حد مسجد رسولؐ میں طرف ظلال ہے اور حد مسجد دونوں ستون ہیں منبر کے داہنی طرف سے اس راستہ تک جو سوق لیل سے ملا ہوا ہے (ض)

۷۔ میں نے حد مسجد رسول پوچھی فرمایا تین ہزار چھ سو مکسر گز (ض)

۸۔ میں نے کہا کیا رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے فرمایا ہاں اور حضرت نے فرمایا علی و فاطمہ کا گھر حضرت رسول خدا کے گھر اور اس دروازہ کے درمیان تھا جو بقیع والے کوچہ کے مقابل ہے فرمایا اگر تم اس دروازہ اور اس مکان کی دیوار کے درمیان سے داخل ہو تو وہ تمہارے بائیں کندھے کی طرف ہوگا پھر آپ نے اور گھروں کے نام لئے اور فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ وہ افضل ہے۔ (ض)

۹۔ فرمایا جب تم باب بقیع سے داخل ہو حضرت علی کا گھر بائیں طرف ہوگا بقدر گزرنے ایک بکری کے دروازہ سے جو بیت رسول کی جانب ہے دونوں دروازے ملے ہوئے تھے۔ (م)

۱۰۔ حضرت نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے گھروں کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے اور وہ جنت بلندیوں میں سے ایک بلندی پر ہے میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں کی برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے۔ جمیل کہتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ کے گھروں میں ہی سے بیت علی ہے فرمایا ہاں اور وہ افضل ہے۔ (ض)

۱۱۔ فرمایا کہ مسجد رسول میں ایک نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (مجہول)

۱۲۔ میں نے کہا بیت فاطمہ افضل ہے یا روضہ فرمایا بیت فاطمہ۔ (موثق)

۱۳۔ میں نے کہا بیت فاطمہ میں نماز افضل ہے یا روضہ میں فرمایا بیت فاطمہ میں۔ (ض)

﴿ باب ۲۱۷ ﴾

(مقام جبرئيل عليه السلام)

١ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمّار جميعاً قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : ائت مقام جبرئيل عليه السلام وهو تحت الميزاب فإنّه كان مقامه إذا استأذن على رسول الله صلى الله عليه وآله وقل : « أي جواد أي كريم أي قريب أي بعيد أسألك أن تصلّي على محمّد و أهل بيته و أسألك أن تردّ عليّ نعمتك » قال : وذلك مقام لاتدعو فيه حائض تستقبل القبلة ثمّ تدعو بدعاء الدّم إلّا رأت الطهر إن شاء الله .

باب ۲۱۷

مقام جبرئیل

۱- فرمایا تم مقام جبرئیل پر آؤ اور وہ تحت میزاب ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے جبرئیل حضرت رسول خدا سے آنے کی اجازت چاہتے تھے، یہاں کہو «أي جواد أي كريم أي قريب أي بعيد أسألك أن تصلّي على محمّد و أهل بيته و أسألك أن تردّ عليّ نعمتك» اے جواد و کریم اے قریب و بعید میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد و آل محمد پر درود بھیجے گا اور میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی نعمت کو مجھ پر لوٹا اور فرمایا یہ وہ مقام ہے کہ اگر حیض والی عورت یہاں دعا کرے تو حیض آنا بند ہو جائے گا۔

﴿ باب ۲۱۸ ﴾

(فضل المقام بالمدينة والصوم والاعتكاف عند الاساطين)

١ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن الحسن بن الجهم قال : سألت أباالحسن عليه السلام : أيّهما أفضل المقام بمكّة أو بالمدينة ؟ فقال : أيّ شيء تقول أنت ؟ قال : فقلت : وما قولي مع قولك ؟ قال : إنّ قولك يردّك إلى قولي ، قال : فقلت له : أمّا أنا فأزعم أنّ المقام بالمدينة أفضل من المقام بمكّة ، قال : فقال : أما لئن قلت ذلك لقد قال أبو عبدالله عليه السلام ذاك يوم فطر وجاء إلى رسول الله صلى الله عليه وآله فسلّم عليه في المسجد ثمّ قال :

قد فضّلنا الناس اليوم بسلامنا على رسول الله صلى الله عليه وآله.

٢ - أحمد بن محمّد، عن عليّ بن حديد، عن مرازم قال: دخلت أنا وعمّار وجماعة على أبي عبدالله عليه السلام بالمدينة فقال: ما مقامكم؟ فقال عمّار: قد سرّحنا ظهرنا وأمرنا أن نؤتى به إلى خمسة عشر يوماً فقال: أصبتم المقام في بلد رسول الله صلى الله عليه وآله والصلاة في مسجده واعملوا لآخرتكم وأكثروا لأنفسكم إنّ الرجل قد يكون كيّساً في الدنيا فيقال: ما أكيس فلاناً وإنّما الكيّس كيّس الآخرة.

٣ - عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن محمّد بن عمرو الزيّات، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من مات في المدينة بعثه الله في الآمنين يوم القيامة منهم يحيى بن حبيب وأبو عبيدة الحذّاء وعبدالرحمن بن الحجّاج.

٤ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن الحلبيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا دخلت المسجد، فإن استطعت أن تقيم ثلاثة أيّام الأربعاء والخميس والجمعة فصلّ ما بين القبر والمنبر يوم الأربعاء عند الاُسطوانة الّتي تلي القبر فتدعو الله عندها وتسأله كلّ حاجة تريدها في آخرة أو دنيا واليوم الثاني عند اُسطوانة التوبة ويوم الجمعة عند مقام النبيّ صلى الله عليه وآله مقابل الاُسطوانة الكثيرة الخلوق فتدعو الله عندهنّ لكلّ حاجة وتصوم تلك الثلاثة الأيّام.

٥ - ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمّار قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: صم الأربعاء والخميس والجمعة وصلّ ليلة الأربعاء ويوم الأربعاء عند الاُسطوانة الّتي تلي رأس النبيّ صلى الله عليه وآله وليلة الخميس ويوم الخميس عند اُسطوانة أبي لبابة وليلة الجمعة ويوم الجمعة عند الاُسطوانة الّتي تلي مقام النبيّ صلى الله عليه وآله وادع بهذا الدعاء لحاجتك وهو «اللّهمّ إنّي أسألك بعزّتك وقوّتك وقدرتك وجميع ما أحاط به علمك أن تصلّي على محمّد وآل محمّد وأن تفعل بي كذا وكذا».

باب ٢١٣

فضیلت قیام مدینہ

١- میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کہا مکہ میں قیام افضل ہے یا مدینہ میں، فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا میرا کہنا تو آپ

ہی کا قول ہوگا فرمایا تمہارا قول میرے قول کی طرف نہیں لوٹے گا۔ میں نے کہا میرا گمان یہ ہے کہ مدینہ میں قیام کیسے افضل ہے فرمایا جو تم کہتے ہو ایسا ہی فرمایا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ عید الفطر کے دن وہ قبر رسولؐ پر آئے اور مسجد میں حضرت پر سلام کیا پھر فرمایا آج کے دن ہمیں فضیلت ہے لوگوں پر ہمارے سلام کرنے پر رسولؐ اللہ پر۔ (موثق)

۲۔ ہم حضرت کی خدمت میں مدینہ میں داخل ہوئے فرمایا تمہارے قیام کی کیا صورت ہے عمار نے کہا ہم ظہر کے وقت پہنچے ہیں اور ہم پندرہ روز قیام کریں گے فرمایا شہر رسولؐ میں تمہارا قیام اچھا ہے حضرت کی مسجد میں نماز پڑھو اپنی آخرت کے لئے عمل کرو اور اپنے نفسوں کے لئے بکثرت عبادت کرو تو تم دنیا کے عقلمندوں میں شمار ہو گے کسی نے پوچھا کیس (عقلمند) سے کیا مراد ہے فرمایا فلاں شخص عقلمند نہیں عقلمند ہے آخرت کو مد نظر رکھنے والا (ض)

۳۔ فرمایا جو مدینہ میں مر گیا تو اللہ روز قیامت اس کو امان پانے والوں میں سے اٹھائے گا ان میں سے یحییٰ بن حبیب ابوعبیدہ خذاء اور عبدالرحمٰن بن الحجاج ہوں گے۔ (ض)

۴۔ فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہو تو اگر ہو سکے تو تین روز قیام کرو چہار شنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ، چہار شنبہ کو قبر اور منبر کے درمیان قبر سے ملے ہوئے ستون کے پاس نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو اور دنیا و آخرت کی جو حاجت ہو طلب کرو دوسرے روز ستون توبہ کے پاس اور روز جمعہ مقام نبی کے پاس مقابل میں اسطوانہ کثیر الخلوق کے اور اللہ سے دعا کرو اور اپنی حاجت طلب کرو اور ان تین دن روزہ رکھو (حسن)

۵۔ فرمایا بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو اور بدھ کی رات اور بدھ کے دن قبر نبی کے سرہانے کے پاس والے ستون کے قریب نماز پڑھو اور پنجشنبہ کی رات اور دن میں ستون ابولبابہ کے پاس اور جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مقام نبی کے متصل ستون کے پاس نماز پڑھو اور خدا سے دعا کرو، حاجت طلب کرو اور کہو

«اللّهمّ إنّي أسألك بعزّتك وقوّتك و قدرتك وجميع ما أحاط به علمك أن تصلّي على محمّد وآل محمّد وأن تفعل بي

﴿ باب ۲۱ ﴾

☆(زيارة من بالبقيع)☆

إذا أتيت القبر الّذي بالبقيع فاجعله بين يديك ثمّ تقول: «السلام عليكم أئمّة الهدى، السلام عليكم أهل التقوى، السلام عليكم الحجّة على أهل الدّنيا، السلام عليكم القوّام في البريّة بالقسط، السلام عليكم أهل الصفوة، السلام عليكم أهل النجوى، أشهد أنّكم قد بلّغتم ونصحتم وصبرتم في ذات الله و كذّبتم وأسيء إليكم فعفوتم

أشهد أنّكم الأئمّة الرّاشدون المهديّون وأنّ طاعتكم مفروضة وأنّ قولكم الصدق وأنّكم دعوتم فلم تجابوا وأمرتم فلم تطاعوا وأنّكم دعائم الدّين وأركان الأرض ولم تزالوا بعين الله ينسخكم في أصلاب كلّ مطهّر وينقلكم في أرحام المطهّرات لم تدنّسكم الجاهليّة الجهلاء ولم تشرك فيكم فتن الأهواء ، طبتم وطاب منبتكم ، منّ بكم علينا ديّان الدّين فجعلكم في بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه و جعل صلواتنا عليكم رحمة لنا وكفّارة لذنوبنا إذ اختاركم لنا وطيّب خلقنا بما منّ به علينا من ولايتكم وكنّا عنده مسمّين بفضلكم معترفين بتصديقنا إيّاكم وهذا مقام من أسرف وأخطأ و استكان وأقرّ بما جنى ورجا بمقامه الخلاص وأن يستنقذه بكم مستنقذ الهلكى من الرّدى فكونوا لي شفعاء فقد وفدت إليكم إذ رغب عنكم أهل الدّنيا واتّخذوا آيات الله هزواً واستكبروا عنها ، يامن هو قائم لايسهو ودائم لايلهو ومحيط بكلّ شيء لك المنّ بما وفّقتني وعرّفتني ممّا ائتمنتني عليه إذ صدّ عنهم عبادك وجهلوا معرفتهم واستخفّوا بحقّهم ومالوا إلى سواهم فكانت المنّة منك عليّ مع أقوام خصّصتهم بما خصّصتني به فلك الحمد إذ كنت عندك في مقامي [هذا] مذكوراً مكتوباً ولا تحرمني ما رجوت ولا تخيّبني فيما دعوت» وادع لنفسك بما أحببت .

باب ۲۱۹

اہل بقیع کی زیارت

۱۔ جب جنت البقیع کی کسی قبر کے پاس آؤ تو اسے سامنے رکھ کر کہو، «السلام عليكم أئمّة الهدى ، السلام عليكم أهل التقوى ، السلام عليكم الحجّة على أهل الدّنيا ، السلام عليكم القوّام في البريّة بالقسط ، السلام عليكم أهل الصفوة ، السلام عليكم أهل النجوى ، أشهد أنّكم قد بلّغتم ونصحتم وصبرتم في ذات الله و كذّبتم وأسيء إليكم فعفوتم و أشهد أنّكم الأئمّة الرّاشدون المهديّون وأنّ طاعتكم مفروضة وأنّ قولكم الصدق وأنّكم دعوتم فلم تجابوا وأمرتم فلم تطاعوا وأنّكم دعائم الدّين وأركان الأرض ولم تزالوا بعين الله ينسخكم في أصلاب كلّ مطهّر وينقلكم في أرحام المطهّرات لم تدنّسكم

الجاهليّة الجهلاء ولم تشرك فيكم فتن الأهواء، طبتم وطاب منبتكم، منّ بكم علينا ديّان الدّين فجعلكم في بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه و جعل صلواتنا عليكم رحمة لنا وكفّارة لذنوبنا إذا اختاركم لنا وطيّب خلقنا بما منّ به علينا من ولايتكم وكنّا عنده مسمّين بفضلكم معترفين بتصديقنا إيّاكم وهذا مقام من أسرف وأخطأ و استكان وأقرّ بما جنى ورجا بمقامه الخلاص وأن يستنقذه بكم مستنقذ الهلكى من الرّدى فكونوا لي شفعاء فقد وفدت إليكم إذا رغب عنكم أهل الدّنيا واتّخذوا آيات الله هزواً واستكبروا عنها، يامن هو قائم لايسهو ودائم لايلهو ومحيط بكلّ شيء لك المنّ بما وفّقتني وعرّفتني ممّا ائتمنتني عليه إذ صدّ عنهم عبادك وجهلوا معرفتهم واستخفّوا بحقّهم ومالوا إلى سواهم فكانت المنّة منك عليّ مع أقوام خصّصتهم بما خصّصتني به فلك الحمد إذ كنت عندك في مقامي [هذا] مذكوراً مكتوباً ولا تحرمني ما رجوت ولا تخيّبني فيما دعوت وادع لنفسك بما أحببت . اے آئمہ ہدایت تم پر سلام، اے صاحبانِ تقویٰ تم پر سلام، اے دنیا والوں پر حجت تم پر سلام، تم پر سلام ہو آپ پر جو لوگوں میں عدل قائم کرنے والے ہیں، سلام ہو صفا ہا ملنوں پر، سلام ہو خدا سے مناجات کرنے والوں پر بے شک آپ لوگوں نے تبلیغ کی اور لوگوں کو نصیحت اور خدا کی راہ میں صبر کیا، لوگوں نے تمہیں جھٹلایا اور تم سے برائی کی تم نے انہیں معاف کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم آئمہ راشدین ہو ہدایت یافتہ ہو، تمہاری اطاعت فرض ہے تمہارا قول سچا ہے تم نے لوگوں کو دعوت الی الحق دی مگر انھوں نے قبول نہ کی، تم نے حکم دیا انھوں نے نہ مانا بے شک تم دین کے ستون ہو، زمین کے ارکان ہو، تم ہمیشہ عین اللہ رہے، اللہ نے تم کو اصلاب طاہرہ سے ارحام طاہرہ میں منتقل کیا اور جاہلیت کی نجاست کو تم سے دور رکھا اور خواہشات بد کے فتنوں کو تمہارے اندر جگہ نہ دی تم بھی پاک تمہاری آرزوئیں بھی پاک، تمہاری وجہ سے خدا نے ہم پر دین پرستی کا احسان کیا اور تم کو ایسے گھروں میں قرار دیا جو باذن خدا بلند مرتبہ والے ہیں اور جن میں ذکر الٰہی ہوتا ہے اور تمہارے اوپر ہماری صلوات بھیجنے کو ہمارے لیے رحمت قرار دیا اور ہمارے گناہوں کا کفارہ بنایا تم کو ہمارے لیے منتخب کیا اور خلقت کو پاک کیا، تمہاری ولایت کا ہمارے اوپر احسان رکھ کر ہم خدا کے نزدیک تمہاری فضیلت کے ساتھ موسوم ہیں ہم معترف ہیں تمہاری تصدیق کے اور یہ مقام ہے کہ جس نے اس میں فروگذاشت کی اور تم سے علیحدہ رہا تو وہ ہلاک ہوا آپ میرے شفیع ہو جیئے میں آپ کے پاس آیا ہوں جبکہ دنیا والے آپ کی طرف رغبت نہیں کر رہے اور انھوں نے آیات خدا کا مذاق اڑایا ہے اور تکبر کیا ہے اے وہ خدا جو قائم ہے سہو نہیں کرتا اور دائم ہے، غافل نہیں ہر شئے کا احاطہ کرنے والا ہے تیرا احسان ہے کہ تو نے مجھے موفق کیا اور تو نے معرفت دی اس چیز کی جس کی بنا پر تو نے مجھ پر احسان کیا اور روکا اپنے بندوں کو اس سے

وہ ان لوگوں کی معرفت سے جاہل ہیں اور ان کے حق کو ہلکا جانتے ہیں ان کے سوا دوسروں کی طرف مائل ہیں یہ تیرا مجھ پر احسان ہے کہ اپنے مخصوص بندوں سے مخصوص کیا۔ پس حمد ہے تیرے لئے کہ میں اس مقام میں موجود ہوں اور جو میں نے امید کی ہے اس سے محروم نہ کر اور میری دعا کو قبول کر۔

﴿باب ۲۴﴾

✿(اتيان المشاهد و قبور الشهداء)✿

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : لا تدع إتيان المشاهد كلّها مسجد قباء فإنّه المسجد الّذي اُسّس على التقوى من أوّل يوم و مشربة أمّ إبراهيم ، ومسجد الفضيخ وقبور الشهداء و مسجد الأحزاب وهو مسجد الفتح . قال : وبلغنا أنّ النبيّ صلى الله عليه وآله كان إذا أتى قبور الشهداء قال : «السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدّار» وليكن فيما تقول عند مسجد الفتح «يا صريخ المكروبين ويا مجيب [دعوة] المضطرّين اكشف همّي وغمّي و كربي كما كشفت عن نبيّك همّه وغمّه و كربه و كفيته هول عدوّه في هذا المكان .

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن عبدالله بن هلال ، عن عقبة بن خالد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام إنّا نأتي المساجد الّتي حول المدينة فبأيّها أبدء ؟ فقال : ابدء بقباء فصلّ فيه وأكثر فإنّه أوّل مسجد صلّى فيه رسول الله صلى الله عليه وآله في هذه العرصة ثمّ ائت مشربة أمّ إبراهيم فصلّ فيها وهي مسكن رسول الله صلى الله عليه وآله ومصلاّه ثمّ تأتي مسجد الفضيخ فتصلّي فيه فقد صلّى فيه نبيّك فإذا قضيت هذا الجانب أتيت جانب أحد فبدأت بالمسجد الّذي دون الحرّة فصلّيت فيه ثمّ مررت بقبر حمزة بن عبدالمطّلب فسلّمت عليه ثمّ مررت بقبور الشهداء فقمت عندهم فقلت : «السلام عليكم يا أهل الدّيار أنتم لنا فرط وإنّا بكم لاحقون» ثمّ تأتي المسجد الّذي كان في المكان الواسع إلى جنب الجبل عن يمينك حين تدخل اُحداً فتصلّي فيه فعنده خرج النبيّ صلى الله عليه وآله إلى اُحد حين لقي المشركين فلم يبرحوا حتّى حضرت الصلاة فصلّى فيه ، ثمّ مرّ أيضاً حتّى ترجع فتصلّي عند قبور الشهداء ما كتب الله لك ، ثمّ امض على وجهك حتّى تأتي مسجد الأحزاب فتصلّي فيه وتدعو الله فيه فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله دعا فيه يوم الأحزاب وقال : «يا صريخ المكروبين

ويا مجيب [دعوة] المضطرين ويا مغيث المهمومين اكشف همّي وكربي وغمّي فقد ترى حالي وحال أصحابي».

٣ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : عاشت فاطمة سلام الله عليها بعد رسول الله صلى الله عليه وآله خمسة وسبعين يوماً لم تر كاشرة ولا ضاحكة تأتي قبور الشهداء في كلِّ جمعة مرَّتين الاثنين والخميس فتقول : ههنا كان رسول الله صلى الله عليه وآله وههنا كان المشركون .

و في رواية اُخرى أبان ، عمّن أخبره ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّها كانت تصلّي هناك و تدعو حتّى ماتت عليها السلام .

٤ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن المفضّل بن صالح ، عن ليث المراديِّ قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن مسجد الفضيخ لم سمّي مسجد الفضيخ ؟ فقال : لنخل يسمّى الفضيخ فلذلك سمّي مسجد الفضيخ .

٥ - أبوعليّ الأشعريُّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحلبيِّ قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : هل أتيتم مسجد قباء أو مسجد الفضيخ أو مشربة اُمّ إبراهيم ؟ قلت : نعم ، قال : أما إنّه لم يبق من آثار رسول الله صلى الله عليه وآله شيءٌ إلّا وقد غيّر غير هذا .

٦ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن موسى بن جعفر ، عن عمر بن سعيد ، عن الحسن بن صدقة ، عن عمّار بن موسى قال ، دخلت أنا و أبو عبدالله عليه السلام مسجد الفضيخ فقال : يا عمّار ترى هذه الوهدة ؟ قلت : نعم ، قال : كانت امرأة جعفر الّتي خلّف عليها أمير المؤمنين عليه السلام قاعدة في هذا الموضع و معها ابناها من جعفر فبكت فقال لها ابناها : ما يبكيك يا اُمّه ؟ قالت : بكيت لأمير المؤمنين عليه السلام فقالا لها : تبكين لأمير المؤمنين ولا تبكين لأبينا ؟ قالت : ليس هذا هكذا ولكن ذكرت حديثاً حدَّثني به أمير المؤمنين عليه السلام في هذا الموضع فأبكاني ، قالا : وما هو ؟ قالت : كنت أنا وأمير المؤمنين في هذا المسجد فقال لي : ترين هذه الوهدة ؟ قلت : نعم قال : كنت أنا ورسول الله صلى الله عليه وآله قاعدين فيها إذ وضع رأسه في حجري ثمَّ خفق حتّى غطَّ وحضرت صلاة العصر فكرهت أن اُحرِّك رأسه عن فخذي فأكون قد آذيت رسول الله

صلى الله عليه وآله حتّى ذهب الوقت وفات فانتبه رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: ياعليّ صلّيت؟ قلت: لا، قال: ولم ذلك؟ قلت: كرهت أن اُوذيك قال: فقام واستقبل القبلة و مدّ يديه كلتيهما وقال: اللّهمّ ردّ الشمس إلى وقتها حتّى يصلّي عليّ فرجعت الشمس إلى وقت الصلاة حتّى صلّيت العصر ثمّ انقضّت انقضاض الكوكب.

باب ۱۲

مشاہد اور قبور شہداء پر جانا

۱۔ فرمایا تمام مشاہد پر آنا ترک نہ کرو، مسجد قبا وہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر پہلے ہی دن سے رکھی ہوئی ہے۔ مشربہ ابراہیم مسجد فضیخ، قبور شہداء، مسجد احزاب جو مسجد فتح کہلاتی ہے۔ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا جب قبور شہداء پر آتے تھے تو فرماتے سلام ہو تم پر اس بنا پر کہ تم نے صبر کیا، تمہارا دار آخرت کیسا اچھا ہے اور مسجد فتح کے پاس تم کو کہنا چاہیئے:

"يا صريخ المكروبين، ويا مجيب [دعوة] المضطرّين اكشف همّي وغمّي و كربي كما كشفت عن نبيّك همّه وغمّه و كربه و كفيته هول عدوّه في هذا المكان."

اے مضطرب لوگوں کی فریاد سننے والے، اے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے میرے ہم و غم و کرب کو اسی دور کر دے جیسے تو نے اپنے نبی کے ہم و غم و کرب کو دور کیا تھا اور اس جگہ ان کو دشمنوں کے شر سے بچایا تھا۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا ہم ان مساجد کی زیارت کرتے ہیں جو مدینہ کے گرد ہیں تو ہم ابتداء کہاں سے کریں فرمایا مسجد قبا سے اس میں زیادہ نماز پڑھو وہ پہلی مسجد ہے جس میں رسول اللہ نے اس میدان میں نماز پڑھی پھر مشربہ اُم ابراہیم پر آؤ یہاں نماز پڑھو یہ رسول اللہ کا مسکن ہے اور حضرت کا مصلا ہے پھر مسجد فضیخ میں آؤ اور نماز پڑھو کہ رسول اللہؐ نے اس میں نماز پڑھی ہے جب ادھر نمٹو تو جانب احد آؤ ابتداء کرو اس مسجد سے جو مقام حرہ کے قریب ہے یہاں نماز پڑھو پھر قبر حمزہ کے پاس آؤ ان پر سلام کرو پھر قبور شہداء پر آؤ ان پر سلام کرو اور کہو السلام عليكم يا أهل الدّيار أنتم لنا فرط وإنّا بكم لاحقون۔

اے اس دیار میں بسنے والو تم آگے چلے گئے ہم تم سے ملنے والے ہیں

پھر اس مسجد میں آؤ جو ایک وسیع جگہ پہاڑ کے پہلو میں تمہارے داہنی جانب ہے جب احد میں داخل ہو یہاں نماز پڑھو اس کے نزدیک سے رسول اللہ احد کی طرف سے مشرکین سے لڑنے کے لئے نکلے تھے جب وہ نہ بٹے اور نماز کا وقت آگیا تو رسول اللہؐ نے یہاں نماز پڑھی، پھر لوٹو اور قبور شہداء پر نماز پڑھو پھر سامنے کی طرف چلو پھر مسجد احزاب میں آؤ اور کہو

«یا صریخ المکروبین ویا مجیب [دعوة] المضطرین ویا مغیث المهمومین اکشف همّي وکربي وغمي فقد ترى حالي وحال أصحابي».

اے کرب والوں کے کرب مٹانے والے، اے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے اور بے کسوں کے فریاد رس میرے رنج و غم کو دور کر دے تو میرا اور میرے اصحاب کے حال کا جاننے والا ہے۔ (مجہول)

۳۔ فرمایا حضرت فاطمہ رسول خدا کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اس مدت میں کسی نے ان کو مسکراتے یا ہنستے نہ دیکھا وہ قبور شہدا پر ہر روز جمعہ دو مرتبہ اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو آتیں اور فرماتیں یہاں رسول اللہ تھے اور یہاں مشرک (م) ایک اور روایت میں ہے کہ وہاں نماز پڑھتیں اور دعا کرتیں اور یہ معمول رہا مرتے دم تک۔

۴۔ میں نے کہا مسجد فضیخ یہ نام کیوں ہوا۔ فرمایا ایک کھجور کا درخت اس نام کا تھا اسی سے یہ مسجد منسوب ہوئی (مرسل)

۵۔ حضرت نے فرمایا تم مسجد قبا یا مسجد فضیخ یا مشربہ ام ابراہیم پر گئے ہو ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا آثار رسول اللہ میں کوئی چیز ایسی نہ رہی جس میں تغیر نہ کر دیا گیا ہو۔ (ح)

۶۔ میں اور ابوعبداللہ علیہ السلام مسجد فضیخ میں داخل ہوئے آپ نے فرمایا اے عمار تم اس زمین پست کو دیکھ رہے ہو، میں نے کہا ہاں، ایک بار زوجہ جعفر یہاں بیٹھی تھیں اور جعفر کے دو لڑکے ان کے ساتھ تھے لڑکوں نے کہا آپ کو کس چیز نے رلایا انھوں نے کہا میں امیرالمومنین کے لیے روتی ہوں انھوں نے کہا آپ امیرالمومنین کو روتی ہیں ہمارے باپ کو نہیں روتیں انھوں نے کہا یہ معاملہ ایسا ہی ہے میں ایک حدیث بیان کرتی ہوں اسی جگہ مجھ سے امیرالمومنین نے بیان کی تھی اسی نے مجھے رلایا لڑکوں نے کہا وہ کیا بات تھی انھوں نے کہا میں اور امیرالمومنین اسی مسجد میں تھے مجھ سے فرمایا تم یہ پست زمین دیکھتی ہو میں نے کہا ہاں، فرمایا میں رسول اللہ کے ساتھ یہاں بیٹھا تھا حضرت نے اپنا سر میری آغوش میں رکھا اور سو گئے خراٹے لینے لگے اور نماز عصر کا وقت آگیا۔ میں نے یہ گوارا نہ کیا کہ حضرت کے سر کو اپنی ران سے ہٹاؤں اور رسول اللہ کو اذیت دوں وقت گزر گیا اور نماز فوت ہوگئی۔ رسول اللہ بیدار ہوئے اور فرمایا اے علی تم نے نماز پڑھ لی، میں نے کہا نہیں فرمایا کیوں میں نے کہا میں نے آپ کو اذیت دینی گوارا نہ کی پس حضرت اٹھے اور رو بقبلہ ہو کر دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور فرمایا یا اللہ سورج کو لوٹا دے تاکہ علی نماز پڑھ لیں پس سورج لوٹ آیا اور میں نے عصر کی نماز پڑھ لی، پھر غروب ہوگیا۔ (م)

باب ۲۲۱

(وداع قبر النبي صلى الله عليه وآله)

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال

أبوعبدالله عليه السلام : إذا أردت أن تخرج من المدينة فاغتسل ثمّ ائت قبر النبيّ صلى الله عليه وآله بعد ماتفرغ من حوائجك واصنع مثل ماصنعت عند دخولك وقل : « اللّهمّ لاتجعله آخر العهد من زيارة قبر نبيّك فإن توفّيتني قبل ذلك فإنّي أشهد في مماتي على ماشهدت عليه في حياتي أن لا إله إلّا أنت و أنّ محمّداً عبدك و رسولك ».

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن وداع قبر النبيّ صلى الله عليه وآله قال : تقول : « صلّى الله عليك السلام عليك لاجعله الله آخر تسليمي عليك ».

باب ۱۱۷

وداع قبر نبی

۱۔ فرمایا جب تم مدینہ سے چلنے لگو تو غسل کرو اور قبر نبی پر آؤ جبکہ تم حوائج ضروریہ سے فارغ ہو جاؤ اور وہی عمل کرو جو داخلہ کے وقت کیا تھا اور کہو اللّهمّ لاتجعله آخر العهد من زيارة قبر نبيّك فإن توفّيتني قبل ذلك فإنّي أشهد في مماتي على ماشهدت عليه في حياتي أن لا إله إلّا أنت و أنّ محمّداً عبدك و رسولك ».

یا اللہ زیارت قبر نبی کا یہ آخری موقع قرار نہ دینا اگر اس سے پہلے مجھے موت دے تو میں اپنے مرنے پر بھی وہی گواہی دوں گا جو زندگی میں دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ تیرے عبد و رسول ہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے وداع قبر نبی کے متعلق پوچھا فرمایا کہو اللہ کا درود تم پر ہو آپ پر میرا سلام ہو اور اللہ میرا یہ سلام آخری قرار نہ دے۔ (موثق)

﴿ باب ۱۱۸ ﴾

☼(تحريم المدينة)☼

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة عن حسّان بن مهران قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : قال أميرالمؤمنين صلوات الله عليه : مكّة حرم الله و المدينة حرم رسول الله صلى الله عليه وآله و الكوفة حرمي لايريدها جبّار بحادثة إلّا قصمه الله.

٢ ـ حميد بن زياد ، عن الحسن بن محمّد بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي العبّاس قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : حرّم رسول الله صلى الله عليه وآله المدينة ؟ قال : نعم حرّم بريداً في بريد ، غضاها ، قال : قلت : صيدها ؟ قال : لا يكذب النّاس .

٣ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحسن الصيقل قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : كنت عند زياد بن عبدالله و عنده ربيعة الرأي فقال زياد : ما الّذي حرّم رسول الله صلى الله عليه وآله من المدينة ؟ فقال له : بريد في بريد ، فقال لربيعة : و كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله أميال ؟ فسكت و لم يجبه فأقبل عليّ زياد فقال : يا أبا عبدالله ماتقول أنت ؟ فقلت : حرّم رسول الله صلى الله عليه وآله من المدينة ما بين لابتيها ، قال : وما بين لابتيها ؟ قلت : ما أحاطت به الحرار ، قال : وما حرّم من الشجر ؟ قلت : من عير إلى وعير .

قال صفوان : قال ابن مسكان : قال الحسن : فسأله إنسان و أنا جالس فقال له : وما بين لابتيها ؟ [ف]قال : ما بين الصورين إلى الثنيّة .

٤ ـ و في رواية ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : حدّ ما حرّم رسول الله صلى الله عليه وآله من المدينة من ذباب إلى واقم و العريض و النقب من قبل مكّة

٥ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن عليّ بن مهزيار ، عن فضالة ابن أيّوب ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ مكّة حرم الله حرّمها إبراهيم عليه السلام و إنّ المدينة حرمي ما بين لابتيها حرم لايعضد شجرها وهو ما بين ظلّ عائر إلى ظلّ وعير وليس صيدها كصيد مكّة يؤكل هذا ولا يؤكل ذاك وهو بريد .

٦ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن درّاج قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله من أحدث بالمدينة حدثاً أو آوى محدثاً فعليه لعنة الله ، قلت : وما الحدث ؟ قال : القتل .

باب ۲۲۲

تحریم مدینہ

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مکہ حرم خدا ہے اور مدینہ حرم رسول اور کوفہ میرا حرم ہے نہیں جانے کا ارادہ کرے گا وہاں جبار خبیث مگر یہ کہ اللہ اس کی سرکشی کو توڑ دے گا (م)

۲۔ میں نے حرم رسول کے متعلق پوچھا کہ وہ مدینہ میں ہے فرمایا ہاں وہ صحرا در صحرا ہے درختوں والا میں نے کہا اس میں شکار ہو سکتا ہے فرمایا لوگ تکذیب نہ کریں (یعنی اس کی کہ وہاں شکار نہیں کرنا چاہیے۔) (مرسل)

۳۔ میں زیاد بن عبداللہ کے پاس تھا اور اس کے پاس ربیعۃ الرائی بھی تھا زیاد نے کہا حرم رسول مدینہ سے کہاں تک ہے اس نے کہا صحرا در صحرا ربیعہ نے کہا عہد رسول میں چند میل تھا وہ چپ رہا اور کوئی جواب نہ دیا پھر کہا اے ابو عبداللہ آپ کیا کہتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ حرم رسول مدینہ سے لابتین تک ہے اس نے کہا لابتین کا درمیان کیا ہے میں نے کہا جس کو حرار احاطہ کیے ہوئے ہے کیا شجر سے حرم نہیں میں نے کہا ذی ظل سے وعیر تک ہے۔ صفوان نے کہا ابن مسکان نے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حسن سے ایک نے یہی سوال کیا اس نے کہا لابتین کے بیچ میں ہے اس نے کہا صورین اور ثنیہ کے بیچ میں ہے۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا حضرت نے کہ حرم رسول کی حد مدینہ میں رباب سے کر قاتم تک اور مکہ کی طرف سے عریض سے نقب تک ہے (م)

۵۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ مکہ حرم خدا ہے جس کی حرمت قرار دی ابراہیم نے اور مدینہ میرا حرم ہے جس کا درخت نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی حد عایر پہاڑ کے سایہ سے عیر پہاڑ کے سایہ تک ہے اس کا شکار مکہ کے شکار کی طرح نہیں۔ اس پر پابندی ہے اس پر پابندی نہیں۔ (ح)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو مدینہ میں حدث کرے گا یا حدث والے کو پناہ دے گا اس پر اللہ کی لعنت ہوگی میں نے کہا حدث کیا ہے فرمایا قتل۔ (حسن)

﴿باب ۲۲۳﴾

✿(معرس النبی صلی اللہ علیه و آله)✿

١ - عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا انصرفت من مكّة إلى المدينة و انتهيت إلى ذي الحليفة و أنت راجع إلى المدينة من مكّة فائت معرّس النبيّ صلى الله عليه وآله فإن كنت في وقت صلاة مكتوبة أو نافلة فصلّ فيه

و إن كان في غير وقت صلاة مكتوبة فانزل فيه قليلاً فإنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قد كان يعرّس فيه و يصلّي .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ؛ و الحسن بن عليّ ، عن عليّ بن أسباط ، عن بعض أصحابنا أنّه لم يعرّس فأمره الرّضا عليه السلام أن ينصرف فيعرّس .

٣ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ ، عن عليّ بن أسباط ، عن محمّد بن القاسم بن الفضيل قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك إنّ جمّالنا مرّ بنا ولم ينزل المعرّس ، فقال : لابدّ أن ترجعوا إليه ، فرجعت إليه .

٤ ـ وعنه ، عن ابن فضّال قال : قال عليّ بن أسباط لأبي الحسن عليه السلام ونحن نسمع : إنّا لم نكن عرّسنا فأخبرنا ابن القاسم بن الفضيل أنّه لم يكن عرّس و أنّه سألك فأمرته بالعود إلى المعرّس فيعرّس فيه ؛ فقال : نعم فقال له : فإنّا انصرفنا فعرّسنا فأيّ شيء نصنع ؟ قال : تصلّي فيه وتضطجع ، و كان أبو الحسن عليه السلام يصلّي بعد العتمة فيه فقال له محمّد : فإن مرّ به في غير وقت صلاة مكتوبة ؟ قال : بعد العصر قال : سئل أبو الحسن عليه السلام عن ذا فقال : ما رخّص في هذا إلّا في ركعتي الطواف فإنّ الحسن بن عليّ عليه السلام فعله ، وقال : يقيم حتّى يدخل وقت الصلاة ، قال : فقلت له : جعلت فداك فمن مرّ به بليل أو نهار يعرّس فيه أو إنّما التعريس باللّيل ؟ فقال : إن مرّ به بليل أو نهار فليعرّس فيه .

باب ۲۳۱

معرس النبی

(معرس اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں لوگ آخر شب کچھ دیر آرام کرنے کے لیے اتریں اور پھر وہاں سے چل دیں)

۱۔ فرمایا تم مکہ سے مدینہ کی طرف لوٹو اور لوٹتے ہوئے منزل ذی الحلیفہ پہنچو تو معرس میں آؤ اگر نماز واجب یا نافلہ کا وقت ہو تو وہاں نماز پڑھو اور اگر وقت نہ ہو تو تھوڑی دیر کے لیے وہاں اترو کیونکہ رسول اللہ یہاں ٹھہرے تھے اور نماز پڑھی تھی۔ (حسن)

۲۔ ایک شخص وہاں نہیں اترا تھا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا واپس جاؤ اور وہاں ٹھہرو۔ (مرسل)

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ہمارا اجمال معرس پہ نہیں ٹھہرا اور بڑھا چلا آیا فرمایا لوٹ کر جاؤ چنانچہ میں گیا۔ (موثق)

۴۔ علی بن الاسباط نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اور ہم مس رہے تھے کہ ہم معرس نہیں گئے اور قسم بن الفضیل نے بتایا کہ وہ بھی نہیں گیا اس نے آپ سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ وہ لوٹ جائے۔ ہم وہاں گئے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا اس نے کہا جب ہم وہاں لوٹ کر جائیں تو کیا کریں فرمایا نماز پڑھو اتنا بہ سقراری کرو میرے والد حسن علیہ السلام نے بعد عشاء وہاں نماز پڑھی۔ محمد نے کہا اگر ہم نماز واجب کے وقت کے علاوہ پہنچیں فرمایا بعد عصر پہنچو اس نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا فرمایا اس امر میں اجازت نہیں ہے مگر دو رکعت طواف کی۔ امام حسن علیہ السلام نے یہی کیا۔ فرمایا وہاں اتنا ٹھہرے کہ وقت نماز آجائے اگر کوئی چاہے رات میں پہنچے یا دن میں وہاں ٹھہرے حالانکہ تو لیس تو رات میں ہے فرمایا دن ہو یا رات وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے۔ (موثق)

باب

(مسجد غدير خم)

١ - أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالرّحمن بن الحجّاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن الصلاة في مسجد غدير خمّ بالنهار وأنا مسافر ، فقال : صلّ فيه فإنّ فيه فضلاً وقد كان أبي يأمر بذلك .

٢ - محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن الحجّال ، عن عبدالصمد بن بشير ، عن حسّان الجمّال قال : حملت أبا عبدالله عليه السلام من المدينة إلى مكّة فلمّا انتهينا إلى مسجد الغدير نظر إلى ميسرة المسجد فقال : ذلك موضع قدم رسول الله صلى الله عليه وآله حيث قال : من كنت مولاه فعليّ مولاه ثمّ نظر إلى الجانب الآخر فقال : ذلك موضع فسطاط أبي فلان وفلان و سالم مولى أبي حذيفة و أبي عبيدة الجرّاح فلمّا أن رأوه رافعاً يديه قال بعضهم لبعض : انظروا إلى عينيه تدور كأنّهما عينا مجنون فنزل جبرئيل عليه السلام بهذه الآية : « و إن يكاد الّذين كفروا ليزلقونك بأبصارهم لمّا سمعوا الذكر و يقولون إنّه لمجنون ﴿ و ما هو إلّا ذكر للعالمين » .

٣ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن أبان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يستحبّ الصلاة في مسجد الغدير لأنّ النبيّ صلى الله عليه وآله أقام فيه أمير المؤمنين عليه السلام وهو موضع أظهر الله عزّ وجلّ فيه الحقّ .

باب ۲۲۴

مسجد غدیر خم

۱۔ میں نے کہا کیا اثنائے مسافرت دن میں مسجد خم میں نماز پڑھوں فرمایا جس کی فضیلت کی وجہ سے پڑھو میرے باپ نے اس کا حکم دیا ہے۔

۲۔ حسان اونٹ والا راوی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کو مدینہ سے مکہ لے جا رہا تھا جب مسجد غدیر کے پاس پہنچے تو آپ نے مسجد کے بائیں طرف نظر کرکے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ نے فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی

پھر دوسری طرف دیکھ کر فرمایا یہ فلاں فلاں کے خیمہ کی جگہ ہے یہاں سالم غلام ابوحذیفہ کا خیمہ تھا اور یہاں ابیدہ بن جراح کا۔ جب ان لوگوں نے حضرت رسول خدا کو ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو ایک نے دوسرے سے کہا ان کی آنکھوں کو دیکھو ایسے گھار رہے ہیں جیسے دیوانہ گھماتا ہے پس جبرئیل یہ آیت لے کر آئے " و إن يكاد الّذين كفروا ليزلقونك بأبصارهم لمّا سمعوا الذكر و يقولون إنّه لمجنون یہ کافر تمہیں نظروں سے گرانا چاہتے ہیں جب ذکر سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے حالانکہ اس میں دونوں جہان کا بھلا ہے۔ (م)

۳۔ فرمایا حضرت نے مسجد غدیر میں نماز مستحب ہے کیونکہ یہاں رسول اللہ نے امیر المومنین کو کھڑا کیا تھا اور اسی جگہ حق کو ظاہر کیا تھا۔ (م)

﴿ باب ۲۲۵ ﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن زياد بن أبي الحلال ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما من نبيّ ولا وصيّ نبيّ يبقى في الأرض أكثر من ثلاثة أيّام حتّى ترفع روحه و عظمه و لحمه إلى السماء و إنّما تؤتى مواضع آثارهم و يبلّغونهم من بعيد السلام ويسمعونهم في مواضع آثارهم من قريب .

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن عبدالله بن موسى ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال : سمعت الرّضا عليه السلام يقول : إنّ لكلّ إمام عهداً في عنق أوليائه وشيعته و إنّ من تمام الوفاء بالعهد وحسن الأداء زيارة قبورهم فمن زارهم رغبة في زيارتهم و تصديقاً بما رغبوا فيه كان أئمّتهم شفعاءهم يوم القيامة .

۳ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أبي هاشم الجعفري قال : بعث إليَّ أبو الحسن عليه السلام في مرضه و إلى محمد بن حمزة فسبقني إليه محمد بن حمزة وأخبرني محمد ما زال يقول : ابعثوا إلى الحير ، ابعثوا إلى الحير ، فقلت لمحمّد : ألا قلت له : أنا أذهب إلى الحير ، ثمَّ دخلت عليه وقلت له ، جعلت فداك : أنا أذهب إلى الحير ؟ فقال : انظروا في ذاك ، ثمَّ قال لي : إنَّ محمداً ليس له سرٌّ من زيد بن عليّ و أنا أكره أن يسمع ذلك ، قال : فذكرت ذلك لعليِّ بن بلال فقال : ما كان يصنع [بـ]الحير وهو الحير فقدمت العسكر فدخلت عليه فقال لي : اجلس حين أردت القيام فلمّا رأيته أنس بي ذكرت له قول عليِّ ابن بلال فقال لي : ألا قلت له : إنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان يطوف بالبيت ويقبّل الحجر و حرمة النبيِّ والمؤمن أعظم من حرمة البيت و أمره الله عزَّ وجلَّ أن يقف بعرفة وإنّما هي مواطن يحبُّ الله أن يذكر فيها فأنا أحبُّ أن يدعى [الله] لي حيث يحبُّ الله أن يدعى فيها و ذكر عنه أنّه قال : ولم أحفظ عنه ، قال : إنّما هذه مواضع يحبُّ الله أن يتعبّد [له] فيها فأنا أحبُّ أن يدعى لي حيث يحبُّ الله أن يعبد . هلاّ قلت له كذا [و كذا] ؟ قال : قلت : جعلت فداك لو كنت أحسن مثل هذا لم أردُّ الأمر عليك ـ هذه ألفاظ أبي هاشم ليست ألفاظه ـ .

باب ۲۳۵

متفرقات

۱۔ فرمایا جب کوئی نبی یا وصی نبی مرجاتا ہے تو تین دن سے زیادہ روئے زمین پر نہیں رہتا ان کی روح ان کی ہڈیوں اور گوشت کو آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے ان کے آثار باقی رہتے ہیں اور انھیں دور سے سلام پہنچتا ہے اور آثار میں قریب سے سن لیتے ہیں۔ (ص)

۲۔ فرمایا ہر امام کا ایک عہد ہوتا ہے ان کے اولیا اور شیعوں کی گردن پر۔ اس عہد کی وفا اور حسن ادا یہ ہے کہ ان کی قبور کی زیارت کی جائے جو برغبت قلبی ان کی زیارت کرے گا اور ان کی امامت کی تصدیق کرے گا تو وہ روز قیامت اس کی شفاعت کریں گے (مجہول)

۳۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے بحالت مرض ایک شخص کو میرے پاس بھیجا اور محمد بن حمزہ کے پاس بھی

محمد مجھ سے پہلے حضرت کے پاس پہنچ گئے۔ محمد نے مجھ سے کہا کہ خیر کی طرف بھیجو خیر کی طرف بھیجو (یعنی میرے لئے دعا کرنے کو کربلا وغیرہ) میں نے محمد سے کہا تم نے یہ کیوں نہ کہا میں خیر کی طرف جاؤں گا اس کے بعد میں بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ فدا ہوں میں نیکی کی طرف جاؤں گا حضرت نے فرمایا تم اس معاملہ میں غور و تامل کر دیکھ مجھ سے فرمایا محمد اور زید بن علی (اس زمانہ کا ایک شخص جو زیدیہ عقیدہ کا تھا) کے درمیان کوئی راز نہیں، میں برا سمجھتا ہوں اس بات کو کہ کوئی کہ وہ سنے۔ میں نے یہ ذکر علی بن بلال سے کر دیا اس نے کہا نیکی جو بھی کی جائے وہ نیکی ہے میں مقام عسکر میں آیا اور حضرت سے ملا اور علی بن بلال کا قول نقل کیا (یعنی یہ عقیدہ کہ آئمہ کے مشاہد قابل تعظیم نہیں) فرمایا تم نے یہ جواب نہ دیا کہ رسول اللہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور حجر کو بوسہ دیتے تھے در آنحالیکہ نبی کی اور بندۂ مومن کی عزت کعبہ سے زیادہ ہے اسی طرح خدا نے حکم دیا ہے عرفہ میں قیام کا۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے لہذا میں بھی چاہتا ہوں کہ جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے وہیں میرے لئے دعا کی جائے۔
راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا اس کے سوا کہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور پھر کہا تم نے اس سے ایسا کیوں نہ کہا۔ میں نے کہا اگر ایسا جواب میرے ذہن میں ہوتا تو بات میں آپ کے سامنے پیش نہ کرتا۔ (ض)

﴿ باب ۲۲۶ ﴾

٭(مايقال عند قبر أمير المؤمنين عليه السلام)٭

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن اُورمة ، عمّن حدَّثه ، عن الصادق أبي الحسن الثالث عليه السلام قال : يقول : « السلام عليك يا وليَّ الله أنت أوَّل مظلوم و أوَّل من غصب حقّه صبرت و احتسبت حتّى أتاك اليقين فأشهد أنّك لقيت الله و أنت شهيد عذّب الله قاتلك بأنواع العذاب و جدَّد عليه العذاب جئتك عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك ومن ظلمك ، ألقى على ذلك ربّي إن شاء الله يا وليَّ الله إنَّ لي ذنوباً كثيرة فاشفع لي إلى ربّك فإنَّ لك عند الله مقاماً [محموداً] معلوماً وإنَّ لك عند الله جاهاً وشفاعة وقد قال تعالى : « ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى »

محمّد بن جعفر الرازيّ ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الثالث عليه السلام مثله .

باب ۱۱

قبر امیر المومنینؑ پر کیا کہا جائے

۱۔ فرمایا قبر امیر المومنین پر کہے۔ السلام عليك يا وليّ الله أنت أوّل مظلوم و أوّل من غصب حقّه صبرت و احتسبت حتّى أتاك اليقين فأشهد أنّك لقيت الله و أنت شهيد عذّب الله قاتلك بأنواع العذاب و جدّد عليه العذاب جئتك عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك ومن ظلمك ، ألقى على ذلك ربّي إن شاء الله يا وليّ الله إنّ لي ذنوباً كثيرة فاشفع لي إلى ربّك فإنّ لك عندالله مقاماً [محموداً] معلوماً وإنّ لك عندالله جاهاً وشفاعة وقدقال تعالى : «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى (۲)» .

سلام ہو آپ پر یا ولیٔ خدا آپ پہلے مظلوم ہیں اور پہلے وہ ہیں جن کا حق غصب کیا گیا۔ آپ نے صبر کیا اور ضبط کیا مرتے دم تک، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے شہید ہو کر اللہ سے ملاقات کی، خدا آپ کے قاتل پر طرح طرح کے عذاب نازل کرے اور تجدید عذاب کرے۔ میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو پہچان کر آیا ہوں میں آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور آپ کے ظالموں کا، خدا ان کو جہنم نصیب کرے، اے ولی خدا میرے بہت سے گناہ ہیں میری سفارش اللہ سے کیجئے، آپ کو عنداللہ حق سفارش حاصل ہے اللہ نے فرمایا ہے نہیں سفارش کریں گے مگر وہ جنھیں اللہ نے برگزیدہ بنایا ہے (۲)

۲۔ ابو الحسن ثالث علیہ السلام نے یہی بیان کیا ہے۔

(دعاء آخر) باب ۱۲

(عند قبر امير المؤمنين عليه السلام)

تقول : «السلام عليك يا وليّ الله ، السلام عليك يا حجّة الله ، السلام عليك يا خليفة الله ، السلام عليك يا عمود الدّين ، السلام عليك يا وارث النبيّين ، السلام عليك يا قسيم الجنة والنّار وصاحب العصا والميسم ، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحبل المتين والصراط المستقيم و أشهد أنّك حجة الله على خلقه وشاهده على عباده وأمينه على علمه وخازن سرّه و

موضع حكمته وأخو رسوله ﷺ وأشهد أنّ دعوتك حقّ وكلّ داع منصوب دونك باطل مدحوض، أنت أوّل مظلوم وأوّل مغصوب حقّه فصبرت واحتسبت، لعن الله من ظلمك واعتدى عليك وصدّ عنك لعناً كثيراً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب وكلّ نبيّ مرسل وكلّ عبد مؤمن ممتحن، صلّى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلّى الله على روحك وبدنك أشهد أنّك عبدالله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل، أشهد أنّك قد أقمت الصلاة وآتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول ونصحت للاُمّة وتلوت الكتاب حقّ تلاوته وجاهدت في الله حقّ جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى أتاك اليقين، أشهد أنّك كنت على بيّنة من ربّك ودعوت إليه على بصيرة وبلّغت ما اُمرت به وقمت بحقّ الله غير واهن ولا موهن فصلّى الله عليك صلاة متّبعة متواصلة مترادفة يتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّته، أشهد أنّ الجهاد معك جهاد وأنّ الحقّ معك وإليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوّة عندك فصلّى الله عليك وسلّم تسليماً وعذّب الله قاتلك بأنواع العذاب، أتيتك يا أمير المؤمنين عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك موالياً لأوليائك بأبي أنت واُمّي أتيتك عائذاً بك من نار استحقّها مثلي بما جنيت على نفسي أتيتك زائراً أبتغي بزيارتك فكاك رقبتي من النّار، أتيتك هارباً من ذنوبي الّتي احتطبتها على ظهري أتيتك وافداً لعظيم حالك ومنزلتك عند ربّي فاشفع لي عند ربّك فإنّ لي ذنوباً كثيرة وإنّ لك عندالله مقاماً معلوماً وجاهاً عظيماً وشأناً كبيراً وشفاعة مقبولة وقد قال الله عزّ وجلّ: «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى» اللّهمّ ربّ الأرباب صريخ الأحباب إنّي عذت بأخي رسولك معاذاً ففكّ رقبتي من النّار آمنت بالله وما اُنزل إليكم وأتولّى آخركم بما تولّيت [به] أوّلكم وكفرت بالجبت والطاغوت واللات والعزّى.

باب ۱۲۶

دعائے آخر قبر امیر المومنین کے پاس

۱- کہو۔

«السلام عليك يا وليّ الله ، السلام عليك يا حجّة الله ، السلام عليك يا خليفة الله ، السلام عليك يا عمود الدّين ، السلام عليك يا وارث النبيّين ، السلام عليك يا قسيم الجنة والنّار وصاحب العصا والميسم ، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحبل المتين والصراط المستقيم و أشهد أنّك حجة الله على خلقه وشاهده على عباده وأمينه على علمه وخازن سرّه و موضع حكمته وأخو رسوله عليه السلام وأشهد أنّ دعوتك حقّ وكلّ داعٍ منصوب دونك باطل مدحوض ، أنت أوّل مظلوم وأوّل مغصوب حقّه فصبرت واحتسبت ، لعن الله من ظلمك واعتدى عليك وصدّ عنك لعناً كثيراً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب وكلّ نبيّ مرسل وكلّ عبد مؤمن ممتحن ، صلّى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلّى الله على روحك وبدنك أشهد أنّك عبد الله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل ، أشهد أنّك قد أقمت الصلاة وآتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول ونصحت للأمّة وتلوت الكتاب حقّ تلاوته وجاهدت في الله حقّ جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتّى أتاك اليقين ، أشهد أنّك كنت على بيّنة من ربّك ودعوت إليه على بصيرة وبلّغت ما أُمرت به وقمت بحقّ الله غير واهن ولا موهن فصلّى الله عليك صلاة متّبعة متواصلة مترادفة يتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّته ، أشهد أنّ الجهاد معك جهاد وأنّ الحقّ معك وإليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوّة عندك فصلّى الله عليك وسلّم تسليماً وعذّب الله قاتلك بأنواع العذاب ، أتيتك يا أمير المؤمنين عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك موالياً لأوليائك بأبي أنت وأمّي أتيتك عائذاً بك من نار استحقّها

مثلي بما جنيت على نفسي أتيتك زائراً أبتغي بزيارتك فكاك رقبتي من النّار، أتيتك هارباً من ذنوبي الّتي احتطبتها على ظهري أتيتك وافداً لعظيم حالك و منزلتك عند ربّي فاشفع لي عند ربّك فإنّ لي ذنوباً كثيرة و إنّ لك عند الله مقاماً معلوماً وجاهاً عظيماً وشأناً كبيراً وشفاعة مقبولة وقد قال الله عزّ وجلّ: «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى» اللّهمّ ربّ الأرباب صريخ الأحباب إنّي عذت بأخي رسولك معاذاً ففكّ رقبتي من النّار آمنت بالله وما اُنزل إليكم وأتولّى آخركم بما تولّيت [به] أوّلكم وكفرت بالجبت و الطاغوت و اللات و العزّى.

سلام ہو آپ پر اے ولی خدا اے حجت خدا، سلام ہو آپ پر اے خلیفۃ اللہ، سلام ہو آپ پر اے دین کے ستون، سلام ہو آپ پر اے نبیوں کے وارث، سلام ہو آپ پر اے جنت و نار کے تقسیم کرنے والے، اے صاحب عصا و میسم، اے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ ہے آپ باب ہدایت ہیں آپ عروۃ الوثقیٰ ہیں آپ حبل متین اور صراط مستقیم ہیں آپ خلق خدا پر اللہ کی حجت ہیں اور خدا کی طرف سے اس کے بندوں پر گواہ ہیں اور اس کے علم کے امین ہیں اور رازہائے خدا کے آپ خزینہ دار ہیں اس کی حکمت کا مقام ہیں رسول اللہ کے بھائی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی دعوت حق ہے اور آپ کے خلاف دعوت دینے والا باطل اور مردود ہے آپ مظلوم اوّل ہیں اور سب سے پہلے آپ کا حق غصب کیا گیا۔ آپ نے صبر و ضبط سے کام لیا۔ آپ پر ظلم کرنے والے آپ پر تقدم کرنے والے پر آپکے رکاوٹ ڈالنے والے پر لعن کثیر ہو لعنت ہو ملائکہ مقربین کی ہر نبی مرسل کی ہر بندۂ مومن کی جس کا امتحان لیا گیا ہو، رحمت خدا ہو آپ پر، آپ کی روح اور بدن پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے امین ہیں آپ نے ناصحانہ تبلیغ کی امانت کا حق ادا کیا اور آپ قتل کئے گئے در آنحالیکہ آپ صدیق تھے اور آپ یقین پر رہے اور آپ نے ہدایت میں گمراہی اختیار نہ کی اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہوئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر اور آپ نے رسولؐ کا اتباع کیا اور امت کو نصیحت کی اور کتاب کی تلاوت کی جو تلاوت کا حق ہے اور راہ خدا میں جہاد کیا جو حق جہاد ہے اور لوگوں کو دعوت دی حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ مرتے دم تک، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے رب کی طرف سے گواہی لائے اور خدا کی طرف بصیرت سے اور جیسا حکم دیا گیا تھا آپ نے اسے پورا کیا اور حق خدا پر آپ قائم رہے آپ نے ذرا بھی سستی نہ کی، پس آپ پر درود ہو پے در پے جس کے لئے انقطاع نہ ہو نہ کوئی مدت ہو اور سلام و رحمت و برکت ہو آپ پر اور جزا دے اللہ آپ کو کہ اپنی رعیت سے بھلائی کرتے رہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جہاد جہاد حق تھا حق آپ کے ساتھ تھا اور آپ اس کے اہل تھے اور اس کی کان تھے میراث نبوت آپ کے پاس تھی آپ پر اللہ کا درود و

سلام ہو اور آپ کے قاتل پر طرح طرح کا عذاب ہو۔ اے امیر المومنین میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو سمجھ کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ کے دشمن کا دشمن کا ہوں آپ کے دوست کا دوست۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں آیا ہوں پناہ لینے نار جہنم سے جس کا میں مستحق ہوں۔ میں نے گناہ کیا ہے آپ کا زائر ہوں آپ کی زیارت کے صدقہ میں نار سے رہائی چاہتا ہوں میں اپنے ان گناہوں سے بھاگ کر آیا ہوں جن کا بوجھ میری پشت پر ہے آپ کی پیش رب بڑی منزلت ہے آپ خدا سے میری سفارش کیجیے میرے گناہ بہت ہیں۔ اور آپ کے لئے عند اللہ مقام معلوم ہے اور مرتبہ عظیم اور شان کبیر ہے آپ کی شفاعت مقبول ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے شفاعت نہ کریں گے مگر وہی جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے لے رب الارباب لے دوستوں کے فریادرس میں تیرے رسول کے بھائی کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں میری گردن نار جہنم سے آزاد کر، میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور جو تم پر نازل ہوا ہے تمہارے اولین و آخرین پر اور جبت و طاغوت و لات و عزیٰ کا انکار کرتا ہوں۔

(باب ۲۲۸)

(موضع رأس الحسين عليه السلام)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن يحيى بن زكريا ، عن يزيد بن عمر بن طلحة قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام وهو بالحيرة : أما تريد ما وعدتك ؟ قلت : بلى ـ يعني الذهاب إلى قبر أمير المؤمنين صلوات الله عليه ـ قال : فركب وركب إسماعيل وركبت معهما حتّى إذا جاز الثويّة وكان بين الحيرة والنجف عند ذكوات بيض نزل ونزل إسماعيل ونزلت معهما فصلّى وصلّى إسماعيل وصلّيت فقال لإسماعيل : قم فسلّم على جدّك الحسين عليه السلام ، فقلت : جعلت فداك أليس الحسين بكربلا ؟ فقال : نعم ولكن لمّا حمل رأسه إلى الشام سرقه مولى لنا فدفنه بجنب أمير المؤمنين عليه السلام .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن إبراهيم بن عقبة ، عن الحسن

باب ۲۲۸

موضع راس الحسین

۱۔ فرمایا حضرت نے جب وہ حیرہ میں تھے کیا میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کے پورا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ میں نے کہا ضرور

یعنی قبر امیرالمومنین کی طرف چلنا۔ پس حضرت سوار ہوئے اور اسمٰعیل اور میں بھی۔ جب ہم حیرہ اور نجف کے درمیان ذکرات بیض کے پاس پہنچے تو حضرت اور ہم اترے۔ حضرت نے نماز پڑھی اور ہم دونوں نے بھی۔ حضرت نے اسمٰعیل سے فرمایا سلام کرو اپنے جد حسینؑ پر، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں، کیا حسینؑ کربلا میں نہیں فرمایا کربلا ہی میں ہیں لیکن جب ان کا سر شام لے کر جا رہے تھے تو ہمارے ایک غلام نے چرا کر امیرالمومنین کے پہلو میں دفن کر دیا۔ (مجہول)

﴿ باب ۲۲ ﴾

☆(زيارة قبر ابي عبدالله الحسين بن علي عليهما السلام)☆

١۔ عدّةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيّوب، عن نعيم بن الوليد، عن يونس الكناسيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا أتيتَ قبر الحسين عليه السلام فائت الفرات واغتسل بحيال قبره و توجّه إليه و عليك السّكينة و الوقار حتّى تدخل إلى القبر من الجانب الشرقيّ وقل حين تدخله: «السلام على ملائكة الله المنزلين، السلام على ملائكة الله المردفين، السلام على ملائكة الله المسوّمين، السلام على ملائكة الله الّذين هم في هذا الحرم مقيمون» فإذا استقبلت قبر الحسين عليه السلام فقل: «السلام على رسول الله، السلام على أمين الله على رسله وعزائم أمره والخاتم لما سبق والفاتح لما استقبل والمهيمن على ذلك كلّه والسّلام عليه ورحمة الله وبركاته» ثمّ تقول: «اللّهمّ صلّ على أمير المؤمنين عبدك وأخي رسولك الّذي انتجبته بعلمك وجعلته هادياً لمن شئت من خلقك والدّليل على من بعثته برسالاتك وديّان الدّين بعدلك وفصل قضائك بين خلقك والمهيمن على ذلك كلّه والسلام عليه ورحمة الله وبركاته [اللّهمّ صلّ على الحسن بن عليّ عبدك و ابن الّذي انتجبته بعلمك و جعلته هادياً لمن شئت من خلقك و الدّليل على من بعثته برسالاتك و ديّان الدّين بعدلك و فصل قضائك بين خلقك و المهيمن على ذلك كلّه و السلام عليه و رحمة الله و بركاته]». ثمّ تصلّي على الحسين وسائر الأئمّة عليهم السلام كما صلّيت و سلّمت على الحسن عليه السلام ثمّ تأتي قبر الحسين عليه السلام فتقول: «السلام عليك يا ابن رسول الله، السلام عليك يا ابن أمير المؤمنين صلّى الله عليك يا أبا عبدالله أشهد أنّك قد بلّغت عن الله عزّ وجلّ ما اُمرت به ولم تخش أحداً غيره وجاهدت في سبيله وعبدته صادقاً حتّى أتاك اليقين، أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحجّة

على من يبقى و من تحت الثرى ، أشهد أنّ ذلك سابق فيما مضى و ذلك لكم فاتح فيما بقي أشهد أنّ أرواحكم وطينتكم طيّبة طابت وطهرت هي بعضها من بعض منّاً من الله ورحمة وأشهد الله وأشهدكم أنّي بكم مؤمن ولكم تابع في ذات نفسي وشرائع ديني وخاتمة عملي ومنقلبي ومثواي وأسأل الله البرّ الرّحيم أن يتمّ ذلك لي ، أشهد أنّكم قد بلّغتم عن الله ما أمركم به ولم تخشوا أحداً غيره وجاهدتم في سبيله وعبدتموه حتّى أتاكم اليقين ، لعن الله من قتلكم ولعن الله من أمر به ولعن الله من بلغه ذلك منهم فرضي به أشهد أنّ الّذين انتهكوا حرمتكم وسفكوا دمكم ملعونون على لسان النبيّ الأمّي صلى الله عليه وآله .

ثمّ تقول : «اللّهمّ العن الّذين بدّلوا نعمتك و خالفوا ملّتك ورغبوا عن أمرك واتّهموا رسولك وصدّوا عن سبيلك ، اللّهمّ احش قبورهم ناراً وأجوافهم ناراً واحشرهم وأشياعهم إلى جهنّم زرقاً ، اللّهمّ العنهم لعناً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب و كلّ نبيّ مرسل وكلّ عبد مؤمن امتحنت قلبه للإيمان ، اللّهمّ العنهم في مستسرّ السرّ وفي ظاهر العلانية ، اللّهمّ العن جوابيت هذه الأمّة والعن طواغيتها والعن فراعنتها والعن قتلة أمير المؤمنين والعن قتلة الحسين وعذّبهم عذاباً لا تعذّب به أحداً من العالمين ، اللّهمّ اجعلنا ممّن ينصره وتنتصر به وتمنّ عليه بنصرك لدينك في الدّنيا والآخرة».

ثمّ اجلس عند رأسه فقل : «صلّى الله عليك أشهد أنّك عبد الله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل أشهد أنّك قد أقمت الصّلاة و آتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف و نهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول وتلوت الكتاب حقّ تلاوته ودعوت إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة صلّى الله عليك وسلّم تسليماً وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّتك وأشهد أنّ الجهاد معك جهاد وأنّ الحقّ معك و إليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوّة عندك وعند أهل بيتك صلّى الله عليك وسلّم تسليماً ، أشهد أنّك صدّيق الله وحجّته على خلقه وأشهد أنّ دعوتك حقّ وكلّ داع منصوب غيرك فهو باطل مدحوض وأشهد أنّ الله هو الحقّ المبين». ثمّ تحوّل عند رجليه وتخيّر من الدّعاء وتدعو لنفسك .

ثمّ تحول عند رأس علي بن الحسين عليهما السلام

وتقول : «سلام الله و سلام ملائكته المقرّبين وأنبيائه المرسلين يا مولاي وابن مولاي و

ورحمة الله و بركاته عليك، صلّى الله عليك وعلى أهل بيتك وعترة آبائك الأخيار الأبرار الّذين أذهب الله عنهم الرّجس و طهّرهم تطهيراً».

ثمّ تأتي قبور الشهداء وتسلّم عليهم وتقول: «السّلام عليكم أيّها الرّبانيّون أنتم لنا فرط ونحن لكم تبع ونحن لكم خلف وأنصار أشهد أنّكم أنصار الله وسادة الشّهداء في الدّنيا والآخرة فإنّكم أنصار الله كما قال الله عزّ وجلّ: «وكأيّن من نبيّ قاتل معه ربّيّون كثير فما وهنوا لما أصابهم في سبيل الله وما ضعفوا وما استكانوا» وما ضعفتم و ما استكنتم حتّى لقيتم الله على سبيل الحقّ ونصرة كلمة الله التامّة، صلّى الله على أرواحكم وأبدانكم وسلّم تسليماً. أبشروا بموعد الله الّذي لا خلف له إنّه لا يخلف الميعاد والله مدرك لكم بثار ما وعدكم أنتم سادة الشّهداء في الدّنيا والآخرة أنتم السابقون والمهاجرون والأنصار أشهد أنّكم قد جاهدتم في سبيل الله وقتلتم على منهاج رسول الله ﷺ وابن رسول الله صلّى الله عليه و آله وسلّم تسليماً. الحمد لله الّذي صدقكم وعده وأراكم ما تحبّون».

باب ۲۳۲

زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

فرمایا جب قبر امام حسینؑ کے پاس آؤ تو فرات میں غسل کرو اور پھر قبر کی طرف آؤ اور سکینہ و وقار سے چلو اور مشرق کی طرف قبر کے پاس آؤ اور داخل ہوتے ہوئے کہو «السلام على ملائكة الله المنزلين، السلام على ملائكة الله المردفين، السلام على ملائكة الله المسوّمين، السلام على ملائكة الله الّذين هم في هذا الحرم مقيمون» سلام ہو اللہ کے ان ملائکہ پر جو یہاں پر نازل ہوتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو آگے پیچھے چلے آتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو نشانات رکھتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو اس حرم میں مقیم ہیں جب قبر حسینؑ کے سامنے آؤ تو کہو «السلام على رسول الله،

السلام على أمين الله على رسله وعزائم أمره والخاتم لما سبق والفاتح لما استقبل والمهيمن على ذلك كلّه والسّلام عليه ورحمة الله وبركاته»

سلام ہو خدا کے رسول پر جو اس کے رسولوں کی تعلیم کے اور اس کے حکم محکم کے امانت دار تھے اور انبیاء میں سب سے آخر تھے اور مستقبل کے فاتح ہیں اور احکام الٰہی کے محافظ ہیں اور ان پر سلام و رحمت و برکت ہو پھر کہو

«اللّهمّ صلّ على امير المؤمنين
عبدك وأخي رسولك الّذي انتجبته بعلمك وجعلته هادياً لمن شئت من خلقك والدّليل على من بعثته برسالاتك وديّان الدّين بعدلك وفصل قضائك بين خلقك والمهيمن على ذلك كلّه والسلام عليه ورحمة الله وبركاته

یا اللہ رحمت نازل کر امیر المومنین پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں جن کو تو نے اپنے علم کے لئے منتخب کیا اور اپنی مخلوق پر ہادی بنایا اور لوگوں کے لئے رہنما بنایا اپنی رسالت کے ساتھ اور اپنے عدل کے ساتھ دین کا بدلہ دینے والا اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا اور وہ سب احکام کے محافظ ہیں اور ان پر سلام رحمت و برکت ہو پھر درود بھیجو امام حسین پر اور تمام آئمہ پر پھر آؤ قبر حسین کے پاس اور کہو

السلام عليك

يا ابن رسول الله ، السلام عليك يا ابن أمير المؤمنين صلّى الله عليك يا أبا عبد الله أشهد أنّك قد بلّغت عن الله عزّ وجلّ ما اُمرت به ولم تخش أحداً غيره وجاهدت في سبيله وعبدته صادقاً حتّى أتاك اليقين ، أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحجّة على من يبقى و من تحت الثّرى ، أشهد أنّ ذلك سابق فيما مضى و ذلك لكم فاتح فيما بقي أشهد أنّ أرواحكم وطينتكم طيّبة طابت وطهرت هي بعضها من بعض منّاً من الله ورحمة وأشهد الله واُشهدكم أنّي بكم مؤمن ولكم تابع في ذات نفسي وشرائع ديني وخاتمة عملي ومنقلبي ومثواي وأسأل الله البرّ الرّحيم أن يتمّ ذلك لي ، أشهد أنّكم قد بلّغتم عن الله ما أمركم به ولن تخشوا أحداً غيره وجاهدتم في سبيله وعبدتموه حتّى أتاكم اليقين ، لعن الله من قتلكم ولعن الله من أمر به ولعن الله من بلغه ذلك منهم فرضي به أشهد أنّ الّذين انتهكوا حرمتكم وسفكوا دمكم ملعونون على لسان النبي الاُمّي ﷺ».

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنین اللہ کی رحمت ہو آپ پر اے ابو عبداللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو جو حکم دیا تھا وہ آپ نے پہنچا دیا اور سوائے خدا کے کسی سے ڈرے نہیں اور آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک سچے دل سے عبادت کی اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ اور باب ہدایت اور عروۃ الوثقیٰ ہیں اور حجت ہو ان لوگوں پر جو موجود ہیں اور جو زمین کے اندر گئے جو ہو چکا اس میں سابق رہے اور جو باقی ہے اس کے فاتح ہیں آپ کی ارواح اور آپ کی طینت پاک ہے طاہر ہے اور طہارت ملی ہم میں

سے بعض کو بعض سے اور میں اللہ اور آپ کو گواہ کرتا ہوں اس پر کہ آپ پر ایمان لایا ہوں اور آپ کا تابع ہوں اور احکام دین اور خاتمہ عمل قلبی، میرا جانا اور رہنا سب آپ کے تابع ہے اور نیکی دینے والے اور رحم کرنے والے خدا سے دعا ہے کہ وہ ان کو میرے لئے پورا کرے اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ان احکام کی تبلیغ کی جو اللہ نے آپ کو ان کے لئے حکم دیا تھا۔ اور تم خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک اسی کی عبادت کی، اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے تم کو قتل کیا یا قتل کا حکم دیا یا قتل کی خبر سن کر خوش ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان لوگوں نے آپ کی ہتک حرمت کی آپ کا خون بہایا بزبان رسول یہ لوگ ملعون ہیں پھر کہو

«اللّهمّ العن الّذين بدّلوا نعمتك و خالفوا ملّتك ورغبوا عن أمرك واتّهموا رسولك وصدّوا عن سبيلك ، اللّهمّ احش قبورهم ناراً وأجوافهم ناراً واحشرهم وأشياعهم إلى جهنّم زرقاً ، اللّهمّ العنهم لعناً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب و كلّ نبيّ مرسل وكلّ عبد مؤمن امتحنت قلبه للإيمان ، اللّهمّ العنهم في مستسرّ السرّ وفي ظاهر العلانية ، اللّهمّ العن جوابيت هذه الاُمّة والعن طواغيتها والعن فراعنتها والعن قتلة أمير المؤمنين والعن قتلة الحسين وعذّبهم عذاباً لاتعذّب به أحداً من العالمين ، اللّهمّ اجعلنا ممّن ينصره وتنتصر به وتمنّ عليه بنصرك لدينك في الدّنيا والآخرة».

اور لعن کر ان لوگوں پر جنہوں نے یا اللہ تیری نعمتوں کو بدلا اور تیری ملت میں تفرقہ ڈالا اور تیرے حکم سے نفرت کی اور تیرے رسول پر تہمت لگائی اور تیرے راستے سے لوگوں کو روکا یا اللہ ان کی اور ان کے تابعین کی قبروں کو نار جہنم سے بھر دے یا اللہ ان پر لعن کر اور لعن کریں ان پر تمام مقرب فرشتے اور ہر نبی مرسل اور ہر وہ مومن جس کے قلب کا امتحان اللہ نے کر لیا ہو یا اللہ لعنت کر ان پر سراً و علانیۃً یا اللہ لعنت کر اس امت کے شیاطین پر اور لعنت کر امت کے سرکشوں فرعونوں اور امیرالمومنین کے قاتلوں پر اور قاتلان حسینؑ پر اور ان کو ایسی سخت سزا دے جو عالمین میں کسی کو نہ دی ہو یا اللہ مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو ناصران حسینؑ ہیں اور احسان کر اس پر دنیا و آخرت میں اپنی نصرت کا پھر سر کی طرف بیٹھو اور کہو

«صلّى الله عليك أشهد أنّك عبد الله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل أشهد أنّك قد أقمت الصّلاة و آتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف و نهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول وتلوت الكتاب حقّ تلاوته ودعوت إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة صلّى الله عليك وسلّم تسليماً وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّتك

وأشهد أنّ الجهاد معك جهادٌ وأنّ الحقّ معك و إليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوّة عندك وعند أهل بيتك صلّى الله عليك وسلّم تسليماً ، أشهد أنّك صدّيق الله وحجّته على خلقه وأشهد أنّ دعوتك حقّ وكلّ داع منصوب غيرك فهو باطل مدحوض وأشهد أنّ الله هو الحقّ المبين».

اللہ کی آپ پر رحمت ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے امین بندے ہیں آپ نے تا صحابؓ تبلیغ کی اور حق تبلیغ امانت سے ادا کیا اور صدیق ہو کر آپ قتل کئے گئے اور یقین پر مرے آپ کی ہدایت پر جہالت کا اثر نہ ہوا اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل نہ ہوئے آپ نے نماز کو قائم کیا زکوٰۃ کو دیا امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر اور رسول کا اتباع کیا اور کتاب اللہ کی اچھی طرح تلاوت کی اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ لوگوں کو دعوت دی آپ پر رحمت خدا ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد آپ کے ساتھ جہاد ہے اور حق آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف ہے اور آپ اس کے اہل اور اس کی کان ہیں آپ کے لئے میراث نبوت ہے اور آپ کے اہل بیت کے پاس بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہیں خلق پر اس کی حجت ہیں گواہی دیتا ہوں آپ کی دعوت حق ہے اور آپ کے غیر کی باطل اور مردود اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کھلا ہوا حق ہے پھر پیروں کی طرف آؤ اور اپنے لئے دعا کرو پھر حضرت علی اکبر کے سر کے پاس آؤ اور کہو

سلام الله و سلام ملائكته المقرّبين وأنبيائه المرسلين يا مولاي وابن مولاي و رحمة الله و بركاته عليك ، صلّى الله عليك وعلى أهل بيتك وعترة آبائك الأخيار الأبرار الّذين أذهب الله عنهم الرّجس و طهّرهم تطهيراً».

آپ پر سلام ہو اللہ کا ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین کا اے میرے مولا کے فرزند آپ پر اللہ کی رحمت و برکت ہو اور آپ کے خاندان والوں پر اور آپ کے آباء کی اولاد و اخیار و ابرار پر جس سے اللہ نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے اور پوری طرح پاک کر دیا ہے پھر قبور شہداء کی طرف آؤ ان کو سلام کرو اور کہو۔ السّلام عليكم أيّها الرّبانيّون أنتم لنا فرط ونحن لكم تبع ونحن لكم خلف وأنصار أشهد أنكم أنصار الله وسادة الشّهداء في الدّنيا والآخرة فإنّكم أنصار الله كما قال الله عزّ وجلّ : «و كأيّن من نبيّ قاتل معه ربيّون كثير فما وهنوا لما أصابهم في سبيل الله وما ضعفوا وما استكانوا» وما ضعفتم و ما استكنتم حتّى لقيتم الله على سبيل الحقّ ونصرة كلمة الله التامّة ، صلّى الله على أرواحكم وأبدانكم وسلّم تسليماً . أبشروا بموعد الله الّذي لا خلف له إنّه لا يخلف الميعاد والله مدرك

لكم بشار ما وعدكم أنتم سادة الشهداء في الدنيا و الآخرة أنتم السابقون والمهاجرون والأنصار أشهد أنكم قد جاهدتم في سبيل الله وقتلتم على منهاج رسول الله ﷺ وابن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم تسليماً . الحمد لله الذي صدقكم وعده وأراكم ما تحبون» .

سلام ہو تم پر اے اللہ والو تم ہمارے پیشوا ہو ہم تمہارے تابع ہیں ہم تمہارے پیچھے ہیں تمہارے انصار ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے انصار ہو تم شہیدوں کے سردار ہو دنیا و آخرت میں ، تم اللہ کے انصار ہو جیسا کہ اللہ فرماتا ہے نبی کے ساتھ بہت سے اللہ والے ہوتے ہیں جنھوں نے فی سبیل اللہ مصائب برداشت کرنے میں کوئی سستی نہ کی اور اسی طرح تم نے بھی ضعف اور سستی کو نہ دکھایا اور امر حق کو قبول کیا بشارت ہو تم کو اس وعدے کی جو اللہ نے تم سے کیا ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۔ اللہ حسب وعدہ تمہارے خون کا بدلہ لے گا ۔ تم شہیدوں کے سردار ہو تم نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور تم رسول اللہ اور ابن رسول اللہ کے طریقہ پر شہید کئے گئے اور حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور تمھیں وہ دکھایا جسے تم دوست رکھتے تھے ۔

کتاب الجہاد

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الجهاد

﴿ باب ﴾

☼(فضل الجهاد)☼

١ - عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليِّ بن الحكم ، عن عمر بن أبان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الخير كلّه في السيف وتحت ظلِّ السيف ولا يقيم النّاس إلاّ السيف والسيوف مقاليد الجنّة والنّار .

٢ - عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : للجنّة باب يقال له : باب المجاهدين ، يمضون إليه فإذا هو مفتوح وهم متقلّدون بسيوفهم والجمع في الموقف والملائكة ترحّب بهم ، ثمَّ قال : فمن ترك الجهاد ألبسه الله عزَّ وجلَّ ذلّاً و فقراً في معيشته و محقاً في دينه ، إنَّ الله عزَّ وجلَّ أغنى اُمّتي بسنابك خيلها ومراكز رماحها .

٣ - وبإسناده قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : خيول الغزاة في الدُّنيا خيولهم في الجنّة وإنَّ أردية الغزاة لسيوفهم .

و قال النبيُّ صلى الله عليه وآله : أخبرني جبرئيل عليه السلام بأمر قرَّت به عيني و فرح به قلبي قال : يا محمّد من غزا من اُمّتك في سبيل الله فأصابه قطرة من السّماء أو صداع كتب الله عزَّ وجلَّ له شهادة .

٤ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن بعض أصحابه قال : كتب أبو جعفر عليه السلام في رسالة إلى بعض خلفاء بني اُميّة : ومن ذلك ما ضيّع الجهاد الّذي فضّله الله عزَّ وجلَّ على الأعمال وفضّل عامله على العمّال تفضيلاً في الدَّرجات والمغفرة و الرَّحمة لأنّه ظهر به الدِّين وبه يدفع عن الدِّين وبه اشترى الله من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بالجنّة بيعاً مفلحاً منجحاً ، اشترط عليهم فيه حفظ الحدود و أوَّل ذلك الدُّعاء إلى طاعة الله عزَّ و جلَّ من طاعة العباد وإلى عبادة الله من عبادة العباد وإلى ولاية الله من ولاية العباد ، فمن دعي إلى الجزية فأبى قتل وسبي أهله وليس الدُّعاء

من طاعة عبد إلى طاعة عبد مثله ومن أقرّ بالجزية لم يتعدّ عليه ولم تخفر ذمّته وكلّف دون طاقته وكان الفيء للمسلمين عامّة غير خاصّة وإن كان قتال وسبي سير في ذلك بسيرته و عمل في ذلك بسنّته من الدّين ثمّ كلّف الأعمى والأعرج الّذين لا يجدون ما ينفقون على الجهاد بعد عذر الله عزّ وجلّ إيّاهم ويكلّف الّذين يطيقون ما لا يطيقون و إنّما كانوا أهل مصر يقاتلون من يليه يعدل بينهم في البعوث، فذهب ذلك كلّه حتّى عاد النّاس رجلين أجير مؤتجر بعد بيع الله ومستأجر صاحبه غارم و بعد عذر الله وذهب الحجّ فضيّع وافتقر النّاس فمن أعوج ممّن عوّج هذا ومن أقوم ممّن أقام هذا فرد الجهاد على العباد وزاد الجهاد على العباد، إنّ ذلك خطأ عظيم .

٥ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن بعض أصحابه، عن عبدالله ابن عبدالرّحمن الأصمّ، عن حيدرة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الجهاد أفضل الأشياء بعد الفرائض .

٦ ـ أحمد بن محمّد بن سعيد، عن جعفر بن عبدالله العلويّ ؛ و أحمد بن محمّد الكوفيّ، عن عليّ بن العبّاس، عن إسماعيل بن إسحاق جميعاً، عن أبي روح فرج بن قرّة، عن مسعدة بن صدقة قال : حدّثني ابن أبي ليلى، عن أبي عبدالرّحمن السّلميّ قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : أمّا بعد فإنّ الجهاد باب من أبواب الجنّة، فتحه الله لخاصّة أوليائه وسوّغهم كرامة منه لهم ونعمة ذخرها، والجهاد هو لباس التّقوى ودرع الله الحصينة وجنّته الوثيقة ، فمن تركه رغبة عنه ألبسه الله ثوب الذّلّ وشمله البلاء وفارق الرّضا وديّث بالصّغار والقماءة، وضرب على قلبه بالأسداد وأديل الحقّ منه بتضييع الجهاد وسيم الخسف ومنع النّصف، ألا وإنّي قد دعوتكم إلى قتال هؤلاء القوم ليلاً ونهاراً وسرّاً وإعلاناً وقلت لكم : اغزوهم قبل أن يغزوكم فوالله ما غزي قوم قطّ في عقر دارهم إلّا ذلّوا، فتواكلتم وتخاذلتم حتّى شنّت عليكم الغارات وملكت عليكم الأوطان هذا أخو غامد، قد وردت خيله الأنبار وقتل حسّان بن حسّان البكري وأزال خيلكم عن مسالحها و قد بلغني أنّ الرّجل منهم كان يدخل على المرأة المسلمة والأخرى المعاهدة فينتزع حجلها وقلبها وقلائدها و رعاثها ما تمنع منه إلّا بالاسترجاع و الاسترحام ، ثمّ انصرفوا وافرين ما نال رجلاً منهم كلم و لا أريق له دم فلو أنّ امرءاً مسلماً مات من بعد هذا أسفاً ما كان به ملوماً بل كان عندي به جديراً ، فياعجباً

عجباً والله يميت القلب ويجلب الهمّ من اجتماع هؤلاء على باطلهم و تفرّقكم عن حقكم فقبحاً لكم وترحاً حين صرتم غرضاً يرمى ، يغار عليكم ولاتغيرون وتغزون ولا تغزون و يعصى الله و ترضون ، فإذا أمرتكم بالسير إليهم في أيّام الحرّ قلتم : هذه حمارّة القيظ أمهلنا حتّى يسبخ عنّا الحرّ و إذا أمرتكم بالسير إليهم في الشتاء قلتم : هذه صبارّة القرّ أمهلنا حتّى ينسلخ عنّا البرد ، كلّ هذا فراراً من الحرّ و القرّ ، فإذا كنتم من الحرّ و القرّ تفرّون فأنتم والله من السّيف أفرّ !

ياأشباه الرّجال ولا رجال حلوم الأطفال وعقول ربّات الحجال لوددت أنّي لم أركم و لم أعرفكم معرفة والله جرّت ندماً وأعقبت ذمّاً ، قاتلكم الله لقد ملأتم قلبي قيحاً و شحنتم صدري غيظاً و جرّعتموني نغب التهمام أنفاساً و أفسدتم عليّ رأيي بالعصيان و الخذلان حتّى لقد قالت قريش : إنّ ابن أبي طالب رجل شجاع ولكن لاعلم له بالحرب ، لله أبوهم وهل أحدٌ منهم أشدّ لها مراساً وأقدم فيها مقاماً منّي لقد نهضت فيها وما بلغت العشرين وها أنا قد ذرّفت على السّتين ولكن ، لا رأي لمن لايطاع .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي حفص الكلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله عزّ وجلّ بعث رسوله بالإسلام إلى النّاس عشر سنين فأبوا أن يقبلوا حتّى أمره بالقتال ، فالخير في السّيف وتحت السّيف والأمر يعود كما بدء .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبي البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ جبرئيل أخبرني بأمر قرّت به عيني وفرح به قلبي قال : يا محمّد من غزا غزاة في سبيل الله من اُمّتك فما أصابه قطرة من السّماء أو صداع إلاّ كانت له شهادة يوم القيامة .

٩ ـ وبهذا الإسناد قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من بلّغ رسالة غاز كان كمن أعتق رقبة وهو شريكه في ثواب غزوته .

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال النبيّ صلى الله عليه وآله : من اغتاب مؤمناً غازياً أو آذاه أو خلفه في أهله بسوء نصب له يوم القيامة فيستغرق حسناته ثمّ يركس في النّار إذا كان الغازي في طاعة الله عزّ وجلّ .

١١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب رفعه قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : إنَّ الله عزَّ وجلَّ فرض الجهاد وعظّمه وجعله نصره وناصره . والله ماصلحت دُنيا ولا دين إلاّ به .

١٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال النبيُّ صلى الله عليه وآله : اغزوا تورّثوا أبناءكم مجداً .

١٣ ـ وبهذا الإسناد أنَّ أبادجانة الأنصاريّ اعتمَّ يوم أحد بعمامة له و أرخي عذبة العمامة[3] بين كتفيه حتّى جعل يتبختر ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنَّ هذه لمشية يبغضها الله عزَّ وجلَّ إلاّ عند القتال في سبيل الله .

١٤ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن النّوفليِّ ، عن السّكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله : جاهدوا تغنموا .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن ثعلبة ، عن معمر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الخير كلّه في السّيف وتحت السّيف وفي ظلّ السّيف ؛ قال : وسمعته يقول : إنَّ الخير كلَّ الخير معقود في نواصي الخيل إلى يوم القيامة .

باب

فضیلت جہاد

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے تلواروں میں پوری خیر ہے تلوار کے سایہ میں خیر ہے لوگ قائم نہیں رہ سکتے مگر تلوار سے تلواریں جنت و نار کی کنجیاں ہیں (ص)

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب المجاہدین ہے لوگ اس کی طرف جائیں گے وہ کھلے گا ان لوگوں پر جو اپنی تلواریں لٹکائے ہوں گے موقف میں جمع ہو گا ملائکہ ان کو مرحبا کہتے ہوں گے پس فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اللہ اس کی معیشت میں ذلت اور فقر کا لباس پہنائے گا اللہ نے میری امت کو غنی بنایا ہے گھوڑوں کی ٹاپوں اور نیزوں کے مرکزدل سے۔ (ض)

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے غازیوں کے گھوڑے دنیا میں ان کے گھوڑے ہوں گے جنت میں غازیوں کی ردائیں ان کی تلواریں ہیں حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ایسی بات بتائی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل خوش ہو گیا۔

انھوں نے کہا اے محمد آپ کی امت جو فی سبیل اللہ میں جہاد کرے گا تو اگر ذرا سا خون بھی اس کا بہے گا یا درد سر ہو جائے گا تو اللہ اس کو شہادت کا مرتبہ دے گا۔ (فر)

۴۔ حضرت نے اپنے خط میں لکھا بنی امیہ کے کسی خلیفہ کو۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کو فضیلت دی ہے اعمال پر اور اس کے عامل کو عمال پر، یہ فضیلت درجات و مغفرت و رحمت میں ہے کیونکہ اس کی وجہ سے دین قوی ہوتا ہے اور دشمنوں کے دین پر حملوں کو دفع کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ مومنوں کی جانیں خرید تا ہے اور یہ بیع مومنین کے لئے باعث فلاح و نجات ہوتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حدود شریعت کی حفاظت ہو اس میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ بجائے لوگوں کی اطاعت کے اللہ کی اطاعت کی طرف دعوت دی جائے اور بجائے بندوں کی حکومت کے اقرار کے اللہ کی حکومت کا اقرار لیا جائے۔ پس جس کو جزیہ کی دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اسے قتل کیا جائے اور اس کے اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ یہ اسلامی دعوت نہیں کہ بندوں کی اطاعت سے بندوں کی اطاعت کی طرف بلایا جائے اور جو لوگ جزیہ کا اقرار کر لیں تو ان کو نہ ستایا جائے ان کے ذمہ کو توڑا نہ جائے یعنی ان کی حفاظت کی ذمہ داری لی جائے خراج اور مال غنیمت میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے صرف خاص لوگوں کا ہی نہیں اور اگر لڑائی ہو اور قیدی بنائے جائیں تو سیرت اور سنت رسولؐ پر عمل کیا جائے اور جنگ کے لئے ان اندھوں اور لنگڑوں کو بھی اس زمانہ میں تکلیف دی جاتی ہے جو جہاد کی تیاری کے لئے پیسہ نہیں رکھتے حالانکہ اللہ نے ان کو معذور قرار دیا ہے اور جو طاقت رکھتے ہیں ان پر اتنا بار ڈالا جاتا ہے کہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے حالانکہ قاعدہ یہ تھا کہ شہر والے ان محاذوں پر بھیجے جاتے تھے جو ان کے شہر سے قریب ہوتے تھے اور ان کو باری باری بھیجا جاتا تھا تاکہ ان کے درمیان انصاف رہے افسوس ہے کہ جہاد کی یہ سب صورتیں ختم ہو گئیں اب دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو اللہ سے معاملہ بیع کر چکے اور دوسرے وہ ہیں جو مال دنیا کو جہاد کا اجر جانتے ہیں اور دوسروں کو کچھ نہیں دیتے جس سے غریب لوگ حج کرنے کے قابل نہ رہے اور محتاج ہو کر رہ گئے جس نے ٹیڑھا راستہ دکھایا وہ خود گمراہ ہوا اور جس نے صحیح راستہ دکھایا وہ درست رہا اہل استطاعت نے لوگوں پر جہاد کا بار رکھا یہ بہت بڑی خطا ہے۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا فرض (نماز روزہ وغیرہ) کے بعد جہاد سب سے بہتر ہے۔ (فر)

۶۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جہاد ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں میں سے، جس کو اللہ نے اپنے خاص اولیاء کے لئے کھولا ہے اور اس میں ان کے لئے کرامت ہے اور نعمتوں کا ذخیرہ ہے اور جہاد تقویٰ کا لباس ہے اور خدا کی ایک مضبوط زرہ ہے اور قابل اعتماد سپر ہے جس نے ازراہ نفرت اس کو ترک کیا تو اللہ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا اور بلاؤں کی ردا اڑھائے گا اور اپنی مرضی سے اسے الگ کر دے گا اور گھیر لے گا اس کو ذلتوں اور رسوائیوں میں اور سلامتی کی راہیں اس پر بند کر دے گا اور حق کو اس سے ہٹا دے گا جہاد کو ضائع کرنے کی وجہ سے اور ذلت کو اس

پر مسلط کرے گا اور انصاف کو اس سے روک دے گا۔

(اپنی فوج سے) آگاہ ہو میں نے تم کو اس قوم (فوج شام) سے رات دن چھپ کر اور ظاہر ہو کر لڑنے کی دعوت دی میں نے تم سے کہا کہ ان پر حملہ کرو ان کے حملہ کرنے سے پہلے، قسم خدا کی جن لوگوں نے اپنے گھر کے اندر رہ کر دبا ہر نہ جا کر لڑنا چاہا وہ ذلیل ہوئے پس تم ایک دوسرے کی باتوں میں آ گئے اور میری نصرت ترک کی نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن تم پر چڑھ آیا اور جبراً تمہارے وطن تم سے چھین لئے یہ قبیلہ یمن کا سردار سفیان بن عوف بن المغفل کثیر لشکر لے کر آ گیا اور اس نے عامل انبار حسان بن حسان البکری کو قتل کر دیا اور تم مصلحت اندیشی ہی میں رہے میں نے سنا ہے کہ ان میں ایک شخص ایک مسلمان اور ایک ذمیہ عورت کے پاس آیا اور اس کا خلخال، کنگن، گلوبند اور گوشوارے اُچک لے گیا اور اس سے اسے نہ روکا گیا مگر التجا کر کے اور رحم کی درخواست کر کے وہ بہت سا مال لے کر پلٹ گئے، ان میں سے کسی ایک کو نہ زخم آیا اور نہ کسی کا خون بہایا گیا اگر کوئی مرد مسلمان اس موقع پر مر جاتا تو اس پر ملامت نہ ہوتی بلکہ میرے نزدیک وہ اس پر قابل تعریف ہوتا۔

تمہاری یہ حالت سخت تعجب خیز ہے اللہ جن قلوب کو مردہ کر دیتا ہے اور ہم و غم کو کھینچ لیتا ہے اس مجمع سے جو باطل پر ہوں تم اپنے حق سے جدا ہو گئے تمہارا بُرا ہو تم غم نصیب رہو۔ افسوس کہ تم نے اپنے کو دوسروں کے تیروں کا نشانہ بنایا، لوٹے گئے لیکن تمہاری حالت نہ بدلی اور نہ تم نے جنگ کی اللہ کی نافرمانی پر تم راضی رہے جب میں نے ان لوگوں کی طرف جانے کو کہا تو کہا زمانہ تو شدید گرمی کا ہے گرمی ذرا کم ہو جانے دیجئے، یہ تمہارا گرمی اور سردی سے بھاگنا درحقیقت تلوار سے بھاگنا ہے تم نے یہ غور کیا، تم مردوں سے مشابہ ہو مرد نہیں ہو، تم میں بچوں کی سی عقل ہے اور عورتوں کی سی سمجھ، میں تم میں معرفت کا نشان نہیں پاتا۔ خدا کی قسم تمہاری اس حالت نے ندامت کو کھینچا اور مذمت اس کا نتیجہ ہوا۔ اللہ تمہیں قتل کرے، تم نے میرے دل کو پیپ سے بھر دیا اور میرے سینے کو غیظ سے پُر کر دیا، تم نے مجھے گھونٹ گھونٹ دوامی غم بار بار پلایا اور تم نے میری رائے کو عصیان اور خذلان سے منسوب کر دیا یہاں تک کہ قریش کہنے لگے۔ علی ابن ابی طالب شجاع تو ہیں لیکن علم حرب سے واقف نہیں، خدا ان سے سمجھے کیا ان میں کوئی مجھ سے زیادہ ثابت قدم رہنے والا اور آگے بڑھنے والا ہے میں تو لڑائیوں میں اس وقت سے لگا ہوا ہوں جب میں ۲۰ سال کا تھا اور اب تو ساٹھ سال کا ہوں لیکن جو اطاعت نہ کرے اس کی رائے کیا۔

۷- اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ساتھ رسولؐ کو بھیجا آنحضرتؐ نے دس سال تبلیغ کی لیکن انھوں نے اس کو قبول نہ کیا پھر اللہ نے قتال کا حکم دیا پس خیر تلوار میں ہے تلوار کے نیچے ہے پس یہ امر جیسے شروع ہوا ہے ویسے ہی لوٹے گا۔ (م)

۸- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے مجھے ایک ایسے امر کی خبر دی جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل خوش ہوا۔ فرمایا اے محمد جو فی سبیل اللہ ایک جہاد کرے گا آپ کی امت میں سے تو اگر آسمان سے ایک قطرہ بھی

اس پر گرے گا یا درد سر ہوگا تو روز قیامت اس کا شمار شہیدوں میں ہوگا

۹۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کسی غازی کا خط پہنچائے گا تو ایسا ہے کہ اس نے ایک غلام آزاد کر دیا اور اس کے جہاد کے ثواب میں شریک ہوگا۔ (م)

۱۰۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کسی غازی مومن کی غیبت کرے گا یا اسے ستائے گا اور اس کے پیچھے اس کے اہل سے بدی کرے گا تو روز قیامت اللہ اس کے حسنات کو غرق کر دے گا اور اسے جہنم میں اوندھے منہ ڈالدے گا کیونکہ غازی اللہ کی اطاعت میں ہوتا ہے۔ (ض)

۱۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرض کیا ہے جہاد کو اور اس کو معظم قرار دیا ہے اور اس کو مدد اور مددگار بنایا ہے دین کی اصلاح نہ ہوگی بلکہ دین نہ ہوگا مگر اس سے۔ (مرفوع)

۱۲۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے جہاد کرو اور اپنی اولاد کو بزرگی کا مالک بناؤ۔ (ض)

۱۳۔ ابو جانہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عمامہ باندھا اور عمامہ کا چھورا اپنے دونوں کندھوں کے درمیان پھیلا دیا حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا یہ روش اللہ کو بری معلوم ہوتی ہے ہاں قتال فی سبیل اللہ میں ٹھیک ہے۔ (ض)

۱۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جہاد کرو اور مال غنیمت لو۔ (ض)

۱۵۔ فرمایا پوری پوری خیر تلوار میں ہے تلوار کے نیچے ہے تلوار کے سایہ میں ہے اور یہ بھی فرمایا پوری خیر وابستہ ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے روز قیامت تک۔ (م)

باب ۲

(جهاد الرجل والمرأة)

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أبي الجوزاء ، عن الحسين بن علوان ، عن سعد بن طريف ، عن الأصبغ بن نباتة قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : كتب الله الجهاد على الرّجال والنّساء فجهاد الرّجل بذل ماله و نفسه حتّى يقتل في سبيل الله وجهاد المرأة أن تصبر على ما ترى من أذى زوجها وغيرته

باب ۲

جہاد مرد و عورت

۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جہاد، مرد و عورت دونوں پر واجب ہے مرد کا جہاد یہ ہے کہ اپنے مال اور

جان کو دے دے یہاں تک کہ قتل ہو جائے راہِ خدا میں، عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کو جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور غیرت دلائے۔

﴿ باب ۳ ﴾

☆(وجوه الجهاد)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعليٌّ بن محمّد القاسانيّ جميعاً ، عن القاسم بن محمّد عن سليمان بن داود المنقريّ ، عن فضيل بن عياض قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الجهاد سنّة أم فريضة ؟ فقال : الجهاد على أربعة أوجه فجهادان فرض وجهاد سنّة لا يقام إلّا مع الفرض ، فأمّا أحد الفرضين فمجاهدة الرّجل نفسه عن معاصي الله عزّ وجلّ وهو من أعظم الجهاد . و مجاهدة الّذين يلونكم من الكفّار فرض . و أمّا الجهاد الّذي هو سنّة لا يقام إلّا مع فرض فإنّ مجاهدة العدوّ فرض على جميع الاُمّة ولو تركوا الجهاد لأتاهم العذاب وهذا هو من عذاب الاُمّة و هو سنّة على الإمام وحده أن يأتي العدوّ مع الاُمّة فيجاهدهم . وأمّا الجهاد الّذي هو سنّة فكلّ سنّة أقامها الرّجل وجاهد في إقامتها وبلوغها وإحيائها فالعمل والسّعي فيها من أفضل الأعمال لأنّها إحياء سنّة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من سنّ سنّة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها إلى يوم القيامة من غير أن ينقص من اُجورهم شيء .

٢ ـ وبإسناده ، عن المنقريّ ، عن حفص بن غياث ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأل رجلٌ أبي صلوات الله عليه عن حروب أمير المؤمنين عليه السلام وكان السّائل من محبّينا فقال له أبو جعفر عليه السلام : بعث الله محمّداً صلى الله عليه وآله بخمسة أسياف ثلاثة منها شاهرة فلا تغمد حتّى تضع الحرب أوزارها ولن تضع الحرب أوزارها حتّى تطلع الشّمس من مغربها . فإذا طلعت الشّمس من مغربها آمن النّاس كلّهم في ذلك اليوم فيومئذ لاينفع نفساً إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيراً ؛ وسيف منها مكفوفٌ وسيفٌ منها مغمود سلّه إلى غيرنا وحكمه إلينا .

وأمّا السّيوف الثلاثة الشاهرة :

فسيف على مشركي العرب قال الله عزّ وجلّ : «اقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم واقعدوا لهم كلّ مرصد فإن تابوا (يعني آمنوا) وأقاموا الصّلوة وآتوا

الزّكوة » « فإخوانكم في الدّين » فهؤلاء لايقبل منهم إلاّ القتل أو الدّخول في الإسلام وأموالهم وذراريهم سبي على ما سنّ رسول الله صلى الله عليه وآله فإنّه سبى وعفى و قبل الفداء .

والسّيف الثّاني على أهل الذمّة ، قال الله تعالى : « وقولوا للنّاس حسناً » نزلت هذه الآية في أهل الذّمة ثمّ نسخها قوله عزّوجلّ : « قاتلوا الّذين لايؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرّمون ما حرّم الله ورسوله ولا يدينون دين الحقّ من الّذين اُوتوا الكتاب حتّى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون » فمن كان منهم في دار الإسلام فلن يقبل منهم إلاّ الجزية أو القتل وما لهم فيء وذراريهم سبي وإذا قبلوا الجزية على أنفسهم حرّم علينا سبيهم وحرمت أموالهم و حلّت لنا مناكحتهم و من كان منهم في دار الحرب حلّ لنا سبيهم وأموالهم ولم تحلّ لنا مناكحتهم ولم يقبل منهم إلاّ الدّخول في دار الإسلام أو الجزية أو القتل .

والسّيف الثالث سيفٌ على مشركي العجم يعني التّرك والدّيلم والخزر ، قال الله عزّوجلّ في أوّل السورة الّتي يذكر فيها « الّذين كفروا » فقصّ قصّتهم ثمّ قال : « فضرب الرّقاب حتّى إذا أثخنتموهم فشدّوا الوثاق فإمّا منّاً بعد وإمّا فداء حتّى تضع الحرب أوزارها » فأمّا قوله : « فإمّا منّاً بعد » يعني بعد السّبي منهم « و إمّا فداء » يعني المفاداة بينهم و بين أهل الإسلام فهؤلاء لن يقبل منهم إلّا القتل أو الدّخول في الإسلام ولا يحلّ لنا مناكحتهم ما داموا في دار الحرب .

وأمّا السّيف المكفوف فسيفٌ على أهل البغي والتّأويل قال الله عزّوجلّ : « وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بغت إحديهما على الاُخرى فقاتلوا الّتي تبغي حتّى تفيء إلى أمر الله » فلمّا نزلت هذه الآية قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إنّ منكم من يقاتل بعدي على التأويل كما قاتلت على التنزيل ، فسئل النبيّ صلى الله عليه وآله من هو ؟ فقال : خاصف النّعل يعني أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال عمّار بن ياسر : قاتلت بهذه الرّاية مع رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاثاً و هذه الرّابعة و الله لو ضربونا حتّى يبلغوا بنا السّعفات من هجر لعلمنا أنّا على الحقّ وأنّهم على الباطل . وكانت السّيرة فيهم من أمير المؤمنين عليه السلام ما كان من رسول الله صلى الله عليه وآله في أهل مكّة يوم فتح مكّة فإنّه لم يسب لهم ذرّيّة و قال : من أغلق بابه فهو آمن ومن ألقى سلاحه فهو آمن و كذلك قال : أمير المؤمنين صلوات الله عليه يوم البصرة نادى فيهم لاتسبوا لهم ذرّيّة ولا تجهزوا على جريح ولا تتبعوا مدبراً

ومن أغلق بابه وألقى سلاحه فهو آمن .

وأمّا السّيف المغمود فالسّيف الّذي يقوم به القصاص قال الله عزّ وجلّ: «النفس بالنّفس والعين بالعين» فسلّه إلى أولياء المقتول وحكمه إلينا فهذه السّيوف الّتي بعث الله بها محمّداً صلى الله عليه وآله فمن جحدها أو جحد واحداً منها أو شيئاً من سيرها و أحكامها فقد كفر بما أنزل الله على محمّد صلى الله عليه وآله .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ النّبيّ صلى الله عليه وآله بعث بسريّة فلمّا رجعوا قال : مرحباً بقوم قضوا الجهاد الأصغر وبقي الجهاد الأكبر ، قيل : يارسول الله وما الجهاد الأكبر ؟ قال : جهاد النفس .

باب ۳

وجوہ جہاد

۱۔ پوچھا حضرت سے کہ جہاد سنت ہے یا فرض، فرمایا جہاد کی چار صورتیں ہیں دو جہاد فرض ہیں اور ایک جہاد سنت ہے لیکن وہ فرض کے ساتھ چلتا ہے اور ایک جہاد سنت ہے لیکن دو فریضوں میں ایک ہے انسان کا جہاد کرنا اپنے نفس سے معصیت سے بچانے میں اور یہ سب سے بڑا جہاد ہے اور دوسرا جہاد کفار سے فرض ہے تیسرا جہاد جو سنت ہے اور فرض کے ساتھ قائم ہوتا ہے وہ دشمن سے لڑنا فرض ہے تمام امت پر اگر وہ جہاد کو ترک کر دیں گے تو ان پر اللہ کا عذاب ہوگا اور امت کا عذاب یہی ہے لیکن اگر لوگ جمع نہ ہوں تو امام کے لئے سنت ہے درآنحالیکہ وہ اکیلا ہو اور اگر امت کے ساتھ دشمن کا سامنا ہو تو جہاد کرنا واجب ہے اور جو جہاد سنت ہے پس وہ ہر سنت ہے جس کو کوئی قائم کرے اور اس کے باقی رکھنے میں جہاد کرے اس میں عمل اور افضل اعمال ہے کیونکہ وہ سنت رسولؐ کا احیاء ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے سنت حسنہ قائم کی اسکے لئے اجر ہے اور اس کے لئے بھی جو اس پر عمل کرے، روز قیامت تک اجر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو (منہ)

۲۔ فرمایا ایک شخص نے جو ہمارے محبوں میں سے تھا میرے والد سے امیرالمومنینؑ کی لڑائیوں کے متعلق پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت رسول خدا کو پانچ تلواروں کے ساتھ بھیجا تین ان میں سے کھلی ہوئی ہیں جو نیام میں نہیں جائیں گی جب تک لڑائی اپنے ہتھیار نہ رکھ دے اور لڑائی بند نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے اور جب سورج مغرب سے نکلے گا تو لوگ امن سے ہو جائیں گے اور اس روز نفع نہ دے گا ایمان لانا جب تک پہلے سے ایمان

نازل یا ہوا در اپنے ایمان سے نیکی حاصل کی ہو اور ان میں سے ایک تلوار رکی ہوئی ہے اور ایک ان میں نیام میں ہے جو ہمارے غیر پر کھینچے گی اور اس کا حکم ہماری طرف ہوگا لیکن تین مشہور ہیں اول وہ تلوار جو مشرکین عرب کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم واقعدوا لهم كلّ مرصد فإن تابوا (يعني آمنوا) وأقاموا الصّلوة وآتوا الزّكوة فإخوانكم في الدّين

مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، انھیں پکڑ لو، انھیں محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور اگر وہ توبہ کریں یعنی ایمان لائیں اور نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور جو لوگ اسلام قبول نہ کریں تو قتل کے سوا ان کی کوئی سزا نہیں، ان کے اموال لے لئے جائیں اور ان کی ذریت کو قید کر لیا جائے موافق سنت رسولؐ کے اگر حضرت نے ان کو قید کیا معاف کیا اور فدیہ لیا اور دوسری تلوار اہل ذمہ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا وقولوا للنّاس حسناً

ان لوگوں سے نرم لہجہ میں بات کرو، یہ آیت اہل ذمہ کے متعلق نازل ہوئی پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی

وقاتلوا الّذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرّمون ما حرّم الله ورسوله ولا يدينون دين الحقّ من الّذين أُوتوا الكتاب حتّى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون

، قتال کرو ان لوگوں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لائے اور نہیں حرام جانتے اس کو جو اللہ اور رسول نے حرام کیا ہے اور دین حق کو نہیں مانتے یہ وہ لوگ ہیں جن کو کتاب دی گئی یہاں تک قتال کرو کہ یہ ذلیل ہو کر جزیہ دینے لگیں اور جو ان میں سے دار اسلام میں ہوں تو ان سے جزیہ ہی قبول کیا جائے ورنہ پھر قتل اور ان کا مال غنیمت ہوگا اور ان کے اہل و عیال کو قید کیا جائے اور جب جزیہ قبول کر لیں تو پھر ان کو قید کرنا حرام ہے اور ان کے اموال حرام ہیں اور ان سے مناکحت حلال ہے اور ان میں سے جو دار حرب میں ہوں تو ان کو قید کرنا حلال ہے اور ان کے اموال لینا بھی لیکن ان سے مناکحت حلال نہیں اور سوائے مسلمان ہونے یا جزیہ دینے یا قتل کرنے کے اور کوئی بات ان کے لئے قبول نہ ہوگی۔

اور تیسری تلوار ہے مشرکین عجم یعنی ترک و دیلم و خزر کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سورہ کے اول میں جس میں ذکر کافروں کا اور ان کا قصہ بیان کیا ہے فرماتا ہے فضرب الرّقاب حتّى إذا أثخنتموهم فشدّوا الوثاق فإمّا منّاً بعد وإمّا فداء حتّى تضع الحرب أوزارها ان کی گردنیں مارو جب تم ان پر غالب آؤ، ان کی مشکیں کس لو بعد میں یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے لو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے اور یہ جو فرمایا

ہے پس بعد میں احسان یعنی انھیں قید کرنے کے بعد یعنی ان کے اور اہل اسلام کے درمیان جو فدیہ طے ہو۔ اگر وہ دار الحرب والے ہیں تو قتل کے سوا یا مسلمان ہونے کے سوا ان سے کوئی چیز نہ قبول کی جائے اور نہ ان سے مناکحت حلال ہوگی۔

جو تلوار رکی ہے وہ وہ ہے جو باغیوں اور تاویل کرنے والوں کے لئے ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے

"وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهمافا ن بغت إحديهما على الأُخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء إلى أمر الله.

اگر مومنوں کے دو گروہ باہم قتال کریں تو ان کے درمیان صلح کراؤ اور اگر کوئی سرکشی کرے تو بغاوت کرنے والے کو قتل کرو یہاں تک کہ حکم خدا کی طرف رجوع ہو جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا نے فرمایا تم میں سے ایک وہ ہے جو تاویل قرآن پر اسی طرح جہاد کرے گا جیسے میں نے تنزیل پر کیا ہے کسی نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا وہ ہے جو میرا جوتا ٹانک رہا ہے یعنی امیر المومنین علیہ السلام، عمار یاسر نے کہا ہے میں نے مقابلہ کیا۔۔۔اس رایت کے ساتھ رسول اللہ کے ہمراہ تین بار اور یہ چوتھی بار ہے واللہ اگر یہ مجھے مارتے ہوئے ہجر (بحرین میں ایک مقام) کے نخلستان تک لے جائیں تب بھی میں یہی کہوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں علی علیہ السلام نے ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا تھا جیسا رسول اللہ کا روز فتح مکہ اہل مکہ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ ان کے بال بچوں کو قید نہ کرو جو دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی امان میں ہے۔ اسی طرح جنگ جمل میں حضرت علی کیا منادی کرا دی، کوئی ان کے بال بچوں کو قید نہ کرے، زخمی کے پیچھے نہ جائے، بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرے، جو دروازہ بند کرلے یا ہتھیار ڈال دے وہ امان میں ہے۔

لیکن وہ تلوار جس سے قصاص لیا جاتا ہے اللہ نے فرمایا ہے جان کے بدلے جان اور آنکھ کا بدلہ آنکھ یہ اولیاء مقتول کی طرف سے کھینچی جائے گی پس ان پانچ تلواروں کے ساتھ اپنے رسول کو بھیجا جس طرح ان کا انکار کیا یا ان میں سے ایک کا یا حضرت کی سیرت میں سے کسی بات کا بھی تو اس نے انکار کیا ان تمام چیزوں سے جو رسول پر نازل ہوئیں۔

۳۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے کچھ فوج بھیجی گئی جب وہ لوگ لوٹ کر آئے تو فرمایا مرحبا ان لوگوں کے لئے جو جہاد اصغر کرکے آئے اور جہاد اکبر باقی رہا۔ کسی نے پوچھا جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد نفس۔

﴿ باب ﴾

☆(من يجب عليه الجهاد ومن لايجب)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بكر بن صالح ، عن القاسم بن بريد ، عن أبي عمرو الزّبيريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : أخبرني عن الدّعاء إلى الله والجهاد في سبيله أهو لقوم لايحلّ إلاّ لهم و لا يقوم به إلاّ من كان منهم أم هو مباح لكلّ من وحّد الله عزّ و جلّ وآمن برسوله صلى الله عليه وآله و من كان كذا فله أن يدعو إلى الله عزّ وجلّ و إلى طاعته وأن يجاهد في سبيله ؟ فقال : ذلك لقوم لايحلّ إلاّ لهم ولا يقوم بذلك إلاّ من كان منهم ، قلت : من اُولئك ؟ قال : من قام بشرائط الله عزّ و جلّ في القتال و الجهاد على المجاهدين فهو المأذون له في الدّعاء إلى الله عزّ و جلّ و من لم يكن قائماً بشرائط الله عزّ وجلّ في الجهاد على المجاهدين فليس بمأذون له في الجهاد ، و لا الدّعاء إلى الله حتّى يحكم في نفسه ما أخذ الله عليه من شرائط الجهاد . قلت : فبيّن لي يرحمك الله ، قال : إنّ الله تبارك وتعالى أخبر [نبيّه] في كتابه الدّعاء إليه و وصف الدّعاة إليه فجعل ذلك لهم درجات يعرّف بعضها بعضاً و يستدلّ ببعضها على بعض فأخبر أنّه تبارك وتعالى أوّل من دعا إلى نفسه و دعا إلى طاعته و اتّباع أمره فبدأ بنفسه فقال : « و الله يدعو إلى دار السّلام ويهدي من يشاء إلى صراط مستقيم » ثمّ ثنّى برسوله فقال : «ادع إلى سبيل ربّك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالّتي هي أحسن » يعني بالقرآن ولم يكن داعياً إلى الله عزّ وجلّ من خالف أمر الله ويدعو إليه بغير ما أمر [به] في كتابه والّذي أمر أن لايدعى إلاّ به ؛ وقال : في نبيّه صلى الله عليه وآله : « وإنّك لتهدي إلى صراط مستقيم » يقول : تدعو ؛ ثمّ ثلّث بالدّعاء إليه بكتابه أيضاً فقال تبارك و تعالى : « إنّ هذا القرآن يهدي للّتي هي أقوم (أي يدعو) ويبشّر المؤمنين » ثمّ ذكر من أذن له في الدّعاء إليه بعده وبعد رسوله في كتابه فقال : « ولتكن منكم اُمّة يدعون إلى الخير و يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر واُولئك هم المفلحون » ثمّ أخبر عن هذه الاُمّة وممّن هي وأنّها من ذرّيّة إبراهيم ومن ذرّيّة إسماعيل من سكّان الحرم ممّن لم يعبدوا غير الله قطّ الّذين وجبت لهم الدّعوة ، دعوة إبراهيم وإسماعيل من أهل المسجد الّذين أخبر عنهم في كتابه أنّه أذهب عنهم الرّجس وطهّرهم تطهيراً الّذين وصفناهم قبل هذا في صفة

اُمّة إبراهيم عليه السلام الّذين عناهم الله تبارك وتعالى في قوله: «أدعوا إلى الله على بصيرة أنا ومن اتّبعني» يعني أوّل من اتّبعه على الإيمان به و التّصديق له بما جاء به من عند الله عزّ وجلّ من الاُمّة الّتي بعث فيها ومنها وإليها قبل الخلق ممّن لم يشرك بالله قطّ ولم يلبس إيمانه بظلم وهو الشّرك؛ ثمّ ذكر أتباع نبيّه صلى الله عليه وآله وأتباع هذه الاُمّة الّتي وصفها في كتابه بالأمر بالمعروف والنّهي عن المنكر وجعلها داعية إليه وأذن لها في الدّعاء إليه فقال: «يا أيّها النّبيّ حسبك الله ومن اتّبعك من المؤمنين» ثمّ وصف أتباع نبيّه صلى الله عليه وآله من المؤمنين فقال عزّ وجلّ: «محمّد رسول الله و الّذين معه أشدّاء على الكفّار رحماء بينهم تراهم ركّعاً سجّداً يبتغون فضلاً من الله ورضواناً سيماهم في وجوههم من أثر السّجود ذلك مثلهم في التّورية ومثلهم في الإنجيل» وقال: «يوم لا يخزي الله النّبيّ والّذين آمنوا معه نورهم يسعى بين أيديهم و بأيمانهم» يعني اُولئك المؤمنين؛ وقال: «قد أفلح المؤمنون» ثمّ حلاّهم و وصفهم كيلا يطمع في اللّحاق بهم إلاّ من كان منهم فقال فيما حلاّهم به ووصفهم: «الّذين هم في صلاتهم خاشعون * والّذين هم عن اللّغو معرضون - إلى قوله - اُولئك هم الوارثون * الّذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون» و قال في صفتهم وحليتهم أيضاً: «الّذين لا يدعون مع الله إلهاً آخر ولا يقتلون النّفس الّتي حرّم الله إلاّ بالحقّ ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق أثاماً * يضاعف له العذاب يوم القيمة ويخلد فيه مهاناً» ثمّ أخبر أنّه اشترى من هؤلاء المؤمنين ومن كان على مثل صفتهم «أنفسهم وأموالهم بأنّ لهم الجنّة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون وعداً عليه حقّاً في التّوراة والإنجيل والقرآن» ثمّ ذكر وفاءهم له بعهده ومبايعته فقال: «ومن أوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الّذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم» فلمّا نزلت هذه الآية: «إنّ الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأنّ لهم الجنّة» قام رجل إلى النّبيّ صلى الله عليه وآله فقال: يا نبيّ الله أرأيتك الرّجل يأخذ سيفه فيقاتل حتّى يقتل إلاّ أنّه يقترف من هذه المحارم أشهيد هو؟ فأنزل الله عزّ وجلّ على رسوله: «التّائبون العابدون الحامدون السّائحون الرّاكعون السّاجدون الآمرون بالمعروف والنّاهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشّر المؤمنين» ففسّر النّبيّ صلى الله عليه وآله المجاهدين من المؤمنين الّذين هذه صفتهم وحليتهم بالشّهادة والجنّة، قال: التّائبون من الذّنوب، العابدون الّذين لا يعبدون إلاّ الله ولا يشركون به شيئاً الحامدون الّذين يحمدون الله على كلّ حال في الشدّة والرّخاء، السّائحون وهم

الصّائمون الرّاكعون السّاجدون الّذين يواظبون على الصّلوات الخمس والحافظون لها والمحافظون عليها بركوعها وسجودها وفي الخشوع فيها وفي أوقاتها الآمرون بالمعروف بعد ذلك والعاملون به والنّاهون عن المنكر والمنتهون عنه قال : فبشّر من قتل و هو قائم بهذه الشروط بالشّهادة و الجنّة ثمّ أخبر تبارك وتعالى أنّه لم يأمر بالقتال إلاّ أصحاب هذه الشّروط فقال عزّ وجلّ : «اُذن للّذين يقاتلون بأنّهم ظلموا وأنّ الله على نصرهم لقدير * الّذين اُخرجوا من ديارهم بغير حقّ إلاّ أن يقولوا ربّنا الله .

وذلك أنّ جميع مابين السماء و الأرض لله عزّ و جلّ و لرسوله ولأتباعهما من المؤمنين من أهل هذه الصفة ، فماكان من الدُّنيا في أيدي المشركين والكفّار والظلمة والفجّار من أهل الخلاف لرسول الله ﷺ والمولّي عن طاعتهما ممّا كان في أيديهم ظلموا فيه المؤمنين من أهل هذه الصفات وغلبوهم عليه ممّا أفاءالله على رسوله فهو حقّهم أفاءالله عليهم وردّه إليهم وإنّما معنى الفيىء كلّ ما صار إلى المشركين ثمّ رجع ممّا كان قدغلب عليه أوفيه . فمارجع إلى مكانه من قول أو فعل فقدفاء مثل قول الله عزّ و جلّ : «للّذين يؤلون من نسائهم تربّص [أربعة أشهر] فإن فاؤا فإنّ الله غفورٌ رحيم »أي رجعوا ، ثمّ قال : «و إن عزموا الطلاق فإنّ الله سميع عليم » وقال : «وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بغت إحديهما على الاُخرى فقاتلوا الّتي تبغي حتّى تفيىء إلى أمر الله (أي ترجع) فإن فاءت (أي رجعت) فأصلحوا بينهما بالعدل وأقسطوا إنّ الله يحبُّ المقسطين » يعني بقوله : «تفيىء» ترجع فذلك الدّليل على أنّ الفيىء كلّ راجع إلى مكان قدكان عليه أو فيه .

و يقال للشمس إذا زالت : قد فاءت الشمس حين يفيىء الفيىء عند رجوع الشمس إلى زوالها و كذلك ما أفاء الله على المؤمنين من الكفّار فإنّما هي حقوق المؤمنين رجعت إليهم بعد ظلم الكفّار إيّاهم فذلك قوله : «اُذن للّذين يقاتلون بأنّهم ظلموا» ماكان المؤمنون أحقّ به منهم وإنّما اُذن للمؤمنين الّذين قاموا بشرائط الإيمان الّتي وصفناها وذلك أنّه لايكون مأذوناً له في القتال حتّى يكون مظلوماً و لا يكون مظلوماً حتّى يكون مؤمناً و لايكون مؤمناً حتّى يكون قائماً بشرائط الإيمان الّتي اشترط الله عزّ وجلّ على المؤمنين و المجاهدين فإذا تكاملت فيه شرائط الله عزّ وجلّ كان مؤمناً وإذا كان مؤمناً كان مظلوماً وإذا كان مظلوماً كان مأذوناً له في الجهاد لقوله عزّ وجلّ : «اُذن للّذين يقاتلون بأنّهم ظلموا وأنّ الله على نصرهم لقدير » وإن لم يكن مستكملاً لشرائط الإيمان فهو ظالم ممّن يبغي

ويجب جهاده حتّى يتوب وليس مثله مأذوناً له في الجهاد والدُّعاء إلى الله عزّ و جلّ لأنّه ليس من المؤمنين المظلومين الّذين اُذن لهم في القرآن في القتال ، فلمّا نزلت هذه الآية : «اُذن للّذين يقاتلون بأنّهم ظلموا » في المهاجرين الّذين أخرجهم أهل مكّة من ديارهم وأموالهم أحلّ لهم جهادهم بظلمهم إيّاهم واُذن لهم في القتال .

فقلت : فهذه نزلت في المهاجرين بظلم مشركي أهل مكّة لهم فما بالهم في قتالهم كسرى وقيصر ومن دونهم من مشركي قبائل العرب ؟ فقال : لوكان إنّما اُذن لهم في قتال من ظلمهم من أهل مكّة فقط لم يكن لهم إلى قتال جموع كسرى وقيصر و غير أهل مكّة من قبائل العرب سبيل لأنّ الّذين ظلموهم غيرهم وإنّما اُذن لهم في قتال من ظلمهم من أهل مكّة لإخراجهم إيّاهم من ديارهم و أموالهم بغير حقّ ولو كانت الآية إنّما عنت المهاجرين الّذين ظلمهم أهل مكّة كانت الآية مرتفعة الفرض عمّن بعدهم إذ[ا] لم يبق من الظالمين والمظلومين أحد وكان فرضها مرفوعاً عن النّاس بعدهم [إذا لم يبق من الظّالمين و المظلومين أحد] وليس كما ظننت ولا كما ذكرت ولكن المهاجرين ظلموا من جهتين ظلمهم أهل مكّة بإخراجهم من ديارهم وأموالهم فقاتلوهم بإذن الله لهم في ذلك و ظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم من قبائل العرب والعجم بما كان في أيديهم ممّا كان المؤمنون أحقّ به منهم فقد قاتلوهم بإذن الله عزّ وجلّ لهم في ذلك و بحجّة هذه الآية يقاتل مؤمنوا كلّ زمان و إنّما أذن الله عزّ وجلّ للمؤمنين الّذين قاموا بما وصف[ها] الله عزّ وجلّ من الشرائط الّتي شرطها الله على المؤمنين في الإيمان والجهاد ومن كان قائماً بتلك الشرائط فهو مؤمن وهو مظلوم ومأذون له في الجهاد بذلك المعنى ومن كان على خلاف ذلك فهو ظالم وليس من المظلومين وليس بمأذون له في القتال ولا بالنهي عن المنكر والأمر بالمعروف لأنّه ليس من أهل ذلك ولا مأذون له في الدعاء إلى الله عزّ وجلّ لأنّه ليس يجاهد مثله وأمر بدعائه إلى الله ولا يكون مجاهداً من قد اُمر المؤمنون بجهاده وحظر الجهاد عليه ومنعه منه ولا يكون داعياً إلى الله عزّ وجلّ من اُمر بدعاء مثله إلى التوبة والحقّ والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ولا يأمر بالمعروف من قد امر أن يؤمر به ولا ينهى عن المنكر من قد امر أن ينهى عنه ، فمن كانت قد تمّت فيه شرائط الله عزّ و جلّ الّتي وصف بها أهلها من أصحاب النبيّ ﷺ وهو مظلوم فهو مأذون له في الجهاد كما أذن لهم في الجهاد لأنّ حكم الله عزّ وجلّ في الأوّلين و الآخرين وفرائضه عليهم سواء إلاّ من علّة أو حادث

يكون والأوّلون والآخرون أيضاً في منع الحوادث شركاء والفرائض عليهم واحدة يسأل الآخرون عن أداء الفرائض عمّا يسأل عنه الأوّلون و يحاسبون عمّا به يحاسبون و من لم يكن على صفة من أذن الله له في الجهاد من المؤمنين فليس من أهل الجهاد وليس بمأذون له فيه حتّى يفيء بما شرط الله عزّ وجلّ عليه فإذا تكاملت فيه شرائط الله عزّ وجلّ على المؤمنين والمجاهدين فهو من المأذونين لهم في الجهاد فليتّق الله عزّ وجلّ عبد ولا يغترّ بالأماني الّتي نهى الله عزّ وجلّ عنها من هذه الأحاديث الكاذبة على الله الّتي يكذّبها القرآن ويتبرّأ منها ومن حملتها ورواتها ولا يقدم على الله عزّ وجلّ بشبهة لا يعذر بها فإنّه ليس وراء المتعرّض للقتل في سبيل الله منزلة يؤتى الله من قبلها وهي غاية الأعمال في عظم قدرها فليحكم امرؤ لنفسه وليرها كتاب الله عزّ وجلّ و يعرضها عليه فإنّه لا أحد أعرف بالمرء من نفسه فإن وجدها قائمة بما شرط الله عليه في الجهاد فليقدم على الجهاد، و إن علم تقصيراً فليصلحها و ليقمها على مافرض الله عليها من الجهاد ثمّ ليقدم بها وهي طاهرة مطهّرة من كلّ دنس يحول بينها وبين جهادها ولسنا نقول لمن أراد الجهاد وهو على خلاف ما وصفنا من شرائط الله عزّ وجلّ على المؤمنين والمجاهدين: لا تجاهدوا ولكن نقول: قد علّمناكم ما شرط الله عزّ وجلّ على أهل الجهاد الّذين بايعهم واشترى منهم أنفسهم و أموالهم بالجنان فليصلح امرؤ ماعلم من نفسه من تقصير عن ذلك وليعرضها على شرائط الله فإن رأى أنّه قد وفى بها و تكاملت فيه فإنّه ممّن أذن الله عزّ و جلّ له في الجهاد فإن أبى أن لا يكون مجاهداً على مافيه من الإصرار على المعاصي و المحارم و الإقدام على الجهاد بالتخبيط و العمى و القدوم على الله عزّ وجلّ بالجهل والروايات الكاذبة، فلقد لعمري جاء الأثر فيمن فعل هذا الفعل «أنّ الله عزّ وجلّ ينصر هذا الدّين بأقوام لا خلاق لهم» فليتّق الله عزّ و جلّ امرؤ وليحذر أن يكون منهم، فقد بيّن لكم ولا عذر لكم بعد البيان في الجهل، ولا قوّة إلّا بالله وحسبنا الله عليه توكّلنا و إليه المصير.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن الحكم بن مسكين، عن عبدالملك بن عمرو قال: قال لي أبوعبدالله عليه السلام: يا عبدالملك مالي لا أراك تخرج إلى هذه المواضع الّتي يخرج إليها أهل بلادك؟ قال: قلت: وأين؟ فقال: جدّة وعبّادان والمصيصة وقزوين فقلت: انتظاراً لأمركم و الاقتداء بكم؛ فقال: أي والله لو كان خيراً ما سبقونا إليه؟ قال: قلت له: فإنّ الزّيدية يقولون: ليس بيننا و بين جعفر خلاف إلّا أنّه لا يرى

الجهاد ، فقال : أنا لا أراه ؟! بلى والله إنني لأراه ولكن أكره أن أدع علمي إلى جهلهم .

باب ۴

جہاد کس پر واجب ہے

۱۔ میں نے کہا مجھے دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق بتایئے وہ کیا ہے اس قوم کے لئے کہ نہیں جایز ہے مگران کے لئے اور نہیں قائم نگران کی ذات سے جو اُن میں سے ہو آیا وہ مباح ہے ہر اس کے لئے جو اللہ کو واحد جانے اور رسولؐ کی رسالت پر ایمان لائے جو ایسا ہو تو کیا وہ دعوت الی اللہ دے سکتا ہے اس کی اطاعت کی طرف بلا سکتا ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کیں، فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے سوا دوسروں کے لئے جایز نہیں اور نہ ان کے سوا اور لوگوں سے یہ کام بن سکتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں فرمایا جو شرائط پر قائم ہوں جو مجاہدین قتال و جہاد کے لئے اللہ کی طرف سے ہیں پس ان کو اللہ کی طرف دعوت دینے کی اجازت ہے اور جو ان شرائط پر قائم نہ ہوں تو ان کو نہ جہاد کی اجازت ہے نہ دعوت الی اللہ کی جب تک وہ شرائط جہاد پوری کرنے کے لئے اپنے نفس پر قابو نہ رکھیں۔

میں نے کہا وہ شرائط بیان فرمایئے۔ فرمایا اللہ نے خبر دی ہے اپنے نبی کو اپنی کتاب میں اپنی طرف دعوت دینے اور دعوت والوں کی اور ان کے لئے درجات قائم کئے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچانیں اور دلیل بنے ایک سے دوسرے کو اور اللہ نے خبر دی ہے اپنی ذات سے دعوت دینے اور اپنی اطاعت کی طرف بلانے کی اور اپنے حکم کے اتباع کی اس نے اپنی ذات سے اس طرح ابتدا کی۔ فرمایا اللہ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی، پھر اپنے رسول کے لئے فرماتا ہے دعوت دو اپنے رب کے راستہ کی طرف، حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور ان سے بحث کرو بہترین طریقہ سے یعنی قرآن سے اور داعی الی اللہ نہیں ہو سکتا جو امر الٰہی کی مخالفت کرے اور جو اللہ کی کتاب میں ہے اس کے خلاف دعوت دے اور ان کے خلاف جو اور دعوت کے لئے ضروری ہیں اور اپنے نبیؐ کے بارے میں فرمایا ہے تم ہدایت کرتے ہو صراط مستقیم کی طرف، فرماتا ہے تین باتیں ہیں اس کی کتاب میں اللہ کی طرف بلانے کی۔ فرماتا ہے یہ قرآن ہدایت کرتا ہے اس راستہ کی طرف جو سب سے زیادہ صحیح ہے یعنی دعوت دیتا ہے اور بشارت دیتا ہے مومنین کو۔ اس کے بعد ذکر کرتا ہے کہ کس کو دعوت کی اجازت ہے اس کے بعد اور اس کے بعد۔

فرماتا ہے چاہیئے کہ تم میں ایک گروہ ایسا ہو جو نیکی کی طرف بلائے نیک باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے یہی فلاح پانے والے ہیں پھر خبر دی کہ یہ امت کس کی طرف منسوب ہے اور کس کی اولاد ہے فرمایا کہ یہ ذریت ابراہیم

اور ذریت اسمٰعیل ہے جو حرم کے ساکن تھے اور جنہوں نے کبھی غیر خدا کی عبادت نہیں کی یہ وہ ہیں جن پر دعوت دینا واجب تھا ابراہیم و اسمٰعیل نے دعوت دی ان اہل مسجد کو جن کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ اللہ نے ان سے ہر نجاست کو دور رکھا ہے اور پاک کر دیا ہے جو حق ہے پاک کرنے کا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا وصف ہم نے صفت امت ابراہیم میں پہلے ہی بیان کر دیا ہے اور اللہ نے اپنے اس قول میں انہی لوگوں کو مراد لیا ہے میں تم کو خدا کی طرف بصیرت کی روشنی میں بلاتا ہوں میں بھی اور وہ بھی جس نے میرا اتباع کیا اور اس سے مراد ہے وہ جس نے حضرت کا اتباع ایمان لانے میں کیا اور تصدیق کی ہر اس چیز کی جو آنحضرت خدا کی طرف سے اس امت کے لئے لائے جس میں وہ مبعوث ہوئے اور جن میں سے تھے اور جن کی طرف ہدایت کو آئے تھے اور حضرت نے کبھی شرک باللہ نہیں کیا اور کبھی ظلم یعنی شرک کا لباس نہیں پہنا اس کے بعد اللہ نے ذکر کیا حضرت کے تابعین کا جو اس امت میں سے ہیں اور ان کا وصف اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور اللہ کی طرف بلانے والے ہیں اور ان کو دعوت الی اللہ کی اجازت دی گئی ہے اللہ فرماتا ہے اے نبی تمہیں مدد دینے کے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مومنین جو تمہارے قدم بہ قدم چلنے والے ہیں ان کے متعلق فرماتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحم کا برتاؤ کرتے ہیں تم ان کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھو گے وہ اللہ کے فضل اور اس کی مرضی کے چاہنے والے ہیں اور ان کی پیشانیوں پر سجدے کے نشان ہیں یہ ان کی مثال توریت میں بھی ہے اور انجیل میں بھی اور فرمایا روز قیامت اللہ نے اپنے نبی کو اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف جلوہ نما ہوگا یعنی وہی مومنین اور یہ بھی فرمایا مومنین فلاح پائیں گے پھر ان کا حلیہ اور وصف بیان کیا تاکہ ان سے لاحق ہونے کی صرف وہی طمع کرے جو ان میں سے ہو ان کے حلیہ اور وصف کے متعلق فرمایا وہ نماز میں خضوع و خشوع کرتے ہیں اور لغویات سے بچتے ہیں الیٰ قولہ یہی لوگ جنت کے وارث ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی صفت اور حلیہ میں یہ بھی فرمایا کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہیں بناتے اور جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے اور اسے قتل کرتے ہیں جس کا قتل کرنا برحق ہو اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا گناہ سمیٹے گا اور روز قیامت اس پر دوگنا عذاب ہوگا اور وہ ذلت سے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور یہ خبر دی ہے اللہ نے خرید لیا ہے مومنین خاص سے اور جو ان کی مثل ہیں ان کے نفسوں اور مالوں کو جنت کے بدلے میں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ وعدہ اللہ کا ان سے حق ہے جس کا ذکر توریت و انجیل اور قرآن میں بھی ہے پھر ان کی وفا کا اور اپنے عہد و خریداری کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ سے زیادہ وفائے عہد کرنے والا کون ہے پس بشارت ہو تم کو اس بیع کے معاملہ کی جو تم نے کیا ہے اور یہ سب بڑی کامیابی ہے۔ جب آیہ ان اللہ اشتریٰ الخ نازل ہوئی تو رسول اللہ کے سامنے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور

کہنے لگا یا نبی اللہ کیا وہ شخص مراد ہے جو تلوار لے کر قتل کرے اور قتل ہو جائے تو کیا اس کو یہ سب چیزیں حاصل ہونگی کیا وہ شہید کہلائے گا اس پر اللہ نے اپنے رسولؐ پر یہ آیت نازل کی، وہ لوگ ہیں توبہ کرنے والے، عبادت کرنیوالے حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اور حدود خدا کی حفاظت کرنے والے اور مومنین کو بشارت دو۔

اور آنحضرت نے تفسیر کی مومنوں میں مجاہد وہ ہیں جو ان صفات اور حلیہ کے ہوں، شہادت اور جنت کے لیے، التائبون یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والے، عابدون یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنے والے حامدون یعنی رنج و غم ہر حال میں اللہ کی عبادت کرنے والے، سائحون روزہ رکھنے والے راکعون الساجدون پابندی سے پانچ وقت کی نماز پڑھنے والے اور اس کی حفاظت کرنے والے اور محافظت کرنے والے اس کے رکوع و سجود کی اور ان میں خشوع کرنے والے اور ان کے اوقات پر نماز پڑھنے والے اور اس کے بعد امر نیک کا حکم دینے والے اور برائیوں سے بچانے والے، فرمایا بشارت دو اس کو جو قتل کیا جائے اور وہ ان شرطوں کو بجا لایا تو اس کے لئے شہادت و جنت ہے

پھر اللہ نے ہم کو خبر دی قتال کا حکم نہیں دیا جاتا مگر ان لوگوں کو جو ان شرطوں کے پابند ہوں اور فرمایا اذن دیا گیا ہے ان لوگوں کو جن پر ظلم ہوا اور اللہ کو ان کی نصرت پر قدرت ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو بے قصور اپنے گھروں سے نکالے گئے ان کا صرف یہی قصور سمجھا گیا کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور تمام مخلوق جو مابین زمین و آسمان کے ہے اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسولؐ کے اور ان مومنین کے لئے جو ان کے پیرو ہیں جو ان صفتوں والے ہیں پس مال دنیا سے جو کچھ مشرکین کے پاس ہے اور کفار یا ظالموں اور فاجروں کے پاس ہے جو رسولؐ کے مخالف ہوں اور خدا اور رسولؐ کی اطاعت سے روگردانی کریں پس جو کچھ ان کے پاس ہے جن میں مذکورہ بالا صفتوں کے مومنین ستائے گئے تو جب ان پر غلبہ حاصل ہوا اور اللہ اپنے رسولؐ کو مال غنیمت دلائے تو یہ ان مومنوں کا حق ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے پس وہ ان کی طرف لوٹایا جائے۔

فئ کے معنی یہ ہیں کہ جو مشرکین کے پاس گیا تھا وہ پھر لوٹ آیا ان کی طرف جن پر غلبہ حاصل ہو تو جو چیز اپنی جگہ لوٹ آئی قول سے ہو یا فعل سے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے پس اگر وہ رجوع کریں تو اللہ غفور و رحیم ہے اور اگر طلاق ہی کا ارادہ ہو تو اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر دو گروہ لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اگر ان میں کوئی سرکشی کرے تو بغاوت کرنے والے کو قتل کر دو یہاں تک کہ امر خدا کی طرف رجوع کی جائے پس اگر رجوع ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرا دو عدل کے ساتھ اور انصاف کرو اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

یعنی فئی کے معنی ترجع کے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ ہر شے پلٹتی ہے اپنی جگہ پر جہاں پر وہ تھی کہا جاتا ہے جب سورج کا زوال ہوتا ہے سورج پلٹا جب زوال کے بعد سورج کا سایہ بڑھتا ہے اسی طرح جو مال غنیمت مومنین کو

کفار سے ملتا ہے وہ وہی حقوق مسلمین ہیں جو ظلم کفار کے بعد ان کی طرف لوٹ کر آئے ہیں یہی بات اس قول باری تعالیٰ میں ہے اجازت دی گئی ہے ان لوگوں کو جو کفار سے قتال کرتے ہیں کہ چونکہ ان پر ظلم کیا جا چکا ہے۔ لہذا مومن مال کفار کے کافروں سے زیادہ حقدار ہیں یہ اجازت ان ہی مومنین کے لئے ہو گی جو مذکورہ بالا شرائط پر قائم رہے ہوں اس کی صورت یہ ہے کہ اجازت قتال نہ ہو گی مگر جبکہ مظلوم ہو اور نہیں ہو گا مظلوم جب تک مومن نہ ہو اور مومن نہ ہو گا جب تک ان شرائط پر قائم نہ ہو جو اللہ نے مومنین اور مجاہدین کے لئے رکھی ہیں، جب شرائط پوری ہو جائیں گی تو مومن ہو گا اور مومن ہو گا تو مظلوم ہو گا اور ماذون ہو گا جہاد کے لئے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے کہ ان کو اذن قتال ہو گا کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے اور جو شرائط ایمان پر نہ ہوں وہ ظالم ہیں اور جو باغی ہو اس پر جہاد کرنا ہو گا تاکہ وہ توبہ کرے اور ایسے لوگ نہ جہاد کی اجازت دیئے جا سکتے ہیں نہ دعوت الی اللہ کی کیونکہ وہ مومن مظلوم نہیں جن کو قرآن میں قتال کی اجازت دی گئی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی مظلوموں کو اذن قتال دیا گیا ہے تو یہ وہ مہاجر ہیں جن کو اہل مکہ نے ان کے گھروں سے نکالا اور ان کے مال چھین لئے تب ان کے لئے جہاد کو جائز قرار دیا گیا کیونکہ ان پر ظلم ہوا تھا۔ میں نے کہا تو یہ مہاجرین کے بارہ میں نازل ہوئی ہے مشرکین مکہ کے ظلم کی بنا پر لیکن کسریٰ اور قیصر اور دوسرے عرب کے قبیلوں سے کیوں قتال کی اجازت ہوئی جبکہ ظلم صرف اہل مکہ ہی سے ہوا تھا۔ کسریٰ و قیصر قبیلہ وغیرہ سے تو قتال کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ انھوں نے اگر ظلم کیا ہے تو دوسروں پر (مسلمانوں کو) تو قتال اہل مکہ ہی سے کرنا چاہیئے تھا کیونکہ مہاجرین کو گھروں سے انھوں نے ہی نکالا تھا اور انھوں نے ان کے مال ضبط کئے تھے نہ کہ دوسری قوموں نے، پس اہل مکہ سے قتال کے بعد یہ حکم منسوخ ہو جانا چاہیئے تھا کیونکہ ظالم اور مظلوم کا قصہ ختم ہو گیا دوسری قوموں سے چونکہ اس ظلم کا تعلق نہیں لہذا اس حکم قتال کا تعلق بھی ان سے نہ ہونا چاہیئے حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے فرمایا مہاجرین دو طرح سے مظلوم قرار پائے ایک اس جہت سے کہ اہل مکہ نے ان پر ظلم کیا اور ان کو گھروں اور مال سے محروم کر دیا اس لئے بحکم خدا ان سے قتال کیا اور کسریٰ و قیصر اور دوسرے قبائل عرب و عجم نے ظلم کیا اس طرح کہ جن چیزوں کے وہ مالک تھے مومنین ان کے زیادہ حقدار تھے تو انھوں نے بحکم خدا قتال کی اور اس آیت کے پیش نظر ہر زمانہ میں کریں گے یہ اجازت صرف انہی مومنین کے لئے ہے جو مذکورہ شرائط جہاد و ایمان پر پورے اترتے ہیں اور جو کوئی ان شرائط پر قائم ہو گا وہ مومن اور مظلوم ہے۔

اور ایسے شخص کو جہاد کی اجازت ہے۔

اور جو اس کے خلاف ہے وہ ظالم ہے مظلوم نہیں اور اس کو قتال کی اجازت نہیں اور نہ نہی عن المنکر کی اور نہ امر بالمعروف کی کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں اور نہ اس کو دعوت الی اللہ کی اجازت ہے کیونکہ وہ مجاہد نہیں ہیں ایسے کہ

جن کو دعوت کا حکم دیا جائے اور ... وہ مجاہد نہیں جن کو مومنین جہاد کا حکم دیں اور وہ جہاد میں حاضر ہو جائے یا اسے جہاد سے روک دیا جائے اور خدا کی طرف دعوت دینے والا وہ نہیں ہو سکتا جس کو توبہ کی دعوت دی جائے اور حق کی طرف اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف اور وہ کیا امر بالمعروف کرے گا جسے خود حکم دیا جائے اور وہ کیا نہی عن المنکر کرے گا جس کو نہی کی جائے ہاں جس میں وہ شرائط پوری ہو جائیں جن کا وصف اللہ نے بیان کیا ہے ان کے اہل اصحاب نبی میں وہ ہیں جو مظلوم ہیں انہی کو جہاد کی اجازت ہے کیونکہ اللہ کے حکم اولین و آخرین میں بلحاظ فرائض برابر ہے ہاں بیماری ہو یا حادثہ ہو جائے تو اس رکاوٹ میں بھی اولین و آخرین شریک ہیں اور ان کے فرائض یکساں ہیں جس طرح اوّل والوں سے فرائض کے متعلق پرسش ہوگی اسی طرح آخر والوں سے بھی ہوگی۔

اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں اور مومنین اذنِ جہاد دے دیں تو وہ اہلِ جہاد سے نہ ہوں گے اور ان کو اذنِ جہاد نہ ہوگا جب تک شرائط خدا کی طرف رجوع نہ کریں اور جب شرائط پوری ہو جائے تو ان کے لئے اذن ہوگا جہاد کے لئے، پس اللہ سے ڈرے بندہ اور ایسی آرزوؤں سے دھوکہ نہ کھائے جو اللہ نے ممنوع قرار دی ہیں یعنی وہ جھوٹی حدیثیں بیان نہ کرے جو قرآن کی تکذیب کرتی ہیں اور خدا ان سے بیزار ہے اور جو اسے اٹھائے اور جو اس کی روایت بیان کرے اور اللہ پر کوئی ایسا شبہ وارد نہ کرے جس کے متعلق اس کے پاس عذر نہ ہو، مقتول فی سبیل اللہ کو جو منزلت عطا فرماتا ہے وہ اعمال میں عظیم القدر ہے انسان کو پہلے اپنے نفس پر قابو حاصل کرنا چاہئے اور کتاب خدا کے حقائق کا مطالعہ کرنا چاہیئے آدمی اپنے نفس کا سب سے زیادہ عارف ہوتا ہے اگر اپنے کو ان شرائط پر قائم پائے جو اللہ نے جہاد کے متعلق رکھی ہیں تو ضرور جہاد کرے اور اگر کمی پائے تو اس کی اصلاح کرے تاکہ جو اللہ نے فرض کیا ہے وہ پورا ہو جائے اور اس کے اور جہاد کے درمیان جو کثافت ہے وہ دور ہو جائے ہم ایسے کے لئے جہاد کا حکم نہ دیں گے جس میں وہ شرائط نہ ہوں جو خدا نے مومنین کے لئے مقرر کی ہیں اور مجاہد جہاد نہ کریں گے ہم نے تم کو بتا دیا اللہ نے جو شرائط رکھی ہیں اور ان اہلِ جہاد پر جن کے نفسوں اور مالوں کو اللہ نے جنت کے عوض خرید لیا ہے۔ آدمی کو چاہیئے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور جو کمی اپنے میں پائے اسے پورا کرے اگر یہ دیکھے کہ وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہے تو اس کو اللہ کی طرف سے جہاد کی اجازت ہے اور اگر مجاہد کو معاصی اور محارم پر اصرار ہے اور باوجود اس کے کہ وہ اپنی جہالت کی بنا پر اقدام علی الجہاد کرتا ہے تو اس کی جرأت احکام الٰہی کے خلاف بنا بر جہالت اور روایات کاذبہ ہوگی اور قسم اپنی عمر کی دین خراب تر ہوگا اس کے اس فعل سے اللہ تم نہیں مدد چاہتا اس دین کی ایسے لوگوں سے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پس انسان اللہ سے ڈرے اور پرہیز کرے اس سے کہ ایسے لوگوں میں سے ہو۔ میں نے وہ سب باتیں بیان کر دیں اب تمہارے نہ جاننے کا کوئی عذر نہ رہا نہیں ہے قوت مگر اللہ کے لئے اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔ (م)

ور فرمایا مجھ سے حضرت نے اے عبدالمالک یہ کیا بات ہے کہ تم ان مقامات پر نہیں جاتے جہاں تمہارے شہر والے جاتے ہیں میں نے کہا کہاں فرمایا جدہ، ابادان، مصیصہ، اور قزوین، میں نے کہا آپ کے حکم کا انتظار ہے اور ہمارے لئے آپ کی اقتدا ضروری ہے فرمایا خدا کی قسم اگر بہتری ہوتی تو ہم سبقت نہ کرتے۔ میں نے کہا زیدیہ کہتے ہیں کہ ہمارے اور جعفر کے درمیان اس کے سوا کوئی اختلاف نہیں کہ وہ جہاد کو ضروری نہیں جانتے۔ فرمایا ضروری ضروری نہیں جانتا میں اسے بڑا جانتا ہوں کہ ان کی جہالت کی بنا پر اپنے علم کو چھوڑ دوں۔

«باب۵»

☼(الغزو مع الناس اذا خيف على الاسلام)☼

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبي عمرة السلميّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سأله رجل فقال : إنّي كنت أكثر الغزو وأبعد في طلب الأجر وأطيل الغيبة فحجر ذلك عليّ فقالوا : لا غزو إلّا مع إمام عادل ، فما ترى أصلحك الله ؟ فقال أبو عبدالله عليه السلام : إن شئت أن اُجمل لك أجملت وإن شئت أن اُلخّص لك لخّصت فقال : بل أجمل ، قال : إنّ الله عزّ وجلّ يحشر الناس على نيّاتهم يوم القيامة . قال فكأنّه اشتهى أن يلخّص له ، قال : فلخّص لي أصلحك الله ، فقال : هات ، فقال الرجل : غزوت فواقعت المشركين فينبغي قتالهم قبل أن أدعوهم ؟ فقال : إن كانوا غزوا و قوتلوا و قاتلوا فإنّك تجتريء بذلك وإن كانوا قوماً لم يغزوا ولم يقاتلوا فلا يسعك قتالهم حتّى تدعوهم قال الرّجل : فدعوتهم فأجابني مجيبٌ وأقرّ بالإسلام في قلبه وكان في الإسلام فجير عليه في الحكم وانتهكت حرمته واُخذ ماله واعتدي عليه فكيف بالمخرج وأنا دعوته ؟ فقال : إنّكما مأجوران على ما كان من ذلك وهو معك يحوطك من وراء حرمتك و يمنع قبلتك ويدفع عن كتابك ويحقن دمك خير من أن يكون عليك يهدم قبلتك و ينتهك حرمتك و يسفك دمك ويحرق كتابك .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك إنّ رجلاً من مواليك بلغه أنّ رجلاً يعطي السيف والفرس في سبيل الله فأتاه فأخذهما منه وهو جاهلٌ بوجه السّبيل ثمّ لقيه أصحابه فأخبروه أنّ السبيل مع هؤلاء لا يجوز وأمروه بردّهما ؟ فقال : فليفعل ، قال : فطلب الرجل فلم يجده وقيل له : قد شخص الرّجل ؟ قال : فليرابط ولا يقاتل . قال : ففي مثل قزوين والدّيلم وعسقلان وما أشبههم

الثغور ؟ فقال : نعم ، فقال له : يجاهد ؟ قال : لا إلاّ أن يخاف على ذراري المسلمين ، [فقال] أرأيتك لو أنّ الروم دخلوا على المسلمين لم ينبغ لهم أن يمنعوهم ؟ قال : يرابط ولا يقاتل وإن خاف على بيضة الإسلام و المسلمين قاتل ، فيكون قتاله لنفسه وليس للسلطان ؛ قال : قلت: فإن جاء العدوّ إلى الموضع الّذي هو فيه مرابط كيف يصنع ؟ قال : يقاتل عن بيضة الإسلام لا عن هؤلاء لأنّ في دروس الإسلام دروس دين محمّد ﷺ .

باب

لوگوں کے ساتھ جہاد

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں اکثر لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں لڑائیوں میں جاتا ہوں اور طلب اجر میں دور دور جاتا ہوں اور طویل مدت تک گھر سے غائب رہتا ہوں یہ مجھ پر شاق ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں بغیر امام عادل کے جہاد نہیں ہوتا۔ آپ کی اس میں کیا رائے ہے حضرت نے فرمایا اگر کہو تو مجمل طور سے بیان کر دوں اور کہو تو خلاصہ کہہ دوں۔ میں نے کہا اجمالاً بیان فرمائیے، فرمایا روز قیامت اللہ لوگوں کو ان کی نیت پر محشور کرے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ذرا واضح کر کے بیان کر دیں، حضرت نے فرمایا بیان کر۔ اس نے کہا، میں ایک جنگ میں شریک ہوا اور مشرکین سے مقابلہ ہوا اور ان کو قبل دعوت اسلام دینے کے لڑنا پڑا فرمایا اگر وہ لڑے ہیں اور مقتول ہوئے ہیں اور انھوں نے قتل کیا ہے تو تم پر گناہ نہیں اور اگر وہ لوگ لڑے نہیں اور قتال نہیں کی تو جب تک ان کو دعوت اسلام نہ دو ان سے لڑنا جائز نہیں، اس نے کہا دعوت دی اور ایک نے قبول کی اور اس نے اقرار اسلام کیا اپنے دل میں پھر اس پر از روئے ظلم جبر کیا گیا اس کی ہتک حرمت کی گئی اس کا مال لوٹا گیا تو کیا صورت ہوگی اور میں نے اسے دعوت اسلام دی تھی فرمایا جو کچھ تم نے کیا اس پر تم دونوں کے لئے اجر ہے وہ تمہارے ساتھ ہوا تمہاری حرمت کی نگہداشت کرے گا تمہارے قبلہ پر حملہ کو روکے تمہاری کتاب پر اعتراض کو دفع کرے اور تمہارا خون بہائے جانے سے روکے گا یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے قبلہ کو گرانا، تمہاری ہتک حرمت کرنا، تمہارا خون بہانا تمہاری کتاب کو پھاڑنا۔ (مجہول)

۲۰۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا آپ کے دوستوں میں سے ایک شخص کو خبر ملی کہ ایک آدمی فی سبیل اللہ تلوار اور گھوڑا دیتا ہے یہ اس کے پاس آیا اور دونوں چیزیں اس سے لے لیں اور وہ جاہل تھا سبیل کے مفہوم سے اور اس سے جو اس کے دوست ملے اور اسے بتایا گیا کہ ان لوگوں کو دینا فی سبیل اللہ میں نہیں آتا اور اس سے کہا کہ لوٹا دے

فرمایا اس کو لوٹا لینا چاہیئے راوی نے کہا اس نے اسے تلاش کیا مگر وہ اسے نہ ملا معلوم ہوا کہ وہ کہیں چلا گیا۔ فرمایا اسے چاہیئے کہ گھوڑے کو بندھا اور تلوار کو نیام میں رکھے اور قتال نہ کرے اور اگر خوف ہو حملہ کا حدِ اسلام اور مسلمانوں پر تو قتال کرے لیکن اس قتال کا تعلق اس کے نفس سے ہوگا نہ کہ غلبۂ اسلام کے لیے۔ میں نے کہا اگر دشمن اس جگہ آجائے جو اسلامی لشکر گاہ ہے تو کیا کرے۔ فرمایا تب وہ حدودِ اسلام کی نگہداشت کے لیے ان سے لڑے کیونکہ اسلامی حدود دینِ محمد کی حدود ہیں۔ (م)

﴿باب ٦﴾

☆(الجهاد الواجب مع من يكون)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لقي عبّاد البصري عليَّ بن الحسين صلوات الله عليهما في طريق مكّة فقال له : ياعليُّ بن الحسين تركت الجهاد وصعوبته وأقبلت على الحجّ ولينته إنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول : «إنَّ الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأنَّ لهم الجنّة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعداً عليه حقّاً في التوريه والإنجيل والقرآن ومن أوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الّذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم » فقال له عليُّ بن الحسين عليهما السلام : أتمّ الآية ، فقال : «التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون السّاجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر و الحافظون لحدود الله وبشّر المؤمنين » فقال عليُّ بن الحسين عليهما السلام : إذا رأينا هؤلاء الّذين هذه صفتهم فالجهاد معهم أفضل من الحجّ .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن محمّد بن عبدالله ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن العبّاس بن معروف ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبدالله بن المغيرة قال : قال محمّد بن عبدالله للرضا صلوات الله عليه وأنا أسمع : حدَّثني أبي عن أهل بيته ، عن آبائه عليهم السلام أنّه قال لبعضهم : إنَّ في بلادنا موضع رباط يقال له : قزوين وعدوّاً يقال له : الدَّيلم فهل من جهاد أوهل من رباط ؟ فقال : عليكم بهذا البيت فحجّوه فأعاد عليه الحديث ، فقال : عليكم بهذا البيت فحجّوه ، أما يرضى أحدكم أن يكون في بيته ينفق على عياله من طوله ينتظر أمرنا فإن أدركه كان كمن شهد مع رسول الله صلى الله عليه وآله بدراً وإن مات منتظراً لأمرنا كان كمن كان مع قائمنا عليه السلام هكذا في فسطاطه ـ وجمع

بين السبّابتين - ولا أقول هكذا - وجمع بين السبّابة والوسطى - فإنّ هذه أطول من هذه فقال أبوالحسن عليه السلام : صدق .

۳ - محمّد بن الحسن الطاطري، عمّن ذكره، عن عليّ بن النعمان، عن سويد القلانسي عن بشير الدهّان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له : إنّي رأيت في المنام أنّي قلت لك : إنّ القتال مع غير الإمام المفروض طاعته حرام مثل الميتة والدّم ولحم الخنزير، فقلت لي: هو كذلك؟ فقال أبوعبدالله عليه السلام : هو كذلك هو كذلك .

باب ۶

جہاد واجب کس کے ساتھ ہوتا ہے

۱۔ عباد بصری مکہ کے راستہ میں امام زین العابدین علیہ السلام سے ملا اور کہنے لگا آپ نے جہاد اور اس کی صعوبت کو ترک کیا اور حج اور اس کی آسانی کو قبول کیا حالانکہ خدا فرماتا ہے اللہ نے خرید لیا مومنین کی جانوں اور مالوں کو جنت کے عوض وہ راہ خدا میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں اللہ نے یہ وعدہ توریت و انجیل و قرآن میں کیا ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا کون ہے پس بشارت ہو اس بیع کے لیے جو تم نے کی اور بڑی کامیابی ہے حضرت نے فرمایا اس آیت کو پورا پڑھو، اس نے پڑھا، وہ توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں حمد کرنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور حدود الہیہ کی حفاظت کرنے والے ہیں حضرت نے فرمایا اگر ہمیں ان صفتوں کے لوگ مل جاتے تو ان کے ساتھ جہاد کرنا فرد حج سے افضل ہوتا۔ (موثق)

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ہمارے شہروں میں ایک قیام گاہ ہوتی ہے جسے قزوین کہتے ہیں اور دشمن کی ایک جگہ ہوتی ہے جسے دیلم کہتے ہیں پس آیا ہم جہاد کریں یا رباطی میں رہیں۔ تم کو اسی گھر میں رہنا اور اس کی حفاظت کرنا لازم ہے اس نے یہی بات پھر کہی، حضرت نے پھر یہی فرمایا اور کہا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ اپنے گھر میں اپنے بچوں میں رہ کر طویل زمانہ تک ہمارے امر کا انتظار کرو، اگر قائم آل محمد کو پا لو تو تم کو وہ ثواب ملے گا جو رسولؐ کے ساتھ روز بدر شریک ہونے والے کو ملے گا اور اگر امام منتظر کو دیکھنے سے پہلے مر جاؤ گے تو اس کا ثواب ملے گا جو قائم آل محمدؐ کے ساتھ ساتھ ہو، یہ بات حضرت کے خیمہ میں ہوئی آپ نے دونوں انگشت شہادت کو ملایا بلکہ انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا میں نے کہا یہ اس سے بڑی ہے فرمایا صحیح ہے (ض)

۳۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں نے خواب میں آپ سے کہا کہ بغیر امام مفترض الطاعۃ کے جہاد کرنا

ایسا ہی حرام ہے جیسے مردار، خون، سور کا گوشت آپ نے مجھ سے فرمایا ایسا ہی ہے پس کر حضرت نے دوبار فرمایا
ایسا ہی ہے۔ (مجہول)

﴿ باب ﴾

﴿دخول عمرو بن عبيد والمعتزلة على أبي عبدالله عليه السلام﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أُذينة، عن زرارة، عن عبدالكريم بن عتبة الهاشميّ قال: كنت قاعداً عند أبي عبدالله عليه السلام بمكّة إذ دخل عليه اُناس من المعتزلة فيهم عمرو بن عبيد وواصل بن عطاء وحفص بن سالم مولى ابن هبيرة وناس من رؤسائهم وذلك حدثان قتل الوليد واختلاف أهل الشام بينهم فتكلّموا وأكثروا وخطبوا فأطالوا فقال لهم أبوعبدالله عليه السلام: إنّكم قد أكثرتم عليّ فأسندوا أمركم إلى رجل منكم وليتكلّم بحججكم ويوجز، فأسندوا أمرهم إلى عمرو بن عبيد، فتكلّم فأبلغ وأطال، فكان فيما قال أن قال: قد قتل أهل الشام خليفتهم و ضرب الله عزّ وجلّ بعضهم ببعض وشتّت الله أمرهم فنظرنا فوجدنا رجلاً له دين وعقل ومروّة وموضع ومعدن للخلافة وهو محمّد بن عبدالله بن الحسن فأردنا أن نجتمع عليه فنبايعه ثمّ نظهر معه فمن كان بايعنا فهو منّا وكنّا منه ومن اعتزلنا كففنا عنه ومن نصب لنا جاهدناه ونصبنا له على بغيه وردّه إلى الحقّ وأهله وقد أحببنا أن نعرض ذلك عليك فتدخل معنا فإنّه لاغنى بنا عن مثلك لموضعك وكثرة شيعتك، فلمّا فرغ قال أبوعبدالله عليه السلام: أكلّكم على مثل ماقال عمرو؟ قالوا: نعم فحمدالله وأثنى عليه وصلّى على النبيّ صلى الله عليه وآله ثمّ قال: إنّما نسخط إذا عصي الله فأمّا إذا اُطيع رضينا، أخبرني يا عمرو لو أنّ الاُمّة قلّدتك أمرها وولّتك بغير قتال ولا مؤونة وقيل لك: ولّها من شئت من كنت تولّيها؟ قال: كنت أجعلها شورى بين المسلمين قال: بين المسلمين كلّهم؟ قال: نعم، قال: بين فقهائهم و خيارهم؟ قال: نعم، قال: قريش و غيرهم؟ قال: نعم، قال: والعرب و العجم؟ قال: نعم، قال: أخبرني ياعمرو أتتولّى أبابكر و عمر أوتتبرّء منهما؟ قال: أتولاّهما، فقال: فقد خالفتهما ماتقولون أنتم تتولّونهما أوتتبرّؤون منهما، قالوا: نتولاّهما.

قال: ياعمرو إن كنت رجلاً تتبرّء منهما فإنّه يجوز لك الخلاف عليهما وإن كنت تتولاّهما فقد خالفتهما قد عهد عمر إلى أبي بكر فبايعه ولم يشاور فيه أحداً ثمّ ردّها

أبو بكر عليه ولم يشاور فيه أحداً ثمّ جعلها عمر شورى بين ستّة وأخرج منها جميع المهاجرين والأنصار غير اُولئك الستّة من قريش وأوصى فيهم شيئاً لا أراك ترضى به أنت ولا أصحابك إذ جعلتها شورى بين جميع المسلمين ، قال : وما صنع ؟ قال : أمر صهيباً أن يصلّي بالناس ثلاثة أيّام وأن يشاور اُولئك الستّة ليس معهم أحد إلاّ ابن عمر يشاورونه وليس له من الأمر شيء ، وأوصى من بحضرته من المهاجرين والأنصار إن مضت ثلاثة أيّام قبل أن يفرغوا أو يبايعوا رجلاً أن يضربوا أعناق اُولئك الستّة جميعاً فإن اجتمع أربعة قبل أن تمضي ثلاثة أيّام وخالف اثنان أن يضربوا أعناق الاثنين أفترضون بهذا أنتم فيما تجعلون من الشورى في جماعة من المسلمين قالوا : لا .

ثمّ قال : يا عمرو دع ذا أرأيت لو بايعت صاحبك الّذي تدعوني إلى بيعته ثمّ اجتمعت لكم الاُمّة فلم يختلف عليكم رجلان فيها فأفضتم إلى المشركين الّذين لا يسلمون ولا يؤدّون الجزية أكان عندكم وعند صاحبكم من العلم ما تسيرون بسيرة رسول الله ﷺ في المشركين في حروبه ؟ قال : نعم ، قال : فتصنع ماذا ؟ قال : ندعوهم إلى الإسلام فإن أبوا دعوناهم إلى الجزية .

قال : وإن كانوا مجوساً ليسوا بأهل الكتاب ؟ قال : سواء ، قال : وإن كانوا مشركي العرب وعبدة الأوثان ؟ قال : سواء ، قال : أخبرني عن القرآن تقرؤه ؟ قال : نعم ، قال : اقرأ «قاتلوا الّذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرّمون ما حرّم الله ورسوله ولا يدينون دين الحقّ من الّذين اُوتوا الكتاب حتّى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون » فاستثناء الله عزّ وجلّ واشتراطه من الّذين اُوتوا الكتاب فهم والّذين لم يؤتوا الكتاب سواء ؟ قال : نعم ، قال عمّن أخذت ذا ؟ قال : سمعت الناس يقولون ، قال : فدع ذا ، فإن هم أبوا الجزية فقاتلتهم فظهرت عليهم كيف تصنع بالغنيمة ؟ قال : أخرج الخمس واُقسّم أربعة أخماس بين من قاتل عليه .

قال : أخبرني عن الخمس من تعطيه ؟ قال : حيثما سمّى الله ، قال : فقرأ « و اعلموا أنّما غنمتم من شيء فأنّ لله خمسه وللرّسول و لذي القربى و اليتامى والمساكين وابن السبيل » قال : الّذي للرسول من تعطيه ؟ ومن ذو القربى ؟ قال : قد اختلف فيه الفقهاء فقال بعضهم : قرابة النبيّ ﷺ وأهل بيته ، وقال بعضهم : الخليفة ، وقال بعضهم : قرابة الّذين قاتلوا عليه من المسلمين ، قال : فأيّ ذلك تقول أنت ؟ قال : لا أدري ، قال : فأراك لا تدري

فدعونا .

ثمّ قال : أرأيت الأربعة أخماس تقسّمها بين جميع من قاتل عليها ؟ قال : نعم ، قال: فقد خالفت رسول الله ﷺ في سيرته بيني وبينك فقهاء أهل المدينة و مشيختهم فاسألهم فإنّهم لايختلفون ولا يتنازعون في أنّ رسول الله ﷺ إنّما صالح الأعراب على أن يدعهم في ديارهم ولا يهاجروا على إن دهمه من عدوّه دهم أن يستنفرهم فيقاتل بهم و ليس لهم في الغنيمة نصيب وأنت تقول بين جميعهم فقد خالفت رسول الله ﷺ في كلّ ماقلت في سيرته في المشركين ومع هذا ماتقول في الصدقة ؟ فقرأ عليه الآية : « إنّما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها .. إلى آخر الآية » قال : نعم ، فكيف تقسّمها ؟ قال : أقسّمها على ثمانية أجزاء فأعطي كلّ جزء من الثمانية جزءاً ، قال : وإن كان صنف منهم عشرة آلاف وصنف منهم رجلاً واحداً أو رجلين أو ثلاثة جعلت لهذا الواحد مثل ماجعلت للعشرة الآلاف ؟ قال : نعم ، قال : وتجمع صدقات أهل الحضر وأهل البوادي فتجعلهم فيها سواء ؟ قال : نعم ، قال : فقد خالفت رسول الله ﷺ في كلّ ماقلت في سيرته ، كان رسول الله ﷺ يقسّم صدقة أهل البوادي في أهل البوادي وصدقة أهل الحضر في أهل الحضر ولايقسّمه بينهم بالسويّة وإنّما يقسّمه على قدر مايحضره منهم وما يرى وليس عليه في ذلك شيء موقّت موظّف وإنّما يصنع ذلك بما يرى على قدر من يحضره منهم فإن كان في نفسك ممّا قلت شيء فالق فقهاء أهل المدينة فإنّهم لا يختلفون في أنّ رسول الله ﷺ كذا كان يصنع .

ثمّ أقبل على عمرو بن عبيد فقال له : اتّق الله وأنتم أيّها الرّهط فاتّقوا الله فإنّ أبي حدّثني وكان خير أهل الأرض وأعلمهم بكتاب الله عزّ وجلّ وسنّة نبيّه ﷺ : أنّ رسول الله ﷺ قال : من ضرب الناس بسيفه ودعاهم إلى نفسه وفي المسلمين من هو أعلم منه فهو ضالّ متكلّف .

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن النعمان ، عن سويد القلانسيّ ، عن بشير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : إنّي رأيت في المنام أنّي قلت لك : إنّ القتال مع غير الإمام المفترض طاعته حرام مثل الميتة والدّم ولحم الخنزير ، فقلت لي : نعم هو كذلك ، فقال أبو عبدالله عليه السلام : هو كذلك هو كذلك .

باب

عمرو بن عبید اور معتزلیوں کا امام جعفر صادقؑ سے مناظرہ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ فرقہ معتزلہ کے کچھ لوگ آئے جن عمرو بن عبید، واصل بن عطا، حفص غلام ابن ہبیرہ بھی تھے اور ان کے علاوہ اس فرقہ کے رؤسا بھی تھے انھوں نے ولید اموی کے قتل ہو جانے اور اہل شام کے باہمی اختلاف پر بات چیت شروع کی، سب اپنی اپنی کہہ رہے تھے اور مکالمہ نے طول پکڑا۔ حضرت نے فرمایا تم تو بہت سے لوگ میرے پاس آگئے ہو اپنا نمائندہ کسی ایک کو بناؤ تاکہ وہ اپنی حجت تمہاری طرف سے پیش کرے انھوں نے عمرو بن عبید کو مقرر کیا اس نے مبالغہ آمیز تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اہل شام نے اپنے خلیفہ کو قتل کر دیا ہے اور اللہ نے ان کے درمیان مار پیٹ کرادی ہے اور ان کے اندر تفرقہ پیدا کر دیا ہے پس ہم ایک ایسے شخص کو تجویز کیا ہے جو دیندار اور صاحب فہم و فراست اور خلافت کے لئے شایان ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن الحسن علیہ السلام ہیں ہم نے ان پر اتفاق کر لیا ہے لہٰذا آپ بھی ان کی بیعت کریں اور ان کی مدد پر آمادہ ہوں جو ہمارے ساتھ بیعت کرے گا ہم اس کے ہیں وہ ہمارا، جو شخص ہم سے الگ رہے گا تو ہم اس کے لیے کافی ہیں جو ہم سے دشمنی کرے گا ہم اس سے جہاد کریں گے اور اس سے ہماری یہ عداوت اس کی بغاوت کی وجہ سے ہو گی یا اس کو حق اور اس کے اہل کی طرف لانے کے لیے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کو آپ کے سامنے پیش کر کے آپ سے اس تحریک میں اپنے ساتھ داخلہ کی درخواست کریں کیونکہ آپ جیسے شخص کے بغیر یہ کام نہیں چلے گا۔ آپ کا بڑا مرتبہ ہے اور آپ کے شیعہ بکثرت ہیں۔

جب وہ کہہ چکا تو حضرت نے مجمع سے فرمایا کیا تم سب اس پر متفق ہو بولے ہاں، حمد و نعت کے بعد حضرت نے فرمایا ہم غضبناک ہوتے ہیں جب اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور ہم راضی ہوتے ہیں جب اس کی اطاعت کی جاتی ہے اے عمرو اچھا یہ بتاؤ کہ اگر امت تم کو بغیر قتل و خونریزی کے یہ اختیار دے دے کہ جسے چاہو حاکم تجویز کر لو تو تم کسے بناؤ گے۔

عمرو:۔ میں مسلمانوں سے مشورہ کروں گا۔

امام:۔ کیا تمام مسلمانوں سے مشورہ کرو گے۔

عمرو:۔ جی ہاں سب سے۔

امام:۔ امت کے تمام فقہا اور نیک بندوں سے؟

عمرو:۔ جی ہاں سب سے۔

امام :۔ قریش وغیرہ سے بھی۔

امام :۔ اور عرب و عجم سے بھی۔

عمرو :۔ جی ہاں۔

امام :۔ یہ بتاؤ تم ابوبکر و عمر کو دوست رکھتے ہو یا نہیں۔

عمرو۔ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں۔

امام :۔ تمہارا کہنا تو خلاف جا رہا ہے پتہ نہیں چلتا کہ تم دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزار ہو۔

انھوں نے کہا ہم سب ان کو دوست رکھتے ہیں۔

امام :۔ اے عمرو اگر تم ان سے بیزار ہوتے تب تو تمہارے لئے ان کی مخالفت جائز ہوتی لیکن جب تم ان کو دوست رکھتے ہو تو پھر مخالفانہ رویہ کیسا وہ اس طرح کہ عمر نے ابوبکر پر اعتماد کیا اور ان کی بیعت کر لی اور اس میں کسی سے مشورہ نہیں کیا پھر ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی طرف خلافت لوٹا دی اور کسی سے مشورہ نہ کیا پھر حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی شوریٰ کمیٹی بنائی اور چھ آدمیوں کے سوا اور تمام مہاجرین و انصار کو اس کمیٹی سے الگ رکھا یہ چھ بھی سب قریشی تھے اور ان کے لئے بھی ایسی وصیت کر گئے کہ تم اور تمہارے ساتھی اسے پسند نہ کریں گے کیونکہ تمہارے خیال میں تو تمام مسلمانوں کا شوریٰ ہونا چاہیئے۔

عمرو :۔ حضرت عمر نے کیا کیا جس کو ہم پسند نہ کریں۔

امام :۔ صہیب کو حکم دیا کہ تین دن لوگوں کو نماز پڑھائیں اور ان تین دن میں چھ آدمی مشورہ کریں اور کوئی ان کے پاس نہ ہو سوائے عبداللہ بن عمر کے لیکن ان کو امر خلافت سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور مہاجرین و انصار میں سے جو لوگ ان کے پاس تھے ان سے کہا کہ تین دن گزر جائیں اور یہ خلافت کا مسئلہ طے نہ کریں اور کسی کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں تو ان چھیوں کی گردن مار دی جائے اور اگر ان میں سے چار اتفاق کر لیں اور دو مخالفت کریں تو ان دو کی گردن مار دی جائے اب بتاؤ کیا تم اس پر راضی ہو کیا تم ایسا ہی شوریٰ جماعت مسلمین کرنا چاہتے ہو۔

انھوں نے کہا نہیں۔

امام :۔ غور کرو تم نے اس شخص سے بیعت کر لی جس کی بیعت کے لئے تم مجھے دعوت دے رہے ہو اور امت کا ایسا اجماع بھی ہو گیا کہ دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا اور مشرکوں سے تمہارا معاملہ آن پڑا جو نہ تو اسلام قبول کرتے ہیں نہ جزیہ دیتے ہیں تو بتاؤ تمہارے یا تمہارے معین کردہ خلیفہ کے پاس اس سیرت رسولؐ کا علم ہے جو لڑائیوں میں وہ مشرکین کے مقابلہ میں ظاہر کرتے تھے۔

اس نے کہا ہے۔

امام :۔ اچھا بتاؤ تم کیا کرو گے۔

عمرو :۔ ہم ان کو دعوت اسلام دیں گے در صورت انکار جزیہ طلب کریں گے۔

امام :۔ چاہے وہ مجوسی ہوں جو اہل کتاب نہیں۔

عمرو :۔ اس معاملہ میں سب برابر ہیں۔

امام :۔ چاہے وہ مشرکین عرب اور بت پرست ہوں۔

عمرو :۔ سب برابر ہیں۔

امام :۔ اگر قرآن پڑھتے ہو تو اس سے بتاؤ۔

عمرو :۔ ہاں میں پڑھتا ہوں۔

امام :۔ اچھا یہ آیت پڑھو، قتال کرو ان سے جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لائے۔ اور نہیں حرام کرتے اپنے اوپر اس چیز کو جو اللہ اور رسول نے حرام کی ہے اور نہ دین حق کو ان لوگوں سے لیتے ہیں جن کو کتاب دی گئی ہے تو جب تک وہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ نہ دیں (ان کے قتل سے باز نہ رہو) اللہ نے استثنیٰ کر دیا اور شرط لگا دی ان لوگوں کی جن کو کتاب دی گئی ہے تو کیا یہ ان لوگوں کے برابر ہوں گے جن کو کتاب نہیں دی گئی۔

عمرو :۔ بے شک۔

امام :۔ تمہیں یہ کس نے بتایا۔

عمرو :۔ میں نے لوگوں سے سنا ہے۔

امام :۔ اچھا اسے تو چھوڑو، فرض کرو انھوں نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور تم نے ان سے جہاد کیا اور غالب آگئے تو مال غنیمت کا کیا کرو گے۔

عمرو :۔ خمس نکالیں گے اور چوتھائی حصہ ان کو دیں گے جنھوں نے جنگ لڑی ہوگی۔

امام :۔ یہ بتاؤ خمس کسے دو گے۔

عمرو :۔ جس طرح اللہ نے بتایا ہے۔

اس نے یہ آیت پڑھی، اور جان لو کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا اور ذوی القربیٰ و یتیم و مسکین و مسافر کا ہے۔

امام :۔ رسول کا حصہ کس کو دو گے اور ذوی القربیٰ کون ہیں۔

عمرو :۔ اس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قرابتدار نبی اور ان کے اہلبیت ہیں بعض کہتے ہیں خلیفہ مراد ہے

بعض کہتے ہیں ان لوگوں کے رشتہ دار مراد ہیں جنہوں نے قتال کیا۔

امام:۔ ان میں تم کون سی شق سمجھتے ہو۔

عمرو:۔ میں تو نہیں جانتا۔

امام:۔ جب تم نہیں جانتے تو اسے چھوڑو۔

پھر حضرت نے فرمایا تم خمس کو چار حقداروں میں کیسے تقسیم کرو گے۔ ان لوگوں پر جنہوں قتال کیا ہے کیا سب پر۔

عمرو:۔ جی ہاں۔

امام:۔ تم نے اس صورت میں سنت رسولؐ کی مخالفت کی۔ میرے اور تمہارے درمیان فقہاء اہل مدینہ اور ان کے مشائخ ہیں ان سے ہم پوچھیں گے وہ اختلاف اور تنازعہ نہ کریں گے کہ اس امر میں حضرت رسولؐ خدا نے اعراب میں چھوڑ دیا جائے اور وہ ہجرت نہ کریں کیونکہ دشمن کی کثرت تھی تو ان پر غالب اگر مقابلہ کرتے ان لوگوں کے لئے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں تھا اور تم کہتے ہو سب پر تقسیم کرو گے تو بتاؤ یہ رسولؐ کی مخالفت ہر معاملہ میں تمہاری طرف سے ہوئی یا نہیں، اچھا تم صدقہ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔

اس نے یہ آیہ مذکورہ آخر تک پڑھی۔

امام:۔ تقسیم کیسے کرو گے۔

عمرو:۔ میں آٹھ حصوں میں تقسیم کروں گا اور ہر ایک کو ایک ایک جزو دوں گا۔

امام:۔ اگر ایک صنف میں دس ہزار ہوں اور دوسری صنف میں صرف ایک یا دو یا تین تو کیا ایک کو اتنا ہی دو گے جتنا دس ہزار کو۔

عمرو:۔ جی ہاں۔

امام:۔ تو کیا شہر والوں اور بادیہ والوں میں صدقات برابر تقسیم کرو گے۔

عمرو:۔ جی ہاں۔

امام:۔ تو تم نے ان سب باتوں میں رسول اللہؐ کی مخالفت کی حضرت رسول خدا تو اہل بوادی کا صدقہ اہل بوادی میں اور اہل شہر کا اہل شہر میں تقسیم فرماتے تھے اور وہ ان کے درمیان بالسویہ تقسیم نہیں فرماتے تھے اور تقسیم فرماتے تھے ایک اندازہ سے ان لوگوں پر جو موجود ہوتے تھے ان لوگوں میں سے اور اس میں کوئی وقت مقرر نہ تھا بلکہ جو ان میں سے ہوتے انہی کو دیتے۔

اگر تمہارے دل میں کوئی بات کہنے کو ہو تو فقہاء مدینہ سے لو وہ بغیر اختلاف یہ بتائیں گے کہ رسول اللہؐ ایسا

ہی کرتے تھے پھر آپ نے عمرو بن عبید سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ان لوگوں سے فرمایا تم بھی ڈرو میرے والد ماجد نے فرمایا ہے جو اہل ارض میں بہترین انسان تھے اور کتاب اللہ سب سے بہتر جاننے والے اور سنت نبی کے بڑے عالم، جو لوگوں کو تلوار سے مارے اور ان کو اپنے نفس کی طرف بلائے اور مسلمانوں میں وہ سب سے زیادہ عالم بھی ہو تو وہ گمراہ اور لایعنی ہے۔

۲۔ میں نے کہا میں نے خواب میں آپ کو دیکھا میں نے کہا امام مفترض الطاعت کے ساتھ ہوئے بغیر قتال حرام ہے جیسے مردار، خون، سور کا گوشت، آپ نے مجھ سے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے ہاں ایسا ہی ہے۔

﴿باب ۸﴾

☆(وصية رسول الله صلى الله عليه وآله وأمير المؤمنين عليه السلام)☆
☆(في السرايا)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمّار ـ قال : أظنّه ـ عن أبي حمزة الثمالي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا أراد أن يبعث سريّة دعاهم فأجلسهم بين يديه ثمّ يقول : سيروا بسم الله و بالله و في سبيل الله و على ملّة رسول الله ، لا تغلّوا و لا تمثّلوا ؛ و لا تغدروا ؛ ولاتقتلوا شيخاً فانياً ولاصبيّاً و لا امرأة ؛ و لا تقطعوا شجراً إلّا أن تضطرّوا إليها ؛ وأيّما رجل من أدنى المسلمين أو أفضلهم نظر إلى رجل من المشركين فهو جار حتّى يسمع كلام الله فإن تبعكم فأخوكم في الدين و إن أبى فأبلغوه مأمنه واستعينوا بالله عليه.

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : نهى رسول الله صلى الله عليه وآله أن يلقى السمّ في بلاد المشركين .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن عبّاد بن صهيب قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : مابيّت رسول الله صلى الله عليه وآله عدوّاً قطّ.

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله إلى اليمن وقال لي : يا عليّ لا تقاتلنّ أحداً حتّى تدعوه وأيم الله لأن يهدي الله على يديك رجلاً خيرٌ لك ممّا طلعت عليه الشمس وغربت ولك ولاؤه ياعليّ .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير، عن أبان بن عثمان ، عن يحيى ابن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه لايقاتل حتّى تزول الشّمس ويقول: تفتح أبواب السّماء وتقبل الرّحمة وينزل النّصر ؛ ويقول : هو أقرب إلى اللّيل وأجدر أن يقلّ القتل ويرجع الطالب ويفلت المنهزم .

٦ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمّد ، عن المنقريّ ، عن حفص بن غياث قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن مدينة من مدائن أهل الحرب هل يجوز أن يرسل عليهم الماء وتحرق بالنّار أو ترمى بالمجانيق حتّى يقتلوا وفيهم النّساء و الصّبيان والشّيخ الكبير والأُسارى من المسلمين والتجّار فقال : يفعل ذلك بهم ولا يمسك عنهم لهؤلاء ولا دية عليهم للمسلمين ولا كفّارة . وسألته عن النّساء كيف سقطت الجزية عنهنّ ورفعت عنهنّ؟ فقال : لأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله : نهى عن قتال النّساء و الولدان في دار الحرب إلاّ أن يقاتلوا فإن قاتلت أيضاً فأمسك عنها ما أمكنك ولم تخف خللا فلمّا نهى عن قتلهنّ في دار الحرب كان في دار الإسلام أولى ولو امتنعت أن تؤدّي الجزية لم يمكن قتلها فلمّا لم يمكن قتلها رفعت الجزية عنها ولو امتنع الرّجال أن يؤدّوا الجزية كانوا ناقضين للعهد وحلّت دماؤهم وقتلهم لأنّ قتل الرّجال مباح في دار الشّرك و كذلك المقعد من أهل الذّمّة والأعمى والشّيخ الفاني والمرأة والولدان في أرض الحرب فمن أجل ذلك رفعت عنهم الجزية .

٧ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه، عن النّوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ النّبيّ صلى الله عليه وآله كان إذا بعث بسريّة دعا لها .

٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ النّبيّ صلى الله عليه وآله كان إذا بعث أميراً له على سريّة أمره بتقوى الله عزّ وجلّ في خاصّة نفسه ثمّ في أصحابه عامّة، ثمّ يقول : اغز بسم الله وفي سبيل الله ، قاتلوا من كفر بالله ولا تغدروا ولا تغلّوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليداً ولا متبتّلاً في شاهق ولا تحرقوا النّخل ولا تغرقوه بالماء ولا تقطعوا شجرة مثمرة ولا تحرقوا زرعاً لأنّكم لاتدرون لعلّكم تحتاجون إليه ولا تعقروا من البهائم ممّا يؤكل لحمه إلاّ ما لابدّ لكم من أكله وإذا لقيتم عدوّاً للمسلمين فادعوهم إلى إحدى ثلاث فإن هم أجابوكم إليها فاقبلوا منهم و كفّوا عنهم : ادعوهم إلى الإسلام فإن دخلوا فيه فاقبلوه منهم و كفّوا عنهم ، وادعوهم إلى الهجرة بعد

الإسلام فإن فعلوا فاقبلوا منهم و كفّوا عنهم و إن أبوا أن يهاجروا و اختاروا ديارهم و أبوا أن يدخلوا في دار الهجرة كانوا بمنزلة أعراب المؤمنين يجري عليهم ما يجري على أعراب المؤمنين ولا يجري لهم في الفيء ولا في القسمة شيء إلّا أن يهاجروا في سبيل الله فإن أبوا هاتين فادعوهم إلى إعطاء الجزية عن يد وهم صاغرون فإن أعطوا الجزية فاقبل منهم و كفّ عنهم وإن أبوا فاستعن الله عزّ وجلّ عليهم وجاهدهم في الله حقّ جهاده وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك على أن ينزلوا على حكم الله عزّ وجلّ فلا تنزل لهم ولكن أنزلهم على حكمكم ثمّ اقض فيهم بعد ما شئتم فإنّكم إن تركتموهم على حكم الله لم تدروا تصيبوا حكم الله فيهم أم لا وإذا حاصرتم أهل حصن فإن آذنوك على أن تنزلهم على ذمّة الله وذمّة رسوله فلا تنزلهم ولكن أنزلهم على ذممكم وذمم آبائكم وإخوانكم فإنّكم إن تخفروا ذممكم وذمم آبائكم وإخوانكم كان أيسر عليكم يوم القيامة من أن تخفروا ذمّة الله وذمّة رسوله صلى الله عليه وآله.

٩ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الوشّاء، عن محمّد بن حمران؛ وجميل ابن درّاج كلاهما، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا بعث سريّة دعا بأميرها فأجلسه إلى جنبه وأجلس أصحابه بين يديه ثمّ قال: سيروا بسم الله وبالله و في سبيل الله وعلى ملّة رسول الله صلى الله عليه وآله لا تغدروا ولا تغلّوا و لا تمثّلوا ولا تقطعوا شجرة إلّا أن تضطرّوا إليها ولا تقتلوا شيخاً فانياً ولا صبيّاً ولا امرأة وأيّما رجل من أدنى المسلمين و أفضلهم نظر إلى أحد من المشركين فهو جار حتّى يسمع كلام الله فإذا سمع كلام الله عزّ وجلّ فإن تبعكم فأخوكم في دينكم وإن أبى فاستعينوا بالله عليه و أبلغوه مأمنه.

باب ۸

وصیت رسولؐ وجناب امیر علیہ السلام

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ جناب رسول خدا جب کسی لشکر کو بھیجنا چاہتے تو اس کو اپنے سامنے بٹھا کر فرماتے جاؤ بسم اللہ وباللہ فی سبیل اللہ علی ملت رسول اللہ، زنجیروں میں نہ جکڑنا، مثلہ نہ کرنا، غدر نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا مگر در صورت مجبوری، اگر کوئی مسلمان ادنیٰ ہو یا افضل، جب کسی مشرک کو جاتے دیکھے تو اس کو اللہ کا کلام سنائے اگر وہ تمہاری پیروی کرلے تو تمہارا دینی بھائی ہے اور اگر انکار کرے تو اس کو اس کی جائے پناہ تک پہنچا دو اور اللہ سے اس کے بارے میں مدد چاہو۔ (حسن)

۲۔ حضرت نے فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے مشرکوں کے شہروں میں (پانی کے اندر) زہر ڈالنے کو منع فرمایا ہے۔ (ض)

۳۔ حضرت رسولؐ خدا نے کبھی کسی دشمن کو شب باشی کا موقع نہیں دیا۔ (موثق)

۴۔ فرمایا حضرت نے کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا یا علی دعوت اسلام دیئے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا قسم خدا کی تمہارے ہاتھ پر اگر ایک شخص ایمان لے آئے تو وہ بہتر ہوگا اس سے کہ سورج طلوع ہو اور غروب ہو اس پر تمہاری حکومت میں۔ (ض)

۵۔ فرمایا حضرت نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام قبل زوال قتال نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے بعد زوال ابواب سما کھل جاتے ہیں اور رحمت متوجہ ہوتی ہے اور فرماتے تھے یہ صورت رات آنے تک رہتی ہے اس وقت جنگ روک دی جائے تاکہ فاتح اپنے مقام پر لوٹے اور شکست کھانے والا آرام پالے۔ (حسن)

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اہل حرب کے شہروں کے متعلق پوچھا آیا جائز ہے کہ ان پر پانی چھوڑا جائے آگ میں جلایا جائے اور منجنیقوں سے گولہ باری کر کے ان کو قتل کیا جائے۔ درآنحالیکہ ان میں عورتیں بچے اور کھوسٹ بڈھے اور مسلمان قیدی اور تاجر بھی ہوں فرمایا ان سے ایسا سلوک کیا جائے اور ان سے ان چیزوں کو روکا جائے اور مسلمانوں کے لئے ان پر دیت نہیں اور نہ کفارہ۔ میں نے عورتوں کے متعلق پوچھا کہ ان سے جزیہ کیوں ساقط ہے فرمایا رسول اللہ نے منع کیا ہے عورتوں کے قتل سے اور بچوں کے دارالحرب میں لیکن اگر وہ لوگ جنگ کریں اور عورتیں بھی تو ان سے روکا جائے ہر اس چیز کو جو ممکن ہو اور کسی بات سے ڈرانہ جائے۔ جب رسول اللہ نے ان کے قتل میں دارحرب میں روکا ہے تو دارالاسلام میں تو قتل سے رکنا بدرجہ اولی ہے اگر وہ منع کریں جزیہ دینے سے تب بھی ان کو قتل نہ کیا جائے اور جب جزیہ اٹھالیا گیا تو قتل سے بھی منع کیا گیا ہاں اگر مرد نہ دیں تو یہ نقض عہد ہوگا اور اس صورت میں ان کا خون بہانا اور قتل کرنا حلال ہے کیونکہ دارشرک میں مردوں کا خون بہانا مباح ہے اور یہی صورت ہے اہل شہر کے بیٹھنے کی جگہ کی اور اندھوں اور بوڑھوں اور عورتوں اور بچوں کی جب کہ وہ دارحرب میں ہوں اسی لئے ان سے جزیہ اٹھالیا گیا۔ (ض)

۷۔ حضرت رسولؐ خدا جب کوئی سریہ بھیجتے تو اس کے لئے دعا کرتے۔

۸۔ فرمایا جب حضرت رسولؐ خدا کسی لشکر کو بھیجتے تو اس کے سردار کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتے، پھر فرماتے جاؤ راہ خدا میں اللہ کے نام پر۔ لڑو جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان کو قتل کرو، اس میں معذوری ظاہر نہ کرو اور لوگوں کی گردن میں طوق نہ ڈالو ان کی لاشوں کو مثلہ نہ کرو، بچوں کو اور سخت بیماروں کو قتل نہ کرو درختوں کو نہ جلاؤ ان کو تہہ آب نہ کرو، پھلدار درختوں کو نہ کاٹو اور کھیتوں کو نہ جلاؤ، تم کیا جانو، شاید تم ان کی طرف محتاج ہو اور جن چوپاؤں کا گوشت کھاتے ہو ان کی کونچیں نہ کاٹو، شاید تمہیں ان کا گوشت کھانے کی ضرورت

پیش آئے جب مسلمانوں کے دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو ان کو تین باتوں میں سے ایک بات کو منظور کرنے کے لئے کہو اگر وہ قبول کرلیں تو ان کو قتل کرنے سے باز آؤ اور ان کو دعوت اسلام دو اگر وہ قبول کرلیں تو اسلام کے بعد وہ ہجرت اختیار کریں اگر ہجرت کریں تو ان سے کچھ نہ کہو اور اگر وہ ہجرت نہ کریں اور اپنے ہی شہروں میں رہنا چاہیں اور دار ہجرت میں داخل ہونے سے انکار کریں تو وہ بمنزلہ اعراب مومنین ہیں ان سے وہی سلوک کیا جائے جو بدو مسلمان عربوں سے کیا جاتا ہے مال غنیمت سے انھیں کچھ نہیں ملے گا اور جب تک وہ فی سبیل اللہ ہجرت نہ کریں تقسیم میں ان کی شرکت نہ کریں۔

اگر ان دونوں باتوں سے وہ ہٹ جائیں تو ان کو جزیہ کی دعوت دو کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہو کر دیں اگر وہ دے دیں تو قبول کرو اور ان کو قتل نہ کرو درصورت انکار اللہ سے مدد مانگ کر ان سے ڈٹ کر جہاد کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو اگر وہ چاہیں کہ وہاں سے نکلیں حکم خدا کے مطابق تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ کہو کہ ہم اپنے حکم کے مطابق اندر آئیں گے جب یہ بات طے ہو جائے تو بعد میں ان کے ساتھ جو تمہارا دل چاہے عمل کرو ورنہ اگر تم نے ان کو حکم خدا پر رکھ کر چھوڑا تو تم کیا جانو کہ تم نے اس معاملہ کو طے کرنے میں صحیح فیصلہ کیا ہے یا غلط اور تم اہل قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ اندر بلائیں اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر تو مت جاؤ بلکہ اپنی ذمہ داری پر اور اپنے باپوں اور ... بھائیوں کی ذمہ داری پر جاؤ اگر یہ ذمہ داری ٹوٹ جائے تو بہ نسبت خدا اور رسول کی ذمہ داری ٹوٹنے کے تمہاری ذمہ داری کا ٹوٹنا تمہارے لئے روز قیامت زیادہ آسان ہوگا۔ (م)

۹۔ یہ مضمون نمبر۶ میں گزر چکا ہے۔ (م)

﴿ باب ۹ ﴾

☆(اعطاء الأمان)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السّكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : ما معنى قول النّبيّ صلى الله عليه وآله «يسعى بذمّتهم أدناهم» ؟ قال : لو أنّ جيشاً من المسلمين حاصروا قوماً من المشركين فأشرف رجلٌ فقال : أعطوني الأمان حتّى ألقى صاحبكم واُناظره فأعطاه أدناهم الأمان وجب على أفضلهم الوفاء به .

٢ ـ عليٌّ ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ عليّاً عليه السلام أجاز أمان عبد مملوك لأهل حصن من الحصون و قال : هو من المؤمنين .

٣ ـ عليٌّ ، عن أبيه ، عن يحيى بن عمران ، عن يونس ، عن عبدالله بن سليمان قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : ما من رجل آمن رجلاً على ذمّة ثمّ قتله إلّا جاء يوم القيامة يحمل لواء الغدر .

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن محمّد بن الحكم، عن أبي عبدالله عليه السلام ـ أو عن أبي الحسن عليه السلام ـ قال: لو أنّ قوماً حاصروا مدينة فسألوهم الأمان فقالوا: لا، فظنّوا أنّهم قالوا: نعم فنزلوا إليهم كانوا آمنين.

٥ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن محمّد بن يحيى، عن طلحة بن زيد، عن أبي عبدالله، عن أبيه عليهما السلام قال: قرأت في كتاب لعليّ عليه السلام أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله كتب كتاباً بين المهاجرين والأنصار ومن لحق بهم من أهل يثرب أنّ كلّ غازية غزت بما يعقّب بعضها بعضاً بالمعروف والقسط بين المسلمين فإنّه لايجوز حرب إلّا بإذن أهلها وإنّ الجار كالنّفس غير مضارّ ولا آثم وحرمة الجار على الجار كحرمة اُمّه وأبيه لايسالم مؤمن دون مؤمن في قتال في سبيل الله إلّا على عدل وسواء.

باب ۹

امان دینا

۱۔ میں نے حضرت سے کہا کیا معنی ہیں اس قول رسولؐ کے یسعیٰ بذا متھم ادناھم، فرمایا اگر مسلمانوں کا لشکر کسی قوم مشرک کا محاصرہ کرے اور ایک شخص آ کر کہے مجھے امان دو اور اپنے صاحب سے ملاؤ میں اس سے بات چیت کروں گا پس اگر ادنیٰ مسلمان اس کو امان دے دے تو ان کے افضل کو یہ معاہدہ پورا کرنا چاہیے۔

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ علی علیہ السلام جائز جانتے تھے جو ایک غلام کسی قلعہ میں محصورین کو امان دے دیتا تھا فرماتے تھے یہ غلام بھی مومنوں میں سے ہے۔ (ض)

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی امان دینے کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو وہ روز قیامت غدر کا جھنڈا اٹھائے ہوگا۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا اگر کسی قوم کا محاصرہ کر لیا ہو اور وہ امان چاہیں اور مسلمان کہیں نہیں اور وہ سمجھیں ہاں تو وہ امان یافتہ ہوں گے (مجہول)

۵۔ فرمایا میں نے حضرت علی کی کسی تحریر میں یہ پڑھا ہے کہ رسولؐ اللہ نے ایک تحریر لکھی مہاجرین و انصار اور جو مدینہ والے ان سے الحاق رکھتے تھے کے درمیان کہ اگر کوئی گروہ جو غازیوں کا ہے بھیجا جائے تو ایک ٹکڑی دوسری ٹکڑی کے بعد بھیجی جائے تو ان کے درمیان عدل و انصاف کو کام میں لایا جائے یعنی بار بار ایک ہی دستہ کو نہ بھیجا جائے اور بغیر سردار کے حرب جائز نہیں اور یہ کہ پڑوسی مثل اپنے نفس کے ہے اسے نقصان نہ پہنچایا جائے۔ پڑوسی کی حرمت ماں باپ کی حرمت کی طرح ہے۔ مقتال میں مومن، مومن کے ساتھ عدل اور برابری کا برتاؤ کرے۔ (ض)

﴿ باب ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : كان أبي عليه السلام يقول : إنّ للحرب حكمين إذا كانت الحرب قائمة لم تضع أوزارها ولم يثخن أهلها فكلّ أسير اُخذ في تلك الحال فإنّ الامام فيه بالخيار إن شاء ضرب عنقه وإن شاء قطع يده ورجله من خلاف بغير حسم وتركه يتشحّط في دمه حتّى يموت وهو قول الله عزّ وجلّ : « إنّما جزاء الّذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فساداً أن يقتّلوا أو يصلّبوا أو تقطّع أيديهم وأرجلهم من خلاف أو ينفوا من الأرض ذلك لهم خزي في الدّنيا ولهم في الآخرة عذابٌ عظيم » ألا ترى أنّ المخيّر الّذي خيّر الله الإمام على شيء واحد وهو الكفر وليس هو على أشياء مختلفة فقلت لأبي عبدالله عليه السلام : قول الله عزّ وجلّ : « أو ينفوا من الأرض » قال : ذلك الطّلب أن تطلبه الخيل حتّى يهرب فإن أخذته الخيل حكم عليه ببعض الأحكام الّتي وصفت لك والحكم الآخر إذا وضعت الحرب أوزارها واُثخن أهلها فكلّ أسير اُخذ في تلك الحال فكان في أيديهم فالإمام فيه بالخيار إن شاء منّ عليهم فأرسلهم وإن شاء فاداهم أنفسهم و إن شاء استعبدهم فصاروا عبيداً .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمّد ، عن سليمان المنقريّ ، عن حفص بن غياث قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الطّائفتين من المؤمنين إحداهما باغية والاُخرى عادلة فهزمت العادلة الباغية ؟ فقال : ليس لأهل العدل أن يتبعوا مدبراً ولا يقتلوا أسيراً ولا يجهزوا على جريح و هذا إذا لم يبق من أهل البغي أحدٌ ولم يكن لهم فئة يرجعون إليها فإذا كان لهم فئة يرجعون إليها فإنّ أسيرهم يقتل ومدبرهم يتبع و جريحهم يجهز .

٣ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أبان بن عثمان عن أبي حمزة الثّمالي قال : قلت لعليّ بن الحسين صلوات الله عليهما : إنّ عليّاً عليه السلام سار في أهل القبلة بخلاف سيرة رسول الله صلى الله عليه وآله في أهل الشّرك ، قال : فغضب ثمّ جلس ثم قال : سار والله فيهم بسيرة رسول الله صلى الله عليه وآله يوم الفتح ، إنّ عليّاً عليه السلام كتب إلى مالك وهو على مقدّمته يوم البصرة بأن لا يطعن في غير مقبل و لا يقتل مدبراً ولا يجيز على جريح

ومن أغلق بابه فهو آمن. فأخذ الكتاب فوضعه بين يديه على القربوس من قبل أن يقرأه ثمّ قال: اقتلوا فقتلهم حتّى أدخلهم سكك البصرة ثمّ فتح الكتاب فقرأه ثمّ أمر منادياً فنادى بما في الكتاب.

٤ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرّار، عن يونس، عن أبي بكر الحضرميّ قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: لسيرة عليّ عليه السلام في أهل البصرة كانت خيراً لشيعته ممّا طلعت عليه الشمس، إنّه علم أنّ للقوم دولة فلو سباهم لسبيت شيعته. قلت: فأخبرني عن القائم عليه السلام يسير بسيرته؟ قال: لا إنّ عليّاً صلوات الله عليه سار فيهم بالمنّ للعلم من دولتهم، وإنّ القائم عجّل الله فرجه يسير فيهم بخلاف تلك السيرة لأنّه لا دولة لهم.

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عمرو بن عثمان، عن محمّد بن عذافر، عن عقبة بن بشير، عن عبدالله بن شريك، عن أبيه قال: لمّا هزم النّاس يوم الجمل قال أمير المؤمنين عليه السلام: لا تتبعوا مولّياً ولا تجيزوا على جريح ومن أغلق بابه فهو آمن. فلمّا كان يوم صفّين قتل المقبل والمدبر وأجاز على جريح، فقال أبان بن تغلب لعبدالله بن شريك: هذه سيرتان مختلفتان؟ فقال: إنّ أهل الجمل قتل طلحة والزّبير وإنّ معاوية كان قائماً بعينه وكان قائدهم.

باب

(بلغیر عنوان)

۱۔ حضرت نے فرمایا جنگ میں دو حکم ہوتے ہیں جب لڑائی کا سلسلہ جاری ہو اور اس حالت میں قیدی پکڑے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے گردن مار دے اور چاہے تو اس کا ایک ہاتھ اور پیر اس طرح کٹوائے کہ داہنا ہاتھ تو بایاں پیر مگر جڑ سے نہیں اور اسے خون میں تڑپتا چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اللہ فرماتا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں تو ان کو قتل کیا جائے یا سولی دی جائے اور ان کے ہاتھ پیر الٹ پلٹ کاٹے جائیں (ایک طرف کا ہاتھ تو دوسری طرف کا پیر) یا ان کو جلا وطن کیا جائے یہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں رسوائی اور سخت عذاب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس شے واحد پر امام کو اختیار دیا گیا ہے وہ کفر ہے وہ اختیار اشیائے مختلفہ پر نہیں۔ میں نے حضرت سے کہا او ینفوا من الارض کا کیا مقصد ہے فرمایا یہ کہ لشکر اسلام ان کو تلاش کرے اگر وہ بھاگ کھڑے ہوں اور اگر لشکر کے ہاتھ آجائیں تو ان پر بعض احکام کو نافذ کرے جس کا ذکر میں نے تم سے کیا۔ دوسرا حکم یہ

ہے کہ جب لڑائی رک جائے اور لڑنے والے تھک جائیں تو جو لوگ اس حالت میں قید کیے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے احسان رکھ کر چھوڑ دے چاہے فدیہ لے چاہے ان کو غلام بنائے۔ (ض)

۲۔ میں نے کہا مومنین کے دو گروہ لڑتے ہیں ان میں ایک باغی ہے دوسرا عادل، عادل نے باغی کو شکست دے دی فرمایا نہیں چاہیے کہ بھاگنے والوں کا پیچھا کریں یا قیدیوں کو قتل کریں یا زخمیوں کو ستائیں لیکن یہ اس صورت میں ہوگا جب باغیوں میں سے کوئی میدان جنگ میں باقی نہ رہا ہو اور ایسا کوئی دستہ نہ ہو کہ پلٹ آئے اگر ان کا گروہ موجود ہو اور وہ پلٹ آئے تو ان کے قیدیوں کو قتل کر دیا جائے بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے اور زخمیوں پر سختی کی جائے (م)

۳۔ میں نے حضرت علی بن الحسین سے کہا کہ حضرت علی نے اہل قبلہ کے ساتھ خلاف سیرت رسولؐ کیا جو آنحضرت مشرکین کے ساتھ کرتے تھے یہ سن کر حضرت کو غصہ آگیا آپ بیٹھ گئے اور فرمایا واللہ حضرت علی نے سیرت رسولؐ پر عمل کیا جس کا ظہور یوم فتح رسول اللہ سے ہوا تھا حضرت علی نے یوم بصرہ مالک کو مقدمۃ الجیش میں تھے لکھا تھا جو سامنے نہ آئے اور پیٹھ پھیرے اس کو نیزہ نہ مارنا زخمی کو قتل نہ کرنا، جو دروازہ بند کرلے اسے امان دینا آپ نے وہ تحریر اپنے سامنے قربوس زین پر رکھی پڑھنے سے پہلے پھر فرمایا اب مقابلہ کرو۔ پس اہل جمل کا قتل شروع ہوا بصرہ کے کوچوں میں پھر اس تحریر کو کھولا اور پڑھا پھر منادی سے کہا جو کچھ اس کتاب میں ہے اس کی ندا کردے۔ (ن)

۴۔ میں نے حضرت سے سنا سیرت علی علیہ السلام کے متعلق اہل بصرہ میں جو ان کے شیعوں کے لئے بہتر چیز ہے جب کہ سورج طلوع ہو آپ کو یہ علم تھا کہ قوم کے پاس دولت ہے اگر ان کو قید کیا جائے گا تو وہ آپ کے شیعوں کو قید کرلیں گے میں نے کہا قائم آل محمد کی سیرت بھی ایسی ہی ہوگی۔ فرمایا نہیں حضرت علی علیہ السلام نے ان پر احسان کیا (قیدی نہ بنایا) ان کی دولت کو جانتے ہوئے اور قائم آل محمد کا عمل اس کے خلاف اس لئے ہوگا کہ اس وقت میں کسی اور کی حکومت نہ ہوگی۔ (مجہول)

۵۔ یوم جمل جب لوگوں کو شکست ہوئی تو امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا بھاگنے والوں کے پیچھے نہ جاؤ، زخمیوں کو قتل نہ کرو اور جو دروازہ بند کرلے اسے امان دو، لیکن جنگ صفین میں آپ نے اس کے خلاف کیا۔ ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن شریک نے کہا کہ یہ تو دو مختلف سیرتیں ہوئیں حضرت نے فرمایا اہل جمل نے طلحہ و زبیر کو (جو اس جنگ کے بانی تھے) قتل کیا لیکن معاویہ اپنی گمراہی پر رہا اور لشکر کی قیادت کرتا رہا۔ (مجہول)

﴿باب ۱۱﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان يقول : من فرّ من رجلين في القتال من الزّحف فقد فرّ ومن فرّ من ثلاثة في القتال من الزّحف فلم يفرّ .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرَّحمن الأصمّ ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا بعث رسول الله صلى الله عليه وآله ببراءة مع عليّ عليه السلام بعث معه اُناساً وقال : رسول الله صلى الله عليه وآله : من استأسر من غير جراحة مثقلة فليس منّا .

٣ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ أمير المؤمنين عليه السلام قال : من استأسر من غير جراحة مثقلة فلا يفدى من بيت المال ولكن يفدى من ماله إن أحبّ أهله .

باب

(بلا عنوان)

١ـ فرمایا جو کوئی وقت قتال دو شخصوں کے مقابلہ سے بھاگے وہ مفرور سمجھا جائے گا اور جو تین کے مقابلے سے گریز کرے وہ مفرور نہ سمجھا جائے گا۔ (ض)

٢ـ رسول اللہ نے جب حضرت علی علیہ السلام کو چند لوگوں کے ساتھ سورۂ برائت کی تبلیغ کو بھیجا تو فرمایا۔ جو کوئی بڑا بھاری زخم کھائے، قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ض)

٣ـ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو بغیر زخم کاری کھائے قید ہو جائے اس کا فدیہ نہیں دیا جائے گا بیت المال سے بلکہ دیا جائے گا اس کے مال سے اگر اس کے اہل چاہیں دیں۔ (ض)

﴿ باب ٢ ﴾

☆(طلب المبارزة)☆

١ ـ حميد بن زياد ، عن الخشّاب ، عن ابن بقّاح ، عن معاذ بن ثابت ، عن عمرو بن جميع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل عن المبارزة بين الصفّين بعد إذن الإمام عليه السلام قال : لا بأس ولكن لا يطلب إلاّ بإذن الإمام .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن ابن القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : دعا رجلٌ بعض بني هاشم إلى البراز فأبى أن يبارزه فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : ما منعك أن تبارزه ؟ قال : كان فارس العرب وخشيت أن يغلبني فقال له أمير المؤمنين صلوات الله عليه : فإنّه بغى عليك ولو بارزته لغلبته ولو

بغى جبلٌ على جبل لهدّ الباغي . وقال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ الحسين بن عليّ عليهما السلام دعا رجلاً إلى المبارزة فعلم به أمير المؤمنين عليه السلام فقال : لئن عدت إلى مثل هذا لأُعاقبنّك ولئن دعاك أحد إلى مثلها فلم تجبه لأُعاقبنّك ، أما علمت أنّه بغي .

باب ۱۲

طلب المبارزت

۱۔ پوچھا جب دونوں صفیں مقابل ہوں تو بعد اذن امام دشمن کو لڑنے کے لئے بلایا جائے فرمایا کوئی حرج نہیں مگر بے اذن امام ویسا نہ کرے۔ (ح)

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ بنی ہاشم کے ایک شخص کو دشمن نے مقابلہ کے لیے بلایا اس نے انکار کر دیا حضرت علی نے اس سے پوچھا تو اس سے لڑنے کیوں نہ گیا اس نے کہا وہ عرب کا شہسوار ہے اگر میں اس سے لڑتا تو وہ مجھے پچھاڑ دیتا حضرت نے فرمایا اس نے تجھ پر بغاوت کی اگر تو اس سے لڑتا تو غالب آجاتا۔ اگر پہاڑ پہاڑ پر بغاوت کرے گا تو وہ بھی گر جائیگا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کو مبارزت کے لئے بلایا۔ حضرت علی کو علم ہوا تو فرمایا اگر پھر ایسا کیا تو سزا دوں گا اور کوئی تم کو مقابلہ کے لئے بلائے اور تم نہ جاؤ گے تو بھی میں تم کو سزا دوں گا کیا تم نہیں جانتے کہ وہ بغاوت کر رہا ہے۔ (ح)

﴿باب ۱۳﴾

☆(الرفق بالاسير واطعامه)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمّد ، عن المنقريّ ، عن عيسى بن يونس الأوزاعيّ ، عن الزهريّ ، عن عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما قال : إذا أخذت أسيراً فعجز عن المشي وليس معك محملٌ فأرسله ولا تقتله فإنّك لا تدري ما حكم الإمام فيه ، قال : و قال : الأسير إذا أسلم فقد حقن دمه وصار فيئاً .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إطعام الأسير حقٌّ على من أسره وإن كان يراد من الغد قتله فإنّه ينبغي أن يطعم ويسقي و [يظلّ] ويرفق به ، كافراً كان أو غيره .

۳ ـ أحمد بن محمد الكوفي، عن حمدان القلانسي، عن محمد بن الوليد، عن أبان بن عثمان، عن منصور بن حازم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الأسير طعامه على من أسره حق عليه وإن كان كافراً يقتل من الغد فإنه ينبغي له أن يرؤفه ويطعمه ويسقيه.

۴ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن القاسم بن سليمان، عن جراح المدائني قال: قال أبوعبدالله عليه السلام في طعام الأسير فقال: إطعامه حق على من أسره وإن كان يريد قتله من الغد فإنه ينبغي أن يطعم ويسقي ويظل ويرفق به كافراً كان أو غيره.

باب ۱۳

قیدی پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا

۱۔ فرمایا حضرت نے جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور سواری تمہارے ساتھ نہ ہو تو اسے چھوڑ دو قتل نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ حکم امام کیا ہے اور یہ بھی فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کا خون محفوظ ہو گیا اور مال غنیمت میں شریک ہو گیا۔ (ض)

۲۔ فرمایا قیدی کو کھانا دینا حق ہے اس پر جس نے اسے قید کیا ہے اگرچہ صبح کو اس کے قتل کا ارادہ ہو تو بھی اسے کھلائے پلائے اور مہربانی سے پیش آئے چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو۔ (حسن)

۳۔ مضمون وہی ہے جو اوپر ہے۔ (ض)

۴۔ " " " "

﴿باب ۱۴﴾

☆(الدعاء الى الاسلام قبل القتال)☆

۱ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن القاسم بن محمد، عن المنقري، عن سفيان بن عيينة، عن الزهري قال: دخل رجال من قريش على علي بن الحسين صلوات الله عليهما فسألوه كيف الدعوة إلى الدين؟ قال: تقول: «بسم الله الرحمن الرحيم أدعوكم إلى الله عز وجل وإلى دينه» وجماعه أمران: أحدهما معرفة الله عز وجل والآخر العمل برضوانه وإن معرفة الله عز وجل أن يعرف بالوحدانية والرأفة والرحمة والعزة والعلم والقدرة والعلو

على كلّ شيء و أنّه النافع الضارّ ، القاهر لكلّ شيء ، الّذي لاتدركه الأبصار وهو يدرك الابصار وهو اللّطيف الخبير وأنّ محمّداً عبده ورسوله وأنّ ماجاء به هو الحقّ من عندالله عزّ وجلّ وما سواه هو الباطل ، فإذا أجابوا إلى ذلك فلهم ما للمسلمين و عليهم ما على المسلمين .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله ابن عبدالرّحمن ، عن مسمع بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : لمّا وجّهني رسول الله صلى الله عليه وآله إلى اليمن قال : ياعليّ لاتقاتل أحداً حتّى تدعوه إلى الإسلام و أيم الله لأن يهدي الله عزّ و جلّ على يديك رجلاً خير لك ممّا طلعت عليه الشمس و غربت ولك ولاؤه .

باب

کافر کو قتل سے پہلے دعوت اسلام دینا

۱۔ قریش کے کچھ لوگ حضرت علی بن الحسینؑ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کسی کو مسلمان کیسے بنایا جائے فرمایا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم، میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اللہ کی طرف اس کے دین اور جماعت کی طرف دو امر ہیں ایک اللہ کی معرفت، دوسرے اس کی رضا کا عمل اور خدا کی معرفت یہ ہے کہ اس کی وحدانیت، رافت رحمت، عزت علم، قدرت اور ہر شے پر برتری کو مانا جائے اور یہ کہ وہ نفع دینے والا، نقصان دینے والا اور ہر شے کو دبانے والا ہے آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرتیں اور وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے اور محمد اس کے عبدؐ رسول ہیں جو کچھ وہ لائے حق ہے اس کے سوا جو ہے وہ باطل، جب وہ ان باتوں کو مان لیں تو ان کے وہی حقوق ہیں جو اور مسلمانوں کے اور ان کے وہی فرائض ہیں جو اور سب مسلمانوں کے ہیں۔ (م)

۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب رسول اللہ نے یمن کی طرف مجھے بھیجا تو فرمایا اے علی کسی کو دعوت اسلام دینے سے پہلے قتل نہ کرنا۔ قسم خدا کی اگر ایک بھی تمہارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمہارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہو گا جس پر سورج چمکے یا غروب ہو۔ (م)

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله بن عبدالرَّحمن الأصمّ ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا بعث رسول الله صلى الله عليه وآله ببراءة مع عليٍّ عليه السلام بعث معه أُناساً وقال : رسول الله صلى الله عليه وآله : من استأسر من غير جراحة مثقلة فليس منّا .

٣ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنَّ أمير المؤمنين عليه السلام قال : من استأسر من غير جراحة مثقلة فلا يفدى من بيت المال ولكن يفدى من ماله إن أحبَّ أهله .

باب ١١

(بلا عنوان)

١۔ فرمایا جو کوئی وقت قتال دو شخصوں کے مقابلہ سے بھاگے وہ معذور سمجھا جائے گا اور جو تین کے مقابلے سے گریز کرے وہ معذور نہ سمجھا جائے گا۔ (ض)

٢۔ رسول اللہ نے جب حضرت علی علیہ السلام کو چند لوگوں کے ساتھ سورۂ برائت کی تبلیغ کو بھیجا تو فرمایا جو کوئی بڑا بھاری زخم کھائے، قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ض)

٣۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو بغیر زخم کاری کھائے قید ہو جائے اس کا فدیہ نہیں دیا جائے گا بیت المال سے بلکہ دیا جائے گا اس کے مال سے اگر اس کے اہل چاہیں دیں۔ (ض)

﴿ باب ١٢ ﴾

☆(طلب المبارزة)☆

١ ـ حميد بن زياد ، عن الخشّاب ، عن ابن بقّاح ، عن معاذ بن ثابت ، عن عمرو بن جميع ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سُئل عن المبارزة بين الصفّين بعد إذن الإمام عليه السلام قال : لا بأس ولكن لا يطلب إلّا بإذن الإمام .

٢ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريِّ ، عن ابن القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : دعا رجلٌ بعض بني هاشم إلى البراز فأبى أن يبارزه فقال له أمير المؤمنين عليه السلام : مامنعك أن تبارزه ؟ قال : كان فارس العرب و خشيت أن يغلبني فقال له أمير المؤمنين صلوات الله عليه : فإنّه بغى عليك ولو بارزته لغلبته ولو

بغى جبل على جبل لهدّ الباغي وقال أبو عبدالله عليه السلام : إنّ الحسين بن عليّ عليهما السلام دعا رجلاً إلى المبارزة فعلم به أمير المؤمنين عليه السلام فقال : لئن عدت إلى مثل هذا لأُعاقبنّك ولئن دعاك أحد إلى مثلها فلم تجبه لأُعاقبنّك ، أما علمت أنّه بغي .

باب ۱۲

طلب المبارزت

۱۔ پوچھا جب دونوں صفیں مقابل ہوں تو بعد اذن امام دشمن کو لڑنے کے لیے بلایا جائے فرمایا کوئی حرج نہیں مگر بے اذن امام ایسا نہ کرے۔ (م)

۲۔ فرمایا حضرت نے کہ بنی ہاشم کے ایک شخص کو دشمن نے مقابلہ کے لیے بلایا اس نے انکار کر دیا حضرت علیؑ نے اس سے پوچھا تو اس سے لڑنے کیوں نہ گیا اس نے کہا وہ عرب کا شہسوار ہے اگر میں اس سے لڑتا تو وہ مجھے پچھاڑ دیتا حضرت نے فرمایا اس نے تجھ پر بغاوت کی اگر تو اس سے لڑتا تو غالب آجاتا۔ اگر پہاڑ پہاڑ پر بغاوت کرے گا تو وہ بھی گر جائیگا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کو مبارزت کے لئے بلایا۔ حضرت علیؑ کو علم ہوا تو فرمایا اگر پھر ایسا کیا تو سزا دوں گا اور اگر کوئی تم کو مقابلہ کے لیے بلائے اور تم نہ جاؤ گے تو بھی میں تم کو سزا دوں گا کیا تم نہیں جانتے کہ وہ بغاوت کر رہا ہے۔ (م)

باب ۱۳

(الرفق بالاسير واطعامه)

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمّد ، عن المنقريّ ، عن عيسى بن يونس الأوزاعيّ ، عن الزهريّ ، عن عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما قال : إذا أخذت أسيراً فعجز عن المشي وليس معك محمل فأرسله ولا تقتله فإنّك لا تدري ما حكم الإمام فيه ، قال : و قال : الأسير إذا أسلم فقد حقن دمه وصار فيئاً .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إطعام الأسير حقّ على من أسره وإن كان يراد من الغد قتله فإنّه ينبغي أن يطعم ويسقى و [يظلّ] ويرفق به ، كافراً كان أو غيره .

٣ ـ أحمد بن محمّد الكوفي، عن حمدان القلانسي، عن محمّد بن الوليد، عن أبان بن عثمان، عن منصور بن حازم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الأسير طعامه على من أسره حقّ عليه وإن كان كافراً يقتل من الغد فإنّه ينبغي له أن يرؤفه ويطعمه ويسقيه.

٤ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن القاسم بن سليمان، عن جرّاح المدائني قال: قال أبوعبدالله عليه السلام في طعام الأسير فقال: إطعامه حقّ على من أسره وإن كان يريد قتله من الغد فإنّه ينبغي أن يطعم ويسقي ويظلّ ويرفق به كافراً كان أو غيره.

باب ۱۳

قیدی پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا

۱۔ فرمایا حضرت نے جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور سواری تمہارے ساتھ نہ ہو تو اسے چھوڑ دو قتل نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ حکم امام کیا ہے اور یہ بھی فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کا خون محفوظ ہو گیا اور مال غنیمت میں شریک ہو گیا۔ (ف)

۲۔ فرمایا قیدی کو کھانا دینا حق ہے اس پر جس نے اسے قید کیا ہے اگرچہ صبح کو اس کے قتل کا ارادہ ہو تو بھی اسے کھلائے پلائے اور مہربانی سے پیش آئے چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو۔ (حسن)

۳۔ مضمون وہی ہے جو اوپر ہے۔ (ض)

۴۔ " " " "

﴿باب﴾

﴿الدعاء الى الاسلام قبل القتال﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن القاسم بن محمّد، عن المنقري، عن سفيان بن عيينة، عن الزّهري قال: دخل رجال من قريش على عليّ بن الحسين صلوات الله عليهما فسألوه كيف الدعوة إلى الدّين؟ قال: تقول: «بسم الله الرّحمن الرحيم أدعوكم إلى الله عزّ وجلّ وإلى دينه» وجماعه أمران: أحدهما معرفة الله عزّ وجلّ والآخر العمل برضوانه وإنّ معرفة الله عزّ وجلّ أن يعرف بالوحدانيّة والرأفة والرّحمة والعزّة والعلم والقدرة والعلوّ

على كلّ شيء و أنّه النافع الضارّ ، القاهر لكلّ شيء ، الّذي لاتدركه الأبصار وهويدرك الابصار وهو اللّطيف الخبير وأنّ محمّداً عبده ورسوله وأنّ ماجاءبه هو الحقّ من عندالله عزّ وجلّ وما سواه هو الباطل ، فإذا أجابوا إلى ذلك فلهم ما للمسلمين و عليهم ماعلى المسلمين .

٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الحسن بن شمّون ، عن عبدالله ابن عبدالرّحمن ، عن مسمع بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : لمّا وجّهني رسول الله صلى الله عليه وآله إلى اليمن قال : ياعليُّ لاتقاتل أحداً حتّى تدعوه إلى الإسلام و أيم الله لإن يهدي الله عزّ و جلّ على يديك رجلاً خيرٌ لك ممّا طلعت عليه الشمس و غربت ولك ولاؤه .

باب ۱۲

کافر کو قتل سے پہلے دعوت اسلام دینا

۱۔ قریش کے کچھ لوگ حضرت علی بن الحسین کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کسی کو مسلمان کیسے بنایا جائے فرمایا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ، میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اللہ کی طرف اس کے دین اور جماعت کی طرف دو امر ہیں ایک اللہ کی معرفت ، دوسرے اس کی رضا کا عمل اور خدا کی معرفت یہ ہے کہ اس کی وحدانیت ، رافت رحمت ، عزت علم ، قدرت اور ہر شے پر برتری کو مانا جائے اور یہ کہ وہ نفع دینے والا ، نقصان دینے والا اور ہر شے کو دبانے والا ہے آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرتیں اور وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں جو کچھ وہ لائے حق ہے اس کے سوا جو ہے وہ باطل ، جب وہ ان باتوں کو مان لیں تو ان کے وہی حقوق ہیں جو اور مسلمانوں کے اور ان کے وہی فرائض ہیں جو اور سب مسلمانوں کے ہیں۔ (ض)

۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب رسول اللہ نے یمن کی طرف مجھے بھیجا تو فرمایا اے علی کسی کو دعوت اسلام دینے سے پہلے قتل نہ کرنا قسم خدا کی اگر ایک بھی تمہارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمہارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہوگا جس پر سورج چمکے یا غروب ہو۔ (ض)

فظيع الهول والمخافة فإنّ الله عزّ وجلّ لا يعبؤ بما العباد مقترفون ليلهم ونهارهم لطف به علماً وكلّ ذلك في كتاب لا يضلّ ربّي ولا ينسى ، فاصبروا وصابروا واسألوا النصر ووطّنوا أنفسكم على القتال واتّقوا الله عزّ وجلّ فإنّ الله مع الّذين اتّقوا والّذين هم محسنون .

وفي حديث يزيد بن إسحاق عن أبي صادق قال : سمعت عليّاً عليه السلام يحرّض النّاس في ثلاثة مواطن : الجمل وصفّين ويوم النهر يقول : عباد الله اتّقوا الله وغضّوا الأبصار واخفضوا الأصوات وأقلّوا الكلام ووطّنوا أنفسكم على المنازلة والمجادلة والمبارزة والمناضلة والمنابذة والمعانقة والمكادمة و اثبتوا واذكروا الله كثيراً لعلّكم تفلحون ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم واصبروا إنّ الله مع الصابرين .

وفي حديث عبدالرحمن بن جندب ، عن أبيه أنّ أمير المؤمنين صلوات الله عليه كان يأمر في كلّ موطن لقينا فيه عدوّنا فيقول : لا تقاتلوا القوم حتّى يبدؤوكم فإنّكم بحمدالله على حجّة وترككم إيّاهم حتّى يبدؤوكم حجّة لكم اُخرى فإذا هزمتموهم فلا تقتلوا مدبراً ولا تجهزوا على جريح و لا تكشفوا عورة ولا تمثّلوا بقتيل .

٤ ـ وفي حديث مالك بن أعين قال : حرّض أمير المؤمنين صلوات الله عليه الناس بصفّين فقال : إنّ الله عزّ وجلّ دلّكم على تجارة تنجيكم من عذاب أليم وتشفي بكم على الخير الإيمان بالله والجهاد في سبيل الله وجعل ثوابه مغفرة للذّنب ومساكن طيّبة في جنّات عدن ، وقال : عزّ وجلّ : «إنّ الله يحبّ الّذين يقاتلون في سبيله صفّاً كأنّهم بنيان مرصوص» فسوّوا صفوفكم كالبنيان المرصوص فقدّموا الدارع وأخّروا الحاسر وعضّوا على النواجد فإنّه أنبأ للسّيوف على الهام والتووا على أطراف الرّماح فإنّه أمور للأسنّة و غضّوا الأبصار فإنّه أربط للجأش وأسكن للقلوب وأميتوا الأصوات فإنّه أطرد للفشل و أولى بالوقار ولا تميلوا براياتكم و لا تزيلوها ولا تجعلوها إلّا مع شجعانكم فإنّ المانع للذّمار والصابر عند نزول الحقائق هم أهل الحفاظ ولا تمثّلوا بقتيل وإذا وصلتم إلى رجال القوم فلا تهتكوا ستراً ولا تدخلوا داراً ولا تأخذوا شيئاً من أموالهم إلّا ما وجدتم في عسكرهم ولا تهيجوا امرأة بأذى وإن شتمن أعراضكم وسببن أمراءكم وصلحاءكم فإنّهنّ ضعاف القوى والأنفس والعقول ؛ وقد كنّا نؤمر بالكفّ عنهنّ وهنّ مشركات و إن كان الرّجل ليتناول المرأة فيعيّر بها وعقبه من بعده ؛ واعلموا أنّ أهل الحفاظ هم الّذين يحفّون براياتهم ويكتنفونها ويصيرون حفافيها ووراءها و أمامها ولا يضيعونها ، لا يتأخّرون

«باب»

«ماكان يوصي أمير المؤمنين عليه السلام به عند القتال»

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابه ، عن أبي حمزة ، عن عقيل الخزاعيّ أنّ أمير المؤمنين عليه السلام كان إذا حضر الحرب يوصي للمسلمين بكلمات فيقول : تعاهدوا الصلاة وحافظوا عليها واستكثروا منها و تقرّبوا بها فإنّها كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً و قد علم ذلك الكفّار حين سئلوا ما سلككم في سقر ؟ قالوا : لم نك من المصلّين . و قد عرف حقّها من طرقها وأكرم بها من المؤمنين الّذين لا يشغلهم عنها زين متاع ولا قرّة عين من مال ولا ولد يقول الله عزّ وجلّ : «رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وإقام الصلوة » وكان رسول الله صلى الله عليه وآله منصباً لنفسه بعد البشرى له بالجنّة من ربّه ، فقال عزّ وجلّ : «وأمر أهلك بالصلوة واصطبر عليها .. الآية(٥)» فكان يأمر بها أهله ويصبّر عليها نفسه .

ثمّ إنّ الزكاة جعلت مع الصلاة قرباناً لأهل الإسلام على أهل الإسلام ومن لم يعطها طيب النفس بها يرجو بها من الثمن ماهو أفضل منها فإنّه جاهل بالسنّة ، مغبون الأجر ضالّ العمر ، طويل الندم بترك أمر الله عزّ وجلّ والرّغبة عمّا عليه صالحو عباد الله ، يقول الله عزّ و جلّ : «ومن يتّبع غير سبيل المؤمنين نولّه ما تولّى » من الأمانة فقد خسر من ليس من أهلها وضلّ عمله ، عرضت على السماوات المبنيّة و الأرض المهاد والجبال المنصوبة ، فلا أطول ولا أعرض ولا أعلى ولا أعظم لو امتنعن من طول أو عرض أو عظم أو قوّة أو عزّة امتنعن ولكن أشفقن من العقوبة .

ثمّ إنّ الجهاد أشرف الأعمال بعد الإسلام وهو قوام الدّين والأجر فيه عظيم مع العزّة و المنعة وهو الكرّة فيه الحسنات والبشرى بالجنّة بعد الشهادة و بالرزق غداً عند الرّبّ والكرامة يقول الله عزّ وجلّ : «ولا تحسبنّ الّذين قتلوا في سبيل الله الآية ثمّ إنّ الرعب والخوف من جهاد المستحقّ للجهاد والمتوازرين على الضلال ضلال في الدّين وسلب للدّنيا مع الذّل والصغار وفيه استيجاب النار بالفرار من الزّحف عند حضرة القتال يقول الله عزّ وجلّ : « يا أيّها الّذين آمنوا إذا لقيتم الّذين كفروا زحفاً فلا تولّوهم الأدبار » . فحافظوا على أمر الله عزّ وجلّ في هذه المواطن الّتي الصبر عليها كرم و سعادة ونجاة في الدّنيا و الآخرة من

عنها فيسلّموها و لا يتقدّمون عليها فيفردوها ، رحم الله امرءاً واسى أخاه بنفسه و لم يكل قرنه إلى أخيه.

وقد قال الله عزّ وجلّ: «لن ينفعكم الفرار إن فررتم من الموت أو القتل و إذاً لا تمتّعون إلّا قليلاً» ، و أيم الله لئن فررتم من سيوف العاجلة لاتسلمون من سيوف الآجلة فاستعينوا بالصبر والصدق ، فانّما ينزل النصر بعد الصبر ، فجاهدوا في الله حقّ جهاده ولاقوّة إلّا بالله.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن رجل لقيه العدوّ وأصاب منه مالاً أومتاعاً ثمّ إنّ المسلمين أصابوا ذلك كيف يصنع بمتاع الرّجل ؟ فقال : إذا كان أصابوه قبل أن يحوزوا متاع الرّجل ردّ عليه وإن كان أصابوه بعد ما حازوه فهو فيء للمسلمين وهو أحقّ بالشفعة.

باب ۱۵

نصائح امیر المومنین وقت قتال

۱۔ امیر المومنین علیہ السلام جب میدان جنگ میں ہوتے تو نصیحتاً چند باتیں کہتے، فرمایا نماز کو ادا کرو اور قضا ہونے سے اس کو بچاؤ اور زیادہ نمازیں پڑھو اور اس کے ذریعہ قربت حاصل کرو، نماز وقتوں کے تعین کے ساتھ مومنین پر فرض کی گئی ہے اور اس کو جب سمجھیں گے جب ان سے پوچھیں گے دوزخ کی طرف تمہیں کیا چیز لے چلی وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ اس کے طریقوں کو پہچانا اور اس کا اکرام کیا ان مومنوں نے جن کو نماز سے بے پرواہ نہ بنایا متاع دنیا کی زینت نے اور نہ تجارت نے ان کو ذکر خدا سے غافل بنایا اور نہ بیع نے انھوں نے ہر حالت میں نماز ادا کی اور جب رسول اللہ کو ان کے رب نے بشارت جنت دی تو وہ نماز کے لیے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے اہل کو نماز کا حکم دو اور اس میں صبر سے کام لو تو حضرت نے اپنے اہل کو اس کا حکم دیا اور اس کی تکلیف پر اپنے نفس کو صابر بنایا پھر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو رکھا اور قربانی کو اہل اسلام کی طرف سے اہل اسلام کے لئے، پس جو شخص ایسا نہ کرے وہ قربانی کی قیمت دینا افضل سمجھے وہ سنت سے جاہل ہے محروم اجر ہے اپنی عمر برباد کرنے والا اور امر خدا کو ترک کرکے طویل ندامت اٹھانے والا ہے۔ اور اس سے نفرت کرے۔ اے بندگان خدا صالح بنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مومنین کے راستہ کے خلاف کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا تو اس کی امانت (ولایت اہلبیت) سے روگردانی کی سزا دی جائے گی اور وہ نقصان میں رہے گا اس کا عمل ضائع جائے گا یہ

امانت پیش کی گئی آسمانوں کی بناؤں پر، زمین کے فرش پر، بلند پہاڑوں پر، ان سے زیادہ نہ کوئی طویل ہے نہ عریض نہ اعلیٰ نہ اعظم اگر یہ چاہتے تو طول عرض وعظمت اور قوت وعزت کی بنا پر منع کر دیتے لیکن وہ سزا سے ڈر گئے اسی لیے منع کیا۔

جہاد اشرف اعمال ہے بعد اسلام اور اسی سے دین قائم ہے اور اس کا اجر عظیم ہے عزت ہے سربلندی ہے اور وہ حملہ کرتا ہے دشمن پر جس میں حسنات ہیں اور جنت کی بشارت ہے بعد شہادت اور مرنے کے بعد اللہ کی طرف سے رزق ہے اور بزرگی ہے جیسا کہ فرماتا ہے جو راہ خدا میں قتل کئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو جو لوگ جہاد کرنے کے مستحق ہیں اور جن پر ضلالت چھائی ہوئی ہے ان سے لڑنے میں خوف کرنا دین سے گمراہی اور دنیا کو حاصل کرنا ذلت وحقارت سے ہے اور قتال کے وقت اپنے لشکر سے فرار دوزخ کو اپنی طرف بلانا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم لشکر کفار کے سامنے آؤ تو پیٹھ پھیر کر بھاگنا نہیں ان مواقع پر احکام الٰہی کی حفاظت کرو، ان مواقع پر صبر سے کام لینا بزرگی نفس ہے۔ سعادت ہے نجات ہے دنیا وآخرت میں اور بچاؤ ہے روز قیامت کے خوف سے اور اللہ پرواہ نہیں کرتا لوگوں کے متفرق ہونے کی دن میں یا رات میں اور وہ اپنے علم سے جانتا ہے اور یہ سب اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں ہیں وہ نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

پس صبر سے کام لو اور اللہ سے نصرت کے طالب ہو اور آمادہ کرو اپنے نفسوں کو قتال کے لئے، اللہ سے ڈرو اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔

اور یزید ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت علی نے تین موقعوں پر لوگوں کو جنگ کے لئے ابھارا ہے۔ یوم جمل، یوم صفین، اور یوم نہروان۔ فرمایا اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو، آنکھیں نیچی کرو آوازوں کو دھیما کرو بات کم کرو اور اپنے نفسوں کو آمادہ کرو میدان میں اترنے کے لئے اور مجادلہ اور مبارزت کے لئے اور نیزہ بازی، جوش دکھانے ایک دوسرے سے گتھ جانے اور دانتوں سے کاٹنے کے لئے، ثابت قدم رہو اور اللہ کو زیادہ یاد کرو تاکہ کامیاب ہو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا خیزی ہو جائے گی اور صبر کرو اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو حضرت علی اپنے لشکر والوں سے کہتے۔ جب تک دشمن ابتدائے جنگ نہ کرے اس سے لڑنا مت، تم بحمد اللہ دلیل پر ہو تم کو ان پر فتح ہوگی یہ حق پر ہونے کی دوسری دلیل ہوگی جب دشمن کو شکست دے دو تو بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ زخمی اور کسی کی شرمگاہ نہ کھولنا اور کسی مقتول کو مثلہ نہ کرنا۔

مالک بن اعین نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے یوم صفین پر لوگوں کو یوں ترغیب جنگ دی اللہ نے تم کو ایک ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کی ہے جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دلانے والی ہے اور تم کو ایسے امر خیر کی طرف بلایا ہے جو ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے اور اس کا ثواب رکھا ہے گناہ کا بخشنا اور جنت عدن میں پاک مقامات کا

دینا، اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح میدان جنگ میں ثابت قدم رہتے ہیں اپنی صفوں کو درست کرو اس طرح گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں پہلے زرہ پوشوں پر حملہ کرو پھر بغیر خود و زرہ پوشوں پر، دانتوں پر دانت رکھو کہ اس سے اعصاب سخت ہو جانے کی وجہ سے تلوار سر سے اُچٹ جاتی ہے اور گھماؤ اپنے کو نیزوں کے اطراف سے کہ اس سے تم بچے رہو گے ان کی بھالوں سے، اور آنکھیں جھکائے رہو کہ اس سے دل کا جوش باقی رہے گا اور دلوں کو سکون حاصل ہوگا اور اپنی آوازیں مت نکالو کہ اس سے جسم کمزور ہوتا ہے اور وقار قائم کرنے کے لیے یہ بہتر طریقہ ہے اور اپنے رایات کو جھکاؤ نہیں اور ہٹاؤ نہیں اور جو فوج میں زیادہ بہادر ہوں ان کو دو۔ کیونکہ کسی جھنڈے کو روکنے والے اور سختیوں کے نزول پر صبر کرنے والے وہی ہوتے ہیں جو محافظ ہوں اور کسی مقتول کو مثلہ نہ کرنا، اور جب تم کسی قوم کے لوگوں سے جنگ کرو تو ان کا ستر عورت نہ کرو اور نہ کسی کے گھر میں داخل ہو اور نہ ان کے اموال سے کوئی شئے لو مگر جو لشکر گاہ میں پڑی مل جائے اور کسی عورت کو غصہ میں نہ لاؤ اور وہ اگر تمہیں گالیاں دیں تمہاری آبروریزی کریں تمہارے افراد کو تمہارے علما کو برا بھلا کہیں، کیونکہ وہ قوتوں میں، نفس میں اور عقلوں میں کمزور ہیں تم ان کے ستانے سے باز رہو درآنحالیکہ وہ مشرکہ ہوں اگر کوئی شخص کسی عورت کو پائے اور اسے عیب لگائے اور اس کے لشکر کے محافظ ہر طرف اسے ڈھونڈنے آجائیں تو چاہیے کہ یہ عورت ان کے سپرد کر دی جائے اور اسے تنہا نہ چھوڑ دیں اللہ رحم کرے اس پر جو اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور اپنا سینگ اپنے بھائی کے نہیں مارتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے موت سے بھاگنا مفید نہ ہوگا اور نہ قتل سے بھاگنا اس دنیا میں کچھ دن آرام پاؤ گے قسم خدا کی اگر تم اس دنیا کی تلواروں سے بھاگو گے تو آخرت کی تلواروں سے نہ بچ سکو گے بس صبر اور صدق سے مدد چاہو اس کے بعد ہی اللہ کی نصرت آئے گی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور نہیں قوت مگر اللہ سے۔

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے جنگ کی دشمن سے اور اس سے مال و متاع ملا اس کے بعد مسلمان اور آگئے تو کیا صورت ہوگی فرمایا اگر اس نے پہلے جمع کیا ہے تو اسی کو ملے گا اور اگر بعد میں آکر ان لوگوں نے جمع کیا ہے تو ان مسلمانوں کا ہے لیکن وہ زیادہ حقدار ہے۔

﴿ بابٌ ﴾

☆(انه لايحل للمسلم أن ينزل دار الحرب)☆

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام

قال : بعث رسول الله صلى الله عليه وآله : جيشاً إلى خثعم فلمّا غشيهم استعصموا بالسجود فقتل بعضهم

فبلغ ذلك النبيّ صلّى الله عليه وآله فقال: أعطوا الورثة نصف العقل بصلاتهم؛ وقال: النبيّ صلّى الله عليه وآله: ألا إنّي بريء من كلّ مسلم نزل مع مشرك في دار الحرب.

باب ۱۶

مسلمان کو دار حرب میں رکنا جایز نہیں

۱۔ حضرت نے ایک لشکر بھیجا خثعم کی طرف جب مڈبھیڑ ہوئی تو پناہ چاہی مسلمانوں نے سجدوں سے نتیجہ میں کچھ لوگ مارے گئے جب رسول اللہ کو خبر ملی تو فرمایا ان کی نمازوں کے صلہ میں نصف دیت دے دو اور فرمایا میں بری ہوں اس مسلمان سے جو دار حرب میں کسی مشرک کے ساتھ اترے۔

﴿باب﴾

☆(قسمة الغنيمة)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن معاوية بن وهب قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: السريّة يبعثها الإمام فيصيبون غنائم كيف تقسّم؟ قال: إن قاتلوا عليها مع أمير أمّره الإمام عليهم أخرج منها الخمس لله وللرسول وقسّم بينهم أربعة أخماس وإن لم يكونوا قاتلوا عليها المشركين كان كلّ ما غنموا للإمام يجعله حيث أحبّ.

٢ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه؛ وعليّ بن محمّد جميعاً، عن القاسم بن محمّد، عن سليمان بن داود، عن حفص بن غياث قال: كتب إليّ بعض إخواني أن أسأل أبا عبدالله عليه السلام عن مسائل من السنن فسألته [أ] وكتبت بها إليه فكان فيما سألته: أخبرني عن الجيش إذا غزا أرض الحرب فغنموا غنيمة ثمّ لحقهم جيش آخر قبل أن يخرجوا إلى دار السلام ولم يلقوا عدوّاً حتّى خرجوا إلى دار السلام هل يشاركونهم؟ فقال: نعم؛ وعن سريّة كانوا في سفينة ولم يركب صاحب الفرس فرسه كيف تقسّم الغنيمة بينهم؟ فقال: للفارس سهمان وللرّاجل سهم، فقلت: وإن لم يركبوا ولم يقاتلوا على أفراسهم؟ فقال: أرأيت لو كانوا في عسكر فتقدّم الرّجال فقاتلوا وغنموا كيف كان يقسّم بينهم ألم أجعل للفارس سهمين وللرّاجل سهماً؟ وهم الّذين غنموا دون الفرسان.

٣ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن سالم، عن أحمد بن النضر، عن حسين بن عبدالله

عن أبيه ، عن جدّه قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : إذا كان مع الرّجل أفراس في الغزو لم يسهم له إلاّ لفرسين منها .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : يؤخذ الخمس من الغنائم فيجعل لمن جعله الله عزّ وجلّ و يقسّم أربعة أخماس بين من قاتل عليه وولي ذلك قال : و للإمام صفو المال أن يأخذ الجارية الفارهة و الدابّة الفارهة ، والثوب و المتاع ممّا يحبّ ويشتهي فذلك له قبل قسمة المال و قبل إخراج الخمس ، قال : و ليس لمن قاتل شيء من الأرضين ولا ماغلبوا عليه إلاّ ما احتوى عليه العسكر وليس للأعراب من الغنيمة شيء وإن قاتلوا مع الإمام لأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله صالح الأعراب أن يدعهم في ديارهم و لايهاجروا على أنّه إن دهم رسول الله صلى الله عليه وآله من عدوّه دهم أن يستفزّهم فيقاتل بهم و ليس لهم في الغنيمة نصيب و سنّة جارية فيهم و في غيرهم . والأرض الّتي اُخذت عنوة بخيل أوركاب فهي موقوفة متروكة في يدي من يعمرها و يحييها ويقوم عليها على ما يصالحهم الوالي على قدر طاقتهم من الحقّ النصف و الثلث و الثلثين ، على قدر مايكون لهم صالحاً ولا يضرّهم .

٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن عيسى ، عن منصور ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الأعراب عليهم جهادٌ ؟ قال : لا إلّا أن يخاف على الإسلام فيستعان بهم ، قلت : فلهم من الجزية شيء ؟ قال : لا .

٦ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد ، عن أبي عبدالله ، عن آبائه عليهم السلام عن عليّ عليه السلام في الرّجل يأتي القوم وقد غنموا ولم يكن شهد القتال ، فقال : أمير المؤمنين عليه السلام : هؤلاء المحرومون وأمر أن يقسّم لهم .

٧ ـ محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن منصور بن حازم ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن الغنيمة فقال : يخرج منها خمس لله و خمس للرّسول ومابقي قسّم بين من قاتل عليه وولي ذلك .

٨ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين جميعاً ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أحدهما عليهما السلام قال : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله خرج بالنساء في الحرب حتّى يداوين الجرحى ولم يقسّم لهنّ من الفيء شيئاً ولكنّه نفلهنّ .

باب ۱۷

تقسیم مال غنیمت

۱۔ میں نے کہا امام ایک سریہ بھیجتا ہے اور ان کو مال غنیمت ملتا ہے تو اس کو کیسے تقسیم کیا جائے فرمایا اگر اس امیر کے ساتھ قتال ہوا ہے جس کو امام نے مقرر کیا تھا تو اس میں سے خمس نکالا جائے گا اللہ اور رسول کے لئے اور پانچ میں سے تین حصے لوگوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے اور اگر بغیر لڑائی کے ملا ہے تو وہ سب مال امام کا ہو گا وہ جسے چاہے دے۔

۲۔ میں نے پوچھا اگر ایک لشکر دار الحرب میں لڑے اور غنیمت ہاتھ لگے تو تقسیم کیسے ہو اگر دوسرا لشکر ارض اسلام کی طرف پہنچنے سے پہلے وہاں آجائے تو، فرمایا وہ بھی شریک ہوں گے میں نے کہا ایک لشکر کشتی میں جا رہا ہے اور اس میں سوار بھی ہیں مگر گھوڑوں پر سوار نہیں تو ان کے درمیان تقسیم کیسے ہو گی فرمایا گھوڑ سوار کے دو حصے پیادہ کا ایک میں نے کہا یہ کیوں جبکہ وہ سوار نہیں۔ فرمایا تم نے غور نہیں کیا اگر وہ لشکر میں ہوتے تو پیادوں سے آگے ہوتے اور قتال کر کے مال غنیمت حاصل کرتے تو کیسے تقسیم ہوتی ان کے درمیان، کیا فارس کو دوہرا اور پیادہ کو اکہرا نہ دیا جاتا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر لشکر میں پیادوں کے ساتھ سوار ہوں تو سواروں کو حصہ دیا جائے گا۔ (مجہول)

۴۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے مال غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور وہ ان کو دیا جائے گا جن کا حق اللہ نے رکھا ہے پانچویں کے چار حصے ہوں گے۔ تقسیم ہو گی لڑنے والوں اور حاکم شرع (امام) کے درمیان اور امام کے لئے بہترین چیز ہو گی وہ حسین اور جوان کنیز اور جوان خوبصورت چوپایہ، کپڑے اور دوسرا سامان لے گا جسے وہ پسند کرے اور خواہشمند ہو اخراج خمس سے پہلے یہ چیزیں اس کو دی جائیں گی اور لڑنے والوں کا زمین اور جس پر انھوں نے غلبہ حاصل کیا ہے کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے جو انھوں نے اپنے ہاتھوں سے جمع کی ہوں اور بدوعربوں کو مال غنیمت میں سے کچھ نہ ملے گا اگرچہ وہ امام کے ساتھ شریک جنگ ہوں رسول اللہ نے ان سے ان شرائط پر صلح کی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور ہجرت نہ کریں اور اگر کوئی دشمن آنحضرت پر چڑھائی کرے تو وہ ان سے لڑیں غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور یہ ان میں سنت جاریہ ہے اور جو زمین سواروں اور پیادوں کے زور پر دشمن سے چھینی جائے وہ موقوفہ اور متروکہ ہو گی اور اس کے قبضہ میں دی جائے گی جو اسے آباد اور سرسبز رکھے اور اس پر قائم رہے جو شرائط والی نے طے کی ہوں ان پر یہ تقسیم انصافاً بقدر ان کی طاقت کے ہو گی کسی کو نصف دی جائے گی کسی کو تہائی، کسی کو دو تہائی جیسی مصلحت ہو اور ان کے لئے باعث نقصان نہ ہو۔

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنی

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE